رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

البدر

(محمد افضل ایڈیٹر)

نمبر ۳ | قادیان دار الامان - ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

ڈاکٹر نور محمد صاحب احمدی مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مبارک! صد مبارک!!! مبارک!!! میرا دلی منشا تھا کہ قادیان شریف میں ایسا اخبار ہو جسمیں حضرت اقدس کے روزانہ اقوال و افعال کا حال پورا درج ہو بلکہ ——— نے مجھے مشورہ بھی کیا کہ ہمکو ایسا اخبار جاری کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپنے القادیان (یعنے البدر) جاری فرماکر میری دلی تمنا پوری کر دی مجھے بزمرہ خریداراں درج فرمادیں

البدر کی ضرورت پر یہ ایں وجہ کہ یہ ایک ایسا ارزاں اخبار ہے جسکو ہر ایک وسعت کا آدمی بآسانی خرید سکتا ہے ہمارے احباب نے اپنی قلموں اور زبانوں سے بہت کچھ ہم سے اظہار ہمدردی کا کیا ہے اور ہم ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے کے واسطے صرف قلم اور لفاظی سے ہی کام لینا نہیں چاہتے بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم دینی خدمات کے لحاظ سے عملی طور پر اُس شکریہ کو ادا کر سکیں آجتک اس اظہار ہمدردی میں ہمارے مہربان میاں **احمد دین صاحب** اپیل نویس گوجرانوالہ سب پر اس وجہ سے فوقیت لے گئے ہیں کہ اُنہوں نے البدر کی ضرورت کو واقعی طور پر محسوس کر کے نو (۹) خریدار آجتک ہم پہونچا کر ہیں اور وعدہ فرمایا ہے کہ انشاء اللہ اور خریدار بھی ہم پہونچاوینگے خدا تعالیٰ اس ہمدردی دین کی اُنہیں جزائے خیر عطا کرے

اور ہمارے باقی ماندہ احباب کے دلوں کو بھی اس طرف متوجہ کرے کہ اس پرچہ کے قیام کیلئے وہ حتی الوسع کوشش کریں اور جہاں جہاں مختلف دیہاتوں اور گاؤں میں انکی تعلقات برادری و اخوت ہیں وہاں کے احباب میں اس کی تحریک پیدا کریں۔

اشاعت کی کام اسیطرح چلا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض افراد کے قلوب میں ایک امر کی اشاعت کا جوش پہونک دیتا ہے اور پھر تکلف اور تصنع سے نکلکر وہ ایک طبعی جوش سے اُس امر کی اشاعت کرتے پھرتے ہیں۔ ہم اپنے اُن احباب سے جنہوں نے اظہار ہمدردی کیا ہے یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ جہاں اُن صاحبان نے ہماری خاطر محض للہ کچھ لکھنے یا گفتگو کرنے میں اپنا عزیز وقت صرف کیا ہی وہاں ہم پر یہ بھی مہربانی فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سے اس امر کی دعا کریں کہ وہ اس اُٹھائے ہوئے کام کو نباہنے کی توفیق اور اسکے قیام کے لئے جن جن اسباب کی ضرورت ہے وہ محض اپنے فضل اور کرم سے ہمیں عطا کرے **آمین ثم آمین**

چونکہ ابھی تک اشاعت اخبار میں ہمیں بہت سی مشکلات درپیش ہیں اس لئے سردست بعض کی درخواست اور واقعی ضرورت کو مدنظر رکھکر یہ انتظام کیا ہے کہ ہر گذشتہ ہفتہ کے حالات آئندہ ہفتہ کے اخبار میں درج ہو جایا کریں اور اسی لئے اب ڈائری کا سلسلہ یکم نومبر سے شروع کیا گیا ہے مگر احباب کی کافی توجہ اور امداد پہونچ جانے پر ہم وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ صرف دو تین دن کی تفاوت سے ہر ہفتہ کے تازہ حالات ناظرین تک پہونچا دیا کریں کیونکہ یہ انتظام کثرت آمدن اور کثرت اخراجات کو چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبہ جنمیں آپ بیعت لیا کرتے ہیں

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ
واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ (۳ بار)
استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار)*

آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا (ایک بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین (ایک بار) پھر اس کے بعد دعا کیا کرتے ہیں

حضرت اقدس ہر ایک طالب کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اوپر کے کلمات چھوٹے چھوٹے جملوں میں کہا کرتے ہیں اور پھر اُنکو ہر ایک طالب اسی طرح کہتا جاتا ہے۔

ضیق النفس یعنے دمہ

حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب دمہ کے مریضوں کو یہ نسخہ دیا کرتے ہیں جس سے اس مرض کو تخفیف اور آرام ہوتا ہے۔

تخم میتھی - گاؤزبان - السی پانی میں تر کر کے دو دو تولہ لعاب پلا ویں اگر قبض ہو تو دو ڈرام میگنیشیا بھی اسمیں حل کر لیں۔

احباب سے ہماری درخواست ہے کہ چونکہ طب انسان کی خادم ہے اسلئے ہمارے درج کردہ نسخہ جات وہ صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھا کریں بلکہ اپنے محلہ

* یہ کلمات استغفار اگلی اردو عبارت کے بعد ہوتے ہیں غلطی سے پہلے لکھے گئے ہیں

مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۲ء
بروز شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب دستور سیر کے لئے نکلے تمام راہ میاں فتح دین صاحب مولوی حضرت اقدس کے مخاطب رہے حضرت اقدس بار بار اُنکے ذہن نشین یہ امر کراتے رہے کہ مباحثات میں ہمیشہ دیگر طریق استدلال کو چھوڑ کر اس طریق کو اختیار کرنا چاہیئے کہ قرآن شریف مقدم ہے اور احادیث ظن کے مرتبہ پر ہیں قرآن شریف سے جو امر ثابت ہو اُسکو کوئی حدیث خواہ پچاس کروڑ ہوں ہرگز رد نہیں کر سکتیں۔ چونکہ اس گفتگو میں میاں فتح دین صاحب بھی بعض اوقات احادیث سے اپنی استنباط جو کہ اُنہوں نے اپنی منظوم کتاب میں درج کئے ہیں مفصل حضرت اقدس کو سناتے رہے اور حضرت اقدس مختلف طور سے اُنکو سمجھاتے رہے اس لئے ہم حضرت اقدس کے کلمات کو مختصراً درج کرتے ہیں۔

ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تم خود قائل ہو کہ اصح کتاب قرآن شریف ہے احادیث ۱۵۰ برس بعد جمع ہوئیں پھر اُنمیں باہم تناقض ہے ایک میں مہدی کا ذکر ہے ایک میں ہے لا مہدی الا عیسٰی ایک طرف مہدی کی حدیث ضعیف لکھی ہے پھر کہتے ہیں کہ مسیح اوپر سے اُتریگا تو ایک طرح سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی جب قرآن شریف بار بار اوپر کے آنیسے منع کرتا ہے تو حدیث جو کسی طرح سے خواہ حقیقتاً خواہ استعارہ کیطور پر قرآن شریف کے برابر نہ آسکے تو وہ ہر حال میں ناقابل اعتبار ٹہریگی ورنہ اسطرح سارا اسلام درہم برہم ہو جاویگا تمام ستون اور مدار اسلام کا قرآن پر ہے جب قرآن شریف میں ہے کہ عیسٰی فوت ہو گئے پھر انکار کیا۔

پھر فلما توفیتنی کی نسبت آپ مولوی فتح دین کو سمجھاتے رہے۔ پھر احادیث کے بیان کیطرف رجوع کر کے فرمایا کہ اگر انکا حدیث پر اسقدر اعتبار ہے تو رفع یدین کی جو ۴۰۰ احادیث آئی ہیں اس پر کیوں نہیں عمل کرتے ہمارا مسئلہ خدا کی سُنت قدیمہ کے موافق ہے جیسے یہ آمد کے منتظر ہیں ویسے ہی یہودی الیاس کے منتظر تھے پیغمبر کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اُسکا علم اتنا وسیع ہو جیسے خدا کا ہے پیغمبر پر جائز ہے کہ بعض امور کی تفصیل اُسپر نہ کھل سکے جیسے کہ بہت آخرت کے امور ہیں کہ انسان کو مرنے کے بعد معلوم ہوتے ہیں تو پھر یہ لوگ اپنے علم پر کیوں اسقدر باتیں کرتے ہیں یہودیوں کو الیاس کی انتظار تھی مسیح نے کہا کہ یحیٰی الیاس ہے خواہ قبول کرو خواہ نہ پھر اُسیوقت جا کر یحیٰی سے دریافت کیا اور دریافت بھی ایسے الفاظ سے کیا ہو کہ اُسے یہی جواب دینا پڑی کہ میں وہ الیاس نہیں۔

ہمنے دیکھا ہے کہ یہ بار بار احادیث پیش کرتے ہیں اور اُنمیں سے نزول کو لیتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر اُسی مسیح نے آنا تھا تو پھر رسول اللہ صلعم نے آنیوالے کا حلیہ کیوں الگ بتلایا اور کہا کہ آنیوالے مسیح کو تم اسطرح پہچانو۔ اسکی کیا ضرورت تھی۔

مباحثہ میں بھی اصول رکھا جاوے کہ قرآن شریف مقدم ہے یہ منوا کر اُنسے کہا جاوے تقدم قرآن تو اب مقبولہ فریقین ہے باقی امور اسی سے فیصلہ کر لو۔ اگر حدیث ہی پر سارا مدار ہے تو قرآن کی کیا ضرورت ہے جو کہتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم جھوٹے دہوکے ہیں۔ انہ لعلم للساعۃ کے یہ معنی ہیں کہ یہودیوں کے ادبار اور ذلت کی نشانی مسیح کے آنے کا وقت تہا اور وجعلناہ مثلا لبنی اسرائیل بھی اسی کی تصدیق کرتا ہے ساعۃ کے معنے آخرت کے بھی ہیں۔

ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ کے یہ معنے کرتے ہیں کہ وہ ابتک زندہ موجود ہیں جب آوینگے تو کل اھل کتاب ایمان لاوینگے اسکے متعلق ابی ہریرہ کی حدیث پیش کرتے ہیں حالانکہ تفسیر مظہری میں اسکے اوپر کسقدر مطاعن ہیں یہ کہنا کہ کل لوگ اُسوقت ایمان لاوینگے غلط ہے قرآن سے ثابت ہے کہ قیامت تک کافر رہینگے...... قرآن کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہیئے قرآن کے نصوص قطعیہ بالکل فیصلہ کر دیتی ہیں سورہ تحریم میں ہے کہ مسیح بن مریم اسی اُمت میں سے ہوگا سورۃ النور میں ہے کہ تمام خلیفہ اسی اُمت میں سے ہونگے رسول اللہ صلعم نے آنیوالے مسیح کا نام حکم رکھا ہے یہ اسطرف اشارہ ہے کہ بہت فرقے ہونگے جس سے ثابت ہوتا ہے غلطیاں کثرت سے ہونگی۔ قرآن میں نزول کے معنی مختلف مقام پر مختلف ہیں اگر اعتراض ہو کہ پھر نزول کا لفظ استعمال کیوں ہوا اور کوئی لفظ حدیث میں کیوں نہ آیا تو جواب یہ ہے کہ مسلم کی ایک حدیث میں **مبعوث** کا لفظ بھی آیا ہے نزول کا لفظ اس لئے استعمال ہوا کہ اُسوقت کل برکات اور فیوض اُٹھ جاوینگے اور پھر آسمان سے نازل ہونگی قرآن میں خود آنحضرت کیبارے میں ہے کہ ہمنے اُسے آسمان سے نازل کیا اور آسمان ہی سے پانی بھی اُترتا ہے اگر آسمان سے بارش نہ ہو تو کوئیں بھی پانی نہیں دیتے لمبے قحطوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کیا آنحضرت صلعم کی ان لوگوں کو وصیت تھی کہ میرے بعد بخاری کو ماننا بلکہ آنحضرت صلعم کی وصیت تو یہ تھی کہ کتاب اللہ کافی ہے ہم قرآن سے پوچھے جاوینگے نہ کہ زید و بکر کے جمع کردہ سرمایہ سے یہ سوال ہم سے نہ ہوگا کہ تم صحاح ستہ وغیرہ پر کیوں نہ ایمان لائے پوچھا تو یہ جاویگا کہ قرآن کو کیوں نہ مانا۔

بحث کے قواعد ہمیشہ یاد رکھو اول قواعد مرتب ہوں پھر سوال مرتب ہوں کتاب اللہ کو مقدم رکھا جاوے۔ احادیث اُنکے اقرار کے بموجب ظنیات ہیں یعنی صدق اور کذب کا اُنمیں احتمال ہے اسکے یہ معنے ہیں کہ ممکن ہے کہ سچ ہو اور ممکن ہے کہ جھوٹ ہو لیکن قرآن شریف ایسے احتمالات سے پاک ہے۔ آنحضرت صلعم کی زندگی قرآن شریف تک ہی ہے پھر آپ فوت ہو گئے اگر یہ احادیث صحیح ہوتیں اور مدار اُنپر ہوتا تو آنحضرت فرما جاتے کہ میں نے احادیث جمع نہیں کی فلان فلان آوے گا تو جمع کریگا تم اُنکو ماننا۔

قرآن کا نام فرقان رکھا ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اب اسکا نام فرقان نہیں؟ اول قرآن مقدم رکھا جاوے دوسری سُنت۔ سُنت یہ ہے کہ قرآن میں جو احکام ہیں آنحضرت صلعم نے خود کر کے اُنکو دکھلا دیا جیسے نماز پڑھکر بتلا دی کہ صبح کی یوں ہوتی ہے شام کی یوں جیسے جیسے آنحضرت صلعم نے قرآن شریف سے استنباط کئے۔ ویسے ویسے آپ بتلاتے رہے اور جو آپکے اقوال تھے اُنکا نام حدیث ہے۔ ایک سُنت یہ بھی تہی کہ آپ فوت ہو گئے قرآن شریف میں تھا کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنی سب مر گئے وہ بھی مریگا خدا کی بات پوری ہو گئی کہ آپ مر گئے۔

ہمارے ہاتھ میں تو ایک نظیر ہے اگر یہ پوچھیں کہ جو تاویل (نزول مسیح کی) تم پیش کرتے ہو کسی نے آگے بھی کی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ جسکے بارہ میں تمکو مصیبت پڑی ہے (یعنی مسیح) اُس نے خود یہ تاویل کی ہے اُسکو بھی اُسوقت مصیبت پڑی تھی تمہاری جماعت میں داخل ہو کر آخر اُسکی رہائی ہوئی۔ نظیر بھی کوئی شے ہوتی ہے خدا تعالیٰ بھی اپنی سُنت کو بطور نظیر کے پیش کیا کرتا ہے اگر آنحضرت دوبارہ آجاتے تو کوئی حرج نہ تھا آپنے کوئی خدائی کا دعویٰ تو نہیں کیا نہ آپ خدا بنائے گئے مگر خدا نے مسیح کے منہ سے نکلوا کر اقرار کرا لیا کہ دوبارہ آنیکے یہ معنے ہوتے ہیں۔

کوئی بادشاہ وہ طریق اختیار نہیں کرتا جس سے اُسکی بادشاہی میں خلل آوے۔۔۔ پس خدا کیوں ایسا طریق اختیار کرے جس سے اُسکی خدائی میں بٹہ لگے۔ پھر میاں فتح دین صاحب نے کہا ہم لوگ بڑے خطا کار ہیں کئی فاسد خیال آتے رہتے ہیں اور طاعون کا زور ہو رہا ہے حضرت اقدس نے فرمایا میں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ جسکو دل سے خدا سے تعلق ہے اُسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔

ایک بزرگ کا قصہ کتب میں لکھا ہے کہ اُنکی بڑی دعا تھی کہ وہ طوس کے مقام میں فوت ہوں۔ ایک کشف میں بھی اُنہوں نے دیکھا کہ میں طوس میں ہی مرونگا۔ پھر وہ کسی دوسرے مقام میں سخت بیمار ہوئے اور زندگی کی کوئی اُمید نہ رہی تو اپنے شاگردوں کو وصیت کی کہ اگر میں مر گیا تو مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا اُنہوں نے وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میری بڑی دعا تھی کہ میں طوس میں مروں مگر اب پتہ لگتا ہے کہ وہ قبول نہیں ہوئی۔ اسلئے میں مسلمانوں کو دہوکا نہیں دینا چاہتا اسکے بعد وہ رفتہ رفتہ اچھے ہو گئے اور پھر طوس گئے وہاں بیمار ہو کر مرے اور وہیں دفن ہوئے۔ اس لئے مومن بننا چاہیئے مومن ہو تو خدا رسوائی کی موت نہیں دیتا اور دل کے خیالات پر مواخذہ نہیں ہوتا جب تک کے انسان عزم نہ کرے ایک چور اگر بازار میں جاتا ہوا ایک صراف کی دوکان پر روپیوں کا ڈھیر دیکھے اور اُسے خیال آوے کہ کاش کہ میرے پاس بھی اسقدر روپیہ ہوا اور پھر اُسے چرانے کا ارادہ کرے مگر قلب اُسے لعنت کرے اور باز رہے تو گنہگار نہ ہوگا اور اگر وہ پختہ ارادہ کر لے کہ اگر موقع ملا تو ضرور چرا لونگا تو گنہگار ہوگا۔

آدم کے قصہ میں بھی خدا فرماتا ہے ولم نجد لہ عزماً یعنی ہم نے اسکی عزیمت نہیں پائی۔ عصیٰ آدم کے معنے ہیں کہ صورت عصیان کی ہے مثلاً آقا ایک غلام کو کہے کہ فلاں رستہ جا کر فلاں کام کر آؤ تو وہ اگر اجتہاد کرے اور دوسرے راہ سے جاوے تو عصیان تو ضرور ہے لیکن وہ نافرمان نہ ہوگا صرف اجتہادی غلطی ہوگی جس پر مواخذہ نہیں۔

پھر کسی نے خرگوش کے حلال ہونے پر حضرت اقدس سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اصل اشیاء میں حلت ہے حرمت جب تک نص قطعی سے ثابت نہ ہو تب تک نہیں ہوتی۔ حدیث کے متعلق ہمارا مذہب ہے کہ وہ ضعیف سے ادنےٰ بھی ہو تو اس پر عمل کر لیا جاوے جب تک کہ وہ مخالف قرآن نہ ہو۔ پھر سنت پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے رفع یدین پر کیوں عمل نہ کیا کیا اُسوقت حدیث کے راوی نہ تھے راوی تو تھے مگر چونکہ یہ سنت اُسوقت اُنکی نظر نہ آئی اس لئے انہوں نے عمل نہیں کیا .... مولویوں کی بدقسمتی ہے کہ یہود و نصاریٰ محرف و مبدل توریت کو لئے پھرتے ہیں اور یہ بجائے قرآن کے حدیثوں کو لئے پھرتے ہیں۔

نماز جنازہ پڑھنے پر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک منافق کو کرتہ دیا اور اُسکے جنازہ کی نماز پڑھی۔ ممکن ہے کہ اُسنے غرغرہ کے وقت توبہ کر لی ہو مومن کا کام ہے کہ حسن ظن رکھے اسی واسطے نماز جنازہ کا جواز رکھا ہے کہ ہر ایک کی پڑھ لیجاوے ہاں اگر کوئی سخت معاند ہو یا فساد کا اندیشہ ہے تو پھر نہ پڑھنی چاہیئے۔ ہماری جماعت کے سر پر فرضیت نہیں ہے بطور احسان کے ہماری جماعت دوسری غیر از جماعت کا جنازہ پڑھ سکتی ہے۔

وصل علیھم ان صلوٰتک سکن لھم اسمیں صلوٰۃ سے مراد جنازہ کی نماز ہے سکن لھم دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی دعا گنہگار کو سکینت اور ٹھنڈک بخشتی تھی

فلما توفیتنی سے دو فایدہ ہماری جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ عیسیٰؑ اسمیں کہتے ہیں کہ میری وفات کے بعد میری اُمت بگڑی ہے جسکی مجھکو خبر نہیں ہے پس اگر عیسیٰؑ ابھی تک نہیں فوت ہوئے تو پھر یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ ابھی تک عیسائی صراط مستقیم پر ہیں اور بہ لحاظ دین کے انہیں کوئی فساد نہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر اس آیت کا اطلاق اُنپر اُنکے دوبارہ آنیکے بعد ہی تو اس صورت میں مسیحؑ بہت کذاب ٹھہرتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ دوبارہ دنیا میں آکر چالیس سال رہے اور اپنی قوم کی بد اعتقادی کی حالت دیکھکر اُنہوں نے اُن کی اصلاح کی اور صلیب کو توڑا اور خنزیروں کو قتل کیا اور پھر باوجود اس کامل علم کے خدا کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں کہ مجھکو خبر نہیں ہے۔ پھر اتنے میں مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

عصر اسوقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر مجلس فرمائی سید سرور شاہ صاحب اور عبد اللہ صاحب کشمیری جو کہ موضع مد میں تبلیغ اور مباحثہ کے لئے تشریف لے گئے تھے بخیر و عافیت واپس آئے اور حضرت اقدس سے نیاز حاصل کی اور وہاں کے جلسہ مباحثہ کی مختصر تفصیل سنانے لگے حضرت اقدس نے اختصاراً اُن تمام باتوں کا اعادہ کیا جو کہ آپنے پیشتر فرمائی تھیں کہ مباحثہ میں ہماری جماعت کو کیا پہلو اختیار کرنا چاہیئے اور پھر تمام کیفیت مباحثہ سننے کے لئے شام کا وقت مقرر ہوا نماز پڑھی گئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس نے جلوس فرماتے ہی حکم صادر فرمایا کہ مباحثہ موضع مد کی کارروائی سنائی جاوے چنانچہ عبد اللہ کشمیری صاحب اُٹھکر سنانے لگے۔ سب سے اول حضرت اقدس کو اس امر پر کمال افسوس ہوا کہ فریقین نے صرف بیس بیس منٹ اپنے اپنے دعاوی کے متعلق دلائل لکھنے کے لئے قبول کئے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسی صورت میں ہرگز مباحثہ قبول نہیں کرنا چاہیئے تھا یہ تو ایک قسم کا خون کرنا ہے جب ہم مدعی ہیں تو ہمیں اپنے دعاوی کے دلائل کے واسطے تفصیل کی ضرورت ہے جو کہ وقت چاہتی ہے اور جب دلائل لکھے جاتی ہیں تو توجہ ہوتی ہے اُسمیں فیضان الٰہی ہوتا ہے اُسکا ہم کیا وقت مقرر کر سکتے ہیں کہ کب تک ہو۔ غرضیکہ حضرت اقدس نے اس بات کو بالکل ناپسند فرمایا کہ وقت میں کیوں تنگی اختیار کی گئی۔

پھر عبد اللہ صاحب کشمیری نے وہ تمام تحریریں پڑھکر سنائیں ہماری جماعت کی طرف سے مذکورہ بالا دو اصحاب تھے اور فریق مخالف کیطرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب تھے مباحثہ اس طریق سے ہوا تھا کہ مصدق فریق نے وفات مسیح۔ نزول مسیح اور حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونیکے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے اور مکذب فریق نے اسکی تکذیب کے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے ہر ایک فریق ہر ایک امر پر بیس بیس منٹ تک لکھتا تھا اور سنا دیتا تھا پھر ایک دوسرے کا دونوں جواب الجواب لکھتے تھے بہرحال فریق مکذب نے اس مباحثہ میں قرآن کی طرف مطلق رجوع نہ کیا اور مصدق فریق نے جو جو معیار صداقت قرآن کریم سے پیش کئے تھے اُنکا اُس سے کوئی جواب بن نہ آیا چنانچہ پریزیڈنٹ جلسے نے اُٹھکر علانیہ بیان کر دیا کہ فلما توفیتنی کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب سے کوئی بن نہیں آیا۔

اسکی روئداد سننے پر حضرت اقدس پھر اُنہیں امور کا بار بار اعادہ فرماتے رہے جو کہ سیر میں مناظرہ اور مباحثہ کے متعلق فرماتے تھے تاکہ سامعین کے ذہن نشین وہ باتیں ہو جاویں پھر اسکے بعد نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲؍ نومبر ۱۹۰۲ء
بروز یکشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور آتے ہی پھر اُس مناظرہ پر حضور نے گفتگو شروع کی جسکی کارروائی گذشتہ شب کو درج کی جا چکی ہے۔ آپنے فرمایا کہ آجکل ان مولویوں کا دستور ہے کہ چالیس پچاس جھوٹ ایکدفعہ ہی بیان کر دیتے ہیں اب اُن کا فیصلہ بیس منٹ میں دوسرا فریق کسطرح کرے پادریوں کا بھی یہی طریق ہے کہ ایک دم اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں ایسے وقت میں یہ طریق اختیار کرنا چاہیئے کہ ایک اعتراض چن لیوے اور اول اُسکا فیصلہ کر کے پھر آگے چلے اور دوسرا لیوے اول قواعد مقرر کئے جاویں یہ امر بھی دیکھا جاوے کہ منہاج نبوت کو مانتا ہے کہ نہیں اُس نے بار بار عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کا تکرار کیا کہ وہ پوری نہ ہوئی اگر منہاج نبوت کا فیصلہ اول کر لیا جاتا تو اسطرح کا دھوکا کب دے سکتا تھا۔ یونس نبی کی پیشگوئی موجود تھی اُسمیں کوئی شرط بھی نہ تھی اور درمنثور میں بھی حدیث ہے کہ یونس نے کہا کہ لن ارجع کذاباً یعنی میں جھوٹا کہلا کر واپس نہ جاؤنگا دیکھو اس میں کوئی شرط نہ تھی وعید میں خدا کو حق لازم نہیں آتا کہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ جب بلا آتی ہے تو صدقہ خیرات کرنے سے ٹل جاتی ہے صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ ایسی بلا کا قبل از وقت بیان نہیں ہوتا نہ اُسکی پیشگوئی ہوتی ہے۔ اور پیشگوئی میں بلا کا قبل از وقت بیان کر دیا جاتا ہے بہرحال وہ بھی خدا کے علم میں تو قبل از وقت ہی ہوتی ہے قرآن میں بار بار ذکر ہے کہ ہم نے فلاں قوم کی ہلاکت کا ارادہ کیا مگر جب اُنہوں نے توبہ کی تو پھر عذاب ہلاکت ٹل گیا۔ توریت میں بھی ذکر ہے کہ موسیٰؑ کی دعا سے بار بار عذاب ٹلتا رہا وعید میں تخلف جائز ہے اہل کتاب کا کوئی ایسا فرقہ نہیں کہ جو اسے نہ مانتا ہو ہندو بھی مانتے ہیں کہ صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے جب ٹل گئی تو پیشگوئی بدل گئی۔ قرآن میں بھی ہے یصبکم بعض الذی یعدکم یعنی عذابی پیشگوئیاں کا بعض حصہ تو پورا ہوگا اور بعض بوجہ توبہ و استغفار ٹل جاویگا۔ منہاج نبوت کو دیکھا جاوے تو صریح نظر آتا ہے کہ انبیاؤں سے اجتہادوں میں غلطیاں ہوتی ہیں جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم ابھی نہیں مرو گے کہ میں واپس آجاؤنگا تو یہ آپکا اجتہاد تھا مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اُنکی آنے سے یہ مراد نہ تھی بلکہ دوسرے کا آنا تھا اور ممکن ہے کہ الیاس کا بھی یہ خیال ہو کہ میں ہی واپس آؤنگا اسیطرح پیغمبر خدا صلعم نے حدیبیہ کا سفر کیا تو حضرت عمرؓ کو ابتلا آیا خود آنحضرت کا اجتہاد اسطرف دلالت کرتا تھا کہ ہم فتح کر لیویں گے مگر وہ اجتہاد صحیح نہ نکلا اسی طرح ایکدفعہ آپنے کہا کہ میں نے سمجھا تھا کہ ہجرت یمامہ کیطرف ہوگی مگر یہ بات درست نہ نکلی کیونکہ یہ آپکا اجتہاد تھا خدا پر یہ امر لازم نہ تھا کہ ہر ایک باریک امر آپکو بتلا دیوے۔ پس بحث مباحثہ میں اول مخالف سے منہاج نبوت کو قبول کروا کر اُس کے دستخط کروا لینے چاہئیں۔

پھر آتھم والی پیشگوئی کی تفصیل کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں توجہ

لکہا ہوا ہے کہ بشرطیکہ اسکی طرف رجوع نکرے یہ تو نہیں لکہا کہ بشرطیکہ مسلمان ہو جاوے اس سے اول وہ رسول اللہ کو دجال لکہہ چکا تہا اور یہی وجہ مباحثہ کی تھی۔ پھر جب میری پیشگوئی سنائی تو اُسنے اُسیوقت کانوں پر ہاتھ دہرے اور کہا کہ توبہ توبہ میں تو دجال نہیں کہتا۔ یہ لوگ نہیں سمجہتے کہ صرف عیسائی ہونا یا بت پرست ہونا اس امر کا موجب نہیں ہوتا کہ دنیا میں عذاب آوے ایسے عذابوں کے لئے تو قیامت کا دن مقرر ہے۔ عذاب ہمیشہ شوخیوں پر آتا ہے اگر ابو جہل وغیرہ شرارتیں نہ کرتے تو عذاب نازل نہ ہوتا۔ نری باطل مذہب کے پابند ہونے پر نہ کوئی عذاب آتا ہے نہ کوئی پیشگوئی۔ ہمیشہ زیادہ شوخیوں پر پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ یہود کو مغضوب علیہم اسی لئے کہا کہ اُنہوں نے شوخیاں کیں گستاخیاں کیں اُنپر غضب وارد ہوے لیکن ضالین کو مغضوب علیہم نہ کہا حالانکہ آخرت میں تو عذاب یہود کو بھی ہونا ہے اور نصاریٰ کو بھی۔ مگر چونکہ اُنہوں نے شوخی نہ کی اس لئے دنیا میں اُنپر غضب نازل نہیں ہوا۔ انسان کیسے ہی بت پرست انسان پرست کیوں نہ ہو مگر جب تک شرارت نہ کرے عذاب نہیں آتا اگر ان باتوں پر بھی عذاب دنیا میں ہی آجاوے تو پھر قیامت کو کیا ہوگا۔ یہود پر عذاب اسی لئے آئے کہ اُنہوں نے پیغمبروں کو دکھ دیے اُنکے قتل کے منصوبے کئے اُنکی گستاخیاں کیں کافروں کے لئے اصل زندان تو قیامت ہی ہے اسپر سوال ہوتا ہے کہ پھر دنیا میں کیوں عذاب آتا ہے تو جواب یہی ہے کہ شوخیوں کے واسطے آتا ہے۔

عوام الناس سے ہمیشہ موٹی موٹی باتیں کرنی چاہئیں خدا تعالیٰ نے جو معجزات نبوت کی جزو رکہی ہیں اُسکی وجہ یہ ہے کہ عوام فائدہ اُٹھاویں کیونکہ خواص کے لئے معجزات کی ضرورت نہیں ہوتی اُنکے لئے تو حقایق اور معارف ہی کافی ہیں چونکہ عوام کو یہ معرفت نہیں ہوتی اسلئے اُنکے خوش کرنیکو معجزات رکہے گئے ہیں۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر بوجہ نہ آنے مولوی عبد الکریم صاحب تہوڑی دیر مجلس کی مگر کوئی بات قابل تذکرہ نہ ہوئی۔ پھر مولوی صاحب تشریف لائے تو آپ نماز پڑہکر تشریف لیگئے۔

عصر اسوقت نماز کے بعد حضرت اقدس نے الحکم اور البدر کے ایڈیٹروں کو بلا کر تاکید کی کہ وہ مضامین کے قلم بند کرنے میں ہمیشہ محتاط رہا کریں ایسا نہ ہو کہ غلطی سے کوئی بات غلط پیرایہ میں بیان ہو جاوے یا کسی **الہام** کے الفاظ غلط شایع ہوں تو اُس سے معترض لوگ دلیل پکڑیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسی مضامین مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو دکہا لیا کریں اسمیں آپکو بہی فائدہ ہے اور تمام لوگ بہی غلطیوں سے بچتے ہیں۔

مغرب و عشا حضرت اقدس نے بعد نماز مغرب حسب دستور جلوس فرماکر مباحثہ موضع مد کے حسن و قبح پر تذکرہ کہا کہ یہ مولوی لوگ عوام کے بہڑکانے کے واسطے عجیب عجیب حیلہ گہڑتے ہیں اور حق رسی سے انکو کوئی کام نہیں ہوتا۔ اسپر مولانا عبد الکریم صاحب اور مولانا حکیم نور الدین صاحب نے اپنے اپنے مباحثات سنائے جنمیں مخالفین نے عوام الناس کو اصل مقام بحث سے بالکل الگ تہلگ باتیں سناکر اس لئے بہڑکایا تہا کہ جنگ اور فساد ہو اور عام جہال مولانا صاحبان کی آبرو پر حملہ کریں۔ حکیم نور الدین صاحب کے واقعات ایک خارق عادت رنگ رکہتے تہے کہ عین مباحثہ کی اوقات میں اُنہوں نے مخالفت عام دیکہکر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اور ایسے اسباب اُسی وقت پیدا ہوگئے کہ جماعت مخالف کو نیچا دیکہنا پڑا یہ تمام اذکار اور نظائر اس لئے سنائے گئے تہے کہ ہماری بہائی ہمیشہ مباحثہ میں اس امر کا خیال رکہیں کہ لوگوں کے فہم کے مطابق باتیں کریں جو لوگ باریک بین اور نکتہ رس نہیں ہوتے اُنکے روبرو باریک در باریک حقایق اور معارف بیان کرنے گویا دیدہ دانستہ مخالف کو ڈگری دینی ہوتی ہے۔

فرمایا ولد الزنا میں حیا کا مادہ نہیں ہوتا اسی لئے خدا تعالیٰ نے نکاح کی بہت تاکید کی ہے۔ پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور سیر کو چلے اور راستہ میں امر تبلیغ کا تذکرہ فرمایا کہ مباحثات میں ہمیشہ یہ امر مدنظر رکہنا چاہیئے کہ فریق مخالف اپنی چالاکی سے سامعین کو دہوکا نہ دے جاوے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سامعین کے باطل عقائد کے موافق یہ لوگ ہماری طرف سے ایسی باتیں اُنکو سناتے ہیں کہ جن سے وہ لوگ مشتعل ہو جاویں اور برانگیختہ ہو جاویں ایسی صورت میں پھر خواہ اُنکے آگے کچہہ ہی کہو وہ لوگ ایک نہیں سنتے۔ جیسے مولوی صاحب نے کل اپنا ذکر سنایا تہا۔ اور بہر طریق بحث پر ایک جگہ فرمایا کہ بلاغت کا کمال یہ بہی ہے کہ ایک بات دوسرے کے دل تک پہونچائی جاوے ورنہ اگر کوئی کلام اس قابل ہو کہ آب زر سے لکہی جاوے مگر متکلم اُسے سمجہا نہیں سکتا تو پہر وہ فصیح نہ کہلاویگی اس لئے کلام کرنے والے کو یہ تمام پہلو مدنظر رکہنے چاہئیں۔

کافروں کے لئے درمیانی خوشی ہوتی ہے اور انجام کی خوشی متقیوں کے لئے ہوتی ہے خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ایک دم میں سب کا خاتمہ کر سکتا ہے مگر وہ رونق چاہتا ہے جب تک مکذب نہ ہوں تو پہر مصدق کی حقیقت کیا معلوم ہو سکتی ہے مکذبوں کے ذریعہ سے ہی حقائق معارف کہلتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اور نصرت کا پتہ ملتا ہے اگر ایک شخص کے دل میں ماں کی محبت ہے تو اُسکا کسی کو علم نہ ہوگا مگر جب کوئی اُسے ماں کی گالی دیوے تو جہٹ اُسے غصہ آویگا اور معلوم ہو جاویگا کہ ماں کی محبت اسکی ذلیل ہے۔

ان ہمارے مخالفوں کو غلطیاں نکالنے کا کوئی حق نہیں پہونچتا جبتک وہ اپنا منصب عربی دانی کا ثابت نہ کریں تب تک اُنکو غلطی نکالنے کا حق نہیں ہے اعتراض کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اول زبان پر پورا احاطہ ہو اگر ان لوگوں کو عربی کا علم ہے تو ہم جو دس سال سے رسالہ لکہہ لکہہ کر مقابلہ پر بلا رہے ہیں اُنہوں نے آجتک دس سطریں ہی دکہائی ہوتیں ورنہ جہالت سے تکذیب کرنے سے کیا بنتا ہے یہ خدا کی قدرت ہے کہ یہ لوگ بالمقابل لکہہ نہیں سکتے ورنہ املا کرنا کیا مشکل امر ہے مگر ہمارے مقابلہ میں خدا نے اُنکی زبانوں کو بند کر دیا ہے

فرمایا کہ دل میں بات بٹھانے کیواسطے بہی ایک ڈہب ہوتا ہے کیونکہ اب تلوار کی لڑائی تو ہے نہیں زبانوں کی ہے اس لئے زبان کی تلوار جب مارے تو اوچھی نہ مارے ایسی ضرب مارے کہ دو ٹکڑے ہو جاویں۔ میںنے بارہا ارادہ کیا ہے کہ یہ لوگ بیٹھ کر زانو بہ زانو بیٹھکر عربی لکہیں۔ مگر دل فتویٰ دیتا ہے کہ یہ لوگ کبھی نہ آوینگے کیونکہ انکے دلوں پر رعب پڑ گیا ہے تو اب جبکہ شکار ہمارے نزدیک نہیں آتا تو ہمیں چاہیئے کہ دور سے بذریعہ بندوق کے نشانہ بناویں۔

پھر اسی اثنا میں مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے اور تہوڑی دیر مجلس کی۔ مد کے مباحثہ کا ذکر ہوتا رہا کہ درحقیقت ہمنے فتح پائی ہے صرف اتنی بات ہے کہ وہ دیہات کے لوگ ہیں اُن کو ان باریک باتوں کی سمجہہ نہیں آئی مجھے خوشبو آتی ہے کہ آخر کار فتح ہماری ہے دسمبر کے آخر تک جو نشان ظاہر ہونے والے ہیں شاید یہ بہی اُنہیں سے ایک عظیم الشان نشان ہو جاوے یہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے جیسے فرمایا **والعاقبة للمتقين** آنحضرت صلعم کو بہی ۱۳ برس تک مکروہات ہی پہونچتے رہے۔

پھر اس کے بعد نماز پڑہکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت حضرت اقدس تشریف لاکر پہر مباحثہ مد کے متعلق ذکر کرتے رہے۔

خدا کے برگزیدوں کی بہی عجیب حالت ہوتی ہے۔ کہ جب ایک بات کیطرف توجہ ہو جاوے تو پہر رات دن اُسی کیطرف توجہ رہتی ہے گویا کہ بالکل اُسمیں مستغرق ہیں اور دنیا و مافیہا کی خبر نہیں۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول جلوس فرما ہوئے میر صاحب نے عبد الصمد صاحب آمدہ از کشمیر کو آگے بلا کر حضور کے قدموں

کے نزدیک جگہ دی اور حضرت اقدس سے عرض کی کہ انکو یہاں ایک تکلیف ہے کہ یہ چاولوں کے عادی ہیں اور یہاں روٹی ملتی ہے حضرت اقدس نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما انا من المتکلفین ہمارے مہمانوں میں سے جو تکلف کرتا ہے اُسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے جو ضرورت ہو کہدیا کرو پھر آپنے حکم دیا کہ انکے لئے چاول پکوا دیا کرو۔

مولوی غلام نبی صاحب احمدی کا خط مصر سے حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا تھا وہ وہاں حضرت اقدس کی کتابوں کی خوب اشاعت کر رہے ہیں۔

پھر حضرت اقدس مُدّ کے مباحثہ پر ذکر اذکار کرتے رہے جسکی نسبت گذشتہ کالموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

پھر فرمایا کہ اُسدن ہم نے مناسب سمجھا تھا کہ یہ مباحثہ کی کارروائی الحکم وغیرہ میں نہ چھپے مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا سید احمد صاحب کے یورپ کیطرف میلان پر فرمایا کہ انسان جس شئے کیطرف پوری رغبت کرتا ہے تو پھر اُسی کی طرف اُسکا میلان طبعی ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ مجبور ہوتا ہے۔

پھر ڈوئی کا اخبار مفتی محمد صادق صاحب سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس لئے سنتے ہیں کہ کہیں غیرت آجاتی ہے اور بعض وقات کوئی عجیب تحریک ہو جاتی ہے پھر اسکے بعد ذکر چل پڑا کہ کسطرح اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت اقدس کو تمام مقابلہ کی تحریروں میں مدد دیتا رہا ہے کہ اکثر اوقات حضرت اقدس بیمار تھے اور میعاد مقابلہ نزدیک آگئی تو پھر اُسی حالت میں بڑی سختیوں سے راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر کتابیں لکھیں فرماتے ہیں کہ میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا کیطرف سے آتا ہے۔

پھر ڈوئی کی بات پر فرمایا کہ اسکے وجود سے شیطان کا وجود ثابت ہوتا ہے وہ بھی انسان کو اسی طرح فریفتہ کرتا ہے۔

پھر عشائی نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۰۲ء

بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لائے علاقہ جہلم سے دو شخص بہت ضعیف العمر حضرت اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے بوجہ ضعیف العمری کے وہ چل نہیں سکتے تھے حضرت اقدس اُنکی خاطر ٹھہر گئے اور اُنکے حالات دریافت کرتے رہے۔ پھر حضرت اقدس مشرق کی طرف چلے۔ سید سرور شاہ صاحب نے حضرت اقدس سے سوال کیا کہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک رسول اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریگا۔ جیسے قرآن شریف میں ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا تو پھر اس آیت کے مفہوم کے مطابق اگر مسیح ؑ بھی اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریں اگرچہ وہ آخر زمانہ میں پھر آکر ۴۰ برس ان لوگوں میں گذار بھی جاویں تو آیت فلما توفیتنی کے لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو کاذب کیسے ٹھہر سکتے ہیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ لاعلمی انبیاء کی اُنکی اُس اُمت کے بارے میں ہوتی ہے جو انکی وفات کے بعد ہوتی ہے مسیح بھی کہتا ہے کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم تو پھر اگر انکو علم نہیں تو وہ شہید کسطرح ہوئے اور کس بات کی ہوئے اسی طرح رسول اللہ صلعم ہماری حالات سے تو لاعلمی ظاہر کر سکتے ہیں مگر صحابہ کرام کی نسبت نہیں کر سکتے کیونکہ آپکو اُن کے حالات معلوم تھے اور آپ اُنمیں رہتے تھے۔

اس قسم کی لاعلمی سے وہی لاعلمی مراد ہے یعنی اُس امت کا ذکر جو کہ نبی کے بعد آیا کرتی ہے یا بہت آخری وقت پر آتی ہے کہ اُسے نبی کی صحبت سے کچھ حصہ نہیں ملتا۔

پھر ایک صاحب نے خواب سنایا کہ اُسنے رات کو ہاتھی خواب میں دیکھا اور یہ کہ حضرت اقدس اُسکے سر کو تیل لگا رہے ہیں حضرت اقدس نے تعبیر فرمائی کہ رات کیوقت ہاتھی دیکھنا عمدہ ہوتا ہے اور تیل لگانا بھی زینت ہے یہ بھی اچھا ہے۔

حضرت اقدس کے گذشتہ ایما پر عبداللہ عرب صاحب نے کشتی نوح چند ورق کا ترجمہ عربی زبان میں کیا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر یہ مشق کر لیں کہ اُردو سے عربی اور عربی سے اُردو ترجمہ کر لیا کریں تو ہم ایک عربی پرچہ یہاں سے جاری کر دیویں۔

پھر شرم کے ذکر پر فرمایا کہ ایک شرم انسان کو دوزخ میں لے جاتی ہے اور ایک شرم بہشت میں لیجاتی ہے جو شخص شرم کیوجہ سے اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا اس کے لئے شرم دوزخ ہے۔

پھر آجکل کے معترض مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں نے بالکل پادریوں کا ڈھنگ اختیار کیا ہوا ہے جیسے وہ جب ملتے ہیں تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آنحضرت صلعم پر سب و شتم شروع کر دیتے ہیں اسی طرح یہ لوگ ہمارے معاملہ میں کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہی تماشہ دیکھ رہا ہے آنحضرت ؐ کے زمانہ میں بھی کفار کیا کیا نہ کرتے تھے اگر خدا چاہتا تو اُسی وقت کفار کو تباہ کر دیتا مگر اُسنے ایسا نہ کیا کچھ عرصہ اُنکی ناز برداری کرتا رہا۔

پھر سرور شاہ صاحب سے حضرت اقدس کچھ گفتگو اُن کے سفر امرتسر کے متعلق کرتے رہے۔ ایک مقام پر فرمایا کہ ہمنے مالی انعامات دیدیکر ان لوگوں کو اپنے مقابلہ پر بلایا مگر یہ لوگ نہ آئے مگر ہم دینے سے تھکے نہیں ابھی اور دیوینگے اور اگر وہ اُسی قبول نکرینگے تو گویا اپنے ہاتھوں سے ایک اور پیشگوئی ہمارے حق میں پوری کر دینگے وہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ مسیح مال دیگا اور لوگ نہ لیں گے تو اگر انکار کرتے ہیں تو اپنے ہاتھ سے اُسے پورا کرتے ہیں گفتگوئیں ایسے مقامات پر ہونی چاہئیں جہاں تھوڑا سا بھی جلسہ میں ہوں۔ اور تہذیب اور نرم زبانی سے ہر ایک بات کریں۔ کیونکہ دشمن جب جانتا ہے کہ عاجز ہو گیا تو وہ گالی اور درشت زبانی سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے طالب حق بنکر ہر ایک بات کرنی چاہیئے اور یہ امر سچ ہے ہمارے حق پر ہونیکی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاغلبن انا و رسلی اگر ہم حق پر نہیں ہیں تو ہم غالب نہ ہوں گے ہمنے انکو کئی بار کہا ہے کہ سب متفق ہو جاویں کوئی عیب نہیں ہے ہماری طرف سے اُنکو اجازت ہے ان تمام مولویوں میں سے بہت ایسے ہیں کہ عربی لکھتے ہیں بلکہ اشعار بھی کہتے ہیں مگر ہمارے مقابل پر خدا تعالیٰ انکی زبان بند کر دیتا ہے اور اُنکو ایسا مرعوب کرتا ہے کہ ہیبت چھا جاتی ہے پھر مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر پھر اُنہیں امور کا ذکر ہوتا رہا جو کہ سیر میں بیان ہوئے اور فرمایا کہ خدا کے فضل کی ضرورت ہے سر میں درد ہے ریزش بھی ہے ایسا نہ ہو کہ زیادہ ہو جاوے ....

پھر فرمایا کہ نماز پڑھ لی جاوے اور نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدس کو ایک انگریزی مضمون سنایا۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز کے بعد حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے سید عبداللہ عرب صاحب نے ایک رسالہ ایک شیعہ علی حائری کے رد میں زبان عربی میں لکھا تھا اُسکا نام سبیل الرشاد رکھا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی کرتے جاؤ کہ تمکو مشق ہو مگر عرب صاحب کو جرأت نہ ہوئی کہ اتنی مجلس میں ترجمہ ٹوٹے پھوٹے اُردو میں سنا دیں۔

اس رسالہ کے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے اسجگہ انکے الفاظ سے یہ تحریک ہوئی ہے کہ یہود لوگ حضرت مسیح کو دو وجہ سے ملعون ٹھہراتے تھے ایک اُنکو ولد الزنا کہکر دوسرا مصلوب کرنیکے لحاظ سے جب خدا تعالیٰ نے اُن کے ولد الزنا ہونیکا ذب کیا ہے تو چاہیئے تھا کہ اُنکے مصلوب

ہونے کا بھی ذب کرتا جسم کے ساتھ آسمان پر جانا تو ایک الگ تھلگ امر ہے اول ذب دلالت کرتا ہے کہ دوسرا بھی ذب ہو۔

پھر یہ بات بیان ہوئی کہ اہل شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ ولد الزنا کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ حسینؓ اور بارہ اماموں کی بھی محبت کرتا ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں بھی ایسے ہی لکھا ہے اور اسی لئے وہ مسیح کو ملعون کہتے تھے اس بات کی اصل قرآن شریف میں بھی ہے کہ خدا نے اُس میں تخصیص کی ہے ایک اولاد الرحمان اور ایک اولاد الشیطان کیونکہ جب شیطان نطفہ میں شریک ہو گیا تو پھر اُسکے قویٰ میں یہ بات بطور جزو کے آگئی

ایک مقام پر ہے بعد ذٰلك زنیم یعنی یہ ولد الزنا ہے اور تجربہ بتلاتا ہے کہ ولد الزنا شرارت سے باز نہیں آیا کرتے۔ پھر رسالہ میں ماقتلوہ کے لفظ پر حضرت اقدس کو یہ تحریک ہوئی کہ ماقتلوہ پر سوال ہوتا ہے کہ یہود کیوں قتل کرتے تھے اُنکی کیا غرض تھی جسکے جواب میں خدا نے فرمایا بل رفعہ اللّٰہ الیہ یعنی قتلنا سے اُنکی مراد لعنا تھی۔

اہل عرب میں چونکہ ایک ہزار سے آگے شمار نہیں ہے حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا میلان دنیا کی طرف نہ تھا ورنہ دوسری دنیادار قوموں کیطرح لاکھ لاکھ کروڑوں تک گنتی وہ بھی رکھتے۔

پھر وہ رسالہ سنکر حضرت اقدس نے تعریف کی کہ عمدہ لکھا ہے اور معقول جواب دیئے ہیں پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

۱۹ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے راستے ہی قاضی میر حسین صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے والد ماجد مسمی غلام شاہ صاحب تاجر اسپاں سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے حضرت اقدس کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور نذر گذرانی حضرت اقدس اُنکے حالات دریافت فرماتے رہے معلوم ہوا کہ ۸۰ سال سے زیادہ عمر اُنکی ہے اُنہوں نے درخواست کی کہ میرے خاتمہ بالخیر کی دعا فرمائی جاوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا بس یہی بڑی بات ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو کسی نے نوحؑ سے دریافت کیا تھا کہ آپ تو قریب ایک ہزار سال کے دنیا میں رہتے آئے ہیں بتلایئے کیا کچھ دیکھا نوحؑ نے جواب دیا کہ یہ حال معلوم ہوا ہے جیسے ایک دروازہ سے آئے اور دوسرے سے چلے گئے تو عمر کا کیا ہے لمبی ہوئی تو کیا تھوڑی ہوئی تو کیا خاتمہ بالخیر چاہیئے پھر ایک بڑ کے درخت کیطرف اشارہ کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمسے تو یہ درخت ہی اچھا ہے

ہم چھوٹے ہوتے تھے تو اسکے تلے ہم کھیلا کرتے تھے یہ اُسی طرح ہے اور ہم بڈھے ہو گئے ہیں یہ سال بہ سال پھل بھی دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ پرسوں ہمنے انشاء اللہ (ایک شہادت کیواسطے) بٹالہ جانا ہے اسمیں کوئی حکمت الٰہی ہوگی اس لئے کل سیر موقوف رہیگی مہندی لگاؤنگا۔ فرض [illegible] میں التوا ہو گیا ہے مگر خدا کی حکمت ہی ہوگی وہ حرج نہ ڈالے گا مولوی محمد علی صاحب کو ہمراہ لے جاؤنگا

محمد یوسف صاحب اپیل نویس نے بیان کیا کہ حضور موضع مدہ کے مباحثہ میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا تھا کہ مرزا صاحب تمہاری آنکھ کیوں نہیں اچھی کر دیتے حضرت اقدس نے فرمایا جواب دینا تھا کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک اندھا تھا جیسے لکھا ہے عبس و تولی ان جاءہ الاعمیٰ وہ کیوں نہ اچھا ہوا حالانکہ آپ تو افضل الرسل تھے اور یعقوب بھی اندھے تھے ایک دفعہ سب نے کہا کہ یا حضرت ہمیں جماعت میں شامل ہونے کی بہت تکلیف ہوتی ہے آپنے حکم دیا کہ جہاں تک اذان کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک کے لوگوں کو ضرور آنا چاہیئے۔

مباحثہ کے ذکر پر فرمایا کہ شریر آدمیوں کا کام ہے کہ آنکھ کان۔ ناک اور ٹانگ وغیرہ کا ٹکر پھر کلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کرتے ہیں یہ مباحثہ بھی ہمارے لئے ایک فتح حدیبیہ کی صلح کیطرح کسی فتح کی بنیاد [illegible]

پھر فرمایا کہ ہماری جماعت جان و مال سے قربان ہے اگر ہمیں ایک لاکھ کی ضرورت ہو تو وہ مہیا کر سکتے ہیں اول بار عوام الناس نے علمی باتوں کو نہ سمجھا اس لئے اب اللہ تعالیٰ نشانوں سے سمجھاتا ہے

پھر شیعوں کے ذکر اذکار ہوتے رہے کہ ان لوگوں میں یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی شکل علی کی شکل ہے معراج میں بھی خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کو نظر آیا تو علی کی شکل پر آیا۔

زمانہ کے مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ایسے مولویوں کے ہوتے ہوئے دین کے استیصال کے لئے پادریوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اعتراضوں پر فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ بیہودہ نکتہ لگاتے ہیں جو اول انبیا کو معاف کرتے ہیں اُن سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوتی رہیں ہاں وحی میں غلطی نہیں ہوتی پھر اگر اجتہاد کو بھی غلطی سے مبرا خیال کرتے ہیں تو وہ اجتہاد کیوں نام رکھتے ہیں آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ صحابہ کو کھجوروں کے درختوں کے متعلق کچھ ہدایات دیں پھر جب نتیجہ وہ نہ نکلا تو آپنے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم۔

تو کیا اس سے آپکی نبوت میں فرق آگیا ہے۔ اول اُنسے پوچھا جاوے کہ وہ کہاں تک اجتہاد میں معصومیت روا رکھتے ہیں۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے تو عربی زبان کی فصاحت اور بلاغت پر ذکر ہوتا رہا ماحصل یہ تھا کہ عربی زبان کا ترجمہ کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے بعض وقت ایک لفظ کے معنے ایک۔ ایک سطر میں جا کر پورے ہوتے ہیں اور اسکا ترجمہ کرنا بھی ایک معجزہ ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

عصر اسوقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر خبر سنائی کہ ایک کارڈ گوجرانوالہ سے آیا ہے جسمیں خبر ہے کہ ٹیکہ کا عمل گورنمنٹ نے بند کر دیا ہے مگر اس خبر کی تصدیق یہاں بھی ہوئی ہے لالہ شرمپت میرے پاس آئے تھے اُنہوں نے کہا کہ گورداسپور میں بھی ٹیکہ کے جلسہ بند ہو گئے ہیں اور دوائی ٹیکہ تمام واپس منگوائی گئی ہے .... پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد نماز مغرب مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک پنجابی نظم سنانیکی درخواست کی جسمیں اُنہوں نے الفاظ بیعت اور شرائط بیعت کو منظوم کیا ہوا تھا جب وہ سنا چکے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر ان تمام (نظموں) کا ایک مجموعہ طیار کر کے چھپا یا جاوے اور یہ گاؤں گاؤں لوگوں کو سناتے پھریں تاکہ خلق خدا کو ہدایت ہو تو یہ بہت مفید ہو۔

پھر اس امر پر تذکرہ ہوا کہ ٹیکہ کی ممانعت فی الحقیقت ہوئی ہے کہ نہیں آخر سول ملٹری اخبار پڑھنے سے پتہ لگا کہ بعض خاص اضلاع چونکہ ٹیکہ کی بہت ضرورت ہے اور مصالحہ ٹیکہ وہاں ختم ہو گیا ہے اس لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ دیگر اضلاع میں ٹیکہ بند کر کے اُن ضلعوں میں ضرور لگایا جاوے پھر کشتی نوح پر اخباروں کے ریمارک کی نسبت فرمایا کہ اول اخباروں نے کیسی مخالفت کی کہ گویا ہمنے گورنمنٹ کی راہ میں پتھر ڈالدئے ہیں لیکن سول ملٹری کی تعریف کی کہ کوئی معتد بہ مخالفت ہماری اس امر میں نہیں کی اور نہ بے ادبی کا طریق اختیار کیا معلوم ہوتا ہے یہ لوگ گورنمنٹ کے بڑے مزاجدان ہوتے ہیں گورنمنٹ کے لئے رعایا مثل بچوں کی ہے ایک ماں کیطرح حد انسانیت تک خبر گیری ضروری ہے آخر یہ بات ثابت ہو گئی کہ ٹیکہ سے کوئی مفید تجربہ حاصل نہیں ہوا تو پھر طاعون کا کوئی علاج نہیں آخر نظر آسمان کیطرف ہونی چاہیئے خدا نے قوموں کو سزا دینے کے لئے اسی رکھا ہے توریت میں بھی اسکا ذکر ہے۔ قرآن میں بھی ہے بلکہ قرآن میں تو چوہوں کا بھی ذکر ہے خدا کی عجیب قدرتوں کے دن ہیں جو قسمت والے ہونگے وہ ایمان خدا پر لاویں گے۔

پھر عبداللہ عرب صاحب اپنی تصنیف رد شیعہ میں سناتے رہے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ صحابہ کرام کو جو ذرا بھی دنیا کی خواہش نہ تھی اُنکا مدعا یہ تھا کہ خون بہا کر بھی رسول اللہ کے پیرو بن جاویں۔

پھر ایک مقام پر فرمایا کہ سر الشہادتین (کتاب) میں

بیٹنے ایکدفعہ پڑہا کہ جب مسلم (امام حسین در دروازہ
دروازہ کے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے یہ آیت پڑہی
ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین
اور اُسی وقت اُنکا سر کاٹا گیا یہ بات مجھکو بڑی بے محل
معلوم ہوئی۔

پھر عبد اللہ عرب صاحب اپنے تقیہ کے حالات
سناتے رہے جو کہ وہ اول اول خاص قادیاں میں کرتے
رہے اور پھر اُنہوں نے خدا کا شکر کیا جسنے اس گند سے
اُنکو نجات دی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا کا بڑا فضل ہے جبتک
آنکھ نہ کہلے انسان کیا کر سکتا ہے۔ پھر عشا کی نماز پڑھکر
حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۶ رنومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت حضرت اقدس نے با جماعت نماز ادا کی

سیر حضرت اقدس آج سیر کو تشریف نہیں لیگئے
جیسے کہ گذشتہ تاریخ میں اطلاع دیجا چکی ہے

ظہر و عصر اسوقت حضرت اقدس نے آکر فرمایا کہ چونکہ
کام کی کثرت ہے اور وقت تنگ ہے کل انشاء اللہ بٹالہ بھی
جانا ہے اس لئے آج نمازیں جمع کر لی جاویں۔ چنانچہ ظہر اور
عصر کی نمازیں جمع ہوئیں۔

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول بعد
ادائے نماز مغرب شہ نشین پر
جلوہ گر ہوئے فرمایا کہ آج میںنے بہت توجہ کی (کام میں) سر میں
درد تہا ریزش بھی ہے اور گلا بھی پکا ہوا ہے جیسے کسی نے
چیرا ہوا ہو اور مریض بھی بہت آئے اگرچہ حکیم نور الدین صاحب کو
علاج کے لئے مقرر کیا ہوا ہے مگر بعض اپنے اعتقاد کے خیال
سے مجھ سے ہی علاج کراتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ڈاکٹر
رحمت علی صاحب نے ایک ٹکڑا اخبار میں سے کاٹ کر روانہ
کیا ہے جسمیں آئندہ زمانہ کے بیس واقعات کا سوال ہے
یہ ٹکڑا کاغذ اخبار ڈیلی نیوز مورخہ ۲۳ راگست کا ہے حضرت
اقدس نے فرمایا وہ اول سنا دیجئے۔ مولوی صاحب نے
اُسے پڑھکر سنایا مگر وہ تمام دانیال علیہ السلام کی پیشگوئیاں
تہیں جنکو حال کے پادریانہ مذاق لوگوں نے اپنے مذاق پر
اس بات پر اطلاق کیا تہا کہ مسیح ناصری کے نزول من السماء
کے بارہ میں ہیں اور وہ ایسے مضامین سے پُر تہیں
جیسے کہ مسیح کے نزول کے وقت کچھ پادری آسمان کی
طرف اُڑینگے۔ کچھ مردہ زندہ ہو کر آسمان پر جاوینگے
وغیرہ وغیرہ۔ حضرت اقدس نے ایسے مقاموں پر ایک
مصرعہ حافظ شیرازی کا پڑھا۔

ع چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند*
پھر دنیا کی بے ثباتی پر فرمایا کہ چند روزہ زندگی ہے
اسکا نظارہ کیا ہے کون ہے جو اپنے خویش و اقارب کی
موت کا نظارہ نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بے
ثبات کر کے کہا ہے جو آیا ہے اُسکے اوپر جانا سوار ہے ہزار
دو ہزار برس کی عمر ہوتی تب بھی کیا ہوتا مگر انسان کی
عمر تو چیل اور گِدھ جتنی بھی نہیں ہے۔ اگر یہ مضمون دل
کے اندر چلا جاوے تو اُسکا اثر ہوتا ہے جیسے ابراہیم ادہم
اور شاہ شجاع وغیرہ اُنپر ایسا اثر پڑا کہ اپنے تختوں سے
نیچے اُتر پڑے۔ پھر نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف
لے گئے۔

مورخہ ۷ رنومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

۷ بجے کے قریب حضرت اقدس بالاخانہ سے تشریف لائے آگے نواب
محمد علیخان صاحب کی رتھ طیار تھی اور تمام مہاجرین سے مدرسہ کے
طلبا رتھ کے ارد گرد جمع ہوئے ہوئے تھے حضرت اقدس سے
عرض کی گئی کہ آپ رتھ پر سوار ہو دیں مگر آپ نے فرمایا کہ تہوڑی
دور تک پیدل چلتے ہیں کیونکہ یہ تمام لوگ ہی ساتھ ہیں آگے چلکر
سوار ہونگے۔ ہر چہار صاحبزادگان جو کہ اپنے اباکے ہمراہ جانیکو
بہت مشتاق تھے اسوقت رتھ میں سوار ہوگئے اور حضرت
احباب کے ساتھ پاپیادہ تشریف لے چلے قصبہ سے باہر نکلکر تھوڑی
دور جاکر آخر حضرت اقدس سے درخواست کی گئی کہ اب حضور
سوار ہو لیں وقت تہوڑا ہے۔ جسقدر مہمان اور احمدی
احباب اور مدرسہ کے طلبا موجود تھے ایک ایک نے حضرت
اقدس سے مصافحہ کیا۔ اور پھر آپ رتھ میں سوار ہو گئے
جن چند ایک احباب×کو حضرت اقدس نے ساتھ چلنے کی اجازت
فرمائی تہی وہ تین یکوں میں سوار ہوئے۔ لیکن بعض نے
اُسیوقت رخصت حاصل کی اور بوجہ نہ میسر ہونے یکہ کے
پاپیادہ حضرت کی رتھ کے ساتھ ہمرکاب ہوئے اُنمیں سے
ایک شیخ عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم قادیانی مدرس مدرسہ
تعلیم الاسلام قادیاں تھے کہ جنہوں نے میری (ایڈیٹر) درخواست
پر آج کے دن کی ڈائری مرتب کر کے مجھے عنایت کی ہے
شوق اور ولولہ سے اُنہوں نے حضرت اقدس کی ایک ایک
حرکت اور سکون پر محبت سے بھرے ہوئے الفاظ میں ریمارک
کئے ہیں افسوس ہے کہ میں اُنکو اسجگہ اس لئے درج نہیں کر سکتا
کہ اسقدر وسیع مضمون کی اس مقام پر گنجائش نہیں ہے۔
راستہ میں صاحبزادے اپنے تقاضائے عمر کے موافق ہر ایک
قسم کی حرکتیں اور شور غل کرتے تہے مگر خدا کا برگزیدہ اپنے
معمول کے وقت ایسے محویت کے عالم میں تہا کہ گویا اُنکے
مشاغل کا اُسپر کوئی بہی اثر نہیں ہے۔ آپنے ایک اور
طالبعلم کو جو پاپیادہ ہمراہ تہا فرمایا کہ تمکو تو یوں ہی تکلیف ہوئی

تہوڑی دیر شاید ٹھہرنا ہو گا سفر کی کوفت میں تم خواہ مخواہ ہمارے
شریک ہو گئے۔ پھر ایسی ہی دلجوئی حضرت اقدس نے میاں
عبد الرحمٰن صاحب کی کی اُنہوں نے جواب دیا کہ حضور اللہ تعالیٰ
کے فضل اور حضور کی دعا اور برکت سے میں اچھی طرح چلنے کا
عادی ہوں حضور کے ساتھ ساتھ چلنے کی میری دلی آرزو تہی
سو خدا نے پوری کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے بھی
بہت عادت تھی ...... مگر جب سے یہ عارضہ اور بیماریاں
لاحق ہوئی ہیں تب سے یہ امر ہی رہ گیا ہے۔ پھر
حضرت اقدس میاں عبد الرحمٰن صاحب سے اُنکے والد صاحب کے
حالات دریافت فرماتے رہے ...... اور نصیحت کی کہ اُنکے
حق میں دُعا کیا کرو ہر طرح سے حتی الوسع دلجوئی والدین
کی کرنی چاہیئے اور اُنکو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور
اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو اخلاقی
نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جسکی دوسرے معجزے برابری نہیں
کر سکتے سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اُس سے انسان اعلیٰ
درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے
شاید خدا تمہارے ذریعہ سے اُنکے دل میں اسلام کی محبت
ڈالے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا دنیوی امور میں
جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا اُنکی ہر طرح سے پوری
فرمانبرداری کرنی چاہیئے دل و جان سے اُنکی خدمت بجالاؤ۔ راستہ میں
مولوی قطب الدین صاحب سے ملاقات ہوئی جو کہ شاہپور کیطرف
ایک مریض کی درخواست سے علاج پر گئے ہوئے تھے اور وہ بیمار
اُنکی رسیدگی پر فوت ہو گیا تہا حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان
کا کیا ہے زندگی کا بھروسہ نہیں جہانتک ہو سکے آنیوالے سفر
کی تیاری میں مصروف ہونا چاہیئے ساری بیماریوں کا
علاج ہے مگر یہ ایسی بیماری ہے کہ جسکا کوئی علاج نہیں۔
۹ بجے کے قریب بٹالہ میں عدالت کے متصل ایک باغ میں
پہونچے لوگوں کا ایک ہجوم ہو گیا اور کچہری کا اہل عملہ تک
زیارت کے لئے آ گیا حضرت اقدس بعض حوائج سے فارغ
ہو کر احباب کے حلقہ میں فرش پر تشریف فرما ہوئے اور کہانا
جو کہ ہمراہ لایا گیا تہا دسترخوان پر چنا گیا اتنے میں مہر نبی بخش صاحب
نمبردار بٹالہ (جو کچھ عرصہ سے اپنی غلطی سے توبہ کر کے پھر حضرت
اقدس کے خادموں میں شامل ہو چکے ہیں) آ گئے اور مصافحہ
کیا حضرت اقدس بھی بڑی بشاشت سے پیش آئے اور اپنے
ساتھ کہانے میں اُنکو شریک کیا۔ منشی محمد یوسف صاحب کو
حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ دلگیر نہ ہوں آپ ایک دینی جہاد میں
مصروف ہیں اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اس سلسلہ کو ایسا
پہیلاویگا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور آجکل کے موجودہ
ابتلا دور ہو جاوینگے خدا کی یہی سُنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو
کوئی درخت اتنی جلد پھل نہیں لاتا جسقدر جلدی ہماری
جماعت ترقی کر رہی ہے یہ خدا کا فعل ہے اور اُسکا نشان +

×اُن احباب کے نام یہ تہے - مولوی محمد علی صاحب - میر ناصر نواب صاحب - ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر - مفتی محمد صادق صاحب - شیخ یعقوب علی صاحب (تراب) ایڈیٹر الحکم - ماسٹر فقیر اللہ صاحب -

*اسکا اول مصرع یہ ہے - جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ

احمدیہ سلسلہ اور اُس کے متعلقات کی خبریں

خدا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام معہ اہل بیت بحمد للہ خیریت سے ہے - حکیم نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب بھی بفضل خدا خیریت سے ہیں -

رائنڈرگ بلہاری علاقہ مدراس سے ایک ہندو تاجر صاحب مسمی بڈہاپا حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کے لئے تشریف لائے یہ صاحب اُردو زبان کی مذہبی اصطلاحات سے بالکل ناآشنا ہیں رائنڈرگ میں سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار انکو انگریزی میگزین کے مضامین اُنکی تلنگی زبان مین ترجمہ کرکے سنایا کرتے تھے - اس سے اُنکو شوق زیارت ہوا انکی اعتقاد ہندؤں کی طرح مشرکانہ نہیں ہیں -

ہمارے بہائی علی گوہر صاحب جالندہر میں بقضائے الٰہی فوت ہوگئے

عام خبریں

انتخاب ازاخبارات

ارض مقدس ۱۸ راکتوبر کی خبروں سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۴ راکتوبر سے اس وقت تک مقام گاڈا میں ہیضہ سے ۱۸۶ وارداتیں اور ۱۲۸ موتیں ہوئی ہیں اور مقام لدا میں ۵۶ وارداتیں اور ۲۸ موتیں ہوئی ہیں -

جافہ میں دو واردات کی خبر ملی ہے جو کہ زیر علاج ہیں جافہ سے جو لوگ آتے ہیں اُنکو مقام باب لود میں ۱۰ دن کی کارنٹین لگتی ہے

کلکتہ میں ایک کمپنی دو لاکہہ کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے جسے دس روپیہ فی حصہ کے حساب سے ۲۰ ہزار حصہ داروں میں تقسیم کیا ہے اس کمپنی کا کام یہ ہوگا کہ ۵ فسٹ کلاس گاڑیاں جنکے پہوں پر ربڑ ہو ب کوچون میں طیار رکہا کریں -

گذشتہ ہفتہ کی رات کو کوہاٹ میں ۲۴ پنجاب انفنٹری کا ایک سکہہ سپاہی جو پترول پر تہا اُسکا مقابلہ لٹیروں کے ایک گروہ سے ہوگیا سپاہی کے مونڈہے پر گولی لگی اور کئی دفعہ اُسے کندوں سے مارا گیا اور وہ بہت زخمی ہوگیا تاہم اُسنے ایک کو انمیں سے گرفتار کر لیا سپاہی کی حالت رو بصحت ہے -

۲۰ دسمبر سے بعد دربار دہلی کی تقریب سے ایک بڑی تعداد تانگوں کی شملہ کالکا لائن سے دہلی بہیجی جاتی ہے -

ہندوستان برٹش ٹروپ کی آسائش کیواسطے اس سال دو لاکہہ روپیہ اور زائد منظور ہوا ہے جو کہ ہسپتالوں اور بارکوں میں پنکہا کشی اور بجلی کی روشنی پر صرف ہوگا -

برطانیہ کی درآمد اکتوبر میں ½ ۴ ملین اور برآمد میں ⅛ ۱ ملین کا اضافہ ہوا -

لارڈ جارج ہملٹن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سوائے اخراجات باربرداری کے باقی کل اخراجات ہندوستانی شہزادوں ڈیلیگیشن اور رسالوں کے جو کہ جلوس تخت نشینی پر ولایت گئے خزانہ اپنے ذمہ ڈالے گا -

ریوٹر لکہتا ہے کہ تمام طاقتوں نے سنگہائی کو جلدی خالی کر دینے کا انتظام کیا ہے -

دنیا میں اسوقت فن ایجاد میں اضلاع متحدہ (امریکہ) سب سے اول نمبر پر ہے آجتک ۷۴۴۱۔ اشیاء صرف اس کی ایک شہر میں ایجاد ہو چکی ہیں -

ہندوستان میں صرف بمبئی اور کلکتہ میں سرکاری ٹکسال ہیں جہاں سکہ ڈہالا جاتا ہے سال گذشتہ میں چار پچانوے لاکہہ روپیہ اور ۲۷ لاکہہ ۹۸ ہزار ڈالر اور اٹہارہ لاکہہ چونیاں اور دوانیاں بنائی گئیں اور ۱۳ لاکہہ ۱۹ ہزار کے پیسہ اور دہیلے تھیں -

کلکتہ کی ایک ٹریڈرز ایسوسی ایشن اور بنگال چیمبر آف کامرس نے انکم ٹکس کی تخفیف بیں لارڈ کرزن کی خدمت میں ایک میموریل روانہ کیا ہے کہ انکم ٹکس کا طریق معاف کیا جاوے -

مسوری اضلاع متحدہ امریکہ میں ایک عورت ہے جسکا طول ۸ فٹ ۴ انچ کمر ۶۳ انچہ بازو ۴۰ انچہ زیادہ اور پیر ۱۶ انچ ہیں اور یہ دنیا میں سب سے لمبی عورت ہے -

سندہ کی قوم جیرو کی عورتوں نے نتھ (ناک کا زیور) کا استعمال یکلخت ترک کر دیا ہے اور سب نے متفق ہوکر نتھیں اُتار دیں عام افواہ تہی کہ بعض بدمعاشوں نے نتھیں اُتارنیکا ارادہ کر لیا ہے اُسپر یہ کارروائی ہوئی مگر اس کے چندروز بعد مردوں نے متفق ہوکر قرار دیا کہ آئندہ عورتیں نتھ نہ پہنا کریں -

گورنمنٹ ہند نے ہندوستان کی قابل دید اور قدیم عظیم الشان عمارات کی حفاظت اور مرمت کے لئے لارڈ کرزن صاحب بہادر کی توجہ کے مطابق ایک لاکہہ روپیہ دینا منظور کیا ہے جس میں سے ۲۵ ہزار پنجاب کے حصہ میں آئیگا -

اس سے پیشتر طاعون زدہ علاقوں سے عازمان حج ملک معظمہ کو جو بندشیں کی گئی تہی اب نواب گورنر جنرل بہادر صاحب نے اعلان دیا ہے کہ ہز میجسٹی کی گورنمنٹ نے اُن بندشونکا دور کیا جانا تسلیم کر لیا ہے جنکی رو سے ابتک طاعون زدہ مقامات کے باشندے حج کو نہیں جا سکتے تہی اور اب ہر شخص اُن قواعد کی پابندی سے سفر کر سکتا ہے جو طیار کئے گئے ہیں -

گورنمنٹ ہند کی درخواست پر امیر صاحب کابل نے منظور کر لیا ہے کہ فراز کورم کے دو واز طرف کی سرحد کی قوموں کے خونریز جہگڑوں کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک متحدہ کمیشن مقرر کیا وے -

دربار دہلی کے ہر قسم کے سرکاری جلوس کے ٹکٹ داخلہ بہم پہونچانے کیواسطے ایک خاص دفتر دہلی میں کہولا گیا ہے تمام درخواستیں بنام دہلی دربار ٹکٹ آفس جانی چاہئیں -

برہما میں دستکاری کی سالانہ نمائش ۲۴ نومبر کو رنگون میں ہونے والی تہی -

۲۶ راکتوبر کو مدراس ریلوے کی شمال مشرقی لین پر پانی سے شگاف ہوگئی بعض جگہ گرڈر اور بعض جگہ پل بہ گئے

نقشہ طاعون بابت ہفتہ مختتمہ ۲۵ راکتوبر سے معلوم ہوا کہ بمقابلہ ۱۰۷۵۰ اموات بابت ہفتہ سابق کے ہفتہ گذشتہ میں ۱۰۴۹۱ اموات ہوئیں -

سردار محمد ہاشم خاں جو سردار محمد ایوب خاں کے چچا تہے ۱۳ راکتوبر کو کشمیر میں فوت ہوگئے مرحوم کا خاندان لاہور بلوایا جاویگا -

دربار دہلی کے موقعہ پر ایک بمبئی رئیس نے ہندوستان کے بڑے بڑے طاقتور اور مشہور پہلوانوں کا ایک دنگل دہلی میں کرانا چاہا ہے -

دربار دہلی کی آتشبازی کا ٹہیکہ انگلستان کی برک کمپنی کو دیا گیا ۱۵ سو پونڈ کا خرچہ ہوگا -

دربار دہلی میں سڑکوں کی سجاوٹ کے واسطے جہنڈیاں ولایت سے آویں گی -

دربار دہلی میں سمیت دور کرنے کے لئے ایک مشین ۳ ہزار روپیہ کی خرید کی گئی ہے اور متعدی امراض کے لئے سیگریگیشن ہسپتال قائم ہوگیا ہے -

جمعہ گذشتہ کو بنوں میں ۵ بجے صبح کے شہر کو آگ لگ گئی ۲۵ دوکانیں جلیں -

اس نمبر کے دیر سے نکلنے کی وجہ

اس ہفتہ میں چونکہ ایک جلیل القدر اور عظیم الشان نشان الٰہی کے اظہار کے لئے ہمارا مطبع اور کاتب حضرت اقدس کی ایک خاص تصنیف کے طبع کرنے میں لگ رہے ہیں اس لئے یہ نمبر اپنے وقت پر شائع نہیں ہوسکا - ہم تو اسپر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اسطریق پر ہم بھی ایک دینی کام کی نصرت میں شریک ہوگئے اور اگر ہمارے ناظرین بھی اسپر رضامندی کا اظہار کریں تو وہ بھی ثواب کے مستحق ہو سکتے ہیں ہاں اگر ہماری ذاتی کسل اور غفلت سے التوا ہوتا تو بے شک ایک فرض منصبی کے بجا نہ لانیکا ہم پر حرف آ سکتا تہا مگر چونکہ یہ ایک دین کا کام تہا جسکے حصول کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہیں اسلئے امید ہے کہ ہمارے ناظرین اس امر میں ہمیں معذور سمجھیں گے (ایڈیٹر)

(۲۰ رنومبر ۱۹۰۲ء کو الصدیق پریس قادیان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر مینیجر کے چہپکر شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

(شیخ فیض علی صابر) مینیجر

(محمد افضل) ایڈیٹر

ضوابط و شرح قیمت

نمبر ۴ | قادیان دارالامان - ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ھ ہجری مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

ہمارے مہربان مکرم معظم دوست رحمت علی صاحب برا سو مالی لینڈ نے افریقہ سے چار اشخاص کے نام البدر جاری کروایا ہے۔ مکرمی حافظ عبد العزیز صاحب نے سیالکوٹ سے البدر کے دو خریدار پیدا کئے ہیں۔

مکرمی میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن نے گیارہ احباب کے نام ارسال کرکے درخواست کی ہے کہ اُنکے وی پی اخبار ایک سال کیواسطے روانہ کیا جاوے۔

خدا تعالیٰ ہمارے تمام دوستوں اور ہمدردوں کو جزائے خیر عطا کرے اور توفیق دے کہ وہ بنی نوع انسان کیواسطے زیادہ ہمدرد اور نافع الناس ثابت ہوں۔

محمد اکرم بیگ صاحب قلعہ دہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ البدر میں بیعت کنندگان کے نام کی فہرست ضرور ہونی چاہیئے

جواب - اس بات کے ضروری ہونے میں تو شک نہیں مگر سر دست البدر اسے نبھا نہیں سکتا ایک تو اسکی اشاعت ابھی بہت کم ہے دوسری ڈائری کے علاوہ دو صفحہ کے مضامین ابھی ترتیب طلب ہیں میرے خیال میں یہ خدمت الحکم کیلئے بہت مناسب ہے۔

ہمیں بہت افسوس ہے کہ البدر نمبر ۳ کی اشاعت میں معمول سے زیادہ التوا ہو گیا اور احباب کو انتظار کرنا پڑا دیگر یاد رہے کہ اس التوا کا باعث محض ایک دینی خدمت احمد سلسلہ کی تہی اور اسلام کی تائید میں ایک عظیم الشان نشان مسمی اعجاز احمدی تھا جسکی وجہ سے البدر نمبر ۴ بھی اپنے وقت پر نہ شایع ہو سکا کیونکہ کاتب مصروف تہے یہ ایک مجبوری امر تہا ہم امید کرتے ہیں ہمارے ناظرین بھی برائے حصول ثواب اپنی رضامندی ظاہر فرما کر ہمیں مشکور کریں گے۔

کیونکہ سر دست البدر کی اشاعت بہت کم ہے اور ابھی اسکی مثال ہی اُس بچہ کی ہے جسے تولد ہوئے ہوئے ایک ماہ بھی نہیں ہوا اگر خدا کا فضل دستگیر ہوا اور اُسکی نصرت شامل حال ہوئی تو امید ہے کہ ہر ایک کی جلد پوری ہو جاویگی احمدیہ احباب سے التماس ہے کہ وہ اس اخبار کو ہمارا ذاتی اخبار نہ خیال کریں بلکہ احمدیہ جماعت کی ایک بڑی احتیاج کو پورا کرنے کا اسے ایک آلہ خیال کر کے میرا ہاتہ بٹاویں اور اسکی استحکام اور قیام کے لئے حتی الوسع کوشش کریں۔

اطلاع

چونکہ البدر کے ساتہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے مینجر ریویو آف ریلیجنز یا حضرت اقدس کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہمارے احباب البدر کے متعلق تمام خط و کتابت وغیرہ صرف البدر کے مینجر اور ایڈیٹر سے کیا کریں حضرت اقدس یا مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور صاحب کے عزیز وقت میں حرج کرنا مناسب نہیں۔

تازہ الہام و رویا

پلیگ کے متعلق [illegible] توجہ کرنیسے حضرت اقدس نے رویا میں دیکہا کہ کچہ کتابیں ہیں جنپر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکہا ہوا تہا - پہر الہام ہوا - واللہ شدید العقاب - انھم لا یحسنون -

رویا میں حضرت اقدس کو الہام ہوا - خسف القمر والشمس فی رمضان - فبای آلاء ربکما تکذبان - آپنے رویا ہی میں مولوی عبد الکریم صاحب سے جو کہ پاس بیٹھے تہے فرمایا کہ آلاء سے مراد میں ہوں (یعنے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام)

موسم سرما کے عوارضات کی ایک عجیب و غریب دوا لکہی جاتی ہے جو کہ کھانسی - دمہ - زکام - نزلہ وغیرہ تپ - درد سر درد کمر و درد اعضائی کا جو کہ سردی سے ہوں اور افیون کی عادت چھوڑنے کے لئے اُس کے قائم مقام ایک عمدہ اور بے نظیر علاج ہے۔

جوز ماثل - ریوند چینی - زنجبیل - صمغ عربی تمام ادویہ یک یک تولہ کو خوب باریک کوٹ کر بقدر ماش گولیاں بنا دیں خوراک ایک ایک گولی صبح و شام حسب برداشت طبیعت -

کہانسی اور دمہ کیواسطے موہنہ رکہکر لعاب چوسنا چاہیئے۔

زکام کیواسطے دودہ کے ساتہ ایک گولی شام ایک صبح -

کے کیا معنے ہیں - فرمایا کہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ پر اپنا اظہار نعمت کیا ہے کہ ایک زمانہ اُن پر ایسا گذرا ہے کہ وہ جہل اور ضلالت میں مبتلا ہو کر بالکل مر گئے ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو آنحضرتؐ کے طفیل اس موت سے زندگی بخشی اور آنحضرتؐ کی تربیت سے انکی نفسانی خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد کی جس سے انکو ایک دائمی بقا حاصل ہوئی اور انکا مرجع صرف اللہ تعالیٰ ہی رہ گیا۔

مولوی فتح الدین صاحب نے ایک حدیث پیش کی جسے وہ تاویل کرکے مسیح موعود پر چسپاں کرنا چاہتے تھے حضرت اقدسؑ نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہے خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی تائیدیں ہمارے شامل حال ہیں کیا منکم ثلثہ ہمارے لیے کافی نہیں سب سے اول تو قرآن کا مِنْكُمْ یعنی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ دوسرے بخاری کا مِنْكُمْ یعنی اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تیسرے مسلم کا مِنْكُمْ یعنی اَمَّكُمْ مِنْكُمْ پھر آیۃ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے معنے حضرت اقدسؑ سناتے رہے جسکا ذکر الحکم نمبر ۔ ۳ ۔ میں بسط سے آ گیا ہے۔

اس کے بعد منشی نعمت علی صاحب احمدی ساکن بٹالہ نے حضرت اقدسؑ سے کھانا کھانیکی درخواست کی اور حضرتؑ کے انکار پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھانیکی تاکید تو مہمانی کے واسطے ہوا کرتی ہے جب آپ نے بیعت کی تو ہمارے جسم کے جزو ٹھیرے سبب یہ ہوتی ہے کیا اُس سے آپکا کچھ اپنا بھی رہ گیا ہے۔

اس کے بعد گفتگو ہوتے ہوتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے اور اسکی شناخت کا یہ ایک عمدہ معیار ہے کہ دنیا اپنے سارے ہتھیاروں سے اسکی مخالفت پر ٹوٹ پڑتی ہے۔ مال سے اعضاء سے عزت سے اور اندرونی اور بیرونی لوگ اور اپنے اور پرائے گویا سب ہی اسکی مخالفت پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ (حق) آگے ہی آگے قدم رکھتا جاوے اور کوئی روک اُسکی ترقی کو نہ روک سکے چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ الخ سو اس معیار سے ہمارے سلسلہ کو پرکھا جاوے تو ایک طالب حق کے واسطے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا دیکھلو نہ ہمارا کوئی وعظ ہے نہ کوئی لیکچرار اور دشمن بھی کیا اندرونی کیا بیرونی سب اکٹھے ہو کر ہماری تباہ کرنیکی کوشش میں لگے ہوئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہمیں کامیاب کیا اور دشمن ذلیل ہوئے کفر کے فتوے لگائے قتل کا مقدمہ کیا غرضیکہ انھوں نے کوئی دقیقہ ہماری بربادی کا اُٹھا نہ رکھا مگر کیا خدا سے کوئی جنگ کر سکتا ہے ہماری ترقی کے خود مخالف ہی باعث اور محرک ہیں بہت لوگوں نے انھیں کے رسائل سے اطلاع پا کر ہماری بیعت کی اگر واعظ وغیرہ ہمارے طرف سے ہوتے تو ہمیں انکا بھی مشکور ہونا پڑتا اور یہ بھی ایک شعبہ شرک کا ہو جاتا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچایا ایک آبپاشی اور تخم ریزی تو کسان کرتا ہے اور ایک خود خدا کرتا ہے ہمارے اور ہماری جماعت خدا کی تخم ریزی اور آبپاشی سے ہیں تو خدا کے لگائے ہوئے پودہ کو کون اکھاڑ سکتا ہے۔ آجکل اللہ تعالیٰ نے دو طور سے ہماری مدد کی ہے ایک تو طاعون بھیجکر کہ اس کے ذریعہ سے (باقی آئندہ)

۸ نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ

تجسا اس وقت حضرت اقدسؑ نے نماز سے پیشتر مجلس کی علاقہ مونگیر سے کر اصحاب محمد رفیق صاحب اور محمد کریم صاحب تشریف لائے ہوئے تھے دونوں صاحبوں نے حضرت اقدسؑ سے بیعت کی بیعت کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تاکہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر پورا عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔ پھر اس کے بعد نماز ہوئی اور حضرتؑ تشریف لے گئے۔

سیر بوجہ ریزش (زکام و نزلہ) کے آج حضرت اقدسؑ نے سیر کا جانا ملتوی رکھا۔

ظہر و عصر آج ظہر کے وقت نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی ساتھ جمع ہوئی کیونکہ حضرت اقدسؑ اس سلسلہ آلہیہ کی تائید میں ایک عظیم الشان مضمون لکھ رہے ہیں۔ ظہر کے وقت حضور والا سے ایک نو وارد صاحب نے ملاقات کی اور انکو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو کہ حضرت اقدسؑ کے سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انھوں نے عرض کی کہ حضرتؑ میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کو بھی ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اُس وقت ہماری دعا کا اثر ہوگا۔

لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اُسے خواب میں حضرت اقدسؑ کی نسبت بتلایا گیا کہ وہ سچا ہے اُس شخص کی ارادت ایک فقیر کے ساتھ تھی جو کہ داتا گنج بخش کے مقبرہ کے پاس رہا کرتا ہے اُس شخص نے اُس سے بیان کیا تو اُسنے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصہ میں ترقی کا ہونا اور دن بدن عروج کا ہونا اُنکی سچائی کی دلیل ہے پھر ایک اور مست فقیر وہاں تھا اُسنے کہا یا ہمیں بھی پوچھ لینے دے دوسرے دن اُسنے بتلایا کہ مجھے خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولا ہے اول فقیر نے کہا کہ مولا نا کہا ہوگا کہ وہ تیرا اور میرا اور ہم جیسوں سب کا مولا ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ آجکل خواب و رویا بہت ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں سے اطلاع دیوے خدا کے فرشتے اس طرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو مان لو۔

پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا کہ جسنے حضور عالی کی رد میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا کہ تو تو رد لکھتا ہے اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں پھر اُس نے وہ کیفیت حضرت اقدسؑ کو لکھکر روانہ کی اسکے بعد ہر دو نمازیں ادا ہوئیں اور حضرت اقدسؑ تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا حضرت اقدسؑ حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے احباب میں سے ایک نے اُٹھکر عرض کی کہ حضور نے تحفہ گولڑویہ میں دارقطنی کی جو حدیث نقل فرمائی ہے

اس کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اصل قیامۃ کا علم تو سوائے خدا کے کسیکو بھی نہیں حتیٰ کہ فرشتہ کو بھی نہیں اور وما ساعۃ کا لفظ ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ عورتوں کے حمل کی میعاد ۹ ماہ دس دن ہوتی ہے جب ۹ ماہ پورے ہو گئے تو اب باقی دنوں میں کسیکو خبر نہیں ہوتی کہ کون سے دن وضع حمل ہوگا گھر کا ہر ایک آدمی بچہ جننے کی گھڑی کا منتظر رہتا ہے اسی لیے قیامت کا نام ساعۃ رکھا ہے کہ اُس ساعۃ کی خبر نہیں خدا کی کتابوں میں جو اُسکے علامات ہیں کہ ہے کہ اُسنے کوئی آدمی قریب قریب اُس زمانہ کا پتہ بھی دیدے مگر اُس ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ہے جیسے وضع حمل کی ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ایک ڈاکٹر سے بھی پوچھو وہ بھی کہے گا کہ ۹ ماہ اور دس دن مگر جونہی وہ ماہ گذرے پھر فکر رہتا ہے کہ دیکھیں کونسے دن ہو۔ کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ ہزار سال کے بعد قیامۃ قریب ہے اب ۶ ہزار تو گذر گئے ہیں قیامۃ تو قریب ہوگی مگر اُس گھڑی کی خبر نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ایک خط کا مضمون سنایا جو کہ سٹریٹ سیٹلمنٹ سے آیا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا کہ کشمیر سے پرانا صحیفہ ایک پادری بنام خدا اشمس نے حاصل کیا ہے جو کہ دو ہزار سال کا ہے اُسمیں مسیح کی آمد کی اور اُسکے منجی ہونیکی پیشگوئی ہے حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ بعض وقت پادری لوگ عیسوی مذہب کی عظمت دل نشین کرانیکے واسطے ایسے مصنوعات سے کام لیتے ہیں ہمارے نزدیک اسکا یہ ہے کہ اگر اس صحیفہ میں تثلیث کا ذکر ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مصنوعی ہے کیونکہ خود عیسویت کے ابتدا میں تثلیث کا عقیدہ نہ تھا یہ بعد میں منع ہوا ہے۔ پھر اس امر پر تذکرہ ہوتا رہا کہ قدیم اور اصل لفظ عیسیٰ ہے یا یسوع حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پُرانا نام عیسیٰ ہی ہے تمام عرب میں عیسیٰ ہی ہے یسوع کا ذکر پرانے اشعار عرب میں بھی نہیں پایا جاتا چونکہ عیسیٰ نبی تھے اسلیے مصلحتاً اُنھوں نے کسی موقع پر عیسیٰ کو بدلکر یسوع بنا لیا یہ بھی تعجب ہے کہ کسی اور نبی کا نام آجتک نہیں اُلٹا صرف انھیں کا اُلٹا اور مذہب بھی انھیں کا اُلٹا ایسا ہی کسی کا شعر ہے شعر

ہو کیونکر ہمارا کار اُلٹا | ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ساری انجیلوں میں کہیں عیسیٰ کا نام نہیں آیا یسوع کا آیا ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب بالکوٹی ایک نظم سناتے رہے جسمیں اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کی تائید میں تمام ذلت اور خواریوں کا ذکر تھا جو کہ آجتک بعض عدوان دین کو پہنچ چکی ہیں۔ پھر ایک اور امرتسری صاحب اپنی نظم مشتمل بر مضامین انوار و برکات جو انکو بعد بیعت حاصل ہوئی تھی سناتے رہے پھر بعد نماز عشا حضرت اقدسؑ تشریف لے گئے

۹ نومبر ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدسؑ نے باجماعت ادا کیں ظہر کے وقت چار اصحاب نے بیعت کی اور سوائے بعد مغرب کے کوئی مجلس اور تقریر نہیں ہوئی بباعث کثرت کار کے حضرتؑ سیر کو تشریف نہیں لے گئے۔

مغرب و عشا حضرت اقدسؑ حسب معمول بعد ادائی نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور یہ مضمون مشتمل فنا مدعی آجکل زیر تحریر ہے اُس کے متعلق زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اسکی نسبت دل

دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بالکل اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہے (مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف مخاطب ہو کر) آپ بھی دیکھیں گے تو پتہ لگ جاویگا جسطرح کلمہ کی گواہی دیجاتی ہے اسی طرح اسکی گواہی بھی دیجاتی ہے کہ یہ جناب الٰہی سے ہے یہ حالت بھی ہوتی رہی ہے کہ ذرا اونگھ آئی اور ایک شعر الہام ہو گیا اسی طرح کئی اشعار ایسے الہامی ہیں وحی جلی بھی ہوتی ہے اور خفی بھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ دلمیں مضمون پڑ جاتا ہے اور میں لکھتا جاتا ہوں گویا یہ میری طرف سے نہیں ہے (اللہ کیطرف سے ہی) خدا کی مدد سے اسقدر یقین ہے کہ یہ کاروبار ایکدم نہیں ہو سکتا تھا دیر تو اس لیے لگتی ہے کہ دوبارہ دیکھنا پڑتا ہے کاپی وغیرہ بھی صحیح کرنا فرض ہے ہر کیفیات میں دیکھا گیا ہے کہ سب سامان خدا نے اول سے ہی کیے ہوئے ہیں قصیدہ وغیرہ افعات کا سمجھنا مشکل امر ہوا کرتا ہے شاعر ایسے نہیں کر سکتے انکو قافیہ اور ردیف کیلیے بالکل بے جوڑ باتیں اور الفاظ لانے پڑتے ہیں اس مقام پر عربی کے دو فقرے مقامات حریری کے پڑھے جنمیں محض تلازم شعر کے لیے بالکل بے تعلق باتیں ذکر کی ہوئی تھیں) اسکے مقابل پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ - کو دیکھو۔

پھر آج کے مبائعین میں سے ایک نے کچھ اظہار محبت کے کلمات کہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ تم بڑے خوش قسمت ہو یہ جو بڑے بڑے مولوی تھے انکے لیے خدا نے دروازے بند کر دیے اور تمھارے لیے کھولدیے۔ خدا کا تم پر بہت احسان ہے۔ پھر دعا کی درخواست پر فرمایا کہ میں اپنے دوستوں کیلیے پنجوقتہ نماز میں دعا کرتا ہوں اور میں تو سبکو ایک سمجھتا ہوں اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی خط سنایا جو کہ انھوں نے بایمائے حضرۃ اقدس مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن لکھا تھا یہ خط مفتی صاحب نے بہت عمدہ پیرایہ میں لکھا تھا جسکو حضرۃ اقدس نے بہت پسند فرمایا

اسکے بعد مرتسر کے صاحب نے اپنی پنجابی نظم سنائی جسمیں انھوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر اور حضرۃ اقدس کی زیارت کا شوق اور بیعت کی کیفیت اور حضرت کے فیوض و برکات کا ذکر درد دل اور دلکش پیرایہ میں کیا ہوا تھا حضرۃ خود بار بار زبان مبارک سے ... فرماتے ... اور رقت سے لکھا ہوا ہے۔

ایک مقام پر حضرۃ اقدس نے فرمایا ... دو شخص ... ہیں ایک ... احمد صاحب دوسرا ... اسکا اہتمام ہمارا مقصود ... اسیطرح عیسٰی کیوقت جو تاریکی تھی ... کے بعد آنحضرت کے آنے سے رفع ہوئی خدا بھی فرماتا ہے ...

دجال کے ایک چشم ہونے پر فرمایا کہ ... کی نسبت بھی ... یاد رکھنا کہ اسکی دونوں آنکھیں ہی عیب دار ہونگی جیسے کہا کرتے ہیں کہ ایک آنکھ ... بالکل اسکے یہی معنی ہیں کہ انھوں نے ... پر غور کرنی تھی ایک توریت دوسرے قرآن۔ سو قرآن کے متعلق تو ... نہیں کہ کچھ بھی نہیں دیکھتے اور توریت پر کچھ ... نظر ہے کہ اسمیں ... ہیں۔ پھر اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھ کر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے

۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر - ظہر - عصر - آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے پیشتر کچھ عرصہ مولوی عبدالکریم صاحب کے انتظار میں مجلس فرمائی۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے سیالکوٹ سے ارشاد فرمایا کہ آپکو مختلف مقامات دنیا میں تبلیغ کے لیے پھرنا ہوگا مولوی صاحب نے بطیب خاطر منظور کیا۔ کثرت کار کیوجہ سے حضرۃ سیر کو تشریف نہیں لیگئے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں بباعث کثرت کار مضمون نویسی آج پھر جمع ہوئیں۔ ظہر کی نماز سے پیشتر حضرۃ اقدس نے مضمون زیر قلم پر فرمایا کہ کلام کا معجزہ آدم سے لیکر آنحضرت کے زمانہ تک چار ہزار برس ہونے میں سوائے قرآن کے اور کسی نے نہیں دکھایا اور نہ کسی نے دیکھا چونکہ یہ معجزہ ایک ہی کتاب سے متعلق ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسپر زور ڈالا جاوے کہ لوگ خوب سمجھ لیویں کیا ان (مخالف) لوگوں کے پاس قلم نہیں، وقت نہیں یا لوگ نہیں میرا تو ایمان ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور ایک آفتاب کیطرح نظر آتا ہے میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ ہی نے سب کچھ کروایا ورنہ ہم تو سب کچھ چھوڑ بیٹھے تھے مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى -

مغرب و عشا اسوقت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور سے کوہاٹ ہوتے ہوئے تشریف لائے اور نماز مغرب سے پیشتر مسجد میں حضرۃ اقدس سے نیاز حاصل کی۔ خواجہ صاحب نے پشاور اور کوہاٹ کا ذکر سنایا کہ وہاں پر اکثر اشتہارات جو کہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں حضور کی مخالفت میں شائع ہوتے ہیں اس نظر سے پڑھے جاتے ہیں کہ گویا وہ حضور کے اشتہارات ہیں اسی مغالطہ سے سرحد کے لوگوں کے دلوں میں آپکی طرف سے یہ خیالات ذہن نشین ہیں کہ نعوذ باللہ جناب روزہ اپنے خدام کو معاف کر دیتے ہیں اور نبی کریم کی ہتک کی ہے اور کہتے ہیں کہ وہ ایک چھوٹا نبی تھا میں اُس سے افضل ہوں یہ اشتہارات ایسے عنوان سے لکھے ہوئے ہیں کہ عوام الناس کو دھوکا لگتا ہے اور یہی خیال کیا جاتا ہے کہ آپکا مضمون اور آپکی تحریر ہے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ کشتی نوح وہاں کثرت سے تقسیم کر دیجاوے یہی کافی ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ ایک ذی وجاہت شخص کو میں نے دیکھا ہے کہ اُسنے اسی پڑھکر کہا کہ کتاب تو عمدہ ہے اگر آخر میں مکان کے چندہ کا ذکر نہ ہوتا میں نے اسے جواب دیا کہ کیا تم نے کبھی ایک پیسہ مرزا صاحب نے مانگا ہے یا تم نے دیا ہے مرزا صاحب نے تو اُن لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو اُنسے تعلق بیعت کا رکھتے ہیں کیا اگر ایک باپ اپنے بیٹوں سے دو ہزار اس لیے طلب کرے کہ اسے ایک مکان بنانا ہے تو کیا یہ فعل اُسکا قابل اعتراض ہوگا۔ اسپر وہ خاموش ہو گیا پھر میں نے کہا کہ مامورین تو ... السلام کا حق ہے ... کہ وہ ہر طرح چندہ طلب کریں کیونکہ اُسکا تعلق اپنے مریدوں سے وہ نہیں ہے جو کہ مرزا صاحب کا اپنے خادموں سے ہے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ سب باتیں تو ہیں لیکن اندر ہی اندر ترقی ہو رہی ہے یہ خدا کا فضل ہے۔

اسیطرح کے اشتہارات جو مخالفین کیطرف سے شائع ہوتے ہیں چندہ کی کارروائی میں مضر نہیں معلوم ہوتے۔ کیونکہ جبتک تبلیغ نہ ہو ... نہیں ہوتی ہم سب پر تبلیغ نہیں کر سکتے انھیں میں سے لوگ نکلنے شروع ہو جاتے ہیں کئی خط اسطرح کے آتے ہیں کہ ہم اول مخالف تھے کہ لیا دیتے تھے مگر اب ایک راہ چلتے سے ایک اشتہار دیکھکر بیعت کرتے ہیں اس سے پیشتر بھی یہ کارروائیاں چپ چاپ نہیں ہوئیں مکہ میں کیا ہوتا رہا خدا تعالیٰ تماشا دیکھتا ہے۔ کیا کفار امن سے رہتے تھے وہ بھی ہمیشہ ہر وقت لڑائیوں اور فسادوں میں رہتے تھے ابو جہل ہی کو دیکھو کہ بدر کے جنگ میں مباہلہ بھی کر لیا اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ مِنَّا اَقْطَعَ لِلرَّحِمِ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاَحِنْهُ الْيَوْمَ یعنی ہم دو میں سے جو زیادہ قطع رحم کرتا ہے اور زمین میں فساد ڈالتا ہے اسکو آج ہی ہلاک کر پھر اسی دن وہ قتل ہو گیا اسکو تو یہی خیال ہوگا کہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے فساد برپا کر دیا ہے بھائی بھائی سے جدا کر دیا ہے اور ہر روز کا فتنہ برپا ہے لوگ آرام میں اپنی زندگی بسر کر رہے تھے ناحق انکو چھیڑ دیا ہے انکا اسی بنا پر یہ خیال تھا کہ یہ ضرور مفسد ہے ایک فتنہ لعنت ہوتا ہے اور ایک فتنہ رحمت ہوتا ہے کوئی نبی نہیں آیا جسنے فتنہ نہیں ڈالا ہمیشہ نوبت جدائی اور فساد کی پہنچتی رہی پھر آخر اُٹھی ہے جو نیک تھے اللہ تعالیٰ انکو لے آتا رہا دنیا میں ہمارے اسی سلسلہ کے متعلق گھر گھر شور ہے بعض آدمی افغانستان پڑھ گئے ہیں لعنت کی تسبیح رات دن پھیرتے ہیں اور انھی مخالفوں میں سے بعض ایسے نکلے ہیں کہ جان قربان کرنیکو طیار ہیں ہم تو اللہ سے شرمندہ ہیں ہماری طرف سے کوشش ہی کیا ہوئی ہے آسمان پر ایک جوش ہے وہی کشاں کشاں لوگوں کو لا رہا ہے۔

پھر اسکے بعد نظم ایک شخص سناتے رہے ایک مقام پر عیسائیوں کے ذکر پر حضرۃ نے فرمایا کہ یہ لوگ اتنا فلسفہ اور ہیئت پڑھ کر ڈوبے ہوئے ہیں۔ جوڑھوں کا بھی کچھ مذہب ہوتا ہے کہ کچھ بات پیش کرتے ہیں مگر یہ تو بالکل ہی ڈوبے ہوئے ہیں پھر ایک صاحب نے ایک خواب سنایا کہ ایک شخص ان کو گالیاں دے رہا ہے حضرۃ نے تعبیر دی کہ خواب میں جو شخص خواب میں گالی دینے والا ہوتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے اور جسکو گالی دیجاتی وہ غالب ہوتا ہے پھر نظم سنکر اور نماز عشا ادا کر کے حضرت تشریف لیگئے۔

۱۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بوجہ کثرۃ کار حضور نے کہلا بھیجا کہ آج بھی اور کل کی ہم سیر کو نہیں جاوینگے انشاء اللہ پرسوں چلیں گے

ظہر ظہر کے وقت حضرت تشریف لائے احباب کو فرمایا کہ یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اسلیے ہر ایک کو چاہیے کہ اسمیں حصہ لیوے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن اور رات کو ایک کر دو۔ کلام کی فصاحت اور بلاغت

امر معجزہ پھر فرمایا کہ دوسری قسم کے ... نشانات ہوتے ہیں وہ تو غائب ہو جاتے ہیں مگر اسطرح کے نشان ہمیشہ قائم رہتے ہیں بھلا اب موسیٰ کے سانپ کو کوئی دکھا سکتا ہے اور کلام کا معجزہ اور نشان ایسا ہوتا ہے کہ آیندہ آنیوالی نسلیں بھی اس سے فائدہ اٹھاتی رہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ فلاں شخص (مرد خدا) نے یہ کلام بطور نشان کے پیش کیا اور مخالف کچھ نظیر نہ لا سکے اور اُسی کچھ جواب نہ بن آیا - پھر نماز ہوئی۔

عصر اسوقت حضرۃ صرف نماز ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز سے پیشتر جناب میر ناصر نواب صاحب نے امرت سر سے آکر بیان کیا کہ حافظ محمد یوسف صاحب ملے تھے اور کچھ باتیں ہوئی تھیں آخر نیش زنی پر آگئے جسکے جواب دیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر ہم کاذب ہیں تو ہم ادنی سے ادنی جو آدمی ہے اس سے بھی بدتر ہیں کاذب کی حقیقت ہی کیا ہوتی ہے پھر نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ایک شخص نے فارقلیط

فارقلیط اور احمد پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اسکے معنی تو حق اور باطل کے تمیز کرنیوالے کے میگزین میں کیے گئے ہیں تو پھر یہ معنی لفظ احمد پر کیسے چسپاں ہو سکتے ہیں اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فارقلیط سے مراد احمد ہے لفظ احمد کی پیشگوئی کا ذکر کتب سابقہ میں کہاں ہے۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ ضروری نہیں ہے کہ موجودہ کتب توریت وغیرہ سے وہ لفظ نکال کر دکھلا دیں جب قرآن کریم نے انکو مبدل و محرف قرار دیا ہے تو ہم کہاں سے نکالیں جب فارقلیط بھی محرف ہے تو ممکن ہے کہ کوئی اور بھی لفظ ہو جس کے معنی احمد کے ہوں لسان العرب میں لکھا ہے کہ فارقلیط لفظ فارق اور لیط کا مرکب ہے فارق معنی فرق کرنے والا اور لیط معنی شیطان یعنی شیطان کو الگ کر دینے والا۔ دوسری یہ بات ہے کہ آنحضرت کا نام فارقلیط بھی ہے کیونکہ وہ صاحب فرقان ہے اور فرقان کے معنی فرق کرنیوالے کے ہیں اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم میں لفظ شیطان ہے جو لیط کا معنے ہے اسطرح آپکا نام فارقلیط بھی ہو گیا اور احمد کے معنے بہت تعریف کرنیوالے کے ہیں تو اس سے بڑھ کر اور کون ہوگا جو توحید کے ذریعہ سے ہر ایک قسم کی شیطنت کو دور کرے فارقلیط بننے کے واسطے احمد ہونا ضروری ہے احمد وہ ہے جو دنیا میں سے شیطان کا حصہ نکال کر خدا تعالی کی عظمت اور جلال کو قائم کرنے والا ہو فارقلیط کا منشا دوسرے الفاظ میں احمد ہے۔

ایک طالب حق اس کے بعد ایک ہندو صاحب تشریف لائے جو کہ علاقہ مدراس کے ایک مقام رائے درگ ضلع بلہاری سے آئے تھے ان کے قادیان پہونچنے کا باعث سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار رائے درگ ہیں کچھ عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب انگریزی رسالہ میگزین کو پڑھ کر حضرت اقدس سے کامل عقیدت پیدا ہو گئی ہے اور انھوں نے مبائعین کے زمرہ میں اپنے آپکو داخل کر لیا ہے سید صاحب نے میگزین کے بعض نمبر حرف بحرف ترجمہ کرکے ان لالہ صاحب کو انکی زبان میں سنائے تھے لالہ صاحب اگرچہ ایک ہندو مذہب ہیں لیکن توحید کے قائل ہیں اور غیر خدا کی پرستش کو کفر خیال کرتے ہیں میگزین کو سنکر انکو حضرت اقدس کی زیارت کا شوق ہوا اور عدم واقفیت کی وجہ سے ایک دور دراز سفر کرکے وہ یہاں پہونچے ہیں یعنی اول مدراس سے بمبئی گئے پھر وہاں سے دہلی اور دہلی سے پھر انبالہ پھر انبالہ سے فیروزپور پھر فیروزپور سے لاہور اور لاہور سے امرتسر ہوتے ہوئے آج قادیان آ پہونچے لالہ صاحب نہ تو زبان انگریزی سے واقف ہیں نہ زبان

اردو میں مہارت ہے صرف چند ایک معمولی الفاظ زبان اردو کے جانتے ہیں۔ حضرت اقدس نے دریافت فرمایا کہ آپکے شہر میں کرشن اور رامچندر اور پتھر کے بتوں وغیرہ کی بھی پرستش ہوتی ہے لالہ صاحب نے جواب دیا کہ ہاں لوگ کرتے ہیں میں نہیں کرتا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب انکا اسقدر دور دراز مقام سے آنا بھی یاتیک من کل فج عمیق کا مصداق ہے اگر ایسی نشانوں کو ہم جمع کریں تو دس ہزار سے بھی زیادہ نکلتے ہیں اور گواہ بھی محمد حسین کافی ہے۔

قابل قدر نکتہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے اٹھکر عرض کی کہ ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا تھا خدا نے اسکے جواب میں ایک لطیف نکتہ میرے دل میں ڈالا وہ یہ کہ آتھم کی پیشگوئی پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسکی عمر رسیدہ انسان دیکھکر اٹکل بازی سے اسکی موت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے کر دی یہ اعتراض کمال حماقت سے کیا جاتا ہے حضرت مرزا صاحب نے دو پیشگوئیاں کیں ایک آتھم کے متعلق جو کہ سال خوردہ تھا اگر وہ اٹکل پر مبنی تھی تو اسمیں رجوع کی شرط کی کیا ضرورت تھی کہ جسکی زندگی کی امید منقطع ہے اسکی عمر درازی کا ایک موقعہ اسے عطا کیا جاتا ہے دوسری پیشگوئی لیکھرام کی نسبت تھی جو ہٹا کٹا جوان تھا اسکی نسبت پیشگوئی کی گئی کہ یہ ضرور مریگا اور اسکی موت کا دن وقت تمام مفصل بتلا دیا اگر یہ اٹکل تھی تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا جسکی جوانی اور کم سنی کو دیکھکر ایک اٹکل باز کے مناسب حال یہی ہے کہ شرطیہ پیشگوئی موت کی کرے اور ایسے پہلوؤں کو مدنظر رکھ لے کہ اگر وہ نہ مرے تو اسے عذر کی گنجائش رہے مگر ایک سال خوردہ شخص کی نسبت مشروط پیشگوئی کرنا اور ایک جوان کی نسبت قطعی اور یقینی پیشگوئی موت کی کرنا اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ یہ کام اٹکل سے نہ تھا اگر اٹکل سے ہوتا تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم حضرت اقدس نے اس نکتہ کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ میں نے اسیوقت مباحثہ میں سنا دیا تھا کہ اس مباحثہ اور پیشگوئی کی بنیاد یہ ہے کہ آتھم نے آنحضرت صلعم کا نام دجال رکھا تو اسیوقت آتھم نے توبہ توبہ کرکے کانوں پر ہاتھ رکھے اور کہا (مرزا صاحب مجھ پر ناحق ہے میں نے تو دجال نہیں کہا۔ مولوی عبد الکریم صاحب کہا مجھے یہ الفاظ خوب یاد ہیں) کیا یہ اسکا یہ عمل رجوع تھا یا نہیں۔

لندن کا ایک خدا کچھ عرصہ ہوا کہ مفتی محمد صادق صاحب نے ایک خط مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن میں لکھکر مزید حالات اسکے دعوی کے دریافت کیے تھے اسکے جواب میں پگٹ کے سکرٹری نے دو اشتہار اور ایک خط روانہ کیا تھا وہ حضرت کو سنائے۔ جیسے عیسائی تثلیث کی بابت کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک سر ہے ایسی ہی باتیں ان اشتہاروں اور خطوں میں درج تھیں جنکے نقل کی ضرورت نہیں حضرت کے مشن کے متعلق مفتی صاحب نے ایک خط پگٹ کو لکھا چنانچہ اسکی نقل درج کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے

قریباً آج ۱۹۰۰ سو سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ عیسائی دنیا کی قوم ایک یہودی نبی کو ارض و سموات کی عبادت چھوڑ کر اس دلپر زلزلہ ڈالنیوالی غلطی میں پڑی ہوئے ہیں کہ ایک فانی انسان یعنی مریم کے بیٹے میں ہی ایک ایسے انسان

ناصری کو خدا مانتے ہیں اور اسکی پرستش کرتے ہیں وہ یسوع جو اپنی گنہگاری سے ایسا واقف تھا کہ اس نے اپنے زمانہ کے ایک کافر کو بھی اسبات کی اجازت نہ دی کہ اسے نیک کے لفظ سے خطاب کرے وہ یسوع جو ہمیشہ اپنے تئیں ابن آدم کے نام سے نامزد کرتا اور اپنے اقوال اور افعال سے ہمیشہ اپنی کمزوری کا اظہار کرتا رہتا تھا وہ یسوع جسنے اپنی کمزوری روح اور کمزور جسم کا لحاظ رکھکر ساری رات نہایت الحال سے جناب باری میں صلیبی لعنتی موت سے بچنے کی دعائیں مانگی ہاں اس یسوع کو خدا مانا جاتا ہے خدائے قادر علیم خبیر کے حضور میں یہ کتنی بڑی کفر کی بات ہے! کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا بڑی دلیرانہ کفر کی بات ہے جو انکے منہ سے نکلی یہ جھوٹ ہے اور بالکل جھوٹ ہے لا الہ الا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں قال اللہ فاما الذین کفروا فاعذبھم عذابا شدیدا فی الدنیا والاخرۃ وما لھم من ناصرین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں انکو سخت عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور کوئی انکا مددگار نہ ہوگا ھو الذی ارسل رسولہ الآیہ وہی ہے اللہ جسنے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کرکے دکھلا دے اور یہ بات ضرور ہوگی خواہ مشرک اس حق سے کیسی ہی کراہت کرکے مخالفت کریں۔

انسانوں کی جنس کی ذلت اور بے عزتی کیواسطے یہی عقیدہ ایک انسان کو خدا بنانے کا کچھ کم نہ تھا لیکن اب ہم سنتے ہیں کہ تم اتنے پر راضی نہیں ہو بلکہ تمنے ایک قدم اور آگے بڑھا کر دعوی کیا ہے کہ میں ہی مسیح اور خدا ہوں۔ ہمیشہ سے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مباحثات ہوتے چلے آئے ہیں اور مسلمان عیسائیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ اسمیں تھوڑا بہت کامیاب بھی ہو رہے ہیں لیکن تثلیث کی تاریکی روئے زمین پر اسطرح سے پھیلتی ہوئی چلی گئی جیسے برص کا داغ مبروص کے تمام بدن پر۔ اب خدائے غیور وفادار کی غیرت اس جوش میں ہے کہ اسکے نام کی بیعزتی دنیا میں نہ ہو اور اسی لیے اس حکیم خدا نے رسولوں کے سردار نبیوں کے خاتم اور ولیوں کے بادشاہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اپنا ایک نبی اور رسول دنیا میں مبعوث کیا ہے اور اسکو ایسے خوارق اور معجزات عطا کیے ہیں جنکے سامنے انجیلی معجزات ہیچ نظر آتے ہیں پس بلحاظ ہمدردی میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے تئیں یا کسی دوسرے انسان کو خدا کہنے کی بڑی اور قابل شرم گناہ سے توبہ کرو۔ یہ ایک ایسا ناپاک جرم ہے کہ کوئی دنیوی گورنمنٹ بھی ایسا گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اور اسکی سلطنت میں خود حاکم بن بیٹھے چہ جائیکہ اللہ تعالی کی ازلی ابدی سلطنت میں کسیکو ایسا کرنیکی جرأت ہو اگر تم عاجزی اختیار کرو اور انسانوں کا شیوہ اختیار کرکے خاکساری کے ساتھ زمین پر چلو اور خدا کے اس مسیح موعود کو مانو جو اسنے تمہارے مقدس رسول اور جسکا نام حضرت مرزا غلام احمد ہے تو یقیناً خدا تمہیں بہت کچھ عطا کریگا پر اگر تم اپنی ضد سے باز نہیں آتے اور ایک سچے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور اسکے مقدس رسول محمد واحمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور اپنے تئیں مسیح اور خدا کہنے پر اصرار کرتے ہو تو پھر فیصلہ کا ایک ہی طریق ہے اور تمام شکوک رفع کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم بحیثیت خدا ہونے کے اپنا حکم صادر کرو کہ یہ نبی جو تمہارے اس دنیا پر ظہور کے زمانہ کے اندر تمہارے ہی تمہارے ہوتے ہوئے مر جائے اور اپنے اس حکم سے ایک چٹھی ہندی چٹھی کے ذریعہ سے اس نبی کو مطلع کرکے اس سے درخواست کرو کہ وہ بھی تمہارے حق میں ایسی دعوی کرے گا م م

کیونکہ آپ جو ساری عمر کے لیے خود خدا ہو گیا۔ یہ خط و تار مجھکو سنایا گیا تھا۔ الحمد للہ علی ذالک فقط۔

مورخہ ۱۲ ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر آج پھر بوجہ کثرت کام ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اسوقت قابل تذکرہ کوئی بات نہیں ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے

مغرب و عشاء اسوقت مفتی محمد صادق صاحب نے خبر سنائی کہ لاہور سے ایک انگریزی رسالہ نکلتا ہے اُسمیں لکھا ہے کہ ان ایام میں دنیا میں مختلف مقامات پر بڑی کثرت سے زلزلہ آرہے ہیں اور آتشی مادہ زمین سے نکل رہے ہیں اور زمین اونچی ہوتی جاتی ہے فرانس کے محققین نے لکھا ہے کہ دنیا کی قدیم سے قدیم تواریخ میں زمین کے اس عظیمہ تغیر کی کہیں خبر نہیں ملتی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یوں تو زمین سے ہمیشہ کانیں نکلتی رہتی ہیں اور آتش فشاں پہاڑ پھٹتے رہتے ہیں مگر اب خصوصیت سے ان زلزلوں کا آنا اور زمین کا اُٹھنا یہ آخری زمانہ کی علامتوں سے ہے اور اخرجت الارض اثقالها اسی کی طرف اشارہ ہے زمانہ بتلا رہا ہے کہ وہ ایک نئی صورت اختیار کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ خاص تصرفات زمین پر کرنا چاہتا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ لوہا آجتک اس کثرت سے زمین سے نکلا ہے کہ اگر ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک اور ہمالہ پہاڑ بنتا ہے لوہے کی کانوں کی آجتک تہہ نہیں ملی کہ کہانتک نیچے نیچے نکلتا آتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بھی سونا اور چاندی کو چھوڑ کر انزلنا الحدید ہی کہا ہے (یعنی یہی بنی نوع انسان کے لئے زیادہ نفع رساں ہے)

پھر کلام کے معجزہ پر فرمایا کہ صفحہ روزگار میں یادرہنے کے لئے جیسے یہ نشان ہوتا ہے اور کوئی نہیں یہ ہی ایک ختم نبوت کا نشان تہا اب بھی قرآن شریف کو جو کوئی دیکھے گا تو اُسے وہ معجزہ ہی نظر آوے گا اگر موسیٰ ع کا سونٹا بھی اس شان کا ہوتا تو چاہیئے تہا کہ وہ بھی کسی صندوق میں آجتک محفوظ چلا آتا اور یہودی لوگ اسکی زیارت کرواتے کہ یہ موسیٰ کا سونٹا ہے جسے اُس نے سانپ بنایا تہا۔ یہی حال مسیح کے مریضوں کی صحت کا ہے۔ اب تو یہ عیسائی لوگ پچہتاتے ہونگے کہ کاش عیسیٰ ع کوئی کتاب ہی بناکر چھوڑ جاتے مگر یہ خاصہ صرف آنحضرت صلعم کا ہے اور کسی نبی کا نہیں۔

پھر مفتی صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے۔ اُسکے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک نظم بروزن وارث شاہ کے حضرت کو سنائی جس سے حضرت بہت خوش ہوئے پھر لالہ نے پڑہایا جو مدراس سے آئے ہوئے ہین اُنکی نسبت حضرۃ اقدس اور حکیم صاحب اور مولوی صاحب یہ تذکرہ کرتے رہے کہ اس شخص کے دل مین کیا شوق ہے کہ اتنی دور دراز مسافت طے کر کے زیارت کے لئے آیا ہے حالانکہ نہ ہماری باتین سمجھ سکتا ہے نہ انگریزی جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک کی نیت پر ثواب دے دیتا ہے پھر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے +

مورخہ ۱۳ ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بباعث کثرت کار سیر کو تشریف نہین لے گئے اور ظہر اور عصر کی نمازین بھی اسی لئے جمع ہوئین +

مغرب و عشا نئی روشنی کے تعلیم یافتہ جو کہ خدا اور اس کے رسول اور اسکے احکام کو جواب دے بیٹھے ہین ان کے ذکر پر فرمایا کہ وہ خدا جسمین سارا چین مخفی ہین وہ ان سے بالکل دور ہو گیا ہے جیسے کروڑ ہا کوس ہے اس صورت مین ان کا پھر خدا سے کیا تعلق اور جنکو یہ مہذب کہتے ہین انکو کیا سمجھے بیٹھے ہین (گویا خدائی کا منصب قالب سب انکو دیدیا ہے) حب دنیا اور حب جاہ نے انکو اندہا کر دیا ہے +

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اپیڈیمی مین ایک مضمون ہے ایک علی گڑھ کے طالب علم کی طرف سے کہ آنحضرت صلعم بھی گناہ سے خالی نہ تھے اگرچہ اور انبیاء سے بزرگتر ہین جنکے گناہ ان سے زیادہ تھے حضرۃ نے فرمایا کہ اصل مین یہ لوگ مذہب سے خارج ہین خدا کا خوف مطلق نہین صرف کہنے کا ہے +

پھر وہابیون کا ذکر چل پڑا ایڈیٹر صاحب الحکم نے بتلایا کہ شحنہ ہند نے وہابی لفظ پر محمد حسین مولوی کے برخلاف بہت کچھ لکہا ہے حضرت اقدس نے ان وہابیون کے اخلاق اور ادب رسول پر ایک ذکر اپنا سنایا کہ ایکدفعہ جب آپ امرتسر مین تھے تو غزنوی گروہ کے چند مولویون نے آپکو چائے دی چونکہ حضرت اقدس کے دہنے ہاتھ مین بچپن سے ضرب آئی ہوئی ہے اور ہڈی کو صدمہ پہنچا ہوا ہے آپنے دائین ہاتھ سے پیالی لی تو اسپر غزنوی صاحبان نے فوراً بلا وجہ دریافت کئے کہنا شروع کیا کہ خلاف سنت ہے آپنے انکو سمجہایا کہ آداب اور روحانیت بھی سنت ہے پھر انکو اصل وجہ بتلا دی گئی اسکے بعد ان لوگون نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ آپنے اپنی تصنیفات مین رسول اللہ صلعم کی بہت تعریف کی ہے اس قدر نہ چاہئے تھی ہم تو انکو اسیقدر مانتے ہین جسقدر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کا مرتبہ یونس بن متی سے بھی زیادہ نہین ہے +

جسمانی طور پر جسقدر ترقیات آجتک ہوئی ہین کیا وہ پہلے زمانوں میں نہین اسی طرح روحانی ترقیات کا سلسلہ ہے کہ وہ ہوتے پیغمبر خدا صلعم پر ختم ہوا خاتم النبین کے یہی معنے ہین جب ان (وہابیون) کی یہ حالت ہے تو پھر آنحضرت سے کونسی سچی محبت کر سکتے ہین اور کیا فائدہ اٹھا سکتے ہین +

فرمایا کہ میرا دل ان لوگون سے کبھی راضی نہیں ہوا اور مجھے یہ خواہش کبھی نہیں ہوتی کہ مجھے وہابی کہا جاوے اور میرا نام کسی کتاب مین وہابی نہ نکلیگا مین ان کی مجلسونمین بیٹھتا رہا ہون ہمیشہ لفاظی کی بو آتی رہی ہے۔ یہی معلوم ہوا کہ انمین نرا چھلکا ہے مغز بالکل نہین ہے محمد حسین نے خود حدیث کی نسبت اپنی اشاعۃ السنہ میں یہ بات لکھی ہے کہ ایک صاحب الہام یا اہل کشف صحیح حدیث کو ضعیف یا ضعیف کو صحیح قرار دیسکتا ہے کیونکہ وہ کشفی حالتین آنحضرت سے اوسکی تصحیح کرالیتا ہے مگر تاہم مین نے یہ التزام رکھا ہے کہ مین اپنے کشوف اور الہامات پر عمل نہین کرتا جبتک قرآن اور سنت اور صحیح حدیث اسکے ساتہہ نہ ہو محمد حسین سے پوچھا جاوے کہ جب عبداللہ غزنوی احادیث مین اس طرح دخل دیسکتے تھے تو پھر حکم نے کیا گناہ کیا ہے کہ اوسے ہر ایک رطب و یابس ماننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ شحنہ ہند نے جو مخالفت محمد حسین کی ہے اسپر فرمایا کہ جو لوگ اپنے نفسانی اغراض کے پرستار ہوتے ہین انمین دوستی نہین ہوتی اگر ہو تو جلد جاتی رہتی ہے خدا کے واسطے دوستی ہو تو وہ باقی رہتی ہے وہ ذات پاک قدوس ہے وہی دلونمین پاکیزگی بہرتا ہے اور سینون کو کدورتون سے صاف کرتا ہے +

شیخ فضل حق صاحب نو مسلم پشاور سے آئے ہوئے تھے انکی موجودہ حالت پر فرمایا کہ اوائل مین جو سچا مسلمان ہوتا ہے اُسے صبر کرنا پڑتا ہے صحابہ پر بھی ایسے زمانے آئے ہین کہ پتے کہا کہا کر گذارہ کئے بعض وقت انکو ٹکڑا بھی میسر نہین آتا تہا کوئی انسان کسی کے ساتہہ بھلائی نہین کر سکتا جبتک خدا بھلائی نکرے جب انسان تقوےٰ اختیار کرتا ہے تو خدا اسکے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا خدا پر سچا ایمان لاؤ اس سے سب کچھ حاصل ہوگا استقامت چاہیئے انبیاؤن کو جسقدر درجات ملے ہین استقامت سے ملے ہین اور یون خشک نمازون اور روزون سے کیا ہو

اسکے بعد نین احباب نے بیعت کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو بیعت کی اوسپر آخر دم تک قائم رہو تب خدا راضی ہوتا ہے۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ ہم کسی کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا وہ اسکو نجات دیگا اسلئے تقویٰ اختیار کرو ہماری جماعت در اصل مطعون تو ہو چکی ہے کہ مخالفین کا نشانہ بنی ہوئی ہے اسطرح سے طاعون اپنا کام اسمین کر چکی ہے +

ایک صاحب نے حکیم صاحب کی معرفت کہا کہ اگر بعض واقعات حقہ کو ناول کے پیرایہ مین بیان کیا جاوے تو یہ امر معیوب تو نہیں ہے فرمایا اس مین معصیت نہین ہے مطالب کو سمجہانے کیواسطے ہمیشہ زید و عمر و بکر کا ذکر فرضی طور پر کہہ دیتے ہین خود تعزیرات ہند میں مثالین موجود ہین پھر نماز پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے

مورخہ ۱۴ ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی جمعہ بڑی مسجد اقصیٰ مین ادا کیا گیا اور بعد نماز جمعہ حضرۃ اقدس نے علی گوہر خان مرحوم کا جنازہ پڑہا اور عصر کی نماز بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت ادا کی +

مغرب و عشا مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل

اس لئے آج مغرب اور عشا کی نماز حکیم صاحب حکیم نور الدین صاحب نے پڑھائی بعد ادائے نماز مغرب حضرۃ اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے رخصت طلب کی کہ میں جاکر صرف چند روز گھر ہونگا پھر [illegible] پنجابی نظم کے پیرایہ میں حضور کے سلسلہ کی تبلیغ اور اتمام حجت کر دونگا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بہت عمدہ کام ہے اور اس زمانے کا یہی جہاد ہے جو لوگ پنجابی سمجھتے ہیں آپ ان کے لئے بہت مفید [illegible] ہیں۔

پھر اس کے بعد مولوی صاحب موصوف اپنی تصنیف بنام [illegible] کا مضمون سناتے رہے۔

چونکہ انہوں نے ایک عمدہ اور نئے طرز پر سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پنجابی نظم تصنیف کی ہے۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے مطبع انوار احمدیہ میں طبع ہو رہی ہے نظم سننے کے بعد سید سرور شاہ صاحب نے لالہ ڈہاپا کی طرف سے یہ عرض کی کہ رانکو انہوں نے ایک سوال کیا کہ اسلام کے سوا غیر مذاہب کے لوگ جو نیکی کرتے ہیں کیا ان کو نجات ہے کہ نہیں۔ حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے ہوا کرتی ہے اس فضل کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے جو اپنا قانون ٹھہرایا ہوا ہے وہ کبھی باطل نہیں کرتا وہ قانون یہ ہے کہ **ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** اور **ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ** اگر اس پر دلیل پوچھو تو یہ ہے کہ نجات ایسی شے نہیں ہے کہ اسکو برکات اور ثمرات کا پتہ انسان کو مرنے کے بعد ہی ملے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ جس کے آثار اسی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں کہ نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا میں ملجاتی ہے دوسرے مذاہب کے پابند بالکل اس سے محروم ہیں، اگر کوئی کہے کہ اہل اسلام کی بھی یہی حالت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اسی لئے اس سے بے نصیب ہیں کہ کتاب اللہ کی پابندی نہیں کرتے اگر ایک شخص کے پاس دوا ہو اور وہ اسے استعمال نکرے اور لاپروائی سے نہ کھاوے تو وہ بہرحال اسکے فوائد سے محروم رہیگا یہی حال مسلمانوں کا ہے کہ ان کے پاس قرآن جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اس کے پابند نہیں ہیں مگر جو لوگ خدا کے کلام سے اعراض کرتے ہیں وہ تو ہمیشہ انوار و برکات سے محروم رہتے ہیں پھر اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک صوری اور معنوی یعنی ایک تو یہ ہے کہ

دوسرے یہ کہ اعتقاد میں ہو اور انسان کو انوار اور برکات سے حصہ نہیں ملسکتا جب تک وہ اسیطرح عمل نکرے جسطرح خدا فرماتا ہے کہ **کونوا مع الصادقین** بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے اور یہی قاعدہ ابتدا سے چلا آتا ہے پیغمبر خدا آئے تو آپ کے ساتھ برکات اور انوار تھے جن سے صحابہ نے بھی حصہ لیا پھر اسیطرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک انکی نوبت آئی اور اس سے بڑھکر دلیل یہ ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں برکات نہیں ہیں اور اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں رکھا ہوا کیا ہے ہندوؤں کو دیکھو بت پرست ہیں عیسائیوں نے ایک عاجز انسان کو خدا بنا رکھا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم بت پرست نہیں ہیں تو جب ہم اس کی تفتیش کرینگے تو ثابت کر دینگے آریہ لوگ غیر اللہ کی پرستش کرتے ہیں خود کلام الٰہی کا [illegible] ہونا اور یہ دعویٰ کرنا کہ میں خدا سے ملہم ہوں [illegible] ہیں ہے کہ [illegible] دو لوگ جو شخص دعوی کرتا ہے کہ میں خدا کے کلام [illegible] پاؤں گا وہ بھی [illegible] ہر نجات کی کنجی تو خدا کے ہاتھ میں ہے [illegible] جسکے لئے چاہے اسکے دروازے کھولدے خدا [illegible] فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو اگر ایک باغ ہو اور اس میں لاکھوں پھل ہوں مگر جب تک باغبان اجازت نہ دے تو کوئی [illegible] ایک پھل بھی نہیں کھا سکتا۔ اسیطرح بازاروں میں کئی قسم کی اشیاء ہوتی ہیں اور ہزاروں ہوتی ہیں مگر مالک کی اجازت ہو تو کوئی لیوے اسیطرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے حاصل کرنیکا ایک ہی طریق ہے اور یہ امر سے اسیطرح چلا آتا ہے اسمیں بحث کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر ایک نور اور معرفت کی نظیر اور جگہ مل ہی نہیں سکتی +

انسان کا سب سے پہلا معجزہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے تقوےٰ بخشے جو دل پلید ہوتے ہیں انکا بیان ہی کرنا بے فائدہ ہے اگر کوئی ہمارے پاس آکر ایک کاغذ کا کبوتر بنا کر اڑا دے تو کیا اسے ہم کرامت سمجھ لینگے بات یہی ہے کہ انسان کی زندگی پاک ہو خدا پرست ہو اور تقویٰ ہو پھر نماز عشا پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے +

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی +

سیر بوجہ مصروفیت اعجاز احمدی آج سیر پر ملتوی رہی :

ظہر اسوقت حضرت اقدس اُن تائیدات الٰہی کا ذکر کرتے رہے جو کہ اب ان ایام میں حضور کی فتح نصرت اور اقبال کے شامل حال ہوتی جاتی ہیں اور کس طرح سے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ تمام دشمن گرفتار ہوتے جاتے ہیں ایک طرف اعجاز احمدی کی تصنیف کو دیکھو جسے حضرت نے ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے شروع کر کے چند ایام میں ختم کیا اور ۱۵ تاریخ تک وہ ایک صف شکن حملہ کیطرح دشمن پر جاپڑی اس کتاب کی تصنیف کی جو کیفیت ہے ہم اسے صفحہ قرطاس پر کیا بیان کر سکتے ہیں وہ تو صرف دیکھنے پر منحصر تھی جو لوگ ان ایام میں قادیان میں موجود تھے وہی اسے خوب جانتے اور سمجھتے ہیں اور یہ خدا کا برگزیدہ کسطرح اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں ہر ایک آرام اپنی جان پر حرام کرتا ہے اور رات اور دن کو ایک کرتا ہے اور خدا کے دین کا بول بالا کرنا کسطرح سے اس کا اوڑھنا بچھونا اور اس کی حرکت اور سکون علت غائی بنا ہوا ہے اگرچہ اس کی کیفیت بذریعہ آپکی تصنیفات اور اخبارات کے ہر ایک اہل دل کو کچھ نہ کچھ معلوم ہو سکتی ہے مگر پورے طور پر اسے وہی لوگ مشاہدہ کرتے ہیں جو کہ حضرت اقدس کے قدموں میں شب و روز رہتے ہیں۔ رات کا عالم ہے لوگ اپنے اپنے گھروں میں لحاف لے کر سو رہے ہیں مگر یہ ایک خدا کا بندہ ہے کہ رات کے تین تین بجے تک چراغ جل رہا ہے کاغذ ہاتھ میں ہے قلم چل رہا ہے مکان کے دروازوں کی اندر سے گنڈیا لگائی ہوئی ہیں پھر یہ نہیں کہ اگر رات ساری بیداری میں گذاری ہے تو چلو دن کو ایک آدھ گھنٹہ آرام کر لیں نہیں فجر کی نماز جو کہ آجکل ۵ بجے کے قریب ہوتی ہے اس میں اور باقی کل نمازوں میں شریک ہوتے ہیں اور کوئی شکایت کسی قسم کوفت یا تکان کی زبان پر نہیں آتی [illegible] کاتب کاپی پر کاپی اور پروف پر پروف لا رہے ہیں آپ انکو دیکھتے ہی جاتے ہیں تصحیح بھی فرماتے ہیں اور لکھتے بھی جاتے ہیں بھلا ایسی مصروفیت میں کونسی گھڑی ایسی نکل سکتی ہے جس سے دن کو سونے کا کوئی موقع ملے اور یہ اس قسم کا جہاد ہے کہ اس میں مشکل سے کوئی غیر حصہ لے سکتا ہے تلوار یا تیر کمان ہو تو اس میں تو ہر ایک شریک ہو جاوے مگر وہ دل اور دماغ اور وہ روانی جو کہ خدا نے اپنے پیارے مہدی اور مسیح کو عطا کی ہے کوئی دوسرا کہاں سے لاوے کہ مضمون نویسی میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے غرضیکہ یہاں رہنے والوں کو اس قلمی جہاد کی کچھ کیفیت نظر آسکتی ہے جو اس زمانہ میں خدا اپنے ایک بندے سے کرا رہا ہے اور اس دفعہ جو مضمون عربی کا آپکو زیر قلم تھا وہ اس وجہ سے ایک کٹھن اور سخت مشکل مضمون تھا کہ اس میں تاریخ کے طور پر ایک واقعہ حقہ کا بیان کرنا تھا یعنی مد کے مقام پر جو مباحثہ ہو چکا ہے اسبات پر آپکو تحریک من جانب اللہ ہوئی اور وہ مباحثہ جسے قبل ازیں حضرت اقدس بالکل اشاعت کرنا بھی پسند نہ فرماتے تھے خدا کے فضل اور کرم سے ایک عظیم الشان نشان بن گیا اس میں دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار ان مولویوں کے واسطے ہے جو اسکی نظیر پیش کر سکیں۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے دشمنوں کی ہر طرح کی گرفتاری پر مسرت ظاہر ہوتی رہی اور حضرت اقدس پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے

عصر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور بعض مریضوں کے حالات اور انہیں فوری تیز جلابوں سے جو عمدہ نتائج پیدا ہوئے تھے انکا ذکر حکیم نور الدین صاحب کرتے رہے حضرت اقدس نے اسکی تائید میں فرمایا کہ جب بمبئی میں طاعون کثرت سے پھیلی تو وہاں سے زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر نے مجھے لکھا تھا کہ یہ ایک بارہا تجربہ شدہ اور مفید علاج اسکا دیکھا گیا ہے کہ طاعون کے آثار نمودار ہوتے ہی ۵ یا ۶ تولہ کے قریب میگنیشیا سالٹ مریض کو پلا دیا گیا ہے تو اسے پھر بفضل خدا ضرور آرام ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حسب الحکم حضرت صاحب **اعجاز احمدی** کا اردو حصہ مضمون کا شیخ یعقوب علی صاحب تراب بلند آواز سے پڑھکر احباب کو سناتے رہے پھر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

احمدیہ سلسلہ اور اُسکے متعلقات کی خبریں

مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی امروہہ سے واپس تشریف لائے۔

اس ہفتہ میں ایک عظیم الشان نشان اعجاز احمدی کے نام سے احمدیہ مشن کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا اسمیں دس ہزار روپیہ انعام مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دیگر مولوی صاحبوں کے لئے ہے جو اسکے عربی قصیدہ کی نظیر بیس دن میں پیش کریں اور اُردو دیباچہ میں جو دلائل درج ہیں اُنکو توڑ کر دکھلا دیں یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ دن میں طیار کیا ہے اور عربی قصیدہ میں اُن تازہ واقعات کا ذکر ہے جو مُد کے مباحثہ کے متعلق ہیں اب اس کے بعد کوئی معذر اس سلسلہ مخالفین کے لئے نہیں ہے۔ اپنے احباب کی خاطر ہم اعجاز احمدی کا اُردو البدر کے صفحوں پر درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ضمیمہ کتاب نزول المسیح

مرقومہ ۱۰ر شعبان ۱۳۲۰ھ روز شنبہ مطابق ۸ر نومبر ۱۹۰۲ء

جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر اور تو ہی ہے جو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے۔

ایہا الناظرون ارشدکم اللہ آپ صاحبوں پر واضح ہو کہ اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ موضع مُد ضلع امرتسر میں باصرار منشی محمد یوسف صاحب کے میرے دو مخلص دوست ایک مباحثہ میں گئے ہماری طرف سے مولوی [illegible] سرور صاحب مقرر ہوئے اور فریق ثانی نے مولوی [illegible] اللہ صاحب کو امرتسر سے طلب کر لیا اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس بحث میں خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے میری پیشگوئیوں کی تکذیب میں دروغگوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا اسلئے خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کیطرف توجہ دلائی تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔ اسے منصفین ہماری کتاب نزول المسیح کے پڑھنیوالو جسمیں ڈیڑھ سو نشان آسمانی صدہا گواہوں کی شہادت کیساتھ لکھا گیا ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کیطرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے مگر افسوس کہ تعصب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی ہوگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا اور سنتے ہوئے نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر وہ اُنکی گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اسکی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بیکار ہو گئے اور پیشگوئی آیت کریمہ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث وَلَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں خبر دیگئی تھی کہ مسیح موعود کیوقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائیگا اور ذو السنین ستارہ نکلیگا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدر ہے جو دمشق کی شرقی سمت میں اسکا ظہور ہو اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے تئیں ظاہر کریگا جبکہ صلیب کا بہت غلبہ ہوگا سو آج وہ سب باتیں پوری ہو گئیں اور میری تائید میں میرے ہاتھ پر خدا نے بڑے بڑے نشان دکھلائے۔ آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آیا۔ بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی اسکیطرف اشارہ کیا گیا تھا اور ایک حدیث بھی اس واقعہ کی خبر دے رہی تھی مگر شریر لوگوں نے اس پر ٹھٹھا کیا اور قبول نہ کیا اور اس پیشگوئی کی میعاد شرطی تھی اور پیشگوئی اسلئے نہیں کی گئی تھی کہ وہ عیسائی ہے بلکہ جیسا کہ اس مباحثہ کے رسالہ میں جسکا نام عیسائیوں نے جنگ مقدس کہا ہے لکھا ہے سبب اس پیشگوئی کرنیکا یہی تھا کہ اُسنے اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دجال رکھا تھا سو اُسکو پیشگوئی کرنے کیوقت قریباً ستر آدمیوں کے روبرو سنا دیا گیا تھا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کروگے تو پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤگے سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور زبان منہ سے نکالی اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جسکے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہونگے پس کیا یہ رجوع نہ تھا؟ اور کیا اسکا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اس بحث کو بکلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم امرتسر کے ساتھ بھی اور میاں غلام نبی صاحب برادر میاں اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اُسکا امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ اسکا دل ترساں اور لرزاں ہوا۔ اور کیا اسکا باوجود چار ہزار روپیہ دینے کے قسم نہ کھانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ عیسائی مذہب میں جواز قسم ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولوس نے بھی۔ اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ ڈر گیا۔ پس کیا ابتک دجال کہنے کے قول سے اسکا رجوع ثابت نہیں ہوا اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اسکے اُس نے پیشگوئی کی میعاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہکر پکارا۔ اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں مر جائیگا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے اُسکی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے اگر شک ہو تو اُسکی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پنشن پائی۔ پس اگر پیشگوئی صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا خدا کی لعنت اُن لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اُسکو روکتا ہے۔

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اُس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی یہانتک کہ فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر وغیرہ معزز لوگوں نے جو چار ہزار کے قریب تھے ایک محضر نامہ تیار کر کے لکھدیا کہ کمال صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی حالانکہ یہ لوگ مخالف جماعت میں سے تھے مگر پھر بھی یہ ناخدا ترس نام کے مولوی مانتے نہیں۔ انہیں کے معزز بھائیوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی شہادتیں موجود ہیں بلکہ اُس محضر نامہ میں بہت سے ہندو بھی ہیں مگر تاہم تعصب ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ ایک رُاستباز کے انکے سنکر آنسو جاری ہو جائیں گے مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ آخر

([illegible])

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و منیجر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قد طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۵ و ۶ | قادیان دارالامان - ۲۷ شعبان و ۴ رمضان ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ عیسوی بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

اب کی دفعہ نمبر ۵ اور ۶ کا البدر ایک ساتھ شائع ہوتا ہے۔ ہمیں شک نہیں کہ ہمارے بعض احباب کے دلوں میں اس التوا اور بے نظمی کی نسبت مختلف خیالات پیدا ہوئے ہوں مگر جب انکو اصل حقیقت سے خبر ہوگی تو امید ہے کہ وہ احباب ہمیں معذور قرار دیں گے۔ نمبر ۳ اور ۴ کے التوا کے باعث تو انہی نمبروں کے ذریعہ سے معلوم ہوئے ہونگے۔ نمبر ۵ کی نمبر ۶ کے ساتھ شائع ہونیکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار محمد افضل شہر سیالکوٹ کی عدالت میں ایک دیوانی مقدمہ میں ایک شہادت ادا کرنے کیواسطے طلب کیا گیا تھا اور ۱۹ نومبر سے لیکر ۲۰ نومبر تک وہ سفر میں رہا اور منیجر صاحب شیخ فیض علی صابر جنکی طبیعت عرصہ سے علیل تھی انکی عدم موجودگی میں علالت طبع کے باعث پوری توجہ کارگذاری میں نہ مصروف کر سکی اور ساتھ ہی کاتب کو بھی عدیم الفرصتی کی شکایت تھی چنانچہ گذشتہ دو نمبر کا ملاحظہ کرنیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ مختلف خطوں میں اخبار لکھا ہوا ہے یہ اصل باعث التوا کا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس میں حتی الوسع ہماری اپنی غفلت اور کسل کو دخل نہیں ہے اور ہمارا یہی خیال ہے کہ انسان اسوقت بے شک عند اللہ اور عند الناس قابل مواخذہ ہوتا ہے جبکہ وہ دیدہ و دانستہ اپنے نفسانی اغراض کے لئے دوسروں کے حقوق کی پوری نگہداشت نکرے سو ہم خدا تعالی سے اسکی پناہ مانگتے ہیں اور اپنے احباب سے پختہ وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم دیدہ و دانستہ کسی ایسی شکایت کا موقعہ نہ دینگے مگر یہ امر بھی ہمارے احباب کے غور اور توجہ کے قابل ہے کہ قادیان

ایک ایسا قصبہ ہے جس میں اخبار کے اجرا کے واسطے ہمیں ہر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ شے امرتسر وغیرہ مقامات سے منگوانی پڑتی ہے اور چونکہ سردست البدر کی ابتدائی حالت ہے اور ابھی تک پورے ۵۰۰ خریدار بھی نہیں ہوئے کہ جس سے ہم یہ نتیجہ نکال لیویں کہ اگر اسمیں ہمیں منافع نہیں تو نقصان بھی نہیں ہے بلکہ ہمیں واضح طور پر کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہمیں اس میں اسطرح سے نقصان ہے کہ خواہ البدر کے خریدار ڈیڑھ سو یا دو سو ہیں مگر ہمیں بہر حال ہفتہ وار ۳۵۰ چھاپنا پڑتا ہے اور پریس وغیرہ کے روزانہ اخراجات کی زیر باری ہے۔ ہم خدا تعالی پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں کہ وہ ہماری تمام موجودہ مشکلات کو رفع کر دیے اور یہ امر اسکی رحمت سے بعید نہیں ہے مگر چونکہ ہماری کارگذاری ایک دینی اور قومی خدمت کے رنگ میں ہے اس لئے ہم اسی مجبوب بھی خیال نہیں کرتے کہ اپنے احمدی بھائیوں کو بار بار اسطرف توجہ دلاویں کہ وہ اسکی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور اسی سے کام حاصل ہو چونکہ البدر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ خادم احمدی قوم کا ہے اس لئے اسکی حوصلہ افزائی کیطرف ہر ایک احمدی ممبر کا ضرور خیال ہونا چاہیئے جس حالت میں دین ایک ایسی شے ہے کہ اسکی طرف عوام الناس کی توجہ بہت کم ہے تو ضرور ہے کہ اس کے لوگوں تک پہونچانے میں حتی الوسع آسانی کی جاوے تاکہ اسکی باتیں سننے کے واسطے لوگوں کو اسپر خرچ کرنا گراں نہ گذرے ہم کسی اہل فارس کا کیا قول نقل کریں آجتک تمام انبیاء جنہوں نے دینی خادم ہونیکا دم بھرا ہے وہ بار بار پکار کر یہی صدا دیتے رہے لا اسئلکم علیہ مالا ان اجری الا علی اللہ کہ ہم اس دین کیواسطے تم سے کچھ طلب نہیں کرتے ہمارا اجر اللہ تعالی پر

ہے اور اسوقت ہمارے سامنے ایک زندہ نظیر بھی موجود ہے کہ ہمارا امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام دین کی باتیں کسطرح مفت لوگوں کو بتلا رہا ہے اور کسطرح ہزارہا کتب و اشتہار آجتک لوگوں کو مفت دیگئے ہیں ہمارے لئے یہ ایک بڑی شرم کی جگہ ہوگی کہ اگر ہم دین کی خدمت اشاعت اور تبلیغ کے مدعی بنکر ایک اجر عظیم لوگوں سے چاہیں اور دین تو خود آسانی کا نام ہے خدا تعالی فرماتا ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر خدا تعالی نے اس لئے یہ تمام قوانین وضع کئے ہیں کہ لوگ جو اپنی وضع کردہ طرز عبادات اور رسم رواج سے طرح طرح کے مشکلات میں پڑ گئے ہیں اس سچے مذہب کے پیرو بنکر ان تمام مشکلات سے نجات پاویں غرضیکہ اسی قسم کے تمام وجوہات کو مدنظر رکھکر ہم نے اس اخبار البدر کی قیمت چار رکھی ہے اور بفضل خدا ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ اگر اسکی اشاعت ایک ہزار تک ہو جاوے تو ضرور اسکی قیمت کم کر دیجاوے یا اسکے صفحوں کی تعداد بڑھا دیجاوے۔

ایک صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ کیوں البدر میں دیا جاتا ہے ان کو اس بات کا علم نہیں کہ اس کتاب کی بہت تھوڑی جلدیں ایک محدود وقت میں چھپکر شائع ہوئیں اور احمدی احباب مختلف مقامات اسکے لئے ترپ رہے ہیں

ام الصبیان یعنی مرض اٹھرا

پوست ہلیلہ ۴ ماشہ - پوست بلیلہ ۴ ماشہ - پوست آملہ ۴ ماشہ - فلفل ۴ ماشہ - دار فلفل ۴ ماشہ - گیرو ۴ ماشہ صندل سفید ۴ ماشہ - صندل سرخ ۴ ماشہ - برگ نیم ۴ ماشہ - برگ مہندی ۴ ماشہ - منجیٹھ ۴ ماشہ - گوند ۴ ماشہ اصل السوس ۴ ماشہ - اجوائن ۴ ماشہ - پیپلی ۴ ماشہ ان سبکو باریک پیسکر ایام حمل میں عورت ایک ایک سرخ صبح شام ہر روز کہا دے۔

مورخہ ۱۶- نومبر ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ

فجر و سیر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی اور سیر کے لیے حضرۃ اقدسؑ تشریف نہیں لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرۃ اقدس نے تشریف لا کر کچھ عرصہ مجلس کی مولوی محمد احسن صاحب امروہی ایک نظر اعجاز احمدی پر کر رہے تھے چونکہ کتاب رات کو چھپی تھی اس لیے بعض جگہ لہو کاتب سے غلطی رہ گئی تھی اور بعض جگہ نکتہ وغیرہ لگانا یا دور کرنا رات کو اندھیرے میں رہ گیا تھا اس کے اوپر تذکرہ ہوا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ کوئی غلطی نہیں ہوا کرتی کیونکہ ساتھ ہی ترجمہ ہے اور اگر کوئی لفظ عربی ہے اور نکتہ وغیرہ کی غلطی ہے تو نیچے ترجمہ اسکی صحت کرتا ہے اور اگر ترجمہ میں کوئی غلطی رہ گئی ہے تو پھر اصل عبارۃ عربی موجود ہے اس سے اسکی صحت ہو جاتی ہے پھر نماز پڑھ کر حضرۃ اقدسؑ تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی۔

مغرب و عشاء اسوقت اعجاز احمدی کے بارے میں اور اس کے اثر کے متعلق مختلف احباب ذکر اذکار کرتے رہے پھر مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے اپنا رسالہ منظوم کا مضمون سنایا پھر سید عبد اللہ صاحب عرب نے حضرۃ اقدسؑ سے دریافت کیا کہ میرے اطراف میں درد ہوتا رہتا ہے طاعون کا خطرہ ہے اگر حضور اپنا کرتہ عطا فرما دیں تو میں اسے پہنے رہوں حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ ہم کرتہ تو دیدینگے مگر بات یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالےٰ کی رحمت اور فضل کا کرتہ نہ ہو تو پھر کوئی شے کام نہیں آتی دیکھو میں جانتا ہوں کہ گو باری اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اور میری جماعۃ کی اس ذلت کی موت سے حفاظت دیگا مگر رسمی مسلمان یا بیعۃ والیکا کوئی ذمہ وار نہیں ہے جبتک ہمارے ساتھ انکو حقیقی تقوی نصیب نہ ہو ایک مسلمان نے ایک یہودی کو کہا کہ تو مسلمان ہو جا اُس یہودی نے کہا کہ تو اگرچہ مسلمان ہے مگر تو کوئی عمدہ آدمی نہیں ہے اس لیے تم صرف صورۃ پر ناز نہ کرو بلکہ حقیقۃ کام آتی ہے ایک دفعہ کسی مسلمان کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اسکا نام خالد رکھا گیا جسکے معنی ہیں ہمیشہ رہنے والا اور پھر اُسی دن اسے دفن کر آئے وہ مر گیا اور خالد کا لفظ اس ورثہ کے کوئی کام نہیں آیا اسی طرح ہمیشہ انسان کے کام میں حقیقۃ اور روحانیت ہی کام دیگی میرا دل ہرگز قبول نہیں کرتا کہ ہماری جماعۃ میں جو سچا تقوی اور طہارۃ رکھتا ہو اور خدا سے اُسی سچا تعلق ہو پھر طاعون سے ذلت کی موت مارا جاوے اگرچہ طاعون مختلف وقتوں میں آتی رہی ہے مگر ہر زمانہ کا حکم الگ الگ ہے بعض وقتوں میں ایسا کوئی آدمی نہ تھا جو اسوقت تمیز پیدا کرنے والا ہو لیکن یہ وہ زمانہ ہے کہ ایسے وقت اللہ تعالیٰ فرق کرنا چاہتا ہے اور جو شخص تقوی اختیار کریگا جو خدا کے منشا کو سمجھکر سچی تقوی اختیار کریگا وہ ضرور اس فرق سے حصہ لیگا خدا نے ہمیں خوب سمجھا دیا ہے کہ جو لوگ سعی اور عرق ریزی کرنیوالے ہیں ان سے یہ عذاب خدا نے پھیر دیا ہے اس لیے ایک متقی کب اسمیں شریک ہو سکتا ہے اگر ہماری جماعۃ میں سے کوئی موت طاعون کی ہو تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ اسمیں کوئی نوع غفلت کی تھی میرے وہم اور خیال میں ہی کبھی یہ بات نہیں آتی کہ خدا ہمیں بھی ترک کر دیگا اور وہ مخلف الوعدہ ہو اس لیے راتوں کو اُٹھکر رو رو دعائیں مانگو اور اسطرح سے اپنے ارد گرد ایک دیوار بنا لو خدا رحیم کریم ہے وہ اپنے خاص بندہ کو ذلت کی موت کبھی نہیں مارتا اگر (خدانخواستہ) کوئی ہماری جماعۃ میں سے تو وہ ذلت کی موت اُسنے ہوئی کیونکہ اگر ہم اشتہار نہ دیتے تو دشمنوں کو اعتراض کا موقع کب ملتا مگر اب تو ہمنے خود مشتہر کیا ہے اسلیے لوگ ضرور اعتراض کرینگے پس تمکو چاہیے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو مجھے امید ہے کہ جو پیدا کر دیوالا ہوگا اور جسکا دل شرارۃ سے دور نکل گیا ہے خدا اس کو ضرور بچا لیگا تو بہ کرو تو بہ کرو مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ مجھے الہام ہوا تھا اردو زبان میں آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے حقیقۃ یہ ہے کہ جو خدا کا بندہ ہوگا اُسی طاعون نہ ہوگی اور جو شخص ضرر اُٹھاویگا اپنے نفس سے اُٹھاویگا اگر تم خدا سے صفائی نہیں کرتے تو کوئی طبیب تمھارا علاج نہیں کر سکتا اور نہ کوئی دوا فائدہ بخش سکتی ہے یہ ذمہ داری صرف خدا کا فعل ہے دل کا پاک صاف کرنا بھی ایک مدت ہوتی ہے جبتک انسان محسوس نہ کرے کہ میں اب وہ نہیں ہوں جو کہ پہلے تھا تب تک اُسے سمجھنا چاہیے کہ میرے کوئی تبدیلی نہیں کی جب اُسے معلوم ہو کہ اب میں گندی زندگی ہے اور طول امل سے بہت دور آ گیا ہوں تو سمجھو کہ اب میرے تقوی پر قدم رکھا ہوا ہے نفس بہت دھوکے دیتا ہے بیگانہ مال کی خواہش رکھتا ہے حسد کے دوسرے کے مال کا زوال اور نقصان چاہتا ہے تو یہ باتیں آخری اور نفس سے تعلق کی ہوتی ہیں اور یہ وہی آخری وقت ہے خدا کا خوف ایسی شے ہے کہ انسان کو خصّی کر دیتا ہے۔

نماز عشاء حضرۃ گذار کر پھر شہ نشین پر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مجھے رویا ہوا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی سر سے ننگا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ہے اُس سے مجھے سخت بدبو آتی ہے میری پاس آ کر کہتا ہے کہ میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے میں اُسی کہتا ہوں پیچھے ہٹ جا پیچھے ہٹ جا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ساتھ تفہیم الٰہی کوئی نہیں۔

۱۷- نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی **سیر** حضرۃ اقدسؑ ۸ بجے کے قریب سیر کے لیے تشریف لائے اور قادیان کی شرقی طرف تشریف لے چلے اعجاز احمدی کا ذکر ہوتا رہا کہ یہ مخالف اب اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں ہاں بعض یہ کہیں گے کہ اگر ہم چاہیں تو لکھ سکتے ہیں اسپر نواب خانصاحب نے ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر سنایا کہ پہلے بھی ایک مولوی نے اعجاز المسیح کو دیکھکر یہی کہا تھا کہ اگر چاہیں تو ہم لکھ سکتے ہیں مگر کون وقت ضائع کرے۔ حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ وہی مثال ہے کہ ایک شخص نے مشتہر کیا کہ میرے پاس ایک بکری ہے جو شیر کو مار لیتی ہے شیر بلکہ وہ جانے اسطرح یہ گوارا نہیں کرتی ہے کہ اسکا مقابلہ ہوتا کر۔ پھر فرمایا کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ بھی ہمارے تمام رسالوں کا نچوڑ ہے مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ حضور رنگ دوسرا ہے۔ پھر فرمایا کہ ابھی کیا خبر ہے کہ ہماری جماعت کے کون کون پوشیدہ لوگ انکی درمیان ہیں جب وقت آویگا تو سب آ جاوینگے اسکی مثال ایک شرابی کی مثال ہے کہ وہ جب بیہوش ہوتا ہے تو سب کچھ کہتا رہتا ہے پھر جب ہوش آئی تو سنبھل جاتا ہے اسی طرح ان لوگوں کو بھی حسد و تعصب کی شراب کی بیہوشی ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ گو محمد حسین تھا بٹالوی آخرکار ہماری جماعت میں داخل ہوں مگر ان پنجابی تصانیف اور دیگر تحریر ملد میں جو کچھ انکی گت بن چکی ہے وہ صفحہ روزگار پر یادگار رہیگی حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ تمام انکی گالیاں کفارہ ہو جاویگا خدا کی شان ہے کہ جو آتا ہے (ذلت پہنچانے) اُسنے ہمارے کیے تھے وہ تمام اُسپر اُلٹے پڑے خود اُسکی اپنی جماعۃ میں اُسکو عزۃ نہیں۔

فرمایا کہ خدا کی قدرتیں عجیب ہیں جسکو چاہے عنایت کرے یہ تمام اس کی لہریں ہیں انسان کی غلطی ہے کہ ادھر ادھر پیر مارتا ہے جسقدر وہ لینا چاہتا ہے خدا تعالی قادر ہے کہ حلال ذریعہ سے پہنچا دے کوئی دوست کسی کی ایسی پاسداری نہیں کرتا جیسے وہ کرتا ہے اسکے خلق اسباب میں عجیب مزہ آتا ہے قتل کے مقدمہ پر نظر ڈالو کہ کسطرح اللہ تعالی نے سب میں پھوٹ ڈالدی میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر حاکم کے سامنے بھی آدمی جاوے تو اُس سے ہرگز نہ کوسے کیونکہ اگر خدا کو یہ راضی کرتا ہے تو وہ خود اُسکے دل کو اُسکی طرف پھیر دیگا سب کچھ اُسی کے پنجہ میں ہے جسطرف چاہے پھیر دے اس رنگ میں ایک مزہ وجودی مذہب کا آ جاتا ہے، مگر انکا قدم تو آگے پھسلا ہوا ہے لیکن اگر یہاں تک قدم نہ پڑے تو پھر توحید کا بھی مزہ نہیں آتا۔

ان لوگوں کو شبہات پڑ گئے ہیں اسلیے وہ گناہ سے پرہیز نہیں کرتے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ غفلت کا حصہ رہجاتا ہے۔ اسی طرح خدا چاہتا ہے کہ یہ لوگ سمجھ لیویں جسطرح نوح کے زمانہ میں اُسکے بیٹے نے کہا تھا کہ میں پہاڑ کی پناہ میں آ گیا ہوں اسی طرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ٹیکہ کی پناہ میں طاعون سے آ جاوینگے سب سے زیادہ ضروری شے خدا کی ہی یقین ہے بغیر اس یقین کے اعمال میں برکات ہرگز پیدا نہیں ہوتیں ہیں + + + + + + + + + + +

+ + + خدا تعالے نے کہا کہ چلو ذرا ہم ہی چلو چلیں اگر کوئی آج ہی توحید پر قائم ہو جاویں تو آج ہی یہ بلا جاتی رہتی ہے خدا انسان کے اعمال کو دیکھتا ہے کہ توحید پر وہ قائم ہیں کہ نہیں بہت سے عمل توکل کے برخلاف توحید کے برخلاف ہوتے ہیں خواہ وہ کسیطرح سے لا الٰہ الا اللہ کہے مگر وہ اُسمیں جھوٹا ہوتا ہے اور یہی فسق ہے آجکل جسقدر اسباب پرستی ہے اُسکی نظیر زمانہ سابق میں نہیں ملتی اگرچہ اُن وقتوں میں فسق و فجور ہوتا تھا مگر خدا کا خوف بھی دلوں میں ہوتا تھا ایکوقت آتا ہے کہ لوگ یا مسیح الخلق عدوانا کہیں گے مگر اُسوقت وہ سب ناس ہی رہجائیں گے جیسے رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا مگر ایسی توبہ ان لوگوں کو ایمان چنداں فائدہ نہیں دیتا خدا فرماتا ہے قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ اس سے طلوع الشمس من مغربھا کی حقیقۃ بھی معلوم ہوتی ہے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ توبہ قبول نہ ہوگی بلکہ خدا اپنے فضل سے بخشے تو بخشے انکی توبہ کوئی حقیقت نہ رکھیگی یہ امر خدا کو اختیار میں ہوگا جیسے فرمایا إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ اور بہشتیوں کے حق میں عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ

طاعون بھی مامور ہے اسکا کیا قصور جیسے اگر ایک شخص سپاہی ہو تو خواہ اُسے اپنے بھائی حقیقی کے نام وارنٹ ملے تو اُسے اُسکو گرفتار ہی کرنا پڑے ہے کیونکہ فرض منصبی ہے میں تو خدا کا شکر کرتا ہوں کہ لوگونکو سیدھا کرنیکا وقت اب آگیا ہے خدا کی رحمت عظیم ہے کہ اسنے آخر خود ہی ایک تازیانہ مقرر کر دیا کہ یہ لوگ غافل نہ رہیں اب یہ لوگ ایسے نہ رہے بلکہ مجذوب سے ہو گئے کیونکہ خود خدا نے دستگیری کی۔ ہماری جماعت میں ہماری طرف سے نصائح کا سلسلہ تو جاری تھا مگر اسکا اثر کچھ کم ہی ہوتا تھا۔ اُس نے طاعون کا تازیانہ چلایا کیونکہ طاعونکو دیکھکر ان لوگوں کے دل متاثر ہونگے اور اُن نصائح کو خوب موقع سمجھینگے اب ان لوگوں کے لیے ایک عمدہ موقع اولیا اور اصفیا بننے کا ہے ورنہ آرام کے زمانہ میں ان نصائح کا کیا اثر ہوتا۔ بعض وقت انسان مار کھانے سے درست ہوتا ہے اور بعض وقت مار دیکھنے سے زنا کی سزا کے لیے بھی خدا نے کہا ہے کہ لوگوں کو دکھا کر دیجاوے اسیطرح دوسروں کا مار کھاتے دیکھ کر پڑتا ہے اور ہماری جماعت دیکھ رہی ہے بہت سے آدمی تھے جنہوں نے ہمارے منشا اور ارادہ کو آجتک نہیں سمجھا تھا مگر اب خدا اُنکو دوسروں کو تازیانہ لگا کر سمجھا رہا ہے۔ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طائفہ میں کوئی کسر ہوگی اسکی اصلاح اسطرح سے ہو جاویگی کہ وہ دوسروں کو سزا ملتی دیکھکر اپنی اصلاح کر لینگے اور ہمیں کل مومنوں کو بھی نہیں کہا بلکہ ایک طائفہ کو کہا ہے۔

فرمایا رات میں خواب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے یونہی ترشح سا ہے اور قطرات پڑ رہے ہیں مگر بڑے آرام اور سکون سے۔

سرگرمی انسان کے اندر ہو تو ایمان رہتا ہے ورنہ نہیں کانور کی قسم کا انجن اس لیے رکھتے ہیں کہ کام نہ اٹکے اسکی وجہ یہی ہے کہ کالی مرچیں تیزی ہوتی ہے وہ اُسے آڑنے سے بچا رکھتی ہے فقط یہی کچھ مختلف ذکر ہوتے ہوئے مکان قریب آگیا اور حضور السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر عصر و عشا ظہر کے وقت حضرۃ اقدس تشریف لائے تو آپ کی طبیعت ناساز تھی اور کچھ سردی سی لگتی تھی ارشاد فرمایا کہ نمازیں جمع کر لیجاویں چنانچہ ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوئیں اور عشا کیوقت بوجہ علالت طبع حضرت اقدس تشریف نہ لا سکے۔

۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بعد نماز فرمایا کہ نماز سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا

رؤیا کہ اسکا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اسمیں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا پھر اسکے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسی کے لیے یہ سامان ہوا ہے کہ کچھ پرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں جنکی تجویز کی کہ کچھ آدمی وہاں جاویں تو وہ انجیلیں لاویں تو ایک کتاب انپر لکھی جاوے جسکو مولوی مبارک علی صاحب طیار کریں میں جاتا ہوں مگر جس مقبرہ بہشتی میں میری جگہ تھی حامد شاہ صاحب نے کہا کہ خلیفہ نور الدین کو بھی ساتھ بھیجدیں یہ خواب حضرۃ نے سنایا اور فرمایا کہ اس سے پیشتر میں نے تجویز کی تھی کہ ہماری جماعت کی میتوں کیلیے ایک الگ قبرستان چاہیے سو خدا نے آج اسکی تائید کر دی اور انجیل کے معنی بشارۃ

کے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی بشارت ظاہر کرے اور جو شخص وہ کام کر کے لائیگا وہ قطعی بہشتی ہے

ظہر و عصر ان دونوں وقت میں حضرۃ اقدس نے نماز باجماعت ادا کی۔ ایکوقت مجلس کی اور چند ایک احباب معہ مولوی عبد الستار صاحب جو آج تشریف لائے تھے اُنسے ملاقات کی اُن کے تحفے تحائف لیکر مولوی صاحب نے حضرۃ اقدس کے بطور نذر پیشکش کیے تھے فرمایا کہ انکا آنا بھی ایک نشان ہے اور اُس الہام یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کو پورا کرتا ہے پھر فرمایا کہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں نماز مغرب پیچھے ہی پڑھی جاوے۔

مغرب و عشاء مغرب کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرۃ اقدس حسب معمول مسجد مبارک کے شمال و مغربی گوشہ میں بیٹھ گئے ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے حقیقی بھائی اور خواجہ احمد صاحب افریقہ سے تشریف لائے تھے حضرت اقدس بعد ملاقات ڈاکٹر صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ پھر فجر کی خواب پر حضرۃ اقدس اور اصحاب کیبارہ ذکر کرتے رہے فرمایا کہ کشمیر میں مسیح کی قبر معلوم ہونے سے بہت قریب ہی فیصلہ ہو جاتا ہے اگر سب جھگڑے طے ہو جاتے ہیں اگر فراست بھی ہو تو بھی یہ بات سمجھ میں آجاتی کہ آسمان بات کونسی ہے اب آسمان پر جانیکو کون سمجھے جو باتیں قبریں قیاس ہوتی ہیں وہی صحیح نکلتی ہیں آجتک خدا کے اعلام سے اسکے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا تھا (مگر اب خود ہی اللہ تعالی نے بتلا دیا۔) اب تخم ریزی تو ہو گئی ہے امید ہے کہ کچھ اور امور بھی ظاہر ہونگے عادۃ اللہ اسیطرح ہے۔ یہ خواب بالکل سچا ہے اور اسکے ساتھ کسیطرح کی آمیزش نہیں ہے مجھے اُسوقت جو اس میں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑا عظیم الشان کام ہے جیسے کسیکو لڑائی پر جانا ہوتا ہے اس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ ہماری فراست نے خطا نہیں کی یہ عقدہ اللہ تعالی حل کر دے تو صدہا برسوں کا کام ایکساعت میں ہو جاتا ہے اور عیسائیوں اور ان مولویوں کے گھر دونوں میں ماتم پڑجاوے۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور پھر تو سارے انگریز رجوع باسلام ہو جاویں فرمایا دنیا میں ایک حرکت ہے اسکی مثال تو یہ ہے کہ جیسے تسبیح کا دانا نکلجاوے تو باقی بھی نہیں ٹھہرتے خواہ پادری پیٹتے ہی رہیں تمام انگریز ٹوٹ پڑیں اللہ تعالی کے داؤ ایسے ہی ہوتے ہیں مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

پھر ڈوئی کا اخبار آپنے سنا اور فرمایا کہ پگٹ کی شہرت ڈوئی سے بہت زیادہ ہے۔ نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

۱۹ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرۃ اقدس قریب ۸ بجے کے سیر کے لیے تشریف لائے کل احباب ہمراہ تھے اعجاز احمدی کے متعلق ذکر شروع تھا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کہا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارے مقرر کو کوئی استدعا بھی حضرۃ نے فرمایا کہ خود انکا خط موجود ہے پھر تالیف کے خیال کا فوٹو مختلف احباب کھینچتے رہے۔

يَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا - اس آیت پر فرمایا کہ ان مولویوں کی حالت ہی ہوگی کہ اُبْعَثُ کا لفظ کیوں آیا بجائے اسکے اُنْزَلُ کا لفظ ہوتا۔

اسکے بعد مسٹر پگٹ کا ذکر ہوا کہ ان لوگوں کو اسلیے دعوی کرنیکی جرأت ہو جاتی ہے کہ قوم نے مان لیا ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ مسیح آوے ورنہ کثرت رائے قوم کی اسطرف ہوتی کہ وقت دور ہے تو یہ دعوی نہ کرتا شیطان کے بھی مظہر ہوتے ہیں شیطان نے اس زمانہ میں اپنے مظہر کے لیے پگٹ کو ہی پسند کیا ہے۔

تصویر و فوٹو زمانہ تصویر کی ان لوگوں کے بالمقابل کسقدر حاجت ہے ہر ایک رزم بزم میں آجکل تصویر سے اثر ڈالا جاتا ہے پگٹ کی بھی تصویر شائع ہوئی ہے فوٹو کے بغیر آجکل جنگ نا ممکن ہے خدا تعالی فرماتا ہے کہ جسطرح ہتھیار مخالف لوگ طیار کریں تم بھی ویسے ہی طیار کرو اس سے فوٹو کا جواز ثابت ہے بندوقوں اور توپوں سے جنگ کرنیکا جواز بھی اسیطرح کیا گیا ہے ورنہ آگ سے مارنا تو حرام ہے جبکہ صورت حقہ محرک اور بندگی ہوتی ہے یا اس کے متعلق الہام ہوتا ہے اس عام پر تصویر کی حرمت کی سند پیش کرنی حماقت ہے جبرئیل نے حضرت عائشہ کی تصویر آنحضرۃ کو دکھائی مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ سلیمان کے وقت میں بھی ایسی ہی ضرورۃ پیش آئی ہوگی + + + +

+ + + حضرۃ اقدس نے فرمایا ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر فرمایا ایک حرمت حقیقی ہوتی ہے ایک غیر حقیقی جو غیر حقیقی ہوتی ہے وہ اسباب داعیہ سے اُٹھ جاتی ہے۔

سائل راستہ میں ایک سائل بلک بلک کر سوال کر رہا تھا فرمایا ایک یہ بھی انسان ہے اور ہم بھی ایک انسان ہیں کیطرح یہ دروازہ پر گرتا اور سوال کرتا ہے اگر خدا کیطرف رجوع کرتا تو ایسا کیوں نہ رہتا مصرعہ ؎ گر تو ناشد مسیحائی تو اند شد بیہودہ

. . . .

. . . .

. . . .

پگٹ کے نام کا جو شہر سے ہیں خنزیر کے معنی پائے جاتے ہیں اب کہیں کہ . . . . . . عیسائیوں کا خدا آسمان پر جاتا ہے کہ زمین میں دفن ہوتا ہے۔ دراصل خدا کو اُن لوگوں پر سخت غیرت ہے جو خدائی کا دعوے کرتے ہیں اسکی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ ایسے لوگ ہوں۔ اس حساب سے تو موسی اور دوسرے کل نبی معاذ اللہ اسکو (پگٹ) بہتر ہوئے اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ایک ہی سلطنت کے نیچے دو مدعی ایک جھوٹا ایک سچا جیسے طاعون ہمارے مفید پڑی ہے ویسے ہی پگٹ نے گردن نکالی ہے جو کچھ اول مقرر ہو چکا ہے ضرور ہے کہ وہ تمام ظاہر ہو جاوے۔

ڈوئی کے ذکر پر فرمایا کہ جو دولت کی مشکلات میں پھنسا ہے اُسے دین میں کب راہ ملتی ہے۔

سوائے عربی کے کوئی اور ایسا علم نہیں ہے کہ خدا تعالی انہیں کلام کرے تو پھر ہر ایک امر کا فیصلہ ہونے کے عربی ہی وہ کلام ہے پھر مکان قریب آیا اور حضرۃ السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر و عصر ان اوقات میں حضرت اقدس صرف نماز باجماعت ادا کر کے تشریف لے گئے۔

کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دیکر بخشوائے بڑی بیوقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق عادات کی ہوا کرتی ہے (مگر یہاں تو بالکل ندارد) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایکدم گذارہ نہ ہوتا جسنے انسان کے عمل سے بیشتر ہزاروں اشیاء اسکے لیے مہیا بنائیں تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ تعالٰی اسکو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے جیسے مکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر اسی طرح انسان کے دو پر ہیں ایک معاصی کا دوسرا خجالت توبہ پریشانی کا یہ ایک قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اسکے بعد پچھتاتا ہے گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں زہر کے ساتھ تریاق ہے اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور ہلاک ہو جاتا توبہ اسکی تلافی کرتی ہے کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے جب نبی معصوم ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اسے چھوڑیگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہدیتا ہے کہ ہم نے تجھکو بخشدیا اب تیرا جو جی چاہے سو کر اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہوگا جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھکر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے اسی طرح وہ انسان بھی گناہ کی کراہت کریگا جیسے خدا نے بخشدیا ہے مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں تو اسمیں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھدیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے

گناہ کرنیوالا اپنے گناہ کی کثرت وغیرہ کا خیال کرکے دعا سے ہرگز باز نہ رہے دعا تریاق ہے آخر دعاؤں سے دیکھ لیگا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوبکر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور انکی تاثیرات سے منکر ہو جاتے ہیں۔

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جز کیوں ہے تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالٰے نے وہ تبدیلی بخشی ہو تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدلجاتی ہے اسیطرح سے اس پیوند سے بھی اسمیں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اسکے ساتھ سچا تعلق ہو خشک شاخ کیطرح نہ ہو اسکی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا۔ بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے اسیوقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اسکے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلعم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونیکی وجہ سے آخر بےایمان رہے انکو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا اسلیے ظاہری لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ان کے کام نہ آیا تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اسکا شکوہ اور افسوس بیفائدہ ہے محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیے جہانتک ممکن ہو اس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو طریق میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے یہ دھوکا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے جلدی راستبازی اور عبادت کیطرف جھکنا چاہیے۔ اور صبح سے لیکر شام تک حساب کرنا چاہیے

(مجھے پتہ لگا ہے کہ یہ تقریر حضرت نے اسوقت فرمائی تھی جبکہ نواب خان صاحب تحصیلدار نے حضور سے بیعت کی تھی۔ ایڈیٹر)

۲۹ - نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے با جماعت ادا کی۔ و آج کا دن ایک بڑا مبارک دن تھا کہ حضرت کی طبیعت بالکل درست تھی۔

سیر ناشتہ کے بعد حضرت اقدس سیر کے لیے تشریف لائے اور احباب ہمراہ تھے گذشتہ شب کو جو ٹیکہ طاعون کے خطرناک نتائج کے متعلق گزٹ اور پایونیر کے حوالہ سے حضرت کو سنائے گئے تھے کہ ملک وال مقام میں ۱۹ موتیں ٹیکہ کے نشتر سے ہوئیں اسپر ذکر ہوتا رہا کہ یہ بھی خدا تعالٰی کی کشتی کی رحمت ہے ہماری کشتی تو ہمیں صاف لکھا ہوا ہے کہ اگر آسمانی ٹیکہ کے علاوہ اور اس کے مقابلہ پر کسی اور طرح سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے تو ہمارا دعوی جھوٹا ورنہ سچا ہے ٹیکہ کے انتظام پر گورنمنٹ کا لاکھوں روپیہ صرف ہوا تھا ..... اسمیں بھی خدا کی حکمت ہے کہ ہماری کشتی نوح پر بڑے بڑے متعصب اخبار نے حتی کہ مصر کے اللوا نے بھی مخالفت میں مضمون درج کیا تھا اب انکی رسوائی ہوئی یا نہیں۔ حق کا رعب ایسا ہوتا ہے کہ منہ بند ہو جاتے ہیں اب دیکھیں کہ اللوا کیا لکھے گا اور اب بھی شرمندہ ہوگا کہ نہیں۔ ایکدو دن اور ٹھہر جاویں اور دیکھ لیں۔ وہ طبیعت ٹھیک ہو جاوے تو ان موتوں کے مفصل حالات دریافت کرکے پھر انکو پیش کیا جاوے کیونکہ یہ اس کے لیے ایک بڑا تازیانہ ہوگا۔ یہ اللہ کی طاقتیں ہیں اور اسی کا کام ہے تعجب ہے کہ اللہ تعالٰے حق کو چمکاتا ہے اور ہمارا اس سلسلہ کی تائید میں اسقدر کثرت سے زور دے رہا ہے اور پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں یہ بھی ایک عادۃ اللہ ہے کہ مکذبین کی تکذیب جیسے اسکے نشانات کو کھینچتی جب انکی تکذیب ٹھنڈی ہو جاویگی تو یہ نشانات بھی ٹھنڈے پڑ جاوینگے برسات میں جسقدر گرمی زیادہ ہوتی ہے اسیقدر بارش زور سے ہوتی ہے خدا تعالٰے نے منہاج نبوۃ کا نظارہ دکھلا دیا ہے کیا کیا کچھ کیا ہے ہماری تائید میں آسمان کو چھوڑا نہ زمین کو مگر ان لوگوں نے کسی بات سے فائدہ نہ اٹھایا ہمیشہ سے ان لوگوں کا خیال تھا کہ صدی کے سر پر کوئی آیا کرتا ہے اسمیں سے بھی بیس حال گذر گئے مگر آج تک انکی سمجھ میں نہ آیا اب تو قیامت کا سا سماں باقی ہے اور تو کوئی کسر باقی نہیں۔ ایک مخالف نے ایکدفعہ مجھے خط لکھا کہ آپکی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کمی نہیں کی مگر ایکبات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں یہ تائید کیوں ہوتی ہے۔ ایمان کی لذت بھی یہی ہے کہ خدا کی نصرتوں کو انسان آنکھوں سے دیکھ لے تب آنکھیں کھلتی ہیں جب انسان سمجھ لیتا ہے کہ سچ یہی ہے تو پھر اسپر مرنے کو بھی طیار ہو جاتا ہے جبتک خدا کی نصرتیں چمک کر ظاہر نہیں ہوتیں اسوقت تک تو مذبذب رہتا ہے مگر جب انکی چمکار نظر آتی ہے تو سینہ کی غلاظتیں دور ہو جاتی ہیں۔ کیتنی خوشی کی بات ہے کہ اب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰے ہماری جماعت کا تزکیہ نفس کرنے لگا ہے اور اولیاء اللہ کے وفادار بندے یہی ہوا کرتے ہیں اور کون ہوتے ہیں۔

یہ بھی ایک الہام ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے

(البدر ...) یہ بات کہ یہی پیدا ہوئی طاعون بھی آگ ہے حدیث میں آیا ہے کہ بہشتی ایکدفعہ دوزخ کی سیر کو جاویں گے اور ایک پیر آگ پر رکھیں گے کہ کسطرح جلاتی ہے تو آگ کہیگی یہ مومن ہے پیچھے ہٹ جاؤ تو نور بجھاتا ہے۔ مکان آگیا اور حضرت تشریف لے گئے۔

ظہر و عصر ظہر کی نماز حضرت نے با جماعت ادا کی عصر کی نماز سے پیشتر آپ نے تھوڑی دیر مجلس فرمائی اور ایک خواب بیان کیا جسے ایکبار پہلے بھی آپ بیان کر چکے ہیں ہفتہ گذشتہ سے پیشتر وہ خواب یہ ہے کہ ایک مقام پر پہنچا کہ لڑکا اور ہم دونوں آکر چیل کیطرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لیگیا پھر دوسری دفعہ حملہ کرکے آیا کہ میرا عمامہ لیجاوے مگر میں نے دل میں مطمئن ہوں کہ یہ نہیں لیجا سکتا مگر ایک شخص نے اسے پکڑ لیا مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا کہ یہ شخص دل کا بھاگنے والا ہو اتنے میں ایک اور شخص آگیا جو قادیان کا رہنے والا تھا اسنے بھی اسے پکڑ لیا میں جانتا تھا کہ یہ مؤخر الذکر ایک مومن متقی ہے پھر اسے عدالت میں لیگئے تو حاکم نے اسے جاتے ہی ۶ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم دیدیا۔

مغرب و عشاء بعد ادائے نماز مغرب شیخ نور احمد صاحب ملہم اور نور بخش صاحب جالندھری نے حضرت کے آگے نذر گذرانی اور نور بخش صاحب نے بیعت کی اور ذکر کیا کہ الحکم میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ غیر از جماعت احمدیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھو فرمایا ٹھیک ہے اگر مسجد غیر وں کی ہے تو گھر میں پڑھ لو اکیلے پڑھ لو حرج نہیں اور تھوڑے سے صبر کی بات ہے قریب ہے اللہ تعالٰی انکی مسجد برباد کرکے تمہارے حوالہ کریگا آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بھی کچھ عرصہ صبر کرنا پڑا تھا۔

موجودہ حالت طاعون میں ہندوؤں کے زیادہ مرنے پر فرمایا کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُہَا مِنْ اَطْرَافِہَا ہم دور دور سے زمین کو گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ یہ عادۃ اللہ ہے کہ اول عذاب ایسے لوگوں سے شروع ہوتا ہے جو دور ہوتے ہیں اور ضعیف اور کمتر درجہ کے ہوتے ہیں بیوقوف یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف انہیں کے لیے ہے ہمارے لیے نہیں مگر عذاب لپک کر ان تک پہنچتا ہے جنکو خبر بھی نہیں ہوتی اور بے پروا ہوتے ہیں خدا کی اسمیں حکمتیں ہوتی ہیں چاہتا ہے کہ یہ اللہ شوخی کے بدلے لوگوں کو اس طاعون کی خبر نہیں ہے وہ مجھے لکھتے ہیں اور اشتہار دینے شائع کرتے ہیں کہ یہ بھی ایک مرض ہے جسکا علاج ہو سکتا ہے اب انکو لازم ہے کہ ڈاکٹروں سے علاج کرائیں آخر سول نے لکھدیا کہ ہم کہاں تک اسپر روپیہ ڈالیں خود گورنمنٹ کو بھی ٹیکہ سے تکلیف پہنچی ہے۔

طاعون ۳ قسم ہے ایک خفیف جسمیں صرف گلٹی نکلتی ہے اور تپ نہیں ہوتا دوسری اس سے تیز جسمیں گلٹی کے ساتھ تپ بھی ہوتا ہے تیسری سب سے تیز اسمیں تپ گلٹی آدمی سویا اور مر گیا ہندوستان کے بعض مقامات میں ایسا ہی ہوا ہے کہ دس آدمی اکٹھے تو صبح کو مرے ہوئے پائے۔ اسکا اصل باعث طعن ہے۔ یہ لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں مگر انکو پتہ لگجاویگا جو مخالف کہ اس کی تکذیب کرتے ہیں انپر یک لخت پتھر نہیں پڑا کرتے اول انکو سو آگ دکھلائی جاتی ہے تا کہ وہ توبہ کریں۔ شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی کہ حضرت اب بھی مخالف یہی کہتے ہیں کہ ہمیں طاعون کیوں نہیں ہوتی فرمایا کہ قرآن میں بھی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے ہیں کمبخت یہ تو نہیں کہتے کہ دعا کرو کہ ہم میں ہدایت ہو جاوے کہ طاعون ہی مانگتے ہیں دراصل یہ لوگ بہرے ہیں خدا پر انکو ایمان نہیں ہے اگر رکھو تو سب کچھ ہو جاویگا اور ہمیں خطوط سے ہمیشہ یاد کراتے رہا کرو ہم دعا کریں گے۔ پھر نماز عشا ہوئی اور بعد ادائے نماز حضرت اقدس دولت سرا تشریف لے گئے۔ علیہ الصلوۃ والسلام

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس مسجد کے گوشہ میں ہو بیٹھے اور ایک خط حضور میں پڑھا گیا جس میں ایک شخص نے آئینہ کمالات اسلام کی ایک عبارت کی تشریح دریافت کی تھی جس میں مسیح کی روحانیت کی تیسری بار جلالی نزول کا ذکر ہے فرمایا کہ کتاب کی اصل عبارت دیکھکر بتلاؤں گا۔ پھر ایک شخص کا سوال پوچھا گیا کہ آیا دعا کے بعد یہ کلمات کہنے کہ یا الٰہی تو میری دعا کو بطفیل حضرت مسیح موعود قبول کر جائز ہے کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ شریعت میں توسل اچھا کا جواز ثابت ہوتا ہے بظاہر اسمیں شرک نہیں ہے ایک حدیث میں بھی ہے

فرمایا قرآنی آیات سے پتہ لگتا ہے کہ اولیٰ کا صفحہ چاہتا ہے کہ اول کوئی مصیبت واقع ہو اسی طرح اِنَّهُ اٰوَى الْقَرْيَةَ چاہتا ہے کہ ابتدا میں خوفناک صورتیں ہوں اصحاب کہف کے لئے بھی ہے فَاْوٗا اِلَى الْكَهْفِ اور دوسری جگہ وَاٰوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ان تمام مقامات سے یہی مطلب ہے کہ قبل اسکے کہ خدا آرام دیوے مصیبت اور خوف کا نظارہ پیدا ہو جاوے اور لَوْ لَا الْاِکْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ بھی اسکے ساتھ ملتا ہے۔

ایک لڑکے کی بیعت کے ذکر پر فرمایا کہ اوائل عمر کے لوگوں کی بیعت میں مجھے بہت تردد رہتا ہے جبتک انسان کی عمر چالیس برس کی نہ ہو تب تک ٹھیک انسان نہیں ہوتا اوائل عمر میں تلون ضرور آتے ہیں میرا ارادہ نہیں ہوتا کہ ایسی حالت میں بیعت لوں مگر بدیں خیال کہ دل آزردگی ہوتی ہے بیعت کر لیتا ہوں جب انسان چالیس برس کا ہوتا ہے تو اسے موت کا نظارہ یاد آتا ہے اور اسکو قریب بھی موت کا خوف ہی نہیں اسکا کیا اعتبار ×× ××

اس کے بعد پھر یہ ذکر ہوتا رہا کہ آج تک بہت تھوڑے ایسے گذرے ہیں جنہوں نے اس امر کو محسوس کیا اور حسرت کی کہ کیوں ہندوستان کے شاہان اسلام نے اسملک میں سوائے عربی کے اور زبانوں کو رواج دیا حالانکہ عربی ایک بڑی وسیع زبان بھی جس میں ہر ایک مطلب کمل طور پر بیان ہو سکتا ہے اگر وہ ایسا کرتے تو یہ اسلام کی ایک بڑی امداد ہوتی مگر نہ معلوم کہ کیوں کسیکو خیال نہ آیا اس سے ایک نقص بھی پیدا ہوا ہے کہ ہندوستان کی اسلامی ذریت کو اس جہ سے کہ انکو اپنی مذہبی زبان کا علم نہیں قرآن شریف اور دیگر علوم عربیہ سے بہت کم مس ہے حضرت اقدس بھی ان باتوں کی تائید کرتے رہے اور فرمایا کہ یہ ان سے ایک معصیت ہوئی ہے +

پھر رسالت اور نبوت کے مضمون پر حضرت اقدس فارسی میں تقریر کرتے رہے جو ذیل میں وہ تقریر درج کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ می فرماید مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ + این جا بڑی استدراک آمدہ است چون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پسری نداشتند پس بر ایشان اعتراض کہ بر دشمنان کردہ شدہ و گفتہ کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ بر آنحضرت ہم لازم می آید گویا کہ خداتعالی تصدیق معترض میکند برائے ازالہ این وہم فرمودہ است کہ ثابت کنند کہ آں نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ست و اولاد آں ہم

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ یعنی ہیچ ابدال و قطب و اولیا بجز ختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخواہد شد۔ حکام راہمیں حالت است کہ اگر بر کاغذ مہر سرکاری نشود ہیچ نمی دانند ہر کسی کہ الہام و مکالمہ الٰہی میشود از مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می شود و از یں معنی رسول اللہ صلعم ہمہ را پدر ست در یک معنی نفی نبوۃ میشود و در یک معنی اثبات نبوۃ میشود۔ اگر بگوئیم کہ سلسلہ افاضات نبوی منقطع نشدہ و اکنون کسی را الہام و مکالمہ و مخاطبہ الٰہی نمی شود ہمہ اسلام تباہ میشود سلسلۂ ما را این مثال ست کہ اگر کسی در آئینہ صورت می بیند آنچہ در شیشہ نظر می آید چیزی دیگر نہاں است کہ پیش شیشہ ست این مردمان دریں آیۂ کریمہ غور نمی کنند و من خوب میدانم کہ این ہمہ عقیدہ میدارند کہ سلسلہ مکالمات الٰہیہ منقطع شدہ است۔ کلام بمعنی وحی است در قرآن ہم ذکر الہام نیامدہ بلکہ ذکر وحی آمدہ و قطعیت الہام و وحی یک معنی دارد۔ و نمی پندارند کہ اگر این سلسلہ منقطع شود باقی از برکات اسلام چہ می ماند۔ پس ہمیں معنی ست کہ گفتیم در مثال آئینہ و ظل کہ ظل ہمہ نقوش اصل در خود دارد و ظل نبوۃ ہمیں طور ست البتہ آں نبوۃ منقطع ست کہ بلا توسل و سلسلہ رسول اللہ آید و ہر کسیکہ ازیں انکار می کند کافر میشود و از دین خارج میشود اگر دین با یں طور مردہ است کدام توقع نجاۃ باید داشت اگر انسان اندریں عالم تکمیل معرفت نکند چہ دلیل دارد کہ در روز آخرۃ خواہد کرد بجز این صورۃ کہ ما پیش میکنیم دیگر صورۃ نیست مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى از بسیار مقامات قرآن معلوم میشود کہ این امتہ خیر امتہ است پس کدام خیر ست کہ در امتہ موسوی الہام مکالمہ وغیرہ میشدی و دریں امتہ نمیشود و کدام مشابہت انبیائے بنی اسرائیل و رسولی خواہد بود آنحضرت صلعم تکمیل کنندہ این عالم اند یعنی کمال این عالم بر رسول اللہ صلعم ختم شدہ و این معنی ختم نبوۃ ست کہ کسی دیگر نبی نمی شود حتی کہ مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر نبوۃ او نشود چنانکہ مثال آں دریں دنیا دیدہ بودہ کہ ہیچ پروانہ سرکاری بے تصدیق نمیشود حتی کہ مہر سرکاری بر او نبود پس ازیں آیۃ معلوم میشود کہ اللہ تعالی بطور جسمانی نفی ابوت پیغمبر ما میکند و بطور روحانی اثبات نبوۃ میکند بہرحال ایمان باید آورد کہ برکات و افاضات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاری ست اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ دریں آیہ معنے محبت چیست یعنی ہرگز نیست کہ خدا ہر کسی را کہ محبت میکند دریں عالم او را کور میدارد اگر این دو نان عقل کور می بودند انسان ہمان باشد کہ طالب مغز شود نہ کہ پوست ہمہ اہل طالب مغز شدہ اند ایمان ہمیں ست کہ انسان را منعم علیہ چشم آن بینا شود نہ کہ باعث معتقدات شان اہل اسلام چیست ہمیں کہ از زبان میگویند کہ ایمان آوردیم و در دل ہیچ شے نیست و ہمیں معنی این آیۃ است مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ و ہمیں نابینائی کہ ذکر کریم خوب فسق و فجور ست و برائے ہمیں بینائی خداوند تعالی این سلسلہ را قائم کردہ ہست کہ از آں بینائی کہ رفتہ ست پیدا شود خدا می خواہد ......

۱۸۹۵ء کی ڈائری کے نوٹ

۱۸۹۵ء میں جب میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا تو اسوقت بھی مجھے شوق رہتا کہ آپ کے کلمات طیبات ایک کاغذ پر نقل کرکے ہمیشہ لاہور لیجاتا اور وہاں کے احمدیہ احباب کو ہفتہ وار کمیٹی میں سنایا کرتا چونکہ اس ہفتہ کی ڈائری میں اور مضامین کی گنجائش ہے اسلیے اسوقت کی یادداشت میں سے کچھ نقل کرکے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ان ایام میں چونکہ تاریخ کا انتظام نہیں کیا تھا اسلیے بلا تاریخ ہر ایک بات درج کی جاتی ہے

بیعت اور توبہ اور ضمناً گناہ کا حال بیعت میں جاننا چاہیے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اسکی ضرورۃ ہے جبتک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اسکی قدر آنکھوں کی اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے مثلاً روپیہ پیسہ کوڑی لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اسکی حفاظت کی جاوے گی ایک کوڑی کی حفاظت کیلیے وہ سامان کریگا جو پیسہ اور روپیہ کیلیے اسنے کرنا ہے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈالدیگا علی ہذا القیاس جسکے تلف ہونے سے اسکا زیادہ نقصان ہے اسکی زیادہ حفاظت کریگا۔ اسیطرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جسکے معنے رجوع کے ہیں یہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنی معاصی سے جن سے اسکے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اسنے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اسنے بود و باش مقرر کرلی ہوئی ہے تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گذرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اسکو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی فرش و ہمسائے وہ گلیاں کوچے بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس وطن میں کبھی نہیں آتا اسکا نام توبہ ہے معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقوی کے دوست اور اس تبدیلی کو صوفیا نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑی بڑی حرج اسکے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جبتک اس کا نعم البدل عطا نہ فرماوے نہیں مارتا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کرکے غریب بیکس ہو جاتا ہے اسلیے اللہ تعالی اسے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے دوسری قومیں خدا کو رحیم کریم خیال نہیں کرتیں عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم

۲۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

مغرب وعشا بعد اداے نماز مغرب لوگون کا مستعد ہ کروہ پروانہ وار ایک دوسرے پر گرتے ہین اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ ایک قدم آگے ہو جاؤن تاکہ دہن مبارک سے جو کلمات طیبات نکلتے ہین انکے الفاظ کان تک پہنچین اس لئے احباب ہین بیٹھنے کی کشمکش دیکھکر فرمایا کہ آپس مین مل جل کر بیٹھ جاؤ جس قدر تم آپس مین محبت کروگے **اسی قدر اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا**

مضمون زیر قلم لکھنے کی نسبت ایکے استفسار پر فرمایا کہ یون ہی امتحاناً مین نے دیکھنا چاہا تہا کہ کچہ لکہہ سکتا ہون کہ نہین مگر چند ہی حرف لکھنے کے بعد سر کو چکر آ گیا اور مین گرنے کے قریب ہو گیا۔

مصر کے اخبار **اللواء** نے کشتی نوح کی کسی آیت پر اعتراض کیا تہا کیونکہ قرآن کو نہین سمجھتے اور انکو پتہ نہین ہے کہ **فامن داء الا وله دواء** حدیث مین ہے یہ اس پر ایمان نہین لائے آپنے فرمایا کہ اس نے ہمارے مطلب کو نہین سمجہا اور پہلی آیت کو دیکھکر صرف اپنے اندرونی بغض کی وجہ سے ایک شاعرانہ مذاق پر مضمون لکھنا شروع کر دیا ہم دواؤن سے کب انکار کرتے ہین ہم تو قائل ہین کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک شے مین بعض فوائد رکھے ہین چونکہ اللہ تعالےٰ نے اسکے متعلق ہمین قبل از وقت سمجہا دیا ہے کہ یہ اسکا حقیقی علاج ہے اور یہ امر اوس نے ہمین بطور نشان دیا ہے تو اب ہم نشان کو کیسے مشتبہ کرین جب اللہ تعالےٰ کوئی نشان دیوے تو اس کی بے قدری کرنا صرف **معصیت** ہی نہین بلکہ **کفر** تک نوبت پہنچا دیتا ہے ؎ ہر مرتبہ از وجود اثرے دارد + گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

حفظ مراتب کا لحاظ ان لوگون کے وہم گمان مین کبھی نہین آتا **یا افراط ہے یا تفریط** اسی لئے سمجہ اسکی نام ہے۔ خیر اب اس کے مقابلہ مین بھی لکھنے کا عمدہ موقع ملگیا ہے بہتر ہے کہ ایک اشتہار مین مختصر اپنے دعاوی اور دلائل لکھدئے جاوین معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اسباب ڈھونڈتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت مین جب تبلیغ کا کوئی عمدہ ذریعہ نہ تہا تو اللہ تعالےٰ اسی طرح دشمنون کے ہاتھون سے تبلیغ کراتا تہا کوئی شاعر آتا تو شعر کہہ جاتا لوگ بڑے بڑے پیراؤن مین آپ کا ذکر کرتے مگر سعید روحین انہی کے الفاظ سے آپکی طرف کھچی چلی آتین یہ ہمیشہ سے سنت اللہ ہے +

عذاب سے حفاظت اثنا مین طاعون کا ذکر سنکر فرمایا کہ سخت زمین بہت گندی ہے خوف ہے کہ کہین تباہ نہ ہو جاوے اللہ رحم کرے اس شخص پر جو امن کی حالت مین اسی طرح ڈرتا ہے جسطرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرتا ہے جو امن کے وقت خدا کو نہین بھلاتا خدا اسے مصیبت کے وقت مین نہین بھلاتا اور جو امن کے زمانے کو عیش مین بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائین کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائین بھی قبول نہین ہوتین جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعائین مصروف رہتا ہے صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے یہی ہین جو سعادت کے نشان ہین درخت اپنے پہلون سے پہچانا جاتا ہے اسیطرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے

گہر مین کوئی بیمار تہا اس کی تکلیف کی خبر حضرت اقدس جہٹ تشریف اندر لے گئے اور دوا دیکر آگئے تو آتے ہی فرمایا کہ اصل مین انسان جون جون اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین مین پکا ہوتا جاتا ہے تون تون اللہ تعالےٰ اسکے واسطے خود علاج کرتا ہے اسکو ضرورت نہین رہتی کہ دوائین تلاش کرتا پہرے وہ خدا کی دعائین کہاتا ہے اور خدا خود اس کا علاج کرتا ہے بہلا کوئی دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ فلان دوا سے فلان مریض ضرور ہی شفا پا جاویگا ہر گز نہین بلکہ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ دوا الٹا ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے اور ان علاجون مین سوء تدبیر ہوتے ہین بعض وقت تشخیص مین غلطی ہوتی ہے بعض وقت دوا کے اجزا مین غلطی ہو جاتی ہے غرض حقیقی علاج نہین ہو سکتا ہان خدا تعالےٰ جو فرماتا ہے وہی علاج ہوتا ہے اس سے نقصان نہین ہوتا مگر دنیا یہ بات مشکل ہے نرے کامل ایمان کو چاہتی ہے اور یقین کے پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے ایسے لوگون کا اللہ تعالےٰ خود معالج ہوتا ہے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ دانت مین سخت درد تہی بیٹھے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا کہ موٹا علاج مشہور ہے۔ علاج دندان اخراج دندان اسکا یہ فقرہ میرے دل پر بہت گران گذرا کیونکہ دانت بہی ایک **نعمت الٰہی** ہے اسے نکال دینا ایک **نعمت** سے محروم ہونا ہے اسی فکر مین تہا کہ غنودگی آئی تو زبان پر جاری ہوا **واذا مرضت فهو يشفين** اسکے ساتھ ہی معاً درد ٹہیر گیا اور پہر نہین ہوا۔ غرضیکہ لوگ اغراض کے واسطے حقیقت کے واسطے نہین ڈہونڈتے اور نہ اسے دیکہتے ہین۔

اعتراض کی صورت کوئی آ جاوے تو اسکے واسطے عید ہو جاتی ہے ہم نے کشتی نوح مین کہان لکہا ہے کہ دوائین ٹیکہ کرانے کی صاف وجہ لکہی ہے کہ چونکہ ہمین آسمانی ٹیکہ لگایا گیا ہے جو کہ ایک نشان ہے اس لئے اس مادی علاج کو خدا کے نشانین مشترک کر کے ہم شرک کے مرتکب ہونا نہین چاہتے حقائق اپنے محل پر ہی پہچان ہو سکتے ہین دیکہئے (ماہ رمضان کا) روزہ ہر کسی پہ خدا کی رضا اور ثواب کا موجب ہے لیکن اگر کوئی عید کے دن روزہ رکھے تو کیا وہ ثواب کا مستحق ہوگا کہ کسی اور خطا کا - ان لوگون نے ہمارے متعلق ذرا سوچ سے کام نہین لیا اگر تقویٰ اور نیک نیتی سے کام لیتے اور سوچتے تو اعتراض نہ کرتے بلکہ انکو بھی سمجھ آ جاتا اور ہلاک نہ ہوتے مگر خدا نیک نیت کو ضائع نہین کرتا +

حضرت کی خدمت مین عرض کی گئی کہ معلوم ہوا ہے کہ حسن بن قرنی کو کوئی خط ایسا پہنچ جاتا ہے کہ محمد یوسف کہر کا پانی بند کر دو اور ان سے میل جول ترک کرو تعلقات لین دین گفتگو سلام پیام سب ترک کرو اسلئے انکے گہرانے کو سخت تکلیف ہے فرمایا کہ خدا آسمان پر دیکھتا ہے ان کو اسکا اجر دیگا اور ان لوگون کی سزا انکو دیگا یونہی انکو چہوڑنا نہین۔

جنات کے وجود اور اُن کی معرفت اشیاء منگوانے اور کہانے کا سوال ہوا حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسپر ایمان ہے مگر **عرفان** نہین نیز نجات کی یہین اپنی عادت معاشرت غذا پہنا لباس وغیرہ کے معاملہ مین ضرورت ہی کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسی عمدہ فرمایا ہے **من حسن اسلام المرء ترکہ مالا يعنيه** انسان عمر بہت تہوڑی ہے سفر بڑا کڑا اور لمبا ہے اسواسطے زاد راہ لینے کی تیاری کرنی چاہئے ان بیہودہ شغل اور لغو کا مومن کی شان سے بعید ہے خدا کے سامنے ہی صلح کر دو اور اسی پر بہروسہ کرو اس سے بڑہکر کوئی قادر نہین ہا تتو نہین بات یہ ہے نرے الفاظ اور باتون سے کچھ نہین بنتا جب تک خدا اپنے فضل سے دلون مین نہ ڈالے وہ خدا پر بہروسہ کرنا ہی ہر مرض کا علاج ہوتا ہے میرے نزدیک یہ عالم کہ موت ہو آتی ہے اسکا علاج بجز ایمان کے صیقل اور یقین کی جلا کے ہر گز ممکن نہین ۔ یہ زمینی چیز نہین ہے کہ زمین اس کا علاج کرے یہ آسمان سے آتی ہے اور اسے کوئی روک نہین سکتا یہ **حضرت المسیح** ہے۔ سابق انبیا کے وقت بھی یہ بطور عذاب کے ایک نشان ہوتا رہا ہے اس اسکا علاج یہی ہے کہ ایمان کو اسکی انتہائی غایت تک پہنچا دو اسکے آنے سے پیشتر اوس خدا سے **صلح کرو استغفار کرو توبہ کرو**۔ دواؤن مین لگو اس کی کوئی دوا ہی نہین ہے من ہو تو دوا ہو۔ تو یہ ایک عذاب الٰہی اور قہر ایزدی ہے بجز تقوےٰ کے اسکا کیا علاج ہے یادر کھو کہ اگر گہر مین ایک بہی متقی ہوگا تو خدا اس کے سارے گہر کو بچا لیگا بلکہ اگر اسکا تقوےٰ کامل ہے تو وہ اپنے محلہ کا بھی شفیع ہو سکتا ہے اگرچہ متقی مر بہی جاوے تو وہ سید ہی جنت ہی پاتا ہے مگر اسے فرق ہین جبکہ یہ موت ایک قہر الٰہی کا نمونہ ہے اور بطور نشان کے دنیا پر آئی ہے میرا دل ہرگز شہادت نہین دیتا کہ کوئی متقی اس ذلت کی موت سے متقی ضرور بچایا جاویگا

ہین بار اپنی جماعت کو کہا ہے کہ نرے اس بیعت پر ہی بہروسہ نہ کرنا اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہین قشر پر صبر کرنیوالا مغز سے محروم ہوتا ہے اگر مرید خود عامل نہین تو مرید کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہین دیتی جب کوئی طبیب کسیکو نسخہ دیوے اور وہ نسخہ لیکر طاق مین رکھہ دیوے تو اسے ہر گز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تہا جس سے وہ خود محروم ہے +

کشتی نوح کو بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپکو بناؤ **قد افلح من زکٰہا** یون تو ہزارون چور۔ زانی بدکار۔ شرابی۔ بدمعاش آنحضرت صلعم کی امت ہونیکا دعوے کرتے ہین مگر کیا وہ در حقیقت ایسے ہین ہر گز نہین امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔ یہ طاعون کوئی مرض نہین ہے صرف لوگون کو سیدہا کرنے آئی ہے تم اسکے سیدہا کرنے سے سیدہے ہو جاؤ کہ خدا کے واسطے سیدہے ہو جاؤ۔ تا کہ شرک سے بری رہو بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ اس سے صرف غریب لوگ ہی مرتے ہین یہ ایک اور قسمتی ہی بجائے عبرۃ پکڑنے کے الٹا اعتراض کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ یہ صرف بیماری ہے اس کو خدا روزگار سے کیا تعلق ہے ڈاکٹرون سے علاج کرانا چاہئے غرضیکہ بیباکی کی یہانتک نوبت پہنچی ہوئی ہے اور طاعون تو خدا کا ایک

آئینہ ہے جس مین خدا اپنا چہرہ دکہائیگا۔ یاد رکھو کہ طاعون کا نام خدا نے رحمت نہیں رکہا کہ اس سے مرنیوالا شہید ہو یہ تو نمانہ تحدی کا ہے بطور نشان کے آئی ہے مومن اور غیر مومن مین فرق کرکے جاویگی اسکا نام رجز ہے اور میرے الہام مین بھی اسے غضب کہا گیا ہے آج سے ۱۳۰۰ سو برس پیشتر قرآن مین اس کی خبر ہے واخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم … الخ۔ یعنی جب گمراہی اور ضلالت کا زمانہ ہوگا ایسے وقت مین لوگون کا ایمان خدا پر صرف ایک بچون کی کہیل کی طرح ہوگا تب ہم ان مین ایک کیڑا نکالین گے جو انکو کاٹیگا غرض یہ خدا کا ایک قہر ہے جس سے بچنے کے واسطے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنی نجات کا آپ سامان کرے ✦

۲۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول نماز با جماعت گزار کر مسجد کے گوشے مین جلوہ افروز ہوئے اور چند ایک نو وارد احباب نے بیعت کی طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو لاپرواہ ہے خدا اس سے لاپرواہ ہے اب اس وقت بھی جو نہ سمجھے تو اس کی قسمت ہی بد ہے ✦

بیعت مین تین نوجوان ایسے بھی شامل تھے جو کہ صرف ایک دن کی رخصت پر آئے تھے عصر کے وقت قادیان مین پہونچے اور اگلے روز انہون نے کیمپ مین حاضر ہونا تھا اونکے اس اخلاص اور محبت پر فرمایا کہ باوجودیکہ فوجی نوکر ہین مگر خدا نے دین کی محبت ڈالدی ہے صدق اور اخلاص لیکر آئے ہین خدا ہر ایک کو یہ نصیب کرے۔

ایک صاحب نے عرض کی کہ میرے سر مین درد رہتا ہے اور ہمیشہ گرمی مین تنگ رہتا ہے۔ شام کو جب ٹہنڈ شروع ہوتی ہے تو آرام ہوجاتا ہے ورنہ تمام دن اور گرمی کے وقت مجھے سخت تکلیف رہتی ہے دعا فرمائی جاوے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ علاج بھی کیا ہے اس نے کہا ہان وہ ٹکیہ بھی کہائی ہین جو کہ سر درد کے آرام کے لئے آجکل مشہور ہین مگر فائدہ نہیں فرمایا کہ ہڈیون کا شوربا پیا کرو۔ ہڈیان ایسی لین جس مین کچھ گوشت چمڑا ہو اسکو ابال کر شوربا ٹھنڈا کرو کہ چربی جم جاوے اسی چربی کو نکالدو یا ایک رومال پانی مین تر کے شوربہ اس مین چہالو کہ چربی اس مین لگ جاوے اور خالص شوربا رہجاوے وہ پیا کرو اور ہم دعا بھی کرینگے پہر اس شخص نے عرض کی کہ میرے گاؤن مین ایک مولوی مدرسہ مین ملازم سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کرین کہ خدا اس کی تبدیلی وہان سے کر دے حضرت اقدس نے اس مقام پر تبسم فرمایا اور پہر اسے اسطرح سے سمجہایا کہ اس جماعت مین جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو اگر تکالیف نہ پہنچین تو پہر ثواب کیونکر ہو پیغمبر خدا صلعم نے مکہ مین ۱۳ برس دکہ اٹہائے تم لوگون کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچی ہین مگر آپ نے صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکہوگے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر آ دینگے اللہ تعالے نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا مین پہیلادے اب اس وقت یہ لوگ تہوڑے دیکہکر دکہ دیتے ہین مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جاویگی تو یہ سب خود ہی چپ کر جاوینگے اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ دکہ نہ دیتے اور دکہ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا انکے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے تہوڑی مدت صبر کے بعد دیکہوگے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص دکہ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے کئی خط اسطرح کے آتے ہین کہ ہم گالیان دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہین اور بیعت کرتے ہین۔ صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالے فرماتا ہے کہ صبر والون کو وہ بدلے ملینگے جنکا کوئی حساب نہین ہے یعنی ان پر بے حساب انعام ہونگے یہ اجر صرف صابرون کے واسطے ہے دوسری عبادۃ کے واسطے اللہ تعالے کا یہ وعدہ نہین ہے جب ایک شخص ایک کی حمایت مین زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکہ پر دکہ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکہ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اسیطرح ہماری جماعت خدا کی حمایت مین ہے اور دکہ اٹہانے سے ایمان قوی ہوجاتا ہے صبر جیسی کوئی شے نہین ہے ✦

بعد ازین مفتی محمد صادق صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے اس زمانے کی نسبت فرمایا کہ عجیب بات ہے کہ ہندو بھی کہتے ہین کہ یہ زمانہ ایک بڑے اوتار کا ہے نواب صدیق الحسن خان نے لکہا ہے کہ نزول مسیح مین کوئی شخص چودہوین صدی سے آگے نہین بڑہتا (یعنی جس قدر مکاشفات اور اخبار ہین وہ تمام چودہوین صدی تک کی خبر دیتی ہین) ترقی عمر بھی یہ ایک ہی معلوم ہوتی ہے جیسے قرآن شریف مین ہے وقدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم۔

ایک حافظ صاحب نے درخواست کی کہ مین کوشش کرتا ہون کہ قرآن کی میری منزل ٹہر جاوے مگر ناکامیاب ہی رہتا ہون دعا فرمائیے حضرت اقدس نے فرمایا کہ قرآن خود یہ خاصیت رکہتا ہے کہ اس تفقر کو رفع کرے محبت سے پڑہتے رہو ہم بھی دعا کرینگے پہر عشا کی نماز ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے ✦

۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت ناساز رہی اس لئے سیر بھی ملتوی رہی ظہر اور عصر کی نمازون مین حضور شریک ہوئے مگر بعد ازان دوران سر کثرت سے رہا اور ہاتہ پاؤن سرد ہوتے رہے اس لئے مغرب اور عشا کے وقت حضور تشریف نہ لا سکے ✦

۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ مولوی غلام علی صاحب احمدی مرحوم ساکن جہلم کی نماز جنازہ حضرۃ اقدس نے پڑہائی عصر کے وقت حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے تہوڑی دیر مجلس کی بمبئی سے ایک عیسائی اخبار نے آپکے متعلق ناشائستہ الفاظ لکہے تھے اس کا ذکر سنایا گیا ✦

مغرب و عشا حضرت اقدس بعد نماز مغرب مسجد کے گوشے مین حسب معمول آبیٹھے جعفر زٹلی نے اپنے اخبار مین اعجاز احمدی کی نسبت لکہا تہا کہ یہ بیان غلط ہے کہ یہ ۵ دن مین طیار ہوئی بلکہ اس کا مسودہ ایک عرصہ سے طیار ہو رہا تہا صرف مُد کے واقعات کا تہوڑا سا مضمون ان ایام مین بنایا ہے اس سفید جہوٹ پر حضرت اقدس تبسم فرماتے رہے اور تعجب کرتے رہے ان لوگون کو اس قدر جہوٹ پر جہوٹ کی کسطرح جرأت ہوتی ہے پہر فرمایا کہ ہر ایک بات کے واسطے فیصلہ ہوتا ہے جب تک خدا تعالے ان لوگون پر اول سبقت نہ کرے ہم بھی نہین کرتے اس کے بعد حضرت اقدس نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ اگر طبیعت درست ہو جاوے تو نزول مسیح کو مکمل کرکے ایک رسالہ بزبان فارسی تحریر کیا جاوے جس مین دلائل کی بنیاد ۳ چیزون پر رکہی جاوے جسکو ہر ایک نبی پیش کرتا رہا ہے اول نصوص۔ دوسرے معجزات تیسرے عقل پہر فرمایا مشکل یہ ہے کہ عادت بھی ایک زنگ ہے جب دل پر بیٹھ جاوے تو ہزارہا دلائل ہون ان کا کوئی اثر نہین ہوتا جیسے ایک ہندو کے دل مین جو گنگا کی عظمت بیٹھی ہے اوس سے دلائل پوچھو تو کچھ نہ دیگا صرف عادت کے طور پر اوسکی بزرگی ہی مانتا جاویگا اسیطرح نزول مسیح کے بارے مین ان لوگون کی عادت ہوگئی ہے کہ وہ یہی مانتے ہین کہ اسی جسم کے ساتہ آسمان سے آوے گا یہ مرض بھی دق کی طرح لگا ہے لیکن مین اسپر خوش ہون کہ میرا خدا ہر ایک شے پر قادر ہے وہ اس مرض کے دفعیہ کے ہزارہا سامان پیدا کر دیگا ✦

جمعہ کی تعطیل کے لئے ایک میموریل دربار دہلی کی تقریب پر گورنمنٹ ہند کی خدمت مین پیش کرنے کی تجویز حضرت اقدس نے کی ہے جو کہ عنقریب شائع ہوگا ✦

اس کے بعد ترقی جماعت کا ذکر ہوا کہ یہ ایک عظیم الشان امر ہے جو کہ اللہ تعالے نے ان تین سالون مین ظاہر کیا ہے ان ۳ سالون سے پیشتر ہماری جماعت صرف کئی سو تھی اور ان ۳ سالون مین ایک لاکہ سے زیادہ ہوگئی باوجودیکہ ہر طرف سے مزاحمت ہوتی رہی مخالفت مین کوئی فرق نہین رکہا اور ناخنون تک زور لگایا ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود حکم ربانی کا ریویو

اور

اپنی جماعت کیلئے ایک نصیحت

فریقین کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مباحثہ مندرجہ عنوان کے پیش آنے کی وجہ یہ تھی کہ مولوی عبداللہ صاحب احادیث نبویہ کو محض ردی کیطرح خیال کرتے ہین اور ایسے الفاظ منہ پر لاتے ہین جنکا ذکر کرنا بھی سوء ادب مین داخل ہے اور مولوی محمد حسین صاحب نے انکے مقابل پر یہ حجت پیش کی تھی کہ اگر احادیث ایسی ہی ردی اور لغو اور ناقابل اعتبار ہین تو اس سے اکثر حصے عبادات اور مسائل فقہ کے باطل ہو جائینگے کیونکہ احکام قرآنی کی تفاصیل کا پتہ حدیث کے ذریعے سے ہی ملتا ہے۔ ورنہ اگر صرف قرآن کو ہی کافی سمجھا جائے تو پھر محض قرآن کے رو سے اس پر کیا دلیل ہے کہ فریضہ صبح کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت اور باقی تین نمازین چار چار رکعت ہین یہ اعتراض ایک زبردست پیرایہ مین ہے گو اپنے اندر ایک غلطی رکھتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس اعتراض کا مولوی عبداللہ صاحب نے کوئی شافی جواب نہین دیا محض فضول باتین ہین جو لکھنے کے بھی لائق نہین ہان اس اعتراض کا نتیجہ آخر کار یہ ہوا کہ مولوی عبداللہ صاحب کو ایک نئی نماز بنانی پڑی جسکا جمیع اسلام کے فرقوں مین نام ونشان نہین پایا جاتا انہون نے التحیات اور درود اور دیگر تمام ادعیہ ماثورہ جو نماز مین پڑہی جاتی ہین درمیان سے اڑادین اور ان کی جگہ صرف قرآنی آیتین رکہہ دین ایسا ہی اور بہت کچہ نماز مین تبدیلی کی جسکے ذکر کی اس جگہ ضرورت نہین اور شاید مسائل حج وزکوۃ وغیرہ مین بھی تبدیلی کی ہوگی۔ لیکن کیا یہ سچ ہے کہ حدیثین ایسی ہی ردی اور لغو ہین جیسا کہ مولوی عبداللہ صاحب نے سمجہا ہے۔ حاشا اللہ ہرگز نہین۔

اصل بات یہ ہے کہ ان ہر دو فریق مین سے ایک فریق نے افراط کی راہ اختیار کر رکھی ہے اور دوسرے نے تفریط کی۔ فریق اول یعنی مولوی محمد حسین صاحب اگرچہ اسبات مین سچ پر ہین کہ احادیث نبویہ مرفوعہ متصلہ ایسی چیز نہین ہین کہ ان کو ردی اور لغو سمجہا جائے لیکن وہ حفظ مراتب کے قاعدہ کو فراموش کر کے احادیث کے مرتبہ کو اس بلند مینار پر چڑہاتے ہین جس سے قرآن شریف کی ہتک لازم آتی ہے اور اس سے انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب اللہ کی مخالفت اور معارضت کی وہ کچہ پرواہ نہین کرتے اور حدیث کے قصے کو ان قصون پر ترجیح دیتے ہین جو کتاب اللہ مین بتصریح موجود ہین اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر ایک حالت مین مقدم سمجھتے ہین اور یہ صریح غلطی اور جادۂ انصاف سے تجاوز ہے اللہ جلشانہٗ قرآن شریف مین فرماتا ہے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ۔ یعنے خدا اور اس کی آیتون کے بعد کس حدیث پر ایمان لائینگے اس جگہ حدیث کے لفظ کی تنکیر جو فائدہ عموم کا دیتی ہے صاف بتلا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ تطبیق کی پیدا نہ ہو اس کو رد کر دو اور اس حدیث مین ایک پیشگوئی بھی ہے جو بطور اشارۃ النص اس آیت سے مترشح ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالے آیت ممدوحہ مین اسبات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی اس امت پر آنے والا ہے کہ جب بعض افراد اس امت کے قرآن شریف کو چھوڑ کر ایسی حدیثون پر بھی عمل کرینگے جنکے بیان کردہ بیان قرآن شریف کے بیانات سے مخالف اور معارض ہونگے غرض یہ فرقہ اہل حدیث اس بات مین افراط کی راہ پر قدم مار رہا ہے کہ قرآنی شہادت پر حدیث کے بیان کو مقدم سمجہتے ہین اور اگر وہ انصاف اور خدا ترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثون کی تطبیق قرآن شریف سے کر سکتے تھے مگر وہ اسبات پر راضی ہوگئے کہ خدا کے قطعی اور یقینی کلام کو بطور متروک اور مہجور کے قرار دیدین اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثون کو جنکے بیانات کتاب اللہ سے مخالف ہین یا تو چھوڑ دین اور یا انکی کتاب اللہ سے تطبیق کرین پس یہ وہ افراط کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین نے اختیار کر رکھی ہے۔

اور انکے مخالف مولوی عبداللہ صاحب نے تفریط کی راہ پر قدم مارا ہے جو سرے سے احادیث سے انکار کر دیا ہے اور احادیث سے انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالے قرآن کریم مین فرماتا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پس جبکہ اللہ تعالے کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے وابستہ ہے اور آنجناب کے عملی نمونون کے دریافت کے لئے جو اتباع موقوف ہے حدیث بھی ایک ذریعہ ہے پس جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے وہ طریق اتباع کو بھی چھوڑتا ہے اور مولوی عبداللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثین محض شکوک اور ظنون کا ذخیرہ ہے یہ قلت تدبر کی وجہ سے خیال پیدا ہوا ہے اور اس خیال کی اصل جڑ محدثین کی ایک غلط اور نامکمل تقسیم ہے جس نے بہت سے لوگون کو دھوکا دیا ہے کیونکہ وہ یون تقسیم کرتے ہین کہ ہمارے ہاتھ مین ایک تو کتاب اللہ ہے اور دوسری حدیث اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے گویا احادیث ایک قاضی یا جج کی طرح کرسی پر بیٹھی ہین اور قرآن ان کے سامنے ایک مستغیث کیطرح کھڑا ہے اور حدیث کے حکم کے تابع ہے ایسی تقریر سے بیشک ہر ایک کو دھوکا [illegible] کا کہ جب کہ حدیثین سو ڈیڑہ سو برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمع کی گئین ہین اور انسانی ہاتھون کے مس سے وہ خالی نہین ہین اور باین ہمہ وہ احاد کا ذخیرہ اور ظنی ہین اور ان مین قسم متواترات شاذ و نادر جو حکم معدوم کا رکھتی ہین اور پھر وہی قرآن شریف پر قاضی بھی ہین تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام دین اسلام ظنیات کا ایک تودہ اور انبار ہے اور ظاہر ہے کہ ظن کوئی چیز نہین ہے اور جو شخص محض ظن کو پنجہ مارتا ہے وہ مقام بلند حق سے بہت نیچے گرا ہوا ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنی محض ظن حق الیقین کے مقابلہ پر کچہ چیز نہین پس قرآن شریف تو یون ہاتھ سے گیا کہ وہ بغیر قاضی صاحب کے فتوؤن کے واجب العمل نہین اور متروک اور مہجور ہے اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف ظن کے میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہین جن سے احتمال کذب کسیطرح مرتفع نہین کیونکہ ظن کی تعریف یہی ہے کہ وہ دروغ کے احتمال سے خالی نہین ہوتا پس اس صورت مین نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ مین رہا اور نہ حدیث اس لائق کہ اسپر بھروسہ ہو سکے گویا دونون ہاتھ سے گئے یہ غلطی ہے جس نے اکثر لوگون کو ہلاک کیا *

نوٹ * میں جب اشتہار کو ختم کر چکا شاید دو تین سطرین باقی تہین تو خواب نے میرے پر زور کیا یہانتک کہ مین مجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آگئے مین نے ان دونون کو مخاطب کر کے یہ کہا خسف القمر والشمس فی رمضان فبای الاء ربکما تکذبان یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان مین گرہن لگ چکا پس تم اے دونون صاحبو کیون خدا کی نعمت کی تکذیب کرتے ہو۔ پھر مین خواب مین اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہون کہ الاء سے مراد اس جگہ مین ہون اور پھر مین نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اسمین چراغ روشن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن کہولکر اس سے یہ دونون فقرے نقل کر رہے ہین گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف مین وہ موجود ہے اور انمین سے ایک شخص کو شناخت کیا کہ میان نبی بخش صاحب امرتسری ہین منہ

اور صراط مستقیم جسکو ظاہر کرنے کے لئے ہین نے اس مضمون کو لکہا ہے یہ ہے کہ مسلمانون کے ہاتھ مین اسلامی ہدایتون پر قائم ہونے کے لئے تین چیزین ہین (۱) قرآن

شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھکر ہمارے ہاتھ مین کوئی کلام قطعی اور یقینی نہین وہ خدا کا کلام ہے وہ شک اور ظن کی آلائشون سے پاک ہے +

(۲) دوسری **سنت** اور اس جگہ ہم اہلحدیث کی اصطلاحات سے الگ ہو کر بات کرتے ہین یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہین دیتے جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے بلکہ حدیث الگ چیز ہے اور سنت الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرت کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتدا سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ رہیگی یا بہ تبدیل الفاظ یون کہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیا علیہم السلام خدا کا قول لوگون کی ہدایت کے لئے لاتے ہین تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہین تا اس قول کا سمجھنا لوگون پر مشتبہ نہ رہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہین اور دوسرون سے بھی عمل کراتے ہین (۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا **حدیث** ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہین کہ جو قصون کے رنگ مین آنحضرت صلعم سے قریب ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویون کے ذریعون سے جمع کئے گئے ہین۔ پس سنت اور حدیث مین مابالامتیاز یہ ہے کہ سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جسکو آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا اور وہ یقینی مراتب مین قرآن شریف سے دوسرے درجے پر ہے اور جسطرح آنحضرت صلعم قرآن شریف کی اشاعت کے لئے مامور تھے ایسا ہی سنت کی اقامت کے لئے بھی مامور تھے پس جیسا کہ قرآن شریف یقینی ہے ایسا ہی سنت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔ یہ دونون خدمات آنحضرت صلعم اپنے ہاتھ سے بجا لائے اور دونون کو اپنا فرض سمجھا مثلاً جب نماز کیلئے حکم ہوا تو آنحضرت صلعم نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کھولکر دکھا دیا اور عملی رنگ مین ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہین اور مغرب کی یہ اور باقی نمازون کے لئے یہ یہ رکعات ہین۔ ایسا ہی حج کر کے دکھلایا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزارہا صحابہ کو اس فعل کا پابند کر کے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا پس عملی نمونہ جو ابتک امت مین تعامل کے رنگ مین مشہود و محسوس ہے اسی کا نام سنت ہے لیکن حدیث کو آنحضرت صلعم نے اپنے روبرو نہین لکھوایا اور نہ اسکے جمع کرانے کے لئے کوئی اہتمام کیا۔ کچھ حدیثین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جمع کی تہین لیکن پھر تقوے کے خیال سے انہون نے وہ سب حدیثین جلا دین کہ یہ میرا سماع بلا واسطہ نہین ہے خدا جانے اصل حقیقت کیا ہے پھر جب وہ دور صحابہ رضی اللہ عنہ کا گذر گیا تو بعض تبع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثون کو بھی جمع کر لینا چاہیئے تب حدیثین جمع ہوئین اس مین شک نہین ہو سکتا کہ اکثر حدیثون کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہون نے جہان تک ان کی طاقت مین تہا حدیثون کی تنقید کی اور ایسی حدیثون سے بچنا چاہا جو ان کی رائے مین موضوعات مین سے تہین اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہین لی بہت محنت کی مگر تاہم چونکہ وہ ساری کاروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر رہی باایہمہ یہ سخت ناانصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثین لغو اور نکمی اور بیفائدہ اور جہوٹی ہین بلکہ ان حدیثون کے لکہنے مین اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور اسقدر تحقیق اور تنقید کی گئی ہے جو اسکی نظیر دوسرے مذاہب مین نہین پائی جاتی یہودیون مین بھی حدیثین ہین اور حضرت مسیح کے مقابل پر بھی وہی فرقہ یہودیون کا تہا جو عامل بالحدیث کہلاتا تہا لیکن ثابت نہین کیا گیا کہ یہودیون کے محدثین نے ایسی احتیاط سے وہ حدیثین جمع کی تہین جیسا کہ اسلام کے محدثین نے تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثین جمع نہ ہوئی تہین اس وقت تک لوگ نمازون کی رکعت سے بیخبر تھے یا حج کرنے کے طریق سے ناآشنا تھے کیونکہ سلسلہ تعامل نے جو سنت کے ذریعے سے انمین پیدا ہو گیا تہا تمام حدود اور فرائض اسلام انکو سکہا دئے تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثون کا دنیا مین اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئین تو اسلام کی اصلی تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تہا کیونکہ قرآن اور سلسلہ تعامل نے ان ضرورتون کو پورا کر دیا تہا تاہم حدیثون نے اس نور کو زیادہ کیا گویا اسلام نور علیٰ نور ہو گیا اور حدیثین قرآن اور سنت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئین اور اسلام کے بہت سے فرقے جو بعد مین پیدا ہو گئے انمین سے سچے فرقے کو احادیث صحیحہ سے بہت فائدہ پہنچا پس مذہب اسلم یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہلحدیث کی طرح حدیثون کی نسبت یہ اعتقاد رکہا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہین اور نیز اگر انکو قصے صریح قرآن کے بیانات سے مخالف پڑین تو ایسا نہ کرین کہ حدیثون کے قصون کو قرآن پر ترجیح دیجاوے اور قرآن کو چھوڑ دیا جائے اور نہ حدیثون کو مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدہ کی طرح محض لغو اور باطل ٹھہرایا جائے بلکہ چاہیئے کہ قرآن اور سنت کو حدیثون پر قاضی سمجہا جائے اور جو حدیث قرآن اور سنت کے مخالف نہ ہو اسکو بسر و چشم قبول کیا جاوے یہی صراط مستقیم ہے مبارک وہ جو اس کے پابند ہوتے ہین اور نہایت بدقسمت اور نادان وہ شخص ہے جو بغیر لحاظ اس قاعدہ کے حدیثون کا انکار کرتا ہے

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کرین اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دین اور اگر حدیث مین کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت مین اور نہ قرآن مین مل سکے تو اس صورت مین فقہ حنفی پر عمل کر لین کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتوی نہ دے سکے تو اس صورت مین علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لین لیکن ہوشیار رہین کہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرح بیوجہ احادیث سے انکار نکرین ہان جہان قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پاوین تو اس حدیث کو چھوڑ دین۔ یاد رکہین کہ ہماری جماعت بہ نسبت عبد اللہ کے اہل حدیث سے اقرب ہے اور عبد اللہ چکڑالوی کے بیہودہ خیالات سے ہمین کچھ بھی مناسبت نہیں ہر ایک جو ہماری جماعت مین ہے اسے چاہیے کہ وہ عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدون سے جو حدیثون کی نسبت وہ رکہتا ہے بدل متنفر اور بیزار ہو اور ایسے لوگون کی صحبت سے حتی الوسع نفرت رکہین کہ یہ دوسرے مخالفون کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے اور چاہیئے کہ نہ وہ مولوی محمد حسین کے گروہ کی طرح حدیث کے بارہ مین افراط کی طرف جہکین اور نہ عبد اللہ کی طرح تفریط کی طرف مائل ہون بلکہ اس بارہ مین وسط کا طریق اپنا مذہب سمجہ لین یعنی نہ تو ایسے طور سے بکلی حدیثون کو اپنا قبلہ و کعبہ قرار دیدین جس سے قرآن متروک اور مہجور کی طرح ہو جائے (باقی آئندہ)

آج رات مجھے رویا مین دکہایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پہلون سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت اور زور سے ایک بوٹی کو اس پر چڑہانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہین بلکہ چڑہا رکھی ہے وہ بوٹی افتیمون کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑہتی ہے اس کے پہلون کو نقصان پہنچتی ہے اور اس لطیف درخت مین ایک کہجواہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پہلون کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے انکے ضائع ہونیکا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہین تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گہبرایا اور پگہل گیا اور مین نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کہڑا تہا پوچہا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بوٹی کیسی ہے جسنے ایک لطیف درخت کو شکنجہ مین دبا رکہا ہے تب اس نے جواب مین مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہین جو قرآن کے مخالف ہین یا مخالف ٹہرائی جاتی ہین اور ان کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اسکو نقصان پہنچا رہی ہین۔ تب میری آنکہ کہل گئی چنانچہ مین آنکہ کہلتے ہی اس وقت جو رات ہے اس مضمون کو لکہہ رہا ہون اور اب ختم کرتا ہون اور یہ شنبہ کی رات ہے اور ۱۲ بجکے بعد ۱۰ منٹ کم دو بجے کا وقت ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

+ اسی رات مین ایک الہام ہوا بوقت ۲ بجے ۲ منٹ اوپر اور وہ یہ ہے من اعرض عن ذکری نبتلیہ بذریۃ فاسقۃ ملحدۃ یمیلون الی الدنیا ولا یعبدوننی شیئاً ۔ جو شخص قرآن سے کنارہ کریگا ہم اس کو ایک خبیث اولاد کے ساتھ مبتلا کرینگے جن کی ملحدانہ زندگی ہوگی وہ دنیا پر گرینگے اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی حصہ نہ ہوگا یعنی ایسی اولاد کا انجام بد ہوگا اور توبہ اور تقوی نصیب نہ ہوگا ۔ منہ

اظہار قبول صداقت

سید عبد الحی صاحب احمدی عرب ساکن بغداد جنہون نے قریبًا چار سال سے حضرۃ اقدس امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اپنے تمام عقائد اہل التشیع وغیرہ سے توبہ کر کے بیعت کی ہے چند ایام مین ملک عرب کو تشریف لے جانے والے ہین ان کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ صرف کلمۃ الحق کی تبلیغ اور اشاعت کی خاطر یہ سفر اختیار کرتے ہین تاکہ اہل عرب کو اس نور کی طرف دعوت کرین جو خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی نجات کے واسطے **قادیان** مین چمکایا ہے اس سے پیشتر تو اہل التشیع انکو ایک بڑا مقدس عالم اپنے مذہب کا خیال کر کے ان کو اپنے ماتم کی محفلون کا امام بناتے تھے اور ابھی سید عبد الحی صاحب احمدی عرب کو کئی ہزار شعر عربی اور فارسی زبان مین یاد ہے مگر حق اور راستی کی قبولیت کے بعد بڑے سے بڑا عالم بھی راستی کے منکرون کے نزدیک ایک عامی اور ادنیٰ آدمی گمان کر لیا جاتا ہے اس لئے خدا جانے وہ انکی نسبت کیا رائے ظاہر کرین ذیل مین ہم انکا ایک اشتہار درج کرتے ہین جو انہون نے قادیان مین اس غرض سے چھپوایا ہے کہ وہ بعض بلاد مین شائع کرین ۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابلاغ للمؤمنین والسادۃ الاکرمین اعنی السادۃ البحاریہ والمدانیۃ من اہل بطالۃ

نمبر اول

ناظرین پر واضح ہو کہ مین اہل التشیع مین سے ایک سخت شیعہ تھا اور ہمیشہ اپنے وعظون مین بھی یہی بیان کرتا رہا اور منبرون پر چڑھکر مرثیہ خوانی کرتا رہتا تھا مثلًا لودیانہ ۔ پشاور ۔ لکھنؤ وغیرہ اور مین ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ جس آدمی کو مذہب حق کی تلاش ہو وہ شیعہ مذہب مین داخل ہو بجز شیعہ کے کہین حق نہین پائیگا مگر جب مین پنجاب مین سیاحت کرتا ہوا آیا تو مین نے سنا کہ ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ مین امام منتظر ہون اور مسیح موعود ہون مجھ اسکے دیکھنے کا شوق ہوا اس خیال سے مین قصبہ قادیان ضلع گورداسپور تک پہنچا مین نے خود اس کو دیکھا اور فرماتا تھا کہ جو شخص میرے پاس رہیگا وہ ضرور میری تائید مین نشان دیکھیگا مین تین ماہ تک سخت مخالفت کی حالت مین رہا اور اس عرصے مین نے کئی نشان دیکھے اور حقائق و معارف خوب مجھ پر کھلتے رہے تا آنکہ فضل الٰہی میرے شامل حال ہوتا گیا تو مین نے مذہب شیعہ سے توبہ نصوح کی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو سچے مومن اور پکے مسلم سمجھا اور رضی اللہ عنہ ورضوا کا مصداق یقین کیا غرض مین نے اس انسان کو امام منتظر سمجھ لیا اور اس کی بیعت کر لی اور مین قریبًا چار برس قادیان مین رہا اور میرا اب عرب جانے کا ارادہ ہے لیکن مین مناسب سمجھتا ہون کہ عرب جانے سے پیشتر اپنے یہان کے شیعہ بھائیون پر وہ حق جو مین نے دیکھا اور سمجھ لیا ہے اچھی طرح ظاہر کرون اور ان کو امام منتظر علیہ السلام کی طرف توجہ دلاؤن جسکا ظہور قادیان مین ہو چکا ہے اور جس کی انتظار مین صدیان گذر گئین اور مین رستہ پر ہر شہر مین چار یا پانچ دن تک قیام کرون گا اور بازار مین تمام شیعون کے سامنے بزبان عربی فارسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کی بابت بیان کرون گا کہ مین نے وہان جا کر بچشم خود کیا دیکھا اور کیسا خدا کی ہستی پر یقین ہوا اور جہان مین پہنچون گا وہان کے شہر والون کو یہ اطلاع دون گا کہ ہر شخص جو طالب حق ہے میرا وعظ سننے کے واسطے بازار مین تشریف لاوین ۔

المشتہر سید عبد الحی العربی الحویزی خادم المسیح الموعود والمہدی المسعود الساکن بلدۃ قادیان علیہ السلام

البدر (نمبر ۶)

منشی نبی بخش صاحب احمدی کلرک اکزمینر آفس لاہور ایک ایسے احمدی بھائی کے نام البدر جاری کرواتے ہین جو خود خریداری کی مقدرت نہین رکھتے خدا اس نصرت کی انکو جزائے خیر دیوے اور دیگر اہل وسعت احباب کو ایسی توفیق عطا کرے ۔

شیخ نور احمد صاحب افریقہ سے تشریف لا کر اپنے دو رشتہ دارون کے نام ۶ و ۶ ماہ کے واسطے البدر جاری کرواتے ہین ۔

میان محمد یمین صاحب داتہ سے ایک خریدار البدر دیتے ہین ۔

نوٹ ابھی تک بہت سے مقامات ایسے ہین جہان کے احباب کے نام اور پتہ ہمین معلوم نہین ہین ہم ان احباب کے بہت مشکور ہونگے جو انکے پتہ لکھکر ہمین روانہ کر دیوین کہ البدر ان کے پاس بطور نمونہ کے روانہ کیا جاوے

نقل خط میان احمد دین صاحب از گوجرانوالہ

مین آپکے اخبار کی اشاعت مختلف اور دور دور کے شہرون مین کرتا ہون اور بڑا میرا دل چاہتا ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام کے کلمات کی خریدار تمام دنیا ۔۔۔ ہو جاوے اور مین یہ بھی چاہتا ہون کہ کچھ نہین تو کم از کم پانچسو خریدار اکیلا آپ کو دون آپ مجھے اپنا مقروض سمجھین اور دعا کرین کہ مین آپ کا قرض باسانی اتار دون اور نیز دعا کرین کہ اللہ تعالےٰ مجھکو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دیوے آمین

عملی شکریہ

ناظرین پر واضح ہو کہ آج تک قریب ۳۰ خریدار کے میان احمد دین صاحب موصوف البدر کو دے چکے ہین خدا تعالیٰ ان کی آرزو کو پورا کرے اور ہر ایک کے دل مین نیکی اور راستی کی باتون کی قبولیت اور اشاعت کی ایسی ہی قدردانی والے جیسی کہ میان احمد دین صاحب موصوف نے اپنے خط مین ظاہر کی ہے دراصل ان ضرورتون کے محسوس کرنیکے واسطے بھی دل اور گردہ چاہیئے ورنہ ہر ایک کا یہ کام نہین ہے کہ اپنی ہمتون اور کوششون اور وجاہت تعلقات اخوت و قرابت کو ایسے کامون مین درف کرے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اوس سے انجام کار ایک بڑی بھاری قوم مستفید ہو سکے دراصل اس وقت **البدر** کو ایسے ایسے ہمدردون کی بڑی ضرورت ہے اور امید ہے کہ جہان خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے آجتک دو احباب کے دل مین اس ہمدردی کی روح پھونکی ہے وہ اورون مین بھی پھونک دیگا کیونکہ وہ **قادر** خدا ہے اور جب تک وہ اپنے بندون کو اپنے قادرانہ تصرفات نہ دکھاوے تو یقین کیسے ترقی کرے دوسرے مہربان ہمارے **میر محمد سعید صاحب** کنکی نزیل حیدرآباد دکن ہین جنہون نے آج تک ۲۰ خریدار بہم پہنچائے ہین ایسے ہمدردون کا پیدا ہو جانا ایک نعمت الٰہی ہے جسکا شکریہ ہم پر ضروری ہے اور البدر نمبر ۴ کے اول کالم مین جس عملی شکریہ کی ہم نے توفیق طلب کی تھی اس کی ایک راہ اللہ تعالےٰ نے کھول دی ہے اور میر [illegible] اسے اسطرح ادا کرتے ہین کہ اگر احمدیہ جماعت مین سے کوئی ایسے دو صاحب بھی ہین جو کچھ خرچ کر کے **البدر** کی خریداری کی مقدرت نہین رکھتے اور وہ مشتاق ہین کہ حضرۃ امام زمان کے کلمات طیبات انکے کان تک پہنچین تو وہ صرف ہمارے پاس تیرہ (۱۳) آنے یعنی سالانہ محصولڈاک روانہ کر دیوین تو ہم ایک سال تک پرچہ مفت ان کی خدمت مین پہنچاتے رہینگے مگر یاد رہے کہ وہ ایسے دو صاحب ہون جو ایک تو قادیان سے باہر رہتے ہون اور ان کے پاس کسی ذریعہ سے حضرت کے حالات نہ پہنچ سکتے ہون اور اگر میان **احمد دین صاحب** اور **میر محمد سعید صاحب** خود ایسے دو صاحب منتخب کر کے انکا مفصل پتہ روانہ کر دیوین اور منتخب شدہ صاحب محصولڈاک سالانہ روانہ کر دین تو ان کے نام جاری کر دینے مین ہماری عین خوشی ہے اور جو صاحب ایسی درخواست خود کرین تو ہمین اختیار ہوگا کہ ہم وہان کی جماعت سے دریافت کر لین

[illegible]

نظم از محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی مقیم دارالامان قادیان

۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء

کیا پوچھتے ہو بات جو دارالاماں میں ہے ۔ ہے اک حیات نو جو مسیح زماں میں ہے
ہم آپکے دم سے ہیں مئے زہد سے پر سرور ۔ کیا کیا خمار فیض سر بدگماں میں ہے
یاں آ کے ہیں عالم و جاہل کھچے ہوئے ۔ اعجاز و جذب ایسا کچھ انکے بیاں میں ہے
روح خدا ہی ہر رگ و ریشہ میں ہے دواں ۔ وحی الٰہ آپکی روح و رواں میں ہے
باقی نہیں ہے تیرا اثر فانی ضمیر میں ۔ حب خدا کا ولولہ اس نوجوان میں ہے
کشتی بنا کے لایا ہے یہ حق کی وحی سے ۔ زور ہوا حکم خدا بادباں میں ہے
زحمت نہیں ہے نام کو ہر حال میں ہے خوش ۔ رحمت جو اسکی خانۂ جنت نشاں میں ہے
آجائے اہل دل نہیں دل رہتے بغیر ۔ کیا دلربا ادا ہے جو اس دلستاں میں ہے
وہ جذب دل رحق ہے جو حق سے اسے ملا ۔ یہ معجزہ حضور کے ہر اک نشاں میں ہے
کسر صلیب قتل خنازیر سے ہے کام ۔ جو ہو رہی تو آپکی تیغ زباں میں ہے
اعلائے نام حق ہو شکست صلیب کو ۔ ہے یہ خوشی جو اسکے دل شادماں میں ہے
راہ خدا میں اسکی ہتھیلی پہ جان ہے ۔ ہر دم یہ فکر زندگی جاوداں میں ہے
دیں کے ہی غم میں خوش ہیں نہیں اور کوئی غم ۔ دنیا کی زندگی میں یہ دار الجناں میں ہے
لاکھوں ہی لیکے جاتے ہیں دنیا سے جی کو سیر ۔ برکت کچھ ایسی آپکے دستارخواں میں ہے
پانی کی طرح مال بہاتا ہے یہ مسیح ۔ قیصر کا عدل وداد و حکومت جہاں میں ہے
یہ معجزے ہیں اور یہ ہمارا مسیح ہے ۔ معنی کے جان پھونکتا جان جہاں میں ہے
رگڑی ہے ناک ہر کہیں لیکن کہاں نجات ۔ گر ہے کہیں پناہ اسی آستاں میں ہے
بال و پر ہما ہمایوں کو نوچ پھینک ۔ بس ہی اگر ہما تو اسی آشیاں میں ہے
دنیا میں چھا رہی ہے بلا کی سیاہ رات ۔ شور و بلائے عام بپا انس و جاں میں ہے
بیوجہ آسماں پہ چڑھایا مسیح کو ۔ کیوں ایسے ٹیڑھے قصے میں وہ آسماں میں ہے
کیوں ہو گئے ہیں گنگ یہ ملا کوئی بتائے ۔ آخر وہی زبان ہی انکے دہاں میں ہے
بنتی نہیں ہے بات سوا سب و شتم کے ۔ کہتے ہیں منہ کی ضعف دل ناتواں میں ہے
بس گالیوں کے تیر چلاتے ہیں دور سی ۔ کچھ زور علم و فن و ادب بھی کماں میں ہے
منہ پھٹ ایک شیخ جی شیخی بگھارتے ۔ ذلت کا جنکی تذکرہ ہر دو جہاں میں ہے
آخر کو انکی شیخی جھڑی کرکری ہوئی ۔ انکا برا نمونہ خواری جہاں میں ہے
نام انکا ہم نہ لیں گے یہاں تاڑ جائیے ۔ کچھ بھی تمیز گر ترد نکتہ داں میں ہے
جی چاہتا نہیں کہ بتائیں اتا پتا ۔ سچ پوچھتے ہو لطف اسی چیستاں میں ہے
طاعون کے نشان کو سمجھے نہ کمیل لوگ ۔ دیکھیں وہ چند نہ ہر اب سے یہ سانحہ
ملنے کی یہ نہیں ہے تباہی کئے بغیر ۔ سورت میں آج صورت سیل رواں میں ہے
چن چن کے منکروں کو یہ کہا ئیگی بیگماں ۔ لاریب مومنوں کی نجات اماں میں ہے
وہ متقی جو صدق سے ہیں اسکی راہ میں ۔ نزدیک ہو کے دور مگر قادیاں میں ہے
جسکا نہ کبر سے تھا دماغ آسمان پر ۔ دارالاماں میں پا کہو وہ آسماں میں ہے
اے گرگ طبع چھوڑ دی روباہ بازیاں ۔ تو وصلت خدا سے جو شیر ژیاں میں ہے
مل دم دبا کے بھاگ گر خیر ہے تری ۔ ایمان تیرا دیکھ لیا امتحان میں ہے
اس بیوفا میں ذرہ بھی بوئے وفا نہیں ۔ وعدہ وفا کرے ابھی عہد نشانہ میں ہے
حیران ہے حاضری کہ یہ کیوں آل بیگ کو ۔ کیا جانے وہ کہ وارث دین خاندان میں ہے
ختم ہو گئی کہ کرانوز پڑھے ایکر علی کا نام ۔ نام علی کا زور اگر کچھ بھی جاں میں ہے
رکھی ہوئی ہیں طاقتیں بالائے طاق سب ۔ وہی خدا کا بل ہے جو اس پہلواں میں ہے
اے پیر گولڑہ کسی ہمزاد کو بلا ۔ افسوں گری کا کچھ بھی اثر گر زباں میں ہے
پیران میفروش کی بھٹی کو دو جلا ۔ کیا خاک اب نشے میکدہ و دیگداں میں ہے
اک گھونٹ پی کہ حوض بریں کی خبر ملی ۔ ایسا اثر کچھ نہ سکی مئے ارغواں میں ہے
اعجاز احمدی کے مقابل ہو گر ظفر ۔ لاؤ نکالکر جو ورق جزو داں میں ہے
دیکھینگے کیا دکھائے طبیعت کی تیزیاں ۔ اصغر علی ادیب بھی اس منتخاں میں ہے
ہرگز نہیں کبھی نہیں ہوگا مقابلہ ۔ یہ زور کس نشان تیز یہ علی میں ہے
ثاقب نہیں ہے ثمن دنیا کا کچھ بیاں ۔ ثاقب متاع دین کیلئے دکاں میں ہے

مذکورہ بالا نظم جناب منشی محمد نواب خانصاحب نے مجمع احمدیان قادیان در مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء کے شام کے دربار میں سنائی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ منشی صاحب موصوف آئندہ بھی اپنے موزوں طبع سے البدر کے کالموں کو مزین فرماتے رہینگے۔

۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

خاکسار ایڈیٹر ایک شہادت کی ادائگی کے واسطے عدالت سیالکوٹ میں طلب کیا گیا تھا اور ۲۰ تاریخ سے ۲۶ تک وہ غیر حاضر تھا ان ایام کی ڈائری متفرق طور پر جو ملسکی وہ ہدیہ ناظرین ہے۔

پگٹ کے متعلق دعا و رویا و الہام فرمایا رات کو میں نے پگٹ کے متعلق دعا کی اور صبح بھی کی تب یہ دکھایا گیا کہ کسی نے مجھے چار پانچ کتابیں دی ہیں جن پر لکھا ہوا تھا **تسبیح تسبیح تسبیح** بعد اسکے الہام ہوا

الله شديد العقاب انهم لا يحسنون اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے اور یا آئندہ توبہ نکرینگے۔

اور یہ معنے بھی اسکے ہیں لا یومنون بالله اور یہ مطلب بھی اس سے کہ اس نے یہ کام اچھا نہیں کیا اللہ تعالےٰ پر یہ افترا اور منصوبہ باندھا اور الله شديد العقاب ظاہر کرتا ہے کہ اسکا انجام اچھا نہ ہوگا اور عذاب الٰہی میں گرفتار رہوگا حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعوےٰ کیا جاوے۔

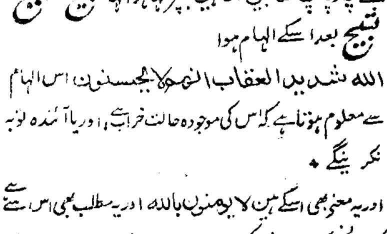

چکڑالوی چکڑالوی کے ذکر آنے پر معلوم ہوا کہ اس نے نماز میں بھی کچھ رد و بدل کی ہے التحیات اور درود شریف کو نکال دیا ہے اور بھی بعض تبدیلیاں کی ہیں حضرت اقدس نے چکڑالوی کے فتنے کو خدا تک قرار دیا اور آپ کی سنت اور حدیث اسلامی نے تقاضا کیا کہ اس کے متعلق ایک اشتہار بطور محاکمہ کے لکھا جاوے جس میں یہ دکھایا جاوے کہ مولوی محمد حسین نے ادہر اس نے افراط اور تفریط کی راہ اختیار کی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر رکھا ہے پھر آپ نے کتاب سنت اور حدیث کے متعلق وہی فرمایا جو بارہا الحکم میں درج ہو چکا ہے فرمایا نبی ہمیشہ دو چیزیں لیکر آتے ہیں کتاب اور سنت ایک خدا کا کلام ہوتا ہے اور دوسرے سنت یعنی اس پر عمل کرکے دکھا دیتے ہیں دنیا کے کام بھی بغیر اس کے نہیں چلسکتے بعض مسائل جو استاد بتاتا ہے پھر اس کو حل کرکے بھی دکھا دیتا ہے پس جیسی کلام اللہ یقینی ہے سنت بھی یقینی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر کھڑا کر رکھا ہے وہابیوں نے افراط کی قرآن پر حدیث کو قاضی ٹھیرایا اور قرآن کو اس کے آگے مستغیث کی طرح کھڑا کر دیا اور چکڑالوی نے تفریط کی کہ بالکل ہی حدیث کا انکار کر دیا اس سے فتنے کا اندیشہ ہے اس کی اصلاح ضروری ہے ہمکو خدا نے حکم ٹھیرایا ہے اس لئے ہم ایک اشتہار کے ذریعہ اس غلطی کو ظاہر کرینگے اور مضمون پیچھے لکھیں گے اول خوش بعد درویش جس راہ پر خدا تعالےٰ نے ہمکو چلایا ہے اس پر اگر غور کی جاوے تو ایک لذت آتی ہے قرآن شریف نے کیا ٹھیک فیصلہ فرمایا ہے **فبای حدیث بعدہ** یومنون اور دوسری جگہ فرمایا فبای حدیث بعد الله و آیاته یومنون یہ ایک قسم کی پیشگوئی ہے جو ان وہابیوں کے متعلق ہے اور سنت کی نفی کرنے والوں کے لئے فرمایا ان کنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله (الحکم)

مغرب اور عشا کے وقت حضرت اقدس بوجہ علالت طبع تشریف نہ لا سکے

۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی اول نماز سے پیشتر آتے ہی شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور سے مخاطب ہو کر ان سے انکے سفر کے حالات اور عزم سفر دریافت فرمایا اور کہا کہ کل جب آپ آئے تو میں بیمار تھا پھر نماز کے بعد حضرۃ اقدس نے مجلس و ماہی اور راستہ کی تکالیف وغیرہ کی نسبت شیخ صاحب موصوف سے حالات دریافت فرماتے رہے

اسکے بعد **مسٹر پگٹ** کی نسبت آپنے شیخ صاحب سے استفسار فرمایا کہ آپ اُس سے ملنے گئے تھے شیخ صاحب موصوف نے عرض کی کہ میرے روانہ ہونے سے ایکدن پیشتر مجھے خط ملا تھا میں اسی روز اپنے دو دوستوں سمیت اسکے مکان پر گیا پہلے ایک عورت آئی اوسکو ہم نے اپنا ایڈرس دیا وہ اندر چلی گئی تو لوڑھا آیا اور ہر چند اسے تاکید کی کہ ہم پگٹ سے ملنا چاہتے ہیں مگر بار بار یہی جواب ملا کہ اس وقت مسٹر ہملٹن ملسکتا ہے پھر جب ہملٹن کا حال اس لوڑھے سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آخر کار آسمانی پگٹ ہی رہ جاوے گا اور پھر اور ذکر اذکار ہوتے رہے اور ۸ بجے کے قریب حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

ضمیمہ نزول المسیح

بقیہ مضمون اعجاز احمدی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

وہ نشان جو انکو دکہائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکہائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو انپر پتھر نہ برستے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے خدا کے نشانوں کی تکذیب سہل نہیں اور کبھی زمانہ میں اسکا انجام اچھا نہیں ہوا تو کیا اب اچھا ہو جائے گا مگر اس زمانہ میں دہریت پھیل گئی اور دل سخت ہو گئے اور نہیں ڈرتے ہیں ان لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں یہ لوگ اس اندھے سے مشابہ ہیں جو آفتاب کے وجود سے انکار کرتا ہے اور اپنے اندہا پن سے متنبہ نہیں ہوتا یہ لوگ ان یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہیں جو صدہا خدا کی تائیدیں اور معجزات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے نہیں دیکھتے اور احد کی لڑائی اور حدیبیہ کے قصہ کو پیش کرتے ہیں اور حضرۃ عیسٰی کی نسبت بھی یہودیوں کا یہی حال ہے ۔

حال میں ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اس وقت موجود ہے گویا وہ محمد حسین یا ثناء اللہ کی تالیف ہے وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اس شخص یعنی عیسٰی سے ایک معجزہ بھی ظہور میں نہیں آیا اور نہ کوئی پیشگوئی اسکی سچی نکلی ۔ وہ کہتا تھا کہ داؤد کا تخت مجھے ملے گا کہاں ملا وہ کہتا تھا کہ بارہ حواری بہشت میں بارہ تخت پائینگے کہاں بارہ کو وہ تخت ملے یہودا اسکریوطی تیس روپیہ لے کر اس سے برگشتہ ہو گیا اور حواریوں میں سے کاٹا گیا اور پطرس نے تین مرتبہ اسپر لعنت بھیجی کیا وہ تخت کے لائق رہا ۔ اور نیز کہتا تھا کہ اس زمانے کے لوگ ہنوز نہیں مرینگے کہ میں واپس آجاؤنگا کہاں واپس آیا اور پھر یہ یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے جھوٹا ہونے پر یہی کافی ہے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ میں ہمیں خبر دی گئی ہے کہ سچا مسیح جو یہودیوں میں آنیوالا تھا وہ ہرگز نہیں آئیگا جب تک الیاس نبی دوبارہ دنیا میں نہ آجائے پس کہاں الیاس آسمان سے نازل ہوا اور پھر اس جگہ بہت شور مچاتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملاکی نبی کی کتاب میں پیشگوئی تو یہ تھی کہ خود الیاس اس دنیا میں دوبارہ آئیگا اور یہ شخص یوحنا کو (جو مسلمانوں میں یحیٰی کے نام سے مشہور ہے) الیاس بتاتا ہے گویا اسکا مثیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمیں مثیل کی خبر نہیں دی اس نے تو صاف فرمایا تھا کہ خود الیاس دوبارہ آجائے گا اور ہم قیامت کو اگر پوچھے بھی جائیں تو یہی کتاب خدا کے سامنے پیش کر دینگے کہ تو نے کہاں لکھا تھا کہ مثیل الیاس قبل مسیح موعود بھیجا جائیگا اور ان تحریرات کے بعد حضرت مسیح کی نسبت سخت بدزبانی کرتا ہے کتاب موجود ہے جو چاہے دیکھ لے ۔

اب بتاؤ کہ اس یہودی اور مولوی محمد حسین اور میاں ثناء اللہ کے دل باہم متشابہ ہیں یا نہیں میری کسی پیشگوئی کے خلاف ہونے کی نسبت کس قدر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہیں نکلی بلکہ تمام پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہوگئیں شرطی پیشگوئیاں شرط کیموافق پوری ہوئیں اور ہونگی اور جو پیشگوئیاں بغیر شرط کے ہیں جیسا کہ لیکھرام کی نسبت پیشگوئی وہ اسیطرح پوری ہوگئیں یہ تو میری پیشگوئیوں کی واقعی حقیقت ہے ۔ مگر جو اس یہودی فاضل نے حضرۃ عیسٰی علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کئے ہیں بلکہ وہ ایسے سخت ہیں کہ ان کا تو ہمیں بھی جواب نہیں آتا اور اگر مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین یا کوئی پادری صاحبوں میں سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اسکے حوالے کرینگے خدا کے پیشگوئی کا یہ حال اسے تو ہمیں بھی تعجب ہے ایسی پیشگوئیوں پر تو نسخ بھی جاری نہیں ہو سکتا تا یہ خیال کیا جائے کہ وہ منسوخ ہوگئیں تھیں ۔ ہاں وعید کی پیشگوئیاں جیسا کہ آتھم کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی ایسی پیشگوئیاں ہیں جن کی قرآن اور توریت کے رو سے تاخیر بھی ہو سکتی ہے اور ان کا التوا انکے کذب کو مستلزم نہیں کیونکہ خدا اپنے وعید کے روکنے پر اختیار رکھتا ہے جیسا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا یہی عقیدہ ہے کیونکہ یونس نبی کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تھی اسکے ساتھ کوئی شرط توبہ وغیرہ کی نہیں تب بھی عذاب ٹل گیا اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہیں کہہ سکتا کہ یونس جھوٹا تھا ۔ دیکھو کتاب یونہ نبی اور درمنثور ۔

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جن کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر ان کے دلمیں تقوے ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نکرتے جنمیں دوسرے نبی شریک غالب ہیں اور پھر تعجب یہ کہ ہزارہا پیشگوئیاں جو عین صفائی سے پوری ہوگئیں نظر نہیں لاتے اور اگر کوئی پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھ میں نہ آوے تو بار بار اسکو پیش کرتے ہیں کیا یہ ایمانداری ہے اگر ان کو طلب حق ہوتی تو انکے لئے طریقہ تصفیہ آسان تھا کہ وہ خود قادیان آتے اور میں انکی آمد و رفت کا خرچ بھی دیدیتا اور بطور مہمانوں کے ان کو رکھتا تب وہ دل کھولکر اپنی تسلی کر لیتے دور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اس کا سبب ہو سکتا ہے ۔

اسیطرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانسو کے قریب حضرۃ مسیح سے مرتد ہو گئے تھے کہ اس شخص کی پیشگوئیاں صحیح نہیں نکلیں اور دراصل یہودا اسکریوطی کے مرتد ہونے کا بھی یہی سبب تھا کہ علاوہ ہتیار بھی خریدے گئے تھے مگر سب بات کچی ہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہودا بیزار ہو کر مرتد ہو گیا مسیح کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ بے ایمان ہو جائیگا اور خواہ نخواہ اسکے لئے بھی بہشتی تخت کا وعدہ کیا ایسا ہی بعض مخالفوں نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور سفر طول طویل دلالت کرتا تھا کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تھا کہ ان کو کعبہ کے طواف کے لئے اجازت دیجائیگی جیسا کہ پیشگوئی تھی اس پر بعض بدبخت مرتد ہو گئے اور حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا میں رہے اور آخر اس لغزش کی معافی کیلئے کئی اعمال نیک بجالائے جیسا کہ ان کے قول سے ظاہر ہے یہ نمونے بدبختوں کے لئے موجود ہیں مگر پھر بھی اس وقت کے نادان مخالف بدبختی ہی کیطرف دوڑتے ہیں اور شقاوت سر پر سوار ہے باز نہیں آتے کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعوی کرنیسے پہلے براہین احمدیہ میں عیسے علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے اے نادانو اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعوی ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجہایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسٰی فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھولدی تو میں اس عقیدہ سے باز گیا میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسی رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کہلے کہلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹہرایا

گیا تہا مگر پہر بہی مین نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ مین لکھدیا پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجہے مسیح موعود بنا تی ہتی مگر مین نے اس رسمی عقیدہ کو براہین مین لکہدیا مین خود تعجب کرتا ہون کہ مین نے باوجود کہلی کہلی وحی کے جو براہین احمدیہ مین مجہے مسیح موعود بناتی ہتی کیونکر اس کتاب مین یہ رسمی عقیدہ لکہ دیا +

پہر مین قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجہے بڑی شد و مد سے براہین مین مسیح موعود قرار دیا ہے اور حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کہولدی جائے تب تواتر سے اس بارہ مین الہامات شروع ہوئے کہ **تو ہی مسیح موعود ہے** +

پس جب اس بارہ مین **انتہا تک** خدا کی وحی پہنچی اور مجہے حکم ہوا **فاصدع بما تؤمر** یعنی جو تجہے حکم ہوتا ہے وہ کہول کر لوگون کو سنا دے اور بہت سے نشان مجہے دیئے گئے اور میرے دل مین روز روشن کیطرح یقین بٹہا دیا گیا تب مین نے یہ پیغام لوگون کو سنا دیا یہ خدا کی حکمت عملی میری سچائی کی ایک دلیل ہتی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تہا اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ اس کی جڑ ہوتی تو مین براہین احمدیہ کے وقت ہی یہ دعوٰے کرتا کہ مین مسیح موعود ہون مگر خدا نے میری نظر کو پہیر دیا مین براہین کی اس وحی کو نہ سمجہ سکا کہ وہ مجہے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی ہتی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل ہتی ورنہ میرے مخالف مجہے بتا دین کہ مین نے باوجودیکہ براہین احمدیہ مین مسیح موعود بنایا گیا تہا بارہ برس تک یہ دعوٰی کیون نکیا اور کیون براہین مین خدا کی وحی کے مخالف لکہدیا گیا یہ امر قابل غور تہا جو ظہور مین آیا کیا یہ طریق بے ایمانی نہین کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہین جہان مین نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہین کرتے کہ اسی براہین احمدیہ مین مسیح موعود ہونے **کا دعوٰی** بہی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ مین پہلے سے طیار کر رکہا ہے ایک دشمن بہی گواہی دے سکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت مین اس سے بے خبر تہا کہ مین مسیح موعود ہون تبہی تو مین نے اسوقت یہ دعوی نہ کیا پس وہ الہامات جو میری بیخبری کے زمانے مین مجہے مسیح موعود قرار دیتے ہین ان کی نسبت کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا افترا ہین کیونکہ اگر وہ میرا افترا ہوتے تو مین اسی براہین مین اُس سے فائدہ اُٹہاتا اور اپنا دعوے پیش کرتا اور کیونکر ممکن تہا کہ مین اسی براہین مین یہ بہی لکہہ دیتا کہ عیسٰی علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا ان دونون متناقض مضمونون کا ایک ہی کتاب مین جمع ہونا اور **میرا اس وقت مسیح موعود کا دعوی نہ کرنا ایک منصف جج** کو اس رائے کو ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کیطرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے مین براہین احمدیہ مین موجود ہتی اس لئے مین نے ان دو متناقض باتون کو براہین مین جمع کر دیا +

اگر براہین احمدیہ مین فقط یہ ذکر ہوتا کہ وہی عیسٰی علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچہ ذکر نہ ہوتا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ اٹہا سکتا تہا کہ براہین احمدیہ سے بارہ برس بعد کیون اس پہلے عقیدہ کو چہوڑ دیا گیا گویا ایسا کہنا بہی فضول تہا کیونکہ انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ وار ہوتے ہین اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہین ہو سکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دہوکا پیش جا سکتا تہا مگر اب تو ایسے بیہودہ اعتراض کو قدم رکہنے کی جگہ نہین کیونکہ اسی براہین احمدیہ مین اظہار دعوی سے بارہ برس پہلے جابجا مجہے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے آگے میری سچائی کے لئے یہ نہایت صاف دلیل ہے

غرض براہین احمدیہ مین حضرت عیسٰی کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اس وقت دہوکا دیسکتا تہا جبکہ براہین احمدیہ مین میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچہ ذکر نہ ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تہا کہ لودیانہ کے مولویون محمد اور عبدالعزیز اور عبداللہ نے اسی زمانہ مین اعتراض کیا تہا کہ یہ شخص اپنا نام **عیسٰی** رکہتا ہے اور عیسٰی کی نسبت جسقدر پیشگوئیان ہین وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب مولوی محمد حسین نے اپنے **ریویو** مین دیا تہا کہ یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ اسی براہین مین حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا اقرار بہی تو موجود ہے +

پس مین خدا کی حکمت عملیون پر قربان ہون کہ کیسے لطیف طور سے پہلے سے میری بریت کا سامان براہین مین تیار کر رکہا۔ اگر براہین احمدیہ مین حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا کچہ بہی ذکر نہ ہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہوتا تو وہ شور جو سالہا سال بعد پڑا اور تکفیر کے فتوے طیار ہوئے یہ شور اسی وقت پڑ جاتا اور اگر براہین مین صرف حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہوتا اور میرے مسیح موعود ہونے کے الہامات اسمین مذکور نہ ہوتے تو جاہلون کے ہاتہ مین ایک حجت آجاتی کہ براہین مین تو حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا اقرار تہا اور پہر بارہ برس بعد اس آمد سے انکار کیون کیا گیا مگر ایکطرف وحی الٰہی کا براہین مین مجہے مسیح موعود قرار دینا اور ایکطرف اسکے برخلاف میرے قلم سے رسمی عقیدہ کے طور پر آمد ثانی مسیح کا ہونا یہ ایسا امر ہے کہ عقلمند اس سے سمجہ سکتا ہے کہ یہ خاص خدا کی حکمت عملی ہے۔ غرض خدا کی حکمت عملی نے مجہے اس غلطی کا مرتکب کر کے کہ مین نے عیسٰی کی آمد ثانی کا اسی کتاب مین ذکر کر دیا جہان میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر تہا میری سادگی اور عدم افترا کو ظاہر کر دیا ورنہ کیا شک تہا کہ وہ سب الہامات جو براہین احمدیہ مین مندرج ہین جو مجہے مسیح موعود بناتے ہین وہ تمام افترا پر محمول ہوتے۔ اور یہ بات تو کوئی عقل سلیم قبول نہین کریگی جو دعوے مسیح موعود ہونے کا براہین احمدیہ سے بارہ سال بعد پیش کیا گیا اسکا منصوبہ اتنی مدت پہلے بنا رکہا تہا۔ غرض اسی کتاب مین جسمین میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہے حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا بہی ذکر ہونا یہی میری سادگی اور عدم افترا پر **ایک زندہ گواہ ہے** +

افسوس کہ ہمارے مخالفون کی کچہہ ایسی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہر بات کی ایک ٹانگ لے لیتے ہین اور دوسری چہوڑ دیتے ہین آتہم عیسائی کے ذکر کے وقت **شرط** کا نام نہیں لیتے اور اس کا پیشگوئی کے مطابق مرجانا اور داخل قبر ہوجانا جو پہلے سے بیان کیا گیا تہا زبان پر نہین لاتے اور جن واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ آتہم نے آنحضرۃ صلعم کو دجال کہنے سے رجوع کیا ان واقعات کا نام نہین لیتے کیا مجال کہ ان واقعات کی طرف اشارہ بہی کرین سب کہا جاتے ہین اور جب احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہین تو ہرگز لوگون کو نہین بتلاتے کہ ایک حصہ اس پیشگوئی کا میعاد کے اندر پورا ہو چکا ہے یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا اور دوسرا حصہ قابل انتظار ہے اور یہ بہی نہین بتلاتے کہ پیشگوئی وعید کے متعلق اور نیز شرطی ہتی جیسا کہ الہام **توبی توبی فان البلاء علٰی عقبک** سے ظاہر ہوتا ہے جو کئی دفعہ شائع ہو چکا تہا اور ظاہر ہے کہ ایسی موت کے بعد جو احمد بیگ کی موت تہی **خوف** دامنگیر ہونا ایک طبعی امر تہا پس اسی خوف سے دوسرے حصے کے پورے ہونے مین تاخیر ہو گئی جیسا کہ وعید کی پیشگوئیون مین عادت اللہ ہے مگر یہ بداندیش مخالف ان امور کا کبہی ذکر بہی نہین کرتے اور یہودیون کی طرح اصل صورت حال کو مسخ کر کے ایسے طور سے تقریر کرتے ہین جس سے جاہلون کے دلون مین شبہات ڈالدین بلکہ ان لوگون نے تو یہودیون کے بہی کان کاٹے کیونکہ یہ لوگ تو بات بات مین افترا سے کام لیتے ہین جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے موضع مُد کی بحث مین یہی کارروائی کی اور دہوکا دیکر کہا کہ دیکہو اس شخص نے اپنی ایک پیشگوئی مین لکہا تہا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد مین لڑکا پیدا ہوکر مر گیا اور پیشگوئی جہوٹی نکلی + (باقی آئندہ)

اب ان بہلے مانسون کوئی پوچھے کہ اگر تمہارے بیان مین کوئی بے ایمانی اور جہوٹ نہین تو تم وہ الہام شائع کردہ پیش کرو جسمین خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور اسکے دفعہ لڑکا پیدا ہوگا یا یہ خبر دیتا ہو کہ لڑکی کے بعد پیدا ہونیوالا وہی موعود لڑکا ہے نہ اور کوئی اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی ہے تو ہمارا خیال کیا چیز ہے جب تک کہلی کہلی وحی الہی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے خیال سے یہ گمان کیا تہا کہ یمامہ کی طرف میری ہجرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نکلا اور آخر مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی۔ اور اگر پیشگوئی مین یہ ضرور تہا کہ پہلے ہی حمل سے وہ لڑکا پیدا ہوگا تو وحی الہی مین یہ الفاظ ہونے چاہئے تھے مگر کیا کوئی دکہلا سکتا ہے کہ وحی مین کوئی لفظ تہا دیکہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بنی اسرائیل کے کئی نبیون نے پیشگوئیان کی تہین کہ وہ پیدا ہوگا مگر بہت سے نبیون کے آنے کے بعد سبکے آخر مین آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے اب کیا کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ ان نبیون کی پیشگوئیان جہوٹی نکلین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ کے بعد پورے دو ہزار برس گذرنے کے بعد پیدا ہوئے حالانکہ توریت کی پیشگوئی کی رو سے یہودی خیال کرتے تھے کہ وہ نبی جلد پیدا ہو جائیگا۔ اور ایسا نہوا بلکہ درمیان مین کئی نبی آئے۔ پس ایسے اعتراض یا تو دیوانہ کرتا ہے اور یا نہایت درجہ کا خبیث انسان جسکو خدا کا خوف نہین ✦

یہ باتین مولوی ثناء اللہ نے مقام مُد کے مباحثہ مین پیش کی تہین ان باتون سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہان تک ان مولوی صاحبون کی نوبت پہنچ گئی ہے وہ جوش تعصب سے منہاج نبوۃ کو اور اُس معیار کو جو نبیون کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیش نظر نہین رکھتے اور ہر ایک اعتراض ان کا سراسر جہوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہین تو قادیان مین آکر کسی پیشگوئی کو جہوٹا تو ثابت کرین اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ لیکن اس تفتیش کیوقت منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے ٹہراوین مین یقیناً کہتا ہون کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیان انکے نزدیک صحیح نہین تو انکو تمام انبیا علیہم السلام سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر اُن کی موت کفر پر ہوگی ✦

افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہین ڈرتے۔ انبار در انبار ان کے دامن مین جہوٹ کی نجاست ہے عیسائیون اور یہودیون کی پیروی کرتے ہین عیسائی کہا کرتے تھے کہ آنحضرتؐ کے لئے قرآن شریف مین فتح کی پیشگوئی کی گئی تھی تو آپ نے جنگین کیون کین اور دشمنون کو حیلون تدبیرون سے قتل کیون کیا آج اسی قسم کے اعتراض یہ لوگ پیش کر رہے ہین مثلاً کہتے ہین کہ احمد بیگ کی لڑکی کے لئے انکو قلوب کی تالیف کے لئے حیلون سے کیون کوشش کیگئی اور کیون احمد بیگ کی طرف ایسے خط لکھے گئے مگر افسوس کہ یہ دونون یعنی عیسائی اور یہود یہ نہین سمجھتے کہ پیشگوئیون مین جائز کوشش کو حرام نہین کیا گیا جس شخص کو خدا یہ خبر دے کہ فلان بیمار اچہا ہو جائیگا اس کو منع نہین ہے کہ وہ دعا بھی کرے کیونکہ شاید دوا کے ذریعے سے اچہا ہونا مقدر ہو غرض ایسی کوشش کرنا نہ عیسائیون اور یہودیون کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام مین مولوی ثناء اللہ نے اسی مُد کے مباحثہ مین یہ اعتراض بھی پیش کیا ہے کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد حسین اور جعفر زٹلی اور انکے دوسرے رفیق کی نسبت کی گئی تھی وہ پوری نہین ہوئی اگر یہ لوگ ایسے اعتراض کرتے تو پہر یہود سے مشابہت کیونکر ہوتی میرے نزدیک ضروری تہا کہ ایسے اعتراض ہوتے اے بہلے مانس جس حالت مین اسی مقدمہ کے اثناء مین مولوی محمد حسین کی وہ تحریر پکڑی گئی جو فتوی تکفیر کے مخالف ہے تو کیا ایک عالمانہ حیثیت کی نظر سے اس کی ذلت اور رسوائی نہین ہوئی یعنی میرے مقابل تو اُس نے اشاعۃ السنہ مین مہدی موعود کا انکار کفر قرار دیا اور شور مچایا کہ یہ شخص اسلام کے عقیدہ مسلمہ کیمخالف ہے اور حق یہی ہے کہ مہدی موعود آنا ہوگا اور مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور پہر گورنمنٹ کے خوش کرنے کے لئے مہدی کا انکار کر دیا وہ رسالہ اُس کا پکڑا گیا اور اسی کے ہاتہون کلی کفر کا فتوی بھی لگایا گیا اب کہو اس منافقانہ کارروائی سے اُس کی عزت ہوئی یا ذلت۔ ذلت صرف اسیکا نام نہین کہ بر سر بازار کسی کے سر پر جوتے پڑین بلکہ جو شخص مولوی اور متقی ہونے کا دعوی کرتا ہے اس کا منافقانہ چلن اگر ثابت ہو جائے تو اس سے بڑہکر اس کی کوئی ذلت نہین منافق سے ذلیل تر اور کوئی نہین ہوتا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یہ کس قدر سیاہی کا ٹیکا ہے کہ لوگون کے سامنے بیان کرنا کہ مہدی کا آنا حق ہے اور انکار کفر ہے اور خوب لڑائیان ہونگی اور گورنمنٹ کو خوش کرنیکیلئے یہ کہنا کہ یہ سب جہوٹ ہے اگر اب بھی ذلت نہین ہوئی تو ہمین اقرار کرنا پڑیگا کہ آپ لوگون کی عزتین ایک ریختہ کی عمارت سے بھی زیادہ پکی ہین کہ کسی بدچلنی سے انمین فرق نہین آتا۔ رہی عزت جعفر زٹلی کی پس ان لوگون کا کوئی مستقل وجود نہین یہ سب مولوی محمد حسین کے سایہ ہین وہ ان کا ایڈوکیٹ جو ہوا جبکہ آنکے ایڈوکیٹ کی ذلت ثابت ہوگئی تو کیا ان کی ذلت پیچہے رہ گئی سایہ ہمیشہ اصل کا تابع ہوتا ہے جبکہ اصل درخت ہی گر پڑا تو سایہ کیونکر کہڑا رہ سکتا ہے ابھی اگر کسیکو شک ہو تو دونون بیان مولوی محمد حسین کے میرے پاس موجود ہین ایک بیان تو قوم کے خوش کرنیکیلئے اور دوسرا بیان گورنمنٹ کے خوش کرنیکیلئے وہ دونون بچشم خود دیکہہ لے اور پہر آپ انصاف کرے کہ مولوی کہلا کر اور موحدون کا ایڈوکیٹ بنکر یہ منافقانہ کارروائی۔ کیا یہ موجب عزت ہے یا ذلت ✦

ہم نے تو اس زمانے مین یہود دیکہ لئے اور ہم ایمان لائے کہ آیت غیر المغضوب علیہم اسی بات کی طرف اشارہ کر رہی تہی کہ اس قوم مین بھی مغضوب علیہم ضرور پیدا ہونگے سو ہو گئے اور پیشگوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوگئی مگر کیا امت کہ ایسی ہی بدقسمت ہو کہ انکی تقدیر مین یہود بننا ہی لکہا تہا اس محل کو ہم خدائے کریم کی طرف ہرگز کبھی منسوب نہین کر سکتے کہ یہود مردود بننے کے لئے تو یہ امت اور مسیح اسرائیلی آوے ایسی کارروائی سے تو اس امت کی ناک کٹتی ہے اور اس خطاب کے لائق نہین رہتی کہ اسکو امت مرحومہ کہا جاوے پس اس امت کا یہود بننا جیسا کہ آیت غیر المغضوب علیہم سے سمجہا جاتا ہے ایسا تکو چاہتا ہے کہ جو یہود مغضوب علیہم کے مقابل مسیح آیا تہا اسکا مثیل بھی اسی امت مین سے آوے اسی کی طرف تو اس آیت کا اشارہ ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم افسوس کہ وہ حدیث بھی اسی زمانہ مین پوری ہوئی جسمین لکہا تہا کہ مسیح کے زمانے کے علماء ان سب لوگون سے بدتر ہون گے جو زمین پر رہتے ہونگے اور پہلے یہودیون پر ہم کیا افسوس کرین وہ تو اعتراض کے وقت کتاب اللہ کو پیش کرتے تھے گو معنے نہین سمجہتے تھے مگر یہ لوگ صرف من گہڑت باتین پیش کرتے ہین اور یہود تو حضرۃ عیسیٰ کے معاملہ مین اور ان کی پیشگوئیون کے بارے مین ایسے قوی اعتراض رکہتے ہین کہ ہم بھی ان کا جواب دینے مین حیران ہین بغیر اس کے کہ یہ کہدین کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہین یہ احسان قرآن کا انپر ہے کہ انکو بھی نبیون کے دفتر مین لکہدیا اسیوجہ سے ہم ان پر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہین اور برگزیدہ ہین اور ان تہمتون سے معصوم ہین جو انپر اور انکی مان پر لگائی گئی ہین قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑی تہمتین انپر دو تہین ✦

(۱) ایک یہ کہ انکی پیدائش نعوذ باللہ لعنتی ہے یعنی وہ ناجائز طور سے پیدا ہوئے

(۲) دوسری یہ کہ اُن کی موت بھی لعنتی ہے کیونکہ وہ صلیب کے ذریعے سے مرے ہین اور توریت مین لکہا تہا کہ جو ولد الزنا ہو وہ ملعون ہے وہ ہرگز بہشت مین داخل نہ ہوگا اور اسکا خدا کی طرف رفع نہین ہوگا اور ایسا ہی یہ بھی لکہا تہا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے یعنی جس کی صلیب کے ذریعے سے موت ہو وہ بھی لعنتی ہے اور اس کا بھی خدا کی طرف رفع نہین ہوگا یہ دونون اعتراض بڑے سخت تھے خدا نے قرآن شریف مین ان دونون اعتراضات کا ایک ہی جگہ جواب دیا ہے اور وہ یہ ہے

وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ و لکن

شُبِّہَ لَھُمْ (الجزو ۶ سورہ نساء) اس آیت مین دونون جملون کا جواب ہے اور خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نا تو عیسٰی کی ناجائز ولادت ہے اور نہ وہ صلیب پر مرا بلکہ دہوکہ سے سمجھ لیا گیا کہ مر گیا ہے اس لئے وہ مقبول ہے اور اسکا بیلیون کی طرح رفع ہو گیا ہے اب کہان ہین وہ مولوی جو آسمان پر حضرۃ عیسٰی کا جسم پہنچاتے ہین یہان تک تو سب جھگڑا ان کی روح کے متعلق تہا جسم سے اسکو کچھ علاقہ نہیں ✦

غرض قرآن شریف نے حضرۃ مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیون پر یہود کے سخت اعتراض ہین جو ہم کسیطرح انکو دفع نہین کرسکتے صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہین عیسائی تو ان کی خدائی کو رو تے ہین مگر یہان نبوۃ بھی انکی ثابت نہین ہو سکتی ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائین کہ حضرۃ عیسٰی علیہ السلام کی تین پیشگوئیان صاف طور پر جھوٹی نکلین اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے ان لوگون پر واویلا ہے جو سرے معاملہ مین مسیح کو جھوٹ بنا رہے ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی وہ شخص لوگون کے سامنے شرمندہ نہین ہو گا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے مین ان نادانون کو کیا کہون اور کیونکر ان کے دل مین سچائی کی محبت ڈالدون جو نقالون کی طرح پہرتے ہین اور ٹھٹھا اور ہنسی انکا کام ہے اور مسخری ان کا شیوہ ہے صدہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہین مگر انکے نزدیک ابتک کوئی نشان ظاہر نہین ہوا مین نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر مین نے دیکھی ہے جسمین وہ درخواست کرتا ہے کہ مین اسطور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہون کہ فریقین یعنی مین اور وہ یہ دعا کرین کہ جو شخص ہم دونون مین سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی مین ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب طیار کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہین مقاصد پر مشتمل ہو سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہشین دل سے ظاہر کی ہین نفاق کے طور پر نہین تو اسسے بہتر کیا ہے اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانہ مین بہت ہی احسان کرینگے کہ مرد میدان بنکر ان دونون ذریعون سے حق و باطل کا فیصلہ کر لینگے یہ تو انہون نے اچھی تجویز نکالی اب اسپر قائم رہین تو بات ہے ✦

اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگون کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائیگا لیکن ہم موت کے مباہلہ مین اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہین کرسکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمین مانع ہے ہان مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفون کو منع نہین کہ ایسے چیلنج سے ہمین جواب دینے کے لئے مجبور کرین خواہ وہ مولوی ثناء اللہ ہون یا کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر مین سے اور اپنی جماعت مین عزۃ رکھتا ہو جس کے بارہ مین کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادۃ ثبت کر دین اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہین پس ہمین اس سے کوئی انکار نہین کہ وہ ایسا چیلنج دین بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹہرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہین گے کہ ایسی موتون سے فریقین محفوظ رہین صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا اور یاد رہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی جو لیکھرام کے متعلق تھی اس مین خدا نے یہی ظاہر کیا تہا کہ وہ قتل کے ذریعے سے مریگا اور ایسا ہی شائع کیا گیا اور مین خیال کرتا ہون کہ اسکے قتل کئے جانے کا بھید یہ تہا کہ اس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیون کی نسبت اختیار کی اور خدا نے دیکھا کہ اس کی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اسنے گالیان دینے مین کسی نبی کو باقی نہ چھوڑا پس آخر وہی زبان کی چھری متمثل ہو کر اس پر پڑی اور عظیم الشان نشان تہا اور زمین پر یہ بڑا گناہ کیا گیا کہ ایسی چمکدار پیشگوئیون سے دنیا کے لوگون نے انکار کر دیا ✦

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد و تنگ ہون تو صرف تحریری خط کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو چاہیئے کہ ایک چھپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کرین کہ اس شخص کو (اور اس جگہ میرا نام بتصریح لکھین) مین کذاب اور دجال اور کافر سمجھتا ہون اور جو کچھ یہ شخص مسیح موعود ہونے اور صاحب الہام اور وحی ہونے کا دعوی کرتا ہے اس دعوے کا مین جھوٹا ہونا یقین رکھتا ہون اور اے خدا مین تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ اگر یہ میرا عقیدہ صحیح نہین ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہے اور فی الواقع عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے ہین تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے اور اگر مین اس عقیدہ مین صادق ہون اور یہ شخص درحقیقت دجال بے ایمان کافر مرتد ہے اور حضرۃ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہین جو کسی نامعلوم وقت مین پھر آئینگے تو اس شخص کو ہلاک کر تا فتنہ اور تفرقہ دور ہو اور اسلام کو ایک دجال اور مغوی اور مضل سے ضرر نہ پہنچے آمین ثم آمین

پہلے اس سے اسی قسم کا مباہلہ کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ مین مولوی غلام دستگیر قصوری بھی کر چکے ہین اور اس کے بعد تھوڑے دنون مین ہی میری زندگی مین ہی قبر مین داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہین تو بذات خود آزما لین ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود بھی اس کے لئے مستعدی ظاہر کرتے ہین ✦

یہ چیلنج جو درحقیقت ایک مباہلہ کا مضمون ہے اس کو لفظ بلفظ جو نمونہ مذکورہ کے مطابق ہو لکھنا ہوگا جو اوپر مین نے لکھدیا ہے ایک لفظ کم یا زیادہ نہ کرنا ہوگا اور اگر کوئی خاص تبدیلی منظور ہو تو پرائیوٹ خطوط کے ذریعہ سے اس کا تصفیہ کرنا ہوگا اور پھر ایسے اشتہار مباہلہ پر کم سے کم پچاس معزز آدمیون کے دستخط ثبت ہونے چاہیئے اور کم سے کم اس مضمون کا سات سو اشتہار ملک مین شائع ہونا چاہیئے اور بیس اشتہار بذریعہ رجسٹری مجھے بھی بھیجدین ✦

مجھے کچھ ضرورت نہین کہ مین مباہلہ کے لئے چیلنج کرون ان کا اپنا مباہلہ جس کے لئے انہون نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے کیونکہ خدا تعالے نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے جس کی تالیف پر تخمیناً ۲۴ سال گذر چکے ہین میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ اگر مین اس مقابلہ مین مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہیئے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائین کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دیکر ہلاک کیا تو مین جھوٹے ہونے کی حالت مین کسی پیشوائی اور امامت کو نہین چاہتا بلکہ اس حالت مین ایک یہودی سے بھی بدتر ہون گا اور ہر ایک کے لئے جائے عار و ننگ ✦

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کریگا بشرطیکہ وہ صادق نکلے گا صفحۂ روزگار مین اس کا نام بڑی عزت کے ساتھ منقوش رہیگا اور جو شخص دجال بے ایمان مفتری ہوگا اس کی ہلاکت سے مقولہ مشہورہ کی رو سے کہ خس کم جہان پاک دنیا کو راحت حاصل ہوگی اس سے زیادہ مین کیا لکھ سکتا ہون اور اگر کوئی ضروری امر مجھ سے رہ گیا ہے جسکو اضافہ چاہتا ہے تو مجھے اطلاع دیجائے مین خوشی سے اس کو قبول کرونگا بشرطیکہ وہ بے ہودہ نہ ہو اور حیلہ اور بہانہ کی اس سے بدبو نہ آوے اور تقوی کی بنا پر ہو نہ دنیا دارون کی چالبازی کے رنگ مین اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مین چاہتا ہون کہ کسیطرح حق کھل جاوے اگرچہ مین خدا کے نشانون کو ایسا دیکھ رہا ہون جیسا کہ کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے اور مین خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہون

✦ یہ بھی لکھدین کہ اس مقابلہ کے لئے مین پیش دستی کرتا ہون اور میری طرف سے با تمام تمام یہ چیلنج ہے ورنہ صرف بے ہودہ اور گول بیان پر توجہ نہوگی ✦

عام خبرین

ٹیکہ طاعون سے جو ۱۹ اموتین ملک وال ضلع گجرات مین ہوئی تہین اُن کی نسبت ہم نے زبانی خبرین سنی تہین مگراب سول ملٹری اخبار اور پانوئیر اخبار کے حوالے سے اس واقع کی تصدیق ہوئی ہے کہ واقعی مین وہ لوگ ٹیکا لگانے سے ہلاک ہوئے ہین ابھی تک یہ امر تحقیق طلب ہے کہ آیا ٹیکہ کے عرق مین کسطرح سے زہریلا مادہ پیدا ہوگیا ہے ہماری نزدیک بھی یہ امر قابل تعجب ہے کہ اس ٹیکہ کا عمل عرصہ چار سال سے ہندوستان مین ہے مگر اس قدر خطرناک نتائج پیدا نہین ہوئے تہے یہ سنا گیا تہا کہ اس ٹیکہ سے اکثر لوگ بعض دیگر عوارض مین بتلا ہو گئے ہین کسی کی نظر مین فرق آگیا ہے کوئی کئی ماہ تک تپ مین مبتلا رہا ہے کسی کے قوائے رجولیت پر اس کا حسرت ناک اثر پڑا ہے وغیرہ وغیرہ مگر موت اسکے نتائج مین سے نہ سنی تہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کے مخالف جو کہ اس ٹیکہ پر اس قدر نازان تہے کہ گویا انکے نزدیک ٹیکہ ایک ایسا عمل ہے جو کہ خدا تعالے کا مقابلہ کرتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے طاعون سے نجات کے لئے تقوی طہارة کی کوئی ضرورت نہین ہے خدا جانے اب بھی شرمندہ ہونگے یا نہیں

امیر کابل اور روس سول ملٹری گزٹ ولایتی اخبار سینٹ جیمز کے حوالے سے لکھتا ہے کہ پارلیمنٹون مین آجکل ان امور پر گفتگو ہین ہوتی ہین جو کہ کابل مین واقع ہوئی ہین فروری سنہ ۱۹۰۰ء مین جب کہ برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے معاملات مین الجھی ہوئی تہی روس نے موقع دیکھکر گورنمنٹ برٹش سے یہ درخواست کی تہی کہ وہ اپنے تعلقات براہ راست افغانستان کے ساتھہ قائم رکھنا چاہتا ہے مگر برٹش گورنمنٹ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا پھر روس نے چاہا کہ وہ دوسری طاقتون سے اس معاملہ مین مدد لے مگر اس مین اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی اس اثنا مین روس کے ایجنٹ افغانستان مین برٹش اثر کو کم کرنے کی کوشش مین مصروف تہے او جس شخص کی معرفت یہ خبر پہونچی ہے اس کی رائے ہے کہ موجودہ تغیر جو افغانستان اور برٹش انڈین گورنمنٹ کے درمیان واقع ہوا ہے اس کا یہی باعث ہے انڈین گورنمنٹ نے بعض امور کی نسبت دوستانہ طور پر امیر کابل سے بعض تحریکات کی نسبت بذریعہ خیال دریافت کیا تہا کہ گو یہ امیر صاحب نے دیدہ و دانستہ ایسی کوئی کارروائی نہین کی لیکن دوستانہ تعلقات کی وجہ سے جیسے ایک جواب کی امید کی جاسکتی تہی امیر صاحب کی طرف سے ویسا جواب نہ آیا اس پر گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کا سلطانہ وظیفہ دینے سے انکار کیا ہے نامہ نگار کی رائے ہے کہ خواہ کچہہ ہی ہو گورنمنٹ ہند کبھی اس امر کو جائز نہین خیال کریگی کہ روس کے تعلقات براہ راست افغانستان کے ساتھہ قائم ہون کیونکہ اس سے عمدہ نتائج پیدا نہین ہو سکتے ٭

لندن مین ۱۹ جون سے لیکر نومبر سنہ ۱۹۰۲ء تک جو چاہ نیلام کے واسطے ہندوستان لنکا اور جاوا سے آئی ہے اس مین سے سنہ ۱۹۰۲-۳ کے واسطے ۶۶۷۳۷۳ گٹھے ہندوستانی چاء اور ۵۶۲۹۸۵ گٹھے لنکا کی چاء اور ۴۷۳۵۸ گٹھے جاوا کی چاء کے تہے حالانکہ سنہ ۱۹۰۱-۲ء کے لئے جو چاء آئی تہی اوس مین ۶۰۶۱۲۸ گٹھے ہندوستانی چاء ۵۷۵۳۹۵ لنکا کی چاء کے اور ۳۰۲۱۲ جاوا کی چاء کے تہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاء کا استعمال دن بدن ترقی پر ہے۔

ٹائمز آف انڈیا کا کارسپانڈنٹ سمالی لینڈ بربرا سے لکھتا ہے کہ سومالی ملا کی طرف سے ایک عجیب خط آیا ہے وہ ایک فہرست اوس سامان کی دیتا ہے جو اُس کے قبضہ مین آیا ہے اور پھر لکھتا ہے کہ اگر صلح کی خواہش ہے تو مین صلح کرنے کو طیار ہون اور اس کے شرائط درج کر دئے ہین اور اگر لڑائی چاہتے ہو تو اسکے لئے بھی طیار ہون پھر تمسخر سے لکھتا ہے کہ چونکہ کالے فوجیون کو مارتے مارتے اس کی تلوار کند ہوگئی ہے اس لئے اب گورے فوجی اسکے مقابلہ پر آنے چاہئین برٹش گورنمنٹ کے بہمن لیوی ہے ۹۰۰ باقاعدہ ٹرپ اور ۱۵۰۰ اسسے زیادہ سومالی لیوی ہے اور ابھی ۷۰۰ تعداد ان نوجوان زنجبار سے آنے والے ہین اور قریب ۱۵۰ کے توپ خانہ ہندسے جانے والا ہے اسکے علاوہ ۔ اتوپین ۹ درے پونڈر کی اور لا میکسیم توپین روانہ کی گئی ہین اور اس وقت وہان ۵۴ برٹش آفیسر ۱۰ میڈیکل افسر اور ۴ اعلیٰ سپتل اسسٹنٹ ہین اور ابھی اور فوج بھی روانہ کرنے کی تجویز ہے اس حالت مین برٹش گورنمنٹ کو کیا خطرہ ہے ملا اپنی خیر منوا لے ٭

لارڈ کچنر صاحب بہادر اپنے سٹاف کے ساتھہ بمبئی مین ۲۸ نومبر کو پہونچے بمبئی کے تمام عمائد اور تمام افسر ریلوے بندر پر آپکے استقبال کے واسطے جمع ہوئے تہے اسی رات لارڈ کچنر صاحب بہادر دہلی کی طرف روانہ ہوئے

والنٹیر جو کہ دہلی دربار پر جاوینگے ان کی تنخواہ برابر ملتی رہیگی

امریکہ کے علاقہ کینیڈا سے ایک عیسائی جماعت نے اس امر کا فیصلہ کرلیا ہے کہ اب عیسی علیہ السلام اوتر آنے ہین اور ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے نکلی وہ ایک ایسے گاؤن کے قریب پہونچے کہ وہان سخت برف باری ہونے والی تہی حکام نے بدین خیال کہ وہ برفباری سے تباہ نہ ہو جاوین ایک دستہ فوج کا ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا گیا اون متلاشیان مسیح نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخرکار ان کو محصور کرکے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہین وہ اپنے خیال مین ایسے راسخ ہین کہ کہتے ہین کہ ہم جب رہا ہونگے ضرور مسیح کو تلاش کرینگے ٭

(فری تھنکر)

جرمنی مین ایک ماہر چشم نے تحقیق کی ہے کہ یورپین لیڈیان جو ایک جالی کا نقاب اپنے چہرے پر ڈالتی ہین اس سے ان کی بینائی کو نقصان پہنچتا ہے اور ایسی عورتون مین سے ۵۷ فیصدی کو یہ نقصان ہوتا ہے۔

چھہ سے آٹھہ سال تک کے لڑکے پانچ ہندسون کی رقم کو ۔ دس سال کے لڑکے چھہ ہندسون کی رقم کو اور جوان آدمی سات ہندسون کی رقم کو یاد رکھہ سکتے ہین اور اس سے حافظہ کی قوت جاذبہ کا اندازہ کیا گیا ہے ٭

یادگار دربار قیصری اور انکم ٹکس کی معافی کی درخواست

انگلش مین کا بیان ہو کہ جس نے گورنمنٹ ہند کو ادہر توجہ دلائی ہے کہ جشن قیصری دہلی کی یادگار مین گورنمنٹ ہند انکم ٹیکس معاف کر دے اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ لارڈ کرزن بہادر اس براہ راست ٹکس کو جس کا دینا ہر شخص کو گران گذرتا ہے معاف کرتے ہین یا نہین شاید لارڈ کرزن اس فکر مین ہون گے کہ ہندوستان مین جو فوج بڑہانے کی تجویز کی گئی ہے اُسکے لئے روپیہ درکار ہے ۔ اور اور ایسی ہی کئی تجاویز کے لئے روپیہ درکار ہے۔ پھر انکم ٹیکس معاف کیا گیا تو یہ بہت بڑا رخنہ خزانہ ہند مین کسطرح پورا ہوگا جسطرح کسی فضول خرچ آدمی کی قرض اور تکلیف سے بچنے کے لئے اُسے صرف یہی ایک مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ کفایت شعاری سے گزارہ کرو تو تم سب خرچ پورے کرکے کچہہ پس اندازی بھی کرسکتے ہو یہی مشورہ گورنمنٹ ہند کے اخراجات کی بابت دیا جا سکتا ہے لیکن بالفرض اگر لارڈ موصوف اس عظیم الشان یادگار تاجپوشی قیصری پر انکم ٹکس بتمام موقوف نہ کرسکین تو کم از کم ہزار روپے سے کم آمدنی والون کو اس بوجھ سے سبکدوش کردیا جاوے

حضور وایسرائے نے اجمیر مین تالاب آنا ساگر اور شاہ جہان کی سنگ مرمر کی بارہ دری اور اڑہائی دن کا جھونپڑا مسجد بھی دیکھے اور اپنی تقریر مین ان سب مقامات کی مرمت کے متعلق فرمایا کہ ان کی مرمت جاری ہے مسجد کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ گو ہم شاہ جہان کی طرح اڑہائی دن مین اس کی مرمت نہین کرسکے کہ جتنی دیر مین اس نے اسے تعمیر کرایا ہے تاہم مرمت مین بھی بہت جلدی کی جاویگی

نوجوان مہاراجہ صاحب میسور کی رسم گدی نشینی کی تقریب پر رنڈیون کا ناچ بالکل نہین ہوا بہت سے والیان ریاست کم درجے کے امراء اور غریب شائقین ناچ کو اس سے عبرت پکڑ لینی چاہیئے ٭

مطبع الصدیق قادیان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا

قحط اور طاعون کا حقیقی علاج

محتاجوں اور مریضوں کو مژدہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ * نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ * یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْھًا فَنَرُدَّھَا عَلٰٓی اَدْبَارِھَآ اَوْ نَلْعَنَھُمْ کَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا * النساء

آیت مرقومہ بالا سے عیاں ہے کہ جو لوگ سبت یعنی زمانہ امن و آرام کی قدر نہیں کرتے اُن پر خدا کی لعنت اور پھٹکار پڑا کرتی ہے۔ چونکہ ہر ایک انسان ذی عقل طبعًا یہ خواہش رکھتا ہے کہ میری روح اور جسم ہمیشہ امن و آرام میں رہے اسی لیے اس فطرتی خواہش کے پورا کرنے کے لیے جناب الٰہی نے ابتدای آفرینش سے آجتک ہمیشہ ایسے سامان پورے طور پر مہیا کیے ہیں جنسے یہ فطرتی خواہش سیر ہو جاتی ہے۔ پھر جب انسان امن و آرام کے ان حقیقی اسباب کا استعمال ترک کر دیتا ہے تو لازمًا وہ دکھ اور درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسے مسلمانان ہند اگر تم قلب سلیم لیکر غور کرو تو تم پر منکشف ہو جائیگا کہ ہمارے اس زمانہ میں بھی یہ حقیقی اسباب امن و آرام کے پورے طور پر مہیا ہیں **اول** جسمانی آرام کے لیے جناب الٰہی نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک ایسی محسن اور قدر شناس گورنمنٹ کا سایہ ہمارے سر پر کیا ہے کہ جس کے ظل ہمایوں میں آنے سے ہم ہر طرح کے جسمانی دکھ پہنچانیوالے چوروں۔ ڈاکوؤں۔ رہزنوں ظالموں اور سکھاشاہی کے ہوالی شریروں کے پنجہ ظلم سے محفوظ و مامون ہیں ہماری عزت و آبرو میں اب کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ ہماری تعلیم و تہذیب کیلیے ہر ایک قسم کے علوم کے مکاتب کھولے گئے ہیں ہماری سفر و حضر کی جانوں کیموافق طرح طرح کے آرام کے وسائل ہم پہنچائے گئے۔ روزگار اور ملازمت حاصل کرنیکے لیے بیشمار محکمے کھولے گئے جنمیں انسان حسب لیاقت عہدے حاصل کرسکتا ہے یہانتک کہ اکثر اصحاب کو اس قدر شناس اور محسن گورنمنٹ نے بڑے بڑے جلیل القدر عہدوں پر ممتاز کیا ہے۔ زمینداروں کی بہبودی کیلیے جہانتک ممکن تھا نہریں نکالکر آبپاشی کے وسائل بہم پہنچا دیے ہیں غرض **شعر** ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم * کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

تم جانتے ہو کہ ایشیا اور افریقہ میں زیادہ تر اہل اسلام ہی آباد ہیں اور جسقدر علاقے اس دولۃ عظمیٰ کے تحت میں آگئے ہیں وہاں کی رعایا کو نہایت امن و امان ملا ہے۔ سرکاری ملازمت کے طفیل جسقدر مختلف بلاد و امصار دیکھنے کا موقع ملا اسیقدر اس محسن گورنمنٹ کا احسان ہمارا دل گرویدہ ہو گیا دیکھنے سے یہی نظر آتا ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی کیلیے یہ گورنمنٹ ہر ایک طرح کوشش کر رہی ہے بمقابلہ اس کے جو علاقے دوسری تمام یورپ کے ماتحت ہیں وہاں کے باشندوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یونٹرین کا حال تو آپ لوگوں نے سنا ہی ہوگا کہ انہوں نے غیر اقوام کے ساتھ کیسا ذلیل سلوک کیا ہے روز بجاو اپنے ملک میں دیسی ریاستوں اور سرکاری علاقوں کی رعایا کا مقابلہ کرکے دیکھ لو جنمیں سے بعض اس روشنی کے زمانہ میں بھی قعر ظلمت میں پڑی ہوئی ہیں کہ اذان تک دینے کی اجازت نہیں دیتیں۔ روسیہ کے ممالک کے دائمی قحط اور متواتر بغاوتوں کے حالات تو آپ روزمرہ پڑھتے ہیں۔ وہاں رعایا حکام کی سختیوں سے کسطرح بغاوت پر مجبور ہے۔ اسکے مقابل سرکار عالیہ کے نائب لعالیجناب لارڈ کرزن صاحب بہادر کی بے انتہا فیاضیوں کو دیکھو جو حال ہی میں انہوں نے بعض مساجد واگذار کرکے کی ہیں۔ بلکہ اپنی طرف سے ان متبرک مقاموں کیلیے تحائف بھی عنایت کیے۔ ایسا ہی اس عہد امن میں تار۔ ڈاک۔ ریل۔ جہاز۔ مطابع کے ہونیسے کسقدر آرام اور سہولتیں ہو گئی ہیں۔ وہ نادر کمیاب دینی کتابیں جنکے دیکھنے کی خواہش میں ہمارے آبا و اجداد چل بسے اب چند روپیوں پر بازار سے ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ غرض ایسی محسن گورنمنٹ اور ایسے پرامن زمانے کے ہوتے ہوئے کہ جسمیں تمھاری دینی اور دُنیاوی بہبودی کے ہر ایکطرح کے سامان موجود ہیں پھر تمھارے دلمیں یہ کمینہ خیالات بھرے ہوئے ہیں کہ ایک مہدی خونی بھی آئیگا اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا اور قتل اور خونریزی سے زمین کو لہولہان کردیگا۔ حالانکہ **شعر** اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں * بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں *

تم ان خونی مہدیوں کے حالات پڑھکر دیکھلو جو گذشتہ صدیوں میں گذرے جنھوں نے بسبب ان اختلاف کے جو ذاتی اغراض پر مبنی تھے ہزارہا مسلمانوں کا خون بہا دیا اور ملت پاک کو بڑے ضعف اور نقصان پہنچائے جیساکہ تواریخ سے عیاں ہے۔ گذشتہ واقعات اگر یاد نہوں تو اور ایک تازہ خونی مہدی کا حال سنلو جسکا نام محمد عبد اللہ حسن ہے جو ملک سمالی لینڈ افریقہ مشرقی میں اُٹھا ہے اس نالائق نے آجتک جسقدر نقصان جان و مال اپنی قوم سومالی کا جو مسلمان ہے کیا ہے وہ اندازہ سے باہر ہے۔ یہ شخص سنگدلی۔ بیرحمی۔ سفاکی غضب میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ اس مظلوم قوم سومالی کی مدد کیلیے اگر یہ گورنمنٹ عالیہ ابر رحمت کیطرح وقت پر نہ پہونچتی تو اس سیاہ دل کا ذبح آجتک انکا خاتمہ ہی کر رہا ہوتا۔ اس نابکار کے پنجہ ظلم سے ان غریب مسلمانوں کو چھڑانے کیلیے اس دولۃ عظمیٰ نے اخراجات کے بارگراں اُٹھانیکے علاوہ بہت سے لائق برٹش افسروں کی قیمتی اور عزیز جانوں کو خطرہ میں ڈالنے سے بھی دریغ نہیں کیا تاکہ جلد تر اس پلید طبع نفس کا خاتمہ ہو چونکہ تمنے اس فیاض گورنمنٹ کی ایسی قدر نہ کی جیساکہ حق تھا اور خدا کے اس احسان کا شکریہ ادا کیا کہ اسنے ایک ایسا امن اور آزادی کا زمانہ دیا ہے اسلیے پھر غضب الٰہی تیرہ پر ٹوٹ رہا ہے جسکو تم دیکھ رہے ہو۔ اندرونی افریقہ کے جنگلی بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اس پر عدل گورنمنٹ کے زیر حفاظت ہو جائیں (جیساکہ میجر سوین صاحب بہادر کی کتاب متعلقہ سومالی لینڈ سے ظاہر ہے) اور تم باوجود اسقدر احسانات دیکھنے کے پھر ان کمینہ خیالات سے بھرے پڑے ہو کہ کوئی سفاک آئیگا حالانکہ قرآن شریف میں منع کیا ہے وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا تمھارے اسی نفاق کے سبب گورنمنٹ کی کوششیں بھی جو تمھاری بہبودی کیلیے تھیں پورے طور پر بار آور نہیں ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں فیصلہ کر دیا ہے کہ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔ چونکہ تم اس نعمت کے حصول کے بعد ناشکر ہوئے اسلیے عذاب شدید کے دروازے تمپر کھولے جا رہے ہیں۔ باوجودیکہ نہروں کی آبپاشی کثرت پیداواری غلہ کا موجب ہوئی پھر بھی قحط دور نہیں ہوتا اور اسقدر قواعد حفظان صحت پر عمل کرنے کا رنٹین لگانے سیگریگیشن کیمپ بنانیکے پھر بھی بیماری کی ترقی نہیں تھمی بلکہ قحط اور طاعون دونوں ترقی پر ہیں۔ **دوم** جب زمین و آسمان کے مالک نے دیکھا کہ تمھاری جسمانی ضروریات کا پہلو بسبب اس دولۃ عظمیٰ کے قریب التکمیل ہو گیا ہے اور تمھاری روحانی حالت نہایت پستی میں ہے اور بسبب غفلت مجذوم ہو گئی ہے تو عین وقت پر باران بہار کیطرح تمھاری دستگیری کی اور اس صدی کے مجدد کو بسبب اس مماثلت کے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی مسیح موعود بنا کر اور بسبب اس نسبت کے جو اسکو اپنے آقا و مولیٰ صلعم سے تھی مہدی مسعود کا خطاب دیکر آسمانی اسلحہ اور روحانی قوتوں سے مسلح کرکے بدر کامل کیطرح چودھویں صدی کے سر پر مبعوث کیا تاکہ وہ تمکو روحانی ظلمتوں سے نکالے اور وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ جیسے عظیم الشان پیشگوئی زمانی طور پر بھی پورا کر دکھائی تاکہ جو ذلتیں بتغیر زمانہ سے تمپر پڑی ہیں وہ دور ہوں پھر اسکی صداقت ظاہر کرنیکے لیے اپنے پیارے نبی صلعم کی پیشگوئیوں کو جو اس اصدق الصادقین نے مسیح موعود کیلیے بطور آیت نرالی تھیں پورا کر دیا تاکہ پاکدل مومن ان عظیم الشان پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھکر اپنے نبی کریم اور اسکے ظل مسیح موعود پر تازہ ایمان لائیں جیساکہ سورج اور چاند کا گرہن عین حدیث دار قطنی کیموافق رمضان ۱۳۱۱ھ میں پورا ہوا۔ بسبب ریل اونٹ بیکار ہو کر یُتْرَکُ الْقِلَاصُ

کیونکہ انکی تکذیب سے کتاب اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام پاک نوشتوں کو جو اپنے وقت پر پوری ہو گئے تھے جھوٹا کر دیا اور اپنی شقاوت سے غیرت الٰہی کو جوش دلایا۔

کتاب اللہ اور خود جناب الٰہی کی تکذیب تم نے اسطرح کی کہ اس پاک کتاب میں اس پاک ذات نے اس اُمت مرحومہ کے لیے سلسلہ خلفا موسوی کیطرح ایک سلسلہ خلافت کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ سورہ نور میں ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ …… الخ۔ اس وعدہ صادقہ کے مطابق ضروری تھا کہ جسطرح حضرت مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے مثیل موسیٰ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس اُمت کا خلیفہ مسیح ابن مریم کے قدم پر چودھویں صدی میں ظاہر ہو۔ دوم یہ کہ کتاب اللہ نے بہایت تاکید سے متواتر جگہ اس بات کو بیان کیا ہے کہ مفتری ضرور بسبب افترا کے ہلاک ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو اسقدر مہلت نہیں دیتا جس سے زمین میں فساد پھیلے اور صادق اور کاذب کے معیار کا کوئی پیمانہ نہ رہے جیسا کہ فرمایا کہ اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ باوجود ان آیات بینات کے تم ایک ایسے شخص کو مفتری کہہ رہے ہو جسکو علاوہ بے انتہا نصرتوں اور تائیدوں کے نبی کریم صلعم سے بھی زیادہ مہلت دیگئی ہے اور اسطرح تم وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ کی مُہر کو جو نبی کریم کی صداقت پر اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے توڑ رہے ہو۔ اب خدا کیلیے غور کرو کہ کیا تم کتاب اللہ اور اُسکے نازل کرنیوالے کی تکذیب کرتے ہو یا نہیں۔ نبی کریم کی تکذیب اسطرح کیگئی کہ اُس اصدق الصادقین نے فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ اب خدا کیلیے بتلاؤ کہ اگر یہ چودھویں صدی کا بدر کامل مجدد نہیں تو اور کون ہے اگر تمھارے زعم باطل میں کوئی نہیں ہے۔ تو دیکھو تم کسطرح اس ذات عالی کی تکذیب کرتے ہو جسکی شان یہ ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ ایسا ہی کسوف خسوف والی حدیث (اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ الخ) جو دار قطنی مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۸۸ پر ہے اور رمضان ۱۳۱۱ھ میں پوری ہو چکی ہے نہیں مانتے ہو۔ ایسا ہی کسر صلیب اور قتل خنزیر کی پیشگوئیاں جو پوری ہو گئی ہیں انکو بھی تمنے بیقدر کیا۔

اب آؤ تمکو قحط اور طاعون کا یقینی علاج بتائیں۔ تمنے سُنا ہوگا کہ اصول طبابت میں علاج کیلیے یہ پہلا اصول ہے کہ اسباب مرض کو دور کیا جاوے جسطرح قحط اور طاعون دو مرض ہیں ایسے ہی اسکا بھی دو سبب ہیں ایک اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ منافقانہ عقیدہ رکھنا اور پھر امن و آزادی کے ہوتے بھی قتل اور فساد کی خواہش رکھنا اور وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا اور ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ کے خلاف کرنا۔ دوسرے خدا کے اس نور کا جو مسیح اور مہدی جیسے خطابات عالیہ سے موسوم ہو کر حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہوا ہے انکار کرنا۔ اب اصول طبابت کے مطابق علاج بھی دو ہیں ایک یہ کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ حسن عقیدہ کو پیدا کرو اور خون انگیز خیالات دل سے دور کرکے اس خدا کی نعمت کی قدر کرو جو اُسنے ایک ایسی فراخ حوصلہ عادل اور قدر شناس گورنمنٹ دی ہے کیونکہ ؎ بود آن فرو مایہ ہمگو ہمرہ کہ از منعم خویش نا بدرہ اور دعا کرو کہ خدا کی نصرتیں اس گورنمنٹ کے شامل حال رہیں اور تم اسیطرح امن و آزادی سے اسکے مہد رافت میں آرام کرتے رہو۔ تم پہلی صدی کے ابتدائی زمانہ پر غور کرکے دیکھو کہ تم کیسے آہنی تنور رو میں تھے اور کسطرح ابر رحمت کیطرح اس گورنمنٹ نے آکر انہیں درندوں کے منہ سے چھڑایا۔ **دوسرا علاج** یہ ہے کہ تم اس امام صادق مرسل من اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے اُسکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھلو تا کہ وہ تم کو ان ابدی دکھوں سے چھڑائے جو بغیر ایسے ہادیوں کی صحبت کے دور نہیں ہوسکتے۔ اسوقت خطہ زمین میں یہی ایک مرد میدان ہے جسنے اسلام۔ قرآن۔ اور نبی کریم صلعم کی عزت کو ظاہر کیا ہے اور ان دریدہ دہنوں کے منہوں کو جو عیب گیری اور خباثت کی نجاست کھاتے کھاتے خنزیر کی طرح ہو گئے تھے بند کیا ہے اور اسکے ذریعہ حسب فرمودہ الٰہی پھر پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم ہوگا۔ اسکی تائید اسقدر آسمانی نشانوں سے ہوئی ہے کہ وہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتے۔ میں تمھیں دردمندوں کی طرح نصیحت کرتا ہوں کہ تم تعصب اور آبائی خیالات اور دنیاوی عزتوں کے جھوٹے ننگ و ناموس کو دور کرکے صرف چند گھنٹے اس کی کتابوں کا مطالعہ کرو پھر تم پر حق کھلجائے گا۔ میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ میں بھی تمھاری طرح ظلمت میں تھا مگر اللہ تعالیٰ برادرم محمد افضل اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب پر رحم فرماوے جنکے ذریعہ مجھے اس امام صادق کی ایک کتاب عصائے موسیٰ اور ازالۃ القرآن حصہ دوم کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جسکے پڑھنے کے بعد ہی میں نے خدا کے فضل سے امام کی بیعت کرلی اور مجھے دوسری کتاب کے دیکھنے کی اسوقت ضرورت نہ پڑی۔ کیونکہ اس کتاب میں اس جری اللہ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے ایسی غیرت ظاہر کی ہے کہ جب تک کوئی فنا فی الرسول نہ ہو ہرگز نہیں دکھا سکتا۔

پس اے عزیزو ہر دو عام امن کے ہر دو علاج تمھارے آگے پیش کیے ہیں۔ ان کو قبول کرو تا تمھارا بھلا ہو اور تم اس غضب اور لعنۃ الٰہی سے جو قحط اور طاعون کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے نجات پاؤ۔ اس علاج کے مجرب اور یقینی کے مزید اطمینان کے لیے ایک واقعہ سن لو اور عبرت پکڑو وہ یہ ہے کہ یہ لعنت اور غضب جس کے اب تم وارث ہو رہے ہو جب یہود پر نازل ہونا شروع ہوا تو اُسوقت بھی بعینہ یہی دو وجہیں تھیں۔ ایک یہ کہ باوجود اس کے کہ ہماری اس گورنمنٹ کیطرح رومن گورنمنٹ نے یہود کی بڑی عزت کی اور بڑے اختیارات اُنکو دیے اور ہر طرح ان کی بات اُن کی عدالت میں سُنی جاتی تھی اسیطرح امن و آزادی بھی ملی ہوئی تھی پھر بھی وہ ناشکرگذار قوم ایک خونی مسیح کا انتظار کر رہی تھی اور اس زعم میں تھی کہ مسیح آکر انکو پھر داؤد کی تخت پر بٹھا دے گا اور دوسرے جب مسیح علیہ السلام ہمارے آقا و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی طرح غربا کی شکل میں ظاہر ہوئے اور ہمارے امام صادق کیطرح فرمایا کہ مجھے زمینی سلطنتوں سے کوئی غرض نہیں میں آسمانی بادشاہت لیکر آیا ہوں وہ تمھاری طرح ہی غیظ و غضب میں آکر حضرت مسیح کی تکفیر کرنے لگی یہانتک کہ صلیب پر لٹکا دیا جس سے اُس ذات مقتدرہ نے اُنھیں زندہ اتار کر بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے اکٹھا کرنیکو دوسرے ممالک میں روانہ کردیا اور آخر سرینگر محلہ خانیار میں اپنی سنت قدیمہ کے مطابق کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ وفات دیکر اس خاک پاک کشمیر جنت نظیر میں سُلا دیا اس واقعہ پر خوب غور کرو بالکل تمھارے ہی حالات سے ملتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ کاٹا نہیں جاتا۔ اگر تم مومن ہو تو باز آؤ اور ٹھوکر نہ کھاؤ۔

نہ ماننے والوں کا اسوقت جو انجام ہوا اُسکو جناب الٰہی نے اپنی پاک کلام میں اسطرح بیان کیا ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ۔ ایسا ہی اس صادق کے انکار کا انجام ہوگا جسکو اُسنے آپ اسطرح بیان کیا ہے ؎ واللہ کہ ہمچو کشتیٔ نوحم ز کردگار ٭ بد قسمت آنکہ دور بماند ز لنگرم ٭ میں آیتے کہ آخر زماں بسوخت ٭ از مہر چاروش بخدا مہر کو ترم ٭ اور دوسرے مقام پر فرمایا ؎ بگوش ہوش بشنو از من اے ملک من ٭ کہ من گواہ بر یں کردگار خود بکنم ٭ ز فکر تفرقہ بازآ و باشی پروانہ ٭ وگرنہ گریہ بر غمگسار خود بکنم ٭ عمارت ہمہ دوناں خراب خواہم ساخت ٭ اگر ز چشم روان آبشار خود بکنم ٭ یہ اشعار مدت ہوئی بطور پیشگوئی فرمائے تھے کہ جبکہ طاعون کا نام و نشان نہ تھا مگر چونکہ ملکر تفرقہ اندازی سے باز نہ آئے اور نہ آشتی کی اس لیے گریہ بر غمگسار کا نتیجہ ظاہر ہونا شروع ہوا مگر ابھی ؎ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ٭ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا ٭ اس لیے اپنی جانوں پر اپنی اولاد پر رحم کرو اور اس کشتی نوح یعنی بیعت پر سوار ہو جاؤ تا کہ اس طوفان آتش خیز سے نجات پاؤ۔ والسلام

خاکسار رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ (از بربرا صومالی لینڈ مشرقی افریقہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر
مہتمم و منیجر

محمد افضل
ایڈیٹر

نمبر ۷ | قادیان دار الامان - ۱۱ - رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۲ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

جسطرح کہ جب چاند اپنے کمال پر پہنچا ہوا ہوتا ہے اور اس کی چاندنی فرش زمین پر چٹکی ہوئی ہوتی ہے اور ہر نوع کا آدمی اپنے اپنے مذاق پر اوس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس روشنی سے ایک خاص قسم کا نور در و دیوار اور شجر و حجر پر آیا ہوا ہوتا ہے کہ یکایک ایک بادل کا ٹکڑا اوس چاند کے مقابل آتا ہے اور اس کی روشنی کم مات کر دیتا ہے اور مسافر جو اوس چاندنی پر نازان اپنے گھر سے لالٹین لیکر نہ نکلا تھا اسے بھی فکر پڑتی ہے کہ اب اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر لگینگی غرض کہ اوس بادل کے ٹکڑہ کے درمیان آجانے سے ہر ایک کے لطف میں فرق آجاتا ہے اور ایک قسم کی بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے - اسیطرح ہمارا البدر نے ٹھیک اپنے وقت پر طلوع کیا اور طلوع کرتے ہی مستعد دلوں کی زمین اس سے منور ہوئی اور اس کی روشنی سے ہر ایک نے اپنے اپنے مذاق پر مستفید ہونا چاہا کہ چند ایک ابتلا اور مشکل کے بادل سامنے آگئے اور وہ تمام آب و تاب جاتی رہی اور بجائے لطف کے ایک بدمزگی پیدا ہوئی - مگر ہمیں امید ہے کہ خدا تعالے کے فضل اور کرم کی ہوا بادلوں کو اڑا کر لیجاویگی اور البدر اپنی خوش نما روشنی سے اہل دل کے دلوں کی زمینوں کو منور کرتا رہیگا - مشکلات کے جو بادل البدر کے سامنے چھا گئے تھے ان میں سے بہت تو فضل خدا کی ہوائیں اڑا کر لیگئیں ہیں جس سے ہمیں امید ہے کہ باقی بھی بہت جلد اڑ جاوینگے اور پھر البدر بڑی صفائی سے اس ظلمت بھری راتوں میں اپنے منور چہرہ سے دلوں اور آنکھوں کو انشاء اللہ پرنور کرتا رہیگا *

تخفیف قیمت کے متعلق ضروری اطلاع

البدر نمبر ا میں شائع کیا تھا کہ اگر تین اشخاص ایک پتہ اور مقام پر ۳ کاپی البدر کی خریدیں تو ہم انکو ۶ سال میں دیوینگے لیکن پیچھے معلوم ہوا کہ حساب میں غلطی ہوئی ہے اور اسطرح سے قریب ۲ کے فی پرچہ ہمیں نقصان ہے اسلئے اب ہم اطلاع دیتے ہیں کہ ایسے مجموعی خریداروں سے ۲ فی پرچہ لیا جاویگا کیونکہ اس صورت میں ہم صرف محصول ڈاک میں رعایت خریداروں کو دینا چاہتے ہیں نہ کہ اصل قیمت میں وہ خود حساب کر کے دیکھ لیں *

ماہ رمضان المبارک

یہ مہینہ ایک بڑا بابرکت مہینہ ہے حتی الوسع اس میں ہر ایک کو روزہ رکھنا چاہیئے اس کے بارے میں حضرت اقدس کی تقریر اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے ایک خطبہ کا خلاصہ ہم نے اس نمبر میں درج کیا ہے اسے غور سے مطالعہ کر کے اوس پر عمل درآمد کی توفیق اللہ تعالے سے طلب کرنی چاہیئے *

درخواست خریداری

البدر کی نسبت بعض احباب لکھدیتے ہیں کہ فلاں کے نام جاری کیا جائے مگر اوس میں کوئی تصریح اس امر کی نہیں ہوتی کہ وی پی کیا جاوے یا نہ لہذا اس امر کو واضح کر کے لکھنا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ سردست البدر کی ضروریات ہرگز اس بات کی مقتضی نہیں ہیں کہ وہ کسی کے نام مابعد کے وعدے پر جاری ہو - اور جو بعض احباب کے نام وی پی روانہ کرنے کی بابت تحریر فرماتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اول وہ آپ بذریعہ خط و کتابت کے قطعی فیصلہ کر لیا کریں کہ وہ ضرور دیوینگے یا نہ اور در صورت واپسی وی پی وہ اس کے اخراجات کے متکفل ہوا کریں کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ اسطرح کے بعض وی پی واپس آگئے ہیں اور کارخانہ کو فی وی پی ۱۰ کا نقصان ہوتا ہے اور وقت اور محنت الگ ضائع جاتی ہے *

تاپ تلی یعنی طحال کا ایک مجرب علاج

سہاگہ - صبر سقوطری - نوسادر - پھٹکڑی - قلمی شورہ

تولہ - ۲ تولہ - تولہ - تولہ - تولہ

سجی سفید - جوکھار - بائبڑنگ - کلونجی - رائی ملتانی

تولہ - تولہ - تولہ - تولہ - تولہ

نمک سیاہ - نمک لاہوری - نمک سانبھر - دار فلفل

تولہ - تولہ - تولہ - تولہ

ان تمام ادویہ کو کوٹ چھانکر ایکتولہ تیزاب گندھک خالص اسمیں ڈال دیں اور کھرل کریں اور گھیکوار (کوار گندل) کے لعاب میں بقدر کنار (کوکن بیر) گولیاں بنا دیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو کھا لیا کریں *

اور ذیل کا پلستر بناکر مقام طحال پر لگا دیں -

زراوند - صمغ عربی - کتیرہ گوند - اشق - سرکہ انگوری خالص

۲ ماشہ - ماشہ - ماشہ - ۲ ماشہ - ۲ تولہ

تمام خشک ادویہ کو کوٹکر سرکہ ملاکر حل کریں - اور طحال کے برابر ایک پارچہ برابر لیکر اس پر بلستر لگا دیویں ۳ - ۴ دن تک برابر لگا رہے اور جس قدر کپڑا خشک ہو ہو کر مقام سے اٹھتا آوے اسے قینچی سے کاٹتے رہیں ۲ دن میں یہ پلستر تین دفعہ لگا دیں

مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر قریب ۸ بجے کے حضرت اقدس سیر کے واسطے تشریف لائے طاعون کے ذکر پر ایک جگہ فرمایا کہ خدا کا وجود ثابت ہو رہا ہے مجھے تو اسی میں مزا آتا ہے ساری جڑ تقوے اور طہارت ہے اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہیں +

پھر اعجاز احمدی اور اپنے سلسلہ کی بے نظیر ترقی پر فرمایا کہ اگر کذاب کا یہ حال ہے تو پھر صدق کی مٹی پلید ہے ان لوگوں میں ایسی روحیں بھی ہیں جن پر ایک سخت انقلاب آویگا جیسے آنحضرت کے زمانے میں ابوسفیان ایک بڑا ضعیف القلب اور کم فراست والا آدمی تھا جب آنحضرتؐ نے مکہ پر فتح پائی تو اسکو کہا کہ تجھ پر واویلا +

اس نے جواب میں کہا اب سمجھ آگئی کہ تیرا خدا سچا ہے اگر ان بتوں میں کچھ ہوتا تو یہ ہماری اس وقت مدد کرتے۔ پھر جب اسے کہا گیا کہ تو میری نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اس نے تردد ظاہر کیا اور اس کی سمجھ میں توحید آئی اور نبوۃ نہ آئی + بعض مادے ہی ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں فراست کم ہوتی ہے جو توحید کی دلیل تھی وہی نبوت کی دلیل تھی مگر ابوسفیان اسمیں تفرق کرتا رہا۔ اسیطرح سعید لوگوں کے دلوں میں اثر پڑجاویگا سب ایک طبق کو انسان نہیں ہوتے کوئی اول جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کوئی اوسط درجہ کے اور کوئی آخر درجہ کے میری ایک پرانی وحی ہے یخرون للاذقان سجدًا ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین یعنے پیچھے آنے والے کہینگے انکے لئے آگے خوشخبری بھی ہے لا تثریب علیکم الیوم محمد حسین کو فرعون کہا گیا ہے اور نذیر حسین کو ہامان تو ہامان کو ایمان نصیب نہوا اسیطرح نذیر حسین بے نصیب گیا اور میرا استنباط ہے کہ جسطرح فرعون نے امنت بہ بنی اسرائیل کہا تھا ویسی ہی یہ بھی کہیگا۔ محی الدین ابن عربی نے کہا ہے کہ قرآن سے یہ ثابت نہیں کہ فرعون جہنم میں جاوے گا یہ ہے کہ اسنے اپنی قوم کو جہنم میں ڈالا شاید یہ رعایت اس کے ساتھ اس لئے ہو کہ اسی نے موسی کو پالا۔ پرورش کیا تعلیم دلوائی تربیت کی مگر ہمارے آنحضرت صلعم کو دوسرے کی تربیت کا ذریعہ نہیں ملا صرف خدا نے ہی کی +

ملاقات ایک عاشق — سیر سے واپس پھرتے ہوئے ایک صاحب حافظ نے آپ سے مصافحہ کیا اور عرض کی کہ میں نابینا ہوں ذرا کھڑے ہوکر میری عرض سن لیں حضور کھڑے ہو گئے اس نے کہا میں آپکا عاشق ہوں اور چاہتا ہوں کہ غفلت دور ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ مجھ میں اور میرے گناہ میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا ہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسیوقت منظور ہو جاوے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنیوالا بے نصیب ہوتا ہے نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتے۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بدنصیب دیکھے گئے ہیں اگر ایک انسان کوآں کھودے اور ۲۰ ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت صبر سے چھوڑدے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھودے تو گوہر مقصود پالیوے۔ یہ خدا کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے اگر ہر ایک نعمت آسانی سے ملجاوے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

مخالفت نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ اور سولے مگر وہ مخالفت نفس کرکے مسجد جاتا ہے تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی ہوتا ہے ورنہ جب انسان عارف ہوجاتا ہے تو پھر ثواب نہیں ہوتا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہوجاتا ہے تو اس کی عادۃ کا ثواب ضائع ہوجاتا ہے کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہوگیا امارہ نہ رہا تو ثواب کیسے رہا نفس کی مخالفت کرنیکا ثواب تھا وہ اب رہی نہیں قرآن شریف میں ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان پ ۲۷ یعنی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور اس کا درجہ ثواب کا نہ رہا تو یہ بات بے صبری سے نہیں ملتی انسان کو یہانتک صبر کرنا چاہیئے کہ اسکا دل یقین کرلے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں آخر خدا تعالیٰ مہربان ہوکر دروازہ کھول دیتا ہے اسیطرح ایک اور بزرگ کا قول ہے جب انسان عارف ہوجاتا ہے تو تمام عبادتیں ساقط ہوجاتی ہیں اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ عبادات ترک کردیتا ہے بلکہ یہ ہیں کہ عبادات کی بجاآوری میں جو اسے تکلیف ہوتی تھی وہ ساقط ہوجاتی ہے۔ اب عبادات محبوبات نفس میں شامل ہوگئیں جیسے اور کھانا پینا وغیرہ۔ اسکے محبوبات نفس تھی ایسے ہی نماز روزہ ہوگیا خدا تعالیٰ جیسا وفادار اور کوئی نہیں دوستی اور اخلاص کا حق جیسے وہ ادا کرسکتا ہے اور کوئی نہیں کرسکتا انسان بڑے جوش والا ہے وہ صبر سے حقوق ادا نہیں کرسکتا۔ جلدی بے صبر نہیں ہونا چاہیئے (خدا تعالےٰ ہمیں اور ہمارے تمام بھائیوں کو صبر کی توفیق عطا کرے اور اپنی محبت اور ذوق اور شوق سے بہرور کرے آمین ایڈیٹر)

صحبت کا اثر — ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً ہمارے پاس آتے رہیں اور کچھ دن یہاں رہا کریں انسان کا دماغ جیسے خوشبو سے حصہ لیتا ہے ویسے ہی بدبو سے بھی حصہ لیتا ہے اسیطرح زہریلی صحبت کا اثر اس پر ہوتا ہے +

مخالفین کی موجودہ حالت پر فرمایا کہ مکہ معظمہ کی حالت کا تو کسی نے معائنہ نہیں کیا مگر اب اس وقت کی حالت دیکھکر پتہ لگتا ہے کہ ایسا ہی حال اس وقت تھا۔

ابوجہل اور فرعون — ابوجہل کو فرعون کہا گیا ہے مگر میرے نزدیک وہ تو فرعون سے بڑھکر ہے فرعون نے تو آخر کہا کہ امنت بہ بنی اسرائیل پ ۱۱ مگر یہ آخر تک ایمان نہ لایا مکہ میں سارا فساد اسیکا تھا اور بڑا متکبر اور خودپسند عظمت اور شرف کو چاہنے والا تھا اسکا اصلی نام بھی عمرو تھا اور یہ دونوں عمرو مکہ میں تھے خدا کی حکمت یہ کہ ایک عمرو کو تو کھینچ لیا اور ایک بے نصیب رہا اس کی روح تو ضد میں جلتی ہوگی اور حضرۃ عمرؓ نے ضد چھوڑدی تو بادشاہ ہوگئے جیسے ان شانئک ھو الابتر آنحضرت کے حق میں ہے یہ کمبخت رسول اللہ صلعم کو جسمانی اور روحانی طور پر ہر دو طرح ابتر قرار دیتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا اعطینک الکوثر یہاں کوثر کا قرینہ فصل لربک وانحر ہے نحر اولاد کے لئے ہوتا ہے کہ جب عقیقہ ہوتا ہے تو قربانیاں دیتے ہیں پس اگر نبی کریم کی اولاد نہ روحانی ہوتی نہ جسمانی تو نحر کس کے لئے آیا +

اسوقت قرآن کی عظمت بالکل دلوں میں نہیں رہی عبداللہ غزنوی صاحب کا بھی ایک کشف ہے جو اس کے متعلق تھا کہ اس میں ان کو الہام ہوا تھا کہ ھذا کتابی ھذا عبادی فاقرأ کتابی علی عبادی۔

عمرو رضؓ نے کسی سے پوچھا کہ آپ بڑے غصہ والے ہوتے تھے اب غصہ مسلمان ہوتے سے دور ہوگیا فرمایا دور تو نہیں ہوا معتدل ہوگیا ہے اور اب اپنے ٹھکانے پر چلتا ہے +

ظہر و عصر — ظہر کیوقت حضرت اقدس نے نماز سے قبل مجلس کی لاہور سے چند دوست آئے تھے ان سے ملاقات کی عصر کی نماز بھی حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر و سیر — فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے آتے ہی فرمایا کہ آج ہی کے دن سیر ہے کل سے انشاء اللہ روزہ شروع ہوگا تو چار پانچ دن تک سیر بند رہیگی تاکہ طبیعت روزے کی عادی ہوجاوے اور تکلیف محسوس نہ ہو

اعجاز احمدی کی نسبت اڈیٹر صاحب الحکم نے سنایا کہ شحنۂ ہند نے لکھا ہے کہ شروع سال میں اس کا جواب اعجازی طرز پر شائع ہوگا اور اس نے ۳ ہزار روپیہ لوگون سے طلب کیا ہے کہ اس روپیہ سے وہ کتاب تصنیف کر کے شائع کریگا اور دس ہزار انعام لے لیوی اسطرح سے ۱۳ ہزار روپیہ وہ لینا چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کیمیاگر دہوکہ باز اسیطرح نادانون کو دہوکہ دیکر لوٹا کرتے ہین ✦

مخالفت پر فرمایا کہ اسی تحریک ہوکر نشان ظاہر ہوتے ہین اور مخالفون کی تحریک ایسی ہے جیسے کل (مشین) سے ایک کنوان نکالا جاوے ورنہ موافقین جو آمنا کہکر چپ کر گئے ان سے کیا تحریک ہوسکتی ہے اعجاز احمدی سے خود لوگ اس نتیجہ پر پہنچ جاوینگے کہ قرآن دانی اور عربیت کی اصل خبر ان لوگون کو نہین ہے (احمدیہ مشن مین) کیونکہ وہ نتیجہ نکال لینگے جن کی عربی دانی یہ ہے کہ اس کی مثل لوگ نہین لا سکتے تو ضرور ہے کہ قرآن دانی بھی انہین مین ہو اعجاز احمدی مین بہت سی پیشگوئیان بھی کی ہین اور ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ کے یہ معنے بھی اکثر مفسرین نے کئے ہین کہ مقابلہ مین کوئی لکھکر لا دیں تو اسمین پیشگوئیان بھی اسیطرح ہون جیسے قرآن شریف مین ہین

ایک ذرہ حرکت اور سکون نہین کر سکتا جب تک آسمان پر اول حرکت نہ ہو ذلت وجودی کی اس سبب ہے کہ وہ اسمقام پر لغزش کہا جاتا ہے طریق تا دب یہ تہا کہ اسمقام پر ٹہر جاتے اور جو فرق عبد اور معبود کا ہے اس سے آگے نہ بڑہتے مگر وہ ایسے طریق پر ہین کہ عملی حالتین رہے جاتے ہین نماز روزہ سے آخر کار فارغ ہو بیٹھتے ہین۔ بہنگ وغیرہ مسکرات استعمال کرنے لگ جاتے ہین دہریت مین اور انمین انیس بیس کا فرق ہے اور ان کی میا کی دلالت کرتی ہے کہ اس فرقہ مین خیر نہین ہے عیسائیون نے ایک کو خدا بنا کر آگ لگائی اور انہون نے ہر ایک وجود کو خدا بنایا ہندو ؤن پر بھی انکا بد اثر پہنچا ہے حرمت کی پرواہ نہین ہے اسلئے تمام غیر شرب جائز رکھتے ہین صورت پرست ہیں نہ ہین نامحرمون پر بد نظری کرتے ہین اس زمانہ کا بگاڑ سخت ہے ✦

اصل تقوی جس سے انسان دہویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیا آتے ہین وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے کوئی ہوگا جو قد افلح من زکھا کا مصداق ہوگا پاکیزگی اور طہارت عمدہ شے ہے انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہین لوگون مین اس کی قدر نہین ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شے حلال ذرائع سے ملسکتے ہے چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا اسے اور راہ سے مالدار کر دے

اسیطرح زانی زنا کرتا ہے اگر صبر کرے تو خدا اس کی خواہش کو اور راہ سے پوری کر دے جسمین اوس کی رضا حاصل ہو حدیث مین ہے کہ کوئی چور چوری نہین کرتا مگر اس حالت مین کہ وہ مومن نہین ہوتا اور زانی زنا نہین کرتا مگر اس حالت مین کہ وہ مومن نہین ہوتا۔ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گہاس بھی نہین کہا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگون کا نہین ہے اصل جڑ اور مقصود تقوے ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اسکے ممکن نہین ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے انسانی حکومتون کے احکام گناہون سے نہین بچا سکتے حکام ساتھہ ساتھہ تو نہین پہرتے کہ انکو خوف رہے انسان اپنے آپکو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجہتا ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہین کرتا کہ خدا میرے ساتھہ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجہتا تو گناہ نہ کرتا۔ تقوے سے سب شئے ہے قرآن نے ابتدا اسی سے کی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین سے مراد بھی تقوی ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرات نہین کرتا کہ اسکو اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پہر اوسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے پہر دوسری سورۃ بھی ھدی للمتقین سے شروع ہوتی ہے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ سب اسیوقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو اس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اٹہا دیتا ہے بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے جس شے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہین ہوتی ✦

ایک اور آیت قرآن شریف مین ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا الخ پ ۲۴ ع ۱۸ اس کے بھی مراد متقی ہین ثم استقاموا یعنی ان پر زلزلہ آئے ابتلا آئے آندھیان چلین مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پہرے آگے خدا فرماتا ہے کہ جب انہون نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکہلایا تو اس کا اجر یہ ملا تتنزل علیھم الملائکۃ یعنی ان پر فرشتے اترے اور کہا کہ خوف اور حزن مت کرو تمہارا خدا متولی ہے وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون اور بشارت دی کہ تم خوش ہو اس جنت سے اور اس جنت کر یہان مراد دنیا کی جنت ہے جیسے ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ پہر آگے ہے نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ دنیا اور آخرت مین ہم تمہارے ولی اور متکفل ہین بعض لوگ ولمن خاف مقام ربہ جنتان کی آیت کے معارض ایک حدیث الدنیا سجن للمومن پیش کیا کرتے ہین الدنیا سجن للمومن اس کے اصل معنے یہ

ہین کہ مومن کئی قسم کے ہوتے ہین فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات پ ۲۲ ع ۱۶ مقتصد سے مراد نفس لوامہ والے ہین اور یہ تکالیف نفس لوامہ تک ہوتی ہین کہ اس مین انسان کے ساتھ کشاکش نفس امارہ کی ہوتی رہتی ہے وہ کہتا ہے کہ راحت اور آرام کے اسباب اختیار کر اور لوامہ نہین کرتا اس وقت انسان مجاہدہ کرتا ہے اور نفس امارہ کو زیر کرتا ہے اور اسیطرح جنگ ہوتی رہتی ہے حتی کہ امارہ شکست کہا جاتا ہے اور پہر نفس مطمئنہ رہ جاتا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ پ ۳۰ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی مین داخل ہو جا اور اسی وقت ہو جاوے مومن کا جنت خود حاصل یعنی جب وہ خدا کے بندون مین داخل ہوا تو خدا اسکو وہین مین جگہ دے اور وہ اس کے عباد مین آگیا تو اب اس حالت مین وہ سجن کہان رہا۔ ایک مرتبہ ہوتا ہے کہ اس وقت تک وہ تکالیف مین ہوتا ہے جیسے جب کنوان کہودا جاوے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پانی نکل آوے مطلب ہوتا اصل مین پانی نکالنا ہے جب پانی نکل آیا اب کہودنے کی ضرورت نہین ہے تو اس آیت مین ظالم سے مراد نفس امارہ والے اور مقتصد سے مراد لوامہ والے اور سابق بالخیرات سے مراد مطمئنہ والے ہین پہلی تبدیلی زندگی مین جب تک آوے تب تک جنگ رہتی ہے اور لوامہ تک یہ جنگ ہے جب یہ ختم ہوئی تو پہر دار النعیم مین آجاتا ہے اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے اور ان باتون مین لذت اوٹہاتا ہے جن سے خدا خوش ہوتا ہے ایک عارف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جاوے تو اگر خدا اسے بتلا بھی دیوے کہ تو دوزخی ہے خواہ عبادت کر خواہ نکر تو اس کی خوشی اسی مین ہوگی کہ خواہ دوزخ مین جاؤن مگر مین ان عبادات سے رک نہین سکتا جیسے افیمی کو جب افیم کی عادت ہو جاتی ہے تو اسے کیسی ہی تکالیف ہون اور خواہ گہلتا ہی جاتا ہے مگر افیم کو نہین چہوڑتا جسطرح دنیا مین نوجوانون کو ہم دیکھتے ہین کہ ان کو ایک دھن جب لگ جاوے تو خواہ والدین کتنا روکین منع کرین مگر وہ کسی کی نہین سنتے اور اس دھن کی خوشی مین تکالیف کا بھی خیال نہین ہوتا ایسے ہی اس مومن عارف کامل کا حال ہوتا ہے کہ اسے اس بات کا خیال بھی نہین ہوتا کہ اجر ملیگا یا نہین۔ یہ مقام آخری مقام ہے جہان سلوک کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اس کے سوا چارہ نہین۔ اس حالت مین کسی سہارے پر اس کے جوش نہین ہوتے کیونکہ جب تک انسان کسی سہارے سے کام کرتا ہے تو ممکن ہے کہ شیطان اس مین کسی وقت دخل دیوے مگر یہان ذاتی محبت کے مقام مین سہارا نہین ہوتا جیسے مان اور بچے کے جو تعلقات ذاتی محبت کے ہین ان مین انسان تفرقہ نہین ڈال سکتا ان کی فطرتی محبت ایک دوسرے سے ملاتی ہے مثل مشہور ہے ماں مارے اور بچہ ماں ماں پکارے اسیطرح اہل اللہ خدا کی مار

کہاکر کہاں جا سکتے ہیں بلکہ مار پڑے تو وہ ایک قدم اور بڑھاتے ہیں
دوسرے تعلقات میں خدا کی محبت کا جلال زور کے ساتھ نزول نہیں ہوتا جیسے جب انسان کسیکو اپنا نوکر سمجھتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ یہ نوکری اس لئے کرتا ہے کہ اس کی اجرت ملے تو اس کی طرف محبت کامل کا التفات نہیں ہوتا اور وہ ایک نوکر شمار ہوتا ہے مگر جب کوئی شخص خدمت کرتا ہو اور آقا کو معلوم ہو کہ یہ نوکری کی خواہش سے نہیں کرتا تو آخر کار بیٹوں میں شمار ہوتا ہے۔

خدا بڑا خزانہ ہے خدا بڑی دولت ہے،

استغفار

غفلت بغیر معلوم اسباب کے ہے بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آجاتی ہے اس لئے استغفار ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے عیسائی لوگ اپنی بیوقوفی سے اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے سابقہ گناہوں کا ثبوت ملتا ہے۔ اصل معنی اس کے یہ ہیں کہ گناہ صادر نہوں۔ ورنہ اگر استغفار سابقہ صادر شدہ گناہوں کی بخشش کے معنے رکھتا ہے تو وہ بتلادیں کہ آئندہ گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کونسا لفظ ہے غفر اور کفر کے ایک ہی معنی ہیں تمام انبیاء اس کے محتاج تھے جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اوتنا ہی معصوم ہوتا ہے اصل معنے یہ ہیں کہ خدا نے اسے بچایا معصوم کے معنے مستغفر کے ہیں +

عیسویت کی ترقی پر فرمایا کہ جو ترقی انہوں نے کرنی تھی وہ کر چکے پورے طور پر انسان کو خدا بنالیا اگر انسان خدا بنسکتا ہے تو بگٹ سے کیوں ناراض ہیں بہت خدا ملجاویں تو طاقت زیادہ ہوگی۔

ظہر، دعوت

ظہر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے پیشتر ایک خادم نے عرض کی کہ ایک تقریب اس کے ہاں خوشی ہے اور کچھ کھانے کا انتظام کیا گیا ہے حضور بھی شام کو تشریف لاکر کھانا دین تناول فرمادیں تو میں سعادت ہے فرمایا کہ دعوت راحت کیواسطے ہوتی ہے مجھے ایسی مرض ہے کہ دن کے آخری حصہ میں وہ عود کرتی ہے اور میں بالکل چل پھر نہیں سکتا اسی لئے دیکھتے ہو کہ پھر نیکا وقت صبح کا رکھا ہے ابھی بھی نماز سے پیشتر پاؤں سرد ہو رہے تھے تو میں دوا پیکر آیا ہوں۔ خیال آتا ہے کہ گھڑی گھڑی کیا کیوں کہ سرد ہو رہا ہوں اس لئے افتاں وخیزاں آجاتا ہوں اس لئے شام کو میں جا نہیں سکتا۔ ورنہ دعوت کا رد کرنا تو اچھی بات نہیں ہے مگر جب بیمار ہو تو انسان مجبور ہے عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی +

رویت ہلال

مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر ماہ رمضان کا چاند دیکھا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کی نماز گزار کر مسجد کی سقف پر تشریف لے گئے کہ چاند کو دیکھیں اور دیکھا اور پھر مسجد میں تشریف لائے

فرمایا کہ رمضان گذشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا تھا۔
شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن پ ۲، یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔

روزہ اور نماز کی تاثیرات کا فرق

صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے پس انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سلمان منا اھل البیت سلمان یعنی الصلح کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہونگی ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کریگا نہ کہ شمشیر سے اور میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ کی میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے ٭ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

نشاط نوجوانی تا بہ سی سال
چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال

اب جیسے چالیس سال گذر گئے دیکھتا ہوں کہ وہ بات نہیں ورنہ اول میں بٹالہ تک کئی بار پیدل چلا جاتا اور پیدل آتا اور کوئی کسل اور ضعف مجھے نہوتا اور اب تو اگر ایک میل بھی جاؤں تو تکلیف ہوتی ہے چالیس سال کے بعد حرارت غریزی کم ہونی شروع ہو جاتی ہے خون کم پیدا ہوتا ہے اور انسان کے اوپر کئی صدمات رنج وغم کے گذرتے ہیں اب کئی دفعہ دیکھا ہے کہ اگر بھوک کے علاج میں زیادہ دیر ہوجاوے تو طبیعت بے قرار ہوجاتی ہے

احکام الٰہی کی دو قسمیں

خدا تعالےٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی دوسرے عبادات بدنی عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ ۶۰ سال جب گذرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہوکر بینائی میں فرق آجاتا ہے یہ ٹھیک کہا کہ پیری وصد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اسکی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں

موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ جب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے وان تصوموا خیر لکم یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے +

فدیہ اور توفیق روزہ

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کیواسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہوجاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ ......

پس میرے نزدیک خوب ہے کہ دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اوس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخشدیگا

اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالےٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں تو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اوسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہوجاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپکو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کردے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گران ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق حال ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گران گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا

٭ اس مقام پر حضرت اقدس نے وہ تمام قصہ سنایا جو کہ البدر کے صفحہ ۳ میں درج ہے

دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر میں تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جیسے اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان وسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہیں تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان خدا چاہے تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اوس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایکدفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے ملا (کشف میں) اور انہوں نے کہا تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اسیطرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اوسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے ———— یہ لوگ ہیں کہ تکلف سے اپنے آپکو مشقت سے محروم رکھتے ہیں اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اوس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اوس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت ہے ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں تو ان کو خدا آگ سے بچاتا ہے اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں یہ سلم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اس سے انکار نکرے۔ اگر آنحضرت صلعم اپنی عصمت کے فکر میں خود لگتے تو واللہ یعصمک من الناس کی آیت نہ نازل ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے۔ پھر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے +

(اوپر کی تقریر فارسی زبان میں تھی ہم نے افادۂ عام کی خاطر اردو میں ترجمہ کر کے لکھی ہے)

ایڈیٹر

مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی +

سیر بوجہ ابتدائے ماہ رمضان ملتوی رہی +

ظہر و عصر کے اوقات میں کوئی بات قابل اشاعت نہیں

ہوئی صرف عصر کے وقت جب حضور کی خدمت میں یہ بات پیش کی گئی کہ ثناء اللہ لکھتا ہے کہ میری موت کی پیشگوئی کرو تو حضور نے فرمایا کہ یہ حیلہ ہے ورنہ وہ جانتا ہے کہ ہم حکومت سے معاہدہ کر چکے ہیں کہ موت کی پیشگوئی نکرینگے اس لئے دیدہ دانستہ لکھتا ہے ورنہ ہم نے جو لکھدیا ہے وہ خود حسب شرائط شائع کر دے کہ جو کاذب ہے وہ پیشتر مر جاوے آمنے اسطرح لکھنے سے کیوں خوف آتا ہے اسطرح نہ لکھنا اور ہمیں لکھنا کہ پیشگوئی کریں یہ صرف حیلہ جوئی ہے۔

مورخہ ۳ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتدائے رمضان ملتوی رہی۔

ظہر کے وقت حافظ غلام رسول صاحب مدرس وزیرآبادی اپنے حالات قبل از نماز حضرۃ اقدس کو سناتے رہے۔

عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہیں ہوا

مغرب و عشا۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے اور پھر کھانا تناول فرمانیکے بعد حضرت اقدس تشریف لائے تو ایک شخص سے اپنے بیعت لی۔ بعدازاں ماسٹر عبدالرحمن صاحب نو مسلم تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان عیسائی پرچہ اپی فنیی سے ایک مضمون سناتے رہے جو کہ سے انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں سے لفظ ذنب کے معانی پر مخالفانہ رنگ میں لکھا ہے کہ ذنب ایک ایسا لفظ ہے جو کہ قرآن میں کبائر گناہ پر بولا گیا ہے اور مرزا صاحب اس کے معانی وسعت دیکر جب لفظ نبیوں کے حق میں آوے تو اس کے اور معنے کرتے ہیں اور جب عوام الناس پر بولا جاوے تو اور معنی کرتے ہیں اور یہ لفظ اپنے معانی پر استعمال ہوتا ہے کہ گذشتہ گناہ جو انسان کر چکا ہو اوس کی معافی طلب کی جاوے اس سے اس نے استدلال کیا ہے کہ ضرور ہے کہ پیغمبر خدا (محمد صلعم) سے گناہ سرزد ہوئے ہوں۔ اس کے جواب میں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر استغفار کے یہ معنے ہیں کہ گذشتہ گناہوں سے معافی ہو تو پھر بتلا دیں کہ آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے کونسا لفظ ہے۔ گناہ سے حفاظت یعنی عصمت تو انسان کو استغفار سے ملتی ہے کہ انسان خدا سے چاہے کہ اُن قوائے کا ظہور اور بروز ہی نہ ہو جو معاصی کی طرف کھینچتے ہیں کیونکہ جیسا انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ گذشتہ گناہ اس کے بخشے جاویں اسیطرح اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ آئندہ اوس کے قوائے سے گناہ کا ظہور و بروز نہ ہو۔ یہ مسئلہ بھی قابل دعا کے ہے ورنہ یہ کیا بات ہے کہ جب گناہ میں مبتلا ہو تو اوس وقت تو دعا کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا نکرے اگر انجیل میں یہ دعا نہیں ہے تو پھر وہ کتاب ناقص ہے انجیل میں لکھا ہے مانگو تو دیا جاویگا پس آنحضرت صلعم نے استغفار مانگا آپکو دیا گیا۔ مسیح نے نہ مانگا ان کو نہ دیا گیا۔ غرضیکہ یہی تقسیم قرآن نے کی ہے کہ گناہ سے حفاظت کے ہر ایک پہلو کو دیکھکر استغفار کا لفظ رکھا ہے کیونکہ انسان ہر دو راہ کا محتاج ہے کبھی گناہ کی معافی کا کبھی اس امر کا کہ وہ قوائے ظہور و بروز نہ کریں ورنہ یہ کب ممکن ہے کہ قوائے خدا کی حفاظت کے بغیر خود بخود بچے رہیں وہ کتاب کامل ہے جس نے دونوں قسم کی تعلیم بتلائی اور عقل اور صراط اور خود دونوں قسم کی دعا کا تقاضا کرتی ہے پھر دیکھو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی کے ہاتھ پر توبہ بھی نہیں کی کہ آپکا گنہگار ہونا ثابت ہو حالانکہ مسیح نے تو یحیٰی کے ہاتھ پر گناہوں کی توبہ کی اور اُن سے تو یحیٰی ہی اچھا رہا جس نے کسی کی بیعت نہ کی اب بتلاؤ کس کا گنہگار ہونا ثابت ہے اور اگر مسیح گناہ سے صاف تھا تو اس نے غوطہ کیوں لگایا اور پھر روح القدس کا کبوتر ابتدا ہی سے کیوں نہ نازل ہوا۔

پھر استغفار کے معانی پر حضرت اقدس اور آپکے برگزیدہ اصحاب وہ آیات قرآنی تلاش کر کے سناتے رہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ استغفار کی دعا آئندہ خطاؤں سے حفاظت کے لئے ہے اور پھر تلاش کرتے کرتے انجیل میں سے بھی ایسی آیات نکل آئیں جس میں مسیح نے آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے دعا مانگی ہوئی ہے اس کے متعلق مفصل مضمون ریویو آف ریلیجنز میں نکلنے والا ہے پھر نماز عشا گذار کر حضرت اقدس تشریف لے گئے

۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی

سیر بوجہ ماہ رمضان سیر ملتوی رہی۔

ظہر اس وقت بھی حضرۃ اقدس نماز میں شامل ہوئے

عصر مغرب و عشا بوجہ ناسازی طبع ان اوقات میں حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے اور نہ آج کے دن کوئی بات قابل شائع ذکر ہوئی۔

۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر آج حضرۃ اقدس کی طبیعت کل سے نسبتاً تندرست تھی چنانچہ آپ نے نماز باجماعت ادا کی۔

جمعہ آپ نے مسجد اقصیٰ میں ادا کیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے خطبہ پڑھا جس کا خلاصہ برائے افادۂ ناظرین ذیل میں درج ہے

یاایھا الذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۲ے اس امت پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ہر ایک انسان دکھ دینے والی اور مضر اشیاء سے بچاؤ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ یہاں پر بھی وہی **تتقون** ہے جو کہ اس آیت میں ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور غرض یہ ہے کہ تقویٰ کی صفت میں انسان قوی ہو جاوے۔ سارا قرآن جس قدر تقویٰ کی تاکید میں بھرا ہوا ہے اتنا کسی اور شے سے نہیں اصل غرض قرآن کی

تقویٰ کل سکھاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور اس کے حکموں سے انسان کا تعلق بندھ۔ صفات الٰہی کے سامنے حیا پیدا ہو جاوے جیسے اُسے علیم۔ لطیف۔ خبیر۔ اور بصیر مانتا ہے اور تمام صفات حسنہ باری تعالیٰ اُس کے سامنے ہیں اسیطرح حیا بھی اُس کے سامنے پیدا ہو جاوے اس کے لئے جیسی تدبیر روزہ کی ہے دیسی کوئی نہیں پہر ایک آدمی کے ہر ایک خواہش کے سامان موجود ہیں پینے کیواسطے چاء یا شربت کہانے کیواسطے نفیس کہانے معاشرت کے واسطے بیوی مگر اُسکے منہ اور ہر ایک قوا پر مہر ہے اور وہ ان چیزون سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور وہ کہتا ہے کہ میرے خدا نے حکم دیا ہے کہ سحری سے لیکر غروب آفتاب تک کہانا پینا اور نہ اور کچھ کرے۔ تو یہ ہر چند ایک موٹا حکم ہے۔ ایک عامی آدمی بھی اگر اکیلا ہو اور کسی مکان کے اندر ہو اور اُسے پیاس لگی ہو اور خوشگوار پانی موجود ہو تو وہ روزہ توڑتا نہیں ایسا مسلمان کوئی نہ ہوگا کہ روزہ رکہکر پھر اُسے دلیری ہو کہ کچھ کہا یا پی لیوے خدا نے یہ ایک مشق تبلائی ہے کہ لوگ اس کی حقیقت پر غور کرین جیسے ایک روزہ دار باوجود پیاس ہونے کے پہر پانی نہیں پیتا باوجودیکہ پانی موجود ہے اس لئے کہ اُسے خدا نے حرام کیا ہے تو پہر دوسرے محرمات کی طرف وہ کیون دلیری کریگا خدا نے جیسے کہانے پینے کی اشیاء کو روزہ میں حرام کیا ہے ویسے ہی چوری۔ غیبت چغلی اور بدنظری کو حرام کیا ہے۔ چاہیئے کہ ہاتھ سے کسیکو ایذا نہ دین اور پاؤن سے کسی بدکاری کی جگہ چلکر نہ جاوین روٹی اور پانی کا چھوڑ دینا تو ایک موٹی بات ہے اور اصل میں یہ مقصد ہے اس بات کا کہ انسان خدا کی کل محرمات سے بچا رہے جس نے اس بات کو نہیں سمجھا اس نے کیا۔ روزہ رکہا۔ کیا خدا کو ہماری بھوک اور پیاس سے مزا آتا ہے وہ تو فرماتا ہے کہ یہ سب اس لئے ہے کہ لعلکم تتقون تاکہ تم گناہون سے بچو رہو گناہ سے بڑھکر انسان کے وجود کو خراب کرنے والی اور کوئی شے نہیں اور اسکے لئے تریاق روزہ ہے جس سے انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بندھ جاتا ہے لیکن اگر کوئی صرف موٹی بات بھوک پیاس کو چھوڑتا ہے اور اوس پر کوئی ترقی نہیں کرتا تو افسوس ہے کہ اس کے روزہ نے خدا کے ہان کوئی مول نہ پایا۔ جیسے اگر ایک مکان میں سوراخ موجود ہون تو چور آسانی سے اس کے اندر داخل ہو سکتا ہے اسیطرح آنکھ کان منہ اور شرمگاہ یہ سوراخ ہیں کہ جن سے شیطان اندر گھسکر ایمان کے مال متاع کو لوٹتا ہے۔ آنکھ نامحرم کی طرف ایسی جاتی ہے جیسی بکری سبزی کو دیکھکر جا پڑتی اور اُسے کوئی خیال حلال و حرام کا نہیں ہوتا اسیطرح منہ ہے کہ زبان سے بے ساختہ باتیں جو جی میں آوین نکلتی جاتی ہیں اور اُسے خبر نہیں کہ خدا کے فرشتے ایک ایک لفظ کو لکھ رہے ہیں۔ لہذا ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ان ایام میں خصوصاً کوشش کرین اور تقویٰ کی باریک راہوں کی نگہداشت کرین۔

عصر مغرب و عشا عصر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی مغرب کی نماز ادا کر کے اور کہانا تناول فرما کر حضرت اقدس نے مجلس کی مدراس میں ایک مخلص عہدہ دار حضرت اقدس کے غائبانہ عاشق ہیں اور ان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد + بسا کین دولت از گفتار خیزد

ایک کذاب نے ان کو خبر سنائی کہ قادیان میں طاعون ہے حالانکہ میرزا صاحب نے کہا تھا کہ طاعون وہان نہ آویگی انکے ایمان نے صرف اس شنید پر یہ تقاضا کیا کہ ایک تار حضرۃ اقدس کی خدمت میں انہون نے روانہ کیا جو پڑھکر سنایا گیا اس میں درج تھا کہ اس خبر کے سننے سے میرے ایمان میں ترقی ہوئی ہے اور قادیان میں طاعون اس لئے آئی ہے کہ خدا تعالیٰ سچے مومنون اور دوسرے لوگون میں تمیز کر کے دکہلانا چاہتا ہے اور جو جو خبرین ان کو غلط پہونچی ہیں ہر ایک ان کی زیادت ایمان کا باعث ہوئی ہیں حضرت اقدس نے انکے اخلاص کی تعریف کی اور فرمایا کہ ان کو اصل واقعات سے اطلاع دیکر اس شخص کا کذاب ہونا جتلا دیا جاوے۔ اس کے بعد معمولی باتین رہین اور حضرت اقدس۔ عشا کی نماز پڑھ کر تشریف لے گئے + ص

مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر اسوقت تشریف لا کر حضرت اقدس نے بیان کیا کہ رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ یہ آخری وقت ہے اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک جگہ پر مین ہون اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں ایک ان میں سے میری طرف آیا تو مین نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پرزور معلوم ہوتا تھا کہ مین نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا مین نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤن مین وہان سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر مین نے پہر کر نہ دیکھا اس وقت خواب مین خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھیگا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔

ایک آریہ میرے پاس دوا لینے آیا کرتا ہے مین نے اسے یہ خواب سنائی تو اس نے کہا کہ مجھے بھی لکھ دو مین نے لکھ دیا اور اس نے یاد کر لیا اس خواب کے پھر کیا دیکھتا ہون کہ ایک گھوڑے کا سوار ملا جب مین گھر کے قریب آیا تو ایک شخص نے میرے ہاتھ پر پیسہ رکھا مین نے خیال کیا کہ اس مین دونی چونی بھی ہوگی آگے آیا تو دیکھا کہ نجو (فضل نشان) کشمیری عورت بیٹھی ہے۔ پہر جب مسجد مین گیا تو دیکھا کہ ہزار ہا آدمی بیٹھے ہیں اور کپڑے سب کے پرانے معلوم ہوتے ہیں مسجد مین اور آگے بڑھا تو دیکھا ایک جنازہ رکہا ہوا ہے اس کی بڑی سی چارپائی ہے یہ معلوم نہیں کہ کس کا جنازہ ہے۔ یہ رویا آپ نے سنائی اور پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عصر اس وقت آپ نے نماز باجماعت ادا کی اور کوئی قابل اشاعت ذکر نہیں ہوا +

مغرب و عشا آپ مغرب کی نماز ادا کر کے تشریف لے گئے اور پھر کوئی ایک گھنٹہ کے بعد تشریف لائے فرمایا کہ آج جو مجھے خواب مین الہام سے کلمات تبلائے گئے ہیں مین نے ارادہ کیا ہے کہ انکو نماز مین دعا کیطور پر پڑھا جاوے اور مین نے خود تو پڑھنے شروع کر دئے ہیں +

سوء ظن بظنی پر آپ نے فرمایا کہ دوسرے کے باطن مین ہم تصرف نہیں کر سکتے اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور پھر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے کتابون مین مینے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے انہون نے ایک دفعہ عہد کیا کہ مین اپنے آپکو کسی سے اچھا نہ سمجھون گا۔ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پہونچے کہ ایک شخص ایک جوان عورت کیساتھ کنارے پر بیٹھا روٹیان کہا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہی ہے اس مین سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکھکر اس نے کہا کہ مینے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا نہ خیال کرون گا مگر ان دونون سے تو مین اچھا ہی ہون۔ اتنے مین زور سے ہوا چلی اور دریا مین طوفان آیا ایک کشتی آ رہی تھی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو کہ عورت کیساتھ روٹی کہا رہا تھا اٹھا اور غوطہ لگا کر ۶ آدمیون کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی پہر اُس نے اُس بزرگ کو مخاطب ہو کر کہا کہ تم اپنے آپکو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو مین نے تو ۶ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اُسے تم نکالو۔ یہ سنکر وہ بہت حیران ہوا اور پھر اوس سے پوچھا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے۔ تب اوس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل مین اسی دریا کا پانی ہے شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور مین ایک ہی اس کی اولاد ہون قوائے اس کے مضبوط ہیں اس لئے جوان نظر آتی ہے خدا نے مجھے مامور کیا تھا کہ مین اسیطرح کرون تاکہ تجھے سبق حاصل ہو۔

پھر فرمایا کہ خضر کا قصہ بھی اسی بنا پر معلوم ہوتا ہے سوء ظن جلدی سے کرنا اچھا نہیں ہوتا تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے اس نے بہت سی قومون کو تباہ کر دیا انہون نے انبیاؤن اور اُن کے اہل بیت پر بدظنیان کین +

اس کے بعد سول ملٹری کا اخبار سنتے رہے اور دیگر احباب ذکر اذکار سناتے رہے پھر نماز عشا پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے

ص مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ۔ فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔ ظہر و عصر کیوقت بھی حضرۃ اقدس نمازون مین شامل ہوئے۔ مغرب اور عشا کی نمازون مین

مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر کے وقت بھی آپ شامل جماعت ہوئے۔

عصر اس وقت نماز سے قبل آپ نے ایک رویا سنائی۔

رویا

مین دیکھتا ہون کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہو اور اس کے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے مین نے اس مین پاؤن رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر مین نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جست کرکے مین اوپر آ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون اور ایک گڑھا ہے شکل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہان سے نواب صاحب کا گھر اور مین اوس پر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر تیر رہا ہون سید محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے مین نے انکو بلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور مین ہوا پر تیر رہا ہون اور میرے خدا کا فضل اون سے بڑھ کر مجھ پر ہے حامد علی میرے ساتھ ہے اور اس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے نہ ہاتھ نہ پاؤن ہلانے پڑتے ہین اور بڑی آسانی سے ادھر ادھر تیر رہے ہین ایک بجنے مین ۲۰ منٹ باقی تھے کہ مین نے یہ خواب دیکھا۔

مغرب وعشا کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور پھر کھانا تناول فرما کر آپ تشریف لائے۔ ایک شخص امرتسری نے حضرت اقدس کو بہت فحش اور گندی گالیان دی تھین ایک باغیرت آپکے مخلص خادم نے اسکا جواب درشتی سے دینا چاہا تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جوش کے مقابلہ پر جوش ہو تو فساد کا باعث ہوتا ہے اور بات وہ کرنی چاہئے جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو۔ اگر ہم بدی کا جواب اوس حد تک کی بدی سے دیوین تو پھر ہماری کاروبار مین برکت نہین رہتی جوش اور اشتعال کے وقت کے لکھے ہوئے مضامین مین فصاحت و بلاغت جاتی رہتی ہے۔ فصاحت اور بلاغت نرمی کا بیٹا اور فرزند ہے جس قدر نرمی ہوگی اسیقدر عبارت فصیح ہوگی اہل حق کو درہم برہم نہ ہونا چاہئے گندی بات قابل جواب ہی نہین ہوا کرتی۔

اخلاق۔ اصحاب کبار مین سے آپ نے ایک شئے طلب کی حضرۃ اقدس اسی وقت خود اٹھکر اندر تشریف لے گئے اور وہ شے لا کر دی پھر نماز عشا ہوئی اور آپ ادا کر کے تشریف لے گئے

مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد آپکو بذریعہ خط کے علم ہوا کہ **رسل بابا** امرتسری بعارضہ طاعون فوت ہو گیا ہے اس پر آپ نے مولوی محمد احسن صاحب کو کہا کہ آپ گفتگو فرماتے رہے اور فرمایا کہ گذشتہ شب کو مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ (الہام)

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمُ

پھر اس کے بعد الہام ہوا

سَلَامٌ عَلَىٰ أَمْرِكَ صِرْتَ فَائِزًا

یعنی اے ابراہیم تجھے سلام تیرے کاروبار پر سلامتی ہو اور تو بامراد ہو گیا۔ اسی اثنا مین عصر کا وقت آ گیا تو آپ نے مسجد مین تشریف لا کر یہ الہام پھر سنایا اور رسل بابا کی موت پر ذکر ہوتا رہا کہ

يُخْرِجُ الصُّدُورَ إِلَى الْقُبُورِ کا الہام بھی اس پر صادق آتا ہے اور الہام مین صدور کا لفظ ہے جو کہ جمع پر دلالت کرتا ہے اور جمعہ کے دن جب مین بیمار تھا تو مجھے یہ الہام ہوا تھا۔ (الہام)

يَمُوتُ قَبْلَ يَوْمِي هٰذَا

یعنی یہ میرے اس دن سے پیشتر مریگا یوم سے مراد جمعہ کا دن ہے جو کہ اصل مین عید کا دن ہے۔ پھر فرمایا کہ ان ۳ سالون مین خوارق عادت ترقی ہوئی ہے براہین مین یہ پیشگوئی ہے کہ مین تمہارے لئے فوج طیار کرونگا وہ انہی ۳ سالون مین طیار ہوئی پھر آپ عصر کی نماز گذار کر تشریف لے گئے۔

مغرب وعشا بعد ادائے نماز مغرب و تناول طعام حضور انور تشریف لائے اور ڈوئی کا اخبار اور میان فتح الدین صاحب کی نظم سنتے رہے۔

دمشق کے لفظ پر فرمایا کہ اصل مین تثلیث کی جڑ دمشق ہے یہ راز کی بات ہے اور سمجھنے کے قابل ہے مگر ہمارے مخالف خیال نہین کرتے دمشق سے مشرقی طرف اترنے کے یہی معنے ہین کہ وہ تثلیث کا استیصال کریگا **شرق** ہمیشہ **غرب** پر غالب ہوتا ہے۔ پھر عشا کی نماز پڑھکر تشریف لے گئے

میان غلام رسول حجام اور باورچی

حضرۃ اقدس کے ایک مخلص خادم کئی سال سے ہین جب سے رسالہ دافع البلاء شائع ہوا ہے ان کے بھائیون نے اپنے اپنے گھرون سے ان کو صرف اس لئے جواب دیا ہے کہ وہ کیون حضرۃ میرزا صاحب کے معتقد ہین اس طرح سے جس قدر تکالیف معاش کی ان کو پہونچی ہین اس کو وہ قریباً ہفتہ وار آ کر حضرۃ کی خدمت مین بیان کرتے ہین آخر حضرۃ اقدس سے اجازت حاصل کرنے کے بعد وہ اس امر کا اعلان کرتے ہین کہ احمدیہ جماعت کے ذی استطاعت اصحاب اپنی شادی اور خوشی وغیرہ کی تقریبون پر اگر چاہین تو ان کو بلوا کر ہر ایک قسم کا کھانا جیسے مزعفر وغیرہ پکتے ہے ان سے پکوا لیا کرین اور اس طرح کی نصرت اور ہمدردی سے وہ ثواب دارین حاصل کرین اور یہ بھی تجویز ہے کہ انکے اخراجات سفر و حقوق خدمت اپنی انصاف کے ذمے ہونگے جو ان کو طلب کرینگے۔ ان کا پتہ یہ ہے

متصل حویلی کلکتیان کٹرہ بھنگیان امرتسر

خبرین

ریاست حیدر آباد دکن کی سرحد کی پیمائش کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قائم ہوئی ہے جس مین انگریزی افسر اور ریاستی افسر ملکر کام کرینگے۔

---

۲۹ نومبر کو ریلی برادرس کمپنی کے کارخانہ سن واقعہ چت پور روڈ کلکتہ مین آگ لگی ۶ لاکھ روپے کا نقصان ہو۔ مگر اس کارخانہ کا بیمہ ہوا ہوا تھا۔

۲۳ نومبر کو گجراتیون کے مشہور مندر واقعہ پونہ مین آگ لگی جلکر خاکستر ہوگیا لاکھ روپے کے قریب نقصان ہوا ہے مگر کوئی جان تلف نہین ہوئی۔

ہندوستان کا سکہ جسپر شاہ معظم کی تصویر ہوگی غالباً ماہ آئندہ جنوری مین جاری ہو جاویگا۔

۲۵ نومبر کو مسرز ٹاٹا کے کارخانہ روئی واقع وردہا مین آگ لگی جسمین سوا لاکھ روپے کی روئی تھی اور اس کارخانہ کا بیمہ نہین ہوا تھا۔

امرتسر کی تحصیل ترنتارن مین وبائے طاعون نمودار ہوگئی ہے ہوشیارپور مین بھی طاعون کا زور ہے۔

ریاست پونچھ مین وبائے طاعون نمودار ہونے کے باعث ریاست کشمیر کے رزیڈنسی سرجن صاحب کی تحریک سے راجہ صاحب نے اول خود ٹیکہ لگوا کر دوسرونکو ترغیب دلائی۔

۱۲ نومبر کو بعد عصر ایک عیسائی صاحب جوشن سکول لودی پور مین ماسٹر تھے معہ اپنی بی بی اور بچون کے مشرف بالاسلام ہوئے

سلطان المعظم نے دار الخیر حمیدیہ کے نام ایک یتیم خانہ طیار کرنے کا حکم دیا ہے جس مین یتیم اور نادار لڑکون کو دستکاری اور حرفت کی تعلیم ہوگی۔

مانچسٹر مین ایک نومسلم کا جنازہ اول دفعہ اسلامی طریق پر شہر سے گذرا۔

پیرس مین ایک ۱۹ سالہ دوشیزہ لڑکی ہے جو ۲ مختلف زبانون مین امتحان پاس کرکے سندات حاصل کر چکی ہے اس نے ایسے شخص سے شادی کا اعلان دیا ہے جو علم زبان مین اس سے فوقیت لے جاوے ایک جرمنی نوجوان نے مقابلہ منظور کیا ہے

۲۰ دسمبر کو انگریزی فوج شنگہائی چھوڑ دیگی اور آئندہ فروری تک فرنچ اور جرمن فوجین بھی اسے خالی کر جاوین گی

اعجاز احمدی کا بقیہ مضمون

مگر میں ہر ایک پہلو سے منکر پر اتمام حجت چاہتا ہوں یا الٰہی تو جو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دلوں پر تیری نظر ہے اور تیری عمیق نگاہوں سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہیں تو ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کر دے اور وہ جو تیری نظر میں صادق ہے اس کو ضائع مت کر کہ صادق کے ضائع ہونے سے ایک جہان ضائع ہو گا اے میرے قادر خدا تو نزدیک آ جا اور اپنی عدالت کی کرسی پر بیٹھ اور یہ روز کے جھگڑے قطع کر۔ ہماری زبانیں لوگوں کے سامنے ہیں اور ہمارے دلوں کی حقیقت تیرے آگے منکشف ہے میں کیونکر کہوں اور کیونکر میرا دل قبول کرے کہ تو صادق کو ذلت کے ساتھ قبر میں اتار دے گا اور نشانہ زندگی والے کیونکر فتح پائیں گے تیری ذات کی مجھے قسم ہے کہ تو ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ اور جسقدر مولوی ثناء اللہ صاحب نے خلاف واقعہ اعتراضات اور جھوٹے مضمون سے موضع مُد کے جلسے میں میری توہین کی ہے وہ تمام میرے شکوے خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور مجھے اس تکذیب کا کچھ رنج بھی نہیں کیونکہ جب کہ وہ حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی (نعوذ باللہ) کذاب قرار دیتے ہیں تو اگر مجھے بھی کذاب کہیں تو اُن پر کیا گلہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ خدا کے اس سوال پر کہ کیا تو نے ہی کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو خدا کر کے مانا کرو۔ عیسیٰ نے جھوٹ بولا یعنی ایسا جواب دیا کہ سراسر جھوٹھ تھا کیونکہ انہوں نے کہا کہ جب تک میں اپنی امت میں تھا تو اُن پر گواہ تھا اور جب تو نے وفات دیدی تو پھر تو ان پر رقیب تھا مجھ کو کیا معلوم کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ اور ظاہر ہے کہ اوس شخص سے زیادہ کون کذاب ہو سکتا ہے جو قیامت کے دن جب عدالت کے تخت پر خدا بیٹھیگا اُس کے سامنے جھوٹھ بولے گا کیا اس سے بدتر کوئی اور جھوٹھ ہو گا کہ وہ شخص جو قیامت سے دوبارہ پہلے دنیا میں آئے گا اور چالیس برس دنیا میں رہیگا اور نصاریٰ کے ساتھ لڑائیاں کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کریگا اور تمام نصاریٰ کو مسلمان کر دیگا وہی قیامت کو ان تمام واقعات سے انکار کر کے کہے گا کہ مجھے خبر نہیں کہ میرے بعد کیا ہوا اور اسطرح پر خدا کے سامنے جھوٹھ بولیگا اور ظاہر کریگا کہ مجھے اس وقت سے نصاریٰ کی حالت اور اُن کے مذہب کی کچھ بھی خبر نہیں جب سے تو نے مجھے وفات دیدی دیکھو یہ کیسا گندہ جھوٹ ہے اور خدا کے سامنے اس طور سے حضرۃ مسیح کذاب ٹھیرتے ہیں یا نہیں قرآن شریف کھولو اور آیت **فلما توفیتنی** کو آخر تک پڑھ جاؤ اور پھر کہو کہ تم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کذاب قرار دیا یا نہیں۔

مگر اس پر کیا افسوس کریں کیونکہ آپ لوگوں کے نزدیک تو خدا بھی کاذب ہے، خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات آیت **فلما توفیتنی** میں صاف طور پر بیان کر دی اور خود حضرت عیسیٰ کا یہ عذر پیش کر دیا کہ میری وفات کے بعد یہ لوگ بگڑے ہیں پس خدا سمجھا رہا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے تو عیسائی ابھی اب تک نہیں بگڑے کیونکہ عیسائیوں کا راہ راست پر رہنا صرف ان کی حیات تک ہی وابستہ رکھا گیا تھا اور عیسائیوں کی ضلالت کی علامت حضرت عیسیٰ کی وفات ٹھہرائی گئی تھی اب کہو اس صورت میں آپکے نزدیک خدا کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے جسکا بیان باور نہیں کیا گیا۔

اور ایسا ہی آیت **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل** میں سب نبیوں کی وفات ایک مشترک لفظ میں جو خلت ہے خدا نے ظاہر کی تھی اور حضرت عیسیٰ کے لئے کوئی خاص لفظ استعمال نہیں فرمایا تھا یہ بھی نعوذ باللہ آپ لوگوں کے نزدیک خدا کا ایک جھوٹ ہے یہ وہی آیت ہے جس کے پڑھنے سے حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلعم کی وفات ثابت کی تھی ابوبکر کی بھی یہ منطق خوب تھی کہ باوجودیکہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے پھر وہ لوگوں کے سامنے یہ آیت پڑھتا ہے یہ کس قسم کی تسلی دیتا ہے کیا اس کو معلوم نہیں کہ عیسیٰ تو زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور پھر دوبارہ آئیگا اور چالیس برس رہے گا عیسیٰ کی وہ عمر اور افضل الرسل کی یہ عمر **تلك اذا قسمة ضيزى**

اور صحابہ بھی خوب سمجھ کے آدمی تھے جو اس آیت کے سننے سے ساکت ہو گئے اور کسی نے ابوبکر کو جواب نہ دیا کہ حضرت آپ یہ کیسی آیت پڑھ رہے ہیں جو اور بھی ہمیں حسرت دلاتی ہے عیسیٰ تو آسمان پر زندہ اور پھر آنیوالا اور ہمارا پیارا نبی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا۔ اگر عیسیٰ اس قانون قدرت سے باہر اور ہزار ہا برس کی عمر پانیوالا اور پھر آنیوالا ہے تو ہمارے نبی کو یہ نعمت کیوں عطا نہ ہوئی اور سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ نے جو اُس وقت تمام حاضر تھے اُن میں سے ایک بھی غائب نہ تھا اس آیت کے یہی معنے سمجھے تھے کہ **تمام انبیا فوت ہو چکے ہیں** اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال سنکر جو ارد گرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا لیکن جب حضرت ابوبکر نے جنکو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پڑھی تو سب صحابہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہو گئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہوئے اور ان کا وہ صدمہ جو ان کے پیارے نبی کی موت کا ان کے دل پر تھا جاتا رہا اور مدینہ کی گلیوں کوچوں میں یہ آیت پڑھتے پھرے اسی تقریب پر **حسان** بن ثابت نے مرثیہ کے طور پر آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں یہ شعر بھی بنائے

شعر

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي
فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

یعنی تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی پتلی تھا۔ میں تو تیری جدائی سے اندھا ہو گیا۔ اب جو چاہے مرے عیسیٰ ہو یا موسیٰ۔ مجھے تو تیری ہی موت کا دھڑکا تھا یعنی تیرے مرنے کے ساتھ ہم نے یقین کر لیا کہ دوسرے تمام نبی مر گئے ہمیں ان کی کچھ پرواہ نہیں مصرعہ

عجب تھا عشق اسد لمیں محبت ہو تو ایسی ہو

پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر جھوٹا قرار دیتے ہیں کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ اور اس کی ماں کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس میں صاف پانی بہتا تھا یعنی چشمے جاری تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر تھی جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ یعنی ہم نے واقعہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی عیسیٰ اور اس کی ماں کو ایک بڑے ٹیلہ پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطہ کشمیر۔ اب اگر آپ لوگوں کو عربی سے کچھ بھی مس ہے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اوی کا لفظ اُسی موقعہ پر آتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آمدہ سے بچا کر پناہ دیجاتی ہے یہی محاورہ تمام قرآن شریف میں اور تمام اقوال عرب میں اور احادیث میں موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی تمام عمر میں صرف صلیب کی ہی مصیبت پیش آئی تھی اور حدیث سے ثابت ہے کہ مریم کو تمام عمر میں اسی واقعہ سے سخت غم پہونچا تھا۔ پس یہ آیت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد خدا تعالیٰ نے اس آفت سے حضرت عیسیٰ کو نجات دیکر اس موذی ملک سے کسی دوسرے ملک میں پہنچا دیا تھا جہاں پانی صاف کے چشمے بہتے تھے اور اونچا ٹیلہ تھا اب سوال یہ ہے کہ کیا آسمان پر بھی کوئی چشمہ دار ٹیلہ ہے جس پر خدا تعالیٰ نے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو جا بٹھایا اور ماں کو بھی اور حضرۃ مسیح کے سوانح میں غور کر کے کوئی نظیر تو پیش کرو کہ کسی مصیبت کے بعد انہیں ایسے ملک میں جگہ دی گئی ہو جو آرام گاہ اور جنت نظیر ہو اور بڑا ٹیلہ ہو تمام دنیا سے بلند اور چشمے جاری ہوں پس آپ کے خیال کے رو سے خدا تعالیٰ نعوذ باللہ صریح جھوٹا ٹھہرتا ہے کہ وہ تو صلیب کے بعد ٹیلہ کا ذکر کرتا ہے جس میں عیسیٰ اور اس کی ماں کو جگہ دی گئی اور آپ لوگ خواہ مخواہ اُس کو آسمان پر بٹھاتے ہیں اور محض بیکار۔ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ نبی ہو کر اتنی مدت کیوں بیکار بیٹھ رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

مطبع الصدیق قادیان دارالامان باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و منیجر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۸ | قادیان دارالامان ۸ ارمضان المبارک سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

البدر کے صفحہ ۳۷ کالم ۳ مین یا ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۰۲ کی ظہر و عصر کی ڈائری مین ایک رویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی درج ہے اور پھر اسیطرح صفحہ ۴۵ کالم ۲ مین ظہر کے وقت کی ڈائری مین ایک رویا درج ہے جس مین تین بھینسے کا لفظ لکھا ہے اور پھر اسکے آگے ایک دعا ہے یہ ہر دو رویا و دعا اور پھر خصوصیت سے ۳ بھینسے کا لفظ قابل توجہ ہے کیونکہ یہ کسی آیندہ واقعہ کی خبر دیتے ہین اور پھر اس دعا مین.... فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بھی ۳ کلمات ہین جن کا تعلق ان تین بھینسون سے معلوم ہوتا ہے اور اصل لفظ جو اس وقت رویا بیان کرتے ہوئے حضرۃ اقدس نے زبان مبارک سے نکالا وہ لفظ بھینسے ہی ہے جسے سانڈ بھی کہتے ہین نہ کہ بیل مید ہے کہ ان خوابون کی اصل حقیقت اور پھر نیک انجام جلد تر منکشف ہونیوالا ہے ۔ ہمارے ناظرین چشم براہ رہین

معمول احمدیہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا روزانہ دستور العمل

حضرۃ مسیح موعود صلعم سوای حالت بیماری کے جس مین آپ بہت سخت لاچار ہون ہر ایک نماز باجماعت ادا کرتے ہین +

حضور علیہ الصلوۃ والسلام خود نماز کی امامت نہین کرتے بلکہ مقتدی ہوکر نماز ادا کرتے ہین +

جب کسی جنازہ کی نماز پڑھنی ہو تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام اس وقت خود امام ہوتے ہین +

سوائے مغرب کی نماز کے سنت موکدہ کے باقی کل سنت نوافل ہر ایک نماز کی ماقبل و مابعد آپ گھر مین ادا کرتے ہین مگر آج کل ماہ رمضان مین مغرب کی سنت موکدہ آپ گھر مین ادا کرتے ہین +

آجکل رمضان مین تو نہین مگر آپ کی یہ مستمرہ عادت ہے کہ فجر کی نماز ادا کرکے گھنٹہ یا دو گھنٹہ بعد سیر کے لیے تشریف لاتے ہین اور اپنے اصحاب کے ساتھ میل یا دو میل تک پیدل قدمی فرماتے ہین اور راستہ مین مختلف قسم کے ذکر اذکار ہوتے رہتے ہین جن مین کبھی جماعت کو نصیحت ہوتی ہے یا کسی سوال کا جواب یا اپنی مشن کا تذکرہ وغیرہ +

عام طور پر آپ کی مجلس کا وقت مغرب کی نماز ادا کرنیکے بعد سے عشا کی ادائیگی تک ہے ۔ مگر اکثر اوقات ظہر اور عصر کے اوقات مین بھی مجلس کرتے ہین اور ان مجالس مین نو وارد مہمان آپ سے ملاقات حاصل کرتے ہین ۔ جب کبھی آپ کی طبیعت علیل ہو اور نماز مین شامل نہ ہوسکین تو کہلا بھیجتے ہین کہ نماز پڑھ لو مین نہین آسکتا تا کہ لوگ انتظار مین نہ رہین

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو حضرۃ اقدس اس کے آگے سے نہیں گذرتے ۔

جس مسجد مین جماعت ہوتی ہے اس کی دو منزل ہین ایک اونچی ایک نیچی ۔ آپ دولت سرا سے تشریف لاکر جب اول نیچے کے حصہ مین داخل ہوتے ہین تو جو جماعت وہان موجود ہوتی ہے آپ اس پر سلام علیکم کرتے ہین ۔ پھر جب اوپر کے حصہ مین آتے ہین تو وہان کی جماعت پر سلام کرتے ہین اور اسی طرح سے جاتے ہوئے ہر ایک جماعت پر سلام کرتے ہین +

دیکھا گیا ہے کہ اکثر ابتدا سلام علیکم کی آپ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور جتنی دفعہ آپ آوین جاوین برابر سلام علیکم کرتے ہین ۔ تکبیر تحریمہ کیوقت آپ کانون تک ہاتھ اٹھاتے ہین اور دست مبارک سینہ (صدر) پر باندھتے ہین اور آج تک ایک وقت بھی آپ سے آمین بالجہر نہین سنی گئی نماز کے کسی رکن مین بھی آپ امام سے پیشدستی نہین کرتے حالت قیام مین آپکے پای مبارک ایڑیون کی طرف سے کچھ ملے ہوتے اور پنجہ کی طرف سے کچھ کشادہ ہوتے ہین +

طاعون کا حکمی اور یقینی علاج

(۱) حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیعت کرکے ان کی اس تعلیم پر کاربند ہونا جو کہ آپنے کتاب تقویۃ الایمان و کشتی نوح مین اللہ تعالی کے الفاظ سے اسی لئے درج کی ہے کہ جو اس پر عمل کرے وہ طاعون سے ضرور محفوظ رہیگا (۲) حفظ ماتقدم کے خیال سے جدوار کافور گولیاں سرکہ مین بناکر استعمال کرتے رہین (۳) اگر کسی کو طاعون ہوئی ہو تو توبہ و استغفار کرنا اللہ تعالی پر سچا ایمان لانا ۔ کثرت سے جونکین لگانا اور زیادہ مقدار مین مگنشیا کا جلاب لینا اسکے بعد مصفیات خون کا استعمال کرنا (۴) کھلی ہوا مین رہنا گھر و کپڑون وغیرہ اور نالیون کو صاف رکھنا (۵) طاعون زدہ مقام مین نہ جانا +

۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر و عصر کی نمازین بھی اپنے اپنے وقت پر مسجد مین ادا کین۔
مغرب اور عشا کے مابین مجلس ہوئی اوسمین کوئی تقریر یا ذکر قابل اشاعت نہین ہوا میر ناصر نواب صاحب نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ یہ دعا رب کل شئی خادمك والی جو الہام ہوئی ہے اگر اس مین بجائے واحد متکلم کے جمع متکلم کا صیغہ پڑھکر دوسرونکو بھی ساتھ ملالیا جاوے تو حرج تو نہین۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کوئی حرج نہین ہے اور مغرب اور عشا کی نمازین باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئین ✦

مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۲ بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر کے وقت تشریف لائے تو بکثرۃ مضمون نویسی اور کاپی وغیرہ دیکھنے کے متعلق جو تکلیف انسان کو ہوتی ہے اس کو مدنظر رکہکر ایک خادم نے اوس تکلیف مین حضور کیساتھ اظہار ہمدردی کیا جسپر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ بدن تو تکلیف **کیواسطے ہے اور کس لئے ہے۔**
بعد ازین فرمایا کہ الہ الواہ کے متعلق مضمون لکھ رہا ہون نیچے فارسی ترجمہ بھی کردیا ہے تا کہ اُس کی اشاعت افغانستان بخارا سمرقند وغیرہ ممالک مین بھی ہوجاوے پھر حضور کہنے لگے کہ مین وہ مضمون لاکر بطور نمونہ سناتا ہون چنانچہ آپ اندر گھر مین تشریف لے گئے اور مضمون لاکر اس کا عربی مسودہ اور فارسی ترجمہ سناتے رہے فرمایا کہ اس مضمون کو مین نے تین طرح پر تقسیم کیا ہے (اول) اجمال رکھا ہے (دوم) تفصیل کی ہے کہ کیون اس امر کی ضرورت پڑی کہ ٹیکہ سے ہم پرہیز کرین اور وجہ بتلائی ہے کہ ہمارا دعوی یہ ہے اور لوگ گالیان دیتے اور سب وشتم کرتے ہین (سوم) آیا خدا نے اب تک کیا تفریق کرکے دکہائی ہے اور مخالفون کی مخالفت کے کیا نتائج ہوئے۔
عصر کی نماز باجماعت حضرۃ اقدس نے ادا کی۔
مغرب و عشا مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر کہانا تناول فرمانے کے بعد جب آپ تشریف لائے تو عشا کے قبل تدریجی مجلس کی اور اخبارات انگریزی سنتے رہے ایک مقام پر فرمایا کہ خدا تعالی جو نشان دکھلاتا ہے اشتہاری دکھلاتا ہے **کسوف و خسوف** بھی اشتہاری تہا اور وہ آسمانی تہا اب یہ **طاعون** بھی اشتہاری ہے اور یہ زمینی ہے اگر آج سے ایک ہزار برس پیشتر تک کی تواریخ پنجاب کی دیکھی جاوے تو جیسی طاعون اب ہے اس کی نظیر نہ ملے گی۔ ابھی تو اس کے پاؤن جمے ہین اگر یہ سرسری ہوتی تو اس کا دورہ ختم ہو جاتا

موت اور خوف بھی خدا کے رعب کا نظارہ ہے۔ اور اصلاح کا وقت ہے ہر ایک قسم کی قبیح رسم خود بخود دور ہوجاوے گی ابھی تو کارروائی شروع ہے کسیکا قول ہے ؎

ابتدای عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

پھر بعد ازان دیگر احباب کے ذکر اذکار حضور سنتے رہے اتنے مین اذان ہوکر نماز عشا ہوئی اور آپ باجماعت ادا کرکے تشریف لے گئے۔

۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔
جمعہ مسجد اقصی مین ادا کیا بعد ادای جمعہ نماز جنازہ ایک احمدی بھائی مرحوم کی حضرۃ اقدس نے پڑھائی۔
عصر اس وقت تشریف لاکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ الہام ہوا ہے اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تہا وہ یاد نہین رہا

یُنَادِی مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ

مغرب و عشا ہر دو نمازین اپنے اپنے وقت پر حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہین ہوا

۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ بروز شنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر و عصر ظہر کی نماز باجماعت ادا ہوئی عصر کے وقت نماز سے پیشتر ایک ہندو صاحب سوداگر پارچہ امرتسری نے آکر حضرۃ اقدس سے نیازمندانہ طور پر نیاز حاصل کی اور استفسار پر آپ نے جواب دیا کہ ہم امرتسر مین ایک بڑے سوداگر ہین اس طرف تمام علاقہ مین ہماری دکان سے کپڑا آتا ہے مین اپنی آسامیون سے روپیہ وصول کرنے آیا تہا میرے بھائی نے کہا تہا کہ حضور کی قدم بوسی کرتا آؤن۔ پھر عصر کی نماز ہوئی اور ہندو صاحب الگ ایک گوشے مین بیٹھے رہے بعد نماز وہ پھر نیاز حاصل کرکے اور دست بوسی کرکے رخصت ہوئے۔
مغرب و عشا۔ نماز مغرب ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور کہانا تناول فرماکر پھر کچھ عرصہ بعد تشریف لائے امرتسر مین مولوی **رسل بابا** کی موت بذریعہ طاعون سے ہوئی ہے اور جو کہ اس سلسلہ کی تائید مین ایک بڑا نشان ہے اور الہام

یخرج الصدور الی القبور

کو پورا کرتی ہے اس کی پردہ پوشی کرنیکیواسطے امرتسر کے مخالف مولویون نے ایک اشتہار شائع کیا وہ حضرۃ اقدس کو پڑہکر سنایا گیا اشتہار کا عنوان یہ تہا **موت العالم**

موت العالم یعنی ایک عالم کی موت۔ ایک عالم (جہان) کی موت ہوئی ہے اور اس اشتہار مین **رسل بابا** کے نام کے ساتھ ایک لمبی دم بہت سے خطابون کی لگاکر عوام الناس کو دکہلانا چاہا تہا کہ **رسل بابا** واقعی ایک بڑا آدمی تہا اور اس نے شہادت کی موت پائی ہے اس اشتہار کے سننے پر موجودہ اصحاب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی جو کہ قابل درج اخبار ہے ✦

لطیف استدلال مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا تہا انہون نے کہا کہ ان لوگون نے خود تسلیم کرلیا ہے کہ ایک عالم کی موت گویا ایک عالم کی موت ہے یعنی اُن کا جس قدر عالم تہا یا دوسرے لفظون مین یون کہو کہ ان مخالف مولویون کی جس قدر دنیا تھی انپر موت آگئی یا یہ کہ مولوی رسل بابا کے مرنے سے وہ تمام اس کے ساتھ ہی مرگئے یا یہ کہ مولوی رسل بابا خود کیا مرا۔ ان سب کو بھی ساتھ ہی لے مرا۔ اسکا **طاعون** سے مرنا حضرۃ مسیح موعود کی صداقت کا نشان تہا جو کہ پورا ہوگیا۔ اور مخالفون کی ناک کٹ گئی کیونکہ جس حال مین رسل بابا کی موت کو وہ ایکعالم کی موت قرار دیتے ہین تو دوسرے الفاظ مین وہ تسلیم کرتے ہین کہ اب ہم قابل خطاب رہے ہی نہین ہم مُردون سے خطاب کرکے اب کیا حاصل ✦

اور پھر جس مقام پر اُس کی طاعون کی موت کو شہادت کی موت قرار دیا ہے وہان چند ایک احباب نے یہ کہا کہ اگر یہ شہادت کی موت ہے تو ان تمام مخالف مولویون کو بھی آرزو کرنی چاہیئے اور اُن کو دعائین کرنی چاہئین کہ ان کو طاعون ہو اور وہ اُسی سے مرین ✦ (آمین خس کم جہان پاک۔ ایڈیٹر)

پرانا خواب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک خواب اپنا عرض کیا جسمین انہون نے بجلی دیکھی تھی اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ شاید کوئی ۳۰ برس کا عرصہ گذرا ہوگا کہ مینے بھی ایک خواب دیکھا کہ اب جس مقام پر مدرسہ کی عمارۃ ہے وہان بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے (چمکنے کی ...)

پرانی ڈائری کے نوٹ

البدر کے صفحہ ۳۶ اور ۳۷ پر ۱۸۹۵ء کی ڈائری مین سے جو نوٹ ہم نے دئے ہین وہ ہر ایک احمدی ممبر کو تکرار اً پڑھنے چاہئین کیونکہ اس مین وہ طریق درج ہے جس سے ایک طالب حق ایک راستباز سے مستفید ہوسکتا ہے اور ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنی حال اور قال پر نظر ڈالکر اپنی گذشتہ زندگی کا ایک ریویو کیا کرے کہ اس امام پاک کی بیعت کے بعد اُس نے آج تک کیا تبدیلی اپنے اندر کی ہے جو پیوند اُس نے باندہا ہے کیا اُس کی روح اُس سے مستفید ہوئی ہے کہ نہین اگر اس پیوند کا کوئی حصہ اُسے ناقص نظر آوے تو چاہیئے کہ اسے پھر جوڑے

اوراس نور اور ہدایت کے شجر طیبہ سے پورے طور پر مستفید ہو ۔ یون نام کو تو اس وقت کئی کروڑ انسان موجود ہین جو کہ حضرت محمد مصطفٰے صلعم کا کلمہ پڑھتے ہین اور آپ کی امت مین سے اپنے آپ کو کہتے ہین مگر وہ لوگ اپنے افعال اپنے حرکات اور اپنے سکنات سے آنحضرت کے لئے جائے ننگ و عار ہین اگر خدانخواستہ ہمارے بھی صرف دعوے ہی دعوے ہون مگر ہر ایک دعوے کا رنگ اور جھلک ہمارے اعمال کے اندر نہ پایا جاوے تو ایسی صورتین ہم مین اور اُن مین کیا تمیز ہوئی خدا تعالیٰ اس قسم کے نفاق سے ہمین اور ہر ایک اہل ایمان کو نجات دیوے ۔ آمین ۔ البدر کے کالمون مین آج تک کئی مضمون حضرۃ اقدس کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے چھپ چکے ہین جس مین خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار جتلا دیا ہے اور کہدیا ہے کہ رسمی بیعت انسان کو کوئی فائدہ نہین دیتی ۔ اور نرے دعوے سے کچھ نہین بنتا ۔ جہان تک ہو سکے اپنے اندر تبدیلیان کرو اور ایک نئے انسان بنو ۔ جو اپنے آپ کو ایک نیا انسان بناتا ہے تو خدا بھی اس کے لئے ایک نیا خدا بنجاتا ہے ۔ (اڈیٹر)

اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کامون مین گذر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا ۔

تہجد مین خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو درمیانی نمازون مین بباعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے رازق اللہ تعالےٰ ہے نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئیے ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہونگے اس لئے یہ گنجائش رکھدی مگر یہ گنجائش تین نمازون کے جمع کرنے مین نہین ہو سکتی ؀

جبکہ ملازمت مین اور دوسرے کئی امور مین لوگ سزا پاتے ہین (اور مورد عتاب حکام ہوتے ہین) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاوین تو کیا خوب ہے ؀

جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہین وہ لوگون کی نظرون مین بھی مرغوب ہوتے ہین اور یہ کام نبیون اور صدیقون کا ہے ؀

جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے دنیاوی نقصان کرتا ہے اللہ تعالےٰ کبھی اپنے ذمہ نہین رکھتا پورا اجر دیتا ہے ۔

(انسان کو لازم ہے) منافقانہ طرز نہ رکھے مثلاً اگر ایک ہندو (خواہ حاکم یا عہدہ دار ہو) کہے کہ رام اور رحیم ایک ہے تو ایسے موقعہ پر ہان مین ہان نہ ملائے اللہ تعالےٰ تہذیب سے منع نہین کرتا مہذبانہ جواب دیوے حکمت کے یہ معنے نہین ہین کہ ایسی گفتگو کی جاوے جس سے خواہ نخواہ جوش پیدا ہو اور بیہودہ جنگ ہو کبھی حقائق حق نکرے **ہان مین ہان ملانے سے انسان کافر ہوجاتا ہے** ؎ یار غالب شو کہ تا غالب شوی ۔ اللہ تعالیٰ کا لحاظ اور پاس رکھنا چاہئیے ۔ ہمارے دین مین کوئی بات تہذیب کے خلاف نہین ۔

اسلام : اسلام ہمیشہ مظلوم چلا آیا ہے ۔ جیسے کبھی دو بھائی ہین مثلاً بڑا بھائی بسبب اپنی عظمت اور پہلے پیدا ہونے کے اپنے چھوٹے بھائی پر خواہ نخواہ ظلم کرتا ہے اس لئے کہ وہ پیدائش مین اول ہونے سے اپنا حق زیادہ خیال کرتا ہے حالانکہ حق دونون کا برابر ہے اسیطرح کا ظلم اسلام پر ہو رہا ہے ۔ اسلام سب مذاہب کے بعد آیا ۔ اسلام نے سب مذاہب کی غلطی ان کو بتلائی تو جیسے قاعدہ ہے کہ جاہل خیر خواہ کا دشمن ہوجاتا ہے اسیطرح وہ سب مذاہب اس سے ناراض ہوئے کیونکہ اُن کے دل مین اپنی اپنی عظمت بیٹھی ہوئی تھی ۔ انسان کثرت قوم ۔ قدامت ۔ اور کثرت مال کے باعث متکبر ہوجایا کرتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غریب قلیل اور نئے گروہ والے تھے اس لئے (ابتدا مین) انہون نے زمانا حق ہمیشہ مظلوم ہوتا ہے ۔ اسلام ایسا مطہر مذہب ہے کہ کسی مذہب کے بانی کو برا نہین کہنے دیتا ۔ مگر دوسرے مذاہب والے جھٹ گالی دینے کو طیار ہوجاتے ہین دیکھو یہ عیسائی قوم آنحضرت صلعم کو کس قدر گالی دیتی ہے اگر آنحضرۃ اس وقت زندہ ہوتے تو آپکی دنیاوی عظمت کے خیال سے کبھی یہ لوگ کوئی کلمہ زبان پر نہ لا سکتے بلکہ ہزار بار درجہ تعظیم سے پیش آتے امیر کابل اور سلطان روم ایک ادنیٰ امتی آنحضرت صلعم کے ہین اُنکو گالی نہین دیسکتے ۔ بے ادبی سے پیش نہین آسکتے مگر جب آنحضرت کا نام لیا جاوے تو ہزارون گالیان سناتے ہین ۔ اسلام دوسری اقوام پر محسن ہے کہ ہر ایک نبی اور کتاب کو بری کیا اور خود اسلام مظلوم ہے ۔ اسلام کا مضمون **لا الٰہ الا اللہ** کسی دوسرے مذہب مین نہین ہے ۔

ایشیائی دماغ اور تثلیث

حکیم نور الدین صاحب نے اپنے مطب مین ایک دفعہ ذکر سنایا کہ ایک دفعہ آپ علیگڈہ مین تھے اور ایک وہان کے کالجیٹ سے آپ کا تعارف تھا ۔ حکیم صاحب نے اُن سے کہا کہ آپ کے کالج مین بڑے بڑے مشہور عیسائی فلاسفر ہین کیا آپ اُن سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کرکے ہمین بتلا سکتے ہین کالجیٹ صاحب نے اقرار کیا اور دوسرے دن پھر اُنہون نے حکیم صاحب سے آکر کہا کہ مین نے فلاسفر صاحب سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کی تھی مگر اُنہون نے جوابدیا کہ ایشیائی دماغ اس قابل ہرگز نہین ہین اور نہ اُن مین یہ مادہ ہے کہ وہ اس کی فلاسفی کو سمجھ سکین ۔ آجکل کے گریجوایٹ اور کالجیٹ جو مغربی تعلیم اور تہذیب کے دلدادہ ہین اہل یورپ کے فلاسفرون اور ہیئت دانون کا کچھ ایسا رعب پڑا ہوا ہے ۔ کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر بالکل صادق آتا ہے ۔ ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این
بباید گفت اینک ماہ و پروین

سیطرح اہل یورپ کی زبان سے جو مسئلہ نکلے یا جو فلسفہ وہ بیان کرین اس کی تردید یا اپنے دماغون کو زور دینا یہ لوگ حرام مطلق خیال کرتے ہین ۔ اور میان مٹھو کی طرح جو وہ پڑھائین اس کی رٹ رکہنا ان کا فرض منصبی ہوگیا ہے اور اس نقش قدم چلنے نے ان لوگون کے دلون پر سے حقیقی روحانی کی آب و تاب کو بالکل زائل کردیا ہے اور اب ہمارے نزدیک ان کی مثال ایک فونوگراف کی ہے کہ جو کچھ اُس مین بند کیا جاوے وہ وہی بولتا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہین کہہ سکتا اسی طرح ان کالجیٹ صاحب نے آکر فلاسفر صاحب کے وہ الفاظ حکیم صاحب کے روبرو نقل کردیے کہ انہون نے تثلیث کی فلاسفی پر یہ جواب دیا ہے ۔ حکیم صاحب نعوذ باللہ اس لچر جواب کو کب وقعت دے سکتے تھے اور وہ اس غلط بات کے کہ روشنی مغرب سے آئی ہے کب قائل ہو سکتے تھے جسکو خود قانون قدرت (یعنی نیچر) ہی دیکھے دیدیکر حقیقی فلسفہ کے میدان سے باہر نکال رہا ہے تجربہ روزانہ شہادت دے رہا ہے کہ روشنی کا مطلع اور منبع مشرق ہی ہے چنانچہ حکیم صاحب نے پھر یہ سوال کیا کہ اب اُن سے یہ پوچھا جاوے کہ اگر ایشیائی دماغ تثلیث کی فلاسفی کے سمجھنے کے قابل نہین ہین تو پھر خود حضرۃ مسیح اور آپ کے برگزیدہ حواریون نے کب اس کی فلاسفی کو سمجھا ہوگا اور کب اُن کو ایمان حاصل ہوا ہوگا کالجیٹ صاحب نے جب یہ سوال فلاسفر صاحب کے روبرو پیش کیا تو پھر اُن سے کوئی جواب بن نہ آیا اور صرف ہنسکر ٹالدیا ۔ خیر یہ قصہ تو در کنار گذشتہ ایام مین ایک امریکہ سے آئے ہوئے پادری صاحب نے عیسائیت کے تجارب پر کئی لکچر لاہور مین دئے ہین اور سنا گیا ہے کہ بہت سے ہندوستانی کالجیٹون اور گریجوایٹون نے اُن کے لکچرون کی داد دی ہے بلکہ اٹھکر اُن کے شکریے ادا کئے ہین انمین سے بہت سے ایسے بھی تھے جو کہ اپنے آپکو مسلمان کہتے ہین ۔ ہمین تعجب ہے کہ اُنہون نے کس امر پر شکریہ ادا کئے اور کس بات کی داد دی ۔ کیا اب اُن کو یہ بات سمجھ مین آگئی ہے کہ خدا باوجود ایک ہونے کے پھر ۳ ہین اور زید کے سر مین درد ہو تو بکر اپنے سر پہ پتھر مارے تو زید کے سر کا درد جاتا رہیگا یا اب عیسویت کی یہ تعلیم کہ اگر تیرے گال پر کوئی ایک طمانچہ مارے تو تو دوسری آگے کردے اُن کو انسانی فطرۃ کے مطابق ثابت ہوگئی ہے اور اب اُن کے دل اس پر عمل کرنے کیلئے بالکل کاربند ہوگئے ہین اور اب وہ اپنی تحریرون تقریرون خانگی اور قومی اور سوشل موقعون پر اس کی نظیر خود بن جاوینگے یا اُنکی سمجھ مین یہ آگیا ہے کہ خدا باوجود ایک غیر محدود ہونے کے ایک عورت کے پیٹ مین

داخل ہوا اور ایک خون کی بوٹی بنا پھر ہڈی پھر لوتھڑا پھر بچہ اور خون حیض سے پرورش پاتا رہا اور طفولیت مین لڑکون کے ساتھہ کہیلتا رہا اور پھر اُس کی قدرت وغیرہ سلب ہوگئی اور چند ایک اُس کے اپنے بنائے ہوئے سپاہیون نے اسے پکڑ کر سولی پر چڑہا دیا اور اس کی کچھہ پیش نہ گئی یا انہون نے اپنے تحصیل کردہ علوم سائنس فلسفہ طبیعات وغیرہ کے برخلاف اب اس امر کو سمجھ لیا ہے کہ مسیح اس جسم کے ساتھ آسمان پر جا بیٹھا ہے اور اتنے ہزار برسون سے وہین ہے اور ابھی تک اتنی جرأت نہین ہوئی کہ نیچے قدم اُتار سکے باوجود اس کے کہ ایک شخص میرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کی گدی پر آکر جم گئے ہین مگر اس کو اس کی غیرت نہین اگر ان سب باتون مین سے کچھ بھی نہین ہوا تو کیا وہ ہمین کھولکر بتلا سکتے ہین کہ انہون نے کس امر کی داد دی ہے اور کس بات کا شکریہ ادا کیا ہے وہ کون سے باریک در باریک علوم اور اسرار اون پر پادری صاحب کے ذریعہ عیسوی مذہب کے کھل گئے ہین جس سے پادری صاحب کا لکچر شکریہ اور داد کا مستحق ہو گیا ہے۔ اگر وہ کھول کر بیان کر دین تو پھر ہم دیکھینگے کہ یہ قدردانی کہانتک قابل وقعت اور قابلِ قدر ہے ✣

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ سے طلباء کا امتحان شروع ہو گیا ہے

اہل یورپ کی عیسویت

کا نمونہ

ہمارے مکرم دوست مفتی محمد صادق صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ماسٹر سلسلہ احمدیہ کے ایک چھپے ہوئے رتن ہین آپ فارن ممالک کے ساتھہ خط و کتابت رکھتے ہین مفتی صاحب کا دستور ہے کہ مذہبی رنگ مین کسی شخص کا نام کسی اخبار مین دیکھہ لین یا کسی فہرست مین کوئی کتاب نظر آجاوے جس کا تعلق مذہب سے ہو تو جھٹ اوس شخص کے نام خط لکھکر اس کے حالات دریافت کرتے ہین اور اگر مناسب ہو تو احمدیہ مشن سے اُسے انٹروڈیوس کرانیکی کوشش کرتے ہین اور وہ کتاب منگواتے ہین اور اس کا خلاصہ نکال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سناتے ہین مفتی صاحب موصوف کے کارنامہ تو ایسے ہین کہ ان کا مفصل ذکر کیا جاوے اور جیسے انہون نے ایک ایک لحظہ اور ایک ایک سیکنڈ دینی خدمات کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور اپنا اوڑہنا اور بچھونا دین کی خدمت کو بنایا ہوا ہے ویسی توفیق خدا تعالےٰ ہمین اور ہمارے احباب کو عطا کرے مگر ہم اُسے کسی اور وقت پر چھوڑتے ہین اور سردست یہ دکھلانا چاہتے ہین کہ ولایتی اخبار فری تھنکر مین ایک دفعہ ایک شخص کا ذکر مفتی صاحب نے پڑہا جسے اخبار مذکور نے اپنے وقت کا نیم مسیح قرار دیکر پبلک کے سامنے پیش کیا تھا اور یہ نام اخبار نے اُسی اس لئے دیا تھا کہ بلا استعمال کسی دوا وغیرہ کے وہ لوگون کا علاج کرتا ہے چونکہ اس شخص کا کچھہ پتہ اخبار مین درج تھا اس کے دعاوی وغیرہ دریافت کرنے کے واسطے مفتی صاحب نے اُسے خط لکھا۔ اس خط کے جواب مین جو خط اوس شخص نے لکھا اُسے ہم درج اخبار ہذا کر کے دکھلانا چاہتے ہین کہ اہل یورپ کی عیسویت کا کیا حال ہے اور کیا یورپ مین وہی تعداد عیسائی مردم شماری کی ہے جو کہ جغرافیہ وغیرہ مین دکھلائی جاتی ہے اور اگر اس قسم اور مشرب کے لوگ بھی یورپ مین موجود ہین تو ان کو منہا کر کے عیسائی آبادی کس قدر باقی رہتی ہے۔ وہ خط جو ولایت سے آیا اس کا ترجمہ ہم مفتی صاحب کے الفاظ مین درج اخبار کرتے ہین اور وہ خط یہ ہے ✣

"از مقام فارن ورتھہ انگلینڈ مورخہ ۷ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء"

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

جنابمن

آپ کا خط مورخہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ مجھے ملا۔ میرے طریق کے متعلق جو لوگ سوال کیا کرتے ہین۔ مین ان کے جواب بہت ہی کم دیا کرتا ہون لیکن آپ کا خط معزز اور معقول معلوم ہوتا ہے اس واسطے مین اس کا جواب لکھتا ہون اخبار والون کا مجھے نیم مسیح کہنا ایک لغو امر ہے۔ مین مسمریزم یا ہپناٹزم کا عمل نہین کرتا اور نہ میرا یہ دعوے ہے کہ صرف عیسائیت ہی سچا مذہب ہے۔ بلکہ یہ مانتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو قبول کرتا ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہین اور نیک زندگی بسر کرتے ہین۔ یہ مذہب عیسوی جو عام طور پر پھیلا ہوا ہے اور جس کے اعلان کے پادری ہندوستان مین کرتے پھرتے ہین سراسر غلط ہے یہ عیسوی مذہب غلطیون کا ایک پہاڑ ہے جو تثلیث کی غلطی کے اوپر بنایا گیا ہے میرے خیال مین انگلستان کے پادریون کا سلسلہ صرف ایک ملکی مصلحت کا محکمہ ہے۔ ہندوستان کے فہیم اور ذہین باشندون کو چاہیئے کہ عیسائیون کے ان جھوٹے اعتقادات سے بچین مین اس مذہب کے ساتھ ہمدردی نہین رکھتا میرا عقیدہ ہے کہ عیسویت کے باہر بہت سے لوگ ہین جن کو یہ طاقت عطا ہو سکتی ہے جو مجھے دی گئی ہے مین نے ڈاکٹر ڈوئی کا حال سنا ہے وہ بھی میری طرح سکاٹلینڈ کا رہنے والا ہے اُس نے دعوی کیا ہے کہ مین الیاس کا اوتار ہون مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ بیمارون کو اچھا کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ مین اس کے متعلق کچھہ کہہ نہین سکتا مین نے شفا کے طریق پر کوئی کتاب تحریر نہین کی لیکن پادریون کے مذہب کے مخالف مین نے ایک کتاب لکھی ہے جس کی قیمت ۲ شلنگ ۶ پنس ہے اگر آپ چاہین تو میرا خط اخبار مین چھپوا سکتے ہین۔ آپ کی سلامتی کا خواہان ہون ✣

مین ہون آپکا مخلص

ہیکٹر فرگیوسن

"اللہ اکبر"

(راستی کا خدا حامی ہوتا ہے)

یہ ایک کلمہ ہے جو مسلمان لوگ اپنی پنجوقتہ نمازون (فرائض اور سنت موکدہ) مین ہر ۲۴ گھنٹہ کے اندر ۱۹۲ مرتبہ تکرار کرتے ہین اور اس طرح سے ہر روز وہ ۱۹۲ مرتبہ اپنی زبان سے شہادت دیتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے جس سے بڑھکر حکومت عظمت اور جاہ و جلال مین کوئی نہین ہے جو لوگ صرف نام کے مسلمان ہین اور عملی رنگ مین کوئی شہادت اس کلمہ کی تصدیق کی نہین دیتے وہ کم سے کم موذنون کی زبان سے اسے ہر روز پانچ وقتون مین ۳۰ مرتبہ سنتے ہین۔ اس حساب مین ہمین یہ بھی ایک لطیفہ نظر آیا ہے کہ اذان مین اس کلمہ طیبہ کی تکرار ۶ دفعہ ہوتی ہے اور نماز کی ہر رکعت مین بھی یہ ۶ ہی دفعہ بولا جاتا ہے اس کلمہ کو اس حقیقی معنون مین ایک بندہ خدا نے جسطرح نبھایا ہے اُسے حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب نے ایکدفعہ درس قرآن مین اسطرح سے سنایا کہ ایک دفعہ ایک سشن کورٹ مین ایک قتل کا مقدمہ پیش تھا۔ ملزم کے بیان ہو رہے تھے کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا۔ سررشتہ دار جو بیان وغیرہ قلمبند کرتا تھا مسلمان تھا۔ اس نے جج صاحب سے نہ اجازت مانگی نہ اطلاع دی اور یکلخت قلم دوات اور کاغذ رکھکر نماز کے لئے قبلہ رخ اپنی اوسی جگہ کھڑا ہو گیا جہان لکھ رہا تھا۔ جج صاحب نے جو اس سے کچھہ پوچھنا چاہا تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے بحالت مجبوری اس نے ملزم سے بیان لینے چھوڑ دئے اور چپ بیٹھا رہا اور مذہبی مداخلت کے خیال سے نماز مین سررشتہ دار صاحب کو بالکل مخاطب کیا جب وہ نماز ادا کر چکا تو جج صاحب نے اُسے کہا۔

جج صاحب یہ کیا کیا۔ سررشتہ دار حضور نماز پڑھی ہے جج صاحب پھر کام کیسے ہوگا۔ سررشتہ دار۔ اگر چھوٹے حاکم کے ہوتے بڑا حاکم آجاوے تو اس کی طاعت مقدم ہے اس پر جج صاحب کو غصہ آیا تو سررشتہ دار نے فوراً ادب سے کہا کہ حضور انصاف کی کرسی پر ہین خود ہی خیال فرما دین کہ اگر ایک حاکم کے ہوتے اس سے اعلیٰ حاکم آکر حکم دے تو کس کی تعمیل کی جاوے۔ اس پر جج صاحب قلم منہہ مین لیکر سوچنے لگے اور آخر سوچکر یہ حکم دیا کہ ان لوگون کو نمازون سے ہرگز کبھی نہ روکا جاوے جیسی سچی یہ لوگ طاعت کرتے ہین اور کوئی کر ہی نہین سکتا ✣

(اعجاز احمدی)

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر

اور پہر آپ لوگ اور مولوی ثناءاللہ جو اس آیت سے انکار کر کے دوسرے آسمان پر اس کو پہنچاتے ہین اس بات کا کوئی جواب نہین دے سکتے کہ زندہ مردون کی روحون مین کیونکر جا بیٹہا وہ لوگ تو اس دنیا سے باہر ہو گئے اور دوسرے جہان مین پہنچ گئے کیا وہ بہی دوسرے جہان مین پہنچ گیا ہے

اور خدا پر بہی جہوٹ ہے کہ گویا خدا نے یہودیون کا مطلب نہین سمجہا اور سوال دیگر اور جواب دیگر کی مثل اپنے پر صادق کی یہودی تو کہتے تہے کہ مسیح کی روح کا خدا کی طرف رفع نہین ہوا اور خدا ان کا یہ جواب دیتا ہے کہ مین نے اس کو زندہ مع جسم دوسرے آسمان پر لو بٹہا لیا اور پہر کسی وقت مارونگا بہلا یہ کیا جواب ہوا سوال تو یہ تہا کہ مرنے کے بعد عیسیٰ کا رفع نہین ہوا اور نعوذ باللہ وہ ملعون ہے اس سوال کا جواب تو یہ تہا کہ ابہی تو عیسیٰ نہین مرا جب مریگا تو مین اپنی طرف اس کی روح اٹہا لونگا - یہ الٹا جواب دیا گیا یہ تو امر متنازعہ فیہ سے کچہہ تعلق نہین رکہتا - اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آپ لوگون کا یہ گمان ہے کہ انہون نے جہوٹ بولا کہ یہ کہا کہ مین عیسیٰ کو مردون کی روحون مین دیکہہ آیا ہون جو اس جہان سے باہر ہو گئے ہین ایک جسم دار شخص روحون مین کیونکر جا بیٹہہ گیا اور بغیر قبض روح دوسرے جہان مین کیونکر پہنچ گیا یہ عجیب ایمان ہے کہ خدا نے تو اپنے قول سے گواہی دی کہ عیسیٰ مر گیا وہ گواہی قبول نہین کی اور پہر رسول نے اپنے فعل سے یعنی رویت سے گواہی دی کہ مین مردہ روحون مین اس کو دیکہہ آیا ہون وہ گواہی بہی رد کی جاتی ہے اور اسلام کا دعوی اور اہلحدیث ہونے کی شیخی - عیسیٰ سے تو معراج کی راتمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہہ باتین بہی نہ ہوئین موسیٰ سے باتین ہوئین اور قرآن شریف مین ہے کہ موسیٰ کی ملاقات مین شک نکر پس یہ کیسا جہوٹ ہے جو خدا اور رسول دونون پر باندہا گیا۔ پہر کہتے ہین کہ عیسیٰ کی نسبت ہے اِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ جن لوگون کی یہ قرآن دانی ہے اُن سے ڈرنا چاہئے کہ نیم ملا خطرہ ایمان - اے بیوقوفو آنحضرت صلعم عِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ نہین ہین جو فرماتے ہین کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ اور

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعة سے قیامت سمجہتے ہین اب مجہہ سے سمجہو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتہہ سے یہودیون پر نازل ہوا تہا اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف مین سورۂ بنی اسرائیل مین اس ساعت کی خبر دی ہے اسی آیت کی تشریح اس آیت مین ہے کہ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ یعنی عیسیٰ کیوقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیون کو دیا گیا اور اُن کے لئے وہ ساعت ہو گئی قرآنی محاورہ کے روسے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہین سو خبر دیگئی تہی کہ یہ ساعۃ حضرۃ عیسیٰ کے انکار سے یہودیون پر نازل ہوگی پس وہ نشان ظہور مین آگیا اور وہ ساعۃ یہودیون پر نازل ہو گئی اور نیز اُسی زمانہ مین طاعون بہی اُنپر سخت پڑی اور درحقیقت اُنکے لئے وہ واقعہ قیامت تہا جس کے وقت لاکہون یہودی نیست و نابود ہو گئے اور ہزارہا طاعون سے مر گئے اور باقیماندہ بہت ذلت کے ساتہہ منتشر ہو گئے قیامت تو تمام لوگون کے واسطے قیامت ہوگی - مگر یہ خاص یہودیون کے لئے قیامت تہی اُس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف مین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا یعنی اے یہودیو عیسیٰ کے ساتہہ تمہین پتہ لگ جائیگا کہ قیامت کیا چیز ہے اس کی مثل تمہین دیجائیگی یعنی مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ وہ قیامت تمہارے پر آئیگی اس مین شک نہ کرو - اور ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جو اب تک نہین آئی اس کی نسبت غیر موزون تہا کہ خدا کہتا کہ اُس قیامت مین شک نکرو اور تم اس کو دیکہو گے - اُس زمانہ کے یہودی تو سب مر گئے اور آنیوالی قیامت انہون نے نہین دیکہی کیا خدا نے جہوٹہہ بولا - ہان طیطوس رومی والی قیامت دیکہی سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے جو حضرت مسیح کے زمانہ مین طیطوس رومی کے ہاتہہ سے یہودیون کو دیکہنی پڑی اور پہر طاعون کے ذریعہ سے اس کو دیکہہ لیا یہ خدا کی کتابون مین بہاری وعدہ عذاب کا چلا آتا تہا جسکا بائیبل مین بہا بجا ذکر پایا جاتا ہے قرآن شریف مین اس کے لئے خاص آیت نازل ہوئی یہی وعدہ قرآن شریف اور پہلی کتابون مین موجود ہے اور اسی سے یہودیون کو تنبیہ ہوئی ورنہ دور کی قیامت سے کون ڈرتا ہے کیا اس وقت کے مولوی اُس قیامت سے ڈرتے ہین ہرگز نہین - اور جیسا ابہی مین نے بیان کیا ہے یہ لفظ ساعت کا کچہہ قیامت سے خاص نہین اور نہ قرآن نے اُس کو قیامت سے خاص رکہا ہے افسوس کہ نیم ملا جنکی عاقبت خراب ہے اپنی جہالت سے ایسے ایسے معنی کر بیٹہتے ہین جن سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے آخری قیامت سے یہودیون کو کیا خوف تہا مگر قریب کے عذاب کی پیشگوئی نے ان کے دلون پر اثر ڈالنی تہی -

افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویون کی نظر محدود ہے اُنکو معلوم نہین کہ پہلی کتابون مین اسی ساعت کا وعدہ تہا جو طیطوس رومی کے وقت یہودیون پر وارد ہوئی اور قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ عیسیٰ کی زبان پر اُنپر لعنت پڑی اور عذاب عظیم کے واقعہ کو ساعۃ کے لفظ سے بیان کرنا نہ صرف قرآن شریف کا محاورہ ہے بلکہ یہی محاورہ پہلی آسمانی کتابون مین پایا جاتا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے پس نامعلوم ان سادہ لوح مولویون نے کہان سے اور کس سے سن لیا کہ ساعۃ کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے افسوس یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے قدم قدم پر اپنی غلطیون سے ذلت اُٹہاتے ہین پہر غلطیون کو نہین چہوڑتے کیا غلطیون کی کوئی حد بہی ہے - قرآن کے منشا کو یہ لوگ ہرگز نہین سمجہتے - آسمان پر تو حضرت عیسیٰ کو مع جسم چڑہا دیا مگر جو الزام یہودیون کا تہا اس کا کچہہ جواب نہ دیا خدا جو فرماتا ہے کہ یہود کہتے تہے اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ اور جواب دیتا ہے کہ نہین بلکہ ہم نے اُس کو اُٹہا لیا یہ کس بات کا رد ہے کیا صرف قتل کا -

سو سنو کہ یہودیون کا بار بار یہ شور مچانا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب کے ذریعہ سے مار دیا ان کا اس سے یہ مطلب تہا کہ وہ ملعون ہے اور اس کی روح موسیٰ اور آدم کی طرح خدا کی طرف نہین اُٹہائی گئی پس خدا کا جواب یہ چاہئے تہا کہ نہین درحقیقت اس کی روح کا رفع ہوا جسم کا آسمان پر اُٹہانا یا نہ اٹہانا متنازعہ فیہ امر نہ تہا پس نعوذ باللہ خدا کی یہ خوب سمجہہ ہے کہ انکار تو روح کے رفع سے ہے جو خدا کی طرف ہوتا ہے - مگر خدا اس اعتراض کا یہ جواب دیتا ہے کہ مین نے عیسیٰ کو زندہ بجسم عنصری دوسرے آسمان پر بٹہا دیا خوب جواب ہے اور ابہی مرنا اور قبض روح ہونا باقی ہے خدا جانے بعد اس کے رفع روحانی ہو یا نہ ہو جو اصل جہگڑے کی بات ہے ✣

ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیون کا جہوٹا نکلنا اپنے ہی دل سے فرض کر کے یہ بہی کہا کرتے ہین کہ جب بعض پیشگوئیان جہوٹی ہین یا اجتہادی غلطی ہے تو پہر مسیحیت کے دعوی کا کیا اعتبار شاید وہ بہی غلط ہو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ لعنة الله على الكاذبين اور مولوی ثناءاللہ نے موضع مد مین بحث کیوقت یہی کہا تہا کہ سب پیشگوئیان جہوٹی نکلین اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہین اور خدا کی قسم دیتے ہین کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان مین آوین اور تمام پیشگوئیون کی پڑتال کرین اور ہم قسم کہا کر وعدہ کرتے ہین کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوۃ کی رو سے جہوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ اُن کی نذر کرینگے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا اُن کے گلے مین رہیگا اور ہم آمد و رفت کا خرچ بہی دینگے اور کل پیشگوئیون کی پڑتال کرنی ہوگی تا آئندہ کوئی جہگڑا باقی نہ رہ جاوے - اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا - (باقی آئندہ)

✣ یہود حضرۃ مسیح کی غشی کی حالت سے بیخبر تہے یہ شبہ تہا جو اُنپر ڈالا گیا چونکہ وہ خیال کرتے تہے کہ عیسیٰ صلیب سے مر گیا اس لئے وہ اُسکے رفع روحانی کے قائل نہ تہے اور ابتک قائل نہین اُنکے مقابل پر امر تنقیح طلب صرف رفع روحانی ہے کیونکہ جسمانی رفع اُن کے نزدیک مدار نجات نہین منہ

مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود ربانی کا ریویو اور اپنی جماعت کے لئے ایک نصیحت

سلسلے کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۵ و ۶

ورنہ ایسے طور سے ان حدیثوں کو معطل اور لغو قرار دیدین جن سے احادیث نبویہ بکلی ضائع ہو جائیں ایسا ہی چاہئے کہ نہ تو ختم نبوت آنحضرت صلعم کا انکار کریں اور نہ ختم نبوۃ کے یہ معنے سمجھ لیں جس سے اس امت پر مکالمات اور مخاطبات الہیہ کا دروازہ بند ہو جاوے اور یاد رہے کہ ہمارا یہ **ایمان** ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرۃ صلعم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوۃ شریعت والی یا نبوۃ مستقلہ منقطع ہو چکی ہے ولا سبیل الیہا الی یوم القیمۃ ومن قال انی لست من امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ او من دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غمرہ السیل المنہمر فالقاہ ورآءہ ولم یغادر حتے مات اس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرۃ صلعم خاتم الانبیاء ہیں اسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے ان صلحاء کے حق میں **باپ کے حکم** میں ہیں جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کیجاتی ہے اور وحی الہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے جیسا کہ وہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک ما فات کے لئے سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملیگا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور دوسرے طور سے اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت ان شانئک ہو الابتر میں ہے دور کیا جائے ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوۃ حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلعم کا نام ابتر رکھتا ہے۔ اب جبکہ یہ بات طے پا چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے* اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور حضرت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلعم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا تو اس صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اتارنا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا کہ وہ امتی ہیں اور ان کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ نبوۃ محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہے کس قدر بناوٹ اور تکلف ہے جو شخص پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے اس کی نسبت یہ کہنا کیونکر صحیح ٹھہریگا کہ اس کی نبوۃ آنحضرت صلعم کے چراغ نبوت سے مستفاد ہے اور اگر اس کی نبوت چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاد نہیں تو پھر وہ کن معنوں سے امتی کہلائیگا اور ظاہر ہے کہ امت کے معنے کسی پر صادق نہیں آسکتے جبتک ہر ایک کمال اس کا نبی متبوع کے ذریعہ سے اس کو حاصل نہ ہو پھر جو شخص اتنا بڑا کمال نبی کہلانے کا خود بخود رکھتا ہے وہ امتی کیونکر ہوا بلکہ وہ تو مستقل طور پر نبی ہوگا جس کیلئے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدم رکھنے کی جگہ نہیں اور اگر کہو کہ پہلی نبوت اس کی جو براہ راست تھی دور کی جائیگی اور اب از سر نو باتباع نبوی نئی نبوت اس کو ملیگی جیسا کہ منشاء آیت کا ہے تو پھر اس صورت میں بھی یہی امت جو خیر الامم کہلاتی ہے حق رکھتی ہے کہ انہیں سے کوئی فرد بوجہ اتباع نبوی اس مرتبہ ممکنہ کو پہنچ جائے اور حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتارنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اگر امتی کو بذریعہ انوار محمدی کمالات نبوۃ مل سکتے ہیں تو اس صورت میں کسی کو آسمان سے اتارنا اصل حقدار کا حق ضائع کرنا ہے اور کون مانع ہے جو کسی امتی کو یہ فیض پہنچایا جائے تا نمونہ فیض محمدی کسی پر مشتبہ نہ ہو کیونکہ نبی کو نبی بنانا کیا معنی رکھتا ہے مثلاً ایک شخص سونا بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈالکر کہتا ہے کہ لو سونا ہو گیا اس سے کیا یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کیمیا گر ہے۔ سو آنحضرت صلعم کے فیوض کا کمال تو اسی میں تھا کہ امتی کو وہ درجہ ورزش اتباع سے پیدا ہو جائے ورنہ ایک نبی کو جو پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے امتی قرار دینا اور پھر یہ تصور کر لینا کہ جو اس کو مرتبہ نبوت حاصل ہے وہ بوجہ امتی ہونے کے ہے نہ خود بخود یہ کس قدر دروغ بیفروغ ہے بلکہ یہ دونوں حقیقتیں متناقض ہیں کیونکہ حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو حاصل ہے اور پھر اگر حضرت عیسیٰ کو امتی بنایا جاوے جیسا کہ حدیث اما مکم منکم سے مترشح ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہر ایک کمال ان کا نبوت محمدیہ سے مستفاض ہے اور ابھی ہم فرض کر چکے ہیں کہ کمال نبوت ان کی کا چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاض نہیں ہے اور یہی اجتماع نقیضین ہے جو بالبداہت باطل ہے اور اگر کہو کہ حضرۃ عیسیٰ امتی تو کہلائینگے مگر نبوت محمدیہ سے ان کو کچھ فیض حاصل نہ ہوگا تو اس صورت میں امتی ہونے کی حقیقت ان کے نفس میں سے مفقود ہوگی کیونکہ ابھی ہم ذکر کر آئے ہیں کہ امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعے سے رکھتا ہو جیسا کہ قرآن شریف میں جابجا اس کی تصریح موجود ہے اور جبکہ ایک امتی کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے کہ اپنے نبی متبوع سے یہ فیض حاصل کرے تو پھر ایک بناوٹ کی راہ اختیار کرنا اور اجتماع نقیضین جائز رکھنا کس قدر حمق ہے اور وہ شخص کیونکر امتی کہلا سکتا ہے جس کو کوئی کمال بذریعہ اتباع حاصل نہیں۔ اس جگہ بعض نادانوں کا یہ اعتراض بھی دفع ہو جاتا ہے کہ وحی الہی کے دعویٰ کو یہ امر مستلزم ہے کہ وہ وحی اپنی زبان میں ہو نہ عربی میں۔ کیونکہ اپنی مادری زبان اس شخص کے لئے لازم ہے جو مستقل طور پر بغیر استفادہ مشکوۃ نبوۃ محمدی کے دعویٰ نبوت کرتا ہے۔ لیکن جو شخص بحیثیت ایک امتی ہونے کے فیض نبوۃ محمدیہ سے اکتساب انوار نبوت کرتا ہے وہ مکالمہ الہیہ میں اپنے متبوع کی زبان میں وحی پاتا ہے تا تابع اور متبوع میں ایک علامت ہو جو ان کے باہمی تعلق پر دلالت کرے۔ افسوس حضرت عیسیٰ پر ہر ایک طور سے یہ لوگ ظلم کرتے ہیں

* بعض نیم ملا میرے پر اعتراض کر کے کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلعم نے ہمیں یہ خوشخبری دے رکھی ہے کہ تم میں تیس دجال آئیں گے اور ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کریگا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ اے نادانو! بدنصیبو! کیا تمہاری قسمت میں تیس دجال ہی لکھے ہوئے تھے چودھویں صدی کا خمس بھی گذر نے پر ہے اور خلافت کے چاند نے اپنی کمال کی چودہ منزلیں پوری کر لیں جس کی طرف آیت والقمر قدرناہ منازل بھی اشارہ کرتی ہے اور دنیا ختم ہونے لگی مگر تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے شاید تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اے نادانو وہ دجال جو شیطان کہلاتا ہے وہ خود تمہارے اندر ہے۔ اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے۔ مگر تم پر کیا افسوس وہ جو میری طرح موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اس کا نام بھی خبیث یہودیوں نے دجال ہی رکھا تھا فالقلوب تشابہت اللھم ارحم۔ منہ

اول بغیر تصفیہ اعتراض لعنت کے ان کے جسم کو آسمان پر چڑہاتے ہیں جس سے اصل اعتراض یہودیون کا ان کے سر پر قایم رہتا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں کہ قرآن میں ان کی موت کا کہین ذکر نہیں گویا ان کی خدائی کے لئے ایک وجہ پیدا کرتے ہیں۔ تیسرے نامرادی کی حالت میں آسمان کی طرف ان کو کھینچتے ہیں جس نبی کے ابھی بارہ سو حواری بھی زمین پر موجود نہیں اور کار تبلیغ ناتمام ہے اس کو آسمان کی طرف پہنچنا اس کے لئے ایک دوزخ ہے کیونکہ روح اس کی تکمیل تبلیغ کو چاہتی ہے اور اس کو برخلاف مرضی اس کی آسمان پر بٹھایا جاتا ہے میں اپنے نفس کی نسبت دیکھتا ہون کہ بغیر تکمیل اپنے کام کے اگر میں زندہ آسمان پر اٹھایا جاؤن اور گو ساتوین آسمان تک پہنچایا جاؤن تو میں اس میں خوشی نہیں ہون کیونکہ جب میرا کام ناقص رہا تو مجھے کیا خوشی ہو سکتی ہے ایسا ہی ان کو بھی آسمان پر جانے سے کوئی خوشی نہیں۔ مخفی طور پر ایک ہجرت تھی جسکو نادانون نے آسمان قرار دیدیا خدا ہدایت کرے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ المشتہر

میرزا غلام احمد قادیانی ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء

مجمع تحقیق الادیان قادیان

آج ہم احمدیہ پبلک کو مذکورہ بالا مجمع (سوسائیٹی) سے انٹروڈیوس کرتے ہیں جو کہ کچھ عرصہ سے چند ایک جو شیلے احمدیہ احباب کی تحریک سے قائم ہوا ہے اور اگر اس مجمع کو قیام اور استحکام حاصل ہو جاوے تو اس میں شک نہیں کہ احمدیہ مشن کی یہ ایک بڑی ضروری شاخ ہے کہ جس کے ذریعہ سے امریکہ یورپ افریقہ ایشیا کے ہر ایک حصہ میں خدا تعالیٰ کی پاک توحید کی خوب اشاعت اور تبلیغ ہو سکتی ہے جس کے لئے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ **میرزا غلام احمد صاحب قادیانی** (علیہ الصلوۃ والسلام) کو مامور کیا ہے پیشتر اس کے کہ ہم اس مجمع پر کوئی اور ریمارک کرین یہ ضروری ہے کہ اس کے ابتدائی حالات سے احمدیہ پبلک کو مطلع کر لین پس واضح ہو کہ اول اول مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء نے تجویز کیا تھا کہ وہ ایک مجمع یعنی سوسائیٹی ایسی قائم کرین جس میں طلباء کو تقریرین کرنے لکچر دینے کا ڈھب اور اپنے خیالات کو پبلک کے آگے پیش کرنے کے آداب سکھائے جاوین اس مجمع کے پریزیڈنٹ جناب صاحبزادہ میان بشیر الدین **محمود احمد صاحب** منتخب ہوکر اس مجمع کا نام تشحیذ الاذہان قرار دیا جس کے معنے یہ ہین کہ ذہنون کو صاف کرنیوالا مجمع اس مجمع کے کچھ جلسے مدرسہ میں ہوئے اور دسمبر ۱۹۰۱ء میں جبکہ احمدیہ احباب بڑے دن کی تعطیلون میں دارالامان میں آئے ہوئے تھے ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں کل احباب کو مدعو کر کے اس مجمع تشحیذ الاذہان کے اغراض اور مقاصد کا بیان کیا گیا اور بعض تجاویز بھی پیش ہوکر پاس ہوئین جس سے بیرونجات کی احمدیہ ذریت اس مجمع کی ممبر ہو سکتی تھی۔ بعد ازان مدرسہ کے اعلیٰ منتظمان نے بعض مصالح کو مدنظر رکھکر اس مجمع کو صرف مدرسہ کے طلباء تک محدود کر دیا اور یہی امر مناسب سمجھا کہ اس میں طلباء مدرسہ کے سوا کوئی دوسرا ممبر ہو سکے۔ چونکہ اس جلسہ کے قیام سے بعض علمی مذاق کے نوجوانون کو ایک عمدہ موقعہ ملگیا تھا کہ وہ اپنے خیالات اور علوم سے ایکدوسرے کو فائدہ پہنچا سکیں اور اب اس میں پابندی ہو جانے کی وجہ سے وہ شریک نہ ہو سکتے تھے اس لئے ان کے جوشون اور ولولون نے تقاضا کیا کہ وہ ایک اور ایسا مجمع قائم کرین جس میں ہر ایک احمدی بھائی شامل ہو سکے اور جہان آج اس وقت ہر ایک احمدی ممبر حتی الوسع اپنی اپنی جگہ اصلاح قوم اور تبلیغ اسلام وغیرہ دینی خدمات بجا لانے کے واسطے متفرق طور پر الگ الگ کوشش کر رہا ہے وہ کوشش ایک مجموعی حالت میں ہوا کرے تا کہ اس کا اثر اور فائدہ بھی مجموعی طور پر بنی نوع انسان کو حاصل ہو سکے اوس وقت پھر ان احباب نے ایک کمیٹی کی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں اپنے اغراض اور مقاصد کی التماس کر کے درخواست کی کہ اس مجمع کا نام تبرکاً حضور ہی تجویز فرماوین چنانچہ اس درخواست پر آپنے اسکا نام

تحقیق الادیان

قرار دیا جہان تک مجھے خیال ہے اس کا ایک افتتاحی جلسہ شاید مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر میں مسجد اقصیٰ میں ہوا تھا اور اس وقت اراکین مجمع نے حضرۃ مکرم مولانا حکیم نوردین صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ ایک افتتاحی تقریر اس کے اغراض اور مقاصد پر کرین اور نیز اس کے قیام اور استحکام کیلئے دعا بھی فرماوین میں بذات خود تو اوس مجمع میں شریک نہ تھا لیکن مفتی محمد صادق صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ تحقیق الادیان کے معنے یہ ہین کہ ہر ایک دین (مذہب) کی تحقیق کی جاوے یہ تحقیق کرنا ایک سرسری کام نہیں اس کے لئے انسان کے خیالات اور حوصلہ میں بڑی وسعت اور استقلال کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا کے مذاہب کے پرکھنے کیواسطے یہ امر لابد ہے کہ ان تمام زبانون کا علم حاصل کیا جاوے جن جن زبانون میں مختلف مذاہب دنیا کے ہین ان زبانون کی تحصیل کے بعد پھر مذہبی کتب ان تمام مختلف مذاہب کی دیکھی جاوین اور پھر ان کے اصولون کا مقابلہ خدا کے سچے اور پاک مذہب اسلام سے کر کے دیکھا جاوے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ مین نے بھی ایک دفعہ یہ کوشش کی تھی۔ چند ایک نوجوانون کو منتخب کر کے مختلف زبانون مثل عبرانی۔ فرنچ۔ جرمن وغیرہ کی تحصیل کیواسطے مقرر کیا تھا اور ان کے تمام اخراجات کا کفیل بھی ہوا تھا۔ چونکہ ارادہ الٰہی ۔۔۔۔ اس وقت نہ تھا کہ یہ کام ہو اور اس زمانہ کے لئے یہ مقدر تھا اس لئے اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ غرضیکہ اس کے بعد اس مجمع کے کچھ جلسے ہوئے مگر پھر بھی وہ غرض اور مقصد جس کے پورا کرنے کی کیفیت خود مجمع کے نام میں مرکوز ہے پورا نہ ہوا اور کچھ ایسی کاوٹین پیش آگئیں کہ ایکدو جلسے ہوکر پھر آخیر اکتوبر ۱۹۰۲ء تک اس مجمع کا صرف نام ہی نام تھا اور کوئی نتیجہ خیز جلسہ ہوتا تھا مگر تاہم اس کے سرگرم ممبر حتی الوسع اپنے فرائض کی بجا آوری سے غافل نہ رہے اور انہون نے اپنی ہمت مردانہ سے اس کا نام ایک ملکی رنگ میں ہندوستان اور کشمیر اور امریکہ اور یورپ اور افریقہ وغیرہ کے کل مشہور و معروف ممالک میں پہنچا کر اس کا تعارف عیسائی دنیا سے خصوصاً اور اہل اسلام سے عموماً کروا دیا اور یہ اسطرح سے ہوا کہ اس جلسہ میں ایک یہ تجویز بھی کی گئی تھی کہ احمدیہ مشن کے تبلیغ رسالون۔ اشتہارون اور ٹریکٹون کی اشاعت کے ذریعہ سے کی جاوے چنانچہ کچھ اشتہار اردو زبان میں میان عبداللہ صاحب کشمیری اور ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان نے بحیثیت تحقیق الادیان کے ایک ممبر ہونے کے مجمع کی طرف سے پنجاب اور کشمیر میں شایع کئے اور ایک انگریزی چٹھی ماسٹر کا نومسلم نے امریکہ یورپ اسٹریلیا وغیرہ کے بڑے بڑے ممالک میں روانہ کی جسکا ترجمہ انشاء اللہ کسی اگلے نمبر میں شائع کرینگے اس انگریزی چٹھی نے مسیحؑ کی قبر کی نسبت ایک خاص خیال عیسائی دنیا میں پیدا کر دیا کیونکہ ایک دفعہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب سے ایک اعلیٰ عہدہ کے انگریز صاحب نے بذریعہ خط کے استفسار کیا تھا کہ تمہارا یہ مجمع تحقیق الادیان کیسا ہے اور اس کے اغراض اور مقاصد کیا ہین ا ۔ ماہ نومبر ۱۹۰۲ء میں اس مجمع کے بعض ممبرون کو پھر تحریک ہوئی اور ان کی طبائع نے تقاضا کیا کہ اسے پھر از سر نو تازہ کیا جاوے اور جو جو امور اس کے اجرا کے مانع ہین اونہیں دور کیا جاوے۔ چنانچہ ۔۔۔ پھر ایک افتتاحی جلسہ اس مجمع کا پیر سراج الحق صاحب سابق سکرٹری مجمع تحقیق الادیان کے مکان پر ہوا اور اس مجمع میں تجویز ہوئی کہ چار ممبر انتخاب کئے جاوین جو کہ اس مجمع کے اصول اور دیگر انتظامی امور پر قوانین وضع کرین وہ چار ممبر یہ تھے ماسٹر عبد الحق صاحب نومسلم۔ مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول تعلیم الاسلام قادیان ماسٹر عبد الرحمن صاحب۔ اور محمد افضل ایڈیٹر البدر۔ اس منتظمہ کمیٹی کا انعقاد ریویو آف ریلیجنز کے دفتر میں بعد نماز عشا ہوا اور ممبرون کے اتفاق سے دو اصول پاس ہوئے جن پر کاربند ہونا اس مجمع کے ممبرون کا فرض منصبی قرار دیا گیا ؀

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احمدی قوم کو ضروری اطلاع

اعلان

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان مین نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جائے اس لئے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلون مین جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان مین جمع ہوجایا کرتے تھے اب کی دفعہ وہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھین اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہین کہ وہ اس خطرناک ابتلا سے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو بچا وے۔

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی

خبرین

۱۵ نومبر کو سینڈ برنگھم مین دو دیوانہ عورتین پکڑائی گئین جو کہتی تہین کہ وہ کوئن الگزنڈر کو تلاش کر رہی تہین۔

ہیگ۔ برلن کا نامہ نگار لکہتا ہے کہ سپنڈرن کے ریلوے سٹیشن سے ریل روانہ ہونے کو تہی کہ ایک لیڈی ماتمی لباس پہنے ہوئے اور نہایت غمگین شکل بنائے ہوئے زنانہ کمرہ مین داخل ہوئی جس مین دو لیڈیین آگے بیٹھی ہوئی تہین اتنے مین انجن نے سیٹی بجائی اور زنانہ کمرہ کا پہر دروازہ کہلا اور دو مرد داخل ہوگئے اور گاڑی چل پڑی ساتھ ہی وہ دو لیڈیین جو پہلے کمرے مین بیٹھی ہوئی تہین۔ بہت حیران ہوئین دونو [illegible] مردون نے پہلی عورت کو کہا آگے

اسٹیشن پر ایک مقدمہ مین تمہارے اظہار لینے ہین اترنا ہوگا۔ لیکن تعجب کہ جونہی اگلا اسٹیشن آیا وہ عورت نکلکر بہاگی مگر ان دو مردون نے جہٹ اُس کو پکڑ لیا اور پہلی دو لیڈیون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم بڑی خوش قسمت ہو۔ جو ہم نے اس شخص کو پکڑا یہ بڑا مشہور قاتل ہے اور تم کو بہی دہوکا دینا چاہتا تہا

خبرین پہنچی ہین کہ پہلے جو کابل مین سخت سزائین دی جاتی تہین اور ذرہ سے شک پر باغیون کو مروا دیا جاتا تہا اب تقریباً بالکل نہین۔

جب گذشتہ نومبر کو حضور ویسرائے دہلی تشریف لے گئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہان حضور ملکہ معظمہ کی یادگار مین ایک زنانہ ہسپتال جمعہ مسجد کے حدود مین بنایا جاتا ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ ہسپتال کسی اور جگہ بنایا جائے اور کوئی عمارت کسی خالی جگہ مین جو مسجد کی حد مین ہو نہ بنائی جاوے مسجد کے متعلق کوئی زمین خواہ کسی طرف ہو اس حکم مین شامل ہے۔

جزیرہ ماریشس۔ وہان بہی طاعون پہوٹ رہی ہے اور نہایت ترقی پر ہے لوگ گہبرائے ہوئے ہین۔ اور سخت کوشش کرتے ہین کہ کسیطرح رک جائے۔

ولایت مین تجربہ ہو رہا ہے کہ بیلون کے ذریعہ مسافت طے کی جائے آج کل تین تین چار چار گھنٹے متواتر ایک ہزار فیٹ کی اونچائی پر بیس میل فی گہنٹہ کی رفتار سے دو دو آدمی اکٹھے ایک بیلون کے ذریعہ سفر کرتے ہین۔

۱۴ دسمبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑا کی کچہری مین جارج ولیم ڈیل ایک انگریز انجنیر اپنی بی بی کو قتل کرنے کے جرم مین پیش ہوا مجرم بیان کرتا ہے کہ رات کے وقت کوئی نقدی کے معاملہ مین میان بی بی مین جہگڑا ہوا اور بی بی نے خاوند کے منہہ پر ایک تہپڑ مارا۔ اس پر صاحب بہادر نے استرے سے اُس کا گلا کاٹ دیا۔ گو پیچہے پچہتائے مگر کیا بنتا تہا۔

جو خبرین ہمین متواتر ہندوستان سے پہنچی ہین اگر کسی قدر قابل اعتبار ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ پہر افغانستان مین ویسا ہی جنگ ہونیوالا ہے جو پہلے افغانستان اور زولولینڈ مین ہوچکا ہے۔ اب ان لوگون کی نظرین جو ابہی جنوبی افریقہ سے واپس آئے افغانستان پر لگ گئی ہین اور دیوانہ ملا کی لڑائی بالکل بہول رہی ہے موجودہ واقعات سے بعض اخبارات کو بالکل خبر نہین ہے کہ اس مین اس کی سازش ہے۔ اور وزیریون کی لڑائی کا حوالہ دیکر گورنمنٹ کی توجہ کابل کے معاملات کی طرف منعطف کرنا چاہتے ہین

بیشک یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کابل کے متعلق ایکسال قبل اور اب کے حالات مین بہت کچہ انقلاب آگیا ہے پارلیمنٹ مین بہی افغانستان کے متعلق بہت کچہ بحث ہو رہی ہے اور

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل اعلان کو اپنے اخبار مین درج فرماکر مشکور فرماوین۔ شیر علی۔ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۲ء

اعلان

انجمن اشاعت اسلام کے عہدہ دارون مین کچہ تغیر تبدل کیا گیا ہے۔ آئندہ خیراتی یا تجارتی حصص وغیرہ کا روپیہ مفتی محمد صادق صاحب فنانشل سکرٹری کے پاس آنا چاہئے۔

شیر علی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن
اشاعت اسلام قادیان

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر
السلام وعلیکم ورحمتہ وبرکاتہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۲ء مین ایک تحریک کی گئی تہی کہ جس صاحب کی تنخواہ مین ترقی ہو وہ اپنی پہلی ترقی کا روپیہ میگزین کے خیراتی فنڈ کے لئے بہیجکر ثواب حاصل کرین اس تحریک کے مطابق دو صاحبون نے ترقی ہونے پر اپنے پہلے اضافہ کی رقم بہیجکر میگزین کی اعانت کی ہے۔ اول منشی نعمت علی خان صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ پشاور جنہون نے سب سے اول اس نیک کام مین نمونہ بنایا ہے اور اب تک للعہ روپیہ دے چکے ہین (دوم) شیخ احمد اللہ صاحب کلرک پلٹن ۲۶ سیالکوٹ جنہون نے ابہی مبلغ ۱۵ روپے اس تحریک کے مطابق ارسال کئے ہین۔ خداتعالیٰ ان ہر دو صاحبان کو جزائے خیر دے اور دوسرے صاحبون کو ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

شیر علی

اسسٹنٹ سکرٹری انجمن
اشاعت اسلام قادیان دارالامان

مطبع مصدیق قادیان دارالامان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چہپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و منیجر

البدر

محمد افضل (ایڈیٹر)

نمبر ۹ | قادیان دارالامان - ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ بروز جمعہ | جلد اول

البدر

گذشتہ ۷ نمبرون کے مطالعہ سے ناظرین پر یہ امر منکشف ہوا ہوگا کہ بعض ہفتے قادیان مین ایسے بھی گذرتے ہین کہ جن مین کوئی ایسی تقریرین یا مضامین یہان ذکر نہین ہوئین جو بجائے ۶ صفحون کے البدر کے ۲ صفحون مین ہی آسکے اگرچہ بعض اوقات حضرة اقدس کی تقریر اس قدر وسیع اور طویل ہوتی ہے کہ اگر اسے پورا نقل کیا جاوے تو مشکل سے ایک یا دو تا ریخین ۶ صفحون مین آسکتی ہین - اس لئے مجھے موقعہ ملتا ہے کہ بہ حیثیت ایک قومی خادم ہونے کے دوسرے مضامین پر قلم برداشت کیا جاوے اور اسی ضمن مین در احمدیہ جماعت کے باہمی تعارف ۱۱ کے عنوان سے ایک مضمون کبھی آئندہ نمبر مین درج ہوگا لیکن گذشتہ ایام مین جبکہ مین لاہور ٹھہرتا ہوا سیالکوٹ ایک شہادت ادا کرنے کو گیا تہا تو بعض احباب کے خیالات اندازہ کرنیکا عمدہ موقعہ ملا تہا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہماری جماعت مین بفضل خدا ایسے دماغ اور دل بھی ہین جن کو ایجاد تجویز اور تدبیر مین ایک خاص ملکہ حاصل ہے اور وہ احمدی قوم کو اس الہی مشن کی خدمت اور اشاعت اور تبلیغ کے واسطے وسعت اور فراخ حوصلگی سے کام لینے پر اپنے خیالات کے اظہار سے خوب توجہ دلا سکتے ہین اور ہر ایک مقام پر جسقدر احمدیہ جماعتین ہین ان کو کیا کیا امور مد نظر رکھکر اپنے جلسون کی ترقی اور انتظام مین کوشش کرنی چاہیئے اور کس طرح اخوت اسلامی کا ایک نمونہ ان مقامی جماعتون مین ہونا چاہیئے وہ اظہار کرسکتے ہین - یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ ایک آسمانی مصلح کی جو تعلیم اس وقت احمدی قوم کو ہے اس سے بڑہکر کوئی نئی تعلیم آپکا حواری پیش نہین کرسکتا مگر تاہم سعید طبائع اپنے بعض افراد کی خاطر امر معروف کے طور پر آپس مین باہمی یگانگت اور اتحاد کی زیادتی کیواسطے اگر اسی تعلیم کے ایک ایک فقرہ پر بسط سے لکہنا چاہین تو اُس تعلیم کی مثال ایسی ہوگی جیسے انگشتری مین ایک نگینہ جڑ جاوے - مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ حضرة اقدس کی بڑی تمنا ہے کہ آپ کی مصنفہ کتب کو خوب غور سے مطالعہ کرکے مخالفین کے اعتراضون کے جواب سیکھے جاوین اور فن استدلال اور کلام جو آپکا ایجاد شدہ ہے اس سے طبائع مین ایک خاص ملکہ پیدا کیا جاوے اور اسی لئے آپنے کچھ عرصہ گزرا کہ تجویز کیا تہا کہ ایک امتحان احمدی جماعت کا خاص خاص تصنیفات مین ہو تو حضرة اقدس کی اس تمنا کو بجالانے کی بذریعہ مضامین تحریک کی جاوے گذشتہ ایام مین فن مباحثہ اور مناظرہ کے بارے مین جو نوٹ ہم نے حضرت کی تقریرون سے انتخاب کرکے لکھے ہین اون پر قوم کی ایک خاص توجہ لائی جاوے اور ان خدمات کے بجالانے کے واسطے ہر ایک مقام کی جماعت کو کیا انتظام کرنا چاہیئے کس طرح سے ہر سال ہر ایک جماعت ایک دو ممبر طیار کرکے حضرة کی خدمت مین پیش کرے کہ اسنے فلان قسم کی دینی خدمت بجالانیکی اس اثنا مین طیاری کی ہے تو اس قسم کی تحریک اور ترغیبین کرنی اور بذریعہ اپنے خداداد علم اور فضل کے دوسرون کو اس سے متمتع کرنا کسی صورت مین ثواب سے خالی نرہیگا ظاہر ہے کہ احمدیہ مشن کو ایسے لوگون کی بہت ضرورت ہے جو دین حق کی تبلیغ اور خدمت کے واسطے اپنے اوقات کو وقف کرین لیکن اگر ایک شخص [illegible] وقت تو وقف کرتا ہے مگر اسے وہ خدمت بجالانے کا ڈہنگ [illegible] طرز نہین آتا تو اُس کا وقت کو وقف کرنا کس کام کا ہے تو اس سے قوم کی خدمت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکے لئے سب سے اول اور ایک حصہ وقت کا وقف کرنا چاہیئے کہ وہ ایک خاص خدمت کے بجالانے کا ڈہنگ وس اثناء مین تحصیل کرکے اپنے آپکو امام کی خدمت مین پیش کرے بطور نمونہ کے مین نے اوپر کی بات بیان کی ہے اور اس طرح کی بہت سی خدمات ہین جن کا بجالانا اس امر پر موقوف ہے کہ ہر ایک مقام کی جماعت باقاعدہ ایک التزام ہفتہ وار جلسے کا رکھے اور ممبر اپنی اپنی خدمات کو سرگرمی سے بجا لاوین اپنی خانگی ضرورتون کو دینی ضرورتون پر ہرگز مقدم نہ کرین غرضیکہ میری بڑی آرزو ہے کہ ہماری جماعت کے روشن دماغ اصحاب اگر مجھے ایسے آرٹیکل لکھکر روانہ کرین تو انہین قوم تک پہنچایا جاوے اور جبکہ البدر مین ہفتہ کی ڈائری سے جگہ بچ رہے تو یہ خدمت قوم کی اس سے ہو سکتی ہے اسیطرح ایک سلسلہ سوال و جواب کا جس مین ضروری مسائل کا استفسار ہو اور جو لوگ کہ دینی کتب سے پوری واقفیت نہین رکھتے وہ اپنی ہر ایک حرکت و سکونت کو سنت نبوی کے موافق بجالانے کے واسطے ایسی ایسی باتین ہم سے دریافت کرین تاکہ ہم ان کو خلیفة اللہ علیہ الصلوٰة والسلام یا اصحاب کبار سے حسب ضرورت دریافت کرکے عوام کے فوائد کی خاطر درج اخبار کردیا کرین اور ہماری جماعت کے جو احباب ڈاکٹری یا طبابت پیشہ ہین وہ حفظ صحت کے متعلق اگر ایک ایک کالم کا مضمون اپنے وجود کو نافع الناس بنانیکی نیت سے روانہ فرمایا کرین تو ہم اسے درج اخبار ہذا کر دیوین کیونکہ اس سے انکو وجود سے ایک وسیع عالم کو فائدہ پہنچتا رہیگا +

کیا البدر کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے

۱۴ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر اس وقت حضرۃ اقدس تشریف لائے تو لاہور سے چند ایک احباب تشریف لائے ہوئے تھے جنکے نام یہ تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب حکیم نور محمد صاحب اور برہما سے سید ابو سعید صاحب تاجر برنج رنگون۔ ان سب نے حضرت سے نیاز حاصل کی۔

ایک صحابی کے دانت میں سخت درد تھی۔ حضرۃ نے فرمایا کہ اس کے لئے مجرب علاج یہ ہے کہ ایک بوٹی بنام کارا بارا نہر کے کنارے ہوتی ہے بارہا آزمایا ہے کہ جب اسے لیکر منہ میں رکھا اور چبایا اور اسکا اثر دانت پر پہنچا کیسا ہی سخت درد کیوں نہ ہو آرام ہو جاتا ہے ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کارابارا اور کاربولک ایک ہی شے معلوم ہوتی ہے حضرۃ نے فرمایا کہ یہ عربی لفظ قلع و برا ہوگا نہ کہ کاربولک۔

مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک شہادت پر گورداسپور جانا تھا اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں یہاں سے باہر جانا نہیں چاہتا مگر اب تو اللہ تعالے لے چلا ہے خود تو میں نہیں جاتا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ قیام تی ما اقام الہی تو ہو۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس کے لئے جونک لگانا اور زیادہ مقدار میں گنیٹا کا جلاب دیکر پھر کھوڑا اور نرنبسی وغیرہ مصفی خون ادویہ کا استعمال کرنا بہت مفید اور مجرب ہے کیونکہ اسمیں خونی و سوداوی مواد ہوتے ہیں یہ ان دونوں کا علاج ہے۔

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے کہا کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ طاعون زیادہ تر ان لوگون کو ہوتا ہے جو کہ ننگے پاؤن پھرتے ہین طاعون کے کیڑے پاؤن کی راہ جو چڑھتے ہین اون کی گلٹی بن ران مین ہوتی ہے جو ہاتھ سے چڑھتے ہین اُن کی بغلون مین اور جو منہہ وغیرہ کے راستے جاتے ہین اون کے کان وغیرہ کے پاس اور جو معدی مین چلے جاتے ہین اُن کی گلٹیان معدہ مین ہوتی ہین مگر وہ لوگون پر ظاہر نہین ہوتین۔

پھر اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازین جمع کر کے پڑھی گئین اور یہ اس لئے ہوا کہ مولوی عبد الکریم صاحب اور چند ایک دیگر احباب نے روانہ ہونا تھا۔

مغرب و عشا ان اوقات کی نمازین اپنے اپنے وقت پر مولوی محمد احسن صاحب نے پڑہائین اور کوئی ذکر اور مجلس نہین ہوئی۔

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے بہ امامت مولوی محمد احسن صاحب ادا کی۔

ظہر اور عصر کے اوقات مین کوئی ذکر نہین ہوا حضرۃ اقدس صرف نماز پڑہکر تشریف لے گئے

مغرب نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لیجانے لگے تو مفتی محمد صادق صاحب نے سر درد اور کچھ تلی وغیرہ کی شکایت کی۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آج شب کو کھانا نہ کہلانا اور کل روزہ نہ رکھنا سکنجبین پی کر اس سے قے کر دو اور پھر مفتی صاحب کے مکان کی نسبت دریافت کر کے فرمایا کہ اس کے مالکون کو کہو کہ روشن دان نکالدین اور آج کل گھر وں مین خوب صفائی رکھنی چاہیئے کپڑون کو بھی منظر رکھنا چاہیئے آجکل دن بہت سخت ہین اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی کا رکھنا تو سنت ہے قرآن شریف مین بھی لکھا ہے۔ **والرجز فاھجر وثیابک فطھر** (یہ کلام حضرت کا ہم نے بالواسطہ سنکر لکھا ہے ایڈیٹر) پھر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عشا حضرۃ اقدس کھانا تناول فرماکر تشریف لائے نواب نے مجلس کی تین اشخاص نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ بعد بیعت آپ نے مبائعین کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنے ماننے سے اُسے برکت ہوتی ہے آج کل بلا کا زمانہ ہے طاعون ہر طرف پہیل رہی ہے صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہین ہوتا جب تک اچھے عمل نہون۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ مین داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو یہ وقت دعاؤن سے گذارو رات اور دن تضرع مین لگے رہو جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے ایسے وقت مین دعا۔ تضرع۔ صدقہ خیرات کرو زبانون کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ نمازون مین دعائین کرو۔ مثل مشہور ہے منتین کرتا ہوا کوئی نہین مرتا نرا ماننا انسان کے کام نہین آتا اگر انسان مانکر پھر اُسے پس پشت ڈالدے تو اُسے فائدہ نہین ہوتا پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہین ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہین ہوتا۔ قرآن شریف مین اللہ تعالے نے ایمان کے ساتھ عمل صالحہ بھی رکھا ہے عمل صالحہ اُسے کہتے ہین جس مین ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہین وہ کیا ہین ریا کاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عجب۔ (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس مین خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریان اور گناہ جو اُس سے صادر ہوتے ہین اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہین۔ عمل صالح وہ ہے جس مین ظلم عجب۔ ریا۔ تکبر۔ حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرۃ مین عمل صالحہ سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا مین بھی بچتا ہے اگر ایک آدمی بھی گھر بھر مین عمل صالحہ والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے سمجھو کہ جب تک تم مین عمل صالحہ نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہین کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھکر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس مین لکھا وہ لیکر پئے اگر وہ اُن دوائون کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لیکر رکھ چھوڑے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا۔

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپکو تم نے کتنا صاف کیا اب زمانہ ہے کہ خدا تقوی کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے بہت لوگ ہین کہ خدا پر شکوہ کرتے ہین اور اپنے نفس کو نہین دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ہی ظلم ہوتے ہین ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہین کہ اُن کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ اُن کو گناہ کی خبر بھی نہین ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے **استغفار** کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اُسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہون سے استغفار کرتا رہے **آج کل آدم علیہ السلام کی دعا** پڑھنی چاہیئے **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین** یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہین گذارتا ہرگز امید نہین کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا مین مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہین آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی ہے

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی

یہان تک آپنے تقریر کی تھی اتنے مین مولوی عبد الکریم صاحب گورداسپور سے اور دیگر احباب آ گئے اور حالات سفر وغیرہ سناتے رہے مولوی عبد الکریم صاحب کے سفر مین ہر ایک قسم کے عوارض اور شکایت سے محفوظ رہنے پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ **ہمارا ایمان ہے کہ سب اُس کے ہاتھ مین ہے خواہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب کے۔** پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

دو گیا البدر کے خریدار البدر کیواسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے

۱۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس تشریف لاکر نماز سے پیشتر کچھ عرصہ بیٹھے رہے اور ایک شخص طاعون کے کچھ حالات حضرت کو سناتا رہا کہ بعض لوگ کہا جاتا ہے کہ تم مسیح موعود کو مانتے ہو تو اس کے محفوظ رہو گے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ غلط ہے کوئی نشان نہیں ہوا اس کی ایسی ہی کو جا کر مانیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اتوکل اور اس کے ساتھ بھی یہی کہا کرتے ہیں پھر نماز ادا کرکے حضرت تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب نے جناب شیخ عرب صاحب احمدی تاجر ہم بیج رنگون برما کے حالات حضرت کو سنائے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ اول اول عرب صاحب ایک بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے رنگ میں رنگین ہوئے تھے پھر کتاب آئینہ کمالات اسلام جب ان کی نظر سے گذری تو اس نے اس سلسلہ کی طرف توجہ دلائی اور حقیقت اسلام ان پر منکشف ہوئی۔ حضرت صاحب پھر خود عرب صاحب سے ان کے حالات دریافت کرتے رہے اور پوچھا کہ آپ کتنے دن تک رہ سکتے ہیں۔ عرب صاحب نے بیان کیا کہ میں نے کلکتہ سے سیکنڈ کلاس کا واپسی ٹکٹ لیا ہے جس کی میعاد جنوری ۱۹۰۳ء تک ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میری بڑی خوشی ہو کہ آپ اس دن تک ٹھہریں جب تک ٹکٹ اجازت دیتا ہے۔ اس پر عرب صاحب نے نیاز مندی سے عرض کی کہ کرایہ کی فکر نہیں میں زیادہ بھی ٹھہر سکتا ہوں۔ پھر عرب صاحب اپنے مذہبی زندگی کی کیفیت حضرت اقدس کو سناتے رہے کہ میں اس مشرب کا آدمی تھا کہ خدا کے وجود پر بھی ایمان نہ تھا یہی خیال تھا کہ کھانا ہے اور کمانا ہے آئینہ کمالات اسلام نے آخر اس غلطی سے نجات دیکر حضور کی محبت کا تخم دل میں جمایا۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا ہی کی تلاش کرو حقیقی لذت خدا ہی میں ہے جو لذات اس دنیا سے لیجاویگا وہی اس کے ساتھ رہینگی ایک دہریہ جب مریگا تو اسے یہی خیال ہوگا کہ میں نابود ہوتا ہوں اور صرف جسم جدا ہوتا ہے اس کو حسرت ہی حسرت رہیگی جسم کے اندھے اچھے ہیں اور وہ قابل رحم ہیں بہ نسبت اس کے کہ دل کے اندھے ہوں سید احمد خان نے تفریط کی راہ لی اور ان (وہابیوں) نے افراط کی طرح طرح کی بدنما باتیں پیش کیں۔ انسان ان کو کہاں تک قبول کرتا کوئی راہ تسلی اور سکینت کی نہ تھی کہ انسان مانتا۔

دین کا سارا حصہ ایسا نہیں ہوتا کہ انسان اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیوے ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود خدا سمجھا دے پھر جو سمجھنے والے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ انکو دلوں میں بٹھانا چاہے اس کو پوری سعادت تک پہونچانے کیواسطے خدا نے اور حواس رکھے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو پھر دین کو انسان سمجھ نہ سکتا اور اس وقت میں حقیقی طور پر انسان خدا پر ایمان لاتا ہے۔ خدا پر ایمان اسی کا ہے جسے خدا نے ہی ایمان دیا ہے جو کی طرح زمین آسمان کو دیکھکر پھر خدا کی ضرورت کو ماننا تو گویا اپنی طرف سے ایک خدا تجویز کرنا ہے اور اس طرح سے گویا خود انسان کا احسان خدا پر ہے کہ اس نے خدا کا پتہ لگایا اصل میں اسی روز سے انسان کو سچی زندگی حاصل ہوتی ہے جس دن سے وہ خدا پر احسان نہیں رکھتا بلکہ خدا کا احسان اپنے پر مانتا ہے کہ اس نے خود اپنے وجود سے اسکو خبر دی اور اسی دن سے سفلی زندگی سے انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے جس دن خدا کہے کہ میں غالب ہوں اور اس دن سے وہ ترک گناہ پر قادر ہوگا یہی وہ سلسلہ ہے جس سے انسان کو کامل یقین خدا پر حاصل ہوتا ہے مگر ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

دنیا میں بھی ہر ایک شخص انعام واکرام کے قابل نہیں ہوتا۔ اسی طرح خدا کے انعام واکرام بھی خواص پر ہوتے ہیں۔

پھر عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو میں نے آپکی (میرزا صاحب) تصویر کو پیش کیا وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر میں نے اور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں مگر ان کی نسبت اس نے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھکر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر نماز ادا کرکے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر | کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا | حسب معمول نماز مغرب ادا کرنیکے بعد حضرت اقدس پھر دوبارہ تشریف لائے۔ طاعون کا ذکر ہوا فرمایا کہ اب اس کا علاج خدا کے پاس ہے **عندی معالجات** (الہام جو کہ البدر صفحہ پر ہے) اور اب یہ آیت بالکل صادق آگئی ہے **وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا** پ ۱۵

یعنی ہم کوئی گاؤں نہ چھوڑیں گے کہ اس کو ہلاک نہ کریں اسیطرح اب کوئی یہ دعوی نہیں کرسکتا کہ ہمارے یہاں طاعون نہیں آئی اور جہاں اب تک نہیں آئی تو آخر آنیوالی ہے اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب ڈاک کا اخبار سناتے رہے اور عشا کی نماز ادا کرکے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر نماز سے پیشتر تھوڑی دیر مجلس کی اور **انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علوا** ا**ستکبار** کے متعلق فرمایا کہ اس میں علو اور تکبر سے یہ مراد نہیں ہے کہ مال و وجاہت کا تکبر ہو بلکہ ہر ایک شخص جو کہ عاجزی اور تذلل سے خدا کے سامنے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتا اور اس کے احکام کو نہیں مانتا وہ اس میں داخل ہے خواہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہو۔ پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت حضرت علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے تو نواب صاحب سے طاعون پر کچھ ذکر ہوا جس پر حضور نے ذیل کی تقریر کی اس کو ضروری سمجھ کر ذرا جلی قلم میں ہم درج کرتے ہیں :-

طاعون کی نسبت جماعت کی تربیت کے لئے قول

ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقوے سے کام لیوے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آویگا اور نہ منصوبہ اور نہ حجت بازی کام آوے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے یہ ہی امر غنیمت ہے کہ خدا سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہیے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کرلیں بہت مرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ دلالہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی بکہ ننبہ ہی کرنی چاہیے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی اور کوئی اور جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے اگر وہ خدا پر بھروسہ کرکے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں بھی ہوجاوینگی صحابہ پر جیسے سکینت اتری تھی ویسی ان پر اترے گی صحابہ کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا مگر دل میں یہ تسلی ہوجاتی تھی کہ خدا ہمیں ضائع نہ کریگا اور سکینت اسی تسلی کا نام ہے۔ جیسے میں اگر طاعون زدہ ہوجاؤں اور گلے تک میری جان آجاوے تو مجھے ہرگز یہ وہم تک نہیں ہوگا کہ میں ضائع ہوجاؤں گا اس کی کیا وجہ ہے صرف وہی تعلق جو میرا خدا کے ساتھ ہے وہ بہت قوی ہے انسان کے لئے ٹھیک ہونے کا یہ مفت کا موقع ہے۔ راتوں کو جاگو۔ دعائیں کرو۔ آرام کرو جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں

اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اُس کی شاخیں ہیں تھوڑے ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے لکھا ہے۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون

پیغمبر خدا صلعم کو ایک طرف تو مکہ میں فتح کی خبریں دی جاتی تھیں اور ایک طرف اُن کو جان کی بھی خیر نظر نہ آتی تھی اگر نبوۃ کا دل نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا یہ اسی دل کا حوصلہ تھا۔ بعض ابتلا صرف تبدیلی کیواسطے ہوتے ہیں عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوں کہ اُن سے تبدیلیاں ہوں اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو کہ میں پہلے تھا بلکہ اب میں ایک اور انسان ہوں اس وقت خدا کو راضی کرو حتی کہ تم کو بشارتیں ہوں کل لکھنے ہوئے ایک پرانا الہام نظر پڑا۔ ایام غضب اللہ عضبت غضبا شدیدا نجی اہل السعادۃ یہاں اہل السعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی طور پر صدق دکھلاتا ہے خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ جیسے صحابہ نے صدق دکھلایا کہ ہتھیلی پر جانیں دیدیں اور بال بچوں تک کو قربان کیا مگر ہم آج ایک شخص کو اگر کہیں کہ سو کوس چلا جا تو وہ عذر کرتا ہے حتیٰ کہ آبرو و عزت کا معاملہ پیش کرتا ہے اور کار و بار کا ذکر کرتا ہے کہ کسطرح جانے سے رہ جاوے مگر انہوں (صحابہ) نے جان مال۔ آبرو۔ عزت سب کچھ خاک میں ملا دیا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمپر فلاں آفت آئی حالانکہ ہم نے بیعت کی تھی مگر ہم نے بار بار جماعت کو کہا ہے کہ نری بیعت اور صرف زبان سے ملنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ خدا میں گداز ہو کر ایک نیا وجود بنجاوے۔ سارا قرآن دیکھو کہیں بھی صرف آمنو نہیں لکھا ہے ہر جگہ عمل صالحہ کا ساتھ ہی ذکر ہے غرضیکہ خدا ایک موت چاہتا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ خدا مومن پر دو موتیں ہرگز جمع نہیں کرتا کہ ایک موت تو اس کی خدا کے واسطے ہوا اور دوسری دنیا کی لعن طعن کیواسطے۔ ایسے نازک وقتیں چاہیئے کہ جماعت سمجھ جاوے اور ایک تیر کی طرح سیدھی ہو جاوے۔ اگر ہزاروں آدمی بھی طاعون سے مر جاویں تو میں ہرگز خدا کو ملزم نہ کروں گا اور یہی کہوں گا کہ انہوں نے احسان کا پہلو چھوڑ دیا

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین پھر حضرت نے نماز با جماعت ادا کی اور تشریف لے گئے۔

عصر | حضرت اقدس نے نماز مسجد میں باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر اور مجلس نہ ہوئی +

مغرب و عشا | حسب معمول بعد ادائیگی نماز مغرب حضرۃ اقدس عشا کی نماز سے کچھ عرصہ پیشتر تشریف لائے اور ایک شخص نے بیعت کی چند ایک احباب نے اپنے اپنے خواب سنائے جن میں سے ایک خواب یہ تھا کہ حضرت اقدس ہاتھی پر سوار ہیں اور وہ آپکے حکم میں چلتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو ہاتھی میں نے خواب میں دیکھا تھا اس کی بھی ایسی ہی حالت تھی اور اس سے مراد طاعون ہے کہ ہم اس پر سوار ہیں۔

ایک نے خواب میں سینی روٹی دیکھی اس کی تعبیر میں فرمایا کہ اس سے مراد کچھ تکلیف ہے۔ اس کے بعد عشا کی نماز پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر | اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی

ظہر | اس وقت حضرۃ اقدس نے تشریف لاکر تھوڑی دیر مجلس کی اور اپنے الہامات کی تکرار فرماتے رہے جو کہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کی نسبت تھے اور فرمایا کہ یہ جو ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے مگر وہ وقت ابھی نہیں آیا +

ابو سعید عرب صاحب آمدہ از رنگون نے عرض کی کہ ایک صاحب برہما میں کہتے تھے کہ اگر مرزا صاحب صرف قرآن کی تفسیر لکھیں اور اپنے دعاوی کے ذکر اس میں ہرگز نہ کریں تو میں بہت سا روپیہ صرف کر کے اُسے طبع کروا سکتا ہوں۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر کوئی ہم سے سیکھے تو سارا قرآن ہمارے ذکر سے بھرا ہوا ہے ابتدا ہی میں ہے صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اب ان سے کوئی پوچھے کہ عملی المغضوب کونسا فرقہ تھا تمام فرقے اسلام کے اس بات پر متفق ہیں کہ وہ یہودی تھے اور ادھر حدیث شریف میں ہے کہ میری امت یہودی ہو جاویگی تو پھر بتلاؤ کہ اگر مسیح نہ ہوگا تو وہ یہودی کیسے بنینگے پھر نماز ادا کرکے حضرۃ تشریف لے گئے۔

عصر | کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہیں ہوا۔

مغرب و عشا | کی نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد تشریف لائے آکر ایک صحابی کو فرمایا کہ الّلوا پر جو مضمون لکھا ہے وہ مطبع میں چلا گیا ہے ایک دو کاپیاں نکلیں تو آپ کو دکھا دیں گے ایک صاحب کے دانت میں درد تھی اس کیلئے حضرت اقدس نے کارا بارا (ایک بوٹی) طلب کرایا تھا وہ اندر مکان میں تھی۔ جناب میر صاحب نے کہا کہ ان کے دانت میں درد ہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ میں ابھی جاکر وہ سب بوٹی لا دیتا ہوں۔ مریض نے کہا حضور کو زحمت ہوگی۔ حضرۃ اقدس نے اس کے اوپر تبسم فرمایا اور کہا کہ یہ کیا تکلیف ہے اور اسیوقت اندر جاکر حضور وہ رومال لے آئے جسمیں وہ بوٹی تھی اور مریض کے حوالہ کی +

ایک نے اصحاب میں سے عرض کی کہ آیت لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت وانزلنا معھم الکتٰب والمیزان بالقسط وانزلنا الحدید فیہ بأس شدید ومنافع للناس پ ۲۷ ع ۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدید نے اپنا فعل بأس شدید کا تو آنحضرت صلعم کے وقت کیا کہ اس سے سامان جنگ وغیرہ طیار ہو کر کام آتا تھا مگر اس کے فعل منافع للناس کا وقت یہ مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے کہ اس وقت تمام دنیا حدید (لوہے) سے فائدہ اٹھا رہی ہے (جیسے کہ ریل۔ تار۔ دخانی جہاز۔ کارخانوں اور ہر ایک قسم کے سامان لوہے سے ظاہر ہے)

حضرت اقدس نے اس پر فرمایا کہ میں بھی سارے مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکھتا ہوں مجھے بار بار قلم بنانے کی عادت نہیں ہے اس لئے لوہے کی قلم استعمال کرتا ہوں آنحضرت نے لوہے سے کام لیا۔ ہم بھی لوہے ہی سے لے رہے ہیں اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے۔ (حضرۃ اقدس جس قلم سے لکھا کرتے ہیں وہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جس کی نوک آگے سے دہنی طرف کو مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی شکل تلوار سی ہوتی ہے ایڈیٹر)

پھر بعد اس کے مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار ٹائمز آف انگلینڈ سے کچھ مضامین سنائے جس سے یورپ کی عیسویت کا حال معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ مضمون ایک مستقل مضمون ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے صفحہ پر درج کریں گے +

۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر | نماز سے پیشتر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج یہ الہام ہوا ہے

انی مع الافواج اتی

بعد ادائے نماز خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک خواب سنائی جس میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہوا ہے فرمایا کہ یہی طاعون زلزلہ ہے میں جماعت کو کہتا ہوں کہ یہ قیامت ہے جو آرہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے گا مگر صرف اتنی بات پر خوش نہ ہو

کیا البدر کے خریدار البدر کیواسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے +

کہ بیعت کی ہوئی ہے قرآن مین ہر جگہ آمنو کے ساتھ عمل صالحہ کی تاکید ہے اگر بعض آدمی جماعت مین سے ایسے ہون کہ جن کو خدا کی پرواہ نہین اور اس کے احکام کی عزت نہین کرتے تو ایسے آدمیون کا خدا ذمہ وار نہ خدا ہے اور نہ ہم ان کو چاہیئے کہ اپنا اپنا نمونہ ٹھیک بنا دین زلزلہ تو آرہا ہے +

جمعہ | حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ مین ادا کیا

عصر | کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا | کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے تو آپنے اپنی تین رویا سنائین جو کہ آپنے پے در پے دیکھی تھین +

(اول) کہ ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چھوارے رویا مین دیے اس کے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جسپر **علی شکر المصائب** لکھا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ **ھذہ صلۃ علی شکر المصائب** گویا یہ روپیہ اور چھوارے شکر المصائب کا صلہ ہے تیسری دفعہ پھر کچھ ورق دکھائے گئے جنپر بیٹیون کے بارہ مین کچھ لکھا ہوا تھا اور جو اس وقت یاد نہیں ہے +

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا جس مین سوال تھا کہ دعائے الہامیہ **رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی** کو صیغہ جمع متکلم مین پڑھ لیا جاوے یا نہ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اصل مین الفاظ تو الہام کے یہی ہین (یعنی واحد متکلم مین ہین) اب خواہ کوئی کسیطرح پڑھ لیوے قرآن مجید مین دونون طرح دعائین سکھائی گئی ہین واحد صیغہ مین بھی جیسے **رب اغفرلی ولوالدی** الخ اور جمع کے صیغہ مین بھی جیسے **ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار** اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے جیسے اس ہماری الہامی دعا مین **فاحفظنی** سے یہی مراد نہین ہے کہ میرے نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچھ لوازمات ہین سب ہی آجاتے ہین جیسے گھربار خویش واقارب اعضائے اور قوائے وغیرہ +

سید عبدالحی صاحب عرب (جن کی طرف سے ایک اشتہار البدر کے صفحہ ۲۴ پر چھپ چکا ہے) اس مین انہون نے ایک شیعہ کا حال لکھا ہوا تھا جو کہ باوجودیکہ عبدالحی صاحب کی ایک امانت غبن کر چکا تھا پھر عبدالحی صاحب کو نصیحت کرتا تھا کہ تو نے شیعہ مذہب ترک کر کے کیون ٹیڑھا راستہ اختیار کر لیا ہے عبدالحی صاحب نے جواب دیا کہ تمہارا سیدھا راستہ تو یہی ہے کہ میری امانت رکھکر منکر ہو گئے ہو تم کو مجھے نصیحت کرتے شرم نہین آتی۔

مفتی محمد صادق صاحب ولایت کی ایک عیسائی کمیٹی کا ایک مضمون سناتے رہے جس مین مسیح کی دوبارہ آمد پر بہت کچھ لکھا تھا کہ وقت تو یہی ہے سب نشان پورے ہو چکے ہین۔ اگر اب بھی نہ آیا تو پھر قیامت تک نہ آوے گا چونکہ وہ ایک الگ مضمون ہے اسے البدر مین الگ شائع کرین گے +

اس مضمون کو سنکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس نے بعض باتین بالکل صاف اور سچی لکھین ہین اور اس نے ضرورت زمانہ کو اچھی طرح محسوس کیا ہے بیشک اب ایک تختہ الٹنے لگا ہے اور دوسرا تختہ شروع ہوگا جس طرح یہ لوگ اس زمانہ مین مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہین بلکہ اکثر ان کے انتظار کے بعد اب بے امید بھی ہو گئے ہین اور اکثرون نے تاویلون سے آمد ثانی کے معنے ہی اور کر لئے ہین کیونکہ اس کے متعلق تمام پیشگوئیان پوری ہو چکی ہین اور زمانہ کی نازک حالت ایک ہادی کو چاہتی ہے اسیطرح اسلامی پیشگوئیون کے مطابق بھی یہی وقت ہے نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ کل اہل مکاشفات اور ملہمین کے کشوف اور الہام اور رویاء مسیح کے بارہ مین چودھوین صدی سے آگے نہین بڑھتے +

ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور اب تو مولوی لوگون نے وہ خطبہ وغیرہ پڑھنے چھوڑ دیئے جن سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی تھی۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو وہ نام بھی نہ لین گے اور اگر کوئی ذکر کریگا تو کہین گے کہ مسیح اور مہدی کا ذکر ہی چھوڑو پھر نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے +

عالم مستورات کے واسطے ایک عجیب نظم

اصلی انسانی زیور - حافظ میر سعید اللہ صاحب نے از چک ۱۲۲ گوگیرہ۔ نہر میرٹھ کے رسالہ بہارت چمن سے یہ نظم نقل کر کے پیسہ اخبار کو روانہ کی تھی

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امان جان سے
آپ زیور کی کرین تعریف مجھہ اُن جان سے
کون سے زیور ہین اچھے یہ بتا دیجے مجھے
اور جو بدزیب ہین وہ بھی بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور برے مین مجھہ کو بھی ہو امتیاز
اور مجھپر آپ کی برکت سے کھلجائے یہ راز
یون کہا مان نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
گوش دل سے بات سن لو زیورون کی تم ذری
سیم و زر کے زیورون کو لوگ کہتے ہین بھلا
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اون پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجان آئے ہات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہین جس کے ذریعے سے ہی سب انسانکے کام
بالیاں ہون کانمین ایجان گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکھہ تیری جھومکو مین ہو بہری
اور آویزے نصائح ہون کہ دل آویز ہون
گر کرے اثر عمل تیرے نصیبے تیز ہون
کان کے پتے دیا کرتے ہین کانون کو عذاب
کان مین رکھو نصیحت دین جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھہ تجھے درکار ہون
نیکیان پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہون
قوت بازو کا حاصل تجھہ کو بازوبند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم و خورسند ہو
ہین جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہین
ہمتین بازو کی اے بیٹی تیرے درکار ہین
ہاتھہ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری بیجان زیور خلخال کو
پھینک دینا چاہیئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤن کا زیور مری بیٹی ہے یہ
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پہ
سیم و زر کا پاؤن مین زیور نہ ہو تو ڈر نہین
راستی سے پاؤن پھسلے گر نہ میری جان کہین

(از پیسہ اخبار)

تعلیم الاسلام

ہمارے ناظرین تو آج تک یہی خیال کرتے ہونگے کہ قادیان مین صرف ایک ہی مدرسہ بنام تعلیم الاسلام قادیان ہے مگر آج ہم ان کی روحون کو ایک ایسی تازہ خوشخبری سناتے ہین جس سے وہ تروتازہ ہونگے اور ان کے دلون مین اسلام کی حقیقی ترقی کی راہون پر چلنے

کیا البدر کے خریدار البدر کیواسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے۔

کی تحریک ہو اور وہ یہ ہے کہ دار الامان قادیان میں علاوہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ایک اور بھی مکتب ہے جسکے معلم ہمارے مخدوم مکرم حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب حکیم ہیں اور آپ کو جو دلچسپی اور شوق علم سے ہے شاید ہی کوئی فرد بشر ہوگا جو آپ کے اسم مبارک سے تو واقف ہو مگر اس سے واقف نہو اور جہاں کہیں آپنے قیام کیا ہے وہاں یہ درس تدریس کا سلسلہ بفضل خدا برابر ساتھ ہی جاری رہا ہے آپکا کتب خانہ ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے اور یہ تمام کتب اس نیت سے فراہم کی گئی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے خدمت قرآن ہو آپکی بڑی خواہش ہے کہ اہل اسلام عربی علم سے بہرہ ور ہوں اور اپنی ذریت کو بھی عربی ہی کی تعلیم دلاویں اور یہ لوگ اسلام کے حصن حصین میں ہرگز داخل ہی نہیں ہو سکتے جبتک عربی زبان سے ان کو واقفیت نہ ہو خود مولانا صاحب نے ہر ایک مروجہ علم۔ کیا سائنس۔ کیا فلسفہ کیا ہیئت۔ کیا طبیعات۔ تواریخ۔ جغرافیہ۔ علم کلام۔ علم طب وغیرہ وغیرہ عربی زبان میں ہی تحصیل کئے ہیں اور اسلام کی ترقی کا جو ایک بڑا جزو آپنے عربی دانی کو قرار دیا ہے یہ ایک بہت ہی قابل قدر خیال ہے جس کی طرف ہر ایک اہل اسلام کو عموماً اور احمدیہ جماعت کو خصوصاً اپنی توجہ کو بڑے زور سے صرف کرنا چاہئیے اور جو احباب اگرچہ بذات خود تو اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں اور اب تحصیل نہیں کر سکتے ان کو کم از کم اپنی آئندہ ذریت پر تو ضرور یہ احسان کرنا چاہئیے کہ وہ اس سے ہرگز محروم نہ رکھی جاوے یہ بات ہمیں یہاں رہنے اور ذاتی تجربہ سے ثابت ہوگئی ہے کہ اسلامی تعلیم اخلاق اور اس کے برکات سے ہم اس وقت پوری طور پر متمتع ہوں گے جب عربی علوم میں ہمیں ایک کامل مشق ہوگی اور ہمارے دین کی تکمیل کے واسطے اس زبان کا جاننا ہمیں بہت ضروری ہے اور ہم احمدیہ جماعت میں داخل ہو کر اس سے بڑھکر اور کوئی ظلم اسلامی حیثیت سے اپنی آئندہ ذریت پر نہیں کر سکتے کہ اسے عربیت سے محروم رکھیں اور جس حالت میں کہ دین کا دنیا پر مقدم کرنا ہماری بیعت کے اقرار کا ایک جزو اعظم ہے اور دین کی پوری واقفیت عربی سے وابستہ ہے تو ہم اس ابتلا میں کہاں تک پیچھے رہینگے اگر اس کی ترویج کی آپس میں کوشش نکرینگے غرضیکہ اس بڑی ضرورۃ کو جو کہ وجود اسلام کے نشو و نما کیواسطے روح کے حکم میں ہے کما حقہ حکیم صاحب ہی اپنے درس میں پورا کرتے ہیں اور حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث۔ علم کلام۔ علم فرائض علم طب غیرہ طالب علم آپ سے مستفید ہوتے رہتے ہیں اور اصل تعلیم الاسلام بھی ہے اور فصاحت و بلاغت کے میدان میں جو کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بڑا نشان ہے اور جس نشان کو ہمارے پاک امام مرسل من اللہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آج تک مختلف تصنیفات کی صورت میں پیش کیا ہے اگرچہ قدم بڑھانے والے جوان ہو سکتے ہیں تو یہی طالب علم ہو سکتے ہیں بشرطیکہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی زندگیاں اسی دینی خدمت میں وقف کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کو استقلال اور استحکام نصیب ہو اس درس کے دو طالب علموں یعنے میاں غلام احمد صاحب اور حافظ روشن علی صاحب (برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب) نے آجکل یہ اس وجہ کہ وہ علم عروض پڑھ رہے ہیں اور اشعار بنانے میں مشق کر رہے ہیں اسمای باری ..... تعالیٰ کو نظم میں ترتیب دی ہے تاکہ عوام الناس کو ان کے یاد کرنے میں آسانی ہو اور بموجب حدیث شریف کے جو کوئی ان اسماء مبارک باری تعالیٰ کو یاد کرتا ہے جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے وہ لوگ تو جنت میں داخل ہوں اور ان کو ثواب ! ور رہنمائی حاصل ہو اور وہ اسما باری تعالیٰ یہ ہیں +

و للہ الاسمأ الحسنیٰ فادعوہ بہا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ

(فی بحر) متقارب

حَسِیبٌ مُجِیبٌ رَقِیبٌ کَرِیمٌ
قَرِیبٌ لَطِیفٌ بَدِیعٌ رَحِیمٌ
مَجِیدٌ حَمِیدٌ رَشِیدٌ شَہِیدٌ
مُعِیدٌ مَتِینٌ سَمِیعٌ عَلِیمٌ
خَبِیرٌ بَصِیرٌ کَبِیرٌ مُحِیطٌ
عَلِیٌّ قَوِیٌّ عَزِیزٌ حَکِیمٌ
غَفُورٌ شَکُورٌ صَبُورٌ عَفُوٌّ
وَلِیٌّ وَدُودٌ رَؤُوفٌ حَلِیمٌ
سَلَامٌ غَنِیٌّ وَکِیلٌ حَفِیظٌ
مُقِیتٌ مُمِیتٌ جَلِیلٌ عَظِیمٌ

فی بحر متدارک

قَابِضٌ بَاسِطٌ خَافِضٌ رَافِعٌ
خَالِقٌ رَازِقٌ بَاعِثٌ وَاسِعٌ
مَاجِدٌ وَاحِدٌ وَاجِدٌ قَادِرٌ
ظَاہِرٌ بَاطِنٌ حَافِظٌ نَافِعٌ
مُومِنٌ مَالِکٌ وَارِثٌ ضَارٌّ
غَافِرٌ قَاہِرٌ غَالِبٌ صَانِعٌ
اَوَّلٌ آخِرٌ بَارِیٌ مُبْدِیٌ
شَاکِرٌ عَالِمٌ مُنْعِمٌ جَامِعٌ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

ایک مقدمہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء میں کچھ خط و کتابت مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم کی طبع ہوئی تھی جس کی تردید مولوی کرم الدین صاحب نے بذریعہ سراج الاخبار جہلم مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر میں کی تھی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام کی نسبت نا شائستہ کلمات لکھے تھے اس تمام معاملہ کی اصل بنا کتاب سیف چشتیائی مصنفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی تھی جو کہ انہوں نے اپنے زعم میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے اعجازی کتاب بنام اعجاز المسیح کے رد میں لکھی تھی مولوی کرم الدین صاحب کے شائع کردہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم کی بنا پر حکیم فضلدین صاحب نے مولوی کرم الدین صاحب پر استغاثہ فوجداری کیا تھا جس میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور چند دیگر اشخاص بطور گواہ طلب کئے گئے تھے اس مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء تھی مگر حاضر ہونے سے پیشتر عدالت سے معلوم ہوا کہ وارنٹ پر تعمیل مولوی کرم الدین صاحب کی طرف سے بوجہ عدم موجودگی مقام سکونت نہ ہو سکی اور پیر مہر علی شاہ صاحب بوجہ علالت طبع نہ آ سکے جس کی تصدیق میں ایک ڈاکٹری سرٹیفکیٹ سمن شہادت کے ساتھ تھا۔ اس کے مقابل بچاؤ کی نیت سے مولوی کرم الدین صاحب نے ایک استغاثہ فوجداری جہلم میں بنام حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حکیم فضلدین صاحب مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان و شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم و مولوی عبداللہ صاحب کشمیری مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دائر کیا تھا خواجہ کمال الدین صاحب احمدی پلیڈر پشاور جو کہ حکیم فضل الدین صاحب کی طرف سے وکیل تھے ۱۵ دسمبر کی پیشی بھگتا کر بہ حیثیت مختار جہلم گئے اور عدالت میں ضمانت داخل کروا کر وارنٹ بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے تعمیل کے روکنے کی اجازت عدالت مختار سے حاصل کی۔ وارنٹ اگرچہ جہلم سے چلا ہوا تھا اور بٹالہ تک بھی پہنچ چکا تھا مگر خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ابھی حضرۃ اقدس تک نہ پہنچا تھا اور یہ بھی ایک نشان منجانب اللہ ہے خواجہ صاحب فوراً آ گئے اور وارنٹ کی تعمیل بذریعہ حکمنامہ عدالت روک دی گئی اس مقدمہ کی تاریخ پیشی جہلم میں ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء ہے مزید حالات سے انشاء اللہ تعالیٰ اطلاع دیجاوے گی۔ ایک مامور من اللہ کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ ایک نشان الٰہی ہوتا ہے اسیطرح ہمیں امید کامل ہے کہ یہ مقدمہ جو کہ حضرۃ اقدس پر دائر کیا گیا ہے کسی بڑے الٰہی نشان کا پیش خیمہ ہے جس کی حقیقت اپنے وقت پر خود خدا تعالیٰ بذریعہ اپنے مامور کے کھول دیگا اور آپ کی صداقت اور دعاوی پر ایک شاہد ناطق ہوگا۔

آج کل قادیان میں سردی بہت خشک اور شدت سے پڑ رہی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور

اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری معہ عبد الخالق صاحب طالب حضرت اقدس کی الہامی مسجد مین معتکف ہین (خدا تعالیٰ ایسی توفیق ہر ایک کو دے)

اس ہفتہ کے الہامات

۲۱ و ۲۲ دسمبر کے درمیان کی شب کو دو اور ۳ بجے کے درمیان یہ الہام ہوا:-

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ

(یعنی تیرے پر ایسا زمانہ آنیوالا ہے جیسے موسیٰؑ پر آیا تہا)
۲۳ دسمبر کو ظہر کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ رات کو یہ الہام ہوا ہے-

انہ کریم تمشی امامک وعادیٰ من عادیٰ

یعنی وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی گویا اس کی عداوت کی۔

احتلام کا علاج فرمودہ حکیم نور الدین صاحب بہیروی

(۱) پیشاب کرکے سووے۔
(۲) پانی وغیرہ پیکر نہ سووے۔
(۳) کہانے اور سونے مین ۳ گہنٹہ کا فاصلہ ہو۔
(۴) لنگوٹ باندہکر سووے۔
(۵) جب سونے لگے تو یہ خیال ہو کہ بستر میلا یا پلید نہ ہو جاوے اور بستر صاف رکھے۔
(۶) کاربونیٹ آف آئرن یک سرخ یا ایک گولی اوس دوا کی کہاوے جو کہ البدر نمبر ۴ کے ٹیٹل پیج کالم ۳ مین لکہی ہے۔

تصحیح

البدر صفحہ ۹۵ زیر عنوان "ایشیائی دماغ اور تثلیث" ہم نے دیکہایا ہے کہ حکیم نور الدین صاحب علیگڈہ مین تہرا اور وہان آپ نے ایک کالجیر صاحب کی معرفت تثلیث وغیرہ پر سوال کئے حکیم صاحب کا علی گڈہ مین ہونا یہ غلطی سے لکہا گیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ لاہور مین ایک علی گڈہ کے کالجیر اور پروفیسر صاحب تہے جن سے یہ سب گفتگو لاہور مین ہوئی تہی

خبرین

ترکستان کی طرف ایران کی حد کے پاس ایک مقام فرغانہ ہے وہان اندی جان مین ایک سخت زلزلہ آنے سے ۵۰ دیسی اور ۵ روسی ہلاک ہو گئے۔

کارونیشن کی تقریب پر ۵۰ مردمان ولایت سے آئے ہین کہ وہ یہان کے دربار کی کیفیت دیکہین۔

لکہنؤ مین طاعون بہوٹ پڑی سخت انتظام شروع ہے

یورپ مین امسال اس قدر سردی ہے کہ مدتون یاد رہیگی

پیرس مین بعض لوگون کا بازارون مین چلتے چلتے خون جم گیا۔

امیر کابل نے قندہار کے درانی سردارون مین سے ایک کی لڑکی کے ساتہہ شادی کی۔

ولایت سے جو سامان جنگ امیر کابل کا آیا ہوا ہے اس مین سے صرف توپین گورنمنٹ انگریزی نے گذارنیکی اجازت دی ہے۔ اور باقی تمام سامان روکا ہے کہ اس کا عہد نامہ سرکار کے ساتہہ نہین ہے۔

پونہ مین ایک بابو صاحب رام چندر ہرکوجی راؤ نے اپنے ایک ملازم کو اس لئے قتل کرڈالا کہ ایک فقیر نے ان کو بتلایا کہ اگر ایک انسان قربانی دو تو تمہارے گہر مین ایک خزانہ مدفون ہے وہ مل جاویگا۔

۱۴ دسمبر کی شام کو کارونیشن کیمپ دہلی مین لارڈ کرزن کے مکان کے قریب الکٹریٹ لائٹ کمپنی کے دفتر کو آگ لگی بہت کوشش آگ بجہانے کی کی مگر کارگر نہ ہوئی نہ انجن کام آئے صرف کاغذات بچے۔

اوسی شام کو ایک اور آگ لگی اور ڈائرکٹر جنرل کے کیمپ مین تار والا خیمہ بالکل جل گیا۔ پاس کے خیمون کے گرا دینے سے آگ بجہ گئی۔

دہلی مین جنگی قواعد ہوتے ہوئے ایک گورہ توپ والی گاڑی سے گر کر اس کے پہئے کے نیچے آکر کچلا گیا

قاہرہ مین شہر پناہ کے قریب ایک پرائیوٹ کارخانہ تیزاب کا میگزین اڑ گیا۔ اٹہارہ مصری اس حادثہ مین ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی۔

دربار دہلی مین افسرون کے ساتہہ کتے نہ جانے پائین گے (اپ - ۱-۶)

سلطان مسقط اور اس کے ہمرائیون کے لئے کیمپ کا بندوبست ہو رہا ہے۔

دربار کے جلوس مین نظام دکن کا ہاتہی وائسرائے ہند کے ہاتہی کے بعد اول صف مین دہنی طرف ہوگا۔

خان قلات بہی دربار دہلی کے جلوس مین ہاتہی پر حضور وائسرائے کے ہمراہ ہون گے ان کے ہاتہی کا درجہ نمایان ہوگا۔

اس وقت جنوبی افریقہ مین ۵۵ ہزار انگریزی فوج موجود ہے۔

چاندی کی قیمت گہٹتی جاتی ہے جس کے باعث گورنمنٹ چین کو بڑی تفتیش ہے۔

روس کے وزیر زراعت نے کوہ قاف پر چاہ کی کاشت مین خاطر خواہ کامیاب ہونے کے باعث وہان چاء کی کاشت کو ترقی دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔

جنگ صمالی مین ایک پورا سکشن تار برقی کا بہی جائیگا

بوئر جنرلون کی فہرست نے جو انہون نے شائع کی ہے معلوم ہوا کہ انگریزون نے ان کے فنڈ مین صرف ۲۵ ہزار ۱۸۰ پونڈ چندہ دیا جس مین مسٹر فیلپس کا عطیہ ۱ ہزار ۱۸۵ پونڈ اور پانچ پانچ سو پونڈ کی تین اور رقمین بہی شامل ہین۔

افریقہ مین ۶۰ ہزار ہاتہی سالانہ ہاتہی دانت کی غرض سے مارے جاتے ہین۔

یکم دسمبر کو دربار کیمپ کی ریل کہل گئی

ممالک متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ نے چارلسٹن کے محکمہ بحری کا محصول جمع کرنے کے لئے ایک حبشی مقرر کیا ہے۔ ملک کے جنوبی حصہ والے بڑا شور و غوغا کر رہے ہین

بیت المقدس مین یہودی باشندون نے ایک کتب خانہ قائم کیا ہے جس مین ۲۴ ہزار کتابین ہین زیادہ تر عبرانی زبان مین ہین چند نادر الوجود نسخے بہی ہین

جہانسی کے علاقہ مین ایک عورت کو پولیس نے اخفائے ولادت اور بچے کو بے پناہ چہوڑ دینے کے جرم مین چالان کیا۔ عورت اقبالی تہی۔ قید ہو گئی مگر جیل مین جاکر معلوم ہوا کہ اُسے چہہ ماہ کا حمل ہے۔ ڈاکٹر نے شہادت دی یہ ناممکن ہے کہ جس نوزائیدہ بچہ کے متعلق اس پر مقدمہ ہوا ہے وہ اس کا فرزند ہو اوس پر عدالت بالا نے عورت کو بری کر دیا۔

شام کے شہر لاذقیہ کا تمباکو بلاد یورپ و امریکہ مین ایسا پسند ہوا ہے کہ اس کی تجارت کو اپنے ہاتہہ مین لینے کے لئے وہان کئی کمپنیان بن گئی ہین۔ عثمانی اخبارات منفاذ عثمانیہ تاجرون کو متنبہ کر رہے ہین یہ تمباکو خوشبودار ہونے کی وجہ سے اباریچہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ٹرسٹیان وقف حسین آباد مین قریب ڈاک خانہ اور نخاس کے پل پر اپر پرائمری کلاس تک تعلیم دینے کے لئے دو مدارس بطور شاخ جوبلی ہائی سکول کہولین گے تعلیم مفت ہوگی فیس نہین لیجاوے گی (۵-۲۲-و)

۲۳ نومبر لنڈن۔ شاہزادہ۔ شاہزادی کناٹ آج شرکت دربار کے واسطے لنڈن سے چلے۔

دربار دہلی مین اب مسٹر بورڈلن قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال جو پہلے بورڈ آف ریونیو کے سینیر ممبر تہے شریک ہون گے بنگال مین عام خواہش ہے کہ انہین کو مستقل لاٹ کیا جاوے۔

(از اخبارات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید مبارک

عید مبارک قریب ہے۔ ہمین پہلے ہی امید ہے کہ احمدی قوم کو عید کے چندے کا خود فکر ہوگا مگر یاددہانی کے لئے درخواست ہے کہ احمدی جماعت اپنی امداد سے مدرسہ تعلیم الاسلام کو محروم نہ رکھے گی کیونکہ قوم کو خوب معلوم ہے کہ اس کی فیاضی سے اس جگہ آئندہ نسلون کے جوان قوم کی خدمت کے واسطے تیار کئے جا رہے ہین۔ اپنے شہر کے احباب اور معززین تحریک کر کے اور عید کا ایک ایک روپیہ وصول کر کے راقم کے نام قادیان روانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الراقم

محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ و ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

دار الامان

مجمع تحقیق الادیان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اول یہ کہ حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جو ایک بڑی غرض یہ ہے کہ آپ کے خدام بڑے غور و تدبر سے اپنے آپ کو اس قابل بنا دین کہ اس الہی سلسلہ یعنی احمدیہ مشن کسی طالب حق کی تشفی یا اور خدا تعالے کے تسبیح اور تقدیس کے بارہ مین جب کبھی ان کو کسی مخالف اور معاند سے گفتگو کرنی پڑے تو وہ ان دونون صورتون مین اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے ساکت نہ ہون اور ان تصنیفات کے مطالعہ سے ہمین ایک مادہ حضرۃ اقدس کے ایجاد کردہ طرز استدلال اور فن کلام کا پیدا ہو جاوے۔ اپنے الہام ہمام کے اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس کے متعلق یہ تجویز ہوئی کہ اس مجمع کے ہر جلسہ مین ان تصنیفات کا کوئی حصہ یا کوئی کتاب مقرر کی جاوے اور چند ایک احباب ایسے منتخب ہون کہ وہ ایک فرض منصبی کے طور پر اس کتاب یا حصہ کتاب کا خلاصہ تقریراً یا تحریراً آئندہ جلسہ مین مع اپنے ایزادی خیالات و ریمارک کے سنایا کرین

دوم) اس مجمع کے بعض افراد اپنے اوقات کا کوئی حصہ اس امر کے لئے وقف کرین کہ وہ غیر مذاہب اور ممالک کی زباندانی تحصیل کرین اور ایک ایک یا دو دو صاحب ایک خاص زبان کو لیوین اور اسے توکل علی اللہ شروع کرین اور ہر نصف ماہ یا ایک ماہ مین جو ترقی وہ اس زبان مین کرین اس کی رپورٹ مجمع مین ہو اور وہ اسے سنا بھی دیوین اس طرح سے اللہ تعالے اگر چاہے تو کچھ عرصہ مین ہر ایک زبان کے عالم دار الامان مین پیدا ہو سکتے ہین اور وہ اس الہی سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ مختلف بلاد مین کر سکتے ہین اور مختلف مذاہب کی کیفیت کا مطالعہ کر کے ان کے مقابل مذہب (اسلام) کی حقانیت اور صداقت کو دنیا پر ظاہر کر سکتے ہین۔ اس وقت ہین اس امر کو مناسب نہین سمجھتا کہ اس پر اپنا ریمارک کرون کہ یہ ہر دو اصول عموماً اور دوسرا اصول خصوصاً کس طرح نبھ سکتا ہے اور اس کے لئے اول اول ہمین کیا ذرائع اختیار کرنے چاہیئین اور تمام زبانون کے معلم کہان سے آوین سو ایک مجاہد فی اللہ جس نے اپنا وقت تحصیل زباندانی کے لئے وقف کیا ہے کس طرح ثابت کر سکے کہ واقعی اس نے کوئی نمایان ترقی اپنے فرض منصبی مین کی ہے کیونکہ جس حال مین ان مختلف زبانون کے ماہر موجود نہین ہین تو اس کی تحصیل اور تدریس اور ترقی کا کیا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ کام ایک دین کی خدمت ہے اور اللہ تعالیٰ کے توکل پر اس نے سر انجام پانا ہے اگر اس قادر مطلق ہستی کو منظور ہوگا تو تمام ذرائع وہ خود پیدا کر دیگا۔

آج تک تین چار جلسہ اس مجمع کے ہو چکے ہین اور منتظمان مجمع کا خیال ہے کہ اس کے دائرے کو وسیع کر کے بیرونجات کے احمدیہ احباب کو اس کے ممبر ہونے کی تحریک کرین کہ وہ اس مین داخل ہو کر اس کے ہر دو اصولون پر اپنے اپنے مقام پر کاربند ہون

ہماری اپنی رائے

اس مجمع کے متعلق یہ ہے کہ اس کی ضرورت مین تو شک نہین ہے ایک ایسے مجمع اور ایسے مجاہدین کی ضرورت تو احمدیہ مشن کو بہت ہے اور خدا تعالیٰ اسے برکت دے اور اس کے ارادون مین کامیابی حاصل ہو مگر منتظمان مجمع سے ہماری التماس ضرور ہے کہ پیشتر اس کے کہ وہ بیرونجات کی احمدیہ پبلک مین اس کے ممبر پیدا کرنے کی کوشش کرین کم سے کم تین ماہ تک اون احباب کو اجازت دین کہ وہ اس کا استقلال اور استحکام دیکھ لین اور اس اثنا مین وہ کوشش کرین کہ اپنی کارروائی اور انتظام کی رپورٹ ماہواری بیرونجات کے احباب کو پہنچاتے رہین اور جس حالت مین کہ یہ مجمع ایک علمی مذاق کا مجمع ہے اور وہ علمی مذاق بھی ایسا کہ جس نے ایک عالم کا احاطہ کرنا ہے تو ضرور ہے کہ مجمع کے کل اعلیٰ اراکین ایسے ہی ہون جیسے کہ مفتی محمد صادق صاحب سیکرٹری ہین کہ زبان عربی۔ انگریزی۔ عبرانی۔ فارسی اور اردو اور پنجابی مین ایک معقول دسترس رکھتے ہین اور اگر زیادہ زبانون پر مثل مفتی صاحب اون کا احاطہ نہ ہو تو کم از کم عربی اور انگریزی کے اعلیٰ تعلیم سے واقف ہون +

احمدیہ پبلک کو ہم نے اس مجمع سے کیون انٹروڈیوس کیا

تاکہ وہ اس سے سبق حاصل کرین اور ہر ایک مقام کی احمدیہ جماعت کو لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ایسے مجمع قائم کر کے اپنے ممبرون مین سے ایسے افراد پیدا کرتے رہین جو اپنے اوقات کو تفقہ فی الدین اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف کر کے اس الہی سلسلہ کے انصار ثابت ہو سکین نہ دست اس سے ہمین کوئی غرض نہین ہے کہ وہ اس مجمع کے ممبر ہون یا نہ ہون اور یہ مجمع اس انتہائی کام کو نبھا سکے یا نہ نبھا سکے بہرحال ایسے مجمعون کی ضرورت تو ضرور ہے یہ وہ وقت نہین ہے کہ انسان دین سے بے فکر ہو کر بیٹھ رہے کیا تم نے یہ نہین سنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین سے اگر کوئی دین کا دسوان حصہ ترک کرتا تو وہ گنہگار ہوتا تھا۔

اور جس صورت مین تم نے ان اصحاب کرام کے ساتھ ہونا ہے تو پھر دین سے بے فکری کے کیا معنے ہین اس خیال کی تائید مین ہمارے دوسرے آرٹیکل بھی دیکھنے کے قابل ہین جو اکثر احمدی قوم کے خادم اخبار بنام البدر مین شائع ہوتے رہینگے اور ہمارا یہ مقصد ہے کہ بیعت کے وقت جو اقرار دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا جاتا ہے اس کے ایفاء کے لئے مجموعی طور پر کوشش کرے اور خدمت دین بجا لانے کے واسطے ایسے مجمع اور کمیٹیاں ایک بہت ہی عمدہ اور انسب طریق ہے اور ہر ایک مقام پر ان کی ضرورت ہے +

نوٹ - احمدیہ جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس پر اپنی اپنی رائے لکھکر روانہ کرین جو بعد انتخاب درج اخبار کیجاوے منہ

کیا البدر کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے +

مطبع الصدیق قادیان دار الامان مین باہتمام شیخ فیض علی صاحب احمدی چھپکر شائع ہوا

ضوابط و شرح قیمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

البدر

منیجر و مہتمم شیخ فیض علی صابر

ایڈیٹر محمد افضل

نمبر ۳ | قادیان دار الامان - ۶ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۷ ذیقعدہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

چونکہ اب نئے سال ۱۹۰۳ء سے نیا حساب سالانہ شروع ہوا ہے اس لئے ان اصحاب کی خدمت مین جو کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء یعنی جلد اول نمبر ۱ سے البدر کے خریدار ہین التماس ہے کہ وہ البدر کے ابتدائی ۹ نمبر یعنی لغایت ۳۱ دسمبر ۰۲ء تک کی قیمت ۱۲/ ارسال کر دیوین کیونکہ سال کی ۵۲ نمبر کے حساب سے ۹ نمبر کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے اور آئندہ ان کا حساب یکم جنوری ۰۳ء سے شروع رہیگا۔

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

البدر کے کارپرداز اپنے کارخانہ الصدیق مین ایک بک ایجنسی کھولنا چاہتے ہین جسمین عمدہ عمدہ قرآن شریف کتب احادیث - تصوف - اخلاق - ادب علم طب وغیرہ عموماً اور احمدیہ مشن کی تائید مین جو کتب شائع ہون ان کو خصوصاً رکہا جاوے اور مختلف اوقات پر ان کی ایک فہرست خلاصہ مضمون کے ساتھ بطور ضمیمہ البدر شائع ہوتی رہی اس لئے ہر ایک صاحب تصنیف اور کتب فروش کی خدمت مین التماس ہے کہ اگر وہ اس اشتہاری طریق سے فائدہ اوٹھانا چاہین تو بذریعہ خط وکتابت کمیشن وغیرہ کا فیصلہ کرین۔

اور اگر وہ چاہین تو اپنے پتہ پر ہی اس اشتہار مین اشتہار دیسکینگے مگر اس کی اجرۃ الگ ہوگی۔

یہ اشتہاری سلسلہ اوس وقت شروع ہوگا جبکہ اس قدر کتب کی فہرست ہمارے پاس پہونچیگی جنکے نام مختصر خلاصہ مضمون کم از کم البدر کے سائز کے ایک صفحہ پر آسکین +

براہین احمدیہ - اس کتاب کی اول ایڈیشن کی مکمل براہین احمدیہ چند احباب خریدنا چاہتے ہین اگر کوئی صاحب خود یا ان کے گرد و نواح مین کوئی اور فروخت کرنا چاہے تو البدر سے خط وکتابت کرے۔

قیمت جن چند اصحاب نے البدر جاری کروا کر ابھی تک قیمت ارسال نہین کی وہ جلد تر ارسال فرماوین اور جن کا وعدہ فروری کا تہا ان کو یاد دلایا جاتا ہے کہ فروری کا مہینہ آیا ہے ایفائے وعدہ کرئے۔

تیرہ تیرہ آنے مین حسب شرائط مندرجہ البدر نمبر ۱۱ - جو دو اصحاب اخبار خریدنا چاہین وہ بہت جلد دو - دونو خریدار پوری قیمت کے ارسال کرین کیونکہ نیا سال شروع ہوگیا ہے

تحقیق حق کا عجیب واقعہ

چند ایک نو مسلم اہل ہنود وسکھہ صاحبان اہالیان قادیان کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان "قادیان اور آریہ سماج کا مقابلہ" شائع کیا گیا ہے اور اس مین آریہ قوم اور دیگر فرقہ ہای اہل ہنود کو مدعو کیا گیا ہے کہ انکی لیڈنگ ممبر اپنے مذہب کی صداقت روحانیت اور تعلق باللہ کا علمی ثبوت بمقابلہ حضرۃ اقدس مسیح موعود حجۃ اللہ علی الارض پیش کرین یا ایک کانفرنس منعقد کرکے ادھر وہ اپنے مذہب کی خوبیان کرین اور ادھر حضرت میرزا صاحب قرآن کریم سے اسلام کی خوبیان کرینگے تاکہ وید اور قرآن کی آخری کشتی ہوجاوے اور جو غالب رہے **قومین اس کی اتباع کرین** اس اشتہار مین والیان ریاستہائے ہند و پنجاب کی خدمتین مین بھی التماس کی گئی ہے کہ ایسی کانفرنس کا اہتمام وہ خود اپنے ذمہ لین تاکہ حق و باطل مین فیصلہ ہوجاوے اور کوئی نفس اور قوم حق سے محروم نگذرجاوے یہ اشتہارات مشتہر صاحبون نے مختلف بلاد مین ارسال کردئے ہین کہ دیوارون پر چسپان کردئے جاوین اگر کسی اور سرگرم آریہ صاحبکو یا سکھہ یا اہل ہنود کی جماعت کے یہ اشتہار تبلیغاً پہنچانے منظور ہون تو ٹکٹ ارسال کرکے مشتہران سے منگوالین

جنون

اس کے اقسام مین سے ایک یہ بھی قسم ہے کہ انسان کو ۳ سال قبل یہ خواہش ہوتی ہے کہ مین مالدار اور طاقتور ہوجاؤن پھر بتدریج اس کی ہر ایک طاقت اور قوای مین فرق آتا جاتا ہے حتی کہ بالکل گھگھو کی طرح ہوجاتا ہے۔

علاج (۱) ماء الجبن کا استعمال +

مسلسل ڈائری

۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

سیر دولت سرا سے تشریف لاکر حضرت اقدس اپنے موجودہ احباب کے ہمراہ سیر کو تشریف لے چلے اول طاعون کا ذکر ہوتا رہا اور پھر موت کی حالت کا ذکر آیا حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ بھی ایک وقت ہے جو انسان پر آتا ہی مگر یہان آکر سب علوم ختم ہو جاتے ہین اور کوئی کچھ نہین بتلاتا۔ بعض احباب اپنے اپنے خواب سناتے رہے اور حضرت اقدس ان کی تعبیر فرماتے رہے چند ایک ان مین سے واقفیت عام کے لئے درج کی جاتی ہین

تعبیر رویا خواب مین اپنا ختنہ کرنا۔ تقوے کا طریق اختیار کرنا ہے اس سے مراد شہوات کا کاٹنا ہے

قیامت کی خبر سننا - اس سے مراد یہ ہے کہ دینداروں کی فتح ہوگی اور دشمنوں کو ذلت۔ کیونکہ قیامت کو بھی یہی ہونا ہے قرآن شریف مین ہے فریق فی الجنۃ - فریق فی السعیر اسی دن ہوگا دنیا کی رنگا رنگ کی وبائین بھی قیامت ہی ہین

طاعون اور انجام میرے الہام مین ہے یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد - یہ طاعون کی نسبت ہے اسے بھی جہنم ہی کہا گیا ہے حالانکہ جہنم تو قیامت کو ہونا ہے اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کارروائی ہو چکیگی تو پھر طاعون ایک دم چپ کر کے سو جاوےگی پھر اس کے بعد یہ بھی فرمایا ہے یغاث الناس ویعصرون پھر بارشین ہون گی کثائش ہوگی - فصلین خوب پکینگی موتون سے لوگ بچینگے - اب اس وقت لوگون کا دعا مانگنا کہ یہ طاعون دور ہو - بیفائدہ ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ جب ایک شخص ساری رات رہے او ٹکر دعا شروع کر دے کہ بہت جلد ابھی دن نکل آوے تو خواہ وہ کچھ ہی کرے مگر دن تو اپنے وقت پر ہی چڑھے گا۔

نیکی کی جڑ اور تنعم مین حد اعتدال نیکی کے ذکر پر فرمایا کہ نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کے لذات اور شہوات جو کہ جائز ہین انکو بھی حد اعتدال سے زیادہ نہ لیوے جیسا کہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ نے حرام تو نہین کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے اس کا نام دین پر بڑھانا ہے ورنہ یہ لذات دنیا کی اس واسطے ہین کہ اس کے ذریعہ نفس کا گھوڑا جو کہ دنیا کی راہ مین ہے وہ کمزور نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے یکہ والے جب لمبا سفر کرتے ہین تو ۶ یا ۸ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کر کے اسے دم دیتے ہین اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہین تاکہ اوس کا پچھلا تکان رفع ہو جاوے تو انبیا نے جو حظ دنیا کا لیا ہے وہ اسیطرح ہے کیونکہ ایک بڑا کام دنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد تھا - اگر خدا کا فضل ان کی دستگیری نکرتا تو ہلاک ہو جاتے - اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسیوقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زانو پر ہاتھ مار کر فرماتے کہ اے عائشہ راحت پہونچا - مگر انبیا کا یہ دستور نہ تھا کہ اس مین ہی منہمک ہو جاتے انہماک بیشک ایک زہر ہے - ایک بدمعاش آدمی جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے کھاتا ہے - اسیطرح اگر ایک صالح بھی کرے تو خدا کی راہین اوس پر نہین کھلتین جو خدا کے لئے قدم اوٹھاتا ہے خدا کو اس کا ضرور پاس ہوتا ہے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ تنعم اور کھانے پینے مین بھی اعتدال کرنیکا نام ہی تقوی ہے - صرف یہی گناہ نہین ہی کہ انسان زنا نہ کرے چوری نکرے بلکہ جائز امور مین بھی حد اعتدال سے نہ بڑھے۔

اسوہ حسنہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم کے پاس آئے آپ اندر ایک حجرہ مین تھے حضرت عمر نے اجازت چاہی - آپ نے اجازت دی حضرت عمر نے آکر دیکھا کہ صف کھجور کے پتون کی آپ نے بچھائی ہوئی ہے اور اس پر لیٹنے سے پیٹھ پر پتون کے داغ لگے ہین - گھر کی جائداد کی طرف حضرت عمر نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک گوشہ مین تلوار لٹکی ہوئی ہے یہ دیکھکر ان کے آنسو جاری ہو گئے - آنحضرت نے پوچھا کہ عمر تو کیون رویا - عرض کی کہ خیال آتا ہے کہ قیصر و کسری جو کافر ہین ان کے لئے کس قدر تنعم اور آپ کے لئے کچھ بھی نہین - فرمایا میرے لئے دنیا کا اسی قدر حصہ کافی ہے کہ جس سے مین حرکت کر سکون - میری مثال یہ ہے جیسے ایک مسافر سخت گرمی کے دنون مین اونٹ پر جا رہا ہو اور جب سورج کی تپش سے وہ بہت تنگ آوے تو ایک درخت کو دیکھکر اس کے نیچے ذرا آرام کر لیوے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہو پھر اٹھکر چل پڑے تو یہ اسوہ حسنہ ہے جو کہ اسلام کو دیا گیا ہے - دنیا کو اختیار کرنا بھی گناہ ہے اور مومن کی زندگی اضطراب کے ساتھ گذرتی ہے۔

پر ہماری دو آنکھین ہین اور کیا کچھ دیکھ رہی ہین اور کوئی فولاد وغیرہ کی بنی ہوئی نہین ہین ذرا بینائی جاتی رہے تو پھر اپنی ہستی کا اندازہ ہو جاتا ہے اور جب اندھا ہوا تو موت ہی ہے تو دنیا کی زندگی کا بھی یہی حساب ہے - مومن کو اس زندگی پر ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہیئے اتنی بلائین اس زندگی مین ہین کہ شمار نہین ایک بیماری ہوتی ہے کہ انسان کا پاخانہ کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور منہ کے راستہ پاخانہ آتا ہے اور اس کا نام ایلاؤس ہے پھر اسیطرح گردہ اور مثانہ کی بیماریاں ہین کہ رنگارنگ کے سرخ سبز اور سیاہ پتھر بنجاتے ہین اور اون کا کوئی خاص سبب بھی کیا بیان ہو سکتا ہے بلکہ امرا لوگ جو کہ عمدہ غذا اور نفیس پانی استعمال کرتے ہین اونہی کو ایسے امراض ہوتے ہین - اگر دو شخص ایک ہی جگہ رہتے ہون ایک ہی قسم کی انکی خورد و نوش ہو پھر ایک ان مین سے ایسے عوارضات مین مبتلا ہو جاتا ہے دوسرا نہین ہوتا اسی لئے طب کی نسبت کہتے ہین کہ یہ ظنی علم ہے۔ علل مادیہ مین یہ لوگ اسباب کی تحقیق کرتے ہین مگر اس کا بھی سبب بتلادین کہ جب الہام ہونے لگتا ہے یا کشف تو اس وقت نیند سی آنے لگتی ہے، اس کے کیا اسباب ہین - ان لوگون کا دستور ہے کہ جب ان کو ایک بات کی سبب معلوم نہ ہو تو اس سے انکار کر بیٹھتے ہین اور اسی لئے وحی اور الہام کے منکر ہین

یہ علوم بے انتہا ہین جب تک بے اعتدالیون کا حصہ دور نہ کرے اس سے واقف نہین ہو سکتا اما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الہوی پ ۳۰ جو خواہش جائز اپنے مقام اعتدال سے بڑھ جاوے اوس کا نام ھوا ہے کوئی ۳۰ سال کا عرصہ گذرا مین نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ بٹالہ کے مکانات مین ایک حویلی ہے اس مین ایک سیاہ کمبل پر مین بیٹھا ہوا ہون اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح پہنا ہوا ہے گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہون اتنے مین ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھ پوچھتا ہے کہ میرزا غلام احمد غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہان ہے - مینے کہا مین ہون - کہنے لگا کہ مین نے آپکی تعریف سنی ہے کہ آپ کو اسرار دینی اور حقائق اور معارف مین بہت دخل ہے یہ تعریف سنکر ملنے آیا ہون مجھے یاد نہین کہ مین نے کیا جواب دیا اس پر اس نے آسمان کی طرف منہ کیا اور اس کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور بہ کر رخسار پر پڑ رہے تھے ایک آنکھ اوپر تھی اور ایک نیچے اور اس کے منہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے نہدیستان عشرت را

درثمین حضرت اقدس کی تصنیفات مین سے کل اردو - فارسی نظمون کا مجموعہ پاکٹ سائز پر بہت عمدہ چھپا ہے ۲۰۴ صفحہ کی کتاب - ۵ /

اس کا مطلب مین نے یہ سمجہا کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے اس مقام پر عرب صاحب نے حضرت کا یہ شعر پڑہا جس مین یہ کلمہ منسلک تہا

کہ میخواہد نگارمن تہیدستان عشرت را

حضرت نے فرمایا کہ مین نے پہر اس کلمہ کو اس مصرعہ مین جوڑ دیا کہ یاد رہے (کہ آئینہ کمالات اسلام مین ایک نظم لکھی ہوئی ہے)

بین المغرب والعشا

عربی تصانیف کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر یہ شغل عربی کا نہ ہوتا تو پہر یہ سب مولوی ہماری جماعت کو نظر استخفاف سے دیکھتے اور کہتے کہ یہ لوگ جاہل ہین مگر اب تو وہ خود لو لینے کے لائق نہین رہے اصل جڑ اس کی یہ ہے کہ جب براہین احمدیہ مین ہمارے الہامی فقرے شائع ہوئے تو انھون نے یہ مسلک اختیار کیا ہے۔

اس کے بعد ابو سعید عرب صاحب نے عرض کی کہ حضور کی تصنیفات کو مین نے مطالعہ نہین کیا ہے اور اگرچہ میرا ایمان ہے کہ حضور بالکل سچے ہین اور دعوی مسیح اور مہدی ہونے کا حق ہے مگر دوسرے لوگون سے کلام کرنے کے واسطے مین چاہتا ہون کہ حضور زبان مبارک سے مسیح ہونے کے دلائل بیان فرماوین۔ حضرت اقدس نے فرمایا

مسیح موعود ہونیکا ثبوت

کہ جو شخص قرآن کو تدبر سے دیکھے گا اسے معلوم ہو گا کہ خدا نے یہ دو سلسلہ مساوی طور پر ذکر فرمائے ہین اول وہ سلسلہ جو موسی سے شروع ہو کر مسیح علیہ السلام پر ختم ہو جاتا ہے اور دوسرا وہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہو کر اوس شخص پر ختم ہو جو کہ اس مسیح کا مثیل ہو۔ کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسی کہا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا سورۃ مزمل رکوع ۲۔ ایسے ہی سورہ نور مین ذکر فرمایا کہ یہ سلسلہ استخلاف کا ویسے ہی ہو گا جیسے اس سے اول موسی علیہ السلام کا گذر چکا ہے یہ دونون تقابل دلالت کرتے ہین کہ جیسے دو شیشے بالمقابل ہوتے ہین کہ ایک کی شے دوسرے مین نظر آجاوے ویسے ہی یہ دونون سلسلہ مقابلہ مین آجاوین تاکہ مماثلت پوری ہو اس مماثلت کو اور رسول اللہ صلعم کا جلب دکھلانے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے سب کچھ کیا ہے تو جیسے کہ قاعدہ ہے کہ اگر اول بڑے بڑے ہو چکے ہون تو جو چھوٹا پیچھے سے آوے تو اس کی عزت اور عظمت نہین ہوا کرتی اسیطرح اگر پیغمبر خدا بعد مین آکر چھوٹے ہوتے تو پہر آپ کی کوئی فضیلت اور عظمت باقی

انبیا سابقین پر ہرگز نہ ہوتی کیونکہ ان سے پیشتر بڑے بڑے نبی گذر چکے تھے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کو ایک بڑی اصلاح منظور تھی۔ اس لئے مناسب یہی تہا کہ ان سب سے بڑہکر آپ کی عظمت دکھلاوے تاکہ آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہو۔ دنیاوی حکام بھی جب ایسی مصلحتون کو مدنظر رکھ لیتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ خدا مصلحت کو نہ دیکھتا باقی کے تمام پیغمبر ایک ایک خاص قوم کی طرف آئے مگر ہمارے نبی وہ عظیم الشان نبی تھے جن کے واسطے حکم ہوا کہ سب کے واسطے رسول آیا ہون جس قدر عظمتین آپ کی بیان ہوئی ہین مصلحت الہیہ کا یہی تقاضا تہا کہ ایسا ہو کیونکہ جبکہ ختم نبوت ہونا ہے اگر ایسکے کمالین کمی رہتی تو یہی کمی آئندہ امت مین رہتی۔ اس لئے مصلحت کا تقاضا یہی ہوا کہ اوس سلسلہ اول کے مقابل مین اس کی عظمت ضرور زیادہ ہونی چاہئے اور ہم دیکھتے ہین کہ جس قدر نصرت الٰہی ہمارے نبی صلعم کے شامل حال ہوئی ہے نہ وہ موسٰے کے ساتھ ہے نہ عیسٰے کے ساتھ اور اس سلسلہ کی مماثلت کی اوس سلسلہ اول کے ساتھ یہ بھی وجہ ہے کہ اسرائیلی اور اسمٰعیلی سلسلہ آپس مین دو بہائیون کا حکم رکھتا ہے اور خدا نے اپنی نعمتین دونون کو تقسیم کر کے دی ہین (اس سے بھی سابقہ خیال کی تائید ہوتی ہے) پھر اس امت کو خیر الامۃ کہا ہے کہ تم تمام امتون سے بہتر ہو کیونکہ وہ لوگ تو صرف قصہ کہانیون پر راضی تھے مگر ان کے دماغ حقائق اور معارف کیواسطے نہین نکلے تھے لیکن اس امت مین وہ دماغ کھل گئے ہین۔ ہم دیکھتے ہین کہ علت اور معلول کا سلسلہ۔ خیالات۔ ترقی علوم و فنون سب اسی زمانہ مین ہوا۔ بلکہ کمال انسانیت بھی اس مین پورا ہوا تو ضروری تہا کہ جیسے اس کا اول ہو ویسے ہی آخر بھی ہو۔ اس جگہ عرب صاحب نے عرض کی کہ زمانہ نبوی سے پیشتر بھی تو یونان وغیرہ مین بہت علوم کا چرچا تھا۔

فرمایا کہ علوم سے مراد دنیا کے علوم نہیں ہین اور نہ ہمین ان ارضی علوم سے کچھ تعلق وغیرہ ہے بہلا اگر ریل تار خبر۔ غبارہ وغیرہ ہوئے تو آخر یہ سب دنیا کے کھیل ہی ہین جب یہ فنا ہو گی تو ساتھ ہی......

اس کے کھیل وغیرہ بھی فنا ہو جاوین گے علوم سے ہماری مراد الٰہی علوم ہین وہ علوم جو کہ خدا تعالیٰ کے علوم ہین (پھر اصل مطلب کی طرف عود کر کے فرمایا) اب توریت کو دیکھو کہ ہستی باری تعالیٰ کے دلائل اور قیامت کا ثبوت اسمین نہین ہے اور نہ

ہستی باری تعالےٰ کے دلائل ہین اودھر قرآن کو دیکھو کہ ہستی باری تعالےٰ کے دلائل اور قیامت کے دلائل کیسے بھرے ہوئے ہین اور پہر عقلی اور نقلی دونون طرح کے ثبوت موجود ہین قرون اولیٰ مین صرف نقل ہی نقل تھی۔ پھر دیکھو نصاری۔ یہود۔ آریہ۔ برہمو۔ نیچری سب فرقون کا رد قرآن شریف مین موجود ہے اور ایک اتم اور اکمل کتاب ہے کیا یہ سب باتین صحف سابقہ مین موجود ہین۔ تو غرضیکہ یہ سلسلہ کبھی اور کسی صورت مین اوس اول سلسلہ موسوی سے کم نہ رہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مماثلت اور مطابقت مین یہانتک فرمایا کہ بدی کا حصہ بھی تم کو ویسے ہی ملیگا۔ جیسے کہ یہود کو ملا اور اس سلسلہ کی نسبت بار بار ذکر ہوا کہ جیسے اس کو عظمت ملی تھی ویسے ہی عظمت اسے بھی ملیگی۔ سورۃ فاتحہ مین اسی کا ذکر ہے مغضوب علیہم سے یہودی مراد ہین۔ اب دیکھا جاتا ہے کہ یہودی کیسے مغضوب ہوئے کہ انہون نے پیغمبرون کو نہ مانا۔ عیسٰی علیہ السلام سے انکار کیا تو ضرور تہا کہ اس امت مین بھی وہی ہوتا اور ایک مسیح ہوتا جس سے یہ لوگ انکار کرتے اور وہ مماثلت پوری ہوتی۔ ورنہ کوئی بتلاوے کہ اگر اہل اسلام پر یہ زمانہ آنا ہی نہ تہا اور نہ کوئی مسیح ہونا تہا تو پہر اس دعائے فاتحہ کا مسلمانون کو تعلیم دینے کا کیا فائدہ تہا۔ قرآن کریم کی مختلف آیات کے جمع کرنے سے اور پہر اون پر یکجائی نظر کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ آنیوالا مسیح ضرور اسی امت مین سے ہو گا اور حدیث بھی اس کی تشریح کرتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ اس امت مین سے ہو گا۔

مسیح کے کاذب مدعی کیون نہ ہوئے

ایک اور لطف کی بات یہ ہے کہ چونکہ مسیح کی قوم کا ذکر نہین ہے اور مسلمانون کا خیال تہا کہ وہ اوپر سے آنیوالا ہے اس لئے اس دعوے مین آجتک کسیکو یہ جرات نہین ہوئی کہ افترا سے کام لیتا اور کذاب مہدیون کی طرح اسکے بھی دعوے کرنے والے ہوتے۔ مہدی ہونے کے دعوے جو بہت لوگون نے کئے اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی قوم اور نسبت کا ذکر تہا جہان جس کو ذرا گنجائش ملی اس نے پاؤن جما کر دعوی کر دیا۔

ایک شخص نے اٹھکر سوال کیا کہ حضور بعض مخالف کہتے ہین کہ ہم بھی اہدنا الصراط المستقیم کہتے ہین ہمین کیون مغضوب اور یہود کہا جاتا ہے فرمایا کہ ہدایت تو یہودی بھی اب تک طلب کر رہے ہین اور اہدنا الصراط المستقیم مانگ رہے ہین پھر وہ کیون یہودی

ہو کر مغضوب ہو گئے

پھر ذکر اول کے متعلق جب ایک شخص نے انجیل کا ذکر پیش کیا تو فرمایا کہ وہ تو شریعت ہی نہیں ہے اور خود عیسائیوں نے قبول کر لیا ہے کہ اب شریعت منسوخ ہے ....

(یہ ذکر بہت دفعہ پیشتر آچکا ہے)

عرب صاحب نے خلیفہ کے معنے دریافت کئے فرمایا خلیفہ کے معنے ہین جانشین کے - نبیون کے زمانے کے بعد جو ایک تاریکی پھیل جاتی ہے اور اس کو دور کرنے کیلئے جو ان کی جگہ آیا کرتا ہے - اسے خلیفہ کہتے ہین -

انبیاء کی تعلیم میں اختلاف

پھر سوال ہوا کہ انبیاء کی تعلیم ایک ہی ہونی چاہیئے فرمایا کہ ایک ہی ہے - یہود کو جو توریت مین عدل کی تعلیم تھی کہ دانت کے بدلے دانت اور آنکھ کے بدلے آنکھ مگر توریت کے اس عدل سے وہ مطلب نہ تھا جو کہ یہودی لوگ اپنی جھوٹی حدیثون اور روایتون سے سمجھ بیٹھے تھے کہ عفو تو بالکل ہی نہ کرنا چاہیئے حالانکہ اس سے خدا کی صفات پر حرف آتا ہے کہ وہ کیون عفو کی عادت ترک کر بیٹھا - ہان یہ بات سچ ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل چار سو سال سے غلامی مین چلے آتے تھے اور ان کا میل جول رات دن فرعونیون کے ساتھ تھا جو کہ ظالم طبع آدمی تھے اس لئے بہت سے مفاسد ان مین پیدا ہو گئے تھے اور چال چلن خراب ہو گیا تھا تو اس ظالمانہ عادات کی بیخکنی کیواسطے ان کو عدل کی تاکید کی گئی اور ایسی شریعت پیش کی جو کہ عدل پر مبنی تھی لیکن انھون نے اسے الٹا سمجھ لیا - ورنہ روایات سے ہرگز یہ ثابت نہین ہوتا کہ اخلاق کا حصہ بالکل زائل ہی کر دیا گیا تھا اس غلط فہمی سے وہ لوگ سخت دل ہو گئے تھے اور حضرت عیسیٰ جب مبعوث ہوئے تو اس وقت ان یہود کی سخت دلی بہت بڑھی ہوئی تھی - یتیمون کا مال کھا لیتے تھے اور کئی قسم کے فسق و فجور کرتے تھے اور یہ کہنا کہ انجیل مین ہی اخلاق بھرے ہین بالکل غلطی ہے کیا اس سے پیشتر جو ، سے زیادہ کتابین اور صحف انبیاء تھے وہ سب اخلاق کی تعلیم سے خالی تھے اور اس انجیل نے آکر اخلاق کی تجدید کی یہ بالکل غلط ہے صحف سابقہ مین بھی اخلاق کی تعلیم تھی بلکہ بعض محققین نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ انجیل مین جس قدر اخلاقی حصہ ہے وہ صحف سابقہ سے لیا گیا ہے - غرضیکہ اختلاف اگر اصول مین ہو تو اسے اختلاف کہتے ہین نہ کہ فروع مین ورنہ اگر فروع مین اختلاف کو دلیل پکڑین تو پھر اس طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اول اور تھا اور آخر اور - اور آپ نے اس وقت کپڑے اور پہنے ہوئے ہین اور گرمیون مین اور پہنون گے تو فروعات مین تبدیلیان ضرور ہوا کرتی ہین شرارتون کے نتائج ایسے بد ہو گئے تھے کہ زمانہ آگیا تھا کہ ان کی ضرور بیخکنی کی جاوے بعض نیک بخت ایسے بھی ہوا کرتے ہین کہ ان وقتون مین ان سے پرہیز کرتے رہین تو خدا تعالیٰ ان کو محفوظ رکھتا ہے -

مسیح کے وقت بھی اصل مین کوئی شریعت منسوخ نہین ہوئی تھی ورنہ اگر منسوخ ہو گئی تھی تو پھر مسیح کے اس کہنے کے کیا معنے ہین کہ یہ ربیان اور سردار کاہن جو کہتے ہین وہ کرو مگر جو یہ کرتے ہین وہ نہ کرو تو معلوم ہوا کہ شریعت توریت کی بحال تھی اور انجیل مین بذات خود کوئی شریعت نہین ہے

مومن فرعون کی بیوی یا مریم کی سی ہوتے ہیں

پھر عرب صاحب نے عرض کی کہ سورہ تحریم مین ابن مریم کی نسبت کیا ذکر ہے فرمایا اس مین اللہ تعالیٰ اس امت مین سے بعض کو مریم سے تمثیل دیتا ہے کہ جیسے مریم نے جب تقوے طہارت اختیار کی اور احصان فرج کیا تو ہم نے اس مین نفخ روح کر دیا تھا ایسے ہی افراد اس امت محمدیہ مین سے ہوا کرینگے اس آیت مین مومنون کی دو مثالین موجود ہین ایک تو فرعون کی بیوی کی اور ایک مریم کی جو مومن کہ جذبات نفس کے پنجہ مین گرفتار رہوتے ہین اور ان کی بڑی آرزو اور کوشش ہوتی ہے کہ خدا ان کو اس سے نجات دیوے - ان کی مثال فرعون کی بیوی کے ساتھ ہے کہ وہ بھی فرعون سے نجات چاہتی تھی مگر مجبور تھی اور جو مومن اپنے تئین نہایت درجے کے تقوے طہارت پر پہنچاتے ہین تو پھر خدا تعالیٰ ان مین عیسیٰ کی روح پھونکدیتا ہے یہ دو مراتب نیکی کے ہین جو مومن حاصل کرتا ہے لیکن دوسرا درجہ ان میں سے بڑھکر ہے کہ اس مین نفخ روح ہو کر وہ عیسیٰ بنجاتا ہے - اس آیت سے صریح اشارہ اس طرف ہے کہ اس امت مین سے کوئی ہوگا کہ اس مین نفخ کر کے عیسیٰ بنا دیا جاویگا تو اب کوئی عورت تو ایسی نہین ہے (اور نہ کسی ایسی عورت کی نسبت کتابون مین ذکر ہے نہ پیشگوئی ہے) بلکہ اس سے مراد یہی ہے کہ اول وہ بلحاظ تقویٰ کے صفت مریمیت سے موصوف ہوگا پھر نفخ روح ہو کر عیسویت کی صفت مین آجاویگا - اب اس کی کیفیت اور لطافت براہین احمدیہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اول مجھے مریم کے نام سے یاد کر کے میرے اندر صدق کی روح کا نفخ کیا اور پھر عیسیٰ میرا نام رکھا مریم سے عیسیٰ کیونکر بنا کرتا ہے یہ تو استعارہ خدا کے کلام کے ہین اور بہت آیا کرتے ہین تاکہ عقلمند اس سے لذت اور فائدہ پاوے - امت کی دو ہی قسم ہین ایک فرعون کی بیوی اور دوسرے مریم بنت عمران اور اسی کی طرف اس آیت مین اشارہ ہے منہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات - ظالم سے مراد وہ لوگ ہین جو کہ نفس امارہ کے تابع ہین کہ جس راہ پر نفس نے ڈالا اسی راہ پر چل پڑے اور وہ صم بکم کی طرح ہوتے ہین اور ان کی مثال بہائم کی ہے اس لئے کسی مد مین نہین آسکتے اور یہ کثرت سے ہوتی ہین پھر ان کے بعد نفس لوامہ والے جو کہ فرعون کی بیوی ہین یعنی ان کو نفس ہمیشہ ملامت کرتا رہتا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ امارہ سے ان کو آزادی ملے یہ کم ہوتے ہین اور پھر ان سے کم نفس مطمئنہ والے یعنی مریم بنت عمران -

جس زمانے کا وعدہ خدا نے کیا ہوا تھا ضرور تھا کہ اس مین ایک نفس مریم کیطرح ہوتا اور اس زمانے مین خدا نے فیہ مین ضمیر مذکر کی استعمال کی ہے تاکہ اشارہ اس طرف ہو کہ ایک مرد ہوگا جو صفات مریمیت حاصل کر کے عیسیٰ ہوگا -

مریم صفات والے کے واسطے ضرور ہے کہ آخرکار عیسویت کے رنگ مین تبدیل ہو جاوے اگر اوس آیت مین صرف مریم کا لفظ ہوتا تو اس صفت کے بہت سے افراد ہو سکتے تھے مگر آگے خدا تعالیٰ نے نفخ روح اور احصان فرج کی قید لگائی ہوئی ہے کہ جس سے ہر ایک شخص فائدہ نہین اٹھا سکتا جو یہ کرے وہی عیسےٰ ہووے یہ ایک استعارہ تھا جو کسی کی سمجھ مین نہ آیا اور یہ وقت اس کے تفہیم کے لئے مقدر تھا - پھر عجیب بات یہ ہے کہ مریم اور نفخ روح اور میرا نام عیسےٰ رکھنے کے الہامون مین صرف ۹ یا دس ماہ کا ہی فاصلہ ہے جو کہ مدت حمل ہے ان تمام ترقیات کا سلسلہ خدا کے ہاتھ مین ہے کسی کو کیا خبر ہے کہ کس طرح ایک بیج زمین کے اندر کیا گیا تھا پھر آخر کار ایک پیتا بنجاتا ہے -

مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

فجر۔ ظہر۔ مغرب۔ وعشا۔ کی نمازین

حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین مگر عصر کیوقت بوجہ علالت آپ تشریف نہ لا سکے۔

سیر حضرۃ اقدس حسب دستور سیر کے لئے تشریف لائے اور روانہ ہوتے ہی عرب صاحب نے انگریزی قطع وضع پر کچھ ذکر چھیڑا حضرت اقدس نے۔ فرمایا کہ انسان کو جیسے باطن مین اسلام دکھلانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر مین بھی دکھلانا چاہیئے ان لوگون کی طرح نہ ہونا چاہیئے کہ جنہون نے آج کل علی گڈھ مین تعلیم پاکر کوٹ پتلون وغیرہ سب کچھ ہی انگریزی لباس اختیار کرلیا ہے حتی کہ وہ پسند کرتے ہین کہ ان کی عورتون کی وضع بھی انگریزی عورتون کی طرح ہو۔ اور ویسے ہی لباس وغیرہ وہ پہنین۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ اوس قوم کو اور پھر ان کے دوسرے اوضاع اطوار اور حتی کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرۃ کی ہے۔

تشبہ بقوم

چھری کانٹے سے کھانے پر فرمایا کہ شریعت اسلام نے چھری سے کاٹ کر کہانے سے تو منع نہین کیا ہان تکلف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ اوس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے ورنہ یون تو ثابت ہے کہ آنحضرت نے چھری سے گوشت کاٹکر کہایا اور یہ فعل اس لئے کیا کہ تا امت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز ضرورتون پر اس طرح کھانا جائز ہے مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلف کرنا (اور کھانے کے دوسرے طریقون کو حقیر جاننا) منع ہے کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تشبہ کی یہانتک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔

من تشبہ بقوم فھو منھم سے مراد یہی ہے کہ التزاماً ان باتون کو نکرے ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کرلینا منع نہین ہے جیسے کہ بعض دفعہ کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے لکھتے ہوتے ہین تو کہدیا کرتے ہین کہ کہانا میز پر لگادو اور اس پر کہالیتے ہین اور صف پر بھی کھالیتے ہین اور چارپائی پر بھی کھا لیتے ہین۔ تو ایسی باتو مین صرف گذارہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے

تشبہ کے معنے اس حدیث مین یہی ہین کہ اوس لکیر کو لازم پکڑ لینا ورنہ ہماری دین کی سادگی تو ایسی شے ہے کہ جسپر دیگر اقوام نے رشک کھایا ہے۔ اور خواہش کی ہے کہ کاش ان کے مذہب مین یہ ہوتی اور انگریزون نے اس کی تعریف کی ہے اور اکثر اصول ان لوگون نے عرب سے لے کر اختیار کئے ہین مگر اب رسم پرستی کی خاطر وہ مجبور ہین ترک نہین کر سکتے۔

داڑھی رکھنا اور استرے کا استعمال

پھر عرب صاحب نے داڑھی کی نسبت دریافت کیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ انسان کے دل کا خیال ہے بعض انگریز تو داڑھی اور مونچھہ سب منڈوا دیتے ہین وہ اسے خوبصورتی خیال کرتے ہین اور ہمین اس سے ایسی سخت کراہت آتی ہے کہ سامنے ہو تو کہانا کہانے کو جی نہین چاہتا داڑھی کا جو طریق انبیاؤن اور راستبازون نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو جاوے تو کٹوا دینی چاہیئے ایک مشت رہے خدا نے ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھدیا ہے۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی کہ حضور آجکل ایک کتاب پلیگ گائڈ چھپی ہے وہ کل ڈاکٹرون کے پاس روانہ کی گئی ہے اس مین ایک ہدایت ہے کہ ان طاعون کے ایام مین داڑھی ہرگز نہ منڈوانی چاہیئے کیونکہ اگر ذرا بھی زخم ہوا تو طاعونی مادہ اوس پر بہت جلد اثر کرتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ استرون سے بھی بعض وقت زہرباد اور آتشک کے امراض پیدا ہوجاتے ہین اس لئے ہمیشہ استرے کے استعمال کرنے مین بہت احتیاط لازم ہے اور استرے کا استعمال منہہ پر تو بہت خطرناک ہے ہان غیر مناسب بال جیسا کہ بعض رخسار پر ہوتے ہین یا داڑھی کے زوائد وغیرہ یہ سب کاٹ دینے چاہئین (نہ کہ منڈانا)

پیشگوئیون کی تفہیم مین احتیاط

پھر حضرت اقدس نے عرب صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ رات کو جو آپ نے سوال کیا تہا وہ بیشک بہت ضروری تہا کیونکہ ایسے ملکون مین جہان لوگ ناواقف ہین سمجھانے کے لئے ضرور علم چاہیئے پھر اوس مضمون کا مختصر خلاصہ حضرت نے اعادہ فرمایا کہ جو گذشتہ نمبر مین ہم درج کر چکے ہین اور اوس پر یہ ایزادی فرمائی کہ پیشگوئیون کے بارے مین یہ خیال ہرگز نکرے کہ وہ ایسی کھلی کھلی ہون کہ نام لیکر بتلایا جاوے۔ ورنہ پھر یہی سوال آنحضرۃ صلعم پر ہوسکتا ہے اور ویسی ہی نبوت کی ضرورۃ آنحضرت کے دعاوی پر آپڑتی ہے کیونکہ خدا نے توریت مین یہ تو ذکر کیا کہ آخری زمانہ مین ایک نبی ہوگا اور پھر یہ کہ تمہارے بھائیون مین سے ہوگا مگر یہ تصریح نہ کی کہ اسمعیل کی نسل مین ہوگا۔ حالانکہ یہود کا یہی خیال رہا کہ نبی اسرائیل سے ہوگا ورنہ کیا خدا تعالے قادر نہ تہا کہ آپ کا نام آپ کے باپ کا نام آپکے شہر کا نام سب کچھ پہلے تبلا دیتا اور کسیکو کوئی وجہ شک کی نہ رہتی۔ مگر ایسے الفاظ تھے کہ ان سے اہل یہود نے فائدہ اُٹھا لیا اور ان کا ابھی تک یہی مذہب ہے کہ تمہارے بھائیون مین سے مراد یہی ہے کہ وہ نبی اسرائیل سے ہوگا۔ دوسری جگہ جہان اہل یہود نے ٹھوکر کہائی ہے وہ الیاس والا مقدمہ ہے کہ انہون نے یوحنا کو الیاس نہ مانا غرض اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمام امور پر یکجائی نظر ڈالے اور مومن اور متقی آدمی ہو تو پھر اسے ثبوت ملتا ہے کہ ایک طرف تو قرآن اور احادیث اور سابقہ کتب ہمارے ساتھ ہین اور ایک طرف صدہا نشان جو کہ ظاہر ہو چکے ہین اور ان مین سے۔ ھلا کا ذکر نزول مسیح مین ہے۔ غرض یہ سنت اللہ ہے کہ نشانون سے صادق شناخت کیا جاتا ہے۔

اور سچی بات یہی ہے کہ اگر وہ ہمپر اعتراض کرین تو اول حضرۃ عیسیٰ اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور صداقت کا ثبوت پیش کرین پھر ان سے جو بچ رہ جاویگی وہ ہم پورے کردینگے۔

یہودیون کو دوبارہ حیرت کا مقام پیش آیا۔ ایک تو مسیح علیہ السلام کے وقت کہ جب انہون نے پوچھا کہ تجہ سے پیشتر آنیوالا الیاس کہان ہے تو جواب دیا کہ وہ یوحنا ہی ہے چاہو قبول کرو چاہو قبول نہ کرو اور دوسرے آنحضرت صلعم کے وقت کہ آپ بنی اسمعیل مین سے ہوئے اور مسیح کو بھی دیوانہ کہا گیا تہا چنانچہ ان کا نام منکرون نے بعل زبول رکھا تہا۔ بعل کے معنے رئیس اور زبول کے معنے مکھیان جو کہ گندگی پر بیٹھتی ہین یعنی کل گندگیون کا سردار یہ ان کی سخت غلطی تھی اور مخالفت کی وجہ سے ایسے کہتے تھے جیسے آنحضرۃ کو ساحر اور مجنون کہتے تھے۔

[illegible]

ریل وغیرہ کے ذکر پر فرمایا کہ اس زمانے مین خدا نے ہماری جماعت کو فائدہ پہنچایا ہے کہ سفر کو بہت آرام ہے ورنہ کہان سے کہان ٹھوکرین کہاتا ہوا انسان ایک دوسرے مقام پر پہنچتا تہا مدراس جہان سیٹھ عبدالرحمن ہین اگر کوئی جاتا تو کئی مہینون مین روانہ ہوتا تو سر دیون مین پہونچتا تہا اس زمانہ کی نسبت خدا نے خبر دی ہے واذا النفوس زوجت کہ جب ایک اقلیم کے لوگ دوسرے اقلیم والون کے ساتھ ملینگے

بقیہ سفر نامہ جہلم

(سلسلے کے لئے دیکھو البدر نمبر ۱ و ۲ جلد ۲)

اس لئے لاہور کے اکثر احباب انتظام مہمانداری کیواسطے اسی رات ۱۱ بجے کی ٹرین مین لاہور چلے آئے۔ اس کے بعد اول یہ تجویز ہوئی کہ صبح کو ۵ بجے کی ٹرین مین روانہ ہو وین مگر اس وقت کثرت انبوہ و مسافران اور تنگی وقت کے لحاظ سے یہ تجویز ملتوی رہی اور ۱۱ بجے کی ٹرین مین روانگی قرار پائی۔

اگرچہ یہ آخری شب تھی اور صبح کو حضرت اقدس نے روانہ ہونا تہا مگر آج کی رات مین بھی بہت سے احباب مختلف بلاد سے تشریف لائے اور حضرت اقدس سے ملاقی ہوئے رات بہت گذر گئی تھی اس لئے حاضرین کو بعض احباب نے کہا کہ اب آرام کرین اور سب اپنے اپنے بستر پر تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۸ جنوری اور جہلم کی روانگی حضرۃ اقدس نے صبح کو اٹھکر فجر کی نماز باجماعت ادا کی۔ احباب سے کمرہ بھر گیا اور نئے نئے احباب کی آمد کا سلسلہ ابھی تک جاری تہا ابھی سورج مشکل سے باہر نکلا تہا کہ پہر درخواست گذری کہ حضور لوگ بیعت کرنا چاہتے ہین آپنے فرمایا اچہا اور بیعت کا سلسلہ شروع ہوا آج بیعت کی وہ کثرت تھی کہ دس بجے تک برابر لوگ بیعت کرتے رہے اور بایں وجہ کہ ٹرین کا وقت قریب آگیا اکثر لوگ بیعت سے محروم رہ گئے۔ آپنے کچہ آدمیون کی بیعت کی ہوگی کہ پہر درخواست گذری کہ عورتین کمرہ مین جمع ہین بیعت لی جاوے۔ آپنے تشریف لے جاکر بیعت لی اور پہر آکر مردون کی بیعت کا سلسلہ جاری رہا اس سلسلہ مین اکثر احباب نے کچہ شکوک و شبہات دور کرائے جو کہ مخالفین کے ساتھ بحث مباحثہ کے واسطے حل طلب تھے۔

میان نظام الدین صاحب خیاط اور ایک دو اصحاب نے بہت عمدہ اور لطیف نظمین سنائین اس کے بعد کہانا تناول کیا گیا اور دس بجے کے بعد حضرت اقدس روانہ ہونے کو طیار ہی تھے کہ پہر عرض کی گئی کہ کچہ مستورات آئی ہین اور بیعت کرنا چاہتی ہین حضرت اقدس تشریف لے گئے اور آپنے ان کی بیعت لی۔

روانگی سے کچہ پیشتر مقام نورنگ سے ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک دو آدمی تھے جو اس کے محافظ معلوم ہوتے تھے انہون نے اس کو پیش کر کے عرض کی کہ کچہ عرصے سے اسے حضور کا عشق ہے ہر وقت دیوانہ وار آپکا تذکرہ کرتی تھی اب سنا کہ آپ تشریف لائے ہین تو یہان زیارت کے واسطے دوڑی آئی

ملان آن باشد کہ بند نشود عین روانگی کے وقت ایک دو مولوی ایک رقعہ کسی مولوی کی طرف سے لیکر آئے کہ مین مسئلہ حیات و وفات پر بحث کرنا چاہتا ہون ہر ایک صاحب عقل ان کی اس درخواست پر ہنسنے لگا اور کہا کہ یہ تو صریح شرارت ہے کہ اب جبکہ حضرۃ اقدس روانہ ہونے لگے ہین تو بحث کی سوجھی اور اس قدر جو تصنیفات وفات مسیح پر ہو چکی ہین ان مین کونسی بات رہ گئی ہے کہ جس پر اب بحث باقی ہے ان کو کچہ جواب نہ دیا گیا! ماہر مولویصاحب کی جو ارزو تھی وہ بر آئی کہ بیرزا صاحب نے بحث تو کرنی نہین اور اگر کرنی بھی ہو تو اب روانگی کا وقت ہے کب ٹہہرینگے بہرحال ہم کو عوام الناس سادہ لوح کو دہوکا دینے کا موقع ملیگا کہ مین نے بحث کیواسطے بلایا تہا مقابلہ پر نہ آئے۔ بس اب ان مولویون کے پاس بہی مکر و فریب کی چال ہی رہ گئی ہے۔

جہلم کی جماعت کی مہمان نوازی اس موقعہ پر یہ بڑی بے انصافی ہوگی کہ اگر ہم اس بات کا ذکر نہ کرین کہ احمدیہ جماعت جہلم نے اپنے آقا اور امام اور اسکے رفقائے سفر کی کس طرح سے تعظیم و تکریم کی اور خدمت ادا کیا۔

دراصل یہ مقدمہ کیا تہا یہ تو جہلم کی بیدار بختی تھی کہ اس بہانہ سے حضرۃ احمد مرسل یزدانی ان کے مہمان ہوئے۔ یہ مہمانی ایک معمولی مہمانی نہ تھی اور نہ ہر ایک کو یہ موقع ساری عمر مین نصیب ہو سکتا ہے جب تک خدا تعالیٰ کا خاص فضل نہو۔ خدا کے مامور کوئی معمولی انسان نہین ہوتے یہ لوگ بن خدا کے بلائے نہیں بولتے اور بن اس کے ہلائے نہین ہلتے اور اگر ایک طرف سونے اور چاندی کا ڈھیر لگا دیا جاوے اور ان سے کہا جاوے کہ یہ سب کچہ آپکو ملیگا آپ ایک دفعہ تشریف لاوین تو یہ لوگ اس پر تھوکتے تک بھی نہین ہین اور اگر خدا تعالیٰ حکم دیوے کہ تم فلان فقیر کی جھونپڑی مین خود چلکر جاؤ تو پاپیادہ کہا گے جانے مین انکو عار نہیں ہے۔ غرضیکہ اس مقدمہ کی تقریب کا جہلم مین پیدا ہونا یہ جہلم کی جماعت کے لئے فرخندہ فالی تھی اور اپنی اس خوبی طالع پر جس قدر یہ جماعت ناز کرے اسکو حق پہنچتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ جیسا یہ مبارک موقعہ ان کو نصیب ہوا ویسی ہی انہون نے اس کی قدر بھی کی باوجودیکہ بعض اوقات ایک ہزار کے قریب بھی مہمان دسترخوان پر ہوئے ہین مگر ان کی مہمان نوازی بڑی فراخ حوصلگی اور کشادہ دلی سے کی گئی ہے جہلم کے قیام مین چار وقت ضیافت دینے کا ان کو موقع ملا اور ہر ایک موقع کو نہایت خوش اسلوبی سے نبہایا۔

جہلم کی جماعت کے ممبر مثل فرشتون کے اپنی اپنی خدمات پر مامور تھے مورخہ ۱۶ جنوری کو ریل سے اوتر کر جس خدمت پر جو ممبر مامور دیکہا گیا ہے روانگی کے وقت تک وہ اسیطرح اپنی اوس خدمت کو بجا لاتا دیکہا گیا ہے اور ہم نے نہین دیکہا کہ ۱۶ جنوری کی ظہر سے لیکر ۱۸ جنوری کی شام تک کسیکی آنکہ لگی ہو۔ اس سعادت کے حاصل کرنے مین ان لوگون نے ایک اور عجیب نمونہ انصاریت کا بھی دکھایا ہے ہماری ناظرین کو یاد ہوگا کہ البدر جلد ۱ صفحہ ۵۵ پر ایک صاحب **میان غلام رسول حجام امرتسری کی طرف** احمدی جماعت کی توجہ دلائی گئی تھی کہ اون کے امرتسر کے مجالون نے اس لئے ان کو اب شادی غمی کی تقریب پر بلانا قطعی منع کر دیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے مرید ہین اور ان کی معاش اس پر بہت تنگ ہو گئی ہے اس لئے احمدی احباب شادی وغیرہ کی تقریبون پر مجلسون کے کہانا وغیرہ بکوانے کی غرض سے ان کو بلا لیا کرین کہ ان کے گذارہ کی ایک صورت پیدا ہو جاوے اور اس بات کی اشاعت حضرت اقدس کے ارشاد سے کی گئی تھی چنانچہ اب اس مبارک اور عظیم الشان تقریب پر جہلم کی جماعت نے **میان غلام رسول صاحب** کو بلایا ہوا تہا اور باوجودیکہ ان لوگون کے اپنے باورچی جہلم مین تھے مگر پھر بھی انہون نے میان غلام رسول صاحب کو ہی ترجیح دیکر انصاریت کے ثواب سے حصہ لیا۔

اے جہلم کی احمدی جماعت تجھے ہمارا ربط مبارک ہو زہے تیرے نصیب کہ تجھے یہ مبارک وقت ہاتھ آیا کہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ اور پیارا **احمد مرسل حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام** تیرا مہمان ہوا۔ تجھے چاہئے کہ اس مبارک موقعہ کی بہت قدر کرے اور تجھ مین سے ایسے افراد پیدا ہون کہ جو اس امام پاک کے کامل متبع اور آپکی پاک تعلیمات کے ایک مجسم نمونہ بنکر اس پاک مشن کی اشاعت دنیا مین کرتے پھرین۔ اے جہلم کی احمدی جماعت اب تجھے ایک خاص ربط اور علاقہ قادیان اور اس کے اہالیان سے ہو گیا ہے چاہئے کہ تیری بہت سی ذریت مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین تعلیم پاتی نظر آوے تیرے بہت سے ممبر قادیان مین درس قرآن تحصیل کرتے نظر آوین تاکہ وہ پنجاب کے مختلف ظلمت کدون کو اس نور سے منور کرتے پھرین جیسے کہ تو اس برکت مین سبقت لے گئی ہے کہ خدا کا برگزیدہ ایک بڑے جلال کے ساتھ تیرا مہمان ہوا ویسے ہی اس کے ہر ایک کاروبار مین جو کہ خدا کے دین کی اشاعت کی خاطر اس نے جاری کر رکھے ہین تیرا ممبر سب سے بڑہا ہوا نظر آوے اور تیری آمدنی کا ایک کثیر حصہ قادیان کے لنگر خانہ۔ مساکین۔ کالج عمارات اور اشاعت دین کے اخراجات کا جزو ہو آمین ثم آمین۔ اور تیری نظیر کو دیکہکر ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو رشک پیدا ہو۔ اچہا اب ہم تجھ سے رخصت ہو کر اپنے آقا اور امام کے ساتھ لاہور چلتے ہین+

جہلم سے واپسی ۱۱ بجے کے بعد حضرۃ اقدس بنگلہ سے روانہ ہوئے ایک گروہ کثیر آپکی زیارت کے واسطے راستہ پر کھڑا تہا اور ساتھ بھی آرہا تہا ۱۱ بجے کے قریب سٹیشن پر پہنچکر آپ گاڑی مین سوار ہوئے لوگ اسیطرح ایک دوسرے پر

ریوے سٹیشن پر امرتسر کی احمدی جماعت نے حضرۃ اقدس اور تمام رفقائے سفر کو چاء کی مہمانی دی۔ فقط

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت کے آگے

متقی کی چوتھی علامت

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون

اور وہ لوگ جو اوس (کلام الہی) اور تمام اس وحی کے ساتھ) ایمان لاتے ہین جو تیری طرف نازل ہوا (اور یہ امر بھی واضح ہے کہ خدا کی صفت تکلم ہمیشہ سے ہے) تجھ سے پہلے جو (کلام الہی) نازل ہوئی اس کو بھی مانتے ہین (اور اس صفت تکلم کو صرف تجھ تک ہی محدود نہین کرتے) اور پیچھے آنیوالی (کلام الہی) پر بھی یقین رکھتے ہین ان آیات مین اللہ تعالی بتلاتا ہے کہ متقی کی صفت ایک یہ بھی ہے کہ مکالمہ الہی پر اس کا ایمان ہوتا ہے اور وہ خدا کو کسی زمانہ - ماضی حال اور مستقبل مین گونگا نہین مانتا -

خدا تعالی کے اس صفت تکلم کا ذکر ایمان - اقام الصلوۃ اور انفاق رزق کے بعد اس لئے ضروری ہے کہ ان اعمال کا یہ تقاضا علمی طور پر ایک متقی کیواسطے ہونا چاہئے کہ آیا اس کی محنت خداشناسی کا کوئی راستہ اس کے واسطے صاف کر رہی ہے کہ نہین اور جس راہ پر مین نے قدم مارا ہے کیا اس پر دوسرے بھی قدم مار کر تسلی یافتہ ہوئے ہین کہ نہین تو اس کو بہ نظیر زمانہ ماضی - حال مین ملتی ہے جس سے آئندہ کے لئے اسے یقینی حالت پیدا ہو جاتی ہے -

خدا تعالی کی صفت تکلم کے بارے مین انسانون کے ۳ گروہ ہین

(۱) وہ تو سرے سے انکار کرتے ہین اور خدا کو گونگا مان بیٹھے ہین

(۲) وہ جنکا یہ اعتقاد ہے کہ ازمنہ گذشتہ مین خدا ایک حد تک بول چکا مگر آئندہ وہ لوگون سے یا کسی سے بولتا نہین -

(۳) جنکا یہ اعتقاد ہے کہ خدا تعالی ہر زمانہ مین کلام کرتا ہے تیسری قسم کے لوگ ہی ہمیشہ بامراد اور کامیاب ہوتے رہے ہین اور ہر ایک مومن کی یہی صفت ہونی چاہئے اور یہی اعتقاد ہے جو کہ اعلی اعلی مراتب اور درجات حاصل کرواتا ہے اس کے مخالف جس قدر عقیدہ ہین وہ اللہ تعالی کو ایک کامل ہستی نہیں مانتے بلکہ اون کا اللہ نا قص خدا ہے - ان کا مذہب ناقص مذہب ہے ؛ یہ شرف سچا اور زندہ مذہب ہونیکا صرف اسلام ہی کو حاصل ہے اور چونکہ متکلم ازل سے ایک ہی ذات پاک ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اصولاً ہر ایک زمانہ کے الہام کی تعلیم ایک ہی ہو اور ہر زمانہ کے الہامات ایک دوسرے کے مؤید اور مصدق ہون -

مکالمہ الہی کے ذکر کا اس مقام پر یہ فائدہ بھی ہے کہ انسان کو حرص پیدا ہوتی رہے کہ خدا مجھ سے بھی کلام کرے اور اپنے اعمال کو سنوار کر ادا کرے جیسے ایک شخص کو سخی دیکھکر اس کے پاس سوالی جمع ہو جاتے ہین کہ ان کو بھی ملے اور جن اعمال سے یہ شرف مکالمہ کا حاصل ہو سکتا ہے ان کو اول بیان فرما دیا ہے کہ وہ سب اعمال ما انزل الیک کے مطابق ہون

کلام الہی کے نزول اور اس کی ضرورت پر بحث کرنے کی ضرورت نہین ہے براہین احمدیہ سے اس کا عقدہ پورے طور پر حل ہوتا ہے وما انزل الیک کو ما انزل من قبلک پر اس لئے مقدم رکھا ہے کہ سب سے مقدم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے یعنی وہ ما انزل من قبلک جسکو ما انزل الیک تصدیق کرتا ہے یہ نہین کہ جو طب یا سب اور ترجمہ در ترجمہ شدہ یا دریون وغیرہ کے اپنے خیالات صحف سابقہ مین ملے ہوئے ہین ان کو بھی ما انزل من قبلک مین شمار کر لیا جاوے بلکہ سنا اور آئندہ سب کا معیار ما انزل الیک ہے اور اسی لئے بالاخرۃ ھم یوقنون سے بھی یہ مقدم ہے -

بالاخرۃ کے ساتھ ما انزل کا کلمہ استعمال نہین کیا ہے کیونکہ آئندہ مکالمہ الہی کا جس قدر سلسلہ ہوگا وہ آنحضرت صلعم کی طفیل ہوگا اور ما انزل الیک سے الگ وجود الگ نہ ہوگا اور چونکہ اس کے ذریعہ سے ما انزل الیک پر ایک کامل یقین حاصل ہوتا جاویگا اس لئے آخرۃ کے ساتھ یوقنون کا لفظ رکھا ہے -

اس کا اطلاق خود نبی کریم صلعم کے زمانہ مین خود آنحضرت صلعم کی ذات پر اس طرح ہوا کہ اس سورۃ کے بعد اور بھی حصہ قرآن کریم کا آپ پر نازل ہوا اور صحابہ اس کو .... مانکر گویا اس آیت پر عامل ہو گئے +

اخرۃ اس کے معنے پیچھے آنیوالی بات کے کئے مین کلام الہی پر گفتگو کرتے ہوئے دکھایا ہے کہ آئندہ مکالمہ الہیہ کیطرف اشارہ ہے اب اعمال کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو ہر ایک عمل کے بعد جو ایک نتیجہ اوس کا ہے اس پر یقین کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جب تک انسان کے دل مین یقینی طور پر یہ بات نہ بیٹھ جاوے کہ میرا ہر ایک عمل خواہ اس کا تعلق صرف قلب سے ہے یا اوس مین اعضاء بھی شامل ہین ضرور ایک نتیجہ نیک یا بد پیدا کریگا اور میری اس عملی تخم ریزی پر ثمرات مرتب ہون گے تب تک گناہ سے رہائی ہرگز ممکن ہی نہین ہے اور بجز اس علاج کے اور کوئی علاج گناہ کا نہین (دیکھو البدر جلد ۱ صفحہ ۷۹) جب کوئی آگ کو جلانیوالی جانتا ہے تو اس مین ہاتھ نہین ڈالتا - بچہ اسی وقت تک انگار کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے جب تک اس کے دل مین یہ یقین بیٹھا ہوا ہوتا کہ یہ جلا دیوے گی - لیکن جب یہ علم اسے ہو جاتا ہے تو پھر ہرگز ہاتھ نہیں بڑھاتا غرضیکہ گناہ کا صدور اس وقت تک ہے جب تک یقینی علم گناہ کے بد نتائج پر نہین ہے جس قدر حرام خوریان اور فسق و فجور ہوتے ہین اگر انسان ایک قلب سلیم لیکر اپنے اپنے محلہ مین یا متعارفا مین ایسے بدکارون کے آخرت یعنی نتائج دیکھے تو اسے پتہ لگے گا کہ یہ آخرت کا مسئلہ بالکل ٹھیک ہے غفلت اور گناہ ایک ایسی شے ہے کہ بلا اثر کئے کے ہرگز نہین رہ سکتا مثلا اگر غلطی سے ہی کانٹا لگ جاوے تو کیا اس کا دکھ نہ ہوگا یا زہر کھالی جاوے تو کیا ہلاکت کا باعث نہ ہوگی اسی لئے خدا تعالے نے بدکارون کے انجام اپنی کتاب مین لکھدئے ہین کہ عبرت ہو اور اسی لئے پہلی باتون کیساتھ تو لفظ ایمان کا رکھا ہے مگر آخرۃ کے ساتھ یقین کا -

اور جب متقی کے اعمال ما انزل الیک کے موافق اپنے اپنے محل اور موقعہ پر ہون گے تو اس کی آخرۃ یہ ہوگی کہ مرتبہ یقین کا اسے حاصل ہوگا (باقی آئندہ)

الہام ۲ فروری کو سیر مین حضرت اقدس نے یہ الہامات سنائے جو کہ اکثر رات کو ہوئے سنخبرک سنعلیک + انی معک ومع اھلک - سأکرمک اکراما عجبا - سمع الدعا - انی مع الافواج آتیک بغتۃ - دعاءک مستجاب انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم + و اعطیک ما یدوم

الہام

مورخہ ۳ فروری سنہ ۱۹۰۳

کو سیر مین حضرۃ اقدس نے یہ الہام سنائے

اصلی واصوم - اسھر وانام +
واجعل لک انوار القدوم + و
اعطیک ما یدوم اس کا ایک اور
فقرہ ان اللہ مع الذین اتقوا مورخہ ۴ فروری کی
سیر مین آپنے یاد آنے پر بتلایا -

الہام

مورخہ ۴ فروری سنہ ۱۹۰۳

کو آپنے سیر مین فرمایا رات کو یہ الہام ہوا ہے

ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون

تازہ حالات

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء کو بوقت عصر حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا

الہام

ان اللہ مع عبادہ یواسیک

یعنی خدا اپنے بندون کے ساتھ ہے وہ تیری غمخواری کریگا اور اسی تاریخکو آپنے دو رویا دیکھین۔

رویاء نمبر (۱)

دیکھتا ہون کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ مین ہے اور ایسا عجیب سیاہ رنگ کا ہے جسطرح انگریزی کارخانون مین روغنی چیزین بہت عمدہ اور نفیس بنا کرتی ہین اور یہ حصہ اوس کا لوہے کا ہے اس سونٹے مین ایک دو نالی بندوق کی بھی ہین لیکن اس ترکیب سے بنی ہوئی ہین کہ سونٹے مین مخفی ہین اور جب چاہو تو ان سے کام بھی لے سکتے ہین۔

رویاء نمبر (۲)

بو علی سینا کے وقت ایک بادشاہ بنام خوارزم شاہ تہا جو کہ اپنے عدل کے واسطے مشہور ہے مین نے دیکھا کہ اس کی تیر کمان میرے ہاتھ مین ہے اور اس بادشاہ اور بو علی سینا کو بھی اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھتا ہون اور مین نے اس تیر سے ایک شیر کو ہلاک کر دیا ہے +

الہام

۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء کو عشاء سے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا

لا یموت احد من رجالکم

اور فرمایا کہ اس کے حقیقی معنی کہ تمہاری رجال مین کوئی نہ مریگا تو ہو نہین سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہین ہے شاید کوئی اور معنے ہون +

حضرۃ اقدس نے کتاب مواہب الرحمن کی ۲۰ جلد ملک مصر مین برائے تبلیغ بھیجنے کا ارادہ فرمایا ہے۔

یکم فروری کو اپنے فرمایا کہ یہ وقت جماعت کے امتحان کا ہے دیکھین کون ساتھ دیتا ہے اور کون پہلو تہی کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے بہائیون کو استقامت کی بہت دعا کرنی چاہیئے اور انفاق فی سبیل اللہ کے لئے وسیع حوصلہ ہو کر مال و زر سے ہر طرح سے امداد کے لئے طیار رہنا چاہیئے ایسے ہی وقت ترقی درجات کے ہوتے ہین ان کو ہاتھ سے نہ گنوانا چاہیئے۔

یکم فروری کو ایکدو ساکا الہام اپنے اس کے متعلق سنایا۔ **بلیۃ مالیہ** یعنی مالی ابتلاء۔

رویاء

۲ فروری ۱۹۰۳ء کو حضرت احمد مرسل یزدانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رویاء ظہر کیوقت سنائی وہ یہ ہے۔ کہ مین نے میرزا خدا بخش صاحب کو دیکھا ہے کہ ان کے کرتے کے ایک دامن پر لہو کے داغ ہین پھر اور داغ ان کے گریبان کے نزدیک بھی دیکھے ہین مین اس وقت کہتا ہون کہ یہ ویسے ہی نشان ہین جیسے کہ عبداللہ سنوری صاحب کو جو کرتہ دیا گیا ہے اوس پر تھے +

منظوم الکلام الفصیح فی تعلیم المسیح

رسائی نہ پاؤ گے دربار رب تک
عیان اور نہان مین نہ ہو ایک جبتک
بڑے ہوکے چھوٹون پہ رحمت دکھاؤ
نہ اتراکے چشم حقارت دکھاؤ
جو عالم ہے نادان کو حکمت سکھائے
اکڑ باز ہوکر نہ ذلت پہ آئے
غریبون پہ ہرگز نہ ہو خود نمائی
امیرون کی ہے بس یہی پارسائی
غریبون کی خدمت کا ہے بس یہی گر
نہ ہو خود پسندی سے ادن پہ تکبر
غریبون کی خدمت مین ہو مال ادن کا
اسی راہ مین سب ہو پامال ادن کا
ہلاکت کی راہون سے ڈر ڈر رہو تم
خدا سے بہت خوف کرتے رکھو تم
مطہر گناہون سے سارا بدن ہو
کہ تقوی کی تنسریب ہی زیب تن ہو
پرستار ئے خلق کو دل سے چھوڑو
ہر اک کعبۂ غیر سے منہ کو موڑو
خدا کے ہی ہو جاؤ تم سب سے کٹکر
لو اپنے مولا کو دنیا سے چھٹ کر
اوسی کے لئے زندگانی بسر ہو
اسی کے لئے دست دیا او سر ہو
خدا پاک ہے پاک ہوکر رہو تم
پلیدی گناہون کی دھوکر رہو تم
شہادت ہر اک صبح دے اٹھکے تم پر
کہ بیٹھے ہو تقوے کے شب بیدار شبنم
ہر اک شام و بچائے منہہ پر گواہی
کہ ڈر سے خدا کے یہ زردی ہے چھائی

(باقی آئندہ)

مبائعین کے نام

نام	مقام	ڈاکخانہ	علاقہ
بڈہا صاحب ولد سندہی	نوانشہر	نزکہانان	گورداسپور
امام الدین صاحب ولد عیدا	"	"	"
نصیلدین صاحب ولد ہیرا	"	"	"
مہر کھیون صاحب ولد نحکم دین	"	"	"
اللہ دتا صاحب ولد نور محمد	"	"	"
نور محمد صاحب ولد الٰہی بخش	"	"	"
جانی صاحب ولد نور محمد	"	"	"
بہاگا صاحب ولد نور محمد	"	"	"
سلیمان ولد عمر	سیان وال	پہلور	جالندہر
اہلیہ میان سلیمان و بہار دختر سلیمان	"	"	"
میان جیوا صاحب	"	"	"
میان عمرا صاحب	"	"	"
مسماۃ روڑی	"	"	"
عنایت علی صاحب	"	"	"
برکت علی صاحب	"	"	"
مسماۃ رحمتے صاحبہ	"	"	"
مسماۃ برکتے صاحبہ	"	"	"
سلطان خان صاحب کاپی ہولڈر ملازم گورنمنٹ سنٹرل پریس کوہ شملہ اصل متوطن شہر جالندہر			
مولوی محمد یوسف صاحب	پکناہ	ہزارہ	مانسہرہ
احمد دین صاحب	پپیرکوٹ	گوجرانوالہ	حافظ آباد
محمد دین صاحب	"	"	"
امام الدین صاحب	"	"	"
فیروز الدین صاحب	"	"	"
مسماۃ مہتاب بی بی صاحبہ	قلعہ دیدار سنگھ		گوجرانوالہ
مسماۃ برکت بی بی حال وارد			
کریام ضلع جالندہر تحصیل نوانشہر	چہگنا		جالندہر
میان اکبر علی صاحب امام مسجد	دانا بندکا		"
میان زین العابدین صاحب	پہچکا		"
میان عبدالقادر صاحب ملازم پولیس تعلقہ شمش آباد ضلع حیدر آباد دکن محلہ الادہ بی بی منکانوالہ شاہ قادری			
میان خیر احمد صاحب	امروہہ	پرانی سارکر	
حکم دین صاحب	شیخ گڑہ	لاہور	
منظور احمد صاحب	خانپور	ریاست پٹیالہ	
فیروز الدین صاحب	قادیان		
محمد دین صاحب	پسرور		

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

فیض علی صابر مینجر

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

البدر

محمد افضل (ایڈیٹر)

نمبر ۶ | قادیان دارالامان - ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۴ ذیقعد سنہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

(۱) چونکہ اب نئے سال سنہ ۱۹۰۳ء سے نیا حساب سالانہ شروع ہوا ہے اس لئے ان اصحاب کی خدمت میں جو کہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء یعنی جلد اول سے البدر کے خریدار ہیں التماس ہے کہ وہ البدر کے ابتدائی ۹ نمبر یعنی لغایت ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک قیمت ۸/ ارسال کر دیویں کیونکہ سال کے ۲ روپے کے حساب سے ۹ نمبر کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے اور آئندہ اون کا حساب یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء سے شروع ہوگا +

(۲) ہمارے پاس کثرت سے اس امر کی شکایت پہنچی ہے کہ نمبر ۲ کے بعد ۳۰ جنوری کا اخبار نہیں ملا چونکہ اخبار واقعہ میں ۳۰ جنوری کے دو دن بعد شائع ہوا اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے احباب کو شکایت کا موقع ملتا اور ممکن ہے کہ ابھی کچھ عرصہ تک ... گاہے بگاہے ایسی شکایتوں کے اور موقع بھی آ دیں جن کی وجوہات عنقریب ایک ضمیمہ کی صورت میں آپ کو معلوم ہوں گی آج تک جن احباب کے پاس مختلف اوقات میں اب تک نمبر نہیں پہنچے وہ دفتر البدر میں اطلاع دیں تاکہ افسران محکمہ ڈاک کو اطلاع دیجاوے اور آئندہ ایسی شکایتوں کا تدارک کیا جاوے

(۳) آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک خریدار کے پتہ کے ساتھ اسکا نمبر ہوگا۔ خط و کتابت میں اپنے نام کے ساتھ اوس نمبر کا ضرور حوالہ دیا جاوے +

تازہ حالات

مورخہ ۳ فروری کو حضرت اقدس نے یہ الہام سیر میں سنایا جو کہ درج ہونے سے رہ گیا تھا "برز صاعقۃ من السماء" (جس قدر تیر اوس کے پاس تھے وہ اب نکال ملکے)

مورخہ ۸ فروری کو آپ نے یہ منجر کا الہام سنایا "حرب مہیجۃ" (جوش سے بھری ہوئی لڑائی) فرمایا کہ اس کا اشارہ یا تو مقدمہ کی شاخوں کی طرف معلوم ہوتا ہے یا آریہ سماج کو جو اشتہار نو مسلموں نے دیا ہے اس سے جوش میں آکر وہ لوگ کچھ گندی گالیاں وغیرہ دیویں چنانچہ شام کو ایک اشتہار آریوں کی طرف سے نکل آیا جس میں ایسے ہی گندے الفاظ تھے اور اصل مضمون پر کوئی معقول بات نہ تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ چونکہ الہام کے بعد نیا معاملہ پیش آیا ہے ہم اس پر چپ رہنا پسند کرتے ہیں۔ خدا نے اس کے مقابلہ پر کیا سامان رکھے ہیں ہمیں اس کی خبر نہیں ارادہ الٰہی پر تقدم بے ادبی ہے اور اسی لئے اس کے مقابل پر غضب بھرا ہوا اشتہار نکالنا درست نہیں اوس میں نفس کے رگ و ریشے ہونگے اس کے لئے جو راہ خدا نکالے وہ ٹھیک ہوگی +

مورخہ ۹ فروری کو سیر میں یہ الہامات حضرت اقدس نے سنائے "انی مع الاسباب اتیک بغتۃ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط"

مورخہ ۱۰ فروری کو سیر میں یہ الہامات سنائے انی مع الرسول اقوم ولن ابرح الارض

الی الوقت المعلوم

اس ہفتہ میں ملک نظام دکن عثمان آباد سے ایک خط آیا ہے جس پر ۷۰ آدمیوں کے دستخط ہیں اور وہ سب بیعت میں اس لئے داخل ہوتے ہیں کہ وہاں طاعون کثرت سے ہے اور وہ گھروں سے باہر نکلے ہوئے ہیں کوئی علاج کارگر نہ ہوا آخر حضرت اقدس نے ان کے حق میں دعا فرمائی ہے اور وہ الہام کہ

مسیح الخلق عدوانا پورا ہوگیا +

اخبار سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء میں ہندوستان کی جو تعداد اموات تھی جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کی تعداد بلحاظ ہندوستان بھر کی اوس سے دوگنی ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ وہ اخبارات جو کہ آپ کی مخالفت میں ہمیشہ خلاف واقعہ باتیں درج کرتے ہیں اور گند اور فحش بیانی ان کا کام ہے ان کو ہرگز نہ لیا جاوے اور نہ ان کے مقابلے پر اشتہار وغیرہ دیا جاوے ہماری کوئی ایک اور موقعہ گند بکنے کا دینا ہے یہ وقت دعا اور تضرع کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری قوم میں فیصلہ کر دے

ضیق النفس

(۱) حقہ کی چلم میں سے گل تمباکو جلا کر پھر پانی میں کھرل کر کے آگ پر جذب کر اور ایک رتی کھلاؤ

(۲) اگر قبض ہو تو میگنیشیا اور دوائی برابر ملا کر دو۔

(۳) ملاڈونہ انیون سم الفار شبہدار یہ ایک گولی کا وزن ۱ گرین ۱ گرین ۱/۴ گرین چند قطرہ یہ ایک ایک صبح شام

واذا الصحف نشرت یعنی اس وقت خط وکتابت کا ذریعہ عام ہون گے۔ اور کتب کثرت سے دستیاب ہو سکینگی واذا العشار عطلت اس وقت اونٹیان بیکار ہون گی ایک زمانہ تہا کہ یہان ہزارہا اونٹ آیا کرتے مگر اب نام ونشان بھی نہین ہے اور مکہ مین بھی اب نہ رہین گے ریل کے جاری ہونے کی دیر ہے۔ پھر عرب صاحب نے کسوف خسوف رمضان کی نسبت دریافت کیا کہ اس کا ذکر آپ کی کتب مین بھی ہے کہ نہین۔

شق القمر فرمایا کہ یہ ایک پرانا نشان چلا آتا تہا جو کہ اس وقت پورا ہوا ہے براہین احمدیہ مین اس کا ذکر استعارہ کے طور پر اس طرح ہے **وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر** یہ میرا الہام بھی ہے اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف مین سے تہا (مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے حوالہ دیا کہ عبداللہ ابن عباس کا بھی یہی مذہب ہے) اور شاہ عبدالعزیز بھی یہی کہتے ہین۔ اور ہمارا اپنا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تہا کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہین +

نوح علیہ السلام کی طوفان کی نسبت فرمایا کہ قرآن سے یہ ثابت نہین ہے کہ کل زمین کی آبادی کو اس وقت تباہ کر دیا تہا صرف نوح کی قوم پر تباہی آئی تھی۔

ختم نبوت ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جب مسیح ناصری کے آنے سے ختم نبوت ٹوٹتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے نبوت سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی؟

فرمایا کہ مسیح کا یہ دعوی کہا ن ہے کہ جس طرح ہم اپنے آپ کو امتہ محمدیہ مین اور پھر آنحضرۃ کی اتباع مین فنا شدہ کہتے ہین انہون نے بھی کہا ہو وہ تو حضرت موسی کی شریعت پر عمل کرنیوالے تھے اور مماثلت کا سلسلہ چاہتا ہے کہ کوئی اور ہی آوے وہ نہ آوین مماثلت کے یہ معنے نہین ہین کہ بالکل اس کا عین ہو جیسے کسی کو شیر کہین تو اب اس کے لئے دم تجویز کرین اور پھر گوشت کا کھانا بھی۔ مماثلت مین صرف بعض پہلوؤن مین تشابہ ہوتا ہے جیسے آنحضرۃ کو مثیل موسی کہا کہ جیسے موسی نے اپنی قوم کو فرعون سے چھڑایا آنحضرت نے بھی اپنی قوم کو طاغوت اور بتون سے رہائی دلوائی مشابہت مین ہو بہو عین نہین ہوتا ورنہ وہ تو پھر حقیقت ہوگی نہ کہ مشابہت۔

+خدا کے کلام مین استعارات ہوا کرتے ہین مثلاً کسی کو کہا جاوے کہ اس نے ایک ایک رکابی چاولون کی کہائی تو اوس کے یہ معنے نہ ہون گے کہ وہ رکابی کے بھی ٹکڑے کرکے کھا گیا۔

عرب صاحب نے ادہر ادہر غیر آبادی کو دیکھکر عرض کی کہ یہ صرف حضور ہی کا دم ہے کہ جس کی خاطر اس قدر انبوہ ہے ورنہ اس غیر آباد جگہ مین کون اور کب آتا۔ فرمایا کہ اس کی مثال مکہ کی ہے کہ وہان بھی عرب لوگ دور دراز جگہون سے جاکر مال وغیرہ لاتے ہین ہین اور وہان بیٹھکر کہاتے ہین اسی کی طرف اشارہ ہے اس سورۃ مین لایلاف قریش ایلافہم +

ایک اعتراض کا جواب لوگون کے اس اعتراض پر کہ جو شخص لاوارث مرجاتا ہے اوس کے وارث میرزا صاحب ہوجاتے ہین اور اس طرح سے بہت ملک املاک جمع کرتے جاتے ہین فرمایا کہ والد صاحب اپنے دنیاوی کامون مین مجھے مامور کر دیا کرتے تھے اور ان کی حکم اور رضامندی کے لئے اکثر مجھے عدالتون وغیرہ مین بھی جانا پڑتا تہا۔ جب سے والد صاحب فوت ہو گئے ہین کیا کسی نے دیکھا ہے کہ ہم نے ان باتون مین سے کوئی حصہ لیا ہے حالانکہ ہمین حق پہنچتا ہے کہ اگر چاہتے ہین تو لیوین۔

بین المغرب وعشاء حضور نے نماز ادا کرکے مجلس کی۔ اور ایک دو مختلف ذکرون کے میان احمد دین صاحب از گوجرانوالہ نے عرض کی کہ اگر جناب ٹھیک ٹھیک بتا دین یہان سے روانگی کا فرما دین تو کچھ کہانے پینے کا انتظام کرکے گوجرانوالہ پر حاضر رہون۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمین تو خدا ہی لیجاتا ہے اسی کے حکم سے جاتا ہے ابھی کیا معلوم کس وقت روانہ ہونا ہے انسان بہت عاجز اور ہیچ ہے خدا ہی کے ساتھ وہ جاتا ہے اور خدا ہی کے ساتھ وہ آتا ہے دیگر احباب نے عرض کی کہ ایک اور صاحب نے راستہ کی خوراک کا انتظام کر لیا ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مین جو اخلاص ہے اس کا ثواب آپ پالیوینگے کیونکہ اب دعوت آپکی طرف سے تو پیش ہو گئی۔ علالت طبع پر فرمایا کہ اب دو تین دن سیر بند رہے گی کیونکہ آج کل بارشین نہین ہوئین اس لئے راستہ مین خاک بہت اڑتی ہے اور اسی سے مین بیمار بھی ہو گیا تہا ایک صاحب نے کہا کہ چونکہ لوگ حضور کے آگے آگے چلتے ہین اس لئے خاک بہت اڑکر آپ پر پڑتی ہے لیکن اس مجسم رحم انسان نے جواب دیا کہ نہین بارش کے نہ ہونے سے یہ تکلیف ہے (اللہ اللہ کیا رحم ہے اور درحسن ظن ہے کہ اپنے احباب کو ہرگز ملزم نہین ٹھہراتے +)

تصنیفات کے ذکر پر فرمایا کہ خدا تعالی کی عجیب قدرت ہے کہ ہمارے مخالف ہزارون ہی ہین اور ان کے مقابل مین ہماری جماعت بہت قلیل ہے مگر ہماری طرف سے جس قدر تازہ بتازہ کتابین کثرت سے نکل رہی ہین اُن کی طرف سے معدودے چند بھی نہین نکلتین۔ اور کوئی نکلتی بھی ہے تو اس مین گالیان ہی ہوتی ہین جو ان کے لئے شرم کی جگہ ہے یہود اور عیسائیون کی نسبت فرمایا کہ ان دونون کی ضدین ہین ایک نے بڑہا دیا ہے ایک نے گھٹا دیا ہے ان کی مثال رافضیون اور خارجیون سے خوب ملتی ہے جیسے یہودی کہ آگے عیسائی نہین ٹھہرتے ایسے ہی خارجی کہ آگے رافضی نہین ٹھہرتا چونکہ طبیعت ناساز تھی اس لئے جلد نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے باجماعت ادا کین اور سیر کے لئے تشریف نہین لے گئے اور سوائے عشاء کے وقت کے اور کوئی مجلس اور ذکر بھی نہ ہوا

بین المغرب والعشاء نماز مغرب کی روانگی کے بعد جناب شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد اور سید عابد علی شاہ صاحب بدوملی اور ایک اور صاحب نے بیعت کی بعد بیعت کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پر آشوب زمانہ مین جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے وہ تقوی اختیار کرین دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالے کے احکام کی عظمت نہین ہے حقوق اور وصایا کی پرواہ نہین ہے دنیا اور اس کے کامون مین حد سے زیادہ انہماک ہے ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھکر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہین اور اللہ تعالے کے حقوق ضائع کر دیتے ہین جیسے کہ یہ سب باتین مقدمہ بازیون اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصص مین دیکھی جاتی ہین لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہین نفسانی جذبات کے مقابلہ مین بہت کمزور ہوئے ہوئے ہین اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جراءت نہین کرتے مگر جب ذرا کمزوری دفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہین آج اس زمانہ مین ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقوے بالکل اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہین ہے لیکن چونکہ خدا تعالی کو منظور ہے کہ ان کا۔

(سچا تقوے اور ایمان) تخم ہر گز ضائع نکرے جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔

وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالے نے کہا تھا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے خدا تعالے نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کے الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نکیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دور رہیں اس لئے اب ان کے مقابلہ میں خدا تعالے ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقوے کی زندگی حاصل ہو جاوے۔

آدمی کئی قسم کے ہیں بعض ایسے کہ بدی کر کے پھر اس پر فخر کرتے ہیں بھلا یہ کونسی صفت ہے کہ جس کے اوپر ناز کیا جاوے واہشر سے اس طرح پرہیز کرنا نیکی میں داخل نہیں ہے اور نہ اس کا نام حقیقی نیکی ہے کیونکہ اس طرح تو جانور بھی سیکھ سکتے ہیں میاں حسین بیگ تاجر ایک شخص تھا اسکے پاس ایک کتا تھا وہ آ کہ جاتا کہ روٹی کو دیکھا کرتا تو وہ روٹی کی حفاظت کرتا اسیطرح ایک بلی کو سنا ہے کہ اُسے بھی ایسے ہی سکھایا ہوا تھا جب بعض لوگوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے امتحان کرنا چاہا اور ایک کوٹھڑی کے اندر حلوا دودھ اور گوشت وغیرہ ایسی چیزیں رکھکر جس پر بلی ضرور للچا آوے اس بلی کو وہاں چھوڑ کر دروازہ کو بند کر دیا کہ دیکھیں اب وہ ان اشیاء میں سے کھاتی ہے کہ نہیں۔ پھر جب ایک دو دن بعد کھول کر دیکھا تو ہر ایک شے اسی طرح پڑی تھی اور بلی مری ہوئی تھی اور اس نے کسی شے کو ہلایا تک بھی نہ تھا۔ اس لئے اب شرم کرنی چاہئے کہ انہوں نے حیوان ہو کر انسان کا حکم ایسا مانا اور یہ انسان ہو کر خدا کے حکم کو نہیں مانتا نفس کو تنبیہ کرنے کے واسطے ایسی ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں اور بہت سے فائدہ لے سکتے بھی موجود ہیں مگر افسوس اسکے لئے ہے کہ جو کتے جتنا مرتبہ بھی نہیں رکھتا تو بتلاوے کہ پھر وہ خدا سے کیا مانگتا ہے انسان کو تو خدا نے وہ قوی عطا کئے ہیں کہ اور کسی مخلوق کو عطا نہیں کئے۔ شر سے پرہیز کرنے میں تو بہائم بھی اس کے شریک ہیں بعض گھوڑوں کو دیکھا ہے کہ چابک آقا کے ہاتھ سے گر پڑی تو منہ سے اٹھا کر اُسے دیتے ہیں اور اس کے کہنے سے لیٹتے ہیں اور بیٹھتے ہیں اور اٹھتے ہیں اور پوری اطاعت کرتے ہیں تو یہ انسان کا فخر نہیں ہو سکتا کہ چند گنے ہوئے گناہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دیگر اعضاء کے جو ہیں اُن سے بچا رہے۔ جو لوگ ایسے گناہ کرتے ہیں

وہ تو بہائم سیرت ہیں جیسے کتوں بلیوں کا کام ہے کہ ذرا برتن ننگا دیکھا تو منہ ڈال لیا اور کوئی کھانے کی شے ننگی دیکھی تو کھا لی تو ایسے انسان کتے بلی کے سے ہی ہوتے ہیں انجام کار پکڑے جاتے ہیں جیلخانوں میں جاتے ہیں جا کر دیکھو تو ایسے مسلمانوں سے زندان بھرے ہوئے ہیں

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است
میتواند شد مسیحا میتواند شد خرے

تو اب یہ موقع ہے اور خدا تعالے کی لہروں کے دن ہیں یعنی جیسے بعض زمانہ خدا کی رحمت کا ہوتا ہے کہ اس میں لوگ قوت پاتے ہیں ایسے ہی یہ وقت ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ بالکل دنیا کے کاروبار چھوڑ دیوے بلکہ ہمارا منشاء یہ ہے کہ حد اعتدال تک کوشش کرے اور دنیا کو اس نیت سے کماوے کہ وہ دین کی خادم ہو مگر یہ ہرگز روا نہیں ہے کہ اس میں ایسا انہماک ہو جاوے کہ دین کا پہلو ہی بھول ہی جاوے نہ روزہ کی خبر ہے نہ نماز کی جیسے کہ آج کل لوگوں کی حالت دیکھی جاتی ہے مثال کے طور پر دلی کا جلسہ ہی اب دیکھلو کہ جہاں کہتے ہیں ۵ لاکھ آدمی جمع ہوا ہے میر التصور تو یہی ہے کہ وہ ساری دنیا پرست ہیں حدیث میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ خدا سے نفرت دلانیوالے سلاطین ہی ہیں کیونکہ یہ مثل ایک بڑی دیوی کے ہوتے ہیں جس قدر ان کا قرب زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی قلب سخت ہوتا ہے۔ ہم کسیکو تجارت سے منع نہیں کرتے کہ وہ بالکل ترک کر دیوے مگر یہ کہتے ہیں کہ وہ ذرا سوچیں اور دیکھیں کہ ان کے باپ دادا کہاں ہیں بڑے بڑے عزیز انسان کے ہوا کرتے ہیں اور کس طرح وہ ان کے ہاتھوں میں ہی اٹھ جایا کرتے ہیں اور موت کس طرح آپس میں تفرقہ ڈالدیتی ہے سہ

سال دیگر را کہ میداند حساب۔ تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار

اب طاعون کی بلا سر دل پر ہے کہتے ہیں کہ اس کی میعاد ستر برس ہوا کرتی ہے اور اس کے آگے کوئی حیلہ پیش نہیں جاتا سب فضول ہوا کرتے ہیں اور اسی لئے آئی ہے کہ خدا کے وجود کو منوا دیوے سو اس کا وجود برحق ہے اور خدا کی بلا سے سوائے خدا کے کوئی بچا نہیں سکتا سچی تقوی اختیار کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جبتک سرکش گھوڑے کی طرح انسان ہوتا ہے تو مارین کہاتا ہی اور جو خواص لوگ ہیں وہ اشارہ سے چلتے ہیں جیسے سدھایا ہوا گھوڑا اشارہ سے چلتا ہے ان کو وحی اور الہام ہوتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ وحی کے معنے اشارہ کے بھی لکھے ہیں۔ مگر جب مار کھانیکا زمانہ گذر جاتا ہے تو پھر وحی کا زمانہ آتا ہے اور یہ بات ضروری ہے کہ یہ مرحلہ سہولت سے طے نہیں ہوتا کیونکہ

تقوے ایسی شے نہیں ہے جو کہ مفت میں انسان کو حاصل ہو جاوے بلکہ شیطانی گناہ کا کوئی حصر ہے اسکی مثال ایسی ہوتی ہے جیسی ذرا سی شیرینی رکھدی تو مکھیاں چیونٹیاں اس پر آ جاتی ہیں یہی حال شیطانی گناہوں کا ہے اور اسی سے انسانی کمزوری کا حال معلوم ہوتا ہے اگر خدا چاہتا تو ایسی کمزوری نہ رکھتا مگر خدا تعالی کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا علم ہو کہ ہر ایک طاقت کا سرچشمہ خدا ہی کی ذات ہے کسی نبی یا رسول کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اپنے پاس سے طاقت دے سکے اور یہی طاقت جب خدا کی طرف سے انسان کو ملتی ہے تو اس میں تبدیلی ہوتی ہے اس کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ دعا سے کام لیا جاوے اور نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے کہ جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسیکا نام دعا ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا پس اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے۔۔۔۔ جب تک گندگی انسان میں ہوتی ہے اس وقت تک شیطان اوس سے محبت کرتا ہے۔

خدا تعالے سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ آداب کو مدنظر رکھتے ہیں اسی لئے سورہ فاتحہ میں خدا تعالے نے سکھایا ہے کہ کسطرح مانگا جاوے اور اس میں دکھایا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا الرحمن یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینیوالا اور الرحیم یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا ہے مالک یوم الدین جزا سزا اوسی کے ہاتھ میں ہے چاہے رکھے چاہے مارے اور جزا و سزا آخرۃ کی بھی ہے اور اس دنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اُسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ رب ہے رحمان ہے رحیم ہے اب تک اُسے غائب مانتا چلا آ رہا ہے اور پھر اُسکے حاضر ناظر جانکر پکارتا ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے پھر آگے صراط الذین انعمت علیھم یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تُو نے انعام کیا اور وہ وہی الصراط المستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام

مرتب ہوتے ہین پھر غیر المغضوب علیہم نہ ان لوگون کی راہ جنپر تیرا غضب ہوا اور والضالین اور نہ ان کی جو دور جا پڑے ہین

اھدنا الصراط المستقیم سے کل دنیا اور دین کے کامون کی راہ مراد ہے مثلاً ایک طبیب جب کسی کا علاج کرتا ہے تو جب تک اسے ایک صراط مستقیم ہاتھ نہ آوے علاج نہین کر سکتا اسیطرح تمام وکیلون اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراط مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہو جاتا ہے

اس مقام پر ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ انبیاء کو اس دعا کی کیون ضرورت تھی وہ تو پہلے ہی سے صراط مستقیم پر ہوتے ہین ۔ تلمیذ الرحمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ یہ دعا ترقی مراتب اور درجات کے لئے طلب کرتے ہین بلکہ یہ اھدنا الصراط المستقیم تو آخرۃ مین مومن بھی مانگینگے کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہین ہے اسیطرح اسکے پاس درجات اور مراتب کی ترقی کی بھی کوئی حد نہین ہے۔

(پھر اصل مضمون تقوی پر فرمایا) کہ متقی بننے کیواسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتون جیسے زنا چوری تلاف حقوق - ریا عجب - حقارت - بخل - کے ترک مین پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ مین ترقی کرے (اس کے لئے حضرت اقدس کی تصنیف اسلام کی فلاسفی اور کشتی نوح مطالعہ کرنی چاہیئے -) لوگون سے مروت خوش خلقی - ہمدردی) سے پیش آوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا وفا اور صدق دکھلاوے - خدمات کے مقام محمود تلاش کرے - ان باتون سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتون کے جامع ہوتے ہین وہی اصل متقی ہوتے ہین (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی مین ہو تو اسے متقی نہ کہینگے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اسمین نہ ہون) اور ایسے ہی شخصون کے لئے لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایسون کا متولی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہین ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہین ان کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہین ان کے پاؤن ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتے ہین اور ایک اور حدیث مین ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے مین اس سے کہتا ہون کہ میرے مقابلہ کے لئے طیار رہو اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی بچہ اس کا چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے

خدا کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اٹھانیکا اصل قاعدہ یہی ہے (جیسے کہ اوپر ذکر ہوا) اور خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے اوس انسان کا قدم بڑھتا ہو ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑھتا ہے خدا تعالیٰ کی خاص رحمتیں ہر ایک کے ساتھ نہین ہوتین اور اسی لئے جنپر یہ ہوتی ہین ان کے لئے وہ نشان بولی جاتی ہین (اس کی نظیر دیکھلو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنون نے کیا کیا کوششین آپکی ناکامیابی کے واسطے کین مگر ایک پیش نگئی حتیٰ کہ قتل کے منصوبے کئے مگر آخر ناکامیاب ہی ہوئے' خدا تعالیٰ یہ تجویز پیش کرتا ہے (اس خاص رحمت کے حصول کیواسطے جو اخلاق وغیرہ حاصل کئے جاوین تو) ان امرون کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جاوے نہ کہ ہمارے سامنے اپنے دلون مین خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھین اور اس کے لئے نماز سے بڑھکر اور کوئی شے نہین ہے کیونکہ روزہ تو ایک سال کے بعد آتے ہین اور زکوۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچون وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نکرین اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ مین ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہون کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے اسی حالت مین بلکہ اسی ساعت مین بلکہ اسی سیکنڈ مین - کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانون کے محتاج ہین اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرا یا ہی جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ مین ایک سمیع علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہون - اگر اسے مہر آجاوے تو ابھی دیدیوے بڑی تضرع سے دعا کرے نا امید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اگر اسطرح کرے تو (وہ راحت کو) جلدی دیکھ لیوےگا اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہونگے اور خود خدا بھی ملے گا تو یہ طریق ہے جس پر کاربند ہونا چاہیئے مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہین ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نکرے اور ناخلف ہو تو باپ کو اس کی پرواہ نہین ہوتی تو خدا کو کیون ہو

ایک صاحب نے عرض کی کہ بلعم باعور کی دعا کیون قبول ہوئی تھی فرمایا وہ ابتلا تھا دعا نہ تھی آخر وہ مارا ہی گیا دعا وہ ہوتی ہے جو کہ خدا کے پیارے کرتے ہین ورنہ یون تو خدا تعالیٰ ہندؤن کی بھی سنتا ہے اور بعض ان کی مرادین پوری ہو جاتی ہین مگر ان کا نام ابتلا ہے دعا نہین ہے - مثلاً اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دیگا اس کا وعدہ ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا کتے بلی بھی تو آخر پیٹ پالتے ہین اور کیڑون مکوڑون کو بھی رزق ملتا ہے مگر اصطفینا کا لفظ خاص موقعون کے لئے ہے یہانتک تقریر حضرت اقدس نے مبائعین کیواسطے کی جنمین سے ایک تو شیخ نور احمد پلیڈر اور دوسرے عابد علیشاہ صاحب بدوملی تھے -

اس کے بعد حضور انور نے پھر ابو سعید عرب صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپنے جو ثبوت مسیحیت کے دعوے کے بارے مین پوچھا تھا یہ بہت ضروری بات تھی اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیئے اگر آپ سے کوئی ان ممالک (ملک برہما) مین پوچھے کہ ہماری صداقت کا کیا ثبوت ہے تو مختصر طور پر یہی جواب دینا چاہیئے کہ وہی ثبوت ہے جو کہ موسیٰ اور عیسی علیہ السلام اور آنحضرت صلعم کے سچے ہونے کا ہے تمام انبیاء کی صداقت کے دو ہی ثبوت ہوتے ہین - اول کتب سابقین مین ان کا ذکر گو وہ استعارہ کے رنگ مین ضرور ہوتا ہے اور اس مین ایک پہلو ٹھوکر کا بھی ہوتا ہے - جیسے یہود کو دھوکا لگا ہے کہ آنحضرت کو تو بنی اسرائیل مین سے آنا چاہیئے تھا بنی اسمعیل مین سے کیون ہوئے اور پھر اسیطرح مسیح آگئے وہ تفتہ الیاس کی منتظر رہی ان معاملون مین ابتک جھگڑتے ہین اور یہ سب ان کی بکواس ہے اسیطرح ہمارا ذکر کتب سابقین مین ہے اگر کوئی ہم سے بھی اسیطرح بکواس سے جھگڑا کرے تو وہ انہی مین سے ہوگا - دوسرا ثبوت نشانات ہین جس سے بہت صفائی سے استنباط ہوتا ہے وہی ثبوت ہمارے ساتھ بھی ہے اور جس قاعدہ سے خدا تعالیٰ نے یہ نشانات دکھلائے ہین اگر اوسیطرح شمار کرین تو یہ ۳۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہو جاتے ہین کیونکہ یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق کی تحت مین آکر ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے اور ہر ایک ہدیہ اور نذر جو پیش ہوتی ہے ایک ایک نشان الگ الگ ہے مگر ہم نے صرف نشان ۱۵۰ نزول مسیح مین درج کئے ہین جنکے ہزارہا گواہ موجود ہین - پھر دیکھو کہ یہ کس وقت کی خبر ہے قرآن کی

نصوص۔ حدیث کی اخبار اور مکاشفات اور رویاء وغیرہ سب ہماری تائید مین ہے پھر اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے نشانات پھر زمانہ کی موجودہ ضرورت یہ سب ثبوت پیش کرنے کے قابل ہین

اس وقت خدا کا منشا ہے کہ لوگون کو غلطیون سے نکالے اور تقوے پر قائم کرے خدا تعالےٰ جس جس کو چاہیے گا بلاتا جاویگا یہ اس کی طرف سے ایک ضرورت ہے جو بلایا جاتا ہے اُسے فرشتے کھینچ کھینچ کر لئے آتے ہین +

۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا ادا کین جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ ایک شخص نے بیعت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد جو مجلس حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے آج باین وجہ نہ ہوئی کہ حضور کا منشا تھا کہ جو کتاب زیر تصنیف ہے وہ بہت جلد ختم ہو جاوے اور بوجہ علالت طبع سیر بھی ملتوی رہی۔

فجر کی نماز کے بعد آپنے وہ الہام اور وحی سنائے جو کہ البدر نمبر ۱۲ مین شائع ہو چکے ہین +

مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز شنبہ

آج کی ڈائری عصر سے عشا تک البدر صفحہ ۹۳ جلد ۱ پر شائع ہو چکی ہے فجر اور ظہر کی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا +

مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز یکشنبہ

فجر سے لیکر ظہر تک کے حالات البدر جلد ۱ صفحہ ۹۳ پر شائع ہو چکے ہین کتاب مواہب الرحمٰن کی تصنیف کے شغل کی کثرت اور علالت طبع کی وجہ سے حضرۃ اقدس نے ظہر و عصر کی نمازین باجماعت جمع کر کے ادا کین اور اسی وجہ سے آپ مغرب و عشاء کی نمازین شامل نہ ہو سکے +

مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی مجلس سوائے ظہر کے وقت کے نہ ہوئی

ظہر — اس وقت ایک شخص نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے مگر ایک عرصہ سے اس کی آبادی کی کوشش کرتا ہون لیکن کوئی کامیابی نہین ہوتی اس لئے اب ارادہ ہے کہ اسے خدا کے نام پر احمدیہ مشن کی خدمت مین وقف کر دون شاید اللہ تعالےٰ اس مین آبادی کر دیوے اور وہ دین کی راہ مین کام آوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کی نیت کا ثواب تو خدا تعالےٰ آپ کو دیگا لیکن آپ خود وہان جا کر آبادی کرین اور اخراجات کاشت وغیرہ نکالکر پھر جو کچھ اس مین سے بچا کرے وہ اللہ کے نام پر اس سلسلہ مین دیا کرین۔

مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز سہ شنبہ

فجر — اس وقت حضرۃ اقدس نے نماز سے قبل تھوڑی دیر مجلس کی ایک صاحب بابو علی بخش صاحب نے بیعت کی تجدید کی۔

ابو سعید عرب صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ چونکہ جناب نے جمعرات کو روانہ ہونا ہے اور آدمی زیادہ ہونگے اس لئے ریلوے کے کمرون کو ریزرو کروا لینے سے آرام ہوگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہان یہ امر مناسب ہے تاکہ تکلیف نہ ہو۔ عرب صاحب نے تجویز کی کہ سیکنڈ کلاس کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ اگر کسی مقام پر کوئی اور احباب ملنے آوین یا ہمراہ بیٹھین تو وہ بیٹھ نہ سکینگے اور بعض وقت کوئی انگریز صاحب بھی آجاوین تو ان کو روکا نہین جاتا۔ اللہ اللہ خدا کے برگزیدون کو دنیاوی کاروبار سے کس قدر بے خبری ہوتی ہے فرمایا ہم تو اس گاڑی مین بیٹھینگے جس مین پاخانہ ہو۔ عرب صاحب نے کہا کہ حضور سیکنڈ کلاس مین بھی جائے ضرور ہوتا ہے اور چونکہ آپ بڑے آدمی ہین اور ایک فرقہ کے لیڈر ہین جناب کو ضرور فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس مین بیٹھنا چاہیئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ جانے دو ہمین تو اوس پاخانہ والی گاڑی (انٹر میڈیٹ) مین بیٹھنے کی عادت ہے

خاکسار ایڈیٹر نے مولوی جمال الدین صاحب سید والہ کی طرف سے عرض کی کہ ایک حافظ نے ان کو بلا کر بہت ناجائز دھمکیان دی ہین اور کچھ آدمی جو بیعت مین داخل تھے ان کو بہکا کر بیعت سے توبہ کروائی ہے مولوی صاحب نے درخواست کی ہے کہ دعا کی جاوے کہ خدا ان کو نیچا دکھاوے

فرمایا کہ مرتد ہونا یہ بھی ایک سنت اللہ ہے موسیٰؑ کے وقت مین بھی مرتد ہوئے آنحضرت کے وقت بھی مرتد ہوئے اور عیسیٰؑ کے وقت کا تو ارتداد ہی عجیب تھا خدا کا وعدہ ہے کہ اگر ایک جائیگا تو وہ اس کے بدلے مین ایک جماعت دیدیگا +

چونکہ آج کل راتدن ایک عربی کتاب برائے تبلیغ زیر طبع ہے اور اس کے پروف وغیرہ دیکھنے ہوتے ہین صرف اس لئے کمال احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کہ فرقہ مولویون نے اب ہر ایک قسم کی بددیانتی غلط بیانی کو حضرت مرزا صاحب کے مقابلے مین جائز رکھا ہے۔ [illegible] کی صحت پر فرمایا کہ ان لوگون کو کیا علم ہے کہ ہم کسطرح...... راتون کو کام کر کر کے کتابین چھپواتے ہین اور پھر اگر پریس مین کی ذرا سی غلطی رہ جاوے تو ان لوگون کو اعتراض کا موقع ملجاتا ہے حالانکہ خود محمد حسین نے میرے سامنے ایک دفعہ اشاعت السنہ کی بیہودگی پر اعتراف کیا کہ ایسی غلطیان ہو جاتی ہین۔ لیکن اب ان لوگون کی حالت مسخ شدہ ہے کہان سے کہان تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

ظہر و عصر — دونون نمازین بوجہ علالت طبع و کثرت کار جمع کیگئین۔ اور قبل از نماز حضرت اقدس نے سید فضل شاہ صاحب کو یہ کہا کہ آپکا کمرہ بہت تاریک رہتا ہے اور اس مین نم بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے آج کل وبائی دن ہین رعایت اسباب کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہان آگ وغیرہ جلا کر مکان گرم کر لیا کرین

مغرب — اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کتاب زیر طبع کی نسبت فرمایا کہ امید ہے کہ یہ معجزہ کسطرح پھرے گی۔ اور دلون مین داخل ہوگی اول اور آخر کے سب مسائل اس مین آگئے ہین خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہو جاتا ہے کہ لغات جو دل مین آتے ہین۔ پھر ان کو کتب لغت مین دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے جب محمد علی صاحب لکھتے ہونگے تو ان کا بھی ایسا ہی حال ہوگا کیونکہ وہ بھی ہماری تائید مین ہی ہے۔ رات آدھی رات جب تک مضمون ختم نہ ہولے جاگتا رہون گا اس واسطے حضرت اقدس نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عشا — کوئی بات قابل ذکر نہین ہوئی اور نماز ادا کر کے حضرت اقدس دولت سرا مین تشریف لے گئے +

درثمین — حضرت احمد مرسل یزدانی کی کل تصنیفات اردو فارسی نظمون کا مجموعہ قیمت ۵ر

درس قرآن مجید

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اولٓئک علٰی ھدًی من ربھم و اولٓئک ھم المفلحون

یہی لوگ (جنکا اوپر ذکر ہوا) اپنے رب سے ہدایت پر ہین اور یہی وہ لوگ ہین جو مظفر و منصور ہونگے۔

اس سے سابقہ آیات مین متقی کی تعریف اور معنے بیان کرکے اب اللہ تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے بتلا دیا کہ متقیون کے لئے اس کتاب سے ہدایت پر ہونے کے یہ معنے ہین کہ جب انسان ایمان بالغیب رکھکر اور حقوق الٰہی اور حقوق العباد کو کماحقہ ادا کرکے اور خدا تعالےٰ کے کلیم ہونے پر ایمان لاکر اپنے اعمال کے نتائج اور ثمرات پر کامل یقین رکھتا ہے تو ہر ایک حجاب دور ہوکر اس کو کامیابی نصیب ہوتی ہے اور متقی کے ہدایت پر ہونے کی یہ ایک دلیل بیان فرمائی ہے کہ اگر وہ کامیاب ہو جاوین تو پھر ان کی کامیابی ان کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے۔ دعوی کرکے دشمن پر ایک خاص غلبہ پانا ایک خاص نشان صداقت کا ہوتا ہے آنحضرت اور آپ کی جماعت کو دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کس قدر احسان ہے اور کیسا شکر کا مقام ہے کہ ہم لوگون کو اب ان باتون کو سماعی طور پر ہی نہین ماننا پڑتا ہے بلکہ خدا کے کرم سے ایک علی ھدًی اور مفلح وجود ہمارے زمانہ مین موجود ہے اور قریبا بیس سال سے جو کامیابی وہ دشمنون پر حاصل کر رہا ہے وہ اس کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے اور یہی وہ منہاج نبوت ہے جسکو وہ دکھلاتا ہے اور بدبخت نادان دشمن نہین دیکھتے۔

(اگر ہمارے ناظرین اس وقت اپنے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کو مدنظر رکھکر پھر قرآن کا مطالعہ کرین تو ایک ایک آیت کی زندہ نظیر اور چشمدید مشاہدہ ان کو اس زمانہ مین نظر آجاویگا اور معلوم ہوگا کہ قرآن کی ایک ایک آیت نازل ہو رہی ہے +)

کامیابی یعنی امن آرام اور سکھ کی زندگی کے اسباب اور اس کے اصول اس مین اللہ تعالےٰ نے بیان فرماکر آگے مغضوب علیہم گروہ کے حالات بیان کئے ہین

ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون + بیشک وہ لوگ جنہون نے انکار کیا اور تیرے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا وہ مومن نہ بنینگے

کفروا - یعنی اپنے اختیار سے کفر کیا - کفر کے معنے انکار - حق کو چھپانا - ڈھانک دینا - اور یہ سب باتین انسانی اختیار مین ہین جسطرح سے دوائین خواص اور تاثیرات ہین کہ جو انکو استعمال کرتا ہے وہ انپر ضرور موثر ہوتی ہے اسیطرح سے انسانی اعمال کی بھی تاثیرات ہین وہ اثر کرتا ہے اور وہ اثر اوس کی ایمانی حالت مین ایک کیفیت پیدا کرتا ہے اور جسطرح سے کہ ایک طبیب اغذیہ اور ادویہ کے خواص سے واقف انسانون کو مفید اور مضر اشیا کا علم بتلاتا ہے اور جو اس کی بتلائی ہوئی بات پر یقین کرکے عمل کرتے ہین وہ سکھ اور امن رہتے ہین اور جو نہین عمل کرتے بلکہ اوس کے علم کو غیر ضروری خیال کرکے اپنی ضد اور ہٹ پر رہتے ہین وہ دکھ مین گرتے ہین اسیطرح انبیا کو انسانی اعمال اور افعال اور اقوال کے خواص کا علم ہوتا ہے وہ ایسے وقت مین آتے ہین جبکہ انسان بستر بیماری پر ہوتے ہین یعنی ایک معالج کے حکم مین انکے پاس آتے ہین جو لوگ اس کی باتون کا انکار کرتے ہین اور جن مضر باتون سے وہ روکتا ہے اس سے نہین رکتے بلکہ اس کی ضرورت کو ہی محسوس نہین کرتے وہ ضرور دکھ پاتے ہین۔ یہی بلا اب اس زمانہ مین بھی لوگون کو لاحق حال ہے کہ ایک نذیر کے وجود اور عدم وجود کو برابر خیال کر رہے ہین اس آیت مین خدا تعالےٰ نے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ انہون نے ایمان بالغیب سے کام نہ لیا اور کفر کیا اور آخرت یعنی نتائج اعمال پر جو یقین چاہیئے تھا اس کے نہ ہونے سے ایک مامور کے ڈرانے اور نہ ڈرانے کو برابر جانا یعنی اس کی ضرورت نہ سمجھی نتیجہ اس سے یہ نکلا کہ جب خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کی قدر نہین کی جاتی اور ایک شے کے ہونے اور نہ ہونے کو یکسان سمجھا جاتا ہے تو وہ ایمان جسپر بڑے بڑے علوم حقہ کا مدار ہوتا ہے اسے نصیب نہین ہونا چاہیئے کہ اس سے پیشتر کسی حصہ درس قرآن مین ذکر ہوا ہے کہ اگر ایک شخص استاد کے بتلانے پر الف کو الف اور ب کو ب نہ مانے تو پھر وہ تحصیل علوم سے محروم رہیگا اسیطرح جب ایک شخص عربی یا انگریزی زبان کے سیکھنے اور نہ سیکھنے کو برابر خیال کرے تو وہ ان دونون زبانون سے کیا فائدہ حاصل کریگا - کچھ بھی نہین اسیطرح سے جو لوگ خدا کے مامورون پر ایمان نہین لاتے اور ان کی ہدایتون پر عمل درآمد نہین کرتے وہ دولت ایمان سے بے نصیب رہتے ہین - ایمان اس وقت نصیب ہوتا ہے جبکہ انذار کو ترجیح دیوے اور یہ بھی انسان کا اختیاری امر ہے کیونکہ ایمان لانے اور کفر کرنے مین خدا نے کسی کو مجبور نہین کیا بلکہ فرمایا انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرًا واما کفورًا - یعنی ہم نے اوسے راستہ دکھا دیا ہے - اب وہ خواہ شاکر ہو خواہ کافر بلکہ ایک دوسری جگہ فرمایا ہے ولو شاء اللہ لجعل الناس علٰی ھدًی یعنی خدا نے اگر جبر کرنا ہوتا تو ہدایت کے واسطے کرتا کہ سب کے سب مومن ہو جاتے +

انہ لعلم للساعۃ پ ۲۵ ع ۱۱

حضرت حکیم نور الدین صاحب کے آگے اکثر احمدی بھائی بعض مولویون کی طرف سے یہ سوال پیش کیا کرتے ہین چونکہ ابن مریم قیامت کی نشانی ہین یا علامت اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہین اور قریب قیامت آوینگے اس کا جواب جو حکیم صاحب دیا کرتے ہین اسے فائدہ عام کی خاطر یہان درج کرتے ہین

اول - یہان لفظ علم کا بہ عین مکسور ہے جس کے معنے یہ لوگ علامت یا نشانی کہتے ہین حالانکہ وہ لفظ جس کے معنے علامت یا نشانی ہے عَلم بہ عین مفتوح ہے سو اول تو ان کی خاطر لغت کو محرف و مبدل کیا جاوے تو ان کے معنے تسلیم کئے جاوین

دوم - یہان لفظ ساعت کا ہے جس کے معنے قیامت کے کئے جاتے ہین حالانکہ یہ لفظ عذاب اور گھڑی یعنی وقت کے معنون پر آتا ہے اور قیامت صغرا یعنی ایک قوم کی موت یا تباہی پر بھی استعمال ہوتا ہے کوئی خصوصیت اسے قیامت کبرا سے نہین اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ انہ کی ضمیر ابن مریم کیطرف ہو تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ابن مریم کے ذریعہ اوس عذاب کی گھڑی کا علم حاصل ہوتا ہے جو کہ یہودیون پر آتا ہے۔ چنانچہ ابن مریم کے بعد یہودی طیطوس رومی کے ہاتھون سخت تباہ و برباد ہوئے

سوم - یہان ابن مریم کو ساعت کا علم کہا گیا ہے اور اسی سورۃ کے اگلے رکوع ۱۳ مین لکھا ہے عندہ علم الساعۃ والیہ ترجعون یعنی ساعت کا علم خدا کے پاس ہے اور تم نے اسی کے پاس جانا ہے تو جب ساعت کا علم خدا کے پاس ہوا تو جو شے ساعت کا علم ہوگی وہ خدا کے پاس ہوگی پس اگر ابن مریم ساعت کا علم ہے تو اسے خدا کے پاس ہونا چاہیئے مگر کسطرح جیسے کہ ہم نے بھی خدا کے پاس ہونا ہے اسیطرح دیکھو یہان بھی لفظ ترجعون کا ہے اور ہماری نسبت بھی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون تو گویا جیسے ہم نے خدا کے پاس جانا ہے ویسے ہی مسیح بھی خدا کے پاس ہین اور اس سے وفات ثابت ہوئی۔

چہارم اس سورت مین جیسے انہ یہان آیا ہے ویسے ہی اور جگہ بھی آیا ہے اور وہان اکثر جگہ قرآن شریف مراد ہے تو یہ معنے ہوئے کہ قرآن شریف قیامت کی بات کا خوب علم بتاتا ہے اور یہ بالکل سچ ہے۔

تازہ حالات

۵ فروری کی ڈائری سے ایک حصہ

آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کی شرک بدعت اور خرابیان پیدا ہو گئی ہین بیعت کے وقت جو اقرار کیا گیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا یہ اقرار خدا کے ساتھ اقرار ہے اب چاہیے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہو ورنہ سمجھو کہ بیعت نہین کی اور اگر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ دین دنیا مین برکت دیگا۔ اپنے اللہ کے منشاء کے موافق پوری پوری تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لیگا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کریگا۔ دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے جب تک سیری اسکے موافق پوری مقدار نہ کھاوے تو اس کی بھوک نہین جاتی اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھا لیوے تو کیا وہ بھوک سے نجات پائیگا ہرگز نہین اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق مین ڈالے تو وہ قطرہ اُسے ہرگز بچا نہ سکے گا بلکہ باوجود اس قطرے کے وہ مریگا حفظ جان کے واسطے وہ قدر محتاط جس سے زندہ رہسکتا ہے۔ جب تک نہ کھاوے اور نہ پیوے نہین بچ سکتا۔ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے جب تک اوس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو نہین بچ سکتا - دینداری تقویٰ ہے۔ خدا کے احکام کی اطاعت کو اوس حد تک کرنا چاہیئے جیسے روٹی اور پانی کو اوس حد تک کھاتے اور پیتے ہین جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے+

خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کی بعض باتون کو نہ ماننا اس کی سب باتون کو ہی چھوڑ دینا ہوتا ہے اگر ایک حصہ شیطان کا ہو اور ایک خدا کا تو خدا کہتا ہے کہ سب ہی شیطان کا ہے اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہین کرتا۔ یہ سلسلہ اوس کا اوسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہی مگر آخر زندگی بھی اسی مین ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکالکر باہر پھینکدیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہی اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہونچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ مین ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی۔

جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہو بیعت کچھ چیز نہین ہے جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتین لسان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نکرو تو وہ خوش نہ ہوگا اسی طرح معاملہ خدا کا ہے وہ سب غیرتمندون سے زیادہ غیرتمند ہے کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو - پھر ادھر اس کے دشمنون کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے انسان کو چاہیے کہ اس مرحلہ مین زید و بکر کی پرواہ نکرے مرتے دم تک اوس پر قائم رہو

بدی کی دو قسمین ہین ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت مین کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اوس کے بندون پر شفقت نہ کرنی اون کے حقوق ادا نکرنے۔ اب چاہیئے کہ دونون قسمون ...... کی خرابی نکرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت مین کیا ہے اوس پر قائم رہو خدا کے بندون کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اوس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتون اور مشرکانہ مجلسون سے بچو۔ پانچون وقت نماز کو قائم رکھو غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹالدو بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض۔ حسد سے پاک کرو۔ یہ باتین ہین جو خدا تم سے چاہتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو جب تک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہین چاہتا نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے۔ دو عمل ضرور خیال رکھو **ایک دعا دوسرے ہم سے ملتے رہنا تاکہ** تعلق بڑہے اور ہماری دعا کا اثر ہو۔

ابتلاء سے کوئی خالی نہین رہتا جب سے یہ سلسلہ انبیاء اور رسل کا چلا آرہا ہے جس نے حق کو قبول کیا ہے اوس کی ضرور آزمائش ہوتی ہے اسیطرح یہ جماعت بھی خالی نہ رہے گی گرد و نواح کے مولوی کوشش کرینگے کہ تم اس راہ سے ہٹ جاؤ تم کو کفر کے فتوے دیوینگے لیکن یہ سب کچھ پہلے ہی سے اسیطرح ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے جوانمردی سے اس کا مقابلہ کرو۔

پھر بیعت کنندگان نے منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کو پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان لوگون کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو۔ اکیلے پڑھ لو جو ایک ہوگا وہ جلد دیکھیگا کہ ایک اور اس کے ساتھ ہو گیا ہے ثابت قدمی دکھاؤ ثابت قدمی مین ایک کشش ہوتی ہے اگر کوئی جماعت کا ہو* جو ہمین زبان سے برا نہین کہتا وہ عملی طور سے کہتا ہے کہ حق کو قبول نہین کرتا ہان ہر ایک کو سمجھاتے رہو خدا کسی نہ کسی کو ضرور کھینچ لیویگا۔ جو شخص نیک نظر آوے سلام وعلیک اس سے رکھو لیکن اگر وہ شرارت کرے تو پھر یہ بھی ترک کردو (نماز باجماعت مین ایک دوسرے انسان کیساتھ چند منٹ کا تعلق ہوتا ہے جو فوراً مسجد کے باہر آتے ہی ٹوٹ جاتا ہے خدا کا مامور اس کو پسند نہین کرتا تعجب ہے ان لوگون پر جو بیعت کے بعد اپنی دامادی مین ایسون کو دیتے ہین جنکا تعلق اول تو دین دوسرے اس سلسلہ سے بالکل نہین (ایڈیٹر)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپ خبرین اور غیر ممالک مین اس سلسلہ کا اثر

ہمارے ناظرین کو اس بات کا علم ہوگا کہ شاید تین ماہ کا عرصہ گذرا کہ حضرت امام حجۃ اللہ علی الارض کیطرف سے ایک رسالہ انگریزی مضمون بعنوان "اہل اسلام کی تباہی کی نسبت ڈاکٹر ڈوئی کی ایک پیشگوئی کا جواب" بلاد امریکہ و یورپ مین شائع ہوا تھا جس مین حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسٹر ڈوئی کو لکھا تھا کہ بجائے اس کے کہ آپ تمام اہل اسلام کو تباہی کی دہمکی دیوین میرے مقابلہ پر آوین اور اپنی صداقت کا ثبوت اس طرح سے دیوین کہ جو ہم مین سے کاذب ہے وہ پہلے مرجاوے - نیز اس مین مسیح ع کی قبر کا نقشہ اور اپنی تصویر بھی دی تھی اور لکھا تھا کہ مسٹر ڈوئی تو عیسیٰ ع کو تمام دنیا کا خدا مانتا ہے حالانکہ مین اوسے پیغمبر اور ایک عاجز انسان مانتا ہون۔ اگر ڈوئی کو مسیح کی الوہیت کا یقین ہے تو مجوزہ دعا مباہلہ کو ایک ہزار اشخاص کے دستخط کے ساتھ شائع کردے جب میرے پاس وہ اشتہار پہونچیگا تو اسیطرح ایک ہزار اشخاص کی دستخط کے ساتھ مین بھی دعائے مباہلہ شائع کردونگا اور حق واضح ہوجاویگا

اس رسالہ کی اشاعت پر آسٹریلیا سے بلبرن کا ایک اخبار لیسر بیٹر ذیل کے ریمارک دیتا ہے۔

مسٹر ڈوئی اس قابل نہین ہے کہ مصنف رسالہ کا مقابلہ کرسکے - مسیح علیہ السلام کی قبر کے واقعہ سے بہت دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے لکہتا ہے کہ اس سے پیشتر ہمکو علم نہ تھا کہ مسیح ہندوستان مین آیا اور وہان فوت ہوا۔ لیکن اس بات کو تسلیم کرنیسے کہ مسیح مردہ سے زندہ ہوکر آسمان پر گیا حالانکہ آسمان کا وجود ثابت نہین اس کے کشمیر مین دفن ہونے کا واقعہ بہت قابل تسلیم ہے اور ہمین امید ہے کہ یہ قبر ایسی ہی اصلی اور تحقیق شدہ ہوگی جیسی کہ ملپٹائن مین ہوسکتی تھی اور جسطرح سے عیسائی لوگ ان باتون کو ثابت کرسکتے ہین جو کہ وہ مسیح کی نسبت اقرار کرتے ہین اسی طرح

---

* تو نماز اکیلے پڑہو مگر جو اس سلسلہ مین نہین اس کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو ہرگز نہ پڑہو+

مصنف رسالہ بھی تواریخی اور منطقی طریق سے مسیح کے اس انجام کو ثابت کرسکتا ہے جس کا اس نے اظہار کیا ہے اور تعجب سے بڑھکر خوشی یہ ہے کہ یہ گستاخ اور چنڈال پادری جن انجیلوں کی ہندوستان میں اشاعت کر رہے ہیں حالانکہ خود ان کا ان پر ایمان نہیں ہے ہندو اور مسلمان بڑے جوش کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اگرچہ ہمارا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے تاہم ہماری تجری آرزو ہے کہ مصنف رسالہ کو عیسائیوں کے مقابلے کامیابی اور فتح ہو کیونکہ اس عیسویت سے بڑھکر کوئی دوسرا مذہب جھوٹا اور برائیوں اور آفتوں سے بھرا ہوا نہیں ہوسکتا

اسیطرح حضرۃ اقدس نے مسٹر گیٹ مدعی مسیح انگلینڈ کیطرف ایک اشتہار مباہلہ کے رنگ میں روانہ کیا تھا جس کی اشاعت ہندوستان سے باہر صرف یورپ اور امریکہ کے بلاد کے لئے تھی اوس پر ولایتی اخبار ٹرتھ (ٹرتھ) لکھتا ہے کہ مسٹر پگٹ کا ایک سخت حریف ہندوستان میں ہے اسکا سرکلر ہمارے پاس پہنچا ہے - اسکے مصنف میرزا غلام احمد صاحب ایک عظیم الشان خاص عام کو دیتے ہیں اور چونکہ اون کے نام کے ساتھ اور بھی چند ایک نام ملے ہوئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچے مسیح ہیں جو کہ عیسیٰ ان کی روحانیت اور صفات لیکر آئے ہیں ایک لاکھ سے زیادہ ان کے پیرو ہیں اور ان کی ثقاہت کی بنیاد نشانوں اور خارق عادت پر ہے وہ بڑی سختی سے مسٹر پگٹ کو ان کی مقدر تعذیب کی اطلاع دیتے ہیں میرزا غلام احمد صاحب نے اپنی زندگی میں مسٹر پگٹ کی موت کو اپنی صداقت کا معیار ٹھہرایا ہے جس کا ظہور دعا کے ذریعے سے ہوتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اگر مسٹر پگٹ سے میں پیشتر مر جاؤں تو میں نہ خدا کی طرف سے اور نہ سچا مسیح ہوں - ہماری رائے میں ..... بیشک یہ ایک عمدہ مقابلہ ہے دو مدعیان مسیحیت کا جھگڑا بھی موت کی دعا سے فیصلہ ہو جانا ایک قابل تعریف مجاہدہ ہے اور فریقین سے جس پر دعا کا اثر بذریعہ موت کے ہوگا وہ یقیناً بآسانی تسلیم ہوگا -

ایک پادری کی کرتوت

اخبار ہیرالڈ کے حوالہ سے لبرلیٹر اسٹریلیا بلدن سے لکھتا ہے کہ پولیس کورٹ میں ایک پادری ریورنڈ آرتھر چارج کٹس پر یہ مقدمہ دائر ہے کہ اس نے ایک ۱۲ سالہ لڑکی کانسٹنس رائٹ سے ایک ناجائز اور قابل شرم معاملہ کیا لڑکی اور پادری اور ایک لڑکا باغ میں پھر رہے تھے کہ پادری نے اوس لڑکے کو بہانہ سے کھسکا دیا اور جب لڑکا درختوں کے نیچے تھا تو پادری صاحب نے اس لڑکی کے لباس کے اندر اپنے ہاتھ داخل کئے لڑکا دور سے دیکھ رہا تھا اتنے میں وہ کہ تو پادری صاحب اس سے معافی چاہتے ہوئے کہ میں جو نگیا لڑکی نے اپنی ماں سے آکر شکایت کی اور اس کے باپ نے اوس پادری کو اکیلا لیکر اور شہادتوں کے روبرو بلاکر پوچھا پادری نے اقرار کیا اس کے اقرار پر اوس پر نالش کردی گئی - اب پادری صاحب ضمانت پر رہا ہیں ۵

پادری صاحب نے کیوں معافی مانگی کہنا تھا کہ مسیح گناہ کا کفارہ ہو چکا پڑھکر +

منظوم الکلام الفصیح فی تعلیم المسیح

کشتی نوح سے ماخوذ

ڈرائے نہ کچھ تم کو لعنت کی ظلمت	حقیقت میں اس کی نہیں کچھ حقیقت
نہ پیدا ہو کچھ بیکلی دل کی کل میں	ہوا دیکھ اڑ جائیگی پل کی پل میں
مگر لعنت آسمانی بلا ہے	تباہی میں پھر اس میں جو مبتلا ہے
ریاکاریوں کو سپرت بناؤ	اس طرح تم اپنی درگت بناؤ
یہ دھوکے کی ٹٹی پہ رکھی رہیگی	خدا کی یہ لعنت کی لائین میں گی
وہ قادر خدا جو خدا ہے تمہارا	چھپی اور کھلی اوس پہ ہے آشکارا
نظر اس کی پاتال تک دیکھتی ہے	ہر اک بال کی کھال تک دیکھتی ہے
جو ہو تم سے تو سچے دل ہو جاؤ سیدھے	نکھر جاؤ کچھ ہو جو میلے کچیلے
اگر تم ہو کھوٹے کھرے ہو کے آؤ	گناہوں کی سب میل کچیل دھو کر تو
خدا بھی اگر تم میں کچھ تیرگی ہے	تو سمجھیں دل میں بڑی تیرگی ہے
اگر تم میں کچھ سمجھ کچھ بھی تا ہے	دعاؤں میں تم جو جواب دیا ہے
جو ہو خود پسندی سے تن تن کے چلنے	بڑے میں خودنمائی سے تن تن کے چلتے
اگر کسی سے تم جو تقصیر ہو وہ	تو دل سے خدا کا شرف پاؤ کیونکر
کہیں چھپا تو ملین دیکھو کہا ہو	[illegible]
خدا چاہتا ہے کہ تم تی بدل دو	تم کہہ بلائے سمجھے ہو سبب اگل دو
کہا بھی چاہتا ہے کمر کر کے کھاد دو	بہ نالہ و دستی کے جھگڑے مٹا دو
جو اس خاک فانی پہ پھیر پڑے پانی	ملیگی تمہیں اک نئی زندگانی
تم آپس میں غیر شکر ہو کے بیٹھو	دلوں کی کدورت کو تم دھو کے بیٹھو
مگر وعدول سے گناہ سے بر اور	بہر حال بہ جنگ سے عفو بہتر
جو بھائی سے رشتہ نہیں جوڑتا ہے	سے گا وہ پیوند کو توڑتا ہے
وہ ایسے کا دشمن شرارت پہ ہوگا	وہ گا تو خطاوں کی مرزندگی کا
کسی سے ذرا میل دل میں نہ لاؤ	ہر اک سے برا نفس کو ہوں دکھاؤ
تذلل میں اور درگذر میں مرا ہو	پھر سا نفس کو کچھ کیا ہے
اگر جھوٹے بنکر تذلل دکھاؤ	[illegible]
اٹھو تو بھی نفس کی جلد توڑ دو	غرور اور تکبر کی عادت کو چھوڑ دو
پکڑ نفس سرکش کی گردن مروڑ دو	اسی زور کے دینے دشمن تم جو پچھوڑ دو
کہ جس تنگ در میں گھسی ہوا لائے	کہاں اس میں اک فربہ انسان جائے
بڑا ہی وہ بدبخت ہو جو نہ جانے	کہ یہ اوس خدا کے ہیں سب کار خانے

(باقی آئندہ)

مبائعین کے نام

نام	نام
سید زین العابدین صاحب	مسماۃ خورشید بی زوجہ رحمت اللہ صاحب
سید عظمت اللہ برادر قاضی	رحمت اللہ صاحب مشائخ
سید ضیاء الدین صاحب	سید عبدالرزاق مشائخ سٹور
سید قاسم مشائخ	سید محمد مشائخ
سید عبدالرزاق برادر قاضی	میاں محمد فرزند عبدالرزاق صاحب
سید عبدالہادی برادر قاضی	بسم اللہ صاحب فرزند سید احمد صاحب
سید حسین برادر قاضی	بابا میاں صاحب
سید عبدالغنی برادر قاضی	سید مرتضیٰ حسین قاضی
سید رضوان الدین برادر قاضی	جعفر حسین برادر قاضی
سید دائم برادر قاضی	اکبر حسین - عنایت احمد و
سید معین الدین صاحب	منظور احمد و بشیر احمد و
سید شاہ علی صاحب	عبدالسلام و سید سراج الدین
سید نظام الدین صاحب	امیر بی بی زوجہ سید ”
سید ریاض الدین صاحب	راحت بی بی بنت سید فخرالدین
سید برہان الدین صاحب	سید فخرالدین صاحب ولد
سید حینو صاحب	اسحاق الدین و مسماۃ حفظ بی بی
سید بسم اللہ صاحب	مسماۃ محبوب بی زوجہ سید
سید عبداللطیف مشائخ	ضیاء الدین صاحب
سید عبدالغنی قاضی	حشمت بی زوجہ ماما میاں
سید نورالدین صاحب	امین بی و امیر بی بنت سید
سید سراج الدین برادر قاضی	یوسف صاحب مشائخ
سید رکن الدین صاحب	مسماۃ صاحب بی زوجہ سید حسین
سید جلال الدین صاحب	مسماۃ بی بی زوجہ وزیر صاحب
سید امین الدین صاحب	سالو بی بی دختر جان بی بی
سید عباس علی صاحب	بنت منیر الدین صاحب
محمد امام الدین صاحب	مسماۃ محبوب بی -
مسماۃ نذیر بی زوجہ زین العابدین	عائشہ بی - خورشید بی - سرو بی -
ظہور الدین صاحب	بیان - امتیاز بی - جوہر بی
ابوالفیض صاحب	زہرہ بی و وزیر بی - بابجا بی
مسماۃ احمدی بی	زوجہ شاہ علی صاحب مرحوم
مسماۃ کلثوم بی بی	
مسماۃ امام بی بی	
مسماۃ خورشید بی بی زوجہ سید	
ابراہیم مشائخ و بارود	
سید یوسف اللہ صاحب ”	

یہ ان مبائعین کے نام ہیں جن کا ذکر ہم نے ٹائیٹل پیج پر کیا ہے ان تمام صاحبان نے طاعون سے خوف زدہ ہوکر حضرت احمد مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ پر ایمان لائے اور اس الہٰی سلسلہ میں داخل ہوئے + ان کا پتہ یہ ہے - قصبہ عثمان آباد - ملک نظام

ہر ایک بیعت کنندہ پر واجب ہے کہ حسب توفیق لنگر خانے کا چندہ روانہ کرے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اس کا نام بیعت سے خارج ہوگا -

---

وفات - حضرت اقدس کے ایک قدیمی اور مخلص خادم میاں فصیح الدین صاحب ساکن کوٹلہ فقیر متصل جہلم بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ ہر ایک مقام کی جماعت کو چاہئے کہ ان کے لئے نماز جنازہ پڑھ کر دعا کریں +

مطبع الصدیق قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی صابر احمدی کے اہتمام سے چھپا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۸ ۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر مینیجر

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۵ | قادیان دار الامان ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

البدر جس نیک نیتی اور دیانت داری سے اپنی خدمات کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ ناظرین پر ظاہر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ بہت تازہ حالات اور خبریں احمدیہ سلسلہ کی ادن تک پہنچائی جاویں اسی لئے مضامین کی مختلف تقسیم کرنی پڑتی ہے ہاں یہ شکایت ضرور ہے کہ اخبار وقت پر نہیں نکلتا سو اس کی اصل وجہ البدر کی عدد اشاعت ہے اسمین منافع کی اس قدر گنجائش ہرگز نہیں کہ اس کی موجودہ خریداری جو کہ قریباً ۳۰۰ کے قریب ہے اس وقت تاخیر وقتی کو رفع کر سکے اور کسی کو اس پر یقین نہیں ہے تو خود حساب کر کے دیکھ لیوین ابھی تک ہم ہر ایک قسم کے ستعار لیکر ناظرین کی خدمت کر رہے ہین اور اسی لئے دیر ہوتی ہے +

ایسے اخبار چونکہ قومی خادم ہوتے ہین اسلئے ان کے اجراء اور استحکام کے لئے جب تک قوم کے روساء اور امراء متوجہ نہ ہوں تب تک اس خدمت کے بجا لانیوالے مثل اوس سپاہی کے ہوتے ہین کہ جو فن سپاہگری سے تو واقف ہے مگر ہتیار پاس نہ ہونیکی وجہ سے اپنی خدمات سے ملک کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔ مثلاً ایڈیٹر کا فرض ہے کہ حالات کے قلم بند کر دینے مین کوتاہی نہ کرے وہ تو ایڈیٹر کر لیگا مگر جو ضروریات کہ مطبع وغیرہ اور کاتب اور دیگر کارکنون کی روپیہ کے ذریعے چلتی ہین وہ اس کے مضامین کے قلمبند کرنے سے پوری نہ ہوں گی ۔ اس لئے احمدی قوم کے جوشیلے ممبرون کا فرض ہے کہ اگر وہ اس اخبار کو قوم کے لئے مفید خیال کرتے ہین تو ہر جگہ کمیٹیان کرین اور اس کے وسائل اشاعت پر غور کرین تاکہ یہ قومی خادم اپنی خدمات کی بجا آوری مین چستی سے کام کر سکے ۔ اور پھر خصوصاً البدر جس نے اپنی جماعت کے طبقہ مساکین و غربا کی ضرورتون کو مد نظر رکھکر اپنا ظہور کیا ہے اوران کی ضرورتون کو اپنی ذاتی منفعت کے پہلو پر مقدم کر کے اس کی قیمت قلیل رکھی ہے ۔

جب تک اس کی اشاعت ایک ہزار سے زیادہ اپنے خریدار حلقہ مین پیدا ہوگی جو کہ جیسے اخبار بمبئی مین دلیر ہوں ویسے ہی نیمنون کے پیشگی ادا کرنے مین تب تک یہ نقص تاخیر وقتی کا ہرگز رفع نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہو تو اپنی جماعت کے ذی استطاعت احباب کو یہ کمیٹیان اس طرف توجہ دلاوین کہ وہ اس کی سرپرستی کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں اور ہم جو تکالیف مطبع اور اس کی ضروریات کی ہمین لاحق ہین ادنمین ہمارا ہاتھ بٹا دین ؛

ہماری جماعت ایسی وسیع حوصلہ اور فراخ دل احباب سے ہرگز خالی نہین ہے کہ جب ان کو ایک قومی ضرورت محسوس کرائی جاوے تو وہ اس کے لئے تدارک نہ کرین بلکہ مردتو درکنار عورتین بھی ان ضرورتون کو محسوس کرتی ہین مگر جہان تک میرا خیال ہے ابھی تک البدر کے خیر خواہون نے ایسے احباب تک اس کی ضرورتون کو نہین پہونچایا ورنہ یہ بات بڑی محال تھی کہ ان کو علم ہوتا اور وہ ہمارے ساتھ اس قومی خدمت مین حصہ نہ لیتے بہر حال اگر آج تک ایسی کوششون سے کام نہین لیا گیا تو اب البدر کے سرپرستون کو لازم ہے کہ کمر ہمت کو چست باندھکر اس کی طرف احباب کو توجہ دلاوین ورنہ کم از کم اتنا تو کرین کہ جب تک اس کی خریداری ایک ہزار سے زیادہ

ہر ایک خریدار [illegible] اور خط و کتابت میں اپنا نمبر ضرور لکھا کریں +

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور ایک دو اصحاب نے اپنی تصنیفات اس بک ایجنسی مین دیدی ہین اس لئے دیگر احمدی احباب صاحب تصنیف اور اپنی جماعت کے کتب فروشون کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے تاکہ کافی تعداد کے جمع ہونے پر وہ فہرست الگ ضمیمہ کی صورت مین شائع ہوا کرے ۔

ہماری جماعت کے احمدی ڈاکٹر اور طبیب بھی جو اشتہاری تجارت سے فائدہ اوٹھانا پسند کرتے ہین ہمارے ہاتھ سے ان کی نیت سے اس وقت متوجہ ہون کیونکہ اگر ایک صفحہ اشتہار کا ہم کتابون کو دیدیوین تو دوسرے صفحہ پر ان کے اشتہارات آسکتے ہین اور اسیطرح اجرت مین ایک راہ کفایت کی نکل سکتی ہے +

عجیب منجن

گل سرخ ۔ دانہ الائچی کلان ۔ کتھ ۔ پوست بادام سوختہ
۶ ماشہ ۶ ماشہ ۵ ماشہ تولہ
پھٹکری ۔ باریک پیسکر دانتون کو ملین ۔ گوشت خورا اور بہت
۳ ماشہ سے امراض مین مفید ہے +

طاعون کا مجرب علاج

سچی توبہ ۔ عاجزانہ دعا ۔ استغفار اور اعمال مین اصلاح ۔ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی بیعت کرین

۳ نہ ہونا خیر وقتی کی شکایت بخرمین +

مسلسل ڈائری

مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔

فجر حضرت اقدس نے تشریف لاکر فرمایا کہ مین کتاب تو ختم کرچکا ہون رات آدھی رات تک بیٹھا رہا نیت تو ساری رات کی تھی مگر کام جلدی ہی ہوگیا اس لئے سو رہا اس کا نام مواہب الرحمن رکھا ہے۔

ظہر ایک سقہ جوکہ...... حضرت اقدس کے ہان پانی بھر اکرتا تھا وہ ایک ناگہانی موت سے مرگیا اور اسی دن اس کی شادی تھی اس کی موت پر آپ نے فرمایا کہ مجھے خیال آیا کہ قتل خیبۃ و بدھیبۃ جو وحی ہوئی تھی وہ اسی کیطرف اشارہ ہے۔ ایک صاحب پولی خان ملازم اپو زئی سے آئے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے نیاز حاصل کی +

مغرب اس وقت نماز ادا کرنے کے بعد حضرۃ اقدس نے مجلس کی بابو شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر اور جناب محمد مقبول صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انھون نے حضرت سے نیاز حاصل کی کہ اس اثناء مین کتاب کے بہت سے پروف صحت کے واسطے آگئے اور حضور ان کو لیکر تشریف لیگئے

مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز پنجشنبہ

فجر خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر فرمایا کہ رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کاپیان اور پروف صحیح ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے وہ اس وقت تشریف نہین لا سکینگے یہ بھی ایک جہاد ہی تھا (رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہو جو خدا کے کام مین گذارے) ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے اونسے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو۔ کہا موت کا کوئی خوف نہین مگر یہ افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہین ہے۔ جب مین جہاد کیا کرتا تھا اگر اس وقت یہ موقع ہوتا تو کیا خوب تھا۔

فرمایا کہ میرے اعضاء تو بیشک تھکجاتے ہین مگر دل نہین تھکتا وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤ۔

بابو شاہدین صاحب نے ثناء اللہ کے آنے کا ذکر کیا فرمایا کہ آخر لعنت لیکر چلا گیا اور جو منصوبہ وہ گھڑکے لایا تھا اس مین اسے کامیابی نہ ہوئی۔ ہم نے اسکا ذکر اور جواب وغیرہ اس عربی کتاب مین کر دیا ہے اب جہلم سے واپس آکر بشرط فرصت اردو مین لکھین گے۔

ظہر کیوقت ظہر اور عصر کی نمازین جمع ہوئین بعدازان حضرت اقدس جہلم روانہ ہوئے +

مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ سے لیکر ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ تک

ان تاریخون کے حالات سفر نامہ جہلم البدر جلد ۲ نمبر ۱ اور ۲ مین شائع ہو چکے ہین ۱۹ جنوری کو چونکہ حضرت کی طبیعت بوجہ تکان سفر علیل تھی اور ریزش اور نزلہ کا بہت زور تھا اس لئے ظہر و عصر مغرب و عشا کی نمازین جمع کرکے ادا کی گئین +

مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز سہ شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور عصر اور قبل از عشا کچھ مجلس کی جس کے اذکار پیش خدمت ہین۔

عصر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کیسے تازہ تازہ نشان دکھلا رہا ہے ہم ابھی عدالت مین پیش بھی نہ ہوئے تھے اور نہ کسیکو معلوم تھا کہ انجام کیا ہوگا لیکن مواہب الرحمان مین لکھا ہوا تھا کہ کرم دین کا مقدمہ خارج ہو جاویگا اور وہ ۱۵ تاریخ سے ہی تقسیم ہو رہی تھی بلکہ بعض ہمارے دوستون نے کرم دین کو دکھلا بھی دیا کہ تمہارے مقدمہ کی نسبت یہ کچھ لکھا ہے +

قبل از عشا فرمایا کہ پہلے کا زور ہو گیا ہے اس کے بعد آپ نے ایک رویا دریا کے نین والی سنائی جو کہ البدر جلد ۲ ۔۔۔ ۹ صفحہ پر شائع ہو چکی ہے (وہان غلطی سے ۹ تاریخ لکھی ہے اصلاح کر لی جاوے۔)

اس کے بعد سراج الاخبار کی دروغ بیانی کا ذکر ہوتا رہا کہ اس نے لکھا ہے کہ جہلم مین جس قدر ہم لوگون کا گروہ تھا وہ صرف میان کرم دین کے لئے تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جب وہ جہلم مین نالش کرنے گیا تھا تو کس قدر گروہ تھا پھر وہ چندہ وغیرہ جمع کرتا رہا تو کس قدر گروہ تھا اور جہلم مین جو کئی سو آدمیون نے بیعت کی وہ کس کی کی وغیرہ وغیرہ۔

مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی اخبار سنایا جس مین مسٹر پگٹ کا حال تھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بھی ایسے کاذب مدعی پیدا ہوئے تھے جو کہ بہت جلد نابود ہوئے یہی حال اس کا ہوگا اس کے متعلق الہام ہے کہ ان اللہ شدید العقاب

مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

حضرۃ اقدس نے پانچون وقت کی نمازین باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور کوئی

قبل از عشا حضرت اقدس نے حسب دستور نماز مغرب ادا فرما کر مجلس فرمائی۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم نے ایک مضمون ایک اشتہار کا حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا جو کہ ان تمام نومسلمون کی طرف سے جو کہ حضرۃ اقدس کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے۔ ہندو اور آریہ کے سربرآوردہ ممبرون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے۔ اس مین انہون نے استدعا کی ہے کہ اگر ان کے نزدیک یہ نومسلم جماعت مذہب اسلام کے قبول کرنے مین غلطی پر ہے تو وہ ان کے پیش کردہ معیار صداقت (جو حضرۃ اقدس کے مضامین مباحثہ و مقابلہ سے اخذ شدہ ہین) کے رو سے حضرت میرزا صاحب سے فیصلہ کرکے انکا غلطی پر ہونا ثابت کر دیوین

حضرت اقدس نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور کہا کہ مذہب کی غرض یہی نہین ہے کہ صرف آئندہ جہان مین خدا سے فائدہ حاصل ہو بلکہ اس موجودہ جہان مین بھی خدا سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے ان لوگون کے صرف دعوے ہی دعوے ہین۔ کوئی کام توکل اور تقوےٰ کا ان سے ثابت نہین ہوتا مصیبت پڑے تو ہر ایک ناجائز کام کے لئے آمادہ ہو جاتے ہین +

ناواقف امام عجب خان صاحب تحصیلدار نے حضرت اقدس سے استفسار کیا کہ اگر کسی مقام کے لوگ اجنبی ہون اور ہمین علم نہ ہو کہ وہ احمدی جماعت مین ہین یا نہ تو اون کے پیچھے نماز پڑھی جاوے یا کہ نہ۔ فرمایا ناواقف امام سے پوچھ لو اگر وہ مصدق ہو تو نماز اس کے پیچھے پڑھی جاوے ورنہ نہین۔ اللہ تعالیٰ ایک جماعت الگ بنانا چاہتا ہے اس لئے اس کے منشا کے کیون مخالفت کی جاوے جن لوگون سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے بار بار

درثمین حضرت اقدس کی تصنیفات مین سے کل اردو فارسی نظمون کا مجموعہ ۔ پاکٹ سائز پر بہت عمدہ چھپا ہے ۴۰ صفحہ کی کتاب ہے

ان مین گھسنا یہی تو اس کی منشاء کے مخالف ہے پھر تحصیلدار صاحب نے پوچھا کہ اپنے مقام پر جا کر ہمارا بڑا کام کیا ہونا چاہیئے فرمایا کہ ہماری دعوۃ کو لوگون کو سنایا جاوے ہماری تعلیم سے ان کو واقف کیا جاوے تقوی اور توحید اور سچا اسلام ان کو سکھایا جاوے

[illegible]

اس کے بعد انہون نے بیعت کی بیعت کے بعد انہین سے ایک صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین ایک بد آدمی تھا اور مجھ کو جھوٹے دعوے کرنے اور لوگون کے حقوق چھین لینے اور رشوت لینے کی خوب مشق تھی اور دوسرے بھی بہت قدر معاصی مثل شراب وغیرہ کے ان تمام مین مین مبتلا تھا چند دن ہوئے کہ مین نے ایک ہندو سے اسیطرح ظلم کیا اور اس کے حقوق دبا لئے رات کو جب مین سویا تو خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ وہی ہندو میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یا تو خدا تجھے ہدایت کرے یا تجھے اس دنیا سے اٹھا لیوے تا کہ ہم لوگ تیرے مظالم سے نجات پاویں اس کے بعد وہ نظر سے غائب ہو گیا اور مین نے دیکھا کہ آسمان پر ایک شعلہ نور کا گرا اور جس مکان مین مین تھا اس دروازے کی طرف آیا مین غور سے دیکھنے لگا تو دیکھا کہ حضور (حضرۃ مسیح موعودؑ) کی شکل کا ایک آدمی ہے مین نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے جواب دیا کہ کیا تو نام نہیں جانتا اس کے بعد کہا کہ اب بس کر بہت ہو لی ہے پھر مین نے نام پوچھا تو بتلایا کہ میرا **غلام احمد قادیانی** " اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور مین اپنے افعال اور کردار پر نادم ہون اور اب اسی خواب کے ذریعہ آپکے پاس آیا ہون حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم کو خدا نے خبردار کیا ہے کہ اپنی حالت بدلدو اور سمجھو کہ ایکدن موت آنی ہے خدا کا دستور ہے کہ وہ گنہگار کو بلا سزا دئے نہیں چھوڑتا توبہ کرنے سے گناہ بخشے جاتے ہین خدا تعالی بہت ہی رحم کرنیوالا ہے مگر سزا بھی بہت دینے والا ہے تمہاری فطرۃ مین کوئی نیکی ہوگی ورنہ عام طور پر اللہ تعالی کی یہ عادت نہین ہے کہ اس طرح سے خبر دیوے اس لئے اپنی زندگی کو بدلو اور عادتون کو ٹھیک کرو۔

پھر اس نائب نے عرض کی کہ میرا ایک مقدمہ چودہ صد روپے کا داخل دفتر ہو گیا ہے مگر اوس مین میرا حق بہت تھوڑا ہے اب اسے برآمد کراؤن کہ نہ فرمایا کہ مدعا علیہ سے ملکر صلح کرلو۔

مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین۔

ظہر

ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین ایک عریضہ گذرانا جس مین یہ تحریر تھا کہ وہ ہر طرف افلاس سے گھرا ہوا ہے اور اپنے اپنے خیالات اوس کے دماغ مین آتے ہین جیسے کہ جیسے موت بہتر معلوم ہوتی ہے اور حضرۃ اقدس سے اس کا علاج چاہا تھا۔

[illegible]

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسے خیالات کا علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ آہستہ آہستہ خوف خدا پیدا ہوتا جاوے اور کچھ آرام کی صورت بنتی جاوے گھبرانے کی بات نہین ہے رفتہ رفتہ ہی دور ہونگے جو گندے خیالات بے اختیار دل مین پیدا ہوتے ہین ان سے انسان خدا کی درگاہ مین مواخذہ کے قابل نہین ہوا کرتا بلکہ ایسے شیطانی خیالون کی پیروی سے پکڑا جاتا ہے وہ خیالات جو کہ اندر پیدا ہوتے ہین وہ انسانی طاقت سے باہر اور مرفوع القلم ہین بے صبری نہ چاہیئے جلدی سے بات نہین ہوا کرتی وقت آویگا تو دور ہونگی توبہ استغفار مین لگے رہین اور اعمال مین اصلاح کرین ایسے خیالات کا تخم زندگی کے کسی گذشتہ حصہ مین بویا جاتا ہے تو پیدا ہوتے ہین اور جب دور ہونے لگتے ہین تو یکدفعہ ہی دور ہو جاتے ہین خبر بھی نہین ہوتی جیسے سچی کی بیماری کہ جب جانے لگے تو ایکدم ہی چلی جاتی ہے اور پتہ نہین لگتا۔ گھبرانے سے اور آفت پیدا ہوتی ہے آرام سے خدا سے مدد مانگے خدا کی بارگاہ سے کام آرام ہی سے ہوتے ہین جلدی وہان منظور نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی ایسی مرض ہے کہ جس کا علاج وہان نہ ہو۔ ہان صبر سے لگا رہے اور خدا کی آزمائش نکرے۔ جب خدا کی آزمائش کرتا ہے تو خود آزمائش مین پڑتا ہے اور نوبت ہلاکت تک آجاتی ہے۔

صن کان للہ کان اللہ لہ

جہلم کے مقدمہ کی نسبت فرمایا کہ خدا کی طرف سے جو معلوم ہوتا ہو وہ ہوکر ہی رہتا ہی اسباب کیا شے ہین کچھ بھی نہین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میری راہ مین جاؤگے تو مراغماً کثیرا پاؤگے صحت نیت سے قدم اٹھاتا ہے خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ انسان اگر بیمار ہو تو اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے صحابہ کی نظیر دیکھلو دراصل صحابہ کرام کے نمونہ ایسے ہین کہ کل انبیاء کی نظیر ہین خدا کو تو عمل ہی پسند ہین انہون نے بکریون کی طرح اپنی جان دی اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم سے لیکر چلی آتی تھی اور سمجھ نہ آتی تھی مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہین حضرت عیسی کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ موسی کو کسی نے فروخت نہ کیا مگر عیسی کو ان کے حواریون نے تیس روپیہ لیکر فروخت کر دیا - قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریون کو عیسی علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا لنعلم ان قد صدقتنا تاکہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جاوے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نعلم کی نہ تھی پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہون نے بسر کی اس کی نظیر کہین نہین پائی جاتی صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اول مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو طیار ہو جاتا ہے۔

مغرب و عشا

مقدمہ بازی کے اوپر ذکر چلا تو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اس وقت دنیا کا یہ حال ہے کہ لوگون نے خدا کا کوئی خانہ خالی نہین رکھا۔ گذشتہ کارروائی کو یہ لوگ خیال نہین کرتے اور نہ تجربہ کرتے ہین کیا کسی کو خیال تھا کہ مقدمہ جہلم کا یہ نتیجہ ہوگا پھر جس خدا نے قبل از وقت بتلایا اور ہم نے دو صد سے زیادہ کتب چھاپ کر فیصلہ سے پیشتر شائع کر دین جس مین ذکر تھا کہ اس مقدمہ مین ہماری فتح ہے وہی خدا اب بھی ہمارے ساتھ ہے ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ایک اخبار کی نسبت ذکر ہوا کہ مقدمہ کا نتیجہ قبل از وقت شائع کرنا دور اندیشی پر دلالت نہین کرتا فرمایا کہ جب یہ لوگ خدا کے قائل نہین تو الہام کے کب قائل ہونگے ان لوگون کو یہ عقل بھی نہین کہنا چاہیئے بلکہ انہین تو حیا نہین ہے کیا وہ کبھی ایسے مفتری و کذاب کی نظیر پیش کر سکتے ہین کہ اس کی مخالفت پر ناخنون تک زور لگایا

لگایا گیا ہوا ور ہمیشہ قبل از وقت اپنے افترا شایع کرتا رہا ہو اور پھر وہ اپنے وقت پر پورے ہوتے رہے ہوں بتلاویں تو سہی جس شد و مد سے ہم نے خبریں قبل از وقت پیش کی ہیں کسی اور نے بھی کی ہیں ان لوگوں کے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک خدا پر یقین نہ ہو خدا کی معرفت ضروری ہے کوئی آسمانی امر ان کے نزدیک عظمت کے قابل نہیں ہے تعجب آتا ہے کہ ایک طرف طاعون کا یہ حال ہے اور ایک طرف دلوں کی یہ سختی۔ کوئی اور برتن ہو تو انسان اس میں ہاتھ ڈال کر صاف بھی کرلے مگر ان کے دلوں کے برتن جن کے اندر زنگار بھرا ہوا ہو کیسے صاف ہوں عجب معاملہ ہے جس قدر ہمیں اُن پر حسرت ہوتی ہے اسی قدر ان کو نفرت اور بغض اور جوش بڑھتا ہے جیسے کوئی آدمی جس کا معدہ بلغم یا صفرا سے بھرا ہوا ہو تو اُسے کھانا کھا نیسے تنفر ہوتا ہے کہ وہ کھانے کا نام سنکر بھی برداشت نہیں کرسکتا اور اس کا جی بیزار ہوتا ہے یہی حال ان کا ہے سچی بات کا نام تک نہیں سن سکتے کس کس کی شکایت کریں سب ایک ہی ہیں۔

مجھے خوب یاد ہے کہ جب سے یہ الہام ہوا ہے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ اب اس کا مفہوم کہ زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کریگا قابل غور ہے۔ بے وقوف جانتے ہیں کہ یہ کاروبار مصنوعی کیسے چلسکتا ہے ہمارے دیکھتے ہوئے ہزاروں چل بسے۔ لیکن ان لوگوں کے نزدیک اب سب کچھ جائز ہوگیا ہے کل خوبیاں جو کہ صادقوں کے لئے تجویز کرتے تھے اب سب کاذبوں کو دیدی ہیں اور ایسے تہیدست ہوئے ہیں کہ کوئی خوبی صادق کی بیان کرہی نہیں سکتے +

رویاء بعض متفرق رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء کے دن ہیں رات کو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا مگر اس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہیں ہوا +

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چاروں نمازیں اور جمعہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیا جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کیا۔

عصر اس وقت ایک عرب کی طرف سے ایک خط حضرت کی خدمت میں آیا جس میں لکھا تھا کہ اگر آپ دیگہزار روپے مجھ کو بھیجکر اپنا وکیل یہاں مقرر کردیویں تو میں آپکی مشن کی اشاعت کروں گا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کو لکھدو ہمیں کسی وکیل کی ضرورت نہیں ایک ہی ہمارا وکیل ہے جو عرصہ ۲۴ سال ہوا اشاعت کر رہا ہے اسکے ہوتے ہوئے اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کہہ بھی رکھا ہے

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

بین المغرب والعشاء حضرت اقدس نے عجب خان صاحب تحصیلدار سے استفسار فرمایا کہ آپکی رخصت کس قدر ہے انھوں نے جوابدیا کہ ۴ ماہ فرمایا کہ آپکو تو بہت دیر یہاں رہنا چاہیئے تاکہ پوری واقفیت ہو۔

عجب حیرت ہوتی ہے کہ کسطرح اللہ تعالیٰ یہاں تازہ بتازہ سامان تقوی کے جماعت کیواسطے طیار کر رہا ہے اور اس طرف (یعنی منکرین کی طرف) اس کا کوئی نشان بھی نہیں ہے۔ یہ لوگ الہام اور تقوے سے دور ہوتے جاتے ہیں اگر اب ان سے پوچھا جاوے کہ اہل حق کی کیا علامات ہیں تو ہرگز نہیں بتلا سکتے اور نہ اس بات پر قادر ہو سکتے ہیں کہ صادق اور کاذب کے درمیان کوئی ما بہ الامتیاز قائم کریں ہماری مخالفت میں یہ حالت ہے کہ جو کچھ صادق کے لئے خدا نے مقرر کیا تھا اب انکے نزدیک گویا کاذب کو دیدیا گیا ہے جس قدر نکتہ چینیاں بیان کرتے ہیں وہ تمام پیغمبروں پر صادق آتی ہیں کمتر تقوی ان کے لئے یہ تھا کہ خاموش رہتے اگر ہم کاذب ہوتے تو رفتہ رفتہ خود تباہ ہوجاتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم یہاں علم سے مراد یقین ہے اب ان کی وہی مثال ہے لھم قلوب لا یفقھون بھا

مقدمہ جہلم پر جو بعض خلاف واقعہ باتیں اخبارات نے لکھی تھیں ان پر فرمایا کہ اس شور و غوغا کا جواب بجز خاموشی کے اور کیا ہے افوض امری الی اللّٰہ

اس کے بعد ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میرے باپ اور قوم کے واسطے ہدایت کی دعا کی جاوے حضرت اقدس نے اسی وقت دست مبارک اٹھا کر دعا کی اور کل حاضرین مجلس بھی شریک ہوئے۔

حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی شکایت ہوئی کہ یہ دعویٰ تو بیعت کا کرتا ہے مگر اس کی زبان سے بعض ایسے کلمات نکلتے ہیں جس سے کوئی خصوصیت حضور کے دعاوی کی تصدیق کی معلوم نہیں ہوتی فرمایا ایسے مشکوک الحال آدمی کا رکھنا اچھا نہیں مگر جب اس نے معذرت کی اور کہا کہ یہ امر غلطی ایسا سمجھا گیا ہے تو فرمایا کہ ایسی باتوں سے انسان بیعت سے خارج ہوجاتا ہے ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اُسے معاف کردیا۔

۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں اور سوائے بعد مغرب کے جلسے کے اور کوئی مجلس نہیں ہوئی۔

بین المغرب والعشاء فرمایا کہ اب بارش ہونے کی وجہ سے گرد و غبار کم ہوگیا ایک دو دن ذرا باہر ہو آویں (یعنی سیر کو جایا کریں) کرمدین کے مقدمہ کے خیالات پر فرمایا زمینی سلطنت تو تصرف آسمانی سلطنت اظلال و آثار ہیں بغیر آسمان کے یہ سلطنت کیا کرسکتی ہے انسان بھی کیا عجیب شئے ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و صفا میں ترقی کرے تو نور علیٰ نور ورنہ اگر ظلمت میں گرے تو اس درجہ تک گرتا ہے کہ کوئی حصہ تقوی کا اس کے قول و فعل و اخلاق میں باقی نہیں رہتا سب ظلمت ہی ظلمت ہوجاتا ہے۔

فرمایا آج ایک کشف میں دکھایا گیا تفصیل ما صنع اللّٰہ فی ھذا الباس۔ بعد ہما اشعنہ فی الناس۔ اس کے بعد الہامی صورت ہوگئی اور زبان پر بھی جاری تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کے متعلق جو قبل از وقت پیشگوئی کے رنگ میں بتلایا تھا اب اس کی تفصیل ہوگی

فرمایا کہ جہلم سے واپسی پر یہ الہام ہوا تھا

انا بین آیات

ثناء اللہ کے ذکر پر فرمایا کہ اگر اس کی نیت نیک ہوتی تو ہمارا پیش کردہ طریق ضرور قبول کرتا ہماری نیک نیتی تھی کہ ہم نے اس کے لئے ایسی راہ تجویز کی کہ امن قائم کرکے حق ظاہر ہوجاوے لوگوں میں اشتعال اور فساد نہ ہوا ور عوام الناس کو فائدہ بھی پہنچ جاوے اگر اس کے دل میں تقوے ہوتی تو ضرور مان لیتا اور ہم نے عام اجازت دی تھی کہ ہر گھنٹہ کے بعد پھر اپنے شکوک و شبہات پیش کردیوے خواہ اس طرح ایکماہ تک گزر جاتا اور اس طرح نیک نیتی سے اگر کوئی اپنی تشفی چاہے تو ہم اُسے ۲ ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں اور اس کا سب بوجھ برداشت کر سکتے ہیں مگر ان لوگوں کی نیت درست

شنشاد

درست نہین ہوتی اس لئے راضی نہین ہوتے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہین طلن نہین دل ٹہیرے ہو گئے ہین۔

مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ سول ملٹری گزٹ مین چونکہ حسب دستور مردم شماری پر بحث کیا جا رہا ہے انہون نے اس غلطی کو شائع کر دیا ہے کہ احمدیہ فرقہ کا بانی میرزا غلام احمد ہے اس نے اول ابتدا پڑھون سے کی اور پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کی بہت جلد تردید ہونی چاہئے یہ تو ہماری عزت پر بہت سخت حملہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت حکم صادر ہوا کہ ایک خط جلد تر انگریزی زبان مین چھپا کر گورنمنٹ اور مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا جاوے تا کہ اس غلطی کا ازالہ ہو اور لکھا جاوے کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ چوہڑے ایک جرائم پیشہ قوم ہے کہ ان سے ہمارا کبھی بھی تعلق نہین ہوا ایک شخص نامی مرزا امام الدین قادیان مین ہے جس کی ہم سے ۳۰ برس سے زیادہ سے عداوت چلی آتی ہے اور کوئی میل ملاپ اسکا اور ہمارا نہین ہے اس کا تعلق چوہڑون سے رہا اور اب بھی ہے۔ تو ایک فریق جو کہ ہمارا دشمن ہے اور اس کا تعلق چوہڑون سے ہے اسکی عادات اور چال چلن کو ہم پر تھا پ دینا سخت درجہ کی دل آزاری ہماری اور ہماری جماعت کی ہے اور یہ عزت پر سخت حملہ ہے اور ایک بڑی مکروہ کارروائی ہے جو کہ سرزد ہوئی ہے۔ چوہڑے تو درکنار ہمین تو ایسے لوگون سے تعلق نہین ہے جو کہ ادنیٰ درجہ کے مسلمان اور رذیل صفات رکھتے ہین ہماری جماعت مین عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے نیک چال چلن کے لوگ ہین اور وہ سب حسنہ صفات سے متصف ہین اور ایسے ہی لوگون کو ہم ساتھ رکھتے ہین گورنمنٹ کو چاہئے کہ صاحب ضلع گورداسپور سے اس امر کی تحقیقات کرے اور عدل سے کام لیکر اس آلودگی کو ہم سے دور کرے ہم خود امام الدین کو اسی لئے نفرت سے دیکھتے ہین کہ اوس کا ایسی قوم سے تعلق ہے۔ پنجاب مین یہ مسلم امر ہے کہ جس شخص کے زیادہ تر تعلقات چوڑھون سے ہون اس کا چال چلن اچھا نہین ہوا کرتا اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس غلطی کا ازالہ کرے ✦

---

۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور کسی مجلس مین کوئی ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا صرف عشاء کے وقت آپنے یہ تجویز کی کہ بیعت کا رجسٹر بالکل اطمینان کی صورت مین نہین معلوم ہوتا اس لئے اب آئندہ اس کے فارم چھپوا کر اسی طرح سے رکھا جاوے کہ جب چاہین فوراً تعداد ملجاوے اور اپنی جماعت کی تعداد معلوم کرنے کے واسطے مردم شماری کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ اگر سب بیعت کنندگان کے نام محفوظ ہون تو ان کو ضروری ضروری باتین پہنچائی جا سکتی ہین ✦

---

۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔

ظہر اس وقت حضور نے تشریف لا کر مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو فرمایا کہ مین نے رات کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سامنے نیا نقل اور ایک گاٹھ نہین معلوم سپاری کی یا سونٹھ کی پیش کر کے کہتے ہین کہ یہ کھانسی کا علاج ہے اس کے دیکھنے کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک کھانسی سے بالکل آرام رہا حالانکہ اس سے پیشتر مجھے کھانسی دم نہ لینے دیتی تھی۔

مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ رات کو مین نے خواب دیکھا کہ سلطان احمد (حضور کے لڑکے) آئے ہوئے ہین۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میرے گھر مین ایک ایسی ہی خواب آئی تھی اس کی وہی تعبیر تبلائی جو آپنے سمجھی یعنی خدا کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوگا سلطان سے مراد براہین اور نشان ہوا کرتا ہے۔

عصر اس وقت آکر حضرت اقدس نے تھوڑی دیر مجلس کی اور ثناء اللہ کے قادیان مین آنے کا ذکر ہوتا رہا آپنے فرمایا کہ ہم نے تو اُسے بہت وسعت دی تھی جس قدر چاہتا ہر ہر گھنٹہ کے بعد تین چار سطرین لکھکر پیش کیا کرتا اور اگر اسے بیان کرنے کی نوبت دیجاتی تو بھی اس کی شامت تھی کہ اُسے بہرحال جہوٹ سے کام لینا پڑتا ✦

اخبار والون اور عوام الناس کا شور اور ان اور خلاف واقعہ بیانات کی نسبت فرمایا کہ اب ہماری جماعت کو چپ ہی رہنا چاہئے کچھ جواب نہ دیوین خدا تعالیٰ ان لوگون سے سمجھیگا تعجب ہے کہ ثناء اللہ نے بالکل ایکھرام والی چال اختیار کی ہے جس کی غرض مباحثہ سے اظہار حق نہ ہو اس سے مباحثہ کرنا لاحاصل ہے یہ کاروبار اب زمین پر نہیں رہا بلکہ آسمان پر ہے۔

قبل از عشاء اس وقت اول حضرت اقدس مولوی عبداللطیف خان صاحب اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کرتے رہے اور پھر اپنے چند ایک رویا بتلائے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ عدالت کی جو کارروائی جیسے زمین پر جا سکتی ہے ویسا ہی طریق خدا تعالیٰ نے بھی اختیار کیا ہوا ہے۔ منجملہ ان کے ایک خواب تو وہ بیان کی جس مین سرخی کے چھینٹے آپکے لباس مبارک پر پڑے تھے

تازہ ڈائری

مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ

عرش عرش کے متعلق ایک صاحب نے سوال کیا کہ ثم استویٰ علی العرش کے کیا معنے ہین اور عرش کیا شئے ہے فرمایا کہ اس کے بارہ مین لوگون کے مختلف خیالات ہین کوئی تو اُسے مخلوق کہتا ہے اور کوئی غیر مخلوق لیکن اگر ہم غیر مخلوق نہ کہین تو پھر استویٰ باطل ہوتا ہے اس مین شک نہین ہے کہ عرش کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی بحث ہی عبث ہے یہ ایک استعارہ ہے جس مین اللہ تعالیٰ نے اپنی اعلیٰ درجے کی بلندی کو بیان کیا ہے یعنی ایک ایسا مقام جو کہ ہر ایک جسم اور ہر ایک نقص سے پاک ہے اور اس کے مقابلہ پر یہ دنیا اور تمام عالم ہے کہ جس کی انسان کو پوری پوری خبر بھی نہین ہے ایسے مقام کو قدیم کہا جا سکتا ہے لوگ اس مین حیران ہین اور غلطی سے اُسے ایک مادی شئے خیال کرتے ہین اور قدامت کے لحاظ سے جو اعتراض لفظ ثم کا آتا ہے تو بات یہ ہے کہ قدامت مین ثم آجاتا ہے جیسے قلم ہاتھ مین

ہونا ہے تو جیسے قلم حرکت کرتا ہے ویسے ہاتھ حرکت کرتا ہے مگر ہاتھ کو تقدم ہوتا ہے آریہ لوگ خدا کی قدامت کے متعلق اہل اسلام پر اعتراض کرتے ہین کہ انکا خدا چھ سات ہزار برس سے چلا آتا ہے یہ اُن کی غلطی ہے اس مخلوق کو دیکھ کر خدا کی عمر کا اندازہ کرنا نادانی ہے ہمین اسبات کا علم نہین ہے کہ آدم سے اول کیا تہا اور کس قسم کی مخلوق تھی اس وقت کی بات وہی جانے کل یوم ھو فی شان وہ اور اس کے صفات قدیم ہین مگر اوس پر یہ لازم نہین ہے کہ ہر ایک صفت کا علم ہمکو دیدیوے اور نہ اس کے کام اس دنیا مین سما سکتے ہین خدا کے کلام مین دقیق نظر کرنیسے پتہ لگتا ہے کہ وہ ازلی اور ابدی ہے اور مخلوقات کی ترتیب اس کے ازلی ہونیکی مخالف نہین ہے اور استعارات کو ظاہر پر حمل کر کے مشہودات پر لانا بھی ایک نادانی ہے اس کی صفت ہے ۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ ہم عرش اور استوا پر ایمان لاتے ہین اور اس کی حقیقت اور کنہ کو خدا کے حوالے کرتے ہین ۔ جیسے دنیا وغیرہ نہ تھی عرش تب بھی تہا جیسے لکھا ہے کان عرشہ علی الماء اس کے متعلق خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ ایک مجہول الکنہ امر ہے اور خدا کی تجلیات کی طرف اشارہ ہے وہ خلق السموات والارض چاہتی تھی اس لیے اول وہ ہو کر استوا علی العرش ہوا ۔ اگرچہ توریت مین بھی اس کی طرف اشارہ ہے مگر وہ اچھے الفاظ مین نہین ہے اور لکہا ہے کہ خدا ..... ماندہ ہو کر ... گیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک انسان کسی کام مین مصروف ہوتا ہے تو اس کے چہرہ اور خط و خال وغیرہ اور دیگر اعضاء کا پورا پورا پتہ نہین لگتا مگر جب وہ فارغ ہو کر ایک تخت یا چارپائی پر آرام کی حالت مین ہو تو اس کے ہر ایک عضو کو بخوبی دیکھ سکتے ہین اسیطرح استعارہ کے طور پر خدا کے صفات کے ظہور کو ثم استوا علی العرش سے بیان کیا ہے کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے کے بعد صفات الہیہ کا ظہور ہوا صفات اس کے ازلی ابدی ہین مگر جب مخلوق ہو تو خالق کو شناخت کرے اور محتاج ہون تو رازق کو پہچانین اسیطرح اس کے علم اور قادر مطلق ہونے کا پتہ لگتا ہے ثم استوی علی العرش خدا کی اُس تجلی کی طرف اشارہ ہے جو خلق السموات والارض کے بعد ہوئی +

اسیطرح اُس تجلی کے بعد ایک اور تجلی ہوگی جب ہر شے فنا ہوگی پھر ایک اور تیسری تجلی ہوگی کہ احیائے اموات ہوگا ۔ غرضیکہ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس کے اندر داخل ہونا روا نہین ہے صرف ایک تجلی سے اُسے تعبیر کر سکتے ہین قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالے نے عرش کو اپنی صفات مین داخل کیا ہے جیسے ذو العرش المجید گویا خدا تعالی کے کمال علو کو دوسرے معنون مین عرش سے بیان کیا ہے اور وہ کوئی مادی اور جسمانی شے نہین ہے ورنہ زمین اور آسمان وغیرہ کی طرح عرش کی پیدائش کا ذکر بھی ہوتا اس لیے شبہ گذرتا ہے کہ ہے تو شے مگر غیر مخلوق اور یہان سے دھوکا کھا کر آریون کی طرف انسان چلا جاتا ہے کہ جیسے وہ خدا کے وجود کے علاوہ اور اشیاء کو غیر مخلوق مانتے ہین ویسے ہی یہ عرش کو ایک شے غیر مخلوق جز از خدا ماننے لگتا ہے یہ گمراہی ہے اصل مین یہ کوئی شے خدا کے وجود سے باہر نہین ہے جنہون نے اسے ایک شے غیر مخلوق قرار دیا وہ اسے اتم اور اکمل نہین مانتے اور جنہون نے مادی مانا وہ گمراہی پر ہین کہ خدا کو ایک مجسم شے کا محتاج مانتے ہین کہ ایک ڈولہ کی طرح فرشتون نے اسے اوٹھایا ہوا ہے ویحمل عرش ربک فوقهم یومئذ ثمانیة چار ملائک کا عرش کو اوٹھانا یہ بھی ایک استعارہ ہے رب ۔ رحمٰن رحیم ۔ اور مالک یوم الدین یہ صفات الہی کے مظہر ہین اور اصل مین ملائکہ ہین اور یہی صفات جب زیادہ جوش سے کام مین ہون گے تو ان کو ۸ ملائک سے تعبیر کیا گیا ہے جو شخص اسے بیان نہ کر سکے وہ یہ کہے کہ ایک مجہول الکنہ حقیقت ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور حقیقت خدا کے سپرد کرے اطاعت کا طریق یہی ہے کہ خدا کی باتین خدا کے سپرد کر اور ان پر ایمان رکھے اور اس کی اصل حقیقت یہی ہے کہ خدا کی تجلیات ثلثہ کی طرف اشارہ ہے کان عرشہ علی الماء یہ بھی ایک تجلی تھی اور ماء کے معنے یہان پانی بھی نہین کر سکتے خدا معلوم کہ اس کے نزدیک ماء کے کیا معنے ہین اس کی کنہ خدا کو معلوم ہے جنت کے نعماء پر بھی ایسا ہی ایمان ہے وہان یہ تو نہ ہوگا کہ ..... بہت سی گائے بھینسین ہون گی اور دودھ دوہ کر حوض مین ڈالا جاویگا خدا فرماتا ہے کہ وہ اشیاء ہین جو نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنی اور نہ زبان نے چکھین نہ دل مین ان کے فہم کا مادہ ہے حالانکہ ان کو دودھ اور شہد وغیرہ ہی لکھا ہے جو کہ آنکھون سے نظر آتا ہے اور ہم اسے پیتے ہین اسی طرح کئی باتین ہین جو کہ ہم خود دیکھتے ہین ۔ مگر نہ تو الفاظ ملتے ہین کہ ان کو بیان کر سکین نہ اس کے بیان کرنے پر قادر ہین ۔ یہ ایسی باتین ہین کہ اگر ان کو مادی دنیا پر قیاس کرین تو صدہا اعتراضات پیدا ہوتے ہین من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی سے ظاہر ہے کہ دیدار کا وعدہ یہان بھی ہے مگر ہم اسے جسمانیات پہ نہین حمل کر سکتے +

تازہ حالات

خاتمہ بالخیر ہوا | سیالکوٹ کے اہل تشیع مین ایک صاحب منشی نکہ صاحب ایک سربرآوردہ شیعہ تھے اُنکی نسبت یقینی ذریعہ سے پتہ لگا ہے کہ ۳ ہفتے کے قریب گذرے ہین کہ وہ فوت ہو گئے ہین مگر جو نہا کہ وہ بستر مرگ پہ بیمار ہوئے انہون نے متواتر طور پر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے ۔ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ ان کی وفات پر احمدی جماعت نے جنازہ پڑہا جس مین چند ایک اہل شیعہ بھی موجود تھے ۔

سید عبد الحی صاحب عرب کہ احمدیہ رسالت کی تبلیغ کے واسطے پنجاب کے مختلف بلاد مین تشریف لے گئے تہے قادیان آئے ہوئے ہین جس جس مقام پہ تشریف لیجاتے رہے وہان سے اپنے حالات مناظرہ وغیرہ قلمبند کر کے برابر قادیان ارسال کرتے رہے ہین +

مینارۃ المسیح الحمد للہ کہ منارۃ المسیح الموعود کی تعمیر کی طیاری شروع ہو گئی ہے میر ناصر نواب صاحب کی زیر نگرانی اس کی عمارت کا انتظام ہو رہا ہے مسجد اقصی مین کنوئین کے مشرقی جانب جو میدان تہا وہان اس کی بنیاد کھودی جا رہی ہے +

قادیان اور آریہ سماج کے عنوان سے جو ایک اشتہار قادیانی نو مسلمون نے تحقیق مذہب کے لئے دیا تہا اور جس مین آریون ۔ ہندون اور سکھ صاحبان کو مدعو کیا گیا تہا کہ وہ بذریعہ دعا اور مباہلہ یا ایک مذہبی کانفرنس کے اپنے اپنے مذاہب کی صداقت کو اظہار کرین اس نے ایک خوارق عادت جوش آریون مین پیدا کیا اور جیسے کہ ایک پکا ہوا پھوڑا خود بخود پھوٹنے پر طیار ہوتا ہے تو اُسے ذراسی ٹھیس کا لگنا ہی کافی ہوتا ہے اور وہ سب اپنا اندرونی گند ظاہر کرتا ہے اسی طرح ان لوگون کی طرف سے عجیب عجیب قسم کے اشتہار نکل رہے ہین ہین جس مین حضرت اقدس کو ناشائستہ کلمات کہنے اور عورتون کی طرح طعن تشنیع کرنے کے سوا تحقیق حق کے کسی پہلو پر بھی کوئی اتفاق ظاہر نہین کیا ۔ صاف لفظون مین لکہا ہے کہ دعا کوئی شے نہین ہے گویا دوسرے الفاظ مین اقرار کیا ہے کہ ہمارا پرمیشر بہرا اور گونگا ہے ۔ مباہلہ کی دعا سے انکار کیا ہے کہ یہ ایک بے سود امر ہے کانفرنس مذہبی پر بھی کوئی اتفاق معقولی رنگ مین نہین کیا +

حضرت اقدس کی طرف سے عنقریب ایک رسالہ یا

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

ان الذین کفروا سواء علیھم ۔ الخ کے متعلق (بقیہ بیان)

غرض جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس پر اپنا کمال رحم کیا کہ اس کے فائدہ کی اشیاء اس کے لئے بنائیں جن سے اُس کے وجود کا قیام اور دفعیہ حوائج ہوتا رہتا ہے تو ایسی حالت میں اسنے ہدایت کے واسطے مجبور نکیا تو کفر اور ضلالت کیواسطے کیوں مجبور کرتا اور نیک اعمال کی بجاآوری پر رضامندی اور بد اعمالی پر نارضامندی کا کیوں اظہار کرتا۔

سواء علیھم قبل ازیں یہ بات تھی کہ ایک صادق صداقت لیکر آیا اور اس کا ان لوگوں نے کفر یعنی انکار کیا اب دوسری بات یہ کی کہ اس انکار کے بد نتائج جو ایک صادق آکر بیان کرتا ہے ان کو لوگ بیہودہ اور لغو جانکر اس کی وجود کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر تو مبعوث ہوتا تو کیا اور نہ مبعوث ہوتا تو کیا۔ اس کی بعثت سے پہلی حالت جو ان لوگوں کی ہوتی ہے بعثت کے وقت اس میں کچھ تغیر نہیں کرتے اس لئے خدا تعالیٰ ان کو ایمان لانے کی توفیق بھی عطا نہیں کرتا اس لئے خدا تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے آگے بیان کیا ہے کہ لا یومنون یہ لوگ ایمان نہ لاویں گے۔

کیونکہ ایمان تو مان لینے کا نام ہے مگر جب انھوں نے ایک شخص کے وجود اور عدم وجود کو ہی برابر جانا تو ایمان لانا کیسا ایمان تو بعد شنید اور بعد ارادہ اتباع کے ہوتا ہے خوب یاد رکھو کہ اس آیت میں دو اسباب بیان کئے ہیں جن کا نتیجہ ہوا کرتا ہے کہ ایک صادق کے ماننے کی توفیق نہیں ملا کرتی ایک تو انکار۔ دوسرے اس وجود اور عدم وجود یا انذار اور عدم انذار کو برابر جاننا۔ ابھی بھی جو لوگ منکر ہیں اور پھر اپنے انکار پر چلے آتے ہیں اس کا باعث یہی ہے۔ بعضوں کا انہماک تو دنیا کو اشغال کی طرف اس قدر ہے کہ تم نکو خبر ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کیلئے دین پیدا کرتا ہے اگر کسی سے نام بھی لیا تو پھر اس امر کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ تحقیق و تفتیش کرکے اسکا جھوٹا یا سچا ہونا تو دیکھیں [illegible] وہ ایمان سے محروم رہتے ہیں

نتائج کفر [illegible] اسباب اور عدم انذار مشاہدہ

کرتے ہیں کہ جیسے ایک نیک عمل کے بجالانے سے دوسرے نیک عمل کی توفیق ملتی ہے اسیطرح ایک بدی کرنے سے دوسری بدی کرنے کی جرات بھی پیدا ہوتی ہے مثلاً دیکھو انسان جب اول بدنظری کرتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوبارہ اس حسن عادا کو دیکھتا ہے پھر کوئی خط و خال پسند آیا اور محبت نے غلبہ کیا تو آہستہ آہستہ اُس کے کوچہ اور گلی میں جانیکا شوق پیدا ہوتا ہے جیسے اسنے بدنظری کی تھی اور اگر ملاقات کا اتفاق ہوا تو پاتھ زبان آنکھ اور خدا معلوم کن کن اعضاء سے وہ معصیت میں مبتلا ہوتا ہے یہ نتیجہ کس بات کا تھا اوس اول معصیت کا جو اس نے بدنظری کے ارتکاب میں کی۔ اسیطرح جو لوگ بد صحبتوں اور بد مجلسوں میں جاتے ہیں صرف وہاں جانا ایک خفیف سا فعل نظر آتا ہے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے انہیں بد صحبتوں سے چور ڈاکو۔ فاسق۔ فاجر۔ ظالم وغیرہ بنجاتے ہیں اور پھر ان باتوں کے ایسے خوگر ہوجاتے ہیں کہ اگر کوئی خود بھی ان میں سے چھوڑنا چاہے تو مشکل سے چھوڑ سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون یہ ہے کہ جب انسان ایک فعل کرے تو اوس پر دوسرا فعل الٰہی بطور نتیجہ کے وارد ہوتا ہے جیسطرح جب ہم ایک کوٹھری کے دروازے بند کرتے ہیں تو ہمارے اس فعل پر دوسرا فعل الٰہی یہ ہوتا ہے کہ وہاں اندھیرا ہوجاتا ہے اسیطرح سے انسان جو اعمال ایمان اور کفر کے لحاظ سے صادر ہوتے ہیں اول ان پر ایک فعل الٰہی یا قہر خداوندی بھی صادر ہوتا ہے جس کا ذکر اس اگلی آیت میں ہے

ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ و لھم عذاب عظیم۔

(کہ جب انسان کی طرف سے کفر اور انذار اور عدم انذار کو برابر جاننے کا فعل صادر ہوا اور آخر لا یومن ہوگیا اور ایمان نہ لائے تو اس پر نتیجتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فعل صادر ہوا کہ) اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر ختم کر دیا اور ان کی آنکھوں پر پٹی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

چونکہ اس بیان سے اکثر لوگوں کے دلوں میں بہت سے شبہات پیدا ہوتے ہیں اور ان کا خیال اس آیت سے اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ گویا خدا نے خود ہی ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے پھر بیچارے انسان کا اس میں کیا قصور اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کی متعلق جسقدر تقریریں درس قرآن کے موقعہ پر سننے میں آئی ہیں وہ خلاصتہً یہاں لکھدی جاویں تا قرآن شریف میں اور جہاں کہیں اس طرز کی عبارۃ آوے تو ناظرین کا خیال اسطرف منتقل نہ ہو۔

مسئلہ تقدیر اور انسانی تصرف

(۱) ایک وہ جن پر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہیں ہے مثلاً انسان کے جوڑ ہڈیاں۔ پٹھے پردے بنائے ہیں جن میں وہ کوئی بھی تصرف نہیں رکھتا۔ اس کا قد اگر لمبا ہے تو وہ اُسے چھوٹا نہیں کرسکتا اور اگر چھوٹا ہے تو بڑا نہیں کرسکتا علیٰ ہذالقیاس اعضاء کی ساخت میں کچھ دخل نہیں دے سکتا۔ تو اس قسم کے اعضاء پر جنپر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہیں ہے شریعت اسلام نے بھی کوئی حکم انسان کو نہیں دیا کیونکہ اس میں انسان کے اجتہاد کا کوئی دخل نہیں ہے صانع حقیقی نے جو کچھ بنادیا وہ اُسے بہرحال منظور کرنا پڑتا ہے اور اسی لئے جو شریعت ایسے امور میں کوئی حکم تجویز کرتی ہے وہ کبھی خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتی۔

دوسرے وہ اعضاء ہیں جنپر انسان کا دخل اور تصرف ہوتا ہے اور ان کے فعل کے ارتکاب یا ترک پر وہ قدرت اور استطاعت رکھتا ہے مثلاً زبان کہ اس میں ایک قوت تو چکھنے کی ہے جس سے وہ تمیز کرتی ہے کہ کھٹا ہے کہ میٹھا نمکین ہے کہ پھیکا۔ یہ اس کی ایسی قوۃ ہے کہ انسان کا اس پر تصرف نہیں ہے جو مزا شئے کا ہوگا تندرست زبان وہی محسوس کریگی مگر زبان سے بولنا یہ اس کی ایک اور قوۃ ہے جسپر انسان مقدرت رکھتا ہے۔ خواہ بولے یا نہ بولے ایک امر واقعہ کے خلاف بیان کرے یا اوس کے موافق کہے اسیطرح آنکھ ہے کہ اوس میں جو قوت بینائی ہے اس پر انسان کا تصرف نہیں ہے مگر کہاں کہاں نظر کو ڈالے اور کہاں کہاں نہ ڈالے یا ایک دفعہ ڈالے مگر دوسری دفعہ نہ ڈالے اس پر انسان کا تصرف ہے اس لئے ایسے امور میں جن میں انسان کا تصرف ثابت ہے احکام بتلائے ہیں کہ انسان ان کی خلاف ورزی نکرے۔ (باقی آئندہ)

تازہ الہامات

الہام مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۳ء کو دو دن گذشتہ ایام کا یہ الہام حضرۃ اقدس نے سیر میں سنایا۔ "اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔"

الہام ۱۰ فروری ۱۹۰۳ء کو فجر کا الہام حضرت اقدس نے سیر میں سنایا۔ "یوم الاثنین و فتح الحنین" قرآن شریف میں بھی لفظ حنین کا آیا ہے جیسے کہ پارہ ۱۰ رکوع ۱۰ میں ہے۔ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ۔ و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً و ضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین۔ ثم انزل اللہ سکینتہ علی...

جادو وہ جو سر چڑھکر بولے

ضمیمہ تحفہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ جنوری سنہ ۰۳ء میں ایک عجیب وغریب اعلان

اعلام عام

چھپا ہے جسے ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تحفہ ہند میں میرزاجی کے خلاف بیسیوں مضامین آرہے ہیں جنکا نہ املا درست ہے نہ انشا اور ہمکو اتنی فرصت نہیں کہ اُنمیں اصلاح دیں یا ازسرنو لکھیں اور بات یہ ہے کہ مجدد کو مضامین کی ضرورت نہیں وہ ایک گھنٹہ میں تمام ضمیمہ کو اپنی قلم سے معمور کرسکتا ہے البتہ خریداروں کی ضرورت ہے۔ پس جو حضرات مضمون بھیجیں خریدار ہونا اور خریداروں کو پیدا کرنا اپنا پہلا فرض سمجھ لیویں خریداروں اور معاونوں کا بیشک حق ہے کہ ضمیمے میں مضامین دیں مگر ٹھیک واقعات ہوں نہ کہ محض خلاف واقعہ لغویات خرافات۔ جیسا بعض چلتے پرزے اخباروں میں اہل ندوہ کا قادیان جانا لکھ مارا جو بالکل غلط تھا۔ یہ مضمون ہمارے نام بھی آیا تھا مگر ہم نے شایع نہ کیا کیونکہ ہمکو اصل حقیقت معلوم تھی۔ علیٰ ہذا۔ اس ہفتے کسی بدمعاش نے ہوشیارپور سے ایک بے معنے طومار لکھ بھیجا جس میں میرزا اور میرزائیوں کو مغلظ گالیاں دینے کے سوا کچھ بھی نہیں دلائل سے دعوٰں کو توڑنا چاہئے نہ کہ گالیوں سے۔

یہ تحفہ ہند کی عبارت کی نقل ہے اسکو دیکھ کر ہم حضرت مولانا محمد احسن صاحب امروہی کا ایک نوٹ لکھتے ہیں جو کہ مولانا ممدوح کے رسالہ مصباح الحق میں شایع ہونیوالا ہے اور وہ یہ ہے۔

حسب اقرار ایڈیٹر صاحب اس اعلان سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ سوائے حضرت تحفہ صاحب کے جو دوسرے مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت تحریر کرتے ہیں محض خلاف واقعہ۔ لغویات خرافات۔ غلط اور مغلظ گالیاں ہیں اور انکو لکھنے والے بدمعاش ہیں ہاں البتہ حضرۃ تحفہ صاحب ذی نیک معاش اور اسشنا ہیں اس کا رہیں ہم اور تو کچھ نہیں کہہ سکتے صرف اس قدر استفسار کرتے ہیں کہ ان بدمعاش اور کذاب اور مغلظ گالیاں دینے والوں کی رجوعات اس قدر کثرت سے آپکی طرف کیوں ہیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ بیسیوں مضامین خلاف واقعہ اور غلط در غلط متضمن مغلظ گالیوں کے بہیر بدمعاشوں کے لکھے ہوئے آپکے پاس چلے آتے ہیں اور آپ ان کا ملجا و ماوا ہیں کچھ نہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے۔

بہر حال یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین کے اخلاق و عادات و تقوے کا اعلیٰ نمونہ ہے جو اس اعلان سے ظاہر ہوتا ہے (ایڈیٹر)

ایک طالب صادق

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۰۳ء کو ایک صاحب محمد یوسف لکھنوی نامی قادیان میں تشریف لائے جنہوں نے اپنے آپ کو بغدادی الاصل بیان کیا۔ آپ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہیں ان کے چند احباب لکھنوی نے ان کو اپنا سفیر کرکے روانہ کیا کہ حضرۃ میرزا صاحب کے حالات دریافت کریں۔ ابتدائی ملاقات میں ایسے اخلاق سے جسمیں بیباک شوخی کی بھی تھی حضرۃ اقدس سے پیش آئے اور اپنے شکوک پیش کئے اور جوں جوں اُن کے شکوک کے کافی جواب ملے تسلیم کرتے گئے۔ حضرۃ اقدس نے ان کی تسلی اور اطمینان کے لئے ۱۴ فروری قبل از عشا۔ ۱۴ فروری کی سیر اور قبل از عشا اور علیٰ ہذا ۱۵ فروری کی سیر میں عجیب و غریب تقریریں کیں انشاء اللہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم ان سبکو اپنے اخبار میں نکال دینے کی کوشش کرینگے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت کیا عجیب ہے اور وہ کیسا متصرف ہے ۱۴ کی شام کو سفیر صاحب کے یہ الفاظ تھے کہ میں بہت برے ارادوں تمسخر۔ استہزا وغیرہ کی نیت سے آیا تھا لیکن یہاں آنے پر جس قدر تردید میں نے آپ کی سوچی تھی وہ خود مجھ پر وارد ہوئی میں نے دیکھ لیا کہ تمام علماء آپ پر کفر کا فتویٰ دینے میں غلطی پر ہیں میں بکو دعاوی کا نہ اقرار کرتا ہوں نہ انکار ہاں اقرار کے بہت اقرب ہوں۔ حضرت نے فرمایا میں تو کل ہی آپکے چہرہ پر رشد کے آثار دیکھ لئے تھے۔

۱۵ فروری کی سیر میں حضرۃ اقدس نے جو تقریر کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سفیر صاحب ... حضرۃ اقدس کو ایک رقعہ لکھا کہ میں نے آپکو سچا مسیح موعود مان لیا ہے میرے لئے دعا کریں امید ہے کہ لکھنو میں بہ ایک ... احمدیہ مشن کے ہونگے۔

۱۳ فروری سے لیکر ۱۴ فروری کی شام تک محمد یوسف صاحب اپنی نماز الگ پڑھی مگر ۱۴ فروری کی عشا اور ۱۵ فروری کی کل نمازیں عصر تک حضرت کے ساتھ باجماعت ادا کیں۔ جن لوگوں نے قادیان میں محمد یوسف صاحب کی ابتداء اور انتہا کو دیکھا ہے ان کے نزدیک ... پیشم مخالف سے پہلی ... گے۔

آریہ پتریکا

انگریزی اخبار پادری ... صاحب انگریزی رسالہ بنام مرزا غلام احمد قادیانی مسیح اور مہدی پر ریویو لکھتا ہوا ظاہر کرتا ہے کہ پادری صاحب مرزا صاحب کو دبانے کی اشاعت میں خوب کامیاب ہوئے ہیں اور ثابت کردیا ہے کہ ... کی ہے آگی نسبت لکھتا ہے کہ ... مرزا صاحب ... کی تردید میں پادری صاحب کو کامیابی نہیں ہوئی۔

مبائعین کے نام

میاں منصبدار صاحب	ننگل	گورداسپور	بٹالہ
خواجہ احمد صاحب	کوٹ گگرنتا	گجرات	پھالیہ
میاں عمرا صاحب	رجوعہ	سیالکوٹ	
میاں فضل احمد صاحب	״	״	
میاں احمد دین صاحب	بلرڈال	امرتسر	اجنالہ
احمد بخش صاحب	دھرم کوٹ		
بوٹے خان پٹواری	سالم	محکمہ نہر	جہلم
میاں احمد صاحب	ہمبڑاں	لودیانہ	
والدہ صاحبہ	״	״	
محمد عیسیٰ صاحب	״	״	
فتح محمد صاحب	״	״	
کرم بی بی ہمشیرہ	״	״	
امام بی بی ״	״	״	
اہلیہ محمد سلیمان صاحب	״	״	
پیر بخش صاحب	گنی پنڈ	پھلور	
رحمت اللہ صاحب	״	״	
محمد یار خان صاحب	الہ آباد	محلہ تلسی پور	
بابو یار خان صاحب	״	״	
فتح یار خان صاحب	״	״	
گوہر خان صاحب	دہرکوٹ		
اللہ بخش صاحب			
مسماۃ سحر بی بی صاحبہ	״		
میاں عزیز الدین	راولپنڈی		
میاں صدر الدین	״		
مسماۃ زہرہ زوجہ ״	״		
محمد رفیق صاحب	آرہ	مونگیر	شیخ پورہ
محمد کریم صاحب	״	״	
سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار اری دروگ			
میاں عمر الدین صاحب مہیس نمبر ۳۲			
میاں اللہ دتا صاحب جمعدار قلعہ بیگ زمین راولپنڈی			
میاں عبد اللہ صاحب	گورداسپور	بٹالہ	
میاں احمد صاحب	ناگہ	امرتسر	
میاں وزیر محمد صاحب	״	״	
میاں میراں بخش ״	ماڑی بہنوال	گورداسپور	بٹالہ
میاں رحیم شاہ	وجھوان	״	״
چودھری محمد حیات صاحب	پیرکوٹ	گوجرانوالہ	حافظ آباد
میاں حامد صاحب امام مسجد ״	״	״	״

شیخ فیض علی صاحب ... منیجر اخبار البدر نے انتیر منیر پریس امرتسر میں چھپواکر قادیان سے شایع کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر — مینیجر

البدر

محمد افضل — ایڈیٹر

نمبر ۶	قادیان دار الامان - ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۸ - ذی قعدہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ	جلد ۲

البدر

ہمارے ناظرین توجہ سے آج البدر کا آخری صفحہ دیکھیں کہ اس پر کونسا مطبع لکھا ہے آپکے دل مین سوال پیدا ہوگا کہ اس کی کیا وجہ - اس سوال کا جواب یہ ہے کہ البدر اخبار کی اشاعت ابھی ۳۰۰ ہے اور اگر ۴۰۰ بھی ہو تو بھی یہ ایک پریس کا ایک ہفتہ کا دو دن یا ایک ماہ مین ۸ دن کا کام ہو باقی ۲۲ دن پریس کو خالی رکھنا پڑتا تھا اور ابتدا مین جو مطبع قائم کیا گیا تھا وہ ہم نے بطور قرضہ کے مستعار طور پر لیا ہوا تھا لہذا مجبوراً بند کرنا پڑا - آپ پوچھ سکتے ہین کہ البدر اگر اسی طرح غیر مطبع مین چھپتا رہے تو کیا حرج ہو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا انجام یہ ہے کہ ایک دن البدر بشکل ہلال ہو جاویگا حالات آپکو بہت پرانے ملینگے دو دو ہفتہ کے اخبار اکٹھے پہونچا کرینگے اب آپ کو خیال ہوگا کہ اس کا علاج کس طرح سے ہو سکتا ہے ہان ہر مرض کی دوا ہے اسیطرح سے اس کی دوا یہ ہے کہ اگر آج ایک ہزار خریدار البدر کا ایسا ہو جو کہ قیمت پیشگی پر خرید ے اور جن کے ذمہ قیمت واجب الادا ہین وہ سب ادا کر دین تو پھر ایک مہینے کا پورا کام ایک پریس کا ہو جاویگا - ہم خود سب کچھ خرید لیوین گے اپنے ملازم ہون گے وقت پر انشاء اللہ تعالی اخبار نکلیگا - خط عمدہ - چھپائی عمدہ شل پہلے نمبرون شتنہ کے ہوگی تازہ حالات پہونچینگے - یا اگر ایک ہزار نہ ہو سکو حالانکہ یہ مشکل نہین تو پھر جو اہل وسعت ہین وہ زیادہ قیمت پر خرید لین جن کو خدا نے استطاعت دی ہے کہ ڈونیشن کے طور پر امداد کرین وہ اسطرح کرین یہ ایک قومی پرچہ ہے اس سے احمدی قوم کا فخر ہے کہ اب اس جماعت کے اس قدر اخبار اور رسالے جاری ہین چار ماہ مین اس کی ۳۰۰ خریداری بیشک بڑی کامیابی ہے مگر چونکہ اس مین اصل قیمت اخبار سے دوگنا منافعہ بھی نہین رکھا گیا صرف ۹ر فی پرچہ بچت تجویز کی گئی ہے اور سب خریدار ایسے نہین کہ پیشگی قیمت دیوین تو آپ سمجھ سکتے ہین کہ اس تعداد خریداری مین ہم کیا بنا سکتے ہین بہرحال یہ پرچہ آپکا خادم ہے اور آپ کو ہی اس کی سرپرستی کی فکر لازم ہے جو ہمارا کام ہے وہ بفضل خدا ہم کرنے کو طیار ہین مگر جو کام زر سے چلتا ہے وہ زر سے ہی چلیگا +

خریدار از چک سکندر نمبر ۱۵۴ - بیعت کی فہرست ہر مقام کی مطلوب ہے خواہ کوئی شخص مکمل کرکے روانہ کردے - یہ ضرور نہین کہ ہر ایک ممبر ایک ہی مقام کی الگ الگ فہرست روانہ کرے -

بیعت کنندگان جہلم البدر جلد ۲ صفحہ ۱۳ نمبر شمار ۲۰ پر بجائے محمد نفیر کو محمد صغیر پڑھا جاوے اور وہان تصحیح کر لی جاوے -

سفرنامہ جہلم چونکہ احباب کی طرف سے اس کی درخواستین نہین آئین اس لیے علیحدہ طبع کا التزام مناسب نہین سمجھا گیا

عبد الجنان صاحب ۲۱۰ ہر ایک قسم کے مفید مشورے سے ضمین عذر نہین ہے - اس سے پیشتر بھی چند احباب نے کہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ اس طرز سے چھاپا جاوے کہ الگ فائل ہو سکے مگر جب تک درس قرآن دو صفحون پر نہ ہو یہ التزام ہونا مشکل ہے اور اس کی گنجائش اخبار مین نہین ہو

نور محمد صاحب نمبر ۳۰۸ - امتحاناً یہ کاغذ بادامی رنگ کا استعمال کیا گیا تھا مگر اچھا نہ نکلا اب انشاء اللہ سفید کاغذ پر البدر نکلا کریگا آپ اس کی مشکلات پر توجہ فرما کر اس کی اشاعت مین کوشش فرماوین +

قیمت جن کا وعدہ مارچ کا تھا سو مارچ آگیا ہے وہ قیمت ارسال کردین اور ضروریات مطبع کو مد نظر رکھیں کہ اگر ہمارے احباب مقررہ وقت سے پیشتر قیمت ادا کردین تو ان کی بڑی عنایت اور ایک امداد بر محل ہو اسیطرح جن کی ذمہ سنہ ۱۹۰۲ء کی قیمت ہے باقی ہے وہ بھی روانہ کردین چند ایک احباب نے روانہ بھی کردی ہے +

طبی مشورہ نمبر ۴

خریدار نمبر ۶۶ - مرض بواسیر خونی

علاج

(۱) تخم اکسن سات سات دانہ ہر روز پانی سے نگلین (۲) رسوت کو عرق بھنگرہ مین حل کرکے گولی بقدر اخروٹ یا بیر - یا چلغوزہ حسب برداشت بنا کر اسے مقعد مین رکھین یا خانہ کے وقت جب وہ نکل جاوے تو دوسری رکھ لین - بعض وقت اس علاج سے سخت درد ہوتی ہے اور مریض گھبرا جاتا ہے مگر چند منٹ کے بعد ضرور آرام ہوتا ہے گھبراوے مت (۳) زمین قند اور مولی کھانے سے آرام ہوتا ہے (۴) مغز تخم نیم - مغز تخم بکائن - تنقنا لو - رسوت

مسلسل ڈائری

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

عالم رویا پہر پڑے تھے حالانکہ وہ واقعہ آپنے خواب مین دیکھا تہا اور ایک خواب آپنے یہ بیان کیا کہ مین کیا دیکھتا ہون کہ خداتعالی کی عدالت مین ہون مین منتظر ہون کہ میرا مقدمہ بھی ہے اتنے مین جواب ملا

"اصبر سنفرغ یا مرزا"

پھر مین ایک دفعہ... کیا دیکھتا ہون کہ مین کچہری مین گیا ہون دیکھا تو اللہ تعالی ایک حاکم کی صورت پر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایکطرف ایک سررشتہ دار ہے کہ ہاتھ مین ایک مثل لئے ہوئے پیش کر رہا ہے۔ حاکم نے مثل اوٹھاکر کہاکہ مرزا حاضر ہے تو مین نے باریک نظر سے دیکھاکہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی اس نے مجھے کہاکہ اسپر بیٹھو اور اس کے مثل ہاتھ مین لی ہوئی ہے اتنے مین مین بیدار ہوگیا +

پھر فرمایاکہ جسطرح میرے کرنے والی خواب ہے جسپر سرخ روشنائی کے چھینٹے پڑے تھے ویسے ہی ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہے کہ ایک دفعہ آپنے خواب مین دیکھاکہ جنت کے باغون مین سے ایک سیب آپنے لیا ہے پہر اسی وقت بیدار ہوئے تو دیکھاکہ وہ سیب ہاتھ مین ہی ہے +

ایمان کی علامت پھر فرمایاکہ کوئی خدا پرایمان نہین رکھتا جب تک کہ وہ خود نشان نہ دیکھے یا اس کی صحبت مین رہے جو کہ ان نشانو کو دیکھنے والا ہے خداتعالی اگرچاہے تو ان سب مخالفون کو ایکدم مین ہی ہلاک کردیوے مگر پہر ہم اور ہمارا سلسلہ بھی ساتھ ہی ختم ہوجاتا یہ مخالفین کا شور وغوغا دراصل عمر کو بڑہاتا ہے خداتعالے بیشک سب کچھ کریگا ان کو ذلیل وخوار بھی کریگا لیکن وہ مالک ہے خواہ ایکدم کردے خواہ رفتہ رفتہ کرے خداتعالی کی عجیب درعجیب قدرت ہے کہ جب ایک شخص کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے تو خودبخود دوگروہ بنجاتے ہین ایک شقی اور ایک سعید۔ مگر یہ زمانہ گاہے گاہے

یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ خداتعالی اپنا چہرہ دکھانا چاہتا ہے دوسرا زمانہ تشکوک وشبہات کا ہوتا ہے +

ختم نبوت فرمایا آخرین منھم کے قائمقام توریت کی ایک آیت تھی جس سے مسیح اسرائیلی کا گروہ مراد تہا اور یہان آخرین سے ہمارا گروہ۔ انجیل کے ذکر پر فرمایاکہ عیسائی لوگ جو حضرت عیسی کو خاتم نبوت کہتے ہین اور الہام کا دروازہ بند کرتے ہین حالانکہ خود تسلیم کرتے ہین کہ مسیح کے بعد ایک پولوس گذرا ہے جسنے نبوت کی اور اس کے مکاشفات کی ایک الگ کتاب انجیلو مین ہمیشہ ساتھ رکھتے ہین ختم نبوۃ پر محی الدین ابن عربی کا یہی مذہب ہے کہ تشریعی نبوت ختم ہوچکی ورنہ ان کے نزدیک مکالمہ الہی اور نبوۃ مین کوئی فرق نہین ہے اس مین علماء کو بہت غلطی لگی ہے خود قرآن مین النبیین جسپر ال پڑا ہے موجود ہے اس سے مراد یہی ہے کہ جو نبوۃ نئی شریعت لانیوالی تھی وہ اب ختم ہوگئی ہے ہان اگر کوئی شخص کسی نئی شریعت کا دعوی کرے تو کافر ہے اور اگر سرے سے مکالمہ الہی سے انکار کیا جاوے تو پھر اسلام تو ایک مردہ مذہب ہوگا اور اس مین اور دوسرے مذاہب مین کوئی فرق نہ رہیگا کیونکہ مکالمہ کے بعد اور کوئی ایسی بات نہین رہتی کہ وہ ہو تو اسے نبی کہا جاوے۔ نبوت کی علامت مکالمہ ہے لیکن اب اہل اسلام نے جو یہ اپنا مذہب قرار دیا ہے کہ اب مکالمہ کا دروازہ بند ہے اس سے تو یہ ظاہر ہے کہ خدا کا بڑا قہر اسی امت پر ہے اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا ایک بڑا دھوکا ہوگی + اور اس کی تعلیم کا کیا فائدہ ہوا گویا یہ عبث تعلیم خدا نے دی۔ ہان

فرق نبوت کے واسطے کثرت مکالمہ شرط ہے یہ نہین کہ ایکدو فقرہ گاہ گاہ الہام ہوئے بلکہ نبوت کے مکالمہ مین ضروری ہے کہ اس کی کیفیت صاف ہو اور کثرت سے ہو۔

دروازہ تشنا نماز پڑہکر حضرت اقدس نے کھڑے ہوکر مکالمہ نبوت پر یہ تقریر کی اور مثال دیکر فرمایاکہ جبتک کہ یہ فرق نہ ہو تب تک کیسے پتہ لگ سکتا ہے اب دیکھو جس کے پاس ایک دو روپیہ ہون اور ادہر بادشاہ ہے کہ اس کے پاس خزانے بہرے ہوئے ہین تو ان دونون مین یہ فرق ہوگا کہ نہین اگرچہ زردار وہ بھی ہے اور بادشاہ بھی ہے مگر جس کے پاس ایکدو روپے ہون اسے بادشاہ کوئی نہ کہیگا اسیطرح فرق تو کثرت کا ہے اور اس کے ساتھ کیفیت اور کمیت کا بھی نبوت کا مکالمہ اس قدر اجلی اور اصفے ہوتا ہے کہ ہر ایک بشر جسے اسے برداشت نہین کرسکتی مگر وہ جو اصطفا کے درجہ تک ہو فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول (پ ۲۹ ع ۱۱)۔ اللہ تعالی اپنی رضامندی اس طرح سے بار بار ظاہر کرتا ہے کہ اول ایک امر کو خواب مین دکھاتا ہے پہر اسے کشف مین پھر اس کے متعلق وحی ہوتی ہے اور پھر وحی کی تکرار ہوتی رہتی ہے حتی کہ وہ امرغیب اس کے لئے مشہود اور محسوس امور مین داخل ہوجاتا ہے اور جس قدر تکرار ایک ملہم کے نفس مین ہوتا ہے اسی قدر تکرار اس کے مکالمہ مین ہوا کرتا ہے اور اصفی اور اجلی مکالمہ انہی لوگون کا ہوتا ہے جو اعلی درجہ کا تزکیہ نفس کرتے ہین اس لئے تقوے اور طہارت کی بہت ضرورت ہے اسی لئے خداتعالے فرماتا ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا (پ ۲۲ ع ۱۶) ہم نے کتاب کا وارث اپنے بندون مین سے ان کو بنایا جن کو ہم نے چن لیا۔ یعنی ان لوگون کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جیسے ایک مکان کی کل کھڑکیان کھلین ہین کہ کوئی گوشہ تاریکی کا اس مین نہیں اور روشنی خوب صاف اور کھلی آرہی ہے اسیطرح ان کے مکالمہ کا حال ہوتا ہے کہ سراسر اجلی اور کثرت سے ہوتا ہے۔ جیسے ایک نیل اونی قسم کا ہوتا ہے کہ وہ ہوان اور بدبو بہت دیتا ہے دوسرے اعلی سے اچھا۔ یہی فرق مکالمہ کی کیفیت اور کثرت اور صفائی مین ہوتا ہے۔ کیا ایک لوٹہ کو حق پہنچتا ہے کہ اپنے اندر تہوڑا سا پانی رکھکر کہے کہ مین بھی سمندر ہون کیونکہ اس مین بھی پانی ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ کس قدر فرق ہے سمندر مین جو پانی کی کثرت ہوتی ہے اس کو لوٹے سے کیا نسبت۔ پہر اس مین موتی۔ سیپ اور ہزارہا قسم کے جانور ہوتے ہین۔

اگر اس پر اعتراض ہوکہ اور لوگون کو کیون خوابین آتی ہین جو کہ سچی بھی نکلتی ہین حتی کہ ہندو بھی اور فاسق سے فاسق گروہ کنجرون مین بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض دفعہ ان کی خوابین سچی نکلین ہین تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کے سلسلہ کی تائید ہو کیونکہ اگر ایسے حواس عالم مین نہ ہوتے تو پہر امر نبوت مشتبہ ہوجاتا۔ ایک نابینا آفتاب کو کیسے شناخت کرسکتا ہے وہی شناخت کریگا جسے کچھ بینائی ہو چونکہ خدا کو منظور تہا کہ اتمام حجت ہو اس لئے یہ خواب کا سلسلہ سب جگہ رکھدیا ہے تاکہ قبولیت کا مادہ ہر ایک جگہ موجود رہے اور انکو انکار نہ کرنے دیوے لیکن جو مادہ نبی کا ہوتا ہے اس کی شان اور ہوتی ہے اور اسے موہبت اور بہت سی مولتون کے بعد طیار کیا جاتا ہے +

مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین + اور چونکہ بادل کھلے ہوئے تھے دھوپ نکلی ہوئی تھی آپ سیر کے لئے دولتخانہ سے تشریف لائے سوائے سیر اور کوئی ذکر کسی مجلس مین قابل درج اخبار نہین ہوا۔

سیر مولوی نذر احمد صاحب جو کہ مقام لودی ننگل تحصیل بٹالہ مین آکر ایک مخلص مرید ہین ایک پنجابی نظم سناتے رہے جو کہ انہون نے بعض گردو نواح کے مخالفین کے اعتراضون کے رد مین لکھی تھی

حضرت اقدس نے مخالفین کی نسبت فرمایا کہ ہم نے اب ان سے اعراض کر لیا ہے کیونکہ جواب تو اس کے لئے ہوتا ہے جس مین کوئی ذرہ تقوی کا ہو مگر جس حال مین کہ ان کے پاس اب سب و شتم ہی ہے تو اب حوالہ بخدا کیا اچھا طریق امن کا ہم نے پیش کیا ہے کہ شرافت سے آکر اپنے شبہات دور کرا دین ہمارے مہمان خانہ مین خواہ ۶ ماہ رہین ہم دعوۃ دیوینگے مگر جو شخص اول سے ہی عزم بالجزم کر کے آتا ہے کہ شرارت سے باز نہ آوے گا اُسے ہم کیا کرین۔ میرا ہمیشہ ہی خیال ہوتا ہے کہ کوئی گروہ نیک نیتی سے آوے اور مستفید ہو ازالہ شبہات کی نیت ہو ہار جیت کا خیال نہ ہو۔ نیک نیتی تو عجیب شئے ہے کہ اس کی فوراً بو آجاتی ہے اور جب جواب کافی ہو تو نیک نیتی کو اسیوقت اس کی خوشبو پا کر بحث سے دست بردار ہو جاتا ہے اور ہم خاص پیشگوئیون پر بھی حصر نہین رکھتے کوئی پہلو اس سلسلہ کا لے لیوین ہم ازالہ شبہات کر دیوینگے اگر گذشتہ پیشگوئیون کے پہلو کو نہ لیوین تو خدا تعالی قادر ہے کہ آئندہ اور نشانات دکھلا دیوے

راستہ مین فرمایا کہ کل جو خواب مولوی محمد احسن صاحب کے دوا نہ لانے کی نسبت بیان کیا تھا مین نے اسی کے مطابق راتکو جائفل اور سونٹھ منہ مین رکھا اب کھانسی کو اس سے بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

قبل عشا حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام ڈاک کا اخبار سنتے رہے بعد ازان نماز ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی تاریخ کی فجر کا حصہ البدر جلد ۲۔ کالم ۳ مین دیا جا چکا ہے۔ بوجہ شب بیداری و علالت طبع

حضرت اقدس نے ظہر اور عصر کی نمازین باجماعت جمع کر کے ادا کین اور باقی نمازین بھی باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

غاسق اللہ

قبل از عشا آپ نے غاسق اللہ الہام کی شرح فرمائی اور فرمایا کہ غاسق عربی مین تاریکی کو کہتے ہین جو کہ بعد زوال شفق اول رات چاند کو ہوتی ہے اور اسی لئے یہ لفظ قمر پر بھی اس کی آخری راتون مین بولا جاتا ہے جبکہ اس کا نور جاتا رہتا ہے اور خسوف کی حالت مین بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے قرآن شریف مین ومن شر غاسق اذا وقب کے یہ معنے ہین کہ من شر ظلمۃ اذا دخل یعنی ظلمت کی برائی سے جب وہ داخل ہو۔

مین نے اس سے پیشتر یہ خیال کیا تھا کہ چونکہ عنقریب گھر مین وضع حمل ہونیوالا ہے تو شاید مولود کی وفات پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے مگر بعد مین غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد ابتلا ہے اجتہادی امور ایسے ہی ہوا کرتے ہین کہ اول خیال کسی اور طرف چلا جاتا ہے غرضیکہ اس کے معنے ہوئے کہ خدا تعالی کی طرف سے کوئی امر بطور ابتلا کے ہے اور اس سے جماعت کا ابتلا مراد نہین ہے بلکہ منکرین کا جو کہ جہالت نادانی افترا سے کام لیتے ہین آدم سے لے کر آخر تک اللہ تعالی کی یہی عادت ہے کہ دشمنون کو بھی ... افترا وغیرہ کے لئے ایک موقعہ دیتا ہے چنانچہ بعض وقت کوئی شکستگی ہو جایا کرتی ہے قرآن شریف مین اس کا ذکر ہے ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس پ ۴ خدا تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو فرماتا ہے کہ اگر تم کو کوئی زخم پہونچا ہے تو تم نے بھی اپنے مخالفین کا ستیاناس کر دیا ہوا ہے اگر ہمارا یہ کاروبار قلم کا نہ ہوتا بلکہ تلوار سے کام لیتے تو آخر ہمین بھی کوئی نہ کوئی شکست ہوتی ہی تھی یہ موقعہ افترا کے خدا تعالی دشمنون کو اس لئے دیتا رہتا ہے کہ مقدمہ جلد ختم نہ ہو اور یہ سنت اللہ ہے اب غور سے دیکھا جاوے تو احد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل مین فتح تھی مگر دشمن کو فضیلت سے کیا مطلب اُسے تو موقعہ چاہئے ادہر آتھم کا مقدمہ ادہر مقابلہ پر لیکھرام کا قتل ان کی مثال ٹھیک احد اور بدر کی لڑائی تھی +

کلما اضاء لہم مشوا فیہ واذا اظلم علیہم قاموا منافقون کا کام ہے مگر یہ لوگ قاموا مین داخل ہین احتیاط سے کوئی فائدہ نہین اٹھاتے تاریکی جب خدا کی طرف منسوب ہو تو دشمن کی آنکھ

مین ابتلاء کا موقع اس سے مراد ہوتا ہے اور اس لئے اس کو غاسق اللہ کہتے ہین۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے گھر کے حالات سنائے کہ رات کو ان کو بہت تکلیف تھی آخر خدا نے آرام دیدیا مگر میرا ایمان اور یقین ہے کہ یہ تمام کام دعاؤن نے ہی کیا ہے۔

عورتون کے لئے یہ ولادت کا وقت ایک پہلو سے موت اور ایک پہلو سے زندگی ہوتی ہے گویا ولادت کے وقت ان کی اپنی ہی ایک نئی ولادت ہوتی ہے۔

گھر مین بھی رات کو ایک خواب دیکھا کہ بچہ ہوا ہوا ہے تو انہون نے مجھے کہا کہ میری طرف سے بھی نفل پڑھنا اور اپنی طرف سے بھی۔ پھر ڈاکٹرنی کو کہا کہ ذرا اسکو لو تو اس نے جواب دیا کہ لون کسکو وہ تو مردہ ہے تو انہون نے کہا کہ اچھا پھر مبارک کا قدر قائم رہیگا مین نے اس کی یہ تعبیر کی کہ لڑکی اصل مین زندہ بدست مردہ ہی ہوا کرتی ہے۔

آج صبح کو الہام ہوا **ساکرمک اکراما عجیبا** اس کے بعد تھوڑی سی غنودگی مین ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سنہری بہت خوبصورت ہے مین نے کہا کہ عید کے دن پہنونگا۔

اس الہام مین عجیب کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی موثر بات ہے۔ مینے یہی سمجھا کہ چونکہ راتکو بہت منذر الہام ہوا تھا وہ تو پورا ہو گیا ہے اب اللہ تعالی اس کی بالمقابل بشارت دیتا ہے کیسی رحیم کریم ذات ہے +

رات مین نے ایک اور خواب بھی دیکھا کہ مین جہلم مین ہون اور سنسار چند صاحب کے کمرے مین ہوتا ہوا آگے کوٹھی کے ایک اور کمرہ کی طرف جا رہا ہون۔ رویا کے معاملات مین انسانی عقل بالکل اندھی ہے۔ لڑکی دیکھے تو لڑکا ہوتا ہے اسی لئے معبرون نے باب بالعکس کا بھی باندھا ہے۔ ہمارے مخالف تمام باتون کو ظواہر پر حمل کر لیتے ہین ورنہ وہ خدا کی عجیب در عجیب باتون کو دیکھین۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص قولنج کی بیماری مین مبتلا تھا اُسے خواب مین کسی نے دیکھا کہ وہ مر گیا ہے مین نے اس کی تعبیر کی کہ وہ اچھا ہو جاوے گا آخر وہ اچھا ہو گیا۔

مقدمات کے ذکر پر فرمایا کہ حاکم بچارے کیا کرین وہان تو خدا پکڑ کر سب کچھ کروانا ہے اصل مین خدا ہی خدا ہے وہ جب کوئی بات دل مین ڈالتا ہے تو دلون کو ایسا پکڑتا ہے کہ باز اس طرح چڑیا کو پکڑ نہین سکتا اصل سلطنت اسی کی سلطنت ہے کیسے سے کیسا دشمن ہو مگر وہ اس کو بھی پکڑ لیتا ہے سب کلشیئ خادمک بالکل

تازہ ڈائری

۱۳ فروری ۱۹۰۳ء

آج کی چارون نمازین اور جمعہ حضرت اقدس نے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیا سیر بوجہ جمعہ کے بند رہی۔

بعد ادائیگی جمعہ گرد ونواح کے لوگون نے بیعت کی اور حضرت اقدس نے ان کو ایک مختصر تقریر نماز روزہ کی پابندی اور ہر ایک ظلم وغیرہ سے بچنے پر فرمائی کہ اپنے گھرون مین عورتون لڑکیون اور لڑکون سبکو نیکی کی نصیحت کرین اور جیسے درختون اور کھیتون کو اگر پورا پانی نہ دیا جاوے تو وہ پہل نہین لاتے اسیطرح جب تک نیکی کا پانی دل کو نہ دیا جاوے تو وہ بھی انسان کے لئے کسی کام کا نہین ہوتا۔ جو نیک بنجاتا ہے اوس پر یہ بلا طاعون نہین پڑتی موت تو سب کو آتی ہے اور اس کا دروازہ بند نہین ہوتا مگر جن موتون مین ایک قہر کی بو ہوتی ہے وہ نہین ہوتین ہنسی اور ٹھٹھے کی مجلسون سے پرہیز کی تاکید فرمائی انبیاء کی وصیت یاد دلائی کہ صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے اگر پیسہ پاس نہ ہو تو ایک لوٹکہ دولہ پانی کا کسیکو بھر دو یہ بھی صدقہ ہے اپنے مال اور بدن سے کسی کی خدمت کر دینی یہ بھی صدقہ ہے۔

قبل از عشا عصر کی نماز کے بعد ایک صاحب **محمد یوسف نامی** لکھنؤ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے ملاقات کی۔ حضرت اقدس نے اُن سے حالات پوچھے جن کے جواب مین انہون نے بتلایا کہ اصل مین مین بغدادی ہون۔ میرے والد صاحب نے بغداد سے آکر یہان ہند مین شادی کی۔ خود میری شادی بھی لکھنؤ مین ہوئی مین کئی بار بغداد مین ہو آیا ہون ہر سال ۶ ماہ بعد مین جایا کرتا ہون ۲۷ سال کی عمر ہے ایران وغیرہ ممالک مین امارات کے کامون پر رہا ہون۔ ڈاکٹری سے واقف ہون۔ اب ملازمت ترک کر دی ہوئی ہے۔ لکھنؤ کے چند احباب ہم عمر کی مجلس مین آپ کا تذکرہ رہا کرتا اکثر لوگ تمسخر بھی کرتے رہتے میرا اس سے پیشتر بھی شوق تھا کہ ملاقات کرون مگر اب چند ایک احباب نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے کہ آپکے حالات دریافت کرون مین کمتے ہوئے پانچ چھ دن امرتسر مین ٹھہرا ہون راستہ وغیرہ سے لاعلمی تھی اُسے دریافت کرتا تھا ایک شخص نے راہبری کی اب پہونچا ہون مین زیادہ دیر نہین ٹھہر سکتا کل جاؤن گا۔

حضرت اقدس پھر آپ کے آنے کا کیا فائدہ۔ یہ تکلیف تو پھر بیفائدہ اوٹھائی۔ دین کے کام مین آہستگی سے کام لیا جاوے تو پتہ لگتا ہے کیونکہ سب باتین دریافت کے قابل ہوتی ہین ملنے اور زیادہ صحبت سے معلومات وسیع ہوتے ہین اور فائدہ ہوتا ہے۔ جب کہ ان لوگون نے آپ کو منتخب کرکے روانہ کیا ہے تو اس کا فیصلہ کرنا ضروری تہا کہ یہان کچھ دن رہا جاوے اگر آپ چند گھنٹہ ٹھہر کر تشریف لے گئے تو وہان جاکر کیا بتلا سکینگے کہ کیا دیکھا حالات تو زیادہ دیر رہنے سے معلوم ہوتے ہین ناواقفیت مین جو رائے قائم ہوتی ہے وہ ٹھیک نہین ہوا کرتی۔

کونوا مع الصادقین کا حکم اسی لئے ہے کہ انسان صحبت مین رہے اور اُسے ایک معیت حاصل ہوکر پورے حالات معلوم ہو جاوین جو انسان صحبت مین نہین رہتا وہ اجنبی اور نا آشنا ہوتا ہے ایک طرف آیا اور ایک طرف گیا ایسے شخص کو کیا معیت حاصل ہوئی۔

محمد یوسف صاحب۔ جو امورات کہ ہمارے ذہن مین ہین ان کے دریافت کرنے کے لئے مین آیا ہون بس وہ امر دریافت کرونگا آپکا دعوی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کی تحقیق کرین اگرچہ وہ لوگ جن کی طرف سے مین آیا ہون آپکا ذکر ہنسی اور تمسخر سے کرتے ہین مگر میرا یہ خیال نہین ہے۔

حضرۃ اقدس۔ مذاق اور تمسخر صحت نیت مین فرق ڈالتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ ایک ناواقف کو اس بات کا علم نہین ہوتا کہ اصل حقیقت کیا ہے اور محض اپنی جہالت اور لاعلمی سے استہزا شروع کرتا ہے میرا دعوے ایسا دعوی نہین رہا جو ابتک کسی سے مخفی ہو دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ زمانہ کی حالت کیا ہے اور کس بات کا تقاضا کر رہی ہے صدی سے ۲۰ سال گذر گئے ہین مسلمانون کی موجودہ حالت خراب ہوگئی ہے اور وہ انحطاط مین ہین اب تقوی کا طریق تو یہ ہے کہ انسان تحقیق سے کام لے نہ یہ کہ تکذیب پر مستعجل ہو۔ جلدی کی تو غلطی کھائی جیسا کہ اسیطرح یہودیون نے بھی جلدی کی تو الیاس کے معاملہ مین غلطی کھائی آنحضرۃ کے وقت یہود اور نصاری نے جلدی کی تو غلطی کھائی غرض جب پیغمبر اور مرسل آئے تو جلدی کرنے والے ہمیشہ غلطی کہاتے رہے تقوے کا طریق یہ ہے کہ ترازون کی طرح حق اور انصاف کے دونون پلے انسان برابر رکھے یعنی یہ ہوسکتا ہے کہ اپنے دعوے مین جھوٹا ہو اور ہوسکتا ہے کہ اپنے دعوی مین سچا ہو۔ جب یہ زمانہ ایسا ہے کہ خود مولوی لوگ ممبرون پر چڑھ چڑھ کر اور رو رو کر اس کے لئے دعا مانگتے تہے اور اپنے منہ سے کہتے تھے کہ یہ چودہوین صدی ایسی ہے کہ اس سے جانورون نے بھی پناہ مانگی ہے اور کتابون مین لکھے گئے تہے کہ عنقریب مہدی اور عیسی آنیوالے ہین ہمارا اسلام ان کو پہنچانا ان سب باتون کو مدنظر رکھکر ہر انسان دونون پہلو برابر رکھے۔ ہم یہ تو ہرگز نہین چاہتے کہ بلا تفحص ہمکو کوئی جلدی سے مان لیوے مگر افسوس یہ ہے کہ یہ مسلمان لوگ جن کو خدا نے سمجھایا تہا اور علم دیا تہا وہ اس قدر جلدی انکار کرتے ہین۔ تقوے اور استعجال مین بہت بڑی ضد ہے یہ کبھی جمع نہین ہوسکتے اسی لئے خدا تعالے نبیون کو ہمیشہ صبر کی تعلیم دیتا رہا کہ جلدی نکرین پھر اگر ان علما کی نسبت آج سے ۲۰ سال پیشتر کے حالات دیکھین تو ان سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ کیسے انتظار مین تھے کہ اب آیا کہ آیا۔ صدی بھی آگئی اسپر ۲۰ سال بھی گذر گئے وقت کی حالت نے بھی بتلا دیا کہ جیسے بیماری کے وقت حکیم کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی اب بھی مجدد کی ضرورت ہے زمانہ کی حالت کے لحاظ سے وہ خود ایسے وقت کی انتظار کرتے تھے کہ اس کا مجدد کسر صلیب کا سامان اپنے ساتھ لاتا جن کی آنکھ کھلی ہے ان سے سوال کر کے دیکھئے اور پوچھئے کہ سب سے بڑا فتنہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سب سے بڑا فتنہ اس وقت جو برپا ہے وہ عیسائی پادریون کا فتنہ ہے ۳۰ لاکھ کے قریب مرتد شدہ ایک ہندوستان مین موجود ہین اور اسلام کی تردید اور آنحضرت صلعم کی توہین مین جو کتابین ان لوگون نے لکھی ہین اگر ان کو جمع کرو تو ایک پہاڑ بنتا ہے اور تین تین چار چار ہزار روزانہ پرچے پیغمبر خدا کی شان مین ہنسی اور تمسخر کے مضامین سے بھرے ہوئے شائع ہوتے ہین حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے کہ اگر ایک مرتد ہوتا تو قیامت برپا ہو جاتی اب ۳۰ لاکھ سے زیادہ مرتد ہو چکے ہین اور ان لوگون کو کوئی فکر نہین ہے وہ خدا جس نے وعدہ کیا تہا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کہان گیا کیا حفاظت یہی تھی کہ اسلام کی یہ حالت ہو اور وہ خدا خبر نہ لیوے اُس نے دیکھا کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے رد مین اس قدر کتابین لکھی گئین مگر اسے غیرت نہ آئی اس قدر گندے کلمے اس پاک مذہب کے بارے مین لکھے گئے مگر اس نے کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کیا ازمنہ سابقہ مین جب کہ بگاڑ اس حد کا نہ تہا تو خدا نبی اور رسول اصلاح کے لئے بھیجتا رہا اور اب جب کہ اس قدر فتنہ برپا ہے تو عقل قبول کرتی ہے کہ وہ اس پر خاموش رہے اور کیا خدا نے اسلام کے ساتھ یہ کرنا تہا یہ کیسی نفرت تھی کہ اب گویا وہ بالکل مر گیا اب اگر اُن سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس اسلام کی صداقت اور زندہ خدا کا کیا معجزہ ہے تو سوائے قصہ اور کہانیون کے اور کیا جواب ہے کیا اب تم ہندؤن کی طرح

مولانا مولوی ... فاضل امروہی ... کی بہت ... تمام مولویون اور ... لیکن جواب دینے ... کامل مہارت ... عجیب ... اور ... فہرست ... تفسیر ... سوا السبیل ... سورہ تبت ... درس ثمین

حضرت احمد کی کل تصنیفات نظمون کا مجموعہ

احمد ... میرزا عبدالکریم ... بمقابلہ ... ارزان ... لائق ... اعلی ...

حضرت اقدس ... اعجاز ... کشتی نوح

کارخانہ ... سے طلب

پیشگوئیاں پیش کر کے زور ڈال سکتے ہو کہ یہ اسلام کے معجزات تھے پھر حدیثوں کو پیش کرتے ہیں) حالانکہ وہ ظنیات کا مجموعہ ہے کوئی مسلمان ان کو خوش عقیدگی سے مان لیوے تو مان لیوے مگر ایک مخالف کب مان سکتا ہے اگر خدا تعالےٰ کی نصرت اسلام کے ساتھ نہ ہو تو دیگر مذاہب کیطرح یہ بھی ایک مردہ مذہب کہلائیگا۔ لیکن **اسلام نہ مردہ ہے اور نہ مردہ مذہب ہوگا** آپ آہستگی سے تفتیش کریں کہ خدا نے ہماری تائید میں کیا کچھ دکھلایا۔ طاعون آئی حج بند ہوا۔ اونٹ بیکار چھوڑے گئے ماسوا اس کے اور ہزارہا نشان ظاہر کئے اور ہماری سب جماعت گواہ ہے بلکہ ہندو تک گواہ ہیں ایک سچے اور راستباز کی شناخت کے تین ذریعہ ہی ہو سکتے ہیں اول نصوص یعنی قرآن شریف سے اس کی صداقت ظاہر ہو۔ دوسرے عقل سے دیکھے کہ زمانہ کی موجودہ حالت کیا ہے وہ اس امر کی ضرورت کو چاہتی ہے کہ نہیں کہ ایسا مصلح ہو۔ تیسرے یہ کہ اس کے لئے خوارق عادات اور نشان بھی ہوں۔ جیسے آنحضرت صلعم کے واسطے نص یہ تھی کہ توریت میں آپ کی نسبت ذکر تھا ✦

حضرت اقدس نے یہاں تک تقریر کی کہ پھر ہمارے جوشیلے مہمان بول اٹھے کہ میں وعظ سننے نہیں آیا اس سے پیشتر بھی اثنائے تقریر میں انہوں نے کئی دفعہ بولنے کی کوشش کی مگر حضرت اقدس نے بار بار تاکید کی کہ آپ سن لیویں پھر بولنا مگر آخرکار ان سے نہ رہا گیا اور کہدیا کہ میں وعظ سننے نہیں آیا اپنی باتوں کا جواب چاہتا ہوں ✦

حضرت اقدس نے اپنے اس سلسلہ تقریر میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت زمانہ کی ضرورت ایسے مصلح کو چاہتی تھی یہ آپ کے لئے عقلی شہادت تھی تیسرے آپکے معجزات تھے اب اگر کوئی طالب حق ہے تو آہستگی سے ان تین امور کو ہماری نسبت ثابت کر لیوے اگر ثابت نہ ہوں تو تکذیب کرے اور اگر ثابت ہوں تو تصدیق کرے لیکن اگر ثابت ہونے پر تکذیب کریگا تو گویا کل انبیاء کی تکذیب کریگا

سید محمد یوسف صاحب اگر کوئی اور مدعی ہو اور کہے کہ میں مہدی ہوں .... یا عیسیٰ ہوں تو پھر مابہ الامتیاز کیا ہوگا وہ کہہ سکتا ہے کہ طاعون وغیرہ نشانات میرے متعلق ہیں

حضرت اقدس مسیلمہ کذاب نے آنحضرت کے وقت دعوی کیا کہ میں نبی ہوں اگر وہ یہ کہتا کہ توریت کی علامات اور دیگر نشان جو محمد صلعم اپنے پر چسپاں کرتے ہیں ان کے واسطے نہیں بلکہ میرے واسطے ہیں تو پھر کیا جواب ہوتا۔

یہ سنکر ہمارے جوشیلے محقق کچھ ساکت اور متحیر ہو گئے اور بولے کہ میں اس بات کو نہیں سمجھا ✦

حضرت اقدس آپ کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلعم کے وقت ایک جھوٹا مدعی مسیلمہ کذاب تھا کہ وہ بھی نبوت کا دعوی کرتا تھا اور اسد عنصری بھی ایک مدعی تھا پس اگر یہ لوگ کہتے کہ یہ آیت جو قرآن شریف میں ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا یہ محمد کے حق میں نہیں بلکہ ہمارے حق میں ہے تو اب آپ بتلا دیں۔ کہ اس کا کیا جواب ہوتا

محمد یوسف صاحب - میں نے اس جواب کو تسلیم کر لیا کہ یہ میرے سوال کا ٹھیک جواب ہے اور جنہوں نے مجھکو منتخب کر کے روانہ کیا ہے میں ان کے روبرو یہی جواب بیان کر دوں گا ✦

حضرت اقدس - یہ سوال اس وقت ہوتا کہ میں نے ایک جزو ہی بیان کی ہوتی اور اسی کو معیار قرار دیا ہوتا جیسے میں یہ کہتا کہ کسوف خسوف میرے حق میں ہے اور دوسری جزیات کو بیان نہ کرتا مگر میں نے تو ایک مجموعہ پیش کیا ہے اور ہر ایک نبی انہی امور ثلاثہ کو پیش کرتا رہا ہے پس اگر کوئی انہی امور ثلاثہ کی بنا پر دعوی کرتا ہے تو اسے مقابلہ کے لئے لاؤ۔

محمد یوسف صاحب عیسی علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے یا یوں ہی پھونک مار دیتے تھے۔

حضرت اقدس نے چونکہ سائل کا مطلب اس سوال سے یہ تھا کہ آپ جو مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں تو کس قدر مردہ زندہ کئے) اس لئے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کو جو مثیل موسی کہا گیا۔ تو آپ بتلائیے کہ آنحضرت نے کس قدر عصا کے سانپ بنائے اور

معجزات حالت موجودہ کے موافق ہوا کرتے ہیں

کون سے دریائے نیل پر آپ کا گذر ہوا اور کب اور کس قدر جوئیں مینڈکیں اور خون آپ کے زمانہ میں آسمان سے برسا کیونکہ جب آپ مثیل موسی تھے تو پھر آپ کے نزدیک تو تمام نشان موسے والے آنحضرت سے ظاہر ہوتے تو وہ مثیل موسی ہوتے۔ کفار نے بھی اس قسم کا سوال آپ سے کیا تھا فلیاتنا بایۃ کما ارسل الاولون یعنی جیسے موسے اور عیسیٰ کو معجزات دئے گئے۔ ویسے ہی تم بھی دکھاؤ لیکن آنحضرت نے ویسا نشان نہ دکھایا وجہ اس کی یہ تھی کہ معجزات ...... ہمیشہ حالت موجودہ کے موافق ہوتے ہیں جیسی زمانہ کی ضرورت کا تقاضا ہوتا ہے ویسے ہی خوارق عادات ہر ایک مرسل من اللہ لیکر آتا ہے

محمد یوسف صاحب - نیچر کے خلاف اگر کوئی بات ہو تو وہ معجزہ ہوتا ہے۔ آپ کوئی ایسی بات ثابت کریں ✦

حضرت اقدس دو گھنٹہ کے لئے آپ ذرا حلف ہاتھ میں لیکر لوگوں سے اس کی شہادت لیویں کہ آیا ایسے امور ہوئے ہیں کہ نہیں تو پھر آپ کو پتہ لگ جاویگا

محمد یوسف صاحب گستاخی معاف۔ آپکا دعوی عربی کا ہے کہ فصیح بلیغ بے مثل عربی لکھتے ہیں حالانکہ ق کو آپ ادا نہیں کر سکتے۔

حضرت اقدس یہ ایک بیہودہ اعتراض ہے انبیاء پر لوگ اس قسم کے بیہودہ اعتراض کرتے تھے اصل مقصود پر انسان کو بات کرنی چاہئے۔ اس اثناء میں ایک مخلص خادم جو کہ پاؤں دبا رہا تھا حسن ارادۃ اور غیرت عقیدہ کے باعث یہ سوال ناگوار گذرا اور انہوں نے غیرت مندانہ الفاظ میں سائل کو کچھ سمجھایا کہ ایسے اعتراض بے ادبی ہے اس پر محمد یوسف صاحب کو طیش آ گیا اور کہا کہ میں اعتقاد نہیں رکھتا۔ اتنے میں مولوی مبارک علی صاحب نے سائل کی توجہ کو اس طرف مائل کیا کہ موسے کی زبان میں بھی لکنت تھی چونکہ محمد یوسف صاحب ایک منصف مزاج انسان تھے انہوں نے معاً کہا کہ مجھکو یاد آ گیا اس اثناء میں حضرت اقدس نے کہا کہ کیا مہدی کا ذکر ہے اور محمد یوسف صاحب کو مستفسر پر اس کی تفصیل یوں کی کہ کتب حدیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ مہدی جو آنیوالا ہے اس کی زبان میں لکنت ہوگی اور وہ زانو پر ہاتھ مار کر بات کریگا یہ بات تو منجملہ اور نشانات کے ہے ✦

محمد یوسف صاحب - بیشک یہ میری غلطی تھی اور میں اس کی معافی طلب کرتا ہوں اور میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ گستاخی معاف ہو۔

چونکہ اس اثناء میں ابھی اس جوش کا بقیہ موجود تھا جو کہ اول اظہار ہو چکا تھا اور اس کے متعلق فریقین میں کچھ اور گفتگو ہو چکی تھی محمد یوسف صاحب نے کہا کہ استہزاء اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔ اس لئے حضرۃ اقدس نے کہا۔

حضرت اقدس - اس جگہ ڈرنا کیا یہاں تو خاکساری ہے۔ اور نہ ہم ناراض ہوتے ہیں۔

محمد یوسف صاحب میرا حق ہے کہ میں اطمینان قلب کے لئے جو چاہوں سوال کروں ابراہیم علیہ السلام نے بھی آخر سوال کیا تھا اس کے کیا معنے ہیں۔ میں کیسے مان لوں کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ ہاں میں منصف ہوں ضد اور تعصب سے کام نہ لوں گا ✦

(باقی آئندہ)

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

(بقیہ مضمون مسئلہ تقدیر)

مجبور اور مختار

اس بیان سے یہ ثابت ہے کہ انسان کن کن امور مین مجبور اور کن کن مین مختار رہوتا ہے اس لفظ مختار اور مجبور پر بھی لوگون نے بحث کی ہے لیکن قرآن شریف اور احادیث اور آثار صحابہ مین یہ الفاظ کہین استعمال نہین ہوئے پھر نہین معلوم کہ اہل اسلام کو ان الفاظ پر بحث کرنے کی ضرورت کیون آپڑی اور اگر یہ الفاظ استعمال مین آگئے ہین تو بھی ان سے ذات باری پر کوئی حرف نہین آسکتا صاف ظاہر ہے کہ جیسے ایک مجبور کو سزا دینی ظلم ہے ویسی ہی ایک مختار کو پکڑنا بھی ظلم ہے تم اُس شخص کے حق مین کیا کہوگے جو ایک آدمی سے جبراً ایک فعل کرواتا ہے اور پھر اُسے اُس پر سزا دیتا ہے یا ایک شخص کو تمام اختیارات دیدئے ہین کہ جو چاہے کرے مگر پھر اس کی حرکتون پر اُسے گرفت کیا جاتا ہے ایسے آدمی کا نام سوائے احمق کے اور کیا ہوگا پس یاد رکھو کہ خداتعالیٰ کی ذات ایسے خطاب سے پاک ہے اور نہ اُس کے علم اور قدرت کا یہ تقاضا ہو سکتا ہے کہ مختار یا مجبور کی حالت مین انسان کو سزا دیوے۔ اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ پھر انسان کیون باز پرس ہے تو اسکا

انسان جوابدہ کیون ہے

جواب یہ ہے کہ جب ایک کو دخل اور تصرف دیکر نتائج سے آگاہ کر دیا جاتا ہے اور یہ سب اُسے حاکمانہ حیثیت سے عطا کرکے تبلایا جاتا ہے تو اس وقت اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو وہ قابل مواخذہ ضرور ہوتا ہے دنیادی حکامون اور سلطنتون مین اس کی نظیرین موجود ہین کہ ایک عہدہ دار یا ملازم کو دخل اور تصرف مال و زر یا دیگر اشیاء سرکاری پر دیا جاتا ہے اس کے اختیارات کا اُسے علم ہوتا ہے اس کی حدود مقرر ہوتی ہین اور جب ان کو ٹھیک ٹھیک بجا لاوے تو قابل انعام و تشکریہ ہوتا ہے خلاف ورزی کرے تو سزا پاتا ہے یہی حال انسان کا اس دنیا مین ہے اور رخواہ آسمانی کتابون کا نازل ہونا اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ شریعت اور قانون کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس سے ہمکو پتہ لگتا ہے کہ انسان کی جوابدہی اس حال مین ہے جب کہ وہ اپنے مولا کریم کی طرف سے نتائج اعمال سے آگاہ کیا گیا ہے یہ آگاہی اُسے بارگاہ ایزدی مین جوابدہ بناتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو پھر آسمانی کتابون کا نازل کرنا انبیاء اور ان کے خلفاء کو مبعوث کرنا خدا کا ایک بے سود فعل ہوتا۔ جیسے آنکھ اپنا کام کرتی ہے اور وہ کان کا کام نہین دے سکتی اسیطرح انسان فرشتون کی طرح بنایا جاتا مگر اس طرح کی بناوٹ سے وہ کسی ثواب اور اجر کا مستحق نہ ہو سکتا تھا کیونکہ ثواب اور انعامات وغیرہ کا انسان اسیوقت مستحق ہوتا ہے جب وہ کوئی امر خلاف طبع کرکے دکھاتا ہے ایک پیشہ ور اگر اپنی خواہش طبعی کیموافق گھر بیٹھا رہے اور اپنے نفس کے خلاف کوئی تکلیف حرکت کرنے کی اپنے اعضاء سے کام لینے کی گوارا نکرے تو وہ کب کچھ حاصل کر سکتا ہے انسان کا نفس تو آرام کو چاہتا ہے مگر جب تک وہ اس آرام کو چھوڑ کر کچھ تکلیف خلاف نفس گوارا نکرے وہ کچھ حاصل نہین کر سکتا اسیطرح خادم اپنے آقا کو ملازم اپنے افسر کو خوش نہین کر سکتا جب تک کہ وہ کچھ اپنے خلاف نفس نہین کرتا یہ شب و روز کا نظارہ اس امر کو خوب ظاہر کرتا ہے کہ انسان کے اندر نتائج اعمال کا علم ہے جس سے وہ ترقی مراتب کی کوشش کرتا رہتا ہے پس جن راہون پر وہ چلکر انعام اور ترقی حاصل کرتا ہے ضرور ہے کہ جب ان کو ترک کرے تو نقصان بھی اُٹھاوے

بعض اعضاء کی بناوٹ ایسی ... ہے تو پھر انسان کیون سزا دیا جاتا ہے

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ بعض انسانی قویٰ کی ساخت ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ اوس قسم کے اعضاء والون سے وہ حرکات ہی ناشائستہ سرزد ہون مثلاً ڈاکو۔ چور۔ وغیرہ جو ہوتے ہین دیکھا جاتا ہے کہ ان کی کھوپریون کی ساخت ایک خاص قسم کی ہوتی ہے جو دوسرے لوگون سے بالکل علیحدہ اور متمیز ہوتی ہے پھر جس حال مین کہ قدرت نے ان کی ساخت ہی ایسی بنائی ہے وہ کس طرح جوابدہ ہونے چاہئین۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سوال کا تعلق علم قیافہ سے ہے جو کہ ایک مومن کا کام ہے حدیث شریف مین ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ اتقوا مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے عطا کردہ نور سے ہر ایک شئے کو دیکھتا ہے یاد رہے کہ جس انسان کو اللہ تعالےٰ نے ایسے اعضاء دئے ہین کہ وہ ان کو دبا سکتا ہی نہین ہے اون کا نام مجنون رکھا ہے جن پر شریعت کا کوئی حکم جاری نہین ہے ہان اگر اس کے اندر کچھ نہ کچھ قوت ان اعضاء کے تقاضاء کو دبانے کی ہے تو وہ ضرور قابل مواخذہ ہین کیونکہ وہ جب بعض حالتون مین ان قویٰ کو دبا سکتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ حکم خداوندی سے نہین دبا سکتے یا کم ازکم اپنے اس فعل پر نادم ہوکر ان کے دبانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہین مانگ سکتے ہم نے خود مجنونون کو دیکھا ہے کہ انمین کچھ نہ کچھ قوت ضرور باقی رہتی ہے۔ روٹی وہ ضرور کھاتے ہین بعض کو پیسہ مانگتے بھی دیکھا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ کچھ نہ کچھ قوت ضرور باقی ہوتی ہے اسیطرح ہم ایک چور اور ڈاکو دیکھتے ہین کہ اگر یہ افعال بد اُن سے بہ تقاضائے فطرتی صادر ہوتے ہین تو پھر وہ حفاظت کا کیون انتظام کرتے ہین اور جب ان کو خطرہ ہو کہ ہم پکڑے جاوینگے تو کیون بھاگتے ہین پس معلوم ہوا کہ ان مین اپنے آپ کو سنبھالنے اور اپنے قویٰ کو دبانے کی قوت بھی ہے اور اسیکا نام توبہ ہے کہ جب انسان ایک طاقت کو بار بار دباتا ہے تو وہ آخر کار زائل ہو جاتی ہے اور یہی شریعت کا حکم ہے ہان اگر اس مین دبانے کی طاقت نہین ہے تو وہ مجنون اور پاگل ہے اس پر کوئی حکم شریعت کا نہین ہے +

[illegible]

جو شخص بدی کو بدی جانکر کرتا ہے وہ ضرور قابل مواخذہ ہے بعض قومین ایسی بھی ہین کہ وہ کہتی ہین کہ جنکو تم بدی کہتے ہو ہم اُن کو بدی نہین تصور کرتے مگر وہ اپنے اقوال مین جھوٹے ہین اور شرارت سے یہ بات کہتے ہین۔ ایک دفعہ ایک کنجر سے مجھے گفتگو کرنیکا اتفاق ہوا اس نے کہا کہ ہم زنا کو ہرگز بدکاری نہین سمجھتے مین نے اُس سے پوچھا کہ اگر یہ تمہاری نزدیک بدکاری نہین ہے تو پھر بہوون* سے یہ کام کیون نہین کرواتے۔ تب اُس نے کہا کہ وہ غیر کی لڑکی ہوتی ہے اس سے یہ **خرابی اور گند** کروانا ٹھیک نہین ہے۔ اس کمبخت نے اپنے منہ سے اس کام کو خرابی اور گند کہا حالانکہ اول کہہ چکا تھا کہ ہم زنا کو بدکاری نہین خیال کرتے مین نے اُسے ملزم کیا اور کہا کہ دوسرے تماشبین جو تمہاری لڑکیون کے پاس آتے ہین کیا وہ ان لڑکیون کو اپنی لڑکیان خیال کرتے ہین وہ بھی غیرون کی سمجھکر آتے ہین اس

---

* کنجر لوگ جب اپنا بیاہ کرتے ہین تو اس بیاہتا عورت کو بہو کہتے ہین اور اس سے حرامکاری کروانا سخت گناہ خیال کرتے ہین +

نظم

منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی
در مدح حضرت اقدس جناب مسیح الزمان و مہدی دوران
سلمہ الرحمٰن علیہ السلام

مہدئ راہ ہُدائے عیسیٰ دوران آیا
مژدہ باد اے دلِ بیمار کہ درمان آیا
مہبط دمورد انوار خدا - مظہر حق
خادم دین متین - احمد ذیشان آیا
ید بیضا، دعصا لیکے بحکم باری
سر پہ فرعونیون کے موسیٰ عمران آیا
کیون نہ اب شمس پرستی سے ہو تائب بلقیس
لے کے توحید کا پیغام سلیمان آیا
خواب مین دیکھ زلیخا ہوئی جیپر شیدا
ناگہان مصر مین وہ یوسف کنعان آیا
مرتضیٰ کہئے اُسے یا کہ ابو بکر و عمر
یا فقط اتنا ہی کہدیوین کہ عثمان آیا
دجل دجال کے کردینے کو درہم برہم
ابن مریم کہین یا مہدئ دوران آیا
صحف سابقہ کا گنج معانی لاریب
ناسخ وید ہے اور ماہر قرآن آیا
خم وحدت سے کئے شیشۂ دل کو لبریز
بیخودی مین ہے وہ مستِ مئے عرفان آیا
آہنی گرز تو سمجھو اُسے از بہر صلیب
قتلِ کفار کو ہے خنجر بُران آیا
کیون نہ ہو ماند ستارون کی چمک آپ سے آپ
چودھوین رات کا جب ماہ درخشان آیا
خود بخود رات کی تاریکی ہوا کرتی ہے دور
صبح ہو جاتی ہی جب مہر درخشان آیا
رو بہ کہتی ہے شغالون سے کہ دیر ہے کیا
بھاگو بھاگو کہ وہ ہے شیر نیستان آیا
بلبلین کیون نکرین نغمہ سرائی مل کر
موسم لالہ و گل سنبل و ریحان آیا
ظلم ہے ظلم ہے اس شخص کو کہنا کافر
جانبِ حق سے جو ہو مرد مسلمان آیا
کشتی نوحؑ کے آنے مین اگر ہوتی دیر
خلق ہو جاتی فنا ایسا تھا طوفان آ یار
قادیان دار امان گہری نگاہ مین اپنے
مثل فردوس کے ہے رشک گلستان آیا
قادیان فخر کرے مکے مدینہ کے بعد
جسمین عکس رخ پیغمبر تو ذیشان آیا
(باقی آیندہ)

تازہ حالات اور دلچسپ خبرین

طاعون اور بیعت قادیان کے گرد و نواح مین کثرت سے طاعون ہے اس لئے جوق در جوق لوگ ہر جمعہ بیعت کر رہے ہین اور جب حضرت اقدس سیر کو تشریف لے جاتے ہین تو راستہ مین تعظیم اور تکریم کے لئے اکثر کھڑے ہوئے ہوتے ہین

مقدمہ جہلم نمبر ۲ نیا مقدمہ جو کہ کرم دین صاحب نے جہلم مین حضرت اقدس پر دائر کیا ہے اس کے سمن کی تعمیل ہو گئی ہے ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء پیشی کی تاریخ ہے غالباً حضرت اقدس مورخہ ۱۴ مارچ کو قادیان سے روانہ ہون گے +

الہام ۱۸ فروری کو جبکہ حضرت اقدس کی طبع بہت ناساز تھی اور آپ نے بہت تکلیف محسوس کر کے خیال کیا کہ اب آخری دم ہے تو الہام ہوا **وَیَبْقٰی** " اس کا اول حصہ یاد نہ رہا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی الہام مین بتایا گیا (تا بدیر ترا خواہد داشت ۔

پٹنہ مین طاعون کا زور خطرناک ترقی پر ہے +

پیرس مین دو طلباء نے آپس مین پستول سے دوئل کیا ایک قتل ہوا دوسرا عدالت سے بری ہوا

عیسویت اور طاعون ایک جرمن کیتھلک بشپ نے اپنے گھر ایک خط لکھا ہے کہ خدا کے کلام ایسے بڑا لے ہین معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ والدین صفحہ ہستی سے مٹ جاوین اور ان کے پس ماندہ بچے مذہب عیسوی قبول کر کے نجات حاصل کرین گذشتہ قحط مین ہزارون بچے مشن کے پاس پناہ گزین ہوئے جو آج کل عیسائی ہین اگر ہمین زیادہ چندہ ملجاوے تو اور کئی سو بچے ہمارے قابو مین آ سکتے ہین جن کے والدین طاعون سے مر گئے ہین .....

کاش کہ پادری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ یہ پیشگوئی کی ہوتی کہ جو عیسائی ہوگا وہ نہ مریگا یا کسی شہر کا نام لیا ہوتا کہ وہ محفوظ رہیگا یا اب پادری صاحب شائع کردیوین کہ بلاد عیسویت مین طاعون ہرگز نمودار نہ ہوگی - یہ سب دعوے کا ہے سوائے اس کے جسے خدا نے " انہ اوی القریۃ " وغیرہ کی بشارت خود دی ہو اور کون دعوی کر سکتا ہے ۔ پادری صاحب نے تو یہ بھی نہ لکھا کہ مین ہی ضرور طاعون سے محفوظ رہونگا حالانکہ ہمارے امام ہمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نہ یہ چاہتے ہین کہ کسی کے ماں باپ مرین نہ یہ لوگ مبتلائے بلا ہون بلکہ آپ کا پاک مشن یہ ہے کہ لوگ تقوی اختیار کرین اور خدا سے صلح کرین تاکہ اس بلا سے بچین اور اگر ایک بھی متقی ہوگا تو خدا اس کی برکت سے اس کے گھر بھر کو محفوظ رکھے گا ۔

ہمعصر اظہار الحق اٹاوہ کے ایڈیٹر صاحب نے ایک جیبی گھڑی قیمتی ۶۰ روپیہ کا انعام اور حضرت صاحب کی بیعت سے توبہ کا اشتہار اس شرط پر دیا ہے کہ کوئی میرزا صاحب کا مخالف کسی آیت قطعی الدلالت یا حدیث صحیح مرفوع متصل سے یہ بات ثابت کردے کہ مسیح علیہ السلام زندہ جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر ینگے +

امریکا مین دیا سلائی بننے کی ایک نئی کل ایجاد ہوئی ہے جو ایک منٹ مین ۴۴ ہزار دیا سلائی بنا دیگی اور موجودہ کلون کے خرچ کے ۱/۵ حصہ سے کم خرچ ہوگا

نیا مہدی سول ملٹری لکھتا ہے کہ یاغستان کے ملک مین ایک ترکی زید سید بنام سید محمد الہادی ظاہر ہوا ہے جس نے مہدی کا دعویٰ کر کے لوگون کو دعوت کی ہے مگر وہ اپنے معجزانہ قوت کے اظہار مین ناکامیاب رہا ہے اور اس لئے اس کی کامیابی ناممکن امر ہے اس قسم کے کاذب مہدی اور مسیحون کا پیدا ہونا دراصل ہمارے امام پاک صادق مہدی اور مسیح کی صداقت پر دلیل ہے تاکہ خدا دکہلا دے کہ دیکھو صادق تو کامیاب اور بر و مند ہوتا ہے اور وہ اپنے دشمنون کی ناکامی اپنے سامنے دیکھتا ہے اور کاذب اُنہین لوگون کے سامنے حقیر ہوتا ہے جن کے سامنے وہ دعوی کرتا ہے +

ولادت مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۰۳ء بروز چہار شنبہ شب کو ۱۱ بجے کے قریب مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفّٰی کے گھر مین اللہ کے فضل سے فرزند نرینہ نے ولادت پائی اس سے پیشتر مرزا صاحب موصوف کے دو فرزند ارجمند ہین اللہ تعالیٰ ان ہر سہ کی عمر دراز کرے اور دین کا سچا خادم بنا دے +

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جائے ہر ایک احمدی متنفس کو تاکید ہے کہ اپنے گرد و نواح مین ہر جگہ اطلاع کردے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سربرآوردہ احمدی ممبر اپنے اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل

ریویو

ہمارے پاس کتاب **سوط القادیانی علی اسراف الدرانی** حیدر آباد دکن سے پہونچی ہے جو کہ حضرۃ اقدس کے ایک معاند اور مخالف مسمی حیدر اللہ خان درانی کی تصنیف درۃ الدرانی کا جواب ہے کتاب درۃ الدرانی ہم نے خود تو نہین دیکھی مگر سوط القادیانی مین جو اس کی مختصر عبارت اور پھر اس کا جواب درج ہے ان سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ مصنف درۃ الدرانی نے اپنے ہاتھون خود اپنے پاؤن پر کلہاڑی ماری ہوئی ہے جس قدر کتابین اس الہی سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ مین نکلی ہین عموماً ان کا یہی حال ہوتا ہے کہ دروغگورا حافظہ نباشد کی مصداق ہوتی ہین - سوط القادیانی کے مصنف نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حواری ہونے کی حیثیت سے بہت عمدہ معقولی اور نقلی ثبوت ان اعتراضون کے بیجا اور بے محل ہونے کا دیا ہے اور دکھایا ہے کہ یہ دشمن شپرچشم کس طرح نور صداقت سے دور پڑے ہین اس کتاب کے ۸۶ صفحہ ہین اور ۵ قیمت پر میر محمد سعید صاحب صدر مدرس مدرسہ بازار گھانسی حیدر آباد دکن کی معرفت ملسکتی ہے ۔

اس قسم کی کتابین جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید مین لکھی جاتی ہین ہماری رائے مین ضرور خریدی جانی چاہئیں تاکہ مصنفون کو آئندہ ایسی تصنیفات کی جرأت ہو ہان مصنفون کو اس امر کا خیال ہونا ضروری ہے کہ وہ حتی الوسع کم قیمت رکھین اور ان تصانیف سے صرف ایک خدمت اس مشن کی مقصود ہو نہ کہ تجارت - اور ادہر احمدی جماعت مستعدی سے انکو خرید لیا کرے اور یہ خصوصیت سے ہماری جماعت کے کتب فروشون کو چاہئے کہ وہ اس قسم کی تصانیف کے پانچ پانچ یا دس دس نسخہ ضرور اپنی دوکانون پر رکھین اور صاحب تصنیف سے منگوالیا کرین اور امید ہے کہ اس قسم کی کتابون کا دوکان پر رکھا رہنا کچھ نہ کچھ عمدہ نتیجہ احمدی مشن کو دیتا رہیگا ۔

اسی طرح پنجابی زبان مین نظم کے پیرایہ مین وفات مسیح پر اکثر چھوٹی چھوٹی کتابین لکھی گئی ہین اور بعض ان مین سے چھپ چکی ہین کتب فروشون کے لئے صرف یہ کافی ہے اور سوداگرون کی دوکان پر ان کا ہونا ضروری ہے بہت سے دیہاتون مین ان سے ایک خاص اثر ہوتا ہے اور شہرون مین اکثر اجنبی مسافر اور لوگ ہر ایک مذاق کی کتابین خریدا کرتے ہین اس لحاظ سے یہ بھی ایک سبیل اس الہی سلسلہ کی تبلیغ کی ہوگی اور اگر کسی سوداگر کی معرفت ایک نسخہ بھی خرید کر کوئی اجنبی ہدایت پاگیا تو وہ ایک بڑے ثواب کا عند اللہ مستحق ہوگا

قادیانی چندہ اور کالج

ہمارے احباب نے الحکم مین جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا ایک آرٹیکل قادیان مین کالج کی تجویز پر پڑھا ہوگا اور امید ہے کہ ہر ایک متنفس احمدی جماعت کو اپنے اس قومی یادگار کو قائم کرنے کی بہت بڑی خوشی ہوگی مولانا موصوف نے اس کی ضرورت کو جن لفظون مین بیان کیا وہ بہت کافی ہین آجکل فلسفہ کے جس زہر نے ہماری اسلامی ذریت کو خصوصاً ہلاک کیا ہے (جس مین کچھ تو ہلاک ہو چکے ہین بعضون مین یہ زہر نصف حصہ بدن مین سرایت کر چکا ہے اور بعض نے اس کا جام ابھی منہہ سے ہی لگایا ہے) اس کا تریاق اگر روئے زمین پر ہے تو وہ ایک ہی شخص مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام کی زیر سایہ رہنا اس کے رخ انور پر نظر ڈالنا اور مزکی نفس کلمات کو سننا اس کے نفوس طیبہ سے بہرہ ور ہونا ہے نظیر اور نمونہ سے بڑھکر اور کونسا ثبوت ہے جن گریجوایٹون ایم اے اور بی اے نے اس کی غلامی کا فخر حاصل کیا ہے ان کی شکلون طرز زندگی - ان کے اخلاق اور دیانت اور امانت کو پرکھ لو اور پھر دوسرے جنٹلمینون سے مقابلہ کرو اگر آنکھین ہین تو خود ہی یہ فرق بین نظر آویگا پس اس کالج کی قیام مین جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنی آئندہ ذریت کی ایک بڑی بھاری خدمت بجا لاتا ہے - برادران من کیا اس حالت مین کہ آپ قال اللہ اور قال الرسول پر صدق دل سے ایمان لا چکے ہین اور ایک مظہر الوہیت کے دست مبارک پر اپنے اغراض - ارادون اور ہر ایک خواہش نفسانی کو ان الفاظ فروخت کر چکے ہین کہ مین دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا کیا اس کے بعد ہمین ضرورت ہے کہ ہم غیر قومون کی نظائر پیش کرکے آپکے دلون مین جوش حمیت پیدا کرین - میری رائے مین جو شخص اس وقت صدق دل سے حضرت مسیح پر ایمان لاتا ہے اس کے لیئے صرف یہ کافی ہے کہ آگے اس امر کی اطلاع پہنچ جاوے کہ فلان ضرورت دینی کے لئے مالی امداد قادیان مین طلب کی جاتی ہے اس خبر کے ملنے پر اس کی یہ حالت ہونی چاہئے جیسے بارود کے پاس ایک چنگاری پہنچنے سے ہوا کرتی ہے اُسے اُسی وقت اپنے اخراجات ذاتی پر نظر ڈالکر دیکھنا چاہئے کہ مین کہان کہان سے گنجائش نکال سکتا ہون کون سے ایسے اخراجات مین نے اپنے ذمے لگا چھوڑے ہین کہ اگر وہ نہ ہون اور ایک مذہبی ضرورت پوری ہوجاوے تو میری قوت لایموت مین تو فرق نہین آتا مگر اللہ کی رضامندی کا موجب عظیم ہوتا ہے دینی ضرورتون کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت یہ اب تیرا ذمہ ہے اور تیرا فرض ہے کہ اس وقت غیر از اسلام سماجون اور کمیٹیون نے اپنی اپنی قوم کی نشو ونما کے لئے جسطرح اپنے مالون کو پانی کی طرح بہایا ہے تو مقابلہ پر ان سب کو مات کردے - دیکھ ان کی کوششون کا کوئی ثمرہ نہین کیونکہ ان کا خدا ایک موہوم خدا ہے مگر تیری کوششون کا ثمرہ ہے تجھ سے پہلے ایک جماعت گذر چکی ہے تو اس کی آخرین منہم ہے اب دیکھ کہ انہون نے کس طرح سے اپنی جان ومال خدا کی راہ مین اس لئے دیا کہ قوم کی اصلاح ہو آئندہ ذریت جہالت کی موت سے نجات پاوے پھر یہ بھی دیکھ کہ کیا ان کی کوششین باثمرہ نہین ہوئین ہوئین اور بینک ہوئین اور اسی طرح تیری بھی ہونگی اس لئے جہان تک ہو سکے ہر ایک گھر کا ہر ایک متنفس اس مین امداد سے محروم نہ رہے جو ایک پیسہ دے سکتا ہے وہ ایک پیسہ ضرور دے اور یہ ہرگز نہ خیال کرے کہ ایک پیسہ کیا شئے ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نفس کا دہوکہ ہے خدا دلونکو دیکھتا ہے نہ مالون کو ہمارا خدا قادر خدا ہے وہ ایک پیسہ مین برکت ڈالکر اُسے لاکہہ روپیہ بنا سکتا ہے یہ خیال ان لوگون کو کرنا چاہئے جنکا خدا بے دست و پا ہے نہ اُسے قدرت ہے نہ طاقت اور اُس سے تو اس کے پرستار ہی زیادہ طاقت رکھتے ہین -

پس اس قومی خدمت اور قومی یادگار کی قیام کے لئے دلیری سے کام لو اور چاہئے کہ تم کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ اس وقت قادیان مین کس قدر اخراجات کی ضرورت ہے - مسکین یہان ہین - یتیم یہان ہین غریب یہان ہین مہاجر یہان ہین - درویش یہان ہین طالبعلم یہان ہین کل دنیا کا مقابلہ یہان ہے - جس مذاہب کی امداد پر سلطنتین روپیہ خرچ کر رہی ہین اس کو بیخ و بن سے نابود کردینے کی کوشش یہان ہے اب سوچو کہ کس قدر مالی امداد کی ضرورت ہے اور کس طرح سے ہمین اپنے اخراجات مین کفایت کرکے بچت نکال کر یہان کی امداد کرنی چاہئے -

تم اپنی امداد نکواسی پر منحصر مت رکھو کہ ضرور روپیہ ہی دو بلکہ اگر کوئی پرانا کپڑا ہے اور تم اُسے کسیکو دینا ...... چاہتے ہو تو یہان بھیجو ہر ایک صدقہ اور خیرات کا یہان بہت عمدہ مصرف ہے اپنے آٹو مین سے ایک ایک مٹھی روز نکالکر اگر جمع کرو تو وہ بھی ہر ماہ ایک رقم بنے گی - یہان کے یتیمون - غریبون مسکینون درویشون کو تم سب اپنے بھائی سمجھکر ان کی ضرورتون کا خیال رکھو اور کوشش کرو کہ تمہارے مال ان راہون مین خرچ ہون خدا تعالیٰ کا یہ خطاب قرآن شریف مین مومنون سے ہے نہ کہ کافرون سے وانفقوا من ما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین - جو کچھ مین نے تم کو دیا ہے اس مین سے موت کے آنے سے پیشتر صرف کرو ایسا نہ ہو کہ موت کے وقت یہ کہو کہ کاش مجھے تھوڑے دنون کی اور مہلت ملتی اور خیرات کرتا اور خدا تعالیٰ کے صالحین بندون مین سے ہوتا - ہماری احمدی بہنون کے لئے یہ ایک بہت عمدہ نظیر ہے کہ حال ہی مین حیدر آباد دکن کی ایک احمدی بہن نے اپنا پایا بقدر حق مہر روپے کا دینی ضرورتون کے لئے قادیان روانہ کیا ہے پس ان کو بھی چاہئے کہ اس کی تقلید کرین ...... اور حتی الوسع چندون مین ہاتھ بٹاتی رہین اور ہمارے احمدی بھائی اپنے گھرون مین یہ مضمون سنا دیوین ۔ (ایڈیٹر)

شیخ فیض علی صابر منیجر اخبار نے مطبع بشیر ہند امرتسر مین چھپوایا -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸ ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
فیض علی صابر
مینجر

البدر

(محمد افضل)
(ایڈیٹر)

نمبر ۷ | قادیان دارالامان ۶ - مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۶ - ذوالحجہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

مسلسل ڈائری

گذشتہ اشاعت سے آگے
بقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء

وجودی مذہب اور اس کا رد

جالندھر سے ایک صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی کہ وہاں ان وجودیوں کا بہت زور ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل میں ان لوگوں کا اباحتی رنگ ہے۔ دہریوں میں اور انمیں بہت کم فرق ہے ان کی زندگی بے قیدی کی زندگی ہوتی ہے خدا کے حدود اور فرائض کا بالکل فرق نہیں کرتے۔ نشہ وغیرہ پیتے ہیں ناچ رنگ دیکھتے ہیں زنا کو اصول سمجھتے ہیں

ایک دفعہ ایک وجودی میرے پاس آیا اور کہا کہ میں خدا ہوں اُسنے ہاتھ آگے بڑھایا ہوا تھا میں نے اس کے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی حتیٰ کہ اس کی چیخ نکل گئی تو میں نے کہا کہ خدا کو درد بھی ہوا کرتا ہے اور چیخ بھی نکلا کرتی ہے ❊

انسان خدا کی صورت پر

پھر نواب صاحب نے بیان کیا کہ وہ کہا کرتے ہیں کہ انسان کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں یہ جو لکھا ہے اس کا مطلب ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی خدا نے چاہا ہے کہ انسان خدا کے اخلاق پر چلے جیسے وہ ہر ایک عیب اور بدی سے پاک ہے یہ بھی پاک ہو جیسے اس میں عدل۔ انصاف اور علم کی صفت ہے یہی اس میں ہو اس لیے اس خلق کو احسن تقویم کہا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ جو انسان خدائی اخلاق اختیار کرتے ہیں وہ اس آیت سے مراد ہیں اور اگر کفر کرے تو پھر اسفل السافلین اس کی جگہ ہے ❊

وجودیوں سے جب بحث کا اتفاق ہو تو اول ان کو خدا کی تعریف پوچھنی چاہیئے کہ خدا کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا صفات ہیں وہ مقرر کرکے پھر اُن سے کہنا چاہیئے کہ اب ان سب باتوں کا تم اپنے اندر ثبوت دو۔ یہ نہیں کہ جو وہ کہیں وہ سنتے چلے جاؤ اور ان کے پیچ میں آجاؤ بلکہ سب سے اول ایک معیار خدائی قائم کرنا چاہیئے بعض ان میں سے کہا کرتے ہیں کہ ابھی ہمیں خدا بننے میں کچھ کسر ہے تو کہنا چاہیئے کہ تم بات نہ کرو جو کامل ہو گذرا ہو اسے پیش کرو۔ اس مقام پر میر ناصر نواب صاحب نے ایک عمدہ لطیفہ کہا کہ اگر وہ جواب دیویں کہ وہ مر گیا ہے تو کہنا چاہیئے کہ کمبخت کیا خدا بھی مرا کرتا ہے۔

یہ ایک ملحد قوم ہے۔ تقویٰ۔ طہارت صحت نیت پابندی احکام بالکل نہیں۔ تلاوت قرآن نہیں کرتے ہمیشہ کافیاں پڑھتے ہیں۔ اسلام پر یہ بھی ایک مصیبت ہے کہ آج کل جس قدر گدی نشین ہیں وہ تمام قریب قریب اس وجودی مشرب کے ہیں نہ تو معرفت اور تقویٰ کے ہرگز طالب نہیں جیسا کہ مذہب میں وحشت خدا کے بہت مخالف پڑی ہیں ایک تو کمزوری دوسری ناپاکی۔ یہ دونوں خدا میں نہیں ہیں اور سب وجودیوں میں پائی جاتی ہے۔ لطف کی بات ہے کہ جب کسی وجودی کو کوئی بیماری سخت مثل قولنج وغیرہ کے ہو تو اس وقت وہ وجودی نہیں ہوا کرتا۔ پھر اچھا ہو جاوے تو یہ خیال آیا کرتا ہے کہ میں خدا ہوں❊

مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیں اور سیر کے لئے بھی آپ تشریف لائے

سیر

مولوی نور احمد صاحب از لودی ننگل اپنی پنجابی نظم جو کہ انہوں نے چند ایک منکرین کے رد میں لکھی تھی سناتے رہے۔ جھوٹ چونکہ آج کل اس الٰہی سلسلہ کے دشمنوں کی عام عادت ہو گئی ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جھوٹ جیسا۔ لعنتی کام اور کوئی نہیں اور پھر خصوصاً وہ جھوٹ جو کہ آبرو۔ عزت وغیرہ پر ہوتا ہے جس پیٹ سے ایسی ایسی باتیں نکلا کرتی ہیں اُسے نفس کہتے ہیں❊

[illegible]

اس کے بعد اسی آبرو کے مضمون پر حضرت اقدس نے اپنے خون کے مقدمہ میں ایک واقعہ بیان کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہر ایک کی آبرو حتیٰ کہ اپنے دشمن کی آبروداری کا بھی کسقدر خیال ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اس قتل کے مقدمہ میں ہمارا ایک مخالف

گواہ کی وقعت کو عدالت میں کم کرنے کی نیت سے ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرو مگر میں نے اُسے سوال کرنے سے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اُسے مفر نہ ہو حالانکہ ان ہی لوگوں نے میرے پر جھوٹے الزام لگائے۔ جھوٹا مقدمہ بنایا افترا باندھا اور قتل اور قید میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے اب بتلاؤ کہ میرے پر کونسا خوف ایسا طاری تھا کہ میں نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روکدیا صرف بات یہی تھی کہ میں اس بات پر قائم ہوں کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دیوے اور اُسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو۔

اس پر ایک مخلص خادم نے عرض کی کہ حضور میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے کہ یہ سوال کیوں اس پر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میرے دل نے گوارا نہ کیا۔ اُس نے پھر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہیئے تھا آپ نے فرمایا کہ **خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤ میں کیا کروں**

اخلاق فاضلہ ایک صاحب آمدہ از جالندھر نے عرض کی کہ حضور وہاں شحنہ ہند نے بہت سے آدمیوں کو روک رکھا ہے اس کا کیا علاج کریں فرمایا صبر کرو۔ ایسا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لوگ تو آپ کی مذمت کیا کرتے تھے مگر آپ ہنس کر فرمایا کرتے کہ ان کی مذمت کو کیا کروں میرا نام تو خدا نے اول ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھدیا ہوا ہے اسیطرح خدا تعالےٰ نے مجھے بھی الہام کیا جو کہ آج سے ۲۲ برس پیشتر کا براہین میں چھپا ہوا ہے یحمدک اللہ یعنی خدا تیری تعریف کرتا ہے۔ جھوٹ ایسی شے ہے کہ آخر ایک درجہ پر آکر انسان اوس سے تھک جاتا ہے پھر اگر خدا توفیق دیوے تو توبہ کرتا ہے ورنہ اسیطرح نامراد مر جاتا ہے۔

ظہر اس وقت آپ نے تشریف لاکر تھوڑی دیر مجلس کی بعض وقت مثانہ سے جو لکر وغیرہ تکلیف دیکر پیشاب کی طرح نکلتے ہیں ان کی بابت فرمایا کہ ترلبی ۳ رتی اور واثم اسپاک کا استعمال اس کے واسطے بہت مفید ہے اور چاول وغیرہ لیسدار اشیا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے یہی لیس منجمد ہو کر کنکر بنجاتی ہے پھر فرمایا کہ میرے والد صاحب کو بھی یہ مرض رہا ہے وہ صبر کی گولیاں استعمال کیا کرتے تھے بہت مفید ہیں اس میں صبر۔ سہاگہ۔ بزرا نبج۔ فلفل۔ دار فلفل وغیرہ

عصر اس وقت ایک خط کے ذریعے سے خبر ملی کہ جہلم میں اب پھر کرم دین کا ارادہ مقدمہ کا ہے اور وہ نگرانی کرانا چاہتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ گھبرانا نہ چاہیئے یہ تو خدا کے عجائبات ہیں سہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ما ننسخ من آیۃ کا نقشہ فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں پھر خیال نظر پر بھروسا کر کے نہ لکھا آخر وہ ایسا بھولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا در اصل یہی بات ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔

قبل از عشا جہلم سے مقدمہ کی فیصلہ کی نقل منگوائی گئی تھی اس وقت وہ حضرت اقدس سنتے رہے۔ کسی نے کہا کہ اس پر ہم نالش کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نالش نہیں کرتے یہ تو اسرار الٰہی ہیں ایک برس سے خدا نے اس مقدمہ کو مختلف پیرایوں میں ظاہر کیا ہے ابھی کیا معلوم کہ وہ اس کے ذریعے سے کیا کیا اظہار کریگا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل مقدر خدا کی طرف سے تھا۔ قانون کے ذکر پر فرمایا کہ واضعان قانون نے بڑی دانشمندی سے کام لیا ہے کہ مذہبی امور کو دنیاوی امور سے الگ رکھا ہے کیونکہ مذہبی عالم کی باتوں کا دار و مدار تو آخرت کے متعلق ہوتا ہے نہ کہ دنیا کے متعلق۔

تصرف الٰہی مقدمات کے فیصلوں کی نسبت فرمایا کہ میرا اپنا اصول یہ ہے کہ بدتر سے بدتر انسان بھی اگر مقدمہ کرے تو اس میں تصرف اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے اس سے فیصلہ لکھواتا ہے انسان پر بھروسا شرک ہے۔ بلکہ اگر ایک بھیڑیے کے پاس بھی مقدمہ جاوے تو اس کو خدا سمجھ عطا کر دے گا۔

مورخہ ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز جمعہ

آج فجر۔ ظہر اور عصر کی نمازیں حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کیں۔ مغرب اور عشا کی نماز بوجہ بارش کے جمع کر کے ادا کی گئیں۔ عشا سے قبل اسی لئے کوئی مجلس نہیں ہوئی۔ اور جمعہ بھی چھوٹی مسجد میں آپنے ادا کیا۔

عصر اس وقت آپنے آکر ارشاد فرمایا کہ جو الہام مجھکو بھول گیا تھا آج یاد کیا ہے اور وہ یہ ہے ان اللہ مع عبادہ یواسیک یعنی اللہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے اور تیری غمخواری کرے گا نیز اس وقت آپنے دو خوابیں سنائیں جو کہ قبل ازیں البدر جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ پر زیر عنوان تازہ حالات شائع ہو چکی ہیں

مورخہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز شنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کیں بوجہ بارش و کیچڑ آج سیر بند رہی اور عصر اور عشا سے قبل آپنے مجلسیں کیں۔

عصر ایک خط آمدہ از جہلم کے ذریعے سے کرم دین نے ایک اور مقدمہ حضرت اقدس پر لائبل دائر کیا ہے اور اس میں دکھایا ہے کہ کتاب مواہب الرحمن میں میرے حق میں سخت الفاظ شائع کئے گئے ہیں اسپر آپنے فرمایا کہ اب یہ اون لوگوں کی طرف سے ابتدا ہے کیا معلوم کہ خدا تعالےٰ ان کے مقابلے میں کیا کیا چالیں اختیار کرے گا یہ استغاثہ ہم پر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ پر ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا منشا مقدمہ کر کے تھکا دینے کا ہے اور الہام ان اللہ مع عبادہ یواسیک اسی کے متعلق ہی معلوم ہوتا ہے اور ساکرمک اکراما عجبا سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جیسے یہ لوگ ارادے کریں گے خدا تعالےٰ کی کارروائی شدت سے ہوگی ہماری جماعت ایمان تو لاتی ہے مگر اصل میں مدار ایمان نشانوں پر ہوتا ہے اور گو انسان محسوس نہ کرے مگر اس کے اندر ایک حصہ کمزوری کا ہوتا ہے جب تک وہ دور نہ ہو تو اعلیٰ مراتب اور روئیت اللہ کا درجہ نہیں ملتا اب خدا تعالیٰ وہ کمزوریاں بذریعہ نشانات کے دور کرنا چاہتا ہے کہ جماعت ترقی کرے اب وہ پہلا وقت نہیں رہا بلکہ ایک اور طرح کا رنگ آ گیا ہے۔ ان اللہ علی نصرھم لقدیر اب اللہ تعالےٰ کی نظر سے صادق کاذب۔ خائن اور مظلوم پوشیدہ نہیں ہے۔ یہ ہونا چاہیئے کہ سب گروہ متفق ہوں جیسے جنگ احزاب میں ہوئے تھے جسے بچہ بچہ جانتا ہے۔ خواب میں جو یہ دکھایا گیا کہ شیر کو مارا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کوئی عظیم الشان کام ہے اب یہ ارضی بات نہیں ہے سب کچھ خدا نے چاہا ہے اور یہ ایک سر مکتوم ہے میں نے خواب دیکھا ہے کہ جماعت نے کہا ہم پکڑے گئے (حوالہ خواب دیکھو البدر صفحہ ۱۰۴ جلد ۱) ممکن ہے کہ کوئی ایسا وقت اور ایسی بات آ دے کہ جماعت کو ابتلا حاصل ہو اب وہ وقت ہے کہ خدا اپنے ہاتھ سے لڑے گا یہ وہی وقت ہے جس کی طرف اشارہ

بقیہ ڈائری

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ء
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حضرۃ اقدس ۔ خدا تعالیٰ نے کبھی یہ نہیں کیا کہ اطمینان کا صرف ایک ہی طریق رکھا ہو کسی کو کسی طرح اور کسی کو کسی طرح حاصل ہوتا ہے دیکھئے موسیٰ علیہ السلام کے وقت اور رنگ تہا اور مسیح علیہ السلام کے وقت اور پھر پیغمبر خدا صلعم کو اور رنگ کے معجزات دئے حضرۃ موسیٰ کے ساتھ جو ان کے اصحاب تھے انہوں نے سونٹے وغیرہ کے معجزات دیکھے مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو حواری تھے انہوں نے وہ دیکھا جو موسیٰ کے اصحاب نے نہ دیکھا تہا پھر جو وقت پیغمبر خدا کو ملا۔ آپ کے معجزات اُسی وقت کے مناسب حال تھے۔

بیشک وہ شخص بڑا کذاب ہے جو نرا دعویٰ کرتا ہے اور تائیدی نشان اور معجزات اپنے ساتھ نہیں لاتا ہاں معجزات مداری کا کھیل نہیں کہ جو کچھ اُس سے مانگا اُس نے جھٹ لوٹ کر یا تھیلے میں سے نکالکر دکھا دیا ایک سوال آنحضرۃ صلعم سے بھی ہوئے کہ آسمان پر چاؤ مردوں کو زندہ کر کے دکھاؤ کہ وہ تمہاری صداقت کی شہادت دیویں سونے کا گھر بناؤ وغیرہ مگر ان سب کا جواب آنحضرت نے یہ دیا کہ سبحان ربی اس سے معلوم ہوا کہ اقتراحی پیش نہیں جاتے ۔ ادب سے انسان کو مودب ہونا چاہئے نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ انسان ان کی مثل لانے پر قادر نہیں ہوسکتا ۔ سوا ایسے نشان ہم نے نزول المسیح میں لکھے ہیں اور ایک طریق سے دیکھا جاوے تو یہ نشان کئی لاکھ موجود ہیں آپ ایک دو دن ٹھہریں اور دیکھ لیویں +

محمد یوسف صاحب ۔ اجی جناب میں ٹھیر کر کیا کرونگا ۔ اکیلا آدمی ہوں اور یہاں یہ جوش و خروش میں ڈرتا تو کسی سے نہیں مگر ایسا ہی لگتا ہے تو میں ابھی تار دیکر اپنے دوستوں کو بلا لیتا ہوں ۔

ناظرین پر واضح ہو کہ اس اثنا میں جبکہ ہمارے شیخ احمدی بھائی نے اس سائل کو غیر تمندانہ جواب دیا تہا تو حضرت اقدس نے انکو چپ کروا دیا تہا پھر محمد یوسف صاحب کے اس اعتراض پر فرمایا +

حضرۃ اقدس ۔ یہ تقاضائے محبت ہے کچھ اور نہیں ۔ محبت میں ایسا ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت میں بھی اس کی نظیر دیکھی جاتی ہے کہ ابوبکر جیسا شخص جو کہ غایت درجہ کا مودب تہا جب اس کے سامنے ایک کسی سر برآوردہ شخص نے رسول اللہ صلعم کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگا کر کہا کہ تو نے ان مختلف لوگوں کا جتھا بنا کر جو عرب کی قوم کا مقابلہ کرنا چاہا یہ غلطی ہے تو حضرۃ ابوبکر نے اس وقت بڑے غصہ میں آکر اسے کہا امصص بظر اللات (یہ عرب میں ایک گالی ہے) آپ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ کس قدر نقصان برداشت کر کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ محبت نے ہمیں سمجھایا ہوا ہے آپ نووارد اور بہ قابل احترام

اس عرصے میں محمد یوسف صاحب کا جوش بھی کم ہوگیا تو پھر آپ نے استفسار فرمایا +

حضرۃ اقدس ۔ اچھا اب یہ بتلاؤ کہ عزم مصمم کرلیا ہے کہ دو تین روز یہاں رہو ۔

محمد یوسف صاحب ۔ اسوقت نہیں کل تبلا سکتا ہوں

حضرۃ اقدس ۔ میرا منشا یہ ہے کہ آپ دور و دراز سے تکلیف سفر برداشت کر کے آئے ہیں تو کچھ تھوڑی سی واقفیت ہو جاوے ہمیں تو بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ تشریف لائے +

محمد یوسف صاحب ۔ کچھ اور امور بھی قابل دریافت تھے مگر وہ میں دریافت کرچکا ہوں اور اطمینان ہوگیا ہے

حضرت اقدس ۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ ۳ دن ضرور ٹھہرئے اگر کچھ اور بھی پوچھنا ہے تو آہستہ آہستہ پوچھ لیجئے آمدن بہ ارادت رفتن باجازت ۳ دن ضرور ٹھہریے ۔

محمد یوسف صاحب ۔ میں تقلید نہیں کرتا حنفی المذہب ہوں ۔ شرک سے سخت متنفر ہوں ۔ اگر یہاں کوئی ایسا امر ہوتا جو مشرکین میں ہوا کرتا ہے تو میں آپ سے ملاقات بھی نہ کرتا اور اسی وقت اُلٹے پاؤں واپس جاتا +

اس کے بعد حضرت نے جماعت کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی مہمان آوے اور سب و شتم تک بھی اُس کی نوبت پہونچے تو تم کو چاہئے کہ چپ کر رہو ۔ جس حال میں کہ وہ ہمارے حالات سے واقف نہیں ہے نہ ہمارے مریدوں میں وہ داخل ہے تو کیا حق ہے کہ ہم اُس سے وہ ادب چاہیں جو ایک مرید کو کرنا چاہئے یہ بھی انکا احسان ہے کہ نرمی سے بات کرتے ہیں ۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت پر وہ دن آوے کہ جو لوگ محض ناواقف ہیں اگر وہ آدیں تو بھائیوں کی طرح سلوک کریں بھلا ان لوگوں کو کیا پڑی تھی کہ تکلیف اوٹھا کر کچی سڑک پر دھکے کھاتے آتے ہیں پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ زیارت کرنے والے کا حق ہے کہ چاہیے کہ ہمارے لیے تلخی کرنا معصیت ہے انکے لیے ٹھہراتا ہوں کہ یہ غلطی رفع ہو ۔ بھائیوں کی طرح سلوک کیا کرو اور پیش آیا کرو ۔ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا ایسا حق ہے کہ اگر مہمان کو ذرا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے ۔

مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں سیر کے لئے آپ تشریف لائے اور قبل از نماز عصر مجلس فرمائی ۔ دیگر اوقات میں کوئی مجلس قابل ذکر نہیں ہوئی

سیر

حضرۃ اقدس تشریف لائے تو آتے ہی آپ نے محمد یوسف صاحب نووارد مہمان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے توقف کا ارادہ کرلیا ہے +

محمد یوسف صاحب ۔ آج تو ضرور ہی ٹھہرونگا

حضرۃ اقدس ۔ ہم آپ کو کتابیں دینگے ۔ خود بھی دیکھنا اوروں کو بھی دکھانا +

پھر آپ نے محمد یوسف صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا میں نے بہت غور کیا ہے جب کوئی مامور آتا ہے تو دو گروہ ہو جاتے ہیں ایک موافق دوسرا مخالف اور ہر عقل سلیم والا جانتا ہے کہ اس وقت ایک جذب اور ایک نفرت ... ہو جاتی ہوتی ہیں ۔ تب بیمار طبیب سے فائدہ اٹھاتا ہے ایک تو وہ اپنے تئیں بیمار خیال کرے دوسرے طبیب کو پہچان لیوے کہ یہ ضرور میرا علاج کریگا اسیطرح مرض کی بھی دو قسم ہوتی ہیں ایک وہ موذی ہوتی ہیں کہ انسان اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے دوسرے مستوی جیسے برص کا داغ کہ ہے تو مرض مگر اس کے مریض کو کوئی تکلیف نہیں معلوم ہوتی یہ بڑھتا جاتا ہے مگر انسان کو اس کا دکھ نہیں ہوتا اسیطرح انسان کی حالت ہے وہ دنیا میں آتا ہے برص کی طرح اسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہیں اسے اس بات کا علم نہیں ہوتا ۔ سب سے اول اسے یہ چاہیئے کہ مرض کو دریافت کرے جس میں وہ مبتلا ہے ۔ بہت لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور کلمہ گو بھی ہیں ۔ مگر وہ مسیح کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے بات یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونا ایک مشکل امر ہے اور خدا دانی کوئی منہ کی بات نہیں جب سچے طور سے انسان کو آنکھ دی جاتی ہے اس وقت اس کو خدا کا خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے ۔ کبائر تو موٹے گناہ ہیں جن کو ہر ایک جانتا ہے لیکن صغائر مشکل چیزوں ہیں انسان کو چھوٹے معلوم ہوتے ہیں ان کا ترک کرنا ایک مشکل امر ہے لیکب نئی زندگی نہیں تب تک انسان کے اندر نہ ہو تب تک اسے ان کا علم

صغائر اور کبائر گناہ

ہی نہین ہوتا جب یہ ہو تو وہ محسوس کرتا ہے کہ مین ایک اور ہی نیا انسان ہون اس وقت تک اس کی ترقی طلب بھی نہین ہوتی یہ اس وقت ہوتی ہے جب اس کے دل مین یہ خیال پیدا ہو کہ مین گناہون سے بچون

نفس کے تین اقسام

انسان کے نفس کی تین قسمین ہین ایک امارہ اس وقت تو یہ ہر حکم کی طرف ہوتی ہین۔ اس کو اس بات کا کچھ علم نہین ہوتا کہ مین کیا کر رہا ہون جو کچھ نفس کراتا جاتا ہے۔ اس کے بعد نفس لوامہ ہے کہ انسان کو گناہون کا علم تو ہو جاتا ہے مگر اس کو قدرت عمل کی نہین ہوتی کبھی بچتا ہے اور کبھی پھر اس مین مبتلا ہو جاتا ہے لوامہ کے معنے ہین ملامت کرنے والا یعنی اس کا نفس گناہون پر اسے ملامت کرتا ہے اس کے بعد پھر نفس مطمئنہ ہے کہ اس کو اس کے گناہون کے اوپر کامل غلبہ اور قدرت نصیب ہوتی ہے وہ ہرگز ان کا مغلوب نہین ہوتا تب انسان آرام یافتہ ہوتا ہے۔ انسان کے لئے ابتدا مین نفس لوامہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ اسے گناہون کی شناخت ہو جو گناہ کی زندگی بسر کرتا ہے اس پر اسے حسرت ہو یہ بات غلط ہے کہ کسی نبی یا ولی کے پاس جانے سے ایک دم مین ہی ایک پھونک سے سب کچھ ہو جاتا ہے اور وہ ہدایت پاتا ہے ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ نہ نبی کا کام ہے نہ کسی اور کا۔ سب سے اول انسان خود اپنے کبائر اور صغائر کا علم حاصل کرے اپنی گذشتہ زندگی کو دیکھے بری مجلسون کو ترک کرے۔ نیک صحبت اور نیک مجلس کو تلاش کرے۔ جب کوئی نیک آدمی اسے ملجاوے تو سلیقہ اور ادب سے تحصیل کرے بے باک گفتگو ہرگز نہ کرے۔ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر ایک بڑے طبیب کے پاس جا کر کوئی اس سے جھگڑا شروع کر دے۔ تو اس سے علاج کرا سکتا ہے ہان تجربہ کرنا چاہیئے اگر علاج اچھا ہو تو اس کے پاس رہے ورنہ نہین کیا اگر ایک بچہ ابتدا ہی مین اوستاد سے الف پر بحث کرے کہ یہ الف کیون ہے تو وہ کیا حاصل کرے گا یہ تو بدبختی کی نشانی ہے انسان کو چاہیئے کہ طالب صادق ہو اپنی مختصر زندگی کے مطلب اور نتائج کو سوچے کہ مین کیون آیا ہون میرا کیا کام ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جن وانس کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ خدا کی محبت اور معرفت ان کو حاصل ہو۔ اس لئے خدا کی مرضی کے برخلاف جو باتین ہین ان کو دور کرکے ایک سیدھا سچا مسلمان ہو وے۔

انسان کا یہ تقاضا ہے کہ جب یقینی طور پر اسے کسی چیز کا ضرر معلوم ہو جاوے تو اس سے ضرور پرہیز کرتا ہے ایک انسان کو اگر کچھ روپیہ بھی ساتھ دو اور کہو کہ تین چار ماشہ کی ایک ڈلی سم الفار کی کھا جاؤ تو کیا باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ مہلک ہے اسے کھا لیگا ہرگز نہین کھا لیگا اسیطرح زہریلے سانپ کے سوراخ مین ہاتھ نہین ڈالتا۔ ان ایام مین جہان کہین طاعون کثرت سے ہو کوئی وہان داخل نہین ہوتا کیون نہین صرف اس لئے کہ ان کو یقین ہے کہ یہ سب ہلاکت ہے تو جس حال مین ان چیزون سے ڈرتا ہے تو طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ گناہون سے نہین ڈرتا صرف یہی ہے کہ اس کو یقین نہین ہے اور اس کو اس بات کا مطلق علم نہین کہ گناہ مہلک ہے۔ جیسے پہلے بیان کیا ہے کہ کوئی گناہ چھوٹے ہوتے ہین اور کوئی موٹے اور جیسے بعض چیزین مثلاً پانی کے کیڑے اس قدر باریک ہوتے ہین کہ سوائے خوردبین کے نظر نہین آ سکتے اسیطرح گناہ بھی ایسے باریک ہوتے ہین کہ جب تک معرفت کی خوردبین نہ ہو تو کوئی ان پر آگاہی نہین پا سکتا صرف عارفانہ آنکھین ان کو دیکھتی ہین انسان کی عام معمولی زندگی مین کبائر اس لئے نظر آتے ہین کہ وہ بھی معمولی گناہ ہوتے ہین اور صغائر کا ہرگز اسے علم نہین ہوتا تو اول ان گناہون کا علم ہونا ضروری ہے جب انسان نفس لوامہ کی حالت مین ہوتا ہے تو اسے ان گناہون کا علم ہوتا ہے اور اس وقت وہ اس خدا کو جو کہ بڑا غیور ہے اور غیرت رکھتا ہے ایمانی طور پر ہی نہین بلکہ عرفانی طور پر دیکھ لیتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ ایک سم قاتل ہے پھر اس سے بچنا چاہتا ہے

خدا نے جو یہ سلسلہ قائم کیا ہے اس سے دو مطلب ہین جو کہ خدا نے مجھ پر ظاہر کئے ہین ایک تو اندرونی اصلاح کہ دنیا مین جو تقوے طہارت گھٹ گیا ہے اس کو از سر نو قائم کیا جاوے۔ تین قسم کے انسان ہوتے ہین ایک قسم تو وہ کہ ہنسی۔ تمسخر۔ اور ٹھٹھے مین اپنی زندگی گذارتے ہین ان کو دین سے کام نہین۔ دوسرے اوسط درجے کے لوگ جو کہ اپنے اندر ملونی رکھتے ہین گناہ بھی کرتے ہین اور ساتھ ساتھ نیکی بھی کرتے ہین ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کہ نمک زہر ہو تو سارا کھانا ہی پھینکنے کے قابل ہو جاتا ہے ایک وہ ہین جو کہ باریک گناہون کے مرتکب ہین اگرچہ ظاہری طور پر ایک انسان سمجھتا ہے کہ یہ بڑے دیندار ہین لیکن عجب اور ریا اور باریک باریک معاصی مین مبتلا ہین جو کہ عارفانہ خوردبین سے نظر آتے ہین اب خدا کا ارادہ ہے کہ دنیا مین تطہیر اور پاکیزگی پھیلے اور ایک پاک جماعت پیدا ہو جو کہ خدا سے ڈرتے رہین اور نمونہ بنکر لوگون کو اپنی طرف کھینچین تاکہ لوگ گناہون سے بچین۔

دوسرا مطلب یہ کہ کسر صلیب ہو

اب آپ عیسائی مذہب کے غلبہ کو دیکھین کہ پادریون کا فتنہ کس قدر ہے۔ کیا کچھ نقصان انہون نے اسلام کو پہونچایا ہے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان ان کے ہاتھون پر مرتد ہو چکے ہین ہر گاؤن مین ہر ہر محلہ مین انہون نے ڈیرہ لگایا ہے کروڑہا رسالہ جات اور کتابین اسلام کی تردید مین ان کی طرف سے نکلکر مفت شائع ہوتے ہین اور یہ اس قسم کے فتنے ہین کہ اس کی نظیر شروع سے لیکر کسی زمانہ مین نہین ملتی اور ان کے حملے مختلف طور پر ہین اگر طبابت اور ڈاکٹری ہے تو اس مین بھی ایک حملہ اسلام پر ہے اور پادری ترغیب دے رہے ہین کہ جس قدر عیسائی عہدہ دار ہین وہ اپنی وجاہت کے اثر سے دین عیسوی مین داخل کرنے کی کوشش کرین ان کے مرد اسی کام مین لگے ہین ان کی عورتین اسی کام مین لگی ہوئی ہین کہ کسی طرح اسلام کو ذلت پہونچے اور ہر طرح کے مکر و فریب کرتی ہین تاکہ ہمارے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک ذلیل سے ذلیل انسان اور قرآن شریف کو ایک جعلی کتاب ثابت کرین۔ جو جوش تخریب اسلام کے لئے ان کے دلون مین ہے الفاظ اسے ہرگز ادا نہین کر سکتے اب ذرا غور کرو کہ دیکھو میرے اندر کیا خدا نے اپنے پاک دین کے لئے اس قدر جوش بھی نہین دیا۔ یاد رکھو کہ جس قدر توہین اور تحقیر اسلام کی گئی ہے اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا تدارک کرے اب دیکھو کہ ایک طرف صلیبی فتنہ انتہا کو پہنچ چکا ہے ایک طرف صدی ختم ہو گئی ہے ایک طرف اندرونی تقوے اور عبادت وغیرہ کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن بالکل نہین رہا کسی طرف نظر اوٹھا کر دیکھو کوئی خوشی نہین ہوتی۔ فتح شکست کا مجھے خیال نہین خواہ فتح ہو یا نہ ہو محض ہمدردی سے مجھے یہ سب کچھ کلام کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ مجھ پر افترا کئے جاتے ہین اور خود مجھے مفتری کہا جاتا ہے۔ ہنسی اور تمسخر مجھ پر کیا جاتا ہے مگر تاہم ایک جوش جو میرے دل مین ڈالا گیا ہے وہ مجھے چپ نہین رہنے دیتا میرا مدعا یہ ہے کہ خدا خوش ہو خدا میری دعا کو ضائع نہین کرتا۔ ایک وقت وہ تھا کہ مین اکیلا پھرا کرتا تھا اور اب دو لاکھ کے قریب لوگ میرے ساتھ ہین اور جب کہ مین

تنہا تھا اس وقت خدا نے کہا کہ میں تیرے لئے ایک جماعت بناؤنگا فوج در فوج تیرے پاس آدینگے اور مجھے تاکید کی کہ ان باتوں کو لکھ۔ چنانچہ الہام میں املو کا لفظ موجود ہے۔ انسان طالب حق کیلئے ایک ہی نشان کافی ہوتا ہے اور یہ اس کتاب میں درج ہے جوکہ ہندو سکھ۔ آریہ۔ مسلمان اور گورنمنٹ کے پاس موجود ہے بلکہ ولایت میں بھی روانہ کی گئی ہوئی ہے کوئی اس الہام سے انکار نہیں کرسکتا یہ پیشگوئی اس حالت میں لکھی گئی تھی کہ میں گوشہ تنہائی میں تھا اور ایک احد من الناس تھا پھر ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا کہ مخالفت ہوگی قتل کے ارادے ہونگے اور ایک بہت بڑی جماعت تکفیر کی دیگی بعض پیشگوئیوں کے بعض حصہ پورے نہیں ہوئے جیسے لکھا تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے یہ ابھی پوری ہونے والی ہے جو اس کا حصہ پورا ہو چکا ہے اس سے گورنمنٹ کو بھی انکار نہیں ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ جب ایک حصہ پورا ہوگیا تو دوسرا ضرور پورا ہوکر رہیگا۔

ہندوؤں کے مقابل ایک پیشگوئی لیکھرام کی تھی یہ ایک بڑا بدزبان آریہ تھا۔ پیغمبر خدا صلعم کو گالیاں نکالتا اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک سطر میں اس نے گالیاں دی ہوئی ہیں ایک ماہ قادیان میں رہا اور مجھ سے نشان مانگتا رہا کبھی کہتا چاند کو دو ٹکڑے کردو کبھی کچھ کبھی کچھ آخر میں نے اسے کہا کہ دو نشان ہوتے ہیں یا زندہ کو مارنا یا مردہ کو زندہ کرنا۔ اس نے خود لکھا کہ میری نسبت خبر دو میں نے توجہ کی خدا نے بتلایا کہ فلاں سال فلاں دن فلاں وقت قتل سے اس کی موت ہوگی اس پیشگوئی کو شائع کردیا فرداً فرداً اس سے واقف ہیں پھر جسطرح بتلایا تھا اسیطرح قتل ہوا۔ نزول مسیح میں ہم نے اس کی لاش کی تصویر دی ہے وہ ارتھی پہ پڑا ہوا ہے اور ہندو کھڑے ہو رہے ہیں اور یہ وہ تصویر ہے جوکہ خود ہندوؤں نے شائع کی تھی غرضیکہ یہ ایسے امور ہیں جوکہ بالکل انسانی طاقت سے باہر ہیں جسطرح خدا نے چاہا اظہار کیا۔

پھر میں کہتا ہوں کہ ہمارا خدا تھکنے والا خدا نہیں اور وہ صرف گذشتہ نشانوں پر بس نہیں کرچکا وہ ہر وقت طیار ہے۔ اگر گذشتہ نشانوں سے ہمارے علماء مطمئن نہیں ہیں اور وہ ان کو نہیں مانتے تو خدا نشانات اور زیادہ دکھلا سکتا ہے۔ میں دعا کرسکتا ہوں مگر یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ تحکم کو پسند نہیں کرتا اور وہ عادت سے باز نہیں آتا۔ ... یہ مطلب اور مقصود ہونا چاہئے کہ کوئی امر خوارق عادت ظاہر ہو ان کو کوئی حق نہیں

کہ نشان کی تخصیص اپنی طرف سے کریں اگر وہ حق کو دیکھکر تکذیب کرینگے تو خدا کی غیرت کو اور زیادہ جنبش ہوگی۔ یہ لوگ جو اسطرح کے سوال کرتے ہیں کہ زمین کو الٹ کر دکھاؤ دو ٹکڑے کردو اس طرح کے سوالات تو کفار آنحضرت پر کیا کرتے تھے ہاں اتنا طاقت سے باہر ایک امر ہوگا۔ اگر وہ اسے نہ مانیں تو پھر خود پیدا کرکے دکھاویں میں نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی اس نے میرے مقابل ایک ۳ سال کی پیشگوئی کی کہ میں ہیضہ سے مرجاؤنگا اب اس معاملہ کو سات یا آٹھ برس ہو چکے ہیں اس کی تو ہڈیاں بھی موجود نہ ہونگی حالانکہ میں خدا کے فضل سے چلتا پھرتا ہوں ✤

یہ امور جو ایک صالح اور شریف کے واسطے قابل غور ہیں بشرطیکہ وہ اپنے نفس کا علاج کرانیوالا ہو اس کو یہ موقعہ نہیں ہے کہ بحث کرے اسے خیال کرنا چاہیے کہ خدا کا ایک قہری نشان موت (طاعون) سر پر ہے کسی کو کیا علم کہ اس نے کہاں تک سیر کرنا ہے پھر نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ طاعون کو ہماری نصرت کے واسطے بھیجا ہے ہم نے اس کی خبر اس وقت دی جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تھا اور اس سے کئی سال پیشتر یہ کلمہ کہا گیا تھا کہ دیا **مسیح الخلق عدوانا** اب گاؤں کے گاؤں آرہے ہیں پس خدا کی خرق عادت کیسے ہی امور ہوتے ہیں جس شخص کے اندر حضرۃ ابوبکرؓ کی صفت ہوتی ہے اس کے واسطے نشانوں کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی صرف چہرہ کو دیکھکر شناخت کرلیا کرتے ہیں ✤

محمد یوسف صاحب - یہ امور تو سب ٹھیک ہیں آپ اور کوئی امر خلاف واقعہ قرآن نہیں کہتے ہیں لیکن میں صرف اپنی عقل کے موافق رفع شکوک چاہتا ہوں اور جہالت سے متنفر ہوں۔

حضرت اقدس - دیکھئے ایک طرف وکلاء کا ہونا ہے کہ ان کو حق ناحق سے غرض نہیں ہوتی جس فریق کا مقدمہ لیلیا ہے اب اسی کی پاسداری کرتے ہیں اور ایک خیال انسان کے اندر پڑ جاتا ہے اس سے وہ خوشبو اور بدبو کا پتہ لیلیتا ہے وہ ایک قسم کا لوازم ہونا چاہیے جس سے انسان معصیت سے بچا رہتا ہے اب ان عیسائی آریہ وغیرہ پر دیکھا گیا ہے کہ سب اپنے مذہب کی پچ کرتے ہیں ورنہ ان کے پاس کوئی دلائل حقانیت کے نہیں ہیں ✤

محمد یوسف صاحب - یہ جو ہے کہ ہر صدی پر مجدد ہونا چاہیے اس کے کیا معنے ✤

حضرت اقدس - یہ حدیث چونکہ مسلم ہے

اس لئے ہمیں اس کے جواب دینے کی کیا ضرورت ہے

البدر

گذشتہ نمبر میں ہم نے اپنے معزز ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ البدر کے آخری صفحہ پر غور کریں کہ الصدیق کی بجائے کس مطبع اور قادیان کی بجائے کس مقام کا نام لکھا ہے اور اس سے کیا کیا نقص اخبار اور اس کی اشاعت میں ہو سکتے ہیں وہ بھی پیش کرکے ان کا علاج بھی لکھدیا تھا کہ یہ نقص اس صورت میں رفع ہو سکتے ہیں کہ کوشش کرکے اخبار کی اشاعت کو ایک ہزار تک اس لئے کردیا جاوے کہ ہمارے پاس ایک ہفتہ کا پورا کام ایک پریس کا ہو جاوے کیونکہ موجودہ اشاعت جوکہ ۴۰۰ ہے اس پر کسی صورت سے مطبع نہیں رکھا جاسکتا میں امید کرتا ہوں کہ میرے معزز ناظرین جنکو بہ نسبت دوسری غیر مذاہب اقوام کے بفضل خدا اپنی قومی ضرورتوں کو مذہبی رنگ میں محسوس کرنے کا زیادہ مادہ خدا نے بطفیل امام الزمان عطا کیا ہے میری درخواست پر نظر غور کئے بغیر ہرگز نہ رہینگے اور اگر آج ہر ایک موجودہ خریدار اپنی ہمت اور سعی سے صرف چار چار خریدار بہم پہونچانے کی کوشش کرے تو ایک ماہ کے اندر یہ سب شکایت رفع ہوسکتی ہے۔ البدر جیسے اخبار کی نسبت یہ کوشش کوئی مشکل امر نہیں ہے صرف ہمارے احباب کو اپنے دوستوں میں اس کا چرچا رکھنا اس ضرورت کو ان کو محسوس کرانے کی دیر ہے اور ہم نے تو واقعات حقہ کو اس لئے درج کیا ہے کہ ہماری تحریر کو اخبار نویسوں کا ایک ڈھکوسلہ نہ خیال کیا جاوے بلکہ اسے ایک ضرورت حقہ خیال کرکے پورا کرنے کی کوشش کی جاوے ✤

خریدار - ۲۰۹ - راولپنڈی - مواہب الرحمان کے صفحہ ۱۲۹ پر جن خوابوں کا ذکر ہے وہ البدر جلد ۱ صفحہ ۳۷ - مورخہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء کی ظہر و عصر کی ڈائری اور صفحہ ۴۵ - مورخہ ۷ دسمبر کی ڈائری میں درج ہیں لیکن صفحہ ۳۷ والی رویا صرف البدر میں ہی مل سکتی ہے ✤

ازالہ اوہام - پہلی ایڈیشن کا ازالہ اوہام جوکہ چھوٹی سائز پر طبع ہوا تھا ایک صاحب کو درکار ہے اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو دفتر البدر میں اطلاع دیں

تتمہ دعوۃ - حضرت اقدس کی نئی تصنیف جوکہ ریویو کے جلسہ پر تحفہ کے طور پر ان کو دی گئی ہے اور جس میں قرآن کریم کے نئے نئے حقائق اور معارف درج ہیں آریوں کے کل اشتہاروں کا جواب بڑی خوش اسلوبی سے دیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے جوامع الصفات ... رحمان رحیم اور مالک یوم الدین ہیں ان کو بت پرستوں نے کس طرح اندر دیوتا۔ سورج دیوتا۔ چند(ما) دیوتا اور ورن دیوتا مان لیا ہے عرش کی تفسیر بتائی گئی ہے اور شفاعت وغیرہ پر اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے جو صاحب اردو میگزین کے خریدار نہیں وہ اگر منگوانا چاہیں تو ۴ قیمت اور محصول ڈاک پر احمدیہ بک ایجنسی قادیان

باقی آئندہ

کارخانہ الصدیق سے منگوا سکتے ہیں اور اردو میگزین میں یہ کتاب بحلیہ طبع ہونے والی ہے

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسیطرح ایک دفعہ ڈاکو اور چورون سے مین نے پوچھا کہ تم ڈاکہ اور چوری کو گناہ خیال کرتے ہو انہون نے کہا ہرگز نہیں مجھے چونکہ ان کے انتظامات کا علم تہا کہ ڈاکو کس طرح اکٹھے ہوتے ہین اور چور کس طرح نقب زنی کرتے ہین کہان کہان پہرہ ان کا ہوتا ہے - پھر ایک اندر جاتا ہے ایک سامان کو پکڑنے والا ہوتا ہے ایک ڈاک چورون کی بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ مال کو جھٹ دوسری جگہ پہونچا دین پھر جس زرگر سے ان کی سازش ہوتی ہے وہ سونا چاندی گلانیکا سامان طیار رکھتا ہے کہ دیر نہ ہو مین نے ان سے پوچھا کہ جب تم آپس مین مال ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہو تو اگر اس مین سے دوسرا کچھ نکال لیوے یا اگر کہین دباتے ہو تو دوسرا چوری سے کھود کر لے لے اور تم کو اطلاع نہ دے یا زرگر اپنے مقررہ حصے سے کچھ زیادہ رکھ لے تو پھر کیا کرتے ہو اس پر غصہ مین آکر انہون نے جواب دیا کہ ہم ایسے خائن بے ایمان کی گردن مار ڈالین - مین نے کہا کہ خیانت اور چوری تو تمہارے نزدیک گناہ نہیں - پھر اس کو سزا کیون دیتے ہو - کہنے لگے کہ نہین جی ایسے بے ایمان کو ہم کبھی شامل ہی نہیں کیا کرتے پھر مین نے ان کو کہا کہ جب تمہارا مال کوئی بے ایمانی سے لے تو تم اسے گناہ کہتے ہو بتلاؤ تم جو دوسرے لوگون کا مال [illegible] لے جاتے ہو [illegible] لوگون نے کمایا ہوا ہوتا ہے یہ کونسی ایمانداری

غرضیکہ ان نظائر سے پتہ لگتا ہے کہ ہر بدکار اپنی بدی کے ارتکاب مین مزور ملزم ہے ہان اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انسان ان بدکاریون کا کیون مرتکب ہوتا ہے کہ چھوڑ نہیں سکتا یا اگر چھوڑنا چاہیے تو اس کا کیا علاج ہے تو اس کا جواب ہے کہ خدا تعالے نے انسان کو جو قوٰے عطا کئے ہین ان سے جب اُن کے تقاضا کے موافق حسب فرمودہ الہی وہ کام نہین لیا جاتا تو ان کی قوت زائل ہوجاتی ہے اور جو قوت ان کی بالمقابل ہوتی ہے وہ ترقی پاتی ہے اور بہت نشو ونما کرتی ہے یہ ایک ایسا بندھا ہوا قانون ہے کہ جس کے مشاہدہ کثرت سے اس عالم مین ہین تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض ہندو فقیرون کے ہاتھ سوکھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہوتے ہین اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہاتھون کو ایک عرصہ تک کھڑا کر چھوڑتے ہین اور قدرت کے منشاء کے موافق ان سے کام نہین لیتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام کرنے کی طاقت ہاتھ سے زائل ہوجاتی ہے اسی طرح اگر آنکھ کو تم چالیس دن تک ایسی پٹی باندھ چھوڑو کہ اس سے کچھ نظر نہ آوے تو آخرکار پھر اس سے قوت بینائی کم ہوجاویگی اسیطرح سے جو لوگ نیکی کی قوتون سے کام نہین لیتے آخرکار وہ دن بدن کمزور ہوکر زائل ہوجاتی ہین اور ان کے مقابل پر بدی کی قوت ترقی پکڑتی پکڑتی آخرکار ایک جزو طبیعت ہوجاتی ہے پس جو لوگ بدکاریون مین مبتلا ہین انکا علاج یہی ہے کہ وہ ان کو دن بدن دبانا شروع کرین اور نفس کی مخالفت پر زور دیوین اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی سے بھی مدد مانگتے رہین آخرکار وہ ایک دن ان سے نجات پاجاوین گے کیونکہ جیسے ہم نے پیشتر بیان کیا ہے خدا کا لا تبدیل قانون یہی ہے کہ ہر انسانی فعل کے بعد ایک فعل الہی صادر ہوتا ہے انسان اگر نیکی کے قوائے سے کام لیتا ہے تو خدا تعالی بدن بدن اُسے اور برکت دیتا ہے حتی کہ نیکی اس کی طبیعت کا جزو ہوجاتی ہے شکر نعمت پر از یاد نعمت کی یہی فلاسفی ہے اور جو لوگ خدا تعالے کے دئے ہوئے قوائے سے ٹھیک کام نہین لیتے وہ دن بدن بدیون پر دلیر ہوکر خدا کا غضب حاصل کرتے ہین یعنی وہ خدا کی نعمتون کا کفر کرتے ہین [illegible] سے عذاب کے مستحق ہوتے ہین +

پس اس تفصیل سے خوب ظاہر ہوگیا ہے کہ ختم اللہ مین کس قسم کا جبر انسان کے اوپر نہین ہے کیونکہ ختم اللہ تو ایک فعل الہی ہے جو کہ انسانی فعل کے بعد حسب قانون قدرت ضروری ہوتا تہا - خدا تعالے نے ہدایت کے ہدایت کے سامان ان کے لئے مہیا کئے مگر انہون نے اُن سے کام نہ لیا اس لئے جو قولے ترقی ایمان کے ان کو عطا ہوئے تھے وہ ان سے لے لئے گئے اور حکمت بالغہ کا یہی نتیجہ ہونا چاہئے تہا - دیکھو اگر آج تم مین سے ایک کو تحصیلداری کے اختیارات دئے جاوین لیکن وہ ان کو استعمال نکرے اور تمام دن اور ہی کام کرتا رہے تو کیا گورنمنٹ وہ اختیارات اس کے پاس رہنے دیوے گی ہرگز نہین پس جبکہ دنیاوی مصلحت اور حکمت اس امر کا تقاضا نہین کرتی تو خدا تعالی پر کیون یہ امر لازم ہو سکتا تہا +

ختم - اس کے معنے نشان کے ہین دوسرے مہر کے اول معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ اللہ نے ان کے دلون اور کانون پر نشان یا علامت کردی تاکہ فرشتہ یا فرشتون کے رنگ کی انسانی مخلوق ان کو پہنچانکر ان سے مناسب حال سلوک کرے اہل فراست ان کو پہچان کر ان سے پرہیز کرین +

دوسرے معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ جب کسی شئے پر مہر لگ جاتی ہے اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ کوئی شئے اس کے اندر اب نہ داخل ہوسکتی ہے نہ باہر آسکتی ہے یعنی اب ان کے دل کان اور آنکھ کسی حقیقت تک پہونچنے سے محروم کردئے گئے ہین نہ حق داخل ہو سکتا ہے نہ کفر نکل سکتا ہے

قلوب ...... جمع قلب کی یعنے دل - اس سے مراد گوشت کا وہ ٹکڑا نہین ہے جو آنکھون سے نظر آتا ہے وہ تو ایک گدھے مین بھی ہوتا ہے بلکہ قوت ادراکیہ ایک مجہول الکنہ جسکا تعلق اس انسانی قلب کے ٹکڑے سے ہے + قلب پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ ان کو قلب الہی اس لئے دیا گیا تہا کہ وہ سوچتے کہ یہ شخص (محمد صلعم) مدت سے ہم مین رہتا ہے - اس کے اخلاق - عادات - تعلقات - معاملات لین دین وغیرہ سب امور پر نظر مارتے اس کی گذشتہ زندگی کو جانچتے - اس کی خلوت - جلوت - کے حالات کا مطالعہ کرتے آنحضرت صلعم نے دعوی کیا اور فرمایا قد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون اس دعوے اور تحدی پر غور کرتے جب اُنہون نے قلب سے قلب کا کام نہ لیا اور اس کو معطل رکھا تو آخر اللہ تعالیٰ نے وہ نور ایمان آنے کا لیلیا +

سمع یعنی کان اور سننا - اس پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ اگر ان کا قلب اس قابل نہ تہا تو پھر کانون سے آپکی (یعنی آنحضرت صلعم) کی تعلیمات اور دعاوی اور دلائل کو ہی سنتا مگر جب یہ بھی نہ سنا تو آخر خدا نے یہ قوت بھی لیلی +

الابصار یعنی بصر یعنی بینائی - اس پر پٹی اس لئے پڑ گئی کہ سمع اور قلب کے جاتے رہنے کے بعد اگر قوت بینائی سے جو باقی رہ گئی تھی اُس سے کام لیتا - آپکے ساتھ جو نشان تائیدات الہی کے تھے ان پر نظر ڈالتا - اپنے شہر کے چیدہ اور قابل قدر آدمیون کو دیکھتا کہ وہ کس کے ساتھ ہوتے جاتے ہین تو بھی اُسے راہ حق ملجاتا مگر جب اُس نے اس سے بھی کام نہ لیا تو خدا نے یہ بھی اس سے لیلیا - غرضیکہ کفر کیا تو قلب گیا - انذار

تازہ حالات

اور

دلچسپ خبرین

قادیان آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ اور نسیم دعوت

احمدی نومسلمون کی طرف سے جو ایک اشتہار تحقیق مذاہب کا نکلا تہا اس نے ایک غیر معمولی جوش آریہ سماج مین پیدا کردیا۔ اور اسی کا نتیجہ یہ جلسہ تہا۔ جسمین مختلف بلاد اور قادیان کے گرد و نواح کے سکہہ جاٹون اور دیگر سناتن دہرم ہندؤن کو یہ خلاف واقعہ امر جتلاکر کرکے کہ حضرۃ مرزا صاحب سے مباحثہ ہوگا شامل کیا گیا تہا تاکہ جلسہ کی رونق زیادہ ہو دو دن تک یہ جلسہ قادیان مین رہا اور جیسے کہ قومین حقائق اور معارف سے محروم ہیں خالی ڈہول کی طرح اوپر سے شور مچانا چاہتے ہین وہی کارروائی ان سے یہان بھی... سرزد ہوئی۔ بیچارے اس کے سوا کر بھی کیا سکتے تہے اس اشتہار کے ذریعے سے جو داغ ندامت انکو لگا ہے اس کے دہونے کا صرف یہی ذریعہ ان کو سوجہا کہ قادیان مین ایک جلسہ کر مارا حالانکہ جو طریق حق شناسی کا احمدی نومسلمون نے پیش کیا تہا وہ ایک ایسا طریق تہا جس سے ہر ایک مذہب اور ملت کا آدمی فائدہ اوٹھا سکتا تہا اور آریہ سماج کے واسطے ایک عمدہ موقع تہا کہ حسب درخواست مشتہران لاہور مین ایک کانفرنس مذہبی کرتے اور اس مین ایسے مذاہب کے لیڈنگ ممبر جج مقرر کئے جاتے جنکا تعلق نہ آریہ سماج سے تہا نہ اسلام سے اور پھر اپنے اپنے مذہب کی خوبیان جو کہ آریہ سماج اور حضرت میرزا صاحب بیان کرتے اس پر وہ لوگ فیصلہ دیدیتے لیکن چونکہ آریہ سماج اس مین تہیدست تہی اس لئے اس نے اپنی عزت اسی مین دیکہی کہ خون لگاکر شہیدون مین مل جاوے۔ مگر ہمین کامل امید ہے کہ سلیم الفطرۃ اور ذی شعور لوگ ان کے اس ہتکنڈے اور بیدلی کو خوب تاڑ گئے ہونگے۔

اس جلسہ مین آریہ صاحبان نے حضرۃ میرزا صاحب کو بار بار مدعو کیا کہ وہ آکر بحث کرین مگر جب اپنی مین سے چند آدمیون نے آکر حضرت میرزا صاحب سے کہا کہ آپ کیون نہین تشریف لاتے تو آپنے فرمایا کہ ایسے مباحثے جنمین تو تو مین مین ہوتی ہے اس مین ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے سلامت روی اور راستی سے اگر کوئی بات ہو تو ہمین عذر نہین ہوتا میرا پہلے ہی سے ارادہ ہے کہ قادیان مین ایک ایسی جگہ بنائی جاوے جہان مختلف مذاہب اور فرقہ کے لوگ آکر آزادی سے کلام کر سکین مگر آج کل مباحثات کی صورت یہ ہے کہ... رفتہ رفتہ فحش کلامی اور گند تک نوبت پہنچتی ہے مین وہ طریق پسند کرتا ہون جس مین سب مساوی ہون جیسے تین گھنٹہ تک ایک فریق کا ممبر بولے تو دوسرے کا کوئی حق نہ ہو کہ وہ ایک کلمہ بھی بول سکے اور تقریر ایسے پیرائے مین ہو کہ جس سے کسیکا دل نہ دکھے ناجائز ایسا حملہ کسی پر نہ کیا جاوے جو خود اس پر ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد دوسرا فریق بھی اسی رعایت سے ۳ گھنٹہ تک بولتا رہے۔ ہم مانتے ہین کہ ہر ایک قوم مین شریف آدمی ہوتے ہین مگر عوام مین جوش زیادہ ہوتا ہے بعض باتین محل پر چسپان کی جاتی ہین عوام ان کو غلط فہمی سے کچھ اور سمجھکر اشتعال مین آجاتے ہین اور یہ بات کسی پر خاص نہین ہے ہندو۔ عیسائی۔ مسلمان۔ سب اس مین شامل ہین اس لئے میرا جانا خلاف مصلحت ہے عام طور پر اب آپ تشریف لائے ہین تو ہم کلام نہین کرتے ایسی موقعون پر ٹھنڈے دل سے شریف لوگ بہت کم ہوتے ہین قبول کرنا نکرنا دوسری بات ہے لیکن اگر ٹھنڈے دل سے سنین تو مزا آجاتا ہے۔ ایک ادنی دس روپے کا مقدمہ ہوتا ہے تو اس پر مجسٹریٹ کتنی بیان ہین کرتا ہے بیان لئے جاتے ہین۔ گواہ لئے جاتے ہین۔ تاریخین ڈالی جاتی ہین۔ تب جاکر وہ فیصلہ کرتا ہے تو مذہبی امور مین کسقدر چہان بین ضروری ہے اور جس طریق سے یہ لوگ باتین کر رہے ہین کیا اس سے حق کھل سکتا ہے یہ تو ہارجیت کا خیال ہے بعض سوالات ایسے ہوتے ہین کہ سائل تو ان کو دو منٹ مین بیان کرسکتا ہے جیسے علم طبعی کے مسائل۔ مگر جواب کے واسطے ۶ گھنٹہ درکار ہوتے ہین ایسے امور مین وقت کی پابندی بھی ظلم عظیم ہوتی ہے خدا کے لئے بات کرنے مین گیان ہوتا ہے چند ایک سمجہدار لوگ چپ رہتے مگر عوام الناس کو کون روکے پھر اگر مین جاؤن اور کوئی فساد ہو تو وہ میرے ذمے لگے اس لئے مین گوشہ تنہائی کو پسند کرتا ہون چند ورق مین نے لکھے ہین وہ مین جلسہ مین چھاپکر بھیجدونگا۔

اور اکثر لوگون نے آکر بیان کیا کہ ہم تو صرف اسی لئے آئے ہین کہ آپ کی زیارت ہوجاوےگی

جس امر کا اندیشہ حضرت اقدس کو تہا با وجودیکہ حضرت اقدس تشریف نہین لیگئے مگر آریہ سماج نے اپنے قول و فعل سے نبلادیا کہ نقض امن کا اندیشہ ضرور ہے اور اس طرح سے ایک بڑا معجزہ حضرۃ اقدس کا اس جلسہ کے آخری دن مین ظاہر ہوا اور آریہ صاحبان جو گلا پہاڑ پہاڑ کر نشان طلب کر رہے تہے ان کو ایک بین نشان ملگیا اور حضرت میرزا صاحب نے ان کی دعوت کے مقابلہ مین جو کچھ فرمایا تہا اس کے بعد ایک ایک لفظ کی تصدیق ہوگئی۔ یکم مارچ کو بعد از دوپہر جب لالہ یوگندر پال صاحب لکچر کے لئے کہڑے ہوئے تو انہوں نے ایک فرعونی رنگ مین یہ کہا کہ مین اب قرآن کا پول ظاہر کرتا ہون اگر مرزا صاحب مین طاقت ہے تو وہ میری زبان بند کرلین مرزا صاحب تو اس وقت موجود نہ تہے اور نہ وہ سنتے تہے اور نہ مرزا صاحب کو اس قسم کی طاقت کا دعوی ہے مگر میرزا صاحب کا خدا موجود تہا وہ اس فرعونی آواز کو سنتا تہا اور جس ترتیب اور تدریج سے وہ ہر ایک ایسے مکفر کی زبان کو بند کیا کرتا ہے اسی طرح سے ان کی زبان بھی بند کی گئی لالہ یوگندپال نے مورخہ ۲۷ اور ۲۸ فروری کو بہت بیباکی سے کام لیکر ایسے ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکالے تہے جس مین اہل اسلام مین جوش پیدا ہوتا تہا اور قادیان کے مسلمان جو کہ اگرچہ حضرت مرزا صاحب کے مرید نہین ہین ان باتون کو سنکر بہ تقاضائے عزت مشتعل ہوتے تہے اور چند ایک ذی شعور آریہ ان کی اس حالت کو دیکہکر یوگندپال صاحب کو اشارون سے منع کرتے رہے بلکہ پولیس کے افسر جو کہ منتظم پولیس کے انچارج ہوکر قادیان مین اس جلسہ پر آئے ہوئے تہے اون پر بھی یہ حقیقت کہل چکی تہی۔ جب لالہ صاحب نے یہ فرعونی کلمات کہکر اپنی زبان خدا کی کلام مین حقارت آمیز اور ناپاک الفاظ مین کہولی تو اس وقت پولیس افسر صاحب نے اپنے فرائض منصبی کو مد نظر رکہکر ایک رقعہ آریہ سماج کو روانہ کیا کہ ان کو تاکید کردی جاوے کہ یہ کلام کرنے مین اپنی زبان کو قابو مین رکہین ہم لالہ صاحب کو ایسا مسلوب الحواس تو خیال نہین کرتے کہ انہون نے رقعہ کے مضمون کو نہ سمجہا مگر ہان ان کو اپنی فطرت سے ضرور معذور خیال کرتے ہین چنانچہ پھر اسی قسم کے خطرناک اشتعال دہ الفاظ ان کی زبان سے نکلے جس سے پولیس افسر کو نقض امن کا اندیشہ پیدا ہوا اور آخرکار ان کو عین جلسہ مین کہڑا ہوکر کہنا پڑا۔

کہ مین تم کو بحیثیت ایک گورنمنٹ افسر کے

کہتا ہون کہ اپنی زبان کو روکو

ہمارے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ایک شریف آدمی کے لئے برسر مجلس یہ کہا جانا کس قدر عظیم الشان بات تھی جو کہ ایک غیرتمند کو دریائے ندامت مین ڈبو دیتی ہے مگر یہان تو وہ مثل تھی کہ شرم چیزیکی است کہ پیش مردان بیاید لالہ صاحب کو ان الفاظ نے بھی کچھ اثر نہ کیا اور ان کو مطلق خیال نہ آیا کہ مجھ ایک گورنمنٹ کے افسر نے روکا ہے اور انہون نے سٹیج پر کھڑے ہو کر اپنی آریہ قوم کا گورنمنٹ کی وفادار رعایا ہونے کا یہ نمونہ پیش کیا کہ باوجود ایک گورنمنٹ افسر کے رد کرنے کے مرغی کی ایک ٹانگ کی طرح پھر بھی وہی بات رکھی آخرکار اس شور اور دل آزار کلام کو دیکھکر لالہ رام بھج دت صاحب پردہان پریذیڈنٹ آریہ سماج پرتی ندہی کو خود اٹھکر بھری مجلس مین علی الاعلان یہ کہنا پڑا۔

مین بحیثیت پردہان آریہ سماج ہونے کے لالہ لوگندر پال کو کہتا ہون کہ وہ اپنی زبان کو سنبھالیں

ناظرین اس ندامت کا اندازہ کرین جو کہ ایک بھری مجلس مین جس مین تقریباً ایک ہزار سے زیادہ لوگ موجود تھے ایک شخص کی اس طرح گت بنائی جانے سے پیدا ہو سکتی تھی آخرکار اسپر لالہ لوگندر پال دریائے ندامت مین غرق ہو کر بیٹھ گئے اور کہا کہ مین تقریر نہین کرتا گویا لالہ جی کے پاس صرف فحش اور گندہ بولنے اور دل آزار کلمات کہنے کے سوا کچھ اور نہ تھا اور ان کی وید کی تعلیم کا یہی کچھ ماحصل ان کے پاس تھا ...... جس کے بیان سے ان کو متواتر روکا گیا اس کے بعد چند ایک آریہ صاحبان نے ان کو کہا کہ عیسویت کی تردید مین کچھ کہو اور انہون نے جرأت بھی کی مگر آخرکار ... نہ پڑا اور پھر کھڑے ہو کر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے

غرضیکہ اس طرح سے اسلام کے قادر خدا نے ان کی زبان بند کرکے اپنے بندے مرزا غلام احمد صاحب کی عزت ظاہر کی اور دست بدستی معجزہ اور نشان ان کو دیا اور ظاہر کر دیا کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ مین اس لئے نہین جاتا کہ فساد نہ ہو پڑے بالکل درست ہے جبکہ مرزا صاحب جلسہ مین موجود نہین ہین تو ان لوگون کے اشتعال کی یہ حالت ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب تشریف لے آتے تو کیا کچھ ہوتا اور اس اتنی کارروائی سے ... ہو سکتا ہے کہ اس وقت آریہ اور احمدی فرقہ مین سے کون فرقہ امن پسند اور صحیح دوست ہے آریہ صاحب تو اپنے عم مین ایک سخت یورش کے ساتھ خود پسندی کرکے یہان آئے تھے اور حملہ کرنا چاہا تھا مگر خدا نے اُن کے ہتھیارون سے خود انہی کو نشانہ بنا دیا اس واقعہ سے ہر ایک ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا اس قسم کی مباحثون کی رونق مین شریک ہونے سے انکار کس قدر مصلحت پر مبنی ہے اور وہ لوگ جو کہ حضرت اقدس کو بار بار ... کرتے ہین کس قدر مفسدہ پرداز ہین اور ان کے ارادے اور نیتین کس قدر بد ہوتی ہین بہرحال یہ ایک عجیب نشان اور معجزہ ہے ہم اپنے امام اور احمدی بھائیون کو مبارکباد دیتے ہین انی مھین من اراد اھانتک کا الہام کس طرح ظاہر ہو رہا ہے سچ ہے والعاقبة للمتقین ✦

قصیدہ من تصنیف شیخ عبد الصمد صاحب احمدی ساکن صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ

جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے — اپنا شیدا بنا لیا تو نے
جام وحدت پلا دیا تو نے — حق سے مجھکو ملا دیا تو نے
مین تھا بھولا ہوا رہ مولا — سیدھا رستہ دکھا دیا تو نے
میرا ہے تو ہی مجھکو پیارے — نور احمد دکھا دیا تو نے
ایک دم بھی نہین قرار مجھے — جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے
بالیقین ہے تو ہی مسیح زمان — دین مردہ جلا دیا تو نے
لوگ عیسیٰ کو رب بنانے تھے — ابن مریم بنا دیا تو نے
جس کا مسکن کہین تھا عرش برین — اس کا مدفن دکھا دیا تو نے
کون مانے تھا موت عیسیٰ کی — کس طرح سے منا دیا تو نے
خالق وغیب دان حی وقدیر — کہنے والا ہرا دیا تو نے
ایک موہوم بت نصاریٰ کا — توڑ کرکے دکھا دیا تو نے
ماحی شرک ہے تو ای ہدی — شرک جگ سے مٹا دیا تو نے
نیوگ کی رسم کو چھپاتے تھے — اُس کا پردہ اُٹھا دیا تو نے
ہندو کہتے تھے لوگ نانک کو — اس کو مسلم بنا دیا تو نے
صدق اسلام کے دکھانے کو — پاک چولا دکھا دیا تو نے
جتنے ملا یہود سیرت تھے — سب کو اُلّو بنا دیا تو نے
درس قرآن جو چھوڑ بیٹھے تھے — ان کو چسکا لگا دیا تو نے
کچھ نہ آتا تھا حفظ نمازون مین — ذائقہ کیا چکھا دیا تو نے
جس نے اپنا بنا لیا تجھ کو — اُس کو رب کا بنا دیا تو نے
تیرے ملنے کو گھر سے جو آیا — اس کو رب سے ملا دیا تو نے
تیری راہ مین جو سد راہ ہوا — اس کو نیچا دکھا دیا تو نے
ہین دعائین تیری پذیرا سب — حق کو سب کو دلا دیا تو نے
آتھم و لیکھرام و اندرمن — اور ... بنا ... اٹھا دیا تو نے
ہو گئے مامور حق تعالیٰ سے — ایک عالم ہلا دیا تو نے
کوئی مانے نہ مانے پر ہم کو — سب سے بہتر بنا دیا تو نے
ناچی نصرت کی پاک حق ہو ... — سب کو گھر گھر سنا دیا تو نے

(باقی آئندہ)

یکم اپریل ۱۹۰۳ء سے منی آرڈرون کی فیس مین یہ ترمیم کی گئی ہے کہ ہر پچیس روپے کے لئے چار آنے اور اس کی تعداد ہر پانچ روپیہ یا پانچ روپیہ کی کسر کے لئے ایک آنہ لیا جاویگا ✦

ممالک متوسط مین قحط کے خیراتی کامون کے مزدورون مین گذشتہ ہفتہ مین ... سو آدمیون کا اضافہ ہوا اور اب ان کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی ہے ✦

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کی عدالت سے پادری ... صاحب اور مسٹر سنڈر ایڈیٹر اخبار نیوز کو ایک لائیبل کے مقدمہ مین بالترتیب تین سو اور ڈیڑھ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ✦

میرٹھ مین شدت طاعون سے بازار خالی ہو گئے لوگ کاروبار چھوڑ کر بھاگ گئے ہین ✦

۲۱ فروری تک کل ہندوستان مین طاعون سے ۲۶ ہزار کے قریب موتین واقع ہوئی ہین ✦

چنیوٹ مین طاعون کا اس قدر زور ہے کہ تین چوتھائی شہر خالی ہو چکا ہے ✦

گوجرانوالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ وہان طاعون سے ہر روز کئی جانین تلف ہوتی ہین ✦

چند روز ہوئے امیر کابل کے محل شاہی مین آگ لگ گئی مگر کوشش سے فوراً .... بجھائی گئی ہز ہائینس امیر کابل نے ان تمام آدمیون کو سنہری تمغے عطا کئے جنہون نے آگ بجھانے مین مدد کی تھی

سنہ ۱۸۹۷ء سے آج تک یعنی گذشتہ پانچ سال مین صوبہ پنجاب مین طاعون سے کل ۴ لاکھ ۸۴ ہزار مریض اور ۴ لاکھ ۴۲ ہزار آدمی ہلاک ہوئے

سمالی لینڈ کے ملا کی فوج مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس وقت جبکہ جہاد بند ہے تو آخر مین انجام یہی ہونا ہے بہتر ہے کہ امام وقت کی اطاعت کرکے جنگ سے دست بردار ہون

حجاز ریلوے کی تعمیر کے لئے آج تک تمام ممالک سے اسی لاکھ روپیہ چندہ ہوا ہے یہ ریلوے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان ہے

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جائے ہر ایک احمدی متنفس کو تاکید ہے کہ اپنے گرد و نواح مین ہر جگہ اطلاع کر دے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سربرآوردہ احمدی ممبر اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل فہرست بقید نام و ولدیت و ذات و تاریخ بیعت و پیشہ و مفصل پتہ بذریعہ عارضی ... کے بنا کر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۸ ۵۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر — منیجر و مہتمم

البدر

محمد افضل — ایڈیٹر

نمبر ۸ | قادیان دارالامان - ۱۳ - مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ڈائری

مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۳ء یکشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر ادا کیں عصر کے وقت آپ نے مجلس کی جسمیں نسیم دعوت کے بعض نئے مضامین کا تذکرہ کیا۔ عشاکو قبل مجلس تو ہوئی مگر کوئی ذکر اور بات قابل اشاعت نہ ہوا چند ایک سکھوں اور ہندؤں نے آکر آپ کی زیارت کی ✤

سیر مستورات کا ذکر چل پڑا ان کے متعلق احمدی احباب میں سے ایک مسٹر بر آوردہ ممبر کا ذکر سنایا کہ ان کے مزاج میں اول سختی تھی عورتوں کو ایسا رکھا کرتے تھے جیسے زندان میں رکھا کرتے ہیں اور ذرا وہ نیچے اترتیں تو ان کو مارا کرتے لیکن شریعت میں حکم ہے عاشروھن بالمعروف نمازوں میں عورتوں کی اصلاح اور تقوی کے لئے دعا کرنی چاہیے قصاب کی طرح برتاؤ نکرے کیونکہ جب تک خدا نہ چاہے کچھ نہیں ہوسکتا مجھ پر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ عورتوں کو پھراتے ہیں اصل میں بات یہ ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسی بیماری ہے کہ جسکا علاج پھرانا ہے جب ان کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے تو بدیں خیال کہ گناہ نہ ہو کہا کرتا ہوں کہ چلو پھرا لاؤں اور بھی عورتیں ہمراہ ہوتی ہیں

پھر خدا تعالے کے مکالمہ اور مخاطبہ کی نسبت ذکر پر فرمایا کہ مجازی عدالتوں کی طرف سے جو ایک لقب انسان کو ملتا ہے تو اسے کتنا فخر ہوتا ہے ستارہ ہند لقب وغیرہ بھی ملتے ہیں تو اب حقیقت میں کیا ان لوگوں میں وہ خواص ہوتے ہیں جو لقب ان کو ملتا ہے صرف استعارہ ہوتی ہیں ✤

کلمۃ اللہ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرۃ مسیح کو کلمہ کہا گیا ہے فرمایا ان کو کلمہ اس لئے کہا گیا تہا کہ یہود ان کو ناجائز ولادت قرار دیتے تھے ورنہ کیا دوسرے انبیا کلمۃ اللہ نہ تھے اسیطرح مریم علیہا السلام کو صدیقہ کہا گیا اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اور عورتیں صدیقہ نہیں یہ بھی اسی لئے کہا کہ یہودی اس پر تہمت لگاتے تھے تو قرآن نے اس تہمت کو دور کیا ✤

چونکہ آج کے دن بھی آریہ سماج کا جلسہ تہا اور کثرت سے لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے تھے کہ حضرۃ مرزا صاحب کی زیارت ہوگی تو اب وہ لوگ حضرت کی زیارت کے لئے بعض تو مسجد میں آتے رہے اور بعض سیر میں آکر ملے انمیں سے بعض نے پھر درخواست کی کہ آپ جلسہ میں آکر کچھ گفتگو کریں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ مذہبی باتوں کو علمی رنگمیں بیان کرنا چاہیئے اور یہ جب ہوسکتا ہے کہ جب انسان کو گیان حاصل ہو ورنہ بلا سوچے سمجھے کہدینے سے کچھ نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ ہر ایک مذہب میں کھلی کھلی بات اور گیان کی بات بھی ہوتی ہے جب تک انسان نفس کو صاف کر کے بات نکرے تو ٹھیک پتہ نہیں لگتا آجکل بارحیت کو مد نظر رکھکر لوگ بات کرتے ہیں اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بار بار - جہاد - طلاق - کثرت ازدواج کو پیش کیا جاتا ہے - حالانکہ ان کے بزرگ سب باتیں کرتے آئے ہیں - یہاں کے آریہ ہمیشہ میرے پاس آتے ہیں اور سوال جواب بھی ہوتا ہے لیکن اسمیں ناراضگی کبھی نہیں ہوتی بعض بات اپنے محل پر چسپاں کہی جاتی ہے لوگ اسے غلط فہمی سے گالی خیال کر لیتے ہیں ان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ گالی اور برمحل بات میں فرق کر سکیں۔ بات یہ ہے کہ جب انسان پر اپنے عقیدے پر جما ہوا ہوتا ہے تو اس کے عقیدہ کو جب دوسرا بیان کرتا ہے تو اسے گالی خیال کرتا ہے۔ اس موقعہ پر ایک ہندو نے کہا کہ آپنے بعض جگہ گالیاں دی ہوئی ہیں فرمایا کہ کوئی ایسی بات پیش کرو جو اپنے محل پر چسپاں نہیں ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ زبانی تقریریں اچھی نہیں ہیں اور تحریر پیش کرتا ہوں کہ ہر ایک پڑھکر اپنی اپنی جگہ پر رائے قائم کرلے اور جو اس کا جی چاہے سمجھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر حضرۃ اقدس نے اس ہندو کو تحفہ آریہ یعنی نسیم دعوت نئی تصنیف دی کہ تم اسے دیکھو اور بتلاؤ کون سی بات ہے جو اپنے محل پر چسپاں نہیں ہے ✤

ظہر اس وقت بھی چند آریوں نے آکر حضرت سے ملاقات کی اور ان کے اس استفسار پر کہ آپ کیوں مباحثہ پر تشریف نہیں لاتے فرمایا کہ اختلاف مذاہب جو خدا نے حکمت علمی سے رکھا ہے اس سے بھی فائدہ ہے کہ انسان کی عقل بڑھتی ہے - جزئیات اور فروعات میں اتفاق ہوتا ہے - اختلاف میں باریک باریک اصول نکل آتے ہیں - ہمارے ملک میں ایسے آدمی بہت کم ہیں۔

✤ مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ مباحثہ کی خبر غلط شائع کی گئی ہے ✤

اپنی نیت خالص اور سچی ہو اگر بحث مباحثہ سے نیصلہ ہونا تو سالہا سال سے کچھ نہ کچھ فیصلہ ہو جاتا مگر ایک خطرہ فساد کا بھی لگا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے ایک عرصہ سے مباحثہ بند کر دیا ہے تقریر کرنے میں اکثر ایسے الفاظ نکلتے ہیں کہ دوسرا ان کو پسند نہیں کرتا یا سننے والا غلط فہمی سے اسے اور طرح سمجھ لیتا ہے ہاں جیسے آپس میں برادری کے تعلقات ہوتے ہیں یا جیسے باپ اور بیٹے میں کوئی نصیحت کی گفتگو ہوتی ہے اسیطرح آپس میں بحث کا تعلق ہو تو حرج نہیں ہوتا وہ تعلق اپنے اندر ایک حدت رکھتا ہے اور اس کا اثر ہوتا ہے اب آجکل ایک تو دین کا اختلاف ہے دوسرے درمیان میں بغض ہے پہلے ہندو مسلمان میں ایسے بغض اور کینہ نہ تھے آپس میں گہرے تعلقات رشتہ اور ناتہ کی طرح ہوتے تھے ہم نے یہ بات خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے مگر اب وہ تعلق اور کشش بالکل نہیں رہی۔ تری بارتیت رہ گئی ہے اور جب تک تعلق نہ ہو تو فیصلہ حق نہیں ہوتا۔

اب ہم نے کتاب لکھی ہے مگر ہم نے وید پر اول اعتراض نہیں کیا کیونکہ ہمیں کیا علم کہ اس کے اندر کیا لکھا ہے ہاں دیانند پر ہم نے لکھا ہے کیونکہ یہ اس کی رائے ہے ایک مدت تک انسان کو بولنا چاہئے تاکہ فساد نہ ہو مثلاً اگر کوئی اعتراض قرآن پر کیا جاوے اور قرآن کی خبر نہ ہو تو اسے کیا حق ہے کہ قرآن پر اعتراض کرے ہاں تجربات ہم قبول کرتے ہیں اس پر اعتراض کرنے کا حق ہے وید پر کیونکہ ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنے ہوتے ہیں اور کئی مذاہب ایک ہی کتاب سے نکلنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس سے سب کیسے نشانہ بن سکتے ہیں ایسی صورت میں کتاب کا نام لینا بھی فضول ہے تقویٰ پرہیزگاری اور سچی نیت کا یہ لازمہ ہے کہ کتاب پر نہ تھوپے جس نے اعتراض کیا ہے اسے پکڑے ہم ان کتابوں میں دخل نہیں دیتے خدا جانے کیا معاملہ تھا مذہب تو یہی ہے کہ صرف مانی ہوئی باتوں کو پرکھے ورنہ اس طرح ایک ایک ورق ہر مذہب کی کتاب کا انسان کیسے پڑھ سکتا ہے —— اس طرح تو چینی زبان اور دوسری زبانوں کی کتب پڑھنا چاہئے انسان تو ہر ایک السنہ کا ماہر نہیں ہو سکتا دین کا علم تو درکنار اور مناظرین نے لکھا ہے کہ فروعات میں بحث کرنا ہی فضول ہے۔ فروعات کی مثال تو شکر کی ہے جن کے اندر اصول ہیں۔ جب اصول ہیں فیصلہ ہو جاوے تو فروع ہیں خود ہو جاتا ہے۔ جیسے جب افسر مارا جاوے تو سپاہی خود تابع ہو جاتی ہیں میں کوئی بات نہیں کرتا جب تک خدا تعالےٰ اجازت نہ دے اگر میں نے مباحثہ ہیں جانا ہوتا تو کتاب شائع نہ کرتا۔

جب یہ آریہ صاحبان تشریف لے گئے تو کچھ اور صاحب آئے ان کے سوالات کا جواب حضرت اقدس نے ذیل کے مختصر فقرات میں دیا۔

باوجود اختلافات رائے کے حق کی رو رعایت رکھنا اس بات کو آپ کتاب نسیم دعوت میں دیکھینگے خدا نے اب ہم سے گالیوں کی قوت ہی دور کر دی ہے اور نہ ہم ہر ایک کو الگ الگ جواب دے سکتے ہیں اب کروڑہا آدمی گالی دے رہے ہیں کس کس کو جواب دیویں +

میرا تعلق آریہ سماج سے ہے نہ کہ وید سے کیونکہ وید سے میں واقف نہیں ہوں +

مورخہ ۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء دوشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر | ایک شخص کی طرف سے انت منی وانا منك جو حضرت کا الہام ہے اس پر اعتراض پیش ہوا تو فرمایا کہ انت منی کے معنے ہیں کہ تیرا نشو ونما مجھ سے اور وانا منك یعنی جب خدا کی عظمت وجلال ایک وقت کم ہو جاتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ ایک بندہ کے ذریعہ اسے دنیا پر ظاہر کرتا ہے چونکہ اس وقت خدائی کا جلوہ اس مامور کے ہاتھ سے ہوتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تجھ سے ہوں یعنی میرا جلال تیرے ذریعہ ظاہر ہوا۔ یہ مضمون ایک دفعہ تفسیر بھی البدر میں نکل چکا ہے

صاحبزادہ سراج الحق صاحب کے ایک دوست حج کے لئے طیار تھے انہوں نے صاحبزادہ صاحب کو لکھا تھا جس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ اول حج کے قابل اپنے آپ کو بنالو پھر جانا ایکدفعہ قادیان آجاؤ۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ حج کے معنے اصل میں قصد کے ہیں خدا کے لئے جو قصد ہو وہی حج ہوتا ہے۔

فرمایا کہ خدا جب ایک نیا سلسلہ دین کا قائم کرتا ہے اس کی روشنی جب ہی قائم رہ سکتی ہے جب تازہ بتازہ ثبوت دیتا رہے یہ نئی روشنی خدا ہی ڈالتا ہے خانہ کعبہ میں بھی اس روشنی کا ثبوت ہے اور یہ مقام اور یہ روشنی (قادیان) حج کے ستون ہیں تاکہ وہ اصل عمارت قائم رہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا دجال بھی خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور مسیح بھی کر رہا ہے تو جیسے چور بھی رات کو پھرتا ہے پولیس کا پہرا بھی پھرتا ہے کہ اُسے پکڑے اسی طرح دجال تو اس لئے طواف کرتا تھا کہ تباہ کرے اور مسیح اس کے پیچھے اس لئے پھرتا تھا کہ دجال کو پکڑے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگوں پر مبشرات کا دروازہ کم کھلتا ہے اس کا کیا باعث ہے فرمایا کہ طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ بعض کے چونکہ عقلی حواس ہوتے ہیں ان کو خوابوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اب فرمائیے کہ ابوبکر نے کتنی خوابیں دیکھکر آنحضرت صلعم کو مانا تھا وہ آنحضرۃ کے لنگوٹیے یار تھے آپکے حالات آپ پر منکشف تھے فراست سے پہچان لیا۔ معجزہ کی ضرورت اُسے ہوتی ہے جو حالات سے ناواقف ہو اور اُسے خیال ہو کہ یہ کارخانہ طمع۔ لالچ اور اغراض نفسانی پر مبنی ہے اور معجزہ مطالبہ کرنیوالا بیمار دل رکھتا ہے اس لئے وہ رسولوں سے تسلی چاہتا ہے کہ بذریعہ معجزات کے دیجاوے۔

ظہر | ایک شخص نے ایک پراگندہ سی خواب لکھکر حضرۃ سے تعبیر پوچھی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ جسطرح کوئی حدیث ماننے کے قابل نہیں ہوتی جب تک قرآن کے موافق نہ ہو اسیطرح کوئی خواب بھی ماننے کے لائق نہیں جب تک ہمارے موافق نہ ہو +

عصر | اس وقت چند ایک سکھ حضرۃ کی ملاقات کے واسطے آئے اور اثنائے ذکر میں آپ نے فرمایا کہ زبان سے تو ایک انسان بھی اپنا بندہ نہیں بن سکتا خدا کیسے اپنا بن سکتا ہے محبت ہوگی تو پتا کچھ ہوگی کھوٹ سے کوئی خدا سے کیا لے سکتا ہے +

قبل از عشا | صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے بھائی کے مریدوں میں سے ایک صاحب حضرت اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے ان سے مخاطب ہو کر حضرت نے فرمایا کہ اس زمانہ میں عقلمند پر واجب ہوا ہے کہ وہ اس آسمانی سلسلہ کو پرکھیں دور دور سے انسان طرح طرح کی باتیں سنا کرتا ہے لیکن انکا حق ہے کہ قریب جاکر اپنے اعتراضات حل کرے یہ شبہات ایسی چیز ہیں کہ انسان کو دور کرا دیتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو مقام محبت کا ہوتا ہے اس سے متنفر ہوتی ہیں اور جو اطاعت کا ہوتا ہے اس سے بغاوت ہوتی ہے اور جو باتیں سمجھنے کے قابل ہوتی ہیں ان کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ ایسے وقت یا خود کسیکو وحی یا الہام ہو تو وہ سمجھ سکتے ہیں اور یا خود عین موقعہ پر جاکر تفتیش کریں۔ بلکہ اس میں اللہ تعالےٰ سے بھی دعا کرے۔ اب دیکھیے ایک بیمار طبیب کے پاس جاتا ہے طبیب تو جان ودل سے چاہتا ہے کہ وہ اچھا ہو جاوے۔ مگر تاہم وہ اس کا علاج نہیں کر سکتا۔ کبھی تشخیص ٹھیک نہیں ہوتی۔ مرض کچھ اور علاج کچھ ہوتا ہے کسی وقت تشخیص تو ٹھیک ہوتی ہے مگر وہ مرض ہی لا علاج ہوتا ہے۔ جیسے سل وغیرہ امراض ہیں کہ آج تک ان کا علاج دریافت نہیں ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بہت عاجز ہے اور اس کو چاہیے

کر دیا ہے ان میں بہت کوشش کر رہے ... اور بعض ... عقل پر فخر کئے کیونکہ اس سے غلطی ہوئی ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ عیسائیوں کی عقل کیسی تیز ہے کیسی کیسی صنعتیں ایجاد کی ہیں گویا بالکل دنیا کو نیا کر دیا ہے ہر ایک پرانی شئے کی جگہ ایک نئی شئے موجود ہے مگر چونکہ دینی معاملات میں خدا سے مدد نہ مانگی گھمنڈ اور فخر کیا اس لئے عقل آخر کار ماری گئی کہ گوہ کی طرح نجاست پر دانت مارا۔ سب پڑھ پڑھا کر ڈبو دیا اس لئے اپنی رائے اور فیصلہ پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے ہر ایک نبی میں یہ کمال تھا کہ ہر وقت خدا پر بھروسہ رکھتے اپنی عقل اور طاقت پر ان کو ذرہ بھر اعتبار نہ تھا چونکہ وہ ہر وقت خدا سے مدد مانگتے ہیں اسی لئے ہر وقت ان کو خدا سے مدد ملتی ہے خدا کے بغیر کوئی طاقت اور مدد نہیں ملتی اگر عقل پر گھمنڈ کریگا تو شہد کی مکھی کی جگہ نجاست کی مکھی کی طرح ہوگا لیکن اگر خدا سے مدد چاہے گا تو ایک نور اُسے ملیگا کہ جس سے مدد پا کر وہ بڑے بڑے تجلیات الٰہی کا اگر مظہر بنجاوے تو سچ ہے۔ جیسے چاند اپنا نور آفتاب سے اکتساب کرتا ہے اسی طرح وہ نور حاصل کرتا ہے جیسے وہ بالمقابل آفتاب کے ہوتا ہے اس کی روشنی بڑھتی جاتی ہے اور جیسے جیسے اس کے مقابل سے ہٹتا جاتا ہے اس کی روشنی کم ہوتی جاتی ہے اور اندھیرا بڑھتا جاتا ہے۔ بالمقابل آنے کے معنے ہیں کونوا مع الصادقین صادقوں کی صحبت میں رہنا بہت ضروری ہے خواہ انسان کیسا علم رکھتا ہو .. طاقت رکھتا ہو لیکن صحبت میں رہنے سے جو اس کے شبہات دور ہوتے ہیں اور اسے علم حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے طور سے حاصل نہیں ہوتا۔

+

مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء

آجکل پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیں۔

سیر حضرت صاحب تشریف لائے نوکل کے نو وارد مہمان بھی ہمراہ سیر کو چلے آپ نے اُن کو مخاطب کر کے فرمایا زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ ایک دن آنے کا ہے اور ایکدن جانے کا ہے معلوم نہیں کب مرنا ہے۔ علم ایک طاقت انسان کے اندر ہے اس کے اوپر وساوس اور شبہات پڑتے ہیں۔ عادتوں کے کیڑے مثل برتن کی میل کی طرح انسان کے اندر چمٹے ہوئے ہیں اس کا علاج یہی ہے کہ کونوا مع الصادقین پس اگر آپ چندروز یہاں ٹھہر جاویں تو اس میں آپ کا کیا حرج ہے اس طرح ہر ایک بات کا موقعہ آپ کو ملجائیگا۔ دنیا کے کام تو یون ہی چلے چلتے ہیں اور کبھی ختم نہیں ہوتے۔ ساہ

کار دنیا کسے تمام نکرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

بہت لوگ ہمارے پاس آئے اور جلد رخصت ہونے لگے ہم نے ان کو منع کیا مگر وہ چلے گئے آخر کار پیچھے سے انہوں نے خط روانہ کئے کہ ہم نے گھر پہنچکر بتایا تو کچھ نہیں اگر ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا اور انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ہمارا جلدی آنا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔

یہ مرحلہ اس لئے قابل طے ہے کہ آنحضرت نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جب دنیا ختم ہونے پر ہوگی تو اس امت میں سے مسیح موعود پیدا ہوگا۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے پاس پہنچیں خواہ ان کو برف پر چلکر جانا پڑے۔ اس لئے صحبت میں رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے پاس رہنے سے باتیں جو ہوں گی ان کو سنیگا۔ جو کوئی نشان ظاہر ہو اُسے سوچے گا۔ آگے ہی زندگی کا کونسا اعتبار تھا مگر اب تو جب سے یہ سلسلہ طاعون کا شروع ہوا ہے کوئی اعتبار مطلق نہیں رہا آپ نفس پر جبر کر کے ٹھہرے اور جو شبہ و خیال پیدا ہو سناتے رہیئے۔ ... اور ... لوگ جو آتے ہیں ان کی باتیں اور شبہات کا سننا بھی ہمارا فرض ہے اس لئے آپ بھی اپنے شبہات ضرور سنائیے۔ یہ ہم نہیں کہتے کہ ہدایت ہو یا نہ ہو۔ ہدایت تو امر ربی کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔

یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ہر ایک مسلمان کیوں مسلمان کہلاتا ہے۔ مسلمان وہی ہے جو کہتا ہے کہ اسلام برحق ہے حضرت محمد صلعم نبی ہیں۔ قرآن کتاب آسمانی ہے۔ اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں ان سے باہر نجاؤنگا نہ عقیدہ میں نہ عبادت میں نہ معاملہ آمد میں۔ میری ہر ایک بات اور عمل اس کے اندر اندر ہی ہوگا اب اس کے مقابل پر آپ انصاف سے دیکھیں کہ آجکل گدی والے اس ہدایت کے موافق کیا کچھ کرتے ہیں اگر وہ خدا کی کتاب پر عمل نہیں کرتے تو قیامت کو اس کا جواب کیا ہوگا کہ تم نے میری کتاب پر عمل نہ کیا۔ اس وقت طواف قبر۔ کنجریوں کے جلسے اور مختلف طریق ذکر کے جن میں سے ایک آرہ کا ذکر بھی ہے ہوتے ہیں لیکن ہمارا سوال ہے کہ کیا خدا بھول گیا تھا کہ اس نے یہ تمام باتیں کتاب میں نہ لکھ دیں اور نہ رسول کو تبلائیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ کی عظمت جانتا ہے اسے ماننا پڑیگا کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کے باہر نہ جانا چاہئے۔ کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور سب بدعت فی النار ہے اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے ادھر ادھر بالکل نجاوے۔ کسیکا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بنا دے۔

بعض پیرزادے چوڑیاں پہنتے ہیں مہندی لگاتے ہیں لال کپڑے ہمیشہ رکھتے ہیں سدا سہاگن انکا نام ہوتا ہے۔ اب ان سے کوئی پوچھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مرد تھے۔ اس کو مرد سے عورت بننے کی کیا ضرورت پڑی ہمارا اصول آنحضرت صلعم کے سوا اور کتاب قرآن کے سوا اور طریق سنت کے سوا نہیں۔ کس شے نے انکو جرأت دی ہے کہ اپنی طرف سے وہ ایسی باتیں گھڑلیں۔ بجائے قرآن کے کافیاں پڑھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا دل قرآن سے کھٹا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا کہ جو میری کتاب پر چلنے والا ہو وہ ظلمت سے نور کی طرف آوے گا۔ اور کتاب پر اگر نہیں چلتا تو شیطان اس کے ساتھ ہوگا مگر جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ قریب اور بعید سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دور سے ان کی چمک دکھلائی دیتی ہے اور دنیا میں اصل چمک انہی کی ہے یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں ان کی چمک دائمی نہیں ہے کیونکہ یہ غروب ہو جاتے ہیں لیکن وہ غروب نہیں ہوتے جسکو ... اور رسول کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہیں کرتا اور عفونت اور بدبو کو محسوس کرنیکا اس میں مادہ ہو وہ فوراً آجائیگا کہ یہ طریق اسلام سے بہت بعید ہے مثل یہود کے خدا نے ان کو چھوڑ دیا ہے بلعم کی طرح اب مکر و فریب کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں رہا صفائی والا انسان جلد دیکھ لیتا ہے کہ یہ جسم اس حقیقی روح سے خالی ہے۔

انسان توجہ کرے تو اسے پتہ لگتا ہے کہ جو لوگ صم بکم ہو کر سجادہ نشینوں کے ہاتھ پر پاتھر رکھتے ہیں اور عرسوں وغیرہ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ وہ کونسی روشنی ہے جو کہ خانہ کعبہ سے شروع ہوئی تھی اور تمام دنیا میں پھیلی تھی اور انہوں نے اُس میں سے کس قدر حصہ لیا ہے ان کو ہرگز وہ نور نہیں ملتا جو آنحضرت مکہ سے لائے اور اس سے کل دنیا کو فتح کیا آج اگر رسول اللہ صلعم پیدا ہوں تو ان لوگوں کو جو امت کا دعویٰ کرتے ہیں کبھی شناخت بھی نہ کر سکیں۔ کونسا طریقہ اِنکا ان لوگوں نے رکھا ہے شریعت تو اسی بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنحضرت نے دیا ہے اسے لیلے اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے ہٹے اب اس وقت قبروں کا طواف کرتے ہیں ان کو مسجد بنایا ہوا ہے عرس وغیرہ ایسے جلسے نہ منہاج نبوت ہیں نہ طریق

سنت ہے اگر منع کرو تو غیظ وغضب مین آتے ہین اور دشمن بنجاتے ہین - چونکہ یہ آخری زمانہ ہے - ایسا ہی ہونا چاہئے تہا لیکن اسی زمانہ کے مفاسدون کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ اس زمانہ مین اکیلا رہنا اور اکیلا مرجانا یا درختون سے پنجہ مار کر مرجانا ایسی صحبتون سے اچھا ہے ہم دیکھتے ہین کہ سب چیزین پوری ہو رہی ہین انسان دوسرے کے سمجہانے سے کچھ نہین سمجھ سکتا - دل مین کسی بات کا بٹھا دینا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے - حدیث شریف مین ہے کہ خدا جب کسی سے نیکی کرتا ہے تو اُسے سمجھ عطا کرتا ہے اس کے دل مین فراست پیدا ہو جاتی ہے اور دل ہی معیار ہوتا ہے مگر محجوب دل کام نہین آتا یہ کام ہمیشہ پاک دل سے نکلتا ہے - من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاٰخرۃ اعمی ان باتون کے لئے دعا کرنی چاہئے خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہین ہوتی - اعمال نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن شریف یونہی بھیجدیتا اور کوئی رسول نہ آتا مگر انسان کو عمل درآمد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے پس اگر وہ نمونہ نہ بھیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا -

اب اس وقت علماء مخالف ہین اس کی وجہ کیا ہے صرف یہی کہ مین بار بار کہتا ہون کہ تمہارے عقیدہ وغیرہ سب خلاف اسلام ہین اس مین میرا کیا گناہ ہے مجھے تو خدا نے مامور کیا ہے اور بتلایا ہے کہ ان غلطیون کو نکال دیا جاوے اور منہاج نبوت کو قائم کیا جاوے اب یہ لوگ میرے مقابلہ پر قصہ کہانیان پیش کرتے ہین حالانکہ مجھے خود ہر ایک امر بذریعہ وحی والہام کے بتلایا جاتا ہے ان کے کہنے سے مین اسے کیسے چھوڑ دون - ان کا عقیدہ ہے کہ جب مسیح آوے گا تو جس قدر غلطیان ہون گی ان کو نکال دیگا اگر اس نے سب کچھ انہی کا قبول کرنا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہین کہنا تو بتلاؤ کہ پھر اوس کا کام کیا ہوگا ...... آنحضرت کے وقت مین بھی یہی طریق ایسے لوگون کا تہا کہ دور سے بیٹھے شور مچاتے اور پاس آکر نہ دیکھتے ابوجہل نے مخالفت تو سالہا سال کی مگر پیغمبر خدا کی صحبت مین ایک دن بھی نہ بیٹھا - حتی کہ مرگیا اسی لئے خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم - اب اُن سے پوچھا جاوے کہ بلا تحقیق کے کیون فتوے لگاتے ہو - خود کہتے تھے کہ صدی کے سر پر آنے والا ہے پھر انہی کی کتابون مین لکھا ہوا تہا کہ کسوف خسوف ہوگا - طاعون پڑے گی حج نہ ہوگا - ایک ستارہ جو مسیح کے وقت نکلا تہا نکل چکا ہے - اونٹون کی سواری بیکار ہوگئی ہے اسیطرح سب علامتین پوری ہوگئین ہین مگر ان لوگون کا یہ کہنا کہ ابھی مسیح نہین آیا یہ معنے رکھتا ہے کہ یہ لوگ چاہتے ہین کہ آنحضرت کی کوئی پیشگوئی پوری نہ ہو یہ سب اندرونی نشان ہین اب بیرونی دیکھئے کہ صلیب کا غلبہ کس قدر ہے نصاریٰ نے تردید اسلام مین کیا کیا کوشش کی ہین اور خود اندرونی طور پر تقوی - زہد - ریاضت مین فرق آگیا ہے - برائے نام مسلمان ہین جھوٹی گواہیان دیتے ہین - خیانتین کرتے ہین قرضہ لیکر دبا لیتے ہین اگر خدا کو یہ منظور ہوتا کہ اسلام ہلاک ہو جاوے اور اندرونی اور بیرونی بلائین اسے کھا جاوین تو وہ کسی کو پیدا نہ کرتا اس کا وعدہ نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کا کہان گیا اول تو تاڑ تاڑ مجدد آئے مگر جب مسلمانون کی حالت تنزل مین ہوئی - بداطواری ترقی کر گئی جاتی ہے سعادۃ کا مادہ انمین نہ رہا اور اسلام غرق ہونے لگا تو خدا نے ہاتھ اٹھا لیا - جب کہو تو یہی جواب ہے کہ حدیثون مین لکھا ہے ۳۰ دجال آوینگے یہ بھی ایک دجال ہے - او کمبختو تمہاری قسمت مین دجال ہی لکھے ہین غرضیکہ یہ باتین غور کے قابل ہین مگر دل کے کھولنے کی کنجی خدا کے ہاتھ مین ہے جب تک وہ نہ کھولے دل مین اثر نہین ہوتا ابوجہل بھی تو ۱۳ برس تک باتین سنتا ہی رہا - یہی ہماری جماعت ہے اس کی کونسی عقل زیادہ ہے کہ انہون نے حقیقت کو سمجھ لیا اور بعضون نے نہ سمجھا - ایسے ہی دماغ اعضاء وغیرہ باقی سب مخالفون کے ہین - مگر وہ اس حقیقت کو نہین پہنچتے ان کے دلون کو قفل لگے ہین ٭

مختلف اعتراضات کے جواب پر فرمایا کہ اسے دوکانداری کہتے ہین - ہر تو دوکان مگر خدا کی اگر انسان کی ہوتی تو دیوالہ نکل جاتا - ٹوٹ جاتی مگر خدا کی ہے جو محفوظ ہے ٭

ہمارے گروہ کی خدا نے خود مدد کی ہے کہ اتنی جلدی ترقی کردی - یہ مسجدون کے ملان وغیرہ جب دیکھینگے کہ اب ان کی تعداد بہت ہے خود ہی ہان مین ہان ملا دینگے ٭

قبل از عشا | پٹیالہ مین ایک خانسامہ جو مشنری لیڈی کے ہان ملازم تہا - حضرت صاحب کا خادم تہا - مشنری لیڈی نے اسے اس تعصب کے باعث برخاست کر دیا حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر مکھن کھاتے دانت جاتے ہین تو جاوین - مشنری لیڈی نے اسے کہا تہا کہ تم اتنی دیر ہمارے پاس رہے اور اثر نہ ہوا - اس پر حضرت نے فرمایا کہ اثر تو ہوا کہ اس نے مقابلہ کرکے دیکھ لیا کہ حق ادھر ہے ٭ فقط -

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ٭

سیر | آج کی سیر مین کوئی تقریر نہین ہوئی مختلف اذکار پر آپ نے کچھ کچھ فرمایا جو ذیل مین درج ہے -

تجربہ ہے کہ جب ہندوؤن مین سے مسلمان ہوتے ہین تو وہ متقی ہوتے ہین جیسے مولوی عبید اللہ صاحب -

سناتن دہرم والے زد امکر کو چھوڑ کر وہ تمام باتین مانتے ہین جنکے ہم قائل ہین خدا کو خالق مانتے ہین فرشتون پر بھی انکا ایمان ہے نیوگ کے سخت مخالف ہین ٭

جو لوگ اخلاص سے اسلام مین داخل ہوتے ہین وہ کوئی شرط نہین باندھتے جو شرطین پیش کرکے اسلام لانا چاہتا ہے وہ ضرور کھوٹ رکھتا ہے -

آسمان سے بارش ہو یا ہوا چلے تو کوئی روک نہین سکتا لیکن پرنالہ وغیرہ کا پانی روکا جا سکتا ہے ٭

لب یعنی موچھونکا ترشوانا | ایک صاحب نے عرض کی کہ خواب مین مین نے اپنی مونچھون کو کترے ہوئے دیکھا ہے فرمایا کہ لبون کے کترنے سے مراد انکساری اور تواضع ہے - زیادہ لبیں رکھنا تکبر کی علامت ہے جیسے انگریز اور سکھ وغیرہ رکھتے ہین پیغمبر خدا نے اسی لئے اسے منع کیا ہے کہ تکبر نہ رہے اسلام تو تواضع سکھاتا ہے جو خواب مین دیکھے تو اس مین فروتنی بڑھ جاویگی -

قبل از عشا | امریکا کا ایک اخبار سنتے رہے بنام آرگونات

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۳ء

آج سیر ملتوی رہی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین سوائے عشا کے اور کوئی مجلس اور ذکر نہ ہوا ٭

قبل از عشا | ایک خادم نے حضرت اقدس سے رخصت طلب کی انکا وطن یہان سے دور دراز تہا اور ایک عرصہ سے آکر حضرت کے قدمون مین موجود تھے انکے رخصت طلب کرنے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان کی فطرت مین یہ بات ہوتی ہے اور میری فطرت مین بھی ہے کہ جب کوئی دوست جدا ہونے لگتا ہے تو دل میرا غمگین ہوتا ہے کیونکہ خدا جانے پھر ملاقات ہو یا نہ ہو اس عالم کی یہی وضع ہے پھر خواہ کوئی ایک سو سال زندہ رہے آخر پھر جدائی ہے مگر مجھے یہ امر پسند ہے کہ عید الضحی نزدیک ہے وہ کرکے آپ جاوین جب تک سفر کی طیاری کرتے رہین - باقی مشکلات کا خدا حافظ ہے

توکل

میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو کچھ ہے دعا ہی ہے اس پیرانہ سالی میں گوناگون تجارب سے یہی حاصل ہوا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی شے نہیں نہ سعید کو سیاہ کر سکتے ہیں نہ پرانے کو نیا پس لازم ہے کہ توکل کو ہاتھ سے نہ دے اگرچہ انسان کو بشریت کے تقاضا سے اضطراب ہوتا ہے مگر وہ خاصہ بشریت ہے اور سب انبیا بھی اس میں شریک ہیں جیسے کہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اضطراب ہوا تھا مگر عام لوگوں میں اور انبیاؤں میں یہ فرق ہے کہ عام لوگوں کی طرح انبیاؤں کے اضطراب میں یاس کبھی نہیں ہوتی ان کو اس امر پر پورا یقین ہوتا ہے کہ خدا ضائع کبھی نہ کریگا میرا یہ حال ہے کہ اگر مجھے جلتی آگ میں بھی ڈالا جاوے تو بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ ضائع نہ ہونگا اضطراب تو ہوگا کہ آگ ہے اس سے انسان جل جاتا ہے مگر امید ہوتی ہے کہ ابھی آواز آویگی یا نار کونی بردًا وسلامًا علی ابراہیم۔ لیکن دوسرے لوگوں کے اضطراب ہوتا ہے خدا پر ان کو توقع نہیں ہوتی اور یہ کفر ہے بشریت جو خوف خدا اور اضطراب پیش کرتی ہے ایمان اُسے دفع اور ذوب کرتا ہے۔

[illegible]

ایمان کا ثمرہ عرفان ہوتا ہے۔ ایمان مجاہدہ چاہتا ہے اور عرفان میں مجاہدہ نہیں ہوتا۔ عرفان سے مراد مکاشفات صحیحہ اور وحی الٰہی ہے کہ مصفا اور خالص کلام الٰہی نازل ہو اور الہامات پر کوئی آمیزش شیطانی اور حدیث نفس نہیں ہوتی اس میں دعا نور ملا ہوتا ہے کہ انبیا کے وحی اور مکالمہ میں ہوتا ہے جب وحی الٰہی بکثرت ہو تو یہ ایک نعمت الٰہی ہے اس کا نام کسب نہیں ہوتا بلکہ موہبت ہے۔ لیکن ایمان ایک کسبی شے ہے جب ہی بار بار تاکید ہوتی ہے کہ یہ عمل کرو وہ عمل کرو یہ ایک مجاہدہ ہوتا ہے اس کے بعد موہبت ہوتی ہے یعنی اول ایمانی حالت میں انسان خدمت کرتا ہے اس کے بعد موہبت الٰہی سے اُسے فیض ملتا ہے اس لئے انسان کو اپنے ایمان اور عبادات میں کشوف وغیرہ کی غرض مد رکھنی چاہیے انسان کا کام عمل کرنا ہے اس کے اوپر خود ہی جزا مرتب ہوتی ہے پس اگر ایک شخص تمام عمر کشوف وغیرہ کا مرتبہ نہ پاوے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر خدا کی محبت کو محسوس نہ کرے تو بیشک حرج ہے۔ جیسے عاشق جب تک معشوق کو ایک نظر نہ دیکھے تو اس کی جان جاتی ہے نہ کھانا سوجھتا ہے نہ پینے کو جی چاہتا ہے اس کی ایک نظر پر زندگی کا مدار ہوتا ہے پس یہ تعلق محبت ایک چیز ہے جو کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ ہماری جماعت میں زیادہ ہو... جب تک انسان محسوس نہ کرے کہ وہ محبت جس کا نام عشق ہے اس نے اُسے بیقرار کر دیا ہے۔ تب تک اُس نے کچھ نہیں پایا ہزارہا کشوف وغیرہ ہوں کچھ شے نہیں ہیں ہم تو ایک دمڑی کو نہیں خریدتے۔ کیا عمدہ کہا ہے

آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند
فرزند و عیال و خانماں را چہ کند

میں جو کبھی فرزندوں کا ذکر کیا کرتا ہوں یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اتفاقی طور پر ان کا ذکر پیشگوئیوں میں آگیا ہوا ہے ورنہ مجھے اس بات کی کچھ آرزو اور ہوس نہیں ہوتی۔ آگے ہے

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

اصل مدعا ہمارا یہ نعمت ہے جسے ہم چاہتے ہیں

من ذرہ ز آفتابم ہم از آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

جو لذت انسان کو محبت الٰہی میں حاصل ہوگی وہ کشف وغیرہ میں ہرگز نہ ہوگی۔ من کان للہ کان اللہ لہ

صرف ابتدا میں انسان کو محب بننا پڑتا ہے لیکن بعد ازاں محبوب ہو جاتا ہے۔ عاشق کا اول اول صرف اپنا خیال ہوتا ہے اور معشوق پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن عاشق کی محبت رفتہ رفتہ اندر ہی اندر محبوب پر اثر کرتی رہتی ہے آخر ایکدن تو وہ اثر ہوتا ہے اور اس کے اندر ایک کشش پیدا ہوتی ہے حالانکہ انسان ایکطرح سے مردہ ہے اُسے غیب کی خبر نہیں ہوتی کہ کون انسان میرے عشق میں مر رہا ہے اُسے خبر بھی نہیں ہوتی اور اس پر اثر ہو جاتا ہے تو پھر خدا پر کیوں نہیں ہوسکتا۔ محبت ذاتی اسی سے متحقق ہوتی ہے اور یہی وہ مقام ہے کہ جسکا بیان نہیں کیا جا سکتا گویا انسان چادر خدائی میں مخفی ہو جاتا ہے

بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی ایسی شے بتلاؤ جس سے الہام اور کشوف ہوں وہ میرے نزدیک دیوانہ ہیں۔ محبت ذاتی نہ ہو اور مکاشفہ کی طلب ہو یہ تو سخت شر ہے اصل ایک عاشق والا کرب اور قلق اور سوزش تم میں ہونی چاہیئے ایمان کا تکیہ کسی دوسری شے پر نہ ہو نہ دوزخ نہ بہشت کا خیال ہو بھلا جبکہ کوئی کسی سے عشق رکھتا ہے تو کیا اس کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ ایک سو یا دو سو روپیہ ملجاوے۔ ماں کو بچے سے کیا محبت ہے کیا وہ روپے پیسے کے لئے ہے جو خدا کی طرف مجبر ہوتا ہے وہ تو حیران ہوتا ہے کہ کون شے ہے جو اُسے کشش کرتی جاتی ہے اور یہی ہے جو کہ دار الامان تک پہنچاتی ہے۔ کشوف وغیرہ چیز ہی کیا ہیں اس لئے لکھا ہے کہ ایک نبی کی ولایت اس کی نبوت سے بڑھکر افضل ہوتی ہے کیونکہ ولایت ایک تعلق ذاتی ہے اور نبوت ایک منصب ہے ہماری جماعت کو کسی دوسری شے کی ہوس سوائے محبت الٰہی کے نہ کرنی چاہیئے یہی فکر چاہیئے کہ باری تعالیٰ سے اس کی ذاتی محبت کس قدر ہے اگر وہ نرے دعوے کرے تو وہ قبول نہ ہوگا جب تک علامات نہ ہوں۔ جب ذاتی محبت کے نشانات ہوتے ہیں تو کیا نہ ہے کہ حقیقی محبت کے نہ ہوں۔ ماں کا اگر بچہ گم ہو جاوے تو روٹی اس کی چھوٹ جاتی ہے۔ طور بدل جاتا ہے تاریکی اس پر طاری ہو جاتی ہے جوں جوں گھڑی گذرتی ہے اس کی بیقراری بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ قریب موت کے پہنچ جاتی ہے لیکن اسیوقت اس کا بچہ ملجاوے تو تیز اسعیدائے ہوتی ہے اس کا نام محبت ذاتی ہے اسی لئے خدا نے فرمایا کونوا مع الصادقین یعنی صادقوں کی صحبت میں رہو اور دیر تک رہنا چاہیئے ممکن ہے کہ انسان سال دو سال تک کچھ بھی نہ دیکھ سکے کیونکہ یہ تو وقت پر منحصر ہے۔ لکھا ہے کہ جنکا تعلق خدا سے محبت ذاتی کا ہوتا ہے تو ایک قسم کی شرم دامنگیر ہوتی ہے کہ وہ راز کسیطرح منکشف نہ ہو جاوے اور اگر وہ خلوت میں ہو اور خدا سے تعلق کا سلسلہ جاری ہو اور کوئی یکایک اوپر سے آجاوے تو وہ اس قدر شرمندہ ہوتے ہیں جیسے ایک زانی زنا کرتا پکڑا جاوے۔ چونکہ یہ تمام اسرار طبعاً ہیں اسی لئے کہا کونوا مع الصادقین۔ کافروں نے کہا مال لھذا الرسول یاکلون الطعام یہ کیا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے پانی پیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے سوائے ... وغیرہ کے اور کچھ نہیں دیکھا اپنے ہی اگر یہاں پکڑ صرف نماز روزہ رکھے تو اس نے کیا دیکھا وہ ایک گھڑی ہوتی ہے کہ انسان کے دل کو منور کر دیتی ہے اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ کہ معظمہ کو حج کے واسطے صحت نیت سے جانا آسان ہے لیکن صحت نیت سے ... ناممکن ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ حاجیوں سے ڈرو۔

ستیارتھ دھرم ہندوؤں کا ذکر چل پڑا فرمایا کہ یہ جو ہیں ایک اور رسالہ لکھا ہے اس کا نام ستیارتھ دھرم ہی رکھا ہے۔ یہ لوگ اسلام کے بہت ہی قریب ہیں اگر ضد کو چھوڑ دیں بلکہ میں نے ان سے سنا ہے اور پڑھا بھی ہے کہ جب یہ جوگی ہو کر خدا کے بہت قریب ہو جاتے ہیں تو اس وقت بت پرستی کو حرام جانتے ہیں۔ ابتدا میں صرف تمثیلی طور پر بت پرستی انہوں نے غلطی سے رکھ لی لیکن اعلیٰ مراتب پر پہنچکر اسے اس سے چھوڑ دیتے ہیں کہ تو پھر بعید نہ ہوں اور اس حالت میں جو مرتا ہے اسے جلاتے بھی نہیں بلکہ دفن کرتے ہیں۔

کلمۃ اللہ کلمۃ اللہ پر فرمایا کہ جو دیوں کی عزت تو ہم نہیں جانتے مگر جب تک کلمۃ اللہ نہ کیا جاوے تو بات بھی نہیں بنتی یہ علم بہت گہرا ہے جو شے خدا سے نکلی ہے اس پر رنگ تو خدا کا ہے مگر یہ لوگ ... خدا سے ... خیال نہیں کرتے بعض ... یہ ... ہیں کہ ہدایت ہو۔

مورخہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

جمعہ کی نماز مسجد اقصیٰ مین ادا کرنے کے بعد چند ایک گردو نواح کے آدمیون نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد حضرت اقدس کھڑے ہوگئے اور آپنے ان کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ جب آدمی توبہ کرتا ہے تو خدا تعالے اس کے پہلے گناہ بخشدیتا ہے۔ قرآن مین اس کا وعدہ ہے۔ ہر طرح کے دکھ انسان کو دنیا مین ملتے ہین مگر جب خدا کا فضل ہوتا ہے تو ان سب بلاؤن سے انسان بچتا ہے اس لئے تم لوگ اگر اپنے وعدہ کے موافق قائم رہوگے تو وہ تم کو ہر ایک بلا سے بچالیگا نماز مین پکے رہو۔ جو مسلمان ہوکر نماز نہین ادا کرتا ہے وہ بے ایمان ہے۔ اگر وہ نماز نہین ادا کرتا تو بتلاؤ کہ ایک ہندو مین اور اس مین کیا فرق ہے۔ زمینداروں کا دستور ہے کہ ذرا ذرا سے عذر پر نماز چھوڑ دیتے ہین کپڑے ناپاک کا بہانہ کرتے ہین لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس کپڑے نہ ہون تو اوسی مین نماز پڑھ لے اور جب دوسرا کپڑا ملجاوے تو اسکو بدل دے اسیطرح اگر غسل کرنے کی ضرورت ہو اور بیمار ہو وے تو تیمم کرلے۔ خدانے ہر ایک بات کی آسانی کردی ہے تاکہ قیامت مین کسی کو عذر نہ ہو اب ہم مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ شطرنج گنجفہ وغیرہ بیہودہ باتون مین وقت گذارتے ہین ان کو یہ خیال تک نہین آتا کہ اگر ہم ایک گھنٹہ نمازون مین گذاردینگے تو کیا حرج ہوگا۔ سچے آدمی کو خدا مصیبت سے بچاتا ہے اگر پتھر بھی برسین تو بھی اُسے ضرور بچا دے گا اگر وہ ایسا کرے تو سچے اور جھوٹے مین کیا فرق ہو سکتا ہے لیکن یاد رکھو کہ صرف ٹکرین مارنے سے خدا راضی نہین ہوتا کیا دنیا اور کیا دین مین جب تک پوری بات نہ ہو فائدہ نہین ہوا کرتا جیسے مین نے کئی بار بیان کیا ہے کہ روٹی اور پانی جب تک سیر ہوکر نہ کہائے پیئے تو وہ کیسے بچ سکتا ہے یہ موت طاعون کی جو اب آئی ہے یہ اس وقت ٹلیگی کہ انسان قدم پورا رکھے ادہورے قدم کو خدا پسند نہین کرتا جو بات طاقت سے باہر ہے وہ تو خدا معاف کردیگا مگر جو طاقت کے اندر ہے اس سے مواخذہ ہوگا جب انسان نیک بنتا ہے تو خدا کے فرشتے دائین بائین آگے پیچھے خدا کی رحمت اور فرشتے ہوتے ہین سچا مومن ولی کہلاتا ہے اور اس کی برکت اس کے گھر اور اس کے شہر مین ہوتی ہے۔ جو خدا کو ناراض کرتا ہے وہ نجاست کھاتا ہے اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑدے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلا اُسے دیتا ہے۔ مثلاً ایک چور اگر چوری کرتا ہے اور وہ چوری کو چھوڑ دیوے تو پھر خدا اس کی وجہ معاش حلال طور سے کردیگا اسیطرح زمیندارون مین پانی وغیرہ چرانیکا دستور ہوتا ہے اگر وہ چھوڑدیوین تو خدا ان کی کھیتی مین دوسرے طرف سے برکت دیدیگا ایک نیک متقی زمیندار کے واسطے خدا تعالے بادل کا ٹکڑا بھیجدیا کرتا ہے اور اس کے طفیل دوسرے کھیت بھی سیراب ہوجاتے ہین۔ خدا کو چھوڑ کر بدی اور گند مین رہنا صرف خدا کی نافرمانی ہی نہین ہے بلکہ اس مین خدا تعالے پر ایمان مین بھی شک ہوتا ہے۔ حدیث مین آیا ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو ایمان اس مین نہین ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس مین نہین ہوتا۔ یاد رکھو کہ وسوسہ جو بلا ارادہ دلمین پیدا ہوتے ہین اپیر مواخذہ نہین ہوتا جب پکی نیت انسان کسی کام کی کرے تو اللہ تعالے .... مواخذہ کرتا ہے اچھا آدمی وہی ہے جو دل کو ان باتون سے ہٹا دے ہر ایک عضو کے گناہ ہونیسے بچے ہاتھ سے کوئی بدی کا کام نکرے کان سے کوئی بری بات چغلی غیبت گلہ وغیرہ نہ سنے۔ آنکھ سے محرمات پر نظر نہ ڈالے پاؤن سے کسی گناہ کی جگہ چلکر نہ جاوے +

بار بار مین کہتا ہون کہ تم لوگ طاعون سے بے خوف نہ ہو اور یہ نہ سمجھو کہ اب اس کا دورہ ختم ہوگیا ہے جو لوگ یہ کہتے ہین کہ ہم کو کیون نہین آئی اور وہ بدی پر مصر ہین ان کو وہ ضرور پکڑے گی۔ اس کا دستور ہے کہ اول دورہ دورہ رہتی ہے۔ اب دیکھو کہ مکہ مین قحط بھی پڑا وبا بھی آئی لیکن ابوجہل کا بال بھی بانکا نہ ہوا حالانکہ وہ آنحضرت (صلعم) کا سخت دشمن تھا۔ ۱۴ برس تک خدا نے اسے ایسا رکھا کہ سر درد تک نہ ہوا آخر وہان ہی قتل ہوا جہان پیغمبر خدا نے اس کا نشان بتایا تھا۔ اس دنیا مین اللہ تعالے سب کام پردہ سے کرتا ہے اگر وہ قہری تجلی ایک دن دکھا دے تو سب ہندو وغیرہ مسلمان ہوجاوین۔ تم مین سے کوئی تکبر اور غرور سے یہ نہ کہے کہ مجھے طاعون نہین آئی خدا تعالے شریرون کو اس لئے مہلت دیتا ہے کہ شاید باز آجاوین اور ہدایت ہو۔

آج تم لوگون نے توبہ کی ہے اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہوگئے اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہوگا۔ فرشتون کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گذشتہ نامہ اعمال سب چاک کردیوین اور تم نے اب ایک نیا جنم لیا ہے یاد رکھو کہ جیسے ایک آقا نے اپنے غلام کے بہت سے قصور معاف کردئے ہون اور اُسے تاکید ہو کہ اب کروگے تو سخت سزا ہوگی۔ پھر اگر وہ کوئی قصور کرے تو اُسے سخت غصہ آتا ہے ایسا ہی حال خدا کا ہے۔ خدا تعالےٰ کا .... غضب بھڑکیگا جیسے وہ ستار ہے ویسا ہی منتقم اور غیور بھی ہے قرآن کو بہت پڑھو۔ نمازون کو ادا کرو۔ عورتون کو سمجھاؤ۔ بچون کو نصیحت کرو کوئی عمل اور بدعت ایسی نہ کرو جس سے خدا ناراض ہو اگر ایسا کروگے تو خدا تعالیٰ تم مین اور دوسرے لوگون مین فرق کرکے دکھلا دیگا

قبل از عشا | جس صاحب نے کل حضرت اقدس سے رخصت طلب کی تھی اُن سے مخاطب ہوکر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہی مناسب ہے کہ عید کی نماز کے بعد روانہ ہون کیونکہ پھر سخت گرمی کا موسم آنیوالا ہے سفر مین بہت تکلیف ہوگی مین جیسے آپنے وعدہ کیا ہے دعا کرتا رہونگا مجھے کسی امیر یا بادشاہ کا خطرہ نہین ہے میرا کام دعا کرنا ہے +

ہم سے رخصت ہونیوالے احمدی دوست نے کہا کہ حضرت جب سے مین آپ پر ایمان لایا ہون مین آج تک فرق نہین کرسکا کہ میری محبت آپ سے زیادہ ہے یا آنحضرت (صلعم) سے اور ایسے ہی نہین معلوم کہ مین خدا سے زیادہ پیار کرتا ہون یا آپ سے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ فطرت انسانی ہے کل یعمل علی شاکلتہ یہی ہے جب زر کو آگ مین ڈالتے ہین تو آخرکار وہ ایسا ہی ہوجاتا ہے کہ آگ مین اور اس مین کوئی فرق نہین رہتا اور اگر وہ آگ سے الگ ہو جاوے تو بھی ایک مفید نشے ضرور رہتا ہے صرف اتنی بات ہوتی ہے کہ جو کہ اس مین نہین رہتا آگ اپنے رنگین مین لاکر چرک اس سے دور کردیتی ہے +

توبہ کی انتہا فنا ہے جس کے معنے رجوع کے ہین یعنی خدا تعالے کے نزدیک ہونا یہی آگ ہے جس سے انسان صاف ہوتا ہے جو شخص اس کے نزدیک قدم رکھنے سے ڈرتا ہے کہ کہین آگ سے جل نہ جاوے وہ ناقص ہے لیکن جو قدم آگے رکھتا ہے اور جیسے پروانہ آگ مین گرکر اپنے وجود کو جلاتا ہے ویسے ہی وہ بھی گرتا ہے۔ وہ کامیاب ہوتا ہے مجاہدات کی انتہا فنا ہی ہے اس کے آگے جو لقا ہے وہ امر کسبی نہین بلکہ وہبی ہے اس کاروبار کا انتہا مرنا ہے اور یہ تخم ریزی ہے اس کے بعد روئیدگی یعنی پیدا کرنا وہ فعل خدا کا ہے۔ ایک دانہ زمین مین جاکر جب بالکل نیست ہوتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ اُسے سبزہ بنا دیتا ہے مگر یہ مرحلہ بہت خوفناک ہے، بالکل ٹھیک کہا ہے ؎

عشق اول سرکش و خونی بود۔ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

جب آدمی سلوک مین قدم رکھتا ہے تو ہزارہا بلا اس پر وارد ہوتی ہین۔ جیسے جنات اور دیو نے حملہ کردیا ہے مگر جب وہ شخص فیصلہ کرلیتا ہے کہ مین اب واپس نہ ہونگا اور اسی راہ مین جان دیدونگا تو پھر وہ حملہ نہیں ہوتا اور آخرکار وہ بلا ایک باغ مین متبدل ہو جاتی ہے اور جو اس سے ڈرتا ہے اس کے لئے وہ دوزخ بنجاتی ہے اس کا انتہائی مقام بالکل دوزخ کا تمثل ہوتا ہے تاکہ خدا تعالے اُسے آزماوے جس نے اس دوزخ کی پرواہ نکی وہ کامیاب ہوا یہ کام بہت نازک ہے بجز موت کے چارہ نہین +

درس قرآن کے متعلق

ضروری نوٹ

ذنب ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنے اردو زبان میں گناہ کے کئے جاتے ہیں اور انسان سے جسقدر دوسرے حرکات یا افعال یا اعمال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یا اس سے قطع تعلق کے رنگ میں سرزد ہوتے ہیں۔ اور ان کے جسقدر مختلف الفاظ قرآن میں ہیں ان کے معنے بھی گناہ کے کئے جاتے ہیں حالانکہ وہ ہر ایک لفظ اپنا الگ الگ مفہوم رکھتا ہے اور ہر ایک مرتکب کی اعتقادی اور عملی حالت کے لحاظ سے اسپر بولا جا سکتا ہے۔

ذنب کا لفظ وسیع ہے اور ان تمام معانی کو اپنے اندر رکھتا ہے جو انسان کے مختلف عیوب پر اطلاق پاتے ہیں اور جب لفظ کسی پر بولا جاتا ہے تو اس کے معنے اسی نقص یا بدی کے ہوتے ہیں جس کا ارتکاب اس شخص کی شان اور حالت کے لحاظ سے ممکن ہو اور اگر ذنب کے معنے کرتے ہوئے محل شناسی کو کام نہ لیوین تو اس سے ایک بڑا نقص یہ پیدا ہوگا کہ جب کسی کو مذنب کہا جائیگا تو اسے لوگ ایسے فعل کا مرتکب جان لینگے کہ ارتکاب جس بیچارے نے ساری عمر میں بھی نہ کیا۔ مثلاً ایک شخص رسم و رواج کی پابندی میں مبتلا ہے اور وہ کوشش کر رہا ہے کہ اس سے نجات پاوے تو وہ مذنب تو ضرور ہوگا مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ باغی یا شرابخور بھی ہے یا زانی بھی ہے۔ غرضکہ لفظ ذنب کے معنے کرنے میں محل اور موقع شناسی ضروری ہے تاکہ تفاوت مراتب قائم رہے اور ایک شخص جو کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہو وہ بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب سمجھا جاوے۔

جب کسی کو مجرم کہا جاوے گا تو اس کا ذنب جرم ہوگا نہ کہ فسق اسیطرح اثیم کا ذنب اثم ہوگا نہ کہ جرم علیٰ ہذا القیاس۔

قرآن کریم میں لفظ ذنب کا جن معانی میں آیا ہے اس کی فہرست ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور یاد رہے کہ اس میں احادیث کے معنے ہرگز نہیں لئے گئے وہ اگر ضرورت ہوئی تو کسی اور وقت درج اخبار کئے جاوینگے۔

لفظ ذنب جن معانی پر مشتمل ہر وہ یہ ہین

(۱) **جرم** - بمعنے باری تعالیٰ سے قطع تعلق کرنا۔ اس کی مثال جیسے ایک شخص کہتا ہے کہ میاں خالق سے تعلق رکھنی مشکل ہے اور مخلوق کے مقابل وہ کوئی عظمت اور پرواہ خالق کی نہیں کرتا اور اس سے قطع تعلق کرکے نافرمانی کی جرأت کرتا ہے اسے **مجرم** کہتے ہین۔

(۲) **جناح** - جو کہ بگڑ کر گناہ بن گیا ہے اس کے معنے کسی کی طرف جھکنا۔ پیار کرنا۔ جناح کا مرتکب خدا کی نافرمانی تو کرتا ہے مگر اس کو اس میں دلیری اور جرأت اس کے ارتکاب کی نہیں ہوا کرتی کچھ خوف بھی دل میں ہوتا ہے۔

(۳) **کفر** - سرے سے ہی ایک بات کا انکار کر دینا۔

(۴) **شرک** - خدا جیسا کسی اور کو ماننا۔

(۵) **فسق** - بدعہدی کرنی

(۶) **طغیان** - ارادۃً حد بندی کو توڑنا جیسے دریا کی طغیانی کے یہ معنے ہوتے ہین کہ مقررہ حدود سے پانی باہر نکل جاوے اس کے مرتکب کو **طاغوت** کہتے ہین۔

(۷) **بغی** - بغاوت کی ایک قسم ہے اس میں دلیری ہوتی ہے کہ خدا بخشنہار ہے اس لئے عمداً بدی کا ارتکاب کرتا ہے۔

(۸) **رکن الی الظلم** - بدکاری کے ساتھ پیار اور تعلق کا ہونا مگر خود اس میں شریک ہونا ایسے بھی لوگ ہیں۔

(۹) **نفاق** - اس کے مرتکب میں ایک قسم کی دبدہ اور تذبذب دل میں ہوتا ہے۔ قوت فیصلہ کمزور ہوتی ہے۔ نہ مقابلہ کی طاقت ہوتی ہے نہ موافقت کی۔

(۱۰) **سوء** - کسی دوسرے کو ناخوش کرنا۔ اور احسان کے خلاف بدی سے پیش آنا۔

(۱۱) **فحشاء** کھلے قبائح کا مرتکب ہونا۔

(۱۲) **منکر** - کسی دوسرے کو دکھ دینا۔

(۱۳) **بغی** - جس بادشاہ کے زیر سایہ رعایا ہونا اسی کے مقابل علم کھڑا کرنا۔

(۱۴) **اثم** - شوخی سستی لئے اسے شراب پر استعمال کیا ہے اس سے طبیعت میں شوخی پیدا ہوتی ہے۔

(۱۵) **ہوا** - گری ہوئی خواہش۔ یعنی اپنے نفس کی لذت کی خاطر تنزل کو قبول کرنا۔ جیسے بعض خاندانی اور شریف لوگ کسی رنڈی وغیرہ سے نکاح کرتے ہیں اپنے نفس کی لذت پوری کرتے ہیں مگر نسل کا ستیاناس کر بیٹھتے ہیں

(۱۶) **مداہن** - یعنی مداہنہ - یعنی چپڑی بات کرنا ہاں میں ہاں ملانا۔

(۱۷) **عدم استقلال** - یہ بھی ایک ناکامی کی جڑ ہے۔ یعنی ایک بات پر قائم نہ رہنا۔

(۱۸) **رسم و رواج کی پابندی** - اس میں آبائی قومی تقلید شامل ہے جس میں اکثر لوگ گرفتار ہین۔

یہ اوپر کے معنے ذنب کے ہیں جن میں ایک بھی کسی نبی کے حق میں استعمال نہیں ہوا اور نہ ان میں سے کوئی عیب کسی نبی میں پایا جاتا ہے۔

(۱۹) **نسیان** یعنی بھول

(۲۰) **خطاء** -

یہ دونوں قسمیں ذنب کی نبی تک سرزد ہو سکتی ہین مگر جب وہ فرض تبلیغ ادا کر رہا ہو اور منصب رسالت کے لحاظ سے کام کر رہا ہو تو یہ بھی نبی سے سرزد ہوا کرتی نہین۔

(۲۱) **ظلم** - اس کی دو قسمیں ہیں - ایک محمود یعنی کسی کامیابی کے لئے اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنا - دوسرے مذموم - جیسے حق تلف کرنا وغیرہ - اس لئے اسی خارج از بحث رکھا ہے۔

جمیلہ - سناؤ بوا خدیجہ آج سے ۲۰ برس پیشتر تو تمہارا میاں بات بات پر بناکرتا تھا تم ہی کہا کرتی تھیں کہ ذرا ذرا سی بات پر لڑتے رہتے ہیں - جان عذاب میں ہے مگر اب تم نے کبھی شکایت نہیں کی۔

خدیجہ - ہاں بہن اس سے پہلے تو یہی حال تھا مگر سنا ہے کہ جب ... بگڑی بنائی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے

جمیلہ - اچھا پھر بتاؤ تو سہی کہ بگڑی کیسے بنی

خدیجہ - کوئی مرزا جی مرزا جی کرکے مشہور ہین قادیانی بھی ان کو کہتے ہیں ان کے مریدوں سے کہیں انکا میل جول ہوا ہے پہلے تو ان سے جھگڑتے جھگڑاتے رہے آخر وہ ان کے پاس پہنچے کچھ دن وہاں رہکر یہ بھی ان کے مرید ہو گئے ہر مہینہ میں ایکدو دفعہ ہو آتے ہیں بس جب ہی کچھ مزاج دھیما ہو گیا ہے - میں تو مرزا جی کو دعا ہی دیتی ہوں کہ دودھوں نہائیں اور پوتوں پھلیں کہ جن کی برکت سے میری جان عذاب سے بچی۔ **جمیلہ** اری بوا

تازہ حالات اور دلچسپ خبرین

عیسویت کے درخت کو اندر سے بھی کیڑا لگ گیا ہے

آسمان بار دنشان ـ الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند
حضرت احمد مرسل یزدانی

میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سے عیسائی مذہب کی بیخکنی کے لئے قلم اوٹھایا ہے اس کے ساتھ ہی خود زمانہ نے عیسویت کی تردید کے لئے بھی سامان ہر طرف سے بہم پہنچا دیئے ہیں۔ ان تمام اسباب کا اس زمانہ مین جمع ہونا ایک بدیہی ثبوت حضرت میرزا صاحب کی صداقت کا ہے گویا آپکا دعوی بالکل اللہ کے ارادہ اور مشیت سے ہے ورنہ کوئی بتلا دے کہ زمانہ میں اسی وقت ان تمام شہادتون کا پیدا ہونا اگر میرزا صاحب کی دعاوی کی تائید نہین ہے تو کس کی تائید ہے۔ حضرت میرزا صاحب نے جب سے وفات مسیح کے مسئلہ کو پیش کیا ہے اس وقت خود زمانہ نے عجیب طور سے اس کی تائید کی ہے.... ادھر مسیح علیہ السلام کی قبر کا ثبوت ملا ـ ادھر مسیح اور مریم کا کشمیر مین آنا ثابت ہوا تاریخ نے شہادت دی کہ کشمیری اور پٹھان یہ قومین بنی اسرائیل سے ہین ان کی ہدایت کے لئے ضرور تھا کہ مسیح ان کی طرف آتا کیونکہ وہ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث تھا ادھر ملک شام سے خود پطرس کے ہاتھ کا ایک کاغذ نکلا جس سے بڑے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے پچاس سال بعد تک مسیح زمین پر زندہ موجود تھا ـ ایکطرف عیسائی قومون مین خود ایسے افراد پیدا ہو گئے ہین جو کہ عیسویت کے جانی دشمن ہین اور پادریون کو نیست و نابود کرنے کے واسطے وہ ادہار کھائے بیٹھے ہین جیسے کہ ہم البدر کے کسی نمبر مین اخبار فری تھنکر کی رائے وغیرہ کے حوالہ سے اس امر کو دکھا چکے ہین ـ اب تعلیم یافتہ نوجوانون مین عیسویت کی جو گت بننے لگی ہے اس کا نمونہ ملاحظہ فرمایئے

اس وقت انگلینڈ مین عیسائی مذہب کا بڑا مرکز اکسفورڈ کی یونیورسٹی ہے وہان سے ایک مذہبی سہ ماہی رسالہ نکلا کرتا ہے جس کے حوالہ سے امریکہ کے ایک میگزین نے لکھا ہے کہ وہان کے علماء فضلاء نے تجویز کیا ہے کہ نو تعلیم یافتہ جوانون کا اس وقت مذہبی مذاق بدلا ہوا ہے ان لوگون کو مذہبی امور مین آزادی ملنی چاہیئے اور پرانے مذاق پر ان کو پابند کرنے کی ضرورت نہین اور ان کے سامنے ایسا مذہب پیش کرنا چاہیئے جو کہ قابل فہم ہو اسی اصول پر انہون نے ان طلباء کے لئے مذہبی تحقیقات کی رو سے ذیل کے سوالات تجویز کئے ہین ◆

(۱) کیا خدا شناخت کیا جا سکتا ہے ◆
(۲) کیا دعا قبول ہو سکتی ہے اور کوئی نتیجہ اس پر مرتب ہو سکتا ہے ◆
(۳) کیا یسوع مسیح انسان سے بڑھکر کچھ تھا اگر تھا تو اس کے کیا معنے ہین ◆
(۴) نئی پیدائش کے کیا معنے ہین ◆
(۵) کیا ایسا نہین ہو سکتا کہ مسیح کی اخلاقی باتون کو تو ہم لین اور اس کی ذاتیات کی باتون کو چھوڑ دین ◆
(۶) کیا گناہ ایک کمزوری کا نام نہین ہے
(۷) کیا کفارہ کا عقیدہ ایک ایمانی کا عقیدہ نہین ہے ◆
(۸) کیا عیسائی مذہب کا اخلاق علمی اصول کے برخلاف ایک دیرینہ اور ناقابل تسلیم اخلاق نہین ہے ـ

اس کے اوپر امریکا کا اخبار رائے دیتا ہے کہ ان طلباء کو چاہیئے کہ جیسے اور کتابون کی جانچ اور پڑتال کرتے ہین ویسے ہی وہ بائیبل کی جانچ اور پڑتال کرین اور اس امر مین طالبعلمون کو آزادی ہونی چاہیئے بائیبل کی نامعقول باتون کو الہام کا پردہ ڈالکر کیون معقول کہا جاتا ہے طلباء کو اسپر بحث کی اجازت ہونی چاہیئے ہر ایک مذہب مین خوبی ہوتی ہے وہ کیون بائیبل پر پابند ہین وہ سوچین کہ عیسائی مذہب ابتلا مین ہے ہماری رائے یہ ہے کہ دراصل یہ اسلام کے لئے راہ صاف کی جا رہی ہے اور نئی ذریت کے قلوب کو طیار کیا جا رہا ہے کہ وہ مسیح موعود کی تعلیم کو قبول کرین

نیوگ کا تھیٹر سنا گیا ہے کہ ملتان مین سناتن دہرم کے ہندوؤن اپنی ہولی تہوار کی تقریب پر ایک تھیٹر کیا کرتے ہین جسمین آریہ صاحبون کے عقیدہ کی ہنسی دیا کے مطابق ایک آریہ اپنی بیاہتا بیوی کو اولاد کی خاطر ایک ہٹے کٹے مسٹنڈے برج داتا کے سپرد کرتا ہے تاکہ وہ اس سے ہمبستر ہو کر اسے اولاد نرینہ عطا کرے یاد رہے کہ سناتن دہرم والے نیوگ کے قائل نہین ہین اور صرف آریہ مذہب کا خاکہ اڑانے کی خاطر یہ نیوگ کا تھیٹر کرتے ہین

طوفان سول ملٹری لکھتا ہے کہ ہوا اور مینہ کا سخت طوفان جاپان کے علاقے مین آیا ہے جس سے بہت سی جانون کا نقصان بھی ہوا ہے ایک جہاز مین کچھ مسافر تھے تو بصد مشکل وہ بال بال بچا ہے ◆

طاعون الہ آباد مین روزانہ اوسط ۱۵۰ موتون کی ہے اکثر لوگ بیٹھے بٹھائے بلا بخار و گلٹی مر جاتے ہین ◆ گوجرانوالہ مین بھی طاعون کا سخت زور ہے لوگ ہراسان ہین ـ یوگنڈا اوسط افریقہ مین ایک بیماری ایسی پیدا ہوئی ہے کہ لوگ رات کو سوتے ہین اور دن کو مردہ پائے جاتے ہین اس کی تحقیقات کے واسطے ایک کمیشن ڈاکٹرون کی ولایت سے روانہ ہو کر وہان پہونچی ہے اس کا نام انہون نے سلیپنگ سکنس قرار دیا ہے ◆ اصل مین یہ سب حضرت مسیح موعود کے نشان ہین جو کہ پورے ہو رہے ہین ◆

قصیدہ من تصنیف شیخ عبد الصمد احمدی ساکن لکھو صدر بازار چھاونی سیالکوٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

شر ادہٹایا جس نے جہلم مین | اپنا سکہ جما دیا تو نے
جو مزاحم ہوا مقابل مین | اسکو آخر بھگا دیا تو نے
جس نے مانا تجھے امام زمان | اس کو جنت دکھا دیا تو نے
تجھ پہ بہتان باندھی جن جن نے | اس کو جھوٹا بنا دیا تو نے
ہم کو دوزخ کی آگ سے احمد | ذرہ ذرہ بچا لیا تو نے
سوتے تھے ہم لحاف غفلت مین | اے مسیحا جگا دیا تو نے
تیرے پانے سے ربکو پایا ہے | دل ہی جانے ہے جو دیا تو نے
آفرین کہئے تیری ہمت پر | ایکعالم تھکا دیا تو نے
میرا دشمن ہے جو مقابل مین | پست ہمت بنا دیا تو نے
ساری دنیا مین پھیلیگی طاعون | حکم آخر سنا دیا تو نے
ہان کسوف و خسوف رمضان مین | وعدہ حق کا دکھا دیا تو نے
تو کلیم خدا ہے اے مہدی | نام عیسی بنا دیا تو نے
کشتی دین کا ناخدا ہے تو | پار بیڑا لگا دیا تو نے
رستے پھرتے ہین دشمن اسلام | رخت ان کا بہا دیا تو نے
بول بالا ہو تیرا اے عیسی | ایک عالم جلا دیا تو نے
تو نے وہ فیصلے کئے آخر | جھگڑا سب کا چکا دیا تو نے
تیرے فیضون کا کیا کہنا ماہر | جاہلون کو پڑھا دیا تو نے
مین بھی گمنام اور جاہل تھا | ابتو شاعر بنا دیا تو نے
تری مدحت سرائی ہے مقصود | ہان خدا کا پتا دیا تو نے
دیکھا احمد کو ہم نے اے احمد | جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے
مصطفےٰ کی ہے تیرا پاس شبیہ | اپنا شیشہ لگا دیا تو نے
تھا مین خود گندہ اور ناکارہ | اس کو طاہر بنا دیا تو نے

اطلاع

[illegible]

شیخ فیض علی صابر منیجر اخبار نے بشیر ہند پریس امرتسر سے چھپوا کر قادیان دارالامان سے شائع کیا ◆

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر
مینیجر

ضوابط وشرح قیمت

یہ اخبار ہر جمعہ کے دن قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے اس مین بنی نوع انسان کی نجات اور اس کے ابدی آرام کے وسائل دنیا پر ظاہر کرتا ہے اس مین حضرت احمد رسول یزدانی میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حالات اور تقریرین حکیم نورالدین صاحب کے درس قرآن کے نوٹ اور عمدہ عمدہ مجرب طبی نوٹ شائع ہوتے ہین قیمت ہندوستان ہی کے اور نارن ممالک سے ہے اور لوکل خریدارون سے عہ سالانہ ہی اگر ایک مقام پر تین اصحاب یا تین سے زیادہ ایک ہی پتہ پر منگوا دین تو ان سے فی خریدار عہ لیا جاویگا (۲) ہر ایک قسم کی خط وکتابت بنام محمد افضل و فیض علی صابر صاحبان البدر قادیان ضلع گورداسپور ہونے چاہئے پتہ مفصل خوشخط اور ہر ایک جواب طلب کے لئے جوابی کارڈ یا حسب ضرورت ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ تعمیل نہو گی (۳) بعض احباب کی خدمت مین یہ پرچہ برائے پسندیدگی وخریداری روانہ کیا جاتا ہے اُن سے درخواست ہے کہ اس کی خریداری منظوری یا نامنظوری سے اطلاع دیکر مشکور فرماوین ⁂

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

(محمد افضل)
(ایڈیٹر)

قابل توجہ

مذہبی اشاعت کے جوشیلے اور دینی خدمات کے قدردانون اور دلدادون اور احمدی جماعت کے ذی استطاعت احباب سے التماس ہے کہ اس پرچہ کی خدمات ارزانی قیمت اور ابتدائی حالت کو مد نظر رکھکر وہ اس کی اشاعت اور بذات خود مالی استعانت سے کارپردازون کی حوصلہ افزائی کی طرف متوجہ ہون۔ اگرچہ یہ پرچہ واقعی طور پر انکی نظرون مین قوم کے واسطے مفید ہے تو قومی خدمات کی بجاآوری جن مجموعی کوششون اور مالی امداد کو چاہتی ہے اس کے لئے جو دستگاہ ہونا ضروری ہے اُس سے کام لیکر ہمارے وہ احباب ضرور عند اللہ اجر حاصل کرین جن کو خدا نے اپنے فضل وکرم سے اپنی نعمت مال وزر سے متمتع کیا ہے اس پرچہ کی یہی غرض ہے کہ ارزان ہونے کی وجہ سے ہر ایک مسکین اور غریب بھی اس الٰہی سلسلہ سے فائدہ اُٹھاوے اس لئے امرا اور رؤسا کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیون کو فائدہ رسانی کی نیت سے وہ اس کے استحکام کے لئے ضرور ہمارا ہاتھ بٹا دین ⁂

نمبر ۱۰	قادیان دارالامان ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۷ ذوالحجہ ہجری سنہ ۱۳۲۰ بروز جمعہ	جلد ۲

ڈائری

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو پھر کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنے قوائے کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے جنون مین اور اس مین بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نکرے مرد کی ان تمام باتون اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے اسیطرح وہ دیکھتی ہو کہ میرے خاوند مین فلان فلان اوصاف تقویٰ کے ہین جیسے سخاوت۔ حلم۔ صبر۔ اور جیسے اُسے پرکھنے کا موقع ملتا ہے وہ دوسرے کو نہین مل سکتا اسی لئے عورت کو سارق بھی کہا ہے کیونکہ یہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی رہتی ہے حتی کہ آخرکار ایک وقت پورا اخلاق حاصل کر لیتی ہے ایک شخص کا ذکر ہے وہ ایک دفعہ عیسائی ہوا تو عورت بھی اس کے ساتھ عیسائی ہو گئی۔ شراب وغیرہ اول شروع کی پھر پردہ بھی چھوڑ دیا غیر لوگون سے بھی ملنے لگی خاوند نے پھر اسلام کی طرف رجوع کیا تو اُس نے بیوی کو کہا کہ تو بھی میرے ساتھ مسلمان ہو اس نے کہا کہ اب میرا مسلمان ہونا مشکل ہے یہ عادتین جو شراب وغیرہ آزادی کی پڑ گئی ہین

یہ نہین چھوٹ سکتین ⁂

مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین ⁂

سیر کتابون کی اشاعت کے متعلق خلیفہ صاحب سے فرمایا کہ ان کی اشاعت کرو ایسا نہو کہ صندوقون مین بند پڑی رہین ہمین معلوم ہوتا ہے کہ آریہ لوگ ان کتابون کے جواب مین ایک گالیون کا طومار لکھینگے کیونکہ جواب دینے کی تو ان مین طاقت نہین ہوتی صرف گندی ہی گندی بولین گے ہم نے تو نہایت نرم الفاظ مین لکھی ہین مگر یہ بہتان لگائے بغیر نہ رہینگے۔ شاید ایک اور کتاب پھر اس کے جواب مین لکھنی پڑے دیانند کو اسلام کی خبر نہین تھی مگر چونکہ اس نے کتابین ناگری زبان مین لکھین اس لئے لوگون کو اس کی گندہ زبانی کی خبر نہین ہوئی لیکھرام نے اردو مین لکھین اس کی خبر سب کو ہوئی۔

میرا اصول ہے کہ جو شخص حکمت اور معرفت کی باتین لکھنا چاہے وہ جوش سے کام نہ لیوے ورنہ اثر نہو گا ہان بعض امور حقہ برمحل عبارت مین لکھنے پڑتے ہین مگر الحق مرٌ کا معاملہ ہو کر ہم اُس مین مجبور ہو جاتے ہین میرے خیال مین سناتن دہرم اور نسیم دعوت وغیرہ لاہور، بمبئی، کشمیر وغیرہ شہرون مین آریون کے پاس ضرور روانہ کرنی چاہئین اگر شائع نہ ہون

تو پھر وہی مثال ہے ع زیر بنہادن چہ سنگ وچہ زر

امامت مسجد اور ختم وندر وغیرہ ایک سوال پر فرمایا کہ خدا کے پاک کلام قرآن کو ناپاک باتون سے ملا کر پڑھنا بے ادبی ہے وہ تو صرف روٹیون کی غرض سے ملان لوگ پڑھتے ہین اس ملک کے لوگ ختم وغیرہ دیتے ہین تو ملان لوگ لمبی لمبی سورتین پڑھتے ہین کہ شوربا اور روٹی زیادہ ملے ولا تشتروا بآیتی ثمنًا قلیلاً یہ کفر ہے جو طریق آج کل پنجاب مین نماز کا ہے میرے نزدیک ہمیشہ سے اوس پر بھی اعتراض ہے۔ ملان لوگ صرف مقررہ آدمیون پر نظر کر کے جماعت کراتے ہین ایسا امام شرعًا ناجائز ہے صحابہ مین کہین نظیر نہین ہے کہ اس طرح اجرت پر امامت کرائی ہو پھر اگر کسیکو مسجد سے نکالا جاوے تو چیف کورٹ تک مقدمہ چلتا ہے یہان تک ایک دفعہ ایک ملانے نماز جنازہ کی ۶ یا ۷ تکبیرین کہین لوگون نے پوچھا تو جواب دیا کہ یہ کام روزمرہ کے محاورہ سے یاد رہتا ہے کبھی سال مین ایک آدمی مرتا ہے تو کیسے یاد رہے۔ جب مجھے یہ بات بھول جاتی ہے کہ کوئی مرا بھی کرتا ہے تو اس وقت کوئی میت ہوتی ہے اسیطرح ایک ملا یہان آ کر رہا ہمارے میرزا صاحب نے اُسے محلے تقسیم کر دئے ایک دن وہ روتا ہوا آیا کہ مجھے جو محلہ دیا ہے اس کے آدمیون کے قد چھوٹے ہین اس لئے اون کے مرنے پر جو کپڑا ملیگا اس سے چادر بھی نہ بنیگی اس وقت ان لوگون کی حالت بہت ردی ہے صوفی لکھتے ہین کہ مردہ کا مال کھانے سے دل سخت ہو جاتا ہے

مولودخوانی ایک شخص نے مولودخوانی پر سوال کیا فرمایا کہ

آنحضرت کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ اولیاء اور انبیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرے کی ترغیب دی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ایسے بدعات ملجاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو آجکل کے مولوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے آنحضرۃ کی بعثت پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں ہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنالیویں بعض ملا اس میں غلو کر کے کہتے ہیں کہ مولود خوانی حرام ہے اگر حرام ہے تو پھر کس کی پیروی کرو گے کیونکہ جسکا ذکر زیادہ ہو اس سے محبت بڑھتی ہے اور پیدا ہوتی ہے مولود کیوقت کھڑا ہونا جائز نہیں ان اندھوں کو اس بات کا علم ہی کب ہوتا ہے کہ آنحضرت کی روح آگئی ہے بلکہ ان مجلسوں میں تو طرح طرح کی بدطینت اور بدمعاش لوگ ہوتے ہیں وہاں آپکی روح کیسے آسکتی ہے اور یہ کہاں لکھا ہے کہ روح آتی ہے

ولا تقف ما لیس لک بہ علم

وہابی اور مشرک دونوں گمراہ ہیں امت وسط ہونا چاہیئے

دونوں طرف کی رعایت رکھنی چاہیئے جب تک وہابی جو کہ آنحضرۃ کی عظمت نہیں سمجھتا وہ بھی خدا سے دور ہے انہوں نے بھی دین کو خراب کر دیا ہے جب کسی نبی ولی کا ذکر آجاوے تو چلا اٹھتے ہیں کہ ان کو ہم پر کیا فضیلت ہے انہوں نے انبیا کے خوارق سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہا۔ دوسرے فرقے نے شرک اختیار کیا حتی کہ قبروں کو سجدہ کیا اور اس طرح اپنا ایمان ضائع کیا۔ ہم نہیں کہتے کہ انبیاء کی پرستش کرو بلکہ سوچو اور سمجھو.... خدا بارش بھیجتا ہے ہم تو اس پر قادر نہیں ہوتے مگر بارش کے بعد کیسی سرسبزی اور شادابی نظر آتی ہے اسیطرح انبیاء کا وجود بھی بارش ہے۔ پھر دیکھو کہ کوڑی اور موتی دونوں دریا ہی سے نکلتے ہیں۔ پتھر اور ہیرا بھی ایک ہی پہاڑ سے نکلتا ہے مگر سب کی قیمت الگ الگ ہوتی ہے اسیطرح خدا نے مختلف وجود بنائے ہیں انبیاء کا وجود اعلی درجہ کا ہوتا ہے اور خدا کی محبت سے بھرا ہوا اس کو اپنے جیسا سمجھ لینا اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا۔ بلکہ خدا نے تو وعدہ کیا ہے کہ جو اس سے محبت کرتا ہے وہ انہی میں سے شمار ہوگا آنحضرۃ نے ایک دفعہ فرمایا کہ بہشت میں ایک ایسا مقام عطا ہوگا جس میں صرف میں ہی ہونگا ایک صحابی رو پڑا کہ حضور مجھے جو آپسے محبت ہے میں کہاں ہوگا آپ نے فرمایا کہ تو بھی میرے ساتھ ہوگا پس سچی محبت سے کام نکلتا ہے ایک مشرک ہرگز سچی محبت نہیں رکھتا۔ میں نے جہاں تک دیکھا ہے وہابیوں میں تیزی اور چالاکی ہوتی ہے خاکساری اور انکساری تو ان کے نصیب نہیں ہوتی یہ ایک طرح سے مسلمانوں کے آریہ ہیں وہ بھی الہام کے منکر یہ بھی منکر۔ جب تک انسان براہ راست یقین حاصل نکرے نصص کے رنگین ہرگز خدا تک پہنچ نہیں سکتا جو شخص خدا پر پورا ایمان رکھتا ہے ضرور ہے کہ اس پر کچھ تو خدا کا رنگ آجاوے گا۔

دوسرے گروہ میں سوائے قبر پرستی اور پیر پرستی کے کچھ روح باقی نہیں ہے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ خدا نے **امت وسط** کہا تھا وسط سے مراد میانہ رو اور وہ دونوں گروہ نے چھوڑ دیا ہے پھر خدا فرماتا ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ کیا آنحضرۃ نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑھا تھا اگر آپ نے ایک روٹی پر پڑھا ہوتا تو ہم ہزار پر پڑھتے۔ ہاں آنحضرت نے ایک دفعہ خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپ اس پر روئے بھی تھے۔ جب یہ آیت آئی کنت علیہم شہیدا آپ روئے اور فرمایا کہ بس کر میں آگے نہیں سن سکتا آپکو اپنے گواہ گذرنے پر خیال گذرا ہوگا ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں۔ آنحضرت نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا ہے وہ ہمیں کرنا چاہیئے۔ سچے مومن کے واسطے کافی ہے کہ دیکھ لیوے کہ یہ کام آنحضرت نے کیا ہے کہ نہیں اگر نہیں کیا تو کرنے کا حکم دیا ہے کہ نہیں۔ حضرت ابراہیم عم آپکے جد امجد تھے اور قابل تعظیم تھے کیا وجہ کہ آپ نے انکا مولود نہ کروایا (اس سے مراد یہ ہے کہ مولود بطور رسم و عادات کے نہ ہو اور نہ بدعت کے رنگ پر ہو۔ صرف ذکر رسول اللہ کے طور پر جیسے اوپر بیان ہوا ہو تو قابل حرج نہیں ہے۔ ایڈیٹر)

اشعار اور نظم

اشعار اور نظم پر سوال ہوا تو فرمایا کہ نظم تو ہماری مجلس میں بھی سنائی جاتی ہے

آنحضرۃ نے بھی ایک دفعہ ایک شخص...... خوش الحان کی تعریف سنکر اس سے چند ایک اشعار سنے پھر فرمایا کہ رحمک اللہ یہ لفظ آپ جسے کہتے تھے وہ جلد شہید ہی ہوجاتا چنانچہ وہ بھی میدان میں جاتے ہی شہید ہوگیا۔

ایک صحابی نے آنحضرت کے بعد مسجد میں شعر پڑھے حضرۃ عمر نے روکا کہ مسجد میں مت پڑھو وہ غصہ میں آگیا اور کہا کہ تو کون ہے کہ مجھے روکتا ہے میں نے اسی جگہ اور اسی مسجد میں آنحضرت کے سامنے اشعار پڑھے تھے اور آپ نے مجھے منع نکیا حضرۃ عمر خاموش ہوگئے۔

ایک شخص کا اعتراض پیش ہوا کہ میرزا صاحب شعر کہتے ہیں فرمایا آنحضرت نے بھی خود شعر پڑھے ہیں پڑھنا اور کہنا ایک ہی بات ہے۔ پھر آنحضرت کے کل صحابی شاعر تھے۔ حضرۃ عائشہ۔ امام حسن اور امام حسین کے قصائد مشہور ہیں۔ حسان بن ثابت نے آنحضرت کی وفات پر قصیدہ لکھا ہے۔

سید عبدالقادر صاحب نے بھی قصائد لکھے ہیں کسی صحابی کا ثبوت نہ دیسکوگے کہ اس نے تھوڑا یا بہت شعر لکھا ہو مگر آنحضرت نے کسیکو منع نفرمایا قرآن کی بہت سی آیات شعروں سے ملتی ہیں +

ایک نے عرض کی کہ سورہ شعرا میں آخر پر شاعروں کی مذمت کی ہے۔

فرمایا کہ وہ مقام پڑھو وہاں خدا نے فسق و فجور کرنے والوں شاعروں کی مذمت کی ہے اور مومن شاعر کا وہاں خود استثنا کر دیا ہے۔ پھر ساری زبور نظم ہے۔ یرمیاہ سلیمان اور موسیٰ کی نظمیں توراۃ میں ہیں اس سے ثابت ہوا کہ نظم گناہ نہیں ہے ہاں فسق و فجور کی نظم نہ ہو +

ہمیں خود الہام ہوتے ہیں بعض انمیں سے مقفے اور بعض شعروں میں ہوتے ہیں فقط۔

قبل از عشاء

تعبیر رویا۔ کتے سے مراد ایک طماع آدمی جو کہ تھوڑی سی بات پر راضی اور تھوڑی سی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں اور بندر سے مراد ایک مسخ شدہ آدمی ہے +

مسخ

مفسرین سے یہ بات ثابت نہیں ہو کہ مسخ شدہ یہود پر پشم بھی پیدا ہوگئی تھی اور ان کی دم بھی نکل آئی تھی بلکہ ان کے عادات مثل بندروں کے ہوگئے تھے اس وقت بھی امت مثل یہود کے ہوگئی ہے اس سے مراد یہی ہے؟ کہ ان کی خصلت انمیں آگئی ہے کہ مامور کا انکار کرتے ہیں۔

کسر صلیب پر فرمایا کہ اب ایک ہوا چل پڑی ہے جیسے ہمارے دلوں میں ڈالا ہے کہ مسیح مرگیا ویسے ہی اب ان کے (اہل یورپ و امریکہ) لوگوں کے دلوں میں ڈالا ہے اخبار اور رسالے نکلتے ہیں اور مسیح کی امید لگ رہی ہے سب پکار رہے ہیں کہ یہی زمانہ ہے

تعبیر رویا۔ دانت کی داڑھ نکلکر اگر کانچ کی نظر آوے تو خطرناک ہوا کرتی ہے۔ دانت اگر ٹوٹ کر ہاتھ میں رہے تو عمدہ ہے +

اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب پھر سول اخبار کا لیفٹ مضمون سناتے رہے جس میں اسلامی عورتوں کا ذکر تھا۔ اس پر حضرۃ نے فرمایا کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے جس میں اسلامی عورتیں صالحات میں نہ ہوں گو تھوڑی ہوں مگر ہوں گی ضرور جس نے عورت کو صالح بنانا ہو وہ آپ صالح بنے ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہوکر

بتلا سکتی ہو کہ تجھ مین فلان فلان عیب ہین تو پھر عورت کیا خدا سے ڈریگی جب تقوی نہ ہو تو ایسی حالت مین اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے اگر یہ نہو تو پھر اولاد خراب ہوتی اس لئے چاہئیے کہ سب توبہ کرین اور عورتون کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاوین عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیان اُس سے پوشیدہ نہین رکھ سکتا نیز عورتین چھپی ہوئی دانا ہوتی ہین یہ نہ خیال کرنا چاہئیے کہ وہ رحمق ہین وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثرون کو حاصل کر لیتی ہین جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا تو وہ اُس سے بھی ڈریگی اور خدا سے بھی۔ ایسا نمونہ دکھانا چاہئیے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جاوے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک بھی دنیا مین نہین ہے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنیوالا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جاویگا تو ممکن نہین کہ وہ خود نیکی سے باہر رہے۔ سب انبیاؤن اولیاؤن کی عورتین نیک تہین اس لئے کہ اپر نیک اثر پڑتے تہے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہین تو ان کی عورتین بھی ویسی ہی ہوتی ہین ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ مین تہجد پڑہون۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑہتی ہے۔

الرجال قوامون علی النساء اسی لئے کہا ہے کہ عورتین خاوندون سے متاثر ہوتی ہین جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقوی بڑہاویگا کچھ حصہ اُس سے عورتین ضرور لینگی ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہوگا تو بدمعاشی سے وہ حصہ لینگی۔

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

سیر | بعض احباب نے اپنے اپنے رویا سنائے آپنے فرمایا کہ خواب بھی ایک خیال ہوتا ہے اور اس کی تعبیر صرف قیاسی ہوتی ہے۔

رویا و الہام | رات مجھے [?] خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنی جماعت مین سے گھوڑے پر سے گر پڑا پھر آنکھ کھل گئی سوچتا رہا کہ کیا تعبیر کرین قیاسی طور پر جو بات اقرب ہو وے نکالی جا سکتی ہے کہ اس اثنا مین غنودگی غالب ہوئی اور الہام ہوا "استقامت مین فرق آگیا"۔

ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے حضرت نے فرمایا کہ معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اذن نہ ہو مین بتلایا نہین کرتا میرا کام دعا کرنا ہے۔

سود اور ایمان | ایک نے سوال کیا کہ ضرورت پر سودی روپیہ لیکر تجارت وغیرہ کرنیکا کیا حکم ہے فرمایا حرام ہے ہان اگر کسی دوست اور متعارف کی جگہ سے روپیہ لیا جاوے اور کوئی وعدہ اُس کو زیادہ دینے کا نہ ہو نہ اُس کے دل مین زیادہ لینے کا خیال ہو پھر اگر مقروض اصل سے کچھ زیادہ دیدے تو وہ سود نہین ہوتا بلکہ یہ تو ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ہے۔ اس پر ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ضرورت سخت ہو اور سوائے سود کے کام نہ چل سکے تو پھر اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالے نے اس کی حرمت مومنون کے واسطے مقرر کی ہے اور مومن وہ ہوتا ہے جو ایمان پر قائم ہو اللہ تعالی اس کا متولی اور متکفل ہوتا ہے اسلام مین کروڑہا ایسے آدمی گذرے ہین جنہون نے نہ سود لیا نہ دیا آخر ان کے حوائج بھی پورے ہوتے رہے کہ نہ۔ خدا تعالی فرماتا ہے کہ نہ لو نہ دو جو ایسا کرتا ہے وہ گویا خدا کے ساتھ لڑائی کی تیاری کرتا ہے ایمان ہو تو اس کا صلہ خدا بخشتا ہے۔ ایمان بڑی بابرکت شئے ہے الم تعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر۔ اگر کسے خیال ہو کہ پھر کیا کرے تو کیا خدا کا حکم بھی بیکار ہے اُس کی قدرت بہت بڑی ہے۔ سود تو کوئی شئے ہی نہین ہے اگر اللہ تعالی کا حکم ہوتا کہ زمین کا پانی نہ پیا کرو۔ تو وہ ہمیشہ بارش کا پانی آسمان سے دیا کرتا اسیطرح ضرورت پر وہ خود ایسی راہ نکال ہی دیتا ہے کہ جس سے اس کی نافرمانی بھی نہ ہو۔ جب تک ایمان مین میل کچیل ہوتا ہے تب تک یہ ضعف اور کمزوری ہے کوئی گناہ چھوٹ نہین سکتا جب تک خدا نہ چھڑاوے ورنہ انسان تو ہر ایک گناہ پر یہ عذر پیش کر سکتا ہے کہ ہم چھوڑ نہین سکتے اگر چھوڑین تو گذارہ نہیں چلتا۔ دوکاندارون عطارون کو دیکھا جاوے کہ پرانا مال سالہا سال تک بیچتے ہین دہوکا دیتے ہین۔ ملازم پیشہ لوگ رشوت خوری کرتے ہین اور سب یہ عذر کرتے ہین کہ گذارہ نہیں چلتا ان سب کو اگر اکٹھا کر کے نتیجہ نکالا جاوے تو پھر یہ نکلتا ہے کہ خدا کی کتاب پر ہی عمل نہ کرو کیونکہ گذارہ نہین چلتا حالانکہ مومن کے لئے خدا خود سہولت کر دیتا ہے یہ تمام راستبازون کا مجرب علاج ہے کہ مصیبت اور صعوبت مین خدا خود راہ نکال دیتا ہے لوگ خدا کی قدر نہین کرتے۔ جیسے بھروسہ انکو حرام کے دروازے پر ہے ویسا خدا پر نہین ہے خدا پر ایمان یہ ایک ایسا نسخہ ہے کہ اگر قدر ہو تو بڑا [?] ہے کہ جیسے اور عجیب نسخہ مخفی رکھنا چاہتے ہین ویسے ہی اسے بھی مخفی رکھا جاوے۔

مین نے کئی دفعہ بیماریون مین آزمایا ہے کہ پیشاب بار بار آرہا ہے دست بھی لگے ہین۔ آخر خدا سے دعا کی صبح کو الہام ہوا دعاءک مستجاب اس کے بعد ہی وہ کثرت جاتی رہی اور کمزوری کی جگہ طاقت آگئی یہ خدا کی طاقت ہے ایسا خدا عجیب ہے کہ ان نسخون سے بھی زیادہ قابل قدر ہے جو کیمیا وغیرہ کے ہوتے ہین مجھے بھی ایک دفعہ خیال آیا کہ یہ تو چھپانے کے قابل ہے پھر سوچا کہ یہ تو بخل ہے ایسی مفید شئے کو دنیا پر اظہار کرنا چاہئیے کہ مخلوق الہی کو فائدہ حاصل ہو۔ یہی فرق اسلام اور دوسرے مذاہب کے خدا مین ہے انکا خدا بولتا نہین۔ خدا معلوم یہ بھی کیسا ایمان ہے اسلام کا خدا جیسے پہلے تہا ویسے ہی اب ہے نہ طاقت کم ہوئی نہ بوڑہا ہوا نہ کچھ اور نقص اسمین واقع ہوا۔ ایسے خدا پر جسکا ایمان ہو وہ اگر آگ مین بھی پڑا ہو تو اُسے حوصلہ ہوتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو آخر آگ مین طمانیت [?] الٰہی تہا ویسے ہی ہم بھی آگ مین ڈالے گئے خون کا مقدمہ بنایا گیا۔ اگر اس مین ۵ یا دس سال کی قید ہو جاتی تو سب سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ سب قومون نے متفق ہو کر یہ آگ سلگائی تھی کیا کم آگ تھی اس وقت سوائے خدا کے اور کون تہا اور وہی الہام ہوئے جو کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کو ہوئے تہے آخر مین الہام ہوا "ابرا" اور تسلی دلی کہ سب کچھ میرے ہاتھ مین ہے۔

ریلوے بونس وغیرہ کا روپیہ اور بنکون کا سود | ایک صاحب نے سوال کیا کہ ریلوے مین جو لوگ ملازم ہوتے ہین ان کی تنخواہ مین سے ۱ ر فی روپیہ کاٹکر رکہا جاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ روپیہ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ زائد روپیہ بھی وہ دیتے ہین اسکا کیا حکم ہے۔

فرمایا کہ شرع مین سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے یہ تعریف جہان صادق آویگی وہ سود کہلاویگا۔ لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہین کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے تو وہ سود سے باہر ہے چنانچہ انبیاء ہمیشہ شرائط کی رعایت رکھتے آئے ہین اگر بادشاہ کچھ روپیہ لیتا ہے اور وہ اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہین دیتا کہ سود ہے تو وہ بھی سود مین داخل نہین ہے وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہین لیا کہ ادائیگی وقت اوسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ نہ دیدیا ہو یہ خیال رہنا چاہئیے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے وہ سود مین داخل نہین ہے۔

ایک صاحب نے بیان کیا کہ سید احمد خان صاحب نے لکھا ہے اضعافاً مضاعفۃ کی ممانعت ہے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے۔ کہ سود در سود کی ممانعت کی گئی ہے اور سود جائز رکھا ہے شریعت کا ہرگز یہ منشا نہین ہے یہ فقرے اسی قسم کے ہوتے ہین جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ در گناہ مت کرتے جاؤ اس سے یہ مطلب نہین ہوتا کہ گناہ ضرور کرو۔

اس قسم کا روپیہ جو کہ گورنمنٹ سے ملتا ہے وہ اسی حالت مین سود ہوگا جبکہ لینے والا اسی خواہش سے روپیہ دیتا ہے کہ مجھکو سود ملے ورنہ گورنمنٹ جو اپنی طرف سے احسانًا دیوے وہ سود مین داخل نہیں ہے۔

رشوۃ وغیرہ حرام مال سے جو عمارت وغیرہ ہو ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ایک شخص تائب ہو تو اس کے پاس جو اول جائداد رشوۃ وغیرہ سے بنائی ہوا اس کا کیا حکم ہے فرمایا شریعت کا حکم ہے کہ توبہ کرے تو جس جس کا وہ حق ہے وہ اسی پہنچایا جاوے ۔ رشوۃ اور ہدیہ مین ہمیشہ تمیز چاہیئے ۔ رشوۃ وہ مال ہے کہ جب کسیکی حق تلفی کے واسطے دیا یا لیا جاوے ورنہ اگر کسی نے ہمارا ایک کام محنت سے کر دیا ہے اور حق تلفی بھی کسی کی نہین ہوئی تو اس کو جو دیا جاویگا وہ اس کی محنت کا معاوضہ ہے ۔

انشیورنس اور بیمہ وغیرہ انشیورنس اور بیمہ پر سوال کیا گیا فرمایا کہ سود اور قمار بازیکو الگ کر کے دوسرے اقرارون اور ذمہ داریون کو شریعت نے صحیح قرار دیا ہے قمار بازی مین ذمہ داری نہین ہوتی ۔ دنیا کے کاروبار مین ذمہ داری کی ضرورت ہے ۔ دوسرے ان تمام سوالون مین اس امر کا خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف مین حکم ہے کہ بہت کھوج نکال نکال کر مسائل نہ پوچھنے چاہئین مثلاً اب کوئی دعوت کھانے جاوے تو اب اسی خیال مین لگجاوے کہ کسیوقت حرام کا پیسہ ان کے گھر آیا ہوگا پھر اسطرح تو آخر کار دعوتون کا کھانا ہی بند ہو جاویگا ۔ خدا کا نام ستار بھی ہے ورنہ دنیا مین عام طور پر راستباز کم ہوتے ہین متوسط الحال بہت ہوتے ہین یہ بھی قرآن مین لکھا ہے ولا تجسسوا یعنی تجسس مت کیا کرو ورنہ اسطرح تم مشقت مین پڑو گے +

قبل از عشا ایک صاحب (جو کہ اپنا نام اظہار کرنا نہین چاہتے) کا نکاح امرتسر مین ایک احمدی بھائی کی دختر کے ساتھ پڑھا گیا ۔ جسپر حکیم نور الدین صاحب نے ایک لطیف خطبہ پڑھا اس کا خلاصہ انہی الفاظ مین ہم ذیل مین درج کرتے ہین ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اپنی شادی بیاہون مین ان باتونکو ضرور مد نظر رکھا کرین تاکہ ان کا ہر ایک فعل الہی امر کی اطاعت کے رنگ مین ہو اور نفسانی اور ... اللہ تعالے نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تقوی اختیار کرو ۔ شادی کرنے مین لوگون کو کبھی مال کا لحاظ ہوتا ہے اور کبھی جمال کا لحاظ ہوتا ہے ۔ کبھی حسب ونسب کا خیال ہوتا ہے ۔ غرض بہت قسم کے نفسانی امور اور شہوانی اغراض مد نظر ہوتی ہین لیکن اللہ تعالے اور اس کے رسول نے جو نکاحون کے معاملات بتلائے ہین ان مین تقوی پر زور دیا ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ انسان شہوت کی نظر سے بچے بری اور گندی گفتگوؤن سے بچے ۔ دیکھا گیا ہے کہ تعدد ازدواج کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے لوگ حکیمانہ طرز پر چلے جاتے ہین مگر اصل اور صحیح بات کہ جس کے لئے تعدد ازدواج کے جواز کی ضرورت ہے وہ تقوی ہے صحیح اور سیدھی بات انسان کو جب ہی نصیب ہوتی ہے جب اسے تقوی کا خیال ہو اس وقت خود خدا اعمال افعال مین تقوی عطا کرتا ہے +

پھر ان آیات مین اللہ تعالی بتلاتا ہے کہ خلقکم من نفس واحدۃ کہ اس نے ایک ہی جی سے تم کو پیدا کیا اور دیکھو کہ اس سے کس قدر مخلوق بڑھی ہے ۔ رشتہ ناتہ لڑکے لڑکیان وغیرہ کیسے تعلقات ہین کہ آپس مین بڑھتے جاتے ہین اور انہی کے لئے نکاح ہے تاکہ محبت امن اور باہمی تعلقات آپس مین پیدا ہون پھر اس سب سے اصل مقصود تقوی ہی ہے ۔ متقی کا ہر ایک عمل قبول ہوتا ہے ۔ متقی ہر ایک تنگی سے بچایا جاتا ہے متقی کو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے جہان اس کو پتہ نہو یاد رکھو کہ ان رشتہ داریون کی بنا تقوی پر ہے آنحضرت کو ان تعلقات کا کہان تک خیال تہا اس کی نسبت سنلو ۔ کہ ایک وعظ مین فرمایا کہ مصر فتح ہوگی تو وہان ہمارے رشتے کا خیال رکھنا آخر جب صحابہ نے اسے فتح کیا تو اس پر عمل کیا اور جب وہان کے پادریون وغیرہ سے بہت احسان اور مروت کی گئی تو انہون نے متحیر ہو کر باعث پوچھا تو بتلایا گیا کہ ہمارے نبی کریم نے فرمایا تہا کہ وہان ہمارا رشتہ ہے اس کو سنکر بڑے پادری نے کہا کہ اتنے دور و دراز رشتے کا خیال سوائے ایک نبی کے اور کوئی کر ہی نہین سکتا اس لئے وہ مسلمان ہو گیا +

مجھے اس وقت حیرت ہوتی ہے جب کہ دیکھتا ہون کہ بعض لوگون کو اپنے باپ دادا کے نام سے بھی اطلاع نہین ہوتی شادی کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے سے سلوک کیا جاوے ۔ جب انسان شادی کرتا ہے تو سالا سالی اور بیوی کے دوسرے خویش و اقارب کا اسے خیال رکھنا پڑتا ہے ان سب کے ساتھ احسان اور نیکی سے پیش آنا چاہیئے دوسری غرض شادی سے یہ ہے کہ انسان کے اندر بہت سے قوی ایسے ہین کہ انکا نشوونما ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ شادی نہ ہو جن بعض لوگون کی بیوی بچے سالا وغیرہ نہین ہوتے وہ ایسے بتال ہو جاتے ہین کہ نفس پر حکومت کا ذریعہ ان کو مل ہی نہین سکتا اکیلے ہوتے ہین جہان سے ذرا طبیعت بگڑی جلد بے لئے اور اسی قسم کی باتین ان سے سرزد ہوتی ہین یہ موقعہ نفس پر قابو پانے اور حکومت کرنے کے ہوتے ہین جو ان کو میسر نہین آتے ۔ جو شادی کرتا ہے تو اکثر اوقات ایک ان پڑھ ۔ کمزور ۔ نا آشنا عورت سے پالا پڑتا ہے ۔ پھر اسے ایک مقام پر اپنے ساتھ رکھکر باہم زندگی بسر کرنی ذرا سوچکر دیکھو اس کے لئے کس قدر قوت درکار ہے جب تک انسان اپنے قواے پر حکمران نہ ہو تو گذارہ ہو ہی نہین سکتا ۔ اپنے نفس کے خلاف عورت سے کلمات سننے پڑتے ہین وہ نا ترمیت یافتہ ہوتی ہے اس کو وسیع علم نہین ہوتا ۔ اس کی باتون پر اور بعض خانگی نقصانون پر صبر کرنا پڑتا ہے یہ ایک سبق ہے جو کہ شادی کرنے سے انسان کو ملتا ہے ۔ خدا طرفین کے دلمین بیاہ والے کو وحدت اور الفت اور تقوے کی نیت سے یہ رشتہ ہو اور سب دعا کرو کہ جو امور قرآن چاہتا ہے وہ پوری ہون

اس کے بعد مولوی صاحب نے لڑکے سے پوچھا کہ فلان شخص اپنی بیٹی بنام ...... بمہر مبلغ ۱۵۰ روپیہ آپ کے نکاح مین دیتا ہے آپ کو قبول ہے لڑکے نے کہا ہان پھر لڑکی کے والد سے پوچھا کہ آپ کو قبول ہے اس نے کہا ہان قبول ہے اس کے بعد دعا کی گئی ۔

بعد ازین پنڈت نندکشور صاحب جو کہ سناتن دہرم کے مذہب کے ایک عالم فاضل منجر لکچرار ہین حضرۃ صاحب کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے آتے ہی حضرت صاحب سے انہون نے سلام علیکم کیا اور مصافحہ کیا ۔ حضرت صاحب نے نسیم دعوت اور سناتن دہرم وغیرہ کی نسبت ان کی راے دریافت کی ۔ پنڈت صاحب نے فرمایا کہ ان کتب مین آپ نے ویسے ہی لکھا ہے ۔ جیسے انبیاء کا دستور ہے خدا کے برگزیدون سے گندے لفظ نکل ہی نہین سکتے آریہ لوگون کی مثال انہون نے یہ دی کہ جیسے کھاری چشمہ سے میٹھا پانی نہین نکل سکتا اسیطرح وہ لوگ لکھ ہی کیا سکتے ہین +

حضرۃ اقدس نے آریہ سماج کی نسبت ذکر کیا کہ یہ لوگ بالکل حقیقت ایمان سے بے نصیب ہین ۔ ایمان تو عقلمندون کی آزمائش کے لئے ہے کہ کچھ عقل سے کام لیوا اور کچھ ایمان سے ۔ معجزات مین یہ عادۃ اللہ ہرگز نہین ہے کہ ایسے کام دکھلائے جاوین جو کہ خدا کی عادت کے برخلاف دنیا مین ہون ۔ مثلاً سوال کرتے ہین کہ سو یا پچاس سال کے مردہ آکر شہادت دیوین ۔ گو کہ یہ ہو تو سکتا ہے مگر سوال ہے کہ جو اس کے بعد قبول کریگا اسے کیا فائدہ ہوگا جب سب حقیقت کھل گئی اور ایک سو دو سو آدمی کی شہادت بھی ملگئی تو اب کس کی عقل ماری ہے کہ انکار کرے نہ ہندو نہ چمار کسیکو گنجائش ہی انکار کی نہین رہتی ہماری ہان لکھا ہے کہ اس قسم کا ایمان فائدہ نہین دیتا ۔ اگر دن چڑھا ہوا ہو اور کوئی کہے کہ مین دن پر ایمان لایا یا چاند پورا چودہوین کا ہے اور کوئی اس پر ایمان لا دے تو اسے کیا فائدہ ہوگا اور کس تعریف کا مستحق ہے ہان اگر اول شب کی چاند جسکا نام ہلال ہے کوئی اسے دیکھکر بتلا دے تو اس کی نظر کی تعریف کی جاویگی اور جس کی نظر کم وبیش ہے وہ کھل جاویگی تو نشانون مین بھی اصول خدا نے رکھا ہے کہ ایک پہلو مین ایمان سے فائدہ اٹھاوین اور ایک پہلو مین عقل سے ۔ ورنہ ایمان ایمان نہین رہتا ایک مخفی امر کو

عقل سے سوچکر قرائن ملاکر مان لینے کا نام ایمان ہے
. . . . . . ان لوگون کی عقل موٹی ہے ایسے نشان طلب کرتے ہین جو کہ عادت اللہ کے خلاف ہین۔ ہم یہ پیش کرتے ہین کہ جو سچا مذہب ہوتا ہے ہمین منوانا ہوتا ہے جس قدر تائیدات اور خوارق جس حد تک خدا نے اسلام کی تائید مین رکھے ہین وہ کسی دوسرے مذہب کے لئے ہرگز نہین ہین مگر یہ ان امور مین مقابلہ چاہتے ہین جو کہ عادت اللہ کے خلاف ہین دوسرے خدا غلام نہین ہے کہ کسی کے تابع ہو بلکہ وہ خدا کے تابع ہین ہم نے ان سے یہ چاہا ہے کہ اس طرح سے فیصلہ کر لو کہ ہزارون اعتراض جو تم لوگ کرتے ہو انہین سے دو اعتراض چن لو اگر وہ سچے نکل آوین تو باقی کے تمہارے سب سچے اور اگر وہ جھوٹے نکل آوین تو باقی کے سب جھوٹے مگر ان لوگون کو موت کا خوف نہین۔ اگر عقل ہو تو لازم ہے کہ وہ اسلام کے سوائے کوئی سچا پاک مذہب دکھلاوین

اور طلاق کی بسنت اعتراض ہے ہم کہتے ہین کہ اچھا آج تک جس قدر طلاقین اسلام مین ہوئی ہین ان کی فہرست ہم سے لو اور جس قدر نیوگ تم مین ہوا اس کی فہرست ہمین دو

مدارات اور مداہنہ مین فرق | اس کے بعد مختلف ذکر ہوتے رہے کبھی جولہ پر کبھی کسی پر۔ اثنائے گفتگو مین فرمایا کہ مدارات اسے کہتے ہین کہ نرمی سے گفتگو کی جاوے تاکہ دوسرے کے ذہن نشین ہو اور حق کو اسطرح اظہار کرنا کہ ایک کلمہ بھی باقی نہ رہے اور سب ادا ہو جاوے اور مداہنہ اسے کہتے ہین کہ ڈر کر حق کو چھپا لینا۔ کھا لینا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نرمی سے گفتگو کر کے پھر گرمی پر آجاتے ہین یہ مناسب نہین ہے حق کو پورا پورا ادا کرنے کے واسطے ایک ہنر چاہیئے وہ شخص بہت بہادر ہے جو کہ ایسی خوبی سے حق کو بیان کرے کہ بڑے غصہ والے آدمی بھی اُسے سن لیوین۔ خدا ایسو پر راضی ہوتا ہے ہان یہ ضرور ہے کہ حق گو سے لوگ راضی نہ ہون اگرچہ وہ نرمی بھی کرے مگر تاہم درمیان مین ایسے بھی ہوتے ہین جو اچھا کہنے لگتے ہین ۔

مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین۔ سیر مین کوئی ایسی بات نہ ہوئی کہ وہ درج اخبار ہو صرف قبل از عشا چند ایک باتین ہوئین جو کہ درج کی جاتین ہین ۔

قبل از عشا | پنڈت نند کشور صاحب سے معجزات پر گفتگو ہوئی پنڈت صاحب نے معجزہ شق القمر کی نسبت کہا کہ بھوج سوانح ایک کتاب سنسکرت مین ہے مجھ سے پنڈتون نے بیان کیا ہے کہ اس مین شق القمر کی شہادت راجہ بھوج سے ہے کہ وہ اپنے محل پر تھا یکایک اس نے چاند کو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا اُس نے پنڈتون کو بلاکر پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ چاند اس طرح پھٹا راجہ نے خیال کیا کہ کوئی عظیم الشان حادثہ ہوگا پنڈتون نے جواب دیا کہ کوئی خطرہ نہین ہے پچھم کے دیس مین ایک مہاتما پیدا ہوا ہے وہ بہت یوگی ہے اس نے اپنے یوگ ابھیاس سے چاند کو ایسا کر دیا ہے۔ تب راجہ نے اُسے تحفہ تحائف ارسال کئے۔

قرآن کی تفسیر کے متعلق فرمایا کہ خدا کے کلام کے صحیح معنے تب سمجھ مین آتے ہین کہ اس کے تمام رشتہ کی سمجھ ہو جیسے قرآن شریف کی نسبت ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض کی تفسیر کرتا ہے اس کے سوا جو اور کلام ہوگا وہ تو اپنا کلام ہوگا دیکھا گیا ہے کہ بعض وقت ایک آیت کے معنے کرنے کے وقت دو سو آیتین شامل ہوتی ہین ایجادی معنے کرنے والونکا منہ اس سے بند ہو جاتا ہے ۔

مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرۃ اقدس سیر کے لئے تشریف لائے پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین ۔

بعد مغرب گرمی کو محسوس کر کے اپنے احباب سے مشورہ کیا کہ اب موسم بدلا ہوا ہے اس لئے اگر مناسب ہو تو اوپر چل بیٹھین چنانچہ احباب نے اس سے اتفاق کیا اور اسیوقت تمام احباب اور حضرۃ اقدس اوپر بالائی مسجد مین تشریف لیگئے

قبل از عشا | اپنے شہ نشین پر بیٹھکر ابو سعید صاحب سے فرمایا کہ اگر آپ چلے گئے ہوتے تو اوپر کا جلسہ کیسے دیکھتے اور یہ کہان نصیب ہونا تھا اس اثنا مین نواب صاحب تشریف لائے حضرت نے فرمایا مدت کے بعد آج پھر نواب صاحب کا چہرہ نظر آیا ہے آگے تو ایک گھر سے نکلکر دوسرے گھر مین جا بیٹھا کرتے اور اندھیرے مین چہرہ بھی نظر نہ آتا تھا بیٹھے بیٹھے آپ نے ذکر فرمایا کہ جیسے ایک مرض ہوتی ہے کہ اس مین جب تک مکھیان مارتے رہین تو آرام رہتا ہے اسیطرح فراغت میرے واسطے مرض ہے ایکدن بھی فارغ رہون تو بے چین ہو جاتا ہون اس لئے ایک کتاب شروع کر دی ہے جسکا نام **حقیقت دعا** رکھا ہے ایک رسالہ کی طرز پر لکھا ہے۔ دعا ایسی شئے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا آخر شیطان پر آدم علیہ السلام نے فتح بذریعہ دعا کے پائی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اور آخر مین بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے گویا اول بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے تمام اسلامی طاقتین کمزور ہین اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کر سکتی ہین اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ضرورت بھی نہین آسمانی حربہ کی ضرورت ہے اس کے بعد اخبار سول ملٹری گزٹ حضرت اقدس سنتے رہے ۔

درس قرآن مجید

تفسیر انا اعطینک الکوثر جو کہ حضرۃ مولوی نور الدین صاحب نے عید الضحیٰ کے خطبہ مین کی

انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک هو الابتر ۔

یہ ایک سورت شریف ہے بہت ہی مختصر۔ لفظ اتنے کم کہ سننے والے کو کوئی ملال طوالت کا نہین۔ یہان تک کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی ایک دن مین اسے یاد کر لے۔ مگر ان کے مطالب اور معانی کو دیکھو تو حیرت انگیز۔ ان کو بیان کرنے سے پہلے مین ایک ضروری بات سنانی چاہتا ہون ۔

واعظون اور سامعین کے اقسام | اور وہ یہ ہے کہ جہان تک مین غور کرتا ہون واعظون اور سننے والون ...... کی دو قسم پاتا ہون ۔ ایک وہ واعظ ہین جو دنیا کے لئے وعظ کرتے ہین۔ دنیا کا وعظ کرنے والے بھی پھر دو قسم کے ہین۔ ایک وہ جو اپنے وعظ سے اپنی ذات کا فائدہ چاہتے ہین یعنی کچھ روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہین اور ایک وہ لوگ ہوتے ہین جن کی یہ غرض تو نہین ہوتی کہ خود کوئی روپیہ حاصل کرین مگر یہ مطلب ضرور ہوتا ہے کہ سننے والونکو ایسے طریق اور اسباب بتائین جس سے وہ روپیہ کما سکین ۔ مادی ترقی کرنے والے بنین۔ دنیا کے لئے وعظ کرنیوالون مین اس قسم کے واعظون کی اغراض ہمیشہ مختلف ہوتی ہین کوئی نوجوانکو جوش دلانے ان مین مستعدی اور ہوشیاری پیدا کرنے کے لئے تحریک کرتا ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ کے لئے چست و چالاک ہو جاوین کوئی امور خانہ داری کے متعلق کوئی تجارت اور حرفہ کے لئے ۔

مختصر یہ کہ ان کی غرض انتظامی امور یا عامہ اصلاح ہوتی ہے۔ جو دوسرے الفاظ مین سیاسی یا پولیٹیکل تمدنی یا سوشل اصلاح ہے ۔

اور وہ لوگ جو دین کے لئے وعظ کرنے کو کھڑے ہوتے ہین ایک وہ جو محض اس لئے کھڑے ہوتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرین امر بالمعروف کا جو فرض ان کو ملا ہے اس کو ادا کرین بنی نوع انسان کی بھلائی کا جو حکم ہے اُس کی تعمیل کرین اور اپنے آپ کو اس خیر امت مین داخل ہونے کی فکر ہوتی ہے جسکا ذکر یون فرمایا گیا ہے ۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الایۃ تم بہترین امت ہو جو لوگون کے لئے مبعوث ہوئے ہو۔

امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر۔

اور ایک وہ ہوتے ہین جن کی غرض دنیا کا کمانا بھی نہین ہوتی۔ مگر یہ غرض بھی نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف حاضرین کو خوش کرنا چاہتے ہین یا ان کی واہ واہ کے خواہش مند کہ کیسا خوش تقریر یا موثر واعظ ہے۔

دینی واعظون مین سے پہلی قسم کے واعظ بھی فتوحات کا ارادہ کرتے ہین مگر ملکی فتوحات سے ان کی فتوحات نرالی ہوتی ہین ان کی فتوحات یہ ہوتی ہین کہ برائیون پر فتح حاصل کرین نیکی کی حکومت کو وسیع کرین ✦

جیسی واعظون کی دو قسم ہین ایسی ہی سننے والون کی بھی دو حالتین ہین ایک وہ جو محض اللہ کے لئے سنتے ہین کہ اس کو سنکر اپنی اصلاح کرین اور دوسرے جو اس لحاظ سے سنتے ہین کہ واعظ انکا دوست یا کوئی اور ایسا ہی تعلق رکھتا ہے۔ یعنی واعظ کی خاطرداری سے۔ اب تم دیکھو کہ تمہارا واعظ کیسا ہے اور تم سننے والے کیسے؟ تمہارا دل تمہارے ساتھ ہے اس کا فیصلہ تم کر لو مین جس نیت اور غرض سے کھڑا ہوا ہون وہ مین خوب جانتا ہون اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ دردِ دل کیسا ہے خدا ہی کے لئے کھڑا ہون ✦

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک تقسیم فرمائی ہے کہ واعظ یا مامور ہوتا ہے یا امیر یا متکبر۔ امیر وہ ہوتا ہے جس کو براہ راست اس کام کے لئے مقرر کیا جاوے اور مامور وہ ہوتا ہے کہ جس کو امیر کہے کہ تم لوگون کو وعظ سنا دو۔ اور متکبر وہ جو محض ذاتی بڑائی اور نمود کے لئے کھڑا ہوتا ہے یہ تین اقسام واعظون کی ہین ✦

اب مین پھر تمہین کہتا ہون کہ اس بات پر غور کرو کہ تمہین وعظ کہنے والا کیسا ہے؟ اور تم کیسا دل لیکر بیٹھے ہو؟ میرا دل اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر و ناظر ہے۔ جو بات میری سمجھ مین مضبوط آئی ہے اسے سنانا چاہتا ہون اور خدا سے ڈرتا ہون۔ پھر مجھے حکم ہوا ہے کہ تم مسجد مین جا کر نماز پڑھا دو۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے کھڑا ہوا ہون اور سناتا ہون ✦

مین دنیا پرست واعظون کا دشمن ہون کیونکہ ان کی اغراض محدود ان کے حوصلے چھوٹے خیالات پست ہوتے ہین جس واعظ کے اغراض دینی ہون وہ ایک ایسی زبردست اور مضبوط چٹان پر کھڑا ہوتا ہے کہ دنیوی وعظ سب اس کے اندر آجاتے ہین ✦ کیونکہ وہ ایک امر بالمعروف کرتا ہے ہر بھلی بات کا حکم دینے والا ہوتا ہے اور ہر بری بات سے روکنے والا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ نے مہیمن فرمایا یہ جامع کتاب ہے جس مین جیسے ملٹری (فوجی) واعظ کو فتوحات کے طریقون اور قواعد جنگ کی ہدایت ہے ویسے ہی نظام مملکت اور سیاست مدن کے اصول اعلیٰ درجے کے بتائے گئے ہین۔ غرض ہر رنگ اور ہر طرز کی اصلاح اور بہتری کے

اصول یہ بتاتا ہے۔

پس مین قرآن کریم جیسی کتاب کا واعظ ہون جو تمام خوبیون کی جامع کتاب ہے۔ اور جو سکھ اور تمام کامیابی کی راہون کی بیان کرنیوالی ہے اور اسی کتاب مین سے یہ چھوٹی سی سورۃ مین نے پڑھی ہے۔

قرآن کا طرز بیان ہم اور مین

مین اس سورۃ کے بیان کرنے سے پہلے یہ بات بھی تمہارے ذہن نشین کرنا چاہتا ہون کہ قرآن شریف کا طرز بیان دو طرح پر واقع ہوا ہے بعض جگہ تو اللہ تعالیٰ نے ایک فعل کو واحد متکلم یعنی مین کے لفظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور بعض جگہ جمع متکلم یعنی ہم کے ساتھ۔ ان دونون الفاظ کے بیان کا یہ سر ہے کہ جہان مین کا لفظ ہو وہان کسی دوسرے کا تعلق ضروری نہین ہوتا لیکن جہان ہم ہوتا ہے وہان اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسکے فرشتے اور مخلوق بھی اس کام مین لگی ہوئی ہوتی ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھو یہان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا اعطیناک الکوثر۔ بے ریب ہم نے تجھکو دیا ہے الکوثر۔ ہر ایک چیز مین بہت کچھ۔

یہان اللہ تعالیٰ نے ہم کا لفظ استعمال فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا کام ہے۔ جیسے اس مین آپ فضل کیا ہے فرشتون اور مخلوق کو بھی لگایا ہے ✦

بہت کچھ کے معنے مختلف حالتون مین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ اس بہت کچھ کی کیا مقدار ہے؟ تم مین سے بہت سے لوگ شہرون کے رہنے والے ہین جنہون نے امیرون کو دیکھا ہے بہت سے دیہات کے رہنے والے ہین جنہون نے غریبون کو دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے محض مجھے اپنے فضل سے ایسا موقع دیا ہے کہ مین نے غریبون۔ امیرون کے علاوہ بادشاہون کو بھی دیکھا ہے اور ان تینون مین بہت بڑا فرق ہوتا ہے ان کی ہر چیز مین ہر بات مین علی قدر مراتب امتیاز ہوتا ہے مثلاً ایک غریب کسی غریب کے گھر جا کر سوال کرے تو وہ اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دیدیتا ہے اس کی طاقت اتنی ہی ہے۔ لیکن جب ایک امیر کے گھر جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس کو کچھ دیدو۔ تو اس کے کچھ سے مراد تین چار روٹیان ہوتی ہین اور مین نے دیکھا ہے کہ جب بادشاہ کہتا ہے کہ کچھ دیدو تو اس کے کچھ سے مراد بیس تیس ہزار روپیہ ہوتا ہے۔ اس سے عجیب بات پیدا ہوتی ہے کہ جس قدر کسی کا حوصلہ ہوتا ہے۔ اسی کے موافق اس کی عطا ہوتی ہے اب اس پر قیاس کر لو یہان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ہم نے بہت کچھ دیا ہے - اللہ تعالیٰ کی ذات کی کبریائی اس کی عظمت و جبروت پر نگاہ کرو اور پھر اس کے عطیہ کا تصور۔ دیکھو ایک چھوٹی سی شمع یعنی سورج اسے بنایا ہے اس کی روشنی کیسی عالمگیر ہے ایک چھوٹی سی لالٹین چاند ہے اس کی روشنی کو دیکھو کس قدر ہے۔ کنوؤن سے پانی نکالنے مین کس قدر جدوجہد کرنی پڑتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی عطا پر دیکھو کہ جب وہ بارش برساتا ہے تو کس قدر دیتا ہے۔

غرض یہ سیدھی سادی بات ہے اور ایک مضبوط اصل ہے جس قدر کسی کا حوصلہ ہو اسی قدر وہ دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ کی لحاظ سے اب اس لفظ کے معنے پر غور کرو کہ ہم نے بہت کچھ دیا ہے۔ خدا کا بہت کچھ وہم و گمان مین بھی نہین آسکتا اور پھر اس کا اندازہ میری کھوپڑی کرے یہ احمقانہ حرکت ہوگی اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے اس وقت کوئی کوشش کرے کہ وہ پانی کے ان قطرات کو شمار کرنے لگے جو آسمان سے برس رہے ہین (ایڈیٹر۔ جس وقت آپ یہ خطبہ پڑھ رہے تھے آسمان سے نزول باران رحمت ہو رہا تھا) ہان یہ بیشک انسانی طاقت کے اندر ہرگز نہین ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے اس کو سمجھ سکے۔ چونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور آپ کی عظمت کا علم بھی مجھے دیا گیا ہے اس لئے مین اندازہ تو ان عطیات کا نہین کر سکتا لیکن ان کو یون سمجھا سکتا ہون ✦

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پیدا نہین ہوئے تھے کہ باپ انتقال کر گئے اور چلنے ہی لگے کہ ماں کا انتقال ہوا کوئی حقیقی بھائی آپ کا تھا ہی نہین ✦ چنانچہ اسی کے متعلق فرمایا۔

الم یجدک یتیماً

ہم نے تجھے یتیم پایا

اس یتیم کو جسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے بہت کچھ دیدیا۔ خاتم الانبیاء۔ خاتم الرسل۔ سارے علوم کا مالک۔ ساری سلطنتون کا بادشاہ بنا دیا آپ کی عادت شریف تھی کہ کبھی جو اتنا روپیہ مالیہ کا آیا تو سب ہی خرچ کر دیا

غرض غور کرو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے بہت کچھ دیا کس قدر خیر کثیر آپ کو دیگئی ہے آپکا دامن نبوۃ دیکھو تو وہ قیامت تک وسیع ہے کہ اب کوئی نبی نیا ہو یا پرانا ہو آہی نہین سکتا کسی دوسرے نبی کو اس قدر وسیع وقت نہین ملا۔ یہ کثرت تو بلحاظ زمان کے ہوئی اور بلحاظ مکان یہ کثرت کہ

انی رسول اللہ الیکم جمیعاً

مین فرمایا کہ مین سارے جہان کا رسول ہون یہ کوثر بلحاظ مکان کے عطا ہوئی کوئی آدمی نہین جو یہ کہدے کہ مجھے احکام الٰہی

پنڈت نند کشور اور آریہ سماج قادیان

کچھ دنون سے قادیان مین عجیب رونق ہے اور یہان کے سناتن دہرم ہندؤن کے بھی نصیب جاگے ہوئے ہین کہ پنڈت نند کشور صاحب سکنہ ضلع بجنور جو کہ سناتن دہرم کے ایک عالم فاضل پنڈت ہین آریہ سماج کھنڈن کے واسطے یہان تشریف لائے ہوئے ہین ہمین بھی تعجب تہا کہ شاذ و نادر ہی کوئی ایسا گاؤن رہا ہوگا کہ یہان آریہ صاحبان نے اپنی سماج قائم نہ کی ہو اور انکے ہر ہفتہ وار جلسون نے گرد و نواح کے اہل ہنود کی توجہ کو اپنی طرف نہ کہینچ لیا ہو اور ادہر سناتن دہرم ہین کہ یہ لوگ بالکل خاموش بیٹھے ہوئے دن بدن اپنی جمعیت کو کم کرتے جاتے ہین اور جس کی بڑی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ سناتن دہرم ہندؤن کی کوئی باقاعدہ سبھا وغیرہ ان دیہاتون مین قائم نہین ہے اور نہ امرتسر اور لاہور وغیرہ کی سبھاؤن نے اسطرف توجہ کی ہے کہ آریہ سماج کی طرح وہ بھی اپنے اپدیشک ہر مقام پر بھیجکر سبھائین قائم کرین اور آریہ سماج کے شکار ہونے سے لوگون کو بچا دین کیونکہ گذشتہ ایام مین جو جلسہ آریہ سماج کا قادیان مین ہوا ہے اور دور دور دراز شہرون سے آریہ صاحبان نے تشریف لاکر جو جو حملے سناتن دہرم کے ہندون پر کئے ہین وہ اس امر کا تقاضا کرنے تھے کہ قادیان اور اس کے گرد و نواح کے سناتن دہرم ہندو بھی ضرور ویسے ہی ایک جلسہ کر کے انکا جواب دیتے اور امرتسر لاہور کی سبھاؤن کو اس امر مین امداد طلب کرتے۔ سوان لوگون نے بذات خود تو کوئی کوشش نکی مگر ان کے نصیبون سے پنڈت صاحب موصوف خود بخود قادیان مین آ براجے اور حضرت اقدس میرزا صاحب سے پہلی ہی ملاقات مین انہون نے ارادہ ظاہر کیا کہ مین آریہ سماج کا کہنڈن کرنا چاہتا ہون اور پنڈت صاحب نے بڑی کشادہ دلی سے اس امر کو قبول کیا کہ وہ حضرۃ صاحب ہی کے ہان مہمان ٹہرین۔ آریہ صاحبان کو جب خبر پہونچی تو ان کو ہاتھ پاؤن کی پڑگئی اور فکر پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ پنڈت صاحب کوئی جلسہ کر کے آریہ سماج کی قلعی کھولدین - اس لئے انہون نے سناتن دہرم ہندؤن کو اسطرح سے بہکانا شروع کیا کہ ہم اور تم ایک ہی ہین اور پنڈت نند کشور اصل مین سناتن دہرمی ہندو نہین ہے ورنہ وہ کیون مسلمانون کے ہان مہمان ہوتا یہ اصل مین مرزا صاحب کا بلایا آیا ہے تاکہ مرزا صاحب اس کے ذریعہ سے آریہ سماج کے جلسہ کی تلافی کرین انکا یہ منتر بعض کم سمجھ لوگون پر تو کارگر ہوا مگر جو حقیقت شناس تھے وہ ان دمبازیون مین نہ آ سکتے تھے - مگر پنڈت نند کشور صاحب جنہون نے سناتن دہرم کی اشاعت اور آریہ دہرم کے کھنڈن کا بیڑا اوٹہایا ہوا ہے کیسے رک سکتے تھے آخر جمعہ کے دن عصر کے وقت پنڈت صاحب نے اپنا لکچر بازار کے چوک مین شروع کیا اور سب سے اول سوال آپکا آریہ سماج پر یہ تہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ ہر ایک مذہب اور قوم کے لیڈر اور راہ نمایان کا ہمیشہ سے یہ دستور چلا آیا ہے کہ جب کبھی انہون نے اصلاح کے واسطے اپنے آپ کو قوم مین انٹرڈیوس کیا ہے تو اپنا حسب و نسب ضرور ظاہر کیا ہے اور اگر کسی نے خود ظاہر نہ کیا تو وہ بذات خود ایک ایسا آدمی گذرا ہے کہ قوم خود اس کے حسب و نسب سے واقف ہوتی رہی ہے مگر دیانند کے سوانح مین ابیات کا کہین پتہ نہین ملتا ہے کہ وہ کس حسب و نسب کے ہین ان کے پتا کا نام کیا ہے نہ دیانند نے خود اس بات کو لکھا ہے۔ حالانکہ یہ اس کا فرض تہا تاکہ ان کی پیروی کرنیوالی قوم کو جہان انکو ذریعے سے کسی صداقت کو قبول کرنے کا فخر ہو سکتا وہان ان کو لوگون کے سامنے ذاتی سوانح کا ہر ایک پہلو الزام اور عیب سے مبرا ہونا چاہئے اور کوئی گوشہ اس کا ایسی تاریکی اور ظلمت مین نہ پڑا ہوا ہو جو دوسرے گوشون کی روشنی کو بھی ماند کر دینا ہو اس لئے دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک مذہب کا پیشوا ہمیشہ عالی خاندان اور نسب کا آدمی ہوتا رہا ہے ابھی یہ بات ختم نہ ہوئی تھی کہ آریہ سماج کے پرجوش ممبرون نے شور و غوغا ڈال دیا اور اس بیان سے پنڈت صاحب کو روکا حالانکہ پنڈت صاحب کا یہ ایک سوال تہا جسکا جواب آریہ سماج کو بڑی متانت سے دینا چاہئے تہا اور پبلک کو دیانند صاحب کے حسب نسب خاندان سے اطلاع دینی تھی مگر کمال افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے ہے کہ اس وقت آریہ سماج کے ممبرون سے ایک شرمناک حرکت سرزد ہوئی اور جس جہاد کا اعتراض وہ لوگ اہل اسلام پر کوتاہ فہمی سے کرتے ہین اپنے عملی نمونہ سے انہون نے ثابت کر دیا کہ دراصل اس کے خواہان وہ خود ہین اور ان کی طبائع بالکل آمادہ ہین کہ ایک فتنہ اور ہنگامہ برپا کرین اور انہون نے اپنے فعل سے اس امر کی تصدیق کی اور شہادت دیدی کہ حضرت میرزا صاحب کا نقض امن اور فتنہ فساد کے اندیشہ کی وجہ سے ان لوگون سے پبلک مین گفتگو اور بحث مباحثہ سے انکار واقعی طور پر مصلحت پر مبنی ہے - آریہ سماج کے اس شور و غوغا پر جب چند ایک منصف مزاج سناتن دہرم لوگون نے یہ کہا کہ ابھی زیادہ عرصہ نہین گذرا کہ قادیان آریہ سماج نے اپنے سالانہ جلسہ پر حضرت میرزا صاحب کو کیسی کیسی ناگفتنی باتین کہی نہین کہ جنکو سنکر خود گورنمنٹ افسر محکمہ پولیس نے بھی ان کو روکا مگر میرزا صاحب کی طرف سے کسی نے شور و غوغا نہین کیا اور صبر سے سب سنا تو آریہ سماجکو بھی لازم ہے کہ صبر سے سنے اور اگر کچھ اعتراض ہو تو اس کی تردید اپنی سماج مین کرے - مگر جیسے کہ لالہ یوگندر پال کو باوجود بار بار منع کرنے کے اثر نہ ہوا تہا ویسے ہی اس نصیحت کا بیان بھی اثر نہ ہوا اور ایک آریہ ممبر بڑی جوش سے ایک ہندو صاحب سناتن دہرم پر حملہ آور ہوئے اور تین چار مکے بھی رسید کئے لالہ صاحب نے بڑی صبر اور تحمل سے کام لیا کہ جلسہ برخاست نہو اور کوئی مقابلہ نہ کیا لوگون نے آخرکار بیچ مین پڑکر ہنگامہ کو فرو کیا اور پنڈت صاحب لکچر دیتے رہے۔ اس کے بعد کچھ کارروائی پنڈت صاحب اور آریہ صاحبون کے درمیان بطور خط و کتابت کے ہوئی جس کی نقل انشاء اللہ کسی دوسرے نمبر مین دیجاویگی

پیسہ اخبار کی ایک خائنانہ کارروائی

ماہ مارچ ۱۹۰۳ء کے کسی پیسہ اخبار مین زیر عنوان مراسلات ایک مراسلہ کسی گم نام شخص کا جہلم سے چھپا ہے جس مین حضرۃ میرزا صاحب کی الہامی دعا رب کل شیءٍ خادمك رب فاحفظني وانصرني وارحمني کا صرف اول حصہ رب کل شیءٍ خادمك لکھکر اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ ہر ایک شی کا جو رب ہے وہ مرزا صاحب کا خادم ہے ہمین اس شخص پر کمال افسوس ہے کہ حضرت احمد مرسل یزدانی کی مخالفت نے ان لوگون کو حق - دیانت اور راستی سے کہان دور لا ڈالا ہے - حضرۃ میرزا صاحب کی مخالفت سے ایک بڑا عذاب تو ان کو بھی محیط ہو گیا ہے کہ جن باتون کو یہ لوگ خود اور نیز دیگر تمام مذاہب حرام خیال کرتے ہین اب انکے نزدیک شیر مادر کی طرح حلال ہو گئی ہین جیسے کہ اس مراسلہ مین اس دعا کے نصف مضمون کو لکھکر راقم مضمون نے پبلک کو دہوکا دینا چاہا ہے مگر اس سے بڑھکر افسوس ہمین پیسہ اخبار پر ہے جو اپنے آپ کو ایک قومی خادم کی حیثیت سے پیش کرتا ہے کیا یہی عملی نمونہ ہے جو کہ پیسہ اخبار پبلک کے سامنے پیش کر کے اپنی خدمات کی داد حاصل کرنا چاہتا ہے کیا کسی مراسلہ کے اندراج کے وقت پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کا یہ فرض نہ تہا کہ وہ دیکھ لیتا کہ مضامین واقعات حقہ پر مبنی ہین کہ نہین کیا پیسہ اخبار کو آج تک علم نہین ہے کہ اس دعا کا مضمون رب کل شیءٍ خادمك ہی نہین ہے بلکہ اس کے آگے رب فاحفظني وانصرني وارحمني بھی ہے - کیا پیسہ اخبار کو اس دعا کا ترجمہ نہین پہنچا جو کہ خود حضرت میرزا صاحب کا فرمودہ ہے - ہان اگر پیسہ اخبار انکار کر دے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات الحکم اور البدر اس کے پاس نہین پہونچے تو شاید وہ اس الزام سے اس وقت بری ہو سکے جب وہ یہ ثابت کرے کہ اس مراسلہ کے چھپنے پر اس نے حضرۃ میرزا صاحب سے اس دعا کے معنے پوچھے تھے اور کوئی جواب نہ ملا اس لئے مجبوراً اس نے مراسلہ کی مضمون کو صحیح سمجھکر شائع کر دیا۔ کیا پیسہ اخبار اس سفید جہوٹ کے بولنے کی جرأت کریگا - پھر جسحال مین اسے علم تہا کہ مراسلہ مین صرف پبلک کو دہوکا دینے کی نیت سے دعا کا نصف نصف مضمون شائع کر کے بد دیانتی سے اس کے معانی بھی غلط کئے گئے ہین جو کہ حضرۃ میرزا صاحب کے فرمودہ اور شائع شدہ معانی کے برخلاف ہین تو پہر دیدہ دانستہ اس مضمون کو اسیطرح بلا کسی نوٹ اصلاحی کے شائع کر دیا اگر خیانت نہین تو اور کیا ہے - دیدہ دانستہ ایک امر حق کو چھپانا اور پبلک کو

ریویو

المنصف

پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین قرآن کریم پر جس قدر اعتراضات کئے ہین انکا جواب پنڈت نندکشور صاحب متوطن قصبہ محمدپور دیومل پرگنہ منڈاور ضلع بجنور نے اس کتاب مین دیا ہے اور بڑی خوش اسلوبی سے انہون نے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ دیانند کے ایسے اعتراضون نے اس کی ویددانی کی حقیقت کھولدی ہے اور ضد اور تعصب کا ایسا پردہ اس کی آنکھون پر پڑ گیا ہے کہ جو باتین خود وید مین موجود تھین اور جنکا قرآن شریف بھی مصدق تھا اونہی پر دیانند نے اعتراض کر دیا ہے جن آیات کو دیانند نے محل اعتراض بنایا تھا اونہین آیات کے مضامین کو پنڈت نندکشور نے ویدمین سے ثابت کر کے دکھلایا ہے جیسے کہ حضرت اقدس نے اپنی تصانیف مین دکھلایا ہے کہ زوائد کو چھوڑ کر اگر سناتن دہرم کی اصلیت کو دیکھا جاوے تو اسلام اور سناتن دہرم کے اصول قریب قریب ایک ہی ہین اس قول کی تصدیق اس کتاب مین پورے طور سے کر دی ہے اور علاوہ الزامی جوابون کے مدلل اور محققانہ طرز پر بھی جواب دیا ہے غرضیکہ جسطرح بعض اہل یورپ کے محققون نے باوجود عیسائی ہونے کے دیانت اور امانت کو کام مین لا کر عیسائی پادریون کے اسلام پر الزامات کی تردید کی ہے ایسے ہی سناتن دہرم کے عالمون فاضلون مین سے قرآن کریم کی تائید مین اور آریون کے الزامات کی تردید مین یہ ایک نرالی تصنیف ہے پنڈت صاحب نے سردست اصل کتاب کا ایک جزو بطور نمونہ کے طبع کرایا ہے ہر ایک اہل اسلام کو چاہیئے کہ اسے قدردانی کی نظر سے دیکھے اور اس کے چند نسخہ خرید کر گرد و نواح مین تقسیم کرے اور اس طرح سے پنڈت صاحب کو امداد دیوین تاکہ باقی حصہ کتاب کی طبع کے واسطے حوصلہ افزائی ہو حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی پنڈت صاحب کی محنت کی داد دی ہے اور خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ اپنی جماعت مین اس کے چند ایک نسخہ فروخت ہو جاوین۔ یہ کتاب مصنف یا دفتر اخبار وکیل امرتسر سے بقیمت ۴ مل سکتی ہے۔

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک رجسٹر کھولا جاوے اس لئے ہر ایک احمدی بھائی کو مناسب ہے کہ اپنے گرد و نواح میں ہر ایک ممبر برادری کو اطلاع کریں تاکہ ہر ایک ... مقام کی احمدی جماعت کی مکمل فہرست دارالامان میں روانہ فرماوین۔ (ایڈیٹر)

البدر

البدر نمبر ۸ و ۹ کی اشاعت مین جو غیر معمولی التوا ہوا ہے اس سے ناظرین کو بہت مایوسی ہوئی ہوگی اور جن احباب نے اس سے پیشتر بعض نمبرون کے دیر سے نکلنے پر یہ ظن کر لیا تہا کہ اخبار بالکل بند ہی ہو گیا اب تو اپنی نازک طبع سے انہون نے پورے طور پر یقین کر لیا ہوگا کہ اگر پیشتر نہین تو اب تو ضرور ہی بند ہوا ہے مگر مین اپنے پیارے احباب کو یقین دلاتا ہون کہ ان سے بڑھکر مجھے اس بات کی فکر ہوتی ہے کہ کوئی نقص کسی قسم کا اخبار مین نہ رہے اور مین حتی الوسع کوئی دقیقہ فروگذاشت کرنا نہین چاہتا مگر تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بعض وجوہات ایک امر مقدر کیطرح ایسی واقع ہوئی ہین کہ کوئی کوشش کام نہین کرتی۔ ایسے ہی نمبر ۸ و ۹ کے ساتھ ہوا۔ جس پریس مین اخبار چھپتا تہا اس کے پاس اس کثرت سے کام تہا کہ اس کے لئے وقت نکال نہ سکا۔ آخر اس دقت کا اندازہ کر کے یہی تجویز کی گئی کہ توکل علی اللہ پہر اپنا پریس قائم کیا جائے اور پریس مشین جسکے انتظام کی خبر نمبر ا مین دیگئی ہے خریدی گئی ہے چونکہ قادیان مین مشین کے ساری ضروریات یکدفعہ میسر نہین آتین اس لئے اس نمبر کے اشاعت مین دیر ہوئی ہے امید ہے کہ آئندہ ایسی دیر انشاء اللہ نہ ہوا کرے گی۔

مین ان احباب کا بھی تہ دل سے شکر گذار ہون جنہون نے مجھے اس اثنائے مین استقلال اور استقامت کی تاکید سے بھرے ہوئے خطارسال کئے اور بار بار لکہا کہ ہمت نہ ہارنا مین ان کو یقین دلاتا ہون کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ وہ وقت نہ آوے گا کہ مین ہمت ہار دون۔ مگر جسطرح سے مین یقین دلاتا ہون اوسیطرح البدر کے ناظرین کو چاہیئے کہ وہ مجھے یقین دلاوین کہ وہ بھی اس کی اشاعت اور استحکام کے ذریعہ تلاش کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرین گے۔

مین خدا تعالیٰ کا اسپر شکریہ کرتا ہون کہ اگرچہ مارچ کے مہینے مین البدر کی اشاعت قریبًا بالکل ہی بند رہی مگر تاہم اس کی خریداری اور نمونون کی درخواستین آتی رہین اور اب اس وقت اس کی اشاعت ۳۲۵ ہے اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ احمدی جماعت کو اس اخبار کی بہت ضرورت ہے کیونکہ باوجود اخبار کے دو دو ہفتہ تک شائع نہ ہونے کے پہر بھی درخواست آتی رہی اور مین خود اس امر کو محسوس کرتا ہون کہ اس حال مین جبکہ البدر کی چھپائی صفائی۔ لکہائی سب شے قابل اصلاح ہے یہ حالت ہے تو پہر اس حال مین جبکہ خدا کے فضل سے یہ تمام نقص رفع ہون گے اور اخبار وقت پر شائع ہوا کریگا تو احمدی جماعت کی توجہ کو یہ کس قدر اپنی طرف کھینچیگا۔

بالآخر مین پہر ملتمس ہون کہ جہان تک ہو سکے میرے احباب اس کے ایسے خریدار پیدا کرین جو مین ہرگز سست نہ ہون جو کہ پیشگی قیمت پر خریدین اور اخبار کی اشاعت ایکہزار ہو جاوے تاکہ مطبع کا ماہواری کام پورا ہو اور زیر بار خرچ کا نہ ہونا پڑے۔ (ایڈیٹر)

مناجات از میان عطا محمد صاحب ڈنگوی کلرک اگزیمنر لاہور

یا الہی یا الہی یا اللہ — مین ہون تیرا بندۂ پر از گناہ
مین ہون بندہ تو میرا پروردگا — ہین تیرے احسان مجھ پر بیشمار
ہے بہروسہ مجھکو تیری ذات پر — ہر گھڑی ہر وقت ہر شام و سحر
گرچہ ہون مین عاجز و زار و نزار — بار عصیان ہین اوٹہائے صد ہزار
فضل تیرے پر نگاہ ہر آن ہے — جان میری تجھ پہ ہی قربان ہے
کر منور میرا سینہ اے خدا — رحم فرما مجھ پہ اے رب الورا
عشق دے اپنا مجھے اے ذوالمنن — تا کرون قربان تجھ پہ جان و تن
کر کرم اس ناتوان پر اے کریم — رحم فرما اے خداوند رحیم
ہون مین عاصی مجھکو یا رب بخشدے — بخشدے میرے گناہ سب بخشدے
مجھکو دکھلا اے رہ جود و عطا — راہ صبر و شکر و تسلیم و رضا
دین و دنیا مین مجھے خورسند کر — دشمنون کو زیر اور پابند کر
رکھ مسیح احمدی کا اک غلام — ہے یہ میری آرزو رب الانام
کر حیات جاودان مجھکو عطا — از طفیل سرور ہر دو سرا۔

الہام ۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء۔ فرمایا آج میری طبیعت علیل تھی اس لئے میری آنکھ لگ گئی جب اوٹہا تو یہ الفاظ زبان پر جاری تھے یا سنائی دئے۔ **طاعون کا دروازہ کھولا گیا**۔ معلوم ہوتا ہے کہ طاعون اب پیچھا نہین چھوڑتی۔

اطلاع

[illegible] (ایڈیٹر)

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

البدر

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۱۲ | قادیان دار الامان - ۱۰ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ - محرم الحرام ۱۳۲۱ ھ | جلد ۲

ڈائری

۲۸ مارچ ۱۹۰۳ء

انسان اور بہائم مین فرق بچپن کی عمر پر ذکر ہوا فرمایا کہ انسان کی فطرۃ مین یہ بات ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے - بچون مین عادت ہوتی ہے کہ جھوٹ بولتے ہین آپس مین گالی گلوچ ہوتے ہین ذرا ذراسی باتون پر لڑتے جھگڑتے ہین جون جون عمر مین وہ ترقی کرتے جاتے ہین عقل اور فہم مین بھی ترقی ہوتی جاتی ہے رفتہ رفتہ انسان تزکیہ نفس کی طرف آتا ہے انسان کی بچپن کی حالت اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ گائے بیل وغیرہ جانورون ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے صرف انسان کی فطرت مین ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے اور یہ صفت انسان ہین ہی ہوتی ہے کیونکہ بہائم مین تعلیم کا مادہ نہین ہوتا - سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک قصہ نظم مین لکھا ہے کہ ایک گدھے کو ایک بیوقوف تعلیم دیتا تھا اور اس پر شب و روز محنت کرتا ایک حکیم نے اسے کہا کہ اے بے وقوف تو یہ کیا کرتا ہے اور

کیون اپنا وقت اور مغز بے فائدہ گنواتا ہے

یعنی گدہا تو انسان نہ ہوگا - تو بھی کہین گدہا نہ بنجاوے

درحقیقت انسانی قوی ایسی الگ شئے نہین ہے جو کہ اور جانور وغیرہ مین نہ ہو عموما سب صفات درجہ وار تمام مخلوق مین پائے جاتے ہین لیکن فرق یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق مین ترقی کرتا ہے اور حیوان نہین کرتا - دیکھو اڑند کا تیل اور کہانڈ کیسے غلیظ ہوتے ہین - لیکن جب خوب صاف کیا جاوے تو مصفا ہوکر خوشنما ہوجاتے ہین - یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے - اصل مین صفات کل نیک ہوتے ہین - جب ان کو بے موقع اور ناجائز طور پر استعمال کیا جاوے تو وہ برے ہوجاتے ہین اور ان کو گندہ کردیا جاتا ہے لیکن جب ان ہی صفات کو افراط تفریط سے بچاکر محل اور موقع پر استعمال کیا جاوے تو ثواب کے موجب ہوجاتے ہین - قرآن مجید مین ایک جگہ فرمایا ہے **من شر حاسد اذا حسد** اور دوسری جگہ **السابقون الاولون** - اب سبقت لیجانا بھی تو ایک قسم کا حسد ہی ہے سبقت لیجانیوالا کب چاہتا ہے کہ اس سے اور کوئی آگے بڑھ جاوے - یہ صفت بچپن ہی سے انسان مین پائی جاتی ہے اگر بچون کو آگے بڑہنے کی خواہش نہ ہو تو وہ محنت نہین کرتے اور کوشش کرنیوالے کی استعداد بڑھجاتی ہے - سابقون گویا حاسد ہی ہوتے ہین لیکن اس جگہ حسد کا مادہ مصفا ہوکر سابق ہوجاتا ہے اسیطرح حاسد ہی بہشت مین سبقت لے جاوین گے +

اسی طرح سے غضب اگر موقع اور محل پر استعمال کیا جاوے تو وہ ایک صفت محمود ہے - وہ مسلمان ہی کیا ہے جسے مستورات کے عصمت کی محافظت کے لیئے کبھی غضب نہ پیدا ہوتا ہو - حضرۃ عمرؓ مین غضب اور غصہ بہت تہا - مسلمان ہونے کے بعد کسی نے آپ سے پوچھا کہ اب وہ غضب اور غصہ کہان گیا - فرمایا کہ غضب تو اسیطرح میرے مین ہے لیکن آگے بے محل اور بے موقع اور ظلم کے رنگ مین تہا اور اب محل اور موقع پر استعمال ہوتا ہے اب انصاف کے رنگ مین ہے + صفات بدلتے نہین ہین ہان انہین اعتدال آجاتا ہے اسیطرح گلہ کرنا ناجائز ہے لیکن استاد یا مان باپ اگر گلہ کرین تو وہ قابل مذمت نہین کیونکہ مرشد استاد یا باپ اگر گلہ کرتے ہین تو وہ اس کی ترقی کے لیئے گلہ کرتے ہین اور اس کے عیوب کو اس کے لیئے بیان کرتے ہین تاکہ عبرت ہو اور اس کے اعمال مین اصلاح ہو - ایسے ہی چوری بھی ایک بری صفت ہے لیکن اگر اپنے دوستون کی چیز بلا اجازت استعمال کرلی جاوے تو معیوب نہین (بشرطیکہ دوست ہون)

حقوق دوستی لطیفہ - دو شخصون مین باہمی دوستی کمال درجہ کی تھی .... اور ایک دوسرے کا محسن تھا اتفاقاً ایک شخص سفر مین گیا - دوسرا اس کے بعد اس کے گھر مین آیا اور اس کی کنیز سے دریافت کیا

کہ میرا دوست کہان ہے اس نے کہا کہ سفر کو گیا ہے پھر اس نے پوچھا کہ اس کے روپیہ والے صندوق کی چابی تیرے پاس ہے کنیز نے کہا کہ میرے پاس ہے اس نے کنیز سے وہ صندوق منگواکر چابی لی اور خود کھولکر کچھ روپیہ اس مین سے لے گیا ـ جبکہ صاحب خانہ سفر سے واپس آیا تو کنیز نے کہا کہ آپ کا دوست گھر مین آیا تھا ـ یہ سنکر صاحب خانہ کا رنگ زرد ہوگیا اور اس نے پوچھا کہ کیا کہتا تھا ـ کنیز نے کہا کہ اس نے مجھ سے صندوق اور چابی منگواکر خود آپ کا روپیہ والا صندوق کھولا اور اس مین سے روپیہ نکالکر لے گیا ـ پھر تو وہ صاحب خانہ اس کنیز پر اس قدر خوش ہوا کہ بہت ہی پھولا اور صرف اس صلہ مین کہ اس نے اس کے دوست کا کہا مان لیا اس کو ناراض نہین کیا ـ اس کنیز کو اس نے آزاد کردیا اور کہا کہ اس نیک کام کے اجر مین جو کہ تجھ سے ہوا ہے مین آج ہی تجھکو آزاد کرتا ہون ✦

غرض جس قدر یہ جرائم ہین جن کی نواہی کی شریعت مین تاکید ہی مثلاً گلہ نہ کرو ـ چوری نہ کرو ـ وغیرہ وغیرہ یہ سب صفات بر استعمال کی وجہ سے خراب ہوگئے ہین ورنہ حقیقتاً ان کا موقع اور محل پر استعمال درست اور انسان کی فطرۃ کے مطابق ہے ـ عفو ایک موقع پر تو قابل استعمال ہوتا ہے اور بعض موقعہ پر قابل ترک کیونکہ اگر کسی مجرم کو بار بار عفو ہی کردیا جاوے تو وہ اور زیادہ بیباک ہوکر جرم کریگا ایسے موقع پر اس سے انتقام لینا ہی عفو ہوتا ہے انجیل کی تعلیم مین جوکہ بعض جگہ زیادہ نرمی کی ہدایت ہے اس کا بھی یہی مقصود ہوگا کیونکہ وہ تو صرف یہود کے لئے ہی (اس کی تمام تعلیم بالمقصود تھی) جو کہ سخت سرکش اور ظالم طبع لوگ تھے اس مسئلہ کو آجکل لوگون نے خوب سمجھ لیا ہے برہمو لوگون نے بھی اس پر اعتراض کئے ہین مین نے ایک برہمو کی کتاب مین دیکھا وہ لکھتا ہے کہ تمام عمر مار ہی کھاتے جانا اور ہمیشہ طمانچے کھانا بلکہ ایک گال زخمی کراکر دوسری گال بھی پھیر دینا یہ کہان کا انصاف ہے ذوم انسان اس پر عمل کب کرسکتا ہے اور نہ کسی سے آج تک اسطرح کے عفو پر عمل ہوسکا انجیل کی اس تعلیم کے متبع عیسائی لوگ کبھی بھی اس مسئلہ پر عمل نکر سکے آج کسی عیسائی کو ایکبات کہو جوکہ اس کی مرضی کے برخلاف ہو پھر دیکھو وہ کتنی سناتا ہے اور عدالت کی طرف دوڑتا ہے کہ نہین ـ بعض نادان عیسائی کہتے ہین کہ حضرت مسیح کی اس تعلیم سے یہ مقصود ہے کہ مار اور طمانچہ کھاکر عرضی ڈالدو اور عدالت سے چارہ جوئی کرو ـ لیکن اتنا نہین سوچتے کہ اگر کسی شخص نے ایک عیسائی کو طمانچہ مارکر اس کے دانت نکالدئے پھر اس نے حسب حکم شریعت دوسری گال آگے کی اور اس نے ادہر کے بھی دانت نکال دئے کیونکہ دشمن کا طمانچہ کوئی پیار کا طمانچہ تو نہ ہوگا وہ تو تمام قوت سے طمانچہماریگا اب جب دونون طرف کے دانت نکل گئے تو پھر عدالت مین جانے سے وہ دانت کیا واپس لگ جاوین گے اگر مجرم کو سزا بھی ہوگئی تو اس کو کیا ملیگا جو ساری عمر کے لئے ایک نعمت سے محروم ہوکر عمدہ کھانے پینے بولنے کی لذات سے جاتا رہا ایسے ہی اگر ایک بدکار کسی عیسائی کی عورت پر ناجائز حملہ کرنا چاہے تو وہ عیسائی اس وقت تو اس کا مزاحم نہ ہو مگر بعد مین عدالت کے ذریعے چارہ جوئی کرے اور گواہ اور ثبوت دیتا پھرے عجب تعلیم ہے ✦

پھر ذکر ہوا کہ بلاد یورپ اور امریکہ اور جرمن وغیرہ مین آج کل ایک عجیب تحریک پیدا ہوتی چلی جاتی ہے لوگ خود بخود ہی ان خیالات فاسدہ سے دست کش ہوتے جاتے ہین اور ان کی تجویز ہے کہ ان تثلیث اور کفارہ کے بے دلیل خیالات کو مہذب دنیا سے اڑاکر بادلیل اور آزادی پسند خیالات نوجوانون کے آگے پیش کئے جاوین ـ فرمایا کہ اب خدا چاہتا ہے کہ اس کی توحید دنیا مین قائم ہو اور اسی کا تصرف تمام دنیا پر اور لوگون کے دلون پر ہے اور کوئی کام نہین ہوسکتا جب تک کہ خدا تعالےٰ نہ چاہے اس زمانہ مین ان تمام پرانی جہالت کے زمانہ کی غلطیون کا اس طرح خود بخود ظاہر ہوجانا یہ بھی ایک مسیح موعود ؑ کے زمانہ کی نشانی ہے تاکہ زمانہ کی حالت بھی ایسی ہوکہ وہ مسیح موعود کی تائید کرے ـ جب خدا کسی بات کو چاہتا ہے کہ وہ ہوجاوے تو وہ تمام زمانہ کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے پھر ہر طرف سے اس کی تائید ہی تائید ظاہر ہوتی ہے کیا زمین کیا آسمان گویا سب ہی اس کی خدمت مین لگجاتے ہین اگر زمین کسی اور طرف رجوع کرے اور آسمان کسی اور طرف، تو پھر حالت ٹھیک نہین رہتی ـ اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ وہ ہماری تائید کرے اور چاہتا ہے کہ ہر قسم کے شرک کفر اور بطلان کو ذلیل کرکر توحید کی سچائی کو دنیا مین قائم کرے اسی لئے اس نے تمام زمانہ مین ایک عجیب تحریک پیدا کردی ہے اور ہر ایک طرف سے ہماری ہی تائید نظر آتی ہے مثلاً ایک ذراسی آگ تمام جہان کے جلانے کے لئے کافی ہے اسی طرح زمانہ مین یہ آگ لگ گئی ہے اور اب تو یہ ہوا چل رہی ہے کہ ان کے دلون مین پھونکدیا گیا ہے کہ وہ ان تمام پرانے اور بے معنے بلکہ غیر معقول خیالات سے خود بخود بیزار ہوکر حقیقت اور راستی کے جویان ہوجاوین جیسے اب جرمن کے بادشاہ کے مذہب مین سخت انقلاب ہوا ہے یہی ایک کافی مثال ہے جب سلاطین کے دل مین اللہ کریم نے ایسے ایسے خیالات ڈالدیے ہین تو رعیت کا تو بہت سا حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جوکہ بادشاہ کے مذہب کے ہوتے ہین اور اپنے بادشاہ کے اشارون پر چلتے ہین ـ

اللہ کی شان ہے کہ ایک زمانہ مین تو حضرت مسیح کی حد سے زیادہ اور مبالغہ سے بڑھکر تعریف کی گئی تھی اور اب اس کا رد در و دیوار سے خود بخود عیان ہوتا جاتا ہے ✦

ابی طالب کی نجات

بعض لوگ جوکہ غیر مذاہب مین برائے نام ہوتے ہین مگر خلوص دل سے وہ اسلام کے مداح ہوتے ہین ان کے ذکر پر فرمایا کہ ابی طالب کی بھی ایسی ہی حالت تھی خدا تعالےٰ کی یہ عادت نہین ہے کہ ایک خبیث اور شریر کو ایک ادب اور لحاظ کرنیوالے کے برابر کردیوے اگر اس نے بظاہر تو مذہب قبول نہین کیا مگر بزرگ سالی کی رعونت اس مین تھی احادیث مین بھی اس قدر تحقیقات کہین نہین ہوئی ہے ممکن ہے کہ اس نے کبھی کلمہ پڑھ دیا ہو بجز اعتقاد کے محبت نہین ہوا کرتی اول عظمت دل مین بیٹھتی ہے پھر محبت ہوتی ہے

اہل اللہ کی لذات دنیاوی

ایک ذکر پر فرمایا کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ مین نے گوشت کا منہ نہین دیکھا ہے اکثر مسی روٹی (بیسنی) یا اچار اور دال کے ساتھ کھالیتا ہون آج بھی اچار کے ساتھ روٹی کھائی ہے

نسخ مدامی

فرمایا کہ ایک سالک کی عمر مین نسخ ہوتا رہتا ہے انبیا کی زندگی مین بھی نسخ ہوتا ہے اسی لئے اول حالت آخر حالت کے ساتھ مطابق نہین ہواکرتی جسمانی حالتون مین بھی نسخ دیکھا جاتا ہے

۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرۃ اقدس سیر کو نہین گئے صرف عشا کے قبل ایک مجلس مین کچھ ذیل کی باتین ہوئین ✦

قتل بنیاد

صلیب چونکہ جرائم پیشہ کے واسطے ہے اس واسطے انبیا کی شان سے بعید ہے کہ ان کو صلیب دی جاوے

اس لئے توریت میں لکھا تھا کہ جو کاٹھ پر لٹکایا جاوے وہ ملعون ہے۔ آتشک وغیرہ جو خبیث امراض خبیث لوگون کو ہوتے ہین اُس سے کبھی انبیاء محفوظ رہتے ہین نفس قتل انبیاء کے لئے معیوب نہین ہے مگر کسی نبی کا قتل ہونا ثابت نہین ہے جس آلہ سے خبیث قتل ہو اس آلہ سے نبی قتل نہین ہوتا ۔

فعدلک خوش خطی پر ذکر ہوا فرمایا کہ حسن تناسب اعضاء کا نام ہے جب تک یہ نہ ہو ملاحت نہین ہوتی اللہ تعالٰے نے اسی لئے اپنی صفت فسواک فعدلک فرمائی ہے عدلک کے معنے تناسب کے ہین کہ نسبتی اعتدال ہر جگہ ملحوظ رہے ۔

۳۰ مارچ ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازین سوائے عشاء کے با جماعت ادا کین سیر کو آپ تشریف نہین لائے ۔

بعد ادائے نماز مغرب ایک صاحب نے کسی شخص غیر حاضر کی طرف سے مسئلہ دریافت کیا کہ اس نے غصہ مین اپنی عورت کو طلاق دی ہے اور لکھ بھی دی ہے مگر ایک ہفتہ کے قریب گذرنے پر وہ رجوع کرنا چاہتا ہے اس مین کیا ارشاد ہے ۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ جب تک وہ شخص خود حاضر ہو کر بیان نہ کرے ہم نہین فتوی دے سکتے ۔

تھوڑی دیر مجلس ہوئی تھی کہ حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ تشریف لے گئے ۔

۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء

بوجہ ناسازی طبیعت حضرۃ اقدس فجر ظہر اور عصر کی نماز با جماعت مین شریک نہ ہو سکے ۔ عشاء کے وقت آپ نے مجلس کی مگر کوئی ذکر قابل اندراج اخبار نہ ہوا

یکم اپریل ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور سوائے ظہر کے وقت کے آپ کسی اور نماز با جماعت مین شامل نہ ہو سکے ۔

۲-اپریل ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور صرف مغرب اور عشاء کی نماز با جماعت مین شامل ہو سکے ۔

جلسہ بین المغرب والعشاء اخبار پائونیر اور سول ملٹری مین سے دو لطیف مضمون حضرۃ اقدس سنتے رہے جنہین مذہب عیسویت کے زوال اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دلوں مین گھر کرنے کے مضامین تھے انشاء اللہ وہ البدر مین دوسری جگہ شائع ہون گے ۔

انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی فرمایا کہ میرے نزدیک اس کے یہ معنے ہین کہ وہ شخص بمنزلہ توحید کے ہوتا ہے جو کہ ایسے زمانہ مین آوے جبکہ توحید کی حقارت اور بے عزتی ہوتی ہو اور شرک کی عظمت اور قدر کیجاتی ہو ۔ اس شخص مامور شدہ کو توحید کی پیاس ایسی لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے اغراض اور مقاصد کو ایک طرف رکھکر توحید کے قائم کرنے مین خود ایک مجسم توحید ہو جاتا ہے اس کے اٹھنے بیٹھنے اور حرکت اور سکون اور ہر ایک قول و فعل مین توحید کی لَو سے لگی ہوئی ہوتی ہے دنیا مین لوگون نے اپنے اپنے مقاصد کو بت بنا رکھا ہے ۔ مگر جب تک خدا کسیکو یہ سوز و گداز توحید کیوا سطے نہ لگائے تب تک نہین لگ سکتا جیسے لوگ اولاد اور اپنی دوسری اغراض کے لئے بیقرار ہوتے ہین حتی کہ بعض خودکشیان کر لیتے ہین اسیطرح وہ توحید کے لئے بیقرار ہوتا ہے کہ خدا کی خواہشات اس کی توحید اور عظمت اور جلال غالب آوین اس وقت کہا جاتا ہے کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی ۔ توحید کی وجہ سے ہزارون تباہ ہوئے جنگون مین لوگ قتل ہوئے ۔ طاعون وغیرہ قحط اور دیگر بلاؤن سے ملک کے ملک ہلاک ہوئے تو آخر توحید پیاری تھی تو یہ ہوا ۔

عقیدہ عقیدہ ایسی شے ہے کہ اعمال سے بڑھ جاتا ہے جس قوت سے عقیدہ ہو اسی قوت سے اس سے اعمال سرزد ہوتے ہین اور یہی ایک تمیز شے ہے ورنہ نماز اور روزہ وغیرہ عبادات ایسی چیزین ہین کہ اس مین ہر ایک شامل ہے حتی کہ عورتین بھی شریک ہین اس لئے چاہیئے کہ عقیدہ مین ترقی کرین

توجہ کی دو قسم ایک توجہ محبت کی ہوتی ہے اور ایک عداوت کی وہ بھی مفید ہوا کرتی ہے ۔ آنحضرت کے وقت عداوت ہی کی توجہ تھی کہ عدوانہ رنگ مین ہر جگہ آپکا چرچا ہوا کرتا ۔ آپکے بعد مسیلمہ کذاب وغیرہ بھی مدعی ہوئے مگر ان کو کسی نے پوچھا بھی نہ ۔ اسیطرح اب اس وقت ہماری طرف لوگون کی توجہ ہے جہان جاؤ ادہر ادہر کی بات مین ہمارا ذکر ضرور آجاتا ہے

دابۃ الارض فرمایا کہ دابۃ الارض کے معنے قرآن شریف سے ہی معلوم کرنے چاہئین حضرۃ سلیمان علیہ السلام کے قصے مین یہ لفظ آیا ہے وہان کیڑے ہی کے معنے ہین پس معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ہاتھی وغیرہ جانور ہرگز نہین ہے ۔

۳-اپریل ۱۹۰۳ء

آج بفضل خدا حضرت کی طبیعت درست رہی اور آپنے نمازین اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کین جمعہ مسجد اقصٰی مین ادا کیا ۔

جمعہ نماز جمعہ کے بعد گرد و نواح کے لوگون اور چند ایک دیگر احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضرت احمد مرسل مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ذیل کی تقریر کھڑے ہو کر فرمائی ۔

اقرار بیعت توڑنے والا سخت مجرم ہے اس وقت تم لوگون نے اللہ تعالٰے کے سامنے بیعت کا اقرار کیا ہے اور تمام گناہون سے توبہ کی ہے اور خدا سے اقرار کیا ہے کہ کسی قسم کا گناہ نہ کرین گے ۔ اس اقرار کی دو تاثیرین ہوتی ہین یا تو اس کے ذریعہ انسان خدا تعالی کے بڑے فضل کا وارث ہو جاتا ہے کہ اگر اسپر قائم رہے تو اس سے خدا راضی ہوگا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کریگا اور یا اس کے ذریعہ سے خدا کا سخت مجرم بنے گا کیونکہ اگر اقرار کو توڑیگا تو گویا اس نے خدا کی توہین کی اور اہانت کی ۔ جسطرح سے ایک انسان سے اقرار کیا جاتا ہے اور اگر اسے بجا نہ لایا جاوے تو توڑنے والا مجرم ہوتا ہے ایسے ہی خدا کے سامنے گناہ نہ کرنے کا اقرار کر کے پھر توڑنا خدا کے روبرو سخت مجرم بنا دیتا ہے ۔

آج کے اقرار اور بیعت سے یا تو رحمت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی ۔۔ اور یا عذاب کی ترقی کی اگر تم نے تمام باتون مین خدا کی رضا مندی کو مقدم رکھا اور مدت دراز کی تمام عادتون کو بدل دیا تو یاد رکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو ۔ عادت کو چھوڑنا آسان بات نہین دیکھتے ہو کہ ایک افیمی یا جھوٹ بولنے والے کو جو عادت پڑ گئی ہوئی ہوتی ہے اس کا بدلنا کس قدر مشکل ہوتا ہے اسی لئے جو اپنی عادت کو خدا کے واسطے چھوڑتا ہے ۔ تو وہ بڑی بات کرتا ہے ۔ یہ نہ سمجھو کہ عادت چھوٹی ہو یا بڑی

عرصہ تک انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کو ... تو اسے کو ایک عادت اس کے کرنے کی ہو جاتی ہے تو کیا تمہارے نزدیک اسے چھوڑ دینا کوئی چہوٹی بات ہے جب تک انسان کے اندر ہمت ۔ استقلال نہ ہو تب تک یہ دور نہیں ہو سکتی ۔ ما سوا اس کے ان عادتوں کے بدلنے میں ایک اور مشکل ہے کہ عادتوں کا پابند آدمی عیالداری کے حقوق کی بجا آوری مین سست ہوا کرتا ہے مثلاً ایک افیمی ہے تو وہ نشہ میں مبتلا ہوکر عیالداری کے لیے کیا کچھ کریگا اور اسیطرح بعض عادتین اس قسم کی ہوتی ہین کہ کنبہ اور اہل وعیال کے آدمی اس کے حامی ہوتے ہین اس کا چہوڑنا اور بھی دشوار تر ہوتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص بذریعہ رشوت کے روپیہ حاصل کرتا ہے عورتون کو اکثر علم نہین ہوتا وہ تو اس کو اچھا جانے گی کہ میرا خاوند خوب روپیہ کماتا ہے تو وہ کب کوشش کرے گی کہ خاوند سے یہ عادت چہڑاوے تو ان عادتون کو چہڑانے والا بجز اللہ تعالے کی ذات کے کوئی نہین ہوتا باقی سب اس کے حامی ہوتے ہین بلکہ ایک شخص جو نماز روزہ کو وقت پر ادا کرتا ہے اسے یہ لوگ سست کہتے ہین کہ کام میں حرج کرتا ہے اور جو نماز روزہ سے غافل رہکر زمینداری کے کامون میں مصروف رہے اسے ہشیار کہتے ہین اس لئے مین کہتا ہون کہ توبہ کرنی بہت مشکل کام ہے اور ان ایام میں تو بہت سے مقابلہ آکر پڑے ہین ایک طرف عادتون کو چہوڑنا دوسری طرف طاعون ایک بلا کی طرح سر پر ہے اس سے بچنا ۔ اب دیکھو کونسی مشکل کو تم قبول کر سکتے ہو رزق سے ڈرکر انسان کو کسی عادت کا پابند نہونا چاہیئے اگر اس کا خدا پر ایمان ہے تو خدا رزاق ہے اس کا وعدہ ہے جو تقوی اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ وار مین ہون ۔ من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا سے ڈرکر جو چہوڑے گا خدا ہر ایک مشکل سے اسے نجات دیگا یہ اس لئے کہا ہے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہین کہ ہم کیا کرین ہم تو چہوڑنا چاہتے ہین مگر ایسی مشکلات آکر پڑتی ہین کہ پہر کرنا پڑ جاتا ہے خدا وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اسے ہر مشکل سے بچا لیگا اور پہر آگے ہے یرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دیگا کہ اس کے گمان میں بھی وہ نہ ہوگی ایسے ہی دوسرے مقام پر ہے وہو یتولی الصالحین ۔ جیسے ماں اپنی اولاد کی والی ہوتی ہے ویسے ہی وہ نیکون کا والی ہوتا ہے پہر فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون پ ۲۶ ع ۱۸ یعنی جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور تمہارا رزق آسمان پر ہے ۔ جب انسان خدا پر بہروسہ چہوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس مین پیدا ہو جاتی ہے خدا پر بہروسہ اور ایمان اس کا ہوتا ہے جو اسے ہر بات پر قادر جانتا ہے ۔

اب ایسا زمانہ ہے کہ جو توبہ کرنا چاہتے ہین خدا ان باتون کے لئے اپنے ہاتھون سے ان کی مدد کر رہا ہے اس کی ذات رحمت سے بہری ہوئی ہے طاعون کے حملے بہت خوفناک ہوتے ہین مگر اصل میں یہ رحمت ہے سختی نہین ہے ۔ ہزارون لوگ ہون گے جو کہ عبادت سے غافل ہون گے اگر اتنی چشم نمائی خدا نکرے تو پہر تو لوگ بالکل ہی منکر ہو جاوین یہ تو اس کا فضل ہے کہ سوئے ہوؤن کو ایک تازیانہ سے جگا رہا ہے ورنہ اسے کیا پڑی ہے کہ کسی کو عذاب دیوے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم پ ۵ ع ۱۸ کہ اگر تم میری راہ اختیار کرو تو تم کو کیون عذاب ہو اس کی رحمت بہت وسیع ہے جیسے بچہ جب پڑہتا نہین ہے تو اسے مار پڑتی ہے اس کا سبب یہی ہے کہ اس کی آئندہ زندگی خراب نہ ہو اور وہ سدہر جاوے اسیطرح اللہ تعالی یہ عذاب اس لئے دیتا ہے کہ لوگ سدہر جاوین اور یہ اس کی رحمت کا تقاضا ہے سچی توبہ کرو بھلا دیکھو تو سہی اگر بازار سے کوئی دوا مثل شربت بنفشہ کے تم لاؤ اور اصل دوا تم کو نہ ملے بلکہ سڑا ہوا پرانا شیرہ تم کو دیا جاوے تو کیا وہ بنفشہ کے شربت کا کام دیگا ہرگز نہین اسیطرح سڑے ہوئے الفاظ جو زبان تک ہون اور دل قبول نکرے وہ خدا تک نہین پہنچتے بیعت کرانے والے کو تو ثواب ہو جاتا ہے مگر کرنے والے کو کچھ حاصل نہین ہوتا ۔

بیعت

بیعت کے معنے ہین بیچدینا ۔ جیسے ایک چیز بیچدی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہین رہتا خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچدیتے ہو تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اس سے اسطرح نہ استعمال کرنا ہرگز نہین اس کا اختیار ہے جسطرح چاہے استعمال کرے اسیطرح جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹہیک ٹہیک نہ چلو تو پہر کوئی فائدہ نہین اوٹہا سکتے ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہین ہوا کرتا اسیطرح بیعت اگر پورے معنون مین نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی خدا تعالے کیسے دہوکہ مین نہین آسکتا اس کے ہان نمبر اور درجہ مقرر ہین اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہوگی تو وہ قبول کریگا ۔ جہان تک طاقت ہے وہان تک کوشش کرو ۔ پوری صلاح بنو عورتون کو نصیحت کرو ۔ نماز روزہ کی تاکید کرو ۔ سوائے اٹہہ سات دن کے جو عورتون کے ہوتے ہین اور جسمین نماز معاف ہے تمام نمازین پوری پڑہین روزہ معاف نہین ہین ان کو پہر ادا کرین انہی کمیون کی وجہ سے کہا کہ عورتون کا دین ناقص ہے اپنے ہمسایہ اور محلہ والون کو بھی نیکی کی تاکید کرو غافل نہ ہو اگر علم نہ ہو تو واقف سے پوچہو کہ خدا کیا چاہتا ہے ۔

مسلمانون کی دینی حالت

اس وقت مسلمانون نے اپنے دین کو بدل دیا ہے جو خدا چاہتا تہا اسے بدلکر اور کا اور بنا دیا ہے اس وقت ایک شور برپا ہے اگر کہا جاوے کہ آنحضرۃ صلعم فوت ہوئے ہین اور عیسی زندہ ہے تو سب خوش ہوتے ہین مگر جب کہا جاوے کہ آنحضرۃ زندہ اور خاتم النبیین اور آپ کے بعد کوئی غیر نبی نہین آنے والا تو سب ناراض ہو جاتے ہین ۔ ہمارے نبی صلعم کو جیسے خدا نے سب سے آخر پیدا کیا ویسے ہی آخری درجے کے سب کمال آپکو دیئے کوئی بھی خوبی کسی دوسرے نبی مین ایسی نہین جو کہ آپکو نہ دی گئی ہو ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہان بہت سے مہمان ہون تو ان مین سے ایک کو وہ مکلف کہانا لاؤ وغیرہ دیوے ۔ اور دوسرے کو معمولی کہانا شوربا یا روٹی وغیرہ باقی مہمان کہین گے کہ کاش کہ ہم اس گہر مین مہمان نہوتے اسیطرح ایک لاکہ چوبیس ہزار پیغمبر جو گذرے ہین انہون نے کیا گناہ کیا کہ جو فضیلت اور رتبہ عیسی علیہ السلام کو دیا جاتا ہے ان مین سے ایک کو بھی وہ نہ ملا ان سب کو موت مانتے ہو اور ایک عیسی کو زندہ اور وہ بھی آسمان پر ۔ قرآن فرماتا ہے رب زدنی علماً اور حضرت تو اس دعا کو برابر مانگتے رہے آنحضرۃ کی عمر ۶۳ برس کی ہوئی دوسرے تمام پیغمبرون کو گہٹانا اور مسیح کو سب سے بڑہکر فضیلت دینا ہمین سمجھ نہین آتی کہ کونسی فضیلت مسیح کو دوسرون پر ہے انہون نے نہ ساری دنیا کی اصلاح کا دعوی کیا نہ کوئی دکھ آنحضرت کی طرح ان کو پہنچا نہ مقابلہ کی نوبت آئی نہ کوئی شکست اوٹہانی پڑی ۔ چند آدمی صرف ایمان لائے وہ بھی پکڑے گئے ۔ اس کے مقابلہ مین آنحضرۃ کو دیکھو آپکا دعوی کل جہان کے لئے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہونچے ۔ جنگین بھی آپنے کین ایک لاکہ سے زیادہ صحابہ آپ کی زندگی مین موجود تہے پہر ان باتون کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرۃ کی شان مین کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائیگا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہین تو اور کیا ہے ان کمبختون سے کوئی پوچھے کہ پہر تم محمد رسول اللہ کیون کہتے ہو عیسی رسول اللہ کہو

اب تم کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے آنحضرۃ کو عزت دو اگر تم یہ کہو کہ آنحضرت آسمان پر زندہ ہین تو ہم آج مانتے ہین مگر جب سے تم کو فیض اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا اس کو جھوٹی فضیلت دینے سے تم کو کیا حاصل۔ تمام فیضون کا سرچشمہ قرآن ہے نہ انجیل نہ توریت جو قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف جھکتا ہے وہ مرتد اور کافر ہے مگر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے وہ مسلمان ہے کیا ان لوگون کو شرم نہین آتی کہ آنحضرۃ کو جب حفاظت پیش آئی تو خدا نے آپ کو غار مین جگہ دی اور عیسیٰ کو جب وہ موقعہ پیش آیا تو آسمان پر جا بٹھایا پھر آنحضرت کی عمر ۶۳ برس کی کہتے ہین اور عیسیٰ کو اب تک زندہ مانتے ہین ان تمام باتون کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ عیسائیون کا دین غالب ہے آج مسلمان کم ہین اور عیسائی زیادہ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہی دلائل بیان کر کے پادریون نے مسلمانون کو عیسائی بنایا ہے۔ خدا تو فرماتا ہے کہ عیسیٰ مر گیا فلما توفیتنی کی آیت موجود ہے اگر تمہارا مذہب قرآن ہے تو اس پر ایمان کیون نہین لاتے۔ آنحضرت کے واسطے خدا نے ہرگز نہ چاہا کہ باہر سے لوگ آدین سورۂ نور مین بھی وعدہ ہے کہ تمام خلیفہ اور امام تیری امت مین سے آوین گے سو خدا نے وہ پورا کیا اور اسیطرح اس نے ہمین بھیجا کیا۔ جیسے چودہ سو برس کے بعد موسیٰ کی امت مین سے مسیح آیا تھا ویسے ہی چودہ سو برس گذرنے کے بعد ہمین بھیجا وہ مسیح بھی صاحب شریعت نہ تھا توریت پر ان کا عمل تھا ایسے ہی ہم ہین تاکہ مماثلت پوری ہو اور کوئی کمی نہ رہ جاوے جیسی محبت خدا ہم سے کرتا ہے ویسی کسی اور سے نہین کرتا اگر یہ خیال ہو کہ عیسیٰ کو خدا آسمان پر لے گیا اس کو آج تک زندہ رکھا اور اس کو پھر لاوے گا تو پھر ساری محبت خدا کی عیسیٰ کے ساتھ چاہیئے جو ان تمام باتون کو غور سے دیکھیگا تو سمجھیگا کہ جو آپ کی شان ہے وہ اور کسی نبی کی نہین ہے۔ جب تک تم آنحضرۃ کو ہر ایک خوبی مین افضل نہ جانوگے مسلمان نہ ہوگے بلکہ گراہی ہوگی یہ تو عقیدہ چاہیئے اور نمازون مین دعا کرو کہ خدا طاعون سے ہمین بچا جو لوگ ہنسی کرتے ہین اور کہتے ہین بڑے آدمی کیون نہین مرتے وہ نادان ہین خدا کا کام ہے آہستہ آہستہ پکڑنا۔ اس لئے غافل نہ بنو تہجد دن مین دعا کرو۔ پانچون وقت کی نمازون مین دعا کرو جب تمہارا گھر دعا سے بھر جاوے گا تو پھر ہرگز وبا نہ آوے گی اور اگر کوئی روک رکھوگے تو دعا کام نہ دیگی۔ خدا کے ساتھ معاملہ صاف رکھوگے تو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ تم کو ضرور محفوظ رکھے گا۔

قبل از عشا کی مجلس مین حضرت نے پھر اسی تقریر کا اعادہ فرمایا۔

بیت الدعا کی تعمیر کا خرچہ

مسجد البیت و بیت الدعا کی تعمیر کے اخراجات جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر بمبئی ہوس نے اپنے ذمے لئے ہین۔ خدا تعالیٰ ان کو اس کی بہتر جزا عطا فرماوے۔

امرا اور رؤسا کے لئے قابل تقلید نمونہ

سرکار عالیہ بھوپال نے طاعون کے متعلق کچھ عرصہ گذرا ہے کہ اعلان شائع کیا ہے جس کا خلاصہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ اس اعلان کو پڑھکر سرکار عالیہ کی خدا ترسی اور خدا شناسی کا کسی قدر پتہ لگتا ہے جو ہمارے باعث مسرت ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ نیکدل بیگم کا اعلان بہت موثر ثابت ہوگا قدیم زمانے مین ایسا دستور تھا کہ جب ملک پر کوئی آفت یا وبا آئی تو وہ نہ صرف رعایا ہی کو اعمال صالحہ کی ہدایت کرتے اور خشوع خضوع سے دعائین مانگنے کے احکام صادر فرماتے بلکہ خود بھی ابتہال اور اضطراب کے ساتھ دعاؤن مین مصروف ہوتے اور مشکلات اور آفات کے دور ہونے کی کلید دعا ہی کو سمجھتے اور اس کے نتائج سے فائدہ اٹھاتے۔ اسی زمانہ مین جبکہ خدا تعالیٰ کے پاک نام کو ہنسی مین اڑایا جاتا ہے۔ بیگم بھوپال کا یہ اعلان بہت ہی قابل قدر ہے کیا اچھا ہو کہ تمام حکمران اس قسم کے اعلان شائع کرین بہرحال اس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

"کثرت معاصی اور اخلاقی کمزوری کے باعث یہ خدا کا غضب نازل ہوا ہے۔ مخلوق کو چاہیئے کہ توبہ کرے۔ استغفار پڑھے اور درگاہ خداوند مین التجا کے ساتھ دعا مانگے امید ہے کہ خدا رحم فرمائیگا وہ ارحم الرحمین ہے اس کے سوا کوئی شخص تدبیر نہین کر سکتا"

یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ عام مخلوق کے ساتھ مین بھی اس تضرع زاری اور دعا مین شریک ہون (از۔۔۔)

حقیقت نزول مسیح بزبان پنجابی

میان فتح الدین صاحب ساکن دہرم کوٹ بگہ حضرۃ اقدس کے ایک مخلص خادم کی تصنیف جو کہ غالباً ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہوگی زیر طبع ہے حیات وفات مسیح اور احمدی سلسلہ کے متعلق بحث مناظرہ کے لئے پنجابی زبان مین عمدہ تصنیف ہوگی ہر ایک حدیث اور آیت اور اقوال السلف کے حوالہ اس مین مشرح دئے ہین پنجاب کے دیہات وغیرہ مین تبلیغ اور وعظ کے لئے ہر ایک احمدی ممبر کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فیصلہ ہر ملنے کا پتہ احمدیہ بک ایجنسی قادیان یا خود صاحب تصنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

چونکہ مڈل امتحان کا نتیجہ نکل گیا ہے اسواسطے پریپریٹری (یعنے فورتھ ہائی) یکم اپریل ۱۹۰۳ء سے کھولی گئی ہے جو احباب چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا کو موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم اور نیک صحبت کا بھی حصہ ملے وہ اپنے بچون کو جلد روانہ کر دین تاکہ تعلیم مین حرج نہ ہو اس جماعت کی فیس مدرسہ ادنیٰ درجہ ۱۲ عہ ہے اور فیس بورڈنگ ہوس ۱۲ ار۔ اور خرچ خوراک ۳ ر سے ۶ ر تک درجہ وار ہر باقی تفصیل کے واسطے جو صاحب چاہین راقم کے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہین۔ والسلام

محمد صادق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء

البدر

مشورہ - البدر کے ایک مہربان جوکہ گذشتہ ایام مین کپورتھلہ مین تھے ایک کارڈ لکھا تھا جسمین وہ تحریر فرماتے ہین کہ اگر خریدارون کی رائے کو بھی البدر مین دخل رہے تو یہ اخبار بہت ہر دلعزیز رہیگا ؛

پیشتر اس کے کہ یہ خط آتا خریداران البدر مین سے جس نے کوئی ایزادی یا کسی نئے مضمون کا اندراج اخبار مین چاہا اس کی تعمیل یا عدم تعمیل کی وجوہات اخبار مین درج ہوتی رہین اور اب بھی یہ خاکسار ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنیکو اسطرح طیار ہے بلکہ مین بڑے ادب سے اپنے پیرومنجات کے احباب سے عموماً اور قادیان مین جو اصحاب کبار میرے مخدوم اور تعظیم گاہ ہین ان سے خصوصاً ملتمس ہون کہ البدر اور اس کے متعلق مفید مشورون سے اس خاکسار کو اپنی عنایت سے ہمیشہ سرفراز فرماتے رہا کرین اور یہی نہین بلکہ مین تو یہ بھی چاہتا ہون کہ وہ میری غلطیون اور قابل اصلاح امور پر بھی مجھے آگاہ کرتے رہین کیونکہ مین اس فن ایڈیٹری مین مشاق نہین ہون اور نہ کسی اخبار کا ایڈیٹر رہ چکا ہون مین نے تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدمون مین زندگی کے ایام بسر کرنے کے واسطے یہ ایک خدمت اپنے ذمہ لی ہے جس کو خدا نے اپنے فضل سے نباہنا ہے نہ میری استعداد اور لیاقت نے۔ اور خدا کے فضل سے مین آج تک ہر ایک مفید مشورہ پر کاربند ہونے کے لئے اپنے آپ کو طیار ثابت کر چکا ہون۔

مثلاً ہمارے دوست منشی محمد اکرم بیگ صاحب کمپونڈر نے ایک دفعہ بیعت کے کالم کے بارہ مین تاکید کی اور واقعی طور پر اس کی ضرورت کو محسوس کر کے اوس کالم کو کھولا گیا مگر انجام کار معلوم ہوا کہ آج کل بیعت کی تعداد اس قدر بڑھ رہی ہے کہ اگر ہفتہ وار پوری درج ہو تو نصف اخبار کے قریب صرف بیعت کنندگان کے نامون سے پُر ہوتا ہے اس لئے وہ کالم بند کر دیا گیا

اسیطرح چند ایک احباب نے مشورہ دیا کہ درس قرآن اخبار مین ہوا کرے اور اس کی ضرورت کو بھی ضرورت حقہ محسوس کر کے شروع کر دیا گیا اب چند ایک احباب نے چاہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ الگ بطور ضمیمہ اخبار کے ہوا کرے تاکہ مجلد ہو سکے اگرچہ مین نے اس خدمت کے بجا لانے کے واسطے احباب کا مشورہ بذریعہ البدر نمبر ۱۱ طلب کیا ہے لیکن بعد غور و فکر کے میری اپنی رائے یہ ہے کہ اس کی علیحدگی کی ضرورت نہین ہے کیونکہ ضمیمہ کیطور پر جب وہ ہوگا تو بہر حال البدر کی قیمت مین اضافہ کرنا پڑیگا اور چونکہ شیخ یعقوب علی صاحب کے اہتمام سے ایک ماہواری تفسیر القرآن نکلنی بھی ہے جس سے احمدیہ جماعت کی یہ غرض پوری ہو سکتی ہے اس کے ہوتے ہوئے اب دوسری تفسیر کی کیا ضرورت ہے جس چشمہ سے مستفید ہو کر وہ احمدی احباب کی خدمت کر رہے ہین اُسے چشمہ سے مین بھی پانی پینے آیا ہون اور وہی اپنے احباب تک درس قرآن کے نام سے پہونچا دیتا ہون بلکہ شیخ صاحب کی رہائش چونکہ قادیان مین ایک عرصہ دراز سے ہے اور وہ کئی بار قرآن کو سن چکے ہونگے اس لئے سابق بالخیرات ہونے کی وجہ سے جو ملکہ ان کو حاصل شدہ ہے وہ مجھے سردست کب حاصل ہو سکتا ہے بہ این وجوہات مین درس قرآن کی علیحدہ اشاعت کی تجویز کو پسند نہین کرتا ہان اگر میرے پیارے ناظرین بعض دوسری معقول وجوہات پر اسے ضرور علیحدہ پسند کرتے ہین تو لکھکر ردا کرین بعد غور اور مشورہ کے دیکھا جاویگا۔

ایک اور بڑا ضروری کام قابل تکمیل ہے جس کی تکمیل مین بطور ضمیمہ البدر کرنا چاہتا ہون اور وہ کام

رجسٹر بیعت کنندگان کی طیاری ہے

بذریعہ اردو میگزین اور اخبار الحکم کے احمدیہ احباب پر یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ مردم شماری کی رپورٹ مین احمدیہ جماعت کی تعداد جو بتلائی گئی ہے وہ موجودہ تعداد احمدیہ جماعت سے کئی گنا کم ہے اور یہ نقص کیون مردم شماری مین رہا اس کی وجوہات پر بھی لکھا جا چکا ہے مگر چونکہ قادیان مین ابھی تک کوئی ایسا باقاعدہ رجسٹر بیعت کا نہین ہے کہ جس کی بنا پر اول ابتدا سلسلہ بیعت سے لیکر آج تک اور آئندہ جسقدر مبایعین ہون ان کے صحیح نام اور پتہ معلوم ہو سکین اس لئے حضرت اقدس نے تجویز فرمایا تھا کہ ایک نیا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جائے اور از سر نو ہر ایک مقام سے فہرست بیعت طلب کی جاوے جیسے کہ البدر کے گزشتہ نمبرون مین متواتر اس کے متعلق اشتہارات نکلتے رہے ہین اسی تحریک پر مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ایک چھپا ہوا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جاوے تو وہ بطور عظیم الشان نشان کے ہوگا اور ہر ایک احمدی ممبر اگر چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھ سکیگا کیونکہ خدا کے فضل و کرم سے حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل اب ہم لوگون کا ایک نیا رشتہ اور تعلق قائم ہوا ہے جسے خدا نے اپنے بابرکت ہاتھون سے گانٹھا ہے اور اس کا قائم ہونا کوئی معمولی بات نہین بلکہ بہت سے رحمی اور قومی رشتون کو قطع برید کر کے اسے باندھا گیا ہے اور اب جبکہ اس کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ گئی ہے اور اکثر احباب ایسے ہین کہ ان کو ایک دوسرے کی صحیح تعداد و دوسرے نام اور پتہ وغیرہ سے بھی واقفیت نہین ہوتی اس لئے آپس کے تعلقات اور تعارف کو بڑھانے کی غرض اور آپسمین سلسلہ اتحاد اور اخوت کو مضبوط کرنے کی نیت سے ایک ایسے رجسٹر کی اشد ضرورت ہے جسمین مبایعین کے نام پتہ عمر تاریخ بیعت وغیرہ درج ہو ؛

یہ رجسٹر عظیم الشان نشان کو دنیا مین دکھلا سکیگا جو کہ حضرت اقدس کی رسالہ پیشگوئی کے متعلق ظاہر ہوا ہے اور جس کا ذکر حضرت اقدس نے کتاب مواہب الرحمان مین کیا ہے اور حضرت اقدس فرمایا کرتے ہین کہ ہمارے لئے ہر ایک بیعت کنندہ ایک نشان ہے کیونکہ جو شخص آتا ہے وہ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہے۔

میری رائے مین یہ عظیم الشان خدمت احمدی جماعت کی ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب اسے قدر کی نگہ سے دیکھینگے ؛

سردست میرا ارادہ یہ ہے کہ وہ یہ رجسٹر البدر اخبار کی تقطیع پر طیار ہو تاکہ بیعت کے متعلق ہر ایک تفصیل مکمل دیجاوے اور بطور ضمیمہ کے ہفتہ وار ۴ صفحہ پر البدر کے ساتھ شائع ہوتا رہے اس کے دوسرے انتظام اور ترتیب اور قیمت کے بارے مین مین ابھی نہین لکھتا احمدیہ احباب کی توجہ اسطرف دیکھکر پھر لکھونگا میری اپنی رائے یہ ہے کہ یہ ضمیمہ البدر ہر دوسرے ہفتے وار اخبار کے ساتھ نکلے اور اس کی قیمت ایسی ہو جو کہ احباب پر دوسرے چندون اور ضروری اخراجات کے ساتھ ایک بارگران نہ ہو احباب کو جن امور پر مشورہ دینا ہے وہ یہ ہین

(۱) رجسٹر کی ضرورت ہے کہ نہین + ہے تو کس سائز پر

(۲) یہ رجسٹر ہفتہ وار ہو یا دو ہفتہ وار

(۳) ہر دو صورتین اس کی قیمت اخبار کے ساتھ الگ الگ کیا ہونی چاہئے ؛

(۴) رجسٹر کی طیاری مین کیا کیا امور پتہ اور شناخت کے ملحوظ رکھے جائین + اور اس کے کالم کی تقسیم کسطرح ہو ؛

(۵) ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت اور اگر دو ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت

(۶) کاغذ البدر کا ہو یا اس سے اعلیٰ اگر اعلیٰ تجویز کیا جاوے تو قیمت مین اس کا خیال رکھا جاوے اور اس رجسٹر کا نام کیا ہو۔

قیمت لگانے کے وقت احباب کو اس محنت کو بھی مدنظر رکھ لینا چاہئے جو اس کی طیاری مین درکار ہوگی ممکن ہے کہ اس کے واسطے ایک خاص آدمی کو کل تعلقات کا دورہ کرنا پڑے ۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ ہمارے بھائی اس اطلاع کے دینے مین لاپرواہی کرتے ہین باوجودیکہ البدر

درس قرآن

{انا اعطینٰک الکوثر کی بقیہ تفسیر
گذشتہ اشاعت سے آگے}

اس مزدوری کام کو تو چھوڑا پر مصروفیت کس کام مین اختیار کی۔ نفسانی خواہشون کے پورا کرنے میں چائے پی لی۔ حقہ پی لیا۔ پان کہا لیا غرض ہر پہلو اور ہر طرف سے دنیوی امور مین ہی مستغرق ہو گئے۔ مگر پھر بھی آرام اور سکھ نہین ملتا ساری کوششیں اور ساری تگ و دو دنیا کے لئے ہوتی ہے اور اس مین بھی راحت نہین۔ لیکن جو خدا تعالے کے ہو جاتے ہیں ان کو وہ دیتا ہے تو پھر کس قدر دیتا ہے؟ اور ساری راحتون کا مالک اور وارث بنا دیتا ہے۔ مین نے پہلے بتا دیا ہے کہ جتنا چھوٹا ہوتا ہے اس کا اتنا ہی دینا ہوتا ہے اور جس قدر بڑا اسی قدر اس کی دہش ہوتی ہے۔ جس قدر کبریائی اللہ تعالے رکھتا ہے اسی کے موافق اس کی عطا ہے اور اس کی عطا کے بغیر کچھ بہی نہین ہوتا۔

مین نے ایک دنیا دار کو دیکھا ہے وہ میرا دوست بھی ہے مین کلکتہ مین اس کے مکان پر تہا۔ اس نے مجھے دکہایا کہ وہ ایک ایک دن مین چار چار سو یا پانچ پانچ سو روپیہ کیسے کما لیتا ہے۔ مگر تہوڑا ہی عرصہ گذرا کہ مین نے اس کو ایک مرتبہ گجرات مین دیکھا بہت ہی بری حالت مین مبتلا۔ مین نے اس کو اور تو کچھ نہ کہا صرف یہ پوچھا کہ بتاؤ کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ یہ حالت ہو گئی ہے کہ رہنے کو جگہ نہین۔ کہانے کو روٹی نہین۔ اس وقت یہان آیا ہون کہ فلان شخص کو پندرہ ہزار روپیہ دیا تہا مگر اب وہ کبھی جواب دیتا ہے۔ مین نے اس کی حالت کو دیکھکر یہ سبق حاصل کیا کہ چالاکی سے انسان کیا کما سکتا ہے! ادہر بالمقابل دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع نے کیا کمایا۔ مین نے ان لوگون کو دیکھا ہے کہ وعظ کرتے ہین چالاکیان کرتے ہین لیکن ذرا پیٹ مین درد ہو تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم گئے۔

پس تم وہ چیز بنو جسکا نقشہ اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکے اتباع پر تجربہ کرکے دکہلایا ہے کہ جب وہ دیتا ہے تو اس کا کوئی بھی مقابلہ نہین کر سکتا۔ یہ لمبی کہانی ہے کہ کس کس طرح پر اپنے برگزیدہ بندون کی نصرت کی پر اسی گاؤن مین دیکھو

کرنے ناک مین نکیل ڈالتے اس نے اللہ تعالی کو مانا اسی کے سامنے ان کو ہلاک کرکے دکہا دیا غرض خدا کے ہوجاؤ وہ تمہارا ہوجائیگا من کان للہ کان اللہ لہ مین دیکھتا ہون کہ ہزارون ہزار اعتراض مرزا صاحب پر کرتے ہین مگر وہ وہی اعتراض ہین جو پہلے برگزیدون پر ہوئے انجام بتا دے گا کہ راستباز کامیاب ہوتا ہے اور اس کے دشمن تباہ ہوتے ہین خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو اللہ تعالے کا بنتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے ورنہ نامراد مرتا ہے۔ پس تم ایسے بنو کہ موت آوے تو خواہ کسی وقت آوے مگر تم کو فرمانبردار پاوے۔ یاد رکھو کہ مرکر اور مرتے ہوئے بھی اللہ کے ہونیوالے نہین مرتے اللہ تعالی ہم سب کو اعمال کی توفیق دے جو اپنی اصلاح نہین کرتا اور اپنا مطالعہ نہین کرتا وہ پتھر ہے دنیا کے ایچ پیچ کام نہین آتے کام آنے والی چیز نیکی اور اعمال صالحہ ہین خدا سب کو توفیق عطا کرے آمین +

مرزا غلام احمد ایدہ اللہ الاحد ایک شخص ہے۔ کیا قدمین امام الدین اس سے چھوٹا ہے یا اس کی داڑہی چھوٹی ہے اس کا مکان دیکھو تو حضرت اقدس کے مکانون سے بھی مکان بڑا ہے داڑھی دیکھو تو وہ بھی بڑی لمبی ہے۔ کوشش بھی ہے کہ مجھے کچھ ملے مگر دیکھتے ہو خدا کے دینے مین کیا فرق ہے۔ مین یہ باتین کسی کی اہانت کے لئے نہین کہتا مین ایسے نمونون کو ضروری سمجھتا ہون اور ہر جگہ یہ نمونے موجود ہوتے ہین +

مین خود ایک نمونہ ہون جتنا مین نمونہ ہون جتنا مین بولتا ہون اور لوگون کو سناتا ہون اس کا بیسوان حصہ بھی مرزا صاحب نہین بولتے ، رسالے کیونکہ تم دیکھتے ہو وہ خاص وقتون مین باہر تشریف لاتے ہین اور مین سارا دن باہر رہتا ہون لیکن پھر تو بدظنی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کی باتون پر کیا عمل ہے بات یہی ہے کہ اللہ کا دین الگ ہے اور وہ موقوف ہے ایمان پر +

منصوبہ باز چالاکیون سے کام لینے والے بامراد نہین ہوتے وہ اپنی تدابیر اور مکائد میسر سا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم یون کرین گے مگر اللہ تعالی ان کو دکہاتا ہے کہ کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی جب اس کا فضل ہوتا ہے تو اس کے سامنے کوئی چیز نہین ٹہر سکتی۔ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالے کے دینے کے منتظر رہو اور یہ عطا منحصر ہے ایمان پر ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ کو جو ملا وہ سب سے بڑہکر ملا شرط یہ ہے +

فَصَلِّ لِرَبِّكَ

اللہ تعالے کی تعظیم مین لگو۔ نماز سنوار کر پڑہو۔ نماز مومن کی الگ اور دنیا دار کی الگ۔ منافق کی الگ ہوتی ہے۔ آنحضرت صلعم کا پاک نام ابراہیم بھی تہا جس کی تعریف اللہ تعالی فرماتا ہے ابراہیم الذی وفی اور وہی ابراہیم جو جاء بقلب سلیم کا مصداق تہا اس نے سچی تعظیم امر الہی کی کر دکہائی اس کا نتیجہ کیا دیکھا۔ دنیا کا امام ٹہرا اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے التعظیم لامر اللہ کے لئے تو فصل لربک کا حکم ہے اور شفقت علی خلق اللہ اور تکمیل تعظیم امر الہی کے لیے

وَانْحَرْ

قربانی کرو

قربانی کرنا بڑا ہی مشکل کام ہے جب یہ شروع ہوئی اس وقت دیکھو کیسے مشکلات تھے اور اب بھی دیکھو +

ابراہیم علیہ السلام بہت بوڑہے اور ضعیف تھے ۹۹ برس کی عمر تھی۔ خدا تعالے نے اپنے وعدے کے موافق اولاد صالح عنایت کی۔ اسمٰعیل جیسی اولاد عطا کی جب اسمٰعیل جوان ہوئے تو حکم ہوا کہ ان کو قربانی مین دیدو۔ اب ابراہیم علیہ السلام کی قربانی دیکھو زمانہ اور عمر وہ کہ ۹۹ تک پہونچ گئی۔ اس بڑہاپے مین آئندہ اولاد ہونے کی کیا توقع اور وہ طاقتین کہان؟ مگر اس حکم پر ابراہیم نے اپنی ساری طاقتین۔ ساری امیدین اور تمام ارادے قربان کردئے ایک طرف حکم ہوا۔ اور معاً بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کر لیا پھر بیٹا بھی ایسا سعید بیٹا تہا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بیٹا! انی اری فی المنام انی اذبحک تو وہ بلا چون و چرا یونہی بولا کہ فافعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ ابا جلدی کرو ورنہ وہ کہہ سکتے تہے کہ یہ خواب کی بات ہے اس کی تعبیر ہو سکتی ہے مگر یہی کہا پہر کر لیجئے۔ غرض باپ بیٹے نے ایسی فرمانبرداری دکہائی کہ کوئی عزت کوئی آرام کوئی دولت اور کوئی امید باقی نہ رکھی یہ آج ہماری قربانیان اسی پاک قربانی کا نمونہ ہین۔ مگر دیکھو کہ اس مین اور ان مین کیا فرق ہے؟

اللہ تعالے نے ابراہیم اور اس کے بیٹے کو کیا جزا دی اولاد مین ہزارون بادشاہ اور انبیاء پیدا کئے وہ زمانہ عطا کیا جس کی انتہا نہین خلفا ہون تو وہ بھی ملت ابراہیمی مین سارے نبی خلفاء الہی کے قیامت تک اسی گرانہ مین ہونیوالے ہین۔

پس اگر قربانی کرتے ہو تو ابراہیمی قربانی کرو انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض کہتے ہو تو روح بھی اس کے ساتہ متفق ہو۔ ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کہتے ہو تو کرکے بھی دکھلاؤ +

غرض اللہ تعالی کی رضا کے لئے اس کی فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے لئے جو اسلام کا سچا مفہوم اور منشا ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ ہزارون وسوسے اور دنیا کی ایچا پیچی ہوتی ہے +

خدا کی راہ مین اپنے کل قوی اور خواہشون کو قربان کر ڈالو اور رضائے الہی مین لگا دو تو پھر نتیجہ یہ ہوگا +

"ان شانئک ھو الابتر"

تیرے دشمن ابتر ہون گے

انسان کی خوشحالی اس سے بڑہکر کیا ہوگی کہ خود اس کو راحتین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر غیر ممالک مین

اس عنوان سے البدر مین ہمیشہ غیر ممالک کے خیالات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت درج ہوتے ہین ولایت مین مسٹر پگٹ نے جو دعوےٰ **خداوند مسیح ہونے کا** کیا تہا اس کو لیکر غیرت سے بھری دعوت حضرت اقدس نے کی ہتی اس پر انگلستان کے ایک اخبار بنام سنڈے سرکل مورخہ ۱۴ فروری نے جو ریمارک دیا ہے اس کا خلاصہ ہے

ایک تازہ مسیح

مسٹر پگٹ کا ہندوستانی حریف

مسٹر پگٹ کے خداوند ہونے کا حیرت انگیز جوش ابھی تک ناظرین کے دلون مین تازہ ہے وہ اس لئے اس خبر کو بھی دلچسپی سے سنینگے کہ بلاد مشرق مین صوبہ پنجاب مین مسٹر پگٹ کا ایک حریف پیدا ہو گیا ہو اس جدید مسیح کا نام **مرزا غلام احمد رئیس قادیان** ہے اس مذہبی جو شیلے انسان نے یورپ اور امریکہ مین اشاعت کے لئے ایک اعلان شائع کیا ہے جسکا عنوان ہے

الوہیت کے مدعی مسٹر پگٹ کو تنبیہ

اس کے مکالمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر پگٹ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے میرزا غلام احمد صاحب کو وہ دونون اعلان بھیجے ہین جنمین مسٹر پگٹ کے دعاوی کا تذکرہ ہے۔ ہندوستانی مسیح مرزا صاحب پگٹ کو گستاخ۔ کفر گو۔ متکبر۔ بے ادب اور مسرف وغیرہ کا خطاب دیتے ہین اور اُسے تنبیہ کرتے ہین کہ اس توہین اور گستاخی کی وجہ سے خدا کا غضب سخت جوش مین ہے جو اس کے مقدس نام اور اس کے برگزیدہ رسولون کی مسٹر پگٹ نے کی ہے کہ نہایت **شوخی سے خدا اور زمین و آسمان کے خداوند ہونے کا دعوی کیا ہے**۔ اس لئے میرے پاک قدوس کامل اور مقتدر خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین اس مقدر سزا سے اُسے تنبیہ کر دون جو اس کے لئے مقدر ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ اپنے ان غیر متعلق دعاوی سے **توبہ نہ کرے گا تو وہ بہت جلد میری زندگی مین ہلاک ہوگا** یہ سزا اس خدا کی طرف سے ہے جو رب السموات والارض ہے۔ اس کا غضب اس جہوٹے مدعی کو ہلاک کر دیگا تاکہ آئندہ کوئی ایسے جہوٹ اور ناپاک دعوون سے زمین کو ناپاک نکرے۔ اگرچہ ہندوستانی پیغمبر حقیقی مسیح ہونے کے مدعی ہین اور دعوی کرتے ہین کہ وہ عیسیٰ مسیح کی خو اور طبیعت پر آئے ہین لیکن پھر بھی وہ اقرار کرتے ہین کہ مین انسان ہون اور ان کا بیان ہے کہ ہزارون آسمانی نشان ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہین اور ایک لاکھ سے زیادہ انسانون مین ان کے ذریعے سے پاک تبدیلی ہو چکی ہے۔

وہ اپنے اس غیر معمولی اعلان کو اس پر ختم کرتے ہین کہ مسٹر پگٹ کی موت میری زندگی مین میرا ایک اور نشان ہوگا اور اگر مین مسٹر پگٹ سے پہلے مر جاؤن تو مین مسیح نہین ہون اور نہ مین خدا کی طرف سے ہون لیکن اگر قادر مطلق خدا مجھے مسٹر پگٹ کی موت کا شاہد بنا دے جو میری ہی دعا کا نتیجہ ہوگی پھر **ساری دنیا گواہ رہے کہ مین سچا مسیح ہون اور مین خدا کی طرف سے آیا ہون** ہم دونون اس اعلیٰ طاقت کے زیر تصرف ہین جو مقتدر خدا ہے اور جھوٹے مسیح کو حقیقی کے سامنے ہلاک کریگا میری عمر ۶۰ سال سے متجاوز ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ مسٹر پگٹ مجھ سے ۱۵ سال چھوٹا ہے

مرزا صاحب کی پیشگوئی بالکل صاف ہے وہ دعوے کرتے ہین کہ ان کی گذشتہ پیشگوئیان صحیح ہین۔ انگلستانی اور ہندوستانی مدعیون کا مقابلہ بہر حال نہایت دلچسپی سے دیکھا جاویگا ۔۔

امیر کابل کی نسبت اخبار غیری تہنکر لکہتا

عمدہ نمونہ امرا کے لئے

امیر کابل کی نسبت اخبار غیری تہنکر لکہتا ہے کہ انہون نے چار سے زائد جس قدر بیویان تہین ان کو طلاق دیکر صرف چار بیویان حسب پابندی شریعت اپنے نکاح مین رکھ لی ہین اور باقی رعایا کے واسطے بہی یہی حکم صادر فرمایا ہے مسلمان روسا اور اُمرا کو اس کی تقلید ضرور کرنی چاہیئے۔ وہی اخبار پھر اس پر ایک عجیب ریمارک یہ دیتا ہے کہ شاید لوگ ۴ بیویون کا نام سنکر حیرت مین آجاوین مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام مین یہ چار بیویان جن کے ساتھ ایک مسلمان صفائی سے معاملہ رکھتا ہے بہت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک عیسائی نام کو تو ایک بیوی کرے اور پوشیدہ طور پر اس کا کئی عورتون سے ناجائز تعلق ہو

چھ ماہ مین قرآن شریف ختم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو معلم بنام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی نے کئی سال کے تجربہ کے بعد خدا کے فضل سے یہ بات حاصل کی ہے کہ وہ پانچ سال اور اس سے زائد عمر کے بچے کو ۶ ماہ مین اس عمدگی سے قرآن شریف پڑہا سکتے ہین کہ امتحاناً جہان سے کوئی چاہے پڑہا کر سن لے۔ بچہ پڑہکر سنا دے گا مسلمانون کے لئے یہ ایک عجیب موقعہ ہے اور نعمت غیر مترقبہ ہے حقوق الخدمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر کے وہ اپنے بچے ان کے سپرد کر سکتے ہین ۔۔

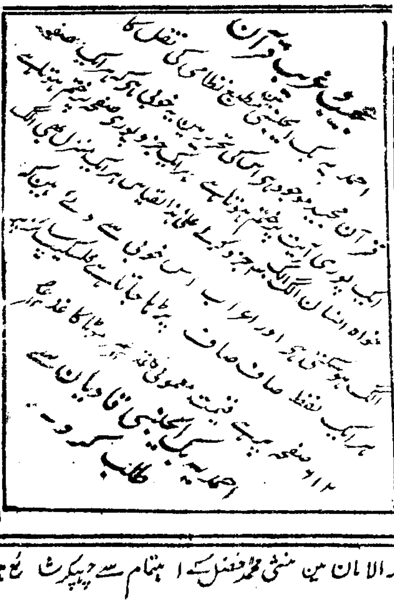

نظم

ازمولوی عبد اللہ صاحب کشمیری ثم القادیانی

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء

از بہر سیمنائے تو سحر فرنگ — ریزہ ریزہ شد مگر در وقت جنگ
آن نشانہائیکہ در لیل و نہار — گشتہ بر روئے جہانے آشکار
آنہمہ بیرون ز یارا بشر — کس شمار آن ندارد و سر بسر
ہر کہ بر جان تو تیغ خود کشید — غیرت ایزد رگ جانش برید
ایزد غیور در وقت دعا — سوئی تو آمد دوان ہم از سما
کس ز تیرہ آہ تو جا بر نشد — لیک چشم این یہودان تر نشد
بس نشانہا صد ہزاران دیدہ اند — چشم خود دیدنت پوشیدہ اند ہا
روی پاکت می درخشد از ضیا — این ہمہ کوران در انکار و ابا
آن نشانہائیکہ از پیغمبران — تا زمان مصطفی گشتہ عیان
زان ہمہ افزون تو بخشیدہ اند — خلق عالم این تماشا دیدہ اند
زانکہ تو رز عاشقان سر مدی — وارث تخت جناب احمدی
ہر کہ آمد سوئے تو زہر خنگ — پارہ کردی جان او را از خدنگ
آتھم واندر من ہم لیکھرام — از سنانت کار او شان شد تمام
این گروہ منکران قوم یہود — منعدم شد از زمین گویا نبود
شد کجا معدوم شیخ دہلوی — ہم رسل بابا و آئین نوی
شد کجا نادان غلام دستگیر — موت او مشہور در برنا و پیر (آئندہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۸
۹۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

قیمت سالانہ پیشگی
ہندوستان مین ۴ر
ہندوستان سے باہر
لوکل خریدارون سے ۳ر
اگر ایک پتہ پر تین اخبار منگوائے جاوین تو فی خریدار ۲ر

ضوابط
(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئین
(۳) اشتہار کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتی ہے
(۴) دریافت طلب امر کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے

نمبر ۱۳ | قادیان دارالامان - ۱۷ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳ - اپریل ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشا

بار ہا ہمین تعجب آتا ہے کہ کیون یہ لوگ حضرت عیسےٰ سے بیجا محبت کرتے ہین انہون نے ان کا کیا دیکھا تھا جو ایسے شیدا ہین کہ ان کو خدا ہی بنا دیا ہے - ایسے ان کی محبت مین اندھے ہوئے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ جن کا کلمہ پڑھتے ہین اُن کی توہین اپنی زبان سے کرتے ہین - توہین کیا ہوتی ہے یہی کہ ایک شخص جس مین اعلیٰ درجہ کے اوصاف ہون ان کو نظر انداز کرکے ایک ایسے شخص کو اُس سے بڑھ چڑھ کر متصف باوصاف کیا جاوے جس مین وہ اوصاف نہین ہین - تعزیرات مین توہین کی مثال کے نیچے یہ مثال لکھی ہے کہ ایک شخص کہے کہ زید اور بکر نے (جو درحقیقت چور تھے) چوری کی ہے مگر عمرو (جو ایک شریف آدمی ہے اور درحقیقت اُس کی کوئی سازش اوس چوری مین نہین) نے چوری نہین کی اور نہ ہی اس کا اس مین کچھ تعلق ہے تو قانوناً ایسا کہنے والا شخص عمرو کی توہین کرتا ہے اور وہ مجرم قرار دیا جاوے گا اور مستحق سزا کا ہوگا - غرض توہین کے کئی پہلو ہوتے ہین - حضرت عیسیٰ کی اتنی تعریف کی جاتی ہے کہ گویا اُنپر جب مصیبت آئی تو خدا کو زمین پر اُن کے بچاؤ کی کوئی راہ نظر آئی اور ان کو آسمان پر اور پھر دوسرے آسمان پر جا چھپایا - بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جب سخت مصائب اور شدائد آئے تو اللہ تعالےٰ نے (نعوذ باللہ بقول مولویون کے) آپ کو بالکل بے مدد اور کسمپرسی مین چھوڑ دیا اور آپ ایک غار مین جو آسمان کے مقابل مین اسی طرح وہ بلند یہ اسفل مین واقع تھی پناہ لی - غار کی تعریف بھی کیا کر بچھوؤن سانپون اور ہر قسم کے موذی حشرات الارض کا گھر تھا - بھلا اب سوچو یہ توہین نہین تو کیا ہے -

پھر ہم دیکھتے ہین کہ وہ سرور کائنات فخر الاولین والآخرین اشرف الخلق تو امیدوار ہین کہ ہم بھی عمر پاوین مگر ان کو تو صرف تریسٹھ برس کی عمر دی جاتی ہے اور ان کے مقابل مین حضرت عیسیٰ گویا اب تک زندہ ہین اور دو ہزار برس کی ان کی عمر ہو چکی ہے اور اس کی حالت مین کوئی تغیر واقع نہین ہوا آپ رہتے تو دنیا کی اصلاح کرتے جیسا کہ پہلا تجربہ بتا چکا ہے کہ ہزارہا ہزارون کی اصلاح کرتے اگر اور عمر پاتے - مگر بالمقابل حضرت عیسیٰ اتنی عمر مین نہ کوئی نیکی کرتے ہین نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ اور نہ کسی کی اصلاح ہے اُن سے نہ کچھ نفع ہے اور نہ وہ کسی سے کسی قسم کے ضرر کو دور کر سکتے ہین تیز پر ان کا تجربہ یہ بھی اس امر کا کافی شاہد تھا کہ صرف بارہ آدمی مدت کی کوشش سے طیار کئے آخر وہ بھی یون الگ ہوئے کہ کسی نے لعنت کی اور کسی نے تیس روپے کے عوض دشمن کے ہاتھ مین بیچ دیا - پھر مرنے کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح آسمان پر گئی تو پھر وہ حریف موجود تھے کہ وہ تو آسمان مین مع جسم عنصری تشریف رکھتے ہین اور جناب کا جسم ہزارون من مٹی کے نیچے پڑا ہے اور پھر اسی پر ختم نہین آخر کار ان کی امت مین وہ پھر آوین گے اور چالیس سال تک اُنپر حکومت کرینگے اور اُن سے بیعت لین گے **بھلا غور تو کرو کہ یہ توہین نہین تو اور کیا ہے -**

پھر بات اور ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن شریف مین یہ وعدہ کرتا ہے کہ مین تیری امت مین سے تیری امت کی اصلاح کے واسطے خلیفے بھیجتا رہون گا مگر تم نے اس وعدے کا ذرا بھی پاس نہ کیا اور ایک قوم مین سے جس کے متعلق اُس نے وعدہ کر لیا ہوا تھا کہ اس قوم پر میرا غضب نازل ہو چکا ہے - مین اُنپر کبھی کوئی روحانی اور جسمانی فضل اور نعمت ہرگز نازل نہ کرون گا مگر آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وعدہ خلافی فرما کر اُسے بھیجا اور اپنے قانون کو بھی توڑا - کیا یہ کوئی گوارا کر سکتا ہے کہ خدا پر وعدہ خلافی عائد ہو ہرگز نہین **ان اللہ لا یخلف المیعاد**

ہماری تو یہ بھی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ لوگ اُسی عیسیٰ کو اتار کر کرینگے کیا؟ آخر ان کے قویٰ تو وہی ہون گے جو پہلے تھے - پہلے کیا کیا تھا جو اب کر لین گے ایک ذلیل سے معدودے چند ایک قوم تھی ان کی اصلاح بھی نہ ہوئی - لکھا ہے کہ ایک دفعہ اُن سے پانسو آدمی مرتد ہو گئے تھے - یہ لوگ اگر حضرت موسےٰ کے دوبارہ آنے کی امید رکھتے تو کچھ موزون بھی تھا کیونکہ وہ صاحب عظمت اور جبروت تو تھے اُنمین شجاعت بھی تھی

www.aaiil.org

اب یہ بیٹے لڑکے پیچھے پڑے ہوئے ہیں پھر مشکل یہ ہے کہ عادت کا جانا محال ہے ان کو مار کھانے اور بزدلی کی عادت ہو گئی ہوئی ہے وہ اگر دجال سے جنگ کریں گے تو کسطرح ادھر ان مسلمانوں کی بھی یہ عادت ہو گئی ہے کہ حضرت عیسے ہی آویں گے۔ لکیر کے فقیر ہیں۔ باپ دادا اور مولوی جو اس بات کی تعلیم دیتے ہو گذرگئے وہ خواہ قرآن شریف کے مخالف ہی ہو وہ اسی ہندوں کی گنگا کی طرح اس اعتقاد کو ترک نہ کریں گے خواہ کوئی دلیل ہو یا نہ ہو۔

ان لوگوں کو تو اپنے گھر کا بھی حال معلوم نہیں کہ ان کے اس اعتقاد نے اسلام کو کیا ضعف پہنچایا ہے۔ عیسائی جب کسی کو مرتد کرنے پر آتے ہیں تو یہی حجت پکڑتے ہیں کہ تمہارا نبی مردہ اور ہمارا زندہ اور آسمان پر موجود ہے اب بتاؤ کہ ان دونوں میں سے کون اچھا اور خدا کا پیارا ہے اور وہ مسلمانوں کی کتابوں سے ہی نکال کر دکھا دیتے ہیں اب تقریباً ہر ایک فرقہ میں سے الگ الگ ملا جلا کر ۲۹ لاکھ کے قریب آدمی مرتد ہو چکے ہیں۔ کیا سید کیا پٹھان کیا قریشی کیا مغل ہر قوم اس وبا میں ہلاک ہوئی ہے ایسے ایسے لوگ جو فخر اسلام کہنے کے مستحق بنجانے کے قابل تھے اب بیدین ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور پھر اسی پر ابھی تمام نہیں بلکہ وہ جان سے مال سے عزت و ناموس عورتوں سے لڑکیوں سے اس امر کے لئے کوشاں ہیں کہ کسیطرح دنیا سے اسلام کا نشان مٹا دیں۔ بھلا اگر یہی وہ دجال لوگ نہیں تو اور کون ہوگا اس قوم کا فتنہ تو مسلمانوں کے بناوٹی دجال کے فتنہ سے بھی کہیں بڑھ گیا بھلا یہ بتادیں تو سہی کہ اس قوم کی جس کا فتنہ دجال سے بھی زیادہ ہے خبر کہاں دیگئی ہے قرآن شریف نے تو اسی واسطے دجال کا نام نہیں لیا بلکہ ولا الضالین کہا جس سے مراد یہی قوم نصاریٰ ہے ولا الدجال کیوں نہ کہا اصل امر یہی ہے کہ وہ ایک قوم ہے جس سے تمام انبیا اپنی اپنی امت کو ڈراتے آئے ہیں ٭

ان لوگوں کے خیالات کی بنا احادیث موضوعہ پر ہے جو قرآن شریف کی مہر سے خالی ہیں۔ مگر ہم قرآن شریف کو ان احادیث کی خاطر چھوڑ نہیں سکتے قرآن شریف بہرحال مقدم ہے۔ بھلا قرآن کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جمع کیا۔ لکھوایا۔ اور پھر نمازوں میں بار بار پڑھکر سنایا کیا اگر احادیث بھی ویسی ہی ضروری ہیں تو ان میں سے بھی کسیکو اسیطرح جمع کیا اور بار بار سنایا اور دور کیا ہرگز نہیں۔ اور جب نہیں کیا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرض منصبی میں کوتاہی کی ہرگز نہیں بلکہ صحیح امر یہی ہے کہ قرآن شریف ہی آپ لائے تھے اور اسی کے جمع کرنیکا آپ کو حکم تھا سو آپ نے کر دیا اب احادیث میں سے وہ قابل عمل اور اعتقاد ہے جس پر قرآن شریف کی مہر ہو کہ یہ اس کے خلاف نہیں ٭

پھر اسی پر بس نہیں قرآن شریف کہتا ہے کہ عیسیٰ مر گئے اور پھر دوبارہ قیامت تک وہ اس دنیا میں نہیں آئیں گے بلکہ آنیوالا اس کا مثیل ان کی خو بو لیکر آویگا جیسا کہ آیت قرآن شریف فلما توفیتنی میں صاف بیان ہے پھر کہتے ہیں کہ سیدنا المسیح کی توہین کرتے ہیں بھلا سوچو تو کہ ہم اگر اپنے پیغمبر سے ان جھوٹے اعتراضات کو جو نافہمی اور کور چشمی سے کر کے مسیح کو آسمان پر زندہ بٹھا کر آنحضرت پر کئے جاتے ہیں ان کے دور کرنے کے واسطے مسیح کی اصلی حقیقت کا اظہار نہ کریں تو کیا کریں ہم اگر کہتے کہ وہ زندہ نہیں بلکہ مر گئے جیسے دوسرے انبیاء بھی مر گئے ہیں تو ان لوگوں کے نزدیک تو یہ بھی ایک قسم کی توہین ہوئی ہم خدا کے بلائے بولتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو فرشتے آسمان پر کہتے ہیں افترا کرنا تو ہمیں آتا نہیں اور نہ ہی افترا خدا کو پیارا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جسطرح آنحضرت صلعم کی کسر شان اور ہتک کی گئی ضرور ہے کہ اس کا بدلا لیا جاوے اور آنحضرت صلعم کے نور اور جلال کو دوبارہ از سر نو تازہ و شاداب کر کے دکھایا جاوے اور یہ اس مسیح کے بت کے ٹوٹنے اور اس کی موت کے ثابت ہونے میں ہے۔ پس ہم خدا کے منشا اور ارادے کے مطابق کرتے ہیں اب ان کی لڑائی ہم سے نہیں بلکہ خدا سے ہے۔

ان لوگوں نے تو حضرت مسیح کو خاصہ خدا بنایا ہوا ہے اور موحد کہلاتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ وہ زندہ ہے قائم ہے علی السماء خالق۔ رازق۔ عیب دان محی ممیت ہے بھلا اب بتلاؤ کہ اگر یہ صفات خدا کی نہیں تو کس کی ہیں بشریت تو ان صفات کی حامل ہو سکتی نہیں پھر خدائی میں فرق ہی کیا رہا۔ یہ تو عیسائیوں کو مدد دے رہے ہیں پورے نہیں نیم عیسائی تو ضرور ہیں اگر ہم ان کے عقائد ردیہ کی تردید نہ کریں تو کیا کریں پھر ہمیں ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ اسلام۔ آنحضرت صلعم خدا کی طرف سے پاک نبی اور قرآن شریف خدا کا کلام برحق نہیں۔ اور حضرت مسیح زندہ نہیں بلکہ مر کر کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہیں یہی سچا عقیدہ ہے

طلاق ایک صاحب نے سوال کیا کہ جو لوگ ایک ہی دفعہ تین طلاق لکھدیتے ہیں ان کی وہ طلاق جائز ہوتی ہے یا نہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف کے فرمودہ کی رو سے تین طلاق دی گئی ہوں اور انہیں سے ہر ایک کے درمیان اتنا ہی وقفہ لکھا گیا جو قرآن شریف نے بتایا ہے تو ان تینوں کی عدت گذرنے کے بعد اس خاوند کا کوئی تعلق اس بیوی سے نہیں رہتا ہاں اگر کوئی اور شخص اس عورت سے عدت گذرنے کے بعد نکاح کرے اور پھر اتفاقاً وہ اس کو طلاق دیدے تو اس خاوند اول کو جائز ہے کہ اس بیوی سے نکاح کر لے۔ مگر اگر دوسرا خاوند خاوند اول کی خاطر سے یا لحاظ سے اس بیوی کو طلاق دے کہ تا وہ پہلا خاوند اس سے نکاح کر لے تو یہ حلالہ ہوتا ہے اور یہ حرام ہے۔

لیکن اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدت گذرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھا اور اللہ و رسول کے فرمان کے موافق نہ دیا گیا تھا

دراصل قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے۔ کہ پرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جاویں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کیواسطے بڑے بڑے شرائط لگائے ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ امور سب اسواسطے ہیں کہ شاید کسی وقت ان کے دلی رنج دور ہو کر آپس میں صلح ہو جاوے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کبھی کوئی قریبی رشتہ دار وغیرہ آپس میں لڑائی کرتے ہیں اور تازے جوش کے وقت میں حکام کے پاس عرضی پرچے لیکر آتے ہیں تو آخر دانا حکام اس وقت ان کو کہدیتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ اصل غرض ان کی صرف یہی ہوتی ہے کہ یہ آپس میں صلح کر لینگے اور انکے یہ جوش فرد ہونگے تو پھر ان کی مخالفت باقی نہ رہیگی اسی واسطے وہ اسوقت ان کی وہ درخواست لینا مصلحت کے خلاف جانتے ہیں۔

اسیطرح اللہ تعالیٰ نے بھی مرد اور عورت کے الگ ہونیکے واسطے کافی موقعہ رکھدیا ہے یہ ایک ایسا موقع ہے کہ طرفین کو اپنی بھلائی برائی کے سوچنے کا موقع ملسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے الطلاق مرتن یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جدا کر دیا جاوے اگر اتنے لمبے عرصے میں بھی ان کی آپس میں صلح نہیں تو پھر ممکن نہیں کہ وہ اصلاح پذیر ہوں ٭

وتر ایک صاحب نے سوال کیا کہ وتر کسطرح پڑھنے چاہیئے ایک اکیلا بھی جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا اکیلا وتر تو ہم نے کہیں نہیں دیکھا۔ وتر تین ہیں۔ خواہ دو رکعت پڑھکر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھ لو خواہ تینوں ایک ہی سلام سے آخر میں التحیات بیٹھکر پڑھ لو ایک وتر تو ٹھیک نہیں ٭

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضور مخالفوں سے جو ہمیں اور حضور کو سخت گالی گلوچ نکالتے ہیں اور سخت سست کہتے ہیں ان سے سلام و علیکم لینا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا مومن بڑا غیرتمند ہوتا ہے کیا غیرت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ تو گالیاں دیں اور تم اُن سے سلام و علیکم کرو ہاں البتہ خرید و فروخت جائز ہے اس میں حرج نہیں کیونکہ نیت دینی ہے اور مال لینا کیلا اس میں

احسان نہین۔

ہمین کئی بار اس آیت کی طرف توجہ ہوئی ہر اور اس مین سوچتے ہین کہ من کل حدب ینسلون۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ساری سلطنتین۔ ریاستین اور حکومتین ان سکو اپنے زیر کرینگے اور سبکو انکو مغلوبکی تابع ہوگی ✦

دوسرے معنے یہ ہین دوڑتا۔ یعنی بلندی پر سے دوڑ جاوینگے کل۔ عمومیت کے معنے رکھتا ہے یعنی ہر قسم کی بلندی کو کود جاوینگے۔ بلندی پر چڑہنا۔ نہایت بڑی بہاری اور آخری بلندی مذہب کی بلندی ہوتی ہے۔ ساری زنجیرون کو انسان توڑ سکتا ہے مگر رسم اور مذہب کی ایسی زنجیر ہوتی ہے کہ اسکو کوئی ہمت والا ہی توڑ سکتا ہے۔ سو ہمین اس ربط سے یہ بھی ایک بشارت معلوم ہوتی ہے کہ وہ آخر کار اس مذہب اور رسم کی بلندی کو اپنی آزادی اور جرأت سے پھلانگ جاوینگے۔ اور آخر کار اسلام مین داخل ہوتے جاوینگے اور یہی ینسلون کے لفظ سے بھی ٹپکتا ہے اور اس امر کی بنیادی اینٹ قیصر جرمن نے چند دن ہوئے اپنا عقیدہ عیسویت کے متعلق ظاہر کرکے رکھدی ہے ✦

۴۔ اپریل سے لیکر ۱۳۔ اپریل تک کے ملفوظات کسی آئندہ نمبر مین درج ہونگے

۱۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سیر بھی ہوئی ✦

سیر | **کشش** ۔ جسطرح انسان کا جسم ایک ہیکل کی طرح بنا کر اس مین خدا نے روح پہونکی ہر ویسی ہی ایک کشش بھی دلوںمین دی ہے جو کہ ان کو کھینچکر یہان لا رہی ہے انسان اگر ایک شخص کو دوست صادق بنانا چاہے تو نہین بنا سکتا ہزارہا روپیہ خرچ کرکے وہ کسی شخص کی صدق و وفا پر بھروسا کرتا ہے مگر پھر وہی آخر بے وفا نکل آتا ہے مگر الہی کامون کی طرف دیکھو کہ کسطرح لاکھون آدمیون مین صدق و وفا بھر دیتا ہے کیا یہ تہوڑی سی بات ہے براہین مین ہمارا یہ الہام بھی درج ہے والقیت علیک محبۃ منی ۔ یہ سب کشش ہے حتی کہ دشمن بھی ایک کشش مین آیا ہوا ہے جو نہایت بغض مین جل رہا ہر ورنہ دیکھا جاتا ہے کہ ہزارون بدعتی فقیر ہین ان کے واسطے کوئی شخص رسالا و تکفیر کے فتوے نہین لکھتا مگر ہمارے لئے ہر ایک طرف سے کوشش ہے کہ یہ کاروبار رُک کر وہ بڑھ بنتا جاتا ہے کیونکہ ان لوگون کی فطرت اولٹی ہے اس لئے ان کی کوشش بھی اولٹی ہے ایسا ہی ہوتا رہا ہے آنحضرت صلعم نے دعوے کیا تو سب اپنا اپنا کاروبار اور آرام چھوڑ کر آپکی مخالفت مین کھڑے ہوگئے اور کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور ادھر مسیلمہ کذاب نے دعوی کیا تو کسی نے ایک رد کیا ہنسی ٹھٹھے مین بات اڑادی

قبل از عشا | **لباس کفار** ۔ ایک شخص نے حضرت اقدس سے بیعت کی اور اس کے بعد سوال کیا کہ میری دہوتی باندھنے پر لوگ اعتراض کرتے ہین فرمایا کہ مسلمانون کو تشبہ بالکفار نہ چاہیئے مثلاً کوئی مسلمان ہندوؤن کی طرح بودی وغیرہ رکھ لیوے تو اگرچہ قرآن اور حدیث مین اس کا کہین ذکر صریح نہین ہر مگر چونکہ کفار سے اس مین مشابہت پائی جاتی ہے اس لئے اس سے پرہیز چاہیئے تہ بند اور سراویل یعنی پاجامہ آنحضرت کے وقت مین ہوتا تہا اور سراویل کا خریدنا آپ سے ثابت ہے۔ جب خریدا ہے تو پہننا بھی ہوگا مسلمانون کا پیرایہ اختیار کرنا عمدہ بات ہے اس سے انسان مسلمان ثابت ہوتا ہے حتی الوسع دوسرے کو اعتراض کا موقعہ نہ دینا چاہیئے جو لباس اسلام کا ہے اسی مین تقوی ہے یہ دہوتی وغیرہ کا طریق یا جو انگریزی ٹوپی رکھ لیا کرتے ہین مکروہ معلوم ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم پگڑی باندھا کرتے تھے اگر کرتہ پگڑی اور پاجامہ یا تہ بند سے زائد ضرورت ہو تو حتی الوسع اپنے آپ کو ایسے لباس سے بچانا چاہیئے کہ جس سے مشابہت کفار ہوجاتی ہے۔ جب لباس کفار کا ہے تو دوسرے انسان کو وہ کافر ہی نظر آوے گا۔ یہ انسان کی فطرۃ ہے کہ چھوٹی چھوٹی بات پر اصرار کرتا ہے تو آخر کار بڑی بڑی باتون پر آجاتا ہے مگر جب مسلمان کہلاتا ہے تو اسے کفار کے لباس کی کیا ضرورت ہے ✦

پہر سوال ہوا کہ اگر جاتے جاتے دو راستہ آجاوین ایک دہنے کو اور ایک بائین کو تو کونسے راستے پر جاوے فرمایا اگر سوال کا تعلق ظاہری راستون سے ہے تو جو راستہ عافیت کا ہو ادھر سے جاوے مثلاً ایک راستہ مین مفسد لوگ کنجر وغیرہ آباد ہین یا شرابخوری ہوتی ہے تو اس کو چھوڑ دیوے اور اگر باطنی راستون سے سوال کا تعلق ہے تو بھی وہی راستہ اختیار کرے جسمین صلاح اور تقوی ہو ✦

اسکے بعد ایک اور سوال پیش ہوا مگر چونکہ اس کو کامل طور پر مورخہ ۱۵ اپریل کی سیر مین حل کیا گیا اس لئے کل تقریر اس کے متعلق اسی تاریخ کی سیر مین درج کرتے ہین

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور حسب معمول سیر کے لئے بھی تشریف لائے بعد نماز مغرب کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا۔

سیر | **سوال** ۔ جس حال مین کہ محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا مثیل ہر تو کیا وجہ ہے کہ امت محمدیہ کے مجددین اور اکابر نے اپنے واسطے **نبی** کا لفظ اختیار نہ کیا حالانکہ موسوی سلسلہ مین ہم دیکھتے ہین کہ وہ لوگ نبی کہلاتے ہین اور جس حال مین کہ اس امت مین کسی نے آج تک اپنے آپکو اسطرح کھلے طور پر نبی نہین کہا تو اب مرزا صاحب کیون اپنے آپ کو نبی کہتے ہین ✦

جواب ۔ مماثلت مین عین ہونا ضروری نہین کیونکہ اگر بالکل وہی ہو گیا تو پھر وہی چیز ہوئی نہ کہ مثال۔ اس لئے کچھ نہ کچھ فرق ہونا ضروری ہر جیسے کسیکو اگر شیر کہا جاوے تو یہ ضرور نہین کہ وہ کچا گوشت بھی کہاتا ہو اور اس کے ایک دم بھی ہو اور جنگلون مین رہتا ہو وغیرہ وغیرہ صرف بعض صفات شجاعت وغیرہ مین اس کی مماثلت ہوگی اب ہم دیکھتے ہین کہ آنحضرت صلعم بھی مثیل موسی تھے مگر آپنے کوئی اعصار وغیرہ کا سانپ نہ بنایا مگر جیسے موسے نے ایک قوم کو جو غلامی کے حالت مین تھی فرعون کے پھندے سے نجات دی ویسے ہی آنحضرت نے ایک قوم عرب کو شیطان اور طاغوت وغیرہ کے پھندے سے نجات دی۔ مشابہت مین من وجہ مخالفت چاہیئے اور من وجہ مطابقت۔ اور اس امت مین جو مراتب خدا تعالے نے رکھے ہین وہ موسوی سلسلہ سے بہت زیادہ ہین اگر اسکے برابر ہوتے تو پھر فضیلت کیا ہوتی۔ پھر جسقدر علوم کی کثرت اور وسعت اس وقت اس امت مین ہے کیا وہ موسوی امتہ مین تھی چونکہ خدا تعالی کا ارادہ تہا کہ اور کوئی شریعت اب آنحضرت کے بعد نہ ہوگی اس لئے آپکو وہ علوم اور دکر کہ کسیکو پھر نئی شریعت کی ضرورت ہی نہ پڑے خاتم النبیین کی آیت بتلا رہی ہے کہ جسمانی نسل کا انقطاع ہر نہ کہ روحانی نسل کا اس لئے جس ذریعہ سے وہ نبوت کی نفی کرتے ہین اسی سے نبوت کا اثبات ثابت ہر۔ آنحضرت کی چونکہ کمال عظمت خدا تعالی کو منظور تھی اس لئے لکھدیا کہ آئندہ نبوت آپ کی اتباع کی مہر سے ہوگی اور اگر یہ معنے ہون کہ نبوت ختم ہے تو اس سے خدا تعالے کے فیضان کے بخل کی بو آتی ہے ہان یہ معنے ہین کہ ہر ایک قسم کا کمال آنحضرت پر ختم ہوا اور پھر آئندہ آپ کی مہر سے وہ کمال آپ کی امت کو ملا کرینگے

نبوت کے معنے مکالمہ کے ہین جو غیب کی خبر دیوے وہ نبی ہے اگر آئندہ نبوت کو باطل قرار دوگے تو پھر یہ امتہ خیر الامتہ نہ رہے گی بلکہ کالانعام ہوگی اور سورہ فاتحہ کی تعلیم جسمین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ہے بے سود ٹہیرے گی کیونکہ انعام اور اکرام تو خدا کا اب کسی پر ہونا نہین تو پھر دعا کا فائدہ کیا ہوا اور نعوذ باللہ یہ ماننا پڑا کہ آنحضرت صلعم

خط

مکرمی ایڈیٹر صاحب البدر سلّمکم اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
علی گڈہ کالج کے ایک طالب علم نے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب عم فیضہ کے خدمت مین ایک خط لکھا تہا کہ مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اور بھی بہت سے عالم اور پرہیزگار مولوی ہین کہ جو اشاعت اسلام کر رہے اور اصلاح اخلاق مین سعی فرما ہین پھر بیعت کی کیا ضرورۃ حضرت مولانا کے حکم کے مطابق خاکسار نے یہ چند سطور لکھی ہین اپنے اخبار مین درج فرما دین شاید کسکو فائدہ ہو *
آپکا بہائی محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی *

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
اس مین کچھہ شک نہین کہ اس قسم کی جسمانی کمزوریان جیسی آپ بیان کرتے ہین۔ انتشار خیالات۔ ضعف دماغ۔ ہم وغم۔ عدم استقلال وغیرہ یہ سب اسی سبب سے ہین کہ روحانی قولے بہت کمزور ہین۔ جب تک قرآنی پاک تعلیم کے مطابق اپنی روح اور اخلاق کو مہذب نہ بنایا جائے جسمانی قولے مین بھی پھرتیلاپن اور استقلال اور سکون پیدا نہین ہوسکتا۔ جو جو فعل خدا تعالے نے جس جس اعضا کے متعلق کیا ہے اُس سے وہی فعل باحتیاط لیا جاوے تو وہ اپنی طبعی حالت پر رہتا ہے جب ان قولے سے ایسے کام لئے جاوین جو ان کے کرنے کے نہین تو وہ بالکل کمزور اور اپنے افعال سے بالکل معطل ہو جاتے ہین یہی راز ہے

ختم اللّٰہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کا

آپ لکہتے ہین کہ مرزا صاحب کیطرح اشاعت اسلام کرنے والے اور اصلاح اخلاق کرنیوالے بہت سے لائق اور پرہیزگار مولوی ہین اور جیسے مرزا صاحب عالم اور متبحر فاضل ہین ایسے ہی سر سید مرحوم بھی تھے پھر بیعت کی ضرورت کیا ہے۔ سو صرف اس لئے کہ شاید آپ کو یا آپکے کسی دوست کو خدا توفیق دے کہ مرزا صاحب کی ضرورت اور انکے دعوے کی صداقت سمجھہ مین آجائے غرض ہے۔

سر سید خان احمد خان صاحب مرحوم کے پیرون کو سر سید کی لیاقت علمیہ پر ناز ہو تو ہو۔ ہمین تو حضرت اقدس مرزا صاحب علم کے اور مبلغ علم کا کچھہ پتہ نہین ہم تو ان کو محض امی جانتے ہین اور خدا ئے علیم وخبیر کا مامور اور مؤید یافتہ یقین کرتے ہین۔ یہ خیال ان ناواقف لوگون کا ہے جو علی گڈہ کالج کے احاطہ مین ہین انکو نور نبوت اور منہاج رسالت سے بالکل بیخبری ہے سر سید احمد خان صاحب کو بھی پر تحدی پشگوئی کی جو ان کے جیتے جی پوری ہوئی اور اسنے دکھایا کہ خدا ہی حضرت اقدس نے ہزارون اعجازی نشان دکھائے جنکا سلسلہ جاری ہے علوم وفنون مندا[؟] کی مہارت خدا شناسی نہین بنا سکتی۔ ہان خدا دانی اور خدا شناسی تمام علوم وفنون کی جہوٹی چمک کو ہضم کر سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ ان مادی علوم کے بندون نے قرآن کریم مین تدبر کرنا چھوڑ دیا ہے جو ایک نبی امی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا جس سے اب تک مکالمہ الٰہی کا فیض جاری ہے یہی تو اصل بات ہے جس مین کوئی دوسرا مولوی یا صوفی یا فلسفی لگا نہین کہا سکتا آئینہ کمالات اسلام پڑہو پھر پتہ لگے گا

آپ جانتے ہین کہ دنیا صوفیون اور فلسفیون اور دیگر ہر قسم کے لائق لوگون سے اور مین جانتا ہون کہ متقیون اور پارساؤن سے بلکہ ملہمون اور ارباب کشف سے بھی خالی نہین ہے ہر ایک شخص بجائے خود کچھہ نہ کچھہ نیکی کا کام کر رہا اور بتا رہا ہے مختلف قسم کی اور مختلف اغراض کی انجمنین اور کمیٹیان ہین جو اپنے اپنے اغراض اور مقاصد کی مدد کے اندر محدود کوششین کر رہی ہین اور ہم اس امر کو مانتے ہین کہ وہ کس قدر مفید خلائق کام کر رہے ہین نہ یہ کہ لوگون کو ہدایت کی راہ بتا رہے ہین اور اخلاقی گندگیون کو نکالکر اخلاق فاضلہ کا پاک نور بہر رہے ہین ہرگز نہین

قرآن کریم جس معلم خیر امام کی ضرورت بیان کرتا ہے اس مین تین صفات ہونی چاہیئے جیسے ارشاد کرتا ہے یتلو علیکم ایاتنا ویزکیکم ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون یعنی جو ہماری آیتون کو پڑہکر سناتا ہے اور تم کو ردی اور ناپاک اخلاق وعادات سے پاک کر کے پاک آداب سکہاتا ہے اور وہ باتین تعلیم کرتا ہے جو تم جانتے بھی نہ تھے پھر آیت اس افضل الرسل خاتم الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے اب یہان ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے یہودی احبار ورہبان مین الہام وکشف والے اور بڑے عابد وزاہد نہ تھے جو نحن ابناء اللہ واحباءہ کا دم بھرتے اور بڑے بڑے مشائخ اور علما نہ تھے جو اپنے علم وفضل پر بڑے بڑی شیخیان بگھارتے تھے ہان تھے اور ضرور تھے۔ مگر ایک امی نے فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا کے بیت العلم کی ڈگری حاصل کئے ہوئے تہا اور صرف اپنے رب کے آغوش محبت کا تربیت یافتہ تہا ان سب کے علوم وکشوف اور معارف اور حقائق پر پانی پھیر دیا اگر صرف نیکی اور عبادت اور پارسائی اور زہد وتقوی ہی اصلاح خلق کے لئے کافی ہوتا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت نعوذ باللہ بے سود ٹھہری۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے واجعلنا للمتقین اماما۔ یعنی ہمین امام المتقین بنا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہ کتنا ہی بڑا متقی اور پارسا اور لائق مولوی یا صوفی ہو وہ امام نہین ہوتا امام تو وہ ہوتا ہے جو متقیون اور پارساؤن اور تمام علمائے زمانہ اور دانایان فرزانہ سے آگے قدم رکھے اور اس فوج کا سپہ سالار ہو اور اپنے قوت اخلاقی۔ قوت امامت۔ قوت بسطت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ۔ قوت کشف والہام مین اول واقدم ہو۔

اوّل قوت اخلاق۔ پھر اس لئے اس مین موجود ہو کہ اسکو ناداشتہ بون اور اوباشون سے بھی واسطہ پڑتا ہے اس لئے اس قوت اخلاق کے ذریعے طیش نفس اور جوش مجنونانہ نہ ہوگا وہ بڑے ثبات اور تحمل سے انکے شوخیون کو برداشت کرے یہ کہ بدحواس ہوکر نیلی پیلی آنکھین کر کے جہاگ منہہ پر آجائے اور ایسا بدحواس ہو جائے کہ وہ کچھہ بھی مفید بات نہ کر سکے۔ غرض وہ انک لعلی خلق عظیم کا مصداق ہو۔

دوّم قوت امامت۔ یہ اس لئے ہو کہ اس کو معارف اور محبت الٰہی مین آگے بڑہنے کا شوق ہو اور اس امر کو وہ دکھ سمجھے کہ وہ ترقی سے روکا جائے یہ ایک فطری قوت ہے جو امام مین ہوتی ہے خواہ لوگ اس کے علوم ومعارف کی پیروی .... کرین یا نہ پھر بھی اپنی قوت پیشروی سے امام ہے۔ کیونکہ یہ قوت اس کو قوی کی طرح فطری دی گئی ہے جسطرح وہ سنتا اور دیکھتا ہے اسی طرح اُسے دوسرے آگے بڑہنے کی قوت دمبدم آگے ہی بڑہنے کے لئے اکساتی ہے *

سوم بسطت فی العلم چونکہ امام تمام حقائق ومعارف اور لوازم محبت وصدق ووفا مین آگے آگے قدم رکھتا ہے اور ہر دم رب زدنی علما دعا مین لگا رہتا ہے اور اپنے تمام قولے کو اسی

ویعلمکم الکتٰب والحکمۃ

خدمت مین لگا دیتا ہے اوراسکے حواس پہلے سے جوہر قابل ہوتے ہین اس لئے ہر ایک اہل علم کے مقابلہ اسکو علوم الہیہ مین بسطت عنایت کی جاتی ہے اور قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت مین ان کے برابر کوئی نہین ہوتا۔ نورفراست اس کی مدد کرتا ہے۔وہ نور چمکتی ہوئی شعاعون کیساتھ دوسرون کو نہین دیا جاتا وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

چہارم۔ قوت عزم۔ کسی حالت مین تہکنا اورنا امید ہونا اورارادہ مین سست ہونا اس کے پاس نہ آئے۔ بسا اوقات انبیاء کو جو امام الزمان ہوتے ہین بہت ایسے ابتلا ہوتے ہین۔ وحی رک جاتی ہے پیشگوئیان ابتلا، کے رنگ مین ظاہر ہوتی ہین کہ عام پر صدق کھلتا نہین مگر پھر بھی وہ بیدل نہین ہوتے یہان تک نصرت الٰہی کا وقت آجاتا ہے

پنجم اقبال علی اللہ۔ تمام مصائب۔ اور ابتلاؤن کے وقت خصوصاً جبکہ دشمن سے مقابلہ آپڑے کسی نشان کا مطالبہ ہو۔کسی فتح کی ضرورت ہو یا کسی کی ہمدردی واحبات سے ہو خدا کی طرف جھکتے ہین اور محبت اور وفا اور عزم سے بھری ہوئی دعاؤن سے ملاء اعلیٰ مین ایک شور پڑ جاتا ہے جیسے شدت گرمی کے بعد مینہ آتا ہے اسی طرح سے ان کے اقبال علی اللہ کی حرارت سے آسمان پر باران رحمت کا نزول ہونے لگتا ہے ؎

ان دعائے شیخ نے چون ہر دعا است
فانی است گفت او گفت خدا است

ششم۔ الہامات وکشوف۔ اس ذریعے سے علوم ومعارف خدا سے پاتا ہے اسکے الہامات دوسرونکے الہامات سے اعلےٰ اور اکمل ہوتے ہین جن کے ذریعہ بڑے بڑے علوم کھلتے ہین۔ دینی عقدے حل ہوتی ہین۔ ان کے الہامات دوسرے لوگون کی طرح ذاتیات تک محدود نہین ہوتے اس سے اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیان جو مخالف قومون پر اثر ڈال سکین قوۃ ایمان اور نصرت دین کے لئے ظاہر ہوتی ہین اور خدا تعالےٰ ان کے ساتھ صفائی کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے یہان تک سوال وجواب کا سلسلہ بندھ جاتا ہے اسیطرح امام الزمان گویا خدا کو دیکھ لیتا ہے

پس یہ چھ باتین اب کسی اور صوفی اور مولوی اور شیخ مین ہے تو وہ کیون دبے سکڑے بیٹھے ہین صلیبی فتنہ سے بڑھکر پادریون کے ریشہ دوانیان تخریب بنا کی

اسلام کے لئے۔ ان کی ابلہ فریبیان۔ تثلیث اور کفارے جیسی بے بنیاد عقیدے کو پھیلانے مین پانی کی طرح مال بہایا جانا۔ اور کروڑون آدمیون کا دین اسلام سے مرتد ہوجانا اور ایک سچے خدا کو چھوڑ بیٹھنا۔ اور سب جانے دیجئے ایک کمزور مریم کے بیٹے یسوع کو زندہ آسمان پر چڑھا نا اور خدا کے پہلو بہ پہلو بٹھانا۔ ان سب باتون سے بڑھکر کوئی فتنہ ہوگا جسپر یہ اپنے تقوے اور علم سے زور لگائین گے۔

ارے میان ان بودے اور کچے اعتقاد کے ملاؤن سے اور تو کیا ہوتا یہ تو عیسائیون کے قدم بقدم چل نکلے۔ مسیح کو عالم الغیب۔ محی۔ ممیت۔ رازق۔ مان بیٹھے۔ یہ تو تھوڑے دنون مین اسلام کو خیرباد کہنے کو تیار ہین۔ انہون نے باہر کے لوگون کو اپنا اچھے نمونے سے امام بنکر تو کیا تارنا اور اصلاح کرنا تھا۔ یہ تو اپنے گھر مین ہی آگ لگانے کو پھر رہے ہین۔ اگر یہ امر غلط ہے تو ہمین بتاؤ کہ کون اپنی قبولیت اورعزت وجاہت سے دست بردار ہوکر صرف اپنے عزم ثابت اور استقامت سے ثبوت دے رہا ہو کہ وہ قران کا سچا خادم اور اس نبی امی عربی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دل سے غلام ہے کس کا یہ حوصلہ ہے کہ کہدے کہ آگ مجھے نہین جلا سکتی۔ پانی مجھے ڈبا نہین سکتا۔ تیز تلوارین میرا بال بیکا نہین کر سکتین۔ کسر صلیب ہوجائے تو بات ہے چراغ لیکر ڈھونڈو ایسا روشن ضمیر نہ پاؤ گے جو خدا کے نور قرآنی سے چشم عالم کو منور کرنا چاہتا ہے مگر یہی

ایک غلام احمد قادیانی صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی نبیہ المتبوع۔ جو بائیس برس سے لگاتار اسلام کے زندہ مذہب ثابت کرنے اور عیسٰی پرست مردون کو زندہ درگور دکھانے اور حضور علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ایک زندہ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ثابت کرنے مین اپنے جان ومال۔ قوٰے اور وقت کو صرف کرنے مین مصروف ہین۔

سید مرحوم اوٹھے۔ مسلمانان ہندکی ہمدردی کا دل مین درد محسوس کرکے کھڑے ہوگئے اور بڑی بڑی دلگداز۔ اور جگر دوز تقریرین کین مؤثر لکچر دئے۔ کانفرنسین قائم کین۔ خلاصہ یہ کہ علی گڑھ کالج کی بنیاد ڈالی۔ یعنی گورے کالے کو ایک کرنا چاہا حاکم محکوم مین آشتی پیدا کرنے کی تدبیرین سوچین

چنانچہ وہ کسی قدر کامیاب ہونے لگے تھے کہ پیام اجل آگیا جب تک زندہ رہے انگریزی انگریزی پکارتے رہے بڈھے ہوگئے تھے مگر نوجوان مسلمانون کو ہائی ایجوکیشن کی طرف مائل کرنا چاہتے تھے ہائے ہائے گیا انہون نے کسی کلاس مین قرآن کا درس بھی رکھا جو اولی الامر کی اطاعت کا سب سے پہلا سبق دینے والا تھا مسجد بنائی کبھی عین وقت پر نماز باجماعت اداکرنے بھی آئے! مولوی صاحبان کو کالج کی پروفیسری پر بولایا مگر ارکان اسلام کا ذکر تک نہ آیا۔ پس معلوم ہوا کہ سرسید صاحب مرحوم صرف دینوی اغراض کی تکمیل کے ہوکے تھے ان کو مذہب سے کیا سروکار تھا ان کو انگریزی پڑھاکر قومی لباس پہنانا منظور تھا۔ لباس تقوے کا وہان کیا ذکر تھا

اب سنئیے حضرت اقدس مرزا صاحب کی تعلیم۔ ایک طرف تو یہ زور ہے کہ کفارہ اور تثلیث کو جڑ سے اوکھاڑ دیا جائے اور یہ ارادہ الٰہی ہے کہ اب یہ صلیبی فتنہ دور ہو۔ اور دلائل اور حجج قرآنیہ۔ براہین رحمانی سے کسر صلیب ہو۔ خلاصہ یہ کہ عیسائیت کے باطل عقیدے کو زور سے توڑ دیا جائے اور اس خدمت کے لئے مین مامور ہون اور مجھے خدا نے محمدی مسیح کا لقب دیکر بھیجا ہے۔ مین تمام اختلافون کو مٹانے اور اپنا فیصلہ سنانے کے لئے آسمانی تائیدات اور الٰہی نصرتون کے ساتھ ٹھیک چودہوین صدی مین نازل کیا گیا ہون۔ جیسے وہ مسیح موسوی موسیٰ علیہ السلام سے چودہوین صدی مین آئے تھے اور ادہر یہ تاکید ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور اس کے احکام کی بجاآوری ہمارا فرض موقت ہے نہایت کوتاہ اندیش اور احمق ہے وہ جو وحشیانہ طور پر گورنمنٹ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے اور اب جنگ وجدال اور جہاد وقتال کے جھگڑے فضول ہین ہر طرف امن وسلامت کی آواز آرہی ہے شیر وبکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین۔ فرائض منصبی بڑی آزادی کے ساتھ انجام دئے جاتے ہین ان لوگون کی سخت غلطی ہے جو دین کی آڑ مین تلوار نکالنا چاہتے ہین اور خواہ مخواہ مخلوق خدا کو توپ وتفنگ کا نشانہ بناکر کشت وخون کا ہنگامہ گرم کرنا چاہتے ہین۔ اب آپ اس سے نتیجہ نکال سکتے ہین جو اس اعلیٰ تعلیم سے ایک عالم کو اپنی طرف کھینچ رہا ہو۔ اسکے ہاتھ اور پاؤن چومنے چاہئے اور اس کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ سمجھکر بیعت کرنا چاہئے یا نہین؟ جسطرح رسول کریم صلعم کے

بقیہ ملفوظات ۱۵ - اپریل ۱۹۰۳ء

حقیقی اور لطیف جواب

اس امت مین سابقہ مجددین اور مامورین کا نبی نہ پکارا جانا آنحضرت کی شان اور عظمت کو ثابت کرتا ہے جسکا فخر آنحضرت صلعم کو ہی ہو موسیٰ کو ہرگز نہین ہے کیونکہ جب موسیٰ ؑ کے بعد نبی کہلانیوالے بار بار آئے اور صدہا ہزارہا آئے تو اس سے موسیٰ کی کسرشان ہوئی کہ جو خطاب ان کا تہا وہی اور ونکو کثرت سے ملا موسیٰ ؑ کے بارہ مین خاتم النبیین کا لفظ استعمال نہین ہوا مگر آنحضرت کے حق مین ہوا ہے اس لئے خدا نے اس امت مین یون کیا کہ بہت سے ایسے پیدا کئے جنکو شرف مکالمہ تو دیا مگر آنحضرت کی شان اور عظمت کے لحاظ سے لفظ نبی کا ان کے حق مین نہ رکہا لیکن اگر اس امت مین کوئی بھی نبی نہ پکارا جاتا تو مماثلت موسوی کا پہلو بہت ناقص ٹھہرتا اور من وجہ امت موسوی کو ایک فضیلت ہو جاتی اس لئے یہ خطاب آنحضرت نے خود اپنی زبان مبارک سے ایک شخص کو دیا جس نے مسیح ابن مریم ہوکر دنیا مین آنا تہا کیونکہ اس جگہ دو پہلو مدنظر تھے ایک ختم نبوۃ کا اسے اسطرح نبہایا کہ جو نبی کے لفظ کی کثرت موسوی سلسلہ مین تھی اسے اڑا دیا - دوسری مشابہت - اُسے اسطرح سے پورا کیا کہ ایک کو نبی کا خطاب دیدیا تکمیل مشابہت کے لئے اس لفظ کا ہونا ضروری تہا سو پورا ہو گیا اور جو مصلحت یہان مدنظر تھی وہ موسوی سلسلہ مین نہین تھی کیونکہ موسیٰ ؑ خاتم نبوت نہین تھے۔

نبوت کے بارہ مین اپنا مذہب

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہین دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف آنحضرت کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے۔

کیا عورت نبوۃ کر سکتی ہے

نبوت پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عورت نے نبوت کا دعوےٰ کیا جب اسکے سامنے لا نبی بعدی کی حدیث پیش ہوئی تو اسنے جوابدیا کہ لا نبیۃ بعدی تو نہین ہے مردون کی نبوت کی نفی ہے نہ کہ عورتون کی - فرمایا کہ یہ اس کی غلطی تھی قرآن شریف مین اکثر خطاب مردون سے ہے اور پھر خدا فرماتا ہے کہ الرجال قوامون علی النساء یعنی مرد مثل آقا کے ہین تو جو احکام آقا کے لئے ہون خادم اس مین خود ہی شریک ہوتا ہے پس جب مردون کی نبوۃ کی نفی ہوئی تو عورتون کی بدرجہ اولیٰ ہوئی۔

درس قرآن

پارہ اول سورۃ بقرہ رکوع ۲

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمومنین

ان تمام لوگون مین سے بعض لوگ ایسے بھی ہین جو بتاتے ہین کہ ہم اللہ پر اور یوم الاخر پر ایمان لائے اور وہ دراصل ایماندار نہین ہین۔

اس سے پیشتر کے رکوع مین منعم علیہم اور مغضوب علیہ گروہ کا ذکر ہوا ہے اور اب ضالین کا ذکر ہے بلکہ یعنی ان لوگون کا جوکہ گمراہی مین ہین - منافق بھی چونکہ مذبذب بین ذالک ہوتا ہے کبھی ادھر اور کبھی ادھر - صراط مستقیم پر اس کا قدم نہین ہوتا اس لئے وہ بھی ضال یعنی گمراہ ہوتا ہے۔

قرآن کریم مین یہ ذکر اس لئے ہین کہ ہر ایک مومن اپنے نفس کو ٹٹولے اور جو مذموم صفت اُسے نظر آوے اُسے دور کرے اور نفس کے اس دہوکے مین نہ آوے کہ اس سے مراد وہ منافق ہین جو کہ کسی نبی یا مامور پر ایمان کے بارے مین نفاق رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تو حقیقی مومن ہین - نہین ہرگز نہین بلکہ اپنی حالت قلبی اور اللہ تعالےٰ کے عنایات اور تائیدات کا رنگ اپنے وجود مین امتحان کرکے اس باتکو پرکھے کہ اگر مین منافق نہین ہون توکیون ناکامیان میرے شامل حال ہین اور جن کو مین منافق کہتا ہون ان سے میرے حالات متمیز ہین کہ نہین - حضرت احمد مرسل یزدانی نے ۲۵ مارچ کی ایک تقریر مین فرمایا ہو کہ اگر یہ لوگ نیکی اور تقوی کا دعوی کرتے ہین توان کا دعوی کیون قرآن کے برابر آکر ٹھیک نہین بیٹھتا خدا تو وعدہ کرتا ہے وھو یتولی الصلحین اور ان اولیاء اللہ المتقون اگر یہ لوگ واقعی طور پر متقی ہین تو خدا ان کا کیون کفیل نہین اور خدا کا قول کیون صادق نہین آتا الخ پس ہر ایک نفس کو دیکہنا اور غور کرنا چاہیئے مین جو دوسرون کو منافق اور کافر وغیرہ کہکر الہی تائید اور نصرت سے محروم کہتا ہون کہین وہی محرومی میرے شامل حال تو نہین ہی پس اگر دیکھے کہ وہ بھی ظلمتون مین پھنسا ہوا ہے اور الہی تائید اس کی معاملات اور کاروبار مین شریک نہین ہے اور اُسے کھلی کھلی اور بین صراط مستقیم نہین تو سمجھے کہ کوئی شعبہ نفاق یا کفر کا ضرور دلمین ہے اور ممکن ہے کہ اس کی اُسے خبر بھی نہ ہو۔

من - بمعنے جو - وہ - کون - یہ لفظ ایک دو تین اور اس سے زیادہ کے واسطے آتا ہے۔

یقول - بمعنے بتلاتا ہے - خواہ زبان سے - خواہ ہاتھ سر خواہ اپنے اور اعضاء سے تحریر سے یا تقریر سے غرض دوسر کو بتلا دینے کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے اس سے قال کا لفظ عام ہے یہ ضرور نہین کہ بالشافہ گفتگو ہو اسی لئے اکثر قصہ اس قسم کے بنے ہوئے ہوتے ہین کہ دیوار نے میخ کو کہا کہ اس سے پوچھ جو مجھے ٹھوک رہا ہے میخ اور دیوار کی زبان نہین ہوتی یہان زبان سے مراد زبان حال مراد ہے۔

اٰمنا باللہ اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہین کہ کل قرآن شریف کی باتون کو ماننا - اسلام مین اللہ لفظ کے یہ معنے ہین کہ ایسا خدا جوکہ تمام صفات کاملہ اور عالیہ سے متصف اور جمیع خصائل اور رذائل سے منزہ ہو اور اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے - جوکہ کتابین نازل کرتا - اپنے بندون سے کلام کرتا - ان کی ہدایت کے لئے نبی اور رسول اور مجدد مبعوث کرتا جو اسکا طالب ہوتا اس کو اپنی راہین دکھاتا - نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ بد دینا - اور اپنے دوستون کو عزت دیتا اور انکے لئے خوارق عادت کام کرتا اور اپنے دوستون کے دشمنون کو ذلیل کرتا - ایسے خدا کو جو ماننے والا ہو اُسے نفاق کی کیا ضرورت ہے اور کس کا ڈر ہے کہ وہ حق کو چھپا وے اور درپردہ خدا کے دشمنون سے بھی تعلقات رکھے۔

یوم الاخر - یوم الاخر پر ایمان کے یہ معنے ہین کہ انسان جزا وسزا کا قائل ہو اس کے دل مین یہ بات جمی ہوئی ہو کہ نیکی کا بدلہ بدی اور بدی کا بدلہ نیکی نہین ہوسکتا پھر جس کو یہ ایمان حاصل ہو اور وہ ہر وقت خدا کو ایک متصرف مقتدر ہستی مانتا ہو تو بتلاؤ نفاق کہان رہیگا

اسی لئے خدا تعالےٰ آگے فرماتا ہے کہ یہ لوگ اس دعوی مین جھوٹے ہین صرف ظاہری باتون اور فعلون سے دکھلانا چاہتے ہین کہ ہم بھی مومن ہین۔

وما ھم بمومنین - وہ مومن ہرگز نہین ہین جب ما کا صلہ با آوے تو اس سے تاکید مراد ہوتی ہے وا ؤ یہان حالیہ ہے (باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ایک سلسلہ کی احمدی جماعت سے جو روپیہ زکوۃ و صدقہ و نذر وغیرہ کا وصول ہو وہ تمام قادیان دارالامان مین [illegible] یتامیٰ مساکین وغیرہ کے لئے بھیجا جاوے [illegible]

تعلیم الاسلام کالج

اخبار الامان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کالج بنانے کے متعلق جو اعلان حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب نے اخبار الحکم مین کیا تھا اور اخبار البدر مین جس کے متعلق آرٹیکل نکل چکا ہے۔ اس کے متعلق اب اعلیٰ کارروائی کا وقت آگیا ہے کیونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس عنقریب نکلنے والا ہے احباب کے مشورہ اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت کے بعد یہ قرار پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر **کالج** کا افتتاح ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء کو کر دیا جاوے۔ وما توفیقنا الا باللہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اس کالج مین موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم۔ یعنی انگریزی ہسٹری پرشین۔ سائنس کے ساتھ دینی تعلیم اور علم ادب عربی بالخصوص پڑھایا جاویگا۔ جو بزرگ چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا اپنے ایام تعلیم بزرگان دین کی نیک صحبت اور پابندی شریعت حقہ اسلام کی مین گذارین اور مفاسد زمانہ سے بچکر رسمی تعلیم بھی حاصل کرین ان کے لئے موقعہ ہے کہ اس سے فائدہ حاصل کرین

فی الحال فرسٹ ییر کھلے گا۔ فیس مفصلہ ذیل ہوگی

درجہ اول۔ سو روپیہ سے زائد آمد	للعہ	ماہوار
درجہ دوم۔ پچاس روپیہ سے سو تک آمد	ہے	"
درجہ سوم۔ پچاس روپیہ سے کم آمد	عار	"

داخلہ دو روپیہ

غریب طلباء کی فیس پرنسپل صاحب کی سفارش اور ڈائرکٹر صاحب کی اجازت سے نصف یا معاف بھی ہو سکے گی۔

اس بات کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ حضرت حکیم الامتہ مولوی حکیم نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بھی اپنے اوقات گرامی مین سے کالج کے طلباء کی تعلیم پر صرف فرمایا کرین گے جو طلباء داخل ہونا چاہین ان کو چاہئے کہ ۱۵ مئی سے پہلے یہان آجائین۔ باہر کے طلباء کیواسطے ایک بورڈنگ طیار ہے جسکی فیس ۱۲ ماہوار اور خرچ ۳ روپیہ سے ۶ روپیہ ماہوار تک ہوتا ہے مفصل قواعد کے لئے راقم سے خط و کتابت کرنی چاہئے

المشتہر

محمد صادق عفی عنہ سپرنٹنڈنٹ کالج قادیان
۱۴۔ اپریل

طاعون

جب سے حضرۃ اقدس کو یہ الہام ہوا ہے کہ "طاعون کا دروازہ کھولا گیا ہے" تب سے ایک غیر معمولی ترقی طاعونی اموات مین دیکھی جاتی ہے اور طاعون نے اپنے حملے مختلف طرق سے کرنے شروع کئے ہین جس سے پتہ لگتا ہے کہ اب صرف گلٹیان وغیرہ کا ہونا ہی طاعون کی علامت نہین ہے بلکہ ہر ایک فوری موت جو ہوتی ہے اور جس طریق سے ہوتی ہے وہ طاعون ہی ہے کہین پیٹ مین درد ہوتا ہے اور ایک قے خون کی آئی اور مریض کا دم نکلا کہین پسلی وغیرہ مین درد ہوا اور بخار چڑھا اور جان گئی۔ حال مین سیالکوٹ کے آمدہ خطوط سے پتا لگا ہے کہ مریض کے پاس اس قدر سخت بدبو آتی ہے کہ عزیز سے عزیز رشتہ دار بھی اسکے پاس نہین ٹھہر سکتا قادیان کے گرد و نواح مین بھی سخت طوفان طاعون کا برپا ہے مگر بفضل خدا خود قادیان اس سے آج تک پاک ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ طاعون آجکل ایک پورے خاندان کو تباہ کرتی ہے اکثر اطراف سے یہ خبرین آرہی ہین کہ ایک گاؤن مین ایک کیس ہوا اور اسکے گھر کے سارے آدمی شام تک مر گئے دوسرے گاؤن سے اگر اس کا رشتہ دار تعزیت کے واسطے آیا وہ واپس گھر مین پہنچا ہی ہے کہ اس کو طاعون ہوئی اور پھر رفتہ رفتہ وہ سارا گھر تباہ ہوا اور شام کو حکام نے انکے گھر مین قفل لگوایا غرضکہ اب طاعون بہت خطرناک صورتین اختیار کرلی جاتی ہے اور اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ صرف ایک دو خرد سال بچے باقی رہ گئے ہین اور کوئی ان کا خبرگیران نہ رہا بہت بڑی عبرت کا مقام ہے اور خدا تعالےٰ کا غیور یا ہنہ ولا یخاف عقبٰہا کا نظارا دکھا رہا ہے اس لئے حتی الوسع ہر ایک کو تقوی طہارت اور استغفار مین کوشش کرنی چاہئے اور پاک تبدیلیان پیدا کرنی چاہئیں

تخرج الصدور الی القبور

یہ حضرت اقدس کا الہام ہے جو کہ کئی ماہ پیشتر شائع ہو چکا ہے اس کے معنے یہ ہین کہ اعلیٰ طبقے کے لوگون مین موت واقع ہوگی اس کے مصداق اس سے پیشتر مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی رسل بابا وغیرہ ہو چکے ہین اور حال مین مولوی زین العابدین صاحب پروفیسر کالج انجمن حمایت اسلام لاہور جو کہ حضرت اقدس کے منکرین سے تھے طاعون کے لقمۂ اجل ہوئے ہین سنا گیا ہے کہ ان کے اہل و عیال مین سے کوئی شخص بھی زندہ نہ رہا ایک ہی دفعہ سب کا خاتمہ ہوا ہے۔

چونکہ آجکل مخالفین مین سے اکثر لوگ نشانہ طاعون ہو رہے ہین اس لئے ہر ایک مقام کے احمدی احباب سے التماس ہے کہ وہ صحیح خبرین ایسی موتون کی برائے اندراج اخبار روانہ کیا کرین کیونکہ یہ نشان الٰہی ہے ✦

انگلستان مین قماربازی کی ترقی

انگلستان مین قماربازی کی یہانتک ترقی ہے کہ بشپ صاحب کو اپنی ایک پبلک تقریر مین اعتراف کرنا پڑا ہے کہ قماربازی مین بڑے آدمیون کی وجہ سے ترقی ہو رہی ہے انہون نے بیان کیا کہ جب تک جنٹلمین اور لیڈیز اپنے کمرون مین بیٹھکر بیڈ ہیرک شرطین بڑہنے سے باز نہین آتے اس وقت تک مفلسون اور غریبون کی تباہی قماربازی سے ہوتی رہیگی قماربازی کا انسداد محض اس طریق سے نہیں ہو سکتا جب تک انما الخمر و المیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون کی تعلیم نہ دیجاوے

البدر نمبر ۱۲ اور ۱۳ کے دیر سے اشاعت کی وجہ

مورخہ ۶ اپریل کو مجھے لاہور سے یہ خبر ملی کہ میری والدہ ماجدہ سخت بیمار اور بجان ہین اس لئے مین بہ اجازت امام الزمان لاہور چلا گیا اور اسی دن میری والدہ نے وفات پائی اور مجھے ۱۳ دن تک لاہور ٹھہرنا پڑا بہ این وجہ یہ دونون نمبر دیر سے شائع ہوئے اور نمبر ۱۳ مین مین تازہ حالات امام الزمان کے بسط سے درج نکر سکا۔

ہر ایک مقام کی احمدی جماعت سے التماس ہے کہ میری والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ پڑہین اور دعائے مغفرت کرین۔

یاد رہے کہ میری والدہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار رہتین ✦

البدر نمبر ۱۲ مین جو مشورہ رجسٹر بیعت کے بارہ مین دریافت کیا ہے۔ اس پر جلد توجہ کرنی چاہئے اور مشورہ سے مطلع فرمائین ✦

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

محکمہ مردم شماری کی غلطی کا اعتراف

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمت مین جو چٹھی اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محکمہ مردم شماری کی رپورٹ کی اس غلطی کے متعلق بھیجی تھی جو اس نے آپ کی تبلیغ کے متعلق گورداسپور گزیٹیر کی بنا پر کھائی تھی کہ معاذ اللہ مرزا صاحب کا پہلا کام چوڑہون کو تبلیغ تھی - اس خطرناک اور مزیل حیثیت ریمارک پر پنجاب گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی اور ہم خوشی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین کہ اس پر مناسب نوٹس لیا لاٹ صاحب بہادر نے افسوس کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب ہوا ہے -

ہم گورنمنٹ کے شکرگذار ہین کہ اس نے ملک کو ایک خطرناک مغالطہ سے بچانے کے لئے اپنے فرض کو ادا کیا ہم امید کرتے ہین کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا اس کی اصلاح شائع کی جاوے"

مسقط مین ایک احمدی عرب کا نزول

ہمارے دوست عبد اللہ عرب صاحب بغدادی جو کہ کئی سال سے اپنے مذہب شیعہ سے توبہ کرکے احمدی سلسلہ مین داخل تھے اور ایک عرصہ دراز امام الزمان کی صحبت مین رہکر چند ماہ ہوئے کہ ہندوستان سے عربستان کی طرف روانہ ہو گئے ہین - مسقط پہونچکر تحریر کرتے ہین کہ جہاز مین ایک ترکی سیاح سے میری ملاقات ہوئی جو کہ علوم فلسفہ وغیرہ سے ماہر تھا اور وفات مسیح کا قائل تہا اس نے حضرۃ امام الزمان کے حالات نہایت دلچسپی سے سنے مگر جب اُسے دعاوی مہدویت اور مسیحیت کی نسبت کہا گیا تو اُس نے مخالفت کی مسقط مین اُتر کر اس نے عبد اللہ عرب صاحب کو پادریون کے سپرد کر دیا کہ یہ شخص اصل مین عیسائی ہے اور مسلمانون کے لباس مین پھرتا ہے پادریون نے سفیر برطانیہ کے آگے پیش کیا اور رفتہ رفتہ سلطان مسقط تک نوبت پہنچی مگر سلطان مسقط نے جب کیفیت سنی تو اس نے کہا کہ اس مین کوئی بات قابل اشتباہ نہین کچھ عرصہ گذرا ہے کہ میرے پاس ایک کتاب مرزا صاحب کی پہونچی ہے اس مین انہون نے اپنے دعاوی اور عقائد کی تفصیل دی ہے اور بہت آدمی انکے ملنے والے ہین چنانچہ وہ کتاب اس نے اصل مجلس کو دکہاکر عبد اللہ عرب صاحب کو آزاد کیا اور آخرکار عرب صاحب کی اخلاقی حالت اور خشوع خضوع کی عبادت دیکھکر اہل مسقط کی بدظنی رفع ہوئی اور تعلق محبت

بڑھ رہا ہے -

وفات - مولوی بہاؤ الدین صاحب حکیم احمدی جو کہ سلسلہ احمدیہ کے ایک بڑے سرگرم ممبر تھے کچھ عرصہ سے عارضہ دق مین مبتلا تھے ۴ - اپریل ۱۹۰۳ء کو انہون بمقام احمد آباد پر وفات پائی ورثا کی احمدی احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے حق مین دعا مغفرت کرین -

---

دین کا تقدم دنیا پر

دین کا بڑا جز و دینی غیرت ہے اور بیعت کا جز و اعظم دین کا تقدم دنیا پر ہے جسے ہمارے ایک احمدی بہائی نے لاہور مین سمجہایا ہے کچھ عرصہ سے منشی محمد اعظم صاحب احمدی جو کاپی نویسی کا کام کرتے ہین کارخانہ پیسہ اخبار مین ملازم تھے گذشتہ ایام مین ان کو ایک مضمون کے کتابت کے واسطے دیا گیا جو کہ حضرت اقدس کے خلاف تھا منشی محمد اعظم صاحب نے اس کے لکھنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ اسی وجہ سے ان کو کارخانہ کی طرف سے برطرف کیا گیا - سبحان اللہ دین اسیکا نام ہے اور جب تک یہ دینی غیرت قوم مین نہ ہو - قوم ترقی کے مدارج طے کر ہی نہین سکتی - لیکن ہمین پیسہ اخبار کے ایڈیٹر اور منیجر پر افسوس ہے کہ انہون نے کیون اس امر پر اصرار کیا کہ ضرور سلسلہ کے قلم سے وہ مخالفت سے بھرا ہوا مضمون لکھا جاوے - منشی محمد اعظم صاحب نے جس سپرٹ سے کام لیا ہے وہ تو قوم کے خیرخواہان کے لئے بہت قابل قدر تھی اور ایسا نمونہ دیکھکر چاہئے تہا کہ منشی صاحب کی بہت قدر کی جاتی +

ضروری اطلاع

چونکہ محبی فیض علی صابر صاحب احمدی نے چند وجوہات پر اپنے تعلقات اخبار البدر اور مطبع سے منقطع کر لئے ہین اس لئے آئندہ ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ارسال زر اور درخواست کتب احمدیہ بک ایجنسی و ادویہ وغیرہ صرف بنام محمد افضل پروپرائیٹر اخبار البدر ہونی چاہئے +

اطلاع جن صاحب کے ذمہ بقیہ بقایا ہے وہ جلد ارسال فرماوین (ایڈیٹر)

نظم

طبعزاد جناب منشی محمد حسین صاحب مسافر احمدی ساکنہ لاہور

دوستو اک نظر خدا کے لئے + سید الخلق مصطفےٰ کے لئے

رک نہین سکتا دلِ مجبور واللہ اندلون
دیکھکر جو ہو رہا ہے شور برپا اندلون
وائے برحالِ مسلمانان سمجھ سکتے نہین
کیون ہوئے جاتے ہین طاعونی لوالا اندلون
اک مسیح وقت کی خاطر عزیز و بے خطا
افترا تم نے بہلا کیا کیا نہ باندھا اندلون
حسب استدلال قرآن ابن مریم مر گیا
پر خیالِ زندگی پہر بھی نہ بدلا اندلون
صدقے اس فضل و کرم کے اور اس احسان کے
کھلگیا رفع توفی کا معما اندلون
ہان جو از روی بخاری انتظاری تھی ہمین
ہوگیا ہے خاتمہ بالخیر اس کا اندلون
آ نیو الا آ گیا صد آفرین صد آفرین
توڑکر دکھلا دیا دجلِ نصاریٰ اندلون
کر چکا تہا شرک و جہل اپنا تصرف جابجا
غیرتِ حق نے ہر ایک کو توڑ ڈالا اندلون
مہک گئی ہے اب نئی اک روح پہر توحید مین
دھوم ہے تجدید کی چارون طرف کیا اندلون
حضرت باری کے صدقے اور قربان کیون نہو
لطف کا اپنے دکھایا کیا نمونہ اندلون
سینکڑون بہولے بھٹکتے اور بگڑتے بنگئے
بحرِ رحمت نے جو آکر جوش مارا اندلون
چھوڑ دو فسق و فجور و شرک اور سب بدعتین
ہین یہی طاعون کا باعث سراپا اندلون
دل مین اور اعمال مین اک پاک تبدیلی کرو
اور بنا حاصل کرو کچھ زہد و تقویٰ اندلون
جان و ایمان پر تمہین اب رحم کرنا چاہئے
اس غضب کے وقت مین کچھ تو حذر اندلون
مین چلے دل کے پھپولے توڑنے والا نہین
خوب روشن ہے خدا پر میرا شیوا اندلون
ہے بقول ملہم صادق مسافر کی دعا
کھول دے ہر اک پہ اصلیت خدایا اندلون

ضرورت ہے ایک عمدہ پریسمین اور ایک ایسے کاتب کی جو عربی اور اردو خط لکھ سکتا ہو درخواست کنندگان اپنی اپنی درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر

مطبع انوار الاسلام قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ (۱۰۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان مین ...
(۲) ہندوستان سے باہر ...
(۳) لوکل خریدارون سے ...
(۴) اگر ایک پتہ پر تین اخبار منگوائے جاوین تو فی خریدار ...
(۵) ہر خریدار کو خط و کتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہیے

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہیئن
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

نمبر ۱۴ | قادیان دارالامان - ۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت احمد رسول یزدانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۴ اپریل ۱۹۰۳ء

سیر

طلاق - ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ طلاق ایک وقت مین کامل نہین ہو سکتی طلاق مین تین طہر ہونے ضروری ہین فقہاء نے ایک ہی مرتبہ تین طلاق دیدینی جائز رکھی ہے مگر ساتھ ہی اسمین یہ رعایت بھی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اسی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کر سکتی ہے۔

قرآن کریم کی رو سے جب تین طلاق دیدی جاوین تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہین کر سکتا جب تک وہ کسی اور کے نکاح مین آوے اور پھر وہ دوسرا خاوند بلا عمداً سے طلاق دیدیوے اگر وہ عمداً اسی لئے طلاق دیگا کہ اپنے پہلے خاوند سے وہ پھر نکاح کر لیوے تو یہ حرام ہوگا کیونکہ اسیکا نام حلالہ ہے جو کہ حرام ہے فقہاء نے جو ایک دم کی تین طلاقون کو جائز رکھا ہے اور پھر عدت کے گذرنے کے بعد اوسی خاوند سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اول اوسے شرعی طریق سے طلاق نہین دی۔

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو طلاق بہت ناگوار ہے کیونکہ اس سے میاں بیوی دونون کی خانہ بربادی ہو جاتی ہے اس واسطے تین طلاق اور تین طہر کی مدت مقرر کی کہ اس عرصہ مین دونون اپنا نیک بد سمجھکر اگر صلح چاہین تو کر لیوین۔

نماز جنازہ

فرمایا کہ اگر متوفی بالجہر مکفر اور مکذب نہ ہو تو اس کا جنازہ پڑھ لینے مین حرج نہین کیونکہ علام الغیوب خدا کی پاک ذات ہے فرمایا جو لوگ ہمارے مکفر ہین اور ہمکو صریحاً گالیان دیتے ہین ان سے السلام علیکم مت لو اُنسے ملکر کہانا کہاؤ ہان خرید و فروخت جائز ہے اسمین کسیکا احسان نہین۔

جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ مین نہ ادہر کا اور نہ ادہر کا ہون اصل مین وہ بھی ہمارا مکذب ہے اور جو ہمارا مصدق نہین اور کہتا ہے کہ مین ان کو اچھا جانتا ہون وہ بھی مخالف ہے ایسے لوگ اصل مین منافق طبع ہوتے ہین ان کا یہ اصول ہوتا ہے کہ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام - ان لوگون کو خدا سے تعلق نہین ہوتا بظاہر کہتے ہین کہ ہم کسیکا دل دکھانا نہین چاہتے مگر یاد رکھو کہ جو شخص ایک طرف کا ہوگا اس سے کسی نہ کسی کا دل ضرور دکھیگا۔

من کل حدب ینسلون

فرمایا کہ مین نے اس آیت پر بڑی غور کی ہے اس کے یہی معنے ہین کہ ہر ایک بلندی سے دوڑین گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صورتین ہین اول یہ کہ ہر ایک سلطنت پر غالب آجاوین گے دوم یہ کہ بلندی کی طرف انسان قوۃ اور جرأت کے بغیر دوڑ اور چڑھ نہین سکتا اور مذہب پر غالب آجانا بھی ایک بلندی ہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر وہ زمانہ بھی آویگا کہ مذہب کے اوپر سے بھی گذر جاوین گے یعنی اپنے اوس تثلیثی مذہب سے بھی عبور کر جاوین گے اور اس کو پاؤن کے نیچے مسل دیوینگے اور اسی سے ہمین ان کے اسلام مین داخل ہو جانے کی بو آتی ہے اب پہلی بات تو پوری ہو چکی ہے اب انشاء اللہ دوسری بات پوری ہوگی اور یہ باتین خدا کے ارادے کے ساتھ ہوا کرتی ہین جب خدا کی مشیت ہوتی تو ملائکہ نازل ہوتے ہین اور دلون کو حسب استعداد صاف کرتے ہین تب یہ کام ہوا کرتے ہین۔

اخلاق نبوی

فرمایا آنحضرت کے اخلاق کا نمونہ ایک صوفی لکھتا ہے کہ آپ کے پاس ایک نصرانی ملاقات کو آیا آپ نے اس کو اپنا مہمان کیا رات کو کھانا اور بستره دیا مگر وہ کم بخت بہت کھا گیا رات کو بدہضمی ہوئی تو لحاف مین اس کا دست نکل گیا اس لئے شرمندہ ہو کر صبح کو چوری چوری چلدیا جب وہ دور نکل گیا تو آنحضرت کو معلوم ہوا کہ مہمان چلا گیا ہے - بستر دیکھا تو پاخانہ سے بھرا ہوا - آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے دھونا شروع کیا صحابہ نے ہر چند اصرار کیا کہ ہم دھوئین مگر آپ نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا مجھے دھونے دو - ادہر راستہ مین نصرانی کو یاد آیا کہ وہ اپنی سونے کی صلیب بستر پر بھول آیا ہے اسے لینے کے واسطے وہ واپس آیا دیکھا تو آپ وہی نجاست بھرا لحاف اپنے ہاتھ سے دہو رہے ہین اس نظارہ کو دیکھکر صلیبی ایمان پر اس نے لعنت کی اور مسلمان ہو گیا۔

قبل از عشاء

ایک عرب صاحب ملک مصر سے تشریف لائے ہوئے تھے اور قرآن شریف خوش الحانی سے پڑھتے تھے حضرت اقدس نے ان کا قرآن شریف سنکر ان کے لب و لہجہ کو بہت پسند کیا اور قرآن شریف کی عظمت کے خیال سے ان کی تکریم کی۔

سر کے درد کی گولی - کیسا ہی سر درد کیون نہ ہو آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱۶ گولی ۴ ؁

۵ / اپریل ۱۹۰۳ء

کثرت عوارض کی وجہ | ان مختلف امراض اور عوارض کے ذکر پر جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ چند ایک بیماریاں ہی انسان کو لاحق کر دیتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی امراض ہیں جن میں وہ مبتلا ہوتا ہے اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے تا کہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارضات اور امراض میں گھرا ہوا پا کر اللہ تعالیٰ سے ترسان و لرزان رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پروا نہ ہو جاوے

—— ⁘ ——

مرا بمرگ عدو جائے شادمانی نیست | بعض مخالفین کے طاعون سے ہلاک ہونے کی خبر آئی۔ اس پر فرمایا کہ دشمن کی موت سے خوش نہیں ہونا چاہئے بلکہ عبرت حاصل کرنی چاہیئے ہر ایک شخص کا خدا تعالیٰ سے الگ الگ حساب ہے سو ہر ایک کو اپنے اعمال کی اصلاح اور جانچ پڑتال کرنی چاہیئے۔ دوسروں کی موت تمہارے واسطے عبرت اور ٹھوکر سے بچنے کا باعث ہونی چاہیئے نہ یہ کہ تم ہنسی ٹھٹھے میں بسر کر کے اور بھی خدا سے غافل ہو جاؤ۔ میں نے ایک جگہ توریت میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ اس میں فرماتا ہے کہ ایک وقت ہوتا ہے کہ جب میں ایک قوم کو اپنی قوم بنانی چاہتا ہوں تو اس کے دشمنوں کو ہلاک کر کر اسے خوش کرتا ہوں مگر اسی قوم کی بے اعتنائیوں سے ایک وقت پھر ایسا آجاتا ہے کہ اس کو تباہ کر کے اس کے دشمنوں کو خوش کرتا ہوں +

اعمال کی دو قسمیں | فرمایا اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نظر میں نیک اور نمازی وغیرہ ہوتے ہیں مگر ان کا اندر بدیوں اور گناہوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا ظاہر و باطن یکسان ہوتا ہے وہ عند اللہ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوتے ہیں مگر ان دونوں سے کامیاب ہونے والے وہی ہوتے ہیں جو عند اللہ متقی اور خدا کی نظر میں نیک ہوتے ہیں اور انپر خدا راضی ہوتا ہے صرف لافزنی کام نہیں آسکتی +

اس وقت دو قوموں کا آپس میں مقابلہ ہے۔ ایک تو ہمارے مخالف ہیں اور دوسری ہماری جماعت اب خدا تعالیٰ دونوں کے دلوں کو دیکھتا اور ان کے اعمال سے آگاہ ہے وہی جانتا ہے کہ ہماری جماعت اس کی نگاہ میں کیسی ہے اور دشمن کیسے اور وہ ان سے کہاں تک ناراض ہے پس ہر ایک کو چاہئے کہ اپنا حساب خود ٹھیک کرے چاہیئے کہ دوسروں کا ذکر کرتے وقت تقویٰ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اپنے اعمال کا خیال ہو۔ کہ کہاں تک ہم خدا کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں یا صرف لافزنی ہی لافزنی ہیں۔ ابھی طاعون موقوف نہیں ہو گئی خدا جانے کب تک اس کا دورہ ہے اور اس نے کیا کچھ دکھانا ہے سات سال سے تو ہم برابر دیکھتے ہیں کہ یہ آفت ٹالے نہیں ٹلتی ہے اور پیچھے قدم نہیں ہٹاتی ہے ہر سال پہلے کی نسبت سنا جاتا ہے کہ ترقی ہے

زمانہ ایسا آیا ہوا ہے کہ لوگ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں ہزارہا انعامات اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نشانات ہیں اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے سے تو نفس کو شرم نہ آئی کہ خدا کا بھی حق ادا کرے مگر شاید اس قہری نشانکو دیکھکر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں افسوس لوگ انعامات اور احسانات الہیہ سے تو شرمندہ نہ ہوئے اب اس عذاب ہی سے ڈر کر سنور جاویں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ایسے ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ مسلمان کہلا کر مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح گالیاں دیتے ہیں جیسے چوڑہے چمار کسی کو نکالا کرتے ہیں اللہ اور رسول سے ان کو بجز گالیوں کے اور کوئی تعلق ہی نہیں۔ بڑے گندہ دہن اور پرلے درجے کے عیاش بد معاش۔ بھنگی چرسی قمار باز وغیرہ بن گئے ہیں +

اب ایسے لوگوں کی زجر اور توبیخ کے واسطے خدا جوش میں نہ آوے تو کیا کرے خدا غیور بھی ہے وہ شدید العقاب بھی ہے ایسے لوگوں کی اصلاح بھلا بجز عذاب اور قہر الہی کے نازل ہونے کے ممکن ہے ہرگز نہیں۔ چونکہ بعض طبائع عذاب ہی سے اصلاح پذیر ہوتی ہیں اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ جب عذاب الہی نازل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنا کام کر کے ہی جاتا ہے اور اس ہدایت سے یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ قبل از نزول عذاب توبہ و استغفار سے وہ عذاب ٹل بھی جایا کرتا ہے

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار ہی سے ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بد ثمرات سے خدا محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا ہی وقت نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں یہ وقت خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف ہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب اور جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے +

۶ - اپریل ۱۹۰۳ء

قبل از عشا | فرمایا کہ ہمارے دوستوں کو بعض وقت دعا کے متعلق ابتلا پیش آجاتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان کو دعا کی حقیقت سے اطلاع دی جاوے اور اسی لئے میں نے حقیقت الدعا کے نام سے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے مگر چونکہ طبیعت علیل رہی ہے اس لئے ختم نہیں کر سکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام مدار دعا پر ہی تھا اور ہر ایک مشکل میں آپ دعا کیا کرتے تھے ایک روایت سے ثابت ہے کہ آپکے گیارہ لڑکے فوت ہو گئے ہیں تو کیا آپ نے ان کے حق میں دعا نہ کی ہوگی +

آج کل ایک عام غلط فہمی لوگوں کے دلوں میں پڑ گئی ہے اور یہ اس جہالت کے زمانے کی نشانی ہے اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلان بزرگ فلان اولیا کی ایک پھونک مارنے سے صاحب کمال ہو گیا اور فلان کے ہاتھ سے مردے زندے ہوئے۔

اس کے بعد چند ایک احباب نے جو گوجرانوالہ کے ضلع سے حضرت اقدس کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے تھے آپ سے ملاقات کی انہوں نے ..... بیان کیا کہ گھر سے نکلکر جہاں جہاں ہمیں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا ہے وہاں ہی ابتلا پیش آیا کسی نے کہا کہ میرزا صاحب کو جذام ہے کہیں سنا کہ خدا نخواستہ میرزا صاحب زیر حراست ہیں۔ کہیں سنا کہ فوت ہو گئے ہیں مگر چونکہ ہم نے دل میں ٹھانی تھی کہ ضرور قادیان پہنچنا ہے اس لئے آ گئے ورنہ ہمارے واپس جانے میں کوئی شبہ باقی نہ تھا۔ پھر ان میں سے ایک نے حضرت اقدس کا دست مبارک پکڑ کر دوسرے کو دکھایا کہ اب دیکھ کر اپنے شبہات دور کر لو اور کہا کہ جو ان کو جذام بتلاتے ہیں خدا خود ان کو مجذوم کرے اس کے بعد ان سب نے بیعت کی اور بعد بیعت ان کو حضرت اقدس نے نصیحت فرمائی +

بیعت اور توبہ | بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اسطرح سے

اس کا اقرار جائز نہین ہوتا جب تک دل سے وہ اس اقرار کو نہ کرے یہ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اُسے قبول کرلیتا ہے جیساکہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی مین توبہ کرنیوالے کی توبہ قبول کرتا ہون خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ اوس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا

سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالےٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اُس نے توبہ کرنیوالون کے ساتھ کئے ہین۔ اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل مین شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ مین تمام گناہون سے بچون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا تو اس کے یہ معنے ہین کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیون۔ قریبی رشتہ دارون اور سب دوستون سے قطع تعلق چھوڑنا ہو ایسے لوگون پر خدا کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہی کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے پھر جو لوگ دل سے دعا کرتے ہین خدا ان پر رحم کرتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ آسمان زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اسکو پیدا ہی نکرتا۔ گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہین سچی توبہ کرنے والا خدا سے بڑے بڑے انعام پاتا ہے۔ یہ اولیا قطب اور غوث کے مراتب اسیواسطے لوگون کو ملے ہین کہ وہ توبہ کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ سے ان کا پاک تعلق تھا اس واسطے ہرگز نہین ہے کہ وہ منطق۔ فلسفہ اور دیگر علوم طبعیہ وغیرہ سے ماہر تھے جو لوگ خدا تعالےٰ پر بھروسا کرتے ہین وہ ان بندون مین داخل ہو جاتے ہین جنپر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔

اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ مین مالدار ہو جاؤنگا مجھے فلان عہدہ مل جاویگا یا درکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا مین انسان کی کوئی مراد حاصل نہین ہوتی طرح طرح کے آفات۔ بلائین۔ بیماریان اور نامرادیان لاحق حال ہوتی ہین مگر ان سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے اگر بادشاہ ہو جاویگا تو کیا موت سے بچ جاویگا غریبی مین بھی مرنا ہے بادشاہی مین بھی مرنا ہے اس لئے سچی توبہ کرنیوالے کو اپنے ارادون مین دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے۔

خدا تعالےٰ کی یہ عادت ہرگز نہین ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اُسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہین ہوتا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلان شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا خدا تعالیٰ بندہ سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشیں اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص + ہوکر اس کی طرف جھک جاوے جو اسطرح جھکتا ہے اُسے کوئی تکلیف نہین ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہین بلکہ عزت۔ علم۔ وغیرہ سب باتین جن کی انسان کو ضرورت ہے اس مین داخل ہین خدا تعالےٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہین ہوتا۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ ہمارے ملک ہندوستان مین نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانون کی طرح وہ بھی زمینون مین ہل چلاتے معمولی کام کرتے مگر خدا تعالےٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہین۔

خدا تعالیٰ اپنے بندون کا حامی ہو جاتا ہے دشمن چاہتے ہین کہ ان کو نیست و نابود کرین مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہین اور اپنے دشمنون پر غالب آتے جاتے ہین جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی یعنی خدا تعالےٰ نے لکھدیا ہے کہ مین اور میرے رسول ضرور غالب رہین گے اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظرون مین حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جون جون وہ تعلقات الٰہی مین ترقی کرتا ہے تون تون اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے جیسے خدا تعالےٰ بڑا ہے۔ اسیطرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ آخرکار خدا کا خلیفہ بنجاتا ہے۔

اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہین چھوڑ جاؤ بلکہ اُسے ایک امانت اللہ تعالےٰ کی خیال کرو۔ توبہ کرنیوالا خدا تعالےٰ کی اس کشتی مین سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے واصنع الفلک اور پھر یہ بھی فرمایا ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم جسطرح بادشاہ اپنی رعایا مین اپنے نائب کو بھیجتا ہے پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسکو بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا مین بھیجتا ہے۔ اگر یہ توبہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی شیرین نہ ہونگے بلکہ اولاد تک بھی پہنچینگے سچے دل سے توبہ کرنے والون کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہین۔

دنیوی لوگ اسباب پر بھروسا کرتے ہین مگر اللہ تعالےٰ اسباب کے لئے مجبور نہین ہے کہ اسباب کا محتاج ہو کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیارونکے لئے بلا اسباب ہی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کرکے کرتا ہے اور کسیوقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جسطرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو مین آجاتا ہے اسیطرح خدا تعالےٰ کے ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دیسکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے لئے نا کارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے اگر تم نے سچی توبہ نہین کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین مین بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے آجکل اس توبہ مین بڑے بڑے مشکلات ہین۔ اب یہان سے جاکر تم کو بہت کچھ سننا پڑے گا اور لوگ کیا باتین بنائینگے کہ تم نے ایک مجذوم۔ کافر۔ دجال۔ وغیرہ کی بیعت کی۔ ایسا کہنے والون کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا ہم تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہین اس لئے چاہیے کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ خدا ان کو بھی ہدایت دے۔ اور جیسے کہ تم کو امید ہے کہ وہ تمہاری باتون کو ہرگز قبول نہ کرینگے تم بھی اُن سے منہ پھیر لو۔

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار۔ توبہ دینی علوم کی واقفیت۔ خدا کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچون وقت کی نمازون کو ادا کرنا۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس مین دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

۷ و ۸ اپریل ۱۹۰۳ء

۷، ۸ اپریل کو کوئی قابل اشاعت ذکر نہین ہوا۔

۹ اپریل ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشا	اول طاعون کے ٹیکہ کے متعلق بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی اسکے بعد توبیت

(حاشیہ:) ...جی کرنا پڑے گا مگر مین خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھونگا اور اسی کے لئے اپنے تعلقات

کا تو کر چل پڑا۔

توحید اور شرک فی الاسباب فرمایا کہ توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ کہ لیا بلکہ توحید کے یہ معنے ہیں کہ عظمت الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسرے شے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اوسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ ہو اور خدا کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے مثلاً کسان کہتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نکروں گا اور وہ پھل نہ لائے گی تب تک گذارہ نہیں ہو سکتا اسیطرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشے پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی ہوا غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدار زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو اسی لئے جب انسان پانی پیئے تو اُسے خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دیتا ہے ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا۔ جب افطار کیا تو پانی پیتے ہی لیٹ گیا اس کے لئے پانی ہی نے زہر کا کام کیا جو کام ہے خواہ معاشرت کا خواہ کوئی اور جب تک اس میں آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہیں ہوتا غرض کہ اللہ کے تصرفات پر کامل یقین چاہیئے جسکا یہ ایمان نہیں ہے اس میں دہریت کی ایک رگ ہے پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے تب زمین پر ہوتا ہے۔

لاف وگزاف کا نام توحید نہیں مولویوں کی طرف دیکھو کہ دوسرے دن کو وعظ کرتے ہیں اور آپ کچھ عمل نہیں کرتے اسی لئے اب ان کا کسی قسم کا اعتبار نہیں رہا چنانچہ ایک مولوی کا ذکر ہے کہ وہ وعظ کر رہا تھا سامعین میں اس کی بیوی بھی موجود تھی۔ اتفاقاً صدقہ خیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا جس سے متأثر ہو کر ایک عورت نے پاؤں سے ایک پازیب اتار کر واعظ صاحب کو دیدی جس پر واعظ صاحب نے کہا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں دوزخ میں جلے یہ سنکر اس نے دوسری بھی دیدی۔ جب گھر میں آئے تو بیوی نے بھی اس وعظ پر عمل در آمد چاہا کہ تحائف کو کچھ دکر مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں سنانے کی ہوتی ہیں کرنے کی نہیں ہوتیں اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نکریں تو گزارہ نہیں ہوتا انہی کے متعلق یہ ضرب المثل خوب ہے ؎

واعظان کین جلوه بر محراب و ممبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

تعبیر رویا مردہ کو کلمہ پڑھتے سننا۔ یعنی دین کا دوبارہ سرسبز ہونا

بڑ۔ یعنی بوہڑ کے درخت سے مراد نصاریٰ کا دین ہے کہ جس کی عظمت اور سرکشی تو بہت ہے مگر پھل ندارد

۱۰ - اپریل ۱۹۰۳ء

گناہ بعد از نماز جمعہ چند اشخاص نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کریگا اس کے گناہ بخشدونگا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان تمام احکام کے برخلاف کرے جسکا حکم اللہ نے دیا ہے اور ان باتوں کو کرے جنکے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے بہت لوگ ہیں کہ توبہ کر کے بھول جاتے ہیں مثلاً حج کرنیوالے حج کر کے آتے ہیں اور واپس آکر چند دنوں کے بعد پھر سابقہ بدیوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو ان کے ایسے حج سے کیا فائدہ۔ خدا تعالیٰ گناہوں سے ہمیشہ بیزار ہے اس لئے انسان کو گناہ سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ جو شخص اسبات پر قادر ہو کہ گناہ چھوڑ دے اور پھر نہ چھوڑے تو خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ضرور پکڑے گا اگر تم چاہتے ہو کہ اس توبہ کے درخت سے پھل کھاؤ اور تمہارے گھر و باؤں سے بچے رہیں تو چاہیئے کہ سچی توبہ کرو۔

خدا تعالیٰ اپنی سنت کو نہیں بدلا کرتا جیسے قرآن شریف میں ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور جو انسان ذرا سی بھی نیکی کرتا ہے تو خدا اُسے ضائع نہیں کرتا اسی طرح جو ذرہ بھر بدی کرتا ہے اوس پر بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرتا ہے پس جب یہ حالت ہے تو گناہ سے بہت بچنا چاہیئے۔

گناہ کی پرواہ نکرنی بعض لوگ گناہ کرتے ہیں اور پھر اس کی پرواہ نہیں کرتے گویا گناہ کو ایک شیریں شربت کی مثال خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے کوئی نقصان نہوگا مگر یاد رکھیں کہ جیسے خدا تعالیٰ بڑا غفور اور رحیم ہے ویسے ہی وہ بڑا بے نیاز بھی ہے۔ جب وہ غضب میں آتا ہے تو کسی کی پرواہ نہیں کرتا وہ فرماتا ہے ولا یخاف عقبٰھا یعنی کسی کی اولاد کی بھی اُسے پرواہ نہیں ہوتی کہ اگر فلاں شخص ہلاک ہو گا تو اس کے یتیم بچے کیا کریں گے آجکل دیکھو یہی حالت ہو رہی ہے آخر کار ایسے بچے پادریوں کے ہاتھ پڑ جاتے ہیں اس لئے گناہ کر کے کبھی بے پرواہ مت ہو اور ہمیشہ توبہ کرو۔ یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہیں دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہونچ گیا ہوں بہت سے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپکو بری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہیں ہوئی یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہوگا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دیگا یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو یہاں

سر درد کی گولی۔ کیسا ہی سر درد کیوں نہ ہو آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱۶ گولی عہ

یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے جیسے ایک انسان اگر دور بین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہتے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا یہی حال نماز اور دعا کا ہے اسیطرح ہر ایک کام کے ایک شرط ہو جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پیئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا یا اگر اس مین سے ایک دو قطرہ پئے تو کیا ہوگا پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہوگا غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا نے ایک حد مقرر کی ہے جب وہ اس حد پر پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہونچین تو وہ اچھے نہین کہلاتے اور نہ ان مین برکت ہوتی ہے۔

عاجزی اختیار کرنی چاہئے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہین ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزین ہین اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت مین عاجزی ہی نظر آوے گی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھرون مین امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائین بہت کرو اور اپنے گھرون کو دعاؤن سے پر کرو جس گھر مین ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا اسے برباد نہین کیا کرتا لیکن جو سستی مین زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہین۔ اگر تم ہر وقت اللہ کو یاد رکھوگے تو یقین رکھو کہ اللہ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے خدا کو کوئی ضرورت نہین کہ تم کو عذاب دلوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے خدا فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نکرے جب تک انسان اپنے آپ کو صاف نکرے تب تک خدا عذاب کو دور نہین کرتا ہے۔

یہ دنیا خود بخود نہین ہے اس کے لئے ایک خالق ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کی مرضی سے ہو رہا ہے بغیر اس کے رضا کے ایک ذرہ حرکت نہین کر سکتا جو اللہ تعالیٰ سے ترسان رہیگا وہ خود محسوس کرے گا کہ اس مین ایک فرقان (فرق کرنیوالی شے دوسرون سے) پیدا ہو گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ شیطانی سیرت کا انسان نہ ہو تکالیف تو نبیون پر بھی آتی ہین مگر وہ عام لوگون کی طرح نہین بلکہ انکے لئے وہ باعث برکت ہوتی ہین۔

دغاباز آدمی کی نماز قبول نہین ہوتی وہ اس کے منہ پر پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہین پڑہتا بلکہ خدا کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہین کرتا۔

نماز کوئی ایسی ویسی شے نہین ہے بلکہ یہ وہ شے ہے جسمین اھدنا الصراط المستقیم الخ جیسی دعا کی جاتی ہے اس دعا مین یہ بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہین ان پر دنیا مین خدا کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادے سے ہوتا ہے۔ چنانچہ طاعون بھی اسی کے حکم سے آئی ہے۔ یہ دنیا سے رخصت نہ ہوگی جب تک ایک تغیر عظیم پیدا نہ کرلے جو اس سے نہین ڈرتا وہ بڑا بدبخت ہے اور اس کے استیصال کے لئے ایک ہی راہ ہے وہ یہ کہ اپنے آپ کو پاک کرو کیونکہ اگر پاک ہو کر مر بھی جاویگا تو بھی بہشت کو پہونچیگا۔ مرنا تو سب نے ہے مومن نے بھی اور کافر نے بھی۔ مگر مومن اور کافر کی موت مین خدا فرق کر دیتا ہے۔

دیکھو ان باتون کو منتر جنتر نہ سمجھو اور یہ خیال نہ کرو کہ یون ہی فائدہ ہو جاویگا جیسے کہ بھوکے کے سامنے روٹیون کا انبار فائدہ نہین دیتا جب تک وہ نہ کھاوے اسیطرح آپکے اقرار کے مطابق جب تک کوئی اپنے آپ کو گناہ سے نہ بچاوے گا اسے برکت نہ ہوگی یاد رکھو کہ مین اس بات پر شاہد ہون۔ کہ مین نے تم کو سمجہا دیا ہے اب تم کو چاہیے کہ برائیون سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو جو شخص بہت دعا کرتا ہے اسکے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یجعل لہ مخرجا یعنی جو امور اسے کشان کشان گناہ کی طرف لے جاتے ہین اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے قرآن کو بہت پڑہنا چاہیئے اور پڑہنے کی توفیق خدا سے طلب کرنی چاہیئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہین ملتا کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین مین ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اوٹہاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے اسیطرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاویگا لیس للانسان الا ما سعیٰ دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندہنا چاہیئے جب یہ ہوگا تو دل خود خدا سے ڈرتا رہے گا اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤن سے اسے بچاتا ہے۔

گناہ سے بچو۔ نماز ادا کرو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو خدا کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔

ہر ایک شخص کو خود بخود خدا سے ملاقات کرنے کی طاقت نہین ہے اس کے واسطے۔ واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسواسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے اسیطرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ قرآن کریم مین خدا فرماتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسکم اس جگہ بندون سے مراد غلام ہی ہین نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نکرو۔ سب حکمون پر کاربند ہو جیسے کہ حکم ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اگر تم خدا سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمان بردار بنجاؤ اور رسول کریم کی راہ مین فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا۔

جب لوگ بدعتون پر عمل کرتے ہین تو وہ کہدیتے ہین کہ کیا کرین دنیا سے چھٹکارا نہین ملتا یا کہتے ہین کہ ناک کٹ جاتی ہے ایسے وقت مین گویا الفاظ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو چھوڑتا ہے جو رسول کریم کی اطاعت کا ہے اور خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنا بے فائدہ ہے۔

الہام ۱۸ اپریل کی شام کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے پھر یہ لفظ الہام ہوئے۔

ساخبرہ فی آخر الوقت

انک لست علی الحق

سر درد کی گولی۔ کیسا ہی سر درد کیون نہ ہو آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱۲ گولی عہ

...آن مجید ... مطبع نظامی ... اس کی تحریر ... ہر ایک صفحہ ایک ... ہر ایک جزو ... خواہ انسان ... علیٰ ہذا القیاس ... جزو ... ہو سکتی ہے ... پڑہا جاتا ہے ... قیمت معمولی ... صفحہ ... ۶۱۲ ... احمد ... سے طلب

ڈائری اس کی ترتیب اور اشاعت

اس عنوان سے ایک مضمون ۱۷ عصر الحکم مین نکلا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرۃ امام الزمان کی ڈائری ایسی شے نہین ہے کہ ہر ایک شخص اسکے لکہنے کے واسطے قلم اوٹہائے اور نہ اس قوم مامورین کے قول وفعل سے مفید نتائج اور تعلیم کا پیدا کر لینا ہر ایک انسان کا کام ہے اور اگرچہ یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ان کا کوئی قول وفعل ایسا نہین ہوتا جو اللہ تعالےٰ کی جلی یا خفی وحی کے ماتحت نہ ہو مگر ہم یہ کبھی نہین مان سکتے کہ ہر شخص ان اسرار اور رموز کو سمجھہ سکتا ہے جو اس کی تہ مین ہون ..... اور ہمین اس امر کے اعتراف مین کوئی افسوس اور شرم نہین ہے کہ ممکن ہے بسا اوقات ہم اس فرض کو کما حقہٗ ادا نکر سکین کیونکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ماموری کی ڈائری لکہنے والا انبیا علیہم السلام کی سیرۃ اور بجائے خود علم السیرۃ کے اغراض اور مقاصد پر غائر نظر رکھتا ہو اور ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ امام الزمان کی ڈائری لکہنے کا اصل حق حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب یا حضرت حکیم الامۃ کا ہو سکتا ہے ...... اس لئے ہم نے اس کی ضرورت کو محسوس کرکے بڑی احتیاط کے ساتھ ڈرتے ڈرتے اس سلسلہ کو شروع کیا ہوا تہا جو ابتک جاری ہے ٭

لیکن اب تو یہ سمجھو کہ اس سلسلہ کی ترقی کی ضرورت پیش آئی یا کچھہ اور اور اسباب واقع ہوئے کہ مطبوعہ ڈائریون سے گزر کر قلمی ڈائریان بھی لکہی جانی شروع ہوئین اور ایک رنگ مین شائع کی جاتی ہین اور اس سے ایک نقص یہ پیدا ہوگیا ہے کہ بعض امور جو کہ ڈائری کے تحت مین نہین آسکتے اور نہ ان کو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے قول فیصل کے ماتحت رکھا جاسکتا ہے اشاعت پاتے ہین ہماری معمولی فروگذاشت یا عدم احتیاط قوم کے لئے مضر ثابت ہوسکتی ہے اور بجائے مفید ہونے کے ہم قوم کے لئے خطرناک ہو سکتے ہین اس لئے اپنی ان ذمہ واریون کو سمجھتے ہوئے ہم کو کئی مرتبہ ضرورت پیش آئی کہ ہم نے ڈائری کے متعلق اپنی بریت کے اعلان دئے اور بتایا کہ اس مین ہمارا اپنا کس قدر تصرف ہوتا ہے ٭

یہ خلاصہ اس مضمون کے جزو اعظم کا ہے جو کہ الحکم مین شائع ہوا ہے اور ہمین اس سے بکلی اتفاق ہے اور ہم طیار تھے کہ حضرۃ اقدس کے ان الفاظ کے بعد جو کہ ایام کو خاموش رہنا پڑیگا یا اخبار بند ہوگا ۔ ایک آرٹیکل اس مضمون پر لکہتے کیونکہ اب اخبار البدر بھی آہستہ آہستہ الحکم کے ساتھ احمدی قوم کا ایک آرگن بنتا جاتا ہے اور گو ابھی اس کی عمر ۶ ماہ کی ہے مگر احمدی جماعت نے جس مستعدی سے اس کی خدمات کو قبول کیا ہے وہ بتلاتی ہے کہ انشاء اللہ البدر بہت جلد احمدی جماعت کا ایک بڑا بھاری آرگن ہوجاویگا اور اس کی آواز بھی ایک قوم کی آواز ہوگی اور جیسے کہ یہ بڑھ رہا ہے اس کی ذمہ واریان بھی ویسی ہی بڑھ رہی ہین بلکہ جو کچھہ شکرئے رائین اور خیالات البدر کی نسبت احمدی احباب نے اظہار کئے ہین وہ بتلاتے ہین کہ احمدی جماعت اس اخبار کی اس لئے بھی بہت مشکور ہے کہ اسکی اجرا سے تازہ حالات اور تقریرین پہونچنے کی ایک راہ کہل گئی ہے جو کہ قبل ازین بند تھی ہان جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ کہ مومن کی فراست سے ڈرو وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اسیطرح جب کسی ذراسی فروگذاشت پر ذکر آتا رہا ہے تو حضرت حجۃ اللہ علی الارض نے ایک ہی دفعہ بلکہ دو تین دفعہ اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگرچہ ہمارا ان اخبارون سے کوئی تعلق نہین ہے۔ مگر چونکہ یہ لوگ ہماری کلام نقل کرتے ہین اس مین غلطیون کے ہوجانے کا امکان ہے اور کبھی الہام غلط لکھا جاتا ہے اور کبھی مقدم موخر لکھدیا کرتے ہین اس سے مخالف کو ایک موقعہ اعتراض کا ملتا ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے اور پھر آخرکار اپریل کے شروع مین ہی ایک دفعہ کسی بات پر ذکر آیا تو آپنے وہ کلمات فرمائے جنکو ہم نے اس سے پیشتر درج کیا ہے مگر تاہم بعض البدر کے احباب کو اس سے جو یہ مغالطہ لگا ہے کہ یہ خاص البدر کے حق مین ہین یہ بات ہرگز درست نہین ہے بلکہ اس کا مشارٌ الیہ ہر ایک ایسا شخص ہے جو آپکے کلمات کو اشاعت کی غرض سے ضبط کرتا ہے اور یہ عبارات جو کہ الحکم مین البدر کے متعلق لکہی ہین۔ اور نہ معلوم کس مصلحت سے لکہی ہیں۔ کوئی لکھ کر

(۱) اگر لکھا جاوے کہ حضرت اقدس اس وقت آئے اور دروازہ کھولکر پھر کچھہ یاد آیا اور واپس چلے گئے۔

(۲) آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین۔

اگرچہ ان کو حضرت اقدس کے کلمات کے ساتھہ ہی لکھکر ان پر نکتہ چینی کی ہے مگر یاد رہے کہ یہ باتین اس کلام کی مشارٌ الیہ نہین ہوسکتین اور نہ نمازون کے بارہ مین حضرت اقدس نے یا کسی جلیل القدر صحابہ نے ریمارک مندرجہ الحکم پاس کیا ہے اور نہ ان عبارتون کو ان احتیاطون اور ذمہ واریون سے تعلق ہے جس سے کسی مشکلات کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔

حضرت اقدس آئے اور چلے گئے یہ بات تو البدر مین صبح نہین ہوا کرتی ہان نمازون کی ادائیگی کا ذکر ہوا کرتا ہے مگر جن وجوہات پر ان کو محل اعتراض بنایا جاتا ہے یعنی یہ کہ مخالف کہہ سکتا ہے کہ اس سے پیشتر حضرت نماز باجماعت نہین پڑھتے تھے سو مخالفین کے ایسے اعتراض کا کوئی حقیقت نہ رکھنا خود اپنے مضمون کے ابتدا مین الحکم تسلیم کر چکا ہے جہان لکھا ہے "ایک ہی قول یا فعل ہے جو ایک ارادتمند سعید الفطرۃ کے نزدیک اوس رشفا اور رحمت ہے اور وہی قول یا فعل ہے جو کہ بد قسمت مخالف کی نظر مین ٹھوکر پتھر اور ابتلا کی چٹان ہے" ہم نے ادائیگی نماز کا ضبط اس نیت سے رکھا ہوا ہے کہ یہ افواہین جو اڑتی ...... رہتی ہین کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب کو جذام ہوگیا ہے۔ اور آج فوت ہوگئے ہین یا جیسا کہ اشاعۃ السنہ مین ایکدفعہ شائع ہوا تہا کہ مرزا صاحب کی تعلیم یہ ہے کہ ؎

نہ کہہ روزہ نہ رہو کا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

اور وہان نماز نہین پڑہی جاتی یا خود مرزا صاحب جماعت مین شامل نہین ہوتے تو ہر روز نمازون کا اندراج ایک قوی حربہ ان غلط بیانیون کے رد کے واسطے ہوگا۔ اور عام طور پر احمدی احباب کو علم ہوگا کہ بذات خود حضرت اقدس کس قدر پابندی جماعت کی کرتے ہین اور سوائے سخت مجبوری کے ہرگز شمولیت جماعت سے محروم نہین رہتے اور اسکو پڑھ پڑھکر اکے دلون مین یگانگت اور جماعت بندی کی تحریک ہوگی ورنہ اس سے پیشتر جبکہ تقریرون کی اشاعت مین تاریخ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہ تہا کسی کو ... تفصیل کیا تھی یہ امر کب معلوم ہوسکتا تہا کہ اس ہفتہ مین حضرت اقدس کی طبیعت کیسی رہی۔ باوجود ہر ہفتہ کی بیماری اور عوارضات کے جسقدر تقریرین اور کار نمایان خدا کے مرسل سے صادر ہوتے رہتے ہین وہ بھی ایک بدیہی ثبوت اسکے منجانب اللہ ہونیکا ہے جو مومنون کی زیادتی ایمان کا موجب اور ایک سلیم الفطرۃ کے واسطے غور کا مقام ہے۔ نمازون کو مقررہ اوقات پر باجماعت ادا کرنے اور اپنے فرائض منصبی کو کما حقہ بجا لانا کوئی آسان بات نہین ہے یہ ایک مجاہدہ ہے پھر انہی کے ضبط سے معلوم ہوتا ہے کہ امراض کے دورہ کی یہ حالت ہے کہ صبح کو حضرت اقدس چنگے بہلے پھر کر آئے ہین اور سب کو امید ہے کہ ظہر مین شریک ضرور ہون گے مگر جماعت انتظار مین ہے کہ اب آپ تشریف لاتے ہین اور اتنے مین خبر آتی ہے کہ حضرت اقدس تشریف نہین لا سکتے آپکے پیر سرد ہے سر مین چکر ہے اٹھ نہین سکتے۔ چارپائی کے نیچے آگ رکھی ہوئی ہے مالش ہو رہی ہے کہ کسی طرح حرارت پیدا ہو۔ مگر کوئی فائدہ نہین ہوتا۔ نبض کا بھی پتہ نہین۔ اصحاب پر ایک مایوسی

طاری ہوتی ہو کہ اس محفل کا چراغ نہین روشن ہوا کوئی کچھ آرزو لیکر بیٹھا ہوتا ہو اور کوئی کچھ۔ آخر کار ہر ایک نماز ادا کرکے بادل پژمردہ اٹھ جاتا ہے پھر ایسے شخص سے اللہ تعالی کیا کام لے رہا ہے اور وہ اپنے فرائض منصبی کو باوجود اس حالت کے کس طرح امانت سے ادا کر رہا ہو اس کا پتہ ایک ہیرک کو اوقات نماز کے ضبط اور آپ کی تصنیفات اور تقریرون سے ہی لگتا ہے اور بہت سی بدظنیان عوام الناس کی اس سے رفع ہوتی ہین غرضیکہ ہمارے نزدیک ضبط ادائگی نماز کے چند ایک فوائد ہین جو کہ ہم نے بیان کئے ممکن ہو کہ کسیکی نظر مین ہمارا یہ فعل بیہودہ ہو تو فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ مگر تاہم جب سے البدر جاری ہے میرا یہ اصول ہے کہ اگر کسی خاص امر کے اندراج پر کوئی صاحب معقول طور پر اعتراض کرین تو اُسے چھوڑ دیتا ہون اور اگر وہ نیا امر ایزاد چاہین تو کر دیتا ہون جیسے کہ درس قرآن اور بیعت کے کالم کے بارہ مین البدر نمبر ۱۲ مین لکھا جا چکا ہے اور جیسے کہ گذشتہ ایام مین جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کو ڈائری کا عنوان پسند نہین ہوا اور مجھے بھی یہ خیال ہوا کہ ملفوظات اور کلمات طیبات جیسے پاکیزہ لفظ کو چھوڑ کر کیون ڈائری کا لفظ ...... اختیار کیا جاوے تو مین نے اُسے ترک کر دیا ہے اسیطرح اگر اب بھی یہ ضبط ادائگی نماز کا احمدیہ پبلک کو ناگوار گذرتا ہے تو مجھے اسکے ترک کر دینے مین کوئی عذر نہین ہو مگر تیہ ایک ایسا مشورہ تھا کہ جس کی اطلاع مجھے زبانی یا تحریری طور پر صاحب مضمون خود دیکھتے تھے ہم کون سے کوسون کے فاصلہ پر رہتے ہین جو اسے بذریعہ اخبار ہی ہمارے کانون تک پہنچانیکی ضرورت پڑی۔ اور میرے نزدیک مضمونون کی وہی تبدیلی اور وہی ترتیب ہی زیادہ پسند ہو جوکہ واقعات۔ سوالات اور ضروریات خود ان کو ایک مامور من اللہ کی زبان سے دلواتے ہین۔

اسیطرح جب کسی نئی ایجاد یا کسی بیمار کا ذکر ہوتا ہے تو اسپر بھی حضرت اقدس جب کبھی کوئی بات یا نکتہ فرماتے ہین یا ایسے الفاظ آپکے دہن مبارک سے نکلتے ہین جو کہ میری رائے مین تفویض الی اللہ۔ توکل توحید یا معرفت کے کسی نکتہ کا سبق ہوتے ہین تو مین اسے نوٹ کر لیا کرتا ہون کیونکہ ایک مومن کا عمل کا کسی بات پر ... اپنے اندر ایک بات رکھتا ہے جو کہ دوسرون کے کلام مین نہین ہوتی الحکم نے اس پر بھی اعتراض کیا ہے مگر جب ہم الاعمال بالنیات پر نظر کرتے ہین تو نہ ہم کسی کی شکایت کرتے ہین اور نہ یہ تسلیم کرتے ہین کہ ہم ان کے اندراج مین غلطی پر ہین ہان ہم البدر کے خریدارون سے ان کے متعلق مشورہ طلب کرتے ہین کہ ان مضامین مین سے وہ کس کس کی آئندہ اشاعت پسند کرتے ہین اور کسکی نہین

درس قرآن

گذشتہ اشاعت سے آگے

یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون (یہ منافق لوگ ایسی باتون سے) چھوڑ دیتے ہین اللہ کو اور ایمان والون کو (نتیجہ یہ ہوتا ہے) وہ اپنے آپکو محروم رکھتے ہین اور نہین سمجھتے۔

سچی اخلاص اور محبت اور اطاعت سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین وہ صرف زبانی باتون اور ریاکاری کے اعمال سے حاصل نہین ہو سکتے۔ اگر صرف زبانی قول پر نجات کا مدار ہوتا تو پھر قول تو منافقون کا بھی اللہ تعالے نے نقل کرکے دکھایا ہے بلکہ وہ ایسے قول سے بجائے نجات کے عذاب کے حقدار بن گئے ایک ہی قول ہے کہ ایک ایسے شخص کے زبان سے نکلتا ہے جسکا دل اور زبان ایک ہے نیت مین اخلاص ہو اسی قول سے وہ واصل الی اللہ اور باری تعالی کا مقرب ہوتا ہے وہی ایک قول ہو جو کہ ایسے شخص کی زبان سے نکلتا ہے جسکا قلب اور زبان ایک نہین ہے وہ خدا تعالی سے بُعد اور قطع تعلق کا باعث ہوتا ہے خدا اور یوم آخر پر ایمان کا اصل نتیجہ کیا تھا کہ خدا سے تعلقات بڑہتے اور اس کے انعامات اور اکرام کا مورد وہ ہوتا مگر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ منافقون نے اس کا اولٹا پھل پایا یعنی ترقی معکوس کہ بجائے قریب ہونے کے وہ اللہ تعالی سے اور دور ہوتے گئے اور ان کے نفسون کو دہوکا لگا۔

یُخَادِعُوْنَ ۔ کے معنے ینترکون یعنی چھوڑتے ہین اور یخدعون کے معنے محروم رکھتے ہین۔ عام ترجمون مین جو اس کے معنے فریب اور دہوکہ دینے کے کئے جاتے ہین ان کی تصدیق قرآن کی کسی آیت سے نہین ہوتی ہے بلکہ قاموس وغیرہ لغت کی کتب مین خادع کے معنے ترک کے لکھے ہین۔ قرآن سے بھی ان معنون کی تصدیق ہوتی ہے دیکھئے سورہ نساء مین ہو ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم یعنی منافق خدا تعالی کو چھوڑتے ہین اور خدا ان کو چھوڑتا ہے۔

خدا کو چھوڑ دینے کے یہ معنے ہین کہ اسکے اوامر اور نواہی کی پرواہ نکرلی۔

بعض وقت ایک انسان مصیبت مین گرفتار ہوتا ہو اور اس وقت شکایت کرتا ہے کہ خدا اس کی مدد کیون نہین کرتا اس کا باعث یہی ہوتا ہو کہ اس نے اپنے تعلقات خدا سے قائم نہین رکھے ہوئے ہوتے اور اسی وجہ سے خدا نے اس کی حفاظت سے اپنا ہاتھ اٹھایا ہوا ہوتا ہو جیسے کہ آج کل طاعون اس نظارہ کو دکھا رہی ہو۔

وما یخدعون الا انفسہم خدع کے معنے آگے کے ہین یعنی یہ لوگ نہین روک رکھتے۔ فوائد سے یا نہین بخل کرتے۔ یا نہین محروم رکھتے مگر اپنی جانون کو۔ جب اللہ تعالے اور اس کے بندون سے قطع تعلق کر لیا تو تعلق سے جو فوائد حاصل ہونے تھے اُن سے وہ محروم ہو گئے محرومی نفاق کا نتیجہ ہے۔

وما یشعرون ۔ انہین شعور نہین۔ شعور ایک حیوانی صفت ہو انتعالی ...... یہان منافقون کو شرم دلاتا ہے کہ تم تو حیوانات سے بھی گئے گذرے ہوئے انہین شعور ہوتا ہے تم اس سے بھی محروم ہو۔

ہمیشہ اس امر کا خیال رکھو کہ کلمۂ منہ سے نکالتے ہو اس کا تعلق دل اور زبان دونون سے ہو اور تمہارا ہر ایک عمل اس کی تصدیق کرتا ہو۔

فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون۔ ان کے دلون مین روگ ہے اللہ انکے روگ کو بڑہا دیگا اور ان کو دکھ دینے مارنے والا دکھ ملیگا اس لئے کہ جھوٹ بولتے ہین۔

نفاق ایک قلبی مرض کا نام ہے اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے مریض مین قوت فیصلہ بہت کمزور ہوتی ہے اور اُسے کسی کے مقابلہ کی طاقت نہین ہوتی ابتدا مین جبکہ اسلام کی جمعیت کم تھی اور وسائل تھوڑے تھے تو ایسی حالت مین جب انکو جھوٹ اور مداہنہ سے کام لینا پڑا حالانکہ اس وقت ادنے سے ادنے انسان بھی مقابلہ کرتا تھا۔ تو جب اسلام کی جمعیت ترقی کرے گی اور وسائل بڑہتے جاوینگے تو اپنی اس کمزوری کی وجہ سے ہر ایک بات اور حکم پر وہ آمنا صدقنا کہین گے حالانکہ ان کے دل مین وہ بات نہ ہوگی گویا اس طرح سے ان کو زیادہ جھوٹ بولنا پڑے گا اور جن جن باتون کو ان کے دل تسلیم نہین کرتے ان ان باتون کو زبان سے ماننا پڑیگا اور انجام یہ ہوگا کہ ہلاکت کا طعمہ بن جاوینگے۔

(باقی آئندہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا غیر ممالک مین اثر

ایک امریکن احمدی

کچھ عرصہ ہوا کہ محمد الگزینڈر رسل وب صاحب نے ایک امریکن مسٹر انڈرسن صاحب نو مسلم کو یہ فہمائش کی تھی کہ اگر آپ اسلام کی روحانیت سے کچھ بہرہ حاصل کرنا چاہتے ہین تو حضرت مرزا صاحب قادیانی سے تعلق پیدا کرین اس پر مسٹر انڈرسن صاحب نے مفتی محمد صادق صاحب سے خط و کتابت شروع کی اس کا کیا نتیجہ ہوا وہ مسٹر انڈرسن کے خط سے ظاہر ہے جسکا ترجمہ ذیل مین درج ہے۔

نیو یارک ۸ مارچ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

آپ کا ۲۸ جنوری کا لکھا ہوا نوازش نامہ مجھے ملگیا اور اب مین اس کا جواب لکھتا ہون اکثر اوقات مجھے مسٹر وب کے ذریعہ سے ریویو آف ریلیجنز کے نسخے ملتے رہے ہین جو کہ قادیان سے شائع ہوتا ہے مجھے اس کے بعض آرٹیکلون سے حقیقی طور پر دلچسپی ہے کیونکہ وہ واقعات صفحہ پر لکھے جاتے ہین اور میرا خیال ہے کہ جس شخص کی فطرت مین تحقیق حق کا شوق ہوگا۔ اس کی نظر مین وہ بہت قابل قدر ہون گے مین خود اسے خریدنا چاہتا ہون اور امید ہے کہ اسی ماہ مین اس کی قیمت ارسال کر دون گا۔

احمدیت مین مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور مین اس امر مین تم سے متفق الرا ہون کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب کے واسطے یہ امر مقدر ہے کہ وہ اسلام کے مختلف فرقون کو ایک کر دیوین اور ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ اور نیز دوسرے ذرائع سے مین اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ یہ مقدس انسان ہی **مہدی ہے یا کم از کم مہدی کا پیش خیمہ ہے۔**

یہ جو مین نے اوپر کے فقرہ مین دوسرے ذرائع کا لفظ کہا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان دنون ایک صاحب مسٹر محمد برکت اللہ صاحب بمبئے کے باشندہ یہان وارد ہین اور جنسے مجھے مسٹر وب نے ملاقات کرائی ہے ان سے مین نے بہت سے امور دریافت کئے جنمیں سے ایک مسیح کے مقبرہ واقعہ سری نگر کشمیر کا امر بھی تہا مسٹر برکت اللہ نے تو اسے محال سمجھا ہے مگر میرا اپنا خیال یہی ہے کہ یہ بات بالکل سچ ہے (کہ مسیح سری نگر مین مدفون ہے) کیونکہ میرا یقین ہے کہ اس کو صلیب سے ہرگز نہین مارا گیا ہے تاہم مسٹر برکت اللہ کا یقین ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب ایک عجیب قابلیت اور لیاقت کے اور نیز منعم علیہ انسان ہین اور ان کی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے لیکن جیسا کہ آپکو معلوم ہے ریویو آف ریلیجنز مین جسقدر دعاوی ہین اور جہان تک ان سے میرا تعلق ہے مین ان تمام کی تائید کرتا ہون اور مین دیکھتا ہون کہ اسلام کے تمام فرقون مین عنقریب ایک وحدت پیدا ہونے والی ہے اور ہمارے شاندار مذہب کا اقبال پھر ویسا ہی چمکیگا جیسا کہ پہلے پانصد سال یعنی ساتوین صدی سے لیکر گیارہوین تک چمکتا رہا۔

اب مین اپنے خط کو ختم کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ تم سے اس سلسلہ کے متعلق بہت کچھ خبرین مجھے ملینگی۔

(مین ہون تمہارا سچا دوست انڈرسن)

آریہ سماج واقعہ سٹیشن چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال و جواب

۲۹ مارچ ۱۹۰۳ء کو بروز اتوار مقام مذکور مین باہتمام سردار سوچیت سنگھ صاحب جلسہ ہو رہا تہا کہ اتفاق سے ہمارے مہربان میان جمال الدین صاحب احمدی ساکن سیکھوان تحصیل بٹالہ کا ادہر سے گذر ہوا۔ سردار صاحب کی درخواست پر میان جمال الدین صاحب نے اس امر کو منظور کر لیا اور اس خبر کے مشہور ہونے پر اردگرد کے اور بھی بہت سے لوگون نے جمع ہو کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا لالہ مرلیدھر صاحب ساکن گورداسپور جلسہ کے پریذیڈنٹ ہوئے اور مفصلہ ذیل شرائط آریہ سماج کی طرف سے سنائی گئے۔

(۱) سامعین سے کوئی مجاز نہ ہوگا کہ فریقین کی گفتگو مین کسی قسم کا دخل دیوے۔ اگر کوئی شخص دخل دیوے گا تو اسے جلسہ سے باہر نکالا جاویگا۔

(۲) تقریر کنندہ اثنائے تقریر مین فریق مخالف کے مذہب یا اس کے کسی بزرگ مہاتما پر کوئی ایسا لفظ بولنے کا حق نہ رکھیگا جس سے کوئی رنج پیدا ہو۔

(۳) کوئی فریق جو اپنے فریق مخالف پر حجت قائم کرنا چاہے مثلاً احمدی صاحب اگر آریہ سماج کے متعلق کوئی حوالہ دینا چاہین تو آریہ صاحبان کی تصانیف معتبرہ یا وید کے تراجم جو آریہ صاحبان کے کئے ہون ان کا حوالہ دیوے کسی سناتن دہرمی یا عیسائی وغیرہ کا ترجمہ وغیرہ قابل تسلیم نہ ہوگا ایسا ہی آریہ صاحبان جو جو حوالہ دیوین گے تو قرآن شریف کے ان تراجم سے جو مسلمانون نے کئے ہوئے ہین اور اسلامی مطابع مین چھپے ہوئے ہین اور احادیث وغیرہ سے دیوین گے اور کسی غیر از اسلام کا ترجمہ وغیرہ ہرگز قابل سماعت نہ ہوگا۔

(۴) مباحثہ ایک گھنٹہ ہوگا اور سائل اور مجیب مین سے ہر ایک کو پانچ پانچ منٹ اعتراض اور جواب کے لئے دئے جاوینگے۔

ان شرائط کی ترمیم میان جمال الدین صاحب نے اس طرح سے کی کہ شرط اول دوم اور چہارم مین مجھے اتفاق ہے لیکن تیسری شرط مین یہ کلام ہے کہ جیسے آریہ صاحبان اپنے لئے صرف آریہ صاحبان کی تصانیف اور تراجم تسلیم کرتے ہین اور ہندو مذہب کے دوسرے فرقون سے سروکار نہین رکھتے ایسا ہی چونکہ یہ خاکسار حضرۃ میرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خادم ہے اور اسلام کے دیگر فرقون اور ہم مین بہت سا اختلاف تراجم وغیرہ مین ہے اس لئے ان کی تصانیف اور تراجم ہمارے لئے حجت نہ ہون گے

نظم

طبعزاد میان ہدایت اللہ صاحب مشہور و معروف پنجابی شاعر ساکن لاہور

میان ہدایت اللہ صاحب حضرۃ اقدس کی بیعت مین داخل ہین اور انہون نے ایک لمبی نظم حضرۃ کی شان مین طیار کی ہے جو کہ عنقریب طبع ہونیوالی ہے اس نظم مین سے چند ایک اشعار مورخہ ۱۸۔ اپریل کی شام کو خود ہدایت اللہ صاحب نے حضرت کو سنائے جنمین آیت فلما توفیتنی کے مضمون کو سمجھایا ہے وہ یہان درج کئے جاتے ہین۔

دوبارہ جو دنیا مین آوے مسیح ۔۔۔ وہ دیکھے نصاریٰ کی یہ ابتری
کرے اس جہان سے جب آخر سفر ۔۔۔ خدا پوچھے اس سے بروز حشر
کہ تو نے سکھایا تھا اس قوم کو ۔۔۔ کہ بیٹا خدا کا مجھے تم کہو
کہین گے مسیح تب یہ پیش خدا ۔۔۔ مین جب تک کہ ان مین تہا زندہ رہا
مین توحید ان کو سکھاتا رہا ۔۔۔ رہ راستہ ان کو بتاتا رہا
اوٹھایا جو تو نے مجھے فوت کر ۔۔۔ ہوا ان کی حالت سے مین بیخبر
مسیح انہین کاٹین جو چالیس سال ۔۔۔ کہین کیون نہین جانتا انکا حال
ہے قرآن کی آیت کرو اس مین غور ۔۔۔ بتاؤ جو کچھ اس کے معنی ہین اور
مسیح آنیوالے تھے جو آ گئے ۔۔۔ سعید ان کو بس دیکھتے پا گئے
جو بدبخت شب پر ہین اندھے ہوئے ۔۔۔ منور ہو سورج نہین دیکھتے
گہن ہین چاند سورج کا رمضان مین ۔۔۔ شہادت یہ مہدی کی ہین نشانین
جو مامور پہلے بھی آتے رہے ۔۔۔ وہ پیغام حق کے سناتے رہے
مخاطب جو ان کو سناتے رہے ۔۔۔ کیا اپنا آخر وہ پاتے رہے
وبا قحط طوفان سے مارے گئے ۔۔۔ کچھ اندر زمین کے نگہار گئے
ڈبایا عدو موسیٰ فرعون کو ۔۔۔ مسیح کے عدو سونپے طاعون کو

مطبع انوار الاسلام مین منشی محمد افضل۔ پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

البدر

خریدار نمبر ۸۵ - دفتر البدر کی معرفت جسقدر روپیہ لنگر خانہ یا کسی دوسری مد کا آتا ہے وہ امانتاً اس جگہ پہنچا دیا جاتا ہے مگر جب تک جوابی کارڈ ہمراہ نہ ہو رسید نہیں دی جا سکتی جو صاحب مزید اطمینان کے واسطے رسید چاہتے ہین وہ جوابی کارڈ ارسال کیا کرین +

نظم - ۱۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ کو حضرت اقدس نے بعد نماز مغرب ایک ذکر پر فرمایا کہ اخبار مین ایک حصہ نظم کا لگاتار ہونا چاہئے اور وہ ہماری سلسلہ کے متعلق ہوا کرے الحمد للہ کہ البدر شروع سے اس خدمت کو بجا لا رہا ہے احمدی احباب جو فن عروض سے واقف ہین ان کی خدمت مین التماس ہے کہ مثل سابق کے وہ ضرور اپنی طبع آزمائی کے نتائج البدر کے دفتر مین ارسال کرتے رہا کرین

رجسٹر بیعت اور درس قرآن - جس کی نسبت

البدر نمبر ۱۲ مین ہم نے مشورہ طلب کیا ہے اس کے بارے مین اکثر احباب اپنے اپنے مفید مشورون سے ہمین اطلاع دے رہے ہین مگر بعض تو اس امر کی تائید کرتے ہین کہ رجسٹر بیعت ضرور الگ کیا جاوے اور بعض درس قرآن الگ کر سکتے ہین ابھی اس مین کوئی فیصلہ ناطق نہ ہوا تھا کہ مورخہ ۱۲ اپریل کی شام کو اسماء مبائعین کی اشاعت پر خود حضرت اقدس نے ایک تقریر فرما کر ہم کو...... متنبہ کیا ہے اگرچہ اس تقریر کے تمام نصائح صرف ہماری اپنی ہی ذات سے تعلق رکھتے ہین مگر چونکہ وہ ایک عام نصیحت بھی ہے اس کا خلاصہ ہم فائدہ عام کی خاطر درج کئے بغیر نہین رہ سکتے +

فرمایا کہ اس سے پیشتر بیعت کرنے والون کے نام اخبارون مین چھپا کرتے تھے مگر اب نظر نہین آتے اور ان لوگون نے اس التزام کو چھوڑ دیا ہے اگر ان کی اخبارون سے ہمارے سلسلہ کی اتنی بھی امداد نہ ہوئی تو پھر یہ کس کام کے - پھر تو صرف دنیا ہی دنیا ہے کہ اسی کے کمانے کے واسطے یہ سب کاروبار ہوا - اگرچہ یہ مشکل امر ہے کہ کامون مین انسان کو اخلاص حاصل ہو اور محض خدا کی رضا کو مد نظر رکھکر صرف دین کے واسطے اُن کو کیا جاوے مگر تاہم اگر ملونی ہی ہو تو بھی کچھ حصہ دین کا مل ہو جاتا ہے اور بالکل دنیا داری کی مد سے وہ کام نکل جاتا ہے بیعت کے نام یک جا چھپے ہوئے ہو نے سے اس سلسلہ کا ایک رعب اور ایک اثر ہوتا ہے - مخالف مد مقابل ان کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کوششون کا کیا انجام ہے اور یہ ایک بڑا نشان الہی ہے یہ ان لوگون سے بڑی غلطی ہوئی ہے کہ اس کی اشاعت کو ترک کر دیا ہے اب تو بہ کرین اور آئندہ ایسا نہ کرین - ایک صفحہ پورا اخبار مین بیعت کے نامون کے واسطے ہونا چاہئے لکھتے لکھتے جو ان لوگون نے بند کر دیا یہ ان کی سستی ہے - قاعدہ کی بات ہے کہ انسان سست ہوتا ہوتا بہت دور تک چلا جاتا ہے اس لئے آئندہ اس کی اصلاح کرین یہ شیطانی وساوس ہوتے ہین ہمیشہ ان کا خیال رکھنا چاہئے +

اس تقریر پر ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ اس سے پیشتر ہی یہ امر میری زیر نظر تھا کہ رجسٹر بیعت کنندگان کی اشد ضرورت ہے اور اس تقریر نے اس ارادہ کی اس طرح اصلاح کر دی ہے کہ اشاعت بیعت کو اخبار کا ضمیمہ نہ رکھا جاوے کہ کم استطاعت احباب پر اس کی خریداری کا بوجھ ہو - بلکہ اخبار کے مضمون کا ایک جزو اعظم قرار دیکر اس کے ۸ صفحون مین سے ایک صفحہ اس کو دیا جاوے اسی حکم کی اطاعت کی نیت سے اس دفعہ یہ الگ شائع کیا جاتا ہے اور آئندہ اخبار کا صفحہ صرف اسمائے مبائعین کے واسطے ہوا کرے گا -

مگر

چونکہ اس طرح کی ہفتہ وار اشاعت پھر بھی رجسٹر بیعت کی ضرورت کو پورا نہین کرتی اور یہ اخبار کی اشاعت تو صرف بیعت کنندگان کی فہرست ناظرین تک پہنچاتی رہے گی اس لئے میرا ارادہ ہے کہ رجسٹر بیعت اس سے علیحدہ بھی چھپا ہوا مرتب کیا جاوے جسمین ابتدائے سلسلہ بیعت سے کل اسمائے مبائعین ترتیب وار درج ہون اور جو صاحب اسے اخبار کے ساتھ ہفتہ وار الگ خریدنا چاہین وہ بطور ضمیمہ خرید کر سکین گے +

اب رہا درس قرآن

سو چونکہ اخبار کا ایک کالم صفحہ بیعت کی اشاعت کے واسطے رکھا گیا ہے اس لئے اس امر کی اہت ہی ضرورت پیش آگئی ہے کہ درس قرآن کو ضرور الگ کر دیا جاوے مین انشاء اللہ البدر نمبر ۱۵ یا نمبر ۱۶ مین بتلا سکونگا کہ کم از کم کس قیمت اور ترتیب اور کتنے صفحون پر درس قرآن البدر کے ساتھ بطور ضمیمہ کے احمدی جماعت کو دیا جا سکتا ہے اور اس پر احباب کا مشورہ اور رائے لے کر پھر اس کا آغاز کیا جاویگا

(ایڈیٹر)

محکمہ ڈاک کے توجہ کے قابل

باوجودیکہ اخبار البدر ہفتہ وار ہر ایک خریدار کے نام پر باحتیاط تمام ڈاک مین ڈالا جاتا ہے پھر بھی ہم دیکھتے ہین کہ بعض مقامات سے اس قسم کی شکایت کے خط آتے ہین کہ متواتر ۳ ہفتہ یا مہینہ گذر گئے اور اخبار نہین آیا اسیطرح ڈنگا زار پٹیالہ سے متواتر دو ماہ تک اس امر کی شکایت آتی رہی ہے کہ اوسی بازار مین دو پتون پر اخبار طلب کئے جاتے ہین مگر ایک مکتوب الیہ کو برابر ملتا ہے اور دوسرے کو ایک دفعہ بھی نہین ملا یہ خصوصیت بد انتظامی کی صرف اسی پر ہی ساتھ نہین بلکہ ریویو آف ریلیجنز کے دفتر سے پتہ لگا ہے کہ بعض مقامات پر تقسیم ڈاک کی یہ بد انتظامی دیکھی گئی ہے کہ ایک شخص کے نام میگزین روانہ کیا ہے اس نے شکایت کی کہ وصول نہ ہوا - پھر روانہ کیا پھر نہ ملا حتیٰ کہ تیسری دفعہ پھر روانہ کیا اور پھر اوسے نہ ملا آخر کار مکتوب الیہ نے تنگ آکر ایک شخص کی معرفت اور نام سے جب میگزین طلب کیا تو اسے اب برابر پہنچتا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ بعض مقام کے خاص خاص حلقہ کے پوسٹ مین کا قصور ہے اس لئے ہم یہ نمبر اخبار کا ان تمام ڈاک خانہ کے انسپکٹر کے نام روانہ کرتے ہین جہان جہان سے اس قسم کی شکایت آتی ہے تاکہ وہ مناسب انتظام اس امر کا کرین +

سرمہ نور نگاہ - اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر - دھند غبار - ککرے - یعنی پرانی آشوب چشم - پانی بہنا - پڑ وال اور خارش اور ضعف بصر کا نادر علاج اعلیٰ طبیب کے الہامی کا مجرب نسخہ قیمت فی تولہ ۱۲ / آنکھون سے پانی بہنے والے مریض اپنی مرض کو اپنی درخواستون مین واضح طور پر لکھین ان کے لئے اس طیاری مین دوا تبدیل کیجاتی ہے + دفتر البدر سے طلب کرو +

مبایعین کے نام

نمبر شمار	نام	مقام
۱	ماسٹر مولوی آل نبی صاحب چندوسی مرادآباد	
۲	سید جماعت علی صاحب پوسٹماسٹر	〃 〃
۳	مولوی محمد صادق صاحب مدرس	〃
۴	طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی	〃
۵	قاضی رحمت اللہ صاحب (یادپور)	کپورتھلہ
۶	میاں قادر بخش صاحب (اجنالی)	امرتسر
۷	میاں نور احمد صاحب (لودی ننگل)	گورداسپور
۸	میاں عبدالخالق 〃	〃
۹	حکیم حبیب اللہ صاحب 〃	〃
۱۰	سید ارادت حسین صاحب (مونگیر بہار)	کجرہ
۱۱	غلام محمد صاحب	گوجرانوالہ
۱۲	حسن بی بی زوجہ مستری محمد سعید	
	راولپنڈی ورکشاپ	
۱۳	سیدان بی بی زوجہ خواجہ احمد صاحب	
	کوٹ گگے شاہ گجرات	پاڑیانوالی
۱۴	میاں غلام علی صاحب قلعہ دیوان سنگھ	
	گوجرانوالہ 〃	پھلوکی
۱۵	میاں چوہڑ صاحب کشمیری 〃	〃
۱۶	میاں عمر صاحب 〃	〃
۱۷	میاں بڈھا صاحب 〃	〃
۱۸	میاں فیروز الدین صاحب 〃	〃
۱۹	میاں اللہ دتا صاحب 〃	〃
۲۰	مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ بنت غلام علی	〃
۲۱	عائشہ بی بی 〃 〃	〃
۲۲	کرم بی بی 〃	〃
۲۳	عالم بی بی 〃	〃
۲۴	عمر بی بی 〃	〃
۲۵	امام بی بی 〃	〃
۲۶	حسین صاحب 〃	〃
۲۷	میاں لکھے چوکیدار صاحب 〃	〃
۲۸	میاں علم دین صاحب 〃	〃
۲۹	میاں کرم علی صاحب 〃	〃
۳۰	میاں کریم بخش صاحب 〃	〃
۳۱	زینب بی بی بنت غلام محی الدین صاحب کوٹ	
	صاحب خان پنڈدادنخان	
۳۲	اکبر شاہ خان صاحب	نجیب آباد
۳۳	چودھری فضل احمد صاحب دراجج	
	امیدوار ضلعدار نہر جہلم (ڈاکخانہ پیلو ال	
۳۴	جھنڈو صاحب منشی پھولی وال	ہرشر
۳۵	میاں نبی بخش صاحب (پھولی وال)	〃
۳۶	منشی خدابخش صاحب چک پرنمبر ۱۵	جھنگ
۳۷	مولوی عبدالحمید صاحب (ہنگو)	کوہاٹ
۳۸	میاں شیر محمد صاحب الشنی محمد کلانہ	جھنگ
۳۹	خدابخش جان نائب مدرس رعیہ	سیالکوٹ
	چک جگت رائے (پسرور)	
۴۰	پٹھانا (بستی دریا بم کملانہ)	جھنگ
۴۱	میاں صلابت صاحب 〃	
۴۲	حسین بخش صاحب جمعدار اسٹیشن	
۴۳	شیخ نور محمد صاحب تحصیلدار ضلع ہوگلی	
	علاقہ نظام الملک۔	
۴۴	میاں محبوب علی صاحب کلرک دفتر	
	اکونٹنٹ ای آئی ریلوے جمالپور	
۴۵	حکیم محمد ابراہیم (شیدا مونگیر محلہ دلاورپوری	
	شیدا مونگیر	
۴۶	میاں محمد سعید الحسن صاحب مختار	
	نواب سرائے	مونگیر
۴۷	سید عبدالفتاح بن مولوی میر طالب علی ضلع	
	گوداوری ترسالپور معلم جلہ	
۴۸	میاں عبدالستار صاحب (دیناپور)	صبہ
۴۹	سید فتح حسین شاہ	سیالکوٹ
۵۰	ربی محمد صاحب (پٹہ معماران)	〃
۵۱	کریم بخش صاحب معمار محلہ شاہ گراہ علی	اٹاوہ
۵۲	میاں مراد بخش صاحب 〃	〃
۵۳	حکیم محمد یوسف صاحب 〃	〃
۵۴	محمد عبدالسمد صاحب متعلم انجنیر کلاس	لاہور
۵۵	عباس خان نائک پلٹن ۱۲ المینی نمبر ۲	
	چھاؤنی متعینہ سرحد پارٹی نمبر ۱۵	
	کیمپ میاں میر	
۵۶	میاں عبدالرحیم صاحب [illegible]	
	ہوتی مردان حال متعینہ نمبر ۱۵ سرحد	
	پارٹی	
۵۷	محمد اکبر صاحب درویش مسجد	گوجرانوالہ
۵۸	سید محمد تقی صاحب قصبہ ماچھی واڑہ	لودیانہ
۵۹	شیخ غلام محمد (قصبہ ماچھی واڑہ محلہ	〃
	ملا جان	
۶۰	غلام موسیٰ صاحب مدرس مدرسہ صدر	
	نوشہرہ	پشاور
۶۱	میاں عبدالحق صاحب کلرک ہیڈ آفس	پسرور
۶۲	مسماۃ امیرن زوجہ رمضان علی صاحب	
	الہ آباد محلہ کٹرہ	
۶۳	میاں اللہ دتا صاحب (لوڑیکی)	سیالکوٹ
۶۴	میاں محبوب عالم صاحب نائب مدرس	
	مدرسہ من ماجرہ	
۶۵	میاں ابراہیم صاحب	گجرات
۶۶	میاں احمد دین صاحب	
۶۷	میاں الٰہی بخش صاحب (انوان محلہ)	جہلم
۶۸	مسماۃ بیگم زوجہ الٰہی بخش صاحب	〃
۶۹	میاں برہان بخش نمبردار (فروزوالہ)	گوجرانوالہ
۷۰	میاں اللہ دتا موچی (بازار موچیاں)	راولپنڈی
۷۱	میاں دین محمد (کرمل)	مین پوری
۷۲	میاں امیر بخش (محلہ چابک سواراں)	لاہور
۷۳	فیروز الدین صاحب (کوٹلی فقیر چند)	
۷۴	میاں محمد صدیق صاحب 〃	
۷۵	میاں غلام محی الدین (اکبری دروازہ)	لاہور
۷۶	محمد حسن خان صاحب (نونہ می کشمیر)	اسلام آباد
۷۷	میاں غلام رسول صاحب گوئیکی	گجرات
۷۸	مسماۃ برکت بی بی ہمشیر سلطان عمر خان	شاہ پور
۷۹	میاں فتح الدین صاحب (محلہ ٹبہ	سیالکوٹ
۸۰	رحیم بخش صاحب عرضی نویس رعیہ	〃
۸۱	مسماۃ عائشہ بی بی	امرتسر
۸۲	مسماۃ نظیر النساء (مونگیر)	کجرہ
۸۳	غلام محمد خان صاحب (چنگس)	لودیانہ
۸۴	مریم بی بی 〃	〃
۸۵	عبدالحکیم صاحب (ملتان چھاؤنی	
۸۶	اہلیہ سید جلال شاہ صاحب	
	ہاسپٹل اسسٹنٹ ممبرا ملک افریقہ	
۸۷	فتح علی صاحب (ملک پور)	گجرات
۸۷	میاں دین محمد اکبر الہ مین پوری	
۸۸	منشی عمرالدین صاحب مدرس [illegible]	گوجرانوالہ
۸۹	میاں بخش صاحب رفوگر لاہور رچھیووالی	
۹۰	میاں کریم بخش صاحب رفوگر	〃
۹۱	محمد زکریا صاحب سنور ریاست	پٹیالہ
۹۲	حافظ کریم بخش صاحب	
۹۳	میاں عمرالدین صاحب	
۹۴	میاں اللہ داد حجام	
۹۵	میاں عبدالکریم صاحب	گوجرانوالہ
۹۶	چوہدری سکندر (رجوعہ) گجرات	ہیالیہ
۹۷	خدابخش صاحب (رجوعہ)	〃
۹۸	حسن محمد صاحب 〃	〃
۹۹	غلام محمد صاحب 〃	〃
۱۰۰	خان محمد صاحب 〃	〃
۱۰۱	میاں خنجر صاحب 〃	〃
۱۰۲	میاں فضل دین صاحب 〃	〃
۱۰۳	میاں خوشی محمد صاحب 〃	〃
۱۰۴	میاں شاہ محمد صاحب 〃	〃
۱۰۵	میاں سلطان صاحب رجوعہ	〃
۱۰۶	میاں محمد دین صاحب 〃	〃
۱۰۷	میاں عمر صاحب 〃	〃
۱۰۸	میاں امام الدین صاحب 〃	〃
۱۰۹	مسماۃ فتح بی بی زوجہ محمد یار 〃	〃
۱۱۰	کریم الدین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ	
	ساہیوال شاہ پور	
۱۱۱	میاں غلام نبی صاحب امام مسجد	
	پریمی کوٹ گوجرانوالہ (حافظ آباد)	
۱۱۲	میاں محمد علی صاحب محلہ پنڈتان	
	گجرات اصل باشندہ سیالکوٹ	
۱۱۳	محمد اسماعیل صاحب وثیقہ نویس لودیانہ	
۱۱۴	سیف الدین صاحب حال وارد شہر	
	میرٹھ اصل باشندہ سیالکوٹ	
۱۱۵	برکت علی صاحب برادر عبدالعزیز صاحب	
	چھاؤنی	
۱۱۶	علم الدین (دہولن) سیالکوٹ	ظفروال
۱۱۷	قطب الدین اصل باشندہ 〃	
	حال وارد میرٹھ	
۱۱۸	حکیم یوسف علی صاحب منیجر صبح صادق پریس	
	اٹاوہ۔ برادر صادق صاحب اڈیٹر	
	اخبار اظہار الحق	
۱۱۹	عبدالستار صاحب درہ خیل	
۱۲۰	حبیب الرحمن صاحب 〃	
۱۲۱	عنایت اللہ صاحب 〃	
۱۲۲	ثمات صاحب 〃	
۱۲۳	خلیل الرحمن صاحب 〃	
۱۲۴	اسعد صاحب 〃	
۱۲۵	میاں عبدالرب صاحب 〃	
۱۲۶	نقی اللہ صاحب 〃	
۱۲۷	غلام محمد صاحب 〃	
۱۲۸	نورالدین صاحب 〃	

بطور نمونہ سرمہ زنگاری کی ایک ایک پڑیہ بیرونجات کے لئے مفت۔ مر کا ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں قیمت فی تولہ ۱۲/ر

قیمت سالانہ پیشگی

ہندوستان مین ۲؎
ہندوستان سے باہر سے ۳؎
کل خریداروں سے ۳؎
اگر ایک پتہ پر تین اخبار
منگوائیں جاوین تو فی خریدار ۲؎

۱۱۳

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

ضوابط

ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۱) درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

اطلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

نمبر ۱۵ | قادیان دارالامان - یکم مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۳ صفر ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۶ - اپریل ۱۹۰۳ء

(پانچوں نمازیں حضرت نے باجماعت ادا کیں)

اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا - بعد از نماز مغرب حضرۃ اقدس نے اُس تقریر کا اعادہ فرمایا جو کہ مورخہ ۱۵ - اپریل کی سیر مین درج ہو چکی ہے اُس کی تکمیل مین ایک نئی بات یہ ذکر فرمائی

نبی

کہ اس وقت مین امت موسوی کیطرح جو مامور اور مجدد آئے ان کا نام نبی رکھا گیا تو اس مین یہ حکمت تھی کہ آنحضرت صلعم کی شان ختم نبوۃ مین فرق نہ آوے (جسکا مفصل ذکر قبل ازین گذر چکا ہے) اور اگر کوئی نبی نہ آتا تو پھر مماثلت مین فرق نہ آتا اس لئے اللہ تعالےٰ نے آدم - ابراہیم - نوح اور موسیٰ وغیرہ میرے نام رکھے حتیٰ کہ آخر کار جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا گویا اس سے سب اعتراض رفع ہو گئے - اور آپ کی امت میں ایک آخری خلیفہ ایسا آیا جو موسےٰ کے تمام خلفا کا جامع تھا -

۱۷ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج بوجہ علالت طبع حضرت اقدسؑ نماز جمعہ مین شریک نہ ہوسکے سیر بوجہ جمعہ کے ملتوی رہی - باقی نمازیں باجماعت ادا کین -

قبل از عشا

دو گریجویٹ لاہور سے حضرت اقدس کی ملاقات کو تشریف لائے تھے اُن کی آمد پر عیسوت کے متعلق ذکر چل پڑا - اُس پر حضرۃ اقدس نے عیسوت کی تعلیم کے متعلق فرمایا کہ انسان اس کے قوائے اور اخلاق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک درخت ہو اور اُس کی بہت سی شاخین ہون اور سب اسی لئے ہوتی ہین کہ پھل دیوین - ایسے ہی انسان کو جو اخلاق دئے گئے ہین ان کے استعمال کے مختلف موقعہ ہوتے ہین - کبھی حلم کی قوت ہوتی ہے گو وقت اُس کے استعمال کا نہین ہوتا مصلحت اُس سے کام لینے کا تقاضا نہین کرتی ایسے ہی غضب کا حال ہے جسقدر قوٰے انسان لیکر آیا ہے حکمت الٰہی کا بھی تقاضا ہے کہ وہ اپنے اپنے محل پر استعمال ہون ورنہ پھر خدا تعالےٰ کا فعل عبث ٹھیرتا ہے - ایک خدمتگذار نیک ہوتا ہے اور ایک شریر ہوتا ہے تو اب اگر شریر کو شرارت کیوقت درگذر کیا جاوے تو نظام تمدن کیسے قائم رہ سکتا ہے اور پھر عدالتون کی قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی - اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ انسان مضطر ہے جیسے حلم کو استعمال کرتا ہے ویسے ہی غضب کو اگر ہمکو خدائی کلام قرآن شریف سے یہ ہدایت نہ ملتی کہ انجیل ایک مختص الزمان تعلیم تھی تو پھر اس کی کلام الٰہی ہونے مین ہی شک پڑتا ہے - ایک ہی پہلو اختیار کرنا اور حلم اور عفو پر زور دینا اور وقت اور مصلحت کو نہ دیکھنا کسقدر خلاف عقل ہے عقل ہمین دکھلاتی ہے کہ ہزارہا انسان ہین جو کہ سزا کے ذریعہ ہدایت یاب ہوتے ہین اب یہ زمانہ ہے کہ اُن کو یہ تعلیم جہانی چاہیے کیونکہ ناقص ہے اور اُس سے عہدہ برآئی ہو نہین سکتی -

۱۸ - اپریل ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین -

سیر

نو وارد مہمانون مین سے ایک نے سوال کیا کہ آپ کا دعوے کیا ہے - فرمایا - ہمارا دعوے مسیح موعود کا ہے جس کے کل عیسائی اور مسلمان منتظر ہیں - وہ میں ہوں -

پھر پوچھا کہ اس کے دلائل کیا ہین - فرمایا کہ اب وقت تھوڑا ہے سوال تو انسان چند منٹوں مین کر لیتا ہے مگر بعض اوقات جواب کے لئے چند گھنٹے درکار ہوتے ہین جب تک ہر ایک پہلو سے نہ سمجھایا جاوے تو بات سمجھ نہیں آیا کرتی اس لئے آپ کتابین دیکھین یا پھر کافی وقت ہو تو بیان کر دئے جاوینگے -

دوسرے صاحب نے سوال کیا کہ خاتم نبوت کی شرح کیا ہے اس کے جواب مین حضرت اقدس نے اپنا وہی مذہب بیان کیا جو کہ ہم صفحہ ۱۰۲ پر لکھ چکے ہین - اور یہ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جو جس سے پیار کرتا ہے تو اُس سے کلام بغیر نہین رہ سکتا اسی طرح خدا جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے بلا مکالمہ نہین رہتا آنحضرت کی اتباع سے جب انسان کو خدا پیار کرنے لگتا ہے تو اس سے کلام کرتا ہے غیب کی خبرین اُس پر ظاہر کرتا ہے اسی کا نام نبوت ہے

معرفت

فرمایا - خدا کی معرفت کی راہ بہت باریک اور تنگ ہے اس لئے اس کا مشاہدہ انسان پر مشکل ہے ادھر ہم دیکھتے ہین کہ اسباب کے ڈھیر کے ڈھیر لگے ہوئے ہین اور اسی لئے انسان اُس پر مائل ہو جاتا ہے مگر تاہم ایک حصہ امراض کا انسان کو ایسا لگا ہوا ہے کہ طبیب ہاتھ ملتے ہی رہجاتے ہین اور کچھ پیش نہیں جاتی -

دنیادار اور دیندار کی مصیبت

بعض دنیادار اعتراض کرتے ہین کہ دینداری اختیار کی تو مصیبت آئی مگر وہ بہت چھوٹے ہوتے ہین خدا والوں پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اُس کے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے اور دنیادار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اُس کی لعنت کا موجب ہوتی ہے آنحضرت صلعم پر مصیبت پڑی - مگر کیا ہی پیاری مصیبت تھی کہ جیسے جیسے وہ برستی

جاتی ویسے ہی زور سے قرآن نازل ہوتا جاتا۔ ... جو ... ختم ہو گیا یعنے صرف حضرت معاویہ تک ہی ... گر وہ ... اور یہ ان سعید گروہ کے آثار قیامت تک رہے اور شقی کا نام کوئی اور دکا نشان کہ ابوجہل کبھی زندہ ہو کر آتا تو دیکھتا کہ جس کو وہ حقیر اور ذلیل خیال کرتا تھا خدا نے اس کی کیا شان بنائی ہے مشرق اور مغرب تک کہاں کہاں بلاد اسلامیہ پھیلے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں جو صحابہ فوت ہوئے انہوں نے تو وہ ترقیات نہ دیکھیں مگر جنہوں نے حضرۃ عمر کا زمانہ پایا۔ انہوں نے دیکھ لیں۔ اگر ابوجہل وغیرہ کو معلوم ہوتا کہ یہ عروج ہوگا تو مثل غلاموں کے آنحضرت کے ساتھ ہو جاتے۔

۲۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں شام کی مجلس میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا

موت - فرمایا باوجود اسقدر بے بنیاد ہستی کے انسان دنیا میں بنیادیں قائم کرتا ہے صرف ایک دم کی آمد و شد ہے اور کچھ نہیں۔ پھر خدا نے یہ بھی کیا عجیب سلسلہ رکھا ہے کہ جو شخص یہاں سے رخصت ہو جاوے۔ اس کو اجازت نہیں کہ واپس آ کر دنیا کی ... بتلا دے اس میں علماء فلاسفر اور زمانہ کے سب دانا عاجز ہیں اور صرف اسیقدر پتہ ملتا ہے جسقدر خدا کے کلام نے بتلایا ہے۔

آدمی مرتا ہے تو اپنے بڑے بڑے خویش و اقارب اور تعلقات چھوڑ جاتا ہے اور مرنے کے بعد کسی سے کوئی تعلق نہیں رہتا آجکل امریکہ اور یورپ کو ہر ایک بات کی تلاش ہے چنانچہ امریکہ میں ایک شخص سے جو کہ قابل قتل تھا معاہدہ ہوا کہ جب اس کا سر کاٹا جاوے تو اسے بلند آواز سے پکارا جاوے گا وہ صرف آنکھ سے اشارہ کر دیوے۔ مگر جب سر کاٹا گیا تو ہر چند زور سے آوازیں دیں کوئی حرکت نہ ہوئی سچ ہے ؎ **کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد**

جو کچھ خدا نے فرمایا ہے وہی سچ ہے ہاں موت اور نیند کو آپس میں مشابہت ہے۔

احیاء موتی فرمایا۔ اس میں ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ اعجازی طور پر بھی احیاء موتے نہیں ہوتا بلکہ یہ عقیدہ ہے کہ وہ شخص مردہ دوبارہ رجوع دنیا کی طرف نہیں کرتا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس شخص کی باقاعدہ طور پر فرشتہ جان قبض کرے اور زمین میں دفن بھی کیا جاوے تو پھر کبھی زندہ نہیں ہوتا شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

واہ کہ گر مردہ باز گردیدے ٭ درمیان قبیلہ و پیوند
ردّ میراث سخت تر بودے ٭ وارثاں را ز مرگ خویشاوند

خدا بھی فرماتا ہے **فیمسک الذی قضی علیہ الموت**

قتل انبیاء اس پر فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا۔ اس کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر قرآن کی نص صریح سے پایا جاوے یا حدیث کے تواتر سے ثابت ہو کہ نبی قتل ہوتے رہے ہیں تو پھر ہمکو اس سے انکار نہ کرنا ہوگا قتل انبیاء کوئی ایسی شئے نہیں ہے کہ اس سے ایک نبی کی شان میں خلل آوے کیونکہ قتل تو شہادت ہے مگر ہاں ناکام قتل ہو جانا انبیاء کی علامات سے نہیں ہے یہ بات مصالحہ پر موقوف ہے جب ایک شخص (نبی) کے قتل سے ایک فتنہ برپا ہوتا ہے تو مصلحت نہیں چاہتی کہ اسکو قتل کیا جاوے اور جسکی قتل سے ایسا اندیشہ نہیں اسمیں حرج نہیں

کیا قرآن میں سب کچھ ہے فرمایا قرآن میں سب کچھ ہے اور احادیث میں جو کچھ ہے وہ قرآن سے لیا گیا ہے۔ ہاں یہ بات ہے کہ بعض لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ آنحضرت نے فلاں بات قرآن کے کس مقام سے استنباط کی ہے تو ان کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن میں نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ سب کچھ قرآن سے ہی لیا گیا ہے مگر اس باریک در باریک استنباط کا ان لوگوں کو علم نہیں ہوتا خدا نے قرآن کو کتاب مفصل کہا ہے تو اس لیے ایسا ہونا چاہیے۔ بعض استنباط سوائے انبیاء کے دوسرے کو سمجھ ہی نہیں آیا کرتے۔

اس پر مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ جیسے اب اس وقت مسیح موعود اور اس زمانہ کے فتن کی خبر حضور نے سورہ فاتحہ سے استنباط کر کے بتلائی ہیں آج تک کسکو خبر تھی کہ یہ سب کچھ قرآن میں ہے

۲۱ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

وحی کشف الہام **سمیر** - فرمایا کہ جب سماع کے ذریعہ سے کوئی خبر دیجاتی ہے تو اسے وحی کہتے ہیں اور جب رویت کے ذریعہ سے کچھ بتلایا جاوے تو اسے کشف کہتے ہیں اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ بعض وقت ایک الہام ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا تعلق صرف قوت شامہ سے ہوتا ہے مگر اس کا نام نہیں رکھ سکتے جیسے یوسف کی نسبت حضرت یعقوب کو خوشبو آئی تھی - **انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون** - اور کبھی ایک امر ایسا ہوتا ہے کہ جسم اسے محسوس کرتا ہے گویا کہ حواس خمسہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنی باتیں اظہار کرتا ہے۔

ہندوستان اور یورپ کی دہریت میں فرق ہے یورپ کی دہریہ اس خدا کے منکر ہیں جو مصنوعی ہے اور عیسائی لوگ وہاں اسکو دہریہ کہتے ہیں جو کہ مسیح کو خدا نہ مانے اور اسباب فسق و فجور نے بھی اثر ڈالا ہے لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ سب اثر کفارہ ... نے

کا ہے تو اب وہ کیسے مانیں۔

قضاء عمری ایک صاحب نے سوال کیا کہ یہ قضاء عمری کیا شئے ہے جو کہ لوگ عید الضحیٰ کے پیشتر جمعہ کو ادا کرتے ہیں فرمایا کہ میرے نزدیک یہ فضول باتیں ہیں ان کی نسبت وہی جواب ٹھیک ہے جو کہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دیا تھا جبکہ ایک شخص ایک ایسے وقت نماز ادا کر رہا تھا جس وقت میں نماز جائز نہیں اس کی شکایت حضرت علیؓ کے پاس ہوئی تو آپ نے اسے جواب دیا کہ میں اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتا۔ **ارایت الذی ینھی عبدا اذا صلی** یعنے تو نے دیکھا اس کو جو ایک نماز پڑھتے بندے کو منع کرتا ہے نماز جو رہ جاوے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا ہاں روزہ کا ہو سکتا ہے۔

اور جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز کو ترک کرتا ہے کہ قضاء عمری والے دن ادا کر لوں گا۔ وہ تو گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کرونگا تو اس کے لئے حرج نہیں ہم تو اس معاملہ میں حضرت علیؓ ہی کا جواب دیتے ہیں۔

نماز کے بعد دعا سوال ہوا کہ نماز کے بعد دعا کرنی یہ سنت اسلام آئی ہے یا نہیں۔ فرمایا ہم انکار نہیں کرتے آنحضرۃ نے دعا مانگی ہوگی۔ مگر ساری نماز دعا ہی ہے اور آجکل دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نماز کو جلدی جلدی ادا کر کے گلے سے آتارتے ہیں پھر دعاؤں میں اس کے بعد اسقدر خشوع خضوع کرتے ہیں کہ جسکی حد نہیں اور اتنی دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں کہ مسافر دو میل تک نکل جاوے بعض لوگ اس سے تنگ بھی آ جاتے ہیں تو یہ بات معیوب ہے خشوع خضوع اصل جزو تو نماز کی ہے وہ اس میں نہیں کیا جاتا اور نہ اس میں دعا مانگتے ہیں۔ اس طرح سے وہ لوگ نماز کو منسوخ کرتے ہیں انسان نماز کے اندر ہی ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگ سکتا ہے۔

جب اسلام کے فرقوں میں اختلاف ہے تو سنت صحیحہ کیسے معلوم ہو اس کے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف - احادیث اور ایک قوم کی تعامل اور طہارت اہلسنت کو جب آپس میں ملایا جاوے تو پھر پتہ لگ جاتا ہے کہ اصل سنت کیا ہے۔

نماز اور قرآن شریف کا ترجمہ جاننا ضروری ہے اس پر مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا کہ **ولا تقربوا الصلوۃ وانتم سکارٰی حتی تعلموا ما تقولون** سے ثابت ہے کہ انسان کو اپنے قول کا علم ہونا ضروری ہے۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ جن لوگوں کو ساری عمر میں **تعلموا** نصیب نہ ہوا ان کی نماز ہی کیا ہے

غیرت ایک عورت کا ذکر کرتے ہیں کہ نماز پڑھا کرتی

کرتی تھی ایک دن اس نے پوچھا کہ درود میں جو صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آتا ہے اس کے کیا معنے ہیں خاوند نے کہا کہ محمد صلعم ہمارے رسول تھے اس پر اس نے تعجب کیا اور کہا کہ ہائے ہائے میں ساری عمر بیگانہ مرد کا نام لیتی رہی۔

(یہ حالت آجکل اسلام اور مسلمانوں کی ہے اور پھر اس پر کہا جاتا ہے کہ ایک مزکے نفس انسان کی ضرورت نہیں ہے)۔

[illegible] فرمایا۔ ہم ہرگز فتوے نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو دعائیں رسول اللہ نے مانگی ہیں وہ بھی عربی میں پڑھی جاویں دیگر جو اپنی حاجات وغیرہ ہیں۔ ماثورہ دعا کے علاوہ وہ صرف اپنی زبان میں مانگی جاویں۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور حنفی مذہب میں صرف ترجمہ پڑھ لینا کافی سمجھا گیا ہے۔ فرمایا کہ اگر یہ امام اعظم کا مذہب ہے تو پھر انکی غلطی ہے۔

صدقہ اور ہدیہ میں فرق صدقہ میں رد بلا ملحوظ ہوتی ہے اور یہ صدق سے نکلا ہے کیونکہ اس کے عمل درآمد میں انسان اللہ تعالیٰ کو صدق وصفا دکھلاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہدیہ ہدایت سے نکلا ہو کہ اسمیں محبت بڑھے۔

بعد وفات میت کو کیا شے پہنچتی ہے فرمایا کہ دعا کا اثر ثابت ہے یا ایک روایت میں ہے کہ اگر میت کی طرف سے حج کیا جاوے تو قبول ہوتا ہے اور روزہ کا ذکر بھی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ جو ہے لیس للانسان الا ما سعٰی فرمایا کہ اگر اس کے یہ معنے ہیں کہ بھائی کے حق میں دعا نہ قبول ہو تو پھر سورہ فاتحہ میں اھدنا کے بجائے اھدنی ہوتا۔

قبل از عشا (اسباب پر نظر) ایک شخص کی موت کا ذکر ہوا اس کا باعث بیان ہوا کہ فلاں مرض اور اسباب تھے فرمایا کہ جب انسان یہیں آکر ٹھہر جاوے کہ فلاں باعث موت کا ہے اور آگے نہ چلے تو ایسی باتیں معرفت کی روک ہیں اور اس سے نظر اسباب تک ہی رہتی ہے۔

لولا الاکرام لہلک المقام فرمایا جب طاعون کی آگ بھڑک رہی ہو تو اب کوئی سوچے کہ ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ لولا الاکرام لہلک المقام کیا ممکن نہ تھا کہ وہ خود ہی مرجاوے اور طاعون کا شکار ہو اس وقت قادیان شل مکہ ہے کہ اس کے اردگرد لوگ ہلاک ہورہے ہیں اور یہاں خدا کے فضل سے بالکل امن ہے مکہ کی نسبت بھی ہے یتخطف الناس من حولہا کہ لوگ اسکے گردونواح سے اچک لئے جاوینگے

لولا الاکرام سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس سرزمین سے راضی نہیں ہے اور مجھے یہ بھی الہام ہوا ہے

ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم

قنوت آج کل چونکہ وبا کا زور ہے اس لیئے نمازوں میں قنوت پڑھنا چاہیئے۔

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس نے پانچون نمازیں با جماعت ادا کیں

سیر

گوشت خوری آریوں کے مسئلہ گوشت خوری پر ذکر چلا فرمایا کہ انسانی زندگی کے واسطے دوسری اشیاء کی ہلاکت لازمی پڑی ہوئی ہے۔ مثلاً دیکھو ریشم جب ہی حاصل ہوتا ہے جب ریشم کے کیڑے مریں۔ پھر شہد کی مکھی کب چاہتی ہے کہ اس کا شہد لیا جاوے اکثر جونکیں خون پی کر مرجاتی ہیں پھر ہوا میں کیڑے ہیں جو سانس سے مرتے ہیں جب یکجائی نظر سے خدائی کے کل دائرے کو دیکھا جاوے تو پھر سمجھ میں آتا ہے کہ دنیا میں سلسلہ آکل اور ماکول کا برابر جاری ہے اور اس کے بغیر دنیا رہ ہی نہیں سکتی کہ بعض کی جان لی جاوے ورنہ اس طرح تو پھر کدو دانہ وغیرہ کیڑے جو پیٹ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی نہ مارنا چاہیئے۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور آریہ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ جو انسان کی طاقت سے باہر امر ہے اس میں اس پر الزام نہیں فرمایا طاقت سے باہر تو وہ کہا جاویگا جس کا تعلق انسانی زندگی سے نہ ہو اور جو اس کے اندر ہے وہ سب طاقت میں ہوگا خدا تعالیٰ کا ہی یہ منشاء ہے کہ انسانی حفاظت کے واسطے بہت جانوں کو لیا جاوے پھر فطرت انسان میں بعض قویٰ ایسے ہیں کہ اگر گوشت نہ کھایا جاوے تو ان کا نشوونما ہو ہی نہیں سکتا شجاعت پیدا ہی نہیں ہوتی اس لئے سکھ وغیرہ اقوام جو گوشت خوار ہیں وہ نسبتاً شجاعت بہت زیادہ رکھتے ہیں۔

اس پر اعتراض کیا گیا کہ بنگالی گوشت خوار ہیں مگر وہ ایسے بہادر نہیں ہوتے فرمایا کہ ایسی حالتوں میں قوموں کی مجموعی حالت کو دیکھا کرتے ہیں کہ کس قدر اقوام گوشت خوار ہیں اور کس قدر نہیں پھر مقابلۃً دیکھا جاوے کہ کونسی اقوام شجاعت میں بڑھ کر ہیں۔

قبل از عشا

احمدی جماعت کے طبقہ فرمایا کہ ہمارے مریدوں کے بھی کئی قسم کے طبقہ ہیں ایک تو طاعونی ہیں جو طاعون سے ڈر کر اور اس سے بچنے کی نیت سے اب آرہے ہیں۔ دوسرے قمری اور شمسی ہیں جو کہ قمر اور شمس کا گرہن دیکھکر داخل بیعت ہوئے کچھ خوابی ہیں کہ بذریعہ خواب کے ان کی راہ نمائی کی گئی بعض عقلی ہیں کہ انہوں نے عقل سے کام لیکر بیعت کی بعض نقلی ہیں کہ احادیث آثار وغیرہ ودیگر امور کو پورے ہوتے دیکھکر ایمان لائے اور ابھی شاید اور بھی چند قسمیں ہوں۔

ہمارا نقارہ فرمایا کہ اعدا کا وجود ہمارا نقارہ ہے یہ انہی کی مہربانی ہے کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں مثنوی میں ایک ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک چور ایک مکان کو نقب لگا رہا تھا ایک شخص نے اوپر سے دیکھکر کہا کہ کیا کرتا ہے چور نے کہا کہ نقارہ بجا رہا ہوں اس شخص نے کہا کہ آواز تو نہیں آتی چور نے جواب دیا کہ اس نقارہ کی آواز صبح کو سنائی دیوگی اور ہر ایک سنیگا ایسے ہی یہ لوگ شور مچاتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو لوگوں کو خبر ہوتی رہتی ہے

فلسفہ جدیدہ کا فائدہ فلسفہ جدیدہ نے اگرچہ نقصانات بھی پہنچائے ہیں مگر ایک صورت میں یہ مفید بھی ہوا ہے کہ بہت سی غیر معقول باتوں سے دلوں میں نفرت دلادی ہے مثلاً یہ فرقہ شیعہ کہ جن کی اصلاح کی کبھی امید نہ تھی مگر اس فلسفہ سے متاثر ہوکر وہ بھی راہ راست پر آتے جاتے ہیں

صلحا اتقیا سے محبت ایک شخص کے اس سوال پر کہ اولیاء اللہ سے محبت رکھی جاوے کہ نہ فرمایا کہ ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ صلحا اور اتقیا اور ابرار سے محبت رکھی جاوے مگر حد سے گذر جانا حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکو مقدم رکھنا یہ مناسب نہیں ہے جیسے کہ گذشتہ ایام میں بعض شیعہ کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی اس میں لکھا تھا کہ صرف امام حسین کی شفاعت سے تمام انبیاء نے نجات پائی حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور اس میں آنحضرۃ صلی اللہ علیہ کی کسر شان ہے اس سے تو ثابت ہوا کہ خدا نے غلطی کی کہ آنحضرتؐ پر قرآن نازل کیا اور حسین پر نہ کیا۔

۲۳۔ اپریل ۱۹۰۳ء

کل پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے با جماعت ادا کیں سیر میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا۔

قبل از عشا

روح اللہ ایک عیسائی اخبار میں حضرت مسیح کی نسبت لکھا تھا کہ قرآن میں ان کو روح کہا گیا ہے اور یہ سب سے بڑا درجہ ہے

اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح کو روح منہ فرمانے سے اصل میں ان تمام اعتراضات کا جواب دینا مقصود تھا جو کہ مسیح کی ولادت پر کیئے جاتے ہیں۔ ولادت دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جسمیں روح الہی کا جلوہ ہوتا ہے اور ایک وہ جسمیں شیطان کا حصہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ یہ شیطان کو خطاب ہے غرض خدا تعالےٰ نے روح منہ فرماکر یہودیوں کے اس اعتراض کا کہ ان کی پیدائش ناجائز تھی جواب دیا اور

کہ ان کی ولادت پاک تھی۔

یہودی بہت بیباک تھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ان کو کہا کہ تم کو جلدی تمہارے انجام کا پتہ لگے جاوے گا تو اس کے جواب میں ایک یہودی نے کہا کہ آپ کو پتہ لگ گیا کہ تیری پیدائش ناجائز ہے اس طرح کی باتیں انکو منہ پر کہی جاتی تہیں۔

حدیث شریف میں جو الفاظ ہیں کہ مس شیطان سے پاک تھی اس کی وجہ بھی یہی ہے ورنہ سب انبیاء مس شیطان سے پاک ہی ہوا کرتے ہیں اس میں مسیح کو کیا خصوصیت تھی چونکہ مسیح علیہ السلام پر ایسے اعتراض ہوئے اس لئے اس کی بریت کیواسطے خدا نے بھی روح اور کلمہ کے لفظ بولے تاکہ یہود کی تردید ہو لیکن آنحضرت صلعم پر اس قسم کے اعتراض بالکل نہ ہوئے کیونکہ گو ایک انسان ایسے الزاموں سے بالکل بری ہو مگر تاہم اعتراض کا ہونا بھی ایک کسر شان کا موجب ہوتا ہے مثلاً اگر ایک مسلم اور مقبول شخص کی نسبت کہا جاوے کہ وہ زانی نہیں ہے تو یہ بھی ایک قسم کا مخفی حملہ اس کی عزت پر ہے اہل مکہ آنحضرت کے اخلاق اور مرتبہ اور پاکیزگی کو خود تسلیم کر چکے تھے اور امین آپکا نام رکھا ہوا تہا۔

غرض ان الفاظ سے حضرت مسیح ع کی فضیلت نہیں بلکہ ایک قسم کا کلنک ثابت ہوتا ہے پھر ان الفاظ سے کوئی خصوصیت مسیح کی نہیں ہے قرآن شریف میں لکھا ہے یومن باللہ وکلماتہ جس معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے کلمے اور بہت سے ہیں اور صحابہ کی شان میں ہے ایدھم بروح منہ اور صدیقہ کا لفظ حضرت مریم ع کے حق میں اس لئے بولا ہے کہ یہودیوں کے اعتراض کا جواب ہو۔

۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں جمعہ حسب دستور مسجد اقصیٰ میں ادا کیا گیا۔

قبل از عشا

طاعونی موت — کسی نے اعتراض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کیوں کوئی احمدی طاعون سے فوت ہوتا ہے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ انجام کو نہیں دیکھتے آنحضرت کے وقت جب ایک طرف کافر مرتے ہوں گے اور ایک طرف صحابہ بھی تو لوگ اعتراض تو کرتے ہونگے کہ مرتے تو وہ بھی ہیں پھر فرق کیا اس لئے ہمیشہ انجام کو دیکھنا چاہیئے۔ ایک وہ وقت تہا کہ آنحضرت اکیلے تھے اور کوئی ساتھ نہ تہا ہر ایک مقابلہ کیلئے طیار تہا اب ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر طاعون سے ہمارے مرید مرتے جاتے ہیں تو پھر ہماری ترقی کیوں ہوتی جاتی ہے اور ان کی جمعیت کیوں گھٹتی جاتی ہے یہ اعتراض تو پھر سب پیغمبروں پر ہوگا اور ہم نے تو اس لئے کشتی نوح میں لکھدیا تہا کہ اگر عافیت کا پہلو نسبتاً ہماری طرف ہو تو ہم سچے اور موت تو سبکو آتی ہے اس سے کسکو انکار ہے۔

طاعون کو جو ایک طرف شہادت اور ایک طرف عذاب کہا جاتا ہے اس کے یہی معنے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے جس فریق کے لئے برکات ظاہر ہو رہے ہیں انکے لئے تو شہادت اور رحمت ہے اور جنکے لئے برکات ظاہر نہ ہوں اور کمی ہوتی جاوے ان کے لئے عذاب ہے ہمکو اس کے دو فائدے ہیں اور ان کو دو نقصان ہیں اور پھر ہم بیس سال سے براہین میں یہ پیشگوئی عذاب کی شائع کر چکے ہیں خدا نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ان کافروں کو جسطرح چاہے عذاب دیوے پھر جب ان لوگوں کو وہ عذاب ایک جنگ کے رنگ میں نازل ہوا تو کفار کیسا تہ صحابہ کیوں اس میں حصہ لیتے رہے یہ امر اس لئے ہونا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک پہلو اخفا اور ایمان بالغیب کا بھی رہے

ہندوؤں کا بانگ دلوانا — آج کل طاعون کی کثرت کے وقت اکثر سکھوں اور ہندوؤں کے گاؤں میں یہ علاج کیا جاتا ہے کہ اذان نماز بڑی زور اور کثرت سے ہر ایک گھر میں دلائی جاتی ہے اس کی نسبت ایک شخص نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ یہ فعل کیسا ہے فرمایا کہ اذان میں اسر اللہ تعالیٰ کا پاک نام ہے ہمیں تو علی رض کا جواب یاد آتا ہے کہ آپ نے کہا تہا کہ میں اس آریت الذی ینہیٰ - عبداً اذا صلےٰ کا مصداق ہونا نہیں چاہتا ہمارے نزدیک بانگ میں بڑی شوکت ہے اور اس کے دلوانے میں حرج نہیں (حدیث میں آیا ہے کہ اس سے شیطان بہاگتا ہے)

۲۵ - اپریل ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرۃ اقدس شریک نہیں ہوئے باقی کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔ اور سیر کو تشریف نہیں لائے۔

قبل از عشا

مقدمات کی نسبت ذکر ہوا فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے ہر سید ان میں ہم کو فتح دی ہے براہین میں یہ الہام موجود ہے۔

احیاء موتےٰ — فرمایا ہم اعجازی احیاء کے قائل ہیں مگر یہ بات بالکل ٹھیک نہیں ہے کہ ایک وہ اس طرح زندہ ہوا ہو کہ وہ پھر اپنے گھر میں آیا اور رہا اور ایک اور عمر اس نے بسر کی اگر ایسا ہوتا تو قرآن ناقص ٹھہرتا ہے کہ اس نے ایسے شخص کی وراثت کے بارہ میں کوئی ذکر نہ کیا اور الیوم اکملت لکم دینکم کیا ہوا

احیاء الطیر — فرمایا اسی طرح ہم چڑیوں کو مانتے ہیں کہ وہ بھی ٹاپنے لگ گئی ہوں اور چڑیاں کیا شے ہیں ہم تو یہ بھی مانتے ہیں کہ ایک درخت بھی ٹاپنے لگے مگر پھر بھی وہ خدا کی چڑیوں کیطرح ہرگز نہیں ہو سکتی کہ جس سے تشابہ فی الخلق لازم آجاوے بڑی بات قابل فیصلہ وفات مسیح ع ہے۔

نرمی — فرمایا نرمی اس بات کا نام نہیں ہے کہ دوسرا اگر مقابل پر نرمی کرتا رہا تو تم بھی کرتے رہے اور جب اس نے ذرا تیور بدلے تو تم نے بھی بدل لئے بلکہ جب فریق مقابل سختی کرے اور اس وقت تم نرمی کرو تو اس کا نام نرمی ہوگا۔

عمر کا اثر انسان پر — فرمایا کہ عمر کا بھی اثر انسان کے اخلاق اور عادات پر پڑتا ہے چالیس سال تک انسان بہت سی بیہودگیاں کرتا ہے اس کے بعد جب انحطاط شروع ہوتا ہے تو ساتھ ہی خیالات کا بھی انحطاط شروع ہوتا ہے اور ایک تغیر عظیم انسان کے اندر ہوتا ہے۔

۲۶ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں۔ بعد نماز فجر مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط حضرۃ کو سنایا جو کہ انہوں نے ایک دیرینہ ہم مکتب کی طرف لکھا تہا۔

سیر

علم خدا — فرمایا کہ خدا کے علم کے ساتھ بشر کا علم مساوی نہیں ہو سکتا اس لئے انبیاء سے اجتہاد میں غلطیاں واقع ہوتی رہی ہیں اور پھر جب خدا نے اس پر اطلاع دی تو ان کو علم ہوا یہودیوں کو مسیح کیوقت یہی مغالطہ ہوا انہوں نے کہا کہاں داؤد کی بادشاہت قائم ہوئی اور یہی دعوٰنی آخر کار رخنہ کا موجب ہوا اگر پیغمبر پر ہر ایک تفصیل کھولدی جاتی تو پھر ہر ایک پیغمبر کو یہ علم ہوتا کہ میرے بعد فلاں پیغمبر آویگا اور موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوتا کہ میرے بعد آنحضرت صلعم ہونگے حالانکہ ان کا یہی خیال ہوگا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہونگے اسیطرح آئندہ کے امور بعض وقت ایک نبی پر منکشف کئے جاتے ہیں مگر تفصیلی علم نہیں دیا جاتا پھر جب ان کا وہ وقت آتا ہے تو خود بخود حقیقت کھلجاتی ہے ہم کہتے ہیں آنحضرت صلعم جو حکم ہو کر آئے تھے تو کیا آپ نے یہود کی کل باتیں تسلیم کر لی نہیں۔

قبل از عشا

دینی غیرت — ایک مقام کے چند ایک احباب آریوں کے ایک ایسے جلسے میں گئے تھے جہاں آنحضرت صلعم

اور آپ کی پاک تعلیم پر ناجائز اور فحش سے بھرے ہوئے نامعقول حملہ ہوا کرتے تھے اسپر حضرت اقدس نے ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ لوگ ایسی مجلسوں میں کیون جاتے ہین اور جب ایسے ذکر اذکار شروع ہوتے تو کیون نہین اٹھکر چلے آتے ہماری رائے مین ہمارے احباب کو یہ طریق اختیار کرنا چاہیے کہ وہ اپنی ہفتہ وار کمیٹی مین ایسی باتون کی تردید کیا کرین اور بذریعہ اشتہار کے ان تمام لوگون کو مدعو کیا کرین جو کہ اعتراض کرتے ہین یہ طریق نہایت امن اور عمدہ تبلیغ حق کا ہے اور غیرت دینی کے بہت اقرب ہے)

ختم نبوة

اعتراض - ایک شخص کی طرف سے یہ سوال پیش ہوا کہ مرزا صاحب اپنی تصنیفات مین کہین نبوت کی نفی کرتے ہین اور کہین جواز -

جواب - فرمایا یہ اس کی غلطی ہے ہم اگر نبی کا لفظ اپنے لئے استعمال کرتے ہین تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہین جو کہ ختم نبوة کا مخل نہین ہے اور جب اس کی نفی کرتے ہین تو وہ معنے مراد ہوتے ہین جو ختم نبوة کے مخل ہین -

نیوگ اور طلاق

طلاق پر آریون کے اعتراض سنکر فرمایا کہ اگر طلاق ایسا امر ہوتا جو کہ کانشنس کے خلاف ہے تو پھر دیگر اقوام بھی اسے بجا نہ لاتین لیکن ہم دیکھتے ہین کہ کوئی بھی ایسی قوم نہین ہے جو ضرورت کیوقت عورت کو طلاق دیتی ہو لیکن اگر نیوگ بھی ایسا ہی ہے تو آریون کو چاہیے کہ اپنے قوم کے معزز اور برگزیدہ کسی سو ممبر انتخاب کرین کہ جنکی اولاد نہ ہو اور پھر وہ اپنی عورتون سے نیوگ کراوین اور شائع کرین کہ فلان فلان صاحب اپنی عورت سے نیوگ کرواتے ہین جب تک وہ یہ نمونہ نہ دکھلاوین تب تک بحث فضول ہے اور جب وہ ایسا کرین تو پھر ہمکو ان پر کچھ افسوس ہو گا ہمارا اعتراض اس وقت تک ہے جب تک وہ اسے عملی طور پر قوم مین نہین دکھلاتے اسیطرح اگر وہ بالمقابل چاہین تو ہم اہل اسلام کے روساء اور معزز لوگون کی ایسی فہرست طیار کر دینگے جنہون نے معقول بات پر اپنی بیویون کو طلاق دی ہے -

طلاق

ہماری جماعت مین سے ایک صاحب نے اپنی عورت کو طلاق دی - عورت کے رشتہ دارون نے حضرت کی خدمت مین شکایت کی کہ بے وجہ اور بے سبب طلاق دی گئی ہے - مرد کے بیانون سے یہ بات پائی گئی کہ اگر اسے کوئی ہی سزا دی جاوے مگر وہ اس عورت کو بسانے پر ہرگز آمادہ نہین ہے عورت کے رشتہ دارون نے جو شکایت کی تھی ان کا منشا تھا کہ پھر آبادی ہو اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ عورت مرد کا معاملہ آپسمین جو ہوتا ہے اسپر دوسرے کو کامل اطلاع نہین ہوتی بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی فحش عیب عورت مین نہین ہوتا مگر تاہم مزاجون کی ناموافقت ہوتی ہے جو کہ باہمی معاشرت کی مخل ہوتی ہے ایسی صورت مین مرد طلاق دیسکتا ہے بعض وقت عورت گو ولی ہو اور بڑی عابد اور پرہیزگار اور پاکدامن ہو .... اور اس کو طلاق دینے مین خاوند کو بھی رحم آتا ہو بلکہ وہ روتا بھی ہو مگر پھر بھی چونکہ اس کی طرف سے کراہت ہوتی ہے اسی لئے وہ طلاق دیسکتا ہے مزاجون کا آپسمین موافق نہونا یہ بھی ایک شرعی امر ہے اس لئے ہم اب اس مین دخل نہین دیسکتے جو ہوا سو ہوا مہر کا جو جھگڑا ہو وہ آپس مین فیصلہ کر لیا جاوے -

۲۷ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرة اقدس نے باجماعت ادا کین +

ضرورة حکم

جب مدت دراز گذر جاتی ہے اور غلطیان پڑ جاتی ہین تو خدا ایک حکم مقرر کرتا ہے جو ان غلطیون کی اصلاح کرتا ہے آنحضرت صلعم حضرت مسیح کے ... سو برس بعد آئے اس وقت ساتوین صدی مین ضرورت پڑی - تو کیا اب چودہوین صدی مین بھی ضرورت نہ پڑتی اور پھر جسحال مین کہ ایک ملہم ایک صحیح حدیث کو وضعی اور وضعی کو صحیح بذریعہ الہام کے قرار دیسکتا ہے اور یہ اصول ان لوگون کا مسلم ہے تو پھر حکم کو کیون اختیار نہین ہے ایک حدیث کیا اگر وہ ایک لاکھ حدیث بھی پیش کرین تو ان کی پیش کب چلسکتی ہے +

ہم نے اونچا کیا تھا

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ذکر پر فرمایا کہ انہون نے لکھا تھا کہ ہم ہی نے اونچا کیا تھا اور ہم ہی اسے نیچا گرا دینگے مگر ہم پوچھتے ہین کہ انہون نے چڑھانے کے لئے کیا کوشش کی تھی ہمپر تو سوائے خدا کے کسیکا ذرہ بھر بھی احسان نہین ہان اب گرانے کے لئے انہون نے بہت کوشش کی اور جتنی اس نے کی اور کسی نے مطلق نہین کی مگر خدا کے آگے کس کی پیش چلتی ہے

اس کے بعد مولوی صاحب کی شہادت قتل کے مقدمہ مین اور وہان کرسی وغیرہ مانگنے کا ذکر ہوتا رہا اس پر حضرت نے فرمایا کہ علماء دین کے واسطے ظاہری بلندی چاہنی عیب مین داخل ہے قلوب مین عظمت ڈالنی انسانی ہاتھ کا کام نہین ہے یہ ایک کشش ہوتی ہے جو کہ خدا کے ارادہ سے ہوتی ہے ہم کیا کر رہے ہین جو ہزارہا آدمی کھچے چلے آتے ہین یہ سب خدا کی کشش ہے ان لوگون کی عالمیت اور حکمت دانائی ان کے کچھ کام نہ آئی مثنوی مین ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک شخص دولتمند تھا مگر بیچارے کی عقل کم تھی وہ کہین جانے لگا تو اس نے گدھے پر بورے کے ایک طرف جواہر ڈالے اور وزن کو برابر کرنے کے واسطے ایک طرف اتنی ریت ڈالدی - آگے چلتے چلتے اسے ایک شخص دانشمند ملا مگر کپڑے پھٹے ہوئے بھوک کا مارا ہوا

.... سے یہ جھگڑا ہی نہین اس نے اس کو مشورہ دیا کہ تو نے ان جواہرات کو نصف نصف کیون نہ دونون طرف ڈالا اب ناحق جانور کو تکلیف دے رہا ہے اس نے جواب دیا کہ مین تیری عقل نہین برتتا تیری عقل کے ساتھ نحوست ہے بلکہ مین تجھ بد بخت کا مشورہ بھی قبول نہین کرتا +

ادب

انسان کو چاہیے کہ جب کہین جاوے تو سب سے نیچی جگہ اپنے لئے تجویز کرے اگر وہ کسی اور جگہ کے لائق ہوگا تو میزبان خود اسے بلا کر جگہ دیگا اور اس کی عزت کرے گا -

عوام الناس کی کم فہمی

پر فرمایا کہ جن لوگون کے دلمین کجی ہے وہ فضولیات کی طرف جاتے ہین ... جن لوگون نے حضرت موسے اور عیسی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا انہون نے آیات بینہ سے فائدہ نہین اٹھایا حضرة موسی علیہ السلام نے ایک حبشی عورت سے نکاح کیا تو لوگون نے یہ اعتراض کیا کہ اگر یہ منجانب اللہ ہوتا تو حبشن سے نکاح نکرتا اس ذرا سی بات پر ان کے تمام معجزات کو نظر انداز کر دیا +

معبر کی رائے کا اثر قبل از وقت

ایک شخص نے سوال کیا کہ جب خواب بیان کیا جاتا ہے تو یہ بات مشہور ہے کہ سب سے اول جو تعبیر معبر کرے وہی ہوا کرتی ہے اور اسی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہر کس ناکس کے سامنے خواب بیان نہ کرنا چاہیے فرمایا جو خواب مبشر ہے اس کا نتیجہ انذار نہین ہو سکتا اور جو منذر ہے وہ مبشر نہین ہو سکتا اس لئے یہ بات غلط ہے کہ اگر مبشر کی تعبیر کوئی معبر منذر کی کرے تو وہ منذر ہو جاویگا اور منذر مبشر ہو جاویگا ہان یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی منذر خواب آوے تو صدقہ خیرات اور دعا سے وہ بلا ٹل جاتی ہے -

تفاؤل

کسی کے نام سے بطور ..... تفاؤل کے فال پر سوال ہوا فرمایا کہ یہ اکثر جگہ صحیح نکلتا ہے آنحضرت صلعم نے بھی تفاؤل سے کام لیا ہے - ایک دفعہ مین گورداسپور مقدمہ پر جا رہا تھا اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی میرے دل مین خیال تھا کہ اسے سزا ہوگی یا نہین کہ اتنے مین ایک لڑکا ایک بکری کے گلو ....

طاعون کے متعلق ایک تازہ الہام

تقلبنا یا ارض ابلعی مائک و یا سماء اقلعی

اس الہام کے متعلق جہانتک میری رائے ہے وہ یہ ہے کہ یہ عام شہرون اور دیہات کے متعلق نہین اور نہ اس سے دوام منع ثابت ہوتا ہے غالباً یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہرون مین جنکی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینون تک طاعون بند رہے اور پیچھے ان خداوند قدیر چاہے پھر چھوٹ پڑے اور بکلی بند نہین ہوگی جبتک وہ

* الہام - مورخہ ۲۷ - اپریل ۱۹۰۳ء کی شام کو فرمایا - رب انی مظلوم فانتصر) مورخہ ۲۹ - اپریل کو یہ الہام ہوا - انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا -

آریہ سماج چھیناے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے

سوال وجواب

۵ منا مباحثہ

میان جمال الدین صاحب نے یہ بھی شرط پیش کی کہ اثنائے گفتگو مین تالی ہرگز نہ بجائی جاوے اس کے بعد پہلا موقعہ سوال کا میان جمال الدین صاحب کو دیا گیا۔

میان جمال الدین صاحب احمدی۔

آریہ صاحبان کا یہ اعتقاد ہے جو پرانو یعنے روح و مادہ انادی و قدیم ہیں انکو پرمیشر نے پیدا نہیں کیا یہ بذات خود قایم ہیں۔ اسپر اعتراض یہ ہے کہ جبکہ پرمیشر روح اور مادہ کو پیدا نہیں کر سکتا اور نہ انکو نیست و نابود کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ پھر سرب شکتی مان نہ رہا کیونکہ سرب شکتی مان اسی کو کہتے ہیں جو تمام طاقتیں رکھتا ہو جسمیں تمام طاقتیں نہیں اُسپر سرب کا لفظ عائد نہیں ہو سکتا۔

(۲) یہ کہ اس سے آریون کا پرمیشر محتاج بھی ثابت ہوا کیونکہ اگر اس کو روح و مادہ نہ ملتے تو خلقت کہان سے پیدا کرتا آپ تو کچھ پیدا نہ کر سکتا آخر چپ چاپ ہی بیٹھا رہتا۔

(۳) محدود بھی ثابت ہوا وہ اس طرح کہ خدا بھی ازلی و ابدی اور ارواح اور مادہ بھی ازلی و ابدی چیزیں ہیں جس مکان اور زمان سے روح اور مادہ کا تعلق اور ٹھہراؤ ہے خدا کا اس جگہ تعلق نہیں ہو سکتا جیسا کوئی ایک شخص اپنے نصف گاؤں کا مالک ہے اور دوسرے نصف کے اس کے شریک مالک ہیں اگرچہ ایک اپنی طاقت میں کمزور اور دوسرا اپنی طاقت اور مرتبہ اور حکومت مین طاقتور ہو تاہم بھی نہ عقلاً نہ رواجاً نہ قانوناً کمزور کی ملکیت مین طاقتور کا دخل ہو سکتا ہے ویسے ہی خداتعالےٰ کا ارواح اور مادہ کے ازلی ابدی ہونے کے باعث اُنکی مکان و زمان میں لگاؤ نہیں ہو سکتا اسی طرح اُس کے حد بست قایم ہو گئی یعنے وہ محدود ہو گیا اور لامحدود نہ رہا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک روح اور مادہ ازلی و ابدی یعنے خود بخود ہیں اور خدا بھی ازلی و ابدی ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسے راجہ اور پرجہ کہ اگر پرجہ ہے تو راجہ بھی ہے اگر راجہ ہو اور پرجہ نہ ہو تو بھی کام ٹھیک نہیں ہے اگر پرجہ ہو اور راجہ نہ ہو تو بھی ٹھیک نہیں ہے اگر بہ فرض محال ایسا ہی مانا جائے کوئی وقت یا زمانہ ایسا ہو کہ روح اور مادہ نہیں تھا تو اسوقت خدا کیا کرتا تھا کیا خالق تھا اور رازق تھا اور رحمان تھا اور رحیم تھا وہ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔

اور یہ جو کہا گیا کہ وہ سرب شکتی مان نہیں رہا۔ اگر ایسا ہی مانا جاوے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا مین شرارت بھی ہے یا وہ ہلاک نہیں ہو سکتا ہے اگر وہ ہلاک نہ ہو سکے تو پھر وہ سرب شکتی مان نہ رہا جیسا کہ اس مین ہلاکت اور شرارت کی قوت نہیں ویسا ہی اس مین پیدا کرنے کی طاقت نہیں یعنے جیسے ان دو قوتوں کے ہونے سے سکتی مان ہے ویسا ہی اس قوت کے نہونے سے شکتی مان ہے۔

میان جمال الدین صاحب احمدی

پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا بھی ازلی و ابدی اور روح اور مادہ ازلی و ابدی ہیں تو آریہ سماج پر ایک اور بھی اعتراض پڑ گیا ہے وہ یہ کہ ان کا دعوے ہے کہ ہم نے ہندوؤں کی بت پرستی سے بیزار ہو کر توحید کو قائم کیا ہے میرے خیال مین تو یہ ان سے بھی بدتر ہو گئے ہیں کیونکہ انہوں نے تو اپنے بزرگ مہاتماؤں کی شکل پر بت بنا لئے ہیں کہ خدا ان میں ظہور کرتا ہے اور آریون نے تو ایک ذرہ ذرہ کو خدا کی ذات کے ساتھ شریک کر دیا بلکہ چوڑھے اور چمار کی روح اور ذرات جسم کو بھی پرمیشر کی قدامت کے ساتھ قدیم کر دیا ہے اور یہ جو راجہ اور پرجہ کی مثال بیان کی ہے اگر اس طرح ہی مانا جاوے تو ہمکو یقینی پتہ ہے کہ قریباً دو ڈھائی سال کا عرصہ ہوا ہوگا جب ہندوستان مین مسلمان بادشاہ تھے اور تمام رعایا ان کے تابع تھی اور ان کے بعد پرجہ نے اتفاق کر کے اُن کی بادشاہی کو رد کیا۔

ایک طاعون زدہ کی نجات

موضع آدوران ضلع گوجرانوالہ مین ایک ہماری احمدی بہن کو سخت طاعون ہوا اُس حال مین ایک بڑی اونچی آواز سے جہان تک ہو سکتا تھا وہ کہتی تھی

سچیان ساتھ رلائیں وڈی مالکا سچیان ساتھ رلائیں

اور کبھی بڑے زور سے اس کی یہ آواز ہوتی مرزا صاحب سچے مرزا صاحب سچے اور اسی عالم بیہوشی مین اس نے بہت سے اسرار دیکھے اور اپنے بھانجے سے کہا کہ اُن کو حضرت تک پہونچا دیا جاوے اس نے دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت ہاتھ تھا اور وہ خداتعالےٰ کا ہاتھ تھا جو کہ میری گردن مین پڑا ہوا تھا اس ہاتھ نے مجھے چار گھاٹیاں دکھلائیں اور کہا کہ دیکھ یہ گھاٹیاں ہیں نیز بڑے خوبصورت لڑکے دکھلائی دینے لگے ایک لڑکے کے ہاتھ مین ایک گلاب کا بڑا خوبصورت پھول پکڑا ہوا تھا جو وہ مجھے دکھلا رہا تھا پھر ہماری اس طاعون زدہ بہن نے کہا کہ خداتعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ آندھیان بڑی سخت چلینگی اور بہت لوگ طاعون سے مرینگے اور مین تجھے لوہے کی مانند کر دونگا اور جب آندھی آوے تو تو اپنے بال بچون کو لیکر اندر بیٹھ جانا اور کوئی خطرہ دل مین مت لانا اور تو لوگون کے ساتھ کلام کرنا بند کر دے اور وہ کہتی ہے جب مین بیمار تھی تو جو حضور کا مرید خالص تھا وہ تو مجھے اچھا معلوم ہوتا تھا اور جو مرید نہ تھا اس سے بدبو آتی تھی پھر وہ کہتی ہے کہ خداتعالےٰ نے مجھے کہا ہے کہ قادیان سے تجھے حکم آویگا اور تو اس کے مطابق کرنا۔ پھر اس نے دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ (عبدالحی) اس موضع مین تشریف لائے ہیں اس نے اپنے خاوند کو کہا کہ ان کو کیون تکلیف دی ان کو بڑی خاطرداری سے رخصت کر دو۔ یہ ہماری بہن طاعون سے بالکل شفایاب ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک دو مستورات اور بھی مبتلا ہے طاعون تھیں ان مین سے ایک فوت ہو گئی اور باقی کی خبر نہیں۔

علاقہ گوجرانوالہ سے اس مضمون کے بہت سے خط آرہے ہیں کہ اے خدا کے مسیح واسطے خدا کے ہمیں طاعون سے بچا اور ہماری صحت اور زندگی کیلئے خدا سے دعا کر آج کل قادیان مین خاص التزام کے ساتھ نماز دین طاعون سے نجات کیواسطے دعا کیجاتی ہے اس لئے ہر ایک مقام کی جماعت کو چاہیے کہ اپنے اور اپنے دوسرے بھائیوں اور بہنون کیواسطے بھی دعا کرین کہ خدا ہر جگہ انکو اس مرض سے محفوظ رکھے۔

اخبار عام لاہور۔ مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۳ء

مین ناظرین اخبار عام سے بدین وجہ کہ اُن کے دو عزیز بھائی جنپر کارخانہ کی انتظامی حالت کا مدار ہے دریں دارالکیان طاعون مین مبتلا ہیں۔ ان الفاظ مین دعا کی درخواست کی گئی ہے کہ خداوند عالم کیطرف سے سخت امتحان کا موقعہ ہے اور ہم اپنے بے شمار مہربانون کی خدمت مین دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ ہم گنہ گار بندون کے حق مین دعا کرین اور پھر آگے لکھا ہے کہ ہمکو پورا اشتیاق اور پختہ اعتبار اپنے پروردگار سے ہے کہ وہ دیالو پربھو ضرور اپنی رحمت اور پردہ پوشی کی تعریف کے لحاظ سے نا کہ ہماری اعمال کی وجہ سے ہمکو اس مصیبت سے نجات دیگا اور ملکی خدمت کے فرائض پر بدستور قائم رکھیگا اس لئے ہم بھی تہ دل سے ان کی عزیزون کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان سے خاص ہمدردی + بایں وجہ رکھتے ہیں کہ اخبار عام کا ہمیشہ سے یہ شیوہ رہا ہے کہ بزرگان دین کے حق میں ہمیشہ ادب کو ملحوظ رکھا جاوے۔ خداتعالیٰ ان کے عزیزون کو اس مرض سے نجات دے اور ہم اپنے ناظرین سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ ان کیلئے دعا کرین۔

گورداسپور مین حکیم فضل دین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے جو فوجداری .... مولوی کرم دین صاحب پر کی تھی اور عدالت گورداسپور سے ان مقدمات کو جہلم مین تبدیل کرانیکی جو درخواست مولوی کرم دین صاحب نے چیف کورٹ مین دی تھی وہ نامنظور ہوئی ہے اور چیف کورٹ نے فیصلہ احمدی صاحبان کے حق مین دیا ہے

البدر

اُس کی تائید مین منشی نواب خانصاحب تحصیلدار گجرات اور نیز منشی ہدایت اللہ صاحب پشاور سے خط لکھتے ہین۔

کے بارے مین امرتسر - اور لاہور اور حیدرآباد دکن سے تائیدی مشورے آئے ہین اس لئے دیگر احباب سے گذارش ہے کہ وہ بھی اپنے قیمتی مشوروں سے جلد اطلاع دیوین۔

برادران۔ آجتک مختلف نمبرون مین آپ پران مالی مشکلات کا اظہار کیا گیا ہے جو کہ البدر کی اشاعت مین حارج ہوئے ہین اور حساب کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ ابھی تک پونے چار سو روپیہ کے قریب ہمارے احباب کیطرف بقایا ہے چونکہ اخبار کے اجرا کا مدار بہت کچھ اس پر ہے کہ قیمتیں وصول ہون اس لئے ہر ایک بقایادار بھائی کو چاہیے کہ جلدی اپنے حساب بیباق کرین اور اس بات سے کبھی بھی غافل نہ ہون کہ البدر کی مستقل اشاعت ہمنے خدا کے فضل سے توفیق پاکر ایک ہزار کرنی ہے اس وقت ۵۳۰ اشاعت ہے۔

ہمارے احباب مین سے منشی احمد دین صاحب عرائض نویس درجہ اول گوجرانوالہ جنہون نے پانصد خریدار بہم پہونچانیکا ذمہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد خصوصیت سے شکریہ کے قابل ہیں جو کہ بڑی سرگرمی سے کوئی نہ کوئی خریدار بھیجتے رہتے ہین۔

کے کچھ مختلف نمبر ہمارے پاس موجود ہین جو اصحاب اپنے فائلون کو پورا کرنا چاہیں وہ خرید سکتے ہین۔ فی نمبر قیمت ۱/ ہے مگر نمبر سات بالکل نہیں ہے

لاڑکانہ - یہ امر بالکل سچ ہے کہ امسال حاجیوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے ایک احمدی صاحب بھی ملک کشمیر سے حج کو گئے تھے وہ حج کرکے اب واپس آئے تھے تو بیان کرتے تھے کہ قریب ایک صد کے آدمیوں کی جان گئی ہے اور وہان کے عمالون نے اخراجات سفر وصول کرنے مین ظالمانہ طریق رکھا جس سے حاجیون کو سخت مشکلات پیش آئے دیدہ دانستہ خطرہ مین جان کو ڈالنا اچھا نہیں ہے خدا تعالٰے فرماتا ہے مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اس امر کو دیکھ لینا ضروری ہے۔

گذشتہ نمبر مین جو مضمون ڈائری اس کی اشاعت اور ترتیب پر ہمنے دیا ہے اوسے ہمنے صرف رفع مغالطہ کیواسطے لکھا تھا لیکن ہمارے محسن اور مربی حکیم نورالدین صاحب نے اس پر مورخہ ۲۴-۴ کی شام کو ایک ریمارک پاس کیا ہے جسنے ہمین بہت پشیمان کیا اور جس کے ذریعہ سے ایک حجاب ظلمت کا قلب سے اٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ آپنے فرمایا کہ مجھے یہ مضمون پڑھ کر افسوس ہوا کہ ابھی جماعت ہی کیا ہے اور اس جماعت کے اخبار ہی کیا ہین صرف دو اخبار نکلتے ہین اور وہ بھی آپس مین نوک جھوک کرتے ہین - مین نے معذرت کی کہ میرا جواب دفاعی ہے تو فرمایا کہ اگر نہ لکھتے اور صبر سے کام لیتے تو کیا حرج تھا اور ہمنے تو صرف البدر کا ہی مضمون پڑھا ہے بہرحال اس نصیحت مین ایک نکتہ معرفت اور توکل کا سبق اور اسباب پرستی سے اجتناب کی تعلیم ہے لہذا مین آئندہ آپس میں ایسی تحریر کرنے سے توبہ کرتا ہوں -

---

از دوالمیال **شکوری** - اگر باعث گرمی کے ہو تو تخم خیارین - تخم خرفہ - تخم کاہو
۳ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ

صبح شام گھوٹکر پیوین اور دیسی روشنائی سیاہ آنکھ مین لگادین اگر سردی سے ہو تو املیسار - فلفل دراز کو سرمہ سا باریک کرکے دکھاوین اور کلیجی یعنے جگر کو آگ پر رکھ کر جو اس کا پانی نچڑے اسے آنکھ مین ڈالین۔

از امرتسر - شکایت - دماغ بند ہو خوشبو بدبو کا احساس نہیں ہوتا - مادہ ناک کے اندر جمع ہو کر خشک ہو جاتا ہے۔

اکثر دفعہ علاج سے فائدہ نہیں ہوتا اور سالہاسال گذر جاتے ہین باعث یہ ہوتا ہے کہ ناک کے اندر مستہ وغیرہ پیدا ہو کر مادہ کو اخراج سے روکتے ہین اور دماغ خوشبو بدبو کا احساس نہیں کرتا اس لئے غور سے دیکھین کہ ناک مین مستہ تو نہیں ہے اگر ہو تو کٹوا دیا جاوے اور دوبارہ حال کی اطلاع دیجاوے

از لائل پور - کالی کھانسی - ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب کا مجرب نسخہ اس مرض کے واسطے یہ ہے

پوٹاسی آئوڈائڈ	پوٹاسی برومائڈ	ٹنکچر بلاڈونا
۵ گرین	۴ گرین	۵ بوند
ٹنکچر لوبیلیا	سپرٹ کلوروفارم	گلسرین
۱۰ بوند	۱ بوند	۱ اونس

۳ سال کے بچہ کو ۳ گھنٹہ بعد ایک ایک ڈرام دیجاوے اگر دو تین روز مین اس سے افاقہ نہ ہو تو لائیکوار آرسینی کیلس ایک انگریزی عرق ہے وہ ایک ایک بوند ایک ڈرام پانی مین ملا کر بعد غذا کے دو

نظم

ہمارے رب کو حاصل ہے ہر اک نسبت یکتائی
نہیں ثانی کوئی اس کا عبث ہو تم عیسائی

نہ باوا ہے نہ بیٹا ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے
یہی تعریف سچی اسکی ہے قرآنین آئی

مگر ہان اسکو اپنے خاص بندون سے تعلق ہے
کہ جیسی اپنے بچوں سے محبت کرتی ہے مائی

جہان میں اب خدا نے ایک بندہ کو کیا نازل
شہادت جسکے حق مین چاند اور سورج نے دی

مگر جو دل کے اندھے ہین نہیں پہچانتے اسکو
نہ سنتے ہیں وہ بہرے گو ملائک کی صدائی

نہیں ثانی کوئی اس بندہ حق کا جہان میں اب
خدا جانے کہ کسکے منتظر ہیں تم عیسائی

یہ عیسٰی ہے یہ مہدی ہے کرو اگر زیارت
کرو تم شکر کے سجدے یہ نعمت ہمکو ہاتھ آئی

تر ستے مر گئے اسکی زیارت کے لئے اکثر
خدا کا فضل ہے تمپر یہ صورت تمکو دکھلائی

بحسب وعدہ دنیا مین خدا نے اسکو بھیجا ہے
مخالف پارٹی دو سخت ہے لیکن خطا کھائی

صدی کے سر پہ آیا ہے نشان ہمراہ لایا ہے
نہین جو مانتے اسکو وہ ملانے میں سودائی

بر الکتے ہین جو اسکو نبین گے وہ برے آخر
جو رسوا اسکو کرتے ہین ملیگی انکو رسوائی

کرو بچھلے رسولوں کے صحیفوں پر نظر یارو
کہ کیونکر مرسلوں کے منکروں نے ہے سزا پائی

تبہ ہوتے چلے آئے ہمیشہ منکران حق
تبہ کاروں پہ آخر کو تباہی بے تہ آئی

ذرا سوچو ذرا سمجھو پڑھو قرآن کو دل سے
گروگی قعر دوزخ مین جو ٹھوکر تمنے ہے کھائی

ذلیل ہوئے مسیح سے یہودی سرکشی کرکے
نصاریٰ کی بھی کمبختی تمہاری بدبختی

سزا کا اب تمہارا وقت آیا ہے ذرا سنبھلو
ڈرو اللہ سے طاعون اب نزدیک ہے آئی

تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ وہ دن آنیوالا ہے
پھریگی نفسی نفسی کہتی کل مخلوق گھبرائی

مسلمانو کرو غیرت ذرا دیکھو حق سے شرماؤ
خودی کرکے نہ تم لوگو بنو شیطان کے بھائی

رسول حق بلاتا ہے تم آؤ اس کی جانب کو
وہ گواہ صدق ہے یارو غلط کہتا نہیں رائی

بنائی نوح نے کشتی تم آکر اسمین آ بیٹھو
امان طوفان سے پاؤ کہ جیسے ہمنے ہے پائی

تمسخر میں اگر تمنے نبی کی بات کو ٹالا
تو وہ طوفان کی ساعت ابھی آئی ابھی آئی

دلونکو صاف کر کے اپنے حق سے یہ دعا مانگو
الٰہی فضل کر دیتا کہ مشکل ہمکو پیش آئی

خدا کے روبرو تم عاجزی سے گر پڑو لوگو
کرو توبہ کہ ہے سر پہ آفت اور تباہی آئی

ہماری قوم مردہ تھی خدا نے زندگی بخشی
خدا نے ہمکو دکھلائی مسیحائی مسیحائی

جو موسیٰ کیلئے عیسیٰ وہ پیر کشمیر میں سوتا
خدا جسکو بتاتے ہیں یہ یارو دلمیں عیسائی

تمکو یہ علیہم ہے یہ ہوا ہم میں جواب نازل
خلاصی جسکی باعث ہمنے دجال سے پائی

[illegible] اس سے بلا شک آگیا
مقابل اس کے وہ آئے اجل جسکی ہے آئی

ادھر آؤ ادھر آؤ سنو آواز مہدی کی
تغافل چھوڑ دو بھائی تغافل چھوڑ دو بھائی

کرم کرنا الٰہی امت احمد پہ تو اپنا
ہمین تو بخش بینائی ہمین تو بخش شنوائی

بنا لے ہمکو تو اپنا بنا لے ہمکو تو اپنا
بنا ہے ہمکو تو ربی بنا دے ہمکو مولائی

ہمین ایمان پر قائم کر ہمین دے تو ثبات اپنا
ہمین عاشق بنا اپنا ہمین کر اپنا شیدائی

بچا طوفان سے ہمکو بچا شیطان سے ہمکو
دکھا اعدا کو نیچا غش ہمکو سب یہ بلائی

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین شامل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
			۳۵	میان محمد عمر خان صاحب (بستی علی خان)		۷۱	چوہدری جیوا صاحب	مانگا	۱۰۷	میان واگھو صاحب	
			۳۶	ریاست پٹیالہ		۷۲	میان بڈھا صاحب [illegible]		۱۰۸	میان راجو صاحب	
۱	محمد نور صاحب	دتہ خیل	۳۷	میان الہ دیا صیقل گر (ریاست)	پٹیالہ	۷۳	بٹالین اپر برہما		۱۰۹	میان فضل دین صاحب	امرتسر
۲	میان غلام رسول صاحب	//	۳۸	مولوی محمد نادر خان صاحب ہیڈ		۷۴	میان پیر بخش صاحب جہلم	جہلم	۱۱۰	رحمت علی منبردار (تلونڈی)	لدھیانہ
۳	میان محمد ایوب صاحب	//	۳۹	ماسٹر مدرسہ	چہندوی	۷۵	میان میر محمد صاحب		۱۱۱	محمد حسین صاحب مدرس ریاضی	
۴	میان داؤد صاحب	//	۴۰	مساۃ راجن زوجہ چوہڑا (قلعہ)	[illegible]	۷۶	میان نور احمد صاحب		۱۱۲	گورنمنٹ سکول شہر انبالہ	
۵	میان فیض اللہ صاحب	//	۴۱	میان کرم علی صاحب //	//	۷۷	اہلیہ میان محمد بخش صاحب		۱۱۳	محمود حسن پسر محمد حسن	
۶	میان عبدالرحمٰن صاحب	//	۴۲	میان شیخ نھو صاحب (بنوڑ)	پٹیالہ	۷۸	اہلیہ بوٹا صاحب		۱۱۴	احمد حسن //	
۷	میان محمد کریم صاحب	//	۴۳	میان عبدالوہاب صاحب //	//	۷۹	اہلیہ اسمٰعیل صاحب		۱۱۵	چوہدری سلطان عمر خان	ہوشیار
۸	میان محمود صاحب	//	۴۴	میان برکت علی صاحب (سلطانپور)	کپورتھلہ	۸۰	اہلیہ ولی محمد صاحب		۱۱۶	میان علی بخش صاحب (اکمال)	گورداسپور
۹	میان فیض محمد صاحب	//	۴۵	میان محمد حسین صاحب //	//	۸۱	میان غلام رسول صاحب		۱۱۷	میان احمد صاحب (نوان پنڈ)	//
۱۰	مساۃ شان بی بی صاحبہ	//	۴۶	میان عبدالرحمٰن (کوٹ طوسکہ)	سیالکوٹ	۸۲	عالم بی بی بنت میان رحیم بخش		۱۱۸	میان عبداللہ صاحب	
۱۱	مساۃ آمنہ بی بی صاحبہ	//	۴۷	میان ابراہیم صاحب کشمیری //	//	۸۳	دولت بی بی //		۱۱۹	میان شہاب الدین صاحب	//
۱۲	میان عبدالحی صاحب	//	۴۸	میان انعام اللہ صاحب (قلعہ دیدار سنگھ)	گوجرانوالہ	۸۴	الہ دین طالب علم موکریان خورد	سیالکوٹ	۱۲۰	میان بڈا صاحب (ننگل)	//
۱۳	میان اسحٰق صاحب	//	۴۹	منشی اللہ دتا صاحب مدرس //	//	۸۵	مساۃ دولان اہلیہ غلام محی الدین	لاہور	۱۲۱	میان کالو صاحب (نوان پنڈ)	//
۱۴	میان اسمٰعیل صاحب	//	۵۰	میان مرتضیٰ صاحب //	//	۸۶	مساۃ عظمت بیوہ امیر علی (ناظم)	منٹگمری	۱۲۲	میان تہیا صاحب	
۱۵	میان سلیمان صاحب	//	۵۱	اہلیہ // //	//	۸۷	مساۃ ولایت بنت امیر علی	//	۱۲۳	میان عصمت اللہ صاحب	قادرآباد
۱۶	میان محمد کریم صاحب	//	۵۲	میان محمد عالم صاحب //	//	۸۸	میان احمد علی صاحب //	//	۱۲۴	میان روڈا صاحب	//
۱۷	میان محمد شان صاحب	//	۵۳	میان محمد فاضل صاحب //	//	۸۹	میان محمد علی صاحب //	//	۱۲۵	میان چراغ صاحب	نوان پنڈ
۱۸	میان ہارون صاحب	//	۵۴	میان راجہ صاحب //	//	۹۰	میان کرم الدین صاحب	چونیاں	۱۲۶	خیرالدین صاحب	
۱۹	میان یونس صاحب	//	۵۵	مساۃ فاطمہ صاحبہ //	//	۹۱	مساۃ نوران اہلیہ کرم الدین	//	۱۲۷	میان فضل قادر صاحب	فیض اللہ چک
۲۰	میان رحمت اللہ صاحب	//	۵۶	مساۃ حسین بی بی صاحبہ //	//	۹۲	مساۃ احیائی بی بی بنت کرم الدین	//	۱۲۸	فرزند علی صاحب	
۲۱	میان آدم صاحب	//	۵۷	میان حبیب الرحمٰن صاحب //	//	۹۳	مریم //	//	۱۲۹	میان نور محمد صاحب	
۲۲	میان اسحٰق صاحب	//	۵۸	قاضی عبدالخالق صاحب ڈپٹی		۹۴	نورانی //	//	۱۳۰	زوجہ نور محمد صاحب	
۲۳	میان علم خان صاحب	//	۵۹	انسپکٹر اصل باشندہ پشاور حال		۹۵	نورائن //	//	۱۳۱	میان حاکم علی صاحب	
۲۴	میان سراج الدین صاحب	//	۶۰	سنجاوری (کوٹ بلوچستان)		۹۶	گل محمد //	//	۱۳۲	زوجہ حاکم علی صاحب	
۲۵	میان عبدالغفور صاحب	//	۶۱	میان حافظ امیر خان (بازار موچیاں)	راولپنڈی	۹۷	دل محمد //	//	۱۳۳	مساۃ فضل بی بی	
۲۶	میان ابوبکر صدیق صاحب	//	۶۲	میان سلطان محمد //	//	۹۸	میان ابراہیم صاحب	//	۱۳۴	دختر حاکم علی صاحب	
۲۷	میان الیاس صاحب	//	۶۳	مساۃ کرم النسا زوجہ نبی بخش صاحب		۹۹	مساۃ بیگم اہلیہ ابراہیم صاحب	//	۱۳۵	عصمت دختر //	
۲۸	میان محمد ابراہیم صاحب	//	۶۴	سررشتہ دار (ضلع لاہور) چوک منی)		۱۰۰	میان محمد صدیق	//	۱۳۶	میان برکت صاحب	
۲۹	میان صالح صاحب	//	۶۵	میان فضل دین (ملٹری ورکس)	راولپنڈی	۱۰۱	مساۃ حسن بی بی صاحبہ	//	۱۳۷	میان ابراہیم (کالکووال)	
۳۰	میان زکریا صاحب	//	۶۶	میان جان محمد (تحصیل اجنالہ)	امرتسر	۱۰۲	// فاطمہ بی بی صاحبہ	//	۱۳۸	رقیہ صاحبہ زوجہ //	
۳۱	میان نیک محمد صاحب	//	۶۷	میان بوٹا صاحب		۱۰۳	چوہدری بوٹا نومسلم (ششین)	//	۱۳۹	سکینہ صاحبہ //	
۳۲	میان صدرالدین صاحب	//	۶۸	میان محمد بخش صاحب		۱۰۴	مساۃ جیوان زوجہ بوٹا		۱۴۰	خدیجہ //	
۳۳	میان عبدالکریم صاحب	//	۶۹	میان اسمٰعیل صاحب		۱۰۵	میان بوڑا صاحب		۱۴۱	میان کریم بخش صاحب	
۳۴	میان بلندا چوکیدار	مانگا	۷۰	میان دل محمد صاحب		۱۰۶	رمضان صاحب		۱۴۲	زوجہ کریم بخش صاحب	

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان باہتمام منشی محمد افضل کے چھپکر شائع ہوا

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان میں ۲ روپیہ
(۲) ہندوستان سے باہر ۳ روپیہ
(۳) نوکل خریداروں سے ۲ روپیہ ۸ آنہ
(۴) اگر ایک پتہ پر تین اخبار منگوائے جائیں تو فی خریدار ۱ روپیہ ۱۲ آنہ
(۵) خط و کتابت میں اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہیئے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ (۱۲۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہیئے
(۳) اشتہارات کی اجرۃ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

نمبر ۱۶ | قادیان دارالامان - ۸ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۲۸ - اپریل ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں سیر آج ملتوی رہی قبل از عشاء مجلس میں کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں۔

مہندی اور وسمہ مہندی اور وسمہ کی نسبت ذکر ہوا حضور نے فرمایا کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ وسمہ نہ لگانا چاہیئے۔ یا مہندی لگائی جاوے یا وسمہ اور مہندی ملاکر۔

۲۹ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں سیر آج بھی ملتوی رہی۔

قبل از عشاء

زندگی اور دولت ایک شخص کی نئی ایجاد پر ذکر آیا کہ اس کی ایجاد بہت مقبول ہوئی ہے اور اس کے ذریعے سے وہ لاکھہا روپیہ اب کماوے گا فرمایا کہ دنیا چند روزہ ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ دولت آوے گی اور ان کی نظر یہاں تک ہی محدود رہتی ہے لیکن اگر زندگی نہ ہوئی تو کیا فائدہ لوگوں کا دستور ہے کہ ہر ایک پہلو پر نظر نہیں ڈالتے +

ہمارے امریکن احمدی کے کچھہ سوانح

مسٹر اندرسن جن کا ذکر خیر اوراس جماعت میں شمولیت پر ہم البدر صفحہ ۱۱۱ میں لکھہ چکے ہیں ان کا ایک خط ہمارے مکرم اور معظم دوست مفتی محمد صادق صاحب کے پاس آیا تھا وہ انہوں نے حضرت اقدس کو سنایا جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں مفتی صاحب کی خط و کتابت کے عنوان میں بسم اللہ کا ترجمہ لکھا ہوا دیکھکر اب ہمارے امریکن دوست نے بھی بسم اللہ لکھنی شروع کردی۔

نیو یارک ۳۰ مارچ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

خدا کے نام سے شروع جو کہ بہت مہربان ہے

مجھے آپ کا ۲۸ تاریخ کا خط ملا اور میرا خیال ہے کہ اس وقت تک میرا پہلا جواب آپ تک پہنچا ہوگا جو استفسار آپ نے کئے ہیں میں حتی الوسع انکے جوابات دیتا ہوں +

میں علاقہ روس کی ایک سرزمین نامی فنلنڈ میں پیدا ہوا تھا لیکن میرے آبا و اجداد روس کی جنوب مشرق کی طرف سے آئے تھے اور وہ بویر جماعت سے تعلق رکھتے تھے بویر لفظ کے وہی معنے ہیں جو کہ تاتاری زبان میں بہادر لفظ کے معنے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی رگوں میں تاتاری یا اسلامی خون کا کچھہ حصہ بھی ہو ہمارے خاندان کا ایک حصہ جو کہ روس کے شمال اور فنلنڈ میں رہتا ہے وہ روسی گرجہ اور لوتھر کے گرجہ سے تعلق رکھتا ہے اور یہی مذہب کثرت سے فنلنڈ میں رائج ہیں +

اور میں کب سے مسلمان ہوں اس کا جواب یہ ہے کہ میرے پیارے دوست مسٹر محبوب صاحب نے تو نومسلمین کے رجسٹر میں مقام قسطنطنیہ پر میرا نام نومبر ۱۹۰۱ء میں درج کیا تھا لیکن اس سے تین سال پیشتر ہی میرا خیال تھا کہ میں بعض اہل اسلام سے خواہ قسطنطنیہ میں خواہ کاذلف میں خواہ روس میں اپنے سچے دین اسلام کی قبولیت کے اظہار کی خط و کتابت کروں گا اور بڑی راستی سے کہہ سکتا ہوں کہ دراصل گذشتہ سات آٹھہ سال یعنی ۱۸۹۶ء سے میں مسلمان ہوں میری عمر نومبر ۱۹۰۳ء میں ۳۳ سال کی ہوگی اور میرا پیشہ ایک کیمسٹ (یعنی دوا ئی گر) کا ہے اگرچہ میں مرکب ادویہ کو مفردات میں لانے کا کام کرتا ہوں مگر مفردات کو مرکب بنانے کی بھی مجھکو شوق ہے۔

زبان دانی کے لحاظ سے میں انگریزی فرانسیسی سوئڈش۔ ڈینش۔ جرمن۔ روسی اور نوسوجین زبان سے بخوبی واقف ہوں اور تاتاری زبان سے بھی کچھ واقفیت رکھتا ہوں۔ لیکن ابھی تک میں نے عربی زبان کا مطالعہ بالکل نہیں کیا ہے۔ ان دنوں میں میں بیمار رہوں اور ڈاکٹر نے مجھے زیادہ نوشت و خواند کو منع کیا ہے لیکن جونہی کہ میری صحت ترقی پکڑتی ہے میں ضرور عربی پڑھوں گا اور پھر قرآن کی تلاوت بھی عربی ہی میں کیا کروں گا اب میرے پاس قرآن کے انگریزی تراجم ہیں جنکو میں مطالعہ کیا کرتا ہوں۔

میری تعلیم کا یہ حال ہے کہ میں مقام سونڈین میں ۷ سال کی عمر میں مدرسہ جاتا تھا اور یہاں میرے والدین نقل مکانی کرکے آگئے تھے اور میں نے کینیڈا کے ایک کالج میں ۱۷ سال کی عمر میں تعلیم پائی ہے اور خود نیویارک کے

کالج مین بھی کچھ عرصہ جاتا رہا ہون ۲۰ سال سی مجکو امریکہ مین رہنے کا اتفاق ہی اور باقی ۷ سال میرے سویڈن ڈنمارک اور فنلنڈ وغیرہ ممالک مین گذرے ہین +

میرے نام کی نسبت جو آپ کی بڑی آرزو ہی کہ مین کوئی اسلامی نام اختیار کرون شاید اس سے آپ کا یہ مطلب ہی کہ مین اپنے نام کے ماقبل ایک حصہ نام کا ایزاد کرون سو واضح ہو کہ مین وہ حصہ اپنے نام کے ساتھ (احمد حسن) نام کا ایزاد کرتا ہون لیکن تاہم اس امر کا خیال رہی کہ خط وکتابت مین نام کو بہت طول دیکر نہ لکھا جاوے کیونکہ امریکہ مین اس کو پسند نہین کرتے اور اس لئے مناسب امر ہوگا کہ آئندہ آپ حسن ایف ایل اندرسن کے نام سے مجھے مخاطب کیا کرین -

اب مین خط کو ختم کرتا ہون اور بڑی آرزو ہی کہ آپکی صحت کامل اور ترقی درجات ہو اور مجھے دوسرے اور نئے دلچسپ حالات سے اطلاع دیوین +

۳۰- اپریل ۱۹۰۳ء

آج مغرب اور عشا کی نمازون مین حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک ہو سکے باقی کل نمازین آپنے باجماعت ادا کین +

سیر

الہام — فرمایا کہ مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصہ یاد ہے دوسرے الفاظ یاد نہین رہی جو الفاظ یاد ہین وہ یہ ہین " فِیہِ خَیرٌ وَبَرَکۃٌ " اس کا ترجمہ بھی بتلایا گیا - اس مین تمام دنیا کی بہلائی ہی +

حج پر اعتراض اور جواب — مخالفون کے اس اعتراض پر کہ حضرت مرزا صاحب حج کیون نہین کرتے فرمایا کیا وہ یہ چاہتے ہین کہ جو خدمت خدا نے اول رکھی ہی اس کو پس انداز کر کے دوسرا کام شروع کر دیوے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عام لوگون کی خدمات کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہین ہوتی وہ خدا کی ہدایت اور راہ نمائی سے ہر ایک امر کو بجا لاتے ہین اگرچہ شرعی تمام احکام پر عمل کرتے ہین مگر ہر ایک حکم کی تقدیم و تاخیر الہی ارادہ سے کرتے ہین اب اگر ہم حج کو چلے جاوین تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنیوالے ٹھہرین گے اور مَنِ استَطَاعَ اِلَیہِ سَبِیلًا کے بارے مین کتاب حج الکرامہ مین یہ بھی لکھا ہی کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہی حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہین ان کی کئی نمازین فوت ہوتی ہین ماموریں کا اول فرض تبلیغ ہوتا ہی آنحضرۃ ۱۳ سال مکہ مین رہی آپنے کتنی دفعہ حج کئے تھے ایک دفعہ بھی نہیں کیا تھا +

سوال - کیا قرآن مین کوئی صریح آیت مسیح بے پدر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بلا باپ کے پیدا ہوئے تھے -

جواب - فرمایا کہ یحیی اور عیسی علیہ السلام کے قصہ کو ایک جا جمع کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ جیسے یحیی علیہ السلام کی پیدائش خوارق طریق سے ہی ویسے ہی مسیح ع کی بھی ہی پھر یحیی علیہ السلام کی پیدائش کا حال بیان کر کے مسیح کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے - یہ ترتیب قرآنی بھی بتلاتی ہے کہ ادنے حالت سے اعلی حالت کی طرف ترقی کی ہی یعنی جسقدر معجز نمائی کی قوت یحیی کی پیدائش مین ہی اس سے بڑھکر مسیح کی پیدائش مین ہی + اگر اس مین کوئی معجزانہ بات نہ تھی تو یحیی کی پیدائش کا ذکر کر کے کیون ساتھ ہی مریم کا ذکر چھیڑ دیا اس سے کیا فائدہ تہا یہ اسی لئے کیا کہ تاویل کی گنجائش نہ رہی ان دونون بیانون کا ایک جا ذکر ہونا اعجازی امر کو ثابت کرتے ہین اگر یہ نہین ہے تو گویا قرآن تنزل پر آتا ہی جو کہ اس کی شان کے برخلاف ہے -

پھر اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِندَ اللہِ کَمَثَلِ آدَمَ اگر مسیح بنا باپ کے نہ تہا تو آدم سے مماثلت کیا ہوئی اور وہ کیا اعتراض مسیح پر تہا جسکا یہ جواب دیا گیا تواریخی بات بھی یہ ہے کہ یہود آپ کی پیدائش کو اسی لئے ناجائز قرار دیتے تھے کہ آپکا باپ کوئی نہ تہا اس پر خدا نے یہود کو جوابدیا کہ آدم بھی تو بلا باپ پیدا ہوا تہا بلکہ بلا ماں بھی یہ اعتبار واقعات کے جو اعتراض ہوا کرتے ہین ان سے جواب کو دیکھنا چاہی اور اگر کوئی اسے خلاف قانون قدرت قرار دیتا ہی تو اول قانون قدرت کی حدبست دکھلا وے

یکم مئی ۱۹۰۳ء

فجر- جمعہ - اور عصر کی نمازون مین حضرت اقدس شامل نہ ہو سکے - جمعہ کیوقت آپنے وضو بھی کیا اور طیار تھی کہ مسجد اقصی مین تشریف لاوین کہ یکا یک چکر آگیا اور آپ سے کھڑا بھی نہ ہوا گیا اس وجہ سے شامل جمعہ نہ ہو سکے مغرب اور عشا کی نماز دونین آپ بفضل خدا شریک ہوئے -

قبل از عشا

رویا — فرمایا کہ مین نے ایک منذر رویا دیکھی ہی مگر شکر ہی کہ وہ درمیان مین رہ گئی - دیکھتا ہون کہ کوئی شخص ہی جو مید انمین بیٹھا ہے اور کہتا ہی کہ یہان ایک بیل ذبح کرین گے وہ بالون ہی مین رہا اور کوئی بیل وغیرہ ذبح نہ ہوا - اسی حالت مین الہام ہوا جس کے الفاظ تو یاد نہین رہی

مسیح موعود آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین ہوگا + — ایک صاحب نے پنجابی نظم پڑھی اس کو سنکر فرمایا کہ آنحضرۃ نے جو یہ فرمایا ہی کہ مسیح موعود میری قبر مین ہوگا اس سے یہ سر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے محسوس کیا ہے کہ دوئنگی اور دوئی کو وہ بالکل محسوس نہ کرے گا کیونکہ کسی دوسرے نبی کے آنیسے سے تو دوئی ثابت ہوگی اس لئے اس مین اشارہ ہی کہ مین خود ہی آؤن گا جیسے موت مین وہ ساتھ ہی ویسے ہی حیات مین بھی ہوگا مین نے ایک دفعہ اس کی مثال کہین لکھی بھی ہی کہ اگر میان بیوی ایک مقام پر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہون اور ایک بڑا آئینہ سامنے ہو جس مین دونون کا عکس پڑتا ہو - تو کیا میان اوس اپنے عکس کو غیر خیال کر کے اس امر پر غیرت کہائے گا کہ اس کی بیوی کسی اور کے ساتھ ہے ہرگز نہین بلکہ وہ جانے گا کہ یہ تو مین ہی ہون پس بروز مین اسی طرح کوئی غیرت نہین ہوتی لیکن اگر کوئی دوسرا نبی آوے تو اس مین غیرت ہوگی اور آنحضرت کی غیرت کب تقاضا کرتی ہے کہ آپکی کرسی پر دوسرا بیٹھے - اللہ تعالی آپ کی تعریف کرے اور آپکا درجہ بلند کر کے آپکو ہر طرح کے سکھ اور آرام کا مالک بناوکر اور آخر مین اگر یہ دکہہ دیوے کہ آپ کی کرسی پر غیر کو بٹھلا دیوی گا (یہ کبھی نہین ہو سکتا - غیرۃ انسان سے کبھی جدا نہین ہوا کرتی آنحضرت صلعم کے سامنے جب حضرت عمر رض نے ایک توریت کا ورق پڑہا اور کہا کہ اس مین کچھ عمدہ باتین ہین تو آپکا چہرہ سرخ ہو گیا اسپر حضرت ابوبکر رض نے کہا کہ اے عمر تیری مان مرے کیا تو رسول اللہ صلعم کے چہرہ کو نہین دیکھتا - جب توریت کے ایک ورق پڑہے جانے پر آپ کے چہرہ کا یہ حال ہوا تو جب اسرائیلی مسیح آپ کی کرسی پر آکر بیٹھ جاوین گے تو کیا حال ہوگا +

ہوشعنا — براہین مین یہ ایک الہام حضرت اقدس کا درج ہے یہ ایک ایرانی لفظ ہی جس کے معنے ہین " نجات دے " فرمایا کہ **یا مسیح الخلق عدوانا** کا مضمون اس سے ملتا جلتا ہی +

قوم مین کوئی روح ہو تو قوم قوم بنتی ہے — فرمایا کہ ایک مامور کی اطاعت اسطرح ہونی چاہیئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوی تو خواہ اس کے مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیون نہ دیوی یا کیسی ہی عجز اور

انکساری اور خوش مدور آمد کیون نکرے مگر بس حکم پر ان باتوں میں سے کسیکو بھی ترجیح نہ دینی چاہیئے اور کبھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہیئے سیرت اور خصلت اس قسم کی چاہیئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور وہ سمجھے کہ ان لوگوں میں واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے صحابہ کرام کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملیگا کہ اگر کسیکو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہو تو پھر خواہ بادشاہ وقت نے ہی کتنا ہی زور کیون نہ لگایا مگر اس نے سوائے اس اشارہ کے اور کسی کچھ مانی ہو۔

اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے

ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب سن لینا چاہیئے اور خدا سے توفیق طلب کرنی چاہیئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ

۲ - مئی ۱۹۰۳ء

آجکی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین

سیر

مہر مہر کے متعلق ایک نے پوچھا کہ اس کی تعداد کس قدر ہونی چاہیئے۔

فرمایا کہ تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں آتا - اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگون کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے صرف ڈراوے کے لئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں نہ عورت والوں کی نیت لینے کی ہوتی ہو اور نہ خاوند کے دینے کی -

میرا مذہب ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آپڑے تو جب تک اس کی نیت یہ ثابت نہ ہو کہ ہاں رضا و رغبت سے وہ اسیقدر مہر پر آمادہ تھا جسقدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقرر شدہ نہ دلایا جاوے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھکر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون

عبرت مولوی محمد حسین بٹالوی کے ریویو پر جو کہ براہین پر لکھا ہے ذکر چلا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمیں اس کی حالت پر تعجب ہے کہ جس وقت ایک درخت کا ابھی تخم ہی زمین میں ڈالا گیا ہے اور کسی طرح کا نشو و نما اس نے نہیں پایا نہ پتا نکلا ہے نہ پھل لگا ہے نہ کوئی پھول اس نے دیا ہے تو اس معدومی کی حالت میں تو اس کی یہ تعریف کی جاتی ہے کہ اس کی نظیر ۱۳ سو سال میں کہیں نہیں ملتی اور اب جب وہ درخت پھیلا اور پھولا اور نشو و نما پایا تو اس کے وجود سے انکار کیا جاتا ہے :-

ابتدا میں ہمارے دعوے کی مثال رات کی تھی اُس وقت تو شبیر کی طرح اُسے قبول اور پسند نہ کیا اور اب جب دن چڑھا اور سورج کی طرح وہ چمکا تو آنکھ بند کرلی +

جن ایام میں شناخت کے آثار نہ تھے تو ذاتی نقصان اپنا یہ کیا کہ نور کو کھو بیٹھے اور اس وقت یہ امر مخفی اور مستور تھا تو ریویو لکھے اور رائے ظاہر کی - اب یہ وقت آیا تھا کہ وہ اپنے ریویو پر فخر کرتا کہ دیکھو جو باتین مین نے اول کہی تہین وہ آج پوری ہو رہی ہین اور میری اس فراست کے شواہد پیدا ہوگئے ہین مگر افسوس کہ اب وہ اپنی فراست کے خود ہی دشمن ہوگئے ہم نہ کوئی بات نئی کی ہے جس حکم کے وہ لوگ منتظر ہین پہلا ہم پوچھتے ہین کیا اس نے اگر ہر ایک رطب و یابس کو قبول کرلینا ہے اور وہ وحی کی پیروی کریگا یا کہ ان مختلف مولویون کی اگر اس نے آکر انہی کی ساری باتین قبول کرلینی ہین تو پھر اس کا وجود بیہودہ ہے۔

قبل از عشا

رویا و الہام فرمایا کہ کچھ دن ہوئے کہ مین بیمار دن کے لئے دعا کرتا تھا ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی دیکھا کہ وہ اٹھکر کھڑا ہو گیا اور پھر الہام ہوا کہ آثار صحت مگر تصریح بالکل نہیں کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔

ہدایت کون پاتا ہے فرمایا کہ جو شخص محض صدق سے طلب حق چاہتا ہے تو خدا اُسے راہ حق دکھاتا ہے اور جس میں نفسانی اغراض اور نفس کی ہی طلب ہوتی ہے تو اسے راہ نہیں ملا کرتی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - غریب سے غریب بنکر خدا سے ہدایت طلب کرنی چاہیئے اغراض نفسانی شرک ہوتی ہین وہ قلب پر حجاب لاتے ہین اگر انسان نے بیعت بھی کی ہوئی ہو تو پھر بھی اس کے لئے یہ ٹھوکر کا باعث ہوتے ہین ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کرکے توحید خالص پہ قدم مارے سچی طلب حق کی ہو ورنہ جب وہ اصل مطلوب میں فرق آتا دیکھیگا تو اسی وقت الگ ہو جاویگا - کیا صحابہ کرام نے آنحضرت صلعم کو اسی واسطے قبول کیا تھا کہ مال و دولت میں ترقی ہو

ہماری بیعت تو صرف توبہ کی ہے اور ان کی بیعت سر کٹانے کی بیعت ہوتی تھی جب وہ اپنی جان دینے کو بیعت کرتے تھے تو خود ہی دیکھ لو کہ پھر ان کو دنیا وغیرہ کی کس قدر امید ہوگی جس نے مرنے کا ارادہ کرلیا باقی اس نے کیا رکھا ہاں یہ خدا کا فضل ہے کہ جس نے خدا کے واسطے سب کچھ چھوڑ کر کمبل اوڑھا پھر اس کو سب سے اول خلعت دیدیا ابوبکر رضی کا اس میں کوئی منشا نہ تھا کہ ضرور یہ سب کچھ ملے مگر خدا کا خود منشا تھا کہ خود سب کچھ ان کو دیا جاتا اور ابوبکر رضی نے دیا ہی کیا تھا زیادہ سے زیادہ سو روپیہ یا کچھ زیادہ ہوگا مگر ہاں جسقدر تھا سب کا سب دیدیا تھا خدا کی ذات رحیم کریم ہے وہ کسیکا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا ان لوگون کے بھی کیا اخلاص تھے جن کی بیعت سے یہ غرض مطلق نہ تھی کہ دنیا بھی ملے اور ایک طرف حواریون کی حالت کو دیکھو انجیل کیا گواہی دے رہی ہے۔

ہمارا تجربہ ہے کہ انسان یون ہی اپنے نقصان کرتا ہے اور مایوسیون اور حسرتون میں رہتا ہے ورنہ اگر وہ اپنے مخفی اغراض سے الگ ہو جاوے تو خدا اسے ضعیف اور عاجز جانکر سب کچھ دیدیتا ہے جس کی اُسے احتیاج ہوتی ہے دنیا کا حظ فانی ہے مگر جو لوگ اسے خدا واسطے چھوڑ دیتے ہین تو پھر دنیا کا سچا عروج اور ترقی ان کو ملتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ زمین میں اُسے قبولیت دیجاتی ہے قبولیت سے مراد دولت دنیا ہی کی ہے - زمینی گورنمنٹون کے لئے جو ذرا سا کچھ کھوتا ہے ان کو اجر ملتا ہے تو جو خدا کے لئے گوائے کیا اُسے اجر نہ ملے گا جو کچھ اس کی خاطر کھویا جاتا ہے وہ انسان کے مرنے سے پیشتر سب کچھ اسے دیدیتا ہے کسی کا ذمہ نہیں رکھتا مگر ان باتون پر ایمان لانے والے تھوڑے ہین - لوگ اسباب پر گرتے ہین ایمان نہیں ہوتا اسی لئے دکھ اٹھاتے ہین ٹھوکرین کھاتے ہین انبیا اور اولیا جس قدر گذرے ہین اگر ان کی نظر اسباب پر ہوتی اور دنیا کے کامون مین پڑتے تو ذلیل ہوتے مگر خدا کے ساتھ صدق اختیار کیا تو ان کی عزت اس قدر ہوئی دنیا میں جو اغراض اور مقاصد انسان چاہتا ہے وہ سب کچھ اس کو دین ہی سے مل سکتے ہین دیکھو جو کتے جو جون بنی ہین ان کی نسبت بیل اپنی غذا مین زیادہ لذت محسوس کرتا ہے پھر بیل کی نسبت انسان جو کچھ غذا کھاتا ہے اس میں زیادہ لذت پاتا ہے کیونکہ اس مین قوت لذات کے احساس کرنے کی زیادہ ہے پھر انسان خواص انسان ہین وہ اسیطرح ان لذات مین زیادہ لذت پاتے ہین اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیوی تمام لذات مین خواص کا ہی حصہ زیادہ ہے پنجابی شعر اس پر کیا عمدہ صادق آتا ہے جے تو میرا ہو رہین سب جگ تیرا ہو

آریہ سماج چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال و جواب

۵ مئی مباحثہ
گذشتہ اشاعت سے آگے

اور اپنے مین سے ایک سکھ صاحب کو اپنا بادشاہ بنا لیا اب پرجہ نے اتفاق کرکے ان کی ہاتھی بھی چھوڑ دی ہے سرکار انگریزی کو اپنا بادشاہ قائم کر لیا ہے اگر ایسا ہی عام ارواح جمع ہوجاوین اور اتفاق کر لیوین تو خدا کی خدائی کو جواب دے سکتے ہین اپنے مین سے ایک اور خدا بنا لیوین تو ممکن ہے ہو یہ جو کہا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا مین شرارت اور ہلاکت کی قوۃ نہین ویسا ہی پیدا کرنے کی طاقت نہین پنڈت صاحب کو اس مین دہوکا لگا ہے یا دیدہ دانستہ پبلک کو دہوکا دیتے ہین شرارت اور ہلاکت کوئی طاقت و شکتیان نہین ہین یہ اوصاف ہین۔ خدا ان سے پاک اور منزہ ہے کیا پیدا کرنا بھی کوئی ضعف ہے یہ ایک خوبی اور شکتی کا کام ہے

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب فرماتے ہین کہ آریون نے جیو و پرماتو ؤن کو قدیم و انادی سمجھا ہے اس خیال سے جیو و پرماتو تو یعنی روح اور مادہ خدا کے شریک ہوگئے ہین ہمارا ایسا خیال ہرگز نہین خدا کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہین مانتے ہان یہ ٹھیک ہے کہ روح اور ذرات جسم ازلی و ابدی ہین اور خدا کی ذات ایک جوہر لطیف ہے جو نظر نہین آتا ویسا ہی روح بھی جوہر لطیف ہے اگر ایسا مانا جاوے کہ ہر دو کی موجودگی مین شرک لازم آجاتا ہے تو اس وقت دیکھو ہماری ہستی بھی موجود ہے اور خدا بھی موجود ہے تو پھر اس حالت مین بھی شرک لازم آگیا ہے اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالے نے اپنی طاقت و شکتی سے روح پرماتو کو اپنا مقبوضہ پاکر اس سرشٹی کو رچ بنایا ہے اگر اس طرح نہ مانا جاوے یعنی ایک وقت تہا اور جیو پیدا نہ تھے تو کس طرح خالق ہو سکتا ہے اور کس طرح رازق و رحمان و رحیم ہو سکتا ہے جب تک جیو پرماتو کو ازلی و ابدی نہ سمجھا جاوے تو یہ سلسلہ نہین چل سکتا اور نہ خدا کو رازق و مالک مانا جاتا ہے کیونکہ جب مرزوق نہین تو رازق کس طرح اور مملوک نہین تو مالک کس طرح اور یہ جو کہا گیا ہے کہ شرارت ایک بد وصف ہے خدا تعالی مین نہین ہے قرآن مین تو صاف لکہا ہے کہ خدا مکر کرتا ہے جیسے یہ آیت مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین اور اسرع المکر بھی لکہا ہے یعنی مکر کیا لوگون نے اور اللہ نے بھی مکر کیا اور خدا بہتر مکر کرنیوالا اور جلدی مکر کرنیوالا ہے اسی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا مکر کرتا ہے اور دہوکے باز ہے

میان جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا کی ذات بھی جوہر لطیف ہے اور روح بھی ایک جوہر لطیف ہے پس یہ ایک اور وجہ پنڈت صاحب نے بتلادی ہے کہ جیو اپنی لطافت کے لحاظ سے بھی خدا کے شریک ہین عرف مین جو دو شخص اپنی ذات و صفات مین ایک ہووین ان کو ہی باہم شریک کہا جاتا ہے پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ اس وقت ہماری ہستی موجود اور خدا بھی موجود تو اس صورت مین ہم شریک ہو سکتے ہین پنڈت صاحب کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ خدا ہمارا خالق اور ہم اس کے مخلوق یعنے وہ ہمارا بنانیوالا اور ہم اس کے بنے ہوئے ہین صریح فرق ہے کیا خالق اور مخلوق کی بھی شراکت ہو سکتی ہے۔ پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ اگر مان لیا جاوے کہ روح و پرماتو نہ تہے تو خدا کس طرح رازق مالک رحمان وغیرہ تہا اس مین گذارش ہے کہ پنڈت صاحب کا یہ خیال ہے کہ خدا سوائے مخلوق انسان کے اور کچہ مخلوق نہین بنا سکتا کیا خدا کی اتنی خدائی ہے جو پنڈت صاحب کے عقل مین آجائے بلکہ خدا ہمیشہ سے خالق و مالک رحمان رحیم وغیرہ چلا آتا ہے یہ ضروری نہین ہے کہ اس کی ماہیت اور کیفیت انسان کے علم اور عقل مین آجائے پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ جیو و پرماتو کو قبضہ مین لاکر خلقت کو بنا دیا پس ہم یہی تو پوچھتے ہین کہ خدا کے کون سے حقوق تہے جس سے جیو پرماتو کو اپنے قبضے مین لایا اور عبادت کرواتا ہے اور نہ ان کو پیدا کر سکا اور نہ ان کو قوے دے سکا اور کس حقوق سے جیو و پرماتون کو اپنے قبضے مین لایا اور عبادت کرواتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بلکہ قبضہ جابرانہ معلوم ہوتا ہے اور یہ جو آیت قرآن شریف کی پیش کی ہے اس کے معنے مکر کئے ہین یہ غلط ہے۔ مکر ایک عربی لفظ ہے اور پنجابی مین اس کو مکر ہی استعمال کیا ہے اس کے معنے تدبیر کے ہین پنڈت صاحب نے سابق ازین لفظ مکر پر اعتراض کیا تہا اس کا مفصل جواب معہ حوالہ کتاب کہ مکر کے معنے تدبیر ہے لکہا تہا اس کا جواب آج تک نہین دیا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب پوچھتے ہین کہ وہ کون حقوق ہین جن سے جیو پرماتو کو خدا اپنے قبضے مین لایا اور معبود بنا بجز اس کے اور ہم کیا بتلا سکتے ہین کہ وہ ہمارا مالک اور ہم اس کے مملوک ہین دوم یہ کہ ہم کو آنند پہنچاتا ہے جسکو یہ بہشت کہتے ہین اسی کو ہم آنند کہتے ہین یہ تہوڑا ہے اور یہ جو فرماتے ہین کہ مکر کے معنے تدبیر ہین ہم نے مفصل لکہا اس کا جواب نہین دیا ہان مجھے یاد آگیا ہے بیشک انہون نے ایک خط بڑا طومار لکہا تہا اور اس مین بہت باتین خلاف تہذیب تہین اس لئے مین نے اس کا جواب نہ لکہا بلکہ اس خط کو چاک کر دیا اب مین مکر کے معنے قرآن شریف سے بتلاتا ہون یہ دیکھو قرآن شریف مسلمانون کے مطبع مین چھپا ہوا ہے اور مسلمان مولویون کا ترجمہ کیا ہوا ہے نہ کسی عیسائی وغیرہ کا ہے دیکھو یہ ہے جو مین پڑہکر سناتا ہون اور مولوی صاحب خود پڑھ لین اور دیکھ لین وہ یہ ہے کہ مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (ترجمہ) فریب کیا ان لوگون نے فریب کیا اللہ نے اللہ بہتر ہے فریب کرنیوالا دیکھو مین نے یہ لفظی ترجمہ جو لکہا ہوا ہے وہ پڑہا ہے مین نے اس مین کوئی بناوٹ نہین کی جسکا جی چاہے دیکھ لے یہ قرآن شریف ہمارے ہاتھ مین ہے مکر کے معنے کس تدبیر کے ہو سکتے ہین جبکہ ترجمے مین صریح لفظ فریب لکہا ہے +

(باقی آئندہ)

ایک مامور من اللہ پر ایمان لانے کا کیا اثر انسانکے ایمان اور روح پر پڑتا ہے

ساحران فرعون احمق نہ تہے اکثر چالاک اور ہوشیار ہی تہے تو سحر کرتے تہے ان کو موسی علیہ السلام کے مقابلہ پر بلایا گیا تہا اس وقت بھی ان کا ایک ایمان تہا اور وہ اپنے افعال اور جان کی قدر شناخت کرتے تہے۔ تب ہی تو فرعون سے سوال کیا کہ ان لنا لاجرا ان کنا نحن الغالبین کہ اگر ہم غالب ہوجاوینگے تو ہم کو اجر ملیگا ان کو علم تہا کہ بادشاہ نے بلایا ہے اور وہ مقابلہ کروانا چاہتا ہے اور بادشاہون کا دستور ہوتا ہے کہ جب ان کے حکم کی اطاعت کی جاوے تو ضرور انعام و اکرام دیا کرتے ہین اور پہر یہ تو مذہبی مقابلہ تہا مگر باوجود اس علم اور ایمان کے جان کو بادشاہ کے ہاتھ مین تہا پہر بھی کس قدر کم حوصلگی ہے کہ وہ مزدوری کا سوال کرتے ہین ان کنا نحن الغالبین بھی ایک شکی فقرہ ہے جو کہ ان کے منہ سے نکلا اس کا جواب فرعون نے دیا کہ تم میرے مقربون سے ہوجاؤگے یہ بھی ایک وقت ساحران پر تہا جسکا ذکر ہوا اب دیکھو ایک دوسرا وقت بھی اونہی پر آتا ہے اور وہ کہہ اٹہتے ہین آمنا برب العالمین رب موسے وھرون - ایک مامور من اللہ یعنی موسیٰؑ کے رب پر جب وہ ایمان لائے تو ان کو دہمکی دیجاتی ہے اور جان کا خوف دلایا جاتا ہے کہ فلاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ولاصلبنکم اجمعین کہ تمہارے ہاتہہ اور پاؤن اس خلاف وزری کے باعث کٹوا کر تم سب کو سولی دی جاوے گی اب دیکھو

احمدیہ روشنائی - میرزا عبد الکریم صاحب تاجر احمدی کی بنائی۔ بمقابلہ اور روشنائیون کے عمدہ احمدی جماعت کو خرید ذکر لائق ہے قسم اعلیٰ رقم ادنیٰ ر
سے طلب کرو۔

البدر

رجسٹر بیعت کی تائید میں بہت سے مشورے آئے ہیں مولوی محمد یمین صاحب داتہ سے تجویز تحریر فرماتے ہیں کہ ہر ایک خریدار البدر کم از کم دو دو خریدار ماہ جون کے آخر تک بہم پہنچا دے جو پیشگی قیمت ادا کریں اس کے بعد البدر کی قیمت ۲؎ کی بجائے ۳؎ ہو اور رجسٹر بیعت الگ بطور ضمیمہ مفت خریداروں کو دیا جاوے اس کی تائید میں ۵۵ ایک خریدار نیا البدر کو پیشگی قیمت ڈالا دیتے ہیں

میں نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ محصول ڈاک الگ کر کے اگر فی صفحہ قیمت البدر دیکھی جاوے تو ۱۳؎ پڑتی ہے اس لئے اگر رجسٹر بیعت البدر کے دو صفحہ یا کتابی ۴ صفحہ پر شائع ہو تو اس کی قیمت ۶؎ سال ہونی چاہئے لہذا مجوزہ صورتین البدر کو سراسر نقصان ہے میری رائے میں چونکہ رجسٹر کی طیاری ایک خاص انتظام اور ایک پختہ منشی کی مصروفیت چاہتی ہے اس لئے اس کے اخراجات ہر سہ ضرور زائد ہونے چاہئیے لیکن چونکہ عنقریب ایک ماہوار رسالہ کا اشتہار دفتر البدر سے شائع ہونیوالا ہے جس کے مضامین کی ترتیب دیکھکر انشاء اللہ ہماری احباب کی ایک بڑی آرزو پوری ہوگی اور جو آئندہ نسلوں پر ایک بڑا احسان احمدی قوم کا ہوگا اسلئے میری تجویز ہے کہ رجسٹر بیعت کو اس کا جزو قرار دیا جاوے اور خریداران البدر پر کسی قسم کی زیادتی قیمت کا بوجھ ہرگز نہ ڈالا جاوے بلکہ کوشش کی جاوے کہ اس کی مستقل اشاعت ایکہزار سے زیادہ کر کے تا قیمت میں تخفیف کی جاوے

اشتہارات — تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض نمبر البدر کے جب کہین سے واپس شدہ آتے ہیں تو ان کا ٹائیٹل پیج بہت میلا ہوا ہوتا ہے اور شکن کے مقام پر اکثر پھٹا ہوا اس لئے میری رائے یہ ہے کہ ہماری جماعت کے وہ تاجر اصحاب جو کہ اشتہاری تجارت بھی کرتے ہیں اپنے اپنے اشتہار کی البدر کیساتھ مستقل اشاعت رکھیں تو اس صورت میں ایک خوشنما رنگدار پتلے کاغذ کے چار صفحہ البدر کے ساتھ ایزاد کر دیئے جاویں اس ایزادی اخراجات کو اشتہاروں سے وضع کیا جاوے اس صورت میں اشتہاروں کی اجرت بہت تھوڑی ہوگی مگر تین صفحہ کامل کے اشتہار جمع ہونے چاہئیں +

خریدار ۱۶۰ — داتہ — حقیقۃ نزول مسیح پنجابی ابھی زیر طبع ہے اور محصول ڈاک ہر حال میں خریدار کو

ہی دینا پڑیگا کتابوں کو مفت حاصل کرنیکی درخواست دفتر اخبار البدر میں نہ آنی چاہئے۔ بلکہ مفصل جوابات مفت طلبی کے مولوی عبد الکریم صاحب کو لکھنے چاہئیں

قادیان کے لنگر خانہ کا لانگری اور کل سٹاف بفضل خدا صحیح و سالم تندرست ہے اور قادیان میں ابھی تک بفضل خدا طاعون سے ہر طرح کا امن ہے ہاں اسکے اردگرد گاؤں میں اکثر وارداتیں ہوتی رہتی ہیں اور وہ دیہات قریب قریب تباہ ہوگئے ہیں +

خریدار نمبر ۱۶۱ — بیرانلہ (۱) آنحضرت صلعم کی ذات پاک واقعی میں دافع الوبا والبلا ہے درود شریف ایک دعا ہے جسطرح چاہو اُسے پڑھو ہاں منتر کا نفذ آمین کوئی نہ ملاؤ (۲) بی بی اور خاوند ملکر باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں اور دوسری محرم عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں (۳) ماہ رمضان میں بی بی خاوند دن کو ایک بستر پر لیٹ سکتے ہیں مگر ہمبستری منع ہے بلکہ ماہ رمضان میں بی بی کا بوسہ لینا بھی ثابت ہے (۴) عشورہ کی دسوین تاریخ کو خیرات کی تعین کرنی یہ بدعت ہے۔ صدقہ خیرات ہر ایک وقت ہوسکتا ہے (۵) برگ باتھو سے مراد باتھو یا بتھوی کے ساگ کے پتے ہیں +

خریدار ۶۲ — کھوکھیاٹ۔ منارۃ المسیح کی بنیاد کی گہرائی ۱۹ فیٹ اور طول و عرض ۲۶ فیٹ مربع ہے ۵ فیٹ تک کنکریٹ کٹ چکی ہے اور اب بنیادی عمارت شروع ہے۔ جو کہ قریب اختتام ہے

جو صاحب احمدی احباب دفتر البدر میں نظم ارسال کرتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ نظم کے طیار کرنے میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ نظم یا تو ۱۸ یا ۲۷ یا ۳۶ اشعار کی ہو تاکہ ایک کالم اخبار میں پوری سما جاوے اور کوئی حصہ اوس کا ایسا باقی نہ رہ جاوے کہ باقی معدودے چند اشعاروں کی وجہ سے دوبارہ نہ چھپ سکے اور آئندہ ہمیشہ حضرت اقدس کی تعلیم اور تصنیف کردہ دلائل وفات مسیح یا دعاوی وغیرہ کو منظوم کیا جاوے +

پیاس کا علاج

(۱) پیپل کی چھال کی راکھ بنا کر اُسے پانی میں رکھو اور کچھ عرصہ تہ نشین ہونے دو پھر اوپر سے پانی نتھار کر پیو

(۲) کوری ہانڈی کی ٹھیکریان بنا کر پانی میں بھگو دو اور وہ پانی پیو +

(۳) بہت تھوڑی ملٹھی (اصل السوس) بہت سے پانی میں ڈال رکھو اور وہ پانی پیتے رہو +

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ مضمون مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں +

ایک عبرت انگیز اور خوفناک واقعہ

ناظرین کو واضح ہو کہ طاعون نے ۱۸۹۶ء کو ہندوستان میں اپنا خوفناک چہرہ دکھایا نہیں معلوم کہ یہ دورہ کب تک طول پکڑیگا جس قدر جان و مال کا نقصان ہوا اس کا احاطہ کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے لیکن ۲۹ اپریل کے سول ملٹری گزٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جتنی وارداتِ طاعون رجسٹرات میں درج ہو چکی ہیں ان کی تعداد ۱۸۹۶ء سے آخر مارچ ۱۹۰۳ء تک بہ تفصیل ذیل ہے +

۱۸۹۷ء	۵۶۰۰۰
۱۸۹۸ء	۱۱۸۰۰۰
۱۸۹۹ء	۱۳۵۰۰۰
۱۹۰۰ء	۹۳۰۰۰
۱۹۰۱ء	۲۷۴۰۰۰
۱۹۰۲ء	۵۷۷۰۰۰
۱۹۰۳ء	۳۳۱۰۰۰ صرف آخر مارچ تک
کل	۱۶۸۴۰۰۰

گویا سولہ لاہور ہلاک ہوگئے۔ اکثر فوتیان لکھنے میں نہیں آئیں لوگ اخفاء سے کام لیتے رہے ہیں بہرحال یہ نہایت خوفناک نظارہ ہے اور آنحضرت صلعم کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو آپ نے مشکوٰۃ شریف کے باب الدجال صفحہ ۴۶۸ میں کی تھی اور وہ یہ تھی۔ فیدعو عیسیٰ نبی اللہ واصحابہ ...... فیرسل اللہ علیہم النغف (طاعون) یعنی جب مخالفین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت دکھ اور تکلیف دینگے تو حضرت عیسیٰ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے اصحاب مخالفین کے لئے بد دعا کرینگے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سخت پر طاعون پڑیگی پس آپکی پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو رہی ہے کاش ہمارے مخالف اس پیشگوئی سے جو صدہا سال سے کتابوں میں چھپی رہی ہے۔ فائدہ اٹھاتے اور لکھوکہا انسان طاعون سے ہلاک نہ ہوتے اب بھی وقت ہے کم از کم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہی اس حدیث سے فائدہ اٹھاویں اہل ہنود اور دیگر فریق مخالف کو تو خدا کا زبردست ہاتھ خواب خرگوش سے جگا دیگا مگر مسلمانوں پر نہایت افسوس اور رنج آتا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کے فرمودہ سے کیوں پہلو تہی کر کے اپنی جانوں اور بیگناہ بیوی بچوں کا ستیاناس کر رہے ہیں اور ان معصوموں پر رحم نہیں کھاتے +

پس ہر ایک مومن کو چاہیے کہ اس وقت جبکہ غضب الٰہی کی ...... ان کو اس مرض سے محفوظ رکھے +

کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے

امریکہ اور یورپ سے آئے ہوئے اخبار وں اور رسالوں سے پتہ لگتا ہے کہ آج سے بیس سال پیشتر ایک راستباز کے منہ سے نکلی ہوئی ندا جو اس عالم میں گونج رہی تھی اب مجسم ہو کر اپنا جلوہ دکھا رہی ہے وہ ندا کیا تھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں صلیبی فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اس کی نظیر کسی سابقہ زمانہ میں نہیں پائی جاتی خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں اس فتنہ کو پاش پاش کروں اور آنحضرت صلعم اور آپکی پاک تعلیم کی جو ہتک کی گئی ہے اس کی عظمت اور زندہ نظیر پھر دنیا میں قائم ہو میں اکیلا نہیں آیا میرے ساتھ ایک ملائکہ کا لشکر بھی ہے اور اس نے چہار دانگ عالم میں پھر کر مستعد دلوں پر اپنے نفوس طیبہ کا اثر ڈالا ہے اور دلوں میں اور دماغوں میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگا حقیقی نجات کے پیاسوں کی پیاس سرچشمہ الصدق کے آب حیات سے بجھائی جاوے گی +

کتابوں رسالوں اشتہاروں کے ذریعہ سے اس کی منادی دنیا کے ہر گوشہ اور پہلو میں کی گئی یہ دعوی فضول اور بے سروپا ہوتا اگر اس کا مدعی کسی قسم کی کامیابی دیکھے بغیر اس جہان سے گذر جاتا یا اگر اس کی بات پوری نہ ہوتی تو یہ خود ہی اس کی ذلت اور رسوائی کا کچھ کم موجب نہ ہوتا مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا قائل بفضل خدا راستبازی اور صداقت اور کامیابی اور فلاح کا تاج پہنے ہوئے زندہ موجود ہے اور یورپ اور امریکہ کے دلوں اور دماغوں نے اُس کے کلام کے صدق پر عملی طور سے مہر لگا دی ہے ہندوستان کے نادان اور ضرور تشدد سے ناواقف مولوی اور بعض طبع کے بیوائے نام مسلمان اپنی کور ی فطرۃ سے اس چمک اور دمک کو نہ دیکھ سکیں تو اور بات ہے ان کے نزدیک تو آج تک حضرۃ مرزا صاحب نے کچھ ترقی نہیں کی مگر جن کو خدا نے تھوڑا سا بھی نور فراست دیا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آج کس نے ایک دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہے آج کس کا ہر جگہ اور ہر مقام پر چرچا ہے آج اسلام کی طرف سے کون بزرگ غیرت اسلام کا نقارہ بجا رہا ہے آج یورپ اور امریکہ کی آنکھیں کس پر لگی ہوئی ہیں آج کس نے ہر ایک جھگڑے اور فتنہ کو مٹا کر صراط مستقیم پیش کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے آج کس نے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ انسانوں میں راستبازی کی روح پھونک دی ہے اور قرآن کا جوا ان کی گردنوں پر رکھ دیا ہے آج کس نے دلوں میں ڈالدیا ہے کہ تم ہر ایک امر حتی کہ اپنے من تن دھن اولاد پر خدا تعالی کے دین کو مقدم رکھو پس اگر یہ راستبازی کا نشان نہیں تو اور کیا ہے +

امریکہ اور یورپ کے آئے ہوئے اخبارات اور خطوط کے ترجمے جو اس سلسلہ کے اخبار میں چھپتے ہیں ناظرین کو چاہئے کہ انکو غور سے پڑھیں کیونکہ یہ سب اس الہی کلام کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کے شاہد ہیں جو آج سے سالہا سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان سے نکلا تھا آجکل بیرونجات سے جو خطوط اور رسائل آتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تغیر عظیم اس وقت دنیا میں ہے وہ انسان اور عاجز انسان جسے خدا بنا کر آسمان پر بٹھایا تھا جس کی حد سے زیادہ عظمت دلوں میں تھی آج اسکی توہین ہو رہی ہے اور اس کی تعلیم پر تمسخر کر رہی ہے صلیبی مذہب کی عظمت دلوں سے گر گئی ہے جسطرح قبل ازیں مسیح ناصری کی مدح کی جاتی تھی ویسی ہی آجکل ذم ہو رہی ہے حال میں جرمن کے بادشاہ نے علانیہ طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ اس کے اپنے خیالات عیسویت سے کس قدر دور جا پڑے ہیں یہ کیا ایک عظیم انقلاب نہیں اور آج قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری نہیں ہو رہی کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا لله الواحد القهار ... کچھ عرصہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک ہم صفحہ کا اشتہار دسمبر کے قریب چھپوا کر امریکہ یورپ آسٹریلیا افریقہ وغیرہ ہر ایک مقام پر .... شائع کیا تھا۔ اس اشتہار کا اثر ہے کہ اب بلجیم وغیرہ اور دیگر بلاد یورپ امریکہ سے حضرت اقدس مامور الزمان کی تعلیم آپکے مزید حالات اور مسیح علیہ السلام کی قبر کے بارے میں دیگر تواریخی ثبوت طلب کئے جا رہے ہیں ان واقعات کے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے کہ اب کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے اور یورپ اور امریکہ کے دماغ اس صداقت کے قبول کرنے کے واسطے آمادہ ہو رہے ہیں جو حقیقی نجات کیواسطے آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم الہ آباد کے مشہور و معروف اخبار پائنیر بابت ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء میں ایک آرٹیکل کا ترجمہ دیتے ہیں جس میں قیصر جرمن کے مذہب پر رائے زنی کرتا ہوا اخبار کا ایڈیٹر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ایک عجیب ریمارک اپنی طرف سے کرتا ہے اور وہ یہ ہے۔

قیصر جرمن کا مذہب اور پائنیر اخبار کا ریمارک

حال میں شہنشاہ ولیم قیصر جرمن نے اپنے عقاید مذہبی کے بارے میں ایک عجیب اشتہار دیا ہے جس میں اس نے اظہار کیا ہے کہ الہام کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو معمولی دنیا داروں کو ہوتے ہیں جیسے موسی (بادشاہ یہود) شارلیمین کنٹ اور میرے دادا ولیم اعظم کو ہوتے رہے یہ ادنی درجہ کو الہام ہوتے ہیں اور دوسرے وہ اعلی درجہ کے الہام ہوتے ہیں جو بالکل مذہبی امور کیسا تھ خصوصیت رکھتے ہیں (اب اس پر اخبار کا ایڈیٹر اپنی رائے دیتا ہے) جہانتک ہم سمجھ سکتے ہیں قیصر جرمن قسم اول کے الہامات سے بڑھکر کسی بات کا مدعی نہیں ہے لیکن قیصر کی نسبت بہر حال ہم ہندوستان میں اچھے رہے کیونکہ ہمارے یہاں رئیس قادیان ہیں جنہوں نے ڈاکٹر ڈوئی اور بشپ ویلڈن دونوں کو مقابلے پر بلایا ہے اور کہا ہے کہ اگر کسیکو طاقت ہے تو میرے مسیح موعود ہونیکو غلط ثابت کر کے دکھلاوے ہاں (قیصر جرمن اور رئیس قادیان) کی اس بات میں مماثلت ضرور ہے کہ دونوں طرف لفظ الہام کا پایا جاتا ہے ورنہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو ہر دو میں ایک بڑا بھاری فرق ہے کیونکہ رئیس قادیان آج تک پوشیدہ نہیں رہے انہوں نے اپنا **فوٹو** بھی ہمیں دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ تصویر اس **موعود** کی مبارک شکل کھلاتی ہے جس کے انتظار میں کروڑہا انسان گذر گئے ظاہر ہے کہ رئیس قادیان اس خواہش میں ہے کہ عیسائی اپنا مذہب چھوڑ کر ان کے مریدوں میں داخل ہو جاویں کیونکہ انہوں نے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عیسوی دین کے بانی کی وفات اس طرح سے واقع نہیں ہوئی جیسے کہ بیان کی جاتی ہے بلکہ وہ کشمیر کی طرف سفر کر کے آیا اور سری نگر میں سکونت اختیار کی جہاں کہ وہ عیسی صاحب کے نام سے مشہور رہا اس امر کے ثبوت میں اس کی قبر کی تصویر دی ہے جو سری نگر کے محلہ خانیار میں واقع ہے اور کسی قدر سرسری طور پر قدیم کتب کا حوالہ بھی دیا ہے اگر ہم ایک لمحے کے لئے اپنے مذہب سے کفر اختیار کر لیویں تو ہم خوشی سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جرمن میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کی نسبت رئیس قادیان کا دعوی موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق اور روحانی منہاج نبوت پر واقع ہے اور فوٹو گرافی کا اون کا استعمال کرنا بھی یہ ثابت کرتا ہے کہ انگریزی سائنس دانوں کی طرح وہ زمانہ کی روح و روان سے بخوبی واقف ہیں +

اسم اعظم

موضع بہائی ننگل ضلع گورداسپور میں ایک لڑکا طاعون میں مبتلا تھا کہ ایک احمدی ممبر اوسے جا کر کہا کہ رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھ چنانچہ وہ لڑکا بھی پڑھنے لگا اور اس کے گھر والے بھی پڑھ پڑھ کر اس پر پھونکتے .... اور ہاتھ پھیرنے لگے خدا کی شان ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس کی گلٹی بیٹھ گئی اور وہ طاعون سے بالکل تندرست ہو گیا مگر اس کے لئے صحت نیت اور اخلاص شرط ہے الاعمال بالنیات

گے لئے اور پاکٹ کیس سفر و حضر میں ہر قسم کی بیماری سے بچنے کے لئے + کارخانہ مرہم عیسی حکیم محمد حسین لاہور سے طلب کرو

(خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس سے چاہے کوئی کام لے لے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کیا یہ کوئی چھوٹی سی بات ہے یا کوئی معمولی اشتہار ہے

کہ اس کی طرف توجہ نہ کی جائے

قرآن شریف صرف چھ ماہ میں پڑھایا جاتا ہے

ہم بذریعہ اشتہار قرآن شریف کے عاشقوں اور اپنی اولاد کے سچے خیر خواہوں کو جو اپنی اولاد کے اوقات عزیز کی قدر کرتے ہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور کرم سے ہمیں یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایک متوسط ذہن کے لڑکے کو جس کی عمر ۵ سال سے کم نہ ہو چھ ماہ میں اس خوبی سے قرآن شریف پڑھا سکتے ہیں کہ عرصہ موعود کے انجام پر اگر امتحاناً بچے سے قرآن شریف سنا جاوے تو وہ صحت اور عمدگی سے سنا دیگا اور یہ امر قرآن شریف ہی تک محدود نہیں بلکہ ہر ایک اعراب دار عربی کتاب کو بآسانی پڑھ سکے گا۔ پس جو لوگ اپنی اولاد کو قرآن جیسی رحمت نور۔ ہدایت اور شفا سے بہرہ ور کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی اولاد ہمارے پاس قادیان میں بھیجدیں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے کہ بچوں کو جناب حضرۃ حکیم الامت مولانا مولوی **نورالدین صاحب** کے قابل قدر مشوروں کے مطابق تربیت دی جاوے گی اور ان کی خوراک و رہائش وغیرہ میں صاحب موصوف کے مشورے مقدم ہوں گے اور بچوں کو نہایت نرمی محبت اور پیار سے ان کی عمر کے تقاضے کے مطابق نہایت عمدگی سے رکھا جاویگا اور ان کی تعلیم و تربیت نہایت معقول طرز سے کیجاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ **وما توفیقنا الا باللہ**

شرائط ذیل کی رعایت ہر صاحب کو لازمی ہوگی

(۱) داخلہ ایک روپیہ اور فیس ماہوار مبلغ صر روپیہ ہوگی جو کل رقم ۶ ماہ کی پہلے سے حضرت حکیم الامت کے پاس یا جس صاحب کو وہ معتبر جانیں بطور امانت جمع کرا دینی چاہئے اگر اختتام قرآن پر قدردان اس سے زیادہ قدردانی کریں گے تو بسر و چشم قبول کی جاوے گی۔

(۲) ہر ایک طالب علم کو چھ ماہ کی حاضری ضروری ہوگی ایام رخصت یا بیماری اس میں شامل نہ ہوں گے۔

(۳) انتظام سکونت اور خوراک وغیرہ مشتہرون کے ذمہ ہوگا مگر اس کے اخراجات پیشگی مبلغ للعہ ماہوار بطور امانت جمع کرانے ہوں گے جو فیس مقررہ سے علاوہ ہوں گے اور ان کا حساب ہر ماہ کے آخیر پر کر دیا جاویگا اس میں معمولی خوراک ملیگی خاص انتظام والوں سے زیادہ رقم وضع ہوگی۔

(۴) ہر ماہ کے اختتام پر لڑکوں کی ترقی کی رپورٹ مصدقہ جناب حکیم الامت طالبعلموں کے سرپرستوں کو بھیجی جایا کریگی۔

(۵) لوکل طالبعلموں کو اجازت ہوگی کہ وہ تعلیم کے علاوہ اوقات کو اپنے سرپرستوں کے منشاء کے مطابق صرف کریں

(۶) جو صاحب اپنے بچوں کو بھیجنا چاہیں وہ پہلے بچے کا نام وغیرہ اور داخلہ کا روپیہ بھیجدیں پھر جب درخواستوں کی کافی تعداد ہو جاویگی تو ان کو اطلاع دیجاوے گی کہ فلاں تاریخ تک بچوں کو قادیان میں پہنچا دیں

والسلام

تصدیق حکیم نورالدین صاحب ۔ جہاں تک میرا اپنا تجربہ اور علم ہے مجھے یقین ہے کہ دونوں صاحب بہت نیک ہیں انشاء اللہ بچوں کے لئے ان کے ساعی مشکور ہوں گے

المشتہران محمد اسمعیل و ماسٹر عبدالرحمن قادیانی

خواب کی تعبیر کا طریق

تعبیر کا بہتر طریق خیالات کا معلوم کرنا ہے کہ کس چیز میں کس شے کا گمان ہو سکتا ہے اور اس سے کیا مقصود ہوا کرتا ہے۔

(۱) کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسمّی سے اسم کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے جیسے ایک مرتبہ آنحضرت صلعم نے خواب میں اپنے آپ کو عقبہ بن رافع کے گھر میں دیکھا اور اسی خواب میں کوئی شخص آپ کے سامنے ابن طاب (ایک خاص قسم کے چھوارے) تازہ تازہ لایا آنحضرت نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ ہم دنیا میں رفعت یعنی سرفرازی اور آخرۃ میں عاقبت کیساتھ رہیں گے اور ہمارا دین طیب یعنی پاکیزہ ہوگا۔

(۲) کبھی دو چیزوں میں التزام ہوتا ہے اور ملزوم سے لازم کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے جیسے کوئی شخص خواب میں اگر تلوار دیکھے تو اس کی تعبیر قتال ہوگی۔

(۳) کبھی ایک وصف سے ایک ذات کیطرف جو اس وصف کے مناسب حال ہوتی ہے منتقل ہوتی ہے جیسے بطور آنحضرت صلعم نے دو شخصوں کو جنپر مال کی محبت غالب تھی خواب میں[1]

نظم

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب — نتیجہ طبع مہدی دوران رضیت بہ الرحمن

طبعزاد مولانا مولوی نورالدین صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کنجاہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحمد خالق ارض و سما و لیل و نہار — بحمد خالق کون و مکان شہر و دیار
بحمد خالق ذرات و عالم ارواح — بحمد خالق وقت خزان و فصل بہار
بحمد او کہ فرستاد از پئے اصلاح — جناب فخر رسل برگزیدہ ابرار
کہ در ازل پئے تسلیم و لطف تش کردند — ہمہ گروہ رسل پیش حق ز دل اقرار
خلاف وعدہ نکردند تشان آن مدت — بعہد خویش نمودند برائے ہم اظہار
سنو دہ کہ بتوصیفنا و خدا فرمود — نوئی محمد و محمود و احمد مختار
یگانہ کہ قضا گفت شان او کہ تو لی — بہ اذن ایزد سبحان شفیع روز شمار
رساند مژدہ رحمت بہ اہل صدق و یقین — نشاند ضرب تبر اسر اولی الانکار
چو دین حق ز وجودش گرفت اوج کمال — گذاشت خدمت دین برائمہ اظہار
ولے بحکم مقدر ز پس زمر ور زمان — ز کم توجہی اہل دین صغار و کبار
محل طعن شد اندر قیاس بیگانہ — محل مضحکہ شد بالمقابل اغیار
ضرورت است کہ آید بہر کسر صلیب — کہ بر صفات مسیح است و محرم اسرار
قلم بدست بگیر د بجای تیغ و سنان — بہ ترک حرب بتیغ قلم کند پیکار
رسید وقت ظہور امام حقانی — بر آسمان و زمین ست جملگی آثار
اگر نشان ز تفجیر بحر مے جوئی — چرا نظر نکنی سوئے کثرت انہار
شنیدہ کہ جہلن بیال در زمین حجاز — ز ریع راہ و سفر خود معطل است عشار
اگر یقین نداری تو بر نشان من — بہ بین کسوف و خسوف و ستارہ و دار
بہ بین امام زمان ما کہ در حفاظت دین — گذشتہ است ز حفظ خود و سر و دستار
قلم گرفت و رقم زد کہ راست میگویم — مبارک اند کسانیکہ کردہ اند اقرار
فدا نمود ہمہ مال و جان بحب نبی — متاع عرض مصون را بدین کند ایثار
مخالف اند کہ دشنام و لعن میگویند — نظر کنند بسوئش بدیدہ انکار
بقتل او بخوش کردہ اند صد تکفیر — بخواستند کہ وے را کشند بر سر دار
ولے بحفظ خدا ہست این امام زمان — بغر عشق ایادی ز شان یاد کار
غرض ازین ہمہ اتمام حجت ست کنون — کہ مسیح عذر نیابد نشان بدو ز شمار
چو نیست طالب دنیا و دولے عوض خواہان — نہ اخفیا بمودہ معیشۃ این کار
خلاف شان کہ فروشند دین بہ نیم قلیل — بگرد کردن غلات و درہم و دینار
کہ زہد و شان ہمہ مکر و ریب است و — نوائے شان باغانی بشکل و استغفار
نماز نیست کسے را کہ شل نوا لک — عجالتہ سر سجادہ مے زند منقار
بے نماز چو خواہی بقادیان بر دی — کہ ہست مورد ربا و مظہر انوار
محل حل نکات کلام یزدانی — ملاذ و مرجع مردم مہاجر و انصار

ہر آنکہ رفت بہ دار الامان بیاری بخت
شنید کلمہ توحید از در بہ یہ دیوار

[1] سونیکے دو کنگن کی صورت میں دیکھا * علی ید الضیاء مر۔

خداکی پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام
۱	میان خوشی محمد صاحب	ضلع گجرات کاکووال
۲	میان نور محمد صاحب	״
۳	میان فتح محمد صاحب	״
۴	میان علی محمد صاحب	״
۵	میان شیر محمد صاحب	״
۶	میان محمد احسن صاحب	״
۷	جنت دختر صاحبہ	״
۸	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	״
۹	میان الہی بخش صاحب	״
۱۰	میان کاکا صاحب	قادرآباد
۱۱	میان غلام صاحب	״
۱۲	میان گلاب صاحب	״
۱۳	میان نور محمد صاحب	״
۱۴	میان کریم بخش صاحب	بھینی
۱۵	میان عبد الحق صاحب	قادیان
۱۶	میان کرم الدین صاحب	
۱۷	میان حسن محمد (تلونڈی)	جھونگیان
۱۸	میان دلدار صاحب	
۱۹	میان عبد اللہ خان صاحب	
۲۰	میان امیرا صاحب	تلونڈی جھنگلان
۲۱	میان محمد دین صاحب	
۲۲	میان نظام الدین صاحب (رنگ)	امرتسر
۲۳	میان محمد علی صاحب	قادیان
۲۴	میان شاہ دین صاحب	
۲۵	میان نور محمد صاحب	تلونڈی
۲۶	میان عمر الدین صاحب	
۲۷	میان گلاب صاحب	نوان پنڈ
۲۸	میان علی بخش صاحب	
۲۹	میان مہر دین صاحب	
۳۰	میان سید وزیر شاہ صاحب	
۳۱	کوٹلی حسن شاہ (رعیہ)	سیالکوٹ
۳۲	میان کنتھو صاحب	
۳۳	میان چودہری محمد بخش صاحب ظفروال سیالکوٹ	
۳۴	میان کریم بخش صاحب (بازار)	سیالکوٹ
۳۵	میان جلال الدین صاحب ״	״

نمبر شمار	نام	مقام
۳۶	میان خو حیدار نمبردار صاحب (کوٹلی)	سیالکوٹ
۳۷	میان محمد حسین صاحب	״
۳۸	میان مہر دین صاحب	״
۳۹	میان فضل دین صاحب	
۴۰	میان جھنڈا صاحب	
۴۱	میان جان محمد صاحب (ہریانہ)	ہوشیارپور
۴۲	میان علی حیدر صاحب (ضلع ڈیرہ غازیخان)	سوٹلہ
۴۳	میان احمد دین صاحب عارف (پنڈی چیری)	
۴۴	میان فضل عالم صاحب	گجرات
۴۵	مسماۃ شہزادی بیگم اہلیہ میان فضل عالم	״
۴۶	دختر ״	
۴۷	سعیدہ بیگم ״	״
۴۸	میان وزیر محمد پسر	״
۴۹	اہلیہ میان وزیر محمد صاحب	״
۵۰	دختر ״	״
۵۱	اکبر علی صاحب	
۵۲	میان الہ بخش صاحب	
۵۳	میان محمد عالم صاحب	
۵۴	میان مستری شرف دین صاحب (بہیرہ)	شاہ پور
۵۵	مسماۃ عمر بی بی والدہ ہدایت اللہ	جہلم
۵۶	میان کرم دین حجام (قلعہ لوہاران)	سیالکوٹ
۵۷	میان محمد اسحاق صاحب محلہ ٹبہ	״
۵۸	میان جان محمد صاحب	
۵۹	میان خان محمد نمبردار	گجرات
۶۰	میان فضلدین صاحب	
۶۱	میان رحیم صاحب	
۶۲	میان عبد الغنی صاحب	لاہور
۶۳	میان محمد صاحب	سردار بلیہ وال ضلع لودیانہ
۶۴	میان شیر دین صاحب	
۶۵	میان نور محمد صاحب	قلات
۶۶	میان سلطان محمد حجام	جہلم
۶۷	میان نبی بخش صاحب	بٹالہ انارکلی
	شن ہوس	
۶۹	میان محمد حسین طالب علم	قلعہ دیدار سنگھ
۷۰	میان تاج الدین صاحب	سیالکوٹ
۷۰	میان عمر الدین صاحب	
۷۲	میان خیر الدین صاحب	(خوشحال گڑھ)

نمبر شمار	نام	مقام
۷۳	میان محمد زمان صاحب	خوشحال گڑھ
۷۴	میان نیاز اللہ صاحب	
۷۵	میان عابد علی صاحب	بدوملی
۷۶	میان نور بخش صاحب ۔ پنڈی	گورداسپور
۷۷	میان مولا بخش صاحب ״	״
۷۸	میان حکم دین صاحب ״	״
۷۹	میان مولا بخش ״	״
۸۰	میان عطا محمد (چنو) بٹالہ	گورداسپور
۸۱	میان محمد بخش ۔ ننگل	״
۸۲	میان کرم دین صاحب ״	״
۸۳	میان جلال الدین محلہ چابک سوار	لاہور
۸۴	بابو پیر بخش صاحب	پیر بخش والا
۸۵	میان محمد صاحب ننگل باغبان	
۸۶	میان عمر دین صاحب ״	
۸۷	میان شادی صاحب ״	
۸۸	میان محمد حسین صاحب ״	
۸۹	میان گوہر صاحب ״	
۹۰	میان پیران دتا صاحب ״	
۹۱	میان نتھو صاحب ״	
۹۲	میان محمد بخش نمبردار	
۹۳	میان رحمت علی صاحب	
۹۴	میان رمضان صاحب	
۹۵	میان فجا صاحب	نوان پنڈ
۹۶	میان عبد الحق صاحب احمد آباد	جہلم
۹۷	میان شیر محمد صاحب	
۹۸	میان مہر دین صاحب	
۹۹	میان کریم بخش صاحب	بھینی
۱۰۰	میان مولا بخش صاحب	
۱۰۱	میان الہ دین صاحب	نوان پنڈ
۱۰۲	میان جان محمد صاحب	بھینی
۱۰۳	میان نبی بخش	״
۱۰۴	میان شیخ نیاز اللہ صاحب شاہ جہان پور	
۱۰۶	میان تفضل حسین خواہرزادہ مولوی	
۱۰۷	غلام امام صاحب ریاست منی پور	
۱۰۸	میان مولا بخش صاحب	شاہجہانپور
۱۰۹	میان سید سعید الدین صاحب	

گناہ صغیرہ وکبیرہ

اس کو سمجھنے کے لئے ایک عجیب نکتہ حضرت مخدومنا حکیم نورالدین صاحب نے درس قرآن مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے ۔

کہ ہر ایک گناہ کے دو حصہ ہوتے ہین ایک حصہ ان گناہون کا ہوتا ہے جو کسی خاص گناہ کے ارتکاب کے واسطے ابتدائی یا راستہ مین آکر واقع ہوتے ہین اور گنہ گار کو ان کا اس آخری غرض کیلئے مرتکب گناہون کو صغیرہ گناہ کہا جاتا ہے اور جب وہ ان کو کرتا ہوا اس کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے جو اسکا اصل مقصود ہوتا ہے تو اسے کبیرہ کہتے ہین

مثال ۔ جیسے انسان اول بدنظری کرتا ہے اور ایک عورت پر نظر ڈالتا ہے اب اس سے شروع ہوتا ہے تو پھر راستہ مین اسکو اور گناہ کرنے پڑتے ہین نظر کے بعد زبان کو گناہ مین آلودہ کرتا ہے اور کسی سے پوچھتا ہے کہ یہ کہان رہتی ہے اور کون ہے کیسے اسکے ساتھ ملاقات ہوسکتی ہے اور اس ذریعہ سے ایک دوسرے شخص کو بھی گناہ مین مبتلا کرتا ہے پھر دوسرا شخص پتہ دیتا ہے وہ سنتا ہے اور کانون کو گناہ مین آلودہ کرتا ہے حتی کہ پھر مال بانٹون سے خرچ کرتا ہے اور ہاتھون کے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اسیطرح سے آلودہ ہوتا ہوا حتی کہ آخری حد یعنی زناکاری کا مرتکب ہوتا ہے خاص زنا کو کبیرہ گناہ کہینگے اور اس کے متعلق جس قدر اس نے گناہ پہلے کئے وہ تمام صغیرہ ہون گے یہی حال چوری اور دیگر گناہون کا ہے کہ اول اس کے صغائر کا انسان مرتکب ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین بابو محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان میں ؏
(۲) ہندوستان سے باہر ؏
(۳) لوکل خریدار دس ؏
(۴) اگر تین پرچہ ایک پتہ پر منگوائے جاویں تو فی خریدار ؏
(۵) خط و کتابت میں اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ (۱۲۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دار الامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل ہو وپرایڈیٹر آنی چاہئیں
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

البدر

نمبر ۱۷ | قادیان دار الامان ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۳ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں۔

سیر

خواب کے اقسام

ایک نو وارد صاحب نے سوال کیا کہ خواب کیا شے ہے میرے خیال میں تو یہ صرف خیالات انسانی ہیں حقیقت میں کچھ نہیں فرمایا کہ خواب کی تین قسمیں ہیں۔ نفسانی۔ شیطانی۔ رحمانی۔ نفسانی جس میں انسان کے اپنے نفس کے خیالات ہی متمثل ہو کر آتے ہیں۔ جیسے بلی کو چھیچھڑوں کے خواب شیطانی وہ جس میں شیطانی اور شہوانی جذبات ہی نظر آویں۔ رحمانی وہ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبریں دیجاتی ہیں اور بشارتیں دیجاتی ہیں۔

سوال ۔ کیا کسی بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آتی ہے۔

جواب ۔ فرمایا کہ ایک بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آجاتی ہے کیونکہ فطرتاً کوئی بد نہیں ہوتا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تو جب عبادت کے واسطے سب کو پیدا کیا ہے سب کی فطرت میں نیکی بھی رکھی ہے اور خواب... نبوت کا حصہ بھی ہے اگر یہ نمونہ ہر ایک کو نہ دیا جاتا تو پھر نبوت کے مفہوم کو سمجھنا تکلیف مالا یطاق ہو جاتا کسکو علم غیب بتلایا جاتا وہ ہرگز نہ سمجھ سکتا۔ بادشاہ مصر جو کہ کافر تھا اسے سچی خواب آئی مگر آج کل سچی خواب کا انکار دراصل خدا کا انکار ہے اور اصل میں **خدا** ہے اور ضرور ہے اسی کی طرف سے بشارتیں ہوتی ہیں اور نیک خوابیں آتی ہیں اور وہ پوری بھی ہوتی ہیں جس قدر انسان صدق اور راستی میں ترقی کرتا ہے ویسے ہی نیک اور مبشر رویا بھی آتے ہیں۔

حسن عقیدت کیسے حاصل ہو

سوال ۔ میں ایک مسلمان ہوں اور مسلمانوں کی اولاد ہوں عام طور پر دنیا کو دیکھکر حسن عقیدہ کسی پر پیدا نہیں ہوتی یہاں کے لوگوں کا طرز زندگی دیکھکر چاہتا ہوں کہ حسن عقیدت ہو مگر پھر نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ اور کیا علاج ہے۔

جواب فرمایا کہ انسان ہمیشہ تجارب سے نتیجہ نکالتا ہے اور عقل انسانی بھی بذریعہ تجارب کے ترقی کرتی رہتی ہے مثلاً انسان جانتا ہے کہ آم کے درخت کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور بعض درخت کے پھل کڑوے ہوتے ہیں تو اس تجربہ کثیر سے اسے ایک فہم حاصل ہو جاویگا کہ آم کے پھل ضرور شیریں ہوتے ہیں اسیطرح چونکہ تجربہ آج کل یہی ہوتا ہے کہ دنیا میں فسق و فجور اور مکر و فریب کا سلسلہ بڑھا ہوا ہے اسی لئے اس کا خیال بندھ جاتا ہے کہ ہر ایک فریبی اور مکار ہے۔ سابقہ تجارب اُسے تعلیم دیتے ہیں کہ...... ایسا ہی ہونا چاہئے اسی وجہ سے حسن عقیدت کی جگہ بد عقیدگی پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے لوگ انبیاء پر بھی سوء ظن رکھتے آئے ہیں موسیٰ کی وفات کو ۲ ہزار برس گذر چکے تھے تو آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے اور اس زمانے میں بہت سے جھوٹے معجزات دکھانے والے اور دعوے کرنے والے پیدا ہوئے تھے لوگوں کو ان کا تجربہ تھا جو ان جھوٹے مدعیوں کے حق میں کہتے تھے یعنی ان ھذا الا شیئاً یراد کہ یہ تو دوکانداری ہے غرضیکہ انسان تجارب کے ذریعے سے بھول رہے ہیں۔ خدا کے بندوں کی معرفت کا ہونا یہ خدا کا خاص فضل ہے وہی معرفت دے تو پتہ لگتا ہے۔ دعا بہت کرے دعا کے سوا چارہ نہیں ہاں یہ امر ضروری ہے کہ استغنا نکرے کہ نیک اور بد کو ایک جیسا جانے بلکہ اور سمجھے کہ جیسے بُرے درخت ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اچھے بھی ہوتے ہیں۔ یہ ایک قاعدہ اپنی طرف سے ہرگز نہ بنانا چاہئے بلکہ نفس کو یہ سمجھانا چاہئے کہ اچھے بھی ضرور ہیں۔ جب شیطان کا گروہ اس قدر دنیا میں موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا کا گروہ بالکل ہی دنیا میں موجود نہ ہو

... دعا کرتا رہے کہ آگے بڑھیں ۔

آج کل واعظوں میں علماء کی یہی حالت ہے ؎
واعظان کین جلوه بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ نے بھی اسی مضمون کا ایک شعر لکھا ہے
... توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند

اور غور سے دیکھا جاوے تو سچے کے بغیر جھوٹ کی کچھ رونق ہی نہیں ہوتی اگر اصل سچا سونا چاندی نہ ہو تو جھوٹے سونے چاندی سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے ۔ جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب کراہ سے آگے ہوئے ہیں ۔ گروہوں اور مجلسوں سے ان کی طبیعت متنفر ہوتی ہے دنیا میں انقطاع اور اخلاص کا مادہ بہت ہوتا ہے ان کی بڑی آرزو ہوتی ہے کہ لوگ ان کی طرف رجوع نہ کریں مگر چونکہ خدا نے فطرۃ ایسی دی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام کریں اس لئے ان کی عظمت جس قدر دنیا میں پھیلتی ہے وہ مکائد سے ہرگز نہیں پھیلتی بلکہ خود خدا پھیلاتا ہے ان کے مقابل کے کل مکائد پاش پاش ہو جاتے ہیں ان کے کام اعجاز اور پیشگوئیاں بے نظیر ہوتی ہیں اگر معجزات نہ ہوں تو طبائع پر بہت مشکلات پڑتے کیسی ہی طبیعت کثیف ہو مگر ان کو دیکھ کر لوگ حیرت زدہ ہو جاتے ہیں ایک مخالف کا میرے پاس خط آیا کہ میں آپ کا مخالف ہوں مگر آج کل مجھے یہ حیرانی ضرور ہے کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو اس قدر کامیابی اور ترقی کیوں ہے ۔ دنیا میں انسان اندھا ہے جو مختصر تجارب سے نتیجہ نکالتا ہے مگر سچا نتیجہ اس وقت نکلتا ہے جب تمام شواہد کو یکجائی نظر سے دیکھا جاوے اگر خدا کی طرف سے آنے والے ماموروں کو ایسی بات نہ ملے تو پھر ان کی سچائی کا ثبوت کیا ہے شناخت کے واسطے اس کے پاس ضرور ہونی چاہیے ۔ آفتاب نکلا ہوا ہو اور کوئی اسے رات کہے تو کب تک کہہ سکتا ہے خدا کی طرف سے جو آتا ہے ۔ وہ دلائل شواہد ۔ آثار ۔ اخبار ۔ زمینی نشان ۔ آسمانی نشان ۔ عادی تائیدات ۔ قبولیت وغیرہ لیکر آتا ہے اس کی اخلاقی حالت اور تعلق خدا سب اس کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں اور اس کے لئے ایک میدان دلائل سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایک نیکدل اگر یقین کے لئے کافی ثبوت چاہے تو اسے فکر کرنے سے مل جاویں گے ۔

اگر اعتراض ہو کہ کل دنیا کے لوگ کیوں نہیں ایمان لاتے تو جواب یہ ہے کہ بعض لوگوں کی فطرت میں روشنی کم اور بدظنی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے ۔ موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض ہوا ۔ نشان دیکھ دیکھ کر پھر ان کو جھٹلاتے رہے آنحضرت کو فریبی کہا ایسے لوگوں کی فطرۃ بد ہوا کرتی ہے اسی لئے کہا ہے ؎ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔ پس بہر دستے نباید داد دست

یہ بھی نہ ہو کہ سب کو فریبی جان لے نہ بدظنی کو اتنا وسیع کرے کہ راستبازوں کے فیوض سے محروم رہے نہ اس قدر حسن ظن کرے کہ ایک مکار اور فریبی کو بھی خدا رسیدہ جان لے سچے دل سے دعا کرتا رہے انبیاء وغیرہ خدا کی چادر کے نیچے ہوتے ہیں جب تک خدا نہ دکھا دے کوئی ان کو دیکھ نہیں سکتا ۔ ابوجہل مکہ میں ہی رہتا تھا آنحضرت کا نشوونما دیکھتا رہا آپ کی ساری زندگی دیکھی مگر پھر بھی ایمان نہ لایا ۔

کہتے ہیں کہ سلطان محمود ایک راجہ کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گیا وہ راجہ کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہ کر آخرکار اپنے مذہب اور اسلام کا مقابلہ کر کے مسلمان ہو گیا الگ خیمہ میں وہ رہا کرتا تھا ایک دن وہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ خیمہ کے پاس سے محمود گذرا اس کے رونے کی آواز سنی اندر آیا پوچھا اگر وطن یاد آیا ہے تو وہیں کا راجہ بنا کر بھیج دیتا ہوں اس نے کہا اب مجھے دنیا کی ہوس کوئی نہیں اس وقت مجھے یہ خیال آیا ہے کہ قیامت کے دن اگر یہ سوال ہوا کہ تو کیا مسلمان ہے کہ جب تک محمود نے چڑھائی نہ کی اور وہ گرفتار کر کے تجھ کو نہ لایا جب تک تو مسلمان نہ ہوا کیا اچھا ہوتا کہ مجھے اس وقت ابتدا میں سمجھ آ جاتا کہ اسلام سچا مذہب ہے ۔

نماز جنازہ

ایک صاحب نے پوچھا کہ ہمارے گاؤں میں طاعون ہے اور اکثر مخالف مکذب مرتے ہیں ان کا جنازہ پڑھا جاوے کہ نہ ۔ فرمایا کہ یہ فرض کفایہ ہے اگر کنبہ میں سے ایک آدمی بھی چلا جاوے تو ہو جاتا ہے مگر اب یہاں ایک تو طاعون زدہ ہے کہ جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے دوسرے وہ مخالف ہے خواہ مخواہ تداخل جائز نہیں ہے خدا فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو اگر وہ چاہیگا تو ان کو خود دوست بنا دیگا یعنی مسلمان ہو جاویں گے خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے **مداہنہ** سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گنواؤ گے

قبل از عشا

توبہ کا دروازہ بند ہونا

طاعون پر ذکر ہوا کہ بعض مقامات بالکل تباہ ہو گئے ہیں مگر پھر بھی وہاں کے لوگوں کی فسق و فجور کی وہی حالت ہے کوئی تبدیلی پاک نظر نہیں آتی فرمایا کہ سمجھ آتی ہے توبہ کے دروازہ بند ہونے کے ایک یہ معنے بھی ہیں

لا رادّ لفضلہ

یہ ایک حضرۃ اقدس کا پرانا الہام ہے جو مسجد کے اوپر کے حصے میں لکھا ہوا تھا اور عمارتوں کے تغیر و تبدل کے وقت وہ نوشتہ قائم نہ رہ سکا فرمایا کہ اسی پر لکھوایا جاوے اور نہیں معلوم کہ اس کے معنے کس قدر وسیع ہیں حضرت اقدس نے خواب میں دیکھا تھا کہ فرشتے ایسے سبز روشنائی سے لکھ رہے ہیں ۔

۴ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر

مہمانوں کے انتظام مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا فرمایا میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے

قبل از عشا

ایک نوجوان مولوی صاحب کانپور سے تعلیم پا کر اپنے وطن ڈیرہ غازیخان کی طرف جا رہے تھے کہ بعض تحریکات سے ان کو یہ خیال ہوا کہ تحقیق کے لئے قادیان بھی آویں چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کی ملاقات حکیم نورالدین صاحب سے ہوئی ۔ حکیم صاحب نے ان کو کہا کہ آپ بہت استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ امر حق ظاہر کر دیوے بعد از نماز مغرب حکیم صاحب نے ان کی ملاقات حضرت اقدس سے کرائی اور عرض کی کہ یہ بعض امور کے جواب طلب کرنا چاہتے ہیں ۔ اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ انسان نے بعض باتیں بطور رسم و عادت کے اختیار کی ہوئی ہوتی ہیں ان کا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے ۔ رسمی خیالات کا وہ پابند ہوتا ہے جب تک ان کا قلع قمع نہ کیا جاوے تو حقیقت سمجھ میں نہیں آتی یہی سر تھا کہ باوجود اس کے کہ ہمارے نبی صلعم کے اعلیٰ اصفیٰ طور پر روشن دلائل تھے مگر پھر بھی اس زمانہ کے کم بخت مولوی محروم ہی رہے ورنہ اور کیا باعث ہو سکتا ہے کہ ایک نبی کامل اور لاثانی آوے اور پھر نہ مانا جاوے وجہ یہ ہے کہ جو ایک عادۃ نسل کی چلی آتی ہے وہ امر حق کو سمجھنے نہیں دیا کرتی اب اس وقت بھی طریق پہلی اختیار کریں یہی مشکلات

استفسار ۔ ۲ مئی ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعود کو رویا میں یہ الفاظ معلوم ہوئے ۔ ۱ ۔ صفا آباد (یا آصف آباد) ۔ محمد سلطان ساوج ۔ محمد زکریا خان ۔ آخری نام میں سے کچھ حصہ بھول گیا ہے ۔ اس لئے ... جاننا ہے اس کی کیا تعبیر ہو کوئی صاحب ان ناموں کے متعلق کچھ اطلاع دے سکیں تو خوب ہو ۔ والسلام مفتی محمد صادق عفی عنہ قادیان

پڑتے ہیں ۔

ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ثبوت تین قسم سے باہر نہیں ہوتے اول نقلی طور پر جیسے جسکو خدا پر یقین ہے اور وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے وہ ایک آیت سنکر کیا دلیری کرے گا کہ اس کی تکذیب کرے صریح نص سے انکار مشکل ہے دوسرے ثبوت کا حصہ احادیث کا ہے وہ اس شرط سے قبول کے لائق ہے کہ قرآن شریف سے کسی طرح سے معارض نہ ہو کیونکہ حدیث کو نہ آنحضرت صلعم نے جمع کیا اور نہ اس مجموعہ کا نام رکھا احادیث کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اہل اسلام کے ۷۳ فرقے ہیں جب لوگوں نے قرآن شریف کی طرف توجہ کم کر دی ہے جب سے یہ فرقے ہوئے ہیں قرآن جو ایک مبارک کتاب تھی اور جو ایک مجسم یقین تھا اس سے روگردانی کی تو یہ حال ہوا جو آج اہل اسلام کا دیکھتے ہو پھر اس سے اتر کر تیسرے درجے پر خدا نے عقل دی ہے کہ اس سے شناخت کرے جیسے کہ دوزخی قیامت کے دن کہیں گے لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر تو انسان کو چاہئے کہ عقل سے غور سے کام لے اگر سوال ہو کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو ہم کو اللہ تعالیٰ کی عادت میں یہ بات دکھلا دو کہ دو چار انسان اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے آئے ہوں یہی خیال تو شرک کی جڑ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایک ایسی خصوصیت تجویز کی جاتی ہے جس کی نظیر کسی دوسرے نبیوں میں نہیں ہے پھر آخری حکم بھی اس کو مانا جاتا ہے گویا ام الشرک بات کو یہ لوگ مانتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک بات میں نظیر کا ہونا ضروری ہے اس سے پیشتر بھی یہ واقعہ پیش ہو چکا ہے کہ الیاس آسمان سے آوے گا اور پھر خود عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا اور ان کو وہی مشکل پیش آئی جو اس وقت آ رہی ہے یہودیوں نے اس بات پر زور دیا کہ تجھ سے پیشتر الیاس کا بجسدہ آسمان سے آنا ضروری ہے آخر کار مسیح علیہ السلام کو بھی تاویل سے کام لینا پڑا اور اگر مسیح ع کا واقعی طور پر دنیا میں دوبارہ آنا ضروری ہے تو ان کا نبی ہونا بھی ثابت نہ ہوگا کیونکہ ان کی نبوت کا مدار تو الیاس کے آسمان پر سے آنے پر ہے اور وہ جب آئے تو مسیح بھی نبی نہ ہوئے ۔

غرضیکہ جس امر کی نظیر نہ اول موجود ہو نہ آخر ہو تو وہ ایسی فرضی جزئی ہوگی جو کسی طرح سے قابل تسلیم نہیں ہے اور بالکل بے دلیل ہے تیسرے ثبوت نشانات ہوتے ہیں وہ بھی ہر قسم کے یہاں موجود ہیں کیا بلحاظ مکان اور کیا بلحاظ زمان کے پھر آنحضرت صلعم کے جسقدر نشان اس زمانہ کے لئے تھے وہ بھی سب پورے ہو چکے اب سوائے اوہام اور وساوس کے ان لوگوں کے پاس باقی کیا ہے ۔

اہل اسلام کا ۷۳ فرقے ہو جانا خود طبعًا اس امر کو چاہتا ہے کہ ایک حکم ہو ابھی وہ زمانہ بہت نہیں گذرا کہ وہابیوں نے مقلدوں کی تکفیر کی اور شیعوں نے سنیوں کی اور پھر خوارج نے ہر دو کی غرضیکہ اس تکفیر کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان دنیا میں نہیں اور ان سب باتوں کی نسبت پیشگوئیاں اول سے موجود ہیں یہ بھی لکھا تھا کہ حکم آنے والا ہے بھلا اب بتلاؤ کہ جب ہر ایک نے ضد کر کے اپنی منوانی ہے تو پھر وہ حکم کس بات کا ہوگا اور جس کے یہ لوگ منتظر ہیں کہ وہ آسمان سے آوے گا تو قبول کریں گے تو وہ بھی اگر وہی کچھ سنیگا جو ہم سن رہے ہیں کیونکہ ہر ایک یہی کہیگا کہ میری مان لو گویا اس طرح سے اس کا وجود عدم وجود برابر ہے حکم کے معنے فیصلہ کرنے والا اس پر کسی قسم کا جبر نہیں ہو سکتا پرانی مدت مدید سے جو بات ذہن میں سمائی ہوئی ہے وہ ایک عادت ثانی کی صورت میں ہوتی ہے اس کا چھوٹنا مشکل ہوتا ہے خدا سے خوف ہو تو شاید سمجھ میں آوے فلما توفیتنی میں وہی توفی موجود ہے ۔ آنحضرت صلعم کے حق میں تو اس کے معنے وفات کے لئے اور جہاں مسیح کا ذکر ہو تو وہاں آسمان پر اٹھائے جانے کے ۔ غرض قرآن کو بوٹی بوٹی کرنا چاہتے ہیں ۔

سخت حیرت کا مقام ہے کہ ہمارے ہاتھ میں خدا کا کلام ہے ہم اس پر کسی شئے کو فوقیت نہیں دیتے قرآن کے مخالف کوئی حدیث ہو تو اسے پلید اور خبیث اور گندی سے گندی خیال کریں گے مثلاً اگر کسی حدیث میں لکھا ہو کہ موسیٰ ابراہیم ع سے پیشتر ہوئے ہیں اور قرآن میں لکھا ہے کہ موسیٰ ع ابراہیم ع کے بعد ہوئے تو کیا ہم حدیث کو مان لیویں گے قرآن کو چھوڑنا دراصل ایمان کو چھوڑنا ہے ۔

سورہ فاتحہ میں بار بار غور کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مفسرین کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ مغضوب علیہم سے مراد یہودی مولوی اور ضالین سے مراد نصاریٰ مولوی ہیں ان دونوں کا اکٹھا ذکر کرنے سے صریح اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ کوئی نہ کوئی شخص بروزی رنگ میں آنیوالا ہے غیر المغضوب وہ لوگ تھے جو مسیح ع سے سرکش ہوئے اور ضالین وہ جو محمد صلعم سے سرکش ہوئے پس اس لئے اس آنے والے میں دونوں رنگ ہوں گے امت محمدیہ کو جو یہ دعا تعلیم کی تو معلوم ہوا کہ ان کے لئے یہ واقعہ پیش آنے والا ہے اور اس لئے یہ مقام جمع کردہ دونوں رنگ اپنے اندر رکھیگا ۔

حکم کے ساتھ کسی کی پیش نہیں جاتی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیوں کے اقوال اور ان کے احادیث طالمود وغیرہ کوئی شے نہیں تھی پھر جسکو خدا براہ راست اطلاع دیتا ہے وہ کیا کرے ۔ ان لوگوں کی مانے یا خدا کی محدث خود کہتے ہیں کہ کسی حدیث کو صحیح یا موضوع کہنا ایک ظنی امر ہے

اس حالت میں ہماری ان لوگوں کے ساتھ کیونکر گفتگو ہو سکتی ہے یہ کہیں گے فلاں حدیث ہے فلاں روایت ہے اور ہمیں خود خدا بتلاتا ہے کہ یہ امر اس طرح ہے پس ہماری ان کی بحث ہی کیا ہے ہم ان کا رطب یابس لیکر کیا کریں خدا تو ہم سے ۳۰ سال سے کلام کرتا ہے ۔

۵ مئی ۱۹۰۳ء

آج پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر

نو وارد صاحب نے بیان کیا کہ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ میں آپ سے سوال کر رہا ہوں کہ اگر آپکو عیسیٰ علیہ السلام تسلیم کیا جاوے اور ہم اس امر میں غلطی میں ہوں تو پھر آپ ذمہ وار ہیں ۔

فرمایا کہ اگر ہم نے یہ بار اپنے ذمہ نہ لیا ہوتا تو کئی لاکھ انسانوں کی دعوت کیسے کرتے بلکہ خود خدا نے یہ ذمہ واری لی ہے ۔ جو ہم سے انکار کرتا ہے تو پھر اسے تمام سلسلہ نبوت سے انکار کرنا پڑے گا مسیح علیہ السلام آئے تو اس کو نہ مانا اور یہ حجت پیش کی کہ اس سے پیشتر الیاس نے آنا ہے حضرت مسیح نے یہی جواب دیا کہ الیاس کی طبیعت اور خو پر یحییٰ آ گیا ہے اور یہی الیاس کا آنا ہے غرض کہ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں تو پھر وہ نشان کیسے ظاہر ہوتے ہیں جو کہ مسیح کے لئے مقرر تھے آنحضرت صلعم جب تشریف لائے تو یہود کا یہی اعتراض تھا کہ وہ بنی اسرائیل میں ہوگا خدا اس کا جواب دیتا ہے کہ یہ اس کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے ہر ایک وقت پر عقلمند تو مانتے رہے اور بیوقوف ہمیشہ ضد کرتے رہے کہ سب باتیں پوری ہوویں تو مانیں گے ۔

غیر المغضوب علیہم سے مراد مولوی ہیں کیونکہ ایسی باتوں میں اول نشانہ مولوی ہی ہوا کرتے ہیں دنیاداروں کو تو دین سے تعلق ہی کم ہوتا ہے جب سے یہ سلسلہ نبوت کا جاری ہے یہ اتفاق کبھی نہیں ہوا کہ مولویوں کے پاس جس قدر ذخیرہ رطب و یابس کا ہے وہ حرف بحرف پورا ہوا ہو دیکھ لو ان ہی باتوں سے ابتک یہودیوں نے نہ مسیح کو مانا نہ آنحضرت صلعم کو حق کو قبول کرنا ایک نعمت الہی ہے یہ ہر ایک نہیں ملا کرتی اس لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کرے ۔

قبل از عشاء

حضرت حکیم نور الدین صاحب نے عرض کی کہ ایک صاحب جنہیں

کہ رفع اور توفی کے اوپر کچھ اپنی مزید تسلی چاہتے ہیں اس پر حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر کی جو تمام دلائل مندرجہ کتب حضرت اقدس دربارہ رفع و توفی کا خلاصہ تھا اور چونکہ یہ وہ مضمون ہے جو کہ ہر ایک تصنیف میں موجود ہے اس لئے ہم اس کا اعادہ نہیں کرتے ۔

۶- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر

نواب صاحب نے دریافت کیا کہ گھنگر والے بالوں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ احادیث ایک ظنی شے ہے یہ ہرگز ثابت نہیں ہے کہ جو آنحضرت ؐ کے منہ سے نکلا ہو وہی ضبط ہوا ہو معلوم نہیں کہ اصل لفظ کیا ہو۔ پیشگوئیوں میں ہمیشہ استعارات ہوتے ہیں اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب خبروں میں کوئی ایسی خبر موجود ہو جو ثابت شدہ واقعہ کے برخلاف ہو تو اسے بہرحال رد کرنا پڑیگا اس وقت جو فتنہ موجود ہے تم اس کی نظیر کسی زمانہ سابقہ میں دکھاؤ کہ کبھی ہوا ہے پھر سب سے بڑا فتنہ تو یہ ہے اور اسی کا نام دجال کا فتنہ رکھا گیا ہے اور دجال کے معنے بھی لغت سے معلوم ہو گئے تو اب شک کی کونسی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر استعارہ صرف دجال کے معاملہ میں ہوتے اور کسی جگہ نہ ہوتے تو بھی کسی کو کلام ہوتا کہ تم کیوں تاویل کرتے ہو مگر دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ خود قرآن شریف اور نیز احادیث بھی استعارات سے بھرے پڑے ہیں اور نہ اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر ایک استعارہ کی حقیقت کھولی جاوے کیا آج تک دنیا کو سب امور کی حقیقت معلوم ہو گئی ہے جو اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ ایک ایک لفظ کی حقیقت بتلاؤ دستور ہے کہ موٹے موٹے امور کو انسان سمجھ کر باقی کو اسی پر قیاس کر لیتا ہے ۔

توفی

توفی کا لفظ صرف انسانوں پر ہی آیا ہے دیگر حیوانات پر استعمال نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت دہریہ طبع لوگ بھی تھے جو کہ حشر و نشر کے قائل نہ تھے ان کا اعتقاد تھا کہ کوئی شے انسان کی باقی نہیں رہتی اس لفظ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ روح کو ہم اپنی طرف قبض کر لیتے ہیں وہ باقی رہتی ہے قرآن اور حدیث میں جہاں کہیں یہ لفظ آیا وہاں معنے قبض روح کے ہیں اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں ہوتے

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ
مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں ۔

مالیر کوٹلہ میں ایک احمدی خاتون کی تبلیغ

کوئی بیس روز سے یہاں ہمارے مکرم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب احمدی وظیفہ خوار ریاست جموں و کشمیر تشریف لائے ہوئے ہیں ان کے ہمراہ ان کی بیوی صاحبہ بھی ہیں پہلے تو خواجہ صاحب سے نیاز حاصل نہ تھا صرف روشناسی تھی اب یہاں ملنے اور بیٹھنے سے دل کھول کر باتیں ہوئیں اور صد درجہ کا اختلاط اور محبت حقیقی دینی بھائیوں میں ہونی چاہیئے بڑھ گئی اور سوچنے سوچتے حضرة اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی تبلیغ کا سلسلہ چھڑ گیا کہ کن کن وسائل سے یہ اہم کام بسہولت انجام پذیر ہو سکتا ہے اثنائے تذکرہ میں معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کی بیوی صاحبہ سلسلہ کے مقاصد بتانے اور قرآن کریم کی حقائق و معارف کی بیان کرنے میں پوری بصیرت رکھتی ہیں ان کو خدا نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ وہ ہر پہلو سے مستورات میں اپنا اثر علم و عمل دونوں طرح ڈال سکتی ہیں اور اپنی خداداد طاقت اور لیاقت سے مخالفوں کا دم بند کر سکتی ہیں وہ حضرة حکیم الامتہ کی شاگرد خاص ہیں مدتوں تک ان کے آستانہ پر گری رہیں اور قرآن سیکھتی رہیں یہ معلوم کر کے مجھے انتہا مسرت ہوئی ہمت بڑھ گئی ۔ دل میں قوت پیدا ہو گئی اور خیال آیا کہ کوٹلہ کی پردہ نشین شریف عورتوں کو بوجوہ چند قرآن کریم کے معارف و حقائق کے سننے کا موقع بہت ہی کم ملا ہے اور ملتا ہے مگر ہماری قوم کی معزز اور مقتدر مستورات اس ہماری لائق بہن کی دعظ پر اثر تقریر ۔ دلگداز بیان اور دلکش طرز ادا کو سننا پسند کریں تو نہایت ہی مبارک ہو ۔ یہ بات دل میں ٹھان لی اور رب کے خدا کا نام تحریک شروع کی بس پھر کیا تھا مدتوں کے بھوکوں کو گویا آسمان سے مائدہ نازل ہوا ۔ چاروں طرف سے الجوع العطش کی آواز گونجنے لگی ۔

ہم کن الفاظ میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ کس خوبصورتی اور خوش اسلوبی سے خواتین کوٹلہ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف کا خیر مقدم کیا کسی نے سر پر رکھا اور کسی نے آنکھوں سے لگایا اور آخر سب نے سویدائے قلب میں جگہ دی ۔ مخالف اندھوں نے اس نور کو بجھانے میں کوشش اور اپنی شپر سرشتی سے آنکھیں بند کیں اور دوسروں کو جو اس نور تبلیغ سے دلکو روشن کرنا چاہتے تھے اپنی طرح اندھا کرنا چاہا ۔ مگر وہ قادر اور مقتدر خدا جو اپنے بندوں کی نصرت کرتا اور ظلمات سے نور کی طرف رہنمائی فرماتا اور ان کے دشمنوں کو پامال کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ تھا اور ان کی تائید کی مشعل ہر تیرہ و تاریک کوچہ میں ہمارے ساتھ تھی آخر روز روشن کی طرح یہ بات جگمگا اٹھی کہ قرآن ہی نور ہے شفا ہے جن لوگوں نے دیکھنا چھوڑ دیا تھا خواجہ صاحب کی بیوی نے جو

ہر دلعزیز ی کوٹلہ کی مستورات میں صرف قرآن کریم کی پاک آیتیں پڑھکر اور

حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوے کی تبلیغ کر کے حاصل کی ہے یہ حقیقت میں حضرت اقدس علیہ السلام کا معجزہ اور حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی کرامت ہے

احمدی سلسلہ میں ایسی قرآن دان ۔ اور قرآن فہم القرآن اور رب القرآن خاتون ہم نے ابھی تک نہ دیکھی نہ سنی ۔

اے خدا تعالیٰ کے سچے مسیح تیری دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے

وہ سحری سے خدا تعالیٰ ہماری عورتوں میں وہ نفخ روح کر کے کہ ہر ایک مریم بنے اور پھر ان کی اولاد ..... پارسائی اور نیکی اور پاکدامنی میں ابن مریم ہو ..... ۔

اے مسیحا! یہ تیرے ہی انفاس طیبہ کا اثر ہے کہ کوٹلہ کی مستورات میں خواجہ کی بیوی ام مریم کی قرآن خوانی سے تازہ روح آگئی اور ہم امید کرتے ہیں کہ اور بہت سی مردہ روحیں حیات جاوید پائیں گی ۔

ہم آخر میں احمدیہ سلسلہ کے اصحاب کی خدمت میں تحریک پیش کرتے ہیں کہ جب تک خدا کے فضل و کرم سے ہماری مستورات میں بہت سی ایسی خواتین پیدا ہوں جو اپنی دینی بہنوں کو اپنے اچھے نمونوں اخلاق و آداب محمدیہ و خصائل و اطوار احمدیہ کے ذریعے سے خواب غفلت سے بیدار کر سکیں اور قرآن کے ترجمے اور تفسیر سے فائدہ پہنچا سکیں اور خدا تعالیٰ کے سچے ملہم مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی تعلیم اور ہدایت پر عملدرآمد کرنے کی تلقین اور تحریص دلائیں ہر ایک شہر کی احمدیہ جماعت کے سرگرم احباب ..... خواجہ صاحب کی فاضل بیوی کو ضرور موقعہ دیں کہ ان کی بیویاں اور بہو بیٹیاں ان کی وعظ نصیحت سے فائدہ اٹھائیں اور اس عمدہ اور مبارک نمونہ پر چلیں اور اپنے مردوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد میں کامیاب ہونے میں ذریعہ بنیں ۔

ظاہری خود آرائی ۔ خود ستائی ۔ خود نمائی کے زیور کو اتار کر پھینکدیں اور تقوی طہارت اور عفت کے چمکدار اور بیش بہا زیور سے اپنی روحانی حسن و جمال کو مالا مال کریں ہم امید کرتے ہیں کہ **قوم احمدی** اس تحریک کی دل سے تائید کریگی اور اس کام کو عملی طور سے شروع کرنے کے لئے خواجہ صاحب سے بمقام جموں خط و کتابت کرے گی کیونکہ وہ ہر مقام میں تبلیغ کرنے کے لئے مستعد اور طیار ہیں ۔

نواب محمد خان ثاقب از مالیر کوٹلہ

منارۃ المسیح اور اس کی مخالفت

ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے توجہ طلب اور غور کے لائق

۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اشتہار منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق اپنی جماعت کی اطلاع کی خاطر شائع ہوا تھا اور قریباً تین سال بعد **مسجد اقصیٰ** جو قادیان کے بازار میں واقع ہے اور جسکو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے والد بزرگوار جناب میرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم رئیس قادیان نے تعمیر کرایا تھا کے مشرقی گوشہ پر اس منار کا بنوایا جانا تجویز ہوا اور کام شروع ہو گیا لیکن اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ سنت اللہ کے موافق اس منار کی تعمیر کی مخالفت کی جا رہی ہے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور یا اور ذمہ وار حکام کو اس منار کی تعمیر کی خیالی مضرتوں سے بدظن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے جناب میجر ڈالس صاحب کو اس مغالطہ سے بچانے کی کوشش کریں جو ان کو دیا جاتا ہے اور ہم صاحب موصوف کی بیدار مغزی اور معاملہ فہمی سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر سرسری نظر نہ کریں گے بلکہ بغور اسکو دیکھینگے اور اصل معاملہ کی تہ تک پہونچکر مناسب نوٹس لیں گے

ہم خیال کرتے ہیں کہ صاحب موصوف کو اس امر کی بخوبی اطلاع ہو گی کہ قادیان میں بعض لوگ اس قسم کے موجود ہیں جو مرزا صاحب کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور ہر معمولی اور ادنیٰ معاملہ کو ہندو مسلمانوں کا سوال بنا دینا ان کی اغراض میں داخل ہے چونکہ ہمیں یقین ہے کہ صاحب موصوف کے پاس اس قسم کے لوگوں کی ایک فہرست ہو گی اس لئے ہم ضروری نہیں سمجھتے کہ اس پر زیادہ بحث کریں اور تفصیل دیں لیکن ہاں اگر وہ کچھ بھی چاہیں تو ہم ان کو اس قسم کے لوگوں کا تفصیل کے ساتھ علم دے سکتے ہیں۔

بہرحال منارۃ المسیح کی مخالفت کا شور جو بلند کیا جاتا ہے اس کی غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپ کی جماعت کو دکھ دیا جاوے صاحب موصوف اگر خود قادیان میں آئیں اور ... چند روز قیام کریں تو انہیں مفصل حالات بہ آسانی معلوم ہو سکتے ہیں اور بہ حیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انہیں معلوم ہو جانے چاہئیں اب تک جو کچھ آپ کو معلوم ہوگا وہ محض خارجی اور درمیانی اطلاعوں کی بنا پر ہوگا۔

غور طلب امر منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق یہ ہے کہ کیا یہ **منارۃ المسیح** کی تعمیر کسی مذہبی امر پر مبنی ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر منارۃ المسیح کی تعمیر **مذہبی** اصل پر مبنی ہے تو غالباً صاحب موصوف ... اس نکتہ پر پہونچ جاوینگے کہ ممانعت کرنیوالے محض گورنمنٹ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ مذہبی امور میں باوجودیکہ مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ دست اندازی کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ یہ منارہ ایک مذہبی اصل جو عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں ہے تعمیر کیا جاتا ہے اور اس کے روکنے کی کوشش کرنا ایک کثیر التعداد جماعت کے مذہبی فیلنگس کو صدمہ پہونچانے کی کوشش کرنا ہے اور ہماری عبادات میں سد راہ ہونا ہے۔

یہ سوال کہ منارۃ المسیح کی تعمیر سے بے پردگی ہوگی یہ خود صاحب ڈپٹی کمشنر قانونی طور پر حل کر سکتے ہیں کیا اپنے مکان کے اندر تعمیرات محض اس بنا پر روکی جا سکتی ہیں کہ وہ کسی دوسرے کے مکان سے اونچی ہیں اگر یہ کوئی قانونی نکتہ ہے تو پھر لاہور امرتسر کی وہ تمام عظیم الشان بلند عمارتیں گورنمنٹ کو گرا دینی چاہئیں جن پر چڑھکر دوسروں کے گھروں میں نظر پڑ سکتی ہے ہم تفصیل کے ساتھ ان معاملات پر کسی دوسرے وقت

سردست ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ منارۃ المسیح مذہبی اصل کی بنا پر بنایا جاتا ہے دوسرے اس منارہ کی تعمیر سے **رفاہ عام** مقصود اور مد نظر ہے چنانچہ منارۃ المسیح کا جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اس کے اغراض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جاوے گا یہ روشنی علاوہ مسجد کے روشن کرنے کے انسانوں کی آنکھوں کو روشن کرنے کے لئے دور دور جاوے گی۔

اور ایک مطلب اسی منارہ سے یہ بھی ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصہ پر ایک بہت بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانسو روپے کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جاوے گا تا نمازی لوگ اپنے وقت کو پہچانیں اور نیز دوسرے انسانوں کو بھی اپنے وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

یہ اغراض اس منارہ کی تعمیر کے متعلق ہیں غور کرنا چاہیے کہ کیا یہ عام فائدے کے لئے ہیں یا نقصان کے لئے خاص کر یہ منارہ اسلام کے مذہبی رسوم میں سے ہے اور مسجد کے عام اغراض کی تکمیل اس کا مقصود ہے ہر ایک جگہ ہندوؤں نے اپنے مذہبی معبد بہت اونچے بنا رکھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی اور گورنمنٹ عالیہ کے فیاضانہ آزادی نے ایسی عمارتوں کی نسبت خواہ وہ ہندوؤں کی طرف سے ہوں یا مسلمانوں کی طرف سے یا عیسائیوں کی طرف سے کوئی روک نہیں رکھی۔

اس مخالفت سے بجز اس کے اور کچھ غرض نہیں کہ سرکار کا وقت مفت ضائع کرایا جاوے اور ہماری جماعت کے مذہبی معتقدات کو صدمہ اور مالی نقصان پہونچایا جاوے اس لئے ہم صاحب ڈپٹی کمشنر سے امید کرتے ہیں کہ وہ کل امور پر کافی غور کر لیں گے۔ اور چونکہ عام طور پر ہر ایک قابض کسی زمین کا اسپر کوئی عمارت بنا سکتا ہے پھر وہ عمارتیں جو مذہبی رسوم کے واسطے کل برٹش انڈیا میں موجود ہیں ان پر اعتراض کرنے والے درحقیقت ایک مفسدہ کی بنیاد ڈالتے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جو غیر ممکن ہے اس لئے ہم صاحب موصوف کی خدمت میں مکرر عرض کرتے ہیں کہ وہ اس سوال پر جیسا کہ ان کی ذات سے امید کرتے ہیں نہایت دور اندیشی اور انصاف پسند دلی سے نگاہ کریں گے اور واقعات کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

فیس معاف

چونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس نکل چکا ہے (جس میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء ساتھ میں سے چار پاس ہوئے ہیں اور ان چار میں سے ایک طالب علم ایسا بھی تھا جس نے گذشتہ سال امتحان مڈل پاس کیا تھا اور صرف ایک سال کی محنت سے اس نے انٹرنس پاس کر لیا ہے) اسواسطے جیسا کہ پہلے سے اعلان کیا جا چکا ہے ۱۵ مئی کو انشاء اللہ کالج کی پہلی جماعت کھولی جائے گی لیکن فی الحال دو سال تک مدرسہ کے صیغہ کالج میں کوئی فیس نہیں لی جائے گی اور تعلیم دینیات۔ انگریزی فارسی فلاسفی ہسٹری۔ ریاضی کی ہوگی۔

المشتہر محمد صادق عفی عنہ۔ سپرنٹنڈنٹ کالج تعلیم الاسلام قادیان ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

طاعون کے کارنامے ایک مرا سلہ کے ذریعے سے

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مین خط آپ کی خدمت مین ارسال کرتا ہون اور اضطراب مین جس کو مین بیان نہین کرسکتا آپ خود ہی اندازہ کرلین کہ ایسی حالتون مین انسان کے دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے یہان طاعون ہے اور اپنا کام نہایت زور سے کر رہی ہے گویا کہ طاعون کا لفظ خود ایسا خطرناک ہے کہ آج کل تو اس کی تشریح کرنی فضول ہے مگر خانقاہ ڈوگران اور خانقاہ کے علاقہ کی طاعون اس قسم کی ہے کہ اس طاعون کے واسطے کوئی اور زیادہ خطرناک لفظ ہونا چاہیئے گو سیالکوٹ مین بھی طاعون ہی ہے ۔

اور ظفروال وغیرہ مین بھی بہت سخت طاعون رہی ہے مگر یہان کا حال تو یہ ہو کہ کوئی اور مقام اس نظیر کے واسطے پیش نہین کیا جا سکتا ۔ جیسے کہ گرمیون مین جب لڑکے کثرت سے کنکوے اڑاتے ہین تو چارون طرف سے وہ کاٹا اور وہ کاٹا کی آوازین آتی ہین یہی حال یہان ہے یہان دنون کا حساب نہین بلکہ رات دن مین کوئی گھنٹہ خالی نہین جاتا جس مین کوئی نئی موت کا شور نہین اٹھتا ۔ مرنے پر لوگ روتے اور اقربا بین کرتے ہین مگر یہان کے مرنے والے کے واسطے کوئی رونے والا نہین جوان بیٹا مرتا ہے مگر باپ کو نہ تو رونا آتا ہے اور نہ ماں کو بین یاد آتے ہین وہ مردہ کو وہین پڑا چھوڑ کر خود کسی اور درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین اور اس جوان مرنے والے کے ساتھ ان کی صرف یہ ہمدردی ہے کہ وہ تلاش کرتے ہین کہ کوئی آدمی ملے تو اس کو صرف یہ پیغام دے دیوین کہ فلان جگہ ایک لاش پڑی ہو اس کو جلا دو یا دبا دو ۔ دودھ پیتے بچون کو طاعون ہو جاتی ہو لیکن وہ مان جو ذرا سی تکلیف مین بچے کو چوم کر چھاتی سے لگا لیتی تھی وہی اس کو گود سے نکال کر سڑک پر یا اگر بہت رحم اور درد ہوا تو کسی درخت کے نیچے اسکو تڑپنے کے واسطے رکھکر خود بھاگتی ہے اور یہ اتفاقی واقعات نہین بلکہ ہر روز یہی حالت ہے جو مین اپنی آنکھون سے دیکھتا ہون اور کانپ اٹھتا ہون کہ خدا جانے یہ کیا ہو رہا ہے اور خدا کیا کرنا چاہتا ہے اور اس مین شبہ نہین کہ اگر یہی حال رہا تو تو چند روز تک کوئی انسان کا بچہ یہان جیتا نظر نہ آوے گا انسان تو کیا مین چونکہ باہر جنگل مین کام کرتا ہون ہر صبح کئی سانپ دیکھتا ہون جو اپنی بلون سے نکل نکل کر باہر مرے پڑے ہین اور بعض مر رہے ہین اور اس مین شک نہین کہ وہ طاعون سے مرتے ہین ورنہ اس طرح سانپون کا خود بخود مرنا چہ معنے وارد ۔

ایک ایک قدم پر مین حضرت اقدس کے الفاظ پورے ہوتے دیکھتا ہون اور خدا گواہ ہے کہ دنیا مجھکو تاریک نظر آتی ہے اس وقت جب کہ مین دیکھتا ہون کہ باوجود یہ حال ہونے کے کسی بشر کو یہ خیال نہین آتا کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے ہان پہلے تو سب کہتے ہین کہ جو خدا کی مرضی ۔ مگر یہ الفاظ بھی اسطرح سے ادا نہین کرتے کہ واقعی ان کو یقین ہو کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور یہ خدا کر رہا ہے بلکہ ایک ٹھٹھے کے طور پر اور بعض وقت ساتھ گندی گالیان بھی نکالتے ہین اور خانقاہ مین جا جا کر اسطرح گڑگڑا کر اور سجدہ مین گر گر کر دعائین مانگتے ہین کہ میرا دل محسوس کرتا ہے کہ اس کثیر تعداد مین سے جو اس طرح خانقاہ مین گریہ زاری کرتے ہین اگر ایک بھی ایسے ہی سچے دل سے جیسے وہ خانقاہ مین جاتے ہین خدا کے سامنے رو دین تو خدا ضرور ضرور ان سے یہ آفت دور کر دیوے خانقاہ کے بڑے بڑے گنبد دیکھکر اور قبرون پر سبز سرخ کپڑے دیکھکر ان لوگونکو ایک منٹ کے واسطے یہ یقین نہین آتا کہ ان چیزون کے سامنے خدا کی بھی کوئی ہستی ہو یا نہین ۔ بس دیکھتے ہی سجدے مین گرتے اور **یا حاجی دیوان یا حاجی دیوان کے نعرے مارتے اور روتے اور خاک مین لیٹتے** ہین بلکہ ساتھ چھوٹے معصوم بچے ہوتے ہین ان کو پکڑ پکڑ کر زبردستی ان کا ماتھا قبرون کے ساتھ رگڑتے ہین اور پھر وہ بچے جون جون زیادہ روتے اور چلاتے ہین تون تون ان بچارون کو زیادہ رگڑتے ہین اور ان سے ان کا مدعا یہ ہے کہ جب بچون کو تکلیف دیجاوے گی تو خانقاہ والے حاجی دیوان صاحب ضرور رحم کرین گے غرض کہ میری تو یہ حالت ہے کہ جب کثرت سے موتین چارون طرف دیکھتا ہون تو خواہ نخواہ کانپ جاتا ہون اور استغفار اور دعا کرتا ہون کہ یا اللہ اس آفت کو دور کر ۔ مگر جب خانقاہ پر نظر پڑتی ہو اور خانقاہ کا نظارہ دیکھتا ہون جو کہ ہر وقت پیش نظر رہتا ہو تو پھر خواہ نخواہ میرے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہین کہ یا اللہ واقعی یہ لوگ اسی قابل ہین ۔ جب تک یہ عمارت تباہ نہ ہو یا یہ لوگ تیری طرف نہ مڑین چارون طرف آگ ہی آگ نظر آتی ہے اور چونکہ ہر وقت آنکھون کے سامنے یہی حالت رہتی ہو کہ دو ادھر مرے تو جھٹ دو اسطرف مرے ادھر سے ہٹے تو چار دائین طرف سے جا رہے ہین ادھر وہان سے آگے بڑھے تو چار دوسری طرف چل رہے ہین غرض کہ قیامت کا نمونہ نظر آ رہا ہے لوگ کہتے ہین کہ قیامت مین جیسا سورج سوا نیزہ پر آ جاوے گا تو گرمی اور جلن سے بیتاب ہو کر سب بھاگین گے مگر جو مسجد[*] مین چلا جاوے گا وہ بچے گا لیکن یہان ان لوگون کے واسطے کوئی ٹھکانا نہین جسطرف بھاگتے ہین یا جس درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین کیونکہ درخت ہی ان کے گھر ہین وہان ہی موت منتظر بیٹھی ہوئی ہوتی ہے فصل پختہ ہو چکی ہو اور بالکل کٹنے کے قابل ہے بلکہ بعض کھیت تو خود بخود ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گر رہے ہین مگر کوئی ان کی خبر لینے والا نہین وہ کھیت جو زمینداروں نے بڑی محنت سے لگائے تھے اب جبکہ کاٹنے کا وقت ہے تو کسی انسان کے ہاتھ مین طاقت نہین رہی کہ ان کو کاٹے ہان چڑیان خدا نے اس کثرت سے بھیجدی ہین کہ چند دنون مین سوائے خالی پودون اور خوشون کے جس مین دانہ بالکل نہ ہون اور کچھ نظر نہین آوے گا دانے چڑیان کھا رہی ہین اور انسانون کو طاعون کھا رہی ہو نہ کوئی انسانون کو سنبھالنے والا اور نہ فصلون کو اور پھر غضب یہ کہ دن بدن کچھ زیادتی ہی ہے کمی نہین کوئی رات خالی نہین جاتی کہ ایک دو چھینٹے مینہ کے نہ پڑین اور بادل تو ہر وقت رہتے ہین ۔ ہوا راکد ہو سورج نظر ہی نہین پڑتا اور چارون طرف موت اور مردے ہی نظر آتے ہین ۔ غرض کہ مین نے یہ سب کچھ اسواسطے لکھا ہو کہ تا آپ اس جگہ کی حالت کا اندازہ کرسکین ۔ اور ان کے لئے درد بھرے دل سے دعا کرین اور مسجد مین بھی دعا کرا دین ۔

یہان اب ماتحتون سے لے کر افسرون تک سب بھاگ گئے ہین صرف مین ہی رہ گیا ہون ورنہ جہان جہان کسی کے سینگ سمائے ہین چلے گئے ہین اور جو چلے نہین گئے اور یہان موجود ہین وہ بھی باہر دور جنگلون مین اور باغون مین جا رہے ہین صرف شہر کا نظارہ دیکھنے کے واسطے شہر مین مین ہی باقی ہون جو ہر وقت دیکھ دیکھکر اور سہم سہم کر استغفار استغفار کرتا رہتا ہون

آج چونکہ طاعون نے ایک خاص حملہ کیا ہے اس واسطے بے چینی کی حالت مین لکھ رہا ہون خاص خانقاہ کے احاطے مین اور اس احاطے کے متعلق جو بستی ہے جس مین قریباً سو ڈیڑھ سو گھر کی آبادی ہو وہان طاعون نہین تھی صرف یہ ٹکڑا ابھی تک بچا ہوا ہے اور یہی لوگون کی بڑی گمراہی کا اور اس بستی کے رہنے والون کے بڑے غرور کا باعث ہو رہا ہے اور لوگون کو یقین ہو کہ خانقاہ کے متعلق احاطے مین طاعون نہین آسکتی مگر آج وہان بھی ایک کیس ہوا ہے جسکو مین کہہ سکتا ہون کہ آج وہان بھی شروع ہوئی ہے ۔ گو اس وقت تک اس احاطے مین خیریت ہی ہو مگر مجھکو تو معلوم ہے کہ خدا ان کو اتنی مہلت دیکر نہایت سختی سے پکڑنا چاہتا ہو کیونکہ جون جون طاعون کا زور زیادہ ہوتا ہے زیادہ متوالے توں توں یہ لوگ زیادہ شوخ ہوتے ہین کہ ہمارے نزدیک طاعون نہین آتی ۔ خاص ڈوگر صاحبان کے قلعے بین سے بہت سے چپ چپ مر رہے ہین ۔ مگر وہ اس مرگی پر واہ نہین کرتے ۔ مین دوبارہ دعا کے واسطے عرض کرتا ہون اور ختم کرتا ہون ۔ فقط ارشاد از خانقاہ ڈوگران ۔

[*] اس مسجد سے مراد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد ہے ۔

جو سچے دل سے تلاش کرتے ہین وہ پاتے ہین

عبدالرحمٰن ولد غلام نبی صاحب رنگریز ساکنہ

ملتان کا عجیب خواب

جولائی ۱۹۰۱ء مین جبکہ ڈیرہ غازیخان مین حضرۃ اقدس میرزا صاحب کی سخت مخالفت ہوتی تھی تو مین نے بعد پڑھنے کتاب ایام الصلح مصنفہ حضرۃ صاحب بارگاہ الٰہی مین دعا کی کہ ای اللہ اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھے اس کے ساتھ کردی اگر جھوٹا ہے تو مجھے اس کے پھندے مین نہ پھنسائیو تب اس رات مجکو ایک رویا دکھلائی گئی جو کہ ذیل مین درج ہے :

ایک چھوٹی سی مسجد ہے مین اس مین داخل ہوا ہون وقت عصر کا ہے لوگ باجماعت نماز پڑھ رہے تھے مین نے وضو کیا اور ان کی طرف چلا اور دیکھتا رہا اور کچھ دیر کے بعد کہا کہ ان لوگون کی عجب نماز ہے جس مین نہ رکوع ہے نہ سجود۔ تو ایک آواز آئی کہ نماز کا پڑہانے والا مرزا غلام احمد ہے اور اس کے پیچھے پڑہنے والے کل انبیاء معہ خاتم النبین کے ہین میرے دل مین غیرت آئی کہ یہ امتی ہوکر نبیون کو نماز پڑہاتا ہے تو پھر آواز آئی کہ تجھے اس بات کی سمجھ نہین آتی یہ شخص دنیا مین کھڑا ہوا ہے اور تمام نبیون کی طرف سے ہے یا تمام نبیون کا ظل ہے۔ یہ شخص کہتا ہے کہ اے رب العزت اسلام کو بالا کر اور پیچھے تمام کھڑے ہوئے آمین کہتے ہین وہ اعمال جہان سے سدہار چکے ہوئے ہین۔ اس اثنا مین مین نے دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر ایک شخص کھڑا ہوا ہے جسکے سر پہ نہ صافہ ہے نہ گلے مین کرتہ۔ مین نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ اور سب نے کپڑے پہنے ہوئے تھے مگر یہ شخص کون ہے نہ صافہ ہے نہ کرتا آواز آئی کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہین۔ صافہ تو عیسائی چھین کر لے گئے اور کرتہ مسلمانون نے اتار لیا ہے یہ شخص (مرزا غلام احمد) اسے کپڑے پہنانے کو آیا ہے :

عبدالرحمٰن ولد غلام نبی
رنگریز ملتانے

آریہ سماج چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال جواب

مناظرہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میان جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب نے پرمانون کو قبضہ مین لانے کا اور ان سے عبادت کروانے کا کوئی تسلی بخش جواب نہین دیا بجز اس کے کہ وہ مالک رازق ہے میرے خیال مین آریہ صاحبان کے ایسے اعتقاد سے خدا تعالےٰ نہ تو حقیقی رازق اور نہ حقیقی مالک ہوسکتا ہے رازق تو اس لئے نہین کہ جب وہ اپنے مرزوق کو پیدا نہین کرسکتا ویسا ہی ان کا رزق بھی پیدا نہین کرسکتا پھر کسطرح حقیقی رازق ہو۔ اور مالک اس لئے نہین کہ ہمارے ملک کے عرف مین مملوک دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو جدی ملکیت اور دوسری اپنی طاقت سے پیدا کی جاسکتی ہے سو خدا تعالےٰ کی یہ مملوک دونون قسمون سے باہر ہے جدی تو اس لئے نہین خدا کو جد سے ورثہ نہین ملا بلکہ وہ خود اپنی ذات مین خدا کے شریک ہین اور تو پیدا کرنے کی اس مین طاقت ہی نہین پھر کس طرح حقیقی مالک و رازق ہوا اور نہ وہ معبود بن سکتا ہے کیونکہ پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا سے انند پہونچتا ہے کیا جس سے انند پہونچتا ہے وہ خدا اور معبود بن سکتا ہے ہم دیکھتے ہین کہ زمینداروں کے مقدمات مین یا اور کسی مصائب شدیدہ کے وقت مین ایک دوسرے سے مدد پہونچتی ہے تو وہ اس کے شکریہ مین کہتے ہین کہ مجکو فلان شخص سے بڑا انند پہونچا ہے کیا وہ بھی خدا ہو سکتا ہے۔ پنڈت جی نے خدا کی شناخت کی خوب راہ نکالی ہے۔ اور اسلام کے قرآن نے اس کا تسلی بخش جواب دیا ہے

یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم تا آخر۔ اے لوگو تم خدا کی پوجا کرو کیونکہ اس نے تم کو .... پیدا کیا بلکہ تم سے پہلے بھی پیدا کرتا رہا کہ تم خدا کی پوجا کر کے متقی ہو جاؤ۔ اس لئے میرا معبود بننا تم پر ثابت ہے کہ مین نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور پھر بارش کی اور پھر اس سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا یہ خدا تعالےٰ کے حقوق و احسان ہین جن سے انسان کو خدا کی پوجا کرنی پڑتی ہے۔ دوم جو قرآن شریف کا ترجمہ پیش کیا گیا یہ ہمارے لئے حجت نہین کیونکہ مین مرزا صاحب مسیح موعود کا پیرو ہون میرے لئے ان کا ترجمہ اور تفاسیر حجت ہو سکتے ہین۔ نہ عام علماء کا۔ مکر کے معنے تدبیر دیکھو لغت تاج العروس جلد ۳۵ المکر التدبیر۔ اس آیت شریف کے یہ معنے ہوئے کہ کفار نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھ اور ایذا پہنچانے کے لئے پوشیدہ تدبیرین کین۔ خدا نے ایسی تدبیر کی کہ ان کو ایذا رسانی سے بچا لیا اور کامیاب کیا ان کو نا کام رکھا نیز سیاق سباق دیکھنے سے بھی ایسا ہی پتہ لگتا ہے نہ کوئی فریب ہے نہ دہوکہ ہے :

پنڈت بخشی رام صاحب چند باتین معمولی کین

اسپر لالہ مرلیدھر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے یہ قاعدہ باندہا تھا کہ تیس منٹ تک ایک سوال پر جواب الجواب خرچ ہو وین اب ۴۰ منٹ گذر گئے ہین اب کوئی دوسرا سوال کرنا چاہئے اس پر خاکسار نے کہا کہ بہت بہتر مین دوسرا سوال نیوگ پر کرون گا :

میان جمال الدین صاحب۔

دوسرا سوال نیوگ پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جس عورت کا خاوند زندہ ہو اور وہ نیوگ یعنی جماع بھی کرسکتا ہو لیکن اس کی منی وغیرہ مین کیڑے نہ ہونے کے باعث اولاد نہ ہوسکے تو ویدکے رو سے وہ اپنی بیوی کو اجازت خود دیوے کہ دوسرے غیر مرد کے پاس جاکر اولاد حاصل کرکے اس مرد کے لئے لاوے اور دس بچے تک ایسا کرے یعنی بیس پچیس برس تک غیر مردون سے ہمبستر ہوتی رہے شرط یہ ہے کہ اصلی خاوند کی خدمت مین کمر بستہ رہے اعتراض یہ ہے کہ کیا کسی مرد کی فطرت اجازت دیتی ہے کہ اپنی نیک استری کو خود کہے کہ تو غیر مرد کے پاس ہمبستر ہونے کے لئے جا۔ اگر آریہ صاحبان کے نزدیک یہ وید مقدس کا حکم ہے تو آج تک کس کس نے اس حکم کی پیروی کی ہے ہمین اس مجمع مین اس کی فہرست دیوین :

پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک نیوگ ہمارے ہین ہے لیکن جو عورت بدہوا ہو جاوے یعنی رانڈ ہوجاوے اور اس کو اولاد کا شوق یعنی خواہش ہو تو وہ بیشک شریف خاندان کا آدمی تلاش کرکے اولاد حاصل کرے اس کو کوئی دوش نہین بلکہ اس کے خاوند کا خاندان

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام
۱	میاں علی محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب	لوہڑہ
۲	میاں محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب	〃
۳	صاحب بی بی صاحبہ زوجہ صاحب دین صاحب	
۴	عالم خاتون دختر عالم صاحب	〃
۵	بختاور زوجہ مراد صاحب	〃
۶	میاں مراد صاحب ولد اسماعیل صاحب	〃
۷	میاں ولی محمد ولد مراد صاحب	〃
۸	میاں متلی صاحب ولد مراد صاحب	〃
۹	میاں ولی داد ولد امیر دین صاحب	〃
۱۰	میاں احمد ولد امیر الدین صاحب	〃
۱۱	میاں بخش صاحب 〃	〃
۱۲	سہاگ بی بی صاحبہ زوجہ امیر دین صاحب	
۱۳	فاطمہ صاحبہ دختر امیر الدین	〃
	زوجہ محمد ولد احمد صاحب	〃
۱۴	فتح بی بی صاحبہ زوجہ ولی داد	〃
۱۵	برخوردار ولد احمد ترکہان صاحب	
۱۶	میاں محمد صاحب ولد برخوردار صاحب	
۱۷	میاں الہ یار ولد برخوردار صاحب 〃	
۱۸	بخت بی بی زوجہ برخوردار صاحب 〃	
۱۹	علی محمد ولد جوایا صاحب ترکہان	〃
۲۰	متلی ولد جوایا صاحب 〃	〃
۲۱	میاں مراد صاحب ولد جوایا صاحب 〃	〃
۲۲	میاں ولد فتو صاحب ترکہان	〃
۲۳	میاں ولی داد ولد مراد صاحب 〃	〃
۲۴	محمد ترکہان صاحب ولد عالم صاحب	〃
۲۵	میاں احمد ولد عالم ترکہان صاحب	〃
۲۶	میاں ولی داد ولد عالم صاحب	〃
۲۷	میاں جوایا ولد غلام صاحب	
۲۸	میاں محمد یار ولد جوایا صاحب	〃
۲۹	میاں احمد یار ولد جوایا صاحب	〃
۳۰	میاں مراد ولد غلام صاحب	〃
۳۱	سہاگ بھری صاحبہ زوجہ مراد	〃
۳۲	محمد کمال صاحب ولد بہلول صاحب	〃
۳۳	میاں احمد ولد زیادہ قوم بھنڈر	〃
۳۴	مولوی مولا بخش صاحب ولد محمد دین صاحب	

نمبر شمار	نام	مقام
۳۵	میاں محمد دین ولد پیر محمد	لوہڑہ
۳۶	میاں اسمعیل صاحب ولد مولا بخش صاحب	
۳۷	میاں ابراہیم ولد 〃	〃
۳۸	ست بھرائی والدہ امیر دین صاحب	
۳۹	میاں نور محمد صاحب	〃
۴۰	میاں عبد المجید ولد نہنا صاحب بیگووالین ضلع جالندھر تحصیل سلطان پور	
۴۲	میاں عبد القادر صاحب 〃	〃
۴۳	میاں عبد الرحمن صاحب 〃	〃
۴۴	زوجہ صاحبہ عبد المجید صاحب	〃
۴۵	زوجہ صاحبہ میاں عبد القادر صاحب 〃	〃
۴۶	زوجہ میاں عبد الرحمن صاحب 〃	〃
۴۷	میاں جامان صاحب ولد نور صاحب 〃	
۴۸	زوجہ جامان صاحب 〃	〃
۴۹	میاں نتھو ولد رکھو صاحب	〃
۵۰	زوجہ نتھو صاحب	〃
۵۱	دختر میاں صاحب	〃
۵۲	میاں روڈا ولد محمد حسین صاحب	〃
۵۳	میاں عبد الرحمن صاحب داماد مولوی محمد حسین صاحب	
۵۴	والدہ صاحبہ مولوی محمد حسین صاحب	
۵۵	میاں عبد الخالق صاحب	
۵۶	میاں عبد الحی صاحب	
۵۷	زوجہ مولوی محمد حسین صاحب	
۵۸	زوجہ میاں عبد الرحمن صاحب	
۵۹	زوجہ میاں عبد الخالق صاحب	
۶۰	دختر مولوی محمد حسین صاحب	
۶۱	میاں عبد الوہاب صاحب ولد علی محمد صاحب	
۶۲	میاں نہنا صاحب ولد روڈا صاحب	
۶۳	میاں شمس الدین صاحب	
۶۴	میاں مہتاب صاحب	
۶۵	میاں عبد الرحمن صاحب	
۶۶	میاں الہ دتا صاحب	
۶۷	میاں عبد اللطیف صاحب	
۶۸	میاں رحمت اللہ صاحب	
۶۹	میاں ہاشم خان صاحب	
۷۰	میاں نظام الدین صاحب	
۷۱	میاں الہ بخش صاحب	
۷۲	میاں قطب الدین صاحب	کپورتھلہ

نمبر شمار	نام	مقام
۷۳	میاں دہاں (اکیا الوالی)	ریاست کپورتھلہ
۷۴	میاں محمد حسین صاحب	〃
۷۵	میاں سوہندا صاحب (سانا)	ریاست پٹیالہ
۷۶	میاں پیر بخش صاحب	پٹیالہ
۷۷	میاں رحیم بخش صاحب	گجرات
۷۸	میاں محمد یار	ملتان
۷۹	بابو عبد الرحمن صاحب	شہر انبالہ
۸۰	میاں عبد الرحیم صاحب	〃
۸۱	میاں عبد الحکیم صاحب	〃
۸۲	میاں عبد المجید صاحب	〃
۸۳	میاں عبد الحمید صاحب	〃
۸۴	میاں الہ بندہ صاحب	〃
۸۵	میاں جان محمد صاحب	〃
۸۶	میاں غلام نبی صاحب	〃
۸۷	میاں الہ بندہ ولد شادی	〃
۸۸	میاں عبد الکریم صاحب	〃
۸۹	میاں عبد الغنی صاحب	〃
۹۰	میاں شادی صاحب ولد نورن	〃
۹۱	میاں احمد دین ولد عبد الرزاق صاحب	〃
۹۲	میاں رحیم بخش صاحب	〃
۹۳	میاں محمد رمضان صاحب	〃
۹۴	میاں عبد الرحیم صاحب	〃
۹۵	میاں رحمت اللہ صاحب	〃
۹۶	میاں عبد اللہ صاحب	〃
۹۷	میاں عبد العزیز صاحب	〃
۹۸	میاں محمد رمضان صاحب	〃
۹۹	میاں الہ بخش صاحب	〃
۱۰۰	میاں عبد الحکیم صاحب	〃
۱۰۱	میاں عبد الکریم صاحب	〃
۱۰۲	زوجہ جمال الدین صاحب	سعد اللہ پور
۱۰۳	میاں کرم الدین صاحب	〃
۱۰۴	میاں امام الدین صاحب	〃
۱۰۵	میاں غلام محمد صاحب	〃
۱۰۶	میاں محمد عالم صاحب	〃
۱۰۷	میاں فضل احمد صاحب	〃
۱۰۸	زوجہ میاں نظام الدین صاحب	〃
۱۰۹	میاں امام الدین صاحب	بھین
۱۱۰	فضل بی بی زوجہ امام الدین صاحب	〃

نمبر شمار	نام	مقام
۱۱۱	حسن بی بی بنت امام الدین صاحب (بھین)	
۱۱۲	میاں حسن دین صاحب	
۱۱۳	میاں مہر دین صاحب	
۱۱۴	مہر بی بی بنت الہ بخش صاحب	
۱۱۵	میاں محمد حسین ولد علی محمد	سعد اللہ پور
۱۱۶	میاں علی محمد صاحب ولد	
۱۱۷	کرم الدین صاحب	

عجیب وغریب قران مجید

احمدیہ بک ایجنسی مین مطبع نظامی کی نقل کا قرآن مجید موجود ہے اس کی تحریر مین یہ خوبی ہے کہ ہر ایک صفحہ پوری آیت پر ختم ہوتا ہے ہر ایک جزو پورے صفحہ پر ختم ہوتا ہے خواہ انسان الگ ۳۰ جزو کرے علی ہذا القیاس ہر ایک منزل الگ الگ ہو سکتی ہے اور اعراب اس خوبی سے دئے ہین کہ ہر ایک لفظ صاف صاف پڑھا جاتا ہے فلسکیپ سائز پر ۶۱۲ صفحہ ہے قیمت معمولی کاغذ پر عـہ/ موٹا کاغذ ۱۲/ ؁

روشنائی احمدیہ ۔ میرزا عبد الکریم صاحب کی بنائی ہوئی بمقابلہ اور روشنائیون کے نہایت عمدہ ہے احمدیہ جماعت کے خریدنے کے لائق اعلیٰ قسم ۱/ دوم قسم ۔/

قادیان بک ایجنسی سے طلب کرو ؁

جبوب جواہر زندگی تندرستی اور طاقت کے لئے ۔ عجیب وغریب مرہم عیسیٰ

زخمون جراحتون چولوٹن ۔ طاعون سرطان ۔ خنازیر اور ہر قسم کے خبیثہ اور زہریلے پھوڑون گنج خارش ناصور کے لئے اور پاکٹ کیس سفر و حضر مین ہر قسم کی بیماری سے بچنے کے لئے ۔

کارخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین لاہور سے طلب کرو ؁

الوار الاسلام پریس قادیان مین منشی محمد افضل صاحب پروپرائیٹر کے اہتمام سی چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان مین ۲ عہ
(۲) ہندوستان سے باہر ۳ عہ
(۳) لوکل خریداروں سے ۱ عہ
(۴) اگر ایک ہی پتہ پر تین پرچے منگوائے جائیں تو فی خریدار ۱ عہ
(۵) خط وکتابت میں اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

نمبر ۱۸ | قادیان دارالامان ۲۲ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان علیہ السلام الرحمٰن

بقیہ ۶ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

سوال۔ جب ایک شخص نے ایک بات تحصیل کی ہو تو دوبارہ اسی کے تحصیل کرنے سے کیا حاصل ہے۔

جواب۔ ہم اس اصول کو لاتسلم کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے قرآن میں لکھا ہے "قالوا الست بربکم قالوا بلا"۔ …… یعنی جب روحوں سے خدا نے سوال کیا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو وہ بولیں کہ ہاں! تو اب سوال ہو سکتا ہے کہ روحوں کو علم تو تھا پھر انبیاء کو خدا نے کیوں بھیجا گویا تحصیل حاصل کرائی۔ یہ اصل میں غلطی ہے ایک تحصیل پھیکی ہوتی ہے ایک گاڑھی ہوتی ہے دونوں میں فرق ہوتا ہے۔ وہ علم جو کہ نبیوں سے ملتا ہے اس کی تین اقسام ہیں۔ علم الیقین عین الیقین۔ حق الیقین۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک شخص دور سے دھواں دیکھے تو اسے علم ہوگا کہ وہاں آگ ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جہاں آگ ہوتی ہے وہاں دھواں بھی ہوتا ہے اور ہر ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا علم ہے جس کا نام علم الیقین ہے۔ مگر اور نزدیک جا کر وہ اس آگ کو آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اسے عین الیقین کہتے ہیں۔ پھر اگر اپنا ہاتھ اس آگ پر رکھ کر اس کی حرارت وغیرہ کو بھی دیکھ لیوے تو اسے کوئی شبہ اس کے بارے میں نہ رہیگا اور اس طرح سے جو علم اسے حاصل ہوگا اس کا نام حق الیقین ہوگا اب کیا ہم اسے تحصیل حاصل کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!

دراصل سائل کا مطلب یہ تھا کہ جس حالت میں ہمارے پاس قرآن موجود ہے تو اب ہمیں بیعت کی کیا ضرورت ہے وہی نماز روزہ وہاں ادا کرنا ہے وہی بلا بیعت ادا کرنا ہے گویا تحصیل حاصل ہے مگر حضرت اقدس نے کھول کر بتلا دیا کہ تحصیل کے مدارج ہیں چنانچہ …… اس فلسفہ کو سمجھ کر آخر سائل نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی۔ (ایڈیٹر)

قبل از عشاء

وحی وحی کا قاعدہ ہے کہ اگر اجمال ہو تو ساتھ ہی اس کی تفصیل بھی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر نماز بتلائی گئی تو کشف میں اس کی صورت بھی بتلا دی۔ جب سے دنیا شروع ہے وحی سوائے کشفی حالت کے ہوتی ہی نہیں ہے ورنہ پھر یہ اعتراض ہوگا کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خائن تھے یا اپنی طرف سے بنا کر بتلا دیا کرتے تھے بلکہ جس طرح خدا تعالے ان کے دل میں ڈالتا تھا وہ دوسرے کے دل میں ڈال دیتے۔

۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس سیر کو تشریف نہیں لے گئے۔ پانچوں نمازیں آپ نے باجماعت ادا کیں۔

قبل از عشاء

عورتوں کے حقوق فرمایا کہ عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی مختصر الفاظ میں بیان فرما دیا ہے **ولہن مثل الذی علیہن** کہ جیسے مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات اُن سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ **خیرکم خیرکم لاہلہ** تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔

۸۔ مئی سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چاروں نمازیں اور جمعہ حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیا۔ سیر بباعث جمعہ ملتوی رہی۔

قبل از عشاء

"وہ یہ ظاہری تک بندی تو مسیلمہ نے بھی کر لی تھی آمیز قرآن شریف کی خصوصیت کیا ہے۔"

یہ ایک کلمہ ہے جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اول الکافرین کی قلم سے قرآن کریم کے شان میں لکھا ہے۔ اس پر حضرت اقدس

نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کیا بے ادبی ہوگی کہ قرآن شریف کی آیات کو جو کہ ہر ایک پہلو اور ہر ایک رنگ کیا بلحاظ ظاہر اور کیا بلحاظ باطن کے معجزہ ہے تک بندی کہا جاتا ہے - جیسے قرآن شریف کا باطن معجزہ ہے ویسے اس کے ظاہر الفاظ اور ترتیب بھی معجزانہ ہے - اگر ہم اس کے ظاہر کو معجزہ نہ مانین تو پھر باطن کے معجزہ ہونے کی دلیل کیا ہوگی ایک انسان کا اگر ظاہر ہی گندہ ناپاک اور خبیث ہوگا تو اس کی روحانی حالت کیسے اچھی ہو سکتی ہے - عوام الناس اور موٹی نظر والون کے واسطے تو ظاہری خوبی ہی معجزہ ہو سکتی ہے اور چونکہ قرآن ہر ایک قسم کے طبقہ کے لوگون کے واسطے ہے اس لیئے ہر ایک رنگ مین یہ معجزہ ہے ماموری اللہ کی عداوت کا نتیجہ کفر تک پہونچا دیتا ہے +

۹ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز مین حضرت اقدس تشریف نہین لائے باقی نمازین باجماعت ادا کین - قبل از عشاء کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہوا +

سیر

طاعون سے حفاظت عام لوگون کا خیال ہے کہ وبا سے بھاگنا نہ چاہیئے یہ لوگ غلطی کرتے ہین - آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر وبا کا ابتدا ہو تو بھاگ جانا چاہیئے اور اگر کثرت سے ہو تو پھر نہین بھاگنا چاہیئے - جس جگہ وبا ابھی شروع نہین ہوئی تب تلک اس حصہ والے اس کے اثر سے محفوظ ہوتے ہین اور ان کا اختیار ہوتا ہے کہ اس سے الگ ہو جاوین - اور توبہ اور استغفار سے کام لیوین +

احمدی جماعت اور طاعون یہ اللہ تعالے کی سنت ہے - کہ نشان بھی ہوتے ہین اور ان مین التباس بھی ہوتا ہے آنحضرت صلعم سے معجزہ مانگا گیا تو کہا کہ خدا قادر ہے - خواہ آسمان سے نشان دکھلاوے یا بعض کو بعض سے جنگ کرا کر نشان دکھاوے - چنانچہ جنگون مین صحابہ بھی قتل ہوئے بعض کمزور ایمان والون نے اعتراض کیا کہ اگر یہ عذاب ہے تو ہم مین سے لوگ کیون مرتے ہین اس پر خدا نے فرمایا - ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس الخ

پس اگر ہماری جماعت مین سے کوئی بھی نہ مرے اور کل قومین مرتی رہین تو کل دنیا ایک ہی دفعہ راہ راست پر آجاوے اور بجز اسلام کے اور کوئی مذہب دنیا پر نہ رہے حتے کہ گورنمنٹون کو بھی مسلمان ہونا پڑے - اور یہی سر تھا کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ بھی فوت ہوئے تھے ہان سلامتی کا حصہ نسبتاً ہماری طرف زیادہ رہے گا - براہین احمدیہ مین بھی لکھا ہے ان الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم - اب خدا جانے کہ کون ظلم سے خالی ہے - کسل اور غفلت بھی ظلم ہے - مگر تاہم دعا کرنا ضروری ہے - اس جماعت کا قطعاً محفوظ رہنا یہ الفاظ کہین ہم نے نہین لکھے اور نہ یہ سنت اللہ ہے اگر ایسا ہو تو پھر تو اکراہ فی الدین ہو جاتا ہے جب سے انبیاء پیدا ہوئے ہین ایسا کبھی نہین ہوا - احمقون کو ان بھیدون کی خبر نہین - خدا کا وعدہ نسبتاً حفاظت کا ہے نہ کہ کلیتہً پھر یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ اگر ہماری جماعت کا ایک مرتا ہے تو اس کے بدلے تین سو آجاتے ہین - انجام ہمیشہ متقیون کے واسطے ہی ہوتا ہے اگر خدا تعالے ایسا کھلا کھلا فرق کر دیوے تو مین نہین جانتا کہ مذہبی اختلاف ایک ذرہ بھر بھی رہجاوے حالانکہ اس اختلاف کا قیامت تک ہونا ضروری ہے +

بعض لوگ ہماری جماعت مین سے بھی غلطی سے کہہ دیتے ہین کہ ہم مین سے کوئی نہ مریگا یہ انکو مغالطہ لگا ہے ایسا ہرگز ہو نہین سکتا اگرچہ ایک حد تک خدا نے وعدے کئے ہوئے ہین مگر ان کا یہ مطلب ہرگز نہین ہے کہ جماعت سے مطلقاً کوئی بھی نشانہ طاعون نہ ہو - یہ بات ہماری جماعت کو خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالے کا یہ وعدہ ہرگز نہین ہے کہ تم مین سے کوئی بھی نہ مریگا + ہان خدا تعالے فرماتا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض پس جو شخص اپنے وجود کو نافع الناس بنا دینگے ان کی عمرین خدا زیادہ کریگا - خدا تعالے کی مخلوق پر شفقت بہت کرو - اور حقوق العباد کی بجا آوری پورے طور پر بجا لانی چاہیئے

اعتراض ہوا کہ نوح کی کشتی مین چڑھنے والے سب کے سب طاعون سے محفوظ رہے تھے تو کیا وجہ ہے جو لوگ یہان بیعت میں ہین وہ محفوظ نہ رہین +

جواب - فرمایا کہ ہمارا سلسلہ آنحضرت صلعم کے سلسلہ کے قدم بر قدم ہے - نوح کے وقت ایمان کا دروازہ بند ہو چکا تھا اور اسوقت کوئی النباس ایمان کا نہ تھا - مگر اب ہے - نوح کے وقت یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اب قوم تو ضرور ہلاک ہونے والی ہے خواہ ایمان لاوے خواہ نہ لاوے مگر آنحضرت کے وقت مہلت دی گئی کہ جو توبہ کرے گا - وہ بچ جاویگا - چنانچہ آنحضرت صلعم نے عین قتل کے وقت فرمایا کہ اگر کوئی ایمان لاوے تو تلوار روک لیجاوے - مگر نوح کی قوم کے واسطے تھا کہ صرف کشتی والے بچائے جاوینگے باقی سب تباہ اور ہلاک ہونگے وہ صورت خاص اور الگ تھی اور اعتراض تو خود نوح پر بھی تھا کہ اس نے کہا تھا کہ میرے اہل بچے رہین گے مگر پھر بھی مخالفون کو یہ کہنے کی گنجایش رہی کہ نوح اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا - معلوم ہوتا ہے کہ نوح کو بھی شبہ پیدا ہوا تھا تب ہی تو ان کو اللہ تعالے کیطرف سے زجر ہوا - پھر دیکھو باوجود نبی ہونے کے ان کو دھوکا لگا اور یہ معاملہ اس طرح سے ہوا کہ مخالف تو درکنار خود نوح ع کو ہی شکوک پیدا ہو گئے - خدا تعالے اپنے رعب اور خوف کو دور نہین کرنا چاہتا - اگر آج وہ کھلا وعدہ دیدے کہ جماعت مین سے کوئی نہ مریگا تو پھر اس کا خوف دلون مین نہ رہے جہان خاص گھر کا اس نے وعدہ کیا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار وہان بھی ایک فقرہ ساتھ رکھ دیا ہے کہ الاالذین علوا باستکبار -

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا رجوع کب ہوگا فرمایا کہ دیکھو بچہ جب پیٹ مین ہوتا ہے تو اگرچہ زندہ ہوتا ہے مگر تاہم خوشی پر ہنس نہین سکتا اور تکلیف پر رو نہین سکتا - بلاؤ تو بولتا نہین ہے مگر جب باہر آتا ہے تو اس کو حواس ملجاتے ہین - ہنستا بھی ہے روتا بھی ہے - بلانے سے بولتا بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندگی جو کہ پیٹ مین تھی وہ اصلی اور حقیقی زندگی نہ تھی حواس اس مین نہ تھے - جب خدا ایک بات ڈالتا ہے - تو حواس آجاتے ہین - یہی حال مولوی محمد حسین صاحب کا ہے جب خدا کیطرف سے کوئی بات دل مین ڈالی جاوے گی تو اسی وقت تبدیلی ہو جاوے گی +

جو بلائے جاتے ہین وہ آتے ہین اور جو بلائے نہین جاتے وہ کفر مین ترقی کرتے ہین اگر قرآن شریف نہ آتا تو ابوجہل اعلے درجہ کے لوگون مین شمار ہوتا - اسی طرح صدہا آدمیون کو ہم صلحا سمجھتے ہین مگر جب ان کے سامنے حق پیش کیا گیا اور انہون نے انکار کیا تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک ان مین صلاحیت نہ تھی کسی کے باطن کا کسی کو کیا علم ہے مگر حق پیش کرنے پر حقیقت کھل جاتی ہے - کہ خدا کی آواز سننے والے کون ہین اور اس سے انکار کرنے والے کون

غیر معمولی مجلس

[کل سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب گورداسپور سے دورہ پر اور تحصیلدار صاحب بٹالہ سے مینار کی تعمیر کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لائے ہوئے تھے حضرت اقدس ع جب سیر سے واپس تشریف لائے تو کوئی آدھ گھنٹہ کے بعد ہر دو عہدہ دار صاحبان نے حضرت اقدس سے ملاقات کی طاعون پر ذکر اذکار ہوتے رہے اور مینار کے متعلق بھی تحصیلدار صاحب نے چند امور استفسار کئے ہموقعہ پر جو کچھ حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا اسے ہم یکجائی طور پر درج کر دیتے ہین + (ایڈیٹر)]

طاعون کے تجربہ کے سوال پر فرمایا کہ اس کے تجربہ کا موقعہ ابھی بہت ہے۔ حکمانے لکھا ہے کہ اس کا دورہ ستر ستر برس تک ہوا کرتا ہے بڑے بڑے حکمانے پچاس ساٹھہ برس تک اس کے دورہ کا مشاہدہ لکھا ہے لیکن خدا جانے کہ بعد مین اس نے کیا تجارب ہون۔ یہ کہنا کہ تجربہ ہوا ہے کہ کھلی ہوا مین اس کے کیڑے زیادہ ہوتے ہین ٹھیک نظر نہین آتا۔ کیونکہ علاقہ بمبئی مین اس نے سب سے پہلے زیادہ حصہ شہر بمبئی کا ہی پسند کیا تھا شائد یہ بات بعد مین بدل جاوے۔ ہم اس رائے کو اسوقت قبول کرتے ہین جب طاعون کی رفتار بھی اسے قبول کرے جیسے حکام کے دورہ ہوتے ہین اسی طرح اسکے بھی دورہ ہوتے ہین۔ کسی جگہ پر عود کرتی ہے اور کسی جگہ نہین۔ لیکن اس پر بھی زور نہین دیا جاسکتا۔ شاید ایک ہی جگہ بار بار آجاوے۔ پہلا تجربہ یہ ہے کہ انہون نے لکھا ہے کہ یہ اپنی عمر پوری کرکے خود بخود ہی چھوڑ جاتی ہے +

سوال ہوا کہ طاعون کا اصل باعث کیا ہے۔ فرمایا کہ مین اس مجلس مین اس کا ذکر اس لئے پسند نہین کرتا کہ مذہبی رنگ کے مسائل کو لوگ کم سمجھتے ہین۔ حقیقت مین جو لوگ خدا پر ایمان لائے ہین وہ جانتے ہین کہ یہ اس کی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان اپنی عقل پر بہت بھروسہ کرتا ہے تو ہر شے کا انکار کر دیتا ہے حتے کہ خدا سے بھی منکر ہو جاتا ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ آج کل کے جنٹلمین دینی بات کرنے والے کو بیوقوف کہدیتے ہین لیکن یقین ہے کہ اب زمانہ خود بخود مودب ہو جاویگا نرے ارضی اسباب ہی اس طاعون کے موجد نہین ہین آخر اس کے کیڑے کسی پیدا کرنے والے کی وجہ سے ہی پیدا ہوئے ہین اور وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگون کو اسکی ہستی کا پتہ لگ جاوے گا۔ ابھی تک لوگون کو عبرت کامل نہین ہوئی ہے۔ طاعون کی گذشتہ چال سے پتہ لگتا ہے کہ اول عوام پر پھر خواص پر پھر ملوک پر حملہ کرتی ہے۔ اور اس کے اصل اسباب کا معما تو خدا خود ہی کھولیگا مین نے اس کی خبر آج سے ۲۲ سال پیشتر دی ہے۔ پھر سات سال کے بعد دی پھر اسوقت دی جبکہ ایک دو ضلعون مین یہ تھی۔ قرآن مین انجیل مین دانیال نبی کی کتاب مین اس کا ذکر ہے غرضیکہ قبل از وقت ہم اسکی نسبت کھلکر بات نہین کرتے کیونکہ اسپر ہنسی کی جاویگی جب خدا تعالے اسکا پورا دورہ خود ختم کریگا تو اسوقت آپ ہی لوگون کو پتہ لگ جائے گا +

اطبا نے لکھا ہے کہ جب موسم جاڑے یا گرمی کی طرف حرکت کرتا ہے تو اسوقت یہ زیادہ ہوتی ہے مگر ابھی تو موسم اتنی شدت گرمی کا نہین ہے لیکن اگر مئی کے گذرنے پر یہی حال رہا تو شائد یہ قاعدہ بھی ٹوٹ جاوے مگر اصل بات کا علم تو خدا تعالے ہی کو ہے +

اکثر جگہ چوہے کثرت سے مرتے ہین تو وہان طاعون کا اندیشہ ہوتا ہے مگر خدا کے فضل سے ہمارے گھر مین دو بلیان ہین اور وہ کوئی چوہا نہین چھوڑتین شائد یہ بھی خدا کی طرف سے ایک علاج ہو۔

سوال ہوا کہ پھر اس کا علاج کیا ہے۔

فرمایا۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ بجز تقوے طہارت اور رجوع الی اللہ کے اور کوئی چارہ نہین گو لوگ اسے دیوانہ پن سمجھتے ہین مگر بات یہ ہے کہ یہ دنیا خود بخود نہین ہے ایک خالق اور مدبر کے ماتحت یہ چل رہی ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ زمین پر پاپ اور گناہ بہت ہو گیا ہے تو وہ تنبیہ نازل کرتا ہے اور جب رجوع الی اللہ ہو تو پھر اُسے اٹھا لیتا ہے۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ لوگ بہت بیباک ہین اور ان کو ابھی تک کچھہ پروا نہین ہے +

سوال ہوا کہ مینار کیون بنوایا جاتا ہے +

فرمایا کہ اس مینار کی تعمیر مین ایک یہ بھی برکت ہے کہ اسپر چڑھکر خدا کا نام لیا جاویگا اور جہان خدا کا نام لیا جاتا ہے وہان برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ آج کل اسی لئے سکھون نے بھی اذانین دلوائی ہین اور مسلمانون کو اپنے گھرون مین بلاکر قرآن پڑھوایا ہے۔ پھر اسکے اوپر ایک لالٹین بھی نصب کی جاوے گی جس کی روشنی دور دور تک نظر آوے گی۔ سنا گیا ہے کہ روشنی سے بھی طاعونی مواد کا دفعیہ ہوتا ہے۔ اور ایک گھنٹہ بھی اسپر لگایا جاوے گا۔ اس کی بلندی کی نسبت ہم کہہ نہین سکتے ابھی سرمایہ نہین ہے۔ سرمایہ پر دیکھا جاوے گا کہ کسقدر بلند ہوگا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ لوگ اُسپر چڑھکر چارپائیان بچھاوینگے۔ کیونکہ ایک تو وہ مخروطی شکل کا ہوگا اور گھنٹہ کیوجہ سے اسے بند رکھا جاویگا کہ لوگ چڑھکر اسے خراب نہ کر دیوین +

مجھے حیرت ہے کہ یہان کے ہندوؤن کیساتھہ ہم نے آج تک برادرانہ برتاؤ رکھا ہے اور یہ لوگ ہمارے مینار کی تعمیر پر اس قدر جوش وخروش ظاہر کر رہے ہین۔ اس مسجد کو ہمارے مرزا صاحب (والد صاحب) نے سات سو روپیہ کو خریدا تھا اور اس مینار کی تعمیر مین صرف مسجد ہی کے لئے مفید بات نہین ہے بلکہ عوام کو بھی فائدہ ہے۔ یہ خیال کہ اس سے بے پردگی ہوگی یہ بھی غلط ہے۔ اب ہمارے سامنے ڈپٹی شنکرداس صاحب کا گھر ہے اور اس قدر اونچا ہے کہ آدمی اوپر چڑھے تو ہمارے گھر مین اس کی نظر برابر پڑتی ہے تو کیا اب ہم کہین کہ اسے گرا دیا جاوے بلکہ ہم چاہئے کہ اپنا پردہ خود کر لیوین ان لوگون کو چاہئے تھا کہ مذہبی امور مین ہم سے دلبستگی ظاہر کرتے اور اس امر مین ہماری امداد کرتے اگر یہ لوگ اپنا معبد بلند کرنا چاہین تو کیا ہم اسے روک سکتے ہین +

یہ خیال کہ مسجد یہان ہو اور مینار کہین باہر ہو۔ ایک قسم کی ہنسی ہے اور اُس وقت قبولیت کے قابل ہے کہ اول مسجد باہر نکالدیجاوے پھر مینار بھی باہر ہو جاویگا اور یہ قبر ہمارے مرزا صاحب کی ہے انہون نے نزول سے زمین خریدکر اس مسجد کو تعمیر کرایا تھا اور اپنی موت سے ۲۲ دن پہلے اپنی اس قبر کا نشان تبلایا کہ اس جگہ ہو +

مجھے ان لوگون پر بار بار افسوس آتا ہے کہ ہمارے دل مین تو ان کی ہمدردی ہے۔ بیماریون مین ہم انکا علاج کرتے ہین۔ ہر ایک ان کی مصیبت مین شریک ہوتے ہین۔ انہی سے پوچھا جاوے کہ کبھی ان کے مذہبی معاملات مین ہم نے ان سے نقیض کی ہے۔ دنیاوی معاملات تو الگ ہوتے ہین لیکن مذہبی معاملات مین شرافت کا برتاؤ ہوا کرتا ہے ان کو لازم تھا کہ ایسی باتین نہ کرتے۔ جو آپس کی شکر رنجی کا موجب ہوتین۔ اس مینار کی بنیاد پر گیارہ سو روپیہ خرچ آیا ہے اور تین برس سے اسکا ابتدائی کام شروع ہے چنانچہ الحکم مین اسکا اعلان موجود ہے اگر ہمارا چار ہزار روپیہ کا نقصان ہوا اور پھر ان کو یہ روپیہ ملجاوے تو بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ خیر ہمسایونکو فایدہ پہونچا۔ لیکن ابھی تو مینار خیالی پلاؤ ہے جون جون روپیہ آوے گا بنتا رہے گا۔ جب وہ مکمل ہو جاوے۔ اور پھر کوئی اعتراض کی بات ہو تو اعتراض ہو سکتا ہے +

مین ایسا فعل کیون کرنے لگا جس سے اورونکو بھی نقصان ہو اور مجھے بھی۔ ہماری پردہ داری سب سے اعلے ہے۔ اگر کوئی مینار پر چڑھے گا تو جیسے اورون کے گھر مین نظر پڑ سکتی ہے ویسی ہی ہمارے گھر مین بھی پڑ سکتی ہے تو کیا ہم گوارا کرینگے کہ یہ بات ہو۔ بہر حال جب یہ بن جاوے گا تو لوگ سمجھہ لیوینگے کہ ان کو اس سے کسقدر فائدہ ہے +

---

۱۰ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

خدا کی قدرت ہے کہ ایکطرف بعض حسد والے پہلے درجہ کے ہین اور ایک طرف وہ ہین کہ جو تھوڑی سی تحریک پر راہ راست پر آجاتے ہین +

ایک مامور کا زمانہ بھی ایک قسم کا حشر ہوتا ہے کیونکہ جیسے قیامت کے دن دوزخی اور بہشتی دو فریق ہو جاتے ہیں ویسے ہی ایک مامور کے زمانہ میں بھی ہو جاتے ہیں +

ایک پیشگوئی کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ نے براہین میں جو پیشگوئی کی ہے وہ بڑی پیشگوئی ہے۔ فرمایا وجاعل الذین اتبعوا فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ اس مضمون کی آیت یا تو آنحضرت صلعم سے سات سو برس پیشتر نازل ہوئی یا آپ کے تیرہ سو برس بعد مجھ پر نازل ہوئی اور کیسی پوری ہو رہی ہے +

ابلیس اور شیطان کا وجود سوال ہوا کہ ابلیس ملائکہ سے تھا یا کون۔ فرمایا کہ عرب میں اس قسم کے استثناء ہوا کرتے ہیں + صرف و نحو میں غور کرو تو اس قسم کی بہت سی نظیرین ملینگی۔ جیسے کہا کرتے ہیں کہ میرے پاس ساری قوم آئی مگر گدھا نہ آیا تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ ساری قوم گدھا تھی اور کان من الجن کے یہ معنے ہیں کہ ابلیس جنوں سے تھا ملائکہ سے نہ تھا۔ ابلیس کا راز ایسا ہے کہ بجز آمنا و صدقنا کے انسان کو اور کچھ کہنا نہیں پڑتا اللہ تعالیٰ نے اُس کو اقتدار تو نہیں دیا مگر وہ وسوسہ اندازی بھی یہ بڑا راز ہے۔ جس طرح خدا کے ملائک انسان کو پاک مقدس اور مطہر بنا دیتے ہیں اسی طرح یہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ انسان ناپاک ہو جاوے۔ بعض جگہ یہ اپنی کوششوں میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے .... اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ انسان کے اخلاق پاکیزہ ہوں۔ تزکیہ نفس ہو۔ ابلیس کا مقابلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گندے ہو جاویں اور کوئی اخلاقی حالت انسان کی اچھی نہ ہو اور سراپا پلید ہو جاوے +

اس راز (ابلیس) کو انسان حاصل نہیں کر سکتا کارخانہ قدرت کے یہ دوش بدوش چل رہا ہے لیکن آخر کار خدا کا منشاء ہی غالب آتا ہے۔ ابلیس کیا شے ہے یہ ایک راز ہے اور اُن چار چیزوں میں سے ہے جن کی کنہ اور کیفیت سے انسان عاجز ہے وہ یہ ہیں۔ خدا - روح - ملائکہ - ابلیس - جو شخص روح یا خدا کو کچھ مانتا ہے تو اسکو دوسری چیزیں بھی ماننی پڑتی ہیں اور بجز ایسے کے اور کوئی معترض ہو نہیں سکتا۔ روح جیسے آتی معلوم نہیں ہوتی۔ ویسی ہی جاتی معلوم نہیں ہوتی۔ جیسے انڈے کے بیچ میں روح آتی ہے اور بعض وقت بچہ بیچ میں ہی مر کر رہ جاتا ہے اور روح نکل جاتی ہے لیکن معلوم کسی کو نہیں ہوتی پس یہ راز ہوتے ہیں۔ انسان کو ان باتوں کی کنہ دریافت کرنے میں نہ پڑنا چاہیئے۔ تقوے اور اطاعت میں ترقی کرنی چاہیئے تو اس طرح خدا خود اس کی تسلی کر دیگا۔ مثلاً ہلیلہ قبض کو دور کرتا ہے۔ سم الفار ہلاک کرتا ہے۔ اب ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ دریافت کرتے پھریں کہ ان میں کونسی شے ہے جو یہ اثر کرتی ہے۔ طبیب کا یہ کام ہے کہ ان کے خواص کو دریافت کرے اور یہ سوال کہ یہ خواص اس میں کیوں ہیں اس کو حوالہ بخدا کرے۔ یہ اس کی طاقت سے باہر ہے۔ جو شخص ہر ایک شے کی کنہ دریافت کرنا چاہتا ہے وہ احمق ہے۔ کسی چیز کے خواص کا معلوم کر لینا ہی اس کی اصلیت ہے +

اگر کوئی سوال کرے کہ شیطان دکھلاؤ تو کہدو کہ تمہارے اندر ہی اس کے خواص موجود ہیں جیسے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ انسان بیٹھے بٹھائے یک دفعہ ہی بدی میں ترقی کرنے لگجاتا ہے یہاں تک کہ خدا سے منکر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی نیکی میں ترقی کرنے لگتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اندر دو کششیں موجود ہیں پس ان کا کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہے باقی اشیاء کو بھی انسان نے اتنا ہی سمجھا ہے۔ سعادت کی یہ علامت ہے کہ خدا کی ہستی سے سیراب ہو کر اسکے موجود اور حاضر ناظر ہونے پر ایمان لاوے اور بڑی بات یہ ہے۔ کہ گناہ سے پرہیز کرے یہ بڑی آگ ہے اس سے بچنے کا کوئی چارہ بجز معرفت الٰہی کے اور کوئی نہیں ہے +

بندہ چونکہ خدا کی معرفت کا محتاج ہے اس لئے خدا نے یہ دروازہ پورے طور پر کھولا ہوا ہے۔ جوں جوں اس راہ میں کوشش کریگا توں توں در رحمت اس پر کھلتا جاویگا دنیا میں ہزاروں چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی ہستی کی بھی ہمیں خبر نہیں ہے۔ پھر ایسی چیزوں کے لیئے سرگرداں ہونے سے کیا فائدہ۔ اور کونسی شے ہے کہ جس کی تحقیقات انسان نے پورے طور پر کر لی ہو جو شے خدا نے اسکے واسطے چنداں مفید نہ سمجھی وہ پورے طور پر اسپر نہیں کھولی۔ پس یہ جو ہر ایک شے کی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہے تو کیا خدا بننا چاہتا ہے۔ جس راہ پر انسان پہونچ نہیں سکتا چاہئیے کہ اسے چھوڑ دیوے۔ انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس پر قانع رہنا چاہئیے۔ اگر یہ توقع رکھے کہ آسمان کے درخت کا پھل آوے گا تو میں کھاؤں گا۔ اگرچہ اسکا ہاتھ بھی وہاں نہیں پہونچتا تو پھر وہ مجنون ہے۔ ہاں جب خدا اس کی فطرۃ کو ایسا بنا دے گا کہ آسمان تک پہنچ سکے تو پھر آسمان کے درخت کے پھل بھی کھا سکیگا +

گناہ کیسے دور ہوں گناہ سے انسان کس طرح بچ سکتا ہے اس کا یہ علاج تو بالکل نہیں ہے جیسے عیسائیوں نے مانا ہے کہ ایک کے سر میں درد ہو تو دوسرا اپنے سر میں پتھر مارے اور پہلے کا درد سر جاتا رہے دراصل بات یہ ہے کہ انسان کی ہر ایک فطرت جو کہ حد اعتدال سے بڑھ جاتی ہے وہی گناہ کا موجب ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ پھر وہ عادت میں داخل ہو جاتی ہے اس پر سوال ہوتا ہے کہ یہ عادت دور ہو سکتی ہے کہ نہیں۔ اکثر لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ دور نہیں ہو سکتی عیسائیوں کا عقیدہ بھی ایسا ہی ہے کہ ہم نے جو کفارہ مانا ہے اُس سے انسان کے گناہ دور نہیں ہوتے (یعنے انسان کی فطرت ایسی نہیں بدلجاتی کہ آئندہ اس سے گناہ سرزد ہی نہ ہوں) بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ مسیح کی شفاعت کے باعث گناہ انسان سے دور ہو جاوینگے۔ (یعنے گناہ کا نتیجہ جو آخرت میں عذاب ہے وہ نہ ہوگا۔) چنانچہ اسلئے ان کو گناہوں کے ارتکاب میں ترقی کا بہت موقعہ ملا ہے۔

ہماری جماعت کو اسپر توجہ کرنی چاہیئے کہ ذرہ سا گناہ بھی بُرا ہے جو گردن پر سوار ہو جاوے وہ انسان کو دیوانہ بنا دیتا ہے اور رفتہ رفتہ انسان ادنے سے اعلے (یعنے صغیرہ سے کبیرہ) کیطرف چلا جاتا ہے۔ رعونت اور کبر بہت مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہوتے ہیں اور جب تک وہ اپنے آپ کو عاجز اور چھوٹا نہ سمجھے تب تک کب نجات پا سکتا ہے۔ کبیر نے کیا سچ کہا ہے ؎

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کا کیا سلام
جے ہوتے گھر اوچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنے شکر ہے کہ خدا نے ہمیں چھوٹوں میں بنایا ورنہ بڑے آدمیوں کے گندے افعال میرے اندر ہوتے اور خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اپنی ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی قوم چار پر نظر کر کے شکر کرتا۔ ایک نہایت کمزور بڑھیا کے ساتھ جب تک وہ اخلاق نہ برتے جو اعلے درجہ کے آدمی کے ساتھ برتے جاتے ہیں تب تک یہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا اور قوتیں تو انسان کی کبھی کبھی غلبہ کرتی ہیں مگر رعونت اور نخوت ہر وقت اسپر سوار ہے +

جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بد اخلاقی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ خدا نے جو دروازہ کھولا ہے وہ ایک ہی ہے کہ دعا تذلل۔ گریہ زاری کرے اسی سے اس کا دامن پاک ہو سکتا ہے اور یہی علاج ہے کہ عظمت الٰہی کا اس پر اس قدر غلبہ ہو کہ اس کی بیجا حرکتوں اور کاموں اور قوتوں کو جلا دیوے جس حالت میں کہ انسان دنیاوی مہلک چیزوں سے ڈرتا ہے تو گناہ سے کیوں نہیں ڈرتا۔ شاید اسکا یہ خیال ہے کہ اگر گناہ کروں تو کوئی حساب و کتاب لینے والا نہیں۔ کیا اس کو یہ خبر نہیں کہ خدا ہے جو اسے تباہ کر سکتا ہے۔ ایک رگ دہریت کی لوگوں کے اندر ہے جبھی وہ گناہ کرتے ہیں۔ کسی بدی کا موقعہ ملجاوے تو اسے سیر ہو کر پورا کرتے ہیں اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا درحالیکہ وہ مومن ہو اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا درحالیکہ وہ مومن ہو۔ ان باتوں سے نجات اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب یہ معرفت پیدا ہو کہ خدا کا عذاب ایک چمکتی بجلی کی طرح گرتا ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی طریق نہیں ہے کہ عظمت الٰہی دل پر اسقدر غالب آجاوے کہ وہ سب افعال بد اس کے اندر ہی اندر گداز ہو جاویں +

(باقی آئندہ)

درس قرآن شریف

جزو ۵ رکوع ۸

المہ تر الی الذین قیل لہم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ فلما کتب علیہم القتال اذا فریق منہم یخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ وقالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقی ولا تظلمون فتیلا۔

کیا نہین دیکھا تونے ان لوگون کو جنکو کہا گیا اپنے ہاتھ روک رکھو۔ نماز کو پڑھتے اور زکوۃ کو دیتے رہو پس جب ان کو لڑنے کا حکم دیا گیا اسوقت ایک فریق ان مین سے اللہ کے ڈر کی طرح لوگون سے ڈرتا ہے یا اس سے بھی زیادہ ڈرتا ہے اور وہ بولا ہی کہ اے رب تونے کیون لڑائی ہمارے ذمہ لگا دی۔ تھوڑی مدت تک ہمین کیون اور ڈھیل نہ دی۔ توان کو کہدے کہ دنیا کا فایدہ تو تھوڑا ہے اور جو تقوے کرتا ہے انجام اس کے لئے بہتر ہے اور کوئی ایک فتیل کے برابر بھی بے انصافی نہین کیا جاویگا+

بعض لوگ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہین کہ ہم یون کرینگے وون کرینگے۔ اور اپنی جوانمردی اور بہادری کی ڈینگ مارا کرتے ہین لیکن یاد رکھو کہ ایسے متکبر کبھی اپنے دعوون کو پورا اور ثابت کرکے نہین دکھلایا کرتے۔ اور نہ دکھلا سکتے ہین۔ بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو کرنا یہ صرف انسان کے اپنے اختیار مین نہین ہوا کرتا۔ بغیر اللہ تعالے کی مدد کے نہ انسان برائیون اور فضولیون کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ کوئی بہادری کا کام کر سکتا ہے بدون حکم الٰہی۔ دعوے کرنے والے اکثر ناکام رہتے ہین۔ مین نے ایک جنگی افسر سے پوچھا کہ آپ کے لشکر مین بہادر اور بزدل کی کیا نشانی ہوا کرتی ہے اس نے کہا کہ میرا تجربہ ہے کہ جو سپاہی اکثر موچھون پر تاؤ دیتے رہتے ہین وہ عموماً میدان جنگ مین بزدلی ظاہر کرتے ہین اور جو سیدھے سادے ہین وہ لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کرتے ہین۔ غرض خوب سمجھ رکھو کہ جو لوگ بلا وجہ تکبر کرتے ہین اللہ تعالے ان کو عمل کی توفیق نہین دیا کرتا۔ یہان بھی اللہ تعالے نے اسی بات کا بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اس قدر جلد باز تھے کہ ان کو کفوا ایدیکم کہنا پڑا۔ لیکن جب ان لڑنے کا حکم دیا گیا تو کہنے لگے لولا اخرتنا الی اجل قریب۔

اس قسم کی لاف زنی وغیرہ کی غلطیان انسان مین جو ہوتی ہین ان کا علاج اور نیز ہر ایک مرض کا علاج!

کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھنا ہے۔ خدا تعالے سے دعا مانگنی چاہیئے کہ وہ سابقہ گناہون کے بد نتائج سے محفوظ رکھے اور آیندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشے۔

استغفار اور لاحول کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ تیری قوۃ کے بغیر مین کوئی بدی نہین چھوڑ سکتا اور نہ تیری قوت کے بغیر کوئی نیکی کا کام کر سکتا ہون تب خدا نیکی کرنے کی توفیق بخشے گا۔ انسان پر مشکلات آتے ہین لیکن اللہ کے سوا کوئی مددگار نہین ہے۔

مین خود بھی قرآن پڑھتا ہون اور تمکو بھی سناتا ہون۔ تم جانتے ہو کہ قرآن مین دو طرح کی راہین بیان کی ہین۔ ایک طرف انبیاء اور متقین کا ذکر ہے اور ایک طرف فاسقون اور فاجرون کا بیان ہے۔ کہین گندے آدمیون کے برے انجام تبلائے ہین کہین بھلون کے نیک انجام دکھلائے ہین۔ پس مومن کا کام ہے کہ ان تمام راہون سے واقفیت حاصل کرے۔ کسی کو یہ خیال نہ گذرے کہ بعض وقت درس مین ایسی باتین بیان ہوتی ہین جن کی لڑکون کو خبر بھی نہین ہوتی اور جب بیان ہوتی ہین تو وہ ان سے آگاہ ہو جاتے ہین تو اس بدی کا ارتکاب کرتے ہین۔ ایسا خیال کرنا بے وقوفی ہے۔ میرے پاس ہزارون خط اس مضمون کے بھرے ہوئے آتے ہین۔ کہ ناواقفی کیوجہ سے ہم ہلاک ہوگئے۔ ناواقفی بہت بری بلا ہے۔ جو لڑکا ہم سے سُنے کہ زنا بھی کچھ شے ہے اور پھر اس سننے پر زناکاری شروع کردے اسکو تو پھر خدا اور رسول کی کلام سے بھی فائدہ نہین ہو سکتا صرف یہ کہتے رہنا کہ نیکی کرو نیکی کرو اور بدی کو چھوڑ دو یہ کوئی وعظ نہین ہے اور نہ اس سے سننے والیکو فائدہ ہوتا ہی فایدہ تو جب ہی ہوگا جب نیکی اور بدی کا علم ہوگا اور کسی بدی کے ارتکاب سے وہ اسوقت بچ سکے گا جب وہ جانتا ہوگا۔ کہ یہ بدی ہے۔ پھر اس قسم کے وعظ تو آدمی گرجون اور ٹھاکر دوارون مین بھی بیٹھکر کر سکتا ہے۔ جس سے بھلے اور برے دونون قسم کے آدمی خوش ہو جایا کرتے ہین اور کوئی مخالفت نہین ہوتی مخالفت اسی وقت شروع ہوتی ہے۔ جب کھول کھولکر بیان کیا جاوے اگر انبیاء علیہم السلام ان باتونکو مفصل کھولکر بیان نہ کرتے تو کوئی انکا مخالف بھی نہ ہوتا۔ آنحضرت صلعم کی مخالفت اسی واسطے ہوئی کہ انہون نے مکہ والونکے عیوب کھولکر انپر ظاہر کر دئے اگر عیوب بیان نکرین تو پھر اور کیا بیان کر سکتے ہین قوم لوط کی بداخلاقی اور ان کی تباہی کی نسبت اگر کچھ بیان کرنا ہو تو کیا اصل واقعہ کو چھوڑکر ہم کہدیا کرین کہ انہون نے کوئی بدی کی تھی اور ہلاک ہوئے۔

انجام ہمیشہ متقی کا ہی اچھا ہوا کرتا ہی۔ اور ہر ایک خیر کا وارث بھی متقی ہی ہوا کرتا ہی اور خدا تعالےٰ کسی کی حق تلفی نہین کیا کرتا (باقی آیندہ)

مراسلات

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ آپکے پچھلے ہفتہ کا اخبار میری نظر سے گذرا اس مین صفحہ ۱۱ پر ایک طاعون زدہ کی نجات کی سرخی کے نیچے جو مضمون چھپا ہوا تھا۔ وہ میرے ہی خط کا مضمون تھا جو مین نے آدوراں سے لکھا تھا۔ آپنے اس مضمون کے اخیر مین جو عبارت لکھی ہے کہ اس کے ساتھ دو مستورات اور بھی طاعون سے مبتلا تھین اور ان مین سے ایک فوت ہوگئی ہے اور دوسری کی خبر نہین۔ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ وہ ہیضہ سے مرگئی ہے اس کو طاعون نہ تھی۔ اور دوسری کو طاعون تھی وہ انیس ۱۹ دن بے ہوش پڑی رہی۔ آخر اس کو ایک رات خواب آئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی چارپائی پر آکر بیٹھے ہین اور آپ کے سر کے بال دھوئے ہوئے ہین اسی روز وہ اٹھکر بیٹھ گئی اور دن بدن آرام ہونے لگا۔ کسی کو امید نہ تھی کہ وہ بچ رہیگی حضرت جی نے خواب مین معجزانہ طور سے گویا مردہ کو زندہ کردیا جس روز حضرت جی خواب مین ملے اسی روز اس کو ہوش آگئی + مہربانی کرکے آپ اس کو اخبار مین درج کرین۔

محمد حسین احمدی از لاہور
۹ - مئی ۱۹۰۳ء

کثرت ازدواج خدا کے فضل سے اب وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ اسلامی معاشرت کے اصول امریکہ اور یورپ مین رواج پا دین اور جسقدر اعتراض تکبر اور عناد سے اسلام پر کئے جاتے تھے اب وہ معترض خود انہی کا نشانہ ہین۔ یہ اسلام کی ایک بڑی فتح ہی۔ اور اس کے سچا اور منجانب اللہ مذہب ہونے کی ایک سچی دلیل ہے۔ حال ہی مین پتہ لگا ہے کہ امریکہ اضلاع متحدہ مین یارمن عیسائیونکا ایک فرقہ ہے جو ایک سے زیادہ عورتون کے ساتھ نکاح کرنا جایز بتاتا ہے۔ اس فرقہ کی تعداد اس قدر بڑھ رہی ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ کے بڑے بڑے ممبران خایف ہو رہے ہین+

اسی طرح عیسائیون کا ایک مذہبی فرقہ ملک کنیڈا مین پیدا ہوا ہے انکا خیال ہے کہ کوئی شخص ایماندار نہین رہ سکتا اگر وہ خدا کی اطاعت کے ساتھ ساتھ انسانی گورنمنٹ کی فرمانبرداری بھی اپنا فرض سمجھے وہ اسکے لئے بائیبل کا حوالہ دیتے ہین جہان لکھا ہے کہ ایک انسان دو مالکون کی تابعداری نہین کر سکتا۔ ان کا خیال ہے کہ انسانونکو پوری آزادی ملنی چاہیئے۔ اس سوال پر کہ کیا وہ مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہین یا نہین جواب ملتا ہے کہ ساری دنیا کے انسان خدا کی اولاد ہین

اس قریہ کا نام ڈھوکو پور ہے۔

استفساروں کے جواب

خریدار ۳۵۱-از سیالکوٹ۔

انہ لعلم للساعۃ اس کے متعلق جواب البدر مین شایع ہو چکا ہے اور وہ جواب ہے جو کہ اکثر معترضین کو حکیم صاحب نے دیکر ساکت کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ البدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۳۰ پر درج ہے۔ اگر آپ کے پاس البدر کا یہ نمبر موجود نہ ہو تو کسی دوسرے خریدار البدر سے سیالکوٹ مین لیکر مطالعہ فرمالیوین۔ نیز اس جلد کے صفحہ ۲۰۱ اور حضرت اقدس کی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۰ پر بھی اس کا ذکر ہے مطالعہ فرمالیوین +

خریدار ۲۷۹- از لنگسگور۔

ماہواری رسالہ کی تجویز نے رجسٹر بیعت کو البدر سے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اس لئے اب کسی دیگر انتظام ۔۔۔۔ کی ضرورت نہین رہی آپ کوشش فرماوین کہ ماہواری رسالہ کے خریدار پیدا ہون۔

البدر کے اجراء سے اصل غرض یہ ہے کہ جو ہمارے بھائی یہ استطاعت نہین رکھتے تھے کہ زیادہ قیمت پر کوئی اخبار خرید سکین اور اس طرح سے وہ اُن تمام استفادون سے محروم رہتے تھے جو کہ اپنے مرشد کے کلمات طیبات کے سننے سے باپڑھنے سے ایک مخلص مرید کو حاصل ہوتے ہین۔ اور آیندہ کی ذریت کے لئے ایک عجیب ہدایت نامہ کا حکم رکھتے ہین وہ اس کم قیمت اخبار کو خرید کر اس بیش بہا نعمت سے فایدہ اٹھاوین اور البدر کم قیمت پرچہ ہونے کیوجہ سے کثرت سے اشاعت پاکر احمدی جماعت کی خدمت کر سکے۔ اور اس کم قیمت پرچہ کو خرید کر احمدی مشن کی دیگر دینی ضروریات مین مالی امداد کا زیادہ حصہ ایسے اصحاب حاصل کر سکین اور اسی لئے حضرت اقدس کے ملفوظات کا زیادہ حصہ حتی الوسع البدر مین دیا جاتا ہے +

موضع مُدھ کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیش گوئی کا پورا ہونا

۱۵- نومبر سنہ ۱۹۰۲ء کو کتاب اعجاز احمدی مین حضرت اقدس نے موضع مدھ کے متعلق اپنے عربی قصیدہ مین ایک پیشگوئی کی تھی۔ جس مین صراحتًا بتلایا گیا تھا کہ عنقریب مدھ کی زمین تباہ ہوگی۔ چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۵۳ پر اول شعر یہی ہے + ؎

اری ارض مُدٍّ قد اریۃ تبارہا

مین مد کی زمین کو دیکھتا ہون کہ اس کی تباہی نزدیک آگئی

وغادرہم ربی کغصن تجذر و

اور میرے رب نے ان کو کٹی ہوئی ٹہنی کیطرح کر دیا

سو الحمد للہ کہ وہ بات پوری ہو کر رہی۔ مدھ ایک ایسا مقام ہے کہ جس کی آبادی دو ڈھائی سو آدمی سے زیادہ نہین ہے۔ اور اب ان مین سے ۱۰۰ طاعون ۔۔۔۔ سے ہلاک ہو چکے ہین اور ابھی طاعون نے اپنا خیمہ وہان سے اٹھایا نہین ہے۔ یہ ہلاکت وہان نہ آتی اگر حضرت مسیح موعودؑ کے اس بتلائے ہوئے علاج پر عمل درآمد کیا جاتا اور اپنی شرارتون سے توبہ کی جاتی جو کہ آپ نے اُسی قصیدہ کے صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ؎

ولیس علاج الوقت الا اطاعتی

علاج وقت میری اطاعت ہے

اطیعونِ فالطاعون یُفنی ویُدحرُ

پس وہ یہی طاعون ہے کہ انکے ملک مین پہنچ گئی ہے تا انکی آنکھین کھلین

اور اسی قصیدہ مین صفحہ ۶۵ پر مُدھ کی نسبت دعا کے رنگ مین ایک اور پیشگوئی ہے۔ ؎

لقوم ہذی لا بارک اللہ مُدّہم

اس شخص نے ایک قوم کیخاطر کیلئے بکواس کی خدا انکے مُدّ کو برکت نہ دے

جہول فادّی حق کذب فابشروا

یہ شخص جاہل ہے اس نے دروغگوئی کا حق ادا کر دیا اسلئے وہ لوگ خوش ہو گئے

کاش کہ سوچنے والے سوچین اور دیکھنے والے دیکھین کہ کیا یہ ایک نشان صداقت کا نہین ہے۔ ابھی چند ماہ ہوئے کہ ہم نے اخبارون مین پڑھا تھا کہ ایک شخص نے بنگال مین دربار دہلی وغیرہ کی تقریب پر چند ایک پیشگوئیان کی تھین مگر ایک بھی پوری نہ ہوئی اور ادھر یہ پیشگوئی ہے کہ جس کا قائل اسے اپنی صداقت کا معیار ٹھہراتا ہے اور اپنی زندگی مین اپنے کلام کے پورے ہونے کا ثبوت دیتا ہے +

آریہ سماج لاہور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم الشان فتح

کبھی نصرت نہین ملتی در مولیٰ سے گندونکو

کبھی ضائع نہین کرتا وہ اپنے پاک بندونکو

کچھ عرصہ سے لاہور کی آریہ سماج مین مسئلہ نیوگ اور طلاق پر بحث چل رہی تھی اور آخر کار ان کا مقابلہ احمدی جماعت لاہور سے ٹھن گیا تھا۔ چنانچہ ۳۰- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو جو مباحثہ اس برگزیدہ جماعت اور لاہور کی آریہ سماج کے مابین ہوا ہے اس مین خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے احمدی جماعت کو بڑی بھاری کامیابی اور نصرت حاصل ہوئی ہے۔ اسلام کی طرف سے احمدی جماعت کے پرجوش مخلص نوجوان ہمارے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور تھے۔ آریہ سماج کو کامل یقین تھا کہ جیسے وہ ہمیشہ اصل بحث کو چھوڑ کر سفلہ نکتہ چینیون پر آجاتے ہین اور اس طرح سے خلاف واقعہ امور بیان کر کے عوام الناس کو دھوکا دے لیا کرتے ہین اب بھی وہ اس طرح کامیابی حاصل کر لینگے۔ مگر خالق کی نصرت جہان ہو وہان مخلوق کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ ہمارے احمدی ہیرو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو فیکٹس بیان کئے اُن کا کوئی جواب آریہ سماج سے بن نہ آیا اور اس نصرت کی چمک اسقدر تھی کہ آخر کار فریق مخالف نے اس امر کا اعتراف کیا کہ ان کی کلام محض ربانی تائید سے تھی +

ڈاکٹر صاحب نے کلام سے پیشتر جو بات بطور اصول موضوعہ کے پیش کی وہ بہت ہی قابل نوٹ ہے۔ اور جب کبھی کسی کو بحث کا موقعہ پیش آوے تو ضرور اسے پیش نظر رکھا جاوے اور مناظرہ کی یہ ایک عجیب کلید ہے جسے ہمارے امام علیہ الصلوۃ والسلام نے اس زمانہ مین پیش کیا ہے وہ بات یہ ہے کہ ہر ایک اہل مذہب جو اعتراض دوسرے کے مذہب پر کرے اس کی بنا اسکے اپنے مذہب کی مسلمہ الہامی کتب اور نیز ان کتب پر ہونی چاہیئے جن کو وہ فریق اپنے لئے پیش کرتا ہے۔ چنانچہ انہون نے بتلا دیا کہ ہم قرآن مجید کو مانتے ہین اور پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو اس شرط پر کہ وہ قرآن مجید کے مخالف کوئی بات پیش نہ کرین اور آریون کی طرف سے ہم وید مانین گے اور ان کا وہ ترجمہ جو پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش یا بھومکا مین کیا ہے اس شرط کو فریق مخالف نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور اس کے بعد مسئلہ نیوگ کے بدنتائج اور بےغیرتی سے بھرے ہوئے مفاسد ستیارتھ پرکاش کے حوالہ سے پڑھکر سنائے گئے اور طلاق کی فلاسفی بیان کی گئی تو آریہ سماج والے دریائے ندامت مین غرق ہو گئے۔ آخر انکو اعتراف کرنا پڑا۔ کہ اب آیندہ ہم اہل اسلام سے مسئلہ طلاق و نیوگ مین گفتگو نہ کرینگے +

اس جلسہ سے پیشتر بذریعہ ایک مبشر رویا کے اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کو کامیابی کی خبر دیدی تھی جو انہون نے قبل از وقت احباب کو سنادی تھی +

یہ جلسہ جس مین ایک فریق احمدی جماعت تھی بڑے حسن انتظام سے ہوا - اور آخر جلسہ مین سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اعتراف کیا کہ یہ جلسہ بڑے امن و امان اور بلا کسی قسم کے شور و شر کے سرانجام ہوا ہے +

اس جلسہ کے مفصل حالات ہم انشاء اللہ اپنے رسالہ ماہوار مین دیوینگے - کیونکہ یہ ایک ایسا رسالہ ہوگا جس مین احمدی جماعت کی ہر ایک مقام کی کارروائی نئی اور پورانی درج ہوا کرے گی - اور آیندہ نسلون کیواسطے محفوظ رہے گی +

البدر

ماہواری رسالہ :- جس کا اشتہار ہم نے البدر کے گذشتہ نمبر کے ساتھ شایع کیا ہے اس کی نسبت تجویز ہوئی ہے کہ ایک صد درخواست کے آجانے پر اسے جاری کر دیا جائے گا - اور سب سے اول نمبر مین تبرکاً حضرت اقدس کے وہ تمام الہامات ایک رسالہ کی صورت مین یکجائی طور پر معہ ترجمہ کے درج ہونگے جو کہ آپ کی سب سے پہلی تصنیف کتاب براہین احمدیہ مین درج ہین - ہر الہام کے ساتھ اصل کتاب براہین کا صفحہ اور سطر کا حوالہ ہوگا تاکہ سند کامل ہو -

ان مبارک الہامون مین وہ تمام خبرین بھی جو آج پوری ہو رہی ہین - آج سے ۲۲ سال پیشتر کی درج ہین اور جو حضرت مسیح موعود عم کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر ایک قوی دلیل ہے - اس لئے ان کا یکجائی طور پر ایک الگ کتاب کی صورت مین جمع کر دینا خالی از منفعت نہ ہوگا - عربی عبارت پر اعراب بھی دئے جاوینگے تاکہ پڑھنے مین سہولت ہو - انگریزی الہامات کی عبارت انگریزی خط مین بھی لکھی جاوے گی - درخواست خریداری بہت جلد آنی چاہئین +

بقایاداران البدر - مین نے کسی گذشتہ نمبر مین اپنے احباب کو بتلایا تھا کہ کس قدر روپیہ خریداران کے ذمہ بقایا ہے اور یہ بھی دکھلایا تھا کہ اس روپیہ کی وصولی پر آیندہ سال بھر اخبار کے چلنے کا مدار ہے - مین اپنے مہربان دوست سید مدثر شاہ صاحب اپیل نویس پشاور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ انہون نے البدر کی ضروریات کو واقعی طور پر محسوس کیا اور جسقدر خریدار انہون نے البدر کو اپنی سعی سے بہم پہونچائے تھے قریباً ان مین سے سب کا روپیہ وصول کر کے بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیا ہے مین امید کرتا ہون کہ دیگر برادران احمدی بھی سید صاحب کی طرح کو عقد ہمت باندھکر اپنے ذمہ کی رقمون کو جلد تر ادا کر دینگی مجھے اپنے احباب پر یہ بدظنی تو ہرگز نہین ہے کہ وہ ادا نہ کرینگے - صرف یہ خیال ہے کہ اگر اب اس سخت ضرورت کے وقت روپیہ وصول ہو جاوے تو بہت وقت پر کام آسکتا ہے

وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا

اسلئے بقایاداران ضرور اس امر کی فکر کرین کہ جلد تر اپنے ذمہ کی رقم ارسال کر دیوین +

طبی نوٹ

(۱) آنکھ کے چھپرونکے نیچے اگر سفیدی زیادہ ہو تو قلت دم یعنی کمی خون جسم مین ہوگی + (۲) زبان اگر میلی زردی مائل ہو تو جگر کی بیماری اگر سفید ہو تو معدہ کی بیماری ہوگی - زبان کا جلدی اور خوب سخت نکلنا یا سست اور ٹھہر کر نکلنا قوت تجویز کا پتہ دیتا ہے - (۳) لب کے تغیرات مقعد کے حالات سے خبر دیتے - مرجھائے ہوئے اور پپیڑے والے لب بواسیر والے کے ہوتے ہین - مریض اگر لب پر زبان پھیرے تو سمجھو کہ کیڑون کی بیماری ہے - (۴) بدہضمی اور سر درد والے کے دانتون کو دیکھنا چاہئیے دانتوں اور منہ کی خرابی سے اکثر سر درد ہوا کرتا ہے + (۵) جو مرگیان اور جنون سر کی بناوٹ سے تعلق رکھتے ہین وہ عموماً لاعلاج ہوتے ہین +
(۶) سینہ کی ساخت ایسی ہونی چاہیئے کہ پسلیاں اوپر کی جانب کھچی ہوئی ہون اور ان مین اور پستان مین فاصلہ ۳ یا ۴ - انگل کا ہو اگر اسکے برخلاف ہو تو سمجھو کہ ضعف قلب ہے +

سینہ مین (آلہ) کی مشق اول تندرستو پر کرنی پھر بیمارون پر خود ہی فرق معلوم ہو جاتا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

نظم

(از منشی گلاب الدین مدرس رہتاس)

چڑھا قادیان مین ہدایت کا سورج — ولایت کا سورج نبوت کا سورج
گئی رات کالی ہوئی صبح صادق — ہوا نصف اخبار کے سب مطابق
ہوا پیدا کیا میرزا قادیان مین — چمک اوٹھا نور خدا قادیان مین
وہ احمد وہ عیسے ہے روحانیت مین — مکمل کمالات انسانیت مین
پیام الٰہی سنایا ہے سب کو — طرف مائدہ کے بلایا ہے سب کو
خنازیر مارے صلیبون کو توڑا — دکھائی وہ جرات کہ منہ سب کا موڑا
فنافی النبی ہو کے یہ نور پایا — اسے سمجھو اصلی نبوت کا سایا
طفیل محمد ملی ہے یہ نعمت — غلامی احمد کی ہے ساری برکت
نبی سے ملی ہے یہ رشد ہدایت — اسی گھر کی ہے یہ فصاحت بلاغت
جسے دیکھ حیران ہے ساری دنیا — تحیر مین ڈوبے زمانہ کے فصحا
ہوا دین اسلام کا بول بالا — ہوا پست جس نے ذرا سر نکالا
نہ ایسا کوئی یاوری ہے نبیونکا — کہ ہو کر مقابل اٹھائے نہ خفت
زمانہ کے شاہون کو بھی کی ہے دعوت — سوا مسیح کے ہوسکتی ہے ایسی جرأت
ہے ایمان کا حامی مجدد ہے دین کا — بہت ذکر کرتا ہے حق الیقین کا
ہے کام اسکا صبح و مسا دین کی خدمت — کراتی ہے سب کچھ خدا کی محبت
وہ گھبرانے والا نہین سختیون سے — ترش کچھ بھی ہوتا نہین تلخیون سے
غم دین کا کھانا ہے خوراک اسکی — اسی غم سے ہے زرد پوشاک اسکی
ہے اسلامی جوہر دکھانیکو آیا — نصاریٰ کا فتنہ مٹانے کو آیا
اسی واسطے نام ہے ابن مریم — کمالات روحی مین ان سے نہین کم
تم اسلام سے کیا عداوت ہو کرتے — کہ خاصان حق سے شرارت ہو کرتے
مگر ابتدا سے یہی ہے رسم جاری — رہی اہل حق سے عداوت تمہاری
کسی اہل باطن کو چھوڑا تو کہدو — کسی سے بھی گر منہ نہ موڑا تو کہدو
اگر ہاتھ پہونچا اسے مار ڈالا — وگرنہ پکڑ کر وطن سے نکالا
نہ اس مین بھی حاصل ہوئی کامیابی — معاً فتوے کفر لکھا شتابی
ہوا اختلاف مسائل تو فتوے — اگر پوچھو کچھ دین کے مسائل تو فتوے
یہ فتوے بھی کافر بنانیکی کل ہے — طلسمات ہے یہ کوئی یا عمل ہے
اگر فتوے والونکے قابو مین ہوتا — مسلمان زمانہ مین کوئی نہ رہتا
نہ تھی پہلے لوگون مین یہ جلدبازی — طبیعت تھی تکفیر سے ان کی ڈرتی
اسی دھن مین رہتے تھے وہ جوگر کے + — کہ اسلام سارے زمانہ مین پھیلے
کسی کو جو تھوڑا بھی گرویدہ پایا — تو اس سے محبت کا رشتہ بڑہایا
محبت سے الفت سے رغبت دلا کر — بڑہاتے تھے دین غیر ملکون مین جا کر
اخوت کو سمجھتے تھے وہ شرط ایمان — وظیفہ تھا ان کا سدا عدل و احسان
سمجھتے تھے اور ونکو اپنے سے بہتر — نہین بدگمان ہوتے تھے وہ کسی پر
نمونہ تھے خلق محمد کا گویا — محبت سے اپنی طرف سبکو کھینچا
ترقی اسلام مد نظر تھی — نہ ہوتی تھی آپس مین بے اتفاقی
نہ وہ اختلاف مسائل سے لڑتے — نہ عیب اس طرح دوسرونکے پکڑتے
مشقت سے جو کچھ بنایا سلف نے — بگاڑا اسے حال کے ناخلف نے

اشتہارات

احمدی تاجرون کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ ان کے اشتہارات البدر مین درج ہون - اور اس طرح سے چار صفحہ رنگدار کاغذ کے ٹیٹل پیج کے طور پر زیادہ ہو کر البدر کے اصل مضامین کی حفاظت کا مزید باعث ہون +

خدا کے آپ ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱۱۱	مولوی رحمت الله صاحب ولد [illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱۲	محمد صادق صاحب ولد امیرالدین	گجرات	گجرات
۱۱۳	عبدالله صاحب ولد امیرالدین	〃	〃
۱۱۴	مولوی حیات محمد صاحب	میانی گوندل	شاہپور
۱۱۵	چوہدری الله دوہایا صاحب	سلار	گوجرانوالہ
۱۱۶	دائم الدین	〃	〃
۱۱۷	چہاور	〃	〃
۱۱۸	سیادہ	〃	〃
۱۱۹	کوڑا ولد مالوت	نمبر ۸ اچک برنجہ	جھنگ
۱۲۰	میران بخش ولد کرم بخش	〃	〃
۱۲۱	محمد حنیف صاحب	چک بابیہ	گورداسپور
۱۲۲	غلام محمد صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۲۳	اہلیہ غلام محمد صاحب	〃	〃
۱۲۴	شاہ الدین صاحب	مائل پور	ہوشیارپور
۱۲۵	خداداد خان صاحب ولد دائم خان	اٹاوہ	اٹاوہ
۱۲۶	ابراہیم صاحب ولد کرم بخش صاحب	مکووال	انبالہ
۱۲۷	فتح شاہ صاحب ولد نتھو شاہ صاحب	〃	〃
۱۲۸	خدابخش ولد حافظ فتح محمد صاحب	کوٹ مومن	شاہ پور
۱۲۹	علی بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب	ہل پور	ہوشیارپور
۱۳۰	نبی بخش صاحب ولد 〃	〃	〃
۱۳۱	اکبر علی صاحب ولد نبی بخش صاحب	〃	〃
۱۳۲	مستری حسن محمد صاحب ولد غلام علی	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۳۳	اسد الله خان صاحب ولد نواب خان	کریام	جالندھر
۱۳۴	شیخ منور علی صاحب ولد شیخ نور محمد صاحب	رجوپور	مرادآباد
۱۳۵	محمد شہاب الدین صاحب ولد غلام محی الدین	میرٹھ	میرٹھ
۱۳۶	اسمٰعیل معمار نواب صاحب ولد سوداگر	مالیرکوٹلہ	مالیرکوٹلہ
۱۳۷	حافظ الله دتا صاحب ولد یعقوب علی	〃	〃
۱۳۸	جان محمد صاحب ولد گلاب	پدہاری	امرتسر
۱۳۹	اسمٰعیل صاحب ولد رحیم بخش	〃	〃
۱۴۰	عائشہ بنت کمال	بھاگوراین	جالندھر
۱۴۱	اہلیہ حاکم	〃	〃
۱۴۲	ساریان ولد حاکم	〃	〃
۱۴۳	احمد الدین ولد گل احمد	تلونڈی راہ	گوجرانوالہ
۱۴۴	مسماۃ عائشہ بنت کالو	نوان پنڈ	گورداسپور
۱۴۵	مسماۃ سلطان بی بی بنت کمان	〃	〃
۱۴۶	مسماۃ مہتاب بی بی بنت رمضان	〃	〃

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱۴۷	صاحب دین	جھنگ	جھنگ
۱۴۸	عبدالله ولد محمد اسمٰعیل	مالیرکوٹلہ	مالیرکوٹلہ
۱۴۹	آمہ ولد شرف	بھاگوراین	جالندھر
۱۵۰	کالو ولد جہان	〃	〃
۱۵۱	موسے ولد موڑا	〃	〃
۱۵۲	آمہ ولد تاذر	〃	〃
۱۵۳	اسمٰعیل ولد محمدی	〃	〃
۱۵۴	گامو ولد بہیر	〃	〃
۱۵۵	والدہ موسے	〃	〃
۱۵۶	احمد ولد موڑا	〃	〃
۱۵۷	برکت الله ولد ابراہیم	〃	〃
۱۵۸	ابراہیم ولد کالو	〃	〃
۱۵۹	عنایت الله ولد ابراہیم	〃	〃
۱۶۰	مسماۃ فاطمہ بنت کالو	〃	〃
۱۶۱	عبدالله ولد محمدی	〃	〃
۱۶۲	رحمت الله ولد 〃	〃	〃
۱۶۳	محمدی ولد آمہ	〃	〃
۱۶۴	خیرا 〃	〃	〃
۱۶۵	عمر الدین 〃	〃	〃
۱۶۶	عبدالله 〃	〃	〃
۱۶۷	اہلیہ آمہ	〃	〃
۱۶۸	مسماۃ عمری بنت آمہ	〃	〃
۱۶۹	مسماۃ داتی بنت آمہ	〃	〃
۱۷۰	فقیریا ولد جان	〃	〃
۱۷۱	حاکم ولد جہان	〃	〃
۱۷۲	دُلا ولد شرفو	〃	〃
۱۷۳	اہلیہ کالو	〃	〃
۱۷۴	فقیریا ولد عمرا	〃	〃
۱۷۵	مولا بخش ولد کریم بخش	بھینی	گورداسپور
۱۷۶	وریام ولد علی گوہر	〃	〃
۱۷۷	الله دین ولد کریم	〃	〃
۱۷۸	غلام ولد گوہر	〃	〃
۱۷۹	نور الٰہی ولد حکم دین	〃	〃
۱۸۰	امیر بخش ولد دولو	〃	〃
۱۸۱	جھنڈا ولد لیکھڑ	〃	〃
۱۸۲	علی احمد ولد وزیر	〃	〃
۱۸۳	پیراندتا ولد فتح دین	〃	〃
۱۸۴	فتح الدین ولد الله دتا	قادیان	گورداسپور

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱۸۵	مہرالدین	ننگل باغبان	گورداسپور
۱۸۶	اسمٰعیل ولد حاکو	〃	〃
۱۸۷	نواب ولد خیرالدین	تلونڈی	〃
۱۸۸	گلاب 〃	〃	〃
۱۸۹	غلام محمد ولد فضل الدین	〃	〃
۱۹۰	نوراحمد ولد محمد علی	رجوعہ	گجرات
۱۹۱	سلطان احمد 〃	〃	〃
۱۹۲	غلام محمد ولد خنجر	〃	〃
۱۹۳	امام الدین ولد محمد	〃	〃
۱۹۴	پیر محمد ولد نورا	بھینی	گورداسپور
۱۹۵	قاسم علی صاحب ولد اسمٰعیل	عثمان پور	سنگرور
۱۹۶	کریم بخش ولد منگتا	ننگل	گورداسپور
۱۹۷	محمد بخش ولد تابا	گہمن	〃
۱۹۸	شہاب الدین ولد نظام الدین	ننگل باغبانان	〃
۱۹۹	جیون ولد محمدی	〃	〃
۲۰۰	شیر محمد ولد فتح	تلونڈی	〃
۲۰۱	ابراہیم ولد گہنی	〃	〃
۲۰۲	گہیڑا ولد سلطانہ	〃	〃
۲۰۳	پہینا ولد دینا	ہرسیان	〃
۲۰۴	صدیق محمد ولد علی محمد	رام بن	کشتواڑ
۲۰۵	عبدالله ولد جان	ولور	〃
۲۰۶	عبدالله ولد سلطان احمد	شیر علیوال	راولپنڈی
۲۰۷	نظام الدین ولد دتا	ناگ	امرتسر
۲۰۸	کہتو ولد سلطان بخش چک نمبر ۱۴۱	چوہڑ ہٹی	لائل پور
۲۰۹	شاہ الدین ولد امی	تلونڈی	گورداسپور
۲۱۰	مرزا محمد علی بیگ صاحب ولد مرزا قادر بیگ	قادیان	〃
۲۱۱	نور محمد ولد ابراہیم	تلونڈی	〃
۲۱۲	عمر الدین ولد بھاگو	نوان پنڈ	〃
۲۱۳	گلاب ولد دینا	〃	〃
۲۱۴	علی بخش ولد بھاگو	〃	〃
۲۱۵	مہرالدین ولد گوہر	〃	〃
۲۱۶	عبدالحق صاحب ولد فتح	قادیان	〃
۲۱۷	کرم الدین ولد کریم	بیٹہریں	〃
۲۱۸	دلدار ولد فتح دین	〃	〃
۲۱۹	حسن محمد ولد الٰہی بخش	تلونڈی	〃
۲۲۰	امیرا	〃	〃
۲۲۱	دیوان احمد	〃	〃
۲۲۲	محمد سردار ولد مولوی محمد علی صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ

انوارالاسلام پریس قادیان مین بابو محمد افضل ہیڈ و پرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

رجسٹرڈ ایل .... نمبر ۳۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع + وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اے جہان منتظر خوش باش کا در گلستان

آن مسیح دور آخر مھدی آخر زمان

البدر

نمبر ۱۹ | قادیان دارالامان ۲۹ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان مسیح الزمان علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

۱۰- مئی سنہ ۱۹۰۳ء

نجات معرفت مین ہی ہے اور کوئی طریق نہین معرفت ہی سے نجات ملتی ہے اور معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے۔ غرضیکہ سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ محبت کو بڑھانے والی دو چیزین حسن اور احسان ہین جس کو خدا کا حسن اور احسان معلوم نہین وہ کیا محبت کرے گا اسی لئے فرمایا ہے ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط پ ۱۲ کہ جنت مین داخل نہ ہونگے۔ جب تک کہ اونٹ ...... سوئی کے ناکہ مین سے گذرے اس کا مطلب مفسرین نے ظاہری طور پر لیا ہے۔ مگر مین کہتا ہون کہ نجات چاہنے والے کو خدا کی راہ مین نفس کے شتر بے مہار کو ایسا دبلا کرنا چاہیئے کہ وہ سوئی کے ناکہ مین سے گذر جاوے۔ بات یہ ہے کہ جب تک جسم موٹا ہے تب تک دروازہ سے گذر نہ سکیگا۔ اور بہشت مین بھی اسی لئے داخل ہونا محال ہے دنیاوی لذات پر موت وارد ..... کرو۔ اور دبلے ہو جاؤ۔ تب گذر سکو گے +

قبل از عشاء

پابندی رسوم کا اثر ایمان پر | فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اللہ تعالےٰ کے خوش کرنیکا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کیجاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات مین گرفتار ہین۔ کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کیجاتی ہین حالانکہ چاہیئے کہ مردہ کے حق مین دعا کرین۔ رسومات کی بجا آوری مین آنحضرت صلعم کی صرف مخالفت ہی نہین ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کیجاتی ہے۔ اور وہ اس طرح پر کہ گویا آنحضرت صلعم کے کلام کو کافی نہین سمجھا جاتا اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیون ضرورت پڑتی +

> افسوس ان لوگون پر جو کہ حضرت اقدس کے دعوٰے نبوت پر تو ایسی بے جا طراریان دکھلاتے ہین کہ کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلعم کا بڑا عاشق اور جان نثار ثابت کر دیوین حالانکہ خود اپنی طرف سے بدعات گھڑ گھڑ کر نبوت کے دعوے کر رہے ہین اور اپنے افعال اور کردار سے آنحضرت صلعم کو کامل نبی تسلیم نہین کرتے

فرمایا کہ انسان کی وہ غلطی تو معاف ہو سکتی ہے جو کہ بہ نادانی سے کرتا ہے۔ مثلاً آنحضرت کے زمانہ کے بعد فیج اعوج کے زمانہ مین طرح طرح کی غلطیان پھیل گیئن ان مین سے ایک یہ بھی تھی کہ مسیح ع فوت نہین ہوئے اور اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر موجود ہین اس مقام پر حضرت اقدس نے مسیح کی وفات کے دلائل مختصراً جامع طور پر بیان فرمائے اور پھر ان کے بعد ایک تقریر اس مضمون پر فرمائی کہ ہماری جماعت سے کیون بعض لوگ طاعون سے مرتے ہین یہ اس تقریر کا اعادہ تھا جو کہ گذشتہ نمبر البدر مین درج ہو چکی ہے +

اور فرمایا کہ [illegible] آخر کار مومن ہی کامیاب ہوتا ہے اور پھر ایک التباس بھی ہوتا ہے کہ جس پر ہر ایک کو ایمان لانا چاہیئے۔ اگر التباس نہ ہو تو ایمان ایمان نہین ہو سکتا۔ بعض کام تو اس لئے کئے جاتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے حجت پوری ہو جاوے اور بعض اس لئے ظہور مین آتے ہین کہ انسان تدبر کرین۔ اگر التباس نہ ہو تو تدبر کرنے والون کو ثواب کیسے حاصل ہوتا اور ایمان کے کیا معنے ہوتے۔ اگر موت صرف ہمارے دشمنون کے واسطے ہی ہو تو پھر کون بیوقوف ہے جو کہ ظاہری موت کو دیکھ کر مسلمان نہ ہو جاوے یون تو لوگ بے شک خدا کے سوا اورون کی عبادت کرتے ہین۔ مثلاً بعض ہندو قبرون کی بھی پوجا کرتے ہین تو جب ایسے لوگ دیکھ لیوین کہ عافیت تو صرف خدا کے ایک ماننے والونکے پاس ہے تو ان کو ایمان سے کون سی شے روک سکتی ہے +

۱۱- مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس کی طبیعت بہت ناساز تھی چنانچہ آپ صرف نماز ظہر مین شامل جماعت ہو سکے اور اسی وجہ سے کوئی اور ذکر قابل نوٹ اس تاریخ مین نہین ہے +

www.aaiil.org

۱۲ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج آپ کا خادم محمد افضل ایڈیٹر حاضر تھا اس لئے کچھ حالات پیش نہیں ہوئے ہیں +

۱۳ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج بھی سیر ملتوی رہی - مغرب اور عشاء کی نمازین بوجہ علالت طبع جمع کرکے ادا کی گئیں - باقی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

۱۴ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین - سیر ملتوی رہی +

ظہر

ایک ذکر پر فرمایا کہ صدق اور عاجزی کام آتی ہے مگر یہہ کسی کا اختیار نہین ہے کہ کسی کو ہاتھہ ڈالکر بہشت میں داخل کر دیوے - ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے - بوستان مین ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو تا کہ مین اچھا ہو جاؤن اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی جب کہ ہزارون بے گناہ قیدی تیرے لئے بددعا کرتے ہین - اس نے یہ سن کر تمام قیدیون کو آزاد کر دیا +

قبل از عشاء

فرمایا کہ اس وقت صدہا فرقہ ہین اگر ایک الہی فرقہ بھی ہو گیا تو کیا حرج ہے خدا معلوم کیون ان لوگون نے شور مچا رکھا ہے .... ہمارا خدا بائیس برس سے زیادہ سے ہماری امداد کر رہا ہے اور ان لوگون کی کچھ پیش نہ گئی - بد دعا کرتے کرتے ان کے ناک بھی گھس گئے - اور ہمین تجربہ ہو کہ ہمارا وہی خدا ہے جس کی کلام ہم پر نازل ہوتی ہے اب اس کے مقابل پر ان کے ظنیات کس کام کے ہین جس حکم کے وہ منتظر ہین آخر اس نے بھی آکر ایک ہی فرقہ بنانا ہے ان کی باتون کا اکثر حصہ آکر وہ رد ہی کرے گا تو ہی ایک فرقہ بنا سکیگا پھر کیون تقوے اجازت نہین دیتا کہ ان کی باتین رد کیجاوین کتاب اللہ ہمارے ساتھہ ہے - حدیث بھی پکی سے پکی ہمارے ساتھہ ہو کہ آنحضرت صلعم حضرت مسیح کو مردون مین معراج کی رات مین دیکھہ کر آئے - اُدھر خدا کی قولی شہادت اِدھر آنحضرت کی فعلی شہادت کہ مسیح ؑ فوت ہو گئے +

...... قاعدہ کی بات ہے کہ محبت اور ایمان کے لئے اسباب ہوتے ہین مسیح ؑ کی زندگی پر نظر کرو تو معلوم ہوگا کہ ساری عمر دھکے کھاتے رہے - صلیب پر چڑھنا بھی مشتبہ رہا - اُدھر ایک لمبا سلسلہ عمر اور سوانح کا آنحضرت صلعم کا دیکھو کہ کیسے نصرت الہی شامل رہی ہر ایک میدان مین آپ کو فتح ہوئی - کوئی گھڑی یاس کی آپ پر گذری ہی نہین یہان تک کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کا وقت آگیا ان تمام نصرتون مین کوئی حصہ بھی حضرت مسیح کا نظر نہین آتا اس سے صاف ثابت ہے کہ محبت آنحضرت کی خدا سے زیادہ ہو نہ کہ مسیح کی کیونکہ آنحضرت پر اللہ تعالےٰ کے انعامات بکثرت ہین اور اس لئے صرف آنحضرت کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ وہ آسمان پر زندہ ہون جو شخص نظارہ قدرت زیادہ دیکھتا ہے وہی زیادہ فریفتہ ہوا کرتا ہے +

اور اب اگر مسیح ؑ آ دین بھی تو اس مین اسلام کی اور خود مسیح کی بے عزتی ہے - اسلام کی بے عزتی اس طرح کہ کہنا پڑے گا کہ خاتم النبیین کے بعد ایک اور پیغمبر اسرائیلی آیا - اور مسیح کی بے عزتی اس طرح کہ ان کو آکر انجیل چھوڑنی پڑیگی -

۱۵ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج ناساز رہی چنانچہ آپنے جمعہ بھی مسجد خورد مین ادا کیا اور مغرب اور عشاء کی نمازون مین بھی آپ شامل نہ ہو سکے +

۱۶ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس کی طبیعت ناساز رہی فجر - مغرب اور عشاء کی جماعت مین آپ شامل نہ ہو سکے باقی نمازین ظہر و عصر باجماعت ادا کین +

۱۷ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

مغرب اور عشاء کی نمازین بوجہ علالت و یوم المطر جمع کرکے ادا ہوئین - باقی نمازون مین حضرت اقدس شامل ہوئے سیر ملتوی رہی +

۱۸ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز مین حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے باقی نمازین اپنے احباب کے ساتھہ ادا کین بوجہ ناسازی طبیعت سیر ملتوی رہی +

قبل از عشاء

.... قرآن کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

ان من قریۃ الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیامۃ او معذبوہا عذاباً شدیداً ۞ کوئی ایسا گاؤن نہین مگر روز قیامت سے پہلے پہلے ہم اسکو ہلاک کرکے رہین گے یا اسکو سخت عذاب دیوینگے - قرآن مین یہ ایک پیشگوئی ہے - فرمایا کہ یہ اب پنجاب پر بالکل صادق آ رہی ہے بعض گاؤن تو اس سے بالکل تباہ ہو گئے ہین اور بعض جگہ بطور عذاب کے طاعون جاکر پھر ان کو چھوڑ دیتی ہے +

امریکا اور یورپ کے بلاد مین حضرت مسیح کی نسبت جو ایک انقلاب عظیم خیالات مین ہو رہا ہے اور جسکا ذکر ہم البدر کے ایک آرٹیکل بعنوان "کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے" کر چکے ہین اس پر ذکر ہوتے ہوئے فرمایا کہ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحب السعیر سے معلوم ہوتا ہے کہ سماع اور عقل انسان کو ایمان کیواسطے جلد تیار کر دیتی ہے - ہماری قوم مین نہ سماع ہے نہ عقل ہے - دل مین یہی ٹھانی ہوئی ہے کہ تردید کرین - پیشگوئیون کو جھوٹا ثابت کرین - نص اور اخبار کی تکذیب کرین - کشوف وغیرہ جو اولیائے کرام کے ہماری تائید مین ہین ان سب کو جھوٹا کہدین - غرضیکہ یہ سماع کا حال ہے - اب عقل کا سن لو کہ نظائر پیش نہین کر سکتے کہ کوئی اس امر کا ثبوت دین کہ سوائے مسیح کے اور بھی کچھہ آدمی زندہ آسمان پر گئے - ایک بات کو دیکھکر دوسری کو پیدا کرنا اس کا نام عقل ہے سو اسکو انہون نے ہاتھہ سے دیدیا ہے دونون طریق (سماع اور عقل) قبول حق کے تھے - سو وہ دونون کھو بیٹھے - مگر یہ لوگ (اہل امریکہ و یورپ) غور کرتے ہین اگرچہ سب نہین کرتے مگر ایسے پائے تو جاتے ہین جو کرتے ہین - جس حال مین کہ وہ مانتے ہین کہ مسیح کے دوبارہ آنے کا زمانہ یہی ہے اور اس کی موت کے بھی قائل ہین تو دیکھہ لو کہ وہ لوگ کسقدر قریب ہین +

اس قوم کا اقبال اب بڑھ رہا ہے اور مسلمانون کو ہم دیکھتے ہین کہ وہ دن بدن گرتے جاتے ہین اور وہ منتظر ہین کہ مسیح اور مہدی آتے ہی تلوار اٹھا لیوے گا اور خون کی ندیان بہا دیگا - کمبخت دیکھتے نہین کہ مسلمانون کے پاس نہ تو فنون حرب ہین نہ ان کے پاس ایجاد کی طاقت ہے نہ استعمال کی استعداد ہے - جنگی طاقت نہ بحری ہے نہ بری تو یہ زمانہ ان کے منشاء کے موافق کیسے ہو سکتا ہے اور نہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ جنگ ہو کیا تعجب ہو کہ خدا تعالےٰ انہی کو یہ سمجھہ دیدیوے کیونکہ فہم - دماغ اور اقبال کے ایام انہی کے اچھے ہین - اصل علم وہی ہے جو خدا کے پاس سے زمانہ وہی ہے جسکا وعدہ تھا - مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ ہمے فاسق - فاجر - اور کاہل بھی ہین تو بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہین کہ خدا اسی گروہ مین سے ایسے پیدا کر دے کہ وہ خود ہی سمجھ جاوین - خدا تعالےٰ کو توپ اور بندوق کی

کیا حاجت ہے اس نے بندون مین ہدایت پھیلانی ہے یا ان کو قتل کرنا ہے زمانہ کی موجودہ حالت خود دلالت کرتی ہے کہ یہ زمانہ علمی رنگ کا ہے اگر کسی کو مار مار کر سمجھاؤ بھی تو وہ بات دل مین نہین بیٹھتی لیکن اگر دلائل سے سمجھایا جاوے تو وہ دلپر تصرف کر کے اس مین دھس جاتی ہے اور انسان کو سمجھ آجاتی ہے - آنحضرت کے زمانہ کی حالت اور تھی اس وقت لوہے سے اور طرح کام لیا گیا تھا اب ہم بھی لوہے سے ہی کام لے رہے ہین مگر اور طرح سے - کہ لوہے کے قلمون سے رات دن لکھ رہے ہین میری رائے یہی ہے کہ تلوار کی اب کوئی ضرورت نہین - عیسائی بھی جہالت مین ڈوبے ہین اور مسلمان بھی حکمت الٰہی چاہتی ہے کہ رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے مثلاً ایک ہندو ہی اگر دس بیس مسلمان ڈنڈے لیکر اس کے پیچھے پڑ جاوین تو وہ ڈنڈے کے مارے لا الہ الا اللہ تو کہدیگا لیکن اس کا کہنا ایسا بودا ہوگا کہ بالکل مفید نہین ہو سکتا اور رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے تو وہ دل مین جم جاویگا حتے کہ اگر اس کو زندہ آگ مین بھی پھونک دو تو بھی وہ اس کے کہنے سے باز نہ آوے گا **اسلمنا** ہمیشہ لاٹھی سے ہوتا ہے اور **آمنا** اس وقت ہوتا ہے جب خدا دل مین ڈالے ایمان کے لوازم اور ہوتے ہین اور اسلام کے اور - اسی لئے خدا نے اس وقت ایسے لوازم پیدا کئے کہ جن سے ایمان حاصل ہو - مسلمان تو اپنی موجودہ حالت کے لحاظ سے خود اس قابل ہین کہ انہی سے جہاد کیا جاوے - اب تو وہ زمانہ ہے کہ بچون کی طرح دین کی باتین لوگون کو سمجھائی جاوین +

۱۹ مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس ع کی طبیعت ناساز رہی صرف فجر - مغرب اور عشاء کی نمازین باجماعت آپ نے ادا کین +

فجر

بعد نماز حضرت اقدس نے فرمایا کہ ۱۲ بجے کے قریب مین نے ایک رویا مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح ہو گئی بار بار اسے تکرار کرتا ہے گویا کہ بہت سی فتوحات کیطرف اشارہ ہے اس کے بعد طبیعت وحی کیطرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا + **مجموعہ فتوحات**

قبل از عشاء

اپنی صداقت پر گفتگو فرماتے رہے اور اس امر پر ذکر فرمایا کہ خدا جھوٹے سے اتنا عرصہ دراز یارانہ نہین لگایا کرتا اگر ہم مفتری ہوتے تو آج تک تباہ اور ہلاک ہو جاتے +

پیشگوئیون کے ہمیشہ دو حصہ ہوا کرتے ہین اور آدم سے اس وقت تک یہی تقسیم چلی آرہی ہے کہ ایک حصہ متشابہات کا ہوا کرتا ہے اور ایک حصہ بینات کا اب حدیبیہ کے واقعات کو دیکھا جاوے - آنحضرت صلعم کی شان تو سب سے بڑھکر ہے مگر علم کے لحاظ سے مین کہتا ہون کہ آپکا سفر کرنا دلالت کرتا تھا کہ آپ کی رائے اسی طرف تھی کہ فتح ہو گی - نبی کی اجتہادی غلطی جائے عار نہین ہوا کرتی اصل صورت جو معاملہ کی ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے انسان اور خدا مین یہی تو فرق ہے +

۲۰ مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت کی طبیعت ناساز رہی صرف ظہر کی نماز کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازین بوجہ علالت طبع اور سخت ضعف کے جمع کر کے ادا کی گیئن +

۲۱ مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج بھی علیل تھی چنانچہ فجر اور ظہر کے وقت آپ تشریف نہ لاسکے باقی نمازون مین شریک ہوئے اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہوا +

مسئلہ طلاق اور نیوگ پر آخری فیصلہ کن امر +

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے معاملہ دل کا
ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا

گذشتہ کسی نمبر البدر مین ہم اس نمایان فتح کا ذکر کر چکے ہین جو کہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ کے بارے مین آریہ سماج پر احمدی جماعت لاہور کو حاصل ہو چکی ہے - چنانچہ آریہ سماج کے پریذیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے ۲۰ - اپریل کے جلسہ مین اعلان کر دیا کہ آیندہ نیوگ کے متعلق بحث سناتن دھرم والون سے ہو گی انشاء اللہ تعالے کسی دوسرے نمبر مین ہم اس بحث کا خلاصہ درج کرینگے جسکو خود لاہور کی احمدی جماعت نے ایک لمبے چوڑے اشتہار مین شایع کیا ہے سر دست ہم یہ دکھلانا چاہتے ہین کہ جیسے ایک شکست خوردہ آدمی داغ ندامت کو اپنے چہرہ سے دور کرنے کے واسطے ہاتھ پاؤن مارتا ہے اور جھوٹے عذر بنا بنا کر سرخروئی حاصل کرنا چاہتا ہے اسی طرح کی کوشش پھر ایک دفعہ اور آریہ سماج نے کی ہے اور ایک لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے جو ان غلط بیانیون اور خلاف واقعہ امور سے بھرا ہوا ہے جن کو کوئی فرقہ اہل اسلام کا قبول ہی نہین کرتا اور پھر روئے سخن کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر اگیا ہے جسکا ذکر لاہور کی احمدی جماعت کے جائنٹ سکرٹری میان معراج الدین عمر صاحب رئیس لاہور نے اس ہفتہ قادیان مین کر کے وہ اشتہار بھی پیش کیا - اس پر حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آخری فیصلہ کن معیار تجویز کیا ہے جس سے بڑھکر آیندہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ پر روشنی پڑ ہی نہین سکتی +

ہمین آریہ سماج پر کمال افسوس ہے کہ جس حالت مین لیکھرام کی موت نے قطعی اور اصولی طور پر مذہب اسلام اور آریہ مین ایک فیصلہ کر دیا ہوا ہے تو اب وہ کس منہ سے پھر سامنے آتے ہین اور فروعات پر بحث کرتے ہین لیکھرام کی موت نے اسلام کی صداقت پر مہر لگادی ہے اسلام کے خدا کو ایک سچا زندہ - مقتدر - متصرف اور دعاؤن کو قبول کرنے والی اور اپنے بندون کی تائید اور نصرت کرنے والی ہستی ثابت کر دیا ہے - تو اب اس کے بعد مسئلہ طلاق اور نیوگ پر بحث مباحثہ چہ معنے دارد - ہماری سمجھ مین ہی نہین آتا کہ آریہ سماج کیطرف سے جو ایک کامل مختار نامہ لیکھرام کو دیکر اس کی عزت افزائی کی گئی تھی اور بحیثیت ایک وکیل آریہ سماج کے حضرت امام الزمان علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کیا تھا - ایک طرف لیکھرام نے حضرت مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور ایک طرف حضرت مرزا صاحب نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور فریقین نے ایک دوسرے کی موت کو اپنے اپنے مذہب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا معیار قرار دیا تھا - مرزا صاحب بفضلہٖ تعالیٰ ابتک زندہ موجود ہین اور دن دونی رات چوگنی ترقی فرما رہے ہین - مگر ناکام لیکھرام مر کر خدا کے غضب کی آگ کا لقمہ بن چکا ہے اور اس طریق سے ایک ایسی نمایان فتح آریہ سماج پر مذہب اسلام کو حاصل ہو چکی ہے کہ اب اس کے بعد کسی اور مقابلہ کی ضرورت نہین - لیکھرام نے مر کر آریہ سماج کے پرمیشر اور اس کی قدرت وغیرہ کی حقیقت کھولدی - آریہ سماج کو لازم تھا کہ اب اس کے بعد حضرت مرزا صاحب کی طرف روئے سخن نہ کرتے مگر بمصداق اس مثل کے کہ تمام جل گئی پر بل نہین جلا - آریہ سماج چاہتی ہے کہ ان کی دیانندی تعلیم کی اور حقیقت کھلے - سچ ہے

کرمکے پروانہ را چون موت آید فراز
سوئے شمع سوزان از رہ شوخی و ناز

وہ بہت ہی آسان فیصلہ کی راہ جس سے نیوگ اور طلاق کا فرق معلوم ہو سکتا ہے یہ راہ ہے کہ ہمارا ابتک یہ خیال ہو کہ جیسے ہر ایک فرد بشر مین مادہ حیا اور غیرت کا فطرتی طور پر موجود ہوتا ہے اور جس کی نظیر ہمین فاسق سے فاسق قوم کنجرون مین بھی اس طرح سے ملتی ہے کہ وہ اپنی بیویون کی نسبت جنکو وہ بہو کہتے ہین ہرگز روا نہین رکھتے کہ کسی غیر سے برائے حصول زر یا اولاد ہم بستر کرا دین اسی طرح سے یہ مادہ حیا اور غیرت کا آریہ سماج کے ممبرون مین موجود ہے اور اس خدا داد نعمت کو ان کی پبلک نے عموماً اور ان کے شرفا نے خصوصاً ہاتھ سے نہین دیا ہے اور نیوگ کے مسئلہ پر (جسکے معنے یہ ہین کہ ایک زندہ خاوند والی عورت باوجود موجودگی اپنے خاوند اور اس کے شہواتی قوی کے حصول اولاد کے واسطے دوسرے غیر مرد کے پاس ہم بستر کرانے کے واسطے بھیجی جاوے اور وہ خاوند اس غیر مرد کے واسطے اپنے ہاتھ سے چارپائی اور بستر وغیرہ تیار کرے بلکہ دودھ اور جلیبی وغیرہ اشیاء مقویات بھی سرہانے رکھدے کہ اپنی طاقت کو تازہ کرنے کے واسطے وہ ان کو کھاتا رہے اور جب تک الہ بچے نہ ہولین وہ برابر غیر مرد یا مردون سے ہم بستر ہوتی رہے) جسقدر زور یہ لوگ دے رہے ہین اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسے بت پرست ہندوؤن مین یہ عادت چلی آتی ہے کہ وہ اپنے رشیون اور مہاتماؤن کی پرستش کرتے رہے ہین انہی کے قدم بقدم چل کر یہ لوگ پنڈت دیانند کی کورانہ تقلید کرتے ہین اور قطع نظر اسکے کہ وہ اس بات کو پرکھین کہ اس کی تعلیم فطرتی اور طبعی تقاضون کے موافق ہے انہین محض قومیت کیغرض ہے اس کی ہر ایک ناپسندیدہ بات پر بھی آمنا وصدقنا کہدیتے ہین ورنہ یہ بات بالکل قرین قیاس نہین ہے کہ اس دیوثی اور بے غیرتی کے اصول پر کوئی قوم بھی کاربند ہو سکے اور آج اگر آریہ قوم کے شرفاء اپنے دماغون سے اس خیال کو کہ یہ پنڈت دیانند کا فرمودہ اور اقتباس ہے ذرا دور کر کے پھر سوچین کہ اگر یہی مسئلہ کوئی اور مذہب انکے سامنے قبولیت کے واسطے پیش کرتا تو کیا وہ قبول کرتے اور اس تعلیم پر اعتراض نہ کرتے تو ان پر نیوگ کی لفظی تائید کی حقیقت کھلجاتی +

پنڈت دیانند نے اس مسئلہ کو کیون لکھا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ پنڈت دیانند تمام عمر مجرد رہا- اور اسے بیوی نصیب نہین ہوئی- اسلئے اسکو اس غیرت کی خبر نہین تھی جو ایک شریف اور غیور انسان کو اپنی بیوی کی نسبت ہوا کرتی ہے- اسیوجہ سے اس کی ناتجربہ کار فطرت نے محسوس نہ کیا کہ مین کیا کہہ رہا ہون +

ایک انسان جو کہ مجردانہ زندگی بسر کرتا ہے اس سے ایسی غلطی کا امکان ہے مگر آریہ قوم تو ایک متاہل قوم ہو وہ اس غیرت اور حیا کو سمجھ سکتی ہے جو کہ ایک بیاہتا بیوی کے بارے مین ایک شریف مرد کو ہوا کرتی ہے اور ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ آریہ سماج کے کل ممبر اس نیوگ کے مسئلہ سے ہرگز متفق نہین ہین ان مین سے صرف چند ایک خواہش پرست لوگ اسکی تائید مین ہونگے جو کہ دوسرون کی بہو بیٹیون کی چادر عصمت کو پھاڑنے اور اپنے نفسانی جوشون کو پورا کرنے کے لئے اس کے موید ہون +

اور نیوگ کے مقابلہ پر طلاق کو پیش کرنا ایک سخت احمقانہ کارروائی ہے جسکا جواب مختلف کتابون رسالون اور اخبارونکے ذریعہ سے دیا جا چکا ہے کہ طلاق کو کوئی نسبت نیوگ سے نہین ہے- طلاق مین عورت کا کوئی تعلق اس مرد سے نہین رہتا جس کی وہ بیوی تھی- اور طلاق کی بنیاد حکیمانہ غیر تمندانہ اصول پر ہے کہ جب عورت مین اخلاقی یا عملی طور پر ایسی بات پیدا ہو جاوے کہ اس کا تعلق اس کے مرد کے واسطے باعث خطر یا ضرر ہو تو جس طرح کہ دکھ دینے والے یا سڑے گلے عضو کو کاٹ کر جسم سے الگ کر دیا جاتا ہے اور وہ جسم کا عضو نہین رہتا اسی طرح مطلقہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہین اور جیسے مرد کو اختیار ہے کہ قطع تعلق کرے ویسے ہی عورت کو اختیار ہے کہ وہ بھی قطع تعلق کرے فرق صرف اتنا ہے کہ عورت اگر قطع تعلق چاہے تو وہ قاضی یا حاکم وقت کی معرفت کر سکتی ہے اور مرد کو کسی واسطہ کی ضرورت نہین ہے جیسے کہ آیت ولھن مثل الذی علیھن سے ثابت ہے- مثل کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ عین نہ ہو کچھ فرق ہو وہ فرق بھی ہو کہ مرد بلاواسطہ اور عورت بالواسطہ قطع تعلق کر سکتے ہین اور طلاق ایک ایسا فعل ہے کہ جسکے بجالانے مین نفس پر حرج نہین ہے اور عقل اور کانشنس اور فطرت اور ہر ایک قوم اور مذہب نے اس کی ضرورت کو تسلیم کر کے اسپر عملدرآمد کیا ہے اور کرتے ہین لیکن اس کے مقابلہ مین نیوگ پر عملدرآمد مین نفس پر حرج ہے اور اگر آریہ سماج ہمارے اس خیال سے متفق نہین ہے کہ نیوگ اُن کی کانشنس- فطرت- عقل- حیا- غیرت کے مخالف پڑا ہوا ہے اور وہ صرف دیانند کی پرستش کے خیال سے اس کی تائید میں کلام کرتے ہین- جس غیرت اور حیا کے ہم دعویدار ہین کہ ان مین ضرور موجود ہے اور وہ اندرونی طور پر نیوگ سے متنفر ہین- آریہ مین وہ ہرگز موجود نہین اور ہمارا خیال غلط ہے اور طلاق مین نفس پر حرج نہین ہوتا- اور نیوگ مین ہوتا ہے اور یہ کہ آریہ سماج کے شریف ممبر ہرگز اس کی تائید مین نہین ہین تو اس بات کے فیصلہ کرنیکے واسطے ہم یہ معیار پیش کرتے ہیں کہ اگر واقعی طور پر یہ ایک قابل عمل مسئلہ ان کے درمیان ہے تو وہ اس پر عمل کر کے دکھلاوین اور اس عملی ثبوت کے نشانات جو ہم ذیل مین درج کرتے ہین جب پورے ہو جاوینگے تو اس کے بعد ہمارا کوئی اعتراض نیوگ پر نہ ہوگا اور ہم سمجھ لیوینگے کہ آریہ سماج واقعی طور پر نیوگ کو مانتی ہے-

(۱) کہ آریہ سماج اپنے موجودہ سربرآوردہ ممبرون مین سے ان ممبرون کی فہرست پیش کرے جن کی ولادت بذریعہ نیوگ کے ہوئی ہے-

(۲) اپنے ان سربرآوردہ ممبرون مثلاً وکلاء بیرسٹر- ساہوکار- عہدہ داران گورنمنٹ و آریہ سماج وغیرہ کی فہرست شائع کرے جن کی شادیان بیاہ وغیرہ ایک عرصہ سے ہوئے ہین اور ان کے اولاد نہین ہوئی یا صرف لڑکیان ہوئی ہین اور لڑکے نہین ہوئے- اور ان تمام نے (الف) اپنی بیاہتا بیویون سے نیوگ کروا کر اولاد حاصل کی ہو- (ب) یا اب نیوگ کروا رہے ہین کہ اولاد حاصل ہو- (ج) یا ان کی عورتین کس عرصہ مین کس قدر غیر مردون سے نیوگ کروا کر کس قدر بچہ حاصل کر چکی ہین اور اگر نہین کروایا تو کیون نہین-

(۳) نیوگی اولاد اور دوسری حقیقی اولاد مین کیا مابہ الامتیاز آریہ سماج نے قائم کیا ہے +

(۴) پنڈت لیکھرام صاحب جو کہ لاولد مرے ہین انہون نے اپنی بیوی کو نیوگ کے واسطے کسی غیر کے حوالہ کیا تھا کہ نہین مگر ایک بیرج داتہ سے اولاد نہین ہوئی تھی تو دوسرے بیرج داتہ کی تلاش کی گئی تھی کہ نہین اگر نہین کیا تو کیون نہین +

(۵) اب پنڈت لیکھرام کی وفات کے بعد اس کی بیوہ نے آج تک نیوگ کیا کہ نہین کہ اس مقتول کی نسل قائم رہتی- نہین کیا تو کیون نہین +

غرضیکہ یہ ثبوت ہین کہ جن کے ذریعہ سے اس کا فیصلہ ہو جاتا ہے- اور اگر نمبر ۲ کی فہرست آریہ سماج نہ شائع کر سکے تو ہمین اجازت دیجاوے تو کہ ہم ایک ایسی فہرست شائع کر دین جس مین درج ہو کہ فلان فلان معزز آریہ کے گھر اتنے عرصہ سے اولاد نہین ہے- اور انہون نے نیوگ نہین کروایا +

اور اس ثبوت مین ایک امداد آریہ سماج کی ہم اپنے ذمہ لیتے ہین کہ اگر آریہ سماج نیوگ پر عملدرآمد کرے اور جس دن کسی معزز آریہ کی بیوی نے کسی سے نیوگ کروانا ہو تو اس نیوگ کے اعلان کے اخراجات کے ہم کفیل ہوتے ہین- دف- باجہ- وغیرہ ہم سب اپنی طرف سے مہیا کرینگے بلکہ ایک جماعت معزز اہل اسلام کی ان کے گھر جا کر اس بیرج داتا اور اس عورت کے حقیقی خاوند دونون کو مبارکباد دیا کرینگے اور اسکے بالمقابل اگر آریہ

درس قرآن شریف

جزو ۵ رکوع ۸

گذشتہ اشاعت سے آگے

این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ وان تصبہم حسنۃ یقولوا ہذہ من عند اللہ وان تصبہم سیئۃ یقولوا ہذہ من عندک قل کل من عند اللہ فمال ہؤلاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک وارسلنک للناس رسولا + وکفے باللہ شہیدا +

جہان تم ہو تم کو موت پالے گی خواہ تم مضبوط قلعون مین ہی کیون نہ ہو - اگر ان کو کچھ سکھ اور نیکی پہونچتی ہے - تو کہتے ہین کہ یہ اللہ تعالے کیطرف سے ہے اور اگر دکھ پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ یہ تیری طرف سے ہے - تو کہدے کہ سکھ اور دکھ سب ہی اللہ تعالے کیطرف سے ہے کہ وہ ہی بھیجتا ہے ان لوگون کو کیا ہوگیا ہے کہ بات کو نہین سمجھتے - بات یہ ہے کہ جو سکھ اور نیکی پہونچتی ہے اس کا سرچشمہ تو اللہ تعالے کی پاک ذات ہے اور جو دکھ پہونچتا ہے اوسکا سرچشمہ تیرا اپنا ہی نفس ہے اور ہم نے تو تم کو لوگون کی طرف پیغام پہونچانے والا بناکر بھیجا ہے - اور اس بات پر خدا کی گواہی کافی ہے +

جنگون کی فلاسفی سے تم آگاہ ہو کہ دین - آبرو جان اور مال کی حفاظت کے واسطے اس قسم کی ضرورت آپڑتی ہے کہ جنگ کیجاوے اور بہت سی بیش قیمت جانون کو بچانے کے واسطے کچھ جانین قربان کردیجاتی ہین - موت سے انسان بچ سکتا تو ہے نہین پھر ذلت کی موت کیون اختیار کیجاوے +

ہر ایک قسم کا سکھ اور نیکی اللہ تعالے ہی کی طرف سے آتی ہے اوس کے سوا کسی دوسرے مین یہ طاقت نہین ہے کہ سکھ دیسکے خدا تعالے رحمن ہے اُس نے سکھ کے سامان ہاتھ پاؤن آنکھ کان ناک وغیرہ سب اعضاء اور آرام وہ اشیاء اپنے فضل سے عطا کئے ہین - قسم قسم کے لباس پھل پھول عقل اور قوت اور رائی وغیرہ یہ سب سکھ کی چیزین اللہ تعالے کے فضل ہی سے حاصل ہوتی ہین لیکن دکھ انسان کے اپنے ہاتھون کی کمائی ہوتی ہے جب وہ خدا تعالے کے عطا کردہ نعمتون کی قدر نہین کرتا اور ان کو بے محل استعمال کرتا ہے تو دکھ پاتا ہے خدا تعالے کی ذات ہرگز ہرگز ظالم نہین ہے - قل کل من عند اللہ کے یہ معنے ہین کہ گناہون کی سزا اور نیکیون کا ثواب اللہ تعالے ہی دیتا ہے - اگر یہ اعتراض ہو کہ دکھ کا سرچشمہ کیون اللہ تعالے کو کہا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی بدکاری کیوجہ سے اس دکھ کا دینے والا اللہ تعالے ہی ہے اس لئے دکھ کو بھی اس کی طرف منسوب کیا گیا - مثلاً ایک قیدی جو جیلخانہ مین جاتا ہے تو گورنمنٹ کے ہی حکم سے جاتا ہے اور گورنمنٹ اسے اُس کے بداعمال کی پاداش مین جیل خانہ بھیجتی ہے - اسی طرح بڑے بڑے منصب جو لوگون کو ملتے ہین وہ بھی گورنمنٹ سے ہی ملتے ہین - غرضیکہ گورنمنٹ ہی کی عنایات سے ایک شخص مورد انعام ہوتا ہے اور گورنمنٹ کے ہی خلاف ورزی سے مورد عذاب ہوتا ہے - لیکن مورد عذاب ہونے کی ایک وجہ ہوتی ہے جو کہ نافرمانی ہے اور مورد انعام ہونے کی بہت راہین ہین کبھی انسان اپنی لیاقت سے کبھی ذاتی اور خاندانی وجاہت سے کبھی حسن خدمات سے اور کبھی کسی مقرب کی سفارش سے مورد انعام ہوجاتا ہے مثلاً اگر مین چورون یا ڈاکوؤن کے گھر پیدا ہوتا تو باوجود اس کوشش اور محنت کے جو مین نے آج تک کی ہے اس موجودہ ترقی پر نہ پہونچ سکتا - تم معلوم کرسکتے ہو کہ کسقدر رکاوٹین درمیان مین تھین یہ سب اللہ تعالے کا خاص فضل ہی تھا کہ اس نے اس مقام تک پہونچایا ہوا ہے - وکفے باللہ شہیدا - اللہ تعالے کی گواہی دو طرح سے ہوتی ہے - ایک تو اس طرح کہ وقت پر ان تمام پیشگوئیون کو پورا کردیا جو کہ آنحضرت صلعم کے دعاوی اور زمانہ کے متعلق تھین - دوسرے اس طرح سے کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلعم کی نصرت کرکے اور آپکے دشمنون کو ہلاک کرکے اور آپ کی کامیابی مین ہر ایک روک کو دور کرکے گواہی دیدی کہ یہ ہمارا بھیجا ہوا ہے - دونون فریق اللہ تعالے ہی کی مخلوق تھے اور دونون کے اعمال سے وہ خوب واقف تھا جو سچا تھا آخرکار اللہ تعالے نے اسے فتح دیدی - اور نیز اچھے لوگون کو اپنے مکالمات سے بھی آگاہ کیا کہ یہ رسول اللہ اور راستباز ہے - جیسے فرمایا اذ اوحیت الے الحواریین ان امنوا بی وبرسولی +

احمدیہ روشنائی - مرزا عبد الکریم صاحب جرال بر کوٹلوی کی بنائی مقابلۃً دوسری روشنائیوں سے عمدہ دفتر البدر سے ملسکتی ہے فی پڑیہ اعلے قسم اور ادنے قسم تاجرونکو خاص رعایت +

مراسلات

برادرم سلمہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

آپ کا اشتہار مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء بطور ضمیمہ البدر بابت ایک ماہوار رسالہ کے پہونچا - اس کو پڑھکر جس قدر خوشی جماعۃ احمدی انبالہ کو ہوئی وہ تحریر سے باہر ہے خدا کا شکر ہے کہ آپنے اس اہم ضرورت کو محسوس کرکے اس کی انجام دہی کا بیڑا اٹھایا ہے - خدا عز وجل اس مین آپ کا حامی ہوا اور بہت جلد یہ رسالہ جاری ہوکر آنکھون کو نور عطا فرماوے - انشاء اللہ العزیز یہ رسالہ نہایت مقبول ہوگا اور آپ کو اسکی مساعی جمیلہ جزاء نیک عطاء فرماویگا +

مندرجہ ذیل احباب کے نام آپ رسالہ جاری فرماؤ قیمت فوراً ارسال خدمت ہوگی اور یہ نام درج رجسٹر خریداران فرمادین +

بابو عبد الرحمان صاحب ہیڈ کلرک خزانہ شہر انبالہ محلہ پختہ باغ

چوہدری رستم علی خانصاحب کورٹ انسپکٹر پولیس انبالہ

حاجی محمد رمضان صاحب خیاط عرف محمد متصل مسجد کلان - محلہ پختہ باغ انبالہ شہر -

قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ انجمن موید الاسلام دہلی کوچہ بلاقی بیگم -

مرسلہ نیازمند قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی حال وارد شہر انبالہ -

مقدمہ

گورداسپور کی عدالت مین جو مقدمات حکیم فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کیطرف سے کرم الدین وغیرہ پر دائر ہیں اور جن کے انتقال کی درخواست کرم الدین کی طرف سے چیف کورٹ مین نامنظور ہوئی تھی مورخہ ۲۳ - مئی ان کی پیشی تھی مگر اس دن کوئی کارروائی نہین اور اب پھر ۲۲ - جون مقرر ہوئی ہے - جہلم کے مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ مئی تھی اس دن فریقین حاضر ہوئے مگر عدالت نے کوئی فیصلہ نہین سنایا اور کہا کہ آخر مئی تک کسی تاریخ مین فیصلہ دیا جاویگا +

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان ع کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جسمین فوٹوگرافر نے اپنے فن کو عمدگی سے نبھاکر ہر ایک خط وخال کا پورا نقشہ لائیٹ اور شید کو مدنظر رکھکر دیا ہے جسکے عکس مین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے - فل سائز پر دفتر البدر مین عمدہ کارڈ

اصلاح مستورات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ جن دینی امور کی اصلاح کی طرف ہے ان میں ایک جزو مستورات کی اصلاح کی بھی ہے۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تقریرین بھی فرماتے ہین اور خود آپ کا عملی نمونہ بھی ایسا ہے کہ جسے سن سن کر قلب خود بخود فتوے دیتا ہے کہ اس میدان میں ہم تو ابھی طفل مکتب ہین اور جہان ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرین وہان یہ بھی ہے کہ اپنے اس ساتھی کو جو کہ تقویٰ کی راہون پر عملدرآمد کرنے مین ہمارا بڑا معاون و مددگار ہے۔ اُن اخلاقی فضائل سے محروم نہ رہنے دیوین جو کہ انسانیت کا لازمہ اور جزو اعظم ہین اس خیال نے مجھے تحریک دی ہے کہ البدر کے کالمون کے مضامین مین سے ایک حصہ احمدی خاتونوں کے لئے رکھا جاوے جس مین اسلام کی تاریخی .... مستورات کے حالات ان کے زہد و تقوے۔ جرأت بہادری۔ نیک دلی۔ عفت۔ صدق و وفا۔ کا بیان ہو اور جن کے حالات کو پڑھ کر ہمارے احمدی بھائیون مین تحریک ہو کہ کاش ہماری عورتین بھی ایسی ہون اور احمدی بہنون کو یہ امنگ پیدا ہو کہ ہم بھی اپنی سلف بہنون کے ہمرنگ اخلاق فاضلہ مین ہون۔ جو احباب ان مضامین مین میرا ہاتھ بٹا وینگے ان کے مضامین بعد پسندیدگی شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوا کرینگے اور وقتاً فوقتاً بذریعہ البدر اطلاع دیجایا کرے گی کہ عورتون کے متعلق کس امر پر مضامین کی ضرورت ہے +

سر دست افتتاحی طور پر ہم ایک صحابیہ خاتون کا حال درج کرتے ہین جس سے ہماری دینی بہنون کو معلوم ہوگا کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ مین عورتون کو نیک اعمال کی کثرت کی کسقدر تڑپ تھی اور نیکیو نین سبقت کا خیال کس جرأت سے ان کو آنحضرت صلعم کے دربار مین لاتا ہے اور ان کے حقوق کا مطالبہ کرواتا ہے اور آج کل کی مستورات نے دنیوی آرایش کو کس قدر مرغوب کیا ہوا ہے اور وہ مذہبی زیور زینت سے کسقدر عاری ہین +

اسماء

حضرت یزید بن السکن اشہلی صحابی انصاری کی دختر کا نام ہے۔ یہ صحابیہ فصاحت بیان اور طلاقت لسان مین شہرۂ آفاق تھین ایک دفعہ تمام صحابیہ عورتون نے کمیٹی کر کے اور اسماء کو اپنا قائم مقام بنا کر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کیا جب آپ بارگاہ رسالت مین آئین تو آپ سے مودب ہو کر یہ عرض کی۔

"اے پیغمبر خدا میرے والدین آپ پر فدا ہون چونکہ آپ مردون اور عورتون دونون کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہین اس لئے عورتون کیطرف سے مین ایک بات عرض کرنے آئی ہون اور وہ یہ ہے کہ ہم عورتین اپنے شوہرون کے گھرون مین رہتی ہین پردہ مین رہنا ہمارا کام ہے۔ مردون کی خانگی اور ذاتی ضرورتون کو ہم ادا کرتی ہین اور ہم دیکھتی ہین کہ مرد جمعہ اور جنازہ کی نمازین پڑھتے ہین۔ بیمارون کی عیادت اور جنازہ کی متابعت کرتے ہین۔ حج کو جاتے ہین جہاد ان کے لئے مخصوص ہے اور جبکہ مرد ان فرائض کو ادا کرنے کے لئے گھرون سے روانہ ہوتے ہین ہم ان کے عیال کی نگران رہتی ہین ان کے مال کی حفاظت کرتی ہین۔ کیا ہم کبھی مردون کے ان نیک اعمال مین سے کچھ حصہ ملنے کی امید ہو سکتی ہے"۔ آنحضرت صلعم یہ فصیح اور عاقلانہ تقریر سنکر اصحاب کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ کیا کبھی تم نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر سنی ہے سب نے بالاتفاق کہا ہرگز نہین سنی اس کے بعد آپ نے اسماء سے فرمایا اے عربیہ جا اور سب عورتون سے کہدے کہ اگر وہ اپنے شوہرون کو خوش رکھینگی تو ان کا یہ ایک عمل ان کے سب نیک اعمال کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا +

نوٹ - جیسے عورت کو حکم ہے کہ مرد کو خوش رکھے ایسے ہی مرد کو حکم ہے کہ عورت کو خوش رکھے قرآن شریف مین ہے عاشروہن بالمعروف اور ولہن مثل الذی علیہن اور حدیث شریف مین ہے۔ خیرکم خیرکم لاہلہ +

طبی نوٹ

پیٹ کو لٹا کر دیکھو اول پیٹ کی شکل پسلی کے مابین گولائی پر ہونی چاہئے اور چپٹا موٹا۔ اگر فرق ہو تو معدہ درست نہین۔ دوم اس کے ٹٹولنے سے جگر۔ طحال اور رسولی کا پتہ لگے گا۔ سوم ٹھوکو تاکہ نفخ اور پانی کا حال معلوم ہو۔ چہارم الٹے ہاتھ سے دیکھو کہ حرارت کا اندازہ ہو۔

قارورہ یرقان او طحال مین سیاہ اور زرد رنگ کا اور قوام گاڑھا۔ گردہ کی ریت ہو تو گوشت کے دھوون کی طرح۔ ذیابیطس ہو تو مقدار مین زیادہ اور سوزاک ہو تو مقدار مین بہت کم ہوگا۔

خصیہ اگر چھوٹے ہون تو اولاد کمزور۔ بدشکل۔ کم۔ یا صرف لڑکیان ہونگی +

مریض کے اٹھنے بیٹھنے سے مفاصل کا پتہ لگتا ہے۔ پاخانہ رسّے کی طرح ایک دم آنا چاہئے یہ صحت کی علامت ہے باقی کل اقسام ناقص ہین تھوڑا تھوڑا آوے تو امعا کا مبس ہے بہت پتلا ہو تو امعا کی رطوبت سے۔ آواز کے ساتھ آوے۔ تو ریاح ہے۔ زیادہ عفونت والا ہو تو حرارت ہے سفیدی مائل یرقان کے باعث۔ سبز جیکے..... ساگ یا گندک کی طرح ہو گو اختلاف ہے کہ گرمی یا سردی سے مگر زہریلے مادے سے ضرور ہوتا ہے +

استفسار

خریدار ۱۲۲-۱ ازمورو-

جس قسم کا نسخہ آپ نے بذریعہ البدر کے چاہا ہے اس قسم کے نسخہ جات خلاف تہذیب سمجھکر البدر مین درج نہین ہوتے +

مختلف خبرین اور حالات

تخرج الصدور الی القبور اس الہام کے تحت مین ایک اور صاحب بھی چل بسے وہ سید محمود صاحب ہین جنہون نے غالباً ۸ - مئی کو بروز جمعہ انتقال کیا ہے۔ یہ سر سید احمد خان صاحب۔ کے سی ایس آئی کے صاحبزادہ تھے +

ریاست کپورتھلہ مین بھی طاعون زورون پر ہے +

شہر لاہور اور اسکے گرد نواح مین طاعون سے ۷۴ وارداتین ۸ - ۹ - ۱۰ مئی کو ہوئین -

پنجاب مین ہفتہ مختتمہ ۲ - مئی تک طاعونی وارداتون کی تعداد ۸۴ ہزار ۷۰۲ - ۱ اور اموات ۱۴۹۸۴ تھی +

البدر

عربی نظم - حضرت اقدس کی عربی کتب مین جس قدر عربی اشعار اور قصائد ہین ان تمام کا ترجمہ معہ عربی ابیات کے جنیر پڑھنے مین آسانی کی خاطر اعراب بھی دئے ہونگے اور انشاء اللہ ایسے خوشخط لکھے ہونگے کہ ایک بچہ بھی پڑھ لیوے بذریعہ ہمارے ماہوار رسالہ کے احمدی احباب تک پہونچایا جائے گا۔۔۔۔ صرف ایک صد درخواست پوری ہونے کی انتظار ہے +

ضروری التماس ! احمدی احباب سے میری یہ ہے کہ جس جس صاحب کے پاس حضرت کے مکتوبات یا حضرت حکیم الامت اور دیگر جلیل القدر اصحاب کے ایسے خطوط اور مراسلات ہون جن کی اشاعت سے آیندہ نسلین کچھ سبق حاصل کر سکتی ہین وہ ماہوار رسالہ مین اندراج کے واسطے ضرور ارسال فرماوین اور دور نزدیک اپنے احباب تک اس خبر کو پہونچا دیوین کہ یہ تمام متبرک مضامین اب ایک مجموعی ہیئت مین بہ شکل کتاب آنے والے ہین - جو اشتہارات یا خطوط وغیرہ احمدی احباب برائے اندراج رسالہ ارسال فرما دینگے وہ بعد اندراج بجنسہ واپس کر دئے جاوینگے انشاء اللہ تعالے +

تواریخ کا جو حصہ ماہوار رسالہ مین رکھا ہے اسکی تکمیل کے واسطے یہ ضروری امر ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کے اسباب اور تحریکات اور بعد بیعت کے جو نشانات اس نے اپنے نفس یا خویش و اقارب مین دیکھے ہین یا استجابت دعا جو اس کی ترقی ایمان کا موجب ہوئی ہو ان تمام باتون کو معہ قید تاریخ و سنہ کے مفصل لکھکر دفتر البدر مین روانہ کرے اور تمام حالات ایسے ہون جن کی صحت پر ان کو کامل وثوق ہو +

بقایا داران البدر کو بار بار یاد دلائے بغیر ہم رہ نہین سکتے کیونکہ ضرورتین مجبور کرتی ہین امید ہے کہ میرے دینی بھائی اپنی ذاتی ضرورتون کی طرح البدر کی مالی ضرورتون کو محسوس کرکے بہت جلد اپنے حساب بے باق کر دیوینگے +

اردو و فارسی نظم - البدر کے گذشتہ نمبرون مین ہماری لاعلمی سے اکثر ایسی نظمین درج ہو چکی ہین جو کہ علم عروض کے قواعد کے روسے بالکل غلط تھین جس کی نسبت ہمارے معزز احباب نے شکایت کی ہے اسلئے آیندہ صرف وہی نظم درج اخبار ہوا کرے گی جو کہ فن شاعری کے روسے قابل اعتراض نہ ہو +

اشاعت - اخبار مین ناظرین ہمیشہ ساعی رہین ابھی تک اس کی اشاعت ۔۔ ۲۰ تک نہین پہونچی +

ماہوار رسالہ کی نسبت چودھری رستم علی صاحب احمدی انبالہ سے تحریر فرماتے ہین کہ مین حتی الوسع امداد مین آپ کو امداد دون گا - نیز البدر سے خصوصیت سے ہمدردی رکھنے والے ہمارے دوست سید مدثر شاہ صاحب نے کچھ مضامین حضرت اقدس اور نیز مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے ارسال فرمائے ہین دیگر احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ ایسے مضامین کا ذخیرہ ضرور دفتر البدر مین ارسال فرماوین +

نوٹ - جن احباب کو اصل مضامین کی ضرورت ہو گی وہ ان کو بعد نقل واپس دئے جاوینگے +

صیانتہ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بکڈپو سے بہ قیمت ایک آنہ ۱ پائی مل سکتا ہے + ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہیئے کہ اس کی متعدد کاپیان خرید لیوین +

خطاب بہ آریہ قوم

یہ نظم حضرت اقدس کے مخلص خادم جناب منشی نبی بخش صاحب کلرک ریلوے دفتر لاہور کی طبعزاد ہے جو انہون نے ایکدفعہ لاہور کے ڈیبیٹنگ کلب مین لیکچرام کے مقابلہ مین پڑھی تھی

نظم

آج ہم اس بزم مین کچھ ماجرا کہنے کو ہین | یعنی توصیف خدائے کبریا کہنے کو ہین
ذرۂ از لطف و فیض مصطفے کہنے کو ہین | صدق دل سے صاحبو یہ مدعا کہنے کو ہین

جز محمد مصطفے ہرگز خدا ملتا نہین
اس صبا بن غنچۂ دل مطلقاً کھلتا نہین

ہے خدا بے مثل و واحد جامع وصف کمال | اور محمد ہے نبی باعزت و قیر و جلال
ملتی ہے اس کی اطاعت سے حیات لازوال | اور محبت اس کی بن سکتی فقط ہم خیال دل

اے عزیز و دیکھو ہم بر ملا کہنے کو ہین
قدسیان عرش اعظم مرحبا کہنے کو ہین

ہین زمین و آسمان شاہد بیک قول و زبان | کر رہی نغمہ سرائی قدسیان کر بیان
خالق و قیوم عالم ہے خداوندیگان | اور محمد کی ثنا ہر ایک کے ورد زبان

شاہد اس کلمہ پہ ہم قول خدا لاشک ہین
اور گواہ اسپر ہزارون اولیا لاریب ہین

غرق ظلمت ہو رہے تھے جبکہ جملہ بحر و بر | اور شجر توحید کا مرجھا چلا تھا سر بسر
ناخدائی کس نے کی تھی جانمن وقت خطر | باغ وحدت کو بھی سینچی کسنے جز خیر البشر

اک جہان شاہد ہے اس پر کچھ نہان ہرگز نہین
دیکھ لو تاریخ عالم کیا عیان تم پہ ہے نہین

کیا عرب کے حال سے واقف نہین ہو تم جوان | زمرۂ دختر کشان و بیٹیون کو زمین مین رکھتے گاڑ
پیر تھے یا طفل تھے یا تھے جوان پیلتن | مبتلائے کفر تھے سب مرد وزن ۔۔۔۔۔

پیر اطاعت سے نبی کی خیر امت ہو گئے
اک نظر سے ماحئے بدعات ظلمت ہو گئے

اک عرب پر ہی نہین احسان فخر مرسلان | شرق و غرب اتر دکن دیکھے ہین جو اخوان
بالیقین ممنون منت ہین سبھی خورد و کلان | ہو گئے اکسیر اکرم خاک سودہ بیگمان

مردۂ صد سالہ تھے اک آن مین زندہ ہوئے
چھوڑ کر غیرون کو وہ اللہ کے بندے ہوئے

کم نہ تھی حالت تمہاری بھی کہ ازروئے کتاب | مندرون مین بت پرستی تم سیکڑون کیا مہر و زر
آب و آتش کی پجاری لا تعد اور بے حساب | وحدت باری کا اسمین کچھ نہ تھا ہرگز بچار

یہ اثر تھا بید کا جس پر ہے تمکو فخر و ناز
چھوڑ دو اس بے ثمر کو دوستو اور آؤ باز

ہے کمال اسلامیون کا تم پہ احسان بڑا | باب وحدت کھولکر تمکو سنایا بار ہا
بدلہ نیکی کے بدی تم سے ملی ہمکو جزا | وہ اثر قرآن کا تھا اور یہ نتیجہ بید کا

غور سے خود سوچ لو رکھتے ہو گر عقل سلیم
ہو تمہارا ہادی و ناصر خداوند کریم

تم بہت مغرور ہو اپنی وجاہت پر جناب | مال و دولت کی فقط ہے چند دن آب و تاب
عیش باطل ہے تمہاری سعی کا لب لباب | رنگ لائیگی تمہاری وقت مردن یہ شراب

کیون بھلایا دل سے خوف خالق ارض و سما
دیدہ و دانستہ کیون کرتے ہو تم ترک حیا

صد ہزاران تم سے پہلے صاحب سیف و قلم | تھے فریدون مرتبت جمشید شان دارا حشم
تھے مزین جن کے سر پر چتر شاہی و علم | چل بسے سب چھوڑ کر با حسرت و رنج و الم

ہے عجب یہ کارخانہ بے ثبات و بے قیام
ذات باری کے سوا ہے دوستو کس کو دوام

تیغ بران محمد سے نہین کیا تم کو غم | بوجہل آیا مقابل سر ہوا اسکا قلم
کسری و قیصر کی شوکت نے لیا راہ عدم | دشمنان دین حق کا خاتمہ رنج و الم

اس نظیر رفتگان سے کچھ تو عبرت سیکھ لو
کچھ حیا سے کام لو اور کچھ تو غیرت سیکھ لو

زندگی اپنی کا یار و جب نہین کچھ اعتبار | کر رہے ہو کیون عزیزو کبر و نخوت اختیار
منقطع ہون موت سے آخر تمہارے کاروبار | جب حقیقت یہ ہوئی پھر کس لئے یہ گیر و دار

کیون وصال یار کا تم کو نہین کچھ فکر و غم
کیون نہین بنتی تمہاری اسلام ہی چشم نم

گردباد بادوان کی ہے تمہین یار و تلاش | بت تعصب کا کرو تم ٹکڑے ٹکڑے پاش پاش
کفر او رباطل کو چھوڑ دو اور کرو نخوت کا نشر | ہے نصیحت یہ مری کہتا ہون تمکو فاش فاش

راحت ہر دو جہان و شافع روز یقین
ہے محمد مصطفے ہادی و رحمتہ للعالمین ہو

ہے دعائے عاجزانہ پیر مرا ختم کلام | اے خدائے بندگان اے مالک دار السلام
کر عطا حب جناب حضرت خیر الانام | اور عمل تیرے کلام پاک پر ہو صبح و شام

خاتمہ تیری رضا پر ہو خداوند کریم
ہو دعا مقبول میری یا سمیع یا علیم

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع
۲۲۳	عبداللہ خان	مشباور	گورداسپور
۲۲۴	محمد دین ولد نظام الدین	پسرور	سیالکوٹ
۲۲۵	سید وزیر شاہ صاحب ولد سید فرزند علی شاہ	کوٹلی حسن شاہ	〃
۲۲۶	مہر الدین ولد الٰہی بخش	مراد پور	〃
۲۲۷	برکت علی صاحب ولد باجو خان	کھاریان	گجرات
۲۲۸	چوہدری خان محمد صاحب ولد محمد یار	لوپیوالہ	گوجرانوالہ
۲۲۹	چوہدری کرم داد صاحب ولد احمد یار	〃	〃
۲۳۰	حسین ولد خداداد	〃	〃
۲۳۱	نظام الدین ولد جان محمد	〃	〃
۲۳۲	اللہ دتا ولد جھنڈا	〃	〃
۲۳۳	جھنڈا ولد جان محمد	〃	〃
۲۳۴	جمال الدین ولد کرم الدین	〃	〃
۲۳۵	احمد ولد محمد بخش	〃	〃
۲۳۶	رحیم بخش ولد عبدالستار	〃	〃
۲۳۷	کریم بخش ولد 〃	〃	〃
۲۳۸	امام الدین ولد پیر بخش	〃	〃
۲۳۹	فضل الٰہی ولد محمد بخش	〃	〃
۲۴۰	بھولا ولد کرم داد	〃	〃
۲۴۱	فضل ولد جھنڈا	〃	〃
۲۴۲	غلام رسول ولد جھنڈا	〃	〃
۲۴۳	امیر بخش ولد جان محمد	〃	〃
۲۴۴	نبی بخش ولد عبدالستار	〃	〃
۲۴۵	رمضان ولد پیر بخش	〃	〃
۲۴۶	مولوی احمد یار صاحب ولد حافظ الٰہی بخش	فیروزوال	گوجرانوالہ
۲۴۷	حافظ احمد دین صاحب نقشہ نویس	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۲۴۸	مستری نظام الدین صاحب	〃	〃
۲۴۹	زوجہ مولا بخش بوٹ فروش	〃	〃
۲۵۰	مسماۃ بھاگن زوجہ نور محمد	〃	〃
۲۵۱	مستری مہر الدین ولد پیر بخش	〃	〃
۲۵۲	مسماۃ نور بھری والدہ مہر دین	〃	〃
۲۵۳	علی محمد ولد حسن محمد	〃	〃
۲۵۴	عبدالغنی صاحب محرر رجسٹری حال	نارووال ظفروال	سیالکوٹ
۲۵۵	مولا بخش	اٹاوہ	اٹاوہ
۲۵۶	کلو	〃	〃
۲۵۷	شتاب خان معمار ولد گھاسی خان	〃	〃
۲۵۸	مسماۃ رکھی بنت بہار	احمدآباد	گورداسپور

نمبر	نام	مقام	ضلع
۲۵۹	فضل بی بی دختر کرم بخش	احمدآباد	گورداسپور
۲۶۰	مسماۃ بھولی 〃 جواہر	〃	〃
۲۶۱	〃 برکت بی بی 〃 دینڈار	〃	〃
۲۶۲	چوہدری دولا صاحب	بیداپور	لاہور
۲۶۳	غلام محمد ولد چوہدری دولا	〃	〃
۲۶۴	علی محمد 〃 〃	〃	〃
۲۶۵	حیات محمد 〃 〃	〃	〃
۲۶۶	لال محمد 〃 〃	〃	〃
۲۶۷	سراج الدین 〃 〃	〃	〃
۲۶۸	محمد خان 〃 〃	〃	〃
۲۶۹	الیاس 〃 〃	〃	〃
۲۷۰	خاتم علی ولد غلام محمد	〃	〃
۲۷۱	سندر ولد ورک	〃	〃
۲۷۲	اللہ رکھا ولد سندر	〃	〃
۲۷۳	حسین شاہ ولد مہر شاہ	〃	〃
۲۷۴	زوجہ حسین شاہ	〃	〃
۲۷۵	فتح بی بی زوجہ چوہدری دولا	〃	〃
۲۷۶	امیر بی بی زوجہ 〃	〃	〃
۲۷۷	اللہ دتا ولد حسا	تولیکی	گوجرانوالہ
۲۷۸	مسماۃ بیگم زوجہ اللہ دتا	〃	〃
۲۷۹	احمد دین ولد اللہ دتا	〃	〃
۲۸۰	احمد بی بی	〃	〃
۲۸۱	صدر الدین	بیداپور	لاہور
۲۸۲	حسن دین	〃	〃
۲۸۳	شہاب الدین ولد جھنڈا	〃	〃
۲۸۴	حیات بی بی زوجہ احمد دین	〃	〃
۲۸۵	مولاداد ولد احمد دین	〃	〃
۲۸۶	اللہ دتا ولد 〃	〃	〃
۲۸۷	کرم داد 〃	〃	〃
۲۸۸	مسماۃ رحمت بی بی دختر احمد دین	〃	〃
۲۸۹	سردار ولد سوہنا	〃	〃
۲۹۰	صوبا 〃	〃	〃
۲۹۱	بھاگن زوجہ سوہنا	〃	〃
۲۹۲	حاکم بی بی دختر 〃	〃	〃
۲۹۳	حسین بی بی 〃	〃	〃
۲۹۴	کرم الدین ولد عظیم	〃	〃
۲۹۵	مولاداد ولد بھولا	〃	〃
۲۹۶	ریشم بی بی دختر مولاداد	〃	〃

نمبر	نام	مقام	ضلع
۲۹۷	بیگم بی بی دختر مبارک	بیداپور	لاہور
۲۹۸	عالم بی بی دختر مولاداد	〃	〃
۲۹۹	بیگم بی بی 〃	〃	〃
۳۰۰	رانی زوجہ بھولا	〃	〃
۳۰۱	اللہ دتا ولد قاسم	〃	〃
۳۰۲	قاسم ولد بلندا	〃	〃
۳۰۳	بیگم بی بی زوجہ قاسم	〃	〃
۳۰۴	رسول بی بی دختر قاسم	〃	〃
۳۰۵	امام الدین ولد ستار	〃	〃
۳۰۶	بیگم بی بی زوجہ امام الدین	〃	〃
۳۰۷	مولاداد ولد بڈھا	〃	〃
۳۰۸	محمد بی بی زوجہ مولاداد	〃	〃
۳۰۹	حسین بی بی دختر 〃	〃	〃
۳۱۰	غلام قادر ولد شیر محمد	〃	〃
۳۱۱	محمد علی ولد اللہ داد	〃	〃
۳۱۲	اکبر علی ولد 〃	〃	〃
۳۱۳	نادر علی 〃 〃	〃	〃
۳۱۴	ایمن بی بی دختر 〃	〃	〃
۳۱۵	بیگم بی بی زوجہ اللہ داد	〃	〃
۳۱۶	کرم داد ولد نواب	〃	〃
۳۱۷	اللہ دتا ولد سوداگر	〃	〃
۳۱۸	رسول بی بی زوجہ نواب خان	〃	〃
۳۱۹	غلام حیدر ولد بڈھر خان	〃	〃
۳۲۰	جہان خان ولد علی گوہر	〃	〃
۳۲۱	محمد عثمان ولد محمد خان	〃	〃
۳۲۲	غلام احمد ولد فتح محمد	〃	〃
۳۲۳	زینب دختر 〃	〃	〃
۳۲۴	سکینہ بی بی دختر محمد خان	〃	〃
۳۲۵	فیض بخش ولد شیر محمد	〃	〃
۳۲۶	سردار بی بی بنت شیر محمد	〃	〃
۳۲۷	ایمن بی بی 〃	〃	〃
۳۲۸	محمد خان ولد شیر محمد	〃	〃
۳۲۹	رابع بی بی بنت شیر محمد	〃	〃
۳۳۰	فضل دین	〃	〃
۳۳۱	اللہ دتا ولد کرم الٰہی	〃	〃
۳۳۲	صدر الدین ولد 〃	〃	〃
۳۳۳	فضل بی بی زوجہ وڈھایا	〃	〃
۳۳۴	حسن بی بی زوجہ فضل	〃	〃

انوار الاسلام پریس قادیان مین بابو محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع + وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

+ اے جہان منتظر خوش باش کا مد لستان + آن مسیح دور آخر عہد آخر زمان +

البدر

نمبر ۲۰ | قادیان دارالامان ۵- جون ۱۹۰۳ء مطابق ربیع الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان علیہ السلام الرحمان

۲۲ و ۲۳- مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی باجماعت نماز.... مین حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک نہ ہوسکے جمعہ اور باقی کل نمازین آپنے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر کسی مجلس مین قابل نوٹ نہوا۔

۲۴- مئی ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بصحت تھی چنانچہ آپنے کل نمازین باجماعت ادا کین بعد مغرب آریہ سماج کے اعتراض طلاق وغیرہ پر گفتگو ہوئی جس کا اکثر حصہ گذشتہ نمبر مین درج ہو چکا ہے +

۲۵- مئی ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

سوال ہوا کہ اکثر پیر اور گدی نشین لوگ مختلف وظایف بتلایا کرتے ہین ہم کیا کرین۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ **من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ**۔ اس کے یہ معنے ہین کہ مومن جو بات یقین سے کہے وہ پوری ہو جاتی ہے لفظون کی پابندی اس مین ضروری نہین ہے۔ ہان انسان کو یہ آیت **قد افلح من زکٰھا** ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ گناہ سے بچا رہے۔ جب انسان گناہ کر لیتا ہے اور وہ اس کی کوئی پروا نہین کرتا تو دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور جب دل سخت ہو جاوے تو پاک نہین ہوا کرتا جبتک کہ پھر نرم نہ ہوا اور نرم نہین ہوتا جبتک کہ نماز و ان میں عاجزی نہ کرے۔ انسان توبہ پر توبہ کر کے توڑ دیتا ہے اور اسپر کاربند نہین ہو سکتا جبتک خدا تعالیٰ ساتھ نہ ہو۔ اسپر قدرتی طور پر یہ سوال ہوتا ہے کہ پھر گناہ کا علاج کیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ سچی خشوع اور خضوع پیدا کرو اور اپنی دعاؤن کو انتہا تک پہونچاؤ۔ انبیاء علیہم السلام بھی دعا ہی کیا کرتے تھے +

دو لشکر ہین کہ جن کے بیچون بیچ انسان چلتا ہے ایک لشکر خدا تعالیٰ کا ہے اور دوسرا شیطان کا۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کے لشکر کیطرف جھک جاوے اور اس سے مدد طلب کرے تو اس گناہ سے بچایا جاتا ہے جو کہ شیطان کے لشکر کی وجہ سے اس سے سرزد ہونا ہوتا ہے اور اگر خدا کے لشکر کی مدد حاصل نہین کرتا تو شیطان کے لشکر مین پھنس جاتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس مرض سے بچنے کے واسطے یہانتک کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت مین آجاوے۔ خدا تعالیٰ سے دوری کا باعث گناہ کا مرض ہی ہے۔ جس نے اس سے بچنے کی کوشش کی وہ خدا سے ملا۔ اور جس نے نہ کی وہ دور رہا۔ گناہ سے بچنے کے دو ہی طریقہ ہین **اول** یہ کہ انسان خود کوشش کرے لیکن یہ کوشش ناکافی ہوا کرتی ہے + **دوم** یہ کہ خدا تعالیٰ سے استغاثہ کرے یعنے استغفار (جسکے معنے ہین حفاظت) طلب کرے نمازین رکوع مین سجود مین اور ہر وقت دعا کرے۔ یہان تک کہ ایک پاک زندگی عطا ہو اسی کا نام **تزکیہ نفس** ہے جب یہ ہو جاتا ہے تو انسان فلاح پاتا ہے اور اپنے سلوک کا انتہا کر دیتا ہے اس کے علاوہ اور جو انعامات اور اکرامات اللہ تعالیٰ کیطرف سے آدمی کو ملتے ہین وہ سب اس کے فضل سے مل سکتے ہین +

جیسے بنیا ہر روز اپنی کتاب پر حساب لکھتا ہے اور اسے کبھی نہین بھولتا اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنا حساب یاد رکھے اور جب گناہ سرزد ہو تو اس سے کشتی کرے اور ہر وقت اس فکر مین رہے کہ گناہ سے بچایا جاوے اس طریق سے انسان گناہ سے بچ سکتا ہے +

باقی جو فقیرون کے خود تراشیدہ طریقہ ہین جن کو دوسرے الفاظ مین بدعات کہہ سکتے ہین کہ جو جا بجا کر لیا۔ ہرگز

ماننے کے قابل نہیں ہیں کیونکہ اگر یہ وظیفون سے سب کچھ کر سکتے ہیں تو پھر ذرہ ذرہ دنیوی معاملات مین کیون جھگڑتے ہین اور ایسی ایسی بکواس کرتے ہین کہ آدمی بیان بھی نہیں کر سکتا ایک شخص کا ذکر ہے وہ کہتا تھا کہ میرے پاس ایک ایسا علم تھا کہ جو چاہتا کر لیتا مگر پھر ایسے وجوہات پیدا ہو گئے کہ غم پر غم پہنچا اور اب غمون مین کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ غرضیکہ یہ سب باتین ہی باتین ہین کہ جن سے وقت ضایع ہوتا ہے چونکہ یہ سب شغل خلاف سنت نکلے ہین اس واسطے سب غضب کی مد مین ہین ان کی مثال ایک پھوڑے کی سی ہے جسکے اندر پیپ بھری ہوتی ہے اور اوپر سے چمکا کرتا ہے ایسے ہی یہ اشغال ہین۔ کہ اوپر سے تو خوش نظر آتے ہین مگر اندر کچھ نہیں۔ غرضیکہ انسان کو سب کچھ خدا تعالے ہی سے طلب کرنا چاہئیے۔ جب وہ کسی کو کچھ دیتا ہے تو پھر واپس نہیں لیا کرتا۔ یہ لوگ اُس تزکیہ سے بہت دور بھاگ جاتے ہین جو کہ انبیا کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ تین دن مین صرف چار دفعہ دم لیتا ہون اور میرا بھائی صرف دو دفعہ۔ عام لوگ ایسا کرنے والے کو آج کل ولی کہتے ہین۔ اور اس طرح کی دم کشی وغیرہ واہیات باتون کو جائے فخر سمجھا جاتا ہے دران حالیکہ فخر یہ ہے کہ خدا تعالے سے موافقت کرے اور ابدال مین داخل ہو کیونکہ اس سے انسان اور نیکیون کا وارث ہوتا ہے +

انسان کو چاہئیے کہ توحید مین کوشش کرے کیونکہ جب یہ پورے طور سے موحد بن جاوے گا تو خدا کا ڈر اس کے دل مین بیٹھ جاوے گا اور وظیفون کے ہم قائل نہین ہین۔ ہان دعا کرنی چاہئیے خواہ اپنی زبان مین ہو۔ چاہئیے کہ دل مین اللہ تعالے کی ایسی عظمت بیٹھ جاوے کہ گویا ہر وقت اسکو دیکھ رہا ہے کیونکہ جب اس کی یہ حالت ہوگی تو وہ ہرگز گناہ نہ کر سکیگا جس طرح ظاہر آگ سے خوف آتا ہے اسی طرح خدا تعالے کے غضب سے ڈرنا چاہئیے وہ بھی ایک قسم کی آگ ہے۔ بس یہی مقصود بالذات ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے کہ نماز پڑھو اور دعا کرو +

دیکھو شیعہ لوگ استغفار وغیرہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حسین حسین کرتے ہین حالانکہ حسین کو بھی بلکہ تمام رسولون کو بھی استغفار کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی ہمین ہے۔ اور رسول کریم صلعم کا فعل اس کا شاہد ہے +

۲۶- مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین۔ اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہ ہوا +

۲۷- مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین +

ظہر

ایک صاحب نے عرض کی کہ رسول اللہ صلعم کیوقت تو خدائے واحد پر لوگون کا ایمان نہ تھا اس لئے بیعت کی ضرورت تھی مگر اب تو سب خدا کو مانتے ہین پھر بیعت کی کیا ضرورت ہے +

فرمایا کہ اب بھی توحید کہان ہے اس کا نام و نشان نہیں ہے جس طرح منافق صرف زبان سے کہہ چھوڑتے کہ ہم ایمان لائے ایسے ہی اب برائے نام خدا کا لفظ تو زبان پر آجاتا ہے جسکے اندر کوئی حقیقت نہیں ہوتی کفر اور فسق کی زندگی بسر کر رہے ہین۔ نجاست سے بھرا ہوا دل لوگون کا ہے خود اگر اپنے دل ہی سے شہادت لو۔ تو معلوم ہوگا کہ خدا سے کہان تک تعلق ہے اور یہی توحید کہان ہے

نزول اور بعثت کا فرق جب زمانہ کی پلیدی حد درجہ تک پہنچتی ہے تو آسمان سے جو تائید یا فتح آتا ہے.... اس پر نزول کا لفظ بولا جاتا ہے اور جب زمانہ کچھ سُدھرا ہوا ہو تو بعثت کا لفظ اس کے موزون ہوتا ہے +

قبل از عشاء

الہام **فرمایا** کہ یہ الفاظ الہام...... ہوئے ہین۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔

"بلا نازل یا حادث یا"

یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔ رؤیا کا معاملہ بھی عجیب ہے پیچ در پیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کی شہادت کو آنحضرت نے گائیون کے ذبح ہونے کے رنگ مین دیکھا۔ حالانکہ خدا اس بات پر بھی قادر تھا کہ خواب مین خاص صحابہ ہی کو دکھلا دیتا +

شیطان سے مراد **فرمایا** شیطان سے مراد مجسم شے ہی نہیں ہوتی جیسے آج کل کے لوگ شیطان کے لفظ سے خیال کرتے ہین کہ وہ کوئی لباس بھی پہنتا ہوگا بلکہ اس سے مراد شیطانی وساوس ہوتے ہین یا کوئی شریر النفس آدمی +

۲۸- مئی ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے بخیر و عافیت باجماعت ادا کین سوائے شام کے اور کوئی مجلس نہیں ہوئی ـ

تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاحی جلسہ

۱۵- مئی ۱۹۰۳ء کو کالج تعلیم الاسلام کا افتتاحی جلسہ ہونا تھا مگر چونکہ حضرت اقدس ع م کی طبیعت ناساز تھی اور آپ شریک جلسہ نہ ہو سکتے تھے اس لئے وہ تاریخ ملتوی کر دی گئی لیکن گذشتہ ایام سے آپ کی طبیعت رو بصحت تھی اس لئے آج کی تاریخ اس جلسہ کے لئے مقرر کی گئی ساڑھے چھ بجے کے بعد احاطہ سکول مین جلسہ کا انتظام ہوا اور ہر ایک پروفیسر اور مدرس اور لڑکے کی آنکھ خدا کے محبوب اور برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد آمد پر لگی ہوئی تھی۔ کہ اس اثنا مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے آکر اطلاع دی کہ حضرت اقدس نے مجھے ایک پیغام دیکر روانہ کیا ہے اور وہ اس طرح سے ہے کہ مین نے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی خدمت مین تشریف آوری کے واسطے عرض کی تھی آپ نے فرمایا کہ "مین اس وقت بیمار ہون حتے کہ چلنے سے بھی معذور ہون لیکن وہان حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہان کر سکتا ہون کہ اُدھر جس وقت افتتاح کا جلسہ شروع ہوگا مین بیت الدعا مین جا کر دعا کرون گا" یہہ کلمہ اور وعدہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کا بہت خوش کن اور امید دلانے والا ہے اگر آپ خود تشریف لاتے تو بھی باعث برکت تھا اور اگر اب نہیں لائے تو دعا فرما دینگے اور یہہ بھی خیر و برکت کا موجب ہوگی۔ اس قدر تقریر فرما کر مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کرسی پر بیٹھ گئے اور اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے ڈائرکٹر **عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ** نے اٹھکر ذیل کی تقریر فرمائی +

جناب میر مجلس و حضار جلسہ۔ مین اسوقت کالج کے افتتاح کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہون مگر بوجہ علالت طبع کے زیادہ دیر نہ بول سکون گا۔ سب سے اول خدا کا احسان ہم پر ہے کہ جسکے فضل سے سب کام چل رہے ہین یہ اسی کا فضل ہے کہ ہمین اس سلسلہ مین داخل ہونے کی ہدایت ہوئی اور آخری زمانہ کے آخری امام یعنے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سایہ عاطفت مین ہمین جگہ ملی خدا کرے کہ ہم کامل طور پر آخرین منہم مین سے ہو جاوین اس کالج کی غرض کوئی عام طور پر یہ نہیں ہے کہ معمولی طور پر دنیاوی تعلیم ہو اور صرف معاش کا ذریعہ اسے سمجھا جاوے بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ایک عالم اُس پاک سلسلہ کی تعلیم سے مستفید ہو جو کہ خدا نے قائم کیا ہے دنیوی تعلیم کا اگر کچھ حصہ اس مین ہے تو اس لئے کہ مروجہ علوم سے بھی واقفیت ہو۔ جس سے خدا تعالے کی معرفت مین مدد ملے ورنہ اصل غرض دین اور دین کی تعلیم ہی ہے اور ایک بڑی غرض یہ بھی ہے کہ اپنی احمدی جماعت کے کم سن بچے ابتدا سے دینی علوم سے واقف ہون اور حضور مسیح موعود ع کے فیضان صحبت سے فائدہ اٹھاوین + اور بڑے ہو کر اس پاک چشمہ سے ایک عالم کو سیراب کرین

جس سے وہ خود سیراب ہو چکے ہین +

یہ بھی عرض کرتا ہون کہ کالج کی موجودہ حالت سب احباب پر ظاہر ہے اس کے کارکنون نے جو کچھ آج تک کیا ہے وہ کسی انسانی طاقت کا نتیجہ نہین ہے بلکہ سب کچھ محض خدا کے فضل سے ہی ہوا ہے مدرسہ کو کھلے ہوئے پانچ سال ہو گئے یکم جنوری ۱۸۹۸ء مین پرائمری سکول کھلا تھا اس کے چار ماہ بعد ہی یعنے ۵-مئی ۱۸۹۸ء سے مدرسہ کو مڈل تک ترقی دی گئی پھر فروری ۱۹۰۰ء مین ہائی سکول ہوا اب اس امر کے اظہار کی خوشی ہے کہ آج وہ دن ہے کہ ہم اسے کالج بنا رہے ہین یہ ایک فوق العادت ترقی ہے اور صرف حضرت مسیح موعود کی دعاؤن کا نتیجہ ہے- علی گڈھ کالج ہندوستان مین ایک بڑا کالج ہے مگر اس نے بھی اس طرح ترقی نہین کی اور امید ہے جیسے کہ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے دعاؤن کا وعدہ کیا ہے یہہ کالج بہت جلد ایک یونیورسٹی ہوگا اور اس احمدی جماعت کے لئے ایک بڑا مفید دار العلوم ثابت ہوگا +

اگرچہ یہ سب کام خدا کے ہاتھ مین ہین اور وہی ان کو چلا رہا ہے مگر تاہم ظاہری اسباب کے لحاظ سے طلباء اور ان کے والدین کو اس طرف بہت متوجہ ہونا چاہیئے اور اس ثواب کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے گو یہ کالج چلیگا اور دعاؤن کے ذریعے اس کا نشو و نما ہوگا مگر تاہم بدین خیال کہ ہر ایک اس کار خیر کے ثوابون سے حصہ لیوے کہا جاتا ہے کہ وہ مالی طور سے امداد دیوین + یہہ تقریر فرما کر ڈائرکٹر صاحب کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد احمدی جماعت کے

فخر حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے

تقریر فرمائی جسے ہم انشاء اللہ آیندہ نمبر مین ہدیہ ناظرین کرینگے + (باقی دارد)

مغرب اور قبل از عشاء

بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس نے ماہ ربیع الاول ۱۳۲۱ ہجری بالمقدس کا ماہ مبارک دیکھا اور پھر اسپر فرمایا کہ ہر مہینہ اپنے اندر خیر اور شر کے لوازم رکھتا ہے اس لئے دعا کرنی چاہیئے +

مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا کہ عیسائیون کی طرف سے ایک انگریزی میگزین سہ ماہی رسالہ شایع ہونا شروع ہوا ہے اس مین ایک پادری نے لکھا ہے کہ اہل اسلام عیسویت مین اس لئے داخل نہین ہوتے کہ کثرت سے گناہون مین مبتلا ہین اور ان کے دل سخت ہو گئے ہین ہدایت کو قبول نہین کر سکتے +

اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جبتک انسان ایک

عیسائیت کے اثر سے اہل اسلام اور عیسائی

فاسقانہ زندگی بسر کرتا ہے اس وقت تک اسے اس بات کی سمجھ نہین ہوتی کہ مین ایک مرنے والا جانور ہون جب بیماری یا موت آتی ہے تو اسکو سمجھ آتی ہے- اہل اسلام مین یہ خاصہ ہے کہ اگر ان کو دکھ ہو تو جلدی رجوع کرتا ہے ایسی چیز کوئی نہین لگی کہ اسے ہلاک کر دیوے- بدی کے ترک اور نیکی کے قبول کی طاقت اگر نہ ہو تو عیسائیون مین نہین ہو سکتی ہے دیکھا جاتا ہے کہ شراب جو ام الخبائث ہے اسے حلال سمجھا گیا ہے اس سے انسان خشوع خضوع سے جو کہ اصل جزو اسلام ہے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے- ایک شخص جو کہ رات دن نشہ مین رہتا ہے ہوش اس کے بجا ہی نہین ہوتے تو اسے دوسری بدیون کے ارتکاب مین کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے موقعہ موقعہ پر ہر ایک بات مثل زنا- چوری- قمار بازی وغیرہ کر سکتا ہے- ہماری شریعت نے قطعاً اسکو بند کر دیا ہے اور یہانتک لکھدیا ہے کہ یہہ شیطان کے عمل سے ہے تاکہ خدا کا تعلق ٹوٹ جاوے- کیا عیسائی اس قابل ہین کہ دکھا دین کہ انجیل مین بھی کہین یہ لکھا ہے- جب مسیح کے معجزہ سے شراب بنی تو پھر اس کے استعمال مین دلیری خود ہی ہوگی- جو بڑا پرہیزگار ان مین ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ایک بوتل پی لیتا ہے ان کے اس قول پر تعجب آتا ہے کہ اسلام ایسی قوم ہے کہ عیسائیون کی طرف اس لئے نہین آتی کہ گناہ مین مبتلا ہے- حالانکہ جن امور سے کو وہ پیش کرتے ہین وہ خود گناہ کے اعلے درجہ کے محرک ہین جبکہ زنا- شراب- حرامخوری وغیرہ سب حلال ہوئے تو اب ان کی اصطلاح کے لحاظ سے کونسی شے باقی ہے جسے گناہ کہا جاوے پس وہ بھی گناہ سے ایسے ہی پاک ہونگے جیسے کہ شاکت مت والے پاک ہوا کرتے ہین +

(شاکت مت ایک ہندوؤن کا فرقہ ہے کہ جب وہ ایک خاص منتر پڑھتے ہین تو اسوقت ماں اور بہن بیٹی وغیرہ سے مجامعت انکے ہان جائز ہو جاتی ہے اور اسپر بڑا ثواب مترتب ہوتا ہے)

حکیم نور الدین صاحب نے اسوقت ایک قصہ سنایا کہ جب مین نے ایک شاکت مت والے پر ایک دفعہ اعتراض کیا تو اس نے جواب دیا کہ جب تمہارے قرآن کے منتر مین یہ طاقت ہے کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے بھائی کی لڑکی تمہارے لڑکے کے لئے جائز ہو جاتی ہے تو ہمارے منتر مین یہ طاقت ہے کہ وہ ماں کو بھی جائز کر دیتا ہے حکیم صاحب نے فرمایا کہ مین اس کی اس جہالت کو سنکر بہت متعجب ہوا۔ پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس پادری کا یہ مضمون اس لئے صدمہ دینے والا ہے کہ یہ لازمی امر ہے

کہ جب ایک امر خلاف واقعہ بیان کیا جاوے تو طبعی طور پر انسان رنجیدہ ہو-

ہمارا سوال یہ ہے کہ وہ اس امر کا جواب دیوین کہ گناہ سے کیا مراد ہے- شراب- زنا- قمار بازی گناہ ہے کہ نہین اگر گناہ ہے تو کیا اہل یورپ کی موجودہ حالت سے اہل اسلام کی حالت بہت اچھی ہے یا اسکے مساوی ہے یا اس سے کم ہے- اور جواب ایسے الفاظ مین دیوین کہ جسے پبلک خوب سمجھ لیوے اور ہمین دوبارہ استفسار کی ضرورت نہ پڑے- صغائر کا علم اللہ تعالے کو ہوتا ہے- مثلاً ایک شخص بدنظری مین مبتلا ہے ممکن ہے کہ اس عورت کو بھی خبر نہو جسپر بدنظری کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو- اور ایک شخص جو کہ شراب پیتا ہے یا زنا کرتا ہے تو اس کی خبر ایک دنیا کو ہوگی ان جرائم کا اسقدر بڑا جسم ہے کہ چھپ سکتا ہی نہین ہے شراب ایسی برائی ہے کہ بعض جرائم کو لازم پڑی ہوئی ہے- قمار بازی مین اتلاف حقوق ہوتا ہے جہانتک ہم دیکھتے ہین اور خود مجرمین کی شہادت ملتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ شراب مین ترقی کا اول درجہ زنا ہے- آج کل کے تجارب سے ان باتون کی ترقی اور کثرت عیسائی ممالک مین ہے یا کہ اہل اسلام مین-

اسی طرح پردہ کے اعتراض پر فرمایا کہ بے شک اہل اسلام نے طریق پردہ اختیار کیا ہے کتاب اللہ نے اسکو سمجھایا ہے تجارب نے اس کی تصدیق کی کہ وہ سچا تزکیہ نفس جو کہ بہت سے مجاہدات کے بعد پیدا ہوتا ہے وہ پردہ سے حاصل ہوتا ہے + مومنون کے تین قسم کے طبقات ہوتے ہین +

ایک وہ جو کہ ٹھوکر کھانے کے لائق ہوتے ہین دوسرے وہ جو کہ درمیان کے درجہ پر ہوتے ہین کہ ٹھوکر لگجاوے تو لگجاوے نہ لگے تو نہ ہی لگے- تیسرے سابقین- جن فطرتون نے کہ ترقی نہین کی وہ تو ٹھوکر کے قابل ہین- ان سے عورتونکو پردہ چاہیئے مثل مشہور ہے ؎ حرمتہ بہ گرچہ درزد آشنا است + ان کو ظالم بھی کہتے ہین جنپر کہ نفس امارہ غالب ہوتا ہے دوسرے درجہ والیکو مقتصد اور تیسرے والے کو سابق بالخیرات کہتے ہین اس حفظ مراتب کو مد نظر رکھکر دیکھو کہ کیا تینون قسمون سے ایک قسم کا معاملہ ہو سکتا ہے کیا عیسائی اس بات کو بتلا سکتے ہین کہ ان مین سب پاک باز ہین شرابی نہین ہین زانی نہین ہین اگر پردہ ہوتا تو ان جرائم کی نوبت کیون آتی اور یہ ہزارہا ولد الحرام کیون ہوتے- تجربہ بتلا رہا ہے کہ عام زندگی والے یعنے ٹھوکر کھانے والے بہت ہین اور تیسرے درجہ والے دوسرے ستارون کی طرح ہین اس لئے بلحاظ کثرت کے خدا کے قانون نے چاہا کہ پردہ کی رسم عام ہو- تجارب اور نظائر بھی بتلا رہے ہین- یورپ اور امریکہ اور فرانس کی سیر کرو تو پتہ لگے گا- شرابی کو نہ طعن و تشنیع کا ڈر اور نہ ڈنڈے کا خوف ہوتا ہے (اس سے صاف ثابت ہے کہ اگر رویہ اصلاح ہونا محال ہے تو عیسائیونکا ہے)

۲۹ مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے جمعہ اور باقی کی سب نمازیں باجماعت ادا کیں +

قبل از عشاء

بہت سے نئے احباب نے حضرت اقدس سے بیعت کی جس پر آپ نے ان کو بذریعہ ایک تقریر کے ارشاد فرمایا۔ (اس تقریر کا اول حصہ ضبط نہ ہو سکا دنیا پرستی کا ذکر تھا اور اس وقت جو علماء کی حالت تھی وہ بتلائی جا رہی تھی)

پاک باطن اور پاک روح والے جو لوگ ہوتے ہیں وہ ان باتوں سے ہزاروں کوس دور ہوتے ہیں۔ علماء لوگ دین کے قیم ہوتے ہیں جب وہی ایسے ہو گئے۔ تو دنیا کا کیا حال۔ ایک زہرناک کیڑا انکے دلوں کو کھا گیا ہے ہر ایک شخص کو دیکھ لو کہ بہت سا حصہ دنیا کا اس کے اندر بھرا ہے ضرورت پر مقدموں میں جھوٹے گواہ بناتے ہیں خود جھوٹ بولتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ہم کامیاب ہو جاویں ہر پہلو میں دیکھ لو دنیا پرستی نے ہلاک کر دیا ہے +

عیسائیوں کی لگاتار یہ کوشش ہے کہ کسی طرح اسلام کا نام زمین سے مٹ جاوے اور اب خدا چاہتا ہے کہ از سر نو اسلام کو زندہ کرے۔ سابقہ کتب میں ان باتوں کا ذکر تھا +

کہ مسلمانوں کو ایک زحمت اندرونی ہوگی ایمان اٹھ جاویگا دنیا کے کیڑے ہو جاوینگے جو محبت خدا سے چاہئیے وہ دنیا سے کرینگے۔ دوستی محبت میل ملاپ سب دنیا کے واسطے ہوگا۔ دوسری بلا اور آفت یہ ہوگی کہ ایک انسان کی پرستار عیسائی قوم ان کو گمراہ کرنے پر آمادہ ہوگی سو تم دیکھتے ہو کہ انہوں نے مکر کا جال کیسا پھیلایا ہے۔ شہر بشہر ان کے پادری موجود ہیں۔ عورتیں ہر جگہ پھرتی ہیں۔ گاؤں میں بنیادیں ڈالی ہوئی ہیں ان کا ارادہ ہے کہ ایک مسلمان بھی دنیا میں نہ رہے۔ من گھڑت باتیں بنا کر آنحضرتؐ کی بے ادبیاں کرتے ہیں اور رات دن اس کوشش میں ہیں کہ آنحضرت صلعم سے مسلمانوں کے دل بیزار ہوں۔ حال کے مسلمان جن کی مت ماری گئی ہے بدقسمتی سے اندھے ہو گئے ہیں۔ وہی بات کرتے ہیں کہ اسلام کو فایدہ نہ پہونچے اور عیسائیوں کو پہونچے۔ آنحضرت صلعم کی عمر ۶۳ برس کہتے ہیں۔ اور مسیح کو قیامت تک زندہ مانتے ہیں پھر یہ کہ آخری زمانہ میں وہی آوے گا۔ حکم اور قاضی بھی وہی ہوگا۔ دوسری بات یہ مانتے ہیں کہ وہ خالق بھی ہے۔ جانور اس نے بنائے مردہ اس سے زندہ ہو گئے۔ غرضکہ اس قسم کی باتوں سے عیسائیوں کی اسقدر تائید کرتے ہیں کہ ان میں اور عیسائیوں میں صرف انیس اور بیس کا فرق رہ جاتا ہے جسقدر باتیں یہ مسیح کی نسبت کرتے ہیں ویسی ایک بھی آنحضرت کی نسبت نہیں کرتے۔ آج تک ۲۹ لاکھ مسلمان مرتد ہو چکے ہیں حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے کہ اگر ایک اس میں مرتد ہوتا تو قیامت برپا ہو جاتی ایسی باتیں کہ جن سے خدا ناراض ہو کر کرکے عیسائیوں کی امداد کرتے ہیں ایک طرف نہ ان میں تقوے الٰہی نہ طہارت ایکطرف عیسائی غالب آ گئے کئی لاکھ رسالہ ہر ماہ عیسائیوں کیطرف سے نکلتے ہیں جن میں افترا عیب شماری۔ اور ہتک اسلام کے مضامین ہوتے ہیں جس حالت میں خدا نے اسلام کی نسبت کہا کہ وہ قیامت تک زندہ مذہب ہوگا وہ اسلام کی اس حالت کو کیسے دیکھے اگر اب بھی وہ مجدد نہ بھیجے حالانکہ سو سال صدے کے گذر گئے ۲۰ سال اور بھی اوپر ہوئے تو اب اندازہ کر لو کہ اور ایک صد سال تک اسلام کا کیا حال ہوگا ۱۰۰ برس بعد مجدد آنے میں یہ حکمت ہے کہ ایک سو سال کے گذرنے تک پہلے علم والے گذر جاتے ہیں اور اپنی باتیں اپنے ساتھ قبر میں لے جاتے ہیں۔ اگر نئے علوم پھر خدا نہ بتلا دے تو حق کیسے قایم رہے چونکہ علم میں فرق آ جاتا ہے اسلئے آسمان پر ایک نئی بنیاد ڈالی جاتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ صدی گذر گئی اور اس پر ۲۰ برس اور بھی گذر گئے اب خدا نے ایک سلسلہ قائم کیا اور مجھے مسیح موعود بنایا۔ یہ بات بناوٹی نہیں ہے اسکے واسطے نشانات ہیں۔ لکھا ہوا تھا کہ چاند اور سورج کا گرہن ماہ رمضان میں ہوگا ویسے ہی ہوا پھر طاعون لکھی تھی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر ستر ستر بلکہ پچھتر برس کی ہوتی ہے۔ ابھی تو کے آدمی اور کے پیر شدی کا معاملہ ہے یہ خدا کی آفت ہے فیصلہ کر کے چھوڑے گی سب انبیاء نے اس کی خبر دی ہے۔ قرآن شریف میں اسکا ذکر ہے جیسے کہ لکھا ہے **ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا او معذبوھا قبل یوم القیامۃ**۔ کوئی بستی اور گاؤں ایسا نہ ہوگا کہ جسے ہم قیامت سے پیشتر یا تو بالکل ہلاک اور تباہ کر دیوینگے یا خطرناک عذاب میں مبتلا کر دیوینگے اس سے مراد یہی طاعون ہے اور اسی آخری زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی تھی۔ غرضکہ یہ ایک خطرناک نشان ہے۔ گرہن والا نشان تو لوگوں نے ہنسی خوشی سے دیکھ لیا۔ مگر یہ اس طرح نہ ہوگا۔ دیکھا جاتا ہے کہ ابھی تک طاعون کا اثر دلوں پر کچھ نہیں ہے۔ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے آدمی کیوں مرتے ہیں یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں کہ آنحضرت سے بھی جب یہ لوگ عذاب کا معجزہ طلب کرتے تھے تو یہ معجزہ ملا تلوار سے ہلاک ہو گئے۔ یہ بھی ایک قسم کا عذاب تھا تو اگرچہ مقابلہ کیوقت صحابہ بھی شہید ہوتے تھے مگر اسلام تو ان کے ساتھ شہید نہ ہو جاتا تھا۔ ہر روز ترقی اسلام کی ہوتی کفار آخر کار گھٹتے گھٹتے ایسے معدوم ہو گئے کہ ان کا نام و نشان نہ رہا۔ اگر ایک کا ایک پیسہ چوری جاوے اور ایک کا سب کچھ گھر بار تک چلا جاوے تو کیا موخر الذکر پہلے کو کہہ سکتا ہے کہ چونکہ تیرا بھی ایک پیسہ چوری ہوا ہے تو میں اور تو برابر ہیں۔ بھلا سوچو تو سہی اگر ستر برس تک ہمارا ایک آدمی بھی نہ مرے تو دنیا میں کوئی ایسا رہیگا جو مسلمان نہ ہو۔ خدا کو یہ امر منظور نہیں ہے اور نہ ایسا کبھی ہوا۔ ایمان کی حالت میں التباس کا ہونا ضروری ہے جبتک ایک شخص ہماری جماعت میں داخل ہو کر وہ تقوے اختیار نہ کرے جسے خدا چاہتا ہے۔ تب تک وہ خدا کی حفاظت میں پورے طور پر کیسے آ سکتا ہے۔ صحابہ کرام رضؓ میں بھی ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ جن سے خدا نے بڑے بڑے کام لینے تھے وہ تو ہلاک نہ ہوئے جیسے ابوبکر رضؓ عمر رضؓ اور دیگر اصحاب مگر دوسروں کو خدا نے جلدی دنیا سے رخصت کر کے کہا کہ تم لوگ بہشتوں میں داخل ہو جاؤ ایک جاہل کو حقیقت کی خبر نہیں ہوتی منہ میں جو بات آئی کہہ دی۔ ہر نبی کے ساتھ ایسا ہوا کہ مقابلہ کیوقت جہاں کفار مرتے رہے اس کی جمعیت میں سے بھی کچھ مرتے رہے۔ حضرت موسےٰ کی جنگ میں اگر ایکطرف کنعانی مرتے تو ایکطرف اسرائیلی بھی مرتے۔ اگر خدا ایسی کھلی کھلی بات کر دے کہ اندھے بھی فرق کریں تو پھر ایک بھی کافر نہ رہے سونے کا سانپ اگر بنا دیا تو اس سے لوگوں نکو کیا۔ مگر جان کے بچنے کا علاج اگر انکو ملتا ہو تو ایمان لانے سے کون باہر رہتا ہے تمام یورپ اور امریکہ بھی جلدی ہی داخل اسلام ہو جاویں مگر خدا تعالےٰ ہمیشہ امتیاز چاہتا ہے یہ ایک وقت ہے کہ جیسے صحابہ کرام کو خدا نے دین کی اشاعت کیواسطے پیدا کیا اور انہوں نے توحید پھیلائی اب بھی خدا کا ارادہ ہے کہ وہی توحید پھیلے + جو آویگا وہ خدا کی رحمت سے بے نصیب تو نہ رہیگا مگر اپنے وجود کو جسقدر کارآمد بناویگا اسیقدر اسکی حفاظت ہوگی + باقی آئندہ

مقدمہ کی فتح

اور احمدی جماعت کو مبارک

جہلم کے جس مقدمہ پر حضرت اقدس تشریف لیگئے تھے اور جو خدا کے فضل سے اول پیشی پر ہی خارج ہو گیا تھا ناظرین کو یاد

[illegible]

درس قرآن شریف

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ و من تولی فما ارسلنک علیہم حفیظا +

جس نے رسول کا کہا مانا اس نے بیشک اللہ تعالے کا ہی کہا مانا اور جس نے اطاعت سے منہ پھیرا تو ہم نے تجھ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا +

کچھ آج کل ایک مسئلہ ہے جو کہ لوگون کی جہالت اور شوخی سے پیدا ہو گیا ہے کچھ لوگ کہتے ہین کہ حدیثون کے ماننے اور ان پر عملدرآمد کی ضرورت نہین ہے اللہ تعالے نے اس کا جواب اس آیت مین دیا ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے - دیکھو یہ نہین کہا کہ من یطع اللہ فقد اطاع الرسول بلکہ کہا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ - اس کا باعث یہ ہے کہ اللہ تعالے کا حکم تو ماننا ہی تھا اگر انکار ہوتا تو رسول کے حکم کا ہوتا تھا اور ممکن تھا کہ اگر من یطع اللہ فقد اطاع الرسول لکھا ہوتا تو لوگ رسول اور اس کے احکام کی مطلق پرواہی نہ کرتے - جیسے کہ اب اس وقت بعض لوگون کا خیال ہو گیا ہے اسی واسطے اللہ تعالے حکیم علیم اور خبیر نے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے +

جو لوگ احادیث کے منکر ہین انکو چاہئے کہ اس آیت شریف کے بالمقابل ایک اس مضمون کی آیت قرآن شریف مین سے پیش کرین جس مین اللہ تعالے نے رسول کی اتباع سے بالکل منع کیا ہو - اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالے کے احکام مین وہ تو اللہ تعالے کے ہین ہی لیکن جو احکام رسول کے ہین وہ بھی اللہ تعالے کے ہی ہین - خدا تعالے نے جس طرح قرآن شریف کی حفاظت کی ہے اسی طرح تعامل اور حدیث کی بھی کی ہے انشاء اللہ اس مسئلہ پر ہم مفصل مضمون کسی اور وقت سنا دین گے +

ویقولون طاعۃ فاذا برزوا من عندک بیت طائفۃ منہم غیر الذی تقول و اللہ یکتب ما یبیتون فاعرض عنہم و توکل علی اللہ وکفے باللہ وکیلا - پ ۵ ع ۸ -

وہ کہتے ہین کہ ہم تو فرمانبردار ہین - پس جب باہر چلے جاتے ہین تیرے پاس سے تو جو کچھ تو کہتا ہے - اس کے خلاف رات کو چھپ چھپ کر ایک گروہ سازباز یا سرگوشی کرتا ہے اور اللہ تعالے جو کچھ وہ کرتے ہین اسے محفوظ رکھتا ہے تو ان سے اعراض کرلے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کافی کارساز ہے +

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

کیا یہ لوگ قرآن مین غور نہین کرتے اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس مین بہت بڑا اختلاف ہوتا +

قرآن کے منجانب اللہ ہونے کے جو دلائل ہین ان مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر یہ غیر اللہ کیطرف سے ہوتا تو اس مین بڑا اختلاف پاتے - مین نے اس امر پر غور کیا ہے کہ کیا کیا اختلاف ہو سکتے تھے تو ان مین سے مجھے چند ایک بڑے بڑے اختلاف یہ معلوم ہوئے ہین -

اول انسان جب بات کرنے لگتا ہے تو اس کے مخاطب مختلف قسم کے لوگ ہوا کرتے ہین - کبھی جاہل - کبھی عالم - کبھی نادان کبھی کم سمجھ - کبھی زکی الطبع تو ایسے موقعہ پر ایک سپیکر یا خطیب کو ناظرین کی طرز اور لیاقت کا خیال کر کے ان کے فہم اور عقل کے مطابق بات کرنی پڑتی ہے اور مختلف موقعون پر اسے مختلف کلام ... کرنیکا اتفاق پڑتا ہے تو اکثر اوقات دو مختلف موقعوں اور مجلسون کی باتون مین جو وہ کرتا ہے بڑا بڑا اختلاف ہو جایا کرتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ قرآن کو ہر ایک قسم کے مذاق کے لوگون سے واسطہ پڑتا ہے مگر اس مین یہ اختلاف بالکل ممکن ہی نہین ہے - قرآن جیسے مکہ معظمہ کے جاہلون کے لئے ہے ویسے ہی مدینہ طیبہ کے بڑے بڑے عالم اور فقیہ یہودیون کے لئے بھی ہے +

دوم زمانہ کی تعداد سے بھی آدمی کے بیان پر اثر ہوتا ہے - مثلاً اگر ایک لکچرار متواتر ۲۳ برس تک لکچر دیتا رہے تو اسکے پہلے اور پچھلے لکچرون مین ضرور اختلاف ہوگا لیکن قرآن اس قسم کے اختلاف سے بھی بری ہے اس کا طرز بیان شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی ہے +

سوم ایک وقت مین جب انسان لکھتا ہے یا کچھ تقریر کرتا ہے تو چونکہ قدرت کے اردگرد کے نظارون کا اسے محدود علم ہوتا ہے انہی کے مطابق وہ بیان کرتا ہے - اور اپنے استدلال مین انہی کے نظائر لاتا ہے لیکن چند دنون کے بعد قدرت کے نظارہ عجیب اور رنگ دکھلاتے ہین اور سابقہ تجارب جھوٹے اور کمزور ثابت ہوتے ہین تو اسے اپنے خیالات کی تبدیلی کرنی پڑتی ہے مثلاً اس سے پیشتر سب یہ مانتے تھے کہ ہوا اپنا بوجھ اشیاء پر ڈالتی ہے اور اب ایک کتاب لکھی گئی ہے کہ ہوا اپنا کوئی بوجھ نہین ڈالتی اور یہ مسئلہ سابقہ علم طبیعات کی تحقیقات کے بالکل برخلاف ہے + (باقی آیندہ)

اصلاح مستورات

اسماء

اسماء - حضرت ابوبکر رض کی بیٹی اور حضرت عایشہ صدیقہ رض کی بڑی بہن کا نام ہے - جلیل القدر صحابیہ تھین سترہ اشخاص کے بعد مشرف باسلام ہوئین - حضرت عایشہ صدیقہ رض سے دس برس بڑی تھین - ان کے خاوند حضرت زبیر رض عشرہ مبشرہ سے تھے - اسماء ذات النطاقین کے لقب سے زیادہ مشہور تھین کیونکہ جس رات نبی آخرالزمان صلعم نے مکہ معظمہ سے ہجرت کی تو انہون نے اپنے نطاق (زیر جامہ) کے دو حصے کئے تھے - ایک حصے کو آپ کا دسترخوان اور دوسرے کو بند مشک بنایا تھا - آنحضرت صلعم نے ان کی اس خدمت سے خوش ہو کر دعا دی تھی کہ اے اسماء خدا تعالے تجھکو ایک نطاق کے بدلے دو نطاق عنایت کریگا +

لکھا ہے کہ یہود نے مشہور کیا تھا کہ ہم نے ایسا جادو کر دیا ہے کہ اب مسلمانون کی اولاد ہی نہ ہوگی - یہ تو نہین معلوم کہ اس افواہ کا اثر مسلمان پبلک پر کس قدر ہوا لیکن اتنا ضرور معلوم ہے کہ اس پیشگوئی کے بعد پہلا لڑکا "عبداللہ ابن زبیر رض" سنہ ۱ھ مین حضرت اسماء رض ہی کے بطن سے پیدا ہوا اور سب مسلمانون نے کفار کی تکذیب سے خوش ہو کر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے +

حضرت اسماء رض بڑی دلیر اور جنگجو تھین - خاصکر جنگ یرموک مین تو ان کا یہ حال تھا کہ اپنے شوہر حضرت زبیر رض کی باگ سے باگ ملا دی تھی اور جب ان کے شوہر اپنی تلوار کا وار کفار پر کرتے تھے تو اسماء رض بھی اس کے جواب مین ایک وار کرتی تھین - ان کی جرأت اور دلاوری کو دیکھ کر مردون کو رشک پیدا ہو گیا تھا +

سنہ ۳۶ھ مین جبکہ حضرت زبیر رض وقعۃ الجمل سے واپس آ رہے تھے تو ایک شخص عمرو بن جرموز المجاشعی نے وادی السباع مین آپ کو شہید کیا حضرت اسماء رض کو جب یہ واقعہ سنایا گیا تو آپ کو بہت ملال ہوا - اور اسی غم مین یہ مرثیہ زبان پر لائین جس کا ترجمہ یہ ہے - ؎

ابن جرموز نے مصیبت مین لڑنے والے سوار کیساتھ پریشانی کے دن دغابازی کی + اے عمر اگر تو اسے متنبہ کر دیتا تو اسے ہرگز ہرگز بزدل اور بودا نہ پاتا + خدا تجھ سے سمجھے تو نے کس کو قتل کیا + تجھ پر عذاب الٰہی نازل ہو +

(باقی آیندہ)

مراسلات

بمعزز ناظرین

آپ البدر کے سچے معاون اور خیر خواہ منشی احمد دین صاحب کے نام نامی سے بخوبی واقف ہونگے جو ہمدردی ان کو البدر سے ہے اس کا اور نیز احمدی جماعت کیواسطے البدر جیسے اخبار کی واقعی ضرورت کو محسوس کر کے انہوں نے ایک ضروری عرضداشت احمدی جماعت کیخدمت مین اسلئے روانہ کی ہے کہ اسے درج اخبار کیا جاوے اس لئے امید ہے کہ آپ اسے مطالعہ فرما کر عملی طور پر اس نصرت سے حصہ لینگے جس مین منشی صاحب نے آپ کے ساتھ ملکر ہاتھ بٹانا چاہا ہے +

خاکسار محمد افضل

فرقہ احمدیہ کیخدمین نہایت ادب اور محبت سے ایک ضروری عرضداشت

معزز برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھ پہلا موقعہ ہے کہ مین اپنا مافی الضمیر اپنے معزز و مکرم بھائیوں کیخدمت مین بذریعہ اخبار ظاہر کرنے کی جرأت کرتا ہون + اس مین شک نہین کہ میری تحریر مین بلحاظ مضمون نگاری کے اعزاز سے مشرف ہونے کی قابلیت نہین ہے لیکن اس مین بھی شک نہین ہے کہ اگر اس تحریر سے میرا اصل منشاء ناظرین کے ذہن نشین ہو گیا (شاید کہ ہمین ببضعہ بار دپر وبال) - تو مذکورہ بالا ناقابلیت کی حسرت نہین رہیگی - وعلیہ التکلان +

برادرانم ! یہ درست ہے کہ اس وقت ہر ملک ہر قوم اور ہر ملت کا مذاق بگڑا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام مسیح موعود مہدی مسعود نے نزول اجلال فرمایا +

میرا روئے سخن ان اشخاص کیطرف نہین ہے - جو ابھی تک امام ہمام علیہ البرکات والسلام کے منکر ہین یا انکی نسبت متذبذب ہین بلکہ مین ان مکرم ومبارک احباب کیخدمت مین عرض کر رہا ہون جو امام وقت کی شناخت کے شرف سے مشرف ہو چکے ہین اور جن کی تعداد دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور جنکا اندازہ اسوقت ڈیڑھ لاکھ سے کچھ اوپر ہی اوپر لگایا جاتا ہے اور جنکے ہر ایک فرد نے امام وقت کے ہاتھ پر اس امر کا اقرار صحیح کر لیا ہوا ہے کہ وہ ہر حال مین دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے - مین اسی جماعت کو بلحاظ اس کہ ان سب کا مذاق واحد اور بلا اختلاف ہی بمنزلہ فرد واحد کے تصور کر کے اپنا مخاطب بناتا ہون -

اس جماعت کو جو کہ ایک معزز رسول اور معزز امام نے تیار کی ہے اور جس کی عمارت کی بنیاد خالص اسلام کے عقائد صحیحہ اور معتقدات حقہ کی بنا پر رکھی گئی ہے اور جبکہ وہ برگزیدہ اور بزرگ امام اسی جماعت مین موجود ہے لازم اور ضروری ہے کہ (اول) امام ہمام کے احکام سے باخبر رہین (دوم) احکام امام پر کاربند اور عامل ہونے کی سعی کرین - یہ صحیح ہے کہ کوئی نئی جماعت لیجۃ البدر مین اور آناً فاناً کامل و مکمل نہین ہو جایا کرتی لیکن پھر بھی نہایت غور کا مقام ہے کہ

امام ہمام کے منشاء و احکام سے باخبر رکھنے اور مخصوصاً آنحضرت صبح وشام کے کلام سے مطلع کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ایک نہایت قانع دوست منشی محمد افضل صاحب کے اہتمام سے البدر اخبار نکلتا ہے جو ہفتہ بہفتہ حضرت اقدس ؑ کی صبح و شام کی گفتگو اپنے ناظرین کو سناتا رہتا ہے

اس کا ایک ایک فقرہ جو خدا کے برگزیدہ - اور راستباز امام کے منہ سے نکلا ہوا ہوتا ہے راستی طلب جناب کے لئے مفرح یاقوتی سے کم نہین +

اس کی درازی عمر کے لئے دعا کرنا فی المعنی حضرت اقدس ؑ امام ہمام کی درازی عمر کی دعا کرنا ہے جن کے کلام مبارک پر اس کی زندگی موقوف ہے +

اس کی بہتری اور ترقی اشاعت مین کوشش کرنا درحقیقت امام ہمام کے مشن کی اشاعت کرنا ہے +

اس کی زیادہ جلدونکے جمع ہونے کی خواہش اور آرزو کرنا موجودہ کتب قانون اور لائبریریوں کی زینت بڑھانا ہے +

اس کے مضامین عالیہ و علوم حقہ کا ذخیرہ موجودہ نسلوں کیطرف سے آیندہ نسلونکے لئے بہترین خزانہ چھوڑ جانا ہے +

اس کا کلام کلام الملوک ملوک الکلام کا حکم رکھتا ہے +

اس کا پڑھنا دارالامان مین رہنے اور حضرت اقدس امام ہمام کی زیارت کا قائمقام ہے +

اس کے لکھنے اور نکالنے والے نے اسکے لکھنے مین لاریب دینی خدمت کو دنیوی تمتع پر مقدم رکھا ہے -

وہ قرآنی معارف اور علوم الٰہیہ کے نکات سے لبریز اور لبالب ہے +

وہ اور صرف وہی ایک ایسا اخبار ہے جو نجات کے کفیل اور ضمین ہونیکا مستحق و سزاوار ہے +

پس ایسا پرچہ جو مندرجہ بالا اور دیگر ہر قسم صد ہا برکات و نعماء پر مشتمل و مبنی ہو اور جسکی قیمت اسقدر قلیل و اقل ہو کہ کثیر الاشاعت ہونیکے بدون اسکا قیام بھی ناممکن ہو یعنے معہ محصول ڈاک صرف عہ ؎ + اس کی اشاعت ڈیڑھ لاکھ اشخاص کی جماعت مین ابھی ہزار تک بھی نہین پہونچی +

مین پھر اپنے احمدی بھائیوں کی توجہ البدر کے قیام کیطرف منعطف کرنے کیلئے مسمع خراش ہوتا ہون کہ وہ اس ناچیز تحریر کو پڑھکر اس اپنے ضروری پرچہ کے قیام و استحکام پر غور فرماوین اور کم از کم اسکو ایسا کر دین کہ وہ آپ اپنے پاؤن پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جاوے +

دنیا کے ضروری غیر ضروری مشاغل ہر ایک دوستکو کرنے ہی پڑتے ہین یہ ایک دینی خدمت ہے اور پھر ایسی خدمت کہ شاق نہین مالایطاق نہین +

ہمارا کونسا دوست ایسا ہے کہ جو دس دس پانچ پانچ خریدار بہم نہین پہونچا سکتا - بالفرض اگر معدودے چند ایسے اصحاب بھی ہین تو وہ ایک ایک دو دو خریدار ہی دیدین - غرضکہ ہر ایک دوست کم از کم ایک ایک خریدار بہم پہونچانا اپنا فرض سمجھے تو پھر بھی اس کو کچھ سہارا ہو جاتا ہے +

ایک اور بات بھی عرض کرنے کے قابل ہے کہ گو ہمارے مکرم دوست محمد افضل نے بوجہ اسکے کہ وہ درحقیقت اخبار نویسی کی مشکلات سے پورے واقف نہ تھے عام قیمت معہ محصول عہ سالانہ رکھدی ہے لیکن ذی مقدرت احباب کے لئے اگر وہ اپنی عالی ہمتی اور علو حوصلگی سے امداد اً کچھ زیادہ قیمت دیدین تو مضایقہ کیا بلکہ عین مناسب و شایاں ہے - جیسا کہ میرے ایک عزیز مخلص منشی محمد الدین صاحب گرداور نے دو روپیہ چھ آنہ پر پرچہ اپنے نام جاری کرایا - بعد مین ان کے صاحبزادہ برخوردار محمد ظہیر الدین نے وہی پرچہ اپنے نام منگوانا شروع کر لیا مین نے منشی محمد الدین صاحب کو اور پرچہ خریدنے اور زیادہ قیمت دینے کے لئے کہا تو انہون نے للعہ روپیہ پر پرچہ اپنے نام جاری کرانا منظور کر لیا -

بالآخر مین صدق دل سے کہتا ہون کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے دلی اخلاص سے لکھا ہے - اور بمصداق

آمادہ صد سرود در سدم + ناکردہ تمام یک نوا را

بہت تھوڑا لکھا ہے - مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اور حضرت اقدس امام ہمام کے میامن و برکات سے اس پرچہ کے قیام و استحکام کیطرف ہماری جماعت کو توجہ دلائے اور اس پرچہ کے مضامین عالیہ پر کاربند ہونے کی توفیق ہم سب کو نصیب کرے - آمین ثم آمین +

(خریداران البدر سے التماس ہے کہ اپنے ایک احمدی بھائی کی اس درخواست کو وہ دوسرے احمدی احباب کے کانون تک ضرور پہونچا دیوین + (محمد افضل)

ہیچمیرز احمد الدین عفی عنہ -
اپیل نویس از گوجرانوالہ

البدر

اس ہفتہ ہم نے ایک مراسلہ منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ کا اخبار مین دیا ہے امید ہے کہ ناظرین البدر اسپر کامل توجہ فرماوینگے اور جن احباب نے آجتک کوئی کوشش پیشگی قیمت ادا کرنیوالی خریدارونکے بہم پہونچانے مین نہین کی وہ اب ضرور کرینگے - اسقدر ارزان پرچہ کی اشاعت کو ایکہزار تک جلد پہونچا دینا ہمارے باہمت احباب کیلئے کچھ مشکل امر نہین ہے

رسالہ ماہوار

کے خریدارون کی درخواستین آرہی ہین اور بعض احباب نے تو یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی نمبر اسکا نکلا ہے تو جلد روانہ کرو - تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اب نئے جماعت مین داخل ہوئے ہین انکو اس رسالہ کی بہت ضرورت ہے چنانچہ آج تک جسقدر درخواستین آئی ہین ان مین سے اکثر نو بیعت کنندگان کی ہین لیکن جبتک ایک صد درخواست پوری نہ ہولیگی رسالہ ہرگز شایع نہ ہوگا +

البدر جلد اول ۱۹۰۲ء

کے جسقدر خریدار ہین ان مین سے اکثر کیطرف ۱۹۰۲ء کے متعدد چند نمبرون کی قیمت ابھی تک بقایا چلی آتی ہے جو نہ رہی ایسے احباب کو چاہیئے کہ اسے جلد ادا کر کے حساب بیباق کر دین +

امریکہ مین احمدی سلسلہ کی تحریر کا اثر اور اشاعت تصویر کے نتایج

احمدی جماعت کے لئے یہ بھاری خوشی کا مقام ہے کہ اب انکے ہادی کامل حضرۃ مسیح موعود ؑ کی دعاؤن نے اہل امریکہ کے دلون پر اثر اندازی شروع کر دی ہے البدر کے گذشتہ نمبرون سے ایک احمدی امریکن کا پتہ آپکو ملا ہوگا کہ جس نے بصدق دل حضرۃ اقدس کے مشن کو قبول کیا ہے اور اب امریکہ کے ایک اور علاقہ ستٹیار و کیلیفورنیا سے ۱۲ اپریل کی لکھی ہوئی چٹھی ایک امریکن عورت کیطرف سے آئی ہے جو کہ مسٹر ڈوئی کے پیروؤن مین سے ہے - اسنے اس امر کی تفصیل تو نہین دی کہ اس نے کیون ڈوئی کو قبول کیا - وہ یہہ بیان کرتی ہے کہ جس نام کیساتھ محمد کا لفظ ہوتا ہے مین اسکو بت پرست ہی خیال کرتی رہی - وہ اپنے خط مین انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو طلب کرتی ہے اور اظہار کرتی ہے کہ وہ بائیبل کی تعلیم کا مطالعہ بڑی کوشش سے کر رہی ہے خط کے اخیر مین اسکا یہ فقرہ ہے - وہ کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مین مرزا غلام احمد کی تصویر کو دیکھتی رہون وہ تو بالکل مسیح کی طرح معلوم ہوتا ہے ،،

اسکا انگریزی فقرہ جو اسنے لکھا ہے یہ ہے +

I love to look at the photo of mirza Ghulam ahmad he looks so like Jesus.

اخبار البدر کے پیشگی قیمت ادا کرنے والے خریدارونکو ہمارے کارخانہ کی شتہرہ ادویہ ملے ۵ روپیہ فیصدی رعایت سے ملا کرین گی + (پروپرائیٹر)

طبی نوٹ

روس کے ایک مشہور ڈاکٹر نے دریافت اور تجربہ کیا ہے کہ جو درد عمل جراحی سے پیدا ہوتا ہے اسکے رفع کرنے کا علاج صرف نیلگون روشن ہے -

خارش ہر ایک قسم کی اکثر صفائی کے نہ رکھنے اور میلے پانی کے غسل سے ہوتی ہے -

پسینہ آیا ہوا اور انسان نہا لیوے تو جریان اسہال زکام اکثر ہو جاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ پھر طبیعت کو پسینہ کیطرف رغبت دلائی جاوے +

زکام مین رائی کا پاشویہ بہت مفید ہے اور شربت بنفشہ خالص - عرق بادیان - تولہ پوست اسپغول مجرب علاج ہے ۳ تولہ

نبض ہر ایک شہر کے عام تندرستون پیشہ والون اور ہر ایک عمر کی نبض کو معیار بنا لینا چاہیئے اسکے بعد چار انگلیان ایک جیسے دباؤ پر نبض پر رکھے - اگر دونون ہاتھون مین پہلی انگلی پر نبض کی ضرب زور سے لگے اور جلدی جلدی چلے تو سر کے اگلے حصہ مین ضرور درد ہوگا اگر دھیمی ہو تو پچھلے حصہ مین اگر ایک طرف زور دے تو سر کا ضعف ہوگا - اگر دوسری انگلی پر ضرب زور سے لگے تو داہنے ہاتھ سے جگر بائین سے طحال اور دونون سے معدے کی بیماری کا پتہ ملیگا - اگر داہنی طرف خالی ہو تو کلی منی یا چربی ہوگا اور چوتھی انگلی پر نبض کی زد کو تعلق رحم مثانہ خصیہ اور گردہ سے ہے +

عورتون کی ہر ایک بیماری مین حیض کے حالات اور ورم رحم کو ضرور مد نظر رکھنا چاہیئے +

جو مرد اور عورت قلت دم مین مبتلا ہون ان کی اولاد اکثر محفوظ نہین رہ سکتی - ایسے لوگون کو نباتی مقویات مثل گلو چرائتہ - کولمبا - کوآشیا - جنتیانہ - ایک مدت دراز تک کھلانا چاہیئے - اور جماع سے پرہیز کرنا چاہیئے ہوا خوری اور محنت کی عادت کرین اور نباتی مقویات کے بعد آہنی (لوہے) کے مقویات کو استعمال کرین +

بچے کو جب معدہ کی بیماری ہو تو معدہ حرکت نہ کریگا سینہ حرکت کریگا اور اگر سینہ کی بیماری ہو تو سینہ کی بجائے معدہ حرکت کریگا امعا کی بیماری - یا سوء ہضم ہو تو نیند مین دانت کھلے رہتے ہین اگر آنکھ زیادہ بند کرے تو دانت کی بیماری منہ مین ہاتھ ڈالے تو حنجرہ کی بیماری تالو نیچا ہو تو دماغ کی بیماری ہوگی +

نظم

میرے عزیزو یہ ہے اک گذارش سنو تم ازراہ مہربانی
خدا تمہین بخشے اپنی رحمت سے پاک قرآن کی رازدانی
خدا کا وعدہ ہے درج قرآن کہ میرا لشکر رہیگا غالب
یہہ وعدہ حق ہے - یہہ قول فیصل ہے - اور ہے حکم آسمانی
لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ قوی بشارت ہے کبریائی
ہے ظاہر اس سے کہ مرسلون کو خدا سے ملتی ہے کامرانی
خدا کے گلشن کے پاک پودے ہین اس کے ماموراور مرسل
وہ اپنے پودون کی آپ کرتا رہا ہے ہر وقت باغبانی
مخالفت کی اندھیریون سے بجھے نہ ہرگز چراغ صادق
خدا کے پر زور ہاتھ کرتے ہین اس کی ہر دم نگاہبانی
خدا نے اپنے حبیب سے یہہ کہا کہ اللہ یعصمک
عیان ہے اس سے کہ خود خدا صادقون کی کرتا ہے پاسبانی
اسی طرح ... یعنے جس طرح سے بچایا حق نے رسول اپنا
بچایا مولے نے اس مسیحا کو بھی کئی جا بہ مہربانی
بہت لگائے ورمنکرون کا بسازش قتل مہدی دین
گئین وہ سب سازشین اکارت الٹ گئی انکی کاروانی
یہی تو صادق کی ہے علامت کہ باوجود اپنی بیکسی کے
ہزارون ... اعدا مین گھر کے پھر بھی نکلتے ہین بچکے ناگہانی
ہے منکرون کا یہ زعم باطل کہ مفتری ہین امام برحق
عداوت مہدی مین ان کی بڑی ہوئی ہے گہر فشانی
مسیح موعود کے مخالف ہین فہم قرآن سے بے تعلق
اسی سبب سے انہون نے اس نور حق کی کچھ بھی نہ قدر جانی
ولو تقول سے برملا ہے خدا کی غیرت کا یہ تقاضا
کہ مفتری کا وہ بن کے دشمن مٹائیگا اسکی زندگانی
نظیر کوئی بتا دے ہمکو کہ تھا فلان مفتری بھی ایسا
کہ جس کو دیری خدا نے مہلت رہا وہ زندہ بکامرانی
نہین ملے گی نظیر کوئی تمام عالم مین ہرگز ایسی
یونہی بکتے ہین سب مخالف غلط ہے سب انکی ایچاتانی
جناب مہدی کئی رسالون مین لکھ چکے ہین یہ پیشگوئی
کہ ان کو اسی برس کے لگ بھگ خدا نے بخشی ہے زندگانی
اگر وہ سچ مچ ہی مفتری ہین تو پھر وہ کیون موت سے بچے ہین
ہر کسی [illegible] سال تک ہی مسیح نے اپنی عمر پائی تو
[illegible] و پنڈت و پنڈوری علی گڈھی کہو کے کا ملہم
مسیح کی موت سب نے مانگی ہوئے وہ خود ہی تمام فانی
ہر ایک مذہب کے پہلوانون نے کی جو مہدی سے تھی کشتی
خدا نے انکو زمین پہ پٹخا گئی اکارت وہ چہیڑ خانی

(باقی آیندہ)

یہ ان بیعت کنندگان کے نام ہیں - جزو م

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

۵ اپریل سے ۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء تک داخل ہوئے

[illegible]	نام	[illegible]	[illegible]								
				۳۷۰	حیات ولد ودھایا	بیداپور	لاہور	۴۰۸	محمد دین ولد سکندر	سالار	گوجرانوالہ
				۳۷۱	الہ بخش صاحب ولد ودھایا	″	″	۴۰۹	حیات محمد ولد تاج محمد	″	″
				۳۷۲	میاں علی بخش صاحب ملازم سید ناصر شاہ	کوٹلی	جموں	۴۱۰	سید نور شاہ ولد ملنگ شاہ	″	″
۳۳۵	چراغ بی بی زوجہ الہ دتا صاحب	بیداپور	لاہور	۳۷۳	احمد علی صاحب کی بیوی	بازید چک	گورداسپور	۴۱۱	سجاول ولد امیر بخش	″	″
۳۳۶	مہتاب بی بی زوجہ کرم الٰہی صاحب	″	″	۳۷۴	غلام قادر ولد شیر خانصاحب	سٹروعہ	ہوشیارپور	۴۱۲	محمد بیگ ولد عادل	″	″
۳۳۷	بی بی تابان زوجہ الہ دین	″	″	۳۷۵	برکت علی ولد محمد بخش صاحب	″	″	۴۱۳	داد ولد رکن الدین	″	″
۳۳۸	جہان ولد فضل الدین	″	″	۳۷۶	سید رحمت علیشاہ صاحب	″	″	۴۱۴	الہ بخش ولد عمر بخش	″	″
۳۳۹	حیات محمد ولد جہان	″	″	۳۷۷	محمد علی ولد غلام قادر	″	″	۴۱۵	نظام الدین ولد بلندا	″	″
۳۴۰	طالع مند صاحب	″	″	۳۷۸	طفیل محمد ولد دارے خان	″	″	۴۱۶	تاج الدین ولد شہابل	″	″
۳۴۱	حسین بی بی زوجہ جہان	″	″	۳۷۹	داریخان ولد شیر جنگ خان	″	″	۴۱۷	سکندر دین ولد الہ دتا	″	″
۳۴۲	عالم بی بی دختر جہان	″	″	۳۸۰	بہنو خانصاحب	″	″	۴۱۸	متلا ولد جلال الدین	″	″
۳۴۳	رسول بی بی ″ ″	″	″	۳۸۱	عمر الدین ولد موجا	بہاگو رائیں	جالندھر	۴۱۹	عالم ولد سجاول	″	″
۳۴۴	نشر الدین صاحب	″	″	۳۸۲	کالو ولد گامو	″	″	۴۲۰	الہ دتا ولد غلام محمد	″	″
۳۴۵	احمد الدین صاحب	″	″	۳۸۳	رحمت اللہ لاہوریہ	بنگہ	″	۴۲۱	علی محمد ولد جلال الدین	″	″
۳۴۶	ابراہیم صاحب	″	″	۳۸۴	حاجی محمد ملازم بارک ماسٹری	جہلم	جہلم	۴۲۲	محمد دین ولد چغتا	″	″
۳۴۷	مسماۃ ہری زوجہ جیونا	″	″	۳۸۵	امام علیخان دفعدار رسالہ نمبر ا	چھاؤنی لکھنؤ	لکھنو	۴۲۳	مرداد ولد دولا	″	″
۳۴۸	رسول بی بی زوجہ اسمٰعیل	″	″	۳۸۶	غلام محی الدین متصل مسجد [illegible]	لاہور	لاہور	۴۲۴	اہلیہ عبد العزیز جان	ننگاہی	″
۳۴۹	محمد حیات ولد اسماعیل	″	″	۳۸۷	عبد السبحان ولد رحمٰن	″	″	۴۲۵	محمد بخش ولد بوٹا	مدھ	امرتسر
۳۵۰	بی بی نور بیگم دختر ″	″	″	۳۸۸	نور محمد ولد الہ ودھایا	سالار	گوجرانوالہ	۴۲۶	رحیم بخش ولد پیرو	″	″
۳۵۱	نور محمد صاحب ″	″	″	۳۸۹	غلام صاحب ″	″	″	۴۲۷	فیروز خانصاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس	شاہ پور	شاہپور
۳۵۲	سردار بی بی دختر ″	″	″	۳۹۰	غلام ولد سارنگ	″	″	۴۲۸	مولا بخش صاحب نمبردار	خانپور	پٹیالہ
۳۵۳	صوبا ولد الٰہی بخش	″	″	۳۹۱	مراد ولد دولا	″	″	۴۲۹	نظام الدین صاحب	″	″
۳۵۴	ولیداد ولد ملا	″	″	۳۹۲	امام الدین ولد نور محمد	″	″	۴۳۰	اہلیہ نظام الدین	″	″
۳۵۵	علی محمد ولد ولیداد صاحب	″	″	۳۹۳	سجادہ ولد شہابل	″	″	۴۳۱	سراج الدین ولد نظام الدین	″	″
۳۵۶	نور محمد ولد ″	″	″	۳۹۴	قمر الدین ولد خادم الدین	″	″	۴۳۲	زین العابدین صاحب	″	″
۳۵۷	حسین بی بی زوجہ ولیداد	″	″	۳۹۵	ملا ولد جلال الدین	″	″	۴۳۳	اہلیہ زین العابدین	″	″
۳۵۸	بیگم بی بی دختر ولیداد	″	″	۳۹۶	جیادہ ولد قمر الدین	″	″	۴۳۴	منظور احمد ولد زین العابدین	″	″
۳۵۹	شیر محمد ولد مبارک	″	″	۳۹۷	ملائم الدین ولد حسن محمد	″	″	۴۳۵	امام	″	″
۳۶۰	نور بی بی زوجہ مہر الدین	″	″	۳۹۸	قائم الدین ″ ″	″	″	۴۳۶	رانجھا	″	″
۳۶۱	راج بی بی والدہ مہر الدین	″	″	۳۹۹	نواب الدین ولد الٰہی بخش	″	″	۴۳۷	جمیل	″	″
۳۶۲	امام بی بی دختر مہر الدین	″	″	۴۰۰	عمر الدین ولد نہال الدین	″	″	۴۳۸	الہ بخش صاحب	″	″
۳۶۳	بی بی عایشہ ″	″	″	۴۰۱	رہانا ولد ستار	″	″	۴۳۹	قادر بخش صاحب	″	″
۳۶۴	ابراہیم ولد ″	″	″	۴۰۲	محمد الدین ولد رہانا	″	″	۴۴۰	ابراہیم و بہولا	بہکلو	جالندھر
۳۶۵	مولوی حسن محمد صاحب	″	″	۴۰۳	امیر الدین ولد شمس الدین	″	″	۴۴۱	بی بی عمری زوجہ ابراہیم	″	″
۳۶۶	محمد دین ولد امیر	″	″	۴۰۴	خدا بخش ولد نور محمد	″	″	۴۴۲	رحمت اللہ ولد ″	″	″
۳۶۷	جان بی بی زوجہ امیر	″	″	۴۰۵	احمد دین ولد بالک دین	″	″	۴۴۳	اسمٰعیل ولد ″	″	″
۳۶۸	زینب بی بی زوجہ محمد دین	″	″	۴۰۶	رکن الدین ولد مبارک الدین	″	″	۴۴۴	فتح دین ولد بہولا	″	″
۳۶۹	ہیرا ولد رحیا	″	″	۴۰۷	قمیر الدین ولد مراد	″	″	۴۴۵	بی بی کریمان زوجہ فتح دین	″	″

انوار الاسلام پریس قادیان میں منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

آئینہ ہے یہہ نور رسولؐ کا
عکس ہے یہہ رخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہہ البدر
فیض ہے یہہ غلام احمد کا

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

قیمت سالانہ پیشگی (۱) ہندوستان مین ... (۲) ہندوستان سے باہر ... (۳) [illegible]
خط و کتابت [illegible] قادیان دارالامان [illegible]

فہرست مضامین (۱) [illegible] (۸) [illegible]

نمبر ۲۱ | قادیان دارالامان ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ روز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان مسیح الزمان علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

بقیہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

زبان سے اقرار اور زبانی باتین کام نہ آوین گی جب انسان ایک بدی کرتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا نے اس سے منع کیا ہے تو وہ دہریہ ہوتا ہے۔ خدا کی عظمت اور جلال اس کے دل مین نہین ہوتا۔ ایسا شخص خدا کی حفاظت مین نہین ہے وہ جب چاہے اسے مار دے یا ایسی بلا مین اسے ڈالدے کہ نہ زندون مین ہو اور نہ مردون مین لیکن جو شخص خدا کی عظمت دل مین رکھتا ہے اور اس کی نافرمانی سے ڈرتا ہے تو قبل اس کے کہ وہ کسی مصیبت مین پڑے خدا کی نظر مین ہوتا ہے۔ اور وہ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ گھر والون کو خدا کے ذکر سے مامور کرو۔ صدقہ۔ خیرات۔ ذکر خدا بہت کرو۔ گناہون سے بچو کہ خدا رحم کرے۔ خدا کی عادت ہے کہ ایسے گھر کو تباہ نہین کیا کرتا۔ لیکن جس کا کوئی کونہ خام ہو وہ گرتا ہے جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہین اور پھر نہین آتے ان کی شکل بھی ہم کو یاد نہین رہتی تو ان کے لیئے دعا کیا ہو۔ بار بار ملکر تعلق محبت بڑھاؤ جو تعلق بڑھاتا ہے اور بار بار آتا ہے تو ذرا سی اُس کو مصیبت ہو تو اس کے لئے دعا کا خیال آتا ہے۔ مگر جو دنیا مین اس قدر غرق ہے کہ گویا اس نے بیعت ہی نہین کی اور اسے ملنے کی فرصت ہی نہین کیا وہ ان لوگون کے برابر ہو سکتا ہے جو بار بار آکر ملتے رہتے ہین؟

بعض لوگ ایسے ہوتے ہین کہ مسلمان ہو کر پادریون سے تعلق رکھتے ہین بعض ہندوون سے رکھتے ہین۔ خدا فرماتا ہے کہ پھر وہ انہی مین سے ہین +

یہہ باتین ہین ان کو یاد رکھو اور خدا سے عمل کی توفیق طلب کرو +

۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک صاحب کے مقدمہ کی تاریخ عنقریب تھی۔ وہ دعا کروانے کے واسطے آئے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ چار پانچ دن یہان رہو اور ہر روز ملاقات کرو کہ دعا کی تحریک ہو۔ یہ نہ خیال کرو کہ پیچھے نقصان ہوگا۔ سب کچھ خدا کرتا ہے اسباب پر نظر نہ رکھو ہم یہ نہین کہتے کہ رعایت اسباب ہی چھوڑ دو بلکہ یہ کہ یہ نہ خیال کرو کہ فلان بات ہو تو ہی یہ ہوگا جیسے کہ روٹی کھانی پانی پینا منع نہین ہے مگر اس پر یہ بھروسہ کرنا کہ اس سے زندگی ہے یہ منع ہے۔ کئی آدمی روٹی کھاتے ہین۔ اُدھر سول (درد) ہوا اور جان گئی۔ پانی پیا اور ہیضہ سے مر گئے۔ ان پر بھروسہ کرنا یہ شرک ہے۔ اسباب وہی بہم پہونچاتا ہے +

ریاست کپورتھلہ سے خبر آئی کہ بعض لوگون نے ایک مشورہ کر کے اس امر کا منصوبہ بنانا چاہا ہے کہ وہان کی احمدی جماعت کے بعض ممبرون کو ایذا دیوین۔ اس پر فرمایا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ فتنہ فساد ہو۔ دعا کیجاوے گی +

ایک شخص نے عرض کی کہ سارے گاؤن مین مین ایک اکیلا آپکا مرید ہون فرمایا خدا پر بھروسہ کرو خدا پر بھروسہ کرنے والا اکیلا نہین ہوتا +

۳۱ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

کوئی ذکر قابل نوٹ نہیں ہے حضرت اقدس نے تمام نمازیں باجماعت ادا کیں +

۱ و ۲ و ۳ جون سنہ ۱۹۰۳ء

ان تاریخوں میں کوئی بات قابل نوٹ نہیں ہے +

یکم جون سنہ ۱۹۰۳ء کی مغرب اور عشا کی نمازوں میں حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک نہ ہو سکے ایک بار مقدمات کے ذکر پر فرمایا کہ مقدمہ ہمیشہ سید ھا کرنا چاہیئے جب معلوم ہو کہ از روئے قانون بھی صاف طور پر ہمارا حق ثابت ہے اور از روئے شریعت بھی تو ابتدا کرنی چاہیئے ورنہ پیچ در پیچ بات ہو تو کبھی مقدمہ کیطرف نہ جانا چاہیئے +

۴ - جون سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں اور کوئی ذکر سوائے جلسہ قبل از عشا کے قابل نوٹ نہیں ہوا

قبل از عشاء

خواب | فرمایا ۲ یا ۳ بجے رات کو میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک جگہ پر معہ چند ایک دوستوں کے گیا ہوں وہ دوست وہی ہیں جو رات دن پاس رہتے ہیں ایک ان میں مخالف بھی معلوم ہوتا ہے اس کا سیاہ رنگ - لمبا قد - اور کپڑے چرکین ہیں - آگے جاتے ہوئے تین قبریں نظر آئی ہیں - ایک قبر کو دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ والد صاحب کی قبر ہے اور دوسری قبریں سامنے نظر آئیں میں ان کی طرف چلا اس قبر سے کچھ فاصلہ پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ صاحب قبر (جسے میں نے والد کی قبر سمجھا تھا +) زندہ ہو کر قبر پر بیٹھا ہوا ہے - غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اور شکل ہے والد صاحب کی شکل نہیں مگر خوب گورا رنگ پتلا بدن فربہ چہرہ ہے میں نے سمجھا کہ اس قبر میں یہی تھا - اتنے میں اس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ مصافحہ کرے میں نے مصافحہ کیا اور نام پوچھا تو اس نے کہا نظام الدین پھر ہم وہاں سے چلے آئے آتے ہوئے میں نے اسے پیغام دیا کہ پیغمبر خدا صلعم اور والد صاحب کو السلام علیکم کہہ چھوڑنا - راستہ میں میں نے اس مخالف سے پوچھا کہ آج جو ہم نے یہ عظیم الشان معجزہ دیکھا کیا اب بھی نہ مانو گے تو اس نے جواب دیا کہ اب تو حد ہو گئی اب بھی نہ مانوں تو کب مانوں .... مردہ زندہ ہو گیا ہے اس کے بعد الہام ہوا - سلیم حامد و مستبشر کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا +

والد کا زندہ ہونا یا کسی اور مردہ کا زندہ ہونا کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے - میں نے اس سے یہ بھی سمجھا کہ ہمارا کام والدین کے رفع درجات کا بھی موجب ہے +

شرطی طلاق | اسپر فرمایا کہ اگر شرط ہو کہ فلاں بات ہو تو طلاق ہے اور وہ بات ہو جائے تو پھر واقعی طلاق ہو جاتی ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ اگر فلاں پھل کھاؤں تو طلاق ہے اور پھر وہ پھل کھائے تو طلاق ہو جاتی ہے +

حضرت حجۃ اللہ امام الملّت کے مکتوبات

حضرت حکیم الامت کے نام

یہ کرامت نامہ حضرت حکیم الامت کے نام آپ کی دوسری شادی کے بعد لکھا گیا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلّی

مخدومی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچکر بہت خوشی ہوئی خدا تعالے آپ میں اور آپ کی نئی بیوی میں اتحاد اور محبت زیادہ سے زیادہ کرے اور اولاد صالح بخشے آمین ثم آمین + اگر پُرانے گھر والوں نے کچھ نامناسب الفاظ منہ سے نکالے ہیں .... تو آپ صبر کریں - پہلی بیویاں ایسے معاملات میں بباعث ضعف فطرت بدظنی کو انتہا تک پہنچا کر اپنی زندگی اور راحت کا خاتمہ کر لیتی ہیں +

وحدہ لاشریک ہونا خدا کی تعریف ہے - مگر عورتیں بھی شریک ہرگز پسند نہیں کرتی ہیں - ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرے ہمسایہ میں ایک شخص اپنی بیوی سے بہت کچھ سختی کیا کرتا تھا - اور ایک مرتبہ اس نے دوسری بیوی کرنے کا ارادہ کیا - تب اس بیوی کو نہایت رنج پہنچا اور اس نے اپنے شوہر کو کہا کہ میں نے تیرے سارے دکھ سہے مگر یہ دکھ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا کہ تو میرا خاوند ہو کر اب دوسری کو میرے ساتھ شریک کرے - وہ فرماتے ہیں کہ ان کے اس کلمہ نے میرے دل پر نہایت دردناک اثر پہنچایا - میں نے چاہا کہ اس کلمہ کے مشابہ قرآن شریف میں پاؤں سو یہ آیت مجھے ملی +

ویغفر ما دون ذالک الایۃ

یہ مسئلہ بظاہر بڑا نازک ہے - دیکھا جاتا ہے کہ جسطرح مرد کی غیرت نہیں چاہتی کہ اس کی عورت اس میں اور اس کے غیر میں شریک ہو اسی طرح عورت کی غیرت بھی نہیں چاہتی کہ اس کا مرد اس میں اور اس کے غیر میں بٹ جاوے + مگر میں خوب جانتا ہوں کہ خدا تعالے کی تعلیم میں نقص نہیں ہے - اور نہ وہ خواص فطرت کے برخلاف ہے - اس میں پوری تحقیق یہی ہے کہ مرد کی غیرت ایک حقیقی و کامل غیرت ہے جس کا انفکاک واقعی لاعلاج ہے مگر عورت کی غیرت کامل نہیں بالکل مشتبہ اور زوال پذیر ہے اس میں وہ نکتہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو فرمایا تھا نہایت معرفت بخش نکتہ ہے کیونکہ جب حضرت ام سلمہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی درخواست نکاح پر عذر کیا کہ آپ کے بہت بیویاں ہیں اور آئندہ بھی خیال ہے اور میں ایک غیرتمند عورت ہوں جو دوسری بیوی دیکھ نہیں سکتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے لیے دعا کروں گا کہ تا خدا تعالے یہ غیرت تیری دور کرے اور صبر بخشے - سو آپ بھی دعا میں مشغول ہیں +

نئی بیوی کی دلجوئی نہایت ضروری ہے کہ وہ مہمان کی طرح ہے - مناسب ہے کہ آپ کے اخلاق اس سے اول درجہ کے ہوں اور ان سے بے تکلف مخالطت اور محبت کریں اور اللہ جلشانہ سے چاہیں کہ اپنے فضل و کرم سے ان سے آپ کی صافی محبت و تعشق پیدا کر دیوے کہ یہ سب امور اللہ جلشانہ کے اختیار میں ہیں - اب اسکے نکاح سے گویا آپ کی ایک نئی زندگی شروع ہوئی ہے اور چونکہ انسان ہمیشہ کے لئے دنیا میں نہیں آیا اس لئے نسلی برکتوں کے ظہور کے لئے اب اسی پیوند پر امیدیں ہیں خدا تعالے آپ کے لئے یہ بہت مبارک کرے میں نے اس محلہ میں خاص صاحب اسرار و واقف لوگوں سے اس لڑکی کی بہت تعریف سنی ہے کہ بالطبع صالح عفیفہ و جامع فضائل محمودہ ہے - اس کی تربیت تعلیم کے لئے بھی توجہ رکھیں اور آپ پڑھایا کریں کہ اس کی استعدادیں نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہیں - اور اللہ جلشانہ کا نہایت فضل اور احسان ہے کہ یہ جوڑ بہم پہونچایا ورنہ اس قحط الرجال میں ایسا اتفاق محالات کی طرح ہے خط سے کچھ معلوم نہیں ہوا کہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء تک رخصت ملے گی یا نہیں - اگر بجائے بیس کے بائیس مارچ کو آپ تشریف لا دیں - یعنے یوم یکشنبہ میں اس جگہ ٹھیریں تو بابو محمد صاحب

بھی آپ سے ملاقات کرینگے۔ یہ عاجز ارادہ رکھتا ہے کہ ۱۵ - مارچ ۱۸۸۹ء کو دو تین روز کے لیے ہوشیار پور جاؤ اور ۱۹ - مارچ ۱۸۸۹ء کو بہر حال انشاء اللہ واپس آجاؤنگا + والسلام

صاحبزادہ افتخار احمد اور ان کے سب متعلقین بخیر و عافیت ہین کل سات روپیہ اور کچھ پارچہ میرے لئے لائے تھے جو ان کے اصرار سے لئے گئے۔

خاکسار غلام احمد

اس خط پر تاریخ کوئی نہین معلوم ہوتا ہے کہ مارچ ۱۸۸۹ء کے پہلے ہفتہ کا ہے +

(از الحکم)

منارۃ المسیح کی مخالفت اور اس کا فیصلہ

کبھی ہرگز نہین رکتے خدا کے کام بندون سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

ہم نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ خدا تعالے کا شکر کرتے ہوئے اس خبر کا اظہار کرتے ہین کہ ہمین معلوم ہوا ہے کہ منارۃ المسیح کی جس قدر مخالفت کی گئی تھی وہ ضلع گورداسپور کے بیدار مغز اور دقیقہ رس جناب میجر ڈالس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کی عدالت سے آخر بے سود ثابت ہوئی + اور آپ نے اس معاملہ مین کسی قسم کی دست اندازی کو بالکل غیر ضروری سمجھا جیسا ہم نے اپنے اخبار مین صاحب موصوف کی بیدار مغزی اور معدلت گستری سے امید کی تھی۔ وہ امید پوری ہوئی اور ہماری تحریرین اس معاملہ مین نتیجہ خیز۔ ہم اس مسل کی نقل کے حاصل کرنے کی سعی کر رہے ہین باضابطہ مصدقہ نقل مل جانے پر ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا اصل حکم شایع کرنے کے قابل ہونگے +

بہر حال ہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے اپنے مخدوم مجسٹریٹ ضلع کے شکر گذار ہین کہ انہون نے ہمارے معروضات پر جیسا کہ آپ کی تشریف آوری پر ہم نے توقع کی تھی پوری توجہ فرمائی اور ہماری مذہبی آزادی اور مذہبی عبادت گاہ کے جائز حقوق کی حفاظت فرماکر اپنی انصاف پسندی اور بے رو رعایت پالیسی کا ثبوت دیا ہے۔ ضلع گورداسپور کی رعایا کو ایسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر جسقدر ناز ہو وہ کم ہے +

منارۃ المسیح کے روکنے مین ہمارے مخالفون نے پوری کوشش کی مگر خدا تعالے نے ان کو اپنے ان ارادون مین پورا ناکام اور نامراد رکھا۔ والحمد للہ علی ذالک۔

ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی ذات سے توقع کرتے ہین کہ وہ آیندہ کے لئے ایسی سازشین کرنے والون کا پورا لحاظ رکھین گے پبلک کے امن مین خلل اندازی کرنے کا انہین موقع نہ دیا جاویگا۔ ہم یہ امر آپ کی توجہ کے لئے پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہین کہ بعض آدمی اس قماش کے یہان موجود ہین جو ہمیشہ ایسے ہی جوڑ توڑ مین لگے رہتے ہین۔

بہر حال ہماری قوم کے لئے یہ بہت بڑی شکر گذاری اور خوشی کا موقع ہے جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی بیدار مغزی سے ان کو ملا ہے اور سب سے زیادہ ہمارے لئے کہ ہماری تحریرین مؤثر ثابت ہوئین + (از الحکم)

استفسار اور ان کے جواب

خریدار نمبر ۲۹۳

اعتراض - ایک مراسلہ کے ذریعہ سے ہمارے پاس یہ اعتراض پہنچا ہے کہ حسب تحریر البدر نمبر ۱۸ صفحہ ۱۳ زیر عنوان "عورتونکے حقوق" جس حال مین از روئے آیت ولہن مثل الذی علیہن عورتون کے حقوق مردون سے مساوی ہین تو کیا وجہ ہے کہ مرد تو چار عورتون تک نکاح کر سکے مگر اسکے برعکس عورت ایک بھی دوسرا شوہر نہ کر سکے اور مردون کو جنت مین علاوہ منکوحہ عورتون کے حورین بھی عطا ہونگی مگر پارسا عورتونکو علاوہ اپنے خاوندونکے حورون کا بدل کیا ملے گا......

جواب - البدر کی عبارت مین مساوی کا لفظ تو ہے نہین اور اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ عورتون سے جن حقوق کا تقاضا ایک مرد کی فطرت کرتی ہے وہ خدا تعالے نے مردون کے عورتون پر رکھے ہین اور مردون سے جن حقوق کا تقاضا ایک عورت کی فطرت کرتی ہے وہ خدا تعالے نے عورتون کے مردون پر رکھے ہین۔ اور جانبین کی حق شناسی مین اعتدال کے طریق کو مدنظر رکھا گیا ہے مگر دوسرے مذاہب نے حقوق شناسی کا یہ طریق مرعی نہین رکھا۔ کسی پہلو مین افراط اور کسی مین تفریط کر دی ہے۔

مثل کے کیا معنے ہین اسے ہم نے کھولکر البدر جلد ۲ صفحہ ۱۴۸ کالم ۲ سطر ۲۳ مین لکھدیا ہے کہ مثل کے معنے یہ نہین ہوا کرتے کہ بعینہ وہی ہو جس سے مثال دیگئی ہے ورنہ وہ تو پھر عین ہوگا نہ کہ مثل اس لئے مثل مین فرق ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے عورتون اور مردون مین طبعی طور پر جیسے ہر ایک پہلو اور رنگ مین فرق ہے ویسے ترتیب حقوق مین بھی ہے اور اگرچہ اسیقدر بیان سے اعتراض کا جواب پورا ہو جاتا ہے۔ مگر تشفی خاطر کے لئے ہم اور زیادہ لکھدیتے ہین +

جس مقام پر یہ آیت ولہن مثل الذی علیہن لکھا ہے اسکے ساتھ ہی یہ آیت ہے وللرجال علیہن درجہ کہ مردون کو عورتون پر فوقیت ہے اور یہ واقعی امر ہے۔ جیسے قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ محنت اور جفاکشی اور جان جوکھون کے جو کام مردون سے ہوتے ہین وہ عورتون سے علے العموم ہو ہی نہین سکتے اور اسی لئے حقوق مین تفاوت کا ہونا لازمی اور ضروری امر اور انصاف پر مبنی ہے +

اگر مساوات کے وہ معنے ہین جو کہ معترض بیان کرتا ہے تو وہ ہی دکھاوے کہ جس قسم کا قد۔ جسم قوٰے وغیرہ قدرت نے مرد کو عطا کئے ہین کیا وہ عورتون کے بھی ہین۔ حال ہی مین تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ عورت کی نسبت ایک مرد کے دماغ مین ۳۳ یا ۳۴ اجزا زیادہ پائے گئے ہین۔ اور حمل جننے۔ بچہ پالنے اور حیض اور نفاس کی جو تکلیفات عورتون کو ہین کیا مرد ان مین شریک ہے۔ پھر دیکھو کہ اولاد سے فایدہ تو مرد اٹھاتا ہے۔ نسل اس کی نام اس کا اس سے برقرار رہتا ہے مگر اولاد کی تکالیف عورت برداشت کرتی ہے +

پس جبکہ مساوات بناوٹ اور طبعی زندگی مین نہین ہے تو حقوق مین کیسے ہو + انسان پر جسقدر حکومت کم ہوتا اسے آرام زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص کے تین چار حاکم ہون تو وہ سکھ کی زندگی بسر کریگا یا وہ جسکا ایک حاکم ہو۔ پھر اگر ایک حاکم کی زیادہ رعایا ہو تو رعایا کو اسمین سے آرام پہونچے گا کہ حاکم کے احکام زیادہ آدمیون مین تقسیم ہوکر ہر ایک کے آرام کا موجب ہونگے پس اب سوچو کہ اگر ایک عورت کے دو چار خاوند ہون تو وہ کس طرح سکھ کی زندگی بسر کرے گی۔ اور ہر ایک کے تقاضا کو ایک وقت مین کیسے بہم پہونچا دے گی۔ کسی نفس پرست ناعاقبت اندیش کا شاید یہ خیال ہو کہ عورت اور مرد کے تعلقات صرف شہوت رانی کے لئے ہی ہوتے ہین اور سوائے جماع کے اور کوئی خوشی اور لذت اور راحت دنیا مین نہین ہے مگر یہ بالکل غلط ہے اور الٰہی مصالحہ کے برخلاف ہے۔ جنہون نے شہوت رانی کو اپنا مقصود بنایا ہے انکے انجام یہ ہوتے ہین ایک عورت کے زیادہ خاوند

ہونے کی صورت مین نسل اور قوم کی حفاظت کیسے ہوگی اور تقسیم وراثت مین کس قدر مشکلات پیش آوینگی ممکن ہے کہ جب عورت زیادہ خاوند کرنے کی مجاز ہو۔ تو دو مختلف قوم اور مذہب کے خاوند انتخاب کرے اور پھر رقابت کا نتیجہ یہ ہو کہ مذہبی اور قومی جنگ شروع ہو جاوے۔ کنجرون کی ایک قوم ہے کہ ایک ایک عورت کے کئی کئی مرد ہوتے ہین اب دیکھ لیا جاوے کہ اس سے ان کی صحت اور نسل پر کیا اثر پڑا ہے۔ عورت کا ایک خاوند ہونے مین عورت کو آرام ہے اور زیادہ خاوند ہونے مین دکھون کا سامنا ہے۔ اور جیسے ایک حاکم کی زیادہ رعایا ہو تو اس کے فخر اور عظمت اور شان کا موجب ہوتی ہے اسی طرح عورتون کا زیادہ ہونا ایک تو مرد کی عظمت وغیرہ پر دال ہے اور خود عورتون کے لئے آرام کا باعث ہے۔ باقی رہی انعام کی بات کہ جب نیک مردون کو عورتین انعام ملین تو نیک عورتون کو ان کا بدل کیا ہوگا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالے نے مختلف طبائع پیدا کی ہین اور ہر ایک کی خوشی کا معیار الگ الگ ہوتا ہے اسی لئے انعامات بھی مختلف ہوتے ہین۔ طبعی طور پر دیکھ لو کہ زیب و زینت عمدہ .... لباس اور ہر وقت کے بناؤ سنگار کو عورتین اپنی عزت اور شان خیال کرتی ہین۔ چنانچہ ایک خاوند جس کے آگے ہون وہ تورانی شمار ہوتی ہے حالانکہ ان انعامات مین مرد مطلق حصہ دار نہین پس جو ان کی فطرت کے مناسب انعام ہوگا وہ ان کو ملیگا اور اپنی طرف سے یہ تراش خراش کہ عورت کے لئے یہی انعام ہو سکتا ہے کہ اسکے مرد زیادہ ہون ناقابل تسلیم ہے۔ دنیا کا آج تک کا تجربہ اور مشاہدہ اسکے برخلاف ہے اور نہ آج تک کسی نے اپنی بہو بیٹی یا بہن پر ایسا انعام کیا ہے۔ ہان اب ایک آریہ قوم اٹھی ہے اس نے نیوگ کے رو سے عورتون پر ایسے انعام اور شفقت جائز رکھی ہین مگر صرف زبانی دعوے ہے جب عملی طور پر وہ کر کے دکھا دینگے۔ تو نتیجہ خود دیکھ لینا +

ایک دلچسپ مکالمہ

حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین مولویون کیحالت کہانتک پہونچی ہے اس کا نقشہ ذیل کے سوال و جواب کے رنگ مین اشاعہ مین ایک اشتہار کے ذریعہ کسی احمدی ممبر نے دکھایا ہے جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج اخبار کرتے ہین +

سائل - حضرت مولوی صاحب! مین ابھی تک میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید یا معتقد تو نہین ہون مگر مجھے اس عقیدہ مین کہ حضرت مسیح ع خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھالئے گئے ہین اور کئی صدیون سے ابتک آسمان پر زندہ موجود ہین اور پھر کسی زمانہ مین اسی جسم خاکی کے ساتھ زمین پر اترین گے شک واقع ہوگیا ہے اس لئے آپ براہ مہربانی کسی آیت قطعیۃ الدلالت یا حدیث صحیح مرفوع متصل سے یہ عقیدہ ثابت کر دیجئے تاکہ میرا ایمان سلامت رہے اور آپ کو ثواب عظیم حاصل ہو +

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل - یہ مارا، وہ پچھاڑا - دیکھیو! لیجیو!! جانے نپائے!!!

سائل - اجی حضرت! یہ دجالی وظیفہ تو آپ پڑھ چکے - اب میری گذارش کے مطابق آیت یا حدیث بھی پیش کیجئے -

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل، یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو! لیجیو!! جانے نپائے!!! ملاحظہ ہون ضمیمجات شحنہ ہند و زٹلیات ملا جعفر +

سائل - جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو - اجی مولوی صاحب خیر ہے مین تو آپ سے حدیث مانگتا ہون آپ یہ ادل فول کیا بک رہے ہین کیا آپ کا قرآن و حدیث یہی ہے؟

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل - ضال مضل، یہ مارا، وہ پچھارا، دیکھیو! لیجیو!! جانے نپائے!!! (دیکھو فتاوائے تکفیر)

سائل - یا اللہ یہ معاملہ کیا ہے - کل تک تو یہی مولوی صاحب تقلید شخصی آمین بالخفا وغیرہ مسائل مین حنفیون سے بار بار قرآن و حدیث کا مطالبہ کرتے تھے - آج جو مین ان سے حیات و نزول جسمانی حضرت مسیح کے عقیدہ مین قرآن و حدیث سے سند چاہتا ہون تو عجیب بے تکی ہانک لگا رہے ہین

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال، مضل، یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھو! لیجیو! جانے نپائے!!!

سائل - اچھا صاحب آپ کے نزدیک یہی آیت و حدیث سہی - مگر پھر اس سے بھی تو حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ موجود ہونا اور آسمان سے اترنا ثابت نہین ہوتا +

مجیب - کافر، دجال - مرتد، ناری - جہنمی، زندیق خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو! لیجیو!! جانے نپائے!!! ہت تیری دم مین نمدا - کیسا مارا!!! -

سائل - واہ! واہ!! واہ!!! واہ! واہ!! واہ!!! سبحان اللہ! سبحان اللہ!! سبحان اللہ!!! آپنے یہ عقیدہ قرآن و حدیث سے خوب ثابت کیا - جزاک اللہ! جزاک اللہ!! جزاک اللہ!!!

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل - یہ مارا وہ پچھاڑا - دیکھیو! - لیجیو!! جانے نہ پائے - کیسا ہرایا!! خوب بھگایا!!!

سائل - بس بس - حقیقت جناب معلوم شد

ع از کوزہ ہمان برون تراود کہ در دست -

لیجئے مین تو آپکے عقیدہ سے ہمیشہ کے لئے تائب ہون اور اگر یہ خطا ہے تو اسکا بار آپ کی گردن پر - چلئے کو رخصت!!

راقم ایک حق پسند

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

ہمارے دوست علم توجہ کے نام سے واقف ہونگے اسی کو دوسرے الفاظ مین مسمریزم کہتے ہین اور یہی وہ کمال تھا جو کہ مقتضائے وقت کے لحاظ سے مسیح کمال درجہ پر حاصل تھا ہمارا ارادہ ہے کہ ہم کچھ اسکے حالات اور اصلیت لکھکر خریداران البدر کو اس کی کیفیت اور ماہیت سے آگاہ کر دیوین اس لئے اب کچھ عرصہ کے لئے طبی نوٹ کے عنوان کے نیچے ہم اس علم کا ذکر کیا کرینگے +

واضح ہو کہ متقدمین بزرگون کی کتابون مین جو باب تصوف مین عام مشہور ہین اکثر سلب امراض کا ذکر آیا کرتا ہے اور اکثر اوقات بعض بزرگون کو بعض بیمارون پر تمتے دم کرتے بھی دیکھا ہوگا اسی کو سلب مرض اور علم توجہ بھی کہتے ہین :-

(باقی آیندہ)

درس قرآن شریف

گذشتہ اشاعت سے آگے

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۰ صفحہ ۱۵۷

مثلاً دیکھئے اس پہلے زمانہ میں آگ کو ایک عنصر کہتے تھے مگر اب کہا جاتا ہے کہ یہ آگ صرف رگڑ کا نتیجہ ہے اس سے یہ بھی ایک نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کی تحقیقات محدود ہے اور جس قدر ایجادات یا معلومات آج تک ہوئی ہیں یا آیندہ ہوں وہ ہمیشہ اتفاقی ہوا کرتی ہیں اور جب ایک بات ہو جاتی ہے تو پیچھے سے انسان اسکے لئے وجوہات گھڑ لیتا ہے جن لوگوں نے علم سائنس اور طبیعات وغیرہ کے بڑے بڑے مسائل حل کئے ہیں وہ خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب مسائل اتفاقی طور پر ہی حل ہو گئے ہیں اللہ تعالےٰ کا فرمانا بالکل سچ ہے وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم جب اللہ چاہتا ہے تو کوئی بات یا مسئلہ کسی کو معلوم ہو جاتا ہے مگر چونکہ قرآن نے ایسا اسلوب بیان کا اختیار کیا ہے کہ ان نظاروں میں بھی اسکا اختلاف کہیں نہیں ہوتا۔ کوئی تحقیقات کسی قسم کی کیوں نہ ہو آج تک قرآن کے خلاف ثابت نہیں ہوئے +

جس قدر نئی تحقیقات والے ہیں وہ تمام اسلام کے دشمن ہیں ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں قرآن پر حملہ کرنا چاہتا ہے یورپ کے فلاسفر دان نجومی اسٹرانومر سائنٹسٹ ڈاکٹر وغیرہ ہر عالم اپنے علم کے رو سے قرآن کی مخالفت پر آمادہ ہے لیکن ان میں سے کامیابی کسی کو نہیں ہوتی اور قرآن کسی سچی بات سے بھی کہیں مخالفت نہیں کرتا اسی لئے میں ہمیشہ نئی تحقیقات کا متلاشی رہتا ہوں ہر ایک نئی ایجاد اور کتاب کو دیکھتا ہوں لیکن آج تک مجھے ثابت نہیں ہوا کہ قرآن کی تکذیب کسی طرح سے بھی ہوئی ہو پھر میرے جیسے آدمی کو تو بہت سے مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ میں قرآن میں ناسخ منسوخ کا قائل نہیں ہوں۔ لغت عرب سے باہر نہیں جاتا۔ حدیثوں کو مانتا ہوں باوجود اسکے میں نے کسی سچی بات کو قرآن سے باہر نہیں دیکھا

چہارم۔ وجہ اختلاف کی یہ ہوا کرتی ہے کہ جب مذہب پر کچھ زمانہ گذر جاتا ہے تو مذہب والے اپنے اصلی مذہب سے دور جا پڑتے ہیں اور اصلی مذہب کا پتہ ملنا مشکل ہو جاتا ہے جیسے اسوقت عیسائی مذہب کے بڑے بڑے عالم حیران ہیں کہ مسیح کی اصلی کلام کدھر گئی اور اس کا کچھ پتہ نہیں ملتا پہلے بعض لوگوں نے یہ خیال کیا تھا کہ متی کی انجیل اصلی انجیل ہے لیکن اب اس کی مخالفت ہو رہی ہے ... لیکن اسلام میں ... قرآن ... سنایا جاتا ہے اور ... وہ قرآن ہی کو پیش کرتا ہے ... اسقدر زمانہ گذرنے کے قرآن میں کوئی اختلاف نہیں ... کہ ۱۳۰۰ برس کے بعد ... مگر ... قرآن خادم حق اور ... +

... تمام کا ... ہے کہ قرآن کا ابتدا اور انتہا ایک ہی طرح ... سے ... کی آواز ... قرآن کے ... ثابت نہیں کر سکے اور یہ کہ قرآن محفوظ ہے ... اس کا ... ہے ... اصل میں کوئی اختلاف نہیں ...

پنجم ایک اور ... اختلاف ... نہیں آسکتی۔ قرآن نے جو پیشگوئیاں کی تھیں کہ محمد صلعم کے دشمن ہلاک ہونگے اور مومن فتحیاب ہونگے اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہوا جیسی پیشگوئیاں کی گئی تھیں ویسی پوری ہوئیں۔ رسول اللہ صلعم لڑائی کے وقت اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو بھی ساتھ لے جاتے تھے لیکن کوئی بھی کسی وقت انکو پکڑ نہ سکا اور رسول اللہ صلعم نے اپنے دشمنوں کو غلام بنایا پھر آزاد بھی کیا +

بعض لوگ آنحضرت صلعم کے تلوار پکڑنے پر اعتراض کرتے ہیں یہ ان کی بیوقوفی ہے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا آنحضرت صلعم کے بالمقابل عرب کے پاس تلوار نہ تھی۔ اعتراض تو تب ہوتا کہ انکے پاس تلوار نہ ہوتی اور اہل اسلام پھر ان پر تلوار چلاتے جب مقابلہ پر بھی تلوار ہے تو پھر اعتراض کس بات کا۔ علاوہ ازیں مسلمان تو قانون کے پابند تھے ان کو حکم تھا کہ عورتیں اور بچے اور بوڑھے قتل نہ کئے جائیں پھلدار درخت نہ جلائے جاویں لیکن مخالف تو کسی ایسے قانون کے پابند نہ تھے۔ (باقی آیندہ)

اصلاح مستورات

بقیہ ... اسماء

سلسلہ کے لیئے دیکھو البدر نمبر ۲۰ صفحہ ۱۵۸

لکھا ہے کہ جب حجاج نے ۷ ماہ تک عبد اللہ ابن زبیر کو مکہ معظمہ میں محصور رکھا تو کھانے پینے کی تکالیف سے تنگ آکر بجز چند جان نثاروں کے سب ہمراہی باہر چلے گئے حتےٰ کہ ان کے دو فرزند حبیب اور حمزہ بھی انہیں چھوڑ گئے سوائے ان کے لڑکے زبیر اور ان کی والدہ اسماء کے اور کوئی باقی نہ رہا۔ آپ حضرت اسماء کے پاس آئے اور وفاداروں کی بیوفائی اور باقیماندگان کی بے صبری بیان کی اور کہا کہ اگر آپ کی رائے ہو تو میں اطاعت قبول کرلوں کیونکہ اس صورت میں ممکن ہے کہ حجاج اور ان کے ہمراہی جو میں چاہونگا وہی کریں گے آپ نے فرمایا اے فرزند اپنی مصلحت تم خوب جانتے ہو اگر تمہیں اپنے حق پر ہونے کا یقین ہے تو تم کو ثابت قدم رہنا چاہئے تاکہ شہادت پاؤ۔ اور اگر دنیا کا قصد رکھتے ہو تو تم سے بدکون ہوگا کہ خود بھی ہلاک ہو اور خلق خدا کو بھی ہلاکت میں ڈالتے ہو۔ اگر تم یہ کہتے ہو کہ میں تنہا ہوں اور بجز اطاعت کوئی چارہ نہیں تو یہ روش تو شریفوں کی نہیں تم کب تک زندہ رہو گے جب ایک دن مرنا ہے تو یہی بہتر ہے کہ نیک نام مرو۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ مجھکو یہ ڈر ہے کہ اہل شام مجھکو طرح طرح کے عذاب دینگے۔ اسماء نے فرمایا اے فرزند جب بکری کو ذبح کر لیتے ہیں تو خواہ اسکا پوست اتاریں خواہ اس کا قیمہ کریں پھر اسے کوئی اذیت نہیں پہنچتی اسی قسم کی کچھ اور گفتگو کے بعد حضرت زبیر نے اپنی ماں مہربان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور فرمایا درحقیقت میرے بھی یہی خیال ہیں میں حق کے آگے دنیا کو ہیچ سمجھتا ہوں اور یہ کام میں نے محض دین کے استحکام کے لیئے کیا ہے آج ضرور شہید ہوں گا مبادا کہ آپکو افسوس ہو آپ کے بیٹے نے آج تک کوئی فسق و فجور نہیں کیا اور احکام عدالت کے اجراء میں کوئی عمداً غلطی نہیں کی اور نہ عمال کے ظلم و ستم سے کبھی خوش ہوا۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف منہ کرکے فرمایا۔ بارالٰہا تو جانتا ہے کہ جو کچھ میں نے اپنی والدہ سے کہا ہے وہ اپنے نفس کو پاکیزہ کہنے کے لیئے نہیں بلکہ محض ان کی تسلی کے لئے کہا ہے کہ وہ اس حال کو دیکھکر متاسف نہ ہوں "

(باقی آیندہ)

مراسلات

مخدوم و مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ
جب کمترین نے حضرت حکیم الامت کے ایما سے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور شیعہ پنے سے تائب ہو کر احمدی جماعت مین شامل ہونیکے وجوہات بیان کئے تو حاضرین دربار نہایت ہی محظوظ ہوئے جنابچہ شاید اسی وجہ سے کمترین کے نام اپنا قیمتی اخبار جاری فرمایا ہے - کہ مین اپنے حالات اور خیالات کو کہ جس طرح سے مین نے بیس پچیس برس تک مذہب شیعہ مین رہ کر مرثیہ خوانی و تعزیہ داری مین اول درجہ کی شہرت تک پہونچکر جن وجوہات سے کنارہ کشی اور علیحدگی اختیار کر کے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بیعت توبہ حاصل کی ہے - وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبار ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون کمترین تو ایسا موقع خدا سے چاہتا تھا جزاکم اللہ خیر الجزا سر دست ایک نظم ارسال ہے اسکے شایع ہونے کے بعد انشاءاللہ مضامین یکے بعد دیگرے بشرطیکہ ساتھ ساتھ ہی شایع ہوتے گئےم ارسال خدمت کرتا رہونگا قرآن مجید کو اچھی طرح پڑھ لینے کے بعد کوئی شخص شیعہ نہین رہ سکتا بشرطیکہ وہ نرا ضدی ہی نہ ہو - اللہ تعالےٰ نے صلواۃ و رحمۃ تو صابرین کے ساتھ وابستہ کر کے لازم ملزوم اور مشروط بشرایط کر دیا ہے یا تو جزع فزع یا بالفاظ دیگر مرثیہ خوانی و تعزیہ داری کا شغل غپاڑہ چھوڑنا پڑیگا - یا حضرات ائمہ اہلبیت پاک کو صلواۃ و رحمت سے محروم اور بے نصیب ماننا ہوگا -
خاکسار گلاب الدین احمدی مدرس مدرسہ زنانہ رہتاس

مختلف خبرین اور حالات

پرائیویٹ پوسٹ کارڈ اور ڈاکخانہ کا اعلان ڈاکخانہ کے محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اکیلے اور جوابی کارڈ جو کہ پرائیویٹ ساخت کے ہونگے - ڈاکخانہ انکو پوسٹ کارڈ تصور کریگا بشرطیکہ ان کی تقطیع ½ ۵ x ½ ۳ سے زیادہ اور ¼ ۴ x ¾ ۲ سے کم نہ ہو اور ان کا کاغذ اس پوسٹ کارڈ کے مطابق ہو جو محکمہ ڈاک خانہ نے اندرون ملک مین جاری کر رکھا ہے + (پ - ا)

اہل ہند کی کچھ عزت رہگئی آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کی یہ خبرین سننے مین آئی تھین کہ وہ لوگ ہندوستانی باشندون کی آبادی اپنے ممالک مین پسند نہین کرتے اور اسی وجہ سے اکثر اہل ہند کو نوٹس دئے جاتے تھے مگر اب یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ گذشتہ ایام مین مسٹر چیمبرلین سکرٹری آف سٹیٹ نے خود غرض آسٹریلین گورنمنٹ کے جواب مین فرمایا کہ ہندوستان کے ملاح اپنی کالی رنگت کے قصور مین آسٹریلین جہازون سے موقوف نہین کئے جا سکتے - اور اب لارڈ ملنر گورنر جنوبی افریقہ نے بھی ایک تقریر مین حاضرین کو نصیحت کی کہ تعصب اچھی صفت نہین ہے اور مین اس تنگدلی اور دشمنی کو جو تم ایشیائی تاجرون سے کرتے ہو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہون - ایشیا کے تعلیم یافتہ باشندے جو یہان رہتے ہین تمہارا سلوک قابل تحسین نہین ہے میری رائے مین اس اعلیٰ جماعت کو نہ صرف پولٹیکل حقوق ہی ملنے چاہئین بلکہ گورے آدمیون کی طرح اور بھی خاص حقوق عطا ہونے چاہئین +

زمانہ رو بہ اصلاح ہے دو تین ہفتہ گذرے ہین کہ لاہور مین ایک نہایت عمدہ شادی کی رسم ادا کی گئی ہے - تحصیلدار صاحب لاہور نے دو بچون کی شادیان کی ہین جن مین باوجود ان کے بعض دوستون کے تقاضا کے رنڈیون کا ناچ نہین کرایا گیا اور نہ انہون نے تنبول لیا ہے +
کیون نہ ہو مسیح موعود کا زمانہ ہے ہر ایک سعید فطرت پر بلا کہ حسب استعداد اثر اندازی کر رہا ہین +

ہندوستانیون کیلئے ریفرشمنٹ روم بیرونجات کے احمدی احباب کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوگی کہ لاہور ریلوے سٹیشن پر مسلمان اور ہندو مسافرون کے لئے الگ تفریحی کمرے کھولے گئے ہین اور ہر ایک شے کے نرخ بھی گران نہین + وو چار آنے مین عمدہ کھانا مل سکے گا +
کیا عمدہ ہو تاکہ امرتسر مین بھی اسی طرح کے ریفرشمنٹ روم کھلجاتے +

پیدائش و اموات صوبہ پنجاب کے ۲۴۴ میونسپل مقامات مین ہفتہ مختتمہ ۲۵ - اپریل کو ۳۵ ۸ پیدائش (۴۳۲ لڑکے ۴۱۲ لڑکیان درج رجسٹر ہوئین + اور اسکے مقابلہ مین ۱۷۲۹ - اموات (۹۰۰ مرد اور ۸۲۹ عورتین) -

حجاز ریلوے پر ٹرین کی رفتار ۲۰ میل فی گھنٹہ ہے لیکن لائن کے پورے بن جانے پر ۲۵ گھنٹہ مین مسافر دمشق سے مدینہ پہونچ جایا کرینگے اسوقت ۴۰ میل فی گھنٹہ رفتار ہوگی +

پہلا کلاک گھڑی کے موجد بھی اہل عرب ہی ہین چنانچہ پہلا کلاک جو عرب سے یورپ مین آیا تھا خلیفہ ہارون الرشید نے شارلمین شاہ فرانس کو بطور ہدیہ شاہانہ بھیجا تھا اس مین یہ صفت تھی کہ ہر گھنٹہ کے بجنے مین جب پانچ منٹ رہ جاتے ایک سوار گھوڑے پر چڑھا ہوا پرزون کے اندر سے نکلکر ٹھہرا رہتا جب گھنٹہ پورا

فیضان احمدی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -
میرا کچھ عجیب سا حال ہے اور عجیب ہی کہانی ہے مین نے بوجہ علم نہ ہونیکے حضرت کی نبوت کے لئے ایک عرصہ سخت مضطرب ہو کر دعا مانگی جسکے بعد ایمان لانے سے چند عرصہ پیچھے کچھ باتین خوارق عادت طور پر سمجھائی گئیں جنمین سے ایک یہ ہے کہ ایکدن مین حضرت خواجہ علی صاحب کا حال پڑھ رہا تھا جس مین آپنے علم دم شناسی کا لکھا تھا اسوقت اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا کہ ان کو یوم الحشر کے دن ان لوگون کے مقابلہ پیکڑا لیا جائیگا جو کہین گے کہ ہم نے یہ دھوکہ کھایا کہ غلام احمد علیہ السلام کا باطن پاک نہین دوم یہ ظاہر فرمایا کہ سورج اور چاند بھی گواہی کے واسطے حاضر کئے جاوینگے اور رمضان مین کسوف و خسوف گویا ایک رحمت سے تھا - ایکدن مین نے ایک حدیث مین دیکھا کہ رسول اللہ صلعم کے وقت مین جو شخص حمداً کثیراً طیباً مبارکاً پڑھا کرتے تھے انکا ثواب ۳۰ فرشتے لکھا کرتے تھے مین نے یہی دعا مانگنی شروع کی ایک دن مجھپر ظاہر فرمایا اب وہی زمانہ ہے + راقم عبداللہ از کھتولی ریاست کوٹہ راجپوتانہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء

احیاء موتے ماہ جون کے شروع مین حضرت اقدس علیہ السلام کے مخلص جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب مقام گڑھ شنکر بمرض سرسام بادمین مبتلا ہوئے اور مرض نے اسقدر ترقی کی کہ وہ خود اور ان کے آفیسر اسسٹنٹ سرجن صاحب انکی زندگی سے مایوس ہوگئے آخر اس مایوسی کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صاحب موصوف کشفی رنگ مین کیا دیکھتے ہین کہ چھت مین ایک دروازہ بن گیا ہے اور اس مین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جھانکا ہے اس کشف کے ایک گھنٹہ کے بعد ڈاکٹر صاحب کا بخار ٹوٹ گیا - اور صحت ترقی کرنے لگی - حتے کہ اب بفضل خدا ڈاکٹر صاحب دو ماہ کی رخصت پر قادیان مین رونق افروز ہین - الحمد للہ علے ذالک -

م مسلسل اشاعت کا ہونا محال ہے حتی الوسع کوشش ہوگی کہ آپکے مضامین بعد اتفاق رائے جلد شایع ہو جایا کرین - (ایڈیٹر)

البدر

نقل خط

۲۲- مئی سنہ ۱۹۰۳ء از ضلع لاڑکانہ ملک سندھ

جناب من دام اقبالہ
آج اتفاق سے آپکا اخبار محررہ ۱۰- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء ہماری نظر سے گذرا- جناب مہدی الزمان حضرت مرزا صاحب کی نسبت پیسہ وغیرہ اخباروں مین بہت شکایت آمیز مضمون ہماری نظر سے گذرے مگر البدر کے دیکھنے سے برعکس نہند نام زنگی کافور والا معاملہ جانتا ہون ازراہ کرم مرزا صاحب کے تاریخی حالات سے مشرح اور مفصل اطلاع بندہ کو دین- اگر فوٹو موجود ہو تو اس کے بھیجنے مین دریغ نہ فرماوین شاید کہ از مطالعہ اوصاف حمیدہ جناب ممدوح شوق ہدایت اس گنہ گار کو قادیان تک لے آوے اور مریدون اور خدمتگذارون مین داخل فرماوے دو تین پرچہ اخبار البدر بھی ارسال فرمائین شاید کہ طلب کیا جاوے- امید کرتا ہون کہ ملک سندھ مین خصوصًا اپنے دوستون مین حضرت کا حال مشتہر کردن گا+ قاضی - م - ع

(عبارت چونکہ سندھی لہجہ کی تھی اسلئے اس کی کچھ اصلاح کی گئی ہے- ایڈیٹر)

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان ع کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس مین فوٹوگرافر نے اپنے فن کو عمدگی سے نبھاکر ہر ایک خط و خال کا پورا نقشہ لائیٹ اور شید کو مدنظر رکھکر دیا ہے جسکے عکس مین آپکا نام بھی جلی اور خوش نما خط سے لکھا ہوا ہے- فل سائز پر دفتر البدر مین عمدہ کارڈ پر موجود ہے- قیمت ۸/ +

ہمارے مکرم بھائی توجہ فرماوین

یسنم دعوت

حضرت خلیفۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی

مبارک پر اثر کتاب آریہ دھرم کے رد مین پچھلے دنون انگریزی مین ترجمہ ہوکر میگزین کے ذریعہ شایع ہوئی مزید اشاعت کیغرض سے مین نے اور بعض اور دوستون نے پسند کیا کہ میگزین کے علاوہ کچھ زاید نسخے چھپوائے جائین- اس پر ۲۰۰ کاپیان زائد چھپوائی گئین + فی کاپی ۸/ قیمت ہے- اب ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ مختلف ممالک مین یہ رسالہ مفت ارسال کیا جائے + لیکن اس کی لاگت کے وصول کا یہ طریق ہے کہ سرگرم اہل دل احباب سے کچھ برگزیدے حسب استطاعت کاپیان خریدین اور روپیہ نقد مولوی محمد علی صاحب کے نام ارسال فرماوین- اور کوپن مین صاف تحریر کرین کہ کسقدر کاپیاں ان کے نام سے تقسیم کیجائین- اس فعل جمیل سے کتابون کا روپیہ بھی وصول ہو جائیگا جو در حقیقت ناگہان میگزین فنڈ پر بار ہوا اور ہمارے مکرم احباب کو اشاعت حق کے ثواب کا عمدہ موقعہ بھی ملجائے گا- ہر شخص آٹھ آٹھ کاپیان خریدنے اور اسکے نام سے ارسال کرنے کی اجازت بخشے- والسلام

خاکسار عبد الکریم

کسی خوش نصیب کے لئے

دار الامان مین ایک احمدی اتالیق کی ضرورت

میرے بچے کے لیے جو فسٹ مڈل مین تعلیم پاتا ہے- ایک ایسے انٹرنس پاس کی ضرورت ہے جو بچون کی تعلیم و تربیت کیلئے خاص مذاق رکھتا ہو- اسکے سپرد ایک لڑکی کا قرآن شریف پڑھانا بھی ہوگا+ بالفعل دو تین ماہ تک دار الامان مین رہنا ہوگا- بعد مین اگر وہ چاہینگے میرے ساتھ لاہور بھی جاسکتے ہین- تنخواہ دس روز کے ٹرائل پر ۱۲ سے ۱۵ روپیہ تک دیجائیگی درخواستین جلد سے جلد اور فورًا آنی چاہئین + المشتہر حکیم محمد حسین قریشی احمدی قادیان ضلع گورداسپور +

نظم

از منشی گلاب الدین رہتاسی

اللہ اللہ صدی چودھوین کا جاہ و جلال
رحمت حق سے ملا ہے اسے کیا فضل و کمال

جس مین مامور من اللہ ہوا اک بندۂ حق
تاکہ اسلام کی رونق کو کرے پھر وہ بحال

جس کے آنے کی خبر مخبر صادق نے تھی دی
آسمان پر سے اتر آیا وہ صاحب اقبال

قادیان جائے قیام اس کا غلام احمد نام
جھنڈے اسلام نے پھر جس کے سبب پر وبال

دین کی تجدید لگی ہونے بصد شوکت و شان
دیکھو جس شخص کو کرتا ہے یہی قیل و قال

بھوکے نورانی غذاؤن سے لگے ہونے سیر
پیاسے برکات کی بارش سے ہوئے مالامال

شرک و بدعت کی سیاہی تو لگی ہونے دور
نظر آنے لگا توحید کا اب حسن و جمال

راز سربستہ بہت علم لدنی کے کھلے
دیکھ لی کشف و کرامات کی اک زندہ مثال

وحی و الہام کی ماہیتین روشن ہوئین آج
شب معراج کا عقدہ کھلا اور طور کا حال

کھلگیا آج کہ ہے معجزہ زندہ قرآن
سب جہان مان گیا سامنا اسکا ہے محال

ہر مخالف کا کٹا تیغ براہین سے سر
ہوگئے غیر مذاہب بھی بحجت پامال

پیشگوئیون کے کھلے بھید ولایت کے بھی راز
کھل گیا عیسئے مریم کا نزول اجلال

معنے اعجاز نبوت کے فرشتون کا نزول
قلب مومن پہ جو ہوتے ہین الہی افضال

حل ہوئے نکتے تصوف کے ولایت کے بھی بھید
مانا سب نے کہ نہین خارق عادت بھی محال

الغرض ہوگئے حل سینکڑون عقدے لاحل
دس جواب اس کو ملے جس نے کیا ایک سوال

منصفو غور کرو کیا ہے زمانہ الٹا
مہدئ ہادی کو کہتے ہین کہ آیا دجال

مثل شیشے کے نبی اور ولی ہوتے ہین
نظر آتا ہے سدا شیشہ مین اپنا خط و خال

خود تو شپر کی طرح آنکھون سے معذور ہین اور
عیب سورج کو لگاتے ہین با این حسن و جمال

علم ظاہر تو ہے العلم حجاب الاکبر
علم باطن سے سدا پاتا ہے انسان کمال

موسےٰ و خضر کے قصے کو بھی کیا بھول گئے
کردیا موسے کو حیران چلا خضر وہ چال

خضر کا بھیجا کئے جاؤ عقیدت سے گلاب
خیر و خوبی سے اگر چاہتے ہو حال و مآل

۱۶ لغایت ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

جو طاعون کے ایام میں داخل بیعت ہوئے

نمبر شمار	نام	سکونت	ضلع	نمبر	نام	سکونت	ضلع	نمبر	نام	سکونت	ضلع
				۴۸۱	بھاگ بی بی زوجہ امیر الدین	کوٹرہ	جھنگ	۵۱۸	محمد عالم ولد نظام الدین	سعد اللہ پور	گجرات
				۴۸۲	فاطمہ زوجہ محمد ولد احمد	〃	〃	۵۱۹	فضل احمد ولد 〃	〃	〃
۴۴۶	شتاب ولد فتح الدین	خانپور	پٹیالہ	۴۸۳	فتح بی بی زوجہ ولیداد	〃	〃	۵۲۰	اہلیہ نظام الدین	〃	〃
۴۴۷	امام الدین 〃	〃	〃	۴۸۴	برخوردار ولد احمد	〃	〃	۵۲۱	فضل بی بی زوجہ امام الدین	〃	〃
۴۴۸	یوسف ولد بھولا	〃	〃	۴۸۵	محمد ولد برخوردار	〃	〃	۵۲۲	امام الدین ولد چراغ دین	بھینی	لاہور
۴۴۹	بی بی حلیمان زوجہ یوسف	〃	〃	۴۸۶	اللہ دیا ولد برخوردار	〃	〃	۵۲۳	حسن بی بی ولد امام الدین	〃	〃
۴۵۰	ابن یوسف	〃	〃	۴۸۷	بخت بی بی زوجہ برخوردار	〃	〃	۵۲۴	حسن دین ولد 〃	〃	〃
۴۵۱	〃 〃	〃	〃	۴۸۸	علی محمد ولد جوایا	〃	〃	۵۲۵	مہر الدین ولد اللہ بخش	〃	〃
۴۵۲	〃 〃	〃	〃	۴۸۹	ستلی ولد 〃	〃	〃	۵۲۶	مہر بی بی ولد اللہ بخش	〃	〃
۴۵۳	اعظم ولد بھولا	〃	〃	۴۹۰	مراد ولد 〃	〃	〃	۵۲۷	نبی بخش ولد محمد بخش	چک کلاں	〃
۴۵۴	بوڑا	〃	〃	۴۹۱	مراد ولد فتو	〃	〃	۵۲۸	محمد بخش ولد کرم الدین	〃	〃
۴۵۵	بی بی بنون والدہ بوڑا	〃	〃	۴۹۲	ولیداد ولد مراد	〃	〃	۵۲۹	احمد دین ولد محمد بخش	〃	〃
۴۵۶	زوجہ بوڑا	〃	〃	۴۹۳	محمد ولد عالم	〃	〃	۵۳۰	سلطان احمد صاحب	محلہ ستھان	لاہور
۴۵۷	مولا بخش ولد شادی	〃	〃	۴۹۴	احمد ولد 〃	〃	〃	۵۳۱	محمد دین صاحب قریشی	〃	〃
۴۵۸	زوجہ شادی	〃	〃	۴۹۵	ولیداد 〃	〃	〃	۵۳۲	سید بیگم	〃	〃
۴۵۹	زوجہ مولا بخش	〃	〃	۴۹۶	محمد یار ولد جوایا	〃	〃	۵۳۳	محمد اشرف	〃	〃
۴۶۰	ابن مولا بخش	〃	〃	۴۹۷	احمد یار 〃	〃	〃	۵۳۴	امینہ بی بی	〃	〃
۴۶۱	〃 〃	〃	〃	۴۹۸	مراد ولد غلام	〃	〃	۵۳۵	فضل النساء اہلیہ مرزا فتح بیگ صاحب	پٹی	〃
۴۶۲	دختر 〃	〃	〃	۴۹۹	بی بی بھاگ بھری زوجہ مراد	〃	〃	۵۳۶	حافظ محمد یسین صاحب ولد چراغ دین	بھیرہ	شاہپور
۴۶۳	عبد الرحمن ولد مولا بخش	ٹاٹون	برہما	۵۰۰	محمد کھرل ولد بہلول	〃	〃	۵۳۷	مولوی سید محمد محبوب صاحب	جھنگ	جھنگ
۴۶۴	کاکا نمبردار	کاکو وال	لودہانہ	۵۰۱	احمد ولد زیادہ	〃	〃	۵۳۸	صوبا صاحب	موری دروازہ	لاہور
۴۶۵	امام الدین صاحب	باغبانپورہ	لاہور	۵۰۲	مولوی مولا بخش صاحب	〃	〃	۵۳۹	اہلیہ صوبا صاحب	〃	〃
۴۶۶	غلام محی الدین مارکر	فتو وال	گورداسپور	۵۰۳	محمد الدین ولد پیر محمد	〃	〃	۵۴۰	اطفال صوبا 〃	〃	〃
۴۶۷	منشی اللہ دین صاحب	رندہیر	گجرات	۵۰۴	اسماعیل ولد مولا بخش	〃	〃	۵۴۱	محمد الدین صاحب	شاہدرہ	لاہور
۴۶۸	شریف اللہ خانصاحب	پشاور	پشاور	۵۰۵	ابراہیم ولد 〃	〃	〃	۵۴۲	جیون ولد شمس الدین صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۴۶۹	رحمت اللہ خانصاحب	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۵۰۶	مسماۃ ست بھرائی والدہ امیر دین	〃	〃	۵۴۳	چوہدری غلام حیدر خان ولد حسن محمد	بدوملی	〃
۴۷۰	غلام محمد ولد صاحب دین	کوبڑہ	جھنگ	۵۰۷	نور محمد صاحب	〃	〃	۵۴۴	محمد علی صاحب	انبالہ	انبالہ
۴۷۱	محمد ولد 〃	〃	〃	۵۰۸	میاں محمد حسین ولد علی محمد	سعد اللہ پور	گجرات	۵۴۵	مسماۃ بخت بھری -	بستی [illegible]	جھنگ
۴۷۲	صاحب بی بی زوجہ صاحب دین	〃	〃	۵۰۹	میاں علی محمد ولد کرم الٰہی	〃	〃	۵۴۶	وزیر محمد گلگو	گنج	لاہور
۴۷۳	عالم خاتون ولد عالم	〃	〃	۵۱۰	اللہ جوایا ولد فتح دین	〃	〃	۵۴۷	محمد حیات صاحب - بہڑی	شاہ رحمن	گوجرانوالہ
۴۷۴	بختاور زوجہ مراد	〃	〃	۵۱۱	گل محمد ولد اللہ جوایا	〃	〃	۵۴۸	اللہ دیا ولد وزیر	کلیر	انبالہ
۴۷۵	مراد ولد سمائل	〃	〃	۵۱۲	امام الدین نواسہ اللہ جوایا	〃	〃	۵۴۹	قطب الدین ولد حاکو	رام گڑھ	جالندھر
۴۷۶	ولی ولد مراد	〃	〃	۵۱۳	جوائی زوجہ اللہ جوایا	〃	〃	۵۵۰	سید احمد ولد عبد اللہ	فیروزوالہ	گوجرانوالہ
۴۷۷	ولیداد ولد امیر دین	〃	〃	۵۱۴	امام بی بی زوجہ جمال دین	〃	〃	۵۵۱	مولاداد صاحب	〃	〃
۴۷۸	ستلی ولد مراد	〃	〃	۵۱۵	کرم دین ولد علم دین	〃	〃	۵۵۲	احمد خانصاحب	〃	〃
۴۷۹	احمد ولد مراد	〃	〃	۵۱۶	امام الدین ولد فضل الدین	〃	〃	۵۵۳	علی محمد صاحب	〃	〃
۴۸۰	بخشی ولد 〃	〃	〃	۵۱۷	غلام محمد ولد نظام الدین	〃	〃	۵۵۴	فتح محمد صاحب	〃	〃

مطبع انوار الاسلام میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپ کر شایع ہوا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اے جہان منتظر خوش باش کامد گلستان

آن مسیح دور آخر مهدی آخر زمان

البدر

قیمت سالانہ پیشگی + (۱) ہندوستان مین عیار (۲) ہندوستان سے باہر ؏ (۳) لوکل خریدارون سے عہ (۴) اگر ایک پتے پر تین اخبار منگوائے جائین تو فی خریدار عیار (۵) خط وکتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہیئے +
ضوابط - ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے (۲) تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئین (۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے (۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف +

فہرست مضامین (۱) اسلام کے زندہ مذہب اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام اور اصول کی سچی اور پاکیزہ فلاسفی پر حضرت امام الزمان اور آپ کے جلیل القدر صحابہ کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے مضامین + (۲) درس قرآن جس مین قرآن شریف کی نئی طرز کی عجیب وغریب تفسیر ہوتی ہے (۳) اصلاح نسوان (۴) سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین (۵) طبی نوٹ (۶) استفسارون کے جواب (۷) نظم (۸) فہرست بیعت کنندگان حضرت امام الزمان علیہ السلام +

نمبر ۲۲ | قادیان دارالامان ۱۹- جون ۱۹۰۳ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۵- جون ۱۹۰۳ء

الحمد للہ کہ حضرت اقدس کی طبیعت تندرست رہی اور آپ نے کل نمازین باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

مومن آخرت کو لازم رکھتا ہے

ایک رکعت مین قرآن ختم کرنا ذکر ہوا کہ ایک رکعت مین بعض لوگ قرآن کو ختم کرنا کمالات مین تصور کرتے ہین- اور ایسے حافظون اور قاریون کو اس امر کا بڑا فخر ہوتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ گناہ ہے اور ان لوگون کی لاف زنی ہے جیسے دنیا کے پیشہ والے اپنے پیشہ پر فخر کرتے ہین ویسے ہی یہ بھی کرتے ہین آنحضرتؐ نے اس طریق کو اختیار نہ کیا حالانکہ اگر آپ چاہتے تو کر سکتے تھے مگر آپ نے چھوٹی چھوٹی سورتون پر اکتفا کی +

انعامات کی ام پھر فرمایا کہ ہر ایک شے کی ایک ام ہوتی ہے مین نے سوچا کہ اللہ تعالےٰ کے جو انعامات ہین ان کا ام کیا ہے خدا تعالےٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ ان کی ام ادعونی استجب لکم ہے کوئی انسان بدی سے بچ نہین سکتا جب تک خدا تعالےٰ کا فضل نہ ہو پس ادعونی استجب لکم فرما کر یہ جتلا دیا کہ عاصم وہی ہے اسی کی طرف تم کو رجوع کرو +

استغفار گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے اگر انسان یقین سے توبہ کرے تو خدا بخشدیتا ہے پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہین کہ خدا آیندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے اس کا صدور بالکل نہ ہو- فلا تزکوا انفسکم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ معصوم اور محفوظ ہونا تمہارا کام نہین ہے خدا کا ہے ہر ایک نور اور طاقت آسمان سے ہی آتی ہے +

۶- جون ۱۹۰۳ء

آج کی تاریخ مین سوائے ایک دو کلمات کے اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہے اور حضرت اقدس کی طبیعت بخیر وعافیت رہی +

پاس اور فیل ڈاکٹری کے امتحان کا ذکر تھا اس پر فرمایا کہ پاس ہونے کے خیال مین مستغرق ہو کر اپنی صحت کو خراب کر لینا ایک کروہ خیال ہے اول زمانہ کے لوگ علم اسلئے حاصل کرتے تھے کہ توکل اور رضاء الہی حاصل ہو- اور طبابت تو ایسا فن ہے کہ اس میں پاس کی ضرورت ہی کیا ہے جب ایک طبیب شہرت پا جاتا ہے تو خواہ فیل ہو مگر لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہین تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے +

۷- جون ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک شخص نے حضرت اقدس کی بیعت کی نسبت کچھ بشارات خدا تعالےٰ سے پائی تھین وہ حضرت اقدس کی خدمت مین تحریر کر کے روانہ کی تھین- حضرت اقدس نے ان کو سن کر فرمایا کہ جو لوگ نظری امور کی استعداد نہین رکھتے اللہ تعالےٰ ان کو بذریعہ رویا کے سمجھا دیتا ہے +
آنحضرتؐ کے معجزات مین سے بھی یہ بات تھی کہ لوگ رویا دیکھتے اور بعض وہ تھے جو کہ آپ کے جود وسخا کو دیکھکر ایمان لائے- اور پھر آپ نے سب کو ایک ہی راہ سے گذرانا یہ ایک مشکل کام ہے کہ ہر ایک کی رعایت بھی مد نظر رہے اور پھر ایک ہی راہ سے سب کو گذارا جاوے- آپ پر ایمان لانیکے مختلف طریق تھے بعض اخلاق دیکھ کر ایمان لائے تھے

غرضیکہ آدم سے لیکر آنحضرت تک جس قدر طریق جمع ہو سکتے تھے وہ سب آپ مین جمع تھے یہ بھی ایک مجموعہ جمع کرنے کے قابل ہے کہ اسلام مین داخل ہونیکے طریق کیا کیا تھے ✤

آنحضرت ؐ کے آثار مین سے ایک توجہ کا بھی حصہ ہے کہ جو لوگ قسی القلب تھے وہ بھی کھچے چلے آتے تھے - ایک دفعہ ایک بادشاہ ثمامہ کو باندھا گیا - آپ اس کے حالات ہر روز دریافت کرتے چنانچہ چند روز کے بعد حکم دیا کہ اُسے چھوڑ دیا جاوے پھر اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ پہلے دنیا کے تمام نامون سے تیرا نام مجھے بہت برا معلوم ہوتا تھا اور آج وہی نام سب سے پیارا ہے اور اس شہر سے مجھے بہت نفرت ہوتی تھی لیکن اب اس شہر کو محبت اور پیار کی جگہ دیکھتا ہون تو یہ آنحضرت صلعم کی توجہ ہی تھی جس سے باطنی چرک و میل دور ہوتی تھی - اس کو بہ نظر استخفاف نہ دیکھنا چاہیئے - توجہ مین بھی ایک قوت قدسیہ اور تاثیر ہوتی ہے - صحابہ کرام کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہون نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو تباہ کر دیا نہ عزت کی پرواکی نہ جان کی بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے ✤ اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہین ہے -

اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دیکر اخلاص ثابت کیا - ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہو گئے تھے جیسے کوئی ڈیوڑھی پر کھڑا سفر کیلئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار رہتے ✤

لوگون کے کامون مین بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر مین ہوتے ہین کہ یہ کر دو وہ کر دو اور وقت موعود آپہونچتا ہے - خدا ایسا نہین کہ کسی کو ضایع کرے - یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جاوینگے غلط ہے - آنحضرت کے زمانہ مین ابوبکر وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا - مگر اسکا اجر ان کو یہ ملا کہ خدا نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسرےٰ کے وارث ہو گئے - مگر خدا کی غیرت یہ نہین چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو - توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے لیکن اصل مین یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے مومن جب توبہ کرتا ہے اور نفس کو پاک صاف کرتا ہے تو خوف ہوتا ہے کہ مین تو جہنم مین جا رہا ہون کیونکہ تکالیف کا سامنا ہوتا ہے مگر خدا تعالے اسے ہر طرح سے محفوظ رکھتا ہے - یہ موت مختلف طریق سے مومنون پر وارد ہوتی ہے - کسی کو لڑائی سے کسی کو کسی طرح سے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے جنگ نہ کی تو آپ کو لڑکے کی قربانی کرنی پڑی - یہ بات نہایت افسوس ہے کہ خدا پر امید رکھے - اور ایک اور بھی حصہ دار ہو قرآن مین بھی لکھا ہے کہ حصے سے خدا راضی نہین ہوتا بلکہ فرماتا ہے کہ حصہ داری سے جو حصہ انہون نے خدا کا کیا ہوتا ہے وہ بھی خدا اُنہی کا کر دیتا ہے - کیونکہ غیرت احدیت حصہ داری کو پسند نہین کرتی یہی وجہ ہے کہ انبیاء باوجود غریب یتیم اور بیکس اور بلا اسباب ہونے کے اور پھر بموجب قانون دنیا کے بے ہنر ہونیکے آگے سے آگے قدم بڑھاتے ہین اور یہ سب سے پہلا ثبوت خدا کی خدائی کا ہے اسی لیئے انکے مخالف حیران ہو جاتے ہین کبھی کچھ کہتے ہین کبھی کچھ جو شخص بڑا جاہل اور ان کے تقدس سے بے خبر ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ان کی دانائی کا قائل ہوتا ہے - جیسے عیسائی لوگ آنحضرت کی پیشگوئیان پوری ہوتی دیکھکر کہتے ہین کہ وہ بہت دانا آدمی تھا ✤

طاعون | طاعون کے علاج کی نسبت

فرمایا کہ بجز اس کے کہ توبہ ہو اور سب تجاویز جو اس کے علاج کے لئے سوچی جاوین خدا کے ساتھ مقابلہ ہے - کوئی تجویز ہونا کافی ہے جبتک خدا سے صلح نہ ہو ✤

---

۸ - جون ۱۹۰۳ء سے ۱۰ - جون تک

کوئی ذکر قابل اطلاع ناظرین نہین ہے - حضرت اقدس ؑ بہ فضل خدا ہر ایک نماز مین شامل ہوتے رہے ✤

---

۱۱ و ۱۲ - جون ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین حضرت اقدس ؑ کی طبیعت بفضل خدا تندرست رہی اور آپ برابر نماز پنجگانہ کو باجماعت مین شامل ہوتے رہے - جمعہ آپ نے مسجد خورد مین ادا کیا ✤

۱۱ - قبل از عشاء

فرمایا کہ درحقیقت خدا تعالے نے تنگی کسی بات مین نہین رکھی جو بیندہ یا بندہ ہوتا ہے ✤

فرمایا کہ دو شخص برابر نہین ہو سکتے - ایک وہ جو حقیقت پر پہونچتا ہے اور ایک وہ جو معرفت تک - جیسے رویت اور سماع برابر نہین ہو سکتے ویسے ہی یہ بھی برابر نہین ہے - جو عارف ہے اور نمونہ قدرت دیکھ چکا ہے اور ایک دوسرا جس کے پاس کوئی نظیر نہین کہ جسے پیش کر سکے صرف ظنی امور پاس ہین وہ کیسے برابر ہون ✤

ایک ہندو کا ذکر ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ سب مذہب نجات یافتہ ہین اور آپ مسیح بھی سچے ہین وہ اپنے خیال کی تائید مین یہ شعر پیش کرتا ہے - ؎

ذات پات نہ پوچھے کو
جو ہر کو بھجے سو ہر کا ہو

فرمایا یہ بات تو ٹھیک ہے کہ جو خدا کی عبادت اور اطاعت کرے وہی اسکا ہو سکتا ہے مگر اس بات کا تو پتہ ہونا چاہیئے کہ آیا خدا کو پوج رہا ہے یا شیطان کو کیا وہ کسی اور کا پجاری ہو کر خدا کا ہو سکتا ہے ✤ اس لئے اول خدا کی صفات کا علم ہونا ضروری ہے ✤

۱۲ - قبل از عشاء

سوال - ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت مین حکم تھا کہ کوئی نفس بلا کسی نفس کے بدلہ قتل نہ کیا جاوے تو پھر خضر ؑ نے کیون اس جان کو قتل کیا اور موسےٰ ؑ نے جو اُس پر سوال کیا تو اسے کیون خلاف ادب جانا گیا موسےٰ ؑ نے توریت کے رو سے سوال کیا تھا ✤

جواب - فرمایا **من قتل نفس بغیر نفس** کے ساتھ آگے **او فساد فی الارض** بھی لکھا ہے فساد کا لفظ وسیع ہے جو شے کسی زمانہ مین فساد کا موجب ہو سکتی ہے وہ آئندہ زمانہ مین قتل نفس کا ..... موجب بھی ہو سکتی ہے - حشرات الارض کو ہم دیکھتے ہین کہ سیکڑون ہزار دن روز مارے جاتے ہین اس لئے کہ وہ کسی کی ایذا کا موجب نہ ہون - چنانچہ لکھا ہے کہ قتل الموذی قبل الایذا تو ہر ایک موذی شئے کا قتل اسکے ایذا کے دینے سے قبل جائز ہوتا ہے حالانکہ اس موذی نے ابھی کوئی قتل وغیرہ کیا نہین ہوتا - شریعت اور الہامی اور کشفی امور الگ الگ ہین اس لئے ان کو شریعت کے ظاہری الفاظ کے تابع نہ کرنا چاہیئے - وحی الہی کا معاملہ ہی اور ہوتا ہے - اس کی ایک دو نظیرین نہین بلکہ ہزارہا نظائر ہین بعض وقت ایک ملہم کو الہام کے رو سے ایسے احکام بتلائے جاتے ہین کہ شریعت کے رو سے ان کی بجا آوری درست نہین ہوتی مگر جسے بتلائے جاتے ہین اسے ان کا بجا لانا فرض ہوتا ہے اور عدم بجا آوری مین اسے موت نظر آتی ہے اور سخت گناہ ہوتا ہے حالانکہ شریعت اسے گناہ قرار ہی نہین دیتی - یہ تمام باتین ہین کہ نا علما

کے تحت مین ہوتی ہین - ایک جاہل توان کو شریعت کے مخالف قرار دے گا اور اعتراض کرے گا مگر وہ اس کی بیوقوفی ہوگی وہ بھی اصل مین ایک شریعت ہی ہے جیسا سے دنیا چلی آئی ہے یہ دونون باتین ساتھ ساتھ چلی آتی ہین یعنے ایک تو ظاہر شریعت جو کہ دنیا کے امور کے واسطے ہوتی ہے اور ایک وہ امور جو کہ از روئے کشف والہام کے ایک مامور پر نازل ہوتے ہین اور اسے حکم ہوتا ہے کہ یہ کرو - بظاہر گو وہ شریعت کے مخالف ہو مگر اصل مین بالکل مخالف نہین ہوتا - مثلاً دیکھو کہ از روئے شریعت کے تو دیدہ دانستہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالنا منع ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ - مگر ایک شخص کو حکم ہوتا ہے کہ تو دریا مین جا اور چیر کر نکل جا تو کیا وہ اس کی نافرمانی کریگا بھلا بتلاؤ تو سہی کہ حضرت ابراہیم ؑ کا عمل کہ بیٹے کو ذبح کرنے لگ گئے تھے ص م مگر وہ ایسا عمل تھا کہ ان کے قلب نے اسے قبول کر کے تعمیل کی پھر دیکھو موسےؑ کی مان تو نبی بھی نہ تھی مگر اس نے خواب کے روسے موسےؑ کو دریا مین ڈالدیا شریعت کب اجازت دیتی ہے کہ اس طرح ایک بچہ کو پانی مین پھینکدیا جاوے - بعض امور نبیوں ورسولوں اور ... ہوتے ہین اور وہ اہل حق سمجھتے ہین جو کہ خاص نسبت خدا تعالے سے رکھتے ہین اور وہی ان کو بجالاتے ہین ورنہ اس طرح تو خدا پر اعتراض ہوتا ہے کہ وہ لغو امور کا حکم کرتا ہے حالانکہ خدا کی ذات اس سے پاک ہے اسکا سر وہی جانتے ہین جو خدا سے خاص تعلق رکھتے ہین ایسے امور مین جلد بازی سے کام نہ لینا چاہیئے - خدا تعالے نے یہ قصے اس لئے درج کئے ہین کہ انسان ادب سیکھے ایک مرید کا ادب اپنے مرشد کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس پر اعتراض نہ کیا جاوے اور اسکے افعال واعمال پر اعتراض کرنے مین مستعجل نہ ہو جو علم خدا نے اسے (مرشد کو) دیا ہوتا ہے اسکے ادنے خبر ہی نہین ہوتی ورنہ اس طرح کی مخالفت کرنے سے کہین سلب ایمان کی نوبت نہ آجاوے شریعت کا ایک رنگ ظاہر پر ہے اور ایک محبت الہیہ پر ہے کہ جنسے خدا کے خاص تعلق ہوتے ہین ان پر کشف ہوتے ہین ایسے امور ان سے صادر ہوتے ہین کہ لوگونکو اعتراض کا موقعہ ملتا ہے موسےؑ پر اعتراض کیا کہ حبشن کیون کی آخر اس حرکت سے خدا کا غضب ان پر شروع ہوا اور جذام کے آثار نمودار ہوئے دوسرے گناہون مین تو عذاب دیر سے آتا ہے مگر ان مین فوراً شروع ہو جاتا ہے -

سائل نے عرض کی کہ موسےؑ نے پھر کیون جرأت کی حالانکہ وہ نبی تھے +

فرمایا کہ اسی لئے تو یہ قصہ لکھا ہے کہ وہ نبی تھا اور تم تو امتی ہو تم کو تو اور بھی ڈر کر قدم رکھنا چاہیئے - یہ اس طرح کے امور ہوتے ہین کہ ظاہری شریعت کو منسوخ کر دیتے ہین - مولانا روم نے ایسی ہی ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک طبیب نے ایک کنیز کو ایسے طریق سے ہلاک کر دیا کہ پتہ نہ لگا ...... مسہل وغیرہ ایسی ادویہ دیتا رہا کہ وہ کمزور ہو ہو کر مر گئی تو پھر اس پر لکھا ہے کہ اس پر قتل کا جرم نہ ہوگا کیونکہ وہ تو مامور تھا - اس نے اپنے نفس سے اسے قتل نہین کیا بلکہ امر سے کیا اسی طرح ملک الموت جو خدا جانے کسقدر جانین روز ہلاک کرتا ہے کیا اس پر مقدمہ ہو سکتا ہے وہ تو مامور ہے اسی طرح ابدال بھی ملائکہ کے رنگ مین ہوتے ہین خدا ان سے کئی خدمات لیتا ہے - پیمانہ شریعت سے ہر ایک امر کو ناپنا غلطی ہوتی ہے +

بقیہ کارروائی افتتاحی جلسہ

تعلیم الاسلام کالج قادیان متعلقہ

مورخہ ۲۸ - مئی ۱۹۰۳ء

تقریر دلپذیر حضرت حکیم نور الدین صاحب سلمہ الرحمٰن

پیشتر اس کے کہ ہم یہ تقریر درج کرین اول یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ تعلیم الاسلام کالج اور بورڈنگ کے درمیان جو میدان ہے اس مین اس جلسہ کا انتظام ہوا تھا شمالی جانب ایک چبوترہ بنا کر اس پر اراکین مدرسہ و دیگر معزز احباب کیخاطر کرسیان رکھی گئی تھین جنوبی جانب اس چبوترہ کے ایک بڑی میز تھی جس پر دہنی طرف قرآن کریم اور بائین طرف کرۂ ارض رکھا ہوا تھا - میدان کی دھوپ سے حفاظت کے واسطے ایک سائبان لگایا گیا تھا - اور میز کے بالمقابل ایک لمبا ستون تھا + اس نظارہ کو ذہن مین جما کر آپ اس ذیل کی تقریر کو مطالعہ فرمادین +

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ +

اما بعد ہم تو ہر روز تم کو وعظ سناتے ہین اور سارا دن اسی مین صرف ہو جاتا ہے - قرآن شریف کا وعظ بھی خدا کے فضل سے مستقل طور پر جاری ہے - مگر اسوقت خصوصیت سے مجھے ارشاد ملا ہے کہ کچھ سناؤن تمہید کی ضرورت نہین ہے اسوقت یہ نظارہ سامنے موجود ہے - ایک طرف قرآن شریف اور دوسری طرف کرۂ ارض پڑا ہوا ہے پھر اوپر سائبان ہے - اور ایک طرف وہ لمبی لکڑی ہے - یہی مضمون کافی ہے - انسان کو خدا نے بنایا ہے اور اسکے اندر اس قسم کی اشیاء رکھی ہین کہ اگر ان سب کا نشو ونما نہ ہو تو پھر وہ انسان انسان نہین رہتا ایک ذلیل مخلوق ہو جاتا ہے - لیکن اگر ان خدا کی عطا کردہ قوتون کا عمدہ نشو ونما ہو تو وہی انسان خدا کا مقرب بن سکتا ہے اور اسکے یہی ذرائع ہین جو تمہارے سامنے ہین (قرآن کیطرف اشارہ کر کے) یہ پاک کتاب جب نازل ہوئی اسوقت ساری دنیا مین اندھیر تھا - عرب خصوصیت سے ایسی حالت مین تھا کہ کل دنیا کا روبراست ہو جانا آسان مگر اس کا سدھرنا مشکل سمجھا جاتا تھا - یرمیا نبی کے توحہ مین یہ ایک فقرہ موجود ہے جس مین وہ اپنی قوم کو نصیحت کرتا ہے کہ تم نے سچے خدا کو چھوڑ دیا - دیکھو تمہارے پاس عرب موجود ہین وہ جھوٹے خداؤن کو نہین چھوڑ سکتے لیکن یہ ایک کتاب ہے جس نے ان عربون کو ایسا بنایا اور وہ عزت دی کہ وہ دنیا کے ہادی مصلح - نور - اور ہدایت بن گئے اسکا ذریعہ صرف قرآن کریم ہی تھا جو ان کے واسطے شفا - نور - اور رحمت ہوا +

قرآن کریم کا دائین جانب ہونا تمہارے لیے خوش قسمتی کی فال ہے اور یہ وہی کتاب ہے جو کہ دائین جانب ہونی چاہیئے اس سے یہ تفاول ہے کہ تمہارے دائین ہاتھ مین ہو (کرۂ ارض کیطرف اشارہ کر کے) دوسری طرف یہ ہے جس زندگی چل رہی ہے - کتاب اللہ مین بھی اس کی ترتیب اسی طرح ہے کہ اول آسمان کا ذکر ہے تو پھر زمین کا موجودہ ضرورت کے لحاظ سے تمکو اس قرب الہی کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے - جس عرب کی نابود ہستی بود ہو کر نظر آئی وہ ذریعہ قرآن کریم ہے کہ جس سے اس کرہ پر ان کو حکمرانی حاصل ہوئی تھی - اسوقت اسکے بڑے حصہ ایشیا اور افریقہ اور یورپ ہی تھے جنکو مخلوق جانتی تھی اور اس قرآن کی بدولت ان معلوم حصص پر ان کی حکمرانی ہوئی مگر اس کے

ص م مگر ان شریعت کے مطابق تھا کیا یہ بھی شریعت مین لکھا ہے کہ خواب اور ... [illegible] ... جاوے ص م

ساتھ ہی اصلی جڑ فضل الہی کا سائبان بھی ان پر تھا- ورنہ قرآن تو وہی موجود ہے اور اسوقت اہل اسلام کی تعداد بھی اُس وقت سے اضعاف مضاعفہ ہے - آنحضرت صلعم کے زمانہ مین پڑھے لکھون کی تعداد ۱۳۵ سے زیادہ ہرگز نہ تھی - خطرناک قوم کے مقابلہ پر سخت جنگ کیحالت مین ۳۱۲ سے زیادہ سپاہی نہ تھے - غزوہ خندق مین ۶۰۰ تھے اب باوجود اس کے کہ اسوقت سے بہت بہت زیادہ تعداد موجود ہے مگر وہ بات نہین ہے نہ وہ عزت نہ آبرو نہ اندرونی خوشی نہ بیرونی تو اس بات کی جڑ یہ ہی کہ اوس زمانہ مین جسوقت فرمان نازل ہوا اس کی قدر کی گئی اسکو دستور العمل بنایا گیا- نتیجہ یہ ہوا کہ اہل عرب جو اول کچھہ نہ تھے پھر سب کچھہ بن گئے - قرآن شریف کے ابتدائی الفاظ مین لکھا ہے - ذالک الکتاب لاریب فیہ نبی کریم صلعم نے اس کتاب کا ادب اس طرح سے کیا کہ آپ کے زمانہ مین سوائے قرآن کے اور کوئی کتاب نہ لکھی گئی اسوقت بھی خوش قسمتی سے وہی کتاب موجود ہے اگر کوئی اور بھی اسوقت کی لکھی ہوئی ہوتی تو پھر یہ جوش نہ ہوتا یا خدا اور کوئی راہ کھولدیتا - غرضیکہ اس کتاب کی عزت سے فضل الہی کا وہ سایہ قایم ہوا - جیسے اسوقت تم لوگ آسائش سے بیٹھے ہو سائبان تیر ہی- دھوپ کی تپش سے محفوظ ہو - اس طرح وہ لوگ جو کہ جنگلون مین اور دور دراز بلاد مین رہتے تھے وہ اسکے ذریعہ سے امن کی زندگی بسر کرنے لگے +

تمام ترقیون - عزت - اور حقیقی خوشی کی جڑ یہ کتاب ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہم اس دکرہ ارض پر حکمرانی کرتے ہین اور اسی کے ذریعہ سے فضل الہی کا سایہ ہم پر پڑ سکتا ہے یہ نہ خیال کرو کہ ایرانی سلطنت ایسی راحت مین ہے ہرگز نہین - جس قدر وہ اس کتاب سے دور ہے اسی قدر اس مین گند ہی - مگر تم کو ان باتون کا علم نہین ہے - بڑے بڑے لائق - چالاک اور پھرتی سے بات کرنیوالون کے ساتھہ ناچیز ہی کیحالت مین میرا مقابلہ ہوا ہے مگر اس قرآن کے ہتیار سے جب مین نے ان سے بات کی ہے تو ان کے چہرون پر ہوائیان اڑنے لگ گیئن ایک انسان جو کہ بیماریون مین مبتلا ہو بظاہر تم اسے خندہ اور خوش دیکھہ سکتے ہو مگر اندر سے دکھہ اسے ملامت کا نشانہ بنا رہے ہین یاد رکھو خوشی کا چشمہ قلب پھر عقل پھر حواس ہین اس کے بعد جسم مین خوشی ہوتی ہی مگر جو لوگ غمون مین مبتلا ہون ان کو حقیقی خوشی نہیں ہوا کرتی +

مین تم کو ایک بچہ کا قصہ سناتا ہون کیونکہ تم بھی بچے ہو مگر وہ عمر مین تم سب سے چھوٹا تھا اسکا نام یوسف عم ہے جسے بھائیون نے اسے باپ سے مانگا اور چاہا کہ اسے باپ سے الگ کر دین اور جنگل مین جا کر ایک کنوئین مین اتار دیا اب تم سمجھہ سکتے ہو کہ اس کی کیا عمر تھی اگرچہ وہ چھوٹا تھا اور ناواقف تھا مگر پھر بھی بچون کی طرح باپ سے الگ ہونے اور نکالے جانے کا اسے علم تھا اور یہ جانتا تھا کہ اس سے دکھہ ملتا ہی ذرا سوچو تو جب ایک بچہ کو اس کی مان سے الگ کیا جاتا ہے تو بچہ کا کیا حال ہوتا ہے پھر بچہ ہوّے کے نام سے دب جاتے ہین سہم جاتے ہین اور اسکو وہ تاریک کنوان دکھایا گیا جس مین اسے اتارا گیا نہ اسوقت کوئی یار اور نہ آشنا نہ مان اور نہ باپ اگر ہوتے بھی تو اسے وہ بات نہ بتلا سکتے جو خدا نے بتائی اور ان کو کیا علم تھا کہ اسکا انجام کیا ہوگا - مگر خدا کا سایہ اس پر تھا اور خدا نے اسے بتلایا - لتنبئنھم بامرھم ھذا وھم لایشعرون - کہ اے یوسف عم دیکھ تجھے باپ سے الگ کیا تیری زمین سے تجھے الگ کیا اور اندھیرے کنوئین مین ڈالا مگر مین تیرے ساتھہ ہونگا اور اس علیحدگی کی تعبیر کو تو بھائیون کے سامنے بیان کریگا اور ان کو اس بات کا شعور نہین ہے - دیکھلو یہ باتین باپ نہین کر سکتا نہ وعدہ دے سکتا ہے کہ یون ہوگا - یا جاہ و جلال کیوقت تک یہ تندرستی بھی ہوگی - ایک باپ بچے سے پیار تو کر سکتا ہے مگر وہ اسکے آئندہ کیحالت کا کیا اندازہ لگا سکتا ہے ان باتون کو جمع کر کے دیکھو - اگر کوئی انسان تسلی دیتا تو بچہ کو پیار کرتا گلے مین ہاتھ ڈالتا اور اسے کہتا کہ ہم تجھے دلونگی مگر خدا کی ذات کیا رحیم ہے وہ فرماتا ہی لتنبئنھم بامرھم ھذا ہم وہ عروج دینگے کہ تو ان احمقونکو اطلاع دیگا یہ حقیقت ہے اس سایہ کی جسے مین چاہتا ہون تم پر ہو - **علوم کی تحصیل آسان ہے مگر خدا کے فضل کے نیچے اسے تحصیل کرنا بہ مشکل ہے** - کالج کی اصل غرض یہی ہے کہ دینی اور دنیوی تربیت ہو مگر اول فضل کا سایہ ہو - پھر کتاب پھر دستور العمل ہو اسکے بعد دیکھو کہ کیا کامیابی ہوتی ہے - فضل الہی کے لئے پہلی بشارت پیارے عبدالکریم نے دی ہے وہ کیا ہے حضرت صاحب کی دعائین ہین مین ان دعاؤنکو کیا سمجھتا ہون یہ بہت بڑی بات ہے اور یقیناً تمہارے ادراک سے بالاتر ہوگی مگر مین کچھہ بتلاتا ہون +

مخالفتون سے انسان ناکامیاب ہوتا ہے - گھبراتا ہے - ایک لڑکا ماسٹر کی مخالفت کرے تو اسے مدرسہ چھوڑنا پڑتا ہے - جسقدر مہتمم مدرسہ کے ہین اگر وہ سب مخالفت مین آدین تو زندگی بسر کرنی مشکل ہو اگرچہ افسر بھی لڑکونکے محتاج ہین مگر ایک ذرا سے نکتہ سے اسے بورڈنگ مین رہنا مشکل ہو جاتا ہے - اب اسپر اندازہ کرو کہ ایک کی مخالفت انسان کو کیسے مشکلات مین ڈالتی ہے لیکن ہمارے امام کی ساری برادری مخالف ہے راتدن یہی تاک ہے کہ اسے دکھہ پہونچے پھر گاؤن والے مخالف حالانکہ ان کو نفع پہونچتا ہے - مین نے ایک شریر سے پوچھا کہ اب مرزا صاحب کی طفیل تمہاری کتنی آمدنی ہوگئی ہے تو کہا کہ بتیس روپیہ ماہوار زیادہ ملتے ہین - علے ہذا القیاس ان گدھے والون اور مزدورون سب سے دریافت کرو تو یقین ہوگا کہ انکے واسطے ہمارا یہان رہنا کیسا بابرکت ہے مگر ان سب کے دلون مین ایک آگ بھی ہماری طرف سے ہے باوجود ہم سے متمتع ہونے کے پھر بھی ان کے اندر ایک کپکپی ہی کہ یہ یہان کیون آگئے - ابھی ایک مینار بن رہا ہے اگر کوئی میرے جیسا خلیق ہوتا تو راستہ کو توڑ کر مینار ایک کونے مین بناتا مگر اس مجسم رحم انسان (مرزا غلام احمد) نے اسے مسجد کے اندر بنایا کہ لوگونکو تکلیف نہ ہو ان لوگونکو غیرت نہین آتی کہ کیا ان دوردراز سے آنے والون کی عقل ماری گئی ہے کہ دوڑے چلے آرہے ہین یہ کہان کے فلاسفر ہوئے جو ایسی بات کرتے ہین کیا ان کے تجارب ہم سے زیادہ ہین یا معلومات مین ہم سے بڑھکر ہین شرم کے مارے کچھ جواب تو نہین دے سکتے یہ کہتے ہین کہ ان لوگون کی مت ماری گئی ہے کہ روپیہ اپنا کھاتے ہین اور یہان رہتے ہین یہ حال تو گاؤن کی مخالفت کا ہے - پھر سب مولوی مخالف گدی نشین مخالف - شیعہ مخالف - سنی مخالف - آریہ مخالف - مشنری مخالف - دہریون کا کوئی مذہب نہین ہوتا مگر وہ بھی مخالف اور نہایت خطرناک دشمن اس سلسلہ کے ہین ان تمام مشکلات کے مقابلہ مین دیکھو وہ (حضرت مرزا صاحب) کیسے کامیاب ہے کیا تمہارا دل نہین چاہتا کہ ہم اسطرح کامیاب ہو یہان ہمارا رہنا تمہارا رہنا سب اسی کے نظارہ ہین کہ باوجود اسقدر مخالفت کے پھر پروانہ وار اسپر گرتے ہین - اس کا باعث یہی ہے کہ وہ کتاب اللہ کا سچا حامی ہے اور راتدن دعامین لگا ہوا ہے - اُس لڑکے سے بڑھکر کوئی خوش قسمت نہین ہی جسکے لئے یہ دعائین ہون - مگر ان باتونکو وہی سمجھتا ہے جس کی آنکھہ بینا اور کان شنوا ہو +

(باقی وارد)

درس قرآن شریف

جزو ۵ - رکوع ۸

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۵

آنحضرت صلعم کا لشکر محدود تھا اور عرب بے شمار مقابلہ پر تھے - اب بھی اس کی نظیر موجود ہے کہ حضرت مرزا صاحب اکیلے اور انکے مقابلہ پر بڑے بڑے ادیب شاعر اور عالم موجود ہین اور کوئی مقابلہ پر عربی کی کتاب نہین لکھ سکتا - پھر ایک بات یہ بھی بڑے مزے کی تھی کہ جب کوئی دشمن مقابلہ کے لئے جاتا اس کے بعد ہی جلد اسلام قبول کر لیتا اور وہ فوراً فوج کا سپہ سالار بنا دیا جاتا غرضیکہ نصرت اور تائید کے جو وعدے اللہ تعالے کے آنحضرت اور مومنون کے ساتھ تھے ان مین بھی کوئی تخلف نہین ہوا اور یہ سب باتین قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر دلالت کرتی ہین +

رد شیعہ | اس آیت سے بھی شیعونکے خیالات کی تردید ہوتی ہے - قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ ہم نے سب مومنون کو بھائی بھائی بنا دیا - اور ان کے دلون مین کوئی کینہ اور حسد وغیرہ نہین ہے - پس اگر حضرت عمر رضہ اور علی رضہ مین اخلاص اتفاق اور باہمی محبت نہ تھی تو پھر تو قرآن کے خلاف ہوا مگر ان کا یہ خیال غلط ہے دیکھو حضرت عمر رضہ جب شام کو تشریف لیگئے تو حضرت علی رضہ کو اپنا خلیفہ کر گئے بقول شیعہ اگر علی رضہ حضرت عمر رضہ کو حق بجانب نہ جانتے تھے تو اب تو عنان حکومت ان کے ہاتھ مین تھی اپنا پورا تصرف کر لیتے لیکن ہم یہ تو نہین کہتے کہ وہ اتنی جرات کہان سے لاتے چونکہ وہ سب آپس مین بھائی بنا دئے گئے تھے اسلئے کوئی فساد کی بات نہ ہوئی اور نہ ان مین سے کسی کے دل مین دغا تھی غرضیکہ قرآن پر عمل درآمد کرنے والون مین بھی اختلاف نہین ہوا کرتا +

واذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطٰن الا قلیلا -

اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی اس کو پھیلا دیتے ہین اور اچھا ہوتا اگر لے جاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے مین سے ان لوگونکے پاس جو بات سے بات نکالتے ہین اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو تم سب شیطان کے مطیع ہو جاتے -

الا قلیلا - یہ محاورہ عرب ہے اس کے معنے ہوا کرتے ہین سب کے سب یعنے جسقدر ہون +

فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف الا نفسک وحرض المومنین عسے اللہ ان یکف باس الذین کفروا واللہ اشد باسا واشد تنکیلا +

من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا - ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا وکان اللہ علے کل شیئ مقیتا +

واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا ان اللہ کان علے کل شیئ حسیبا +

پس مقابلہ کرو اللہ کی راہ مین - نہین تکلیف دیجاتی (؟) مگر تیری جان کو اور مومنون کو ترغیب دے - قریب ہے اللہ کہ روک دے کافرون کی جنگ - اللہ جنگ کرنے مین بہت سخت ہے اور وہ نکیل ڈالکر سیدھا کر دیتا ہے -

جو نیک بات کی سفارش کرے اسکے اجر مین اس کو بھی حصہ ملیگا اور جو بری بات کی سفارش کرے اسکے وبال مین وہ بھی شریک ہوگا اور اللہ ہر شے پر ضابط ہے -

جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اسکے جواب مین اس سے بہتر دعا دو یا کم از کم اتنی ہی دو - اللہ تعالے ہر ایک چیز کا حساب لینے والا ہے +

اللہ لا الہ الا ہو لیجمعنکم الے یوم القیامۃ لا ریب فیہا ومن اصدق من اللہ حدیثا

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہین ضرور ضرور وہ تم سب کو قیامت کے دن مین جمع کریگا اور اللہ سے بڑھکر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے +

یہ بات انسان کی فطرت مین ہے کہ دوسرونکے سامنے ذلیل ہونا پسند نہین کرتا - چاہتا ہے کہ گھر مین شہر مین - ملک مین جہان ہو ہر جگہ اس کی عزت ہو اور کسی قسم کی ذلت اسے نہ پہونچے اس کے اس ص فطری تقاضا کو پیش کر کے خدا تعالے فرماتا ہے کہ قیامت کے دن تم سب کو ہم جمع کرینگے - جہان آدم سے لیکر قیامت تک کی ساری کی ساری مخلوق موجود ہوگی پھر جس حال مین تم اپنے محلہ اور گھر والون کے سامنے کسی قسم کی ذلت پسند نہین کر سکتے تو اسقدر مخلوق کے سامنے کسقدر ذلت ہو سکتی ہے اس بیعزتی سے اپنے آپ کو بچاؤ +

اصلاح مستورات

اسماء

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۵

اسماء نے فرمایا اے بیٹا مجھے امید ہے کہ میرا صبر تیرے حق مین صبر جمیل ہوگا اگر تو میرے سامنے ہلاک ہوا تو میرے اجر کا باعث ہوگا اور اگر غالب ہوا تو مجھے مسرت ہوگی - اب بسم اللہ آگے بڑھو اور مآل کار دیکھو" اس کے بعد ابن زبیر نے ان سے دعائے خیر کی التجا کی اور پھر زرہ پہن کے رخصت ہونے آئے (آپ اسوقت نابینا تھین - جب رخصت کرنے کے لئے آپ نے عبد اللہ کو گلے ملایا تو ہاتھ نے زرہ کو محسوس کیا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ جو لوگ شہادت کے مشتاق ہوتے ہین وہ زرہ جوشن کو بالائے طاق رکھدیتے ہین حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ مین نے محض آپ کے اطمینان کے لئے پہنی ہے - آپ نے فرمایا زرہ سے مجھے اطمینان نہ ہوگا - دامن کمر سے باندھو اور حملہ کرو آپ نے ایسا ہی کیا اور رجز پڑھتے ہوئے ایسے لڑے ایسے لڑے کہ شہید ہو گئے - حضرت عبد اللہ کی شہادت کے بعد حجاج نے کئی مرتبہ آپ کو ملایا لیکن آپ تشریف نہ لیگئین تیسری دفعہ جب آپ سے حجاج کی ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا کہ عبد اللہ پر جو مین نے مصیبت ڈالی اس مین آپ نے مجھے کیسا پایا - آپ نے فرمایا کہ اے حجاج تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کی اور اپنی آخرت خراب کی - مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ ثقیف (حجاج کے قبیلہ کا نام ہے) ایک دروغگو اور غارت گر پیدا ہوگا +

حضرت اسماء اس واقعہ جانکاہ کے بعد بہت دن زندہ نہ رہین انہون نے ۷۳ھ مین ۱۰۰ برس کی عمر مین انتقال فرمایا +

اسلام مین عورتونکی حالت | ایک جرمن پروفیسر نے ان یورپین مصنفونکو تاریخی شہادتونکی بنا پر معقول جواب دیا ہے جو اسلام پر عورتونکو سخت حقیر سمجھنے کے متعلق الزام لگاتے ہین اس نے کئی عالم و فاضل اور عابد و زاہد اور شجاع اور دلیر مسلمان عورتون کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ جو منزلت اسلام نے عورتونکو ہر لحاظ سے دی ہے وہ بلاشبہ قابل رشک ہے - انشاء اللہ وہ مضمون عنقریب البدر کے کالمون مین درج کیا جاوے گا +

ولادت + ہمارے مکرم دوست مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہان بفضلہ تعالے ۸ - جون ۱۹۰۳ء کو ایک فرزند پیدا ہوا ہے جسکا نام محمد یعقوب رکھا گیا خدا مولود کی عمر اپنی رضامندی کی راہون مین دراز کرے +

البدر

ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب - مالک کارخانہ

ہمدم صحت لاہور منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ کی ضروری عرضداشت دربارہ توسیع اشاعت البدر مندرجہ صفحہ ۱۵۸ پڑھکر اس کے شکریہ مین ایک خریدار البدر کو اور ایک الحکم کو دیتے ہین یہ خریدار تو البدر کو اس مضمون کے شکریہ مین دیا گیا ہے مگر امید ہے کہ منشی صاحب کی درخواست کے مطابق ڈاکٹر صاحب اور دیگر احباب اول تو دس دس پانچ پانچ نہین تو دو دو اور کم از کم ایک ایک خریدار ضرور البدر کو پیشگی قیمت ادا کرنے والے لا دیوین گے +

منشی احمد دین صاحب کی یہ عرضداشت اپنے اندر ایک سحر بھی رکھتی ہے اور وہ یہ ہے - کہ منشی صاحب اپنی وسیع حوصلگی سے وعدہ فرما چکے ہین کہ کم از کم پانصد خریدار البدر کو دین یہ وعدہ ابتدائے دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء مین ہوا اور الحمد للہ کہ منشی صاحب بذات خود بھی اسے عملی طور پر نباہنے مین ساعی رہے ہین اور اب اسی کے ایفا کرنے مین زیادہ سہولت اور دیگر احمدی احباب کو مستحق ثواب کرنے کی غرض سے یہ عرضداشت لکھدی ہے کہ تاکہ وہ موعود نمبر پورا کر دیا جاوے امید ہے کہ ہمارے بھائی منشی صاحب کی اعانت فرمانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور ان کو اس امر کا پاس ہوگا کہ ہمارے بھائی احمد دین کی قلم سے جو اقرار نکل چکا ہے وہ ضرور ایفا ہو جاوے اور اسی طرح کی پاسداری قومی یکدلی ہمدردی اور اخوت پر ایک بین ثبوت ہے - ساتھ ہی اپنے احباب کی توجہ مین اسطرف بھی دلانا چاہتا ہون کہ جیسے وہ البدر کی اشاعت مین ساعی ہون ویسے اس سلسلہ کی دیگر اخبارات اور رسائل وغیرہ کی اشاعت کو بھی ملحوظ رکھین مثلاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز کہ جو امریکہ یورپ افریقہ وغیرہ تمام دنیا مین ایک صف شکن آلہ اپنی کارگذاری سے ثابت ہو رہا ہے اور عیسویت کے بت کو پاش پاش کر رہا ہے اس کی اشاعت مین کوشش کرنا بھی ایک بڑا فرض منصبی احمدی جماعت کا ہے +

ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہے کہ اپنی ذاتی ضروریات اور دیگر خویش و اقارب کے حقوق کی ادائیگی پھر لنگر خانہ - مدرسہ - یتیم خانہ وغیرہ کے ضروریات کو مدنظر رکھتا ہوا ان اخبارون کو رسالون کی اشاعت اور خریداری مین ضرور حصہ لیوے کیونکہ یہ بھی ایک پہلو سے احمدی مشن کے تبلیغی حصہ کی خدمت کو پورا کر رہے ہین اور ہر ایک شخص اپنے حسب حال خواہ سارے اخبار اور رسائل خواہ رسالہ خواہ اخبار ضرور خریدے +

خریدارون کو ضروری اطلاع

اکثر خط اس مضمون کے آتے ہین کہ اگر کوئی نیا اشتہار وغیرہ ہو تو اسے اخبار کے ساتھ روانہ کر دو - ایسے اصحاب کو واضح ہو کہ جب تک کسی اشتہار پر ضمیمہ البدر نہ چھپا ہوا ہو تب تک اخبار کے ہمراہ روانہ کرنا ڈاک خانہ کے قانون کے خلاف ورزی ہے - اسی طرح کسی کتاب یا دوسرے پیکٹ مین خط ڈالکر روانہ کرنا بھی خلاف قانون ہے اس سے احتراز چاہیئے +

طبی نوٹ

ہیضہ

آج کل اکثر جگہ ہیضہ کی شکایت سنی جاتی ہے اس لئے ہم حضرت حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب کے مجربات جو اس مرض کی نسبت ہین درج اخبار کرتے ہین -

(۱) سلفورک ایسڈ ڈائلیوٹ کو کمزور کر کے متواتر ۲۰-۳۰ بوند پلانا +

(۲) شکم پر مسٹرڈ (رائی) پلاسٹر اتنی دیر رکھنا کہ شکم سرخ ہو جاوے -

(۳) اگر پیشاب بند ہو تو گرم پلٹس کی ٹکور گردہ پر کرو اور رائی کا پلستر رکھو +

(۴) برف بہت کھلاؤ جسقدر مریض کھا سکے ایک دفعہ خود حکیم صاحب اس مرض مین مبتلا ہوئے تو یہی علاج کیا -

(۵) ایک شخص کو جنگل مین ہیضہ ہوا تو آپنے یہ نسخہ دیا جس سے وہ شفایاب ہوا +

تخم مرچ سرخ - ہینگ - افیون - کافور

(۶) ایک گاؤن مین ہیضہ تھا - تو ذیل کے علاج سے ہزارون کی جان بچی -

گل آک (مدار) ناشگفتہ - سہاگہ کھیل شدہ - نمک سیاہ

.... ۱۲ ماشہ - ۵ - ماشہ ۵ ماشہ

لونگ ۵ ماشہ مرچ سیاہ - ۵ ماشہ - گولی بقدر دو سرخ نیم کی چھال کے جوشاندہ کے ساتھ گھنٹہ گھنٹہ بعد دی گئی -

(۷) لہسن کوٹ کر ہاتھ پاؤن کے ناخن پر لیپ کرنا -

(۸) مکی کے تکّے کے اندر کی سفیدی لیکر مرچ سیاہ دو گنا ملاکر حب بقدر دو سرخ بنا کر کھلانا -

(۹) برتنوں کو رات کو کھلا نہ رکھیں +

ہیضہ سے حفاظت

(۱) ان ایام مین پیٹ بھر کر کھانا نہ کھانا چاہیئے -

(۲) خالی پیٹ دھوپ مین پھرنے سے بچنا چاہیئے -

(۳) کپڑے صاف اور غسل وغیرہ کرنا چاہیئے

(۴) اجوائن - کالی مرچ - صبح اور دوپہر کو گھوٹکر ذرا سا پانی ملاکر پینا چاہیئے +

(۵) پیاز اور مشک کو سونگھتے رہنا چاہیئے +

(۶) حتی الوسع پینے کا پانی سخت گرم اور پھر ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پینا چاہیئے +

(۷) سبز پودینہ کی چٹنی اور ترشی کا گاہے گاہے استعمال -

(۸) گھرون کو صاف رکھنا گندھک و گوگل کی دھونی دینا بھی مفید ہے + (نیر آصفی)

صیانۃ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی سے بقیمت ایک آنہ (۱) ملسکتا ہے ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہیئے کہ اسکی متعدد کاپیان خرید لیوین +

نظم

میر ناصر نواب صاحب دہلوی ثم القادیانی

ضمیمہ دعوت الحق

آج اک نظم میرے ہاتھ آئی
ہے رسول خدا کا وہ شیدا
آنسو آتے ہین اس کو سن کے نکل
صدق سے اپنا حال لکھا ہے
عاجزی بے کسی کا ہے اظہار
پچھلی کرتوت پر ندامت ہے
درد انگیز التجائین ہین ہ
عجز ہے سوز و بیقراری ہے
خوف کی اور رجا کی ہے تصویر
تیر و نشتر سے کم نہین ہے بیان
حق سے ہو تین یہ سب دعائین اگر
کہ علیم و خبیر ہے وہ ذات ہو
رگِ جان سے قریب تر ہے وہ
ہر گھڑی وہ دعائین سنتا ہے
اور وہ قادر ہے بخش دینے پر
ہے جواد و کریم وہ مولا ہ
ہے وہ رحمٰن ہے عوض دیتا
کارخانہ ہے اس کا بے پایان
اس سے مانگو کہ کل مرادین پاؤ
درد اور سوز سے سوال کرو
اس کے در پر لگائے جو دھونی
خواہ زانی ہو یا شرابی ہو
سود خوار ... مین ہو گذاری عمر
واعظِ بے عمل رہا ہو گو ہو
کرے تو یہ کہ ہے خدا تواب
اس سے مانگو مراد پاؤ گے
ہان طریق دعا کرو حاصل
حق نے بھیجا ہے ہم مین اک نذیر
چاہتے ہو اگر خدا کی رضا
اس کے محبوب سے ملو آکر
سیدھے پنجاب کو چلے آؤ
قادیان اس کے مقام کا ہے نام
اس کی خدمت مین چند روز رہو
ہے رسول خدا کا یہ نائب
کل حجابون کو تم اٹھا کر آؤ ہ

جس کا ناظم ہے اک میرا بھائی
درد ہے اس کی نظم سے پیدا
لوٹ جاتا ہے بس دلِ بیکل
دل کا رنج و ملال لکھا ہے
ہے رسولِ خدا سے ہانک پکار
اک عجیب نقشۂ مصیبت ہے
حق کے محبوب سے دعائین ہین
آہ و زاری ہے شرمساری ہے
جس سے ہوتی ہے دل مین اک تاثیر
کھول کر دل کیا ہے آہ و فغان
میرے نزدیک تھا بہت بہتر
بیکسون کی نصیر ہے وہ ذات
اپنے بندون سے با خبر ہے وہ
عاجزون کی بکائین سنتا ہے
حکم ہے اس کا سب سے بالا تر
ہے غفور الرحیم وہ یکتا ہ
کون ہے اس سے جو نہین لیتا
عقل انسان جس مین ہے حیران
روبرو اس کے ہاتھ تم پھیلاؤ
اُس سے رو رو کے عرض حال کرو
مرتشی ہو ویا کہ ہو خونی ہ
بدعتی ہو ویا وہابی ہو ہ
گو منافق رہا ہو ساری عمر
بد زبان ہو ویا کہ ہو بد خو
اُس سے مانگے کہ ہے بڑا وہاب
ہاتھ خالی نہ واسنے آؤ گے
کہ پذیرائی کے وہ ہو قابل
اُس سے تم مل کے پوچھ لو تدبیر
ہے محبت کا اس کے گر دعوا
جان پر اپنی رحم فرما کر
نہ کسی اور سمت تم جاؤ
تم بھی آکر کرو کچھ اس مین قیام
پھر سے یان بصدق و سوز رہو
ہاتھ پر اس کے آکے ہو تائب
اپنی شیخی کو تم مٹا کر آؤ ہ

آؤ لیکن ادب سے آؤ تم
شک اگر ہو تو تم کرو تحقیق
یونہی تقلید سے نہ مانو تم
یان تسلی تمہاری ہو گی ضرور
نور حاصل کرو یہان آکر
فضلِ حق آج قادیان پر ہے
یان سراجِ منیر روشن ہے
ہم مین نازل ہوا مسیحِ زمان
یہی عیسےٰ ہے اور یہی مہدی
جس کو باور نہ ہووے آدیکھے
بھولے بھٹکون کا ہے یہی رہبر
بگڑے تگڑون کو یہ بناتا ہے
دین کے آئینہ کی جلا ہے یہ
دین مین اس نے جان ڈالی ہے
دشمن دین اس سے ہین نالان
اس نے شیطان کو کیا ناکام
ہے رسول خدا کا یہ حامی
اس کو نصرت خدا سے آتی ہے
ہین ملائک معین کار اس کے
وہی اعدا کو اس کے مارتے ہین
یہی حاکم ہے دین احمد کا
اس سے کھلتے ہین عقدِ قرآن
ہے یہی آج واقفِ اسرار
دین کا حکمران یہی ہے اب
اس نے دجال کو تمام کیا
سرنگون کر دیا صلیب کو بس
روبرو اس کے منہ نہین کرتے
کھلبلی اس نے ڈالی تا لندن
اس کی تحریر ہے گویا شمشیر
کہ عدو اس کو پڑھ کے مرتے ہین
نہین اس سے مقابلہ آسان
اس سے ترسا بہت ہی ترسان ہین
آریہ اس سے خوف کرتے ہین
اس سے لڑتے میں مولوی بے ہو
سامنے اس کے جو کہ آتا ہے
جس کو شک ہو آزما لیوے
سیکڑون اس سے ہم نے دیکھے نشان
ہے دعاؤن مین اس کی بس تاثیر
عمر کو کھو چکے ہو تم برباد
اب بنو اس کے آکے حلقہ بگوش
بیٹھے دلی مین تم نہ باتین بناؤ

تا کہ یہان آکے فیض پاؤ تم
بعد تحقیق کے کرو تصدیق
بات میری ہنسی نہ جانو تم
ہے اندھیرا وہان یہان ہے نور
کچھ نہ پاؤ گے تم کہین جا کر
اور فضیلت اسے جہان پر ہے
جس سے ہوتا ضمیر روشن ہے
ہم مین اترا ہے مہدی دوران
جو حقیقت ہے ہم نے وہ کہدی
جھوٹ سچ کو وہ آزما دیکھے
بازو ٹوٹون کا ہے یہی شہپر
طالب حق کو حق دکھاتا ہے
حق کی جانب سے حق نما ہے یہ
کفر کی اس نے جان نکالی ہے
اس کے حملون سے کفر ہے گریان
اس کے دم سے ہے شوکت اسلام
ان کے عشاق مین ہے یہ نامی
اس کے اعدا کو وہ مٹاتی ہے
وہی کرتے ہین کار و بار اس کے
کام اس کے وہی سنوارتے ہین
یہی نائب ہے اب محمد کا
یہ دکھاتا ہے اب خدا کے نشان
ہے یہی آج دین کا سردار
صف شکن پہلوان یہی ہے اب
دین و دنیا مین اس نے نام کیا
ہین پرستار اس کے سب بے بس
سامنے سے بھی وہ اس کے ہین ترسان
ایسی توپین چلائی ہین تن تن
یا کہ ہے زہر کا بجھا اک تیر
سامنے سے گریز کرتے ہین
دشمن دین اس سے ہین ترسان
بید کی طرح اس سے لرزان ہین
پادری اس سے دل مین ڈرتے ہین
ان مین ہے طمع دُنیا و نمود
آتے ہی وہ تو مر ہی جاتا ہے
اپنے سر پر وہ یہ بلا لیوے
اس نے کھوئے ہین درد بیدرمان
نظر فیض اس کی ہے اکسیر
مدتون رہ چکے ہو تم آزاد
تا کہ وا ہون تمہارے گوش ہوش
بنکے طالب خدا کے یان تک آؤ

دیکھ لو صورتِ غلام احمدؐ
بال سیدھے ہین گندمی رنگت
اونچی پیشانی ہے وہ نورانی
وقت پر آگیا امام ہمام لو
اس سے آکر ملو کلام کرو لو
دین کی اس سے تم کرو تحقیق
تمکنت چھوڑ دو چلے آؤ لو
عزت ظاہری کو چھوڑ دو تم
ادھر آؤ کہ باغ جنت ہے
نور دین کی طرح بنو طالب
بدگمانی کو چھوڑ دو صاحب
چونکہ تم کو لگے ہین سو آزار
ہے یہان قادیان مین اک طبیب
جان پر اپنی رحم فرما کر
اس کو آتی ہے بس دوا و دعا
ہے یہ صادق طبیب روحانی
چند روز اس کا تم علاج کرو
یان سکینت اگر نہ ہاتھ آئی
جو ہمین چاہنا وہ فرمانا ہ
اس کے آکر مرید بن جاؤ
یہ رہی ہے یہ علم کی گنگا ہ
پاپ جھڑ جائین گے تمہارے کل
آب تو یہ تمہین پلائین گے
دل سے مٹ جائیگی ہر اک خواہش
بیقراری ہر ایک جائے گی
دیکھنا کیا مزا ملے گا تمہین
یان تو جاری ہے نہر آب حیات
خضر ہم کو پلا رہا ہے آب
دور آخر ہے تم بھی لے لو جام
کس کو ملتی ہے یہ شراب طہور
بے نصیب اس کو جانتے ہین خراب
دور رہتے ہین اس سے وہ مغرور
نور جن کا خدا نے چھین لیا
جن کو ہے شوق پیشوائی کا
جن کو دی ہے خدا نے خر مثال
مولوی اس کے ہین حریف بنے
یہ یہودی منش خلاف امام
روبرو اس کے یا فنا ہون گے
اس کی بڑھتی ہی جائیگی عزت
اس کی کینا طرے سے آئی ہے طاعون
رفتہ رفتہ تمام ہونگے عدو

اس سے بہتر نہ تھے امام احمد
ہے پرستی خدا کی بس رحمت
شکل و صورت مین یوسفِ ثانی
جس پہ بھیجا تھا مصطفےٰ نے سلام
گفتگو خو کرے صبح و شام لو
تم بناؤ اسے رفیق طریق لو
اب خدا کے لئے نہ شرماؤ
نفس سرکش کے سر کو توڑو تم
یان پرستی خدا کی رحمت ہے
نفس و شیطان پہ تا کہ ہو غالب
وقت فضل و کرم ہے لو صاحب
اور آتے نظر ہین بد آثار لو
جس کے نسخے مین بس عجیب [illegible]
نبض اس کو دکھاؤ یان آکر
ہاتھ مین اس کے ہے عجیب شفا
یان نہین ہے طریق شیطانی
خیرخواہون سے اپنے تم نہ ڈرو
نہ شفا تم نے یان اگر پائی لو
کوستے ہم کو گھر چلے جانا
علم ناقص پہ تم نہ اتراؤ
آؤ تم بھی لگاؤ اک غوطا
جتنے دھبے ہین جائینگے سب دھل
یہ مسیحا تمہین جلائین گے
کوئی باقی نہ ہوگی پھر کاوش
دل مین تسکین آئیگی
جس کا آتا نہین بیان ہین
گرد جس کے ذرا نہین ظلمات
اور دل کو جلا رہا ہے آپ
پاک و طیب ہے یہ نہین ہے حرام
جس سے ہوتا ہے عشق دنیا دور
اور سمجھتے ہین اس کو مثل شراب
صدق اور راستی سے جو ہین دور
جن کو حق نے بنا دیا اندھا
جن کو چسکا لگا گدائی کا ہ
وہی کرتے ہین قوم کو پامال
جو کمینے تھے وہ شریف بنے
دیکھ لینا کہ ہونگے سب ناکام
یا بلاؤن مین مبتلا ہونگے
دم بدم ان پہ آئیگی ذلت
کہ کٹے ان کے دشمنون کا خون
یا کہ آخر غلام ہونگے عدو ه

[illegible]

۲ دوستون کے لئے ہے شادی + دشمنون کے لئے ہے بربادی + دور بین ہو تو سوچ لو انجام + لو نہ ہر گز مخالفت کا نام + ہو موافق کہ فیض پاؤ تم + دل نہ افسوس مین جلاؤ تم + یان خدا کا ہمین ملا ہے پتا + ...

۲۷ - اپریل لغایت ۱۸ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

جو ایام طاعون میں داخل بیعت ہوئے

نمبر	نام	مقام	ضلع
۵۵۵	سردار خان صاحب	فیروز والہ	گوجرانوالہ
۵۵۶	غلام قادر صاحب	”	”
۵۵۷	داد علی صاحب	”	”
۵۵۸	اللہ یار صاحب	گوز بردار	سیالکوٹ
۵۵۹	غلام قادر صاحب	”	”
۵۶۰	شبیر احمد خان صاحب	مالیرکوٹلہ	
۵۶۱	محمد علی خان صاحب	سیکھووالہ	سیالکوٹ
۵۶۲	غلام احمد صاحب	چک ۱۲۷	
۵۶۳	عطا محمد صاحب	بہونگہ	کپورتھلہ
۵۶۴	شہاب الدین صاحب	پنڈوری	ہوشیارپور
۵۶۵	اہلیہ شہاب الدین	”	”
۵۶۶	مسماۃ رانی بنت شہاب الدین	”	”
۵۶۷	امین الدین صاحب	”	”
۵۶۸	امیر الدین صاحب	”	”
۵۶۹	نور محمد صاحب	”	”
۵۷۰	بی بی زینب	”	”
۵۷۱	بڈھی زوجہ امین الدین	پیلوواڑہ	سیالکوٹ
۵۷۲	چراغ الدین صاحب	.	.
۵۷۳	میاں عمر بخش صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۵۷۴	عبد اللہ صاحب	شاہدرہ	لاہور
۵۷۵	غلام علی نمبردار	چک ۳۴۵	جھنگ
۵۷۶	لبھو	اکھوال	گورداسپور
۵۷۷	اللہ بخش صاحب	”	”
۵۷۸	اہلیہ عبد المجید	جہلم	جہلم
۵۷۹	والدہ عبد المجید	”	”
۵۸۰	حیات	چوہان	گجرات
۵۸۱	حافظ غلام محمد صاحب	”	”
۵۸۲	ہاشم علی صاحب چک نمبر ۱۶۲	جنڈانوالہ	جھنگ
۵۸۳	عطا الٰہی صاحب ”	”	”
۵۸۴	امداد الٰہی صاحب ”	”	”
۵۸۵	عطا محمد صاحب ”	”	”
۵۸۶	عطا محی الدین صاحب	”	”
۵۸۷	غلام محی الدین صاحب	”	”
۵۸۸	علی محمد صاحب	”	”
۵۸۹	طفیل محمد صاحب	”	”
۵۹۰	شیر محمد صاحب	لنگانوالے	گجرات
۵۹۱	بھاگن زوجہ شیر محمد	”	”
۵۹۲	احمد بخش	”	”
۵۹۳	امیر بی بی ہمشیرہ عطا الٰہی	چک نمبر ۱۶۲	جھنگ
۵۹۴	اروڑا	جلال آباد	ملتان
۵۹۵	قاضی شیخ احمد صاحب	سیری	گوجرانوالہ
۵۹۶	اہلیہ ”	”	”
۵۹۷	اہلیہ فضل دین صاحب	جینس درگاں	گوجرانوالہ
۵۹۸	حسن محمد صاحب	”	”
۵۹۹	محسن صاحب	”	”
۶۰۰	سوہنان	”	”
۶۰۱	صالح محمد صاحب	”	”
۶۰۲	بخشا	”	”
۶۰۳	ہستا	”	”
۶۰۴	سجادہ	”	”
۶۰۵	اللہ دین صاحب	”	”
۶۰۶	نظام الدین صاحب	”	”
۶۰۷	نواب	”	”
۶۰۸	مراد	”	”
۶۰۹	حافظ محمد صاحب	کوٹ ہرا	گوجرانوالہ
۶۱۰	اہلیہ ”	”	”
۶۱۱	الٰہی بخش صاحب	”	”
۶۱۲	محمد علی صاحب	”	”
۶۱۳	غلام محمد صاحب	جالندھر	جالندھر
۶۱۴	اہلیہ ”	”	”
۶۱۵	عبد الکریم صاحب	جہلم	جہلم
۶۱۶	حکیم ابو عبد الغنی صاحب	ڈیلی وال	گوجرانوالہ
۶۱۷	رحمن	بہادر وال	”
۶۱۸	قاضی فخر الدین پٹواری	.	سیالکوٹ
۶۱۹	محمد اکبر ملازم پولیس	گلگت	کشمیر
۶۲۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب	ابدال	گجرات
۶۲۱	عیال مولوی محمد ابراہیم	”	”
۶۲۲	مولوی احمد دین صاحب تحریر نوٹشا ... وال	”	”
۶۲۳	مولوی نور عالم صاحب واعظ	.	”
۶۲۴	میاں چراغ دین و غلام محمد	.	.
۶۲۵	علی محمد صاحب	چک نمبر ۳۵	جھنگ
۶۲۶	عبد الرحمن صاحب	”	”
۶۲۷	عبد اللہ صاحب	چک ۳۵	جھنگ
۶۲۸	غلام فاطمہ	”	”
۶۲۹	عبد الواحد صاحب	پسرور	سیالکوٹ
۶۳۰	قمر دین صاحب	”	”
۶۳۱	علی محمد صاحب	”	”
۶۳۲	خدا بخش صاحب	امرتسر	امرتسر
۶۳۳	حافظ احمد دین صاحب	چک سکندر	گجرات
۶۳۴	محمد اسماعیل صاحب	نور والہ	لدہانہ
۶۳۵	نبی بخش صاحب	لدہیانہ	”
۶۳۶	محمد حیات ملازم نہر	شاہپور	شاہپور
۶۳۷	حاکم بی بی	”	”
۶۳۸	میاں بہاگ	امرتسر	امرتسر
۶۳۹	میاں اللہ دیا صاحب	بنوڑ	پٹیالہ
۶۴۰	قادر بخش صاحب	”	”
۶۴۱	خدا بخش صاحب	”	”
۶۴۲	یوسف	”	”
۶۴۳	حافظ مولا بخش صاحب	”	”
۶۴۴	اہلیہ میاں محمد امین صاحب اپیل نویس	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۶۴۵	عمر الدین معہ عیال	مرار	کپورتھلہ
۶۴۶	فقیر محمد صاحب	سمومی	ڈیرہ اسمٰعیل
۶۴۷	محمد اکبر صاحب	”	”
۶۴۸	محمد اکرم صاحب	”	”
۶۴۹	محمد افضل صاحب	”	”
۶۵۰	محمد قاسم صاحب	”	”
۶۵۱	غلام جنت	”	”
۶۵۲	مسماۃ بخت بہری	”	
۶۵۳	والدہ فقیر محمد	”	
۶۵۴	اہلیہ فقیر محمد	”	
۶۵۵	مسماۃ بخت بہری	”	
۶۵۶	میاں عمر صاحب	”	

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا ہے ورنہ ہر تین ماہ کے انتظار بعد اس کا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا۔

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائٹر چھپکر شائع ہوا۔

کارخانہ الصدیق قادیان کی ادویہ اور طریق علاج

ہر ایک دوا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے فایدہ کرتی ہے اور مریض کے قوے بھی اسکی ارادہ سے دوا کے اثر کو قبول کرتے ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو موت کا دروازہ کبھی کا بند ہوگیا ہوتا پس جب انسان کے عجز کی یہ حالت ہے تو پھر کسی قسم کی شرط بدنی اور یہ دعوے کرنا کہ ہماری ادویہ ضرور ضرور فلان مرض کا قلع قمع کردین گی بالکل فضول ہے۔ شفا۔ صحت۔ تندرستی خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتے ہین سیکڑون ایسے مقام ہین کہ وہان طبیب نہین مگر تاہم مریض صحت یاب ہوتے ہین اور جہان جہان طبیب اور پھر حاذق طبیب موجود ہین وہان بھی لوگ مرتے ہی رہتے ہین نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اصل علاج خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو کہین تو بالواسطہ اور کہین بلاواسطہ اپنا کام کر رہا ہے اسلئے اس فضل کی تلاش کی جو راہین ہین منجملہ انکے ادویہ کا استعمال بھی ہے انسانی طاقت صرف یہانتک ہی ہے کہ علاج کے لئے کوئی صادق۔ راستباز۔ اور بنی نوع انسان کا سچا ہمدرد طبیب تلاش کرین اگر وہ نہ ملے تو خیر اسکے مجربات ہی مل جاوین۔ سو الحمد للہ کہ جس مقام پر اسوقت خدا نے ہمین جگہ دی ہوئی ہے وہ شفائے روحانی اور جسمانی مین اپنی نظیر صفحہ ہستی پر نہین رکھتا اور علاج کے لحاظ سے یہان دونون ذرائع ہمارے پاس موجود ہین

اگر باقاعدہ علاج چاہتے ہو

تو ہمارے کارخانہ کے ذریعہ سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ اپنے مرض کی کیفیت اور عمر اور دیگر مفصل حالات اور سابقہ علاج وغیرہ لکھکر روانہ کرد و اور جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھی ضرور روانہ کرو ہم اُسے حتی الوسع دیانت اور امانت اور رازداری کے پہلو ؤنکو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی سابق طبیب شاہی رجو کہ اپنے صدق و صفا اور راستی کیلئے شہرۂ آفاق ہین اور اپنے فن طبابت اور شفقت علے خلق اللہ کے لحاظ سے اپنی نظیر نہین رکھتے) سے بیان کرکے علاج دریافت کرینگے اور دوا تیار کرکے ارسال کرتے رہین گے اور کسی قسم کے غیر معمولی اخراجات کا زیر بار مریض کو نہ کیا جاویگا صرف حق الخدمت اور دوا کی قیمت لیجاوے گی۔ صدہا لوگ ہین جو بذریعہ خطوط کے حکیم صاحب موصوف سے علاج کراتے ہین اور دوا تیار طلب کرتے ہین چونکہ حکیم صاحب موصوف کا کوئی تجارتی کارخانہ نہین ہے اور آپکے مطب مین سے ہر ایک ایسے مریض کو جو خود حاضر ہوکر علاج کراوے دوا مفت ملتی ہے اس لئے اپنے کارخانہ کی ترقی اور نیز بنی نوع انسان کی ہمدردی کو مدنظر رکھکر ہم نے یہ اشتہار دیا ہے کہ جس سے ہر ایک مریض مستفید ہو سکتا ہے +

اگر مشہور عام امراض کی ادویہ مطلوب ہون

تو ہم نے اس صاحب جود و سخا حضرت حکیم نورالدین صاحب سے انکے سالہا سال کے تجربہ شدہ نسخے دریافت کرلئے ہین اور حتی الوسع بڑی دیانت سے انکو تیار کیا جاتا ہے اور دوا کے اصل اجزا مہیا کئے جاتے ہین کسی دوائی کی مبالغہ آمیز تعریف اور توصیف کو چھوڑکر ذیل مین چند ادویہ کی فہرست معہ فوائد ادویہ ہدیۂ ناظرین ہے جسے ضرورت ہو منگوالے اور ہمارے اس اشتہار کو عام اشتہار نہ خیال کرے +

حب دافع قبض دائمی	اکسیر شکم	تریاق الصبیان	ایجاد المسیح
قیمت عہ قبض ہر ایک بیماری کی جڑ ہے اور ہر مرض مین طبیب اسے ضرور پوچھا کرتا ہے کوئی مرض نہین جسکے علاج کا جزو اعظم رفع قبض ہو۔ ان گولیون کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی ہی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوے مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس کو دور کرکے فضلہ کو خارج کرنے کی تازہ قوت قوے کو حاصل ہوتی ہے۔ اور پھر آیندہ یہ شکایت نہین رہتی +	خوش ذایقہ دوا۔ درد۔ بادگولہ۔ درد قم معدہ بے متلی۔ درد سر جو ہاضمہ کی خرابی سے ہو۔ بدہضمی کھٹے ڈکار سوء کا بار بار خارج ہونا سے ہر گھڑی طہارت کی ضرورت ہو اور دیگر امراض شکم کو مفید ہے + قیمت عہ	میٹھی دوا بچے خوشی سے مانگ مانگ کر کھاتے ہین اور خدا کے فضل سے ہر ایک پیٹ کی آفت شل درد سوء ہضم دست بخار ہیضہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہین ایک دفعہ کی خریدی ہوئی مہینون کیلئے کافی ہوگی + قیمت ۱۲ ر	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مجوزہ نسخہ جو کہ پرانے بخارون۔ تپ دق۔ سل اور کھانسی وغیرہ کیلئے اکسیر ثابت ہوا ہے اس سے کئی مریض شفایاب ہوچکے ہین۔ دق اور سل اگر انتہائی درجہ پر نہون تو شاید ہی کوئی مریض ہوگا جو اس سے بفضل خدا شفایاب نہ ہو + علاوہ ان امراض کے ہر قسم کے درد۔ گٹھیا۔ اسہال۔ پیچش۔ اور بواسیر وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے + قیمت عا ر
	قیمت دوائی ہیضہ عہ کسی کی قسمت کا پتہ نہین اور موت بھی انسان کو آتی ہے مگر ان گولیون سے ہزارون کی جانین بچی ہین +	علاج نکسیر جن کے ناک سے خون جاتا ہو بشرطیکہ ناک کے اندر کوئی زخم وغیرہ نہو اس علاج سے آرام ہوتا ہے کھانے اور ناک مین ٹپکانے کی دوا ہے + قیمت عا ر	

روغن برہنہ

اپنے اکسیر گردہ - بارہا مجرب ہے ریگ گردہ اور کنکری کو بڑی آسانی سے خارج کرتا ہے اور ریت کی آیندہ پیدایش اور درد گردہ کی نوبت کو روکتا ہے - قیمت ۳ ر

درد شقیقہ

حالت ... دورہ مین اسے استعمال کرکے تجربہ کیا ہے کہ اسی وقت آرام ہوجاتا ہے اور ساتھ تبلائی ہوئی ہدایت پر عمل کرنے سے آیندہ دورہ بھی انشاء اللہ رک جاوے گا + قیمت ۸ ر

درد سر کی گولی

کسی قسم کا درد سر کیون نہ ہو اسکے کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد فوراً تخفیف ہوجاتی ہے - ہولکے لگ جانے وغیرہ سے جو درد اعضاء مین ہوتا ہے وہ بھی اس سے جاتا رہتا ہے + قیمت ۱۰ گولی عہ ر

مانع سقوط حمل

حملون کے ساقط ہونے سے جو صدمہ رنج و غم اور جسمانی تکالیف کا والدین پر ہوتا ہے وہ ظاہر ہے مگر ایام حمل مین اگر یہ گولیان استعمال ہون اور دیگر تدابیر پر عمل ہو تو بفضل خدا بچہ صحیح و سالم پیدا ہوگا + قیمت ...

سفوف مقوی دماغ

آنکھون مین درد - سر مین درد ہو - پڑھنے - لکھنے سے پانی بہنے لگتا ہو - ذراسی تحریک سے چھینک آجاتی ہو - زکام ہوجاتا ہو - آنکھیں جلتی ہون تو سمجھو دماغ کمزور ہے - اور اس معجون کو منگوا کر کھاؤ جسے خود مشتہر بھی استعمال کرچکا ہے - قیمت عہ ر

درد کان کو آرام دینے والا روغن

قیمت ۱۲ ر

سرمہ زنگاری

اعلے درجہ کا مقوی بصر - دھند - غبار - آشوب چشم - پانی بہنا وغیرہ - دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلے درجہ کے اطبا کا مجرب خاندانی نسخہ + فی تولہ ۱۲ ر

اگر بہرہ ہو

اور کان سے اونچا سنائی دیتا ہے تو ہمارا روغن منگواؤ جس سے سیکڑون مریض شنوا ہوگئے ہین -

سلائی ککرہ

جسے ہندوستانی زبان مین رہے کہتے ہین اکثرون کو یہ پرانی بیماری ہوتی ہے اور انکی موجودگی سے آنکھ کو ہمیشہ تکلیف رہتی ہے اس سلائی کے پھیرتے رہنے سے دور ہوجاتے ہین + قیمت فی ... ر

علاج ام الصبیان

جسے پنجابی مین اٹھرا کہتے ہین بچے اس سے زندہ نہین رہتے - نیلے پیلے یا اور رنگ کے ہوکر اور تشنج مین مبتلا ہوکر مرجاتے ہین خود مشتہر کے گھر کا مجرب علاج جو کہ حکیم صاحب موصوف کے مشورہ سے کیا گیا تھا ایام حمل اور اسکے بعد کے زمانہ کی بھی دوا تیار کرکے روانہ کی جاتی ہے - قیمت معہ ر

اخبار البدر

اخبار البدر یا ماہوار رسالہ کے پیشگی قیمت ادا کرنے والے خریدارون کو مذکورہ ادویہ عہ۲ روپیہ فیصدی رعائتی قیمت پر روانہ کیجاتی ہین بشرطیکہ منگوائی ادویہ کی قیمت کسی صورت مین عا سے کم نہ ہو +

+ مصفی خون گولیان

خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی سے بنی ہوئی ہین جنکے استعمال سے پرانی آتشک ہر ایک قسم کے پھوڑے - پھنسی - خارش - اور خون کا ہر ایک فساد دور ہوتا ہے - رنگت صاف نکلتی ہے اور از سر نو ایک تازہ صحت حاصل ہوتی ہے - ۴۰ گولی عہ ر

مردون اور عورتون کے مخصوصہ امراض کی اور مقوی ادویہ کی فہرست پیش کرنی ہمارے نزدیک خلاف تہذیب ہے - ایسے مریض اور وہ نوجوان جو غلط کاریون سے توبہ کرکے پھر مومنانہ زندگی اور جوانی کا عالم حاصل کرنا چاہتے ہین - بذریعہ خط و کتابت ادویات طلب کرسکتے ہین ان تمام کے عمدہ اور مجرب نسخجات کارخانہ مین تیار ہوتے ہین +

اسم اعظم - متواتر خطوط سے پتہ لگا ہے کہ دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کے پڑھنے سے اکثر طاعون زدہ ونکو آرام ہوا ہے اور دیگر حاجات کے بر آری کیواسطے بھی اس دعا کا مفہوم سمجھکر اسی پڑھنا عجیب التاثیر ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے اور خدا تعالےٰ نے آپکو اسکا نام اسم اعظم تبلایا ہے بیضوی شکل مین عمدہ خوشخط جسکے ارد گرد حضرت کے دوسرے الہامات بھی حاشیہ پر لکھے ہین دوبارہ چھپکر تیار ہے قیمت فی نسخہ ...

درخواستین بنام محمد افضل ایڈیٹر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب آنی چاہئین

جلاب - ایک رتی گلقند یا حلوے مین ملا کر کھالینے سے دست آجاتے ہین - قیمت ۵۰ خوراک عہ ر

مطبع انوار الاسلام قادیان دار الامان مین طبع ہوا

بال اڑانیکا پوڈر - ... - بو نہین دور کرتا ہے - قیمت ۱ تولہ ۸ ر

... سے کم قیمت کے باہر روانہ نہین کیجاتے

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا مادعی اللہ داع

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

فہرست مضامین

نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان ۲۶ جون ۱۹۰۳ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۳ و ۱۴ جون ۱۹۰۳ء

مورخہ ۱۳ کو کوئی ذکر قابل ناظرین نہین ہر دونون تاریخون مین حضرت اقدس بلا ناغہ شامل نماز باجماعت ہوتے رہے +

۱۴ - قبل از عشاء

جماعت احمدی کی بڑی بھاری ذوجہ کے قابل

فرمایا کہ آنحضرت اور صحابہ کرام رضؓ کے زمانہ کو دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے ہوتے تھے۔ جب ایک برتن کو مانج کر صاف کر دیا جاتا ہے پھر اس پر قلعی ہوتی ہے اور پھر نفیس اور مصفا کھانا اس مین ڈالا جاتا ہے یہی حالت ان کی تھی۔ اگر انسان اسی طرح صاف ہو اور اپنے آپ کو قلعی دار برتن کی طرح منور کرے تو خدا تعالے کے انعامات کا کھانا اُسمین ڈالدیا جاوے۔ لیکن اب کس قدر انسان ہین جو ایسے ہین اور آیت قد افلح من زکٰھا کے مصداق ہین مین جانتا ہون کہ جماعت مین بہت لوگ ہین کہ مخفی طور پر ان کو یہ ابتلا درپیش ہے کہ اگر ہماری دنیا کو جنبش آئی تو ہم کہان جاوینگے۔ ایک طرف تو دنیا کو طلاق دیتے ہین (کہ یہ اقرار کرتے ہین کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا) اور ایک طرف دنیا کیطرف اسقدر میلان ہے کہ اسکا ذرا سا نقصان گوارا کرتے گھبراتے ہین۔ اگر کوئی طاعون سے مرجاتا ہے تو کہتے ہین کہ وہ تو مرید تھا وہ کیون مرا۔ اب دیکھ لو کہ اس زمانہ مین اور اُس زمانہ مین کس قدر فرق ہے۔ برکات الٰہی انسان پر اُس وقت نازل ہوتے ہین کہ جب خدا سے رشتہ باندھا جاوے تو جیسے ایک رشتہ دار کو دوسرے رشتہ دار کیخاطر منظور رہوتی ہے اسی طرح پھر خدا کو اُس رشتہ کا پاس ہوتا ہے جو اس سے باندھا جاتا ہے اس مین شک نہین کہ دنیا ایسا ہی مقام ہے کہ انسان کو اس مین دکھ اور مصیبت پیش آتی ہے مگر ان کا تعلق خدا سے ایسا ہوتا ہے کہ اس دکھ اور مصیبت مین ایک راحت نظر آتی ہے۔ اگر ہماری جماعت مین چالیس آدمی بھی ایسے ہون تو ہم جانین کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا سو کر لیا۔ صحابہ کرام کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے۔ مال اور بین بھین مال و زر تھا مگر ان کی زندگی پر کسقدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دست بردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ دین ہی دین ہو۔ اگر اس قسم کے لوگ ہون تو آسمان سے برکات ہوتی ہین +

بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہین ہے بلکہ یہ تو بالکل اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے خواہ ذلت ہو۔ خواہ نقصان ہو خواہ کچھ ہو کسی کی پروا نہ کیجاوے مگر اب کسقدر ہین جو کہ اس طرح اقرار کو پورا کرتے ہین بلکہ بیعت مین داخل ہو کر خدا کو آزمانا چاہتے ہین اور یہ سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمین مطلق کسی قسم کی تکلیف نہ ہونی چاہیئے اور ایک امن کی زندگی بسر ہو کسی کا بیل مرجاتا ہے تو وہ شکایت کرتا ہے کہ ہم تو مرید تھے ہمارا بیل کیون مرا۔ حالانکہ انبیاؑ اور قطبون پر مصائب آئے مگر یہ ہر ایک قسم کی مصیبت سے محفوظ رہنا چاہتے ہین۔ بیعت کیا ہوئی گویا خدا کو رشوت ہوئی حالانکہ خدا فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ پھر یہ لوگ بلاؤن سے کیسے نجات پاسکتے ہین۔ ہر ایک بیعت کرنیوالے کو چاہیئے کہ سرمایۂ آخرت حاصل کرے اور یہ ٹھیکہ نہ کرے کہ ملک الموت کا فرشتہ بھی اس کے پاس نہ آویگا اور کسی قسم کا شر اسے مس نہ کریگا اور نہ اس کی کھیتی وغیرہ کا کوئی نقصان ہوگا۔ ہان یہ بات سچ ہے کہ جو لوگ بیعت کر کے سچے اور باوفا ہوتے ہین تو مخفی راہون سے خدا ان کی مدد ضرور کرتا ہے۔ اور صرف فرائض بجا لا کر انسان کو سیر نہ ہونا چاہیئے کہ جو کچھ مین نے کرنا تھا کر لیا جیسے زکوۃ دینی تھی دیدی۔ نماز پڑھنی تھی پڑھ لی نوافل ہمیشہ فرائض کے متمم اور مکمل ہوتے ہین اور یہی ترقیات کا موجب ہوا کرتے ہین مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات اور صدقہ وغیرہ جو کہ خدا نے اس پر فرض تو نہین کئے مگر وہ اپنی ذاتی محبت سے ان کو بجا لاتا ہے اسوقت اُسکا ایک خاص تعلق خدا سے ہوتا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ اُسوقت مین اس کے ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہے۔ پھر آگے ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے +

غرضیکہ کیسے کیسے فوائد اور قرب ہین اور ایسے ہی

شخص کے حق مین خدا کہتا ہے کہ مین کسی بات مین تردد نہین کرتا جسقدر کہ اس کی موت مین کرتا ہون قرآن شریف مین بھی لکھا ہے کہ مومن اور غیر مومن مین ہمیشہ فرقان ہوتا ہے۔ مگر ایک کمبخت جلدباز خدا کے فرقان کو پسند نہین کرتا بلکہ نفس کے فرقان کو پسند کرتا ہے۔ غلام کا کام یہ ہے کہ وہ ہر وقت عبودیت کے لئے تیار رہے اور کسی مصیبت کی پروا نہ کرے مگر ایک باغی سرکش عبودیت سے تو انکار کرتا ہے اور خدا کو اپنا محکوم بنانا چاہتا ہے +

خدا تعالےٰ کے تعلقات ہمیشہ مصفا بندون سے ہوتے ہین چنانچہ فرماتا ہے **ابراہیم الذی وفی**۔ لوگون پر جو احسان کرے وہ نہ جتلاوے جو شخص ابراہیمی صفات حاصل کرے وہ ابراہیم ہو سکتا ہے۔ ہر ایک گناہ بخشنے کے قابل ہے مگر دنیا پرستی کا گناہ بخشش کے قابل نہین **لا یغفران یشرک** بہ۔ یہان شرک سے یہی مراد نہین ہے کہ پتھرون اور بتون کی پرستش ہو بلکہ **اسباب پر نظر** اور **محبوبات دنیا** پر زور دینا اسکا نام شرک ہے اور معاصی کی مثال تو حقہ کی ہے کہ جس کے چھوڑ دینے مین کوئی چندان مشکلات پیش نہین آتین مگر اس شرک کی مثال افیم کی ہے کہ اس کی عادت کا چھوڑنا محال ہوا کرتا ہے۔ بہتون کا یہ بھی خیال ہوگا کہ کیا ہم انقطاع الی اللہ کر کے اپنے آپ کو تباہ کر لیوین مگر یہ ان کو دھوکا ہے کوئی تباہ نہین ہوتا۔ حضرت ابوبکر رض کو دیکھ لو اس نے سب کچھ چھوڑا پھر وہی سب سے اول تخت پر بیٹھا +

۱۵-جون سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشا

عورتون کو طلاق دینے مین عجلت نہ کرنی چاہیئے

بارہا دیکھا گیا اور تجربہ کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص خفیف عذرات پر عورت سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے تو یہ امر حضرت مسیح موعود ع کے ملال کا موجب ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص سفر مین تھا اور اس نے اپنی بیوی کو لکھا کہ اگر وہ بدیدن خط جلدی اس کی طرف روانہ نہ ہوگی تو اسے طلاق دیدیجاوے گی۔ سنا گیا ہے کہ اسپر حضرت اقدس ع نے فرمایا تھا کہ جو شخص اسقدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے امید کر سکتے ہین کہ ہمارے ساتھ اسکا پکا تعلق ہے۔ ایسا ہی ایک واقع اب چند دنون سے پیش تھا کہ ایک صاحب نے اول بڑے چاہ سے ایک شریف لڑکی کے ساتھ نکاح ثانی کیا مگر بعد ازان بہت سے خفیف عذر پر دس ماہ کے اندر ہی انہون نے چاہا کہ اس سے قطع تعلق کر لیا جاوے اسپر حضرت اقدس ع کو بہت سخت ملال ہوا اور فرمایا کہ مجھے اسقدر غصہ ہے کہ مین اسے برداشت نہین کر سکتا اور ہماری جماعت مین ہو کر پھر یہ ظالمانہ طریق اختیار کرنا سخت عیب کی بات ہے چنانچہ دوسرے دن پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ وہ صاحب اپنی اس نئی یعنی دوسری بیوی کو علیحدہ مکان مین رکھین۔ جو کچھ زوجہ اول کو دیوین وہی اسے دیوین ایک شب اُدھر رہین تو ایک شب ادھر رہین اور دوسری عورت کوئی لونڈی غلام نہین ہے بلکہ بیوی ہے اسے زوجہ اول کا دست نگر کر کے نہ رکھا جاوے۔ ایسا ہی ایک واقعہ اس سے پیشتر کئی سال ہوئے گذر چکا ہے کہ ایک صاحب نے حصول اولاد کی نیت سے نکاح ثانی کیا اور بعد نکاح رقابت کے خیال سے زوجہ اول کو جو صدمہ ہوا اور نیز خانگی تنازعات نے ترقی پکڑی تو انہون نے گھبرا کر زوجہ ثانی کو طلاق دیدی اسپر حضرت اقدس نے ناراضگی ظاہر فرمائی چنانچہ اور خاوند نے پھر اس زوجہ کیطرف میلان کر کے اسے اپنے نکاح مین لیا اور وہ بیچاری بفضل خدا اس دن سے اب تک اپنے گھر مین آباد ہے +

گرمی کا موسم اور اشتیاق زیارت اور کلام کے سننے مین احباب مل مل کر بیٹھنے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ مکان کو وسیع کر دیوے تو یہ شکایت رفع ہو۔ ہر ایک شخص تقاضائے محبت سے آگے آتا ہے اور جگہ ہوتی نہین۔

عفو درگزر اور استغفار

چند ایک احباب نے بیعت کی اسپر حضرت اقدس نے انکو نصیحت فرمائی کہ خدا کا منشا یہ ہے کہ انسان توبہ نصوح کرے اور دعا کرے کہ اس سے گناہ سرزد نہ ہو نہ آخرت مین رسوا ہو نہ دنیا مین جبتک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلل اس مین نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہین پہنچتی صوفیون نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاوین اور خدا کی راہ مین رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے تو سختی قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان رو دے اسکے لئے محرکات ہوتے ہین انسان نظر ڈالکر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اسکی عمر کا کیا حال ہے دیگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزان و ترسان ہوتا ہے۔ جو شخص دعوے سے کہتا ہے کہ مین گناہ سے بچتا ہون وہ جھوٹا ہے جہان شیرینی ہوتی ہے وہان چیونٹیان ضرور آتی ہین اسی طرح نفس کے تقاضے تو ساتھ لگے ہی ہین ان سے نجات کیا ہو سکتی ہے خدا کے فضل اور رحمت کا ہاتھ نہ ہو تو انسان گناہ سے نہین بچ سکتا نہ کوئی نبی نہ ولی اور نہ ان کے لئے یہ فخر کا مقام ہے کہ ہم سے گناہ صادر نہین ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ **خدا کا فضل مانگتے تھے اور نبیون کی استغفار کا مطلب** یہی ہوتا ہے کہ خدا کے فضل کا ہاتھ ان پر رہے ورنہ اگر انسان اپنے نفس پر چھوڑا جاوے تو وہ ہرگز معصوم اور محفوظ نہین ہو سکتا **اللھم باعد بینی و بین خطایای**۔ اور دوسری دعائین بھی استغفار کے اس مطلب کو بتلاتی ہین عبودیت کا سر یہی ہے کہ انسان خدا کی پناہ کے نیچے اپنے آپ کو لے آوے جو خدا کی پناہ نہین چاہتا ہے وہ مغرور اور متکبر ہے +

۱۶ لغایت ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہے حضرت اقدس بفضل خدا تمام جماعتون مین شامل ہوتے رہے مورخہ ۱۷ جون کو مغرب کے وقت چونکہ سخت آندھی چل رہی تھی اور ایک انسان کا سیدھا قبلہ رخ کھڑا ہونا بھی محال ہو رہا تھا اس لئے حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے +

۱۸-جون سنہ ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوائے ظہر کی مجلس کے دوسری مجلسون مین کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا +

ظہر

ہمارے مخدوم مولانا عبد الکریم صاحب جو کہ عرصہ قریب پانچ سال سے حضرت اقدس کے مبارک قدمون مین جاگزین ہین ان کو ایک شادی کی تقریب پر شمولیت کے واسطے ایک دو احباب سیالکوٹ سے تشریف لائے تھے مگر خدا تعالےٰ نے جو عشق اور محبت مولوی صاحب کو حضرت اقدس ع کے ساتھ عطا کیا ہے وہ ایک پل کے واسطے بھی ان مبارک قدمون سے جدائی کی اجازت نہین دیتا بلکہ اسکا اثر یہ ہے کہ جب کوئی احمدی بھائی قادیان آ کر پھر رخصت طلب کرتے ہین تو مولوی صاحب کی ان کو یہی نصیحت ہوتی ہے کہ اس مقام کو اتنی جلدی نہ چھوڑو دیکھو تمہارے اوقات دنیاوی کاروبار مین کسقدر گذرتے ہین اگر اسکا ایک عشر عشیر بھی تم دین کے واسطے یہان گذارو تو تم کو پتہ لگے۔ اور آنکھ کھلے کہ یہان کیا ہے جو ہمین ایک پل کے واسطے علیحدہ نہین ہونے دیتا۔ غرضیکہ مولوی صاحب موصوف نے سیالکوٹ جانیسے انکار کیا اور وہی بات اسوقت حضرت اقدس کے سامنے پیش ہوئی۔ حضرت اقدس نے فرمایا

کہ اس مقام کو خدا تعالےٰ نے امن والا بنایا ہے اور

متواتر کشوف والہامات سے ظاہر ہوا ہے کہ جو اسکے اندر داخل ہوتا ہے وہ امن مین ہوتا ہے تو اب ان ایام مین جبکہ ہر طرف ہلاکت کی ہوا چل رہی ہے اور گو کہ طاعون کا زور اب کم ہے مگر سیالکوٹ ابھی تک مطلق اس سے خالی نہین ہے اس لئے اس جگہ کو چھوڑ کر وہان جانا خلاف مصلحت ہے ✢

آخر کار تجویز یہ قرار پائی کہ جن صاحب کی شادی ہے وہ اور لڑکی کیطرف سے اسکا ولی ایک شخص وکیل ہوکر یہان قادیان مین آجاوین اور یہان نکاح ہو۔ حضرت صاحب کی دعا بھی ہوگی اور خود مولوی عبد الکریم صاحب کیا بلکہ حضرت اقدس عہ بھی اس تقریب سے نکاح مین شامل ہوجاوینگے ✢

کیا اچھا ہو کہ کل احمدی احباب اس تجویز پر عملدرآمد کرین اور جب کبھی کسی کا نکاح ہونا ہوا اور خدا تعالےٰ نے انکو استطاعت دی ہو کہ سفر خرچ برداشت کرکے یہان پہونچ سکین تو وہ نکاح یہان قادیان ہی مین ہوا کرے۔

جس لڑکے کے رشتہ کی یہ تقریب تھی اسکا رشتہ اول ایک ایسی جگہ ہوا ہوا تھا جو کہ حضرت کی بیعت مین نہین تھے اور جب یہ رشتہ قائم ہوا تھا تو اسوقت لڑکا بھی شامل بیعت نہ تھا۔ جب لڑکے نے بیعت کی تو لڑکی والون نے اس لئے لڑکی دینے سے انکار کردیا کہ لڑکا میرزائی ہے۔

اس ذکر پر حضرت اقدس نے فرمایا

کہ اول اول یہ لوگ ایکدوسرے کو کافر کہتے تھے۔ سنی وہابیون کی اور وہابی سنی کی تکفیر کرتا تھا مگر اب اسوقت سبنے موافقت کرلی ہے اور سارا کفر اکٹھا کرکے گویا ہمپر ڈالدیا ہے ✢

بقیہ کارروائی افتتاحی جلسہ

تعلیم الاسلام کالج قادیان

تقریر دلپذیر حضرت حکیم نور الدین صاحب

سلمہ الرحمن

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۲ صـ ۱۷۱

لتنبئنہم بامرہم ہذا کی صدا یوسف کے کان مین پڑی اسی سے سوچو کہ جب خدا کا فضل ساتھ ہوتا ہے تو کوئی دشمن ایذا نہین پہونچا سکتا۔ کس طرح کا جاہ وجلال اور بحالی یوسف کو ملی۔ اور سب سے عجیب بات یہ کہ ان بھائیون کو آخر کہنا پڑا ان کنا خاطئین اسکا جواب یوسف عہ نے دیا لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم یہ اللہ پر یقین کا نتیجہ تھا۔ تم بھی اللہ پر کامل یقین کرو اور ان دعاؤن کے ذریعہ جو کہ دنیا کی مخالفت مین سپر ہین۔ فضل چاہو۔ کتاب اللہ کو دستور العمل بناؤ تاکہ تمکو عزت حاصل ہو۔ باتون سے نہین بلکہ کامون سے اس کتاب کے تابع اپنے آپ کو ثابت کرو۔ ہنسی۔ تمسخر ٹھٹھا ایذا۔ گالی یہ سب اس کتاب کی تعلیم کے برخلاف ہے جھوٹ سے لعنت ہے۔ تکلیف اور ایذا دینے سے ممانعت اور لغو سے بچنا اس کتاب کا ارشاد ہے صوم اور صلوٰۃ اور ذکر وشغل الٰہی کی پابندی اسکا اصول ہے ✢

تمہاری تربیت کی ابتدائی حالت ہے۔ اور اگرچہ تربیت کرنے والے اس قابل نہین ہین کہ تمکو اعلےٰ منازل تک پہونچاوین۔ مگر کوئی کمزوری اور نقص اگر انتظام مین ہے تو اس کی اصلاح تمہارے ہی ہاتھ مین ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وکذالک نولی بعض الظالمین بعضہم بما کانوا یکسبون۔ یعنے اسی طرح ہم ظالمون پر ظالمون کو ولی کرتے ہین تاکہ اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتین پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ لایغیر مابقوم حتےٰ یغیروا مابانفسہم۔ پس اپنی اصلاح مین لگو کہ مصلح تمہارا متولی اللہ تعالےٰ تم کو توفیق دیوے کہ فضل خدا کا سایہ نصیب ہو۔ اس کی کتاب تمہارا دستور العمل ہوکر زمین پر عزت سے زندگی بسر کرو۔ دنیا کے لئے کمال نور اور ہدایت ہوجاؤ۔ اپنی کمزوریون کے لئے دعا کرو ...... اور کوشش کرو کہ یوسف عہ کی طرح بن جاؤ ✢

یہ تقریر فرماکر حضرت مولانا حکیم صاحب کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس جناب مولوی مبارک علی صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری نے باری باری ذیل کی نظمین پڑھین ✢

بعد اختتام نظم جناب ڈائرکٹر صاحب نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ خدا کے فضل واحسان سے افتتاح کالج کی رسم ادا ہوچکی ہے اور اس خوشی مین آج مدرسہ کو رخصت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا ✢

نظم

(از مولوی مبارک علی صاحب)

مرا سزد کہ بنازم بہ بخت بیدارم
کہ آفرید مسلمان مرا خدائے جہان
درین زمانہ بہ بخشید خلعت ہستی
کہ دارد آن شرف بعثت مسیح زمان
فزون تراز ہمہ جود وعطا ہمین کرمے
کہ پیش روے حبیبم شگفتہ دل خندان
نہ از لیاقت من این است وبے زخوبی من
کہ دست رحمت ایزد کشیدم از احسان
بپائے بوسی آن دلستان مرا آورد
بعز معرفت حق نواختم شادان
برآستانہ دولت سراسر افگندم
چو دیدم از سر طارم خورشیدی رخشان
عطا نمود مرا منصبے بمدرسہ اش
نشاند بر سر کرسی بجملہ استادان
مبارک است پے افتتاح این کالج
کہ بر کشاد خدایش میان داراماں
سزد کہ گومش اکنون کمال گاہ علوم
بجاست گر شمرم ختنش پے صبیان
ہزار رفعت وبرکت نصیب او بادا
کہ ہست بانی وحامیش مرسل یزدان
خجستہ منزل وفرخ نژاد وخوش محضر
جناب خان معظم امیر والاشان
باہتمام ونظامش بعزم دل پرداخت
فزود رونق ورنگ بہار این بستان
چو فکر از پے سال کشادنش کردم
بگفت ہاتف غیبم بگوش دل غفران
۱۳۲۱

دیگر

(از مولوی عبد اللہ صاحب)

بحر رجز۔ مستفعلن مفاعلن مستفعلن مفا۔ دوبار عربی مین یہ مسدس استعمال ہوا ہے فارسی مین اس طرح حضرت مسیح عہ نے استعمال فرمایا ہے

✢

وقت بہار وموسم شادی فرا رسید
از روے پاک میرزا صبح صفا دمید

۲۰ جون کو یہ الہام ہوا۔ انا النالک الحدید۔ انی تعلقت باھدابکم۔ رجل کبیر۔ ۲۱ جون کو ایک چٹری پر یہ لکھا ہوا دکھایا گیا۔ دعائک مستجاب

روئے جہان تیرہ منور شدہ ازو
درباغ ما زکوئے او باد صبا وزید
ازقسمت فرخندہ وز سعادت ازل
صد شکر حق کہ اینچنین نوبت بما رسید
اے دل بگو کہ اینچنین ایام و این امام
بر روئے این جہان عیان جز ما گو کہ دید
چون این منہ صداقت اسلام شد عیان
پس جان ما ز پنجۂ ابلیس ہم رہید
از چشمہائے خویش نور حق بدیدہ ایم
این گوشہائے ما ندائے ایزدی شنید
پس صد سلام بر تو بادا اے امام ما
آنکس چہ دید در جہان کہ روئے تو ندید
صد آفرین جماعت دارالعلوم را
کو پردۂ جہالت عالم عیان درید
این کالج و جماعت مہدی چو گلشنے
بر سطح این زمین عیان باغ ارم دمید
کسر صلیب و کشتن دجال کینہ ور
زیر سپہر نیلگون آمد از و پدید
یارب چنان بکن کہ این دارالعلوم ما
باشد نشان حق تعالےٰ زبہر دید
این فوج نو بتاج سرخ و باکمال دین
باشد بزیر آسمان جماعت سعید۔

خط و کتابت

ذیل کی خط و کتابت مین دو عظیم الشان مسائل حضرت اقدس مسیحؑ دوران سے پوچھے گئے ہین اور حضرت اقدس نے انکا جواب بھی بذریعہ تحریر کے دیا ہے جس کی نقل درج اخبار کیجاتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت بحضور فیض گنجور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود امام آخرالزمان حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمٰن ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - خاکسار حضور علیہ السلام کو پورے یقین سے مسیح موعود و مہدی مسعود مانتا ہے - آج کل کے زمانہ مین میری ناقص رائے مین کبھی بھی یہہ بات نہین آسکتی کہ حضور کا ہم پایہ کوئی انسان ہو سکے + میرا دل پوری پوری تسکین پکڑ گیا ہے کہ حضور اپنے دعوے مین بالکل سچے ہین حضور کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آنجناب سچے مسیح موعود ہین مگر صرف دو ابتلا در پیش ہین انکو جناب رفع کر دیوین تو حضور علیہ السلام کی نہایت ہی مہربانی ہوگی - مین اس لایق نہین - کہ جناب پر کوئی سوال کرون مگر یہ جو میرے دل مین آیا ہے شاید کوئی شیطانی خیال ہی ہو - حضور کی پر درشر سے دفع ہو جاوے - شیطان مردود سے یہ عاجز ہر وقت پناہ مانگتا ہے مگر پھر بھی انسان ہے اور یہ دشمن ہے ظاہر - جناب من جو ابتلا مین نے لکھے ہین وہ یہ ہین

(۱) جو لوگ حضور علیہ السلام کو مسیح موعود نہین مانتے اور کم و بیش بھی نہین کہتے اور جو نبی علیہ السلام کو برحق رسول (نعوذ باللہ) نہ مانتے تھے وہ تو دوزخ مین رہین گے کسی کو اس سے تو انکار نہین - اب جو لوگ آنجناب کو مسیح موعود نہین جانتے کیا وہ بھی ابدالآباد دوزخ مین رہین گے +

(۲) دوسرا یہ ہے - آنجناب کا ایک الہام براہین احمدیہ مین درج ہے وہ اچھی طرح تو مجھے یاد نہین رہا مگر اتنا یاد ہے کہ ربنا عاج - عاج کے معنے عاجی کئے ہین اور لکھا ہے اسکے معنے مجھے اللہ تعالےٰ نے ابھی تک نہین سمجھائے - اب اس مین عرض یہ ہے کہ کوئی ایسا ثبوت ہو - نبی علیہ السلام پر کوئی آیت نازل ہوئی ہو اور پیغمبر علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو کہ اسکے معنے ابھی تک مجھے نہین سمجھائے گئے + والسلام

خاکسار م - ب مورخہ $\frac{5}{4}$ ۰۳

جواب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

(۱) امر اول کا یہ جواب ہے کہ نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت ہے کہ جو شخص خدا اور رسول کے وصایا اور احکام کی سرکشی کریگا وہ قیامت کو قابل مواخذہ ہوگا - اور مجرمون مین شمار کیا جائیگا - قال اللہ تعالےٰ + اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اور دوسری جگہ فرماتا ہے - فانذرتکم نارًا تلظّٰی + لایصلٰہا الّا الاشقی الذی کذّب وتولّٰی اور فرمایا و من اظلم ممن افترٰے علی اللّٰہ کذبًا او کذّب بآیٰتہ + اور پھر فرمایا - تلفح وجوہہم النّار وہم فیہا کالحون + الم تکن آیٰتی تتلٰے علیکم فکنتم بہا تکذبون + پس مسیح موعود کا آنا خدا اور رسول کیطرف سے ایک خبر دی گئی تھی اور اطاعت کیلئے وصیت تھی اس سے ، انکار کوئی موجب مواخذہ نہ ہو - ایسا ہی حدیثون مین ہے کہ مسیح اور مہدی جب ظاہر ہوگا تو ہر ایک کو چاہئے کہ اس کی طرف دوڑے اگرچہ گھٹنون کے بل جانا پڑے اور آیا ہے کہ جو شخص اسکو تسلیم اور قبول نہین کریگا تو خدا اس سے مواخذہ کریگا اور آپ کا یہ استفسار کہ خدا تعالےٰ جو کچھ کسی نبی یا رسول پر الہام کرتا ہے اسکے معنے کھولدیتا ہے - ایسا دعوےٰ تو قرآن کے برخلاف ہے - اللہ تعالےٰ قرآن مین صاف فرماتا ہے کہ بعض آیات بینات ہین جن مین تصریح کی گئی ہے اور بعض متشابہات ہین جن کی حقیقت کسی پر کھولی نہین گئی - ایسا ہی مقطعات قرآنی ہین - اور احادیث سے ثابت ہے کہ بعض آیات کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلان وقت فلان آیت کے معنے مجھپر کھلے پہلے معلوم نہ تھے اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف مین بے شمار عجائبات ہین جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہونگے - ان تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی بھی بموجب آیت لاعلم لنا الا ما علمتنا - ایک حد تک کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے نہ کہ خدا کی برابر - والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ -

جواب الجواب

(از م - ب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت بحضور فیض گنجور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود امام آخرالزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمٰن -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - (۱) جناب من یہ جو حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص خدا اور رسول کی تابعداری نہین کریگا اسکو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن مواخذہ کرے گا کیونکہ وہ قابل مواخذہ ہے یہ تو میرے سوال کا جواب نہین ہے کیونکہ مثلاً ایک شخص اللہ تعالےٰ کو واحدہٗ لاشریک جانتا ہے اور محمد علیہ السلام کو برحق رسول مانتا ہے - قرآن پڑھتا ہے صوم و صلوٰۃ ادا کرتا ہے یعنے اکثر حکم اللہ اور رسول کے مانتا ہے - اور ان پر عمل کرتا ہے مگر وہ کم بخت زانی ہے یہ اس مین بڑا بھاری قصور ہے کیا آپ اس شخص کے حق مین یہ فرما سکتے ہین کہ یہ شخص ہمیشہ ابدالآباد دوزخ مین رہے گا کیا اس گناہ کے بدلہ کافرون کی طرح ہمیشہ دوزخ مین رہے گا - اگر اس شخص کو خدا ابدالآباد دوزخ مین رکھیگا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بندہ اللہ کا بچیگا

اور تو سب دوزخ مین جائینگے - میرا تو سوال یہ تھا کہ وہ کافر ہے یا مسلم +

(۲) یہ جو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ تمہارا دعوے قرآن شریف کے برخلاف ہے اور حضور علیہ السلام فرماتے ہین کہ بعض آیات بینات ہین جن مین تصریح کیگئی ہے اور بعض متشابہات ہین جس کی حقیقت کسی پر کھولی نہین گئی خدا تعالے فرماتا ہے مایعلم تاویلہ الا اللہ + والراسخون فی العلم - اللہ تعالے تو اس طرح فرماتا ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہین کہ متشابہات کی حقیقت کسی پر کھولی نہین گئی - اس بات کو مین نہین سمجھ سکتا ذرا کھولکر فرما دین - نیز ایسا ہی مقطعات قرآنی ہین - مگر مین عرض کرتا ہون کہ جسوقت جبریل علیہ السلام نے مقطعات لایا مثلاً کہا کہ الف - ل - م - تو پیغمبر صاحب نے فرمایا فہمت یا اخی جبرئیل - آگے آپ نے لکھا ہے - کہ بعض آیات ایسی ہین کہ ان کے بارہ مین پیغمبر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ اسکے معنے مجھ پر کھولے نہین گئے - حضور نے اس کی کوئی دلیل تحریر نہین فرمائی سوائے اس بات کے اور یہ فرمایا ہے کہ پیغمبر صاحب (بموجب آیت لاعلم لنا الا ما علمتنا) ایک حد تک کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے - اس بات کی دلیل جو آپ نے لکھی ہے کہ پیغمبر صاحب کو کتاب اللہ کا علم کلی نہین تھا - یہ وہ آیت ہے جو فرشتون نے آدم کے حق مین بولی تھی - والسلام - (م - ب تریل قادیان)

حضرت اقدس کا مفصل جواب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - پہلے سوال کی نسبت میرا صرف یہ مطلب تھا کہ جو شخص قال اللہ قال الرسول سے سرکشی کریگا وہ ضرور قابل مواخذہ ہوگا - پس جبکہ خدا تعالے اور اسکے رسول نے صریح اور صاف لفظون مین خبر دی ہے کہ اسی امت سے مسیح موعود ہوگا اور وعید کے طور پر فرمایا ہے کہ جو شخص اسکو اپنا حکم نہین ٹھہرائیگا وہ عذاب اور مواخذہ الہی کا مستحق ہوگا - تو پھر کون دانا اس سے انکار کر سکتا ہے کہ مسیح موعود کو نہ ماننا موجب سخط اور غضب الہی اور خدا اور رسول کی نافرمانی ہے - رہی یہ بات کہ ایسا شخص جو نماز پڑھتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے وہ مسیح موعود کے نہ ماننے سے ایماندار ہے یا کافر - اسکا جواب یہی ہے کہ خدا کے احکام مین سے کسی حکم کو بھی نہ ماننا موجب کفر ہے جو شخص مثلاً نماز پڑھتا ہے مگر کہتا ہے کہ چوری کرنا اور زنا کرنا اور شراب پینا اور جھوٹ بولنا اور سور کھانا اور خون کرنا کچھ گناہ نہین ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے خدا تعالے کے احکام کی تکذیب کی اور ان سے انکار کیا - زنا کرنا اور شراب پینا وغیرہ معاصی موجب کفر نہین ہین وہ سب گناہ ہین - مگر ان بدکاریون کو حلال ٹھہرانا موجب کفر ہے پس اسی طرح مسیح موعود سے انکار کرنا اسوجہ سے کفر ہے کہ اس مین خدا اور رسول کے وعدہ اور متواتر پیشگوئی سے انکار ہے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہر ایک مسلمان جو ادنے علم بھی رکھتا ہو اس سے واقف ہے - خدا کے حدود کو توڑنا کافر نہین کرتا بلکہ فاسق کرتا ہے مگر خدا کے قول کے برخلاف بولنا کافر کرتا ہے اس سے کسی کو بھی انکار نہین اور امر دوم بھی صاف ہے - اسلام مین کوئی ایسا فرقہ نہین جسکا یہ عقیدہ ہو کہ نبی کا علم خدا کے علم کے موافق ہوتا ہے یا خدا پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے کلام کے تمام حقایق و دقایق نبی کو سمجھا دے ہان جسقدر حصہ کلام الہی کا تبلیغ کیلئے ضروری ہے وہ تو نبی کو سمجھایا جاتا ہے اور جو ضروری نہین اسکا سمجھانا ضروری نہین - یعقوب ؑ کو چالیس برس تک باوجود متواتر دعاؤن کے خبر بھی نہ ہوئی کہ یوسف کہان ہے اور پہلی کتابون مین لکھا تھا کہ جب تک الیاس نبی نہین آئیگا عیسے ابن مریم نہین آئیگا اور کسی نبی کو خبر نہ ہوئی کہ الیاس سے مراد اسکا مثیل ہے جب حضرت عیسے علیہ السلام آئے اور ان پر اعتراض کیا گیا کہ الیاس نبی تو اب تک آسمان سے نہین آیا تم کس طرح آ گئے تب خدا سے اطلاع پاکر انہون نے جواب دیا کہ الیاس سے مراد یحیٰی نبی ہے - اسی کو الیاس سمجھ لو - اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ کے سفر مین خبر نہ ہوئی کہ ہم اس سفر مین ناکام رہینگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی کہ تیری اور کھجورون والی زمین ان کی ہجرت گاہ ہوگی پس آپ نے سمجھنے مین غلطی کھائی اور خیال کیا کہ وہ یمامہ ہے حالانکہ وہ مدینہ تھا - ایسا ہی لکھا ہے اور غالباً تفسیر معالم مین بھی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :- وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر + تو آپنے فرمایا کہ اسکے معنے مجھے معلوم نہین اور مقطعات کے معنون مین آپ کی طرف سے کوئی قطعی اور یقینی تاویل مروی نہین اگر آپ کو انکا علم دیا جاتا تو ضرور آپ فرما دیتے ماسوا اس کے مین خدا تعالے کیطرف سے علم پاتا ہون مجھے خدا تعالے کیطرف سے بھی معلوم ہے کہ خدا پر حق واجب نہین کہ ہر ایک بات نبی کو سمجھا وے اس کا اختیار ہے کہ بعض امور کو کسی وقت تک مخفی رکھے دیکھو اُحد اور حُنین کی لڑائی مین کیسے کیسے ابتلا پیش آئے اگر اللہ تعالے پہلے سے اپنے نبی کو سمجھا دیتا تو کیون وہ ابتلا پیش آتے جو شخص نبی کا علم خدا تعالے کے علم کیطرح غیر محدود سمجھتا ہے یا خدا تعالی پر واجب سمجھتا ہے کہ ہر ایک امر اور ہر ایک مخفی حقیقت نبی کو بتلا دے وہ گمراہ ہے اور قریب ہے کہ اس گمراہی پر اصرار کرکے کافر ہو جاوے ہان جسقدر عقائد اور اعمال اور حدود کی تعلیم کے متعلق امور ہین یا جو انسانون کے لئے مدار نجات ہین وہ نبی کو بتلائے جاتے ہین تا امت اور خود نفس اسکا ان احکام سے محروم نہ رہے ایسے جاہلانہ خیالات سے توبہ کرو کہ ایمان ایک نازک چیز ہے - خبیث فرقہ نصارے کا اسی سے گمراہ ہوگیا کہ انہون نے حضرت عیسے کے بارہ مین اطراء کیا اور صفات مین خدا تعالے کے برابر ٹھہرا دیا انبیاء خدا تعالے کے عاجز بندے ہین - اسی قدر علم رکھتے ہین جو خدا تعالے سے پاتے ہین ایسا انسان سخت جاہل بلکہ خبیث اور ناپاک طبع ہے جو خیال رکھتا ہے کہ ہر ایک ضروری غیر ضروری امر کا علم انبیاء کو دیا جاتا ہے نہین بلکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم + یعنے ہمارے پاس ہر ایک چیز کے خزانے ہین مگر ہم بقدر معلوم زمین پر اتارا کرتے ہین - والسلام + اب مین نے صاف صاف لکھدیا ہے مجھ کو فرصت نہین ہے کہ اس تفصیل کے بعد وقت ضائع کرون اگر مادہ فہم کا ہے تو خود سمجھ لو ورنہ خیر + (غلام احمد)

عالم خواب

آج کل اکثر لوگ اس امر کے قایل نہین ہین کہ خواب بھی کوئی شے ہے کہ جس سے ہستی باری تعالے پر کوئی دلیل پیدا ہو سکتی ہے بلکہ ان کا یہ خیال ہے کہ انسان کے اپنے ہی خیالات اسے متمثل ہوکر نظر آ جاتے ہین اور دلیل اسپر یہ لاتے ہین کہ اکثر خوابات کے نظارے انہی اشیاء یا آدمیون سے تعلق رکھتے ہین جن کی شناسائی یا جن کا علم خواب بین انسان کو ہے مگر ہم ذیل مین ایک مراسلت مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی اور دوسری مراسلت میان محمد نظام الدین ساکن حیدر آباد دکن کی درج کرتے ہین اور جو لوگ خواب کی فلاسفی کے قائل نہین ہین ان سے سوال کرتے ہین کہ وہ بتلا دین کہ اگر خواب کے نظارے ہمیشہ خواب بین کے علم اور مشاہدہ شدہ امور کی نسبت ہی ہوا کرتے ہین تو یہ دونون اصحاب جو کہ ایک دوسرے کے نام اور جائے مقام سے بالکل ناواقف ہین ایک ہی شب ایک ہی وقت مین کس طرح ایک تو خواب مین حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دیکھتا ہے دوسرے کو

اس شخص کا نام اور پتہ بتلایا جاتا ہے حالانکہ دونون کا کسی قسم کا تعارف آپس مین نہین ہے - وہ خط یہ ہین +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - ۴ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کی رات کو سوتے ہوئے یہ الفاظ میری زبان پر آئے جیساکہ کسی کا پتہ بتایا جاتا ہے -

آصف آباد
مسجد سلطان روم
نظام الدین محمد زیرک خان

آخری نام کی نسبت اب ایسا ہی یاد پڑتا ہو کہ اسکی جزو پہلے نظام الدین ہی تھی پھر چند سکینڈ کا وقفہ ہوا اور پھر دوسرا نام زبان پر آیا اسواسطے مجھ نام مین کچھہ شبہ رہا مگر اغلب ایسا ہی تھا جیساکہ لکھا گیا ہے - صبح کو مین نے یہ خواب کئی دوستونکے سامنے ذکر کیا پھر حضرت مسیح م کی مجلس مین بھی عرض کیا - آپنے فرمایا کہ اس شخص کا کچھہ تعلق ہوگا (ٹھیک الفاظ تو یاد نہین رہے مگر ایسا ہی مطلب تہا -) اب مین حیران تھا کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے - اخبار البدر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء اور مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مین بطور استفسار کے یہ خواب شائع کیا گیا - بعض دوستون کی رائے سے یہ قرار پایا کہ ایک کارڈ اس پتہ پر بھیجدین شاید کسی کو ملے اور کچھہ راز معلوم ہو - جغرافیون اور ڈاکخانہ کی کتابون مین کہین آصف آباد کا پتہ نہ ملا مگر توکلاً علی اللہ اسی دن ایک جوابی کارڈ لکھکر اس پتہ پر روانہ کیا گیا - کارڈ کا مضمون صرف اتنا تھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماوین اس مین کچھہ راز ہے مفصل حالات سے پھر اطلاع ہوگی دوسرے دن یعنے ۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک اور کارڈ جو جوابی نہ تھا اسی پتہ پر ڈاک مین ڈالا گیا مگر اس کارڈ مین مین نے اپنا خواب بھی لکھدیا تاکہ مکتوب الیہ نامعلوم کو اس ناگہانی خط وکتابت کا سبب بھی معلوم ہو - ایک ماہ تک ان دونون کا پتہ کچھہ نہ آیا اور نہ اخبار کا کچھہ جواب ملا مین اور بعض دوست اسی خیال مین تھے کہ اس نام کا شہر ایران یا روم مین ہوگا چنانچہ ایران مین ایک دوست عبداللہ عرب کے نام بھی خط لکھا گیا ۸ - جون کو دوسرا کارڈ جس مین خواب درج تھا بہت سے مختلف مقامات سے ہوکر میرے پاس واپس آیا کہ مکتوب الیہ کا پتہ نہین ملتا اس کارڈ پر ڈاکخانہ کی اٹھارہ مہرین لگی ہوئی ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ڈاکخانہ نے مکتوب الیہ اور اسکے شہر کی تلاش مین بہت کوشش کی ہو مگر پتہ نہین ملا - تب یہ خیال پختہ ہوگیا کہ یہ شہر آصف آباد ہندوستان مین نہین ہے کہین اور تلاش کرنا چاہیے مگر ۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء کو پہلا کارڈ جس مین خواب درج نہ تھا اس کا جواب حیدرآباد سے ایک صاحب محمد نظام الدین ساکن آصف نگر نے دیا کہ آپ کا کارڈ ملا ہے بہ سبب علالت طبع جواب نہین دیسکا اوسکے بعد تیسرے دن یعنے ۱۲ - جون انہین صاحب کیطرف سے ایک ملفوف خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ یہ آصف نگر کے رہنے والے اور بحال مین سیف آباد مین مقیم ہین غالباً اونکے اصلی وطن اور موجودہ قیام ہردو کا پتہ آصف آباد کے لفظ مین مجھے بتلایا گیا اور وہ اس شب مسجد قطب شاہی مین شب باش تھے - جس شب مین نے خواب دیکھا اور یہ مسجد مجھے مسجد سلطان روم کے نام سے بتلائی گئی انکا اصلی نام نظام الدین ہی ہے اور محمد زیرک خان غالباً اللہ تعالے کیطرف سے ان کی بعض خوبیون کا اظہار ہے - ان کا خط بعینہ نیچے درج کرتا ہون کیونکہ مجھے جو القا ہوا اور ان کا خواب ہردو ایک ہی وقت یعنے ۴ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء کے تھے - اور مین انسے اور وہ مجھہ سے محض ناواقف تھے - یہ سارا معاملہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی مسیحیت وہدایت وخلافت کے واسطے ایک عجیب دلیل اور نشان ہے - اور خواب کی حقیقت کے منکرین کے واسطے سوچنے اور غور کرنیکا مقام ہے + فقط -

---

مکرم ومخدوم جناب مفتی محمد صادق صاحب
سلمہ الرحمن

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - مین اپنے پروردگار اور اس کے برگزیدہ نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر آپ کی گرامی خدمت مین یہ رویائے صادقہ تحریر کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ آپ مراسلہ کو اخبار مین درج فرمادینگے فقط - راقم محمد نظام الدین ساکن کوچہ بنو مونٹ روڈ مدراس حال مقیم حیدرآباد دکن سیف آباد بتاریخ ۴ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء رات کے دو بجے بعد تہجد ادا کرنے کے مسجد قطب شاہی واقع سیف آباد مین مین سو رہا تھا اور یہ رویائے صادقہ مجھہ پر ظاہر ہوا - مسجد کے ممبر پہ حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین اور بہت سے پیغمبرین اور اولیاء عظام دست بستہ استادہ ہین - رسول خدا کی زبان مبارک سے کچھ آیات عربی سنائی گئین - اور تمامی سامعین نے مرحبا یا رسول اللہ کہنا شروع کیا - پس حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ممبر سے نیچے تشریف فرما ہوکر ایک شخص کا ہاتھہ پکڑ کر ارشاد فرمایا - اے ناظرین تم اس شخص کو جانتے ہو - تمامی پیغمبران اور اولیاء کرام نے دست بستہ عرض کی - یا رسول اللہ یہ خدا کا فرستادہ ہے اور مسیح موعود کے نام سے منجانب اللہ مقرر ہوا ہے ہم لوگ اسکے تمامی احکام کے مقتدی ہین اتنے مین حضرت رسول خدا نے باآواز بلند یون ارشاد فرمایا - میرا باطنی وجود مرزا غلام احمد مسیح موعود کے رنگ مین ظاہر ہوا ہے - مین جو آگے دنیا مین ظاہر ہوا تہا پوشیدہ طور سے ہوا تھا - اب جو ظاہر ہوا ہون یہی میرا اصلی وجود ہے - رسالت کے ختم ہونے کی کنجی مرزا غلام احمد مسیح موعود کے ہاتھہ مین دیدی ہے - اور خدائے تعالے .... ایک آسمانی نشان اسپر ظاہر کرنے والا ہے - جسکے سبب سے تمامی مشرکین ومنافقین اسکے نابود ہو جائینگے - جو شخص اسپر ایمان لایا گویا وہ گذشتہ محمد پر ایمان لایا - جو شخص اسپر ایمان نہین لایا - قیامت مین مین اسکا شافع نہین ہونگا - میرزا غلام احمد مسیح موعود نے دست بستہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے یون عرض کرنا شروع کیا - یا نبی اللہ مین نے آپ کی پیشین گوئیونکو پورا کیا اور خدائے تعالے کا کلام سنایا + لیکن مشرکین نے کچھہ فائدہ نہ اٹھایا - بلکہ ایذا رسانی کے درپے ہوئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نہین جانتے جو ہم نے دنیا مین ان مشرکین ومنافقین سے کسقدر صدمے سہے - اتنے مین تمامی لوگ گریہ وزاری کرنے لگے اور مرزا صاحب نے دست مبارک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے سر پہ رکھہ کر یہ اشعار باآواز بلند پڑھنا شروع کئے اشعار یہ ہین +

جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ
این است کام دل اگر آید میسرم

ہر تار وپود من بسرآید بعشق او
از خود تہی وازغم آن دلستان پرم

فقط

البدر

مراسلہ

ذیل کا مراسلہ منشی محمد اسمعیل صاحب نے لاڑکانہ ملک سندھ سے اس عرضداشت کی تائید مین ارسال فرمایا ہے جو کہ منشی احمد دین صاحب اپیل نویس کیطرف سے البدر نمبر ۲۰ مین شائع ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ احمدی احباب اسپر علدرآمد مین کوئی پہلو سعی کا فروگذاشت نکرینگے +

برادرم مکرم جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیشک جب البدر کو نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو وہ ہماری جماعت کی موجودہ حالت کے نہایت ہی موزون ہے۔ جب ہم قیمت کیطرف خیال کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ایڈیٹر نے اپنا منافع اپنے واسطے کچھ بھی نہین رکھا اور مضامین اور قیمت کیطرف خیال کر کے ہم رائے لگا سکتے ہین کہ وہ وقت عنقریب آجاویگا یہ مبارک پرچہ ہماری جماعت کے غریب سے غریب آدمی کے ہاتھ مین ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ جب پہلا پرچہ القادیان کے نام سے شائع ہوا تھا اور مجھے ایک مسافر کے ہاتھ سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہم لوگون نے اسیوقت رائے لگادی تھی کہ یہ پرچہ تمام ضرورتون کو پورا کریگا۔ میرے خیال مین اس کی مشہوری پورے طور سے جماعت مین نہین ہوئی ہے۔ اگر احباب اس کی مشہوری کرین۔ تو اس کے خریدار پیدا ہوسکتے ہین چونکہ مین یہان سندھ مین پڑا ہون اور بوجہ غیر زبان یعنے اردو مین ہونے کے سندھی لوگ پڑھ نہین سکتے لیکن تاہم جو لوگ اردو جانتے ہین ان کو پرچہ دکھلاتا رہتا ہون اور ترغیب دیتا رہتا ہون خدا صاحب فضل کرے +

وہ نیا رسالہ بیشک عمدہ ہے مجھے بھی اس کے خریدارون مین شامل کرین اور رسالہ وی پی روانہ فرماکر قیمت وصول فرماوین۔ خدا صاحب آپکا مددگار ہو۔ آمین +

محمد اسماعیل احمدی۔

قادیانی مسافرون

کی سہولت کو مدنظر رکھ کر ایک دفعہ میرے دوست سید لعل شاہ صاحب برق احمدی پشاوری نے تحریک کی تھی کہ البدر مین وقتاً فوقتاً ریل کا وقت درج کردیا جایا کرے تاکہ مسافرون کو آرام ہو۔ اس بات کو مفید عام جانکر خاکسار نے اب یہ انتظام کرلیا ہے کہ جب کبھی ریلوے اوقات مین تغیر ہوا کریگا تو انشاء اللہ اسکی اطلاع بذریعہ اخبار کے احمدی احباب تک پہنچادیجایا کریگی +

مروجہ وقت جو ریلوے کا ہے وہ اب درج کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ چند دیگر مفید ہدایات سفر بھی لکھ دیجاتی ہین +

(۱) جو مسافر قادیان آنا چاہین ان کو چاہیئے کہ پٹھانکوٹ لائن پر جو سٹیشن بٹالہ ہے اسکا ٹکٹ خرید کرین +

(۲) لاہور سے شام کیوقت بٹالہ کو اور بٹالہ سے شام کے وقت لاہور کو جو ٹرین جاتی وہ براہ راست جاتی ہے۔ امرتسر مین گاڑی بدلنے کی ضرورت نہین ہے اور جو ٹرین صبح کو چلتی ہے اسکے مسافرونکو امرتسر کے سٹیشن پر تبدیل گاڑی کرنی پڑتی ہے +

(۳) جو مسافر رات کو بٹالہ پہونچین تو سٹیشن کے بالکل ساتھ ہی دو سرائے ہین وہان قیام کرین +

(۴) بٹالہ سے قادیان تک یکہ آتا ہے پورے یکہ کا کرائیہ جس مین تین سواری ہون اکثر ایک روپیہ ہوتا ہے اور بعض وقت اس سے کم وبیش بھی۔ ایک سواری کا ۴ سے لیکر ۶ ر تک کرائیہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی صاحب جو قادیان آنا چاہین کسی اور سٹیشن سے بٹالہ تک کا کرائیہ یا اس سٹیشن سے روانگی کا انسب وقت وغیرہ دریافت کرنا چاہین تو جوابی ٹکٹ ارسال کرنے پر ان کو حتے الوسع صحیح اطلاع دیدیجاوے گی۔ ذیل مین ضروری اسیٹشنون کے اوقات درج کئے جاتے ہین۔ اس نقشہ مین جو وقت لکھا گیا ہے اسکے سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ریلوے اوقات مین دن رات کے ۱۲-۱۲ گھنٹے شمار نہین ہوا کرتے بلکہ رات کے ایک بجے سے لیکر دوسری رات کے ۱۲ بجے تک ۲۴ تک شمار ہوتا ہے اسلئے ذیل کے اوقات مین جہان ۱۳ یا ۱۵ - ۲۲ گھنٹہ - علے ہذا القیاس لکھے ہون تو اس سے ۱ یا ۳ یا ۱۰ بجے شام کی مراد ہوگی +

نقشہ اوقات

لاہور - امرتسر - بٹالہ

نام سٹیشن		ٹرین اول گھنٹہ منٹ	ٹرین دوم گھنٹہ منٹ	
لاہور	روانگی	۸ - ۱۰	۱۷ - ۴۵	۰
امرتسر	آمد از لاہور	۹ - ۵۷	۱۹ - ۱۵	۰
امرتسر	آمد از دہلی	۱۰ - ۲۰	۱۸ - ۳	۲۳
امرتسر	روانگی بٹالہ	۱۰ - ۳۵	۲۰ - ۱۰	۰
بٹالہ	آمد	۱۲ - ۱۰	۲۱ - ۴۸	۵۷

(۱) نوٹ - دوسری ٹرین جو کہ لاہور سے بٹالہ اور بٹالہ سے لاہور کیطرف شام کیوقت چلتی ہے اسکے مسافرونکو امرتسر مین گاڑی بدلنے کی ضرورت نہین ہے وہ براہ راست آتی ہین اور صبح کی ٹرینون مین مسافرونکو امرتسر مین گاڑی بدلنی پڑتی ہے +

بٹالہ - امرتسر - لاہور

بٹالہ	روانگی	۸ - ۳۲	۲۰ - ۱۹	
امرتسر	آمد	۱۰ - ۸	۲۱ - ۲۵	
امرتسر	روانگی لاہور کو	۱۰ - ۴۵	۲۱ - ۳۵	
امرتسر	″ دہلی کو	۱۱ - ۳۵	۲۲ - ۳۳	۲۴
لاہور	آمد	۱۱ - ۵۰	۲۳ - ۰	

(۲) نوٹ - لاہور سے بٹالہ تک کرائیہ ریلوے درجہ اول ۹ ہے درجہ دوم ۳/۱۲ درجہ انٹرمیڈیٹ ۱۴/۱ درجہ سوم ۱۱/ امرتسر سے بٹالہ تک = درجہ اول ۱۲ درجہ دوم ۱۲/ درجہ انٹرمیڈیٹ ۶/ درجہ سوم ۴/ +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر مطبوعہ ۱۲ جون نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۴ - کالم نمبر ۳

یہ اسطرح سے ہوتا ہے کہ کوئی بزرگ جو اس علم کا ماہر ہو وہ مریض کو حالت تنہائی مین بغیر دینے دوا دارو کے اپنے سامنے بٹھلا کر خیالی قوت کے زور اور پختہ ارادہ سے متوجہ ہوکر مریض کے مرض کو دور کر دیوئے اور تا وقتیکہ صحت نہ ہو دو چار دس بیس دن گھنٹہ آدھ گھنٹہ یا دو گھنٹہ توجہ کرتا رہے اس توجہ کی برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہے اور روز بروز صحت کیصورت نظر آتی ہے اور بخوبی اچھا ہوجاتا ہے اگر توجہ کرنیوالا ضبط خیال پر قادر اور اپنے کام مین مکمل ہو تو یہ علاج عجب فوائد اور کرامات ظاہر کرتا ہے اور سوائے شفا کے اور عجیب عجیب خوبیان دکھلاتا ہے مریض کے اخلاق مین تہذیب پیدا کرتا ہے۔ یاد الہی کا شوق بڑھتا ہے برائیون اور بد اخلاقیون سے بیزاری دلاتا ہے +

(باقی آئندہ)

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
	باغو	چک ۲۶ بہالکووال	جہنگ
	اروڑا	״	״
	صدر دین	״	״
	الٰہی بخش	״	״
	کرم دین	״	״
	ہریا	״	״
	جیون	״	״
	پیراندتا	״	״
	خواجہ میران بخش	״	״
	خواجہ سکندر	״	״
	ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب	راولپنڈی	راولپنڈی
	عبدالعزیز صاحب	״	״
	محمد شیر احمد	״	״
	فتح محمد	ملتان	ملتان
	عبدالحکیم ولد شرف الدین	وزیرآباد	گوجرانوالہ
	سیف الرحمٰن ولد بوٹا	لودہانہ	لودہانہ
	شاہو ولد شونگی	اٹھوال	گورداسپور
	لبھو	״	״
	برکت علی ولد لبھو	״	״
	مسماۃ بڈھی	״	״
	برکت بی بی دختر لبھو	״	״
	فضلدین ولد ناہر	״	״
	علی بخش	״	״
	اللہ داد	״	״
	علی بخش ولد کرم الٰہی	״	״
	کرامت اللہ ولد الٰہی بخش	بٹالہ	گورداسپور
	میران بخش ولد بڈھا	״	״
	محمد شفیع	دہلی	دہلی
	بدھاوا ولد فقیر	شنکر گڈھ	گورداسپور
	چوہدری شہاب الدین نمبردار	مالوکی بھگت	سیالکوٹ
	الٰہی بخش ولد ڈیڈو	״	״
	فیض عالم خان ولد شہابدین	״	״
	ابراہیم ولد حسن محمد	״	״
	علی محمد ״	״	״
	غلام محمد ״	״	״

نام	مقام	ضلع
رکن الدین ولد نظام الدین	مالوکی بھگت	سیالکوٹ
قاضی عبدالکریم صاحب	قلعہ صوبا سنگھ	״
اللہ بخش ولد فتح محمد	״	״
سزاوار خان	״	״
پیر محمد ولد نعمت	״	״
عبداللہ خان طالبعلم	״	״
بابا حاکم دین	״	״
کرم الٰہی	״	״
عمر دین	״	״
اللہ دتا ولد عمر دین	״	״
محمد دین	״	״
عبدالرحمٰن	״	״
بوٹن	״	״
عمر الدین ولد قادر بخش	״	״
ابراہیم ولد محکم دین	״	״
کریم بخش ولد بلندا	״	״
عمر الدین ولد کریم بخش	״	״
عظیم اللہ ولد بلندا	״	״
حاکم خان ولد غلام محمد	״	״
محمد خان ״	״	״
کالے خان ولد علی محمد	״	״
نواب خان ولد ہاشم خان	״	״
حاکم دین ولد محکم دین	״	״
کرم داد ولد محمد بخش	״	״
عبداللہ ولد ناناک	״	״
جان محمد ولد الٰہی بخش	״	״
سردار خان ولد غلام محمد	״	״
اہلیہ قاضی عبدالکریم صاحب	״	״
ابراہیم ولد نواب خان	״	״
پیر محمد ولد دولو	״	״
علی گوہر ״	״	״
پناہ بی بی زوجہ دولو	״	״
عبداللہ ولد الہ دین	״	״
محمد عبداللہ خان	داتا زیدکا	سیالکوٹ
محمد خان ولد علی گوہر	״	״
فتح محمد ״	״	״
قادر بخش نمبردار	״	״

نام	مقام	ضلع
جلال الدین	داتا زیدکا	گورداسپور
قاضی محمد علی صاحب	״	״
سردار	״	״
غلام قادر ولد ابراہیم	״	״
سردار خان ״	״	״
خدا بخش	دولووالی	سیالکوٹ
سید فتح علیشاہ صاحب	مہدی پور	״
فتح محمد نمبردار	گھنوکی	״
زینت علی	؟	۔
عبدالرحمٰن	۔	برہما
عبدالرحمٰن	״	״
عبدالمجید	״	״
رجب علی	״	״
محمد نواب صاحب سکول ماسٹر	قصبہ باڑہ	
محمد حیات امیدوار پٹواری	بیدارپور	لاہور
منشی چراغدین	لاہور	״
عبدالحق ملازم روڈل ایڈووکیٹ	״	״
خان محمد ولد فضل داد	دہیر کی	گجرات
خوشی محمد ولد پیر بخش	״	״
علی محمد ״	״	״
غلام محمد ولد کریم بخش	״	״
محمد یار ولد عبداللہ	״	״
وزیر محمد ولد فوجا	تہاڑہ	لدہیانہ
عبدالعزیز ولد حکیم چراغدین	جوڑا	گجرات
نصیر الدین ولد ہیرا		جالندہر
جناب سید محمد اختر صاحب	حیدرآباد	حیدرآباد
فضل الٰہی ولد نبی بخش	اٹھوال	گورداسپور
کریم بخش ککھیڑا	״	״
تاج الدین ولد کریم بخش	پسرور	سیالکوٹ
نواب ولد خیرو خان	سیری	جالندہر
جلال دین ولد بہاگ	بٹالہ	گورداسپور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگرخانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اس کا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا۔

انوار الاسلام پریس قادیان میں منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

اے محبان مشتاقو ہیں بدر کا امتحان
آن پہنچا ہے مری جان آخری زمان

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

قیمت سالانہ ... پیشگی (۱) ہندوستان میں ...

فہرست مضامین (۱) ...

نمبر ۲۴ | قادیان دارالامان ۳ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء

جمعہ حضرت اقدس نے مسجد مبارک (مسجد خورد) میں ادا کیا شام کے وقت چونکہ بارش کے آثار تھے اسلئے بعد مغرب چند ایک احباب کی بیعت لیکر ساتھ ہی عشا کی نماز ادا کی گئی تاکہ بارش وغیرہ کے ہونیسے مہمانون کو تکلیف نہ ہو +

ریل کی پیشگوئی قرآن شریف مین

جمعہ کی نماز سے پیشتر تھوڑی دیر حضرت اقدس نے مجلس کی۔ ریل وغیرہ کی ایجاد سے جو فوائد بنی نوع انسان کو پہونچے ہین ان کا ذکر ہوتا رہا اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسانی صنعتون کا انحصار خدا تعالےٰ کے فضل پر ہے ریل کے واسطے قرآن شریف مین دو اشارے ہین۔ اول اذا النفوس زوجت دوم اذا العشار عطلت۔ عشار حمل دار اونٹنی کو کہتے ہین۔ حمل کا ذکر اس لئے کیا تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہ قیامت کا ذکر نہین ہے صرف قرینہ کے واسطے یہ لفظ لکھا ہے ورنہ ضرورت نہ تھی اگر پیشگوئیون کا مصدق اس دنیا مین نہ کھلے تو پھر ان کا فائدہ کیا ہو سکتا ہے اور ایمان کو کیا ترقی ہو۔ بیوقوف لوگ ہر ایک پیشگوئی کو صرف قیامت پر لگاتے ہین اور جب پوچھو تو کہتے ہین کہ اس دنیا کی نسبت کوئی پیشگوئی قرآن شریف مین نہین ہے +

۲۰ لغایت ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین سے ۲۱ کی شام سے لیکر ۲۴ جون تک آپ کا خادم ایڈیٹر گورداسپور مین تقریب شہادت مقدمہ گیا ہوا تھا جس مقدمہ کے دلچسپ حالات آیندہ کسی نمبر مین درج ہونگے +

۲۵ جون سنہ ۱۹۰۳ء

رات کو بعد از نماز عشاء چند مستورات نے بعیت کی حضرت اقدس نے انکو ایک جامع وعظ فرمایا۔ جسقدر حصہ اسکا قلمبند ہوا وہ ہدیہ ناظرین ہے

بعد از نماز عشاء (عورتون کیلئے وعظ)

اس سے مطلب یہ ہے کہ قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی پرورش ضرور ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو کس طرح خدا تعالےٰ اسکے ناک۔ کان وغیرہ غرض اسکے سب اعضاء بناتا ہے اور اسکے دو ملازم مقرر کرتا ہے کہ وہ اس کی خدمت کرین۔

والدین بھی جو مہربانی کرتے ہین۔ اور پرورش کرتے ہین وہ سب پرورشین بھی خدا تعالےٰ کی پرورشین ہوتی ہین +

بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہین کہ وہ خدا تعالےٰ کے سوا اور وں پر بھروسہ کرتے ہین اور کہتے ہین۔ اگر فلان نہ ہوتا تو مین ہلاک ہو جاتا۔ میرے ساتھ فلان نے احسان کیا وہ نہین جانتا کہ یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کیطرف سے ہے +

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل اعوذ برب الفلق مین اس خدا تعالےٰ کی پناہ مانگتا ہون جس کی تمام پرورشین ہین۔ رب یعنے پرورش کنندہ وہی ہے اسکے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہین ہوتی +

حتی کہ جو مان باپ بچے پر رحمت کرتے ہین دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشین ہین اور بادشاہ جو رعایا پر انصاف کرتا ہے اور اس کی پرورش کرتا ہے وہ سب بھی اصل مین خدا تعالےٰ کی مہربانی ہے۔

ان تمام باتون سے اللہ تعالےٰ یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے برابر کوئی نہین۔ سب کی پرورشین اسی کی ہی پرورشین ہوتی ہین۔ بعض لوگ بادشاہو نپر

بھروسا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ فلان نہ ہوتا تو مین تباہ ہوجاتا اور میرا فلان کام فلان بادشاہ نے کردیا وغیرہ وغیرہ یاد رکھو ایسا کہنے والے کافر ہوتے ہین۔

انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے مومن بنے۔ اور مومن نہین ہوتا جبتک کہ دل سے ایمان نہ رکھے کہ سب پرورشین اور رحمتین اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہین۔ انسان کو اسکا دوست ذرہ بھی فائدہ نہین دے سکتا جبتک کہ خدا تعالےٰ کا رحم نہو اسی طرح بچے اور تمام رشتہ دارون کا حال ہے۔ اللہ تعالےٰ کا رحم ہونا ضروری ہے۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ دراصل مین ہی تمہاری پرورش کرتا ہون جب خدا تعالےٰ کی پرورش نہو تو کوئی پرورش نہین کرسکتا۔ دیکھو جب خدا تعالےٰ کسی کو بیمار ... ڈالدیتا ہے تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہین مگر وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ طاعون کے مرض کیطرف غور کرو سب ڈاکٹرز زور لگا چکے مگر یہ مرض دفع نہ ہوا۔

اصل یہ ہے کہ سب بھلائیان اسی کیطرف سے ہین اور وہی ہے کہ جو تمام بدیونکو دور کرتا ہے پھر فرماتا ہے الحمد للہ رب العالمین سب تعریفین اللہ تعالےٰ کے لئے ہین اور تمام پرورشین تمام جہان پر اسی کی ہین +

الرحمن۔ وہی ہے جس کی رحمتین بے بدلہ ہین مثلاً انسان کا کیا عذر تھا اگر اللہ تعالےٰ اسے کتا بنا دیتا تو کیا یہ کہہ سکتا تھا کہ اے اللہ تعالےٰ میرا فلان عمل نیک تھا اسکا بدلہ تونے نہین دیا +

الرحیم۔ اسکے یہ معنے ہین کہ اللہ تعالےٰ نیک عمل کے بدلہ نیک نتیجہ دیتا ہے جیسا کہ نماز پڑھنے والا روزہ رکھنے والا صدقہ دینے والا دنیا مین بھی رحم پا دیگا اور آخرت مین بھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین اور دوسری جگہ فرماتا ہے من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ط و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنے اللہ تعالےٰ کسی کے اجر کو ضائع نہین کرتا جو کوئی ذرہ سی بھی بھلائی کرتا ہے وہ اسکا بدلہ پالیتا ہے + ایک یہودی نے کسی شخص کو کہا کہ مین تجھے جادو سکھلادونگا۔ شرط یہ ہے کہ تو کوئی بھلائی نہ کرے جب دنون کی تعداد پوری ہوگئی اور جادو نہ سیکھ سکا تو یہودی نے کہا کہ تونے ان دنون مین ضرور کوئی بھلائی کی ہے جس کی وجہ سے تونے جادو نہین سیکھا۔ اس نے کہا کہ مین نے کوئی اچھا کام نہین کیا سوائے اس کے کہ راستہ مین سے کانٹا اٹھایا اس نے کہا بس یہی تو ہے جس کی وجہ سے تو جادو نہ سیکھ سکا تب وہ بولا کہ پھر تو خدا تعالےٰ کی بڑی مہربانیان ہین کہ اس نے ذرہ سی نیکی کے بدلہ بڑے بھاری گناہ سے بچالیا +

اور ہمین اس خدا تعالےٰ کی ہی پرستش کرنی چاہیئے جو کہ ذرہ سے کام کا بھی اجر دیتا ہے خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دیتا ہے تو وہ اسکا بدلہ دیتا ہے دیکھو ایک عورت جنگل مین جارہی تھی رستہ مین اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا اس اپنے بالون سے رسہ بناکر کھوہ (کنوئین) سے پانی کھینچکر اس کتے کو پلایا۔ جسپر رسول کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اسکے عمل کو قبول کرلیا ہے وہ اسکے تمام گناہ بخشدیگا اگرچہ وہ تمام عمر فاسقہ رہی ہے۔ ایک اور قصہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ تین آدمی پہاڑ پر پھنس گئے تھے وہ اس طرح کہ انہون نے پہاڑ کی غار مین ٹھکانہ لیا تھا۔ جبکہ ایک پتھر سامنے سے آگرا اور رستہ بند کرلیا تب ان تینون نے کہا کہ اب تو نیک کام ہی بچائینگے۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ ایکدفعہ مین نے مزدور لگائے تھے مزدوری کے وقت ان مین سے ایک مزدور کہین چلا گیا مین نے بہت ڈھونڈا آخر نہ ملا۔ پھر مین نے اس کی مزدوری سے کوئی بکری خریدی اور اس طرح چند سال تک ایک بڑا گلہ ہوگیا پھر وہ آیا اس نے کہا کہ مین نے ایک دفعہ آپ کی مزدوری کی تھی اگر آپ دین تو عین مہربانی ہوگی مین نے اسکا تمام مال اسکے سپرد کردیا اے اللہ اگر تجھے میرا یہ نیک عمل پسند ہے تو میری مشکل آسان کر اتنے مین تھوڑا پتھر اونچا ہوگیا پھر دوسرے نے اپنا قصہ بیان کیا۔ (مین اسے نوٹ نہ کرسکا اور نہ یاد رکھ سکا) رپورٹر۔ اور پھر بولا کہ اے اللہ اگر میری یہ نیکی تجھے پسند ہے تو میری مشکل آسان کر پھر پتھر ذرا اور اونچا ہوگیا۔ پھر تیسرے نے کہا کہ میری مان بوڑھی تھی ایک رات کو اس نے پانی طلب کیا مین جب پانی لایا تو وہ سوچکی تھی مین نے اسکو نہ اٹھایا کہ کہین اسکو تکلیف نہو اور وہ پانی لئے تمام رات کھڑا رہا۔ صبح اٹھی تو اسے دیدیا اے اللہ اگر تجھے میری یہ نیکی پسند ہے تو مشکل کو دور کر پھر اسقدر پتھر اونچا ہوگیا کہ وہ سب نکل گئے۔ اس طرح پر اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کو نیکی کا بدلہ دیا +

۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوائے ایک وقت کے اور کوئی تقریر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوئی +

قبل از عشاء

چند ایک احباب نے بیعت کی۔ اسپر حضرت اقدس نے ذیل کی مختصر تقریر فرمائی۔

اسلام کا دعوےٰ کرنا اور میرے ہاتھ پر بیعت کرنا کوئی سہل کام نہین۔ منہ سے کہدینا اور عمل سے ظاہر نہ کرنا خدا تعالےٰ کے بڑے غضب کو حاصل کرنا ہے اور اس آیت کا مصداق ہوجاتا ہے: —

یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ط کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ط

پس اگر انسان جس کو اسلام کا دعوےٰ ہے یا میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اور اسکے دل مین کھوٹ ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے بڑے غضب کے نیچے آجاتا ہے۔ مومنون کو اس سے بہت بچنا چاہیئے۔

ایک سوال پر فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے احکام دو قسم کے ہوتے ہین اول شرعی جسکے برخلاف انسان کرسکتا ہے دوم۔ کونی جسکے برخلاف ہرگز نہین ہوسکتا جیسا کہ فرمایا قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم چنانچہ اس حکم کے برخلاف آگ ہرگز نہ کرسکتی تھی اس مین اللہ تعالےٰ .... انسان کو عبرت دیتا ہے کہ دیکھو جب آگ تک اس کی فرمانبردار ہے تو انسان کو اسی طرح فرمایا اقیموا الصلوۃ نماز کو قایم رکھو۔ اور فرمایا واستعینوا بالصبر والصلوۃ۔ جب انسان دیر تک ان حکمون پر کاربند رہتا ہے تو اسپر بھی وہ زمانہ آجاتا ہے کہ کہا جاتا ہے قلنا یا نار کونی بردا یعنے تو جو مصیبتون مین جل رہا تھا تو اب ٹھنڈا ہوجا اور اس آگ کی طرح فرمانبردار ہوجا +

۲۸ - جون سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک صاحب نے سوال کیا کہ آدم علیہ السلام جو خلیفہ بنکر آئے تو اسوقت کونسی قوم موجود تھی جسکے وہ خلیفہ تھے اور اگر کوئی قوم موجود تھی تو پھر حوا انکی

زوجہ کی نئی پیدائش کی ضرورت نہ تھی اُسی موجودہ قوم میں سے وہ نکاح کر سکتے تھے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ

حدیث شریف میں ہے۔

کہ بہت سے پیچ در پیچ جو امور غیر مفید ہوں ان کو انسان ترک کر دے انی جاعل فی الارض خلیفۃ سے استنباط ایسا ہو سکتا ہے کہ پہلے سے اسوقت کوئی قوم موجود ہو اور دوسری جگہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے والجان خلقنٰہ من قبل من نار السموم ایک قوم جان بھی آدم سے پہلے موجود تھی بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ سے خالق ہے۔ اور یہی حق ہے کیونکہ اگر خدا کو ہمیشہ سے خالق نہ مانیں تو اس کی ذات پر (نعوذ باللہ) حرف آتا ہے اور ماننا پڑیگا کہ آدم سے پیشتر خدا تعالےٰ معطل تھا لیکن چونکہ قرآن شریف خدا تعالےٰ کے صفات کو قدیمی بیان کرتا ہے اسی لئے اس حدیث کا مضمون راست ہے قرآن میں جو کوئی ترکیب ہے وہ ان صفات کے استمرار پر دلالت کرتی ہیں لیکن اگر آدم سے ابتدائے خلق ہوتی اور اس سے پیشتر نہ ہوتی تو پھر یہ نحوی ترکیب قرآن میں نہ ہوتی۔

باقی رہی لڑکیوں کی بات کہ ان کے موجود ہوتے حوا کی پیدائش کی کیا ضرورت ہے تو اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ ممکن ہے کہ جس مقام پر آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ہو وہاں کے لوگ کسی عذاب الہیٰ سے ایسے تباہ ہو گئے ہوں کہ آدمی نہ بچا ہو دنیا میں یہ سلسلہ جاری ہے کہ کوئی مقام بالکل تباہ ہو جاتا ہے کوئی غیر آباد آباد ہو جاتا ہے۔ کوئی برباد شدہ پھر از سر نو آباد ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھو کہ ابھی تک یورپ والے ٹکریں مار رہے ہیں کہ شاید قطب شمالی میں کوئی آبادی ہو اور تلاش کر کر کے معلوم کر رہے ہیں کہ کون سے قطعات زمین اول آباد تھے اور پھر تباہ ہو گئے پس ایسی صورت میں ان مشکلات میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایمان لانا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ رب۔ رحمان۔ رحیم۔ مالک یوم الدین ہے اور ہمیشہ سے ہی ہے جاندار ایک تو تکون سے پیدا ہوتے ہیں ایک ازز تکوین سے ممکن ہے کہ آدم کی پیدائش کے وقت اور مخلوقات ہو اور اس کی جنس سے نہ ہو یا اگر ہو بھی تو اس میں کیا حرج ہے کہ قدرت نمائی کے لئے خدا تعالےٰ نے حوا کو بھی انکی پسلی سے پیدا کر دیا +

جب انسان بیعت کرتا ہے تو سب امر و نہی اسے ماننے چاہئیں اور خدا تعالےٰ کی قدر تو نہ ایمان چاہیئے خدا تعالےٰ ہر طرح پر قادر ہے۔ ممکن ہے کہ ایک قوم موجود ہو اور اسکے ہوتے وہ اور قوم پیدا کر دیوے یا ایک قوم کو ہلاک کر کے اور پیدا کر دے موسےٰ کے قصہ میں بھی ایک جگہ ایسا واقعہ بیان ہوا ہے۔ آدم کے وقت بھی خدا سابقہ قوموں کو ہلاک کر چکا تھا۔ پھر جب آدم کو پیدا کیا تو اور قوم بھی پیدا کر دی +

خلیفہ کے لئے ضروری نہیں ہے کہ ایک قوم ضرور پہلے سے موجود ہو ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک اور قوم کو پیدا کر کے پہلی قوم کا خلیفہ اُسے قرار دیا جاوے اور آدم اسکے مورث اعلےٰ ہوں کیونکہ خدا کی ذات ازلی ابدی ہے اس پر تغیر نہیں آتا مگر انسان ازلی ابدی نہیں ہے اسپر تغیر آتا ہے میرے الہام میں بھی مجھے آدم کہا گیا ہے +

جب روحانیت پر موت آجاتی ہے یعنے اصل انسانیت فوت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ بطور آدم کے ایک اور کو پیدا کرتا ہے اور اس طرح سے ہمیشہ سے آدم پیدا ہوتے رہتے ہیں اگر قدیم سے یہ سلسلہ ایسا نہ ہو تو پھر ماننا پڑیگا کہ ۵ یا ۶ ہزار برس سے خدا ہے قدیم سے نہیں ہے یا یہ کہ اول وہ معطل تھا یہ خدا کی عادت ہے کہ بعض قرون کو ہلاک کرتا ہے دیکھو نوح کے وقت ایک زمانہ کو ہلاک کر دیا اسلئے ممکن ہے۔ ممکن کیا بلکہ یقین ہے کہ نوح کی طرح اسوقت سابقہ قوموں کو ہلاک کر دیا اور پھر ایک نئی پیدائش کی اگر یہ ہلاکت کا سلسلہ نہ ہو تو پھر زمین پر اسقدر آبادی ہو کہ رہنا محال ہو جاوے یہ قبریں ہی ہیں جنہوں نے یہ پردہ پوشی کی ہے +

۲۹ و ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء

۲۹- کو بعد از دوپہر حضرت اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور عصر اور مغرب اور عشا کی نمازوں میں آپ شریک نہ ہو سکے +

۳۰- قبل از عشاء

چند ایک نو وارد احباب نے بیعت کی انہیں سے چند ایک نے عرض کی کہ حضرت جی ہم قرآن پڑھے ہوئے نہیں ہیں۔ فرمایا کہ موٹے موٹے گناہوں کو تو جانتے ہو ان سے بچو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ کسی کا مال یا زمین نہ دباؤ۔ جھوٹ مت بولو شرک مت کرو۔ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ کہ اہل الجنۃ بلہ۔ کہ جنت میں جانے والے سادے ہوتے ہیں جو بہت پڑھے ہوئے ہیں اور عمل نہیں کرتے۔ ان کی سخت مذمت کی گئی ہے اور ان پر خدا نے لعنت بھی کی تھی۔ غریب لوگ پانصد برس پیشتر بہشت میں داخل ہونگے۔ غریبی خوش قسمتی ہے خدا کو پہچانو کہ جس کیطرف تم نے جانا ہے اور شرک سے پرہیز کرو اسباب پر بھروسہ کرنے سے بچو کہ یہ بھی ایک شرک ہے جو آدمی چالاکی سے گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو آخر خدا کا قہر ایک دن اسے ہلاک کرتا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے معنے یہی ہیں کہ خدا کے سوا اور کسی کی پوجا نہیں ہے۔ اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں اپنی عورتوں کو نصیحتیں کرو رشوتیں نہ لو نہ دو۔ تکبر۔ گھمنڈ۔ غرور ان سب باتوں سے بچو خدا کے غریب اور عاجز بندے بن جاؤ

ایک نے سوال کیا کہ اگر کوئی دشمن نقصان دیوے تو پھر بدلہ لیویں کہ نہ۔

صبر کرو اور انتقام کے نقص

فرمایا کہ صبر کرو کہ یہ وقت صبر کا ہے جو صبر کرتا ہے خدا اسے بڑھاتا ہے انتقام کی مثال شراب کی طرح ہے کہ جب تھوڑی تھوڑی پینے لگتا ہے تو بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اور حد سے بڑھتا ہے اسی طرح انتقام لیتے لیتے انسان ظلم کی حد تک پہونچ جاتا ہے +

سوال ہوا کہ اگر آپ کو کوئی برا کہے تو ہم کیسے صبر کر سکتے ہیں۔

فرمایا کہ جوش کے وقت اپنے آپ کو سنبھالنا چاہیئے دکھ تو ہوتا ہے مگر انسان ثواب پاتا ہے۔ اگر کوئی ہمیں برا کہتا ہو تو وہاں سے اٹھ گئے یا الگ ہو گئے نہ سنا کہ جس سے جوش آوے اور فساد ہووے +

سوال ہوا کہ مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے اور اس مسجد میں ہمارا حصہ ہے۔

فرمایا کہ سفید زمین پر ایک حد کر لی وہی مسجد ہو جاتی ہے مگر فساد اچھا نہیں اگر تم دشمن سے بدلہ نہ لو اور اُسے خدا کے حوالہ کر دو تو وہ خود نپٹ لیو یگا۔ دیکھو ایک بچہ کے دشمن کا مقابلہ ماں باپ کیا کرتے ہیں اسی طرح جو خدا کے دروازہ پر گرتا ہے تو خدا خود اس کی رعایت کرتا ہے اور اُس ضرر دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے +

(باقی آیندہ)

حضرت حجۃ اللہ امام الملت کے مکتوبات

حضرت حکیم الامت کے نام کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ و نظر الیہ بنظر الرحمۃ والرضوان۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عنایت نامہ مشتمل بر تلطفات محبت نامہ پہونچکر باعث انشراح و سرور و ممنونی ہوا۔ آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے خدا تعالیٰ آپ کو خیر و خوشی کے ساتھ جلد ملاوے۔ تعلقات دنیا مین حاسدون کا ہونا ایک طبعی امر ہے۔ ولکل متقبل حاسد حفاظت و حمایت الٰہی آپ کے لازم حال رہے بیشک ایسے تعلقات بہت خطرناک ہین اور ان مین بجز خاص رحمت الٰہی کے انجام خیر کے ساتھ عہدہ برا ہونا بہت مشکل ہی۔ ہمیشہ تضرع اور استغفار رب کریم کی جناب مین لازم حال ہی رکھین اور رفق اور نرمی اور اخلاق مین تو پہلے ہی سے آنمکرم سبقت لیگئے ہین لیکن امید رکھتا ہون کہ حاسدون اور دشمنون سے بھی یہی طریق جاری رہے اور حتی الوسع ریاست کے کامون مین بہت دخل دینے سے پرہیز رہے کہ سلامت بر کنار است کا مقولہ قابل توجہ ہے ازالہ اوہام اب تک چھپ کر نہین آیا۔ شائد دس پندرہ روز تک آ جاویگا اسکے نکلنے کے بعد آن مکلف کو تکلیف دونگا کہ اسکا لب لباب نکالکر تشریحات و ایزادات مناسبہ کے ساتھ آنمکرم کیطرف سے بھی کوئی رسالہ شائع ہو جاوے۔ مولوی محمد حسین صاحب سے جسقدر بحث ہوئی اس عاجز کی دانست مین وہ مصلحت سے خالی نہین تھی اور امید رکھتا ہون کہ فریقین کے بیانات کے شایع ہونے کے بعد انشاء اللہ اسکا بہت نیک اثر دلون پر پڑے گا+ یہ بھی دریافت کرنا چاہتا ہون کہ سید محمد عسکری خانصاحب کی نسبت ابھی کچھ تذکرہ ہوا یا نہین اور سب خیریت ہے+ خاکسار غلام احمد از لودہانہ محلہ اقبال گنج ۱۲ اگست ۱۸۹۱ء

البدر

تصحیح - البدر جلد ۲ صفحہ ۱۷۸ کالم ۲ - سطر ۱۶ مین بجائے عبارت "اور خاوند نے پھر اس زوجہ کی طرف میلان کر کے اسے اپنے نکاح مین لیا" کے "اس خاوند نے پھر اس زوجہ کیطرف رجوع کیا" صحیح خیال کیا جاوے+

اسی صفحہ کے کالم ۳ زیر عنوان "ظہر" سطر ۲ مین پانچ سال کی بجائے چودہ پندرہ سال پڑھا جاوے+

نامہ نگارون کو ضروری اطلاع:- جو صاحب نظم اور مراسلات دفتر البدر مین روانہ فرماتے ہین ان سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اپنے مضامین مین بین السطور اور حاشیہ کافی چھوڑا کرین تاکہ اگر اصلاح کی ضرورت ہو تو اسکے لئے جگہ کافی مل سکے اور حتی الوسع خوشخط لکھا ہوا ہو

سوالون کے جواب:- اکثر خطوط دفتر مین اسطرح کے آتے ہین کہ ان کے ساتھ جوابی کارڈ اور ٹکٹ مطلقاً نہین ہوتا اس لئے اکثر ان کے جواب نہین دیئے جاتے اور سائل بار بار شکایت کرتے ہین بجائے اسکے کہ وہ عدم جواب کی شکایت کرین کیا اچھا ہو کہ اول ہی جوابی کارڈ یا ٹکٹ کو ارسال کر دیا کرین+

مقدمات

مقدمہ گورداسپور کی خلاصہ کارروائی مین ہم نے پیر مہر علی شاہ گولڑی کی شہادت کی نسبت لکھا تھا کہ ۲۰ تاریخ کو فیصلہ ہوگا اس تاریخ کو پیر صاحب کیطرف سے ایک بیرسٹر صاحب نے عذر بیماری پیش کیا تھا اسپر عدالت نے ایک ہفتہ کی مہلت دی ہے کہ اس اثنا مین وہ کسی مستند ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ پیش کرین جو کہ عدالت مین قابل سماعت ہو+

جہلم مین کرم الدین نے جو ایک دوسرا مقدمہ حضرت اقدس پر دائر کیا تھا جس کی گورداسپور مین انتقال کی نسبت چیف کورٹ مین درخواست دی گئی تھی الحمد للہ کہ ۲۹ جون کو عدالت چیفکورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ مقدمہ جہلم سے منتقل ہو کر گورداسپور جاوے یہ تمام امور ان الٰہی تائیدات کا بین ثبوت ہین جو کہ حضرت حجۃ اللہ علی الارض کے شامل حال ہین+ کیون نہ ہو-

خدا کے پاک لوگون کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے-

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر مطبوعہ ۲۶ جون نمبر ۲۳ صفحہ ۱۸۳

اکثر بزرگان قدیم جو جنگل اور پہاڑون مین خوفناک جگہ اور ویرانون مین یاد الٰہی کے واسطے رہا کرتے تھے الٰہی توجہ اور خیالی قوت سے بھوک پیاس۔ بیماری سردی اور گرمی اور جمیع تکالیف سے بچے رہا کرتے تھے اور موذی جانورون کو اپنا غلام بنا لیتے تھے اور اس علم کو ایک اسرار باطنی سمجھکر نا اہلون کے بتلانے سے کنارہ کرتے تھے اور جو اپنے خاص خاص خادم صالح اور خدا پرست ہوا کرتے تھے انکو بتلایا کرتے تھے اسکی حقیقت خواہ تو کاملون کے سینے مین مخفی ہے خواہ قبر مین چلی گئی اور یہ تبرک علم دنیا مین کمیاب ہو گیا۔ پھر اسکی اصلی ہیئت کو بگاڑ کر نا اہلون نے گنڈہ۔ تعویذ اور جھاڑ پھونک کا دتیرہ اختیار کیا+ (باقی آیندہ)

نسیم دعوت اور سناتن دھرم انگریزی:- کی ۲۶۰ زائد کاپیان مفت تقسیم کرنے کے لئے طبع کرائی گئی تھین یہ این لحاظ کہ اسکا بوجھ انجمن اشاعت اسلام پر نہ پڑے- مولوی عبدالکریم صاحب کی تحریک سے میٹنگ کمیٹی نے یہ تجویز کی کہ ہمارے دوست ۴ر فی کاپی کے حساب سے خرید کر منیجر کو اطلاع دین کہ وہ انکو مفت تقسیم کر دے۔ صہ ۲۵ روپیہ مذکورہ بالا کاپیون کی طبع کرائی پر خرچ ہوئے تھے جن مین سے فقط معہ روپیہ ابتک وصول ہو چکے ہین اسلئے باقی احباب کیخدمت مین درخواست ہے کہ اس ضروری امر کیطرف توجہ فرماکر باقی رقم کو پورا کر دین+

محمد علی مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی

(از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

رات کیوقت جو ۲۸ جون ۱۹۰۳ء کے دن کے بعد رات تھی یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا اور ۲۹ جون ۱۹۰۳ء - میرے خیال پر یہ کشش غالب ہوئی کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہین یا بعض میری جماعت کے لوگون کی طرف سے کرم الدین پر ہین ان کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشش کیوقت میری حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا ✤

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون فیہ آیات للسائلین

اس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے کہ ان دونون فریقون مین سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اسکو فتح اور نصرت نصیب کریگا کہ جو پرہیزگار ہین یعنی جھوٹ نہین بولتے ظلم نہین کرتے تہمت نہین لگاتے اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندونکو نہین ستاتے اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہین اور خدا سے ڈر کر اسکے بندونکے ساتھ ہمدردی اور خیرخواہی اور نیکی کیساتھ پیش آتے ہین اور بنی نوع کے وہ سچے خیرخواہ ہین انمین درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہین بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنیکیلئے تیار ہین سو انجام یہ ہے کہ انکے حق مین فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہین جو ان دونون گروہون مین سے حق پر کون ہے انکے لئے نہ ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے ✤ والسلام علی من اتبع الہدےٰ ✤ ۲۹ جون ۱۹۰۳ء

درس قرآن شریف

فمالکم فی المنفقین فئتین واللہ ارکسہم بما کسبوا - اتریدون ان تہدوا من اضل اللہ ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا ✤

کیا ہوگیا تم کو کہ منافقون کے بارہ مین دو گروہ ہو رہے ہو یاد رکھو اللہ تعالےٰ نے انکو گندہ اور خراب بنا رکھا ہے بہ سبب ان کرتوتونکے جو انہون نے کین - کیا تم چاہتے ہو کہ تم راہ نمائی کرو جسکو اللہ نے گمراہ کیا اور جس کو اللہ گمراہ کرتا ہے تو اسکے واسطے کوئی راہ نہین پاسکتا -

جب کوئی مذہب یا سلطنت قائم ہوتی ہے یا کوئی نبی یا مصلح قوم آتا ہے تو اسوقت موٹے موٹے تین گروہ ہو جاتے ہین - اول جن کے فہم سلیم اور فطرتین عمدہ ہوتی ہین - عاقبت اندیش ہوتے ہین - اللہ کی رضا کو مقدم رکھتے ہین اس کی نیازمندیان چاہتے ہین ایسے لوگ ایمان لے آتے ہین دوم جو بدبخت ہوتے ہین وہ اللہ سے سیدھی راہ کی ہدایت کے واسطے دعا نہین مانگتے تکبر کرتے ہین - مقابلہ کرتے ہین ایسی حالتون مین جیسے ایک عظیم الشان بادشاہ کے مخالف ہلاک کئے جاتے ہین اسی طرح اس نبی اور مصلح من اللہ کے دشمن بھی ہلاک ہوتے اور تباہ ہوجاتے ہین سوم یہ گروہ منافقونکا ہوتا ہے ان مین نہ قوت فیصلہ ہوتی ہے نہ تاب مقابلہ اور اپنے آپ کو چالاک سمجھتے ہین جب کوئی مسئلہ پیش ہوتا ہے تو چہرے زرد ہوجاتے ہین پوچھتے بھی نہین اور بات کرتے ہین تو کھلکر نہین کرتے - ان تینون گروہون کے عجیب عجیب حالات ہوتے ہین سب پر مشکلات اور مصائب آتے ہین - لیکن انجام کار سچے مومن کامیاب ہوتے ہین - رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین بھی یہی تین قومین ہوگئی تھین - چنانچہ قرآن بھی ابتدا مین تین قومونکا ہی ذکر کرتا ہے پہلے انعمت علیہم یعنے مومنون کا بیان ہے - پھر مغضوب علیہم یعنے کفار کا اور پھر الضالین یعنے منافقون کا - مغضوب علیہ یعنے کافر ڈرانے اور نہ ڈرانے کو برابر سمجھتے ہین اس واسطے کافر رہتے ہین -

(باقی آئندہ)

کسر صلیب

مسئلہ کثرت ازدواج کے رو سے

عیسائی دنیا کے لئے یہ کچھ کم دریائے ندامت مین ڈوب مرنے کی جگہ نہین ہے کہ قرآن شریف کے جن پاکیزہ اور مدار زندگی احکام پر وہ اعتراض کرتے ہین آخر نیچری طور پر خود ان کو وہی احکام ماننے پڑتے ہین اور خود انہی معترضین کی قوم مین ایسے لوگ موجود ہوتے ہین - جنہون نے ان پاکیزہ احکام پر عملدرآمد کو مدار زندگی قرار دیا ہو کثرت ازدواجی پر قوم نصاریٰ کے جسقدر اعتراض ہین وہ تو ہر ایک کو معلوم ہین مگر اب یہ بات سنکر تعجب ہو گا کہ خود عیسائیون مین ایک ایسا فرقہ موجود ہے جو کہ بڑے زور سے کثرت ازدواج کا موید ہے اور عملی طور پر اسکی تائید کر رہا ہے اس فرقہ کا نام مارمن مشن ہے کہ جن سے ہمارے دوست اور مہربان مفتی محمد صادق صاحب نے حال ہی مین خط و کتابت کر کے ان کے حالات دریافت کئے ہین +

صلیب پرستی کو جہان اور ذرائع سے آج کل زوال پہونچ رہا ہے منجملہ انکے اب یہ بھی ایک ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ ان مین ایسے لوگ بھی ہین جن کی ایک خاص مشن اسی لئے ہے کہ کثرت ازدواج کو عیسائی دنیا مین رواج دیوین +

اس سے پیشتر مسئلہ طلاق کی ضرورت کو محسوس کر کے یورپ نے اسے رواج دیدیا ہے اور اب تعدد ازدواج رواج پا رہا ہے اس مارمن مشن کیطرف سے چند کتب اور ایک قلمی چٹھی کی نقل جو کہ ان کے ایک ممبر نے ایک معترض کو لکھی تھی - اور ایک خط آیا ہے جس مین سے ہم صرف خط کا ترجمہ سردست شائع کرتے ہین اور باقی تراجم بھی انشاء اللہ اسکے بعد اپنے اپنے وقت پر شائع ہونگے + اس چٹھی کا فرستندہ یہ بھی لکھتا ہے کہ وہ سنہ ۱۸۵۲ء سے سنہ ۱۸۵۶ء تک کلکتہ - بمبئی - کراچی مین اسی مشن کی خدمات پر مامور رہا ہے + اور وہ خط یہ ہے +

مائی ڈیر سر

آپنے ۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو جو ایک چٹھی تعدد ازدواج پر مجھے لکھی تھی اسکے جواب مین مین نے آپکے نام کچھ مطبوعہ کاغذات اور ایک دستی لکھا ہوا کاغذ روانہ کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپکے سوالات کا حل انہی سے ہو جاوے گا - آپ معلوم کر لینگے کہ ہمارے نزدیک تعدد ازدواج ایک بہت مقدس اور ایسا اصول ہے جسپر زندگی کا مدار ہے اور اگر خدا کے ارادہ کے موافق اسپر پاکیزگی سے عمل کیا جاوے اور جیسے کہ ہم نے بھی مشاہدہ کرنے کی کوشش کی ہے تو یہ نوع انسان کو ترقی کے اعلےٰ مدارج پر پہونچاتا ہے اور کچھ عرصہ مین انسانیت کا سب سے اعلےٰ نمونہ پیش کرتا ہے بلکہ ایک کامل انسان بنا دیتا ہے اور اگر جسمانی اور عقلی - اور اخلاقی اور روحانی طور پر غور کیجاوے تو یہ اصول انسان کو اس کے خالق کے سامنے کھڑا ہونیکے قابل بنا دیتا ہے

یہ کسی صورت مین عیاشی کی بنا پر نہین ہے بلکہ اس کی بنیاد کثرت اولاد کے خیال پر ہے نہ کہ حیوانی خواہش جماع وغیرہ کے لئے جیسے کہ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے جو کتابین اور تحریر ہم ارسال کرتے ہین آپ کا اختیار ہے کہ اسے شائع کر دین +

ہمارے مشن کی ایک ایجنسی اور ہیڈ کوارٹرز اسلنگٹن مقام لورپول ملک انگلینڈ مین بھی ہین جہان پر فرانسس ایم سن پریسیڈنٹ ہے جس سے آپ چاہین خط و کتابت کر سکتے ہین - میرا خط پڑھکر جو آپ کے خیالات ہون اگر ان سے اطلاع بخشی جاوے تو عین خوشی کا باعث ہے اور اگر مین آپ کی کسی اور آرزو کو بھی پورا کر سکتا ہون تو مجھے بتلا وین مین خوشی سے اسے پورا کرونگا - فقط راقم اے - ملٹن مسٹر سالٹ لیک سٹی اُوٹہ +

احمدی جماعت کی توجہ کے قابل

ماہ جون سنہ ۱۹۰۳ء سے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین ایک اور سیر صاحب محض اس غرض کے لئے متعین کئے گئے ہین کہ وہ طالب علمون کو فن نقشہ کشی سکھلاوین چنانچہ اب اول مڈل جماعت کے طلبا نے اس فن کو تحصیل کرنا شروع کر دیا ہے اور یہ انتظام بھی ہو رہا ہے کہ انجنیرنگ کا سامان منگوا کر پیمایش وغیرہ بھی سکھلائی جاوے - تاکہ اوورسیری وغیرہ امتحان کے واسطے طلبا تیار ہو سکین - ڈائرکٹر صاحب کی محنت اور توجہ مدرسہ کے متعلق بے شک قابل قدر ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ احمدی جماعت اس کوشش کی قدردانی کی نظر سے دیکھے گی اور بڑی فراخ حوصلگی سے مدرسہ کے چندون مین بڑھکر حصہ لیوے گی کیونکہ جیسے جیسے مدرسہ کی تعلیم کا سلسلہ بڑھتا جاتا ہے ویسے ویسے اخراجات بھی بڑھتے جاتے ہین اور ہمین اسبات کا بھی علم ہوا ہے کہ مدرسہ کے چندون کیطرف اکثر احباب کی توجہ بہت کم ہے نہین معلوم کہ اسکی کیا وجوہات ہین اور جس حالت مین اس کفر و شرک کے زمانہ مین ہر چہار سو ہر ایک قوم کے الگ الگ مدرسہ اور کالج کھل رہے ہین تو کیا وجہ کہ ہماری قوم اس ضرورت کو محسوس نہ کرے کیا اسے اس بات کا علم نہین ہے کہ اس جہالت کے طوفان کے وقت اگر نجات کا مقام ہے تو وہ صرف قادیان ہی ہے - اور ایک مخلص انسان جس طرح یہان آکر ہر ایک قسم کی ہلاکت کی راہون سے بچ سکتا ہے اور خدا کے حصن حصین مین امن و امان کی زندگی بسر کرتا ہے - ویسے ہی کل مدارس کے مقابلہ مین اگر کوئی ایسا مدرسہ بھی روئے زمین پر ہے جو کہ عقائد صحیحہ کی تعلیم دیکر ابدی جہنم سے بچاتا ہے تو وہ صرف مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ہی ہے اور خدا کے فضل سے ہر ایک قسم کی ایسی آلودگی سے جو کہ اکثر مدرسون مین ہوا کرتی ہے - جس سے لڑکون کے اخلاق روحانی پر بڑا بُرا اثر پڑا کرتا ہے صرف یہی ایک مدرسہ ہی جو پاک ہے پس احمدی جماعت کے لئے یہ ایک بڑے شکر کا مقام ہے اور اسے چاہیئے کہ اسکے لئے سجدات شکر عملی طور پر بھی بجا لاوے کہ اس ظلمت کدہ زمانہ مین خدا نے ان کی ذریت کے واسطے یہ موقعہ نصیب کیا کہ اس مدرسہ مین تعلیم یافتہ ہو کر روئے زمین کے کل مدارس سے ممتیز ہو - پس اگر احمدی قوم اس مدرسہ کی بہبودی اور ترقی کے لئے اپنی جیبون کو نہین ٹٹولے گی اور اپنے مقفل صندوقون کو اسکے واسطے نہ کھولے گی تو ایک بھاری فرض کی ادائیگی سے محروم رہے گی - اور قومیت کے لحاظ سے جن معاصی کی ایک قوم مرتکب ہو سکتی ہے - اس مین حصہ لیوےگی پس اے میرے معزز ناظرین مین بڑے زور سے آپ کی توجہ کو مدرسہ اور اس کی مالی ضروریات کی طرف منعطف کرتا ہون کہ یہ وقت امداد اور نصرت کا ہے اور ابتدائی حالت ہے - اگر اسوقت کمزوری دکھلائی جاوے گی تو پھر اسکا داغ ندامت ماتھے سے مٹنا مشکل ہوگا -

فوٹو + حضرت اقدس امام الزمان ع م کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس مین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے ۸ کو ملتی ہے +
اسم اعظم - حضرت اقدس کی الہامی دعا + قیمت ۱ /

مراسلات

بمیرتا برہی اے حسود کین رنجیست
کہ از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست

مکرمی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم + آپ میرے مضمون کے نرالے ہیڈنگ کو دیکھ کر حیران تو ہونگے مگر کیا کیا جائے - مخالفین کی زیادتیان دیکھ کر آخر رہا ہنین جاتا +

مجھے کل اخبار صحیفہ مطبوعہ ۵ جون جو بجنور سے شائع ہوتا ہے اتفاق سے مل گیا اسکے صیغہ مراسلات مین کسی پردہ نشین کیطرف سے ایک مراسلت چھپی ہے - مراسلت کیا ہر راقم نے اپنے حسد کا بڑی مردانگی سے ثبوت دیا ہے اللہ اللہ یہ لوگ راہ حق سے کسقدر دور جا پڑے ہین محض حضرت اقدس کے انکار کیوجہ سے قرآن حمید کے معارف - احادیث کے اصلی مطالب اور اہل کشوف کے کشفون سے انکار کرنا پڑا ہے گویا ان کے نزدیک خدا اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا ہے کسی سے بھی ہمکلام نہین ہوتا اگر ہوتا ہے تو وہ اسکا ثبوت دین ورنہ ہم سے طلب کرین - اگر یہ لوگ طالب حق ہوتے تو کوئی مشکل نہ تھی +

واللہ راقم مضمون کی لیاقت اور فہم پر بے اختیار ہنسی آتی ہے اگر خداداد لیاقت اور سمجھ سے کچھ حصہ ملا ہوتا تو ایسے بے جا اعتراض ہرگز نہ کئے جاتے مثلاً ان کا یہ اعتراض کہ "مرزا صاحب کو خدا اور خلق سے مطلق شرم نہ آئی کہ حضرت علی علیہ السلام کی نسبت تعلی کا الزام لگا دیا" مین نہین جانتا راقم مضمون اس اعتراض مین کسقدر راستی پر ہے کیونکہ ہم مراتب مین جیسے اصحاب ثلاثہ کو مانتے ہین - حضرت علی رضؓ کو بھی ویسے ہی مانتے ہین اور یہی ہمین ہدایت ہے ہان الزامی جواب ایک حد تک جائز ہے جس سے آپ کو بھی انکار نہ ہوگا +

دوسرا اعتراض کہ "مرزا صاحب نے اندھا دھند تبر عصبیت تیز کر کے اصل شجر نبوت کے قطع کرنے کے لئے بزور آزمائی شروع کر دی ہے" اب اس اعتراض سے پورے طور پر ثابت ہو گیا کہ فی الحقیقت راقم مضمون کو ہی حسد نے اندھا کر دیا ہے اگر بہ نظر تعمق دیکھا جائے تو یہی اعتراض راقم مضمون پر بجنسہ وارد ہوتا ہے کیا وہ اس کی تردید کرینگے +

مرزا صاحب نے تو اپنے آپ کو محمدی مسیح دبمقابلہ موسوی مسیح) ثابت کیا ہے جسکی تشریح کے لئے الحکم منکر والی حدیث موجود اور شاہد ہے مگر زمانہ حال کے سطحی عقل کے مولوی جن مین صحیفہ کا نامہ نگار بھی شامل ہو اسی اصلی مسیح ابن مریم کے منتظر ہین مین نہین جانتا یہ لوگ کس منہ سے کہتے ہین کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہین یہ یاد رکھین اور ضرور یاد رکھین کہ جب تک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی تابعداری اور کامل طور پر عزت نہ کی جاوے کسی حالت مین بھی ملاح اور پیرو نہین ہو سکتے - ہان زبانی جمع خرچ پڑے کرین یہ انکا اختیار ہے - یہ ایک عجیب بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے تمبع ہین - انہین سے فیض حاصل کر کے مسیح موعود کا دعوے کرین تو ختم نبوت فوراً ٹوٹ جاتی ہے مگر ایک فوت شدہ اسرائیلی نبی کے دوبارہ آنے سے ختم نبوت مین کچھ خلل نہین آتا اب مین دیکھنا چاہتا ہون کہ راقم مضمون کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک شان اور ختم رسالت کا کہانتک پاس ہے -

ایک اور اعتراض جو عبدالرحمن باشندہ ملتان کے خواب پر کیا گیا ہے اس سے بڑھکر اور کونسی سوء ادبی ہوگی ورنہ ایک مسلمان بھی ایسا نہین ہوگا - جو (کسی کے اس بیان پر کہ مین نے کل انبیاء کو جن مین خاتم النبیین بھی شامل تھے خواب مین دیکھا ہے) اعتراض کرے کیونکہ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے بعینہٖ انہین کو دیکھا ہے اگر صاحب مضمون مسلمانون کا سا دل گردہ رکھتے ہین تو سب سے پہلے فرصت مین وہ اپنی ناپاک تعبیر کی ضرور تردید کرین - اور جواب لکھتے وقت یہ بھی بتا دین کہ شاہ نعمت اللہ ولی کا قصیدہ اگر مرزا صاحب کے متعلق نہین تو آپکے نزدیک جن کے متعلق ہو ان کے نام نامی سے مطلع کیا جاؤن -

اخیر پر مین اڈیٹر صحیفہ پر افسوس کرتا ہون کہ انہون نے اپنے پردہ نشین نامہ نگار کی مراسلت کو کیون نہ پرکھا ہان مخالفت کی وجہ سے نہ پرکھ سکے ہون تو انہین معذور سمجھنا چاہئے - زیادہ والسلام +

راقم خاکسار محمد حسین مسافر

احمدیہ روشنائی + دوسری روشنائیون سے مقابلتہً عمدہ اور ارزان مرزا عبد الکریم تاجر مالیرکوٹلوی کی بنائی ہوئی فی پڑیہ یک تولہ اوسط درجہ ۲ اعلے درجہ ۱ دفتر البدر سے طلب کرو +

نظم

(از محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیرکوٹلوی)

عشق مولا کے لئے یارونکو کہدین الفراق
حب مولا کے لئے پیارون سے ہو جوش دفاق

اتفاقاً گر کبھی بیٹھین کسی جلسہ مین ہم
بس یہی اک ریزولیوشن پاس ہو بالاتفاق

توڑ دین پیوند خویشاوند حق کے سامنے
اپنے مولا کے لئے فرزند بھی ہو جائے عاق

پائین قرب حق گذر کر طاق نیلوفر سے ہم
سب زمینی خواہشون کو رکھدین ہم بالائے طاق

ہم پہ ہون آسان گو مشکل سے مشکل ہون مقام
مشکلین جتنی پڑین دلبر ذرا گذرین نہ شاق

سستیون کا سرد ہو بازار اور پھیکی دکان
دین کے کامون مین ہون سرگرم خدمت چست چاق

خدمت دین کا نتیجہ کامیابی سمجھین ہم
لذت دنیا کی غایت نامرادی اور شقاق

جس جگہ ہو بول بالا دین کا بیٹھین وہان
ایسے جلسون مین نہ بیٹھین جس مین ہوئے ہو نفاق

آنکھ پر پٹی نہ ہو اور اس پہ ہو غض بصر
تنگ کٹی سمجھین سما جائے نظر مین گر براق -

اپنی چاندی ہے اگر ہے نقد عفت جیب مین
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھین ہم زنان سیم ساق

لغو کے سننے مین ہم کو کچھ بھی دلچسپی نہو
دین حق کی جستجو کا دل مین ہو پیدا مذاق

جز عمل گر خلعت دیبا ہے سمجھین جل خر
اور گدھا سمجھین کتابون سے لدا اسپ عراق

ہے وہی لقمان کرے جو علم قرآن پر عمل
ورنہ اک نادان ہے گو کیون نہو ہر فن مین طاق

جان ہو اپنی ہتھیلی پر فقط دین کے لئے
جان لٹا کر راہ حق مین جان ملے واللہ باق

زندگی کی کل چلانے کا فن سمجھین فقط
روکھی پھیکی روٹیان یا روغنی نان رقاق

یاد حق کو ہم دوائے درد دل سمجھین مدام
ورد استغفار سے کافور ہو جائے مراق

کوئی غم ہم کو نہ کھائے ہم نہ کھائین کوئی غم
ہان غم ایمان مین ہم سوکھکر ہو جائین قاق

ذکر حق ہو اور مسیح احمدی کی پیروی
ثاقبا سب چھوڑ دو شور و شغب اور طمطراق

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبرشمار	نام	مقام	ضلع
۷۶۰	مولابخش ولد کریم بخش	گورداسنگرا	گورداسپور
۷۶۱	عبدالغفار ولد رحیم بخش	پسرور	سیالکوٹ
۷۶۲	حافظ محمد اسماعیل ولد بلندا	سیدوالہ	منٹگمری
۷۶۳	عبدالرحمٰن 〃	〃	〃
۷۶۴	روشنائی بی بی زوجہ حلیم	〃	〃
۷۶۵	عائشہ بی بی ولد حلیم	〃	〃
۷۶۶	صاحب بی بی 〃	〃	〃
۷۶۷	جنت بی بی 〃	〃	〃
۷۶۸	بوڑا	〃	〃
۷۶۹	علم دین طالب علم ولد حیات	مصطفٰے	لاہور
۷۷۰	بہادر	ملکہ حاجی	منٹگمری
۷۷۱	والدہ مولوی نورالدین	دہرمکوٹ بگہ	گورداسپور
۷۷۲	شاہو	〃	〃
۷۷۳	نتھو	〃	〃
۷۷۴	فضل حق	〃	〃
۷۷۵	غلام محمد	〃	〃
۷۷۶	اسمٰعیل	〃	〃
۷۷۷	زینب بی بی	〃	〃
۷۷۸	مسماۃ اللہ رکھی	〃	〃
۷۷۹	جیون	راجیکی	گجرات
۷۸۰	فضلدین	〃	〃
۷۸۱	سید لعلشاہ صاحب برق	نوشہرہ	پشاور
۷۸۲	اہلیہ سید لعلشاہ صاحب	〃	〃
۷۸۳	پیربخش	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان
۷۸۴	غلام رسول ولد غلام حیدر		
۷۸۵	محمد صدیق ولد احمد جیو		
۷۸۶	حسن طالع ولد محمد صدیق		
۷۸۷	غلام فاطمہ 〃		
۷۸۸	مسماۃ خاتون زوجہ 〃		
۷۸۹	نور محمد ولد سلطان		
۷۹۰	احمد ولد نور محمد		
۷۹۱	اہلیہ نور محمد		
۷۹۲	محمد اسحاق ولد غلام حیدر		
۷۹۳	محمد رفیق ولد 〃		
۷۹۴	محمد ولد نور محمد		
۷۹۵	مسماۃ بھاگان		

نمبرشمار	نام	مقام	ضلع
۷۹۶	چوہدری شتامان ولد ہمت	قصور	لاہور
۷۹۷	بہادر ولد شتامان	〃	〃
۷۹۸	فتح دین	〃	〃
۷۹۹	سکندر ولد بہادر	〃	〃
۸۰۰	سردار ولد کالو	〃	〃
۸۰۱	محمد ولد 〃	〃	〃
۸۰۲	بہرام ولد سردار	〃	〃
۸۰۳	چوغطہ ولد اہنجا	〃	〃
۸۰۴	جمال دین 〃	〃	〃
۸۰۵	لکھا 〃	〃	〃
۸۰۶	ستار دین 〃	〃	〃
۸۰۷	نواب ولد عمر	〃	〃
۸۰۸	نور ماہی ولد خدابخش	〃	〃
۸۰۹	دینا	〃	〃
۸۱۰	اہلیہ دینا	〃	〃
۸۱۱	نواب	〃	〃
۸۱۲	اللہ دین ولد نور احمد	〃	〃
۸۱۳	قادربخش 〃	〃	〃
۸۱۴	حکیم حاجی رحمت اللہ صاحب	راہون	جالندھر
۸۱۵	زوجہ حاجی رحمت اللہ صاحب	〃	〃
۸۱۶	محمد ابراہیم ولد 〃	〃	〃
۸۱۷	خیر بی بی دختر 〃	〃	〃
۸۱۸	برکت بی بی 〃 〃	〃	〃
۸۱۹	فاطمہ بی بی 〃 〃	〃	〃
۸۲۰	حاکم ولد غلام محمد	خوشاب	شاہپور
۸۲۱	میاں علی محمد ولد جانمحمد	〃	〃
۸۲۲	سید پیر شاہ صاحب	دہاروال	گجرات
۸۲۳	نور محمد صاحب واعظ	شوجین	برہماملک
۸۲۴	امام الدین ولد رستم گلگو	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۲۵	پیر محمد ولد امام الدین	〃	〃
۸۲۶	نور محمد ولد امام الدین	〃	〃
۸۲۷	محمد اسحاق ولد امام الدین	〃	〃
۸۲۸	سماعل ولد احمدیار	گہڑی نوشہ	〃
۸۲۹	مراد ولد سماعل	〃	〃
۸۳۰	اللہ دین ولد قادربخش	〃	〃
۸۳۱	سردار ولد اللہ دین	〃	〃
۸۳۲	غلام محمد ولد اللہ دین	〃	〃

نمبرشمار	نام	مقام	ضلع
۸۳۳	مرزا ولد اللہ دین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۳۴	کرم بی بی زوجہ اللہ دین	〃	〃
۸۳۵	سید ولد بانی	〃	〃
۸۳۶	غلام ولد امام الدین	〃	〃
۸۳۷	امام الدین ولد عظمت	〃	〃
۸۳۸	امام بی بی زوجہ امام الدین	〃	〃
۸۳۹	حیات ولد امام الدین	〃	〃
۸۴۰	مراد ولد امام الدین	〃	〃
۸۴۱	سردار ولد 〃	〃	〃
۸۴۲	بخت بہری دختر امام الدین	〃	〃
۸۴۳	غلام علی ولد فضلدین	〃	〃
۸۴۴	کرم بی بی زوجہ فضلدین	〃	〃
۸۴۵	محمد علی ولد فضل دین	〃	〃
۸۴۶	امیر بی بی دختر فضل دین	〃	〃
۸۴۷	قطب دین ولد احمد یار	〃	〃
۸۴۸	روشنائی زوجہ قطب الدین	〃	〃
۸۴۹	غوث محمد ولد 〃	〃	〃
۸۵۰	علی محمد ولد 〃	〃	〃
۸۵۱	رحمت بی بی دختر 〃	〃	〃
۸۵۲	خان بی بی زوجہ احمد یار	〃	〃
۸۵۳	لال ولد امام بخش	〃	〃
۸۵۴	روشنائی زوجہ لال	〃	〃
۸۵۵	مراد بی بی دختر لال	〃	〃
۸۵۶	فتح دین ولد امام بخش	نہابل	〃
۸۵۷	مریم بی بی زوجہ فتحدین	〃	〃
۸۵۸	زینب بی بی دختر 〃	〃	〃
۸۵۹	ملا ولد سزاوار	〃	〃
۸۶۰	ست بھرائی زوجہ ملا	〃	〃
۸۶۱	اللہ دین ولد حسن	〃	〃
۸۶۲	اللہ جوائی زوجہ اللہ دین	〃	〃
۸۶۳	مہتاب دین ولد مولوی جلال دین	پیرکوٹ	〃

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگرخانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اسکا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا۔

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد فضل پروپرائٹر چھپکر شائع ہوا۔

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی اللہ داع

البدر

نمبر ۲۵ | قادیان دارالامان ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ مطابق ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

یکم جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

مسئلہ | ایک لڑکی کے دو بھائی تھے اور ایک والدہ۔ ایک بھائی اور والدہ ایک لڑکے کے ساتھ اس لڑکی کے نکاح کے لئے راضی تھے مگر ایک بھائی مخالف تھا وہ اور جگہ رشتہ پسند کرتا تھا اور لڑکی بھی بالغ تھی اس کی نسبت مسئلہ دریافت کیا گیا۔ کہ اس لڑکی کا نکاح کہان کیا جاوے۔ حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ وہ لڑکی کس بھائی کی رائے سے اتفاق کرتی ہے جواب دیا گیا کہ اپنے اس بھائی کے ساتھ جسکے ساتھ والدہ بھی متفق ہے فرمایا کہ پھر وہان ہی اسکا رشتہ ہو جہان لڑکی اور اسکا بھائی دونون متفق ہین +

پھر نکاحون پر ذکر چل پڑا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی لڑکیون کے رشتے ابولہب سے کر دیئے تھے حالانکہ وہ مشرک تھا مگر اس وقت تک نکاح کے متعلق وحی کا نزول نہ ہوا تھا چونکہ پیغمبر خدا صلعم پر توحید غالب تھی اس لیے سوخل نہ دیتے تھے اور قومیت کے لحاظ سے بعض امور کو سرانجام دیتے اس لیئے ابولہب کو لڑکی دیدی تھی +

رسول عالم الغیب ہوتا ہے کہ نہین اسپر فرمایا کہ اگر آنحضرت صلعم کو علم غیب ہوتا تو آپ زینبؓ کا نکاح زید سے نہ کرتے کیونکہ بعد کو جدائی نہ ہوتی اور اسی طرح ابولہب سے بھی رشتہ نہ کرتے +

عطائے الٰہی

مین ایک مرد ہون کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور اپنے خاص خزانہ سے مجھے تعلیم دیتا ہے اور اپنے ادب سے میری تادیب فرماتا ہے وہ اپنی مجھ پر وحی بھیجتا ہے مین اس کی وحی کی پیروی کرتا ہون ایسی صورت مین مجھے کونسی ایسی ضرورت ہے کہ مین اس کی راہ کو ترک کرکے دوسری متفرق راہین اختیار کرون جو کچھ آج تک مین نے کہا ہے اسی کے امر سے کہا ہے اپنی طرف سے کچھ بھی نہین ملایا۔ اور نہ اپنے خدا پر مین نے کوئی افترا باندھا ہے مفتری کا انجام ہلاکت ہے پس اس کاروبار پر تعجب کرنیکا کونسا مقام ہے اس قادر مطلق خدا کے کاروبار پر تعجب نہ کرو کیونکہ اس نے تو زمین و آسمان کو پیدا کیا وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور کسی کو مجال نہین کہ اس سے پوچھے کہ یہ کیا کیا میرے پاس خداتعالےٰ کی بہت سی شہادتین ہین اس نے میرے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے ہین۔ اور اس کی وحی کردہ غیبی خبرون مین جو اس نے مجھے دین۔ ایسے ایسے راز ہین کہ انسان کی عقل کو ان تک رسائی نہین ہے پس اس لئے چاہیئے کہ طاعون کے بارے مین ہمارے ساتھ جھگڑا نہ کرین اور اس شخص کی طرح نہ ہو دین جس کے دل کو خدا نے غافل کر دیا اور اس نے اپنے اسباب کو اپنا خدا قرار دے لیا (کیا ان کو اس بات کی خبر نہین ہے۔) کہ ہر ایک سبب کا انتہا آخرکار ہمارے خدا تک ہی ہے اور تھوڑی دور تک چلکر اسباب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور صرف امر خالص کا مرتبہ رہ جاتا ہے کہ جسے کسی طرح ہم سبب کیطرف منسوب نہین کر سکتے اور صرف خداتعالےٰ کی ذات ہی باقی رہ جاتی ہے اور اسباب بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ اسباب تو صرف چند قدمون تک ساتھ دیتا ہے اسکے بعد خداتعالےٰ کی غیر مدرکہ۔ اور غیر مرئی خالص قدرت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا پوشیدہ خزانہ ہے کہ جس کی حد اور انتہا ہی نہین ہے اور ایسا دریا ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہین ہے اور ایک ایسا دشت ہے کہ جو طے ہونے مین نہین آتا یہ کہنا کہ قدرت خالص اللہ تعالےٰ کی بیکار ہو جاتی ہے۔ اور صرف اسباب رہ جاتے ہین بڑی بے انصافی ہے کیا تم کو اس بات کا علم نہین ہے کہ خدا نے آدمؑ اور عیسےٰؑ کو کیسے پیدا کیا تھا

اور موسےؑ کے لیے کس طرح دریا کو شگاف کیا کہ جس سے موسےؑ تو دریا سے سلامت گذر گئے اور فرعون غرق ہوگیا - اب تم ہی جواب دو کہ وہ کونسی کشتی تھی جس پر بیٹھکر موسےؑ دریا سے گذرے - خدا تعالے نے اس قصہ کو قرآن کریم مین بیفائدہ نہین ذکر کیا ہے بلکہ اس مین بڑے بڑے معارف اور حقایق ہین تاکہ تم کو اس بات کا علم ہو کہ اس پاکذات اللہ تعالے کی قدرت اسباب مین مقید نہین ہے اور تمہارے ایمان ترقی کرین آنکھین کھلین اور شکوک و شبہات رفع ہون اور تمکو یہ شناخت حاصل ہو کہ تمہارا خدا الیسا قادر خدا ہے کہ اسپر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہین ہے اس کی قدرتون کی کوئی انتہا نہین ہے جو شخص اس کی وسعت قدرت سے منکر ہو کر اسباب کے احاطہ مین اسے مقید کرتا ہے تو سمجھو کہ صدق کے مقام سے وہ گر پڑا - پس اگر کوئی شخص حکم خداوندی سے اسباب کو ترک کرتا ہے تم اسے برا مت کہو اور خدا تعالے کے قانون کو ایک تنگ و تاریک دائرہ مین محدود مت کرو +

قرآن کے ہوتے کسی اور کتاب کی ضرورت

۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک صاحب نے حضرت حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب پر چند ایک سوال کئے تھے چونکہ وہ سوال اور ان کے جواب ہر ایک دیندار کے لئے ..... زیادتی ایمان کا موجب ہین - اس لیئے ہم ان کو درج کرتے ہین +

سوال - اگر قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہ مانی جاوے تو کیا قیامت لازم آتی ہے اور اصول دین کی کونسی ضرورت باقی ہے +

جواب - اگر انسان مین ضد نہ ہو اور غور و فکر کرے تو قرآن کافی کتاب ہے - قرآن نور ہے - ہدایت ہے رحمت ہے شفا ہے اور ہر ایک قسم کے اختلاف مٹانے کے واسطے آیا ہے - **اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذالک لرحمۃ و ذکرے لقوم یومنون** +

اور یہی راہ ایمان کی ہے - مگر سوال کے یہ معنے کہ اب دین کے واسطے ہمین کسی اور کتاب کی ضرورت نہین ہے یہ ایک نفس کا دھوکا ہے انسان کے منہ سے بعض وقت ایسا لفظ نکلتا ہے جو خود ہی اسکے لئے مشکلات کا موجب ہوتا ہے +

قرآن کریم فرماتا ہے کہ مین عربی زبان مین ہون - تو اب عربی زبان کے سمجھنے کے واسطے دوسری کتاب کی ضرورت پڑی ورنہ کوئی بتلاوے کہ بسم اللہ - رحمن رحیم - اب ان سب کے معنے قرآن شریف مین کہان لکھے ہین آخر جواب یہ ہوگا کہ عربی سمجھنے کے واسطے اور کتاب کی ضرورت ہے تو پھر نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن کافی نہ رہا - اسکے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سائل نے غور اور فکر ہرگز نہین کی اور جس دعوے کو خود ثابت نہین کر سکتا اسے دوسرے کے آگے پیش کیا جاتا ہے +

اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف تو اپنی ذات مین کافی ہے مگر یہ ہماری اپنی کمزوری ہے کہ سوائے عربی زباندانی کے ہم دینی ضرورت کو انجام نہین دے سکتے شاید اسپر یہ سوال ہو کہ اس جواب کا تعلق عجم سے ہے عرب لوگون کو یہ ضرورت نہین ہے تو یہ بھی غلط ہے خود مکہ اور مدینہ مین اب وہ بولی نہین ہے جو کہ قرآن شریف کی زبان ہے - انجام کار یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ خاص قرآن کی بولی جاننے کے واسطے ایک اور کتاب کی ضرورت پڑی +

اب یہ اعتراض رہا کہ جسکو قرآن کے معانی بدون کسی کتاب کے آتے ہین اسے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہین ہے ہم کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کی ذات پاک ایسی تھی کہ انکو قرآن کے فہم کے واسطے تو کسی کتاب کی ضرورت نہ تھی مگر تاہم قرآن کو کلام الٰہی اور جو کچھ قرآن کریم پیش کرتا ہے اس کی تصدیق کے واسطے پھر بھی اور کتاب کی تو ضرورت تھی اور خود قرآن بتلاتا ہے کہ اور کتاب کی ضرورت ہے **فاتوا بالتوریۃ فاتلوہا ان کنتم صدقین** - آنحضرت صلعم کو اپنی صداقت ثابت کرنے کے واسطے قرآن مین فرماتا ہے کہ ایک اور کتاب مین دیکھو - پھر لکھا ہے **مکتوبا عندہم فی التوریۃ والانجیل** گویا دو کتابون کی ضرورت پڑی - اس تقریر سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آنحضرت صلعم کو بھی پیشگوئیون وغیرہ اور اپنے دعاوی اور نیز قرآن کی تصدیق کے واسطے دوسری کتابون کی ضرورت پڑتی رہی اور ادھر ہم کو بھی پڑی کیونکہ ہماری زبان عربی نہین ہے +

اس لئے خوب یاد رکھو کہ قرآن تو اپنی ذات مین ایک کامل کتاب ہے مگر اس کے کمال کو جاننے کے لئے ہم اور کتابون کے محتاج ہین - کبھی لغت کے کبھی دوسرے علوم کی کتب کے اگر کہو کہ اصول دین کو اس سے کیا تعلق ہے - تو ہم کہتے ہین قرآن شریف کی تصدیق کر لی بھی تو اصول دین ہے - کامل ذات خود کسی کی محتاج نہین ہوا کرتی مگر دوسرے اسکو کامل جاننے کے واسطے محتاج ہوتے ہین - دیکھو خدا اپنی ذات مین کامل ہے اور اس کو دلائل کی ضرورت نہین مگر چونکہ ہم دلائل کے محتاج ہین اسلئے مصنوعات وغیرہ کے دلائل ہمکو دینے پڑے +

سوال - محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مانکر کیا انسان مسلمان ہو سکتا ہے یا نہین +

جواب - آنحضرت صلعم کے نہ ماننے مین وہ تمام انبیاء اور امتین بھی داخل ہین جو کہ آپ کی بعثت سے پیشتر گذر چکے ہین - مثلاً آدم نے آنحضرت صلعم کو کب ویسے مانا ہے جیسے کہ ہم مان رہے ہین مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اگر آدم کو ماننے کی ضرورت پیش نہ آئی تو ہم بھی نہ مانین غلط ہے - دیکھو آدم نے تو آپ کو نہ مانا مگر وہ مسلمان تھا - اور ادھر ابوجہل نے نہ مانا تو وہ کافر ہوا - کیا اب دونو کا نہ ماننا ایک جیسا ہے - اصل مین اسلام نام ہے فرمانبرداری کا کہ جب فرمان نازل ہوا ہے اسی وقت مانے سکھون کے وقت جب گورنمنٹ انگلشیہ آئی تو اسوقت یہ قوانین نہ تھے جو کہ اب ہین مگر اسوقت جس قسم کے قوانین تھے انکو اسوقت کے ماننے والے فرمانبردار کہلاتے تھے اور انکے منکر باغی - پھر اسکے بعد جب قانون کی صورت بدلی تو پھر اس تبدیل شدہ صورت کو ماننے والے فرمانبردار ہوئے اور دوسرے باغی - اسی طرح اب جو قانون ہے یہ اور ہی ہے اب اسی کو ماننے والے فرمانبردار کہلاتے ہین غرضیکہ جب فرمان کے وقت نافرمانی کیجاوے تو پھر اسلام کا مفہوم نہین رہتا قرآن بھی یہی کہتا ہے **وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم - ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون** - یہان بھی ان خلفائے کے منکر و نیز لفظ کفر کا ہی آیا ہے کیونکہ وہ تو حکم الٰہی ہے جس رنگ مین ہو جو اس سے نافرمانی کرے گا وہ نافرمان ہوگا - مین اس چھت کے نیچے بیٹھا ہون اگر مجھکو اللہ تعالے ابھی حکم دے کہ اٹھ جاؤ اور مین نہ اٹھون تو مین نافرمان ہونگا اگر یہ چھت گرے اور مین مرجاؤن تو اس نافرمانی کی سزا ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو کیا مین تو کہتا ہون کہ خدا کے کسی ایک حکم اور آپکے جانشینون کی کسی ایک نافرمانی سے انسان کافر ہوجاتا ہے +

سوال - الہامات مین اختلاف ہوتا ہے کہ نہین -

جواب - الہامات مین اختلاف نہین ہوتا - ہان بعض مشکلات ہوتی ہین لوگ ان کے فہم مین غلطی کرتے ہین - قرآن مین بھی لوگون نے اختلاف مانا ہے اور سخت غلطی کھائی ہے جب ہی تو ناسخ منسوخ مان بیٹھے - اصل بات یہ ہے کہ فہم انسان مین اختلاف ہوتا ہے - نفس الہام مین اختلاف نہین ہوتا +

اوپر مین نے چھت کی مثال دی ہے کہ خدا حکم دیوے کہ اٹھ جاؤ یہ چھت گرنے والی ہے مگر میری دعا اور تضرع سے اگر خدا اسے نہ گرنے دیوے اور پھر حکم دیوے کہ اب نہ اٹھو اور نہ نکلو تو کیا اسے اختلاف فی الاحکام کہوگے ہرگز نہین - تو بات یہی ہے کہ الہامات مین اختلاف نہین ہوا کرتا +

سوال - کیا قرآن کے سوا اور کچھ نماز مین پڑھنا جائز ہے +

جواب - ہان قرآن مین کوئی ممانعت نہین کہ اور کچھ نہ پڑھا جاوے اگر کہو کہ **فاقرؤا ما تیسر من القرآن** تو اسپر عملدرآمد کون کرسکتا ہے پھر تو ایک حافظ جسقدر قرآن جانتا ہے سب پڑھے +

سوال - کیا قرآن **تبیانًا لکل شیٔ** ہے کہ نہین +

جواب کل شیٔ کسے کہتے ہین - اب اس لفظ کو قرآن مین ہی دیکھو - بلقیس کے حق مین بھی لکھا ہے **اوتیت من کل شیٔ** - اب اگر کل شیٔ اسقدر وسیع کروگے تو سوال ہوگا - کیا آج کل کے انجن - ریل - اور کتابین وغیرہ یہ کل اسکے پاس تھین اور اس طرح سے تو خود سلیمان ع اور اسکا لشکر بھی اسی کے تابع ہونا چاہئے تھا کیونکہ کل شیٔ سے کوئی شے باہر جو نہ رہتی ہوئی پھر خداتعالے فرماتا ہے کہ ہم نے ذوالقرنین کو بھی کل شے دی **وآتیناہ من کل شیٔ سببًا** - وہی اعتراض اسپر ہے اور ہم یہ بھی نہین کہتے کہ کل شیٔ سے مراد تھوڑی ہی چیز ہوتی ہے ورنہ پھر خلق کل شیٔ کہان جاوے گا - ہان یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ لفظ کل کا اسقدر وسیع نہین ہے جیسے کہ بیان کیا گیا ہے - حتے کہ خدا کی ذات پر بھی جب یہ لفظ آیا ہے تو اسکے معنے وسیع نہین ہوتے ورنہ خلق کل شیٔ مین خود خدا بھی مخلوق مین آجاتا کیونکہ وہ بھی ایک شے ہے - غرضیکہ اگر قرآن شریف مین اس جگہ کل شیٔ کا مطلب یہ ہے کہ سب کچھ اس مین ہوتا تو چاہئے تھا کہ انجن - ریل - جہاز - ٹیلیگراف - فوٹوگراف وغیرہ ہر ایک قسم کا علم مفصل اس مین ہوتا اور مغربی علوم مین سے کسی کی تحصیل کیواسطے یورپ والون کی ضرورت نہ پڑتی + اگر کہو کہ دین کی تفصیل پوری دی تو بھی نہین -

کیونکہ خلفائے راشدین تک کی فہرست قرآن مین موجود نہین ہے ورنہ یہ سب جھگڑے ہی کیون ہوتے اور مطلق فہرست کبھی کافی نہ ہوتی کیونکہ پھر تو ہر ایک شخص اپنے لڑکے کا نام ابوبکر ہی رکھ لیتا اور کہتا کہ یہی ہے جس نے خلیفہ ہونا ہے +

کسر صلیب

ذیل مین ہم مدراس کے ایک انگریزی عیسائی پرچے بنام کرسچن پیٹریٹ مورخہ ۳۰ - مئی سنہ ۱۹۱۲ء سے ایک مضمون کا ماحصل درج کرتے ہین جس سے معلوم ہوگا کہ اب عیسائی مذہب کے اعلے اراکین یعنے ان کے بڑے بڑے پادری اور بشپون وغیرہ کی رائے بائیبل کی نسبت کسقدر بدل گئی ہے اور ان لوگون کو خود شرم آتی ہے کہ وہ بائیبل کو ایک الہی کتاب اور کامل کتاب کی حیثیت سے پیش کرسکین +

یہ تمام باتین حضرت اقدس مسیح موعود ہو کے نفوس طیبات کے آثار ہین اور جن ملائکہ کا نزول آپکے ساتھ ہوا ہے یہ ان کے کارنامے ہین کہ دلون اور دماغون کے طبقات کو پلٹ دیا ہے اور اسلامی اصول اور تعلیم کی قبولیت کے لئے ان کے دل اور دماغ کو تیار کیا جارہا ہے کاش کہ وہ لوگ جو یہ سوال کیا کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے کیا کام کیا وہ اسپر نظر انصاف سے غور کرین اور بتلاوین کہ ان تمام کاررو ائیون اور اہل یورپ اور امریکہ کے تبدل خیالات سے فائدہ اٹھانیوالی احمدی جماعت ہے - یا ان کے مکفر اور مکذب +

اخبار مذکور لکھتا ہے کہ بمبئی کے بشپ نے جبالپور مین بائیبل پر بہت سے لیکچر دئے ہین اور ان تمام لیکچرون مین بائیبل کے الہامی ہونے پر گفتگو ہوتی رہی ہے - آخری لیکچر مین بشپ صاحب نے یہ فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ اس بات پر غور کیجاوے کہ جب ہم یہ کہتے ہین کہ بائیبل الہامی ہے تو اس سے ہماری کیا مراد ہوتی ہے اور بائیبل کی غلط اور صحیح تفسیرون مین امتیاز کی جاوے +

ڈاکٹر مکار تھر نے ڈین برگن . . . کی تعریف کو بائیبل کے حق مین اس طرح نقل کیا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ بائیبل اس ہستی کی آواز ہے جوکہ تختیون پر جلوہ گر ہوئی ہے اس کی ہر ایک کتاب اوسکا ہر ایک باب اس کی ہر ایک آیت اس کے ہر ایک حصہ لفظ

اور اسکا ہر ایک حرف براہ راست اس ہستی کی کلام ہے جوکہ سب سے اعلے اور ہر ایک عیب سے مبرا ہے - مگر ایسے خیال پر بشپ صاحب نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس قسم کی باتون نے بہت نقصان پہونچایا ہے اور الہام کے ماتحت رکھکر جن غلط خیالات کا بائیبل کی نسبت دعوے کیا گیا ہے اس سے خطرناک حملے اسپر ہوتے ہین - ان تفسیرون سے چرچ کی حقیقت ظاہر نہین ہوتی اور نہ ان کو کسی اعتقاد یا اقرار یا مستند تعلیمون مین جمع کیا گیا ہے پھر عیسویت کے عالمون اور فاضلون نے اپنے خیالات انکے برخلاف ظاہر فرمائے ہین + (ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ڈاکٹر مکار تھر نے جو حسن عقیدت بائیبل سے ظاہر کی تھی بشپ صاحب نے اس کی سخت مخالفت کی ہے) اسکے بعد بشپ صاحب نے فرمایا کہ جب یہ حالت ہے تو دیکھنا چاہئے کہ نوشتون پر لفظ الہام کن معنون مین اطلاق پاتا ہے +

(الف) اسکے معنے یہ نہین ہوسکتے کہ جیسے ملٹن پیرا ڈائز لاسٹ پائیلٹن پلگرمس پراگرس کا مصنف گذرا ہے ایسے ہی خداتعالے بائیبل کا مصنف ہے - ہر ایک پر یہ امر ظاہر ہے کہ اس کی عبارت مین کوئی اتحاد نہین ہے یعنے جابجا اختلاف ہے اور مصنفون کے اختلافات سے جو خصوصیت اور اختلاف عبارتون مین ہوا کرتا ہے وہ اس مین موجود ہے +

(ب) اسکے یہ معنے بھی نہین ہین کہ بائیبل کے مصنفون کو خدا نے ان غلطیون سے بچایا ہوا تھا جو کہ دنیاوی مضامین مین واقع ہوا کرتی ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ **بائیبل مین غلطیان ہین** +

(ج) اس کے یہ معنے بھی نہین ہین کہ اخلاقی اور روحانی تعلیم ہمیشہ کامل ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ اخلاقی حالتین آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہین اور خود مسیح کے حواری بھی اس کی تعلیم کو اپنی زندگی مین نہ سمجھ سکے +

(د) اسکے یہ معنے بھی نہین ہین کہ بائیبل مین خود خدا نے املا کروائی تو اب الہام کے کیا معنے ہوئے ہم یقینًا کہہ سکتے ہین کہ الہام سے مراد ان خاص طاقتون کا عطا کرنا ہے یا کم از کم طبعی قوے کو ایک خاص تیزی عطا کرتی ہے تاکہ خدا کا دنیا مین شناخت کیا جانے کا منشا پورا ہوجاوے اور بائیبل کے الہامی ہونے سے دوسری مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ بائیبل مین کچھ ایسی چیز ضرور ہے جو کہ خصوصیت سے انسانی روح کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ایک آخری معنی ہم یہ بھی سمجھتے ہین کہ بائیبل خدا کے وجود پر ایک صاف اور متواتر گواہی ہے -

غرضیکہ یہ خیالات ہین جو کہ عیسائی مذہب کے ایک بڑے رکن یعنے بشپ صاحب نے بائیبل کے بارہ مین اظہار کئے ہین - آخری دو دلائل تو ایسے ہین کہ جنکو ہر ایک مذہب اپنے پر چسپان کرسکتا ہے اور اس مین کوئی خصوصیت بائیبل کی نہین ہے +

مراسلات

مذہب شیعہ مین نے کیون چھوڑا

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ کمترین کی طبیعت قدیم سے سوچ بچار والی اور فوراً حق کو قبول کر لینے والی ہے۔ چنانچہ مذہب شیعہ کیطرف مائل نہ ہونے کی بھی یہی وجہ تھی۔ اچھی طرح سوچا گیا تو سمجھہ مین آیا کہ بہتر تہتر فرقہ صرف مختلف رایون اور روایتون کے سبب سے ہو گئی ہین۔ اگر حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی ان تمسکتم لن تضلوا من بعدی۔ پر عملدرآمد کیا جاوے تو سارا اختلاف دور ہو جاوے گا۔ مگر مدتون رہ کر بنظر غور دیکھا تو بہت سے نقص نظر آنے پر علیحدگی اختیار کی گئی +

(۱) تقیہ اور نفاق مین باوجود بہت سی سر دردی اور دماغ سوزی کے کوئی مابہ الامتیاز نہ ملا پر نہ ملا۔

(۲) متعہ اور نیوگ مین کچھہ تھوڑا ہی سا فرق ہے۔ کیونکہ متعہ تو کسی کی منکوحہ عورت سے جائز نہین ہے اور نیوگ منکوحہ عورت سے جائز ہے +

(۳) حضرت امام حسین ؑ کی تعزیہ داری اور ماتم مین تو صریح شرک اور بدعت نظر آیا۔ سارے قرآن مین کسی شخص کی مصیبت پر پروردگار عالم رونے پیٹنے کا حکم صادر نہین فرماتے کیونکہ اس مین تکلیف مالا یطاق بھی ہے۔ سال کے ۳۶۰ یا ۳۶۵ تو دن ہوتے ہین اور اللہ تعالےٰ کے لاکھون لاکھ پیارے نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح۔ مصائب و شدائد مین گرفتار ہو چکے ہین اگر تعزیت فرض ہوتی تو دن بھر مین منٹ منٹ دو دو منٹ بھی حصے نہ آتے اور سوائے صف ماتم کے بچھانے اور اٹھانے کے کوئی عبادت مفروضہ ہرگز ہرگز نہ ہو سکتی۔ حالانکہ **ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**۔ انسان بہت سی ذمہ داریون کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ۔ **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** کے برخلاف چلنے کے سبب یہ ساری باتین پیدا ہو گئی ہین۔ ہائے افسوس۔ **ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ ان یذکر وا فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا** کوشش کر مساجد اللہ کو غیر آباد اور بے رونق کر کے امام باڑہ وغیرہ کو آراستہ پیراستہ کر کے مجالس منعقد کرنا۔ کتنی بڑی دلیری اور جرأت ہے پانچ وقت کی مفروضہ اور مستند اور باقاعدہ مجلس ہے جو مسجد جیسی پاک اور قابل قدر اور قدیمی معزز و محترم اسلامی کمیٹی گھر مین اللہ تعالےٰ کے حکم سے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل اور نمونہ کے مطابق منعقد ہو۔ علیحدگی اختیار کر کے کبھی نجات کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہین۔ اہا شرک تو اس حالت مین ہوتا کہ جتنے گھنٹے سینہ کوبی کے ساتھ زور و شور سے ہائے حسین ہائے حسین کا ورد کیا گیا ہے اتنا ہی عرصہ اسی انداز سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہ تسبیح و تہلیل بھی کیجاتی۔ تکیف حبیب اللہ تعالےٰ کا تو نام ہی نہین لیا جاتا صرف ہائے حسین ہائے حسین پر اکتفا کیا جاتا ہے یہ تو شرک سے بھی کچھہ بڑھکر کہنا چاہیئے میری سمجھہ مین تو شیعہ نے عیسائیون کی طرح حضرت امام حسین کو خداوند مسیح کی مانند کفارہ گناہان سمجھہ لیا ہے۔ بعض لوگ ان کی رقت اور رونے کو دیکھکر دھوکے مین آ جاتے ہین ان کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ رقت اور رونا برمحل مقبول ہے بذاتہ رونا اور رقت کوئی شئے نہین اللہ تعالےٰ نے بے صبری اور جزع فزع سے بار بار منع فرمایا ہے اپنے گناہون کو یاد کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور پانچوقت رونا مسنون طریقہ ہے اسکو چھوڑ کر موسمی اور بہاری دقت کا انتظام کرنا گویا اللہ تعالےٰ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھلانا اور سمجھانا ہے۔ اگر اقتضائے بشریت سے کسی کی مصیبت کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑین تو حکم لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ شائد معافی کے ذیل مین رکھا جاوے۔ بھلا جب ایک مصیبت زدہ اپنے مصائب اور تکالیف سے نکلکر **عند ربہم یرزقون فرحین بما آتیہم اللہ** بھی ہو چکا ہو اور تیرہ چودہ سو برس بھی گذر چکے ہون اب سوائے غیر اقوام کے ہنسانے اور دل لگی کا موقع دینے کے میری سمجھہ مین تو واللہ باللہ کچھہ آتا نہین۔ کہ کس طرح ثواب کا موجب ہو سکتا ہے **کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی** اور **العاقبۃ للمتقین** کے بموجب تو ہمیشہ اور کلیہ قاعدہ کے طور پر قیل و قال ہونی چاہیئے تاکہ اسلام کا رعب بڑھے اور راستی ظاہر ہو برخلاف اسکے شیعہ رو رو کر اور فریاد کر کے آہ و زاری سے غیر قومون کے سامنے ثابت کرتے ہین کہ مومن متقی سے کچھہ بھی بن نہین آتا واہ واہ سبحان اللہ۔ جزاک اللہ مرحبا +

(گلاب الدین رہتاسی)

مخدوم و مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

کرزن گزٹ مین دو مراسلات حضرت حجت اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت مین شائع ہوئے تھے ان کی تردید ضروری تھی سو مین نے چند سطور حسب ذیل ہین لکھی ہین امید ہے کہ آپکا ہمدرد قوم جریدہ انکو بہت جلد اپنے اندر جگہ دیکر مشکور فرمائے گا +

کبھی رکتے نہین ہرگز خدا کے کام بندون سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھہ پیش جاتی ہے۔

کرزن گزٹ ۸ جون سنہ ۱۹۰۳ء مین دو مراسلات اول گل حسن صاحب ساکن لالہ موسے دوم عبدالمجید خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع پشاور کے نام سے شائع ہوئے ہین جن مین لائق نامہ نگاران نے نہایت ہی جوش و خروش سے مولینا مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر اخبار مذکور کو تحریک کی ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھہ بحث کرے اور جس طرح پر انہون نے سر سید احمد خانصاحب مرحوم کی تردید کے لئے اپنے اخبار کا ایک صفحہ وقف کیا ہوا ہے اسی طرح پر میرزا صاحب موصوف کی تردید کے لئے ایک کالم کھولکر اپنے ہمدرد قوم جریدہ کے صفحات کو سیاہ کرے +

مین نہایت ہی درد بھرے دل سے ان نامہ نگاران کی حالت پر افسوس کرتا ہون کہ کیون وہ فاضل ایڈیٹر کو ایک مامور من اللہ کی مخالفت کے لئے تحریک کر رہے ہین۔ بیچارے نامہ نگارون کو معلوم نہین ہے کہ حضرت اقدس کے آغاز دعوئے مسیحیت و مہدویت سے لیکر اسوقت تک جن جن لوگون نے مخالفت کی ان کے انجام کیا ہوئے؟ اور انہون نے خدا کے اس برگزیدہ کی مخالفت اور نیست و نابود کرنے کی جو لا حاصل کوششین کین انکا پاک روحون پر کیا اثر پڑا؟ کیا اس الہی سلسلہ کے خارق عادت ترقی مین کوئی نقص یا کمی پیدا ہوئی؟ اور کیا باوجود مخالفین کی ہمہ تن کوششون اور حیلون کے انصاف پسند دل اور پاک روحین خدا کے اس صادق کی تصدیق سے باز رہین؟ مذکورہ بالا واقعات حقہ کی تصدیق ہمارے مخالفین کی زبان اور قلم سے بے اختیار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اول الذکر نامہ نگار اپنے مراسلہ مین اقرار کر چکے ہین کہ میرزا صاحب کے مرید طاعون کی طرح پھیلتے جاتے ہین سو اس اقرار کی بنا پر ہم نامہ نگار صاحب سے دریافت کرتے ہین کہ جب اسقدر عرصہ مین باوجود تقریباً تمام پنجاب کے دنیادار مولویون۔ عیسائی مشنریون اور دیگر مذاہب کے لیڈرون کی جان توڑ کوششون کے جو اس الہی سلسلہ کی ترقی روکنے اور خدا کے مامور کو نیست و نابود کرنے کے لئے تھین۔ بیکار گئین۔ تو اب کوئی نیا مخالف اس قسم کی کوئی کارروائی کر کے کیا حاصل کرے گا۔؟ اور دنیا کو کونسا فائدہ پہونچائیگا۔؟

آگے چلکر اول الذکر نامہ نگار تحریر فرماتے ہین کہ مین نے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی ہر جس مین کہ نبی آخر الزمان ہونیکا دعوے حصہ الہامات درج ہے ہم اپنے ناواقف نامہ نگار کو مطلع کرتے ہین کہ یہ محض غلط اور افترا ہے۔ حضرت اقدس نے نہ تو براہین احمدیہ مین کوئی دعوے نبی آخر الزمان ہونیکا درج کیا ہے اور نہ بعد کی کسی تصنیف مین بلکہ وہ ایسا دعوے کرنیوالے کو بدترین خلایق مین سے سمجھتے ہین اور سید و مولےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہین۔ اپنے آرام و آسائش اپنی جان اور مال کو اس راہ مین قربان کر رہے ہین اور ہر وقت اس فکر مین ہین کہ اس سید المعصومین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت روز روشن کی طرح دنیا پر ظاہر کرین۔ اور مقدس مذہب اسلام کی روحانیت سے دین کو بہتر اور مستفیض کرین اس غرض کے لئے آپنے ابتدا ہی مین براہین احمدیہ تالیف کرکے تمام دنیا کے مذاہب کو چیلنج کیا۔ اور ساتھ ہی دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار دیکر مخالفین کو متنبہ کیا کہ جو شخص میرے ان دلائل کو جو قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور صداقت پر مشتمل ہین توڑ کر دکھلائیگا۔ وہ دس ہزار روپیہ کے انعام کا مستحق ہوگا بلکہ تمام دنیا نے سکوت اختیار کرکے اسلام کی صداقت پر مہر کردی۔ براہین احمدیہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے ہمارے علما مین خاص قبولیت حاصل کی تھی۔ اور پنجاب کے ایک نامور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسپر ریویو کیا تھا۔ اور مدت دراز تک اپنی اشاعۃ السنہ مین حضرت اقدس کو مجدد دوران تسلیم کرتے رہے بلکہ افسوس کہ مولویصاحب موصوف کو تعصب نے نہ چھوڑا + اور اس گرداب مین ایسے پھنسے کہ مخالفت پر کمربستہ ہوگئے اور سالہا سال تک حضرت اقدس کے اقوال اور افعال کی بیجا تردید کرکے اپنی کو اشاعۃ السنہ کے اوراق کو سیاہ کرتے رہے کوئی حیلہ و تدبیر نہ تھی۔ جو مولویصاحب نے اٹھا نہ رکھی ہو۔ لیکن کچھ معلوم ہے کہ آخر کیا ہوا؟ اور مولوی صاحب کی حالت کہانتک پہونچی +

ان کی دیکھا دیکھی اور بہت سے مخالف پیدا ہوگئے۔ ملا محمد بخش جعفر زٹلی لاہوری اور ابو اسحاق محمد دین امرتسری نے فحش اور گندے اشتہارات شائع کرنیکا ٹھیکہ ہی لے لیا۔ جسکو کوئی شریف طبع ایک کان سننا بھی گوارا نہ کریگا + ایڈیٹر شحنۂ ہند میرٹھ نے بھی حضرت اقدس کی تردید کرنے مین اپنا تمام علم اور طاقت کو خرچ کردیا۔ علی ہذا القیاس کسی ایک مخالف نے بھی کوئی دقیقۂ مخالفت کا فروگذاشت نہ کیا۔ تمام علم تمام تدبیرین اور تمام کوششیں خرچ کردین مگر اے منصفین آپ ہی بتا دین کہ اس سب کارروائی کا کیا نتیجہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جسقدر مخالفت ہوئی اسیقدر خدا کے پاک وعدہ کے مطابق جو اس نے آج سے ۲۲ سال پہلے اپنے ماموسے کیا تھا۔ ترقی کی۔ اور کیون نہ ہوتی!۔ اس خدا کے پاک و قدوس کے وعدون مین ہرگز تخلف نہین۔ مخالف اگر کوشش کرتے کرتے مر بھی جائین تو یہ ترقی کبھی رکنے والی نہین اور پاک وعدے کبھی ٹلنے والے نہین۔ کیونکہ ؎

کبھی رکتے نہین ہرگز خدا کے کام بندو نسے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھہ پیش جاتی ہے

پس ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے معزز نامہ نگار از آیندہ اس قسم کی تحریکات سے باز رہینگے + اور تعصب کے گرداب سے نکلکر نیک نیتی سے چشم انصاف واکرکے حق کے متلاشی اور جویان ہونگے + والسلام۔

آپ کا خیرخواہ خاکسار محمد شفیع منیجر ٹریڈنگ کمپنی امرتسر۔ کٹڑہ جیل سنگھ۔ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء

حضرت امام الملت حجت اللہ کے مکتوبات حضرت حکیم الامت کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز نے جو آپکی طرف لکھا تھا وہ صرف دوستانہ طور پر بعض اسرار الہامیہ پر مطلع کرنے کی غرض سے لکھا گیا تھا۔ کیونکہ اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو ان کی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھہ کچھہ امور غیبیہ بتلا دیتا ہے اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارہ غیبی ہوا ہے۔ تب سے خود بعض متفکر و متردد ہے اور حکم الہی سے گریز کی جگہ نہین مگر بالطبع طبیعت کارہ ہے اور ہرچند اول اول یہ چاہا کہ یہ امر غیبی موقوف رہے لیکن متواتر الہامات و کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہین کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ بہرحال عاجز نے یہ عہد کرلیا ہے کہ کیسا ہی موقعہ پیش آوے جب تک اللہ تعالےٰ کیطرف سے صریح حکم سے اسکے لئے مجبور نہ کیا جاؤن تب تک کنارہ کش رہون کیونکہ تعداد ازدواج کے بوجھہ اور مکروہات از حد زیادہ ہین اور اس مین خرابیان بہت ہین۔ الا وہی لوگ ان خرابیون سے بچے رہتے ہین جنکو اللہ جلشانہ اپنے ارادہ خاص سے اور اپنی کسی خاص مصلحت سے اور اپنے خاص اعلام و الہام سے اس بارگران کے اٹھانے کے لئے مامور کرتا ہے تب اس مین بجائے مکروہات کے سراسر برکات ہوتے ہین آپ کے نوکری چھوڑنے سے بظاہر دل کو رنج ہے مگر آپ نے کوئی مصلحت سوچ لی ہوگی۔ والسلام باقی خیریت ہے +

خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۲۰ جون سنہ ۱۸۸۶ء

توبہ نامہ

مین بذریعہ توبہ نامہ ہذا اس امر کو اخبار البدر مین شائع کرتا ہون کہ مین نے ایک سخت غلطی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ مین نے غلطی سے مرزا امام الدین کا جو کہ ۶- جولائی کو فوت ہوا ہے اور جس نے اپنی کتابون مین ارتداد کیا ہے جنازہ پڑھا اس لئے مین اب اپنی غلطی کا اعتراف کرکے عام طور سے اطلاع دیتا ہون کہ مجھہ سے یہ کام کفر کا ہوا ہے جو مین نے اسکا جنازہ پڑھا۔ پس مین بذریعہ اشتہار ہذا یہ توبہ نامہ شائع کرتا ہون اور ظاہر کرتا ہون کہ مین امام الدین اور نیز ان لوگون سے بیزار ہون جو اسکے جنازہ مین شامل ہوئے اور بالآخر مین دعا جنازہ واپس لیتا ہون۔ اور خدا تعالےٰ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت چاہتا ہون۔ خاکسار محمد عیشاہ قادیانی ۸ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

قابل توجہ ناظرین الحکم

شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم مقدمہ کی پیروی کیلئے اپنے ہیڈکوارٹر قادیان سے ان دنون باہر ہین اسلئے ہم امید کرتے ہین کہ ناظرین الحکم انکے اخبار کی اشاعت مین التوا اور بے ترتیبی کیوجہ سے ملول خاطر نہ ہونگے کیونکہ یہ مقدمات اب ایک قومی رنگ رکھتے ہین جنکی نسبت حضرت اقدس کو الہام ہی ہوچکا ہے اور اسی دینی اور قومی خدمت کے سرانجام دینے مین مصروف ہونے کی وجہ سے شیخصاحب معذرت کے مستحق ہین +

درس قرآن شریف

جزو ۵ - رکوع ۹

گذشتہ اشاعت سے آگے

گو سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۴ صفحہ ۱۸۹

اور ان کی ایمانی طاقت بالکل مردہ ہو جاتی ہے نہ وہ کانون سے سچون کی باتین سنتے ہین نہ زبان سے اور لوگون کی حالت پر نظر ڈالتے ہین نہ کتاب الہی کا مطالعہ کرتے ہین اس واسطے سننے دیکھنے اور سوچنے وغیرہ کی تمام طاقتین چھین لی جاتی ہین اور ان پر اللہ تعالےٰ کی مہر لگ جاتی ہے یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ مین آجاتی ہے کہ جس عضو سے کام نہ لیا جاوے آخر کار وہ بالکل نکما ہو جاتا ہے یہی مثال ایمانی قوتون کی ہے لیکن اگر قوت کی کمزوری یا مردہ ہونے کے بعد انسان استغفار کرے اور توبہ سے کام لیوے تو اللہ تعالےٰ اس طاقت کو پھر زندہ کر دیتا ہے چونکہ کافر نہ دلائل کو سن سکتا ہے اور نہ یہ دیکھتا ہے کہ عمدہ لوگ کدھر جا رہے ہین اسواسطے اس کی آنکھون پر پردہ ڈالدیا جاتا ہے - نبی کریم ان کمزور ایمان والون سے چشم پوشی کرتے تھے اسکا بیان اس رکوع مین ہے +

بے ایمانی آدمی کے اپنے ہاتھون کی کرتوت ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے انسان بہت سی مفید باتون سے محروم ہو جاتا ہے جن باتون سے خدا ناراض ہوتا ہے انکے کرنے سے ایمان کی توفیق نہین ملا کرتی اور حق سے محروم رہ جاتا ہے - قاعدہ ہے کہ ایک گناہ دوسرے گناہ کو بلاتا ہے - بدنظری ایک چھوٹا گناہ ہے لیکن اسکا انجام زنا ہے - اب خدا تعالےٰ نے آگے آیت مین شقاق وغیرہ امراض کا علاج بتلایا ہے +

ودوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواءً فلا تتخذوا منہم اولیاء حتی یہاجروا فی سبیل اللہ فان تولوا فخذوہم واقتلوہم حیث وجدتموہم ولا تتخذوا منہم ولیاً ولا نصیرا +

وہ چاہتے ہین کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جس طرح وہ کافر ہو گئے پس تم اور وہ برابر ہو جاؤ - پس نہ بناؤ انہین سے پیارے یہانتک کہ وہ ہجرت کرین اللہ کی راہ مین - پس اگر وہ اُلٹی چال اختیار کرین تو پکڑو انکو اور قتل کرو اور نہ بناؤ ان مین سے پیارے اور مددگار -

یہان اللہ تعالےٰ نے نفاق کی دوا بتلائی یعنے جب منافق اللہ تعالےٰ کی راہ مین ان تمام باتون کو جو اول کرتا تھا چھوڑ دے تو اسکو دوست بناؤ اب اسکا پہلا گناہ معاف ہو گیا جسطرح ہر مرض کی دوا ہوتی ہے اسی طرح گناہ کی معافی کے واسطے ہجرت - توبہ اور استغفار دوا ہے - یہان بتلایا ہے کہ نفاق آدمی کی عقل کو اولٹا کر دیتا ہے پس خدا نے جو سیدھی راہ بتلائی ہے جو اس سے اولٹا چلتا ہے اوسکے واسطے تم کوئی نئی سیدھی راہ نہین بنا سکتے +

رد شیعہ اس آیت سے شیعون پر بڑی زد پڑتی ہے جس کا جواب ان سے بن نہین پڑتا کیونکہ خدا تو حکم دیتا ہے کہ منافقون کو دوست اور مددگار نہ بناؤ لیکن بقول شیعہ باوجود اسکے کہ ابوبکرؓ منافق تھے پھر آنحضرت صلعم ان سے پیار کرتے اور اپنے کامون مین مدد لیتے اور کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی عمل (بقول شیعہ) قرآن کریم پر نہ تھا +

الا الذین یصلون الی قوم بینکم وبینہم میثاق او جاؤکم حصرت صدورہم ان یقاتلوکم او یقاتلوا قومہم ولو شاء اللہ لسلطہم علیکم فلقاتلوکم فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیہم سبیلا +

مگر ایسے لوگون کو تم قتل نہ کرو جو ایسی قوم کے ہین جسکے ساتھ تمہارا عہد ہے یا آتے ہین تمہارے پاس اور انکے دل اس بات سے رکتے ہین کہ تم سے لڑین یا اپنی قوم سے لڑین اور اگر اللہ چاہتا تو انکو تم پر تسلط دیتا اور وہ تم سے لڑتے - پس اگر وہ تم سے کنارہ کش رہین اور نہ لڑین اور تم سے صلح چاہین تو ایسے لوگون پر تم کو ہرگز دست درازی نہ کرنی چاہئے +

جزو ۵ - رکوع ۵ *

الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یومنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ہٰؤلاء اہدی من الذین آمنوا سبیلا +

کیا تو نے نہین دیکھا ان لوگون کو جنکو کتاب سے حصہ دیا گیا بت پرستی کرتے ہین اور ایسے لوگون کی باتون کو مانتے ہین جو اللہ کی حد بندیون سے نکل گئے اور کافرون کے حق مین کہتے ہین کہ یہ لوگ زیادہ سیدھے راستہ پر ہین مسلمانون سے

جب آدمی دوسرے کو اپنے سے علم و فضل اور وجاہت مین بڑھا ہوا دیکھتا ہے تو اس کی جبلت مین یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرے - اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تین معزز قومین تھین جن کی طرف اکثر لوگ رجوع کرتے تھے - ایک فارسیون کی قوم تھی وہ بڑا قومی اور نسلی جلال رکھتے تھے - ان مین بڑے بڑے بادشاہ اور بہادر آدمی گذرے تھے - مثلاً نوشیروان - رستم وغیرہ - ان ایرانیون کا ملک مین بڑا رعب وداب تھا کیونکہ ان کی سلطنت کا بڑا لمبا زمانہ تھا - دوسری قوم رومیون کی تھی - ان مین بڑے بڑے دانا اور قانون بنانے والے پیدا ہوئے جیسے افلاطون وغیرہ چنانچہ انگریز بھی ابھی تک انہی کے قانون پر چلتے ہین - تیسری بلحاظ کتب سماویہ کے یہودی لوگ تھے ان مین بہت سے پیغمبر ہوئے اور پیغمبری انہون نے اپنی وراثت مین سمجھی ہوئی تھی - ان مین بڑے بڑے عالم اور فاضل ہوتے تھے مدینہ منورہ مین ان کی یونیورسٹی تھی اسوقت عیسائیون مین بھی بڑے بڑے رہبان اور ربی ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایرانیون سے پوچھتے تھے بلکہ بعض اسفندیار وغیرہ کے قصے لاکر مکے مین پڑھا کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ جیسے قرآن مین عجیب عجیب باتین ہین اسی طرح ان قصون مین بھی عجیب عجیب باتین ہین اور جو متمدن لوگ تھے وہ روما والون سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت سوال کرتے تھے - کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمدن مین بھی بڑی ہوشیاری ظاہر کی تھی - مدینے کے عیسائیون کا روما والون سے بڑا تعلق تھا - اور مدینہ کے عیسائیون کا لارڈ پادری اکثر ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت بد مشورے کیا کرتا تھا چنانچہ وہ ان مشورون مین ناکام ہو کر ادھر ہی مر گیا - یہودیون سے یہ لوگ پوچھا کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین انبیاؤن کے نشان ہین یا نہین اسی طرح خیبر کے لوگ کافرونکے پیرو تھے اور کہتے تھے کہ مسلمانون سے تو رومی ایرانی یہودی ہی اچھے ہین + (باقی آیندہ)

* چونکہ ایڈیٹر ایک ضرورت کیلئے باہر تھا اسلئے ترتیب ملحوظ نہیں رہی۔

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۴ مطبوعہ ۳ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۸ کالم ۳

اصل مین کسی مریض کو صحت بخشنا دکھیا کا دکھ درد دور کرنا حاجتمند کی حاجت روائی کرنی اور بھولے ہوئے کو راستہ بتلانا اور خاص و عام خلق اللہ کو نفع پہونچانا بہت ہی بڑی دولت ہے اسی صحت نیت کو مد نظر رکھکر اکثر اکابر دین لوگون کو یہ علم بتلاتے رہے ہین - توجہ کے معنے اصل مین خیالات کو ہر طرف سے ہٹا کر ایک طرف باندھنا کہ اس ایک خیال کے ہوتے ہوئے دوسرا خیال پاس نہ پھٹکے شرعی عبادات جسقدر ہین انکی بھی جزو اعظم یہی ہے کہ جب خدا تعالے کی حضوری مین نماز ادا کرتا ہو یا دعا مانگتا ہو یا اور کوئی عمل بجا لاتا ہو تو بجز رضائے خدا کے اور کوئی خیال اسکے دل اور دماغ مین نہ ہو ۔ اسی بات کی تحصیل کیواسطے سلف کے لوگ بڑی بڑی ریاضتین اور محنت شاقہ کرتے رہے اور اب یہ سب باتین خدا تعالے اپنی صفت رحمانیت سے بہ برکت حضرت امامنا مسیح موعود بلا ان ریاضتون اور محنتون کے صرف آپ کی اطاعت اور مجلس مین بیٹھنے سے لوگونکو عطا کر رہا ہے +

احمدی جماعت مین اس علم توجہ کے بڑے ماہر منشی احمد جان صاحب صوفی جو کہ اصل دہلی کے رہنے والے تھے اور پھر لدھیانہ مین سکونت پذیر رہے گذرے ہین وہ اس علم کے ذریعہ سے بیمارونکا علاج کرتے تھے - انشاء اللہ تعالے آیندہ نمبر مین ہم انکے بعض عملیات کے نتایج کا ذکر کرینگے کہ کس طرح بے دوا و دارو بعض مریض ان سے اچھے ہوتے رہے +

(باقی آیندہ)

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس مین آپ کا نام بھی جلی اور خوش نما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے ۸؎ کو ملتی ہے -

اسم اعظم - حضرت اقدس علیہ السلام کی الہامی دعا - قیمت ۲؎ البدر سے طلب کرو

قطعہ تاریخ افتتاح کالج

طبعزاد محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیر کوٹلوی

مرا زیبد بہ تن بالم کہ این دم — دم عیسے ہے بخشد مرا جان
جناب میرزا احمد کہ آمد — مسیحائے زمان مہدی دوران
بنام ایزد مسیح زندگی بخش — کہ بخشد در دمے صد مردہ را جان
زمانہ مردہ بُد در تن او — باذن اللہ دمیدہ روح ایمان
دم او می کُشد مر کافران را — تہ تیغ دلائل می کشد شان
بحمد اللہ کز مین دعا یش — بنائے کار کالج شد بسامان
ہمی بینی بیانے درس قرآن — ہمی شنوی بتفسیر درس انگلش
سراین درسگاہ شیر علی ہست — پئے روباہ بازان شیر غران
محمد صادق مفتی است دیگر — کہ صدقت از جبین او نمایان
پروفیسر محمد ہم علی ہست — زایم اے افسرے برسر فروزان
جوانے خوش روے چون سرو آزاد — بہ تعلیمش بنا زید اے جوانان
جناب مولوی عبد الکریم است — کرم فرمائے جملہ اوستادان
نگیرد حبۂ از سیم در دست — کہ دست فیض او آمد زرافشان
ز نوردین احمد طالبان را — سرہ شمع حکمت نور عرفان
محمد ہم علی خان معظم — شدش از زر و جان و دل نگہبان
الہی این نگہبان را نگہدار — ز چشم زخم دور چرخ گردان
خدا این تو نہالان چمن را — بر شیرین دہاد از لطف یزدان
ہزاران حمد آن بیچون سزا اند — بدل دارند ورد شکر یزدان
کہ ما بودیم کشت مردہ وار — بوقت آمد ز فیضان تو باران
فرود آمد مسیحا ز آسمانہا — نوے بخشید مان از آب قرآن

بسال افتتاح کالج ماثو
ندا آمد بثاقب فیض قرآن
۱۳۲۱

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

نظم

طبعزاد میان نبی بخش صاحب کلرک میگزین آفس

اے خدا اے خالق ارض و سما — ذرہ ذرہ بر وجودت رہنما
تو وحیدی وحدت از کثرت عیان
از ہمہ بالاتری والاتری
از مجرد عقل با تو کے رسیم
تا نیارد لطف تو مارا کشان
تا نہ از تو مر عیان گردد ہمے
عقل ما بے فضل تو گردد خراب
فضل تو ہر علم را سر چشمہ کو
تو علیمی بے نہایت علم تو
جرمہا بینی و پوشی اے غفور
حسن و احسان کردہ بجود جان ما
عشق تو سرمست کردہ ہر سرے
حسن خوبان پرتوے ز حسن تو
عندلیبان نغمہ زن در گلستان
جملہ مرغان چمن در ہائو ہو
پاسبان خلق بس کافی توئی
بہر ذات تست او فنا کمال
بر دلم آمد ز عصیان صد حجاب
بر وجودم گر شود ہر مو زبان
بس نتانم شکر نعمت را بجا
مصطفے را پیش تو آرم شفیع
در پناہ احمد آخر زمان کو
بر درش استادہ ام زار و نزار
خویشتن را در رہش بفروختم
سجدہ گاہم آستانش ساختم
کن دعا ہائے مرا یارب قبول
نور ایمان در دل و جانم فگن
خالصم کن از برائے دین خود تر
ہر چہ مومن را کنی یارب عطا
حسنۃً فی دین و دنیا آتنا
بخش توفیقم ز بہر کار نیک
جملہ فرزندان من اے کردگار
تا بحق این سلسلہ یابد قیام
لاتموتن والا مسلمون کو
از تو خواہم اے خداوند کریم
از تو خواہم جنت و خلد نعیم
از تو خواہم اے خدا رزق وسیع
دور دار از خاطر من فکر دین
رب زدنی علم و ایمان یقین
از کرم کن دستگیری اے کریم
در دم آخر ز لطفت اے خدا
اندران دم کز جہان بیرون روم
زیر کان فہمند و مردنکتہ دان
وز خیال و عقل ما والا تری
وز گلستان ارم بر کے خوریم
کے بمنزل مے رسیم اے مہربان
کے بہ تو این قلب تیرہ راہ ہے
عقل ما با فضل تو صد فتحیاب
ہر گل گلشن ز تو شد رستہ کو
تو حلیمی بے نہایت حلم تو
بر گناہم بس صبوری اے صبور
جان ما قربان بر آن حاجت روا
ہر سرے افتادہ در شور و شرے
شور در مستان فگندہ چار سو
قمریان افتادہ در شور و فغان
محو گشتہ نالۂ حق سر ہو کو
درد ما جملہ را شافی توئی کو
واقفی از سر من وز قال و حال
دین حجب را دور مے گردان شتاب
ہر زبانم در شود تسبیح خوان
بے حساب آلائے تست اے کبریا
نفس و شیطان مرا گردان مطیع
خویش را آوردہ ام فریاد خوان
تا بیابم از حوادث ما قرار
آتش عشقش بدل افروختم
جان و دل راہم بدستش باختم
رحمتے کن از فلک بر من نزول
پرتوے از علم حقانی بزن کو
تا شود ایمان من از بیش بیش
آن ہمہ از لطف خود بخشی مرا
قرۃ عینا بکن از و اجنا کو
تا بماند بعد من آثار نیک
بہر دین احمدی کن جان نثار
کار شان خدمات دین باشد مدام
کن نصیبم اے خدائے بیچگون
دولت ایمان و راہ مستقیم
می پناہم از تو از نار جحیم
کس پناہم نیست جز تو اے سمیع
ربنا اغفر لنا ولوالدین کو
تا شوم داخل بحزب صالحین
رحم فرما اے خداوند رحیم
رحلتم فرما بہ ایمان زین سرا
مے چکان شہد تشہد بر لبم +

خداکے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبرشمار	نام	مقام	ضلع
۸۶۴	مراد بخش ولد مہتاب الدین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۶۵	چوہر ولد فتح الدین	مانگٹ	رر
۸۶۶	حیات ولد چوہڑ	رر	رر
۸۶۷	حسن بی بی دختر چوہڑ	رر	رر
۸۶۸	محمد بی بی زوجہ چوہڑ	رر	رر
۸۶۹	روشن ولد عمر بخش	رر	رر
۸۷۰	محمد دین ولد سوداگر	رر	رر
۸۷۱	نظام الدین ولد حسن	رر	رر
۸۷۲	ناتھا ولد کالو	رر	رر
۸۷۳	لدہا ولد ناتھا	رر	رر
۸۷۴	رحمان ولد رر	رر	رر
۸۷۵	احمدیار ولد رر	رر	رر
۸۷۶	رحمت بی بی رر	رر	رر
۸۷۷	سید بی بی زوجہ ناتھا	رر	رر
۸۷۸	بھاگن زوجہ رحمان	رر	رر
۸۷۹	لکھن ولد کالو	رر	رر
۸۸۰	احمد یار ولد جلال	رر	رر
۸۸۱	حکیم گلاب الدین	محلانوالہ	امرتسر
۸۸۲	کرم بخش ولد منڈا	جامانوالی	سیالکوٹ
۸۸۳	خدابخش ولد محمد یار	رر	رر
۸۸۴	محمد بی بی ولد حاکم	رر	رر
۸۸۵	حسام الدین	کٹڑہ جیل سنگھ	امرتسر
۸۸۶	عصمت بی بی ہمشیرہ چوہدری سلطان محمد	بہیسہ	ہوشیارپور
۸۸۷	جمال الدین	پسرور	سیالکوٹ
۸۸۸	سلطان احمد ولد نتھے خان	گھوڑیوالہ	ہوشیارپور
۸۸۹	محمدا ولد اللہ جوایا	کولوتارڑ	گوجرانوالہ
۸۹۰	امام الدین ولد حالم	رر	رر
۸۹۱	احمد دین ولد کریم بخش	رر	رر
۸۹۲	فتح دین ولد کرم الدین	دیال گڑھ	گورداسپور
۸۹۳	عبدالرحمن ولد حاکم دین	تہہ غلام نبی	رر
۸۹۴	عبدالستار ولد عبدالرسول	رر	رر
۸۹۵	جمان ولد چراغ	قلعہ لال سنگھ	
۸۹۶	دین محمد ولد ساون	رر	
۸۹۷	چراغ	دہوں	گجرات
۸۹۸	شیخ قطب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	پٹیالہ	پٹیالہ
۸۹۹	شیر شاہ ولد پیر شاہ	کلر سیداں	راولپنڈی
۹۰۰	محمد دین ولد جمال الدین	قلعہ سوبھا سنگھ	
۹۰۱	رکن الدین ولد حسن الدین		
۹۰۲	فقیر محمد ولد علی بخش	پٹی	لاہور
۹۰۳	محمد بخش ولد مولوی اللہ یار		
۹۰۴	سردار ولد حسین بخش		گورداسپور
۹۰۵	مولوی فضل کریم صاحب	قلعہ سوبھا سنگھ	
۹۰۶	چوہدری عبداللہ خان	داتہ زید کا	
۹۰۷	چوہدری پیر محمد ولنعمت	قلعہ سوبھا سنگھ	
۹۰۸	گامو ولد خدابخش	دریا	امرتسر
۹۰۹	اللہ بخش ولد مولابخش	لاہور	لاہور
۹۱۰	باقریار	سہاجو بریکا	راولپنڈی
۹۱۱	شوق محمد ولد رائی غلام نبی	جالندہر	جالندہر
۹۱۲	مولابخش	سنوکی	
۹۱۳	میاں محمد فضل	چنڈ تگیان	راولپنڈی
۹۱۴	گنج بخش صاحب	کوٹ ختیتیان	سیالکوٹ
۹۱۵	محمد قاسم ولد کرم الدین	کوبکلی	گجرات
۹۱۶	میران بخش زرگر	لاہور	لاہور
۹۱۷	نبی بخش	رر	رر
۹۱۸	علی بخش ولد فضل بیگ	منکا	گورداسپور
۹۱۹	دختر علی بخش	رر	رر
۹۲۰	فرزند علی بخش	رر	رر
۹۲۱	زوجہ علی بخش	رر	رر
۹۲۲	نتھو ولد لیکرا	بہاگورائیکہ	جالندہر
۹۲۳	مولابخش ولد نتھو	رر	رر
۹۲۴	نظام الدین رر	رر	رر
۹۲۵	روم دین رر	رر	رر
۹۲۶	داد	سید والا	منٹگمری
۹۲۷	محمد قائم ولد داد	رر	رر
۹۲۸	عبداللہ رر	رر	رر
۹۲۹	حسن بی بی زوجہ داد	رر	رر
۹۳۰	مریم زوجہ محمد	رر	رر
۹۳۱	یوسف ولد محمد	رر	رر
۹۳۲	عبدالرحمن ولد احمد	رر	رر
۹۳۳	بیگماں	رر	رر
۹۳۴	اسمٰعیل ولد عظیم	رر	رر
۹۳۵	نور بھری ولد داد	رر	رر
۹۳۶	فتح بی بی دختر داد	سید والا	منٹگمری
۹۳۷	امینہ بی بی دختر رر	رر	رر
۹۳۸	رحمٰن	رر	رر
۹۳۹	زوجہ رمضان	رر	رر
۹۴۰	مریم	رر	رر
۹۴۱	سائرہ	رر	رر
۹۴۲	عبدالرحمن	رر	رر
۹۴۳	حلیم	رر	رر
۹۴۴	اسحاق	رر	رر
۹۴۵	بڈہائی	رر	رر
۹۴۶	گل محمد	رر	رر
۹۴۷	عبداللہ	رر	رر
۹۴۸	غلام احمد	رر	رر
۹۴۹	مراد بی بی	رر	رر
۹۵۰	ابراہیم ولد جیون	رر	رر
۹۵۱	حسین ولد نادر	رر	رر
۹۵۲	مولوی عبداللہ صاحب واعظ	چک لوہٹ	لدہیانہ
۹۵۳	نواب ولد علی بخش	اٹھوال	گورداسپور
۹۵۴	نواب ولد علی گوہر	رر	رر
۹۵۵	دین	رر	رر
۹۵۶	فضل ولد ماہی	رر	رر
۹۵۷	اللہ بخش ولد تابا	رر	رر
۹۵۸	محمد علی ولد جھنڈا	بیرم پور	ہوشیارپور
۹۵۹	بوٹا ولد اللہ دتا	کھڑی گھنا	سیالکوٹ
۹۶۰	یعقوب خان	دہرمسال	
۹۶۱	فتحدین	چھوکر خورد	گجرات
۹۶۲	شاہ محمد ولد فتحدین	رر	رر
۹۶۳	عبدالغنی رر	رر	رر
۹۶۴	محمد بی بی	رر	رر
۹۶۵	جنت بی بی	رر	رر
۹۶۶	عبدالکریم	رر	رر

حضرت مسیح موعودؑ کیطرف سے اشتہار

ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا ہر سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اسکا نام بیعت کنندوں سے خارج ہوجاوے گا

انوارالاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے چھپکر شائع ہوا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

چودھوین کا ہے چاند البدر
فیض ہے یہ غلام احمدؑ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیاۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

نمبر ۲۶ | قادیان دارالامان ۷ اجولائی ۱۹۰۳ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۲۱ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۲-۳-۴- جولائی ۱۹۰۳ء

ان دنون مین حضرت اقدس نے سوائے ایک دو نمازون کے باقی کل نمازین باجماعت ادا کین- ۲-۳ جولائی کے نوٹون کا کاغذ گم ہو جانے کی وجہ سے ان ایام کے اذکار درج اخبار نہ ہو سکے +

۴ جولائی قبل از عشاء

تعویذ ایک شخص نے مسئلہ استفسار کیا کہ تعویذ کا بازو وغیرہ مقامات پر باندھنا اور دم وغیرہ کرنا جائز ہے کہ نہین

اسپر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جناب مولانا حکیم نورالدین صاحب کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ احادیث مین کہین اسکا ثبوت ملتا ہے کہ نہین حکیم صاحب نے عرض کی کہ لکھا ہے کہ خالد بن ولید جب کبھی جنگون مین جاتے تو آنحضرت صلعم کے موئے مبارک جو کہ آپ کی پگڑی مین بندھے ہوتے آگے کی طرف لٹکا لیتے- پھر آنحضرت صلعم نے صرف ایک دفعہ صبح کیوقت سارا سر منڈوایا تھا تو اپنے نصف سر کے بال ایک خاص شخص کو دیدئے اور نصف سر کے بال باقی اصحاب مین بانٹ دیئے- آنحضرت صلعم کے جبہ مبارک کو دھو دھو کر مریضون کو بھی پلاتے تھے- اور مریض اس سے شفایاب ہوتے تھے ایک عورت نے ایک دفعہ آپ کا پسینہ بھی جمع کیا یہ تمام اذکار سنکر حضرت اقدس نے فرمایا کہ پھر اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ بہر حال اسمین کچھ بات ضرور ہے جو خالی از فائدہ نہین ہے اور تعویذ وغیرہ کی اصل بھی اس سے نکلتی ہے- بال لٹکائے تو کیا اور تعویذ باندھا تو کیا میرے الہام مین جو ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے آخر کچھ تو ہے تب ہی وہ برکت ڈھونڈینگے مگر ان تمام باتون مین تقاضائے محبت کا بھی دخل ہے +

عظیم الشان انسانون کے صغائر پر نظر کرنیکا ذکر ہوا فرمایا کہ صدق و وفا مین جو عظیم الشان انسان ہوتے ہین ان کے صغائر کا ذکر کرنے سے سلب ایمان ہو جاتا ہے خدا انوان صغائر کو عفو کر دیتا ہے اور انکے کارنامون کی عظمت اس قدر ہوتی ہے کہ اسکے مقابلہ مین صغائر کا ذکر کرتے ہی شرم آتی ہے اسی لئے وہ رفتہ رفتہ ایسے معدوم ہو جاتے ہین کہ پھر ان کا نام و نشان ہی نہین رہتا +

۵ لغایت ۷ جولائی ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین کل نمازین بفضل خدا حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ۷ جولائی کو کوئی ذکر قابل اطلاع ناظرین نہین +

۵ جولائی قبل از عشاء

تبلیغ اور چندے کا انتظام فرمایا کہ کتابون کو شائع کرنا چاہیئے تاکہ تبلیغ ہو- دیکھا جاتا ہے کہ دہلی کے پرے بہت کم لوگون کو ہمارے دعاوی کی خبر ہے اسکا انتظام یون ہونا چاہیئے کہ ایک لمبا سفر کیا جاوے اور اس مین یہ تمام کتب جو کہ بہت سا ذخیرہ پڑا ہوا ہے تقسیم کیجاوین تاکہ تبلیغ ہو- اللہ تعالےٰ نے ہمین بہت سے سامان دئے ہین ان سے فائدہ نہ اٹھانا اللہ تعالےٰ کی نعمتون کا انکار ہوتا ہے- ہمارے لئے ریل بنائی گئی ہے جس سے مہینون کا سفر دنون مین ہوتا ہے +

اور قوم کو چاہیئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری مین کوتاہی نہین چاہیئے- دیکھو دنیا مین کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہین چلتا- رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ ع سب رسولون کے وقت چندے جمع کئے گئے

پس ہماری جماعت کے لوگونکو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے - اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر مین دیوین تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے ہان اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہین دیتا تو اسے جماعت مین رہنے کی کیا ضرورت ہے اسوقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کے کھیلنے والی چیزون پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے تو پھر یہان اگر ایک ایک پیسہ دیدیوے تو کیا حرج ہے خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے اور ضرورتون پر خرچ ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گران گزرتا ہے - دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنون مین صدہا آدمیون نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے انکو کہا بھی نہین کہ یہان چند دن کی ضرورت ہے - خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے جسقدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہین کرتے ہمین تو انکے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے +

چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ مین اتنا چندہ دیا کرونگا کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسکے رزق مین برکت دیتا ہے اس دفعہ تبلیغ کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس مین ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے جہان کوئی بیعت کرنا چاہے اسکا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے اور ہر ایک آدمی کو چاہیئے کہ وہ عہد کرے کہ مدرسہ مین اسقدر چندہ دیوے گا اور لنگر خانہ مین اسقدر -

بہت لوگ ایسے ہین کہ جن کو اس بات کا علم نہین ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے ایسے لوگون کو سمجھانا چاہیئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالےٰ سے پکا عہد کر لو کہ اسقدر چندہ ضرور دیا کرونگا اور ناواقف لوگونکو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کرین اگر وہ اتنا عہد بھی نہین کر سکتے تو پھر جماعت مین شامل ہونیکا کیا فائدہ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال مین سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھہ دے سکتا ہے - ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس مین سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کامون کے لئے اسطرح سے نکالا کرے چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہین ہے بلکہ مالی ضرورتون کے وقت نبیونکے زمانہ مین بھی چندے جمع کئے گئے تھے ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لاکر سامنے رکھدیا - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھہ دینا چاہیئے اور آپ کی منشا ء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کسقدر لاتا ہے ابو بکر رضؓ نے سارا مال لاکر سامنے رکھدیا اور حضرت عمر رضؓ نے نصف مال آپنے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج مین ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہین کہ مدد دینی بھی ضروری ہے حالانکہ اپنی گذران عمدہ رکھتے ہین ان کے برخلاف ہندوؤن وغیرہ کو دیکھو کہ کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہین (اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعون پر صرف کرتے ہین -) حالانکہ یہان تو بہت ہلکے چندے ہین پس اگر کوئی معاہدہ نہین کرتا تو اسے خارج کرنا چاہیئے وہ منافق ہے اور اسکا دل سیاہ ہے - ہم یہ ہرگز نہین کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہین کہ معاہدہ کر کے دو جس مین کبھی فرق نہ آوے صحابہ کرام رضؓ کو پہلے یہی سکھایا گیا تھا **لن تنالوا البر حتٰی تنفقوا مما تحبون** - اس مین چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے +

یہ معاہدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ معاہدے ہوتے ہین اسکو نباہنا چاہیئے ان کے برخلاف کرنے مین خیانت ہوا کرتی ہے - کوئی کسی ادنے درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اسکے سامنے نہین ہو سکتا تو پھر احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے - ایک آدمی سے کچھہ نہین ہوتا جمہوری امداد مین برکت ہوا کرتی ہے - بڑی بڑی سلطنتین بھی آخر چندون پر ہی چلتی ہین - فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتین زور سے ٹکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہین اور یہان ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہین چندہ دینے سے ایمان مین ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے

پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہین ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھہ مقرر کرین اور اہمین پھر غفلت نہ ہو +

۶ جولائی قبل از عشاء

عذاب الٰہی کی شناخت

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس بات کو سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا ہونے والا ہے - آنحضرت صلعم کے زمانہ مین قتل کے عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا حالانکہ صحابہ رضؓ بھی قتل ہوتے تھے لیکن وہی قتل کفار کے لئے عذاب کا حکم رکھتا تھا اور مسلمانون کے لئے شہادت کا - عذاب کا معیار یہی ہے کہ انسان دیکھے کہ کونسا فریق زیادہ تباہ ہو رہا ہے آیا موافق یا مخالف - پس جو زیادہ تباہ ہوتا ہو انکے لئے عذاب ہے اسی طریق سے آج کل مقابلہ کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے طاعون کو عذاب کے طور پر بھیجا ہے اس مین دیکھنے والی یہ بات ہے کہ آیا ہماری جماعت کے لوگ زیادہ مرتے ہین یا مخالف - پھر خود ہی معلوم ہو جاویگا کہ اس عذاب نے کن کو نیست و نابود کر دیا اگر ہماری جماعت کے بھی بعض فوت ہو جاتے ہین تو اس مین حرج نہین ہے کیونکہ صحابہ بھی جنگون مین قتل ہوتے ہی تھے - ہان البتہ ایسے آدمی جنسے شماتت اعدا ہو سکے بچائے جاوینگے جب بدر اور احد کی لڑائیان ہوتی تھین تو کوئی سمجھتا تھا کہ امر خارق کیا ہے کبھی انکو فتح ہوتی کبھی صحابہ کو تاہم بعض لوگ ایسے ہوتے ہین جن کو خدا تعالےٰ اعجازی طور پر مرنے سے بچا لیتا ہے دیکھو ابو بکر اور عمر کو لڑائیون مین بچا لیا اس کا نام اعجاز ہوتا ہے ورنہ موت تو ہر ایک کے لئے ہے +

موعود اور غیر موعود فرمایا کہ موعود وہ ہے جسکا ذکر منکم مین ہے جیسے کہ فرماتا ہے **وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات الخ** - ورنہ اس طرح خواہ صدہا مسیح آوین اور کسی امت کے ہون مگر وہ موعود نہ ہونگے کیونکہ وہ منکم سے باہر ہونگے حالانکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ منکم کا ہے پھر باہر سے آنے والا کیسے موعود ہو سکتا ہے +

۸ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

فرمایا کوئی کسی بات پر ناز نہ کرے - فطرت انسان سے الگ نہین ہوا کرتی جس فطرت پر انسان اول قدم مارتا ہے پھر وہ اس سے الگ نہین ہوتا یہ بڑے خوف کا مقام ہے (حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہیئے) عمر کا اعتبار نہین ہے اسلئے ہر ایک شے پر دین کو لازم رکھو زمانہ ایسا آگیا ہے کہ اس سے پیشتر تو خیالی طور پر عمر کا اندازہ لگایا جاتا تھا مگر اب کوئی اندازہ لگ نہین سکتا - ایک دانشمند کے لئے ضرور ہے کہ موت کا انتظام کرے خدا تو موجود ہے اسکے لئے بھی کچھہ فکر چاہیئے ہم اسقدر عرصہ سے اپنی برادری سے الگ ہین ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا جو اور کسی کا برادری بگاڑلے گی من یتوکل علی اللہ فہو حسبہٗ خدا کے مقابلہ پر کسی کو معبود نہ بنانا چاہیئے +

ایک غیر مومن کی بیمار پرسی اور ماتم پرسی تو اخلاق سے ہے لیکن اسکے واسطے کسی شعائر اسلام کو بجالانا گناہ ہے مومن کا حق غیر مومن کو نہ دینا چاہیئے اور نہ منافقانہ گفتگو کرنی چاہیئے +

خداتعالےٰ کی ذات مخفی ہے مگر اسکے انوار ایسے ظاہر ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخفی نہین ہے -

کامیابی اور خوشی کی موت تمام نبیوں سے بڑھکر آنحضرت صلعم کی ہے - موسےٰ ع بھی کامیاب ہوئے - مگر موت ان کو بھی سفر مین آئی - دل مین تمنا ہوگی کہ اس سرزمین مین پہونچون مگر پوری نہ ہوئی - مسیح ع کی موت پر خیال کیا جاوے تو اس مین غایت درجہ کی ناکامی ہے کل ۱۲ - حواری تھے کسی کو بہشت کی کنجیان ملنے کا وعدہ تھا وہ نہ ملین ایک نے ۳۰ روپیہ لیکر گرفتار کروا دیا - ایک نے استاد پر لعنت کی بفرض محال اگر مان لیا جاوے کہ آسمان پر گئے تو بھی روتے ہی گئے خوشی اور کامیابی کی موت تو نصیب نہ ہوئی لیکن آنحضرت صلعم کا دنیا مین آنا اور پھر وہان سے رخصت ہونا قطعی دلیل نبوت پر ہے - آئے آپ اسوقت جبکہ زمانہ ظهر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا اور ضرورت ایک نبی کی تھی ضرورت پر آنا بھی ایک دلیل ہے اور آپ اسوقت دنیا سے رخصت ہوئے جب اذا جاء نصر اللہ - کا وقت آگیا اس مین اللہ تعالےٰ بتلاتا ہے کہ آپ کس قسم کی عظیم الشان کامیابی سے دنیا سے رخصت ہوئے خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ تو نے آنکھ سے دیکھ لیا کہ فوج در فوج لوگ داخل ہورہے ہین فسبح بحمد ربک یعنے وہ رب جس نے اسقدر کامیابی دکھلائی ہے - اس کی تسبیح اور تحمید کر .... اور لوگون پر جو انعامات پوشیدہ رہتے ہین وہ آنحضرت پر سب کے سب کھل دئے - اور رحمت کے تمام امور اجلی کر دیئے + کوئی بھی مخفی نہ رکھا اسی حمد کا ثبوت اب اس آخری وقت مین آکر دیا ہے کہ ایک احمد آیا احمد کے معنے ہین حمد کرنیوالا - کوئی بھی ایسا آدمی نہین ہے جو ثابت کرے کہ اسقدر کامیابی کسی اور کو ہوئی ہو - خوشی پوری مراد مندی اور لذت کی موت اگر حاصل ہوئی ہے تو صرف آنحضرت صلعم کو ہوئی ہے اور کسی نبی کو ہرگز نہین ہوئی یہ خدا کا فضل ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ نفس ایسا پاک تھا کہ خدا کا اسقدر فضل ہوا اور آپ کی عصمت کا یہ ایک بڑا ثبوت ہے جیسے طبیب اسے کہتے ہین کہ علاج کرکے مریض کو اچھا کرکے دکھلا دیوے ویسے ہی لا الہ الا اللہ سے ہر ایک روحانی مرض کا علاج کرکے آپ نے دکھلا دیا اور اسی لئے دوسری تمام نبوتین آنحضرت کا سایہ ہی معلوم ہوتی ہین +

ایک جگہ خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ آج کافر نا امید ہوئے (الیوم یئس الذین کفروا)

گویا آپ کو کامیابی کے اس اعلےٰ نقطہ تک پہونچا دیا کہ کافر نامراد ہوگئے کیا انجیل مین اسکے مقابل کی ایک آیت بھی مل سکتی ہے ہرگز نہین ہے - مسیح ع کو صرف ایک یہودیون کی اصلاح سپرد تھی اور یہ ایک مشکل کام نہ تھا مگر قسمت کی بات ہے کہ مسیح ع کی کوئی بات بھی پوری نہ ہوئی - اول انکو بادشاہت کا وعدہ دیا تو پھر کہدیا کہ وہ آسمانی بادشاہت ہے - ایلیا کی بات پیش کی تو وہ ایسی کہ خود یحییٰ نے ایلیا ہونے سے انکار کر دیا +

پھر دیکھو کہ مسیح کی گرفتاری کیلئے دو آدمی آئے اور دو گھنٹہ کے اندر اندر اسے گرفتار کر لیا اور گرفتار کرنے والون کا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے اور وہی آنحضرت کی گرفتاری کے واسطے کسرےٰ کے سپاہی آتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمین گرفتاری کا حکم ہے تو آنحضرت صلعم انکو سامنے اسلام پیش کرتے ہین اور پھر دوسرے دن صبح کو آپ ان کو جواب دیتے ہین کہ تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا اور میرے خدا نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا اب دونون نبیون کا مقابلہ کرلو جیسے آنحضرت صلعم کی دعا سے کسرےٰ ہلاک ہوگیا اسی طرح لازم تھا کہ مسیح ع کی گرفتاری کے وقت کم از کم موٹے موٹے ۶ یا ساٹھ آدمی مارے جاتے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا سے خدا کا ارادہ تھا کہ آنحضرت صلعم کا رعب جمایا جاوے گا +

اگر ایک آدمی کے دو خدمتگار ہون کہ ایک تو رات دن خدمت کرتا ہے اور پھر تنخواہ لیتا ہے اور ساتھ ہی اسے گالی گلوچ بھی ملتے ہین اور مکروہات بھی دیکھنے پڑتے ہین اور ایک اور ہے کہ بظاہر کام تو نہین کرتا لیکن قرب اسکا بہت ہے ہر وقت آقا رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اس سے اسکے اور آقا کے اندرونی تعلقات کا پتہ لگتا ہے کہ کسقدر بڑھے ہوئے ہین - یہی حال مسیح ع کا ہے کہ ان کی زندگی کیسی تلخی سے گذری ہے گالی وغیرہ آپ کھاتے رہے - اور آنحضرت صلعم کے شامل حال کس طرح تائیدات الٰہیہ رہین - دنیا ہو یا آخرت خدا کے فضل کا شامل حال ہونا صداقت کی بڑی دلیل ہے - مسیح ع کی قوم یہود تو آپ کے بھائی ہی تھے - مسیح بھی توریت کو مانتے اور وہ بھی مانتے مگر پھر بھی ذرا سی بات پر اسقدر مخالفت ہوئی کہ انہون نے سولی پر چڑھایا ادھر آنحضرت صلعم کا جہان دشمن اور پھر کامیابی پر کامیابی حتے کہ آپ کے خلفاء کو بھی کامیابی ہوئی +

۹- جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور بعد نماز مغرب ذیل کے اذکار ہوئے +

قبل از عشاء

قبر مسیح مسیح ع کی قبر کے ذکر پر بعض عیسائی اخبارات نے لکھا تھا کہ یہ مسیح کی قبر نہین ہے ان کے کسی حواری کی ہے اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان لوگون نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ مسیح کے حواریون مین سے تھا - گویا تعلق انہون نے خود مان لیا ہے - ساتھ ہی یہ بھی مانتے ہین کہ وہ شہزادہ نبی تھا اور زمانہ بھی وہی تو اب ان پر سوال ہے کہ اس امر کا ثبوت دیوین کہ وہ مسیح نہین تھا اور اس حواری کا پتہ دیوین جو اس طرف آیا اور مسیح کے کسی حواری کا نام شہزادہ نبی تھا اور اس امر کے ماننے کے سوائے کوئی چارہ نہین ہے کہ یہ قبر حضرت مسیح کی ہی ہے +

۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

نشانات کی ضرورت پر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت ہے ورنہ دیکھا جاتا ہے کہ اسوقت کیا ہو رہا ہے نماز روزہ وغیرہ سب لحاظداری ہے - حقیقی نیکی کو لوگ جانتے نہین کہ کیا شئے ہے خدا کے خوف سے کسی شئے کو ترک کرنا یا لینا بالکل جاتا رہا ہے غرضیکہ اسوقت بڑی بحث آپڑی ہے اگر خداتعالےٰ مدد نہ کرے - اور نشانات نہ دکھلائے تو پھر دہریہ کو فتح حاصل ہوتی ہے اور اسوقت صرف اسکی ہستی کا ثبوت ہی کافی نہین ہے بلکہ اس کی غیرت کے ثبوت کی بھی ضرورت ہے بعض لوگ تو دوگا ڈ کہہ رہے ہین بعض اسکیلئے ایک بیٹا تجویز کر رہے ہین +

آنحضرت صلعم کے وقت بھی ایسی ضرورت آپڑی تھی

اس لئے آنحضرت صلعم نے جنگ کیوقت کہا کہ اگر تو اس جماعت کو ہلاک کر دیگا تو پھر تیری پرستش کرنیوالا دنیا مین کوئی نہ رہیگا - یہی حال اسوقت ہے پس اگر مہدی اور مسیح کا یہ زمانہ نہین تو اور کس وقت کا انتظار ہے آنے والے تو صدی کے سر پر آنا تھا اب ۲۰ سال سے بھی زیادہ گذر گئے زمانہ کی موجودہ حالت سے پتہ لگتا ہے کہ اب آخری فیصلہ خدا تعالے کا ہے +

شراب کی تجارت کے مضرات

انگلینڈ اور ویلز مین شراب کے استعمال سے جسقدر نقصان غلہ اور مال کو پہونچتا ہے اور نوع انسان کو کن کن جرائم اور دکھون مین اس کی طفیل مبتلا ہونا پڑتا ہے اسکا اندازہ ناروچ کی ٹمپرنس سوسائٹی نے اس طرح سے کیا ہے +

کہ اگر دو سیر کی ایک روٹی پکائی جاوے تو ایک ارب اور تیس کروڑ روٹیان سالانہ شراب کے استعمال سے ضائع ہوتی ہین یعنے اسقدر اناج شراب کے تیار کرنے مین سالانہ صرف ہوتا ہے +

دس لاکھ چالیس ہزار ایک سو تین آدمی شراب کیوجہ سے انگلینڈ اور ویلز مین مفلس ہوئے ہین جو کہ کل آبادی کا ۱/۹ حصہ ہے یا یون کہو کہ مفلسی کے جو اور اسباب ہین اس مین ۹/۱ کا باعث شراب ہے + ۶ لاکھ آدمی ہر سال صرف شراب کیوجہ سے قتل ہوتا ہے ۴۳ ہزار آدمی سالانہ صرف شراب نوشی کی کثرت سے دیوانہ ہوتے ہین ۲۵ ہزار مقدمات سالانہ صرف ایسے ہوتے ہین جنکا باعث کثرت استعمال شراب ہوتا ہے +

۶ لاکھ شرابی وہان کی گلیون مین اِدھر اُدھر گرتے اور لڑکھڑاتے پھرتے ہین اور اپنی اس حرکت سے اپنے گھرانہ اور ہمسایہ کو سخت تکلیف دیتے ہین +

ایک لاکھ چالیس ہزار مجرم صرف شرابخواری کا ثمرہ ہوتے ہین -

ایک چوکی ۲۵ ہزار پولیس والون کی صرف اس لئے درکار ہوتی ہے کہ گھرون کی اور لوگون کے جان و مال کی حفاظت کرے +

۲ لاکھ ایکڑ زمین بارلے (جو) اور ۵۰ ہزار ایکڑ زمین ہاپس کے واسطے انگلینڈ مین زیر زراعت ہے کہ جن کی پیداوار سے شراب بنتی ہے +

۷ لاکھ آٹھ ہزار پونڈ یا ایک ارب ۱۱ کروڑ روپیہ سوبجات متحدہ امریکہ مین منشیات پر صرف ہوتا ہے اور اسکے مقابلہ پر ایک کروڑ ۵۰ لاکھ بھی مشترکہ طور پر مشن کے کامون پر خرچ نہین ہوتے - نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک قسم کی نیکی کی ترقی کرنے مین شراب بڑی روک ہے اور انسان کو بڑی ضرر دینے والی یہی شے ہے +

۴ کروڑ ۳۶ لاکھ ۵۰ ہزار من اناج ایک سال کی شراب بنانے مین ولایت مین صرف ہوتا ہے جس کی ایک ارب ۵ کروڑ دو سو روٹیان تیار ہوتی ہین جن مین ایک روٹی کا وزن دو سیر ہو لیکن اگر ہندوستانی روٹیونکے حساب سے شمار کیا جاوے تو روٹیون کی تعداد ۲۰ کھرب (۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) روٹیونکے قریب ہوتی ہے - اگر ان ولائتی روٹیونسے (جو کہ فی روٹی ۴ پونڈ وزنی ہوتی ہے) ایک فرش بنایا جاوے تو ۱۰ فیٹ چوڑی اور ۱۰۰ سو میل لمبی ایک سڑک بن جاوے گی + اور اگر ان روٹیون کو ایک چھکڑے مین لاد کر لنڈن کی ایک دوکان سے دریائے ٹیمز مین ڈالا جاوے اور ہر آدھ گھنٹہ مین ایک گھوڑے والا چھکڑا ۵ سو روٹیان لے جاوے اور فی یوم دس گھنٹہ کام کرے تو اس طرح ۳۲۰ سال درکار ہونگے + یا ایک سال مین ۳۲۰ ایسی گاڑیان ان روٹیون کو ڈھو دیوین گی - لیکن ہماری رائے مین اسقدر اناج کا دریا بُرد کر دینا بہت عمدہ بات ہے بجائے اسکے کہ اس سے شراب بنائی جاوے کیونکہ دریا مین ڈالنے سے صرف اناج ضائع ہو کر نیست و نابود ہو جاوے گا مگر جب اس سے شراب بنائی جاوے گی تو اس سے بے شمار انسانون کو ضرر پہونچیگا - اور ان کے اخلاق خراب ہون گے اور دنیا رنج و محن سے بھر جاوے گی - تو بجائے اسکے کہ اناج اور انسان دونون کو تباہ اور ہلاک کیا جاوے یہ بہتر ہوگا کہ صرف اناج کو ہی تباہ کیا جاوے +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۵ مطبوعہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۹۹

ایک دفعہ منشی صاحب کا مکان بن رہا تھا اور درویش مٹی گارہ کا کام کرتے تھے اور گھڑون سے نغار مین پانی ڈالتے تھے کہ دفعتہً گھڑا ٹوٹ گیا منشی صاحب نے کہا فلان عورت سے گھڑا قیمت دیکر لے لو عورت نے کہا حضرت مین قیمت نہین لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے اسکو پانچ چھ ماہ سے تپ آتا تھا اور وہ وقت تپ آنیکا تھا منشی صاحب نے دل ہی دل مین خیال جمایا اور وہ وقت اسکا ٹل گیا اور پھر تپ نہ آیا +

ایک دفعہ ایک خوش آواز خوش الحان مولوی صاحب سرہند مین تھے اور ان کو باری کا تپ جاڑے سے آیا کرتا تھا جمعہ کا دن اور اسی بخار کی باری کیوجہ سے انہون نے امامت سے انکار کیا نماز کے بعد منشی صاحب نے ان کو کہا کہ فلان معجزہ سنا دو وہ لحاف لئے بیٹھے تھے کہنے لگے مجھکو تپ چڑھتا ہے رہ نہین سکتا - منشی صاحب موصوف نے کہا تم معجزہ شروع کرو خدا تعالے اسکی برکت سے تپ دور کر دیگا - انہون نے معجزہ شروع کیا منشی صاحب نے خیال جمایا پانچ سات شعر پڑھے ہونگے کہ تپ کم ہونے لگا اُدھر معجزہ ختم ہوا اور ادھر انہون نے لحاف پھینکدیا کہ تپ نہین ہے +

اسی طرح ایک شخص کی آنکھین دُکھتی تھین وہ دم کرانے آیا منشی صاحب نے اپنا ایک انگوٹھا اس کی آنکھ پر رکھا اور ایک ضروری کام تھا اسکے لئے فوراً اٹھکر چلے گئے دو گھڑی کے بعد اس کی آنکھ راضی ہو گئی پھر دوسری آنکھ پر دم کرنیسے چار گھڑی بعد فائدہ ہوا +

سنہ ۹۵ء مین جب کہ راقم بھی اس عمل کا تجربہ کرتا تھا تو ایک دفعہ میرے ایک دوست کے صاحبزادے کو باری کا بخار چڑھا کرتا تھا - وہ اس عمل کے قائل نہ تھے مین نے ان کو کہا کہ دیکھو آج تم کو بخار آتا ہے اور مین دم کرتا ہون مینے ان پر اس دن عمل کیا اور ان کو اس دن بخار نہ آیا لیکن بعد تجربہ کے مینے اس کی مشق اس لئے چھوڑ دی کہ ہمارے امام نے ایسے مکروہات مین رکھا ہے +

(باقی آیندہ)

فوٹو - حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کے گھر قد کی عکسی تصویر جس بین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے ملتی ہے + اسم اعظم + حضرت اقدس علیہ السلام کی الہامی دعا قیمت . دفتر البدر سے طلب کرو +

درس قرآن شریف

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۵ مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳

اس زمانہ میں یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے آپ لوگ جو مرزا صاحب کے پاس آتے ہیں اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہاں قرآن مجید کے حکموں پر چلنے کی تاکید کیجاتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے واسطے کس قدر کوشش کیجاتی ہے قرآن کریم کو اللہ کی زندہ کتاب - اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول ثابت کیا جاتا ہے اور کسقدر کوشش کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کھوئی ہوئی عزت کو پھر اسی طرح قائم کیا جائے جس طرح صحابہ میں تھی - اس قوم کے مقابلہ پر عیسائیوں کی قوم ہے جو قرآن شریف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت بے عزتی کرتے ہیں اور ایسی گالیاں دیتے ہیں کہ ایک شریف انسان سن بھی نہیں سکتا - مثلاً ایک کتاب امہات المومنین ہے - اس میں ایسی گندی گالیاں دی ہیں کہ دہریہ اور کنجر بھی ایسا کام نہیں کرسکتا - وہ مسیح ابن مریم کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہتے ہیں اور یہ ایسی بری بات ہے کہ قرآن میں اسکی نسبت آیا ہے وقالوا اتخذ الرحمن ولداً - لقد جئتم شیئاً اداً - تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہداً + اسپر بعض مسلمان اپنے بھائیوں رشتہ داروں - اور دوستوں کو جو مرزا صاحب سے بیعت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم عیسائی ہو جاتے تو اچھا ہوتا اور یہی اس آیت کا مطلب ہے - اب اللہ تعالے ایسے لوگوں کے انجام کی خبر دیتا ہے +

اولئک الذین لعنہم اللہ ط ایسے لوگوں کو اللہ دربدر کر دیتا ہے - تمام یہودیوں اور عیسائیوں اور ایرانیوں کا ایسا حال ہوا کہ اب مدینے کے عیسائیوں اور یہودیوں اور ایرانیوں کا نشان بھی نہیں ملتا یہودی پہلے مدینے میں کچھ قتل کئے گئے - پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی نکالے گئے - اور ابھی تک مارے مارے پھرتے ہیں - مجوسیوں کا بھی حال یہود جیسا ہے ان کی سلطنت - مذہب اور آتشکدہ سب کچھ خراب ہوگیا اور اب ان کی قوم دنیا میں ایک کمزور قوم ہے اور بالکل یہودیوں کی مانند ہیں - رومی عیسائی بھی روم بیت المقدس اور پھر قسطنطنیہ سے نکالے گئے اور رومیوں کی عالمگیر سلطنت کا بھی نشان باقی نہیں +

من یلعن اللہ فلن تجد لہ نصیراً + یعنے جسکو اللہ دربدر کرتا ہے اسکا کوئی حامی نہیں رہتا -

پیشگوئی | اللہ نے یہ بات پیشگوئی کے طور پر فرمائی ہے کیونکہ بعض لوگ کہتے تھے کہ اگر یہودی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑینگے تو ہم ان کے ساتھ ہوکر لڑینگے اور اگر وہ مدینے سے نکالدیئے جاوینگے تو ہم بھی انکے ساتھ ہی نکلیں گے اور اس بات کو اللہ تعالے نے سورہ حشر رکوع ۵ میں اس طرح بیان کیا ہے -

لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً - وان قوتلتم لننصرنکم واللہ یشہد انہم لکذبون - اور باقی تمام قومیں بھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ملعون ہوئیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یا اب ہونگی ان کی بھی کسی نے مدد نہ کی اور نہ آئندہ کوئی کریگا -

ام لہم نصیب من الملک فاذاً لا یؤتون الناس نقیراً - کیا ان کو کوئی سلطنت کا کچھ حصہ ملا ہوا ہے اگر ملا ہوا ہوتا تو مسلمانوں کو ایک نقیر بھی نہ دے سکتے +

نقیر - کھجور کی گٹھلی کی پچھلی طرف ایک باریک سا نقطہ ہوتا ہے جس سے کھجور پیدا ہوتی ہے اور اس لفظ کے یہاں استعمال کرنے میں یہ نکتہ ہے - کہ وہ مسلمانوں کو کوئی ایسی چیز نہیں دے سکتے جو ان کے واسطے بر ومند ہو آج کل کے مسلمانوں کو بھی اللہ نے یہ توفیق نہیں دی - ام یحسدون الناس علی ما اتہم من فضلہ فقد اتینا آل ابراہیم الکتاب والحکمۃ واتینا ہم ملکاً عظیماً کیا یہ لوگ مسلمانوں پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو فضل دیا - پس ہم نے آل ابراہیم کو ایک کتاب دی اور حکمت دی (حکمت وہ پکی باتیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع قرآن سے استنباط کرتے ہیں) اور ایک بڑی سلطنت دی اس میں ایک پیشگوئی ہے - کہ مسلمانوں کو ایک بڑی سلطنت ملے گی اور دوسرے یہودی اور اہل کتاب کو حسد کرنے سے منع کیا جاتا ہے کیونکہ مسلمان بھی ابراہیم کی اولاد سے تھے اور یہودی بھی ابراہیم کی اولاد سے تھے فمنہم من آمن بہ ومنہم من صدّ عنہ - وکفٰی بجہنم سعیراً + ان اہل کتاب سے کچھ لوگوں نے اس فضل کو مان لیا ہے اور بعض اس فضل سے رک گئے ہیں - جو رک گئے ہیں ان کو جہنم میں ڈالا جاویگا +

ان الذین کفروا بایٰتنا سوف نصلیہم ناراً - کلما نضجت جلودہم بدلنٰہم جلوداً غیرہا لیذوقوا العذاب ان اللہ کان عزیزاً حکیما + یعنے جن لوگوں نے ہمارے نشانوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں ڈالیں گے - جب ان کی جلدیں پک جاوینگی تو ان جلدوں کو اور جلدوں سے بدل دینگے - تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں - تحقیق اللہ زبردست ہے اور حکیم ہے مسیح موعود کے دشمن بھی اب طاعون کے جہنم میں جل رہے ہیں یہاں اللہ تعالے بیان کرتا ہے کہ ہم کسی کو بوجہ دوزخ میں نہیں ڈالتے جو ہمارے نشانوں کی بیقدری کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں انکو دوزخ میں ڈالا جاتا ہے اور دوزخ میں ڈالنا بھی حکمت سے خالی نہیں اس سے انکے گناہوں کی معافی ہوتی ہے +

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحٰت سندخلہم جنٰت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابداً لہم فیہا ازواج مطہرۃ وندخلہم ظلاً ظلیلاً + ترجمہ - بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کو ہم ضرور باغوں میں داخل کرینگے جنکے نیچے ندیاں بہتی ہیں وہ ان میں رہ پڑے ان کے لئے ان میں پاکیزہ ساتھی ہونگے اور عمدہ سایوں میں ہم ان کو داخل کرینگے + خدا تعالے کے وعدے سچے ہیں اور جو کچھ وہ مومنوں کو آخرت میں دینے کا وعدہ کرتا ہے اس کی ایک مثال اس دنیا میں بھی عطا کرتا ہے آنحضرت کیوقت جو صحابہ ایمان لائے انہوں نے خدا تعالے کے اس وعدہ کو اسی دنیا میں اپنی زندگی میں اس طرح پورے ہوتے دیکھا کہ شام کا ملک فتح ہوا جہاں دجلہ اور فرات کی ندیاں چلتی ہیں اور عجیب باغ ہیں اور قیصر و کسریٰ کی لڑکیاں انکے ہاتھ میں آئیں جو اپنی عظمت عفت اور خاندان کے لحاظ سے بہت پاکیزہ تھیں اور اب بھی جو لوگ ایمان لاویں اور اچھے کام کریں - ان سے خدا اپنا وعدہ اسی طرح پورا کرے گا +

(باقی آئندہ)

کتاب سلاسل التعلیم مع تسویہ پہلا نمبر شائع ہوا درخواستیں حکیم فضل دین صاحب کے نام آنی چاہئیں قیمت ۲ر محصولڈاک مر +

نیوگ اور طلاق

البدر کے کسی گذشتہ نمبر مین ہم نے ناظرین کو تبلایا تھا کہ لاہور کی آریہ سماج اور احمدی جماعت کے مابین مسئلہ طلاق اور نیوگ پر بحث ہوتی رہی ہے اور جس مین ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو تائید الٰہی سے ایک نمایان فتح حاصل ہوئی اب لاہور کی احمدی جماعت کے جائینٹ سکرٹری میان معراج الدین صاحب عمر نے اشاعت کیغرض سے وہ کل اشتہارات ارسال کئے ہین جو کہ آریہ سماج کے بالمقابل احمدی جماعت کیطرف سے شائع ہوے اور جن مین سے آخری دو اشتہارات کی نسبت ابھی تک آریہ سماج لاہور کیطرف سے کوئی تسلی بخش جواب شائع نہین ہوا - اس کارروائی کی روئداد مندرجہ اشتہارات کو ہم اس غرض سے بھی اشاعت کرنا پسند کرتے ہین کہ شائد اس تحریک سے ہی آریہ سماج کو تحریک ہو اور وہ اشتہار نمبر ۳ کے مستفسرہ سوالات کا کوئی معقول جواب حسب شرائط قرار دادہ پبلک کو دیکر اس امر کو ثابت کر سکے کہ واقعی بین نیوگ کا عمل ورآمد آریہ سماج ہندوستان مین اسی طرح رائج ہے جیسے دیگر مذہبی رسومات اور نیوگ کی خاطر اپنی بیاہتا بیویون کو دوسرے بیرج داتو نکے سپرد کر دیتے ہین ان کی حیا اور غیرت کی کسی رگ کو بھی جنبش ہنوز ہوا کرتی اور جس طرح سے وہ زبانی نیوگ کا دعوے کرتے ہین آیا ان کی سماج کے معزز ممبر دلکا اسپر عملدرآمد بھی ہے کہ نہین

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

ناظرین اس بات کو جانتے ہونگے کہ آریہ صاحبان کی کتب مقدس مین نیوگ کرنے کرانے کو بہت افضل اور دھرم کا کام سمجھا گیا ہے اور اسلئے کئی ہفتون سے نیوگ کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے آریہ صاحبان دلچسپی کے ساتھ مباحثات کے جلسے کر رہے ہین - نیوگ کا ماحصل یہ ہے کہ بیوہ عورت یا مرد جبکہ اپنی شہوت کو روک نہ سکین تو دوسرے مردون یا عورتون سے تعلق پیدا کر کے مرد اپنے لئے اور عورت اپنے لئے بچے لے سکتی ہے اور عورت اور مرد کی شادی کے تعلقات کی موجودگی مین مفصلہ ذیل حالات مین نیوگ کی ضرورت ہوتی ہے - (۱) جب خاوند کم از کم تین سال کے لئے سفر پر گیا ہو (۲) یا جب خاوند پاس موجود ہو اور اس سے حمل نہ ٹھہرے (۳) یا جب اولاد مر جایا کرے (۴) یا جب خاوند سے لڑکیان ہی ہون اور لڑکے نہ ہون (۵) یا جب مرد اور عورت دونون مین سے کوئی دائم المریض ہو (۶) جب اپنی عورت حاملہ ہو اور مرد سے رہا نہ جائے - (۷) یا جب عورت سخت کلام ہو یا مرد ستانیوالا ہو غرض ان حالتون مین عورت یا مرد کے لئے یہ دھرم ہے کہ ایک دوسرے سے شادی کے تعلقات قطع کرنیکے بغیر عورت غیر مردون سے اور مرد غیر عورتون سے نیوگ کیا کرین اور نیوگ کے لئے ایک عورت دس مختلف غیر مردون کے ساتھ اسقدر ہمبستری کر سکتی ہے کہ دس تک بچے حاصل کرے - تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ آریہ سماج لاہور کے ڈبیٹنگ کلب نے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے اور نیوگ کی تائید مین تقریرین کرنیکا بیڑا اٹھایا ہے - اور ہمین بھی بغیر ہماری تحریک یا درخواست کے مباحثہ کے لیے مدعو فرمایا - ان صاحبان کی تحریرون اور تقریرون سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ضد اور تعصب کو چھوڑ کر جو بات انہین سچی اور معقول نظر آوے گی اسکو بلا رعایت قومیت وملت قبول کرنے مین عذر نہین کرین گے - ان اصحاب کی اس منشائے تحقیق کو دیکھکر ہمین نہایت خوشی ہوئی تھی کہ یہ تعلیم یافتہ جماعت راستی کو قبول اور ناراستی کو ترک کرنے مین سچی جرأت اور آزادی سے کام لینگے اسلئے ہم نے ۲۳ اور ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء کے جلسون مین حاضر ہو کر مسئلہ نیوگ پر جو ایک غیر معقول وغیر معتدل وخلاف فطرت وخلاف اصول تمدن ومعاشرت واصلیت اور انسان کی روحانیت اور اخلاق پر بدترین اثر ڈالنے والا ہے - مختصر طور پر چند اعتراضات جو نہایت واضح تھے پیش کر دئے - اور اس کی حقیقت جیساکہ ستیارتھ پرکاش یعنے وید بھاشن پنڈت دیانند صاحب مین درج ہے جلسہ مین کھولکر سنادی گئی - آریہ صاحبان نے مسئلہ طلاق کو نیوگ کیساتھ مقابلہ کرنا چاہا - اگرچہ دو امور کا باہمی مقابلہ کرنے کے لئے ان اشتراک اور مناسبت کا ہونا ضروری ہوتا ہے - بدون اسکے مقابلہ کی درخواست کرنا معقول نہین ہو سکتا - اور نیوگ اور طلاق مین کوئی مشارکت اور مشابہت اور مناسبت نہین - یہ دونون بالکل مختلف الکیفیات ہین کیونکہ نیوگ تو اسکا نام ہے کہ جس مین بیوہ عورت اور رنڈوا مرد نیوگ کرائین یا کرین یا خاوند اپنی بیاہتا بیوی کو دیگر مردون سے ہمبستری کرنے کی اجازت دے اور بیرج داتا کی خوشنودی اور آسایش کے لئے آپ سامان مہیا کرے - اس مین گو عورت دس تک بھی غیر مردون سے نیوگ کرائے لیکن پھر بھی اسی خاوند کی بیوی بدستور رہتی ہے - اور تعلق شادی مین کچھ فرق نہین آتا بلکہ جو اولاد غیرون کے نطفہ سے حاصل کرتی ہے وہ اسی پتی کی اولاد کہلاتی ہے - بمقابل اسکے طلاق مین یہ کیفیت ہے کہ جہان یہ واقعہ ہو جاے وہان نہ تو وہ مرد مطلقہ عورت کا خاوند ہی رہتا ہے اور نہ عورت اس شخص کی بیوی رہتی ہے - تعلق شادی بالکل فسخ اور قطع ہو جاتا ہے اور نہ طلاق کے بعد کی اولاد غیرون کے نطفہ سے حاصل کی ہوئی کے ساتھ اس مرد کو کوئی واسطہ ہوتا ہے جسکا نطفہ ہوتا ہے اسی کی اولاد کہلاتی اور ہوتی ہے - طلاق اسوقت واقعہ ہو سکتی ہے جب حدود اللہ قائم نہ رہین اور جس طرح کہ دکھ دینے والے سڑے گلے عضو کو ڈاکٹر کاٹ کر وجود سے علیحدہ کر دیتا ہے - تو پھر وہ کٹا ہوا عضو اس بدن کا جزو نہین رہتا اسی طرح مطلقہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے علیحدہ کئے جاتے ہین - لیکن چونکہ آریہ صاحبان نے اپنے اشتہارون اور تقریرون مین طلاق کا مقابلہ نیوگ سے کرنے پر بہت زور دیا اس لئے ہماریطرف سے ان ہر دو مسائل پر یکجائی طور پر بیان کیا گیا +

اس بات کے ختم ہو جانے کے بعد آریہ سماج نے ہماری کسی تحریک کے بغیر ان مسائل پر ہم اہل اسلام سے سلسلہ بحث ختم کر دیا چنانچہ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹرایٹ لا پریزیڈنٹ آریہ سماج نے ۳۰ - اپریل کے جلسہ مین بھی اعلان کر دیا تھا کہ آیندہ نیوگ کے متعلق بحث سناتن دھرم والون سے ہوگی اسکے بعد جلسہ برخاست کیا گیا +

تھوڑے ہی دنون بعد آریہ سماج نے پھر از سر نو اسی بحث کو چھیڑنا چاہا چنانچہ ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب احمدی کی خدمت مین ایک چیٹھی سکرٹری آریہ سماج کیطرف سے موصول ہوئی جس مین انہون نے یہ درخواست کی تھی - جسکے جواب مین یہ عرض کیا گیا کہ ہم سے زبانی مباحثہ تو آپ بند فرما چکے ہین اور بقول آپ کے پریزیڈنٹ صاحب کی

زبانی بحث اسقدر ہو چکی ہے کہ لوگوں کو اپنے لیئے ان ہر دو مسائل پر سچی رائے قائم کرنے کے لیئے کافی ہو پھر اسی بحث کو زبانی جاری کرنا ان ہی امور کا اعادہ ہوگا اور اس سے سوائے تضیع اوقات اور کوئی بین فائدہ نہ ہوگا اگر آپ واقعی طور پر ہم سے ان دونوں مسائل کے متعلق ایک روشن اور قطعی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم مفصلہ ذیل تجاویز پیش کرتے ہیں جن سے بہتر اور کوئی فیصلہ کی صورت تجویز نہیں ہو سکتی اور وہ تجاویز یہ ہیں کہ۔

(۱) آپ کو مسئلہ طلاق پر جسقدر اعتراضات ہماری ان مسلم کتب دینی کی بنا پر ہیں وہ جمع کر کے ہمارے پیش کریں جن کتب کو ہم سند مانتے ہیں (اور یہ کتاب قرآن کریم ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اس حد تک کہ قرآن کے معارض نہ ہوں) اسی طرح ہم اہل اسلام مسئلہ نیوگ پر آپ کی کتب مسلمہ (وید اور ستیارتھ پرکاش) کے بنا پر اعتراضات آپ کے پیش کرینگے (۲) فریقین کے اعتراضات مشہور مذہبی اور دوسری اخبارات فریقین میں شائع کئے جائیں (۳) ان اعتراضوں کے جواب دینے کے لیئے کافی مہلت فریقین کو ہونی چاہئیے اور دونوں قوموں میں سے جو شخص چاہے (متانت اور معقولیت سے) جوابات لکھکر اپنی قوم کے سکرٹری کی خدمت میں بھیجدے (باقی آئندہ)

نیا اردو ریلوے ٹائم ٹیبل

یہ ٹائم ٹیبل ہمیں محمد فضل حسین صاحب بسمل کلاتھ مرچنٹ بک سیلر اینڈ پبلشر مراد آباد کیطرف سے بغرض ریویو پہنچا ہے چونکہ ریویو کا اصلی مفہوم ایک شے کے حسن و قبح پر نظر ڈالنا ہے اس لیئے اس کی نسبت ہماری یہ رائے ہے کہ اہل ہند کو اس کی بڑی ضرورت تھی جسے بسمل صاحب نے پورا کیا ہے اور اسمیں صرف ریلوے ٹرینوں کی آمد و رفت کے اوقات اور سٹیشنوں کے نام وغیرہ ہی درج نہیں ہیں بلکہ ایک بڑا ذخیرہ دیگر ضروری معلومات کا بھی ساتھ دیا ہے۔ سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۴ء اور سنہ ۱۹۰۶ء کی جنتری۔ سفر ریل کے متعلق قانون اور کار آمد باتیں۔ غیر ممالک کے واسطے پروانہ راہداری۔ جنتری برآورد تنخواہ تار گھروں اور ڈاکخانوں کے قانون۔ سکوں کا تبادلہ۔ طلوع و غروب ماہتاب اور دوسری مفید جنتریاں کہ جنسے کسی مہینے کی کسی تاریخ کا پتہ مل سکے وغیرہ وغیرہ مفید مضامین کا ذخیرہ ہے مگر تاہم ایک ٹائم ٹیبل کی حیثیت سے جو احتیاط اسکے طبع کرنے میں ہونی چاہیئے تھی وہ ملحوظ نہیں رکھی گئی ہم امید کرتے ہیں کہ بسمل صاحب آیندہ ہر ایک امر کو بڑی احتیاط کے ساتھ درج فرماوینگے اور حتی الوسع نوع انسان کے فوائد کو اپنے ذاتی فوائد پر ترجیح دیکر رضائے الہی کے پہلو کو مقدم رکھینگے خدا تعالے فرماتا ہے۔ جو شئے نوع انسان کو زیادہ فایدہ رسان ہوتی ہے وہ بہت دیر زمین پر قائم رہتی ہے۔ خط کاغذ۔ صحت۔ اور ریلوے کے متعلق ضروری اطلاعوں کو بہت تفصیل کے ساتھ درج ہونا چاہیئے موجودہ تفصیلات ہماری نظر میں کافی نہیں ہیں مگر تاہم ایک بڑی ضروری خدمت کو سرانجام دینے کی غرض سے ہم مصنف کے شکر گذار ہیں خدا تعالے اون کو اس سے زیادہ قومی خدمات کی توفیق عطا کرے +

یہ ٹائم ٹیبل بانکی پور۔ اعظم گڈھ۔ لکھنؤ۔ بھوپال۔ مدراس۔ کرانچی۔ مراد آباد۔ علیگڈھ وغیرہ ریلوے اسٹیشنوں پر ایجنٹوں اور ملازموں کے ذریعہ فروخت ہوتا ہے۔ قیمت اس کی صرف ۴ر ہے۔ مگر ہم پبلک کی خیر خواہی کو مد نظر رکھکر سفارش کرتے ہیں کہ اس کی قیمت میں ضرور کمی ہونی چاہئے +

سیالکوٹ کی احمدی جماعت نے ایک بڑا سائبان مسجد اقصے قادیان کے لئے بھیجا ہے اور اس سے پیشتر بھی ایک سائبان اسی باہمت جماعت کیطرف سے آیا ہوا موجود ہے مگر چونکہ وہ صحن مسجد کے لیئے کافی نہ تھا اب اس دوسرے سائبان کے آجانے سے نمازیوں کو بہت آرام حاصل ہوگا خدا تعالے سیالکوٹ کی احمدی جماعت کے مال و جان میں برکت دے اور دوسری احمدی جماعتوں کو توفیق دے کہ ایسے حسنات میں وہ سیالکوٹ والوں سے پیچھے نہ رہیں۔ جہانتک ہم دیکھتے ہیں۔ ہمارے سیالکوٹی بھائی بلحاظ تعداد جماعت و اخلاص و مقدار چندہ وغیرہ اکثر جماعتوں پر سبقت لے گئے ہوئے ہیں +

نظم

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۲۰ مطبوعہ ۵ جون سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۹

جناب مہدی کا زور بازو ہر ایک منکر کا سر شکن ہے
ہر اک جو اٹھا مقابلہ میں گرا وہ آخر بہ نیم جانی
وہ مہدی آخری زمان ہے خدا کی غیرت کا وہ نشان ہے
وہ دین احمد کا پہلوان ہے ہے ختم اسپر یہ پہلوانی
اگر نہیں اسکے پاک چہرہ میں نور مولا کا ایک عالم
تو کیوں ہے ورد زبان یاکان جمال انور کی مدح خوانی
اگر نہیں وہ خدا کا عاشق تو اسکے باطن میں کیوں اثر ہے
ہزاروں بندوں نے اس کی صحبت میں پایا ہے فیض جاودانی
اگر نہیں وہ بفضل یکتا۔ اگر نہیں وہ بعلم دریا
تو کس لئے عالمان جید نے آپ کی اتنی قدر جانی
اگر نہ تھا اسکے ساتھ مولا تو کیوں ہوئی اسکی فتح ہر جا
فنا ہوئے اسکے سارے اعدا ہر ایک نے اسکی تیغ مانی
اگر نہیں اسکے سر پہ قائم خدا کے اقبال کا ستارہ
تو کسلئے جابجا ہے جاری حضور والا کی حکمرانی
سمجھنا تم نے حکمرانی سے دنیوی حکم و بادشاہت
کہ وہ تو روحانی سلطنت ہے ہے ان کی سرکار آسمانی
تمام عالم اگر سراسر امنڈ آوے بجنگ مہدی
تباہ ہو جاویں سارے آخر یہ بات ہمنے ہے ٹھیک مانی
وہ کون ہیں؟ کیا ہے نام ان کا جو ہیں صدی کے امام برحق
ہے نام نامی غلام احمد مسیح موعود قادیانی
ہزاروں علما ہزاروں صلحا ہزاروں صفا وقار جیدی
ہزاروں سنجیدہ لایق انسان ہزاروں اشخاص خاندانی
مسیح کے بن چکے ہیں خادم جہاز احمد میں چڑھ گئے ہیں
خدا کی رحمت اب ایسے طوفان میں کرتی ہے انکی بادبانی
اسیقدر پر نہیں ہوئی بس جناب مہدی کے خادمونکی
ابھی تو لاکھوں کروڑوں انسان ملک ہے نوبت نمرور آنی
خدا نے فرمایا اب ارادہ کہ ہووے اسلام جگ میں غالب
بزور تحریر پاک مہدی بڑھیگا یہ حزب اسانی۔
مسیح موعود کی جماعت بڑھیگی پھولے پھلیگی دائم
رہینگے مغلوب تا قیامت مخالفت کے تمام بانی
حضور والا کے سر پہ سایہ خدا کے الطاف کا ہے بیحد
ہر ایک جاکر ہے اس کے در کا امیر تیمور گورگانی
خدا کی رحمت کا وہ نشان ہے وہ دینی دعوتکا میزبان ہے
ہر اک سعید انکا میہمان ہے ہے ختم اسپر یہ میزبانی
دعاؤں کا مستجاب ہونا امور غیبی کا بھید کھلنا
بشارتوں کا ظہور پانا یہ سارے انوار آسمانی
حضور مہدی میں ہیں عیاں یہ علامتیں صاف اور روشن
ہیں چشمدیدہ یہ ساری باتیں نہیں یہ کچھ قصے یا کہانی
غرض یہ ممکن نہیں عزیزو کہ صادقوں کے مقابلہ میں
کوئی مخالف فلاح پا دے یہ قول فیصل ہے آسمانی
یہ دوستانہ گذارش اپنی سنا دی ہم نے مخالفونکو
اگر نہ سمجھیں تو سمجھے ان سے خدا کی غیرت بغیر ثانی

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۹۶۷	عائشہ زوجہ سلطان	جوکہ خورد	گجرات
۹۶۸	فضل نمبردار	رر	رر
۹۶۹	حسن محمد ولد دولت بخش	دہاروالہ	رر
۹۷۰	غلام جیلانی طالب علم الف اے کلاس	لاہور	لاہور
۹۷۱	امام الدین ولد الٰہی بخش	پسرور	سیالکوٹ
۹۷۲	فرمان علی ملازم بارک ماسٹری	کوہاٹ	کوہاٹ
۹۷۳	شیخ عبدالعزیز صاحب رر	نابہ	نابہ
۹۷۴	ہمشیرہ مرزا عباس علی صاحب	خوشحالگڈہ	خوشحالگڈہ
۹۷۵	قاسم	سعداللہ پور	گجرات
۹۷۶	حسن بی بی	داعیوالہ	سیالکوٹ
۹۷۷	سندھی	رر	رر
۹۷۸	عائشہ بی بی	۔	۔
۹۷۹	نورنگ	۔	۔
۹۸۰	عیسیٰ	۔	۔
۹۸۱	فاطمہ	اٹھوالان	گورداسپور
۹۸۲	دولت	رر	رر
۹۸۳	عائشہ	رر	رر
۹۸۴	غلیم بی بی	رر	رر
۹۸۵	ابراہیم ولد [illegible]	رر	رر
۹۸۶	فتح دین	۔	۔
۹۸۷	مہر دل خانصاحب ایبلنولیس	مردان	پشاور
۹۸۸	بیگم بی بی ہمشیرہ عطا محمد صاحب اورسیر	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۹۸۹	امیر حسن پٹواری	اوجیبیلہ	ہزارہ
۹۹۰	غلام احمد ولد محمد علی	کوٹلی کپی	سیالکوٹ
۹۹۱	غلام حسن ولد الہ جوایا	رہتاس	جہلم
۹۹۲	مسماۃ الہ جوائی	جہلم	رر
۹۹۳	اہلیہ شیخ محمد بخش صاحب محرر محکمہ پولیس	کوئٹہ	کوئٹہ
۹۹۴	عبدالمجید ولد محمد بخش	رر	رر
۹۹۵	عبدالعزیز رر	رر	رر
۹۹۶	ہاجرہ رر	رر	رر
۹۹۷	اقبال بیگم رر	رر	رر
۹۹۸	ام ایوب اہلیہ محمد علی صاحب	کالا شاہ کالو	لاہور
۹۹۹	شیخ اسمٰعیل ولد عبدالعزیز	سوجی لائن	شملہ

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۰۰	والدہ محمد دین	گولیکی	گجرات
۱۰۰۱	امام علی صاحب کلارک دفتر	۔	۔
۱۰۰۲	شاپ پیر محمد سوداگر	ہرسمان	برسمان
۱۰۰۳	سید عبداللہ شاہ صاحب	سری گوبندپور	گورداسپور
۱۰۰۴	رسول بی بی دختر کرم الدین	احمدآباد	جہلم
۱۰۰۵	غلام فاطمہ رر	رر	رر
۱۰۰۶	محمد بخش	رعیہ	گجرات
۱۰۰۷	سلطان احمد	رر	رر
۱۰۰۸	غلام نبی ولد فیض بخش	پریم کوٹ	گوجرانوالہ
۱۰۰۹	احمد ولد اللہ بخش	رر	رر
۱۰۱۰	شیخ احمد ولد قطب الدین	۔	سیالکوٹ
۱۰۱۱	فضل دین ولد الٰہی بخش	دسکی والہ	رر
۱۰۱۲	سندھی ولد حاکم	سندر گڑھ	امرتسر
۱۰۱۳	نبی بخش ولد سردار	رر	رر
۱۰۱۴	محمد شفیع پوسٹ ماسٹر	جنڈولہ	۔
۱۰۱۵	امام علی ولد پیر محمد	دہرمکوٹ رندھاوہ	گورداسپور
۱۰۱۶	قطب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	صاحبگڈہ	پٹیالہ
۱۰۱۷	سیف اللہ ولد کریم اللہ	رر	رر
۱۰۱۸	حشمت اللہ ولد قطب دین	رر	رر
۱۰۱۹	محمد اسمٰعیل ولد چراغ دین	نئے گہاروانوالی	شاہپور
۱۰۲۰	غلام قادر	صدر بازار	سیالکوٹ
۱۰۲۱	جلال دین صاحب امام مسجد	تلواڑہ	رر
۱۰۲۲	سید محمد شاہ زمان صاحب	کوائی	ہزارہ
۱۰۲۳	عبدالرحمٰن ملازم رر	رر	رر
۱۰۲۴	کرم بی بی زوجہ الٰہی بخش	شکارپور	گورداسپور
۱۰۲۵	مہربان زوجہ سبحان	رر	رر
۱۰۲۶	تابو زوجہ گلاب	رر	رر
۱۰۲۷	جیوان زوجہ بوٹا	رر	رر
۱۰۲۸	جھنڈی زوجہ مندرا	رر	رر
۱۰۲۹	طالع بی بی زوجہ اللہ دتا	رر	رر
۱۰۳۰	عائشہ زوجہ رکھا	رر	رر
۱۰۳۱	حسینا بی بی زوجہ غلام فرید	رر	رر
۱۰۳۲	راحن بی بی زوجہ کیمان	رر	رر
۱۰۳۳	برکت بی بی زوجہ احمد	رر	رر
۱۰۳۴	نتھو ولد الہیا	نوان شہر	ہوشیارپور
۱۰۳۵	اہلیہ نتھو	رر	رر

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۳۶	اللہ دتا خیاط	پنڈی بھٹیاں	
۱۰۳۷	والدہ اللہ دتا	رر	
۱۰۳۸	زوجہ اللہ دتا	رر	
۱۰۳۹	مسماۃ اللہ جوائی دختر اللہ دتا	رر	
۱۰۴۰	حیات محمد ولد رر	رر	
۱۰۴۱	کرم الٰہی	لدھا سنگھ والہ	لاہور
۱۰۴۲	حیات محمد ولد امیر بخش	رجوعہ	گجرات
۱۰۴۳	فتح بی بی زوجہ امیر بخش	رر	رر
۱۰۴۴	راجہ ولد رر	رر	رر
۱۰۴۵	شاہ محمد ولد حیات محمد	رر	رر
۱۰۴۶	علی محمد ولد رر	رر	رر
۱۰۴۷	زوجہ حیات محمد	رر	رر
۱۰۴۸	مسماۃ فضلان دختر حسن محمد	رر	رر
۱۰۴۹	علی محمد ولد قطب الدین	رر	رر
۱۰۵۰	خان محمد ولد حسن محمد	رر	رر
۱۰۵۱	احمد دین ولد فضل	رر	رر
۱۰۵۲	اللہ جوائی زوجہ عمر بخش	رر	رر
۱۰۵۳	امام بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۵۴	بھاگی رر رر	رر	رر
۱۰۵۵	بہشتان زوجہ سلطان	رر	رر
۱۰۵۶	سردار بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۵۷	فضلان بی بی زوجہ سکندر	رر	رر
۱۰۵۸	راج بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۵۹	طالع بی بی زوجہ خدا بخش	رر	رر
۱۰۶۰	زوجہ حسن محمد	رر	رر
۱۰۶۱	عمران دختر حسن محمد	رر	رر
۱۰۶۲	بیگم بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۶۳	محمد بخش ولد اللہ بخش	باٹھ یانوالہ	رر
۱۰۶۴	بیگم بی بی والدہ محمد بخش	رر	رر
۱۰۶۵	اللہ بخش ولد خوشی محمد	کوٹھا کالیاں	رر
۱۰۶۶	گل فاطمہ زوجہ سید غلام حسین شاہ صاحب ہیڈ کلارک دفتر سب [illegible] کمشنر صاحب		یوگنڈا افریقہ

ہمارے مطبع میں چھپائی کے متعلق
ہر قسم کا کام عمدگی سے ہوتا ہے + اور اجرت میں بھی رعایت

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائٹر چھپکر شائع ہوا+

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ
طلع البدر علینا من ثنیاۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

سوائے خاص صورتونکے بلا وصول پیشگی قیمت کسی کے نام پرچہ جاری نہین کیا جاتا +

قیمت سالانہ پیشگی

فہرست مضامین

نمبر ۲۷ | قادیان دار الامان ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ء بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۱۱-جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

خالق اور مخلوق کے کلام مین فرق

قبل از عشاء

تمباکو کے مضرات کے متعلق ایک انگریزی ٹریکٹ مجلس مین پڑھا جا رہا تھا کہ جس مین قریباً کل بیماریون کا باعث تمباکو کا استعمال قرار دیا گیا تھا اور تمباکو کی مذمت مین بہت مبالغہ کیا ہوا تھا- اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا کی بات اور مخلوق کی بات مین کس قدر فرق ہوا کرتا ہے تو ساتھ ہی منافع بھی بیان کرتا ہے کیونکہ کوئی شے ایسی نہین ہے کہ جس مین کچھ پہلو نفع کا نہ ہو- لیکن مخلوق کی کلام کو دیکھو کہ نقصانات کے بیان کرنے مین کس قدر مبالغہ کیا ہے اور تمباکو کے نفع کا نام تک بھی نہین لیا +

تمباکو کے بارے مین اگرچہ شریعت نے کچھ نہین بتلایا لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہین کہ اگر پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ مین یہ ہوتا تو آپ اسکے استعمال کو منع فرماتے +

غریبون کی فضیلت امیرون پر

فرمایا کہ بڑا حصہ دین کا غربا نے لیا ہوا ہے دیکھا جاتا ہے کہ فسق و فجور اور ظلم وغیرہ اکثر امراء کے حصہ مین ہے اور صلاحیت اور تقوے اور عجز و نیاز غربا کے ذمہ- پس گروہ غربا کو بدقسمت نہ خیال کرنا چاہیئے خدا کے ان پر بڑے فضل اور اکرام ہین- حقوق کی دو قسمین ہین ایک حق اللہ اور ایک حق العباد- حق اللہ مین بھی امراء لوگ سستی اختیار کرتے ہین مثلاً نماز کے وقت جماعت مین ان کو غربا کے پاس کھڑا ہونا عار معلوم ہوتا ہے اور ان کو حقیر جانتے ہین اپنے پاس ان کو بٹھا نا حقارت خیال کرتے ہین غرضیکہ اس طرح سے حق اللہ کے بجا لانے مین وہ بے نصیب رہتے ہین- کیونکہ مساجد تو اصل مین بیت المساکین ہوتی ہین حق العباد مین ان کو خاص خاص خدمتون مین حصہ نہین مل سکتا کیونکہ جو غریب ہوتا ہے اسکو کسی قسم کی خدمت سے بھی انکار نہین ہوتا- پاؤن وہ دبا سکتا ہے پانی لا سکتا ہے کپڑے دھو سکتا ہے اور بھی ادنے سی ادنے خدمت حتےٰ کہ نجاست پھینکنے کا موقعہ ہو تو وہ بھی بجا لا سکتا ہے لیکن امراء کو ایسے کامون سے ننگ و عار ہوتی ہے وہ انکو امارت کے خلاف خیال کرتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث بالکل سچی ہے کہ مساکین پانچسو برس اول جنت مین جاوینگے +

۱۲-جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

عبد الغفور نامی ایک شخص کے آریہ مذہب اختیار کرنے پر فرمایا کہ اس طرح کے ارتداد سے اسلام کو کسی قسم کا نقصان نہین پہونچتا- یکجائی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ آیا اسلام ترقی کر رہا ہے یا تنزل- آنحضرت صلعم کیوقت جو بعض لوگ مرتد ہو جاتے تھے تو کیا ان سے اسلام کو نقصان پہونچتا تھا ہرگز نہین بلکہ میرا خیال ہے کہ یہ پہلو انجام کار اسلام کو ہی مفید پڑتا ہے اور اس طرح سے اہل اسلام کے ساتھ اختلاط کی ایک راہ کھلتی ہے- اور جب خدا تعالےٰ نے ایک جماعت کی جماعت اسلام مین داخل کرنی ہوتی ہے تو ایسا ہوا کرتا ہے کہ اہل اسلام مین کچھ ادھر چلے جاوین- خدا کے کام بڑے دقیق اور اسرار سے بھرے ہوئے ہوتے ہین ہر ایک کی سمجھ مین نہین

خدا تعالیٰ اگر کسی شئے کے نقصانات بیان کرتا ہے

۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازیں حضرت اقدسؑ نے باجماعت ادا کیں + شام کے وقت بوجہ دردان سر حضرت اقدسؑ نے نماز مغرب کے نوافل بیٹھکر ادا کئے بعد ازاں آندھی اور بارش کے آثار نمودار ہوئے اور تجویز ہوئی کہ نماز عشا جمع کر لیجاوے چونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت ناساز تھی اسلئے تشریف لے گئے مگر تاہم باجماعت نماز کا اسقدر آپ کو خیال تھا کہ تاکید فرمائی کہ تکبیر زور سے کہی جاوے کہ مین اندر سن لون اور باجماعت نماز ادا ہو جاوے +

عورتون کو وعظ

جو کہ حضرت اقدسؑ نے ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو اندرون خانہ بوقت بین العصر والمغرب فرمایا تھا اور دروازہ سے باہر دیوار کی اوٹ مین کھڑے ہوکر قلمبند کیا گیا چونکہ اکثر بچگان بھی عورتونکے ہمراہ تھے جو اکثر شور کرکے سلسلہ تسامع کو توڑ دیتے تھے اسلئے جہانتک بشریت کی استعداد نے موقع دیا اسکو بلفظہٖ نوٹ کیا گیا ہے +

اگرچہ آنحضرت صلعم کی بیویون سے بڑھکر کوئی نہین ہو سکتا مگر تاہم آپ کی بیویان سب کام کر لیا کرتی تھین جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھین اور ساتھ اسکے عبادت بھی کرتی تھین چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسہ لٹکا رکھا تھا کہ عبادت مین اونگھ نہ آوے۔ عورتون کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندون کا حق ادا کرنا ہے اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجالانا ہے خدا کا شکر کرنا اور خدا کی تعریف کرنی یہ بھی عبادت ہے دوسرا ٹکڑا عبادت کا نماز کو ادا کرنا ہے۔ کوئی شخص نواب تھا صبح کو نماز کے لئے نہین اٹھتا تھا ایک مولوی نے اسے وعظ سنایا اس پر نواب نے اپنے خادم کو کہا کہ مجھ کو صبح کو اٹھا دینا خادم نے دو تین مرتبہ اسکو جگایا جب ایک مرتبہ جگایا تو اس نے دوسری طرف کروٹ بدل لی جب دوبارہ اسطرف ہو کر جگایا۔ پھیر دوسری طرف ہو گیا جب تیسری مرتبہ جگایا تو اس نے اٹھکر اس کو خوب مارا اور کہا کمبخت جب ایک مرتبہ نہین اٹھا تو تجھے معلوم نہ ہوا کہ ابھی نہ اٹھونگا پھر کیون جگایا اور اتنا مارا کہ وہ بیچارا بیہوش ہو گیا آپ ہی تو مولوی سے وعظ سنکر اسکو کہا تھا کہ مجھکو اٹھا دینا پھر جب اسنے جگایا تو اس بیچارے کی شامت آئی اسکی وجہ یہ ہے کہ جسکے پاس بہت سا حصہ جاگیر کا ہوتا وہ ایسے غافل ہو جاتے ہین کہ حق اللہ کا انکو خیال نہین آتا۔ امرا مین بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عبادت نہین کر سکتے۔ اور نہ دوسرا حصہ خلقت کیخدمت کا ان سے ادا ہوتا ہے خلقت کیخدمت کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی سلام کرتا ہے تو بھی برا مناتے ہین ایسا ہی عورتون کا حال ہے کوئی چھوٹی عورت آوے تو چاہئیے کہ بڑی کو سلام کرے۔ یہ دو ٹکڑے شریعت کے ہین حق اللہ اور حق العباد۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھو کہ کسقدر خدمات مین عمر کو گذارا اور حضرت علی کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی .... حضرت ابو بکر نے ایک بڑھیا کو ہمیشہ حلوا کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔ غور کرو کہ یہ کسقدر التزام تھا کہ جب آپ فوت ہو گئے تو اس بڑھیا نے کہا کہ آج ابو بکر فوت ہو گیا اسکے پڑوسیون نے کہا کہ کیا تجھکو الہام ہوا یا وحی ہوئی تو اس نے کہا نہین آج حلوا لیکر نہین آیا اسواسطے معلوم ہوا کہ فوت ہو گیا (یعنے زندگی مین ممکن نہ تھا کہ کسی حالت مین بھی حلوا نہ پہونچے) دیکھو کسقدر خدمت تھی ایسا ہی سب کو چاہیئے کہ خدمت خلق کرے ایک بادشاہ اپنا گذارہ قرآن شریف لکھکر کیا کرتا تھا۔ اگر کسی کو کسی سے کراہت ہووے اگرچہ کپڑے سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو تو چاہیئے کہ وہ اس سے الگ ہو جاوے مگر روبرو ذکر نہ کرے کہ یہ دل شکنی ہے اور دل کا شکستہ کرنا گناہ ہے اگر کھانا کھانا کسی کے ساتھ جی نہین کرتا تو کسی اور بہانہ سے الگ ہو جاوے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ

لاجناح علیکم ان تاکلوا جمیعًا او اشتاتًا ط

مگر اظہار نہ کرے یہ اچھا نہین اگر اللہ تعالے کو تلاش کرنا ہو تو مسکینونکے دل کے پاس تلاش کرو اسی لئے پیغمبرون نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئیے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کرین اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آوگے تو یہ سوال نہ کرونگا کہ تمہاری قوم کیا ہے بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہ خدا ذات کو نہین پوچھیگا اگر تم کوئی برا کام کروگی تو خدا تم سے اسواسطے درگذر نہ کریگا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔ پس چاہیئے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھکر کیا کرو اگر کوئی چوہڑا اچھا کام کریگا تو وہ بخشا جاوے گا اور اگر سید ہوکر کوئی برا کام کرے گا تو وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کیواسطے دعا کی وہ منظور نہ ہوئی۔ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کو کہینگے کہ اے اللہ تعالے مین اپنے باپ کو اس حالت مین دیکھ نہین سکتا۔ مگر اسکو پھر بھی رسہ ڈالکر دوزخ کیطرف گھسیٹکر ذلت کے ساتھ لیجاوینگے (یہ عمل نہونے کی وجہ سے ہے کہ پیغمبر کی سفارش بھی کارگر نہ ہوگی +) کیونکہ اس نے تکبر کیا تھا پیغمبرون نے غریبی کو اختیار کیا جو شخص غریبی کو اختیار کریگا وہ سب سے اچھا رہیگا۔ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے غریبی کو اختیار کیا کوئی شخص عیسائی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضرت نے اس کی بہت سی تواضع خاطرداری کی وہ بہت بھوکا تھا حضرت نے اسکو خوب کھلایا کہ اسکا پیٹ بہت بھر گیا رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی جب وہ سو گیا تو اسکو بہت زور سے دست آیا کہ وہ روک نہ سکا اور رضائی مین ہی کر دیا جب صبح ہوئی تو اس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھکر کراہت کرینگے شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا جب لوگون نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے اس مین دست پھرا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تاکہ مین صاف کرون لوگون نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیون تکلیف اٹھاتے ہین ہم جو حاضر ہین ہم صاف کر دینگے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا اس لئے میرا ہی کام ہے اور اٹھکر پانی منگاکر خود ہی صاف کرنے لگے وہ عیسائی جبکہ ایک کوس نکلگیا تو اسکو یاد آیا کہ اسکے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پہ بھول آیا ہون اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اسکے پاخانہ کو رضائی پہ سے خود صاف کر رہے ہین اسکو ندامت آئی اور کہا کہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو مین کبھی اسکو نہ دھوتا اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص کہ جس مین اتنی بےنفسی ہے وہ خدا تعالے کیطرف سے ہے پھر وہ مسلمان ہو گیا کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب لڑکون کی طرف راستہ مین دیکھا کرتے تھے تو اتنی شفقت کیا کرتے تھے کہ وہ لڑکے سمجھا کرتے کہ یہ ہمارا باپ ہے۔ اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جو عورتین کسی اور قسم کی ہون ان کو دوسری عورتین حقارت کی نظر سے نہ دیکھین اور نہ مرد ایسا کرین کیونکہ یہ دل دکھانے والی بات ہے ورنہ اللہ تعالے اُن سے مواخذہ کریگا یہ بہت بری خصلت ہے یہ ٹھٹھا کرنا اللہ تعالے کو بہت برا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس سے دل نہ دکھے وہ بات جائز رکھی ہے جہانتک ہو سکے ان باتون سے پرہیز کرے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ عمل والے کو مین کس طرح جزا دونگا +

فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَ اٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی + جو شخص میرے حکمون کو نہین مانیگا مین اسکو بہت بری طرح سے جہنم مین ڈالونگا اور ایسا ہوگا

کہ آخر جہنم تمہاری جگہ ہوگی + واما من خاف مقام ربہ

ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ھی الماوٰے

اور جو شخص میری عدالت کے تخت کے سامنے کھڑا ہونیسے ڈریگا اور خیال رکھیگا تو خدا تعالٰے فرماتا ہے کہ مین اسکا ٹھکانا جنت مین کرونگا قرآن شریف مین اللہ تعالٰے فرماتا ہے - کہ

عبس وتولّٰی ان جاءہ الاعمٰی ومایدریک لعلّہ

یزکّٰی + اَو یذکّر فتنفعہ الذکرٰے + اس سورۃ کے نازل ہونے کی وجہ یہ تھی آنحضرت کے پاس چند قریش کے بڑے بڑے آدمی بیٹھے تھے آپ انکو نصیحت کررہے تھے کہ ایک اندھا آگیا اس نے کہا کہ مجھ کو دین کے مسائل بتلاؤ حضرت نے فرمایا کہ صبر کرو اسپر خدا نے بہت غصہ کیا آخر آپ اسکے گھر گئے اور اسے بلاکر لائے اور چادر بچھادی اور کہا کہ تو بیٹھ اس اندھے نے کہا کہ مین آپ کی چادر پر کیسے بیٹھون آپ نے وہ چادر کیون بچھائی تھی اسواسطے کہ خدا کو راضی کرین تکبر اور شرارت بڑی بات ہے ایک ذراسی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہوجاتے ہین لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہان بارش نہ ہوئی تھی ایک روز بارش ہوئی تو پتھرون پر اور روڑیون پر بھی ہوئی تو اسکے دل مین اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتون اور باغات کے واسطے ہے یہ کیا بات ہے کہ پتھرون پر ہوئی یہی بارش کھیتون پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا اسپر خدا نے اسکا سارا ولی پنا چھین لیا آخر وہ بہت ساغمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اسکو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیون کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے - اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ مین رسا ڈالکر پتھرون پر گھسیٹتا پھر اسنے کہا کہ ایسا کیون کرون اس عابد نے کہا کہ جس طرح مین کہتا ہون اسی طرح کر و آخر اس نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اسکی دونون ٹانگین پتھرون پر گھسیٹنے سے چھل گئین تب خدا نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا - اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہین ذرہ زیادہ بارش ہوجاوے تو کہتے ہین کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش مین ہو تو کہتے ہین کہ اب ہمکو مارنے لگا ہے یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہین دیکھو تقوے کیسا گم ہوگیا ہے اگر ایک دو آنہ رستے مین ملجاوین تو جلدی سے اٹھا لیتا ہے اور پھر اسکو کسی سے نہین کہتا حالانکہ تقوے کا کام یہ تھا کہ اسکو سب کو سناتا اور جسکے ہوتے اسکے حوالہ کرتا - پھر کہتے ہین کہ بارش نہین ہوتی بارش کیسے ہو اللہ تعالٰے بہت سے گناہ تو معاف ہی کردیتا ہے - اگر زیادہ بارش ہو تو دہائی دیتے ہین اگر دھوپ زیادہ ہو تو بھی دہائی دیتے ہین ان سب حالتون مین انسان تقوے سے خالی ہوتا ہے پس چاہئے کہ صبر کرے اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہوکر تو روٹی کھانی حرام ہے انسان کو چاہئے کہ کبھی خدا پر اعتراض نہ کرے دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہان ١١ لڑکیان ہوئین آپنے کبھی نہین کہا کہ لڑکا کیون نہ ہوا اور جب کوئی غم ہوتا تو انا للہ ہی کہتے رہے - اب اگر کسی کا لڑکا مرجاوے تو برس برس تک روتے ہین اگر اللہ تعالٰے کشایش دیوے تو تعریف کرتے ہین مگر ذرا سختی آجاوے تو فوراً پھر جاتے ہین - ایک شخص کی یہان بیوی فوت ہوگئی وہ فوراً دہریہ ہوگیا انسان کو چاہئے کہ علاقہ خدا کے ساتھ ایسا رکھے کہ کبھی سختی آوے تو توڑنا نہ پڑے گویا کبھی نہین آئی + حضرت ایوب علیہ السلام کتنے صابر تھے کہ خدا تعالٰے نے شیطان سے کہا کہ دیکھ میرا بندہ کتنا صابر ہے اس نے کہا کہ کیون نہو بکریان بہت ہین آرام سے کھاتا پیتا ہے - خدا نے فرمایا کہ مین نے تجھکو اس کی بکریون پر مسلط کیا اس نے سب کو فنا کر دیا اور حضرت ایوب ؑ کے خادم نے خبر پہونچائی کہ تمہاری بکریان سب مرگئین آپنے فرمایا کہ تو یون کیون کہتا ہے کہ میری بکریان مرگئین وہ تو خدا کی تھین اس نے اپنی امانت واپس لے لی پھر شیطان سے خدا نے فرمایا کہ دیکھ میرا بندہ ایوب علیہ السلام کیسا صابر ہے اس نے کہا کہ ہان اسکو یہ خیال ہے کہ اونٹ بہت سے ہین بکریان فنا ہوگئین تو کیا ہوگیا ان سے سب طرح کے کام چل سکتے ہین - خدا نے فرمایا کہ مین نے تجھ کو اونٹون پر بھی مسلط کیا پھر سب اونٹ فنا ہوگئے اور اسیطرح خادم نے خبر دی تو حضرت ایوب علیہ السلام نے وہی کہا کہ میرے نہین تھے یہ تو خدا نے دیئے تھے اس نے واپس لے لئے پھر کیا افسوس ہے - پھر شیطان سے خدا نے فرمایا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے اس نے کہا کہ اسکے دل مین تقویت ہے کہ گائیان بہتیری ہین ان سے سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے آخر ان پر بھی اسی طرح شیطان کو مسلط کیا گیا - وہ بھی فنا ہوگئین اور حضرت ایوب ؑ نے صبر کیا - پھر خدا نے فرمایا تو شیطان نے جواب دیا کہ اسکے پاس فرزند بہتیرے ہین دل مین جانتا ہے کہ کیا ہوا یہ جیتے ہین تو پھر بہت سا مال اکٹھا ہوجاوے گا خدا نے اسکے فرزندونکو بھی وفات دیدی - پھر شیطان نے کہا کہ خدایا اس کی تندرستی بہت ہے اسکو اس کی بدولت سب کچھ مل سکتا ہے آخر یہ ہوا کہ نہایت بیمار ہوگئے اور تندرستی بھی جاتی رہی - مگر صبر کیا اور پھر خدا نے شیطان سے کہا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے - شیطان چپ سا ہوگیا مگر ان کی بیوی جو ہمیشہ کھانا پکایا کرتی تھی شیطان اسکو راستہ مین ملا اور ایک بڈھی کی شکل مین اس سے کہا کہ تیرا خاوند ایسا ہی ایسا ہے تو اس کی کیون خدمت کرتی ہے اس نے یہ بات حضرت ایوب علیہ السلام سے کہی انہون نے کہا کہ وہ تو شیطان تھا تو نے اسکی بات کیون میرے پاس کہی مین اچھا ہوکر تجھکو سو بید مارونگا + پھر خدا کی رحمت ہوئی تو ایوب علیہ السلام کے پاس فرشتہ آیا اور اپنے پاؤن مارکر ایک چشمہ نکالا اس مین نہانے کیواسطے کہا حضرت ایوب علیہ السلام اس مین نہاکر اچھے ہوگئے اور پھر بیوی کیطرف متوجہ ہوئے تو چونکہ آپ نے قسم کھائی تھی اللہ تعالٰے نے سمجھایا کہ بیوی تمہاری بے قصور ہے صرف ایک جھاڑو جسکے سو بید لگے ہوئے ہین اسکے بدن سے چھو دو تاکہ قسم جھوٹی نہو وے - اب دیکھو کہ کتنا صابر ہونا ان کا ثابت ہوا ان کا قصہ خدا تعالٰے نے قرآن شریف مین باوجودیکہ صدہا سال گذر گئے تھے نقل کیا ہے اور پھر اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ ولنبلونکم

بشیءٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال

والانفس والثمرات الخ کبھی ہم تمکو نہایت فقر و فاقہ سے آزمائینگے اور کبھی تمہارے بچے مرجاوینگے - تو جو لوگ مومن ہین وہ کہتے ہین کہ یہ خدا کا ہی مال تھا ہم بھی تو اسی کے ہین - پس خدا تعالٰے فرماتا ہے کہ انہی لوگون نے جو صبر کرتے ہین میرے مطلب کو سمجھا ہے ان پر میری بڑی رحمتین ہین جنکا کوئی حد وحساب نہین تو دیکھو کہ یہ باتین ہین ان پر عمل کرنا چاہئے غریب آدمی کے ساتھ تکبر کے ساتھ پیش نہین آنا چاہئے +

کسر صلیب

سپرچولزم ایک علم ہے جو علم توجہ کی ایک شاخ ہے - ایک خاص قسم کی مشق سے ایک انسان کو بیہوش کر دیا جاتا ہے اور اس کی روح دوسری روحون سے ملاقات کرکے کچھ حالات دریافت کر سکتی ہے مگر یہ سب کچھ ایک حد تک ہوتا ہے اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس علم کے ماہر حقیقی علم غیب کے جاننے پر قادر ہوجاتے ہین - امریکہ مین اس علم کی ایک سوسائٹی ہے جہان پر حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر اور موت کے اشتہارات روانہ کئے گئے تھے اس سوسائٹی نے اسپر اپنی رائے کا اظہار ایک خط کے ذریعہ سے کیا ہے جسے ہم ذیل مین درج کرتے ہین - اسوقت یہ ہمارا مقصود نہین ہے کہ ہم اس علم پر

مقدمات عدالت گورداسپور:- مورخہ ١٦-١٧ جولائی ١٩٠٣ء کو جو مقدمہ حکیم فضلدین صاحب بنام مولوی کرم الدین ساکن بھین زیر دفعہ ٤٢٠ تعزیرات ہند دائر تھا اسمین ٢١ - جولائی کو عدالت نے مولوی کرم الدین صاحب پر زیر دفعہ ٤٢٠ فرد قرارداد جرم م لگاکر آئندہ ١٩ - اگست ١٩٠٣ء تاریخ پیشی رکھی ہے (٢) ١٨ جولائی کو جو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب بنام مولوی فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم و مولوی کرم الدین زیر دفعہ ٥٠٠ تعزیرات ہند دائر تھا اسمین صرف منشی غلام حیدر خانصاحب تحصیلدار کھاریان کی شہادت مستغیث کیطرفسے لیجاچکی ہے آئندہ ١٥ اگست ...... اسکی تاریخ مقرر ہوئی ہے + (٣) نیا مقدمہ جو کہ حکیم فضلدین صاحب کیطرفسے بنام مولوی کرم الدین مذکور زیر دفعہ ٤١١ تعزیرات ہند بجرم سرقہ کتاب نزول المسیح دائر کیا ہوا ہے جسکی اول تاریخ پیشی ٢٠ جولائی تھی اسمین صرف مستغیث کا بیان لیا گیا ہے - اور آئندہ ١٣ - اگست تاریخ پیشی قرار دی گئی ہے +

بحث کرین کہ اس کے عامل کہانتک اپنے دعاوی مین راستی پر ہین صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ خدا کے وعدون کے موافق حضرت مسیح موعود اسلام کے انتشار روحانیت سے کس طرح زمین کا نخته پلٹ دیا ہے اور دلون اور دماغون مین تغیر پیدا کر دیا ہے۔ اور آپ کی تائید مین کس طرح اہل زمین عیسویت کی تردید مین ہاتھ بٹا رہے ہین اور مسیح کو آسمان سے اتار کر زمین مین ایک میت دفن شدہ ثابت کیا جا رہا ہے۔ اس خط کا خلاصہ یہ ہے +

ڈیر سر

آپ کی چٹھی اور دوسرے کاغذات وصول ہوئے اس اپنی چٹھی کے ساتھہ ایک علیحدہ پیکٹ مین وزلی کے دو لکچر ارسال کرتا ہون جہانتک مین خیال کرتا ہون مسیح علیہ السلام کی نسبت جسقدر بیانات درج کاغذات ہین ہماری روحانی تعلیم کے لحاظ سے وہ بالکل ٹھیک ہین کسی دوسرے حلقہ مین ڈی ایل ٹو دی ڈیوٹ ٹال موگا سے مین پھر دریافت کرونگا۔ میرا خیال ہے کہ بعض اعلے درجہ کی روحون نے بھی ہمین بتلایا ہے کہ مسیح واقعہ صلیب سے ۱۲ سال بعد فوت ہوا ہے اور یہ بھی خبر دی ہے کہ کچھہ عرصہ کے بعد ایک پیتل کی تختی ملیگی جو کہ اسوقت ریت مین دبی ہوئی ہے جس پر مسیح کی موت کے متعلق تمام ضروری باتین پائی جاوینگی +

.... روحون کی ہدایت کے مطابق ہم عنقریب پہاڑون مین جانے والے ہین جہان ہمین عمدہ ہوا عمدہ پانی ملیگا عالم ارواح نے ہمین بتلایا ہے کہ وہ ہم مین ہو کر لکچر دیوینگے گیت گا دینگے اور ہر ایک باجے کو بجا دینگے۔ اور ہمارے دو گروہ ہر ایک قسم کے بیمارونکو شفا بخشینگے اور ہمین ایسے ذرائع ملینگے کہ جن کے وسیلہ سے ہم سچے روحانی کامون کی اشاعت کر سکین بالکل وہ لٹریچر ہوگی جو کہ عالم ارواح سے ہمین بتلائی جاویگی اور ہمین سب سے اعلے وہ مقام دیا جاویگا جو کہ فانی عالم کو دیا جا سکتا ہے +

مین ۲۰ سال تک پادری کا کام کرتا رہا ہون مین اتفاقیہ اس کام مین ایک خصوصیت سے یقین دلانے والے ذریعہ سے راہ نمائی کیا گیا کہ مین اس کی حقیقت سے انکار کر ہی نہ سکا۔ مجھے اس علم کے خطرات کا بھی علم ہے +

روحین بتلاتی ہین کہ ایک نیک روح کی جگہ ۷ بد یا وحشی روحین ہوا کرتی ہین اور اس لئے جو شخص صرف نیکی اور روحون کی تعلیم چاہتا ہے ان کو چاہیئے کہ حرف بحرف انکی ہدایتون پر عمل کرے +

ہمین سوائے مرغی کے چوزون اور مچھلی کے کسی اور شے کے کھانے کی اجازت نہین ہے۔ ہمین اپنے جسمون کو پاک صاف رکھنا پڑتا ہے اور جو جسم تمباکو۔ شراب یا مارفیا سے آلودہ ہو اعلے درجہ کی روحون کی اوس سے ملاقات نہین ہوتی میرے نزدیک یہ ایک عظیم الشان اور پاکیزہ کام ہے +

ہمین بہت خوشی ہوگی اگر آپ اپنے کام اور تجارب کی نسبت زیادہ اطلاع دیوینگے اور اگر آپ لکھین گے تو ہم بھی آپ کو جواب دیوینگے +

راقم ڈی ٹی براؤنٹ از کیبن سٹی کولو

۱۲- مئی سنہ ۱۹۰۳ء

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۲۶ مطبوعہ ۱۷ جولائی صفحہ ۲۰۲

(۴) ایک مجلس جس مین آریہ اور مسلمان مساوی التعداد ہون اور جسکا ایک سکرٹری مسلمان ہو اور دوسرا آریہ قائم کیجاوے۔ دونون سکرٹریون کے پاس اپنی اپنی قوم کے اصحاب جواب لکھکر روانہ کر دین پھر وہ جماعت قومی اپنی قوم کے تمام جوابات مین سے منتخب کر کے جو بہترین جواب انہین نظر آوین انکو انہین اخبارون مین شایع کرا دین (۵) پھر اسکے بعد یہ تمام کارروائی ایک مستند کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کر دیجاوے (۶) اہل لاہور کے فائدہ کے لئے اسقدر کیا جاوے کہ اس کتاب کے شائع ہونے سے پہلے چند منتخب مضامین دونو فریق ایک ایسی جگہ پر عام جلسہ کر کے سنا دیوین۔ جو دونون کے لئے مشترک ہو۔ غرض یہ تجویز پیش کی گئی تھی اور ہم ان آریہ صاحبان کی حق جوئی کے خیال کے اظہار کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ انہون نے مہربانی سے ان تجاویز کو تسلیم کر کے لکھا ہے۔ کہ شرائط کی ہمارے نزدیک تو کوئی ضرورت نہین لیکن اگر آپ (یعنے ہم مسلمان) ان پر مصر ہون تو ہم کو ان شرائط کے ماننے مین کوئی عذر نہین چنانچہ ہماری طرف سے کل ایک چٹھی آریہ سماج کیخدمت مین بھیجی گئی ہے کہ ہم شرائط کا قرار پا جانا ضروری سمجھتے ہین اور یہ شرائط سیدھی سادی اور صاف اور قابل عمل ہین اور ان مین کوئی بات ایسی نہین جو رد کرنے کے لائق ہو +

آریہ صاحبان نے اپنی چٹھی مین ہم اہل اسلام سے نیوگ پر اعتراضات کا مطالبہ فرما کر اس سلسلہ کو شروع کر دیا ہے اور نیز اپنے اشتہار ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مین ہمین اس بحث کے لئے پھر مدعو کیا ہے مگر چونکہ ہم مذکورہ بالا طریق کی بحث کو امن کے ساتھ فیصلہ کن سمجھتے ہین اور فریقین نے اسکو تسلیم کر لیا ہے لہذا بغرض احقاق حق حامیان اسلام کیخدمت مین باادب عرض کرتے ہین کہ وید مقدس اور ستیارتھ پرکاش کی بناء پر مسئلہ نیوگ پر جو اعتراض اور جرح انکے خیال مین عائد ہوتی ہے ایک مہینے کے اندر اندر خوشخط سلیس اور مہذب زبان مین لکھکر اس انجمن کے جنرل سکرٹری منشی تاج الدین صاحب احمدی ساکن کوچہ کوٹھیداران لاہور کیخدمت مین ارسال کر دین ان اعتراضات مین سے انتخاب کر کے ایک فہرست مرتب کر کے آریہ صاحبان کیخدمت مین ارسال کی جائیگی اور آگاہی عام کے لئے شایع بھی کر دی جائیگی اسی طرح ہم آریہ صاحبان سے التماس کرتے ہین کہ وہ بھی اپنی قوم مین اشتہار کے ذریعہ سے مسئلہ طلاق پر ان اعتراضات کو جمع کرین جو قرآن کریم کی بناء پر ہون۔ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اس حد تک شامل کر لین کہ جہان تک قرآن کریم کے معارض نہ ہون +

ہم امید کرتے ہین کہ یہ طریق فیصلہ دونون قومون مین عظیم الشان قومی مسائل کا ایک قطعی اور قومی فیصلہ ہوگا اور فریقین نہایت یک دلی اور حق جوئی سے ایک دوسرے کی باتون پر غور کرینگے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ +

مورخہ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۳ء + خاکسار معراج الدین عمر احمدی

جائنٹ سکرٹری انجمن فرقانیہ لاہور

ایضاً

نمبر ۲

حقیقت مین یہ بہت مبارک زمانہ کہا جا سکتا ہے کہ جس مین دو عظیم الشان قومون (جو ایک دوسرے کی اعضاء ہین) کے درمیان ان مسئلون مین تحقیقات کا عمدہ ذریعہ کھل گیا ہے۔ اختلاف مسائل ہمارے

ملک کی بدبختی کا سبب ہے اور لوگون مین تعصب اور ضد کی ناپاک آلائشون نے دلون پر اسقدر احاطہ کیا ہوا ہے کہ اپنی کمزور سے کمزور اور نامعقول سے نامعقول باتون کی طرفداری کرنا فرض اور دوسرے کی مضبوط اور سچی اور معقول بات کیطرف غور تو کیا آنکھ اٹھا کر دیکھنا اور چھونا تک بھی برُا سمجھا جاتا ہے - ہر طرح کی نفرت اور تہمت آمیز غلط بیانون سے سچائی اور معقولیت کے سر پر خاک ڈالنے کی کوشش کیجاتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک مین نفاق زیادہ پھیلتا جاتا ہے اور ملک کی بدبختی کو فتح نصیب ہوتی جاتی ہے اور یہ ایک سچی بات ہے - کہ اگر ہندوستان کو بھلے دن دیکھنا نصیب ہین تو قومین نہایت نیک نیتی سے نفاق اور ضد اور تعصب اور قومی نفرت کے مکروہ لباس کو تن سے اُتار کر ایکدوسرے کی باتون کو توجہ سے دیکھین گی اور ان پر سچے دل سے غور کرین گی اور جس بات مین صداقت اور معقولیت اور اعتدال اور قابلیت عمل اور توافق فطرت بڑھے ہوئے ثابت ہون اسکو اختیار کرنے مین تمام موانع ذات وگوت و مذہب و ملت کو سچی جرأت سے دفع کردینگی + اور اپنی کمزور اور نامعقول بات کو بلا تامل ترک کردینگی یہی وہ بات ہے جس سے سچے طور پر ملکی بے اتفاقی دور ہو سکتی ہے +

ایسی تحقیقاتکے وقت یہ ضروری بات ہے کہ دوسرے فریق پر وہ اعتراض پیش کئے جائین جو اپنے پر وارد نہوتے ہون اور ان مسائل پر اعتراض ہو جو دوسرے کے مذہب اور مسلمات پر عائد ہوتے ہون کیونکہ جس بات کو ایک فریق تو وہی نہین مانتا - اور وہ اسکا اپنا مذہب ہی نہین تو اسکے متعلق اسپر اعتراض کرنا سوائے اسکے کہ معترض کی نادانی اور حماقت ثابت کرے اور کیا ہو سکتا ہے - مثلاً جیسے ہم آریہ صاحبان پر مورتی پوجن کا اعتراض کرین توجبکہ خود آریہ سماج کا یہ مذہب ہی نہین تو ہمارا ان پر اعتراض کرنا ہماری نادانی اور حماقت کا ثبوت ہوگا - اسی طرح آریہ صاحبان کا ہم پر یہ اعتراض کرنا کہ زید حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلعم کا بیٹا بنایا گیا ہے تو نیوگ کی اولاد کو اس عورت کے خاوند کی اولاد کہنے مین کیا اعتراض ہے حالانکہ مذہب اسلام ہی ایک مذہب ہے جس نے کامل فطرتی اعتدال کو قائم کیا ہے اور ہر ایک ناحق اور خلاف واقعہ نسبت اور بات کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دیا ہے - تبنیٰ بنانے سے بھی چونکہ غلط منسوبات کی اشاعت اور سچے حق دارون کی حق تلفی واقع ہوتی تھی اس لئے اسلام نے جہالت کی رسم کا قلع قمع کردیا اور صاف

لفظون مین حکم دیا ہے وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذالکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ادعوھم لاٰبائھم ھو اقسط عند اللہ احزاب پ ۲۱ یعنے جنکو تم منہ سے بیٹا کہتے ہو ہمنے انکو تمہارا بیٹا نہین بنایا - یہ تمہارے منہ کی باتین ہین اور اللہ اس بات کو کہتا ہے جو حق اور واقعی ہے اور اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سچی ہے انکو ان کے حقیقی باپون کے نام پر پکارا کرو - یہی بات اللہ تعالےٰ کے نزدیک انصاف اور سچ ہے + پھر ماسوا اسکے تبنیٰ کا لفظ قرآن مین موجود نہین - پھر بھی یہ کہنا کہ اسلام مین تبنیٰ جائز ہے یہ سراسر دل آزار حملہ نہین تو اور کیا ہے اسی طرح یہ آیت پیش کرکے وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احدٰھن قنطارًا فلا تاخذوا منہ شیئًا یعنے ان باتونکے بعد اگر تمہارا ارادہ اسی بات پر قائم ہو جاوے کہ اس بیوی کو طلاق دیکر کسی دوسری عورت سے نکاح کرلو تو جس بیوی کو تم طلاق دینا چاہو اس کو گو تم نے بہت سا خزانہ بھی دیا ہوتا ہم اس سے کچھ واپس نہ لو) یہ اعتراض کرنا کہ مسلمان ایک دوسرے کی بیوی کو آپس مین تبادلہ کر سکتے ہین صریح غلط ہے کیونکہ آیت قرآنی کے سیاق و سباق لفظ استبدال کے صاف طور پر یہی معنے ہین کہ ایک بیوی کو طلاق دیکر مستقل طور پر جدا کر دینا اور اس کی بجائے کسی اور عورت سے جو کسی کی بیوی نہ ہو نکاح کرلینا ہے جو عورت کسی کی بیوی ہے اسکے ساتھہ کوئی مرد نکاح نہین کر سکتا - آپس مین بیویون کا بدل لینا لفظ استبدال سے صراحتًا یا کنایتًا ہرگز مراد نہین اور جب ہم بآواز بلند اس بات کو بیان کر رہے ہین کہ ایسی بات ہم مین حرام ہے - اور ہمارے معتقدات اور مسلمات کے بالکل مخالف ہے - اس لئے اصول حق جوئی کے رو سے یہ اعتراض پیش کرنا عقلمندی سے بعید ہے +

پھر اسی طرح ایک اور اعتراض ہے کہ بموجب آیت وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن فان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم (یعنے تمہاری ان بیویون کی گیلڑ (یعنی پچھلگ) لڑکیان جن بیویونکے ساتھہ تم صحبت داری کرچکے ہو - تم پر حرام ہین اور اگر تم نے بیویون سے ابھی صحبت داری نہین کی تو ان کی گیلڑ لڑکیون سے تم نکاح کر سکتے ہو) یہان پر صاف لفظ ربائب ہے جسکے معنے ان لڑکیون کے ہین جو کسی عورت کے پہلے خاوند کے نطفہ سے ہون - اب اللہ تعالےٰ نے صاف حکم کے ذریعہ سے ایسی لڑکیون کو ان مردون پر حرام کردیا ہے جنکے ساتھہ ان کی ماؤن کا نکاح لفظی اور عملی طور پر واقعہ ہوکر مکمل ہوچکا ہو - لیکن جس عورت کے ساتھہ ابھی عملی طور پر نکاح ہی نہین ہوا تو اس کی لڑکی سے نکاح کرنا کیونکر قابل اعتراض ٹھہر سکتا ہے - رہا یہ امر کہ نکاح بدون عملی حالت کے صرف لفظی طور پر مکمل ہوتا ہے کہ نہین تو اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ جس قرآن کریم نے اس نکاح کی تعلیم کی ہے وہی اس بات کو صراحت سے قرار دیتا ہے کہ صحبت داری سے پہلے پہلے نکاح کامل نہین ہوتا - چنانچہ سورہ احزاب مین ہی صاف فرمایا ہے کہ لفظی نکاح ہوجانے کے بعد جن عورتون کو بغیر صحبت داری طلاق دیدیا جاوے تو وہ مہر کی حقدار نہین ہو سکتین لیکن اگر مہربانی سے کچھہ دیدیا جاوے تو مضایقہ نہین اور نہ ہی انکے لئے عدت .... ہوتی ہے اور یہ بات معقول بھی ہے کیونکہ یہ مسلم بات ہے کہ معاہدات بلا عملدرآمد معاہدین ناقص اور کالعدم ہوتے ہین + ماسوا اسکے ہمارے معتقدات اور مسلمات مین یہ باتین ہرگز نہین تو ایسی صورت اور ایسی حالت مین اس قسم کے اعتراضونکو ہمارے سرون پر تھوپنا سلامتی عقل اور آداب حق جوئی سے دور ہے اور یہہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ اعتراضات صرف مسلمانون کا دل دکھانے کے لئے از خود اختراع کرکے پیش کئے گئے ہین ایسی جھوٹی تہمتون سے بجائے فائدہ کے نقصان اور بجائے صلح کے نفاق اور اختلاف زیادہ ہوتا ہے +

اس تحقیقات کی علت غائی یہ ہونی چاہیئے کہ امر حق کھل جائے اور خدا کا جلال ظاہر ہو اور تمام قومین حق پرست ہوجائین اور صلح اور اتفاق اور اخوت کا رابطہ ایسے مستحکم طور پر قائم ہو جاوے کہ ایک دوسرے سے سچی محبت کرنے لگ جائین اور ٹھنڈے دل سے اس کی باتون کو سن کر غور کرین اسلئے ضروری ہے - کہ خلاف واقعہ اور غیر مسلمہ باتون کو کوئی فریق پیش نہ کرے تاکہ ملک مین بہبودی بڑھے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو +

یہ تحریری بحث جسکے لئے آریہ سماج کیطرف سے ۱۳ - مئی سنہ ۱۹۰۳ کے جلسہ آریہ سماج مین اعلان کردیا گیا تھا کہ وہ ہم سے ایسے مباحثہ کو منظور کرتے ہین

کہ جس مین کوئی فردی اور شخصی مباحثہ نہین بلکہ یہ ساری کا روائی آریہ قوم کیطرف سے ہے اس لئے قوم کے تمام افراد کو پورے طور پر اطلاع اور گنجایش اور آزادی ہونی ضروری ہے کہ اس مباحثہ مین اپنی طرف سے پورا زور لگائین اور جن جن کو ہمارے مسئلہ طلاق پر کوئی کسی طرح کا اعتراض ہے وہ سب آریہ سماج جمع کرے تاکہ پھر کوئی بات باقی نہ رہ جائے +

ہماری طرف سے تو ایک اشتہار اس سے پہلے نیوگ کے متعلق نکل چکا ہے۔ لیکن ابھی تک آریہ سماج کیطرف سے کوئی اشتہار اس مضمون کا نہین نکلا کہ جس مین انہون نے اپنی قوم کے اصحاب کو طلاق پر اعتراضات لکھنے کے لئے درخواست کی ہو- چونکہ یہ پبلک معاملہ ہے اسلئے ہر بات پبلک ہونی چاہیئے لہذا بعد انتظار ہم آریہ بھائیون سے درخواست کرتے ہین کہ وہ بھی اپنی قوم سے مسئلہ طلاق پر اعتراضات جمع کرنے کا جلد انتظام فرمائین + والسلام علےٰ من اتبع الہدےٰ + (باقی آیندہ)

۱۷-مئی سنہ ۱۹۰۳ء خاکسار سراج الدین عمر احمدی جائنٹ سکرٹری

مسیحی تعصب

احمدی جماعت کے ایک مخلص ممبر میان غلام محمد صاحب جو کہ امریکن مشن ضلع گورداسپور کے مدرسہ مقام دھاریوال مین عرصہ ۸ سال سے مدرس تھے اور اپنی خدمات کو بڑی دیانت داری سے بجالاتے تھے صرف اسلئے مدرسہ کی ملازمت سے موقوف کر دئے گئے ہین کہ وہ مرزا صاحب مسیح موعود ؑ کے مرید ہین اس سے پیشتر اسی طرح ایک مدرس صاحب مسمی منشی سکندر علی جو کہ امین پور کے مدرسہ مین متعین تھے اس وجہ سے موقوف کئے گئے کہ وہ حضرت مسیح موعود ؑ سے ملنے والے ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انکو ملازمت سے برطرف کرنے کے پیشتر بعض مشنریون کیطرف سے متواتر اس قسم کی تحریکات ہوتی رہی ہین کہ وہ حضرت مرزا صاحب سے اپنے تعلقات بیعت قطع کرلین مگر یہ راسخ الایمان اصحاب مشنریون کے بہکانے مین نہین آئے آخرکار مشن نے انکو یہ دھمکی دی کہ تم کو ملازمت سے برطرف کیا جاویگا مگر جب اس کی بھی ہر دو اصحاب نے پرواہ نہ کی تو آخرکار انکو واقعی طور پر علیحدہ کر دیا گیا اور میان غلام محمد صاحب کو جو سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے اس مین ان کی ہشت سالہ حسن خدمات کا اعتراف کر کے علیحدگی کی وجہ صرف یہی لکھی گئی ہے کہ یہ شخص چونکہ مرزا صاحب کا مرید ہے اس لئے اسے علیحدہ کیا جاتا ہے چنانچہ اس انگریزی سرٹیفکیٹ کا ترجمہ یہ ہے +

"منشی غلام محمد ۸ سال تک ہماری ملازمت مین رہا ہے اور اپنے کام کو عمدہ طور سے بجالاتا رہا ہے ہم اسے صرف اسلئے ڈسمس کرتے ہین کہ وہ قادیانی فرقے سے ملگیا ہے +"

یہ اس مسیحی تعلیم کا عملی نمونہ ہے جو کہ پادری لوگ گرجون اور بازارون مین سنا سنا کر لوگون کو مسیحیت کیطرف بلاتے ہین ایسی کارروائی سے سوائے اسکے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آج کل کے مشنریون کی حالت گندم نمائی اور جو فروشی کی ہے اور اس واقعہ سے انہون نے خود اس امر کی شہادت دیدی ہے کہ اسوقت اگر مسیحی مذہب کا کوئی خطرناک دشمن ہو سکتا ہے کہ جس نے اس عیسویت کے بیت کو پاش پاش کر دیا ہے تو وہ صرف احمدی مشن ہے جسکا پودا خدائے قدوس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ورنہ کوئی بتلائے کہ میان غلام محمد اور سکندر علی مین کونسی ایسی بات تھی کہ جس کی وجہ ان کا مدرسہ مین رہنا عیسائی اصحاب کی آنکھون مین کھٹکتا تھا- شعائر اسلامی کی پابندی جیسے یہ دونون اصحاب کرتے ویسے ہی دوسرے مسلمان مدرس بھی مشن کے دوسرے مدرسون مین کرتے ہین اور خود مدرسہ دھاریوال مین مسلمان مدرس موجود ہین مشن کے مدرسون مین ہندو بھی ہوتے ہین سکھ بھی ہوتے ہین پھر جائے تعجب ہے کہ اگر مسیحی تعصب کا نشانہ مذہبی حیثیت سے اگر ہوئے تو صرف احمدی ممبر ہی ہوئے کیا اس واقعہ سے ہم یہ نہین سمجھ سکتے کہ مشنری لوگون کے دلون مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ مرزا صاحب کے مریدون کے سوا دیگر جسقدر مذاہب کے لوگ ہین وہ اگرچہ برائے نام تو غیر مذاہب کے پابند اپنے آپ کو بتلاتے ہین مگر دراصل وہ اندرونی طور پر جان و دل سے عیسائی ہین اگر عیسائی نہین تو کم از کم مسیحیت کے حامی تو ضرور ہین- مسیحی مذہب کی روح روان اور کل دارومدار صرف اسی بات پر ہے کہ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے اور جسقدر اہل اسلام یہ عقیدہ رکھتے ہین- عیسائی مشنری کسی طرح بھی ان کو اپنے مذہب سے جدا نہین خیال کرتے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ نبی کریم آخرالزمان کے مقابلہ مین اس عقیدے والے اہل اسلام کے دلون مین مسیح کی عظمت زیادہ بیٹھی ہوئی ہے اور مسیح کی نسبت یہ لوگ وہ وہ صفات تجویز کرتے ہین کہ جن کی خصوصیت سوائے ذات باری تعالےٰ کے اور کسی نبی مین ہو ہی نہین سکتی- پس جس صورت مین بجز احمدی فرقہ کے دیگر اہل اسلام کے بارے مین مشنری صاحبان کو تسلی ہے کہ وہ ہمارے مذہب کے کھلے کھلے حامی اور مددگار ہین تو پھر ان کی طرف سے کسی مذہبی عناد اور بغض کی انکو کیا ضرورت ہے اور سب سے زیادہ بڑھکر قابل افسوس یہ امر ہے کہ یہ مشنری لوگ اپنی گورنمنٹ کے مذاق کو بھی نہین سمجھتے گورنمنٹ نے انتظام سلطنت مین مذہبی تعصب کو کوئی دخل نہین دیا ہے ہر ایک مذہب کو آزادی دی ہے مگر یہ ایسے نادان ہین کہ اپنی اس قسم کی کارروائیون سے اپنی اس مذہبی تعلیم کو جسے گلا پھاڑ پھاڑ کر بازارون مین سناتے ہین ملیامیٹ کر رہے ہین اگر مشنریون کو خدا کی ذات پر کچھ بھی توکل اور بھروسا ہوتا اور وہ اپنے مذہب کو حقانی مذہب خیال کرتے تو پھر ان کو اس بات سے کیا ڈر تھا کہ ایک شخص وفات مسیح کا قائل انکے مدرسہ مین موجود ہو- زیادہ تر افسوس ان کور چشم یہود صفت اہل اسلام پر بھی ہے جو بار بار سوال کیا کرتے ہین کہ آجتک مرزا صاحب نے کیا کیا اب وہ دیکھین کہ یہ الٰہی ہیبت اور رعب اور دلونکو دھڑکا جو کہ مسیحی مشن والونکو حضرت مرزا صاحب کے مریدون کیطرف سے لگا ہے یہ کس کی کارروائی ہے- پرانی کہانیون مین ہم سنا کرتے تھے کہ فلان دیو کی جان ایک طوطے مین تھی جو فلان فلان پہاڑ کی فلان غار مین ایک کنوئین مین ایک پنجرے کے اندر لٹکا ہے اسی طرح عیسائی مذہب کی جان صرف مسئلہ وفات مسیح مین تھی جسے شد و مد سے حضرت مسیح موعود نے پیش کر کے عیسویت کی عمارت کو گرانا چاہا ہے بلکہ یون کہو کہ گرا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر ایک مشنری کو معلوم ہو جاوے کہ فلان احمدی سامنے سے آرہا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ راستہ بدل کر اور طرف سے نکل جاوے اور نوبت مقابلہ کی نہ آوے اور حق کے اس رعب اور جلال نے امریکن مشن والونکو مجبور کیا کہ وہ احمدی احباب کو مدرسہ سے الگ کر دیوین تاکہ باطل کی تاریکی جو کہ وہ نادان بچون کے دلون مین پیدا کرتے ہین حق کے نور سے جاتی نہ رہے بہرحال یہ ایک بڑی قابل شرم اور مکروہ حرکت ہے جو امریکن مشن کیطرف سے صادر ہوئی ہے +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۹ مطبوعہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۴

اسی طرح جب مین اس کی مشق کر رہا تھا ایک شخص میرے پاس جلاب کی گولیان لینے آیا مین نے اسے دو تین گولیان دین جس سے تین چار اسہال اسکو آجاوین اس نے کہا کہ اس سے چھ سات اسہال آجاوینگے تب مین نے اس کی یہ خواہش دیکھکر اس سے وہ گولیان لین اور ان پر دم کیا کہ ان کی قوت تاثیر بڑھ جاوے اور اسے واپس دیدین جب اس سے پھر پوچھا تو اس نے کہا کہ برابر سات اسہال مجھے آئے ہین +

اس علم کے اور مشاقون نے اسپر حسب قدر کتب لکھی ہین انہون نے تو یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا اس علم کے ذریعہ سے خدائی کی کل ہاتھ مین آجاتی ہے اور اسکا عامل اپنی ذات مین ایک قادر مطلق ہستی ہوتا ہے مگر یہ بات غلط ہے صرف ایک حد کے اندر اندر اسکا عمل کام کرتا ہے اور جیسے ایک طبیب کو اپنے علاج مین ناکامی ہوجاتی ہے اسی طرح اس کے عامل کو بھی ہوتی ہے ابھی چند ماہ کی بات ہے کہ ایک صاحب ریاست پٹیالہ سے ایک ہمارے بھائی کا علاج بذریعہ توجہ کرنے کیلئے آئے تھے اور ایک ماہ تک کوشش کرتے رہے مگر تاہم کامیابی نہ ہوئی۔ پنڈت انبا پرشاد صاحب جنہون نے اس علم پر کتابین لکھی ہین اور بہت سی لاف زنیان ماری ہین کہ ہر ایک شے کو اس سے انسان تسخیر کر سکتا ہے حالانکہ جب ان کی گرفتاری کے واسطے پولیس آئی تو کسی کو تسخیر نہ کر سکے اور بھاگے بھاگے پھرتے رہے۔ غرضیکہ اصل تو تصرف اور طاقت ہر ایک قسم کی اللہ تعالےٰ ہی کی ذات کو ہے اور دنیا مین جسقدر علوم ہین وہ اسی کے پیدا کئے ہین اور اسی کے اذن سے ایک حد تک ان کے اندر تاثیرات ہین۔ یہ مین نے اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے احباب کہین ان باتون کو پڑھکر کسی مغالطہ مین نہ پڑ جاوین صرف ایک علم کی واقفیت کی نیت سے اسے پڑھین +

علم توجہ کے ذریعہ سے بیمارونکو اچھا کرنے کے بہت طریق ہین بعضے تو اپنے خیال سے بیمار دن اخلاط بن کر مریض مین داخل ہوجاتے ہین۔ اور بعضے محض شفا بن کر خون مین نفوذ کرتے ہین بعضے مریض کی روح کو اپنی روح کے ساتھ یکرنگ کرکے کمال دلسوزی سے دعا کرتے ہین اور ہمارے نزدیک یہ طریق دعا والا بہت عمدہ ہے۔ بعضے دستار یا رومال یا چادر کے کونے سے کمال رجوع سے مریض کے مرض کو زمین پر جھاڑتے ہین۔ بعض مرض کی جگہ پر مریض کا ہاتھ دھرواتے ہین اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد ہٹواتے ہین۔ بعض اپنا ہاتھ مریض کے سر یا سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ مقام پر دھرتے ہین اور بعض بزرگ اپنے مریضون کو چپ و راست بٹھا کر آپ قبلہ رو تسبیح ہاتھ مین لیکر وظیفہ کے بہانے خاموش بیٹھ جاتے ہین۔ بڑے بڑے سخت امراض کو دور کرتے ہین۔ غرضیکہ اصول ان سب باتونکا ایک ہی ہے اگرچہ صورت مین اختلاف ہے +

اس امر کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ انسان کے اندر وہ کیا شے ہے جو توجہ کا عمل کرتے وقت عامل کے اندر سے نکلکر معمول کے اندر داخل ہوتا اور اسے شفا دیتا ہے اور خواہ مریض موجود ہو یا نہ موجود ہو یہ برابر اس تک پہونچ جاتا ہے۔ یہ اصل مین ایک نور ہے جو ہر ایک انسان کے اندر خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے اور دنیا کے ہزارون کام اس سے تعلق رکھتے ہین اسی کے ذریعہ سے انسان ایک دوسرے انسان سے نسبت اور محبت پیدا کرلیتا ہے اور اس سے بغض و عداوت بھی پیدا ہوجاتی ہے اور انسان کی اصلاح روحانی و جسمانی کا باعث یہی [illegible] ہوتا ہے۔ انسان کے ارادہ اور نیت کے تابع یہ ہوتا ہے اور جہان جہان وہ اسے پہونچائے وہ پہونچتا ہے اسکا فیضان عالم غیب سے ہر وقت انسان پر ہوتا رہتا ہے اور ہر وقت جسم انسان مین داخل اور خارج ہوتا ہے +

سانس۔ منہ۔ ناک اور آنکھ سے یہ زیادہ خارج ہوتا ہے اور سر اور چہرہ اور منہ مین زیادہ جمع رہتا ہے اس لئے مریض کو ٹکٹکی باندھکر دیکھنے اور دم کرنے سے شفا ہوتی ہے +

اگر تم سمجھنا چاہو تو اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ تم کسی اپنے دوست کو کہو کہ وہ اپنے ہاتھ کی انگلیان ذرا خم کئے ہوئے کچھ فاصلہ پر تمہارے جسم سے رکھے اور پیشانی سے چہرہ کی ٹھوڑی تک آہستہ آہستہ لاوے تو تمکو پیشانی اور چہرہ مین ایک حرارت اور گدگدی سی معلوم ہوگی۔ یہی وہ نور ہے۔ جس نے حرارت اور گدگدی کو پیدا کر دیا ہے اور یہی مریض کو اثر کرتا ہے اور انسان کی نیت اور ارادہ کے تابع ہوکر بیماری کی جگہ۔ پانی اور اور چیزون مین جمع ہوجاتا ہے اور جیسے آگ لوہے مین تاثیر کرکے اور لوہے کو آگ کیطرح بالکل سرخ کر دیتی ہے ویسے ہی یہ نور بھی دل۔ بدن اور حواس خمسہ مین تاثیر کرتا ہے +

اکثر لوگ اضطراب مین ہونگے کہ توجہ کی عام ترکیب کیا ہے مگر یاد رہے کہ جسقدر لوگ اس فن کے کامل اور واقف کار گذرے ہین یا جن لوگون نے اسپر کتابین لکھی ہین اون سب کا یہ مشورہ رہا ہے کہ بہت سی تاکید اور شرائط کی تفہیم کے بعد انہون نے اسکا عمل بتلایا ہے تاکہ کوئی طالب بجائے نفع کے اس سے نقصان نہ اٹھاوے اور بجائے اس کی ہدایت کے یہ علم اس کی ہلاکت کا موجب نہ ہو۔ مقبولان خدا اور اولیاء اللہ نے اس علم کو ایجاد کیا ہے اور خدا کے پاک بندون نے اللہ کی رضامندی کے واسطے اسے جاری کیا ہے۔ اس لئے اس میدان مین نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قدم رکھنا چاہئے

جیسے یہ نور خود پاک ہے ویسے ہی اپنے عامل کی پاکیزگی سے ترقی کرتا ہے اور شفا بخشتا ہے۔ اس لئے اس علم کے جاننے والے کو چاہئے کہ وہ ہر ایک قسم کے ظلم زیادتی جھوٹ فریب۔ شرک۔ فسق و فجور سے بچے مصیبت زدونکے دکھ درد مین شریک رہے۔ اور تحصیل دنیا کی نیت سے اسے نہ اختیار کرے +

سچ بولنے اور صاف رہنے کی عادت کرے ان باتون سے اس علم کا عامل ترقی کرتا ہے اور اسکے اخلاق حسنہ کا اثر مریض پر پڑتا ہے۔ نیز جس مریض پر توجہ کیجاوے اسے بھی ان تمام باتونکی تاکید کر دیجاوے۔ جب اسکا عامل بدی کا مرتکب ہوتا ہے یا برے اخلاق اور ردی عادات اختیار کرتا ہے تو یہ نور بھی میلا اور گندہ ہوجاتا ہے اور بجائے شفا کے نقصان دیتا ہے اور مریض کے اخلاق کو بگاڑتا ہے۔ تجربہ ہوا ہے کہ اگر عرصہ دراز تک مریض کی تندرستی کی نیت سے توجہ کی گئی تو اس سے مریض صالح اور پرہیزگار بن جاتا ہے۔ میرے ملنے والون سے ایک شخص فاسق فاجر شرابخوار تھا اس نے ایک دفعہ چاہا کہ اس عمل کی ترکیب مجھ سے سیکھے مین نے اسے نصیحت کی کہ وہ ان اعمال بد سے توبہ کرے اور زیادہ عرصہ میرا سر رہے۔ (باقی آیندہ)

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۶۷	اہلیہ نعمت خان ڈیٹری	جہانگی پشاور	
۱۰۶۸	سید نادر علیشاہ صاحب نمبردار	چیچی	گورداسپور
۱۰۶۹	سید رفیق الدین صاحب		کٹک
۱۰۷۰	سید میر نظام الدین صاحب	〃	〃
۱۰۷۱	سید رئیس الدین صاحب	〃	〃
۱۰۷۲	چراغدین صاحب ولد قاضی بخش	سیدن	جہنگ
۱۰۷۳	والدہ احمد دین	پنڈی چری	منٹگمری
۱۰۷۴	فتح بی بی ہمشیرہ احمد دین	〃	〃
۱۰۷۵	مسماۃ روشنائی دختر احمد دین	〃	〃
۱۰۷۶	کرم بھری 〃 〃	〃	〃
۱۰۷۷	اہلیہ احمد دین	〃	〃
۱۰۷۸	روشن دین	〃	〃
۱۰۷۹	حسین بخش جمعدار ریلوے کاٹیج	صدر بازار	میانمیر
۱۰۸۰	نظام الدین	دہرکوٹ زنادہ	گورداسپور
۱۰۸۱	عبداللہ خان لکڑی فروش	صدر بازار	سیالکوٹ
۱۰۸۲	شیخ عبدل	الہ آباد	الہ آباد
۱۰۸۳	زوجہ شیخ عبدل	〃	〃
۱۰۸۴	نبی بخش ولد نور محمد محلہ شیعمالان	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۰۸۵	محمد یٰسین ولد محمد یمین	پنڈی چری	منٹگمری
۱۰۸۶	محمد یمین	〃	〃
۱۰۸۷	زوجہ محمد یمین	〃	〃
۱۰۸۸	مسماۃ اللہ بخشائی دختر محمد یمین	〃	〃
۱۰۸۹	چوہدری بوٹے خان دفعدار	نتھو کے	سیالکوٹ
۱۰۹۰	حافظ محمد بہاء الدین مدرس	بید نگر	حیدرآباد
۱۰۹۱	معراج دین	ترکگڑھی کراچی گھانہ	
۱۰۹۲	محمد اسمٰعیل	میانی گھاڑو	
۱۰۹۳	جمن خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	گلاڑی	سمالی لینڈ
۱۰۹۴	محمد نذیر صاحب 〃	〃	〃
۱۰۹۵	نصیر احمد ولد محمد یوسف ٹھیکہ کمسیٹ	کوہ حکرو تہ	
۱۰۹۶	عبدالکریم طالب علم بورڈ سکول	سیالکوٹ	
۱۰۹۷	اللہ رکہا طالب علم 〃	〃	
۱۰۹۸	عبدالقیوم پٹواری نہر		
۱۰۹۹	گل محمد چوکیدار گرجا گھر	کوہ غونٹ	

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۱۰۰	مولوی نیاز محمد مدرس میانمیر	میانمیر	لاہور
۱۱۰۱	غلام رسول	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
۱۱۰۲	میان الٰہی بخش	ڈنگہ	گجرات
۱۱۰۳	میان رحمت اللہ ولد چوہڑ	راہون	جالندھر
۱۱۰۴	میان عبداللہ 〃	〃	〃
۱۱۰۵	محمد حیات ولد خدا بخش	بٹری شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۱۱۰۶	غلام محمد ولد احمد دین مکیانہ	مکیانہ	گجرات
۱۱۰۷	غنی خان نمبردار راہون پہنوماجرا	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
۱۱۰۸	محمد حسین ولد محکم دین	چنیوٹ	
۱۱۰۹	گھسیٹا ولد نظام رنگپورہ	رنگپورہ	سیالکوٹ
۱۱۱۰	محمد اسمٰعیل پوسٹماسٹر	پہاڑپور	ڈیرہ اسمٰعیل
۱۱۱۱	میان عبداللہ ولد محمد شاہ	کوٹ مہر علی	گوجرانوالہ
۱۱۱۲	احمد دین ولد موجا	بہاگو رائیں	جالندھر
۱۱۱۳	عبدالرحمن ولد احمد دین	〃	〃
۱۱۱۴	مسماۃ عمرو دختر 〃	〃	〃
۱۱۱۵	اہلیہ احمد دین	〃	〃
۱۱۱۶	مفتی چراغدین صاحب	کیمور تھلہ	
۱۱۱۷	میان محمد عظیم	گجو چک	گوجرانوالہ
۱۱۱۸	میان محمد دین ولد امیر بخش	〃	〃
۱۱۱۹	صوبا ولد گوہر	〃	〃
۱۱۲۰	سید محمد علیشاہ امام مسجد	سات گڑھ	ہوشیارپور
۱۱۲۱	عبدالوہاب ولد جیندو	ہبوٹر	پٹیالہ
۱۱۲۲	نتھو ولد جہوٹا	〃	〃
۱۱۲۳	عبدالغنی خانصاحب افسر فراشخانہ	〃	〃
۱۱۲۴	شیخ رحمت علی ولد شیخ اکبر علی	〃	〃
۱۱۲۵	چوہدری نواب دین	مدریانوالہ	سیالکوٹ
۱۱۲۶	چوہدری نبی بخش	〃	〃
۱۱۲۷	چوہدری نواب دین عرف نائب	ننگل نائب	〃

فوٹو - حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس مین آپ کا نام بھی جلی اور خوش نما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے ۶ آنہ کو ملتی ہے +

اسم اعظم - حضرت اقدس علیہ السلام کی الہامی دعا قیمت ۱ / البدر سے طلب کرو +

چھپوائی کے لئے سہولت

ہم نے اپنے مطبع مین چھپوائی کے متعلق بہت کچھ سہولتین رکھی ہین - ہر قسم کا کام اشتہار یا کتاب عمدگی سے تیار کرنے کے لئے سٹاف کو بہت درستی سے جمع کیا گیا ہے اور اجرت مین بھی رعایت ملحوظ رکھی ہے - جو صاحب کام چھپوائی کا کرانے کے خواہشمند ہون وہ بذریعہ خط وکتابت ہم سے فیصلہ کرلین کہ آیا بہ نسبت دیگر مطابع کے ہم نے رعایت اور صحت مین کوئی خاص تمیز پیدا کی ہے یا نہین + (مینیجر)

صیانۃ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مع لوبفا حسب کے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی سے بہ قیمت ایک آنہ ہو پائی ملسکتا ہے + ہر ایک مقام کی احمدی جماعۃ کو چاہیئے کہ اسکی متعدد کاپیان منگوا کر تقسیم کرین +

انوار الاسلام پریس قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شائع ہوا +

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

نمبر ۲۸ | قادیان دارالامان ۳۱ جولائی ۱۹۰۳ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

مواعظ النساء

یعنے

حضرت اقدس کا عورتون کو وعظ

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب

یعنے جو شخص اللہ تعالےٰ سے ڈرتا رہیگا اس کو اللہ ایسے طور سے رزق پہنچاوے گا کہ جس طور سے معلوم بھی نہ ہوگا رزق کا خاص طور سے اس واسطے ذکر کیا کہ بہت سے لوگ حرام مال جمع کرتے ہین اگر وہ خداتعالےٰ کے حکمون پر عمل کرین اور تقوے سے کام لیوین تو خدا ان کو خود رزق پہنچاوے اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وھو یتولی الصلحین جس طرح پر ماں بچے کی متولی ہوتی ہے اسی طرح پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین صالحین کا متکفل ہوتا ہون اللہ تعالےٰ اس کے دشمنون کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے مال مین طرح طرح کی برکتین ڈال دیتا ہے۔ انسان بعض گناہ عمداً بھی کرتا ہے

اور بعض گناہ اس سے ویسے بھی سرزد ہوتے ہین جتنے انسان کے عضو ہین ہر ایک عضو اپنے اپنے گناہ کرتا ہے انسان کا اختیار نہین کہ بچ جاوے اللہ تعالےٰ اگر اپنے فضل سے بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے گناہ سے بچنے کے لئے یہ آیت ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین جو لوگ اپنے رب کے آگے انکسار سے دعا کرتے رہتے ہین کہ شائد کوئی عاجزی منظور ہو جاوے تو ان کا اللہ تعالےٰ خود مددگار ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص عابد بہت دعا کرتا تھا کہ یا اللہ تعالےٰ مجھکو گناہون سے آزادی دے اس نے بہت دعا کرنے کے بعد سوچا کہ سب سے زیادہ عاجزی کیونکر ہو معلوم ہوا کہ کتے سے زیادہ عاجز کوئی نہین تو اس نے اسکی آواز سے رونا شروع کیا کسی اور شخص نے سمجھا کہ مسجد مین کتا آگیا ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی میرا برتن پلید کر دیوے تو اس نے اگر دیکھا تو عابد ہی تھا کتا کہین نہ دیکھا آخر اس نے پوچھا کہ یہان کتا رو رہا تھا اس نے کہا کہ مین ہی کتا ہون پھر پوچھا کہ تم ایسے کیون رو رہے تھے کہا کہ خدا کو عاجزی پسند ہے اس واسطے مین نے سوچا کہ اس طرح میری عاجزی منظور ہو جاوے گی حضرت ابراہیمؑ نے اپنے لڑکے کیواسطے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ دعا کرے بہت سے شخص ایسے ہوتے ہین کہ کسی گناہ سے نہین بچتے۔ لیکن اگر ان کو کوئی شخص بے ایمان یا کچھ اور کہہ دیوے تو بڑے جوش مین آتے ہین

اور وہ سمجھتے ہین۔ کہ ہم تو کوئی گناہ نہین کرتے پھر ہم کو یہ کیون کہتا ہے۔ اس طرح انسان کو معلوم نہین کہ کیا کیا گناہ اس سے سرزد ہوتے ہین پس اس کو کیا خبر ہے کہ کیا کچھ لکھا ہوا ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے عیبون کو شمار کرے اور دعا کرے پھر اللہ تعالےٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مین مانون گا۔ ادعونی استجب لکم دو چیزین ہین ایک تو دعا کرنی چاہیئے دوسرا طریق یہ ہے کہ کونوا مع الصادقین۔ راستبازون کی صحبت مین رہو تاکہ ان کی صحبت مین رہکر کے تم کو پتہ لگجاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے بینا ہے۔ سننے والا ہے دعائین قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بندون کو صدہا نعمتین دیتا ہے جو لوگ ہر روز نئے گناہ کرتے ہین وہ گناہ کو حلوے کیطرح شیرین خیال کرتے ہین ان کو خبر نہین کہ یہ زہر ہے۔ کیونکہ کوئی شخص سنکھیا جانکر نہین کھا سکتا کوئی شخص بجلی کے نیچے نہین کھڑا ہوتا اور کوئی شخص سانپ کے سوراخ مین ہاتھ نہین ڈالتا اور کوئی شخص کھانا شکی نہین کھا سکتا اگرچہ اس کو کوئی دو چار روپئے بھی دے۔ پھر باوجود اس بات کے جو یہ گناہ کرتا ہے کیا اس کو خبر نہین ہے۔ پھر کیون کرتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا دل مضر یقین نہین کرتا۔ اس واسطے ضرور ہے آدمی پہلے یقین حاصل کرے۔ جب تک یقین نہین غور نہین کرے گا۔ اور کچھ نہ پائے گا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہین جنہون نے پیغمبرون کا

زمانہ بھی دیکھکر ان کو ایمان نہ آیا - اس کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے غور نہیں کی دیکھو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً** ہم عذاب نہیں کیا کرتے جب تک کوئی رسول نہ بھیجدیں اور **واذا اردنا ان نہلک قریۃً امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیراً** + پہلے امراء کو اللہ تعالےٰ مہلت دیتا ہے وہ ایسے افعال کرتے ہیں کہ آخر ان کی پاداش میں ہلاک ہو جاتے ہیں غرضیکہ ان باتوں کو یاد رکھو اولاد کو تربیت کرو زنا نہ کرو کسی شخص کا خون نہ کرو اللہ تعالےٰ نے ساری عبادتیں ایسی رکھی ہیں جو بہت عمدہ زندگی تک پہنچاتے ہیں - عہد کرو اور عہد کو پورا کرو .... اگر تکبر کروگے تو خدا ذلیل کریگا - یہ ساری باتیں بری ہیں +

۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

خدا تعالےٰ سچا دوست ہے | فرمایا کہ دعوےٰ مومن اور مسلم ہونیکا آسان ہے مگر جو سچے طور پر خدا کا ساتھ دیوے تو خدا اسکا ساتھ دیتا ہے ہر ایک دل کو اس قسم کی سچائی کی توفیق نہیں ملا کرتی یہ صرف کسی کسی کا دل ہوتا ہے - دیکھا جاتا ہے کہ دوست بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں - بعض زن مزاج کہ وفا نہیں کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ حق دوستی کو وفاداری کے ساتھ پورا ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ وفادار دوست ہے اسی لئے تو وہ فرماتا ہے **ومن یتوکل علی اللّٰہ** کہ جو خدا کیطرف سے پورے طور پر آگیا اور اعدا وغیرہ کسی کی پرواہ نہ کی **فہو حسبہ** تو پھر خدا تعالےٰ اس کے ساتھ پوری وفا کرتا ہے +

پیشگوئی | عنقریب ایسا ہوگا کہ شریر لوگ جو رعب داب رکھتے ہیں وہ کم ہوتے جاوینگے +

گذشتہ چند ایام میں سخت گرمی تھی اور آج بفضل خدا بارش ہو جانے کی وجہ سے ٹھنڈ ہوگئی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی بارش کے ہو جانے سے درخت دھوئے دھائے نظر آرہے تھے - آسمان - بادل اور ہر ایک در و دیوار نے بارش کی وجہ سے ایک خاص رنگ و روپ حاصل کیا تھا اسپر خدا کے برگزیدہ اور مجسم شکر انسان نے فرمایا کہ خدا کے تصرفات بھی کیسے ہیں ابھی کل کیا تھا اور آج کیا ہے +

جسکا دل مردہ ہو وہ خوشی کا مدار صرف دنیا کو رکھتا ہے مگر مومن کو خدا سے بڑھکر اور کوئی شئے پیاری نہیں ہوتی جس نے یہ نہیں پہچانا کہ ایمان کیا ہے اور خدا کیا ہے وہ دنیا سے کبھی آگے نکلتے ہی نہیں ہیں جب تک دنیا ان کے ساتھ ہے تب تک تو سب سے خوشی سے بولتے ہیں بیوی سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں مگر جس دن دنیا گئی تو سب سے ناراض ہیں - منہ سوجا ہوا ہے ہر ایک سے لڑائی ہے گلہ ہے شکوہ ہے حتےٰ کہ خدا سے بھی ناراض ہیں تو پھر خدا ان سے کیسے راضی رہے وہ بھی پھر ناراض ہو جاتا ہے مگر بڑی بشارت مومن کو ہے **یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ** - اے نفس جو کہ خدا سے آرام یافتہ ہے تو اپنے رب کیطرف راضی خوشی واپس آ - اس خوشی میں ایک کافر ہرگز شریک نہیں ہے **راضیۃ** کے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنی مرادات کوئی نہیں رکھتا کیونکہ اگر وہ دنیا سے خلاف مرادات جاوے تو پھر راضی تو نہ گیا اسی لئے اس کی تمام مراد خدا ہی خدا ہوتا ہے - اس کے مصداق صرف آنحضرت صلعم ہی ہیں کہ آپ کو یہ بشارت ملی **اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح** - اور **الیوم اکملت لکم دینکم** - بلکہ مومن کی خلاف مرضی تو اس کی نزاع (جان کنی) بھی نہیں ہوا کرتی - ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ دعا کیا کرتا تھا کہ میں طوس میں مروں لیکن ایک دفعہ وہ ایک اور مقام پر تھا کہ سخت بیمار ہوا اور کوئی امید زیست کی نہ رہی تو اس نے وصیت کی کہ اگر میں یہاں مر جاؤں تو مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی وقت سے وہ روبصحت ہونا شروع ہوگیا حتےٰ کہ بالکل تندرست ہوگیا - لوگوں نے اسکی وصیت کی وجہ پوچھی تو کہا کہ مومن کی علامت ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعا قبول ہو **ادعونی استجب لکم** خدا کا وعدہ ہے - میری دعا تھی کہ طوس میں مروں جب دیکھا کہ موت تو یہاں آتی ہے تو اپنے مومن ہونے پر مجھکو شک ہوا اس لئے میں نے یہ وصیت کی - کہ اہل اسلام کو دھوکہ نہ دوں غرضیکہ **راضیۃ مرضیۃ** صرف مومنوں کے لئے ہے - دنیا میں بڑے بڑے مالدار روز کی موت سخت نامرادی سے ہوتی ہے - دنیا دار کی موت کے وقت ایک خواہش پیدا ہوتی ہے - اور اسی وقت اسے نزع ہوتی ہے - یہ اس لئے ہوتا ہے کہ خدا کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس وقت بھی اسے عذاب دیوے اور اس کی حسرت کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں تاکہ انبیاء کی موت جو کہ **راضیۃ مرضیۃ** کی مصداق ہوتی ہے اس میں اور دنیا دار کی موت میں ایک بین فرق ہو - دنیا دار کتنی ہی کوشش کرے مگر اس کی موت کے وقت حسرت کے اسباب ضرور پیش ہو جاتے ہیں غرضیکہ **راضیۃ مرضیۃ** کی موت مقبولین کی دولت ہے اس وقت ہر ایک قسم کی حسرت دور ہو کر ان کی جان نکلتی ہے - راضی کا لفظ بہت عمدہ ہے - اور ایک مومن کی مرادیں اصل میں دین کے لئے ہوا کرتی ہیں خدا کی کامیابی اور اس کے دین کی کامیابی اسکا اصل مدعا ہوا کرتا ہے - آنحضرت صلعم کی ذات بہت ہی اعلیٰ ہے - کہ جن کو اس قسم کی موت نصیب ہوئی +

۱۵ الغائت ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان ایام میں کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا صرف چند ایک نوٹ اور نکات بیان ہوئے اور ایک وعظ جو کہ حضور نے مستورات کو عطا فرمایا ذیل میں درج کئے جاتے ہیں اور بوجہ سماعت مقدمات گورداسپور حضرت اقدس کی نماز ونکی شمولیت جماعت کی ترتیب ملحوظ نہ رکھی گئی +

۱۶ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

عورتوں کو وعظ

بین العصر والمغرب

سلطان محمود سے ایک بزرگ نے کہا کہ جو کوئی مجھکو ایک دفعہ دیکھ لیوے اسپر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے - محمود نے کہا یہ کلام تمہارا پیمبر خدا صلعم سے بڑھکر ہے ان کو کفار ابولہب ابوجہل وغیرہ نے دیکھا تھا ان پر دوزخ کی آگ کیوں حرام نہ ہوئی - اس بزرگ نے کہا کہ اے بادشاہ کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **وینظرون الیک وہم لایبصرون** - اگر دیکھا اور جھوٹا کاذب سمجھا تو کہاں دیکھا - حضرت ابوبکرؓ نے فاطمہؓ نے حضرت عمرؓ نے اور دیگر اصحاب نے آپ کو دیکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے آپ کو قبول کر لیا - دیکھنے والا اگر محبت اور اعتقاد کی نظر سے دیکھتا ہے تو ضرور اثر ہو جاتا ہے اور جو عداوت اور دشمنی کی نظر سے دیکھتا تو اسے ایمان حاصل نہیں ہوا کرتا - ایک حدیث میں آیا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی میرے پیچھے نماز ایک مرتبہ پڑھ لیوے تو وہ بخشا جاتا ہے اسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو لوگ **کونوا مع الصادقین** کے مصداق ہو کر نماز کو آپ کے پیچھے ادا کرتے ہیں تو وہ بخشے جاتے ہیں - اصل میں لوگ نماز میں دنیا کے

البدر اور احمدی جماعۃ

احمدی سلسلہ کے اخبار الحکم مورخہ ۳۰ر جون سنہ ۱۹۰۳ء جسکی اشاعت ۱۲ر جولائی کو ہوئی ہے زیر عنوان اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ احباب نے اُن مشکلات کو مطالعہ فرمایا ہوگا جو کہ ایڈیٹر صاحب نے الحکم کی اشاعت میں تعویق اور اُسکی بے ترتیبی کی نسبت فرمائی ہیں اور انھوں نے دراصل ٹھیک کہا ہے کہ ان تمام شکایتوں کا کافی علاج اُسوقت ہو سکتا ہے جبکہ اخبار کی مالی حالت کی بہتری اور اُسکے استقلال اور پابجائی کے لیے جہانتک اسباب کا تعلق ہے اُسکے لیے اسطرح ہر ایک شخص کوشش کرے کہ جو اخبار کو پڑھ سکتا ہے وہ اُسکو اپنا قومی اور ذاتی فرض سمجھکر خریدے دوسروں کو خریدنے کی تحریک کرے خود وقت پر قیمت ادا کرے دوسروں سے دلاوے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پُرانا اخبار الحکم ہی ہے اور الحمد للہ کہ اُسکی اشاعۃ آٹھ سو کے قریب ہے مگر جب اسقدر دیرینہ اخبار کو جو کہ سات سال سے قومی خدمات کو بجا لا رہا ہے ابھی تک مالی حالت کی بہتری کی شکایت ہے کہ جسکی وجہ سے اگر ایڈیٹر بذات خود ہیڈ کوارٹر میں موجود نہ رہے تو اخبار کی اشاعت ہفتوں تک بند رہتی ہے تو اب اس صورت میں البدر کیطرف احمدی جماعۃ کی کسقدر توجہ ہونی چاہیے کہ جسنے اپنے ذاتی فائدہ پر ہر طرح سے قومی فائدہ کو ترجیح دی ہوئی ہے۔ البدر کی اشاعۃ ابھی تک چار سو پوری نہیں ہے مگر تاہم مطبع خرید لیا گیا ہے اور باوجودیکہ اخبار کا کام مطبع کے متعلق ایک ماہ میں صرف ایک ہفتہ کا ہے مگر مطبع کے پورے سٹاف کو برابر تنخواہ دینی پڑتی ہے جسکی وجہ سے کارخانہ دن بدن زیر بار نقصان ہو رہا ہے اخبار الحکم کی ضرورتوں کو پڑھکر ایک فہیم انسان خود البدر کی ضرورتوں کو محسوس کر سکتا ہے کہ اُسے البدر کی اشاعۃ اور قیمتوں کی ادائیگی میں بھی کس قدر جانتوڑ کوشش کرنی چاہیے مطبع کی ضرورت کی طرف میں اپنے احمدی احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں کہ جو احباب صاحب تصنیف ہیں یا تاجر ہیں اور وہ اپنی تصانیف اشتہارات دیگر مطابع میں چھپواتے رہتے ہیں وہ ازراہ کرم و عنایت چھپوائی کا کام ہمارے مطبع میں ارسال فرمایا کریں تا کہ مطبع کے اخراجات کی ناقابل برداشت زیرباری سے کارخانہ سبکدوش ہو۔ ایک دو دفعہ کے تجربہ سے یہ بات اُنپر واضح ہو جاویگی کہ مطبع انوار الاسلام قادیان میں کسطرح کا کام ہوتا ہے

ماہوار رسالہ

میرے پاس بعض احباب کے خطوط اس مضمون کے بھی آتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اب ماہوار رسالہ کی خریداری کی طرف جماعۃ کو توجہ نہیں دلائی جاتی اور نہ اُسکا ذکر اخبار میں کیا جاتا ہے ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس رسالہ کے نفس مضامین کو ہر ایک احمدی بھائی نے پسند فرمایا تھا کہ قادیان کے جلیل القدر اصحاب نے بھی ان مضامین کے قلمبند اور ترتیب کیے جانے پر میری رائے سے اتفاق کیا مگر اُن میں سے بعض نے بدیں خیال اس کی اشاعت کو سردست ناپسند فرمایا کہ آئے دن کی رسالہ بازی اور تصنیفات کی کثرت نے قوم کی توجہ کو لنگر خانہ اور دیگر خیراتی فنڈوں میں کافی حصہ لینے سے روک رکھا ہے اور انفاق فی سبیل اللہ کے ٹھیک محل اور موقعہ کو مدنظر نہ رکھکر اکثر افراد قوم نے اُن ضروری مدوں میں اس وسعت اور فراخ حوصلگی سے امداد نہیں کی جیسے کہ ایسی موقعوں پر کرنے کا حق ہوتا ہے۔ اور بعض نے اسکی سردست اشاعۃ کو اسلیے نامناسب خیال کیا کہ بعض کام بذاتہٖ تو مفید ہوتے ہیں لیکن اُن کا موجب جبتک نیت میں اخلاص اور دینی خدمت اور اپنے وجود کو حقیقی طور پر نافع الناس بنانے کا خیال نہ ہو تب تک یہ کام اُن لوگوں کی شان کے شایاں نہیں ہیں جنکا یہ دعوی ہو کہ ہم قادیان میں تحصیل دین کے لیے بیٹھے ہیں اور قومی خدمات کے بہت سے فرائض کو اپنے ذمہ لیکر پھر کماحقہ بجا نہ لانا گویا خدا تعالی کے غضب کو حاصل کرنا ہے چونکہ جن جلیل القدر اصحاب نے نفس رسالہ کے مضامین کی تائید کی تھی یہ بھی اُنھیں میں سے بعض کی رائے ہے اور یہ اصحاب میرے نزدیک شعائر اللہ میں سے ہیں اور خدا تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ

یعنی جو کوئی خدا تعالی کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یہ بات دلوں کی پرہیزگاری میں داخل ہے۔ لہذا جو شخص یہاں رہے اُسکی نیت تو حصول تقوی کی ہونی چاہیے اسلیے ان بزرگوں کے ایما سے رسالہ کی اشاعۃ کو سردست میں نے ملتوی کر دیا ہے اور اسی لیے اُسکا ذکر اخبار میں نہ کیا گیا لیکن ایک اور جلیل القدر صحابی کی یہ رائے ہے کہ اس رسالہ کے مضامین کی ماہواری اشاعۃ کو اسطرح سے تبدیل کر دیا جائے کہ وہ تمام مضامین بطور ضمیمہ اخبار ہر ہفتہ چار صفحہ پر کتابی صورت میں البدر کے ہمراہ شائع ہوا کریں اور خریدار اُس کا فائل جمع کر کے کتاب بنا لیویں۔ اگر اللہ تعالے نیت میں اخلاص اور خدمت قوم کی سچی روح عطا کرے تو میرے نزدیک یہ رائے اس لیے قابل قدر ہے کہ اس سے البدر کی اشاعۃ پر اثر پڑتا ہے اور مطبع کو جو نقصان ہو رہا ہے اُسکی تلافی کی بھی ایک راہ نکلتی ہے اور رسالہ بجائے ۱۲ کے ارزاں قیمت پر قوم کو مل سکتا ہے لیکن چونکہ میں اس امر میں اپنی رائے کو مذکورۃ الصدر دو اصحاب کی رائے کے ماتحت خلوص دل سے کر چکا ہوں اس لیے اُن کے مشورہ کے بعد پھر اس نئے انتظام کی نسبت عنقریب ناظرین کو اطلاع دیجاویگی

البدر کے لیے پہلا عطیہ

اندنوں ہمارے مہربان احمدی بھائی عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ (جو کہ عرصہ دراز سے مہاجرانہ طور پر قادیان میں مقیم ہیں) کی طرفسے ۲۰۰ بطور ڈونیشن کے البدر کو عنایت ہوئے ہیں۔ البدر کی مالی مشکلات کو مدنظر رکھکر ایک عرصہ سے احباب کی توجہ اسطرف دلائی جا رہی تھی کہ جیسے قوم کے رؤسا اور صاحب وسعت احباب کے ذمہ اخبار کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی ایک فرض منصبی اور قرضہ کی طرح ہوتی ہے الحمد للہ کہ نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے سب سے اول البدر کی ضروریات پر توجہ فرمائی اور ایک گونہ ہمارا ہاتھ بٹایا۔ ہمیں رقم کی قلت و کثرت پر کوئی کلام نہیں ہم تو خدا کا شکر ایسی بات پر کرتے ہیں کہ اُسنے اپنے پاک بندوں کے قلوب میں اس امر کی تحریک کر دی کہ وہ البدر کی مالی مشکلات میں ہمارا ہاتھ بٹانے کے لیے مستعد ہوئے سو الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اب دیگر رؤسا احمدی جماعۃ سے ہماری التماس ہے کہ وہ عالی جاہ نواب صاحب کی قائم کردہ نظیر سے فائدہ اُٹھاویں اور اُنکی اتباع اختیار کر کے نواب صاحب کو اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ (یعنی نیکی کے کام پر ترغیب دلانیوالا اُسکے فاعل کیطرح ہوتا ہے) کے ثواب کا مستحق ٹھیراویں اور ہماری طرف سے اس شعر کو ضرور مدنظر رکھیں۔

ایکہ داری مقدرت ہم عزم تا بُدات دیں
لطف کن ما را نظر برا ندک و بسیار نیست

استفسار اور اُن کے جواب

خریدار نمبر ۶۵ از میٹر لاڑکانہ

دیکھو صفحہ ۳۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

نمبر ۳

بجواب اشتہار آریہ ڈیبیٹنگ کلب لاہور

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں — خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں — حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے — آخر قدم بصدق اٹھاؤ گے یا نہیں
کیونکر کرو گے رد جو محقق ہے ایک بات — کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں
سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

پیارے ناظرین اور آریہ احباب اس بات سے واقف ہیں کہ اسلام اور آریہ مذہب کا ایک عظیم الشان مقدمہ اُس سچے قدوس احکم الحاکمین خدا کی عدالت میں پیش ہوا تھا جس میں اسلام کی طرف سے ہمارے مخدوم حضرت میرزا غلام احمد صاحب امام مہدی آخر الزمان پیروکار تھے۔ اور آریہ مذہب کی طرف سے اُن کے مشہور اور مسلم پیشوا اور وکیل مذہب پنڈت لیکھرام صاحب قوم کی طرف سے منتخب ہو کر پیش ہوئے تھے۔ جب پنڈت صاحب مباحثہ تقریری میں ہر طرح سے عاجز آ گئے تو انھوں نے اسلام کے منجانب اللہ اور حق ہونے اور اپنے مذہب کے باطل ہونے کے آخری اور قطعی ثبوت کے لیے یہ درخواست[له] حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب کی خدمت میں پیش کی کہ آپ میری قضا و قدر کے متعلق پیشگوئی کریں۔ اور اگر آپ کی پیشگوئی سچی نکلی تو اس بات کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا کہ آپ کا زندہ اور سچا خدا ہے۔ اور اسلام اُسی کی طرف سے ہے اور حق ہے۔ پھر ایک طرف تو حضرت اقدس میرزا صاحب ممدوح نے پنڈت لیکھرام صاحب کی موت کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور دوسری طرف سے پنڈت لیکھرام صاحب نے حضرۃ ممدوح کی قضا و قدر کے متعلق یہ پیشگوئی کی۔ کہ وہ تین سال کے عرصہ میں بمرض ہیضہ مر جائیں گے۔ ان پیشگوئیوں کے مشتہر کرنے سے غرض یہ رکھی گئی تھی۔ کہ جس مذہب کے وکیل کی پیشگوئی سچی نکلے گی وہی مذہب سچا اور زندہ اور خدا کی طرف سے ہوگا۔ اور اختیار کرنے کے قابل ہوگا۔ اور جس کی پیشگوئی غلط اور جھوٹی نکلے گی وہ مذہب باطل اور مردود اور شیطانی ہوگا۔ اور یہ ثابت ہوگا کہ خدا اُس کے ساتھ نہیں اور اس لائق ہوگا کہ اُسکو ترک کر کے کامیاب مذہب کے لیے دامن استقبال پھیلایا جائے۔ حضرت اقدس میرزا صاحب ممدوح نے جو پیشگوئی کی تھی۔ اُس میں چھ سال کی مہلت اس لیے تھی کہ پنڈت صاحب اور اُنکی قوم آریہ کو اپنے پرمیشر سے پرارتھنا کرنیکی کافی مہلت مل جائے۔ اور اسی لیے آریوں کو متنبہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ اس وقت پرمیشر سے پرارتھنا کر کے پنڈت صاحب کو بچا لیں مگر اُس سچے اور حق کو فتح دینے والے خدا نے اسلام کو قطعی ڈگری دی اور پنڈت لیکھرام صاحب کو پیشگوئی کے مقررہ سال مقررہ ماہ مقررہ دن مقررہ وقت و مقررہ طریق میں دست قدرت نے ہلاک کیا۔ اور اس فیصلہ سے آریہ قوم پر یہ قطعی حجت قائم ہو گئی۔ کہ صرف اسلام ہی خدائی مذہب ہے جو زندہ برکات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب نے جو پیشگوئی حضرت اقدس میرزا صاحب کی موت کے متعلق کی تھی وہ جھوٹی اور افترا علی اللہ ثابت ہو کر آریہ مذہب کے باطل اور مردہ ہونے پر آسمانی مہر لگا گئی۔

ہم اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ ایسے روشن اور قطعی فیصلہ کے بعد اب ہماری لیے آریوں کے ساتھ فی الحقیقت کسی مباحثہ کی خواہش باقی نہ تھی کیونکہ ایسی خواہش محض تحصیل حاصل تھی۔ ہم نے اُن کے سلسلہ ڈیبیٹ میں جانے کے لیے اُنکی استدعاؤں کو صرف اسلیے منظور کیا تھا کہ ہمیں خیال تھا کہ جب وہ منہ سے بار بار فرماتے ہیں ہمارے آریہ بھائیوں کو اب دل سے بھی حق جوئی کا خیال ہو گیا ہو گا۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب کی موت سے اُن کے دل اپنے مذہب سے ضرور بیزار ہو چکے ہونگے۔ اور اب اسلام کے متعلق اپنی واقفیت بڑھانیکی غرض سے ہم سے اس سلسلہ کو شروع کرنا چاہتے ہونگے۔ چونکہ وہ ہمارے ملکی بھائی ہیں۔ اور ہم اُن کے دلی خیر خواہ ہیں ہم دل سے چاہتے ہیں کہ جو قوم خدا سے دور اور مہجور پڑی ہے وہ تاریکی کے گڑھوں سے نکل کر روشنی کو قبول کرے لیکن افسوس کہ ابھی تک ہمارے آریہ بھائیوں نے اپنے دلوں کو اُتنا بھی صاف نہیں کیا کہ اُن کے افعال اُن کے اقوال کے ساتھ موافق ہو گئے ہوں۔ ظاہر اچکنے چپڑے الفاظ میں حق جوئی کا اظہار اور حقیقت میں منتقمانہ غصہ دلوں میں مخفی رکھکر ہمیں بلانا اور ہم پر بیجا اتہام لگانا شرافت سے گرا ہوا شیوہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تو ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑنیکی خواہشمند ہیں۔ اسلیے جب ایسے قطعی اور عظیم الشان فتح اسلام سے جو اُنکے وکیل اور پیشوا مشہور پنڈت لیکھرام صاحب کی موت سے مستند ہو چکی تھی۔ اور جسکی یادگار میں اُنکے ہاں ہر سال مجلسیں منعقد اور یادگاریں قائم ہوتی رہتی ہیں فائدہ نہیں اُٹھایا تو اس فتح سے جو اُنکی نیوگی آرزوؤں کو توڑنے کا موجب ہوئی ہے کیا فائدہ اُٹھانیکی اُمید ہو سکتی ہے۔

اپنے اشتہار میں اُنھوں نے اسقدر غلط بیانیاں کی ہیں کہ جو معمولی طبقہ کے انسان کی شان کے بھی شایاں نہیں ہو سکتیں۔ از انجملہ ہم پر یہ جھوٹا الزام کہ گویا ہم نے نیوگ کو غلط پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ اُنکی نیتوں کے سمجھنے کیلیے کافی دلیل ہو سکتی ہے۔ گو ایسے منہ کی باتوں سے حقیقت الامر پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ لیکن صرف ناظرین کو انصاف کرنیکے لیے موقعہ دینے کے لحاظ سے اس جگہ ہم مستند ستیارتھ پرکاش کے چند حوالے منتخب کر کے نقل کر دیتے ہیں۔

(۱۳۸) صفحہ $\frac{154}{155}$ "جب خاوند اولاد پیدا کرنیکے قابل نہ رہے تب اپنی عورت کو اجازۃ دے کہ تو مجھ سے علاوہ دیگر خاوند کی خواہش کر" "نیز عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے"۔ "ویسے ہی عورۃ بھی خاوند کو اجازۃ دے۔ اور وہ کسی دوسری عورۃ سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے (۱۳۹) صفحہ ۱۵۵ اگر خاوند دولت کمانیکی غرض سے غیر ملک میں باہر گیا ہو تو تین برس انتظار کر کے عورۃ نیوگ کرے"۔ صفحہ ۱۵۵ سطر ۱۸ لغایت ۲۳ "عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس"۔ اور جو بدکلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری سے نیوگ کرنا چاہیے"۔ "اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہیے کہ دوسرے مرد سے نیوگ کر لے"۔ پھر صفحہ ۱۵۰ پر ہے۔ "جیسے علانیہ بیاہ ویسے علانیہ نیوگ ہونا چاہیے"۔ پھر صفحہ ۱۵۱ پر ہے جب بیاہ کیے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند کریگا تب مرد اور عورت کو نیوگ کرانیکی ضرورت ہوگی اور یہی دھرم ہے"۔ پھر (۱۴۱) صفحہ ۱۴۳ پر ہے۔ "گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے"۔ پھر (۱۴۲) صفحہ ۱۴۵ پر ہے "اے بیرج سینچنے کے قابل طاقتور مرد تو اس بیاہی عورت *** کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں اولاد پیدا کر اور گیارھویں عورت کو مان"۔ "اے عورت تو بھی بیاہی مرد *** سے دس بچے پیدا کر اور گیارھواں خاوند کو سمجھ۔"

ان کے سوا بہت سی اور باتیں لکھنے کے قابل ہیں لیکن اس مختصر میں گنجایش نہیں۔ ان اصل عبارتوں کو دیکھکر ناظرین انصاف کر لیں اور سمجھ لیں کہ آریہ صاحبان کا سچی بات کو غلط بیان کرنا اُنکی خفت کا ثبوت ہے ہم تو ہار جیت کے لیے نہیں بلکہ صرف حق جوئی کی خاطر سے یہ باتیں کر رہے ہیں۔ اگر ہمارے بھائی آریہ صاحبان اب بھی ہر ایک سے رنا بہا ایمان چھوڑ دیں تو ہماری عین مراد ہے۔

باقی آیندہ

استغاثہ

مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب نے جو فوجداری زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند حضرت اقدس اور حکیم فضل دین پر کیا تھا اور جو حسب درخواست حکیم صاحب حسب الحکم چیف کورٹ پنجاب جہلم سے منتقل ہو کر گورداسپور میں آ گیا ہے اُسکی تاریخ پیشی ۱۸ اگست ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ہے۔

[له] پنڈت لیکھرام صاحب کی یہ درخواست ابتک موجود ہے۔

درس قرآن شریف

الجزو نمبر ۵ ع ۱۲

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۝ ترجمہ اور جب تم زمین پر جاؤ تو کوئی تم پر گناہ نہیں کہ تم نماز کو چھوٹا کر لو اگر تم ڈرو کہ کافر تمکو فتنہ میں ڈالینگے اور تحقیق کافر تو تمھارے کھلے دشمن ہیں۔

انسان کے کاموں میں کام کا کچھ بڑا حصہ ضروری ہوتا ہے بادشاہوں تاجروں غرض ہر فرقہ اور طرز کے آدمیوں میں یہی حال ہے کہ اگر وہ اپنے کاموں کا ضروری حصہ بجا نہ لاویں تو انکو خوشی حاصل نہیں ہوسکتی اور یہ انسانی فطرۃ کا خاصہ ہوتا ہے چونکہ اسلام انسان کی فطرۃ صحیحہ کے مطابق ہے اسلام میں بھی بعض باتیں نہایت ہی ضروری ہیں اسلیے ایک شخصکو بحیثیت مسلمان ہونیکے دو باتوں کا بڑا خیال رکھنا پڑتا ہے اول تعظیم لامر اللہ دوم شفقت علی خلق اللہ اور اللہ کی تعظیم کی بڑی غرض نماز سے پوری ہوتی ہے اسواسطے نماز مسلمان کا بڑا ہی ضروری کام ہے اور یہ اللہ کی تعظیم کے تمام طریقوں کی سردار ہے اللہ کے نام سے شروع ہوتی ہے

اللہ کے نام پر ہی ختم ہوتی ہے

شروع میں اللّٰہ اکبر ہے اور آخر میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اُسنے مسلمان ہونیکے واسطے کچھ شرطیں پیش کیں انمیں ایک یہ بھی کہ نماز معاف کر دیجاۓ رسول اللہ صللم نے فرمایا جس دین میں نماز نہیں وہ دین ہی کیا ہے صحابہ کرام کی زندگی سے ایک عجیب نمونہ حاصل ہوتا ہے ان میں مرد عورت۔ بوڑھے۔ بیمار۔ کمزور وغیرہ سب شامل ہیں عمداً انمیں ترک نماز کا معاملہ کبھی پیش نہیں ہوا قرآن نے بتایا ہے کہ نماز میں سُست منافق ہوتا ہے اِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں سُستی سے کھڑے ہوتے ہیں نماز مومن کا بڑا معراج ہے جو لوگ بادشاہوں اور شہنشاہوں کے حضور میں حاضر ہونا موجب فخر سمجھتے ہیں انکو سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالے کے حضور حاضر ہونا کتنا بڑا فخر ہے اور کیا عزۃ ہے غرض نماز اللہ کی تعظیم کا سامان ہے اس نماز کی تاکید کئی طرح فرمائی ہے اگر آدمی کی فطرۃ میں ہے کہ وہ کسی بڑے کی تعظیم وغیرہ کرے تو وہ کیوں اللہ کے سامنے اپنی نیاز مندیاں ظاہر کرے اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ نماز گندی باتوں اور بیحیائیوں سے روکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ نماز پڑھنے کے واسطے ایک امام ہو اور جماعت ہو جماعت میں یہ اشارہ ہے کہ قوم میں اتفاق ہے اور انکا امام ایک ہو تمام عقلمند جانتے ہیں کہ اسکے سوا قوم بن ہی نہیں سکتی امام کے معنی یہ ہیں کہ تمام آدمی اس ایک آدمی پر جان قربان کرنے میں دریغ نہ کریں اور ان کے تمام کام اُس کے تابع ہوں پھر صف میں یہ فائدہ ہے کہ مسلمان خواہ پہلے چوڑھا تھا یا چمار اور دوسرا سید پھر یہ تمام ایک شخص کے پیچھے اور سب برابر درجہ پر کھڑے ہوتے ہیں اس سے قوم کو بہت فائدے پہنچتے ہیں اور تکبر اور نخوۃ کی جڑ ٹوٹتی ہے ایک

اور بات ہے حدیث میں آیا ہے کہ امام وہ ہو جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو۔ اس سے چھوٹے چھوٹے آدمیوں کو ترقی کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور قرآن حفظ کرکے امام بنجاتے ہیں یہ بھی قومی ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ یہود یوں کے کبھی بہت فرقے ہوگئے تھے اور انمیں کوئی امام نہ تھا اسلیے اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علم کو پیدا کیا وہ ایک جماعت کا امام بنا اور اس جماعت نے ترقی کی پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائی بہت فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے امام بنے اور مسلمانوں نے ترقی کی اب مسلمانوں کے بہت فرقے ہوگئے اور ان میں ایک فرقہ کے امام حضرت مرزا صاحب ہیں دوسرے فرقوں کا کوئی امام نہیں۔ صوفیہ کے الگ فرقے ہیں سنی۔ شیعہ۔ خارجی۔ مولوی وغیرہ سب الگ فرقے ہیں یہ سب جو ہیں الگ ہیں انکا ایک امام نہیں اور اسواسطے یہ تمام فرقے تنزل کر رہے ہیں کہ انمیں کوئی امام نہیں اور ان سب کے بالمقابل مرزا صاحب ترقی کر رہے ہیں

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝

ترجمہ اور جب تو ان میں ہو (یعنی صلی اللہ علیہ وسلم یا امام یا اور افسر) پس تو امام ہو انکا نماز پڑھنے کے وقت پس کھڑا ہو انمیں سے ایک گروہ تیرے ساتھ اور وہ اپنے ہتھیار بھی ساتھ ہی رکھیں پس جب وہ نماز پڑھ چکیں تو پیچھے چلے جاویں اور آوے دوسرا گروہ جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس چاہیے کہ وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ رکھیں اور ہتھیار بھی رکھیں اور چاہتا ہے کافروں نے کہ تم غافل ہو جاؤ اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے مالوں سے پس وہ ایکدم تم پر جھک پڑیں۔ اگر تمکو مینہ وغیرہ کی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو تم پر گناہ نہیں کہ تم ہتھیاروں کو رکھدو اور اپنے بچاؤ کا سامان لیلو بے ریب اللہ نے تو کافروں کو ذلت دینے والا سامان کر ہی رکھا ہے۔

قصر صلوٰۃ کے دو معنے ہیں نماز کی قرات رکوع وغیرہ سجود وغیرہ کو چھوٹا کر دینا یا چار رکعت کی دو رکعت پڑھنی۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ نماز کا قصر کرنا تو صرف خوف کے وقت میں ہے سفر میں کیوں چار کی دو پڑھی جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جب کوئی بڑے کرم والا ضرورت کیوقت کوئی چیز دیتا ہے تو پھر ضرورت پوری ہو جانے پر وہ واپس نہیں کرتا۔ جیسے کوئی رحیم کسی محتاج کو سردی میں لحاف دے تو گرمی میں وہ واپس نہیں کرتا اسی طرح اللہ تعالی نے خوف میں یہ دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دی تھی اب علی العموم سفر میں وہ تخفیف قائم رکھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت کراؤ تو قرات چھوٹی پڑھو اور اگر اکیلے ہو تو جتنی تمھارا دل چاہے لمبی کرلو لیکن عام لوگ اب اس کے خلاف کرتے ہیں جب جماعت کراتے ہیں تو لمبی لمبی قرات پڑھتے ہیں اور جب اکیلے پڑھتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی سورتوں پر کفایت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی حالت کسقدر بگڑ گئی ہے۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝ ترجمہ

جب تم نماز پوری کر چکو پس اللہ کا ذکر کیا کرو کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور لیٹ کر (یعنی سُنتیں اور نفل اور دوسری ماثور دعائیں نماز کے بعد پڑھا کرو ان باتوں کی بھی اب بہت لوگ پروا نہیں کرتے) لیکن جب تم امن میں ہو جاؤ تو ٹھیک درست نماز پڑھو یہ نماز مومنوں پر تحریر شدہ حکم ہے اور وقتوں پر مقرر کیا ہوا حکم ہے۔

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اور دشمن کا مقابلہ کرنے میں سُستی مت کرنا اگر تمکو دکھ پہنچتا ہے تو انکو

استفسار۔ تجارۃ کے کاموں میں جب کسی دوسرے شہر سے روپیہ منگوانا ہو تو اپنے شہر میں درشنی رسید لکھ دیتے ہیں اور روپیہ لے لیتے ہیں روپیہ دینے والا ۴ر یا ۸ر سیکڑہ لے لیتا ہے جسکو بٹہ رسید کہتے ہیں یہ جائز ہے کہ نہیں اور کرنسی نوٹ کا بٹہ لینا دینا بھی جائز ہے کہ نہیں۔

جواب یہ بٹہ رسید جائز ہے اور جیسے منی آرڈر کی فیس ہوتی ہے اسی کے یہ قائمقام ہے۔ نیز کرنسی نوٹ کا بٹہ لینا دینا بھی جائز ہے۔

خریدار نمبر ۱۴۵ وزیرآباد

استفسار۔ پارہ چہارم کے آخری رکوع میں محرمات میں وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن آیا ہے اس میں شرط ہے کہ جو ربیبہ تمھاری گود میں پلی ہیں وہ تم پر حرام ہیں اگر منکوحہ کی لڑکی پیچھے سے ہی بالغ آوے تو بعد وفات اس لڑکی کی والدہ یعنی اس مرد کی بیوی کی اس ربیبہ بالغہ سے اسکا نکاح جائز ہے کہ نہیں۔

جواب ربیبہ لغت عربی میں اسی لڑکی کو کہتے ہیں جو کہ عورت پیچھے سے لیکر آوے خواہ وہ بالغ ہو خواہ شیرخوار بچہ ہو خواہ اسنے اپنی والدہ کے خاوند کے ذریعہ سے پرورش پائی ہو یا نہ پائی ہو ہر طرح سے وہ اس مرد پر حرام ہے جسنے اس لڑکی کی والدہ سے نکاح کیا ہے اور صحبت بھی کی ہے

خریدار نمبر ۴۳۳ - از لاڑکانہ

مسئلہ۔ ایک مولوی یہاں آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ اچھے اور برے کام سب خدا کیطرف سے ہوتے ہیں کیونکہ خدا نے اس بندہ کے مقدر میں اول ہی لکھا تھا۔ برا کام شیطان سے نہیں ہے خدا سے ہے اور نیک بھی خدا سے۔ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی۔ لا تتحرک کل شئ الا باذن اللہ قول خدا کا ہے اور زانی جو یہ کہتا ہے کہ یہ کام مجھ سے شیطان نے کرایا یا نفس نے اُنکا کہنا غلط ہے اللہ تعالی نے اسکے حق میں ایسا ہی لکھا تھا۔

جواب ایسے جاہل مولویوں کا وجود اس امر پر دلیل ہے کہ اس زمانہ میں ایک مصلح کی ضرورۃ ہے اسلیے خدا نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود عم کو مبعوث فرمایا۔ اس مسئلہ تقدیر کے بارہ میں البدر جلد ۲ صفحہ ۳۹-۴۶-۴۴-۵ پر زیر عنوان درس قرآن بہت کچھ مفصل لکھا جا چکا ہے وہاں سے مطالعہ فرماویں اور مختصر یہاں بھی لکھا جاتا ہے۔ ایسے مسائل بیان کرنیوالوں کو قرآن کریم کا علم نہیں ہوا کرتا ورنہ اگر انکو یہ علم ہوتا تو پھر اسطرح کی غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں مطلق نہ کرتے۔ یہ بیان اسوقت ٹھیک ہو سکتا جبکہ خدا تعالی نے اپنی کتاب میں بندوں کو ان اعمال اور افعال کا عامل اور فاعل قرار نہ دیا ہوتا۔ مگر قرآن شریف پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے انسان اپنے عمل اور فعل کا خود عامل اور فاعل ہے دیکھو ولو یؤاخذ اللہ الناس بما کسبوا۔ فاطر رکوع ۵ ترجمہ اگر پکڑے اللہ لوگوں کو اُنکی کمائی پر۔

۲۔ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت۔ بقرہ رکوع ۴۔ ترجمہ۔ اسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اسی پر پڑتا ہے جو کیا اور اسی طرح کی آیات ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ سورہ نسا رکوع ۱۲- اور من یفعل منکم فقد ضل سواء السبیل سورہ ممتحنہ رکوع ا ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اعمال اور افعال کا خود فاعل ہے پھر خدا اسی پر بس نہیں کرتا بلکہ فرماتا ہے کہ تمھارے برے افعال اور قبیح اعمال کے سبب سے تمکو زوال آتا ہے جیسے فرمایا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم رعد۔ رکوع ۲۔ اور فاخذناہم بما کانوا یکسبون اعراف۔ رکوع ۱۲۔ اور اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جنمیں دکھوں اور تکلیفوں کو خدا تعالی انسانی اعمال کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور پھر آیت وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک سورہ نسا رکوع ۱۱۔ میں نفس کو سیئات کا منبع قرار دیا ہے تو ان تمام آیات قرآنی کے برخلاف خدا تعالے کو ہر ایک بدی کا چشمہ قرار دینا کسقدر ظلم عظیم ہے خدا تعالے ہر ایک مومن کو اس سے پناہ دے پس حسب تعلیم قرآن حضرت انسان کو گناہ سے کیسی نفرت ضروری ہے۔

اگر خدا تعالے انسانوں سے خود ہی بدی کراتا ہے اور پھر ان بدیوں پر خود ہی انکو عذاب کرتا ہے تو یہ ظلم صریح ہے اور خدا تعالی نے انسان کو نہ ہدایت پر مجبور کیا ہے اور نہ ضلالت پر آیۃ لا اکراہ فی الدین۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اسپر شاہد ناطق ہیں۔ قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ خدا کے بندوں پر شیطان کا کوئی دخل نہیں ہے غرضکہ یہ قول کہ خدا نے اُسکے مقدر میں اول ہی بدی لکھی تھی بالکل غلط ہے اور خود قرآن اسکی نفی کرتا ہے خدا تعالی کی ذات قدوس ہے کسی قسم کی بدی اُسکی ذات میں نہیں ہے تو پھر جب ایک شر اُسکی ذات میں ہے ہی نہیں تو کسطرح اسکی طرف منسوب ہو سکتی ہے۔

خدا نے بندہ کے مقدر میں سب کچھ اول سے ہی لکھا ہے یہ ایک دعوی ہے جسکے ثبوت میں اسکے قائل ہمیشہ کوئی دلیل پیش نہیں کیا کرتے والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی کے معانی کے سمجھنے میں اکثر لوگوں کو مغالطہ لگا ہے۔ قدر ایک ایسا لفظ ہے جو قرآن شریف میں کثرۃ سے استعمال ہوا ہے اور اسکے معنی اندازہ کے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے فقدرہ تقدیرا۔ خدا نے ہر ایک شے کو پیدا کیا اور پھر ہر ایک شے کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا۔ اور ایک جگہ ہے وقدر فیہا اقواتہا کہ ایک مناسب اندازہ کے ساتھ اسمیں کھانے پینے کا بندوبست کر دیا۔ اسطرح والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی کے معنے ہوے کہ نیکی اور بدی کا اندازہ اللہ تعالی کیطرف سے ہے یعنی خدا تعالی نے جس فعل یا امر کو جسطرح سے نیکی قرار دیا ہے وہی نیکی ہو سکتی ہے لوگوں کے خود تراشیدہ خیالات سے کوئی فعل یا امر نیک قرار نہیں دیا جا سکتا علی ہذا القیاس بدی ہے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک شئے کا ایک اندازہ اللہ تعالی نے مقرر کر دیا ہوا ہے ایک زانی زنا کرتا ہے اور اُسے آتشک ہو جاتا ہے یہ اندازہ اللہ تعالی کا ہی مقرر کیا ہوا ہے اسطرح ایک شخص نیک کام کرکے انعام پاتا ہے یہ اندازہ بھی اللہ تعالی کیطرف سے ہے غرضکہ ان الفاظ سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ نیکی اور بدی ہر ایک شخص کے لیے اول ہی سے لکھی ہوئی ہے اور جبرًا اُس سے کروائی جاتی ہے۔

لا تتحرک کل شئ الا باذن اللہ یہ قرآن شریف کی آیت ہرگز نہیں ہے

ابتدا اور انجام

عبد الغفور نامی ایک صاحب نے جو کہ گوجرانوالہ سکول میں ہیڈ ماسٹر اور بی اے پاس شدہ تھے ۱۴ جون کو آریہ مذہب اختیار کیا۔ خدا تعالی کی پاک کتاب میں ایسے مرتدوں کی نسبت ظاہر ہے یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین الخ پ ۶ ع ۱۲ مسلمانو تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جاوے تو خدا (اسکی بجائے) ایک ایسی جماعت موجود کر دیگا جنسے وہ محبت کریگا اور وہ اسکو دوست رکھیں گے مسلمانوں کے ساتھ نرم اور کفار کے ساتھ سخت ہوں گے اسلیے ہم ایسے ارتداد پر بجائے افسوس کے خوشی کرتے ہیں کہ ایک فرد کے جانے سے ایک بھاری جماعۃ خدا تعالی اسلام کو اسکے عوض میں دیویگا۔ اور اس وعدہ کی ابتدا کے آثار اُسدن نمودار ہو گئے کہ جسدن عبد الغفور صاحب مرتد ہوے اسی دن حمایت اسلام گوجرانوالہ کے جلسہ میں مسمی گنگارام صاحب آریہ معزز راجپوت معہ اپنی اہلیہ کے مسلمان ہوے اور پھر ۲۶ جون کو ایک مصر صاحب مسلمان ہوے جنکا نام عبد الغفور رکھا گیا۔ گنگارام صاحب کا نام عبد الحق رکھا گیا۔ عبد الحق صاحب کی اہلیہ کے لواحقوں نے لڑکی کی نسبت فوجداری کی نالش کی کہ اسے حبس بیجا میں رکھا گیا ہے۔ مگر لڑکی نے بعدالت ڈپٹی کمشنر صاحب بیان دیا کہ وہ بخوشی خاطر مسلمان ہوئی ہے۔

جب سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہام تخرج الصدور الی القبور ہوا ہے تب سے اخبارات کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ اکثر معزز اشخاص کی اموات کی فہرست شائع ہوئی ہے جو لوگ صداقت

خمسہ بر غزل حضرۃ اقدس علیہ السلام از جناب ایس ایم یوسف صاحب احمدی کمپ انبالہ۔

یہ وہ فرقان یزداں ہے دل وجاں جسپہ قرباں ہے
ہو انجیل اس کے ہمرتبہ نہیں ہرگز یہ امکاں ہے
نہیں افضل زبوراس سے نہ توراۃ اس سے ذیشاں ہے
جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے۔
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

جو منکر ہے کلام حق کا وہ سمجھے گا اس کو کیا
کہیں خفاش کو بھی ہے بھلا سورج نظر آیا
نہ دیکھا آجتک ہمنے کسی کا بھی کلام ایسا
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

نہیں ثانی کوئی اُس کا فصاحت اور بلاغت میں
گل وحدت کی نگہت آتی ہے اُسکی ہر آیت میں
یہی تفسیر ہی ثمر لاریب ہے باغ ہدایت میں
بہار جاوداں پیدا ہے اُس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے

کلام اللہ ہے یہ قولِ انسانی نہیں ہرگز
سمجھنا اس کا ہے دشوار آسانی نہیں ہرگز
بجز اس کے ضیائے دین و ایمانی نہیں ہرگز
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

یہ وہ ہے جس کے پڑھنے سے دلِ مومن منور ہو
یہی وہ عطر ہے جس سے دماغ جاں معطر ہو
کلام ایسا کسی کا کب ہے دلبر جو مؤثر ہو
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

لگائیں تہمتیں کفار نے قرآں پہ بہتیری
نہیں ہے یہ کلام حق یہی تھی گفتگو اُن کی
یہ فرمایا خدا نے لاؤ آیت تم کوئی ایسی
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اُسکے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

نہ اُس کے حکم بن جنبش کرے برگ شجر ہرگز
نہیں اسکی اطاعت سے ہیں باہر بحر و بر ہرگز
سب اُسکے زیر فرماں ہیں نہیں کوئی زبر ہرگز
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اُسپہ آساں ہے

کلام حق کو تم سمجھو وسیلہ رہنمائی کا
بجو تم نار سے چھوڑو طریقہ کج ادائی کا
یہی ہے راستہ آئینۂ دل کی صفائی کا
ارے لوگو کرو کچھ پاس شان کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بو ایماں ہے

بچو تم شرک سے یارو کہ اسمیں سخت نقصاں ہے
جو مشرک ہے بہت بیزار اُس سے ربِّ رحماں ہے
سقر اُسکے لیے ہے بند اُسپر باب غفراں ہے
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

خدا ہے لا ولد بیشک نہیں بیٹا وہ والد کا
جو ہے توحید کا منکر خطاب اُسکو ہی ملحد کا
عقیدہ چاہیے ایسا نہ جسمیں دخل ہو ضد کا
اگر اقرار ہے تمکو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اسقدر دل میں تمھارے شرک پنہاں ہے

بڑا بیعقل ہے جو گمرہی کی راہ میں سر دے
دعا مانگو خدا اپنا ہی متوالا ہمیں کردے
رہو پروردگار انس وجاں کے دلسے تم بردے
یہ کیسے پڑ گئے دلبر تمھارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہے

عزیزو بینوا کو تم نہ سمجھو کوئی دیوانہ
سُنایا ہے وہی تم کو خدا کا جو ہے فرمانا
یہ قرآں شمع دیں ہے ہو فدا تم مثل پروانہ
ہمیں کچھ کیں نہیں یارو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُسپہ قرباں ہے

مُراسلہ

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ اور اُسکے نامہ نگار کی افترا پردازی

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں کسی گمنام نامہ نگار نے فہرست مبائعین مطبوعہ البدر والحکم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ نشاب خان معمار و کلو و مولا بخش حجام ساکنان اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی کے نام جو زمرہ مبائعین میں شائع ہوئے ہیں وہ محض جھوٹھ ہیں ان مردگان نے کبھی مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی۔ اور اس اعتراض کی بنیاد پر نامہ نگار اور ایڈیٹر شحنہ ہند دونوں یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ فہرست مبائعین مطبوعہ الحکم والبدر غلط ہے۔

مگر ہم اس نوٹ کے ذریعہ سے یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ شحنہ ہند کے نامہ نگار نے صریح جھوٹھ بولا اور پبلک کو دھوکا دیا اور ایڈیٹر شحنہ ہند نے دھوکا کھایا۔ واقعی امر یہ ہے کہ بلا شبہ ان تینوں شخصوں نے خط کے ذریعہ حضرۃ مرزا صاحب سے بیعت کی تھی اور وہ خط میرے ہاتھ سے لکھوا کر قادیان بھجوائے تھے۔ چنانچہ انکے بیانات جنپر معزز اشخاص کی گواہیاں ثبت ہیں مینے قلمبند کرا کے ایڈیٹر الحکم کے پاس بھجوائے ہیں اُمید ہے کہ وہ بیانات میرے مضمون کے ساتھ جلد شائع ہو جائینگے۔ اُسوقت ناظرین کو ان بیانات کے پڑھ لینے سے پورا اطمینان ہو جائیگا۔ اور معاملہ کی اصلیت کھل جائیگی۔ اسوقت اس نوٹ کے شائع کرنیکی ضرورۃ یوں پیش آئی کہ جب میں ضمیمہ شحنہ ہند میں اعتراض مذکور شائع ہونیکے بعد نشاب خان وغیرہ کے بیانات قلمبند کرا کر ایڈیٹر الحکم کے پاس بھیجے تو جن چالاک نامہ نگاروں نے یہ پُر فریب کارروائی کی تھی انکو اپنی ذلیل و شرمناک کارروائی سے ذلت و رسوائی نصیب ہونیکا خوف پیدا ہوا اور اپنی خوف کی حالت میں ضمیمہ شحنہ ہند کے حال کے پرچہ میں بطور حفظ ماتقدم ایڈیٹر شحنہ ہند کو یہ لکھ بھیجا کہ نشاب خان وغیرہ پر جبر کیا گیا حالانکہ یہ وہ افترا اور سفید جھوٹھ ہے۔

اسلیے ہم ایسے چالاک اور فریبی نامہ نگار کا مُنہ بند کرنیکے لیے ایڈیٹر شحنہ ہند کو یہ مشورہ دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ محمد حسین صاحب پنشنر ملازم پولیس اور عبد الحکیم برخاست شدہ ملازم چُنگی ساکنان اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی کو (جو مرزا صاحب کے سخت دشمن ہیں) ایسا مشورہ آمادہ کرے کہ یہ دونوں حضرات ذرا تکلیف گوارا کرکے نشاب خان و کلو و مولا بخش کو مولانا کریم الدین صاحب سرگروہ اہلحدیث اٹاوہ اور مولانا مولوی حبیب علی صاحب حنفی المذہب وکیل اٹاوہ اور میر عزیز حسن صاحب اثنا عشری رئیس و آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ کیخدمت میں بموجودگی ایڈیٹر اظہار الحق پیش کریں اور یہ معزز حضرات نشاب خان و کلو و مولا بخش کے بیانات حلفی متعلق بیعت حضرۃ مرزا صاحب مفصل قلمبند کرکے اور اُسپر اپنی گواہیاں ثبت کرکے ضمیمہ شحنہ ہند میں شائع ہونیکے لیے بھیجیں اگر ایڈیٹر شحنہ ہند ہمارے اس مشورہ پر عمل کریگا تو اُسپر بآسانی ظاہر ہو جاویگا کہ ضمیمہ شحنہ ہند میں جو کچھ ان لوگونکی بیعت کے متعلق چھپوایا گیا ہے وہ سراسر فریب اور جھوٹھ ہے۔ اور اندراج فہرست مبائعین مطبوعہ الحکم والبدر بالکل صحیح و درست ہے۔

راقم سید محمد صادق حسین صادق مختار عدالت ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق اٹاوہ و رسالہ صبح صادق۔ از اٹاوہ ۲۴ جولائے سنہ ۱۹۰۳ء

صیانۃ الناس

جوکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کے جواب میں حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے لکھا ہے دفتر البدر سے بقیمۃ ۱۰ر علاوہ محصولڈاک خرید لیویں۔

بقایا داران کیخدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وہ البدر کی قیمت جلد ترادا فرماکر کارخانہ کو مشکور فرماویں۔

عالم اخبار

بمبئی میں ایک ہرکارہ ڈاک کو ۲۵ روپیہ کے منی آڈر کے لیے دو سال قید سخت اور ایکسو روپیہ جرمانہ ہوا۔

لکھنؤ میں ایک ہرکارہ ڈاک کو ۶ سال قید سخت ہوئی کہ ایک متوفی کے نام کا منی آرڈر رکھا گیا تھا۔

دو معزز انگریزوں کی طرف سے کلکتہ ہائیکورٹ میں دو مقدمات طلاق کے پیش ہوئے میم صاحبہ بدکار تھیں آزادی اور بے پردگی کا یہ نتیجہ ہے۔

کلکتہ کے ایک ہوٹل میں ایک انگریز مسٹر ولیم گورینے بستر پر بندوق سے خودکشی کی جب خدا پر ایمان نہیں ہوتا تو ایسی ہی حرکات سرزد ہوا کرتے ہیں۔

برھما میں گزٹڈ آفیسر کے برہمی عورتوں سے ناجائز تعلقات پر سرکاری حکم نافذ ہوا کہ ایسے آفیسر عورتوں سے ناجائز تعلقات سے باز آدیں اگر رکھیں گے تو ترقی بند اور فورا تبدیلی کی جائیگی۔

روس میں فوجی پیغامبری بجائے کبوتروں کے شکروں اور شہبازوں سے لینے میں انکی رفتار کبوتروں سے چار چند ہے۔

ہندی فوج کے اضافہ کا سوال ولایت میں عام ہے جنوبی افریقہ میں ۲۵ ہزار فوج رکھی جاسکے خرچ میں ساٹھ لاکھ روپیہ ہند سے لینا تجویز ہوا ہے جسپر بحث ہو رہی ہے لبرل پارٹی اس امر کے مخالف ہے۔

سلطان جوہور کو اسٹریلیا والوں نے جہاز سے اترنے پر روکا سلطان نے کہا اگر مجھکو روکو گے تو میں اسٹریلیا کی گھوڑ خریدنے موقوف کر دونگا یہ سنکر اسٹریلیا والوں نے جھٹ اترنے کی اجازت دیدی گویا قانون کی منسوخی کی کنجی روپیہ ہے۔

لاہور میں انجمن معین الاسلام نامی ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی کہ ہر ایک ممبر کو صرف للعہ ادا کرنے پر ایکصد روپیہ کی امداد دیجائیگی مگر افسوس کہ بجائے امداد دینے کے غربا کا روپیہ خورد برد کر لیا گیا آخر راز کھل گیا اور زیر دفعہ ۴۰۶ تعزیرات ہند مقدمہ چلا ۱۲ ماہ حال کو ۳ ملزم بری ہوئے اور چار اشخاص کو ایکسال قید اور ایک ایکسو روپیہ جرمانہ و دو ماہ قید تنہائی کی سزا ملی ہے اپیل منظور ہو گئی ہے اور ملزم ضمانت پر رہا کیئے گئے ہیں۔

جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب صاحبزادہ حضرت میر ناصر نواب صاحب الحمدللہ کہ اسسٹنٹ سرجن کلاس کے امتحان تھرڈ ایر (سالہ) میں اس سال پاس ہو گئے ہیں اور آپکا نمبر پاس شدوں کے سب سے اول ہے اس سے پیشتر کے امتحانوں میں بھی آپ بفضل خدا ہمیشہ ایسی ہی کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں

قادیان میں ۲۱ کی شب سے بارش شروع ہو کر ۲۲-۲۳ کی شب تک برابر ہوتی رہی اس اثنا میں بالکل سورج نظر نہیں آیا قادیان کی جنوب مشرق کیطرف جو ڈھاب تھی وہ بالکل لبریز ہو گئی ہے اور اسطرف دیکھنے سے ایک عجیب وغریب نظارہ نظر آتا ہے۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام مبایعین	سکونت	ضلع
۱۱۲۸	غلام الرحمن صاحب	نی سنی	لودہر دھما
۱۱۲۹	ممتاز علیخان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	بھونلی	سمالی لینڈ
۱۱۳۰	نظام الدین صاحب	بجواڑہ	ہوشیارپور
۱۱۳۱	عمر بی بی زوجہ "	"	"
۱۱۳۲	غلام محمد صاحب	"	"
۱۱۳۳	امیر علیخان صاحب	جہلم	جہلم
۱۱۳۴	عبداللہ صاحب	قلعہ سوبھا سنگھ	سیالکوٹ
۱۱۳۵	مولوی غلام علی صاحب	ڈگری السندھ	"
۱۱۳۶	جیو صاحب	چیکر	"
۱۱۳۷	عبدالکریم خانصاحب دفعدار ترپ ۳۳ رسالہ ۱۸	چھاؤنی مہو سی پی	
۱۱۳۸	عبدالرشید صاحب کلرک پبلک ورکس دیپارٹمنٹ	شملہ	
۱۱۳۹	امیر الدین صاحب کلرک ملٹری ورکس	"	
۱۱۴۰	محمد صدیق صاحب	"	
۱۱۴۱	نبی بخش صاحب سرگودہ	نئی آبادی	ہوشیارپور
۱۱۴۲	سید محمد شاہ صاحب	پنڈی چیری	منٹگمری
۱۱۴۳	سید اکبر علی شاہ صاحب	"	"
۱۱۴۴	سید اصغر علی شاہ صاحب	"	"
۱۱۴۵	غلام فاطمہ	"	"
۱۱۴۶	مریم بی بی	"	"
۱۱۴۷	صابرہ بی بی	"	"
۱۱۴۸	ولایت بی بی	"	"
۱۱۴۹	ولی محمد خان صاحب	لونہ می	کلگام کشمیر
۱۱۵۰	قطب الدین خانصاحب	"	"
۱۱۵۱	محمد زمان خانصاحب	"	"
۱۱۵۲	اہلیہ محمد حسن خان صاحب	"	"
۱۱۵۳	بنت "	"	"
۱۱۵۴	بنت "	"	"
۱۱۵۵	بنت "	"	"

نمبر شمار	نام مبایعین	سکونت	ضلع
۱۱۵۶	حبیب اللہ خان صاحب	لونہ می	کلگام کشمیر
۱۱۵۷	عائشہ بی بی ہمشیرہ سکندر علیخان صاحب	چک ۲۳۳ جھنگ	
۱۱۵۸	محمد رضی صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۱۱۵۹	محمد اسحاق صاحب	"	"
۱۱۶۰	غلام محمد صاحب	کھاریاں	گجرات
۱۱۶۱	پیران دتا صاحب	بھوہمہ	"
۱۱۶۲	نعمت خاں صاحب	کریام	جالندھر
۱۱۶۳	محمد رمضان خان صاحب حال وارد شملہ بازار کمیٹی	نادون	کانگڑہ
۱۱۶۴	محمد لقاء اللہ صاحب دفتر پولیس الہ آباد۔		
۱۱۶۵	شاہ محمد صاحب	گورالپور	
۱۱۶۶	اللہ بخش صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۱۶۷	محمد بخش صاحب سپاہی ۱۳ توپ خانہ	جتوک	شملہ

فیضان احمدی

حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا کے طفیل ایک مردہ کا زندہ ہونا

موضع علیوال میں

ایک عورت طاعون سے بہت بیمار تھی لیکن وہ مریضہ تھی اور بہت سے علاج کرائے لیکن فائدہ نہ ہوا۔ قریب مرگ ہو گئی اور امید نہیں تھی کہ وہ اب زندہ رہیگی ہر طرف سے اسکے اقربا اسکی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے کچھ نہیں سوجھتی تھی بلکہ اسکو مردہ جانکر علاج سے دست بردار ہو گئے۔ اتفاقاً مولوی محمد چراغ صاحب اسکے پاس آئے اور حال دریافت کیا مولوی محمد چراغ صاحب نے ایک کاغذ پر رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی اخیر تک لکھکر اسکے دروازہ پر لگا دی اور کچھ دم بھی کیا تھوڑے روز کے بعد یعنی تیسرے روز وہ فورا تندرست اور اچھی ہو گئی۔

خاکسار فضل دین مستری بقلم خود از کوسگی تھابلان تحصیل بٹالہ

* **نوٹ**۔ یہ الہامی دعا بہت عمدہ خوشخط چھپی ہوئی قیمت پر دفتر البدر قادیان سے مل سکتی ہے۔ ایڈیٹر

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام محمد افضل ایڈیٹر چھپکر شائع ہوا

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رُخِ محمد کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

البدر

نمبر ۲۹ | قادیان دارالامان ۷ اگست ۱۹۰۳ء مطابق ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کیلیے دیکھو البدر جلد ۲ صفحہ ۲۱۸

روتے رہتے ہیں اور جو اصل مقصود نماز کا قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لیجانا ہے اُسکی فکر ہی نہیں حالانکہ ایمان سلامت لیجانا بہت بڑا معاملہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان اسواسطے روتا ہے کہ مجھکو با ایمان اللہ تعالے دنیا سے لیجاوے تو خدا تعالیٰ اُسکے اوپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے اور بہشت اُنکو ملیگا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصول ایمان کے لیے روتے ہیں مگر یہ لوگ جب روتے ہیں تو دنیا کے لیے روتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اُنکو بھلا دیگا اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ تم مجھکو یاد رکھو میں تمکو یاد رکھوں گا یعنی آرام اور خوشحالی کے وقت تم مجھکو یاد رکھو اور میرا قرب حاصل کرو تاکہ مصیبت میں تمکو یاد رکھوں۔ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ مصیبت کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا اگر انسان اپنے ایمان کو صاف کرکے اور دروازہ بند کرکے رووے بشرطیکہ پہلے ایمان صاف ہو تو وہ ہرگز بے نصیب اور نامراد نہ ہوگا حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ میں بڈھا ہو گیا مگر میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ جو شخص صالح ہو اور با ایمان ہو پھر اُسکو

دشواری پیش ہو اور اُسکی اولاد بے رزق ہو پھر دوسری جگہ فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى الخ اسکا مطلب یہ ہے کہ ایکدفعہ حضرت موسیٰؑ وعظ فرما رہے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ سے کوئی اور بھی علم میں زیادہ ہے تو انھوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کو یہ بات اُنکی پسند نہ آئی (یعنی یوں کہتے کہ خدا کے بندے بہت سے ہیں جو ایک سے ایک علم میں زیادہ ہیں) اور حکم ہوا کہ تم فلاں طرف چلو جاؤ جہاں تمھاری مچھلی زندہ ہوگی وہاں تمکو ایک علم والا شخص ملیگا پس جب وہ اُدھر گئے تو ایک جگہ مچھلی بھول گئے جب دوبارہ تلاش کرنے آئے تو معلوم ہوا کہ مچھلی وہاں نہیں ہے وہاں ٹھہر گئے تو ایک ہمارے بندہ سے ملاقات ہوئی اُسکو موسیٰ نے کہا کہ کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ کے ساتھ رہکر علم اور معرفت سیکھوں اُس بزرگ نے کہا کہ اجازت دیتا ہوں مگر آپ بدگمانی سے بچ نہیں سکیں گے کیونکہ جس بات کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی اور سمجھ نہیں دیجاتی تو اُسپر صبر کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ جب دیکھا جاتا ہے کہ ایک شخص ایک موقعہ پر بیجا کام کرتا ہے تو اکثر بدظنی ہو جاتی ہے پس موسیٰ نے کہا کہ میں کوئی بدظنی نہ کرونگا اور آپکا ساتھ دونگا اُسنے کہا کہ اگر تو میرے ساتھ چلیگا تو مجھسے کسی بات کا سوال نہ کرنا پس جب چلے تو ایک کشتی پر چاکر سوار ہوے۔ پھر یہاں پر حضرت اقدس نے حضرت موسیٰ

کا وہ تمام قصہ ذکر کیا جو کہ سورہ کہف میں مذکور ہے۔ پھر اُس دیوار کے خزانہ کی نسبت فرمایا کہ اُسکو اسواسطے سیدھا کر دیا کہ وہ دو یتیم بچوں کے کام آوے اسواسطے یہ کام کیا معلوم ہوتا ہے کہ اُن بچوں نے کوئی نیک کام نہ کیا تھا مگر اُنکے باپ کے نیک بخت اور صالح ہونیکے باعث خدا نے اُن بچوں کی خبر گیری کی۔ دیکھو کہاں یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کیوجہ سے اُسکی اولاد کا اسقدر خیال رکھا اور کہاں یہ کہ انسان غرق ہوتا چلا جاتا ہے اور تباہ ہوتا چلا جاتا ہے خدا تعالیٰ پرواہ نہیں کرتا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا سے ہر حال میں تعلق رکھتے ہیں تو خدا اُنکو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔ دیکھو ایک انسان کے دن برگشتہ ہیں ایام اُسکے خراب ہیں مگر خدا رحم نہیں کرتا تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ قابل رحم ہی نہیں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو انسان پر بڑا رحم ہے ہزاروں گناہ بخشتا ہے جب انسان بہت تعلق خدا کے ساتھ پیدا کرتا ہے اور سیطرح سے اُسی کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنِّيْ غَفَرْتُ لَكَ یعنی جو تیری مرضی ہو کیے جا میں نے تجھے سب کچھ بخشدیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی جو چاہو سو کیے جاؤ پس یاد رکھو کہ اللہ تعالے تو بڑا مہربان اور رحیم ہے اور بہت رحم سے معاملہ کرتا ہے فرمایا وہ خدا جو کہ عرصہ سے مخفی چلا

آتا تھا اب نقاب اُٹھا کر چہرہ دکھا رہا ہے کیا آج تک کسی نے ایسا بولتا خدا دیکھا تھا جیسے کہ اب رات دن بول رہا ہے۔

موجودہ زمانہ کے گدی نشین جو کہ دینی ضرورتوں سے غافل ہیں اُنکے ذکر پر فرمایا کہ اگر پیغمبر خدا بھی ایک فقیر کی طرح گدی پر بیٹھے رہتے تو صریح کامیابی جو کہ آپ نے دنیا میں دیکھ لی کیسے نظر آتی۔

طاعون کا ظاہر ہونا بھی خدا کی رحمت ہے مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اُسوقت آنحضرت پر صادق آتا ہے کہ جب آپ ہر ایک قسم کے خُلق سے ہدایت کو پیش کرتے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ نے اخلاق۔ قہر نرمی اور نیز ہر ایک طرح سے اصلاح کے کام کو پورا کیا اور لوگوں کو خدا کی طرف توجہ دلائی۔ مال دینے میں۔ نرمی برتنے میں۔ عقلی دلائل اور معجزات کے پیش کرنے میں آپ نے کوئی فرق نہیں رکھا اصلاح کا ایک طریق مار بھی ہوتا ہے کہ جیسے ماں ایکوقت بچہ کو مار سے ڈراتی ہے وہ بھی آپ نے برت لیا تو مار بھی ایک خدا کی رحمت ہے کہ جو آدمی اور کسی طریق سے نہیں سمجھتے خدا اُنکو اسطریق سے سمجھاتا ہے کہ وہ نجات پاویں۔

خدا تعالیٰ نے چار صفات جو مقرر کی ہیں جو کہ سورہ فاتحہ کے شروع میں ہیں رسول اللہ صلعم نے ان چاروں سے کام لیکر تبلیغ کی ہے مثلاً پہلے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی عام ربوبیت ہے تو آیۃ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اسکی طرف اشارہ کرتی ہے پھر ایک جلوہ رحمانیت کا بھی ہے کہ آپ کے فیضان کا بدل نہیں ہے ایسی ہی دوسری صفات

۲۳ جولائے ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے۔

خواب

فرمایا کہ رات کو مینے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آنب ہے جسے مینے تھوڑا سا چوسا تو معلوم ہوا کہ وہ تین پھل ہیں جب کسی نے پوچھا کہ کیا پھل ہیں تو کہا کہ ایک آنب ہے ایک طوبا اور ایک اور پھل ہے۔

اسلام سے ارتداد کی وجہ پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ جب ایک قوم کا غلبہ اور اقبال ہوتا ہے تو خود غرض آدمی اغراض کے واسطے اُسکے ساتھ ہو جاتا ہے۔

۲۴ رجولائے ۳ء

کُل نمازیں حضرت نے باجماعت ادا کیں اور جمعہ مسجد مبارک میں ادا کیا

شام

حل مسائل | ایک صاحب نے مسئلہ دریافت کیا کہ بکری وغیرہ جانور جو کہ غیر اللہ تھانوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور پھر وہ فروخت ہو کر ذبح ہوتے ہیں اُنکا گوشت حلال ہے یا حرام

فرمایا کہ بنا شریعت کی نرمی پر ہے سختی پر نہیں ہے اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے مراد یہ ہے کہ جو تھان پر غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاوے لیکن جو جانور ہیج وشرا میں آجاتے ہیں اُنکی حلت ہی ہے کیونکہ اب جگن ناتھ وغیرہ مقامات پر لاکھوں حیوان چڑھتے ہیں اور روزمرہ فروخت ہو کر ذبح ہوتے ہونگے اگر اُنکا کھانا حرام ہو تو پھر تو تکلیف مالا یطاق ہے اللہ تعالیٰ نے اسی لیے فرمایا ہے لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ۔

بہت سے سوال ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے کھود کھود کر پوچھنے سے دیدہ و دانستہ اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالنا ہوتا ہے جیسے کہ اب حلوائی بتاسے وغیرہ بناتے ہیں اور میلی کچیلی دھوتی وغیرہ کو بھی پکڑتے جاتے ہیں اور پھر شکر وغیرہ طیار کرتے ہیں غلیظ آدمی کام کرتے ہیں پیروں سے اُسے لتاڑتے ہیں اور خدا جانے کیا کیا کرتے ہیں تو اس صورت میں تو سب حرام ہو جاویں اسی لیے شریعت کی بنا نرمی پر ہے۔

اور متقی کو تو کسی قسم کی تکلیف پیش نہیں آتی اور اُسے حلال روزی پہنچانے کی ذمہ واری خود خدا نے لی ہے اور اُسنے یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خبیث اشیا خبیث لوگوں کو پہنچائی جاتی ہیں اور پاکیزہ چیزیں پاکیزہ لوگوں کو دیجاتی ہیں اسپر مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کی دعوت کی اور بکری کا گوشت بھی پکایا اور سور کا بھی جسکی دعوت کی وہ ایک پاکیزہ آدمی تھا اُسکے آگے اُسنے دیدہ و دانستہ سور کا گوشت رکھا اور اپنے آگے بکری کا۔ خدا تعالیٰ نے اُسپر کشف سے یہ امر کھولدیا جب بسم اللہ کا حکم ہوا تو اُسنے کہا کہ تھیر یہ تقسیم ٹھیک نہیں ہے چنانچہ وہ اپنے آگے کی رکابیاں اُٹھا کر صاحب خانہ کے آگے اور اُسکے آگے کی اُٹھا کر اپنے آگے رکھتا جاتا تھا اور یہی آیت پڑھتا تھا کہ اَلْخَبِيْثٰتُ الخ

انسان جب تقویٰ کا پہلو اختیار کرتا ہے اور ایسا ثابت قدم ہوتا ہے

۲۵ جولائے ۱۹۰۳ء

کُل نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت بفضلہ ادا کیں

دربار شام

الہام | فرمایا کل مجھے الہام ہوا تھا اَلْفِتْنَةُ وَالصَّدَقَاتُ فرمایا کہ اب الہام بھی ایسے کیا کہیں ایسی صاف اور واضح وحی ہوتی ہے کہ کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجایش بالکل نہیں رہتی شاذونادر ہی کوئی ایسی وحی ہو تو ہو ورنہ ہر وحی میں پیشگوئی ضرور ہوتی ہے۔

ضرورت معرفت | تقویت ایمان کی بڑی ضرورت ہے بغیر ایمان کے اعمال مثل مردہ کے ہوتے ہیں ایمان ہو تو انسان کو وہ معرفت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ آسمان کی طرف مصعود ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو نہ برکات حاصل ہوتے ہیں نہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خدا کو دیکھنے کے بعد جب کوئی عمل کیا جاوے تو جو اُس عمل کی شان ہوگی کیا ویسی کسی دوسرے کی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جسقدر امراض عمل کی کمزوری اور تقویٰ کی کمی کے دیکھے جاتے ہیں اُن سب کی اصل جڑ معرفت کی کمزوری ہے ایک کیڑے کی بھی معرفت ہوتی ہے تو انسان اُس سے ڈرتا ہے پھر اگر خدا کی معرفت ہو تو اُس سے کیوں نہ ڈرے غرضیکہ معرفت کی بڑی ضرورت ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ہماری جماعت تو بڑھ رہی ہے لیکن ابھی پوست ہی بڑھتا ہے اگر مغز بڑھے تو بات ہے بار بار خیال آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا ہی قوت قدسیہ ہے کہ آپ پر ایمان لاکر صحابہ کرامؓ نے بکدفعہ ہی دنیا کا فیصلہ کر دیا۔ جان سے بڑھ کر کیا شے ہوتی ہے اپنے خون سے دین پر مہریں لگا دیں اب لوگ بیعت کرتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ ساتھ ہی مخفی اغراض دنیا کے بھی لاتے ہیں کہ فلاں کام دنیا کا ہو جاوے تو یہ سچ ہے کہ جب مومن ہو جاتا ہے تو خدا تعالےٰ ہر ایک مشکل کو اُسکی آسان کر دیتا ہے مگر سب سے اول معرفۃ ضروری ہے پھر خدا تعالےٰ خود اُسکی ہر ایک ضرورت کا کفیل ہوگا

خدا تعالیٰ مجھے اور میرے ناظرین اور دیگر احمدی بھائیوں کو توفیق عطا کرے کہ ہمارے بھائیوں میں صرف پوست ہی نہ رہے بلکہ مغز ہمارے ہاتھ آوے اور صحابہؓ کرام کے مثیل کامل طور پر ہم سب ہو جاویں آمین - ایڈیٹر۔

۲۶ جولائے ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں بفضلہ تعالیٰ باجماعت ادا کیں

مسیح موعود کے زمانہ میں عمر بڑھنے کے معنے۔ | فرمایا اس سے یہ مراد نہیں کہ موت کا دروازہ بند ہو جاوے گا کوئی اُس کا دوست دشمن بھی نہ مرے گا بلکہ اسکے یہ معنی ہیں کہ جو لوگ اُسکے مؤید اور مال وجان سے اُسکے ساتھ ہونگے اور ہر حال میں اُسکے شفیق ورفیق رہیں گے اُنکی عمریں بڑھا دی جاوینگی اور وہ لوگ دیر تک زندہ رہیں گے اور یہ بھی کمال رحمت ہے کہ اُسنے ہمارے زمانہ کو دراز کر دیا ہے۔ اسپر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں نے سب سے اوّل

مجدد عمر بن عبدالعزیز کو مانا ہے اور وہ کل دو برس زندہ رہے ہیں۔

اس کے بعد پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ سب خدا کا فضل ہے کہ اُسنے ابھی تک محفوظ رکھا جماعت دن بدن ترقی کرتی جاتی ہے اور حجج و براہین بڑھتے ہیں۔

ہمارے دعاوی کی تصدیق کے لیے منہاج نبوۃ بڑی آیت ہے اگر مخالف اعتراض کرے تو اُسکے مُنہ پر طمانچہ پڑتا ہے ہمارے مخالفوں کو دو طرح سے نقصان پہونچتا ہے ایک تو یہ کہ ہماری طرفسے دنرات کوشش ہے اور ہر روز تائیدات الٰہیہ شامل ہیں دوسرے یہ کہ انکی کوششوں کا وبال اُلٹ کر اُنھی پر پڑتا ہے اور وہ یخربون بیوتہم بایدیہم کا خود مصداق ہو رہے ہیں۔

فرمایا کہ جبتک خدا تعالیٰ اپنا چہرہ نہ دکھلادے ہر گز نجویدہ نگا اور بسوائے اثبات کے ایمان کب حاصل ہوسکتا ہے

دوزخ کے سات دروازے اور بہشت کے آٹھ

فرمایا کہ چند دنوں سے عورتوں میں جو وعظ کا سلسلہ جاری ہے ایک دن یہ ذکر آگیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ ہیں تو مجھے خیال گذرا کہ ایک دروازہ بہشت کا کیوں زیادہ ہے اسپر معًا خدا تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن کے بھی سات مگر ایک دروازہ رحمت الٰہی کا ہے جو کہ بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔ پھر میں نے بیان کیا کہ دوزخ کے جو سات دروازے ہیں یعنی جرائم کے جو سات اصول ہیں اُنمیں سے ایک بدبختی ہے۔ ایک تکبر اور ایک جاہلانہ اور کورانہ تقلید ایکا اتباع ہوتا ہے یہ سب قرآن شریف سے استنباط ہے اور جسقدر گناہ چھوٹے بڑے ہیں وہ تمام ان ساتوں گناہوں میں سے نکلتے ہیں۔

اسی طرح ایکدن میں نے بیان کیا کہ دوزخیوں کے لیے جو وعدہ ہے کہ زقوم اُنکو کھانیکو ملیگا خود قرآن شریف میں دو باتیں بالمقابل بیان کی گئی ہیں ایک طرف اگر زقوم کا بیان ہے تو دوسری طرف بہشت کی نہروں اور پھل وغیرہ کا ذکر کر قرآن شریف میں جو ذکر ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابہا تو اسکے یہ معنی نہیں کہ رزقنا من قبل سے مراد دنیا کے خربوزے آب اور پھل اور شہد وغیرہ ہیں اصل غور سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن جو روحانی طور پر پورے ذوق شوق سے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اُنکو جو لذۃ اس سے حاصل ہوتی ہے تو بہشت کی نعمتوں اور لذتوں کو دیکھکر اُنکو خیال گذرے گا کہ اس قسم کی لذات ہمکو ہمارے رب سے پہلے بھی ملتی رہی ہیں۔ بہشت کی نعمتوں کے بارہ میں ہے کہ اُنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا تو پھر اُن کا دنیوی پھلوں سے کوئی بھی رشتہ نہوا ایمان کے پودہ کی جب تک اعمال سے آبپاشی نہ ہو تب تک انسان کو اسکی لذت کب حاصل ہوسکتی ہے بہشتی زندگی والا انسان خدا کی یاد سے ہر وقت لذت پاتا ہے اور جو بدبخت جہنمی زندگی والا ہے تو وہ ہر وقت زقوم ہی کھا رہا ہے کہ مختلف جیل ہی کما کر تلخ زندگی بسر کرتا ہے یہی کمائی اسے قیامت کے دن زقوم کی شکل میں متمثل ہوکر ملے گی۔

۲۷ - ۲۸ - جولائے ۱۹۰۳ء

ان تاریخوں میں کوئی ذکر قابل بلاغ ناظرین نہیں ہوا اور حضرت نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔

۲۹ رجولائے ۱۹۰۳ء

کل نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں

(ظہر)

اسوقت حضرۃ نے تھوڑی دیر قبل از نماز مجلس فرمائی اور

نجاۃ صرف فضل سے ہے

فرمایا قرآن شریف سے جو عقیدہ نجات کے بارہ میں استنباط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجاۃ نہ تو صوم سے ہے نہ صلوۃ سے نہ زکوۃ اور نہ صدقات سے بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہے اسی لیے خدا تعالیٰ نے دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ تعلیم فرمائی ہے کہ جب وہ قبول ہوکر خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے اعمال صالحہ اسکے ساتھ شرائط ہیں مگر لوازم میں سے نہیں یعنی جب انسان کی دعا قبول ہوتی ہے تو اُسکے ساتھ تمام شرائط خود ہی مرتب ہوتی ہیں ورنہ اگر اعمال پر نجات کا مدار رکھا جاوے تو یہ باریک شرک ہے اور اس سے ثابت ہوگا کہ انسان خود بخود نجات پاسکتا ہے کیونکہ اعمال تو انسان کے اختیاری امور ہیں اور انسان خود بخود اسے بجالاتے ہیں پس نجاۃ کی کلید انسان کے ہاتھ میں ہوئی خدا تو کوئی شے نہوا ہاں وہ دعا جو کہ فضل ایزدی کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اختیار میں نہیں ہوتی ہے کہ دعا کی تمام شرائط کو وہ ہر وقت اپنے لیے مہیا کرلے اور اُسے محویت۔ توکل۔ سوز گداز وغیرہ تمام لوازمات دعا میسر آجائیں تو بس دعا جب تمام شرائط کے ساتھ ہوتی ہے تو وہ فضل کو جذب کرتی ہے اور فضل کے بعد شرائط خود بخود پورے ہوتے جاتے ہیں اسلامی نجات یہی ہے لوگوں نے نجات کے مختلف طریقے رکھے ہیں مثلاً عیسائیوں نے نجات کی بنیاد مسیح کے خون پر رکھی ہے جو کہ باطل ہے اور یہ مسئلہ کوئی بناوٹی بات نہیں ہے کہ صرف زبان سے کہا جاوے بلکہ اصل نجاۃ وہ ہے کہ جس کے آثار یہاں ہی پیدا ہو جاویں یہ نہ کہ پھوڑے کے اندر پیپ بھری ہوئی ہے اور زبان سے کہیں کہ مریض اچھا ہوگیا بلکہ اُس نجات کا اثر یہ ہے کہ اس دنیا میں اُس شخص کو بہشتی زندگی نصیب ہو من کان فی ھذہ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی نجاۃ یافتہ کے اندر ایسی تبدیلی ہو جاوے کہ معلوم ہو کہ خدا نے اُسے قبول کرلیا ہے مگر عیسائیوں میں اسکی کوئی علامت نہیں پائی جاتی مسیح کی صلیب ملنے تک تو پھر بھی کچھ بات تھی اُنکو کوئی علامت ملنی تھی مگر اُسکے بعد تو انہیں فسق و فجور کا سیلاب چل پڑا ایسی ایسی فاسقانہ حالت کب ایک نجات یافتہ کی ہوسکتی ہے۔

آریوں کو بھی فضل سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ خود بخود ہی سب کچھ مانتے ہیں دست خود دہان خود والا معاملہ ہے۔ اور اُنکی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اُنکو پرمیشر نے کچھ کیا ہی نہیں ہے کیونکہ بمقابلہ اُن کیڑوں مکوڑوں کے جو کہ دنیا پر موجود ہیں اور وہ تمام کیڑے جو کہ نجاست اور گندگی میں ہوتے ہیں وہ بقول انکے سب انسان ہی ہیں اُنکے مقابلہ پر انسانی آبادی بہت تھوڑی ہے تو گویا ابھی تک اُن کا پرمیشر اُن روحوں کو نجات دینے پر قادر نہ ہوسکا جو کہ اُن بے شمار کیڑوں مکوڑوں میں ہیں تو پھر پوچھا جاوے کہ جب اُن کے پرمیشر نے آجتک اُنکو نجاۃ نہیں دی تو اور کسی دی کیا وہ آجتک نجاۃ کے مستحق نہ تھے

آریوں کی دعا ترمیم کے قابل ہے

آریوں کی دعا ترمیم کے قابل ہے کیونکہ مکتی سے اُنکی مراد یہ ہوتی ہے کہ ایک تھوڑے زمانہ تک انسان اور لوگوں سے نجات پاتا ہے اور پھر دیکر دیدیکر اُسے یہاں دُکھ بھوگنے کو بھیجا جاتا ہے پس اس صورت میں کہ جب اُنکے پرمیشر نے دائمی مکتی دی ہی نہیں ہے تو وہ ایسی مکتی کی دعا کیوں مانگتے ہیں اس لیے وہ دعا ترمیم کرکے یوں مانگنی چاہیے کہ اے پرمیشر تو جو دائمی مکتی دینے کے قابل نہیں ہے تو ایکوقت مقرر تک مجھے مکتی دے اور پھر دھکا دیکر مجھے اسی دار المحن دنیا میں بھیجدے افسوس کہ نادانوں کو یہ بھی خیال نہیں آتا کہ آیا انسان کی فطرت دائمی نجات کو چاہتی ہے یا عارضی کو اور دوقوت اور عارضی نجات کا نام نجات رکھنا نادانی ہے کیونکہ جسکو اُمید ہے کہ مجھے پھر ابھی تکلیف میں پڑنا ہے اُسے اُس عارضی نجات کی کیا خوشی ہوگی کیسی افسوس کی بات ہے اور اس سے انسان کو خدا سے کیا اُمید ہوسکتی ہے جبکہ وہ یہ جانتا ہے کہ اگر میں چند دن پرمیشر کا ہوکر رہونگا بھی تو اسطرح پھر بھی وہ پرمیشر مجھسے بیوفائی کریگا اور دھکے دیکر مجھکو نکالدیگا اور اُسکے دلمیں بھی میری طرفسے کھوٹ ہوگا۔

درس قرآن شریف

الجزو نمبر ۵ رکوع ۱۳

اِنَّا اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ - تا - بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ مُحِیۡطًا ؁

ترجمہ ہمنے جامع اور کامل کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تیری طرف تاکہ تو لوگوں کے درمیان حکم کرے ساتھ اسکے جو کچھہ اللہ نے تمکو دکھایا ہے اور تم خائنین لوگونکی طرفسے جھگڑے میں نہ آیا کرو اور (یہ ایسی عظیم الشان بات ہے کہ) اس کے واسطے اللہ سے حفاظت طلب کرتا رہا کر کیونکہ وہ بڑا حافظ اور مہربان ہے (یہ حکم ہر ایک کو ہے) اور نیز جھگڑا نہ کرو انکی طرف سے جنھوں نے خیانت میں اپنے آپکو ڈالا ہے کیونکہ اللہ کو خیانت پیشہ لوگ پسند نہیں - اور وہ لوگوں سے تو چھپکر بدی کرتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپ سکتے کیونکہ اللہ اپنے علم سے ان کے ساتھ ہے جب مشورہ کرتے ہیں ایسی باتوں کا اور اللہ انکی تمام باتوں پر محیط ہے -

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کا ذکر کیا ہے خائن کی رعایت اور تپچ نہ کرو اللہ تعالیٰ خیانت والوں سے محبت نہیں کرتا خیانت بہت بری چیز ہے اسکی کئی قسمیں ہیں - امانت میں خیانت کرنا - مسلمان کے فائدہ کے واسطے کوشش نہ کرنا وغیرہ - خائن اچھے نہیں ہوتے اللہ رحیم فرماتا ہے کہ انکی سفارش بھی نہ کرو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو قرآن بھی دیا اور ساتھہ ہی حق دیا ہے اور بعض جگہ اس کا نام حکمۃ آیا ہے اور سنت ہے اور حدیث ہے اللہ نے رسول اللہ کو حق دیا ہے اور کچھہ باتیں بھی دکھائیں جنکے سات رسول اللہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے - میں نے آجکل اس مضمون پر بہت غور کیا ہے ان شاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی تو عنقریب وہ مضمون سناؤں گا -

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلۡتُمۡ تا عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ؁

ترجمہ خبردار ہو جاؤ تم وہ لوگ ہو جو جھگڑا کرتے ہو انکی طرف سے دنیا کی زندگی میں لیکن قیامت کے دن انکی طرف سے کون جھگڑے گا اور کون انکا وکیل ہوگا جو شخص بدی کرتا ہے وہ اپنی جان پر خود بدی کرتا ہے لیکن پھر اگر اللہ سے حفاظت طلب کرے تو اللہ اسکی حفاظت کرنیوالا ہے اور رحیم ہے لیکن اگر کوئی بدی کرے تو وہ اپنی جان پر کھیلتا ہے اور اللہ علیم اور حکیم ہے -

تفسیر - یہاں اللہ نے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا بیان بھی نبی اللہ کی نسبت نہیں وہ بھی انھیں لوگوں کے واسطے ہے کیونکہ ایسا کام نبی کی شان نہیں دیکھو تمھاری بات تو ایک فقرہ میں آجاتی ہے جب تم بیعت کرتے ہو تو کہتے ہو **میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا** یہ کیسا پاک فقرہ ہے اور اگر اسپر عمل کیا جاوے تو ثمرات بھی کیا عمدہ ہوں اب دیکھنا چاہیے کہ ایک آدمی کا دل چاہتا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا کھانا کھاوے اور کپڑے پہنے لیکن دوسرے حقوق چاہتے ہیں کہ سادہ زندگی بسر کرے پھر دیکھو کسطرف جاتا ہے جو ظلم کرتا ہے وہ اپنی جان پر ہی ظلم کرتا ہے اللہ کو اسکی پرواہ نہیں بدکار بدکاری کرتا ہے اور چور چوری میں کامیاب ہوتا ہے مگر اس کے بعد کیا مصیبت آتی ہے ایک کو آتشک ہو جاتی ہے اور دوسرے کو زرق کی مار -

انگریزوں کو دیکھو کیسی قوم ہے کہ ابن مریم کو ابن اللہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کے واسطے ملعون ہو گیا یہاں اسکا رد ہے کہ ہر ایک اپنے کام کا آپ ذمہ دار ہے - اس قوم کے مذہب کا ہر ایک پہلو سخت بودہ اور خام ہے جسکو دیکھکر ہنسی آتی ہے لیکن جب ہم انکی دنیوی حالت اور اپنے بادشاہوں کی حالت کا مقابلہ کرتے ہیں تو حیرت انگیز فرق معلوم ہوتا ہے رستہ کو صاف کرنا ایک ایمانی شعبہ تھا روحانی راستہ کو تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف کیا لیکن دنیاوی راستوں کو انگریزوں نے صاف کیا اور فائدہ اٹھایا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اسکی کیئے کا بدلہ دیتا ہے خواہ کوئی ہو جو اللہ تعالیٰ کے واسطے بدی چھوڑتا ہے وہ ضرور ضرور اس ترک کا انعام پاتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے نیکی کرنا بڑی بہادری اور عقلمندی اور فہم کا کام ہے پچاس برس سے ہم دیکھتے ہیں ۳۰۰ سو برس کی گواہی حضرت داؤد علیہ السلام دیتے ہیں کہ متقی کی اولاد کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا ہے مومن کو چاہیئے کہ ہر ایک بات میں حد کو مدنظر رکھے اور قرآن کو اپنا دستور العمل بنائے بغیر اسکے پوری نہیں پڑتی

وَمَنۡ یَّکۡسِبۡ خَطِیۡٓـَٔةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ یَرۡمِ بِهٖ بَرِیۡٓـًٔا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا ؁ ترجمہ جو شخص خطا یا بدکاری کر پھر ایک ایسے شخصکو متہم کرے جو اس بدکاری پر مرتکب نہیں ہوا تو اسنے بڑا بہتان اور اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کی بدی کو اٹھا لیا -

تفسیر جو لوگ دوسروں کے افعال اور اقوال کی خواہ مخواہ تحقیر کرتے ہیں اور اپنے آپکو پاک سمجھتے ہیں اور اپنی باتوں کی عجیب عجیب توجیہ کرتے ہیں وہ بڑے بدکار ہوتے ہیں

ع ۱۳ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکَ - تا عَظِیۡمًا ؁

ترجمہ اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تجھپر (پہلے مخاطب ہمارے نبی کریمؐ اور آپ کے بعد ہر ایک انسان) اور اللہ کی رحمت بیشک بڑا زبردست ارادہ کر لیا تھا ایک گروہ نے کہ تجھکو ہلاک کر دیں بے نام ونشان کر دیں لیکن یہ تجھکو کچھہ ضرر نہیں دے سکتے مگر خود ہلاک ہو جائیں گے بے نام ونشان ہو جائیں گے اور نازل کی اللہ نے تیری طرف کتاب اور حکمت اور تجھکو وہ تعلیم دی جس کا تجھکو علم نہ تھا اور اللہ کا فضل تجھپر بڑا ہے -

تفسیر دیکھو ایک آدمی اگر معمولی زمیندار کے پودے اکھاڑنے لگے تو سلطنت اسکو سزا دیتی ہے پھر اللہ کا لگایا ہوا پودہ کسطرح کوئی اکھاڑ سکتا ہے ہر ایک کو چاہیے کہ جسکو اللہ چاہے اسکو اکھاڑنیکی کوشش نہ کرے نہیں تو خود اکھاڑا جائے گا اور ناکام مرے گا نبی کریم کے تباہ کرنے کے واسطے تمام سلطنتوں اور تمام مذہبوں اور گروہوں نے اکھاڑنیکی کوشش کی لیکن کوئی اکھاڑ نہ سکا تلوار سے زبان سے مخفی مشوروں سے کام لیا لیکن کسی طرح کامیاب نہ ہو سکے اب دیکھو یورپ و امریکہ وغیرہ کے لوگ مذہب اسلام اور ہمارے نبی صلعم کو گمنام کرنیکی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ کبھی اس کام میں فتح نہیں پائیں گے کیونکہ اسلام اور ہمارے نبیؐ اللہ کے ہاتھ کے لگائے ہوے پودے ہیں پس تم لوگ اپنا ہر ایک کام اللہ کی مرضی کے مطابق اور اسکی رضا کے واسطے کرو تو کبھی ضائع نہیں ہوگے اور نہ دشمن نابود کر سکیگا دیکھو سارا جہان ایکطرف اور اللہ ایکطرف ہے جب کوئی حملہ کرتا ہے تو اللہ اسلام کو زیادہ طاقتور کر دیتا ہے ابو جہل سے لیکر اب تک تمام لوگوں نے اسلام کو گمنام کرنیکی کوشش کی لیکن وہ دن بدن اپنے کمال میں بڑھتا جاتا ہے اگر تم اپنے کام کو ایسا کرو کہ وہ اللہ کے ہاتھ کا پودا ہو تو ہر وقت اس کے ساتھہ اللہ کا فضل ہوگا اسکے درخت کی مثال سنو مَثَلُ کَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَهَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّهَا کہ اسکی جڑ پاتال میں ہوتی ہے اور اسکی پھل اور شاخیں بہت بلندی پر ہوتی ہیں وہ ہمیشہ پھل دیتا ہے اللہ کے فضل سے لیکن جو درخت گندہ ہوتا ہے اور اللہ کی رضا کے واسطے نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے اسکو اللہ یہیں اکھاڑ دیتا ہے اور اسکے واسطے قرار نہیں ہوتا جیساکہ اسکے کلام میں آیا ہے مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثت من فوق الارض مالها من قرار اسی واسطے ہمنے دیکھا ہے کہ جھوٹے مذہبوں کو نئے نئے رنگ میں ہو کر پیش ہونا پڑتا ہے اور وہ اپنی اصلوں پر ثابت نہیں رہتے -

ایک صاحب کشف کی کشفی شہادۃ

حضرت اقدس امام الزمان کی نسبت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومنا مولانا عبدالکریم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ علاقہ نیابت بھاگ میں حضرت فقیر صاحب میاں محمود کے صاحب کشف اور بزرگ ہونیکی نسبت عام شہرہ تھا اور سندھ وبلوچستان کے مختلف مقامات کے لوگ اسی وجہ سے آپکی زیارت کے لیے آیا کرتے ہیں۔ اُن کے چند ایک ملنے والونکی طرف سے خواہش کی گئی کہ میں فقیر صاحب موصوف سے ملاقات کروں الا کوئی مناسب موقعہ ہاتھ نہیں آتا تھا۔ حال میں بتقریب دورہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۳ء کو جب میں شہر فقیر صاحب سے چند میل کے فاصلہ پر ایک مقام میں پہونچا تو مجھے بتلایا گیا کہ جو ارادہ کیا جائے فقیر صاحب بروے کشف اُس سے اطلاع پاکر خود بخود بتلا دیتے ہیں۔ مجھے فقیر صاحب کی ملاقات کا پیشتر سے اشتیاق تھا مگر میں یہ سوچتا تھا کہ کس مدعا پر آپ کی ملاقات کی جائے۔ حضور پاک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تو میں پیشتر سے ہی علی وجہ البصیرۃ ایمان لاچکا ہوں اور اب مجھے کسی قسم کی کوئی گنجایش باقی نہ تھی اور نہ ہے۔ اور اس خیال سے کہ اگر ایسی بزرگ اور صاحب کشف کی شہادت کشفی حضور ممدوح کے صداقت دعوی پر ملجائے تو منکرین پر حجت ہونیکے علاوہ کیا تعجب کہ بہتوں کی راہ راست پر آنے کا باعث ہو۔ مینے دل میں ٹھانا کہ فقیر صاحب حضور مسیح موعود کے دعوی مسیحیت و مہدویت کے نسبت کشفی شہادۃ سے کیا بتلا سکتے ہیں اور اسپر اپنا کیا اعتقاد رکھتے ہیں اس ارادہ کو بطور سوال دلمیں ٹھانے ہوے جب میں فقیر صاحب کے مہمان خانہ میں پہنچا تو میری آمد کی اطلاع پاکر بروے دستور ملکی میری مزاج پرسی کے لیے فقیر صاحب نے اپنے بیٹے صاحبزادہ عبدالغفور کو جو عمر میں تیس سال کے ہونگے بھیجدیا۔ بعد احوال مزاج پرسی مینے خواہش کی کہ میں خود مکان کے اندر جاکر جہاں کہ فقیر صاحب تشریف رکھتے تھے۔ فقیر صاحب سے شرف ملاقات حاصل کروں۔ لاکن فقیر صاحب نے کہلا بھیجا کہ آپ خود باہر آتے ہیں۔ چنانچہ ایکساعة بعد آپ چارپائی پر لیٹے ہوے جسکو چند آدمیوں نے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا تشریف لائے۔ آپکی عمر قریب اکیسو برس کے ہے۔ بباعث ضعف پیری وتقاضائے عمر آپکے ہاتھ پاؤں رعشہ سے کانپتے تھے۔ ریش بالکل سفید اور چہرہ نورانی تھا حواس خمسہ بالکل درست اور بجا تھے اور گفتگو معقولیت سے فرماتے تھے۔ مذہب اہل سنت جماعۃ وفرقہ قادریہ کے پابند ہیں۔ اثنائے گفتگو میں جو بہت سے ملکی آدمیوں کے سامنے ہوئی۔ آپ نے مجھسے استفسار کیا کہ **کیا آپ حضرۃ عیسی** (مرزا غلام احمد) **کے مرید ہیں** جسکا جواب اثبات میں ملنے پر آپنے اپنا وہ قصہ اور حالت برملا بیان فرمائے جسکو آپ کے صاحبزادہ فقیر عبدالغفور نے قلمبند کیا جو لفافہ ہذا کے خدمت میں بھیجتا ہوں۔ میاں نور احمد سلطان جنکا ذکر اس شہادت قلمبند شدہ میں ہے۔ فقیر صاحب کے مرشد ہیں جو سندھ میں نہایت مشہور صاحب کشف و اولیاء اللہ سے ہو گذرے ہیں اور چند سال سے وفات پاچکے ہیں۔ فقیر صاحب حضور مرزا صاحب کے حلیہ اور دیگر حالات متعلقہ کی نسبت ایک گھنٹہ تک جبتک کہ آپ تشریف فرمارہے ذکر اور استفسار فرماتے رہے۔ جوں جوں میں حضور ممدوح کی زندگی کے پاک حالات بیان کرتا تھا آپ نہایت ہی مسرت سے سُنتے اور خوش ہوتے تھے حتی کہ روانہ ہونیکے وقت آپنے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ الحمد للہ کہ مینے اس دار فانی کو چھوڑنے سے پہلے حضور مسیح موعود کا زمانہ پایا خدا کرے کہ آپ کی زیارت بھی میرے نصیب ہو۔ یہ کہکر اندر تشریف لے گئے۔ آپنے گفتگو میں مجھے کچھ دریافت کرنے کا موقعہ بہت کم دیا اور خود ہی حالات حضور مسیح موعود کی نسبت دریافت فرماتے رہے جب تک بیٹھے رہے مطلق کوئی اور ذکر نہ ہوا۔ پاس ادب سے مینے زیادہ جرأت نہ کی اور مشکل سے موقعہ پاکر عرض کیا کہ کیا یہ وہی مسیح ہے جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا آپنے فرمایا کہ **ہاں وہی ہے اور حضرۃ عیسی سے مشترک بالصفات ہے۔**

میں ان حالات کو فقیر صاحب میاں محمود کی اُس شہادۃ کے ساتھ جو فارسی میں قلمبند ہے۔ اس غرض سے خدمت عالی میں ارسال کرتا ہوں کہ تبلیغ حق کی غرض سے درج اخبار کرایا جاوے۔ تاکہ اُنتک جنکو قبول حق کا موقع نہیں ملا وہ اس سے استفادہ حاصل کریں اور منکرین پر حجت تامہ ہو۔ میاں **محمود** صاحب کا خاندان فقیر صاحب کے نام سے مشہور چلا آتا ہے اور اب یہ آپ کا خاندانی لقب ہوگیا ہے آپ باعتبار ثروت معقول زمینداره رکھتے ہیں۔ اور سندھ اور بلوچستان میں آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک بتلائی گئی ہے اور لوگ آپ کے ولی اللہ اور صاحب کشف ہونے پر بہت اعتقاد رکھتے ہیں اور دور دور سے آپکی زیارت کے لیے آتے ہیں والسلام

راقم حضور مسیح موعود عم کا ایک ناچیز خادم خاکسار

نظیر حسین - انچارج تحصیلدار بھاگ بلوچستان

۲۷ رجولائے ۱۹۰۳ء

شہادۃ

خدائے عز وجل را حاضر دانستہ بغرض اظہار صداقت در بطور ادائے شہادۃ تحریر مینمایم کہ بموجودگی من امروز بالمشافہ قاضی نظیر حسین تحصیلدار صاحب فقیر صاحب میاں محمود احوال بیان نمودہ کہ چہارم سال میشود کہ اینجا در میان عوام الناس قصۂ مشہور شدہ کہ در پنجاب مرزا غلام احمد حضرۃ عیسی پیدا شدہ در ضمیر فقیر خیال افتادہ کہ الحمد للہ کہ خداوند تعالی عجب النسان ظاہر کردہ اما طاقتی نبودہ کہ از بارگاہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم در باب صحتش عرض شود شب باینخیال در خواب رفتہ کہ ناگاہ مرشدی میاں نور احمد سلطان در خواب آمدہ فرمود کہ ہمین مرد تحقیق بسیار بابرکت است حالا بہ تمام سنۂ ثانی برارد وازوے دین زیادتی پذیرد اقرار کنی نہ انکار بعدہ حضرت عیسی مرزا غلام احمد را دیدم کہ ذہانش متصل نہ بودند بلکہ اندک منفصل بودند وریشش دونیمانی و دراز بود وکفش ادرپاشنہ نداشت بعدہ از خواب بیدار شدم تحریر بتاریخ ۱۹ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۱ھ

الراقم فقیر عبدالغفور ابن فقیر محمود عفا عنہما

میں خدائے بزرگ کی قسم کھا کر اظہار حق کی غرض سے تصدیق کرتا ہوں کہ فقیر صاحب میاں محمود نے یہ حالات مندرجہ بالا میرے روبرو بیان کیے۔ اور اُن کے صاحبزادہ فقیر عبدالغفور نے اپنے قلم سے قلمبند کیے کیونکہ خود فقیر صاحب موصوف لکھنے سے معذور ہیں۔ ۱۵ رجولائے ۱۹۰۳ء

دستخط انگریزی

قاضی نظیر حسین

استفسار اور جواب

کیا عورت اپنے مرد کو طلاق دے سکتی ہے جیسے کہ مرد عورت کو دیسکتا ہے جیسے مرد سے کوئی قصور عورت کے حق میں ظاہر ہو اور وہ عورت اپنے مرد سے بہت تنگ آگئی ہو اور دو گواہ رکھکر کہا کہ میں اس سے بہت تنگ ہوں کہ یہ مجکو خرچ نہیں دیتا نہ میرے ساتھ بولتا ہے اسواسطے میں اسکو طلاق دیتی ہوں۔ **جواب** البدر جلد ۲ صفحہ ۱۴ کالم ۲

ہیں اسکی نسبت لکھا جا چکا ہے کہ عورت کو بھی مرد سے علحدہ ہونیکا ایسا ہی اختیار ہے جیسے کہ مرد کو ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مرد بلا واسطہ اور عورت بالواسطہ قطع تعلق کر سکتی ہے قرآن شریف کی آیۃ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ اگر اسبات کا خوف ہو کہ میاں بی بی الٰہی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو عورت (اپنا پیچھا چھڑانے کی عوض) کچھ دیدے تو اسمیں دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ جزو ۲ رکوع ۱۳ سے یہ ثابت ہے کہ عورت بھی مرد سے علحدگی اختیار کر سکتی ہے مگر اوسے اس صورت میں کچھ نہ کچھ ادا کرنا ضرور پڑتا ہے اہل اسلام کا عملدرآمد اسپر اسطرح سے دیکھا گیا ہے کہ ایسی صورت میں عورت اپنا مہر یا کم و بیش رقم مہر سے خاوند کو واپس کر دیتی ہے۔ اگر عورت کی درخواست پر خاوند قطع تعلق پر راضی ہو جاوے تو صرف دو گواہوں کے روبرو فریقین کی جدائی ہو سکتی ہے اور تحریر کے ذریعہ سے اس امر کی پختگی کر لی جائے تاکہ آیندہ کسی شر کا موقع کسی فریق کو نہ مل سکے لیکن ایسی صورت میں کہ عورت قطع تعلق چاہتی ہے اور خاوند انکاری ہے اور تکلیف دینے کی غرض سے نہ اُسے بساتا ہے اور نہ قطع تعلق کرتا ہے بہترین طریق یہ ہے کہ عورت عدالت کے ذریعہ سے اپنی جدائی چاہے۔ صرف دو گواہ کے روبرو اپنے خاوند سے قطع تعلق کرنا بلا اسکے کہ اُسکا خاوند بھی اسکی درخواست قبول کرے اور اسی تحریر دیدیوے کہ تیری درخواست پر میں نے تجکو طلاق دی ہرگز درست نہ ہوگا۔ عورت طلاق نہیں دیسکتی خلع کر سکتی ہے یہ طریق جو آپنے آخر میں ارقام فرمایا ہے شرع اسلام میں جائز نہیں۔

ایمان کا روزانہ معیار

میرے مخدوم و مہربان حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ایکدرس میں ایک نکتہ بیان کیا جسے میں اپنے الفاظ میں تزکیہ نفس کی غرض سے پیش کرتا ہوں

ایک زرگر یا کوئی اور پیشہ ور اپنے پیشہ کی دھن میں مصروف ہوتا ہے یا ایک میاں اپنی بیوی کے ساتھ اختلاط کرتا ہے یا ایک ماں اپنے من موہنے اور مسکراتے بچہ سے کھیل رہی ہوتی ہے یا ایک ایڈیٹر اخبار کی نامہ نگاری میں قلم فرسائی کر رہا ہوتا ہے یا اور کوئی ماتحت اپنے آقا کی خوشنودی کے لیے سرگرمی سے ایک کام کر رہا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ کہ خدا کا ایک منادی اُسے خدا کیطرف بلانیکا پیغام اُسکی حضوری میں حاضر ہونیکے لیے لیکران الفاظ میں آتا ہے کہ حَیَّ علی الصلوۃ حیَّ علی الفلاح مگر وہ بندہ جو کہ اس امر کا مدعی ہوتا ہے کہ میرا خدا پر ایمان ہے اور میں سب سے زیادہ عظمۃ بزرگی جلال قدرت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی مانتا ہوں وہ اس حکم کو سنکر سستی کرتا ہے نفس اُسے کہتا ہے کہ جس کام میں تو مصروف ہے اب یہ قریب الاختتام ہے اسے ادھورا نہ چھوڑ تیرے خیالات منتشر ہو جاوینگے ابھی نماز میں کچھ دیر ہے تب تک ختم کر لے یہ نادان نفس کی آواز کو سنتا ہے اور اُسکی مخالفت نہیں بلکہ اتباع کرتا ہے حتیٰ کہ جماعت یا نماز کا اول وقت گذر جاتا ہے اور اُس امتحان میں جو کہ خدا تعالیٰ نے اُسکا لینا چاہا ہے ناکام رہتا ہے اور اُس فرشتہ کی تحریک پر عمل نہیں کرتا جو کہ اُسے نیکی کی ترغیب دیتا ہے پھر جب وہ اُٹھکر اپنی فرصت نکالکر نماز کو آتا ہے اور وضو وغیرہ کر کے نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر یعنی اللہ سب سے بڑا ہے کہتا ہے تو اُسے شرم کرنی چاہیے اور غیرت میں ڈوبنا چاہیے کہ وہ اُس شہادت اور اس اقرار میں سراسر جھوٹا ہوتا ہے اگر وہ اُسکو سب سے بڑا مانتا تو جسوقت حی علی الصلوۃ کی آواز اُسکے کان میں اول دفعہ ہی آئی تھی اُسوقت سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضور الٰہی میں حاضر ہونیکی طیاری کرتا مگر اب تو اُسنے عمل کر کے بتلا دیا کہ جسے وہ سب سے بڑا ماننے کا اقرار کرتا ہے اُسکی آواز کی اُسنے پروا نہیں کی پس اُسنے اپنے اُس فعل کو یا پیشہ کو یا بیوی کی محبت کو یا بچہ کے پیار کو سب سے بڑا مانا کہ جسکی اتباع کی غرضیکہ نماز کے پانچ اوقات اور اسکی ہر ایک رکعت اور قیام اور سجود اور رکوع ہر ایک رکن انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے اور اگر وہ غور کرے تو دن میں پانچ دفعہ وہ اپنے نفس کا امتحان لے سکتا ہے خدا پر اپنے ایمان کا اندازہ لگا سکتا ہے ارباب پرستی کے مرض نے کہانتک اُسکے قلب سلیم کو ماؤف کیا ہوا ہے اُسے دیکھ سکتا ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں یہ فکر بہ دھن یہ ایمان یہ غیرت اور ایسے عمل کی توفیق عطا کرے۔

مسکین طلبا

اللہ تبارک و تعالیٰ کی سنۃ کچھ ایسی ہی واقع ہوئی ہے کہ وہ غربا سے پیار کرنے اور ضعفا کو بلند درجات عطا کرنے میں اپنی قدرۃ اور حکمۃ کے کرشمے دنیا کو دکھایا کرتا ہے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو جب فرعون اور اُسکی قوم نے ایسا ذلیل کر دیا کہ اینٹیں بنانے کا کام اُن سے لینے لگے اور اُنکی قوت کو گھٹانے کے لیے اُن کے لڑکونکو قتل کر دیتے اور اُنکی لڑکیونکو زندہ رہنے دیتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلہم ائمۃ و نجعلہم الوارثین و نمکن لہم فی الارض یعنی ہم نے ارادہ کیا کہ ہم ان لوگوں پر احسان کریں جو اُس ملک میں کمزور اور غریب کر دیے گئے تھے اور ہم اُنکو لیڈر بنائیں اور اُن کی عزت کو زمین میں جما دیں + یہ تو بھلا سلسلہ موسیٰ کا ذکر ہے جو چودہ سو سال کا عرصہ گذر کر بالآخر عیسیٰ ناصری پر ختم ہوا تم اس اُمت کے سردار کو دیکھو جسکو قیامت تک رہنا ہے کہ جب اللہ حکیم خبیر نے چاہا کہ انسانی کمال کے انتہائی نقطہ کو پیدا کرے جب اُس رحمٰن رب کے رحم نے جوش مارا کہ اپنی مخلوق کو اپنا پاک کلام سنائے جب ابراہیمی دعاؤں کے پورا ہونیکا وقت آگیا جب زمین و آسمان میں شور برپا ہوا کہ سرور انبیا اور خاتم النبین کے پیدائش کا زمانہ ہے تو اُس رحمۃ للعالمین کو کہاں سے منتخب کیا گیا۔ اس کے جواب میں خدا ہی کا کلام سنو الم یجدک یتیما فاوی و وجدک ضالا فہدی و وجدک عائلا فاغنی۔ اس امر کو دیکھ کہ تو یتیم تھا اور ہم نے تجھے پرورش اور حفاظت میں لیلیا اور تو ہدایت اور راستی کے لیے حیران و سرگردان تھا پس ہمنے تجھے ہدایت یافتہ بنا دیا۔ تو بے سروسامان تھا ہم نے تجھے اپنے فضل کے ساتھ غنی کر دیا اللہم صل علی سیدنا محمد و علی ال محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

ایسے امور کو مدنظر رکھکر ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے سرپرست اور ناظمان نے ہمیشہ ایک فنڈ یتامیٰ و مساکین اپنے مدرسہ میں قائم اور جاری رکھا ہے۔ اگرچہ کچھ مدۃ تک وہ فنڈ بالکل علحدہ رہا ہے تاہم اُس فنڈ کے نام کافی رقم ہمیشہ نہ آنیکی وجہ سے منتظم کبھی جنرل فنڈ میں سے یتامیٰ اور مساکین کو وظائف خوراک اور کتب وغیرہ سے مدد دیتی رہی ہے۔ یہ سلسلہ ابتک بدستور جاری ہے چنانچہ اس سال تقریبا دو سو روپے کی کتابیں اس مدرسہ کے مساکین طلبا کو دیگئی ہیں اور قریبا ساڑھے چار سو روپیہ غریب طالبا کو خرچ خوراک وغیرہ کے لیے بطور وظیفہ کے دیا گیا ہے اور علاوہ ازیں قریبا نصف طلبا کی فیس اس مدرسہ میں بالکل معاف ہے غرض ہر طرح سے اس امر کی کوشش کیجاتی ہے کہ جسطرح ہوسکے غربا کی مدد کی جاوے کیونکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ نسبتا غریب طلبا محنتی اور دل لگا کر پڑھنے والے ہوتے ہیں اور اُستاد کی محنت کو کارآمد کر دکھاتے ہیں۔ کیونکہ اگر طلبا تعلیم میں توجہ کریں اور اُستاد کے پڑھائے ہوئے کو ضبط کرنیوالے نہوں تو اُستاد کو اپنے محنت کے ضائع جانے کا بڑا رنج اُٹھانا پڑتا ہے۔ اسوقت مجھے ایک دوست کی بات یاد آئی کہ جب میں ایکدفعہ ایک مدرسہ کی ملازمت کو چھوڑ کر ایک دفتر

سرکاری میں ملازم ہوا تو اُس دوست نے میری اس تبدیلی پر خوشی کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ مدرسہ کی ملازمت کیا کرتا ہے جہاں اپنی مونچھ غیر کے ہاتھ میں ہے۔ دفتر میں جتنے آدمی کرتا ہے اُسپر تو تشفی ہو جاتی ہے کہ افسر اسکو بیٹھک دیکھ لیں۔ مجھے اس امر میں اُس کے ساتھ اتفاق نہیں کیونکہ میرے نزدیک دفتر ہو یا مدرسہ تجارۃ ہو یا زراعت فسری ہو یا تختی اُستادی ہو یا شاگردی ہر جگہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم کام آتا ہے ورنہ کوئی مقام بھی انسان کے واسطے بیخطر نہیں ہے تاہم یہ صحیح ہے کہ نیک ہوشیار محنتی با ادب شاگردوں کا میسر آنا ایک بڑی نعمت ہے اور ایسے شاگرد عموماً غربا میں سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ علیگڈہ کے پرنسپل کو بھی اپنے مدرسۃ العلوم میں غربا کے لیے کچھ بورڈنگ ہوس اور وظائف کا انتظام کرنا ہی پڑا تھا غرض یہ نہایت ضروری امر ہے کہ غریب طلبا کو وظائف کے ساتھ مدد دیکر انکو اس مدرسہ کی تعلیم اور حضرت اقدس مسیح علیہ السلام اور آپ کے پاک حاشیہ نشینان کی مقدس صحبت سے موقعہ دیا جاوے تاکہ آیندہ نسلوں کے واسطے ایک ہرا بھرا باغ طیار ہو جاوے۔ مگر یہ کام روپے سے ہوتا ہے اور یہاں بمشکل اتنا چندہ جمع ہوتا ہے کہ اُستادوں کی تنخواہیں معمولی سامان اور عمارت کے لیے کافی ہو یا کافی سے بھی کچھ کم ہو تو نواب محمد علی خان صاحب اپنے خزانہ میں سے اُس میں کچھ ڈالتے رہا کریں۔ جب سے مکرمی مخدومی نواب صاحب یہاں تشریف لائے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ وہ اکثر کتب۔ سامان۔ عمارۃ۔ عملہ میں اس قدر مدد دے رہے ہیں کہ اگر اس مدرسہ کے بانی حضرۃ امام علیہ الصلوۃ والسلام اور اسکا مقصد خدمت دین نہ ہوتا تو کہا جا سکتا تھا کہ ان کی مدد کے بغیر مدرسہ شاید بڑی ردی حالت میں ہوتا چہ جائیکہ کالج تک ترقی کرکے اس قابل بنجائے کہ علامۂ دہر واجب التعظیم ہر خورد و کلاں ماہر علوم دینیہ و دنیویہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب اور مسلمانوں کے لیڈر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی پلیڈر و ایڈیٹر و مینجر میگزین ریویو آف ریلیجنز۔ ایسے ایسے بزرگ اس کالج کے طلبا کی تعلیم اپنے ذمہ لیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے علاوہ مالی امداد اور ظاہری تدبیر و تفکر کے اندر ہی اندر اپنی کوٹھڑی کے دروازے بند کرکے اللہ تعالیٰ کے آگے دستِ دعا کچھ ایسے انداز سے پھیلائے ہیں کہ ہاتھ خالی نہیں پھرا ورنہ بغیر فضل الہی یہ ترقی محال ہے۔

شاید اصل مطلب سے دور چلا گیا ہوں یا اصل مطلب کیطرف دور چلا گیا ہوں بہرحال پھر وظائف مساکین کیطرف اپنے کلام کا رخ پھیرتا ہوں۔ کالج کے فنڈ کی حالت کچھ ہو مجھے اسوقت اسکے متعلق کچھ کہنا مقصود نہیں بلکہ مینے اس غرض کے واسطے قلم اُٹھایا ہے وما توفیقی الا باللہ کہ مساکین طلبا کے واسطے وظائف کا ایک جدا فنڈ ہونا چاہیے اور اسکی صورت یہ ہے کہ ہر ایک شہر کے احباب باہم ملکر کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ حسب توفیق ماہوار وظائف قادیان کے اسکول کے طلبا کے واسطے مقرر فرمائیں ایک وظیفہ کی مقدار رقم کم از کم ۳ اور زیادہ سے زیادہ ۵ ماہوار فی الحال ہونی چاہیے۔ یہ وظائف ماہ بماہ امین مدرسہ یا سپرنٹنڈنٹ کالج کے پاس بھیجتے رہیں۔ تو اسطرح بہت سے غریب طلبا کی پرورش ہو سکتی ہے۔ اور گویا احباب کے لیے ایک بڑے ثواب کا کام ہوگا کہ اُنکے خرچ پر ایک آدمی قادیان میں رہے اور اسطرح اُنکے لیے بھی قادیان میں رہنے کا ثواب حاصل ہو۔ کیونکہ جو حج کے لیے کسیکو زاد راہ مہیا کرتا ہے اُسکے لیے بھی حج کا ثواب ہے۔ اسجگہ مجھے تین بزرگوں کا شکریہ کے ساتھ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ایک تو حضرت اُستاذی المعظم مولانا مولوی نور الدین صاحب جو کئی طلبا کو وقتاً فوقتاً ماہواری اور ایک مشت مدد دیا کرتے ہیں دوم مخدومی نواب محمد علیخان صاحب جو اپنی جیب خاص سے مدرسہ کے چار طلبا کو ماہواری معقول وظیفہ دیتے ہیں اور تیسرے مکرم و مخدوم نواب فتح نواز جنگ مولوی مہدی حسن صاحب بیرسٹرایٹلا لکھنؤ جنھوں نے کالج کے واسطے ایک مستقل وظیفہ مبلغ عہ ماہوار کا مقرر کر دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والعقبیٰ۔

احباب کو اختیار ہے کہ اُس وظیفہ کو کسی خاص شرط سے مشروط کریں مثلاً یہ کہ وہ وظیفہ کے واسطے اُنکے شہر یا ضلع کے کسی طالب علم کو بہ نسبت کسی اور کے زیادہ حق ہوگا۔ یہ غریب طلبا اور خود مدرسہ اور بلکہ خود سلسلہ احمدیہ کی خدمت اور مدد کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ذریعہ ہے حضرۃ اقدس بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ ابتدا میں اللہ تعالیٰ غربا کو برگزیدہ کرتا ہے اور پھر اُس سلسلہ میں شمولیت کی برکت سے انھیں کو امرا کر دیتا ہے۔ اب میں اس دعا پر اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں کو معاف کرے ہمیں صراط مستقیم پر مستقل رکھے اور اس پاک سلسلہ کی خدمت کے لیے سب احباب کے دلوں کو بڑی قوت اور ہمت اور توفیق مرحمت فرماوے۔ آمین۔

راقمہ نیاز محمد صادق عفی عنہ
سپرنٹنڈنٹ کالج و ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام
ہائی اسکول ۲۷ جولائی ۱۹۰۳ء

طبی نوٹ

استعمال میوہ جات بطور ادویہ ایک امریکن اخبار لکھتا ہے۔

(۱) سیب نہ صرف مصفی خون ہے بلکہ پیچش کے لیے نہایت مجرب ہے اور اسمیں ایک وصف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نشہ میں مست ہو تو اسکو استعمال سے ہوشیں ہو سکتا ہے۔ اگر دن میں ۳ بار جوش کیا ہوا سیب استعمال کیا جاوے تو شراب خوروں کو اکسیر کا اثر رکھتا ہے اور چند روز تک اسکا استعمال جاری رکھنے سے شراب خور کو ہر ایک منشی اشیا سے نفرت ہو جاویگی (۲) انا ناس حلق کی بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہے اسکا استعمال سے بہت مریضوں کو شفا ہوئی ہے اگر تازے پھل کا عرق نکالکر استعمال کیا جاوے تو حلق میں جو گوشت لٹک آتا ہے اُسکے کاٹنے کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور اگر وقت پر استعمال کیا جاوے تو ضرور فائدہ ہوگا۔ (۳) انگور ایک گھنٹہ تک فی منٹ ایک انگور کھانا اور اسیطرح دن میں ۳ چار بار انگور کا استعمال جاری رکھنا اور اس اثنا میں بجز خشک روٹی کے اور کوئی شئے استعمال نہ کرنا نہایت مفید ہے۔ کمزور آدمیوں کے حق میں تو یہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اگر محنت اور مشقت کی زیادتی سے کسی شخص کے قوت ہاضمہ میں فرق آگیا ہو تو اسکی یہ شکایت فوراً جاتی رہیگی انگور سے بڑھ کر دنیا میں کوئی اور پھل قوت ہاضمہ درست کرنیکی قوت نہیں رکھتا ہے (۴) بلیک بری کا شربت درد قولنج کے لیے نہایت مفید ہے کاشتکاروں کی عورتیں امریکہ میں اس کا استعمال کرتی ہیں (۵) تازہ اور شیریں میوے گٹھیا کے مریضوں کو مضر کہے جاتے ہیں لیکن کم از کم اگر وہ ۱۲ - اخروٹ کھالیا کریں تو انکو بہت مفید ہوں گے اور درد ان سے کافور ہو جاتا ہے۔

درخواست دعائے نماز جنازہ

برادرم محمد افضل صاحب۔ السلام علیکم۔ ازراہ کرم ان چند سطروں کو اپنے قیمتی پرچہ البدر میں جگہ دیکر راقم کو مرہون منت بنائیں۔

ہمارے مکرم قابل فخر دوست منشی محمد دین صاحب اپیل نویس سیالکوٹ کے اہل بیت کچھ عرصہ بیمار رہ کر خدا تعالیٰ کی جوار رحمت میں پناہ گزیں ہو گئے ہیں۔ مرحومہ حضرۃ خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان رکھتی تھیں اپنے شوہر کی فرمانبردار اور اُن دوستوں مخلصوں کی بڑی خاطر اور مہمانداری کرنے والی تھیں۔ ہمارے مکرم منشی صاحب کو اللہ تعالیٰ ایسی رفیق کی مفارقت پر صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل بخشے۔ حضرت اقدس نے گذشتہ جمعہ کو مرحومہ پر نماز پڑھی۔ ہمارے احباب احمدی ہر شہر میں مغفورہ کا جنازہ پڑھکر منشی صاحب کے جبر قلب کے باعث ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اجر لینے کی مستحق بنیں۔ والسلام

(خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹ)

عام اخبار

مسٹر ڈوئی۔ اپنی ۲۳ر جون ۱۹۰۳ء کے خط میں قادیان کے ایک خط بجواب مفتی محمد صادق صاحب کے جواب میں تحریر کرتے ہیں کہ میرا مرید ہونے کیلیے یہ اعتقاد ضروری نہیں ہو کہ میری نبوۃ اور دعوی الیاس کی تصدیق کی جائے ہاں یہ ضروری ہے کہ جو لوگ مجھے نبی اور الیاس کی روح میں آیا ہوا مانتے ہیں انکو دکھ نہ دیے جائیں کوئی آدمی میرے دعاوی کو مانے نہ مانے میری جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔ فقط اس سے صاف ظاہر ہے کہ ڈوئی کو اپنی نبوت پر خود کس قدر یقین اور ایمان ہے

ریویو اندنوں ایک کتاب بنام دعوۃ الحق نظم میں ہمارے مخدوم جناب میر ناصر نواب صاحب دہلی ثم قادیانی نے تصنیف کی ہے جسمیں مختصر طور پر حق تبلیغ کو ادا کیا ہے اخیر میں ایک ضمیمہ بھی دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے کسی دھلوی بھائی نے نظم میں کوئی خطاب رسول اللہ صلعم کیطرف کیا ہے اور گستاخی کی ہے معافی چاہیے اُسکی نظم کے جواب میں یہ ضمیمہ لکھا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہونیکی اس سے استدعا کی ہے ۔ ۔ قیمت پر حضرت مصنف سے مل سکتی ہے۔

الامان مقام کوریرلی کی ایک مسجد ڈائنامائٹ سے اڑا دیگئی دو سو مسلمان نماز پڑھ رہے تھے کل شہید ہوگئے آخر پتہ لگا کہ یوپ نامی ایک شخص تھا جسنے ادھر تو ڈائنامیٹ کو بتی دکھائی اور ادھر خودکشی کی تلاشی پر ایک خط نکلا اسمیں لکھا ہوا تھا کہ میں باشندہ مقدونیہ کا ہوں۔

امیر المومنین نے حکم دیا ہے کہ قسطنطنیہ میں ایک عالی شان سنٹرل جیل بنایا جاوے جس میں قیدیوں کے اخلاق کی درستی اور مختلف کسب وہنر کا انتظام ہو کہ بعد رہائی وہ اپنی زندگی نیک چلنی سے بسر کر سکیں۔

ایک چینی مسلمان حال میں قسطنطنیہ پہونچا تھا اور المعلومات کے ایک نامہ نگار نے دیر تک اُس سے گفتگو کی معلوم ہوا کہ عاصمہ دارالسلطنت میں ۲۹ مدارس مسلمانوں کے ہیں اور ہر ایک مدرسہ میں زبان عربی کی تعلیم ہوتی ہے

قبول اسلام حیدرآباد سندھ میں مسٹر اجل معہ اپنے دو لڑکوں اور ایک لڑکی کے مشرف باسلام ہو کر یہ بڑی خاندانی اور رسٹر ہیں گوانداس تحصیلدار کے بیٹے ہیں ایک لڑکی کی شادی انہوں نے ایک نومسلم شمس الدین سے کردی ہے۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام مبائعین	سکونت	ضلع	نمبر شمار	نام مبائعین	سکونت	ضلع
۱۱۶۸	مولی بخش صاحب	بھمیاں	ہوشیارپور	۱۲۰۳	علی محمد صاحب	بھمیاں	ہوشیارپور
۱۱۶۹	مسماۃ عمری زوجہ 〃	〃	〃	۱۲۰۴	احمد بخش صاحب	〃	〃
۱۱۷۰	رحمت بی بی دختر 〃	〃	〃	۱۲۰۵	عبد اللہ صاحب	〃	〃
۱۱۷۱	نبی بخش صاحب	〃	〃	۶	شاہدین صاحب	〃	〃
۱۱۷۲	بصری بی بی	〃	〃	۷	مسماۃ عمری	〃	〃
۱۱۷۳	ابراہیم صاحب	〃	〃	۸	خیرالدین صاحب	〃	〃
۱۱۷۴	ہاجرہ بی بی	〃	〃	۹	امام الدین صاحب	〃	〃
۱۱۷۵	وزیر محمد صاحب	〃	〃	۱۰	پیر بخش صاحب	〃	〃
۱۱۷۶	عمری بی زوجہ وزیر محمد صاحب	〃	〃	۱۱	مسماۃ بیگاں	〃	〃
۱۱۷۷	نور محمد صاحب	〃	〃	۱۲	عیدو صاحب	〃	〃
۱۱۷۸	غلام محمد صاحب	〃	〃	۱۳	عمری زوجہ 〃	〃	〃
۱۱۷۹	برکت علی صاحب	〃	〃	۱۴	شہاب الدین صاحب	〃	〃
۱۱۸۰	بی بی بھاگن	〃	〃	۱۵	طفیل محمد صاحب	〃	〃
۱۱۸۱	جیون صاحب	〃	〃	۱۶	منصور صاحب	〃	〃
۱۱۸۲	رابعہ بی بی	〃	〃	۱۷	بی بی جیوہ	〃	〃
۱۱۸۳	محمد بخش صاحب		〃	۱۸	جیون صاحب	〃	〃
۱۱۸۴	رحمت اللہ صاحب	〃	〃	۱۹	بی بی فاطمہ	〃	〃
۱۱۸۵	مہتاب بی بی	〃	〃	۲۰	طالع مند صاحب راجپوت	بریال	〃
۱۱۸۶	عمر صاحب	〃	〃	۲۱	عمر خانصاحب 〃		〃
۱۱۸۷	بی بی لبھو	〃	〃	۲۲	بی بی جھنڈی		〃
۱۱۸۸	بی بی جامو	〃	〃	۲۳	بی بی ددلی		〃
۱۱۸۹	بی بی جیوہ	〃	〃	۲۴	کرتار بخش صاحب	〃	〃
۱۱۹۰	غلام حسین صاحب	〃	〃	۲۵	سکندر خانصاحب	〃	〃
۱۱۹۱	رحیم بخش صاحب	〃	〃	۲۶	سمند خانصاحب	〃	〃
۱۱۹۲	بی بی حافو	〃	〃	۲۷	برکت بی	〃	〃
۱۱۹۳	عمر صاحب	〃	〃	۲۸	میراں بخش صاحب	〃	〃
۱۱۹۴	رحمت اللہ صاحب	〃	〃	۲۹	رحیم بخش صاحب	〃	〃
۱۱۹۵	بوڑا صاحب	〃	〃	۳۰	چنگے خان صاحب	〃	〃
۱۱۹۶	مہتابی زوجہ بوڑا صاحب	〃	〃	۳۱	بی بی دولت	〃	〃
۱۱۹۷	احمد بخش صاحب	〃	〃	۳۲	سلامت خان صاحب	〃	〃
۱۱۹۸	بی بی اماموہ	〃	〃	۳۳	عطر بی بی	〃	〃
۱۱۹۹	قادر بخش صاحب	〃	〃	۳۴	جھنڈے خان	〃	〃
۱۲۰۰	رحمت اللہ صاحب	〃	〃	۳۵	بی بی دولت	〃	〃
۱۲۰۱	بی بی ہاجرہ زوجہ 〃	〃	〃	۳۶	ماکھا خان صاحب	〃	〃
۱۲۰۲	نبی بخش صاحب	〃	〃	۳۷	سلطان علی صاحب	〃	〃
	پیر بخش صاحب	〃	〃	۱۲۳۸	بی بی ویمیا	〃	〃

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں [illegible] کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمدؑ کا

البدر

نمبر ۳۱ | قادیان دارالامان ۱۴ اگست ۱۹۰۳ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۶ اگست ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس نے کل نمازین باجماعت ادا کین +

دربار شام

جنون کے اسباب فرمایا کہ دو تو تین انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہین ایک بدظنی اور ایک غضب جبکہ افراط تک پہونچ جاوین۔ ایک شخص کا حال سنا کہ وہ نماز پڑھا کرتا تھا کہ اول ابتدا جنون کی اس طرح سے شروع ہوئی کہ اسے نماز کی نیت کرنے مین شبہ پیدا ہونے لگا اور جب پیچھے اس امام کے کہا کرے تو امام کیطرف انگلی اٹھا دیا کرے پھر اس کی تسلی اس سے نہ ہوئی تو امام کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا کرے کہ پیچھے اس امام کے پھر اور ترقی ہوئی تو ایکدن امام کو دھکا دیکر کہا کہ پیچھے اس امام کے۔ پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے +

سوائے راستبازون کے باقی جسقدر لوگ دنیا مین ہوتے ہین ہر ایک کچھ نہ کچھ حصہ جنون کا ضرور رکھتا ہے جس قدر قوےٰ ان کے ہوتے ہین ان مین ضرور افراط تفریط ہوتی ہے اور اس سے جنون ہوتا ہے +

غضب اور جنون مین فرق یہ ہے کہ اگر سرسری دورہ ہو تو اسے غضب کہتے ہین اور اگر وہ مستقل استحکام پکڑ جاوے تو اس کا نام جنون ہے +

جنت مین چاندی کا ذکر کیون ہے چاندی پر ذکر ہوا۔ فرمایا کہ چاندی کے بیچ مین ایک جوہر محبت ہے اسلئے یہ زیادہ مرغوب ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اعتراض کیا کرتے ہین کہ جنت کی نعماء مین چاندی کے برتنون کا ذکر ہے حالانکہ اس سے بیش قیمت سونا ہے وہ لوگ اس راز کو جو کہ خدا تعالےٰ نے چاندی مین رکھا ہے نہین سمجھے جنت مین چونکہ غل اور کینہ اور بغض وغیرہ نہین ہوگا اور آپس مین محبت ہوگی۔ اور چونکہ چاندی مین جوہر محبت ہے اس لئے اس نسبت باطنی سے جنت مین اسی کو پسند کیا گیا ہے اس مین جوہر محبت ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اگر گھر مین لڑائی ہو تو چاندی دیدینے سے صلح ہو جاتی ہے اور کدورت دور ہو جاتی ہے۔ کسی کی نظر عنایت حاصل کرنی ہو تو چاندی پیش کیجاتی ہے +

علوم یا تو قیاس سے معلوم ہوتے ہین اور یا تجربہ سے چاندی کے اس اثر کا پتہ تجربہ سے لگتا ہے +

خواب مین اگر ایک کسی مسلمان کو چاندی دے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اسے اسلام سے محبت ہے اور وہ مسلمان ہو جاویگا +

کثرت شرابخواری کا نتیجہ اکثر دفعہ جب تک ایک شئے کی کثرت نہ ہو تو اسکے خواص کا پتہ نہین لگتا۔ شراب کی کثرت جو اسوقت یورپ وغیرہ مین ہے اگر یہ نہ ہوتی تو اس کے بدنتائج کیسے ظاہر ہوتے جس سے اسوقت دنیا پناہ پکڑنا چاہتی ہے اور اس کی کثرت سے اسلام اور پیغمبر اسلام کی خوبی کھلتی ہے جنہون نے ایسی اشئے کو منع اور حرام فرمایا۔

اگر مسیحؑ کی مقصود بالذات زمین ہی تھی کہ آخر عمر مین انہون نے زمین پر ہی آنا تھا تو پھر اتنا عرصہ آسمان پر رہنے سے کیا فائدہ یہی وقت زمین پر بسر کرتے کہ لوگون کو ان کی ذات اور تعلیم سے فائدہ ہوتا اور قوم گمراہی سے بچی رہتی +

۷ اگست ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کل نمازون مین شامل جماعت ہوئے اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہ ہوا +

۸۔ اگست ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔

اہل اسلام کی موجودہ حالت پر فرمایا کہ جبتک ان لوگوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کا خیال تھا اور اسکو انھوں نے اپنا مقصود بنایا ہوا تھا جب تک ان کی نظریں خدا پر تھیں خدا تعالے بھی انکی نصرت کرتا تھا مگر بعد ازاں جب اغراض بدل گئے تو خدا نے بھی چھوڑ دیا اور اب ان کی نظر انسانوں پر ہے۔ سلطنتوں کی یہی حالت ہے کہ اعلاء کلمۃ الاسلام کا کسیکو خیال نہیں ہے خود روم میں رو نصاریٰ میں ایک چھوٹا سا رسالہ بھی نہیں لکھا جا سکتا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ سلطان محافظ حرمین ہے بلکہ حرمین خود محافظ سلطان ہیں (یہ فضیلت اور بزرگی خدا نے ہماری سلطنت برطانیہ کو دی ہے کہ جسکے زیر سایہ رہکر آج ہر جگہ خدا کی پاک احمدی مشن کی ہر ایک قسم کی تبلیغ کی جا رہی ہے اور یہ عادل گورنمنٹ اپنی انصاف پروری سے خدا کے فضل کو حاصل کر رہی ہے اور نہیں تو ذرا مقدمات کے انجام پر ہی نظر کی جاوے کہ کسطرح عدل سے حضرت اقدس کو ہر ایک میدان میں کامیابی اسکی عدالتوں میں حاصل ہوتی ہے اور دشمن بداندیش ہمیشہ نیچا دیکھتا ہے اور اپنی شرارت کی سزا پاتا ہے۔)

فرمایا کہ انسان کے اندر جو نور اور شعاع اعلاء کلمۃ الاسلام کا ہوتا ہے وہ انسان کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

۹ر اگست ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں

دربارِ شام

حقوق العباد بیمار پرسی اور کسی میت کی تجہیز و تکفین کی نسبت ذکر ہوا حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے **فرمایا** کہ ہماری جماعت کو اس بات کا بہت خیال چاہیے کہ اگر ایک شخص فوت ہو جاوے تو حتی الوسع سب جماعت کو اُسکے جنازہ میں شامل ہونا چاہیے اور ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہیے۔ یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالے پہنچانا چاہتا ہے اسمیں ابھی بہت کمزوری ہے صرف دعوےٰ ہی دعوےٰ نہ ہونا چاہیے کہ ہم ایماندار ہیں بلکہ اُس ایمان کو طلب کرنا چاہیے جسے خدا چاہتا ہے بھائیوں کے حقوق اور ہمسائیوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بیشک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات۔ اعمال۔ افعال کے لیے ایمان مثل ایک انجن کے ہے جب ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آجاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی خود انسان کرنے لگتا ہے۔ ایمان کا تخم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے لیکن یہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتا۔

۱۰ر اگست ۱۹۰۳ء

شام کے وقت ایک صاحب نے گنڈے تعویذات کی تاثیر کی نسبت استفسار کیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ان کا اثر ہونا تو ایک دعویٰ بلا دلیل ہے اس قسم کے علاج تصورات کے مد میں آجاتے ہیں کیونکہ تصورات کو انسان پر اثر اندازی میں بڑا اثر ہے اس سے ایک کو ہنسا دیتے ہیں ایک کو رلا دیتے ہیں اور کئی چیزیں جو کہ واقعی طور پر موجود نہ ہوں دوسروں کو دکھلا دیتے ہیں اور بعض امراض کا علاج ہوتا ہے۔ اکثر اوقات تعویذوں سے فائدہ بھی نہیں ہوتا تو آخر تعویذ دینے والے کو کہنا پڑتا ہے کہ اب میری پیش نہیں جاتی۔

اُمت مرحومہ یہ اُمت مرحومہ اسواسطے بھی کہلاتی ہے کہ اُن ٹھوکروں سے بچ جاوے جو کہ اس سے پہلی اُمتوں کو پیش آئی ہیں

باقی آیندہ

اسلام اور عورتیں

۲۴ر مارچ ۱۹۰۳ء سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں جرمنی کے ایک فاضل پروفیسر گولڈ زیہر کے ایک مضمون کا ترجمہ شائع ہوا ہے جو واقعہ میں نہایت ہی لطیف مضمون ہے اور جس میں نہایت تحقیق اور تدقیق اور انصاف سے کام لیا گیا ہے۔ پروفیسر مذکور نے اُن تمام غلط فہمیوں کے ازالہ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے جنہیں دشمنان اسلام پڑھ کر ناحق دوسروں کیلیے ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اپنے تمام بیانات کی تصدیق کے لیے پروفیسر مذکور نے مشہور اسلامی کتب کے فقرات ابواب آیات کا حوالہ دیدیا ہے جیسے مسلم۔ ابن حجر۔ مالک ابن انس طباری۔ الجاحظ ابن خلکان۔ المکاری۔ البیضاوی۔ علی باشا مبارک یعقوب۔ ابن لیثخزال۔ المِلافات۔

فاضل پروفیسر لکھتا ہے

کہ اسلام میں جو مقام عورتوں کو دیا گیا ہے اُسکے بارہ میں اہل یورپ کی کثرت سے یہی راہ دیکھی جاتی ہے کہ مذہب اسلام نے ان بیچاری عورتوں کے لیے ترقی کا وہ اعلیٰ مرکز ہرگز تجویز ہی نہیں کیا جو کہ نوع انسان کو لازم پڑا ہوا کہ ڈاکٹر پیرن جنکا مطالعہ عرب کی عورتوں کے حالات کی نسبت خصوصیت سے اور بہت وسیع ہے صرف ایک ہی عورت کے حالات سے واقف نہیں جیسکو ولیہ کا درجہ دیا گیا ہے اور وہ اپنی رائے کو ان الفاظ میں ختم کرتے ہیں کہ اسلام میں پرہیزگاری اور تقدس کی راہ پر چلنے والے عورتیں بہت کم ہیں اور مردوں کا یہ خیال ضرور ہے کہ یہ راستہ عورتوں کے واسطے بہت دشوار گذار ہے اور ہر ایک قسم کا علو اور فضیلت صرف مردوں کے واسطے ہی موزون ہے چنانچہ اسلیے ہر ایک تقدس اور شان کو مردوں نے اپنے لیے خاص کر لی ہے اس خصوصیت کو اُنھوں نے صرف طہارۃ اور تزکیہ تک ہی نہیں رکھا بلکہ جنت کو بھی خصوصیت سے اپنے ہی لیے تجویز کیا ہے۔

اسلامی قانون اور مذہب اسلام کے بارہ میں عام خیال یہی ہے جو کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے لیکن تاریخ میں ایک عمیق نظر کرنے سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کی تنزلی کا باعث مذہب اسلام نہیں ہے بلکہ موجودہ معتقدین اسلام کی تمدنی کمزوری ہے گو یہ سچ ہے کہ اکثر کتب اسلامی میں کہیں کہیں عورتوں ہی کو دوزخ کا بڑا حصہ بنایا گیا ہے اور اُنکو ناقص العقل اور تقدس میں کمزور بھی کہا گیا ہے لیکن اس سے ہمکو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ اسلام نے جو روحانی فائدے کل بنی نوع انسان کے لیے مد نظر رکھے ہیں اُس سے عورتوں کو محروم سمجھیں

(اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ وہ دوزخی عورتیں اسلامی عورتیں ہی ہیں۔ حضرۃ اقدس)

اسلام کے سب سے قدیم زمانہ میں ہم بہت سے واقعات میں عورتوں کو عام پبلک کے کاموں اور امور سیاست میں حصہ لیتے ہوئے دیکھتے ہیں اُس زمانہ میں صرف عورتیں مقدس ہی نہیں جو عبادات اور مجاہدات میں لگی رہتی ہیں بلکہ ایسی عورتیں بھی موجود تھیں جو علاوہ امور تجارت میں شریک ہونیکے اسلام کی اندرونی اور بیرونی مشکلات میں بھی حصہ لیتیں۔

دلیر عورتیں

مورخ طبری بیان کرتا ہے کہ جنگوں کے موقعوں پر عرب ہرگز پسند نہیں کرتے تھے کہ عورتیں موجود نہ رہیں اُس سوسائٹی میں جسمیں عورتیں غلام کی برابر سمجھی جاتی ہوں سُنیبہ جیسی عورت پیدا نہیں ہوسکتی اور وہ قدر و منزلت جو عائشہ کو حاصل تھیں اور جو اقتدار اور دباؤ اسلامی سلطنت پر اُس کا تھا ایک ٹرکی کی حرم کی زندگی کی مانند خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کی پہلی ہی پشت میں مسیب ابن الزبیر کی بیوی جو بغیر اپنے چہرہ چھپائے تمام جگہ پھرتی تھی۔ کہا کرتی تھی کہ اللہ نے ہمیں ہمارے حسن کی وجہ سے ممتاز کیا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ آدمی اُسے دیکھے اور پہچانے کہ میں اُن سے بڑھ کر ہوں اور مجھ میں کوئی عیب نہیں جس کا مجھے طعنہ دیا جائے شاید اسلام نے شروع ہی زمانہ میں عورتوں کی واجبانہ خلقی کمزوریوں پر ایک تازہ زور دیا ہو مگر وہ کسی طرح اُن کو دنیا کے معاملات سے الگ نہیں کرتا۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ بھی اس بات کا ثبوت دینے کے لیے پیچھے نہیں ہے۔ اسکو بھی خیال کرو کہ عورتوں نے حسین کی بدقسمتی کے معاملہ میں جو حصہ لیا تھا۔ علی کے خاندان کے واقعات میں عورتیں مدبری۔ موحدی اور معاملات کی درستگی سے الگ نہیں کی گئے ہیں۔ ہمکو النوار بنت ملک کی ابھی بہت سی پاک ایجادیں معلوم ہیں۔ اسی نے خواب میں ایک جھبر دیکھا تھا جس میں علی کا سر بند تھا جس کے چاروں طرف بہشتی انوار تھے اور جسپر ایک پرند تڑپ رہا تھا۔ یزید کی تخت نشینی کے بعد بصرہ میں بنو امیہ کے خلاف ایک سازش کے ممبروں نے جو اپنا جلسہ منعقد کیا تھا تو وہ ماریہ بن سعد کے گھر میں منعقد کیا تھا جو خاندان علی کی ایک پرجوش حامی تھی۔ اور وہ عبد القیس کے قبیلہ کی عورت تھی۔ حسین کے اپنے خاندان کے حقوق حاصل کرنے کی پُر از یاس جنگ میں دوسرے دلگیر واقعات کے ساتھ ہم وہ حسرتناک مقابلہ بھی دیکھتے ہیں جس میں ام وہب جو مدعی خلافت کے ایک پرجوش مددگار کی بیوی تھی ایک خیمہ کی لکڑی اُٹھا لیتی ہے اور اپنے شوہر کے پاس دوڑ جاتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان اب جاؤ اور محمد کی اولاد کے حق کے لیے لڑو۔ اُسکا بدنصیب شوہر یہ چاہتا تھا کہ وہ عورت تو نہیں جائے مگر وہ اُسکا کپڑا کھینچکر بولی کہ "میں اپنے تئیں تم سے الگ نہ کرونگی جب تک میں تمھارے ساتھ مر نہ جاؤں"۔ اور جب وہ لڑتا ہوا گرا تو اُسنے اُس بیجان لاش کو یہ کہکر شاباش دی کہ مبارک ہو تمکو کہ تم جنت کے لیے ہوگے۔ اسی طرح اسمار بنت ابوبکر کی روش پر بھی غور کرو۔ وہ اپنے بیٹے عبد اللہ بن الزبیر کو جرأت دلاتی رہی جب وہ حجاج سے جنگ کر رہا تھا۔ لڑائی میں جاتے وقت اُسنے اپنے بیٹے کا زرہ بکتر بھی پہننا گوارا نہ کیا۔ اُسنے کہا کہ یہ زرہ بکتر ایک ایسے شخص کے لیے بالکل نازیبا ہے جو ایک ایسی بات کے لیے لڑ رہا ہو جس کے حق ہونے کا اُسکو کامل یقین ہو۔ اسلام کے شروع زمانہ میں عورتیں اپنے دلیر شوہروں کو مذہبی جوش کے ساتھ مشکل سی مشکل گھڑیوں میں بھی ساتھ دیتی تھیں۔ جبیب ابن مسلمہ الفہری جسنے ۴۲ھ میں وفات پائی اُن لڑائیوں میں سے ایک لڑائی میں جاتے کو تھا جنمیں اُسنے اپنی ساری عمر گذاری تھی اُسوقت اسکی بیوی نے اُس سے سوال کیا کہ تم کہاں جا رہے ہو اُسنے جواب دیا کہ یا تو دشمن کو خیمہ کیطرف یا اگر خدا نے چاہا تو بہشت میں اسکی بیوی نے فوراً جواب دیا کہ میں دونوں حالتوں میں تم سے پیشتر وہاں پہونچونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب جبیب اپنے دشمن کے خیمہ کے پاس پہونچا تو اُسنے اپنی بیوی کو وہاں پہلے سے موجود پایا۔ ایک خارجی شہزادہ کے قاتل نافان الازک کو ایک عورت ہی نے قتل کیا جسنے اُس مقتول شہزادہ کے خون کا بدلا لینے کے لیے اُسکے ساتھ تنہا لڑنے کی جرأت کی۔

اسلام کی مقدس عورتیں

لیکن عرب کی عورتیں صرف بہادر ہی نہیں صاحب کمال نہ تھیں بلکہ جنگ کے اوقات میں بھی ہم بہت سی عورتوں کو ایسا ہی پاتے ہیں جنھوں نے پہلے درجہ کی انسانیت اور بنی نوع انسان کی سچی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ اسلم قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام کعیبہ بنت سعید تھا پہلی عورت تھی کہ جسنے غزوہ خیبر کے درمیان جنگی ہسپتال ایک مسجد میں قائم کیا تھا جہاں وہ بیماروں اور زخمیوں کے علاج اور حفاظت کیا کرتی۔ جیساکہ ابن سعید نے لکھا ہے عورتوں کا جنت میں داخل ہونا ایک ایسی بات ہے جو کہ خود قرآن کے مخالف ہے۔ ہمکو اُن بیشمار آیتوں پر ایک نظر کرنی چاہیے جنمیں صرف مومنوں کا ہی ذکر نہیں ہے بلکہ مومنات کا بھی ہے اور جنمیں صرف صالحوں کا ذکر نہیں بلکہ صالحات کا بھی ہے۔ یعنی ایماندار مرد اور عورتیں اور نیک مرد اور عورتیں۔ بہت سی آیتیں ہیں جنمیں عورتوں کا اسطرح ذکر ہے کہ جس سے اُنکا مردوں کے برابر درجہ ہونا کامل طور سے پایا جاتا ہے (خاصکر دیکھو سورۃ النساء الاحزاب اور دیگر مقامات

اسطرح ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو اسلام کی قدیم واقعات میں عورتوں کی ایسی حالت تھی اور نہ خود بانی اسلام کی ایسی تعلیم تھی کہ جس سے اُنکا درجہ پرہیزگاری اور تقدس میں کسی طرح بھی مردوں سے کم سمجھا جائے۔ حقیقت میں جبکہ جیسے ہم مختلف زمانوں کے مسلمانوں کی سوانح زیادہ پڑھتے ہیں اور اولیاء اللہ کے تذکروں کی کتابوں کو غور سے دیکھتے ہیں ویسے ویسے اسلام کی عورتوں کی قدر و منزلت کے بارہ میں ہمارا خیال بعض مصنفوں کی رائے سے فوراً مخالف ہوتا جاتا ہے۔ شروع اسلام سے اب تک ہم ولیہ عورتوں کا ذکر سُنتے آئے ہیں جو عموماً شیخہ کہلاتی ہیں۔ لوگ ان کو نام بنام جانتے ہیں اور اُنکی سوانح بہت تقدس اور عزت کے ساتھ بیان کرتے ہیں جنکو وہ اُنکی کرامات یا معجزات سمجھتے ہیں اور ابھی کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ آرینٹل میگزینوں نے اسکندریہ میں شیخہ امینہ کی باشوکت تجہیز و تکفین کا ذکر کیا تھا اولیاء کے تذکروں کی کتابوں میں معدودے چند ہی ایسی کتابیں ہیں جنمیں ولیہ عورتوں کا ذکر نہ ہو حروف تہجی کے ہر حرف کے مد میں ایسی ولیہ عورتوں کا بھی ضرور ذکر رہتا ہے جنکی عجائبات کا پلہ مردوں کے عجائبات سے ہرگز ہلکا نہیں ہوتا اور اُن اوراق میں وہ مردوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو بیٹھی نظر آتی ہیں اور بعض محقق فاطمہ کو (جو عورت تھی) قطب مانتے ہیں جو کہ ولیوں میں بہت ہی بڑا درجہ ہے ولایت میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اسی مضمون کی ایک کتاب ہے جس کے مصنف شیخ تقی الدین ابوبکر الحسینی ہیں ایک خاص باب مقدس عورتوں کی سوانح میں ہے اور ایک علحدہ باب اُن کے ذکر کا قائم کیا ہے جس کا عنوان متقی اور پرہیزگار عورتوں کے حالات جو خدا کے راستہ پر چلیں" ہے اور اُس کتاب کا مقصد جیساکہ دیباچہ میں اُس کے مصنف نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ اُسکو مطالعہ کرنیوالی عورتیں انکے حالات سے نصیحت پکڑیں اور تقدس اور پرہیزگاری میں اُنکو مثال مانکر اپنی طرز زندگی بھی ویسی ہی بنائیں۔ وہ بار بار اس زمانہ کی عورتوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ یا نساء ھذا الزمان اے اس زمانہ کی عورتو تمپر افسوس! تم اس سے (یعنی حسانہ سے کیونکہ اُسی کے تقدس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہتا ہے) بالکل خلاف ہو تم دنیا کی خوشی میں منہمک ہو۔

باقی آئندہ

ہمارے معزز ناظرین اس غرض سے لکھا ہے آپ شاید وہی نہ خیال کریں کہ البدر کی اشاعت انھوں نے ایک ہزار سے زیادہ کرائی ہے جو کہ ابھی صرف ۰۰م ہے۔

آریہ صاحبان کی نیک نیتی اور حق جوئی کا نمونہ

البدر کے گذشتہ نمبروں میں جو کارروائی انجمن فرقانیہ لاہور کی ہم نے نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث کے عنوان سے شائع کی ہے ذیل کی کارروائی اسکا نمبر چار ہے جسے پڑھ کر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آریہ صاحبان نے کس کس قسم کی حیلہ بازی سے اپنے اس شرمناک مسئلہ کرتوت نیوگ پر پردہ ڈالنا چاہا ہے اگر یہ امر انکے نزدیک حق ہے تو پھر ان چالبازیوں سے کیا فائدہ ہے افسوس کہ اسکے

ممبر اپنی قوم کو کیسے دھوکا دیتے ہیں
کہ دعوی تو حق پرستی کا اور
کرتوت یہ - ایڈیٹر

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ + ترجمہ یعنی ان لوگوں کا ارادہ ہے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں پر اللہ اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا کافر چاہے برا منائیں

نظم

آؤ اے آریو ادھر آؤ — نور حق دیکھو راہ حق پاؤ
سرپہ خالق ہے اسکو یاد کرو — یوں ہی مخلوق کو نہ بہکاؤ
کب تلک جھوٹھ سے کروگے پیار — کچھ تو سچکو بھی کام فرماؤ
کچھ تو خوف خدا کرو پیارو — کچھ تو پیارو خدا سے شرماؤ
عیش دنیا سدا نہیں پیارو — اس جہاں کو بقا نہیں پیارو
اس خرابہ میں کیوں لگاؤ دل — کوئی اسمیں رہا نہیں پیارو
اسقدر کیوں ہے کبر و استکبار — کیوں خدا یاد سے گیا یکبار
تم نے حق کو بھلا دیا ہیہات — دلکو پتھر بنا دیا ہیہات
طمع دیکر کے جھوٹ کہلانا — لمبے چوڑے خطاب لکھلانا
یہ دھرم اور ست سے ہے دور — جھوٹا حق سے سدا رہی مہجور

عمر اپنی کو تم سنوارو آج
پیارے ایشر سے دل لگالو آج

اس بات کو ایک متوسط الفہم انسان بھی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ آریہ صاحبان کی بھری مجلس میں ان مسئلوں پر مسلمانوں کے ساتھ تقریری مباحثہ ختم کردینے اور سناتن دھرم والوں سے بھی آغاز مباحثہ کا اعلان کر دینے کے بعد پھر ایک مسلمان نام شخص کے ساتھ مباحثہ کا اشتہار دینا کسی مکروہ حیلہ اور خفیہ چالبازی پر مبنی ہونیکے سوا کچھ نہیں ہو سکتا - ابراہیم ایک گمنام اور سائل واعظ اور علم دین سے ناواقف آدمی ہے - اسکو نہ تو کسی فرقہ اہل اسلام نے وکیل مقرر کیا اور نہ ہی وہ کسی اسلامی فرقہ کا امام اور پیشوا اور سرگروہ ہے - دور ہی بانی چھوکر باتیں سنا کر لوگوں سے چندہ لیکر کھانا اسکا پیشہ ہے یہ بات ظاہر اور مشہور ہو چکی ہے کہ آریہ صاحبان نے اسکو طمع دیکر مباحثہ کے لیے اسواسطے مقرر کیا ہے کہ اسکے منہ سے اپنے مفید مطلب باتیں نکلوا کر اس شرم کو مٹا ئیں جو ماہ اپریل و مئی سنہ ۱۹۰۳ء کے مباحثوں میں ویدک مسائل کی کمزوری ظاہر اور ثابت ہونے سے انھیں اٹھانی پڑی - اور ناواقفوں اور جاہلوں کو ابراہیم کی عظمت کا دھوکا دینے کے ارادہ اور اسلام اور مختلف اسلامی فرقوں کے علما کی توہین کی نیت سے اس شخص کے نام کے ساتھ "مولوی" اور "وکیل اسلام" کے خطاب شائع کردیے - حالانکہ یہ شخص نہ تو مولوی ہی ہے - اور نہ کسی حیثیت سے وکیل اسلام ہونے کا حق رکھتا ہے - ہمسے مباحثہ کرنے کے وقت آریہ صاحبان نے اسبات کا یقین دلانے کی کوشش کی تھی - کہ گویا وہ نیک نیتی سے تحقیق کرنا چاہتے ہیں - اور یہ بھی اقرار کیا تھا کہ جو بات کمزور اور ناقابل عمل ثابت ہوجائیگی اسکو بلا تامل چھوڑنے اور سچی بات کے قبول کرنے میں انکو کوئی تامل نہ ہوگا - لیکن افسوس کہ اسطرح ایک آدمی کو بازار سے پکڑ کر اسکو وکیل اسلام ظاہر کرنا اور اسکی جیب گرم کرکے (جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے) اپنے مطلب کی باتیں کہلانا اس عہد کے بالکل برخلاف ہے - اگر اسکو وکیل آریہ دھرم لکھتے تو یہ بالکل صحیح بات ہوتی +

ہم ذیل میں لاہور کے تمام مقتدر اسلامی فرقوں کے معزز اور مسلم علما اور انجمنوں کی ابراہیم کے مولوی اور وکیل اسلام ہونے کے متعلق شہادتیں درج کرکے آریہ صاحبان کی حق جوئی اور نیک نیتی سے پبلک کو آگاہ کرتے ہیں - وھو ھذا -

جناب شمس العلما مفتی مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی لائف پریزیڈنٹ انجمن حمایت الاسلام و سکرٹری انجمن مستشار العلما و لاہور لکھتے ہیں - میں میاں ابراہیم دوروی باف کے ذاتی حالات اور علمی لیاقت سے واقف نہیں ہوں اور جہانتک مجھے معلوم ہے موجودہ مباحثہ کے لیے اسلام کے کسی فرقہ نے انکو وکیل نہیں مقرر کیا ہے

دستخط مفتی صاحب موصوف

جناب مولوی **محمد شفیق** صاحب بگوی امام مسجد شاہی لاہور تحریر کرتے ہیں - میاں ابراہیم صاحب کا میں صورت آشنا ہوں وہ نہ تو علما ہی سے ہیں - اور نہ حدیث و فقہ کے سند یافتہ ہیں - علاوہ بریں نہ لاہور میں مولوی صاحبان سے شمار کیے جاتے ہیں اور نہ کسی فرقہ اسلامی کے سرگروہ خیال کیے جاتے ہیں - جہانتک مجھے علم ہے کسی فرقہ اسلامی کی طرف سے وکیل نہیں بنائے گئے فقط مورخہ ۵ جون سنہ ۱۹۰۳ء

دستخط مولوی محمد شفیق صاحب بگوی امام مسجد شاہی لاہور

جناب خان بہادر **محمد برکت علیخان** صاحب لائف سکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور رقم فرماتے ہیں - میاں ابراہیم صاحب کا کسی قسم کا تعلق ممبری انجمن اسلامیہ لاہور سے نہیں ہے - جو مباحثہ میاں ابراہیم صاحب نیوگ و طلاق و کثرت ازدواج وغیرہ پر آریہ ڈیبیٹنگ کلب لاہور سے کر رہے ہیں - وہ اپنے فعل کے خود ذمہ وار ہیں - انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے - دستخط خان بہادر محمد برکت علیخان سکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور

جناب مولوی **غلام احمد** صاحب مدرس اول و سپرنٹنڈنٹ دار العلوم نعمانیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں - میاں ابراہیم مذکور الصدر از جانب انجمن نعمانیہ لاہور وکیل مناظرہ برائے تحقیق مسائل اسلام مقرر نیست - دستخط مولوی غلام احمد صاحب

جناب مولوی سید علی حائری صاحب لاہوری جو ایک مقتدر اور معزز مجتہد اہل تشیع صاحبان کے ہیں تحریر فرماتے ہیں باسمہ سبحانہ - میاں ابراہیم صاحب کو میں واقف نہیں ہوں اور نہ شیعہ صاحبان نے انکو اس مباحثہ میں وکیل اپنی جانب سے مقرر کیا ہے - لہذا اسکے ملزم ہو جانے سے اسلام اور علماء اسلام پر کوئی اعتراض لازم نہیں آسکتا - فہو الموفق والمعین فی کل حین و علیہ التکلان فی کل آن - دستخط سید علی حائری صاحب

جناب شمس العلما مولوی **محمد عبد الحکیم** صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور لکھتے ہیں - میں میاں ابراہیم کے حالات سے واقف نہیں ہوں اور مجھے اسکی اسلامی وکالت کا کوئی علم نہیں ہے - دستخط مولوی محمد عبد الحکیم صاحب -

اب ان شہادتوں کو دیکھکر حق پسند لوگ خود ہی انصاف کرلیں کہ ایسے شخصکو وکیل اسلام اور مولوی ہونیکا اپنے گھر سے خطاب دیکر آریہ صاحبان جو فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں - کیا وہ نیک نیتی اور اصول حق جوئی پر مبنی ہو سکتا ہے ؟ پس اگر ایسے شرمناک اور مکروہ چالاکیوں میں ان اصحاب کی حق جوئی مخفی ہے تو خدا حافظ ! اے آریہ صاحبان غور کرو ! موت سر پر کھڑی ہے اب بھی دلونکو سچائی کے لیے صاف کرلو - اور ضد و تعصب کو اپنے دلوں سے نکالدو - کیا ابراہیم کو مولوی اور وکیل اسلام کا جھوٹا خطاب دینے کے راز کھلنے نے آپکو شرمندہ نہیں کیا - جاگو اور خدا کیطرف دھیان کرکے مفروضہ نیوگ کی نحوست سے پاک ہو جاؤ نہیں تو جلد نیوگیوں اور نیوگنوں اور نیوگ زادوں کی فہرست بتمبر جو اشتہار نمبر ۳ میں طلب کی گئی تھیں مشتہر کرو - تاکہ ہم اسکے علمی نقصانات اور فوائد کو تحقیق کرکے اسکے حسن و قبح پر غور کرسکیں اور پھر آپ کی طرف سے ہماری باقی مطلوبہ امور بہم پہنچ جانیکے بعد سلسلہ معلومہ شروع ہوسکے ورنہ یاد رہے کہ فضول ٹال مٹول اور غیر متعلق باتوں اور مکروہ اور ناجائز کارروائیوں سے اخفائے حق نہیں ہو سکتا - ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء

درس قرآن شریف

سلسلہ کیلیے دیکھو البدر نمبر ۲۹ جلد ۲ صفحہ

حکمت اصل میں ایک کانٹے دار لگام کو کہتے ہیں جو نہایت خطرناک اور شریر گھوڑے کو دیجاتی ہے۔ اور جگہ بڑی مضبوط اور پکی باتوں کے معنوں میں آتی ہے جنکا انجام نیک ہو اور نفس امارہ کی وہ اصلاح کریں۔

لاخیر فی کثیر من نجوٰہم ۔ تا اجرًا عظیمًا

ترجمہ بھلائی نہیں ہوتی بہت سی کانا پھوسیوں میں لیکن یاد رکھو تمام منصوبے ایک جیسے نہیں ہوتے مثلاً خیرات کرنے میں کسی شریف کو روپیہ دلوانا ہے نام ظاہر نہ کرو کیونکہ اس سے اسکی خفت ہوگی اسکو روپیہ دلوا دو یا کسی بھلی بات کے لیے منصوبہ ہو یا لوگوں کے درمیان سنوار کرنے کے لیے ہو تو اس قسم کے مشورے اچھے ہیں اصلاح بھی ہو صدقہ بھی ہو معروف بھی ہو لیکن یہ سب کام اللہ کی رضا مندی چاہنے کے لیے ہو تو بڑا اجر ملے گا۔

ایسی باتیں جو چھپ چھپ کر کیجاتی ہیں یہ اکثر بری ہوتی ہیں اور دوسرونکو دکھ پہونچانے کے واسطے ہوتی ہیں بہت لوگ منصوبوں سے کام لیتے ہیں لیکن انجام اچھا نہیں ہوتا مجھپر اللہ کا بڑا احسان اور فضل ہوا ہے کہ اس نے مجھے منصوبوں سے ہمیشہ نفرت دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی عیسائیوں اور یہودیوں نے بڑے بڑے مخفی منصوبے کیے لیکن ناکام رہے مینے تمکو سنایا تھا کہ یہودیوں نے ایکدفعہ ان مخفی منصوبوں سے فارسیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور بابل کی سلطنت کو تباہ کرکے خود آزاد ہوگئے اور نجات پاگئے لیکن اسوقت یہ طریق اللہ نے یہودیونکو بتلایا تھا اس واسطے اللہ نے انکو کامیابی دی انسان اس طرح کیا کرتا ہے کہ اللہ کے فضل سے جب ایک وقت کسی تدبیر سے کامیاب ہوتا ہے تو پھر اسکو بدکاری کا ذریعہ بنا لیتا ہے اس واسطے یہودیوں نے یہ بھی چاہا کہ اس ذریعہ سے رسول اللہ کا استیصال کردیویں مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودہ تھے اس لیے انکو (یہودکو) کو کامیابی نہ ہوئی وما ھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ کی بات سچی تھی جسکو اللہ نے چاہا اس طریق سے نقصان پہونچایا ۔ اللہ کے حکم کے سوا منصوبے کچھ بگاڑ نہیں سکتے ان منصوبہ بازیوں سے شیعہ نے بنوامیہ کی سلطنت تباہ کی اور پھر بنی عباس کو تباہ کیا لیکن سلطنت اوروں ہی کو ملتی رہی منصوبہ کرنے والے ناکام رہے یہی علم جفر کی بنا ہے اور انگریزی میں یا سُیفر کی جڑ یہی ہے ۔ اور فریمسن مذہب بھی اصل میں اسی سے نکلا ہے گو اسکے ابتدائی تعلیم یافتہ اس سے بیخبر ہوں اکثر دوسرے کی بربادی کے مشورے بری ہوتے ہیں ایک شخص ۱۵ سال سے ہمارے پاس رہتا تھا وہ ہمارے پاس روٹی کھایا کرتا تھا لیکن اتنی لمبی مدت میں مجھے اسکی قوم کا پتہ نہ ملا ایک مہمان ہمارے ڈیرہ میں آیا اس نے ایکدن میں تمام لوگونکی تحقیقات کرلی جب ہم روٹی کھانے کے واسطے بیٹھے تو مہمان نے کہا کہ میں تو اس شخص کے ساتھ بیٹھکر روٹی نہیں کھاؤں گا مینے کہا کہ تم الگ کھالو ہم تو ملکر کھائیں گے ہم ذات کا کچھ لحاظ نہیں کرتے خدا فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس انسان اگر دیکھے تو اچھا وہی ہے جس کا خاتمہ اچھا ہو جو تحقیر کیسکی کرتا ہے وہ مرتا نہیں ہے جب تک اسکی ویسی ہی تحقیر نہ کی جائے ایک شخص جو رئیس سا تھا اپنی لڑکی کا بیاہ نہیں کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہمارے جوڑ کا کوئی آدمی نہیں اسواسطے ہم لڑکی کا بیاہ نہیں کرسکتے آخر وہ عیسائی ہوگئی اتفاق سے اسی دن ایک چمار بھی عیسائی ہوا اور ان دونوں کی محبت ہوگئی پھر باہم شادی بھی ہوگئی اس رئیس کا تکبر کیسا اسکے پیش آیا غرض اللہ کی غیرت اور قہر سے ڈرنا چاہیے کسیکی حقارت نہ کرو لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْہُمْ مینے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مخالف کے واسطے قسم کھائی کہ تو کبھی بہشت میں نہیں جائے گا اسنے اسی وقت اسکو کہا کہ میں تجکو دوزخمیں ڈالونگا اور اسکو بہشت میں داخل کروں گا۔

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی تا مصیرًا **ترجمہ** اور جو الگ ہوتا ہے رسول سے بعد اسکے کہ ہدایت پہونچگئی اسکو اور جو مومنوں کی راہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار کرتا ہے وہ جدھر جانا چاہتا ہے ہم اسکو ادھر سونپ دیتے ہیں (روکتے نہیں) پھر جہنم میں اسکو پہونچا دیتے ہیں اور وہ بری جگہ ہے۔

رکوع ۱۵

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ تا بَعِیْدًا

ترجمہ اللہ معاف نہیں کرے گا اس بات کو کہ کسیکو اسکا شریک بنایا جاوے اور معاف کردے گا اس سے نیچے جسکو چاہے گا اور جس نے اللہ کا شریک بنایا وہ تو حق اور سچی اور سیدھی راہ سے دور چلا گیا۔

شرک کیا ہے ساجھی کرنا کسیکی کسی بات کو کسیکی کسی بات کے ساتھ ۔ جب اللہ کی ذات پر ہم غور کرتے ہیں تو ہمکو اسکی ذات بے ہمتا معلوم ہوتی ہے اور اسکی صفات بے نظیر ہیں اسکے افعال اسکے علم اسکی قدرت کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا اسنے سورج چاند اور زمین بنائی ہے پھول رنگارنگ کے صرف وہی پیدا کرتا ہے غرض اللہ ہر ایک صنعت میں لاشریک ہے اسنے آدمی کو پیدا کیا اور اپنا احسان ثابت کرنیکو آدمی کو کچھ احکام دیے جس سے اللہ کی عظمت اور جلال ظاہر ہو۔ اسکی کبریائی کا اقرار کرنا رکوع کرنا سجدہ کرنا قربانی کرنی روزے رکھنے کعبہ کا حج کرنا اسکے نام پر اپنے مالوں سے حصہ نکالنا ۔ یہ اللہ کے احکام ہیں اللہ کی عظمت اور اسکی کامل قدرت اور کامل علم سے جو تعظیم علمی اور اعتقادی پیدا ہوتی ہے وہی عبادت ہے ان فرمانبرداریوں میں کسیکو شریک کرنا اور ساجھی بنانا بڑی بے وقوفی کی بات ہے کسیکی فرمانبرداری بیم اور امید سے ہوا کرتی ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے حقیقی بیم اور حقیقی امید بھی شرک ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَھُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۔ اور اسنے فضیلت دی تمکو جہان کے چیزوں پر ۔ یہ اسلیے فرمایا کہ احمق انسان ایسی چیزونکو اللہ کا شریک بناتا ہے جو اللہ نے اسکی خدمت کے واسطے پیدا کی ہیں ۔ دیکھو یہ کیسی بیوقوفی کی بات ہے تم نہیں دیکھتے کہ جن چیزونکو انسان اللہ کا شریک بناتا ہے وہ خود انسان کی خادم ہیں آگ پانی زمین ہوا سورج چاند وغیرہ جنکی بہت ہی پرستش ہوتی ہے اور ابھی تک ہوتی ہے یہ تمام چیزیں اللہ نے آدمی کی خدمتگار بنائی ہیں وہ انکو اپنی خدمت میں لاتا ہے اور اپنے کام آگ پانی ہوا سے لیتا ہے بس یہ کیسی نادانی ہے کہ جو شے اپنی خادم ہے اسے مخدوم بنایا جاوے میرا ایک ہندو آشنا تھا اسکے گھر میں ایک سانپ کا بت پرستش کیواسطے بنا ہوا تھا مینے انگلی سے اسے ٹھنکارا اور اس سے ٹن ٹن کی آواز نکلنے پر وہ دوڑا آیا ۔ مینے اسکو کہا کہ یہ تو ہمارے عام سانپوں سے بھی کمزور ہے کچھ بھی نہیں کرسکتا تم اسکی پرستش کیوں کرتے ہو اور تم خود ہی اسکے خالق ہو اور خود ہی اسکے عابد ہو یہ کسطرح ہوسکتا ہے اسکا اسنے کچھ جواب نہ دیا اور نہ دے سکتا تھا ۔ انسان جب اللہ کو چھوڑ دیتا ہے تو پھر نیچے کی طرف گرتا ہے اور جب حقیقی اور قادر مطلق اللہ کو چھوڑ دیتا ہے تو ناکارہ چیزونکی پرستش میں گرفتار ہوجاتا ہے عیسائیوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا اور عیسیٰ کو خدا مان لیا کیسی حماقت کی بات ہے۔ باقی آیندہ

کسر صلیب

بائبل کہاں سے آئی

سلسلہ کے لیے دیکھو البدر نمبر ۳۰ جلد ۲ صفحہ ۲۳۶

متی شاید اس واقعہ کے لکھنے میں درست کہتا ہو کہ گورستان میں مسیح کو دیوانے آملے مگر اسبات کے بیان کرنے میں اُن آدمیوں پر جن سوار تھے وہ غلطی پر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اُسکی ذاتی رائے ہے مذکورہ بالا بیانوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بائبل کے لکھنے والے اپنے ہمعصروں کے خیالات اور عادات میں اور لوگوں سے بالکل علحدہ نہ تھے اسلیے تو ہم بائبل میں بہت سی علمی غلطیاں بہت سے اختلافات ۔ کثرت سے خدا کی بابت نا قابل پذیرائی باتیں اور توہمات اور بد تہذیبی سے بھرے ہوئے گندے اور تاریک خیالات وغیرہ وغیرہ پاتے ہیں ان تمام ادھوری باتونکو چھوڑ کر جو کہ یہاں اور وہاں کثرت سے پائی جاتی ہیں بائبل میں ایک پوری کتاب ہے جو کہ مذہبی لحاظ سے کسی کام کی نہیں صرف ایک عشقیہ نظم ہے ۔

اب ان تمام باتونکی پردہ پوشی بیفائدہ ہے اور انکا ذکر نہ کرنا بزدلی کا کام ہے ان سب باتوں کو لوگ اچھی طرح سے جان گئے ہیں (سب کو خارج کر دینا ہی بہتر ہوگا) خدا کا بڑا شکر ہے کہ اُسنے زمانہ گذشتہ کا ایک بیش بہا اور پر از حکمت خزانہ روحانی زندگی کا (بائبل) ہمارے واسطے محفوظ رکھا مگر ہمکو اُس کی تعظیم میں عقل سے کام لینا چاہیے اور اپنی شکر گذاری میں دیانتدار ہونا چاہیے ۔ سچکو چھپانے میں خدا کی عزت نہیں ہوتی پس بائبل کے موجود ہونے کے واسطے ہمکو خدا کا شکر گذار تو ضرور ہونا چاہیے اور اس سے مدد لینی چاہیے مگر یہ نہیں کہ اسکو ایک بُت بناؤ ۔ ہاں اس سے محبت کرو مگر ساتھ ہی اسکی جانچ پڑتال بھی کرو اسکی عزت کرو مگر اس سے خوف مت کھاؤ ۔ اگر تم اسکی اصل حقیقت سے واقف ہو جاؤگے تو یہ تمھاری اور بھی زیادہ دوست ہوگی ۔

اب پھر ہمارا یہ سوال ہے کہ بائبل کہاں سے آئی بعض لوگونکی باتیں سنکر شاید تم یہ خیال کرو کہ بائبل اسی طرح بابوں اور آیتوں میں تقسیم کری کرائی آسمان سے گر پڑی میں ایسے بہت سے اشخاص کو جانتا ہوں جن کا ایمان ہے کہ یہ باب اور آیتیں بھی الہامی ہیں اور وہ اسبات کو سنکر بہت ہی سخت رنجیدہ ہوئے ہیں جبکہ میں نے انکو کہا کہ اس تقسیم کو تو بہت ہی تھوڑا عرصہ ہوا ہے بلکہ یہ تو اسی زمانہ کی ہے ۔ پہلے پہل اسمیں کسی قسم کے باب اور آیتیں نہ ہوتی تھیں میں پھر دوبارہ کہتا ہوں کہ اسمیں کتاب کی تحریت اسمیں اچھی غور و خوض کے بعد کرنی چاہیے ۔ اسکی ایک تاریخ ہے جبتک کہ ہم اس تاریخ کو نہ سمجھیں ہم اسکو ہرگز اور قطعاً نہیں سمجھ سکتے ۔

پہلی حالت میں ایکبات تو ضرور صاف ہو ۔ یعنی کہ جب میں اسکو ہاتھ میں لیتا ہوں تو مجھے معلوم دیتا ہے کہ عام محاورہ کے مطابق تو یہ کتاب نہیں ہے بلکہ کتابونکا مجموعہ ہے ۔ پُرانے عہدنامہ کے لیے تو ہم یہودیوں کے زیر بار ہیں ۔ پرانا عہدنامہ انکی بائبل ہے جو کہ زمانہ بزمانہ ہر طور سے محفوظ رکھی گئی ہے ۔ یہانتک کہ ہم اسکا نشان دو ہزار برس تک پورے طور سے لگا سکتے ہیں مسیح سے چار سو سال پیشتر پرانے عہدنامہ کی کتابیں ایک جز میں اکٹھی کی گئیں اور ہمارے پاس قریباً ایسی ٹھیک طور سے پہونچ گئی ہیں اور قریباً دو سو سال قبل از مسیح اس کا ترجمہ یونانی میں کیا گیا اسی واسطے اس زمانہ تک تو اسکا نشان ٹھیک اور صاف طور سے اسی طرح معلوم ہو سکتا ہے جیسے سیسرکی اور لشین یا کوئی اور پُرانی کتاب ۔ تو اس سے ایکبات تو ضرور ثابت ہو گئی کہ پُرانے عہدنامہ کی عمر کم سے کم دو ہزار برس کی ہے ۔

اس کے علاوہ ایک اور چیز ہمیں یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہ مختلف کتابیں کہ جنسے پُرانے اور نئے عہدنامہ کا ایک مجموعہ بنتا ہے ۔ اکثر ان کتابوں میں ہر ایک کے لکھنے میں کچھ نہ کچھ سال ضرور صرف ہوئے ہونگے دس احکام کے زمانہ سے لیکر جو کہ موسیٰ کے سر پر تھوپے جاتے ہیں اخیر خط تک ۱۵۰۰ برس کا زمانہ ہوتا ہے جو کہ قریباً اتنا ہی بڑا ہے جتنا کہ ہمارا عیسوی سنہ ۔ اور یہی ایک بڑی ضروری بات قابل یاد ہے کہ یہ کتابیں کبھی اس خیال سے نہیں لکھی گئی تھیں کہ ان تمام کو ایک جزو میں باندھ دیا جائیگا اور اس جزو پر نام بائبل کا جڑ دیا جائے گا ۔ کچھ نبیوں کی کتابیں بھی جن کا کہ زمانہ ۸۰۰ سے ۳۵۰ برس کا ہوتا ہے ۸۰۰ برس قبل از مسیح یعنی جنکو آج کے دن سے قبل قریباً دو ہزار چھ سو برس ہوئے ۔ ....

قریباً نویں صدی قبل از مسیح شروع کی گئی اور قریباً چار سو سال میں ختم ہوئی ۔ بادشاہوں اور سموئیل کی کتابیں قریباً چھٹی صدی قبل از مسیح لکھی گئیں اور کی کتابیں قریباً ڈیڑھ سو سال بعد اسکے لکھی گئیں ۔ دانیال کی کتاب اس سے بھی ڈیڑھ سو سال بعد میں لکھی گئی اور رسولوں کے خط ۔ مکاشفات ۔ انجیلیں اور رسولوں کے اعمال پہلی صدی کے اوسط سے لیکر دوسری صدی کے نصف حصہ تک آخیر ہی میں لکھی گئیں ۔

اب یہ ایک قدرتی بات ہے کہ ایک ایسی حجم میں جو کہ اسقدر عرصہ دراز میں لکھا گیا ہو اور اسقدر آدمیوں کی تصنیف ہو کسقدر اختلافات مختلف صورتوں میں پایا جا سکتا ہے اور یہ کسقدر قانون قدرت الٰہی انسانی فطرت کے برخلاف ہے کہ تمام بائبل کو ایک ہی جیسا قابل قبول اور معتبر ٹھیرایا جاوے ۔ آؤ ہم دانائی سے کام لیں اور اس روشنی کے مطابق جو ہمکو عطا کی گئی تمیز کریں اور اسبات کے پہلوؤں پر غور کریں ۔ بائبل کی بعض کتابوں میں صرف خونی لڑائیوں کے ذکر اور زندگی بچانے کے واسطے جو جھگڑے بکھیڑے کیے گئے درج ہیں جو کہ صرف ایک قسم کی تاریخ ہے ۔ اور دوسرے مقامات پر میں زمانہ گذشتہ کی لوگونکی رائیں بڑے بڑے اہم سوالات کی بابت ہیں ۔ مثلاً پیدایش دنیا ۔ آدمی کا آغاز ۔ برائی کی جڑ وغیرہ وغیرہ ۔ صاف ظاہر ہے کہ اصل واقعات کے رو سے یہ کوئی الہامی باتیں نہیں صرف پُرانے زمانہ کے دانا لوگوں کی اپنی اپنی رائیں ہیں ان مختلف مضامین کے متعلق ۔ بعض کتابوں کے بارہ میں صرف اپنی ہی خواہشات کو ظاہر کیا گیا ہے یا سریلے گیت ہیں ۔ مثلاً زبور اور دوسری کتابیں اسی طور سے اُن یہودی مصلح اور قومی بہتری کی خواہشوں کے خیالات کے صرف تاریخیں ہیں جیسے کہ یسعیا اور دوسرے نبیوں کی کتابیں ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بائبل میں پُرانے زمانہ کے دانا اور قابل آدمیوں کی گفتار رفتار اور اعمال درج ہیں جسطرح خدا اُن کو کہتا رہا وہ کرتے رہے یا بعض دفعہ جسطرح انکی اپنی مرضی میں آیا ویسا ہی کرتے رہے ۔ ایک اور نکتہ قابل غور ہے کہ ان کتابوں نے کبھی خود الہامی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا وہ ہمیشہ اپنے آپ کو وہی ظاہر کرتے رہے ہیں جیسے کہ وہ ہیں ۔ تاریخ ۔ گیت ۔ پیشگوئیاں اور کچھ اخلاقی تعلیم (سو وہ بھی ناقص) اسطرح سے تو وہ اپنے مراتب پر بغیر کسی قسم کے دعوے کے موجود ہیں ۔ بائبل کا یہ حال ہے کہ وہ مختلف کتابیں ہیں جو کہ مختلف زمانہ میں تصنیف یا تالیف ہوئی ۔

کہ انیکلر

مقدمات

۱۳ ۔ ۱۵ ۔ ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ اگست کو جو مقدمات تھی خاکسار ایڈیٹر انکو سُننے کے واسطے ہیڈ کوارٹر سے غیر حاضر تھا اسلیے گذشتہ نمبر اور دو ... سے ملتوی ہیں ۔

+ . بوجہ شمولیت مقدمہ گورداسپور تازہ خبریں و الہامات درج ہو سکیں انشاء اللہ نمبر میں ہندیہ ناظرین ہونگی

مثنوی

سلسلہ کے لیے دیکھو البدر نمبر ۳۰ جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ کا

عقل داری فہم و ادراک و ذکا
زیرکی و دانش و فکر رسا

قلب صافی ہمت عالی بلند
رائے صائب سرد داری دردمند

نہ فلک سیر ترقی ہائے تو
ہفت اقلیم اندر زیر پائینہ

بہر ذلت این ہمہ نقش و نگار
صد ہزاراں کاروبار گیر و دار

عالمی را ہم مسخر کردۂ
لاف چوں من راہم از بر کردۂ

لیک با این عقل و ادراک و ذکا
با خدا مرتبت اے مہ لقا

ضعف نور تو عیاں ہست اے ضعیف
حاجتے داری باں رب لطیف

روح انساں ہر زماں سوئیش دواں
می پرد چوں مرغ سوئے آشیاں

گرنہ روح ما ازاں رحماں بدے
کی مرا حاجت بہ پیش آں بدے

دمبدم از رحمت و احسان او
بہرہ یابد ہر کسے از خوان او

گہ کسے را بر سپہر سلطنت
می نشاند بر سریر مکنت

گر کسے را ملک و دولت میدہد
گر بفرقش تاج تخت می نہد

گہ گدائے را شہنشاہے کند
ذرہ را گہ مہر و گہ ماہے کند

کس نیارد اینکہ آنجا دم زند
لاف استعلائے اینجا کم زند

کار ما اینست اے مرد خدا
محو گشتن در رضائے کبریا

۵ انبیا و اولیا و راستاں
شاہد اند بر وجود آں نہاں

از وجود شاں وجودش آشکار
رہ نمای خلق سوئے کردگار

گر وجود شاں نبودی اے عزیز
از وجودش کے شدے کار تمیز

از رخ شاں نور او رخشندہ شد
در شب ظلمت چو مہ تابندہ شد

از صفات شاں صفات حق عیاں
در طفیل شاں حیات جاوداں

ہر کارش در جہاں آئینہ اند
از وجود شاں وجودش بنگرند

سر فروشاں بہر عشق آں نگار
سوختہ از بہر او ہر کاروبار

سینۂ شاں پُر ز مہر کبریا
جسم و جاں را بہر او کردہ فدا

کس نبردہ رہ بہ علم و فضل شاں
دور تر از عقل مردم عقل شاں

دل منور گردد از فیضان شاں
نور یابی در دل و در جسم و جاں

عقدۂ دشوار دنیا را کلید
راز عقبیٰ ہم از ایشاں شد پدید

درمیان خلق و حق پیغامبر
تا بیابد کس ازاں یاری خبر

کیطرف محو رضائے کبریا
ہم بمخلوق خدا بہر دعا

کار شاں جز این نباشد ہیچ کار
تا وجودش را نماید آشکار

تا رسانند خلق را با خالقے
تا نمایند چہرہ آں رازقے

در دبستان خدا خواندہ سبق
زیں سبب بر دیگراں بردہ سبق

خلق و عالم تا بسوئے حق کشند
عالمے را تا خبر از وے دہند

چونکہ مامور اند از حق جانِ من
کار شاں کار خدائے ذوالمنن

گفت شاں گفت خدائے ذوالعلا
نطق شاں باشد مبرا از ہوا

مہبط وحی خدائے ذوالجلال
پاک بے ہمتا قدیر و بے مثال

جوش شاں ہمدردی و مہر و وفا
در رضائے شاں رضائے کبریا

باقی دارد

مراسلت

فیضان احمدی

خداتعالیٰ کی ہدایت دینے کی راہ کیسی نیاری ہے میاں سلطان خان ایک ایسے گاؤں کے رہنے والے ہیں کہ جہاں علم کا کوئی چرچا نہیں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے کوئی واقف نہیں مگر چونکہ یہ سلسلہ خداتعالےٰ کا اپنا قائم کردہ ہے اسلیے ہر جگہ خود اپنے فضل سے اتفاق کرتا ہے اور اپنے پیارے برگزیدہ مرزا غلام احمد کے پاس کھینچ کھینچکر لوگوں کو لا رہا ہے سوچنے والے سوچیں کہ یہ انسانی کاروبار ہے یا آسمانی۔ ایڈیٹر۔

میں سلطان خان قوم پٹھان ساکن موضع جے سنگھ پورہ تحصیل نوح ضلع گوڑگانوہ کا ہوں اپنے خواب کا راستی سے اظہار کرتا ہوں کہ مینے ۱۹۰۱ء میں اپنے بھائی کی شادی کیلیے بنیے سے مبلغ مبلغ ۱۵۰ روپے قرض لے لیے تھے آخر بسبب قحط کے وہ اب تک ادا نہیں ہوسے اور جو کچھ ادا بھی کیے وہ بقال مذکور نے سود میں مجرے کر لیے اب ۱۹۰۳ء بماہ جولائی بتاریخ ۲ جولائی میں کمترین پر بقال مذکور نے نالش کر دی اس سے اس عمزدہ کو ایسا غم ہوا کہ اپنی جان سے تنگ آگیا اور بنیا قسم قسم کی دہمکیاں دیتا تھا اس سبب سے دل میں ارادہ کیا کہ اپنی جان کو کھو دوں لیکن نماز بوقت عشا بندہ خدا کی عاجزی کرکے اسقدر رویا کہ آنکھیں سوج گئیں عاجزی خدا کو بڑی پسند ہے الغصہ رات کو میں فکر ہی میں سو رہا تھا اور اچھی طرحسے آنکھیں بند نہیں ہوئی تھیں کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ سر پر عمامہ سبز باقی لباس سفید میرے سامنے آکھڑے ہوے اور فرمایا کہ اُٹھ اسقدر رنج و فکر کیوں کرتا ہے اللہ نے تیری مدد کی ہے جا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کہ تیری دوا کرے اور تیرے مرض کو تجھسے دور کرے تجکو خدا کے نیک بندوں میں داخل کرے اسطرح میں دیکھ کے چونکا اور زیادہ رنج میں مبتلا ہوا ساری رات نہیں سویا صبح ہوتے ہی مینے مسجد کے ایک امام سے خواب کی تعبیر پوچھی اسنے کہا کہ جامع مسجد نوح میں چلا جا کہ وہاں پر ایک مولوی صاحب کامل ہیں وہ تعبیر اس خواب کی دینگے الغصہ میں نوح میں آیا اور مولوی صاحب سے حال خواب بیان کیا انھوں نے کہا کہ خواب تیرا عجیب ہے جو زمانہ مسیح و مہدی علیہ السلام کی خبر دے رہا ہے ہاں البتہ ایک شخص نے قادیان ملک پنجاب میں دعوی مسیحیت کا کر رکھا ہے لیکن لوگ ان کو کاذب کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ وہی مسیح سچے ہیں جنکی خبر مجھے بزرگ نے دی ہے پھر مینے مولوی صاحب سے پوچھا کہ مولوی صاحب۔ قادیان کس جگہ ہے انھوں نے کہا کہ ملک پنجاب میں سُنا ہے اور پتہ میں نہیں جانتا پھر میں ضلع گوڑگانوہ میں آیا وہاں پر ایک شخص نے کہا کہ قادیان ضلع امرتسر میں ہے بعدہ میں دہلی کی مسجد فتحپوری میں آیا اور مینے پتہ دریافت کیا تو ایک شخص موٹے سے تھے اُنہوں نے کہا کہ بھائی قادیان تو ضلع گورداسپور میں ہے تو کیوں پوچھتا ہے مینے کہا کہ یوں ہی پوچھ رہا ہوں۔ میرے سر ہو گیا تو میں وہاں سے چلا آیا اور اسٹیشن پر آکر ٹکٹ لے لیا سہارنپور کا ریل میں ایک شخص حضرت احمد نامی نے پتہ دیدیا کہ امرتسر سے ٹکٹ بٹالہ کا لے لینا وہاں سے پھر یکے جلتے ہیں اسطرح سے میں یہانتک پہونچگیا ہوں اور زیارت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوا۔

جوئندہ سو یابندہ۔ ۱۲؍ جولائی ۱۹۰۳ء

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم۔ بی۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی مسیح الزمان علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ ارشادات فرمائے نہایت عمدہ ہے۔ شیریں بیان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں۔ دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔ حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے۔ خریداران البدر والحکم کو پارہ عم کی تفسیر مفت محض ۱ ر کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے قیمت بلا جلد ۳ ر معہ جلد ۳ ر پارہ الٓمٓ کی قیمت ۱۰ ر عم کے پارہ کی قیمت ۲ ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال۔

تمام درخواستیں مشتہر کے نام تراوڑی آنی چاہییں

مراسلہ

در تردید مذہب شیعہ

سمجھتے ہی نہیں شیعہ کہ رقت کسکو کہتے ہیں
نہیں آگاہ وہ مطلق محبت کسکو کہتے ہیں

شیعہ سال بھر میں کبھی۔ اور عشرہ اول محرم میں بالخصوص بلا ناغہ اور جگہ جگہ اور جا بجا لیسویں وغیرہ کی مجلسیں کیا کرتے ہیں جنکو محفل عزا اور مجلس غم کے نام سے موسوم کرکے امام حسین کا غم و الم خصوصاً اور شہدائے کربلا کا ذکر شہادت عموماً بیان کرکے رویا پیٹا کرتے ہیں اور اکثر یہی بیان ہوا کرتا ہے کہ حضرت امام حسین نے ہم لوگوں کی بخشش اور نجاۃ کے لیے جان دی اور اپنے نانا کی امت کی مغفرت کے لیے شہید ہوے ہیں۔ جو شخص انکے غم میں رووے یا رلاوے یا کم از کم رونے کی شکل ہی بنا لیوے یا رونے والوں کے آنسو ہی لیکر اپنے منہ پر مل لیوے تو اسپر نار جہنم حرام ہو جاتی ہے اور بہشت بریں اور جنت عدن ایسے ہی لوگوں کی منتظر ہیں بلکہ بہشت اور دوزخ بنے ہی محض محبان حسین اور دشمنان حسین کے لیے ہیں۔ تعزیہ شریف بنانے کا ثواب اگر لوگوں کو معلوم ہو جاوے تو کبھی کسی دوسری عبادت کا نام تک نہ لیویں اہتمام مجلس اور مرثیہ خوانی کا اجر تو بے حساب ہے۔ اور جسدن کوئی اچھے رسیلے اور سریلی آواز کا آدمی محبان حسین کو اچھی طرح رلاوے اور پٹاوے تو کہا کرتے ہیں کہ آج خوب ہی رقت ہوئی ہے اور اہل بیت پاک ہمارے ساتھ رونے پیٹنے میں شریک رہتے ہیں حتی کہ پاکدامن بیبیاں بھی ہماری اس مجلس میں بال کھولے ہوے شریک غم ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اب ہم شیعہ ہی کی مسلمہ اور معتبر حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی الخ کے مطابق پہلے تو قرآن مجید کیطرف رجوع کرکے دریافت کرتے ہیں کہ رقت اور رونا کس قسم کا جائز بلکہ ضروری ہے اور کس طرح کا عبث اور لغو گناہ ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً جزاءً بما کانوا یکسبون چاہیے اپنے اعمال و افعال کو یاد کرکے تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں اگر انسان صرف ایک ہی آیۃ مندرجہ ذیل کو غور اور تفکر سے بار بار پڑھتا رہے تو جائز اور ضروری رقت اور رونے کا بہت کچھ سامان حاصل کر سکتا ہے آیت یہ ہے ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولاً ضرور ضرور کان اور آنکھ اور دل اور اعضا وجوارح و قوی سے اپنے اپنے اعمال اور افعال سے پوچھے جاینگے جب ہم سر سے پاؤں تک سارے وجود کے اعضا اور جوارح پر بنظر عمیق دیکھتے ہیں تو سب کے سب ودیعت الہی ہیں اس ساری مخلوق کو اپنے خالق کی مرضی کے مطابق چلنا چاہیے۔ یعنی ہر ایک عمل انکا اول تو محض للہ اور خالص خدا ہی کے لیے ہو دوسرا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کے مطابق ہو غرض حقوق اللہ اور حقوق عباد سے بوجہ احسن عہدہ برا ہونے میں ہی انکی نجات اور مکتی اور فلاح وابستہ ہے۔ مگر

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش | عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش | کس نتواند کہ بجا آورد

کے موافق سوائے معذرۃ اور رقت اور رونے اور توبہ استغفار بالاستمرار کرنیکے کوئی دوسرا علاج سمجھ میں آتا ہی نہیں برخلاف اسکے کسی انسان کی مصیبت اور تکلیف کو یاد کرکے رونا پیٹنا عبث اور بیہودہ ہی نہیں بلکہ اللہ تعالی کی نافرمانی اور گناہ بھی ہے کیونکہ آیت ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم الآیہ یعنی ہم تمہیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان میں مبتلا کرکے آزماتے ہیں ایسے لوگوں کو خوشخبری دو جو مصیبت کے وقت صبر اور سہارا کرکے صرف اتنا ہی کہدیتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اللہ ہی کے پاس چلے جاینگے ایسے لوگوں پر صلواتیں اور رحمتیں انکے رب کیطرف سے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اب حدیث کی دوسری جز۔ عترتی۔ کیطرف تو ایک سرسری نظر سے بڑی صفائی سے یہی پتہ ملتا ہے کہ عترت اطہار تو قرآن مجید پر عملدرآمد کرکے ساری امت محمدیہ نے بلکہ ساری جہان کے لیے اسوہ اور نمونہ ہیں۔ ہم کسیطرح بھی نہیں مان سکتے کہ وہ پاک اور زکیا گروہ قرآن مجید کی آیتوں کے خلاف عملدرآمد کرکے صلوۃ اور سلام اور رحمۃ سے محروم رہے ہوں۔ حاشا وکلا۔ ایسا عقیدہ کسی مومن مسلمان کا تو ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہاں ہمدردی بنی نوع میں شریک ہوکر انکے دکھ سکھ سے متاثر ہونا واجبی اور ضروری امداد سے دریغ نہ کرنا اور دوسروں کے لیے دکھ اور تکلیف اٹھانا عین انسانیت اور آدمیت اور موجب ثواب واجب التعظیم ہے۔

بنی آدم اعضای یکدیگر اند | کہ در آفرینش ز یک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار | دگر عضوہا را نماند قرار

نہ یہ کہ ہم اپنے ہمعصر۔ بھائی بندوں۔ ہمسایوں۔ قریبوں۔ زیر دست کاریگروں ماتحتوں متوسلین و متعلقین وغیرہ کا تو ہماری کرتوتوں اور بد عملیوں سے ناک میں دم آ رہا ہو اور پچھلے لوگوں اور گذشتہ بزرگوں پر ہماری اسقدر مہربانی ہو کہ انکی رفتہ گذشتہ اور دنیاوی مصائب اور حوادث کو تکلف اور تصنع سے یاد کرکے جھوٹے بھوٹے آنسو روئیں۔ سبحان اللہ

برین عقل و دانش بباید گریست ۔ گلاب الدین احمدی رہتاسی۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعۃ میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام مبائعین	موضع	ضلع
۱۲۷۲	معراج الدین صاحب	نرگوی	
۱۲۷۳	پیر محمد صاحب	قصبہ مائل پور	
۱۲۷۴	ابراہیم صاحب	"	
۱۲۷۵	احمد صاحب	دولمیال	جہلم
۱۲۷۶	چودھری غلام حیدر صاحب	گنجو چک	گوجرانوالہ
۱۲۷۷	محمد حسین صاحب	"	"
۱۲۷۸	فیروز الدین صاحب	"	"
۱۲۷۹	غلام محی الدین صاحب	سعالی	منٹگمری
۱۲۸۰	ملا فضل الدین صاحب	سنڈا لوالہ	سیالکوٹ
۱۲۸۱	نواب خان صاحب	کریام	جالندھر
۱۲۸۲	رحیم بخش صاحب	چک ۹۶	جھنگ
۱۲۸۳	عبد الواحد صاحب	کوٹ قاضی	گوجرانوالہ
۱۲۸۴	نور الدین صاحب	شاہدرہ	لاہور
۱۲۸۵	محمد اسمعیل صاحب	مرادآباد	مرادآباد
۱۲۸۶	اہلیہ عبد الواحد صاحب	جھنڈاں والی	سیالکوٹ
۱۲۸۷	شیخ حسین صاحب	سنور	پٹیالہ
۱۲۸۸	ڈاکٹر نبی بخش صاحب	لاہور	لاہور
۱۲۸۹	احمد صاحب	دمامہ	گجرات
۱۲۹۰	محمد الدین صاحب امام	کھوتیاں	جہلم
۱۲۹۱	دل محمد صاحب	کابل	
۱۲۹۲	اہلیہ عبد الغنی صاحب	لا اعلم	
۱۲۹۳	عبد السبحان صاحب	سنور	پٹیالہ
۱۲۹۴	بی بی سوندان	نیالہ	"
۱۲۹۵	محمد حسین صاحب	سنور	"
۱۲۹۶	الہ بخش صاحب	چک سکندر	امرتسر
۱۲۹۷	اللہ دتا صاحب	کوکھوال	لائلپور
۱۲۹۸	محمد بخش صاحب	دابہ والہ	گورداسپور
۱۲۹۹	میراں بخش صاحب	ننگل	"
۱۳۰۰	غلام احمد صاحب	"	"
۱۳۰۱	عمر دین صاحب	"	"
۱۳۰۲	ابراہیم صاحب	"	"
۱۳۰۳	علی محمد صاحب	بیکھووال	"
۱۳۰۴	رحیم بخش صاحب	بٹالہ	"
۱۳۰۵	چراغ الدین صاحب	قصور	لاہور
۱۳۰۶	بابو برکت علی صاحب ڈویژنل کلرک	نہر جہلم	

مطبع انوار الاسلام قادیان میں منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے اہتمام وسعی سے چھپکر شائع ہوا۔

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس یہ ہے رُخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمدؑ کا

البدر

نمبر ۳۳ | قادیان دارالامان ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

گذشتہ اشاعت سے آگے سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار نمبر ۳۲ جلد ۲ - صفحہ ۱

بغیر نبی کے خدا کا کلام سمجھ نہین آسکتا اور نہ اس پر عمل درآمد ہو سکتا ہے

بعض احباب آمدہ از لاہور نے عبد اللہ چکڑالوی صاحب کے خیالات اور اعتقادات کا ذکر کیا اُس پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حَکَم اور عدل نے فرمایا کہ ہر ایک شی کے لئے استاد کی ضرورۃ ہے ورنہ تم دیکھ لو جس قدر تصانیف ہر ایک فن اور علم کے متعلق موجود ہین کیا مصنفین نے اپنی طرف سے کوئی بخل رکھا ہے ہر ایک بات کی بڑی بڑی تفصیل کی ہے اگر بخل کا ظن ہو سکتا ہے تو ایک پر ہوگا دو پر ہوگا نہ لاکھون پر مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ علم کا خاصہ ہی یہی ہے کہ بلا استاد کے نہین آتا اور نبی بھی ایک استاد ہوتا ہے (جبکہ خدا کی کلام کو سمجھا کر اس پر عمل کرنیکا طریق بتلاتا ہے) دیکھو مین الہام بیان کرتا ہون تو ساتھ ہی تفہیم بیان کر دیتا ہون اور یہ عادۃ نہ انسانون مین دیکھی جاتی ہے نہ خدا مین کہ ایک علمی بات بیان کرکے پھر اُسے عملدر آمد مین لانے کے واسطے نہ سمجھاوے جو استاد کا محتاج نہین ہے وہ ضرور ٹھوکر کھاویگا۔ جیسے طبیب بلا استاد کے طبابت کرے تو دھوکا کھاویگا ایسے ہی جو شخص بلا توسل آنحضرۃ صلعم کے اگر خود بخود قرآن سمجھتا ہے تو ضرور دھوکا کھاویگا

حضرۃ اقدس کے بیانکی تصدیق خود مولوی چکڑالوی صاحب کر رہے ہین کیونکہ اس وقت وہ خود معلم قرآن بنے ہین اور قرآن کے سمجھانے کا ان کو دعوٰی ہے ورنہ اگر ان کا مشن یہ ہے کہ قرآن پر عمل درآمد کے لئے کسی استاد (یعنی نبی) کی ضرورۃ نہین تو پھر ان کو یہ حق کیسے حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ کسی کو یہ کہین کہ جو کچھ مین کہتا ہون اس پر عمل کرو بلکہ ان کو ہر ایک کو یہ کہنا چاہئے کہ ہر ایک شخص بذاتِ خود جو کچھ قرآن سے سمجھ سکتا ہے وہ اپنی اپنی جگہ خود عمل کرے اور کوئی ضرورۃ نہین کہ میری ہی اتباع کرے +

م - ا

مفتری کا انجام

فرمایا مفتری تھک جاتا ہے اور اسکا پول خود لوگون پر ظاہر ہو جاتا ہے اور پھر اُسی ذلت دامنگیر ہوتی ہے کیونکہ روز بروز کیسے افترا کر سکتا ہے افترا جیسی کچی شے کوئی نہین ہوتی حتیٰ کہ شیشہ بھی اتنا کچا نہین ہوتا جس قدر افترا ہوتا ہے اور چونکہ مفتری کے بیان مین قوۃ جاذبہ نہین ہوتی اس لئے اس کی بدبو بہت جلد پھیل جاتی ہے +

قتل انبیاء

اس کی نسبت ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت مین جھوٹے نبی کی یہ علامت لکھی ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور ادھر ایسی عبارتین بھی ہین کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض نبی قتل ہوئے تو پھر وہ علامت کیسے صحیح ہو سکتی ہے +

فرمایا۔ راستباز کی یہی نشانی ہے کہ جس مطلب کیلئے خدا نے اُسے پیدا کیا ہے جب تک وہ پورا نہولے یا کم از کم اس کے پورا ہونے کی ایسی بنیاد نہ ڈالدے کہ اسے تنزل نہو تب تک وہ نہ مرے مگر ایک کذاب سے یہ بات کب ہو سکتی ہے۔ قتل سے مراد یہ ہے کہ اس قتل مین ناکامی اور نامرادی ساتھ نہو اور جب ایک انسان اپنا کام پورا کر چکے تو پھر خود مر جاوے یا کسی کے ہاتھ سے مارا جاوے تو کیا موت تو بہر حال آنی ہی ہے کسی صورت مین آگئی اُسمین کیا حرج ہے اور کامیابی کی موت پر کسیکو تعجب بھی نہین ہوا کرتا اور نہ دشمن کو خوشی ہوتی ہے قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ خدا تعالےٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو بلکہ آنحضرۃ کی نسبت لکھا ہے افان مات او قتل جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہے اب جنگون کے بیچ مین ہزارون افسر مارے جاتے ہین لیکن اگر ان کی موت کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی ہو تو اس پر کوئی رنج نہین کرتا بلکہ خوشی کرتے ہین اور جو خدا کے اہل ہوتے ہین ان کا قتل تو انکے لئے زندگی ہے کہ اپنے قائم مقام ہزارون چھوڑ جاتے ہین آنحضرۃ کی آمد اس وقت ہوئی کہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا اور گئے اس وقت جبکہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کی سند آپکو مل گئی۔ پس اگر آپکو کامیابی نہ ہوتی لیکن آپ کسی کے ہاتھ سے قتل بھی نہ ہوتے تو اس سے کیا فائدہ تھا اور یہ کونسا مقام فخر کا ہے ہان جب ایک شخص سلطنت قائم کرتا ہے اور اپنے قائم مقام...... مظفر و منصور چھوڑتا ہے تو کیا پھر دشمن کی خوشی

کاموجب ہوسکتا ہے بڑی سے بڑی ذلت یہ ہے کہ ناکامی اور نامرادی کی موت آوے پس اگر آنحضرۃ صلعم اس کامیابی کی حالت مین اگر قتل کئے جاتے تو اس سے آپکی شان مین کیا حرف آسکتا تھا یہ بھی لکھتے ہین کہ آنحضرۃ صلعم کو زہر دی گئی تھی آپ کی موت مین اس زہر کا بھی دخل تھا مگر ہم کہتے ہین کہ جب آپ کی موت ایسی حالت مین ہوئی کہ کافر اس بات سے ناامید ہوگئے کہ ان کا دین پھر عود کریگا تو ایسی حالتین اگر آپ زہر یا قتل سے مرتے تو کونسی قابل اعتراض بات تھی۔ دین تو تباہ نہین ہوسکتا تھا غرضیکہ توریت مین جس قتل کا ذکر ہے تو اس سے نامرادی اور ناکامی کی موت مراد ہے حضرۃ یحیٰی اور حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام قریبی رشتہ دار تھے یحیٰی ؑ کے قتل ہو جانے سے دین پر کوئی تباہی نہ آسکتی تھی اگر یحیٰی قتل ہوئے تو پھر عیسیٰ انکی جگہ کھڑے ہوگئے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یحیٰی کوئی صاحب شریعت نہ تھے ہوسکتا ہے کہ یہ وعدہ توریت کا صاحب شریعت کیلئے ہو۔ انگریزون اور سکھون کی لڑائیان ہوتی رہین سکھ لوگ انمین اکثر انگریزون کو قتل کرتے رہے لیکن اب جس حالت مین کہ انگریز فاتح اور بادشاہ ہین تو کیا سکھ یہ فخر کرسکتے ہین کہ ہم نے اس قدر انگریزون کو قتل کیا۔ یہ کوئی جگہ فخر کی نہین ہے کیونکہ آخر میدان انگریزون کے ہاتھ رہا زندہ وہ ہوتا ہے جس کا سکہ چلے آنحضرۃ صلعم کے بعد اب کروڑہا مسلمان موجود ہین اور ابوجہل کے بعد اسکا تابع کوئی نہین بلکہ اس کی اولاد ہونیکا کوئی نام نہین لیتا تو کیا اب ابوجہل کی طرف سے کوئی ...... یہ بات کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مسلمانون کو فلان جگہ شکست دی تھی یا کوئی بیوقوف اگر یہ کہے کہ ہوا کیا آنحضرۃ صلعم بھی مر گئے اور ابوجہل بھی تو یہ اس کی غلطی ہے مقابلہ تو کامیابی سے ہوتا ہے ابوجہل کا نام ندارد اور آنحضرۃ صلعم کا تو تخت موجود ہے انبیاء کو خدا ذلیل نہین کیا کرتا انبیاء کی قوۃ ایمانی یہ ہے کہ خدا کی راہ مین جان دیدینا وہ اپنی سعادت جانتے ہین۔ اگر کوئی موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر نظر ڈالکر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ وہ ڈرتے تھے تو یہ بالکل فضول امر ہے اور اس ڈر سے یہ مراد ہرگز نہین کہ ان کو جان کی فکر تھی بلکہ ان کو یہ خیال تھا کہ منصب رسالت کے بجا آوری مین کہین اس کا اثر اچھا نہ پڑے امیرے نزدیک مومن وہی ہے کہ اگر اس نے خدا کی راہ مین جان نہ دی ہو تو وہ روحانی طور پر ضرور جان دیکر شہید ہو چکا ہو پس اگر موسیٰ ؑ کو جان کا ہی خوف تھا تو اس سے (اگر یہ افواہ سچ ہے کہ شہزادہ پیر مولوی عبد اللطیف خان صاحب سنگسار کرکے مارے گئے ہین) عبد اللطیف صاحب ہی اچھے رہے جنہون نے ایمان نہ دیا اور جان دیدی پس ہمارا تو یہی خیال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مین نامراد مارا جاؤن اور فرض رسالت ادا نہو +

اگر کسی بات مین شر ہو تو یہ عادۃ اللہ نہین ہے کہ مجھے وہ اطلاع نہ دے +

آپ نے منتظمان باورچی خانہ کو تاکید کی کہ آج کل موسم بھی خراب ہے اور جسقدر لوگ آئے ہوئے ہین یہ سب مہمان ہین اور مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو اگر کوئی دود مانگے دودہ دو چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا دو۔ اس کے بعد عدالت کا وقت قریب آگیا اور حضرۃ اقدس اور دیگر احباب کھانا وغیرہ تناول فرماکر عدالت کو روانہ ہوئے۔

اس کے بعد مقدمہ کی کارروائی ہم نے پچھلے نمبر مین درج کردی ہے ۲۰۔ اگست کو بوقت ۸ بجے حضرۃ اقدس قادیان آپہونچے +

شام کے وقت آپ نے فرمایا کہ دشمنی دشمنون کی یہ بھی ایک قبولیت ہوتی ہے اور منجانب اللہ نصیب ہوتی ہے +

اکثر لوگون کا خیال ہوتا ہے کہ رسول عالم الغیب ہوتے ہین چنانچہ بعض تو حضرۃ مسیح موعود ؑ کی نسبت یہ خیال رکھتے ہین کہ ان کا دعوےٰ عالم الغیب ہونے کا ہے اس پر آپنے فرمایا کہ یہ ان لوگون کی غلطی ہے عالم الغیب ہونا اور شئے ہے اور موید من اللہ ہونا اور شئے ہے +

۲۱۔ اگست ۱۹۰۳ء

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین

دربار شام

| وحی منقطع ہوگئی ہے یا برابر جاری ہے | ایک صاحب نے سوال کیا کہ انقطاع وحی کی نسبت جو حکم آچکا ہے تو پھر ابتک کیون ہوئی اور آج تک سوائے جناب کے اور کسی نے

کیون صاحب وحی ہونے کا دعوےٰ نکیا +

حضرۃ اقدس۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آج تک کسی نے دعوےٰ نہ کیا +

سائل۔ جہان تک میری معلومات ہین وہان تک مین نے نہین دیکھا

حضرۃ اقدس۔ آپکی معلومات تو چند ایک کتابین حدیث کی اور دوسری ہونگی اس سے کیا پتہ لگتا ہے اگر اسمین الف لام کی رعایت نکی جاوے تو پھر اس سے بہت فساد لازم آوینگے۔ اور انسان ضلالت مین جا پڑیگا یہ امر ضروری ہے کہ وحی شریعت اور وحی غیر شریعت مین فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز مین تو جانورون کو جو وحی ہوتی ہے اسکو بھی مدنظر رکھا جاوے بھلا آپ بتلاوین کہ قرآن شریف مین جو یہ لکھا ہے کہ اوحینا الی النحل تو اب آپکے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہوچکی ہے یا جاری ہے +

سائل۔ جاری ہے۔

حضرۃ اقدس۔ جب مکھی کی وحی اب تک منقطع نہین ہوئی تو انسانون پر جو وحی ہوتی ہے وہ کیسے منقطع ہوسکتی ہے ہان یہ فرق ہے کہ آل کی خصوصیت سے اس وحی شریعت کو الگ کیا جاوے ورنہ یون تو ہمیشہ ایسے لوگ اسلام مین ہوتے رہے ہین اور ہوتے رہین گے جنپر وحی کا نزول ہو حضرۃ مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس وحی کے قائل ہین اور اگر اس سے یہ مانا جاوے کہ ہر ایک قسم کی وحی منقطع ہوگئی ہے تو یہ لازم آتا ہے کہ امور مشہودہ اور محسوسہ سے انکار کیا جاوے اب جیسے کہ ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ خدا کی وحی نازل ہوتی ہے پس اگر ایسے شہود اور احساس کے بعد کوئی حدیث اسکے مخالف ہو تو کہا جاویگا کہ اسمین غلو ہے خود غزنوی والون نے ایک کتاب حال مین لکھی ہے جس مین عبد اللہ غزنوی کے الہامات درج کئے ہین۔

پھر جسحال مین یہ سلسلہ موسوی سلسلہ کے قدم بہ قدم ہے اور موسوی سلسلہ مین برابر وحی جاری رہی حتی کہ عورتون کو ہوتی رہی تو کیا وجہ ہے کہ محمدی سلسلہ مین وہ بند ہوگیا اس امت کے اخیار ان عورتون سے بھی گئے گذرے ہوئے علاوہ اس کے اگر وحی نہ ہو تو پھر اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے کیا معنے ہونگے کیا یہان انعام سے مراد گوشت پلاؤ وغیرہ ہے یا کہ خلعت نبوۃ اور مکالمہ الٰہی وغیرہ جو کہ انبیاؤن کو عطا ہوتا رہا غرضیکہ معرفت تام انبیاؤن کو سوائے وحی کے حاصل نہین ہوسکتی جس غرض کے لئے انسان اسلام قبول کرتا ہے اس کا مغز یہی ہے کہ اس کے اتباع سے وحی ملے اور پھر اگر وحی منقطع ہوئی مانی بھی جاوے تو آنحضرۃ صلعم کی وحی منقطع ہوئی نہ اس کے اظلال اور آثار بھی منقطع ہوئے

| بروز محمدی وعیسوی | **سائل**۔ بروز کسے کہتے ہین

حضرۃ اقدس۔ جیسے شیشہ مین انسان کی شکل نظر آتی ہے حالانکہ وہ شکل بذات خود الگ قائم ہوتی ہے اس کا نام بروز ہے اس کا پتہ سورہ فاتحہ مین ہی ہے جیسے کہ لکھا ہے کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ تمام مفسرون نے مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ لئے ہین اور پھر یہ آیت ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدہم لننظر کیف تعملون ۱۱ اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ ۵۔

یہ آیتین بھی اس کی طرف اشارہ کرتی ہین ایک آیت ہے اہل اسلام کی نسبت ہے۔ اور ایک یہود کی نسبت۔ پس مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین سر طرح کا

انعام کرونگا اور پھر دیکھونگا کس طرح شکر کرتے ہو اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اہل یہود کو کون سی بڑی مصیبت تھی۔ تو وہ دو بڑی مصیبتیں ہیں ایک یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا گیا۔ اور ایک یہ کہ محمد صلعم کا انکار کیا گیا پس مماثلت کے لحاظ سے مسلمانوں کے لئے بھی وہی دو انکار لکھے تھے مگر وہاں شمار میں الگ الگ دو وجود تھے اور یہاں نام الگ الگ ہیں مگر وہ وجود جسمیں ان دونوں کا بروز ہوا ایک ہی ہے ایک بروز عیسوی اور ایک محمدی اور صرف نام کے لحاظ سے اہل اسلام یہود کے بروز اسی طرح سے قرار پائے کہ انہوں نے مسیح اور محمد صلعم کا انکار کردیا اور وہ مماثلت پوری ہوگئی اور آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس امت میں بروزی طور پر وہی کرتوت یہودیوں والی پوری ہونی تھی اور یہ اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ آنیوالا دو رنگ لیکر آویگا (اسی لئے مہدی اور مسیح کے زمانہ کی علامات ایک ہی ہیں اور ان دونوں کا فعل بھی ایک ہی۔

۲۲ - اگست ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس ؑ نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں ✥

مومنوں کو چاہئے کہ اشاعت فحش سے پرہیز کریں

عام طور پر یہ ایک مرض لوگوں میں دیکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد یا عورت کی نسبت یہ بیان کرے کہ وہ بدکار ہے یا اس کا دوسرے سے تعلق بدکاری کا ہے تو چونکہ نفس ایسے معلومات کی وسعت سے لذت پاتا ہے اس لئے اس راوی کی بیان پر بلا تحقیق یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ بالکل سچا ہے اور اُسے شہرت دینے میں سعی کی جاتی ہے اور اس طرح سے نیک مرد اور نیک عورتوں کی نسبت ناپاک خیال لوگوں کے دلوں میں متمکن ہو جاتے ہیں اور جن کی شہرۃ ہوتی ہے ان کے دلوں پر اس سے کیا صدمہ گذرتا ہے اس کو ہر ایک محسوس نہیں کر سکتا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ایسی شہرۃ دینے والوں کے لئے ۸۰ درے سزا مقرر فرمائی ہے اس مضمون کے متعلق حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں شہرۃ دینے والوں کے لئے بشرطیکہ وہ اُسے ثابت نکر سکیں ۸۰ درے سزا رکھی ہے یہ اس لئے کہ جو شہرت دیتا ہے اُسے اس مقدمہ میں مدعی گردانا گیا ہے اور اسی سے چار گواہ طلب کئے گئے ہیں کہ اگر وہ سچا ہے تو اپنے علاوہ چار گواہ رو بیت کے لاوے یہ غلطی ہے کہ ایسے شخص کو بھی گواہوں میں شمار کیا جاوے

۲۳ - اگست ۱۹۰۳ء سے ۲۸ - اگست ۱۹۰۳ء تک

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا کہ اس کو درج اخبار کیا جاتا ✥

ایک قابل قدر فیاضی

البدر کے ایک قدر دان محبی جناب بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلارک علاقہ یوگنڈا براعظم افریقہ نے ۱۱ کاپیاں اخبار کی اس طرح خریدی ہیں کہ ایک تو انکے نام افریقہ جایا کرے اور باقی ۱۰ غریب احمدی بھائیوں کے نام جو کہ ادائگی قیمت کی استطاعت نہیں رکھتے جاری کردی جاویں۔ البدر کے خریداروں میں سے یہ ایک پہلی نظیر ہے جو کہ میرے مہربان دوست نے قائم کی ہے اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری اس ادنیٰ خدمت کے ایسے قدر دان پیدا کردئے اور میں امید کرتا ہوں کہ جسطرح بابو صاحب موصوف نے دریا دلی اور فراخ حوصلگی سے قدر دانی کی ہے اور اپنے غریب احمدی بھائیوں کی امداد فرمائی ہے اسیطرح ہمارے ہندوستانی اور برہمی احمدی بھائی بھی جنکو خدا نے وسعت مالی عطا کی ہے میری اس ادنےٰ خدمت کی قدر دانی فرماویں گے مجھے اس امر کی اس جگہ ضرورۃ نہیں کہ میں الفاظی کو کام میں لاکر اور دوسری قوموں کے نمونہ پیش کرکے پھر اُن کی توجہ کو اس طرف کھینچوں کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام کے لئے ایسی نظیریں قائم کریں کیونکہ جس مذہبی راستہ میں انہوں نے قدم رکھا ہے اور جس مرحلہ کو امام الزمان کی بیعت کے بعد انھوں نے طے کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے یہ خود ہی ایک ایسی بات ہے کہ بذریعہ پریس کے جو تبلیغ ہند اور بیرونجات میں ہو رہی ہے اس کے ذرائع کو قائم رکھنے کے لئے وہ ہر وقت متوجہ اور مضطر رہیں ✥ بابو صاحب نے جن دس غریب احمدی بھائیوں کو اخبار دینا چاہا ہے ان کی خدمت میں التماس ہے۔ وہ بابو صاحب کی شرط کے مطابق اپنی درخواستیں روانہ کریں اور تقوی کو مدنظر رکھ کر وہ خود اپنے دل میں فیصلہ کریں کہ آیا وہ واقعی میں اس شرط سے فائدہ اٹھانے کے مستحق ہیں یا نہیں ✥

لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر وہ اصحاب جو کہ اس شرط سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں بجائے اس کے کہ مفت اخبار لیں صرف عہ یعنی اخبار کی نصف قیمت ادا کردیویں تو اس طرح سے بجائے دس کے بیس اصحاب کے نام اخبار جاری ہو سکے گا اخبار کی اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بابو صاحب کی فیاضی سے بجائے ۱۰ اصحاب کے ۲۰ اصحاب مستفید ہو سکیں گے حتی الوسع اس امر بھی مدنظر رکھا جاوے کہ یہ اخبار ایسے مقامات پر جاری کرائے جاویں جہاں تبلیغ اور اتمام حجت کی ضرورت ہے کیونکہ وہ لوگ اس اخبار کے بہ نسبت ان لوگوں کے زیادہ مستحق ہیں جو اس کہ اس سلسلہ کے رسالہ یا اخبار کافی تعداد میں پہونچ جاتے ہیں۔

ایک ضروری قابل توجہ امر

انسان کی کمزوریوں اور روزانہ مشاہدہ پر نظر ڈالکر ایک شخص بہت جلد اس نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے کہ ہر ایک غرض مشترک کو پورا کرنیکے لئے باہمی اعانت اور امداد کی اشد ضرورت ہے علی الخصوص وہ کام جن پر ایک قوم کی عزت اور عظمت اور زینت کا مدار ہو اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہو۔ ہماری وجود کی ترکیب ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے جس سے بدیہی نمونہ اس باہمی سلسلہ تعارف (یعنی ایک دوسرے کی امداد کا ملتا ہے) ہمارے جسقدر اعضا اور اندرونی قوے ہیں وہ ایسی ہی طرز پر واقع ہیں کہ جب تک باہم ملکر ایک دوسرے کی امداد نکریں تب تک نظام صحت قائم نہیں رہتا اور انسانیت کی کل بیکار ہو جاتی ہے پس جب کہ یہ حالت ہے تو اب ہماری قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان قومی نوافل کی بجا آوری کے لئے ہمیشہ اُن امور کو مدنظر رکھیں کہ جنمیں اعانت ان کا فرض ہے۔ اور وہ ایسے امور ہیں کہ اگر ہماری جماعت کا ایک فرد بھی جان بوجھکر تساہل سے کام لیتا ہے تو ایک بڑی بھاری جوابدہی کا وہ اپنے آپ کو ذمہ وار بناتا ہے۔ میری منشاء اس وقت اس مضمون سے یہ ہے کہ میں اپنی قابل قدر جماعت کو ان قومی خدمات کی طرف توجہ دلاؤں جو پریس کے ذریعہ سے قادیان میں ہو رہی ہیں اور وہ اخبارات اور ماہواری رسالہ ہیں کہ جن کی اعانت اس احمدی جماعت پر فرض .... ہے

اخبارات اور رسائل فی زمانہ کیا ہیں اگر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ جیسے کسی قوم کا زیور یہ ہو سکتا ہے کہ اسمیں بڑے بڑے خوشرو بہادر۔ سیف زن نبرد آزما...... اور جانباز جوان پیدا ہوں جو کہ حالم وقت کیساتھ ہو کر بہادری سے جانیں لڑائیں اور اپنے اہل وطن کی عصمت اور عزت کو دوسروں سے محفوظ رکھیں ویسے ہی فی زمانہ اس علم کی روشنی میں اخبار اور رسالہ بھی ہر ایک قوم کی جائے فخر۔ زیور زینت اور عزت کا باعث رفتار زمانہ سے ہوگئے ہیں کہ ہر ایک مذہب اور قوم کا بہادر علم کی سیف لئے ہوئے معقولات کے میدان میں نکلتا ہے اور اپنے اپنے فن اور کرتب سے حریف کا مقابلہ کرتا ہے شاذونادر ہی کوئی ایسی سوسائٹی دیکھو گے کہ اگر وہ قائم ہوئی ہے مگر اس کا اخبار یا رسالہ نہ نکلتا ہو۔ غرض اب اس وقت قوم یا جماعت اور اخبار یا رسالہ ایک لازم و ملزوم امور ہوگئے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ غیر اقوام نے بھی اپنے ان قومی خادموں کی قدردانی میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ہے جس جس فرقہ کے جس جس قدر اخبارات وغیرہ

نکلتے ہین علی قدر مراتب ویسی ہی ان کی قدردانی کی جاتی ہے اور منجملہ دیگر اسباب کے ..... قوم کی توجہ اور ہمدردی کا خیال بھی ایک بڑا باعث ہے کہ جس کی وجہ سے یہ قومی کاغذی خادم جو کہ آہنی تلوار سے بھی بڑہکر کام کرتے ہین بڑے استحکام سے قومی خدمات کو بجالاتے رہتے ہین - کیونکہ تلوار تو صرف جسم کو کاٹتی ہے مگر یہ دلون کو کاٹتے ہین - پس جبکہ یہ حالت ہے تو اب مین اپنے معزز اور پیارے احمدی احباب کی نسبت کب یہ خیال کرسکتا ہون کہ وہ اپنے اس قومی فرض کی بجاآوری سے غافل ہونگے - ابھی البدر کو ایکسال نہین ہوا دو ماہ باقی ہین مگر تاہم ۴ سو سے اس کی اشاعت جماعت مین زیادہ ہوگئی ہے اور اسی طرح سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور الحکم وغیرہ کی اشاعت مین بھی ہماری جماعت کے جوشیلے احباب نے کم سرگرمی نہین دکھلائی - مگر تاہم جب ہم جماعت کے موجودہ شمار کو اس اشاعت سے مقابلہ کرکے دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ایک عظیم الشان حصہ جماعت کا ایسا پڑا ہوا ہے کہ جس مین **اخبار بینی کا مذاق نہین** ہے اور جب تک یہ مذاق نہ بڑھے اور احباب بیش قیمت مضامین کی قدر نہ کرین اور اپنے مالون کا ایک حصہ انکے لئے وقف نکرین تب تک ان کاغذی خادمون کو استقلال اور استحکام کسطرح حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ یہ قومی کام ہین کہ جن کے ادا کرنے کا مدار قوم کی اعانت پر منحصر ہوسکتا ہے جیسے کہ ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہین

اخبار البدر جب سے جاری ہے جب ہی سے وہ ایسے سرپرستان قوم کی تلاش مین ہے جو اس کے استحکام کے لئے سوز دل سے کوشش کرین اور اگرچہ بعض اصحاب نے اپنی نظر عنایت کو اس کی کثرۃ اشاعت کی طرف متوجہ کر رکھا ہے مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ جس جوش سے انہون نے اول قدم اٹھایا تھا وہ بعد ازان اور خصوصاً سال کے ان آخری دنون مین آکر بہت کم ہوگیا ہے ورنہ اگر وہ اپنی رفتار پر رہتا تو امید تھی کہ اس ایک سال کے اندر ہی اس کی اشاعت ایکہزار سے بڑھ جاتی اور اس وقت تک جو شکایت سٹاف کی کمی کی کارخانہ کو ہے وہ نہ رہتی اگرچہ مین نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ اخبار وقت پر نکلے مگر تاہم تجربہ ہوا ہے کہ جب کبھی ایکدو یوم کے لئے قادیان کو چھوڑنیکا اتفاق ہوا ہے تو ضرور اخبار ایکدو دن دیر سے نکلا ہے اس کا باعث یہی ہوتا رہا ہے کہ میری عدم موجودگی مین کوئی ایسا اسسٹنٹ یعنی نائب نہین ہے جو کہ مطبع - کاپی اور مضمون نگاری کے فرائض کو کما حقہ دیکھتا رہتا اس سے پیشتر بھی مین نے کئی دفعہ احباب کے سامنے یہ امر پیش کیا ہے کہ ابتدائی اخراجات اور انتظام کی وجہ سے مالی مشکلات کارخانہ کو لاحق حال رہتے ہین اور اگر ذی وسعت احباب اس کی طرف توجہ نہ کرین گے تو اخبار کا استحکام اور اجرا محال ہے اس مشکل کے رفع کی دو ہی صورتین تھین یا تو میرے ہمدرد دوست کوشش کرکے اس کی اشاعت مین اس قدر ترقی کرتے کہ اس کی آمدنی سابقہ نقصان کی تلافی کرکے آئندہ کے سالانہ انتظام اور اشاعت کی کفیل ہو جاتی یا یہ ہوتا کہ بعض اہل وسعت اصحاب بطور خود نینجن کے یکمشت سرمایہ سے اس قومی خادم کی امداد کرتے کہ یہ اپنی طبعی رفتار پر ترقی کرتا رہتا اور نقصانات کی تلافی ان کی ذاتی امدادی چندون سے ہو جاتی لیکن اب جو کچھ ہوگیا اس پر افسوس بے فائدہ ہے لیکن چونکہ سال قریباً اختتام پر ہے

اس لئے

میری یہ گذارش ہے کہ سال آئندہ کے انتظام کیلئے اب میرے احمدی دوست مجموعی کوشش فرماوین تاکہ ان کا یہ قومی خادم البدر اول سے بھی بڑھ چڑھکر خدمات کو بجالانے کی کوشش کرے اور ہر ایک اپنے دل سے ایک عہد کرے کہ وہ حتی الوسع کیا بلحاظ مال کے اور کیا بلحاظ اشاعت کے اور کیا بلحاظ دعا کے **البدر** کے استحکام کے لئے کوشش کریگا

یہ بڑی بے انصافی ہوگی اگر مین اپنے احباب کو صرف البدر کے لئے توجہ دلاؤن اور قادیان کے اخبار الحکم اور ماہواری رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تک نکرون اگر مین ایسا کرون تو مین بڑا بخیل الطبع ہونگا اور اس حرکت مین ایک شعبہ شرک کا پایا جاوے گا اس لئے مین اخبارات کے مقابلہ مین نسبتاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون کہ وہ نظر انصاف سے ذرا دیکھین کہ اس رسالہ نے کیا کچھ کام دنیا مین کیا ہے اور کس قدر مشکلات اور مصائب سفر اور جانی اور مالی تکالیف سے اس احمدی قوم کو نجات دی ہے سر صلیب کا جو فرض اس وقت حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ کو بارگاہ ایزدی سے سپرد ہوا ہے اور جو سلسلہ آسمانی خدا نے زمین پر قائم کیا ہے کیا اس کی تبلیغ کما حقہ اس قوم کے ذمہ فرض تھی جس نے حضرۃ **میرزا غلام احمد صاحب کاسر صلیب** کے دست مبارک پر بیعت کی - پہر ذرا سوچو اور غور کرو اور خوب غور کرو کہ اگر آج تمہارا امام تم کو یہ حکم دیتا کہ صحابہ کی طرح تم لوگ ملک ملک شہر بشہر اور گاؤن بگاؤن جاکر اس فرض تبلیغ کو ادا کرو تو کس قدر مشکلات تم کو درپیش تھے - عزیز فرزند و زن خویش و اقارب - پیارا وطن - یار دوست - سب کو الوداع کہکر تم کو روانہ ہونا پڑتا پھر آگے غیر ممالک مین جاکر تمہاری جانون پر کیا بنتی تھی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے گویا ایک طرح سے جان سے ہاتھ دھوکر روانہ ہونا پڑتا پھر غیر ممالک مین جاکر مشن کا قائم کرنا ان کی زبانون مین تبلیغ کرنا کس قدر محنت - دردسر - اور مال اخراجات کو چاہتا تھا لیکن باوجود ان تمام کوششون کے تم کو وہ کامیابی نہ ہوتی جو کہ اب اس رسالہ کے ذریعہ سے ہو رہی ہے - چار آنکھ ہوکر بالمقابل بیٹھکر کسیکو سمجھاؤ تو ہزارہا مشکلات پیش آتے ہین کلام پروری اور فتح شکست کا خیال فریق مقابل کے لاحق حال ہو جاتا ہے مگر یہ کاغذی بندوق ایسا نشانہ کرتی ہے کہ اندر ہی اندر دل کو توحید اور خدا کے پاک کلام کی آتش سے کباب کر دیتی ہے اور اگر آج کل روے زمین کے اہل اسلام اکھٹے ہوکر کوشش کرتے کہ ان عیسائی ممالک یورپ - آسٹریلیا - افریقہ اور امریکہ وغیرہ مین اسلام کی نسبت وہ دلچسپ خیال پیدا کردوین جو کہ احمدی قوم کے سردار اور آقا حضرۃ **مرزا غلام احمد صاحب** علیہ الصلوۃ والسلام کی برکت اور اس رسالہ کے ذریعہ سے ہوا ہے تو وہ ہرگز کامیاب نہ ہوتے اور اے احمدی قوم تجھ کو مبارک ہو کہ تو اس فرض تبلیغ سے صرف اس طرح سے سبکدوش ہے کہ اس رسالہ کی امداد مین زر نقد دیتی ہے جو ثواب اپنے فرزند و زن اور عیال و اطفال اور وطن چھوڑ کر اور جانی اور مالی مشکلات اٹھاکر اتمام حجت سے حاصل کرنا تھا وہ آج تو چند پیسون مین حاصل کرسکتی ہے اور یہ فخر تجھے حاصل ہے کہ تیرے ذریعہ سے اسلام کی تخم ریزی اور کسر صلیب کا کام عیسائی ممالک مین ہو رہا ہے عنقریب ایک اشتہار اس رسالہ کی تائید مین حضرۃ امام الزمان کی طرف سے نکلنے والا ہے وہ صرف اشتہار نہین ہے بلکہ ایمانون کے پرکھنے کی کسوٹی ہے اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھنے کا جو اقرار لیا جاتا ہے اس کا ثبوت طلب کرتا ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب بڑی مستعدی دریادلی اور فراخ حوصلگی سے اس پر عمل کرنے کے لئے طیار ہونگے اور اس موقعہ پر دکھاوین گے کہ اس رسالہ اور نیز دیگر اخبارات احمدی جو کہ بلاد ہند مین حضرۃ اقدس کی تبلیغ اور اتمام حجت کا ذریعہ ہین کی تائید مین وہ کس طرح اپنے مالون اور جانون کو پانی کی طرح بہاتے ہین غرضیکہ جو موقعہ صحابہ کرام کو اپنے ایمان کے ثبوت دینے کا دفاعی جنگون مین پیش آیا تھا وہ ہماری قوم کو اب اپنی مشن کی اشاعت مین .... پریس کے ذریعہ سے پیش آیا ہے آنحضرۃ صلعم کی ایک حدیث ہے کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون پھر مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون - مگر اب چونکہ سیفی جہاد تو حرام ہے اور اب اس کے قائم مقام علمی اور قلمی جہاد ہے جس کے ذریعہ خدا تعالے نے بڑی کثرۃ سے اپنی دین کی تائید کے لئے مہیا کئے ہوئے ہین اس لئے احمدی احباب کے لئے جنہون نے صحابہ کرام کے مثیل ہونے کا ثبوت دینا ہے ایسے موقعون کا مل جانا ایک بڑی سعادۃ ہے کہ جو درجات ان لوگون نے جانین دیکر حاصل کئے تھے اب ان کو گھر بیٹھے حاصل ہوسکتے ہین اور اس سنت نبوی کو یہ لوگ .... اس اشاعت کے کاروبار مین مال لٹاکر پورا کرسکتے ہین بس اسے بہاؤ.... خدا تعالے سے دعائین مانگو کہ وہ تمہارے حوصلون کو بلند کرے اور ان نیک اعمال کے

تصحیح - اس نمبر کے صفحہ ۳۵۸ کالم کے آخری ۴ سطرون سے اوپر جو عربی عبارت ہے اسے اس طرح پڑھا جاوے - ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدہم لننظر کیف تعملون پ۱۱ اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ۹ ع۵

تصحیح: صفحہ ۳۴۳ کالم ۳ کی آخری ایک سطر سے اوپر اور بہت سی جگہ ... پڑھیں

مقدمہ - یکم ستمبر کو جو تقریر وکیلوں کی ہوئی تھی اس کی تاریخ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ہے

بجالانے کی توفیق عطا کرے جس سے اس رسالت کی تکمیل مین مدد ملتی رہے جسے خدا نے آسمان سے روانہ کیا ہے اور ایک دوسرے کو مال کے خرچ کرنے پر اور ان سلسلون اور اخبار دن کی خریداری اور اپنے غریب بھائیون کے نام جاری کرانے پر ترغیب دو تاکہ ان کے اعمال مین سے ہر ایک تم مین سے حصہ دار ہو جاوے کیونکہ حدیث مین ہے کہ جو مومن دوسرے کو نیکی کی ترغیب دیتا ہے تو جو اسکو کرتا ہے وہی ثواب اُس ترغیب دینے والے کو بھی ملتا ہے خدا کے وہ وعدے جو ایسے موقعہ پر اس نے کئے ہین اور جن کو امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ مین بیان کیا ہے بالکل سچے ہین

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اور اسی طرح سے اخبار الحکم کی سرپرستی بھی احمدی احباب پر ضروری ہے کیونکہ الحکم ایک پرانا اخبار اس سلسلہ کے ہونیکی وجہ سے ضرور یہ استحقاق رکھتا ہے کہ احمدی قوم کا ایک فخر ہو کیونکہ سب سے اول خدمت قوم کی اُسی نے کی ہے جو لوگ حضرۃ اقدس کے پاس ابتدائی زمانہ مین آتے اور آپکا کلام سنتے اور ان کے دل ترستے کہ کاش یہ تمام باتین ہمارے گھر دنین اور ہمارے دوسرے بھائیون تک پہنچین انہین کے دلون سے پوچھو کہ جب یہ اخبار نکلا کس طرح ان کی آرزو پوری ہوئی اور ملازمت پیشہ اور دیگر احباب کے لئے جنکو حضرۃ اقدس کی خدمت با برکت مین حاضر ہونیکا کم موقعہ ملتا تھا یہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی اس لحاظ سے یہ پہلا پرچہ سلسلہ احمدیہ کا اول الخادم ہونیکی وجہ سے قوم کے لئے شکریہ کا مقام ہے اور الحمد للہ کہ اس نے ایک اچھی عمر اس سلسلہ مین پائی ہے اور استحکام حاصل کر لیا ہے

لیکن اب البدر

کی بھی جماعت سے التماس ہے کہ چونکہ اس کی ابتدائی حالت ہے اور بوجہ ارزان ترین پرچہ ہونیکے اسمین ذاتی منفعت کی بہت کم گنجائش ہے اس لئے اس کی کثرۃ اشاعت اور خاص امداد ون کی طرف بھی توجہ کی جاوے بابو غلام محمد صاحب جن کی فیاضی کا ذکر ہم نے اسی اخبار مین کیا ہے جس فراخ حوصلگی سے اپنی جماعت کے غریب احمدی بھائیون سے ہمدردی کی ہے اور اس ہمدردی مین ساتھ ہی اس امر کا ثبوت دیدیا ہے کہ البدر واقعی ایک ایسی اخبار ہے جسکی ارزانی کی وجہ سے ایک شخص کسی دوسرے کے نام جاری کروا کر ایک صدقہ جاریہ اپنے لئے قائم کر سکتا ہے اگر اس وقت دو لاکھ سے زیادہ اصحاب مین سے صرف دو سو بھی ایسے حامی نکل آوین جو کہ ایسی ہی مثال قائم کرین تو امید ہے کہ البدر کو انشاء اللہ کافی استحکام ہو جاویگا اور دوسری مشکلات متعلقہ شان بھی رفع ہو جاوین گی مین امید کرتا ہون کہ میرے معزز بھائی کہ جن کے دلونمین خوالناس کی نسبت قومی خدمتون اور قومی ضرورتون کے محسوس کرنے کا مادہ زیادہ ہے اور ہونا چاہئے میرے اس مضمون پر توجہ فرماوین گے اور جن امور کو مین نے پیش کیا ہے ان تمام پر کما حقہ نظر ڈالکر بہ نسبت سابق کے انمین حصہ لینے کے لئے اور زیادہ مستعدی سے طیار ہون گے اور اس امر کی تائید مین اگر کوئی صاحب نامہ نگار مضمون روانہ کرین گے تو وہ خوشی سے درج اخبار کیا جاویگا۔ محمد افضل

مکتوب حضرۃ مخدومنا حکیم نور دین صاحب

میرے مہربان دوست بھائی الہ داد خان صاحب کلرک نے کچھ مکتوبات اس غرض سے نقل کر کے ارسال کئے ہین کہ ان کو فائدہ عام کی خاطر درج اخبار کیا جاوے اُنمین سے بعض تو وہ ہین جو کہ خود مولانا موصوف کے قلمی تحریر شدہ ہین اور بعض وہ ہین جو کہ غالباً آپکی ایما سے حکیم فضلدین صاحب کیطرف سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہین چونکہ ان کا درج اخبار ہونا موجود اور آئندہ نسلون کے لئے واقعی مفید ہے اس لئے ہدیہ ناظرین ہین

گرامی نامہ حضرۃ حکیم الامتہ بنام حاجی الہ دین صاحب عرائض نویس صدر شاہ پور۔

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تم مجھے بے ریب عزیز تھے اور ہو۔ مین نے تم سے محبت کی اور بہت کی مین نے تمہارے دعائین کین اور وہ اکثر قبول ہوئین الحمد للہ اور انشاء اللہ یقین ہے کہ قیامت مین بھی ان کی قبولیت ظاہر ہوگی۔ میری محبت ایسے وقت سے تم و ٭ جب تم مین شعور وتمیز کا مادہ تھا اور وہ میرے دم اور شعور کے ساتھ بڑھتی رہی میرا تمہارا بچپن تھا مگر اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور اس کی خاص رحمت تھی اور تعجب انگیز کرم تھا کہ میری اور تمہاری درمیان باین جوش محبت اور شدت پیار کے بچپن سے کوئی ایسی حرکت واقع نہ ہوئی جسکو تم یا مین یا ہمارے پرانے دوست حقارۃ کی نگاہ سے دیکھین۔ تم خوب یاد کرو کوئی لفظ۔ کوئی حرکت بد کوئی ناشائستہ ارادہ اور نالائق خواہش میری تم پر کبھی بھی ظاہر ہوئی!۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتین ہین جو ابتدا سے میرے شامل حال ہین۔ مین ذکر کرون گا کیونکہ نعمت الٰہی کا بیان ہے مین نے جب دعا کی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اور تعجب آتا ہے کہ کس طرح اللہ کریم میرے ساتھ تھا کہ مجھکو ہمیشہ محفوظ رکھا۔ والا نادان کیا نہیں کر گذرتا۔ پھر مین نے ہمیشہ ترقی کی۔ یہانتک کہ حضرۃ امام صادق کی بیعت نصیب ہوئی۔ اور تم میرے ساتھ مرید ہوئے اب مجھے امید ہوگئی کہ الہ دین جو میرا پیارا دوست ہے۔ میرا بھائی ہوگیا۔ اب انشاء اللہ تعالےٰ ترقی کریگا الا کہ تم نے ٹھوکر کھائی اور قادیان کا آنا تو ترک کر دیا تھا مگر جو چندہ بغرض خدمت وعدہ کیا تھا اُس سے بھی بخل کیا۔ افسوس۔ افسوس افسوس۔ کیا تم پر یہ فضل کچھ کم تھا کہ میرا کوئی دنیوی احسان تم پر نہین ہوا۔ مین نے اب تک ایک کوڑی کا تم سے سلوک کیا باایںکہ مجھ مین دولت کے لحاظ سے بڑی وسعت تھی تم اس بھید کو نہین سمجھے۔ اسمین الٰہی حکمت تھی اور ہے اگر سوچو۔ والا ہم بتائین گے بہر حال جس خرچ کا تم کو ڈر تھا شاید اتنا خرچ ان مشکلات مین ہو جاوے اللہ رحم کرے الہ دین مین راستباز ہون! اور میرا امام بے ریب بالکل راستباز ہے۔ ہم دنیا پرست نہین۔ دنیا کے طالب نہین دنیا کے لئے ہم کوشش نہین کرتے۔ راستبازی پھیلانے کی کوشش کرتے ہین۔ اسی واسطے کامیاب ہین اور رہین گے۔ آہ کوئی سمجھے اور تم سمجھو۔ اب میری صلاح یہ ہے کہ تم سچی توبہ کرو۔ کھانے پینے۔ لباس۔ خوراک گھر کے اسباب مین ایسی تدبیر کرو جس مین مال حرام کا کوئی حصہ نہ رہے اور استغفار ودعا اپنا شعار بنالو۔ اور متواتر بھیجو حضرت امام سے عذرات کے خطوط لکھو مگر براہ راست ہون میرے ذریعہ سے نہ ہون۔ مین دعا کرون گا مگر تم نے مجھے بہت ناراض کر دیا ہوا ہے۔ مین نے ایک خط مین صاف لکھدیا تھا مدت ہوئی کہ تم ضرور یہان آجاؤ۔ مگر کون سنتا ہے اللہ تعالیٰ تم پر فضل کریگا اور تمہاری مدد کریگا اور میری دعا سنیگا جب مین کرون گا۔ غور کرو۔ ہمارا کنبہ کس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پلتا ہے۔ کیا ہم کسی سے روپیہ لیتے ہین۔ نہین۔ مرزا جی کے مریدون مین منشی الہ داد وہان موجود ہے اور حکیم فضلدین بھیرہ مین.... کسی سے پوچھو کیا مین یہان مرزا جی کے مریدون سے کچھ لیتا ہون۔ نہین۔ نہین۔ نہین۔ اور ہرگز نہین۔ کیا محمد یوسف٭ تمہاری طرح خوبصورت ہے۔ اسکی۔ ہان محمد یوسف کے سر پر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھ دینا۔ اللّٰھم علّمہ الکتاب وفقہ فی الدین سات بار۔ (ترجمہ) اے اللہ اس کو قرآن سکھا دے اور دین کا سمجھدار بنا دے

منشی الہ داد کو السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پہونچا دینا

۲۔ مارچ ۱۸۹۰ء

اسلام اور اس کا بانی۔ یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ۔ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ۳؍ علاوہ محصولڈاک

٭ یہ حکیم صاحب کے لڑکے کا نام ہے جو ان ایام مین پیدا ہوا تھا۔

کسر صلیب

(ازرو ئے ایویڈنس ایکٹ (قانون شہادت)

کیا مسیح مردون مین سے جی اٹھا تھا

اس عنوان سے ایک مضمون لنڈن کے ایک اخبار بنام کلیرٹن واقعہ ۲۶ جون مین نکلا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ کیطرف سے مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کو عقل اور سائنس کے خلاف ہونے پر اسی اخبار مین متواتر آرٹیکل نکل چکے ہین جس پر آرک ڈیکن ولسن نامی عیسائی پادری نے راشڈیل پیرس چرچ مین ایک تقریر کی جسمین اُنہون نے مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے پر کچھ شواہد پیش کرکے مسٹر بلاچفورڈ کے دلائل کی تردید کی اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا مسٹر بلاچفورڈ کو آج تک خیال نہین گزرا کہ ان ۱۸۰۰ سو سال مین کس قدر فلاسفر اور عالم گذرے ہین جو اس مسئلہ کی صداقت پر مہر لگا گئے ہین مسٹر بلاچفورڈ مین کونسی ایسی خصوصیت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ ۱۸۰۰ سو برس کی بات کو جھٹلاتے ہین کیا وہ نہین جانتے کہ ان کی عقل اور قوائے محدود ہین کیا یہ ممکن نہین ہی کہ وہ غلطی نہین کرسکتے اور ممکن ہی کہ اس مسئلہ کے بارہ مین غلطی پر ہون +

ہان انکے دلائل کچھ وقعت رکھ سکتے تھے۔ اگر یہ کسی معمولی آدمی کا ذکر ہوتا مگر یہان تو معاملہ اور ہے کیونکہ جب ہم پولوس وغیرہ کی چھٹیان اور اس کے دوسرے حالات کو پڑھتے ہین تو معلوم ہوتا ہی کہ انہون نے ایسے کارنامے کئے ہین کہ عقل انسانی کو وہان تک رسائی ہی نہین ہے پس اگر پولوس وغیرہ ایسے کام کرسکتے تھے تو پھر مسیح تو بدرجہ اولی کرسکتا ہے اسی لئے اس کا مردون سے جی اُٹھنا ایک ناممکن امر نہین ہے کیونکہ پولوس کی نسبت مسیح سے ایسی ہے جیسی ایک تارہ کو سورج سے ہوتی ہے مسٹر بلاچفورڈ کا سائنس کو پیش کرنا بے سود ہی کیونکہ سائنس مین خود ابھی تک غلطیان ہین اور یہ پایہ تکمیل تک ابھی نہین پہونچی +

پھر اس پر مسٹر بلاچفورڈ نے اس اخبار مین ایک آرٹیکل دیکر ان تمام ثبوتون اور شہادتون پر جو کہ پادری صاحب نے پیش کئے قانونی رنگ مین جرح کی ہے اور استعارہ کے طور پر ایک عدالت مین مسیح کے جی اُٹھنے کے مقدمہ کو پیش کرکے ایک وکیل کی زبانی ان تمام شواہد کو پیش کرکے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ جو شہادتین اور دلائل اس مسئلہ کی صداقت مین پیش کئے جاتے ہین وہ بالکل بودے اور نکمے ہین اور ان کے رو سے عیسائیون کو کبھی ڈگری نہین حاصل ہوسکتی

اہل یورپ کے ان خیالات اور کارروائیون کو دیکھکر ہم حیران ہین کہ ہندوستان اور دوسرے ممالک مین کیون یہ پادری لوگ عیسویت کا وعظ کرتے پھرتے ہین کیا ان کو شرم و حیا نہین آتی کہ جس بات کو ہم اپنے یورپ کے علماء و فضلاء کو نہین منوا سکتے اُسے دوسرے کے آگے کیون پیش کرین اور زیادہ تر تعجب کی بات ہے کہ صرف فلاسفر ہی نہین بلکہ بڑے بڑے پادری اور آرچ بشپ وغیرہ بھی اب بائیبل اور دوسرے بعید از عقل اعتقادات سے جو کہ مسیحی مذہب کے بڑے لوازم مین سے ہین کنارہ کش ہوتے جاتے ہین اور علانیہ اپنی مخالفت کا اظہار کرتے ہین۔

حدیث شریف مین ہے کہ دجال خود بخود پگھل کر نیست و نابود ہو جاوے گا۔ سو عیسویت کی موجودہ حالت نے اس حدیث کی بلفظہ تصدیق کرکے آنحضرت صلعم اور اسلام کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔

مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اگر عیسائیون کا یہ عقیدہ ہی کہ مسیح خدا تھا وہ مردون سے جی اُٹھا اور آسمان پر چلا گیا تو عیسویت کا ستون بحیثیت ایک مذہب ہونے کے یا تو قائم رہیگا اور یا گر کر پاش پاش ہو جاوے گا قابل غور امر یہ ہی کہ کیا بنیادی اصول عیسویت کے سچے ہین یا نہین اس کے بعد انہون نے پادری صاحب کی پوری تقریر کو جس کا خلاصہ ہم نے اوپر دیدیا ہے نقل کرکے اس کی تردید کی ہی جس کو ..... ہم ذیل مین درج کرتے ہین +

مسٹر بلاچفورڈ تحریر فرماتے ہین کہ سب سے پہلے ناظرین کے ملحوظ خاطر یہ بات رہنی چاہئیے کہ آرکڈیکن نے کوئی دلیل مسیح کے جی اُٹھنے پر نہین دی ہی ٹال مٹول کرکے دامن چھوڑانا چاہا ہے شہادۃ کے جس طریق پر انہون نے زور دیا ہے اب ہم دیکھتے ہین کہ آیا کوئی قانون یا کوئی عدالت اُسے قبول بھی کرسکتی ہی یا نہین +

سب سے پہلے یہ سوال ہی کہ وہ کونسی بات ہی جس کے ثبوت کے لئے ہمین شہادۃ کی ضرورۃ ہے وہ ایک عجیب معجزہ ہی جسپر کروڑہا مخلوق کے مذہب کا دار و مدار ہی اور وہ یہ ہی کہ قریبًا دو ہزار برس گذرے کہ خدا انسان بنکر اس دنیا مین آیا اور یسوع مسیح کے نام سے مشہور ہوا۔ صلیب دیا گیا اور اسی پر مر گیا قبر مین دفن ہوا اور تیسرے دن پھر جی اُٹھا اور اپنے مزار کو چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھا۔ اب چونکہ یہ بات بذات خود ایک معجزہ اور بڑا اہم مسئلہ ہی اس لئے اس کے ثبوۃ کی شہادۃ بھی ویسی ہی مضبوط اور متین ہونی چاہئیے اور ہمین اس ثبوۃ کی شہادۃ کی مضبوطی کی خصوصیت سے اس لئے زیادہ ضرورۃ ہی کہ جو واقعہ آج وقوع مین آوے تو اس کے ثبوت کی نسبت اس واقعہ کے لئے زیادہ مضبوط ثبوۃ اور شہادۃ درکار ہوتی ہی جو کہ آج سے کئی ہزار برس پہلے وقوع مین آیا ہوا ہو جیسا کہ مسیح کے جی اُٹھنے کا واقعہ ہی جسکو ۱۹۰۳ برس گذر چکے ہین پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہی کہ جو بات ہر روز تجربہ اور مشاہدہ مین آتی رہی تو اس کی نسبت اس بات کے ثبوت کی زیادہ ضرورۃ ہولی جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہو جیسا کہ خدا کا اوتار بننا۔ انسان مین حلول کرنا۔ مرکر جی اُٹھنا یہ ایسی باتین ہین جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہین پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہی کہ یہ کوئی ایسی بات نہین ہے کہ جس کے سچے یا جھوٹے ہونے کا اثر کسی پر نہ پڑتا ہو بلکہ یہ ایک ایسی بات ہے جسپر کروڑہا آدمیون کی ڈبارس بندھی ہوئی ہے اور انجام کار اس لئے بھی ہمین اس کے متعلق ایک بڑے مستحکم اور متین ثبوت کی ضرورۃ ہی کہ ہم جانتے ہین کہ اس مسئلہ کے قائم کرنے والون کو اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل مطلوب تھی اور یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا کہ اگر ان کے حق مین فیصلہ ہوتا یا نہ ہوتا تو ان کے اغراض پر اس کا اثر نہ پڑتا +

(باقی دارد)

نظم دلچسپ

خطاب بمغوی احباب

آئی بلا بغیر ہلاکت نہ ٹل سکے … ظالم اجل کے پنجہ سے کیونکر نکل سکے
مہلت ہی کچھ دلون کی جو بھوتا ہی سنگدل … وہ مٹریان پڑین گی کہ آنسو نہ چل سکے
دست اجل نچھوڑیگا او سنگدل تجھے … وہ اس کا ہاتھ ... ہی کہ جو دم مین مسل سکے
آنکھین کھلین گی جبکہ قضا نے دبا لیا … ٹھہرے نہ اس کے آنے نہ کوئی مچل سکے
بہتون کو تعر کفر مین تو نے گرا دیا … پنجہ وہ یون گرے کہ نہ پھر کر سنبھل سکے
لرزان ہین ہاتھ غصہ سے سوزان ہی دل تیرا … قاتل سنبھال ہاتھ کہ خنجر سنبھل سکے
تو نے تو کین ..... بہت ہی جفا کار یا مگر … افسوس تیرے دل کے نہ ارماں نکل سکے
ہوشیار ہو کہ آہ دل زار بے گناہ … لاتی ہے وہ بلا جو اگر نہ ٹل سکے
پتھر ہون تیری راہ مین جنبش نہین جسے … ٹکرائے گو پہاڑ نہ ہرگز پھسل سکے
راحت ہماری دلکو ہی کڑھنا تجھے نصیب … ہی کون وہ جو تیری یہ قسمت بدل سکے
خوف خدا نہین تیرے سینہ مین اے عدو … وہ دل نہین جو خوف خدا سے پگھل سکے
بہتون کو تو نے کردیا ہم سے جدا رقیب … ہمکو ملاتے ہین جو کدی ہم سے مل سکے
ہان ہان مگر نہین ہمین کچھ احتیاج غیر … ہے مس سے ربط دل جو بلا دل سے دل سکے
ہنگام ابتلا مین بہت ہی صبور ہم … ہی حق ہے کون جو بہر دشمن کچل سکے
ثابت قدم ہین فضل خدا سے ہین مستقل … وہ دل نہین جو فکر سے ہو مضمحل سکے
ہون رزمگاہ صدق مین وہ حربہ زن جری … آ نا الظر نہین جو مقابل نکل سکے
ہو جب سر آستانہ مہدی پہ سرنگون … وہ کونسی گرہ ہی جو مجھ سے نہ کھل سکے
عاشق ہون شگفتہ ہون ادائے حبیب کا … وہ دل نہین جو دیکھ رخ جانان بہل سکے

پروانہ ہون مین شمع جمال مسیح کا
عاشق وہی ہے مثل مبارک جو جل سکے

ایڈیٹر ضمیمہ شحنۂ ہند اور اس کے نامہ نگارون کی افتراپردازی کی قلعی کا کھلنا

اس سے پیشتر ہم نے ایک مراسلہ جناب صادق حسین صاحب مختار عدالت و ایڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار اظہار الحق اٹاوہ کا البدر جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ پر شائع کیا تھا جسمین لکھا تھا کہ جن دو بیعت کنندگان کی نسبت ضمیمہ شحنۂ ہند کا نامہ نگار لکھتا ہی کہ اخبارون مین ان کے نام مبائعین مین شائع ہوئے ہین حالانکہ یہ لوگ بیعت سے انکاری ہین اور زبردستی انکے نام بیعت والونمین درج کر رکھے ہین یہ نامہ نگار شحنۂ ہند کی افتراپردازی ہے چنانچہ اپنی کلام کی تائید مین میر صادق حسین صاحب نے ان لوگون کے بیانات بھی قلم بند کرائے تھے جس سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہی کہ انھون نے ضرور بیعت کی۔ ناظرین کی اطلاع اور شحنۂ ہند کے قلعی کھول لینے کے لئے ہم ان بیانات کو ذیل مین درج کرتے ہین ؛

بیان مولا بخش حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی ؛

مین نے خود مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر اپنی مریدی کا خط بھجوایا تھا یعنی میرزا صاحب کے پاس قادیان خط بھجوایا تھا اور مین اس وقت تک مرزا صاحب کا مرید ہون ضمیمہ شحنۂ ہند مطبوعہ ۱۶ جون ۱۹۰۳ء مین میری نام سے جو کچھ کسی شخص نے چھپوایا ہے وہ بالکل جھوٹ ہی ؛ ۱۹ جون ۱۹۰۳ء

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی صاحب منصف مرحوم اٹاوہ

گواہ شد - گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالب علم اٹاوہ - محمد اسمٰعیل پہلوان

میان کلو حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی

مین نے اپنی خوشی سے مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر خط بھجوایا تھا یعنی مولوی صاحب مذکور سے لکھواکر مرزا صاحب کے پاس قادیان بھجوایا تھا اب مین مرید نہین ہون ضمیمہ شحنۂ ہند ؛

مورخہ ۱۶ جون ۱۹۰۳ء مین جو یہ چھپا ہے کہ مین نے بیعت مرزا صاحب سے نہین کی یہ بالکل جھوٹ ہی اور نہ مین نے کوئی خط ایڈیٹر شحنۂ ہند کے پاس بھجوایا ہی -

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۰۳ء

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی منصف مرحوم سکنہ اٹاوہ - گواہ شد گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالب العلم اٹاوہ - محمد اسمٰعیل پہلوان

فہرست کتب مصنفہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ردیف وار بقید تاریخ

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ترتیب تصانیف کو محفوظ رکھنے کی غرض سے ہم ذیل کی فہرست شائع کرتے ہین جسمین حتی الوسع بڑی کوشش سے تمام کتب کو جمع کرکے ان کے مہینے اور سنہء اشاعت تلاش کئے گئے ہین لیکن اگر تاہم کوئی غلطی ہو تو اطلاع ملجانے پر اس کی تصحیح شائع کردیجاوے گی ؛

نمبر شمار	نام کتاب	سنہ ء	تاریخ طبع
۱	براہین احمدیہ جلد نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴	۱۸۸۰ء	
۲	سرمہ چشم آریہ	۱۸۸۶ء	
۳	شحنۂ حق	۱۴ - اپریل ۱۸۹۷ء	۱۴ اپریل
۴	فتح اسلام	۱۸۹۱ء	
۵	توضیح مرام	۱۸۹۱ء	
۶	ازالہ اوہام نمبر ۱ و نمبر ۲	۱۸۹۱ء	
۷	فیصلہ آسمانی	۱۱ جنوری ۱۸۹۲ء	۱۱ جنوری
۸	نشان آسمانی	۱۸۹۲ء	
۹	آئینہ کمالات اسلام	۱۸۹۳ء	
۱۰	برکاۃ الدعا	۱۸۹۳	
۱۱	جنگ مقدس	۱۸۹۳	
۱۲	تحفۂ بغداد	۱۸۹۳ء	
۱۳	شہادۃ القرآن	۱۸۹۳ء	
۱۴	حمامۃ البشریٰ	۱۸۹۴ء	
۱۵	نور الحق ہر دو حصہ	مئی ۱۸۹۴ء	مئی
۱۶	اتمام الحجۃ	۱۸۹۴ء	
۱۷	کراماۃ الصادقین	۱۸۹۴ء	
۱۸	سر الخلافہ	"	
۱۹	انوار الاسلام	"	
۲۰	نور القرآن نمبر ۱	"	
۲۱	نور القرآن نمبر ۲	۱۸۹۵ء	
۲۲	ضیاء الحق	"	
۲۳	آریہ [illegible]	"	
۲۴	انجام آتھم معہ ضمیمہ	۱۸۹۶ء	
۲۵	جلسہ اعظم مذاہب	"	
۲۶	کتاب البریہ	مئی ۱۸۹۷ء	مئی
۲۷	استفتا	مئی ۱۸۹۷ء	
۲۸	تحفۂ قیصریہ	"	مئی
۲۹	جلسہ احباب بتقریب جشن جوبلی	" ۱۸۹۷ء	"
۳۰	سراج منیر	مئی ۱۸۹۷ء	"
۳۱	حجۃ اللہ	مئی ۱۸۹۷ء	"
۳۲	سراج الدین عیسائی کے	جون	جولائی
۳۳	چار سوالون کا جواب	۱۸۹۷ء	
۳۴	محمود کی آمین	۱۸۹۷ء	
۳۵	ضرورۃ الامام	۱۸۹۸ء	ستمبر
۳۶	راز حقیقت	۱۸۹۸ء	نومبر
۳۷	کشف الغطا	۱۸۹۸ء	دسمبر
۳۸	ایام الصلح	۱۸۹۹ء	جنوری
۳۹	حقیقۃ المہدی	۱۸۹۹ء	فروری
۴۰	ستارۂ قیصریہ	۱۸۹۹ء	اگست
۴۱	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	۱۹۰۰ء	مئی
۴۲	اربعین نمبر اول	۱۹۰۰ء	جولائی
۴۳	اربعین نمبر دوم	۱۹۰۰ء	ستمبر
۴۴	اربعین نمبر ۳ و ۴	۱۹۰۰ء	دسمبر
۴۵	اعجاز المسیح	۱۹۰۱ء	فروری
۴۶	بشیر احمد شریف احمد مبارکہ کی		
۴۷	آمین	۱۹۰۱ء	۲۷ نومبر
۴۸	دافع البلاء	۱۹۰۲ء	اپریل
۴۹	الھدیٰ	۱۹۰۲ء	جون
۵۰	تحفۂ گولڑویہ	۱۹۰۲ء	ستمبر
۵۱	تحفۃ الندوہ	۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۲	تحفۂ غزنویہ	۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۳	خطبہ الہامیہ	۱۹۰۲ء	
۵۴	تریاق القلوب	۱۹۰۲ء	
۵۵	کشتی نوح	۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۶	اعجاز احمدی	۱۹۰۲	نومبر
۵۷	مواہب الرحمٰن	۱۹۰۳	جنوری
۵۸	نسیم دعوت	۱۹۰۳	فروری
۵۹	سناتن دھرم	۱۹۰۳	مارچ

جن صاحبون کی طرف قیمت اخبار سنہ ۱۹۰۲ - اور سنہ ۱۹۰۳ بقایا ہے وہ بہت قیمت مطلوبہ ارسال فرماکر کارخانہ کو ممنون فرمادین

خدا کی پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۳۰۷	چوہڑ صاحب	اکبری منڈی	لاہور
۱۳۰۸	سید قائم شاہ صاحب	پنڈی چری	منٹگمری
۱۳۰۹	سمیر صاحب	″	″
۱۳۱۰	فضلدین صاحب	سندہانوالیہ	سیالکوٹ
۱۳۱۱	اہلیہ حکیم محمد قاسم صاحب کلارک	لالہ موسیٰ	
۱۳۱۲	ہمشیرہ حکیم محمد قاسم		
۱۳۱۳	الہ داد صاحب	ماجرہ	گجرات
۱۳۱۴	احمد صاحب	″	″
۱۳۱۵	الہ دتا صاحب	″	″
۱۳۱۶	غنی خان کمپونڈر	گڑہ شنکر	ہوشیارپور
۱۳۱۷	اہلیہ غنی خان	″	″
۱۳۱۸	ہمشیرہ بشارتعلی صاحب	سٹروعہ	″
۱۳۱۹	مہر دین گرداورنہر	بازداروالہ	ملتان
۱۳۲۰	مولا بخش صاحب	کریام	جالندھر
۱۳۲۱	عبد الغنی صاحب		″
۱۳۲۲	والدہ صاحبہ مولا بخش صاحب	″	″
۱۳۲۳	ہمشیرہ غلام احمد صاحب	″	″
۱۳۲۴	اہلیہ غلام احمد صاحب	″	″
۱۳۲۵	اہلیہ طفیل محمد صاحب	″	″
۱۳۲۶	اہلیہ محمد علی صاحب	″	″
۱۳۲۷	ہمشیرہ مہر خان صاحب	″	″
۱۳۲۸	والدہ غلام احمد صاحب		″
۱۳۲۹	میان لکھا صاحب	لنگوری	″
۱۳۳۰	میان گام صاحب	″	″
۱۳۳۱	نبیا صاحب	″	″
۱۳۳۲	کیہان صاحب	″	″
۱۳۳۳	نظام الدین صاحب	″	″
۱۳۳۴	نواب خان	″	″
۱۳۳۵	عبد اللہ صاحب	لودیانہ	لودیانہ
۱۳۳۶	جھنڈا خان	بنگہ	جالندھر
۱۳۳۷	عمردین صاحب	″	″
۱۳۳۸	برکت علی		″
۱۳۳۹	سید احمد	″	″
[illegible]	کرم [illegible] صاحب	کلاس والہ	
۱۳۴۱	محمد اسماعیل صاحب	″	سیالکوٹ

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۳۴۲	صدیق محمد صاحب	کلاس والہ	سیالکوٹ
۱۳۴۳	عالم بی بی صاحبہ	″	″
۱۳۴۴	راجن بی بی ہمشیرہ کرم الٰہی	″	″
۱۳۴۵	کرم بی بی	″	″
۱۳۴۶	میان محمد صادق صاحب	اروپ	گوجرانوالہ
۱۳۴۷	حبیب اللہ خان	اسلام آباد	کشمیر
۱۳۴۸	دوست محمد خان	″	″
۱۳۴۹	عبد اللہ خان	″	″
۱۳۵۰	سلطان علی خان	″	″
۱۳۵۱	شبیر علی خان	″	″
۱۳۵۲	حبیب خان	″	″
۱۳۵۳	محمد یار خان	″	″
۱۳۵۴	محمد زمان خان	″	″
۱۳۵۵	سکندر مہر	برازلو	″
۱۳۵۶	زینب بی بی	″	
۱۳۵۷	مبارک علی صاحب	کٹانک	صالح پور
۱۳۵۸	گجن صاحب	دوگھوی گھمنہ	سیالکوٹ
۱۳۵۹	غلام قادر عرف بوٹا خان	لنڈا بازار	لاہور
۱۳۶۰	محمد اشرف جیکبی بی - اے	بارودخانہ	″
۱۳۶۱	حکیم امام الدین	شکرن	گورداسپورہ
۱۳۶۲	مبارک بی بی	ڈہولن	سیالکوٹ
۱۳۶۳	محمد یار صاحب	قلعہ دار	گجرات
۱۳۶۴	فتح محمد صاحب	باغانوالہ	جہلم
۱۳۶۵	محمد علی صاحب	شروعہ	ہوشیارپور
۱۳۶۶	عبد اللہ امام مسجد	بھین	لاہور
۱۳۶۷	محمد سعید صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۱۳۶۸	الہ بخش صاحب	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان
۱۳۶۹	اہلیہ خواجہ حافظ محمد دین	بھونگر	لکنڈا علاقہ نظام
۱۳۷۰	محمد سعید صاحب	مہن جھکرائی	سیالکوٹ
۱۳۷۱	نواب خان سپاہی	بکوکو	ابر بربہا
۱۳۷۲	بہادر دین صاحب	چکنی پشاور	پشاور
۱۳۷۳	عبد اللہ صاحب	دربہوریانہ	کپورتھلہ
۱۳۷۴	نظام الدین	کہیر الواتی	″
۱۳۷۵	قادر بخش	کہیسر	لاہور
۱۳۷۶	عبد العزیز	زین والہ	″
۱۳۷۷	سید بہادر شاہ	حضور	″
۱۳۷۸	غلام محمد پٹواری	[illegible]	فیروزپور
۱۳۷۹	عبد الواحد	″	″
۱۳۸۰	محمد ابراہیم معہ اہلیہ وبہاگان	گوبہ پور	سیالکوٹ
۱۳۸۱	عبد الغنی خان محرر	بنالہ	ریاست بنالہ
۱۳۸۲	عمردین صاحب	ڈنگہ	گجرات

تفسیر القرآن بالقرآن - یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب - بی اے نے کمال محنت سے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرة مسیح الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نوردین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرة مسیح الزمان علیہ السلام نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ - شیرین بیان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین۔ دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرة مسیح الزمان اور مولانا مولوی نوردین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے بفضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر والحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۱/ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جا سکتی ہے قیمت بلا جلد ۱۲ معہ جلد ۱۴ قیمت پارہ عم قیمت پارہ الم ۱/ المشتہر خاکسار فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب

کتاب سلاسل التعلیم مصنفہ عبد المحی عرب معہ تصویر پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے
درخواستین بنام حکیم فضلدین آنی چاہئین قیمت ۱۲ محصول ڈاک ۱/

اسم اعظم - حضرة اقدس کی الہامی دعا مشکلات کے حل کی کلید اسباب پرستی کا علاج قیمت ۱/ علاوہ محصول ڈاک دفتر البدر سے طلب کرو +

حضرة مسیح الزمان ۴ کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جسمین عکسی طور پر ہی آپکا اسم مبارک بھی لکھا ہے علاوہ محصول ڈاک ۱۲ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے +

بغیر دوا کے علاج کا طریق یعنی کتاب طب روحانی جسمین بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی مرحوم لودیانوی قیمت ایکروپیہ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے منگواؤ +

صیانة الناس - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک

اعجاز اسمعیلی
ہم نے اس کتاب مین اسبات کو ثابت کیا ہے کہ بی بی ہاجرہ حضرة سارہ کی قریبی رشتہ دار تہین مصری لونڈی ہونیکی آپ پر تہمت لگائی گئی تھی جسکی سزا مین چار سو برس تک بنی اسرائیل مصری غلامی کے دردناک عذاب مین گرفتار رہے نیز اسمین مخالفین اسلام کے ان اعتراضوں کے دندان شکن جواب ہین جو حضرة اسمعیل اور رسول مقبول صلعم [illegible] ہین اور حضرة ابراہیم اور حضرة اسمعیل حضرة اسحٰق حضرة سائرہ اور حضرة ہاجرہ کے سچے حالات ہین قیمت امید ہے کہ ۸/ رہوگی ۲۰۰ درخواستین آنیپر چھپانی شروع ہوگی تمام

مطبع انوار الاسلام قادیان دار الامان مین منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر و پراپرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعیٰ للّٰہ داع

البدر

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

فہرست مضامین

قیمت سالانہ

نمبر ۳۴ | قادیان دارالامان ۱۱- ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

رویا

۲۴- اگست ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدس نے ایک رویا بوقت عصر سنایا مگر غلطی سے درج اخبار ہونے سے رہ گیا اس لئے اب درج کیا جاتا ہے۔

فرمایا - کہ مین نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے وہ اس پر حملہ کرتی ہے بار بار ہٹانے سے باز نہین آتی تو آخر مین نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے۔ پھر بھی باز نہ آئی تو مین نے اُسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی تو آخر مین نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دیدین +

۲۹ و ۳۰- اگست ۱۹۰۳ء

کو کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا -

۳۱- اگست ۱۹۰۳ء

مسلمانون کے ادبار کا باعث

اہل اسلام کے ادبار اور ان کے تنزل کا ذکر ہوا فرمایا کہ اسکا باعث خود ان کی شامت اعمال ہے کیونکہ زمین پر کچھ نہین ہوتا جبتک اول آسمان پر نہ ہولے - اکثر لوگ حکام کی سختی اور ظلم کی شکایت کیا کرتے ہین لیکن اگر یہ لوگ خود ظالم نہ ہون تو خدا ان پر کبھی ظالم حاکم مسلط نکرے زمانہ کی حالت کا اندازہ اسی سے کرلو کہ ہم ہزارون روپیہ دینے کو طیار ہین کہ کوئی جماعت آکر یہان رہے - ہم انکی مہمان نوازی کرین اور حتی الوسع ہر ایک قسم کا آرام دیوین اور وہ شرافت سے اپنے شکوک وشبہات پیش کرین اور قرآن اور احادیث صحیحہ سے ہماری باتین سنین اور پھر سمجھین اور غور کرین کہ جو کچھ عقیدہ اسلام کے متعلق انہون نے اختیار کیا ہوا ہے اس سے کس قدر فساد اور ہتک اسلام کی اور آنحضرت صلعم کی لازم آتی ہے اور عیسائیون کو کس قدر مدد ملتی ہے مگر ان لوگون کو پرواہ نہین ہے گھر بیٹھے ہی دو دو پیسہ کی کتابین بناکر جو کچھ جھوٹ اور افترا چاہتے ہین لکھدیتے ہین (جب مذہب کے بارہ مین اس قدر بے پرواہی ہو تو کیون انپر ادبار نہ آوے)

اللہ پر ایمان لانے کے معنے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ قرآن شریف مین جو یہ لکھا ہے کہ خواہ کوئی یہودی ہو خواہ صابی ہو- خواہ کوئی نصرانی ہو تو جو کوئی اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لاوے تو اُسے حزن نہوگا تو اس صورت مین اکثر ہندو لوگ بھی اسبات کے مستحق ہین کہ وہ نجات پاوین کیونکہ وہ رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہین اگرچہ عمل نہین کرتے اور ان کی تعظیم کرتے ہین +

فرمایا اللہ پر ایمان لانے کے معنے آپ کیا سمجھے ہوئے ہین کیا اس کے یہ معنے ہین کہ جو عیسیٰؑ پر ایمان لاوے وہی اللہ پر ایمان لانے والا ہے - اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہین کہ اسے اُن تمام صفات سے موصوف مانا جاوے جنکا ذکر قرآن شریف مین ہے مثلاً رب - رحمٰن - رحیم - تمام محامد والا - رسولون کا بھیجنے والا - آنحضرت صلعم کو بھیجنے والا اب آپ ہی بتلادین کہ قرآن شریف مین لفظ اللہ کے یہ معنے ہین کہ نہین پھر جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین مانتا - قرآن کو نہین مانتا تو اس نے کیا اس اللہ کو مانا جسے قرآن نے پیش کیا ہے -

جیسے گلاب کے پھول سے خوشبو دور کردیجاوے تو پھر وہ گلاب کا پھول پھول نہین رہتا اور اسے پھینکدیتے ہین پس اسیطرح اللہ کو ماننے والا وہی ہوگا جو اسے اُن صفات کے ساتھ مانے جو قرآن نے بیان کئے ہین +

سائل - لیکن بعض ہندو آنحضرت صلعم کی رسالت کا اقرار کرتے ہین اگرچہ برائے نام ہندو ہین اور عمل بھی ہندوون والے تو یہان چونکہ لفظ ایمان کا ہے کہ جو ایمان لاوے تو پھر وہ مستحق ہین کہ نہین کہ اُن پر خوف اور حزن نہ ہو -

فرمایاکہ اقرار اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ انسان اُس پر عمل بھی کرے۔ اگر انسان نماز روزہ وغیرہ کا اقرار تو کرتا ہے مگر فعل ایکدن بھی بجا نہیں لاتا تو اس کا نام اقرار نہ ہوگا۔ اگر آپکے ساتھ ایک شخص کئی اقرار کرے کہ مین یہ کرونگا وہ کرون گا لیکن عملی طور پر ایک بھی پورا نکرے تو کیا تم اس کے اقرار کو اقرار کہوگے؟

عذاب کی فلاسفی

سائل۔ چونکہ اسکا اقرار زبان سے ہے تو پھر اس لئے عذاب مین تو ضرور اُسے رعایت چاہئے

فرمایا۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ دنیا مین جو عذاب ملتے ہین وہ ہمیشہ شوخیون اور شرارتون سے ملتے ہین انبیاؤن اور مامورین کے جسقدر منکر گذرے ہین ان پر عذاب اُسی وقت نازل ہوا جبکہ ان کی شرارت اور شوخی حد سے تجاوز کرگئی۔ اگر وہ لوگ حد سے تجاوز نکرتے تو اصل گھر عذاب کا آخرت ہے ورنہ اس طرح سے دیکھ لو کہ ہزارون کافر ہین جو کہ اپنے کاروبار کرتے ہین اور پھر کفر پر ہی مرتے ہین مگر دنیا مین کوئی عذاب ان کو نہیں ملتا اس کی وجہ یہی ہے کہ مامور من اللہ کے مقابلے پر اگر شوخی اور شرارت مین حد سے نہین بڑھتے مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ آخرۃ مین بھی اُن کو عذاب نہ ہوگا۔ دنیاوی عذاب کے لئے ضروری ہے کہ انسان تکذیب رسل استہزا اور ٹھٹھے مین اور ایذا مین حد سے بڑھے اور خدا کی نظر مین ان کا فساد فسق اور ظلم اور آزار نہایت درجہ پر پہونچ گیا ہو اگر ایک کافر مسکین صورت رہیگا اور اس کو خوف دامنگیر ہوگا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لائق ہے مگر عذاب دنیوی اُس پر نازل نہ ہوگا۔

اگر کفار مکہ چپ چاپ اور اخلاق سے آنحضرۃ صلعم کے پیش آتے تو یہ عذاب اُن کو جو ملا ہرگز نہ ملتا ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔ کہ جب کسی بستی کے ہلاک کرنے کا ارادہ الٰہی ہوتا ہے تو اُس وقت ضرور وہان کے لوگ بدکاریون مین حد اعتدال سے نکل جاتے ہین پھر ایک اور جگہ ہے۔ وماکنا مہلکی القریٰ الا و اہلہا ظالمون۔ جس سے ثابت ہے کہ کوئی بستی نہین ہلاک ہوئی مگر اس حالت مین کہ جب اس کے اہل ظلم پر کمربستہ ہون۔ فسق کے معنے حد سے تجاوز کرنے ہین۔

اب دیکھو ہزارون ہندو ہین مگر مانتے نہین انکار کرتے ہین پھر کیا وجہ ہو کہ سب کو چھوڑ کر لیکھرام کے پیٹ مین چھری چلی اس کی وجہ اس کی زبان تھی کہ جب اُس نے اُسے بے باکانہ کھولا اور آنحضرۃ صلعم کو سب وشتم کرنےمین حد سے بڑھ گیا اور ایک مد بالمقابل بنکر خود نشان طلب کیا تو وہی اس کی زبان چھری بنکر اس کی جان کی دشمن ہوگئی۔ غرضیکہ اصل گھر عذاب کا آخرت ہے اور دنیا مین عذاب شوخی۔ شرارت مین حد سے تجاوز کرنے سے آتا ہے ہندوؤن مین بھی یہ بات مشہور ہو کہ پرمیشر اور عت کا بیر (دشمنی) ہی عت کے معنے حد درجہ تک ایک بات کو پہونچا دینا (عت کا لفظ عربی ہے جیسے قرآن شریف مین عتو ہے)

تفاوت و طبقات عذاب

مین اس بات کا قائل نہین ہون کہ عذاب یکسان سب کو ہو کفر سب ایک جیسے نہین ہوتے تو عذاب کیسے ایک جیسا سب کو ہو بعض کافر ایسے ہین کہ ایسے پہاڑون مین رہتے ہین کہ وہان اب تک رسالت کی خبر نہین اسلام کی خبر نہین تو ان کا کفر ابوجہل والا کفر تو نہ ہوگا جس حال مین ایک نہایت درجے کا شریر اور مکذب باوجود علم کے پھر انکار کرتا ہے تو اس کے عذاب اور دوسرے کے عذاب مین جو اس قدر شرارت نہین کرتے ضرور فرق ہونا چاہئے۔ لیکن ان طبقات عذاب کی کہ (یہ کسقدر ہین اور کس طرح سے ان کی تقسیم ہے) اس کی ہمین خبر نہین اس کا علم خدا کو ہے ہان چونکہ خدا پر ظلم منسوب نہین ہو سکتا اس لئے طبقات کا ہونا ضروری ہے ✦

آئمہ دین کی کوششون کی قدر دانی

احادیث کی نسبت ذکر ہوا اس پر حضرۃ اقدس نے اپنا مذہب بتلایا جو کہ اکثر دفعہ شائع ہو چکا ہے کہ سب سے مقدم قرآن ہے اس کے بعد سنت اس کے بعد حدیث۔ اور حدیث کی نسبت فرمایاکہ اگر ضعیف سی ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن کے معارض نہ ہو تو اس پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ جس حال مین وہ آنحضرۃ صلعم کی طرف منسوب کیجاتی ہے تو یہ ادب اور محبت کا تقاضا ہونا چاہئے کہ اُس پر عمل درآمد ہو اور ہمارا یہ مدعا ہرگز نہین کہ آئمہ دین کی ان کوششون کو جو محض دین کے لئے اُنہون نے کین ضائع کردیوین ہم صرف یہ چاہتے ہین کہ جس حال مین کوئی بات ان کی یا کوئی حدیث ہی باوجود تاویلات کے بھی قرآن شریف سے مطابقت نہ کھا وے تو پھر قرآن کو مقدم رکھ کر اُسے ترک کردیا جاوے کیونکہ جب ضدین جمع ہونگی تو ایک کو تو ضرور ترک کرنا پڑیگا اس صورت مین تم قرآن کو ترک مت کرو اور اس کے غیر کو ترک کردو۔ مثلاً ایک مسئلہ وفات مسیح کا ہی ہے جس حال مین قرآن شریف سے وفات ثابت ہے تو اب ہم اُس دوسری حدیث کو جو اُس کے مخالف ہو یا کسی کے قول کو کیون مانین آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب مین دو باتین خدا تعالےٰ نے بیان کی ہین ایک تو مسیح کی وفات دوسرے اُس کے دنیا مین آنے کی نفی کی ہے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پیشتر دنیا مین دوبارہ آچکا ہے تو اس کا کنت انت الرقیب کہنا غلط ہے اس صورت مین یا تو مسیح ؑ جھوٹے ہونگے یا نعوذ باللہ جھوٹ کا الزام خدا پر آوے گا تو ایسی صورتین ہم قرآن کو مقدم رکھین گے جس نے وفات کو بڑے مین طور پر ثابت کردیا ہے ✦

عورتون کا جمعہ پڑھنا

ایک صاحب نے عورتون پر جمعہ کی فرضیت کا سوال کیا حضرت اقدس نے فرمایاکہ اُس مین تعامل کو دیکھ لیا جاوے اور جو امر سنت اور حدیث سے ثابت ہے اُس سے زیادہ ہم اس کی تفسیر کیاکر سکتے ہین آنحضرۃ صلعم نے عورتون کو جب مستثنیٰ کردیا ہے تو پھر یہ حکم صرف مردون کے لئے ہی رہا ✦

احتیاطی نماز

اہل اسلام مین سے بعض ایسے بھولے بھالے بھی ہین کہ جمعہ کے دن ایک تو جمعہ کی نماز پڑھتے ہین پھر اسکے بعد اس احتیاط سے کہ شاید جمعہ ادا نہ ہوا ہو ظہر کی نماز بھی پوری ادا کرتے ہین اس کا نام انہون نے احتیاطی رکھا ہے اس کے ذکر پر حضرت اقدس نے فرمایاکہ یہ غلطی ہو اور اسطرح سے کوئی نماز بھی نہین ہوتی کیونکہ نیت مین اس امر کا یقین ہونا ضروری ہو کہ مین فلان نماز ادا کرتا ہون اور جب نیت مین شک ہوا تو پھر وہ نماز کیا ہوئی

یکم ستمبر ۱۹۰۳ء

کل نمازین آپ نے باجماعت ادا کین۔

دربار شام

الہام

فرمایاکہ آج خواب مین ایک فقرہ منہ سے یہ نکلا غیر مین man aine سے اس کے بعد مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے عرض کی کہ آج مجھے رویا مین ایک شخص نے بڑے زور سے یہ کہاکہ کہو قل خاب الخاسر۔ قل خاب السارق ✦

خدا شناسی

فرمایاکہ خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کی کلام کے اور کوئی ذریعہ نہین ہو ملاحظہ مخلوقات سے انسان کو یہ معرفت حاصل نہین ہو سکتی اس سے صرف ضرورت ثابت ہوتی ہو یس ایک شے کی نسبت ضرورت کا ثابت ہونا اور امر ہے اور واقعی طور پر اس کا موجود ہونا اور امر ہے یہی وجہ ہے کہ حکما متقدمین سے جو لوگ محض قیاسی دلائل کے پابند رہے ہین اور ان کی نظر صرف مخلوقات پر رہی انہون نے اس مین بہت بڑی بڑی غلطیان کی ہین اور کامل یقین ان کو جو ہستی کے مرتبہ تک پہونچاتا ہے نصیب نہ ہوا یہ صرف خدا کا کلام ہے جو یقین کے اعلیٰ مراتب تک پہونچاتا ہے۔

خدا کا کلام تو ایک طور سے خدا کا دیدار ہے اور یہ شعر اس پر خوب صادق آتا ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ✦ بسا کین دولت از گفتار خیزد

خدا تعالےٰ قادر ہے کہ جس شے مین چاہے طاقت بھر دیوے پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار مین بھر دی ہو۔ انبیاء نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانین دیدی ہین۔ کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کر سکتا ہو

اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان مین قدم رکھکر پھر پیچھے نہین ہٹا اور نہ کوئی نبی کبھی بے وفا ہوا ہے۔ جنگ احد کے واقعہ کی نسبت لوگون نے تاویلین کین ہین مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اس وقت جلالی تجلی تھی اور سوائے آنحضرۃ صلعم کے اور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی اس لئے آپ وہان ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اُکھڑ گیا۔ آنحضرۃ صلعم کی زندگی مین جیسے اس صدق و صفا کی نظیر نہین ملتی جو آپ کو خدا سے تھا ایسا ہی ان الہی تائیدات کی نظیر بھی کہین نہین ملتی جو آپکے شامل حال ہین مثلاً آپکی بعثت اور رحلت کا وقت ہی دیکھ لو (اس مضمون پر اکثر آرٹیکل البدر مین نکل چکے ہین)

مسیح کا آسمان پر جانا ایک بے فائدہ امر ہے

بار بار خیال آتا ہے کہ اگر مسیح آسمان پر گئے تو کیون گئے یہ ایک بڑا تعجب خیز امر ہے کیونکہ جب زمین پر انکی کارروائی دیکھی جاتی ہے تو بے ساختہ ان کا آسمان پر جانا اس شعر کا مصداق نظر آتا ہے۔

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

گویا یہ شعر بالکل اس واقعہ کے لئے شاعر کے منہ سے نکلا ہے کوئی پوچھے کہ انہون نے آسمان پر جا کر آج تک کیا بنایا اگر زمین پر رہتے تو لوگون کو ہدایت ہی کرتے۔ مگر اب دو ہزار برس تک جو اُن کو آسمان پر بٹھاتے ہین تو ان کی کارروائی کیا دکھلا سکتے ہین۔

جو بات ہم کہتے ہین اور جس کی تائید مین قرآن اور حدیث بھی ہمارے ساتھ ہے وہ ان کی شان نبوۃ کے ساتھ خوب چسپان ہوتی ہے کہ جب ان لوگون نے حضرت مسیح کو نہ مانا تو آپ دوسرے نبیوں کی طرح دوسرے ملک مین ہجرت کر کے چلے گئے اور پھر ایسے فرضی اوصاف اسکے لئے وضع کرتے ہین جنسے آنحضرہ صلعم کی ہتک اور ہجو ہو کیونکہ آنحضرت صلعم سے کفار نے سوال کیا کہ آپ آسمان پر چڑھکر بتلا دین تو آپنے یہ معجزہ ان کو نہ دکھلایا اور سبحان ربی کا جواب دیا گیا اور یہان بلا درخواست کسی کافر کے خود خدا تعالےٰ مسیح کو آسمان پر لیگیا تو گویا خدا تعالےٰ نے خود آنحضرۃ صلعم کو کفار کی نظر مین ہیٹا کرانا چاہا کیا وہ خدا اور تھا اور یہ اور تھا*

اگرچہ لوگ ہمین ایسی باتون سے کافر۔ دجال۔ وغیرہ کہتے ہین مگر یہ ہمارا فخر ہے کیونکہ قرآن کی تائید اور آنحضرۃ صلعم کی عظمت قائم کرنے کے لئے یہ خطابات ہمین ملتے ہین۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

دلون پر خدا کی مہر کا ہونا اور انسان سے جبراً ایک فعل کروانا یہ اصل مین آریون کا مذہب ہے

آریہ لوگ اعتراض کرتے ہین کہ قرآن شریف مین لکھا ہے ختم اللہ علی قلوبہم کہ خدا نے دلون پر مہر کر دی ہے تو اس مین انسان کا کیا قصور ہے یہ ان لوگون کی کوتہ اندیشی ہے کہ ایک کلام کے ماقبل اور مابعد پر نظر نہین ڈالتے ورنہ قرآن شریف نے صاف طور پر بتلایا ہے کہ یہ مہر جو خدا کی طرف سے لگتی ہے یہ دراصل انسانی افعال کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جب ایک فعل انسان کی طرف سے صادر ہوتا ہے تو سنت اللہ یہی ہے کہ ایک فعل خدا کی طرف سے بھی صادر ہو۔ جیسے ایک شخص جب اپنے مکان کے دروازہ بند کر دے تو یہ اس کا فعل ہے اور اس پر خدا کا فعل یہ صادر ہوگا کہ اس مکان مین اندھیرا کر دے۔ کیونکہ روشنی اندر آنیکے جو ذریعہ تھے وہ اُسنے خود اپنے لئے بند کر دئے اسیطرح اس مہر کے اسباب کا ذکر خدا تعالےٰ نے قرآن شریف مین دوسری جگہ کیا ہے جہان لکھا ہے فلما زاغوا ازاغ اللہ کہ جب انہون نے کجی اختیار کی تو خدا نے ان کو کج کر دیا اسیکا نام مہر ہے لیکن ہمارا خدا ایسا نہین کہ پھر اس مہر کو دور نہ کر سکے چنانچہ اُس نے اگر مہر لگنے کے اسباب بیان کئے ہین تو ساتھ ہی وہ اسباب بھی بتلا دئے ہین۔ جن سے یہ مہر اُٹھ جاتی ہے۔ جیسے کہ یہ فرمایا ہے ان اللہ لغفور للذین ... (؟) ... عفوراً - لیکن کیا آریون کا پرمیشر ایسا ہے کہ تناسخ کے رو سے جو مہر وہ ایک انسان پر لگاتا ہے پھر اُسے اُٹھا سکے۔ گناہ کا یہ نتیجہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ دوسرے گناہ کی انسان کو جرأت دلاتا ہے اور اس سے قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے حتیٰ کہ گناہ انسان کو مرغوب ہو جاتا ہے لیکن ہمارے خدا نے تو پھر بھی توبہ کے دروازے کھولے ہین کہ اگر کوئی شخص نادم ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے تو وہ بھی رجوع کرتا ہے مگر آریون کے لئے یہ کہان نصیب۔ ان کا پرمیشر جو مہر لگاتا ہے اُسے اُکھاڑنے پر تو وہ خود بھی قادر نہین ہے پس اس مین مسئلہ تقدیر کا اعتراض آریون پر ہے نہ کہ اہل اسلام پر۔ ہان توبہ کے یہ معنے نہین ہین کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہے بلکہ ایک شخص تائب اس وقت کہا جاتا ہے کہ گذشتہ حالت پر سچے دل سے نادم ہو کر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام نہ کریگا اور اپنے اندر تبدیلی کرتا ہے۔ اور جن شہوات۔ عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے ان کو چھوڑتا ہے اور وہ تمام یار دوست۔ اور گلی کوچے اُسے ترک کرنے پڑتے ہین کہ جن کا معاصی کی حالت مین اس سے تعلق تھا گویا تو یہ ایک موت ہے جو وہ اپنے او پر وارد کرتا ہے۔ جب ایسی حالت مین وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو پھر خدا بھی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ گناہ کے ارتکاب مین ایک حصہ قضا و قدر کا ہے کہ بعض اندرونی اعضاء اور قوائے کی ساخت اسی قسم کی ہوتی ہے کہ انسان سے گناہ سرزد ہو۔ پس اس لئے ضروری تھا کہ ارتکاب معاصی مین جس قدر حصہ قضا و قدر کا ہے اسمین خدا تعالےٰ رعایت دیوے اور اس بندے کی توبہ قبول کرے اور اسی لئے اس کا نام تواب ہے*

منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار

(از ایڈیٹر)

اور جملہ محمد صاحب کا استعمال

۲۲ راگست کے پیسہ اخبار مین زیر عنوان کیمولی کیڈہ اور بدنام اگر ہون گے تو کیا نام نہ ہوگا دو آرٹیکل ہماری نظر سے گذرے ہین جنمین اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ آنحضرۃ صلعم کی نسبت اگر صرف الفاظ محمد صاحب یا حضرۃ محمد صاحب استعمال ہون تو اس سے آنحضرۃ کی شان مین کچھ فرق نہین آتا اور نہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کے استعمال کرنیوالے کے دل مین آنحضرت صلعم کی وقعت اور عظمت نہین ہے اور ساتھ ہی نامہ نگار نے اس امر پر زور دیا ہے کہ از روئے حدیث انما الاعمال بالنیات منشی صاحب کی نیت بخیر ہے اور اگر ان الفاظ کے استعمال مین کوئی لغزش ہے تو وہ معاف ہے اور پھر اس کے بعد شعرا کے کلام کے حوالہ سے بتلایا ہے کہ وہان اکثر مفرد لفظ داعی وغیرہ آنحضرۃ صلعم کی نسبت استعمال ہوتا ہے اور اسے معیوب نہین مانا جاتا وغیرہ وغیرہ

منشی صاحب کی نیت ان الفاظ سے کچھ ہی ہو یہ تو منشی صاحب کو ہی علم ہوگا اور آنحضرۃ صلعم سے ان کو کس قدر محبت ہے اور آپ کی اتباع مین وہ کس قدر محو ہین اس کا پتہ شاید نامہ نگارون سے مل سکے لیکن ہمارے نزدیک یہ وکالت جو پیسہ اخبار کے حامیون نے کی ہے بڑی تعجب انگیز ہے اور اس کی وہی مثال ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست۔ انسان کے عملی نمونہ سے بڑھکر اور کیا ثبوت اسکے اخلاص اور نیت کا ہو سکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ پیسہ کے حامی اور مددگار اخبار کے کالم سیاہ کرتے کیا اچھا ہوتا کہ منشی محبوب عالم صاحب اپنی قلم سے چند سطرون مین تحریر کر دیتے کہ لفظ صاحب سے میری مراد غایت درجہ کی تعظیم آنحضرۃ صلعم کی ہے جو کہ بحیثیت ایک سچے مسلمان ہونے کے مجھے کرنی چاہیئے ان کی یہ تحریر بھی اگرچہ ہمارے نزدیک ان کی بریت کے لئے کافی نہین ہے اور صرف اپنے منہہ سے میان مٹھو بننے والی بات ہوتی مگر تاہم اس موجودہ سکوت سے کہ جس کی تاویل کوئی کچھ کوئی کچھ کر رہا ہے بدرجہا بہتر ہوتی اور وہ کم از کم خون لگا کر شہیدون مین تو مل جاتے اور منشی صاحب کی کچھ نہ کچھ پردہ پوشی ہو جاتی کیونکہ یہ بڑی غیر معقول بات ہے کہ جس حال مین ایک شخص زندہ موجود

ہے اور ایڈیٹری کے فرائض کو بجالا رہا ہے اور ہر ہفتہ اس کی قلم سے اخبار اور رسالے نکل رہے ہین مگر ایک لفظ جن معنون مین اس نے استعمال کیا ہو اس کے لئے دوسرے تو زبردستی لوگون کو منواتے پھرتے ہین کہ منشی صاحب نے اسے ان معنون مین ہرگز استعمال نہین کیا جن مین عیسائی کرتے ہین مگر منشی صاحب ہین کہ چپ ہین نہیں بولتے اور جب تک وہ خود اپنی قلم سے زور دیکر نہ لکھین اور نہ ثابت کرین کہ لفظ صاحب جو آجکل غیر مذاہب کے لوگ بھی باوجود ایک دوسرے کے بزرگان دین کے سخت دشمن ہونے کے رسمی اور رواجی طور پر ایک محاورہ کلام کے رو سے ان بزرگون کے حق مین بول لیتے ہین باوجود اس کے کہ ان کے دل مین کوئی عظمت اور وقعت ان کی نہین دراصل انہے ندر وہی معنے رکھتا ہے جو معنے کہ .... لفظ علیہ السلام اور صلی اللہ علیہ وسلم یا فداہ ابی وامی کے ہین تب تک ان پیسہ کے حامیون کی مضمون نگاری کیا حقیقت رکھتی ہے +

جہان تک ہمارا خیال ہے (محمدؐ صاحب یا حضرت محمدؐ صاحب) ایک ایسا جملہ ہے جس کے بولنے سے مخاطب پر یہ امر ہرگز نہین کھلتا کہ اس کا قائل ضرور سچا مسلمان ہے۔ اس کے دل مین ضرور آنحضرۃ صلعم کی عظمت اور محبت ہے۔ کیونکہ حضرۃ۔ صاحب۔ سوامی۔ اور پنڈت وغیرہ ایسے الفاظ ہین کہ صرف شائستگی کلام کے لحاظ سے ہر ایک لکچرار یا مصنف خواہ وہ کسی مذہب کا ہو لیکن اپنے مخالف اور دشمن مذہب کے لیڈر کے لئے ضرور استعمال کرلیتا ہے جیسا کہ ایک عیسائی جب آنحضرت صلعم کی نسبت ڈاکٹر ٹسلی یا انڈا ئرکنٹلی کچھ کلام کرے گا تو صرف شائستگی کلام کے لئے وہ محمدؐ صاحب اور بعض وقت حضرۃ محمدؐ صاحب بھی کہیگا لیکن کیا اس سے یہ ثابت ہوجاویگا کہ اسکے دل مین کوئی تعظیم یا محبت آنحضرۃ صلعم کی ہے ہرگز نہین ..... لیکن اگر اس کے منہ سے صلی اللہ علیہ وسلم نکل جاوے اور گو وہ پکار کر کہے کہ میری اس سے مراد ہرگز نہین ہے کہ آنحضرۃ صلعم سچے نبی ہین لیکن کیا پادری تسلیم کرلین گے ہرگز نہین وہ تاڑ جاوین گے کہ یہ شخص ضرور اندرونی طور پر مسلمان ہے اسیطرح اگر ایک مسلمان دیانند کے نام کے ساتھ پنڈت یا سوامی کا لفظ لگادیوے تو کیا اس سے ثابت ہوجاویگا کہ وہ دیانند کی عظمت کا قائل ہے۔ ہرگز نہین پس اسی لئے ہم دیکھتے ہین کہ اہل اسلام مین آنحضرۃ صلعم کے اسم مبارک کے ساتھ ایک ایسی جزو قرار پاگئی ہے کہ جسکا تکرار غیر از اسلام کے لئے بالکل محال ہے اور وہ صرف اسی کے زبان سے نکلیگا جو کھلم کھلا حقیقی طور پر آنحضرۃ کی عظمت کو تسلیم کرتا اور آپکی محبت کو دل مین رکھتا ہو اور صرف آپکی اتباع کو وسیلہ نجات یقیناً جانتا ہو۔ اور جیسے اسلام مین دوسرے تمام ارکان۔ عبادات۔ معاملات۔ معاشرۃ تمدن و سیاست وغیرہ کے ایسے ہین کہ جو دوسری اقوام سے اہل اسلام کو بالکل متمیز کردیتے ہین بشرطیکہ مسلمان اون پر عمل کرین اسیطرح آنحضرۃ پر ایمان کا بھی یہ ایک ثبوت ہے کہ آپ کے اسم مبارک کے ساتھ ایک جملہ دعائیہ بولا جاوے جس سے امتیاز ہوتا ہے کہ اس شخص کے دل مین متمیز طور پر آنحضرت صلعم کی محبت ہے اسی لئے اہل اسلام کا دستور ہے کہ جب کسی اکابر دین کا نام لیوین گے تو اس کے لئے ایک کلمہ دعائیہ ضرور ساتھ ہوگا جس سے فوراً پتا لگ جاویگا کہ اس شخص کو نامبردہ کے ساتھ ضرور حسن عقیدت ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جس حال مین ایک عیسائی اور ایک آریہ اور ایک دہریہ بھی حضرۃ محمدؐ صاحب کہہ لیتا ہے اور ان کا استعمال اور محاورہ ہے اور یہ لفظ اصل مین عیسائیون کا ایجاد کیا ہوا معلوم ہوتا ہے تو اب وہ کونسی بات ہے جس سے پتہ لگے کہ منشی صاحب کے نزدیک آنحضرۃ صلعم کی وقعت ایک عیسائی یا آریہ سے زیادہ ہے یا یہ معلوم ہو کہ ان الفاظ کے استعمال مین منشی صاحب نے کسکی تقلید کی آیا عیسائیون کی یا آریون کی +

اور نامہ نگار نے اپنے مضمون کے دفعہ ۷ مین خود تسلیم کرلیا ہے کہ کفار مکہ و مدینہ جب مسلمانون سے بات چیت کرتے تو رسول علیہ السلام کو صاحبکم کے ساتھ اس غرض سے یاد کرتے کہ ان کو پیغمبر اور رسول کے الفاظ سے دلی نفرت تھی اور اس سے رسالت کی تسلیم بھی لازم آتی ہے یہ الفاظ لکھکر دراصل پیسہ کے حامی نے ہماری کلام کی تصدیق کردی ہے کہ اہل اسلام مین جو کلمات دعائیہ آنحضرۃ صلعم اور دیگر بزرگان دین کے نام کے ساتھ بولے جاتے ہین وہ ضرور کلام کرنیوالے کے ایمان کا ثبوت دیتے ہین اور سرور کائنات علیہ السلام کی نسبت لفظ صاحب کا استعمال ہمیشہ کفار اور منافقین کا ہی شیوہ رہا ہے اور اس امر کا ثابت کرنا اس کے لئے مشکل ہوگا کہ آنحضرۃ صلعم کی نسبت فقط لفظ صاحب کے استعمال کی بنیاد سوائے پادریون کے کسی سچے مسلمان نے ہندوستان مین نہین ڈالی۔ ہان یہ ضرور ہے کہ پادریون کی تعلیم اور یورپ کی تقلید نے بزرگان دین کی عظمت کو جب بعض برائے نام مسلمانون کے دل سے اٹھا دیا اور یہ لوگ صرف قومی حیثیت سے نہ کسی مذہب سے اپنے آپکو مسلمان خیال کرنے لگے اور جیسے یورپ کے خاص عیسائی باوجود اپنے آپ کو عیسائی کہنے کے پھر عیسیٰ ؑ کے سخت دشمن ہین یہی شرب اسلام کے بعض نام لیوؤن نے اختیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت الفاظ محمدؐ صاحب استعمال کرنے لگے۔

پھر نامہ نگار لکھتا ہے کہ حسن خاتمہ پر آدمی کے ایمان کا دار و مدار ہے خدا معلوم اس سے اس کا کیا مطلب ہے شاید وہ اہل اسلام کو کہتا ہے کہ اس لفظ کے استعمال سے تم بہت جلد منشی صاحب کو کفر والحاد کی طرف منسوب نہ کرو۔ بلکہ دیکھو تو سہی کہ ان کا انجام کس بات پر ہوتا ہے۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے اگرچہ پیسہ کی حمایت تو کی ہے مگر تاہم وہ خود منشی صاحب کے اظہار خیال سے جو محمدؐ صاحب لکھنے مین ظاہر ہوتا ہے ضرور مذبذب ہے۔

عربی کی بجائے فارسی مین نماز پڑھنے کی دلیل کو اس بحث سے کوئی تعلق نہین ہے اور نہ امام صاحب کا یہ مذہب رہا کہ غیر از عربی زبان مین نماز پڑھ لی جاوے اور یہ ایک علیحدہ مضمون ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس زبان مین کوئی آسمانی کتاب نازل ہو اگر اس کے حامی اس زبان کو متروک کرین دوسری زبان مین اس کے تراجم کرلین تو اس سے ان کے مذہب کو کیا کچھ صدمہ پہنچتا ہے۔

اہل اسلام شعرا کا آنحضرۃ کے نام کو صرف محمدؐ لکھنا اس امر کو ثابت نہین کرتا کہ ان کے دلون مین آپ کی تعظیم اور وقعت نہین ہے اور پھر اس موقعہ پر ان کا حوالہ دینا خارج از بحث اور بے محل ہے۔ کیونکہ نظم مین شاعرون کو خاص خاص طور کا اختیار ہوتا ہے اور بعض وقت شاعر اگر آپکا نام ہی صرف لکھدے تو اس کا طرز کلام سیاق و سباق ہی ثبوت دیتا ہے کہ اس نے غایت درجہ کی تعظیم کو اس واحد لفظ مین نبھایا ہے مگر منشی محبوب عالم صاحب کو یہان کونسی ایسی ضرورت اس قسم کی پڑی تھی ہماری اپنی رائے مین صرف ایک مقام مجادلہ اور مباحثہ کا ایسا ضرور ہے کہ جہان ایک مسلمان کو بعض وقت والی کلام کے لحاظ سے محمدؐ صاحب بھی کہنا پڑجاتا ہے وہ بھی اس صورۃ مین کہ فریق مخالف مسلمان نہ ہو اور وہ آنحضرۃ صلعم کو محمدؐ صاحب کرکے ہی ہر بار خطاب کرے۔ مگر ہمین تو ہرگز امید نہین ہے کہ پیسہ اخبار کبھی اہل اسلام کی طرف سے ایسے مجادلہ یا مباحثہ مین نکل سکے +

قطب شمالی اور جنوبی مین اوقات نماز و روزہ

کسی صاحب نے علاقہ منٹگمری سے ایک اعتراض حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کی خدمت مین لکھکر اس کا حل چاہا ہے وہ اعتراض اور اسکا جواب جو کہ حضرۃ حکیم صاحب نے دیا ہے ذیل مین درج کیا جاتا ہے +

اعتراض ۔ اسلام کا دعوٰی ہے کہ قرآن مجید ایک مکمل اور بمنزلہ اہل اسلام کے خدا کی زبان ہے۔ اسمین حکم ہے کہ روزہ کے واسطے طلوع آفتاب سے پیشتر کھانا کھاؤ اور غروب پر افطار کرو جن ممالک مین تقریباً چھ چھ ماہ کے دن ہین اور چھ چھ ماہ تک آفتاب غروب نہین ہوتا وہان پر جو مسلمان رہتے ہین وہ کس طرح عمل کرین +

جواب - اللہ تعالے فرماتا ہے دیکھو سیپارہ گیارہ سورہ یونس کا رکوع پہلا - ھوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورًا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب + اور فرمایا دیکھو سورہ جسکو یٰس کی سورہ کہتے ہین اور مسلمانون مین مشہور ہے والقمر قدرنہ منازل اور فرمایا سورہ بنی اسرائیل مین دیکھو سیپارہ پندرہ رکوع اول کے بعد دوسرا رکوع ولتعلموا عدد السنین والحساب وکلشیٔ فصلنہ تفصیلا ط ان تمام آیات کا مطلب یہ ہے کہ سورج اور چاند کی منزلین مقرر ہین ان کے مطابق سالون کی تعداد اور حساب ہوتے ہین اس کو جان رکھو یہ تو قرآن شریف سے ثبوت دیا گیا کہ سورج اور چاند کی منازل مقررہ پر حساب رکھو اب اس کے مطابق احادیث کو دیکھو تو سنن مین یہ حدیث عام طور پر موجود ہے دیکھو ابوداؤد حدیث دجال ہذا - فقلنا یا رسول اللہ ہذا الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوٰۃ یوم ولیلۃ قال لا اقدروا لہ قدرہ - اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دن جو بڑا ہے اور سال کی طرح ہے اس مین کیا ایک دن اور ایک دن مین پانچ نمازین ہی کافی ہین فرمایا نہین اسمین اندازہ کرلینا - اگر معترض آریہ ہے تو انصاف کرے سندھیا وہ کس طرح کریگا اور وید مین اس کے متعلق کیا احکام ہین اور اگر عیسائی ہے تو آیت وار کو وہ کس طرح ادا کرتا ہے کیونکہ وہ چھ ماہ کا ایک ایت وار تجویز نہیں کرسکتا اور اگر فلسفی الطبع ہے تو فلاسفرون نے حمل کے لئے جو نو مہینے علی العموم بیان کئے ہین وہ کیون نہین کہتے کہ ڈیڑھ دن کا حمل بھی ہوتا ہے کیونکہ چھ ماہ کا ایک دن ہوتا ہے یا یون کہین کہ ان کے نزدیک دو سو چھیاسٹھ برس کا حمل ہوتا ہے کیونکہ اگر ایک دن چھ ماہ کا ہوتا ہے تو ۹ ماہ کے دو سو چھیاسٹھ برس ہون بہر حال قرآن کریم نے تو صاف فیصلہ دیدیا کہ وہان حساب اور اندازہ سے کام لو + بلکہ معترض سے یہ بھی سوال ہے کہ اگر وہ ایسے ممالک مین ملازم ہو تو ماہواری تنخواہ کس حساب سے لیگا - اہل اسلام کے احکام روزہ نماز مین ایک پیشگوئی پائی جاتی ہے کہ جو ایسے قطعات زمین کے ہونگے جہان چھ چھ ماہ کے دن اور راتین ہون گی تو وہان مطلق آبادی بھی نہ ہوگی

اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض - اگر مرزا صاحب کے قبائل ام المومنین ہین تو کیا وجہ ہے کہ اپنے تمام مریدون سے حجاب ہے حالانکہ قرآن کریم مین والدہ سے نکاح کرنا منع ہے حضرۃ صدیقہ رضہ جنگو نین زخمیون اور بیکسون کی خبر گیری کرتی تہین +

جواب - واضح ہو کہ آج تک حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی ایسا حکم اپنے مریدون کے نام صادر نہین ہوا کہ میری قبائل کو ام المومنین کے نام سے پکارا جاوے اور نہ اس کی نسبت کوئی الہام اشاعت مین آیا ہے ہان اکثر مریدین حسن عقیدت اور ادب اور تعظیم کی نیت سے آپ کے قبائل کو ام المومنین کے لقب سے خطاب کرتے ہین مگر ان کا یہ خطاب ان مریدین کے لئے جو اسمین شامل ہین حجت نہین اس لئے ایک طرح سے تو یہ سوال یہین ختم ہو جاتا ہے مگر فائدہ عام کی خاطر ہم ام المومنین یا امہات المومنین پر ذرا زیادہ بسط سے لکھدیتے ہین -

(۲) آنحضرۃ صلعم کی ازواج مطہرات کی نسبت قرآن مین خدا تعالے کی وحی سے امہاتہم ...... کا لفظ آیا ہے جیسا کہ اس آیت النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم الاحزاب رکوع ۱- مین ہے - اس لفظ سے یہان حقیقی والدہ تو کسی صورت سے مراد نہین ہے نہ زبان کے لحاظ سے اور نہ شرع کے لحاظ سے کیونکہ حقیقی والدہ تو وہ جسکے شکم سے مولود نکلا ہو - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان امہاتہم الا اللائی ولدنہم - مائین وہی ہین جنہون نے جنا سو یہ تو بڑی وضاحت سے واقعات کے خلاف ہے کہ عام مومنین کو حقیقی اولاد ازواج مطہرات کی خیال کیا جاوے اس بیان کی تائید قرآن کریم سے ہی اسطرح ہوتی ہے کہ ان مقدس اور مطہر بیبیون کو عام طور پر پردہ کا حکم دیا گیا ہے حالانکہ دوسرے مقام پر قرآن شریف مین والدہ سے کوئی پردہ نہین رکھا گیا پس اگر یہ مقدس بیبیان حقیقی مائین ہوتین تو ان سے پردہ کی ضرورت نہ تھی اور جس حالتمین کہ امہات کے احکام ان پر مرتب نہوئے تو معلوم ہوا کہ انکو امہات کہا گیا تو وہ کسی خاص صورت سے اور کسی اور معنے مین ہے کیونکہ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ جیسے ازواج مطہرات کو امہات کہا ہے ویسے ہی آنحضرۃ صلعم کو مومنین کا باپ کہا گیا ہے اور قرآن شریف مین جو نفی آپ کے کسی مرد کا باپ ہونے کی ہے تو اس سے یہی مراد ہے کہ آنحضرۃ صلعم کے نطفہ سے کوئی نہین ہے پس اگر یہان باپ سے مراد حقیقی باپ ہوتا کہ جس کے نطفہ سے اولاد ہوکر اس کا بیٹا یا بیٹی کہلاتی ہے تو یہ امر بھی واقعات کے صریح خلاف ہے کیونکہ آنحضرۃ صلعم کے نطفہ کا تو کوئی لڑکا زندہ نہ رہا اور اگر یہان حقیقت ... ہی مراد ہوتی تو پھر بحیثیت باپ ہونے کے آنحضرۃ صلعم کسی عورت سے نکاح نہ کرسکتے کیونکہ امت کی کل لڑکیان تو بیٹیون کے حکم مین ہوئین اور بیٹی سے نکاح حرام ہے اس سے معلوم ہوا کہ جیسے یہان باپ سے حقیقی باپ مراد نہین ہے ویسے ہی امہات کے لفظ سے وہان حقیقی مان مراد نہین ہے - صرف - ادب - اور تعظیم اور تربیت کے لحاظ سے آنحضرۃ صلعم کو روحانی باپ اور آپکی ازواج مطہرات کو مان کہا گیا ہے +

(۳) یون بھی ہم دیکھتے ہین کہ جب کسی شخص نے کسی پر بہت احسان کئے ہوئے ہوتے ہین اور خصوصًا اس حال مین کہ جب دوسرے کی پرورش ہی کسی کے ہاتھ سے ہوئی ہو تو اپنے محسن کی ادب اور تعظیم کو مدنظر رکھکر اکثر لوگ اس کے قبائل کو مان اور خود محسن کو باپ کہکر پکارا کرتے ہین شریف گھرون مین جس قدر خادم ہوتے ہین انہین اس قسم کی نظیرین کثرت سے موجود ہوتی ہین - چونکہ آنحضرت صلعم مومنون کے آقا اور سردار اور مربی اور محسن ہین اور تمام مومن آپکے غلام ہین اس لئے بھی از روئے ادب اور تعظیم کے آپکی ازواج مطہرات کا نام تمام مومنین کی بول چال مین اللہ تعالے نے امہات المومنین رکھا +

(۴) اگر آنحضرت صلعم کی ازواج مطہرات حقیقی طور پر امہات ہوتین تو پھر اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ دیگر مومنین سے ان کے نکاح کی حرمت بہ تصریح بیان کی جاتی کیونکہ مان سے نکاح تو اول ہی حرام ہے مگر ان مقدس بیبیون سے نکاح کا حرام ٹھہرانا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ امہات کا جو لفظ ان کی شان مین بولا گیا ہے وہ نکاح کی نفی نہین کرتا اور اسی لئے ضرورہ پیش آئی کہ نکاح کی حرمت کا بھی ذکر کر دیا جاوے ورنہ ممکن تہا کہ اگر حرمت نکاح کا ذکر قرآن مین نہوتا تو اکثر اصحاب کے ذہن اس طرف منتقل ہوسکتے تھے کہ ازواج مطہرات سے بعد وفات آنحضرۃ صلعم نکاح ہوسکتا ہے کیونکہ عرف مین ہم دیکھتے ہین کہ اکثر عورتون کو - مائی - یا بہن - یا بیٹی یا آپا وغیرہ کا خطاب کیا جاتا ہے مگر اس خطاب سے وہ محرمات مین داخل نہین ہوتین کیونکہ وہ حقیقی بہن یا بیٹی نہین ہوتین نکاح کی حرمت کے کیا وجوہات ہین اسکو انشاء اللہ تعالیٰ کسی آئندہ نمبر مین درج کیا جاوے گا +

اعلان

جو طالبعلم باہر سے مدرسہ تعلیم الاسلام مین داخل ہونے کیواسطے آوے - اس کے لئے ضروری ہے کہ بموجب قواعد سررشتہ تعلیم پنجاب اپنا سارٹیفکٹ اس مدرسہ کا لیکر آوے جہان پڑھتا ہو - اگر چھ ماہ سے کسی مدرسہ مین نہ پڑھتا ہو تو سارٹیفکٹ لانے کی ضرورۃ نہین

(۲) رخصتون کے بعد طلبا اگست اور ستمبر کی چندہ حسب قاعدہ ساتھ لاوین +

کسی خارج شدہ طالبعلم کو بعد مین سارٹیفکٹ کی ضرورۃ ہو تو اسے چاہئے کہ درخواست کیساتھ ۸ رفیس ادا کرے +

(۴) بورڈنگ ہوس کی فیس داخلہ مرنگائی گئی ہے جو ہر لڑکے سے لیجایا کریگی - محمد صادق عفی عنہ ... مدرسہ تعلیم الاسلام ... ۹- ستمبر ۱۹۰۳ء

سید عبد الحی صاحب - حضرۃ اقدس کے کل الہامات جو آج تک طبع ہو چکے ہین ایک جگہ کتاب کی صورت مین جمع کئے ہین سو درخواستین آنے پر چھاپین گے اور قیمتہ عہ پیشگی آنی چاہئے اور قریبًا دو صد صفحہ کے قریب یہ کتاب ہوگی ملا اس کی درخواستین عبد الحی عرب قادیان کے نام آنی چاہئے)

مکتوبات

وہ خط جو کہ میاں خدایار صاحب احمدی ساکنہ کوٹلہ سیداں ضلع شاہ پور نے بغرض بیعت، جون ۹۸ء کو ارسال کیا تھا

بحضور حضرۃ اقدس امام الزمان مہدی دوران جناب حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

بنام خالق و پروردگارے ‏ — به نعت سید عالی وقارے

به بیعت عرض دارم طالبانه ‏ — قبول افتد شوم بختم چو یارے

جناب ہادی ما سلمہ اللہ ‏ — بقرآن مومنان را افتخارے

بتائید خدا در ہند و یورپ ‏ — چو خورشید روشن اندر ہر دیارے

شکستند دلیل از سر و پاء ‏ — ز برہان قوی و پائے دارے

صدقنا گفتم آنچہ راشنیدم ‏ — ز اللہ داد خان در اشتہارے

خوشا السابقون الاولون ‏ — کہ در بیعت نکردند انتظارے

سلامم نور دین و فضل دین را ‏ — کہ در تصدیق گفتند آرے آرے

مسلمانان مخل الاتفاق اند ‏ — نہ فہمیدند ربط و انتشارے

خلاف مصلح الناس عجب جرم است ‏ — مرا این دل چو شتر بے مہارے

خدایارم شنو اداے مصلح ما ‏ — دعا فرما، به این بے روزگارے*

گرامی نامہ حکیم فضل دین صاحب احمدی بھیروی ثم القادیانی بنام منشی الہ داد احمدی کلارک صدر شاہ پور ضلع شاہپور بجواب این استفسار کہ موسم گرما میں دارالامان میں جاکر رہنا بہتر ہے یا کہ ایام سردی میں وہاں جانا چاہیئے اور جو کہ غالباً حکیم نور الدین صاحب کی ایما سے لکھا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔

قادیان میں ہمیشہ نور رحمت برستا ہے ۔ سارے ہی ایام یوم العید ہیں اور ساری ہی راتیں شب برات و لیلۃ القدر ہیں پھر آپ کو کیا لکھوں کہ دارالامان جانے کا کونسا موسم اچھا ہے ۔ سچ پوچھو تو بلا امتیاز موسم ساری عمر وہاں رہنا ۔ پھر وہیں مرنا اور وہیں دفن ہونا سب سے بڑھکر خوش قسمتی ہے +

والسلام ۴ جون ۹۹ء

گرامی نامہ مرزا خدا بخش صاحب احمدی قادیانی مصنف عسل مصفیٰ بنام منشی الہ داد کلارک احمدی ۔ صدر شاہ پور ضلع شاہ پور +

جو کہ مرزا صاحب نے حسب ایما حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام تحریر فرمایا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ برادرم منشی صاحب السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کے خط کا مضمون حضرۃ اقدس کو سنایا تھا ۔ آج دوسرا خط بھی آپکا حضرۃ اقدس کے نام آیا ۔ حضرۃ اقدس فرماتے ہیں کہ اس امر میں استخارہ کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپکو فوراً قادیان آکر قرآن شریف پڑھنا چاہیئے ۔ ترقی دلانیوالا بھی خدا ہے وہ خود ہی کوئی صورت نکال دیگا اگر آپ نوکری پر چلے بھی گئے اور ترقی نہوئی تو آپکو سخت حسرت اور افسوس رہیگا کہ قرآن شریف بھی نہ پڑھا اور ترقی بھی نہوئی بہتر ہے کہ آپ اپنے افسر کو ترقی کی درخواست دیکر چلے آویں والسلام ۔

حضرۃ اقدس فرماتے ہیں کہ یہاں آپکا آنا مفید ہوگا ۔ اپنے بھائی کو میری طرف سے مبارکباد دیویں +

۱۷ ۔ اکتوبر ۹۷ء

گرامی نامہ جناب حکیم فضل دین صاحب احمدی بھیروی ثم القادیانی بنام منشی الہ داد احمدی کلارک ۔ صدر شاہ پور ضلع شاہ پور ۔ جو کہ غالباً جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب کے ایما سے لکھا گیا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

غفلتوں اور سستیوں کا بڑا علاج حضرۃ اقدس کی صحبت کی کثرۃ ہے بس اور کوئی علاج نہیں ۔ آپ بار بار بکثرت آویں دیر تک ٹھہرا کریں جہاں تک ممکن ہووے ۔ یہاں کا یہ حال ہے کہ قہقہہ دیوار ہے آکر جانیکو جی نہیں چاہتا ۔ اس سے زیادہ اور کیا لکھوں ۔ والسلام تحریر ۱۲ مئی ۱۹۰۰ء

عالم اخبار

ہندوستان کے تمام سرکاری مکانات پر حضور شاہ قیصر کی تصاویر لٹکائی جاوینگی +

راولپنڈی میں ایک فوجی گورہ پکڑا گیا ہے یہ اپنے رفیقوں کی بندوقیں چرا کر پشاور کے باشندوں کے پاس فروخت کر دیتا تھا چیف کورٹ لاہور میں اسکا مقدمہ پیش ہوگا +

معلوم ہوا ہے کہ سومالی لینڈ کے ملاں کو فرانس اور انگلستان سے خفیہ طور پر اسلحہ بھیجا جاتا ہے اور ایک انگریزی تاجر اب تک ۳۰ لاکھ کارتوس بھیج چکا ہے ۔

مارٹینک میں حال کے سخت طوفان سے نیشکر ۔ کافی وغیرہ کی کاشت کو سخت نقصان ہوا ہے ہزارہا مکانات مسمار ہوئے جانوں کا بھی نقصان ہوا مگر مالی نقصان سب سے بڑھکر ہے ۔

حضور شاہ قیصر دام اقبالہ آجکل آسٹریا کے دارالخلافہ وائنا میں ہیں برٹش سلاطین میں سے آج تک کوئی یہاں نہ آیا تھا اس لئے بڑے تپاک سے استقبال ہوا ہے +

لارڈ سالسبری سابق وزیر اعظم ہندوستان چل بسے اور ان کا جنازہ اُن کی ذاتی جاگیرات ہیٹ فیلڈ کے خاندانی قبرستان میں دفن کیا گیا ۔

خطوط سے پتہ لگتا ہے کہ راولپنڈی میں طاعون شدت سے پھوٹ پڑا ہے اب افطار کے دن آگئے ہیں +

کوہ الپس پر سے سات سیاح ایک ٹیلہ سے گر کر ہلاک ہوئے +

کابل میں ہیضہ کی خبر قبل اس سے شائع ہو چکی ہے مگر تعجب ہے کہ عہدہ داروں پر ہاتھ صاف ہو رہا ہے دیوان سدانند محکمہ جنگی کے اعلیٰ افسر بھی ہیضہ سے فوت ہوئے ۔

ہندوستانی ملازم اکثر گوروں کے ہاتھوں سے مرتے تھے اب یہ تجویز قرار پائی ہے کہ جب کوئی ہندوستانی کسی گورے کے ہاتھ سے مرے تو کمانڈنگ افسر پر فرض ہے کہ واقعہ کی اطلاع فوراً ہیڈ کوارٹر کو بھیجے اور ساتھ ہی افسر بالا کو مطلع کرے ۔

امریکہ کے ایک علم برق کے ماہر نے ایک کاربن پائنٹ ایجاد کیا ہے جس سے فولاد پنیر کی طرح کٹ جاتا ہے اس کی ایجاد ہونے پر اب اہل دول لوگوں نے لوہے کے صندوق خریدنے چھوڑ دیئے ہیں اور حفاظت کے لئے چوکیدار وغیرہ اور زیادہ کر دیئے ہیں +

طاعون نے اندور اور آدرمیو میں قیامت کا نمونہ دکھا رکھا ہے ۔

سیلاب ۔ ۱۵ ۔ اگست کو ضلع گورکھپور دریائے راپتی میں اس قدر زور سے سیلاب آیا کہ اس کا بازار جسمیں ایک ایک کان میں ایک ایک لاکھ روپیہ کا غلہ تھا بالکل نیست و نابود ہو گیا ہے اور صدہا مویشی اور آدمی تلف ہوئے ۔

حضور نظام نے امرائے سرکار دکن میں تزویج بیوگان کا رواج قائم رکھنے کے لئے مدار المہام بہادر کو حکم دیا ہے کہ ایک فرمان اس مضمون کا جاری کر دیں کہ جن بیوگان کو سرکار سے منصب ملتا ہے ۔ عقد ثانی کرنے پر بھی برابر ملتا رہیگا ۔

لاہور کی سنہری مسجد کی عمارت کو پانی کے نلکے ٹوٹ جانے کی وجہ سے سخت نقصان پہونچا ہے دس روز تک برابر پانی بنیادوں میں جاتا رہا جس سے بالائی عمارت میں جا بجا شگاف آگئے ۔ انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور اس کے متعلق انجمن لینے والی ہے میونسپلٹی لاہور کیطرف سے جواب رسانی کے منتظم ہیں

*نوٹ حضرۃ اقدس کی دعا پر انہیں ایام میں مولوی صاحب برسر روزگار ہوگئے +

کسر صلیب

از روئے ایویڈنس ایکٹ قانون شہادت

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار ۳۳ جلد ۲ صفحہ ۳۶۲ ک ۲

پس ان مذکورہ بالا واقعات کی بنا پر ہمین حق پہنچتا ہے کہ ہم مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کے ثبوت مین بڑی واضح اور بیّن اور مضبوط شہادتین طلب کرین کیونکہ جسقدر کوئی عظیم الشان مسئلہ ہوتا ہے اس کے لئے اُسی قدر عظیم الشان دلائل کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثلاً ایک بڑھیا عورت ہم سے یہ بیان کرے کہ ایک بلی ایک چھوٹے زینہ پر سے کود گئی اور اس واقعہ کے بیان کرنے مین اُس نے کسی ذاتی منفعت کو بھی مدنظر نہ رکھا ہو تو ہمین اس بات کے سرسری طور پر مان لینے مین کوئی حرج نہین کیونکہ بلیان زینون پر سے کود سکتی ہین اور کودا کرتی ہین پھر بڑھیا کے بیان سے ہماری اتفاق رائے کسی دوسرے شخص کی اذیت کا باعث نہین ہے

لیکن اگر ہمین اس بات کا علم ہو کہ بڑھیا عورۃ کے اس بیان کا خود اس کی ذات یا کسی اور کی ذات پر اثر پڑتا ہے تو بڑھیا کی شہادت بلا دیگر شواہد کے ہرگز کافی نہ سمجھی جاویگی۔ فرض کرو کہ زید نے بکر کے ساتھ یہ شرط لگائی ہو کہ ایک بلی ایک زینہ پر سے ضرور کود کر نکل جاوے گی تو اس صورت مین ہرگز ممکن نہین ہو کہ بکر اُس بڑھیا کی شہادت کو بلا دیگر شواہد قوی کے تسلیم کرے گا۔ خصوصاً اُس حال مین کہ بکر کو علم ہو کہ اُس بڑھیا کا زید سے کوئی رشتہ ناطہ بھی ہے۔ بکر ایسی صورت مین ضرور ایسی شہادۃ طلب کرے گا جسکا زید سے تعلق نہ ہو اور نہ شرط مین اس کا حصہ ہو اور اس نے آنکھون سے بلی کو کودتے دیکھا ہو۔ لیکن اب یہان ذرا اَور غور سے کام لیجئے کہ بجائے اس کے کہ ایک بلی ایک زینہ پر سے کود گئی اگر ہم سے یہ منوایا جاوے کہ ایک گائے ایک چاند پر سے کود گئی اور اس گائے کے مالک کا اس بیان سے کچھ فائدہ منصور ہو یا ایک قوم کی قوم اس کی تائید مین ہو اور اس کودنے پر شرط بھی لگی ہوئی ہو تو کیا ہم اس واقعہ کو اُسی قسم کے شواہد اور ثبوتون سے مان لیوینگے جن سے ہم نے ایک بلی کا زینہ کودنا مان لیا تھا ہرگز نہین کیونکہ گائے کا مالک ایک ایسا فریق ہے جسپر اس واقعہ کے تسلیم یا عدم تسلیم کا اثر پڑتا ہے اور اس پر اس نے یا تو کچھ حاصل کر لینا ہے اور یا گنوا دینا ہے پھر اس کے علاوہ چاند اور زمین کے درمیان ڈھائی لاکھ کوس کا فاصلہ ہو اور گائے کو تو کسی نے آج تک گھاس کی ایک گٹھری پر سے بھی کودتے نہین دیکھا اور نہ کسی زندہ یا مردہ انسان نے ہی دیکھا ہے کہ چاند تو درکنار کسی ایک گرجے پر ہی سے کوئی گائے کود گئی ہو اور اگر وہ گائے چاند پر سے کود کر بھی ... اور فی گھنٹہ سو میل اس کی رفتار ہو تو اُسے چاند تک آمد و رفت مین ۲ ماہ درکار ہونگے اور اس تمام عرصہ مین اُسے بے آب و دانہ و ہوا زندگی بسر کرنی ہوگی۔ تو اب دیکھو کہ شرط بدنے والا اس قسم کی شہادت طلب کرے گا۔

ناظرین اگر سینکڑون سائنس دان بھی آ کر شہادت دلوینا اور وہ حلف اُٹھا دین کہ اُنہون نے گائے کو زمین سے چاند تک جاتے اور آتے دیکھا تب بھی وہ شرط باز ہرگز یقین نکرے گا بلکہ اگر وہ اپنی آنکھون سے بھی گائے کو چاند پر سے کودتے دیکھے تو وہ ہرگز باور نکرے گا کیونکہ صرف اس لئے کہ ایک گائے کے چاند پر سے کودنے کی نسبت ... یہ مان لینی بہت آسان اور قرین عقل ہے کہ وہ انسان دھوکا کھا گیا ہے یا فریب دیا گیا ہے چونکہ ہم دیکھتے اور مشاہدہ کرتے ہین کہ علم مسمریزم اور ہپناٹیزم کے ذریعہ انسانون پر ایسے عملیات کئے جاتے ہین اور لوگون کو واقعات کے دید مین مغالطے لگتے ہین۔ لیکن آج تک کوئی گائے حقیقتاً کبھی چاند پر سے نہین کودی ایسے کہ تب عقل سائنس اور انسانی تجارب کے بالکل برخلاف ہین۔ اور اگر وہ شرط باز تحقیق کی رو سے اس واقعہ کو ماننا چاہے تو ہرگز باور نکرے گا۔

اب اس گائے کے مقدمہ مین جو حیثیت اس شرط باز کی ہے رہی حیثیت تمام حق پرستون اور قوی الاعتقاد دلون کی معجزات کے مقابل پر ہے٭

اب ذرا اس بیان پر بھی غور کیجئے جو کہ **مسیح کے مر کر جی اُٹھنے کے قائل دیتے ہین** ہم سے یہ منوایا جاتا ہے کہ قادر مطلق اور فوق الفوق خدا تعالے جس نے دو کروڑ سورجون کو پیدا کیا وہ نیچے زمین پر اترا ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا صلیب پر چڑھایا گیا وہین اس کی جان نکلی ۳ دن تک قبر مین مدفون رہا اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر جا بیٹھا۔ یہ تو دعوٰی ہے اب دیکھا جاتا ہو کہ اس ہیبت ناک معجزہ کے منوانے مین کس قسم کے شواہد پیش کئے جاتے ہین کیا کوئی مرد یا عورت ایسی زندہ ہے جس نے خدا تعالےٰ کو دیکھا ہو؟ کوئی نہین۔ کیا کوئی مرد یا عورت ایسا زندہ ہے جسنے مسیح کو دیکھا ہو؟ کوئی نہین۔ تو اس وقت کوئی بھی ایسا آدمی زندہ نہین ہے جو کہ کہہ سکے کہ خدا زندہ موجود ہے یا مسیح زندہ موجود ہے زیادہ سے زیادہ اُن کا یہ قول ہو سکتا ہے کہ ہمارا اعتقاد ہو کہ خدا اور مسیح زندہ موجود ہین۔

آج ۱۹۰۰ سو سال گذر گئے لیکن کسی تاریخدان نے یہ نہ بیان کیا کہ کوئی خدا بھی زمین پر دیکھنے مین آیا ہے۔

عیسائی لوگ دوسرے مذاہب کے لقائے ربانی کے اعتقادون کا انکار کرتے ہین اور دوسرے مذاہب خدا اور مسیح کی نسبت جو اعتقاد عیسائیون کے ہین ان سے انکار کرتے ہین ہمین کوئی سبب نظر نہین آتا کہ کیون خدا کو نیچے زمین پر آنیکی پھر ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے کی اور صلیب پر جان دینے کی ضرورت پڑی؟ وہ تو ان باتون کے بغیر ہی انسانون کو اپنی ہستی منوا اور ان کو اپنا مطیع بنا سکتا تھا۔ صرف اس بات سے اُس نے یہ تصرف نوع انسان پر حاصل نہین کیا ہے دنیا کی آبادی کی ایک تہائی نے بھی عیسویت کو آج تک قبول نہین کیا اور پھر ایمان سے۔ ا فیصدی بھی کر عیسائی نہین ہین جنکو سچا عیسائی اور سچا ایماندار کہا جاوے۔ ان باتون سے ظاہر ہے کہ مر کر جی اُٹھنا بالکل بے سود، غیر ضروری اور ایک لغو کام اور انسانی تجارب اور سائنس کے بھی برخلاف ہے۔

اچھا تو اب وہ شہادۃ جو اس کے بارہ مین پیش کی جاتی ہے کس قسم کی ہے؟ عام خیال یہ ہے کہ ان انجیلون کو متی مرقس لوقا۔ اور یوحنا نے لکھا اور یہ سب مسیح کے ہمعصر تھے اور ان سب کی زندگی مین ہی انجیلین لکھین جا کر شائع ہو گئین لیکن نئے عہد نامہ کے علاوہ اور کوئی ایسی شہادت نہین جس سے اتنا بھی پتہ لگے کہ ان رسولون مین سے کبھی کسی کا وجود بھی تھا اور جو کچھ کہ نئے عہد نامہ مین لکھا ہے اس کے سوا ہمین پولوس۔ پطرس۔ یوحنا۔ مرقس۔ لوقا۔ اور متی کا کچھ حال معلوم نہین اور نہ اسکی باہر ہمین کوئی اور تاریخی شہادت مسیح کی الوہیت کنواری کے بچہ جننے۔ اور مسیح کے مردے سے جی اُٹھنے اور آسمان پر چلے جانے کی ملتی ہے۔

اب ان واقعات کی رو سے قبل اس کے کہ ہمین ہیبت ناک مسئلہ مردہ سے جی اُٹھنے کا منوایا جاوے کیا یہ ضروری نہین ہے کہ ان نوشتون کے صحیح اور قابل وثوق ہونے کے بارہ مین کافی شہادۃ ہمارے روبرو پیش کر دیجاوے۔ پیشتر اس کے کہ تم اس معجزہ کو ثابت کرو۔ پہلے اپنی کتاب کا تو ثبوت دو فرض کرو کہ یہ مقدمہ عدالت مین ایک جج کے سامنے پیش ہوتا تو اب ہم غور کرین کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا٭

٭ یہان معجزات سے مراد مسیحی معجزات ہین جسکا نمونہ اوپر بیان ہوا کہ مسیح مردہ سے زندہ ہو کر آسمان پر جا بیٹھا وغیرہ وغیرہ نہ کہ وہ معجزات جو کہ عقل نقل اور سائنس اور انسانی تجارب سے بھی معجزہ کہلاتے ہین اور جنکو قرآن نے صداقت اسلام کے شواہد اور دلائل مین پیش کیا ہے٭

ـــہ صاحب مضمون کو حضرۃ اقدس کے دعاوی سے لاعلمی معلوم ہوتی ہے

ان نوشتون کی طرف سے ایک وکیل پیش ہو کر بیان۔

وکیل ۔ جناب عالی پولوس نے یہ بیان کیا ہے کہ خود اس نے اور دوسرون نے معجزات دکھلائے ÷

جج ۔ کیا تمہارا ارادہ پولوس کو طلب کرانے کا ہے۔

وکیل ۔ نہین حضور وہ تو مر گیا ہوا ہے۔

جج ۔ کیا اس نے کوئی حلفی بیان اس کے متعلق دیا ہے۔

وکیل ۔ نہین جناب حلفی بیان تو نہین لیکن اس کے کچھ خطوط اندنون شائع ہوئے ہین اور مین ان کو شامل مسل کرانا چاہتا ہون۔

جج ۔ کیا ان خطوط پر اس کا حلفی بیان ہے ÷

وکیل ۔ نہین۔ **جج** کیا ان پر اس کے دستخط ہین۔ **وکیل** ۔ نہین۔ **جج** ۔ کیا وہ پولوس کی اپنی یا نقل کی لکھی ہوئی ہین۔ **وکیل** ۔ نہین جناب وہ صرف نقل ہین اور اصلی خط گم ہو گئے ہین۔ **جج** ۔ اچھا پولوس کون آدمی تھا۔ **وکیل** ۔ وہ یہودی اقوام کا رسول تھا۔ **جج** ۔ تو کیا تم طلب کرنا چاہتے ہو۔ **وکیل** ۔ نہین جناب وہ تو ...... زندہ نہین ہے۔ **جج** ۔ تمہارے اس فرضی گواہ پولوس کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہوا۔ **وکیل** ۔ ابھی اسے دو ہزار برس نہین ہوئے۔ **جج** ۔ دو ہزار برس کا مردہ ۔ کیا تم اس بات کی پیش کر سکتے ہو کہ ثابت ہو کہ اس کا وجود کبھی بھی کسی شخص پر کھلا۔ **وکیل** ۔ صرف روایات اور قرائن سے کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔

جج ۔ مین ایک ایسے گواہ کے بیانات پڑھنے کی ہرگز تم کو اجازت نہین دیتا جو کہ قریباً دو ہزار برس سے مردہ مانا جاتا ہے۔ اور نہ اس کی نامزدہ چٹھیون کو بطور شہادت کے قبول کرتا ہون۔ **وکیل** حضور اب مین یہ ظاہر کرانا چاہتا ہون کہ مسیح کو مردہ سے جی اُٹھتے ہوئے ہم گلدینی اور ایک رومی سپاہی نے دیکھا۔ **جج** ۔ اس کا نام کیا ہے۔ **وکیل** مجھے اسکے نام کا علم نہین۔ **جج** ۔ اچھا اس کو بلاؤ۔ **وکیل** ۔ جناب وہ تو مر گیا ہوا ہے۔ **جج** ۔ کوئی اُس کا بیان یا اظہار۔ **وکیل** ۔ کوئی نہین۔ **جج** ۔ اُس کی گواہی کو خارج کرو۔ اور مریم مگدلینی کو طلب کرو۔ **وکیل** ۔ وہ بھی مردہ ہے۔ لیکن مین دکھاؤنگا کہ اس نے مسیح کے حواریون کو کہا کہ۔

جج ۔ جو کچھ اُس نے حواریون کو کہا وہ کوئی شہادت نہین ہے۔ **وکیل** ۔ بہت اچھا حضور۔ اب مین متی۔ مرقس۔ لوقا اور جان وغیرہ کے بیانات پیش کرتا ہون۔ **جج** ۔ ان لوگون کا اصلی نام کیا کیا ہے۔ **وکیل** مجھے ان کا مطلق علم نہین ہے۔ **جج** ۔ کیا تحقیق کر کے بتلاؤ گے **وکیل** ۔ مشنی بیان کرتا ہے کہ

جج ۔ کیا متی کو طلب کرنا چاہتے ہو۔ **وکیل** نہین جناب وہ تو مر گیا ہوا ہے۔ **جج** ۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے جی اُٹھنے کو ثابت کرنے کے لئے خود تم کو بھی مر کر جی اُٹھنا پڑے گا۔ کیا مرقس اور لوقا بھی مر گئے ہوئے ہین **وکیل** ۔ ہان جناب۔ **جج** ۔ وہ کون تھے۔ **وکیل** مجھے اس کا علم نہین۔ **جج** ۔ ان کے جن بیانات کا تم حوالہ دینا چاہتے ہو کیا وہ ان کے اپنے دستخطی ہین۔

وکیل ۔ انھون نے خود تو ان کو نہین لکھا اور نہ یہ ان کے اپنے بیانات ہین بلکہ ان کے بیانات کے مطابق کسی کے بیانات ہین۔ اور درحقیقت یہ تمام بیانات ترجمون کی نقلون کے ترجمہ کی نقلین ہین۔ **جج** ۔ کیا کسی نے اصلی شہادت کو کسی نے نقل کیا اور پھر اس کا ترجمہ اور نقل در نقل کیا۔ **وکیل** ۔ مجھے علم نہین۔ **جج** کیا ان نقلون کی اصل مضمون سے مطابقت کی اور ان کو دیکھا اور درست کو صحیح کیا۔ **وکیل** ۔ مجھے اس کا علم نہین۔ **جج** ۔ کیون تم کو کسی بات کا بھی علم نہین ہے۔ **وکیل** ۔ کیونکہ کوئی شہادۃ اس امر کی ثابت اصلی کے پیش اس کے کہ مصنف مر گئے ہین ان کا غذات کا کسی نے نام بھی سنا ہو ÷ **جج** ۔ ایسا مقدمہ آجتک میری سماعت مین نہین آیا اور مین ان کا غذات کا حوالہ دینے کی ہرگز آپکو اجازت نہین دیتا اور نہ یہ کسی قسم کی شہادت ہے کیا کوئی شہادۃ ہے۔ **وکیل** نہین جناب۔

اس کے بعد مسٹر بلا جفورڈ فرماتے ہین کہ ارکنس صاحب نے جو شہادت مسیح کے جی اُٹھنے کی دی تھی قانونی طور پر اس کی یہ حقیقت ہے جو اوپر دکھلائی ہے۔ اور جس شخص کو شہادتون کے وزن کرنے کا تھوڑا سا ملکہ بھی ہوگا تو وہ اس بارہ مین دیکھ لیگا کہ

اول تو کوئی بیرونی شہادت اس کے بارے مین مطلق نہین ہے جو کچھ ہے وہ عہدنامہ مین ہے جو کہ صرف عیسائیون کے نزدیک ایک مستند کتاب ہے۔ دوسرے کوئی بھی ایسا ذریعہ نہین ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ انجیلین کسی نے لکھی جاتی دیکھی ہون۔ تیسرے یہ کہ پولوس کی شہادت بھی کوئی عینی شہادت نہین۔ چوتھے یہ کہ اگرچہ اس امر کی کچھ شہادت ہے کہ بعض انجیلوت کا پتہ اول صدی مین ہی لگ گیا تھا لیکن اس امر کی کوئی شہادت نہین ہے کہ موجودہ مروجہ انجیلون کا اس وقت کوئی وجود تھا یا پانچوین اگر ہم یہ مان بھی لین کہ موجودہ انجیلون اور رسولون کے خطوط اصل مسودہ کو ان لوگون نے ترتیب دی جنہون نے مسیح کو دیکھا اور یہ آدمی بڑے دیانتدار اور قابل اعتبار بھی ہون تو بھی یہ اطمینان کیسے حاصل ہو سکتا ہے کہ جو کچھ انہون نے اس وقت لکھا تھا وہی بلا کسی تغیر و تبدل کے ہم تک

پہنچا ہے ÷

نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

از منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

الٰہی مین اک بندۂ پرخطا ہون، گناہون مین اپنے سدا مبتلا ہون

تیری یاد کو ہم نے دل سے بھلایا | کیا ظلم جانون پہ اپنے خدایا
نہ کی تو نے گر دستگیری ہماری | تو ڈوبے گی طوفان مین کشتی ہماری
الٰہی تو کر ناصر دین کی نصرت | ذلیل اسکو رکھ جس سے ہو دین کی ذلت
نہ شرک و بدعت کا کر کارخانہ | دکھا خاتم الانبیا کا زمانہ
تو کر دین حق سارے دینون پہ غالب | ہون اخلاص سے سب کے سب حق کے طالب
دلون کو منور کرے تیری ہستی | ہو دنیا سے نابود باطل پرستی
جدھر دیکھین آوین نظر سب موحد | موحد بھی اخلاص مند اور مجاہد
مٹا سارے مردہ پرستی کے فتنے | رہ دین احمد مین حائل ہین جتنے
ترا شکر کیونکر ادا ہو خدایا | ہمین اپنی رحمت سے یہ دن دکھایا
مسیح زمان اور مہدی دوران | رہے منتظر جس کے لاکھون ہی انسان
رسول خدا نے سلام اسکو بھیجا | بتائے ہمین پھر نشان اسکو صدہا
احادیث مین اسکا حلیہ لکھا ہے | وہ عیسیٰ جدا اور یہ عیسیٰ جدا ہے
وہ عیسیٰ نبی تھا موسیٰ کا یارو | یہ عیسیٰ محمد ﷺ کا خادم ہے یارو
خدا نے بھی قرآن مین لیوے شہادۃ | احادیث مین درج ہے جسکی بابت
گواہ اُسکے ملہم من اللہ بھی ہین | کئی صاحب کشف و رویا بھی ہوئے ہین
شہادت پہ جسکے زمین آسمان ہو | گواہ ہو نہین شمس و قمر کا بیان ہو
نشان کیسا ملتا ہے قحط اور وبا سے | نہین مخفی لوگون پہ طاعون کے حملے
ستارہ بھی دمدار موقعہ پہ نکلا | ادھر حج کے بند ہونیکو دیکھا
زمانہ کی حالت کا بھی اقتضا ہے | پتہ ذرہ ذرہ نے اُس کا دیا ہے
غرض عین موقع پہ آیا ہے مہدی | ہزارون نشان ساتھ لایا ہے مہدی
وجود اس کا خود حجۃ اللہ ہے یارو | یقین گر نہین ہے تو آپ آزما لو
اسے دیتے ہو کس لئے گالیان تم | کچھ اپنا ہی کرتے ہو یارو زیان تم
خدا جانے اس نے برا کیا کیا ہے | جہان بھر مین دین کا ڈھنڈورا دیا ہے
ہمین نیک باتون کا کرنا سدا ہے | ہزارون طرح سے عیان کر چکا ہے
علیٰ ہے ادلّہ کہ اسلام مذہب ہے اصلی | مطابق ہے فطرۃ کے باقی ہین نقلی
خدا کی طرف سے یہ پیغام سن لو | ہے آئین ہمیشہ کا آرام سن لو
ہے اسلام ہی سچا اور زندہ مذہب | سوا اس کے جھوٹے ہین اور مردہ مذہب
محمدی ہی تو کہتا ہے سارے زمان کو | بڑا موقع ہے یارو آج آزما لو
ہے دوم مصطفیٰ کی رسالت کو مانو | شفیع اسکو مخلوق و خالق مین جانو
محمد ﷺ کا ثانی ہوا ہے نہ ہوگا | نہ آدم نہ نوح اور نہ موسیٰ نہ عیسیٰ
شفیع الوریٰ خاتم الانبیا ہے | خدا کی طرف سے سند دوسرا ہے
خدا کے سوا سب سے رتبے مین اعلیٰ | جہان سارا خادم وہ ہی سب کا آقا

باقی دارد

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

Registered L No 288

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد صلعم کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد ع کا

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

فہرست مضامین

نمبر ۳۵ | قادیان دارالامان - ۱۸ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد

چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالےٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہین ان کو دور کر کے دنیا کے عام لوگون کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جسکو دوسرے لفظون مین احادیث صحیحہ مین کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے اس لئے اور انہین اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصون مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلون پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہین۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہین۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے مین پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردون کو اس طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد مین جہان تک اُن سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاوین دنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے۔ اور جب انسان ایک ضروری وقت مین ایک نیک کام کے بجالانے مین پوری کوشش نہین کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہین آتا۔ اور خود مین دیکھتا ہون کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہون اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی مین میری منشاء کے مطابق میری اغراض مین مدد دیگا مین امید رکھتا ہون کہ وہ قیامت مین بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات مین مال خرچ کریگا مین امید نہین رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال مین کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال مین برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لین کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ مین خرچ کرین تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہین ہوگا یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم مین وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتین انتظار کر رہی تھین اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتون سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالےٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت مین داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ مین خرچ کریگا۔ یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہین کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہین کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم مین سے خدا سے محبت کر کے اس راہ مین مال خرچ کریگا تو مین یقین رکھتا ہون کہ اس کے مال مین بھی دوسرون کی نسبت برکت دیجائے گی کیونکہ مال خود بخود نہین آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ مین وہ خدمت بجا نہین لاتا جو بجالانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال

کا دیگر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجالا کر خدا تعالےٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان

ہے کہ تم کو اس خدمت کے لئے بلاتا ہے

اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دیگا کہ اس کی خدمت بجالائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل مین تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہین مین بار بار تمہین کہتا ہون کہ خدا تمہاری خدمتون کا محتاج نہین ہان تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو یہ الہام ہوا تھا کہ لا الہ الا انا فاتخذنی وکیلا یعنی مین ہی ہون کہ ہر ایک کام مین کارساز ہون پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسرون کا اپنے کامون مین کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ جب یہ الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہین کہ خدا تعالےٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہین کہ مین فوت ہو جاؤن اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت مین چھوڑ جاؤن مین یقیناً سمجھتا ہون کہ بخل اور ایمان ایک ... دل مین جمع نہین ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہین سمجھتا کہ اس کے صندوق مین بند ہے بلکہ وہ خدا تعالےٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہین کہ مین ایک کام کے لئے کہون اور کوئی شخص میری جماعت مین سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ مین نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے۔ اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمرین زیادہ ہون گی اور تمہارے مالون مین برکت دی جائے گی۔ مجھے اس بات کی تصریح کی ضرورت نہین کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا خدمت بجالاتے تھے اب تم سوچ کر دیکھو کہ یہ خدمات ان خدمات کے مقابل پر کیا چیز ہین۔ مین تم مین بہت دیر تک نہین رہون گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہین دیکھو گے اور بہتون کو حسرت ہو گی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا سو اس وقت ان حسرات کا جلد تر تدارک کرو جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت مین نہین رہے مین بھی نہین رہونگا۔ سو اس وقت کا قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادون کو اس راہ مین بیچ بھی دو۔ پھر بھی ادب سے دور ہو گا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہین معلوم نہین کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید مین جوش مین ہے اور اس کے فرشتے دلون پر نازل ہو رہے ہین۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل مین ہے وہ تمہاری طرف سے نہین بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے پس مین بار بار کہتا ہون کہ خدمتین جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل مین مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہین اور جسقدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہین ہوتا۔ اور مین یہ بھی کہتا ہون کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات مین بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر ایک نیکی مین فتور ڈال کر دوسری نیکی بجالاتا ہے وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین بلکہ تم ان نیکیون اور خدمتون کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجالاؤ اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اسمین بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے

اس جماعت مین دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جاوے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست مین اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ مین کوشش کرین تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہین۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالےٰ آپ تمہارے دلون مین القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھون خدا تعالےٰ آپ لوگون کو توفیق دیوے ✤ آمین ثم آمین

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد

ابھی ضرور پڑھ لیجئے مگر توجہ سے

میری یہ دعا ہے کہ میگزین کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ البدر کو بھی ترقی دیوے اور وہ دن قریب ہو کہ موجودہ قیمت سے بھی ارزان تر یہ جماعت مین اشاعت پا دے جیسے میگزین کسر صلیب کے فرض کو انجام دیتا ہے اسیطرح میری اور نیز دیگر احمدی بھائیون کے لئے یہ تزکیہ نفس اور رشد اور ہدایت کا موجب ہو ✤

مین اس امر پر بھی شکر کرتا ہون کہ البدر کی ارزانی قیمت نے بہت سے احباب کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ بخوشی خاطر البدر اور میگزین کو خرید سکین میگزین اردو اور البدر کا چندہ سالانہ للعہ ہوتا ہے اور یہ ایک ایسی رقم ہے جسے سال بھر مین ہر ایک آدمی جماعت کا بخوشی ادا کر سکتا ہے اس لئے جو احباب میگزین کی اشاعت اور خریداری مین کوشش کرین وہ البدر کا بھی ساتھ ہی خیال کرین کفایت کی کفایت اور ثواب کا ثواب

محمد افضل

یورپ مین اخبار بینی

ملک یورپ مین کوئی عورت - مرد - بچہ - بوڑھا - جاہل عالم سوائے اخبار پڑھنے کے گزارہ نہین کر سکتا گاڑی بان نے گاڑی کھڑی کی اور جیب سے نکالکر اخبار پڑھنا شروع کر دیا ہے خادمہ نے گھر کے کام کاج سے فرصت حاصل کی اور اخبار کھولکر مطالعہ کر رہی ہے - گھر مین لوگون کی کھانون کی میزون پر اخبار کی ٹوکری ساتھ رکھی جاتی لازم ہے امیر آدمی صبح بیدار ہو کر اول کھانے کی میز پر جاتا ہے تو چائے کے ساتھ تازہ اخبار بھی پڑا ہوا پاتا ہے اور ویسی ہی کیفیت اب قسطنطنیہ مین بھی ہے اور اب کوئی مہذب ملک اور قوم نہین ہے جہان اخبارات کی مانگ نہ ہو پس جبکہ ان تمام اخبارات کی جنمین کوئی روحانی امر اور سچا آسمانی فلسفہ نہین ہوتا وہ قومین اس قدر قدر کرتی ہین تو احمدی قوم کو رشک کرنا چاہئے کہ ان کا البدر اخبار جو ان کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات ان تک پہنچاتا ہے کس قدر قدر کے قابل ہے اور اس صورت مین جبکہ دوسرے اہل اسلام اور دیگر اقوام مین یہ اخبار بہ لحاظ اپنے مضامین کے اشاعت نہین پا سکتا تو اگر احمدی احباب اس کی اشاعت اور استحکام مین امداد نہ فرماوین گے تو اور کون اس کام کو سر انجام دیوےگا

حضرۃ اقدس کے ارشاد کے موافق مفصلہ ذیل اصحاب نے امداد فرما کر اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے

خواجہ کمال الدین صاحب	عہ	جماعت سیالکوٹ معرفت ماسٹر غلام محمد صاحب	صہ
حکیم محمد حسین صاحب قریشی	عہ	حافظ معین الدین صاحب	عا
چودہری نواب خان صاحب	صہ	سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا	للعہ
حکیم فضل دین صاحب	عہ	جماعت شملہ معرفت برکت علی صاحب	للعہ
منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر البدر	عہ	جماعت پشاور	للعہ
منشی محمد اسحاق صاحب اوورسیر	ے	شیخ نور احمد صاحب	للعہ
میان نجم الدین صاحب	صہ	میر مراد علی صاحب حیدر آباد دکن	
ماسٹر عبدالرحمن	للعہ		منعہ
مفتی محمد صادق صاحب	عا		
شیخ غلام احمد صاحب نثر فروش	للعہ	ڈاکٹر محمد حسین صاحب بہیرہ	صہ

منشی بخش علی صاحب ؏ منشی اللہ داد صاحب کلرک دفتر ریلوے صاحبان ... عا

الہامی کتاب کی پہچان

مضمون نمبر ۱

مبتدی اور ناتجربہ کار انسان بعض دفعہ عالم حیرت مین پڑکر یہ سوال کر بیٹھتا ہے کہ دنیا کی بہت سی پیش کردہ کتابون میں سے کس کتاب کو .... اختیار کیا جاوے جس پر عمل درآمد کرنے سے وہ خدا کو پالے اور اسی دنیا مین اس کو خدا تعالےٰ کی برتر اور مقتدر ہستی پر کامل یقین آجاوے۔ پس ایسے سائل کو چاہیئے کہ وہ دیکھ لے کہ کون سی کتاب صفات باری تعالےٰ کے بیان کرنے مین کامل ہے اور اس مین خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے۔ یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم کے بارہ مین کیا بیان کیا ہے انسان کے نفس کے بارے میں اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن اور اس کے حقوق فیمابین کی نسبت کیا تعلیم ہے کیا عام قوانین قدرت سے اس کتاب کی تعلیم منافی نہو اور انسان کو شبہات کی تاریکی سے باہر نکالنے کے لئے کثرت سے اس مین سامان موجود ہون کیونکہ الہامی کتاب کی منجانب اللہ ہونے کی یہی بڑی شناخت ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کا علم اور قدرت بیان کرنے مین کامل البیان ہو۔ اور حق العباد کے بیان کرنے مین پورا حق ادا کرسکے اور اس مین ایسے قوانین مستمرہ پائے جائین جن پر عمل درآمد کرنے سے انسان ایسے مقام یقین تک پہونچ جائے کہ گویا خدا کو اپنی آنکھون سے مشاہدہ کر رہا ہے اور اس مین ایسے واقعات عظیمہ پائے جائین جو آئندہ زمانہ مین ظہور پذیر ہوتے رہین اور وہ قوانین ایسے نہ ہون جن کا انحصار فقط قیاسی ڈھکلون اور انسانی تجاویز ہو بلکہ اُنمین ایسے عظیم الشان قومی اور ملکی اور اخلاقی اور تمدنی تغیرات کا علم بھی ہو جو انسانی بہبود سے تعلق رکھتا ہو اور جس مین اس کتاب کے لانیوالے کے دعوے کے ساتھ اس کی اپنی عظمت اور جلال کا بیان ہو اور اسمین مدعی کتاب کی اپنی فتح اور اس کے دشمنون کی شکست۔ اپنی عزت اور مخالفون کی ذلت۔ اپنا اقبال اور مکذبون کے زوال کا ذکر ہو اور یہ امورات نہ فقط بنی نوع انسان تک محدود ہون بلکہ اجرام فلکیہ آسمان پر اور ذرات زمین مدعی کتاب کے شاہد عادل ہون اور وہ قوانین مستمرہ ایسے غیر متبدل طریق اور ایسی علمی اور فصیح زبان مین بیان ہو جس کی نظیر ملنی ناممکن ہو اور اس مین یہ تاثیر پائی جاوے کہ صاحب کتاب کے ساتھ محبت کرنے اور اس کی اتباع سے یہ نتیجہ پیدا ہو کہ تابع متبوع کی برکات اور انوار اور نکات سے علیٰ قدر مراتب پورا پورا حصہ لے سکے۔

انسان چونکہ فطرتاً اس امر سے عاجز اور درماندہ ہوکر دائمی سعی اور محنت سے ایسے قوانین بنا سکے جو دائماً اس کے لئے اور اُس کی آئندہ نسلون کے لئے کارآمد ہو سکین یا ایسے واقعات عظیمہ جو آئندہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہون ازخود بنا سکے یا بیان کرسکے یا ایسے ازخود تراشیدہ امورات کی بنا پر کوئی تحدیانہ دعوی ہی کرسکے جس مین اسکی اپنی فتح اقبال اپنی عظمت اور مخالف کی ذلت درج ہو اور چونکہ ایسے امورات اور واقعات بیان کرنا خاص خدا تعالےٰ کا ہی فعل ہے اس لئے اس وراء الورا اور قادر مطلق ہستی نے انسان پر رحم فرماکر اپنی قدرت علی الاطلاق اور ربوبیت اور مالکیت کے اثبات کے لئے ایسے واقعات کا اپنی کتاب مین ذکر کرنا ضروری اور لابدی جانا تاکہ ضعیف البنیان انسان ایسے واقعات کو دیکھ کر علی وجہ البصیرت اس کی راہ مین ہر ایک مجاہدہ کی برداشت کرنے مین ایسا انبساط اور سرور اور لذت محسوس کرے اور اس کی رضا حاصل کرنے مین غیر اللہ سے کلی انقطاع تبتل اختیار کرے۔ اور پھر جس قدر مذکورہ بالا امورات اور واقعات وسعت اور عظمت کم اجزا اپنے اندر رکھتی ہوگی۔ اور ان کا وقوع صفائی اور جلاوت سے ہوگا اسی قدر اس کتاب اور صاحب کتاب کی عظمت دنیا پر ثابت ہوگی ؎

ان تمام مذکورہ بالا باتون کو مدنظر رکھکر جب ہم وہ تمام کتابین جن کے الہامی ہونے کا دعوے کیا جاتا ہے اس معیار پر لگا کر پرکھتے ہین تو بالضرور ہمکو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ آج صفحہ روزگار پر صرف ایک ہی کتاب ہے جو اپنے دعاوی کو دلائل قاطعہ کے ساتھ اس معیار پر رکھ کر پورا اتر سکتی ہے وہ کتاب کونسی ہے وہ قرآن شریف ہے اور صرف ایک ہی صاحب کتاب ہے جس کی روحانی تاثیرات تک اسیطرح دلون پر اثر کر رہی ہے جیسے کہ وہ پہلے تھی اور وہ ذات پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس سے محبت کرنے سے انسان ان برکات کو پالیتا ہے جو ایک برگزیدہ انسان مین ہونے ضروری ہین۔ قرآن شریف ہی ایک ایسی افضل اور اعلی اور کامل اور مکمل کتاب ہے جو قوانین فطرتیہ مستمرہ اور امور غیبیہ کے بیان مین ایک بحر ذخار اور دریائے ناپیداکنار کی طرح موجزن ہے اور جس قدر انسان صدق دل اور استقلال کے ساتھ طالب حق بنکر اس سمندر مین غوطہ زنی کرتا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت سے خدا تعالےٰ سے ملتجی ہوتا ہے اسی قدر وہ مقصود کے دولت سے مالامال ہو جاتا ہے۔

دوسرے مضمون مین ہم خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کے علم اور قدرت کے بارہ مین طالب حق کے لئے لکھین گے

انشاء اللہ تعالےٰ

ن ۔ ب

نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

سوم مصحف پاک پر لاؤ ایمان
بغیر اس کے نیچ ہی نہین سکتا انسان

مکمل ہدایت اگر ہے تو قرآن
مہیمن کتابون پہ ہے صرف فرقان

مجسم ہے رحم اور نور و شفا ہے
بصیرت ہے آئینہ حق نما ہے

کتابون میں بھی یہ ہی کرتا بیان ہے
یہی اشتہارون سے ہوتا عیان ہے

بہت شرک و بدعت سے بیزار ہے وہ
یہی کرتا مرمر کے تکرار ہے وہ

مریدون سے لیتا ہے اقرار پہلے
دم مرگ تک وہ شرک سے بچین گے

رسول خدا نے یہی تو کہا تھا
مرے بعد اک وقت آئیگا ایسا

عروج اس قدر شرک و بدعت کا ہوگا
نہوگا پتہ دین اصلی کا اصلا

مگر سب سے بڑھکر صلیبی ہو فتنہ
پھلے پھولے اتنا کہ ممکن ہو جتنا

مسلمان بھی تائید اس کی کرینگے
مسیح کو اٹھا آسمان پر دہرین گے

نہ خوف خدا اور نہ پاس محمدؐ
مسیح ہین لیگا رلباس محمدؐ

جب موسٹرن سر ورِ انبیاء کی
تب آدیگی غیرت مین غیرت خدا کی

محمدؐ کی امت سے عیسیٰ ہو پیدا
کہ مہدی بھی ہو دوسرا نام جس کا

نشانون مین کچھ کسر باقی نہین ہے
اسی کے مطابق غرض ہر کہین ہے

نصاریٰ مسیح کو خدا جانتے ہین
کبھی اسکو ابن خدا مانتے ہین

وہ کہتے ہین خالق ہے ارض و سما کا
بٹاتا ہے ہاتھ ہر عمل مین خدا کا

بنا و مسیح کے سوا کوئی ایسا
مع الجسم دہنے خدا کے ہو بیٹھا

محمدؐ کی امت کو بھی وہ سنوارے
خدا اسکو جب آسمان سے اتارے

جب عیسیٰ کو اتنا بڑھاتے ہین یارو
محمدؐ کا رتبہ گھٹاتے ہین پیارو

مسلمانون اب ڈوب مرنے کی جا ہے
تمہاری سمجھ بوجھ کو کیا ہوا ہے

زبان سے ہی اُن کے ہم آوازہ ہو تم
کہ عیسائی بننے پہ آمادہ ہو تم

گلاب اک اشارہ ہے عاقل کو کافی
نہو سنو لنشان سست جاہل کو کافی

عبادت کی جا چند کلمون نے لی ہے
سخاوت کی جا چند رسمون نے لی ہے

دیا چھوڑ قرآن سب نے خدا یار
محمدؐ کی سنت کو دل سے بھلایا

احادیث کو سمجھین قرآن پہ قاضی
مقدم سمجھتے ہین مذہب رواجی

بھلا ایک امت کے ہون اتنے فرقے
بہتر تہتر دیا اس سے بڑھ کے

جو قرآن سنت کو چھوڑیگا یارب
وہ منہہ تیری درگہ سے موڑیگا یارب

اگر مصطفےٰ خاتم الانبیاء ہین
تو پھر کس لئے بدعتین جابجا ہین

ذرا جس نے قرآن و سنت کو چھوڑا
تو بس مہر ختم نبوت کو توڑا

ہے کامل نمونہ کی لاکن ضرورت
جو بالکل ہی ہو وے فنائی النبوت

جب اصلی نمونہ محمدؐ کا آیا
تو انکار سے شور سب نے مچایا

فوٹو امام الزمان مسیح دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام
دفتر البدر سے عہ پر دستیاب ہوسکتا ہے محصول بذمہ خریدار ہوگا

کتاب سلاسل التعلیم و سیرۃ النبی مصنفہ عبدالحی عرب معہ تصاویر
پہلا نمبر شائع ہوگیا ہے۔ سلاسل التعلیم معہ تصاویر عہ سیرۃ النبی

کسرِ صلیب

مارآستین

عیسائیون کے ایک ماہوار رسالہ بنام **ترقی** جلد ۲ نمبر ۸ مین ایک مضمون بعنوان حضرت مسیح کی موت اور بعثت کا اثبات نکلاہے جس سے اس امر کا ثبوت ملتاہے کہ منجملہ کسر صلیب کے ان اسباب کے جوکہ خدا تعالے نے اندنون حضرة مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگانے کے لئے پیدا کئے ہین ایک یہ بھی سبب ہے کہ ہندوستانی عیسائی اب اپنے مذہب کے لئے مارآستین بنتے جاتے ہین اور جیسے یسوع کے ایک حواری نے روپیون کی خاطر اپنے استاد کو دشمنون کے حوالہ کرکر اس کی خدائی مین بٹا لگا دیا اور جس کے لئے یسوع کی قوم کو کفارہ اور لعنت کا مسئلہ گھڑنا پڑا۔ اسی طرح اب یہ ناخلف حواری بھی یسوع کے پیچھے ہاتھ دہوکر پڑے ہین کہ زبان سے تو کلمہ یسوع کا پڑھتے ہین مگر ڈہنگ وہ اختیار کرتے ہین جس سے یسوع جھوٹا اور کاذب ثابت ہوتاہے اس سے پیشتر ہی بچارے کی کونسی ایسی پیشین گوئیان ہین جو اس کی صداقت کا معیار ہون لیکن اگر کوئی پیشگوئی بھولے بھٹکے سے ایسی ہے بھی کہ بمصداق ؎ گاہ باشد کہ کودکے نادان بغلط برہدف زند تیرے وہ کسی وجہ سے ٹھیک بیٹھ جاتی ہو تو یہ مارآستین ہندوستانی عیسائی ہرگز نہین چاہتے کہ وہ ٹھیک ثابت ہو۔ **البدر** مین کسر صلیب کے عنوان کے نیچے ہمنے اکثر اہل یورپ کی رائے جو کہ عیسائیت کی نسبت ہے لکھاہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ لکھینگے وہ اہل الرائے تو کھلم کھلا مسیحی مذہب کی مخالفت کررہے ہین اگرچہ وہ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہین لیکن وہ اپنے آپ کو بحیثیت مذہب کے ہرگز عیسائی نہین کہتے بلکہ بلحاظ ایک قوم کے عیسائی شمار کرتے ہین لیکن ہندوستان کے عیسائی بہ لحاظ مذہب کے عیسائی ہوکر پھر وہ کام کرتے ہین جس سے ان کا صلیبی مذہب خود پاش پاش ہو جیسے کہ اس رسالہ ترقی مین اس امر کو ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہو کہ مسیح صلیب پر ضرور مرا۔ ضرور اس کی دعا ایلی ایلی لما سبقتنی نہ سنی گئی اور اسے وہ دل نصیب ہوا کہ کم سے کم وہ خدا کے ان برگزیدون مین شمار ہوتا جن کی دعا ئین اڑی مشکل کے وقت سنی جاتی ہین۔

یسوع کے ان نشانون مین سے جن کا ذکر اس نے یہود سے وعدہ کیا تھا کوئی بھی پورا نہ ہوا اور اسی لئے یہود اس کے دشمن بنے اور جب انہون نے اور نشان طلب کئے کہ اچھا وہ تو گئے گذر کر اب کوئی اور نشان ہی دکھاؤ تو اس نے کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان مانگتے ہین مگر سوائے یونس نبی کے نشان کے اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جاوے گا گویا مسیح نے خود مہر لگا دی تھی کہ صرف یہی ایک نشان ہے جو ظاہر ہوگا اور اس سے تم مجھے سچا سمجھ لینا پس اس نشان کی تصدیق اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب مسیح صلیب پر نہ مرے۔ کیونکہ یونس نبی کا نشان کیا تھا صرف یہی تھا کہ جب اسے کشتی والون نے سمندر مین ڈال دیا تو ایک مچھلی نے اسے نگل لیا اس مچھلی کے پیٹ مین جو بطور قبر تھی یونس زندہ داخل ہوا اور تین دن تک اس مین زندہ ہی رہا اور دعائین کرتا رہا اور پھر زندہ ہی اس کے پیٹ سے نکلا اور نکلنے کے بعد زمین پر ہی رہا اور زمین پر فوت ہوا۔ غرض کہ مسیح نے یہود کو بتلایا کہ یہی میرا حال ہوگا کہ مین بھی بظاہر تو موت کے منہ مین ڈالا جاؤنگا اور جیسے ان کشتی والون نے تو یونس کو اپنی طرف سے مار ہی ڈالا تھا مگر وہ پھر بھی زندہ رہا اسیطرح یہود اپنے زعم مین تو مجھے ماردینگے لیکن مین زندہ ہی رہونگا اور ان کو دھوکا لگیگا اور قبر مین تین دن تک مین زندہ رہونگا اور پھر نکل کر اسی زمین پر زندگی بسر کرونگا جیسے یونس نے کی اور پھر یونس کی طرح زمین پر ہی مرونگا۔ غرضکہ مسیح کا یہ نشان یونس والا اسی وقت نشان ٹھہر سکتا ہو جب کہ مسیح کو صلیب پر موت نصیب نہ ہوا اور وہ زندہ قبر مین داخل ہو مگر یہ مسیح کے دشمن اسی بات پر زور دیتے ہین کہ مسیح کو جھوٹا ملہایا جاوے اس کی پیشگوئی غلط ثابت کی جاوے۔ اس کے دشمنون کو (یعنی یہود) کو ڈگری دی جاوے اور یہ کہا جاوے کہ صلیب پر مرکر کفارہ ہوا جو کہ واقعات کے صریح خلاف ہے اور عیسائیت کے نادان دوست یہ نہین خیال کرتے کہ اس سے خود انہی کے مذہب پر زد آتی ہے کہ مسیح کی زندگی مین صرف ایک ہی ایسا نشان ہو کہ جس پر زور دیا جا سکتاہے کہ وہ پورا ہوا اور مثل یونس نبی کے مسیح صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ رہا اور زمین پر ہی مرا

ترقی کے مضمون نگار نے اہل اسلام کو عیسائیت کا نادان دوست اس لئے قرار دیا ہو کہ وہ کسی نبی کی ایسی ناکام موت کو جو کہ مسیح کو پیش آئی اس کی نشان نبوت کے خلاف خیال کرتے ہین اور اسی لئے وہ یہ تسلیم نہین کرتے کہ مسیح ہی صلیب پر چڑھا بلکہ ایک شخص اس کی شکل بنگیا تاکہ مسیح کی نشان مین فرق نہ آوے اور وہ کاذب مدعیان نبوت کی فہرست مین شامل نہو سکے لیکن اسے معلوم نہین کہ یہ عقیدہ ہرگز اہل اسلام کا نہین کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور بنگیا تھا اہل اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم بڑے بین دلائل سے صعود مسیح کی نفی کرتاہے اور طبعی مسیح کی موت کا قائل ہے احادیث سے بھی اسیطرح مسیح کی طبعی وفات ثابت ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب تھا آئمہ اربعہ اور دیگر بزرگان ملت ہرگز سے ہرگز صعود مسیح کے قائل نہین ہین سب طبعی وفات کے قائل ہین حتی کہ اس زمانہ کے امام نے تو جن دلائل نیرہ سے اس صعود کی نفی کو نقلاً و عقلاً و الہاماً ثابت کیاہے اس کی نظیر زمنہ گذشتہ مین بھی نہین ملتی ہان یہ عقیدہ اہل اسلام کا درست ہے کہ کسی نبی کی موت ناکامی کی موت نہین ہوتی اور اسی لئے ان کا ایمان ہے کہ مسیح صلیبی موت سے بچکر طبعی موت سے مرا۔ اور یہ راقم مضمون کی دہوکہ دہی ہے کہ وہ لاکن شبہ لہم کو اس دلیل مین پیش کرتاہے کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور آدمی بن گیا تھا۔ بلکہ یہ الفاظ لاکن شبہ لہم تو اسی واقعہ یونس کی تصدیق کرتے ہین کہ جیسے ان کشتی والون کو یہ شبہ گذرا کہ ہم نے چونکہ یونس کو سمندر مین ڈال دیاہے مرود ہے کہ وہ مرگیا ہوا اسیطرح کا شبہہ مسیح کے دشمنون کو لگا کہ چونکہ ہم نے صلیب پر چڑھا دیاہے اور یون بھی بہت سی اذیت کرلی ہو اس لئے ضرور ہے کہ وہ مرگیا ہو حالانکہ وہ مرا نہین تھا بلکہ یونس نبی کی طرح زندہ تھا اور پھر یونس نبی کی طرح زمین پر ہی فوت ہوا چنانچہ اس کی قبر سری نگر کشمیر محلہ خانیار مین موجود ہے پس ہم نہایت ہمدردی سے ہندوستانی عیسائیون کو کہتے ہین کہ وہ نمک حلالی سے مشن کی خدمات کو سرانجام دیوین اور مارآستین نہ بنین کہ خدا خدا کرکے ایک ہی پیشگوئی مسیح کی ایسی ملتی ہے جس پر پورا ہونے کا لفظ صادق آسکتاہے اور وہ اسی صورت مین پوری ہوتی ہو کہ یہ مان لیا جاوے کہ وہ صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ اترا اور طبعی موت سے بعد ازان فوت ہوا۔

باقی خرافات اور گندی گالیان جو کہ ترقی کے نامہ نگار نے ہمارے مخدوم اور آقا حضرة میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی ہین ان کا جواب ہم دینا نہین چاہتے بلکہ صبر سے کام لیتے ہین۔ ایسی گندی گالیان دیکر سوائے اس کے کہ وہ اپنے مسیحی اخلاق کا نمونہ دکھلادین اور کیا حاصل کرسکتے ہین جب مسیح زندہ تھا تو اس نے اپنے حواریون سے کیا پھل پایا جواب مرکر وہ تم سے پالیگا۔

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔ بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرة مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرة مسیح الزمان علیہ السلام نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیرین بیان ہو۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنے والی ہے حضرة مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہو خریداران البدر والحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت آدھ آنے کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے قیمت بلا جلد ۳ معہ جلد ۴ قیمتہ پارہ عم ۲ قیمتہ پارہ الم ۲ المشتہر خاکسار فتح محمد خان

مینیجر مطبع عزیزی مقام نرائن گڑھ؟ ضلع کرنال ملک پنجاب

غریب ہندوستان ہرسال ۴۵ لاکھ روپیہ پادریوں کی نذر کرتا ہی

بہت تھوڑے ہندوستانیون کو یہ حسرت خیز سرکاری راز معلوم ہوگا کہ غریب ہندوستان ہرسال ۴۵ لاکھ روپیہ مسیحی مذہب کی اشاعت مین صرف کرتا ہے سنہ ۱۸۱۳ء سے ہندوستان مین ایک محکمہ "انڈین اکلیزیزی اسٹیکل اسیبلشمنٹ" (ہندوستان کا روحانی محکمہ) کے نام سے قائم ہے جسمین سو بڑے بڑے پادریون مثلاً لارڈ بشپ کلکتہ (جو چار ہزار روپیہ ماہانہ پاتے ہین) کو تنخواہ ہین دیجاتی ہین پادری صاحبان موصوف نہ صرف تنخواہین ہی بلکہ قابل رشک انعام - پنشن - فرلو - رعایتی رخصت وغیرہ وغیرہ کے بھی مستحق سمجھے جاتے ہین اور ان تمام امور کے لئے خزانہ ہند کو جو بیحد غریب ہے ۴۵ لاکھ روپیہ سالانہ پادریون کی نذر کرنا پڑتا ہے یہ عجیب بیہودہ انصاف ہے - کہ ہندوستان ہندو اور مسلمان آبادی سرکاری طور پر ان داعظون کی تنخواہین دینے پر مجبور کی جاتی ہے جو ان کے (یعنی ہندو مسلمانون کے) مذاہب کو جھٹلاتے اور ان کے عقائد کو ناقص بتلاتے ہین دنیا کے کسی اور حصہ مین ایسی منصفانہ مثال کہان ملے گی جہان ایک جماعت کو اس داعظ کی تنخواہ دینے پر مجبور کیا جائے جو شب و روز اس جماعت کی مرضی کے عین خلاف وعظ کرتا ہی - اس کے علاوہ اگر گورنمنٹ کہ جس کی نظر مین سب مذاہب کی یکسان عزت ہی جسطرح مسیحی مذہب کی عبادتگاہون اور اماموں کو روپیہ کی مدد دیتی ہے ملک کے دیگر مذاہب کے معبدون اور امامون کی بھی مدد کرے تو بالکل قرین انصاف ہے +

پیسہ

پنجاب کے لئے ہائی کورٹ

بار ہا درخواست کی گئی کہ پنجاب مین چیفکورٹ کے بجائے ہائی کورٹ قائم ہونی چاہئے جس کے جج نسبتاً زیادہ بااختیار اور آزاد ہونے چاہئین - لیکن یہ درخواست شاید اس وجہ سے منظور نہین ہوئی کہ ہائی کورٹ قائم ہونے کی صورت مین اس کا تعلق براہ راست صاحب وزیر ہند سے ہوگا اور گورنمنٹ پنجاب و ہند کو اس پر وہ اختیارات نہین رہین گے جو اسے اس وقت چیفکورٹ کے متعلق حاصل ہین حال مین جب ہوس آف کامنز مین بجٹ ہند پیش ہوا - تو پنجاب کے سابق نامور بیرسٹر سر ولیم راٹیگن نے جو آجکل ممبر پارلیمنٹ ہین - مذکورہ تجویز کی تجدید کی اور بیان کیا کہ حالات اس امر کے مقتضی ہین کہ پنجاب اور برہما کی چیف کورٹ کا درجہ ہائی کورٹ تک بڑہایا جاوے اور مجوزہ ہائی کورٹ کا وہی اعزاز اور اختیار ہو جو ہائی کورٹ صوبجات مذکورہ کو حاصل ہی لہذا امید ہی کہ سر ولیم راٹیگن صاحب کی تجویز پر کافی توجہ کیجائیگی اور عنقریب پنجاب کو زیادہ بااختیار جج رکھنے کا فخر حاصل ہوگا + (منہ)

فریبی تاجر

کمشنر صاحب کلکتہ لکھتے ہین کہ شہر مین ۴۸ - کارخانے ایسے ہین - جن کی دوکان شہر مین نہین مگر باہر اشتہارات بھیجتے ہین اور بڑے بڑے نام رکھے ہوئے ہین کمشنر صاحب بہادر کو منا سب ہے کہ بیرونجات کے اخبارات کی واقفیت کے لئے ان ۴۸ کارخانہ داران کے نام سے مطلع کرین کہ ان کے اشتہارات کی اشاعت بند ہو اور پبلک کو ان کی وجہ سے دہوکا نہ ہونے پاوے - پولیس اور پریس کا فرض ہی کہ ان حکمباز تاجرون کو بیرونجات کے باشندون کو ٹھگنے سے باز رکھین +

آتشین پروانہ

دنیا مین صدہا قسم کے جانور ہین کہ جن کے بدن سے شعلے نظر آتے ہین یہ آگ فاسفورس کی آگ کے مشابہ ہوتی ہے فلاسفرون کا قول ہی اور تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ ان کے بدن کے چمکنے والے حصہ مین فاسفورس مادہ ہوتا ہے جس وقت یہ جانور پر کہولتا ہے تو مادہ کو ہوا لگنے سے آکسیجن گیس کے سبب اسمین شعاع پیدا ہوجاتی ہی - نر کی نسبت مادہ مین یہ مادہ زیادہ ہوتا ہی مادہ اپنے نر کو دیکھکر فرط محبت سے زیادہ شعاع نکالتی ہے ملک ہند مین تو صرف جگنو ہی ہوتے ہین جو رات کو تارون کے جھرمٹ کی طرح چمکتے ہین اور گان کو سورج کی شعاع کے سبب بالکل معمولی کرم معلوم ہوتے ہین مگر ملک امریکہ مین اس قسم کے پتنگے قدیم اقسام کے پائے جاتے ہین جن کی شعاع ان سے بہت زیادہ ہوتی ہے امریکہ کے اصلی باشندے جن کو انڈین کہتے ہین ان پتنگون کو اپنے ہاتھ پاؤن سے باندھکر رات کو ان کی روشنی سے سفر کرتے ہین - عورتین رات کو ان کی شعاع مین چرخا کاتتی ہین اور گھر کا کاروبار کرتی ہین بعض آتشین کرم اس قدر بڑے ہوتے ہین کہ لوہے کے جالی دار پنجرون مین دوسرے جانورون کی طرح بند کرکے پالے جاتے ہین ان کو نیم گرم پانی مین نہلاکر رات کو پونڈے کا رس کھلاکر پالتے ہین - ملک افریقہ اور جنوبی امریکہ مین اس قسم کے آتشین کرم بہت ہین +

(نیر آصفی)

طبی نوٹ

حمل مین جنین کی تبدیلیان اور وزن — تین ہفتہ سے ایک مہینے تک

جنین کی لمبائی تہائی انچ کے برابر ہوتی ہے - اور وزن مین گرین تک ہوتا ہے (پندرہ گرین ایک ماشہ کے برابر ہوتے ہین) جنین کی شکل اس وقت سانپ جیسی ہوتی ہے - ایک سرا گول اور دوسرا سرا دم کی طرح باریک ہوتا ہی - منہ کے موقعہ پر ایک خفیف سا نشان اور آنکھون کی دو سیاہ سیاہ نقطے نظر آتے ہین ڈیڑھ مہینہ کے بعد جنین کی لمبائی آدھ انچ سے تقریباً ایک انچ اور وزن ۴۰ گرین سے ۷۵ گرین یعنی پانچ ماشہ تک ہوتا ہے اس وقت سر اور سینہ - کھوپری اور چہرہ کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے ناک - منہ - آنکھون اور کانون کے سوراخ نمایان ہوتی ہین - ہاتھون کی انگلیون کے نشان ظاہر ہوتے ہین ناف کا نشان بھی نمایان ہوتا ہے - آنول کی بنیاد پڑنے لگتی ہی - دو مہینے کا جنین طول مین ڈیڑھ انچ سے چار انچ تک اور وزن مین آٹھ ماشہ سے بیس ماشہ تک ہوتا ہی اس وقت ناک - ہونٹون اور آنکھون کے پپوٹون کی بنیاد شروع ہوتی ہی آلات تناسل نمودار ہوتے ہین - مقعد کی جگہ ایک سیاہ نقطہ نظر آتا ہی - پھیپڑون - جگر اور تلی کی بنیاد پڑتی ہی - معدہ اور انتین پیٹ کے جوف کے اندر ہوتی ہین آنول کی شکل بننی شروع ہوتی ہی تین مہینے کے جنین کا طول دو انچ سے چھ انچ تک اور وزن آدہی چھٹانک سے ڈیڑھ چھٹانک تک ہوتا اس وقت سر بہ نسبت دوسرے اجزا کے بڑا اور پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے ہونٹ اور آنکھون کے پپوٹے ایکدوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہین ہاتھون کی انگلیان ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہین اعضائے تناسل ابھر آتے ہین اگر ان کو آتشی شیشہ مین دیکھین تو نر اور مادہ مین امتیاز دکھائی دیتا ہی دل کے دونون خانے ایک دوسرے سے علیحدہ نظر آتے ہین آنول جسم سے علیحدہ ہوتا ہے - چار مہینے کے جنین کی لمبائی ساڑھے چار انچہ سے ساڑھے چھ انچہ تک اور وزن ڈیڑھ چھٹانک سے چار چھٹانک ہوتا ہے - اس وقت جنین کے بدن کی جلد کسی قدر بھاری ہوتی ہے - منہ کھل جاتا ہی ناخنون کی بنیاد پڑنے لگتی ہی - اعضائے تناسل اچھی طرح ابھرے ہوئے اور نمایان ہوتے ہین - پتہ کی بنیاد پڑنی شروع ہوتی ہی جسمین صفرا رہا کرتا ہے - کان کے اندر کی ہڈیان پوری اور مضبوط ہو جاتی ہین - پانچوین مہینے کے جنین کی لمبائی چھ انچ سے ساڑھے دس انچ تک اور وزن ڈہائی چھٹانک سے آدھ سیر آدھی چھٹانک تک ہوتا ہے اس وقت سر پر رُوان نمودار ہوتا ہے ناخن اچھی طرح ظاہر ہو جاتے ہین - دل اور گردے بھی نظر آتے ہین مثانہ بھی صاف دکھائی دیتا ہے چھ مہینے کے جنین کا طول آٹھ انچ سے ساڑھے تیرہ انچہ تک اور وزن آدھ سیر سے ایک سیر ایک چھٹانک تک ہوتا ہی - جنین کے بدن کی جلد کسیقدر ریشہ دار ہوتی ہی اور اس پر ایک قسم کی گاڑھی اور لیسدار رطوبت چھائی رہتی ہی آنکھون کے پپوٹون کے کنارے ابھی ملے ہوئے دکھائی دیتے ہین جگر صاف

مکتوب حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذیل کا خط ایک شیعہ صاحب کے خط کے جواب میں ہے جو کہ السید خاص ہمدردی رکھنے والے میرے گرامی قدر دوست سید محمد شاہ صاحب نے پشاور سے روانہ کیا ہے + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مکرمی اخوی مولوی سید حسین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکا عنایت نامہ مجھکو ملا تعجب ہے کہ جس حالت میں اس عاجز کے الہام کی نسبت شکوک و شبہات ہیں تو میرا الہام کیونکر آپکی تسلی بخش ہوگا یہ تمام دعوے بھی الہام ہی پر مبنی ہیں پھر جب آپنے لکھا ہے کہ آپنے حد سے بڑھکر ایک بڑے پایہ پر قدم رکھا اور کتاب اللہ و احادیث کے صریح معنوں کو چھوڑ دیا تو پھر اس حالت میں آپ کسی دوسرے الہام کو کب عزت کی نگاہ سے دیکھین گے عزیز من نہ مین نے قرآن کریم چھوڑا اور نہ احادیث رسول صلعم کو لیکن جو لوگ قرآن اور حدیث مین غور نکرین ان کا علاج مین کیا کرون۔ مین نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ اور رسالہ اتمام الحجۃ اور نور الحق وغیرہ مین ان مضامین کو بسط سے لکھا ہے۔ پھر اگر کوئی نہ سمجھے تو اس کا علاج انسان کے ہاتھ مین نہین سچ کے ڈھونڈنے والے فروع پر زور نہین مارتے بلکہ اصول کو دیکھتے ہین پھر جب قرآن اور حدیث اور آثار صحابہ اور آئمہ دین کے صریح اقرار سے ثابت ہوگیا کہ حضرۃ عیسیٰ فوت ہوگئے تو آپکے عالم مین مسیح کو آسمان سے اتارنا چاہتے ہین اگر آپ میرے پاس آوین یا میری کتابون کو غور سے دیکھین تو مین ہرگز باور نہین کرتا کہ آپ اس بیہودہ اعتقاد سے ایک ساعت کے لئے بھی قائم رہ سکین مگر انصاف شرط ہی اور امید رکھتا ہون کہ آپ منصف مزاج ہونگے صرف قلت معلومات آپکو مانع ہو رہی ہی کیا عمدہ ہو کہ آپ ایک یا دو ہفتہ کے لئے میرے پاس آجاوین تا آپ کی پوری تسلی ہو اور آپ کا ایمان اس صدمہ سے بچ جاوے جو غلط فہمی کا لازمی نتیجہ ہوا کرتا ہی۔ آپنے قلم اٹھا کر کسی باتین ایسے طور سے لکھدین جو تقوے سے بعید ہین اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ افسوس آپ کو پیشگوئیون کا حال معلوم نہین وہ تو درحقیقت پوری ہو چکی ہین مگر آپنے کتابین نہین دیکھی ہین مین آپ پر یہ الزام نہین لگاتا کہ آپنے عمداً حق سے گریز کی ہی۔ خدا تعالیٰ ہر مومن کو اس بیجا حرکت سے محفوظ رکھے مگر بیشک آپ پر یہ الزام ہے کہ آپنے باوجود بے خبری کے جلدی رائے ظاہر کردی مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ وہ جلدی نکرے اور فدک کی بابت جو آپکو گھبراہٹ ہی مین اس مین تعجب ہی کرتا ہون کہ یہ گھبراہٹ کیون ہی۔ علماء کے اتفاق سے باغ فدک غنیمت کی اس قسم سے تھا جسکو فی کہتے ہین چنانچہ علمائے شیعہ بھی اس کے قائل ہین اور قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہوتا ہے کہ فی مین نہ ہبہ ہو سکتا ہے اور نہ تقسیم ہو سکتی ہی اس صورت مین اگر حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کا دعوے کیا تو حضرت فاطمہ کی غلطی ہے قرآن شریف فرماتا ہے کہ فی ایک مشترک چیز ہے جسمین مہاجرین ابن السبیل اور ذوالقربےٰ وغیرہ سب داخل ہین پھر وہ حضرۃ فاطمہ کو کیونکر دیا جاتا چنانچہ یہی مقدمہ حضرۃ عمر رضہ کے خلافت کے وقت حضرۃ علی رضہ وحضرت عباس نے حضرت عمر رضہ کے سامنے پیش کیا تھا اور ہر ایک نے اپنے حق کا دعوے کیا تو حضرۃ عمر رضہ نے ان کے حوالہ اس شرط سے کردیا کہ وہ اس کے متولی ہوکر وہ تمام حقوق ادا کرین جو قرآن شریف مین درج ہین اور انہون نے تقسیم کی درخواست کی تو وہ نامنظور ہوئی حضرۃ علی رضہ نے حضرۃ عمر رضہ کے سامنے ذکر کیا کہ باغ فدک آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کو ہبہ کردیا تھا مگر حضرت عباسؓ نے اس بیان کی تکذیب کی اور اس کی صحت سے انکار کیا غرض فی مین نہ تقسیم ہوتی ہی نہ ہبہ ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے اگر کوئی معارض حدیث ہو تو وہ ترک کرنے کے لائق ہے شیعون کی معتبر کتاب کلینی مین لکھا ہے اگر کوئی حدیث قرآن کے مخالف ہو تو وہ قبول کرنے کے لائق نہین اور آپ کی یہ کس قدر غلطی ہے کہ آپ خیال کرتے ہین کہ سلیمان داؤد کا وارث ہوا آپکو معلوم نہین کہ حضرۃ داؤدؑ کے انیس بیٹے تھے پس اگر یہ مال کے وارث ہین تو سلیمان کی تخصیص سے معنی فاسد ہوتے ہین اس لئے آیت کے معنے یہ ہین کہ داؤد کی نبوۃ و داؤد کی بادشاہی داؤد کا علم حضرۃ سلیمان کو ملا بھائیون کو نہین ملا پس یہ آیت تو اہل سنت کے مفید ہے نہ شیعہ کے کیونکہ اس آیت سے صاف پایا جاتا ہے کہ دوسرے بھائی ان چیزون کے وارث نہین ہوئے جن کا سلیمان وارث ہوا اسیطرح توراۃ سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ اپنے باپ کا وارث نہ ہوا اور نہ موسیٰ کا بیٹا اس کا وارث ہوا۔ ایسا ہی انجیل سے ثابت ہے کہ حضرۃ مسیح جن کے چار بھائی اور تھے یعنی یعقوب وغیرہ یہی بھائی حضرۃ مریم کے وارث ہوئے اور حضرۃ مسیح نے صاف لفظون مین وراثت سے دست برداری ظاہر کی پھر دیکھئے کہ یہ حدیث لا نورث وما ترکناہ فہو صدقۃ جو حضرۃ ابوبکر نے سنائی ہے اس کی ہم مضمون کلینی مین ایک حدیث موجود ہے اور کلینی شیعون مین وہ کتاب ہے جو اس کی شان مین شروع مین لکھا ہے کہ مہدی موعود صاحب الزمان نے اس کی تصدیق کردی ہے گویا صاحب کلینی نے یہ کتاب ان کو دکھلادی اور انھون نے اس کی صحت کو تصدیق کیا پھر جب کہ ایسی مقدس کتاب مین یہ لکھا ہوا ہے کہ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ ردی ہے اور نیز یہ کہ وراثت دنیا کا مال نہین ہوتی یہ فیصلہ شیعون کے اقرار سے ہوگیا باقی رہا یہ وہم کہ حضرۃ فاطمہ رضہ نے کیون دعویٰ کیا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرۃ فاطمہؓ کو فدک سے کچھ ملتا ہوگا اور شاید آنحضرۃ صلعم نے مجمل طور پر کچھ فرمایا ہوگا سو بشریت سے حضرۃ فاطمہ کے اجتہاد مین غلطی ہوئی کہ انھون نے کہہ دیا کہ یہ سب میرا مال ہی اور قابل تقسیم ہے علاوہ اس کے اس آثار کے لفظ محفوظ نہین خدا جانے حضرت فاطمہ رضہ نے کیا کہا اور راوی نے کیا یاد رکیا۔ قرآن شریف مقدم ہے اور اگر حضرت فاطمہ جناب الصدیق رضی اللہ عنہ سے آزردہ ہوئیں تو کچھ بات نہین جب وہ خود غلطی پر تھین تو ان کی آزردگی کچھ چیز نہین ہی حضرۃ ابوبکر خلیفۃ اللہ تھے ان کا حکم خدا کا حکم تھا۔ والسلام خاکسار غلام احمد۔

نہہ کلنک اوتار

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید در شور بوم وخس

ان دنون جبکہ خدا کے فضل کی باد بہاری سے حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھون صحیح عقائد۔ راستی۔ اخلاق اور پاکیزگی کی پودے لگائے جارہے ہین اور سعید طبیعتون کی زمینین پاکیزہ اور خوشنما دل و دماغ کو معطر کرنیوالے گل بوٹے پیدا کررہی ہین سنت اللہ کے موافق یہ ضروری ہی کہ اس کے مقابل کذب اور افترا کے خاردار بوٹے بھی ضرور نشوونما پاوین اور وہ

تمام زمینین جوکہ اوپر سے تو پاکیزہ نظر آتی تھین مگر ان کے اندر بداخلاق اور ناپاک عقائد کا ایک سڑا اس مدفون تھا وحی کی بارش کے نزول سے اپنی اپنی بودیکر سلیم الفطرت انسانون کو موقعہ دیوین کہ وہ خبیث اور طیب مین امتیاز کرین اور نور کو ظلمت سے پرکھین خدا تعالیٰ کے قانون فطرت مین یہ ضدین انسان کی راہبری کا ایک بڑا ذریعہ ہین اگر یہ نہ ہوتین تو پھر حق اور راستی کا قدردان پیدا نہ ہوسکتا تھا کیونکہ ہر ایک شی کی قدر و منزلت مقابلہ سے ہی معلوم ہوتی ہے اور پھول کی خوبی اور لطافت تب ہی معلوم ہوتی ہے کہ جب خار بھی اس کے پہلو مین ہون +

گر نہ بودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
در جہالت ہاست عزت و فخر عقل تام را

جبکہ ہمارے آقا اور مالک حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ دنیا مین کیا ہے اور اپنی صداقت کے معیار پیش کئے ہین تب سے ہم دیکھتے ہین کہ آپ کی عین حیات مین کئی مدعی اس قسم کے اٹھ چکے ہین کہ جنھون نے ایک خدا سے تائید یافتہ کی حیثیت مین دنیا کے آگے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور انمین سے ایسا کوئی نہین ہا کہ جسکو اس جری اللہ فی حلل الانبیا شیر خدا نے اپنے مقابلہ کے لئے نہ للکارا ہو اور پھر جو مقابلہ پر آیا ناکامی کی تلوار کا نشکار نہ ہوا ہو ہندوستان مین جس قدر مذاہب ہین انہی کے زمانہ مین ہر ایک مین ایک طبعی جوش پیدا ہوا اور فرداً فرداً ہر ایک نے کروٹ لی - ہندوؤن مین سے آریہ سماج دیو سماج - برہمو سماج بنی - عیسائیون مین الیاس اور یسوع نے ڈوئی اور پگٹ کے نام پر دوبارہ جنم لیا - چوڑہون کے بزرگ بالمیک کی روح کا اپنے اندر حلول ہونیکا دعوےٰ ایک شخص امام الدین نامی نے کیا جو بلا کسی قسم کی کامیابی دیکھنے کے بڑی حسرت اور ناکامی سے مرا - ہماری رائے مین ایک صادق مدعی منجانب اللہ کے دعاوی کے وقت ایسے دوسرے دعویداروں کا پیدا ہونا ضروری امر ہے کیونکہ خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعوےٰ ایک ایسا دعوےٰ ہے جو اپنے اثبات کے لئے موٹے سے موٹے اور باریک سے باریک دلائل کو چاہتا ہے +

عام دنیا کا مذہب عموماً اسباب پرستی ہوتا ہے اس لئے ایک صادق کی تائید مین جب اللہ تعالےٰ اس کی کامیابی کے وسائل مہیا کرنا چاہتا ہے جیسے اندنون حضرۃ مسیح موعودؑ کو اللہ تعالےٰ نے کسر صلیب کے لئے پیدا کیا تو ساتھ ہی عیسائی دنیا مین عیسویت کی تردید کے لئے ایک نفخ روح کیا ہے تو اس سے اسباب پرست دھوکا کھاتا ہے اس لئے ان کی سرکوبی کے لئے ضرور ہے کہ اور بھی ایسے مدعی پیدا ہون اور وہ بلحاظ اس کے کہ کاذب ہین ہر ایک قسم کے ذرائعہ کامیابی کو حاصل کرنے کی کوشش کرین مگر چونکہ فضل الہی ان کے شامل حال نہین ہے اس لئے ضرور ہے کہ بالمقابل ایک مامور من اللہ کے ناکام ہوکر صادق کی صداقت پر مہر لگا دین اور اس طرح سے ایک اسباب پرست پر حق کی حجت قائم ہوا اور اسی لئے ہم کو اس امر پر کمال خوشی ہے کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت پر - جب اس قسم کے کاذب کہ جن کے وجود کی ایک صادق کے اثبات دعوے کے لئے سخت ضرورۃ تھی کیونکہ یہ ایک ایسا معیار ہے جو کہ صدیون تک جب تک دنیا قائم ہے برابر قائم رہیگا اور آئندہ آنیوالی نسلین تواریخ کے ورق گردان کر شناخت کر سکین گی - کہ فلان فلان زمانہ مین اس قدر لوگون نے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ تو کیا مگر آخر کار انہین سے کامیابی کا تاج صرف اسی کو حاصل ہوا جو کہ صادق تھا - اور یہ نظیرین زمانہ حال اور آئندہ کے مومنون کے لئے زیادتی ایمان کا باعث ہین +

جس قدر ایسے مدعی زیادہ ہون اسی قدر صادق کے دعاوی کی ثبوت کا پہلو زیادہ قوی ہوتا ہے اور اسی لئے ہمین یہ خبر پڑھکر خوشی ہوئی ہے کہ لاڑکانہ ملک سندھ مین ایک صاحب بنام کیول رام ولد جدم داس نے نہ کلنک اوتار ہونیکا دعوےٰ کیا ہے اور اس کے متعلق ایک اشتہار بھی دیا ہے جس کی نقل ہم ناظرین کی اطلاع دہی کے لئے درج کرتے ہین

اشتہار

ایڈورڈ ہفتم نہ کلنک راج کیول رام نہ کلنک اوتار

عوام الناس کے لئے خوشخبری

دنیا سے رنج و محن کو دور کرنے کے اور پاکبازی کا راہ تعلیم کرنے کے لئے قادر مطلق خدا نے مجھ سے گفتگو کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ اس پاک گفتگو سے تم سب کو آگاہ کردون یہ علم جو مجھے ملا ہے سب سے اول **شہزادون اور ان کے وزیرون کو دیا جاوے گا** اور تب اسے عوام الناس کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاوے گا اس لئے مین نے ایسے امر پر ایڈورڈ ہفتم - بمبئی کے گورنر اور نیز اخبار ٹائمز آف انڈیا - سندھ سدھار - بر ہبتاد سندھی سکھر کے ایڈیٹرون کی طرف لکھ کر روانہ کیا ہے جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے :-

" مین کیول رام ولد جدم داس لاڑکانہ (سندھ) کا باشندہ جو کہ قادر مطلق کا بیٹا - یا پیارا - یا دوست - یا نبی ہون تم کو اطلاع دیتا ہون کہ خدا سے تعلق باندھنے مین جب مین نے اعلیٰ درجہ کا آنند حاصل کیا تو مجھے حکم ملا کہ سچا علم نوع انسان کو دون تا کہ ان کے دل ان توہمات سے نجات پا دین جن کا وہ شکار ہوئے ہوئے ہین اور ان کی اخلاقی حالت اور پاکیزگی کو جو کہ ادنیٰ ترین درجہ پر پہونچ چکی ہے اعلیٰ حالت تک پہونچاؤن - اسیطرح جیسے اس سے پیشتر اولوالعزم نبیون کو یہ صفات عطا کئے گئے تھے - اسی طرح میری درخواست پر قادر مطلق نے مجھ سے ایک مضمون پر ایک پاک گفتگو کی ہے جسکو مین نے اس کے حکم سے ایک سات سو صفحہ کی قلمی کتاب مین تحریر کیا ہے اس مقدس گفتگو کو سننے کے لئے ایک مجلس مین اپنے شاہزادون رئیسون اور عالمون کو جمع کرو - اور ایک تاریخ مقرر و پر مجھے بلاؤ اور اسے سنکر بغیر رو رعایت کے اندازہ کرو اور اپنی رعایا اور کل بنی نوع انسان مین اسے شائع کرو +

اس کے متعلق صرف پربھتا اور سکھر کے سندھی اخبار نے ۱۴ و ۱۸ جولائی کے اشتو مین الگ الگ طعن آمیز باتین لکھی ہین مین نے ان کو جواب مین لکھا کہ جو سلوک پہلے اوتارون سے ہوتا رہا مجھے بخوبی علم ہے - مثال کے طور پر دیکھ لو کہ سری کرشنا کو اس کے ہمعصر شہزادون اور رشتہ دارون نے عزت کی نگاہ سے نہین دیکھا اور اس کو مکھن کا چور اور اہیر کا پوت کہتے رہے - عیسیٰؑ کو اس کی قوم نے سولی پر چڑھا دیا - بارہ حواریون مین سے ۱۱ کا تو مطلق اس پر ایمان ہی نہ تھا اور ایک جو ایماندار تھا وہ بھی ایک عرصہ کے لئے قائم نرہ سکا - پیغمبر محمدؐ کو اس کے گھر مکہ سے اس کے باپ نے نکال دیا اور وہ مدینہ مین رہنے کے لئے مجبور ہوئے ان کے چار دوستون مین سے بڑا دوست علیؓ تھا جسکو انہون نے اپنی لڑکی بیاہ دی تھی اور جو کہ اس دنیا کے بندھنون سے آزاد تھا - گرو نانک کا نام منکبہ...... رکھا تھا اور ان کا باپ اور اولاد اس سے منکر تھی مریدون مین سے صرف گرو انگد کو انھون نے اپنا مخلص معتقد پایا اور اسی کو جانشین بنایا اس لئے اس امر کی کچھ بھی پرواہ نہین ہے اگر مجھ پر بھی ٹھٹھا اور ہنسی کی جاوے لیکن ان کو چاہیے کہ میری خط و کتابت کی خوب اشاعت کرین +

سندھی اخبار کا ایڈیٹر اپنے ۲۵ جولائی کے اشتو مین لکھتا ہے کہ اس کی طرف اشاعت کے لئے لمبے لمبے لکچر روانہ کرنے بے فائدہ ہین اگر مجھے اپنی شہرۃ مطلوب ہے تو یہ اخبارون اور رسالون سے ہونی چاہیے -

برٹش نہ کلنک حکومت کے ماتحت ریل تار برقی - اور

تالیف خالوں کے ذریعہ سے اتحاد اس درجہ تک پہونچگیا ہے کہ جو ممالک ہزاروں کوس کے فاصلے پر ایک دوسرے سے ہیں اب ایک ہو گئے ہیں اس نہ کلنک سلطنت کی طرح مجھ نہ کلنک اوتار کو حکمت کا ایک سمندر عطا کیا گیا ہے

اب اگر میں اپنے آپ کو نبی۔ برگزیدہ۔ یا خدا کا بیٹا پکاروں تو یہ ہرگز جھوٹ نہ ہوگا۔ مجھے اس بات کا فخر نہیں کہ میں ایک ملعون کرامتی یا بنگالی معجزہ نما یا بری روحوں اور اثروں کا معالج ہوں بلکہ مجھے قوت بیانیہ عطا کی گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمام نوع انسان کی اس سے خدمت بجالائی جاسکے گی +

اخبار نویسوں کو یہی نہیں چاہئے کہ وہ صرف گپیں مارتے رہیں یا سرکاری ملازموں کی نکتہ چینی ہی کرتے رہیں اور مس میچ کو میں نے لکھا اس کے اندراج کی کوئی جگہ ہی نہ ہو میں نے اس امر کے لئے اپنی زندگی کو وقف کردیا ہے اور بڑی جرأت سے شاہنشاہ اس کے وائسرائے اور گورنر کو دعوت کی ہے اور اپنے منصب کے لائق اپنے آپ کو طیار کرنے بغیر میں نے یہ کام نہیں کیا ہے +

اب میں تمام لوگوں کو اپیل کرتا ہوں کہ وہ لوکل افسروں کی معرفت اپنے بادشاہ کو جرأت دلادیں کہ وہ ایک ایسے سچے اصول کی منادی کے واسطے ایک تاریخ اور جگہ مقرر کرے اے بھائیو خدا تم سے راضی ہوا ہے اور اس لئے اس نے یہ کام میرے سپرد کیا کہ راستبازی کی راہ میں تمہاری امداد کروں۔ جب تم اس سچے اصول کو سن لوگے تو ہمیشہ حکمت سے منور رہوگے۔ اس لئے اے بھائیو اپنے بادشاہ کو عرضیاں بھیج بھیج کر جرأت دلاؤ کہ وہ سچے اصول کو سنے ورنہ تکلیف اٹھاؤ گے۔

خدا کی وصیت سے یہ اشتہار دیا گیا ہے یقین کرو اور شک نکرو۔ اس اشتہار کی نقل بادشاہ اس کے فاضل وزرا، وائسرائوں گورنروں اور سندھ کے کمشنر سے لے کر مختارکاروں تک روانہ کی جاوے گی +

کیول رام ولد جدرم داس
باشندہ لاڑکانہ

ملفوظات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۲ ستمبر سے لغایت ۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۳ء تک

مورخہ ۵ اور ۶ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت ناساز رہی اور صرف چند کو ظہر کے وقت آپ تشریف لائے باقی کل اوقات میں آپ شامل نماز باجماعت ہوتے رہے ان تاریخوں میں سوائے چند ایک کے اور کوئی اذکار قابل ابلاغ ناظرین نہ ہوئے اس لئے جس قدر ہوئے ہم ان کو یکجائی طور پر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

رؤیا اور الہام

۳ ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ اسہال آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہوگئی۔ ایک تھوڑی سی غنودگی میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دونوں طرف دو آدمی پستولیں لئے کھڑے ہیں اس اثنا میں مجھ کو الہام ہوا

فی حفاظتہ اللہ

ایک دن بوقت ظہر فرمایا کہ ہیضہ کے لئے ہم تو نہ کوئی دوا بتلاتے ہیں نہ نسخہ صرف یہ بتلاتے ہیں کہ راتوں کو اٹھکر دعا کریں اور اسم اعظم رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی۔ اس کی تکرار نماز کے رکوع سجود وغیرہ میں اور دوسرے وقتوں میں کریں یہ خدا نے اسم اعظم بتلایا ہے +

وبائی امراض سے حفاظت

مورخہ ۹۔ ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو الہام ہوا۔ سلام علیکم طبتم

پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالےٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جاوے۔

یَاحَفِیْظُ۔ یَاعَزِیْزُ۔ یَارَفِیْقُ

رفیق خدا تعالےٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالےٰ میں کبھی نہیں آیا +

فرمایا بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ فلاں فلاں مقام پر کیوں طاعون نہ آئی یہ ان کی غلطی ہے اصل علامت اس زمانہ کی جس میں مسیح اور مہدی نے آنا ہے طاعون ہے اس میں شرط کوئی نہیں لکھی کہ وہ ضرور ہر جگہ پڑے +

جس شخص کو ہمارا علم ہوگا وہ تو فائدہ اٹھاویگا مگر یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک کو ہمارا علم ہو ممکن ہے کہ بعض مقاما ایسے ہوں کہ ابھی تک ان کو اس امر کی خبر بھی نہیں کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔

خدا تعالےٰ کا کلام ایک ایک لفظ سچا ہے اور خدا تعالےٰ منتقین کیساتھ ہوتا ہے۔ بڑی نشانی ہماری صداقت کی یہ ہے کہ ایک دنیا ہماری مخالفت میں ہو اور بلحاظ مال و زر و تعداد کے وہ ہم سے بڑھ چڑھ کر ہوں مگر پھر ان کو کامیابی نصیب نہو اور ہم غالب ہوجاویں۔ یہ بات پیشگوئی کے رنگ میں پوری ہوتی ہے۔ اور اگر پیشگوئی نہ بھی ہوتی تو بھی یہ معرکہ تعجب انگیز تھا کہ باوجود اس کثرت کے اور جوش کے مخالفوں کی کل تدبیریں خطا جاویں۔ مگر ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ اس علیم اور خبیر خدا تعالیٰ نے اول ہی بتلادیا تھا کہ باوجود اس قدر مخالفت اور تمام باتوں کے یہ جماعت بڑھ جاویگی

موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بنجانا اس زمانہ کے لحاظ سے ایک راز تھا ورنہ اسیطرح کے تماشے تو آجکل ہوتے ہیں اور جب تک کہ کسی کو خود نہ بتلایا جاوے۔ تب تک وہ انسان تعجب میں رہتا ہے اسیطرح سے وہ معاملہ ایک تھوڑے زمانہ کا اعجاز تھا اب اس کی حقیقت کیا سمجھ میں آسکتی ہے مگر اس وقت ایک وسیع وقت لوگوں کو دیا گیا ہے کہ وہ خوب سوچیں اور سمجھیں +

ایک طرح سے ہمارے مخالف قابل رحم بھی ہیں انہوں نے اپنی ہانڈی سب یکالی مگر وہ سڑ گئی لیکن نکلی نہیں ایک گروہ ان کا راتوں کو اٹھکر دعائیں مانگتا رہا مگر ایک نہ سنی گئی +

انسان کا جس قدر معاملہ خدا سے صاف ہوگا اسی قدر فہم بھی صاف ہوگا۔

ہر ایک سفر میں استخارہ مسنون ضرور کرلینا چاہئے +

خریداران البدر کو ضروری نوٹس

جو اصحاب ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے البدر کے خریدار ہیں ان کی طرف سے ۶ ماہ نومبر اور دسمبر ۱۹۰۳ء کی قیمت ابھی تک وصول نہیں اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے آخیر تک ان کے ذمہ کا بقایا اگر وصول نہیں ہوا تو یکم نومبر ۱۹۰۳ء سے اخبار ان کے نام بند ہوجاوے گا +

اور آئندہ ہر ایک خریدار کے آئندہ نئے سال کے لئے بھی یہی انتظام ہے کہ جس تاریخ کو ان کا حساب ختم ہوگا اس سے اگلی تاریخ کا نمبر اخبار ان کی طرف بلا وصول پیشگی قیمت جو کہ خواہ بذریعہ منی آرڈر ہو خواہ بذریعہ وی پی ہرگز روانہ نہوگا

جو اصحاب وی پی کے ذریعہ قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں ان کو لازم ہے کہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیدیویں ورنہ ہمارا یہ شیوہ ہرگز نہیں ہے کہ سوائے ان اصحاب کے جن کی طرف سے ہم وی پی کر دیویں۔ ہمارا اس نوٹس سے وہ واجب الاحترام اصحاب مستثنےٰ ہیں جن کی خدمتیں نیازمندانہ طور پر ہم خود اخبار پیش کرتے ہیں +

(مینیجر)

بغیر دوا کے علاج کا طریق۔ یعنی کتاب طب روحانی جسمیں بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی مرحوم لودیانوی۔ بقیمت عہ علاوہ محصولڈاک۔ دفتر البدر سے ملسکتی ہے +

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

البدر

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

نمبر ۳۶ | قادیان دارالامان ۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۳ رجب ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۱۱ ستمبر سے ۱۳ تک کی ڈائری محفوظ نہین رہی

۱۴ ستمبر ۱۹۰۳ء

تصویر۔ ایک احمدی صاحب نے سوال کیا کہ گاؤن کے لوگ اس لئے تنگ کرتے ہین کہ آپ نے تصویر کھچوائی ہے اس کا ہم ان کو کیا جواب دیوین +

فرمایا کہ انسان جب دنیاوی ضرورتون کے لئے ہر وقت پیسہ روپیہ وغیرہ جیب مین رکھتا ہے جنپر تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے تو پھر دینی ضرورت کے لئے تصویر کا استعمال کیون روا نہین ہو سکتا ان لوگون کی مثال لم تقولون ما لا تفعلون کی ہے کہ خود تو ایک فعل کرتے ہین اور دوسرون کو اُسے معیوب بتلاتے ہین اگر ان لوگون کے نزدیک تصویر حرام ہے تو ان کو چاہیئے کہ کل مال وزر باہر نکال کر پھینکدین اور پھر ہمپر اعتراض کرین اور یہ ملان لوگ جو بڑھ بڑھکر باتین بناتے ہین ان کی یہ حالت ہے کہ ایک پیسہ کو تو وہ ہاتھ سے نہین چھوڑ نہیں سکتے +

۱۵ سے ۱۶ تک کوئی ذکر قابل ابلاغ نہ ہوا کہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا

۱۷ ستمبر ۱۹۰۳ء

آج کی کل نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین شام کے وقت خاکسار ایڈیٹر ایک ضرورت کی وجہ سے خود موجود نہ تھا اس لئے میرے گرامی قدر دوست ماسٹر عبد الرحمن صاحب نے اس وقت کی تقریر کا خلاصہ لکھکر دیا جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ماسٹر صاحب کی یہ اعانت قابل قدر ہے۔ اور خدا ان کو اس کی جزائے خیر دیوے +

کشش کی ضرورت بعض احباب کی طرف سے یہ درخواست ہوئی کہ آریون کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہ بہت بڑھتے جاتے ہین فرمایا کہ انہون نے کیا ترقی کرلی ہے۔ وہ مذہب ترقی کرتا ہے جس مین کچھ روحانیت ہوتی ہے۔ نہ انمین روحانیت ہے اور نہ وہ کشش مقناطیسی ہے جس سے ایک قوم ترقی کرسکتی ہے وہ ایک خاص کشش ہوتی ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کو دیجاتی ہے اور تمام پاکیزہ دلون کو وہ محسوس ہوتی ہے اور جو اس سے مؤثر ہوتے ہین وہ ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھلاتے ہین اور ہیرون کے ٹکڑون کی طرح اُس کشش کی چمک نظر آتی ہے اور جسکو وہ کشش عطا ہوتی ہے وہ الہی طاقتون کا سرچشمہ ہوتا ہے اور خدا کی نادر اور مخفی قدرتین جو عام طور پر ظاہر نہین ہوتین۔ ایسے شخص کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہین اور اسی کشش سے انکو کامیابی ہوتی ہے دنیا مین جس قدر انبیاء آئے ہین کیا وہ دنیا کے سارے مکر و فریب اور فلسفے سے پورے واقف ہو کر آتے ہین جس سے وہ مخلوق پر غالب ہوتے ہین ہرگز نہین بلکہ انمین ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ ان کی طرف کھچے چلے آتے ہین اور جب دعا کی جاتی ہے وہ کشش کے ذریعہ سے ...... زہریلا مادہ ہے جو لوگون کے اندر ہوتا ہے اثر کرتی ہے اور اس روحانی مریض کو تسلی اور تسکین بخشتی ہے یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ بیان مین ہی نہین آسکتی ۔ اور اصل مغز شریعت کا یہی ہے کہ وہ کشش طبیعت مین پیدا ہو جاوے۔ سچی تقوے اور استقامت بغیر اُس صاحب کشش کی موجودگی کے پیدا نہین ہو سکتے اور نہ اس کے سوا قوم بنتی ہے یہی کشش ہے جو کہ دلون مین قبولیت ڈالتی ہے۔ اس کے بغیر ایک غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کی خاطرخواہ فرمانبرداری نہین کرسکتا اور اسی کے نہ ہونے کی وجہ سے نوکر اور غلام جنپر بڑے انعام و اکرام کئے گئے ہون۔ آخر کار نمک حرام نکل جاتے ہین بادشاہون کی ایک تعداد کثیر ایسے غلامون کے ہاتھ سے ذبح ہوتی رہی لیکن کیا کوئی ایسی نظیر انبیاء مین دکھلا سکتا ہے کہ کوئی نبی اپنے کسی غلام یا مرید سے قتل ہوا ہے۔ مال اور زر اور

اور کوئی اور ذریعہ دل کو اس طرح سے قابو نہین کر سکتا جس طرح سے یہ کشش قابو کرتی ہے۔ آنحضرۃ صلعم کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونیسے صحابہ نے اس قدر صدق دکھایا اور انھون نے نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی ہی سے منہہ موڑا بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہوگئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے وہ نہایت سرگرمی سے خدا کی راہ مین ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک اُنمین سے ابراہیم تھا۔ انہون نے کامل اخلاص سے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہین ہوئی اور خوشی سے دین کی راہ مین ذبح ہونا قبول کیا بلکہ بعض صحابہ نے جو کیک لخت شہادۃ نہ پائی تو ان کو خیال گذرا کہ شاید ہمارے صدق مین کچھ کسر ہے۔ جیسے کہ اس آیت مین اشارہ ہے من ہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر +

یعنی بعض تو شہید ہو چکے تھے اور بعض منتظر تھے کہ کب شہادۃ نصیب ہو اب دیکھنا چاہئے کہ کیا ان لوگون کو دوسرون کی طرح حوائج نہ تھے اور اولاد کی محبت اور دوسرے تعلقات نہ تھے مگر اس کشش نے ان کو ایسا مستانہ بنا دیا تہا کہ دین کو ہر ایک شے پر مقدم کیا ہوا تہا +

لا یکونوا مومنین

کی تفسیر مین ایک نے لکہا ہے کہ آنحضرت صلعم کو خیال پیدا ہوا ہوگا کہ مجھ مین شاید وہ کامل کشش نہین ہے ورنہ ابوجہل راہ راست پر آجاتا پھر وہ خود ہی اس کا جواب دیتا ہے کہ آپ مین کشش تو کامل تھی لیکن بعض فطرتین ہی ایسی ہو جاتی ہین کہ وہ اس قابل نہین رہتین کہ نور کو قبول کرین اس لئے ایسے لوگون کا محروم رہنا ہی اچھا ہوتا ہے +

دنیا اور ما فیہا پر دین کو مقدم کر لینا بغیر کشش الٰہی کے پیدا نہین ہو سکتا جن لوگون مین یہ کشش نہین ہوتی وہ ذرا سے ابتلا سے تبدیل مذہب کر لیتے ہین اور حکومت کے دباؤ سے فوراً ہان مین ہان ملانے لگ جاتے ہین مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ تک ہو گئے تھے۔ مگر چونکہ اس مین وہ کشش نہ تھی اس لئے آخر کار سب کے سب فنا ہو گئے غرضیکہ کسی کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل یہی ہے کہ اس کشش دیجاوے اور یہی بڑا معجزہ ہے جو کہ لکھوکہا انسانون کو اس کا گرویدہ اور جان نثار بنا دیتی ہے کسی ایک کو اپنا گرویدہ کرنا محال ہوتا ہے کوئی کر کے دیکھے تو حال معلوم ہو سینکڑون روپے خرچ ہو جاتے ہین مگر آخر کار دلشکنی ہی ہوتی ہے چہ جائیکہ ایک عالم کو اپنا گرویدہ کر لیا جاوے یہ بغیر اس کشش کے حاصل نہین ہوتا جو خدا اسے عطا ہو۔ بادشاہون کی رعب اور دہمکیان اور ایک دنیا بھر کا اس کے مقابلہ پر آجانا یہ سب اس کشش کے گرویدون کو تذبذب مین نہین پڑنے دیتین +

ابھی تک ان آریون کو پتا ہی نہین ہے کہ سچی تقوےٰ کیا شے ہے یہ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ جب اول وہ اپنی بیماری کو سمجہین جب تک ایک انسان اپنے آپ کو بیمار نہین خیال کرتا تو وہ علاج کیا کراویگا۔ تزکیہ نفس ایک ایسی شے ہے کہ وہ خود بخود نہین ہو سکتا اس لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقیٰ کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے نفس یا عقل کے ذریعہ سے خود بخود مزکی بنجاوین گے۔ یہ بات غلط ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے......

جہالت ایک ایسی زہر ہے کہ جیسے انسان چنگا بھلا پھرتا ہوا فوراً ہیضہ وغیرہ سے ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کے پیشتر گمان بھی نہین ہوتا کہ مین مرجاؤن گا ایسے ہی جہالت ہلاک کر دیتی ہے اس کا علاج بلا انبیاء کے نہین ہو سکتا ان کی صحبت مین رہنے سے انسان کے اندر وہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے اُسے اپنے مرض کا پتہ لگتا ہے ورنہ خشک لفاظی اور چرب زبانی سے انسان کو یہ بات حاصل نہین ہو سکتی۔ صرف یہ کہنا کہ ہم نے زنا نہین کیا چوری نہین کی اس سے تزکیہ نفس نہین پایا جاتا اور نہ اس کا نام سچی پاکیزگی ہے یہ ایک ایسی شے ہے کہ اس پر عمل کرنا تو درکنار سمجھنا ہی مشکل ہے جسے خدا چاہتا ہے عطا کرتا ہے یہ تو ایک قسم کی موت ہے جو انسان کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے +

مکتوب حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو کہ آپ نے ایک شیعہ صاحب کے جواب الجواب مین لکھا تھا اور ہمارے گرامی قدر دوست سید مدثر شاہ صاحب نے پشاور سے براہ اندراج روانہ کیا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد بحدمت محبی مولوی سید حسین صاحب بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـ آپکا عنایت نامہ پہونچا مشفق مین نے کوئی جلدی سے نہین لکہا میرا مطلب یہ تہا کہ حضرۃ جل شانہ سے کسی ایسے امر کی انکشاف کے لئے درخواست کرنا اس حالت مین قرین ادب ہو سکتا ہے کہ درحقیقت وہ امر ایسا مشکل اور پیچدار ہو کہ عقل سلیم اور رائے مستقیم اس کی نسبت کوئی فیصلہ کر سکے اگر ایسا نہ ہو تو سخت بیباکی اور شوخی ہوگی کہ ایسی باتون مین جو خداداد فہم اور تدبر سے معلوم ہو سکتی ہین خدا تعالےٰ سے انکشاف کی درخواست کرین یہی سر ہے کہ جو اللہ جل شانہ نے آیہ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین مین ایاک نعبد کو مقدم رکھا تا اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ جو کچھ عملی اور علمی طور پر ہم کو پہلے توفیق دی گئی ہے چاہئے کہ ہم اس کو بجا لاوین اور پھر جو ہمارے علم اور طاقت سے باہر ہو اس مین خدا تعالیٰ سے امداد چاہین تو مین نے آپکی خدمت مین یہی لکہا تہا کہ یہ مسئلہ مجکو صاف معلوم ہوتا ہے کہ فدک کے بارے مین حضرت خلیفۃ اللہ صدیق اکبر رضؓ پر کوئی الزام عائد نہین ہو سکتا حدیث جو پیش کی گئی ہے اس کی تصدیق کئی صحابہ نے کی اور کئی طریقون سے وہ ثابت ہے ماسوائے اس کے ہمارا اور اہل شیعہ کا اس مین اتفاق ہے کہ جو حدیث یا قول معارض قرآن ہو وہ باطل ہے چنانچہ کلینی جو شیعون کے نزدیک اصح کتب بعد کتاب اللہ ہے اس مین صاف لکہا ہے کہ ہر ایک ایسی حدیث جو کتاب اللہ سے معارض ہو وہ مردود ہے اب ہم دیکھتے ہین کہ کتاب اللہ نے فے کی تقسیم کی یا ہبہ کو جائز نہین رکھا اور شیعہ ہم سے اس بات مین اتفاق رکھتے ہین کہ باغ فدک فے مین سے تہا اس لئے متقدمین شیعہ نے اس اعتراض کا کسی مقام مین ذکر نہین کیا۔ کیونکہ اس اعتراض کا اثر اگر کسی قدر ٹہرتا ہے تو بلا شبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ٹہریگا نعوذ باللہ یہ ظاہر ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس بات کے مجاز نہ تھے کہ وہ کام کرین جو قرآن کریم کے مخالف ہو جسکو رسول صلعم نے اپنی زندگی مین نہین کیا کیونکر کر سکتے ہین اگر آنحضرت صلعم فدک بر حضرۃ فاطمہ کا قبضہ کرا دیتے تو بلا شبہ یہ باغ آنحضرت صلعم کے عہد حیات سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قبضہ مین آجاتا۔ تو پھر شی مقبوضہ کے مانگنے کے لئے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین جانا لاحاصل تہا لیکن کوئی اعتراض حضرت فاطمہ رضؓ پر بھی نہین اس سے مین سے ان کو حصہ ملنا یہ اتفاقیہ غلطی ہے جس سے ان کی کسر شان نہین کہ انہون نے یہ خیال کر لیا کہ یہ باغ قابل تقسیم ہے یہی جھگڑا حضرۃ عمر رضؓ کے وقت مین پیش آیا اور حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو فرمایا تہا کہ یہ فے ہے قابل تقسیم نہین پس جب کہ قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہوا کہ فے مین نہ ایک خاص شخص کے لئے ہبہ ہو سکتا ہے اور نہ تقسیم ہو سکتی ہے کیونکہ وہ حق مشترک مہاجرین امہات المومنین اور ابن السبیل وغیرہ کا ہوتا ہے تو اب خواہ نخواہ اس مین دغدغہ رکھنا انصافی

وقلت تدبر کا نتیجہ ہے میں لکھ چکا ہوں کہ اس سے زیادہ کوئی بات بیہودہ نہیں کہ اس آیت وراثت میں داؤ داشش کی جاوے کیونکہ یہ نبی تھا۔ آنحضرت صلعم کا ذاتی مال نہیں تھا اور سلیمان کا کسی باغ یا خانگی مال ومتاع کے وارث نہیں ہوئے تھے اگر وراثت سے مراد بھی دنیوی مال ہوتا تو اس جگہ دوسرے اٹھارہ بھائیوں کا بھی ذکر کرنا چاہیے تھا کہ وہ کیوں محروم کئے گئے حق بات یہ ہے کہ نبیوں نے باپ دادوں سے درم و دینار کی کبھی وراثت نہیں پائی شیعوں کو اس کا کچھ علم نہیں اور نیز غصہ اور کینہ ان لوگوں کو تدبر کرنے کا موقع نہیں دیتا۔ ورنہ اس زمانہ میں تو پہلی کتابیں جابجا مل سکتی ہیں اور اس مقام پر تحریف کا اعتراض بیہودہ ہے۔ یہودیوں اور نصاریٰ کی کچھ عقل نہیں ماری گئی جو بغیر تحریک نفسانی اغراض کے خواہ مخواہ ہر مقام میں تحریف کریں اور قرآن شریف میں کوئی ایسا مقام نہیں کہ جس سے شیعوں کو اس باغ میں ایک ذرہ بھی مدد مل سکتی ہو صرف ناسمجھی سے بعض آیات پیش کرتے ہیں اور نہیں خیال کرتے کہ سیاق سباق کے رو سے ان کے کیا معنی ہیں آیا مدنی ہیں یا مکی۔ درحقیقت مجھے اس قوم کی بدقسمتی پر رونا آتا ہے کہ سوائے دو چار آدمی کے تمام صحابہ کو مرتد کہتے ہیں قرآن شریف مبدل اور محرف اور بیاض عثمان خیال کرتے ہیں اور امہات المومنین پر زبان درازیاں کرتے ہیں اور بجز چند اشخاص اہل بیت کے قرب الٰہی کا دروازہ قیامت تک سب پر بند سمجھتے ہیں اور نہیں خیال کرتے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور تعلیم کرتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اور اس کے یہی معنی ہیں کہ یا الٰہی قرب اور محبت اور معرفت کا ہمیں وہ راہ عنایت کر جو تو نے تمام نبیوں اور مقدسوں اور معصوموں کو عنایت فرمایا ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ میں بخل نہیں۔ پس جبکہ انسان ظلی طور پر نبیوں کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے تو اس کو اہل بیت یا امام حسین کے مرتبہ تک پہنچنے سے کونسی بات سد راہ ہے اگر ابواب قرب اور محبت ومعرفت کے کھلے نہ ہوتے اور صرف حضرت علی یا امام حسین یا چند دوسرے اہل بیت پر سب کمالات ختم ہو کر آئندہ کو محکم قفل ان پر لگ جاتا تو اس صورت میں اسلام اسلام نہ تھا اور صراط الذین انعمت علیہم پڑھنا عبث ہو جاتا خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے بخل نہیں رکھتا جو ڈھونڈیگا پائیگا اس قوم میں کروڑہا علی اور کروڑہا حسین ہیں کون گن سکتا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ اس عاجز نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مخطیہ ہونے کی نسبت لکھا تھا اس سے آپکا دل پاش پاش ہو گیا آپ یقیناً سمجھیں کہ مجھے آپ سے زیادہ ان کے مراتب قرب و مقبولیت کا علم ہے اور میں ان سے محبت رکھتا

ہوں اور بعض بیداریوں کے مکاشفہ میں ان سے ملا ہوں لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ جناب صدیق اکبرؓ سے حکم صادر ہوا وہ نفسانی حکم نہ تھا تا یہ کہا جاوے کہ انہوں نے حضرۃ فاطمہؓ کو ایذا دی حدیث میں ایذا کے یہ معنی ہیں جو نفسانی اغراض کی بنا پر دیجاوے لیکن اگر عدالت کے حکم سے کوئی ناراض ہو تو یہ ایذا میں داخل نہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انہی وجوہ سے محو تھے اور ان کا حکم خدا کا حکم تھا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک دفعہ خود حضرت علی نے ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا جس سے جناب مقدس نبوی کو سخت رنج پہنچا تھا اور یہ ارادہ حضرت فاطمہ کے سخت ایذا کا موجب تھا ایسے اعتراض کا جواب دینا البتہ سخت مشکل ہے لیکن جو برگزیدہ شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گدی پر بیٹھا ہے اگر اس کے کسی الٰہی فیصلہ سے جو محض اللہ کے لئے بتائید قرآن شریف ہو.. ناراض ہو تو اس میں اس کا کیا قصور ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم) بہرحال اولی الامر کے فیصلہ کو منظور کرنا چاہیے تھا اگر یہ کہو کہ شیعہ لوگ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اولی الامر نہیں سمجھتے بلکہ کافر اور غاصب خیال کرتے ہیں تو اس صورت میں بھی اعتراض حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ہوگا کیونکہ اگر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفۃ اللہ حضرت فاطمہؓ کی نظر میں کافر اور غاصب تھے تو کیوں ان کے پاس باوجود آیت سطر کے حاضر ہوئیں قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ طاغوت کی طرف کوئی اپنا مقدمہ نہ لیجاؤ پس اگر جناب صدیق اکبر حضرت فاطمہ کی نظر میں غاصب اور کافر اور طاغوت تھے تو کیوں انہوں نے طاغوت کی طرف رجوع کیا۔ کلینی میں بتائید قرآن شریف صاف حدیث لکھی ہے کہ طاغوت کی طرف ہرگز کوئی مقدمہ نہ لیجاؤ اگر کوئی مالی نقصان ہوتا ہو تو صبر کرو یہی وجہ ہے کہ پہلے شیعوں نے یہ اعتراض نہیں اٹھایا کیونکہ اس میں شیعوں کے سر پر اس قدر بلائیں نازل ہوتی ہیں کہ وہ نیچے ہی دب جاتے ہیں اور خلیفۃ اللہ کے لفظ سے کیوں گھبراتے ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں کہ جسطرح خدا تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے انی جاعل فی الارض خلیفہ کہا اسیطرح اس نے پیشگوئی کی کہ میں صحابہ میں سے خلیفہ پیدا کرونگا اور ان کے ہاتھ سے دین کو ترقی دونگا اور دین کو قائم کروں گا اگر حضرت آدم خلیفۃ اللہ ہیں تو جناب صدیق اکبرؓ بھی خلیفۃ اللہ ہیں کیونکہ دونوں کا ظاہر ہونا خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور آپ تعجب کرتے ہیں کہ کیا حضرۃ مسیح کے اور بھی بھائی تھے آپ کو معلوم ہو

کہ حضرت مسیح تو مریم صدیقہ باکرہ سے بلا باپ پیدا ہوئے تھے مگر بعد اس کے یوسف نامی ایک شخص سے ان کا نکاح ہوا اوس نکاح سے یعقوب وغیرہ پیدا ہوئے یہ مسئلہ قرآن شریف کے مخالف نہیں ہے۔ قرآن شریف میں کہیں نہیں لکھا کہ حضرۃ مریم ساری عمر تارکہ رہیں بلکہ موسوی مذہب میں خاوند کرنے کی سخت تاکید ہے اور یہ خاوند کرنا مریم کا عیسائیوں اور یہودیوں کے متواترات میں سے ہے انجیل میں اب تک موجود ہے چند کتابیں آپکے مطالعہ کے واسطے بھیجی گئی ہیں رسید سے مطلع فرماویں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرت مسیح الزمان علیہ السلام نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ۔ شیریں بیان۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب بفضل ربانی اسے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر والحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے قیمت بلا جلد سے معہ جلد ہے قیمت پارہ عم ۶ قیمت پارہ الم ۲ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب +

کتاب سلاسل التعلیم و سیرۃ النبی۔ مصنفہ عبدالمجی عرب معہ تقاریر پہلا نمبر شائع ہوگیا ہے سلاسل التعلیم معہ تقاریر ۲ سیرۃ النبی علاوہ محصول۔ درخواستیں تعلیم فضل دین بھیرہ کے نام آنی چاہئے +

اسم اعظم حضرۃ اقدس کی الہامی دعا مشکلاۃ کے حل کی کلید اسباب پرستی کا علاج قیمت۔ علاوہ محصولڈاک (دفتر البدر)

معذرت

چونکہ اس ہفتہ میں ایڈیٹر کو ضروریات مطبع اور مقدمات میں شمولیت کے لئے قادیان سے باہر رہنا پڑا اس لئے اخبار دیر سے نکلتا ہے اور مضمون کی ترتیب بھی اصلاح طلب ہی ہے +

فوٹو۔ حضرۃ اقدس کی کمر جسبہ قد کی تصویر بقیمت عہ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے +

کسر صلیب

مراسلات

سرگذشت عہد گل را بشنو ید از عندلیب
زاغ تیولوم آشفتہ نرگو یند این افسانہ را

ناظرین حسبر ورز سے جناب فضیلت مآب قدسی صفات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرۃ عیسیٰ نبی اللہ علیہ السلام کی قبر کا پتہ واقعہ سری نگر ملک کشمیر مین بذریعہ اشتہار دیا ہے اس کے بعد حضرات پادری صاحبان کے قدم لڑ کھڑا رہے ہین اور اب یہ لوگ جناب مرزا صاحب کے اُس زبردست اشتہار کے بالمقابل ایسے واہیات اور پوچ اور قابل شرم عذرات پیش کرتے ہین جن کو بیساختہ دیکھکر ہنسی آجاتی ہے سچ ہے ع عذر نامعقول ثابت میکند الزام را - چنانچہ رسالہ ترقی ماہ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶ مین قبر یوز آسف معروف روضہ صاحب کے عنوان سے ایک قابل شرم طول طویل کہانی درج کی گئی ہے اور پادری صاحب نے بزعم فاسد خود مسیح موعود کے اُس اشتہار کی تردید کردی ہے اور اچھا خاصہ دجل کیا ہے اور عوام کو دہوکے مین ڈالنا چاہا ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اول پادری صاحب کا قول نقل کر کے پھر اس پر کچھ تحریر کرون تاکہ عوام پر پادری صاحب کی علمی معلومات اور راستبازی کا راز کہل جاوے۔

قولہ مرزا صاحب نے کشمیر کے کسی مسلمان ولی کے مقبرہ کی تصویر شائع کی ہے جس کا مسیحی تاریخ و مذہب سے کچھ بھی غرض واسطہ نہین ہے

اقول - کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ سنہ ۲۵۰ ہجری مین مذہب اسلام کی بنیاد کشمیر مین قائم ہوئی ہے اور شاہزادہ یوز آسف کا مقبرہ تو کئی سو سال پیشتر موجود تھا جسوقت شاہزادہ یوز آسف نبی ہندوستان اور تبت مین تبلیغ کر رہے تھے اس وقت کشمیر تو در کنار عرب عجم مین بھی اسلام کا نام ونشان نہ تہا پہر کشمیر مین ایک مسلمان ولی کی قبر آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی جواب طلب ضروری ہے۔ یوحنا راہب دمشقی جو ابوجعفر منصور کا درباری اور ایک پکا عیسائی تہا اس نے کیون یوز آسف کو مسیحی مذہب کا پیشوا تسلیم کیا ہے کبھی کسی زمانہ مین یوز آسف کو کسی ذی علم انسان نے مسلمان ولی تسلیم نہین کیا بلکہ خود عیسائیون نے یوز آسف اور بلوہر کے نام سینٹ جوزآفٹ اور سینٹ بارلم کے لقب سے کلیسا یونانی و رومی کے اولیاء کی فہرستون مین داخل کئے ہین اور ملک اٹلی مین یوز آسف کی نشست گاہ پر گرجا بھی عیسائیون کا بنایا ہوا ہے - آپ لوگون کو تو تاریخ دانی کا بڑا دعوی ہے مگر افسوس کہ آپ کو اب تک اٹلی والی گرجا کی بنا کی تاریخ بھی معلوم نہین ورنہ آپکو معلوم ہوجاتا کہ کجا یوز آسف کی سیاحت کا زمانہ اور کجا مذہب اسلام کے اشاعت کا زمانہ ہندوستان مین +

بریں فہم و دانش بہ باید گریست

قولہ - مرزا صاحب کہتے ہین کہ سری نگر اور اس کے گرد ولواح کے لوگ اس کو شاہزادہ نبی اور عیسیٰ صاحب کہتے ہین اور بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ یہ شخص اجنبی تہا جو شام سے آیا تہا اور اسرائیلی تھا یہ مرزا صاحب کی من گھڑت ہے الخ

مختصر اقول - اس کے اسرائیلی ہونے کی نسبت عیسائیون نے خود فیصلہ کر دیا ہے جو یوز آسف کو اسرائیلی پیشوا سمجہکر اس کی نشست گاہ پر تعظیماً گرجا بنا دیا ہے اور یوز آسف کو بیشک بالاتفاق شاہزادہ نبی کہتے ہین دیکھو تاریخ کشمیر اعظمی صفحہ ۸۲ کے یکے از سلاطین زادہ ہا براہ زہد و تقوے آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کرد و برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمود بعدہٗ رحلت نمودہ در جملہ آنجا آسودہ نام آن پیغمبر یوز آسف است اکثر اصحاب کمال خصوصاً ملا عنایت اللہ شالی میفر مودند کہ ازین مکان بوقت زیارت فیوض و برکات نبوۃ ظاہر میشوند - اب اگر آپکے سامنے کسی کشمیری نے اُس وقت شاہزادہ نبی نہ کہا تو کیا حرج جبکہ کل اولیائے کشمیر یوز آسف کو شاہزادہ نبی تسلیم کر چکے ہین اور اب بھی اس کو عام و خاص نبی ہی کہتے ہین اور بیشک بعضے عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہین مین نے خود اور تبت کے کئی باشندون سے سنا ہے - اور خاص تبت مین تو ایک مسجد بھی عیسیٰ صاحب کے نام سے مشہور ہے اور ایک چشمہ بھی جس کی نسبت عوام کا پختہ خیال ہے کہ یہ مسیح کے ہاتھ سے نکالا گیا ہے - اس بارہ مین بہتر یہ ہے کہ آپ اگر طالب حق ہین تو تشریف لاوین مین آپکے ہمراہ کشمیر اور تبت جانے کو تیار ہون دونون وہان جاکر دریافت کرین گے اگر بعضون نے یوز آسف بعضون نے عیسیٰ صاحب - بعضون نے شاہزادہ نبی کہدیا تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ مسیح کی قبر ہے یہ اقرار نامہ جلد شائع کر کے تشریف لاوین مین اس تحقیق کے لئے بالکل تیار ہون - پادری صاحب لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے پیرو یہ بات لوگو کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہین کہ یہ قبر مسیح کی ہے - مین کہتا ہون کہ بیشک یہ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم مسیح کی خدائی کا راز لوگون پر ظاہر کرین - مگر دوسری طرف آپکے ہم خیال عیسائیت کے حامی نام کے مسلمان مولوی اور ان کے زیر اثر لوگ اسبات کے درپے ہین کہ لوگون کو یوز آسف کی نبوت سے منکر کرادین - اگر کشمیر کے مولوی انصاف سے کام لیتے اور پرانی تاریخین جو اُن کے پاس ہین ہمین دکھاتے تو دنیا دیکھ لیتی - مگر افسوس کہ کشمیری ملاؤن نے اس راز کے چھپانے مین بالکل آپ لوگون کے متفق ہوگئے ہین +

ایکروز اتفاقاً محلہ میر کدل مین ایک مولوی صاحب کے مکان پر مجھے ایک قلمی کتاب تاریخ دیکھنے کا اتفاق ہوا اُس کتاب مین لکھا ہے کہ اگلے زمانہ مین کسی حاکم کشمیر نے شاہ مصر کے پاس سفارش بھیجی تھی - جب وہ واپس آئے تو اُنہون نے بیان کیا کہ مصر مین ایک نوجوان شخص یوز آسف نامی نے نبوت کا دعوے کیا ہے اس سے آگے مجھے یاد نہین رہا - اور یہ سب کو معلوم ہے کہ نوجوانی کی حالت مین اسرائیلی خاندان مین سے نبوت کا دعوے کرنیوالا بجز یسوع کے اور کون ہوسکتا ہے - پہر اُسی کتاب مین لکہا ہے کہ یوز آسف نبی کا کچھ تذکرہ سلیمان سیک کے ایک زینہ کے پتھر پر کندہ ہے مگر ٹھیک طور پر پڑہا نہین جاتا - اب جبکہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ یوز آسف نامی مصر مین جوانی کی حالت مین نبوۃ کا دعوی کرنیوالا اسرائیلی خاندان مین سے بجز مسیح علیہ السلام کے اور کوئی نہین ہوسکتا تو پھر کیون کشمیر والے یوز آسف کو مسیح نہ مانا جاوے +

قولہ - اگر بالفرض اس ولی کا نام یوز آسف بھی مان لین تو بھی اس کی کچھ شہادت نہین کہ یہ یوز آسف تاریخی مسیح سے کچھ بھی تعلق رکھتا ہے +

اقول - انجیل مین لکھا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور تمام عیسائی یوز آسف کی تعلیم کو مسیح کی تعلیم تسلیم کر چکے ہین اور کتاب تاریخ یوز آسف مین جو وعظ یوز آسف کے درج ہین اُن مین اور انجیل مین سرمو تفاوت نہین ہے - اور شاہزادہ یوز آسف نبی ہی کو خدا کی طرف سے انجیل ملی تھی اور مسیح کو بھی انجیل تو اب اگر یوز آسف نبی اور مسیح کو علیحدہ علیحدہ دو شخص مانے جاوین تو پھر دو انجیلیں بھی ماننی پڑینگی حضرت مسیح کا یوز آسف نام مشہور ہو جانا کوئی تعجب کی جگہ نہین - کیونکہ حضرت مسیح اپنی کھوئی ہوئی بھیڑون کے لئے آئے تھے اور اس وقت اسرائیلی لوگ تمام دنیا مین تتر بتر ہو گئے تھے اور تمام دنیا کی زبان ایک نہین ہے - مختلف ملک مختلف زبانین ہین پس مسیح جس ملک مین گئے اُسی ملک کی زبان مین کسی قدر تغیر و تبدیل اُن کے نام مین ہوتا گیا چنانچہ مسیح کا اصلی نام عمانوائیل تہا - پھر یسوع ہوا یسوع

سے عیسٰی اور بوجہ کثرت سیاحت مسیح ہوا اور پھر جیزس مشہور ہوا پھر اس سے جوزآ فط اور اس سے یوز آسف ہوگیا اس کے علاوہ اور بھی عیسٰی علیہ السلام کے کئی نام ہین جو بوجہ طوالت درج نہین ہو سکتے اور تغیر اسمار کوئی مشکل بات نہین پادری صاحبان جن اناجیل کی شہادت سے مسیح کو آسمان پر لیجاتے ہین وہ خود ہی اکثر عیسائیون کے نزدیک قابل اعتبار نہین۔ سچ یہ ہے کہ آپ لوگون کو مریم اور حضرت مسیح کے مفصل حالات بالکل معلوم نہین ہین۔ صرف متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ کی سنی سنائی باتون پر عیسائیت کی بنیاد ہے سچی بات وہی ہے جو خدا کی پاک کتاب کلام قرآن شریف مین ہے وآوینٰہما الی ربوۃ ذات قرار ومعین۔ (ترجمہ) اور ہم نے ابن مریم اور اس کی مان کو ایک نشان بنایا اور ان دونون کو ایک بلند جگہ پر پناہ دی جو رہنے کی قابل اور شاداب تھی۔ پادری عماد الدین تنقید القرآن مین لکھتا ہے کہ اس جگہ سے مراد وہ ٹیلہ ہے جو بیت اللحم کے ... کے پاس ہے مگر یہ بالکل غلط ہے کیونکہ ... دینا تھا مین خدا تعالٰے ان پر ایک احسان جتلاتا ہے کہ مین نے مریم اور اس کے بیٹے کو پناہ دی تحت مصیبت سے وہان بیت اللحم مین تو اسم نویسی کے لئے یوسف نجار مریم کو ساتھ لے گیا تھا اور وہان مسیح پیدا ہوگئے اگر وہان ان کو پناہ مل گئی تھی۔ تو پھر راتون رات مصر کو کیون بھاگے تھے۔ اور اس وقت مریم اور مسیح پر مصیبت ہی کونسی آئی تھی۔ مسیح کے پیدا ہونے کے بعد ہیروڈس نے بچون کے قتل کا حکم دیا تھا ربوۃ ذات قرار ومعین بجز کشمیر کے اور کوئی جگہ نہین ہے اس لئے مسلمانون کو اس پر ایمان لانا چاہیئے کہ مسیح نے کشمیر مین آکر امان پائی اور وہین وفات پائی۔ باقی یار باقی صحت باقی ✤ محمد یمین ازدانہ

آزادی پریس مین روڑا

پچھلے جلسہ کونسل وائسرائے مین سب سوائے حکمران قوم ممبران کے کوئی دیسی اہل موجود نہ تھا۔ ایک مسودہ قانون متعلق رازہائے سرکاری پیش کیا گیا جو اگر اپنی صورت سے پاس ہو گیا تو آئندہ کسی اخبار نویس کو جرأت نہ ہوگی کہ کسی سرکاری کاغذ کا جو حقوق رعایا کے خلاف سمجھا جاتا ہو پتا لگائے اور باموقع اشاعت اور نکتہ چینی سے افسر کو اس کی کارروائی سے روک سکے یا مجبور کرے کہ اس ملک کے حقوق کا خیال رکھین۔ تمام افسران سرکاری ایسے کاغذات پر جو رعایا کے متعلق ہین لفظ خفیہ لکھ سکتے ہین اور اس طرح سے اپنے تئین نکتہ چینی سے محفوظ رکھ سکتے ہین۔ قانون رازہائے سرکار عرصہ سے ہندوستان کے مجموعہ قوانین مین شامل ہے۔ اب تک بہت کم استغاثے دائر ہوئے ہمیشہ یہ خوف رہا کہ نیت ملزم کی ثابت کرنا دشوار ہوگی۔ اب آئندہ ایسی دقت محسوس نہ کی جائے گی کیونکہ استغاثے کی جانب سے شہادت کے پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کوئی سرکاری کاغذ جسکو افسران سرکاری خیال کرین گے کہ راز داری کا کاغذ ہے اگر کسی شخص یا اخبار نویس کے ہاتھ پڑا اُس نے شائع کر دیا تو فوراً وہ شخص عدالت کے روبرو ملزمون کے کٹھرہ مین کھڑا کیا جا سکیگا۔ استغاثہ کی جانب سے کسی شہادت کی پیش کرنیکی ضرورت نہین ہے۔ استغاثہ کافی ہے کاغذ ہی گویا اعمال نامہ ہے جو قطعی طور پر اس کا جرم ثابت کرتا ہے ✤

سلطان روم

نے حکم دیا ہے کہ ابنائے ڈارڈ نیلز کے متصل چالیس ہزار مربع میٹر سفید زمین مکانات بنانے کی غرض سے فروخت کی جائے اور اس کا روپیہ حجاز ریلوے فنڈ مین جمع کیا جائے یہ زمین غالبًا دس بارہ لاکھ روپیے مین فروخت ہو گی جرمنی سے حجاز ریلوے کے دس انجن خریدے گئے تھے ہر ایک کا وزن ۵۰ ٹن اور رفتار فی گھنٹہ ۶۰ میل ہے اور ۲۰ ٹن پانی حوض مین آتا ہے انمین سے دو آخر جولائی کو بیروت پہنچے۔ آئندہ ماہوار دو دو آتے رہین گے اسی ہفتہ ایک انگریزی جہاز ایک ہزار ٹن کوئلہ لایا۔ حیفہ لائن کے دوسرے انجن پر حسین ابراہیم ڈرائیور مقرر ہوئے۔ صوبہ سمرنا کے ایک مسلمان رئیس نے ۶۰ لاکھ شہتیر کی کٹائی اور ساحل تک پہنچانے کا ٹھیکہ لیا ہے یہ بھی حجاز ریلوے پر صرف ہونگے ✤

فرنگی ٹوپی سے ممانعت

سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ کوئی مسلمان لڑکا فرنگی ٹوپی نہ پہنے اور نہ کوئی مسلمان لڑکی بازارون مین بے نقاب نکلے ✤

ازدواجی تبادلہ

معلومات قسطنطنیہ نے لکھا ہے کہ انگلستان روس خاص کر اٹلی اور امریکہ مین لوگ عمومًا باہم اپنی بیویان بدل لیتے ہین

حوران

مین آج کل طاعون پھیلا ہوا ہے

یورپین معاشرت سے نقصان

ایک مسلمان امیرزادہ اپنی بیوی کو فرانس ساتھ لیگیا۔ پردہ اسکندریہ پہنچتے ہی اٹھا دیا تھا اور فرنگیانہ گون پہنادی تھی پیرس مین اُسے ہر طرح کے کھیل تماشے دکھلائے اور خوبصورت فرانسیسی لڑکا خدمت کے لئے رکھدیا اس بیچاری کے لئے یہ عالم ہی نیا تھا۔ ضبط نہ کر سکی خادم سے تعلق ہو گیا اور آخرا یسے کھیل کھیلے کہ جب خاوند گھر واپس آنے لگا تو اس نے ہمراہ جانے سے صاف انکار کر دیا وہ پچھتا پچھلے دنون قسمت کو رو تا ہوا قاہرہ آیا اور اپنے خسر وساس کو ہمراہ لے گیا کہ شاید مان باپ کے سمجھانے سے ہی اس نیک بخت پر کچھ اثر ہو جائے اور وہ واپس آنے پر رضامند ہو جائے۔ ہمارے ملک کے نوجوان ملکی وقومی معاشرت مین فوری انقلاب کامل کے خواہان ہین وہ ایسے واقعات سے عبرت پکڑین ✤ (ریزاصفی)

کابل مین ہیضہ

سول ملٹری انگریزی اخبار لاہور لکھتا ہے کہ کابل کے ہیضہ مصیبت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اُمراء اور ارکین مین سے ہی کثرت سے اس کا شکار ہوئے ہین مثلًا شاد غازی محمد شاہ خان جو کہ امیر صاحب کے چیف سکرٹری ہین۔ آغا جان جو کہ حیدر خان خان آف گنداتک کا بیٹا تھا۔ افضل خان جو کہ افغانی ترکستان مین خان آباد کا گورنر تھا اور صرف ملاقات کی تقریب پر کابل مین آیا تھا خواجہ قائم الدین صاحب جو کہ شہزادہ نجار کرکے مشہور تھا سب کی سب ہیضہ کی نذر ہو گئے ہین انگلینڈ مین ایک سخت طوفان سے پھر بہت کچھ نقصان ہوا ہے دوور کے بندر پر جس قدر کاروبار تھا سب کا سب تباہ ہو گیا ✤

اس نوٹس کو ضرور پڑھ لیجیے

جن احباب کا سال ۳۰۔ اکتوبر کو ختم ہوتا ہے ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ یا وہ آئندہ کے لئے تحریری اجازۃ دیوین کہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء کے لئے اخبار ان کے نام وی پی کیا جا دے اور یا عہ قیمت بحساب ۱۴ ماہ ارسال کر دیوین ورنہ نومبر کے شروع سے اخبار ان کے نام بند ہو جاوے گا نیز آئندہ کے لئے ہر ایک خریدار کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس تاریخ کو ان کا حساب ختم ہوگا اس سے اگلی تاریخ کا نمبر اخبار ان کی طرف بلا وصول پیشگی قیمت ہرگز روانہ نہ ہوگا

(اینجر)

بغیر دوا کے علاج کا طریق۔ یعنی کتاب طب روحانی جسمین بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی لودیانوی بقیمت عمر علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے مل سکتی ہے ✤

براہین احمدیہ کی نسبت احمدی قوم کی خدمت مین التماس

گر بن امروز سیم داشتمے ✤ این براہین بزر نگا شتمے

موجودہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام یعنی خدا تعالیٰ کی توحید اور عالی جناب سرور مولا حضرۃ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کی صداقت کے اظہار کے لئے ہزار ہا ذرائع پیدا ہو گئے ہین ایک وہ زمانہ بھی تھا کہ ایک کلمۂ صداقت کسی قوم اور ملک تک پہونچانے کے لئے ہزارہا خون بہا دینے پڑتے تھے اور اب یہ زمانہ ہی کہ امن اور چین سے گھر مین بیٹھکر متین دین اسلام کو دنیا پر ظاہر کیا جا رہا ہے اور کتاب دلی ذوالفقار علی کا کام کر رہی ہی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص انعام اور حقیقی اکرام سے اس چودہوین صدی ہجری مین ایک اپنے بندے کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرکے حقیقت اسلام سے واقف کیا اور نیز ہم پر احسان کر کے اس کے قبول کرنیکی توفیق عطا کی۔ پس جب ہم اس نعمت سے بہرہ یاب ہوئے تو ہمپر فرض ہوا کہ بلحاظ ہمدردی بنی نوع اس نعمت عظمیٰ کو دوسرون تک پہونچا دین اور جسطرح ہم سے ادا ہو سکے اس کے ہر ایک پہلو کو احسن اور اتم طور پر پھیلا دین ✤

سب سے اول ذریعہ جس سی ہمارا ہادی اور مسیح اور مہدی علیہ التحیۃ والسلام دنیا مین شناخت کیا گیا وہ مقدس کتاب البراہین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہی اور یہ ایسی لاجواب کتاب ہے جس کی نظیر تیرہ سو برس مین نہین پائی جاتی اور جس کی اشاعت پر ہر ایک نے اس کے بے نظیر ہونے پر مہر لگادی تھی اس کے مصنف امامنا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام نے حتی الوسع کمال اہتمام کیا اور کیا بلحاظ اس کے کاغذ اور کیا بلحاظ کتابت اور انتظام طبع کے کوئی دقیقہ اس کی چھپوائی مین فروگذاشت نکیا لیکن پہلی ایڈیشن کے ختم ہونے پر جب دوسری ایڈیشن مطبع سیالکوٹ مین چھپی تو اس کی پہلی ایڈیشن سے بلحاظ چھپائی کے کوئی نسبت نہ رہی چنانچہ مقابلہ سے عیان ہی یہ شکایت صرف براہین پر ہی نہین بلکہ تجربہ نے ثابت کر دیا کہ اس سلسلہ کی تمام تصانیف کا دوسری ایڈیشن مین یہی حال ہوا جس سے ان مقدس تصانیف کو خوش ہو کر پڑھنے کو جی نہین چاہتا اس قسم کی بے اعتنائی کو دیکھکر بعض ان اصحاب نے جو کہ سخن کے قدردان ہین اور ایسی کتابون اور مضامین کی عزت اور وقعت ان کے دلون پر مستولی ہے اور ان صحائف کی تعظیم کو وہ ذریعہ نجات جانتے ہین یہ مشورہ کیا ہے کہ لائبریری ایڈیشن کی طرز پر صحائف قدسی طبع کرائے جاوین اور کوشش کی جاوے کہ پہلی ایڈیشن سے بڑھ چڑھ کر اعلیٰ اور مصفیٰ قوم اور ملک کے ہاتھ مین دے جاوین کہ ان شعائر اللہ اور مقدس صحیفون کی وہی عظمت اور اکرام ہو جس کے یہ مستحق ہین خود حضرۃ اقدس نے کئی دفعہ اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ یہ کتابین بہت عمدہ حسن انتظام کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر خوشخط طبع ہونی چاہیئے تاکہ خود بخود ہر ایک کا پڑھنے کو جی چاہے اس خدمت دینی کی بجاآوری کی نیت کو بھی مد نظر رکھ کر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ سب سے اول تصنیف براہین احمدیہ کو ہی نہایت اعلیٰ کاغذ پر کسی لائق اور عمدہ کاتب سے لکھوا کر اور ہر صفحہ پر بجائے جدول کے ایک خوشنما بیل دیکر بڑے بھاری احسن انتظام کے ساتھ طبع کرایا جاوے انشاء اللہ۔ جس جس نیت اور جوش سے اس خدمت کے بجالانے کا ارادہ کیا گیا ہے اگرچہ مجوزین یقینًا اس کے ثواب کے مستحق ہین۔ لیکن چونکہ یہ ایک عظیم الشان کام ہے اور حسن انتظام مالی امداد کو بھی چاہتا ہے۔ اس لئے قوم کی امداد نہایت ضروری ہے لہذا یہ تجویز قرار پائی ہے کہ اگر ایک سو درخواستین شائقین کی آجاوین تو اس خدمت کو توکل علی اللہ شروع کر دیا جاوے اور جیسے جیسے جو جلد مکمل ہوتی جاوے وہ خریدارون تک پہونچا دی جاوے۔

جس حسن و خوبی سے براہین کے طبع کرانے کا ارادہ ہے اس کا نمونہ انشاء اللہ اگلے نمبر البدر مین ہدیہ ناظرین کیا جاویگا اور اس ایڈیشن کے طبع مین یہ بھی اہتمام مد نظر رکھا جاویگا کہ براہین احمدیہ کی جو جو پیشگوئی آج تک پوری ہو چکی یا دوران طبع مین پوری ہو تو جس صفحہ براہین پر وہ پیشگوئی ہو اس کے حاشیہ پر یہ نوٹ دیا جاوے کہ یہ پیشگوئی فلان رنگ مین فلان وقت پوری ہوئی اور ابتدائے کتاب مین اصل مصنف حضرۃ مسیح موعود ع م کا فوٹو آپکی مختصر سوانح اور کارنامون کی ایک فہرست دیجاوے گی۔ یہ کتاب دو قسم کے کاغذون پر طبع ہوگی ایک متوسط اعلیٰ قسم جس پر یہ نمونہ ہوگا اس کی قیمت ۵؎ ہوگی اور دوسری خاص اعلیٰ قسم جس کا کاغذ اس سے کہین بڑھ چڑھکر ہوگا اس کی قیمت دس روپیہ ۱۰؎ ہوگی۔ امید ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مقدس تصانیف کے عشاق اس کار خیر مین شریک ہونے سے دریغ نہ فرماوین گے۔ ناظرین کو چاہیے کہ نمونہ ملنے کے بعد اپنی اپنی درخواستین معرفت دفتر البدر قادیان ارسال کرین ✤

چند ایک احباب کی تحریک سے یہ مذکورہ بالا تجویز قرار پائی ہے لیکن چونکہ اس عظیم الشان کام کو نبھانے کے لئے ایک کافی مقدار سرمایہ کی ضرورت ہی اس لئے یہ بھی مد نظر رکھا گیا ہے کہ اگر اشاعت کے اس کاروبار مین کوئی اصحاب مالی حیثیت سے شریک ہونا چاہین تو وہ منیجر سے خط و کتابت کرین اور اس کے بعد یہ کمیٹی ایک لمٹڈ کمیٹی قرار دیجاوی اور جب تک کہ ہر ایک قسم کے شرائط قرار دیکر اسے رجسٹرڈ نہ کرا لیا جاویگا تب تک وہ مستند نہ ہوگی۔ اگر یہ کمپنی قائم ہو گئی تو براہین مجوزہ بھی اسی لمٹڈ کمپنی کا کاروبار ہوگا ورنہ موجودہ اصحاب اپنی ہمت سی اس کا انتظام توکل علی اللہ شروع کرینگے

المشتہر احمدیہ بک پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی قادیان دارالامان

ایک قومی امتحان

میرے بھائی شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے ۱۷ اگست کے اشتہار مین اپنی قوم سے الحکم کی دس ہزار مستقل اشاعت کے لئے درخواست کی ہی اور ایک لمبے چوڑے آرٹیکل کے ذریعہ سے ثابت کرتے ہوئے ان مشکلات کو دکھایا ہی جو کہ ایڈیٹر کو پیش آتی ہین اور مکمل سٹاف کے موجود نہونے سے کس کس قسم کے نقص اخبار مین رہ جاتے ہین۔ دس ہزار اشاعت کی نسبت جو تجویز انہون نے پیش کی ہے اور جسپر ۴ ماہ یعنی آخر دسمبر ۱۹۰۳ء تک انہون نے قوم سے عملدرآمد چاہا ہے اگر وہ واقعی طور پر انہین شرائط کے ساتھ عمل مین آجاوے تو اس مین شک نہین کہ الحکم جیسے ۱۶ صفحہ کے اخبار سے بڑھکر اور کوئی سستا اخبار نہ ہوگا اس کے ساتھ ہی اخبار کے سٹاف کی تکمیل اور کما حقہ اخباری خدمات کے بجالانے کے لئے انہون نے ۳۴۵۰۰ - ساڑھے چونتیس ہزار روپیہ سالانہ کا خرچ تجویز کیا ہے جس کا انڈنٹ علاوہ اخراجات وی پی کے قوم کی طرف اس طرح سے کیا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۰۴ء سے پہلے پہلے دس ہزار خریدار اس طریق سے بہم پہونچائے جاوین ✤

اول ـ کہ جو سابقہ خریدار قریباً ایکہزار کے ہین وہ ۵؎ روپیہ سال پر ہی اخبار خریدین	قیمت ۵۰۰۰	روپیہ
دوم ـ چار روپیہ سالانہ قیمت والی نئی خریدار دو ہزار	قیمت ۸۰۰۰	”
سوم ـ تین روپیہ آٹھ آنہ سالانہ قیمت والے ۳ ہزار	۱۰۵۰۰	”
چہارم ـ دو روپیہ بارہ آنے والے نئی خریدار ۴ ہزار	۱۱۰۰۰	”
کل میزان خریدار ۱۰۰۰۰ قیمت اخبار	۳۴۵۰۰	روپیہ

اب یہ قوم کا فرض ہے کہ ہر ایک شخص درخواست کی روانگی کے وقت دیانتداری سے تقوی کو مد نظر رکھکر پہلے سوچ لے کہ جس قیمت پر وہ اخبار خرید کرتا ہے کیا نفس الامر مین وہ اس سے کم یا زیادہ قیمت پر خریدنے کا حقدار تو نہین ہے اگر وہ ارسال قیمت کے وقت یہ خیال نہین کرتا تو گویا صراط المستقیم کو چھوڑ کر افراط یا تفریط سے کام لیتا ہے اور ایک قومی فرض اور خدمت سے عمداً پہلو تہی کرتا ہی اگر ذی وسعت احباب اپنی حیثیت وغیرہ کو مد نظر رکھکر اسی امتیاز سے درخواستین روانہ کرین تو امید ہی کہ کم بضاعت احباب کو عمدہ موقعہ مل جاویگا کہ وہ بھی ۱۲؍ پر اخبار خریدین گویا ایک طرح سے امرا سے لیکر غربا پر احسان کرنیکی تجویز پیش کی گئی ہی اگر ہمت سے کام لیا جاوے تو ۴ ماہ مین اسی نسبت سے خریدار پہونچانا کوئی مشکل امر نہ ہوگا اور جہان تک ہمارا خیال ہے شاید پھر اس وقت کسی دوسرے اخبار کی ضرورت بھی احمدی جماعت کو نہ رہے گی اور اس درخواست پر عمل درآمد سے پتہ لگجاویگا کہ اس سلسلہ کے اخبارات کی کہان تک وقعت قوم مین ہے ✤

گرامی نامہ حضرت اقدس جناب امام زمان مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

بنام منشی الہ داد صاحب احمدی کلارک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

شعر صادق آن باشد کہ ایام بلا
می گذارد با محبت باوفا

ہر ایک مرضی الٰہی پر صبر کرنا۔ اور اپنے مولا سے کامل تعلق اور گاڑھا پیوند کرنا چاہیئے اور مخالفین کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہیئے متوکل علی اللہ رہنا چاہیئے +

درود۔ استغفار۔ وتلاوت قرآن مجید میں لگے رہنا بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ وہ دن لاتا ہے کہ مخالف روسیاہ اور موافق سرور و سرخرو ہونگے۔ آپ کے واسطے دعا کی گئی ہے خدا تعالیٰ ہر بلا سے نجات دے۔ والسلام جولائی ۱۸۹۷ء

گرامی نامہ جناب حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب

بنام منشی الہ داد صاحب احمدی کلرک۔ صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

دنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند۔ یہاں سے کچھ کرنا ضروری ہے نہ کوئی اب تک یہاں رہا۔ اور آئندہ کوئی رہیگا۔ ہاں دنیا آخرت کے لئے ایک کھیت کی طرح ہے اس میں مولیٰ کریم کے احکام کی تعمیل اور تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرلو۔ یہ غنیمت ہے تعظیم امر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے لئے جس قانون پر عملدرآمد کرنا چاہیئے اس کا نام قرآن شریف ہے۔ پھر اس پر توجہ۔ فکر۔ غور۔ کرو اور اس پر عملدرآمد کو اختیار کرلو +

والسلام

۲۱ دسمبر ۱۸۹۵ء

نور الدین از قادیان

نوٹ ایک مقدمہ کی ابتلا کیوقت عاجز کی ایک مضطربانہ عریضہ کے جواب میں یہ گرامی نامہ صادر ہوا تھا چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس ابتلا سے بالکل مخلصی ہوگئی جس سے مخالفوں کی روسیاہی ہوئی اور انکو خجالت و ندامت اٹھانی پڑی۔ (منجانب الہ داد احمدی)

آریوں کے اصول کے مطابق جانوروں کا ذبح کرنا صریح رحم ہے

کیونکہ ان کے پرمیشر بوجہ اپنی ناطاقتی اور کمزوری کے جو کہ اُسے کسی نئے شے کے پیدا کرنے میں لاحق حال ہے کسی نئی روح کو تو پیدا کرتا نہیں ازلی محدود روحیں ہیں جو کہ خدا معلوم کس طرح سے اس کے ہتھے چڑھ گئی ہیں انہی کی ہیرا پھیری کرکرا کے اُن سے دنیا کی آبادی کو قائم رکھتا ہے اس لئے جب کوئی انسان مرتا ہے تو اس کی روح کو سزا دہی کے غرض سے کسی دوسرے حیوان کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے پس اس صورت میں جب ایک شخص اس جانور کو تکلیف ہوتی ہے تو ان کا یہ کہنا فضول ہے کیونکہ ایک نہ ایک دن موت تو اُسے آنی ہے جب روح نکلے گی تب ہی تکلیف ہوگی تو اس تکلیف نے تو ٹلنا ہی نہیں آگے گیا اور پیچھے گیا +

لیکن ہم کہتے ہیں کہ جس حال میں وہ روح سزا کی مستحق ہے اور اسی لئے اُس سے جامہ انسانی چھین کر جامہ حیوانیت پہنایا گیا تو اگر ذبح کی تکلیف اُسے دی گئی تو گویا پرمیشر کے منشا کو پورا کیا گیا اور اگر اُس روح نے ایسے کرم نہ کئے ہوتے کہ اُسے ذبح کی تکلیف نہ ہوتی تو کس کی مجال تھی کہ یہ تکلیف اُسے دیسکتا۔ جیسے حیوان کے جسم میں داخل ہونا اس کے لئے سزا تھی ویسے ہی ذبح کی تکلیف کا برداشت کرنا اس کے لئے سزا ہوئی نہ کہ ظلم +

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا

اعتراض - اہل اسلام حجرہ اسود کو کیوں بوسہ دیتے ہیں +

جواب - اشارہ سے کام لینا ایک ایسا امر ہے کہ جس کی نظیر ہر ایک مذہب ہر ایک ملت اور ہر ایک قوم حتی کہ خدا کی پاک کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ جو خواندہ ہیں وہ لکھکر اپنے مطالب کا اظہار کرتے ہیں۔ جو تقریر کرنا جانتے ہیں وہ بذریعہ سپیچوں کے اپنے مافی الضمیر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں جن کی زبان نہیں وہ اشاروں سے اپنے اغراض دوسروں کو سمجھاتے اور دوسروں کی سمجھتے ہیں۔ ایک چور چوری کرتا ہے تو ایک مقام پر اپنا نقش پا خوب جما کر اس پر کچھ مینگنیاں (براز بز وغیرہ) رکھ جاتا ہے۔ جس سے مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ کھوجی جو پاؤں کے ذریعہ سے کھوج لگاتا آوے وہ جان لے کہ اگر وہ چور کی گرفتاری میں کما حقہ امداد نہ کرے گا تو اسے وہ چور اس قدر روپیہ دیوے گا اسیطرح پرانی کہانیوں میں سکندر اور دارا بادشاہ کی نظیر موجود ہے کہ دارا نے ایک بوری تلوں کی سکندر کے پاس روانہ کی جس سے اُس کا یہ مطلب تھا کہ میرے پاس اس قدر کثیر لشکر ہے اگر اطاعت نہ کریگا تو تباہ کردونگا۔ سکندر نے دو چار مرغ وہ بوری کھولکر چھوڑ دے کہ میرے بہادر تیری فوج کو اس طرح کھالیویں گے۔ یہاں تک ہم نے مختصراً بتلا دیا ہے کہ خواندوں اور ناخواندوں۔ بہروں۔ گونگوں۔ بدمعاشوں۔ اور بادشاہوں میں بھی اشارہ کنایہ سے گفتگو ہوا کرتی ہے اس کو دوسرے الفاظ میں تصویری زبان یا استعارہ کہا کرتے ہیں +

اب ہم انگریزی دنیا کو لیتے ہیں کہ کیا انہیں یہ تصویری زبان رائج ہے تو ان کے پنچ اخباروں کو دیکھو کہ وہ اپنے مطالب کا اظہار ہمیشہ تصویر کے ہی ذریعے سے کرتے ہیں اور امور سلطنت کے متعلق بڑے بڑے اہم مسائل کو تصویروں سے سمجھاتے ہیں تاجروں میں دیکھو کہ گھوڑوں کے اعلیٰ بیوپاری ہاتھوں پر کپڑا ڈالکر انگلیوں سے قیمت کا فیصلہ کرتے ہیں زبان سے بالکل کلام نہیں کرتے۔ ایک بہادر اپنی بہادری کا اظہار اس سے کرتا ہے کہ مونچھوں پر تاؤ دیتا ہے +

اب مذہب کی طرف دیکھو۔ تو اول نماز کو لو کہ اول رکن کانوں تک ہاتھ لگانا ہے کہ جس سے اس مطلب کا اظہار مقصود ہے کہ میں دنیا و اہل دنیا سے دست بردار ہوتا ہوں۔ پھر چھاتی پر ہاتھ باندھنا اظہار اطاعت کا ثبوت ہے اور رکوع اور سجود وغیرہ سے عاجزی کا اظہار ہوتا ہے۔ غرضیکہ یہ بات خوب ثابت ہے کہ تصویری زبان اور اشاروں اور کنایہ سے اپنا مافی الضمیر بتلا دینا ایک ایسا امر ہے جو کہ دنیا میں خوب رائج ہے اور حجر اسود بھی اسیطرح گذشتہ تحریر کی ایک تصویر ہے۔ اس پر اکثر عیسائی لوگ بھی اعتراض کرتے ہیں مگر یہ ان کی حماقت ہے کہ جس بات کو وہ خود اپنی کتابوں میں تسلیم کرتے ہیں اور ان کو کفارہ کا مدار قرار دیتے ہیں وہی امر جب اہل اسلام میں ہو تو اُسے اعتراض بناتے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ یہودی قربانیوں کو خدا کے برے (حضرت مسیح) کی پھانسی بتلاتے ہیں ختنہ کو مسیح کے قتل کا نشان کہتے ہیں۔ پولاہلانے کو مسیح کا جی اٹھنا بیان کرتے ہیں

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ حجر اسود بھی دراصل ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی کے لئے تصویری زبان تھا اور چونکہ اس پیشگوئی کا جو مظہر ہے اس کے برکات اور انوار آئندہ ہر زمانہ میں زندہ رہنے تھے اس لئے حجر اسود بھی اس کی یادگاری کے لحاظ سے ہر زمانہ میں اس احترام کا مستحق تھا جو زمانہ قدیم سے اس کے لئے ہوتا آیا ہے +

دانیال کی کتاب میں ذکر ہے کہ بنوکدنضر بادشاہ نے ایک خواب دیکھا اور وہ اُسے بھول گیا۔ چنانچہ اس نے اپنے حکیموں داناؤں اور نجومیوں اور فالیوں کے نام سخت احکام جاری کئے کہ یا اس خواب کو اور اس کی تعبیر کو نہ بتلا دیگا تو وہ قتل کیا جاویگا دانیال

[illegible]

نے وہ خواب اور تعبیر بادشاہ کے روبرو بیان کی۔ اس خواب مین ایک پیشگوئی زمانہ آئندہ کے انقلاب اور آنحضرۃ صلعم کی بعثت کی تھی زمانہ کی حکومتون کو ایک تصویر کی شکل مین مجسم کر کے دکھایا گیا اور پھر ایک پتھر نکلا جس سے وہ تصویر پاش پاش ہو گئی۔ دیکھو دانیال باب ۲۔ آیت ۴۴۔ اس پتھر کی تعبیر دانیال ؑ نے یہ کی کہ ان بادشاہون کے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت قائم کریگا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑے گی اور وہ ان سب مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قائم رہیگی۔ یہی ذکر یسعیاہ ۲۸۔ باب۔ آیت ۱۶ مین ہے کہ خداوند یہوواہ فرماتا ہے دیکھو مین صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا۔ ایک آزمایا ہوا پتھر کونے کا سرا ایک مہنگ مولا ایک مضبوط نیو والا پتھر اس پر جو ایمان لاوے اتاولی نکریگا۔ پھر متی ۲۱ باب۔ ۴۲۔ آیت مین اس کا ذکر مسیح نے بھی کیا ہے۔ کیا تم نے نوشتون مین کبھی نہین پڑھا کہ جس پتھر کو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہے اور ہماری نظرون مین عجیب۔ اس لئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سے لی جاویگی اور ایک قوم کو جو اس کے میوے لاوے دیجاویگی جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جاوے گا پر جس پر وہ گرے اسے پیس ڈالے گا۔ یہود مین یہ محاورہ تھا کہ وہ غیر قومون کو پتھر کہتے تھے اسی لئے خدا تعالےٰ نے پتھر کی تمثیل سے ان کو آئندہ کے واقعات سمجھائے اور متی کی انجیل مین اسی لئے قوم کو پتھر کہا گیا ہے چونکہ اہل عرب ایک ناخواندہ قوم تھی اس لئے تصویری زبان مین بطور پیشگوئی کے توریت کے یہ تمام کلام یسعیاہ۔ دانیال اور متی کا اس طرح سے تحریر ہوا کہ بیت اللہ کے کونے پر ایک ان گھڑا پتھر نصب کیا گیا اور اپنے اس ایمان کے اظہار کے لئے کہ جب وہ سلطنت آسمانی جسے خدا نے پاک کلام مین پتھر سے تشبیہ دی تھی قائم ہوگی تو ہم اس کی طاعت کرین گے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ مین دیکر بیعت کرینگے یہ بات قرار پائی کہ اس پتھر کو ہاتھ لگاوین اور تعظیم اور محبت جو کہ سچی اطاعت کے لئے ضروری شئے ہے اس کا اظہار بوسہ سے کرین۔ آنحضرۃ صلعم نے نبوۃ کو ایک عمارت سے تمثیل دی ہے اور تمام نبیون کو اس کی اینٹین وغیرہ قرار دیکر فرمایا ہے کہ ایک اینٹ کم تھی وہ مین ہون جس نے اس عمارت کو پورا کیا ہے سو اب دیکھ لو کہ صحف سابقہ مین جو تحریر تھی اس کی تصویر وہ پتھر عرب مین موجود رہا اور بیت اللہ کے کونے مین جڑا گیا اور ان کا مظہر آنحضرت صلعم کا دعویٰ موجود ہے کہ وہ پتھر مین ہون یہ دعویٰ ہرگز صحیح نہ ہوتا اگر اس پتھر کے خواص آپ مین نہ پائے جاتے۔ کہ جس پر وہ گرا اسے پیس ڈالا اور جو اس پر گرا وہ چور ہوا۔ باقی تفصیلات اس دعویٰ کی متعلق اور ان تمام تفصیلات کے متعلق جو کہ دانیال کی تعبیر سے تعلق رکھتی ہین ایک طویل مضمون چاہتی ہین جس کی اخبار مین گنجائش نہین بہرحال رفع اعتراض کے لئے اس قدر تفصیل کافی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اہل عرب نے قدیم سے اس پتھر حجر اسود کو نشان دیکھا تھا اس بات کا کہ ایک شخص ہوگا جو کہ نبوۃ کی عمارت کے کونے کا پتھر ہوگا اور **ویدون** مین بھی یہ پیشگوئی اس پتھر کی موجود ہے جسے ہم پھر کسی وقت انشاءاللہ ثابت کر کے دکھا دین گے اور اسی لئے ہاتھ لگانے اور بوسہ دیتے ہین۔

اب رہا یہ سوال کہ جس حال مین آنحضرۃ صلعم مبعوث ہو چکے تو اب اُسے ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ نبوۃ کی بحث اب بھی ہے اور نبوت سے اس پتھر کو ایک مناسبت ہو چکی ہے اس لئے جب تک یہ بحث رہے تب تک اس پتھر کا یہ عمل بھی قائم رہنا ضروری ہے دانیال ؑ کی یہ بات بھی پوری ہو گئی کہ اس کی سلطنت ابد تک رہیگی سو دیکھ لو کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوئے کہ بجز آپ کی امت کے اور کوئی امت کسی نبی کی ہرگز مکالمہ الٰہی اور اخبار غیب کا دعوےٰ نبوۃ کے رنگ مین نہین کر سکتی یہ فخر صرف اسلام کو ہی ہے کہ جس مین نبیون کے اظلال و آثار موجود ہین اور جن کا مظہر اس وقت **حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہین**۔

طبی نوٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

ساتوین مہینے مین جنین کی درازی گیارہ انچ سے سولہ انچ تک اور وزن ایک سیر سے دو سیر ڈہائی چھٹانک تک ہوتا ہے بدن کی جلد ذرا دبیز اور ریشہ دار ہوتی ہے اور اس پر گاڑھی اور لیسدار رطوبت جس کا ہم نے ابھی بیان کیا تھا چھائی رہتی ہے۔ سر کے بال ایک انچ کے چوتھے حصہ کے برابر لمبے ہوتے ہین۔ ناخن چھوٹے ہوتے ہین۔ اور ابھی انگلیون کے سرے تک نہین آتے۔ آنکھون کے پپوٹون کے کنارے جو پہلے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے جدا ہو جاتے ہین اور آنکھین کھل جاتی ہین۔ بھیجا کسی قدر سخت ہو جاتا ہے خصیے گردون سے نیچے اتر آتے ہین واضح ہو کہ اگر سات مہینے کی عمر کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے زندہ رہنے اور نشو و نما کرنے کی قوی امید ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے ہو جائے تو وہ بچہ یا تو پیدا ہوتے ہی فوراً مر جاتا ہے یا کچھ عرصے کے بعد مر جاتا ہے آٹھوین مہینہ کے جنین کا طول چودہ انچ سے اٹھارہ انچ تک اور وزن ڈیڑھ سیر دو چھٹانک سے ڈہائی سیر ساڑھے تین چھٹانک تک ہوتا ہے اس وقت جنین کے بدن کی جلد دبیز اور مضبوط ہوتی ہے اور اس پر جا بجا رونگٹا نمایان ہوتا ہے نیز مذکورہ بالا لیسدار اور گاڑھی رطوبت ابھی تک اس پر چھائی رہتی ہے۔ ناخن انگلیون کے سرون تک آ جاتے ہین۔ خصیے اپنی جگہ پر ہوتے ہین اور ایک شکن دار لفافے مین لپٹے ہوئے دکھائی دیتے ہین۔ نوین مہینے مین جنین پورا ہو جاتا ہے اور اس کا طول ۱۶ انچ سے اٹھارہ یا بیس انچ تک اور وزن دو سیر ڈہائی چھٹانک سے ساڑھے تین سیر تک ہوتا ہے جلد بدن کا رونگٹا غائب ہو جاتا ہے۔ مگر شانون کے اطراف مین باقی رہتا ہے۔ سر بدن کے دیگر اجزا سے بڑا اور آگے کی نسبت پیچھے کی طرف زیادہ لمبا نظر آتا ہے چہرہ چھوٹا ہوتا ہے اوپر کے اعضا پختہ ہوتے ہین سینہ کا پنجرہ وسیع اور کشادہ ہوتا ہے۔ پیٹ کا بالائی حصہ جگر کی درازی کے سبب بڑا ہوتا ہے مگر نیچے کا حصہ چھوٹا اور گاؤدم ہوتا ہے۔ نیچے کے اعضا بہ نسبت اوپر کے اعضا کے بہت چھوٹے ہوتے ہین۔ اعضائے تناسل جو باہر کی طرف ہوتے ہین اچھی طرح دکھائی دیتے ہین ناف جسم کے عین درمیانی خط پر نہین۔ بلکہ اس مقام سے تخمیناً پون انچ یا ایک انچ نیچے ہوتی ہے سر کے بال پون انچ سے لیکر پورے ایک انچ تک لمبے ہوتے ہین ناخن انگلیون کے سرے سے آگے بڑھ جاتے ہین آنکھون کے پپوٹے کھلے ہوئے نظر آتے ہین نیز جسم کے تمام سوراخ کشادہ دکھائی دیتے ہین۔

حمل کی مدت کم سے کم ایک سو اسی دن اور زیادہ سے زیادہ تین سو دن سمجھی گئی ہے حمل قرار پانے کے لئے عورت کے ارادہ یا مرضی کو کچھ دخل نہین۔ مثلاً گہری نیند اور غشی اور مدہوشی کی حالت مین بھی حمل قرار پا سکتا ہے۔ حمل اگر رحم کے اندر قرار پائے تو حمل طبعی کہلاتا ہے اور رحم کے سوا دوسری جگہ قرار پائے تو حمل غیر طبعی کہلاتا ہے۔ مثلاً پیٹ کے پردے مین جس کا نام صفاق ہے یا مبیض مین جو رحم کے گرد دو گلٹیان ہین یا نفیر مین جو مبیض اور رحم کے درمیان ایک نالی ہے حمل طبعی ہو یا غیر طبعی ہر حالت مین اگر جنین ایک ہے تو حمل بسیط کہلاتا ہے اور اگر جنین ایک سے زیادہ ہین تو وہ حمل مرکب کہلاتا ہے حمل توام حمل مرکب کی ایک شکل ہے جسمین دو جنین ایک وقت مین نشو و نما پاتے اور ایک وقت مین پیدا ہوتے ہین۔ اگر جنین کے سوا کوئی عارضی جسم بھی پیدا ہو جائے تو اس کو حمل مخلوط کہتے ہین۔ اور اگر کسی عارضہ کے سبب حمل کا دھوکا مدت تک ہوتا رہے تو وہ حمل کاذب کہلاتا ہے اس کے علاوہ حمل کی اور بھی شکلین دیکھی جاتی ہین مثلاً ایسے بچون کا پیدا ہونا جن کے اعضا کم ہون یا زیادہ ہون ایک بچہ کے بعد دوسرے بچہ کا کچھ مدت کے فاصلے سے پیدا ہونا جنین سے ایک بچہ کا رنگ۔ یا حجم دوسرے بچے کے رنگ یا حجم سے مختلف ہو۔

(آئندہ)

انوار الاسلام پریس قادیان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

Registered No 288

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا مادعی اللہ داع

چودہوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

البدر

نمبر ۳۷ | قادیان دارالامان - ۲ - اکتوبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ - رجب ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

پرانی تقریروں مین سے کچھ

اولاد کس نیت سے طلب کرنی چاہئے

انسان کو سوچنا چاہئے کہ اُسے اولاد کی خواہش کیون ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہئے۔ کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے لیکن جب ایک اندازہ سے گذر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔

خدا تعالےٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیساکہ فرمایا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اگر انسان خود مومن اور عبد نہین بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشا کو پورا نہین کرتا ہے اور پورا حق عبادت کا ادا نہین کرتا بلکہ فسق و فجور مین زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی؟ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اُس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین صالح اور خداترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہون تو یہ کہنا بھی اس کا نرا ایک دعوی ہی ہوگا جب تک کہ خود وہ اپنی حالت مین ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ مین صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہون تو وہ اپنے اس دعوی مین کذاب ہے صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا وے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت مین اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہین اگر یہ خواہش صرف اسی لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش میری نزدیک شرک ہے۔

یاد رکھو کسی نیکی کو بھی اس لئے نہین کرنا چاہئے کہ اس نیکی کے کرنے پر ثواب یا اجر ملیگا کیونکہ اگر محض اس خیال پر نیکی کی جاوے تو وہ ابتغاء لمرضات اللہ نہین ہو سکتی بلکہ اُس ثواب کی خاطر ہوگی اور اس سے اندیشہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ اُسے چھوڑ بیٹھے مثلاً اگر کوئی شخص ہر روز ہم سے ملنے کو آوے اور ہم اس کو ایک روپیہ دے دیا کرین تو وہ بجائے خود یہی سمجھے گا کہ میرا جانا صرف روپے کے لئے ہے جسدن سے روپیہ نہ ملے اُسی دن سے آنا چھوڑ دے گا۔

غرض یہ ایک قسم کا باریک شرک ہے اس سے بچنا چاہئے نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالےٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اس پر کوئی ثواب ہو یا نہ ہو ٭

باقی دارد

٭فٹ نوٹ - حضرت حجۃ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے جس کام کے کرنیکا حکم دیا ہے اگر مجھ کو یہ بھی بتلایا جاوے اور یقین کرایا جاوے کہ اس کام کے کرنے پر سخت سے سخت عذاب کیا جاوےگا تب بھی مین اپنی روح مین کوئی لغزش نہین پاتا کہ اس کام کو چھوڑ دون کیونکہ محض عذاب یا ثواب میری کام کی غرض نہین ہے۔ مجھ کو تو خدا تعالیٰ نے طبعی طور پر ایک جوش فطرت عطا کیا ہے جو اس کے احکام کی تکمیل کیطرف کشان کشان لئے جاتا ہے

(ایڈیٹر)

حالات مقدمات

۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو فجر کی نماز کے بعد حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان سے بٹالہ کے راہ گورداسپور روانہ ہوئے۔ حضور اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ رتھ میں سوار ہوئے اور دیگر احباب آمدہ از سیالکوٹ و پٹنا ور وغیرہ یکوں پر۔

ہم افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ اخبار کی آمدنی قلیل اور سٹاف کے نامکمل ہونے کی وجہ سے ایسے اور نیز ان مواقع پر جبکہ ایڈیٹر بوجہ بیماری یا اشتغال دیگر کاروبار کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمرکابی اور مجلس سے محروم رہتا ہے کوئی معقول انتظام نہیں کر سکتے جس سے ان اوقات کے کلمات طیبات محفوظ ہوا کریں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی زبانی ہمیں علم ہوا کہ رستہ میں حضرۃ اقدس عؑ نے عظیم الشان مسائل پر تقریریں فرمائیں جس سے بڑے بڑے مسائل حل ہوکر ہیں۔ اپنے ذمہ داری کی اس پہلو کو نہایت کمزور دیکھکر ہم خود دعا کرتے ہیں اور نیز دیگر احباب سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے کاروبار میں برکت دیوے اور ہمیں اس نقطہ تک پہونچاوے کہ جس پر پہونچکر ان تمام کمزوریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔

دوپہر کے وقت بٹالہ سٹیشن سے سوار ہوکر حضرۃ اقدس گورداسپور میں نازل ہوئے دوسرے دن مقدمہ کی پیشی تھی۔ حضرۃ اقدس عؑ نے صبح کو اٹھکر ذیل کا رویا سنایا۔

رویا

میں نے ایک قلم لکھنے کیواسطے اٹھائی ہے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی ایک زبان ٹوٹی ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ محمد افضل نے جو پیر (نب) بھیجے ہیں ان میں ایک لگادو وہ پیر تلاش کئے جارہے ہیں کہ اس اثناء میں میری آنکھ کھل گئی۔

۱۰ بجے کے بعد مقدمہ کرم دین صاحب بنام حضرت اقدس و حکیم فضلدین صاحب پیش ہوا۔ خواجہ صاحب نے حکیم فضلدین صاحب کی طرف سے درخواست پیش کی کہ مولوی کرم دین صاحب نے جو استغاثہ کیا ہے وہ وہی امر ہے جس کی تحقیق کے لئے خود میری طرف سے کرم دین صاحب پر استغاثہ دائر ہوئے ہیں۔ اس لئے جب تک وہ مقدمات فیصل نہ ہوں اس وقت تک اس مقدمہ کو ملتوی کیا جاوے اس پر فریقین کے وکلاء کی بحث رہی اور عدالت نے دوسرے دن فیصلہ دینے کا حکم صادر فرمایا

شام کے وقت حضرۃ اقدس کو الہام ہوا

خوش و خورم باش

۲۴ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم دین صاحب وایڈیٹر سراج الاخبار جہلم تھا مگر چونکہ مستغیث کی شہادۃ موجود نہ تھی اس لئے اس کی تاریخ ۲۱ اکتوبر ۰۳ء پڑی کل کی بحث پر چونکہ ابھی عدالت نے فیصلہ تحریر نہیں کیا تھا اس لئے خواجہ صاحب نے کچھ اور قانونی بحث کرنی چاہی جسکو سنکر عدالت نے ایک بجے کے بعد اسی دن یہ فیصلہ دیا کہ درخواست التواء مقدمہ نامنظور رہے۔

اور اس طرح سے

خدا کی وہ بات پوری ہوئی جو کہ اس نے ۲۲ کی رات کو اپنے فرستادہ کو دکھائی اور ۲۳ کی صبح کو اس نے سنا لی لیکن اصل غرض جو اس درخواست سے تھی وہ خدا نے بہر حال پوری کی آئندہ کے لئے اس مقدمہ کی تاریخ ۱۷۔ اکتوبر مقرر ہوئی۔

آپنے ایک ذکر پر فرمایا کہ کوئی دنیا کا کاروبار چھوڑ کر ہمارے پاس بیٹھے تو ایک دریا پیش گوئیوں کا بہتا ہوا دیکھے جیسے کہ کل قلم والی پیش گوئی پوری ہوئی ہے۔

روحانیت اور پاکیزگی کے بغیر کوئی مذہب چل نہیں سکتا قرآن شریف نے بتلایا ہے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے پیشتر دنیا کی کیا حالت تھی یاکلون کما یاکل الانعام۔ پھر جب انہی لوگوں نے اسلام قبول کیا تو فرماتا ہے ویبیتون لربہم سجدا و قیاما۔ جب تک آسمان سے تریاق نہ ملے تو دل درست نہیں رہتا۔ انسان آگے قدم رکھتا ہے مگر وہ پیچھے پڑتا ہے قدسی صفات اور فطرۃ والا انسان ہو تو وہ مذہب چل سکتا ہے اس کے بغیر کوئی مذہب ترقی نہیں کر سکتا ہے اور اگر کرتا بھی ہے تو پھر قائم نہیں رہ سکتا

---

۲۴ کی شام کو روانہ ہوکر رات کو حضرۃ اقدس بٹالہ تشریف لائے اور وہیں قیام فرمایا علی الصبح رتھ میں سوار ہوکر آپ قادیان پہونچے۔

۲۶ و ۲۷ کو کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا ۲۸ کو آپ ... مغرب کی نماز باجماعت میں بوجہ بیماری شریک نہ ہو سکے۔

۲۹-ستمبر ۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔

شام کے وقت چند ایک احباب نے بیعت کی جس پر حضرۃ اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

ہر ایک آدمی جو بیعت کرتا ہے تو اس کی بیعت کی کیا غرض ہونی چاہیے یاد رکھو کہ اُسے صرف دنیا کے لئے نہ کرنا چاہیئے بہت سے آدمی ایسے ہوتے اور دیکھے جاتے ہیں کہ وہ بدقسمت ہوتے ہیں اور ان کا مقصود اس سے صرف دنیاوی اغراض کی تکمیل ہوتی ہے یاد رکھو کہ دنیا چند روزہ ہے تنگی سے یا فراخی سے یہ تو گذر جاتی ہے لیکن آخرۃ کا معاملہ بہت سخت ہے کہ جس کا انقطاع نہیں ہے اگر وہ دنیا سے اسی حالت میں گیا کہ خدا اس سے راضی تھا اور اس کا خوف اس کے دل میں تھا اور ہر ایک گناہ سے جسے خدا نے گناہ کہکر پکارا ہے وہ بچا پایا گیا تو پھر خدا کا فضل اس کے شامل حال ہوگا اور اگر یہ بات نہیں اور اس نے لاپروائی کی زندگی بسر کی ہے تو اس کا انجام خطرناک ہوگا۔

بیعت سے انسان کو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک تو توبہ نصیب ہوتی ہے جیسے کہ اس وقت تم نے میرے ہاتھ پر کی ہے خدا کا وعدہ ہے کہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کہ وہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور ان کو جو پاک ہونا چاہتے ہیں کہ گناہ کی کشش ان سے دور ہو جاوے۔ پھر آنحضرۃ صلعم فرماتے ہیں کہ توبہ کیوقت سب گناہ جھڑ جاتے ہیں اور افراط تفریط سب کچھ معاف ہوکر پھر خدا تعالےٰ سے از سر نو صلح ہوتی ہے اور ایک نیا حساب کتاب اس بندہ کا خدا سے پڑتا ہے۔ پس اگر وہ دانا اور سمجھدار آدمی ہے اور اس کی نیت ٹھیک ہے تو اسے چاہیئے کہ نیا حساب خدا کے ساتھ نہ ڈالے اور دوبارہ گناہ سے اپنے آپکو آلودہ نہ کرے۔

توبہ سے پیشتر انسان پر کئی زمانہ عمر کے گذرتے ہیں مثلاً ایک جوانی کا کہ اس میں کسل ہوتا ہے۔ غفلت ہوتی ہے پھر دوسری عمر کا ایک حصہ ہوتا ہے اسمیں دغا اور فریب کا ایک حصہ ہوتا ہے اور اسیطرح ہر ایک عمر کے تقاضائے کے موافق گناہ بھی اس کے الگ ہوتے ہیں یہ اس کا فضل ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور انسان اس کے ذریعہ سے پھر اس سے صلح کر سکتا ہے جب ایک جرم انسان پر ثابت ہو جاوے تو وہ قابل سزا ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم پس جب ایک جرم کا یہ حال ہے تو جو صدہا جرم لیکر جاویگا اس کا کیا حال ہوگا لیکن اگر ایک شخص عدالت میں جاوے اور ثبوت پہونچکر فرد قرارداد جرم بھی اس پر لگ جاوے اور پھر حاکم اسے بخشدے تو اس کا کس قدر احسان ہے پس اس لئے تم کو چاہیئے کہ ہر ایک گناہ کو خواہ وہ مجموعی ہو خواہ تفریق خیال رکھو البتہ ہوکہ جیسے بہت سی زہریں مل کر انسان کو ایک دفعہ ہی ہلاک کر ڈالتی ہیں ویسے ہی گناہ تم کو ہلاک کر دیتے ہیں لو

علم مفید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی المصطفیٰ محمد والہ واصحابہ اجمعین ✦ اما بعد جاننا چاہیئے کہ ایک شخص خواجہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس اللہ سرہ کے شاگردوں سے تھا اور مدت تک آپکی خدمتمین علم پڑھتا رہا اور جس نے عموماً ہر ایک علم سے فائدہ بھی حاصل کیا تھا ایک دفعہ اسنے دل مین سوچا کہ مین نے برسون رنج اوٹھایا اور بہت سا علم ہر طرح کا حاصل کیا۔ اب مجھکو کیا معلوم ہے کہ ان علمون مین سے کونسا علم میرے لئے مفید ہے اور گور مین میرا معین و مددگار اور میرا مونس ہوگا اور ان تحصیل کردہ علوم مین سے کونسا علم ہے کہ جسکو مین ترک کردون اور اس سے الگ رہون۔ کیا وجہ ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے پناہ مانگی ہے اور فرمایا ہے کہ (اعوذ بک من علم لا ینفع) یعنی مین بے نفع علم سے تیری پناہ چاہتا ہون پس وہ شاگرد چند روز تک یہ سوچتا رہا اور آخر اس مشکل کے لئے فتویٰ لینے کے طور پر امام رضی اللہ عنہ کی خدمتمین لکھا اور کچھ اور مسئلے بھی لکھے اور عرض کیا کہ مجھکو کوئی جامع نصیحت کیجئے اور کوئی دعا ایسی بتلائے کہ ہمیشہ پڑھا کرون اور یہ بھی لکھا کہ اگرچہ آپنے مسائل کے جواب مین بہت سی کتابین۔ احیاء کیمیا وجواہر القرآن اور اربعین اور منہاج اور تہافت رسالے تصنیف فرمائے ہین مگر مین ناچیز چاہتا ہون کہ ایک نسخہ کاغذ پر ہو اور جسے ہمیشہ پڑھا کرون اس پر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جو جواب لکھا اُسے ہم تزکیۂ نفس کی خاطر ہدیہ ناظرین کرنا مناسب خیال کرتے ہین جو اصحاب ہماری اس خدمت سے بہرہ ور ہون اُن سے التماس ہے کہ وہ میری حقیقین بھی اس پر عمل درآمد کے لئے دعا فرما دین ✦ (محمد افضل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے فرزند عزیز اور اے دوست مخلص خدا تیری بقا کو اپنی اطاعت مین دراز کرے اور تیرے ساتھ ہ گا کر جسے دوستون سے جیسا سلوک کرے تو معلوم کر کہ فرمان نصیحتون کا حضرۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب سے لکھا جاتا ہے اور جو نصیحت اُس جناب سے نہین ہوئی اس کا چندان فائدہ نہ ہوگا اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے نصیحت نامے لوگون کے لئے لکھے ان نصیحت نامون مین سے اگر کچھ تجکو بھی پہنچ گیا ہے پھر تجھکو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے اور اگر ان مین سے کچھ تجھکو نہین پہونچین تو مجھے بتلا کہ اتنے سال کی پڑھائی تمہاری کس کام کی ہے۔ اے لڑکے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحتون مین سے جو آنحضرۃ صلعم نے اہل جہان کے لئے فرمائی ہین ایک تو یہ ہے علامۃ اعراض اللہ تعالیٰ عن العبد اشتغالہ بما لا یعنیہ۔ یعنی علامت خدا تعالیٰ کے غافل ہونے کی بندہ سے ان کا بے معنی کامون مین مشغول ہو جاتا ہے اور ان امرأ ذہبت ساعۃ من عمرہ فی غیر ما خلق لہ لجری بان یطول علیہ حسرتہ یعنی اگر کسی کی عمر کی ایک گھڑی ایسے کام مین چلی جا وے جو وہ اس کام کے لئے پیدا نہین ہوا ہے تو لائق اس کے لئے مقدر ہے کہ اس کی حسرت بڑھائی جا وے اور من جاوز الاربعین ولم یغلب خیرہ شرہ فلیتجھز الی النار۔ اور جسکی عمر چالیس سال گذر چکی اور اس کی نیکی بدی پر غالب نہین ہوئی پس چاہیئے کہ وہ آگ کے لئے طیار ہو جائے ✦

سب لوگون کو یہی نصیحت کافی ہے اور اے فرزند نصیحت کرنی تو آسان ہے لیکن دشواری اس کی قبول مین ہے کیا وجہ کہ نصیحت کا ذائقہ خواہش کے پجاریون کے حلق مین تلخ معلوم ہوتا ہے اور نواہی ان کی محبوب ہین خصوصاً اس کے لئے کہ جو لڑکون کی طرح رسمی علم کا طلبگار اور دنیاوی ہنرون اور فضیلت کے حصول مین مشغول ہے کیونکہ طالب علم سمجھتا ہے کہ **مجرد** علم ہی میرا دستگیر اور وسیلہ ہوگا اور نجات اور خلاصی صرف علم کے حصول مین ہے اور یہی کافی ہے اور وہ عمل سے بے پرواہ ہے اور اس کو عمل کی حاجت ہی نہین۔ اور یہ اعتقاد بد فلسفیون کا مذہب ہے سبحان اللہ وہ اتنا نہین جانتا کہ جب علم حاصل کر لیا اور اس پر عمل نکیا تو اس پر تو حجت قائم ہو گئی اور اس کو خبر نہین کہ حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہین۔

کہ اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ یعنی قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جسکو خدا نے اس کے نفع علم سے محروم رکھا اور بزرگون کی حکایت مین ہے کہ ایک بزرگ نے جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا اور کہا اے ابو القاسم کیا حال ہے ✦

انہون نے جواب دیا کہ طاحت العبارات وفنیت الاشارات مانفعنا الا رکعات رکعنا ہا فی جوف اللیل یعنی ہلاک ہو چکین باتین ہماری اور اشارات فنا ہو گئے بجز چند رکعات کے جو ہم نے رات کے اندر ادا کین اور کچھ فائدہ نہ دیا۔ اے بیٹا اعمال سے مفلس اور احوال سے خالی اور بے معنی نہ ہونا اور خوب جان لے کہ مجرد علم تیری دستگیری نہ کریگا جسکو یہ مثل معلوم ہو کہ اگر کوئی کسی جنگل مین جاتا ہو۔ اور ہندی تلوار اس مین ہو اور دوسرے ہتھیار بھی ہون اور وہ خود بھی لائق ہتھیارون کے اور لڑائی کرنیوالا ہو اور اچانک کوئی شیر اُس کی طرف آتا نظر آوے تو تیری دانست مین کیا یہ سب ہتھیار بغیر استعمال کے اُس شیر کے حملہ کو اس سے دفع کر سکتے ہین تو خوب جانتا ہے کہ نہین کر سکتے اسیطرح بعینہ سمجھ لے کہ اگر کوئی شخص چند ہزار علمی مسئلہ پڑھ لے اور جانتا ہو مگر عمل ان پر نکرے تو اس دانائی سے اس کو فائدہ نہ ہوگا دوسری مثال یہ کہ کوئی بیمار ہو اور وہ بیماری صفراوی حرارۃ سے ہو اور اُسے معلوم بھی ہو کہ علاج اس مرض کا سکنجبین ہے، مگر وہ دوا نہ کھا وے تو کیا مطلق علم اس کی بیماری کو دور کر دیگا۔ تو جانتا ہے کہ ہرگز نہین

گر دو تو ہزار رطل بہ پیمائی
تا نخوری نباشدت شیدائی

یعنی اگر تو سیرون شراب تول کر رکھے مگر جب تک تو پیئے گا نہین تجھ مین شیدائیت یعنی بیخودی پیدا نہ ہوگی اگر تو سو برس تک بھی علم پڑھا کرے اور ہزار جلد کتاب کی اُلٹا دے پلٹا دے اور اس پر عمل نہ ہوا اور اعمال صالحہ سے اپنے تئین مستعد اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے قابل نہ بنا وے۔ تو خدا کی رحمت تجھکو نہین پہونچیگی قرآن شریف سے سن لے لیس للانسان الا ما سعی۔ اے بیٹا مین جانتا ہون کہ تو نے پڑھا ہوگا کہ یہ آیت منسوخ ہے مگر ان دوسری آیات کے بارے مین تجھکو کیا کلام ہے فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً جزاءً بما کانو یعملون ۔ ان الذین آمنو وعملو الصلحات کانت لہم جنت الفردوس نزلا۔ الا من تاب و آمن وعمل عملاً صالحاً۔ یعنی ہان جو بجائے بدی کے نیکی کرے اور ایمان لاوے اور پھر اچھے کام کرتا ہے اور ان حدیثون کے حق مین تو کیا کہتا ہے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ یعنی اسلام کے بنا پانچ[1] باتون پر ہے۔ گواہی دینی کہ نہین معبود سوائے خدا کے کوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کے ہین اور نماز[2] کا قائم کرنا۔ اور زکوٰۃ[3] کا دینا اور روزہ[4] رمضان کے۔ اور حج[5] خانہ کعبہ کا جو کوئی اس کی طرف جا سکے الایمان قول باللسان وتصدیق بالجنان وعمل بالارکان۔ یعنی ایمان زبان سے کہنا ہے اور دل سے تصدیق کرنا اور عمل اُس کے ارکان پر کرنا اور اس کے دلائل شمار سے زیادہ ہین۔ اور اگر تیرے دل مین یہ وسوسہ گذرتا ہو کہ مین یہ کہتا ہون

---

(۱) ہر انسان کو اس کی سعی وکوشش کے موافق اجر ملیگا ۔ (۲) جو شخص اپنے خدا کی ملاقات کی آس رکھتا ہے پس اسکو چاہیئے کہ کام اچھے کرے ۔ (۳) یہ بدلے کے طور پر ہے جو وہ کیا کرتے تھے ۔ (۴) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے

کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین پہونچے گا نہ کہ خداتعالیٰ کے فضل ورحمت سے پس تو سمجھ کر ابھی بات تونے نہیں سمجھی۔ جان لے کہ مین یہ نہین کہتا بلکہ یہ کہتا ہون کہ بندہ خدا کے فضل ورحمت سے بہشت مین پہونچتا ہے لیکن جب تک بندگی اور تابعداری سے اپنے آپ کو مستعد اور قابل رحمت کے نہ بناوے بہشت اس کو نہین حاصل ہوتی مین۔۔ یہ نہین کہتا بلکہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ انّ رحمتہ اللہ قریب من المحسنین۔ یعنی خدا کی رحمت نیکوکارون سے نزدیک ہے اور جبکہ اس مین رحمت نہ پہونچی بہشت مین کب پہونچے گا۔ اور اگر کوئی یون کہے کہ صرف ایمان سے بہشت مین پہونچ جاتے ہین مین یہ بھی کہتا ہون کہ پہونچتا ہے مگر یونہی تو نہین پہونچتا وہان پہونچنے تک تو بہت سی گہاٹیان اور منزلین درپیش ہین ۔ (باقی دارد)

سوانح عمریان

جب ہم نے ماہوار رسالہ کے اجرا کا اشتہار دیا تھا تو اس مین ایک مضمون ہم نے یہ بھی تجویز کیا تھا کہ جسقدر اصحاب آج تک حضرۃ اقدس کی بیعت مین شامل ہوئے ہین یا آئندہ ہون۔ چونکہ ہر ایک کی بیعت ایک خاص حصہ مذہبی تاریخ کا اپنے ساتھ رکھتی ہے اور کوئی فراست سے۔ کوئی خواب سے کوئی کشف سے۔ کوئی الہام سے۔ کوئی مخالفون کی مخالفت سے۔ کوئی ربانی اتفاقات سے۔ غرضیکہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کی تحریکات اور اسباب کو لکھکر روانہ کرے تو وہ درج رسالہ کر دئے جاوین لیکن چونکہ رسالہ کے اجرا کی تجویز سردست ملتوی ہو گئی اس لئے اب اگر وہ حالات لکھکر دفتر البدر مین ارسال کر دئے جاوین تو آہستہ آہستہ بذریعہ اخبار شائع کر دئے جاوین ۔

ہمارا خیال ہے کہ ان حالات کے ضبط ہوجانے سے ایک عظیم الشان نظارہ قدرت آنکھون کے سامنے آتا ہے اور اس کا اثر دوسرے لوگون پر جو کہ ابھی مذبذب ہین پڑتا ہے اور ایک دوسرے بھائی کے حالات پڑھکر مومنین کی زیادتی ایمان ہوتی ہے اس لئے احباب احمدیہ سے ہماری التماس ہے کہ وہ اپنے اپنی بیعت کے حالات لکھکر روانہ کرین لیکن لکھنے مین اس امر کا خیال رہے کہ حاشیہ اور بین السطور بہت کھلا کھلا رہے تاکہ اصلاح مضمون کے لئے کاغذ مین بہ شرط ضرورت گنجائش مل سکے ۔

(ایڈیٹر)

خوش رہنے کا نسخہ

مخدومنا ومولانا حضرت حکیم نورالدین صاحب اکثر بار ذکر کیا کرتے ہین کہ مین نے ایک بزرگ سے ایک دفعہ سوال کیا کہ کوئی ایسی بات بتلاوین جس سے انسان ہمیشہ خوش رہے اس وقت آپ کے پاس امرا کا بھی ایک بڑا مجمع تھا اور بذات خود بھی وہ ایک بڑے امیر آدمی تھے آپ کی عادت تھی کہ ہمیشہ مختصر کلام کرتے فرمانے لگے کہ خوش رہنے کا ایک ہی نسخہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان نہ خدا بنے اور نہ رسول بنے۔ اس کلام کا مطلب سمجھ نہ آیا۔ مین نے عرض کی کہ اس کا مطلب کیا ہے فرمایا کہ تم لوگ خدا کسے کہتے ہو۔ جواب دیا کہ خدا وہ ذات ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا بننے کے یہی معنی ہین کہ انسان اس بات پر زور دے کہ میرا چاہا کیون نہ ہوا حالانکہ یہ خاصہ خدا کا ہے۔

چاہا ہم نے مگر نہ چاہا تو نے
چاہا تیرا ہوا مگر ہمارا نہ ہوا

پس خوش رہنے کے لئے ایک بات تو یہ کرے کہ جب اس کے ارادہ مین اسے ناکامی ہو تو نفس کو ملامت کر کر اور سمجھاوے کہ تو خدا تو نہین ہے کہ تیرا چاہا ہوجاتا اس خیال سے رنج اور جلن دور ہوجاویگی ۔

دوسری بات یہ کہ رسول نہ بنے۔ رسول وہ ہوتے ہین کہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہین اور خلقت کو خدا کا فرمان منواتے ہین جو نہ مانے اس کے لئے رنجیدہ خاطر ہوتے ہین اور ان کی نافرمانی سے لوگون پر عذاب آتا ہے۔ پس اگر کوئی تمہاری بات نہ مانے تو تم نفس کو یون سمجھاؤ کہ تو کوئی رسول تو نہین کہ تیری بات آیت اور حدیث ہو اگر کوئی تیری بات سے منکر ہے تو وہ عذاب کا مستحق نہین ہے کوئی نہین مانتا تو نہ مانے ۔

حکیم صاحب فرماتے ہین کہ مین اس پر ہمیشہ عمل درآمد کرتا ہون اور اسی لئے مین ہمیشہ خوش رہتا ہون ۔

طاعون

چونکہ طاعون کا دورہ پھر شروع ہو گیا ہے اور اکثر مقامات پر یہ پھوٹ پڑا ہے اس لئے خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی حالتون مین تبدیلی کرین ہر ایک قسم کے گناہ اور فسق و فجور سے پرہیز کرین خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لاوین اور کم از کم یہ کہ زبان درازیون شوخیون چالاکیون سے باز رہین اور دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کو نمازون مین اور دیگر اوقات مین ورد کرین اور ہر ایک احمدی بھائی کو چاہئے کہ اپنے تمام بھائیون اور ان کے اہل وعیال کے لئے جہان کہین وہ ہون دعا کرتا رہے کہ خداتعالےٰ اس مرض سے ان کو محفوظ رکھے۔ اور کشتی نوح مین جو حضرۃ اقدس علیہ السلام کی تعلیم ہے اسے ہر ہفتہ مین ایکبار خود بھی پڑہین اور اپنے گھر والون کو بھی سنا دیا کرین اور ہمین بھی دعائے خیر سے یاد کرتے رہین ۔

براہین احمدیہ

جس نمونہ کا ہم نے گذشتہ اشتہار مین نوٹس دیا تھا وہ خدا کے فضل سے اس نمبر کے ہمراہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے عام طور پر آجکل شہرین کتب نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے کہ خریدار پیدا کرنے کے واسطے دلربا مضمون اشتہار کا اور نمونہ بڑی محنت اور سرگرمی سے بہت عمدہ چھاپکر پیش کرتے ہین لیکن جب کتاب چھپکر ناظرین کے پاس روانہ کی جاتی ہے تو وہ بالکل نمونہ کے مطابق نہین ہوتی۔ مگر ہم اپنے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرکے جس کی رضا کی طلب کے لئے ہم نے اس کتاب کو چھاپنا چاہا ہے وعدہ کرتے ہین کہ اصل کتاب اس نمونہ سے بھی کہین بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ جدول کی بجائے جو سلائی مین دی گئی ہے وہ ہماری منشاء کے مطابق نہین ہے مگر اصل کتاب مین خط اور چھپائی پر جدول انشاء اللہ سونے پر ہوگا معلوم ہوگا بعض احباب کے نزدیک صرف کاغذ کے فرق سے اعلیٰ کاغذ کی براہین کی ۱۰ روپیہ قیمت بہت زیادہ معلوم ہوگی لیکن ان کو ابھی معلوم نہین ہے کہ اس مین ہم نے اور کیا خوبی رکھی ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ کاغذ کی نفاست کے اس کی روشنائی ایک نہایت خوش نما رنگ کی ہوگی اور جب وہ چھپے گی تو انشاء اللہ اس کے خریدار خود شہادۃ دین گے کہ دس روپیہ تو صرف اس کی جلد اول کی قیمت ہے۔ چونکہ حضرۃ اقدس کی کل متبرک تصانیف کو اس حسن انتظام سے چھاپکر قوم کے ہاتھ مین دینا ایک کثیر سرمایہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ سٹاف کو چاہتا ہے اس لئے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس خدمت کی سرانجام دہی کے لئے چند ذی مقدرت احباب کی ایک کمپنی ہو جو کہ روپیہ سے امداد کرین سردست اس کمپنی کے قواعد اور منافع کی تقسیم وغیرہ پیش

عالم اخبار

ولادت ہمارے مخدوم اور مکرم جناب مولانا حکیم نورالدین صاحب رضہ کے ہان آپکی زوجہ ثانی کے بطن سے ایک فرزند مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوا جسکا نام حضرت اقدس علیہ السلام نے عبدالقیوم رکھا ہے خدا تعالےٰ مولود مسعود کی عمر اپنی اطاعت اور رضامندی کی راہون مین دراز کرے +

چاند گرہن ۶ - اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ۷ بجکر ۲ منٹ شام سے شروع ہوکر ۱۰ بجکر ۵ منٹ تک

کشمیر مین ۱۳ روز تک پھر بارش ہوتی رہی اسلام آباد مین ۲۰ فٹ پانی چڑہ گیا ہے خدا خیر کرے +

اہالیان سمالی لینڈ کی نسبت ایک عجیب بات معلوم ہوئی ہی کہ وہ دس بارہ روز تک بلا پانی پینے کے گذار سکتے ہین +

گرمی کی شدت کسی قدر کم ہو جانے کے ساتھہ ہی طاعون پھر چمک اٹھی ہے گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان مین طاعونی اموات کی تعداد ہفتہ ماسبق کی نسبت قریبا دگنی یعنی ہفتہ ماسبق کی (۷۷،۴۸) اموات کے مقابلہ مین ۱۳۰۸۹ موتین طاعون سے ہوئین ۔ صوبہ پنجاب مین بھی طاعون ترقی پر ہے ۵۶ موتین بمقابلہ ہفتہ ماسبق کی ۳۸ موتون کے ہوئین سب سے زیادہ اموات راولپنڈی مین ہوئین جہان طاعون کا بہت زور سنا جاتا ہے +

(پیسہ)

شاہ ایران اور ان کی اپنی رعایا کے درمیان سخت نفاق

پردہ کی ضرورت انگلستان کے نامور شاعر مسٹر برٔون جو کیمبرج مین لارڈ کرزن کے استاد رہ چکے ہین ۔ اپنے معزز شاگرد کی دعوت پر دربار دہلی مین شریک ہوئے تھے ۔ وطن واپس جا کر انہون نے اپنا سفرنامہ لکہا ہی - جو شاعرانہ خیالات سے پر ہے اس مین ایک جگہ پردہ کے متعلق فرماتے ہین کہ "سیاحت ہند کے دوران مین رسم پردہ کو دیکھکر میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اگر انگلستان مین بھی عورتین پردہ کرتین تو کیا اچھا ہوتا - ممکن ہی پردہ رفتہ رفتہ ہندوستان سے اٹھ جائے مگر جب تک مردون کو سیکہنا ہے کہ ان کو عورتون کا اعزاز کس طرح کرنا چاہیے - اس وقت تک مین چاہتا ہون کہ ہندوستان مین پردیکا رواج رہے +

سلام کا جھگڑا رنگون مین مدرسین اور طلباء کے باہم سلام کا جھگڑا درپیش ہے حکام تعلیم نے سلام کرنے کے متعلق کچھہ نئی ہدایتین لڑکون کے نام جاری کی ہین ۔ لڑکون نے وہ ہدایات نہین مانین ماسٹر صاحبان اصرار کرتے ہین ۔ جسپر خوب جھگڑا اچل رہا ہے سکول بند ہین معلم صاحبان کی غصہ کے مارے بھوین تنی جاتی ہین ۔ لڑکے بازارون مین استادون پر تالیان بجاتے ہین اور چند شوخ مزاجون نے تو سکول کی دیوارون پر جا بجا اس مطلب کے نوٹس چسپان کردئے ہین کہ یہ مکان کرایہ کے لئے خالی ہے ۔ جن کے زیر دستی اتار ڈالنے کا حکم پولیس کو دیا گیا ۔ سارے قضیہ کی بنا یہ ہے کہ حکام تعلیم زور دیتے ہین کہ طالب علم قدیم برہمی رسم کے مطابق دونون بازو لٹکا کر یا ہاتھہ کی ہتھیلیان اوپر نیچے رکھکر سلام کرین لیکن نو عمر لڑکے اور ان کے والدین نہین مانتے وہ کہتے ہین کہ ایسا مودبانہ سلام صرف مذہبی رہنماؤن کے لئے مخصوص کیا گیا ہے نہ کہ ان سے کم درجے کے اشخاص کے لئے ۔ غرض آزادی کی ہوا اب ہندوستان مین ہر جگہ پھیر گئی ہے ۔ علی ہذا القیاس رنگون مین بھی ۔ اب لڑکون کے والدین جلسہ کرکے اس امر کا فیصلہ کرنے والے ہین کہ سلام کے مسئلہ کا فیصلہ کس طرح کیا جائے +

مسلمان شوہر اور عیسائی بیوی حال ہی مین ایک خاص طرز کا مقدمہ عدالت مدراس مین پیش ہوکر فیصل ہوا ہے اس کی تفصیل یہ ہی کہ مسٹر جیمس ہولٹ نے جو ایک فوجی پنشن یافتہ سپاہی ہی - اسلام قبول کیا جسپر اس کی بیوی مسز اینی ہولٹ نے اس کے ساتھہ رہنے سے انکار کیا - اور عدالت مین نان نفقہ کی چارہ جوئی کی مقدمہ کے تمام پہلوؤن پر غور کرنے کے بعد مسٹر ای کلارک نے مفصلہ ذیل فیصلہ صادر کیا ہے "مین خیال نہین کرتا کہ ایک بیوی کا فرائض شادی سے انکار کرنے کا حق اس سے بہتر ہو سکتا ہے کہ جو قانون طلاق مین مہیا کیا گیا ہے ۔ قانون ہذا مین جہان طلاق کی اجازت اس صورت مین دی گئی ہی کہ شوہر مذہب عیسوی چھوڑ کر نئی بیوی کرلے وہان یہ بات بھی صاف طور پر ظاہر کی گئی ہے ۔ کہ طلاق زنا - بیرحمی اور روپوشی کے بغیر اور کسی صورت مین روا نہین ہو سکتی - گو قانون کے رو سے یہ بات عیان ہے کہ تبدیل مذہب اور نئی شادی طلاق کے لئے کافی وجوہات ہین ۔ مگر صرف تبدیل مذہب یا اس کے ساتھہ دیگر امور کا واقع ہونا طلاق کی ضرورت ثابت نہین کرتا - مین اس قانونی بحث سے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ واضع قوانین کی علی العموم غالباً یہ غرض تھی کہ شوہر کے صرف مذہب تبدیل کرنے پر اس کی بیوی کو اس سے علیحدہ ہونیکا حق حاصل نہ ہو جائے اس مقدمہ مین یہ فیصلہ دینا کہ مسٹر ہولٹ اپنی بیوی کو گزارہ دے دوسرے لفظون مین معنی رکھتا ہے کہ مسز ہولٹ کو طلاق مل گئی لیکن مین خیال نہین کرتا کہ قانون طلاق کی رو سے مجسٹریٹون کو ایسے اعلیٰ اختیارات ہون - پس ان تمام امور پر غور کرنے سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ہولٹ کا مذہب تبدیل کرنا نہ تو مجرمانہ فعل ہے نہ بعید از اخلاق - نہ یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ مسٹر ہولٹ کے تبدیل مذہب سے اس کی بیوی کی شہرت چال چلن یا موجودہ حالت کو کسی قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے ۔ بیشک مسز ہولٹ کو اندیشہ ہے کہ ناگوار نتائج ظہور پذیر ہونگے لیکن یہ صرف خیالی باتین ہین ایک خیالی بات یہ بھی ہے کہ شاید مسز ہولٹ کو پردہ نشین ہونے یا مشرقی لباس پہننے پر مجبور کیا جائیگا - لیکن اس کا شوہر ان تمام باتون سے انکار کرتا ہے اور اس کا بیان ہے کہ وہ اپنی بیوی کی ہرگز ایسا سلوک نہین کریگا بلکہ اسے ایسا لباس جیسا وہ چاہے گی پہننے کی اجازت دیگا اور اسے اپنی پسند کی عبادتگاہ مین جانے کا اختیار ہوگا غرضیکہ تمام معاملات مین اسے وہی آزادی دی جائیگی جو آج تک اسکو حاصل رہی ہے"

گوندل علاقہ کاٹھیاواڑ مین اہل اسلام کی آبادی بہ نسبت ہندؤن کے بہت زیادہ ہے ۔ اول وہان گاؤکشی کی ممانعت تھی ۔ بیس پچیس برس کا عرصہ گذرا کہ جب وہان کے رئیس نابالغ تھے تو بمبئی گورنمنٹ کے ہاتھہ مین وہان کا انتظام تھا اور اس وقت اہل اسلام کو گاؤکشی کی اجازت دیگئی تھی ۔ لیکن اب جبکہ رئیس صاحب نے عنان حکومت ہاتھہ مین لیلی ہوئی ہی تو پھر گاؤکشی کو بند کر دیا ہے جس سے وہان کی مسلمان رعایا کو سخت تکلیف ہے بمبئی گورنمنٹ نے ان کی فریاد پر توجہ نہ کی اس لئے اب انہون نے وائسرائے کے پاس اپیل کی ہے +

بمبئی مین ایک پارسی ہیڈ ماسٹر نے اسبات پر خودکشی کی کہ اس سے دو ماہ پیشتر اس کی لڑکی خودکشی کرچکی تھی اور اس لڑکی سے اس کی بڑی محبت تھی ۔ جو لوگ خدا کو چھوڑکر فانی اشیاء سے دل لگاتے ہین ان کے نتائج ایسے ہی ہونے چاہئیں +

فوٹو - حضرۃ اقدس کے کھڑے قد کی تصویر بقیمت ۴ آنہ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے +

اسم اعظم یعنی الہامی دعا قیمت ۔ علاوہ محصولڈاک

حج کی فلاسفی

ایک دفعہ درس قرآن شریف مین جناب محمد عجب خان صاحب تحصیلدار ایبٹ آباد کے اس سوال پر کہ حج کی فلاسفی اور فائدہ کیا ہے ہمارے مخدوم مولانا حکیم نورالدین صاحب نے جو تقریر حج کی فلاسفی پر کی وہ ذیل مین درج کی جاتی ہے تاکہ ہر ایک مومن حسب استطاعت اُس سے مستفید ہو سکے +

فہم اور فراست کے لئے اللہ تعالےٰ نے جو اسباب دیئے ہین وہ تین قسم کے ہین +

(۱) وہ جنکو عام نگاہ سمجھ سکتی ہے

(۲) وہ جو فلاسفرون بادشاہون اور مدبرون کی سمجھ مین آتے ہین +

(۳) دوسری قسم کی مخلوق سے جو بالاتر مخلوق انبیا اولیا و رسل وغیرہ کی سمجھ مین آتے ہین لیکن پھر آگے ان کے مدارج بھی مختلف ہین

میرا ابھی ابتدائی سن اور طالب علمی کا زمانہ تہا کہ حج مجھپر فرض ہوا اور مین نے اس وقت دو حج کئے ۔ میری طبیعت اُس وقت بھی بہت آزاد ۔ حریت پسند اور دلائل کی محتاج تھی اُس عمر اور طالب علمی کے زمانہ مین کچھ محرکات میرے حج کرنے کے تھے پھر وسط عمر مین وہ اور بڑہ گئے اور اب اس وقت میری معرفت ضرورت حج کے بارے مین خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے بہت زیادہ کردی ہے مین اس وقت اپنے اول محرکات کا ذکر کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اس وقت بھی میری طبیعت نے یہ امر میرے دل مین جمادیا تھا کہ **اسلام** ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام خوبیون کا جامع مذہب ہے اور تمام غیر مذاہب کا ہمین ہے اس وقت جو میری سوسائیٹی ہم عمرون اور طالب علمون کی تھی جب کبھی قرآن یا اسلام کی چلیتی تو مین خدا کے فضل سے قرآن کے ذریعہ ہی ان سب پر غالب آتا ۔ میرے اس وقت کا قرآن ابتک میرے پاس موجود ہے اور اُس وقت جو جو میری تحقیقات اور خیالات تھے ان کے مطابق تمام حواشی چڑھے ہوئے ہین اس کے مطالعہ سے میرے خیالات کے تدریجاً عروج کا پتہ مل سکتا ہے ۔ اس وقت.......

.... ہی یہ بات بخوبی میرے دل مین بیٹھ گئی ہوئی تھی کہ ایسا کوئی بھی مذہب نہین ہے کہ اگر اسمین کوئی خوبی ہو تو وہ خوبی اسلام مین نہ ہو اور اسلام کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے جو کہ اس کے فرقہ اہل سنت الجماعت مین نہ ہو اور فرقہ اہل سنت والجماعت کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے جو کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور شیخ ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ ابن قیم کے طریق مین نہ ہو ۔ گویا مین ایک طرح سے اس وقت شاہ ولی اللہ صاحب کا مقلد تہا یا شیخ ابن تیمیہ و ابن قیم کا اس وقت کے حنفیون یا یون کہو کہ اسلام کے فلاسفرون سے مجھے محبت تھی ۔ اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ شاہ صاحب کی تصنیف جو کہ اس وقت ملتی نہ تھی میرے ساتھ رہتی تھی اس کے مطالعہ سے میرا مذکورہ بالا یقین خوب پختہ ہو گیا ہوا تہا اور میرا مذہب یہ مذہب تہا جو کہ تصوف ۔ فقہ حدیث اور فلسفیت کو جمع کرتا ہے +

اس وقت ہر مذہب اور ملت کے طالب علم کیساتھ میرا التعارف تہا جبکہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ نیاز مندی کے کتنے اقسام ہین ۔ غور کے بعد اس کی دو قسمین میری سمجھ مین آئین +

ایک ـــ خادمانہ نیازمندی

دوسری ـــ عاشقانہ نیازمندی

خادمانہ نیازمندی کا یہ رنگ ہے جو کہ ہم ہر روز سرکاری دربارون اور حکام کی پیشیون مین دیکھتے ہین کہ اپنے آقا کے کہنے کے مطابق خادمون کی ایک خاص وردی ہوتی ہے وہ پہن کر وقت مقررہ پر حاضر ہوتے ہین اور ہمیشہ صاف اور ستھرے رہتے ہین کہ آقا ناراض نہ ہو ۔ اور مجرا ۔ سلام ۔ نشست برخاست دربار کے....

.....وقت کے خاص آداب ہوتے ہین جو کہ وہ بجالاتے ہین اور خاص خاص خدام کو نذر بھی گذرانی جاتی ہے یہ حالت اپنے بندون کی خادمانہ نیازمندی کی خدا تعالےٰ نے زکوٰۃ اور نماز مین رکھی ہے کہ اس مین روپیہ بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور وقت کی پابندی کے لحاظ سے آداب الٰہی کو مدنظر رکھکر تمام ارکان بجالاکر جاتے ہین ۔ لیکن ۔

عاشقانہ نیازمندی کا طریق اور ہے کہ کسی محبوب کی دھن مین نہ کھانے کی فکر نہ پینے کی ۔ ہونٹ خشک ہو رہے ہین کسی سج دھج بناؤ سنگار کا خیال نہین ہے شہوانی قوائے پردہ موت ہے کہ بیوی کا خیال تک نہین آتا ۔ کبھی جو پتہ لگ جاتا ہے کہ محبوب وہان فلان کوچہ مین ہے تو یہ بھی دوڑ کر وہان پہونچتا ہے ۔ نہ سر کی خبر ہے کہ نگیڑی ہے کہ نہین اور نہ پاؤن کی کہ جوتہ ہے کہ نہین اور اس کوچہ مین چکر پر چکر دیتا ہے کہ کسی طرح اس کی جھلک نظر آجاوے اگر سارا چہرہ نہین تو کوئی حصہ ہی سہی ۔ کلام ہی سہی اور اگر اس مین کوئی حارج ہو تو کچھ پتھر سے بھی رسید کر دیتا ہے اور اگر اس کے وہم مین بھی یہ بات آجاوے کہ محبوب نے بلایا ہے تو حاضر ہون حاضر ہون کہتا ہوا دوڑتا ہے جو لوگ عاشق مزاج رہ چکے ہین یا اگر نہین تو محبانہ مضامین کی کتب تو دیکھی ہونگی جنمین عاشقون کی اس حالت کا بیان ہوتا ہے وہ خوب جانتے ہین کہ عاشقون پر ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے اور اسی محبانہ نیازمندی کی ادا کو اللہ نے اپنے بندون کے واسطے روزہ اور حج مین رکھا ہے

دیکھو مکہ مین خدا کا مکالمہ ہوا ۔ دیدار ہوا اور یقیناً ہوا وہان اللہ تعالےٰ نے ۔ بچون عورتون اور بڈہون پر فضل کئے اس لئے یہ انسانی خاصہ ہے کہ جب دیکھتا ہے کہ فلان مقام پر فلان فلان فضل ہوا تو اس کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہان کچھ نہ کچھ ضرور ہے وہ کونسا بچہ اور کونسی عورت اور کونسا بوڑھا تہا جسپر خدا کا مکہ معظمہ مین نظر آیا وہ بوڑھا تو ابراہیم علیہ السلام تہا ۔ اور عورت بی بی ہاجرہ تہین اور وہ بچہ اسمٰعیل تہا اور وہ حقیقی جوان محمد رسول اللہ سید الاولین والاخرین علیہم ان سب کو خدا ملا ہے اور ان سب کے ساتھ کلام بھی کی ہے جس کثرت اور جمعیت سے خدا نمائی مکہ مین ہوئی ہے کوئی اور مقام صفحہ ہستی پر نہین کہ اس جمعیت کے ساتھ خدا نمائی کا دعوی کرے ۔ مکہ مین رویت الٰہی خوب ثابت ہے اس لئے ایک سلیم الفطرت انسان جب امید باندھکر نیازمندی اور خواہش سے وہان جاتا ہے تو رحیم اور کریم خدا کب چاہتا ہے کہ اُسے محروم رکھے +

عاشقانہ نیازمندی کے اداب کے برخلاف یہ بات ہے کہ پردہ کیا جاوے ۔ کیونکہ اس سے عشق پر حرف آتا ہے اس لئے وہان عورتون کو پردہ کا حکم نہین ہے ۔ ان دنون مین مین نے ہیر اور رانجھا کا قصہ پڑہا تو وہان اسی عاشقانہ نیازمندی کی ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ہیر جب رانجھا کے واسطے روٹیان لیکر جا رہی تھی تو قاضی صاحب نماز پڑہ رہے تھے اس نے نہ دیکھا سامنے سے گذر گئی ۔ جب قاضی نماز سے فارغ ہو کر اس پر ناراض ہوا تو اُس نے جواب دیا کہ اے قاضی مین تو رانجھے کی طرف جا رہی تھی اور اس کے عشق مین مجھے نظر تک نہ آیا کہ تو نماز پڑہ رہا ہے کہ نہین مگر تعجب ہے کہ تیری کیسی نماز تھی کہ تو نے مجھے دیکھ لیا

غرضیکہ حج کی صورت ایسی ہی ہے جیسی کہ اوپر بیان ہوئی اس مین انسان اسی کوچہ مین چکر کھاتا ہے جہان ابراہیم ع نے چکر کھائے اور اللہ تعالےٰ کے کلام کی غور کرو اس آیت پر **واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل الخ** پھر مین نے اندازہ کیا ہے کہ اگر پتھرون کی عمارت ہو تو انسان زیادہ سے زیادہ سات آدمی تک کھڑے ہو کر آسانی سے بنا سکتا ہے اور اُسے گو وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہین ہوتی اور چونکہ کوئی اوس جگہ اور مقام کی تخصیص اور تعیین نہین کرتا جسپر اور جس جگہ کھڑے ہو کر ابراہیم ع اور اسمٰعیل نے دعا کین.

مانگیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں باپ بیٹے اسی چکر میں دعا مانگتے رہے ہیں جب تک سات ردے عبارت کے پورے نہیں ہوئے اور ردون کی تعداد سے پتہ لگتا ہے کہ سات ہی چکر تھے اور اسی تعداد پر اب بھی چکر کھائے جاتے ہیں۔ یہ ابراہیم اور اسمعیل کی عاشقانہ نیازمندی کی طرز تھی جسکی تعلیم دی گئی اور یہ بڑے قوی مومن تھے کہ ایک نے تو باپ ہو کر بیٹے کو ذبح کرنا چاہا دوسرے بیٹے نے جان دینے میں دریغ نہ کیا تاکہ خدا راضی ہو جاوے مگر چونکہ بعض میں کمزور ہوتے ہیں اس لئے آگے ایک عورت کی نیازمندی کی طرز بیان کی کہ جب ہاجرہ علیہا السلام کو حضرت ابراہیم نے صفا اور مروہ کے درمیان چھوڑا تو ہاجرہ علیہا السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو پوچھا کہ ہمیں کس کے سپرد کرتا ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے سپرد کرتا ہوں اور اسی کے حکم سے کرتا ہوں تب ہاجرہ علیہا نے کہا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ ہم کو کبھی ضائع نہ کریگا۔ ایک مشکیزہ پانی کا پاس تھا جب وہ ختم ہو چکا اور دھوپ کی شدت اور بچہ کو تڑپتے اور بہائے دیکھ کر وہ بے قرار ہوئیں تو ان پہاڑیوں پر کبھی چڑھتی اور کبھی اترتی تھیں اور ہر طرف نگاہ مارتی تھیں کہ کوئی قافلہ پانی لاتا ہو۔ آخر خدا تعالیٰ نے ایک چشمہ پانی کا وہاں جاری کیا جو کہ زمزم کہلاتا ہے اس مقام پر ہاجرہ علیہا السلام نے خدا پر کیسا توکل کیا اور عاشقانہ نیازمندی کا کیا ثبوت دیا۔ یہ نظارہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کر کے دیکھو تو وہ بھی سات ہی دفعہ چڑھیں اور اتریں تھیں ✦

چونکہ آبادی میں رہنے سے اکثر دل پر غفلت طاری ہوتی ہے اس لئے ہر ولی اللہ کو لوگوں سے الگ میدانوں میں بھی جانا پڑتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب یہ خیال کیا اور طبیعت میں جوش ہوا تو سمجھا ہی کہ دعا قبول ہو اس لئے حجر میں گذرتے ہوئے بھاگے بھاگے عرفات کے جنگل میں گئے کہ وہاں تنہائی میں دعا کروں یہ ۹ میل کا فاصلہ تھا مگر پھر آپنے دیکھا کہ اس بیرونی جگہ سے تو حرم ہی امن کی جگہ ہے اس لئے لوٹے اور مزدلفہ کے مقام پر جو عرفات سے واپس ہوتے ہوئے ۳ میل پر ہے ٹھہر گئے اور وہیں آپکو یہ الہام ہوا۔ انی اری فی المنام الخ

اس وقت کا ایک بڑا اسرار الٰہی ہے جسکو اس وقت ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تاہم اشارتاً اسے سمجھ لو کہ عوام الناس میں بھی ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ جب بیماری یا کوئی اور دکھ وغیرہ تکلیف ہو تو اکثر قربانی کیا کرتے ہیں کہ وہ بلا ٹل جاوے اس کا راز یہ ہوتا ہے کہ جب موت کا نزول ہوتا ہے تو وہ بلا کھائے کے واپس نہیں جاتی تو جو کچھ ابراہیم پر وارد ہوا وہ بھی بلا قربانی ٹل نہیں سکتا تھا اگرچہ ہزاروں مویشی ساتھ تھے مگر لڑکے کی قربانی کوئی تھوڑی سی بات نہ تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات بہت ہی عظیم الشان ہوگی جس کے لئے بیٹے کی قربانی تجویز ہوئی اس کنامین یہ ابراہیمی نمونہ تھا کہ قربانی کرے اور بچہ کا نمونہ یہ ہے کہ اس نے کہا کہ جو حکم ربی ہوا ہے وہ جلد ہی کر اور گردن آگے رکھدی عوام الناس جو کہ الٰہی رموز سے واقف نہیں ہوتے وہ ایسے وقت اعتراض کرتے ہیں اسیطرح اس وقت کسی نے اعتراض کیا کہ ابراہیم کی عقل ماری گئی ہے یہ آخری عمر۔ اور بڑھاپا۔ ایک اولاد آگے اب امید نہیں۔ ایک خواب کی بنا پر لڑکے کو ذبح کرنے کو طیار ہے لیکن ابراہیمی فرست اور ایمان کے آگے اس اعتراض کی کیا وقعت تھی اور یہ لوگ اپنی توجہ اور ارادہ کے ٹھرے پکے ہوتے ہیں اور جو مخالفت کرے وہ سخت دشمن ہوتا ہے اس لئے آپنے اٹھا کر اسے پتھر مارا کہ تو ہمارے ارادے کو روکنے والا کون ہوتا ہے یہ اس قسم کی رکاوٹیں ہیں کہ جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو ضرور پیدا ہوا کرتی ہیں تو وہ کنکر ہیں جو اس مقام پر عاشقانہ نیازمندی میں مارے جاتے ہیں مگر چونکہ مومن کی توجہ جب ایک کام کی طرف رہتی ہے تو وہ اسے بار بار کرتا ہے اور روک بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں اس لئے ہر بار ابراہیم علیہ السلام اسے دھتکارتے رہے ✦

اسلام کے ۵ ارکان ہیں جنمیں سے نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ اور حج جس نیازمندی میں داخل ہیں ان کا بیان کر دیا ایک نیازمندی یعنی ایمان کا ذکر نہیں ہوا وہ بھی اسی میں داخل ہے۔ اللہ پر ایمان لانے کے یہی معنے ہیں کہ جب انسان دل لگاتا ہے تو اسے کہنا ہی پڑتا ہے کہ ہم بھی کسی کے ہیں پھر اس دعوے کو نبھانے اور اس کے تقاضا کو پورا کرنے کے واسطے باقی نیازمندیاں ہیں ✦

اہل فلسفہ نے مانا ہے کہ تبادلہ خیالات کے واسطے سیاحت اور سفر بہت ضروری ہے اور جب تک انسان مختلف ممالک کے اخلاق عادات کو نہ دیکھے تو وہ اصلاح نہیں کر سکتا۔ شریعت اسلام نے اول تو تبادلہ خیالات کا اس طرح کیا کہ ہر محلہ کی مسجد میں وہاں کے لوگ ۵ وقت جمع ہوں پھر ہر جمعہ کے دن دیہات کے سب لوگ اور عیدین وغیرہ پر شہر اور دیہات کے سب لوگوں کا اجتماع کیا ہے۔ اور کل ممالک کے اجتماع کے واسطے حج رکھا ہے مگر یہ دنیا کا خیال ہے اور چونکہ غریب لوگ ایسے فوائد قوم کو نہیں پہونچا سکتے اس لئے صرف امرا کی تخصیص کی۔ اجتماع میں چونکہ حفظ صحت کا خیال ضروری ہے اس لئے ریتلے میدان میں یہ اجتماع رکھا ✦

پھر سٹیچو وغیرہ یادگاریں لوگ بناتے ہیں تو تنوں کے دشمن کو واجب تھا کہ ایک یادگار موحدانہ بنا جاتا ✦

مراسلہ

انفاق فی سبیل اللہ کیلئے ایک تحریک

برادرم ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ براہ مہربانی اس تجویز کو اپنے اخبار میں طبع کر کے مجھے ممنون فرماویں میں چاہتا ہوں کہ یہ تجویز آپکے اخبار سے اشاعت پذیر ہو اور دیگر اضلاع کے احباب کو اس پر غور و عمل در آمد کا موقع ملے ✦

زمیندار احباب کیلئے ایک نیک تحریک

یہ تجویز ان اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے جو حضور مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہیں اور جن کی حیثیت زمینداری ہے یعنی جو اپنی آمدنیوں کا ذریعہ صرف زراعت کاری پر رکھتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو اپنے پاک مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت عطا فرمائی ہے اور انہوں نے اپنی سچی عقیدت اور اخلاص مندی سے خدا کے پاک مسیح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اس پاک سلسلہ کی خدمت بجا لانے کا عہد کیا ہے اور ان الفاظ میں جو پاک سلسلہ کے اصحاب کے جلسہ میں خدا کے پاک مسیح کے روبرو ادا ہوتے اقراراً ادا کئے ہیں یہ اقرار بھی موجود ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اب ان الفاظ کی صداقت کا وقت آ گیا ہے اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور سے اپنی جماعت کو ایک ارشاد فرمایا ہے جو قادیان سے بکثرت شائع ہوا جس کا عنوان ہے حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد ✦ اور جو کہ البدر نمبر ۳۵ میں شائع ہو چکا ہے۔ لہٰذا میں اس امر کی طرف اپنے زمیندار ...... برادران کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں اس کی تحریک دراصل حضور امام پاک علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے۔ مجھو اس ضرورت کے متعلق اب زیادہ

الفاظ اس تحریر مین بغرض تحریص و ترغیب برادران کے لئے لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ اس ضرورت کو اس پاک اور واجب التعمیل ارشاد نے خوب واضح کر دیا ہی میرا کام صرف یہ ہو کہ مین اس ارشاد کی عملی اجراء کے لئے ایک تجویز بخدمت برادران پیش کرون اور ان کو وہ راہ بتاؤن جس سے ایک کافی سرمایہ ان کی طرف سے بتعمیل ارشاد عالیہ بہم پہونچ جائے ✦

برادران اللہ تعالیٰ آپ کی محنتون کو کامیاب کرے اور آپ کی پیداوار کے نتائج آپکے لئے ہر طرح کی خیر و برکت کا موجب ہون مین آپکے محاصلات اراضی سے جن کو خدا تعالیٰ نے آپکے لئے اپنی راہ مین لگانے کا موقع دے رکھا ہے ایک حصہ نکلوانا چاہتا ہون - چونکہ برادران زراعت پیشہ جماعت کی یہ ایک فطری خصلت اور عادت ہے کہ وہ اپنے محاصل مین سے فصل کی پختگی پر خدا کی راہ مین مساکین کی حاجت روائی کرتے ہین - ہماری خرمن جو محض خدا کے فضل کے سایہ مین پرورش پائے ہوئے ہوتے ہین ہمارے مینتون پر مانگنے والون کے دامنون کو خالی نہین جانے دیتے اور ان خرمنون مین سے اس وقت خدا کی راہ مین کسی قدر حصہ نکال دینا کچھ گران بھی نہین گذرتا لیس پس مین یہ چاہتا ہون کہ ہر ایک فصل کے وقت مین جب خدا کی زمین اپنی پیداوار سے ہمارے گھرون کو بھرے ہم اس سلسلہ کی امداد کے لئے بھی ایک حصہ پیداوار کا وقف کرین اور ہماری یہ امداد ان امدادون کے علاوہ ہو جو پہلے دائمی طور پر ہم نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھی ہے - ہر ایک صاحب مقدرت بھائی جو دوسرے بھائیون پر مالکانہ تصرف رکھتا ہو وہ اپنی ذمہ داری سے اس امدادی حصہ کا جمع کر لینا اپنے اوپر فرض سمجھے اور پھر جو حصہ مجموعی طور پر حاصل ہو اس کو فروخت کر کے فوراً اس امدادی فنڈ مین جمع کرا دیا جائے بالفعل یہ تجویز ہماری ان برادران کے متعلق ہے جو ضلع سیالکوٹ کے کسی حصہ کے رہنے والے ہون - خواہ ان کا کار زراعت اس ضلع مین جاری ہو یا علاقہ بار وغیرہ مین - چونکہ اس رقم کے جمع ہونے کے لئے ایک صدر مقام ہونا چاہئے اس لئے وہ صدر مقام بلحاظ کامل اطمینان سیالکوٹ ہوگا - جو بلحاظ ترتیب بھی اس ضلع کا صدر مقام ہے - سیالکوٹ کی جماعت چونکہ ایسے کامون مین حصہ لینے مین زیادہ مستعد ہے - پس یہ رقم بھی اس جماعت کی وساطت سے دارالامان مین پہنچنی چاہئے اب فصل خریف ۱۹۰۳ء چونکہ عنقریب پختہ ہونے پر ہے اس لئے ہم سب بھائی اس تجویز کا عمل درآمد اسی فصل سے شروع کر دین اور ہر جگہ کی ایک مقامی فہرست معہ اس امدادی فنڈ کے جو خریف ۱۹۰۳ء کے محاصل کا حصہ ہو اس خاکسار کے نام پہونچ جانی چاہئے - ان فہرستون کو ایک مستقل رجسٹر مین باترتیب درج کر لیا جائیگا - اور پھر آئندہ ہمیشہ خدا کے فضل سے اس امدادی فنڈ کا سلسلہ برابر جاری رہیگا - ہر ایک سال مین دو موقعون پر اس فنڈ کے وصول کرنے کا کام ہوگا یعنی فصل ربیع و فصل خریف - اور امید ہے کہ ہر ایک صاحب قدرت اور صاحب رسوخ بھائی اس تکلیف چند روزہ کو اپنے ذمہ لیکر اس امدادی فنڈ کو جمع کریگا - خاکسار یہ رقم جمع ہونے پر معہ فہرست ہا کے متعلقہ کے صدر مقام پر بھیج دیگا اور وہان سے بعد اندراج رجسٹر دارالامان مین روپیہ ارسال ہوگا یہ تجویز بالفعل بغرض اجرا پیش کی جاتی ہے جو صاحب اس مین کوئی ترمیم مفید کرنا چاہین ان کو اختیار ہے اور وہ جلدی اس سے مطلع فرما دین تاکہ قابل عمل در آمد ہو کر اس کو جلدی جاری کیا جائے ایک نقل اس کی بغرض اشاعت و اطلاع دیگر برادران اخبار الحکم مین طبع ہونے کو ارسال کر دی گئی ہے ✦ ❋

الراقم محمد سرفراز خان ساکن بدوملی

❋ نوٹ میرے باہمت بھائی چودھری سرفراز خان کی یہ تجویز بہت مفید اور قابل توجہ دیگر چودھریان و برادران کی ہے اور ایک خاص مشورہ کے بعد اسکو معزز بھائیون کی خدمت مین پیش کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ توفیق رفیق کرے اور جلدی ایک کافی امداد اس فنڈ مین بتعمیل ارشاد عالیہ مسیح موعود علیہ السلام پہونچ جائے ✦

خاکسار حامد شاہ سیالکوٹی

مثنوی

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۳۱ جلد ۲ صفحہ ۲۴۷

خود مطیع خالق ارض و سما	جملہ عالم را مطاع و پیشوا
ذرہ ذرہ بہر شان از خادمان	مہر و ماہ و اختران آسمان
ہر یکے بر صدق شان داده خبر	تا نماند نور ایشان مستتر
باد و بہر شان از کردگار	آب ہم یک بندۂ خدمتگذار
آتش ہم گلزار بہر شان مدام	خاک ہم از بہر شان ادنی غلام
از قدوم شان بہار بوستان	وز دم شان گلشنے صد گلستان
دشمن شان دشمن رب کبیر	بدتر از یک کرمکے دون و حقیر
خود خدا از بہر شان بستہ کمر	دشمنانش را کند زیر و زبر
از دعا و ہمت عالی شان	ذرہ ذرہ مے شود کوہ گران
رونق بازار حسن نور او	در رہ دین ناصر منصور او

نصرت و اقبال ایشان زاینبین	تا لشناسی ذات رب العالمین
اے برادر گر بقا خواہی بقا	تو بیا در ذیل ہستان خدا
تا خدا بر تو عنایت ہا کند	در مقصود ت بسنت تا دہد
مرگ ایشان ہم دلیل بین است	ہر یکے را ساغرش نوشیدن است
پیش فرزندان و خویشان و زنان	خواجہ افتادہ بہ بستر بس تپان
پیش او بنشستہ دانائے طبیب	رنگ رویش را ہمی بیند غریب
نسخہ تو ہر زمان پیشش نہند	مرہمے تو بر تن ریشش نہند
لیک جان او بدر آید ز تن	با چنین تلخی و آشوب و محن
کیست آن کو می کشد جان را ز تن	جز خدا دند و قدیر ذو المنن
پیش ازان ساعت کہ آن وقت خطر	بر تو آید از سماء اے باخبر
کن دعا با پیش رب ذو الکرم	کز طفیل سید خیر الامم
از کرم آن ساعتی آسان کند	در عنایت ہائے خود شادان کند
ہر چہ گفتم بہر تو کافی بود	منبدی را بس ہمین وافی بود
اے خدا اے قادر مطلق خدا	اے بدیع و مالک ملک و بقا
اے خدا اے خالق ارض و سما	ذرہ ذرہ بر وجودت رہ نما
تو وحیدی وحدت از کثرت عیان	زیرکان فہمند و مرد نکتہ دان
از ہمہ بالا تری والا تری	وز خیال و عقل ما اعلا تری
از مجرد عقل بالا کے رسیم	وز گلستان ارم بر کے خوریم
تا نیارد لطف تو مارا کشان	کے بمنزل میرسیم اے مہربان
تا نہ از تو بر عیان گردد ہمے	کے بہ لوایں قلب تیرہ راہے
عقل ما بے فضل تو گردد خراب	عقل ما با فضل تو صد فتحیاب
فضل تو بر علم ما سرچشمہ	ہر گل و گلشن ز تو شد رستہ
تو علیمی بے نہایت علم تو	تو حلیمی بے نہایت علم تو
جرم ما بینی و پوشی اے غفور	بر گناہم بس صبوری اے صبور
حسن و احسان کردہ بے خود جان ما	جان ما قربان بر آن حاجت روا
عشق تو سرمست کردہ ہر سرے	ہر سرے افتادہ در شور و شر

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب۔ بی اے - نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان ؑ اور مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح الزمان ؑ نے اس کی نسبت ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیرین بیان۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین - دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہوچکی ہے - خریداران البدر و الحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے ✦ قیمت بلا جلد ۸ معہ جلد ۸ قیمت پارہ عم ۲ر - الم ۶ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

Registered No. 288

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

وجب الشکر علینا مادعیٰ للّٰہ داع

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہی یہ رخ محمدؐ کا

چودہوین رات کا ہی جاندیہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

نمبر ۳۹ | قادیان دارالامان ۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء مطابق یکم شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

بقیہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

وہ تمام اخبارات جوکہ رد نصاریٰ کے بارے مین یورپ اورامریکہ سے آئے تھے پڑھے جانے کے بعد میان گل محمد صاحب نے حضرت اقدس کو اپنی طرف مخاطب کیا اور کہا کہ مین آپکے کہنے کے مطابق آیا ہون ۔حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم نے تو آپ کو بذریعہ تار اور خط کے منع کردیا تھا کہ آپ آدین ۔علالت طبع اور ایک ضروری کام مین مصروفیت کی وجہ سے فرصت نہین ۔ اب آپ آگئے ہین تو مجھے آپکے آنے کی خوشی ہی اور مین چاہتا ہون کہ کوئی تحقیق کیواسطے میرے پاس آوے ۔ زمانہ دن بدن راستی اختیار کرتا جاتا ہے ۔ عیسائی مذہب کی تردید اور کسر صلیب کے لئے جوکچھ مجھے خدا نے عطا کیا ہی اس کو تبلانے کو مین ہر وقت طیار ہون لیکن دوسرے موقعہ پر جب آپ آوین گے تو جیسے آپکا حق ہوگا کہ سوال کرین ویسا ہی میرا حق ہوگا ایک سوال کرون اور وہ سوال صرف مسیح کی الوہیت تثلیث اور چال چلن کی نسبت ہوگا لیکن جیسے مین نے اس سوال کو مشخص کردیا ہے ویسے ہی آپ کو لازم ہے کہ آپ بھی اپنے سوال کو مشخص کرین کہ طیاری کا موقعہ ملجاوے

گل محمد صاحب ۔ ہان آپ بھی ایک سوال کرین جیسے مجھے تلاش حق کی ضرورۃ ہے ویسے ہی آپ پر ضروری ہے کہ آپ اظہار حق کرین ✦

حضرۃ اقدس عمـ ۔ یہ آپ سچ کہتے ہین مگر میرا اظہار حق کی شہادۃ تو یورپ اور امریکہ دے رہا ہے ابھی آپکے سامنے اخبارات پڑھے گئے ہین ✦

گل محمد صاحب ۔ لیکن ایک بات ضروری ہی کہ اگر مین دوسرے موقعہ پر آؤن اور آپکو پھر فرصت نہو تو چونکہ مین ایک غریب آدمی ہون اس لئے آمدورفت کا خرچہ آپ پہ ہوگا

حضرت اقدس عمـ اگر غریب ہو تو آمدورفت کا کرایہ ہم دیدیا کرین گے اگر ہم اس طرح بوجہ نہ ہونے فرصت کے سو دفعہ واپس کرین گے تو سو دفعہ کرایہ دیوین گے ✦

میان گل محمد صاحب نے کرایہ اس دفعہ کا طلب کیا اور اسی وقت ان کی غربت کا خیال کرکے ان کی درخواست پر کے روپیہ ان کو دیدے گئے ان حالتون پر بعض احباب مین چرچا ہوا تو میان گل محمد صاحب نے حضرۃ اقدس ع کو مخاطب ہوکر کہا ۔

گل محمد صاحب ۔ آپ تو تمسخر کرتے ہین ✦

حضرۃ اقدس عمـ ۔ یہ یاد رکھئے ہمارے کام محض اللہ ہین یہان تمسخر اور مذاق نہین ہم تو ہر ایک بار اپنے اوپر ڈالتے ہین ۔ اگر تمسخر ہوتا تو یہ زیرباری کیون اختیار کرتے اور نہین روپیہ آپ کو دیدیتے بلکہ تلاش حق کے لئے تو کوئی لنڈن سے بھی چلکر آوے تو ہم اس کا کرایہ دینے کو تیار ہین ✦

اس کے بعد عشا کی اذان ہوئی اور گل محمد صاحب کو رخصت کیا گیا ✦

۶ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

آج کے دن میان گل محمد صاحب نے پھر ایک حجت کھڑی کی اور حضرۃ اقدس کی تحریر لینے کی کوشش کی تاکہ لاہور مین وہ پیش کرسکین ۔چونکہ حضرۃ اقدس کتاب تذکرۃ الشہادتین کی تصنیف مین مصروف تھے اور آپکو بالکل فرصت نہ تھی آپنے مفتی محمد صادق صاحب کو جنہون نے میان گل محمد صاحب سے ملاقات اور گفتگو مین کمال انٹرسٹ لیا تھا فرمایا کہ وہ جواب دیوین ۔ مگر میان گل محمد صاحب کس کی مانتے تھے آخیان کے بڑے اصرار سے حضرۃ اقدس نے پھر ان کو ایک تحریر دی جس کی نقل ہم ذیل مین کرتے ہین ✦

نقل رقعہ منجانب حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
بنام میان گل محمد صاحب عیسائی

بشرط خیر وعافیت اور نہ پیش آنے کسی مجبوری کے میری طرف سے یہ وعدہ ہے کہ اگر ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کے بعد میان گل محمد صاحب اس بات کی مجھے اطلاع دین کہ وہ قادیان مین آنیکے لئے طیار ہین تو مین ان کو بلا لون گا تا جو سوال کرنا ہو وہ کرین

سوال صرف ایک ہوگا اور فریقین کے لئے جواب اور جواب الجواب دینے کے لئے چار دن کی مہلت ہوگی اور انہی چار دنوں کے اندر میرا بھی حق ہوگا کہ یسوع مسیح اور اس کی خدائی کی نسبت یا انجیل اور توریت کے تناقض کی نسبت جو عیسائیوں کے موجودہ عقیدہ سے پیدا ہوتا ہے کوئی سوال کروں ایسا ہی ان کا حق ہوگا کہ وہ جواب دیں پھر میرا حق ہوگا کہ جواب الجواب دوں اور یہ امر ضروری ہوگا کہ میاں گل محمد صاحب قادیان سے جانے سے پہلے مجھے اطلاع دیں کہ وہ اسلام یا قرآن شریف پر کیا اعتراض کرنا چاہتے ہیں تاہم بھی دیکھیں کہ واقعی وہ اعتراض ایسا ہی کہ یسوع مسیح کی انجیل یا اس کی چال چلن یا اس کی نشانوں پر وارد نہیں ہوتا گو مجھے بہت افسوس ہے کہ ایسے لوگوں کو مخاطب کروں کہ اب بھی اور اس زمانہ میں اُس شخص کو جسکے انسانی ضعف اُس کی اصل حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں خدا کر کے مانتے ہیں مگر ہمارا فرض ہے کہ ذلیل سے ذلیل مذہب والوں کو بھی اُن کے چیلنج کے وقت رد نکریں اس لئے ہم رد نہیں کرتے بالآخر یہ ضروری ہو کہ وہ اپنا صحیح اور پورا پتہ لکھکر مجھے دیں تا میرے جواب کے پہونچنے میں کوئی وقت پیش نہ آوے یعنی لاہور میں کہاں اور کس محلہ میں رہتے ہیں اور پورا پتہ کیا ہو مکرر یہ کہ آپکے اطمینان کے لئے جیسا کہ رات کو آپنے تقاضا کیا تہا میں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے لکھنے پر قادیان میں آویں اور میری کسی مجبوری سے بغیر مباحثہ کے واپس جاویں تو میں دو طرفہ آپ کو لاہور کا کرایہ دونگا اور جو رات کو آپ کو مبلغ تین روپیہ دئے گئے ہیں اُس میں آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ کسی حرجہ کے رو سے آپ کا یہ حق تہا کیونکہ جس حالت میں ہم نے اپنی گرہ سے خرچ اُٹھا کر آپ کو روکنے کے لئے لاہور میں تار بھیجدیا تہا اور تین خط بھی بھیجے پھر اس صورت میں آپکا یہ نقصان آپکے ذمہ تہا مگر میں نے محض مذہبی مروت کے طور پر آپ کو تین روپے دئے ورنہ کچھ آپ کا حق نہ تہا ایسا ہی اُس وقت تک کہ آپ کی نیت میں کوئی صریح تعصب مشاہدہ نہ کروں ایسا ہی ہر ایک دفعہ تعرض کے کسی حق کے کرایہ دیسکتا ہوں محض ایک نادار خیال کرکے نہ کسی اور وجہ سے

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد
۷/ اکتوبر ۱۹۰۳ء

یہ رقعہ لیکر پھر بھی میاں گل محمد کو قرار نہ آیا اور جب کہ ظہر کیوقت حضرت اقدس عہ تشریف لائے تو کہنے لگے جو الفاظ میں ایزاد کرانا چاہتا ہوں وہ کردو مگر خدا کے مسیح عہ نے اُسے مناسب نجانا اور آخر میاں گل محمد صاحب رخصت ہوئے۔

۷- اکتوبر ۱۹۰۳ء

آج ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا ہوئیں اور شام کے وقت حضرت اقدس عہ کی طبیعت علیل ہوگئی اور درد گردہ کی تکلیف محسوس ہوئی +

۸- اکتوبر ۱۹۰۳ء

بوجہ علالت طبع حضرۃ اقدس کسی نماز با جماعت میں شامل نہو سکے

۹- اکتوبر ۱۹۰۳ء

بہ نسبت کل کے آج آپ کی طبیعت بہ فضل خدا ز بصحت رہی مگر تاہم صبح کی نماز با جماعت میں شامل نہو سکے اور کتاب کی تکمیل کے لئے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہوئیں جمعہ آپنے مسجد مبارکہ میں ادا کیا +

۱۰ و ۱۱- اکتوبر ۱۹۰۳ء

ان دونوں میں بھی ظہر و عصر کی نمازیں بوجہ ضرورت دینی کے جمع ہوتی رہیں +

۱۲ و ۱۳ و ۱۴- اکتوبر ۱۹۰۳ء

۱۴- اکتوبر کو پھر ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوئیں اور باقی کل نمازیں حضرت اقدس علیہ السلام نے با جماعت ادا کیں شام کے وقت ایک مختصر تقریر دنیا کی تلخیوں پر فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے +

دنیا تعجب ہے کہ انسان اس میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا۔ دوستوں کا جدا ہونا۔ ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا کے ساتھ دل لگا یا جاوے جیسے کہا ہے کہ جز بخلوت گاہ حق آرام نیست۔ انسان ایک لحظہ میں خوشی کرتا ہے تو دوسرے لحظہ میں اُسے رنج ہوتا ہے لیکن اگر رنج نہو تو پھر خوشی کا مزا نہیں آتا جیسے کہ پانی کا مزا اُسی وقت آتا ہے جب کہ پیاس کا درد محسوس ہو اس لئے درد مقدم ہے

۱۵- اکتوبر ۱۹۰۳ء

شام کے وقت ایک صاحب نے ایک بیگم صاحبہ کا پیغام آکر دیا کہ وہ کہتی ہیں کہ اگر میرا فلاں فلاں کام ہو جاوے تو میرا سب جان و مال آپ پر قربان ہو۔ حضرت اقدس عہ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی قسم کی شرط نہ کرنی چاہئے اور نہ خدا تعالیٰ رشوت چاہتا ہے ہم بھی دعا کریں گے اور ان کو بھی چاہیئے کہ عجز و انکسار سے اُس کی بارگاہ میں دعا کریں

قرآن شریف و حدیث شام کے وقت حضرت اقدس نے قرآن شریف اور حدیث کے ذکر پر فرمایا کہ اگر صرف احادیث پر انحصار کیا جاوے اور قرآن کریم سے اس کی صحت نکی جاوے تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک انسان کے سر کو کاٹ دیا جاوے اور صرف بال ہاتھ میں رکھ لئے جاویں اور کہا جاوے کہ یہی انسان ہے حالانکہ بال کی زینت اور خوبی اُسی وقت ہے جبکہ انسان کے ساتھ ہوں ایسے ہی حدیث اُسی وقت کوئی شئے اور قابل اعتماد ہوسکتی ہے جبکہ قرآن شریف اس کے ساتھ ہو۔ احادیث کے اوپر نہ تو خدا کی مہر ہے نہ رسول اللہ صلعم کی۔ البتہ قرآن شریف کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ اسی لئے ہمارا یہ مذہب ہے کہ قرآن شریف سے معارض نہ ہو تو بالتحقیق ضعیف سے ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جاوے لیکن اگر کوئی قصہ جو کہ قرآن شریف میں مذکور ہو اور حدیث میں اس کے خلاف پایا جاوے مثلاً قرآن میں لکھا ہے کہ اسحاق عہ ابراہیم عہ کے بیٹے تھے اور حدیث میں لکھا ہوا ہو کہ وہ نہیں تھے تو ایسی صورت میں حدیث پر کیسے اعتماد ہوسکتا ہو

من بنی اسرائیل مسیح موعود کی نسبت ان کا یہ خیال کہ وہ اسرائیلی مسیح ہوگا بالکل غلط ہی قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ وہ تم میں سے ہوگا جیسی سورہ نور میں ہے وعد الذین آمنوا منکم پھر بخاری میں بھی منکم ہی ہے پھر مسلم میں بھی منکم ہی صاف لکھا ہے۔ ان کمبختوں کو اس قدر خیال نہیں آتا اگر اسی مسیح نے پھر آنا تہا تو منکم کی بجائے من بنی اسرائیل لکھا ہوتا اب قرآن شریف اور احادیث تو پکار پکار کر منکم کہہ رہے ہیں مگر ان لوگوں کا دعوے من بنی اسرائیل کا ہے۔ سوچکر دیکھو کہ قرآن کو چھوڑیں یا ان کو +

مفتری اور ان کے انجام

خدا تعالےٰ کی غیرت اس امر کا ہرگز تقاضا نہیں کرتی کہ ایک شخص جو کہ اس کی طرف سے مامور نہیں ہے یا اُسے خدا نے اپنے مکالمہ سے شرف نہیں بخشا تو وہ افترا کے طور پر اپنی کلام کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنے آپ کو اُس کی طرف سے مامور شدہ قرار دے جس قدر آسمانی کتابیں ہیں ان تمام میں اس امر کا ثبوت پایا جاتا ہے کہ مفتری علی اللہ ہمیشہ خائب و خاسر ہوتا ہے اور اپنے

دعاوی پر قایم رہکر وہ کبھی لمبی عمر نہیں پا سکتا۔ غرضیکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ماموریت کے مدعی ہوں ان کی صداقت کا بڑا بھاری معیار خدا تعالےٰ نے ان کی کامیابی اور ان کے دشمنوں کی ناکامی کو قرار دیا ہے جیسا کہ خود قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ فما منکم من احد عنہ حاجزین۔ وانہ لتذکرۃ للمتقین۔ یعنی اگر آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کوئی بات بنا کر کہتے تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور رگ گردن کو کاٹ ڈالتے اور کسی کی طاقت نہ ہوتی کہ اس بات سے وہ ہم کو روک سکتا اور متقیوں کے لئے یہ ایک نصیحت ہے۔ آنحضرۃ صلعم اپنے دعوے بعثت سے ۲۳ سال تک زندہ رہے پس اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایک مفتری کم از کم اپنے دعوے پر ۲۳ سال کی عمر نہیں پا سکتا ضرور ہے کہ وہ اس عرصہ سے پہلے پہلے ہلاک ہو بشرطیکہ اس نے اپنے دعوے سے توبہ نہ کی ہو۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جاوے کہ ایک مفتری علی اللہ اپنے دعوی پر ۲۳ برس کی عمر پا سکتا ہے تو ایسی صورت میں پھر یہ آیت جسے اللہ تعالےٰ نے بڑے شد و مد سے زبردست دلیل آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ٹھہرایا ہے نعوذ باللہ جھوٹی ٹھہریگی۔ اور وہم پرست دلوں میں یہ خیال گذر سکیگا کہ ممکن ہے کہ آنحضرۃ صلعم بھی نعوذ باللہ اپنے دعوے میں افترا سے کام لیتے ہوں اور مفتری علی اللہ کی نسبت جسقدر وعید خدا تعالےٰ نے اپنے کلام میں فرمائے ہیں وہ تمام جھوٹے ٹھہریں گے۔ لیکن بات یہ ہے کہ خدا کا کلام برحق ہے کیونکہ جیسے یہ بات کہ مفتری علی اللہ خائب و خاسر ہوتا ہے اور اپنے دعوے پر لمبی عمر نہیں پاتا۔ اس کی قول میں پائی جاتی ہے۔ ویسی ہی یہ بات اس کے فعل میں دیکھی جاتی ہے کہ جب کسی شخص پر کوئی افترا کیا جاتا ہے تو طبعًا اس کی غیرۃ تقاضا کرتی ہے کہ اس مفتری سے انتقام لے اور ثابت کر دے کہ یہ مفتری ہی ہے سلطنتوں میں جو کہ ظل الٰہی ہوتی ہیں اس کی نظیر موجود ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو ایک مصنوعی عہدہ دار یا حاکم پیش کرے اور گاؤں وغیرہ میں معاملہ لیتا پھرے تو سرکار بہت جلد اسے گرفتار کر کے سزا دیتی ہے پس جب مخلوق کی غیرت اس امر کا تقاضا نہیں کرتی تو خالق کی غیرت کس طرح تقاضا کرے کہ ایک مفتری علی اللہ کو چھوڑ دے پھر فنا کی۔ طور پر ایک اور ثبوت خدا کی غیرۃ کا اس طرح سے ملتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد آج تک جس قدر مفتری علی اللہ گذرے ہیں اور وہ اپنے افترا پر قایم بھی رہے ہیں وہ ہمیشہ خائب و خاسر اور ہلاک ہوئے ہیں ناظرین کے لئے ذیل میں ہم ان کی ایک فہرست بھی پیش کرتے ہیں۔

اول مسلیمہ کذاب۔ یہ کذاب بنو قبیلہ بنی حنیفہ سے تھا اس نے قرآن کریم کے مقابل میں کچھ تحریر بھی نکالی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنوں میں نبوۃ کا دعوی کر کے ایک خط حضرۃ رسالت مآب کی خدمت میں لکھا تھا کہ نصف ملک تمہارا اور نصف ملک میرا ہے باہم ملک تقسیم کر لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب اس کو لکھا وہ ہم بجنسہ درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے طبرانی نے نعیم بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کو لکھا از طرف محمد رسول اللہ بطرف مسلیمہ کذاب۔ واضح ہو کہ زمین اللہ کی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کو زمین کا وارث کر دیتا ہے اور یاد رکھو کہ انجام کار متقی ہی کامیاب و مظفر و منصور ہوتے ہیں۔

اس کذاب نے علاوہ دعوی نبوۃ نماز معاف کر دی تھی اور شراب اور زنا کا عام حکم دیدیا تھا کہ یہ سب حلال ہیں آخر بعہد خلافت حضرۃ ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک خونناک لڑائی کے بعد خالد بن ولید کے ہاتھ سے وہ کذاب واصل جہنم ہوا ایک سال سے بھی زیادہ عمر نہیں پائی اس کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ شامل ہو گئے تھے

(۲) اسود عنسی یہ کذاب بھی زمانہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مثل مسلیمہ دعویدار نبوۃ ہوا تھا اس کا نام عبہلہ اور اس کے باپ کا نام کعب بن عوف تھا۔ یہ شخص بہت شراب پی کر مخمور رہتا تھا اس واسطے اس کا لقب ذو الخمار ہو گیا تھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فراغت پا کر بیت اللہ شریف سے واپس ہو کر مدینہ منورہ میں پہونچکر بیمار ہو گئے تو ان کی علالت کی شہرۃ دور و نزدیک پھیل گئی اس پر مسلیمہ اور اسود عنسی نے دعوے نبوت کر دیا۔ مگر رسول اللہ صلعم نے ان کی نسبت رویا میں پہلے سے کل حال معلوم کر کے ان کے انجام سے بھی خبر دیدی تھی۔

یہ کذاب یعنی اسود عنسی ایک بڑا شعبدہ باز تھا اور اپنی شعبدہ بازی سے بڑے بڑے عجائبات دکھلایا کرتا تھا جس سے لوگ حیرۃ میں آکر اس کے پنجے میں گرفتار ہو جاتے تھے اس نے چھ سو آدمیوں کی جمعیت پیدا کر کے شہر صنعا پر قبضہ کر لیا تھا اس کے ہمراہ دو اور شیاطین بھی رہتے تھے جو فن شعبدہ بازی میں بڑے چالاک اور ہوشیار تھے ایک کا نام سحیق اور دوسرے کا نام شقیق تھا اس کذاب کا بڑا زور و شور صرف تین چار مہینے تک رہا۔ آخر فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے قتل کی خبر خود مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے پانچ روز پہلے دی تھی جو فی الحقیقت صحیح نکلی۔

(۳) ابن صیاد یہ شخص یہودی تھا اس کا نام صافی اور اس کے باپ کا نام صیاد یا صائد تھا بچپن سے ہی اس کی فطرۃ ایسی تھی کہ عجیب عجیب تماشے دکھاتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کی شہرۃ سنی تو اس کے پاس گئے اور دل میں ایک لفظ دخان تجویز کر کے پوچھا کہ بتا میرے دل میں کیا ہے وہ فورًا کہنے لگا دُخ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اخسأ فلن تعدو قدرک یعنی دور ہو تو اپنے اصل کو واپس نہیں پائے گا۔ غرض یہ شخص اس قدر خطرناک سمجھا گیا کہ بڑی جماعت صحابہ نے اسی کو دجال اکبر تسلیم کر لیا تھا مگر بالآخر یہ شخص مسلمان ہو گیا تھا اور حج بیت اللہ سے مشرف ہوا تھا مگر پھر بھی صحابہ اس سے ڈرتے اور اس کو نظر حقارت سے دیکھتے رہے۔

(۴) طلیحہ بن خویلد اسدی۔ یہ شخص بنی اسد قبیلے کا آدمی تھا خیبر کے مضافات میں کسی گاؤں سے حضرۃ ابو بکر صدیق رض خلیفہ اول کے زمانہ خلافت میں نکلا۔ فی الاصل یہ کذاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظاہر ہوا تھا۔ اس نے بھی دعوی نبوت کیا تھا اس کی سرکوبی کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن الازور کو متعین کیا تھا۔ بنی اسد کے تمام لوگ ضرار کے ساتھ ہو گئے اور طلیحہ کی طاقت ٹوٹ گئی۔ یہ کذاب کہا کرتا تھا کہ جبرائیل میرے پاس آتا ہے اور اکثر مسجع فقرات بنا کر لوگوں کو سناتا تھا کہ مجھے وحی ہوئی ہے اور نماز اور سجدہ سے لوگوں کو منع کرتا تھا اور یہ حکم دیتا تھا کہ کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کیا کرو۔ آخر اس کے ساتھ قبائل اسد و غطفان و طے شامل ہو گئے اور اس طرح اس نے بڑا زور پکڑ لیا تھا۔ نماز اور زکوۃ سے منع کرتا تھا آخر بڑی کشت و خون کے بعد جب قبیلہ اسد اور غطفان مسلمان ہو گئے تھے تو وہ بھی مسلمان ہو گیا

(۵) سجاح بنت الحرث بن سوید یہ ایک عورت قبیلہ بنی تمیم سے تھی اس نے نبوۃ کا دعوی کیا تھا کل قبیلہ بنی تمیم کے لوگ اس کے پیرو ہو گئے اور اس کے ماموں تغلبی تھے۔ یہ قتل کو شیر مادر سمجھتی تھی جسکو چاہتی فورًا قتل کرا دیتی گرگ پر سوار ہوتی تھی۔ یہ بدذات عورت یمامہ میں جہاں مسیلمہ کذاب رہتا تھا پہونچی مسیلمہ کو اپنے کذاب ہونے پر یقین تھا اس کے آنے سے گھبرایا۔ مگر آخر کہلا کر بھیجا کہ مجھکو وحی ہوئی ہے کہ جو ہم سے غالب ہے وہ دوسرے کا تابع ہو جائے۔ اس پر سجاح نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی۔ آخر ایک خیمہ میں ان دونوں کی باہم ملاقات کی۔ آخر جماع کی ٹھہرائی اور مرتکب زنا ہوئے اس کے بعد سجاح نے اپنی نبوۃ مسیلمہ کذاب کے سپرد کر کے خود نبوۃ سے دستبردار ہو گئی اور باہم نکاح کر لیا اور بلند آواز سے پکار دیا کہ نماز فجر اور عشاء معاف کر دی گئی۔

بالآخر یہ عورت بزمانہ خلافت حضرۃ معاویہ تائب ہو کر صدق دل سے مسلمان ہو گئی تھی اور بصرہ میں مدت تک رہ کر فوت ہو گئی اور سمرہ بن جندب نے نماز جنازہ ادا کی۔

(۶) مختار۔ یہ کذاب قبیلہ ثقیف سے برآمد ہوا تھا اس نے بھی نبوت کا دعوی کیا تھا اور اپنے خطوط میں من مختار رسول اللہ لکھا کرتا تھا۔ اس کی خبر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی چنانچہ مسلم میں ہے ان فی ثقیف کذابا و مبیرا رواہ مسلم عن اسماء بنت ابی بکر و الترمذی عن ابن عمر و الطبرانی عن سلامۃ بنت ...

مسلم نے اسماء بنت ابو بکر سے اور ترمذی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے سلامۃ بنت حر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف سے ایک کذاب پیدا ہوگا - اس نے بڑے بڑے فساد اور جنگ وجدال کئے آخر کار قید ہو کر ہلاک ہوا

(۷) شاعر متنبی اس کا نام احمد اور اس کے باپ کا نام حسین تہا کوفہ اس کا مسکن تھا کنیت اس کی ابو الطیب تھی - شام کے ملک میں جاکر علم ادب کے سیکھنے مین مصروف ہوا - اور کلام عرب پر ایسا قادر ہوا کہ بلا تکلف نظم ونثر کہہ سکتا تہا کتب لغت مین بکثرۃ مطالعہ کیا - اس نے ایک بڑا دیوان بھی نظم کیا آخر نبوۃ کا مدعی ہوا اور قبیلہ بنی کلب اور دیگر قبائل کے لوگ بکثرۃ اس کے تابع ہوگئے لیکن امیر حمص نے اُس کے دعوے کے ساتھ ہی اس پر چڑہائی کی اور اس کو اسیر کرلیا اور اس کی جماعت کو پراگندہ کردیا اور وہ بالآخر تائب ہوگیا اور بعض کہتے ہین کہ ۳۵۴ھ ہجری مین ایک شعر کے کہنے پر بحکم سیف الدولہ قتل کیا گیا +

(۸) بہبوذ - یہ کذاب قوم زنج کا سرگروہ تہا اس نے بڑی جمعیت پیدا کرلی تھی اور وہ بصرہ پر چڑھ آیا - اور بہت علاقہ پر متصرف ہوا لاکھون مخلوقات خدا کو تہ تیغ اور بیشمار بندگان خدا کو بے خان ومان کردیا - اُس نے یہ دعوی کیا تہا کہ مین خدا کی طرف سے رسول ہوکر آیا ہون اور مجھ پر غیب کی خبرین کھول جاتی ہین - اُس کے دعوے کرنے کے تھوڑے عرصے بعد معتمد علی اللہ خلیفہ عباسی کی فوج نے اُسے قتل کرڈالا اور اس کا سر کاٹا گیا اور بغداد مین ایک نیزہ پر نصب کرکے بازارون مین پھرایا گیا +

(۹) یحیی بن زکرویہ قرمطی نے بکثرۃ لوگ پیدا کرکے ایک بڑا زور پکڑ لیا اور اپنا سجدہ کرواتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھ پر قرآن مجید کی آیات نازل ہوتی ہین - حاجیون پر لوٹ مار کرتا تہا اور بغداد کے آس پاس کے علاقہ کو تباہ کر رکھا تہا آخر خلیفہ مکتفی باللہ نے ایک فوج جرار بھیجکر اُس کو شکست فاش دیکر قتل کیا اور صرف ایکسال تک اس کا شور رہا +

(۱۰) عیسی بن مہرویہ - یہ شخص بھی قرمطی تہا - یہ کذاب یحیی بن زکرویہ کا چچا زاد بھائی تہا اس نے اپنا لقب مدثر ظاہر کیا اور امیر المومنین مہدی کے نام سے پکارا جاتا تہا - ایک بڑی جمعیت پیدا کرکے شام کے ملک پر حملہ آور ہوا - اور بڑی خونریزی اور فساد کیا آخر خلیفہ مکتفی باللہ کی جرار فوج کے ہاتھون قتل کیا گیا اور ایک مدۃ قلیل مین اُن کے شر سے زمین پاک وصاف کی گئی +

(۱۱) سلیمان قرمطی - اس کی کنیت ابو طاہر اس کے باپ کا نام ابو سعید - جب اس کا باپ ابو سعید اپنے غلام کے ہاتھ سے مارا گیا تو بموجب وصیت پدری اُس کا بڑا بیٹا سعید اپنے باپ کا قائم مقام کھڑا ہوا لیکن ابو طاہر سلیمان اپنی چالاکی کی وجہ سے غالب آیا اور خانہ کعبہ مین جاکر حجر اسود کو اکھیڑ لیا اور بلند آواز سے للکارنے لگا کہ مین خدا ہون اور مین ہی خلقت کو پیدا کرتا ہون لیکن غیرت خداوندی نے اُس کو بڑی مہلت نہ دی اور جدری کی بیماری بھیجکر اُس کو ذلت سے ہلاک کردیا +

(۱۲) ابو جعفر محمد بن علی شلغانی - جو ابو الغراقر کے نام سے مشہور تھا - راضی باللہ خلیفہ عباسی کے عہد سلطنت مین ظاہر ہوا مذہب کا شیعہ تہا شروع شروع مین یہ اپنے عقیدے کو مخفی رکھتا تھا - لیکن جب بڑے امرا اُس کے ہم عقیدہ ہوگئے تو پھر علانیہ خدائی کا دعویدار ہوگیا - اور انبیاء کو خائن قرار دیتا شریعت غرا کو بالکل الٹ پلٹ دیا - ملائکہ کی نسبت کہتا کہ وہی فرشتہ ہے جو اپنے نفس کا مالک ہو - اور حق کو پہچانتا ہوا اور جنت بجز اس کے کوئی چیز نہین کہ نفس اور حق کی معرفت حاصل ہو اور عدم معرفت کا نام دوزخ - اور روزہ رمضان اور صلوۃ مفروضہ کا ترک کرنا بھی عبادۃ ہے - نکاح کرنا فضول امر ہین - بلکہ تمام فروج حلال ہین - ہر ایک شخص کو مجاز ہے جس عورت سے چاہے مباشرۃ کرے - تناسخ کا قائل تہا دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ - لیکن خلیفہ راضی باللہ نے اُس کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر عظیم روانہ کرکے اس کو معہ اس کے ہمراہیون کے قید کرلیا اور سولی پر چڑہاکر دار البوار کو بھیجا +

(۱۳) ۳۲۲ھ ہجری مین بعہد خلافت راضی باللہ قریہ باسند مین جو ملک صغانیان کے مضافات سے ہے ایک شخص نے نبوۃ کا دعوی کیا - اس پر فوج در فوج اور گروہ در گروہ اس کے تابع ہوگئے اور اس قدر ظلم اختیار کیا کہ جو اس کی تکذیب کرتا اُس کو قتل کرڈالتا - چنانچہ ایک کثیر مخلوقات اُس کی تعدی سے ہلاک ہوگئی - بڑا ہی شعبدہ باز تہا اپنی شعبدہ بازی کو خوارق عادات ظاہر کرتا تہا - ایک حوض مین ہاتھ ڈالتا اور دینارون کی مٹھی بھر لاتا آخر ابو علی بن محمد بن مظفر حاکم صغانیان نے ایک جرار فوج اس کے مقابلہ مین روانہ کی اور ایک بھاری جنگ کے بعد اس کو سخت تنگ کیا گیا - اور وہ ایک بلند پہاڑ پر چڑھ گیا - مگر سپاہیون نے ہمت کرکے اس کو گرفتار کرلیا - اور اس کا سر کاٹ کر حاکم وقت کے پاس لے گئے - اور اس کے معتقدین کی بھاری جماعت کو بھی تہ تیغ کردیا - اور اسطرح اس کذاب کا نام ونشان مٹادیا گیا +

(۱۴) قبیلہ سوادیہ مین ایک شخص ۴۹۹ھ ہجری مین نہاوند مین ظاہر ہوا - جس نے نبوۃ کا دعوی کیا - اور اُس نے اپنے چار اصحاب کا نام ابو بکر عمر عثمان وعلی رکھا ہوا تھا - اُس وقت خلیفہ مستظہر باللہ کا دوران حکومت تہا - سوادی قبیلہ کی کثیر جماعت اس کے ساتھ ہوگئی اور انہون نے اپنے سارے املاک اور مال ودولت اُس کے سپرد کردئے تھے - آخر شاہی فوج کے ہاتھ سے پکڑا گیا اور بہت جلد اس کا سر قلم کرکے صفحہ دنیا سے اس کا نام ونشان مٹادیا گیا +

(۱۵) استاذ سیس - ملک خراسان مین بعہد خلافت خلیفہ منصور عباسی ۱۵۰ھ ہجری مین ظاہر ہوا - اہل ہرات وباذغیس وسجستان وغیرہ اس کے ساتھ ہوگئے - اجثم حاکم مرو روز نے اس کا مقابلہ کیا مگر استاذ سیس کے ساتھ تین لاکھ بہادر سپاہی تھی اجثم نے ہزیمت اُٹھائی - پھر خلیفہ منصور نے حازم نے بفرمان خلیفہ ایسا ہی کیا - بڑی بھاری لڑائی ہوئی استاذ سیس کے ستر ہزار آدمی مارے گئے اور استاذ سیس معہ اولاد چودہ ہزار متعلقین کے اسیر ہوا صرف ایک ہی سال مین اس کا کل تانا بانا ملیا میٹ کردیا گیا اس کذاب نے بھی دعوی نبوۃ کرکے فسق کا عام رواج دیدیا تھا اور راہزنی کو اپنا پیشہ بنالیا تھا +

(۱۶) عطا - یہ شخص مقنع کے نام سے مشہور تھا - قصبہ کادہ کا رہنے والا تہا جو مضافات مرو مین ہے - ذات کا دھوبی تہا - خدائی کا دعوے کرتا اور کہتا کہ اللہ تعالے نے تمام انبیاء مین حلول کرتا رہا ہے اور اب مجھ مین حلول کیا ہے تخشب مین چاند بنایا تہا - تناسخ کا قائل تہا چونکہ نہایت کریہ منظر اور پستہ قد تھا چہرہ پر طلائی برقع رکھتا تہا خلیفہ مہدی نے اس کے مقابلے مین ایک لشکر عظیم روانہ کیا - وہ ایک قلعہ مین محصور ہوگیا اور جب اس کو یقین ہوگیا کہ اب کوئی صورت رہائی کی نہین رہی تو اپنی بیوی اور بچون اور لوگون کو جمع کرکے کہا کہ جو شخص میرے ساتھ آسمان پر جانا چاہتا ہے وہ آگ مین میرے ساتھ کود پڑے چنانچہ وہ معہ کل رفقاء کے آگ مین جلکر مرگیا - دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۹ واقتراب الساعۃ صفحہ ۱۹ +

(۱۷) عثمان بن نہیک - یہ شخص ابو مسلم خراسان کے لوگون مین سے ایک سرگروہ اور لیڈر تھا اس کی نسبت اس کے تابعین کہتے تھے کہ حضرۃ آدم کی روح اس مین حلول کرگئی ہے اور یہ ان کا رب منصور ہے اور ہیثم بن معاویہ جبرائیل ہے - اس پر منصور ان پر غضبناک ہوا اور دو سو چیدہ چیدہ آدمیون کو گرفتار کرکے محبوس کردیا - اس پر لوگون کی ایک کثیر جماعت منصور کے محل پر چڑھ آئی انہین عثمان بن نہیک بھی تہا معن بن زائدہ نے ان سب کو مارکر واصل جہنم کیا +

(۱۸) دامیہ - یہ ایک عورت تھی جس نے ۱۰۰ھ ہجری مین نبوۃ کا دعوے کیا تہا یہ سوڈان کی رہنے والی تھی - اکثر سوڈانی لوگ اُس کے تابع ہوگئے مگر اسی طرف کے مسلمانون نے اُسے پکڑ کر مار ڈالا +

(۱۹) لا - یہ شخص ملک مغرب مین نکلا اور نبوۃ کا دعوی کیا - اپنے نبی ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ لا نبی بعدی - یعنی میرے بعد ایک نبی آئیگا جس کا نام لا ہوگا آخر تھوڑی مدت کے بعد قتل ہوا +

(۲۰) ایک اور عورت نے بھی اس حدیث لا نبی بعدی کو پیش نظر رکھکر دعوی کیا کہ مین نبیہ ہون کیونکہ حدیث مین لا نبی بعدی ہے یہ کہان ہے کہ لا نبیۃ بعدی یعنی مرد نبی کی نفی کی گئی ہے کسی عورت

ملفوظات مولانا عبد اللطیف خان صاحب شہید

رضی اللہ عنہ

درشان حضرت امام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم العظیم

نور شمع جمال

نہ جائے حرف و نہ جائے مقال

دوائے درد اثقال

عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	ہلال ماہ جبینش بادب باید دید
عجب مبارک و اطیب بجان قمر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ
ز حسن و ورع و جمالش ملک بحیرۃ ماند	کہ آفتاب شریعت بحر و بر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	زخش ز گلشن رضوان عرق ہمی ریزد
بمہ رویان ارم داغ بر جگر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ
ز برق تیغ جبینش کہ شرر می بارد	خور سمائے علی رابجان خطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	ز ظلم و ظلمت دوران نجاۃ ممکن نیست
بجز لقائے جبینش کہ معنبر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ
جمال و لطف و ملاحت زہر خوبان گشت	بمہ رویان ارم حجت و ہنر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	حجاب و حسرۃ و حیرۃ گرفت ماہ رویان
ز برق روئے نگارم بشان خبر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ
تپش انگر روئش متاع عالم سوخت	حکم عدل زہر جن و بشر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	بنازو غنج و ضلال و کمال مستی خواب
رخ نگار جہان حجت اکبر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ
بباغبان ارم فردہ زبان برسان	کہ ز گلزار این حجت محشر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	روشن بطلعت روشن جہان حسرۃ دغم
بہ بین کہ باغ نگارم بہار و بر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ
بمہر شاہ ابد عزت و وفا دارد	نفادیان امام مہر و ماہ و خور آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	بنوک خنجر مژگان اشارئے دارد
بدم تیغ قلم کاشف مضمر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ
ز نور غرۃ رحمن نظر ہے دارد	بہ بین کہ فاتح خزائن گوہر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	ز سر طلعت لا تدرک الابصار جہان
بنظم و نثر مصرح پئے خبر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ
کجاست عیسیٰ مریم کہ دم زند بسخن	مسیح ماست بگیسوئے معطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ	خمار چشم خمارش غبار آیا سوخت
فقط بکلکئے ایاک بما اخر آمدہ	محمد یست بگیسوئے معطر آمدہ

عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وسلم و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین جسمہ مطہر منور معطر معنبر یضیٔ کا لولو المنثور نور علی نور یہدی اللہ بنورہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

ملفوظا محمد بن احمد غلام غلام احمد

قرآن شریف کسطرح سے مصدق ہی

قرآن شریف مین اکثر یہ ذکر آیا کرتا ہے کہ یہ قرآن شریف سابقہ کتب کا مصدق ہے اسکے یہ معنے نہین ہین کہ وہ سابقہ کتب کی ہر ایک لفظ کی تصدیق کرتا ہے اور جو کچھ رطب و یابس انمین پایا جاتا ہے قرآن شریف ان کو تسلیم کرتا ہے بلکہ یہ تصدیق ان عظیم الشان امور کی ہے جنپر مدار نجات ہے قرآن شریف مین اس تصدیق کے متعلق صدق یا تصدیق کے کلمات استعمال نہین ہوئے بلکہ مصدق کا حکم استعمال ہوا ہے اور یہ تصدیق کئی طرح سے ہے ❊

(اول) جن باتون کو کتب سابقہ نے بے دلیل بیان کیا ہے قرآن شریف ان کو مدلل طور پر بیان کرتا ہے مثلاً خدا کی تعظیم جس مین توحید بھی شامل ہو اور مخلوق کی شفقت ❊

(دوم) جن ضروری امور پر مدار نجاۃ ہے ان کو بار بار مختلف پیرایہ مین بیان کرتا ہے اور یہ تکرار ان اصول کی حقیقت کی تصدیق کرتی ہے جو کہ کتب سابقہ مین ہین ❊

(سوم) اس تصدیق کے لئے علی نبوۃ پیش کرتا ہے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح کی جز و لگاتا ہے اور توجہ دلاتا ہے کہ اگر باور نہین کرتے تو عمل کرکے دیکھلو جیسے گذشتہ راستباز ان اصولون پر چلکر کامیاب ہوتے تھے تم بھی ہو جاؤ گے ❊

(چہارم) وہ بشارتین جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپکے وجود پر موقوف تہین اپنی ذات سے ان کی تصدیق کی۔

آیات قرآنی کی تفہیم

قرآن کریم کی آیاۃ دو قسم کی ہین جیسی کہ قرآن نے خود ان کی تفہیم کی ہے ایک محکمات اور ایک متشابہات محکم سے مراد آیاۃ قرآنی ہین کہ جن کو ہر ایک شخص اپنے اپنے علم کے مطابق سمجھ لیتا ہے اس مین کسی خاص آیت کی تخصیص نہین ہو سکتی کیونکہ ہر ایک کا دماغ اور علم اور قیاس اور فکر الگ الگ ہے کسیکو کوئی اور کسی کو کوئی ایسی طرح سمجھ آجاتی ہین کہ ان پر ان کو کوئی شبہ و شک نہین رہتا اور دل یقین پکڑ جاتا ہے کہ اسے خوب سمجھ لیا ایسی آیات کو محکمات کہتے ہین دوسری وہ آیات کہ جنکی سمجھ نہ آتی ہو ان کی بھی تخصیص نہین ہو سکتی۔ ممکن ہے کہ چند آیات ایک شخص کے نزدیک محکمات سے ہون غرضیکہ جن آیات کی سمجھ نہ آتی ہو ان کو متشابہات کہتے ہین جب انسان قرآن پڑہتا ہے اور سمجھکر پڑہتا ہے تو بعض حصہ قرآن کا اس کی تلاوت مین ضرور ایسا آتا ہے جس کے سمجھنے کی اسے ضرورت ہو وہی متشابہ ہوتا ہو اس کے حل اور تفہیم کے لئے خدا نے یہ راہ تبلائی ہے کہ ان کی حقیقت اللہ تعالےٰ کو معلوم ہوتی ہے اس کے یہ معنے ہین کہ ۳ ایسے موٹے طریقہ ہین جن سے ہر ایک انسان اس متشابہ آیت کو خدا تعالےٰ کی تعلیم سے حل کر لیتا ہے ❊

اول - یہ کہ اس آیت کے معنے خود قرآن کریم مین دوسری جگہ تلاش کرے ❊

دوم - بذریعہ دعا کے اللہ تعالےٰ سے اس کا حل اور تفہیم چاہے تو خدا اوسے انشراح صدر عطا کر دیگا ❊

سوم - احادیث صحیحہ مین اس کی تفسیر تلاش کرے کہ آنحضرۃ صلعم نے اُسے کسطرح سمجھا اور کیا معنے علماً یا عملاً کئے ❊

ن - د

صحابہ کا ایمان اور اس کی نتائج

صحابہ رضی اللہ عنہ کا عجب ایمان تہا ان کے واقعاۃ پڑھنے سے ہمیشہ حیرۃ ہوتی ہی اور بار بار نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے کو جی چاہتا ہے کہ کس طرح آپنے ان کے اندر ایمان کی روح نفخ کر دی تھی ایک صحابی رضہ کی ایک بیوی تھی جس سے ایک لڑکا تھا جو کئی دنون سے بیمار رہتا ایکدن وہ صحابی رضہ باہر اپنی کاروبار پر گئے تھے کہ پیچھے وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ بیوی نے سوچا کہ میرا خاوند ساری دن کا تھکا ماندہ آویگا اور خدا جانے کیا کیا خیال اس کے دل مین آوین گے اس لئے آتے ہی اُسے اس کی وفاۃ کی خبر دینی مناسب نہین ہے چنانچہ اس عورۃ نے غسل کیا عمدہ کپڑے پہنے اور عمدہ کھانا پکا کر طیار رکھا جب خاوند آیا تو اس نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے بیوی نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کا سانس بہت آرام مین ہے۔ صحابی کو اس سے بہت خوشی ہوئی کھانا کھایا۔ اور بیوی کا بناؤ سنگار دیکھکر معاشرۃ بھی کی اور بستر پر آرام فرمایا۔ تب اس کی بیوی نے کہا کہ لڑکا فوۃ ہو گیا ہے اُسے گاڑ آؤ۔ اور ہم نے ایسا بھی سنا ہے کہ اس عورت نے سوال کیا کہ اگر کسی کی امانت ہو اور وہ واپس مانگے تو اس کے دینے مین انسان کو رنج تو نہ کرنا چاہئے خاوند نے کہا نہین۔ تب عورۃ نے اظہار کیا کہ یہ بچہ خدا کی امانت تھی اس نے واپس لے لی ❊

کیا ایمان تھا اور کیسا ایمان تہا اور اس ایمان سے ان کو کیا کیا کامیابیان ہوتی نہین وہ بھی سن لو کہ اس عورۃ کی اس صبر پر خدا تعالےٰ نے آنحضرۃ صلعم کو وحی کی کہ ہم نے اس کا بدلہ اُسے سات لڑکے دیے ہین خدا تعالےٰ بڑا رحیم بڑا کریم بڑا افضل والا ایسا خدا ہو اور محمد رسول اللہ صلعم جیسا اُسے ملانے (انٹروڈیوس کرانے) والا ہو تو کیسا کم بخت وہ شخص ہی کہ پھر بھی دنیا کے رنج و محن مین مبتلا رہے۔ خدا کی راہ مین جنہون نے صدق دل اور وفا سے قدم رکھا ہے ان سب نے ایسے ہی نمونے دکھلائے ہین ابراہیم ؑ نے آخری عمر اور پھر اسماعیل جیسے بیٹے کو صرف ایک خواب کی بنا پر ذبح کرنے لگ جانا کیا کچھ کم ایمان تہا ۔

کسر صلیب

اگر انسان خدا ہو سکتا ہے تو اب عیسائیوں کو چاہئے کہ نو... ذرا ایک باسی خدا ہو گیا ہے ... پانسے ہوئے دو ہزار برس ہو چلے ہیں اُسے چھوڑ کر پگٹ کو خدا مان لیں کیونکہ یہ تازہ خدا ہے اس نے ابھی جنم لیا ہے تازی شے باسی سے اچھی ہوا کرتی ہے +

اگر یورپ کے لوگ پگٹ کی خدائی پر تمسخر کرتے ہیں اور اسی دیوانہ سمجھتے ہیں تو یہ ان کی نادانی ہے جس حالت میں وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح انسان تھا اور خدا تھا تو کیا وجہ ہے کہ اس کے بعد کوئی اور انسان خدا نہیں بن سکتا بلکہ اس وقت کی موجودہ حالت نے بتلا دیا ہے کہ سابق یسوع خدا کا کفارہ عیسائیوں کی روحانیت کے لئے ناکافی ثابت ہوا ہے اب ایک ... اور یسوع خدا کفارہ ہو تو شاید دو کفاروں سے کوئی نتیجہ نکلے۔ پھر جس حال میں کہ یورپ کے دماغ انسان کو خدا تسلیم کرنے کے عادی ہوئے ہوئے ہیں تو اب ان کو کسی دوسرے انسان کو خدا ماننے میں کیوں تامل ہے +

پگٹ کے خدا ماننے میں عیسائیوں کو ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ مسیح کی ولادت کی نسبت جو سبکی ان کو یہودیوں کے سامنے ہوتی ہے وہ مسٹر پگٹ کے خدا ماننے سے نہ ہو گی عیسائیوں کے نزدیک ایک زیادہ بیوی کرنا زنا کاری ہے اور چونکہ یسوع داؤد کی اولاد کہلاتا ہے اور داؤد کی بیویاں ایک سے زیادہ تھیں پس اس صورت میں یسوع کی ولادۃ کی نسبت شبہ پیدا ہو سکتا ہے اور یہ امر ثابت کرنا مشکل ہے کہ ان کی بڑی نانی حضرۃ داؤد کی بیوی تھی تو اس طرح سے نسبی شرافت میں جو ایک بٹا یسوع کے خدا ماننے میں میں لگتا ہے وہ پگٹ کے خدا ماننے میں عیسائیوں کو نہ لگی گا کیونکہ پگٹ کے آباؤ اجداد نے بحیثیت ایک عیسائی ہونے کے ایک سے زیادہ بیوی نہ کی ہو گی کہ جس سے ان پر زنا کا حرف آتا اور اس طرح سے یہ خدا بہ نسبت یسوع کے زیادہ شریف النسب ہو سکتا ہے +

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے کھڑے قد کی عکسی تصویر علاوہ محصول ڈاک عہ پر دفتر البدر سے مل سکتی ہے +

اسم اعظم۔ حضرۃ اقدس کی الہامی دعا مشکلات کی حل کلید اسباب پرستی کا علاج قیمت ... علاوہ محصول ڈاک دفتر البدر سے طلب کرو۔ اسلام اور اس کا بانی بقیمت ۳ر اور صیانۃ الناس ار علاوہ محصول ڈاک دفتر البدر سے

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ماہ ستمبر میں عاجز نے دارالامان میں جناب حکیم الامۃ صاحب دام برکاتہ کے درس قرآن مجید سے اکثر نوٹ لکھے تھے چند نوٹ بغرض اندراج اخبار گوہر بار ارسال ہیں تا کہ دیگر بھائی بھی مستفید ہوں اور دعا کر کے شکر فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام احقر العباد امداد احمدی کلرک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

صفات مومن

الذین یؤمنون بالغیب

(۱) اقرار باللہ (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنانا (۳) اس کے فیصلہ کو دل سے قبول کرنا (۴) اس کے مطابق عمل کرنا (۵) اس میں شک و شبہ نہ کرنا (۶) مال کے ساتھ کوشش کرنا (۷) جان کے ساتھ کوشش کرنا (۸) ضروری جگہوں میں بجز اس کی اجازۃ کے نہ جانا (۹) بقدر امکان فرمانبردار بننا (۱۰) تسبیح میں کوشش کرنا (۱۱) تجسس نہ کرنا (۱۲) آرام کے وقت اٹھکر دعائیں مانگنا (۱۳) خوف کرنا (۱۴) امیدوار رہنا (۱۵) اللہ کی راہ میں تھوڑا مال خرچ کرنا (۱۶) حکم نبوی کے سامنے اپنے کسی اختیار کو دخل نہ دینا (۱۷) موبہہ سے قبولیت کا اقرار کرنا (۱۸) موبہہ سے فرمانبرداری کا وعدہ کرنا (۱۹) تمام الہی کتابوں پر ایمان لانا (۲۰) ملائکہ پر ایمان لانا (۲۱) قرآن شریف پر ایمان لانا (۲۲) تمام رسولوں پر ایمان لانا (۲۳) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا (۲۴) آخرۃ پر ایمان لانا (۲۵) حکم الہی کے مطابق عملدرآمد کرنا (۲۶) رسول کی چال کے مطابق روش اختیار کرنا (۲۷) حکام وقت کی فرمانبرداری کرنا (۲۸) حکام وقت اگر خلاف حکم الہی و رسول صلعم کہیں تو اللہ و رسول کے حکم کی طرف جھکنا۔ (۲۹) یہود و نصاریٰ کو جو مخالفت کرتا ہو دوست نہ بنانا (۳۰) اپنے سارے کنبے کو جو اللہ رسول کی اطاعت نہ کرے تو ان کے ساتھ تعلق نہ رکھنا (۳۱) کسی کافر جبکہ وہ اسلام کا مقابلہ کرتا ہو پیار نہ کرنا (۳۲) محبت الہی میں ترقی کرنا۔ (۳۳) ہجرۃ کرنا۔ (۳۴) جہاد کرنا (۳۵) مومنوں کو جگہ دینا (۳۶) ان کی مدد کرنا (۳۷) مومنوں میں جنگ ہو تو صلح کرانی (۳۸) تقویٰ کی راہ اختیار کرنا (۳۹) بیاج کے روپے کو چھوڑ دینا (۴۰) دینی کام میں سست نہ ہونا (۴۱) بہت غم نہ کرنا (۴۲) کسی بدکار کی مدد نہ کرنا (۴۳) ناپنے میں کمی نہ کرنا (۴۴) تولنے میں کمی نہ کرنا (۴۵) کسی کے مال کا نقصان نہ کرنا (۴۶) کوئی مفسدانہ بات نہ کرنا (۴۷) باہمی مصالحت سے زندگی پوری کرنا (۴۸) دین الہی کی باتوں کو سنکر ایمان کو بڑھانا (۴۹) اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اسباب پر بھروسہ کرنا (۵۰) اللہ تعالیٰ کی نارضامندی کی راہوں سے خوف کرنا (۵۱) نماز کو ٹھیک درست رکھنا (۵۲) حج کرنا (۵۳) خدا تعالیٰ کی عظمت سنی یا اس کی لکھی ہوئی دیکھے تو اس سے خوش ہونا (۵۴) جس تحریر میں اللہ تعالیٰ کا تذکرہ نہ ہووے اس کو ناپسند کرنا اور جس میں زیادہ تذکرہ ہو اس کو پسند کرنا (۵۵) قدر خیر و شر کا ماننا (۵۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان سے محبوب سمجھنا (۵۷) باہمی محبت کرنا (۵۸) امین بننا (۵۹) روزہ رمضان کا رکھنا (۶۰) زنا سے بچنا (۶۱) چوری سے بچنا (۶۲) ڈکیتی سے بچنا (۶۳) شرب خمر سے بچنا (۶۴) صبر کرنا (۶۵) وسعت حوصلہ کو کام میں لانا (۶۶) رستوں کو صاف رکھنا (۶۷) حیا کرنا (۶۸) اچھا خلق اختیار کرنا۔ (۶۹) حب للہ و بغض للہ کرنا (۷۰) دین الہی کے مددگاروں سے پیار کرنا (۷۱) جود و سخا اختیار کرنا (۷۲) کشادہ پیشانی رہنا (۷۳) صحابہ سے عداوت نہ کرنا (۷۴) اہلبیت کی محبت رکھنا خصوصاً علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (۷۵) بلا پر صبر کرنا (۷۶) آسودگی کے وقت شکر یہ کرنا (۷۷) رضا بالقضا رہنا (۷۸) دشمنوں کے مصائب پر خوش نہ ہونا (۷۹) آخرۃ کی نیت و دنیا سے سرد مہری کرنا (۸۰) فضولی سے خواہ لباس میں ہو یا خوراک میں یا مکان میں ہو احتراز کرنا و بچنا۔ فقط عاجز امداد احمد بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

ہر کہ نوشیدہ شراب دیدن دلدار خویش | فارغ افتاد آن دل از گلشن و گلزار خویش
جلوہ یار ازل موسیٰ کند این السبیل | صد ید بیضا نہفتہ اندر این اسرار خویش
سجدہ گاہ آسمان و قمر خورشید جہاں | یوسفے او فتادہ اندر چاہ از گفتار خویش
شعلۂ عشق زلیخا را خریدار آورد | بر سر بہر کرمت جا داد خریدار خویش
گوہر مقصود از غار حرا باز آورد | آن یتیم بے پدر با گرمی بازار خویش

.....

کشتۂ دلداری بیاد افتاد در نظر نکرد | بر سر حالش کرم و تاج و داد از خویش
حبذا ای طوطی باغ محمد حبذا | از در گلہای اخذ انت عیان تمار خویش
جرعہ از مئی بیتاق از پئے آن مہدی | تا ز مئی کام پر از زند عیدو یار خویش
اے طبیب آ از سر رحمت بحال ما گرا | نظر شیر محبت و دوا بطہ این آن از خویش
در د را درمان نباشد جز نگاہ لطف تو | ہست الفت یک جہت در مہر تو اسرار خویش

عمر آزردہ پناہے رو بئے تو جو یدہ ہے
تا بر داز بہر وصلت از درون زنار خویش

جن صاحبوں کی طرف اخبار سنہ ۹۲ اور سنہ ۰۳ بقایا ہے وہ بہت جلد ارسال فرما کر کار خانہ کو ممنون فرماویں

افغانون اور کشمیریونکی اصل

مضمون حافظ عبد العلی صاحب بی اے مترجم از سول ملٹری گزٹ لاہور

اس امر پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بڑے بڑے مصنفین اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہین کہ افغان اور کشمیری دراصل دس گم شدہ بنی اسرائیل فرقون کی اولاد مین سے ہین ان چند سطور کے لکھنے والے نے بھی جو کچھ تھوڑا بہت لکھا ہے وہ اسی مضمون پر لکھا ہے لیکن وہ امید کرتا ہے کہ ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہوگا ٭

یہ ایک مشہور اور تاریخی واقعہ ہے کہ بنی اسرائیل کی دس قومین قید کر کے ایران مین لا کر بسائی گئین دنیا مین اب جتنے یہودی نظر آتے ہین وہ صرف باقی ماندہ دو قومون کی اولاد مین سے ہین کیونکہ یہ دو قومین اس تباہی و خستگی سے بچ گئی تھین جو کہ ان کے دوسرے بھائیون کو نصیب ہوئی تھی۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے کہ آیا ان دس قومون کا بھی کوئی پتہ ہے۔ اور کیا وہ کوئی اپنا جانشین چھوڑ گئے ہین یا نہین۔ یہ ایک سوال ہے جس پر بہت سارے محققین کی توجہ مبذول ہوئی ہے اور بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بہت ساری ردوکد۔ جرح قدح کے بعد اب فیصلہ ہو گیا ہے کہ افغانستان اور کشمیر کے باشندے دراصل یہی گم شدہ بنی اسرائیلیون کی اولاد سے ہین اس پر بہت سارے ثبوت پیش کئے جا چکے ہین اور اصل بات تو یہ ہے کہ بعض ثبوت ایسے اس درجہ و پایہ کے ہین کہ سوائے ماننے کے اور کچھ بن ہی نہین آتی اگر ان کے علاوہ اور کوئی ثبوت ہمارے پاس افغانون اور کشمیریون کو یہودی النسل ثابت کرنے کے لئے نہ بھی ہون تو بھی وہ ثبوت کافی سے بھی زیادہ ہین جنمین سے چند مختصراً ذیل مین درج کئے جاتے ہین ٭

اول ثبوت روایت اعلیٰ خاندان افغانیہ کا اس بات پر اتفاق ہونا اور نسب نامون کا ان کی تائید کرنا اور اس پر طرہ یہ کہ تمام قوم کا اس بات پر متفق الرائے ہونا کہ وہ یہودی الاصل ہین یہ ایسے امور ہین کہ یونہی لاپرواہی سے نہین چھوڑے جا سکتے قوم کی قوم کا اس ایک بات پر متفق ہونا ایک ایسا امر ہے کہ حقیقت سے خالی نہین ہو سکتا اور لطف یہ ہے کہ نسب نامے اس امر پر گواہی دیتے ہین کہ درحقیقت یہ قوم بنی اسرائیل کی اولاد مین سے ہین ان کا دعویٰ کوئی آج سے نہین بلکہ مدت مدید سے یہی دعوے چلا آتا ہے۔

ہر ایک پشت بعد دیگرے یہی دعوی کرتی رہی ہے اور بڑے وثوق سے کرتی رہی ہے۔ اس لئے یہ دعویٰ یونہی نہین چھوڑا جا سکتا ٭

میرے خیال مین اس سے زیادہ کوئی اعلیٰ ثبوت ہی نہین ہو سکتا کہ قوم کی قوم کا بلا کم و کاست ایک امر پر اتفاق ہو اور نہ یہ قومی اتفاق یونہی رد کیا جا سکتا ہے اور تعجب یہ ہے کہ دعوی آج کا نہین۔ زمانہ دراز سے یہ قوم اس دعوے پر ثابت قدم چلی آئی ہے اور اس دعوے کو اور زیادہ پختہ کرنیوالی بات یہ ہے کہ اور کوئی قوم دنیا مین موجود نہین جس کا یہ دعوی ہو پس اس حالت مین جبکہ ایک شخص مدعی ہو اور دلائل بین رکھتا ہو اور پھر ساتھ ہی کوئی اور دعویدار کھڑا نہین۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہین کہ متنازع فیہ اس شخص کے حق مین فیصل نہ ہوگا ضرور قانون اسی کو حقدار ٹھہرائیگا۔ پھر افغانستان ایران کی حدود پر واقع ہے کیا یہ اغلب نہین کہ کسی ظلم و تعدی کے باعث وہ نقل مکانی کے لئے مجبور ہوئے ہون اور ایسا ہوتا رہا ہے اور پھر ان کی نقل مکانی بھی مشرق کی طرف ہونی چاہیئے کیونکہ مغرب کی طرف تو ظالم کا زور تھا اور سوائے مشرق کی طرف نقل مکانی کرنے کے اور کوئی راہ مخلصی کی باقی نہ تھی انھون نے ضرور ایسا کیا اور اپنی دن دونی رات چوگنی ہونیوالی قوم کے لئے ان ہی فراخ میدانون پر قابض ہو گئے۔

دوسرا ثبوت جسمانی مشابہت کا اس امر کی توضیح و استحکام اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے جب کہ ہم دیکھتے ہین کہ افغانون کی شکل و شباہت بالکل یہودیون کی سی ہے۔ ان کی وضع قطع اس دعوے کے اثبات مین ایک اور زیادہ دلیل ہو کر ان کے بنی اسرائیل ہونیکا ثبوت دے رہی ہے۔ کشمیری یہودیون سے افغانون کی نسبت اور بھی زیادہ مشابہ ہین اور قابل غور امر یہ ہے کہ ان افغانون اور کشمیریون کی اپنی ہمسایہ قومون مثلاً ہندوؤن اور چینیون سے بالکل مشابہت نہین ان کے خط و خال بالکل بنی اسرائیلی ہین اگر کسی افغان کشمیری اور یہودی کو ایک ہی سٹیج پر کھڑا کر دیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ ان کی شباہت مین بہت ہی کم فرق ہے ٭

تیسرا ثبوت پوشاک کا اگر ان کے لباس اور پوشاک کی طرف دیکھا جاوے تو بھی ہم یہ ہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوتے ہین کہ آخر ہمسایہ قومون کی اور کوئی نہین تو پوشاک مین ضرور کچھ نہ کچھ مشابہت ہونی چاہیئے مگر یہان معاملہ ہی اور ہے۔ ہمسایہ قومون کی دھوتیئن اور قمیضین تو ان کی شلوارین اور لمبے کرتے ہین (اس لباس کا ذکر انجیلون مین بھی ہے)

چوتھا ثبوت رسومات کا ان کی بہت ساری رسومات و کر تو نہین یہودیون سے بالکل مشابہ ہین مثلاً افغانون مین شادی اور نسبت مین کوئی فرق نہین منسوب شدہ جوڑا بڑی آزادی سے ایک دوسرے سے مل سکتا ہے اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بیاہ سے پہلے ہی دلہن حاملہ ہو جاتی ہے (گویا نسبت ہی قائم مقام بیاہ کی ہوتی ہے)

پانچوان ثبوت اخلاق و عادات کا اخلاق و عادات مین بھی کوئی فرق نہین۔ جیسے یہودی۔ غضبناک خود غرض۔ مونہہ زور۔ بے لگام بیوقوف۔ جاہل۔ تند۔ خونخوار۔ بیدرد۔ سرکش بے فہم اور سخت دل ہوتے ہین ویسے ہی افغان بھی ٭

چھٹا ثبوت اسمائے معرفہ افغان نہ صرف خود بنی اسرائیلی ہونیکا دعوی کرتے ہین بلکہ ان کی قومون ان کے دریاؤن ان کے پہاڑون اور ان کی جگہون کے نام بھی ظاہر کرتے ہین کہ وہ بنی اسرائیلی ہین ان نامون کی ایک مختصر سی فہرست قابل ملاحظہ ہے (۱) موسیٰ خیل (قوم موسیٰ) (۲) تخت سلیمان (۳) کوہ مری (کوہ مریم) (۴) کوہ سلیمان (سلیمان کا پہاڑ) (۵) سلیمان زئی (سلیمان کی قوم) (۶) داؤد زئی (داؤد کی قوم) (۷) یوسف زئی (یوسف کی قوم) (۸) درہ خیبر (عرب کے شمال مین ایک درہ خیبر ہے جو کہ یہودیون کا ایک بڑا مضبوط قلعہ تھا ٭

ساتوان ثبوت افغانستان و کشمیر کے شہرونکے نام گو یہ ثبوت چھٹے ثبوت کے عنوان کے نیچے آ سکتا تھا مگر ایک خاص ضرورت اور اصلیت نے مجھے مجبور کیا کہ اس کو ایک علیحدہ عنوان دیکر لکھون۔ افغانستان اور کشمیر مین بہت سارے ایسے شہر ہین کہ جن کے نام شام کے پرانے شہرون سے بالکل ملتے ہین اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی قوم ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کر کے چلی جاتی ہے اور آباد ہو جاتی ہے تو ان کو اپنے پرانے گھر کی محبت مجبور کرتی ہے کہ اس کی مانند ایک دوسرا گھر اسی جگہ بنالے اور اپنے وطن کی محبت اس بات کو چاہتی ہے کہ اسے یاد سے نہ بھلایا جاوے۔ پس اس اپنے اصلی وطن کی یادگار مین وہ اپنے اس نئے گھر یا شہر یا گاؤن کا وہی نام رکھتے ہین جس نام کے شہر یا گاؤن یا گھر مین اس کا اصلی وطن ہوتا ہے اور یہی دوسرے نام بتلاتے ہین کہ ان شہرون کے رہنیوالے اصل مین یہان کے نہین ہین اور ان کے پہلے وطنون کے نام یہ ہین اس کی عمدہ مثال امریکہ مین پائی جاتی ہے جہان کہ اور یورپ کی قومین جا کر آباد ہوئی ہین وہ اپنے پیارے شہرون اور وطنون کے نام اپنے ساتھ لے گئے ہین اور انھون نے اپنے نئے گھرون کے نام پرانے شہرونکے نام ہی رکھے ہین اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حب الوطنی ایک ایسی چیز ہے کہ جہان کہین آدمی جاوے اپنے وطن کا نام ضرور ساتھ لیجاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہی حب الوطنی یہان بھی ان دس قومون کے درمیان اپنا کام کر گئی۔ مجھے افغانستان اور کشمیر کے بہت سارے ایسے شہرون کے نام ملگئے ہین جو کہ

شاہی شہرون کے نام ہین ذیل مین ایسے نامون کی فہرست دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ اگر اس نکتہ پر زیادہ توجہ دی دی گئی اور ایسے نامون کے معلوم کرنے کے لئے بہت سا وقت اور محنت صرف کی گئی تو ہم بہت سارے ایسی نامون کے پانے کے قابل ہوجائین گے جوکہ شام افغانستان اور کشمیر مین واقع ہون مین اخبار بینون کی توجہ زیادہ اس بات کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہون اور امید کرتا ہون کہ یہ تحقیق دلچسپی اور کامیابی سے خالی نہ ہوگی +

افغانستان کشمیر وغیرہ کی جگہون کے نام	کہان واقع ہین: عرض البلد	کہان واقع ہین: طول البلد	قدیمی شام مین اس کے ہم نام مقام	قدیمی شام کے نقشون مین کہان کہان واقع ہین: عرض البلد	قدیمی شام کے نقشون مین کہان کہان واقع ہین: طول البلد	بائبل مین کہان ذکر ہے
	شمال	مشرق		شمال	مشرق	
کابل	۳۴، ۲۹	۶۹، ۵	کابل	۳۲، ۵۱	۳۵، ۱۲	سلاطین ۹ باب ۱۳ مین ذکر ہی
یوناش	۳۴، ۵۲	۷۴، ۱۳	فینشیا	۳۴، ۳۰	۳۵، ۲۵	
زیدا	سرحد پر لداخ کے نزدیک		سودان اور جنگل سیدا	۳۳، ۳۴	۳۵، ۲۲	۱۸ باب ۲۸ آیت Judges
اجمز			حماس	۳۵، ۱	۳۵، ۱۳	
			حمات	۳۴، ۴۷	۳۵، ۳۵	
			مس	۳۳، ۵۰	۳۶، ۳۹	
گلگت	۳۶، ۰	۷۴، ۱۲	گلگوتھا	۳۱، ۴۷	۳۵، ۱۶	متی ۲۷ باب ۳۳
			گلگال	۳۲، ۹	۳۴، ۵۹	یشوعا ۴ باب ۱۹ و ۹ باب ۶ و ۱۵ باب ۷
			گلگال	۳۱، ۵۰	۳۵، ۳۰	Judges ۲ باب ۱ اور دوسری جگہون پر
تبت	۳۴، ۰	۸۹، ۵	تبتھ			۱۸ باب ۸ Chronicles ۱
لاسہ	۲۹، ۳۰	۹۲، ۱	لاشالیش	۳۳، ۱۷	۳۵، ۴۰	۱۸ باب ۲۹ و ۱۴ Judges
لداخ	۳۴، ۰	۷۷، ۳۰	لداح			۴ باب ۲۱ Chronicles ۱
لیح	۳۴، ۱۲	۷۷، ۳۹	یہی ایک ضلع ہے			۱۴ باب ۱۹ و ۱۵ باب ۹ Judges
سورو	۳۴، ۱۰	۷۶، ۰	شور	۳۰، ۹۵	۳۳، ۵	۱۶ باب ۷ و ۲۰ باب ۱ و ۲۵ باب ۱۸ پیدائش
سکیٹ	۳۰، ۳۱	۷۷، ۰	سکوتھہ (حال سکوت)	۳۲، ۵۱	۳۵، ۳۶	پیدائش ۳۳ باب ۱۷ اور دوسری جگہ پر

آٹھوین شہادة انجیلی

یہ امر کہ افغان اور کشمیری ان دس گم شدہ اسرائیلی قومون کی اولاد مین سے ہین اس پر انجیل بھی شاہد ہے انجیلون سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح پیدا ہوا تو بعض دانا آدمی مشرق سے ایک ستارے کی رہنمائی سے ملک شام مین یسوع کو سلام کرنے آئے تھے یہ بات ظاہر کرتی ہو کہ مشرق مین بھی کچھ لوگ تھے جو کہ مسیح کی انتظاری مین تھے اور ان کو اس کے آنے کی کچھ نشانیان بھی بتلائی گئین تھین اور اب وعدہ بھی مسیح کے آنے کا سوائے اسرائیلیون کے کسی کو نہ دیا گیا تھا اس واسطے وہ سونا۔ لوبان۔ اور مر والے دانا آدمی جو کہ ستارہ کو دیکھ کر ملک شام مین یسوع کو دیکھنے کے لئے آئے وہ سوائے اسرائیلیون کے نہین ہوسکتے۔ جب انہون نے اس ستارہ کو دیکھا تو انہون نے نکال لیا کہ وہ مسیح جس کی آمد کے لئے وہ نشان مقرر کیا گیا تھا۔ ضرور شام مین جو کہ ان کا اصلی گھر تھا پیدا ہو گیا ہوگا پس انہون نے اس لئے پیدا ہوئے ہوئے مسیح کو دیکھنے کے لئے ایک لمبا سفر کیا +

نوین قبر کی شہادة

سری نگر مین ایک قبر ہی جو کہ نبی کی قبر کے نام سے مشہور ہے میرا خیال ہے کہ یہ لفظ بھی ان لوگون کے اسرائیلی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور یہی لفظ ہے جو کہ ہمین یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر وہ مقام بدھ کی قبر یا کسی احبار کی قبر یا کسی رشی کی قبر کے نام سے مشہور ہوتا تو ہم یہ نتیجہ کبھی نہ نکالتے کہ اس ملک کے رہنے والے بھی اسرائیل کی اولاد سے ہین مگر یہ لفظ نبی ہے جس نے کہ ہمین یہ اشارہ دیا ہے کہ ہم کشمیریون کی اصلیت معلوم کرین۔ لفظ نبی ظاہر کرتا ہی کہ جن کی طرف وہ بھیجا گیا تھا وہ بنی اسرائیل ہی تھے اگر وہ ہندؤن کا واعظ یا مسلمانون کا لکچرار ہوتا تو وہ نبی کے نام سے مشہور نہ ہوتا نبی کا لفظ اسرائیلی پیغمبرون پر اطلاق ہوتا ہے مسلمان بھی اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے نبی کا لفظ استعمال کرتے ہین مگر ہمین یہان مسلمانون سے کوئی کام نہین کیونکہ کشمیر کا نبی مسلمانون کا نبی نہین ہوسکتا +

مسلمانون کا نبی صرف ایک ہی ہی جو کہ عرب مین پیدا ہوا اور عرب مین ہی فوت ہوا پس ظاہر ہے کہ سری نگر کا نبی مسلمانون کا پیغمبر نہین۔ بلکہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی اسرائیلی نبی ہے پس دار السلطنت کشمیر مین ایک نبی کی قبر کا موجود ہونا میرے نزدیک ایسی قطعی شہادت ہے کہ مین وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ کشمیری سوائے بنی اسرائیل کی اولاد ہونے کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتے۔ نبی تو سوائے بنی اسرائیل کے اور کہین بھیجا جا ہی نہین سکتا۔ اور یہ کوئی حیرانگی کی بات نہین کیونکہ بنی اسرائیل خدا کی چیدہ اور پسندیدہ قوم تھی اور خدا بھی اپنی نعمتین انپر نبیون کو بھیجکر ہی ظاہر کرتا تھا بائبل کی ہر ایک کتاب تو ظاہر کرتی ہے کہ جیسے خدا ان شام کے پیچھے بنی اسرائیلیون مین نبی بھیجکر اپنی خوشنودی ظاہر کیا کرتا تھا اس لئے ان دس گم شدہ قومون مین بھی ایک نبی بھیجدیا۔ کیونکہ ایک اجنبی ملک مین رہنے سے ان کے قومی حقوق تو مارے نہین گئے تھے وہ کوئی بنی اسرائیل مین سے خارج نہین ہوگئے تھے۔ اگر خدا نے موسے کو بنی اسرائیل کے پاس جبکہ وہ مصر مین غلامی کی حالت مین رہتے تھے نبی کر کے بھیجدیا تو کیا مشرق مین جبکہ وہ جلاوطنی کی حالت مین تھے کوئی نبی نہ بھیج سکتا تھا؟ دانا آدمیون کا مشرق سے شام مین یسوع کے دیکھنے کے لئے آنا اس بات کو صاف صاف طور سے ثابت کرتا ہے کہ وہ کسی نبی کے آنے کے منتظر تھے اور سری نگر کی قبر ظاہر کرتی ہے کہ آخر ان کی انتظار ہی بامراد ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے دو بھائی قومون کی نسبت زیادہ مستحق تھے کہ ان کی طرف کوئی نبی بھیجا جاتا وہ دو قومین تھین اور ان مین مسیح ظاہر ہوا مگر ان کی تعداد تو ان سے بدرجہا زیادہ تھی۔ اگر خدا نے ان دو شاخ قومون کے درمیان مسیح بھیجنے سے اپنا وعدہ پورا کردیا تو کیون اس نے دس گم شدہ قومون کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا اور اس نے انکار کردیا۔ سری نگر کی قبر یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہے روایت اور تاریخ دونون اس بات پر متفق ہین کہ یہ نبی ایک اجنبی تھا اور کوئی ۱۹۰۰ سو برس کا عرصہ گذرا کہ وہ مغرب سے ایک بڑے دور و دراز ملک سے آیا تھا جو بانی دلی

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرة مسیح الزمان علیہ السلام اور مولوی نور الدین صاحب رضی کو بصفت سی زیادہ سنادی تھی حضرة مسیح موعود نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ شیرین بیان نغز آئی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرة مسیح الزمان اور مولانا مولوی

Reg. No.

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی کو ظاہر کردیگا

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہی یہ رخ محمد صلعم کا

البدر

شفا ہینی دوا ہینی غرض دارالامان ہینی

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان ہینی

ضوابط

(۱) قیمت ہرحال مین پیشگی لیجاتی ہی
(۲) جواب طلب امر کے لئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آئے جواب نہین دیا جاویگا
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیری ہوگی +

شرح قیمت

ہندوستان مین سالانہ
فارن ممالک مین
خاص قادیان
منتخب نامہ نگارون کو اخبار مفت روانہ ہوتا ہی +
نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ کسی کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے +

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہی

اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام اور شریعت کی فلاسفی نیز حقائق اور معارف سے پر مضامین اگر دیکھنے ہون اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے متلاشی ہو تو اس اخبار کو ضرور خرید و حضرۃ امام الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپکے جلیل القدر اصحاب کی زبان اور قلم سے نکلی ہوئی مضامین قرآن شریف کی عجیب غریب تفسیر اور طبی مشورہ اور نوٹ درج ہوتے ہین اسلام کے اندرونی اور بیرونی مخالفون کے اعتراضون کے جواب دئے جاتے ہین اسلئے ہر ایک ہمدرد قوم کو عموماً اور احمدی جماعت کو خصوصاً اس اخبار کی خریداری اور اشاعت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے +

طب روحانی

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق یعنی مسمریزم یعنی علم توجہ جس کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہی اور جسکو دریافت ہو جانے سے بعض معجزات کی کلاہر ایک مذہب اور ملت کے حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہی اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکے بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین دیکھلایا گیا ہی جو ہدایات اس مین درج ہین اُن پر مشق کرنیسے انسان صحت نیت رکھکر نہ صرف خود بلکہ زیادہ نافع الناس بن سکتا ہی خیالات مین یکسوئی اور ان کو ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہی۔ اگرچہ عام طور پر اس علم پر کتابین لکھنیوالون نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان و زمین کے قلابے ملادئے ہین اور اسکے مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہی کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا ٹھیک ٹھیک بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہی یا جیسے خدا کے ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہی۔ ویسے ہی اس کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہی جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے۔ **ہمارے مرحوم و مغفور احمدی بھائی منشی احمد جان صوفی** نقشبندی زاد اللہ الطافہ نے عوام الناس کو ایک بڑی مغالطے سے نجات دینے۔ اور عام پیرون وغیرہ کے دھوکے سے بچانے اور فائدہ عام کیغرض سے اسے چھپوایا تھا اور آپ خود اسمین بڑے ماہر تھے اور ہزارون مریض آپکے ذریعہ شفا پاتے تھے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ پھر دوبارہ چھاپنی پڑی اول ۴ قیمت تھی پھر ایک روپیہ کردی اور اب اسی قیمت پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے +

طریق مشق کو عملی طور پر سکھلادینے یا اس پر عامل کو طریق عمل مین جو مزید حالات درکار ہون یا بعض اسرار کا وہ حل چاہے۔ ان تمام باتون کیلئے ہم نے مصنف مرحوم کے اس عمل مین فیض یافتہ اصحاب سے دریافت کرکے بتلادینے کا انتظام کرلیا ہی ایسی استفسار کیلئے ہمیشہ علیحدہ خط و کتابت ہونی چاہئے اور جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ جواب نہ دیا جاویگا +

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو کہ ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب۔ کتاب مین درج ہین اور اشاعت اسلام کیلئے جہاد کی عدم ضرورت کو ثابت کر کے دکھلایا ہی۔ قرآن کریم مین ذوالقرنین سے مراد مسیح علیہ السلام کا ہونا ثابت کیا ہی اور خر دجال۔ یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۸ر (مصنفہ محمد اسمعیل صاحب نقشہ نویس دہلی)

سر مکتوم

۰ صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردون کے زندہ کرنیکا انجیل مین ذکر ہی خود اس سے ثابت ہی کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ مصنفہ بابو اسمعیل صاحب دہلوی قیمت

رویائے صالحہ

اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین صاحب بٹالوی کے کفر نامہ تیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہی قیمت

اعجاز احمدی

۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہی جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہی قیمت

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود کی مدح اور دعاوی کے ثبوت مین لکھی ہی زیر طبع ہے قیمت ۲ر ہوگی + [illegible]

براہین احمدیہ ازالہ اوہام سرمہ چشم آریہ یہ تین کتابین پرانی ایڈیشن کی چھپی ہوئی دفتر البدر مین مطلوب ہین اگر کوئی

عاقبۃ المکذبین بٹالوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اسکا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفاۃ و حیاۃ پر بحث اور نظم

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک

الہامی دعا ۔ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ر علاوہ محصولڈاک ۔

پنجابی تصانیف

کامن مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت ار
نظم ۔ برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ایضاً ار
روشنائی احمدیہ ۔ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر کوٹلوی نہایت اعلی قسم فی تولہ ار اوسط قسم فی تولہ ۔ تاجرون کو خاص رعایت +

مجربات

حب رافع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اللہ دلی قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے ان سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کیلئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہی کھانے اور ناک مین ٹپکانیکی دوا ۔ قیمت عہ

حب جدید برائے سخاسون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے قیمت عہ

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی عہ

دافع درد سر کی گولی ۔ ہر ایک قسم کے درد سر کو اس سے فوراً [illegible]

تخفیف ہو جاتی ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہی ۱۶ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلی درجہ کا مقوی بصر ۔ دھند ۔ بخار ۔ آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج ۔ اعلی درجہ کے اطبا کا خاندانی نسخہ .... فی تولہ ۱۲ ار

مصفی خون گولیان ۔ خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئین ۔ ۴۰ گولی عہ

سلائی گکرہ ۔ جسے ہندوستانی زبان مین روہی کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہی فی سلائی ۸ر

برص کی دوا ۔ یا پھلبہری ۔ یہ ایک مرض ہی جس سے خدا کی پناہ جسم پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہین اور آہستہ آہستہ پھیلکر تمام جسم کو بدنما کردیتا ہی اس دوائی کا تجربہ [illegible]

اس اشتہار کی حوالہ سے (تمام درخواستین دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور مین آنی چاہئین اور کسی صاحب کے نام قادیان مین نہ ہونی چاہئین)

چینی مسلمان

از کرزن گزٹ

چین وجاپان کی جنگ کے بعد مسلمانون کی حالت بہت اچھی ہوگئی ہے اور وہ ایک زندہ قوم کی طرح چین مین سمجھے جاتے ہین مگر حال کی یورپی دولتون کی چڑہائی اور فتح پیکن نے اور بھی انکی حالتین ترقی دیدی - اس بیرحمانہ خونریزی - لوٹ - بربادی آتش زنی اور تاخت مین مسلمان مزے مین رہے اور خدا کی شان ہے کہ لاکھون چینی بودھ مذہب والے مسلمان ہوگئے کیونکہ نجات مسلمان ہونے پر تھی - جو گاؤن یا شہر یورپ کی افواج نے لوٹے اور برباد کئے اُن مین مسلمانون کے گھر بچے رہے جس بودھ مذہب چینی نے یہ کہدیا کہ مین مسلمان ہون اس کو بھی نجات ملگئی انگلستان - روسیہ - جرمنی - فرانس اور جاپان نے مسلمانون کے ساتھ خاص رعائتین کین اور اس قیامت خیز دنون مین اُن کو ہر طرح کی آسائشین پہنچائین - تمام ٹھیکے چینی مسلمانون کے پاس تھے خود سرکار انگریزی کی فوج کے ٹھیکے دار بھی چینی مسلمان تھے -

پیکن اور کل چینی شہرون مین مسلمانون کو محلے اور بازار بالکل علیحدہ ہین ہر گھر اور ہر دوکان پر بسم اللہ کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے جس کو دیکھنے والا سمجھ لیتا ہے کہ یہ مسلمان کا گھر اور دکان ہے پیکن مین طبیب سب مسلمان ہین اور ان کی علاوہ دربار کے عام چینیون مین بھی بڑی عزت ہے - دوا فروشی کی دوکانین سب مسلمانون ہی کی ہین - اس کے علاوہ مسلمان اور بھی تجارت کرتے ہین اور لین دین مین وہ ایسی ہی سچے ہین جتنا ایک مسلمان کو ہونا چاہئے ✤

خاص پایہ تخت چین یعنی پیکن مین ان کی بہت سی مساجد ہین ہر مسجد مین ایک مدرسہ ہے جہان قرآن مجید تفسیر اور حدیث و فقہ کی تعلیم دیجاتی ہے - اچھے اچھے عربی دان مولوی پیکن مین موجود ہین - ان مین ہندوستان کی طرح بالکل اختلاف نہین ہے اور وہ سب سگے بھائیون کی طرح ایک جگہ ملکر رہ سکتی ہین چونکہ مولویون مین اتفاق ہے اس لئے مسلمانون مین بھی اختلاف نہین ہے ان کی باہمی یکجہتی خیر الغرون کی سی محبت پیدا کرتی ہے ✤

چین مین کوئی مسلمان فقیر نہین چین کے بڑے بڑے شہرون مین گشت لگا کے دیکھا جائے گا تو ایک مسلمان بھی فقیر نہین ملیگا ہان بودھ مذہب والے فقیر بہت سے پائین گے چینی مسلمان اول تو روٹیون کا محتاج نہین ہوتا - اور اگر اتفاق سے اس کی یہ نوبت پہونچ بھی جائے تو بھی اس کی نامعلوم اس کو بھیک مانگنی نہین دیتی مفلس ہونیکے بعد وہ کسی مسجد مین جاتا ہے اور وہان مولوی کے سامنے سب لوگ چندہ کرکے اس کی مدد کرتے ہین تاکہ اُس روپیہ سے وہ تجارت کرے اور جب اس کا کام چل جاوے تو ان کا قرض ادا کردے - یہ مسلمان سود نہین کھاتے اور سود کو مثل سور کے گوشت کے حرام سمجھتے ہین - ان کی باہم کبھی تکرار نہین ہوتی اور کبھی لین دین کے معاملہ مین کوئی جھگڑا - اور اگر اتفاق سے کوئی ناچاقی دو مسلمانون مین ہو بھی گئی تو دربار چین مین فریادی نہین جاتے بلکہ اپنے قاضی کے سامنے چلے جاتے ہین جو وہ فیصلہ کردے اُس کو بے چون وچرا مان لیتے ہین - مذہبی لحاظ سے ان کے اخلاق بہت وسیع ہین - اُن کی پرہیز گاری - دیانتداری اور سچائی کی انتہا ہو چکی ہے - وہ انگریزی کیمپ مین آ آ کے تعجب سے نظر کرتے تھے کہ یہ ہندوستانی مسلمان کیسی مسلمان ہین کہ حقہ پیتے ہین چرٹ پیتے ہین اور غیر مذہب کی جھوٹی رکابیون مین کھانا کھاتے ہین - ہمارے دوست جو یہان موجود تھے بیان کرتے ہین کہ سامان رسد کا ٹھیکہ ایک چینی مسلمان کے پاس تہا اور اس چینی مسلمان کا یہ قاعدہ تہا کہ اگر کسی نے اس کو السلام علیکم کہہ لیا بس وہ غیر معمولی جوش سے یہ سمجھکے کہ یہ مسلمان ہے گلے لپٹ جاتا تھا وہ نہ اپنی باتین سمجھا سکتا تھا اور نہ اپنے مسلمان بھائی کی سمجھ سکتا تھا لیکن اظہار ایسا کرتا تھا - گویا اسے ایک غیر مترقبہ نعمت مل گئی ہے - ایک دن مین اپنے ڈیرے کے باہر سگرٹ پی رہا تھا اس نے تعجب سے انگریزی زبان مین دریافت کیا کہ کیا آپ مسلمان ہین ؟ (یہان اکثر مسلمان یورپ کی کئی زبانین بولتے ہین) مین نے اثبات مین جواب دیا اور کلمہ پڑہا وہ یہ سنکے اس قدر لال پیلا ہوا کہ اگر اس کا بس چلے تو مجھے مار ڈالے اور اسی طرح اپنے خیمہ کیطرف چلا گیا پیچھے جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو کیفیت دریافت کی اُس نے بیان کیا کہ جب تم سگرٹ پی رہے تھے تم نے کلمہ طیبہ کیون پڑہا - اُس دن سے اُس چینی مسلمان نے کبھی ہمارے ہاتھ سے پانی پیا اور نہ ہمارے برتن مین کھایا ✤

عام چینی افیون کھاتے ہین - اور پوستی بنے ہوئے ہین - کلے خشک - معدے - غلیظ - اور گھناؤنے ہین مگر مسلمان نہایت قوی الجثہ حسین اور لمبے قد کے ہین ان کے چہرون سے خون ٹپکتا ہے اور ان کی صورتین بہت پاکیزہ ہین شمالی چین کے کل باشندے قریب قریب ایک ہی خیال وخط کے ہین مگر محض اس وجہ سے کہ مسلمان تمام خرابیون سے بچے ہوئے ہین اور گویا وہ توانا ہین ✤

چین کے کئی کروڑ مسلمان بھی ایسے ہون گے جو مسکرات کا استعمال کرتے ہون انہین شریعت نے جو کچھ دیا ہے اس پر دلی آمادگی سے عملدرآمد کرتے ہین انہین عام مسلمانون سے ملنے کا شوق ہے وہ دنیا کے کل مسلمانون کو اپنا ...

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی طبیعت بعارضہ بخار گذشتہ ایام مین مبتلا رہی آپ کئی روز تک شامل نماز باجماعت نہو سکے الحمد للہ کہ ۱۰ نومبر سے پھر آپ نے امامت نماز شروع کردی ہے

حضرة مولانا حکیم نور دین صاحب کو بھی اول ایک شب بخار رہا پھر چند روز آرام ہوگیا پھر تیرہ تاریخ بہت شدت سے بخار رہا ایسے وجود با جود کو اللہ تعالے بہت جلد اپنے فضل سے شفا عطا کرے ✤

کتاب تذکرة الشہادتین کا کچھ حصہ طبع کے قابل باقی رہ گیا تہا اس لئے اس کی اشاعت التوا مین رہی تہی مگر اب اس کی اشاعت معہ علامات المقربین بزبان عربی ہوگئی ہے اور حکیم فضلدین صاحب سے ملسکتی ہے + قیمت ۸/

ولادت منشی ارادت حسین صاحب احمدی سکنہ مونگیر احاطہ بنگال کے ہان خدا کے فضل وکرم سے ۴ نومبر کو لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام منصور احمد رکھا گیا ہے خدا تعالے مولود کی عمر اپنے دین اسلام کی سچی خدمتگذاری مین دراز کرے

۱۰ نومبر کو شیخ فضل الہی صاحب رئیس صدر بازار راولپنڈی اور میان محمد رمضان صاحب ٹھیکہ دار سنگوئی ملو ضلع جہلم نے حضرة مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا - بیعت کے بعد جو تقریر ہوئی وہ اپنے موقعہ پر ہدیہ ناظرین ہوگی ✤ امید ہے کہ ہر دو اصحاب

مدرسہ تعلیم الاسلام کے خاص مدرس عبد اللہ احمدی صاحب ساکن کشمیر جو کہ چند ماہ سے رخصت پر گئے ہوئے تھے معہ اپنے اہل وعیال کے گذشتہ ہفتہ مین وارد قادیان ہوکر مدرسی کا چارج ہاتھ مین لیا +

عبد اللہ درزی صاحب احمدی ساکن چنڈو ساہی ضلع گوجرانوالہ بعد حصول زیارت حضرة امام الزمان اپنے کاروبار پارچہ فروشی کے لئے ملک گوالیار کی طرف تشریف لیجانے والے ہین خدا ان کا محافظ وناصر ہو +

منشی احمد دین صاحب اپیل نویس اور میان محمد دین صاحب حکیم شاگرد رشید مولانا حکیم نور الدین صاحب گوجرانوالہ سے وارد قادیان ہوئے اور ایک دن رہکر واپس تشریف لے گئے +

ملک مولا بخش صاحب گورالی ضلع گوجرات سے معہ اہلبیت کے چند روز قیام کے لئے حضرة اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے

بہترین مذہب کے شائق کے سوالات مندرجہ اخبار عام کا جواب البدر مین شروع ہوگیا ہے جو کہ کئی نمبرون مین ختم ہوگا

۱۱ نومبر کو حضور مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام گورداسپور تشریف لے گئے +

ملفوظات و حالات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۲۸ و ۲۹ - کی ڈائری ہم سے اچھی طرح محفوظ نہیں رہی
اس لئے درج اخبار نہیں کی گئی ہے

۳۰ اکتوبر سنہ ۳ء

مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور طاعون کا ذکر ہوا اس پر آپ نے فرمایا

طاعون کے نصائح اور تقویٰ کی تاکید

کہ خدا تعالےٰ نے اگرچہ جماعت کو وعدہ دیا ہے کہ وہ اُسے اس بلا سے محفوظ رکھے گا مگر اس میں بھی ایک شرط لگی ہوئی ہے کہ لم یلبسوا ایمانہم بظلم کہ جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملا دیں گے وہ امن میں رہیں گے پھر دار کی نسبت وعدہ دیا تو اس میں بھی شرط رکھدی ہے کہ الا الذین علوا بالاستکبار - اس میں علو کے لفظ سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کی اطاعت انکساری کے ساتھ چاہیئے وہ بجا نہ لاوے جب تک انسان جن معنی سجدہ حقیقی سجدہ کہتے ہیں بجا نہ لاوے - تب تک وہ دار میں نہیں ہے اور مومن ہونیکا دعویٰ بیفائدہ ہے

لم یشرکوا ایمانہم بظلم

میں شرک سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہندوؤں کی طرح پتھروں کے بتوں یا اور مخلوقات کو سجدہ کیا بلکہ جو شخص ما سوا اللہ کی طرف مائل ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے حتی کہ دل میں جو منصوبے اور چالاکیاں رکھتا ہے ان پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ بھی شرک ہے +

حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کا حال بیان کرتے ہیں کہ خواب میں..... ایک نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ بتلاؤ اللہ تعالےٰ سے معاملہ کیسے ہوا تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا عمل لایا ہے میں نے کہا اور عمل تو کوئی نہیں ہے صرف یہ ہے کہ میں نے عمر بھر شرک نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو نے یوم اللبن کے دن بھی شرک نہ کیا تھا کہ دودھ پی کر کہا کہ اس سے پیٹ میں درد ہوئی ہے گویا دودھ کو خدا سمجھ لیا تھا اور خدا پر سے جو حقیقی فاعل ہے نظر اٹھ گئی تھی +

نفسانی جذبات ہزاروں قسم کے ہیں جو کہ انسان کو لگے ہوئے ہیں ان کو دیکھا جاوے تو سر سے لیکر پاؤں تک ظلم ہی ظلم ہے - مثر تکبر اور گھمنڈ کی جگہ ہے آنکھ بہت خیالات کا مقام ہے - غضب کی نظر سے بھی انسان اسی سے دوسرے کو دیکھتا ہے - کان بیجا باتیں سنتے ہیں زبان بری باتیں بولتی ہے - گردن اکڑتی ہے - صدور میں کن کن بری باتوں کی خواہش ہوتی ہے - نیچے کا طیفہ بھی کچھ کم نہیں ہے فسق و فجور میں جہاں اسی کے باعث مبتلا ہے - پاؤں بھی بیجا مقامات پر چلکر جاتے ہیں غرض یہ ایک لشکر اور جماعت ہے جسے سنبھال کر رکھنا انسان کا کام ہے اور یہ بڑی بات ہے ایک طرف تو خدا نے کشتی کا حوالہ دیا ہے کہ جو اسمیں چڑھیگا وہ نجات پاویگا اور ایکطرف حکم دیا ہے

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

یہاں بھی ظلم کی نسبت ہی فرمایا کہ جو لوگ ظالم ہیں تو ان کی نسبت بات ہی نکر -

خوف الٰہی اور **تقویٰ** بڑی برکت والی شے ہے انسان میں اگر عقل ہو گر یہ باتیں ہوں تو خدا اُسے اپنے پاس سے برکت دیتا ہے اور عقل بھی دیدیتا ہے جیسے کہ فرماتا ہے **یجعل لہ مخرجا** اس کے یہی معنے ہیں کہ جس شی کی ضرورت اُسے ہوگی اس کے لئے وہ خود راہ پیدا کر دے گا بشرطیکہ انسان متقی ہو - لیکن اگر تقویٰ نہ ہوگا تو خواہ فلاسفر ہی ہو وہ آخرکار تباہ ہوگا - دیکھو کہ اسی ہندوستان پنجاب میں کس قدر عالم تھے مگر ان کے دلوں میں اور زبانوں میں تقویٰ نہ رہا - محمد حسین کی حالت دیکھو کہ کیسی گندی اور فحش باتیں اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھتا رہا - اگر تقویٰ ہوتی تو وہ کب ایسی باتیں لکھ سکتا تھا +

اس کے بعد چند احباب نے بیعت کی

اور بعد بیعت حضرۃ اقدس نے ایک طویل تقریر فرمائی جو کہ ذیل میں درج ہے +

حقیقت بیعت اور اس سے فیض پانیکی راہ

یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچدینا ہے اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے ابدیا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشو و نما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے - اسیطرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے - تب وہ نشو و نما کے قابل ہوتا ہے - لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آوے تو اُسے چاہیئے کہ اس کا اظہار نکرے اگر اظہار کریگا تو حبط عمل ہوجاویگا (کیونکہ اصل میں وہ غلطی نہیں ہوتی صرف اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے) اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرۃ صلعم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اٹھا سکتا یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نکرتے - ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت صلعم کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے - صحابہ بڑے متادب تھے اس لئے کہا ہے کہ الطریقۃ کلہا ادب جو شخص ادب کی حد سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے اس ادب کو مدنظر رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے کہ وہ فارغ نشین نہ ہو - ہمیشہ توبہ - استغفار کرتا رہے اور جو جو مقامات اُسے حاصل ہوتے جاویں ان پر یہی خیال کرے کہ میں ابھی قابل اصلاح ہوں اور یہ سمجھکر کہ بس میرا تزکیہ نفس ہوگیا وہاں ہی نہ اڑ بیٹھے +

منافق کون ہے

یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دو رنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو - صحابہ کرام کو اس دو رنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رو رہے تھے تو ابوبکر رضہ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو کہا کہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں - جب میں پیغمبر صلعم کے پاس ہوتا ہوں تو اُس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے - مگر جب ان سے جدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی ابوبکر رضہ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے - پھر دونوں آنحضرت صلعم کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا - آپ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو - انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو پھر فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو اب دیکھو کہ صحابہ کرام رضہ اس نفاق اور دو رنگی سے کس قدر ڈرتے تھے جب انسان جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے

دین کی ہتک ہوتی ہے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے۔ تب بھی منافق ہوتا ہے اگر مومن کی سی غیرت اور استقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہوگا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا کے حاصل ہوگی ہمیشہ دعا کرو کہ خدا اس سے بچاوے۔ جو انسان داخل سلسلہ ہو کر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلہ سے دور رہتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین رکھی ہے کیونکہ ان میں دورنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یکرنگی ہوتی ہے ✤

ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن تک رونا نہ آوے تو جانو کہ دل سخت ہو گیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلیضحکوا قلیلاً و لیبکوا کثیراً کہ ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت مگر اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ہنستے بہت ہیں۔ اب دیکھو کہ زمانہ کی کیا حالت ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہاتا رہے بلکہ جس کا دل اندر سے رو رہا ہے وہی روتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھ کر خشوع اور خضوع سے دعا میں مشغول ہو اور بالکل عجز و نیاز سے خدا کے آستانہ پر گر پڑے تاکہ وہ اس آیت کے نیچے نہ آوے جو بہت ہنستا ہے وہ مومن نہیں ✤

اگر سارے دن کا نفس کا محاسبہ کیا جاوے تو معلوم ہو کہ ہنسی اور تمسخر کی میزان زیادہ ہے اور رونے کی بہت کم ہے بلکہ اکثر جگہ بالکل ہی نہیں ہے۔ اب دیکھو کہ زندگی کس قدر غفلت میں گذر رہی ہے اور ایمان کی راہ کس قدر مشکل ہے گویا ایک طرح سے مرنا ہے اور اصل میں اسی کا نام ایمان ہے۔

ایمان جب لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں۔ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے۔ کیا ہم روزہ نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو حقیقۃ ایمان کا علم نہیں ہے اگر علم ہوتا تو وہ ایسی باتیں نہ کرتے اسلام کا مغز کیا ہے اس سے بالکل بیخبر ہیں حالانکہ خدا کی یہ عادت قدیم سے چلی آئی ہے کہ جب مغز اسلام چلا جاتا ہے تو اس کے از سر نو قائم کرنے کیواسطے ایک کو مامور کر کے بھیج دیتا ہے تاکہ کھائے ہوئے اور مرے دل پھر زندہ کئے جاویں۔ مگر ان لوگوں کی غفلت اس قدر ہے کہ دلوں کی مردگی محسوس نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے اور نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قایم ہو جاوے۔ گویا اس کے قوائے خدا تعالیٰ کے لئے مر جاتے ہیں گویا وہ اس کی راہ میں ذبح ہو جاتا ہے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اس اسلام کا نمونہ دکھلایا کہ ارادہ الٰہی کے بجا آوری میں اپنے نفس کو ذرا بھی دخل نہ دیا اور ایک ذرا سے اشارہ سے بیٹے کو ذبح کرنا شروع کر دیا۔ مگر یہ لوگ اسلام کی اس حقیقت سے بےخبر ہیں جو کام ہیں اُس میں ملونی ہوتی ہے اگر کوئی ان میں سے رسالہ جاری کرتا ہے تو اُس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ روپیہ کماوے۔ بال بچے کا گذارہ ہو ابھی حال میں ایک شخص کا خط آیا ہے۔ لکھتا ہے کہ میں نے عبد الغفور کے مرتد ہونے پر اس کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے امداد فرماویں۔ ان لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اسلام کیا شے ہے۔ خدا کی طرف سے کوئی نفخ روح اس میں نہیں لیکن رسالہ لکھنے کو طیار ہے۔ ایسے شخص کو چاہئے تھا کہ اول تزکیہ نفس کے لئے خود یہاں آتا اور پوچھتا اور اول خود اپنے اسلام کی خبر لیتا لیکن عقل دیانت اور سمجھ ہوتی تو یہ کرتا۔ مقصود تو اپنی معاش ہے۔ اور رسالہ کو ایک بہانہ بنایا ہے ہر ایک جگہ یہی بدبو آتی ہے کہ جو کام ہے خدا کے لئے نہیں بیوی بچوں کے لئے ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تائید اور نصرت کا ہاتھ خود اس کے کاموں سے معلوم ہو جاتی ہیں اور آخر کار انسان مشاہدہ کرتا ہے کہ ایک غیب کا ہاتھ ہے جو اُسے ہر میدان میں کامیاب کر رہا ہے انسان اگر اس کی طرف چلکر آوے تو وہ دوڑ کر آتا ہے۔ اور اگر وہ اس کی طرف تھوڑا سا رجوع کرے تو وہ بہت رجوع ہوتا ہے وہ بخیل نہیں ہے۔ سخت دل نہیں ہے۔ جو کوئی اس کا طالب ہے تو اس کا اول طالب وہ خود ہوتا ہے لیکن انسان اپنے ہاتھوں سے اگر ایک مکان کے دروازے بند کر دیوے تو کیا روشنی اس کے اندر جاویگی ہرگز نہیں یہی حال انسان کے قلب کا ہے اگر اس کا قول و فعل خدا کی رضا کے موافق نہ ہوگا اور نفسانی جذبات کے تلے وہ دبا ہوا ہوگا تو گویا دل کے دروازے خود بند کرتا ہے کہ خدا کا نور اور روشنی اس میں داخل نہ ہو لیکن اگر وہ دروازوں کو کھولیگا تو معاً نور اس کے اندر داخل ہوگا ✤

ابدال قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے اگر ان سے یہ ملجاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وابراھیم الذی وفی۔ کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبت الٰہی سے بھرنا۔ خدا کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی … اور خدا کی مرضی ایک ہو۔ کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اُسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے بعض نمازیوں پر خدا نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فویل للمصلین ویل کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں پس چاہئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو

ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرامخوری کے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہر ایک حرام گذارہ کے لئے انہوں نے حلال کر لیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے۔ جو بیعت کر کر اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو جو پرہیز وہ بتلاتا ہے اگر اسے نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کریگا تو یوماً فیوماً ترقی کریگا یہی اصول یہاں بھی ہے ✤

جنت کی فلاسفی کوئی بات سوائے خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتی اور جیسے اس دنیا میں فضل ہوگا اُسے ہی آخرۃ میں بھی ہوگا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من کان فی ہذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ ان حواس کے حصول کی کوشش اسی جہان میں کرنی چاہئے کہ جس سے انسان کو بہشتی زندگی حاصل ہوتی ہے اور وہ حواس بلا تقوےٰ کے نہیں ملسکتے۔ ان آنکھوں سے انسان خدا کو نہیں دیکھ سکتا لیکن تقویٰ کی آنکھوں سے انسان خدا کو … دیکھ سکتا ہے۔ اگر وہ تقویٰ اختیار کریگا تو وہ محسوس کریگا کہ خدا مجھے نظر آ رہا ہے اور ایک دن آویگا کہ خود کہہ اٹھیگا کہ میں نے خدا کو دیکھ لیا۔ اسی بہشتی زندگی کی تفصیل جو کہ متقی کو اسی دنیا میں حاصل

ہوتی ہے قرآن شریف میں ایک اور جگہ بھی پائی جاتی ہے جیسے لکھا ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ہذا الذی رزقنا من قبل۔ جب وہ عالم آخرۃ میں ان درختوں کے ان پھلوں سے جو دنیا کی زندگی میں ہی ان کو مل چکے تھے پائیں گے تو کہدیں گے کہ یہ تو وہ پھل ہیں جو کہ ہمیں اول ہی دیئے گئے تھے۔ کیونکہ وہ ان پھلوں کو ان پہلے پھلوں سے مشابہ پاوینگے۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دنیا میں جو نعمتیں مثل دودھ۔ شہد۔ گھی۔ اور انار اور انگور وغیرہ انہوں نے کھائی ہیں۔ وہی ان کو وہاں جنت میں ملیں گے اور وہاں ان چیزوں کے مہیا کرنے کے لئے بہت سے باغات۔ درخت۔ مالی۔ اور بیل وغیرہ اور گائیں بھینسوں کو رکھ رہے ہوں گے اور درختوں پر شہد کی مکھیوں کے چھتے ہوں گے جن سے شہد اتار کر اہل جنت کو دیا جاویگا یہ سب غلط خیال ہیں اگر جنت کی یہی نعمت ہے جو ان کو دنیا میں ملتی رہی اور آخرۃ میں بھی ملے گی تو مومنوں اور کافروں میں کیا فرق رہا۔ ان سب چیزوں کے حاصل کرنے میں تو کافر اور مشرک بھی شریک ہیں پھر اس میں بہشت کی خصوصیت کیا ہے۔ لیکن قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بہشت کی نعمتیں ایسی چیزیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ دلوں میں گذریں اور ہم دنیا کی نعمتوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سب آنکھوں نے دیکھی کانوں نے سنی اور دل میں گذری ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ان جنتی نعمتوں کا نام نقشہ جسمانی رنگ پر ظاہر کیا گیا ہے مگر وہ اصل میں اور ہی ہیں ورنہ رزقنا من قبل کے کیا معنے ہونگے اس کے وہی معنے ہیں جو کہ من کان فی ہذہ اعمٰی فہو فی الاخرۃ اعمٰی کے ہیں دوسرے مقام پر قرآن شریف فرماتا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ جو شخص خدا تعالےٰ سے خائف ہے اور اس کی عظمت اور جلال کے مرتبہ سے ہراسان ہے اس کے لئے دو بہشت ہیں ایک یہی دنیا اور دوسری آخرۃ۔ جو شخص سچے اور خالص دل سے نفس ہستی کو اس کی راہ میں مٹا کر اسی کے متلاشی ہوتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں تو اس میں ان کو ایک قسم کی لذت شروع ہو جاتی ہے اور ان کو وہ روحانی غذائیں ملتی ہیں جو روح کو روشن کرتی اور خدا کی معرفت کو بڑھاتی ہیں ایک جگہ پر شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو اس کی نماز کا ثواب مارا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس کی نماز اب بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی بلکہ یہ معنے ہیں کہ چونکہ اب اسے لذت شروع ہو گئی ہے تو جو اجر اس کا عند اللہ تھا وہ اب اسے دنیا میں ملنا شروع ہو گیا ہے جیسے ایک شخص اگر دودھ میں برف اور خوشبو وغیرہ ڈال کر پیتا ہے تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اسے ثواب ملیگا کیونکہ لذت تو اس نے اسی جگہ حاصل کر لی۔ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور کسی عمل کی قبولیت اور شے ہے اور ثواب اور شے ہے

ہر ایک لفظ اپنے اپنے مقام کے لئے چسپان ہوتا ہے اسی لحاظ سے شیخ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ عارف کی نماز کا ثواب مارا جاتا ہے۔ جو اہل حال ہوتا ہے وہ اپنی جگہ پوری بہشت میں ہوتا ہے اور جب انسان کو خدا سے پورا تعلق ہو جاتا ہے تو اغلال اور اثقال جسقدر بوجھ اس کی گردن میں ہوتے ہیں وہ سب اٹھائے جاتے ہیں وہ لذت جو خدا کی طرف سے اس کی عبادت میں حاصل ہوتی ہے وہ اور ہے اور جو اکل و شرب اور جماع وغیرہ میں حاصل ہوتی ہے وہ اور ہے لکھا ہے کہ اگر ایک عارف دروازہ بند کر کے اپنے مولا سے راز و نیاز کر رہا ہو تو اسے اپنے عبادت اور اس راز و نیاز کے اظہار کی بڑی غیرت ہوتی ہے۔ اور وہ ہرگز اس کا افشاء پسند نہیں کرتا اگر اس وقت کوئی دروازہ کھولکر اندر چلا جاوے تو وہ ایسا ہی نادم اور پشیمان ہوتا ہے جیسے زانی زنا کرتا پکڑا جاتا ہے جب اس لذت کی حد کو انسان پہنچ جاتا ہے تو اس کا حال اور ہوتا ہے اور اسی حالت کو وہ یاد کر کے وہ جنت میں کہیگا کہ رزقنا من قبل۔

بہشتی زندگی کی بنیاد یہی دنیا ہے بعد مرنے کے جب انسان بہشت میں داخل ہوگا تو یہی کیفیت اور لذت اسے یاد آویگی تو اسی بات کا طالب ہر ایک کو ہونا چاہیئے۔

گناہوں کا چھوڑنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ ایک ذلیل کام ہے اگر کوئی کہے کہ میں چوری نہیں کرتا۔ زنا نہیں کرتا۔ خون نہیں کرتا یا اور فسق و فجور نہیں کرتا تو کوئی خوبی کی بات نہیں اور نہ خدا پر یہ احسان ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا مرتکب نہیں ہوتا تو ان کے بد نتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے کسیکو اس سے کیا۔ اگر چوری کرتا گرفتار ہوتا سزا پاتا اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک کے ہاں مہمان گیا بیچارے میزبان نے بہت تواضع کی تو مہمان آگے سے کہنے لگا کہ حضرت آپکا کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے احسان تو میرا آپ پر ہے کہ آپ اتنی دفعہ باہر آتے جاتے ہیں اور کھانا وغیرہ طیار کروانے اور لانے میں دیر لگتی ہے میں پیچھے اکیلا با اختیار ہوتا ہوں چاہتا تو گھر کو آگ لگا دوں۔ یا آپکا اور نقصان کر چھوڑوں تو اس میں آپکا کس قدر نقصان ہو سکتا ہے تو یہ میرا اختیار ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ ایسا خیال ایک بد آدمی کا ہوتا ہے کہ وہ بدی سے بچکر خدا پر احسان کرتا ہے اس لئے ہمارے نزدیک ان تمام بدیوں سے بچنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو۔ اور اسپر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھکر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔ اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو یہ درجہ سب سے بڑھکر ہے کیونکہ احسان میں ایک مادہ خودنمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کئے۔ لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچہ کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خودنمائی نہیں ہوتی بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تو اس بچہ کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے کوئی بازپرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننی گوارا نہ کریگی اور اس بادشاہ کو گالی دیگی حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں نے مر جانا ہے مگر پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہ کریگی اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں یہ ایک طبعی امر ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اسی کا اشارہ ایتاء ذی القربیٰ میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا کے ساتھ ہونی چاہیئے نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر جیسے آیت لا نرید منکم جزاء ولا شکورا سے ظاہر ہے غرضیکہ یہ باتیں ہیں جنکو یاد رکھنا چاہیئے۔

یکم نومبر ۱۹۰۳ء

تہجد کی نماز کا طریق عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی نے لائل پور میں یہ مسئلہ بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز اس طرح سے جیسا کہ اب تعامل اہل اسلام ہے بجا نہ لاتے بلکہ آپ صرف اٹھکر قرآن پڑھ لیا کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا کہ یہی مذہب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے شیخ اصغر علی صاحب نے اپنی ایک خط میں جو انہوں نے منشی نبی بخش صاحب کے نام روانہ کیا تھا اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا کہ آیا یہ مسئلہ اسطرح پر ہے جیسا کہ عبدالعزیز صاحب بیان کر گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بوساطت منشی نبی بخش صاحب اور مولوی نورالدین صاحب یہ امر تحقیق کے لئے پیش کیا گیا جسپر حضرت امام الزمان ع نے مفصلہ ذیل فتویٰ دیا۔ "کہ میرا یہ ہرگز مذہب نہیں کہ آنحضرت

نوٹ: مولوی نورالدین صاحب نے علاوہ بریں یہ بھی بیان فرمایا کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کو بحیثیت خود تہجد پڑھتے دیکھا ہے۔ بعض دفعہ آدھ آدھ گھنٹہ ایک رکعت میں خرچ کرتے اور بعض دفعہ حکم الٰہی کے یہاں تک پابند ہوتے کہ جب تک الہام نہ ہو رکوع اور سجود میں نہ جھکتے اور نہ سر کو اٹھاتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(در مدح حضرۃ مسیح موعودؑ)

ای محمد مسیح و احمد شان — وی بہ احیائے دین دجل بیان
تاج فتح مبین نہادہ بسر — تیغ قتل لعین نہفتہ بہ بر
از فراز سپہر آمدہ — بوالعجب ماہ و مہر آمدہ
مرحبا کارِ دین بپایان شد — تافت نور تو ظلمستان شد
منتہائے کمال ہر قسمی — ہمہ جانی و در نظر جسمی
معنی انشراح ہر فکری — واضع الوزر رافع الذکری
بسکہ براستقامتی پیدا — سترِ یوم القیامتی پیدا
ہر دلے کز تو دیدہ در گردید — مجمع الشمس والقمر گردید
لیک ہر کور کز تو سر پیچید — ہمہ براین لیِ مفر پیچید
نور خورشید ت آنقدر کاش — کہ ہمہ برق ریخت بر خفاش
ذاتِ پاکِ تو کرد فضل قدیم — مظہر سرِ احسن التقویم
داشت الحمد اہدنا تلقین — انتظار ہدایت ضالین
لیک ننمود چہرہ شاہد حال — تا نشد یکہزار و سہ صد سال
از شمار حروف فاتحہ است — کہ صد و سی است جملہ کم و کاست
چون تامل بمغز صرف رسید — بسر رمز بس شگرف رسید
کہ احد داشت از جمل دو خود — سیزدہ لیک فاتحہ لابد
صفر افزودہ است بر ہر آن — صاف پیدا اثر ز اکثر آن
ہم چنین دور مہدی موعود — بر سر سیزدہ دو صفر افزود
بر مہین دور فضل سر مدشد — مستجاب آن دعا ز احمد شد
احد اعجاز حرفِ میم نمود — ہمہ را راہ مستقیم نمود
یعنی دور نبی تجدد یافت — عالمی جان تازہ در خود یافت
میم احمد چہل بود بشمار — لیک بصفر و ہمی است چہار
با احد چہاردہ شد وطا — رمز تائیدِ حق نمود صفا
کہ محمدؐ بہ احمدی گل کرد — بر سرِ چاردہ صدی گل کرد
در دمید صورِ رحمانی — بہ سلیمان رسید سلطانی
اہرمن را رہِ گریز نماند — کار او جز بہ تیغ تیز نماند
حیف آن دل کہ این شور ندید — ماند در غفلت و حضور ندید
سہل گردیدہ کارہائی عسیر — لیک بر کافرین غیر یسیر
آتھم آئینہ دار این راز است — قاتلش تیغ تیز اعجاز است
منکر آن جدید خواہ عتیق — قبطی و سامری بود تحقیق
آن بکفر قدیم غیر اندیش — دین بہ تعمل عجل کردہ بہ پیش
ہر کہ جانش ز حق دلیل نداشت — آب صافی ز رود نیل نداشت
موسوی لغض اثر بردن بنمود — آب آئینہ گشت خون بنمود
وان دگر ہم ز نقش پائی رسول — جہل شیلش نمی نمود قبول
لا مساسی بروی کار آورد — یا ہمہ عجل یا خوار آورد
ای ظہورِ کمالِ فضلِ عظیم — کمترین بندۂ تو ابراہیم
ہم تو سر وار و سر وردینی — بدعائے محمدؐ آمینی
دستِ لطف از سرم دریغ مدار — ماو جانم بزیر تیغ مدار
کوچہ دورم ز روے روشن تو — سلیک مارا مگنے ز گلشن توم

مراسلات

میرٹھی ضمیمہ شحنہ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

ضد سے ضد پہچانی جاتی ہے یہ ایک مشہور مسئلہ ہے اگر ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ اس بازاری بولی میں جو شریفوں کو ناگوار ہے نہ چھپے۔ تو حضرۃ مسیح موعود کی پاک تعلیمات کا علم پبلک کو کس طرح ہو۔ ضمیمہ اگر علماء کا آرگن ہو تو گویا وہ ایک گواہ ہے۔ اس بات کا کہ علماء کی اخلاقی حالت نہایت ہی گری ہوئی ہے اس لیئے ضروری کسی ایسے ہادی مہدی کی ضرورۃ ہو جو انک علی خلق عظیم کا نقشہ پیش نظر کرے۔ ایک پرچہ البدر کا اٹھا کر دیکھو۔ ایک شحنہ ہند کا۔ خود ہی معلوم ہو جائیگا کون لوگ تقوے و احسان کی راہوں پر قدم مارنیوالے ہیں۔ ضمیمہ کا ایڈیٹر بار بار اصرار کرتا ہو کہ میری تحریروں کا جواب کیوں نہیں ملتا۔ اسکو واضح ہو کہ جواب کیا دیا جائے کوئی امر قابل جواب ہو تو جواب دیا جاوے۔ یہ تمسخر و استہزا ہنسی لوگون کا پیشہ ہے افسوس کہ ہم ان میں سے نہیں ورنہ ترکی بترکی جواب دیتے۔ خیر پھر بھی ہم ضمیمہ کی سہ ماہی رپورٹ پیش کرتے ہیں جو باتیں علم و شرافت کے رنگ میں پیش کی گئی ہیں ان کا جواب تو ہم دینگے باقی کے مقابل میں صبر کرینگے ہمیں تعجب آتا ہے کہ دعوے تو السنہ مشرقیہ کے مجدد ہونے کا ہے اور جرأت اور لیاقت اتنی بھی نہیں کہ سید مختار ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ شاہجہانپور ہی سے مقابل ہو سکے جس کی طرف سے رد التجدید میں کئی نمبر نکل چکے ہیں۔ اس کو مقابلہ کیا تو یہ کیا کہ اخبار بند کر کے اپنی بزدلی کا نشان دیا۔ علاوہ بریں حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے شوکت کے جو کچھ معانی ظاہر فرمائے ہیں اور جو حسن اور نادر مضامین بجواب شحناء ان کے قلم سے نکل چکے ہیں۔ کیا آج تک شوکت کو کوئی ایسی گھڑی نصیب ہوئی ہے کہ ان کا جواب اس کے وہم و فکر میں بھی آسکتا۔ شوکت کو غالباً استہزاء و استہزا کرنا ہی آتا ہے ورنہ کیوں ان علمی اعتراضات کا جواب نہیں دیتا جو اس پر کئے گئے؟ اگر عربی دانی کا دعویٰ صحیح تھا تو قصیدہ اعجاز احمدی کا جواب لکھنے میں باوجود اس دعوے کے کہ وہ جنوری ۱۹۰۳ء میں لکھیگا کیوں ناکام رہا۔ از بسکہ یہ معجزہ ہے حضرۃ اقدس علیہ السلام کا کاش وہ سمجھے

+

ایڈیٹر ضمیمہ کے کلام میں ہزارہا تناقض ہیں ایک پرچہ میں لکھتا ہے "یہ حرکت کسقدر حماقت آمیز ہے۔ کہ جو کلام ایک مرتبہ آنحضرت صلعم پر نازل ہو چکا ہے وہ دوبارہ مرزا پر نازل ہوتا ہے" پھر ایک جگہ خود اپنا الہام لکھتا ہے۔ و علوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ کیوں حضرت! ذرا ہماری طرف منہ کیجئے کیا یہ قرآنی آیت نہیں ہے سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد۔ یہ آپ پر کیوں الہام ہوئی۔ پھر اپنے الہامات میں ایسی کیوں گڈمڈ کر کے (حسب زعم اپنے) محرف کلام الہی ٹھہرے۔ اب پڑھیئے وہ فتویٰ یحرفون ولیہ مع الزنا زنگار۔ تعجب ہے کہ جس بات کو خود خلاف شرع بلکہ موجب کفر ٹھہراتے ہو اس کے خود مورد ہونے ہو۔ کچھ تو شرم کرو۔ پھر تعالیٰ پر افترا کر کے مجھ کو الہام ہوتا ہے۔ کیا تم حضرۃ اقدس کی طرح باللہ العظیم قسمیں کھا کر کہہ سکتے ہو کہ یہ جو اپنے الہامات میں نے لکھے ہیں ان میں میری حواس کا ذرا بھی دخل نہیں ہے۔ بلکہ یہ اوسی اللہ جل شانہ کا کلام ہے جو مجھ پر نازل ہوا جس نے حضرۃ ابراہیم و حضرۃ عیسیٰ و غیرہ انبیاء علیہ السلام پر وحی کی اور پھر تم اسیر علانیہ مصر بھی ہو۔ میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ تم کبھی قسم نہ کھاؤ گے کیونکہ تم جانتے کہ یہ الہامات میرے اپنے ہی بنائے ہوئے ہیں اور پھر کلام الہی تو ہمیشہ پیشگوئی پر مشتمل ہوتی ہے ان میں کیا پیشگوئی ہے کیا یہی جو تم نے ضمیمہ میں لکھی ہے کہ مرزا صاحب (روحی فداہ)

عذر

میں آٹھ نومبر سے بعارضہ بخار مبتلا ہوں اور ابھی تک کہ اس تاریخ ہے مجکو آرام کی صورت نظر نہیں آتی اس لیئے اخبار میں دو قسم کے حرج واقع ہوں گے ایک تو وقت پر اشاعت نہ ہوگی دوسرے تازہ ڈائری نہ دے سکونگا لہذا امید ہے کہ ناظرین .... میرے حق میں دعا فرماوینگے اور اس معقول عذر کو قبول فرماوینگے

نوٹ

بلدہ تاریخ سے مقدمات شروع ہیں اور ابھی تک ان کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ حضرت اقدس علیہ السلام ۱۱ تاریخ کو واپس تشریف لائے ہیں ....

.... اس لیئے آئندہ نمبر میں ان مقدمات کا حال بیان کیا جاویگا۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کو ابھی تک .... آرام نہیں ہوا اور قادیان میں کثرت سے بخار پھیلا ہوا ہے مگر یہ خدا کا فضل ہے کہ جانتو کی خیر ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

"بہترین مذہب کے شائق کے سوالوں کے جوابات"

اخبار عام کے ایک نامہ نگار نے جو اپنا نام "بہترین مذہب کا شائق" ظاہر کرتے ہیں اخبار مذکور مطبوعہ ۱۳ اکتوبر میں مفصلہ ذیل سوالات حل طلب زیر عنوان استفسار طبع کرائے ہیں۔ جن کا جواب دینا ہمارے لئے عین خوشی کا موجب ہے کیونکہ جب سے یہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے اس کے لیڈر کی ہمیشہ سے یہ آرزو رہی ہے کہ سچائی کے طالب ہر ایک قسم کے تعصب۔ بغض اور حسد۔ اور قومی ضد وغیرہ سے پاک وصاف ہو کر مذاہب کا آپس میں مقابلہ کریں اور جب اُن کو کوئی سچا مذہب معلوم ہو جاوے جس میں سچائی کے نشانات مثل آفتاب کے روشن ہوں تو اس کے اختیار کرنے کے واسطے کوئی حجاب قوم اور برادری یا بیجا تعصب کا اُسے حائل نہ ہو۔ اور وہ اس مذہب کی طرف اس طرح دوڑے جیسے ماں اپنے ایک گمشدہ بچے کو دیکھ کر اس کی طرف دوڑتی اور جھپٹ کر اُسے لے لیتی ہے اور اسی لئے جب لاہور میں جلسہ اعظم مذاہب ہوا تھا تو اس کے وقوع سے سب سے زیادہ خوشی ہمارے ہی گروہ کو ہوئی اور جو ایکٹو پارٹ اس کے لیڈر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی طرف سے لیا تھا اُسے ایک دنیا جانتی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ بہترین مذہب کے شائق نے جس طرح سے اپنے سوالات کو انتخاب میں اول ہی سے خود یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک غیر متعصب انسان ہے کہ باوجود ہنود اور اسلام کے دیگر فرقوں کے اس نے صرف آریہ اور احمدی فرقہ کو مقابلہ پر رکھا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اب موجودہ منتخب فرقوں میں سے ... جب حق ایک فرقہ کی طرف واضح ہو جاویگا تو اُسے اختیار اور اظہار کر دینے میں کوئی روک حائل نہ ہو گی۔

معلوم ہوتا ہے کہ آج تک بہترین مذہب کے شائق کو امامنا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن مقدس تصانیف کے مطالعہ کا موقعہ نہیں ملا جن میں آپ نے کمال وضاحت سے ہر ایک مذہب کے ہر ایک پہلو پر بحث کر کے دکھلایا ہے کہ کسی مذہب کے اختیار یا ترک کرنے کے واسطے ...... کن کن باتوں کا دیکھنا ضروری ہے اور اس پر نہ ایک کتاب بلکہ کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور مشکل سے کوئی ایسی تصنیف حضرت اقدس مرزا صاحب علا کی نہ ہو گی جس میں معیار المذاہب کے کسی نہ کسی پہلو کو پیش نہ کیا ہو۔ بہر حال اگر اُن کو ادل موقعہ نہیں ملا تو اب ہم اُن کو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم **البدر** نامی اخبار کے ذریعہ سے موازنہ کر کے بتلا دیتے ہیں کہ کسی مذہب کو بحیثیت ایک مذہب ہونے کے کن کن عیوب سے مبرا اور کن کن خوبیوں سے متصف ہونا ضروری ہے اور اس وقت وہ کونسا فرقہ ہے جو کہ اُس سچے مذہب کے علامات اپنے اندر رکھتا ہے۔

اگر اخباری دنیا میں اس طرح سے مذہبی ڈیبیٹ شروع ہو جائے اور مناسب شرائط پر ہر ایک قسم کا اعتراض اور سوال پیش کیا جاوے اور دوسروں کا سنا جاوے تو ہم بڑی خوشی سے بفضل خدا اس اخباری دنیا کے ڈیبیٹنگ کلب کو قائم رکھنے کیواسطے طیار ہیں وہ چار سوالات یہ ہیں

(۱) احمدیہ فرقہ میں داخل ہونا بہتر ہے آریہ یا کسی اور فرقہ میں

(۲) مرزا صاحب کا جانشین کون ہو گا۔

(۳) قادیان کو دار الامان ہند یا عالم کیوں نہ کہا جاوے کیونکہ وبا وغیرہ امراض وہاں داخل نہیں ہو سکتے

(۴) لیکھرام کا قاتل کیوں بچ گیا۔

سائل کے پہلے سوال کا جواب

سائل کے پہلے سوال کا مطلب تو یہ ہے کہ دنیا کے کل مذاہب میں سے کونسا مذہب افضل و اکمل ہے جس میں داخل ہو کر انسان ہمقام اطمینان اور یقین تک پہنچ جاوے جو اس کے لئے دائمی راحت اور آرام کا موجب ہو کیونکہ کسی مذہب میں داخل ہونے کے یہی معنے ہیں کہ انسان خدا تعالےٰ کو علی وجہ البصیرت دیکھ لے اور اس کی روح میں ایک اخلاص اور راحت اور سرور پیدا ہو جاوے۔ یہاں تک کہ اس کی راہ میں اپنی جان عزیز کو فدا کرنا اپنی سعادت عظمیٰ سمجھے۔ پس جب مذہب کا فیصلہ ہوا تو فرقہ کا فیصلہ خود بخود ہو جاویگا۔

اما الجواب واضح ہو تمام دنیا کے مذاہب میں سے وہی مذہب سچا اور افضل ہے جو خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کی قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور جزا و سزا اور خواص الوہیت کی نسبت بیان کرنے میں کامل البیان ہو۔ اور جو انسان کی ہر ایک فطرتی قوٰی کو پوری پوری طور سے نشو و نما کر سکتا ہو اور اس میں وہ تمام اسباب موجود ہوں جو انسان کو اپنے مولا کریم تک پہونچانے میں ممد و معاون ہوں۔ اس میں ہر ایک روحانی بیماری کا علاج ہو اور اپنی ذات میں ایسا روشن اور درخشان ہو کہ اگر دوسرے مذاہب کے مقابل پر رکھے جائیں تو وہ سب کے سب ایک نہایت درجہ کی تاریکی میں پڑے ہوئے معلوم ہوں۔ اور اسمیں یہ خاصیت بھی موجود ہو کہ فقط اس کی طرز خدا شناسی پر ہی نظر ڈالنے سے انسان کا دل خود بخود اس کی طرف کھچا جاوے اگرچہ ہر ایک قوم دنیا میں دعویٰ کرتی ہے کہ وہ حق پر ہے اور مذہب وہی سچا اور حق ہے جس کے وہ پابند ہیں لیکن فقط دعویٰ ہی دعویٰ قابل سماعت اور پذیرائی نہیں ہو سکتا جب تک اس کے ساتھ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ موجود نہ ہوں پس شائق صاحب پر واجب ہے کہ تمام موجودہ مذاہب کو مقابلتہً دیکھ لیویں کہ کونسا مذہب اپنے اندر یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اس کا طریق خدا شناسی دلوں کو کھینچتا ہو۔

واضح ہو کہ شائق صاحب نے بڑے بڑے مذاہب اسلام۔ ہندو۔ عیسویت میں سے تین فرقوں کو مقابلہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ یعنی **احمدیہ۔ آریہ۔ اور عیسائی**۔ اگرچہ آپ نے اپنے سوال میں صریحاً لفظ عیسائی تو نہیں لکھا لیکن گمان اغلب ہے... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور فرقہ سے ان کی مراد عیسویت ہی ہے۔ کیونکہ فقط یہی تین مذہب ملت کو دنیا میں قبولیت عامہ کے لئے پیش کرتے ہیں اور باقی مذاہب یعنی ہنود اور بدھ کسی غیر کو اپنے مذہب میں شامل کرنا پسند نہیں کرتے۔ اور شامل کریں تو کس طرح۔ جب خود ان پر ایک مردگی چھائی ہوئی ہے تو دوسروں کو کیا خاک زندگی بخش سکیں گے۔

اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی لحاظ سے خود سائل صاحب نے ان مذاہب کو محاکمہ کر نے سے نظر انداز کر دیا ہے۔

سب سے اول یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انتخاب مذہب کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے کہ انسان اس کی فروعات اور جزئیات میں تفتیش کے لئے داخل ہو بلکہ تلاش حق کے لئے صرف موجودہ سر برآوردہ مذاہب کا مقابلہ صرف دو باتوں میں کر لینا کافی ہے جو کہ سچے مذاہب کی شناخت ہے

اول یہ کہ اس مذہب میں اس خدا کو جسکو زمینوں اور آسمانوں اور کل کائنات کا مالک کہا جاتا ہے کیا تعلیم اور اس کے کیا حقوق مرعی رکھے گئے ہیں اور اُسے کن صفات حسنہ کا ملکہ موصوف اور کن صفات رذیلہ سے مبرا مانا گیا ہے۔

دوم یہ کہ اس مذہب کی تعلیم بلحاظ حقوق انسانی اس کے چال چلن اور نجات کے کیا ہے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان کس طرح مقام یقین تک پہونچ سکتا ہے۔

اب ہم تینوں فرقوں کے اعتقاد کے لحاظ سے خدا تعالےٰ اور اس کے صفات کی ایک مختصر تصویر کھینچ کر دکھلاتے ہیں

آریہ مذہب کا خدا

اس مذہب نے جس طرح سے خدا کو دنیا میں پیش کیا ہے

اس سے ظاہر ہے کہ خدا کے وجود میں جس قدر صفات کاملہ حسنہ ہونی چاہئیں ان تمام سے ان کا پرمیشر بالکل محروم ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں خدا تعالےٰ کے وجود کی کوئی ضرورت نہیں.................. بلحاظ وحدانیت یعنی خدا کو ایک ماننے کے اگر دیکھا جاوے تو آریہ مذہب نے ایک ایک ذرہ کو اس کی صفات ازلی مین شریک کر رکھا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جیسے خدا اپنے وجود اور ہستی کے لئے کسی خالق کا محتاج نہیں ہے ویسے ہی روح اور پرمالو یعنی ذرات اجسام بھی اپنی ہستی کے لئے کسی خالق کے محتاج نہین اور روح اور پرمالو مین جس قدر طاقتین موجود ہین وہ قدیم اور انادی ہین اب اس سے ظاہر ہے کہ جب ہر ایک شئے خود بخود ہے اور جس قدر ان کے قوے اور خواص ہین وہ بھی خود بخود ہین تو ملحاظ ازلی ہونے کے خدا کو ان سب پر کوئی فوقیت نہ رہی اور جیسے خدا ازلی اور قدیم ہے ویسا ہی یہ سب اشیاء ہین + اور نہ یہ صحیفہ قدرت خدا کی شناخت کا ذریعہ ٹھہر سکتا ہے۔ آریہ صاحبان اس کا جواب یہ دیتے ہین کہ چونکہ وہ ان ذرات اور ارواح اور جسم کو جوڑتا ہے اس لئے ایک مبصر کا ذہن اس طرف منتقل ہو سکتا ہے کہ جیسے ایک عمارت کے لئے معمار کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی اس کے لئے کسی صانع کی ضرورت ہے۔ مگر اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ پھر ہر ایک معمار اور کاریگر کو بھی خدا نہ کہا جاوے۔ اور اگر پرمیشر کی صفت صرف جوڑنا ہے تو آجکل کے امریکہ اور یورپ کے موجد تو بدرجہ اولے پھر خدا ہونیکا حق رکھتے ہین جو حیرت انگیز ایجادین اور صنعتین کرتے رہتے ہین ایسے اس جوڑنے جاڑنے سے کوئی کمال اس کی قدرت کا حاصل نہیں ہوتا +

ہر علاوہ برین جبکہ آریہ صاحبان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ ان ذرات عالم مین ارضی ہون یا سماوی خود بخود ایک دوسرے سے پیوند ہونے کی طاقت بھی موجود ہے تو بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر پرمیشر کی کیا ضرورت ہوئی گویا ہر ایک بجائے خود پرمیشر ہے + اور وہ وجود لا محدود جس کو خدا یعنی خود آئندہ جو اپنی ہستی سے آپ ہی ہست اور اپنے قیام سے آپ ہی قائم بلکہ تمام اشیاء اس کے وجود سے زندہ اور قیام پذیر ہین کیا شے ہے یہ تو آریہ صاحبان کا خدا ہے جس کی صفات حسنہ یہ بیان کی جاتی ہین کہ وہ ایک ذرہ وجود کا خالق اور مالک نہین۔ یہ تو بتلاؤ کہ اگر ایک دن سارے ذرات عالم ملکر کہدین کہ اس آریون کے پرمیشر کی ہمین کچھ بھی ضرورت نہین تو پھر پرمیشر ان باغیون کو کیا جواب دیگا اور اگر اصل حقیقت پر غور کیجاوے تو ذرات عالم حق بجانب ہین۔ کیونکہ جب خدا ان کا خالق ہی نہ ہوا بلکہ وہ اپنے وجود کے آپ خالق ٹھہرے تو اس تسلط کا کوئی اس کو حق نہین پہونچتا یہ تو عجیب خدا ہوا۔ اس سے تو ایک یورپ کا صانع ہی بدرجہ اولے افضل ٹھہرا جو کہ اپنی صنعت کو پیٹنٹ کرا لیتا ہے۔ یہ تو آریہ صاحبان کے خدا کی خدائی ہے۔ کہ بدقسمتی سے اس کو کوئی کمال تام کو بھی نصیب نہین جس سے اس کی ربوبیت کا پورا پورا جلال ظاہر ہو سکے۔ خدائی کا تو یہ حال اور اخلاقی طاقتون کی یہ کیفیت کہ کسی ایک گنہگار کو بغیر صد ہا بلکہ کروڑ ہا جونون کی بھگتنے کے چھوڑ نہین سکتا۔ ایک شریف انسان کے وجود مین یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب کوئی اس کے آگے عجز و نیاز سے معافی کا خواستگار ہو۔ تو اس کو معاف کر دے لیکن آریون کے پرمیشر مین یہ طاقت ہی نہین ہے۔ وہ ایک سیاہ دل بد مزاج اور کینہ ور وجود ہی کہ معافی اس کی جناب مین بالکل مفقود ہے گویا شریف انسان جیسا خلق بھی اپنے اندر نہین رکھتا یہ ایک مختصر سی تصویر آریہ صاحبان کے **خدا** کی ہے

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جس قدر ہم نے آریون کے خدا کی مختصر حقیقت اوپر بیان کی ہے وہ صرف ان کے مسلمہ اصولون سے جو کہ ان کی اپنی مصنوعات مین بیان کیا ہے لیکن آج تک انہون نے اپنی کتاب وید کو جس کے الہامی ہونے کا ان کو دعویٰ ہے پبلک کے سامنے ہرگز پیش نہین کیا۔ اور اگرچہ اس فرقہ کو ظاہر ہوئے کئی سال گذر گئے ہین لیکن سوائے زبانی باتون کے اور کوئی عملی نمونہ اپنی اس اخلاقی تعلیم کا جس کے یہ مدعی ہین نہین دکھا سکے۔ جس کتاب سے یہ تمام اعتقاد خدشدہ پیش کرتے ہین اس کا یہ حال ہے کہ جس قدر ان کے بزرگ رشی وغیرہ گذرے ہین ان مین سے کوئی بھی وید کی تعلیم کے گورکھ دھندے کو آج تک نہین کھول سکا۔ نہ انہون نے آج تک وید کا ترجمہ پیش کیا ہے اور نہ کسی دوسرے ہندوستانی پنڈت اور فاضل یورپین کے ترجمون کو صحیح تسلیم کرتے ہین حتیٰ کہ آجکل بعض آریون نے اس ناگری بھاشک کو جو اپنے لیڈر دیانند کی طرف منسوب کرتے ہین۔ خود غلط تسلیم کیا ہے اور کتاب ستیارتھ پرکاش جس کو یہ وید ثانی............ سمجھتے ہین اس کی قطع و برید آریہ پرتنی ندی سبھا لاہور نے خود اپنے ہاتھون کی ہے۔ اور آریون مین سے کوئی بھی ایسا فاضل موجود نہین ہے کہ جو پبلک مین آکے آپ کو اس حیثیت و عدہ سے پیش کرے کہ مجھے وید کا فہم دیا گیا ہے اور اس کا کردہ ناکردہ تمام آریون کو منظور و مقبول ہو۔ آپ انصافاً غور کرین کہ جس کی الہامی کتاب کا یہ حال ہے کہ وہ ابھی تک تکلم مادر مین ہی تو ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ مذہب کا دعویٰ کر سکیں۔ اگر آپ کتاب سرمہ چشم آریہ اور آریہ دھرم و نسیم دعوت مطالعہ فرماوین گے تو آپ پر یہ امر اور واضح طور پر کھل جاویگا +

عیسائی مذہب کا خدا

عیسائیون کا مذہب ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا تین ہین اور تین مین ایک۔ پھر یہ بھی عقیدہ رکھتے ہین کہ عیسیٰ مسیح خدا ہے اور خدا کا بیٹا ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہین کہ عیسیٰ مسیح معہ جسم چار ہین۔ ایک باپ۔ ایک بیٹا۔ ایک روح القدس ایک انسان یہ سارے ملکر ایک خدا ہین + یہ ایک عجیب خدا ہے۔ کبھی ایک ہے کبھی دو ہین۔ کبھی تین ہین اور کبھی چار بلکہ اس پر کفایت نہین جب کبھی ان کو ضرورت پڑتی ہے تو تثلیث کو مربع اور مربع کو مخمس بنا لیتے ہین گویا عیسائیون کے خدا کا وجود خود اپنے ہاتھ کی ایک مصنوعی مشین ہے جتنے پرزے ذہن مین آ گئے لگا کر کام چلا لیا + اچھا ہم یہ پوچھتے ہین کہ بقول عیسائی صاحبان کے مسیح انسان تھا اور عمر اس کی قریباً ۳۳ برس کی تھی اور جب علم طبعی کہ ۳ برس کے بعد پہلا جسم تحلیل ہو کر دوسرا جسم قائم ہو جاتا ہے اس حساب سے ۱۱ جسم مسیح کے ہوئے گویا عیسائیون کے خدا نے گرگٹ کی طرح گیارہ رنگ بدلے۔ اس پر طرہ یہ کہ کمزور بھی ایسا کہ جب اس کے مخالفون نے اس کو پکڑا تو اس کے منہ پر طمانچے مارے اور اس کی صلیب اس کے کاندھے پر رکھی اور میدان صلیب مین لیجا کر سولی دیدیا بلکہ دشمن غالب اور خدا مغلوب رہا۔ بھلا آپ ہی بتلائیے ایسے خدا کی طرف فطرت انسان کی کیا کشش ہو سکتی ہے پھر یہ بھی کہتے ہین کہ مرنے کے بعد تین دن تک جہنم مین رہا اور ملعون ہوا۔ حالانکہ ملعون کے معنے لعنت کیا گیا جو تمام خیر و برکات سے محروم ہو۔ اور تمام عیوب اس پر ہو ہر ایک قسم کی راحت اسکے لئے مفقود ہو اور ہر ایک طرح کا عذاب اس کے لئے مہیا ہو۔ پس ایسا خدا سخت نفرت کے قابل ہے نہ اطاعت کے قابل۔ وعدہ کا ایسا کچا کہ جتنی باتین بطور پیشگوئی کے کہتا ہے ان مین سے ایک بھی پوری نہین ہوئی۔ از روئے تاثیر قلبی کے ایسا کمزور کہ اپنے ہی شاگرد اس کے برخلاف شہادت دیتے پھرتے ہین اور تیس روپے پر اس کو پکڑ واتے ہین گویا عیسائیون کے خدا کی اس کے شاگردون کے نزدیک تیس روپے بھی قیمت نہ تھی اور ایک اس کے حواریون مین با وجود ہمیشہ ساتھ رہنے کے بالکل انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین اس کو بالکل نہین جانتا بلکہ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ پس

ایک طالب حق پر واجب ہے کہ سچے دل سے سوچے کہ ایسا بیہودہ وجود خدا ہو سکتا ہے. بلکہ وہ تو اپنے مخالفین کا ایک بال بھی بیکا نہ کر سکا - سچ تو یہ ہے کہ وہ ایک ادنیٰ خدمتگار ہونے کے قابل بھی نہیں ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ عیسائی مذہب توحید سے تہید ست اور محروم ہے بلکہ ان لوگوں نے سچے خدا سے منہ پھیر کر ایک نیا خدا اپنے لئے بنایا اور یہ ظاہر ہی کہ وہ ایک انسان تھا جو کہ عورت کے بطن میں مدت معلوم تک رہکر پیدا ہوا اور پھر پرورش پاتا رہا پھر ایسا وجود کس طرح سے خدا ہو سکتا ہے اور فطرۃ انسانی ایسے وجود کو خدا ماننے میں کراہت کرتی ہے اور ہم اس بحث کے دوسرے حصہ میں دکھلاوینگے کہ عیسائیوں کی تعلیم کا کیا اثر انپر پڑا ہے اور اس سے ایک اور آسان طریق اس مذہب کی حقیقت دریافت کرنیکیلئے یہ ہے کہ آج کل یورپ کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں خود عیسائی پروفیسر اور ان کے لشپوں نے جو رائے انجیلی خدا کی نسبت قائم کی ہے اس کا مطالعہ وہاں کی اخبارات سے کر لیا جاوے - اور اگر وہ اخبارات میسر نہ آدیں تو کم از کم ریویو آف ریلیجنز میں دیکھ لیا جاوے جن میں ان کے حوالہ سے بعض بعض آرٹیکل لکھے جاتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ ان پروفیسروں اور لشپوں کی وہ شہادت ان کے اپنے مذہب کے لئے کافی ہوگی - اخبار کا حجم ہمیں ان کا اختصاراً بھی درج کرنے سے مانع ہے - ہم صرف اختصاراً پانچ فقرات ان تمام لکچروں اور راؤں میں سے ذیل میں درج کرتے ہیں جو کہ عیسائی یا انجیلی خدا کی نسبت بائیبل کے عیسائی محققین نے لکھے ہیں +

وہ لکھتے ہیں کہ صرف پانچ فقرات انجیلوں میں یسوع (عیسائیوں کے خدا) کی نسبت ایسے ہیں جو قابل اعتبار ہو سکتے ہیں +

اول - تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر خدا - پس ثابت ہوا کہ یسوع خدا نہ تھا + (مرقس ۱۰/۱۷)

دوم - کہ ابن آدم (یسوع) کے متعلق گناہ بخشا جا سکتا ہے (متی ۱۲/۳۱) معلوم ہوا کہ گنہگار تھا

سوم - یسوع کے رشتہ دار اُسے پاگل سمجھتے تھے - (مرقس ۳/۲۱)

چہارم اُس دن اور اُس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے اور نہ بیٹا بلکہ صرف باپ (مرقس ۱۳/۳۲) ثابت ہے یسوع خدا نہ تھا.

پنجم - میری خدا میری خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا (مرقس اور متی) ثابت ہے یسوع خدا نہ تھا

اب ان دو مذاہب کے عقائد بیان کرنے کے بعد ہم اسلام کی طرف رجوع کرتے ہیں + (باقی آئندہ)

البدر

نامہ نگاروں کی ضرورۃ - گذشتہ نمبر میں بیرونجات میں احمدی نامہ نگاروں کی تقرری کی نسبت ہم نے مفصل لکھا ہے - چونکہ یہ ایک قومی اور مذہبی خدمت ہے کہ ہر ایک مقام کی جماعت کی خبریں جب دوسرے مقام کی جماعت تک پہونچینگی تو ناموں اور حالات کی واقفیت سے آپس کا تعارف بڑھیگا اور احمدی بھائیوں کو ایک دوسرے کیلئے دعا کی بھی تحریک ہوتی رہیگی اس لئے امید ہے کہ مخلص احباب محض اخوت اور ہمدردی قوم کی نظر سے نامہ نگاری کی درخواستیں حسب شرائط مشتہرہ ضرور ارسال فرماویں

بیرونجات کے آمدہ احباب میں سے اکثر نے البدر کی مدح میں زبان کھولی ہے اور اس کی حسن خدمات کا اعتراف کیا ہے بعض نے اُن میں سے یہ بھی فرمایا ہے کہ البدر کو مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم قادیان میں ہیں۔ البدر کی خدمات کے صلہ میں ایسے الفاظ کا استعمال اگرچہ اس کو سرپرستوں اور کارگزاروں کے لئے خوشی اور شکر کا مقام ہے لیکن اس امر سے ہمارا اتفاق رائے نہیں ہے کہ صرف البدر کے مطالعہ سے انسان کو تزکیہ نفس کے وہ مراتب حاصل ہو جاویں جو قادیان میں آنے اور رہنے سے حاصل ہو سکتے ہیں امام پاک کے مبارک اور منور چہرہ پر نظر ڈالنے اور اس کے دہن مبارک سے جو کلمات بلب و لہجہ سے نکلتے ہیں ان کے سننے سے جو اثر اور کیفیت اہل دل کے قلب پر ہوتا ہے وہ مطلق ملفوظات کے پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہو سکتا اگر صرف کسی مامور کی کلام ہی انسان کو نجات اور فائز المرام کرنیکے لئے کافی ہوتی تو مجددین اور مامورین اور انبیاء کے مقدس خلفا کی کیا ضرورت تھی اور یہاں رہنے سے جو کیفیت ایمانی علمی طور پر انسان کو تجربہ اور مشاہدہ اور ایک زندہ نمونہ دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے وہ صرف سن لینے سے کب حاصل ہو سکتی ہے

ایک بڑی غلطی کی اصلاح

اخبار نمبر ۳۳ جلد ۲ مورخہ ۴ ستمبر سے لیکر نمبر ۳۸ جلد مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء تک البدر کے صفحوں کے نمبروں میں سینکڑے کے ہندسے غلط لکھے گئے ہیں اس لئے ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے فائلوں کو اسطرح سے صحیح کر لیویں کہ صفحہ ۳۴۸ سے لیکر صفحہ ۳۹۹ تک کل صفحات پر بجائے ۳ صد کے دو صد اور صفحہ ۴۰۰ سے ۴۰۲ تک بجائے ۴ صد کے ۳ صد بنا دیویں +

۳۵۸ اصل میں ۲۵۸ تھا مگر ۲ کے بجائے ۳ لکھا جانے سے متواتر غلطی ہوتی گئی +

اگر کسی صاحب کی نظر میں البدر کی لفظی غلطیاں اور بھی ہوں یا کوئی اور امر ایسا چھپ گیا ہو جو قابل اصلاح ہو تو وہ مفصل حوالہ سے معہ مطلوبہ اصلاح کے اطلاع دیکر ہمیں مشکور فرماویں کہ ہم ان کی تصحیح چھاپ دیویں اور آئندہ آنیوالی قوم کے لئے کوئی بات قابل ٹھوکر نہ رہ جاوے جو صاحب اس میں ہماری امداد فرمادینگے وہ عند اللہ اجر پاوینگے +

طبی نوٹ

پیسہ اخبار مطبوعہ ۹ نومبر میں کسی صاحب نے دق کا علاج دریافت کیا ہے اور کثرت اخراجات کی زیر باری سے معذوری ظاہر کی ہے اس لئے ہمدردی نوع انسان کے لئے میں ایک نسخہ دق کے علاج کا لکھتا ہوں جس کے ذریعہ سے خود میرے اپنے گھر اور نیز اور کئی مدقوقوں کو شفا حاصل ہوئی ہے میرے محسن اور مربی دوست مولوی محمد صاحب عربی محرر پنجاب یونیورسٹی لاہور جو کہ فن طبابت میں ایک طبع رسا رکھتے ہیں ان کا طریق علاج ہے اور مجرب ہے +

اول کشتہ ابرق سیاہ اسطرح سے طیار کیا جاوے کہ ابرق سیاہ کی ایک ٹکری کو آگ میں گرم کر کے دودھ میں بجھائی جاوے ۱۰ بارہ بار اسطرح کر کے پھر ابرق کو آگ میں بالکل خشک کر کے کھرل میں خوب باریک کر لیں اور پھر آب مولی اس میں ڈال ڈال کر کئی بار حل کریں اور حل کر کر کے جب خشک ہو جاوے تو گل حکمت کریں اور کم سے کم بیس دفعہ آگ دیں ہر آگ دینے کے بعد کھول کر دیکھیں اس کا رنگ سیاہ سے سرخ اور سرخ سے سفیدی مائل ہوتا جاویگا اور اگر ایک صد آگ دیدیجاوے تو پھر حکم اکسیر کا رکھیگا بعد ازاں ذیل کا سفوف اس کے ذریعہ سے تیار کریں -

کشتہ ابرق سیاہ	ست گلو خالص	صدف خالص کوفتہ بیختہ
۶ ماشہ	تولہ	۶ ماشہ

صبح شام ماء الشعیر کے ساتھ ۲ ماشہ اس مرکب سفوف کو کھاویں اور دوپہر کو شربت عناب خالص پیویں اور کوکو وائن ایک دوا ہوتی ہے غذا کے بعد تین تین ماشہ پیویں - اور راحت اور فرحت

رسید زر بابت ۱۹۰۴ء

مفتی محمد صادق صاحب قادیان ۱۱ عہ

مفتی نور احمد صاحب (رشادیوال) ۱۲ ازاکتوبر ۱۹۰۳ء تا آخر ستمبر ۱۹۰۴ء

منشی عبد القدوس صاحب سہارنپور ۲ از اکتوبر ۱۹۰۳ء لغایت دسمبر ۱۹۰۳ء

میاں اعظم سہر گانہ ۲ ایضاً

منیجر کا ضروری نوٹس

البدر کے ذریعہ سے بار با اطلاع دی گئی ہے کہ جن اصحاب کی طرف چندہ آتا باقی ہے وہ جلد حساب بے باق کریں۔ مگر سوائے چند احباب کے اور کسی نے آج تک اپنا حساب بیباق نہیں کیا اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جن اصحاب کا سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوگیا ہے یا ان کی طرف کچھ بقایا ہے یا جنہوں نے ابھی تک سال گذشتہ کی قیمت ادا نہیں کی ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء سے ان کے نام اخبار وی پی ارسال کر کے گذشتہ بقایا اور آئندہ سال ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کی جاویگی۔ یا وہ اصحاب اس اثناء میں خود روپیہ ارسال کردیویں اس سے کارخانہ کو بہت بڑا حرج ہو رہا ہے۔

معاملات کی صفائی بہت عمدہ شی ہے۔ اس کے نہ رکھنے کر بہت سے حرج ہوتے ہیں اور اکثر مفید سے مفید اور بے بہا پرچے اس قسم کی بدمعاملگی سے بند ہوجاتے ہیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین صفائی معاملات کو ایک تقوی کی جزو سمجھکر بہت جلد صفائی حساب کی طرف متوجہ ہونگے۔ ان کی عدم توجہی پر اگر اخباران کی خدمتین بے ترتیب پہونچے تو کارخانہ کو وہ معذور تصور فرماویں

البدر کے نمبر بابت ۱۹۰۲ء جسمین عجیب و غریب تقریرین ہین بہ قیمت عہ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے ملتے ہین۔

ہر ایک قسم کی مذہبی اور اخلاقی کتابین بشرطیکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نہ ہون دفتر البدر مین فروخت کے لئے کمیشن پر رکھی جاتی ہے اور اگر متواتر اشتہار بھی دلانا ہو تو اشتہاری اجرت الگ لی جاتی ہے +

تبادلہ اخبارات

البدر آئندہ صرف انہی اخبارات سے تبادلہ پسند کرتا ہے جو مذہبی ہون یا شائستگی کے ساتھ احمدیہ فرقہ کے متعلق بحث کرتے ہون اس لئے اگر بعض اخبارات کے وصول ہونے پر ان کے تبادلہ مین آئندہ نمبر البدر کا نہ پہونچے تو وہ سمجھین کہ تبادلہ منظور نہین ہے + منیجر +

خریداروں سے [illegible]

[illegible] صاحب اپنی [illegible] کی طرف

[illegible] البدر [illegible] اشتہار [illegible]

[illegible] تعداد اور تاریخ خریداری [illegible]

[illegible] یا زیادہ [illegible]

[illegible]

منیجر

مطبع انوار الاسلام قادیان

جسکو ہم نے صرف اخبار البدر کی وقت پر اشاعت کے واسطے قائم کیا ہے تاکہ ہماری قوم کو ان کے امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے تازہ بتازہ حالات پہونچا دین اور چونکہ مطلق اخبار مطبع کی ایک ماہ کی معروفیت کے لئے کافی نہین ہے جس سے نقصان کی زیرباری ہوتی ہے اس لئے جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تصنیفات اور چھپائی کے کام مطبع مین ارسال فرماکر اس قومی اور دینی خدمتین ہمارا ہاتھ بٹاوین +

ہم منشی محمد اسمعیل صاحب مہتمم کارخانہ لائل پور اور منشی ایس ایم یوسف صاحب عزیز انبالہ کے بڑے شکر گذار ہین کہ ہماری اس قسم کی سابقہ درخواست پر انہون نے اپنے چھپائی کے کام ہمین دئے - +

ترک اسلام

ایک رسالہ جوکہ ... عبد الغفور نامی نے آریہ مذہب کے اختیار کرنے کے دلائل مین لکھا تھا اس کا ابطال مولانا حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے جوکہ ہمارے اہتمام سے طبع ہو رہا ہے - درخواستین بہت جلد مشتہرین کے نام آنی چاہئین +

المشتہران

مفتی فضل الرحمان حکیم فضل الدین صاحب احمدی قادیان ضلع گورداسپور

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان مین الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جسمین تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور فطرتی اور طبعی مذہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیون اور دیگر مذاہب نے کئے ہین ان کے جوابات بڑی معقولیت اور برجستگی سے دئے جاتے ہین یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا مین ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے عیسائی دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی اس اثر اندازی کو خود اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کرلیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری مین کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہین وہ اسے ضرور خریدین قیمت سالانہ رسالہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو عہ

تمام درخواستین بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئین +

اعلان واجب الاذعان

مین نے کئی بار اخبار الحکم والبدر کے ذریعہ اپنے بھائیون کو اطلاع دی کہ کتاب الہامات مسیح کا مسودہ طیار ہے اس کی چھپائی کے لئے اور مصارف مطبع کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اب مین پھر بذریعہ اس التماس کرتا ہون کہ جو حضرت اقدس علیہ السلام کے کل الہامات معہ ترجمہ ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہین ایک روپیہ پیشگی بھیجدین جو صاحب پیشگی قیمت ارسال فرماوینگے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا جو صاحب بعد خریداری کرین ان سے عہ لیا جاوے گا اہتمام چھپائی نہایت عمدہ کاغذ ولایتی۔ اعراب دے گئے ہین اور پیشگوئیون اور سوانح مسیح کی ایک خاص ترتیب رکھی گئی ہے قابل دید ہے اس کتاب کے لئے حضرت اقدس کا حکم الحکم مین شائع ہوچکا ہے المشتہر عبد الحی عرب قادیان

کتب مصنفہ عبد الحی صاحب

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۱۲ درخواستین بنام مفتی فضل الرحمان صاحب آنی چاہئین +

سلاسل التعلیم قیمت ۲ سیپیرہ السنی قیمت ۔ درخواستین بنام حکیم فضل دین صاحب آنی چاہئین +

اخبار ہذا بعض تاجر اصحاب کی خدمتمین ارسال ہے اگر وہ اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور مبالغہ سے پاک ... ہون درج اخبار کروانا چاہتے ہین تو منیجر سے خط و کتابت کرین +

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے چھپکر شائع ہوا

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہی یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

البدر

شرح قیمت

ہندوستان مین پیشگی سالانہ
فارن ممالک مین ہیے ″
خاص قادیان عہ ″
منتخب نامہ نگارون کو اخبار مفت روانہ ہوتا ہی۔
نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام علاوہ بریں کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے ✦

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہی
(۲) جواب طلب امر کے لیے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آئے جواب نہین دیا جاویگا
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیری ہوگی ✦

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار الامان بینی

شفا بینی دوا بینی غرض دار الامان بینی

ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہی

اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام اور شریعت کی فلاسفی قرآنی حقائق اور معارف سے پر مضامین اگر دیکھنے ہون اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے متلاشی ہو تو اس اخبار کو ضرور خرید و حضرت امام الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپکے جلیل القدر اصحاب کی زبان اور قلم سے نکلی ہوئی مضامین قرآن شریف کی عجیب و غریب تفسیر اور طبی مشورہ اور راز درج ہونے مین اسلام کے اندرونی اور بیرونی مخالفون کے اعتراضون کے جواب دیے جاتے ہین ملکی خبر ایک ہمدرد قوم کو عموماً اور احمدی جماعت کو خصوصاً اس اخبار کی خریداری اور اشاعت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے ✦

طب روحانی

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ جس کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہی اور جسکی دریافت ہو جانے نے بعض معجزات کی کلاہر ایک مذہب اور ملت کے حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی پیدا کر دیا ہی جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکے بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہی جو ہدایات اس مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت نیت رکھکر نہ صرف زیادہ نافع الناس بن سکتا ہی خیالات مین یکسوئی اور ان کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہی۔ اگرچہ عام طور پر اس علم پر کتابین لکھنے والون نے وہ مبالغہ کئی ہین کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیے ہین اور اس کے مشتاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا اقرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہی کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کا ناہی یا جیسے خدا کے ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسری اعلیٰ چیز اثر مفید یا مضر کرتا ہی۔ ویسے ہی اس کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسی کام لے سکتا ہی جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے۔ **ہمارے مرحوم و مغفور احمدی بھائی منشی احمد جان صوفی** نقشبندی زادہ انطالوی نے عوام الناس کو ایک بڑی مغالطہ سے نجات دینے۔ اور عام پیرون وغیرہ کے دھوکے سے بچانے اور فائدہ عام کی غرض سے اسی چھپوایا تھا اور آپ خود اس مین بڑا ماہر تھے اور ہزارون مریض آپکے ذریعہ شفا پاتے تھے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ پھر دوبارہ چھاپنی پڑی اول عہ قیمت تھی پھر ایک روپیہ کر دی اور اب اسی قیمت پر دفتر البدر سے مل سکتی ہے ✦

طریق مشق کو عملی طور پر سکھلا دینے یا اس پر عامل کو طریق عمل مین جو مزید حالات درکار ہون۔ یا بعض اسرار کا وہ حل چاہتا ہی۔ ان تمام باتون کے لیے ہم نے مصنف مرحوم کے اس عمل مین فیض یافتہ اصحاب سے دریافت کر کے تبلا دینے کا انتظام کر لیا ہی ایسے استفسار کیلیے ہمیشہ علیحدہ خط و کتابت ہونی چاہیے اور جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنا چاہیے ورنہ جواب نہ دیا جاویگا ✦

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

یہ جواب فضل حمانی جو کہ ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب مین کتاب مین دیگر گئین ہیں اور اشاعت اسلام کیلیے جہاد کی عدم ضرورت کو ثابت کر کے دکھلایا ہی۔ قرآن کریم مین ذوالقرنین سے مراد مسیح علیہ السلام کا ہونا ثابت کیا ہی اور خر دجال۔ یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۴ر (مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب نقشہ نویس دہلی)

سر مکتوم

یہ ۳ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نصاریٰ کم حرمت لکھ پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردون کے زندہ کرنے کا انجیل مین ذکر ہی خود اس سے ثابت ہی کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ مصنفہ بابو اسمٰعیل صاحب دہلوی قیمت

رویائے صالحہ

اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین صاحب بٹالوی کے کفرنامہ لیا کر نیکا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہی قیمت

اعجاز احمدی

۳ سو صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہی جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہی قیمت

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان مین حضرت مسیح موعود کی بیعت اور دعاوی کے ثبوت مین لکھی ہی زیر طبع ہے قیمت ۲ر ہوگی ✦

براہین احمدیہ ازالہ اوہام سرمہ چشم آریہ یہ تینون کتابین پرانی ایڈیشن کی چھپی ہوئی دفتر البدر مین مطلوب ہین اگر کوئی

عاقبۃ المکذبین بٹالوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرت مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور نظم

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ۲ر علاوہ محصول ڈاک

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصول ڈاک

الہامی دعا ۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ر علاوہ محصول ڈاک۔

پنجابی تصانیف

کامن مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات قیمت ۱ر
نظم ۔ برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ایضاً ″ ۱ر

روشنائی احمدیہ ۔ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم فی تولہ ۱ر اوسط قسم فی تولہ۔ تاجرون کو خاص رعایت ✦

مجربات

حب دافع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اللہ دلی قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لیے شفا کا حکم رکھتی ہی قیمت ہر

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہی کھاؤ اور ناک مین ٹپکانیکی دوا۔ قیمت عہ ر

حب حدید پرانے بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے قیمت عہ ر

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشی عہ

دافع درد سر کی گولی ۔ ہر ایک قسم کے درد سر کو اس سے فوراً

تخفیف ہو جاتی ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہی ۵ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر دھند بخار۔ آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج۔ اعلیٰ درجہ کے اطبار کا خاندانی نسخہ ...... فی تولہ ۱ر

مصفی خون گولیان ۔ خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئین ۵۰ گولی عہ

سلائی کگرہ ۔ جس کو ہندوستانی زبان مین روہی کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہی فی سلائی عہ

برص کی دوا ۔ یا پھل بہری۔ یہ ایک مرض جس سے خدا کی پناہ مانگنے رہو ہین بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہوتے ہین اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہی اس دوائی کا تجربہ ...

نمبر ۴۴ | یوم پنجشنبہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ پنجشنبہ | جلد ۲

بیان واقعہ ہائلہ شہادت مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم رئیس اعظم خوست علاقہ کابل

غفر اللہ لہٗ

مولوی صاحب خوست علاقہ کابل سے قادیان میں آکر کئی مہینہ میرے پاس اور میری صحبت میں رہے۔ پھر بعد اس کے جب آسمان پر یہ امر قطعی طور پر فیصلہ پا چکا تھا کہ وہ درجہ شہادت پاویں تو اس کے لئے یہ تقریب پیدا ہوئی۔ کہ وہ مجھ سے رخصت ہو کر اپنے وطن کی طرف واپس تشریف لے گئے۔ اب جیسا کہ معتبر ذرائع سے اور خاص دیکھنے والوں کی معرفت مجھے معلوم ہوا ہے قضا و قدر سے یہ صورت پیش آئی۔ کہ مولوی صاحب جب سرزمین علاقہ ریاست کابل کے نزدیک پہنچے تو علاقہ انگریزی میں ٹھہر کر بریگیڈیر محمد حسین کوتوال کو جو اُن کا شاگرد تھا ایک خط لکھا۔ کہ اگر آپ امیر صاحب سے میرے آنے کی اجازت حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں تو امیر صاحب کے پاس بمقام کابل میں حاضر ہو جاؤں۔ بلا اجازت اس لئے تشریف نہ لے گئے کہ وقت سفر امیر صاحب کو یہ اطلاع دی تھی۔ کہ میں حج کو جاتا ہوں مگر وہ ارادہ قادیان میں بہت دیر تک ٹھہرنے سے پورا نہ ہو سکا۔ اور وقت ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور چونکہ وہ میری نسبت شناخت کر چکے تھے کہ یہی شخص مسیح موعود ہے۔ اس لئے میری صحبت میں رہنا ان کو مقدم معلوم ہوا اور بموجب نص اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول حج کا ارادہ انہوں نے کسی دوسرے سال پر ڈال دیا۔ اور ہر ایک دل اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ ایک حج کے ارادہ کرنے والے کے لئے اگر یہ بات پیش آ جائے کہ وہ مسیح موعود کو دیکھ لے جس کا تیرہ سو برس سے اہل اسلام میں انتظار ہے تو بموجب نص صریح قرآن اور احادیث کے وہ بغیر اس کی اجازت کے حج کو نہیں جا سکتا ہاں باجازت اس کے دوسرے وقت میں جا سکتا ہے۔ غرض چونکہ وہ مرحوم سید الشہداء اپنی صحبت نیت سے حج نہ کر سکا اور قادیان میں ہی دن گذر گئے۔ تو قبل اس کے کہ وہ سرزمین کابل میں وارد ہوں۔ اور حدود ریاست کے اندر قدم رکھیں احتیاطاً قرین مصلحت سمجھا۔ کہ انگریزی علاقہ میں رہ کر امیر کابل پر اپنی سرگذشت کھول دی جائے کہ اس طرح پر حج کرنے سے معذوری پیش آئی۔ سو انہوں نے مناسب سمجھا کہ بریگیڈیر محمد حسین کوتوال کو خط لکھا تا وہ مناسب موقع پر اصل حقیقت مناسب لفظوں میں امیر کے گوش گذار کر دیں۔ اور اس خط میں یہ لکھا کہ اگرچہ میں حج کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا مگر مسیح موعود کی مجھے زیارت ہو گئی۔ اور چونکہ مسیح کے ملنے کے لئے اور اس کی اطاعت مقدم رکھنے کے لئے خدا اور رسول کا حکم ہے اس مجبوری سے مجھے قادیان میں ٹھہرنا پڑا۔ اور میں نے اپنی طرف سے یہ کام نہیں کیا۔ بلکہ قرآن اور حدیث کی رو سے اسی امر کو ضروری سمجھا۔ جب یہ خط بریگیڈیر محمد حسین کوتوال کو پہنچا تو اس نے وہ خط اپنے زانو کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت پیش نہ کیا۔ مگر اس کے نائب کو جو مخالف اور شریر آدمی تھا کسی طرح پتہ لگ گیا۔ کہ یہ مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا خط ہے۔ اور وہ قادیان میں ٹھہرے رہے۔ تب اس نے وہ خط کسی تدبیر سے نکال لیا اور امیر صاحب کے آگے پیش کر دیا۔ امیر صاحب نے بریگیڈیر محمد حسین کوتوال سے دریافت کیا کہ کیا یہ خط آپ کے نام آیا ہے۔ اس نے امیر کے موجودہ غیظ و غضب سے خوف کھا کر انکار کر دیا۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب شہید نے کئی دن پہلے خط کے جواب کا انتظار کر کے ایک اور خط بذریعہ ڈاک محمد حسین کوتوال کو لکھا۔ وہ خط افسر ڈاکخانہ نے کھول لیا اور امیر صاحب کو پہنچا دیا۔ چونکہ قضا و قدر سے مولوی صاحب کی شہادت مقدر تھی۔ اور آسمان پر وہ برگزیدہ بزمرۂ شہداء داخل ہو چکا تھا۔ اس لئے امیر صاحب نے ان کے بلانے کے لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ان کی طرف لکھا کہ آپ بلا خطرہ چلے آؤ۔ اگر یہ دعوے سچا ہوگا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا۔ بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ خط امیر نے ڈاک میں بھیجا تھا یا دستی روانہ کیا تھا۔ بہرحال اس خط کو دیکھ کر مولوی صاحب موصوف کابل کی طرف روانہ ہو گئے اور قضاء و قدر نے نازل ہونا شروع کر دیا۔ راویوں نے بیان کیا ہے کہ جب شہید مرحوم کابل کے بازار سے گذرے تو گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے پیچھے آٹھ سرکاری سوار تھے اور ان کی تشریف آوری سے پہلے عام طور پر کابل میں مشہور تھا کہ امیر صاحب نے اخوندزادہ صاحب کو دھوکہ دے کر بلایا ہے۔ اب بعد اس کے دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے۔ کہ جب اخوندزادہ صاحب مرحوم بازار سے گذرے تو ہم اور دوسرے بہت سے بازاری لوگ ساتھ چلے گئے اور یہ بھی بیان کیا کہ آٹھ سرکاری سوار خوست سے ہی اُن کے ہمراہ کئے گئے تھے۔ کیونکہ اُن کے خوست میں پہنچنے سے پہلے حکم سرکاری اُن کے گرفتار کرنے کے لئے حاکم خوست کے نام آ چکا تھا۔ غرض جب امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے تو مخالفوں نے پہلے ہی سے اُن کے مزاج کو بہت کچھ متغیر کر رکھا تھا۔ اس لئے وہ بہت ظالمانہ جوش سے پیش آئے۔ اور حکم دیا کہ مجھے ان سے بو آتی ہے۔ ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں خود امیر صاحب رہتے ہیں قید کر دو۔ اور زنجیر غراغراب لگا دو۔ یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔ گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے۔ اور اس میں ہتھکڑی بھی شامل ہے اور نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی کی لگا دو۔ پھر اس کے بعد مولوی صاحب مرحوم چار مہینہ قید میں رہے اور اس عرصہ میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی۔ کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دی جاوے گی۔ مگر ہر ایک مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ میں صاحب علم ہوں۔ اور حق اور باطل کے شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا کی ہے میں نے پوری تحقیق سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں ہے اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے۔ مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو بمقابلہ اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں شہید مرحوم نے نہ ایک دفعہ بلکہ قید ہونے کی حالت میں بارہا یہی جواب دیا۔ اور یہ قید انگریزی قید کی طرح نہیں تھی جس میں انسانی کمزوری کا کچھ کچھ لحاظ رکھا جاتا ہے۔ بلکہ ایک سخت قید تھی جس کو انسان موت سے بدتر سمجھتا ہے۔ اس لئے لوگوں نے شہید موصوف کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا۔ اور درحقیقت تعجب کا مقام تھا کہ ایسا جلیل الشان شخص کہ جو کئی لاکھ روپیہ کی ریاست کابل میں جاگیر رکھتا تھا۔ اور اپنے فضائل علمی اور تقویٰ کی وجہ سے گویا تمام سرزمین کابل کا پیشوا تھا۔ اور قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام میں زندگی بسر کی تھی اور بہت سا اہل و عیال اور عزیز فرزند رکھتا تھا۔ پھر یک دفعہ وہ ایسی سنگین قید میں ڈالا گیا جو موت سے بدتر تھی۔ اور جس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ ایسا نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ انسان وہ اُس روح کے گداز کرنے والی قید میں صبر کر سکے۔ اور جان کو ایمان پر فدا کرے بالخصوص جس حالت میں امیر کابل کی طرف بار بار ان کو پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کے تصدیق دعویٰ سے انکار کر دو تو تم ابھی عزت سے رہا کئے جاؤ گے۔ مگر اس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار

کے وعدہ کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور بار بار یہی جوابدیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم رکھ لوں اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جسکو میں نے خوب شناخت کر لیا۔ اور ہر طرح سے تسلی کر لی اپنی موت کے خوف سے اُس کا انکار کردوں۔ یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہوگا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق پا لیا اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہیں ہوگی۔ کہ میں اُس ثابت شدہ حق کو چھوڑ دوں۔ میں جان چھوڑنے کے لئے طیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں۔ مگر حق میرے ساتھ جائے گا۔ اُس بزرگ کے بار بار کے یہ جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل کبھی اُن کو فراموش نہیں کریگی۔ اور کابل کے لوگوں نے اپنی تمام عمر میں یہ نمونہ ایمانداری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ اس جگہ یہ بھی ذکر کرنے کے لائق ہے۔ کہ کابل کے امیروں کا یہ طریق نہیں ہے کہ اس قدر بار بار وعدہ معافی دیکر ایک عقیدہ کے چھوڑانے کے لئے توجہ دلائیں لیکن مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کی یہ خاص رعایت اس وجہ سے تھی کہ وہ ریاست کابل کا گویا ایک بازو تھا۔ اور ہزار ہا انسان اُس کے معتقد تھے اور جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں وہ امیر کابل کی نظر میں اس قدر منتخب عالم فاضل تھا کہ تمام علماء میں آفتاب کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ پس ممکن ہے کہ امیر کو بجائے خود یہ رنج بھی ہو۔ کہ ایسا برگزیدہ انسان علماء کے اتفاق رائے سے ضرور قتل کیا جائیگا۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ آج کل ایک طور سے عنان حکومت کابل کی مولویوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور جس بات پر مولوی لوگ اتفاق کر لیں پھر ممکن نہیں کہ امیر اُس کے برخلاف کچھ کر سکے پس یہ امر قرین قیاس ہے کہ ایک طرف اس امیر کو مولویوں کا خوف تھا اور دوسری طرف شہید مرحوم کو بیگناہ دیکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قید کی تمام مدت میں یہی ہدایت کرتا رہا کہ آپ اس شخص قادیانی کو مسیح موعود مت مانیں اور اس عقیدہ سے توبہ کریں۔ تب آپ عزت کے ساتھ رہا کر دیئے جاؤ گے اور اسی نیت سے اس نے شہید مرحوم کو اس قلعہ میں قید کیا تھا جس قلعہ میں وہ آپ رہتا تھا تا متواتر فہمائش کا موقعہ ملتا رہے اور اس جگہ ایک اور بات لکھنے کے لائق ہے اور دراصل وہی ایک بات جو اس بلا کی موجب ہوئی اور وہ یہ ہے کہ عبدالرحمان شہید کے وقت سے یہ بات امراء اور مولویوں کو خوب معلوم تھی۔ کہ قادیانی جو مسیح موعود کا دعویٰ کرتا ہے جہاد کا سخت مخالف ہے اور اپنی کتابوں میں بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس زمانہ میں تلوار کا جہاد درست نہیں اور اتفاق سے اس امیر کے باپ نے جہاد کے واجب ہونے کے بارے میں ایک رسالہ لکھا تھا جو میرے شائع کردہ رسالوں کے بالکل مخالف ہے اور پنجاب کے شر انگیز بعض آدمی جو اپنے

تئیں موحد یا اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے تھے امیر کے پاس پہنچ گئے تھے غالباً ان کی زبانی امیر عبدالرحمن نے جو امیر حال کا باپ تھا میری ان کتابوں کا مضمون سن لیا ہوگا اور عبدالرحمن شہید کے قتل کی بھی یہی وجہ تھی کہ امیر عبدالرحمن نے خیال کیا تھا کہ یہ اس گروہ کا انسان ہے جو لوگ جہاد کو حرام جانتے ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ قضا و قدر کی کشش سے مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم سے بھی یہ غلطی ہوئی کہ اس قید کی حالت میں بھی جتلا دیا۔ کہ اب یہ زمانہ جہاد کا نہیں اور وہ مسیح موعود جو درحقیقت مسیح ہے اس کی یہی تعلیم ہے۔ کہ اب یہ زمانہ دلائل کے پیش کرنے کا ہے۔ تلوار کے ذریعہ سے مذہب کو پھیلانا جائز نہیں۔ اور اب اس قسم کا پودہ ہرگز بارور نہیں ہوگا بلکہ جلد خشک ہو جائیگا۔ چونکہ شہید مرحوم سچ کے بیان کرنے میں کسی کی پروا نہیں کرتے تھے۔ اور درحقیقت اُن کو سچائی کے پھیلانے کے وقت اپنی موت کا بھی اندیشہ نہ تھا۔ اس لئے ایسے الفاظ اُن کے مُنہ سے نکل گئے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اُن کے بعض شاگرد بیان کرتے ہیں۔ کہ جب وہ وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار کہتے تھے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے اور درحقیقت وہ سچ کہتے تھے۔ کیونکہ سرزمین کابل میں اگر ایک کروڑ اشتہار شائع کیا جاتا اور دلائل قویہ سے میرا مسیح موعود ہونا اُن میں ثابت کیا جاتا تو اُن اشتہارات کا ہرگز ایسا اثر نہ ہوتا جیسا کہ اس شہید کے خون کا اثر ہوا۔ کابل کی سرزمین پر یہ خون اُس تخم کی مانند پڑا ہے۔ جو تھوڑے عرصے میں بڑا درخت بنجاتا ہے اور ہزارہا پرندے اُس پر اپنا بسیرا لیتے ہیں اب ہم اس دردناک واقعہ کا باقی حصہ اپنی جماعت کے لئے لکھکر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب چار مہینے قید کے گذر گئے۔ تب امیر نے اپنے روبرو شہید مرحوم کو بلا کر پھر اپنی عام کچہری میں توبہ کے لئے فہمائش کی اور بڑے زور سے رغبت دی کہ اگر تم اب بھی قادیانی کی تصدیق اور اس کے اصولوں کی تصدیق سے میرے روبرو انکار کرو تو تمہاری جان بخشی کی جائیگی اور تم عزت کے ساتھ چھوڑے جاؤ گے شہید مرحوم نے جوابدیا کہ یہ تو غیر ممکن ہے کہ میں سچائی سے توبہ کروں۔ اس دنیا کے حکام کا عذاب تو موت تک ختم ہو جاتا ہے لیکن میں اُس سے ڈرتا ہوں جس کا عذاب کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ہاں چونکہ میں سچ پر ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ ان مولویوں سے جو میرے عقیدے کے مخالف ہیں میری بحث کرائی جاوے اگر میں دلائل کے رو سے جھوٹا نکلا تو مجھے سزا دیجائے راوی اس قصہ کے کہتے ہیں۔ کہ ہم اس گفتگو کے وقت موجود تھے۔ امیر نے اس بات کو پسند کیا اور مسجد شاہی

میں خان ملا خان اور آٹھ مفتی بحث کے لئے منتخب کئے گئے۔ اور ایک لاہوری ڈاکٹر جو خود پنجابی ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا بطور ثالث کے مقرر کر کے بھیجا گیا بحث کے وقت مجمع کثیر تھا اور دیکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اُس بحث کے وقت موجود تھے۔ مباحثہ تحریری تھا صرف تحریر ہوتی تھی اور کوئی بات حاضرین کو سنائی نہ جاتی تھی اس لئے اُس مباحثہ کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ سات بجے صبح سے تین بجے سہ پہر تک مباحثہ جاری رہا۔ پھر جب عصر کا آخری وقت ہوا تو کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور آخری بحث میں شہید مرحوم سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر مسیح موعود یہی قادیانی شخص ہے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہو۔ کیا وہ واپس دنیا میں آئیں گے یا نہیں۔ تو انہوں نے بڑی استقامت سے جوابدیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اب وہ ہرگز واپس نہیں آئیں گے۔ قرآن کریم ان کے مرجانے اور واپس نہ آنے کا گواہ ہے۔ تب تو وہ لوگ ان مولویوں کی طرح جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی بات کو سنکر اپنے کپڑے پھاڑے تھے گالیاں دینے لگے اور کہا اب اس شخص کے کفر میں کیا شک رہا اور بڑی غضبناک حالت میں یہ کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ پھر بعد اس کے اخوند زادہ حضرت شہید مرحوم اسیطرح پابزنجیر ہونے کی حالت میں قیدخانہ میں بھیجے گئے۔ اور اس جگہ یہ بات بیان کرنے سے رہ گئی ہے کہ جب شاہزادہ مرحوم کی اُن بیت مولویوں سے بحث ہو رہی تھی۔ تب آٹھ آدمی برہنہ تلواریں لیکر شہید مرحوم کے سر پر کھڑے تھے۔ پھر بعد اس کے وہ فتویٰ کفر رات کے وقت امیر صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اور یہ چالاکی کی گئی کہ مباحثہ کے کاغذات اُن کی خدمت میں عمداً نہ بھیجے گئے اور نہ عوام پر اُن کا مضمون ظاہر کیا گیا۔ یہ صاف اس بات پر دلیل تھی کہ مخالف مولوی شہید مرحوم کے ثبوت پیش کردہ کا کوئی رد نہ کر سکے۔ مگر افسوس امیر پر کہ اس نے کفر کے فتوے پر ہی حکم لگا دیا۔ اور مباحثہ کے کاغذات طلب نہ کئے۔ حالانکہ اس کو چاہئے تو یہ تھا کہ اُس عادل حقیقی سے ڈر کر جس کی طرف عنقریب تمام دولت و حکومت کو چھوڑ کر واپس جائیگا۔ خود مباحثہ کے وقت حاضر ہوتا۔ بالخصوص جبکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس مباحثہ کا نتیجہ ایک معصوم بیگناہ کی جان ضائع کرنا ہے۔ تو اس صورت میں مقتضا خدا ترسی کا یہی تھا۔ کہ بہرحال اُفتان و خیزاں اس مجلس میں جاتا۔ اور نیز چاہئے تھا کہ قبل ثبوت کسی جرم کے اس شہید مظلوم پر یہ سختی روا نہ رکھتا۔ کہ ناحق ایک مدت تک قید کے عذاب میں اُن کو رکھتا۔ اور زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے شکنجہ میں اُس کو دبایا جاتا۔ اور آٹھ سپاہی برہنہ شمشیروں کے ساتھ اس کے سر پر کھڑے کئے جاتے اور اس طرح ایک عذاب اور رعب میں ڈال کر اُس کو ثبوت دینے سے روکا جاتا۔ پھر اگر اس نے ایسا نہ کیا تو عادلانہ حکم دینے کے لئے یہ تو اس کا فرض تھا کہ کاغذات مباحثہ

کے اپنے حضور مین طلب کرتا۔ بلکہ پہلے سے یہ تاکید کر دیتا کہ کاغذات مباحثہ کے میرے پاس بھیج دینے چاہئین ورنہ صرف اس بات پر کفایت کرنا کہ آپ ان کاغذات کو دیکھتا بلکہ چاہئے تھا کہ سرکاری طور پر ان کاغذات کو چھپوا دیتا کہ دیکھو کیسے یہ شخص ہمارے مولویون کے مقابل پر مغلوب ہو گیا۔ اور کچھ ثبوت قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے بارہ مین اور نیز جہاد کی مخالفت مین اور حضرت مسیح ع کے فوت ہو جانے کے بارے مین نہ دے سکا۔ ہائے وہ معصوم اس کی نظر کے سامنے ایک بکرے کی طرح ذبح کیا گیا اور باوجود صادق ہونے کے اور باوجود پورا ثبوت دینے کے اور باوجود ایسی استقامت کے کہ صرف اولیاء کو دیجاتی ہے۔ پھر بھی اس کا پاک جسم پتھرون سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور اس کی بیوی اور اس کے یتیم بچون کو خوست سے گرفتار کر کے بڑی ذلت اور عذاب کے ساتھ کسی اور جگہ حراست مین بھیجا گیا۔ اے نادان کیا مسلمانون مین اختلاف مذہب اور رائے کی یہی سزا ہوا کرتی ہے۔ تو نے کیا سوچکر یہ خون کر دیا۔ سلطنت انگریزی جو اس امیر کی نگاہ اور نیز اس کے مولویون کے خیال مین ایک کافری سلطنت ہے۔ کس قدر مختلف فرقے اس سلطنت کے زیر سایہ رہتے ہین کیا اب تک اس سلطنت نے کسی مسلمان یا ہندو کو اس قصور کی بنا پر پھانسی دیدیا کہ اس کی رائے پادریون کی رائے کے مخالف ہے۔ ہائے۔ افسوس آسمان کے نیچے یہ بڑا ظلم ہوا کہ ایک بیگناہ معصوم باوجود صادق ہونیکے باوجود اہل حق ہونیکے اور باوجود اس کے کہ وہ ہزارہا معزز لوگون کی شہادت سے تقوے اور طہارت کے پاک پیرایہ سے مزین تہا۔ اس طرح بیرحمی سے محض اختلاف مذہب کیوجہ سے مارا گیا۔ اس امیر سے وہ گورنر ہزارہا درجہ اچھا تھا جس نے ایک مخبری پر حضرت مسیح ع کو گرفتار کر لیا تہا یعنی پیلاطوس جس کا آج تک انجیلون مین ذکر موجود ہے۔ کیونکہ اس نے یہودیون کے مولویون کو جبکہ انھون نے حضرت مسیح پر کفر کا فتوی لکھکر یہ درخواست کی کہ اس کو صلیب دیجائے یہ جواب دیا کہ اس شخص کا مین کوئی گناہ نہین دیکھتا۔ افسوس اس امیر کو کم سے کم یہ تو پوچھنا چاہئے تھا کہ یہ سنگساری کا فتوے کس قسم کے کفر پر دیا گیا۔ اور اس اختلاف کو کیون کفر مین داخل کیا گیا۔ اور کیون انہین یہ نہ کہا گیا کہ تمہارے فرقون مین خود اختلاف بہت ہین۔ کیا ایک فرقہ کو چھوڑ کر دوسرے کو سنگسار کرنا چاہئے جس امیر کا یہ طریق اور یہ عدل ہے نہ معلوم وہ خدا کو کیا جواب دیگا ٭

بعد اس کے کفر کا فتوے لگا کر شہید مرحوم قیدخانہ مین بھیجا گیا صبح روز شنبہ کو شہید موصوف کو سلام خانہ یعنی خاص مکان دربار امیر صاحب مین بلایا گیا۔ اس وقت بھی بڑا مجمع تھا امیر صاحب جب ارک یعنی قلعہ سے نکلے تو راستہ مین شہید مرحوم ایک جگہ بیٹھے تھے ان کے پاس ہو کر گذرے۔ اور پوچھا کہ اخوندزادہ صاحب کیا فیصلہ ہوا۔ شہید مرحوم کچھ نہ بولے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان لوگون نے ظلم پر کمر باندھی ہے مگر سپاہیون مین کسی نے کہا کہ ملامت ہو گیا یعنی کفر کا فتوے لگ گیا۔ پھر امیر صاحب اپنے اجلاس پر آئے تو اجلاس مین بیٹھتے ہی پہلے اخوندزادہ صاحب مرحوم کو بلایا اور کہا کہ آپ پر کفر کا فتوے لگ گیا ہے اب کہو کیا توبہ کروگے یا سزا پاؤ گے۔ تو انہون نے صاف لفظون مین انکار کیا اور کہا کہ مین حق سے توبہ نہین کر سکتا کیا مین جان کے خوف سے باطل کو مان لون۔ یہ مجھ سے نہین ہوگا تب امیر نے دوبارہ توبہ کے لئے کہا۔ اور توبہ کی حالت مین بہت امید دی اور وعدہ معافی دیا۔ مگر شہید موصوف نے بڑی زور سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ مین سچائی سے توبہ کرون۔ ان باتون کو بیان کرنیوالے کہتے ہین کہ یہ سنی سنائی باتین نہین بلکہ ہم خود اس مجمع مین موجود تھے اور مجمع کثیر تھا۔ شہید مرحوم ہر ایک فہمائش کا زور سے انکار کرتا تھا اور وہ اپنے لئے فیصلہ کر چکا تھا کہ ضرور ہے کہ مین اس راہ مین جان دون۔ تب اس نے یہ بھی کہا کہ مین بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ ہو جاؤن گا۔ یہ راقم کہتا ہے کہ یہ قول وحی الہی کی بنا پر ہوگا جو اس وقت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اس وقت شہید مرحوم منقطعین مین داخل ہو چکا تہا اور فرشتے اس سے مصافحہ کرتے تھے۔ تب فرشتون سے یہ خبر پاکر ایسا اس نے کہا۔ اور اس قول کے یہ معنے تھے کہ وہ زندگی جو اولیاء اور ابدال کو دیجاتی ہے چھ روز تک مجھے ملجائیگی اور قبل اس کے جو خدا کا دن آوے یعنی ساتوان دن مین زندہ ہو جاؤنگا اور یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالے کی راہ مین شہید ہوتے ہین۔ وہ چند دنون کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہین جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ مین قتل کئے جاتے ہین وہ تو زندے ہین پس شہید مرحوم کا اس مقام کی طرف اشارہ تہا۔ اور مین نے ایک کشفی نظر مین دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ مین سے کاٹی گئی۔ اور وہ ایک کے ہاتھ مین ہے۔ تو کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین مین جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگادو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی۔ اور پھر دوبارہ اُگے گی اور ساتھ ہی مجھے یہ وحی الہی ہوئی کہ کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا۔ اس کی مین نے یہ تعبیر کی کہ تخم کیطرح شہید مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہو کر ہماری جماعت کو بڑھا دیگا۔ اس طرف مین نے یہ خواب دیکھی اور اس طرف شہید مرحوم نے کہا کہ چھ روز تک مین زندہ کیا جاؤن گا میری خواب اور شہید مرحوم کے اس قول کا مآل ایک ہی ہے۔ شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی۔ اب تک انمین ایسے بھی پائے جاتے ہین کہ جو شخص ان مین سے ادنے خدمت بجا لاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا۔ اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا اسپر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی بعض ایسے ہین کہ پورے زور اور پورے صدق سے اس طرف نہین آئے اور جس قوت ایمان اور انتہا درجہ کے صدق و صفا کا وہ دعوے کرتے ہین آخر تک اس پر قائم نہین رہ سکتے۔ اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھو دیتے ہین۔ اور کسی ادنے امتحان کی بھی برداشت نہین کر سکتے۔ خدا کے سلسلہ مین بھی داخل ہو کر ان کی دنیاداری کم نہین ہوتی۔ لیکن خدا تعالی کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہین کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے طیار ہین۔ لیکن جس نمونہ کو اس جوانمرد نے ظاہر کر دیا۔ اب تک وہ قوتین اس جماعت کی مخفی ہین۔ خدا سب کو وہ ایمان سکھاوے۔ اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔ یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملون کے ساتھ ملی ہوئی ہے کامل انسان بننے سے روکتی ہے۔ اور اس سلسلہ مین بہت داخل ہونگے مگر افسوس کہ تھوڑے ہین کہ یہ نمونہ دکھائین گے ٭

پھر ہم اصل واقعہ کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہین کہ جب شہید مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنیکی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا۔ اور اس مین مولویون کا فتوی درج کیا اور اس مین یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے۔ تب وہ فتوی اخوندزادہ مرحوم کے گلے مین لٹکا دیا گیا۔ اور پھر امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک مین چھید کر کے اس مین رسی ڈالدی جائے اور اس رسی سے شہید مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی سنگسار کرنیکی جگہ تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا۔ اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس مین رسی ڈالی گئی۔ تب اس رسی کے ذریعہ سے شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے ہنسی اور گالیون اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے۔ اور امیر اپنے تمام مصاحبون کے ساتھ اور مع قاضیون، مفتیون اور دیگر اہلکارون کے یہ دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا۔ اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشہ کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پر پہنچے تو شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین مین گاڑ دیا اور پھر اس حالت مین جبکہ وہ کمر تک زمین مین گاڑ دئے گئے تھے امیر ان کے پاس گیا۔ اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعوی کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی مین تجھے بچا لیتا ہون۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال کے

رحم کر کے ... شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں۔ مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور میں حق کے لئے مروں گا۔ تب فقیہوں اور قاضیوں نے شور مچایا کہ کافر ہے کافر ہے اس کو جلد سنگسار کرو۔ اس وقت امیر اور اس کا بھائی نصر اللہ خان اور قاضی اور عبدالاحد کمیدان یہ لوگ سوار تھے اور باقی تمام لوگ پیادہ تھے۔ جب ایسی نازک حالت میں شہید مرحوم نے بار بار کہا کہ میں **ایمان** کو جان پر مقدم رکھتا ہوں تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ قاضی نے کہا کہ آپ بادشاہ وقت ہیں آپ چلاویں۔ تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا جس پتھر سے شہید مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی۔ پھر بعد اس کے بدقسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس شہید پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس شہید مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو۔ یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے شہید مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا۔ پھر امیر نے واپس ہونے کے وقت کہا کہ یہ شخص کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا اس پر چھ روز تک پہرہ رہنا چاہیئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ظلم یعنی سنگسار کرنا ۱۴ جولائی کو وقوع میں آیا۔ اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلہ کے مخالف تھے جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے اور بعض ایسے آدمی بھی اس بیان میں داخل ہیں کہ شہید مرحوم کے پوشیدہ شاگرد تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس سے زیادہ دردناک ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ امیر کے ظلم کو پورے طور پر ظاہر کرنا کسی نے روا نہیں رکھا اور جو کچھ ہم نے لکھا ہے بہت سے خطوط کے مشترک مطلب سے ہم نے خلاصۃً لکھا ہے۔ ہر ایک قصہ میں اکثر مبالغہ ہوتا ہے لیکن یہ قصہ ہے کہ لوگوں نے امیر سے ڈر کر اس کا ظلم پورا پورا بیان نہیں کیا۔ اور بہت کچھ پردہ پوشی کرنی چاہی۔ شاہزادہ عبداللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحییٰ۔ افسوس کہ یہ امیر زیر آیت من یقتل مومنا متعمدا داخل ہو گیا اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔

اے عبداللطیف

تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔

آن جوانمرد و حبیب کردگار | جوہر خود کرد آخر آشکار
نقد جان از بہر جانان باختہ | دل ازین فانی سرا پرداختہ
پر خطر ہست این بیابان حیات | صد ہزاران اژدہایش در جہات
صد ہزاران آتشے تا آسمان | صد ہزاران سیل خونخوار و دمان
صد ہزاران فرسخے تا کوئے یار | دشت پر خار و بلائش صد ہزار
بنگر این شوخی ازان شیخ عجم | این بیابان کرد طے از یک قدم
این چنین باید خدا را بندہ | سر پئے دلدار خود افگندہ
او پئے دلدار از خود مردہ بود | از پئے تریاق زہرے خوردہ بود
تا نہ نوشد جام این زہرے کسے | کے رہائی یابد از مرگ آن خسے
زیر این موت است پنہان صد حیات | زندگی خواہی بخور جام ممات
تو کہ گشتی بندۂ حرص و ہوا | این طلب در نفس دون تو کجا
دل بدین دنیائے دون آویختی | آبرو از بہر عصیان ریختی
صد ہزاران فوج شیطان در سپیت | تا بسوزد در جہنم جوانحت
از پئے امید یا بہر خطر | مے شود ایمان تو زیر و زبر
از برائے این سرائے بے وفا | مے نہی دین خدا را زیر پا
دین بود دین فدائے آن نگار | اے سیہ باطن ترا با دین چہ کار
پست ہستی لاف استعلا مزن | وز گلیم خویش بیرون پا مزن
خویشتن را نیک اندیشیدہ | اے ہلاک الدجیہ بد فہمیدہ
خوش نگردد دلستان از قیل و قال | تا نمیری زندگی باشد محال
کبر و کین را ترک کن اے بد خصال | تا بتابد بر تو نور ذوالجلال
این چنین بالا زبالا چون پری | یا مگر زان ذات بیچون منکری
کاخ دنیا را چہ دیدستی بنا | کت خوش افتاد این فانی سرا
دل چرا غافل بہ بند اندرین | ناگہان باید شدن بیرون ازین
وز پئے دنیا بریدن از خدا | بس ہمین باشد نشان اشقیا
چون شود بخشائش حق بر کسے | دل نماند بند ہر نا کس بسے
خوشترش آید بیابان تپان | تا در نالد ز بہر دلستان
پیش از مردن بمیرد حق شناس | زیں کہ حکمت دنیا را اساس
ہوش کن این جائے گیر جائے فناست | با خدا می باش چون آخر خداست
زہر قاتل گر بدست خود خوری | من چسان دانم کہ تو دانشوری
بین کہ این عبداللطیف پاک مرد | چون پئے حق خویشتن برباد کرد
جان بصدق آن دلستان را دادہ است | تا کنون در سنگہا افتادہ است
این بود رسم رہ صدق و وفا | این بود مردان حق را انتہا
از پئے آن زندہ از خود فانی اند | جان فشان بر مسلک ربانی اند
قالب افتادہ زنام و ننگ و جاہ | ... ورزان ...
دست از خود ... آمیختہ | آبرو را بہر ...
ذکر شان ہمچو دنیا از خدا | صدق ورزان ...
گر بجوئی این چنین ایمان بود | کار ہر جوئندگان آسان بود
لیک لغو افتادہ در دنیا اسیر | تا نمیری کے رہی زین دار و گیر
تا نمیری اے سگ دنیا پرست | دامن آن یار کے آید بدست
نیست عشق تا بر تو مضناے رسد | جان فشانان تا دگر جا ... رسد
تو گذاری عمر خود در کبر و کین | چشم بستہ از رہ صدق و یقین
نیکدل با نیکوان دارد سہر | ہر گہر زہ بد نیاید گہر
ہست دین تخم فنا را کاشتن | وز سر ہستی قدم برداشتن
چون ببفتی باد ہمدرد و نفیر | کس نمی میرد کہ گردد دستگیر
با خبر از دل تپید بے خبر | رحم بر گردے ... گنہگار ...
ہمچنین قانون قدرت افتاد | مرشد ایقان را تو کی ...

ذکر اس پیشگوئی کا جو براہین احمدیہ

کے صفحہ ۵۱۰ میں درج ہے یعنی اس پیشگوئی کے جو براہین احمدیہ ۵۱۰ میں مندرج ہے یعنی وہ پیشگوئی جو صاحبزادہ مولوی **محمد عبداللطیف** صاحب مرحوم اور میاں

عبدالرحمن مرحوم کی شہادت کی نسبت

ہے اور وہ پیشگوئی جو میرے محفوظ رہنے کی نسبت ہے

واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانسو دس اور صفحہ ۵۱۱ میں یہ پیشگوئیاں ہیں۔ وان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس۔ شاتان تذبحان۔ وکل من علیہا فان۔ ولا تہنوا ولا تحزنوا الیس اللہ بکاف عبدہ۔ الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا۔ وفی اللہ اجرک۔ ویرضی عنک ربک ویتم اسمک وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم۔ وعسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ ترجمہ اگرچہ لوگ تجھے قتل ہونے سے نہ بچائیں لیکن خدا تجھے بچائیگا۔ خدا تجھے ضرور قتل ہونے سے بچائیگا اگرچہ لوگ نہ بچائیں یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ لوگ تیرے قتل کے لئے سعی اور کوشش کریں گے خواہ اپنے طور سے اور خواہ گورنمنٹ کو دھوکہ دیکر مگر خدا ان کو ان کی تدبیروں میں نامراد رکھے گا۔ یہ ارادہ الہی اس غرض سے ہے کہ اگرچہ قتل ہونا مومن کے لئے شہادت ہے لیکن عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے کہ دو قسم کے مرسل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے (۱) ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں۔ جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) وہ نبی اور

مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر مین آتے ہین۔ جیسے کہ سلسلہ موسویہ مین حضرت عیسٰی علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ مین یہ عاجز یہی راز ہے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف مین یعصمک اللہ کی بشارت ہے۔ ایسا ہی اُس خدا کی وحی مین میرے لئے یعصمک اللہ کی بشارت ہے اور سلسلہ کے اول اور آخر کے مرسل جو صدر سلسلہ ہو شہید کیا جاوے تو عوام کو اس رسل کی نسبت بہت شبہات پیدا ہوجاتے ہین۔ کیونکہ ہنوز وہ اس سلسلہ کی پہلی اینٹ ہوتا ہے۔ پس اگر سلسلہ کی بنیاد پڑتے ہی اس سلسلہ پر یہ پتھر پڑین کہ جو بانی سلسلہ ہے وہی قتل کیا جاوے تو یہ ابتلا عوام کی برداشت سے برتر ہوگا اور ضرور وہ شبہات مین پڑین گے اور ایسے بانی کو نعوذ باللہ مفتری قرار دین گے مثلاً اگر حضرت موسیٰ فرعون کے روبرو جاکر اُسی روز قتل کئے جاتے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز جسدن قتل کے لئے مکہ مین آپکے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا۔ کافرون کے ہاتھ سے شہید کئے جاتے۔ تو شریعت اور سلسلہ کا وہین خاتمہ ہوجاتا اور بعد اس کے کوئی نام بھی نہ لیتا۔ پس یہی حکمت تھی کہ باوجود ہزارون جانی دشمنون کے نہ حضرت موسےٰ شہید ہوسکے۔ اور نہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوسکے اور اگر آخر سلسلہ کا مرسل شہید کیا جائے تو عوام کی نظر مین خاتمہ سلسلہ پر ناکامی اور نامرادی کا داغ لگایا جائیگا۔ اور خدا تعالےٰ کا منشا یہ ہے۔ کہ خاتمہ سلسلہ کا فتح اور کامیابی کے ساتھ ہو۔ کیونکہ حکم خواتیم پر ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا منشا ہرگز نہین کہ خاتمہ سلسلہ پر دشمن ملعون کو کوئی خوشی پہونچے۔ جیسا کہ اس کا منشا نہین ہے کہ سلسلہ کی ابتدا مین ہی پہلی اینٹ کے ٹوٹنے سے ہی دشمن لعین خوشی سے بغلین بجاوین۔ پس اسی لیے حکمت الٰہیہ نے سلسلہ موسویہ کے آخر مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب کی موت سے بچالیا۔ اور سلسلہ محمدیہ کے آخر مین بھی اسی غرض سے کوشش کی گئی یعنی خون کا دعویٰ کیا گیا تا محمدی مسیح کو صلیب پر کھینچا جائے۔ مگر خدا کا فضل پہلے مسیح کی نسبت بھی اس مسیح پر زیادہ جلوہ نما ہوا اور سزائے موت اپنے اور ہر ایک سزا سے محفوظ رکھا۔ غرض چونکہ اول اور آخر سلسلہ کے دو دیوارین ہین اور دو پشتیبان ہین۔ اس لئے عادۃ اللہ اسیطرح پر جاری ہو کہ اول سلسلہ اور آخر سلسلہ کے مرسل کو قتل سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگرچہ شریر اور خبیث آدمی بہت کوشش کرتے ہین کہ قتل کردین مگر خدا کا ہاتھ اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض وقت نادان دشمن دھوکہ سے یہ خیال کرتا ہے کیا مین نیک نہین ہون۔ اور کیا مین نماز اور روزہ کا پابند نہین۔ جیسا کہ یہود کے فقیہون اور فریسون کو یہی خیال تھا بلکہ بعض انمین سے حضرت عیسےٰ کے وقت مین ملہم ہونے کا بھی دعوے کرتے تھے۔ مگر ایسا نادان یہ نہین جانتا کہ جو خدا کے صادق بندے ہوتے ہین۔ اور گہرے تعلق اُس کے ساتھ رکھتے ہین۔ وہ اُس صدق و وفا اور محبت الٰہیہ سے رنگین ہوتے ہین۔ کہ خدا تعالےٰ کو اُنکا ساتھ دینا پڑتا ہے اور اُن کے دشمن کو ہلاک کرتا ہے۔ جیسا کہ بلعم نے تکبر اور غرور سے یہ خیال کیا۔ کہ کیا موسیٰ مجھ سے بہتر ہے مگر موسیٰ کا خدا کے ساتھ ایک تعلق تھا جسکو لفظ ادا نہین کرسکتی اور جو بیان کرنے مین نہین آسکتا۔ اس لئے اندھا بلعم اُس تعلق سے بیخبر تھا اور جو اپنے سے بہت بڑا تھا اُس کا مقابلہ کرکے مارا گیا سو ہمیشہ یہ امر واقع ہوتا ہو کہ جو خدا کے خاص ہیں اور وفادار بندے ہین۔ اُن کا صدق خدا کے ساتھ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ یہ دنیادار اندھے اسکو دیکھ نہین سکتے۔ اس لئے ہر ایک سجادہ نشینون اور مولویون مین سے اُن کے مقابلے کے لئے اُٹھتا ہے اور وہ مقابلہ اُس سے نہین بلکہ خدا سے ہوتا ہے بھلا یہ کیونکر ہوسکے کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے خدا چاہتا ہو کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا مین ظاہر کرے ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور بیوپار زاہدون کی خاطر سے ہلاک کردے اگر دو کشتیون کا باہم ٹکراؤ ہوجائے جنمین سے ایک ایسی ہو۔ کہ اُس مین بادشاہ وقت جو عادل اور کریم الطبع اور فیاض اور سعید النفس ہے معہ اپنے خاص ارکان کے سوار ہے اور دوسری کشتی ایسی ہے جسمین چند چوہڑے چمار یا سانسی بدمعاش بدوضع بیٹھے ہین اور ایسا موقعہ آپڑا ہے کہ ایک کشتی کا بچاؤ اس مین ہو کہ دوسری معہ اُس کی سوارون کے تباہ کیجائے۔ تو اب بتلاؤ کہ اُس وقت کونسی کارروائی بہتر ہوگی۔ کیا اُس بادشاہ عادل کی کشتی تباہ کی جائیگی۔ یا اُن بدمعاشون کی کہ جو حقیر و ذلیل ہین تباہ کردیجائیگی۔ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ بادشاہ کی کشتی بڑے زور اور حمایت سے بچائی جائے گی۔ اور ان چوہڑون چمارون کی کشتی تباہ کردی جاوے گی۔ اور وہ بالکل لاپرواہی سے ہلاک کردئے جاوینگے۔ اور اُن کے ہلاک ہونے مین خوشی ہوگی۔ کیونکہ دنیا کو بادشاہ عادل کے وجود کی بہت ضرورت ہے۔ اور اس کا مرنا ایک عالم کا مرنا ہے۔ اگر چند چوہڑے اور چمار مرگئے تو اُن کی موت سے کوئی خلل دنیا کے انتظام مین نہین آسکتا۔ پس خدا تعالےٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اُس کے مرسلون کے مقابل پر ایک اور فریق کھڑا ہوجاتا ہے۔ تو گو وہ اپنے خیال مین کیسے ہی اپنے تئین نیک قرار دین اُنہین کو خدا تعالیٰ تباہ کرتا ہو اور اُنہین کی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے کیونکہ وہ نہین چاہتا کہ جس غرض کے لئے اپنے کسی مرسل کو مبعوث فرماتا ہے اس کو ضائع کرے۔ کیونکہ اگر ایسا کرے تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہوگا۔ اور پھر زمین پر اُس کی کون عبادت کریگا۔ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور خیال کرتی ہو کہ یہ فریق بہت بڑا ہے۔ سو یہ اچھا ہے اور نادان خیال کرتا ہو کہ یہ لوگ ہزارون لاکھون مساجد مین جمع ہوتے ہین کیا یہ بُرے ہین۔ مگر خدا کثرت کو نہین دیکھتا وہ دلون کو دیکھتا ہے۔ خدا کے خاص بندون مین محبت الٰہی اور صدق اور وفا کا ایک خاص نور ہوتا ہے کہ اگر مین بیان کرسکتا تو بیان کرتا۔ لیکن مین کیا بیان کرون جب سے دنیا ہوئی اس راز کو کوئی نبی یا رسول بیان نہین کرسکا خدا کے باوفا بندون کی اس طور سے آستانہ الٰہی پر رجوع کرتی ہے۔ کہ کوئی لفظ ہمارے پاس نہین کہ اُس کیفیت کو دکھلا سکے ٭

اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہون خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگرچہ مین تجھے قتل سے بچاؤنگا مگر تیری جماعت مین سے دو بکریان ذبح کی جائینگی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا یعنی بیگناہ اور معصوم ہونیکی حالت مین قتل کی جائینگی۔ یہ خدا تعالےٰ کی کتابون مین محاورہ ہے کہ بیگناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دیجاتی ہے اور کبھی گائیون سے بھی تشبیہ دیجاتی ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے اسجگہ انسان کا لفظ چھوڑکر بکری کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ بکری مین دو ہنر ہین وہ دودھ بھی دیتی ہے اور پھر اُس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اور یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی محمد عبد اللطیف اور ان کے شاگرد عبد الرحمٰن کے بارہ مین ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تیئیس ۲۳ برس بعد پوری ہوئی ..... اب تک لاکھوں کروڑون انسانون نے اس پیشگوئی کو میری کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ مین پڑہا ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ ابھی مین نے لکھا ہو کہ بکری کی صفتون مین سے ایک دودھ دینا ہے اور ایک اُس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا ہے۔ یہ دونون بکری کی صفتین مولوی عبد اللطیف صاحب موصوف کی شہادت سے پوری ہوئین۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے مباحثہ کے وقت انواع اقسام کے معارف اور حقائق بیان کرکے مخالفون کو دودھ دیا۔ گو بد قسمت مخالفون نے وہ دودھ نہ پیا اور پھینکدیا اور پھر شہید مرحوم نے اپنی جان کی قربانی سے اپنا گوشت دیا اور خون بہایا تا مخالف اس گوشت کو کھاوین اور اس خون کو پیوین۔ یعنی محبت کے رنگ مین اور اس طرح اس پاک قربانی سے فائدہ اُٹھاوین اور سوچ لین۔ کہ جس مذہب اور جس عقیدہ پر وہ قائم ہین اور جس پر اُن کے باپ دادے مرگئے کیا ایسی قربانی کبھی وہ بھی دے سکتے ہین کی۔ کیا ایسا صدق اور اخلاص کبھی کسی نے دکھلایا کیا ممکن ہے کہ جب تک انسان یقین سے بھر کر خدا کو نہ دیکھ لے وہ ایسی قربانی دے سکے بیشک ایسا خون اور ایسا گوشت ہمیشہ حق کے طالبون کو اپنی طرف دعوت کرتا رہیگا جب تک کہ دنیا ختم ہوجائے۔ غرض چونکہ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کو ان دو صفتون کی وجہ سے بکری سے بہت مشابہت

تھی۔ اور میان عبدالرحمن بھی بکری سے مشابہت رکھتا تھا اس لئے ان کو بکری کے نام سے یاد کیا گیا اور چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ اس راقم اور اس کی جماعت پر اس ناحق کے خون سے بہت صدمہ گزریگا۔ اس لئے اس وحی کے مابعد آنیوالے فقرون مین تسلی اور عزا پرستی کے رنگ مین کلام نازل فرمایا جو ابھی عربی مین لکھ چکا ہون جس کا یہ ترجمہ ہے کہ اس مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور اداس مت ہو کیونکہ اگر دو آدمی تم مین سے مارے گئے تو خدا تمہارے ساتھ ہے وہ دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائیگا۔ اور وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہین جانتے کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور یہ لوگ جوان دو مظلومون کو شہید کرین گے ہم تجھ کو انکا متنبہ گواہ لائینگے۔ اور کس گناہ سے انھون نے شہید کیا تھا۔ اور خدا تیرا اجر دیگا اور تجھ سے راضی ہوگا۔ اور تیرے نام کو پورا کریگا یعنے احمد کے نام کو جس کے یہ معنے ہین کہ خدا کی بہت تعریف کرنیوالا اور وہی شخص خدا کی بہت تعریف کرتا ہے جس پر خدا کے انعام اکرام بہت نازل ہوتے ہین پس مطلب یہ ہے کہ خدا تجھ پر انعام اکرام کی بارش کریگا اس لئے تو سب سے زیادہ اس کا ثنا خوان ہوگا۔ تب تیرا نام جو احمد ہے پورا ہو جائیگا۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ ان شہیدون کے مارے جانے سے تم مت ڈرو۔ ان کی شہادت مین حکمت الٰہی ہے اور بہت باتین ہین جو تم چاہتے ہو کہ وہ وقوع مین آوین حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا نہین ہوتا ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ تمہارے لئے کیا بہتر ہے مگر تم نہین جانتے۔ اس تمام وحی الٰہی مین یہ سمجھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کا اس بیرحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے (وما رئینا ظلماً اغیظ من ہذا) لیکن اس خون مین بہت برکات ہین کہ بعد مین ظاہر ہونگے۔ اور کابل کی زمین دیکھ لیگی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائیگا یہ خون کبھی ضائع نہین جائیگا پہلے اس سے غریب عبدالرحمن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہین رہیگا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے چنانچہ سنا گیا ہے کہ جب شہید مرحوم کو ہزارون پتھرون سے قتل کیا گیا تو انہین دنون مین سخت ہیضہ کابل مین پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہو گئے اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے مگر ابھی کیا ہے یہ خون بڑی بیرحمی کیساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ مین نظیر نہین ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئین تباہ کر لیا اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے ✤

ایک جدید کرامت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی

جب مین نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا تو میرا ارادہ تھا کہ قبل اس کے جو ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ کو بمقام گورداسپور ایک مقدمہ پر جاؤن جو ایک مخالف کی طرف سے فوجداری مین میری پر دائر ہے یہ رسالہ تالیف کر لون اور اس کو ساتھ لیجاؤن تو ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے درد گردہ سخت پیدا ہوا مین نے خیال کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا صرف دو چار دن ہین۔ اگر مین اسیطرح درد گردہ مین مبتلا رہا جو ایک مہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہین ہو سکیگا۔ تب خدا تعالیٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ مین نے رات کے وقت جبکہ تین گھنٹے کے قریب بارہ بجے کے بعد رات گذر چکی تھی اپنے گھر کے لوگون سے کہا کہ اب مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو۔ سو مین نے اسی دردناک حالت مین صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے تصور سے دعا کی۔ کہ یا الٰہی اس مرحوم کے لئے مین اس کو لکھنا چاہتا تھا تو ساتھ ہی مجھے غنودگی ہوئی اور الہام ہوا سلام قولا من رب رحیم یعنی سلامتی اور عافیت ہے یہ خدائے رحیم کا کلام ہے۔ پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہین بجے تھے کہ مین بالکل تندرست ہو گیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ فالحمد للہ علی ذالک

بیان شہادۃ میان عبدالرحمن صاحب مرحوم شاگرد مولوی صاحبزادہ عبداللطیف رئیس اعظم خوست ملک افغانستان

مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادۃ سے تخمیناً دو برس پہلے ان کے ایما اور ہدایت سے میان عبدالرحمن شاگرد رشید اُن کے قادیان مین شاید دو یا تین دفعہ آئے۔ اور ہر ایک مرتبہ کئی کئی مہینہ تک رہے۔ اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے اُن کا ایمان شہداء کا رنگ پکڑ گیا۔ اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے اور اتفاقاً ان کی حاضری کے ایام مین بعض کتابین میری تالیف سے جہاد کی ممانعت مین چھپی تھین جن سے ان کو یقین ہو گیا تھا

کہ یہ سلسلہ جہاد کا مخالف ہے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ مجھ سے رخصت ہو کر پشاور مین پہونچے تو اتفاقاً خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر سے جو پشاور مین تھے اور میرے مرید ہین ملاقات ہوئی اور انہی دنون مین خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک رسالہ جہاد کی ممانعت مین شائع کیا تھا۔ اس سے ان کو بھی اطلاع ہوئی اور وہ مضمون ایسا اُن کے دل مین بیٹھ گیا کہ کابل مین جا کر جا بجا انھون نے یہ ذکر شروع کیا کہ انگریزون سے جہاد کرنا درست نہین کیونکہ وہ ایک کثیر گروہ مسلمانون کے حامی ہین اور کئی کروڑ مسلمان امن و عافیت سے اُن کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہین تب یہ خبر رفتہ رفتہ امیر عبدالرحمن کو پہنچ گئی۔ اور یہ بھی بعض شریر پنجابیون نے جو اس کے ساتھ ملازمت کا تعلق رکھتے ہین۔ اس پر ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئین مسیح موعود ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کی یہ بھی تعلیم ہے کہ انگریزون سے جہاد درست نہین بلکہ اس زمانہ مین قطعاً جہاد کا مخالف ہے۔ تب امیر یہ سنکر بہت برافروختہ ہوا اور اس کو قید کرنے کا حکم دیا تا مزید تحقیقات سے کچھ زیادہ حال معلوم ہو۔ آخر یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی کہ ضرور یہ شخص مسیح قادیانی کا مرید اور مسئلہ جہاد کا مخالف ہے۔ تب اُس مظلوم کو گردن مین کپڑا ڈالکر اور دم بند کر کے شہید کیا گیا۔ کہتے ہین کہ اس کی شہادت کے وقت بعض آسمانی نشان ظاہر ہوئے ✤

یہ تو میان عبدالرحمن شہید کا ذکر ہے۔ اور اوپر ہم مولوی صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کا ذکر کر چکے ہین اور اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہین کہ اس قسم کا ایمان حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہین۔ کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اس کا نام نہین ✤

مقدمہ

۱۲ نومبر سے لیکر ۱۶ نومبر تک صرف مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب بنام حضرۃ اقدس و حکیم فضل دین صاحب دائر رہا مستغیث اور اس کی شہادتون کے بیان جنمین مولوی ثناء اللہ بھی تھے ابتدا مین ہوئے مگر خواجہ صاحب نے جرح محفوظ رکھی بعد گذر جانے شہادتون کے ۱۶ نومبر تک خواجہ صاحب صرف مولوی کرم الدین صاحب مستغیث پر جرح کرتے رہے جو کہ ابھی نامکمل ہے۔ اور آئندہ تاریخ ۱۵ دسمبر قرار پائی ہے اس مقدمہ مین مولویون کے عقائد متعلق مسیح و مہدی خونی و مسئلہ جہاد خوب کھل جاوینگے ✤

مراسلات

ہر کہ با صادق آویخت آبروئے خود ریخت

ضمیمہ شحنہ ہند مطبوعہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء نمبر ۳۲ جلد ۲ و ۲۳ مین ایک صاحب عبد الحکیم نامی ساکن اٹاوہ کی تحریر شائع ہوئی ہے۔ اس تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی لوٹی اپنے ہاتھوں اتار کر دوسرون کی عزت پر دست درازی کرنا چاہتے ہین۔ شوخ چشمی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اپنے قلم سے آپکو مرتد لکھتے ہین عبارت ان کی یہ ہے "امر ان بزرگوار کو جن کی تحریک سے مین مرزائی مرتد ہوا تھا شاق گذرا" اس تحریر مین عبد الحکیم صاحب نے اپنی مختصر سوانح عمری بھی لکھی ہے ہم چاہتے ہین کہ اسکو مکمل کر کے ناظرین کے روبرو پیش کرین۔ پس واضح ہو کہ عبد الحکیم صاحب اس متوفی شخص کے فرزند ارجمند ہین جو بڑے نیک چلن آدمی تھے اور جنکی خوش وضعی اب تک شہر مین زبان زد خاص و عام ہے۔ مایہ علمی عبد الحکیم صاحب کا اس قدر ہے کہ آپ صرف اردو مڈل پاس ہین۔ عربی انگریزی بالکل نہین جانتے فارسی عبارت بھی صحیح طور پر نہین پڑھ سکتے بلکہ دراصل اردو بھی کامل طور پر نہین پڑھ سکتے اس پر خوش فہمی تو آپ ہی کے حصہ مین آگئی ہے مزہ یہ ہے کہ اس مبلغ علم پر آپ ایک کتاب بغل مین دبا کر ہر ایک شخص سے بحث مباحثہ و سر کھپول کو طیار رہتے ہین آپ کی سخن فہمی کا بھی کیا پوچھنا ہے اپنی اسی تحریر موضہ ۲۷ اگست سنہ ۱۹۰۳ء مین اپنی نسبت لکھتے ہین۔

"مین پہلے اس سے ایک سید ہا سادہ کلمہ گو پابند صوم و صلوۃ تھا"

جس سے ظاہر ہے کہ آپ ۲۷ اگست سنہ ۱۹۰۳ء سے نہ پابند صوم و صلوۃ رہے نہ سید ہے سادے کلمہ گو۔ سچ ہے ؎

رہا طیر ما مثال بنش کرشدم ✦ کبھی کج فہم کو سید ہا نپایا

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا باقی حالات ان عبد الحکیم صاحب کے اور سنیئے تھوڑا عرصہ گذرا کہ یہ حضرت جناب مولوی تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی خدمتمین دنرات رہا کرتے تھے اور ان کے دسترخوان پر کھانا بھی کھایا کرتے تھے۔ اس طرح رسوخ بڑھانے کے بعد ملازمت کے خواہشمند ہوئے تحصیلدار صاحب نے کوشش کر کے ان کو سررشتہ میونسپلٹی ضلع مین پوری مین ایک محرر کی جگہ پر مقرر کرا دیا یہ وہ زمانہ ہے جب عبد الحکیم صاحب حضرت اقدس مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہوگئے تھے اور مرزا صاحب کی جماعت مین بہت کچھ جوش دکھاتے تھے۔ جب مین پوری مین محرر ہوگئے تو پھر انہون نے خوب ہاتھ پاؤن نکالے اور ایسی نیک چلنی اور خوش فہمی اختیار کی کہ ان پر ایک مقدمہ قائم ہوا اور آخر کار محرری سے علیحدہ کیے گئے۔ غالبًا اسی زمانہ مین مولوی تفضل حسین صاحب نے پنشن کی درخواست کی اور وہ عبد الحکیم صاحب کو کوئی دوسری جگہ ملجانے کے لئے کچھ اور کوشش نکر سکے۔ بس پھر کیا تھا عبد الحکیم صاحب نے بھی اپنا رنگ بدلا اور مولوی صاحب اور مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے۔ چند خود پسند کوتہ اندیش گوار ٹیہوں کی ترغیب سے انھون نے ضمیمہ شحنہ ہند اور جعفر زٹلی کے پرچے کہین سے بہم پہنچا کر شہر مین گشت لگانا اور چندہ فراہم کرنا اور مرزا صاحب کے خلاف وعظ کرنا شروع کیا۔ حیادار ایسے ہین کہ مولوی تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی برائی کرتے پھرتے ہین اور اونہین کے مکان پر اب بھی آتے جاتے ہین اور ان کے سامنے بہت سی باتون مین ہان مین ہان ملاتے ہین۔

- -

- - - - - - - - - اس پر طرہ یہ ہوا کہ ہماری محکمہ کے مولا بخش اور کلو حجام اور شتاب خان معمار جو برادر عزیز سید صادق حسین مختار عدالت کے سمجھانے سے مرزا صاحب کے مرید ہوگئے تو یہ امر عبد الحکیم صاحب کو بہت ناگوار گذرا ہمارے خاندان سے اور عبد الحکیم صاحب کے خاندان سے چونکہ مدت سے عداوت چلی آتی ہے یہان تک کہ عدالتہائے مقدمہ بازی بھی کئی مرتبہ ہو چکی ہے اس لئے اب حسد کے جوش نے عبد الحکیم صاحب کو جلے پھپھولے پھوڑنے کا خوب حوصلہ دلایا۔ پس مرزا صاحب کی بحث کو انھون نے ایک پردہ قرار دیکر ہم لوگون کو برا بھلا کہنا اور اخبارات مین مضامین چھپوانا شروع کیا مگر عزت و ذلت خدا کے ہاتھ ہے عبد الحکیم اور ان کے مشیرون کے ہاتھ مین باوجود اس امر کے کہ عبد الحکیم نے مزیل حیثیت عرفی مضامین لکھے اس پر بھی ہم لوگون نے صبر کیا۔ اس لئے کہ عبد الحکیم ایک ایسے شخص ہین جن کو چند لونڈون کے سوائے شہر مین کوئی جانتا بھی نہین اور جن پر وہ حملہ کرتے ہین ان کی عزت و وجاہت و علمی فضیلت شہر اٹاوہ کیا ہندوستان مین مشہور ہے۔ پس عبد الحکیم جیسے گمنام لوگون کی تحریر ان کے مقابلہ مین کب وقعت کی نظر سے دیکھی جا سکتی ہے مگر تعجب ہے کہ عبد الحکیم سا شخص برادر عزیز سید صادق حسین صاحب کی تحریر مندرجہ البدر والحکم کو معمولی تحریر قرار دیتا ہے اور جناب مسٹر جی ایم سی رائٹ صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ اٹاوہ اپنے سارٹیفکٹ موضہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۰ء مین ان کی نسبت یہ تحریر فرماتے ہین ✦

M. Sadik Hosain is well known to me as one of the chief vakils of Etawah. He is an accomplished scholar & poet.

ترجمہ

میر صادق حسین کو مین اچھی طرح جانتا ہون وہ اٹاوہ کے اعلی درجہ کے وکیلون مین سے ہین وہ فاضل عالم اور شاعر ہین ✦

ایڈیٹر شحنہ ہند کی برادر عزیز سید صادق حسین صاحب کی تعریف صحیح صادق پر ریویو کرتے ہوئے پیرایہ مین بہت کچھ لکھا ہے مگر تعصب کے جوش نے اس معاملہ مین آپ کو بھی اندھا بنا دیا ہے وہ عبد الحکیم جیسے شخص کی تحریر کو صحیح سمجھتا ہے اور صادق کی تحریر کو غلط سمجھتا ہے ؎

برین عقل و دانش بباید گریست

الغرض ہماری محکمہ کے مولا بخش اور کلو حجام اور شتاب خان معمار ندرلوخ ملولا کے مرزا صاحب کے مرید ہوگئے اور عبد الحکیم صاحب اور ان کے ہمعصرون کو بہت ناگوار گذرا تو انھون نے مرزا صاحب کی برائیان کر کے ان لوگون کو بہت کچھ بہکایا تاہم مولا بخش تو ان کے قابو مین نہ آیا کلو حجام چونکہ اکثر مخالف الرائے اہل حدیث کے یہان حجامت بنایا کرتے تھے عبد الحکیم نے ان لوگون کو بھڑکایا کہ تمہارا حجام مرزائی ہو گیا اور دین اسلام سے پھر گیا۔ یہ سنکر اہل حدیث نے دباؤ ڈالا تو کلو مذکور اپنی کمزوری کی وجہ سے ظاہر مرزا صاحب سے منکر ہو گیا مگر چونکہ ایک خواب کی بنا پر مرزا صاحب کا معتقد ہوا تھا اس لئے دل سے معتقد بنا رہا۔ عبد الحکیم نے اس موقعہ پر اپنی تحریر یکم ستمبر مین پبلک کو دھوکہ دیا ہے یعنی وہ لکھتے ہین کہ البدر مین جو یہ لکھا ہے کہ فسخ بیعت کے بعد کلو ایک خواب کی بنا پر مرزا صاحب کا معتقد ہو گیا حالانکہ یہ غلط ہے البدر یا الحکم مین کہین یہ نہین لکھا۔ ناظرین عبد الحکیم کی چالاکی اسی سے معلوم کر سکتے ہین ✦

شتاب خان معمار چونکہ عبد الحکیم کے چچا کے ہان تعمیر کے کام پر مقرر تھا ان کے دباؤ مین آکر مرزا صاحب کی بیعت سے دستکش ہو گیا اور اب بھی منکر ہے اگر یہ کارروائی پرائیویٹ طور پر ہوتی رہتی تو ہماری طرف سے اس معاملہ مین کچھ دخل نہین دیا جاتا مگر جب عبد الحکیم نے جعلی خطوط ضمیمہ شحنہ ہند مین مولا بخش وغیرہ کی طرف سے اس مضمون کے چھپوائے کہ ہم مرزا صاحب کے مرید بھی نہین ہوئے اور البدر و الحکم کی فہرست جعلی ہے تو اس فریب و جعلی کھولنا ہم لوگون پر فرض ہو گیا اس لئے عزیزی سید صادق حسین نے مولا بخش وغیرہ کے بیانات قلمبند کر کے اخبار الحکم مین چھپوا دئے اور البدر مین بھی ضمیمہ کی قلعی کھول دی یہ بیانات جو الحکم مین شائع ہوئے ہین سید اشفاق حسین ولد میر مشتاق علی صاحب منصف مرحوم کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہین جو عبد الحکیم مذکور کے بہنوئی ہین اور ان بیانات پر ایک حسین طالب العلم کی گواہی ثبت ہے جو عبد الحکیم کے حقیقی پھوپھی زاد بھائی اور شیعہ مذہب ہین علاوہ برین ان بیانات پر اسمٰعیل پہلوان اہلحدیث کی گواہی بھی ثبت ہے جو مولانا کریم الدین صاحب گروہ اہلحدیث اٹاوہ کی خدمتمین اکثر حاضر رہا کرتے ہین اور ان کے نزدیک بھی ایک معتمد شخص ہین۔ پھر عزیزی موصوف نے مزید اطمینان کے لئے البدر مین یہ بھی شائع کروایا تھا کہ عبد الحکیم و محمد احسن صاحب کوشش کر کے ان لوگون کے بیانات مولانا کریم الدین صاحب و مولوی حبیب علی صاحب وکیل و میر عزیز حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ کے روبرو قلمبند کرا کے شحنہ ہند مین شائع ہونے کیلئے بھیجدین تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔ ظاہر ہے کہ اس تدبیر سے جھوٹھ سچ بخوبی معلوم ہو سکتا تھا مگر عبد الحکیم و محمد احسن دونون نے اس راہ مین خاموشی اختیار کی اور ایڈیٹر شحنہ ہند نے بھی کچھ اس طرف توجہ نکی پس صاف ثابت ہو گیا کہ عبد الحکیم نے چند کی اغوا سے جعلی خطوط پبلک مین شائع کرائے اور صریح جھوٹھ بولا ✦

عزیزی میر صادق حسین کی ان تحریرات کے جواب مین عبد الحکیم نے یکم ستمبر کی ضمیمہ شحنہ ہند مین ایک دوسرا مضمون شائع کرایا ہے جسمین بہت کچھ فضول گوئی و بدزبانی کرنے کے بعد امر بحث طلب کے متعلق صرف یہ لکھا ہے کہ مولا بخش و کلو و شتاب خان نے مجھ سے خط لکھوا کر دیا اور یہ لوگ مرزا صاحب کے معتقد نہین ہین اگرچہ عبد الحکیم کی یہ تحریر بھی بلحاظ بیانی سچائی نہین ہے جیسا کہ مولا بخش و کلو کے بیانات شائع شدہ سے ناظرین کو ظاہر

بہترین مذہب کے شائق کے سوالوں کے جوابات

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسلام کا خدا

اسلام کا خدا وہ سچا اور کامل خدا ہے جس کے آگے ذرہ ذرہ ارض و سماوات کا ہر وقت اور ہر آن سجدہ کر رہا ہے تمام ارواح اور اجسام تمام مخلوقات اسی کے امر اور ارادہ سے ظہور پذیر ہوئی اسی کے وجود سے ہر ایک کا وجود اور اسی کے قیام سے ہر ایک کا قیام ہے کوئی چیز اس کے علم اور تصرف سے باہر نہیں۔ جامع جمیع صفات کاملہ۔ تمام رذائل سے منزہ معبود برحق احد وحدہٗ لاشریک ہے۔ رب العالمین ہے رحمان ہے رحیم ہے مالک یوم الدین ہے۔

سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اپنے ذاتی نام اللہ کو بیان فرمایا جس کے معنے ہیں تمام صفات کا جامع اور تمام رذائل سے منزہ۔ یعنی کیا بلحاظ علم کے اور قدرت کے۔ اور عظمت کے اور علو کے۔ اور کبریائی کے ہر ایک صفت میں کامل ہوں اور تمام رذائل سے منزہ ہوں۔ پھر اس کے بعد چار اسماء بالترتیب بیان فرمایا یعنی رب۔ رحمان۔ رحیم۔ مالک۔

اب ہم ان اسماء حسنہ کی مختصر شرح کرتے ہیں تاکہ طالب حق کی تسلی کا باعث ہو۔ ان چار صفات میں سے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے صفت ربوبیت کو مقدم کیا کیونکہ یہ ایک ایسی صفت ہے جو فیضان اعم سے تعلق رکھتی ہے اور فیضان اعم وہ فیضان مطلق ہے کہ جو بلا تمیز ذی روح و غیر ذی روح افلاک سے لیکر خاک تک تمام چیزوں پر علی الاتصال جاری ہے اور ہر چیز کا عدم سے صورت وجود پکڑنا اور پھر وجود کا حد کمال تک پہنچنا اسی فیضان کے ذریعہ سے ہے اور کوئی چیز جاندار ہو یا غیر جاندار اس سے باہر نہیں۔

ایسے وجود سے تمام ارواح اور اجسام کا ظہور ہوا اور ہوتا ہے اور ہر ایک چیز نے پرورش پائی اور پا رہی ہے یہی فیضان عام تمام کائنات کی جان ہے اگر ایک لحظہ منقطع ہو جائے تو تمام عالم نابود ہو جائے اور اگر یہ فیضان نہ ہوتا تو تمام مخلوقات میں سے کچھ بھی نہ ہوتا اس کا نام قرآن شریف میں ربوبیت ہے اور اسی وجہ سے خدا کا نام رب العالمین ہے۔

پھر دوسرے قسم کا فیضان جو دوسرے مرتبہ پر واقعہ ہے فیضان عام ہے اس فیضان کی یہ تعریف ہے کہ یہ بلا استحقاق اور بغیر اس کے کہ کسی کا کچھ حق ہو سب ذی روحوں پر حسب حاجت ان کے جاری ہے کسی کے عمل کا پاداش نہیں اور اسی فیضان کی برکت سے ہر ایک جاندار جیتا۔ جاگتا کھاتا پیتا اور آفات سے محفوظ اور ضروریات سے متمتع نظر آتا ہے اور ہر ایک ذی روح کے لئے تمام اسباب زندگی کے جو اس کے لئے یا اس کی نوع کے بقا کے لئے مطلوب ہیں میسر نظر آتے ہیں اور یہ سب آثار اسی فیضان کے ہیں اور جو کچھ روحوں کو جسمانی ترتیب کے لئے درکار ہے سب کچھ دیا گیا ہے اور ایسا ہی جن روحوں کو علاوہ جسمانی ترتیب کے روحانی ترتیب کی بھی ضرورت ہے یعنی روحانی ترقی کے لئے استعداد رکھتے ہیں عین ضرورتوں کے وقتوں میں کلام الٰہی نازل ہوتا رہا ہے غرض اسی فیضان رحمانیت کے ذریعہ سے انسان اپنی کروڑہا ضروریات پر کامیاب ہے۔ سکونت کے لئے سطح زمین۔ روشنی کے لئے چاند۔ سورج۔ دم لینے کے لئے ہوا۔ پینے کے لئے پانی۔ کھانے کے لئے انواع واقسام کے رزق۔ علاج امراض کے لئے لاکھوں طرح کی ادویہ۔ پوشاک کے لئے طرح طرح کے لباس اور ہدایت پانے کے لئے صحف ربانی موجود ہیں۔

تیسرا قسم فیضان کا فیضان خاص ہے یہ وہ فیضان ہے کہ اس میں جد و جہد۔ اور آرائش اور تزکیہ قلب اور دعا اور تضرع۔ اور توجہ الی اللہ اور ہر ایک طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقعہ ہو شرط ہے اور اس فیضان کو وہ پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اسی پر وارد ہوتا جو اس کے لئے کوشش کرتا ہے اور یہ فیضان اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں سعی کرنیوالے اور غافل رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ دل کی سیاہی دور کر کے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر ایک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں ایک خاص رحمت ان کے شامل حال ہوتی ہے اسی فیضان کے لحاظ سے خدا کا نام رحیم ہے۔

چوتھا قسم فیضان کا فیضان اخص ہے یہ وہ فیضان ہے کہ جو صرف محنت اور سعی پر مترتب نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ظہور اور بروز کے لئے اول شرط یہ ہے کہ یہ عالم اسباب کہ جو ایک تنگ و تاریک جگہ ہے معدوم اور منعدم ہو جائے اور قدرت کاملہ حضرت احدیت کے بغیر آمیزش اسباب متعادہ کے برہنہ طور پر اپنا کامل چمکارا دکھلا دے۔ کیونکہ اس آخری فیضان سے کہ جو تمام فیوض کا خاتمہ ہے جو کچھ پہلو فیضان کے نسبت عند العقل زیادتی اور کمال متصور ہو سکتی ہے وہ یہی ہے کہ یہ فیضان نہایت منکشف صاف طور پر ہو اور کوئی اشتباہ اور خفا اور نقص باقی نہ رہے۔ یعنی نہ مفیض کے بالارادہ فیضان میں کوئی شبہ رہ جاوے اور نہ فیضان کے حقیقی فیضان اور رحمت خالصہ اور کاملہ ہونے میں کچھ جائے کلام ہو بلکہ جس مالک قدیم کی طرف سے فیض ہوا ہے اس کی فیاضی اور جزا دہی روز روشن کی طرح کھل جائے۔ اور شخص فیض یاب کو بطور حق الیقین یہ امر مشہود اور محسوس ہو کہ حقیقت میں وہ مالک الملک ہے اپنے ارادہ اور توجہ اور قدرت خاص سے ایک نعمت عظمیٰ اور لذت کبریٰ اسکو عطا کر رہا ہے اور حقیقت میں اسکو اپنے اعمال صالحہ کی ایک کامل اور دائمی جزا کہ جو نہایت اصفیٰ اور نہایت اعلیٰ اور نہایت مرغوب اور نہایت محبوب ہے مل رہی ہے کسی قسم کا امتحان اور ابتلا نہیں اور ایسے فیضان اکمل اور اتم اور ابقیٰ اور اعلیٰ اور اجلیٰ سے متمتع ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس عالم ناقص اور مکدر اور کثیف اور تنگ اور منقبض اور ناپائدار اور مشتبہ الحال سے دوسرے عالم کی طرف انتقال کرے کیونکہ فیضان تجلیات عظمیٰ کا مظہر ہے جس میں شرط ہے کہ محسن حقیقی کا جمال بطور عریان اور بمرتبہ حق الیقین مشہود ہو اور کوئی رتبہ شہود اور ظہور اور یقین کا باقی نہ رہ جاوے اور کوئی پردہ اسباب متعادہ کا درمیان نہ ہو اور ہر ایک دقیقہ معرفت تامہ کا کمن قوت سے حیز فعل میں آجائے اور نیز فیضان بھی ایسا منکشف اور معلوم الحقیقت ہو کہ اس کی نسبت آپ خدا نے یہ ظاہر کر دیا ہو کہ وہ ہر ایک امتحان اور ابتلا کی کدورت سے پاک ہے اور اس فیضان میں وہ اعلیٰ اور اکمل درجہ کی لذتیں ہوں جن کی پاک اور کامل کیفیت انسان کے دل اور روح اور ظاہر اور باطن اور جسم اور جان اور ہر ایک روحانی اور بدنی قوت پر ایسا اکمل اور ابقیٰ احاطہ رکھتی ہو کہ جس سے عقلاً اور خیالاً اور وہماً زیادہ متصور نہ ہو اور یہ عالم جو ناقص الحقیقت اور مکدر الصورت اور ہالکۃ الذات اور مشتبہ الکیفیت اور ضیق الظرف ہے ان تجلیات عظمیٰ اور انوار اصفیٰ اور عطیات دائمی کی برداشت نہیں کر سکتا۔

اور وہ اشعہ تامہ کاملہ دائمہ اس میں سما نہیں سکتی بلکہ اس کے ظہور کے لئے ایک دوسرا عالم درکار ہے جو اسباب متعادہ کی ظلمت سے بکلی پاک اور منزہ اور ذات واحد قہار کی اقتدار کامل اور خالص کا مظہر ہے۔ ہاں اس فیضان اخص سے ان کامل انسانوں کو اسی زندگی میں کچھ حظ پہنچتا ہے کہ جو سچائی کی راہ پر کامل طور پر قدم مارتے ہیں اور اپنے نفس کے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہو کر بکلی خدا کی طرف جھک جاتے ہیں کیونکہ وہ مرنے سے پہلے مرتے ہیں اور اگرچہ بظاہر صورت اس عالم میں ہیں لیکن وہ درحقیقت دوسرے عالم میں سکونت رکھتے ہیں پس چونکہ وہ اپنے دل کو اس دنیا کے اسباب سے قطع کر لیتے ہیں اور عادات بشریہ کو توڑ کر اور یکبارگی غیر اللہ سے منہ پھیر کر وہ طریق جو خارق عادت ہے اختیار کر لیتے ہیں اس لئے خداوند کریم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے اور بطور خارق عادت ان پر اپنے وہ انوار خاصہ ظاہر کرتا ہے جو دوسروں

خریداران البدر کو وی پی کی اطلاع

اس سے پیشتر ہم نے اطلاع دی تھی کہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء سے وی پی ارسال کئے جاوین گے لیکن بعدازان یہ ارادہ ملتوی کیا گیا کہ یہ ماہ کا آخر ہے اور ملازمت پیشہ احباب کو اس سے تکلیف ہوگی اور مناسب سمجھا گیا کہ ۵ دسمبر ۱۹۰۳ء سے ہر ایک صاحب کے نام وی پی ارسال کیا جاوے۔

اس لیے جن احباب کا سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ختم ہوگیا ہے یا ان کی طرف کچھ بقایا ہے یا سال گذشتہ کی قیمت ابھی تک ادا نہیں کی انکے نام ۱۹۰۳ء کی بقایا رقم اور آئندہ سال ۱۹۰۴ء کی پوری قیمت کا وی پی شروع دسمبر میں کیا جاوے گا۔

خریداروں کو کمیشن

دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی کی طرف سے جو کتب یا اشتہار ہوں ان پر کتب فروشوں یا زیادہ تعداد میں خریداروں کو معقول کمیشن دیا جاوے گا

مینجر

ہر قسم کی

مذہبی اور اخلاقی کتابیں بشرطیکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نہ ہوں دفتر البدر میں فروخت کے لیے کمیشن پر رکھی جاتی ہیں اور اگر متواتر اشتہار دلانا ہو تو اشتہار کی اجرت الگ لی جاتی ہے +

[illegible]

مینجر

[illegible]

البدر [illegible] ہمارا [illegible] [illegible]

مینجر

مطبع انوار الاسلام قادیان

جبکو ہم نے صرف اخبار البدر کی وقت پر اشاعت کے واسطے قائم کیا ہے تاکہ احمدی قوم کو امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے تازہ بتازہ حالات پہونچادیں اور چونکہ مطلق اخبار مطبع کی ایک ماہ کی مصروفیت کے لئے کافی نہیں ہے جس سے نقصان کی زیرباری ہوتی ہے اس لئے جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تصنیفات اور چھپائی کے کام مطبع میں ارسال فرماکر اس قومی اور دینی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹاویں +

ہم منشی محمد اسمعیل صاحب مہتمم کارخانہ لائل پور اور منشی ایس ایم یوسف صاحب عزیز انبالہ کے بڑے شکرگذار ہیں کہ ہماری اس قسم کی سابقہ درخواست پر انہوں نے اپنے چھپائی کے کام ہمیں دئے۔ +

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جسمیں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کرکے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور نقلی اور طبعی مذہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیوں اور دیگر مذاہب نے کئے ہیں انکے جوابات بڑی معقولیت اور برجستگی سے دئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا میں ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے عیسائی دنیا کی کایاپلٹ دی ہے اس کی اس اثراندازی کو خود اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کرلیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہیں وہ اسے ضرور پڑھیں قیمت سالانہ رسالہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو عہ
تمام درخواستیں بنام مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں +

اعلان واجب الاذعان

میں نے کئی بار اخبار الحکم والبدر کے ذریعہ اپنے بھائیوں کو اطلاع دی کہ کتاب الہامات مسیح کا مسودہ طیار ہے اس کی چھپائی کے لئے اور مصارف مطبع کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اب میں پھر دوسری التماس کرتا ہوں کہ جو حضرت اقدس علیہ السلام کے کل الہامات معہ ترجمہ ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہیں بہت جلد ایک روپیہ پیشگی بھیجدیں۔ جو صاحب پیشگی قیمت ارسال فرماوینگے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا جو صاحب بعد خریداری کریں ان سے عہ لیا جاوے گا اہتمام چھپائی نہایت عمدہ کاغذ ولایتی۔ اعراب دے گئے ہیں اور پیشگوئیوں اور سوانح مسیح کی ایک خاص ترتیب رکھی گئی ہے قابل دید ہے اس کتاب کا کے لئے حضرت اقدس ع کا حکم الحکم میں شائع ہوچکا ہے **الملتمس عبدالحی عرب قادیان**

کتب مصنفہ عبدالحی صاحب

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۶ر درخواستیں بنام مفتی فضل الرحمان صاحب آنی چاہئیں +
سلاسل التعلیم قیمت ۲ر سیرۃ النبی قیمت . ر درخواستیں بنام حکیم فضل دین صاحب آنی چاہئیں +

ترک اسلام

ایک رسالہ جو کہ.. عبدالغفور نامی نے آریہ مذہب کے اختیار کرنے کے دلائل میں لکھا تھا اس کا ابطال مولانا حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے جو کہ ہمارے اہتمام سے طبع ہو رہا ہے۔ درخواستیں بہت جلد مشتہران کے نام آنی چاہئیں +

المشتہران

مفتی فضل الرحمان حکیم فضل الدین صاحب احمدی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اخبار ہذا بعض تاجر اصحاب کی خدمت میں ارسال ہے اگر وہ اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور مبالغہ سے پاک ...... ہوں درج اخبار کرانا چاہیں تو مینیجر سے خط و کتابت کریں +

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں باہتمام منشی محمد افضل ...... پروپرائیٹر کے چھپکر شائع ہوا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد صلعم کا

البدر

شفا ہے یہ دوا یہی غرض دارالامان ہے

یہ قوم بانو گرا یہ جہاد فقان یہ بنی

ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی لیجاتی ہے
(۲) جواب طلب امر کے لئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آئے جواب نہیں بھیجا جائیگا
(۳) خط و کتابت میں نمبر خریداری کا ہونا ضروری ہو ورنہ جواب میں دیری ہوگی

شرح قیمت

ہندوستان میں پیشگی سالانہ
فارن ممالک میں
خاص قادیان میں
منتخب نامہ نگاروں کو اخبار مفت روانہ ہوتا ہے
نمونہ کا پرچہ لینے کیلئے مقام مطلوبہ کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے

اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید [illegible]

دیکھنے والوں اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے متلاشی ہو تو [illegible] مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان [illegible] اسلام [illegible] اور رسالت کی طرف متوجہ ہوا چاہئے

طب روحانی

لغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق [illegible] اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات [illegible] انسان صحت [illegible] ہمارے مرحوم و مغفور بھائی منشی احمد جان صوفی نقشبندی [illegible] عوام الناس کو ایک بڑی خطا سے نجات [illegible]

طریق مشق کو عملی طور پر سکھلا دیتے ہیں [illegible]

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو کہ ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے [illegible] مسیح موعود علیہ السلام [illegible] اور خر دجال۔ یا جوج ماجوج [illegible]

یہ سو صفحہ کی کتاب [illegible]

کہا ہے اور دکھلایا ہے [illegible] بالا اسمعیل

رویائے صالحہ

[illegible]

اعجاز احمدی

[illegible]

قول [illegible] اردو زبان میں حضرت مسیح موعود [illegible]

ہر دو من احمدیہ ازالہ اوہام سرمہ چشم آریہ [illegible] مطلوب ہیں اگر کوئی [illegible]

عاقبۃ المکذبین [illegible] مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان [illegible] حضرت مسیح کی وفات [illegible]

اسلام اور اس کا بانی یعنی [illegible] ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبدالعزیز خان [illegible] علاوہ محصولڈاک

صیانۃ الناس۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب [illegible] قیمت علاوہ محصولڈاک

الہامی دعا۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک

پنجابی تصانیف

کامن۔ مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت [illegible]
نظم۔ [illegible] مصنفہ ایضاً [illegible]

روشنائی احمدیہ۔ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر کوٹلوی [illegible] فی تولہ۔ تاجروں کو خاص رعایت

مجربات

[illegible]

تحفۂ صحت [illegible]

مصفی خون گولیاں۔ خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی [illegible] گولی [illegible]

سلاجیت کرہ۔ [illegible] خواہ پرانے ہوں اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے [illegible]

برص کی دوا [illegible]

حب انفع [illegible]

اکسیر شکم [illegible]

علاج کہنہ [illegible]

تحفۂ جدید [illegible]

روغن [illegible]

درد سر کی گولی [illegible]

اس اشتہار کو حوالہ ہے (تمام درخواستیں دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور میں آنی چاہئیں اور کسی صاحب کے نام قادیان میں نہ ہونی چاہئیں)

نمبر ۴۵ | شنبہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات

حضرت اقدس ع

واقعہ ۴ نومبر سنہ ۱۹۰۳

شام اور عشاء کی نماز میں حضرت اقدس علیہ السلام شامل نہ ہو سکے ظہر کے وقت آپنے مولوی برہان الدین صاحب احمدی کو مخاطب فرماکر ایک تقریر فرمائی میرے پاس نوٹ بک موجود نہ تھی مگر میری گرامی قدر دوست اور البدر کے دلی اور مخلص خیر خواہ **چودھری الہ داد خانصاحب کلارک صدر شاہ پور** (خدا ان کو خوش رکھے) انہوں نے بذات خود ایک مفید اور ضروری تقریر سمجھکر اُس کے نوٹ لئے اور بعد ازان ان نوٹوں کو اپنے الفاظ میں مرتب فرماکر احمدی بھائیوں کو تحفہ کر رسانی کے طور پر دفتر البدر میں ارسال فرمایا اور موقعہ پر حضرت اقدس ع کے اشعار کو بھی خوب چسپان کر دیا جس سے تقریر کی رونق اور بھی دوبالا ہو گئی ہے اس اخوت اور ہمدردی کی جو کہ ان کو احمدی احباب اور پھر البدر سے ہے خدا تعالےٰ انکے لئے خود ہی جزا ہو اور ان کو اور مجھ اور میرے بھائیوں کو اسپر عمل در آمد کی توفیق عطا کرے آمین محمد افضل

وہ تقریر بجنسہ ذیل میں درج کی جاتی ہے ؎

تقریر حضرت اقدس علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

چو کار عمر نہ پیداست باری این اولی
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشید

حضرت اقدس امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام بوقت ظہر حسب معمول اندر سے مسجد مبارکہ میں تشریف لائے اور مسند کو زیب نشست بخش کر مولوی برہان الدین صاحب جہلمی سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا کہ آپکے چہرہ پر آثار پژمردگی و پریشانی و حیرانی کیسے نظر آرہے ہیں؟

عرض کی کہ حضور! وجہ تو صرف یہی ہے کہ اب دوسرا کنارہ یعنی جہان ثانی نظر آرہا ہے۔ کیونکہ بوجہ پیرانہ سالی کے اب عالم آخرۃ کا ہی خیال بندھا ہوا ہے گنتی کے دن اب باقی سمجھنے چاہئیں مزید برآن عارضہ ضعف اور بھی اس کے سریع الوقوع ہونے پر شاہد ہے اور ضعف کا یہ باعث ہے کہ ابتدا میں کچھ مراقبہ و نفی و اثبات کا کسی قدر شغل رکھا ہے جس سے یہ عارضہ ضعف لاحق حال ہو گیا ہے۔ یہ سنکر حضرت اقدس نے ایک معانی خیز اور پر معارف لب و لہجہ کے ساتھ فرمایا کہ سبحان اللہ یہ حالت ہے۔ تب تو ضروری ہی ان تمام عارضی تجربات کو یکسو رکھکر صرف ایک ہی آستانہ بارگاہ ایزدی پر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ ہر ایک سعادت کیش و متلاشی حق روح کا یہی مامن اور یہی ملجا وماوا ہے۔ اور چونکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے پیارے مقربوں کے پاس رہنا گویا ایکطرح سے خود خدا تعالےٰ کے پاس رہنا ہوتا ہے اسواسطے اب آپکو باقی ایام زندگی اسجگہ قادیان میں گذارنی چاہئیں اور یہاں آکر ڈیرا لگا دینا چاہئے اور اس شعر پر کاربند ہونا چاہئے ؎

چو کار عمر نہ پیداست باری این اولے
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشید

یہاں تو مقولہ "یک در گیر محکم گیر" پر عمل کرنا ضروری و لازمی ہے۔ ہر ایک کے لئے مناسب و واجب ہے کہ حسب استطاعت اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر کے پوری سعی کرے تاکہ ٹھیک وقت پر سفر منزل محبوب حقیقی کے لئے طیاری کر سکے۔ بغیر جوش محبت کے اس راہ پر قدم مارنا بڑا مشکل ہے۔ اور ساتھ ہی اس پر استقلال واستقامت ضروری ہے۔ جب یہ مرحلہ طے ہو جاوے تو پھر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جذب القلوب کا عمل بتدریج خود بخود شروع ہو جاوے گا جس سے صادقین کی محبت کی توفیق ملیگی اور استعمال تقویٰ یعنی دوزنگی آئینہ دل محو ہو کر تزکیہ نفس و تطہیر قلب نصیب ہوگا۔ پھر تلاش حق کا بیج بڑا منعم ہو جس سے صدق و صفا کا پودا مستقل پیدا ہوتا ہے اور محبت ذات ربانی کی آبپاشی سے نشو ونما پاتا ہے ؎

بمنزل جانان رسد ہمان مردی
کہ ہمہ دم در تلاش او دوان باشد

آپ اپنی پہلی حالت کو یاد کریں جبکہ آغاز سال سنہ ۱۸۹۶ء میں صرف حسبۃً للہ کا جوش آپکو کشان کشان یہاں لایا تھا۔ اور آپ پاپیادہ افتان خیزان اس قدر دور فاصلہ سے پہلے قادیان پہونچے تھے اور جب ہم کو اس جگہ نہ پایا تو اسی بیتابی و بیقراری کے جوش میں گالوکر کے پیدل ہی ہمارے پاس ہوشیار پور جا پہونچے تھے۔ اور جب وہاں سے واپس ہونے لگے تو اس وقت ہم سے جدا ہونا آپکو بڑا شاق گذرتا تھا۔ اب تو ایسا وقت آگیا ہے کہ آپکو آگے ہی قدم مارنا چاہئے۔ نہ یہ کہ الٹا انسان و تکاہل میں پڑیں۔ اب تو زمانہ بزبان حال کہ رہا ہے + اور نشانات وعلامات سماوی بآواز دہل پکار رہے ہیں کہ ؎

چنین زمانہ چنین دور این چنین برکات
تو بے نصیب روی وہ چہ این شقا باشد
فلک قریب زمین شد زبارش برکات
کجاست طالب حق تا یقین فزا باشد

بجز اسیری عشق رخش رہائی نیست + بہ درد او ہمہ را فکر او دوا باشد

غرض کہ پوری مستعدی و ہمت سے استقلال دکھلاویں یہ آثار پژمردگی ہمیں برمحل معلوم نہیں ہوتے۔ یہاں کا رہنا تو ایک قسم کا **آستانہ ایزدی** پر رہنا ہے اس حوض کوثر سے وہ آب حیات ملتا ہے کہ جس کے پینے سے حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے جسپر ابدالاباد تک موت ہرگز نہیں آسکتی ؎

اچھی طرح کمربستہ ہو کر پوری استقلال سے اس صراط مستقیم کی راہ رو بنیں۔ اور ہر قسم کی دنیوی رکاوٹوں اور نفسانی خواہشات کی ذرہ پرواہ نہ کرکے اللہ تعالےٰ کے صادق مامور کی پوری معیت کریں تاکہ حکم "کونوا مع الصادقین" کے فرمانبرداری کا سنہری نتیجہ آپکو حاصل ہو۔ یاد رکھیں کہ راستی و صداقت کے فرزند ہمیشہ جاہ و جلال کے تاج زرین کے وارث ہوا کرتے ہیں راستبازی کے حاسد دشمنوں کا جو انجام ہوا کرتا ہے وہ کبھی پوشیدہ نہیں ؎

بسوزد آنکہ نسوزد بصدق در رہ یار
بمیرد آنکہ گریزندہ از فنا باشد

معلوم نہیں کہ آپکو جہلم سے کیوں انس ہے۔ حالانکہ اس کی میم تی کو حذف کرنے کے بعد تو جہل ہی جہل رہ جاتا ہے۔ بھلا ہم وند کا کو جہل سے کیا نسبت؟

مولویصاحب نے عرض کی کہ **حضور**! واقعی یہ تو سچ ہے کہ جہلم بغیر جہل میں ہی ہے آخری میم نسبتی ہے فرمایا کہ جب یہ حال ہے تو ایسے جہل کو ترک کرنا چاہئے۔ وہاں کی رہائش کو یہاں کی رہائش پر کسیطرح بھی ترجیح نہیں ہو سکتی۔ پھر اس حالت میں مامور من اللہ کی صحبت نہایت ضروری بلکہ مغتنمات سے ہے۔

خوش قسمت وہ جن کو یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہو **جو شخص سب کچھ چھوڑ کر آ جائیگا اگر آباد نہیں ہوتا۔ یا کم از کم ایسی تمنا دل میں نہیں** رکھتا اسکی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے کہ مبادا وہ پاک کرنے والے تعلقات میں **ناقص** ہے۔ اپنے گھر وطنوں اور املاک کو چھوڑ کر میری ہمسائیگی کے لئے **قادیان** میں بود وباش کرنا "**اصحاب الصفہ**" کا مصداق بنانا ہے اور یہ تو ایک ابتدائی مرحلوں میں سے ہے ورنہ مردان خدا کو تو اگر اس سے بھی صدہا درجہ بڑھکر دشواریوں و مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہم وہ اُن کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ **وفور جذبہ** عشق محبوب حقیقی سے آگے ہی قدم مارتے ہیں۔

اور اپنا تمام دھن من تن اسی راہ میں صرف کر دینے کو عین اپنی سعادت و خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اور یہی ان کا مقصود بالذات ہوتا ہے کہ دنیوی **علائق** کے جالوں کو توڑ کر اور اس کے پھندوں سے مخلصی پاکر اس جمیع محامد کی جامع ذات ستودہ صفات کی آستانہ سراپا برکت خیز پر پہونچنے کا شرف حاصل کریں۔ ؎

تنابداز رہ جاناں خود سر اخلاص
اگرچہ سیل مصیبت بزور ہا باشد
براہ یار عزیزاز بلا نہ پرہیزند
اگرچہ در رہ آن یار اژدہا باشد
بدولت دوجہاں سرفرو نمے آرند
بعشق یار دل زار شان دوتا باشد

میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ درحقیقت مول **استقامت** یہی ہے۔ کلام مجید میں الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف آجاتے ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہی راستہ پر [illegible] آتے۔ بلکہ اس [illegible] استقامت [illegible] کیا ہوتا ہے [illegible] منزل [illegible] انشراح صدر کے [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی خاص نعمتوں سے متمتع فرماتا ہے۔

صحبت **ذوق الٰہی** ان کی غذا ہو جاتی ہے مکالمہ الٰہی۔ وحی۔ الہام۔ وکشف وغیرہ انعامات ہی سے مشرف و بہرہ مند کئے جاتے ہیں۔ درگاہ رب العزت سے طمانیت و سکینت ان پر اترتی ہے۔ حزن و ملال ان کے نزدیک تک نہیں پھٹکتے۔ ہر وقت جذبۂ محبت و ولولۂ **عشق الٰہی** میں سرشار رہتے ہیں گویا "لاخوف علیہم ولاہم یحزنون" کے پورے مصداق ہو جاتے ہیں۔ ما در باب آں۔ ؎

کلید این ہمہ دولت محبت است و وفا
خوشا کسیکہ چنین دولتش عطا باشد

غرض **استقامت** بڑی چیز ہے۔ استقامت ہی کی بدولت تمام گروہ **انبیا** ہمیشہ مظفر و منصور و بامراد ہوتا چلا آیا ہے۔

ذات تقدس مآب باری تعالیٰ کے ساتھ ایک خالص ذاتی تعلق و گہرا پیوند قائم کرنا چاہئے جب یہ تعلق پورا قائم ہو جاوے۔ پھر ہر ایک قسم کے خوف و خطرے انسان محفوظ و مطمئن ہو جاتا ہے اور انشراح صدر کے بعد تمام بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ صرف اس لئے کہ ان کو "ہر کہ در ایزدی یافت بازہر در دیگر نتافت" پر حق الیقین ہو جاتا ہے اور اس کی برکتیں تاثیرات ان کے لوح قلب پر منقش ہو جاتی ہیں اور ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کرگئی ہوتی ہیں اور بوجہ استیلائے محبت و تعشق الٰہی و شہود و عظمت و جلال

ذات کبریائی ان کے **قلب سلیم** کا یہی ورد ۔۔۔۔ ہو جاتا ہے ؎

نہ از چینم حکایت کن نہ از روم
کہ دارم دلستانے اندرین بوم
چو روئے خوب او آید بیادم
فراموشم شود موجود و معدوم

آپ اپنی ساری جسم و جان۔ روح و روان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہو جاویں۔ پھر خدا تعالیٰ خود بخود تم سب کا حافظ و ناصر معین و کارساز ہو جاوے گا۔ چاہئے کہ انسان کے تمام قوائے آنکھ۔ **کان۔ دل۔ دماغ۔ دست و پا** جملہ متمسک باللہ ہو جاویں اُن میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہے۔ اسی میں تمام کامیابیاں و نصرتیں ہیں یہی اصل **مراقبہ** ہے اسی سے **حرارت قلبی** و روحانیت پیدا ہوتی ہے اور اسی کی بدولت ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

سنئے! اول تو انسان کو اپنا مرض معلوم کرنا چاہئے کیونکہ جب تک مرض کی تشخیص نہ ہو علاج کیا ہو سکتا ہے؟ سو پہلی حالت یہ ہے جب کہ **انسان نفس امارہ** کے زیر حکم چلا رہتا ہوتا ہے اس وقت صرف محرکات بدی یعنی شیطان ہی کی اس پر حکومت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور افتادہ ہلاک ہونے والی ناپاک روحوں کا اس پر اثر ہوتا ہے۔

اس سے ذرا اوپر انسان ترقی کرتا ہے۔ تو اس وقت اس کا اپنے نفس کے ساتھ ایک جہاد شروع ہو جاتا ہے اس کی ایسی حالت کا نام **لوامہ** ہے اس وقت گو محرکات بدی ہے ۔۔۔۔ اُسکو پوری مخلصی نہیں ہوتی مگر محرکات نیکی یعنی **ملائکہ** کی پاک تحریکات کی تاثیریں بھی اس پر مؤثر ہونے لگ جاتی ہیں۔ الغرض نیک تحریکات کی قوت و طاقت سے نفس امارہ سے اس کی ایک قسم کی کشتی ہو جاتی ہے اور اُن کی مدد سے تحریکات بد پر غلبہ پاتے پاتے زینہ ترقی پر چڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور اگر فضل ایزدی شامل حال ہو تو بتدریج ترقی کرتا جاتا ہے آخر کار اس نفس لوامہ کی کشتی جیت لینے پر تمام تحریکات بدی کو مغلوب کر لیتا ہے اور اس مرحلہ سے اوپر چڑھنے پر وہ ناپاک روحوں کی بری تحریکات کے نتائج بد سے بالکل محفوظ ہو کر امن الٰہی میں آجاتا ہے اس حالت کامیابی و ظفرمندی وفائز المرامی کا نام **مطمئنہ** ہے اس وقت وہ ذات باری تعالیٰ سے آرام یافتہ ہوتا ہے اور اسی منزل پر پہونچ کر سالک کا سلوک ختم ہو جاتا ہے تمام تکلفات گھٹ جاتے ہیں اور بلحاظ مدارج روحانیت

کی یہی حد و جہد کی انتہا اور اس کا مقصود ذاتی ہوتا ہے اس گوہر **مقصود** کے حصول پر وہ پورا کامیاب وفائز المرام ہو جاتا ہے۔ ہماری بعثت کی علت غائی بھی تو یہی ہے کہ رستۂ منزل جاناں کے بھولے بھٹکوں۔ دل کے اندھوں۔ جذام ضلالت کے مبتلاؤں۔ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والے کو رباطنوں کو صراط مستقیم پر چلا کر جمال ذات ذوالجلال کا شیریں جام پلایا جاوے اور **عرفان** الٰہی کے اس نقطہ انتہائی تک ان کو پہونچایا جاوے تاکہ ان کو حیات ابدی و راحت دائمی نصیب ہو اور جوار رحمت ایزدی میں جگہ لیکر **مست و سرشار** رہیں۔ ہماری معیت اور صحابت کی پاک تاثیرات کے ثمرات حسنہ بالکل صاف ہیں۔ ہاں اُن کی ادراک کے لئے فہم رسا چاہئے۔ اُن کے حصول کے لئے **رشد و صفا** چاہئے ساتھ ہی استقامت کے لئے اتقا چاہئے ورنہ ہماری جانب سے تو چار دانگ عالم کے کانوں میں عرصہ سے کھول کھول کر منادی ہو رہی ہے۔ ؎

بیا بدم کہ رہ صدق را درختانم
بہ دلستان برم آنرا کہ پارسا باشد
کسیکہ سایۂ بالش شود ندارد
ہما بدش کہ دو روزے بظل ما باشد
گلے کہ روئے خزان را نگہ نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد

ہم نے تو اس مائدہ الٰہی کو ہر کس و ناکس کے آگے رکھنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا مگر آگے اُن کی اپنی **قسمت!** "وما علینا الا البلاغ"

اس سے تھوڑا زمانہ پہلے بڑے بڑے علما لکھ گئے تھے کہ مہدی موعود و مسیح مسعود کی آمد کا زمانہ بالکل قریب ہے بلکہ بعض نے اس کی تائید میں اپنے اپنے مکاشفات بھی لکھے جب اس **نعمت** کا وقت آیا تو تمام **یہودی سیرتوں** نے اس کے قبول کرنے سے اعراض کر دیا ہے۔ اور صرف انکار پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ تکذیب پر اپنے تلے ہوئے ہیں کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں۔ مخالفت کا کوئی پہلو چھوڑ نہیں رکھا۔ ہر دجالیت و یہودیت کو عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ہر وقت فتنہ و شرارت کا بازار گرم کیا ہوا ہے کونسا ایذا و تکلیف دہی کا داؤ ہے جو برتنے نہیں چلے۔ ہماری تخریب استیصال کے لئے کونسا میدان تدبیر ہے جو اُن لیا پانی مخالفت کی دوڑ دھوپ بھر رہا ہو استہزا و تضحیک کا کونسا پہلو باقی چھوڑ گیا ہو۔ یا حسرتًا علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔ مگر ان کی فتنہ پردازیاں و گربہ مکاریاں کچھ ۔۔۔۔ بھی عند اللہ وقعت نہیں رکھتیں۔ چہ جائیکہ ان کو کبھی کامیابی کا منہ دیکھنا

بھی نصیب ہوئے

چراغیکہ ایزد بر فروزد
ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

سچ پوچھو تو ان کی یہ مخالفتیں ہماری **مزرعہ کامیابی** کے لئے کھاد کا کام دے رہی ہیں کیونکہ اگر مخالفوں سے میدان صاف ہو جاوے۔ تو اس میدان کے مردانِ کارزار کے جوہر کسطرح ظاہر ہوں۔ اور انعامات الٰہی کے غنیمت سے ان کو کسطرح حصہ نصیب ہو۔ اور اگر اعدا کی مخالفت کا بحر مواج پایاب ہو جاوے۔ تو اس کے غواصوں کی کیا قدر ہو۔ اور وہ **بحر معانی** کے بے بہا گوہر کسطرح حاصل کر سکیں ماؔ ورقال ۔

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستی جمالِ شاہدِ گلفام را
گر نیفتادی بخفیے کار در جنگ و نبرد
کے شدی جوہر عیان شمشیرِ خون آشام را

اس مخالفت کا کوئی ایسا ہی سِر معلوم ہوتا ہے ورنہ ان کی مخالفت کے ارادے عند اللہ کیا قدر رکھتے ہیں اس ذات قادر مطلق کا تو صاف حکم ہے "اِنَّ حزب اللہ ہم الغالبون" اور اس جنگ و جدال کا آخری انجام بھی بتا دیا ہے کہ "والعاقبۃ للمتقین"۔ مگر افسوس کہ با این ہمہ تو نہ اندیش نہیں سمجھتے حالانکہ اس **نصرت الٰہی و تائید ایزدی** کا انہیں مشاہدہ و تجربہ بھی ہو بار ہوتا ہے۔ اور ان کی ذلت و خسران و نامرادی کا انجام بھی کوئی پوشیدہ نہیں ہے کیوں نہ ہو ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
غرض رکتی نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

قطع نظر ان بیوست مجسم مولویوں و خشک ملانوں کی موجودہ زمانہ کی **فقرا** کا گروہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔ ان میں ریاکاری و ذاتی اغراض کی ایک زہر ہوتی ہے جو آخر کار ان کو ہلاک کر ڈالتی ہے ان کا ہر ایک قول و فعل و عمل ان کے نفسانی اغراض کے تابع ہوتا ہے اور اس میں کوئی نہ کوئی نہاں در نہاں ذاتی غرض مرکوز خاطر ہوتی ہے۔ مثلاً خواہش مسخرات و طلب دنیا و جاہ طلبی وغیرہ وغیرہ۔ تاکہ لوگ ان کی طرف رجوع کریں اور ان کی دنیوی عزت و مال و متاع میں ترقی ہو جس سے اپنے نفس امارات کو خوش رکھیں۔ یہ ایسا سم قاتل ہے کہ اس کا انجام ہلاکت ہے بعض ان میں سے زمین کھود کر **چلہ** کرتے ہیں۔ نہ یہ حکم الٰہی ہے اور نہ سنت طریق نبوی۔

ریاکاری و مکاری کا خود تراشیدہ ایک خاصہ ڈھنگ ہے تاکہ لوگوں کو دام تزویر میں لایا جاوے۔ اور یہی ان کی دلی غرض ہوتی ہے۔ ان کی ایسی عملوں کی مثال **میدانی سراب** جیسی ہے کہ دور سے تو خوش نما صفا پانی دکھائی دیتا ہے مگر نزدیک جانے پر اس کی اصلی حقیقت کھل جاتی ہے کہ وہ تو صرف آنکھوں کو دھوکا ہی دھوکا تھا اس وقت تشنگان آب زلال کو بجز حسرت و پشیمانی کی اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے ریاکاروں کو جہنم ملتا ہے کیونکہ حق تعالیٰ سے وہ بالکل بیگانے اور **کوچۂ یار حقیقی** سے بالکل ناآشنا ہوتے ہیں وہ معرفت الٰہی میں دل کے مردہ اور تن بگور ہوتے ہیں۔ شاید ایسوں ہی کے لئے یہ خطاب ہے ؎

کاملان حی اند در زیر زمین
تو نگوری باحیات این چنین

ان کی موت کی حالت عوام کالانعام سے بدتر ہوتی ہے۔ کیونکہ عوام تو سیدھے ہیں سیدھے جیسا ان کو سمجھ میں آتا ہے ایسا ہی عمل کر لیتے ہیں ان کی طبیعت میں کوئی تکلف نہیں ہوتا بالکل سادگی سے **دین العجائز** پر چلتے ہیں مگر موجودہ **فقرا** کا گروہ تو عمداً اغراض نفسانی کو ملحوظ خاطر رکھکر ان تمام ریاکاری کے کاموں کو ایک **مزورانہ** طلسمات کے رنگ میں ظاہر کر رہا ہے انہیں عاقبت کی کچھ پروا نہیں ہے ؎

منازیا کلہ سبز و خرقہ پشمین
کہ زیر دلق ملمع فریبہا باشند

سو ہماری جماعت کو چاہیے کہ ایسے تصنعات سے اپنے آپ کو بچاویں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راہ اور سنت نبوی پر محکم قدم رکھکر چلیں تاکہ **منزل مقصود** پر پہونچنے کے لئے ان کو کوئی روک حائل نہ ہو اور یہ چندروزہ زندگی رائگان نہ جاوے جو آخرت میں سخت ندامت ذلت و حسرت کا باعث ہووے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دیوے کہ وہ محض ابتغاءً لمرضات اللہ کی غرض سے راہ مستقیم پر چلکر منزل مقصود پر پہونچ جاویں اور **تخلیق** انسانی کے اصل مدعا کو پورا کریں آمین ثم آمین (۴ نومبر ۱۹۰۳ء)

نوٹ

بہ استثنائے ایک شعر کے جو بر عنوان درج ہے باقی اشعار مندرجہ مضمون ہذا اعلیحضرت اقدس جناب امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اثنائے تقریر نہیں فرمائے تھے مگر چونکہ بجز ایک شعر

بمنزل جانان برسد ہمان مردے
کہ ہمہ دم در تلاش او دوان باشد

کے جو بوقت تحریر مضمون ہذا کے بیساختہ **روانی طبع** سے **احقر** کے منہ سے نکل گیا ہے باقیماندہ اکثر اشعار نے خود حضرت اقدس ہی کی زبان گوہر فشان سے جنم لیا ہوا ہے۔ اور ان مواقعات پر چسپان بھی تھے اسواسطے مناسب مواقعہ پر لکھدئے گئے ہیں۔ بذاتِ خود بھی یہ **حقائق معارف** کا ایک خزینہ ہیں وثوق کامل ہے کہ ان کا ان مواقعات مناسبہ پر چسپان ہونا بفضلہ تعالیٰ بہت سے سعید فطرت **و راستی پسند** طبائع کو تکشیف حقائق و تلخیص دقائق میں مدد دیگا جس سے ان کو **احقاق حق و ابطال باطل** کی توفیق ملیگی۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو آمین ثم آمین والسلام ۵ نومبر ۱۹۰۳ء

امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کمترین خادم احقر العباد
الہ داد احمدی کلارک
ضلع شاہ پور حال وارد قادیان

۵- نومبر ۱۹۰۳ء

الدنیا سجن للمؤمنین فرمایا کہ آجکل ہندوستان سے ایک عورت آئی ہوئی ہیں (ان کے خاوند بھی آئے ہوئے تھے) وہ اکثر سوال کرتی رہتی ہیں اور میں ان کو سمجھایا کرتا ہوں ایک دن سوال کیا کہ اولیاؤں اور پیغمبروں پر بڑی بڑی مصیبت آتی ہے اور وہ ہمیشہ مصیبت کا نشانہ بنے رہتے ہیں تو میں نے جواب دیا کہ یہ بات غلط ہے اور قرآن شریف کے بھی بالکل برخلاف ہے۔ خدا کے اولیاؤں اور نبیوں پر ہمیشہ اس کے انعامات ہوتے ہیں وہ ان کا ہر مقام میں حافظ و ناصر ہوتا ہے پھر ان پر مصیبت کیا معنے عملی طور پر دیکھلو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا کامیابی حاصل ہوئی ان کا دشمن غرقاب کیا گیا اور موسیٰ علیہ السلام کو ان پر فتح حاصل ہوئی پھر داؤد علیہ السلام کو دیکھلو۔ عیسیٰ کو دیکھو کہ ان کے دشمن ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتے رہے اور یہ سب کامیاب ہوتے رہے۔ ہمارے پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عروج

حاصل ہوا۔ کیا اس کی نظیر مل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز یہ لوگ نقرا و زدکنت کے مصداق نہیں ہوئے۔

الدنیا سجن للمومن میں اگر سجن کے معنے تنگی کریں کہ اہل اللہ کو جو کچھ جنت میں ملیگا اس کے مقابلے میں یہ دنیا سجن ہے تو ٹھیک ہے۔ خدا تعالے فرماتا ہے کہ ہم اپنے اولیاء کو کبھی عذاب نہیں کرتے بلکہ اس دلیل سے یہود و نصاریٰ کے دعوے کی تردید کرتا ہے ان دونوں نے دعوے کیا تھا کہ نحن ابناء اللہ و احباؤہ کہ ہم خدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہیں تو اس کا جواب خدا تعالے نے یہ دیا قل فلم یعذبکم بذنوبکم کہ اگر تم خدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہو تو پھر تمہاری شامت اعمال پر تم کو وہ دکھ اور تکالیف کیوں دیتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ جو خدا کے پیارے ہوتے ہیں ان کو دنیا میں دکھ نہیں ہوتا اور وہ ہر ایک قسم کے عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں؛ اللھم اجعلنا منھم۔ پس اگر اس کے پیاروں کو عذاب ہوتا رہے تو پھر کافروں میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ انبیاء پر اگر کوئی واقعہ مصیبت کے رنگ میں آتا ہے تو اس سے خدا تعالے کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ اس کے اخلاق کو وہ دنیا پر ظاہر کرے کہ جو ہماری طرف سے آتے ہیں اور ہمارے ہو جاتے ہیں وہ کن اخلاق فاضلہ کے صاحب ہوتے ہیں امام حسین علیہ السلام پر بھی ایسا واقعہ گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایسے واقعات گذرے مگر صبر اور استقلال اور خدا تعالیٰ کی رضا کو کس طرح مقدم رکھکر تبلایا۔

انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلاء کی حالتیں اور یا انعام کی حالتیں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو۔ اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا۔ چونکہ خدا تعالے نے آنحضرت صلعم کے اخلاق کمل کرنے تھے اس لئے کچھ حصہ آپ کی زندگی کا مکی ہے اور کچھ مدنی۔ مکہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذا رسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کو کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپ ان سے حلم اور بردباری سے پیش آتے رہے اور جو پیغام خدا کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نکی پھر مدینہ میں جب آپ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو ان میں سے اکثروں کو عفو کر دیا۔ باوجود قوت انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔

اب حال میں مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا نمونہ دیکھلو کہ کس قدر صبر اور استقلال سے انہوں نے جان دی ہے۔ ایک شخص کو بار بار جان جانیکا خوف دلایا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی امید دلائی جاتی ہے کہ اگر تو اپنے اعتقاد سے بظاہر توبہ کر دے تو تیری جان نہ لی جاوے گی مگر انہوں نے موت کو قبول کیا۔ اور حق سے روگردانی پسند نہ کی اب دیکھو اور سوچو کہ اسے کیا کیا تسلی اور اطمینان خدا تعالے کی طرف سے ملتا ہوگا کہ وہ اس طرح پر دنیا و مافیہا و دیگر لذات دنیا کو لات مارتا ہے اور موت کو اختیار کرتا ہے اگر وہ ذرا بھی توبہ کرتے تو خدا جانے امیر نے کیا کچھ اس کی عزت کرنی تھی مگر انہوں نے خدا کے لئے تمام عزتوں کو خاک میں ملایا اور جان دینی قبول کی کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ آخر دم تک اور سنگساری کے آخری لمحہ تک ان کو مہلت توبہ کی دیجاتی ہے اور وہ خوب جانتے تھے کہ میری بیوی بچے ہیں لاکھہا روپے کی جائداد ہے۔ دوست یار بھی ہیں ان تمام نظاروں کو پیش نظر رکھکر اس آخری موت کی گھڑی میں بھی جان کی پرواہ نہ کی آخر ایک سرور اور لذت کی ہوا ان کے قلب پر چلتی تھی جس کے سامنے یہ تمام فراق کے نظارہ ہیچ تھے۔

اگر ان کو جبراً قتل کر دیا جاتا اور جان کے بچانے کا موقعہ ندیا جاتا تو اور بات تھی مجبوراً تو ایک عورت کو بھی انسان قتل کر سکتا ہے مگر ان کو بار بار موقعہ دیا گیا باوجود اس مہلت ملنے کے پھر موت اختیار کرنی بڑے ایمان کو چاہتی ہے اولیاء اللہ کی ایک خصلت ہوتی ہے کہ وہ موت کو پسند کرتے ہیں۔ سو انہوں نے ظاہر کی۔

کار آمد احمدی ہمارے کام کا وہ انسان ہو سکتا ہے جبکہ ایک مدت اور یہانتک کہ وہ متواتر ایکسال ہماری مجلس میں رہے اور تمام ضروری امور کو سمجھ لیوے اور ہم اطمینان پا جاویں کہ تہذیب نفس اسے حاصل ہو گئی ہے تب وہ بطور مبشر وغیرہ کے یورپ وغیرہ ممالک میں جا سکتا ہے مگر تہذیب نفس مشکل مرحلہ ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا آسان مگر یہ مشکل۔ دینی تعلیم کے لئے بہت علوم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اطہارۃ قلب اور شے ہے۔ خدا ایک نور جب دل میں پیدا کر دیتا ہے تو اس سے علوم خود حاصل ہوتے جاتے ہیں۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دربارہ امداد مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایک ضروری امر جماعت کی توجہ کے لئے

اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالتیں ہیں یہانتک کہ بعضوں کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے۔ لیکن جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبد اللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے۔ اس خدا کا یہ صریح منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادۃ مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی۔ ✱ اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائمقام پیدا کر دیگا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت اس خواب کی تعبیر ظاہر ہو جاوے گی۔ مگر ابھی تک یہ حال ہے کہ اگر میں ایک تھوڑی سی بات بھی اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے جماعت کے آگے پیش کرتا ہوں تو ساتھ ہی میرے دل میں خیال آتا ہے کہ مبادا اس بات سے کسی کو ابتلا پیش نہ آوے۔ اب ایک ضروری بات جو اپنی جماعت

✱ اس سے پہلے ایک صریح وحی صاحبزادہ مولوی محمد عبد اللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جب کہ وہ زندہ تھے بلکہ وہ قادیان ہی میں موجود تھے اور یہ وحی الٰہی میگزین انگریزی ماہ فروری ۱۹۰۳ء میں اور الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء اور البدر ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء کالم ۲ میں شائع ہو چکی ہے جو مولوی صاحب کے بارہ میں ہے اور وہ یہ ہے قتل خیبۃ و زید ھیبۃ یعنی ایسی حالت میں مارا گیا کہ اس کی بات کو کسی نے نہ سنا اور اس کا مارا جانا ایک ہیبت ناک امر تھا۔ یعنی لوگوں کو بہت ہیبت ناک معلوم ہوا اور اس کا بڑا اثر دلوں پر ہوا۔

منہ

کے آگے پیش کرنا چاہتا ہون یہ ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ لنگر خانہ کے لئے جسقدر میری جماعت وقتاً فوقتاً مدد کرتی رہتی ہے وہ قابل تعریف ہے ہان اس مد مین پنجاب نے بہت حصہ لیا ہوا ہے اس کا سبب ہے کہ پنجاب کے لوگ اکثر میرے پاس آتے جاتے ہین اور اگر دلون مین غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آجائے تو صحبت اور پے در پے ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہوتی رہتی ہے اس لئے پنجاب کے لوگ خاص کر بعض افراد ان کے محبت اور صدق اور اخلاص مین ترقی کرتے جاتے ہین اور اسی وجہ سے ہر ایک ضرورت کے وقت وہ بڑی سرگرمی دکھلاتے ہین اور سچی اطاعت کے آثار ان سے ظاہر ہوتے ہین اور یہ ملک دوسرے ملکون سے نسبتاً کچھ نرم دل بھی ہے با اینہمہ انصاف سے دور ہو گا اگر مین تمام دور کے مریدون کو ایسے ہی سمجھ لون کہ وہ ابھی اخلاص اور سرگرمی سے کچھ حصہ نہین رکھتے کیونکہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب جس نے جانثاری کا نمونہ دکھلایا وہ بھی تو دور کی زمین کا رہنے والا تھا جس کے صدق اور وفا اور اخلاص اور استقامت کے آگے پنجاب کے بڑے بڑے مخلصون کو بھی شرمندہ ہونا پڑتا ہے کہ وہ ایک شخص تھا کہ ہم سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے بڑھ گیا اسیطرح بعض دور دراز ملک کے مخلص بڑی بڑی خدمات مالی کر چکے ہین اور ان کے صدق و وفا مین کبھی فتور نہ آیا جیسا کہ اخویم سیٹھ عبدالرحمن صاحب تاجر مدراس اور چند ایسے اور دوست۔ لیکن کثرت تعداد کے لحاظ سے پنجاب کو مقدم رکھا گیا ہے کیونکہ پنجاب مین ہر ایک طبقہ کے آدمی خدمت دینی سے بہت حصہ لیتے ہین اور دور کے اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ مین داخل تو ہین مگر بوجہ اس کے کہ ان کو صحبت کم نصیب ہوتی ہے ان کے دل ابھی دنیا کے گند سے صاف نہین ہین۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخرکار وہ گند سے صاف ہو جائین گے اور یا خداتعالیٰ ان کو اس پاک سلسلہ سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مرینگے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگون کو اپنے دام مین لے لیتی ہے اور یہ اسی مین مرتے ہین نادان کہتا ہے کہ ہم دنیا کو چھوڑ دین اور یہ غلطی انسان کو نہین چھوڑتی جب تک اس کو بے ایمان کر کے ہلاک کرے۔ اے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبون سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے۔ اور جس عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریون سے ایک شیطان بنجاتا ہے اس عیال کے لئے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اس لئے کہ خدا تیری پناہ مین نہین کیونکہ تو پارسا نہین۔ خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے سو تو بیوقت مریگا اور عیال کو تباہی مین ڈالیگا لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی

حصہ ملے گا اور اس کے مرنے کے بعد کبھی وہ تباہ نہین ہونگے جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہین وہ اگرچہ ہزارون کوس پر بھی ہین تاہم ہمیشہ مجھے لکھتے رہتے ہین اور دعائین کراتے رہتے ہین کہ خداتعالیٰ انہین موقعہ دے تا وہ برکات صحبت حاصل کرین مگر افسوس کہ بعض ایسے ہین کہ مین دیکھتا ہون کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہین اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہین آتا۔ اس سے مین سمجھتا ہون کہ ان کے دل مر گئے ہین اور ان کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جذام ہے مین تو بہت دعا کرتا ہون کہ میری سب جماعت ان لوگون مین ہو جائے جو خداتعالیٰ سے ڈرتے ہین اور نماز پر قائم رہتے ہین اور رات کو اٹھکر زمین پر گرتے ہین اور روتے ہین اور خدا کے فرائض کو ضائع نہین کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہین ہین اور مین امید رکھتا ہون کہ یہ میری دعائین خداتعالیٰ قبول کریگا اور مجھے دکھائیگا کہ اپنے پیچھے مین ایسے لوگون کو چھوڑتا ہون لیکن وہ لوگ جن کی آنکھین زنا کرتی ہین اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہین اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہین ہے مین اور میرا خدا ان سے بیزار ہین۔ مین بہت خوش ہونگا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر دین کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونے سے لوگون کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہون اور جنہون نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھکر اور یہ کہکر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھرون مین جا کر ایسے مفاسد مین مشغول ہو جاتے ہین کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلون مین ہوتی ہے نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھون سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہین اور وہ اس چوہے کی طرح ہین جو تاریکی مین ہی پرورش پاتا ہے اور اسی مین رہتا اور اسی مین مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ سے کاٹے گئے ہین وہ عبث کہتے ہین کہ ہم اس جماعت مین داخل ہین کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہین سمجھے جاتے جو شخص میری اس وصیت کو نہین مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جاوے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینکدے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہکر میرے پیچھے ہو مین اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہون جو ایسی جگہ سے الگ نہین ہوتا جہان مردار پھینکا جاتا ہے اور جہان گلی سڑی مردون کی لاشین ہوتی ہین۔ کیا مین اس بات کا محتاج ہون کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہون اور اسطرح دیکھنے کے لئے ایک جماعت

ہو۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دین اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کریگا جو صدق و وفا مین ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیکدل لوگ میری طرف دوڑتے ہین کوئی نہین جو آسمانی کشش کو روک سکے۔ بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہین۔ شاید ان کے دلون مین یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتین اور رسالتین سب انسانی مکر ہین اور اتفاقی طور پر شہرت پا لیتین اور قبولیت ہو جاتی ہین۔ اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہین اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہین جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہین سکتا۔ لعنتی ہین ایسے دل اور ملعون ہین ایسی طبیعتین خدا ان کو ذلت سے ماریگا کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہین۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہین وہ جہنمی زندگی کے دن گذار رہے ہین اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصہ مین کچھ نہین۔

اب مختصر کلام یہ ہے کہ علاوہ لنگر خانہ اور میگزین کے جو انگریزی اور اردو مین نکلتا ہے جس کے لئے اکثر دوستون نے سرگرمی ظاہر کی ہے ایک مدرسہ بھی قادیان مین کھولا گیا ہے اس سے یہ فائدہ ہے کہ نوعمر بچے ایکطرف تو تعلیم پاتے ہین اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولون سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہین اس طرح بہت آسانی سے ایک جماعت طیار ہو جاتی ہے بلکہ بسا اوقات ان کے ماں باپ بھی اس سلسلہ مین داخل ہو جاتے ہین لیکن ان دنون مین ہمارا یہ مدرسہ بڑی مشکلات مین پڑا ہوا ہے اور باوجودیکہ محبی عزیزی اخویم نواب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ اپنے پاس سے ۸۰ روپیہ ماہوار دیکر اس مدرسہ کی مدد کرتے ہین مگر پھر بھی استادون کی تنخواہین ماہ بماہ ادا نہین ہو سکتین صدہا روپیہ قرضہ سر پر رہتا ہے علاوہ اس کے مدرسہ کے متعلق کئی عمارتین ضروری ہین جو ابتک طیار نہین ہو سکین۔ یہ غم علاوہ اور غمون کے میری جان کو کھا رہا ہے اس کی بابت مین نے بہت سوچا کہ کیا کرون۔ آخر یہ تدبیر میرے خیال مین آئی کہ مین اس وقت اپنی جماعت کے مخلصین کو بڑے زور کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دلاؤن کہ اگر وہ اس بات پر قادر ہون کہ پوری توجہ سے اس مدرسہ کے لئے کوئی ماہواری چندہ مقرر کرین تو چاہئے کہ ہر ایک ان مین سے ایک مستحکم عہد کے ساتھ کچھ مقرر کرے جس کے لئے وہ ہرگز تخلف نہ کرے مگر کسی مجبوری سے جو قضا و قدر سے واقع ہو اور جو صاحب ایسا نہ کر سکین ان کے لئے بالضرورۃ یہ تجویز سوچی گئی ہے کہ جو کچھ وہ لنگر خانہ کے لئے بھیجتے ہین اس کا چہارم حصہ براہ راست مدرسہ کے لئے نواب صاحب موصوف کے نام بھیجدین لنگر خانہ مین شامل کر کے ہرگز نہ بھیجین۔ بلکہ علیحدہ منی آرڈر کرا کر بھیجین۔ اگرچہ لنگر خانہ کا فکر ہر روز مجھ کو کرنا پڑتا ہے اور اس کا غم براہ راست میری طرف آتا ہے اور میری اوقات کو مشوش کرتا ہے۔ لیکن یہ غم بھی مجھ سے دیکھا نہین جاتا اس لئے مین لکھتا ہون کہ

اور ان کے دلون کو کھولدیگا۔ اب مین اسی قدر پر بس کرتا ہون اور خداتعالیٰ سے چاہتا ہون کہ جو مضامین مین نے پیش کیا ہے میری جماعت کو اس کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کے مالون مین برکت ڈالے اور اس کا اجر کثیر ان کو دے ان کے دلون کو کھولدے۔ آمین ثم آمین والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ الراقم میرزا غلام احمد ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔

نوٹ مدرسہ کے متعلق تمام زرچندہ بنام خانصاحب محمد علی خانصاحب ڈائرکٹر مدرسہ آنا چاہئے اور تعلیم الطلباء کے متعلق تمام خط وکتابت مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام سکول سے ہونی چاہئے۔

مراسلات

زندہ جاوید امام

مولوی امام الدین اہل قرآن وممبر مجلس تعلیم القرآن وخادم کتاب المبین نے کتاب زندہ جاوید امام مشتمل اعتقادات ذیل مرتب کرکے اہل قرآن کی تصانیف مین ایک تصنیف کا اضافہ فرمایا ہے:

اول امام کا پاک لفظ صرف انبیاء علیہ السلام کے لئے محفوظ تھا اب ہر کس وناکس پر بولا جاتا ہے:

دوم مولوی ملا لوگ جو امامت کا کام کرتے ہین اور زمانہ سلف کے علمائے اسلام اور بادشاہان عالی جاہ جنہا دات کرتے اور کتاب الحیل بناتے اور صوفیا جنکی بدولت اسلام کو سخت ضعف پہونچا۔ امام کے پاک لفظ کے مستحق نہین ہین ❊

سوم بفحوائے حدیث "ترکت فیکم واعظین صامتًا وناطقًا الصامت الموت والناطق القرآن" اور بموجب اقوال حضرة عمر وحضرة عبداللہ بن عمر وغیرہ قرآن امام ہے

چہارم بفحوائے آیت ومن قبلہ کتاب موسٰی امامًا ورحمةً جو سورہ ہود ونیز احقاف مین ہے توراة اور قرآن امام ہے

پنجم منتخب اللغات اور منتہی الارب کی رو سے آسمانی کتاب اور قرآن امام ہے

ششم امام مین بارہ اوصاف مندرجہ زندہ جاوید امام ہونے چاہئین جو قرآن مین موجود ہین ❊

پہلی تین اعتقادات دیباچہ مین درج ہین اور باقی اعتقادات ایک فرضی اور بزاخفش کو مدّ مقابل بناکر بطور ناول کے زیب رقم فرمائے گئے ہین۔ بزاخفش سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ سائل بزاخفش تھا جیسا کہ سطور ذیل سے واضح ہوگا ❊

افسوس ہے کہ مولوی صاحب۔ اہل تصانیف کے زمرہ مین شامل ہوکر ایسی تصنیف پیش کرتے ہین جو بیشمار تناقض اور اعتراضات سے مملو ہے مثلاً

(۱) پہلے عقیدہ کو چھٹا عقیدہ رد کرتا ہے اگر امام کا لفظ صرف انبیاء کے لئے تھا تو کتاب موسٰی کو کیون امام کہا گیا ❊

(۲) پہلے عقیدہ کی پانچوان عقیدہ تردید کرتا ہے کیونکہ لغت مین امام بمعنی پیش نماز۔ مقتدا۔ راہ۔ مصلح۔ برپا دارند۔ خلیفہ۔ امیر لشکر۔ دلیل راہ نما۔ وغیرہ بھی لکھا ہے ملاحظہ ہو منتہی الارب مسلّمہ مولوی صاحب

(۳) پہلا عقیدہ بدیہیات کے خلاف ہے کیونکہ امام کا لفظ آجکل ہی کے لوگون نے اپنے لئے استعمال نہین کیا بلکہ گذشتہ تیرہ سو برس مین ہر ایک فن اور ہر ایک ملت کے بیشمار لوگون کے واسطے یہ لفظ تجویز کیا گیا ❊

(۴) پہلا عقیدہ قرآن کے برخلاف ہے۔ قرآن مین انبیاء شہدا، صالحین۔ اور صدیقین کو منعم علیہم لکھا ہے اور عوام وخواص کو اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کی ترغیب دی گئی ہے اور نیز واجعلنا للمتقین امامًا کی دعا کے لئے حکم دیا گیا ہے اگر امام کا لفظ صرف انبیاء کے لئے محفوظ تھا تو عوام وخاص کو ان دعاؤن کی اٹکل سکھلانے کی کیا ضرورت تھی۔

(۵) دوسرا عقیدہ بدیہی البطلان ہے۔ گزشتہ علمائے اسلام اور شاہان عالی مقام اور صوفیا کے حق مین مولوی صاحب نے جو کچھ دراز دستی کی ہے اس کی پاداش اپنے وقت پر بھگتین گے لیکن کوئی شخص جس کے سر مین دماغ اور دماغ مین عقل ہوگی کبھی صوفیا کے فرقہ کو ضعف اسلام کا باعث اور گزشتہ علمائے اسلام اور شاہان عالی مقام کو امام کے لفظ کا غیر مستحق قرار نہین دے گا۔ رسول خدا صلعم نے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل سے مشابہ قرار دیا ہے اور ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے اور یہ پیشگوئی پوری ہوتی رہی اور ہو رہی ہے۔ اور ایسا ہی قرآن ..... کا منشاء معلوم ہوتا ہے کما قال اللہ تعالٰے "للناس امامًا ... للمتقین امامًا ❊ کل اناس بامامہم وجعلناہم آئمة یہدون بامرنا۔ جعلنا منہم آئمة یہدون بامرنا ونجعلہم آئمة۔ فاسئلوا اہل الذکر۔ اولی الامر۔ وغیرہ بیسیون آیات موجود ہین

(۶) تیسرے عقیدہ کا ماخذ جو مولوی صاحب نے ظاہر فرمایا ہے وہ مولوی صاحب کو اہل قرآن کے زمرہ سے خارج کرتا ہے اور مولوی صاحب اپنی لکھی ہوئی الفاظ کے مستحق نہین رہتے ❊

(۷) چوتھے عقیدہ کا ایک جزو کہ قرآن امام ہے آیات مسئلہ سے ہرگز ثابت نہین ہوتا۔ آیات مسئلہ سے صرف توراة کا امام ہونا مترشح ہوتا ہے ❊

(۸) چھٹے عقیدہ کے واسطے یہ ثابت کرنا نہایت ضروری تھا جو نہین کیا گیا کہ امام کے لئے بارہ صفات جو درج کتاب کئے گئے ہین فلان آیت کی رو سے ضروری ہین۔ کیونکہ مولوی صاحب اہل قرآن ہین ❊

(۹) مولوی صاحب نے شروع رسالہ مین اسلام کے موجودہ تنزل کو تسلیم کیا اور رسول کریم صلعم کے بعد صرف قرآن کو امام بتلایا ہے۔ یہ بھی بڑی نادانی کی بات ہے کیونکہ اس پر مندرجہ ذیل اعتراضات ہین ❊

(الف) کیا تنزل کی حالت مین صرف سماوی کتب کافی ہوسکتی ہے۔

(ب) اگر ہوسکتی ہے تو اسلام مین درحالیکہ امام (قرآن) موجود تھا تنزل کیون ہوا ❊

(ج) اگر سماوی کتاب کافی ہوسکتی ہے تو کبھی کوئی کتاب کیا بغیر پیغمبر کے نازل ہوئی؟ اور ایک ایک کتاب کے واسطے ایک سے زیادہ پیغمبر کیون مبعوث ہوئے ❊؟

(۱۰) مولوی صاحب کا دعوٰے تو یہ ہے کہ قرآن کے بغیر کوئی شخص امام کے لفظ کا مستحق نہین ہے اور اپنا نام تبدیل نہین فرمایا لم تقولون ما لا تفعلون۔ (کیونکہ آپکا نام امام الدین ہے)

مین امید کرتا ہون کہ مولوی صاحب رسالہ زندہ جاوید امام کے زندہ رکھنے کے لئے اور سعدی مرحوم کے شعر ؎

نگفتہ ندارد کسے باتو کار ۔ ولے چون بگفتی دلیلش بیار

پر عمل کرکے مندرجہ بالا اور دیگر ہمقسم سوالات کا جواب بھی قلمبند فرماکر شامل زندہ جاوید امام کر دیوین گے۔ اور آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا کو جو مولوی صاحب کے رسالہ کے زیب عنوان ہے مدنظر رکھین گے فقط باقی جواب آئندہ۔

احمد دین از گوجرانوالہ۔

۱۲ نومبر ۱۹۰۳ء

اہل حدیث کی غلط بیانی

اہل حدیث اپنے ۲۰ نومبر کے اشتہار مین لکھتا ہے کہ عدالت کے نقیب نے مرزا صاحب کو آواز دی۔ اگرچہ ہمارے نزدیک کوئی بعید بات نہین ہے کہ عدالت جب کسی کو حاضری کے لئے بلانا چاہے تو اس شخص کا نام لیکر اُسے پکارا جاوے اور نہ قرآن اور حدیث مین ایسے امور کو ایک امام کی شان کے خلاف لکھا ہے بلکہ اولی الامر کی طاعت کا حکم ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے مگر جو واقعہ اہل حدیث نے لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے حضرت مرزا صاحب پہلے سے ہی عدالت کے کمرے مین موجود تھے اور عدالت نے اُن کو دیکھکر فرمایا کہ مرزا صاحب تو تشریف لائے ہوئے ہین مولوی کرم دین کو بلایا جاوے۔ چنانچہ مولوی کرم دین صاحب نقیب کے ذریعے سے بلائے گئے تھے ❊

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے ایک مردہ کا زندہ ہونا

۱۲ نومبر کو جو مقدمہ کرم دین صاحب کی طرف سے حضرة اقدس اور حکیم فضل دین صاحب کے نام دائر تھا اس دن حکیم فضل دین صاحب بہت سخت بیمار تھے اور کوئی امید اُن کے زیست کی نہ تھی۔ از روئے علم طب کے کوئی علامت ایسی موجود نہ تھی کہ جس کے ذریعے سے ان کی آئندہ زندگی وہم وخیال مین گذر سکتی۔ ایسی حالت مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا کہ ہم اُن کے لئے دعا کرین گے۔ چنانچہ حکیم صاحب کو ڈاکٹر کے سرٹیفکٹ پر قادیان واپس روانہ کیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام

کی وجہ سے اب وہ صحیح وسالم وتندرست ہیں اور اپنے کاروبار کو سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ہے احیائے موتا کہ جس سے اکثر مشرک پسند طبائع نے دھوکا کھا کر حضرت مسیح ناصری کو خدا بنایا +

تذکرۃ الشہادتین اردو و رسالہ عربی

معہ

رسالہ علامات المقربین بزبان عربی

یہ دونوں کتابیں یکجا معہ حضرت اقدس مسیح موعود چھپکر شائع ہوچکی ہیں کل مجموعہ ۱۲۰ صفحہ پر ہے اور قیمت ... حکیم فضل دین صاحب سے ملسکتا ہے حضرت اقدس کا منشاء ہے کہ اس کی اشاعت کثرت سے ہو اور اس لئے ہمارے نزدیک یہ بہت مناسب ہوگا کہ اگر کوئی وسعت اصحاب اس کے چند نسخے خرید کر اشاعت کی غرض سے تقسیم کرنا چاہیں تو یکمشت خریداروں کو کتاب [illegible] قیمت [illegible] دیجاوے +

پیر گولڑی [illegible] کی سہ ماہی رپورٹ

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۴۴ جلد ۲ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء

(۱) حضرۃ حکیم الامت نے مولوی الہی بخش صاحب کا یہ پیغام شائع کیا "پیروں کے پھندے میں نہ آنا" تو پیر گولڑی کے چاہنے والے ... بنا دیئے۔ مولوی الہی بخش صاحب نے جواب دیا ... غلطی کا اقرار ... پیر سے مراد میری پیر ... گویا اپنے غلام کو ... اور پھر ... کس ... دیا گیا۔ پیر کا لفظ عام ہے مولوی صاحب نے حکیم الامۃ کے فرمانے پر اپنی ڈگری دیدی کہ پیر نہیں بلکہ پیر ضلالت کہنا ... پھر کہتے ہیں تعریف کے لئے جامع مانع کا لفظ ہونا ضروری ہے۔ اجی مہربان! تعریف بھی دو قسم کی ہے جس میں ایک تعریف لفظی ہے اور جس سے مراد بھی مایراد من اللفظ ہے پس یہ دونوں مرادف ہیں۔ ایک کا اطلاق دوسرے پر صحیح دوسرے پیر کے لغوی معنی تو آپنے بھی نہیں کئے اصطلاحی مراد لئے ہیں۔ جو ضمن تعریف میں داخل ہیں (۲) آیت اکملت لکم دینکم سے دین تو بیشک کامل ہوچکا ہے۔ مگر دو باتیں تھیں تکمیل ہدایت جو ہوچکی۔ اور تکمیل اشاعت جو مسیح موعود کے زمانے میں مقدر تھی کیونکہ اس وقت اس کے وسائل بہم پہونچ گئے ہیں اور تکمیل اشاعت (سیدنا) احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا "غلام" (علیہ السلام) ہی کرے۔ جب ہی رسول کریم خاتم الانبیاء کی عزت برقرار رہ سکتی ہے ورنہ کسی اور نبی سے اجو فیض یافتہ ختم الرسل نہ ہوا ہونے پر تو آنحضرۃ کی سخت توہین ہے اور اکملت کو بٹا۔ اور یہ تو آپ بھی مانتے ہونگے کہ تکمیل اشاعت زمانہ رسالت پناہی میں کما ینبغی نہیں ہوئی اور جس قدر کثرت سے آج کیڑوں کی طرح مذاہب نے خروج کیا ہے نہ یہ کثرت اس وقت تھی۔ ورنہ بتاؤ امریکہ وغیرہ بلاد اقصٰی میں اس کی تکمیل کا ثبوت حکیم الامت نے لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ سے استدلال بالا دے لئے یوں فرمایا کہ جب بت پرستوں کے بتوں کو گالی دینا ممنوع ہے تو غلام احمد کو دینا بطریق اولی ممنوع ہوا۔ آپ ... فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کو ساتھ ملا کر کچھ کا کچھ بنا دیا اور غلام احمد کو معبود ٹھہرا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی ایک فریب ہے [illegible] کیا ایک آیت سے بہت سے نتیجے نہیں نکل سکتے +

(۳) پھر کچھ الفاظ جمع کئے ہیں کہ مسیح موعود ... حضرت عیسیٰ کے حق میں بولے۔ حالانکہ حضرۃ اقدس نے وہ نہیں فرمائے۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں افراط وتفریط سے کام لینے والوں کے عقائد نقل کئے ہیں و ناقل الکفر لیس بکافر۔ جو کچھ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت حضرۃ امام الزمان نے لکھا ہے وہ مرتبہ اناجیل و اقوال بائبل کی بنا پر لکھا ... ایک راستباز نبی کی بابت ان لوگوں کو عقائد ہیں گویا ان کی غلطی کو ظاہر کر دیا ہے۔ مثلاً اگر کہیں لکھا ہے کہ یسوع مسیح نے فاحشہ سے بدن کو چھوا۔ تو یہ غلط نہیں کیونکہ انجیل میں ایسا ہی لکھا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ یہ قصہ ہی غلط ہے مگر ہم انجیل کے ماننے والوں پر حجت تو قائم کرسکتے ہیں کہ دیکھو تمہاری خدا کے یہ افعال ہیں اب یا تو وہ ان اناجیل کو جھوٹ قرار دیں۔ یا یسوع کی خدائی سے انکار کریں۔ ایک بات تو ضرور ہوگی۔ سمجھا جاتا ہے ... یسوع کے حق میں لکھا ... اس کو آپ ... دشنام دہی قرار دیتے ہیں۔

دوئم یہ الزامی جواب ہے جیسا کہ ... علی کی نسبت ... حوالے ... چنانچہ ایڈیٹر شحنہ ہند ... اللہ تعالیٰ کو آسمانی باپ کہنے اور اسے مریا بیوں کا خدا قرار دیکر گالیاں دیتے ہیں حالانکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ ہندوؤں کا کوئی دوسرا خدا نہیں بلکہ وہی ہے جو ہمارا تمہارا دونوں کا ہے۔ پھر کیا اس کو مسخرا۔ نادان۔ کم علم۔ بزدل لکھنا کفر نہیں تو اور کیا ہے؟ اور جس بات کو دوسرے میں عیب جانا تھا اسے خود ہی کرکے دکھایا۔

(۴) حضرۃ مرزا صاحب کی نسبت لکھتا ہے کہ روح اللہ وکلمۃ اللہ کا خطاب کیوں نہیں اختیار کرتے۔ اسے شاید یہ معلوم نہیں کہ یہ خطاب مسیح کو صرف یہودیوں کے اعتراض کے دفع کے لئے خدا تعالیٰ نے مرحمت فرمایا۔ کہ وہ باپ کے نہ ہونے کے سبب عیسیٰ علیہ السلام میں (عیاذاً باللہ) شیطانی روح بتاتے تھے اللہ تعالیٰ نے روح کا خطاب دیکر وعدہ "مطہرک" کو پورا کیا۔ آیا خیال شریف میں +

(۵) حج کے لئے بار بار اعتراض کرنا شرافت سے بعید ہے جب من استطاع الیہ سبیلا پر آپ کا بھی ایمان ہے کئی قسم کے موانعات ہیں جنکو تم لوگ نہیں سمجھ سکتے لیکن سمجھو یہ عبادت تو محض اللہ تعالیٰ کی ہے انسان کا اس میں کیا دخل اور اعتراض کرنیکا کیا حق۔ فتح ربعا سے مراد پنجاب اور حج سے قومی اصلاح و کسر صلیب مقصود ہے جو مسیح موعود کا سب سے اہم فرض ہے۔ پہلے اس سے فراغت ضروری ہے۔ تیرہ کا اعتراض جب تک حضور علیہ الصلوۃ والسلام زندہ ہیں فضول ہے + سلہ

(۶) پہلے اپنا مجدد السنہ مشرقیہ ہونا تو ثابت کرلو پھر لوہان ... شاگردی کی استدعا بھی کرلینا۔ آپ اپنی تجدید کا رنگ ایڈورڈ گزٹ شاہجہان پور میں دیکھیں +

(۷) کب حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ میں ناقص نبی ہوں اور خاتم النبیین سے کامل نبوت کا خاتمہ ہوا ہے آپ تو اپنے تجدد ... فرماتے ہیں ... ذات میں کامل ... عرب ... ہوگا کہ پھر خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے کوئی نبی نہیں آسکتا یہی معنے ہیں خاتم الخلفاء کے کہ اب کوئی خلیفہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا بجز مسیح موعود کے نہیں آسکتا۔ آپ کا وہ اعتراض بھی آگیا خود دھوکا کھا ... بعث لہذا الامۃ علی راس کل مائۃ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ... مہدی کے بعد کوئی مجدد نہ ہوگا پھر یہ اعتراض کیا ... دوسرے ناقص تھے ... رسول اللہ صلعم ... صاحب اپنے زمانے ... کامل ہوتا ہے۔ حضرۃ اقدس ... کیا ... کا کمال ختم ہوچکا ہے اب ان کے بعد ان کی مہر کے بغیر کوئی مجدد نہ ہوگا۔ پھر ایک اور اعتراض ہے کہ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض میں رسولوں کی فضیلت کا ذکر ہے ... مجددین کی فضیلت کا۔ ای جناب مجدد بھی تو مثیل انبیائی اسرائیل ہیں کیا متشبہ اور مشبہ بہ کسی ایک حکم میں برابر نہیں ہو سکتے اور حدیث مذکورہ بالا ان اللہ یبعث میں لفظ اگر مسیح موعود کا پتہ نہیں ملتا تو کیا دوسری حدیثیں نظر سے نہیں گذریں بالفرض اگر اسی حدیث سے ثبوت نہ ہوا تو بھی کچھ مشکل نہیں اس مجدد مائۃ حاضرہ کے خطاب بلحاظ مختلف خدمات کے مختلف ہیں۔ کیونکہ آجکل صلیب کا زور ہے اس لئے کسر صلیب ضروری

سلہ اور احمد حسن صاحب نے آج تک خود بھی حج نہیں کیا اور نہ ان کو والد متوفی کو نصیب ہوا پھر خدا جانے مرزا صاحب پر کیوں اعتراض ہے اکبر عفا اللہ عنہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

حضرت ام المومنین علیہا السلام کی طبیعت چند دن ناساز رہی مگر اب بفضل خدا آرام ہے۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت ناحال ناساز ہے ایک دو دن کے لئے صحت ہو کر پھر بیماری عود کر آتی ہے آجکل اگرچہ آپکو مرض سے آرام ہے مگر نکاہت غایت درجہ کی ہے جس سے آپ شامل جماعت نہیں ہو سکتے۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہیں مگر ضعف اور کمزوری ابھی تک آپکے لاحق حال ہے

مولانا محمد احسن صاحب امروہی آجکل امامت نماز کی خدمت بجا لاتے ہین اور مخالفین کے رسائل کے جواب تحریر کرنے مین مصروف ہین

مقدمہ کے مزید حالات ۔ حکیم فضل دین صاحب حاضری عدالت سے ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر ایکماہ کے لئے معذور قرار دئے گئے مولوی کرم دین کی شہادت استغاثہ مین مولوی مفتی عبداللہ ٹونکی صاحب ... مولوی اصغر علی صاحب ... اور عبداللہ صاحب ... صاحب شائق اور مولوی شیخ عبداللہ صاحب ... کو بلایا تھا مگر بسبب حاضر نہ ہونے اس لئے کرم دین صاحب کی طرف سے مولوی ثناء اللہ امرتسری ۔ اور اللہ دتا صاحب ... اور میاں عبدالسبحان مقیم ... بیانات شہادت مین گذرے ۔ ۱۳ لغایت ۱۶ نومبر کو صرف مولوی کرم دین صاحب اور ایک گواہ ملک تاج الدین صاحب پر جرح ہوئی باقی گواہوں پر جرح باقی ہے

ہفتہ مختتمہ ۔ ۳۰ نومبر تک ذیل کے خاص اصحاب قادیان مین تشریف لائے ۔ بابو غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ افریقہ یوگنڈا ریلوے سے ۔ محمد علی خان صاحب ساکن شاہ جہان پور راول پنڈی سے ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور سے بابو خیرالدین صاحب گارڈ کوہاٹ سے ۔ جناب عبدالغنی صاحب پٹیالہ سے ۔ میاں مددخان صاحب کشمیر سے +

قادیان ۔ مین موسمی بخار ابھی تک ہے مگر بہ نسبت سابق کے اب کچھ آرام ہے +

(اپنی نسبت)

میری طبیعت الحمد للہ کہ بہ نسبت پیشتر کے اب رو بصحت ہے مگر تاہم ضعف اس قدر ہے کہ فرائض منصبی کو بجا لانے سے قاصر ہون +

محمد افضل

عالم اخبار

ہفتہ مختتمہ ۱۴ نومبر کو طاعون سے ہندوستان مین ۱۸۳۶۰ فوتیان ہوئین ۔

ولایت کے اخبارون نے یہ افواہ مشہور کی ہے کہ امیر کابل ہندوستان مین تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہین +

قلمرو پٹیالہ مین ایک نئی کان کوئلہ کی معلوم کی گئی ہے کہ جسکا کوئلہ بہت اعلیٰ قسم کا پایا گیا ہے حرارت اس کی بہت تیز ہے اور شملہ سے ... میل کے فاصلہ پر مقام وادی چھپانا مین معلوم ہوئی ہے ۔

بھوانی ۔ ایک ... ضلع حصار مین تھا ہو کیڑے اور اناج کی اچھی منڈی تھی مگر طاعون نے ... اسے تباہ کر دیا ہے ۔

امرتسر مین طاعون روز بروز ترقی پر ہے اور لوگ حیران و پریشان ہین حیران و پریشانی سے کیا ہوتا ہے خدا سے صلح کرین تقوے و طہارت اختیار کرین ... خدا کی طرف سے جو منادی آیا ہے اس کی ہدایت پر عمل کرین خدا فضل کرے گا ۔

تجویز درپیش ہے کہ ہندوستان اور یورپ کے مابین سلسلہ خبر رسانی تار برقی کا قائم کیا جاوے اس کا مغربی سٹیشن اٹلی مین بنایا جاوے گا اور ہندوستان مین بمبئی یا اس کے قریب کوئی سٹیشن خبرین وصول کرنے والا ہوگا +

روس مین مجرمون کو بنفشی رنگ کی روشنی مین رکھنے سے جنون کا مرض ہو گیا تھا لیکن سرخ اور نیلگون رنگ کی روشنی سے یہ مرض دور ہو جاتا ہے ۔

ہانگ کانگ مین تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ حشرات الارض مثل کھٹمل پسو اور مکڑیاں وغیرہ بھی طاعون کے پھیلانے کا باعث ہین +

جنوبی ہند کے ایک مقام ... مین طغیانی سے سخت نقصان ہوا ہے ۔ ۵۰ ہزار آدمی بے خانمان ہو گئے ہین اور ... کے قریب فاقون سے ہلاک ہو گئے ہین پردہ نشین مسلمان عورتون کو سخت مصائب اور مشکلات کا سامنا ہے ان مصیبت زدون کے لئے چندہ وغیرہ کی تجاویز درپیش ہین اور اسی قسم کی طغیانی اور مقامات مین بھی ہوئی ہے جس سے بہت نقصان ہوا ہے ۔

پیرس مین ایک نئی ایجاد ہوئی ہے جس سے عکسی تصویر قدرتی رنگون مین اترسکے گی +

گوجرانوالہ مین پھر طاعون کا زور سنا جاتا ہے +

بلگیریا مین عورتون پر یہ ظلم روا رکھا جاتا ہے کہ وہان کی رسوم کے مطابق دلہن کو ایکماہ تک خاموش رہنا پڑتا ہے ۔ اگر وہ اس عرصہ مین کلام کرے تو سزا ملتی ہے صرف شوہر کے بلانے پر جواب دے سکتی ہے ۔ جب یہ رسم توڑنے کا دن آتا ہے تو خاوند کچھ تحفہ دلہن کو لاکر دیتا ہے اور پھر وہ عام طور پر بات چیت کرتی ہے +

اہل چین نے تجربہ کیا ہے کہ اگر چاء کے صندوق مین مردہ کی لاش سنبھال کر رکھی جاوے تو کئی سالون تک خراب نہین ہوتی +

(یوگندرپال آریہ کی ضمانت)

پیسہ اخبار نے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جالندھر مین پنڈت سوامی یوگندرپال نے خالی ... مباحثہ پر ہی قناعت نہ کی بلکہ ... اتوار کو لیکچر دینے وقت مجمع عام مین دین اسلام اور اس کے بانی کے متعلق کچھ سخت سست الفاظ استعمال کئے جس سے ہندو مسلمانون مین بگاڑ کا اندیشہ تھا اور مزید برآن دوسرے دن ایک اعلان مشتہر کیا کہ اس شام کو مذہب اسلام کی قلعی کھولی جاویگی نتیجہ یہ ہوا کہ سوامی صاحب کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا اور ... جی فی الحال ایکہزار روپے کی ضمانت پر ہین ۔ اگلے ہفتہ ان کو عدالت مین جواب دہی کے لئے حاضر ہونا ہے ۔ یہ وہی یوگندرپال ہے جس نے قادیان کے جلسہ مین منہ مانگا معجزہ حضرت مسیح کا دیکھا تھا اور اب اپنے کرم کا پھل ... رہا ہے +

طاعون کا سب سے زیادہ زور اس وقت صوبجات بمبئی مین ہے جہان ایک ہی ہفتہ مین ایکہزار آدمی تلف ہوئے ۔ پنجاب بنگالہ اضلاع متحدہ ... مین طاعون آہستہ آہستہ مگر مستقل طور پر ترقی کر رہی ہے +

شہر اور ضلع بنارس مین از سر نو طاعون پھوٹ پڑی ہے لوکل حکام محافظان صحت کی طرف حسب معمول متوجہ ہو گئے ہین ۔

دو جہاز کنلی اور پنڈاری مین جو ۱۹ کی صبح کو کلکتہ سے روانہ ہوئے مقام بابا پور کے قریب ٹکر ہوئی کنلی کو نقصان پہونچا جس کے باعث اسے بندرگاہ کو الٹا لوٹنا پڑا مگر جہاز پنڈاری نے اپنا سفر جاری رکھا +

پیسہ اخبار لکھتا ہے ہم بعض لوگون کا خیال ہے کہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کا صدر مقام ... الہ آباد ... ہونیوالا ہے اور گورنمنٹ کے دفاتر الہ آباد سے ... باوجود مدت تک صوبہ کا صدر مقام ہونے کے ... صفائی پوش مکان سے پر ہی ... اور ... آگرہ مین ... کہ جو لحاظ اپنے ... بازارون اور قدیم ... کے تمام ہندوستان پر سبقت رکھتا ہے ... نئے نام مین آگرہ کا لفظ باوجود بالکل ... ہونے کے ضروری سمجھ کر لکھا گیا ہے ۔ اس سے بھی ... خیال ... ہوتا ہے ۔ بہرحال اگر یہ خیال صحیح ہے تو ... گورنمنٹ کی یہ حرکت ... کی حالت ... ہوگی +

رسید ... میان عزیز الرحمان صاحب از کوہ منصوری

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم (دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا) نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد صلعم کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَحَّحَ لَکُمْ وَقْتَ مَسِیْحِہٖ وَمَا کَانَ لَکُمْ اَن تُبَدِّلُوْہُ

البدر

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

آن شنیدن کہ فرمود الٰہِ محمدؐ ... آخر زمان

لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

دوائے شفا سے غرض دار الامان ہے

بانگ درائے پہادر قادیان سے

ضوابط
(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہے +
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہین دیا جائیگا +
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیر ہوگی +

شرح قیمت
ہندوستان مین سالانہ عہ
ممالک غیر ۶ روپے
خاص قادیان عہ
ضمیمہ نامہ نگارون کو مفت روانہ ہوتا ہے

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

جلد ۲

خریدارون کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار تو می ... اشاعت اور اڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدا ... اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سر توڑ کوشش ... کو لمحوظ رکھ کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیا ہوبن۔ ہم فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے۔ لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے - مینجر

اس کی بروقت اشاعت بہت تکمیل ... اور مطلوبہ تعداد

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہین پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا +

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو +

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین ...
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعودؑ بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۳ بار

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین - پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہین +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمانؑ نے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ کو دیا تھا - دسمبر ۱۹۰۲ تک اس کو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر نے پرچہ کو معنون کیا ہے اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ قادیان سے طلوع ہوا -

ملفوظات حضرۃ مسیح آخر الزمان

ایمان کی تعریف اور آیات محکمات اور متشابہات کی لطیف اور برمحل تفسیر

گذشتہ اشاعت سے آگے دیکھو صفحہ ۳

یہ بات نہایت کارآمد اور یاد رکھنے کے لائق تھی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مامور ہو کر آتے ہین خواہ وہ رسول ہون یا نبی یا محدث اور مجدد ان کی نسبت جو پہلی کتابون مین یا رسولون کی معرفت پیشگوئیان کیجاتی ہین ان کے دو حصے ہوتے ہین۔ ایک وہ علامات جو ظاہری طور پر وقوع مین آتی ہین اور ایک متشابہات جو استعارات اور مجازات کے رنگ مین ہوتی ہین۔ پس جن کے دلون مین زیغ اور کجی ہوتی ہے وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہین اور طالب صادق بینات اور محکمات سے فائدہ اٹھاتے ہین۔ یہود اور عیسائیون کو یہ امر [illegible] چکے ہین۔ پس مسلمانون کے اولوالابصار کو چاہیئے کہ ان سے عبرت پکڑین اور صرف متشابہات پر نظر رکھکر تکذیب مین جلدی نہ کرین اور جو باتین خدا تعالیٰ کی طرف سے کھل جاتین ان سے اپنی ہدایات کے لئے فائدہ اٹھاوین یہ تو ظاہر ہے کہ شک یقین کو رفع نہین کر سکتا۔ پس پیشگوئیون کا وہ دوسرا حصہ جو ظاہری طور پر ابھی پورا نہین ہوا وہ ایک امر شکی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ پہلے کسی وقت [illegible] آنے کیفیت وہ حصہ استعارہ یا مجاز کے رنگ مین پورا ہو گیا ہو مگر انتظار کرنیوالا اس غلطی مین پڑا ہو کہ وہ ظاہری طور پر کسی دن پورا ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض احادیث کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہون کیونکہ احادیث کے الفاظ وحی متلو کی طرح نہین اور اکثر احادیث احاد کا مجموعہ ہین اعتقادی امر تو الگ بات ہے جا ہوا اعتقاد کچھ ہو مگر واقعی اور حقیقی فیصلہ یہی ہے کہ احاد مین عند العقل امکان تغیر الفاظ ہے چنانچہ ایک ہی حدیث جو مختلف طریقون اور مختلف راویون سے پہونچتی ہے اکثر ان کے الفاظ اور ترتیب مین بہت سا فرق ہوتا ہے حالانکہ ایک ہی وقت مین ایک ہی منہ سے نکلی ہے۔ پس صاف سمجھ آتا ہے کہ چونکہ اکثر راویون کے الفاظ اور طرز بیان جدا جدا ہوتے ہین اس لئے اختلاف پڑ جاتا ہے اور نیز پیشگوئیون کے متشابہات کے حصہ مین یہ بھی ممکن ہے کہ بعض واقعات پیشگوئیون کے جنکا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہون یا کسی اور شخص کے واسطے سے ظاہر ہون جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانون کی کنجیان آپکے ہاتھ پر رکھی گئی ہین۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے اور آنجناب نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیان دیکھین مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیان حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کو ملین کیونکہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لئے عالم وحی مین حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ دہوکہ کھانے والے اسی مقام پر دہوکہ کھاتے ہین وہ اپنی بدقسمتی سے پیشگوئی کے ہر ایک حصہ کی نسبت یہ امید رکھتے ہین کہ وہ ظاہری طور پر ضرور پورا ہوگا اور پھر جب وقت آتا ہے اور کوئی مامور من اللہ آتا ہے تو جو جو علامتین اس کے صدق کی نسبت ظاہر ہو جاتی ہین ان کی کچھ پرواہ نہین رکھتے اور جو علامتین ظاہری صورت مین پوری نہ ہون یا ابھی ان کا وقت نہ آیا ہو ان کو بار بار پیش کرتے ہین۔ ہلاک شدہ امتین جنہون نے سچے نبیون کو نہین مانا ان کی ہلاکت کا اصل موجب یہی تھا اپنے زعم مین تو وہ لوگ اپنے تئین بڑے ہوشیار جانتے رہے ہین مگر ان کے اس طریق نے قبول حق سے ان کو بے نصیب رکھا۔

یہ عجیب ہے کہ پیشگوئیون کی نافہمی کے بارہ مین جو کچھ پہلے زمانہ مین یہود اور نصاریٰ سے وقوع مین آیا اور انہون نے سچون کو قبول نہ کیا۔ ایسا ہی میری قوم مسلمانون نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ یہ تو ضروری تھا کہ قدیم سنت اللہ کے موافق وہ پیشگوئیان جو مسیح موعود کے بارے مین کی گئین وہ بھی دو حصون پر مشتمل ہون یعنی ایک حصہ بینات کا جو اپنی ظاہر صورت پر واقع ہونے والا تھا اور ایک حصہ متشابہات کا جو استعارات اور مجازات کے رنگ مین تھا۔ لیکن افسوس کہ اس قوم نے بھی پہلے خطاکار لوگون کے قدم پر قدم مارا اور متشابہات پر اڑ کر ان بینات کو رد کر دیا جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئی تھین۔ حالانکہ شرط تقویٰ یہ تھی کہ پہلی قومون کے ابتلاؤن کو یاد کر کے متشابہات پر زور نہ مارتے اور بینات سے یعنی ان باتون اور ان علامتون سے جو روز روشن کی طرح کھل گئی تھین فائدہ اٹھاتے مگر وہ ایسا نہین کرتے بلکہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی وہ پیشگوئیان پیش کی جاتی ہین جن کے اکثر حصے نہایت صفائی سے پورے ہو چکے ہین تو نہایت بے پروائی سے ان سے منہ پھیر لیتے ہین اور پیشگوئیون کی بعض باتین جو استعارات کے رنگ مین تھین پیش کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ حصہ پیشگوئیون کا کیون ظاہری طور پر پورا نہین ہوا۔ اور یاد رہے ہم جب پہلے مکذبون کا ذکر کرین جنہون نے بعینہ ان لوگون کی طرح واقع شدہ علامتون پر نظر نہ کی اور متشابہات کا حصہ جو پیشگوئیون مین تھا اور استعارات کے رنگ مین تھا اسکو دیکھکر کہ وہ ظاہری طور پر پورا نہین ہوا حق کو قبول نہ کیا۔ تو یہ لوگ کہتے ہین کہ اگر ہم ان کے زمانہ مین ہوتے تو ایسا نہ کرتے۔ حالانکہ اب یہ لوگ ایسا ہی کر رہے ہین۔ جیسا کہ ان پہلے مکذبون نے کیا۔ جن ثابت شدہ علامتون اور نشانون سے قبول کرنے کی روشنی پیدا ہو سکتی ہے ان کو قبول نہین کرتے اور جو استعارات اور مجازات اور متشابہات ہین ان کو ہاتھ مین لئے ہوئے پھرتے ہین اور عوام کو دہوکہ دیتے ہین کہ یہ باتین پوری نہین ہوئین حالانکہ سنت اللہ کی تعلیم ازلی کے موافق ضرور تھا کہ وہ باتین اس طرح پوری نہ ہوتین جس طرح ان کا خیال ہے یعنی ظاہری اور جسمانی صورت پر بیشک ایک حصہ ظاہری طور پر اور ایک حصہ مخفی طور پر پورا ہو گیا لیکن اس زمانہ کے مستعجل لوگون کے دلون نے نہین چاہا کہ قبول کرین وہ تو ہر ایک ثبوت کو دیکھکر منہ پھیر لیتے ہین وہ خدا کے نشانون کو انسان کی مکاری خیال کرتے ہین۔ جب خدا کے مقدس کے پاس [illegible] ان کو سنتے ہین تو کہتے ہین کہ انسان کا افترا ہے مگر اس بات کا جواب نہین دے سکتے کہ کیا کبھی خدا پر افترا کرنے والے کو مفتریات کے پھیلانے کے لئے وہ مہلت ملی جو سچے ملہمون کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی؟ کیا خدا نے نہین کہا کہ الہام کا افترا کے طور پر دعوے کرنے والے ہلاک کئے جائینگے اور خدا پر جھوٹ بولنے والے پکڑے جائینگے؟ یہ تو توریت مین بھی ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائیگا اور انجیل مین بھی ہے کہ جھوٹا جلد فنا ہوگا اور اس کی جماعت متفرق ہو جائے گی۔ کیا کوئی ایک نظیر بھی ہے کہ جھوٹے ملہم نے جو خدا پر افترا کرنیوالا تھا ایام افترا مین وہ عمر پائی جو اس عاجز کو ایام دعوت الہام مین ملی؟ بھلا اگر کوئی نظیر ہے تو پیش تو کرو۔ مین نہایت پرزور دعوے سے کہتا ہون کہ دنیا کی ابتدا سے آج تک ایک نظیر بھی نہین ملے گی۔ پس کیا کوئی ایسا ہے کہ اس محکم اور قطعی دلیل سے فائدہ اٹھاوے اور خدا تعالیٰ سے ڈرے؟ مین نہین کہتا کہ بت پرست عمر نہین پاتے یا دہریہ یا انا الحق کہنے والے جلد پکڑے جاتے ہین کیونکہ ان غلطیون اور ضلالتون کی سزا دینے کے لئے دوسرا عالم ہے لیکن مین یہ

کہتا ہون کہ جو شخص خدا تعالیٰ پر الہام کا افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ الہام مجھ کو ہوا حالانکہ جانتا ہے کہ وہ الہام اس کو نہین ہوا وہ جلد پکڑا جاتا ہے اور اُس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہین قرآن اور انجیل اور توریت نے یہی گواہی دی ہے۔ عقل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ اور اس کے مخالف کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہین کر سکتا اور نہین دکھلا سکتا کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعوےٰ کرنے والا پچیس برس تک یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا۔ اور جھوٹے طور پر خدا کا مقرب اور خدا کا مامور اور خدا کا فرستادہ اپنا نام رکھا۔ اور اس کی تائید میں سالہاے دراز تک اپنی طرف سے الہامات تراش کر مشہور کرتا رہا اور پھر وہ باوجود ان مجرمانہ حرکات کے پکڑا نہ گیا۔ کیا امید کیجاتی ہے۔ کہ کوئی ہمارا مخالف اس سوال کا جواب دیسکتا ہے؟ ہرگز نہین ان کے دل جانتے ہین کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہین مگر پھر بھی انکار سے باز نہین آتے بلکہ بہت سے دلائل سے اُن پر حجت وارد ہو گئی مگر وہ خواب غفلت مین سو رہے ہین ✦

۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

الہام انی مع الرحمٰن (مین خدا کی باڑ ہون)۔ فرمایا یہ خطاب میری طرف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعدا طرح طرح کے منصوبے کرتے ہووین گے ایک شعر بھی اس مضمون کا ہے۔

اے آنکہ سوئی من بدویدی بصد تبر
از باغبان بترس کہ من شاخ مثمرم

بعث بعد الموت اور امور خوارق عادت

حضرت مولانا نور الدین صاحب نے خدمت والا مین عرض کی کہ عزیر کے قصہ کی بابت ایک دفعہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ واقعہ بعث بعد الموت مین انہون نے دیکھا۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد ایک بعث ہوتا ہے جیسے کہ حدیث مین ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ خدا سے بہت ڈرتا تھا لیکن خدا کے قدرتون کا اُسے علم نہ تھا تو اس نے وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن تو مجھے جلا دینا اور میری خاک کو دریا مین ڈالدینا (تاکہ میرے اجزاء ایسے منتشر ہو جاوین کہ پھر جمع نہ ہو سکین) جب وہ مر گیا تو اس کے ورثاء نے ایسا ہی کیا لیکن خدا نے اُسے عالم برزخ مین پھر زندہ کیا اور پوچھا کہ کہ کیا تو اس بات کو نہ جانتا تھا کہ ہم تیرے اجزاء کو ہر ایک مقام سے جمع کر سکتے ہین اور تجھے ہماری قدرتون کا علم نہ تھا اس نے بیان کیا کہ چونکہ مجھے اپنے گناہون کی سزا کا خوف تھا اس لئے مین نے یہ تجویز کی تھی آخر اس خوف کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے اُسے بخشدیا تو یہ بھی ایک قسم کی بعثت ہے جو کہ قبل قیامت ہوتی ہو اسی خیال پر مین نے کہا ہوگا۔ مرنے کے بعد ایک ایسی حالت مین بھی انسان پڑتا ہے کہ اسے اپنے وجود کی خبر نہین ہوتی یہ ایک نوم کی قسم سے ہوتی ہے مولوی عبد اللطیف صاحب نے جو شہادت سے اول یہ کہا تھا کہ ۶ دن بعد زندہ ہو جاؤنگا۔ اس کے معنے بھی یہ ہو سکتے ہین کہ ۶ دن کے بعد میری بعثت ہوگی یہ ہمارا ایمان ہے۔

{عزیر کا قصہ درمیان مین رہ گیا اور اس کی بعثت کا کوئی قطعی فیصلہ نہین ہوا}

فرمایا کہ اسیطرح ہم ہر ایک خارق عادۃ امر پر ایمان لاتے ہین اور اس امر کی ضرورت نہین کہ اس کی تفصیل بھی معلوم ہو بعض وقت ایک آواز آتی ہے لیکن کوئی کلام کرنے والا معلوم نہین ہوتا اس وقت حیرانی ہوتی ہے تو اس وقت کیا کیا جاوے آخر ایمان لانا پڑتا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ ایسے امور مین اکثر انسان کو **عرفان سے پھر ایمان کی طرف عود کرنا پڑتا ہے۔**

حال مین ایک اخبار مین دیکھا گیا کہ ایک شخص نے کہا کہ مین نے ایک ایسی ہانڈی کا پکا ہوا سالن کھایا ہے جو کہ میری پیدائش سے ۳۰ برس پیشتر کی پکی ہوئی تھی جب انسان ہوا وغیرہ سے محفوظ رکھکر ایک شے کو اس قدر عرصہ دراز سے محفوظ رکھ سکتا ہے تو اگر خدا رکھے تو کیا بعید ہے۔

اگر یہ لوگ خوارق عادت کی جزئیات پر اعتراض کرتے ہین تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تو شاید ۳۰۰۰ معجزات ہون گے ہم ان کے ایسے لاکھون خوارق عادت پیش کر سکتے ہین اعتراض کر سکتے ہین اُن کا کیا جواب دین گے ہم تو ان باتون کو ہر روز مشاہدہ کرتے ہین اور خدا تعالےٰ کی قدرت کے تماشے دیکھتے ہین یہ کہان تک اعتراض کرین گے **خدا شناسی کا مزا یہی ہے کہ ہر ایک قسم کی قدرت کا جلوہ نظر آوے** ✦

آریون کا خدا اور ان کی معذرت

آریون کے خدا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کہ کسی کے ہاتھ مین ہڈی ہوتی ہے خدا کی قدرتون پر ان کو ایمان نہین ہے اور جب یہ نہ ہوا تو پھر اس سے نہ خوف ہوا نہ طمع نہ محبت نہ عبادت۔ ان کے لئے یہ جواب کافی ہے کہ جیسے ایک اندھے آدمی کے نزدیک ہر ایک رویت قابل اعتراض ہوتی ہے ویسے ہی وہ بھی ان باتون کے محسوس کرنے سے معذور ہین کیونکہ ہر ایک شے کی حس الگ الگ ہے جیسے آنکھ کی حس ہے تو اس سے کان کوئی فائدہ نہین پا سکتا اور ناک کی حس کو آنکھ نہین شناخت کر سکتی ایسے ہی ایک انسان جو کہ اعلیٰ قسم کے قوےٰ لیکر آیا ہے اور اوسے امور ماوراء العقل کو محسوس کرنے کی قوت دی گئی ہے تو جو وہ دیکھتا ہے اگر دوسرے نہ دیکھین تو سواے اعتراض کے اور کیا کر سکتے ہین۔ آریون کی مشابہت اس شخص سے ہو سکتی ہے جس کی ایک آنکھ یا کان نہ ہو اور وہ دوسرے کی آنکھ کان دیکھکر اعتراض کرے وہ لوگ ان باتون سے محروم ہین اس لئے اعتراض کرتے ہین۔

اسپر مولانا نور الدین صاحب نے عرض کی کہ حضور ر نگاہین اس طرف بھی گیے ہین کہ خدا کی صوت آواز حروف کوئی نہین اور اسی لئے انہون نے الہام کو اسباب عقل سے نہین مانا فیج اعوج زمانہ تھا اس لئے لوگ محجوب رہے ✦

۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

ظہر کے وقت حکیم آل محمد صاحب تشریف لائے اور حضرت اقدس علیہ السلام سے نیاز حاصل کیا اور عرض کی کہ امروہہ مین میرا یہی کام رہا ہے کہ اس سلسلہ الٰہی کی تبلیغ کرون اور اسی خدمت مین میری جان نکل جاوے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس سے بڑھکر اور کیا دینی خدمت ہوگی مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چھوڑنا ضرور ہی مگر کیا عمدہ وہ موت ہے جو خدمت دین مین آوے ✦

شام کی نماز کے بعد چند ایک احباب نے بیعت کی ✦

ایک نوجوان صاحب نے آکر حضرۃ اقدس سے ملاقات کی اور عرض کی کہ مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون اگر اجازت ہو۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہو۔

تب انہون نے ایک رؤیا اپنی سنائی جو کہ عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا دیکھی تھی اس مین ان کو بتلایا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ آگئے ہوئے ہین اور وہ مرزا قادیان والے ہین پھر اس کی تائید مین انہون نے اور چند خوابین دیکھی تھین وہ بھی سنائین۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ ایک دوسرے

کی تائید میں ہیں اس اثناء میں جوشیلے نوجوان یہ بھی بول اٹھے کہ جب تک میرا دل تسلی نہ پکڑے گا نہ مانوں گا اور بیعت نہ کروں گا چونکہ ان کلمات سے خدا کے انعامات واکرام کی ناقدر شناسی مترشح ہوتی تھی اس پر خدا کے برگزیدہ نے فرمایا۔

خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلا پیش آتا ہے ہماری شریعت میں طلب اسباب حرام نہیں ہے ان پر بھروسہ اور توکل ضرور حرام ہے اس لئے کوشش کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں قسم کھاتا ہے **والمدبرات امرا** ماسوا اس کے خدا پر توکل اور دعا کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

سعید آدمی جلد باز نہیں ہوتا اور نہ وہ خدا سے جلدبازی کرتا ہے خدا کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک امر بتدریج ہوتا ہے۔ آج تم تخم ریزی کرو تو وہ آہستہ آہستہ ایک دانہ سے ایک درخت بن جاوے گا آج اگر رحم میں نطفہ پڑے تو وہ آخر نو ماہ میں جاکر بچہ بنیگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو بیحساب بدلا دیا جاویگا۔ سنت اللہ کی اتباع انسان کو کرنی چاہیئے جب تک خدا خود رشد اور ہدایت نہ دے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا انبیاء کی صحبت میں کس کس قدر لوگ رہتے تھے مگر سب ایک وقت ایمان نہیں لائے۔ کوئی کسی وقت کوئی کسیوقت آنحضرۃ صلعم کے زمانہ میں ایک شخص تھا اس نے آپ کا مبارک زمانہ دیکھا مگر ایمان نہ لایا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا ... پھر بھی ایمان نہ لایا اس سے وجہ پوچھی گئی تو بتلایا کہ کچھ میرے شبہات باقی تھے اور کچھ آثار پورے ہونے والے تھے چونکہ اب وہ پورے ہوئے ہیں اس لئے اب میں ایمان لایا ہوں

لیکن یہ اس کی غلطی تھی

خدا نے مومنوں کے مختلف طبقات پیدا کئے ہیں لیکن ان میں سے وہ لوگ بہت تعریف کے قابل ہیں جو کسی راستباز کو چہرہ دیکھکر شناخت کر لیتے ہیں۔

ایمان لانے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں اول تو وہ جو چہرہ دیکھکر ایمان لاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نشان دیکھکر مانتے ہیں۔ تیسرا ایک ارذل گروہ جب ہر طرح سے غلبہ حاصل ہوجاتا ہے اور کوئی وجہ ایمان بالغیب کی باقی نہیں رہتی تو اس وقت ایمان لاتے ہیں جیسے فرعون کہ جب غرق ہونے لگا تو اس وقت اقرار کیا۔

عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ غافل رہکر اس بات کی انتظار کرنی کہ خدا خود خبر دیوے یہ نادانی ہے۔ اب تو خود وقت ہی ایسا ہے کہ انسان خود سمجھ سکتا ہے دیکھنا چاہیئے کہ اسلام کی کیا حالت ہے کیا ظاہری اور کیا باطنی طور پر صلیبی مذہب غالب ہو گیا ہے تو کیا اب ان وعدوں کے رو سے جو کہ قرآن میں ہیں یہ وقت نہ تھا کہ خدا اپنے دین کی مدد کرتا۔ اس کے علاوہ مدعی اور اس کے دعوے کے دلائل کو دیکھے اور غور کرے۔ جو بیٹھا رہے وہ دور رہکر کو یہ کہے کہ باقی میرے منہ میں خود بخود آجاوے یہ نادانی ہے اور ایسا شخص خدا کی بے ادبی کرتا ہے۔

متقی کی تعریف اور ایمان کی فلاسفی

تقوےٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے۔ ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے **من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب** کہ جو شخص تقوی اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے **الم ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ و مما رزقناھم ینفقون**۔ ایمان بالغیب کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا سے اڑ نہیں باندھتے بلکہ جو بات پردہ غیب میں ہو اس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان یہ خیال رکھے کہ آفتاب کی طرح ہر ایک ایمانی امر اس پر منکشف ہوجاوے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بتلاؤ کہ اس کے ثواب حاصل کرنے کا کونسا موقع ملا۔ کیا ہم اگر آفتاب کو دیکھکر کہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے تو ہم کو ثواب ملتا ہے ہرگز نہیں۔ کیوں صرف اس لئے کہ اس میں غیب کا پہلو کوئی بھی نہیں لیکن جب ملائکہ خدا اور قیامت وغیرہ پر ایمان لاتے ہیں تو ثواب ملتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ ان پر ایمان لانے میں ایک پہلو غیب کا پڑا ہوا ہے۔ ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو اور طالب حق چند قرائن صدق کے لحاظ سے ان باتوں کو مان لے۔

ومما رزقناھم ینفقون کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ان کو عقل۔ فکر۔ فہم۔ فراست اور رزق اور مال اور وغیرہ عطا کیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں اس کے لئے صرف کرتے ہیں۔ یعنی فعل کے ساتھ بھی کوشش کرتے ہیں پس جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے سورہ فاتحہ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے **ایاک نعبد وایاک نستعین** یاد رکھو کہ جو شخص پوری فہم اور عقل اور زور سے تلاش نہیں کرتا وہ خدا کے نزدیک ڈھونڈنے والا نہیں قرار پاتا اور اس طرح سے امتحان کرنیوالا ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

لیکن اگر وہ کوششوں کے ساتھ دعا بھی کرتا ہے اور پھر اس سے کوئی لغزش ہوتی ہے تو خدا اسے بچاتا ہے اور جو آسانی تن کے ساتھ دروازہ پر آتا ہے اور امتحان لیتا ہے تو خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہے۔ ابوجہل وغیرہ کو آنحضرت صلعم کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ کئی دفعہ آپ کے پاس آیا بھی لیکن چونکہ آزمائش کے لئے آتا رہا اس لئے گر گیا اور اسے ایمان نصیب نہ ہوا۔

بیعت ہم پر احسان نہیں

اگر کوئی شخص بیعت کر کے یہ خیال کرتا ہے کہ ہم پر احسان کرتا ہے تو یاد رکھے کہ ہم پر کوئی احسان نہیں بلکہ یہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس نے یہ موقعہ اسکے نصیب کیا۔ سب لوگ ... ایک ہلاکت کے کنارہ پر پہنچ ہوئے تھے دین کا نام و نشان نہ تھا اور تباہ ہو رہے تھے خدا نے ان کی دستگیری کی کہ یہ سلسلہ قائم کیا اب جو اس مائدہ سے محروم رہتا ہے وہ بے نصیب ہے لیکن جو اس کی طرف آوے اسے چاہیئے کہ اپنی پوری کوشش کے بعد دعا سے کام لیوے جو شخص اس خیال سے آتا ہے کہ آزمائش کرے کہ فلاں سچا ہے یا جھوٹا وہ ہمیشہ محروم رہتا ہے آدم سے لیکر اس وقت تک کوئی ایسی نظیر پیش کر سکو گے کہ فلاں شخص فلاں نبی کے پاس آزمائش کے لئے آیا اور پھر اسے ایمان نصیب ہوا ہو۔ پس چاہیئے کہ خدا کے آگے رو دے اور راتوں کو اٹھ اٹھکر گریہ وزاری کرے کہ خدا اسے حق دکھا دے۔ وقت خود ایک نشان ہے اور وہ بتلا رہا ہے کہ اس وقت ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اب وقت آزمائش اور امتحان کا ہرگز نہیں ہے اگر کوئی نہیں مانتا تو بتلاوے کہ ہمارا کیا بگاڑتا ہے لیکن اگر صدہا آدمی انکار کر کے تباہ ہوئے تو بتلاؤ کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا بگاڑ لیا ایک مرتد ہوتا سو خدا سو اور لے آتا۔ کیا یہ غور کی بات نہیں کہ اگر ہمارا کارخانہ خدائی نہ ہوتا تو یہ آج تک کب کا تباہ ہوجاتا۔ ایک وہ وقت تھا کہ میں اکیلا پھرتا تھا اور اب وہ وقت ہے کہ دو لاکھ سے زیادہ آدمی میرے ساتھ ہیں۔ آج سے ۲۲-۲۳ برس پیشتر اس نے بتلایا جو کہ براہین میں درج ہے کہ میں تجھے

قرائن مرجحہ کو دیکھے۔ یہ چاہے کہ سب کچھ انکشاف ہوجاوے تو پھر اسے ثواب کس بات کا۔ وہ تو ایمان ہی نہیں ہے جس میں پردہ نہیں ہے اس لئے خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ نشانوں کو دیکھکر ایمان لاتے ہیں ان کا ایمان نفع نہ دیگا۔ انسان میں وجہ دیکھے کہ زمانہ کی ضرورۃ کیا تقاضا کرتی ہے وہ ایک مصلح کو چاہتی ہے کہ نہیں۔ پھر ان وعدوں پر نظر ڈالے جو نصرت اور تائید کے خدا نے ہم سے قبل

قادیان مین ڈاک کی سہولت

احمدی احباب کو یہ امر سنکر ضرور خوشی ہوگی کہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۴ء سے محکمہ ڈاک کا انتظام خاص قادیان کے لئے تبدیل کیا گیا ہے اس سے پیشتر یہ دستور تھا کہ جو چھٹی آج صبح ڈاکخانہ مین ڈالی جاوے وہ دوسرے دن شام کو لاہور مین تقسیم ہوتی تھی اور ۹ بجے صبح کو صرف ایک دفعہ ڈاک جاتی تھی اور جو خط آج آئے تھے ان کا جواب تیسرے دن لوگون کو ملتا تھا یہ بھی اس حالت مین کہ ۹ بجے سے پیشتر خط ڈاک مین پڑجاوے باہر کی آئی ہوئی ڈاک ۴ بجے تقسیم ہوتی تھی۔

مگر اب شروع جنوری سے یہ انتظام ہوا ہے کہ ہر روز صبح کو ۸ بجے باہر کی ڈاک قادیان مین پہونچ جاوے اور ہر روز ۴ بجے شام کو قادیان سے روانہ ہووے۔ اس طرح آج کی وصول شدہ ڈاک کا جواب گویا دوسرے دن یعنی کل لوگون کو ملجایا کریگا۔

ڈاک کے اس انتظام کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب کی خدمات واقعی قابل قدر ہین جنہون نے متواتر حکام کو اس کی طرف توجہ دلائی۔

خدا تعالے جب ایک ویران جگہ کو آباد کرنا چاہتا ہے اور اس کی رحمت وہان کے خاص بندون کے شامل حال ہوتی ہے تو وہ خود اس کے سامان مہیا کرتا ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ شاذ و نادر لوگ قادیان کے نام سے واقف تھے اور اب ایک وہ وقت ہے کہ کل یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا کی آنکھین اس کی طرف لگی ہوئی ہین۔ بچہ بچہ پنجاب کا اس کے نام سے واقف ہے اور دن بدن مطبعون اور رسالون اور اخبارون کی کثرت ہوتی جاتی ہے ہم امید کرتے ہین کہ جیسے محکمہ ڈاک نے ڈاک کی آمد و رفت کی اصلاح کی ہے ویسے ہی دوسرے حکام بورڈ وغیرہ بھی اس کی صفائی اور کوچہ بندی وغیرہ کی طرف متوجہ ہون گے۔ اور وہ سڑک کا ٹکڑا جو قادیان کی طرف آتا ہے اور نہایت خطرناک حالت مین ہے اس کی طرف خاص توجہ مبذول فرمادین گے۔

مولوی عبد اللطیف صاحب شہید اور پیسہ اخبار

برین عقل و دانش بباید گریست

ناظرین پر یہ واضح ہے کہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر منجملہ ان ٹھیکہ دارون کے ہے جنہون نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے قلم سے خواہ کوئی ہی بات کیسی حق و حکمت کی نکلے۔ مگر جب تک یہ اس پر اپنی نیش زنی نہ کرے اسے چین نہین آتا۔ خدا معلوم یہ مرض اسے کہان سے لگ گیا۔ کرزن گزٹ اور بعض دوسرے اخبارات کی تحریرین واقعی درست معلوم ہوتی ہین کہ محبوب عالم صاحب کچھ عرصہ علیا ئی بھی رہ چکے ہین اور میری رائے... یہ ہے کہ یہ مرض ان کو اسی زمانہ کا لاحق ہوا ہوا ہے کیونکہ انسان کو خدا ماننے والون کے دماغون کو جب کبھی پرکھا گیا ہے تو ان مین یہ نقص ضرور پایا گیا ہے کہ حق اور حکمت کی موٹی سی موٹی بات بھی ان کی سمجھ مین نہین آیا کرتی باوجود دیکھنے کے نہین دیکھتے اور سننے کے نہین سنتے خدا تعالیٰ اس بچارے پر رحم کرے اور ان مرضون سے نجات دے۔ ہماری رائے مین اس خلل دماغ کا علاج اسے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کے شربت سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالے کی حکمت بالغہ نے اسی امر کا تقاضا کیا ہے کہ مسیحی قوم جو موسوی مسیح کی تعلیم سے گم گشتہ ہوئی ہے وہ پھر مسیح موعودؑ کی تعلیم سے راہ راست پر آوے۔ پس محبوب عالم صاحب کو بھی چاہیئے کہ جو زخم ان کو عیسویت کا مذہب اختیار کرنے سے لگا ہے اور جو صدمہ ان کے دماغ کو پہونچا ہے اس کا علاج بھی حضرۃ مسیح موعود سے ہی کرا دین کیا عجب ہے کہ خدا تعالے شفا عطا کرے۔

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اندنون ایک تصنیف حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی واقعہ شہادت کی نسبت تصنیف فرمائی ہے اور اشاعت اور تبلیغ کی نیت سے ہم نے اس کا مزدوسی حصہ اخبار البدر مین درج کیا تھا اس کے حوالے ایڈیٹر پیسہ اخبار نے اپنی عادت کے موافق ایک نیش زن ریمارک کیا ہے جس ایڈیٹوریل پر یہ مثل بالکل صادق آتی ہے کہ آسمان کا تھوکا منہ پر آوے۔ ایڈیٹر صاحب کے استنباط اور تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید مرحوم کی واقعہ موت کی نسبت حضرت اقدس نے جو لفظ شہادت اور نیز خود ان کی نسبت لفظ شہزادہ وغیرہ کا استعمال کیا ہے وہ ان کو زہر مین ایک بجھے ہوئے تیر کی طرح لگا ہے چنانچہ شہادۃ کی نسبت وہ کہتا ہے ـ

وہ کہ اس سے امیر صاحب کی بیجا انصاف پژوہی ثابت ہوتی ہے کہ انہون نے اتنی مرتبہ جان بچانے کی کوشش کی اور اگر ملا عبد اللطیف نے ایک دفعہ بھی علمائے کابل کو یہ باور کرنے کا موقعہ دیا کہ وہ اسلام کے طریقہ سے منحرف ہے تو انہون نے سلطنت کے مذہب کے احکام کے مطابق اسے سنگسار کرنا ضروری سمجھا۔

باقی کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱ جلد ۳ سنہ ۱۹۰۴ء)

سر الشہادتین
فی بیان ذبح الشاتین

یہ ایک عجیب و غریب رسالہ ہے جو کہ فاضل امروہی حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کی قلم سے نکلا ہے اس مین آپ نے قرآن کریم سے شہید مرحوم شہزادہ عبد اللطیف صاحب کی بیعت حضرت مسیح موعود سے اور واقعہ شہادۃ کو بڑے دلائل سے ثابت کرکے دکھلایا ہے اور بالکل ایک نئی طرز سے تمام اہل اسلام اور اہالیان افغانستان پر اتمام حجت کیا ہے۔ چھوٹی تقطیع پر جو انا لہ ادہام اول ایڈیشن کی ہے چھپ رہا ہے قیمت بلحاظ حجم دو آنہ یا اس سے کم ہوگی۔ جو لوگ تبلیغ اور اتمام حجت کے لئے...... زیادہ جلدین خریدین گے ان کو خاص رعایت دی جاوے گی۔ درخواستین بہت جلد بنام مینیجر البدر آنی چاہئین

مینیجر

کسرِ صلیب

یسوع کے پجاریون کا ایک نیا دجل

آجکل کے پادریون کے ہتھکنڈون پر جس قدر نظر ڈالی جاتی ہے تو اسی قدر قرآن کریم کی صداقت کھلتی ہے کہ اس نے ان کا نام ضالین رکھنے مین کس قدر اعجاز رکھا ہے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی واقعہ صلیب کے کچھ عرصے کے بعد ہی ان لوگون نے چالبازیون سے کام لینا شروع کیا۔ انجیل کو محرف و مبدل کیا حضرۃ مسیح کے بجائے یسوع نامی ایک فرضی نام مقرر کرکے اُسے آسمان پر بٹھا دیا اور صراط مستقیم سے جوان کا قدم بھٹکا تو اس کے بعد پھر کہین نہ جما اور جھوٹ پر جھوٹ اور افترا پر افترا ان کے بائین ہاتھ کا ایک کرتب ہو گیا یہ ایک قانون قدرت ہے کہ جب انسان یا کوئی قوم ایک معصیت کی مرتکب ہوتی ہے اور اس کے دل مین اس سے باز آنیکا ارادہ نہین ہوتا تو پھر وہ اسی معصیت کے دلدل مین دن بدن دھنستا چلا جاتا ہے اور جب تک اس کا سچا رجوع نہ ہو خدا تعالیٰ اسے اس مین سے نکلنے کی توفیق نہین دیتا۔ اسیطرح چونکہ ان لوگون نے جھوٹ اور دھوکہ دہی کو اپنا حال اور قال بنالیا ہے اور اسکو چھوڑنا پالیسی کے برخلاف سمجھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے ان کو چشم بینا اور ذہن رسا عطا نہ کیا حتیٰ کہ آج اس پر دو ہزار برس کے قریب ہوچلے ہین اور اُن کی اُس حالت کے لحاظ سے ان کا نام ضالین رکھا گیا اور ان کی کرتوتون کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دجال کے نام سے یاد کیا ان دنون مین جب کہ حضرت مسیح کی موت دلائل بینات سے ثابت ہو گئی حتیٰ کہ آپکی قبر کا پتہ بھی کشمیر مین ملگیا تو اب اپنے فرضی خدا کو مردہ پاکر پادری صاحبان کو یہ دجل سوجھا ہے کہ عوام الناس کو دھوکہ دیکر اس کی واہمہ زندگی کا خیال پھر اور اہین تو چند دنون کے واسطے ہی دماغون مین جمایا دیا جاوے چنانچہ پادری وائٹ برنجٹ صاحب جو لاہور مین ریورنڈ یعنی مقدس کے نام سے موسوم ہین۔ قبر مسیح کے متعلق ان کی کچھ عرصے سے تحریرین ایسی ہین.... ایک یسوعی اخبار مین نکلتی ہین جن کا دندان شکن جواب قادیان سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رکن اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سچے اور مخلص خادم عالیجناب ماسٹر شیر علی صاحب کی طرف سے شائع ہوتے رہے اب جب کہ پادری صاحب نے دیکھا کہ براہین ساطعہ اور حجج نیرہ کے آگے کوئی پیش نہین چل سکتی تو اپنے موروثی دجل کی ایک نئی چال چلے ہین اور قبر کی تحقیقات کے متعلق لکھتے ہین "کہ قبر پر جو لوگ موجود تھے وہ یوز آسف کے لفظ پر اڑتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ لفظ ان کے لئے بناہوا اور کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا صاحب کے مریدون نے آکر یہ نام ان لوگون کے دل پر بٹھا دیا ہے مانا اس کے ثبوت مین پادری صاحب یہ لکھنا شاید بھول گئے ہین کہ اس نئے نام کے ورد کروانے کے لئے آیا کچھ نہ کچھ لالچ بھی دیا گیا تھا کہ نہین۔ یا وہ لوگ چونکہ مرزا صاحب کے مرید تھے اس لئے انہون نے اپنی پرانی یادداشت اور مروجہ نام کو اپنے پیر کی خاطر ترک کردیا۔ پھر پادری صاحب لکھتے ہین کہ قبر کے متعلق جو نام پڑوسی بہت جلدی سے بیان کرتے تھے وہ سید نصیر الدین کا نام ہے لیکن ساتھ ہی دبی زبان سے یہ الفاظ بھی ان کی قلم سے نکل گئے ہین کہ مین ان کی شہادۃ بالکل تقسیمی خیال نہین کرتا لیکن چونکہ ان الفاظ سے دجل مین نقص رہتا ہے پھر لکھتے ہین کہ میری رائے مین اغلباً اس مدفون ولی کا نام سید نصیر الدین ہے اور اس نام کو مین اختیار کرتا ہون۔ پادری صاحب۔ شرم شرم۔ شرم۔ بھلا یہ بھی کوئی استدلال ہے اور پھر اس استدلال کے مقابل جو کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکے اصحاب نے تواریخ کے حوالہ سے دیا ہے کیا انہون نے صرف اپنی اغلب رائے پر ہی اسے مسیح کی قبر یقین کیا ہے بلکہ ایسے شواہد عقلی اور نقلی بہم پہونچائے ہین جس سے کسی عاقل کو انکار نہین بجز ان کمزور دماغون کے جو انسان کو خدا تسلیم کرتے ہین +

یہ دجل ہے جسے اس وقت پادریون نے گھڑا ہے جس سے عوام الناس کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ لیکن ایسے وقت مین جب کہ حق کا نقارہ بج رہا ہے اور الحق مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آکر الباطل دجل نصاریٰ کو پاش پاش کر دیا ہے اس کی کیا بنیاد ہے کہ قائم رہ سکے ہان یہ ضرور ہے کہ کچھ دن کے لئے پادری صاحب ضرور خوش ہو گئے ہون گے۔ اس دجل کی حقیقت یہ ہے جسے ایک چھٹی کے ذریعہ سے عالی جناب شیر علی صاحب نے ریویو مین کھولا ہے کہ حضرۃ مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کے اندر اصل مین دو قبرین ہین ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی بیان کی جاتی ہے لیکن پادری صاحب نے عوام الناس کی آنکھون پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ ذکر نہین کیا کہ وہان دو قبرین ہین اور صرف دھوکہ سے یہ دکھانا چاہا ہے کہ وہان ایک ہی قبر ہے حالانکہ اپنی ایک سابقہ چھٹی مین تحریر کرچکے ہین "کہ اس مقبرہ مین دو قبرین ہین ایک بڑی اور دوسری چھوٹی اور ایک بڈھے شخص نے جو وہان کا متولی تھا بیان کیا کہ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی جو اس جگہ کا ایک پیر تھا جسکو مرے ہوئے دو سو برس ہوئے" پادری صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ مقبرہ ضرور نبی یوز آسف کے نام سے ابتدا سے مشہور ہونا چاہئے کیونکہ بڑی قبر میت کی عظمت اور شان پر دلالت کرتا ہے اور نیز وہ پہلی قبر ہے جو کہ اس مقبرہ مین تعمیر ہوئی اور اس کے نام سے یہ مشہور ہوا۔ پادری صاحب نے اپنی چھٹی مین صرف یہی ترک دیانت نہین کیا۔ بلکہ اور بھی بہت کچھ کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اہل سری نگر کو یوز آسف کے نام کا کوئی علم نہ تھا۔ ہمین پادری صاحب پر کمال افسوس ہے کہ انہون نے دوسری چھٹی شائع کرکے ناحق اپنی قلعی کھلوائی اور یہ یاد نہ رکھا کہ اول کیا شائع کر چکے تھے +

وی پی کی اطلاع

جن صاحبون کا سال ۳۱ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ختم ہوتا ہے ان کے نام ۸ جنوری کا اخبار ..... وی پی کیا جاوے گا جو صاحب قیمت بذریعہ منی آرڈر یا خود قادیان مین آکر ادا کرنا چاہین وہ ۵ جنوری سے پہلے اطلاع دین تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے +

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسدس دعائیہ

در مدحت اعلیحضرت مرشدنا و امامنا جناب مرزا غلام احمد صاحب
رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از

حکیم سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و ایڈیٹر
و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق و رسالہ صبح صادق و سابق میونسپل
کمشنر اٹاوہ

یکے از غلامان مسیح موعود

مسلمانوں کے حق میں عین رحمت ہے لوائے احمد
بہار گلشن قومی مسرت ہے لوائے احمد
کلید گنج دانائی و حکمت ہے لوائے احمد
خدائے پاک کی اک خاص قدرت ہے لوائے احمد
بھلا پھر کیوں نہ حیرت بخش تیرے ساز ساماں ہوں
بجا ہے تجھ پہ گر ہم اپنے جان و دل سے قرباں ہوں

ہمارا فرض یہ ہے تجھکو اپنا پیشوا سمجھیں
ہیں ہم مقتدی اور تجھکو اپنا مقتدا سمجھیں
جو منزل دین کی ہے اس کا تجھکو رہنما سمجھیں
غرض ہم قوم کی کشتی کا تجھکو ناخدا سمجھیں
لگائیں زور سب ملکر کہ بیڑا پار ہو اپنا
زمانہ ہو موافق اور مقدر یار ہو اپنا

کریں تیری مدد ہم ہر طرح سے زور سے زر سے
کہ برسے باران رحمت فضل و حکمت قوم پر برسے
بچیں ہم اس قدر بغض و نفاق و فتنہ و شر سے
کہ اٹھے غلغلہ دیوار اور در سے
شمیم خلق نے اپنے مشام عالم کا ہو غازہ
خدا خواہش ہو رسول پاک کی بھی روح ہو تازہ

فلاح قوم کی مفتاح احمد کو جو پاتا ہے
دعائیہ مسدس اس لئے صادق سناتا ہے
پرانے اپنے طرز میں جدت دکھاتا ہے
سخندانوں کے دل میں اک نیا سکہ بٹھاتا ہے
سنبھل کر بیٹھ جائیں اب بزرگان صفا آگین
دعا سنکر بصد اخلاص کہتے جائیں سب آمین

صادق کی اپنے لئے دعا

مری شیریں بیانی سے عیاں معجز نمائی ہو
صریر کلک گوہر سلک سے عقدہ کشائی ہو
مری زور طبیعت کی جو رفعت آزمائی ہو
براق فکر کو عرش معلیٰ تک رسائی ہو
زبان خلق پر ہو غلغلہ میری فصاحت کا
جہان میں شور برپا ہو مرے زور بلاغت کا

مسیح موعود ع کے حق میں دعائے خیر

جگر اور دل جلانے کو ہوں جب تک شعلہ رو پیدا
نہ ہوں میکش ہو گل اور گل سے تا شکل سبو پیدا
جہان میں تا ہوں نیک و بد نیکو و سفلہ خو پیدا
زمیں پر ہوں بہار اور ان سے تا ہو آب جو پیدا
رخ عالم پہ تیرا مہر دولت جلوہ افگن ہو
ہمائے جاہ و صولت کا ترے سر پر نشیمن ہو

نشاط روح کی خاطر ہوں جب تک خوش گلو پیدا
مشام جان میں ہوتا گیسوئے مشکیں سے بو پیدا
زمانہ میں ہوں جب تک فتنہ گر اور صلح جو پیدا
سپہر حسن پر ہوں تا نشان ماہرو پیدا
چراغ عدل تیرا خانہ گیتی میں روشن ہو
ترے بازو پہ تائید خدا و ندی کا جوشن ہو

رہے عالم خموشی کا لب تصویر پر جب تک
فدا اہل سخن ہوں خوبی تقریر پر جب تک
رہیں جانباز عاشق جوہر شمشیر پر جب تک
گلا کشتہ رہے نخچیر کا تکبیر پر جب تک
جہان میں تیرا خورشید اقبال نور گستر ہو
ترا آسا ترے اقبال کا تابندہ اختر ہو

رہے وقوف نظم سلطنت تعزیر پر جب تک
مدار علم و فن ہو صنعت تحریر پر جب تک
ترے رایت کا پرچم زیب فرق چرخ اخضر ہو
سر بدخواہ ہو اور تیری شمشیر ودہ پیکر ہو

نظر کو روشنی حاصل ہو جب تک رنگ کاہی سے
رہے زینت جہان بانی کو جب تک تاج شاہی سے
نفاق و بغض کو جب تک رہے نسبت تباہی سے
رہے جب تک جلش والوں کو ہم رنگی سیاہی سے
رہے بشیر خدا کا زور اس بازوئے صفدر میں
عدو یانی نمانگیں آب ہو وہ تیری خنجر میں

رہے بادہ کشوں کو شوق جب تک بر گناہی سے
رہے تا کاکل شب رنگ کو نسبت سیاہی سے
شرف کعبہ کو جب تک ہو خطاب قبلہ گاہی سے
رہے تا سلسلہ بندوں کا درگاہ الٰہی سے
رہے تو سایۂ لطف نبی و حفظ داور میں
تری ہیبت سے آئے زلزلہ گور سکندر میں

رہے پھولا پھلا جس وقت تک یہ گلشن ہستی
رہے نسل بشر تا خاکدان تیرہ پر بستی
رہے جب تک خراب عشق سے عالم میں سرمستی
رہے تا جنس ناقص کاملوں کی رائے میں سستی
ترے اغیار مقہور و ذلیل و پست ہوں ہر دم
ترے احباب صہبائے طرب سے مست ہوں ہر دم

رہیں جب تک نمایاں چرخ پر مہر و مہ و اختر
رہے جب تک چمکتی برق بطن ابر میں مضطر
بچھائے ماہ تا فرش زمیں پر چاندنی گھر گھر
رہیں تا رند میکش اور گردش میں رہے ساغر
سدا تجھ سے رہے یہ بارور گلشن شریعت کا
چمن تازہ ہو تیری آبیاری سے طریقت کا

رخ گل پر رہیں جب تک عنادل عاشق و شیدا
رہے مخمور جب تک چشم مست نرگس شہلا
کھلائے غنچۂ دل تا نسیم آشفتہ سیما
رہے لوٹتا ہو کشتی اور فلک پر صورت دریا
عدو کی چشم میں خار الم حسرت کی سوزن ہو
تر و تازہ شگفتہ تیرے امیدوں کا گلشن ہو

ہر دانت آسیہ میں اور نار میں جب تک حرارت ہو
رہے تا قند شیریں اور حنظل میں مرارت ... ہو
جہان میں تا متاع نیک اور بد کی تجارت ... ہو
فروغ سلطنت تا دہر میں رسم سفارت ہو
کرے جاری مٹائے تو اوامر اور نواہی کو
نہ ہو رونق زمانہ میں معاصی اور ملاہی کو

شجر ہوتا شجر اور اسپہ اشکوں سے ثمر پیدا
نگاہ ناز سے جب تک دلوں میں ہو اثر پیدا
لبھانے کے لئے ہوں تا بتاں عشوہ گر پیدا
جہاں میں نالۂ عاشق سے ہو تا شور و شر پیدا
فروغ مہر عالمتاب تیرا ابدی النور ہو
ترا قد کشیدہ رشک شمشاد صنوبر ہو

رہے تا عقل کو اسرار یزدانی میں حیرانی
کریں تا دور ظلمت کفر کی انوار قرآنی
رہیں تا اہل ایمان مصدر الہام ربانی
ادا کرتے ہیں جب تک مسلمان رسم قربانی
تری سب مشکلیں لطف خداوندی سے آساں ہوں
تری ہیبت سے دشمن بید کی مانند لرزاں ہوں

رہے تا خلق میں مشہور حسن ماہ کنعانی
بنے تا قطرۂ گوہر اور گوہر میں ہو تا پانی
فصاحت ہوئے جب تک جوہر تیغ سپہانی
گہر سازی میں ہائے آبرو تا ابر نیسانی
ترے ایوان عالی میں نشاط انگیز ساماں ہوں
خداوندان تخت و تاج لشکر تیرے درباں ہوں
کھلے جب تک چمن میں صورت ساغر گل لالہ

فلک پڑتا قسر ہو اور ہو گرد قسر ہالہ
بنے تا ابر سے آب اور آب سرد سے ژالہ
پڑے جب نمک بدن پر آگ کی تاثیر سے چھالہ
خداوند دو عالم تیرا حامی اور نگہبان ہو
سر بدخواہ ہو اور پنجہ شیر نیستان ہو

ضمیمہ شحنہ ہند کی ماہی رپورٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱۳) بل رفعه الله میں جو دہوکا لگا ہے میں حل کر دیتا ہوں ذرا غور سے سنئے نفی قتل سے نفی موت مقصود نہیں بلکہ قتل و صلب کے بغیر اور بھی کئی ذرائع موت کے ہیں۔ بل بیشک اضراب کے لئے ہے مقتولیت اور مصلوبیت جسکو ملعونیت لازم ہے وہ اور مرفوع الی اللہ ہو.... آپس میں منافی ہیں نہ کہ ملعونیت اور رفع جسمانی آیا خیال شریف میں۔ نفی قتل نے یہ فائدہ دیا کہ ملعون ہونے کے الزام سے بری ہوئے۔ سب انبیاء مرفوع الی اللہ ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر خاص کر اس لئے ہے کہ ان پر تہمت ملعون ہونے کی لگائی گئی تھی یہود کی طرف سے حسب آیات توراۃ ✤ یہ وہ رفع ہے جو وفات کے بعد پاک لوگوں کا ہوتا ہے نہ کہ رفع درجات گویا اس کو لازم ہے جب ہی تو متوفیک کے بعد رافعک فرمایا نفی قتل سے بیکار نہیں جاتا کا رفع روحانی کی طرف راجع نہیں بلکہ واقعہ صلیب کی طرف ہے کہ اس میں شک رکھتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے صلیب پر مر گئے۔ کوئی کہتا ہے وہ تھے ہی نہیں۔ مگر اللہ نے فیصلہ کر دیا۔ وہ دوسرے رسولوں کی طرح مرفوع الی اللہ ہوئے یعنی اپنی موت سے مرے۔ رفع کا لفظ لانے میں دو خوبیاں ہیں ایک اپنی موت سے مرنا۔ دوسرا ملعونیت کے الزام کا جواب۔ کیونکہ یہود کا اعتقاد روح الملعون لا ترفع الی السما تھا۔ لو شئنا لرفعناه بها میں کونسا مضاف الیہ ہے اور یہاں رفع کے کیا معنے ہیں۔ رفع جسمانی یا روحانی بتلایئے عزیزا حکیما اس لئے لایا گیا کہ اللہ تعالی زمین میں ہی اسے بچا لینے پر قادر تھا نہ یہ کہ آسمان پر چڑھا لیجانے پر ✤

(۱۴) تخرج الصدور الی القبور - سے یہ مراد نہیں کہ جو مرتا ہے اس کو مرزا صاحب مارتے ہیں بلکہ اس الہام میں تو صرف خبر دی گئی ہے کہ بڑے بڑے لوگ مرینگے - چنانچہ دیکھئے گولڑہ والے پیر صاحب کے والد بزرگوار فوت ہوئے - بیربل شاہ کے سجادہ نشین جو بڑے مشہور تھے فوت ہوئے وغیرہ وغیرہ - دیکھا الہامی اخبار بالغیب کی صداقت -

(۱۵) تلثون دجال والی حدیث یاد ہے - مگر کیا عمر بھر دجال ہی ہوتے جاوینگے اور کیا اس امت کے نصیبوں میں دجال ہی ہیں مہدی کوئی نہیں ✤

(۱۶) اگر یہ نہیں لکھا کہ مسیح ناظروناظر بنکر آئیگا تو یہ بھی کہاں ...... لکھا ہے کہ اس میں یہ اوصاف نہوں گے

(۱۷) نجات خدا کے فضل اور دعا سے ہے - اس سے یہ مقصود نہیں کہ عمل صالح کی کچھ ضرورت نہیں مطلب یہ ہے کہ عمل صالح کی توفیق بھی خدا کے فضل اور دعا سے حاصل ہوتی ہے افسوس ہے کہ بات کو سمجھتے ہی نہیں اور اعتراض کرنے دوڑتے ہیں ✤

(۱۸) مسیح موعود کے زمانے میں عمروں کے بڑہنے پر اعتراض ہے اور اذا جاء اجلهم سنائی جاتی ہے کیا اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض نظر سے نہیں گذرا ؟

(۱۹) چندہ پر بڑا اعتراض ہے گویا ایڈیٹر صاحب کو افسوس ہے یہ سب کچھ میرے پاس نہیں آتا - جناب عالی کیا اگلے انبیاء علیہم السلام کے کام بغیر روپے کے یونہی چلتے رہتے مما رزقنا هم ینفقون اور لن تنالوا البر حتی تنفقوا - من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا کے کیا معنے ہیں کیا اللہ تعالے قرض کا محتاج ہے - کیا عیسی علیہ السلام نے من انصاری الی الله نہیں فرمایا ہوش کر کے اعتراض کرو ✤

جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت پر ..... نظر کرتے ہیں تو مومنوں کو نہ صرف اموال سے مدد کرنی پڑتی تھی بلکہ جانیں بھی نثار کرنی ضروری تہیں اور اب تو بڑی سہولت ہے کہ گھر بیٹھے وہ کام ہو رہا ہے جو تلوار کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتی - الفظوں کی تلواریں دلوں پر اثر کرتی ہیں - پس اشاعت کتب وغیرہ میں احمدی کیوں مدد نہ دیں - کوئی احمدی ہرگز ہرگز چندہ سے تنگ نہیں آیا بلکہ ان میں سے ہر ایک میں اس قدر جوش عقیدت ہے کہ اپنا سارا مال راہ خدا میں صرف کر دینے کو طیار ہے -

(۲۰) یا ایها الرسل کلوا من طیبات پر نظر نہیں جو اچھے اچھے کھانوں پر اعتراض کرتے ہو گو یہ بھی ایک افترا ہے مگر خیر اگر ایسا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں -

(۲۱) بار بار کہتے ہو کہ مسیح موعود باہر کیوں نہیں نکلتے میں پوچھتا ہوں کہ آپ کتنی دفعہ میرٹھ سے باہر نکلے اور کیا وجہ ہے کہ ہم آپ کی اس نشست کو بزدلی پر محمول نہ کریں - کیا یونہی باہر گھومتے پھریں - بندہ خدا کوئی کام ہو - تو کہیں جائیں - جب دور دور کے امصار مثل کابل و مصر وغیرہ میں بذریعہ کتب تبلیغ ہو رہی ہے تو خود جانے سے کیا فائدہ - کابل میں جو اشاعت کا سبب اللہ نے پیدا کر دیا ہے وہ کبھی کسی دوسری طرح سے ممکن نہ تہا - مولانا عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے اپنے خون سے صحیفہ فطرت پر لکھدیا - کہ ایمان اسے کہتے ہیں اور سچائی پر جان دینا اسے - اور حاکم وقت کی تابعداری ایسی کہ اف تک نہیں کی نہ کوئی سلطنت کا خیال تہا - صرف ایمان ہی ایمان اور نہ کسیکو مرنے سے پہلے مارا ہے پس صرف خود ہی شہید ہوکر ہیں حقیقی مظلوم اسے ہی کہتے ہیں نہ یہ کہ شہید شہید ہونے تک نے بھی دو تین سو مار جائے اعتراض کرتے ہو کہ حضرت اقدس کو پہلے کیوں خبر نہ ہوئی میں کہتا ہوں کیا ہر ایک واقعہ کی پیشتر خبر ضروری تھی اس سوال کا جواب دو کہ امام حسین علیہ السلام کو اپنے شہید ہونیکا حال معلوم تہا یا نہیں اگر تہا تو لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة کے کیا معنے - اگر نہیں تو اس کا جواب آپکے ذمے - اس پر بھی ہم آپ کو جلد بتا سکینگے کہ اس واقعہ کی خبر پیشیاز وقت ہو گئی تہی

(۲۲) بعض مرزائیوں کی فسخ بیعت پر اعتراض ہے - میں پوچھتا ہوں کیا اور انبیاء کو لوگ مانکر منکر نہ ہوتے تھے کیا ابن ابی السرح بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہول گئے - کیا خاص کاتب وحی کا واقعہ یاد نہیں رہا - کیا اس آیت کی شان نزول سے بے خبر ہو جسمیں آیا ہے کہ جو لوگ ایمان لاکر پہر انکار کرتے ہیں اور پہر ایمان لاتے ہیں اور پہر انکار ان کو اللہ نہیں بخشیگا کیا عیسی ؑ کو چند درم لیکر پکڑا نے والا خاص حواری نہ تہا کیا اسلام سے کئی اشخاص نکل نہیں جاتے ان واقعات کو یاد کر کے اپنے الفاظ پڑھو - کوئی بات تو مکاروں میں ایسی دیکھتا ہے جو معاہدہ فسخ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے ' فسخ بیعت کرنے والے کا نام کیوں نہیں چھپتا ' - اس کی کیا ضرورت ہے اچھا آپ بتا دیجئے آپکے ضمیمہ میں بیعت کرنے والوں کا نام کیوں نہیں چھپتا اجی یہ تو در فیضان ہے جسکا جی چاہے آئے اور جس کا جی چاہے جائے دوسرا شاذ و نادر واقع ہے نہ کہ روزمرہ - آپکے ضمیمہ نے مرید گھٹائے نہیں بلکہ بڑہائے جس وقت جاری کیا تہا اس وقت کتنے تھے اور اب کتنے ہیں اچھا پردہ کوئی احمدی منکر نہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ کئی علماء حضرت مرزا صاحب کو مان چکے ہیں مگر بوجہ دنیاداری ظاہر نہیں کرتے

(۲۳) آپ جانتے مذاہب پڑھنے سے غیر مقلدین ہو جاتے - بلکہ چونکہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام حکم ہو کر آئے ہیں - اس لئے مختلف فرقوں کی سچائیاں جمع کرتے جاتے ہیں

(۲۴) اہل اللہ کو بری حالتیں دیکھنا اپنی حالت کی نمائش ہوتی ہے سمجھے آپ ✤

چیدہ خبرین

روس نے اپنے فوجی افسرون مین اردو زبان کی تعلیم بڑے زور شور سے شروع کر دی ہے اور یہ کارروائی سنہ ۱۹۰۱ء سے جاری ہے۔ جسے آج تک ۲ سال ہو چلے ہین۔ اردو مین افسر لوگ تقریرین کرتے ہین۔ بکچہ دیتے ہین اس کے مقابلہ مین پائونیر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ انگریزی فوجی افسرون کی کائنات صرف دو تین لفظ ہین۔ اِدھر آؤ۔ جلدی آؤ۔ برانڈی لاؤ

عجیب مقدمہ علی پور ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں آجکل ایک مقدمہ دائر ہے۔ اور اس مین ایک مزیدار قانونی نکتہ ہے۔ جو غالباً اپنی وضع مین ذی نظیر ہے۔ ایک بنگالی بابو جٹربی نے ایک مقدمہ کی اپیل دائر کی۔ جو بنارس کی فیصلہ سب جج تھی۔ اس مقدمہ مین کورٹ فیس شامپ ۲۰ روپے کا لگانا تھا۔ لیکن اپیلانٹ نے صرف دس روپیہ کا لگایا تھا مگر اپیل دائر کرنے کیوقت کسی کو خیال نہ آیا۔ لیکن جب مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ تو سرشتہ دار عدالت کو غلطی معلوم ہوئی۔ اسنے عدالت سے یہ حکم لکھایا۔ کہ اپیلانٹ باقیماندہ روپیہ داخل کرے مگر اپیلانٹ کو اعتراض ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اگر اسٹامپ کم لگایا گیا تھا۔ تو عدالت کو اسیوقت کہنا لازم تھا۔ مین سَو روپیہ کا اسٹامپ لگا کر اپیل کرنا کبھی گوارا نہ کرتا۔ نیز جب فیصلہ ہو گیا ہے تو جج صاحب مجاز نہیں ہین۔ کہ مجھہ سے روپیہ طلب کرین سرکاری وکیل بھی متفق ہے۔ وہ کہتا ہے کہ گو روپیہ وصول ہونا چاہیئے۔ لیکن کوئی نظیر یا قانون ایسا نہیں ہے جس کی رو سے وصولیابی روپیہ کا حکم عدالت دے سکے جج صاحب نے گو ابھی قطعی فیصلہ اس بارہ مین نہین دیا تاہم قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ سرشتہ دار کو ہی بھرنا پڑیگا

اندھے بچونکی تعلیم مسیح موعود کا زمانہ ایک ایسا زمانہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ جسمین ہر ایک قسم کے علوم وفنون کی ترقی ہوگی۔ اور یہ بھی آپکے نشانات مین سے ایک نشان ہے۔ یورپ مین اندھے بچونکی تعلیم کے مدارس قائم ہو گئے تھے۔ اب اسکی تقلید مین بمبئی میں بھی ایک مدرسہ قائم ہوا ہے جسمین نابینا بچونکو صنعتی اور نوشت وخواند کی تعلیم دیجاتی ہے یہ مدرسہ دو لاکھ روپیہ سے جو کہ پبلک چندہ قائم کیا گیا ہے۔ تعجب ہے کہ اسمین مسلمان لڑکا ایک بھی نہیں ہے مغضوب علیہ قوم کا یہی حال ہوا کرتا ہے

ایران اور وائسرائے ہند وائسرائے ہند نے جو دورہ خلیج فارس کا کیا ہے اسکی نسبت بعض لوگون کا خیال ہے کہ اسمین حسب منشاء وائسرائے کو کامیابی نہیں ہوتی۔ بنگالی اخبار کا بیان ہے کہ دو شاہ ایران اس انگریزی دورے کی خبر سے نہ صرف ہراسان ہی ہوئے تھے۔ بلکہ عجلت و پریشانی مین انہون نے اپنے افسرون کو ایسے احکام صادر کر دیئے جن کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ حضور وائسرائے کیساتھ مناسب عزت سے پیش نہ آئین اس بے مہری پر لارڈ کرزن نے نہایت برا مانا۔ کہ بندر بوشہر پر اترنا بھی گوارا نہ کیا۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اب شاہ ایران اور لارڈ کرزن کا آئینہ دل ایکدوسرے کیطرف سے مکدر ہو جاویگا" یا بالفاظ دیگر ہندوستان اور ایران کے تعلقات مین بدمزگی واقع ہوگی۔ اخبار انگلش مین یہان کلکتہ مین بیٹھا ہوا شاہ ایران کو صلاح دیتا ہے۔ کہ آپ معافی مانگ لین۔ اور پھر دھمکاتا ہے۔ کہ اگر لارڈ کرزن کے بجائے کسی روسی عالیجاہ افسر سے ایسی بدتہذیبی کیجاتی۔ تو آپ مزہ دیکھہ لیتے۔ وغیرہ وغیرہ

طاعون ورد ہلی مین ۵ سال کے بعد چند ہفتہ سے نمودار ہوئی ہے ضلع اور شہر الہ آباد میں بھی ہے سیالکوٹ مین بہت تمام پھیل رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ضلع گجرات مین بالکل نہیں ہے۔ لاہور مین ایک کیس ۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء کو ہوا مگر وہ باہر کا آدمی تھا۔ گو جبوالہ مین اس کا بہت زور شور ہے

لودیانہ لودیانہ مین ۲۵ ہزار روپیہ کی چوری ہوئی چور گرفتار ہو گیا۔ ۱۱ ہزار برآمد ہوا ہے

۱۲ جنوری آئندہ کو ہند کے تمام انگریز لاٹ پادریون کا ایک جلسہ ہوگا۔ اور ۲۵ جنوری تک رہیگا کلکتہ کے لاٹ پادری صدر نشین ہونگے

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے تمام ضلع مین بخار کا زور ہے اور لوگ الامان الامان پکار رہے ہین

تناسخ خودکشی کا محرک ہے ایک کمپونڈر نے جو کہ ہندو مذہب کا تھا (غالباً آریہ ہوگا) ایک اونس سنکھیا پی کر خودکشی کی بستر پر ایک رقعہ ملا۔ کہ مجھے اس جنم مین عبادت کرنیکا موقعہ نہیں ملا ہے۔ اسی ندامت سے خودکشی کرتا ہون کہ آئندہ جنم مین عبادت کرکے اس غفلت کی تلافی کر سکون متوفی کو یہ خیال نہ رہا۔ کہ اگر آئندہ جنم مین کتا۔ سوُر۔ یا بلی بن گیا۔ تو پھر کیا کریگا۔ اور اگر عورت بن کر کسی ایسے کے پالے پڑا۔ کہ وہ ۱۱ مردون تک اس سے نیوگ کراوے۔ تو پھر اسکی کیا پیش چلے گی۔ اور پھر جی پچھتائینگے

ایک عجیب و غریب سانپ ایک ایسا خوفناک سانپ دریافت ہوا ہے۔ جو اپنے ہم جنس سانپونکا دشمن مگر آدمی کا دوست ہے۔ یہ جنوبی افریقہ مین پایا جاتا ہے۔ جو پانچ فٹ سے آٹھ فٹ تک لمبا ہوتا ہے اور آدمی کے انگوٹھے سے زیادہ موٹا نہیں ہوتا۔ اس کا ہر ایک جوڑ اور ہڈی قدرتی طور پر نہایت مضبوط بنائی گئی ہے اور دنیا مین کوئی سانپ بھی خواہ وہ کیسا ہی مضبوط ہو اسکے حملے کی تاب نہیں لا سکتا۔ غضب یہ ہے۔ کہ جو بڑے سے بڑا اژدہا آج تک پایا گیا ہے۔ اس کو یہ سانپ پانچ منٹ کے اندر مار سکتا ہے اپنے ہم جنسون کیلئے جیسا خطرناک یہ زہریلا جانور ہے۔ ایسا ہی انسان کیساتھ دوستانہ برتاؤ کرتا ہے۔ کیونکہ آجتک کوئی انسان اسکے ہاتھون ہلاک نہیں ہوا۔

روسیہ کے تخت کا ایک مدعی روسیہ کے تخت کا ایک مدعی حال مین پیدا ہوا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اصل مستحق مین ہون اسکا نام سیرل ہے اور گرانڈ ڈیوک جارج سابق زار روسیہ کا اپنے کو بیٹا بتاتا ہے جس نے سنہ ۱۸۹۳ء مین پرنسس نکا کرسیے جو کاکیسس کے ایک رئیس کی بیٹی تھی خفیۃً دی کر لیا تھا اور جس نے اپنی تندرستی خراب ہونے کے باعث عمر کا آخری حصہ اسی سلسلہ مین گزارا۔ اور وہان وہ اس لیڈی سے ملا تھا جس کو اس کی بیوی بتایا جاتا ہے۔ اسکے ۴ بچے ہین جنمیں سب سے بڑا تو یہی سیرل ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

حضرت اقدس مسیح موعود مع اہل وعیال کے الحمد للہ خیریت سے ہین

مولوی صاحبان بھی بفضل خدا اپنے اپنے خدمات دینی مین مستعدی سے معروف ہین اور تندرست ہین

بابو غلام غوث صاحب وڈپٹی اسسٹنٹ یوگنڈا ریلوے افریقہ اکتساب انوار احمدیہ کی خاطر چند ماہ کیلئے مع اہل خانہ قادیان مین آکر رہے ہین۔ خدا تعالیٰ ہمارے کل افریقی بھائیون کو ایسی توفیق عطا کرے + آمین ثم آمین

قادیان مین عید بروز دوشنبہ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۲ء کو ہوئی نماز عید بڑی مسجد اقصیٰ مین ادا کی گئی۔ حضرۃ مولوی صاحب نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد ایک لطیف خطبہ پڑھا۔ جس پر عمل درآمد کی توفیق ہم اپنے اور دیگر تمام برادران کیواسطے اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہین۔ آمین۔ خطبہ انشاء اللہ البدر کے اوراق مین درج ہوگا

قاضی غلام حسین صاحب ۔ وڈپٹی اسسٹنٹ حصار ایک ماہ کی رخصت پر قادیان آئے ہین۔ آپکی طبیعت علیل ہے خدا شفاء دے

ترک اسلام ترک اسلام کا رد قریباً ۲۰۰ صفحہ کا چھپ گیا ہے۔ اسکا حجم غالباً ۳۰۰ اور ۴۰۰ صفحہ کے درمیان ہوگا۔ چونکہ عام سوال اسکی تصنیف کی نسبت آتے ہین۔ اس لئے عام اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جسوقت چھپ چکے گا شائع کیا جاویگا اور اسکے متعلق کل درخواستین بنام حکیم فضل دین

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب و ادویہ کی فہرست

طب روحانی

ہیپناٹزم کے ذریعہ امراض کے علاج کرنے کا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کو دریافت ہو جانے سے عیسوی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب اور ملت کا ہو گیا ہے حتیٰ کہ ایک دہریہ کو یا تھہ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جو ہدایات اس میں درج ہیں اگر ان پر مشق کرے تو انسان سخت نیت رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنے والوں نے وہ مبالغہ کئے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دئے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم مطبیعہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے یا جیسے خدا کا ارادہ سے ہر ایک دعا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی وہی کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی مدح سوا ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد و خروج دجال و یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ +

سر مکتوم

یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نہایت کم حرف لکھ کر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ کرنے کا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ

اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرت مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی

۴۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس کر پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ار

قول صحیح

پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو انہوں نے اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کی بتوت میں لکھی زیر طبع ہے قیمت ۲ر ہوگی

عاقبۃ المکذبین

لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرت مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی

یعنی ٹامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ منشی عبد العزیز صاحب صادق قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک

بکم ۲ آنہ ۔ نوری ادیہ ۔ قوت نعالی ۔ نیر اعظم

البدر کی فائل ۔ متفرق ۔ الحکم کی جلد ۔ پہلے ہوا کرتی

صیانۃ الناس

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا صاحب

کلشیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ٭ علاوہ محصولڈاک

کامن پنجابی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات قیمت ار

نظم

برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ار

روشنائی احمدیہ

ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر پاپیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ۔ ادسط قسم۔ تاجروں کو خاص رعایت

آپ محرسا سکتی ہیں۔ یہ قادیان میں رہ کر ہم کس کے مجربات طیار کرتی ہو سکے

مجرب ادویہ

مجرب کے معنی خدائی تصرف نہیں۔ بلکہ یہ کہ اکثروں کو اس سے شفا حاصل ہوئی ہے

حب دافع دائمی قبض۔ جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوتوں میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس کو رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قولسہ کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۱۲ر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر۔ بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کہا اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت عہ

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۸ر

درد سر کی گولی۔ ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی۔ ایک روپیہ۔

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر و ہند۔ غبار آشوب چشم۔ پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کا اطبار کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱۲ر

مصفی خون۔۔۔ گولیاں خالص عشبہ کو نہ ہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۴۸ گولی عہ

سلائی الکرہ جسے ہندوستانی زبان میں ۔۔۔ کہتے ہیں خواہ پرانی ہو اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ۴ر

برص کی دوا یا پھلبہری جس سے خدا کی مخلوق ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوا کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت عہ

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات طیار کر کے بذریعہ ویلیو پے ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواستیں بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہئے

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم بی۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان ع اور مولانا نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی یعنی مسیح الزمان علیہ السلام نے دو ثلث اس کی نسبت ارشاد فرمایا نہایت عمدہ شیریں بیان ہے قرآنی نقاط خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر مفت محض کرنے کے ٹکٹ آنے پر ملبوہ روانہ کیجائیگی بلا جلد مجلد قیمت پانچ الم کی قیمت ار پارہ عم ار

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔ نہ کہ دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور منطقی اور علمی طور سے مذہب اسلام پر اعتراضات کرنیوالے عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے ہیں ان کے جوابات بڑی معقولیت اور سنجیدگی سے دئے جاتے ہیں۔ کیا ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور دیگر ممالک میں ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے عیسائی دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کے اثر سے خود اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ کسی مذہب کے متلاشی ہیں وہ اسی وقت خریدیں قیمت سالانہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو ۔ تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

اشتہاروں کا نادر موقع

البدر اپنی خدمات کے ذریعہ احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات بشرطیکہ کذب اور مبالغہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ۔ اجرت کا فیصلہ منیجر سے کرو +

محمد عبد الرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور

سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی مل سکتی ہے شرح قیمت فی درجن قسم اول للعہ قسم دوم ۸ر قسم سوم ۔۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

بنارسی مال

ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دوپٹے اور کمخواب دغلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف ۔۔ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ قسم نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شاہ تو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

البدر کے چند نمبر بابت سنہ حسین عجیب و غریب تقریریں ہیں بقیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ دفتر البدر سے طلب کرو

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت مجلد ۱۲ر درخواستیں مفتی فضل الرحمن صاحب کے نام آنی چاہئیں

سلاسل التعلیم قیمت ۲ر **سیرۃ النبی** قیمت۔ درخواستیں حکیم فضل دین صاحب کے نام آنی چاہئیں

حضرت مسیح موعود ع کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب قادیانی سے دستیاب ہوں گی +

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپکر شائع ہوا

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے ... دینے گا

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

ہی یہ نور سرمد کا
ہی یہ رخ محمد ؐ کا

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَرَّحَ لَكُمْ وَقْتَ مَسِيْحِهِ وَمَا تَرَكَ مِرْيَةً

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

قواعد و ضوابط

(۱) ... ہر حال مین پیشگی ...

(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہی ورنہ جواب نہین دیا جائیگا

(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہونا ورنہ جواب مین دیر ہوگی

شرح قیمت

... سالانہ ...

دوا نبی تستفابینی غرض دارالامان مینی

چہرہ کریم با نوگرائی پہادر قادیان مینی

جلد ۳	ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے	نمبر

... برادرون کو اطلاع ۔ اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار تعاون اور سرمایہ پر ہی اس کی بروقت ... اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ... نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا بیبار ... [illegible] ... کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد ... کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیا ہوین ... [illegible] ... امور متعلقہ قضاء و قدر سے ہر ایک جاری ... ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما یم از فضلِ خدا ...
... از دارِ دنیا بگذریم
رسولے کش محمد ہست نام
... دامانِ جان بدرجاہد شدن
... نوشیم ہر آبے کہ ہست
... از خود از ہمان جائے بود
... او درجان ماست
... مرسل رب العباد
... او ہمہ حق اندر راست
در قرآن ... بالیقین
... ز دوری از ان روشن کتاب

مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
دامنِ پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکرِ آن موردِ لعنِ خداست
جملہ از جان و دل ایمانِ ماست
نزد ما کفر است دخسران و تباب

اندرین دین آمدہ از مادریم
بادۂ عرفان ما از جامِ اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
وصل دلبار ازل بے او محال
از ملائک و از خبر ہائے معاد
منکرِ آن مستحق لعنت است
معجزاتِ انبیاء سابقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

وہ الفاظ جنمین حضرت مسیح موعود ؑ بیعت کرتے ہین

... بیعت کنندہ ... آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ⁂

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدًا عبدہ و رسولہ ۳ بار

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک ... طاقت اور سمجھ ہے ... تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون ... گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت ... اور اس کے ... کے لئے دعا کیا کرتے ہین ⁂

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ⁂

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ⁂

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ⁂

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ⁂

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ⁂

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ⁂

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ⁂

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ⁂

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ⁂

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ⁂

... بیعت کا اشتہار ... حضرۃ امام الزمان ؑ نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ... چودہ سال ہوئے ہین ... قادیان ...

ملفوظات حضرت مسیح آخر الزمان و مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۱ دسمبر ۱۹۰۳ء

بعد نماز عید الفطر ظہر کے وقت جب حضرۃ اقدس مسجد میں تشریف لائے۔ تو بعض احباب نے ذکر کیا کہ گورداسپور میں چند ایک شخص ایسے ہیں جن کو بڑا اشتیاق حضور کی زبان مبارک سے دعوے کے دلائل سننے کا ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی تقریب نکل آئی تو انشاء اللہ وہاں ایک مجمع کر کے بیان کر دئے جاویں گے اصل ذریعہ تبلیغ کا تقریر ہی ہیں۔ اور انبیاء اس کے وارث ہیں اب انگریزوں نے اسی کی تقلید کی ہے۔ بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں ان کا طریق تعلیم یہی ہے کہ تقریروں کے ذریعے سے تعلیم دی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعض وقت اس قدر لمبی تقریر فرماتے تھے کہ صبح سے لیکر عشاء تک ختم نہ ہوتی تھی درمیان میں نمازیں آجاتیں تو آپ ان کو ادا کر کے پھر تقریر شروع کر دیتے تھے۔

طبقہ روساء محروم رہا کرتا ہے اور غریب لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں

اپنے مخالفین اور طبقہ امراء و روساء کے متعلق فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اکثر ان میں سے بدنصیب ہی رہیں گے آنحضرت صلعم کے وقت میں کس قدر بادشاہ تھے جو اس وقت آپکے معاصرین سے تھے لیکن ان کو قبولیت کی توفیق عطا نہیں ہوئی۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کے بعد غریبوں کو بادشاہ کیا جو آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے۔ ہمارے متبعین پر بھی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ عروج ہی عروج ہوگا لیکن یہ ہمیں خبر نہیں کہ ہمارے دور میں ہو یا ہمارے بعد ہو۔ خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے سو یہ بات ابھی پوری ہونیوالی ہے یہ لوگ اگر اس وقت سمجھ بھی لیویں تو بھی جو ان کی خود تراشیدہ مصلحتیں ہیں وہ قبولیت کی اجازت نہیں دیتیں یہ خدا کی سنت ہے کہ اول گروہ غرباء کو اپنے لئے منتخب کیا کرتا ہے اور پھر انہیں کو کامیابی اور عروج حاصل ہوا کرتا ہے کوئی نبی نہیں گذرا کہ وہ (ظاہری حیثیت سے بھی) دنیا میں ناکامیاب رہا ہو۔ ہمیں اس امر سے ہرگز تعجب نہیں کہ ہمارے متبعین امیر نہ ہوں گے امیر تو یہ ضرور ہوں گے لیکن افسوس اس بات سے آتا ہے کہ اگر یہ دولت مند ہو گئے تو پھر انہی لوگوں کے ہمرنگ ہو کر دین سے غافل نہ ہو جاویں اور دنیا کو مقدم کر لیں۔

غریبی اور تقویٰ کا جوڑ ہے

جب تک کمزوری اور غریبی ہوتی ہے۔ تب تک تقوےٰ بھی انسان کے اندر رہتا ہے صحابہ کی بھی اول یہی حالت تھی۔ پھر جب کروڑہا مسلمان ہو گئے اور زر ل وغیرہ ان میں آگیا تو خبیث بھی آکر شامل ہو گئے۔ ہم بھی خدا کا شکر کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کی تعداد غرباء میں ترقی کر رہی ہے۔

شام

مامور من اللہ کی سادگی اور بے تکلفی

شام کے وقت بعد ادائیگی نماز مغرب حضرت اقدس نے جلسہ فرمایا تھوڑی دیر کے بعد جناب نواب محمد علی خان صاحب کے صاحبزادہ زرین لباس سے ملبس حضور کی خدمت میں نیازمندانہ طریق پر حاضر ہوئے آپ نے ان کو اپنے پاس جگہ دی۔ ان کو اس ہیئت میں دیکھکر خدا کے برگزیدہ نے بڑی سادگی سے جناب نواب صاحب سے دریافت کیا کہ ان کی کیا رسم ادا ہوئی ہے نواب صاحب نے جواب دیا کہ آمین ہے۔ اس اثنا میں ایک سر و پا کا تھال آیا اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو دھرا گیا۔ چند لمحہ کے بعد پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اب آگے کیا ہونا ہے عرض کی گئی کہ اسے دست مبارک لگا دیا جاوے اور دعا فرمائی جاوے۔ چنانچہ حضور نے ایسا ہی کیا اور پھر فوراً تشریف لے گئے۔

۲۳ دسمبر ۱۹۰۳ء

فرمایا کہ عبد اللطیف صاحب ایک اسوہ چھوڑ گئے ہیں جس کی اتباع جماعت کو چاہیے۔

صحبت کی ضرورت

ایک انگریز کا ذکر تھا جو کہ اپنی عقیدت حضرت اقدس کے سامنے اظہار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کشمیر میں ایک بڑا ہوٹل بناؤں اور وہاں ہر ملک و دیار کے لوگ سیر و سیاحت کے لئے آتے ہیں ان کو تبلیغ کروں حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمیں اس سے دنیا داری کی بو آتی ہے اگر اسے سچا اخلاص خدا کے ساتھ ہے اور اس کی غرض تحصیل دینی ہے تو اول یہاں آکر رہے۔

سنت اللہ کے آگے عقل کی بھی کچھ پیش نہیں چلتی عقل تو یہی چاہتی تھی کہ فی الفور ان باتوں کو مان لیا جاوے جو ہم نے پیش کی ہیں مگر سنت اللہ نہ چاہتی تھی کسی زمرہ میں شامل ہونے کے لئے سچا جوش اسی وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ اول کامل وجوہات دل میں جاگزین ہوں اس کے بعد پھر وہ شخص ہر ایک بات کو قبول کر لیتا ہے صحابہ کرام آنحضرت صلعم کی صحبت میں رہے اور بڑے بڑے نقصان برداشت کئے ان کو اس بات کا علم تھا کہ صحبت سے جو بات حاصل ہوتی ہے وہ اور طرح ہرگز حاصل نہ ہوگی۔

حسن ظن بھی اگرچہ عمدہ شے ہے مگر افراط تک اسکو پہونچانا غلطی ہے ہمارے حصہ کا جو نور ہیں ہوگا ہم خود اسے پہچان لیں گے کہ یہ ہے۔

عجائبات قدرت دکھلانے کے لئے ضروری ہے کہ مخالفت بھی ہو۔ اور روکنے والے بھی ہوں کیونکہ بغیر اس کے خدا کی قدرت کے ہاتھ کا پتہ کیسے لگ سکتا ہے

۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء

ایک معجزہ

یہ ایک معجزہ ہے اور بڑی خوبی کا معجزہ ہے بشرطیکہ انصاف سے اس پر نظر کی جاوے کہ آج سے ۲۳ یا ۲۴ برس پیشتر کی کتاب براہین احمدیہ تصنیف شدہ ہے اور اس کی جلدیں اسی وقت کی ہر ایک مذہب اور ملت کے پاس موجود ہیں۔ یورپ میں بھی بھیجی گئی امریکہ میں بھی بھیجی گئی۔ لنڈن میں اس کی کاپی موجود ہے اس میں بڑی وضاحت سے یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ لوگ فوج در فوج تمہارے ساتھ ہوں حالانکہ خود یہ کلمات لکھے اور شائع کئے گئے تھے اس وقت فرد واحد بھی میرے ساتھ نہ تھا اس وقت خدا نے ایک دعا سکھلائی جو کہ بطور گواہ اصل میں لکھی

نظر نہیں آتا ویسے ہی اس کی بھی حالت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے واقعہ خواہ وہ جہاد کی حرمت کے متعلق ہی ہو یا ارکان اسلام کی عظمت کے قائم کرنے کے لئے ہو مگر اس کی نظر ہمیشہ مخالفت اور اعتراض کے رنگ میں ہی پڑیگی بہرحال پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کی اس خطرناک حالت سے ہمیں اور ہمارے ناظرین کو عبرت حاصل چاہئے اور ان لوگوں کو بہت ہی ترحم کی نظر سے دیکھنا چاہئے جو کہ مسلمانوں میں سے عیسائی ہوگئے اور پھر ان کو اسلام کی طرف علی الاعلان رجوع کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ کیونکہ ایک شخص محبوب عالم صاحب جنکو یہ موقعہ نصیب ہوا وہ اس قدر زخم خوردہ ہیں کہ ابھی تک ان کا دماغ درست نہیں ہوتا۔ اور بُرے بھلے کی تمیز وہ نہیں کر سکتے اسلام کے لئے یہ ننگ گوارا کرتے ہیں کہ وہ بزور شمشیر پھیلا اور سلاطین اسلام کے لئے یہ امر جائز قرار دیتے ہیں کہ کسی کو بزور شمشیر تبدیل مذہب کے لئے مجبور کیا جاوے تو اب اسی سے ان لوگوں کے خیالات کا اندازہ کر لیا جاوے جو اس خباثت کے گڑھے میں گر کر پھر اسی میں رہے اور ان کو باہر نکلنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی ❊

اب ہم دکھاتے ہیں کہ پیسہ اخبار نے خود ہی اپنے اس مضمون میں کیسی منہ کی کھائی اور اس کا آسمان پر تھوکا اُسی کے منہ پر آ پڑا ہے کس طرح سے وہ دروغ گو را حافظہ نباشد کا مصداق ٹھہرتا ہے اور اپنی قلم سے وہ خود کیسے اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ ایک مامور من اللہ کی مخالفت انسان کو کورہ کر بنا دیتی ہے۔ وہ لکھتا ہے ❊

ور کہ یہ دوسری بات ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ غیر مذاہب کے پیروں کو اعتقادی آزادی ہے۔ لیکن سلطنت کے مذہب کی عزت اور وقار قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی بھی اپنے پیرایہ میں کئی ایسی باتیں کرتی ... آشفتگی اور الفت ... کی نظیریں بھی ... ہیں کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کیوقت رومن کیتھلک مذہب کی نسبت کچھ ایسے کلمات کہے گئے تھے جن سے رومن کیتھلک رعایا کو سخت صدمہ پہونچا اور جب کوئی یورپین عیسائی عہدہ دار اپنا مذہب بدلتا ہے اور خصوصیت سے وہ تبدیلی اگر مذہب اسلام میں ہو تو اسے فوراً عہدہ سے بلا قصور موقوف کیا جاتا ہے ❊

ان کلمات میں تبدیل مذہب پر کسی کو اس کے عہدہ سے موقوف کر دینے کو اور کسی مذہب کی توہین کو پیسہ اخبار نے موجودہ الفت اور انصاف سے دور قرار دیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ جب صرف عہدہ سے موقوفی یا توہین مذہب بعید از انصاف ہے تو کسی کو سنگسار کرنا یا تلوار سے مار دینا تو ضرور ظلم عظیم ہوا دوسری بات اس سے یہ ظاہر ہے کہ ایسے ہی خلاف تہذیب اور بعید از انصاف کارروائیوں سے سلطنت کے مذہب کی عزت اور وقار قائم رہا کرتی ہے۔ کیونکہ ادھر تو پیسہ اخبار ان کو ظلم قرار دیتا ہے اور ادھر سلطنت کے مذہب کے عزت اور وقار کے لئے ان کی ضرورت تسلیم کرتا ہے اب ذرا ناظرین ہی غور کریں کہ اس بے سر و پا بیان کا ... بھی کچھ ٹھکانا ہے ہم منتظر ہیں کہ محبوب عالم صاحب اپنی ان ہماری باتوں کا کیا کچھ جواب دیتے ہیں ❊

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰة والسلام الحمد للہ عیال و اطفال بخیر و عافیت ہیں

مولانا عبد الکریم صاحب کی طبیعت گذشتہ ایام میں ایک دو دن علیل رہی باقی اصحاب ... بفضل خدا خیریت سے ہیں ❊

گذشتہ ہفتہ میں بوجہ تعطیل کرسمس بہت سے اکثر احباب کو قادیان آنے کا موقعہ ملا۔ نماز کے وقت مسجد خرد اور اس کی چھت اور سائبان کے دونوں ... احباب سے بھرے ہوئے تھے مگر پھر بھی تشنہ ... جماعت ... مسجد اقصیٰ میں جا کر نماز گذارتے ❊ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء کو مسجد اقصیٰ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰة والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو عنقریب البدر کے اوراق میں نکلنے والی ہے

۲۷ دسمبر کو بوقت ۹ بجے دن کے مسجد ... میں ایک جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے رسالہ سر الشہادتین فی ذبح الشاتین جو خود مولانا صاحب کی تصنیف ہے پڑھ کر حضرت اقدس اور تمام حاضرین کو سنایا۔ قرآن کریم میں صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے واقعہ شہادت کو آپ نے ثابت کیا ہے اور ایک ایک لفظ خدا کی پاک کلام قرآن مجید کا ایسا اس واقعہ پر صادق آتا ہے کہ گویا اس کا ذکر اصل نبی کر قرآن میں درج تھا رسالہ کے پڑھے جانے کے وقت حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب بآواز بلند خوشی کے جوش میں فرمایا کہ بالکل نیا نکتہ ہے اور حضرة اقدس علیہ الصلوٰة والسلام نے بھی آپ کی تائید کی یہ رسالہ دفتر البدر کے اہتمام سے زیر طبع ہے ❊

۳۱ دسمبر کو بعد از نماز مغرب عالی جناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے صاحبزادوں کی آمین ... ختم قرآن ... صاحبزادہ ... قاعدہ یسر القرآن کے ... صاحب کی طرف سے تجویز ہوا تھا وہ حضرت اقدس کے پیش ہوا اور درخواست کی گئی کہ ان کو دست مبارک لگایا جاوے۔ اسی تقریب ... میں ۳ دن تک بتدریج دعوت کا سلسلہ عالی جناب نواب صاحب کی طرف سے رہا اور بتدریج احباب ایک ایک وقت کا کھانا تناول فرماتے رہے

وفات - ہمارے احمدی بھائی مولوی عبد الرحیم صاحب ... علاقہ مدراس اور مولوی خدا بخش صاحب ... بقضائے الٰہی فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون ہر دو کا جنازہ قادیان میں حضرة اقدس نے پڑھا۔

ابو سعید صاحب تاجر برنج رنگون کا اخلاص اور محبت سے بھرا خط آیا ہے آپ نے بعض امور کے لئے دعا کی درخواست کی ہے اور لکھا ہے کہ میرے دل میں ہر وقت یہ خواہش ہے کہ قادیان پہونچوں ... کہ یہ پوری ہو

عالم اخبار

انگلستان میں ایک لیڈی نے امتحان وکالت پاس کیا وہ لارڈ چانسلر کے پاس بغرض اجازت کے لئے گئی لارڈ چانسلر نے فرمایا کہ اس سے ... کوئی ایسی نظیر موجود نہیں ہے کہ کوئی لیڈی وکیل بنی ہو اور آئندہ ایسی نظیر قائم کرنے کی سر دست کوئی ضرورت نظر نہیں آتی۔ ... کا نام ہے ❊

جہلم میں بھی طاعون شروع ہے ❊

مسٹر ڈوئی کا جو باپ معروف تھا اس کے حقیقی باپ ہونے سے ڈوئی نے انکار کر دیا ہے دیکھئے اب حضرۃ الیاس اپنا باپ کسے قرار دیتے ہیں امریکہ کے اخباروں کی رائے ہے کہ وال مین کچھ کالا کالا ضرور ہے وہی اخبار یہ بھی کہتے ہیں کہ مسٹر ڈوئی کی بیوی اور لڑکا اس سے ناراض ہوکر انگلینڈ چلے گئے ہیں لیکن ڈوئی کا بیان ہے کہ مینے ان کو اشاعت مشن کے واسطے انگلینڈ روانہ کیا ہے ؛

۲ دسمبر کا سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ مسٹر ڈوئی کا آباد کردہ شہر زون قرق ہوگیا ہے ۔

امریکہ کے اخبارات راوی ہیں کہ ڈوئی پر نیویارک مین نالشین دائر ہیں اور وہ عنقریب دوالہ دینے والا ہے ۔ اگر اس کی یہ حالت ہے تو یہ بھی موت سے کم نہیں ۔ جب ایک کا بنایا کارخانہ برباد ہوجاوے اور لوگ اسے نالشین کرکے عدالتوں میں گھسیٹے پھریں تو اس سے بڑھکر اس کی موت کیا ہوسکتی ہے ۔

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار مین جگہ دیگر ممنون فرماوین ؛
جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ ایک اپنی جدید ... ہے جو امامیہ لوگوں کی مشترکہ مسجد ہے اس لئے کسی دل جلے نے محراب کی پیشانی پر یہ شعر لکھا اور چلدیئے ۔ خاکسار نماز کے لئے جو بڑھا تو پڑھکر جواب کے لئے متفکر ہوا اللہ تعالےٰ نے اس کا جواب بھی بہت فی البدیہ سوجھا دیا اس لئے یہ سوال وجواب البدر مین شائع فرماوین

سوالیہ شعر جو کسی غائب مخالف نے لکھا

کون آیا جو پھیرے بت سے زمانے والے ۔ آج اذان دینے ہین ناقوس بجانیوالے

فی البدیہہ یہ جواب جو حاضر جواب ثاقب نے لکھا

وہ امام آئے زمانہ کو تھی جن کی امید ؛ وہ مسیحا جو ہین مردوں کو جلانیوالے
آنے والے تو ہے آن کے مرد میدان ؛ آج کس غار مین ہین منہ کو چھپانیوالے

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

ذیل کے لطیفے کو درج اخبار فرماکر مشکور فرماوین ؛

لطیفہ

ہمارے مکرم دوست شیخ عبد الحکیم صاحب ہوشیارپوری سابق ایڈیٹر اخبار پوسٹل آرگن گورداسپور کو کسی تقریب پر ضلع ہوشیارپور مین جانا پڑا ان دنوں وہاں پر سناتن دھرم سبھا کا جلسہ تھا انہوں نے مکان جلسہ مین ایک دیوار پر یہ شعر لکھا ہوا دیکھا ۔ ؎

مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست ؛ ہمین گفتے کہ دین در بت پرستیست

شیخ صاحب کو شوخی طبع کب گوارا کرسکتی تھی کہ یہ یونہین اوپر چپکے بیٹھے رہیں آپ نے فوراً اس شعر کے نیچے پنسل سے یہ دو شعر لکھ دیئے ؛

اگر ہندو بدانستے کہ بت چیست ؛ ہمین گفتے جہالت بت پرستیست
مسلمان خوب فہمید کہ بت چیست ؛ ہمین باعث تنفر از بت پرستیست ؛

پیارے افضل سلام علیکم وقلبی لدیکم ۔

لاریب مین ملزم ہون کہ مین نے کبھی آپ کے لئے قلم نہیں اُٹھایا ۔ منچلا اور بیباک آدمی ، بکم مائگی ، بے بضاعتی و ناتجربہ کاری بے علمی وغیرہ عذرات کو بالائے طاق رکھکر اظہار مافی الضمیر کے لئے طیار ہوجاتا ہے مگر فرماے شوق بیخودی اور آرزوئے فنا کا کیا علاج ۔ خوب ہے ہم وہان ہین جہان کہ ہم کو ہماری بھی خبر نہیں آتی ؛ خیر یہ لاعرض حال تھا ۔ مجنونانہ خیال ہے ۔ اب مطلب کی سنئے ۔

ناظرین البدر کو عید مبارک ہو اور ہماری سنئے تو ؎

خوشیان مناتے پھرتے ہین لوگ عید کی ؛ اور مجھکو آرزو ہے فقط تیرے دید کی

یہ عید سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بیشمار خوشیون اور عید انعام واکرام وافضل الہٰی کا موجب ہے ایک کشتہ خنجر تسلیم کو مرتبہ شہادہ دیا اور جام شہادۃ پلایا ۔ عید تو محرم الحرام سے بھی فضیلت لے گئی ۔ ہان پیاری عید تیری آمد سے پہلے خدا کے فرستادہ کی دعاؤن نے تجھے ساری قوم کے لئے خوش آیند بنا دیا ؛

ہمارے مکرم دوست اور قدیم مہربان چودہری غلام احمد خانصاحب احمدی رئیس کاٹھگڑھ کو بھی جو ابھی آجکل شرف بیعت سے مشرف ہوئے ہیں گویا مراد مل گیا یعنی اللہ تعالےٰ نے اولاد نرینہ عطا فرمائی اور حضرۃ اقدس مسیح آخر الزمان مہدی دوران علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کا نام عبد الرحیم رکھا ؛

مین نے اس تقریب پر چند اشعار لکھے ہین جو البدر کے ذریعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہون ؛

نقش اول

میرے مکرم ومحسن غلام احمد خان ؛ تلاش حق کے لئے تھے بہت ہی سرگردان
دکھا دیا ہے خدا نے رہ ہدیٰ ان کو ؛ ملا دیا ہے کرم سے انہین مسیح زمان
الٰہی سے لطف خدا کا اثر ہوا ظاہر ؛ ہوا ہے حق کا بہت ان پہ فضل اور احسان
کہ بار لایا ہے اب نخل زندگی ان کا ؛ پڑا ہے شجر تو قع پہ سایۂ یزدان
خدا نے بیٹا دیا ہے انہین بڑا ہے بین ؛ بروز یکشنبہ آیا ہے یوسف کنعان
پسر خدا نے دیا ان کو اور دیا پیر ؛ ہوئی ہے آیت لاتقنطو کی شرح عیان
خدا کرے کہ وہ پھولے پھلے بڑھے ہر روز ؛ زمین پہ مہر قمر جب تلک ہین تابان
حکیم کی طرح صادق غلام احمد ہون ؛ یہی ہے خواہش بسمل یہی ہے ورد زبان

نقش ثانی

دیکھین صدق وفا کا رنگ ...

نیوفیشن کے سٹ

ناظرین ہماری یہان میناکاری کی فنٹ گھڑی کا کام کوٹ قمیض کے بہت عمدہ تیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری روپہلی اور ... ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام زبان مین لکھا سکتا ہے ۔ فائدہ یہ ہے کہ بٹن اکثر بہت جلد خراب ہوجاتے ہین اور یہ ہمیشہ ایک ہی رہتے ہین ۔ ... مین نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳ ۔ سادے بٹن ... نام سنہری ... چاندی کا قیمت ۹ ۔ ۱۲ ... بٹن نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ ۔ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوسکتا ہے

پتہ منیجر ایس جی کمپنی گجرات پنجاب

حکیم کی طرح صادق غلام احمد ہون امام وقت یہ ؛ مال وجان سے ہو قربان [illegible]
الٰہی دونوں سلامت رہین قیامت تک ؛ یہی ہے خواہش بسمل یہی ہے ورد زبان ؛ عبد الحکیم ہوشیارپوری

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع و تحصیل
۲۰۷۹	شہاب الدین صاحب مدرسہ کالج	لاہور	
۲۰۸۰	اہلیہ شہاب الدین	"	
۲۰۸۱	فرزند شہاب الدین	"	
۲۰۸۲	غلام رسول ولد عبدالخالق بریکن پل نیو سالٹ ویلر نمک کان کھیوڑہ		
۲۰۸۳	میاں رمضان صاحب	شہر جہلم نواں محلہ	
۲۰۸۴	میاں فضل دین	سیالکوٹ محلہ کشمیری	
۲۰۸۵	سید فضل شاہ صاحب	کٹالیاں	سیالکوٹ
۲۰۸۶	عبدالکریم برادر منشی عبدالعزیز صاحب ٹھیکہ دار	چھاؤنی سیالکوٹ	
۲۰۸۷	عبدالرحیم ملازم سفری ڈاکخانہ	وزیرآباد	
۲۰۸۸	میاں ولی میر	"	
۲۰۸۹	نظام الدین صاحب	پسرور	سیالکوٹ
۲۰۹۰	محمد شفیق صاحب	"	
۲۰۹۱	محمد ابراہیم صاحب	"	
۲۰۹۲	اسماعیل صاحب	"	
۲۰۹۳	روڑا	"	
۲۰۹۴	میاں الطاف علی	"	
۲۰۹۵	محمد یسین معرفت بابو عبدالرحمن صاحب ہیڈ کلارک میرین انجنیئرس آفس یوگنڈہ ریلوے ملک افریقہ		
۲۰۹۶	تمنا الحق صاحب سجادہ نشین	داناپور خانقاہ کلاں عظیم آباد پٹنہ	
۲۰۹۷	شیخ عبداللہ نو مسلم	سکندرپور	جالندھر
۲۰۹۸	محمد عبدالرحمن سارجنٹ اول	قلعہ پھلور	جالندھر
۲۰۹۹	اہلیہ عبدالرزاق دہسہ فروش	محلہ کشمیری	سیالکوٹ
۳۰۰۰	بیگم بی بی زوجہ حافظ عبدالکریم	پیڈالنوالہ	
۳۰۰۱	خانم بی بی زوجہ میاں غلام حسین	لونگو	
۳۰۰۲	فاطمہ بی بی زوجہ اکبر علی	"	
۳۰۰۳	سردار شاہ کنسٹیبل گارد نمبر ۵۴	لاہور	
۳۰۰۴	عبدالمجید ایجنٹ چودہری سلطان محمد صاحب بیرسٹر	جہلم	
۳۰۰۵	طفیل محمد خان طالب علم نور تھلہ ہائی کلاس میونسپل ہائی سکول	جالندھر	
۳۰۰۶	فضل الہی کلارک اسسٹنٹ کمشنر بلوچستان		
۳۰۰۷	محمد حسین	بڑی شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۳۰۰۸	مسماۃ امینہ	"	

نمبر	نام	مقام	ضلع تحصیل
۳۰۰۹	مسماۃ زینب	بڑی شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۳۰۱۰	میرا خان	سٹروعہ	ہوشیارپور گڑھشنکر
۳۰۱۱	مسماۃ یمانہ زوجہ چھجو خان	"	
۳۰۱۲	فضلداد	ہیڑو	ظفروال سیالکوٹ
۳۰۱۳	نتھو صاحب	فقیروالہ	
۳۰۱۴	الہ دین		
۳۰۱۵	صوبا		
۳۰۱۶	عبدالحق طالب علم تھرڈ مڈل کلاس بورڈ سکول	ملتان	
۳۰۱۷	نواب خان	بن باجوہ	سیالکوٹ پسرور
۳۰۱۸	حکم دین سپاہی ملٹری پولیس چھاؤنی منگولی ملک	برہما	
۳۰۱۹	نواب بی بی اہلیہ حکم دین سپاہی	"	
۳۰۲۰	غلام فرید	"	
۳۰۲۱	محمد دین	"	
۳۰۲۲	راج بی بی	انبالہ شہر	
۳۰۲۳	عطا محمد حکیم صاحب	ہرسیاں	جالندھر نواں شہر
۳۰۲۴	ابراہیم صاحب	"	"
۳۰۲۵	چودھری فضل دین نمبردار منڈیالہ	سیالکوٹ	ڈسکہ
۳۰۲۶	شیخ دین حسن محلہ شاہ گراعلی	اٹاوہ	
۳۰۲۷	محمد دین چنیوٹ حال ساکن	لائل پور	
۳۰۲۸	محمد سلطان	سیالکوٹ	ظفروال
۳۰۲۹	نور دین پٹواری	شادیوال	گوجرات
۳۰۳۰	شاہ محمد نمبردار مگولر	چھاؤنی سیالکوٹ	

نمبر بیعت جب سے بیعت کنندگان کے نام البدر میں درج ہونے شروع ہوئے ہیں نمبروں کی ترتیب میں اکثر غلطی واقع ہوتی رہی ہے اول چند نمبروں میں پیچھے شروع سے نمبر دیا جاتا رہا پھر جا بجا سے سلسلہ شروع ہوا تو بعض بعض نمبروں میں ہندسوں کی غلطی ہو گئی اس لئے گذشتہ کل کمی زیادتی کا فرق نکالکر اس نمبر ۲ جلد ۳ سے صحیح نمبر بیعت والوں کا درج ہوا ہے۔ اور یہ سلسلہ صرف اندراج البدر سے ہے ورنہ اس سے بیشتر قریب دولاکھ کے ۳۰۳۰ آدمی شامل بیعت ہو چکے ہیں۔

رسید زر

بابت سنہ ۴ء

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی وڈاک وغیرہ شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت کے آگے ۴ء لکھا ہے اس میں سنہ ۳ء کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی سال چندہ آخیر دسمبر سنہ ۴ء تک ہے۔

- محمد حسین صاحب مدرس — عہ ۱۲/ر
- حاجی امیر الدین صاحب ... — عہ ۱۲/ر
- بابو عطاء الٰہی صاحب — عہ ۱۲/ر
- محمد علی صاحب مردان — ۶/ر بابت پرچہ ہائے سال ۱۹۰۳ء
- نور احمد صاحب گکوہ — عہ ۱۲/ر
- منشی شہاب الدین صاحب جموں — عہ ۱۲/ر
- ڈاکٹر بشارت احمد صاحب انبالہ — عہ ۱۲/ر بغایت ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء
- میاں غلام محمد صاحب لاہور — عہ ۱۲/ر
- بابو غلام محی الدین صاحب لاہور — عہ ۱۲/ر
- سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور — عہ ۱۲/ر
- عطا محمد صاحب اورسیر ایبٹ آباد — عہ ۱۲/ر
- حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور — عہ ۱۲/ر
- منشی عبداللہ صاحب سیالکوٹ — عہ ۱۲/ر
- خواجہ علی صاحب لدھیانہ — عہ ۱۲/ر
- شیخ نور احمد صاحب دکسل ایبٹ آباد — عہ ۱۲/ر ایک اور صاحب اور بقیہ گذشتہ سال کے چند پرچوں کی قیمت
- مولوی خدا بخش صاحب شاہ پور — عہ ۱۲/ر
- غلام حیدر خان صاحب سارجنٹ کرنال — عہ ۱۲/ر بقیہ گذشتہ سال
- فضل الٰہی صاحب کماریاں — عہ ۱۲/ر
- عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخان — عہ ۱۲/ر
- محمد اکرم بیگ صاحب جلال پور جٹاں — عہ ۱۲/ر
- بابو امیر الٰہی صاحب — عہ ۱۲/ر

۸ جنوری ۱۹۰۶ء

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طبِ روحانی

نہیر ادویہ کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کو دریافت ہوا ہے کہ مسیحؑ کے معجزات کی سکھایا ہے ... حق کہ ایک مریض کو ایک ماہر اپنی عملی دیدی پر ادوسری کو زندہ

سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکو بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جو دیا جات ... مرض مین اسپرٹ

کرنیوالے ... دور کو زیادہ نافع العابل ہو سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنیکی عادت بھی

پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنیوالوں نے مبالغہ کیا ہے کہ آسمان وزمین کے قلابے ملادئے ہیں اور اس

کے شائق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم

مطلبیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے ایسا ہی خدا کے ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے

ویسے ہی اسکے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنے مدوح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اہل

حالات سے تھے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بنیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کریں۔ قیمت عمر

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم — بجواب فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد اور خروج دجال یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸

سرِّ مکتوم — یہ سو صفحہ کی کتاب انجیل شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور لنڈا کم ... پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ کرنیکا انجیل میں ذکر ہے وہ خود اس سے ثابت ہے کردہ در اصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ — اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعودؑ کا ثبوت محض سابقہ سے دیا ہے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی — ۳۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے کہ برانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ار

قولِ صحیح — پنجاب کے مشہور ومعروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کی تائید میں لکھی زیر طبع ہے قیمت ۲ر ہوگی

عاقبۃ المکذبین — اور قادیانی مخالف مولویوں کا انجام ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی — یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ ایک انگریزی لکچر مترجمہ منشی عبد العزیز صاحب صادق قیمت ۳ر علاوہ محصول ڈاک

صیانۃ الناس — مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ادر

الہامی دعا صاحب کلشیئٍ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ... علاوہ محصول ڈاک

کامنِ پنجابی — مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات قیمت ار

نظم برائے مشتوریات بطرز کامن مصنفہ ... ار

روشنائی احمدیہ — ساختہ مرزا عبد الکریم صاحب ... نہایت اعلیٰ قسم اور کی تولہ ... ادویہ قیمت ... کو خاص رعایت

مجرب ادویہ — یہ ادویہ ... کہ قادیان میں رہ کر ہم نے ... کی تیار کی ہوئی ہیں

... ایک علاج ... شفا حاصل ہوتی ہے

حب دافع دائمی قبض — بعض ... استعمال سے غرض عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ ... مرض ہونے سے اس کا ... بباعث ... کے حاصل ہوتی ہے قیمت ...

اکسیر تسکیم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عمر

علاج نکسیر — نکسیر یعنی ناک کے اندر زخم ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے ... ایک عمدہ ...

حب جدید — پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج ... بہت ... قیمت عمر

روغن بہرہ پن لنڈ ... بہرہ ... آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ... عہ

دردِ سر کی گولی — ہر ایک قسم کے درد کو اسی سے آرام پہنچتا ہے ... ۱۶ گولی۔ ایک روپیہ

سرمہ نگاری اعلیٰ درجہ کا ... عبار ... آشوب چشم ... پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا ... اعلیٰ درجہ کا ... خاندانی نسخہ فی تولہ ۱ر

مصفی خون ... گولیاں خالص عنبر۔ کرچ ہر ادر چوب چینی کی ... گولی ...

سلائی گلرہ ... ہندوستانی ... جو ... خواہ ... استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ...

برص کی دوا یا اپھل بہری جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بدنی جلد پر سفید داغ ... آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ صد ہا پر ہو چکا ہے قیمت عمر

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات طیار کر کے بذریعہ وی پی ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن — یہ ایک بینظیر تفسیر ہے جو کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم بی نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا نور الدین صاحب کو ... سے زیادہ ... اور ... نہایت عمدہ ... بیان ... البدر ... خریداران البدر کو ... قیمت ... بارہ عمر
المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں ... دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز — اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے جاری ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر ... اسلام ... ثابت ... قیمت سالانہ ... زبان انگریزی ... زبان اردو ... تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

بنارسی مال
ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دوپٹے اور گلبدن وغلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو شہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ ... نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا
المشتہر
سید عزیز الرحمن محلہ ... متصل کتاب گھر کوہ منصوری

محمد عبد الرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور
سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط ... نرخ ... قیمت فی درجن قسم اول ... دوم ... سوم ... محصول ڈاک بذمہ خریدار

اشتہاروں کا نادر موقع
البدر اپنی مدد کے ذریعہ احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ ... اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات ... اور مبالغہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ۔ ... سے کرو

البدر کے ... ایک روپیہ ... محصول ڈاک۔ دفتر البدر سے طلب کرو

حضرۃ مسیح موعودؑ کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب ... سے دستیاب ہوں گی

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

سلاسل الفضائل ... ترجمہ قیمت ... درخواستیں ... فضل الرحمن ... کے نام آنی چاہئیں
سلاسل التعلیم قیمت ۲ر **سیرۃ النبی** قیمت ... درخواستیں حکیم فضل دین ... کے نام آنی چاہئیں

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم (دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد صلعم کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَرَّحَ لَکُمْ وَقْتَ مَسِیْحَۃٍ وَمَا تَرَ اٰدَہٗ

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

چہ گویم با تو گرآئی بپاہ وہ قادیاں بینی
تو وا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

منوا لبط
ہر حال میں پیشگی لیجاتی
طلباء کے لئے جوابی
ٹکٹ آنا ضروری ہے
نہیں دیا جائیگا
کتابت میں نمبر خریداری
ورنہ جواب میں دیر ہوگی
۱

نرخ قیمت
... میں ہر سالانہ ...
... ...
... ...
... نگاروں کو مفت روانہ ہوتا ہے
پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی
اخبار نہ جاتا ہو مفت
روانہ ہوتا ہے +

جلد ۳ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | نمبر ۱۱

خریداروں کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پہ جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار آمدنی، تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو ... احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ... سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو خفا ... اور ہمدردی کے خیال کو دل ... دیگر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرگرمی کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنادیویں۔ ... پوری کوشش کیجاتی ہے ... متعلقہ قضاء و قدر ... - مہتمم

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفٰی ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدارِ ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جانِ ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسلِ ربّ العباد
آن ہمہ از حضرتِ احدیت ست
منکرِ آن مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر راست
منکرِ آن موردِ لعنِ خدا ست
معجزاتِ انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +
اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار
آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین - پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہیں +

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بالقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا +

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلیگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہیں۔ جبکہ البدر نے پورے ... جو ... پچھلے سال کی یادگار میں ہے کہ آپکی فتح ونصرت کا زمانہ ہے۔ قادیان سے طلوع ہوا ...

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقریر بےنظیر

جو کہ آپ نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں کھڑے ہو کر فرمائی +

میں نے اس لئے چند کلمات کے بیان کرنے کی ضرورۃ سمجھی ہے کہ موت کا اعتبار نہیں ہے اور کسی شخص کو یقینی طور پر یہ علم نہیں ہے کہ اس کی زندگی اور کتنے دن باقی ہے اس لئے یہ اندیشہ بار بار پیدا ہوتا ہے کہ ہماری جماعت میں سے کوئی اس بات سے ناواقف نہ رہ جاوے کہ اللہ تعالیٰ کی اس سلسلہ کے قائم کرنے سے کیا غرض ہے اور ہماری جماعت کو کیا کچھ کرنا چاہیئے اور وہ اس غلطی میں نہ رہیں کہ رسمی طور سے بیعت میں داخل ہونے سے نجاۃ مل جاتی ہے اسی لئے ضروری ہے کہ میں تم کو اصل غرض بتا دوں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے اور وہ کن باتوں سے راضی ہوتا ہے +

سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھے امام مان لینا صرف اتنی بات نجات کے لئے ہرگز کافی نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے نہ کہ زبانوں کو۔ نجات کے واسطے جو کچھ ضروری ہے وہ خدا تعالیٰ نے خود ہی بار بار فرما دیا ہے کہ انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلعم کو سچا نبی یقین کرے۔ قرآن شریف کو کتاب اللہ مانے اور یہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اب قیامت تک کوئی اور کتاب یا شریعت نہ آوے گی۔ دیکھو خوب یاد رکھو۔ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور اب آپ کے بعد کوئی نئی شریعت نہ آوے گی۔ اور نئے احکام ملیں گے۔ یہی شریعت اور احکام قیامت تک رہیں گے میری کتابوں میں جو الفاظ میری نسبت نبی یا رسول کے پائے جاتے ہیں ان سے ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاویں بلکہ صرف یہ منشاء ہے کہ جب خدا تعالیٰ حقیقی ضرورۃ کے وقت کسی اپنے بندہ کو برگزیدہ اور مامور کرتا ہے تو مکالمات الٰہیہ کا شرف اسے دیتا ہے اور غیب کی خبریں اسے بتلاتا ہے اس لحاظ سے اس مامور پر بھی نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ نئی شریعت اور نئے احکام لاتا ہے اور نعوذ باللہ آنحضرت صلعم کی شریعت حقہ کو منسوخ کرتا ہے بلکہ یہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلعم کی سچی اور کامل اتباع سے ہی ملتا ہے اور بغیر اس کے اور کوئی ذریعہ ایسا نہیں ہے کہ وہ ان باتوں کو پا سکے۔

ہاں یہ ضروری امر ہے اور قدیم سے سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ جب زمانہ میں گناہ کثرت سے ہوتے ہیں اور دنیا ایمان کی حقیقت سے بے خبر ہو جاتی ہے اور شریعت کا صرف پوست باقی رہ جاتا ہے ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ مغز اور لب سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں ایمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ شیطان کا تسلط اور غلبہ بڑھ جاتا ہے تو ایسے وقت میں خدا تعالیٰ ایک بندہ کو انتخاب کرتا ہے جو کہ اس کی سچی اطاعت میں فنا اور سرشتہ ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ کا شرف اسے بخشتا ہے +

اور

اب اس وقت اس نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے کیونکہ یہ وہ زمانہ ہے کہ اس میں محبت الٰہی بالکل دلوں میں سرد ہو گئی ہے اور اس کی جگہ دنیا نے لیلی ہے غور سے دیکھو کہ جس قدر مسلمان ہیں۔ سب مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں ہر ایک لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہے نبوۃ کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ نماز روزہ وغیرہ بھی اکثر ادا کرتے ہیں لیکن ان تمام باتوں اور عملوں میں جو روحانیت چاہیئے وہ ہرگز نہیں ہے ایک طرف تو یہ اعمال بجا لاتے ہیں دوسری طرف ایسے افعال کرتے ہیں جو ان کے بالکل مخالف ہوتے ہیں اور وہ افعال ہی اس امر کا ثبوت ہیں کہ روحانیت نہیں ہے۔ جب نماز روزہ وغیرہ میں روحانیت نہ ہوگی تو کوئی ثمرہ اور فائدہ مرتب نہ ہوگا +

اعمال صالح اسی وقت اعمال صالحہ ہوتے ہیں جب تک ان کی ضد واقع نہ ہو صلاح کے مقابل پر فساد باقی ہے وہ یاد رکھیں کہ ان کی نمازیں نمازیں نہیں ہیں وہ آسمان کے اوپر نہیں جانے کی کہ ان کے واسطے زیر دست بہت کا موجب ہوں۔ مخالفوں میں بہت سے آدمی ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے روزہ نہیں رکھتے اور ارکان اسلام بجا نہیں لاتے پھر کونسی نئی بات ہے جو کہ ہمیں تمہارے امام کی بیعت سے حاصل ہو جاوے گی۔ وہ اصل میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور ہماری جماعت کے بعض کچے آدمی بھی ان دھوکوں میں آ جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جب سب کچھ موجود ہے تو اس بیعت کی کیا ضرورۃ تھی تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا کام چھوٹا نہیں ہے یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے اس وقت جب کہ روحانیت بالکل نہیں رہی تھی خبر لی۔ اگر وہ اس وقت پورے غور سے کام لیں اور سوچیں تو ان کو حقیقت واضح ہو جاوے۔ یہ ایک دھوکہ ہے جو کہ دلوں میں گذرتا ہے اور اکثر لوگوں سے [illegible] ہیں کہ جس حالت میں دوسرے مسلمان بھی ارکان کی بجا آوری میں ویسے ہی پابند ہیں جیسے کہ ہم۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ نجات کو صرف اپنے سلسلہ میں ہی کہا جاتا ہے وہ لوگ کیوں نجات نہ پاویں گے چونکہ ان لوگوں کو ان اعتراضوں کا جواب نہ آیا اسی لئے یہاں لکھ دیا اور ایسے وساوس بعض وقت سحر کی طرح کارگر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن غور کرنے کا یہ مقام ہے کہ جب پیغمبر خدا آنحضرۃ صلعم آئے تو کیا یہود نے اپنے شعائر اور ارکان اور رسوم کو ترک کر دیا تھا وہ سب بجا لاتے تھے اور جب وعدہ توریت ان ارکان کی بجا آوری پر نجات کا وعدہ بھی تھا۔ بلکہ یہود تو اب تک توریت پر عمل کر رہے ہیں۔ وہی قبلہ۔ وہی نماز۔ اسی قسم کی مساجد جیسے کہ اس وقت تھیں اب بھی موجود ہیں۔ اور توریت میں نجات کے وعدے بھی لکھے ہوئے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آنحضرت صلعم آئے۔ اور آپ پر ایمان لانا اور آپ کی اطاعت کرنی ضروری امور ٹھہرے اور پھر جو لوگ منکر رہ کر حسب توریت اعمال بجا لاتے رہے یا لاتے ہیں وہ کیوں نجات کے مستحق نہیں ہیں۔ عیسائیوں کا ایک فرقہ اس وقت بھی توحید کا قائل موجود تھا اب بھی ہے ان کے پاس بھی کتاب موجود ہے غرضیکہ ایک باریک نکتہ غور کرنے والوں کے لئے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ روحانیت کو پسند کرتا ہے اور اس کی نظر اسی پر پڑتی ہے ظاہری اعمال پر وہ نظر نہیں

کرتا۔ ایک متحقف کے ہاتھ مین تسبیح ہوتی ہے۔ نماز روزہ یہی بھی وہ ادا کرتا ہے اور بظاہر ابرار واخیار کے اعمال اس سے صادر ہوتے ہین مگر یہ ضروری نہین ہے کہ اس سے وہ خدا کی نظر مین بھی ابرار واخیار مین لکھا جاوے۔ ایک انسان تو اس سے دہوکہ کھا سکتا ہے مگر خدا نہین کھا سکتا کیونکہ اس کی نظر پوست پر نہین ہے وہ تو روحانیت کو چاہتا ہے جو کہ مغز ہے نہ کہ قشر کو۔

بیوفا آدمی جو کہ خدا کو چہوڑ دیتے ہین کتون کی طرح ہوتے ہین کہ مطلب کے یار رہتے ہین۔ اگر ان کی آرزوئین اور مرادین پوری ہوتی رہین تو وہ خدا کو مانتے رہین گے اور اگر نہ پوری ہوئین تو پھر اس سے ناراض۔ اور شکایت کا دفتر کھلا ہوا ہے تو جن کی یہ حالت ہے اور ان مین صدق و وفا نہین ہے بھلا ان کی نمازون کو کیا کرے وہ خدا کے نزدیک ہرگز نمازی نہین ہین اور ان کی نمازین سوائے اس کے کہ زمین پر ٹکرین مارین اور کچھ حکم نہین رکھتین۔

خدا کے نزدیک نمازی

اسی وقت ہوگا جبکہ وہ سچا اور صدق و وفا کا تعلق اس سے باندھیگا اور خدا کی رضا اور طاعت مین اس قدر محو ہو اور دین کو دنیا پر یہانتک مقدم رکھے کہ جان دینے کو بھی ہر وقت طیار رہے جب اس کی صدق و وفا کی نوبت اس حد تک ہوگی تو اس وقت اس کی نماز خدا کے نزدیک نماز ہوگی۔ بہت سے ایسے لوگ ہین کہ مخلوق کے نزدیک راستباز ہین متقی ہین۔ نیک بخت ہین۔ لیکن ان کا تعلق خدا سے صاف نہین ہے اور وہ محبت اور دین کا تقدم دنیا پر جو خدا چاہتا ہے ان مین نہین ہے۔ اس لئے خدا کے نزدیک وہ کافر ہین سچے ایمانداروں کی جو علامات ہین اگر ان سے تم ان کو پرکھو تو ایک بھی انمین نظر نہ آوے گی۔

ایک بڑی علامت سچے ایماندار کی یہ ہے کہ انسان دنیا کو پاؤن کے نیچے کچل کر اور اُسے ردی جان کر اس سے ایسا الگ ہوجاوے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے الگ ہوتا ہے۔ اسیطرح سے جب وہ اپنے نفس کی کینچلی سے الگ ہووے تو وہ حقیقی مسلمان ہوتا ہے۔ خدا تعالے کی معیت اس کے شامل حال ہوتی ہے اور وہ خدا کے نزدیک بھی مومن مسلمان ٹھہرتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے۔

ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

یعنی بیشک خدا تعالی ان لوگون کے ساتھ ہوتا ہے جو تقوی اختیار کرتے ہین اور تقوی سے بڑہکر کام کرتے ہین کہ محسنون مین ہوتے ہین۔

بدی سے بچنا نیکی نہین ہے

تقوی اصل مین بدی کی باریک سے باریک راہون سے پرہیز کرنے کا نام ہے لیکن صرف بدی سے بچنے کا نام نیکی نہین ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ مین چوری نہین کرتا۔ نقب زنی نہین کرتا۔ زنا نہین کرتا کسی کا مال ظلم سے نہین لیتا۔ اور وہ ان باتون کو نیکی قرار دیتا ہے مگر ایک عارف کے نزدیک ایک ہنسی ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیون کا مرتکب نہین ہوتا تو ان کے ضررون سے بھی تو وہی بچا ہوا ہے پھر خوبی کیا ہوئی اگر وہ یہ بد مین کرتا تو ان کی سزا پاتا۔ پس اس کا صرف بدی سے بچنے کا فعل نیکی نہین ہو سکتا بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی سچی خدمت گذاری کرے۔ اور خدا تعالی کی پوری اطاعت کرے۔ جیسے کہ اطاعت کرنے کا حق ہوتا ہے اور اس کی راہ مین عزیز جان تک دیدینے کو ہر وقت طیار رہے۔ اس آیت مین جو مین نے اوپر پڑہی ہے خدا تعالے فرماتا ہے کہ مین ان لوگون کے ساتھ ہون جو کہ باریک سی باریک بدی سے پرہیز کرتے ہین اس سے بھی ظاہر ہے کہ صرف بدی کا نکرنا کوئی خوبی کی بات نہین ہے جب تک اس کے ساتھ نیکی بھی نکرتا ہو بہت سے لوگ ایسے موجود ہون گے۔ جنہون نے کبھی زنا نہین کیا۔ خون نہین کیا۔ چوری نہین کی۔ لیکن ساتھ ہی اس کے اس نے کوئی نیکی بھی نہین کی تو اگر ایسا شخص نیکون مین شمار کیا جاوے تو بڑی بیہودگی ہوگی جیسے دنیا ہے۔ خدا نے ... اس بات کو پسند نہین کیا کہ صرف بدچلنی نکرنیوالا اس کے اولیاء مین داخل ہوا ہو۔ بدچلنون کے لیئے عادت اللہ ہے کہ وہ اسی دنیا مین سزا پاتے ہین۔ پس خوب یاد رکھو کہ صرف بدی سے بچنے کا نام نیکی نہین ہے۔ تقوی اور نیکی کی مثال یہ ہے کہ ایک برتن کھانے کا ہو اُسے خوب صاف کیا جاوے اور اندر باہر سے دہویا جاوے تاکہ اس مین کھانا ڈال کر کھا دین۔ لیکن جب وہ صاف ہو تو اس مین کھانا وغیرہ کچھ بھی نہ ڈالین اور جون کا تون وہ برتن پڑا رہے تو کیا صرف صاف برتن کھانے پینے کا کام دیگا ہرگز نہین ہے اسیطرح تقوی تو صرف نفس الامارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس مین پڑتا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دیکر انسان کو اس قابل بناتا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہون اور وہ بلند مراتب قرب الہی کے حاصل کر سکے۔

نفس کے ۳ اقسام

نفس کے ۳ اقسام ہین ایک امارہ ایک لوامہ۔ ایک مطمئنہ

ان کے علاوہ ایک اور نفس تو نہین ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُسے مطلق اقتدار بدی کے ارتکاب کا نہین ہوتا۔ نفس امارہ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بندہ شیطان کا ہو اور مثل غلامون کے وہ نفس کی اطاعت کرے۔ خون کے لئے۔ چوری کے لئے۔ زنا کے لئے۔ بدنظری کے لئے اور ہر ایک بدی اور برائی کے لئے جب اُسے نفس کہے تو وہ فوراً بجالاوے اور اسے کوئی خدشہ نگذرے۔ دوسری قسم نفس کی نفس لوامہ ہے یہ ایسے لوگون کا نام ہے کہ جن سے گناہ بھی سرزد ہون مگر ساتھ ہی اس کے ملامت اور پچھتاوا بھی دل مین ہو کہ یہ گناہ کیون ہوا اور وہ اس تدبیر اور کوشش مین لگے رہین کہ کسیطرح اُسے خلاصی ہو۔ یہ لوگ ایک جنگ مین رہتے ہین اور شیطان اور نفس کے ساتھ ان کی لڑائی ٹھنی رہتی ہے کبھی نفس غالب آگیا تو لغزش کھا گئے۔ کبھی آپ غالب آگئے تو نفس نامراد رہا زینہ بزینہ یہ لوگ اوپر چڑہتے ہین اور نفس امارہ سے ترقی کر کے انسان لوامہ مین آتا ہے۔ نفس امارہ والا اور گدھے۔ بلی مین کوئی فرق نہین کرتا۔ جیسے بلی کا دستور ہے کہ جب گھر مین داخل ہوتی ہے تو کسی قسم کا کوئی کھانا پڑا ہو اُسے یہ خیال نہین آتا کہ یہ میرا حق نہین ہے مین نہ کھاؤن فوراً منہ ڈالدیگی۔ ایسے ہی ہر ایک قسم کے فسق و فجور کا اس سے ارتکاب ہوتا۔ لیکن نفس لوامہ والا ہر ایک بات مین ایک جنگ کرتا ہے اگرچہ اُسے بڑی جنگ درپیش ہوتی ہے مگر تاہم وہ کرتا ہی رہتا ہے تیسرا نفس مطمئنہ ہے جو کہ اس جنگ مین غالب آجاتا ہے اور نفس اور شیطان پر فتح حاصل کرتا ہے اس کا نام مطمئنہ اس لئے ہے کہ یہ اطمینان یافتہ ہوجاتا ہے۔ انسان کے ہر ایک قوئے پر اس کا قابو ہوجاتا ہے اور طبعی طور پر اس سے نیکی کے کام سرزد ہوتے ہین۔ سب سے بڑی خوبی اور نیکی بات اس مین یہ ہوتی ہے کہ

یہ خدا پر ایمان لاتا ہے

کیونکہ ہر ایک نیکی اور راست بازی کی جڑ خدا شناسی اور خدا پر سچا ایمان ہی ہے جس قدر اس مین نقص ہوگا۔ اسی قدر ایمان مین بھی نقص ہوگا جب نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے یعنی نفس اور شیطان سے جنگ مین انسان فتح پالیتا ہے۔ تب اُسے یہ ایمان حاصل ہوتا ہے اور ایک عجیب تبدیلی اس وقت حاصل ہوتی ہے۔ گویا کہ گناہ کے اعضاء بالکل کاٹ دئے جاتے ہین۔ جیسے انسان کے اعضاء ہاتھ پاؤن۔ کان۔ ناک وغیرہ کاٹ دیئے جاوین اور آنکھ نکالدی جاوے تو پھر اس کے متعلق جو گناہ ہین وہ اس سے صادر نہ ہو سکین گے اسیطرح نفس جب مطمئنہ ہوجاتا ہے تو اندرونی اعضاء جو گناہ کے ہوتے ہین

وہ کاٹے جاتے ہیں اور ان میں بالکل گناہ کے کرنے کی قوت باقی نہیں رہتی۔ جب ایک جا لور خصی ہو جاتا ہے اسیطرح وہ گناہ سے خصی ہو جاتا ہے اور وہ مجبوراً خدا کی مرضی کے خلاف کوئی فعل اور حرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ اسکو سچا ایمان حاصل ہو + ہماری جماعت کو بڑی ضرورت سچے ایمان کی ہے اس کے لئے چاہیے کہ وہ دعائیں کریں نری تدبیر انسان کے لئے کافی نہیں ہے۔ خدا جب کسیکو تدبیر پر چھوڑ تا ہے تو وہ نامراد رہتا ہے۔ یہود کو توریت کی حفاظت کے لئے بہت بہت تدبیریں بتلائی گئیں کہ اس کو اپنے گھروں کے دروازوں۔ چوکھٹوں وغیرہ ایسے ایسے مقامات پر لکھ رکھیں کہ ہر وقت یاد رہے لیکن چونکہ یہ صرف تدبیر تھی اس لئے وہ توریت کی حفاظت نہ کر سکے اور آخر کار نامراد اور مغضوب ہوئے اس لئے خدا تعالے نے مسلمانوں کو کہا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اس سے خدا نے یہ بتایا ہے کہ جب تک ایک امر اس خدا تعالے کے ہاتھ میں نہو تب تک اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اپنی تدبیریں اور تجویزیں انسان کی پاک باطنی کے لئے ہرگز کافی نہیں ہیں۔ جب تک خدا تعالے کی طرف سے قوت نہ ملے۔ اور اس کا ذریعہ دعا ہی ہے۔ صرف اپنی کوشش سے ہی تقوے اور راستبازی حاصل نہیں ہو سکتی اور نفس مطہر بن سکتا ہے۔ خدا تعالے بار بار تاکید کرتا ہے کہ تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو۔ اس سے نکلنے کی کوشش کرو۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ بلا مدد خدا تعالے کے تم نکل سکتے ہو۔ ہر حالت میں خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ دیکھو بہت لوگ ہیں کہ کوشش کرتے کرتے رہ جاتے ہیں اور ان کو کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کا علاج یہی ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کرے اور نیک آدمیوں کے ساتھ ہو جاوے۔ جیسے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کونوا مع الصادقین مگر یہ معیت قولی اور عملی طور پر ہونی چاہئے۔ صرف قول اس میں کافی نہیں جب تک عمل نہ ہو۔ ایک شخص ہر روز کنجروں کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں زنا نہیں کرتا لیکن اسے کہو کہ آخر تو ایک دن کریگا۔ اسیطرح اگر ایک شخص شراب خانہ پر روز جاتا ہے یا شرابیوں کی مجلس کو ترک نہیں کرتا تو وہ ایک دن شراب پئیگا۔ صحبت میں تاثیر ضرور ہوتی ہے اس سے انسان بچ نہیں سکتا جو شخص نیک صحبت میں رہتا ہے اور نیکوں میں اس کی نشست برخاست ہے تو گو وہ ان کا مخالف ہی ہو مگر رفتہ رفتہ ایک دن وہ نیکوں کے قابو میں آجاویگا +

صلح حدیبیہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک بات تھی کہ بہت لوگوں نے آنحضرت صلعم کے روئے مبارک کو دیکھا اور آپ کی باتیں سنیں اور اس طرح صدہا آدمی مسلمان ہو گئے۔ کفار کے جو لوگ مسلمانوں میں آتے ان کو آنحضرت صلعم کی صحبت نصیب ہوتی اور جب وہ واپس جاتے تو اس اثر کو ساتھ لیجاتے۔ حالانکہ اس سے پیشتر ان لوگوں کو اسلام کی خبر تک بھی نہ تھی اور دور بیٹھے کون مانتا۔ خدا نے یہ تقریب پیدا کر دی کہ اکثر لوگوں کو زیارت اور صحبت نصیب ہو گئی۔ اگر صحبت نہ ہوتی تو کیا فائدہ اٹھاتے۔ اب جو لوگ گھروں میں بیٹھے باتیں بناتے ہیں اور ان کو یہاں کی صحبت نصیب نہیں ہے وہ کیا سمجھ سکتے ہیں۔ جب ان سے کوئی پوچھے تو سوائے چند شبہات کے اور کچھ پیش نہیں کر سکتے اگر ان میں تقوے ہوتا تو یہاں آتے۔ چند دن رہتے۔ یہ امر ان کے لئے گناہ نہ تھا۔ جیسا کہ ہندوؤں اور عیسائیوں سے ملتے ہیں اور اپنی ضرورتوں کے لئے ان کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں تو اگر یہاں ہمارے پاس بھی آکر رہتے اور ملتے تو کیا حرج تھا۔ امید تھی کہ اکثر ان میں سے سمجھ جاتے۔ ایسے لوگوں کے لئے کونوا مع الصادقین میں ایک عمدہ نکتہ تھا۔ کاش کہ وہ اسے سمجھتے کہ صادقوں کے پاس آنے جانے سے صدق انسان کے اندر کام کرنے لگتا ہے۔ یہ سنت اللہ ہے کہ ہر ایک صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اس لئے احادیث میں تاکید ہے کہ تم بد صحبت کو ترک کرو۔ ورنہ انہی لوگوں میں شمار کئے جاؤ گے۔ جو نیکوں میں رہتا اور بود و باش اختیار کرتا ہے وہ نیکوں میں ہی شمار ہوتا ہے۔ فرشتے جب اللہ تعالے کے پاس جاتے ہیں تو ان پر سوال ہوتا ہے۔ کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہیں تیرے بندوں کو دیکھا جو کہ تیری یاد میں مصروف تھے مگر ایک شخص ان میں تھا کہ وہ ان میں سے نہ تھا۔ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وہ بھی انہیں میں ہے۔ پس وہ بہت ہی بد نصیب ہے جو کہ صحبت سے دور رہتا ہے۔ مطمئنہ کی تاثیرات میں سے یہ بھی ہے کہ اطمینان یافتہ کی صحبت سے اطمینان حاصل ہو جاوے۔ ایک تاثیر دوسری تاثیر کو کشش کرتی ہے اور اس میں بھاری نعمت اطمینان پاتا ہے۔ جیسے خدا تعالے فرماتا ہے راضیۃ مرضیۃ کہ خدا تعالے تجھ سے راضی اور تو خدا سے راضی اصل میں ایمان کامل اس وقت حاصل ہوتا ہے

جبکہ نفس اور شیطان کی لڑائی بجز الہی بالکل جاتی رہے جب تک یہ حاصل نہ ہو اس وقت تک ایمان میں نقص ہے۔ اگر غور سے دیکھو تو ہر ایک بشر کی خدا سے بھی ایک لڑائی لگی رہتی ہے اس طرح سے کہ بعض وقت وہ دعا کرتا ہے تو قبول نہیں ہوتی کئی امیدیں اس کے دل میں ہوتی ہیں وہ بر نہیں آتیں اس لئے وہ خدا پر شکایت کا دروازہ کھولتا ہے۔ سچے ایمان کی یہ علامت ہے کہ کوئی شکایت نہ ہو اور خدا کی مرضی اس کی مرضی ہو۔ اسی کی طرف اللہ تعالے اشارہ فرماتا ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پ ۳۰ ع ۱۴ کہ اے نفس جو کہ خدا سے اطمینان یافتہ ہے تو اپنے رب کی طرف واپس آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ اس میں انسان ہر ایک شکوک و شبہات سے پاک ہوتا ہے اور اسے کوئی خطرہ کسی قسم کا نہیں رہتا مگر اس سے پیشتر کے جس قدر مقامات ہیں۔ ان سب میں اندیشہ ہے۔ رضا کا مقام جو کہ سب سے اعلے ہے وہ اسی میں حاصل ہوتا ہے اور اس وقت انسان کی خدا سے ایک ذاتی محبت ہو جاتی ہے۔ اور جب تک یہ نہ حاصل ہو۔ تب تک ایمان معرض خطر میں رہتا ہے لیکن نفس مطمئنہ اس وقت شیطان کے دھوکوں اور حملوں سے بالکل امن میں آجاتا ہے اس لئے سب کو چاہیئے کہ یہی مقام حاصل کرنے کے لئے بہت دعائیں کریں بہت ایسے لوگ ہیں کہ وہ نفس امارہ میں آکر ایسے اڑے ہیں کہ اس سے آگے کوئی حرکت نہیں کر سکتے ان کا قول ہے "ایہہ جگ مٹھا اگلا کس ڈٹھا" (یعنی یہ جگ تو بہت میٹھا ہے اور اسکا عیش و آرام ہمیں مطلوب ہے آخرۃ کس نے دیکھی ہے کہ کیا ہونا ہے اس لئے اس کی کیوں فکر کریں) ایسے لوگ کسی مدح کے قابل نہیں ہیں۔ لوامہ والے اگرچہ ایک وقت شیطان کے قابو میں ہوتے ہیں اور ایک وقت رحمان کے۔ کیونکہ وہ لڑائی میں رہتے ہیں تاہم خدا نے ان کو محل مدح میں لکھا ہے اور مطمئنہ والے جو کہ فتح پا کر غالب آچکے ہیں وہ دار الامان میں ہیں یا لوامہ والوں کو یوں سمجھو کہ وہ ابھی ڈیوڑھی پر ہیں اور اندر داخل ہونے پر ان کی نظر ہوتی ہے کہ شیطان سوٹا (ڈنڈا) مارتا ہے +

تقویٰ کا اول مرتبہ بدیوں سے بچنا ہے اور طرف نیکی والا لیتہ انتہا تک پہنچاتا ہے اور دوسرا مرتبہ اس کا نیکیوں کا کرنا ہے مگر یہ سب بجز توفیق الٰہی کے میسر نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب انسان بدی سے پورے طور پر پرہیز کرتا ہے اور حتی الوسع کوشش کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دارالامن میں داخل کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے ہماری راہ میں بہت جنگ کی۔ اب ہم تجھکو یہ مقام دیتے ہیں کہ تو

دارالامان میں آجا وادخلی جنتی اسی کی طرف اشارہ ہے کہ میرے بہشت میں داخل ہو جا۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ بعد مرنے کے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ بلکہ یہ سلوک کے مراتب ہیں جو کہ سالک الی اللہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور وہ اسی دنیا میں جنت میں داخل ہوتا ہے [illegible] ختم ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا فضل [illegible] مشکلات کو جو لوامہ کی حالت میں [illegible] دیتا ہے اور ایک امن اور سکینت [illegible] کے کنار عاطفت میں ابھرتا ہے۔ قرآن میں [illegible]

والذین آمنوا وعملوا الصالحات لندخلنهم فی الصالحین [illegible]

کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ان کو صالحین میں داخل کرتے ہیں۔ یہاں پر [illegible] پیدا ہوتا ہے کہ جب ایمان اور عمل صالح انسان کو حاصل ہو گیا تو پھر [illegible] کہ ہم ان کو صالحین میں داخل کرتے ہیں یہ تحصیل حاصل ہے۔

صلاحیت کے دو اقسام

اصل بات یہاں خدا تعالیٰ کا اس نکتہ کو بیان کرنا ہے کہ صلاحیت دو قسم پر ہے ایک وہ جو انسان تکلف اور بناوٹ سے اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری وہ جو انسان کا طبعی تقاضا ہوتی ہے۔ صورت اول میں انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے حمال تکلیف سے ایک بوجھ کو اٹھا وے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا خود صالحین میں داخل کر دینے کے یہ معنے ہیں کہ طبعی طور پر صلاحیت کا مادہ اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ کوئی تکلیف اور بناوٹ نہیں ہوتی جس سے کم سے تکلیف ہو اول دفعہ جو ایمان اور عمل صالحہ طبیعت پر بوجھ ڈال کر اختیار کرتا ہے۔ اس صورت میں وہ بوجھ بالکل نہیں رہتا۔ اعضاء اور قویٰ کی یہ فطرۃ ہو جاتی ہے کہ ان سے نیک اعمال صادر ہوں۔ اس آیت کا دوسری آیت سے تعلق ہے جس میں خدا تعالیٰ ان محروم اور بے نصیب لوگوں کا ذکر کرتا ہے جن کو صالحین کا مقام نہیں ملتا جس کا مطلب یہ ہے

ومن الناس من یقول آمنا باللہ

کہ جب لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم صالح ہیں اور وہ اپنے دعوے میں جھوٹے ہوتے ہیں تو ان کے اظہار مافی الضمیر کے لئے ان پر ابتلا آتا ہے۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ہر ایک عظیم الشان نعمت ضرور ابتلاء کو چاہتی ہے۔ جیسے اسی جگہ فرمایا ہے

کہ بعض جاہل لوگ دعوے ایمان کیا کرتے ہیں مگر جب ان پر ابتلا آتا ہے تو انسانوں کی تکالیف اور دکھوں کو جو وہ ایمان سے برگشتہ کرنے کے لئے دیتے ہیں خدا کا عذاب سمجھنے لگتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر تم صالحین میں داخل ہونے کا دعوے کرتے ہو تو [illegible] اور [illegible] پر [illegible] خدا کی [illegible] ہوتی ہے گو ابتلا کے وقت [illegible] انسانوں سے ڈرتا ہے [illegible] قیمت نہیں ہوتی [illegible] کو گویا اپنا رب خیال کرتا ہے اور [illegible] کے خوف سے ایمان چھوڑ کر ظاہر ہوتا ہے تو اب [illegible] کیا ایمان ہوا۔ پھر اسی [illegible] فرماتا ہے کہ ہم ان کو خود صالح بنا دیتے ہیں۔ اس سے آگے بزدل لوگوں کا ذکر ہے کہ بعض لوگ خدا پر ایمان کا دعوے کرتے ہیں لیکن جب خدا کی راہ میں ان کو کوئی [illegible] پہنچے [illegible] لوگوں کی ایذا دہی کو خدا کا عذاب خیال کرتے ہیں [illegible] کو چاہئے کہ بزدلی اختیار کرے

تمہارے واسطے عبد اللطیف کا واقعہ اسوہ حسنہ ہے

ایک دو دفعہ اس کتاب کو پڑھو اور دیکھو کہ اس نے خدا تعالیٰ کے لئے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی نہ بیوی کی نہ بچوں کی نہ مال کی نہ جائداد کی نہ جان کی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ ان سب باتوں پر میں ایمان کو مقدم رکھونگا۔ یہ کس قدر عظیم الشان نمونہ ہے پھر خدا تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ اس کا مرنا الٰہی سلسلہ میں بطور نشان الٰہی کے واقعہ ہوا ہے اور موت سے اول کئی سال اس کا ذکر موجود ہے۔ براہین احمدیہ میں اس کی نسبت پیشگوئی موجود تھی اور یہ وہ کتاب ہے جو آج سے ۲۳-۲۴ برس ہر ایک جگہ اور ہر ایک فرقہ اور ملت حتی کہ امریکہ یورپ وغیرہ میں شائع ہو چکی ہے اور موجود ہے۔ جو لوگ خدا کے وجود سے انکار کرتے ہیں وہ بتلا دیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ذات موجود نہیں تو اس واقعہ کی خبر اس قدر عرصہ دراز پیشتر ہوئی اور اس کا اسی طرح واقعہ ہونا

اس کے کیا معنے ہیں۔ یہاں انگریزوں کے ملک میں چونکہ آزادی ہے اور پیشگوئی میں ذبح ہونا ذکر تھا پس وہ یہاں تلوار سے کسطرح ذبح ہوتے تھے اس کے لئے خدا نے کابل کی سرزمین کو منتخب کیا۔ پھر چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ اس خون سے مجھ پر اور کل جماعت پر ایک بڑا صدمہ گذریگا اس لئے پھر اس سے آگے وہ تسلی دیتا ہے کہ اس مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور اداس مت ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے وہ دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائے گا وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا ہر ایک شے پر قادر ہے ان کی شہادت میں حکمت الٰہی ہے۔ بہت باتیں ہیں جو تم چاہتے ہو کہ وقوع میں آویں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا نہیں اور بہت ہیں جو تم چاہتے ہو کہ واقع نہ ہوں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا ہوتا ہے سو وہ حکمت الٰہی عنقریب ظاہر ہوگی اور معلوم ہوگا کہ اس خون میں کس قدر برکات ہیں سنا گیا ہے کہ [illegible] آدمی محض اسی لئے قید میں ہیں کہ ہم یہ راہ چھوڑیں گے نہیں مرنا قبول ہے۔ واقعی عبد اللطیف صاحب کی موت نے ہماری جماعت میں بہت کام کیا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں زندہ رہتے تو اور دس بیس سال رہتے آخر کسی بیماری سے مرتے آخر موت قدرت کا سلسلہ جاری ہے مگر یہ موت جو ان کو آئی خاص موت ہے اس میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ ہم اگر مفتری تھے تو اس قدر استقامت ان میں کیوں آگئی۔ کیا کبھی سنا ہے کہ ایک مفتری کا مرید ہو کر پھر کسی نے اسطرح سے جان دی ہو۔ حالانکہ بار بار ان کو جان بچانے کا موقعہ بھی دیا گیا الاستقامۃ فوق الکرامۃ یہ بھی ہمارے سچے ہونے کی ایک دلیل ہے۔

جاہل کے نزدیک یہ واقعہ ایک بڑی بات نہیں ہے لیکن عقلمند سوچ سکتا ہے کہ سوائے یقین و عرفان کامل کے یہ موت کسی کو نہیں مل سکتی۔ یہ وہ موت ہے کہ جیسے ہزاروں زندگیاں قربان ہیں پھر خدا فرماتا ہے کہ تم بھی مروگے مگر یہ جان ٹھکانے لگی ہے اس کے خون سے ایک عظیم الشان پیشگوئی سالہا سال کی پوری ہوئی ہے اور بات یہ ہے کہ ایک نئی تخم ریزی کی گئی ہے اور یہ خون کبھی خالی نہ جاویگا۔ میں جانتا ہوں اور مجھے افسوس ہے کہ جیسے عبد اللطیف نے ایمان کا ثبوت دیا ہے میرا دل اور کانشنس نہیں مانتا کہ یہاں کی جماعت میں ایسے بہت سے لوگ ہوں میں

دعا کرتا ہون کہ خدا تعالےٰ ایسے کر دے یقیناً جانو کہ جسکا ایمان عبداللطیف جیسا ایمان نہین ہے وہ اس سلسلہ مین داخل نہین ہے یخدعون اللہ مین ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی کہ جب دشمن کے مقابلہ پر جاتے تو مثل مردہ کے ہو جاتے کہ اب بلاموت کے ہرگز جدا نہ ہون گے +

استقامت کے بغیر کوئی عمل قبول نہین اس سے انعامات ملتے ہین۔ ظاہری حالت مین اگرچہ سب شریک ہوتے ہین لیکن فضیلت ہمیشہ اندرونہ سے ہوتی ہے آنحضرۃ صلعم نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ کی فضیلت ظاہری نماز سے نہین۔ تم خود سوچکر دیکھو کہ ایک خدمتگار ہے جو کہ ہمیشہ حاضر رہی اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کو ادا کرتا ہے اور ایک ہے جو گاہے گاہے حاضر ہوتا ہے اور معمولی اور رسمی طور پر کام کرتا ہے آقا جانتا ہے کہ ایک فدائی ہے اور دوسرا مزدور جو کہ مہینہ ختم ہونے پر صرف تنخواہ لینے کے لئے کام کرتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ وہ آخر کار محبت کس سے کریگا۔ فدائی سے یا مزدور سے۔ آنحضرۃ کے زمانہ مین دیکھا گیا ہے کہ ایسے ایسے مجاہدات سے کام لینے والے بھی تھے کہ چھت سے رسی باندھکر اپنے آپ کو ساری ساری رات لٹکا دیتے لیکن کیا وہ ان ریاضتون اور مجاہدون سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہو گئے نہین ہرگز نہین شرف انسان کو وفا کے ساتھ ہے۔ جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ابراھیم الذی وفیٰ اس کو آگ مین ڈالا گیا۔ اس نے منظور کیا۔ خدا نے کہا کہ بی بی اور بچے کو جنگل مین چھوڑ دے جہان آب و دانہ نہ تھا ہر ایک ابتلاء کو اس طرح سے قبول کیا۔ گویا عاشق خدا تھا۔ کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسیطرح آنحضرۃ صلعم کو آپکے خویش واقارب نے ترغیب دی اور کہا کہ بادشاہ مال او دولت۔ حسین اور نازک اندام بیویان جسقدر چاہتے ہو وہ سب لو۔ مگر اس وعظ اور تبلیغ سے باز آؤ آپ نے جواب دیا کہ تم لوگ بیوقوف ہو مجھ خدا نے مامور کیا ہے کہ شرک کو دور کرون مین کیسے اس سے باز آسکتا ہون۔ یاد رکھو کہ صادقین کے لئے بہت مشکلات ہوتی ہین اور صدق کی گھڑیان بھی بہت مشکل ہوتی ہین۔ لیکن خدا تعالیٰ خود صادقین کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔ عبداللطیف کی وہ گھڑی کیسی مشکل تھی۔ جب کہ وہ رجم کے میدان مین تھا سنگساری کے لئے خلقت آمادہ تھی اور اس وقت جان بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ اس وقت فرشتے بھی تماشہ دیکھتے ہون گے۔ زندگی کے یہ دن تو گذر جاتے ہین۔ ایک شخص کے پاس۔ غلام مال۔ دولت سب ہو مگر انجام فنا ہے۔ مردانہ وار زندگی یہ ہے کہ فرشتے بھی تعجب کرین کہ ہوائے مرد کے اور کا کام کھرا نہین ہوتا اگر اس قدر عمل کرو کہ زمین سے آسمان تک پہونچ جاوین۔ جب تک ان مین وفائی روح نہ ہوگی کچھ بھی نہین۔ کلام اللہ سے ثابت ہے کہ جب تک انسان صادق نہین بنتا تو اس کی نمازین بھی اس کے لئے جہنم ہی ہوتی ہین پورا وفادار نہ ہو تو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہین جاتی +

وقت تنگ ہے بار بار یہی نصیحت ہے کہ اس بات پر بھروسا نکرو کہ ابھی میری عمر باقی ہے نہ تندرستی پر بھروسہ کرو۔ زمانہ انقلاب مین ہے اور یہ آخری وقت ہے خدا تعالےٰ امتحان کر رہا ہے آخری موقعہ صدق وفا کے دکھلانیکا دیا گیا ہے پھر یہ ہاتھ نہ آویگا۔ سب نبیون کی پیشگوئیان اسی وقت کے لئے ہین اب اس کے بعد صدق کے بجالانے کا وقت نہ ہوگا نرا بیعت کا اقرار کوئی شے نہین ونا کر اور سستی ہرگز نکرو۔ تعلیم جو تم کو دی جاتی ہے اس کے موافق اپنے آپ کو بناؤ اور شہید عبداللطیف کے نمونے کو دیکھو کہ اس سے صادقون کی علامات کس طرح سے صادر ہوئی ہین۔ ہمیشہ (ملاقات کرتے) رہو یہ چند روزہ زندگی ہے ایک دن آتا ہے کہ نہ ہم ہون گے اور نہ تم نہ اور کوئی یہ سب جنگل ویرانہ ہوگا اول یہ کیا تھا پھر کیا ہوگیا ہر ایک حالت مین تبدیلی ہے اسے یاد رکھو آنے والی نسلین ان نمونون کو دیکھین گی کہ کیا بنایا ہے اگر عمدہ نمونہ تم نے نہ بنایا ہوگا تو وہ بھی گمراہ ہون گے ایک چور اگر کسی دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو۔ یا ایک زانی دوسرے کو کہے کہ زنا نہ کرو تو تم اسے کیا کہوگے۔ جو لوگ خود بدی مین ملوث ہین وہ دوسرون کو فائدہ نہین پہونچا سکتے بلکہ ان کے ذریعہ سے اور لوگ گمراہ ہوتے ہین۔ دوسرون کو نصیحت کرنیوالے اور خود نہ عمل کرنے والے بے ایمان ہوتے ہین اور اپنے واقعات کے قصے چھوڑ جاتے ہین ایک مولوی کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد بنانے کا نام کرکے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا۔ ایک جگہ وعظ کر رہا تھا تو ایک عورت نے اپنی ایک پازیب اتار کر خدا واسطے اسے دیدی۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اے نیک بی بی کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤن دوزخ مین جاوے تو اس بچاری نے دوسری بھی دیدی مولوی صاحب کی بیوی نے جب اس عورت کی یہ سخاوت اور جرأت دیکھی تو گھبرا کر اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دیدیا کہ اسے مسجد مین لگا دو۔ مولوی صاحب اسے کہنے لگے کہ تو ایسا نکر۔ اس عورت کو تو مین نے یہ باتین اس لئے کہی ہین کہ کسیطرح چندہ جمع ہو جاوے اسیطرح مجھے خوف ہے کہ تم ایسے نہ ہو جاؤ۔ چاہیے کہ جذبات کو دور کرو۔ ہر ایک اجنبی تمہارے [illegible] کو ٹٹولتا ہے کہ ان کے اخلاق۔ آداب۔ استقامت پابندی احکام عظمت کلام الٰہی وغیرہ کیسے ہین اگر عمدہ ہوئے تو وہ تمہارے ذریعہ ہدایت پاوے گا ورنہ تم اس کے لئے ٹھوکر کا موجب بنوگے ان باتون کو یاد رکھو

اس کے بعد حضرۃ اقدس نے دعا فرمائی

اور نماز عصر گذار کر جلسہ برخاست ہوا

رباعی و نظم

جو کہ قاضی قائم الدین صاحب نے جہلم مین حضرۃ مسیح موعود کے نزول پر پڑھی تھی

تعریف سنی جاتی تھی ہر بار کسیکی + ہر ہفتہ پڑھی جاتی تھی اخبار کسیکی
جہلم مین وہی آیا ہے کیا رشک مسیحا + پرجوش تھی یہان خواہش دیدار کسیکی

ہے عرض میری سارے زمانہ کے واسطے
ہر ایک اپنے خویش بیگانے کے واسطے
احمد کی بھلہ پوری ہین پیشین گوئیان
پھر دیر کیا ہے جینے کے آنیکے واسطے
حضرۃ غلام احمد ہین عیسیٰ کی جا بجا
حکم الٰہ سب کو سنانیکے واسطے
موعود مسیح مہدی مسعود یہی ہین
مردہ دلون کو آئے جلانے کے واسطے
حق نے انہین زمانہ مین بھیجا ہے بھائیو
مشتق و مجبور سارے مٹانیکے واسطے
میری طرح کے لاکھون ہی گمراہ کے لئے
آئے ہین راہ راست بتانیکے واسطے
سامان نیلوفا فلوسپان کے پاس ہین
غفلت کا پردہ دل سے اٹھانے کے واسطے
صد شکر کیونکہ روز مبارک یہ بھائیو
منظور حق تھا ہم کو دکھانے کے واسطے
آزاد اٹھکو بیٹھا جو غفلت کی خاکسے + مہدی کھڑا ہے دیکھا جگانیکو واسطے

مراسلات

(قابلِ تقلیدِ عوراتِ فرقہ احمدیہ)

میری ایک چچازاد بہن مسماۃ رانی بھائی علی بخش احمدی کی زوجہ اہلیہ اور حضرت اقدس کی مرید ہے اس نے قبل از دعوتِ حضرت اقدس (۱) خواب مین دیکھا کہ بیشمار ان گنت مخلوق خدا ایک جگہ جمع ہے اور سب متفق ہوکر مغرب کی طرف چاند کی تلاش کر رہے ہین۔ جب بہت جستجو کرنے پر چاند نظر نہ آیا تو ایک نہایت ہی دانا آدمی نے فرمایا کہ اب چاند مغرب کی طرف سے ہرگز ہرگز نظر نہین آوے گا بلکہ تم لوگ ایک آئینہ صفا مشرق کی طرف دیوار سے لگاکر اس مین دیکھو چنانچہ اس طرح آئینہ بالمقابل رکھنے سے چاند نظر آگیا اور جسوقت حضرت اقدس کی دعوۃ کی خبر سنی تو خود کہنے لگی کہ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز یا عکس مشرق کی طرف سے ایک مصفا آئینہ کر نظر آگیا ہے ✦

(۲) ابھی مقدمہ کا نام ونشان بھی نہ تھا کہ ایک دن کہا کہ حضرت اقدس جہلم تشریف لاوین گے اور سارے کا سارا نقشہ انبوہ خلائق وغیرہ کا ایسا ہی بیان کردیا جیسا کہ بعض مین ہم لوگون نے آنکھون سے دیکھ لیا ✦

(۳) ایک دن سبز اور سرخ تختون پر معہ جماعت کثیرہ علیحدہ علیحدہ۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو دیکھا اور دریافت کرنے پر ہردو صاحبزادون کے نام اسکو بتائے گئے ✦

(۴) حضرۃ زینب اور حضرۃ ام کلثوم ہردو بیبیون کی زیارت ہوئی اور وہ دونون اسکو بیبی فاطمۃ الزہرا جیسے اپنی والدہ کی خدمت مین لیگئین اور حضرت بیبی صاحب اسکو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لیگئین

(۵) ایک روز ایک بہت ہی بڑا برج دیکھا اس مین ایک پلنگ پر ایک پہلوان مختبل نہایت صالح سویا ہوا ہے۔ دریافت کرنے سے لوگون نے کہا حضرت علی مرتضی ہین۔

(۶) ایک دن علی الصباح تا زبان شیر لقیب کا پڑھا جسکو وہ قادیان شریف ہمیشہ نہین جاسکی۔ جانے کا ارادہ رکھتی ہے ✦

سارا نقشہ معہ مسجد و دولت کدہ حضرۃ اقدس کے چپے چپے کا حال کالمعائنہ بیان کردیا جس کی تصدیق دیکھنے والے کر سکتے ہین۔ غرض باوجود ان پڑھ ہونے کے اس کا یہ حال ہے۔ اب ۳۲ روپیہ اپنے حق مہر کا نصف روپیہ یعنی سولہ روپیہ اپنے خاوند علی بخش سے وصول کرکے میرے حوالے کیا کہ چار روپے تو قادیان شریف کے آنے جانے کا کرایہ امانتاً اپنے پاس رکھو اور ۱۲ روپیہ جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے نام منی آرڈر کرکے لکھدو کہ عہ۵ تو حضرت ام المومنین کی خدمت مین اور ۷ روپیہ حضرت اقدس کی جناب مین پیش کرکے استصواب کیا جاوے۔ کہ مدرسہ۔ لنگر۔ مساکین۔ ریویو وغیرہ مین جس جس قدر مناسب ہو تقسیم فرمایا جاوے چنانچہ اسیطرح کیا گیا۔ فرقہ احمدی کی بیبیوں کی تحریک اور تقلید کے لئے یہ چند سطور ارسال ہین اگر مناسب سمجھین درج اخبار فرمادین ✦

جی ٹی۔ احمدی۔ رہتاسی
۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عید الفطر جملہ جماعت احمدیہ مبارک باد۔ ہمارے ہان نماز عید الفطر پیش از زوال عیدگاہ میلاپور مین جو چار برس کی سال سے موقوف تھی جماعت احمدیہ نے ادا کی جس کے امام حضرت مولوی احمد دین صاحب احمدی تھے بعد نماز عید کے مرحوم مغفور حضرۃ مولوی عبدالرحیم صاحب احمدی کی کیفیت انتقال معلوم ہونے سے نماز جنازہ پڑھا گیا۔ جماعت احمدیہ مین گیارہ بھائی تھے ✦ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

عبرت

ضلع گوجرانوالہ مین ایک موضع بھمبن ... واہ ہے اس گاؤن مین پچھلے سال طاعون پڑی تھی لوگون نے اس گاؤن کے نمبردار سے جو کہ ہندو تھا اور بڑا امیر آدمی تھا۔ پوچھا کہ تمہارے گاؤن کا کیا حال ہوا تو اس نے کہا کہ چھوٹی بھڑ گئی ہے (چھوٹی گئے کے اوپر جو چھلکا سا ہوتا ہے اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ غریب غریب آدمی مرگئے ہین۔ اس سال جب وہان طاعون پڑی تو اس کے تمام رشتہ دار مرگئے تو لوگون نے اس سے پوچھا کہ اب تمہارے گاؤن کا کیا حال ہے تو اس نے جواب دیا کہ دو ہولو (یہ ایک قسم کا گنا ہوتا ہے) کی جڑون مین بھی آگ لگ گئی ہے یعنی بڑے امیر بھی مرنے شروع ہوگئے ہین خدا کی قدرت وہ نمبردار اپنے تمام رشتہ دارون کو اپنے سامنے مرتا دیکھ کر سب سے آخر آپ بھی طاعون سے مرگیا۔ اس کے سارے خاندان سے صرف اس کا ایک پوتا اور دو بیٹیون کی دو بیویان بچی ہین۔ باقی سب کے سب طاعون کا لقمہ ہوگئے ہین۔ مغرور کا سر اسطرح ٹوٹتا ہے۔ آج کل لوگ کہا کرتے ہین کہ غریب غریب لوگ طاعون سے مرتے ہین اور کوئی امیر نہین مرتا جو تکبر کرتے ہین اس نمبردار کی طرح طاعون کا لقمہ ہونگے ✦

محمد حسین احمدی انبآدوران
ضلع گوجرانوالہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

البدر

شکریہ

اخویم محمد افضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل مین ایسی جگہ ہون جہان میری نظر مین پچیس پچیس کوس تک احمدی جماعت کا کوئی بھائی نہین۔ احمدی جماعت تو کجا بلکہ نامی مسلمان بھی بہت ہی کم ہین اور جو ہین وہ بھی ہندو وضع تعزیہ پرست۔ ہر طرف سے مندرون کے گھنٹیون کی آواز آتی ہے۔ غرض عجیب ہی شرک ستان ہے الحمد للہ خداوند کریم غفور الرحیم نے البدر مجھے نعمت بنائی ہے جس کے ذریعہ سے اپنے آقا و مولا علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک تعلیم ہفتہ وار سنتا رہتا ہون۔ گویا اپنے آپ کو قادیان ہی مین پاتا ہون اس پاک تعلیم سے میری روحانی قوت اسطرح پھولتی ہے جیسے کھیت پانی سے۔ مین آپ کا بہت ہی شکر گزار ہون خداوند کریم آپ کو ہر دو صحیح وسلامت رکھے۔ اور اپنے فضل و کرم سے کو نور کی تعلیمین بخشتے ہین ✦

میرے خیال میں البدر کی خدمات نہایت ضروری ہے ... دوسرے آنے کا انتظار ہی مین گ...

ارشاد حضرت اقدس کی یاد دہانی میں پرچہ میگزین کے متعلق

ضروری التماس

حضرۃ اقدس کے اُس تاکیدی ارشاد کے بعد جس میں اس رسالہ کے اجراء و شیوع کی مس الغرض و مقاصد ظاہر کر کے اسلام کو بد نجالفین کے مہلک حملوں کی بادصرصر سے بچانے اور اس کے قالب مردہ میں روح حیات ڈالنے اور اہل اسلام میں دوبارہ روحانیت پیدا کرنے اور عوام کو ضلالت و جہالت کے خطرناک گڑھے میں گرنے اور مخالفین کے دام تزویر سے محفوظ رکھنے کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا تھا اب اس کے قیام و استحکام کے بارہ میں اعانت اشاعت رسالہ کی تحریک کی غرض سے لمبے چوڑے الفاظ میں کچھ زیادہ قلم فرسائی کرنا ہمارے نزدیک غیر ضروری اور محض تحصیل حاصل ہے کیونکہ امام صادق علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اپنے اس ارشاد میں جس قدر تاکید اکید فرمائی ہے اور حد سے بڑھے ہوئے پرزور الفاظ میں اپنے مخلصین کو اس کی خریداری کی جانب ملتفت کرنا چاہا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی تاکید نہیں ہو سکتی۔ کیا اپنی جماعت کے مخلص پرجوش باہمت احباب کے لئے حضرۃ اقدس کی جانب سے یہ کچھ کم تاکیدی الفاظ تھے۔ کہ "میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک اُن سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلاویں جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دیگا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا" حضرۃ اقدس نے صرف انہی الفاظ پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ اس رسالہ کی خریداری و مالی اعانت کے واسطے مکرر الفاظ ذیل میں تاکید فرمائی ہے کہ "تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے واقعی وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جاویگا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اس خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو"

یہ فقرات اس ارشاد حضرت اقدس میں سے چند کلمات بغرض آگاہی مخلص احباب کے نقل کیے جاتے ہیں ورنہ ویسے تو اس ارشاد کا ہر ایک لفظ تاکید مجسم ہے اپنی جماعت کو اس رسالہ کی اعانت کے لئے سخت تاکید فرماتے ہوئے اس ارشاد کی آخری سطور میں ظاہر فرمایا ہے کہ اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہکر اس بارہ میں کوشش کریں تو دس ہزار خریدار کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد خریداری بہت کم ہے۔ اگرچہ حضرۃ اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کے نکلنے پر ابتدائی تازہ جوش میں اپنی جماعت کے ہر حیثیت و ہر طبقہ کے احباب نے حسب استطاعت اس کی مالی امداد و اشاعت میں حتی الوسع بہت سعی فرمائی۔ اور اپنے اخلاص مندی و ہمت کا ایک قابل تقلید نمونہ دکھلایا اور اسی کوشش کا ثمرہ ہے کہ تعداد خریداری ۹ سو سے اٹھارہ سو یعنی دوچند تک پہونچگئی ہے۔ مگر ایام حال میں اپنے مخلص احباب کی اس نگاہ پو فی سبیل اللہ کی رفتار میں کسقدر بہ نسبت اوائل کے نرمی سے دکھائی دیتی ہے حالانکہ ابھی رسالہ کی خریداری کو اس تعداد تک پہونچنے میں بہت کمی ہے جس تعداد تک پہونچانیکا امام صادق علیہ السلام نے اپنے ارشاد مبارک میں ارادہ ظاہر فرمایا ہے اس دھیما پن کا بجز اس کے کوئی اور باعث نہیں کہ تا حال اپنی جماعت کے جملہ افراد کے کانوں تک اس ارشاد حضرۃ اقدس کے پرزور تاکیدی الفاظ کی آواز نہیں پہونچی ورنہ کہاں اس پاک جماعت کے مخلص احباب کے پرجوش دل اور اپنے پیارے امام کے ارشاد پر قربان ہونے والی روحیں۔ اور کہاں ایسے تاکیدی حکم کی تعمیل میں اس قدر کم التفاتی۔ اس دو لاکھ سے بھی زیادہ احمدیہ جماعت کے احباب سے اگر پانچ فیصدی بھی ایسے مخلص نکل آویں جو کم از کم فی کس ایک ایک رسالہ کے خریدار بنیں تاہم تعداد خریداری دس ہزار سے بڑھ جاتی ہے۔

حضرت اقدس کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل اور اس رسالہ کے مفاد اس امر کے مقتضی ہیں کہ احمدیہ جماعت کا کوئی فرد خواہ خواندہ ہو یا ناخواندہ اس رسالہ کی خریداری سے محروم نہ رہے۔ تمام ممالک غیر امریکہ و یورپ وغیرہ میں اس رسالہ کے مضامین نے ایک تہلکہ سا مچا دیا ہے جس سے مخالفوں کے دلوں میں بھی تلاش حق کی تحریکیں پیدا ہو گئی ہیں حال ہی میں آسٹریلیا سے ایک یورپین کی چٹھی آئی ہے جس میں وہ اس رسالہ کے مضامین کی دلچسپی کو ایک عاشقانہ پیرایہ میں ظاہر کر کے کہتا ہے کہ اس کے پرتاثیر و دلچسپ مضامین میں متلاشی حق کے لئے صداقت کی ایک کھلی راہ ہے۔ امید ہے کہ اس کے مقناطیسی اثر سے اور بھی بہت لوگ ضرور متاثر ہوں گے" کیوں نہ ہو۔ پیارے امام صادق کی تحریرات سے سعید فطرۃ و سعادت کیش روحیں کبھی بے اثر نہیں رہ سکتیں چہ جائیکہ اپنی جماعت کے مخلص احباب کے دلوں میں اس کے احکام کی بجا آوری کا خیال و تحریک پیدا نہ ہو مشیت ایزدی میں جو کام ہونا ہے اور جن اغراض کے لئے اس کا ماموز آیا ہے وہ سب ہو کر ہی رہیں گی۔ یہ تو صرف ہمارے واسطے توشۂ عقبےٰ حاصل کرنے کا ایک موقعہ حسنہ ہے۔ ما در میں قال

بمفت این اجر نصرت را دہندت ای اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہرحالت شود پیدا

حسنات دارین حاصل کرنے کا عین وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس کار خیر میں ہاتھ بٹانے کی توفیق بخشے تاکہ اپنے امام پاک کے احکام پر عمل کر کے سابق بالخیرات بنیں آمین ثم آمین

منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان دارالامان

ہماری مقدمات

۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء کو سب سے پہلے خواجہ صاحب نے مجسٹریٹ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے پچھلی پیشی پر وعدہ فرمایا تھا ۲۰ ۱ کا فیصلہ ۱۳ کو سنا دوں گا۔ آپ اگر وہ فیصلہ پہلے سنا دیں تو تقریر میں بہت ہی اختصار ہو جائیگا کیونکہ ہم ... پر آپکی رائے سے فیصلہ ہو چکے گا مگر مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ میں فیصلہ بھول آیا ہوں ساتھ نہیں لا سکا۔ کل سنا دوں گا +

اس کے بعد خواجہ صاحب نے اعلیحضرۃ حجۃ اللہ کی طرف سے تحریری بیان (جسکا پہلے سرسری بیان میں اقرار تھا اور مجسٹریٹ نے بھی زبانی تسلیم کر لیا تھا کہ تحریری بیان دیدیں) جو سہولت کے لئے چھپوا لیا گیا تھا پیش کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک ہوا ہینڈ بوٹ بھی تھا جو حکیم فضلدین صاحب کی طرف سے تھا مجسٹریٹ نے اولاً اسے لے لیا لیکن فریق ثانی کے وکیل کو بھی اطلاع دی کہ یہ تحریری بیان ہے اس پر اس نے عذر کیا کہ یہ نہیں لیا جا سکتا اس سوال کو غیر فیصل قرار دیکر چھوڑ دیا اور کہا کہ پہلے تقریر ہونی چاہئے چنانچہ وکیل مستغیث اور خود مولوی کرمدین نے اپنی اپنی باری اور موقعہ پر تقریر کی چونکہ وقت بہت ہو چکا تھا خواجہ صاحب کی تقریر نہ ہوئی +

اور پھر اس بیان تحریری کے متعلق عرض کیا جسکو عدالت نے لینا نامنظور کیا کہ یہ ڈیفنس شروع ہونے پر لیا جا سکتا ہے چونکہ دوران مقدمہ میں بعض امور اس قسم کے واقع ہوئے طوطا اسی کے ہیں لیکن جرم ثابت نہیں۔ ... ... شروع کیا اور کچھ حصہ سنا دیا اور فرمایا کہ لیا ہی کیا ہے +

... چھپکر طیار ہو گئی ہے قیمت ... اشتہار ... [illegible]

عجیب تحریک

بدر کے گرامی قدر ناظرین پر یہ امر واضح ہو کہ اس سے پیشتر ایک اشتہار اس کارخانہ سے ایک ماہوار رسالہ کا شائع ہوا تھا جس میں عجیب وغریب مضامین کی ترتیب تجویز کی گئی تھی۔ ان مضامین کی ضرورت پر ہر ایک جلیل القدر صحابی نے اتفاق رائے کیا تھا اور جب تک جو اصحاب اس اشتہار کو پڑھتے ہیں وہ خریداری کی درخواست اور اشتیاق سے بھرے خط ارسال کرتے ہیں لیکن میں نے اپنے ایک محسن اور مربی دوست نامی حضرت حکیم نور الدین صاحب کے مشورہ سے اسکی اجرا ملتوی رکھا۔ آپ نے اس قابل قدر مشورہ کو ... اول میں اس رسالہ کو شائع کر دیا تھا کہ جس جلد بازا ... طبائع ... زیادہ ہو گئی اور اب ... سے پھر اس کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہر ایک انسان پر اس کے اہل وعیال خویش و بیگانہ ہمسائگت اور ہر جس سے اس کا تعلق ہے ہر ایک کے حقوق ہیں۔ جن کا اس نے مولے کریم کے آگے جوابدہ ہونا ہے اور ہمارے احباب کو خصوصیت سے زیادہ حقوق ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو ماموریت من اللہ جانکر اس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور اس طرح سے ایک بڑی ذمہ داری کے ساتھ حقوق الٰہی اور حقوق العباد کے بوجھ کو اپنے شانوں پر اٹھایا ہے اور جو لوگ قادیان میں تحصیل دین کے لئے رہتے ہیں ان کو یہ بھی ضروری ہے کہ پنجوقتہ نمازوں میں شامل ہوں حضرت اقدس کی مزکی نفس مجلس میں بیٹھیں ... کی گفتگو اس بنا پر تھی کہ ان تمام حقوق العباد ... الٰہی کو مدنظر رکھکر پھر تم سوچو کہ آیا تم اس ... سکوگے وہ نہ ہو کر لوگوں کیلیے ... وصول ... حقوق ادا نکر سکو۔ اس وقت تو وہ نصیحت ... لگی۔ مگر چونکہ خواہش نفس ایک بات تھی اس لئے جبراً وقہراً میں نے عہد کر لیا کہ ... ملتوی رکھوں گا۔ سو آج کل میں ... بیماری سے اٹھا ہوں اور قلت شاف ... کو دیکھتا ہوں تو مجھے حکیم صاحب ... لکھنے کو جی چاہتا ... ہے اور آپ زر سے ... میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا ... موجودہ حالت میں کسی اور کام کو بہ حیثیت ...

... یا مصنف کے بنا سکوں۔ ہاں اگر کوئی ... ہاتھ بٹائیں اور تصنیف و تالیف ان کے سپرد ہو تو اس کی اشاعت کا اہتمام ہو سکتا ہے۔

اس رسالہ ماہوار کے جو مضامین تجویز ہوئے تھے سر دست ان میں سے ایک جزو یعنی اندرونی مخالفین کے اعتراضوں کا جواب اور ابطال ایک بڑا ضروری امر ہے جس کی اندلوں ضرورت آپڑی ہے اور اگر اس کا کچھ انتظام ہو سکا تو اس سے ایک فائدہ عظیم یہ ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث شریف کے باریک باریک نکات اور لطیف اسرار جو اس وقت ایک گوہر مکنون کی طرح ہمارے اکابر ... اور جلیل القدر اصحاب کی کان صدر میں پڑے ہوئے ہیں اس سے ہم لوگ متمتع ہونگے۔ دیکھا جاتا ہے کہ ان دنوں اخبار کی دنیا میں ایک خاص مذاق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیدا ہو رہا ہے کہیں اخبار خاص اسی غرض سے جاری ہو رہے ہیں کہ اس مشن پر حملہ کیا جاوے کہیں ماہوار رسالہ صرف اسی لیے نکل رہا ہے کہ اس سلسلہ عالیہ پر اپنے شکوک وشبہات پیش کرے۔ کوئی دعوی سے کہہ رہا ہے کہ ہم تہذیب کے ساتھ مرزا صاحب کے متعلق بحث کریں گے اور ہندوستان کی اس قدر عظیم الشان اسلامی آبادی میں ایک کثیر گروہ ابھی تک ایسا موجود ہے جو اپنی تنگ ظرفی اور عدم وسعت معلومات دینی کی وجہ سے ادنے ادنے شکوک وشبہات پر اڑے ہوئے اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں اور ایسے ہی ایک گروہ فرقہ اہلحدیث اور علمائے مقلدین کا بھی ہے کہ وہ اپنی اصبارت میں کمی کی وجہ سے قرآن شریف کے حقیقی اور علمی استدلال سے مستفید نہیں ہوتے اور ایک اندھے کی طرح جب تک لاٹھی پکڑا کر ایک راہ راست پر نہ ڈالا جاوے تب تک وہ چل نہیں سکتے غرض کہ یہ اندرونی مفسدہ پکار پکار کر حقائق اور معارف لطیفہ کے ایک کثیر حصہ کے انکشاف کا تقاضا کر رہے ہیں۔

اب یہ سوال یہاں ضرور باقی رہتا ہے کہ کیا یہ ضرورت بذریعہ ہمارے دیانی اخباروں یا میگزین کے کما حقہ پوری نہیں ہو سکتی؟ اگر نہیں ہو سکتی تو کیا تم اپنے بل پر اپنے محدود علم پر اپنی اخبار کی قلت اشاعت پر اس کے کفیل ہو سکتے ہو۔ اگر نہیں ہو سکتے تو کیا انتظام تجویز کیا ہے اس کی نسبت انشاء اللہ دوسرے ... کسی نمبر میں گفتگو کی جاوے گی سر دست ہم یہ چاہتے ہیں کہ ... اس امر کی واقعی ضرورت پر البدر کے خریدار دل اور سرپرستوں کی رایوں کا اندازہ کریں اور امید ہے کہ وہ ہماری اس درخواست پر اپنے مفید مشوروں سے اطلاع دیوینگے۔

رسید زر

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہو خریداری ... وغیرہ شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ... زر ... لکھی ہے اس میں سنہ ... کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخیر دسمبر ... تک ہے۔

- سردار ... صاحب ... پور
- معرفت حافظ ... ممتاز علی صاحب ...
- محمد بخش صاحب ... کشٹپا ... نواله
- بابو غلام محمد صاحب کلکتہ
- سردار بربان صاحب
- منشی بدیع الدین صاحب کرنال
- منشی عبد العزیز صاحب ... پور
- خدا بخش صاحب ... معرفت ...
- حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد
- بابو سردار احمد صاحب لاہور
- منشی نادر علی صاحب مدراس
- منشی مولا بخش صاحب ... پور
- منشی محمد مدار صاحب حیدر آباد دکن
- وزیر الدین صاحب گوجرا...
- محمد ابراہیم صاحب کراچی
- نیاز احمد صاحب وزیر آباد
- قاضی فضل الٰہی صاحب ... اولپنڈی
- منشی گلزار محمد صاحب ... معہ سال گذشتہ
- بابو فضل الٰہی صاحب سبی
- حافظ غلام رسول صاحب ... داگر ...
- زین الدین محمد ابراہیم صاحب ...
- بابو جمال الدین صاحب ...
- احمد علی صاحب مرار
- مرزا محمود علی صاحب حیدر آباد دکن
- میر محمد سعید صاحب ...
- محمد رضوی صاحب وکیل ...
- چودھری الہداد صاحب ... نواله

بنیفلین کے سٹ۔ ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری وچاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں نمبر ۱ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ نمبر ۲ بٹن سٹ سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ نمبر ۳ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۸ نمبر ۴ انگشتری بیل بوٹہ چاندی کا قیمت ۲۔ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے پتہ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرانوالہ پنجاب

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی — نیز دوا کے علاج کرنے کا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کو دیانت ہو جاوے تو یسوع کی معجزات کی کلا ہر ایک کو ہے اور ملت حتی کہ ایک دہریہ کہا ہے میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بہت بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جو ہدایات اس میں درج ہیں اُن پر مشق کرنے سے انسان صحت نیست رکھکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنیوالوں نے وہ مبالغہ کئے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دئیے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل علانیہ لا اقرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم مطبیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے ویسے خدا کا ارادہ ہے کہ ہر ایک دوا یا دوسرا عمل یا اثر مفید یا مضر کرتا ہے دیسی ہی اس کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی درج سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں + قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم — بجواب فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں۔ نزول القرآن کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد و خروج دجال یا جوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت

سیر کشمیر — اس کتاب میں انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نیز ضعیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ کرنیکا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ اصل حقیقی طور پر مردے نہ تھے وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵ر

دیباچہ رسالہ — اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود کا قدرت صحف سابقہ سے دیباچہ قیمت ۱ر

اعجاز احمدی — ۱۰۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ۱ر

قول صحیح — پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کی ثبوت میں لکھی ہے طبع ہے قیمت ۲ر ہوگی

عاقبۃ المکذبین — اور باوی مخالف مولویوں کا انجام ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی — یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لیکچر کا ترجمہ منشی عبد الرحیم صاحب صادق قیمت ۳ر علاوہ محصول ڈاک

صیانۃ الناس — مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب میاں فاضل امروہی قیمت ۱ر

الہامی دعا — گلستہ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ر علاوہ محصول

کامن پنجابی — مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات قیمت ۱ر

نظم — برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ۱ر

روشنائی احمدیہ — ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ۱ر فی تولہ۔ ادسط قسم ۔ زنانہ مردانہ کو نہ پہنچے

مجرب دوایہ

مجرب کے معنی خدا کی تعریف نہیں کہ یہ اکثروں کو اس سے شفا حاصل ہوئی ہے — قادیان میں رہ کر ہم نے کس کے تجربات طیار کرائے ہیں

حب دافع دائمی قبض — جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اسکو بھی رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوائے کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہو جاتی ہے قیمت عہ

اکسیر تسکیم — خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر — اکثر لوگ ناک کے اندر زخم ہوا اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کہا اور ناک میں ڈالنے کی دوا میں عہ

حب جدید — پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت

روغن بہرہ پن — اکثر طبیب کا درد اور بہرہ پن ہوا اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی عہ

درد سر کی گولی — ہر ایک قسم کے درد کو اس سے آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی۔ ایک روپیہ۔

سرمہ زنگاری — اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر۔ دھند۔ غبار آشوب چشم۔ پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱ر

مصفی خون — گولیاں خالص عشبہ کی جو ہر اور جو سیاچینی کی بنی ہوئی ہیں ۴۰ گولی عہ

سلائی گکرہ — جو ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانے ہوں اسکے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی عہ

برص کی دوا — یا پھلبہری جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت عہ

علاوہ ازاں ادویہ کہ ہر ایک مرض کی مجرب نسخہ جات طیار کر کے بذریعہ وی پی ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کی حوالے سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیئے

تفسیر القرآن بالقرآن — یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم بی۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان کو اور مولانا نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی مسیح الزمان علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اس کی نسبت ارشاد فرمایا کہ نہایت عمدہ شیریں بیان ہے قرآنی الفاظ خوب بیان کئے ہیں معاون برادر کو سوال پر حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر مفت عطا کرنیکا حکم ہے باقی مجلد کی قیمت پارہ الم کی قیمت ۱ر پارہ عم ۲ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔ نہ کہ دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز — اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام مذاہب دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کو بھی سے جیسائیوں اور دیگر مذاہب کے ہیں ان کے جوابات بڑی معقولیت اور جرح سے دئے جاتے ہیں۔ یہ جو اسلام کو یورپ و امریکہ میں ایک زندہ مذہب ثابت کرتا ہے اور حقیقی ہیئت دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اسکی اس اشاعت کے لئے یورپ نے تسلیم کیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسکی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے قیمت سالانہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو عہ۔ تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

بنارسی مال — ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شل دوپٹے اور کمخواب وغیرہ ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ قسم نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا +

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شاہ متصل کتاب گھر کوہ منصوری

محمد عبد الرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور — سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی مل سکتی ہے شرح قیمت فی درجن قسم اول للعہ قسم دوم ۔ قسم سوم ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

اشتہاروں کا نادر موقع — البدر اپنی خدمات کے ذریعہ احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات بشرطیکہ جھوٹ اور مبالغہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ۔ اجرت کا فیصلہ ہم سے کرو +

البدر کے چند نمبر بابت سنہ ۱۹۰۲ء جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر سے طلب کرو

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۲ر درخواستیں بمعرفت فضل احمد خان صاحب کے نام آنی چاہئیں

سلاسل التعلیم قیمت ۲ر **سیرۃ النبی** قیمت ۔ درخواستیں حکیم فضل دین صاحب کے نام آنی چاہئیں

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب قادیانی سے دستیاب ہوں گی +

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم (دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد صلعم کا

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى

البدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلۃ

ضوابط
(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی ہے۔
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہیں دیا جائیگا۔
(۳) خط وکتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب میں دیر ہوگی۔

شرح قیمت
ہندوستان میں ۲ روپیہ سالانہ
غیر ممالک ۳ روپے
خاص قادیان ۱ روپیہ
منتخب نامہ نگاروں کو مفت روانہ ہوتا ہے
نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے۔

او دوائی شفائی بغرض دارالامان بین

چہ گویم بانو گرامی بھاد قادیان بینی

جلد ۳ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | نمبر

خریداروں کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہنچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار زردی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہو اگر بسبب قلت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنادیں تو ہم فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش سمجھائی ہے۔ لیکر امور متعلقہ قضاء وقدر سے ہر ایک جاری ہے۔ ایڈیٹر

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی ما را امام و مقتدا

اندرین دین آمده از مادریم
هم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق که قرآن نام اوست
بادهٔ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد هست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مهر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواهد شدن

هست او خیر الرسل خیر الانام
هر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم هر آبے که هست
زو شده سیراب سیرابیکه هست

آنچه ما را وحی و ایمائے بود
آن نه از خود از همان جائے بود

ما ازو یابیم هر نور و کمال
وصل دلدار ازل بی او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
هر چه زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرهائے معاد
هر چه گفت آن مرسل رب العباد

آن همه از حضرت احدیت ست
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او همه حق اندر راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچه در قرآن بیانش بالیقین

بر همه از جان و دل ایمان ماست
هر که انکار کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جلتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۳ بار

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں کی توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للّٰہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ تو مہر ودسمبر ۱۹۰۲ء تک اسکی چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنی پوری معنوں لیا ہے اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ آپکی فتح ونصرۃ کا زمانہ ہے۔ قادیان سے طلوع ہوا۔

ملفوظات حضرة مسیح موعودؑ

۲۸ دسمبر ۱۹۰۳ء

دلائل الخیرات اور دیگر وظائف کی نسبت امام الوقت کی رائے

ایک صاحب آمدہ از امروہہ نے دریافت کیا کہ دلائل الخیرات جو ایک کتاب وظیفوں کی ہے اگر اسے پڑھا جاوے تو کچھ حرج تو نہیں کیونکہ اس میں آنحضرة صلعم پر درود شریف ہی ہے اور اس میں آنحضرة صلعم ہی کی ہی تعریف جابجا ہے ٭

فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرة سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہان عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیون سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہان جہان دعا ہوتی ہے وہان مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چلکر اور قسم کا چنتا ہے پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اُٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔ خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ یہ کہے کہ فلان راہ سے اگر سورہ یٰسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔

قرآن شریف سے اعراض کی صورتیں

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک صوری اور ایک معنوی صوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نہ جاوے۔ جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کے برکات و انوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا۔ پس دونوں اعراضون میں سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے

امام جعفر کا قول ہے واللہ اعلم کہان تک صحیح ہے کہ میں اس قدر کلام الٰہی پڑھتا ہوں کہ ساتھ ہی الہام شروع ہو جاتا ہے مگر بات معقول معلوم ہوتی ہے کیونکہ ایک جنس کی شئے دوسری شئے کو اپنی طرف کشش کرتی ہے ٭

اب اس زمانہ میں لوگون نے صدہا حاشیے چڑھائے ہوئے ہیں۔ شیعون نے الگ بیلیون لے ہانک۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا کہ میں ایک فقرہ بتلاتا ہون وہ پڑھ لیا کرو تو پھر طہارة اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی ٭

اسلام میں کفر۔ بدعت۔ الحاد۔ زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہیں کہ ایک شخص واحد کی کلام کو اس قدر عظمت دی گئی جس قدر کہ کلام الٰہی کو دی جانی چاہئے تھی۔ صحابہ کرام اسی لئے احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے ایک دفعہ حضرة عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے لگے تو ایک بوڑھی عورت نے اُٹھکر کہا۔ حدیث میں یہ لکھا ہے تو آپنے فرمایا کہ میں ایک بڑھیا کے لئے کتاب اللہ کو ترک نہیں کر سکتا۔

اگر ایسی ایسی باتون کو جن کے ساتھ وحی کی کوئی مدد نہیں وہی عظمت دیجاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح کی حیات کی نسبت جو اقوال ہیں ان کو بھی صحیح مانلیا جاوے حالانکہ وہ قرآن شریف سے بالکل مخالف ہیں

نکتہ بمقام گورداسپور حضور علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا کہ ہدی للمتقین کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہی کافر ہوتا ہے جو نفاق کا حصہ اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی لئے ہدی للکفرین نہیں فرمایا ٭

کسر صلیب

انوار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرة اقدس علیہ الصلوٰة والسلام نے اتمام حجت اور نیز اپنی صداقت کے متعلق ایک نشان کے بارہ میں ایک اشتہار امریکہ یورپ اور آسٹریلیا کے ممالک میں ارسال کیا تھا چونکہ وہ نشان ان فارن ممالک کے لئے تھا اس لئے اس کی اشاعت ہندوستان میں مناسب نہیں سمجھی گئی تھی اس مضمون کا وہ حصہ جو کہ خاص نشان سے تعلق رکھتا ہے اور فارن ممالک کے لئے ہے چھوڑ کر باقی حصہ افادہ عام اور نیز اپنے بھائیون کی خاطر ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور جب وہ نشان فارن ممالک کے اخبارات خود شائع کرینگے تو ناظرین کو بھی اس کا علم بالواسطہ یا بلا واسطہ ہو جاوے گا ٭

(ایڈیٹر)

زمین جب گناہ اور شرک سے آلودہ ہو جاتی ہے اور حقیقت سے بے خبر ہو جاتی ہے جو انسان کی پیدائش کی اصل عرض ہے۔ تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایک کامل الفطرة انسان کو اپنی ذات سے پاک تعلق بخش کر اور اپنے مکالمہ سے اس کو مشرف کرکے اور اپنی محبت میں اس کو انتہا تک پہونچا کر اس کے ذریعہ سے دوبارہ زمین پاک و صاف کرے۔ انسان خدا تو نہیں ہو سکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کر لیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہو جاتا ہے اور اپنے تئیں صاف کرتا کرتا ایک [illegible] آئینہ کیطرح بنجاتا ہے تب اس آئینہ میں عکسی [illegible] کا چہرہ نمودار ہوتا ہے [illegible] اس صورت میں وہ [illegible] صفات میں ایک مشترک چیز بنجاتا ہے [illegible] سے صفات الٰہیہ صادر ہوتی ہیں کیونکہ اس کے آئینہ وجود میں خدا کا چہرہ منعکس ہوتا ہے۔ اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہیں کیونکہ وہ بشر ہے۔ اور ایسے انسانون کو دیکھنے والے کبھی دھوکہ کھا کر اور صرف ایک پہلو کا کرشمہ دیکھکر ان کو خدا سمجھنے لگتے ہیں اور دنیا میں مخلوق پرستی اسی وجہ سے آئی ہے اور صدہا انسان اسی دھوکہ سے خدا بنائے گئے ہیں۔ مگر ہماری اس زمانہ میں جس قدر عیسائیون کا وہ فرقہ جو حضرت مسیح کو خدا جانتا ہے اس دھوکہ میں مبتلا ہے اس قدر کوئی اور قوم مبتلا نہیں۔ مسیح سے صدہا برس پہلے جو لوگ خدا بنائے گئے تھے۔ جیسے راجہ رام چندر۔ راجہ کرشن۔ گوتم بدھ ہمارے اس زمانے میں ان کے پیرو تسلیم ہوتے جاتے ہیں کہ ان کی غلطیاں نہیں۔ مگر افسوس حضرة مسیح کے پیرو اب تک اس زمانہ میں بھی خواہ نخواہ خدائی

کا خطاب ان کو دے رہے ہیں اگرچہ اس خیال کا بطلان ایسا بدیہی تھا کہ کسی دلیل کی ضرورت نہ تھی مگر افسوس کہ عیسائی ابھی تک اس زمانہ کی ہوا سے دور بیٹھے ہیں بلکہ بعض لوگوں نے جب دیکھا کہ ایسے لغو خیالات کا زمانہ بھی دن بدن مخالف ہو جاتا ہے تو انہوں نے اپنے معمولی طریقوں سے مایوس ہو کر یہ ایک نیا طریق اختیار کیا کہ کوئی ان میں سے الیاس بن گیا اور کسی نے یہ دعویٰ کر دیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں اور میں ہی خدا ہوں اس مجمل فقرہ سے مراد میری یہ ہے کہ لنڈن میں تو مسٹر پگٹ نے خدائی اور مسیحیت کا دعوی کیا اور امریکہ میں مسٹر ڈوئی الیاس بن بیٹھے اور پیشگوئی کر دی کہ مسیح ابن مریم پچیس برس تک دنیا میں آ جائے گا۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ڈوئی نے تو بزدلی دکھلائی اور الیاس بننے میں بھی اپنی پردہ دری سے ڈرتا رہا اور مسیح نہ بنا بلکہ مسیح کا خادم بنا۔ اور پگٹ نے بڑی ہمت دکھلائی کہ خود مسیح بن گیا نہ صرف مسیح بلکہ خدا ہونے کا دعوے کیا اب لنڈن والوں کو کسی بیماری آفت مصیبت کا کیا اندیشہ ہے جن کے شہر میں خدا اترا ہوا ہے مگر میں نے سنا ہے کہ لنڈن میں کچھ یہودی بھی رہتے ہیں اس لئے بیشک یہ اندیشہ ہے کہ ان کو طبعاً یہ خیال ہوا ہو کہ یہ تو وہی مسیح ہے جو صلیب بوجہ غشی کے غلطی کے ساتھ زندہ اوتار گیا اور پھر موقعہ پا کر مشرقی بلاد کی طرف بھاگ گیا اور اب ایسے طور سے اس کو صلیب دیں کہ کام تمام ہو جائے اور پھر کسی طرف بھاگ نہ سکے اور ساتھ ہی یہ فکر بھی ہے کہ مبادا عیسائیوں کو بھی خیال آ جائے کہ پہلا کفارہ پورا نا اور بودا ہو چکا ہے اور شراب خواری اور فسق و فجور کی کثرت نے ثابت بھی کر دیا ہے کہ اس کفارہ کی تاثیر جاتی رہی اس لئے اب ایک نئے خون کی ضرورت ہے۔ سو میں ہمدردی سے کہتا ہوں کہ مسٹر پگٹ کو ان سب سے چوکس رہنا چاہئے القصہ ان دنوں میں جبکہ زمین میں ایسے ایسے جھوٹے اور ناپاک دعوے کئے گئے ہیں اس لئے خدا نے جس کے کام عجیب ہیں مجھکو پنجاب کی زمین میں پیدا کیا اور مجھے جیسا کہ خدا نے مجھے فرمایا وہ سچا مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں آنیوالا تھا۔ اور میں صرف اپنے منہ سے نہیں کہتا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ وہ خدا جس نے زمین آسمان بنایا میری گواہی دیتا ہے اس لئے اس گواہی کے پورا کرنے کے لئے صدہا نشان میرے لئے ظاہر کئے اور کر رہا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کا فضل اس مسیح سے مجھ پر زیادہ ہے جو مجھ سے پہلے گزر چکا ہے۔ میرے آئینہ میں اس کا چہرہ اس سے زیادہ وسیع ہو کر منعکس ہوا ہے جو اس کے آئینہ میں ہوا تھا اگر میں صرف اپنے منہ سے کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر وہ میرے لئے گواہی دیتا ہے تو کوئی مجھے جھوٹا قرار نہیں دے سکتا میرے لئے اس کی ہزارہا گواہیاں ہیں جن کو میں شمار نہیں کر سکتا۔

اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں سے ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہیگا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانے میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں سو اے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے زہر سے رہائی بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانے کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کانٹوں میں سے ان زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمے سے ان کو سیراب کر کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے کسی انسان کے خون میں نجاۃ نہیں اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گذر گیا ہے اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھیں کھولدے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے اب تو ان بند دلوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچا لے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا ئیں سن اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کرتا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے کس کے ضمیر میں ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑیں گے اور تیری آواز سنیں گے۔ پر اے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کر آخر وہ تیرے بندے ہیں بلکہ ان پر رحم کر اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھولدے۔ ہر ایک قفل کی تیری ہاتھ میں کنجی ہے۔ جب کہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے۔ سو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی سے مجھے تو نے وعدے دئے ہیں ان وعدوں کو تو پورا کریگا ضرور کریگا کیونکہ تو ہمارا صادق خدا ہی ہے اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں سو میرا بہشت مجھے عطا کر اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے اس سے وہ بے خبر ہیں اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھکو ہیں آمین ثم آمین

مراسلات

نمونہ استقامت

برادرم مکرم بھائی محمد افضل صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مفصلہ ذیل سطور اپنے ایک احمدی بھائی کے انتقال پر ملال کی نسبت عرض کرتا ہوں اگر آپ اور حضور اقدس مناسب خیال کریں تو شائع کر دیں بہت ہو گا۔

مسمی عبد اللطیف ایک نوجوان جو کچھ عرصہ سے سلسلہ پاک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے منسلک ہوا تھا مشیت ایزدی سے اس کو بخار شروع ہو گیا اور عرصہ پانچ ماہ تک معمولی بخار رہ کر مستقل تپ دق ہو گیا اور دن بدن ہزال شروع ہوا اس عرصہ بیماری میں اس کے والدین اور اس کے متعلقین کا گروہ اس کے پاس عرض کے طور پر آئے اور اس سے کہا کہ تم اس سلسلہ سے توبہ کرو تاکہ تمہارے لئے خدا صحت بخش دے مگر اس نے نہایت ثابت قدمی سے ان کو رد کیا اور کہا کہ میں کس چیز سے توبہ کروں۔ معاذ اللہ قرآن شریف اور حدیث شریف اور رسول پاک سے توبہ کرانا چاہتے ہو جو مجھے کسیطرح منظور نہیں۔ اور نہ مجھے تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ مجھے اللہ جل شانہ کافی ہے اس کے بعد پھر انہوں نے اور اور حیلے حوالے شروع کئے اور مولوی محمد علی واعظ جو آج کل بٹالہ میں ہے اس نے بھی کہلا بھیجا کہ اگر وہ توبہ کرے تو ہم دعا کریں گے اور اس کے لئے تعویذ دیں گے جس سے وہ تندرست ہو جاویگا اس بات کو بھی اس مرحوم نے نہایت زور سے رد کیا اور نہایت استقلال سے ایسی تمام باتوں سے نفرت کی۔ اور مرنے سے ایک ہفتہ پہلے اس نے تمام لوگوں سے باتیں کرنی چھوڑ دیں اور وہ اپنے خیال میں تھا۔ اور پھر کلمہ شہادۃ اس کا ورد۔ آخر شوال ۱۳۲۱ھ ہجری کو بروز جمعہ علی الصباح اس دار ناپائیدار کو چھوڑا۔ اس کے اس پاک عقیدے

نیو فیشن کی سٹ۔ ناظرین ہماری یہاں کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں۔ جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہے۔ ہر ایک شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے۔ فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔ نمبر ا بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳ار۔ نمبر ۲ بٹن سٹ سنہری اور کام بھی چاندی کا قیمت ۹ر۔ نمبر ۳ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ر۔ نمبر ۴ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر۔ جلد آنے پر ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔ پتہ ایس جی کیمنم گجرات پنجاب

…ن دینے اور استقلال پر اس کے تمام وارثون نے بالاتفاق شہادت دی کہ یہ اپنے عقیدہ پر نہایت مستقل رہا اور کسیطرح متزلزل نہ ہوا۔ ہرچند ہم نے اس کو اس سے رجوع کو کہا مگر وہ اسی طرح ثابت قدم رہا۔ جس جس روز اس کا انتقال ہوا اس روز کی شام کو مخالفین نے بہت بہت ناشائستہ الفاظ استعمال کئے اور طرح طرح کے اتہام اس کے واسطے تراشے۔ اسواسطے جب جنازہ گاہ پر اس مرحوم کا جنازہ احمدی جماعت نے ادا کیا تو اس کا چہرہ سب حاضرین و مخالفین کو دکھایا گیا جو بالکل زرد اور تبسم کی حالت مین تہا ✤

اور مولوی عبدالصمد صاحب نے بعد جنازہ بغرض تشنیع مخالفین کے مزغہ مین کہا کہ آج اس ہمارے بہائی کا جنازہ موجود ہے اس کو دیکہ لو کہ وہ کیسے ایمانی شان کا آدمی تہا اس کی نسبت جو مخالفین نے افواہین اڑائی تہین ان کو اور ہم کچہ نہین کہتے صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین پر اکتفا کرتے ہین ✤

اس مرحوم کے مرنے پر تقاطر ہونا۔ بیماری کے بعد مرنا یہ تمام آثار اہل اسلام کے ہین یا نہین۔ جس سے حاضرین بجز تسلیم کے اور کچہ نہ کہ سکے اور اس کے والدین نے بہی تمام کار تجہیز و تکفین ہمارے ہی منشاء کے موافق کیا اور کہا کہ انہین کے خیالات کا وہ تہا انہین کے ساتہ اس کا خاتمہ ہوا۔ تمام احباب مرحوم کی مغفرۃ کے لئے دعا کرین بذریعہ جنازہ اور تمام احمدی برادران سے بہی استدعا کرین ✤ یکم جنوری سنہ ۔ راقم۔ م ع۔ احمدی پٹیالہ

رسالہ اعجاز البیان مولفہ مولوی امیر علی صاحب اٹاوی اثنا عشری پر ریویو

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(سلسلہ کیلئے دیکہو اخبار البدر نمبر ۱ جلد ۳)

اعجاز البیان کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ مولانا امیر علی صاحب اپنے مذہب کے مشہور و متعارف مسائل بلکہ ارکان سے بہی ناواقف ہین چنانچہ آپ صفحہ ۳ مین تحریر فرماتے ہین "کسی پیغمبر صاحب شریعت نے اپنے کام رسالت کو ادہورا نہین چہوڑا ہر احکام الہی کو بلاخوف و خطر لوگون تک پہنچایا۔ غرضیکہ ہر پیغمبر صاحب شریعت نے اپنے زمانہ حیات مین شریعت کی تکمیل مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اور نہ ان کے نائبان نے حتی المقدور شریعت کے پہیلانے مین کوئی کمی کی ہے" ناظرین فاضل مصنف کی یہ تحریر تو ملاحظہ فرما چکے اب ان کے ایک ذی علم فلسفی الطبع معزز مذہبی بہائی کی تحریر بہی ملاحظہ فرمائین جو خلافت راشدہ مین کتاب موسومہ "الصافیہ" مطبوعہ مطبع وبدبہ حیدری لکہنو سے کوٹ کی گئی ہے۔ کتاب مذکور سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین بسر راجہ امیر حسین خانصاحب بہادر بالقابہ والی ریاست محمود آباد کی فرمائش سے شائع کی گئی تہی اور وہ عبارت جو اس مقام پر ہم نقل کرنا چاہتے ہین یہ ہے ✤

"شیعیان گویند کہ پیغمبر تمام احکام را بمردم تبلیغ نکرد بلکہ تمام فہم احکام الہی را کردہ باشند بلکہ بوصی خود وشت و بقیہ را ... خود انہا تحقیق رسانند و بعد از ان کہ اوصیائے پیغمبر را در عمل لو ساحت منع کردند دیگر نتوانستند کہ وصی آن پیغمبر بیشتر احکام پیغمبر کنند و مخالفین آنہا در صدد قتل و ذریت و صدمہ و اولاد صیائے پیغمبر بودند بحدیکہ اگر مید انستند کہ انہا در مقام مخالفت با مخالفین ہستند و بیان احکام واقعی خواہند کرد آنہارا می کشتند چنانکہ حبس می کردند چنانکہ از تواریخ احوال آنہا معلوم است کہ بر آن چہ صدمہا و اذیتہا از مخالفین رسیدہ اگر آنہا ذلک ہمان می کردند و کشتہ می شدند دیگر کسے نبود کہ حق را بچنین لغو محصوص ہم برسانند و آنہارا ہدایت کنند و آن زمان دیگر تمام این مذہب حق ابداً و اصلاً در مردم بوجود نمی شد لہذا بنا را بر تقیہ در امور گذاردند و بیان احکام شرعیہ بجہت حفظ نفوس خود و شیعیان ذریت احکام الہی کہ بالکلیہ از زمین برود نمودند و نتوانستند تبلیغ احکام چنانچہ باید و شاید بر دل تنگ شیشا ابلاغ وارند" الصافیہ صفحہ ۳

یہ ہے لب لباب شیعہ مذہب کا جس سے ہمارے مخدوم مولوی امیر علی صاحب ابتک ناواقف ہین یا دیدہ و دانستہ ناواقف بنے ہوئے ہین۔ اب انصاف کا مقام ہے کہ جب بقول شیعیان حضرۃ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اوصیائے تبلیغ احکام بلاخوف و خطر نہ کر سکے تو مولانا امیر علی صاحب بچارے کیا کر سکتے ہین ✤

اس لئے مناسب یہ تہا کہ مولانا صاحب مذہبی معاملات مین دست اندازی سے اجتناب کر کے دنیا مین شر و فساد کا غلبہ دیکہکر حضرۃ امام غائب الزمان کی طرح کسی گوشہ عافیت مین چہپے بیٹہے رہتے۔ مگر افسوس کہ انہون نے حضرۃ خیر البشر اور آئمہ اثنا عشر کی پوری مخالفت کی اور تقیہ شریف کو چہوڑکر جماعت مومنین سے خارج ہو گئے مولوی صاحب کو واضح رہے کہ لا دین لمن لا تقیۃ لہ شیعون کے ارکان ایمان سے ایک رکن اعظم ہے یہی وجہ تہی کہ آئمہ اثنا عشر جو شیعیان ہمیشہ تقیہ کرتے رہے پس مولوی امیر علی صاحب اگر اثنا عشری ہونیکا دعویٰ کرتے ہین تو انہین آئمہ اثنا عشر کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے ✤

معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اعجاز البیان بڑے بہادر فلسفی بہی ہین چنانچہ آپ ایک طرف تو اقرار کرتے ہین کہ جب کبہی حضرۃ انسان نے نائبان رسول سے زمانہ خالی پایا تو باوجود ایمان لانے کے پہر ضلالت و گمراہی مین پڑ گئے اور سیدہا راستہ توحید کا چہوڑکر بدرسم پرستی اختیار کی تب پہر خداوند تعالیٰ کو پیغمبر کے بہیجنے کی ضرورۃ ہوئی۔ پس اسیطرح ہدایت و ارشاد کا طریقہ خدا کی طرف سے ہمیشہ جاری رہا ہم لوگ ہمیشہ اسکو بہلا دیا کئے اور وہ ہمکو کبہی نہین بہولا ہم اس کو بہولے رہے اور وہ ہمیشہ ہم کو اپنی طرف بلاتا رہا ہماری بہتری اور ہماری فلاح کی فکر باوجود بے نیازی اسکو ہمیشہ رہی اب کوئی عاقل صاحب فہم بے دلیل عقل و نقل کے اسبات کو مان لیگا کہ اس خداوند تعالیٰ رحمن اور رحیم نے جو طریقہ کہ واسطے ہدایت خلق کے بدو پیدائش خلقت سے جاری کر رکہا تہا وہ طریقہ قدیم مقررہ بعد ختم رسالت ختم المرسلین موقوف کر دیا ہے" اعجاز البیان صفحہ ۲ و ۳

اور دوسری طرف یہ عقیدہ رکہتے ہین کہ جب امام غائب الزمان سنیون کے خوف سے جان بچا کر ایک غار مین جا چہپے ہین ابتک اگرچہ سینکڑون برس گذر گئے ہین اور ایک دنیا ضلالت و گمراہی مین پڑ گئی اور لاکہون کروڑون …

خداوند و حید چہوڑکر شرک و بدعات و رسم پرستی کی بلا مین گرفتار ہو گئے شیطان عبدالمعین نے بیشمار بنی آدم کو بادیہ کی طرف لیجا کر دوزخ کا ایندہن بنانے مین نمایان کامیابی حاصل کی مگر پہر بہی نامعلوم کس وجہ سے اس رحمن و رحیم خدا نے بنی آدم کی طرف رحمت کی نظر نہ پہیری ہر چند بندگان خدا نے بہت کچہ غل مچایا مگر خدا نے اپنے کان بند کر لئے کسی کی ایک نہ سنی غضب یہ ہوا کہ اس نے اپنے قدیم اور خود قائم کئے ہوئے طریقہ کی بہی کچہ پرواہ نہ کی حالانکہ خود فرما چکا تہا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ نہ تخلف وعدہ کا کچہ خیال کیا اگرچہ صاف ارشاد کر چکا تہا کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد ✤

اس لئے ہم فاضل مصنف کی خدمت مین خود انہین کے الفاظ پیش کرتے ہین کہ وہ اپنے عقیدہ کو کسی عقلی یا نقلی دلیل قطعی سے ثابت کر دکہلائین اور وہ الفاظ یہ ہین۔

"اب کوئی عاقل صاحب فہم بے دلیل عقل و نقل کے اس بات کو مان لیگا کہ اس خداوند تعالیٰ رحمن رحیم نے جو طریقہ کہ واسطے ہدایت خلق کے بدو پیدائش خلقت سے جاری کر رکہا تہا وہ طریقہ قدیم مقررہ بعد ختم رسالت خاتم المرسلین موقوف کر دیا ہو"

پہر مولوی امیر علی صاحب اعجاز البیان کے صفحہ ۴ مین تحریر فرماتے ہین "وہ منکران نائبان خاتم الانبیاء کا جو کہ یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلعم نے بعد وفات اپنے کوئی نائب حافظ شریعت و کتاب نہین چہوڑا امت کو اختیار ہے جسکو چاہین خلیفہ مقرر کرین باطل کر دین گے" مین کہتا ہون کہ سنیون کا یہ عقیدہ ہرگز نہین کہ بعد وفات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت محمدیہ کا کوئی حافظ نہین رہا سنی تو مانتے ہین کہ خود خداوند کریم شریعت محمدیہ کا حافظ و ناصر ہے۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ العلماء ورثۃ الانبیاء اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل علاوہ برین سنیون کی معتبر حدیثون مین یہ بہی لکہا ہے کہ دین محمدی کی تجدید کے لئے مجدد کا ہر صدی کے سر پر ضروری ہے اور بفضلہ تعالیٰ سنیون مین مطابق احادیث نبویہ مجدد آتے رہے ہین چنانچہ اس وقت بہی خدا کے فضل و کرم سے ایک عظیم الشان مجدد الوقت ملہم من اللہ مسیح دوران مہدی زمان موجود ہے جس کو ہم پیدا ہونے کا فخر ہے ہین پس مولوی امیر علی صاحب کی یہ تحریر سراسر باطل ہے اب رہا یہ عقیدہ کہ امت کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے خلیفہ مقرر کرے یہی عقیدہ ہے جس کی نسبت حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ اپنے خط موسومہ میر معاویہ مندرجہ نہج البلاغۃ مین تحریر فرماتے ہین ✤

"انما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا" (یعنی شوریٰ صرف مہاجرین و انصار کا ہے جسکو) "علی رجل وسموہ اماما کان ذالک للہ رضی" وہ اجتماع کے امام بنالین وہ امام مستجاب اللہ ہے۔

مزید اطمینان کے لئے حضرۃ اقدس مسیح دوران مہدی آخر زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رسالہ ضرورۃ الامام ملاحظہ فرمایئے۔ اب ہم آسانی کے لئے امیر علی صاحب کی عبارت مندرجہ اعجاز البیان کو بلفظہ قولہ اور ریویو کو بلفظ اقول تحریر کرتے ہین ✤

قولہ۔ "اور جب آنحضرت صلعم کی وفات ہوئی جسد اطہر کی ہنوز گرمی دور نہیں ہوئی اور یہون نے حضرۃ ابوبکر کے سر پر خلافت کی پگڑی …

دلچسپ مکالمہ

ایک شخص سے جو میری گفتگو دربارہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی وہ البدر کے ناظرین کے گوشگذار کرنی چاہتا ہوں ۔

شخص ۔ قرآن مجید مین عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے کا ثبوت ہے آپ کیون نہین مانتے ۔

مین ۔ اگر ہے تو دکھائیے وہان رفع اللہ علیہ لکھا ہے کہ اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا نہ کہ آسمان کی طرف ۔

شخص ۔ کیا اللہ آسمان پر نہین ۔

مین ۔ تو کیا زمین پر نہین ۔ اللہ کی طرف کئی انبیاء کا جانا لکھا ہے مثلاً حضرۃ ابراہیم ؑ نے فرمایا

انی ذاہب الی ربی

پھر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین آیا ہے

قد جاءکم رسول من ربکم ۔

تو کیا وہ آسمان سے آئے تھے ۔

شخص ۔ اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے کل انبیاء کے بروز کا ۔ مگر ان جیسے معجزے کیون نہین دکھاتے ۔

مین ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبرون کے جامع صفات تھے کیا انہون نے ہر ایک رسول جیسے معجزے دکھائے ۔ یہ کوئی ضروری بات نہین زمانے کے مطابق معجزہ ملتا ہے جو بات آگے معجزہ تھی وہ اب بچون کا کھیل سمجھی جاتی ہے ۔ اس زمانے مین کلام کا زور ہے سو وہی اعجاز آپ کو عطا ہوا ۔

شخص ۔ مین اگلے زمانون کی تو درکنار ولیون کی کرامتین سنکر حیران ہون ۔ مثلاً جناب دستگیر نے بارہ برس کی کشتی نکالی ایک اردلی نے گھوڑے کو ذبح کیا پھر زندہ کر دیا مثلاً درس والے لاہوری میان صاحب نے درویشون کو کہا اڑ جاؤ تو وہ سب اڑ گئے ایک درویش کو چھو کیا تو سب قرآن یاد ہو گیا ایسی باتین مرزا صاحب مین نہین ۔

مین ۔ مہربان یہ تو قصے ہین ۔ ایسے کئی قصے تو تم ہندون کی کتھاؤن اور پرانون مین بھی سن سکتے ہو ۔ بات وہ ہوتی ہے جس کا کوئی ثبوت عقل و نقل سے ہو جناب دستگیر بیشک بڑے اہل اللہ تھے مگر میرا سوال ہے کہ اپنے زمانے مین کیون اتنے مشہور نہ ہوئے ۔ کیا آپ کو

معلوم ہے کہ ابن جوزی جو بڑا علامہ تھا اس نے کیا فتوے دیا تھا اور تلبیس الابلیس کتاب کس لئے بنی تھی ۔ حضرۃ پیر کا ذکر شیخ عطار مولانا روم وغیرہ بزرگ کون نے کیون نہین کیا حالانکہ اب تو کوئی کتاب نہین بنتی جب تک ان کی صفت نہ ہوے ۔ ابن بطوطہ جس کو صرف مقبرے دیکھنے کا شوق تھا ساری دنیا مین گھومتا پھرا ۔ بغداد مین بھی آیا مگر پیر صاحب کا ذکر نہین کیا خدا کے لوگون کی قدر ہمیشہ بعد مین ہوتی ہے ۔

شخص ۔ آپ لوگ انکار کر دیتے ہین ۔ اچھا یہ تو بتاؤ فلان فقیر صاحب (نام لیکر) کے پاس جو جاتا تھا آپ اس کی دلیل بتا دیتے تھے یا نہین اور فقیر کبھی کہ تمہارا کام ہو جائیگا یا نہ ہوگا اسیطرح فلان میان صاحب ہین وہ تعویذ دیتے ہین ۔ اسی وقت تب اثر جاتا ہے جو بازمین بیگا ہو تو دفع ہو جاتا ہے پھر بھلا مرزا صاحب مین اتنی بات ہی بتاؤ ہین تو مجدد یعنی کل نبیون کے سردار مگر کرامت اتنی بھی نہین ۔

مین ۔ افسوس کہ تم لوگ ولی اور عامل مین فرق نہین سمجھتے ۔ دلیل بتانا ولایت کا حصہ نہین دیکھو ابن صیاد آنحضرت صلعم کے وقت لوگون کے دل کی باتین بتا دیتا تھا ۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلعم کے دل کی بات دخان بھی بتا دی تھی ۔ مگر کیا رسول صلعم دل کی باتین بتا دیتے تھے باقی تعویذ وغیرہ یہ سب عمل مین کوئی اسلام سے خاص نہین ۔ بلکہ ہندو پنڈتون اور جوگیون سے بھی یہ باتین ظاہر ہوتی ہین جس سے آپ بھی انکار نہین کر سکتے ۔ پس فرق کیا ہوا ۔ ولایت مجددیت نبوت تو محکمہ ہی الگ ہے ان کی توجہ ہدایت خلق کی طرف ہوتی ہے اسی کی اشاعت کے لئے ان کو نئی نئی باتین سوجھتی ہین ۔ دیکھو ہمارے حضرۃ اقدس کو جو قرآنی معارف سوجھتے ہین اور جو علمی نکات یہ بتاتے ہین کیا کسی اور کو بھی نظر آتے ہین اگر اس زمانے مین ایسے لوگ ہین جن سے آپ کے بتائے ہوئے خوارق ظاہر ہوتے ہین تو وہ حضرت مرزا صاحب کے سامنے کیون نہین ہوتے وہ تو پکار پکار کر کہہ رہے ہین کرامت مین میرے ساتھ مقابلہ کر لو شاید آپ نے تریاق القلوب ہمارے حضرت جی کی کتاب نہین دیکھی اس مین کئی کرامتین آپ کے خیال کے موافق بھی ہین ۔

شخص ۔ پھر لوگ کیون نہین مانتے ۔

مین ۔ نہ ماننا علیحدہ بات ہر کوئی کسی کی زبان سے نہین پکڑ سکتا ۔

شخص ۔ مین یہ تو کہتا ہون کہ اگلے زمانے مین جو عجیب عجیب کرامتین ولی دکھاتے تھے وہ مرزا صاحب کیون نہین دکھا سکتے حالانکہ ان ولیون سے بلکہ نبیون سے بڑھکر ہونے کا دعوے ہے ۔ یعنی دعوے بہت ہے اور عمل تھوڑا ہے ۔

مین ۔ اس کا جواب دے چکا ہون جو کام حضرۃ مسیح موعود نے کئے ہین وہ تو ان ولیون نبیون سے بھی نہ ہو سکتے تھے جن سے اعلے ہونے کا دعوے ہے اچھا مین نہین اور طرح سمجھاتا ہون ۔ خضر علیہ السلام ولی تھے اور حضرت موسے اولوالعزم نبی مگر جو بات خضر نے کی وہ حضرت موسیٰ نہین سمجھ سکتے تھے پھر سلیمان علیہ السلام نے جب بلقیس کا تخت منگوانا چاہا ۔ تو خود اپنے زور سے نہین منگوا لیا بلکہ ایک اور شخص نے لا کر جس کی شان مین عندہ علم من الکتاب آیا ہے ایک اور مثال سنو ایک شہنشاہ ہے جو کام اس کا سپہ سالار کر سکتا ہے وہ بادشاہ تو نہین کر سکتا (یا کر تو سکتا ہے مگر اس کی توجہ نہین ہوتی) مگر پھر بھی وہ بادشاہ آقا ہے اور وہ غلام اور ماتحت ۔ قصہ کوتاہ مجموعی کمالات دیکھنے چاہیے بظاہر سپہ سالار کے کام عجیب معلوم ہوتے ہین مگر بادشاہ جتنا رتبہ اسے حاصل نہین ۔

شخص ۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزائیون کو ثبوت بڑے آتے ہین اور وہ باتین خوب بنا لیا کرتے ہین اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب ہاتھ سینہ پر کس دلیل سے باندھتے ہین اور وہ بھی اسیطرح ۹۹ کی شکل بنا کر دکھلائی ۔

مین ۔ ایسی چھوٹی چھوٹی باتون کی طرف حضرۃ جی کا خیال نہین نماز مین مطلب تو حضور قلب ہے ۔ ہاتھ نیچے باندھے تو کیا ۔ اوپر باندھے تو کیا آپ نے کبھی کسی کو ناف پر باندھنے سے منع نہین کیا ۔

شخص ۔ پھر بھی وہ کام جو وہ کرتے ہین یعنی سینہ پر باندھنا وہ آپ افضل تو جانتے ہونگے ۔

مین ۔ ہان بیشک

شخص ۔ اس کی دلیل ۔

مین یہ سنکر دعا مانگنے لگا یا الہ العلمین تو میری مدد کر ۔ دلیل ایسی ہو کہ سوا اس کے خاموش رہنے کے چارہ نہ ہو سکا یکدم میرے دل مین خیال آیا اور مین نے کہا ۔

مین ۔ یہ تم مانتے ہو یا نہین کہ نماز مین خوف الہی سے بھر جانا چاہیئے ۔ جیسا کہ [illegible]

٭ صرف رخ تک کھینچ پایا تھا ۔ اگلی عبارت پڑھی نہ جا سکا ۔

کی صفتوں میں الذین ھم فی صلاتھم
خاشعون وہ مومن کامیاب ہوگئے جو اپنی نمازوں
میں ... نا کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں فروتنی کرتے ہیں
خشوع سوائے خوف الٰہی کے پیدا نہیں ہو سکتا یعنی
جب انسان یقین کر لیتا ہے کہ مجھ سے ایک اعلیٰ اور
مقتدر ہستی ہے جسے مجھ پر کلی اختیار ہے اور میں اس کے
قبضے میں ہوں تو وہ اللہ اکبر کہتا ہوا خوف سے بھر جاتا
ہے اور یہ خوف ایسا ہے۔ جیسا محبوب کے دربار سے
ہوتا ہے نہ کہ درندے سے۔ اللہ سے خوف مومنوں کی
صفت ہے جیسے قرآن شریف میں ہے ان الذین ھم
من خشیۃ ربھم مشفقون نماز سے بڑھ کر خشیت
کہاں ہونا چاہئے ایسی حالت کے لئے اللہ نے فرمایا
تھا موسیٰ علیہ السلام کو
واضمم الیک جناحک من الرھب اپنے
بازو خوف سے اپنی طرف ملالے سو حسب عادت ایسی حالت
میں ہاتھ سینہ پر اس X شکل میں باندھے جاتے ہیں
رہب کے معنے لغت میں دیکھو۔ ترسیدن اور پھر
لکھا ہے سجاوندی نے عین المعانی میں کہ رہب فی قولہ
تعالےٰ بالضم ہے۔ اور اس سے مراد (کُم) آستین
ہے اس سے ایک کلائی کا دوسری پر رکھنا ثابت ہوا
پھر ترائب کے معنے استخوان دامن سینہ میں جس سے
سینہ پر ہاتھ باندھنے کا اشارہ ہے علاوہ اس کے
یوں بھی خوف سے سینے پر ہاتھ سکیڑے جاتے
ہیں پھر ترہیب پرستش کو کہتے ہیں جس سے عبادت کے
وقت ایسا کرنے کا استدلال ہو سکتا ہے پھر فصل لربک
وانحر میں وانحر سے بقرینہ صل سینے پر ہاتھ باندھنے
کا اشارہ نکلتا ہے ✤ (احمد۔ گجراتی)

بقیہ ملفوظات حضرۃ مسیح موعودؑ

۱۳ جنوری سنہ ۶ گورداسپور

حضرت اقدس کی طبیعت عرصہ دراز سے بیمار چلی
آتی ہے مگر گذشتہ ہفتہ سے آپکو۔ کھانسی۔ نزلہ
وغیرہ کی سخت تکلیف تھی۔ دم رات کو الٹ جاتا رہا
اور اسی وجہ سے آپ اکثر اوقات مسجد میں تشریف
نہ لا سکے لیکن تاہم جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو آپ
۱۲ تاریخ کو اسی حالت میں سوار ہو کر گورداسپور
تشریف لائے اور اسی حالت بیماری اور سخت تکلیف
میں عدالت میں بھی گئے ✤
۱۳ تاریخ کی شام تک کل مہمانان احمدی کی تعداد
ایک صد سے زیادہ ہو گئی۔
صبح کے وقت منشی محمد اروڑا صاحب نقشہ نویس
ریاست کپورتھلہ نے حضرۃ اقدس سے نیاز حاصل کی
آپ نے فرمایا کہ میں نے آواز تو رات کو ہی شناخت
کر لی تھی مگر طبیعت کو تکلیف تھی اس لئے بلا نہ سکا
منشی صاحب موصوف نے جناب خان صاحب
محمد خان صاحب افسر بگی خانہ سرکار کپورتھلہ مرحوم
کی وفات کا واقعہ سنایا جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا
کہ نیکی کرنیوالے کی اولاد کو بھی اس کی نیکی کا
حصہ ملتا ہے یہ دنیا فنا کا مقام ہے اگر ایک مر جاتا ہے
تو پھر دوسرے کونسا ذمہ لیا ہے کہ وہ نہ مریں گے
دنیا کی وضع ایسی ہی ہے کہ آخر کار قضا و قدر کو ماننا
پڑتا ہے دنیا ایک سرا ہے اگر اس میں آنے ہی
جاویں اور نہ نکلیں تو کیسے گزارہ ہو۔
انبیاء کے وجود سے زیادہ عزیز کوئی
دوسرا وجود قدر کے لائق نہیں لیکن آخر ان کو
بھی جانا پڑا ✤
موت کے وقت اول انسان کو دہشت ہوتی
ہے مگر جب مجبوراً وقت قریب آتا ہے تو اسے
قضا و قدر پر راضی ہونا پڑتا ہے اور نیک لوگوں
کے دلوں سے تعلقات دنیا وی خود اللہ تعالےٰ
توڑ دیتا ہے کہ ان کو تکلیف نہ ہو ✤

القول الصحیح فی تصدیق المسیح چھپ کر شائع ہو گئی
قیمت ۱؍
سر الشہادتین فی بیان ذبح الشاتین۔ مصنفہ
فاضل امروہی۔ قیمت ۱؍ (علاوہ خرچہ ڈاک)

البدر

نشان مطلوب۔ ایک صاحب عطا محمد نامی نے
اخبار کے اجرا کی درخواست کی ہے ڈاک خانہ کی مہر
چنیوٹ کی ہے مگر پتہ کارڈ پر محو شدہ ہے اس لئے وہ از
سر نو پتہ لکھیں اور کیا یہ صاحب لاہور والے عطا محمد تو
نہیں ہیں جو کہ انگریزی آفس میں تھے ✤
کرتہ بطور امانت۔ ۱۳ جنوری کو جبکہ میں گورداسپور
میں تھا واپسی پر مجھے علم ہوا کہ میرے سامان میں کسی کا
کرتا رہ گیا ہے جو کہ کسی فربہ جسم والے آدمی کا معلوم ہوتا
ہے بطور امانت کے دفتر البدر میں رکھا ہے صاحب کرتہ کو
چاہئے کہ نشان کامل دیکر وصول کر لیوے ✤

بیعت۔ سید عزیز الرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ ذیل
کے اصحاب کے نام بزمرہ بیعت کنندگان البدر میں
شائع کر دو۔
ڈاکٹر محمد امیر حسن صاحب از چھبرا مئو ضلع فرخ آباد
زوجہ ڈاکٹر صاحب موصوف۔
شمس الحسن و بدر الحسن صاحبان۔
مسماۃ شمس النہار بانو۔ و۔ نصیر خاتون۔
عبد الہادی صاحب اور سیرنے اپنی کمال عنایت
سے اطلاع دی ہے کہ البدر میں ۳ نقص ہیں جن کو
رفع کرنا چاہئے ✤
اول۔ کاغذ بہت ہی ناقص ہے اس کی نسبت وہ خود
تسلیم کرتے ہیں کہ چونکہ قیمت اخبار بہت ہی کم ہے اس لئے
یہ آپ کے امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے ✤
دوم۔ چھپوائی میں عدم توجہی سے کام لیا جاتا ہے بعض
بعض صفحے پڑھے نہیں گئے۔
سوم۔ صحت عبارت میں غور نہیں کی جاتی ✤
موخر الذکر ہر دو نقص اس وقت بعض نمبروں میں رہ
جاتے ہیں جب کہ وقت اشاعت گذر جاتا ہے اور رات دن
کام کروا کر کوشش کی جاتی ہے کہ حتی الوسع اخبار جلد شائع
ہو کر منتظر احباب کی پیاسی روحوں کو سیری بخشے آئندہ
انشاء اللہ تعالےٰ مزید احتیاط سے کام ہوگا ✤
ایسے مشورے اس لئے اخبار میں درج کرائے جاتے
ہیں کہ ہمارے احباب کو اطلاع ہو جاوے کہ
کارخانہ اپنے عیوب پر مطلع ہونے سے حتی الوسع
اپنی اصلاح کے لئے طیاری کرتا ہے اور دوسرے ہمدرد
اور بشیر احباب کو بھی مشورہ اور رائے دینے کی
جرأت ہو۔
تصحیح اور غلطیاں۔ گذشتہ سال کی جلد میں اگر کوئی
غلطی الہام وغیرہ میں ہو۔ یا کوئی عبارت۔ یا مسئلہ یا
واقعہ کسی کی نظر میں قابل اصلاح ہو تو وہ مہربانی فرما کر مفصل
اطلاع دفتر میں ارسال کریں اور اخبار کی تاریخ صفحہ اور
کالم کا حوالہ دیویں تاکہ حتی الوسع تحقیق کر کے اس کی
اصلاح کر دی جاوے۔ اور آئندہ کے لئے ہمارے
احباب محض ابتغاء لوجہ اللہ ایسی اصلاحوں کا خیال
رکھیں تاکہ خدا نخواستہ آئندہ آنیوالی قوم کے لئے کوئی
بات ٹھوکر کا موجب نہ ہو یہ ایک کار ثواب ہے امید
ہے کہ احباب اس خدمت دینی کو صدق دل سے
بجا لاویں گے ✤
تصحیح۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲ صفحہ ۶ کالم ۳ میں الہام
انی مع الرسول اقوم کی جگہ انی مع الرسوم
اقوم چھپ گیا ہے اس کی اصلاح فرمائی جاوے ✤

آریہ سماج اور نیوگ

اس سے پیشتر ہم نے البدر کے اوراق کے ذریعہ سے ناظرین کو انجمن فرقانیہ لاہور کی کارروائی پہنچائی تھی جو کہ انجمن مذکور نے نیوگ اور طلاق پر بحث کے پیرایہ میں الگ الگ اپنے چار اشتہاروں کے ذریعہ سے آریہ سماج کا ناک میں دم کر دیا تھا۔ اس پر آریہ سماج نے چپکے سے ایک اشتہار دیا جسکو آخری جواب کے نام سے موسوم کیا اس پر انجمن فرقانیہ لاہور کے جائنٹ سکرٹری میاں معراج الدین عمر نے ایک پمفلٹ لکھا جو کہ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر تقسیم کر کے آریوں پر کامل اتمام حجت کر دی ہے اور نیوگ کی حقیقت کو بڑی بسط سے کھول دیا ہے بلکہ مجسٹریٹ لیتھا ورکا ایک فیصلہ بھی اس کے متعلق درج کیا ہے ہم اس عنوان کے نیچے اس پمفلٹ کو شائع کرتے ہیں +

ایڈیٹر

ہمارے ایک دوست نے آریہ صاحبان کا وہ اشتہار ہمیں دیا جسکو انہوں نے ہمارے اشتہارات نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ کے آخری جواب کے نام سے موسوم کیا ہے ہم تو اپنے اشتہارات چھپتے ہی سب سے پہلے آریہ صاحبان کے گھروں اور مجلسوں میں بھیجدیا کرتے ہیں افسوس ہمارے مہربان دوست آریہ اپنے اشتہاروں کو آپ ہی کچھ ایسا اخلاف تہذیب خیال کرتے ہیں کہ ان کو ہمیں پہنچانے سے شرمندہ ہوتے ہیں یا بخل کی وجہ سے ہمیں نہیں پہنچاتے لیکن ان کے چھپانے سے تو یہ بات چھپ نہیں سکتی۔ بصارت اور انصاف رکھنے والے اصحاب اس بات کو خود محسوس کر کے افسوس ظاہر کر رہے ہیں کہ آریوں نے ہمارے کسی اشتہار کا جواب نہیں دیا اور ہمارے مخدوم و سردار شمس الضحیٰ کہف الوریٰ فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلعم اور ہمارے محترم امام مہدی و مسیح مجدد وقت مہدی اللہ حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام اور اہل اسلام کے تمام فرقوں کے معززا ور مستند اور خطاب یافتہ علماء فضلاء اکابر کی کتابیں و مراحت سے تو ہین کی منشاء سے غیر متعلق اور فضول اور خلاف واقعہ باتیں لکھکر ہماری دل آزاری کرنی

چاہی ہے۔ لیکن ہم ان کی نادانی اور بے سمجھی پر صبر کرتے ہیں ہمیں ان کا آخری خطاب دیکھکر سخت افسوس پیدا ہوا ہے کہ رسم و رواج و قوم و عیال اور دنیا کی محبت نے ان کو ایسا سرگشتہ اور گرفتار کر لیا ہوا ہے کہ ان کی محبت کے غلبہ میں اپنی ثابت شدہ فاش غلطیوں کو ترک کرنے اور اسلام کی بیّن اور روشن صداقتوں کو قبول کرنیکے لئے نیک دلی سے آمادہ نہیں ہوتے اور ست سے پیار کا دعوے صرف زبانی ہی زبانی کرتے ہیں عملاً نہیں کرتے۔ ان کے اس آخری جواب کے بعد ہم نہیں سمجھتے کہ ان کی طرف سے کوئی اور اشتہار نکلیگا اور کسی طرح سے وہ تحقیق حق کے لئے ضروریات کو ہم پہنچانے کی کوشش کریں گے خیرا زور اور جبر سے حق منوانا تو اسلام میں جائز نہیں یہ بات ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہر ایک کے جائز نہیں یہ بات ہم نہیں پر چھوڑتے ہیں۔ البتہ اس قدر عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہر ایک کے سر پر موت کھڑی ہے اس لئے اس چند روزہ زندگی کے لئے اپنی بے سمجھی اور ضد پر اڑے رہنا اور اسی کی پاسداری میں ہٹ دھرمی برتنے بلکہ حیلوں اور غلط بیانیوں سے حق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا اپنی ہی جانوں پر ظلم عظیم ہوتا ہے۔ ہماری نسبت غلط بیانی کرنا کہ ہم کو پہلے ہی توقع تھی کہ جب آپ لوگوں سے کوئی معقول جواب ہمارے اعتراضات کا بن نہیں پڑیگا تو آپ گالی گلوچ اور تہذیب اور شائستگی سے گری ہوئی تقریر اور تحریر پر اُتر آئینگے ۱۱ خود آریوں کو ہی ملزم ٹھیراتا ہے۔ کیونکہ بفرض محال اگر ہم نے ان کو گالیاں نکالی ہیں تو یہ وہی گالیاں ہیں جن کے کھانے کی توقع اور یقین ہو انہوں نے ہم کو اشتہارات اور چٹھیات کے ذریعہ باوجود ہمارے بار بار کے انکار اور تامل کے اصرار کے ساتھ مباحثہ کے لئے بلایا۔ اور جس نتیجہ کو پہلے ہی یقینی توقع رکھکر ہمیں مخاطب کیا تھا پھر اس سے رنج اور غصہ کہاں کا ہو سکتا ہے۔ اس کے تو وہ خود ہی ذمہ دار ہیں۔ لیکن ان کی یہ باتیں ہم پر سراسر تہمت ہیں۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں سچائی تو ہے نہیں جس کی تائید کے لئے کوئی دلائل قطعیہ ان کے ہاتھ میں ہوں۔ اور قاعدہ ہے کہ ایک جھوٹ کے نباہنے کے لئے کئی اور جھوٹ اور دھوکہ بازیوں کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔ پس اب بھی حسب عادت طرح طرح کے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہم پر بہتان باندھنا اور تہمتیں لگانا اور خلاف بیانی کرنا شیوہ بنا لیا ہے۔ اسی خیال سے تو ہم نے تحریری مباحثہ کے لئے ان کو عرض کیا تھا کیونکہ ہم کو مباحثہ تقریری

میں یہ لوگ اپنی مشہور عادت خلاف گوئی سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو دھوکہ میں ڈال سکیں گے۔ اور تحریری میں یہ قابو آ جائیں گے۔ ناظرین آپ ہی غور کر سکتے ہیں۔ کہ ابھی ان کے دو جلسوں میں ہی ہم ان کے اصرار سے حاضر ہوئے۔ اور ہماری طرف سے مکرم بھائی ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب نے ان کے سٹیج پر کھڑے ہو کر اعلےٰ درجے کی مہذب اور شائستہ زبان میں ان کے مکروہ مسائل کی قلعی کھولی۔ اور ان کے اپنے پریسیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر اور پبلک نے صراحت اور کنایہ سے ان کی شکست پر گواہی دی۔ اور ہر دو جلسوں میں اس بات کا زور الفاظ میں ان کے پریسیڈنٹوں کی زبان سے شکریہ ادا کیا گیا کہ احمدی جماعت کی طرف سے نہایت تہذیب اور محبت اور امن سے کارروائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد کوئی تقریری موقعہ ہم سے مقابلہ کا انہیں نہیں ملا ہوا تو پھر ان لوگوں کا یہ لکھنا کہ گویا ہم نے اپنی تقریر میں انہیں گالیاں نکالی ہیں۔ ان کی چالبازی اور خلاف بیانی اور خود ساختہ بات نہیں تو اور کیا ہے؟ ہمارے پاس تو ان کی چٹھیات موجود ہیں جن میں ان دونوں جلسوں کے بعد بھی بڑے اصرار سے ہم کو بلایا اور ان کے اشتہارات موجود ہیں۔ انھوں نے اپنے جلسوں میں ہماری غیر حاضری میں ہم کو مخاطب کیا۔ اگر بفرض محال ہم پہلے گالیاں نکال چکے تھے تو کس عقل اور ہوش سے ہم کو اس کے بعد التجائیں کرتے رہے اب تو ہم کو گالیوں کی تہمت لگائی۔ اور اگر ہم انکار کرتے اور اپنے مطلب پورا کرنے پر بھروسہ کر کے جلسوں میں متواتر حاضر ہوتے رہتے تو ممکن تھا کہ کوئی اور سخت مکروہ تہمت ہم کو لگا دیتے۔ ہم موقع اور ضرورت پر ان کی چٹھیات بھی شائع کریں گے۔ منت اور سماجت اور التجاؤں سے گھر پر بلاتے۔ ہمارے نام اور مہذب اور شائستہ طور پر کارروائی کرلینے پر بزور الفاظ میں اس وقت شکریہ ادا کرتے اور اس کے بعد ہم کو بلاتے رہتے۔ اور ہم نے کبھی انکار صرف اس لئے کیا کہ ان کی نیت میں حق جوئی معلوم نہ ہوتی تھی)۔ کے بہت عرصہ بعد اب تک یہ کہنا کہ ہم نے ان کو گالیاں نکالی ہیں خوب ست کا وچار ہے +

(باقی آئندہ)

ایک زبردست معجزہ اور آریون پر دوبارہ حجت تام

مسلمانان حقیقت شناس و اصحاب فہم و قیاس پر یہ امر مخفی نہین کہ شہادہ حقہ کے بارے سبکدوش ہونا صرف مسلمانون ہی کا کام نہین بلکہ ہر ایک فرد بنی نوع کا فرض ہی خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا پابند ہو۔ سو واضح ہو کہ خاکسار ذرہ بمقدار عرصہ تیس سال سے بہرہ تھا اور اس عرصہ مین یہ عاجز ڈاکٹرون اور طبیبون کا علاج کرواتا رہا اور بہت کچھ زحمت اور کھبیکڑا اٹھائی اور متعدد مقامات پر پیرون اور سجادہ نشینون سے دم درود بھی کرواتا رہا علاوہ ازین خود بھی مین اپنا علاج بھی کرتا رہا کیونکہ مین خود بھی طبیب ہون لیکن اس مرض کی دفیعے کے لئے نہ کسی طبیب ڈاکٹر کی دوائی نے فائدہ دیا نہ کسی اور پیر و مرشد کی دعا نے میری دستگیری کی آخر کار ایسا ہوا کہ ملک پنجاب سے میرے مکرم معظم جناب مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی طفیل سے ایک مرد خدا حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی مہدویت و مسیحیت کی خبر موصول ہوئی جس سے میرے دل مین یہ تحریک ہوئی کہ چونکہ حضرت ممدوح امام مہدی و مسیح موعود ہین اس لئے ممکن نہین کہ ان سے بڑھ کر ان کے زمانے مین کوئی اور زیادہ مستجاب الدعوۃ اور مقرب الہی ہو اس لئے مین ہندوستان سے دور دراز کا سفر طے کر کے ان کی خدمت مین بمقام قادیان ضلع گورداسپور حاضر ہوا دو ایک روز کے بعد جب مین نے اپنی مرض ہولناک اور حالت زار کی کیفیت سنائی تو امام زمان و مسیح دوران علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو دعا ہے سو کر دیتے ہین خدا فضل کریگا۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ مین اس وقت سے پورا پورا شنوا ہو گیا اور سی سالہ مرض ایسی جاتی رہی کہ اس کا نام نہ رہا ۔

الغرض یہ معجزہ جو درحقیقت معجزات عیسیٰ علیہ السلام سے کسی پہلو مین کم نہین مجھ پر خدا نے حضرت امام زمان کی دعا سے ظاہر کیا سو اب یہ چاہتا ہون کہ اس معجزہ کی کیفیت اور حقیقت اپنے ہموطنون اور اپنون بیگانون کو سنا دون تاکہ وہ سمجھ لین کہ حضرت میرزا صاحب موصوف نے الحقیقت مرسل یزدانی محبوب سبحانی اور قطب ربانی ہین اور ان کا دوست خدا کا دوست اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے سو صاحبان غور سے سنو! مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ مذکورہ بالا بیان مین ذرہ فرق نہین اور یہ بات بھی ظاہر ہے۔ مین اب ساٹھ سال کا بڑھا ہون۔ مجھے دنیا مین کوئی چیز ایسی نظر نہین آتی۔ جو مجھے کسطرح جھوٹ اور افترا پر آمادہ کر سکے۔ کیونکہ مین اب دنیا کے عیش اور لذات کے وقت کو گزار چکا ہون اور موت مجھ سامنے نظر آتی ہے آپ لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ جب ایکطرف میرے پاؤن قبر مین لٹکے ہوئے ہین پھر دوسری طرف مین کسطرح اور کس امید پر اور کس منہ سے افترا کر سکتا ہون؟ کیا اس جہان فانی کا مالک مختار مجھے پہلے نہین دیکھتا؟ کیا وہ کسی شریر النفس کی بیباکی اور جرأت کو نہین جانتا! کیا مجھے امید ہو سکتی ہے کہ میرا عالم شباب پھر عود کر آئیگا! ہرگز نہین۔ سو بھائیو مین سچ سچ کہتا ہون اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہون کہ مین مسیح موعود کی دعا سے فی الفور شفا یاب ہو گیا نہ کوئی دوا استعمال کی گئی نہ کوئی اور چیز۔ ہان دعا کی گئی۔ مین ایسے شخص کو کتے سے بدتر گمان کرتا ہون جو جھوٹ کی نجاست کھا کر خلق خدا کو دہوکہ مین ڈالتا ہے۔ مرنا تو ہر ایک کو ہے لیکن حیف ہے اس کی زندگی پر اور واویلا ہے اس کی موت پر جو افترا اور لعنت کی زندگی بسر کر کر خدا اور فرشتون اور تمام لوگون کی لعنت ابدالآباد کے لئے اپنے ساتھ لیجاوے اور اپنے پیچھے سوائے بدذاتی اور بے ایمانی کے اور کوئی نیک نمونہ نہ چھوڑ جاوے ۔

اب مین پبلک سے پوچھتا ہون کہ کہان ہین وہ بدبخت لوگ جو کہتے ہین کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور مستجاب الدعوۃ نہین ہین اور کہان ہین وہ بد اندیش گمراہ لوگ جو کہتے ہین کہ دعا کون مین اثر نہین اور دعا مین قبولیت نہین ہوتین۔ کیا اب بھی وید پرست کہین گے کہ دعا مین قبولیت نہین ہوتین۔ کیا یہ تعجب انگیز ماجرا نہین کہ اس امر کے لئے کہ مین بغیر دوا کے فی الفور صحتیاب ہو گیا ایک ہزار سے زائد مخالف و موافق فرقے سے زندہ گواہ پیش کر سکتا ہون وہ شخص دل کا اندھا ہے جو مشہودہ محسوسہ امور کا تو انکار کرتا ہے اور ظنی اور بے ثبوت باتون کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ مین اس لئے اندھا ہوا ہون کہ جب مین پہلے جنمون مین کبھی سور یا کتا یا بچھو بنا تھا تو اس وقت مین نے کسی کو اندھا کر دیا ہوگا جس کی پاداش مین مجھے یہان سورداس بنایا گیا ہے۔ مگر مین کسی سورداس کی پرواہ نہ کرون گا خواہ وہ گھاسی ہو یا ماسی۔ مجھ شہادہ حقہ کے بوجھ سے سبکدوش ہونا ہے اور بس۔ الغرض صرف یہی معجزہ نہین جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے بلکہ صدہا معجزے وقوع مین آ چکے ہین مثلاً حضرت اقدس مرزا صاحب کا بالہام الہی یہ دعوی کرنا کہ مجھ کو طاعون ہرگز نہ ہوگی خواہ ملک اس سے برباد ہو جاوے کیا چھوٹا معجزہ ہے۔ کوئی مہاشہ یا پرچارک یا کوئی پر دھان ایسا کرکے تو دیکھے کس طرح عضب الہی اس کو ملیا میٹ کرتا ہے اگر وہ بھی آریون کو ایسے کمزور پرمیشر پر امید ہے یا کسی قدر کسی آریہ کو مادر مہربان کیطرح سلوک کرتا ہے تو عملی ثبوت دے ورنہ بیہودہ طور سے گوشہ کر کر اس کی بدھ کو نہ کھوئین بھلا کوئی انصافاً بتلائے کہ جب مینہ اور آندھی کا سخت طوفان آ جائے تو کیا کوئی بجز اعجازی صورت کے کہہ سکتا ہے کہ مینہ اور آندھی ہمارے گھر مین اثر نہ ڈالیگی ہرگز نہین۔ کسی انسان کی اس سے بڑھکر بدذاتی اور بے ایمانی برداشت نہین کی جا سکتی کہ معجزات کو دیکھے اور پھر معجزون پر اعتراض کرے یا صاف انکار کرے یا تسلی پانے کے وقت کو پا کر پھر غفلت اور لاابالی سے کام لے۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا مین ہر ایک مذہب کا پیرو خواہ وہ آریہ یا چوڑا چمار ہو۔ زبانی لاف و گزاف سے یہی بکے جاتا ہے کہ خدا میرے ساتھ اور مجھ پر راضی ہے۔ لیکن جب ایسا کیا جاوے کہ اس زبانی دعوی کا عملی ثبوت جو مشہودہ محسوسہ ہو۔ کیا ہے تو ساکت ہو جاتا ہے گونگا ہو جاتا ہے ایک انسان آقا کا الصاف اور ہمدردی ایک فرمانبردار نوکر اور شریر النفس نافرمان ملازم سے یکسان نہین ہوتی تو وہ خدا جو ارحم الراحمین ہے کیونکر اپنے سچے پرستارون اور نافرمان شہزیدون سے یکسان سلوک کرے اور ہر دو دوست اور دشمن سے قطع تعلق کرے اور کسی ایک فرقے کو جو حق پر ہے الہام اور قبولیت دعا سے مشرف نکرے ۔

بالاخر مین بذریعہ اشتہار ہذا اپنے بہائیون کو مطلع کرتا ہون کہ پلاہٹ کا سورج جو جس وقت پہ طلوع ہوا ہے اس کا انکار نہ کرنے ورنہ اس کا نتیجہ بجز ہلاکت کے اور کچھ نہیں کیونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ جب پانچ واقعات وقوع مین آ جاوین گے تو سمجھو کہ امام مہدی کا ظہور ہو گیا۔ (۱) یہ کہ جب ستارہ ذوالسنین یعنی دمدار تارا چڑھیگا تو وہ وقت امام مہدی کا ہوگا سو وہ تارہ ۱۸۸۲ء کو طلوع ہو چکا (۲) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین طاعون پڑیگی سو یہ پیشگوئی بھی چند سال سے زور شور سے پوری ہو رہی ہے (۳) یہ کہ ایک ہی رمضان مین خسوف و کسوف ہوگا سو وہ ۱۸۹۴ء کو ہو چکا (۴) یہ کہ اس کے وقت مین حج بند کیا جاویگا سو کئی بار گذشتہ چند سال

قومی مراسلین کز

از دفتر انجمن فرقانیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرۃ حجۃ اللہ علی الارض حضرۃ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری کا جلسہ لاہور مین

مکرمی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب کو بھی یاد ہوگا کہ گذشتہ سال جبکہ حضرت حجۃ اللہ امام علیہ السلام جہلم والے مقدمے سے واپس تشریف لا رہے تھے تو یہاں پر بھی ایک روز کے لئے قیام کا اتفاق ہو گیا تھا رات کے وقت جبکہ بہت سے حاضرین زیارت کے لئے جمع تھے تو حضرۃ اقدس نے ایک نہایت ہی موثر تقریر فرمائی تھی دوران تقریر مین یہ بھی فرمایا۔

کہ ہمارا ارادہ ہے کہ کسی وقت لاہور مین چند روز ٹھہر کر اتمام حجۃ کے لئے تمام مخالفین اسلام کو بذریعہ ایک عام اعلان کے مدعو کرکے تبلیغ کیجاوے اور نیز جو جو بدگمانیاں ہماری نسبت ہمارے کم فہم مخالفون نے عوام الناس کے دلون مین ابھار رکھی ہین ان کے دور کرنے کے لئے کوشش کی جاوے تاکہ یہ لوگ غلطی مین رہ کر جاہلانہ موت نہ مرین۔

یہ خوش خبری سنکر سب دوست خوش ہوئے اور آج تک اس مبارک روز کی انتظار کرتے رہے خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ دن بہت قریب آ گیا ہے حضور علیہ السلام نے محض فضل و رحم سے جو آپ کے دل مین بنی نوع انسان کی ہمدردی کے واسطے بھرا ہوا ہے اظہار فرمایا ہے کہ آپ ضرور خدا تعالےٰ نے چاہا تو آئندہ موسم بہار مین یعنی آخر مارچ ۱۹۰۴ء تک یہاں تشریف لاوین گے اس مبارک تقریب پر جس قدر اظہار مسرت کیا جائے تھوڑا ہے کیونکہ یہ وہ خاتم الخلفاء ہے جس کے انتظار مین ہزارہا بزرگان دین اس مبارک و منور چہرہ کے دیدار کو ترستے ہوئے اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ چنانچہ ۹ جنوری ۱۹۰۴ء کو لاہور مین احمدی برادران کا ایک خاص جلسہ گمٹی والی مسجد مین منعقد ہوا جس کے صدر باتفاق رائے حاضرین ہمارے مخدوم و محترم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس قرار پائے اور کارروائی شروع ہوئی۔ شروع مین ہمارے قدیمی واعظ جناب حافظ فضل احمد صاحب نے قرآن کریم سے وعظ فرمایا۔ بعد ازان ہمارے مکرم و معظم بھائی جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور نے افتتاحی تقریر ایسی پر تاثیر الفاظ مین فرمائی کہ جس نے حاضرین کے دلون پر بہت نیک اثر پیدا کیا۔ تقریر کے ختم ہونے پر مفصلہ ذیل تجاویز پاس ہوئین۔

(۱) جلسہ کے اخراجات کا اندازہ کرکے مبلغ دو ہزار روپے کا موازنہ کیا گیا اور یہ رقم بذریعہ چندہ جمع کی جائے۔

(۲) جلسہ کے متعلق انتظامی امور کے طے کرنے کے لئے چیدہ احباب کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس کی وساطت سے تمام امور طے ہوا کرین گے۔

پہلی تجویز کے مطابق چندہ کی فہرست کھولی گئی ہر ایک بھائی نے جو اس وقت حاضر تھا بڑے انشراح سے اپنا اپنا چندہ لکھایا۔ ایکہزار روپیہ فوراً لکھا گیا۔ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ چندہ کے دینے مین ہر ایک نے مستعدی ظاہر کی۔ چندہ دہندگان کے نام مع رقوم چندہ بعد مین ارسال کرونگا۔ عشا کی نماز کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ یہ روئداد جناب کو اس لئے بھیجتا ہون کہ آپ اس کو سب سے پہلے البدر مین درج فرماکر برادران بیرونجات کو اس مبارک خوشخبری سے مطلع کرین تاکہ وہ اپنی اپنی جگہ پر شمولیت کے لئے آمادہ ہون۔

دیگر جو جو امور قابل اشاعت ہوا کرین گے وہ آپ کو وقتاً فوقتاً بھیجتا رہا کرین گے والسلام

خاکسار تاج الدین سکرٹری

از لاہور ۱۰ جنوری ۱۹۰۴ء

نوٹ ضروری۔ ۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء کو بمقام گورداسپور مولوی غلام حسین صاحب احمدی امام مسجد گمٹی بازار لاہور نے حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے آپ کی لاہور مین تشریف آوری کے لئے دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔

کہ لاہور مین جانے کی کوئی تاریخ تو مقرر نہین ہے بشرط صحت اگر کوئی موقعہ ہوا تو میرا اپنا ارادہ ہے کہ وہان جا کر زبانی طور پر تبلیغ کی جاوے۔ لیکن خدا کا ارادہ غالب ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ زبانی تبلیغ سنت انبیاء ہے اگر موقعہ نکل آیا تو اپنا دعویٰ اور لوگون کے اعتراضون کی حقیقت کو بیان کیا جاوے اور یہ حصہ پورا ہو کر اتمام حجت ہو جاوے لیکن یہ امر ضروری ہے کہ طبیعت اچھی ہو۔

اس سے یہ مطلب میرا نہین ہے کہ وہان کے لوگ ضرور مان لین کوئی مانے نہ مانے۔ ہمارا مقصود کان تک آواز کو پہونچا دینا ہے بہت لوگ ہین کہ اب تک گالیان دیتے ہین۔ عیسیٰ علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو گالیان دینے والے اب تک موجود ہین۔ پس اگر وہ بھی بجائے فائدہ اٹھانے کے گالیان دیوین تو کونسا تعجب ہے۔

افسوس آتا ہے کہ ہم نے کونسی ایسی بات کی ہے جس پر حملہ کیا جاتا ہے۔ دو ہی تو ہین۔ ایک کتاب اللہ وسنت اللہ دوسرا احادیث صحیحہ۔ کتاب اللہ ہر صورت مین مقدم ہے۔ احادیث کی عظمت یہان تک ہمارے نزدیک ہے کہ خفیف سی خفیف حدیث پر بھی ہم عمل کرتے ہین۔ بشرطیکہ خلاف کتاب اللہ نہ ہو۔ اب غور کا مقام ہے کہ اگر احکام وغیرہ مین نسخ ہو تو ہو سکتا ہے بھلا قصون مین نسخ کا ہونا کب ممکن ہے اس صورت مین اگر قرآن شریف ایک واقعہ کو بیان کرکر اور حدیث اس کا انکار کرے تو یہ بات کب مانی جا سکتی ہے کہ حدیث درست ہو۔ جیسے وفات مسیح کا ایک واقعہ ہے کہ جسے قرآن شریف نے بیان کیا ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ احادیث وفات مسیح مین قرآن کی موافق ہین مخالف نہین۔ آنحضرۃ صلعم کی زبان سے کبھی یہ لفظ نہین نکلا کہ مسیح آسمان پر اڑ گیا۔ پھر جبکہ اس کا صعود بھی ثابت نہین تو نزول کس کا ہو۔ پھر آیت فلما توفیتنی کھولکر وفات ثابت کر رہی ہے۔ اگر وہ دوبارا دنیا مین آ کر رہے تو اب اپنے علم اور آنے کو کیون چھپاتے ہین کہ خدا کے سامنے لاعلمی بیان کرتے ہین۔ پس آیت نے صرف یہی نہین کیا کہ وفات ثابت کر دی بلکہ دوبارا آنے کا بھی فیصلہ کر دیا ہے پھر بخاری اور مسلم مین منکم ہے قرآن مین بھی منکم ہے کہ آیتو الا مہارا اندر سے ہی آوے گا ان لوگون مین تقویٰ ہی نہین ہے اگر تھوڑا سا بھی تقویٰ لیکر آوین تو اور ہمارے دعاوی کو سنین تو شاید ہدایت ہو۔

(ایڈیٹر)

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی — ہر دوا کے علاج کی بجائے طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کو دیانت سے ہم نے تسیوعی معجزہ کی کھلا ہوا اکیسنہ ثابت کیا ہے ... بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جانا ہے اس کا بر عمل اور ٹھیک ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جدا جدا امراض کا طریق علاج بھی ... انسان صحت نیست رکھکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنے والوں نے مبالغہ کر کے ہیں کہ آسمان وزمین کے قلابے ملا دیے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیا ہے ... ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم مطلب الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کما سکتا ہے ... دلیسی ہی اس کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی مدد سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بنیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت ۸ حصہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم — بجواب بعض رسالہ جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد و خروج دجال یاجوج ماجوج ... وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ

سرِ مکتوم — یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور بہت سے لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ کرنے کا انجیل میں ذکر ہے وہ خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے دغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵

رویائے صالحہ — اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ پر اظہار کرنیکا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت محض سابقہ سے دیباچہ۔ قیمت ۲

اعجاز احمدی — ۳۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ۲

قول صحیح — پنجاب کے مشہور معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور عادی کے ثبوت میں لکھی تھی مع طبع ہے۔ قیمت ۲ رہے گی

عاقبۃ المکذبین — اودیانہ سے مخالف مولویوں کا انجام ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرت مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک نظم۔ قیمت ۲

اسلام اور اس کا بانی — یعنی طامس کارلائل صاحب جو المعروف بہ ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ ایک انگریزی لکچر ترجمہ منشی عبد الرحمٰن صاحب صادق قیمت ۳ علاوہ محصول ڈاک

چشمۂ الناس — مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱

الہامی دعا صاحب — کلیتیہ خادم رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ علاوہ محصول ڈاک

کاہن پنجابی — مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ملکیہ ضلع گجرات قیمت ۱

نظم — برائے مستورات بطرز کاہن مصنفہ ...

روشنائی احمدیہ — ساختہ مرزا عبد الکریم ناصر امیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں تولہ۔ اور سستا قسم ... زمانوں کو خاص ...

گر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ قادیان میں رہ کر ہم کس کس قسم کی مجربات مہیا کر سکتے ہیں — **مجرب ادویہ** — ... اکثر دوائیں جماعت کے ایک ... طبیب کے ... حاصل ہوئی ہیں

حب دافع دائمی قبض — جن کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوتوں میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس کو رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت تولے کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ...

اکسیر تشکیم — خوش والقرو دا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر — بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہوا ہو دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کھانا اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید — برائے بیماروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت عہ

روغن بہرہ پن — بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ...

دردِ سر کی گولی — ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲ گولی۔ ایک روپیہ

سرمہ زنگاری — اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر دہند۔ غبار آشوب چشم۔ پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کا خاندانی نسخہ فی تولہ ...

مصفی خون — ... گولیاں خالص عشبہ کی جو ہزار چوب چینی کی بنی ہوں قیمت ۴۰ گولی ...

سلائی لگرہ — جسے ہندوستانی زبان میں ... کہتے ہیں خواہ پرانی ہو ان کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ...

برص کی دوا — یا پھلبہری جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوا کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت عہ

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات طیار کر کے بذریعہ ویلیو ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالے سے ہر قسم کی درخواستیں بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہئے

تفسیر القرآن بالقرآن — یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جس کو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم بی نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر ... اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان ... اور مولانا نور الدین صاحب کو لطف سے زیادہ شادی ... سے ... اس کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ نہایت عمدہ شیریں بیان ہے قرآنی نقاط خوب بیان کئے ہیں ... حضرت مسیح الزمان اور مولانا نور الدین علیہما السلام ... بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپ کر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی ... محصول ... پارہ الم کی قیمت ۱ ہر پارہ عم ۲
المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترادڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔ نہ کہ دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز — اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور علمی مذہب اسلام پر جو اعتراض کم فہمی سے عیسائیوں اور دیگر مذاہب نے کئے ہیں ان کے جوابات بڑی معقولیت اور خوبی سے دئے جاتے ہیں یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ اور امریکہ تک پہنچا رہا ہے ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اسکی اس اشاعت کو ... اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے ... قیمت سالانہ ... زبان انگریزی للعہ اور زبان اردو عہ۔ تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

اشتہاروں کا نادر موقع — البدر اپنی خدمات کے ذریعہ احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور مبالغہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ۔ اجرت کا فیصلہ منیجر سے کرو۔

محمد عبد الرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور — سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی مل سکتی ہے شرح قیمت فی درجن قسم اول للعہ دوم ... سوم ... محصول ڈاک بذمہ خریدار

بنارسی مال — ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دوپٹے اور کلبدان ... ہر قسم اگر خرید نا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ... منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ اور نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا۔
المشتہر سید عزیز الرحمٰن محلہ ... متصل کتاب گھر کوہ منصوری

البدر کے چند نمبر بابت ... جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں ... ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر سے طلب کرو

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

سلاسل الفضائل مع ترجمہ قیمت ... درخواستیں منشی فضل الرحمٰن حکیم کے نام آنی چاہئیں

اسماء التعلیم قیمت ... **سیرۃ النبی** قیمت ... درخواستیں حکیم فضل دین صاحب کے نام آنی چاہئیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب قادیانی سے دستیاب ہوں گی

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

جو کہ مضمون کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ فلق صبح کلمہ وقت مسیحہ و ما تزال شمول لہ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

آئی جہاد زقادیان بینی
دوا مینی شفا سینی غرض

جلد | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | نمبر

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بر وقت اشاعت اور اسٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جب کہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نا مکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جائے تو اخوت اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیویں اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاویں

وہ الفاظ جن میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ مع دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفی
عیسی مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیاں
ظاہر ہیں خود نشان کہ زمان وہ زمان نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
مو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
خواں تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
مولے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
اسلام میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اک قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
تقوی کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
اب غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
کرتی نہیں ہے منع صلوۃ اور صوم سے
عادۃ میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
رو رو کے ہو دعا کہ کہیں بھی وہ اثر نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنے ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں!
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں!
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں؟
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں
تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ یہ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ۶ دسمبر ۱۹۰۰ ... جنوری ۱۹۰۱ کو دیا تھا نومبر و دسمبر سنہ ... کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ تھے قادیان سے ... اس جلد ہم سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ تھے قادیان سے ...

۱۵ فروری ۱۹۰۴ء

بوقت شب بمقام گورداسپور

کوئی ۸ بجے رات کا وقت تھا کہ بمقام گورداسپور حضرۃ اقدس کے کمرہ میں چند احباب بیٹھے ہوئے تھے حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روئے سخن جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب احمدی انچارج پلیگ ڈیوٹی گورداسپور کی طرف تھا کہ تقویٰ کے مضمون پر حضرۃ اقدس نے ایک تقریر فرمائی وہ تقریر اس وقت لکھی تو نہیں گئی مگر جو کچھ نوٹ اور یادداشت زبانی یاد رہ سکی ان کو عملدرآمد کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے۔

تدبیر اور توکل | انسان کو چاہیئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی خدا پر بھروسہ رکھنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اوس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی ایک شخص اونٹ پر سوار تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اپنے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے واپس آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نے تو توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا آپ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا۔

تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہیں ہیں جو کہ آجکل لوگ استعمال کرتے ہیں بلکہ خداتعالیٰ کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے ایسے ہی انسان کو اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے تدبیر سے کام لینا چاہیئے اور شیطان جو اس کے پیچھے ہلاک کرنے کو لگا ہے اس کو دور کرنے کے واسطے تدابیر بھی سوچنی چاہیئے بلکہ صوفیا نے لکھا ہے کہ کسی سے فریب کرنا اگرچہ ناجائز ہے لیکن شیطان کے ساتھ یہ جائز ہے۔ غرضیکہ متقی بننے کے لئے دعا بھی کرو۔ اور تدابیر بھی کرو۔ دعا سے خدا کا فضل ہوتا ہے لیکن اگر انسان نے تدابیر سے کچھ طیاری نہ کی ہوئی ہو تو وہ فضل کس کام آویگا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کسان اپنی زمین کی قلبہ رانی تو نہ کرے۔ نہ اُسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے۔ صرف دعا کرتا رہے کہ بارش ہو جاوے اور اناج طیار ملے تو اس کی دعا کس کام آوے گی دعا اسی وقت فائدہ دیگی جب وہ اول قلبہ رانی کر کے زمین کو طیار رکھے گا۔

عجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں ان سے انسان کو بچنا چاہیئے انسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے جس سے خدا راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں اس کا نام ریا ہے اور عجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو۔ ان سے بچنے کی تدابیر کرنی چاہئیں کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے۔

اس مقام پر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب نے عرض کی کہ حضور شیطان سے فریب کی کوئی مثال بیان فرمائی جاوے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی ذکر میں مثال یوں بیان فرمائی کہ ایک مولوی ایک جگہ وعظ کر رہے تھے انہوں نے ایک دینی خدمت کے واسطے کئی ہزار روپیہ چندہ جمع کرنا تھا اون کی وعظ اور ضرورت دینی کو دیکھکر ایک شخص اٹھا اور دو ہزار روپیہ کی ایک تھیلی لاکر مولوی صاحب کے سامنے رکھدی مولویصاحب نے اسی وقت مجلس میں اس کے سامنے اس کی تعریف کی کہ دیکھو یہ بڑا نیک بخت انسان ہے اس نے ابھی اپنا گھر جنت میں بنا لیا اور یہ ایسا ہے ویسا ہے جب اس نے اپنی تعریف سنی تو اسی وقت گھر گیا اور جھٹ واپس آکر بآواز بلند اس نے کہا کہ مولوی صاحب اس روپے کے دینے میں مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اصل میں یہ مال میری والدہ کا ہے اور میں اس کی بے اجازت لے آیا تھا لیکن اب وہ مطالبہ کرتی ہے مولویصاحب نے کہا اچھا لے جاؤ چنانچہ وہ شخص اسی وقت روپیہ اٹھا کر لے گیا تو لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور یا اسی وقت اس کی مذمت شروع کر دی کہ بڑا بیوقوف ہے روپیہ لانے سے اول کیوں نہ ماں سے دریافت کیا۔ کسی نے کہا جھوٹا ہے روپیہ دیکر افسوس ہوا تو اب یہ بہانہ بنا لیا وغیرہ وغیرہ جب مولویصاحب وعظ کر کے چلے گئے تو رات کو ۱۲ بجے وہ شخص وہ روپیہ لیکر ان مولوی صاحب کے گھر گیا اور جگا کر ان کو کہا کہ اس وقت تم نے میری تعریف کر کے سارا اجر میرا باطل کرنا چاہا اس لئے میں نے شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی یہ تدبیر کی تھی اب یہ روپیہ تم لو مگر تم سے قسمیہ عہد لیتا ہوں کہ عمر بھر میرا نام کسی کے آگے نہ لینا کہ فلاں نے یہ روپیہ دیا۔ اب وہ مولوی حیران ہوا اور کہا کہ لوگ تو ہمیشہ لعنت کرتے رہیں گے اور تم کہتے ہو کہ میرا نام نہ لینا اس نے کہا مجھے یہ لعنتیں منظور ہیں مگر ریا سے بچنا چاہتا ہوں تو یہ ریا اور عجب بڑی بیماریاں ہیں ان سے بچنا چاہیئے اور بچنے کے لئے تدابیر بھی کرنی چاہئیں اور دعا بھی کرنی چاہیئے۔

شیطان سے فریب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے تو وہ اپنے دوسرے حصے مکانات کے بچانے کے لئے ایک مکان کو خود بخود گرا تا ہے۔

تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہیں لیکن ایک کشمکش اندر قلب میں باقی رہ جاتی ہے اور دل ان مکروہات کی طرف ڈانواں ڈول ہوتا رہتا ہے اُن سے نجات پانے کے لئے دعا کام آتی ہے کہ خداتعالیٰ قلب پر ایک سکینت نازل فرماتا ہے۔

ہر ایک کامیابی کی جڑ تقوےٰ اور سچا ایمان ہے اسی کے نہ ہونے سے گناہ صادر ہوتے ہیں مقدر جو انسان کا ہے وہ اُسے ملکر رہتا ہے پھر نہیں معلوم کہ خلاف تقوےٰ امور کی ضرورت کیوں درپیش آتی ہے ایک چور چوری کر کے اپنا مقدر حاصل کرنا چاہتا ہے اگر وہ چوری نہ کرتا تو بھی حلال ذریعہ سے وہ اُسے ملکر رہتا اسیطرح ایک زانی زنا کر کے عورتوں کی لذات حاصل کرتا ہے اگر وہ زنا نہ کرے تو جس قدر عورتوں کی لذات اس کے لئے مقدر ہیں وہ کسی نہ کسی طرح حلال ذرائع سے اُسے ملکر رہتیں۔ لیکن سارا فساد ایمان کا نہ ہونا ہے اگر تقوے پر قدم ماریں اور ایمان پر قائم رہیں کبھی کسی کو تکلیف نہ ہو اور خداتعالیٰ سبب حاجت روا... کرتا ہے ؎

اطلاع - رحمت علی صاحب مرحوم کمیشنر بین دین کا فیصلہ اور انکی تذکرہ کے متعلق جو کچھ خط و کتابت یا یادداشت ارسال کرنی ہو وہ تمام ان کے بھائی پیر برکت علی صاحب احمدی موضع رنمل ڈاکخانہ پاہڑ یانوالی کے نام ہونی چاہیئے

منیجر

جلدباز دشمن کی جھوٹی خوشی
اور مقدمات

احمدی سلسلہ کے مقدمات نے پبلک کی توجہ کو اپنی طرف بڑی دلچسپی سے کھینچا ہوا ہے۔ اور ہر ایک شخص جو ان مقدمات یا اُنکے حالات سے ایک وافر حصہ لے رہا ہے وہ یا تو ایک بڑی سعادت اور یا بڑی شقاوت سے حصہ لینے کیلئے طیار ہو رہا ہے۔ اس وقت عام طور پر پبلک میں دو فریق ہو گئے ہیں۔ ایک تو وہ جس نے خدا تعالےٰ کی قدرتوں کو ایک بہت ہی تنگ اور محدود دائرے میں محیط شدہ سمجھ رکھا ہے۔ اور سنن الٰہی سے ناواقف اور ایک عارضی اور جھوٹی خوشی کا دلدادہ ..... کی باریک در باریک مصالحہ اور حکمتوں سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے جلد تر بدبختی کا نشانہ ہونے والا ہے۔ اور جس فریق کے زیر نظر منہاج نبوۃ اور خدا تعالےٰ کے وہ سنن اور قوانین ہیں۔ جو کہ وہ ماموروں اور برگزیدوں سے برتتا رہا ہے۔ اور یہ دیکھتا ہے کہ کس طرح کے انعامات اور نیز تنبیہوں سے وہ اپنی مقدس جماعت کی ترتیب کر رہا ہے۔ وہ فریق عنقریب سعادت سے بہرہ مند ہونیوالا ہے

اس وقت یہ مقدمات جو کہ عدالتوں میں ہو رہے ہیں۔ دراصل ان تمام جنگوں کی مثال ہیں۔ جو کہ زمانہ نبوی میں ہوئے۔ فرق صرف اتنا ہی ہے۔ کہ وہاں مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا۔ اس لیے کہ دشمن بھی تلوار سے خدا تعالےٰ کے سلسلہ کو مسمار کرنیکے درپے تھا۔ اور اب اس وقت تلوار کی بجائے قلم کام کر رہا ہے۔ اور اسلام پر یہ حملہ دشمن نے قلم ہی کے ذریعہ سے کیا ہے اور اس کا جواب قلم ہی سے دیا جا رہا ہے۔ پس ایسی صورۃ میں جبکہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے۔ کہ اس ثانی رنگ میں اپنی جماعت کو وہی تمام نقشہ زمانہ نبوی کا قائم کر کے دکھا دیوے۔ اور جیسے جیسے نصرتیں اور تائیدیں اُس نے اپنی پاک جماعت کی اُس وقت کی تھیں۔ اور بعض اوقات محض جماعت کی ......

...... ترتیب۔ ترقی مدارج اور اپنی قدرت نمائی کی اعلیٰ شان کے اظہار کیلئے مصلحتاً اُس امر کو جائز رکھا تھا۔ کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جو جماعت مخلصین کی تھی۔ وہ باوجود کامیابی اور دشمن پر غلبہ پانیکے دوران مقدمہ میں کچھ صدمات ناکامیابیوں کے بھی دیکھکر صبر اور استقلال کے امتحان ......

میں پاس ہو۔ ویسی ہی وہ مولا کریم اب بھی چاہتا ہے۔ کہ وہی مواقعہ ہماری اخلاقی تبدیلیوں تضرع ابتہال سے خدا کی نصرۃ اور تائید کو خصوصیت سے آسمان سے کھینچ کر زمین پر لانے کا ہمیں دیوے۔ یہ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔ کہ جب چند ایک کامیابیوں کے بعد کچھ باریک تغیر کسی جماعت کی اخلاقی حالت میں پیدا ہو کر اسکے ایک کثیر حصہ اعمال صالحہ کو حبط کرنیکا باعث ہو۔ تو معاً انسانی تدابیر میں ایک ناکامی کے مہیب اور خطرناک صورت پیدا کر کے خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر اُن کا عجز ظاہر کر دیتا ہے۔ اور بچائے رسیت کے کہ وہ خفیف ..... مہلک زہر خون میں سرایت کر کے جان کو تباہ کرنے والی ہو ناکامی کی آگ میں کشتہ اور اکسیر ہو کر تریاقی اثر اپنے اندر پیدا کرتی ہے۔ اور ایک نئی قوت اور طاقت سے اوس جماعت کو قرب الٰہی کی مدارج میں ترقی کرنیکا موقعہ دیتی ہے۔ غرضیکہ مومنوں کو جو صورتیں ناکامی اور نامرادی کی بظاہر پیش آتی ہیں۔ وہ بھی ایک رنگ میں خدا کا فضل وکرم ہوتا ہے۔ سعید وہ انسان ہے۔ جسے یہ سمجھ دیجاوے۔ کیونکہ یہی ناکامیاں جہاں ایک مومن کی ترتیب کا باعث ہوتی ہیں۔ وہاں اسباب اور مادی پرست فریق اس سے ٹھوکر کھا کر کفران نعمت میں ترقی کرتا ہے اور آہستہ آہستہ رو بدنیا ہو کر خسر الدنیا والاٰخرۃ کا مصداق ہوتا ہے

---

۱۳ جنوری سنہ ۶ سے مقدمات نے ایک خاص صورت بدلی ہے۔ اور مصالحہ ایزدی نے چاہا کہ متواتر پے درپے جماعت احمدیہ کو کامیابی کی خوشی ہوتی ہے۔ وہاں تھوڑا سا اُن کو غم بھی پہنچایا جاوے تاکہ یہ جماعت آخرین منہم لما یلحقوا بہم کی پوری مصداق ہو جاوے۔ اور جیسے صحابہ کرام رضی اللہ کو اُس نے ان صفات کا علم عملی طور پر دیا تھا۔ اب بھی اس جماعت کو عملی طور پر اُن علوم سے بہرہ ور کرے۔ متواتر ناکامی کی صورتیں جو کہ ہماری طرف منسوب کیجاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں

۱ - مولوی کرم الدین کا بری ہونا۔ لیکن جیسے کہ ہم اس سے پہلے ایک نمبر میں ثابت کر چکے ہیں جس طریق سے یہ بریت ہوئی ہے۔ وہ ہمارے لیے ایک بڑی بھاری کامیابی کی تخم ریزی ہے اس لیئے ہمارے نزدیک یہ کوئی صورت ناکامی کی نہیں ہے

۲ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور کا انتقال کی درخواست کو نامنظور کرنا

۳ چیف کورٹ میں بھی انتقال کی درخواست کا قبول نہ کیا جانا مو خر الذکر ہر دو صورتیں اگرچہ ہماری مرضی کے برخلاف ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ان میں کیا باریک مصالح ہیں۔ جو کہ انجام کار ظاہر ہو جاوینگے۔ اُن کو ہم اس وقت بیان نہیں کر سکتے۔ بلکہ عسیٰ ان تکرھوا شیاً وھو خیر لکم۔ وعسیٰ ان تحبوا شیاً وھو شر لکم۔ کے مصداق اُن کو بھی فضل الٰہی جانکر اپنے مولیٰ کی رضا پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا صورتیں مقدمات کی ہیں۔ جن کو ہماری ناکامی پر حمل کیا جاتا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پیشگوئیاں متعلقہ مقدمات غلط نکلیں۔ پیشتر اس کے کہ ہم پیشگوئیوں کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث کریں۔ ضرور ہے کہ اول اُن الفاظ پیشگوئی کو تو اچھی طرح دیکھ لیں۔ کہ وہ پیشگوئی کیا ہے۔ کس امر کے متعلق ہے اور جس نے پیشگوئی کی ہے اُس نے کن الفاظ میں کی ہے۔ الفاظ پیشگوئی کے یہ ہیں

انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی

رات کے وقت جو ۲۸ جون سنہ ۴ کی تھی یعنی بعد رات تھی یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا۔ اور ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۴ء میرے خیال پر یہ کشش غالب ہوئی۔ کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں۔ ان کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشش کے وقت میری حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ فیہ اٰیات للسائلین۔ اسکے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے۔ کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرۃ نصیب کریگا۔ کہ جو پرہیزگار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتے ظلم نہیں کرتے تہمت نہیں لگاتے۔ اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے۔ اور ہر ایک بدی سے بچتے۔ اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں۔ اور خدا سے ڈر کر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی و خیرخواہی اور نیکی کیساتھ پیش آتے۔ اور بنی نوع کے وہ سچے خیرخواہ ہیں۔ انہیں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لیے تیار ہیں۔ سو انجام یہ ہے۔ کہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں۔ کہ ان دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے۔ ان کے لیئے نشان ...

بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے۔ والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ
۲۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء

پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ صرف انجام مقدماۃ کی نسبت ہے۔ اور ہر ایک مقام اور ہر ایک قدم پر کامیابی کے لئے کوئی پیشگوئی حضرۃ امام الزمان ع کی قلم اور زبان سے اشاعت میں نہیں آئی۔ اور جس قدر الہاماۃ کہ آج تک اس پیشگوئی کے بعد شایع ہوتی رہی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی نسبت بھی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی طرف سے ...... یہ امر اشاعت میں نہیں آیا۔ کہ فلان تاریخ یا فلان پیشی یا عدالت کی فلان کارروائی کے متعلق یہ امر اس طرح سے ہوگا ...... جس کو ہمارے منکرین ہمارے آگے پیش کرسکیں۔ اگرچہ ہم خود دیکھتے رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانوں کی جلا اور زینت کے لئے بہت سے خوارق عادات اور اپنے مقتدرانہ تصرفات کے نمونہ دوران مقدمہ میں ظاہر کئے۔ مگر قدیم سنت اللہ کے موافق اگر ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ تو صرف مومنین ہی ہو سکتے ہیں۔ نہ کہ منکرین۔ منکرین سے بحث کرنے اور ان کو نیچا دکھانے کے لئے اس وقت تک صرف وہی پیشگوئی ہے۔ جسے خدا کے مامور اور مرسل نے قبل از وقت خدا سے خبر پاکر شائع کردیا۔

اگر ان بدنام کنندہ نکو نامی چند مسلمان ایڈیٹروں اور رسالہ بازوں کو کچھ غیرۃ ہوتی۔ اور جس طرح سے بیحیا اور بے شرم ہوکر وہ آج دروغگو اور کذاب مولویوں کو اسلام کے ننگ و ناموس کا برقرار رکھنے والا قرار دے رہے ہیں۔ تو ان کو لازم تھا۔ کہ جس طرح سے حضور امام الزمان علیہ الصلواۃ والسلام نے انجام مقدماۃ کی نسبت پیشگوئی کی ہے۔ ویسی ہی کم از کم ان درمیانی کشمکشوں اور ہماری خواہشوں کے برخلاف پیش آنیوالی بعض امور کی نسبت ایک پیشگوئی کرداد یتے۔ اور دیکھتے کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ ان کم بختوں کی عقل ماری گئی۔ کہ ہماری طرف سے جن امور کی نسبت کوئی پیشگوئی نہ ہو ان کے وقوع پر بغلیں بجاتی ہیں۔ اور جن امور کی نسبت پیشگوئی ہو۔ اور وہ پوری ہوجائے۔ تو اسے اسباب پر حمل کرکے خدا کے نشان کی بیقدری کرتے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ ان لوگوں سے اس امر کی نسبت کوئی گفتگو یا بحث کیجاوے یہ سوال ہونا ضروری ہے۔ کہ انجام مقدمات کی نسبت جو پیشگوئی ہے۔ اس کا وقوع تمہارے نزدیک ہماری سلسلہ کی صداقت کا معیار ہے۔ کہ نہیں اگر اسے وہ صداقت کا معیار قرار دیویں اور پھر خلاف واقعہ امور اگر نعوذ باللہ پیش آدین۔ تو اس صورۃ میں ان کو سنن الٰہی اور منہاج نبوۃ کو مدنظر رکھکر کوئی موقعہ زبان کشائی کا مل سکتا ہے۔ لیکن جس حالت میں کہ مقدمات کے انجام پر کامیابی ان کے نزدیک ہماری سلسلہ کی صدق کی دلیل نہیں ہے۔ تو ان کو اس امر کا کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ناکامی کو کذب کا معیار قرار دیویں اور پھر اوس صورت میں کہ ان درمیانی واقعات مقدمات کی نسبت کامیابی کی کوئی پیشگوئی بھی نہیں ہے۔ پس ہمارے احباب اور انصاف پسند۔ صاحب بصیرت ناظرین ان مذکورہ بالا وجوہات پر غور کرکے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ معاندین اور منکرین سلسلہ عالیہ کی خوشیاں اور غل غپاڑا کہاں تک قابل وقعت اور قابل توجہ ہے ہاں یہ امر ضروری ہے۔ کہ ان غل غپاڑا کرنیوالوں کا وجود بھی ضروری موجود ہو۔ کیونکہ اس سے الٰہی سلسلوں کی ہمیشہ تائید ہوتی رہتی ہے۔ اور ایک فعل الٰہی جو کہ ابتدا میں مخلوق کی نظروں میں مستور ہوتا ہے۔ انکی وجہ سے دن بدن علی الاعلان ہوکر لوگوں پر اتمام حجت اور تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان مقدماۃ کی ابتدا میں جسقدر توجہ عوام الناس کی ہماری سلسلہ کیطرف لگی تھی۔ اب اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر لگی ہوئی ہے۔ اگر اس سے پیشتر صرف بڑی بڑی امنصار اور بلاد کے سخت مذہبی مذاق کے لوگ ان مقدمات سے دلچسپی رکھتے تھے۔ تو اب کوئی محلہ یا بازار اور گاؤں یا دیہات ...... شاذونادر ہی ایسے ہونگے۔ جنکی نظر ...... انجام پر ہو۔ کیونکہ اس امر میں اخباروں کے ذریعہ سے کثرۃ اور تواتر سے ان پر یہ دی ہوئی ہے اور یہ درمیانی بظاہر ناکامی کی صورتیں جو پیش آئی ہیں، وہ خصوصیت سے لوگوں کو ہماری طرف توجہ دلا رہی ہیں معاند ریڈیٹروں اور رسالہ بازوں کی پنہانی بغض و عناد کا ثبوت پبلک کو دے رہی ہیں کیونکہ جن امور میں ہمیں کامیابی اور صریح کامیابی ہوتی ہے ...... انپر یہ لوگ اس دہڑلے سے نہیں لکھتے اور پبلک کو آگاہ کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا فریق فلان فلان منزل مقدمہ میں کامیاب ہوگیا ہے اور ان کی فلان فلان ...... پیشگوئی پوری ہوکر انکی صداقت پر مہر لگادی ہے لیکن جب کوئی ناکامی کی صورۃ پیش آوے تو یہ اس پر نامہ نگاری کے لئے ایسے گرتے ہیں جیسے ایک کتا اور گدھ مردار پر گرتا ہے ان کی ان حرکاۃ سے اہل بصیرۃ ان کی اندرونی خباثت یعنی بغض اور عناد کھل جاتا ہے اور انہی وجوہات سے ہم ان کے وجود کو ایک حد تک اپنے لئے مفید بھی خیال کرتے ہیں

لیکن کیا اچھا ہو کہ یہ لوگ انصاف اور حق پسندی سے اپنی قومی اور ملکی خدمات کو بجالاویں۔

خوب سوچو اور غور کرو کہ ابتدائے مقدمہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعے سے ہمیں بتلایا کہ ہم انجام پر کامیاب ہونگے اور اس ذریعہ سے خواہ کیسی ہی مشکل کیوں نہ دوران مقدمہ میں پیش آجاوے اور ہم بظاہر ناکامی کے انتہائی نکتہ تک کیوں نہ پہنچ جاویں لیکن خدا تعالیٰ کا کلام ہمارا پشت پناہ ہے اور ہر ایک تنگ وقت پر وہ الفاظ پیشگوئی کے ہماری نظروں کے سامنے آکر ہمیں مشکلاۃ سے مقابلہ کے لئے ایک نئی قوۃ اور طاقت عطا کرتے ہیں اور قدم آگے بڑھانے کے لئے جرأت دلاتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے مقابل پر کسی کے ہاتھ میں یہ تسلی دینے والا کلام ہے جو ہر ایک ناکامی میں اس کو نڈھال دل کو برقرار رکھے اور وہ اپنے بہی خواہوں کو کامل یقین اور وثوق سے یہ امید دلاوے کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا اور خدا کی نصرۃ اور تائید میرے ساتھ ہے کیا اس نے کوئی ایسی پیشگوئی کی ہے کہ انجام میں میری فتح ہے ...... انجام کو جانے دو کم از کم وہ اپنی دغا والے مقدمہ میں اپنی بریت کی پیشگوئی ہی قبل از وقت شائع کردیتا اگر اس وقت نہ کرسکا تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کی بہ انتقال مقدمہ کی درخواست منظور نہ کی اس کی نسبت ہی پیشگوئی کردیتا کہ نامنظور ہوگی اگر وہ موقعہ ہاتھ سے گیا تھا تو چیف کورٹ میں اس درخواست کہ انجام ہی کی نسبت پیشگوئی کردیتا کہ یہ ہوگا غرضیکہ اس کے سکوت و اضطراب نے خود اس امر پر مہر لگادی ہے کہ وہ ان تائیدات سماوی سے بے نصیب ہے جو خدا نے ہمیں بہ طفیل ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے عطا کی ہیں اور انجام مقدمات کی نسبت خدا تعالیٰ کا وعدہ جو اس نے اپنی وحی سے ہمیں دیا ہے وہ ایک ایسا کاری حربہ ہے کہ جسے ہم ہر میدان میں لیکر نکل سکتے ہیں اور ہمارا مد مقابل فریق اس سے بے نصیب اور محروم ہے آپ سوچکر دیکھلو کہ یہ تینوں مذکورہ صورتیں مقدمات کی جو پیش آئیں وہ کہاں تک ہمیں ملول کرسکتی ہیں اور کون سے ایسے وجوہات فریق مقابل کے پاس ہیں جس سے وہ حقیقی خوشی منا اور اپنے آپکو کامیاب کہہ سکتا ہے۔

نور الدین

بجواب ترک اسلام شائع ہوگیا ہے ضخامت ۳۰۰ صفحہ کی ہے قیمت صرف ۸/ ہے۔ حکیم فضل دین و مفتی فضل الرحمٰن سے دستیاب ہون گی۔

۲۰ فروری ۱۹۰۴ء بوقت شب

ان دنوں حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی توجہ عالیہ تدابیر اور توکل کے مضامین کی طرف خصوصیت سے مائل ہے اور جو تقریر ہوتی ہے اس میں آپ اس پر بھی ضرور کچھ نہ کچھ فرماتے ہیں اس لئے ہمارے احباب بھی ان مضامین کو بڑی توجہ سے پڑھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل مفہوم کو سمجھکر تدابیر اور توکل کے وسیع میدان میں قدم ماریں اور خدا تعالےٰ سے صراط مستقیم طلب کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا منشاء ان تقریروں سے میرے نزدیک یہ ہے کہ حصول تقوےٰ کے لئے تدابیر کو بھی عمل میں لایا جاوے اور دعا بھی کیجاوے اور تدابیر میں افراط اور تفریط سے کنارہ کش ہوکر صراط مستقیم اختیار کیجاوے سو ہمارے احباب بہ توفیق الٰہی اس پر عملدرآمد کے لئے جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں ہمارے لئے بھی کریں۔

تقویٰ ۔ تدبیر ۔ اور توکل

بڑا ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک قسم کی پلیدی سے پاک کرکے اُسے پاکیزہ اور مطہر کرے اگر اس کا نفس پاکیزہ ہوگا تو خدا تعالےٰ ظاہری پلیدی سے بھی نجات دیگا۔ اس لئے اندرونی پلیدی کا خیال رکھو کہ وہ تمہارے سارے قلب کو پلید نہ کردیوے۔ ریا۔ عجب۔ بیباک ہوکر خدا کے احکام کو توڑنا۔ اور شوخی اور شرارت سے اوامر کا انکار کرنا بڑی خباثتیں ہیں جن سے بچنا نہایت ضروری ہے کئی بار کہا گیا ہے کہ تقویٰ کیونکر حاصل ہوسکتی ہے۔ تقویٰ اصل میں یہ ہے کہ باریک سے باریک آلودگی سے اپنے آپ کو بچایا جاوے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ اس کے حصول کے لئے تدبیر کو بھی حد تک کام میں لایا جاوے یعنی جہاں تک انسانی تدبیر کی پیش رفت ہوسکتی ہے وہاں تک اس سے کام لیوے اور پھر نری تدبیر پر ہی بھروسہ نہ کرے بلکہ دعا کو بھی اُس کی آخری حد تک نہ پہونچا دے۔

اس سے بڑھکر کوئی نعمت انسان کے لئے نہیں ہے کہ اُسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالےٰ خود اُسے معاصی سے بچالیوے مگر یہ بات نری تدبیر یا نری دعا سے حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ دونوں سے ملکر حاصل ہوگی جیسے کہ خدا تعالےٰ نے تعلیم دی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین جس کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ قوائے خدا تعالےٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں اُن سے پورا کام لیکر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالےٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اُس حد تک تو میں نے اس سے کام لیلیا یہ ایاک نعبد کے معنے ہیں اور پھر ایاک نستعین کہکر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کے لئے میں تجھ سے استمداد طلب کرتا ہوں۔ وہ بہت نادان ہے جو کہ خدا کے عطا کئے ہوئے قوائے سے تو کام نہیں لیتا اور صرف دعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا منہ کس طرح سے دیکھیگا اسیطرح یاد رکھو کہ گناہ اور بدی سے بچنے کے لئے یہ تدبیر بھی ضروری ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کردے ورنہ اگر وہ صرف دعا کرتا ہے اور بری صحبت کو ترک نہیں کرتا تو اُسے کوئی فائدہ نہ ہوگا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہے جس سے بدبو آرہی ہے پس اگر وہ بدبو سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کردیوے اسیطرح سے جو ذریعہ معصیت کے ہیں ان کو ترک کرنا لازمی ہے ان ذرائع سے علیحدہ ہونے کے بعد ایک کشاکش نفس میں رہتی ہے کہ مجھے بار بار خیال اُس بدی کے ارتکاب کا آتا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ ایک عرصہ اس میں گذار چکا ہے اس سے نجات پانے کا......... ذریعہ دعا ہے۔ جاہدو فینا لنہدینہم سبلنا میں جاہدو فینا کے یہی معنے ہیں کہ حصول تقوےٰ کے لئے حتی الوسع تدابیر کو کام میں لاوے اور پھر دوسری جگہ ادعونی استجب لکم کہکر بتلا دیا کہ جب تدابیر کرچکو تو پھر خدا سے دعا مانگو وہ قبول ہوگی پس اگر... تم تقوےٰ کے طالب ہو تو تم کو چاہئے کہ تدبیر بھی کرو۔ اور دعا بھی کرو۔ اور ان دونوں کو جب کماحقہٗ بجا لاؤگے تو اس وقت کامیاب ہو جاؤگے۔

تقویٰ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو تقوےٰ سے خالی ہے وہ کچھ بھی نہیں۔ تقوےٰ جب آتی ہے تو اعمال کی زینت ہوتی ہے اسی سے انسان ولی بنتا ہے جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون ولایت کا حصہ تقویٰ ہی پر ہے خدا تعالےٰ سے ترساں اور لرزاں ہوکر اگر اُسے حاصل کروگے تو کمال تک پہنچ جاؤگے۔

موت نفس

بڑا کام نفس کا مارنا ہے اور وہ اس طرح سے مریگا کہ ہر ایک پہلو سے اس کی مخالفت کیجاوے موتوا قبل ان تموتوا کے یہی معنے ہیں نفس ظاہری لذات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ پنہانی لذات سے بالکل بے خبر ہے اسے خبردار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اول ظاہری لذات پر ایک موت وارد ہو اور پھر نفس کو پنہانی لذات کا علم ہو اس وقت الٰہی لذت جو کہ جنتی زندگی کا نمونہ ہے شروع ہوگی

نفس پر موت وارد کرنیکی تدبیر

ہماری جماعت کو چاہئے کہ نفس پر موت وارد کرلے اور حصول تقوےٰ کے لئے وہ اول مشق کریں جیسے بچے خوشخطی سیکھتے ہیں تو اول اول ٹیڑھے حرف لکھتے ہیں لیکن آخر کار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف اور سیدھے حروف پڑنے لگ جاتے ہیں اسیطرح ان کو بھی مشق کرنی چاہئے جب خدا تعالےٰ ان کی محنت کو دیکھیگا تو خود ان پر رحم کریگا اور لنہدینہم سبلنا جیسے اس کا وعدہ ہے خود ہی اپنی راہیں دکھلا دیگا اس کے یہی معنے ہیں کہ خدا خود رحم کرتا ہے۔ جیسے آگ پر پانی پڑ جاتا ہے تو آگ کا نام نشان بھی نہیں رہتا اسی طرح اُس وقت نفس دب جاوے گا۔

نفس کا ایک خاص جوش قابل اصلاح

ابھی تک بہت سے آدمی جماعت میں ایسے ہیں کہ تھوڑی سی بات بھی خلاف نفس ہیں دیکھتے ہیں تو ان کو جوش آجاتا ہے حالانکہ ایسے تمام جوشوں کو فرو کرنا بہت ضروری ہے تاکہ حلم اور بردباری طبیعت میں پیدا ہو۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک ادنےٰ سی بات پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنیکی فکر میں ہوتا ہے کہ کسیطرح میں فاتح ہو جاؤں ایسے موقعہ پر جوش نفس سے بچنا چاہئے اور رفع فساد

نئے ادنے ادنے باتوں میں دیدہ دانستہ خود ذلت اختیار کرلینی چاہئے اس امر کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہئے کہ مقابلہ میں اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل کیا جاوے خدا کا نام ستار ہے غفار ہے تم کو ان صفات سے موصوف ہونا چاہئے مدرسہ کی کتابوں میں ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا وہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ حسب عادت وہ لکھ رہا تھا کہ ایک ملاں آیا اور اس کی لکھائی کو دیکھ کر کہا کہ یہ لفظ تم نے غلط لکھا ہے بادشاہ کو یقیناً معلوم تھا کہ وہ لفظ درست ہے اور ملاں غلطی کھا رہا ہے لیکن صرف اس کا دل رکھنے کے لئے بادشاہ نے اسی وقت اس لفظ کے گرد ایک حلقہ ڈال دیا کہ اسے پھر درست کرلیں گے۔ جب وہ ملاں چلا گیا تو لوگوں نے وجہ پوچھی تو بادشاہ نے کہا اس ملاں کی دلشکنی نہ کرنے کے لئے میں نے اصلاح کیا تھا ورنہ اصل لفظ درست ہے اب دیکھو اس نے بادشاہ ہو کر ایک غریب ملاں کا دل نہ دکھانا چاہا۔ اپنے بھائی پر فتح پانے کا خیال رعونت کی ایک جڑ ہے اور بڑی بھاری مرض ہے کہ اپنے ایک بھائی کے عیب کے مشتہر کرنے کی ترغیب دلاتی ہے ایسے طور سے نفس خراب ہوتا ہے ان سے بچنا ایک جزو ایمانداری کی ہے تقویٰ والا آدمی آہستہ آہستہ فرشتوں میں داخل ہو جاتا ہے اور اس میں سرکشی بالکل نہیں رہتی تقوے کے ساتھ خدا کے وعدے فضل اور بڑی برکات کے مشروط ہیں تقویٰ والا دنیا کی سب بلاؤں سے بچایا جاتا ہے تقویٰ والے کا خدا پردہ پوش ہوتا ہے۔

یاد رکھو بیعت کا زبانی اقرار کچھ شے نہیں ہے اللہ تعالیٰ تزکیہ نفس چاہتا ہے جو رعونت۔ تکبر۔ ریاکاری سریع الغضبی لیکر آیا تھا اگر وہی اس میں رہی تو بتلاؤ کہ اس نے بیعت سے کیا حاصل کیا۔ اس لئے اپنے نفسوں میں تبدیلی کرو اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ حاصل کرو اگر ایک گاؤں میں ایک ہی ہمارا مرید ہو لیکن اس کے اخلاق عادات اچھے ہوں تو خواہ کیسی ہی دشمنی ہو رفتہ رفتہ سب خود بخود اس کے تابع ہو جاویں گے اور بجائے حقارت کے اس کی عظمت کرنے لگ جاویں گے چھوٹی چھوٹی باتوں میں طول دینا اور بھائیوں کو رنج پہونچانا بہت بری بات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متمم اخلاق کے ہوئے ہیں اور اب اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاق کے زمانہ کا آخری نمونہ دکھلانا چاہتا ہے اس لئے چاہئے کہ اخلاق میں خاص تبدیلی پیدا کرو کسی کو حقیر اور نہ بدظنی کرو والا خود اسی بات میں مبتلا ہو جاتا ہے جس سے دوسرے کو حقیر جانتا تھا پس جو لوگ اپنے بھائیوں کو عیب لگاتے اور خود بری ہوتے ہیں وہ بہت برے ہیں +

بردباری اختیار کرو۔ بیویوں سے عمدہ معاشرت کرو۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو ان باتوں سے خدا راضی ہوتا ہے۔ فقط

خدا تعالیٰ اس مضمون کے پڑھنے والوں کو اور نیز مجھ کو اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے (آمین)

۲۱ فروری سنہ ۱۹۰۴ء بوقت ظہر

منکرین سے مقابلہ کے وقت ابتلا کا ہونا بھی ضروری ہے

مقدمات کے تذکرہ پر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ انبیاء اور رسل کے سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درمیان میں ہمیشہ مکروہات آجایا کرتے ہیں طرح طرح کی ناکامیاں پیش آتی ہیں زلزلوا زلزالا شدیدا سے معلوم ہوتا ہے کہ حد درجہ کی ناکامی کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن یہ شکست اور ہزیمت نہیں ہوا کرتی۔ ابتلا میں مامور کا صبر و استقلال اور جماعت کی استقامت اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے وہ خود فرماتا ہے کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی لفظ کتب سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ خدا کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے درمیانی دشواریاں کچھ شے نہیں ہوتیں اگرچہ وہ ضاقت علیھم الارض کا مصداق ہی کیوں نہ ہوں۔

پنجاب میں جو خدمت گورنمنٹ کی ہم سے ہوئی ہے

اس کی کوئی نظیر نہیں ہے جسمانی طور پر بھی دیکھ لو کہ مایوسی کی حالت میں ہمارے خاندان نے وقت پر امداد کی اور خود گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ ہمارا خاندان اول درجہ پر سرکار دولتمدار انگریزی کا خیر خواہ ہے ۱۸۵۷ء میں جبکہ کل رعیت سرکار انگریزی سے منحرف تھی اس وقت میرے والد غلام مرتضیٰ صاحب نے بڑی خیر خواہی اور ہمدردی سے سرکار کی مدد کی پھر اب روحانی طور پر بھی ہم سے کوئی دقیقہ خیر خواہی اور ہمدردی کا فروگذاشت نہیں ہوا لاکھ ہا روپیہ صرف کرکے ہم نے جہاد کے خیالات کو لوگوں کے دلوں سے محو کرنیکی کوشش کی ہے اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی ہماری اس کوشش کے نمونہ موجود ہیں۔ حتی کہ اسی لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے کیا یہ تھوڑی سی بات ہے اگر انصاف اور غور ہو تو ہمارا یہ سلسلہ ہر کسی قسم کی بدظنی کرنا سچائی کا خون کرتا ہے ہماری اس خدمت کا سلسلہ چالیس پچاس برس سے برابر جاری ہے اور کسی قسم کا قصور مطلق نہیں ہوا غور کرلی اور شے ہے مگر واقعات سے جو امر ثابت ہے وہ جھوٹ نہیں ہو سکتا وہ حق ہے۔

بوقت شب

محمد ابراہیم خان صاحب کراچی سے تشریف لائے ہوئے تھے آپ نے حضرت اقدس سے نیاز حاصل کیا اور دوران گفتگو میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو کہ ذیل میں درج کی جاتی ہے چونکہ خاکسار ایڈیٹر حسب منشا دیر سے پہونچا تھا اس لئے جہاں سے سلسلہ تقریر کا قلمبند ہو سکا وہیں سے شروع ہے روانی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس دجالی زمانہ کے فتن کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ (ایڈیٹر)

غلط اعتقادوں کو جگہ دی گئی ہے۔ عیسائیوں کو دیکھو کہ پہلے کیسے چپ چاپ تھے اگرچہ اپنے مذہب کی اشاعت کرتے تھے مگر مذہبی زہر پھیلانے میں جو حالت ان کی اب ہے وہ نہ تھی اور آج سے ایک سو سال پہلے تلاش کرو تو ایک سو کتب بھی ان کی ایسی نہ ملیں گی جو مخالف اسلام میں یہاں شائع ہوئی ہوں لیکن اس وقت اگر ایسی کتابوں کو جمع کیا جاوے تو ان کا ایک پہاڑ بنتا ہے اور بعض دفعہ ایک ہی بار لاکھ لاکھ کتب چھاپکر ان لوگوں نے مفت شائع کی ہیں۔ ایک عاجز انسان کو تو خدا بنایا ہے اور ایک ایسے نبی اور برگزیدہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دیتے ہیں جو اس وقت مبعوث ہوا جب کہ دنیا نجاست اور فسق و فجور سے بھری ہوئی تھی اس نے آکر اپنے پاک اور روحانی تاثیرات سے اسے صاف کیا اور نئے سرے سے ایک تازہ اور نئی زندگی دنیا کو بخشی تو لو دیکھو اور غور کرو کہ اس سے پیشتر ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر دنیا میں گذرے ہیں لیکن اس قدر گالیاں ان کو نہیں دیجاتیں اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ نصاریٰ کے اعتقاد کا تو یہ حال ہے اب عملی حالت کی طرف نظر کرو کہ کنجریوں سے بدتر ہیں عفت وغیرہ کا نام و نشان نہیں۔ شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے کھلی زناکاری کتوں اور کتیوں کی طرح ہو رہی ہے اگر کفارہ کے اثر کا پورا نقشہ دیکھنا ہو تو یورپ کے ملکوں کی سیر کیجاوے اور دیکھا جاوے .... کہ کفارہ کی کیا کیا برکات

کا بیا جیفا اور اتحاد ثلاثہ جاپانی کوشش اگر روس کرے تو جرمنی اس معاملہ میں اس کو پوری مدد دینے کو طیار ہے اور دارالسلطنت روس میں اسپر علانیہ گفتگو ہو رہی ہے اور روسی بدل اس کے خواہاں ہیں
خبر ہے کہ روس نے انگلستان کو مطلع کیا تھا کہ ۴۸ گھنٹہ کے اندر اپنی بے تعلقی کا اعلان کرے انگلستان نے مطلوبہ میعاد کے اندر ہی مطلوبہ اعلان کر دیا ہے روس فرنچ اخبارات کو لگاتار بطور رشوت روپیہ

دارالامان کی خبریں

مقدمات ۲۲ تاریخ کو چیف کورٹ میں پیشی تھی ہماری طرف سے مسٹر آر ٹبل بیرسٹر نے وجوہات انتقال عدالت میں پیش کئے لیکن چیف کورٹ نے ان کو ناکافی جان کر درخواست کو نامنظور کیا *

۲۳ تاریخ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب بنام کرم الدین و فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا فریقین کے وکلا کی بحث ہوئی اور ۲۷ تاریخ فروری مقرر کی گئی *

۲۴ فروری ۱۹۰۴ء کو مقدمہ مولوی کرمدین بنام حضرت اقدس ع و حکیم فضلدین صاحب پیش ہوا حضرت اقدس ع بوجہ علالت طبع بر سر ٹیفکٹ سول سرجن ضلع گورداسپور تشریف نہ لے گئے خواجہ کمال الدین صاحب نے حکیم فضلدین صاحب کی جانب سے تقریر کا ایک حصہ آج ختم کیا۔ حضرت اقدس ع کی طرف سے مسٹر گارمن بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور سے آئے تھے ان کی تقریر اور نیز خواجہ صاحب کی تقریر کے لئے کل کا دن مقرر ہوا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تحریری بیان شامل ہونے کے لئے پیش عدالت ہوا۔ فریق ثانی نے عذر کیا آخر بیرسٹر صاحب کی تقریر پر عدالت نے اُسے زیر غور رکھا ہے۔ ۲۵ فروری کو اول مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب بنام مولوی کرم الدین وایڈیٹر سراج الاخبار پیش ہوا مولوی کرم الدین نے کہا کہ اس سے پیشتر جو تقریر ہوئی ہے وہ ایڈیٹر سراج الاخبار کی طرف سے تھی اپنی وکالت میں خود کرتا ہوں بحث کے بعد عدالت نے اجازت دی۔ تقریر ہوئی اور خواجہ کمال الدین صاحب نے استغاثہ کی طرف سے اس کا جواب دیا اور اسی میں ۴ بجگئے۔ عدالت نے تجویز کیا کہ ۲۶ تاریخ کو دوسرا مقدمہ رکھا جاوے۔ مگر ۲۶ کو عید ہونے کی وجہ سے ۲۹ تاریخ تجویز ہوئی...... کہ بیرسٹر صاحب نے اُٹھکر اپنی علالت طبع اور نیز ایک عمل جراحی کی ضرورت کو پیش کیا آخر کار ۸ مارچ کل مقدمات کے لئے قرار پائی ہے *

آرین اخبار اور جلسہ

قادیان کی آریہ سماج کا ارادہ ہے کہ ایک ہفتہ وار رسالہ یک پرچہ ہفتہ وار قادیان سے جاری کیا جاوے اس کا نوٹس یکم مارچ کو ہردوار کے گروکل جلسہ میں کثرت سے تقسیم ہوگا یکم اپریل کو قادیان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ قادیان میں ہوگا اور غالباً یکم مئی سے اس پرچہ کا اجرا ہوگا قادیانی احمدی اخباروں کو اس کے اجرا سے بہت خوشی ہے امید ہے احمدی اخبارات کے ذریعہ سے اس پرچہ کا وجود ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا

عیدالضحیٰ اور رؤیت چاند

قادیان میں مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۴ء کو عید ہوئی رؤیت چاند کی نسبت اختلاف تھا۔ کثیر گروہ اس طرف تھا کہ چاند ۱۹ فروری کو روز جمعہ دیکھا گیا اور صرف معدودے چند اشخاص کی گواہی تھی کہ ہم نے جمعرات کو ۱۸ فروری کو دیکھا ہے آخر اعلیحضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو شہادتیں رؤیت چاند کی لیکر حکم صادر فرمایا کہ عید بروز شنبہ ہوگی۔ لاہور۔ امرتسر۔ وغیرہ بلاد اور نیز قادیان کے نواح میں یہ خبر جلد پہونچا دینی چاہیئے تاکہ جو لوگ شمولیت پسند کرتے ہیں وہ شامل ہوسکیں اور وہ یہ نہ ہو کہ ہم یہاں ہفتہ کو عید کرلیں اور وہ اتوار کو اگر دونوں طرف سے محروم رہیں *

رؤیت پر یقین کے متعلق آپ نے فرمایا کہ مثبت کا اعتبار نفی کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تو ایک علم پر بات کرتا ہے اختلاف امتی رحمۃ کے یہ معنے بھی ہیں کہ اس سے کسی کو فائدہ پہونچ رہتا ہے۔ اسلام کے کیسے صاف اور سیدھے اصول ہیں کہ جنتریوں وغیرہ پہ مدار بالکل نہیں رکھا بلکہ رؤیت پر رکھا ہے *

احمدی شعرا کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے ...... میں اپنے احمدی بھائیوں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کردیویں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کرکے جو نسی نظم علیحدہ علیحدہ زبانوں میں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبول نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی *

(محمد افضل)

افغانستان سے وحشتناک خبر

تادل مرد خدا نامد بدرد
ہیچ قوم را خدا رسوا نکرد

کابل میں جس خانہ جنگی کے آثار معتبر ذرائع اور نیز اخبارات سے نظر آرہے ہیں وہ موجودہ صورت سلطنت کے لئے بہت خطرناک معلوم ہوتے ہیں اور ان کی بنیاد اس طرح سے پڑی ہے کہ امیر عبدالرحمٰن خان مرحوم والئی کابل کی ایک چاہتی بیوی جو کہ رئیس زادی تھی ہے بنام بی بی حلیمہ کسی خاندانی نزاع کی وجہ سے اپنے بیٹے عمرا جان کے نظر بند کی گئی ہے۔ امیر حبیب اللہ خان نے پہلا کام یہ کیا کہ سردار عمرا جان کے باڈی گارڈ کو اس سے علیحدہ کرکے ہر ایک کو اس کی رخصت میں بھیجدیا ہے پھر اس کے بعد عمرا جان کو کابل کی گورنری سے شفاسی محمد سرور خان کے ذریعہ جو امیر کا خسر اور اس کے نہایت جان نثاروں میں سے ہے الگ کیا گیا۔ ان کارروائیوں نے کابل کی سرزمین میں ایک جوش پیدا کر دیا ہے اور اس جوش کے بڑھنے کے اور بھی اسباب پیدا ہوگئے ہیں کیونکہ بی بی حلیمہ نے اس رقم کے لینے سے انکار کردیا ہے جو اس کے خانگی اخراجات کے لئے مقرر تھی ادا ایک دفعہ بھی ایسا ہوا ہے جس سے امیر حبیب اللہ خان کا غصہ بھڑک اٹھا ہے اور معاملات زیادہ پیچیدہ ہوگئے ہیں وہ یہ ہے کہ عمرا جان نے داروغہ اسپان کو حکم دیا کہ اس کے والد امیر مرحوم کا سب سے عزیز گھوڑا لاوے داروغہ نے اس حکم کی تعمیل نہ کی اس پر اسے بلاکر جواب طلب کیا گیا ۔ اور مار زمولا اسقدر مارا کہ وہ مر گیا اس پر امیر نے عمرا جان اور اس کی والدہ بی بی حلیمہ کو اپنے اپنے مکانات میں نظر بند رہنے کا حکم دیا... ہے اور اب وہ عملی طور پر شاہی قیدی ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امیر نے دو بڑے ملاؤں کو کہا ہے کہ ان معاملات کا فیصلہ کریں اور اپنی خواہش ظاہر کی..... ہے کہ کسی طرح صلح ہو جاوے مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے اس جھگڑے کا رفع ہونا اب مشکل نظر آتا ہے ممکن اور قرین قیاس ہے کہ شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا خون اپنے انتقام کے لئے جوش میں آرہا ہو *

درس قرآن سے نکات

الحمد للہ کہ جیسے ان دنوں میں موسم بہار آرہا ہے اور برودت کا دور ختم ہو رہا ہے۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کی فضل کی ہوا قادیان کے رہنے والوں کے قلب اور روح پر بہار کا رنگ چڑھانے کے لئے اسطرح آمادہ ہو رہی ہے کہ درس قرآن جو کہ ایک عرصہ سے بوجہ علالت طبع حضرۃ حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب التوا میں آگیا تھا اب پھر شروع ہو گیا ہے جس قسم کے علوم اور وعظ و پند کی تعلیم اس درس سے ہمیں حاصل ہوتی ہے خدا تعالےٰ اپنے فضل سے اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے۔

جب سے درس قرآن کا سلسلہ بند ہوا تھا اکثر احباب کے خط تقاضائے سے بھرے ہوئے آتے تھے کہ درس قرآن ضرور درج ہوا کرے سو اب اگر خدا تعالےٰ نے اس عاجز کی دستگیری کی تو وہ تمام شکایات رفع ہو جاوینگی لیکن ایک درخواست میری ناظرین سے ضرور ہے کہ جس چشمۂ فیض یعنی حکیم نورالدین صاحب سے ان کے معرفت کے پیاسے دل سیراب ہوتے ہیں چاہئے کہ اس کے جاری رکھنے کے لئے ان کی صحت اور ترقی درجات و انعامات الٰہی کے لئے ضرور دعا کریں کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ آپ کی طبیعت اب بھی گاہے گاہے علیل ہو جاتی ہے۔

سردست درس قرآن کے نکات سے اس کا آغاز کیا جاتا ہے اور اس میں یہ امر انشاء اللہ ملحوظ رہیگا کہ جو جو باتیں تفسیر یا معانی کے متعلق اس سے پیشتر البدر میں زیر عنوان درس قرآن درج ہو چکے ہیں یا شیخ یعقوب علی صاحب کی مرتبہ تفسیر میں آچکے ہیں وہ دوبارہ درج نہ ہوں اور درس قرآن پھر ابتدا یعنی سورہ فاتحہ سے شروع ہوا ہے خدا تعالیٰ ہمارے مخدوم حکیم صاحب کو تندرستی عطا فرما دے اور اس کے انعامات اور برکات آپ پر زیادہ ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سورہ فاتحہ

جس حال میں یہ سورہ شریف ایسی ضروری ہے کہ ۲۴ گھنٹوں میں مع نوافل کے ٦۰ بار یا اس سے زیادہ ۸۰ بار پڑھی جاتی ہے تو ہر ایک مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کے معنے غور سے سمجھیں جاویں۔ ایک راستباز محب قرآن لکھتا ہے کہ میں نے اپنی عمر بھر میں جتنی بار سورہ فاتحہ پڑھی ہے ہر بار مجھ پر اس کے نئے معانی کھلتے رہیں۔ اب سوچ لو کہ جب ایکدن رات میں ۸۰ بار پڑھی جاوے تو عمر بھر میں اس نے کتنی دفعہ پڑھی ہوگی اور کس قدر معانی اس پر کھلیں ہوں گے پس اس پر غور اور توجہ کی بڑی ضرورت ہے

اسماء الٰہی پر نادان اعتراض کرتے ہیں — اگر کوئی شخص اسلام میں کوئی ایسا اسم الٰہی بتلا وے جس سے ذات باری کی بے ادبی یا اس میں کمی یعنی نقص پایا جاوے تو وہ جھوٹا ہے اسلام میں کوئی نام ذاتی یا صفاتی اللہ تعالیٰ کا ایسا نہیں ہے۔ الحمد للہ پر میں نے بہت غور کی ہے اور کل مذاہب کا مقابلہ کرکے دیکھا ہے کہ کیا اس طرح کی صفت کسی دوسرے مذہب نے بھی خدا تعالیٰ کی کی ہے لیکن اس میں کوئی دوسرا مذہب **اسلام** سے نہیں ملتا۔ اور خود اہل اسلام میں سوائے سنیوں (فرقہ اہل سنت والجماعت) کے اور کوئی دوسرا فرقہ اس حقیقت کو پا نہیں سکتا عیسائیوں سے جب کبھی گفتگو کا موقعہ ملتا ہے اور تثلیث کی نسبت اُن سے پوچھا گیا تو آخر ہار کر یہ جواب دیتے ہیں کہ دلیل کوئی نہیں اس وقت الحمد للہ میرے دل اور زبان سے نکلتا ہے کہ ہمارے پاک مذہب اسلام کا کوئی مسئلہ کسی قسم کا ایسا نہیں ہے کہ جس کے لئے ظاہر دلیل نہ ہو اور جو حق اور حکمت سے بھرا ہوا نہ ہو۔ ایسا ہی ایک بت پرست سے سوال کرو وہ بھی اس بات کا جواب دینے سے عاجز ہے کہ جس کے آگے تم فریاد کرتے ہو اور دعا کرتے ہو کیا وہ سنتا اور دیکھتا اور قادر ہے اس وقت بھی الحمد للہ نکلتا ہے کہ جس خدا کی ہم پرستش کرتے ہیں وہ کیسا قادر علیم اور حکیم ہے۔ ایک زانی بدکار کو بھی دیکھکر الحمد للہ یاد آتا ہے کہ اس مولا کریم نے کیسے کیسے پاکیزہ احکام ہمیں دئے ہیں کہ جن پر عملدرآمد کرنے سے ہم گندے اور خبیث امراض آتشک سوزاک وغیرہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں

مذاہب باطلہ کا سہ حرفی رد — قرآن شریف کا خاصہ ہے کہ ہر ایک باطل مذہب کا رد سہ حرفی لفظ سے کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شیعہ کی اور میری بحث ہوئی میں نے کہا سورہ اذا جاء نصر اللہ تو آپ کے نزدیک محرف و مبدل نہیں ہے اس نے کہا نہیں تب اُسے کہا گیا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کہ تو نے کتنے افواج لوگوں کو اللہ تعالےٰ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیا۔ پس جس حالت میں آپ کے نزدیک سوائے ۳ اشخاص کے اور کوئی بھی مومن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا تو اسلام میں فوج در فوج کیسے داخل ہو گئے کیا وہ فوجیں مسلمانوں کی تھیں یا منافقوں کی اور اسطرح سے پھر یہ خدا کا کلام خلاف واقعہ اور جھوٹا ٹھہرتا ہے اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ فوج ایک ایسا لفظ ہے جس میں صرف تین حرف ہیں پھر یہ قصہ ایکدفعہ میں نے حضرۃ صاحب (علیہ الصلوۃ والسلام) کی خدمت میں بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ایکدفعہ میری بھی اسی شیعہ استاد سے بحث ہوئی میں نے اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کی تو مجھے سورہ فاتحہ میں سے الحمد للہ بتلایا گیا اس کی تفہیم یہ تھی کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ رسالت ۲۳ سال میں جسقدر لوگ ایمان لائے وہ سوائے تین کے اہل شیعہ کے اعتقاد کے بموجب تو منافق تھے تو اسطرح گویا رسول صلعم کے گھر میں۔ اندر۔ باہر۔ مجلس۔ مسجد۔ بازار وغیرہ میں ہر جگہ آپکے گرد منافقین کا گروہ ہوا مقتدی بھی سب کے سب فاسق منافق ہوئے پس ایسی صورت میں الحمد للہ کہنے کا موقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کب حاصل ہوا۔ پھر کیا آپ اسی بات پر خدا تعالےٰ کی حمد کیا کرتے تھے کہ میرے ارد گرد اندر باہر نماز وغیرہ میں ہر جگہ بہت سے منافق اور فاسق ہیں اور میری کوششوں کا یہی نتیجہ ہے ایسی صورت میں تو چاہئے تھا کہ قرآن شریف کی ابتدا **لاحول** سے ہوتی نہ کہ **حمد** سے۔ حمد میں بھی تین ہی حرف ہیں۔

عالم۔ وہ شئے جس کے ذریعے سے صانع کو شناخت کر سکیں۔

مالک۔ اس کے معنے عدالت کرنیوالے لوگ کیا کرتے ہیں یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اگر خدا مدعی ہے اور مخلوق مدعا علیہ ہے تو عادل ایک تیسرا وجود چاہئے اس لئے مالک کے معنے یہاں مملوک کی تربیت کرنیوالے کے ہیں۔ اگر وہ سزا دیتا ہے تو وہ پوشیدہ نہیں ہے اور نہ اس کی وجوہ پوشیدہ اور اگر انعام کرتا ہے تو وہ اور اس کے وجوہ بھی مخفی نہیں ہوتے غرض اس کی جزا و سزا مالکانہ حیثیت سے ہوتی ہے

الدین - جزا و سزا یہ ہر وقت دنیا میں جاری ہے نیک اپنی نیکی کا انعام اور بد اپنی بدی کی سزا برابر پا رہا ہے اور اسکا ثمرہ قیامت میں مترتب ہوگا۔

مکہ کی طرف منہ کرنے کی وجہ — ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مکہ کی طرف منہ کس لئے کیا جاتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اس کی وجہ ایاک نعبد و ایاک نستعین میں بتلائی ہے کہ یہ حکم

جناب مولانا حکیم الامتہ مولوی نور الدین صاحب بھیروی اعلی اللہ مقامہ کی کتاب المسمی نور الدین بجواب ترک اسلام پر مولانا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل احمدی امرتسری حال وارد قادیان کی فارسی نظم

خرد دادہ ز ان بندۂ کبریا ۔ کہ تا سازد از نیک بد را جدا
کند میل از دل سوئے راستی ۔ بتابد رخ خویش از کاستی
منور کند جان خود از یقین ۔ شود رستہ از بند دیو لعین
اگر خود نسیدار دا این منزلت ۔ ز ارباب حق میکند مسئلت
پسے ملت و مذہب و کیش و دین ۔ زند لاف در زیر چرخ برین
و لے زندگی دارد آن دین پاک ۔ کہ باشند ز روحانیت تابناک
ز روحانیت نیست گر بہرہ ور ۔ بود جسم بیجان مثل حجر
در آن کیش یک ذرہ بہبود نیست ۔ کہ راہش بدرگاہ معبود نیست
بہ قومیکہ نیکی پسندد خدا ۔ فرستد در آن قوم خود انبیاء
بدیشان تکلم کند از کرم ۔ بیاموزد از فضل علم و حکم
شود ختم چون دورۂ انبیاء ۔ فرستد بتائید شان اولیا
بہر قرن از بہر تجدید دین ۔ فروزد چراغے ز حق الیقین
کہ تا خلق یابد رہ اہتدا ۔ گر آید بسوئے رضائے خدا
و لے ہر کہ را بہرہ نبود ز نور ۔ چو خفاش زان نور باشد نفور
پذیرد از ان طبع او انقباض ۔ ز بیہودگی میکند اعتراض
بدان سان کہ اکنون یکے تیرہ ہوش ۔ برآوردہ از خبث باطن خروش
ز نابخردی ترک اسلام گفت ۔ رخ خویش از دین و دانش نہفت
چو وردہ شد راز او آشکار ۔ بہ پیچید بر خود یکے نامدار
خطیبے کہ او مصقع ... است ۔ ادیبے کہ مصطلع ملت و دین است
محقق سمیدع باحکام نص ۔ دقیق ہمیں بشرح قصص
بعلم و ادب صلح و بلیغ البیان ۔ بفضل و ہنر شہرہ فصیح اللسان
ادیب است و سفیر و نبیح و جلیل ۔ لبیب است و نحریر و شہم نبیل
باخبار و آثار ندس انفطن ۔ بعلم و عمل بہرزی اللقن
درخشندہ نبراس حق نور دین ۔ ز فضل خدا حجتے بر زمین
قوی پایہ شد عالم زین نور عی ۔ سنن تازہ گردید زین المعی
نہ او کیست در فقہ ناطور شرع ۔ جز او کیست در دین راموز و ورع
امام زمان را مہین مقتدی ۔ بافضال ایزد بہین مہتدی
بانغ لسان بلاغت کشود ۔ مر او را طریق ہدایت نمود
امین قاطع بسوئش نوشت ۔ کہ تا پائے خود پیچد از راہ زشت
اے ایکہ آریہ گردیدہ ۔ جز از نیوگ در وے چہ دیدہ
توضع شماری نہ خالق خدا ۔ ارزان ماندہ از بداین جدا
بہ او لاخلاق ارواح نیست ۔ بہ تکبیش تو خلاق انشاخ نیست
ہیولا و روح و خدا پیش تو ۔ قدیم اند افسوس بر کیش تو
بود ترک اسلام رد تافتن ۔ ز درگاہ خلاق سر و علن

چرا تافتی رخ ز رب غفور ۔ چہ گشتت کہ گشتی ز عرفان نفور
چرا گشتۂ بندہ حرص و آز ۔ فگندی چرا خویش را در گداز
دریغا کہ نفرت ملامت نکرد ۔ ترا مطلع بر غرامت نکرد
شرہ چشم ادراک تو دوختہ است ۔ ازان رخت انصاف تو سوختہ است
بہوش باش و فرزانگی پیشہ کن ۔ ز روز پسین یکرہ اندیشہ کن
چرا خفتہ ہوش و خرد سوختی ۔ کہ از بہر خود حسرت اندوختی
جنون بر دماغ تو پیچیدہ است ۔ ز سر عقل و ہوش تو وزیدہ است
بیا راستی پیشہ کن حق شنو ۔ چو کوران ممان در ضلالت گرو
مسوزان تن نازنین را بنار ۔ مکن خانہ خود بہ بئس القرار
تو احوال خود را دژم کردۂ ۔ بسے بر سر خود ستم کردۂ
ز قومیکہ غیرت ندارد ز زن ۔ بہ بیہودگی لاف مردی مزن
ز نامردی اے مردک بو الفضول ۔ زنی طعنہا بر رجال فحول
نترسیدی از کردگار غیور ۔ کہ از رحمتش گشتۂ ناشکور
بیا خویشتن را بخسران ممان ۔ بیا یکرہے سوئے دار الامان
گر آئی تو در حضرت قادیان ۔ نصیب از سعادت بری بیگمان
فرود آمد از چرخ بدر منیر ۔ نگر دیدہ نشست از وے ضریر
فرود آن بسطح زمین آفتاب ۔ تو بر دوختہ دیدۂ خود بخواب
مگر دولت نور را اوراک نیست ۔ و یا جانت از تیرگی پاک نیست
نہ بیند اگر دیدہ ات نور ہور ۔ بد آنم کہ چشم تو دارد فتور
کسانیکہ سوئش نظر کردہ اند ۔ چراغ کمالات بر کردہ اند
ببینی ز تعلیم آن مہربان ۔ ینابیع حکمت زہے دل روان
فروغیکہ کردہ تجلی بطور ۔ شدش قادیان جلوہ گاہ ظہور
فلاح زامت امام الہدی ۔ نہ بدر الدجی بلکہ شمس الضحی
سمی محمدؐ مثیل مسیح ۔ دلارا چو یوسف بوجہ صبیح
گزین کردۂ درگہ کبریا ۔ بہین پیرۂ حضرت مصطفے
عیان بر دلش گشتہ اسرار کن ۔ سبق خواندہ در مکتب من لدن
بیا کش جبین سودہ صاحبدلان ۔ بوسیدہ خاک رہش مقبلان
ہمان است این سرور اولیا ۔ کہ از وے خبر دادہ اند انبیا
بہنگام رفتن رسول انام ۔ علیہ الصلوۃ علیہ السلام
باصحاب دادا این نوید ۔ کہ آید پس از من مسیح سعید
چنین گفت آن اشرف انبیاء ۔ حبیب خدا سرور دو سرا
کہ گر علم دین بر ثریا بود ۔ ز دست کسان دور و بالا بود
ز ابنائے فارس برآید یکے ۔ شود نائل آن رتبہ را بیشکے
خوشا بخت و اقبال ہندوستان ۔ کہ خورشید شد طالع از قادیان
کسانیکہ بر دین ترسا ستند ۔ ز تیغ دعایش ترسا سنند
چو آتھم بقعر جحیم نشست ۔ چلیپا بدوش نصاریٰ شکست
ندیدی تو اے مردک بوالفضول ۔ کہ در نصرت دین پاک رسول
باسلام چون شد الد الخصام ۔ چہا آمد از چرخ بر لیکھرام
چہان دہرۂ دہرش از ہم درید ۔ ہمہ آریہ قوم آہے کشید
عیان گشت در چشم گبر و یہود ۔ ز ترسا و بدکیشان و ہنود
کہ اسلام را دستگاہے قویست ۔ بدنیا ہمین مذہب ایزدیست

حق است آنچہ حق بیں بگفت ؛ حق حق پرستان نشاید نہفت
محال است سعدی کہ راہ صفا ۔ تو آن رفت جز در پی مصطفے
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند
برفتند بسیار و سرگشتہ اند

خدا کی پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱	گل محمد صاحب	ہمپا کوئی بلگام کمپنی نمبر ۲	
۲	نبی بخش صاحب	ننگر باہی	گوجرانوالہ
۳	عمر دین صاحب	بنگہ	
۴	محمد سلیمان صاحب	کلاسر	کرنال کیتھل
۵	مہتاب بیگ صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۶	پیر بخش صاحب	وزیرآباد	
۷	عبد الحکیم صاحب	ملتان	
۸	محمد خان صاحب (اسٹنٹ مندرانی)	تو…	ملیرہ غازیخان
۹	عثمان خان صاحب		
۱۰	زوجہ عثمان خان صاحب	״	
۱۱	مسماۃ بخت بنت عثمان خان		
۱۲	الہ بخش خان صاحب	״	
۱۳	زوجہ الہ بخش خان صاحب	״	
۱۴	محمود صاحب	״	
۱۵	محمد صاحب	״	
۱۶	نور الدین صاحب	وزیرآباد	
۱۷	میان عقلو چوکیدار صاحب	مانک	
۱۸	علی محمد صاحب	جموں	
۱۹	غلام حسین صاحب سابق مدرس	بھیر نگر	بازار نواب
۲۰	سٹیٹ برانچ سکول		
۲۱	محمد بہاؤالدین خان	حیدرآباد دکن پل قدیم	
۲۲	محمد محسن صاحب	مکھم نور ملک اودھ	
۲۳	پیر برکت علیشاہ صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر	کتنہ	ہوشیار
۲۴	خواجہ الدین صاحب	کاٹھ گڑھ	
۲۵	مولا بخش صاحب	״	
۲۶	بلند خان صاحب	״	
۲۷	نبی بخش صاحب		
۲۸	فیض بخش صاحب	״	
۲۹	میران بخش صاحب	سیالکوٹ حال وزیرآباد	
۳۰	اہلیہ شیخ نعمت علی صاحب رجمنٹ نمبر ۳ کمپنی نمبر ۶ چھاؤنی رانیکھیت دورنڈا		

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بنفسہ کہکر اپنی وجود کو زیادہ نافع بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور سان کے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان و زمین کی قلابیں ملا دئے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا جاتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے ۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھی اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں ۔ قیمت عہ

شہادۂ آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد ۔ اور خر دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸

سر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نشاۃ کم حرکت لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ لکھا کرنے کا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے ۔ قیمت ۲

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

غزل صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان ۔ بیعت کردہ شرائط حضرت مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی ٹامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱

الہامی دعا ۔ ربک کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ۔ ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ " " " "

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں اوسط قسم تاجروں کو خاص

سر الشہادتین ۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ من و عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پیدا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت متوی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۸

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کی اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کہانے اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید برائے بخاروں اور ابتدائی دق اور کہانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے

روغن بہرہ پن ۔ بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی عہ

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲۰ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر ۔ دہند بنجار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا بہانا در علاج اعلیٰ درجے کے اطباء کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۔ ۴۰ گولی عہ

سلائی کا گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانے ہوں اس کی استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر زمان عم اور مولانا مولوی نور دین صاحب کو اصف سے زیادہ سنادی تھی حضرت الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے ۔ نہایت عمدہ شیریں زبان ہے " قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام کی بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر تیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے بلا جلد ے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۱

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہیں نہ کہ دفتر البدر میں

نیو فیشن کے ست ۔ ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے ست بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ کہ بازار کے ست بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں ۔

نمبر ۱ ۔ بٹن ست نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ **نمبر ۲** ۔ بٹن ست نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۸ **نمبر ۳** ۔ بٹن ست نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ **نمبر ۴** ۔ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ ۔ خرچ آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے ۔

پتہ ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ڈوپٹے اور گلبدن ۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا ۔

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا ۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹیکہ ولنگی ہر قسم و ہر رنگ کے ۔ رومال و سوسی ہر قسم و ہر رنگ ۔ بنیان ۔ و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی ۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر رنگ کی ۔ گیس لیمپ ۔ کمربند ۔ سواراں و سپاہیاں و پیادہ ہر طرح کی ۔ جوتے خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور فلو دیسی و انگریزی اور پنجابی دلو دیانہ و ہندوستانی وغیرہ برتن مراد آبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلاں قینچی مردانہ و زنانہ لکڑی کے اور سینگ کی ہر قسم ۔ قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلاں ۔ تولیہ ہر قسم کے ۔ دری ہر قسم کی ۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی ۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ نور احمد احمدی ایجنٹ کوناجات بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل و معراج الدین چند پرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یہ تو دو صورت ہے کہ جلا ندیہ البدر فیض ہے یہ غلام احمد کا

آسمان سے ہے یہ نور سرمد کا یہ ہے رخ محمد کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَحَّ لَکُمْ وَقْتَ مَسِیحَۃٍ وَ مَا تَرَکَ اِسْرَافًا

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جب گویم بالکرآئی چہار دیر قادیان ہمینی ... دوا ہینی بشفا ہینی غرض دارالامان ہینی

نمبر | ہر انگریزی ماہ کی ۲۴-۱۶-۸-۱ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور سائز اور مل سٹاف کی تکمیل اور دوسری ترقی کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۔ ۵ تک ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نا مکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوانا اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاؤ

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

... مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدًا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگون کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگون کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیوین گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلین گے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آ کے وہ دین کی لڑائیان
ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین
اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین
اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی
دل مین تمہارے یار کی الفت نہین رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہین رہی
حمق آگیا ہے سر مین وہ فطنت نہین رہی
کسل آگیا ہے دل مین جلادت نہین رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہین رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہین رہی
دنیا و دین مین کچھ بھی لیاقت نہین رہی
اب تم کو غیر قومون پہ سبقت نہین رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہین رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہین رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہین رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہین رہی
سو سو ہے گند دل مین طہارت نہین رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہین رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہین رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہین رہی
مولا سے اپنے کچھ بھی محبت نہین رہی
دل مر گئے ہین نیکی کی قدرت نہین رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہین رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہین رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہین رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہین رہی
اب تم مین کیون وہ سیف کی طاقت نہین رہی
بھید اس مین ہے یہی کہ وہ حاجت نہین رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہین غیر قوم سے
کرتی نہین ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
ہان آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
عادت مین اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہین
روتے رہو دعاؤن مین بھی وہ اثر نہین
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہین
شیطان کے ہین خدا کے پیارے وہ دل نہین
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل مین تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیان جدا ہو کر

اب غیرون سے لڑائی کے معنے ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیرین کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم مین امانت ہے اب کہان
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہان
پھر جبکہ تم مین خود ہی وہ ایمان نہین رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفان نہین رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافرون کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتین سراسر دروغ ہین
بہتان ہین بے ثبوت ہین اور بے فروغ ہین
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم مین سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہین نشان جو دکھائے گئے تمہین
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہین
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلون سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہین
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہین
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہین
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہین
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہین
مخفی جو دل مین ہے وہ سناؤ گے یا نہین
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہین
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہین
تم مین سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگون کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ یہ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان علیہ السلام ۱۲ جنوری ۱۹۰۴ کو دیا تھا نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ تک اس کو چودہ سال ہو گئے ہین جبکہ البدر اپنے پورے معمولی سائز [illegible] اس جلد سوم سنہ کی یادگار ہین جو کہ آپ کی فتح اور نصرۃ کا زمانہ ہے تمام دنیا آگاہ [illegible]

مدرسہ تعلیم الاسلام کیطرف سے اعلان

مدرسہ تعلیم الاسلام سے امتحان مڈل مین امسال بارہ ۱۲ طالب علم بھیجے گئے تھے۔ جن مین سے نو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئے ہین۔ اگرچہ اس سال بسبب کثرت بارش اور بیماری اور بعض دیگر وجوہات کے مدرسہ بہت عرصہ تک بند رہا۔ اور تعلیم کا انتظام خاطر خواہ نہ ہوسکا تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نتیجہ بہت عمدہ رہا ہے۔ سال گذشتہ مین اس مدرسہ سے چھہ طالب علم امتحان مڈل مین بھیجے گئے تھے اور چھہ ہی پاس ہو گئے۔ امسال پاس ہونے والون کے نام مفصلہ ذیل ہین

۱ مرزا عزیز احمد ولد خانصاحب مرزا سلطان احمد صاحب۔ ای۔ اے۔ سی
۲ عبد الغفار خان احمدی ولد خانصاحب انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد
۳ اقبال علی غنی احمدی۔ برادر فیض علی صاحب
۴ سمیع اللہ خان احمدی۔ ساکن فیض اللہ چک
۵ راجہ محمد اسحق احمدی ہمشیرہ زادہ مرزا خدابخش صاحب
۶ عبد الحق ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انہار۔ امرت سر
۷ عبد العزیز احمدی ساکن فیض اللہ چک
۸ قاضی عبد اللہ احمدی۔ ساکن ضلع گورداسپور
۹ عبد الغنی ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلارک محکمہ انہار امرت سر

جماعت چہارم ہائی ۱۵ مارچ سنہ ۶ کو کہولی جاویگی
تمام طلباء کو چاہئیے۔ کہ حتی الوسع تاریخ مقررہ پر پہنچ جاوین تاکہ کسی کی پڑہائی مین حرج نہ ہو
جو طلباء غیر مدارس سے یہان آنا چاہین۔ ان کو لئے ضروری ہے۔ کہ مدرسہ سے پہلے اپنا ڈسچارج سارٹیفکیٹ ساتھ لیکر آوین۔ کیونکہ یہ مدرسہ صاحب انسپکٹر محکمہ تعلیم کے معائنہ اور ملاحظہ کیلئے کہولا جاچکا ہے اسواسطے انٹر سکول روس یعنی قواعد باہمی معاہدہ درمیان مدارس پنجاب زیر نگرانی صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم کی ضروری ہے سب ڈائرکٹر بہادر مدارس نے اس مدرسہ کے متعلق ہ

مفت اخبار

اخویم سید غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک افریقہ کی طرف جسقدر رقم مفت یا نصف قیمت پر اخبار کی اجرا کے لئے وصول ہوئی تھی۔ وہ ۲۰ تاریخ تک پوری ہو چکی ہے۔ اور اس کے بعد جسقدر درخواستین مفت یا نصف قیمت کی دفتر مین آئی ہین۔ انپر سردست عمل درآمد نہین ہو سکتا۔ اب صرف عقد کے دس خریدارون کی گنجائش ہے۔ جو ہم نے اپنے دوست رحمت علی صاحب کی روح کو ثواب پہنچانیکی غرض سے تجویز کئے ہین۔ لہذا اس کے متعلق درخواستین آنی چاہئین

توسیع اشاعة

البدر کی توسیع اشاعت کیلئے ایک حصہ کالم کا اسوقت تک کہولا جاتا ہے جب تک کہ اسکی تعداد بفضل خدا ایک ہزار سے اوپر ہو جاوے۔ ذیل مین اُن احباب کا خصوصیت سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہون نے نومبر سنہ ۶ لیکر اب تک اسکی اشاعت مین سعی فرمائی اور خریدار پیدا کئے۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دیوے اگرچہ ہمارے بعض مخلصین اس امر کو ناگوار جانینگے۔ کہ جس حالت مین انہون نے اس خدمت کو دینی خدمت جانکر حسبۃ للہ ادا کیا ہے۔ تو ان کا کیون اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم صرف اس لئے اُن نامون کو درج کرتے ہین۔ کہ الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق ہوکر دوہرا ثواب ہر ایک کی نیت کیموافق ملے۔ اور آئندہ کیلئے بہی انشاء اللہ ہر ایک اشتہ مین احباب کو یاد دہانی کیجاویگی اور قابل شکریہ یہ ہین۔

جناب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت	اٹاوہ
جناب مستری نظام الدین صاحب معمار	افریقیہ
جناب ممتاز علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقیہ
جناب محمد علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقیہ
جناب فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر	سہاوا
جناب عبد الغنی خانصاحب افسر فراشخانہ	پٹیالہ
جناب غلام محمد خانصاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر	بنون
جناب مرزا خدابخش صاحب مصنف عسل مصفیٰ	
جناب مرزا عبد الکریم صاحب تاجر	مالیر کوٹلہ
جناب محمد نواب خانصاحب ثاقب	"
جناب ڈاکٹر الہی بخش صاحب	راولپنڈی
جناب منشی نذیر الدین صاحب بہامو	بہیرہ
جناب چودہری مولا بخش صاحب	سیالکوٹ

قادیان مین ہولی

گذشتہ ہفتہ مین ہولی کا تیوہار قادیان مین بڑی دہوم دہام سے منایا گیا ہے۔ کئی دن تک بازار مین سہ پہر کے بعد کنچنی کا ناچ بہی ہوتا رہا ہے۔ ہمین یہ سنکر کمال افسوس ہوا۔ کہ قادیان کے سناتن دہرمی ہندو صاحبان نے چندہ جمع کر کے اس ناچ کا انتظام کیا ہے۔ افسوس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سناتن دہرمیون کے برخلاف یہان ایک آریہ سماج ہے۔ جو کہ ہمیشہ چندہ وغیرہ فراہم کر کے است امور کی اشاعت اور اس کی تائید مین جلسے کرتی رہتی ہے۔ اور اس کے ممبر اکثر دوسرے بڑے مقامات کی آریہ سماجک جلسون مین بہی شامل ہوتے رہتے ہین۔ لیکن آج تک ان سناتن دہرمیون سے یہ تو نہ ہوا۔ کہ ایک سناتن دہرم سبہا بنا کر ہفتہ وار جلسہ کرتے اور اصلی حقیقت جو کچہہ اُن کے نزدیک ہے پیش کر کے آریون کو بخیال خویش راہ راست پر لانیکی کوشش کرتے۔ ہم نہین جانتے کہ ایک کنجری کے ناچ سے اُن کے دہرم کی کیا تائید ہو سکتی ہے۔ جس کیلئے چندہ کیا گیا خیر رچہ باد اباد۔ اب بہی اُن کو کوشش کر کے ایک سناتن دہرم سبہا قادیان مین قائم کرنی چاہیئے۔ اور بذریعہ چندہ کے اگر ہفتہ وار نہ ہو تو ماہواری ایک رسالہ شائع کر کے اپنے دہرم کی خدمتگذاری کرنی چاہیئے۔ ہم اُمید کرتے ہین کہ یہان کی بعض ذی فہم سناتن دہرم لاہور کی سناتن دہرم سبہا سے خط وکتابت کر کے ضرور اس کا اہتمام کرینگے اور خود لاہور کی سناتن دہرم سبہا کے ممبرون کو بہی چاہیئے کہ وہ اپنے رسائل یا اخبار بہیج کر یہان کے نیند تک سناتن دہرم لوگون کو خواب غفلت سے بیدار کرین اور ناحق ان لوگون کو آریون کا شکار نہونے دیوین۔

احمدی جماعت کیخدمت مین دعا کی درخواست

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین عرصہ ایک سال سے ایک ہی امر کی فکر مین مبتلا ہون۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کوئی دن ایسا نہین گذرا جسمین اُس فکر کی وجہ سے میری جان گداز نہین ہوئی۔ چونکہ جماعت کی دعا مین برکت ہوتی ہے۔ اسلئے ملتمس ہون کہ ایک دن کی نماز مین سب بہائی میرے لئے دعا کرین فقط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قاضی یار محمد احمدی۔ بی۔ او۔ ایل متعلم ایم۔ او۔ ایل کلاس اورینٹل کالج لاہور

ملفوظات حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۹ صفحہ کالم)

یہ تو بیرونی حالت کا ذکر ہے اب اندرونی حالت اسلام کی دیکھ لو کہ فیوض اور برکات کا سرچشمہ علماء ہوتے ہیں جنکے ذریعہ سے عام مخلوق ہدایت پاتی ہے ان کا یہ حال ہے کہ اگر غلطی کرتے ہوں اور ان کو تبلائی جاوے تو اس کا تسلیم کرنا اور چھوڑنا ان کے لئے سخت مشکل ہوا ہوا ہے۔ حالانکہ فاسق اور متقی میں یہی فرق ہوا کرتا ہے کہ متقی کو جب غلطی کا پتہ لگجاوے تو وہ اُسے فوراً ترک کر دیتا ہے، اور فاسق نہیں کرتا ہر ایک شخص یا قوم کی غلطیاں ایک حد تک معلوم ہو جاتی ہیں مگر ان کی غلطیوں اور حماقتوں کا کوئی انتہا نظر نہیں آتا ہے دعوے تو قرآن۔ حدیث۔ اور خدا پر ایمان کا ہے مگر ان کے آگے جب یہ پیش کیا جاوے اور کہا جاوے کہ غلطی چھوڑ دو تو ایک بات کا اثر نہیں ہوتا۔ بھلا بتلاؤ کہ ایک مومن کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اس کے آگے قرآن شریف پیش کیا جاوے احادیث پیش کی جاویں۔ نشانات پیش کئے جاویں۔ علاوہ اس کے عقل بھی کام کی شئے ہے اس سے بھی نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے اس سے بھی سمجھایا جاوے مگر ان کو کسی سے فائدہ نہیں پہونچتا۔ مثنوی میں مولانا روم نے ایک قصہ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھاگتے جاتے تھے کسی نے آواز دیکر پوچھا حضرۃ ایسے کیوں بھاگ رہے ہو فرمایا کہ جاہلوں سے بھاگ رہا ہوں اس نے کہا جس اسم اعظم کے ذریعے سے معجزات دکھاتے ہو وہی ان پر بھی پڑھکر پھونک دو۔ کہا کہ کئی مرتبہ پھونک چکا ہوں مگر ان پر اس کا بھی اثر نہیں ہے اسیطرح ان لوگوں میں جہالت کا یہاں تک اثر ہے کہ عقل حیران ہے۔ قرآن دانی و حدیث دانی کا دعوے تو ہے مگر جب وہ پیش کئے جاویں تو ایسے...... انکار کرتے ہیں جیسے ہندو اور عیسائی۔ خود بھی کمبخت حق سے دور رہتے ہیں اور اور لوگوں کو بھی دور رکھتے ہیں

یہ ایسا زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مگر یہاں معاملہ برعکس ہے اور اب جب کہ کاروبار ہی منقلب ہوا ہے تو عذاب کی ضرورۃ ہے وہ تقویٰ جو آنحضرۃ صلعم کے وقت تھی اب اس کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا ایک بازار میں کھڑے ہو کر دیکھو جس قدر مخلوق نظر آوے گی دنیا کے لئے سرگردان ہوگی ہمارا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ تجارت وغیرہ ذرائع معاش کو ترک کر دیا جاوے اور نہ ہم ان باتوں سے کسیکو منع کرتے ہیں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ان سب کاموں کو خدا کی اطاعت اور اپنے دین کو محفوظ رکھنے کی نیت سے کیا جاوے۔ بیوی بچوں کی خدمتگذاری وغیرہ سب اسی نیت سے کیجاوے تو وہ دین ہی ہوتا ہے مگر آج کل یہ سب کام صرف دنیا کے لئے کئے جاتے ہیں خدا کے احکام کی تو پرواہ ہی نہیں ہے۔ اولاد کی خواہش اس لئے کیجاتی ہے کہ میرے باغات۔ زمین۔ اور املاک کا کوئی وارث ہو۔ اور کبھی پھر اس سے محروم بھی رہتے ہیں لیکن اگر واجعلنا للمتقین اماما کی نیت سے اولاد طلب کی جاوے تو خدا قادر ہے کہ زکریا کی طرح اُسے اولاد بھی دیوے۔ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ جب ہم مرگئے تو پھر اس سے ہمیں کیا کہ شریک وارث ہو یا کوئی اور۔ غرضیکہ اب یہ اسلامی معرفت رہ گئی ہے حالانکہ خدا کا حکم کہیں ایسا نہیں ہے کہ تم اپنی املاک کی حفاظت کے لئے اولاد کی خواہش کرو۔

مومن جو کچھ طلب کرتا ہے اگرچہ وہ دنیاداروں کی حد تک ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ سب دین ہوتا ہے۔ خوراک اس لئے نہیں کھاتا کہ موٹا ہو بلکہ جیسے یکہ بان راستہ میں گھوڑے کو اس لئے نہاری دیتا ہے کہ منزل طے ہو اسیطرح یہ بھی نفس کو خدا کی اطاعت پر تقویت دینے کے لئے کھاتا ہے کیونکہ جیسے اوروں کا حق ہے ویسے نفس کا بھی ہے اگر اس کی رعایت نہ کی جاویگی تو ہار جاویگا اور کام نہ دے سکیگا اسیطرح ہر ایک آسائش جو مومن کو مطلوب ہوتی ہے اس سے اصل مدعا یہی ہوتا ہے اور اس کا ہر ایک فعل خواہ جاہل کی نظر میں نکتہ چینی ہو لیکن خدا کے نزدیک عبادۃ میں داخل ہوتا ہے اور اس کے ان کاموں کا ثواب اُسے ویسا ہی ملتا ہے جیسے نماز کا ثواب۔ اگر روٹی اس لئے کھاؤگے کہ کلوا کا حکم ہے اور پانی اس لئے پیوگے کہ اشربوا کا حکم ہے تو جو ثواب تم کو کھانے پینے کا ملیگا وہ دوسرے غافل آدمی کو نماز کا نہ ملیگا کیونکہ وہ خدا کے حکم سے اور اس کی منشا کے مطابق نماز نہیں پڑھتا اسی لئے خدا نے ایسے نمازیوں پر ویل کا لفظ بولا ہے فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔

کل اوامر کے بجالانے کا ثواب ملتا ہے جس قدر کاموں کو خدا کے حکم سے اور اُن کے موافق کریگا ان سب کا اجر پاویگا (اس لئے چاہیے کہ ہر ایک کام کرنے سے پہلے ہم دیکھ لیویں کہ اس کام کے کرنے کا حکم خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں ہے کہ نہیں اس لئے قرآن شریف پر وسیع نظر کی ضرورۃ ہے نیز اس کی کہ اس کے معانی انسان کو علم ہوا اور یہ کثرۃ تلاوۃ اور غور اور تدبر کر حاصل ہوتا ہے یا نیکوں کی صحبت اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ سمجھا دے آپ کو اس کی توفیق عطا کرے اور ان اوامر کے بجالانے میں آسانی) (ایڈیٹر)

ورنہ باقی امور پر جو ریا وغیرہ کے لئے کئے جاتے ہیں اگرچہ بظاہر اعمال کی صورت اوامر کے مطابق ہوتی ہے عذاب اور روسیاہی ہے۔

اب یہ زمانہ ہے کہ اس میں ریاکاری۔ عجب۔ خود بینی تکبر۔ نخوت۔ رعونت وغیرہ۔ صفات رذیلہ تو ترقی کر گئے ہیں اور مخلصین لہ الدین وغیرہ صفات حسنہ جو تھے وہ آسمان پر اٹھ گئے ہیں۔ توکل۔ تفویض وغیرہ سب باتیں کالعدم ہیں۔ اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخمریزی ہو وہ بھی دیکھتے ہے اب اس نے کئی صیغے جاری کر دئے ہیں۔ ایک طرف ایک وقت مامور کو ارسال کیا ہے ایک طرف اتمام حجت ہو گئی ہے۔ اب وہ زمانہ جاہل سکھوں کا نہیں ہے ایک طرف آسمان نشانوں سے اتمام حجت کر رہا ہے جیسے کہ ہم نے نزول مسیح میں ان کی ایک فہرست دی ہے تنبیہات کا سلسلہ بھی جاری ہے کہ طاعون شروع ہے جو ان لوگوں کے آباؤ اجداد نے بھی نہ دیکھی تھی لیکن ابھی تک توجہ نہیں ہے تاہم خدا کا بڑا فضل ہے کہ بعض سعید لوگ بھی نکلتے آتے ہیں اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے مگر تاہم کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا کہ بیعت کے خط نہ آتے ہوں پس کچھ طاعون سے کچھ سمجھ جاوینگے اور اس طرح پر خدا کا کام پورا ہوگا۔

اس مقام پر جناب محمد ابراہیم خان صاحب بن حاجی موسیٰ خان برادر زادہ خان بہادر افضل خان مرحوم نے کراچی (علاقہ سندھ) کا ذکر کیا کہ وہاں کے لوگ بہت غافل ہیں اور ان کو ان باتوں کا علم ہی نہیں ہے اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا

کہ مطلق جاہل سے انسان گھبرا جاتا ہے پھر جاہل کچھ پڑھے لکھے وہاں ہیں انگریزی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اگرچہ انگریزوں کی تعلیم کا [illegible] رکھتا ہی کیوں نہ ہو مگر تاہم یہ فائدہ ضرور ہے کہ فہم میں وسعت اور باتوں کے سمجھنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور نہیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے رفتہ رفتہ پیدا ہو جاوینگے وحشی لوگ جنکو کھانے پینے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے ان سے انسان کیا کلام کر سکتا ہے۔ اس تعلیم یافتہ گروہ پر اگرچہ دنیا کا حجاب ہے مگر تاہم سعید فطرۃ لوگ سمجھ کر ہماری طرف آرہے ہیں اب ہماری جماعت کا ایک حصہ انہی میں سے ہے کیونکہ ہم کیسی کو یہاں بیٹھے ہوئے بلا نہیں سکتے آخر خود ہی آکر دیکھ لیتا ہے۔ ہیں غرضیکہ فہم اور عقل والا پر بڑی امید ہوتی ہے نرے ڈانگر (وحشی) سے انسان کیا بات کرلے جیسے بہت لوگوں کو کچھ ملاؤں نے خراب کیا ہے کچھ جاہل فقیروں نے اور بعض لوگ لنگوٹی پوشوں کے معتقد ہوتے ہیں کچھ ہی کیوں نہ ہو خدا کا کام رک نہیں سکتا اگر ایک شخص زمین پر باغ بناتا ہے تو اول دیکھ لیتا ہے کہ باغ

کے قابل زمین ہے کہ نہین۔ اگر کسے بنجر پاتاہے تو صاف کرنا اور پھوڑتا اور ڈھیلوں کو توڑتا تا ہے تب باغ بناتاہے پس وہ مالک الملک جوکہ اب یہ باغ طیار کرنے لگا ہے آخر اس نے دیکھ لیا ہوگا کہ کچھ سعید طبائع بھی ہین اسی تعلیم کی برکت سے کئی لوگ ہماری کتب کو دیکھکر ہدایت پا گئے ہین حالانکہ ابتدا مین سخت مخالف تھے۔

ایک عقلمند بیشک گھبراہٹ مین پڑتاہے کہ صلیبی فتنہ اور سکارہ عالیان حد درجہ تک ترقی کرچکی ہین ان کی کتابین دور دور تک پھیل گئی ہین۔ مجموعی حالت مین ان کی جانفشانی کوششون کو دیکھا جاتاہے تو نا امیدی ہوجاتی ہے کہ الٰہی ان کا استیصال کیسے ہوگا اور صفحہ زمین پر توحید کیسے پھیلے گی کل اسباب اسلام کے ضعف کے موجود ہین اور صلیب کا زور ہے مگر ہمیشہ دیکھا گیاہے کہ خدا تعالیٰ جو چاہتاہے کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہوکر رہتاہے الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیٴ قدیر۔ صرف ایک ہی بات ہے جو بھروسہ دلاتی ہے اگرچہ کیسے ہی مشکلات آپڑین اور عقل فتوے دیوے کہ اب اسلام دوبارہ قائم نہین ہوسکتا لیکن مین اس بات کو نہین مانتا۔ جب خدا ارادہ کرتاہے تو کرکے رہتاہے اس قسم کی راہین ہمیشہ ہوتی رہتی ہین اور غلط بھی ثابت ہو رہی ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ مین مبعوث ہوئے کہ ان کی نسبت اہل الرائے کی یا رائے تھی کون تھا جو یقین کرتا کہ ایک غریب آنحضرت صلعم کے پاس نہ قوت نہ شوکت نہ فوج نہ ملک ہے اور ہر طرف مخالفت ہے وہ کامیاب ہوکر رہیگا اور جو وعدے فتح اور نصرت اور اقبالمندی کے وہ دیتا ہے پورے ہوکر رہین گے مگر باوجود اس ناامیدی کے پھر کیسی امید بندھ گئی اور تمام وعدے پوری ہوگئے الیوم اکملت لکم دینکم کی گواہی مل گئی اور پھر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح کی سورۃ نازل ہوئی ایسے ہی ممکن ہے کہ کوئی ہماری جماعت کا یہ خیال کر بیٹھے کہ اس صلیبی جال کا ٹوٹنا محال ہے۔ مگر مین سناتا ہون کہ خدا سب کچھ کرسکتاہے ابھی اس کے پاس بہت سی راہین ہون گی جن سے یہ فتنہ مٹیگا اور ان کا ہمین علم نہین۔ ہمارا اس بات پر ایمان چاہئے کہ اس کے وعدے برحق ہین اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آوین پھر بھی اس کا وعدہ سچاہے اگر ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر بھی اس کا وعدہ سچاہے۔ وعدہ اس کا کمزور ہو سکتا ہے جس کی قدرت اور اختیار کمزور ہو ہمارا خدا مین کوئی کمزوری نہین ہے وہ بڑا قادر ہے اور اس کی حرکت جاری ہے ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسی ایمان کو ہاتھ مین رکھے بعض وقت جماعت پر ابتلا بھی آتے ہین اور تفرقہ پڑجایا کرتاہے۔ جیسے آنحضرت صلعم کے صحابہ۔ مکہ۔ مدینہ۔ حبش

کی طرف منتشر ہوگئے تھے لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو پھر ایک جا جمع کر دیا۔ ابتلا اس کی سنت ہے اور ایسے زلزلے آتے ہین کہ متیٰ نصر اللہ کہنا پڑتاہے اور بعض کا خیال اس طرف منتقل ہوجاتاہے کہ ممکن ہے وہ وعدے غلط ہون مگر انجام کار خدا کی بات سچی نکلتی ہے یہ سلسلہ اپنے وقت پر آسمان سے قائم ہوا ہے اگر اور سب دلائل کو نظر انداز کر دیا جاوے تو صرف وقت ہی بڑی دلیل ہے صدی سے ۲۰ سال بھی گذر گئے خدا کا وعدہ قرآن شریف اور احادیث مین ہے کہ وہ مسیح صلیبی فتنہ کے وقت پیدا ہوگا اب ان فتنون کا زور دیکھ لو رپورٹون سے معلوم ہوتاہے کہ ۲۹ لاکھ مرتد موجود ہے حالانکہ اس سے پیشتر اگر اہل اسلام مین ایک مرتد ہوتا تو قیامت آجاتی کیا اس وقت بھی خدا خبر نہ لے۔ پھر عملی حالت کو دیکھ لو کہ کس قدر ردی ہے نام کو تو مسلمان ہین مگر کرتوت یہ ہے کہ بھنگ چرس وغیرہ نشون مین مبتلا ہین کیا اب بھی وقت نہین ہے۔ عیسائی لوگ بھی منتظر ہین اور یہی وقت بتلاتے ہین اہل کشف نے بھی یہی لکھاہے قرائن وعلامات بھی اسی کو بتلا رہے ہین اگر اس وقت خدا خبر نہ لیتا تو دنیا مین یا ضلالت ہوتی یا عیسویت جو قرآن پر اور اللہ پر ایمان لاتاہے اُسے ماننا پڑتاہے لیکن جو یہود کی طرح وقت کو ٹالنے والے ہین وہ محروم رہتے ہین پھر ایک دلیل سواد اعظم کی پیش کرتے ہین کہ وہ برخلاف ہے نادان اتنا نہین جانتے کہ مصلح تو اسی وقت آتاہے جب لوگ بگڑجاوین۔ اب بگڑے ہوؤن کا اتفاق اور شہادت کیا حکم رکھتی ہے پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہین کہ مین مسیح کو معراج مین مردون مین دیکھ آیا ہون اور پھر قرآن شریف سے وفات ثابت ہے پس آنحضرت کا فعل اور خدا کا قول دونون سے وفات ثابت ہے یحییٰ ؑ تو مرچکے ہین ان کے ساتھ ہی آنحضرت صلعم نے حضرت عیسےٰ کو دیکھاہے پس اتنی دیر تک جو مردہ کے پاس بیٹھا رہا وہ کیسے زندہ ہوسکتاہے علاوہ ازین خدا فرماتاہے کہ بلا نظیر کے کوئی بات قبول نکرو۔ آنحضرت صلعم کی رسالت کے لئے اس نے نظائر پیش کیے مسیح کے حیات کے لئے بھی کوئی نظیر ہونی چاہئے تھی یہ زمانہ اسلام کی بہار کاہے اگر ہم چپ بھی کرین تو خدا باز نہ آویگا اور اصل مین ہم کیا کرتے ہین وہ تو سب کچھ خدا ہی کر رہاہے۔ ہم تو صرف اسی لئے بولتے اور لکھتے ہین کہ ثواب ہو اب اس کے فضل کا دروازہ کھل گیا ہے اور خدا نے جو ارادہ کرلیاہے وہ ہوکر رہیگا دیکھو نہ ہمارے وعظ ہین نہ لکچرار ہین نہ واعظ ہین

مگر ہمارے [illegible] ہزارون نے صرف خواب کے ذریعہ [illegible] اور سمجھانیوالا نہ تھا آخر خدا نے دستگیری کی کیا ہماری طاقت تھی کہ ہم یہ سب کچھ کر لیتے یہ اسی کا ہاتھ ہے جو کر رہاہے صدق ایسی شئے ہے کہ انسان کے دل کے اندر جب گھر کر جاوے تو اس کا نکلنا مشکل ہے جو لوگ ہمارے عقائد کو بعد تحقیق قبول کرلیتے ہین تو جان سے زیادہ ان کو عزیز جانتے ہین ایک نمونہ مولوی عبد اللطیف ہین کہ ہزارون مرید رکھتے تھے ریاست ان کی تھی دولت بھی بے شمار تھی شاہی دستار بند تھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موت قبول کی کیا یہ قوت اور برکت جھوٹ مین ہوسکتی ہے کیا بجز سچائی کے اور بھی کسی مین یہ طاقت ہے یہان اس پنجاب مین ہی بہت سے لوگ ہین کہ صرف ایمان کے لئے تکلیف دئے جاتے ہین۔ قوم برادری اور گاؤن والے ان کو طرح طرح کی اذیت صرف اس لئے دیتے ہین کہ انہون نے سچ کو قبول کیاہے پس اگر خدا دلون مین یہ نہین ڈالتا تو وہ ان مصائب کو کیونکر برداشت کرتے ہین یہان تک کہ حقیقی باپ اور بھائی بھی ان لوگون سے الگ ہوجاتے ہین بعض ایسے ہین کہ ۲ روز محنت کرکے کماتے ہین افلاس مین ہے۔ ہمین چندہ دیتے ہین تہجد پڑھتے ہین نمازون کے پابند ہین خدا کے آگے تضرع اور ابتہال کرتے ہین اب سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ ان کو نور ایمان عطا کرے اور دلون مین صدق ڈالے یہ سب کچھ کب حاصل ہوسکتاہے۔

دیکھنے اور سمجھنے کے لئے تو ایک نشان کتاب براہین ہی بس ہے جیسے کہتے ہین کہ حرفے بس است اگر درخانہ کس است سمجھدار آدمی کے لئے ایک ہی بات کافی ہوتی ہے خدا تعالےٰ نے عمر کا وعدہ دیا بتلاؤ کوئی کہہ سکتاہے کہ مین اتنی برس ضرور زندہ رہون گا پھر جتنے وعدے براہین مین تھے ان مین سے اکثر تو پورے ہوگئے ہین اور کچھ ابھی باقی ہین اگر انسان کا کاروبار ہوتا تو اس قدر نصرت کب شامل حال ہوسکتی اور وہ وعدے اگر خدا کی طرف سے نہ تھے تو کیسے پورے ہوکر رہتے پس وقت کو۔ زمانہ کو۔ ضلالت کو۔ اندرونی اور بیرونی حالت کو دیکھو تو خود پتہ لگ جاتاہے۔ مخالفون سے ہم ناراض نہین ہین کیونکہ راستی کا مقابلہ جان توڑ کر ہوا کرتاہے آنحضرت صلعم کا دیکھو کس قدر مقابلہ ہوا لیکن کیا مسیلمہ کی بھی مخالفت ہوئی۔

جن احباب کی طرف [illegible] تقاضا ہے۔ انکی طرف وی پی ارسال ہو رہے ہین۔ مہربانی فرما کر وصول فرمالیوین۔ اگر حساب مین غلطی ہو۔ تو بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرین۔ واپسی پر کارخانہ کا سخت نقصان ہوتاہے۔ منیجر

۲۲ فروری ۱۹۰۴ء بوقت شب

(اس سے قبل ہم ناظرین کو بتلا چکے ہیں کہ سید تفضل حسین صاحب نے جب شام کو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے نیاز حاصل کی تو مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں زبان مبارک سے بیان فرمانے کی درخواست کی تھی ذیل میں وہی تقریر درج کی جاتی ہے)

مقدمات کی نسبت آپ نے فرمایا کہ یہ ایک منجانب اللہ ابتلا تھا جو کہ پیش آ گیا سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ ماموروں کی زندگی یونہی آسائش سے نہیں گذرتی کہ وہ دنیا میں بیکار رہیں پھر آپ نے مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں کے اعمال اور منبروں پر چڑھ چڑھ کر خطبے پڑھنے سے ہمیں تعجب آتا ہے کہ آخر ان کے اعمال کا نتیجہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال پر بھی زنگ ہوتا ہے جس سے انسان کو صحیح عقائد بھی نظر نہیں آ سکتے اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ کتاب اللہ جس کا ایک ایک لفظ یقینی ہے وہ وفات مسیح کو بیان کرتی ہے احادیث کا اجماع بھی یہی ہے اگر کوئی زندہ ہوتا تو صحابہ کو اس سے بڑھ کر اور کیا رنج ہوتا کہ صاحب شریعت سرور انبیاء آنحضرت صلعم تو زمین میں مدفون ہوں اور ایک نبی جو کہ صاحب شریعت نہیں اور موسوی شریعت کا تابع وہ آسمان پر زندہ موجود ہو اور اس امت کو اختلاف مٹانے اور فیصلہ کرنے کے لئے وہی آسمان سے اتر کر آوے پھر خاتم الانبیاء کون ہوا حضرت مسیح یا آنحضرت صلعم۔ مگر پھر بھی یہ لوگ جو باز نہیں آتے تو معلوم ہوا کہ شامت اعمال ہے تقویٰ تو نہیں رہا حتی عقل سلیم بھی ان میں نہیں رہی۔ دنیوی عقل کے لئے تقویٰ کی ضرورت نہیں ہے مگر دین سمجھنے کے لئے ضرورت ہے اس لئے یہ لوگ دین کی باتوں کو بھی نہیں سمجھتے خدا تعالیٰ اسی کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون یعنی اندر گھسنا تو درکنار مس کرنا بھی مشکل ہے جب تک انسان متقی نہ ہووے احادیث میں مشکل ہو قرآن میں مشکل ہے۔ پھر بغیر نظیر کے کوئی بات نہیں مانی جاتی۔ عیسائیوں نے جب مسیح کے بن باپ ہونے سے اس کی خدائی کا استدلال کیا تو خدا تعالیٰ نے نظیر بتلا کر ان کی بات کو رد کر دیا فرمایا ان مثل عیسیٰ کمثل آدم کہ اگر بن باپ ہونے سے انسان خدا ہو سکتا ہے تو آدم کی تو ماں بھی نہ تھی اسے خدا کیوں نہیں مان لیتے پس جب نصاریٰ کی اس بات کو خدا نے رد کر دیا تو اگر مسیح بھی واقعی آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی اسے خدائی کی دلیل گردانتے تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی رد کرتا اور چند ایک نظائر پیش کرتا کہ فلاں فلاں نبی زندہ آسمان پر موجود ہیں ہر ایک پہلو سے ان لوگوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اب یہ لوگ مصداق صم بکم عمی کے ہیں بھلا دیکھو تو جس حال میں کہ میں زندہ موجود ہوں کیا یہ ان کا حق نہ تھا کہ مجھ سے آکر سوال کرتے پوچھتے اور اپنے شکوک و شبہات پیش کرتے میں نے بارہا لکھا کہ ان کے اخراجات سفر دینے کو میں طیار ہوں یہاں آویں مکان بھی دوں گا حتی الوسع مہمان نوازی بھی کروں گا لیکن یہ لوگ ادھر رخ نہیں کرتے ہمیں کہتے ہیں کہ قرآن سے باہر ہیں حالانکہ قرآن ہی نے تو ہمیں اس کوچے میں کھینچا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ہمیں قرآن کے معنے وحی نے بتلائے ہیں اس کے ہوتے ہوئے دیدہ دانستہ کیسے اپنی آنکھوں کو پھوڑ لیں۔

خدا تعالیٰ کا یہ فرض تھا کہ اگر عیسائی لوگ مسیح کی خدائی کے لئے خصوصیت پیدا کریں تو وہ اس کا رد کرتا جیسے آدم کی مثال بیان کی کیا خدا کو اس خصوصیت کا علم نہ تھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے پھر اس کا اس نے کیوں رد نہ کیا اسطرح سے قرآن پر حرف آتا ہے اگر مسیح آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی لوگ اس سے خدائی کی دلیل پکڑتے تو خدا ضرور بیان کرتا کہ فلاں فلاں انبیاء بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں اس سے کوئی خدا نہیں بن سکتا جبکہ چالیس کروڑ انسان اسے آگے ہی خدا مان کر گمراہ ہو رہے ہیں تو تم نے ان کے ساتھ ملکر اور ہاں میں ہاں ملا کر اس کی خدائی پر اور مہر لگا دی اس کا باعث صرف ان لوگوں کی بدعملی ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور۔ اور ایک ایک روپیہ لے کر فتوے بدل دیتے ہیں اندرونی راستبازی بالکل نیست و نابود ہو گئی اور اب [illegible] حدیث شریف کے موافق بالکل یہودی ہو گئے ہیں یہ امید تو ہے نہیں کہ یہ لوگ ان سچائیوں کو مانیں ہاں ان کی ذریت اگر مانے تو مانے

اس کے بعد آپ نے مقدمات کا تذکرہ کیا کہ ان کی ابتدا کیونکر ہوئی۔ کس طرح اول کرم دین نے مولوی عبدالکریم صاحب کو بذریعہ خطوط اطلاع دی کہ مہر علی شاہ نے فیضی متوفی کی کتاب سے سرقہ کیا ہے اس کی اطلاع پر کتاب نزول مسیح لکھی گئی پھر اس نے اپنے خطوط کے برخلاف ایک مضمون سراج الاخبار میں لکھ کر سب و شتم کیا اور ان کو اپنی طرف منسوب کرنے سے انکاری ہوا۔ اس طرح سے ہمارا چلتا کام بند ہو گیا تنگ آکر حکیم صاحب نے دعویٰ کیا پھر کرم دین نے جہلم میں پھر ایک مقدمہ کیا وہ بڑا خطرناک مقدمہ تھا اس کے متعلق میں نے اول ہی خواب دیکھی تھی جو کہ شائع ہو چکی ہوئی تھی اور قبل از وقت اس میں کامیابی کی خبر بھی خدا سے پا کر ہم نے شائع کر دی تھی اس میں ہمیں کامیابی ہوئی پھر کرم دین نے خود ہمیں استغاثہ دائر کیا وہ مقدمات ابھی چل رہے ہیں۔ منصف حاکم کو تو خود خبر نہیں ہوتی کہ انجام کار مقدمہ کی کیا صورت ہوگی۔ ہماری تائید تو ہمیشہ خدا سے ہوتی ہے ورنہ جمہوری طور پر تو حکام کا میلان ہماری طرف کم ہی ہوتا ہے اور سوائے پروردگار کے اور کس کی ذات ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جا سکے زمین پر کیسے ہی آثار نظر آویں مگر بار بار جو حکم آسمان سے آتا ہے کہ انی نصر من عند اللہ وہ آخر ہو کر رہیگا

مگر کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان اماں نداد کہ شب را سحر کند

۲۳ فروری ۱۹۰۴ء بوقت شب

تنعم اور آرام کی زندگی خدا سے قطع تعلق کرتی ہے

مقدمہ کی موجودہ صورت پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ایک ابتلا ہے کوئی مامور نہیں آتا جس پر ابتلا نہ آئے ہوں مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو قید کیا گیا اور کیا کیا اذیت دی گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک ہوا آنحضرت صلعم کا محاصرہ کیا گیا مگر بات یہ ہے کہ عاقبت بخیر ہوتی ہے اگر خدا کی سنت یہ ہوتی کہ ماموروں کی زندگی ایک تنعم اور آرام کی ہو اور اس کی جماعت پلاؤ زردے وغیرہ کھاتی رہے تو پھر اور دنیاداروں میں اور ان میں کیا فرق رہتا ہو۔ پلاؤ زردے کھا کر الحمد للہ والشکر للہ کہنا آسان ہے اور ہر ایک بے تکلف کہہ سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے جب مصیبت میں بھی وہ اسی دل سے کہے۔ ماموروں اور ان کی جماعت کو زلزلے آتے ہیں ہلاکت کا خوف ہوتا ہے طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں کذبوا کے یہی معنے ہیں دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچوں اور پکوں کا امتحان ہو جاتا ہے کیونکہ جو کچے ہوتے ہیں ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے جب مصائب آئے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلا نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلا میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے بشر المومنین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یعنی ہر ایک قسم کی مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلا میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً کسریٰ اگر آنحضرت صلعم کی گرفتاری کا حکم نہ دیتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا اور اگر مکہ والے لوگ آپ کو نہ نکالتے تو فتحنا لک فتحا مبینا کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلا سے وابستہ ہے غفلت اور عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے حالانکہ خدا تعالیٰ اسی کو پسند کرتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں۔

اس کے بعد عالیجناب محمد ابراہیم خان صاحب بن موسیٰ خان صاحب برادر زادہ مراد خان صاحب مرحوم آمدہ از کراچی اور خانصاحب گلزار خان اور دیگر چند ایک احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

ضروری نصیحت یہ ہے کہ ملاقات کا زمانہ بہت تھوڑا ہے خدا معلوم بعد جدائی کے دوبارہ ملنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو یہ دنیا ایسی جگہ ہے کہ دم کا بھروسہ نہیں ہے اگر رات ہے تو کل کے دن کی زندگی کا علم نہیں ہے اگر دن ہے تو رات کی زندگی کی خبر نہیں اسی لئے سمجھنا چاہئے کہ

اس سلسلہ کے دو حصہ ہیں

ایک حصہ تو عقائد کا ہے مختصراً یاد رکھو کہ جو بدعات ان میں حال کے لوگوں یا درمیانی لوگوں نے ملا دئے ہیں ان سے پرہیز کیا جاوے یہ تصرف اسی قسم کا ہے کہ کچھ تو بدعات تک رہا ہے اور کچھ اس سے بڑھ کر شرک ہو گیا ہے جیسے عیسیٰ ؑ کو ایک خاص خصوصیت کل بنی نوع انسان و انبیاء و رسل سے دی جاتی ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے باہر رکھا جاتا ہے جس سے آپکی بڑی توہین لازم آتی ہے حالانکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور جب عائشہ رضؓ سے پوچھا گیا کہ آپکے اخلاق کیا ہیں تو اس نے کہا قرآن شریف آپکا خلق ہے جیسے عیسائی لوگ مسیح کی تعظیم اور آنحضرت صلعم کی توہین کرتے ہیں ویسے ہی آجکل کے مسلمان بھی کرتے ہیں فرق یہ ہے کہ وہ مسیح کو خدا بناتے ہیں اور یہ خدا کے برابر اسے قرار دیتے ہیں جیسے ایک میت پڑی ہوئی ہو تو ایک شخص تو اُسے مردہ کہیگا دوسرا مردہ نہ کہے بلکہ مردہ والے صفات سب اس میں بتلاوے۔ مسیح کے بارے میں اس قدر غلو کیا گیا ہے کہ گویا عیسائیوں کے ساتھ ہاتھ ملا دیا ہے وہ توحید جو آنحضرت صلعم لائے اس کا نام تک ان میں نہیں رہا صلیبی مذہب کس زور سے پھیل رہا ہے جس کا ذکر میں نے ابھی چند دن ہوئے کیا تھا پس جب یہ حال ہے تو عقائد کی درستی بہت ضروری شئے ہے۔ سچا۔ صحیح اور خدا کی مرضی کے موافق یہی مسئلہ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور اگر وہ زندہ ہے تو قرآن شریف باطل ٹھہرتا ہے آنحضرت صلعم کی شہادت جو بہت قابل قدر ہے یہ ہے کہ آپ اُسے اموات میں یحییٰ کے پاس دیکھ آئے اگر ان کی روح قبض نہیں ہوئی تھی تو دوسرے عالم میں کیسے چلے گئے۔ قیام توحید کے لئے یہ مسئلہ بہت ضروری ہے کہ مسیح فوت ہو گئے اور جو اسے پوری یقین سے نہیں مانتا خطرہ ہے کہ وہ کہیں عیسائیت سے حصہ نہ لے یا کسی دن عیسائی ہی نہ ہو جاوے۔ انسان اسیطرح مرتد ہوا کرتا ہے کہ ایک ایک جزو چھوڑتا ہوا آخر کار کل چھوڑ دیتا ہے۔ دوسرے عقائد میں بہت اختلاف نہیں ہے صرف یہی عظیم الشان بات ہے جو خدا نے بتلائی ہے کہ مسیح ؑ فوت ہو گیا ہے۔

جو لوگ اس بارہ میں ہماری مخالفت کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں بجز اقوال کے اور کچھ نہیں ہے اگر وہ کہیں کہ قرآن کے مخالف احادیث میں نزول کا لفظ موجود ہے تو جواب ہے کہ اول تو وہاں من السما نہیں لکھا کہ وہ ضرور آسمان پر ہی آوے گا دوسرے احادیث تو منکم سے بھی بھری پڑی ہیں نزول اصل میں اکرام اور جلال کا لفظ ہے خود آنحضرت صلعم نے اُسے اپنے لئے استعمال فرمایا ہے حتیٰ کہ احادیث میں تو دجال کے لئے بھی نزول کا لفظ آیا ہے پھر کیا یہ سب آسمان سے آئے اور آویں گے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح دوبارہ نہ آویگا بلکہ یہ بھی کہ وہ مر گیا جیسا کہ آیت فلما توفیتنی بتلا رہی ہے ✦

دوسرا حصہ یہ ہے کہ انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہیں پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے خدا نے اس بات پر ہی کفایت نہیں کی کہ انسان کے لئے صرف لا الٰہ الا اللہ منہ سے کہنا ہی کافی ہو ورنہ قرآن شریف اس قدر ضخیم کتاب نہ ہوتی ایک فقرہ ہی ہوتا۔

عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہوں اور اعمال صالحہ وہ مصفیٰ پانی ہے جس کے ذریعے سے اس باغ کا قیام اور نشو نما ہوتا ہے ایک باغ خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا کیوں نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا۔ اسیطرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہوگا تو شیطان آکر تباہ کر دیگا۔

تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری صدی تک کل اہل اسلام کا یہی مذہب رہا ہے کہ کل نبی فوت ہو گئے ہیں چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا جب کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی صحابہ کا اجماع ہوا حضرت عمرؓ وفات کے منکر تھے اور وہ آپکو زندہ ہی مانتے تھے آخر ابوبکرؓ نے آکر مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کی آیت سنائی تو حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کو آپکی موت کا یقین آیا اور اگر صحابہ کرام کا یہ عقیدہ ہوتا کہ کوئی نبی زندہ ہے تو سب اُٹھ کر ابوبکرؓ کی خبر لیتے کہ ہمارا عقیدہ مسیح کی نسبت ہے کہ وہ زندہ ہے تو کیسے کہتا ہے کہ سب نبی فوت ہو گئے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہ ہوں اگر بعض مرتے اور بعض زندہ ہوتے تو کسی قسم کا افسوس نہ ہوتا مگر غریب سے لیکر امیر تک سب مرتے ہیں پھر مسیح کو کیسے زندہ مانا جاوے۔ تیسری صدی کے بعد حیات مسیح کا اعتقاد مسلمانوں میں شامل ہوا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ بڑے بڑے عیسائی مسلمان ہو کر ان میں ملنے لگے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک نئی قوم کسی مذہب میں داخل ہوتی ہے تو مذہب کی رسوم اور بدعات جو وہ ہمراہ لاتی ہے اس کا کچھ نہ کچھ حصہ مذہب میں مل جاتا ہے ایسے ہی عیسائی جب مسلمان ہوئے تو یہ خیال ہمراہ لائے اور رفتہ رفتہ وہ مسلمانوں میں پختہ ہو گیا۔ ہاں جن لوگوں نے ہمارا زمانہ نہیں پایا نہ اس مسئلہ پر انہوں نے بحث کی وہ تلک امۃ قد خلت کے مصداق ہیں لیکن اب جو ہمارے مقابلہ پر آئے اور اتمام حجت ان پر ہوا وہ قابل اعتراض ٹھہر گئے ہیں اگر ان لوگوں کے اعمال صالحہ ہوتے تو یہ عقیدہ ان میں رواج نہ پاتا جب وہ چھوٹ گئے تو ایسے ایسے عقائد شامل ہو گئے ✦

پس جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے جن لوگوں نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہوگا کہ ان کا خدا پر ایمان نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اس کے یہی معنے ہیں کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدہ پر اثر ڈالکر اُسے ضائع کر دیا ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے اگر اس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اوروں کی تو پھر امتیاز کیا ہوا اور خدا تعالیٰ کو ان کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت۔ خدا تعالیٰ اسی وقت رعایت کریگا۔ جب تقویٰ طہارت اور سچی اطاعت سے اُسے خوش کرو گے۔ یاد رکھو کہ اس شخص کا کسی سے کچھ رشتہ نہیں ہے محض لاف اور زیادہ گوئی سے کوئی بات نہیں بنا کرتی۔

سچی اطاعت

ایک عورت ہے جو نہیں بجا لاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب ہو تو ناراض ہو گیا مومن کا یہ دستور نہیں چاہیئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا ہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ کرے تو کیا سب جہان موحد نہیں ہو سکتا اور خصوصیت کیا رہے گی اسی لئے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا اسی سے خوش ہوگا

نماز۔ دعا۔ اور یقین

نماز۔ ایسے نہ ادا کرو جیسے مرغی دانے کے لئے

بلکہ ٹکر مارنی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے چاہئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہوگی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے معرفت بھی ایک شے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار۔ سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا ایسے ہی جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھیگا اور نماز خود دعا ہے نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہئے لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ہے بھی۔ ہونا چاہئے اور شے ہے اور ہے اور شے ہے۔ اس ہے کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا۔ عقل سے کام لینے والے ہے کے علم کو نہیں پا سکتے اس لئے ہے خدا را بخدا توان شناخت لا تدرکہ الابصار کے یہی معنے ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ خود جو ذریعے اس نے بتلائے ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم جیسی اور کوئی دعا نہیں ہے

تزکیہ نفس کی ترکیب

اصلاح نفوس ۔ نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لیوے یہ نہیں کہ منادی کرو جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آ جا۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لم تقولون ما لا تفعلون کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچی تقوےٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ ہم سے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے۔ جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبودار شے کو اٹھا کر دور پھینکدو۔ پس کوئی اگر تقوےٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطا الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے ہاں جو شخص تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں اور پڑے۔ تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئے۔ تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شے ہوں فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعے سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایکدن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دوگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کر کے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

نماز۔ خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو وفا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلان فلان نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا کو درست کرتی ہے نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ نخواہ کا ٹکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے اسی طرح اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کر کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے من کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی آئندہ کے سب وعدے اسی سے وابستہ ہیں ان باتوں کو غرض جان کر ہم نے بتلا دیا ہے۔

متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کرو گے تو اسلام کے سچے وصایا اسے کیسے پہونچاؤ گے خدا سب کا رب ہے ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے۔ مال اور دنیا سے دل نہ لگاؤ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تجارت وغیرہ چھوڑ دو بلکہ دل با یار اور دست با کار رکھو۔ خدا کاروبار سے نہیں روکتا ہے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم رکھنے سے روکتا ہے اس لئے تم دین کو مقدم رکھو۔

خبرین نو بنو

لندن ۔ ۲ مارچ جنرل کرد پاٹکن روسی وزیر جنگ حال سپہ سالار افواج مانچوریا ۱۲ ماہ حال کو سینٹ پیٹرزبرگ سے مانچوریا کو روانہ ہوگا پانچ روسی تارپیڈو کشتیاں مصر کے بندر پورٹ سعید سے الجزائر شمالی افریقہ کے فرنچ مقبوضہ الجیریا کا دار الخلافہ کو روانہ ہوئی ہیں۔ نواب ہے کہ انکو حکم دیا گیا ہو کہ بحیرہ روم میں جس قدر تجارتی جہاز گذرین ان کی تلاشی لین کہ کوئی جہاز جاپان کے لئے ممنوع الداخلہ اجناس و اشیا تو نہین لیجا رہا۔

جاپان کی روسی مراسلات بنام دول مورخہ ۲۳ و ۲۴ فروری کے جواب مین شائع کیا ہے کہ روس کی روز افزون جنگی تیاریون کی وجہ سے جاپان پر فوراً جنگی کارروائی شروع کردینا لازمی ہوگیا تہا۔ جاپان کے مراسلہ مورخہ ۶ فروری کے یہ الفاظ کہ وہ عملی کارروائی پر مجبور ہوگا صاف دلالت کرتے ہے تہے کہ ان سے اس کی مراد جنگی کارروائی کی ہے۔

تمام جاپان کی محافظ فوج کا ایک ڈویژن اور جنرل سٹاف اعلیٰ ارکان حرب) جاپان سے جہاز و نپر سوار ہوکر کوریا کو مغربی ساحل کو گئے ہین امریکا اور انگلستان باہم مشورہ کر رہے ہین کہ ممنوع الداخلہ اشیا و اجناس کے متعلق متخاصمین کی کارروائی سے اپنے تجارتی جہازوں اور مال کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائین۔

جرمن اخبارات کا بیان ہے کہ جب کوریا اور جاپان مین باہم اتحادی معاہدہ ہوگیا ہے تو روس کا یہ عذر فضول ہے کہ جاپان کوریا کی آزادی اور حیادت مین خلل انداز ہوا ہے۔

مصری حکومت نے اجازت دیدی ہے کہ روسی جنگی جہاز دمتری دونسکوی پانچ دن کے اندر جبقدر مرمت کرسکتا ہو سویز کے بندر مین رہکر کرلے۔

پچیس جاپانی فوجی افسر آج لنڈن سے روانہ ہوئے انگریزی پبلک نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ ان کو وداع کیا۔

وزیرستان کی طرف افغانی و انگریزی مشترکہ سرحد کی حدبندی کا کام اڑھائی ماہ کے عرصہ مین بخیریت وعمدگی ختم ہوگیا ہے امیر صاحب کی طرف سے سردار گل محمد خان اور انگریزی حکومت کی طرف سے مسٹر ڈانلڈ ڈپٹی کمشنر اس کام پر مامور ہوئے تھے مسٹر ممدوح کے ساتھ صرف چند سپاہی تھے وزیریون نے کسی قسم کی شرارت نہ کی اس سے ظاہر ہورہا ہے کہ اب ان لوگون پر سرکار انگریزی کی صولت و جبروت کا کافی سکہ بیٹھ گیا ہے ریلوے کی محافظ فوج ۔ ریلوے لائینون کی حفاظت کے لئے روس نے ایک خاص دستہ فوج کا قائم رکھا ہے جو فوج ریزرو سے لی گئی ہے اور سرحدی فوج کہلاتی ہے۔

جاپان کوریا مین بہت سے موقعون پر فوج جمع کر رہا ہے جہاں سے پیشقدمی کرکے دریائے یالو کے کنارہ پر اسی بنیاد پر حملہ کرنیکا ارادہ ہے۔

روس مانچوریا ریلوے کی حفاظت بڑی احتیاط سے کر رہا ہے ہر ایک میل پر ایک مینار طیار کرکے ۳۰ روسی سوار مامور ہین۔

جاپانیون کا بیان ہے کہ مانچوریہ لائن کے پل لنگری پر تین جاپانی افسرون کو پہانسی ملنے کی خبر غلط ہے اس نام کا کوئی افسر جاپانی سٹاف مین نہین ہین۔

بندر نو چنگ واقعہ جنوبی مانچوریا کا امریکن کونسل کو روسی سوار نے چابکو سے مارا اس سے کل کونسلون اور مغربی باشندون مین جوش پھیل گیا ہے روسی حکام نے اس کی معافی طلب کی ہے۔

موجودہ انگریزی وزرا کی حالت نازک ہوتی جاتی ہے ۲۵ فروری کو پارلیمنٹ مین ایک معاملہ پر رائین لیگئین اگرچہ گورنمنٹ کے حق مین فیصلہ ہوا لیکن صرف ۱۴ رائین زیادہ نہین۔ (وطن)

نیو یارک کا آباد ترین حصہ راچسٹر جل رہا ہے کئی بڑے بڑے مکانات بارود سے اس لئے اڑائے جارہے ہین کہ آگ زیادہ نہ پھیلے۔

مشرق اقصیٰ یعنی روس اور جاپان مین چھڑ چکنے بعد قیاس تو یہ جاتا تھا کہ بلغاریہ اور مقدونیہ کچھ عرصہ چپ رہین گے مگر واقعات ان کے برخلاف ہین بلغاریہ اور مقدونیہ پھر شورش پر آمادہ ہوئے ہین اس لئے سلطان روم نے فرامین صادر کئے ہین کہ عساکر علیہ سرحد پر جمع ہو بعض اسلامی اخبارون کی رائے ہے کہ اگر اس وقت بلقان مین جنگ چھڑ جاوے تو یقین ہے کہ مثل یونان کے دو تین ہفتون یا زیادہ سے زیادہ دو ماہ مین اس کا خاتمہ ہو جاویگا یونان سے بلغاریہ کی فوجی حیثیت بہت زیادہ ہے لیکن تاہم وہ ٹرکی فوج کا مقابلہ نہین کرسکتا دول یورپ جیسے یونان و روم کی جنگ مین الگ تھلگ رہے یا جیسے اس وقت روس جاپان کی جنگ کو مضطر اور ششدر ہوکر دیکھ رہے ہین ویسے ہی اس وقت بھی دنگ رہینگی۔

روس کو۔ سوشیلزم اور نہیلزم کے خطرات رات دن لگے ہوئے ہین بعض اخبارات کی یہ رائے ہے کہ اب روس کو جنگ مین مصروف دیکھکر اس کے اندرونی دشمنون یعنی باغی رعایا نے اس کو قلع قمع کرنیکی ٹھرائی ہے اور روس جاپان سے بڑھکر اپنے اندرونی دشمنون سے خائف ہے جو کہ بقول روئٹر جا بجا وت انگیز اعلان شائع کر رہے ہین۔

جاپان کی مالی حالت ٹیمس کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ دراصل جاپان کی موجودہ اور گذشتہ مالی حالتون مین بہت فرق ہے اس وقت جاپان کے سنٹرل بنک مین ایک سو تیرہ ملین یعنی ایک کروڑ ۱۳ لاکھ پونڈ یا ۱۶ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ موجود ہے اور اس بنک کو ۳۵ ملین ین کے نوٹ جاری کرنیکا اختیار ہے اور ۵۰ ملین کی ... کفالتین غیر ممالک مین گذشتہ سال فروخت کی گئی ہین آئندہ سال کے بجٹ مین اکتالیس ملین ین کی بچت ہے علاوہ اس کے دیگر کل بنکون مین اس قدر روپیہ موجود ہے کہ وہ اس کا مناسب استعمال نہین کرسکتے۔

جاپانی جنگ کا اثر تجارت پر۔ جاپان کی تجارت کی بہت ترقی کی ہے اور ہندوستان سے اس کے تجارتی تعلقات دن بدن وابستہ ہوتے جاتے ہین مگر اس جنگ کے چھڑ جانے سے اہل الرائے تجار کی رائے ہے کہ گذشتہ سالون مین روئی جاپان کو زیادہ گئی اور چین سے سوت اور نبیا مال کی تجارت کم ہوگئی اب چین کے شامل جنگ نہ ہونیکی حالت مین مشینون کو فائدے ہونگے جاپان اپنی ساخت کا سوت چین نہ لیجا سکیگا اور ہندوستان کا مال وہان جاویگا دوسرے بمبئی مین روئی ارزان ہوگی کیونکہ جاپان نہ خریدیگا افیون کی تجارت مین کمی نہ ہوگی کیونکہ ایک مشہور تجربہ کار سوداگر کا قول ہے کہ جنگ ہو یا نہو اہل چین افیون حاصل کرنے مین ہرگز کمی نہ کرینگے۔

بمبئی مین جاپانی لوگ اپنے وطن کی بیواؤن کے لئے فنڈ جمع کر رہے ہین یہ قومی ہمدردی ہے۔

رسید زر

۲۸ جنوری تا ۲۹ فروری سنہ۰۴ء

اس رسید زر مین صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی شامل نہین اور جن اصحاب کی قیمت ... سے زائد لکھی ہے اس مین سنہ ۰۳ کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر سنہ۰۴ تک ہے

منشی احمد جان صاحب منون
محمد علی حسین صاحب گوجرانوالہ
بابو شہاب الدین صاحب لائلپور
منشی شمس الدین صاحب ارجنپور
جناب محمد حسین صاحب پٹیالہ
منشی فوجدار صاحب امرتسر ۶ ماہ
وزیر محمد صاحب امرتسر
حکیم خانصاحب بنگلور
حیات محمد صاحب گلہ مہاران
نور احمد صاحب بستی وریام بابت سال گذشتہ
فتح حسین صاحب کوئٹہ
غلام رسول صاحب دکن
الٰہ بخش صاحب چک سکندر
گل محمد صاحب بلگام
میر محمد اسمٰعیل صاحب میڈیکل کلاس لاہور بقیہ سنہ۰۳
سلطان خان صاحب ... پوارہ
سید محمد قاسم صاحب شاہجہانپور
......
ڈاکٹر شاہ میر صاحب دکن
محمد علی خانصاحب راولپنڈی
حکیم خادم علی صاحب پسرور

بابو عبد الرحمن صاحب افریقہ معہ پسر خود عبد العزیز صاحب لاہور سال گذشتہ و حال
فیاض علی صاحب کپورتھلہ ۶ ماہ
بابو الٰہ بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر نیروبی افریقہ
شیخ غلام نبی صاحب پنڈی
غلام محمد صاحب وکیل لاڑکانہ معہ سال گذشتہ
میاں محمد حسین صاحب کلارک لاہور
صدر الدین صاحب
عبد المجید صاحب اٹاوہ
الٰہ بخش صاحب سروا کئی وزیرستان
راجہ شیر محمد صاحب ... معہ سال گذشتہ
مولوی جلال الدین صاحب میرکوٹ .....
جیک کمپنی کلکتہ معرفت مولا بخش صاحب لائلپور
قاضی رکن الدین صاحب ...
محمد جعفر خانصاحب ازمنڈلہ
حافظ فضل احمد صاحب لاہور

چونکہ گذشتہ ہفتہ مین بہت عمدہ عمدہ تقریرین ہوئی تہین اور چونکہ طویل بھی تہین اس لئے اخبار کا قلم باریک رکھا گیا ہے تاکہ باقی آئندہ نہ لکھنا پڑے۔

یورپ مین اسلام

ڈیلی ڈسپیچ نام ولایتی اخبار لکھتا ہے۔ کہ لارڈ سٹینلی مرحوم کی نسبت یہ معلوم کرکے کہ آپ واقعی مسلمان تھے انگلستان کی پبلک مین آنحضرۃ صلعم کی تعلیمات کی بارہ میں عجیب حیرانی اور تحسین آمیز دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ چنانچہ لو شیخ الاسلام جزائر برطانیہ (مسٹر عبداللہ کوئیلیم) کو دس دس بارہ بارہ خطوط روز ایسے انگریزون کیطرف سے موصول ہو رہے ہین۔ جو ممکن ہے۔ کہ عنقریب مشرف باسلام ہوجائین ان مشتاقان اسلام مین تمام پیشہ ور تاجر۔ اور ... لوگ شامل ہین جو سب کے سب برطانی النسل ہین یہ حیرانی اور دلچسپی اسلام کی پاک تعلیماۃ اور آنحضرۃ صلعم کی ذات بابرکات کی نسبت ابھی اسوقت اور بھی بڑھیگی۔ جبکہ اہل یورپ کو خدا تعالیٰ وہ نظر بصیرۃ عطا فرما دیگا۔ جس سے وہ آنحضرۃ صلعم یعنی حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو شناخت کرینگے اور آپکے پاک تاثیراۃ ان مین نفخ روح کرکے اُن کو باذن اللہ طیر بنا دینگی۔ موجودہ ترقی اسلام کی جو یورپ مین ہو رہی ہے وہ بھی حضرۃ مسیح موعودؑ کی آثار اور برکات مین سے ہے اور ۲۶ لوگ انگلستان مین ...... اتنک دین اسلام قبول کر چکے ہین اُنمین ایک صاحب ایسے بھی ہین۔ جو کسی وقت مسیحی پادری تھے آپ اکسفورڈ یونیورسٹی کی گریجوایٹ (بی۔ اے) ہین۔ تین مقامی واعظ۔ دو ڈاکٹر اور ایک شمالی لندن کی ممبر صاحب بلحاظ اپنی سابقہ عقائد مسیحی کی ان مین کئی انگلیکن ہین۔ کئی کیتھلک کئی میتھوڈسٹ کئی یونیٹیرین (موحد عیسائی) انکی سیکولرسٹ وغیرہ۔ بعض ایسے بھی ہین۔ جو پہلی دہریے تھے۔ مگر الحمد للہ کہ وہ سب دولت اسلام سے مالا مال ہوگئے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

بقایاداران کو اطلاع

جن اصحاب کا سال ماہ مارچ و اپریل مین ختم ہوتا ہے اُنکی خدمت مین ضرور وی پی ارسال ہو رہی ہین۔ مہربانی فرماکر وصول فرماویں۔

شکریہ

جن اصحاب نے اپنے چندے خود دفتر البدر مین ارسال کر دئے ہین کارخانہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔

(منیجر)

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس مین ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے ۴ روپیہ ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے ۴ روپیہ ۔ قادیان مین پیشگی قیمت ۳ روپیہ ۔ بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کر دوین تو ۴ روپیہ

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ پر ادائگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کرواتے اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرین گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا۔

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت مین کہ اس مقام یا ان کے گرد ونواح مین وہ نمبر پہونچ گیا ہو ان کو چاہئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیوین دیر سے اطلاع دینے مین اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ہو سکے۔

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملین بعد ازان بشرط موجودگی فی نمبر ۲ آنہ کے حساب سے دئے جاوین گے۔

(۵) ہر حال مین جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ اگر بعض استفسارون یا شکایتون کا جواب نہ ملین تو کارخانہ معذور ہے

(۶) خط وکتابت مین چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے اور ۱۹۰۴ء کچھ تغیر وتبدل نمبرون مین ہوا ہے اس لئے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیوین۔

عربی اشعار

[illegible]

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست ۳

نرحت بی بی بنت منشی جلال الدین صاحب مرحوم۔ بلامن جیون خان۔ سہارنپور۔ جال بھبہ ہوشیارپور گڑھ شنکر		
میان احمد صاحب		
مسماۃ مینا بیوہ امام الدین صاحب	”	”
عبدالکریم صاحب	نزگڑھی	گوجرانوالہ
مستری کرم دین	میانمیر	صدر بازار
اہلیہ زبردست خان	لومہ ری	کشمیر کلہ گام
اہلیہ مہردل خان	مردان	
محمد سیف اللہ		
محمد نصیر اللہ		
عبدالقادر کلارک ۱۱۲ انفنٹری چھاؤنی ڈلیہ کاٹھیاواڑ		
چانن شاہ صاحب	ماہل پور	ہوشیارپور
غلام نبی مدرس دوم مدرسہ چانن شاہ	زبران	”
عبدالغفور کنسٹیبل ۶۵ دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس پٹیالہ ساکن سنور		
امام الدین صاحب پٹواری نہر	بھدور	پٹیالہ
میان محمد عبداللہ صاحب قریشی	شہر	ڈیرہ اسمٰعیل خان
میران بخش صاحب	محلہ کشمیری	سیالکوٹ

شیخ محمد رنگریز	محلہ کشمیری	سیالکوٹ
میان اللہ دتا صاحب	”	”
میران بخش صاحب	”	”
نور محمد صاحب		نگینہ
محمد شفیق صاحب	محلہ موری دروازہ (امرتسر)	
فضل الٰہی صاحب	زیرہ محلہ کنبوان	فیروزپور
فضل دین صاحب	محلہ بڑا سیدان	سیالکوٹ
میان عمر الدین صاحب	”	”
بیگم بی بی زوجہ الہ دین	”	”
نور محمد برادر منشی ہدایت اللہ صاحب گارڈ		انارکلی لاہور
محمد بخش صاحب	بن باجوہ	سیالکوٹ
نواب دین صاحب		”
سید مصطفےٰ حسین صاحب	مستعمل گڑھ جاگیر	شہر جہلمی
محمد حسن (اعظم گڑھی) طالب العلم۔ ایف۔ اے کلاس		
پریسیڈنسی کالج راج موہن بوس لین کلکتہ		
غلام امام صاحب	صدر بازار نصیر کوتوالی	سیالکوٹ
اصغر علی صاحب	کامون کے	
حبیب اللہ صاحب پراچہ بھیرہ	محلہ	

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم اہنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلاہ ہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتہ مین بہی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹہیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بنیتہ کہکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور سان کے ضبط کرنیکی عادت بہی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکہنے والے وہ مبالغے کرتے ہین کہ آسمان وزمین کو قلابے ملادیتے ہین اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہماری نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹہا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک دل محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچہہ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کرین۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول ودوم - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکہی تہی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس مین دیے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۱ر

سر مکتوم - یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نیز کرشن کی بابت لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکہلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تہے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہو جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

قول صحیح پنجاب کے مشہور ومعروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ پنجابی اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکہی ہے قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات وحیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی ضیافتہ الناس۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب جناب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا - ربک کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

کاسر پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکی ضلع گوجرات قیمت ۱ر ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کاسر مصنفہ " " "

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلی قسم ارزان ولاو سیاہ قسم تاجران کو

سر الشہادتین - اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ موعود آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تہا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین پورا ہوا اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض - اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ انشاء اللہ قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے قابل ہو جاتی ہے قیمت ۸ر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لیے شفا کا حکم رکہتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو مجرب آرام ہوجاتا ہے کہانی اور ناک مین طوالنی کی دوا

حب جدید برائے بخارون اور ابتدائی تپ دق اور کہانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بہی ہو چکا ہے۔

روغن بہرہ پن - بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۵ر

دردسر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلی درجہ مقوی بصر دہند بخار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا شاندار علاج اعلی درجے کے اطبا کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۲ر

مصفی خون گولیان خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہین ۴۸ گولی ۲ر

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان مین روہی کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تہی جس کو حضرۃ مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی بابت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیرین زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دونون بزرگون نے پسند فرمایا ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بہی کی تہی اب فضل باری سے چہپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت۔ ۱ر کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانکی جاتی ہے۔ ہاتہ بلبہ ۱ر مجلد ۲ر پارہ الم کی قیمت ۲ر پارہ عم ۱ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہیے نہ کہ دفتر البدر مین

نیو فیشن کے سٹ - ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری وچاندنی اور مینا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکہا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بہر مین ایک دفعہ کافی ہین۔ **نمبر ۱** - بٹن سٹ نام بہی سنہری کام بہی سنہری قیمت ۱۳ر **نمبر ۲** - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۸ر **نمبر ۳** - بٹن سٹ نام بہی چاندی کا اور کام بہی چاندی کا قیمت ۶ر **نمبر ۴** - انگشتری نیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ۔ **ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب**

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل دوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر سنافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔ المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گہر کوہ منصوری

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی وانگریزی ومصری ٹوپی ولنگی ہر قسم و ہر قسم کے۔ رومال وسوسی ہر قسم وہر قسم کے۔ بنیان۔ وجراب ہر طرح کی دیسی وانگریزی سوتی واونی کلاہ وٹوپی ہر قسم کی سادی وکامدار ہر قسم کی۔ گیس لیمپ۔ کمربند۔ سوار ان وسپاہیانہ وپلٹنی ہر طرح کے۔ جوتے خورد وکلان سادہ وکامدار اور بوٹ وگرگابی اور فلور دیسی وانگریزی اور پنجابی وطیانہ وہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلوبند ہر قسم کے خورد وکلان شانہ مردانہ وزنانہ لکڑی کا اور سینگ کا ہر قسم۔ قفل آہنی وپیتل کے ہر قسم خورد کلان۔ تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی۔ قینچی دیسی وولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی وولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ نور احمد اینڈ کو تاجر پیٹہ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان مین ہر قسم کی اردو عربی فارسی چہپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین محمد افضل ومعراج الدین پروپرائیٹران کے اہتمام سے چہپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کردیگا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

ان اللہ قد صرح لکم ذات مسیحہ وما تریٰ من ادلہ

الحکم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

چہ گویم با تو گر آئی جہاد در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۱۱ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانیکی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اسکی بدولت اشاعت اور ایڈیٹوریل شان کی تکمیل اور ذمہ داری کی ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لیئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت میں اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعتمین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخونا اور ہمدردی کو خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سرتوڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیوین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے۔ منیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
جان شود با جان بدر خواہد شدن
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آن نہ از خود از بیان جائی بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ اندر راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
دامنِ پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن موردِ لعن خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اندرین دین آمدہ از مادریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک و از خبر ہائے معاد
منکران مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - نومبر و دسمبر ۱۹۰۲ء تک کہ چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنے پورے معنون کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا۔

قادیان کی غیر مترقبہ نعمتین کو

(۱) حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی اور فرحت بخش چہرہ کی زیارت۔ آپکی مجلس۔ پاک تاثیرات اور شیرین بیان

(۲) حضرۃ مولانا عبدالکریم صاحب کی قرأت قرآن اور حسن بیان

(۳) حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن وعظ و نصائح اور صاحب حال ہونے کی کیفیت۔

(۴) محمد اسمٰعیل صاحب مدرس۔ مدرسہ اوئی۔ قادیانی اور میان نوراحمد صاحب کابلی کی آذان برائے نماز

(۵) زیادت علوم دینیہ و واقفیت سنن الہیہ جو انسان کو یہان رہنے سے بلا کسب خود بخود وہبی طور پر حاصل ہوتے ہین۔

رویت چاند کی نسبت ایک صاحب اعتراض کرتے ہین کہ دو شخصون کی شہادت پر کیون مدار کیا گیا جبکہ ایک جم غفیر اس کے برخلاف تھا۔ اس کا جواب تو اسی مضمون رویت والے مین دیا گیا ہے کہ ایسے امور مین مثبت کا اعتبار نفی کرنیوالے سے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ رویت چاند مین شہادۃ کی ضرورت اسیوقت پڑیگی جبکہ ایک جم غفیر کو وہ نظر نہ آویگا ورنہ شہادت اور استفسار کا فائدہ ہی کیا ہوا جبکہ ایک جم غفیر نے خود دیکھ لیا علاوہ ازین مختلف بلاد اور امصار مین عید الضحیٰ بروز شنبہ یعنے ہفتہ کو ہوئی ہے پس جم غفیر نے اس طرح سے بھی شہادتون کی تائید کی۔

قصر نماز کی نسبت وہی صاحب سوال کرتے ہین کہ مقدمہ مین چونکہ حضرۃ مسیح موعود م سفر مین ہوتے تھے نماز قصر ہوتی تھی کہ نہین۔ اطلاعاً گذارش ہے کہ نماز برابر قصر ہوتی تھی یعنی ظہر اور عصر کی دو دو رکعت ظہر یا ظہر اور عصر کے درمیانی اوقات مین جمع ہوکر ادا کی جاتی تھین اور مغرب مین تین رکعت اور عشا کی دو رکعت بھی اسیطرح مغرب یا مغرب اور عشا کے درمیانی وقت پر جمع کرکے ادا کی جاتی تھین۔

محکمہ ڈاک کی توجہ کے لائق۔ بربرا اور عدن کالم مین جو خریدار البدر ہین ان کی طرف سے شکایت پہونچی ہے کہ دو ماہ سے کوئی اخبار ان کو نہین ملا ہے حالانکہ کارخانہ کی طرف سے اخبار اشاعت کے اوقات پر ان کے نام برابر ڈاک خانہ مین حوالے جاتے رہے ہین اس لئے محکمہ ڈاک کے مقامی افسران وغیرہ کو اس امر کا انتظام کرنا چاہئے۔ کہ یہ شکایت رفع ہو۔

(مینیجر)

توسیع اشاعت

(۱) مکرمی سعیدالدین صاحب احمدی کٹک سے اور حافظ غلام رسول صاحب احمدی سوداگر وزیر آباد سے اور بابو شاہدین صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر گولڑہ سے ایک ایک خریدار البدر کو دیتے ہین خدا تعالےٰ ان احباب کو جزائے خیر عطا کرے۔

(۲) مکرمی سید جلال صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ بربرا افریقہ سے یادگار مرحوم رحمت علی مین مرحوم کے نام جو اخبار جاتا تھا وہ خود خرید کئے ہین اور البدر کی خدمات اور مالی مشکلات کا اندازہ کرکے خود سید صاحب نے البدر کی قیمت اس سال سے پانچ روپے مقرر کردی ہے اور ایک اخبار بھی قیمت پر ہندوستان مین ایک صاحب کے نام جاری کروایا ہوا ہے علاوہ اس کے بربرا مین اور چند ایک احباب کو خریداری کی تحریک کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالیجناب سید صاحبکو اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی دینی اور قومی ضرورتون کو احساس کرنیکا خوب مادہ عطا کیا ہوا ہے کاشکہ دوسرے احمدی بھائی بھی ان ضرورتون کو اس طرح سے احساس کرین تو البدر کی اشاعت بہت جلد ایکہزار سے اوپر ہو جاوے۔

صرف ایک خریدار کو ایک ایک خریدار اور دینا پڑتا ہے۔

(۳) کارخانہ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ اور منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ۔ اور منشی نذیرالدین صاحب ایجنٹ سپلائی ٹرانسپورٹ کارپس بربرا کا خصوصیت سے شکر گذار ہے جنہون نے اپنے خادم البدر کے استحکام اور قیام کے لئے اسے دس دس روپے سالانہ چندے پر خریدا ہے اور سید صادق حسین صاحب نے دوران سال مین اور بھی امداد کا وعدہ فرمایا ہے خدا تعالےٰ ایسے معاونین کے درجات بلند فرماوے جو اس دینی کار خیر مین اور خدمت بنی نوع انسان کی بجا آوری مین کارخانہ کا ہاتھ بٹاتے ہین

سید عبدالرحیم صاحب کنگی احمدی حیدرآباد دکن مین خصوصیت سے البدر کی اشاعت مین کوشان ہین چنانچہ آپ کی تحریک مین عالی جناب میر مردان علی صاحب نے تین اور اخبار خریدے ہین +

خبرین

مہم سومالی لینڈ۔ اخبار عام لکھتا ہے کہ تازہ ترین خبرین بجائے خوشی کے رنج پیدا کرنیوالی ہین طوالت کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور ملا کو ہمیشہ ترفنانہ ہونیکا کافی موقعہ ملجاتا ہے۔ ملک اور موسم کے تغیرات اسی کی حامی ہین جو سمالی قومین اپنے آپ کو دستدار ظاہر کرتی ہین وہ اندرونہ طور پر دشمن ثابت ہوئی ہین پانی کی سخت مشکلات درپیش ہین حادی لوگل مین ملا ہرگز قابو نہین آتا ہے معلوم ہوا کہ سمالی لینڈ کے شمال مشرقی حصہ مین ملا موجود ہے اور یہان کی ملک اور زمین کی کیفیت کسیکو معلوم نہین ہے برٹش مہم کی فوجین ملا اور اس کے پیرون کی مارح ہین +

لنڈن کے تمام پاگل خانے پر ہین اس سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ کفارہ اور تثلیث اور ایک انسان کو خدا ماننے والے دماغون کی کیا حالت ہوتی ہے اور جب ان کا انجام یہ ہے تو معلوم ہوا کہ اول اول بھی ان دماغون نے کسی اسیری ہی جوش مین انسان کو خدا مان لیا ہوگا۔ **نورافشان** پردہ پوشی کرتا ہے اور دیوانگی کی اس کثرت کی وجہ موجودہ تہذیب قرار دیتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس تہذیب کی تعلیم آخر کس عقیدہ نے ان کو دی ہے کیا کفارہ نے شراب اور زنا کا دروازہ کھولکر لوگون کو بدحواس نہین بنا دیا تہذیب تو کفارہ کے تابع ہے کفارہ کا مسئلہ آج ہٹا دو اصلاح دیکھ لو۔

روس کی انقلاب پسند جماعت نے اس جنگ روس و جاپان سے فائدہ اٹھانیکی کوشش کی ہے اور بڑے بڑے اعلان دور و نزدیک کے لواحات مین شائع ہوئے ہین انکین موجودہ جنگ کا تذکرہ ہے کہ یہ شخصی حکومت کا نقص ہے ورنہ یہ لڑائی پیش نہ آتی اس سے سال با سال کی ترقی یکدم تمام ہو جاوے گی آخر مین تحریک ہے کہ اس موقعہ پر مناسب ہے کہ جاپان پر کسی حکمت سے فتح پاکر اس کے ساتھ ہی روس مین شخصی حکومت کا خاتمہ کیا جاوے۔

سرحد کوریہ کے دریائے یالو کے دونون کنارون پر روسی فوجین جمع ہو رہی ہین اور خشکی کی لڑائی کا انتظام ہو رہا ہے **ترکستان** کے گورنر کو حکم ملا ہے کہ وہ ہمہ نوع طیار رہے ہندوستان پر فوج کشی ہوگی لیکن شرطیکہ برٹش نے ایران یا تبت مین۔ روسی حقوقون کو نقصان پہونچایا۔

کلکتہ۔ اور بمبئی مین جاپان جانیوالے تمام خطوط کھولکر دیکھ لئے جاتے ہین +

منیچوریا لائن ٹوٹ گئی۔ ایک پل اڑ گیا بہت روسی ہلاک ہوئے

جنگ روس و جاپان مین امریکہ بالکل الگ رہیگا اعلان کردیا۔

امرتسر مین کاٹن ملز کمپنی کو پچھلے سال خالص منافع ۶۷۶۰ روپیہ وصول ہوا۔

پنجاب مین مڈل سکول کا امتحان یونیورسٹی کی ماتحتی سے آزاد کیا گیا۔

پیرس کے ایک پولیس مجسٹریٹ کے لڑکے نے بیس ہزار روپے کی چوری کی پولیس مجسٹریٹ نے اس لڑکے کو خود

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو کہ آپ نے ۲۷ فروری کی شام کو بعد نماز مغرب فرمائی

جس مین آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہنے کے ذرائعہ بتلائے گئے ہین اور وہ طریق سکھلائے گئے ہین جن کو انسان اپنے روزانہ کاروبار دنیاوی مین مدنظر رکھکر ایک باخدا اور مقرب الٰہی انسان بنجاتا ہے۔

تغیر موسم کی وجہ سے آج مغرب اور عشا کی نماز مسجد کی سقف پر ادا کی گئی چند ایک احباب نے اپنی واپسی کی اشد ضروریات پیش کین ان کو رخصت عطا فرمائی گئی ایکین عالی جناب محمد ابراہیم خان صاحب شریف بن حاجی موسیٰ خان صاحب برادرزادہ خان بہادر مراد خان مرحوم آمدہ از کراچی کی رخصت طلبی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ چند دن اور رہین آمدن بارادت رفتن باجازت اور اسیطرح جناب تفضل حسین صاحب سٹنٹ تحصیلدار رئیس اٹاوہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ انہوں کو بھی فراغت ہے اور ایک عرصہ کے بعد آئے ہین یہ بھی چند دن رہین۔

طاعون کے تذکرے پر آپ نے فرمایا۔

سچے مسلمان بننے کا وقت ہے اس کے سوا گذارہ نہین ہے یقین بڑی شے ہے اسی کے مطابق خدا تعالیٰ انسان سے معاملہ کرتا ہے۔ خدا سے معاملات صاف کرو کہ وہ بھی تمہارے ساتھ معاملات صاف کرے۔

خاص آدمی طاعون سے محفوظ رہتے ہین

احادیث پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ اور ان کی اولاد بھی طاعون سے فوت ہوئے تھے اور یہ بھی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کے لئے اس سے موت شہادۃ ہے اور اسکو رجزًا من السماء بھی کہا گیا ہے۔ پس جبکہ صحابہ کرام بھی اسمین مبتلا ہوئے تو اب یہ شک تو نہین ہو سکتا کہ وہ نعوذ باللہ مومن نہ تھے پس معلوم ہوا کہ مومن کے لئے طاعون سے مرجانا حرج تو نہین ہے لیکن جہان خدا تعالیٰ کو کوئی نشان دکھانا ہو تو اس مقام یا انسان کے لئے ایک روک ڈالدیجاتی ہے مثلاً تمام امراض تو جیسے عام انسانون کو ہوتے ہین نبیون کو بھی ہوتے ہین تاہم خاص خاص امراض سے ان کی ذات کو محفوظ رکھا جاتا ہے +

صحابی رضی کوئی بہرا نہ تھا۔ یہ نکتہ قابل یاد ہے

حضرت حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ کئی ہزار تھی مگر ان مین سے ایک بھی بہرا نہ تھا۔ ہان اندھے تھے اس پر حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کان اصل مین بڑی شے ہے آنکھ نہ ہو تو بھی گذارہ ہو جاتا ہے لیکن کان کے نہ ہونے سے بہت ہی مشکلات پیش آتے ہین + اسوقت دینی باتین سننے و ...

خدا کا تواب اور غفار ہونا انسان کیلئے غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ مین یہ صفت مومن کے لئے بہت ہی مفید ہے کہ توبہ اور استغفار سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہین اگر یہ صفت نہ ہوتی تو پھر انسان کی بالکل تباہی ہو جاتی۔ یہ بہت ہی بڑی صفت ہے کہ اس کی بارگاہ مین سچی توبہ کرنیسے بالکل معصوم ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ تھا سچی توبہ کے بعد چاہئے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف رکھے تاکہ کوئی حزن اور غم اوس کے نزدیک نہ پھٹکے کیونکہ اس سے انسان ولی بن جاتا ہے

ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون

یہ کس قدر خدا کا فضل ہے کہ خدا ان کو اپنا ولی کہتا ہے حالانکہ وہ عاجز انسان ہے خدا کی ولایت کے یہ معنی نہین ہین کہ اسکو کوئی ایسی احتیاج ہے جیسے ایک انسان کو دوست کی ہوتی ہے یا تھوڑ کر خدا کسیکو اپنا دوست بنا لیتا ہے بلکہ اس کے معنے فضل اور عنایت سے کسیکو اپنا بنا لیتا ہے اور اس سے اس شخص کو فائدہ پہونچتا ہے نہ کہ خدا کو۔ خدا تعالیٰ جب کسیکو اپنا ولی بناتا ہے تو ہزارون گناہ اور امراض سے اوسے بچاتا ہے نہ صرف اسکو بلکہ اس کے آل و عیال کا بھی کفیل ہو جاتا ہے اور یہ ہی نہین بلکہ جن مکانون مین اور زمینون مین وہ رہتے ہین ان مین ایک برکت دی جاتی ہے اور ان کے کپڑون مین برکت دیجاتی ہے

صرف ولی بننا اور ولایت کو سمجھنا ہی مشکل ہے کیونکہ ایک انسان دوسرے انسان کو دھوکہ یا خوشامد سے اس کا دوست ثابت کر سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ سے دھوکا نہین چل سکتا وہ خوب جانتا ہے کہ ہر ایک کا اندرونہ کیسا ہے اور ہر ایک جوہر پر اللہ تعالیٰ کا اصطفا اور اجتبا ہونا ہے ممکن ہے کہ سالہا زندگی مین کسی سے صغائر یا کبائر سرزد ہوئے ہون لیکن سچے تعلق اور صاف معاملہ پر کل گناہ بخشدیتا ہے حتی کہ اسے یاد تک نہین دلاتا کہ تجھ سے یہ گناہ سرزد ہوئے ہین نہ اس کو کہین شرمندہ ہونے دیتا ہے یہ خدا تعالیٰ کا کس قدر احسان اور فضل ہے۔

تمام برکات انسان کو صفائی سے حاصل ہوتی ہین اس کے یہ معنے ہین کہ خدا کی نظر مین وہ صاف ثابت ہو اور خدا ہی اس کا مقصود ہو۔ جیسے خدا تعالیٰ نے ابراہیم ؑ کا قصہ اور دوسرے انبیاء کے حالات بیان کئے ہین غرضیکہ اسیطرح سے انسان برگزیدہ ہو جاتا ہے کہ جب اس مین ضد اور نفسانیت نہ پائی جاوے تب خدا اُسے لعنتی موت سے محفوظ رکھتا ہے اور کامل تعلق پر اس کی سب مرادین پوری کر دیتا ہے۔

وہ قادر بھی ہے اور کریم بھی اور اپنی اپنی ہر دو صفات سے وہ ہر ایک حاجت روائی کرتا ہے اگر یہ دونو صفات اس مین نہ ہون تو پھر کچھ بھی نہ ہو مثلاً ایک شخص کریم یعنی سخی تو ہے لیکن اس کے پاس مال نہین ہے کہ کسی کو دے تو وہ کیا دیگا یا ایک شخص مالدار تو ہے مگر فیاض نہین ہے بخیل ہے تو وہ بھی کسیکو کچھ نہ دیگا خدا تعالیٰ مین اسی لئے دونون باتین ہین کہ قادر بھی ہے اور کریم بھی اور اسی لئے اس کا وجود بہت مفید اور بابرکت ہے سرمد کا شعر اس موقعہ پر کیا خوب چسپان ہے۔

سرمد گلہ اختصار میباید کرد ۔ یک کار ازین دو کار میباید کرد
یا تن برضائے دوست میباید داد ۔ یا قطع نظر زیار میباید کرد

اگر ایک شخص بیمار ہو اور طبیب کی پوری اطاعت نکرے تو اُسے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا ایک عارضہ دور ہوگا تو دوسرا لگ جاوے گا یہی آفتین اور قصور ہین جن مین دنیا مبتلا ہے ان سے پناہ مانگ کر پوری طور پر خدا کا ہو جانا چاہئے پنجابی مین کیا خوب کہا ہے۔

جے توں میرا ہو رہین سب جگ تیرا ہو

بہت لوگ ہین جو کہتے ہین کہ کیا ہم مسلمان نہین ہین کیا کلمہ نہین پڑھتے وہ لوگ اصل مین حقیقت سے بے خبر ہین نماز اس کا نام نہین ہے۔ ہم جانتے ہین کہ نماز اور کلمہ مین برکات ضرور ہین مگر ان کو یہی پڑھنا اور سمجھنا ہے جنکو خدا پڑھاوے رسم اور عادت کے طور پر بجالانے سے کچھ نہین بنتا۔ نماز وہ ہوتی ہے جس مین خدا سے پیوند ہو اور انسان جان لے کہ میرے اندر تبدیلی واقع ہوئی ہے اور اُسے خبر ہو کہ چند گذشتہ سالون مین جو کچھ مین تھا اب وہ نہین ہون ابدال ایسے ہی لوگون کا نام ہوتا ہے جو اپنی اندر تبدیلی کرین حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت مین مومنین کے حالات بدلتے رہین گے اور چونکہ خدا تعالیٰ نے مومنون سے دو جنت کا وعدہ کیا ہے ایک دنیا کی اور ایک آخرۃ کی پس جبکہ مومن کی حالت جنت مین بدلتی رہیگی تو اس دنیا مین بھی جو جنت اُسے ملتی ہے اس مین تبدیلی اس کی حالت کی ہوتی رہنی چاہئے اسی لئے اُسے ایک رعب دیا جاتا ہے اور نفس امارہ کے جذبات سے روکا جاتا ہے جیسے خدا تعالیٰ ابراہیم ؑ کے لئے آگ کو **بردًا و سلامًا** کر دیا ایسے ہی اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ نظیر کامل ہو جاوے جب تک تبدیلی محسوس نہ کرے تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے +

ہر ایک کام خدا کے لئے ہونا چاہئے

دنیا کے ساتھ دین جمع نہین ہو سکتا دیکھو ایک شخص جائداد پیدا کرتا ہے باغ باغیچہ لگاتا ہے بڑی بڑی عمارتین بناتا ہے اور پھر اولاد کی طلب ...... صرف اس لئے کرتا ہے کہ کوئی ان چیزون کا وارث ہو اس کمبخت کو اتنی خبر

نہیں کہ تیری اپنی قیمتی زندگی جب ختم ہو چکی اور تو مر گیا تیرا قصہ تو دنیا سے فیصلہ ہو گیا خواہ کچھ ہی ہو تو تو واپس نہیں آسکتا قرآن شریف سے ثابت ہے کہ نہ مومن مر کر جنت سے واپس آتے ہیں اور نہ کافر دوزخ سے۔

حرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون

تو کافروں کے نہ آنے کا ثبوت ہے اس میں لفظ اہلکنہا عذاب پر دلالت کرتا ہے اور اہل جنت کے لئے ہے۔

لا یبغون عنھا حولا

اس سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام بھی کسی صورت میں واپس نہ آویں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یحییٰ کے ساتھ معراج میں دیکھا ہے اب یحییٰ تو فوت ہو کر جنت میں چلے گئے کیا اس مردے کے ساتھ یہ زندہ بیٹھے ہوئے تھے پس ایسی صورت میں جب کہ ہر ایک دنیا سے جاویگا اور ہم بھی جاویں گے تو قصہ تمام کر کے جاویں گے پھر ہمیں کیا فکر کہ ہمارے املاک کون لیگا اور گدی پر کون بیٹھیگا اسی کا نام دنیا ہے اور یہ دین کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔

ہاں ایک صورت ہے کہ جس سے بعض باتیں دین میں داخل ہو سکتی ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے۔

یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا

مسکین - جیسے باپ بوڑھا ہو گیا ہے چل پھر نہیں سکتا تو اس کے ساتھ احسان کی نیت سے سلوک کرنا اور اس کو کھلانا۔

یتیم - جیسے بچہ کہ اس کے ماں باپ نہ ہوں تو وہ کیا کر سکتا ہے اسے نیک و بد کی کوئی تمیز نہیں نہ کپڑے وغیرہ اور طہارت کا انتظام کر سکتا ہے تو بچوں کی پرورش گویا یتیموں کی پرورش ہے۔

اسیر - جیسے بیوی کہ اگر اس کے حقوق کما حقہٗ ادا نہ کئے جاویں تو وہ ایسا قیدی ہوا جس کی خبر لینے والا کوئی نہیں۔ یعنی خدا کے حکم سے سب کی خدمت اور پرورش کرے اور بذات خود الگ رہے اولاد کے لئے اس کی یہ نیت ہو کہ

وجعلنا للمتقین اماما

یعنی نیک بخت دیندار اولاد ہو کہ اس کو بعد اس کے حق میں دعا کرے اور اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہو مگر سوچکر دیکھو کہ کتنے ایسے ہیں جو اس نیت اور ارادہ سے اولاد کی خواہش کرتے ہیں اور تہجد کے وقت اٹھ کر خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اے مولا تو ایسی اولاد دے جو متقی ہو تیری راہ میں جان دینے والی ہو۔ بعض کو تو خبر ہی نہیں کہ اولاد طلب کیوں کرنی چاہیئے اور اکثر صرف مال جائداد کے لئے طلب کرتے ہیں حالانکہ صرف یہ چاہیئے دین کی خادم ہو اور بیوی بھی اس نیت سے کرے کہ اس کے ذریعے سے اولاد ہو کر خادم دین ہو اور نفس کے جوشوں اور جذبات سے بچانے والی ہو اور رحم اور شفقت کی نظر سے یہ نیت بھی ہو سکتی ہے کہ ان کے لئے کچھ املاک چھوڑ جاؤں تاکہ ضائع نہ ہوں اور دربدر بھیک مانگتے پھریں یا افلاس سے تنگ آکر تبدیل مذہب نہ کریں اور اگر ان نیتوں سے باہر جاتا ہے تو دین سے باہر جاتا ہے اور ایمان کو تاریکی میں رکھکر اس کے ثمرات اور برکات سے بے نصیب رہتا ہے ہر ایک حرکت قول اور سکون سب کچھ خدا کے لئے ہونا چاہیئے کھانے پینے عمارتوں کے بنانے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے اور ہر ایک فعل میں خدا ہی مدنظر ہو تو سب کاروبار عبادت میں داخل ہوں گے اور جب مقصود اور نیت اور ہو تو پھر انسان مشرک ہو جاتا ہے اس لئے چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے کاروبار پر نظر ڈالکر دیکھتے رہو کہ انہیں تمہارا رجوع خدا کی طرف ہے کہ نہیں۔

اصل میں صید نزدیک است دور انداختہ والی بات ہے کہ بات تو بذات خود بہت تھوڑی ہوتی ہے مگر بدقسمت انسان اُسے لمبی بنا کر خود دور ڈالتا ہے

انسان کو چاہیئے کہ ہر ایک کاروبار میں تبتل الیہ تبتیلا کا مصداق ہو یعنی ہر ایک کام کو اس طرح سے بجا لاوے گویا وہ خود اس میں نفسانی حظ کوئی نہیں رکھتا صرف خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کی وجہ سے بجا لا رہا ہے اور اسی نیت سے مخلوق کی حقوق کو ادا کرنا دین ہے ہر ایک بات اور کام کا آخری نکتہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی ہونی چاہیئے اگر دنیا کے لئے ہے تو خدا کا غضب کمانا ہے حضرت ابراہیم کی بھی اولاد ہوئی مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ سوائے دین کے کسی اور مطلب کے لئے تھی۔ اصل اسلام اسی کا نام ہے کہ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اسلمت کہا تھا ویسے ہی اطاعت اللہ تعالےٰ کی کی جاوے اور کسی غیر کو اس میں شریک نہ کیا جاوے نفس اور شیطان کے جذبات سے اپنے آپ کو الگ کیا جاوے حتی کہ جان دینے تک دریغ نہ کرے ورنہ وہ مسلم نہ ہوگا خدا کا منشا ہے کہ اس کی پیدا اطاعت کی جاوے اور وہ یہی ہے کہ جان کا بھی خیال نہ ہو اس کے بعد پھر اور کیا ہے اگر یہ نہیں تو آخر ایک حد تک جا کر اس کا جوش اطاعت ٹھہر جاویگا لیکن اگر اس نے جان بھی اس کی نذر کر دی ہوئی ہے تو اس نے گویا کوئی حد اطاعت کی اپنی طرف سے مقرر نہیں کی صحابہ کرام میں بھی یہی بات تھی خدا تعالیٰ اسکا تذکرہ فرماتا ہے کہ ان میں سے بعضوں نے جان دیدی اور بعض ابھی تک منتظر ہیں۔ تو ناگہاں آفات سے بچنے کے لئے یہ چند کلمات ہیں لیکن یاد رہے کہ اعمال میں ظلم کا حصہ ہرگز نہ ہو اگر یہ ہوگا تو قہر الٰہی سخت شئے ہے بڑی بڑی قومیں گذری ہیں آخر ظلم کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے قہر نے ان کو ہلاک کر دیا ناقص ایمان انسان کو قہر الٰہی سے نہیں بچا سکتا اس سے بچنے کے لئے کامل ایمان کی ضرورت ہے اگر وہ ہو تو پھر ادعونی استجب لکم اس کا وعدہ ہے جماعت کو چاہیئے کہ ایسے وقت میں دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ شماتت اعدا سے بچاوے اور جہاں تک ممکن ہو صغائر و کبائر سے بچیں ایسا نہ ہو کہ پھر گناہ کا وبال ان پر پڑے بد غفلت کی زندگی بھی ایک گناہ ہے ایک گناہ وہ ہوتے ہیں کہ عالم شباب میں ہوتے ہیں اگر ان کے بعد انسان کی عمر پائی اور پھر بھی باز نہ آیا تو یہ بہت ہی بری بات ہے گناہ بہت بری شئے ہے جس قدر امراض جسمانی ہیں شاید اتنے ہی گناہ بھی ہیں۔ اور امراض کی طرح بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان کی جزو ہوتے ہیں لیکن اگر خدا کے آگے متواتر استغاثہ کرتا رہیگا اور گناہ سے راضی نہ ہوگا تو امید ہے کہ وہ اس کے قلب پر سکینت نازل کریگا جب خدا راضی ہوتا ہے تو خود بخود کوئی بات دل میں پڑ جاتی ہے جو اس کو امن میں لے آتی ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اس کا وعدہ ہے۔ دعا جیسی کوئی شئے نہیں ہے میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے ہاں بعض فقیر آتے ہیں ان میں سے بعض ایسے اڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور اس قدر شور ڈالتے ہیں کہ آخر ان کو دینا ہی پڑتا ہے تو خدا تو بندوں سے بھی بہت رحیم ہے۔ دعا قبول کروانے کے لئے ضروری بات ہے کہ دعا سے باز نہ آوے۔

کونسی دعا کرنی چاہیئے

انسان کی ضرورتوں اور خواہشوں کی تو کوئی حد نہیں اور بعض لوگ انہی کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور ان کو خدا کو راضی کرنے اور گناہ سے بچنے کی دعا کا موقعہ ہی نہیں پیش آتا لیکن اصل بات یہ ہے کہ دنیا کے لئے جو دعا کی جاتی ہے وہ جہنم ہے۔ دعا صرف خدا کو راضی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی ہونی چاہیئے باقی جتنی دعائیں ہیں وہ خود اس کے اندر آجاتی ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم بڑی دعا ہے صراط مستقیم گویا خدا کو شناخت کرتا ہے اور انعمت علیھم کل گناہوں سے بچتا ہے اور صالحین میں داخل ہوتا ہے اگر ایک آدمی باخدا ہو تو سات پشت تک خدا تعالےٰ اس کی اولاد کی خبر گیری کرتا ہے جب یہ بات ہے تو سوچکر دیکھو کہ اور بالوں کی دعا کی ضرورت ہی کیا ہے کان ابوھما صالحا جو

سورہ کہف میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں لڑکے بذات خود صالح نہ تھے ان کا باپ صالح تھا اسی کی برکت سے خدا تعالیٰ ان کا کفیل ہوا تھا۔ دعا ایسی کرنی چاہیئے کہ نفس امارہ گداز ہو کر نفس مطمئنہ کی طرف آجاوے اگر وہ اہدنا الصراط المستقیم (جیسے کہ معنے مذکور ہوئی) طلب کرتا رہیگا تو دوسری جو اسے ضرورتیں ہیں جن کے لئے وہ دعا چاہتا ہے وہ خدا خود پوری کر دے گا شیخ عبد القادر جیلانی لکھتے ہیں کہ اگر اسے بیوی کی ضرورت ہے تو وہ بھی دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہی حالات کا ذکر کرتے ہیں غرضیکہ خدا اس کا کفیل مثل ماں باپ کے ہو جاتا ہے۔ اور جب خدا متولی اور کفیل ہو تو کس قدر مزے کی بات ہے

مسائل

سوال ہوا کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہنا درست ہے۔ کہ نہیں۔

جواب۔ ہرگز نہیں۔

سوال۔ قرآن شریف میں جو آیا ہے کہ خدا کی راہ میں جو مارے گئے تم ان کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں

جواب۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ وہ تمہاری آواز بھی سنتے ہیں بٹالہ میں جو لوگ زندہ موجود ہیں کیا تم اگر ان کو یہاں سے بلاؤ تو آواز دیویں گے ہرگز نہیں اگر مردہ کو آواز دو تو وہ بھی جواب دیگا معلوم ہوا وہ بھی نہیں سنتا بغداد میں جا کر شیخ عبد القادر صاحب کو مزار پر آواز دیکر دیکھلو کیا جواب دیتے ہیں؟ ہاں خدا کو کامل ایمان کے ساتھ بلاؤ تو وہ جواب دے گا اگر قبروں میں پڑے ہوئے مردے بھی سنتے ہیں تو بلا کر دکھاؤ +

سوال۔ خدا جو فرماتا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔

جواب۔ اگر زندہ کہتا ہے تو اپنے نزدیک کہتا ہے نہ کہ ہمارے تمہارے نزدیک۔ اور زندگی میں یہ کوئی لازمی امر نہیں ہے کہ قوت سامع اور حاضر ناظر ہونا ان کا ثابت ہو ہم زندہ ہیں لیکن لاہور کی آواز نہیں سن سکتے اگر وہ بھی اسیطرح حاضر ناظر اور دعا کے سننے والے اور مرادوں کو پورا کرنیوالے ہیں تو خدا اور ان میں فرق کیا ہوا۔

جائے شرم ہے کیا ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شیخ عبد القادر سے کم ہیں جو یہ فضیلت صرف شیخ صاحب کے لئے تجویز کی جاتی ہے یا ابو بکر یا عمر کیوں نہیں کہتے ایک کی تخصیص تو شرک بنا دیتی ہے دنیا میں اسلام اس لئے آیا ہے کہ توحید پھیلا وے اگر شیخ عبد القادر کو قرب حاصل ہوا تو توحید سے ہوا اگر وہ غیر اللہ کو پکارنے والے ہوتے تو مقام قرب سے گرائے جاتے انہوں نے کامل طاعت کی تو درجہ پایا +

سوال۔ مردوں کو کن کن باتوں کا ثواب پہونچتا ہے

جواب۔ حدیث سے ثابت ہے کہ طعام کا ثواب اور دعا کا بھی پہونچتا ہے قرآن شریف کی تلاوت کی نسبت میری نظر سے نہیں گذرا۔ ہاں جو قرآن شریف پر عامل ہوگا اس کی دعا زیادہ قبول ہوگی۔

سوال۔ مردہ کا ختم وغیرہ جو کرایا جاتا ہے یہ جائز ہے کہ ناجائز

جواب اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے صرف دعا اور صدقہ میت کو پہونچتی ہے مومن کو چاہیئے کہ نماز پنجگانہ ادا کرے اور رکوع سجود میں میت کے لئے دعا کرے یہ طریق نہیں ہے کہ الگ کلام پڑھکر بخشتے +

اب دیکھو لغت کا کلام منقول چلا آتا ہے کسی کا حق نہیں ہے کہ اپنی طرف سے معنے گھڑ لے ایسے ہی آنحضرت صلعم سے جو امر ثابت ہو اس پر عمل کرنا چاہیئے نہ کہ اپنی من گھڑت پر

سوال السلام علیکم یا اہل القبور جو کہا جاتا ہے کیا مردے سنتے ہیں +

جواب۔ دیکھو وہ سلام کا جواب وعلیکم السلام تو نہیں دیتے۔ خدا تعالیٰ وہ سلام (جو ایک دعا ہے) ان کو پہونچا دیتا ہے۔ اب ہم جو آواز سنتے ہیں اس میں ہوا ایک واسطہ ہے لیکن یہ واسطہ مردہ اور تمہارے درمیان نہیں لیکن السلام علیکم میں خدا تعالیٰ ملائکہ کو واسطہ بنا دیتا ہے اسیطرح درود شریف ہے کہ ملائکہ آنحضرت صلعم کو پہونچا دیتے ہیں +

سوال۔ ختم کی ریوڑیاں وغیرہ لیکر کھانی چاہئیں کہ نہ

جواب ختم کا دستور بدعت ہے شرک نہیں ہے اس لئے کھانی جائز ہے لیکن ختم دینا دلوانا ناجائز ہے اور اگر کسی پیر کو حاضر ناظر جان کر اس کا کھانا دیا جاتا ہے وہ ناجائز۔

سوال۔ یہ جو لکھا ہے کہ مدینہ جا کر شیخ عبد القادر رح نے یا حبیب اللہ خذ بیدی کہا

جواب۔ اول تو اس کی سند کیا پھر بعض وقت اہل اللہ کو مکاشفہ ہوتا ہے اس میں خدا تعالیٰ اہل قبور سے باتیں کرا دیتا ہے مگر یہ خدا کا فضل ہوتا ہے۔

سوال۔ اگر امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے تو جائز ہے کہ نہیں +

جواب۔ حدیث شریف میں اس کی بہت تاکید ہے بلکہ لکھا ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں اگر جہری نماز ہو تو امام کے اوقاف میں پڑھ لیوے اور خفی ہے تو پیچھے پڑھ سکتا ہے اگرچہ نہ پڑھنے کو بھی جائز کہا ہے لیکن میرا مذہب تو یہی ہے سورہ فاتحہ ضرور امام کے پیچھے پڑھ لے

۲۸ فروری ۱۹۰۴ء بوقت ظہر

تدبیر و توکل

تدبیر اور توکل پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وفی السماء رزقکم وما توعدون سے ایک نادان دہوکہ کھاتا ہے اور تدابیر کے سلسلہ کو باطل کرتا ہے حالانکہ سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ کہ تم زمین میں منتشر ہو جاؤ اور خدا کے فضل کی تلاش کرو۔ یہ ایک بہت ہی نازک معاملہ ہے کہ ایک طرف تدابیر کی رعایت ہو اور دوسری طرف توکل بھی پورا ہو اور اس کے اندر شیطان کو وساوس کا بڑا موقعہ ملتا ہے (بعض لوگ ٹھوکر کھا کر اسباب پرست ہو جاتے ہیں اور بعض خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قوے کو بیکار محض خیال کرنے لگ جاتے ہیں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ کو جاتے تو طیاری کرتے گھوڑے ہتیار بھی ساتھ لیتے بلکہ آپ بعض اوقات دو دو زرہ پہن کر جاتے تلوار بھی کمر سے لٹکاتے حالانکہ ادھر خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا واللہ یعصمک من الناس بلکہ ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تجویز فرمایا کہ اگر شکست ہو تو آپ کو جلد مدینہ پہونچا دیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ قوی الایمان کی نظر استغناء الٰہی پر ہوتی ہے اور اسے خوف ہوتا ہے کہ خدا کے وعدوں میں کوئی ایسی مخفی شرط نہ ہو جسکا اسے علم نہ ہو۔ جو لوگ تدابیر کے سلسلہ کو بالکل باطل ٹھہراتے ہیں ان میں ایک زہر یلا مادہ ہوتا ہے ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ اگر بلا آوے تو دیدہ دانستہ اس کے آگے جا پڑیں اور جس قدر پیشہ والے اور اہل حرفت ہیں وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ جاویں۔

حل مسائل۔

ایک شخص نے چند مسائل دریافت کئے وہ اور ان کے جواب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دئے۔ ان کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

سوال۔ میت کے قل جو تیسرے دن پڑھے جاتے ہیں ان کا ثواب اُسے پہونچتا ہے یا نہیں +

جواب۔ قل خوانی کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے صدقہ دعا اور استغفار میت کو پہونچتی ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ ملاؤں کو اس سے ثواب پہونچ جاتا ہے سو اگر اسے ہی مردہ تصور کر لیا جاوے (اور واقعی ملاں لوگ روحانیت سے مردہ ہی ہوتے ہیں) تو ہم مان لیں گے +

ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتوں پر امید کیسے باندھ لیتے ہیں دین تو ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں صحابہ کرام

کبھی فوت ہوئے کیا کسی کے نفل پڑھے گئے صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہوئی ہے۔

ایک طریق **اسقاط** کا رکھا ہے کہ قرآن شریف کو کوچکر دیتے ہیں یہ اصل میں قرآن شریف کی بے ادبی ہے انسان خدا سے سچا تعلق رکھنے والا نہیں ہو سکتا جب تک سب نظر خدا پر نہ ہو۔

سوال - ایک عورت تنگ کرتی ہے کہ سودی روپیہ لیکر زیور بنادو اور اس کا خاوند غریب ہے۔

جواب - وہ عورت بڑی نالائق ہے جو خاوند کو زیور کے لئے تنگ کرتی ہے اور کہتی ہے کہ سود لیکر بنادے پیغمبر خدا صلعم کو ایک دفعہ ایسا واقعہ پیش آیا اور آپکی ازواج نے آپ سے بعض دنیوی خواہشات کی تکمیل کا اظہار کیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ان کو یہ فقیرانہ زندگی منظور نہیں ہے تو تو ان کو کہدے کہ آؤ تم کو الگ ... کر دوں - انہوں نے فقیرانہ زندگی اختیار کی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہی بادشاہ ہو گئیں وہ صرف خدا کی آزمائش تھی۔

سوال - ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی۔

جواب - یہ عورت کا حق ہے اسے دینا چاہئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد ازاں ادا کر دینا چاہیئے پنجاب اور ہندوستان میں یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر اپنا مہر بخش دیتی ہیں یہ صرف رواج ہے جو مروّت پر دلالت کرتا ہے۔

سوال - اور جن عورتوں کا مہر مجھیر کی دو من چربی ہو وہ کیسے ادا کیا جاوے۔

جواب لا یکلف اللّٰہ نفسًا الّا وسعہا اس کا خیال مہر میں ضرور ہونا چاہیئے خاوند کی حیثیت کو مدّ نظر رکھنا چاہیئے - اگر اس کی حیثیت ۱۰ روپے کی نہ ہو تو وہ ایک لاکھ کا مہر کیسے ادا کریگا اور مجھیروں کی چربی تو کوئی مہر ہی نہیں یہ لایکلف اللہ نفسًا الّا وسعہا میں داخل ہے۔

سوال - میت کے لئے فاتحہ خوانی کے لئے جو بیٹھتے ہیں اور فاتحہ پڑھتے ہیں۔

جواب - یہ درست نہیں ہے بدعت ہے آنحضرت صلعم سے یہ ثابت نہیں کہ اسطرح صف بچھا کر بیٹھتے اور فاتحہ خوانی کرتے تھے۔

۶ مارچ سنہ ۶ بوقت شب

چند ایک احباب نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر در بارہ تزکیہ نفس و اصلاح اخلاق فرمائی جو اس قابل ہے کہ بہت توجہ سے پڑھی جاوے اور اس پر عمل درآمد کے لئے اپنے اور دوسرے بھائیوں کے لئے دعا کی جاوے

دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دے دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح سے دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے طیار رہو۔

گناہ کیا ہے گناہ اسی بات کا نام ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو ہدایتیں اپنے بندوں کو قرآن شریف کے ذریعہ سے دی ہیں ان کے برخلاف کرنا۔ دلیری سے اس کی احکام کو توڑنا شوخی اور شرارت سے اس کی خلاف ورزی کرنی یہی گناہ ہے - جب ایک بندہ دیدہ دانستہ گناہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بہت ہی ناراض ہوتا ہے اور اس کی ناراضگی کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا کہ وہ گنہ گار دوزخ میں پڑے بلکہ دنیا میں بھی طرح طرح کے عذاب اُسے بھوگنے پڑتے ہیں - دیکھو اگر دنیا کے ایک ادنےٰ حاکم کی خلاف ورزی کرو تو پکڑے جاتے ہو اور سزا کے مستحق ہوتے ہو۔ لیکن تاہم اس عالم دنیاوی کی گرفت سے تم اس طرح نجات بھی پا لیتے ہو کہ کسی دوسرے حاکم کی عملداری میں بھاگ جاؤ مثلاً اگر انگریزوں کے ملک میں کوئی خلاف ورزی کرکے فرانس کے ملک میں چلا جاوے تو انگریز اُسے سزا نہیں دے سکتے لیکن خدا تعالیٰ کی گرفت سے تم کہیں دوسری جگہ جاکر اپنی جان نہیں بچا سکتے کیونکہ یہ سب زمینیں اور آسمان اُسی کی ہیں اور کوئی دوسرا آسمان اور زمین ایسا نہیں بنا سکتا کہ وہاں تم کو پناہ مل سکے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ خدا سے ہمیشہ ڈرتا رہے۔

دوکھ اور مصیبت کے دو اقسام	گناہ بہت بڑی شے ہے عادۃ اللہ اسیطرح چلی آئی ہے کہ شوخی سے اللہ تعالےٰ کو غضب آتا ہے اس

دکھ کے دو قسم ہوتے ہیں

ایک تو وہ جن پر انسان صبر نہیں کرسکتا مثل بکری کے ذبح ہوتی ہے اور کوئی پناہ اُسے نہیں ملتی وہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے (ما اصابکم من مصیبۃ الّا بما کسبت ایدیکم) دوسرا وہ دکھ جو انسان کو تسلی ملتی ہے اور اُسے صبر کی توفیق دیجاتی ہے فرشتے تسکین کے ساتھ اس پر نازل ہوتے ہیں اس قسم کے دکھ نبیوں کو بھی ہوتے ہیں اور وہ منجانب اللہ ہوتے ہیں جس کی طرف اشارہ کرکے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف (الخ)۔ جب تک انسان زندہ ہے شیطان اس کی تاک میں لگا ہوا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس سے نیک عمل نہ ہونے دیوے وہ انسان کو دھوکہ دیتا ہے فریب دیتا ہے لیکن یاد رکھو کہ مرنے کے ساتھ عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور اس وقت تم کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرو کسی طرح سے خدا کو راضی نہ کر سکو گے اور بدعملی کا برا انجام ہمیشہ بھگتنا پڑیگا جس کی کوئی میعاد مقرر نہیں خوش قسمت وہ انسان ہے جسکو ایمان ملے اور وہ جان لیوے کہ خدا کی ناراضگی ایک جہنمی زندگی ہے خدا کی رضامندی کے یہ معنے نہیں ہوئے کہ بہت سا مال و دولت ملجاوے بلکہ یہ کہ شیطان کے حملے سے انسان اپنے ایمان کو بچا لیوے - اس کے لئے چاہیئے کہ دعا کرو یہ کوئی آسان بات نہیں ہے جو تم کو یونہی حاصل ہو جاویگی جب تک خدا تعالےٰ توفیق نہ دے اس لئے اسی سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ جو امور تیری مرضی کے خلاف ہیں تو ان سے ہمیں بچا اور اپنی رضا مندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخش کیونکہ انسان جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اُسے ملتی ہے اور جس سے لاپرواہی کرتا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔

گناہوں کا علم کیسے ہو	بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے نابینا کی طرح

ہوتی ہے عوام تو در کنار لکھے پڑھے عالموں فاضلوں کو بھی گناہ کا علم نہیں ہوتا اگرچہ وہ سو سو سال کی عمر پاویں گناہ کا پتہ ہمیشہ ٹٹولنے اور جا ہدے سے لگتا ہے بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں - جیسے حسد، بغض تکبر ریا عجب وغیرہ ان کو برے اخلاق کہا کرتے ہیں اور انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ لیکن یاد رکھو کہ صرف شیطان ہی میں تکبر نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے بھائیوں سے تکبر کرتے ہیں ان برے خلقوں کا جو انسان کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں علم نہیں ہوتا - جب تک ان کو انسان خود نہ ٹٹولے اور تلاش کرے - مثلاً ایک غصہ ہے کہ جب انسان کرتا ہے تو کہاں تک اس کی نوبت پہنچتی ہے پھر حسد ہے کہ کسی کو یا دوسرے کی مال و دولت کو دیکھکر انسان کڑھتا ہے اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس یہ نہ ہو پھر ایک بخل ہے کہ مسلمانوں کو ان کا حق ادا نہیں کرتا - ہمسایہ کی ہمدردی اور اس پر رحم نہیں کرتا۔ دنیا سے محبت کرکے اپنے قوے اور مال سے دوسروں کو آرام نہیں پہونچاتا - غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا چاہیئے۔

اور صرف گناہ سے بچنا تو ایک ادنےٰ بات ہے چاہئے کہ اُن سے بچکر نیکی اور طاعت اور عبادت میں کوشش کرو تب برکت سے دل بھریگا اس کی مثال ایسی ہے کہ جس کپڑے کو گند

لگا ہوا ہو اندر سے ... وہ ہر گز جان کا نون چھوڑ دینا کوئی بڑی بات نہیں تدبیر صاف کر کے اسے معطر کرنا اور عمدہ طرح سے رکھنا جس سے دوسروں کو فائدہ پہونچے اور ان کو خوشنما نظر آوے یہ عمدہ بات ہے ایسے ہی دل کو ہر ایک قسم کے اخلاق رذیلہ سے صاف کر کے خدا کی یاد کا عطر لگانا چاہئے کہ اندر سے خوشبو آوے جب تک یہ حالت نہ ہو کسی قسم کا شکوہ خدا سے نکرنا چاہئے اور اس بات پر نازاں نہ ہونا چاہئے کہ میں گناہ نہیں کرتا مطلق گناہ سے بچنا کوئی نیکی نہیں اس کے لئے دیکھو تقریر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء کی)

کارآمد وجود بننے سے خدا برکت دیتا ہے

بہت ہیں کہ وبا سے مرتے ہیں اور خدا کو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے کہ خشک ہونٹوں کا اقرار کوئی شے نہیں ہے۔ اپنے آپ کو خدا کی راہ میں ... ایک کارآمد وجود ثابت کرنا چاہئے۔ ایک بکری تمہارے گھر میں ہو اور عمدہ دودھ دیوے جس سے تمہارے بال بچے پرورش پاتے ہوں تو تمہارا دل اس کے ذبح کرنے کو کبھی نہیں چاہتا لیکن اگر وہ تمہارے کام کی نہیں رہی اور کوئی فائدہ تم کو اس سے حاصل نہیں ہوتا تو تم اسے ذبح کرو گے بلکہ ... میں کوئی دریغ نہ کرو گے پس ایسا ہی یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کی راہ میں نیکی کرنے والا۔ دوسروں کو نفع پہونچانے والا نہ ہو تب تک خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہے اور وہ اس بکری کی طرح ذبح کے لائق ہے جو دودھ نہیں دیتی۔ اسی لئے اپنے وجود کو خدا کے کام میں لگاؤ اس کی عبادت کرو اور اس کی رضامندی کے لئے بندوں کو آرام پہونچاؤ۔

زبانی تلاوت اور وظائف کارآمد نہیں جب تک عمل نہو

بعض آدمی صرف زبان سے استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہتے ہیں اور پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہم تو ایک ایک سو دفعہ ہر روز پڑھتے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوتا ان سے کوئی پوچھے کہ خدا نے تم کو انسان بنایا ہے نہ کہ طوطا بنایا ہے اگر انسان ہو تو سمجھ کر پڑھو اور اس کے معانی پر غور کرو نہ یہ کہ طوطے کی طرح پڑھتے تو رہے لیکن سمجھا ایک حرف بھی نہیں۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے کلمات کے تکرار کرنے میں برکت نہیں ہوتی جب تک دل بھی اس کے ساتھ نہ ہو خواہ قرآن ہی کیوں نہ پڑھتا ہو خواہ کلمہ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر طوطے کی طرح پڑھتا ہے اور سمجھ کر اس پر عمل درآمد نہیں کرتا تو کچھ برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ صرف قول ہوگا حالانکہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بار بار فرماتا ہے کہ عمل صالحہ کرو۔ بعض نادان فخر کیا کرتے ہیں کہ آج ہم نے سارے دن میں ایک قرآن ختم کیا ہے اس سے کوئی پوچھے کہ فائدہ کیا ہوا زبان سے تو تم نے کام کیا لیکن باقی اعضاء کو بالکل ناکارہ بنا دیا گیا وہ فضول اور بیکار رہنا ئے گئے ہیں اسی لئے بعض قرآن پڑھنے والوں پر لعنت ہوتی ہے کہ ان کی تلاوت قرآن صرف قیل ہی قیل ہوتی ہے اور اعمال اس کے مطابق نہیں ہوتے۔

گورنمنٹ نے تعزیرات ہند بنائی ہے اگر اسے کوئی ہر روز پڑھ چھوڑا کرے اور عمل درآمد نہ کرے غبن کرتا ہو رشوہ وغیرہ برابر لیتا رہے تو کیا اس کی گرفتاری کے وقت یہ عذر کام آویگا کہ میں تعزیرات ہند روز پڑھ لیا کرتا تھا بلکہ اسے اور زیادہ سزا ملے گی کہ باوجود علم کے اس نے برا کیا یاد رکھو کہ صرف زبان سے کام لینا کام نہ آویگا اس لئے اپنے آپ کو دکھ دو تکلیف دو اور خدا کو راضی کرو تو وہ تمہاری عمر بڑھا دیگا اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض جو چیز لوگوں کو فائدہ رساں ہوتی ہے خدا اسے زیادہ دیر زمین میں رکھتا ہے کوئی زمیندار اپنے بیل کو ذبح نہیں کرتا جب تک وہ ناکارہ نہ ہو جاوے جب وہ کام کا نہیں رہتا تو آخر زمیندار کہنے لگتا ہے کہ دو چار روپے کھال ہی کے آجاویں گے گوشت بھی کام آجاویگا اسیطرح جب انسان خدا کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا تو وہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ کیا تم اپنے گھر کی اچھی چیزوں کو باہر پھینک دیتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ سونا چاندی وغیرہ بیش قیمت اشیاء کو کیسے سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو لیکن ایک چوہا مرا ہوا نظر آوے تو اسے فوراً پھینک دو گے اسیطرح خدا اپنے نیک بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور بیجا کی موت نہیں دیتا بابرکت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عزیزوں سے سلوک کرو۔ شریکوں کی زمینیں نہ دبا کر چھوڑ مقدمے نہ کرو۔ جھوٹی گواہی نہ دو ان باتوں سے دل پاک رہیگا اور برکت دی جاوے گی اور ولی کہلاؤ گے

اخلاقی اصلاح بہت مشکل ہے

اخلاق کی اصلاح کرنا بہت مشکل ہے

ایک خونی کو خون ترک کر دینا آسان ہے اور چور کو چوری چھوڑ دینا سہل ہے لیکن غصہ والے کو غصہ اور تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہے۔ دوسرے کو حقیر نہ جاننا۔ اپنے آپ کو چھوٹا خیال کرنا اور جو خدا کی عظمت کے واسطے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دیگا تو خدا اسے خود بڑا کر دیگا جس قدر اولیا گذرے ہیں اول انہوں نے اپنے آپ کو ایک چیونٹی کی طرح جانا تب انجام یہ ہوا کہ اولیا ہو گئے دوسرے کو چھوٹا اور اپنے آپ کو بڑا جاننا یہ بھی ایک شرک ہے۔

تکبر کے اقسام

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے بعض وقت دوسرے کو آنکھوں سے گھور کر دیکھتا ہے اس کے بھی یہی معنی ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر جانتا ہو پھر زبان کا تکبر ہے سر کا تکبر ہے پاؤں کا تکبر ہے ان سب تکبروں سے بچنا چاہئے صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے جو جن ہوتے ہیں وہ سب نکل جاتے ہیں آخر میں تکبر کا جن ہے جو سب سے آخر نکلتا ہے بعض وقت دولت کا تکبر ہوتا ہے کہ دوسروں کو کنگال خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض وقت خاندان کا تکبر ہوتا ہے ایک دفعہ ایک سیدانی تھی اسے پیاس لگی وہ ایک دوسری عورت کے گھر جا کر کہنے لگی کہ پانی دو لیکن پیالہ دھو کر دینا کیونکہ امتی ہو اور ہم سید ہیں یہ بھی تکبر ہوتا ہے بعض وقت ایک بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پردہ پوشی نہیں کرتا بلکہ اس کے ایک ایک لفظ کی اصلاح علانیہ کرتا ہے یہ بھی تکبر ہوتا ہے ان سب سے بچنا موقوف ہے اور اسیوقت خدا کی برکت نازل ہوتی ہے جب تک یہ نہیں تو نہ برکت ہے اور نہ خدا تعالیٰ متکفل ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ یہ سامنے دیوار ہے اگر اس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ سوئی سے کر دو تو ان سے وہ روشنی حاصل نہ ہوگی جو کہ ایک بڑے سوراخ سے اندر آوے گی اور کل مکان کو منور کر دے گی ایسے ہی جب تک تم سچے مسلمان ہو کر تبدیلی اخلاق سے ایک بڑا سوراخ دل کے اندر نہ کرو گے تو خدا کا نور داخل نہ ہوگا اور اسی وقت تمام وعدے قرآن شریف کے جو کہ استجابت دعا وغیرہ کے ہیں سب پورے ہوں گے

بعض وقت انسان شکایت کرتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی اس کی حالت اصل میں ایسی بیمار کی ہوتی ہے کہ جس نے ابھی صحت تو پائی نہیں ہوتی اور [illegible]

نے قوئے مین طاقت آتی ہے لیکن شکایت کرنا ہے کہ مین چل پھر نہین سکتا فلان فلان اشیا کھا نہین سکتا پس جس حالت مین ابھی وہ اس قابل نہین ہوا کہ اس کی دعا قبولیت کی حد تک پہونچ جاوے تو اسے شکایت کا کیا حق ۔ اصل بات یہ ہے کہ سچا مسلمان بننا ایک سوئی کے ناکے مین سے نکلنا ہوتا ہے ۔ لیکن جب تک یہ (نفس) موٹا ہے تب تک اس مین سے کیسے نکل سکتا ہے ہان لیکن طرح مشکل بھی نہین ہے کہ ہر وقت دعا کرتا رہے دعا سے ہر ایک مشکل حل ہو جاتی ہے تقوی اختیار کرو ۔ قرآن شریف غور سے پڑھو اور عمل در آمد کیا کرو یاد رکھو وہ (اللہ تعالے) ہمیشہ افعال سے خوش ہوگا صرف اقوال سے ہرگز نہ ہوگا یہ اس کی عادت ہے جو ابتدا سے چلی آتی ہے خدمت سے انسان بھی خوش ہوتا ہے اور خدمت ہی سے خدا بھی خوش ہوتا ہے جس وقت اللہ تعالے دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کرتا ہے اور میرے لئے مخلوق پر شفقت کرتا ہے تو اس وقت اس پر فرشتے نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان مین فرق کرتا ہے ۔

گناہ کو چھوڑنیکا طریق ہر ایک بدی اور گناہ اپنی کوشش سے اگر دور کرنا چاہو تو کبھی دور نہ ہوگا جب تک خدا تعالی توفیق نہ دیوی اس لئے چاہئے کہ گناہون کو یادداشت مین رکھو اور رات دن ان کو دور کرنیکی کوشش کرو اگر ان کا باعث صحبت بد ہے تو اسے ترک کرو اگر بدخلقی ہے تو جیسے ہر ایک مرض کا ایک سبب ہوتا ہے پس جب تم ان اسباب کو ترک کروگے جس سے گناہ ہوتا ہے تو گناہ خود بخود چھوٹ جاویگا بعض وقت اس مین عاجز بھی آ جاتا ہے اور چھوڑنا چاہے تو بھی اس سے نہین چھوٹتا ایسی صورت مین دعا سے کام لو یاد رکھو مجرمانہ زندگی سے موت بدرجہا بہتر ہے اس سے اتنا تو ہوتا ہے کہ گناہون کا سلسلہ لمبا نہین ہوگا (اس سے یہ مراد نہین ہے کہ نعوذ باللہ خودکشی کرلی جاوے) مگر پوری کوشش اور دعا سے کام لینے سے آخر انسان نجات پا جاتا ہے کیونکہ دعا بھی معمولی شئے نہین ہے اصل مین وہ بھی ایک موت ہی ہے ۔ جب تک انسان ایک بات کے واسطے پورے طور پر مضطرب ہوا اور راتون کو اٹھ اٹھ کر نہ جاگے اور خدا کی بارگاہ مین تضرع اور ابتہال سے اپنے آپ کو موت تک نہ پہونچا دیوے تب تک دعا نہین ہوتی ۔

طریق دعا ۔ سب سے ضروری دعا خدا کے سامنے اپنے آپ کو پاک صاف بنانے کی ہے اور اس مین بہت مشقت ہے اگر یہ قبول ہو جاوے اور انسان خدا کی نظرون مین پاک صاف قرار پا جاوے تو دوسری دعائین خود بخود قبول ہو جاوین گی یعنی اول کو جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہین جب وہ دور ہوگئے تو پھر دوسرے حجابون کے دور کرنے کے لئے بہت محنت کی ضرورت نہین رہتی ہر دعا ایک مجاہدہ چاہتی ہے ۔ جو دعا سے دور ہے وہ خدا سے دور ہے جو فقیر اڑ کر بیٹھ جاتے ہین آخر ان کو کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے (مز گدا بنے خر گدا نہ بنے) کہ میرا پیچھا نہین چھوڑتا تو خدا تو بخیل نہین ہے وہ بڑا رحیم کریم ہے اگر تم اڑ کر اس سے مانگو اور برابر مانگتے رہو اور جو حق مانگنے کا ہے اس طرح مانگو تو وہ کیون نہ دیگا ہان دعا چاہیئے صرف زبان کی بک بک ہی نہ ہو جو لوگ اوپری زبان سے دعا کرتے ہین اور آداب دعا کو انہون نے مدنظر نہ رکھا آخر کار قبولیت کے آثار نہ دیکھکر خدا سے منکر ہو گئے پنجابی کی یہ مثل خوب ہے ۔

جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا

(یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اسکو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی چاہیئے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول مرجاوے) دعائین انسان کی جب کمال اضطرار تک پہنچ جاتی ہین تو اس کی قبولیت کے سامان کئے جاتے ہین

خدائی کا جلوہ جس نے دیکھنا ہو وہ دعا بہت کرے

ان آنکھون سے وہ نظر نہین آتا بلکہ دعا کی آنکھون سے نظر آتا ہے کیونکہ اگر دعا کے قبول کرنے والے کا پتہ نہ لگے تو جیسے لکڑی کو گھن لگ کر وہ نکمی ہو جاتی ہے ویسے ہی انسان پکار پکار کر تھک کر آخر دہریہ ہو جاتا ہے ایسی دعا چاہیئے کہ اس کے ذریعہ ثابت ہو جاوے کہ اس کی ہستی برحق ہے جب اس کو یہ پتہ لگ جاوے گا تو اس وقت وہ اصل مین صاف ہوگا یہ بات اگرچہ بہت مشکل نظر آتی ہے لیکن اصل مین مشکل بھی نہین ہے بشرطیکہ تدبیر اور دعا دونون سے کام لیوے جیسے

ایاک نعبد وایاک نستعین

کے معنون مین (ابھی تھوڑے دن ہوئے) تبلایا گیا ہے

نماز پوری پڑھو صدقہ اور خیرات دو تو پوری نیت سے دو کہ خدا راضی ہو جاوے اور توفیق طلب کرتے رہو کہ ریاکاری عجب وغیرہ زہریلے اثر جس سے ثواب اور اجر باطل ہوتا ہے دور ہو جاوین اور دل اخلاص سے بھر جاوے ۔ خدا پر بدظنی نکرو وہ تمہارے لئے ان کامون کو آسان کر سکتا ہے (بلکہ کر دیا ہے کہ ایک تیرے جیسا مقدس وجود ہم مین مبعوث فرماکر اپنی طرف راہ نمائی کی ۔۔ ایڈیٹر) وہ رحیم کریم ہے ۔

باکریمان کارہا دشوار نیست

اگر پیچھے لگے رہوگے تو اسے رحم آ ہی جاویگا ۔

خدایابی سے محروم رہنے کے اسباب بہت لوگ ہین کہ سیدھی نیت سے طلب نہین کرتے تھوڑا طلب کر کے تھک جاتے ہین ۔ دیکھو اگر ایک زمین مین ۔ چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کر جو شکایت کرے کہ پانی نہین نکلا تم اسے تم کیا کہوگے اس قسم کے بدقسمت انسان ہوتے ہین کہ وہ دو چار دن دعا کر کے کہتے ہین کہ ہمین پتا کیون نہ لگا اور اسطرح ایک دنیا گمراہ ہوگئی ہے ۔ وظیفہ اور مجاہدہ کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنیسے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھودا یعنے نہ پہونچے تو خدا کی ذات سے منکر ہو گئے اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھکر ٹھگ بن گئے اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالی کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہیئے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ دوسرے قوے اور اعضاء سے کام نہ لیا اور طوطے کی طرح وظیفون پر زور لگاتے رہے آخر کار لعنتی ہوگئے ۔

گر نہ باشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

اس کے یہ معنے ہین کہ اس کی راہ پر چلا جاوے یہانتک کہ مرجاوے ۔

واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

کے یہی معنی ہین وہ موت جب آتی ہے تو ساتھ ہی یقین بھی آ جاتا ہے ۔ موت اور یقین ایک ہی بات ہے غرض کہ اس کمزوری اور کسل نے لوگون کو خدایابی سے محروم کر دیا ہے کہ پورا حق تلاش کا ادا نہ کیا راستہ مین چھلکا ملگیا اسی پر راضی ہوگئے اور دوکاندار بن گئے

اطاعت عبادت خدمت مین اگر صبر برگزیدون کی لیاقت مین ضعیف کو دخل نہین اور نہ وہ اظہار پسند کرتے ہین

ے کام لو تو خدا کبھی ضائع نہ کریگا اسلام میں ہزاروں ہوئے ہیں کہ لوگوں نے صرف ان کے نور سے ان کو شناخت کیا ہے ان کو مکاروں کی طرح گیروے کپڑے یا لمبے چوغے اور خاص خاص تمیز کرنے والے لباس کی ضرورت نہیں اور نہ خدا کے راستباز ولی ایسی وردیاں پہنتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خاص ایسا لباس نہ تھا جس سے آپ لوگوں میں متمیز ہو سکتے بلکہ ایک دفعہ ایک شخص نے ابوبکرؓ کو پیغمبر جان کر ان سے مصافحہ کیا اور تعظیم و تکریم کرنے لگا آخر ابوبکرؓ اٹھکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پنکھا جھلنے لگ گئے۔ اور اپنے قول سے نہیں بلکہ فعل سے بتلا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں میں تو خادم ہوں (سبحان اللہ کیا ادب تھا اور ایسے ادب والے کیوں نہ صدیق ہوں) جب انسان خدا کی بندگی کرتا ہے تو اسے گیروے کپڑے پہننے ایک خاص وضع بنانے اور مالا وغیرہ لٹکا کر چلنے کی کیا ضرورت ہے ایسے لوگ دنیا کے کتے ہوتے ہیں خدا کے طالبوں کو اتنی ہوش کہاں کہ وہ خاص اہتمام پوشاک اور وردی کا کریں وہ تو خلقت کی نظر سے پوشیدہ رہنا چاہتے ہیں ہاں بعض کو خدا تعالےٰ اپنی مصلحت سے باہر کھینچ لاتا ہے (اس زمانہ کا نمونہ دیکھو) آنحضرت صلعم کو ہرگز خواہش نہ تھی کہ لوگ آپکو پیغمبر کہیں اور آپ کی اطاعت کریں اور اسی لئے ایک غار میں جو قبر سے زیادہ تنگ تھی جاکر آپ عبادت کیا کرتے تھے اور آپکا ہرگز ارادہ نہ تھا کہ اس سے باہر آویں آخر خدا نے اپنی مصلحت سے آپکو خود باہر نکالا اور آپکے ذریعے سے دنیا پر اپنے نور کو ظاہر کیا انبیاء و عباد الرحمن ہوتے ہیں ان کا کوئی مرشد وغیرہ نہیں ہوتا وہ دنیا سے بالکل فانی ہوتے ہیں وہ ہرگز اپنا اظہار نہیں چاہتے مگر خدا ان کو زبردستی باہر لاتا ہے انسان کیا وہ تو فرشتوں سے بھی اخفا چاہتے ہیں اور ان کی فطرۃ ہی اس قسم کی ہوتی ہے وہ خدا کے نزدیک زندہ ہوتے ہیں لیکن جن کو دنیا کا خیال ہوتا ہے اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا جانیں وہ خدا کے نزدیک مردار ہوتے ہیں اور ہزاروں قسم کی تصنعات سے ان کو کام لینا پڑتا ہے وہ شیطان ہوتے ہیں ان سے دور رہنا چاہیے وہ لوگ جنکو دیکھکر خدا یاد آتا ہے وہ اور ہیں نہ کہ یہ

پس یاد رکھو کہ زبان سے خدا کبھی راضی نہیں ہوتا اور بغیر ایک موت کے کوئی اس کے نزدیک زندہ نہیں ہوتا جس قدر اہل اللہ ہوتے ہیں سب ایک موت قبول کرتے ہیں اور جب خدا ان کو قبول کرتا ہے تو زمین پر بھی ان کی قبولیت ہوتی ہے پہلے خدا تعالےٰ خاص فرشتوں کو اطلاع دیتا ہے کہ فلان بندے سے میں محبت کرتا ہوں اور وہ سب اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں حتی کہ اس کی محبت زمین کی پاک دلوں میں ڈالی جاتی ہے اور وہ اسے قبول کرلیتے ہیں۔ جب تک ان لوگوں میں سے کوئی...... نہیں بنتا جب تک وہ اپنا ارادہ نہ چاہے اور اس قابل نہیں کر

ضوابط

(۱) حجم اخبار کا آٹھ صفحہ ہیں جسمیں ٹائیٹل پیج شامل ہو۔ دو فالتو صفحے صرف امتحاناً چند ماہ اشتہار دونکے لئے ازادہ میں بعض تاریخوں پر کثرۃ مضامین کے لحاظ کر دس صفحہ بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبروں میں وضع کرلئے جاتے ہیں

(۲) مضامین - البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ملفوظات حتی الوسع ایک صفحہ کے فاصلہ پر پہونچانا ہم بصورۃ نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپکی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ عملدرآمد اور ازدیاد معرفت کیلئے یا روحانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اسکو بعد درس قرآن سے نکات احمدیہ جماعت کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ و خود البدر کی اشاعت کی جائیگی

(۳) اوقات اشاعت - اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ یکم ۔ ۔ ۸ ۔ ۱۶ ۔ ۲۴ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاتی ہے کہ ان پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) خطوکتابت - کارخانہ کے متعلق خطوکتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے اور جسے تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب کا ذمہ دار نہیں

(۵) عدم رسید اخبار - اگر ایک ہی مقام یا اسکے گرد و نواح میں اخبار پہنچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ......

(۶) تبدیل پتہ - تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں

(۷) چندہ سالانہ پیشگی اگر بلا تقاضائے خود ارسال کیا جاوے تو ......
پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی ارسال ہوتی ہے ......
برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر جو خریدار ایکدو ماہ بعد ادائیگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کراتے ہیں اگر ان کا چندہ بلا تقاضا ......

اس کا قدر کیا جاوے

سچائی کا معیار	یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی برا نہیں ہوا کرتا اس کا وعدہ کتب اللہ

لاغلبن انا ورسلی بالکل سچا ہے اور یہ اسوقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں فریبی مکاروں سے دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی کیونکہ دنیا دنیا سے ملجاتی ہے لیکن جسے خدا برگزیدہ کرے اس کی مخالفت ہونی ضروری ہے جس کے بعد ایک بڑے طوفان کے بعد لوگ ملا کرتے ہیں اور عقلمند لوگ جان جاتے ہیں کہ اگر یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اتنی مخالفت پر کیسے کامیاب ہوتا یہ سب امور (مخالفت وغیرہ) خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور اس میں وہ اپنے بندہ کا صبر دکھلاتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ دیکھو جسکو میں انتخاب کرتا ہوں وہ کیسا بہادر ہے کیونکہ جھوٹے کے لئے پانچ چھ دشمن ہی کافی ہوتے ہیں لیکن ان کے مقابلہ پر ایک دنیا دشمن ہوتی ہے اور پھر یہ غالب آتے ہیں۔ اب جھوٹا تحصیلدار اگر ایک گاؤں میں جاوے اور ایک ادنیٰ سا آدمی بھی یہ کہہ کر مجھے اس کی تحصیلداری میں شک ہے تو آخر کار وہ اسی دن وہان سے کھسک جاویگا کہ میرا پول کھل گیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں چور ہوں جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی لیکن خدا تعالےٰ اپنے بندوں کی استقامت کا فوق الکرامت نمونہ دکھاتا ہے اور اسے دیکھ دیکھ کر لوگ تنگ آجاتے ہیں اور آخر کار بول اٹھتے ہیں کہ یہ سچوں کی استقامت ہے سچائی پر اگر ہزار گرد و غبار ڈالا جاوے پھر بھی وہ باہر نکل کر اپنا جلوہ دکھا ئیگی۔

احکام	فتنہ کی بات نہ کرو شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو کسی کا مقابلہ نہ کرو جو کرے اس سے سلوک اور نیکی

ہے پیش آؤ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو۔ اور دشمن بھی جان لیوے کہ اب بیعت کرکے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونیوالے کو چاہئے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جاوے۔ دنیا ختم ہونے پر آئی ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے کسوف...... خسوف اور طاعون کا ذکر کیا کہ ایک آسمانی نشان ہے اور ایک زمینی۔ اور پھر تاکید فرمائی کہ خدا سے معاملہ صاف رکھو۔ فقط

خدا تعالےٰ مجھ اور آپ کو اور دوسرے بھائیوں کو ان تمام وصایا پر عمل درآمد کی توفیق عطا کرے
آمین

(ایڈیٹر)

خبروں کے متعلق انتظام

عالیجناب سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار پنشنر رئیس اٹاوہ نے البدر کو زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے مشورہ دیا ہے کہ اس میں آجکل خصوصیت سے ایک حصہ خبروں کا رکھا جاوے اور جنگ روس و جاپان کے حالات حتی الوسع بسط سے درج ہوں جہاں تک غور کی جاتی ہے آپ کا مشورہ بہت ہی بیش قیمت نظر آتا ہے کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں عام خبروں سے واقفیت حاصل کرنیکا بھی ایک مذاق پیدا ہو گیا ہے اور ہمارے احمدی احباب کو جن کو یہ شوق ہے باوجود ایک مذہبی اور دینی غیرت رکھنے کے پھر بھی ایسے اخبار خریدنے پڑتے ہیں جن میں حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات بابرکات پر سفاہت سے نکتہ چینی کی ہوئی ہوتی ہے اور اگر احمدی

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو بدایات اپنے درج ہیں انپر مشق کرنیسے انسان صحت نیت رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین کے قلابے ملا دئے ہیں اور انکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کی ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت ۸/

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی ہے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کی جواب اس میں دئے گئے ہیں ذو القرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد - اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور نسا اکم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵/

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ ہے قیمت ۲/

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذو القرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱/

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱/ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱/

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳/

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱/

الہامی دعا - رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات

نظم برلنے برسنورات بطریق کامن مصنفہ " " " "

رد ستانی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجروں کو

سر الشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من و عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود ع کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۰×۲۶ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے ملسکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ع - کارڈ سائز پر ۴ کیبنٹ سائز ۸ نصف درجن کے خریدار کو

مذکورہ بالا اشتہار کی حوالہ سے تمام درخواستیں بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہیں جسمیں ٹائیٹل پیج شامل ہے دو نالتو صفحہ صرف اتفاقاً چندماہ اشتہاروں کے لئے ازدیاد ہیں بعض تاریخوں پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبروں میں وضع کر لئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہنچتا ہے بصورت نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ علماً و ابزاد معرفت کے لئے یاد دہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن سے نکات اور جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ...... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸ - ۱۶ - ۲۴ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کارخانہ سے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچگیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید کے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کی وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتا بدلنا ہے ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں۔

(۷) چندہ سالانہ پیشگی اگر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے ۲/ پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی ۸/ ... برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان کے باہر ہے - جو خریدار ایکدہ ماہ بعد ادائیگی قیمت

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بینظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان ع اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنائی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بہترین زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہے جسکی ہر خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت - ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے - بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶/ پارہ عم ۲/ **المشتہر** خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ... اوری ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں۔

نیوفیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کو فت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں **نمبر ۱** ابٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۸/ **نمبر ۲** - ابٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹/ **نمبر ۳** - ابٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۱/ **نمبر ۴** انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲/ خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے - پتہ الٰہی جی - ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی دھسہ، پٹکہ، لنگی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم دہر کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار پیری گیس یعنی پٹی کمر بند سواران و پیادہ دیا جامہ ہر طرح ز جوتی خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی ہوا و ولایتی انگریزی اور پنجابی ولودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ مردانہ اور زنانہ کانسی کے اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے - دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر سیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں محمد افضل معہ حدین صاحب پر و پرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

جو دین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۱۲ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد

خریداروں کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانیکی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی امداد اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور اپنڈیٹوریل شان کی تکمیل اور ذمہ داری کو یہ ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت ، اشاعت بہت قلیل اور سٹاف ناتکمیل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو احباب اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سعی کر کے کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیوین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضاء و قدر سے ہر ایک لاچار ہے ۔ منیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ اندر راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۲ء تک کہ چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنے اس معنون کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو آپکی فتح و نصرت زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ۔

توسیع اشاعت

(۱) سید جلال الدین صاحب البدر کی خدمات کی قدردانی ان الفاظ مین فرماتے ہین۔

بندہ کو آپکے اخبار کے ساتھ بہت ہمدردی ہے اور ہر ایک صاحب فہم احمدی کو ہونی چاہئی کیونکہ اخبارات واقعی اس سلسلہ کے روح دروان ہین جن کے ذریعہ سے اپنے پیارے آقا کے کلمات طیبات دور دراز غریب الوطنون کو پہنچ رہے ہین ہم سب جماعت والون کو ان کی بقا کے لئے بہ تہہ جان و دل کوشش و مدد کرنی چاہئی کیونکہ ان کے ذریعہ سے اعدا کا وہ قتل (بذریعہ تبلیغ احکام الہی) ہو رہا ہے کہ ہمارے موہوم مہدی (جن کے مخالف منتظر ہین) بیچارے مشکل سے کر سکتے۔ لیکن یہ ہفتہ وار چڑہائی چارون اطراف کو (بذریعہ ملفوظات) کمزور کرتی جاتی ہے خدا ان کو جلد روزانہ حملون کی نوبت تک پہونچاوے

قابل توجہ ۔ ہم اپنے دیرینہ کرمفرماؤن منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ۔ سید عبدالرحیم صاحب کلکٹری حیدرآباد دکن۔ حافظ غلام رسول صاحب احمدی سوداگر وزیرآباد۔ سید مدثر شاہ صاحب پشاور اور دیگر اصحاب جنہون نے سال گذشتہ مین البدر کی اشاعت مین ایک کافی اور قابل قدر حصہ لیا تھا ان کی توجہ کو اس سال پھر ان کے قومی خادم البدر کی اشاعت کیطرف مائل کرتے ہین امید ہے کہ ان اصحاب نے جس ہمدردی اور دلسوزی سے اس ہیچمدان ایڈیٹر اور منیجر کی اول سال مین حوصلہ افزائی فرمائی تھی اور اپنی خداداد کوشش اور ہمت سے ایک غیر ممکن امر کو ممکن کر دکھایا تھا اب اس سال بھی وہ اپنی عنایت سے حوصلہ افزائی کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نفرماوین گے اور ہمارے دوسرے اور نئے خریدارون مین سے کم از کم اسی قدر اور احباب بھی البدر کی سرپرستی کا اہتمام کے لئے ویسے ہی کمر ہمت باندھنگے جیسے مذکورہ بالا احباب نے باندھی تھی اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی اس محنت اور ہمدردی کا اجر دیگا۔ افریقہ کے اصحاب بھی کسیطرح پیچھے نہ رہنا چاہئیں ان کے لئے سید جلال صاحب کی نظیر کافی ہے۔

بابو **غلام غوث** صاحب ہیڈ نرسی اسسٹنٹ افریقہ حال وارد قادیان نے اپنے خرچ سے اپنے دو دوستون کے نام اخبار جاری کروائے ہین۔

بابو **شمس الدین** صاحب گزٹ پریس شملہ نے اپنے خرچ پر ایک صاحب کے نام بدر جاری کروایا ہے۔

محکمہ ڈاک کی توجہ کے قابل

قادیان سے جو رسالے و اخبار نکلتے ہین ان کی نسبت بربرا علاقہ سمالی لینڈ سے بڑی سخت شکایت آئی ہے جسے ہم بلفظہٖ درج کر کے منتظم افسران ڈاکخانہ کی توجہ کو اصلاح انتظام کی طرف متوجہ کرتے ہین لطف یہ ہے کہ وہ اخبارات واپس ہو کر قادیان مین بھی نہین پہونچے۔

ممتاز علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ہیڈ فیلڈ ہاسپٹل سکنڈ برائیگیڈ سمالی لینڈ فیلڈ فورس بربرا سے تحریر کرتے ہین کہ مورخہ ۸ جنوری سے لیکر سوائے ۱۶ فروری والے البدر کے اور کوئی بھی پرچہ البدر کا نہین ملا حیران ہون برائے مہربانی بقایا پرچے ارسال فرما کر مشکور فرماوین ابتک ان کا منتظر تھا لیکن جب ۱۶ فروری والا البدر ملگیا اور وہ نہ ملے تو مجبوراً گذارش کرنا پڑا۔

ایسا ہی **الحکم کا حال** ہے کہ مجھے ایک بھی پرچہ اس کا نہین ملا ریویو آف ریلیجنز کا بھی یہی حال ہے کہ جنوری و فروری کا بالکل نہین ملا ہر دو صاحبان کی خدمت مین پہلے عرض کر چکا ہون کہ آپنے جو کتابین ارسال فرمائی تھین وہ بھی نہین ملین۔

ایسی ہی عدن کالم کی طرف سے شکایت آئی ہے کہ متواتر دو ماہ سے اخباران کو نہین ملے علاوہ اس آرٹیکل کے ہم نے بمبئی اور لاہور کے پوسٹماسٹر جنرل صاحبان کی خدمت مین شکایتی خط بھی تحریر کئے ہین اور اگر اب بھی شکایت کنندہ اصحاب کو اخبار وغیرہ نہ پہونچین تو وہ علاوہ ہمین اطلاع دینے کے بمبئی اور نیز اپنے علاقہ کے افسران ڈاک کو بھی شکایتی اطلاع پہونچاوین تاکہ ان کی توجہ خصوصیت سے اس طرف منعطف ہو۔

طاعون کی نسبت ضروری اطلاع

ان دنون جبکہ خدا تعالیٰ کی مشیت سے طاعون اپنے کارنامے حضرۃ مسیح موعود کی تائید مین بڑے زور شور سے دکھا رہی ہے ایسے موقعہ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اور مکذب عموماً خلاف واقعہ امور بیان کر کے لوگون کو دہوکا دیا کرتے ہین اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے مصنوعی پیشگوئیان افترا کر کے لوگون کو سنایا کرتے ہین خصوصاً پیسہ اخبار تو ایسی امور کو اپنی اخبار مین شائع کرنا شیر مادر کی طرح جائز اور حلال سمجھتا ہے اور ان کی انتظاری مین بیقرار بیٹھا رہتا ہے اس لئے ذیل ہین وہ تمام کلمات دافع البلاء اور کشتی نوح سے انتخاب کر کے لکھے جاتے ہین جس مین طاعون اور احمدی جماعت کی نسبت پیشگوئیان ہین تاکہ لوگون کو اصل الفاظ معلوم ہون اور وہ ہر ایک مفتری کا منہہ بند کر سکین۔

(۱) ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلاء طاعون کو ہرگز دور نہ کریگا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلین جو ان کے دلون مین ہین یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو نہ مان لین تب تک طاعون دور نہین ہوگی اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان مین تھا (دافع البلاء صفحہ ۵)

حاشیہ صفحہ ایضاً - اوی عربی لفظ ہے جسکے معنی ہین تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ مین لے لینا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ طاعون کی قسمون مین سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جسکا نام طاعون جارف ہے یعنی جھاڑو دینے والی۔ جس سے لوگ جابجا بھاگتے ہین اور کتون کی طرح مرتے ہین یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے پس اس کلام الہی مین یہ وعدہ ہے کہ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی اسی کی تشریح دوسرا الہام کرتا ہے کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنی اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی تو مین قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا اس الہام سے دو باتین سمجھی جاتی ہین (ا) یہ کہ کچھ حرج نہین کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان مین بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جاوے جو بربادی بخش نہ ہو اور موجب فرار و انتشار نہ ہو کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے (ب) یہ کہ یہ امر ضروری ہے کہ جن دیہات اور شہرون مین بمقابلہ قادیان کے سخت سرکش اور شریر اور ظالم اور بدچلن اور مفسد اور اس سلسلہ کے خطرناک دشمن رہتے ہین ان کے شہرون یا دیہات مین ضرور بربادی بخش طاعون پھوٹ پڑے گی جو لوگون کو دیوان کرنیوالی اور بھگا دینیوالی ہوتی ہے مگر اس کے مقابلہ پر دوسرے شہرون اور دیہاتون مین جو ظالم اور مفسد ہین ضرور ہولناک صورتین پیدا ہون گی تمام دنیا مین ایک **قادیان** ہے جس کے لئے یہ وعدہ ہوا فالحمد للّٰہ علی ذالک۔

(۲) انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا
یہ خیال مت کرو کہ جرائم پیشہ بچے ہوئے ہین ہم ان کی

نورالدین بجواب ترک اسلام ۱۶۰۰ طبع ہوا تھا ابھی ایک ماہ نہین گذرا کہ قریب ۹ صد کے فروخت ہو چکا ہے بڑی تختی کی کتاب ۳۴۴ صفحہ مین گویا مفت ہے علاوہ محصول ڈاک

زمین کے قریب آتے جاتے ہیں۔

(۳۰) یاتی علی جہنم زمان لیس فیہا احد

طاعون پر ایک ایسا وقت (بھی آنیوالا ہے کہ کوئی بھی اسمین گرفتار نہوگا یعنی انجام کار عافیت ہے۔ ایضاً صفحہ ۵

(۴) خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا مین رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتون کے لئے نشان ہے (ایضاً صفحہ ۱۰)

(۵) اور ایک دن آنیوالا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے ایضاً صفحہ ۱۱

(۶) عموماً قادیان مین سخت بربادی افگن طاعون نہین آدیگی جس سے لوگ کتون کی طرح مرین اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہوجادین۔ اور عموماً تمام

لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہون

مخالفون کی نسبت طاعون سے محفوظ

رہین گے۔ مگر ایسے لوگ ان مین سے جو اپنے عہد پر پکے طور پر قائم نہین یا ان کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم مین ہو ان پر طاعون وارد ہوسکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرین گے کہ نسبتاً و مقابلۃً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگون کو ایسا بچایا ہے جس کی نظیر نہین ہے (کشتی نوح صفحہ ۲)

(۷) یہ بڑے زور سے خدا تعالیٰ طرف سے پیشگوئی ہے کہ خدا میرے گھر کے احاطے کے اندر مخلص لوگون کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور کے سامنے تکبر نہین کرتے بلائے طاعون سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلتہً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہیگا گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان یا عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین بھی کیس ہوجاوے (کشتی نوح صفحہ ۴)

(۸) میرے منجانب اللہ ہونیکا یہ نشان ہوگا کہ میری گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہین گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلامتی جو ان مین پائی جاویگی اس کی نظیر کسی گروہ مین قائم نہین ہوگی اور قادیان مین طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کردے نہین آوے گی الا کم شاذ و نادر کشتی نوح صفحہ ۴

(۹) بلکہ بطور نشان الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کریگی اور ان کی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جاویگی

(۱۰) کسیکو یہ وہم نہ گذرے کہ شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت مین بذریعہ طاعون کوئی فوت ہوجاوے تو نشان کے قدر و مرتبہ مین کوئی خلل آویگا کیونکہ پہلے زمانون مین موسیٰ اور یشوع اور آخر مین ہمارے نبی صلعم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگون نے تلوار اٹھائی اور صدہا انسانون کے خون کئے ان کو تلوار سے ہی قتل کیا جاوے اور یہ نبیون کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فتح عظیم تھی حالانکہ مقابل مجرمین کے اہل حق بھی ان کی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر بہت کم اور اس قدر نقصان سے نشان مین کچھ فرق نہ آتا تھا۔ (کشتی نوح صفحہ ۵)

(۱۱) کیا یہ عظیم الشان نشان نہین کہ مین بار بار کہتا ہون کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کریگا کہ تا ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہ رہیگا اور وہ سمجھ جاویگا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے (کشتی نوح صفحہ ۵)

قوم کو خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخارا

ہوتی آئی ہے کہ اچھونکو برا کہتے ہین

سچ کہتے ہین گالی پہ قلم اٹھ نہین سکتا
بدگوئی کا یہ بار ستم اٹھ نہین سکتا
غمخوار کو کہتے ہین برا قوم کے نادان
ہم دیکھتے ہین ہم سے یہ غم اٹھ نہین سکتا
ہم صدق کے حامی کہ ہین خادم دل و جان سے
ہان کذب کا یہ بار الم اٹھ نہین سکتا
ہم جانتے ہین یہ کہ ہے منزل کٹھن اپنی
اس راہ پہ یون سہل قدم اٹھ نہین سکتا
حق پاتے ہین جو ساتھ ہی پاتی ہین وہ تلخی
بے رنج تو یہ گنج کرم اٹھ نہین سکتا
ٹھٹھے مین اڑاتے ہین ہمین قوم کے جاہل
سو داس سے کوئی بیش یا کم اٹھ نہین سکتا
جو کہتے ہین اور کرتے ہین ہم جانتے ہین مولا ہے صبر کے یہ کار ہم اٹھ نہین سکتا

خبث اپنا دکھاتے ہین قوم کے نادان
صادق کا تو کاذب سے بھرم اٹھ نہین سکتا
غمخوار کی آنکھین ہین غم قوم مین نمناک
حق چھپنے سے پہلے یہ علم اٹھ نہین سکتا
ایذا جو ہمین دیتی ہو وہ دے لے تو اے قوم
پر شکر تیرا ایک بھی دم اٹھ نہین سکتا
ہم دیکھتے ہین صاف کہ ہین صدق کے حامی
پر تم سے صداقت کا علم اٹھ نہین سکتا
مت گالیان دے ہمکو تو اے امت احمد
یہ لطف تیرا غیر احم اٹھ نہین سکتا
تو دیکھ زمانے کی روش اور سنبھل آ جا
اب کہو تیرا دام و درم اٹھ نہین سکتا
بے سوچے انجام کے اب کوئی نتیجہ
اے راہبر ملک عدم ..... اٹھ نہین سکتا
حامد کی نصیحت ہے یہی تم کو عزیز و
کچھ فائدہ بے خلق و کرم اٹھ نہین سکتا

دیگر

بد گوئی سے اجتناب اولیٰ + بدگوئی سے بے جواب اولے
جس خانہ دل مین کچھ بدی ہے + وہ خانہ دل خراب اولے
اے فتنہ قوم اب تو سو جا + بیداری سے تیری خواب اولے
جس جا مین ہون پیدا شر انسان + ہجرت ہے وہان شتاب اولے
جس دل مین نہین ہے دین کی غیرۃ + جلجائے وہ دل کباب اولے
جس صبر سے جائے دین و ایمان + اس صبر سے اضطراب اولے
بن اپنے تو نفس کا محاسب + اس جنس کا بد حساب اولے
مت مست غرور نفس ہو تو + ہے چھوڑنی یہ شراب اولے
حامد کا یہی ہے قول آخر + ہونا نہین بے حجاب اولے

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہٗ

براہ مہربانی چند سطور کو اپنے اخبار مین جگہ دیکر ممنون فرما دیں۔ اور یہ ہے کہ بہیرہ مین طاعون ہے اور لوگ شہر چھوڑکر بھاگتے جاتے ہین ہندو لوگ تو تمام شہر سے نکل گئے کوئی برائے نام ..... ہین۔ بہیرہ شہر کی آبادی قریباً بیس ہزار ہے جس مین سے کل حصہ بہیرہ مین آدمی رہتے ہون گے اور باقی حصہ آدمی چلے گئے۔ بازار بالکل بند بلکہ سنسان ہین لوگ گھرون مین قفل لگاکر چلے گئے ہندون نے تین چار بھینسین خرید کرکے اور ان کو شہر مین باجون کے ساتھ پھرایا لوگون نے اس پر اس قدر تیل ڈالا کہ جسکا حساب نہین ہے اور شہر سے باہر نکالدیا یہان ایک صاحب جن کا اسم مبارک جن پیر ہے وہ گدی نشین ہین انہون نے کہا کہ مجھے خواب آئی ہے کہ چار اونٹ لاؤ۔ ایک کو ذبح کرو

الفرقان۔ مصنفہ فاضل امروہی بجواب البرہان معہ محصولڈاک ۲؍ ضرور خرید کیجئے

مراسلات

مباحثہ مابین مولوی محمد عبد اللہ صاحب احمدی سوداگر تیماپور علاقہ دکن پادری گولڈ سمتھ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بمقام تعلقہ شورا پور ضلع لنگسگور علاقہ نظام سرکار عالی حیدر آباد دکن میں امسال پادریوں کا جلسہ بتقریب عید کرسمس قرار پاکر کئی ایک پادری مدعو کئے گئے۔ بانی جلسہ نانپا پادری کے مکان میں ۹ رجنوری ۱۹۰۴ء کو پادری گولڈ سمتھ صاحب بہادر کا وعظ سننے کے لئے دعوتی رقعے تقسیم ہوئے منجملہ ان کے ایک رقعہ جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب ... کو بھی پہنچا سات بجے رات کے پادری صاحب کا وعظ شروع ہوا جسمیں حضرت مسیح کا ابن اللہ ہونا اور سولی پر مرکر ... بیان کئے ہوئے - بذریعہ قربانی یسوع - کفارہ کا نتیجہ ... وعظ ختم ہونے کے بعد ... خبری سنائی گئی۔ ... اجازت ہے جناب مولوی ... مددگار مدرس مڈل سکول شوراپور نے اپنی تحریر جسمین خدائے پاک کی حمد و صفت لاولدیت اور رسول مقبول صلعم ... مولوی محمد عبد اللہ صاحب کو یہ امید تھی کہ اس جلسہ میں دوسرے لوگوں کو بھی کہنے کی اجازت ہوگی - مگر سید صاحب موصوف تحریر پڑھنے سے ایک امید ہوگئی۔ بنا بریں مولویصاحب موصوف بھی سٹیج پر کھڑے رہکر تقریر ذیل سنائی

حضرات حاضرین جلسہ - اِ خاکسار کے لئے عمر بھر میں یہ پہلا موقع ہے - جو پبلک کے روبرو بولنے کے لئے کھڑا ہوا ہے ایسی بڑی بڑی جلسوں میں جسمیں ذی علم پادری صاحبان اور عہدہ داران سرکاری موجود ہوں - اچھے اچھے مقرر بھی اپنی تقریر کیوقت ہچکچاتی ہونگے - اگر یہ عاجز بھی اپنی اس تقریر میں کہیں رُکے اور ہچکچائے - تو اسکی کم علمی اور ناتجربہ کاری پر محمول کرکے چشم پوشی فرمائیں ۔ **صاحبو** - دنیا میں ہر ایک انسان کی غرض ابدی نجات کا حاصل کرنا ہے - اسوقت مذہبی لحاظ سے نجات کا دعویٰ کرنیوالے تین گروہ ... نظر آتی ہیں - ایک تو **عیسائی** - دوسرے **ویدانت** - تیسرے **اہل اسلام**

ہمکو پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ ان ہر تین مذاہب میں نجات پانے کے کیا کیا طریق ہیں -

سامعین ! عیسائیوں کے ہاں نجات کا یہ ذریعہ ہو چکا ہے کہ تمام لوگوں کے گناہ کے عوض یسوع مسیح کی قربانی کی گئی - اب اس پر جو ایمان لاتا ہے - وہ نجات پاتا ہے -

صاحبو ! وید والوں کے ہاں نجات کا یہ طریقہ ہے کہ اپنے گناہ کے عوض **گائے بیل بھینس بکری کتے بلے** - وغیرہ کا جنم لینا ہوتا ہے

حضرات ! قرآن شریف کے رو سے اہل اسلام کے ہاں نجات پانے کا یہ طریق ہے کہ پہلے گناہ سے **توبہ** کی جائے اور آیندہ کے لئے خدائے کریم کی ذات حاضر و سریع الحساب شدید العقاب ہونے کا یقین حاصل کرکے اور امر الٰہی کے عامل ہو کر منہیات سے پرہیز کرتے ہوئے اس کے فضل و کرم کا امیدوار رہے - بس

منصفین - اب خاکسار ان ہر تین نجات کے طریقوں کو مع شرح و جرح پبلک کے روبرو پیش کرکے فیصلہ کا امیدوار رہیگا -

پہلا کفارہ سے نجات حاصل ہونے کا مسئلہ ایک ایسا بیہودہ مسئلہ ہے - کہ ایک تھوڑی سی عقل رکھنے والا آدمی بھی اسبات کا کبھی قایل نہ ہوگا - کہ گناہ تو کریں ہم اور مارا جائے **غریب بیچارہ یسوع مسیح !!!**

تثلیث پرستوں کا مقولہ ہے - کہ خداوند کریم رحیم و عادل ہے - اگر بندوں پر رحم کرکے چھوڑ دے - تو عدل کے خلاف ہے - اگر سزا دے ... تو رحم کی ... اسلئے **اپنے اکلوتے بیٹے** یسوع کو دنیا بھیجا ہماری دنیا کی گناہوں کے بلاؤ و بدتر کے **صدقہ** میں سولی دیا - تاکہ عدل و رحم دونوں برقرار رہے۔

حضرات غور سے دیکھا جائے - تو اس بناوٹی کفارہ سے رحم قایم رہتا ہے نہ عدل - کیونکہ ایک کے بدلہ میں دوسرے کو سزا دینا سراسر عدل کے خلاف ہے - گناہ کریں ہم اور قربان جائے یسوع !!

رحم تو اس سے بڑھکر کیا ہوگا - کہ دوسروں کے گناہ کی عوض بیٹے کے گلے پر چھری پھیری جاتی ہے اگر غور سے بدلائل دیکھا جائے - تو انجیل ہی سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ یہ کفارہ کی عمارت ہی بے بنیاد ہے - یسوع سولی پر ہرگز نہیں مرا بلکہ وہ زندہ اتر کر مفقود الخبر ہو گیا

ثانیاً ویدانتیوں کے ہاں بھی جو نجات کا طریق ہے وہ بھی ٹھیک نہیں ہے - چونکہ دودھ دہی گھی مسکہ - چھاچھ وغیرہ یہ ایسی عمدہ چیزیں ہیں - کہ ویدانت یعنی اہل ہنود بھی دوش غنی منہ چھٹہ تک نہیں سمجھتے - اگر ہزارہا طبیب ملکر ایک عرقیات ملاکر دودھ بنالیں - تو ہو نہیں سکتا مگر یہ سب چیزیں بنتی کس سے ہیں - ؟ **گناہوں** سے - کیونکہ جب ہم گناہ نہ کریں - تو نتیجہ یہ ہوگا - کہ گائے بھینس وغیرہ پیدا نہیں ہونگے - پھر دودھ دہی وغیرہ کہاں ہے !!

تجربہ اس بات کی شہادۃ دیتا ہے - کہ گیہوں سے گیہوں اور جوار سے جوار اُگتی ہے - مگر یہ عجیب کرشمہ ہے کہ کالی دھکوڑ سے اُجلا ساگوادانہ اُگنے لگا

اب ہم وید کی رو سے کسطرح لوگونکو یہ کہسکتے ہیں - کہ گناہ مت کرو - کیونکہ اس کے معنی دوسرے لفظوں میں یہ ہونگے کہ دودھ مت کھاؤ - گھی مت کھاؤ

ثالثاً - اب اسلام کے نجات کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے یہ تو معلوم ہے - کہ گناہ ایک مہلک بیماری ہے - بیمار کے لئے طبیب لوگ پہلے جلاب دیتے ہیں - تاکہ پہلا مواد فاسد سب نکل جائے - پھر عمدہ غذا جو اس کی طبیعت کے موافق ہو کھانے کیلئے کہکر ان چیزوں کا پرہیز بتاتے ہیں - جن سے بیماری کے عود کرنے یا بڑھنے کا خوف ہو - پھر دوا کا نسخہ بیماری کو زائل اور طاقت کو بحال رکھنے والا تجویز کرتے ہیں - ایسا ہی مذہب اسلام میں گناہ کی بیماری کیلئے توبہ بجائے جلاب کے ہے - اور گناہوں سے بچنا بجائے پرہیز کے ہے - اور عبادات الٰہی بجائے غذائے لطیف کے اور آیندہ کے لئے تاکہ بیماری عود نکرے - اللہ جل جلالہٗ کی ذات و صفات پر یقین رکھنا ہے - چونکہ انسان کو جو یقین سانپ کے زہر کی نسبت ہے - کبھی سانپ کی بل میں ہاتھ ... نہیں دیتا - پھر خدا کے حاضر و ناظر و سریع الحساب شدید العقاب ہونے کا یقین گناہ میں کیونکر جانے دیگا - اگر کسی باغ میں ہم جائیں - دل میں یہ خیال ہو - کہ اس کا مالک کہیں ہوگا تو اس کے میوے چرانے میں ... ہوگی - اگر یہ یقین ہو کہ باغ میں موجود ہے - اور دیکھتا ہے - اور چرانے والوں کو سزا دیتا ہے - تو ہرگز نکی جاوےگی - ایسا ہی اکثر لوگوں کا ایمان خدا ہوگا کہ ہے - اگر ... کرکے ہوتا تو کبھی گناہ کی طرف نہ جھکتے یہ وہ نسخہ ہے - جو مذہب اسلام نجات کے لئے مقرر کر رکھا ہے - افسوس کہ اس نسخہ کے استعمال کرنیوالے بہت کم پائے جاتے ہیں

حضرات ! ان ہر تین نجات کے طریقوں میں سے کونسا طریق عمدہ ہے - ہر ایک شخص بجائے خود فیصلہ کر لیسکتا ہے بشرطیکہ وہ **محقق** - ہو نہ کہ **مقلد**

یہ تقریر ختم ہونے کے بعد جلسہ برخاست ہوا - دوسرے دن صبح کے آٹھ بجے پادری گولڈ سمتھ صاحب قصبہ تیماپور جو شوراپور سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ہے - مولویصاحب کی مسجد میں آپہنچے - اور یسوع کے سولی پر نہ مرنے کی بحث چھیڑی -

پادری صاحب - اجی مولویصاحب کل اپنے لیکچر میں حضرۃ یسوع کا سولی پر نہ مرنا بیان کیا ہے انجیل میں اس کا کیا ثبوت ہے ؟

مولوی صاحب - اگر آپکو ثبوت درکار ہے

تو ایک جلسہ عام قرار دیا جائے۔ آپ یسوع کا سولی پر مرنا انجیل سے ثابت کریں۔ خاکسار کے خیال میں جو کچھ تردید اسکی نسبت ہی پیش کیجائیگی

پادری صاحب۔ کیا آپ کا انجیل پر ایمان ہے اور آیا آپ اسکو منسوخ مانتے ہیں یا کیا؟

مولوی صاحب۔ میرا تو یہ ایمان ہے۔ کہ جتنے کتب آسمانی ہیں۔ وہ بالکل حکمی منسوخ نہیں ہیں۔ اگر انکو ایسا منسوخ سمجھیں۔ تو جو کچھ توحید توریت وغیرہ میں موجود ہے کیا وہ بھی منسوخ ہے۔ ہاں منسوخیت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک غلط بیانی۔ دوسری موزونیت زمانی۔ غلط بیانی یہ ہے۔ کہ پہلے ایک حکم دیا جا چکا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مفید مطلب نہیں ہے۔ اس سے بہتر دوسرا حکم تجویز کرکے جاری کیا جائے۔ خدا کے احکام میں ایسی منسوخیت ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ عالم الغیب ہے، غلطی کیسی۔ دوسری منسوخیت زمانی یہ ہے۔ کہ ہم کو ایک مکان بنانا ہے۔ کاریگرون کو حکم دیدیا۔ کہ اینٹ اور چونا جلاؤ۔ چند دنون کے بعد دوسرا حکم یہ دیا کہ اب پہلا موقوف کرو۔ بنیاد کھود دو پہلا حکم موسم گرما کے لحاظ سے تھا۔ دوسرا حکم موسم بارش کے لحاظ سے

ایسا ہی انجیلی احکام بلحاظ زمانہ اور خاص قوم بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے نافذ ہوئی ہے۔ جو اسوقت وہی احکام موزون ہے۔ مگر قرآن پاک ہمیشہ کے لئے اور کل دنیا کی اصلاح کیلئے نازل ہوا ہے۔ دیکھو انجیل فرقان کے احکام کا مقابلہ انجیل کا یہ حکم ہے۔ کہ ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسرا گال بھی دیدے۔ فرقان کا یہ حکم ہے۔ کہ معاف کرنیکا موقع ہے تو معاف کرو ورنہ بدلا لینے کا موقع ہے۔ تو برابر کا بدلا لو۔ ایسا ہی انجیل میں یہ حکم ہے۔ کہ شراب لشہ لائی لکھ نہ پیو۔ قرآن میں حکم ہے۔ کہ ہرگز مت پیو۔ انجیل قسم کہانے سے بالکل منع کرتی ہے۔ قرآن برسر موقع سچی بات پر قسم کہانیکی اجازت دیتا ہے۔ انجیل کہتی ہے کہ غیر عورتون کو شہوۃ کی نظر سے مت دیکھو۔ یعنی پاک نظر سے دیکھو

متی $\frac{5}{28}$ متی $\frac{5}{44}$ متی $\frac{5}{34}$

قران کہتا ہے۔ کہ ہرگز مت دیکھو خواہ شہوۃ کی نظر سے ہو یا بغیر شہوت کے۔ انجیل کا یہ حکم ہے۔ کہ زنا کے سوا ہر ایک ناپاکی پر عورت کے صبر کرے یعنی خواہ وہ عورت کسی غیر سے **بوسہ** لے یا **بغل گیر** ہو۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ کہ پاک پاکون کے لئے ہے۔ غرض منسوخیت احکامات میں ہوا کرتی ہے۔ نہ کہ واقعات میں۔ تمہارا ہمارا مباحثہ واقعات کیمتعلق ہے۔ آیا مسیح کی موت واقع ہوئی ہے یا نہیں؟ پھر اس کو منسوخیت سے کیا نسبت!

پادری صاحب۔ وہ کون سے واقعات

انجیل میں ہیں۔ کہ جن سے مسیح کا سولی پر مرنا ثابت نہیں ہوتا؟

مولوی صاحب۔ مدعی اور مدعا علیہ جب اٹھتے ہیں۔ تو ہر ایک کے پاس اپنے اپنے دعوی کے دلائل ہوتے ہیں۔ اسی کے بھروسہ پر مقدمات کئے جاتے ہیں۔ مگر انصاف پسند حاکم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ کس کے دلائل قوی اور قرین قیاس ہیں۔ ڈگری اسی کی جانب دیجاتی ہے اگر آپ انصاف چاہتے ہو۔ تو دوسرا جلسہ مقرر کیجئے۔ فریقین کے بیان سنکر منصف لوگ خود فیصلہ کرلینگے

الحاصل چند فریقین کے روبرو یہ قرار پایا کہ اور ایک جلسہ کریں۔ پادری صاحب یسوع کی نسبت تین باتون کا ثبوت انجیل سے دین۔ پہلا یسوع کا ابن اللہ۔ دوسرا سولی پر مرکر پھر زندہ ہونا۔ تیسرا مسیح کی موت کفارہ کا باعث ہونا

متی $\frac{27}{27}$

۱۱ جنوری سات بجے رات کا نانیا پادری کے مکان میں جلسہ قرار پایا۔ سامعین بوجہ شہرۂ مباحثہ جلسہ کے پہلے ہی مکان مباحثہ میں جمع ہونے لگے۔ عہدہ داران سرکاری وکلاء وبیرسٹر وغیرہ لوگون سے مکان بھر گیا۔ تخمیناً پانچ چھ سو آدمی کا مجمع ہو گیا۔ لوگ بوجہ تنگی مکان چھت پر چڑھ گئے کئی ایک لوگ جگہ نہ ملنے سے واپس بھی چلے گئے ہوئے۔ غرض ساڑھے آٹھ بجے رات کاروائی شروع ہوئی

[illegible]

جو خبر لالہ چندو لعل صاحب کی واپسی کے متعلق گورنمنٹ گزٹ کی بنیاد پر ہم نے لکھی تھی اس کے اصل الفاظ بزبان انگریزی یہ ہیں

Notification No 1085.

— Posting —

Lala Chandu Lal B.A. Munsif of the 1st grade, on reversion from the post of officiating — Extra assistant-Commissioner is posted to Mooltan in the civil district of Mooltan.

جسکا ترجمہ لفظی حسب ذیل ہے۔

لالہ چندو لعل صاحب بی اے درجہ اول اپنے قائم مقامی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری سے واپس ہوکر سول ڈسٹرکٹ ملتان کے مقام ملتان میں تعینات کئے گئے۔ گورنمنٹ گزٹ ۱۰ مارچ سنہ صفحہ ۳۰۹

بہت ضروری اطلاع

احمدی احباب کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً مطلع کیا جاتا ہے کہ البدر کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ منیجر البدر کے نام ہونی چاہئے اور البدر کے متعلق اگر کسی قسم کی شکایت ہو تو براہ راست دفتر البدر کو اس سے مطلع کرنا چاہئے مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض احباب کسی وجہ سے جب حضرۃ اقدس علیہ السلام کو کوئی خط لکھتے ہیں تو اس میں ان امور کا بھی جو البدر کے متعلق ہیں حضرت حجۃ اللہ سے ہی جواب چاہتے ہیں۔ فقط اس کا اثر آپ کے اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے۔ آپکو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آپکو اخبار کے انتظام کا تعلق نہیں ہے۔ نہ آپکو کوئی علم خریداروں کی قیمتوں کے وصول ہونے یا روانگی اخبار کے متعلق ہوتا ہے بلکہ آپ کو ان کے مندرجہ مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا اخبار میں کچھ درج ہوتا ہے وہ ایڈیٹر کی ذاتی تالیف۔ ترتیب اور رائے ہوتی ہے حضرۃ اقدس سے کوئی استمزاج یا استصواب ان کے متعلق نہیں کیا جاتا اور نہ آپکے اوقات گرامی میں اتنی فرصت ہے پس آئندہ کے لئے یہ ضرور نوٹ کر لیا جاوے

جنگ کی خبرین

یہ خبر غلط ہے کہ روس نے اور ہیل نام دخانی جہاز کو گرفتار کر لیا کیونکہ وہ لیورپول سے سنگاپور پہونچ گیا اور ایک بڑی مقدار عملہ کی جاپان کے لئے لایا ہے۔

پنگیانگ کے شمال میں روسی و جاپانی سوارون مین خفیف سا مقابلہ ہوا لیکن طرفین مین سے کسی کو نقصان نہین ہوا۔

۱۰ تاریخ کو پورٹ آرتھر پر متواتر دو دفعہ حملہ جاپانیون نے کئے ۱۲ بجے رات سے ۸ بجے صبح تک مقابلہ ہوتا رہا روسی قلعہ والون نے ایک اوٹ سے آگ برسائی تہی۔

پیرس مین سررشتہ بحری کا ایک افسر اس لئے گرفتار کیا گیا کہ اس نے جاپانیون کے لئے کچھ خفیہ باتین چاہی تہین اور خط پکڑا گیا تہا

جاپان و کوریہ کے نئے معاہدہ کے رو سے جو کہ کوریہ کے سرکاری گزٹ مین شائع ہوا ہے اور اس تمام سابقہ رعایتون سے محروم کیا گیا اس سے بیشتر اسے معدنیات و جنگلات کے حقوق حاصل تھے۔

پورٹ آرتھر مین فوجی سامان کے خوراک کے ذخیرہ مین بہاری غبن ثابت ہوا ہے کہیا نڈ کے بورون مین سے ریت برآمد ہوئی اور اسی طرح دوسرے سامان مین آمیزش ہوئی ہے۔

جاپان نے کوریہ نامی ایک دخانی جہاز جس پر خوراک کا لوگوشت لادا ہوا تہا اور ولاڈیووسٹک جا رہا تہا گرفتار کر لیا اور اس کے علاوہ اور دو جہاز کا ملک اور بار برک بھی پکڑ لئے ہین۔

برٹش بائیبل سوسائٹی نے انجیلین روسی و جاپانی سپاہیون مین تقسیم کی ہین دیکہین ان بائبلون کو پڑھکر کس کی فوج ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسرا خود بخود آگے کرتی ہے۔

۱۰ تاریخ کے حملے مین جاپان نے جو گولہ باری کی اس پر ہر ایک نے عش عش کی۔

روسی بندر رینگ کاؤ کو بند کرنے کے لئے جہاز غرق کئے جا رہے ہین امریکا اس پر اعتراض کرتا ہے۔

چین کے علاقہ تسمنی مین فرنگیون کے برخلاف ایک بلوہ ہوا ہے ایک فرانسیس مارا گیا جس سے سخت خوف ہے۔

جاپان نے دس کروڑ ین (سکہ جاپان) کے قرضہ کا اعلان کیا تہا قوم کی سرگرمی دیکھو کہ بجائے ۱۰ کے ۴۵ ین کی درخواستین آگئی ہین

روسی فوجین کوریا سے بالکل چلی گئین۔

جاپانیون نے مشہور کیا ہے کہ روس پورٹ آرتھر کو خالی کر کے چلا گیا ہے مگر اصل مین یہ بات غلط ہے۔

۸ فروری سے ۸ مارچ تک روس کو جنگی جہازون کا نقصان ہوا اور اس کے مقابلہ مین جاپان کے چار جہاز تباہ ہوئے ہین اور وہ بھی جاپان نے خود ہی مصلحتاً غرق کر دئے تھے۔

کوریہ کا ایک وزیر در پردہ روسی دوست تہا سخت بعزتی سے ملک سے دربدر کیا گیا ہے۔

۱۳ مارچ کو پورٹ آرتھر مین ایک اور مقابلہ ہوا روسی جہاز بیکار ہو گیا ہے۔

پورٹ آرتھر کی خبر ہے کہ پیغام رسانی کی تمام بحری تارون پر جاپانی قبضہ ہو گیا ہے۔

۱۰ مارچ کو جو جنگ ہوئی تھی اس مین ایک جاپانی نے روسی جہاز مین کود کر کپتان کو مار دیا اور سمندر مین غرق کر دیا۔

ایک لاکھ جاپانی فوج معہ توپخانہ کوریا کو روانہ ہوئی ہے اور ۸۰ ہزار تیار ہو رہی ہے۔

جنوب مغربی جرمن افریقہ مین ... مفسد برسر ...

گورنمنٹ اٹلی زنجبار سے بنادر کا علاقہ خریدنا چاہتی ہے

برٹش انڈیا دخانی کمپنی کا معابنام آگبوٹ ولایت سے آتا مدراس پہونچا اس کے مسافر بیان کرتے ہین کہ بحیرہ قلزم مین گذرتے ہوئے روسی جنگی جہازون نے ان کا تعاقب کیا تہا۔ سوموار کے روز رات کے دس بجے کے بعد یک لخت سرچ لائٹ کی چکا چوند کرنیوالی روشنی کی لپٹ جہاز پر پڑی جس سے تمام مسافرون مین ایک سخت

....

سنسناہٹ پیدا ہوا آخر کار جہاز نے روسی جنگی جہازون کی طرف رخ بدلا اور روسی جنگی جہازون کی طرف سے ایک اور گولہ آیا تب معابا جہاز ٹھہر گیا۔ روسی تارپیڈو کشتی کے ساتھ ایک دخانی کشتی تھی اسپر روسی افسر وارد ہوئے اور معابا سے جہاز پر چڑھ آئے جہاز اور کل کاغذات جہاز کی پڑتال کی گئی کہ مبادا کوئی سامان حرب جاپان کو لئے نہ جاتا ہو آخر کار روسی افسرون نے غلطی پر رونے کا اعتراف کیا۔

عام خبرین

کابل مین حبیبیہ کالج کھل گیا ہے اسکی ابتدائی جماعت مین تین سو لڑکے داخل ہو گئے ہین اردو بھی پڑہائی جاوے گی یہ قیام کالج اصل مین احمدی سلسلہ کے لئے خیر مقدم ہے۔ یا گورنمنٹ کابل خود افغانستان کو احمدی پاک اصولون کی قبولیت کے لئے طیار کرنے لگی ہے دراصل خدا تعالےٰ ایک امر کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اسباب پیدا کر رہا ہے

کانگڑی - آگ تاپنے کی ایک شئے ہے جسے کشمیری کثرت سے استعمال کرتے ہین اس کی تعریف مین کہا جاتا ہے

ای کانگڑی - ای کانگڑی + قربان زلو حور و پری
چون در بغل می گیرمت + حقا عجائب دلبری

لکہنؤ مین طاعون کا بہت زور ہے۔

۱۶ مارچ کو کمشنر صاحب لاہور سے گورداسپور تشریف لائے روسا وغیرہ استقبال اور ملاقات کے لئے موجود تھے سنا گیا ہے کمشنر صاحب نے صرف ایک صاحب .... سے ملاقات کی اور واپس چلے گئے۔

قیصر ولیم شاہ جرمن بحیرہ روم کی سیر کو نکلے۔

ہوشیار پور مین مولوی الہی بخش صاحب وکیل کو عدالت نے صرف تہوکنے پر دو روپیہ جرمانہ کیا نگرانی دائر کی گئی ہے فیصلہ کا انتظار ہے۔

ترا و نمدم مین ایک عورت کا خاوند مر گیا اس کے غم مین بیوہ نے اپنے آپ کو کنوئین مین گرا کر خاتمہ کر لیا جب بیٹی نے ماں باپ کو مرتے دیکہا تو اسنے بھی خودکشی کر لی۔

انواج کے صحت کے امتحان سے یہ تجربہ ہوا ہے کہ پست قد کٹادہ سینہ سپاہی سب سے زیادہ طاقتور اور زحمت کش ہوتے ہین۔

وڈیانہ (ملک امریکہ) کے ڈاکٹر ہیل صاحب اب ایک تجربہ کرنے لگے ہین جس سے امید رکھتے ہین کہ آئندہ کالے حبشیون کی اولاد مصنوعی طریقہ پر گوری پیدا کی جا سکیگی بیسنکار ونکا درحقیقت ماما گر یہ مین رنج ہوئے بڑا بہاری اثر پڑ جاتا ہے اور اگر کہین خاص حالتون مین رکھنے سے کالو نکا لڑکا گورا پیدا ہو سکے تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی

ہفتہ مختتمہ ۸ مارچ سنہ تک ہند مین وبائے طاعون ۱۹۲۸۹ فوتیان ہوئین جو کہ ہفتہ سابق سے بکثرت زیادہ ہین۔

پنجاب مین طاعون سے ۵۰۵۵ لوگ فوت ہوئے

مہم سومالی لینڈ مین جنرل مننگ نے دشمن کی حمایت پر کامیاب حملہ کیا ۱۵۰ آدمی ملا کے قتل ہوئے اور تین ہزار اونٹ بھی ان کے گرفتار کئے گئے۔

لاہور مین کیکر سنگھ اور کلو پہلوانون کی کشتی بروز سوموار ۱۴ مارچ کو ہوئی ہلے شاہدرہ مین اکہاڑہ کا انتظام تہا دس بارہ ہزار تماشائی سے کم نہ تھی پہلے کلو نے کیکر سنگھ کو نیچے دبا لیا اور پہر کیکر سنگھ نے اسے دبا لیا لیکن آخرکار کلو غالب آ گیا اور اس کی گرفت مین کیکر سنگھ کی انگلیان سخت مضروب ہو گئین جس سے کیکر سنگھ مقابلہ سے عاجز آ گیا اور ہاتھ باندہکر صاحب ڈپٹی کمشنر کے سامنے کہا کہ مین نے ہار مان لی فتح کا تمغہ کلو کو دیدیا جاوے۔

انصاف برانصاف - ناظرین نے اخبارون مین پڑہا ہوگا کہ بابو صفدر جنگ صاحب کوتوال امرتسر نے ایک مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی بنام گنیا تمار بازہ مالکان اخبارات پبلک گزٹ امرتسر وغیرہ دائر کیا تہا لیکن ابتدائی عدالت نے فیصلہ کوتوال صاحب کے برخلاف دیا تہا

نسبتاً پاکیزہ ہو گئے ہیں اس تجربہ نے مجھے یہ تو بتلا دیا کہ مجھ میں جو کمزوری ہے جس سے معاصی کی ارتکاب کی طرف میلان ہوتا ہے اس کا علاج ضرور یہاں ہے حتیٰ کہ پھر مجھے افریقہ جانیکا اتفاق ہوا وہاں کچھ عرصہ میری حالت اچھی رہی لیکن چونکہ دارالامان سے بعید بہت تھا درمیان میں سمندر بھی حائل تھا خود وہاں نیکوں کی مجلس بہت کم میسر تھی اس لئے روحانی حالت رفتہ رفتہ مکدر ہو گئی اور سخت ابتلا روحانی مجھکو پیش آیا جس کا علاج بجز اس کے اور میری سمجھ میں نہ آیا کہ میں اب مستقل رہائش قادیان میں کر دوں اور ان کمزوریوں کا قلع قمع الحمد للہ تعالیٰ کا بھی ارادہ ہو تو بخوبی طور سے کیا جاوے۔ چنانچہ اسی سابقہ تجربہ اور علاج کی ضرورت نے مجھے سب سے الگ کر کے قادیان میں لا بٹھایا ہے جسکو عرصہ دو سال کا ہو چلا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جس کا شکریہ میں عاجز انسان کسطرح سے پوری طور سے ادا کر سکوں اور یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ اس اثنا میں خود یہاں مجھے ابتلا پیش آئے اور جو قادیان میں رہنے کے لئے آئیگا آئے ضرور آویں گے لیکن خداتعالیٰ نے مجھے استقامت دی اور اس کے پچھلے فضلوں پر نظر کر کے مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی مولا کریم اپنے ایسے ہی فضل شامل حال رکھیگا آمین

غرض یہ میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب شخص خداتعالیٰ کیلئے کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اس نے دستگیری کی ہے اور مشکلات کو حل کر دیا ہے اور اسی تجربہ کی بنا پر میں بحیثیت آپ کا ایک بھائی ہونے کے کہتا ہوں کہ معمولیات سفر اور زیرباری اخراجات کا خیال مد نظر رکھ کر اس نعمت عظمیٰ تزکیہ نفس سے محروم نہ رہنا چاہیئے اور جو وقت اور موقعہ اپنے آقا اور مرشد کے قدموں میں حاضر ہو کر اس سے فیض حاصل کرنیکا مل سکتا ہے اسے ضروریات دنیوی کی خاطر ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے دنیا کے کام تو کبھی ختم نہیں ہونے۔ یہ تو اسیطرح چلے چلیں گے

کار دنیا کسے تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اس لئے اب اس موقعہ پر جبکہ خود حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے اہل پنجاب اور اہل ہند کی جماعت کا مقابلہ کر کے دکھلا دیا ہے ضروری امر ہے کہ رگ حمیت میں جوش آوے اور بڑی پھرتی سے ہر ایک قسم کی رکاوٹ کا مقابلہ کر کے اپنے امام اور پیشوا کے قدموں میں حاضر ہونا چاہیئے۔

خداتعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق کثرت سے یہاں آ کر رہنے کی اور مجھے استقامت کی عطا کرے آمین۔

میں اپنے پنجابی بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور ملتمس ہوں کہ وہ اس سرٹیفکیٹ کے حاصل کرنے کی خوشی میں اپنے خادم البدر کی اشاعت میں سر توڑ کوشش فرماویں اور خداتعالیٰ کے اس فضل کی جو ان پر ہے آگے سے زیادہ قدر کریں اور تقویٰ اور طہارت میں ترقی کریں اور اپنی دعاؤں میں مجھے بھی ساتھ ساتھ یاد رکھیں۔ م

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
کا
معائنہ

۱۱ فروری سنہ ۰۴ء کو رائے صاحب لالہ نند کشور صاحب انسپکٹر مدارس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے معائنہ کے لئے تشریف لائے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈائرکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے یہ امر تجویز فرمایا تھا کہ اس مدرسہ کو ایک لنکنگ بورڈ مدرسہ بنا دیا جاوے جس سے ہر ایک قسم کی اطلاع متعلقہ سلسلہ تعلیم براہ راست یونیورسٹی پنجاب کی طرف سے ان کو ملتی رہے اس امر کی تحقیقات پر رائے صاحب موصوف تشریف لائے تھے۔ آپکی شکل سے بزرگی اور شرافت ٹپکتی تھی اور بڑے اخلاق اور شفقت سے ہر ایک ضروری امر کو دریافت فرماتے تھے جس سے یہ امر مترشح ہوتا تھا کہ جس دل و دماغ سے آجکل عام تعلیم یافتہ ہندو خصوصاً آریہ ہمارے سلسلہ کو دیکھتے ہیں خدا کے فضل سے رائے صاحب کا دل و دماغ اس قسم کے متعصبانہ خیال سے بالکل پاک ہے اور ابھی تک اہل اسلام کے ساتھ محبت واتحاد کے ان قدیمی تعلقات کا اثر آپ کی ذات میں موجود ہے جو آج سے کچھ عرصہ پیشتر کے اہل ہنود اہل اسلام کے ساتھ رکھتے تھے صاحب موصوف کے ساتھ ایک اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب اور ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب اور ایک اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب بھی تھے ان سب کے ساتھ ہو کر مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے سکول اور بورڈنگ کی عمارت اور انتظامی امور کا معائنہ کروایا اور قریب ۳ گھنٹہ تک مدرسہ کے رجسٹروں کی پڑتال وغیرہ ہوتی رہی اور ہر ایک صاحب نے اپنے اپنے فرائض منصبی کو بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی اور حسن خلق کیساتھ نبھایا جس کے لئے ہم مدرسہ صاحبان کا عموماً اور رائے صاحب کا خصوصاً شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مدرسہ کی رائے بک (وہ کتاب جس میں معائنہ کرنیوالے اصحاب اپنی رائے لکھا کرتے ہیں) پر جو کچھ رائے صاحب لالہ نند کشور صاحب نے تحریر فرمائی ہے اسکا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میں نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا معائنہ بتاریخ ۱۱ فروری سنہ ۰۴ء بمعہ بابو ہیرا چند اس غرض سے کیا کہ آیا یہ مدرسہ بحیثیت ایک پبلک سکول کے منظور ہونے کے لائق ہے کہ نہیں اور آیا یہ اس قابل ہے کہ اپنے طلباء کو یونیورسٹی کے امتحانوں میں بھیج سکے۔؟

اس سکول کی بنیاد سنہ ۱۸۹۸ء میں **حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود نے** ایک پرائمری سکول کی حیثیت میں ڈالی تھی یہ سکول سنہ ۱۸۹۹ء میں مڈل سکول کے درجہ تک ترقی کر گیا سنہ ۱۹۰۰ء میں ہائی سکول بن گیا اور سنہ ۱۹۰۳ء میں کالج کی پہلی جماعت کھولی گئی جس میں تین لڑکے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس مدرسہ کے قائم کرنے کی بڑی غرض یہ ہے کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حضرۃ مرزا صاحب کے مریدوں کی اولاد اور دوسروں کو دیجاوے۔ انکا دن لڑکوں کا سکینڈری اور کالج والیا کا پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس مدرسہ کی اسجگہ بہت ضرورت ہے

کل خرچ مدرسہ سال گذشتہ کیلئے ۳۹۸۶ روپے تھا حالانکہ چندہ موعودہ کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی اور آئندہ ہر طرح سے امید ہے کہ وہ باقاعدہ آتا رہیگا کیونکہ اس مدرسہ کے حامی اور منیجر باثروت و قابل وثوق آدمی ہیں جن میں کہ ایک نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ بھی ہیں۔

مشرح فیس سرکاری مدارس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے اور کل فیس سال گذشتہ کی ۵۲۶ روپے تھی مگر معاف طلباء کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے قریباً ۵۴ فیصدی معاف ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر طلباء کو مفت تعلیم دینے کی طرف زیادہ رغبت پائی جاتی ہے لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا ہے کہ ایسے طلباء کی تعداد قریباً سرکاری کوڈ کے قواعد کے مطابق کر دیجاوے گی عمارت کے بارہ کمرے ہیں جو کہ موجودہ تعداد کے لئے کافی گنجائش رکھتے ہیں اور ان میں روشنی اور ہوا کی آمد و رفت کا سامان بھی عمدہ ہے اسباب اور آلات بھی ضرورت کے مطابق کافی ہیں سوائے اس بات کے کہ استادوں کے آگے ایک چھوٹی چھوٹی میز ان کے استعمال کے لئے نہیں ہے۔ سائنس کے آلات صرف برائے نام ہیں مدرسہ کے ساتھ ایک بورڈنگ ہاؤس بھی ہے جو کہ عمدہ حالت میں ہے اور انتظام بھی خوب ہے اس میں ایک چھوٹی سی ڈسپنسری (شفاخانہ) بورڈروں کے واسطے ہے جن کی موجودہ تعداد چالیس ہے ؛

مروجہ تعلیم کی سکیم بھی قریباً سرکاری مدارس کی سی ہے اور مفصلہ ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ انگریزی عربی۔ فارسی۔ اردو وجغرافیہ۔ تاریخ۔ سائنس تعلیم جسمانی بھی دیجاتی ہے لڑکوں کو ہر روز ڈرل کرایا جاتا ہے کرکٹ۔ فٹ بال کھیلنے کا بھی بندوبست کیا ہوا ہے۔

سٹاف مدرسین پندرہ آدمیوں کا ہے جس میں ایک گریجوایٹ اور دو انڈر گریجوایٹ ہیں اور باقیوں نے کوئی سرکاری امتحان پاس نہیں کیا ہوا لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ سب تجربہ کار استاد ہیں اور تعلیمی سلسلہ میں وہ گورنمنٹ یا ایڈڈ سکولوں میں رہ چکے ہیں وہ

قابل رشک امر

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کچھ عرصہ گذرا کہ اہل پنجاب کی تعریف فرمائی تھی جس .... کی طرف میں اپنے ہندوستانی احمدی بھائیوں کو خصوصیت سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ایک احمدی ایڈیٹر کے منصب کے لحاظ سے میں اپنا سب سے اول فرض یہ خیال کرتا ہوں کہ روحانی ترقیات اور ابدی نجات کے متعلق جو امور بہت ضروری اور قابل عملدرآمد ہیں ان کو اپنے بھائیوں تک پہنچایا جاوے تاکہ ہر ایک سعید جو سعادہ اور راستی کا بھوکا اور پیاسا ہے وہ سعادۃ عظمیٰ سے ایک وافر حصہ لینے سے کہیں خدانخواستہ محروم نہ رہ جاوے۔

مجھے امید ہے کہ میرے ہندوستانی بھائی اس امر سے خوب واقف ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس غرض سے قائم کیا ہے کہ زمانہ نبوی کے انوار و برکات اور تقوےٰ اور تزکیہ النفوس) کا نقشہ پھر دنیا کو ایک دفعہ دکھایا جاوے اور اسلام کا نورانی چہرہ جسکو اندرونی اور بیرونی مخالفوں نے اس وقت اپنے عملدرآمد اور نیز جہالت اور لاعلمی سے داغدار بنا دیا ہے وہ پھر اپنی پوری چمک اور دمک سے ظاہر ہو اسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث کیا ہے اور اس کا بڑا فضل اور رحمت ہے کہ اس نے ہم لوگوں کو اپکی قبولیت اور اتباع کی توفیق عطا کی ہے ورنہ دل اور دماغ جیسے ہمارے ہیں ویسے ہی ہمارے مخالفین کے بھی ہیں۔ لیکن حق حکمت اور راستی کی ایک بات جو کہ ہماری سمجھہ میں آگئی ہے۔ ان کی سمجھہ میں نہیں آتی پس ہمارے قلب اور دماغ کو ایک امر عظیم کے فہم اور قبول کے قوائے عطا کر دینا اور دوسروں کو اس سے محروم رکھنا ایک بڑا انعام الٰہی ہے جس کی قدر ہم سب کو کرنی چاہئے۔

قادیانی اخباروں اور رسالوں میں جو مضامین تقوےٰ اور طہارۃ کی تحصیل کے لئے نکلتے رہتے ہیں انمیں ایک یہ بھی بات بیان ہوتی ہے کہ مطلق تلاوت کتب سماوی کی انسان کی نجات کے لئے کفیل نہیں ہے اگر مطلق تلاوت سے نجات کی کٹھن منزل طے ہو سکتی تھی تو پھر انبیاء و مرسلین اور ان کے خلفائے راشدین کی بعثت کی ضرورت نہ تھی اسی لئے خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ایک خاص بندہ اپنے بندوں میں سے منتخب کرتا رہا ہے جسکو علم کتاب دیا جاتا ہے اور اس کے وجود مبارک میں ایک انفعالی اثر رکھا ہوا ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کی مجلس میں کثرۃ سے رہتے ہیں ان پر وہ اثر پڑتا رہتا ہے اور جیسے سورج کی دھوپ میں آنے سے ایک حرارت جسم میں سرایت کر کے اندرونی اخلاط میں ایک خاص تغیر پیدا کرتی ہے اور برودت سے جو انجماد رگوں ریشوں میں ہوتا ہے اسکو دور کرتی ہے اسیطرح اس مزکی النفس انسان کی مجلس اور صحبت سے اندرونی قویٰ اور اخلاط جو کہ روحانی کاروبار کرنے سے معذور ہوتے ہیں یا ان کا قوام اعتدال پر نہ ہونے کی وجہ سے افراط اور تفریط کی صورۃ میں ہوتا ہے اپنی اصلی محوری اور اعتدال پر آجاتے ہیں خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بھی اس کی طرف اشارہ فرما کر بتلاتا ہے کہ تزکیہ نفس کا بڑا مدار مزکی نفس انسان کی صحبت اور معیت ہے کیونکہ تزکیہ کی صفت صرف خدا کے مامور اور مرسل کی ہی آئی ہے کتاب سماوی کی نہیں آئی اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ مامورین الٰہی کے ہم مجلس اور ہم صحبت کثرت سے ہوتے رہتے ہیں وہ تقوی کے مدارج میں ترقی کرنیوالے اور صدیق اور فاروق جیسے خطابوں کے مستحق ہوتے ہیں۔ اہل پنجاب کی تعریف میں جو مختلف تذکرے ہوئے ان کا خلاصہ یہ ہے:

پنجاب کے لوگ بار بار حضرۃ امامؑ کے پاس آنے کی وجہ سے صدق و صفا میں ترقی کر رہے ہیں اور بعض ایسے نظر آتے ہیں کہ عنقریب عبد اللطیف بننے والے ہیں اور یہ پنجاب پر خدا کا فضل ہے کہ وہ حضرۃ امام کیطرف توجہ کرتا جاتا ہے۔

پس یہ ہندوستانی احمدی بھائیوں کے لئے ایک رشک کا مقام ہے دیکھو اہل پنجاب ترقی کرتے جاتے ہیں اس ترقی کی کیا وجہ ہے صرف یہی کہ ان کی آمد رفت کثرۃ سے ہے اور اس کثرت صحبت اور مجلس سے ان کی نفوس کا تزکیہ ہو رہا ہے دن بدن فانی اور جسمانی خواہشوں کا جوش فرو ہو کر ایک تازہ قوت اور نشو و نما ان کی روحانی قویٰ کو بخش رہا ہے جس سے وہ قرب الٰہی کے منازل بتدریج طے کرنیکے قابل ہوتے جاتے ہیں میں ایک دلی ہمدردی سے آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ آپ پیچھے نہ رہیں اس میں شک نہیں کہ قرب کے جو اسباب اہل پنجاب کو میسر ہیں وہ آپ کو نہیں مثلاً لاہور یا امرتسر یا سیالکوٹ کے احباب جیسے اپنے چند یوم کی رخصتوں میں قلیل مصارف پر قادیان ہو کر واپس ہو جاتے ہیں مگر تاہم ان کے اندر ایک جوش اور شوق اس مقبر کی صحبت سے مستفید ہونے کا ہے جو بار بار ان کو یہاں لے آتا ہے اگر اسی قسم کی کثرۃ آپ صاحبوں کی بھی ہووے تو امید ہے کہ آپ ان سے ثواب میں ضرور بڑھ جاوین۔ خدا کی راہ میں جو زیادہ صعوبت اٹھاتا ہے اور مالی اور جانی نقصان برداشت کرتا ہے وہی زیادہ مقرب ہوتا ہے اگرچہ سفر اور مالی اخراجات کی صعوبتیں آپ کو زیادہ ہوں گی لیکن اسی نسبت سے ثواب بھی تو آپ ہی کو زیادہ ہوگا علاوہ ازیں محبت اور شوق کے ولولے ایسی چیزیں ہیں کہ ہر ایک مشکل سے مشکل امر کو آسان کر دیتی ہیں۔

میں نے اپنے آقا اور امام علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانی کئی بار سنا ہے کہ جب انسان خدا کے لئے قدم اٹھاتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے اور ایک ایک قدم پر اس کے لئے حسنات لکھتا ہے اور ہر ایک مشکل کو اس کے لئے کھولتا ہے۔

میرا اپنا تجربہ بھی اس کے متعلق یہ ہے کہ جب ابتدائی ایام میں میں نے حضرۃ میرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام سے بیعت کی تو مجھے یہ علم نہ تھا کہ آپ کا دعویٰ مہدی اور مسیح موعود ہونے کا ہے اور نہ مجھے دینی علوم سے کچھ بہرہ تھا جس سے میں مہدی اور مسیح کے وجود کی ضرورت کو محسوس کرتا مجھے دل میں یہ خلش رہا کرتی تھی کہ بعض ایسے امور ہیں کہ جن کو میں گناہ اور معصیت جانتا ہوں اور وہ برے بھی ہیں مگر تاہم پھر بھی باوجود اس علم کے وہ سرزد ہو جاتے ہیں کوئی ایسی تجویز ہونی چاہئے جس سے وہ امور ...... سرزد نہ ہوں ان ایام میں تزکیہ نفس کے متعلق بعض کتب کے مطالعہ کا اتفاق ہوا اور صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات پڑھ کر طبیعت میں یہ امنگ پیدا ہوتی تھی کہ اگر ان صفات کے لوگ اب بھی موجود ہوں تو ان سے ملاقات کریں غرض کہ نفس کی کمزوریوں کے علاج کا خیال میرے دل پر غالب تھا اور مرزا صاحب کا چرچا سنکر میں نے تجربۃً بیعت کی کہ دیکھیں اس سے کیا فوائد مرتب ہوتے ہیں بعد بیعت کے ایک تغیر میں نے اپنے اندر محسوس کیا اور مجھے قادیان میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ فاسقانہ خیالات میرے قلب میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور کوئی شے ہے کہ ان کو داخل ہونے نہیں دیتی۔ بعد بیعت کے میں قادیان سے چلا گیا اور پھر جب تک دو سال کے قریب میں لاہور میں رہا میرا ہمیشہ یہ دستور رہا کہ جب کبھی ظلمت بھرے خیالات کا غلبہ اپنے اندر پاتا ....

تو جھٹ ایک شب یا ایکدن کے لئے قادیان آجاتا اور حضرت مرزا صاحب سے ملکر چلا جاتا اور میں دیکھتا کہ میرا جسم آگے سے ہلکا پھلکا ہو گیا ہے اور خیالات

تمام متدین اور پرہیزگار آدمی ہیں اور صرف حضرت مرزا صاحب کے خدمت میں رہنے کی خاطر اور ان کو مریدوں میں دینی و دنیوی تعلیم پھیلانے کی خاطر برائے نام تنخواہوں پر پڑے ہوئے ہیں +

اپریل ۱۹۰۳ء سے انٹر سکول رولز کی پابندی کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر رجسٹروں کے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ قریباً بیس لڑکوں کا داخلہ ایسا تھا کہ ان میں سے وجہ نہیں بتلائی جا سکی اور بعض کو بغیر سارٹیفکیٹ کے داخل کیا گیا ہے اور ایک دو کو اعلیٰ جماعت میں بھی کر لیا گیا ہے ان تمام باتوں کی طرف میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب کو توجہ دلائی ہے اور ان کو لکھ دیا ہے کہ اگر انٹر سکول رولز کی پورے طور سے پابندی آج کے دن سے کی جائے گی تو مجھے اس سکول کے منظور...... کرانے کے لئے آئندہ اگست میں سفارش کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ مدارس کی منظوری کے واسطے وہی وقت مقرر ہے فقط

دستخط

نند کشور انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر کیمپ

بٹالہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء

اعتراض کا جواب

رحمت خان صاحب (خانقاہ ڈوگران) نے

۱۲ مارچ کے پیسہ اخبار کلب کے کالموں میں قبر مسیح پر ایک اعتراض کیا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہوتی تو عیسائی بجائے یورپ و امریکہ کے کشمیر افغانستان اور بلوچستان ایران و وسط ایشیا میں ہوتے۔ اس کا جواب ذیل میں لکھا جاتا ہے کیا ہمارا نادان دشمن پیسہ اخبار اسے بھی درج کر دیگا صرف اس کی خاطر ہم مختصر الفاظ لکھتے ہیں ؛

جواب (۱) سائل کے سوال کے تو یہ معنے ہیں کہ چونکہ مسیح علیہ السلام کے نام لیوا یورپ و امریکہ میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں اس لئے مسیح کی قبر اگر ہوتی تو وہاں ہوتی یا کم از کم اس کے نزدیک۔ اس کثرت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے یورپ و امریکہ میں اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ گذارا ہو حالانکہ واقعات کے بالکل برخلاف ہے یورپ امریکہ تو درکنار انکو تو کسی دوسری ولایت کا آب و دانہ ہی نصیب نہ ہوا یہودیوں کی سرزمین پر جان چھپانے کی کوئی جگہ نہ ملی تو اوپر بھاگے اور جب تک یہودی یا یہودی صفت لوگ زمین پر موجود ہیں ان کو ہرگز جرأت نہیں ہو سکتی کہ دوبارہ زمین پر آویں ورنہ اگر انکو کچھ بھی تاب مقابلہ ہوتی تو زمین پر ہی رہکر دشمنوں کا مقابلہ کرتے۔ پس ثابت ہے کہ وہ یورپ اور امریکہ تو گئے ہی نہیں اور اسی لئے کسی امت کی کثرت اس امر کی مستلزم نہیں رہی کہ ان کا ہادی اور مرشد ضرور اسی جگہ مدفون ہو۔

بلکہ خود مسیح کا جو مقام مولد اور جائے صلیب ہے اور جہاں انہوں نے کچھ عرصہ منادی کی وہاں ان کے جانی دشمن اور مستوجب لعنت اور تبرا بھیجنے والے یہودی جن سے ڈر کر اس نے جان بچائی ابھی تک موجود ہیں مسلمان بھی وہاں آباد ہیں ہاں اگر یہ فخر حاصل ہے تو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ جو مقام (عرب) آپکا مولد اور مدفن ہے وہاں ایک بھی آپ کا دشمن موجود نہیں ہے سب آپ کے ثنا خوان اور غلام اور آپکا کلمہ پڑھنے والے موجود ہیں اور مقابلہ سے دیکھو تو اس سے آنحضرۃ صلعم کی قوت قدسی اور روحانیت کا پتہ ملتا ہے اس کے مقابلہ پر مسیح کی کچھ بھی حقیقت نہیں رہتی +

(۲) موجودہ عیسائی جس قدر یورپ و امریکہ میں ہیں ان کا ایک بڑا حصہ بحیثیت مذہب کے ہرگز عیسائی نہیں ہیں۔ اور جو ہیں وہ مسیح کی تعلیم کے منکر مسیح علیہ السلام کے کلفتہ ایروشلم سے چلے آنے کے بعد پولوس نے کفارہ اور تثلیث کا غلط عقیدہ تراش کر اس مسیح کی طرف منسوب کیا۔ اور عیاش اور فاسق طبع لوگوں نے من بھاتی مرادیں پوری ہوتے دیکھکر اسے قبول کر لیا۔ اس لئے یورپ اور امریکہ کے عیسائی مسیحی عیسائی ہرگز نہ ہے بلکہ پولوسی عیسائی ہوئے جن کو مسیح کی حقیقی تعلیم سے جو اسلام سے کسیطرح سے منافی نہیں ہے کچھ بھی مس نہیں ہے اور ان کو حقیقی معنوں میں عیسائی کہنا ہی غلط ہے

(۳) جب تک پولوس نے موجودہ عیسائی مذہب کا تو وہ طوفان نہیں کھڑا کیا تھا تب تک جس قدر لوگ حضرۃ مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے وہ عیسائی لقب سے ہرگز نہیں پکارے جاتے تھے بلکہ یہودیوں کا ایک فرقہ کے نام سے نامزد تھے ان کا طریق عبادت وغیرہ سب کچھ توریت کے مطابق تھا جس پر خود مسیح بھی عمل درآمد کرتا تھا اس لئے یہ امر ضروری نہیں کہ مسیح ؑ جب کشمیر آئے تو جن لوگوں نے ان کو قبول کیا وہ ضرور عیسائی مشہور ہوتے بلکہ جیسے کہ تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کشمیر بنی اسرائیل ہیں وہ مسیح کو قبول کر کے بھی یہودی ہی کہلائے اس لئے یہ امر ضروری ہوا کہ جو لوگ کشمیر وغیرہ میں مسیح پر ایمان لائے تھے وہ عیسائی بھی کہلاتے اس کی نظیر ہم اہل اسلام میں بھی دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اپنے وقت کے مجددین اور ماموریں کو قبول کرتے ہیں اگرچہ وہ ایک خاص فرقہ تو مشہور ہو جاتے ہیں جیسے حنفی حنفی وغیرہ لیکن تاہم وہ اہل اسلام ہی مانے جاتے ہیں اور خاص اس فرقہ سے عرف عام میں نامزد نہیں +

اس لئے اہل کشمیر کے ناموں کے ساتھ لفظ جو بھی لگا ہوا ہوتا ہے جو کہ انگریزی لفظ جیو (Jew) ہے جس کے معنے یہودی کے ہیں جیسے احمد جو۔ رحمان جو وغیرہ ہیں

(۴) اس امر کا ثبوت کہ اہل کشمیر اور اس کے گرد و نواح نے مسیح کو قبول کر لیا تھا یہ ہے کہ وہ لوگ ابتک اس کے مزار کی تعظیم و تکریم ویسی ہی کرتے ہیں جیسے ایک ہادی اور مرشد کے مزار کی عام لوگ کیا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک وہ مقبرہ محفوظ چلا آیا ہے پھر جب اسلام آیا تو چونکہ مسیح کی حقیقی تعلیم اسلام کے منافی نہ تھی اس لئے وہ سب مسلمان ہوگئے اگر ان لوگوں نے بنی اسرائیل ہوکر مسیح کو قبول نہ کیا ہوتا تو ہند میں اسلام کی آمد پر ضرور تھا کہ بعض مسلمان ہوتے اور بعض بدیں وجہ یہودی رہتے کہ ابھی ان کے نزدیک مسیح آسمان سے تو آیا ہی نہیں تو نبی آخر الزمان کیسے پیدا ہو گئے اور پھر ان کا بقیہ پایا جاتا تمام افغانستان اور کشمیر کا مسلمان ہو جانا اس امر پر دلیل ہے کہ انہوں نے مسیح کو شناخت اور قبول کر لیا تھا اور اسکی سچی تعلیم ان کو ملی اسی لئے بلا حیلہ و حجت وہ مسلمان ہو گئے +

رسید زر

۱۵ مارچ تک

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی ڈاک شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ہر سے زیادہ ہے ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک ہے

عبداللہ صاحب رنگریز ملتان ۶ر
عالی جناب فضل الٰہی صاحب رئیس راولپنڈی ...... ہے
منشی عبدالکریم صاحب لودیانہ عہ
محمد اظہر الدین صاحب اروپ عہ
حافظ احمد دین صاحب چک اسکندر عہ
محمد علیخان صاحب افریقہ سہ
میر احمد شاہ صاحب راولپنڈی عہ
میاں عبداللہ طالبعلم جموں عہ
محمد عالم صاحب قاضی کوٹ عہ
نور بخش صاحب جالندھر ہے
سید جلال صاحب بربرا افریقہ عہ
مسماۃ جیوان صاحبہ عہ
سید مبارک علی صاحب مزنگ ۱ر
منشی غلام علی صاحب بہیو عہ
چودہری غلام حیدر صاحب وزیر آباد عہ
چودہری رستم علی صاحب انبالہ عہ
حکیم محمد قاسم صاحب نیول کلارک عہ
منشی نجم الدین صاحب کریل عہ
منشی نظام الدین صاحب از لنگر...... عہ
میر مردان علی صاحب دکن عہ
جناب حبیب الرحمن صاحب پھگواڑہ عہ
شیخ احمد اللہ صاحب والد اللہ داد عہ
منشی محمد حسین صاحب طفروال عہ

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہی اور بہی کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب د ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور سکو ذریعہ سی بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہی جو بدایتا اٹھین درج تابیا اپنیر مشتمل کر شیر السان صحت نہیں رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہی اور خیالات میں یکسوئی اور انکی ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہی اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنیوالون نے مبالغہ کئے ہین کہ آسمان اور زمین قلابے ملا دئے ہین اور انکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہو تاہم لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی تفصیلات صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عملیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہی جیسے خدا کا ارادہ کسی ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہی ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہی اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہی جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلٰوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی اس کی اور دیگر معترضین کے اعتراضون کی جواب اس مین دئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہی اور سلسلہ جہاد و اور خر دجال یاجوج ماجوج نفخ صور وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سوصفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہی اور رسالہ کم حر ن لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہی خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھو وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ جسمین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ا ر

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہی قیمت ا ر (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ا ر

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادقی قیمت ۳ ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب جناب فاضل امروہی قیمت ا ر

الہامی دعا - رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ا ر

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ا ر

نظم برائے نفسنورات بطریق کامن مصنفہ " " "

رد تناسخ احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیرکوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ا ر فی تولہ اوسط قسم تاجرانکو

الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود ع کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۰×۲۶ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے ملسکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ع - کارڈ سائز فی ہر کیبنٹ سائز فی ہر نصف درجن کی خریدار کو

مذکورہ بالا اشتہار کی حوالہ سی تمام درخواستین بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آئی

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہیئے)

(۱) **حجم** اخبار کا ۸ صفحے ہین جسمین ٹائیٹل پیج شامل ہے وہ فالتو صفحہ صرف امتحانا چند ماہ اشتہارون کی لئے ایزاد ہین بعض تاریخون پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبرون مین وضع کر لئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہونچانا ہے بصورت نہ ہونے تقریرون وغیرہ کے آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ عملدرآمد اور ازدیاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن سے نکات اور جماعت احمدیہ کی خبرین اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ...... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸ - ۱۶ - ۲۴ - ہین اور حتی الوسع بڑی و پابندی سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہین لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہیئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہین۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح مین اخبار پہونچگیا ہو اور آپکو نملا ہو تو تاریخ رسید کر ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہیئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کی وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہیئے جہان پتا بدلنا ہی ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نملا تو ہم ذمہ وار نہین۔

(۷) **چندہ سالانہ** پیشگی مگر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاویگا پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ۸ ر ... **برٹش انڈیا** فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ... جو خریدار ایک ماہ بعد ادا کریگا قیمت

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان ع اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے ذکر فرمایا اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بے نظیر تفسیر زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہی خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ...کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے - بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۲ ر **المشتہر** خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہیئین نہ کہ دفتر البدر مین۔

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہی فائدہ یہ ہو کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین **نمبر ۱** ابٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۱۲ ار **نمبر ۲** - مبٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ ر **نمبر ۳** - مبٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۸ ر **نمبر ۴** انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ ر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے **پتہ** ایس جی - ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور نیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی دھصری پنکھ دلنگی ہر قسم رومال وسوسی ہر قسم دھر کے بنیان و جراب ہر طرح کی ولیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی گیس یعنی بتی کمربند سواران وسپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کی جوتی خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور شو زولیسی انگریزی اور پنجابی دلودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلان نقشہ مردانہ اور زنانہ لکڑی کا اور سینگ کے ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے - دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجران میٹھا بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین محمد افضل و معراج الدین صاحب پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

V.P. 0

Amount to be reco
Rs. 2 A

چودھویں ہے چاند یہ البدر

فیض ہے امام احمد کا

ان اللہ قد صح لکم وقت مسیحہ وما ترکم مرادہ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

جلد ۳ ۔ نمبر ۔ ۔ ۔ ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

خریداروں کو اطلاع ۔ سلسلہ کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے ... ہر وقت اشاعت ... سٹاف کی تکمیل اور ... داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ۵ ... ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جب کہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا ... روز کی دیر ہو جائے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرنے کے کارخانہ کو ... الوسع دیانتداری ...

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
خواں تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
سونے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
اب غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
نیکی کو کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
ابا کوئی تمہیں جبر نہیں غیر قوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اک قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہوگئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
کرتی نہیں ہے منع صلیٰۃ اور صوم سے
عادۃ میں رہی کر بیاض و گناہ کو
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کا فرانہ ہے
رو رو کے ہو دعا کہیں بھی وہ اثر نہیں
شیطاں کی ہیں خدا کے وہ سیارے دل نہیں
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوکر

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا
وہ نور مومنانہ و عرفان نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجیے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجیے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اک بیہودہ بیانیں سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں ... میں اصلا فروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہیں نشان جو دکھلا گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتا کر گئے تمہیں
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں
تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا

اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
ہونگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بے خوف و بے گزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں
ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

نوٹ ۔ یہ نظم کا اشتہار حضرۃ امام الزمان علیہ السلام ... شائع کر دیا تھا ... جو دو سال ہوئے ہیں جبکہ ... اس جلسہ ... سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا ...

ملفوظات حضرۃ احمد مسیح الزمانؑ

سلسلہ کے دیکھو نمبر ۴ جلد ۳ مورخہ ۸ فروری

خداتعالے قرآن شریف فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور یعنی شکرگذار اور سمجھدار بندے بہت کم ہوتے ہین جو کہ حقیقی طور پر قرآن پر چلنے والے ہین اور خدا تعالے نے ان کو اپنی محبت اور قوّت عطا کی ہے وہ خواہ قلیل ہون مگر اصل مین ہی سواد اعظم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو امت کہا ہے حالانکہ وہ ایک فرد واحد تھے۔ مگر سواد اعظم کے حکم مین ہین +

یہ کبھی نہین ہوسکتا کہ جو لوگ شرارتون منصوبون اور حیلہ بازیون مین رہتے ہین ان کا عمل ایک بالشت بھی آسمان پر جاسکے اور وہ ان نیک بندون کے برابر ہون جن کی عظمت خدا کی نظر مین ہے۔ عبداللطیف کی ہی ایک نظیر دیکھ لو کہ بابار موقعہ ملا کہ جان بچا دے مگر اس نے یہی کہا کہ مین نے حق کو پا لیا اس کی آگے جان کیا شئے ہے سو چیز دیکھو کیا جھوٹ کے واسطے دیدہ دانستہ کوئی جان جیسی عزیز شئے دے سکتا ہے۔

ایک بدنصیبی ان لوگون کی یہ ہے کہ صحبت آکر نہین حاصل کرتے۔ اور دور دور رہتے ہین ان کے اسلام کی مثال ایک تصویر کی مثال ہے کہ اس مین نہ ہڈی ہے نہ گوشت۔ نہ پوست نہ خون۔ نہ روح اور پھر اسے انسان کہا جاتا ہے۔ اپنی کثرت پر ناز کرتے ہین۔ کتاب اللہ کی عزت نہین کرتے حالانکہ اس کثرت پر آنحضرتؐ نے لعنت کی ہے آپ نے دو گروہون کا ذکر کیا ہے ایک اپنا اور ایک مسیح موعود کا۔ اور درمیانی زمانہ کو جس مین ان کی تعداد کروڑون تک پہونچی اور کثرت ہوئی فیج اعوج کہا ہے۔ پھر اصل مین یہ کثرت بھی نہین ہر خود ان مین پھوٹ پڑی ہوئی ہے ہر ایک کا الگ الگ مذہب ہے ایک دوسرے کی تکفیر کر رہا ہے جب یہ حال ہے تو کیا خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے والا نہ آوے گا۔ خود انہی مین سے ہین جو مانتے آتے ہین کہ مسیح اسی امت مین سے ہوگا صحیح حدیثون مین اماکم منکم موجود ہے سورہ نور مین منکم ہے +

معراج مین آپ نے اسرائیلی مسیح کا حلیہ اور دیکھا اور آنے والے کا اور بتلایا پھر کیا یہ مسیح نہین ہے کہ اس بات پر اجماع ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلعم سے پیشتر سب انبیاء فوت ہوچکے ہین ان تمام ثبوتون کے بعد اور ان کو کیا چاہیئے +

۱۲ جنوری ۱۹۰۴ء

سیر

ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا - یہ اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ اس مین ہلاکت اور عذاب مختلف پیرائون مین ہو رہے ہین۔ کہین طوفان سے کہین زلزلون سے۔ کہین آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتین دنیا مین ہوتی ہی ہین مگر آج کل ان کی کثرۃ خوارق عادۃ طور پر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے اس آیت مین طاعون کا نام نہین ہے صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قوۃ اور پوری توجہ سے لوگون نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے اور عظمت الٰہی کو دلون سے اُٹھا دیا ہے اب صرف واعظون کا کام نہین کہ اس کا علاج کرسکین عذاب الٰہی کی ضرورت ہے۔

بابو شاہ دین صاحب نے کہا کہ حضور عذاب سے بھی لوگ عبرۃ نہین پکڑ سکتے ہین کہ ہمیشہ بیماریان وغیرہ ہوا ہی کرتی ہین فرمایا قرآن شریف مین طوفان نوح کا ذکر ہے۔ زلزلہ کا ذکر ہے بجلی کا ذکر ہے اور یہ سب حادثات دنیا مین ہمیشہ ہوتے رہتے ہین کیا ان کے نزدیک یہ عذاب الٰہی نہ تھے جن کا ذکر خدا نے کیا ہے اور ان سب کا .... ہمیشہ دنیا مین وجود رہتا ہے مگر جب کثرت ہوا اور ہولناک صورت سے ظاہر ہون اور ایک دنیا مین تھلکہ پڑ جاوے تب یہ نشان ہوتے ہین وحی بھی اسیطرح سے ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ لوگون کو سچی خوابین آتی ہین۔ تو پھر انبیاء کی خصوصیت کیا ہوئی خصوصیت ہمیشہ کثرۃ اور درجہ کمال سے ہوتی ہے۔ اب اس وقت جو ہلاکت مختلف طور سے ہو رہی ہے اس کی نظیر یہ دکھلاوین

گذشتہ دنون مین عالی جناب احسان علی خان صاحب برادر نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرۃ اقدس سے نیاز بھی حاصل کی تھی اور آپ نے ایک جامع تقریر بھی اس وقت فرمائی تھی جس سے آپ کے اکثر شبہات و شکوک کا قلع قمع ہوا تھا اسی کا ذکر ہوتا رہا۔ کسی کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کہ ان کے ایک مصاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسیح و مہدی کی ضرورۃ نہین کیونکہ لوگ نمازین پڑھتے ہین +

اس پر آپ نے فرمایا کہ عام طور پر و صریح دلون مین گھر کرگئی ہو لاکھ ہا مسلمان عیسائی ہوگئے ہین صلیبی فتنہ بڑھ رہا ہے اگر اب بھی ضرورت نہین تو کیا یہ چاہتے ہین کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے اس کی تو وہی مثال ہے کہ ایک میت موجود ہو اس مین روح کا نام و نشان نہ ہو اور صرف اس کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھکر کہا جاوے کہ یہ میت نہین ہے۔ اگر نہین تو اور چار دن رکھکر دیکھلو جب سڑیگا تو خود پتہ لگ جاوے گا۔ روحانیت کا نام و نشان نہین صرف پوست ہی پوست ہو اُسے بھی کہتے ہین کہ ضرورۃ نہین +

اہل الشیعہ کو جو محبت حضرۃ امام حسین علیہ السلام سے ہے اور آپ کے واقعہ شہادۃ کو سنکر جسطرح ان کے جگر پارہ پارہ ہوتے ہین اس مین سے تکلف اور تصنع کو دور کرکے باقی ان لوگون کے حق مین جو دلی خلوص سے امام سے محبت رکھتے ہین اور ان کی شان مین ہر ایک قسم کے غلو کو معیوب قرار دیتے ہین فرمایا کہ اس بات سے ہم منع نہین کرتے کہ کوئی کسی بزرگ کی محبت یا جدائی .... مین آنسوؤن سے رولے

فرمایا کہ ہدایت کے ۳ طریق ہین۔ بعض لوگ تو کلمات طیبات سنکر ہدایت پاتے ہین۔ بعض تہدید کے محتاج ہوتے ہین۔ بعض کو آسمانی نشان اور تائید نظر آجاتی ہے کیونکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اب اس وقت جو کچھ خدا دکھلا رہا ہے وہ چشمدید ہے دوسرے تقول ہین +

یکم فروری ۱۹۰۴ء

سیر

اتمام محبت کی تکمیل

فرمایا کہ قویٰ خواہ کتنے ہی قوی ہون اور عمر کس قدر ہی اچھی کیون نہ ہو مگر تاہم عمر کا اعتبار نہین ہے نہین معلوم کہ کس وقت موت آجاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریر دون گ

ہم نے پورا کر دیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہونچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں اور محض مولویوں کو کہنے سننے سے وہ حق سے دور رہتے ہیں جو کچھ یہ مولوی کہہ بیٹھتے ہیں اسے آمنا وصدقنا کہکر مان لیتے ہیں۔ ہماری طرف کی باتوں اور دعووں اور دلیلوں سے محض ناآشنا ہوتے ہیں [illegible] ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جاکر بذریعہ تقریر کے لوگوں پر اتمام حجت کیجاوے اور ان کو بتلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں فقط۔ دراصل یہ ایک لمبی تقریر تھی جسکا خلاصہ میں نے درج کردیا ہے حضرۃ اقدس کی سیر کو نکل گئے تھے اور میں پیچھے پہونچا۔ حافظ [illegible] صاحب اور ڈاکٹر رحمت علی صاحب [illegible] یہ خلاصہ درج کیا گیا ہے [illegible] اس اتمام حجت کے بعد [illegible] کے بڑے بڑے شہریا تو خدا تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہوں گے اور بصورت انکار [illegible]

خدا تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان

فرمایا کہ عمر کی نسبت اگرچہ مجھے الہام بھی ہوا ہے اور خوابیں بھی آئی ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو مجھے اپنی عمر کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے پھر مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ ان کو عمر کا کوئی وعدہ بھی نہیں ملا ہوا مگر پھر بھی وہ ایسے عمل کرتے ہیں جیسے کہ مطلق موت آنی ہی نہیں۔ سعادت یہ ہے کہ موت کو قریب جانے تو سب کام خود بخود درست ہو جاویں گے۔

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے آثار بتلائے مگر تاہم اگر ذرا سخت آندھی چلتی یا بارش ہوتی تو آپ گھبرا جاتے اور خیال کرتے کہ کیا قیامت تو نہیں آئی۔ اسوقت آپ کی نظر خدا کی بے نیازی پر ہوتی جنگ بدر میں فتح کا وعدہ تھا مگر تاہم رو رو کر دعائیں کرتے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فتح کا وعدہ تو ہے مگر شاید کوئی شرط اس میں ایسی پنہاں ہو جس کا مجھے علم نہیں تو پھر فتح نہ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیسا وعدہ تھے مگر آخر قوم کی قوم جنگلوں میں مر کھپ گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ الٰہی وعدے جن شرائط کے ساتھ مشروط تھے ان کو

برعکس قوم نے کارروائی کی۔ جماعت کی تباہی کا اثر یا مور پر پڑتا ہے۔ جنگ احد میں [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا نقصان ہوا آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی سر زخم آیا آپ کو [illegible] دانت شہید ہوا۔ خود اس قدر سر میں دھنس گئی [illegible] لگاکر اسے نکالتے اور نہ نکلتی۔ اللہ تعالےٰ کی بے نیازی کے آگے کسی کی کیا پیش جاسکتی ہے۔

۲ فروری سنہ ۱۹۰۳ء سے ۴ فروری تک۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت العلیل [illegible] اور بایں وجہ سیر بھی ملتوی رہی برد [illegible] کے دماغی امراض جو آپ کو مصلحت الٰہی سے لاحق ہیں ان کے دورے [illegible] آپ [illegible] ناغہ کا باعث ہوتے ہیں اور حوادث کا زلزال اور وفات میں [illegible] ہیں ناظرین نہیں۔

مرحوم رحمت علی	کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ اس کی پاکیزہ اطوار کی [illegible]

ہے کہ افریقہ میں [illegible] چھوٹی اسی عمر میں [illegible] سال تین اور [illegible]

شہد	کے تذکرے پر [illegible] تمام شہیر [illegible]

پیدا کرنیوالی لکھا ہے [illegible] وغیرہ اور دیگر پھل اس [illegible] ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے سالہا [illegible] ہی پڑے رہتے ہیں۔

فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے انڈے پر [illegible] ہوا کہ اس کی زردی تو ویسی ہی رہی مگر [illegible] پاکر مثل پتھر کے سخت ہوگئی۔ جیسے [illegible] ویسے ہی وہ بھی نہیں ٹوٹتی تھی۔

خدا تعالیٰ نے اسے شفاء للناس کہا ہے واقعی میں عجیب اور مفید شے ہے [illegible] یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے ریاضت کش اور مجاہدہ کرنیوالے لوگ اکثر اسے استعمال کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیوں ...... وغیرہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس میں آل جو ناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ) ناس (بندے) ہیں اور اس کے قرب کے لئے مجاہد

اور ریاضتیں کرتے ہیں ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے تو ہمیشہ خواص کو پسند کرنا ہے عوام سے اسے کیا کام۔

تناسخ کی اصل	فرمایا کہ [illegible] آدمی فوت ہو تو صدمہ ضرور ہوتا ہے [illegible] دنیا ایسی جگہ

ہے کہ اس میں پھر ویسے [illegible] پیدا ہو جاتے ہیں نیکوں کے بھی۔ بدوں کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دنیا کو دوری لکھا ہے کہ جن [illegible] کے لوگ اس کے ایک دور میں گذر جاتے ہیں پھر اسی قسم کے لوگ وہی سیرتیں اور صورتیں [illegible] دوسرے دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

مخدوم حضرۃ مولوی [illegible] صاحب نے عرض کی کہ حضور یہیں سے [illegible] لوگ تناسخ کے قائل ہوگئے ہیں۔

۵ فروری سنہ ۱۹۰۳ء

۵ تاریخ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سیر کو تشریف لیگئے [illegible]

مداہنت کی انتہا	فرمایا دوسری قوموں کے رعب میں آکر اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے

آخر یہاں تک نوبت پہونچی کہ آپ آخر ایام میں [illegible] کے ماننے والوں کو بھی نجات یافتہ قرار دیکر [illegible] ہوا کرتی ہے کہ آخر اسی قوم کا انسان کو بننا پڑتا ہے قرآن شریف میں اسی لئے ہے لن ترضیٰ عنک الیھود والنصاریٰ حتیٰ تتبع ملتھم دوسرے کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے اسی لئے [illegible] مومن کو پرہیز کرنا چاہئے۔

فرمایا کہ مجھے کبھی یہ الہام ہوا ہے جیسے کہ براہین میں درج ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت ان لوگوں [illegible] مخالفوں میں سے [illegible] ہوگا جو ہم سے [illegible] ہوا در ہمارے ساتھ اخلاق سے پیش آنا چاہتا ہو ہاں اگر کوئی شخص طبعی طور پر کسی کی ذات میں اخلاق سرشت [illegible] ہو تو وہ شاید ہم سے اخلاق سے پیش آجاوے [illegible] ہم سے ہرگز اخلاق سے پیش آنا نہیں چاہتے۔

اجتہادی غلطی کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرۃ صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ **شاتان تذبحان کا الہام** جو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارے مین لکھا گیا تھا وہ قبل ازین کسی تصنیف مین مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپان ہوچکا ہے۔ اس پر آپ (علیہ الصلوۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم سے اجتہاد مین کوئی غلطی ہوجاوے تو حرج کیا ہے۔ اجتہاد اور شے ہے اور تفہیم الہی اور شے۔ اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دیئے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالے نے اصل اور حقیقی معنے بتلا دیئے۔ اس الہام مین یہ الفاظ بھی لکھے ہین **عسی ان تحبوا شیئا وهو شر لکم** اب دیکھنا چاہیے کہ کیا احمد بیگ جیسے منکرین کی زندگی ہماری محبوبات سے تھی یا مکروہات سے۔

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس مین تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسی غلطیاں انبیاؤن سے ہوتی رہین کہ نہین جیسے کہ خواب مین ابو جہل نے آنحضرۃ صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو آپ نے اس کے یہ معنے سمجھے کہ ابو جہل کسی وقت مسلمان ہوجاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا آخر عکرمہ اس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ مین آئے۔

ایک مفتری کی زندگی حباب کی طرح ہوتی ہے لیکن ہمارے سلسلہ مین سچائی کی خوشبو ہے کہ جو واعظ ہمارے سلسلہ کے خلاف مین جو مختلف مقامون پر ہوتے ہین لیکچرار ہین لیکن ہماری صداقت خود بخود لوگون کے دلون مین پڑتی جاتی ہے ان لوگون نے بہترا واویلا کیا اور روکتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہین لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے مخالف آج تک کبھی کے کامیاب ہوجاتے۔ ہم یہان چپ چاپ بیٹھے ہین کسی تدبیر اور ایسی طاقت سے کام نہین لیتے کہ اشتہار بازی ہو نہ دورے لگا رہے ہین نہ کچھ۔ مگر تاہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ڈاک آتی ہے شاذ و نادر ہی کوئی ایسا دن ہوتا ہو ورنہ ہر روز بلا ناغہ بیعت کے خطوط آتے ہین اور کوئی دن ایسا نہین چڑھتا کہ اس مین کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیاری نہ کرتا ہو۔

تین قسم کے لوگ فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہین ایک وہ جو بغض و حسد مین جلے ہوئے ہین اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہین ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کر رہے ہین ان کی تعداد ترقی پر ہے۔

تیسرے وہ جو خاموش ہین نہ ادھر ہین نہ ادھر ان کی تعداد کثیر ہے وہ ملاؤن کے زیر اثر نہین ہین ورنہ ان کے ساتھ مل کر سب و شتم کرتے پس اس لئے وہ ہماری مد مین ہین۔

فرقہ معاندین غنیمت ہے یہ فرقہ جو معاندین کا ہے اگر نہ ہوتا تو چپ رہنے والے اصل مین کوئی شے نہین ہین انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگون کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہین ان کی باتون مین چونکہ آسمانی تائید نہین ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے خدا تعالی کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہین۔ قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے کہ دیکھین تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہین تو حق ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے۔

معاندین ہم پر کیا کیا الزام لگاتے ہین کہین کہتے ہین کہ یہ پیغمبرون کو گالیان دیتے ہین کہین کہتے ہین کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہین کرتے آخر سعید طبائع ان باتون سے فائدہ اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتے ہین۔

اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا بہت سا کام دنون مین ہو رہا ہے لوگ آگے ہی منتظر ہین۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھین اس طرف لگی ہوئی ہین کہ آنیوالا آوے۔ جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ مین ہمین پیش کرتے ہین تو تحقیق کرتے کرتے خود حق پالیتے ہین۔

۷ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پیشتر تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ مین زیادہ تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ (علیہ الصلوۃ والسلام) کو لاحق ہین اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہین جو کہ حضرۃ مسیح موعود کی علامات مین بتلائے گئے ہین آپ نے ڈاکٹر صاحب سے دورہ گردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا اور پھر آپ نے یکایک اطراف بدن کے سرد ہو جانے اور چکر اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ادویہ ان کے متعلق عرض کین آخر اسی تذکرہ مین آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہین حالانکہ اللہ تعالی کا یہ منشا نہین ہے یہ منتظر ہین کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے آوین اور دو زرد چادرین اوڑھی ہوئی ہون ایک اوپر اور ایک نیچے لیکن یہ نہین بتلاتے کہ آیا وہ چادرین آسمان پر ہی رنگی جاوینگی یا یہان سے کوئی فرشتہ لیکر آسمان پر پہونچا دینگے اور وہ اوڑھ کر نیچے اترینگے ان چادرون سے مراد امراض ہین اور یہی دو قسم کے امراض ہمین لگے ہوئے ہین۔ نیچے کی چادر سے مراد پیشاب کی بیماری ہے اور اوپر سے مراد سر کی بیماری ہے ان دونون مین ہمیشہ مبتلا رہتا ہون۔

سر کی بیماری کا راز سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورت تھی اور ہمین اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دیئے اور یہ بھی اس مین حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمین گھمنڈ نہ ہو بلکہ ہر وقت اسی کے فضل کے خواستگار رہین۔

نزول کے لفظ مین بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے اترا ہے سب کام خدا تعالے کی طرف سے ہین اس مین انسانی دخل نہین ہے اور جب وہ انسانی ارادون اور منصوبون سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالی کی طرف سے ٹھہرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہین کہ خدا خود اتر کر لڑا۔

ان لوگون نے سب امور کو جسمانی بنالیا ہے۔ چادرین رنگی ہوئی ہین گویا بھگوے کپڑے اور ہاتھ مین نیزہ اور جنگلون مین سور مارتا پھرتا ہے۔ ان مین بھی ضدین کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہین ادھر ہاتھ مین نیزہ۔

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے جسے ہم نے پردے کے عنوان سے اسی اخبار کے صفحہ پر دیا ہے۔

۸ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

سیر کے اول حصہ مین مقدمات کا تذکرہ رہا کہ اللہ تعالی کس طرح حکام کے دل پر تصرف کر کے ہماری تائید کرتا ہے اور جو ہماری منشا اور مراد ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

کسر صلیب کا جوش مسیح کی روح مین اس کے بعد روئے سخن کسوف کے مضمون کی طرف پلٹا

اور زمانہ کی حالت آپ نے بتلائی کہ جسکو دیکھو دنیا ہے دین کی فکر اس کے لئے سوز گداز ہرگز نہیں دنیا کے کیڑے بنے ہوئے ہیں عیسویت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اب صرف قلموں اور کاغذوں کا کام ہی نہیں ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کر سکے۔ کتابیں ہم نے لکھیں تو اس کے مقابل پر انہوں نے بھی لکھدیں لوگ اپنے اپنے نفس کے فکر میں اس قدر مصروف ہیں کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اور جب انہوں نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیونکر کھلے اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ ابھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہوں نے دعا کی طرف توجہ کی تاکہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید پ ۱۳ ع ۱۵۔ یعنی جب رسولوں نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے ہر ایک بات سے کنارہ کش ہو کر خدا کی طرف توجہ کی اور اس سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔

نوح علیہ السلام بھی جب وعظ و پند سے عاجز آگئے تو آخر آپ نے دعا کی اور سب ہلاک ہوئے سخت طوفان آیا۔ ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری جسے ارارات کہتے ہیں۔

ارارات کی وجہ تسمیہ۔ اس کا نام ارارات اسی لئے ہے۔ رات عبرانی زبان میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اور ارا کے معنے ہیں میں نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب خشکی کی تلاش میں چاروں طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ کچھ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی اور اسی وجہ سے اس کا نام ارارات پڑ گیا۔ غرضکہ یہ نشان بھی اسیطرح نوح کے دنوں کی طرح ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو تو پھر کل جہان دہریہ بن جاوے۔

نفخ صور کے معنے۔ مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا اس سے بھی مسیح موعود کی دعا کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے نزول از سما کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور رد نہیں کر ... سکتا آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائیں اسے ہلاک کر دیں گی۔

دل را بدل رہیست دلوں کو دلوں سے راہ ہوتی ہے پادری لوگ جسطرح سر ہیں ہرا جاتے ہیں اور ہماری استیصال کے درپے ہیں ویسے دوسرے کسی فرقہ اہل اسلام کو برا نہیں جانتے بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے ہمزبان ہوتے جاتے ہیں یہ ان کی فطرتوں نے گواہی دیدی ہے کہ اپنے مذہب کا انہوں نے ہمیں جانی دشمن مان لیا ہے جیسے چوہا جب بلی کو دیکھتا ہے تو گو اس نے اول سے نہ دیکھا ہو مگر وہ اس سے دہشت کھاتا اور سہم جاتا ہے یا جیسے بکری شیر کو سویا ہوا دیکھ لے تو تاڑ جاتی ہے کہ اب میری جان کی خیر نہیں خدا معلوم یہ علم ان کو کیسے ہو جاتا ہے الہام ہی ہوتا ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح ان لوگوں نے تاڑ لیا ہے کہ عیسائی مذہب کے دشمن اگر ہیں تو ہم ہی ہیں اور کوئی فرقہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے

فطر کے معنے فطر کے معنے پھاڑنے کے ہیں اور فطرت سے مراد ہے کہ انسان خاص طور پر پھاڑا گیا جب آسمان سے نعمت آتی ہے تو نیک قوتیں پھٹنا شروع کر دیتی ہیں۔

براہین کا وہ الہام بڑا زور والا ہے وما کان اللہ لیترک حتی یمیز الخبیث من الطیب کہ خدا ایسا نہیں کہ تجھے چھوڑ دے جب تک خبیث اور طیب میں فرق نہ کر دے۔ عیسائیوں کا جب سے پنجاب میں قدم پڑا ہے مسلمانوں نے بھی ان کی ابطال میں کمی نہیں کی رسالہ اور کتابیں وغیرہ ان کی تردید میں ہمیشہ نکلتے رہے لیکن ... کارگر نہ ہوئے اور عیسائیوں کی جمعیت بڑھتی گئی اصل میں اس کا استیصال جانکاہ اور دلسوز دعاؤں پر موقوف ہے جیسے کہ واستفتحوا سے ظاہر ہے جب تدبیریں کر کر کے انسان تھک جاتا ہے تو آخر کار پھر دعا ہی کام آتی ہے اور جب دعا اپنی انتہا تک پہونچ تو پھر مطلب ہو جاتا ہے۔

ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگوں کو اس قسم کی دعا سے مطلب ہی کیا ہے کہ اس فتنہ اور بطلان کی استیصال کے لئے دعائیں کریں ان کی توکل دعائیں اپنے اپنے نفس کی ضروریات تک محدود ہیں۔ حالانکہ اس زمانہ میں دعا ایک بڑا جنگ ہے اور خود دعا میں مشکل بھی پیش آتی ہے۔ گوشہ نشینی کی ضرورت پڑتی ہے مجھے ایکدفعہ خیال آیا ہے کہ باغ میں ایک مکان بنا لوں کہ وہاں تخلیہ میں دعا ہو کیونکہ عمر گذرتی جاتی ہے۔ اس امر کا فیصلہ ہونا چاہیے۔ نرے قلم کا اب یہ کام نہیں رہا کیونکہ پادریوں وغیرہ کے پاس روپیہ بہت ہے اور لوگوں کو اغراض نے دبا رکھا ہے۔ کسی نے نوکری کے لئے کسی نے کسی حاجت کے لئے اپنے آپ کو ان کا دست نگر بنا رکھا ہے اس لئے دلائل وغیرہ کا جو اثر دلوں پر ہونا چاہیے وہ نہیں ہوتا اب یہ وقت ہے کہ ہر ایک مومن کو چاہیے کہ دعا میں لگے۔ جو مومن آسائش کی زندگی چاہتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کا اصول یہی ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھے اپنے اوقات کو خدا تعالےٰ کے وقف کرے اور دین کی تائید میں لگے۔

حضرت مسیح کی جان بھی آخر دعا ہی سے بچی کیونکہ انہوں نے جب دیکھا کہ اب مجھکو صلیب دیں گے اور اس طرح کی موت ایک لعنتی ... موت ہوگی جس سے ایک فتنہ کا اندیشہ ہے تو آپ خدا کی بارگاہ میں بہت روئے لکھا ہے کہ ساری رات روتے رہے آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ سمع دعاؤہ للتقوی۔ کہ اس کی دعا تقوی کی وجہ سے قبول ہوئی جیسے اس مسیح کی دعا اس وقت سنی گئی کہ وہ لعنتی سے بچایا گیا ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ویسی ہی ہماری دعا بھی سنی جاوے گی اس کی دعا اپنی موت کے بچنے کے لئے تھی اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہو

درخواست دعا

ایک ہمارے ... بھائی ساکن پنجاب جو کہ گوالیار میں ہیں ذیل کے الفاظ میں احمدی جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

مجھے ایک ایسی مشکل ہے جیسے دریا میں کشتی کے بے بس ہو جانے سے اس کے غرق ہونے یا لوٹ جانے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اگر فضل الہی شامل ہو تو فوراً کنارے جا لگتی ہے اس لئے جملہ احباب کی دعا کا خواستگار ہوں

عبد اللہ از ریاست گوالیار

پردہ

آج کل عورتوں کے پردہ پر اکثر اخباروں میں لے دے ہو رہی ہے۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادہ تو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پردہ ہرگز نہ ہونا چاہئے اور ادھر پردہ کے حامی جن کے ساتھ ایک حد تک ہمارا اتفاق رائے ہے ان کی تردید کرتے رہتے ہیں اس لئے ہماری بڑی آرزو تھی کہ اس کے متعلق کبھی خود امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی کچھ کلمات نکل جاویں تو ان کو درج اخبار کر دیا جاوے وہ موقعہ ۶ فروری کی سیر میں پیش آیا جب کہ بہار کی موسم کی ہوا پر حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو۔ پھر فرمایا کہ عورتوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم منقلب ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کے حبس میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہیں اور برا جانتے ہیں لیکن جب کہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہیں ہے تو ہمیں اس کے بجا لانے میں کیا تامل ہے۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت میں [illegible] مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہیں ان کو حبس میں رکھنا معصیت کا موجب ہو میں گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتوں کے ساتھ باغ میں سیر کے لئے جایا کرتا تھا اور اب بھی ارادہ ہے کہ لیجایا کروں ✦

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہیں اور ان میں تفریط ہے اور مسلمانوں میں افراط ہے کہ گھروں کو عورتوں کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھ لیجایا کرتے تھے لڑائیوں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے قرآن شریف نے جو پردہ تبلایا ہے وہ ٹھیک ہے ✦

مولوی عبدالکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر میں ایک کتاب پردہ کی تردید میں لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیرتمند مسلمان نے پردہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی ہے اور بتلایا ہے کہ بے پردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہوں تو انگلستان اور فرانس میں جاکر وہاں کی زناکاریوں۔ بے حیائیوں۔ ولد الزناؤں کو دیکھلو۔

ایک شخص نے پردہ کی تائید میں ایک مثنوی ایک اخبار میں درج کی ہے اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک مفید اور عمدہ شئے پردہ میں ہوتی ہے اور جب تک پردہ میں ہے تب تک ہی محفوظ رہتی ہے مثلاً گندم کا دانہ اور دوسرے اناج وغیرہ لکھتے لکھتے آخر لکھا ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا کہ خدا آپ خود پردہ میں ہے فقط

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بیان کیا کہ جس قدر نو تعلیم یافتہ پردہ کے خلاف میں تقریریں کرتے ہیں ان میں سے ایک کا بھی عمل درآمد اس پر نہیں ہے اپنی بیبیوں کو انہوں نے بڑی بڑی محفوظ مکانوں میں رکھا ہے اور بالکل ان کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ لاہور کے ایک بڑے سربرآوردہ بیرسٹر نے ایک دفعہ پردہ کی مخالفت میں بڑے زور شور سے لکچر دیا آخر ایک شخص نے اسے خط لکھا کہ میں فلاں تاریخ میں لاہور پہونچوں گا آپ مہربانی کر کے اپنی بیوی کے اسٹیشن پر ملاقات کرائیں اور اپنی بیوی کو مجھ سے [illegible] کرا دیں۔ پھر بیرسٹر صاحب نے اس پر [illegible] دفعہ پردہ کا ذکر نہ کیا تھا کہ [illegible] زور دیتے ہیں کہ پردہ کی رسم [illegible] چاہیئے۔ اس پر قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی نے یہ لطیف نکتہ بیان کیا کہ پردہ کے متعلق زور دینا کہ اسے اٹھایا جاوے یہ دیوثیوں کا کام ہے پس جس حالت میں عورتیں کہ جن کے متعلق یہ مسئلہ ہے ان کی طرف سے کوئی شکایت پبلک میں نہیں کرتیں تو ان مردوں کو کیا پڑی ہے کہ یہ گلے پھاڑ پھاڑ کر اسے دور کرنا چاہتے ہیں۔ مدعی سست گواہ چست والی مثال ہے ✦

افغانستان اور مسیح موعود ع

حضرۃ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت نے اب افغانستان کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر کر دیا ہے اور آپ کی شہادۃ سے ہمارے تعلقات افغانستان سے بہت کچھ وابستہ ہوگئے ہیں اس لئے وہاں کی آمدہ خبروں سے ہمیں اور ہمارے احباب کو ایک خاص دلچسپی ہونی چاہیئے کہ ایک سرزمین جس کے خمیر میں خونریزی کا بیج بویا گیا ہے اور جہاں کو اکثیلی پر رکھکر چلنا پھرنا اس کے باشندوں کا کام ہے اور جنہوں نے اپنی نجات کا مدار صرف اس بات کو سمجھ رکھا ہے کہ ایک کافر کو تیغ بیدریغ سے ناحق قتل کر دیا جاوے۔ جب ایسی سرزمین حضرت مسیح موعود ع کے زیر اثر ہوکر ان تمام ظالمانہ خونریزی کے خیالات سے پاک صاف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت اور رحم بڑھ جاوے اور بلا امتیاز مذہب بنی نوع انسان ہمدردی کی روح ان میں پیدا ہو جاوے تو یہ ظہور بڑا عظیم الشان معجزات کے ہوگا اور بجائے اس کے کہ لاکھوں روپیہ صرف کر کے مدرسے اور مکتب وہاں قائم ہوں اور ہزاروں حیلوں سے رفتہ رفتہ ان اقوام کی اصلاح کی جاوے اور ان کی قوتوں کو کمزور کیا جاوے۔ صرف مسیح موعود کے پاک انفاس کی برکت اور تاثیر سے یہ مطلب شفقت علی خلق اللہ کا حاصل ہو جاوے تو امن پسند حکام اور مسلمانوں کے لئے یہ کس قدر شکریہ کا مقام ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تو شہید ہو کر خون کا کشتنا اس سرزمین میں بو گئے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا گئے اور آپ کے دعاوی اور تعلیم کی تخم ریزی کر گئے۔ لیکن اب یہ خونی اشتہار وقتاً فوقتاً مختلف رنگوں میں جلوہ دکھلاتا ہے۔ یہ ایک عجیب نظارہ قدرت ہے جو کہ ایمان کو تازگی دل کو سرور بخشتا ہے۔

سنا گیا ہے کہ علاقہ ترکستان میں ایک مزار ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار کہلاتا ہے وہاں سے ایک مجذوب کابل میں آیا اور اس نے مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب بڑے ظلم کے ساتھ مارے گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں لیکن یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اس کا پیر کابل میں موجود ہے اور نزدیک ہے کہ کابل پیسے کی سزا پاوے۔ عوام الناس کا چونکہ ایسے مجذوبوں پر حسن عقیدہ ہوتا ہے اس لئے کابل میں بہت کھلبلی ہے

ایسے مجذوب جو کہ ماموریں میں سے نہیں ہوتے اگرچہ ان کی کلام بحیثیت ایک تحدیانہ پیشگوئی کے نہیں تسلیم کی جا سکتی مگر چونکہ انقطاع دنیا میں وہ اہل اللہ اور ماموریں سے مناسبت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے بعض غیبی اخبار ان پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اسیطرح ہم اس مجذوب کی اس پیشگوئی پر چنداں یقین نہیں کرتے لیکن ہاں خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل چکا ہے کہ یہ ایک عظیم ظلم ہوا ہے جس کی سزا کابل ہو گیگا وہ ضرور پورا ہو کر رہیگا اور عبداللطیف صاحب شہید کا وہاں شہید ہونا اور احمدی عقائد کا وہاں رواج پانا خود حضرۃ مسیح موعود کا وہاں جانا ہی ہے ❊

محمد سعید

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ کا نام محمد سعید ہے۔ عمر آپ کی شاید ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہے مگر قد وقامت کے لحاظ سے آپ ۲۰ سال نوجوان معلوم ہوتے ہیں اور اپنے باپ کے قدم بقدم حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہیں جب آپ کے والد عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے اور ان کو کابل میں طلب کیا گیا تو بعض کمزور دل لوگوں نے مشورہ دیا کہ اپنے والد کی طرح اپنے آپ کو مرزا صاحب پر راسخ الاعتقاد ظاہر کر کے عزیز جان کو نہ تلف کرو۔ اس پر محمد سعید صاحب نے ان کو جواب دیا تھا کہ جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہی میرا عقیدہ ہے اگر وہ مارے گئے اور میں مر جاؤں تو کیا حرج ہے آخر میں اسی باپ کا فرزند ہوں ❊

سنا گیا ہے کہ امیر صاحب کابل بھی اب اپنے اس کئے پر پشیمان ہیں اور ان کی اولاد کو اب امیر صاحب نے تیس ہزار جریب زمین علاقہ ترکستان کی طرف عطا کی ہے۔ کابل کی جریب یہاں کی جریب سے طول میں ۳ گنا ہوتی ہے اور جن قاضیوں نے مولوی صاحب شہید کے قتل پر فتوے دیا تھا کچھ ان کی ناجائز کارروائیوں کا انکشاف بھی ہوا ہے جس سے ان قاضیوں کی وقعت امیر صاحب کے دل میں گھٹ گئی ہے۔

کابل میں قحط سے پریشانی پھیل رہی ہے اور امیر صاحب نے باہر سے غلہ منگوانے کو کوچی لوگوں سے ۱۶ ہزار اونٹ حاصل کئے ہیں اور اس کے لئے ساٹھ ہزار جانوران باربرداری سرکاری میں بہر حال خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں اور ایک صادق من اللہ کی صداقت پر آسمان اور زمین نے سرزمین کابل میں مہر لگائی ہے ❊

جیسے سر اشتہار وتین میں فاضل امروہی نے بیان کیا ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس قوم پر عذاب الہی ضرور ہونے والا ہے جیسا کہ لکھا ہے وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون الخ یہ قصہ مجملاً اسی کے ہے کاش کہ اہل کابل عبرت پکڑیں ❊

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بفضل خدا ۵ فرزند اور ۵ دختر ہیں ❊

مرحوم رحمت علی

مرحوم کے حالات شہادۃ جو کہ سید جلال حکا کے خط کے وسیلہ سے احمدی برادران تک پہونچے ہیں۔ اب خاص مقام جنگ کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحیح واقعات نہ تھے اور نہ آپ کسی مجروح دشمن سومالی کو ڈریس کر رہے تھے شہادۃ کے صحیح واقعات ذیل کے خط سے معلوم ہونگے جو کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب نے ارسال کیا ہے۔

کل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ باقی ان تمام بھائیوں کے حق میں خیر و عافیت واپس آنے کی دعا مانگیں جو کہ اس وقت ایز من برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سومالی لینڈ میں اپنے صدق و وفا سے بھری ہوئی اطاعت کا ثبوت دے رہے ہیں اور جو سمالی جہاد کے غلط اصول پر برٹش گورنمنٹ جیسی عدل پرور اور انصاف پسند اور امن اور صلح کو چاہنے والی سلطنت سے جنگ کر رہے ہیں ان کے مقابل پر وہ اپنے صلح پسند اسلامی عقائد کا ثبوت عملی طور پر دیکر مخالف اور مفتری مولویوں کے منہ پر سیاہی مل رہے ہیں ❊ وہ خط یہ ہے۔

السلام علیکم

یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری کے جدبالی لڑائی میں (جس میں عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائی صاحب حسن خانصاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن و مربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علی صاحب دشمن کے ہاتھ سے شہید ہو کر داخل جنت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سمالی نو نیٹو انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپکے شکم میں گولی لگی۔ کچھ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے اور گر پڑے۔ تشہد وزانو بیٹھکر

کلمہ شہادۃ باآواز بلند ورد زبان رکھا

بعدہ شیطان سیرۃ مردود دشمن نے بھالوں سے ہلاک کیا۔ وہاں ہی آپکے نمک حلال وفادار سمالی اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی۔ اللہ تعالے ان کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔ ثم آمین۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ پورپین بھی وہاں ہی مارا گیا۔ لڑائی ۱۱ بجے تک ہوتی رہی۔ ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لاکر دفن کریں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ ڈاکٹر حسن خانصاحب نے اپنے افسروں کو کہکر نعش منگانے کی کوشش کی۔ میں نے اپنے افسروں سے کہکر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہونچایا۔ آخرش ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی۔ مگر افسوس کہ وہاں پر ہی دفن کر آئے اور ہم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم و مرحوم بھائی صاحب جماعت کے گران بہا اور اولوالعزم جان نثار تھے آپ کی وفات حسرت آیات البدر و الحکم میں شائع کر کے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کیجاوے تو از حد عنایت ہوگی۔ جو صدمہ ہم چند احمدی برادران کو گذرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے آپ کا بستر خراب ہو رہا تھا وہ اپنے صاحب سے رپورٹ کر کے میں نے اپنے پاس منگوالیا ہے ارادہ ہے اسکو فروخت کر کے روپیہ آپ کی خدمت میں روانہ کردوں آپ حسب مناسب یا تو مرحوم کے والد صاحب بیوی صاحبہ یا بھائی صاحب کو دیدیں یا جیسا مناسب ہو کریں اور سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرمادیں۔ حضرۃ اقدس کی خدمت میں دعائے مغفرت کے لئے عرض کریں۔ زیادہ نیاز

یکے از عاجزان جی کیسار ممتاز علی خانصاحب

ہاسپٹل اسسٹنٹ مازر بیرا۔

دوسری لڑائی کے لئے دوبارہ آج آگے جانے والے تھے مگر رک گئے۔ زیست کا اعتبار نہیں گو سالن بدن کے چاروں طرف بارش کی طرح آئی تھیں مگر اللہ تعالے نے محفوظ رکھا ❊

الفرقان بجواب البرہان حضرۃ مولانا

یادگار مرحوم

افریقہ کے احمدی بھائی خصوصیت سے توجہ فرماوین

ہمارے جو احمدی بھائی اس وقت برٹش گورنمنٹ کی خدمات پر مشرقی افریقہ اور سمالی لینڈ مین متعین ہین ان کو البدر سے ایک خاص اور ممتیز تعلق ہونا چاہئے کیونکہ البدر کے ذریعے سے جو خدمت احمدی قوم اور سلسلہ احمدیہ کی ہو رہی ہے اس کا محرک اور مجوز اور اس وقت ایڈیٹر اور مینیجر ایک ان کا وہ احمدی بھائی ہے جسے خدا تعالے نے سب سے اول افریقہ کی سرزمین مین پہونچایا تھا اور یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے لئے جو جہاز سب سے اول ہندوستان سے روانہ ہوا تھا وہ اس کا مرکب تھا۔ اس سرزمین مین پہونچنے پر خدا نے جسطرح اُسے چاہا رکھا اور جو کام اس سے چاہا لیا اور یہ بھی اسی کے فضلون مین سے ایک فضل تھا کہ مرحوم رحمت علی صاحب کو اس سلسلہ عالیہ کی طرف رجوع لانے کے لئے خدا تعالے نے اُسے بھی منتخب کیا تھا اور مرحوم کا اس سلسلہ مین داخل ہوجانا احمدی تاثیرات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئین اور جو کیل اور پرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام مین لگ گیا۔

اور جن ہمارے احباب کو افریقہ مین حضرۃ امام الزمان کی بیعت یا محرکات بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے ان پر بھی یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے اس خطہ زمین کو مولا کریم نے انتخاب کیا جس کی آب و ہوا نے ان کے روحانی قوائے کو نشو و نما کی طاقت بخشکر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی اور مین نے افریقہ مین تجربہ کیا ہے کہ بعض لوگ جو پنجاب مین بڑے متعصب اور معاند تھے اور فسق و فجور مین مبتلا تھے افریقہ مین پہونچکر وہ خدا تعالے کے منعم علیہ بندون مین سے ہوگئے اور حق کی قبولیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوستان اور پنجاب مین خانگی افکار۔ تنگی روزگار اور رات دن دجال صفت مولویون کے زیر اثر رہنے سے حق کی قبولیت کے قوائے اپنا کام نہ کرسکتے تھے افریقہ مین پہونچکر ان الجھنون سے ان کو نجات ہوئی اور دماغون کو غور و فکر کرنے اور حق و باطل مین مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا تو سعید طبائع نے جھٹ حق کو قبول کرلیا۔

اس لئے مین اپنے افریقی احمدی بھائیون کی خدمتین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام و قیام مین امداد فرماکر عند اللہ اجر حاصل کرین۔ اور جو خدمت دینی قومی اور احمدی سلسلہ کی البدر کے ذریعہ سے ہورہی ہے اس کے بجالانے مین وہ ایک دست بازو ہوجاوین جن ایام مین رحمت علی مرحوم اور یہ خاکسار یوگنڈا ریلوے مین تھے اس وقت افریقہ کی جماعت نے مالی خدمات مین تمام دوسرے مقام کی جماعتون سے ایک تمیز حاصل کی ہوئی تھی اب ان دنون کی مجھے خبر نہین کہ کیا حال ہے بہرحال ان ایام کی خدمات سے مین یہ اندازہ کرسکتا ہون کہ افریقہ کی جماعت کو مالی حیثیت سے خدمت دین بجالانے کا عمدہ موقع حاصل ہے اور ان دنون مین جبکہ ہمارا پیارا دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب مشیت ایزدی سے افریقہ مین جان دیکر تابعین کر دیا ہے کہ ان کی زندگی کے پاکیزہ اور مبارک ایام اسی سرزمین کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اپنے اعمال و تاثیرات قدسیہ کی وجہ سے وہ افریقہ کی جماعت کے ایک نشان تھے۔ یہ ایک عجیب موقعہ افریقی بھائیون کے لئے ہے کہ اپنے محترم دوست کی **یادگار** اور اس کی روح پر فتوح کو ثواب پہونچانے کے لئے وہ احمدی سلسلہ کی خاص امداد فرماوین اور اسی ضمن مین اپنے قومی خادم البدر کی استحکام قیام اور امداد کی طرف اپنی خاص توجہ کو مبذول کراین۔

البدر کی امداد اور اس کے ذریعہ سے مرحوم بھائی رحمت علی کو ثواب وہ اس طرح سے پہونچا سکتے ہین کہ دفتر البدر مین اکثر ایسے احمدی بھائیون کی درخواستین آتی رہتی ہین جن کو مصالح ایزدی سے مالی استطاعت بہت کم ہوتی ہے اور اگرچہ اس کی قیمت ۲؎ سالانہ بہت قلیل ہے مگر وہ اس کی بھی برداشت نہین کرسکتے اس لئے ذی استطاعت احباب اپنے اخراجات اور ذمہ واریون پر متعدد پرچے سالانہ البدر کے خرید کر ان کم استطاعت احباب کو دلوین یا خاص طور پر البدر کی امداد فرمادین کیونکہ کارخانہ ابھی تک اس قابل نہین ہوا کہ صرف اپنے اخراجات کی آپ برداشت کرے

مسئلہ اسی غرض کی تکمیل کے لئے مین نے ۹ فروری کی سیر مین حضرۃ امام الزمان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہونچایا جاوے تو پہونچتا ہے کہ نہین۔ آپنے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔ اس لئے مین اپنے افریقہ کے نیز ہندوستان و پنجاب کے ذی استطاعت بھائیون سے چاہتا ہون کہ ان مین سے جو احباب مرحوم کے ساتھ انس و محبت رکھتے ہین اور عند اللہ ان کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعت چاہتے ہین وہ علاوہ اپنی پُرسوز اور جانگداز دعاؤن کے مالی طور سے بھی اپنے ارادون کو مذکور بالا تجویز سے پورا کرین تاکہ ایک غائب بھائی کی ہمدردی کے علاوہ ان کو ایک دینی خدمت یعنی البدر کے قیام مین امداد دینیکا بھی ثواب حاصل ہو

کسکو کوئی اخبار یا رسالہ جاری کرانے سے ایک صدقہ جاریہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جس جس شخص کی نظر ان دینی مضامین پر پڑے گی اور جو جو لوگ اس سے مستفید ہونگے اس سب کا اجر اس جاری کرانے والے کے نام پر لکھا جاویگا۔ گویا صدقات اور خیرات کے جس قدر مدین ہوتی ہین انہین سے ایک مد کسی رسالہ یا اخبار کسی کے نام جاری کرا دینا بھی ہے جسے ہمارے بھائیون کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔

اور اگرچہ مذکورہ بالا مضمون مین مین نے البدر کی اجراہی کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اس سے یہ میرا منشاء نہین ہے کہ قادیان مین جسقدر دیگر مواقع صدقہ و خیرات کے مالی طور پر ہین ان کو نظر انداز کردیا جاوے بلکہ ہر ایک شخص لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ میگزین۔ الحکم مساکین کی مدون مین بھی حسب استطاعت امداد دیکر اپنے متوفی بھائیون یا رشتہ دارون کی مغفرت اور بلندی درجات کا موجب ہوا کرے۔

چونکہ میرے ہاتھ مین البدر کا اہتمام ہے اس لئے اس کی فکر مجھے ہی لگی ہوئی ہے اور اسی لئے مین نے چاہا ہے کہ دوسرے بھائی عموماً اور افریقہ کی جماعت کے احباب خواہ وہ ہندوستان میں ہین یا افریقہ مین۔ خصوصاً ایسے ایسے موقعہ پر البدر کی امداد بھی کیا کرین۔

میرا اپنا عمل درآمد اس پر ہے

اپنی تحریر پر مین خود اس طرح سے عمل کرتا ہون کہ اپنے مرحوم دوست کی یادگار اور عند اللہ اس کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دس اخبار صرف عہ پیشگی قیمت پر ان احمدی بھائیون کو دونگا جو کہ ۲؎ پر اسے خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے اور جب تک البدر کا قیام ہے اور اس کا اہتمام میرے ہاتھ مین ہے اور اس کا یہی حجم اور قیمت ہے تب

تک اسی قیمت پر البدر کے ہمیشہ خریدار رہین گے جن دس مسکین بھائیون کی درخواستین اول آجاوینگی ان کو اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیاجاویگا ◆

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

جن ستون پر مرحوم بھائی رحمت علی کے احسانات اور عنایات متتمینز طور پر تھی اور ان کے دل مین امنگ تھی کہ وہ اس کا معاوضہ ادا کرین اب ان کے لئے موقعہ ہے کہ بذریعہ دعاؤن کے اور انفاق مال کے جس کا ایک طریق او پر مذکور ہوا اس آیت پر عمل درآمد کر کے بار احسان سے سبکدوش ہون ◆

جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی

اور مقدمات

خدا تعالے کی حکمت بالغہ نے ہمیشہ سے یہی چاہا ہے کہ اپنے مامورون اور برگزیدون کی ہر ایک کامیابی اور نشان اور خوارق عادۃ تی پر ایک پردہ پڑا رہے تاکہ ایمان بالغیب جو کہ نجات کے لئے ضروری امر ہے ہاتھ سے نہ چلا جاوے اور اس مین یہ بھی سر ہے کہ ہر ایک نااہل ان کی پاکیزہ جماعت مین داخل ہو کر ان اہل بصیرت اور حقیقت شناس صدیقی صفات مومنون کے ساتھ ہم پلہ نہ ہو جاوے جو اپنی فطرتی پاکیزگی اور رشد اور سعادت کی وجہ سے ایک مامور من اللہ کو تسلیم کر لیتے ہین۔ ورنہ اگر ان حقائق کا انکشاف پورے طور پر ہو جاوے تو دنیا مین کوئی بڈھا چمار اور کنجر وغیرہ ایسا نہ رہے جو کہ مومن کہلانے کا مستحق نہ ہو اور ہر ایک دوڑ دوڑ کر خدا کے رسولون کو قبول کر لیا کرے۔ اسی لئے تمام برگزیدون کی کامیابیون مین ایک نہ ایک پہلو ضرور ایسا رکھنا ہے جس سے بد اندیش کوتاہ بین اور اسباب پرست دشمن دھوکا کھاتا ہے۔ ابتدا سے یہ سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے اور اسیطرح چلی جاوے گی ◆

اس زمانے مین جبکہ اللہ تعالے نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے یہی اس کی سنت برابر کام کر رہی ہے کہ جلد باز دشمن ہر ایک نشان الٰہی پر اپنی کوتاہ فہمی سے ٹھوکر کھا کر اس سے فوز و نجات سے محروم رہتا ہے جو کہ ضد اور تعصب سے پاک ہو کر ایک ذرا سے غور و تدبر سے حاصل ہو سکتی ہے

ان دنون مین جو فیصلہ عدالت گورداسپور نے کیا ہے اس پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ جلد باز دشمن اپنی شوخی طبع سے ویسے ہی ٹھوکر کھا رہے ہین جیسا کہ ازمنہ سابقہ مین راستبازون کے وقت اشقیا کا گروہ ٹھوکر کھاتا رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی کرم دین صاحب بڑی عزت سے بری ہوئے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیان اور الہامات غلط نکلی اور وہ سب مولوی کرمدین کے حق مین پورے ہوئے اور اسطرح سے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر کے کوشش کی جا رہی ہے کہ سادہ لوح طبائع کو دھوکا دیا جاوے اور لوگون کو صراط مستقیم سے بہکا کر اپنے منصب شیطنت کو پورا کیا جاوے لیکن کیا حق شناس اور انصاف پسند طبائع ان چلبلی باتون مین آجاوینگی اور ان اوباشانہ تحریرون کے مطالعہ سے کیا ان کی نورانی اور حق شناس فراست مکدر ہو گی!

ہرگز نہین ہرگز نہین ◆

(۱) کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب نے مقدمات مین کامیابی کی پیشگوئی کی ہے اور یہ پیشگوئی ہرگز نہین کی کہ وہ کامیابی نہین صرف اسی بار۔ اور اسی دغا والے مقدمہ مین رائے چندو لعل صاحب بہادر مجسٹریٹ کی عدالت سے ہی ہو گی۔ اگر نہین یہ صراحت یہ کنایت سے لکھا ہوا ہے تو بتلایا جاوے اور اگر اس پیشگوئی مین صرف یہ ہے کہ مقدمات مین متقی فریق کامیاب ہو گا تو اللہ تعالے خود اپنی کلام پاک سے اس پر مہر لگاتا ہے العاقبۃ عند ربک للمتقین۔

جب تک ایک مقدمہ مین اپیل نگرانی وغیرہ کی گنجائش باقی ہے اور ایک فریق نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ میں عدالت عالیہ میں چارہ جوئی نہیں کرتا یہی فیصلہ منظور ہے ...... تب تک ان ماتحت عدالتون کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق قرار دیدینا سخت جاہلانہ اور احمقانہ شیوہ ہے۔ * * * * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

(۲) جلد باز دشمن کا یہ کہنا کہ مولوی صاحب عزت کر بری ہو گئے۔ اگرچہ اپنے ظاہری الفاظ مین تو مولوی صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے لیکن اس قسم کی ہمدردی ہمیشہ نادان دوست ہی کیا کرتے ہین ◆ ہم نہین سمجھ سکتے کہ جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے اس مین کونسا پہلو مولوی صاحب کی عزۃ کا برقرار رکھا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے حلفیہ بیانون مین اسطرح لکھایا تھا کہ یہ خطوط اور اخبار سراج الاخبار کا مضمون جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہین یہ نہ میرے مہ۱ مین ہین اور نہ میرے دستخط۔ یہ مولوی صاحب کا حلفیہ بیان تھا جو کہ عدالت مین دیا گیا تھا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ خطوط اور سراج الاخبار والا مضمون یہ سب مولوی کرمدین کے ہین۔ دوسرے الفاظ مین ہم اسے یون بیان کر سکتے ہین کہ مولوی صاحب عدالت مین حلف لیکر بھی ایک امر کو خلاف واقعہ بیان کر دینے والے ہین۔ اور جب عدالت نے یہ فیصلہ دیدیا کہ سراج الاخبار کا مضمون مولوی صاحب کا ہی ہے اور اس مضمون مین مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ مین نے "دھوکا دیا ثواب بتلاؤ" کہ آیا مولوی صاحب کی عزۃ رہ گئی یا گئی۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ نہین کہتے صرف پبلک خود ہی فیصلہ کرے کہ آیا جب ایک شخص بحیثیت ایک بڑے معزز اور مستند مولوی کے اپنے آپ کو عدالت مین ظاہر کرتا ہے اور اسطرح سے وہ گویا قوم کی ناک بنتا ہے پھر جب وہ عدالت مین ایک امر کی حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اور خود اس کے ہاتھ اور قلم کے لکھے ہوئے جو مضامین ہین ان کو ازروئے حلف لے کے کہتا ہے کہ یہ میرے لکھے ہوئے نہین ہین اور آخر کار خدا تعالے اس حقیقت کو کھولتا ہے اور عدالت کے ذریعہ سے اس امر پر مہر لگاتا ہے کہ واقعی یہ خطوط مولوی صاحب ہی کے ہین تو جو لوگ ان مولوی صاحب کا اس قدر اعزاز و اکرام کرتے ہین اور اخبارون یا رسالون کے قوم کے سامنے ان کو پیش کرتے تھے ان کی ناک رہی یا گئی؟

یہ ایک دوسری بات ہے کہ عدالت کی رائے مین آیا وہ دغا مستغیث کو دیا گیا یا کسی اور کو دیا گیا اور اسی قسم کے وجوہ پر وہ ایک ملزم کو بری کر دے مگر جس حالت مین اس اشاعت یافتہ مضمون کو جس مین ملزم خود اقرار کرتا ہے کہ مین نے دھوکا کیا عدالت ملزم کا ہی مضمون قرار دے تو نفس دغا کا اس کی طرف خود ثابت ہو جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ جس شخص نے استغاثہ دائر کیا ہے آیا دغا اس کو ہوا یا کسی اور کو یہ ایک جداگانہ بحث ہے جسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہین۔

ہمارے ان اسلام کے لیڈرون ایڈیٹرون وغیرہ کو جو ایسے امور کو مولویصاحب کی عزۃ قرار دیتے ہین شرم مین ڈوب مرنا چاہیے اور خدا کا خوف کرنا چاہیے کہ کیا مسلمانون مین اسی قسم کے مولوی ہوا کرتے ہین اور کیا قرآن شریف کی پاک تعلیم کے یہی نمونے ہین جنکو وہ پیش کرتے ہین۔ ان کے ایسے خیالات پر افسوس اور صد افسوس۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو کہ اس وقت شوخی اور شرارت سے کیا جا رہا ہے

اندلون مین جب کہ خدا کی غیرت جوش مین آتی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ جن لوگون نے قولاً یا عملاً کتاب اللہ اور اس کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ان سے انتقام لیا جاوے اور اسلام کی عزت عظمت اور جلال دوبارہ دنیا مین قائم ہو یہ سخت سوء ادبی ہے کہ صرف حضرت مرزا صاحب سے بخل در ضد اور تعصب کی وجہ سے زبانون اور قلمون کو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان قرار دیکر یہ نہیں خیال کیا جاتا کہ ہمارے اقوال اور تحریرات سے کتاب اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان ہر دو کی پاک تاثیرات کی عظمت برقرار رہتی یا جاتی ہے کاش خدا تعالیٰ تم کو سمجھ دے اور تم اپنے نیک اعمال سے اس قابل ہو کہ وہ تم کو سمجھ دلاوے اور تم جانو کہ کس قدر گناہ اور کفر عظیم ہے جو ایک بیجا عداوت تم سے اپنے پاک مذہب اسلام کے بارے مین کروا رہی ہے ✦

(۳) جو کچھ فیصلہ عدالت نے کیا ہے اور جسکو اختصاراً ذکر کر دیا گیا ہے اس پر محققانہ نظر کرنے سے انسان اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ اس کا ایک ... حصہ حضرت مرزا صاحب کے مفید مطلب ہے اور ان تمام پیشگوئیون کو پورا کرتا ہے جو کہ قریب ایک سال پیشتر ... کی گئی تھین یہان پر اس کا مفصل ذکر کرنا چونکہ قبل از وقت ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے وقت پر چھوڑتے ہین ✦

ہم اپنے ناظرین کی تسلی کے لئے یہ لکھنا بھی ضروری خیال کرتے ہین کہ بعض عظیم الشان کامیابیون کا ابتدا خفیف اور چھوٹی چھوٹی ظاہری ناکامیون سے ہوا کرتا ہے اور وہ بھی ایک ظاہر پرست کی آنکھ مین ناکامی ہوتی ہے ورنہ اصل مین بذات خود وہی ایک بڑی فتح اور نصرت ہوا کرتی ہے اس کی نظیر ہمین زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی ملتی ہے کہ جب آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ تشریف لے چلے تو مشرکین نے حدیبیہ پر آپکو روک دیا اور اس بات پر فیصلہ ٹھہرا کہ اگلے سال آپ عمرہ کرین اور اور دوسری شرائط بھی اس قسم کی ہوئین جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرت صلعم نے دبکر صلح کر لی۔ اور اکابر اصحاب کو اس سے ابتلا پیش آیا۔ لیکن چونکہ یہی صلح ہو کہ بظاہر ناکامی کی صورت رکھتی تھی ایک بڑی کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی تخم ریزی تھی اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کو اس سے عظیم فائدہ پہونچا تھا خدا تعالیٰ نے اس کا نام فتح مبین رکھا۔ اس لئے اس وقت بھی جلدباز دشمنون کے شور و غل اور ان کی ہذیانات پر کبھی توجہ نہ کرنی چاہئے ان کی خوشیان جھوٹی خوشیان ہین جو کہ بہت جلد فنا ہو کر ان کے موتہون پر ندامت کی سیاہی ملین گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی باریک در باریک مصالح پر نظر ہونی چاہئے کہ جس نے اپنے فضل عظیم سے ایمان کے جامہ کو ہمارے زیب تن کیا ہے اور ہمین توفیق عطا فرما کر اپنے مرسل اور مامور کی معیت اور اس کی قبولیت کا شرف دیا ہے۔

دشمنون کی یہ جلدبازی اور غل غپاڑا اور ہماری طرف سے صبر اور استقلال اور انجام پر نظر۔ یہی وہ امور ہین جو کہ ہمین دوسرون سے متمیز کراتے ہین ورنہ اگر جلدباز دشمنون کے مقابلہ پر ہم بھی جلدبازیان کرین اور وہ ہم بحیثیت ایک مومن کے ہماری نظران باریک در باریک مصالح پر بھی ہونی چاہئے جو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے ایسے افعال مین رکھے ہوئے ہوتے ہین اور وہ انہی کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئاً و ہو خیر لکم۔ وعسیٰ ان تحبو شیئاً و ہو شر لکم۔ اس تحریر کے بعد میری نظر مین اب کوئی ضرورت باقی نہین رہتی کہ اس مقدمہ کے متعلق مخالف اخبار نویسون یا تمام لوگون کی اظہار رائے پر توجہ کی جاوے۔ مگر تاہم انشاء اللہ ایکدو آرٹیکل ...

البدر کے للّٰہی خریدار

میرے ایک افریقہ کے دوست سید غلام محمد صاحب احمدی ہیڈ کلارک سب کمشنر آفس ضلع لسوگا یوگنڈا پروٹکٹوریٹ نے ماہ ستمبر مین البدر کے دس نسخہ اس طرح سے خریدے تھے کہ ان کے اخراجات پر دس اخبار دس ایسے احباب کے نام جاری کئے جاوین جو خریداری کی استطاعت نہین رکھتے چنانچہ اس ترمیم سے کہ اگر بجائے دس کے بیس خریدار ایسے ہو جاوین کہ جو نصف قیمت اخبار خود ادا کرین اور نصف سید صاحب کے عطیہ سے وصول ہو جاوے تو اشاعت بھی بڑھجاوے گی اور بجائے دس کے بیس صاحب سید صاحب کے ذریعہ مستفید ہو سکین گے ان خریدارون کی تلاش کی گئی تھی اب تک جس قدر ایسے خریدار پیدا ہوئے ان مین سے بعض تو نصف قیمت ادا کرتے ہین اور بعض کے نام بلا قیمت اخبار جاری ہے۔ اور جو رقم سید صاحب موصوف کی طرف سے ہمین وصول ہوئی اس مین سے ابھی ... باقی ہین کہ جس کے ذریعے سے نصف نصف قیمت پر ۵ ساتھ خریدارون کے نام اور پوری مفت قیمت پر ۲½ خریدارون کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ فروری کے آخر تک اس قسم کی کل درخواستین آجانی چاہئین خدا تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اس نیک عمل کی جزائے خیر عطا کرے اور ہمارے دوسرے ذی وسعت احباب کو بھی اس کی تحریک ہو تاکہ البدر کی اشاعت کا مطلوبہ نمبر جلد پورا ہو اور کارخانہ استحکام پکڑے ✦

طاعون کا دردناک نظارہ

شہر سیالکوٹ سے ایک خط کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک گھر مین کل ۱۲ آدمیون کا کنبہ تھا ان مین سے ۴ آدمی تو ایک ہی دن ایک ہی وقت مین طاعون سے ہلاک ہوئے اور ایک ہی وقت مین ان کے جنازہ گھر سے نکلے پھر اس کے بعد ہر روز دو دو یا شاید تین تین مرتے رہے اور اسطرح سے مر گئے اور آخر کار دو بچے باقی رہ گئے

راولپنڈی مین پھر طاعون کی خبر سنی گئی ہے۔

بٹالہ اور گورداسپور مین طاعون کا زور ہو گیا ہے۔

مقدمات۔ کے انتقال کی درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب نے نامنظور کی ہے غالباً اس کی چارہ جوئی چیف کورٹ مین کیجاوے گی

۲۶ جون ۱۹۰۳ء ۸ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء

سید نظام الدین صاحب مدراسی آصف نگر

۲۶ ماہ جون ۱۹۰۳ء کو البدر کے ناظرین پر یہ امر واضح ہوگا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ صاحب مذکورالصدر کا نام و پتہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو خواب میں بتلایا گیا تھا۔ اس پر مفتی صاحب نے ایک کارڈ آپ کے نام بدیں الفاظ اس رویا کی حقیقت کا انکشاف چاہا سید صاحب کا پتہ مفصل تو معلوم نہ تھا مگر توکل علی اللہ جس مقام کا نام بتلایا گیا تھا وہی لکھکر ڈاک میں ڈالدیا گیا اور صرف اس قدر مضمون تھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماویں اس میں ایک راز ہے اور پھر دوسرے دن ایک اور کارڈ ڈالا گیا اور جواب بھی لکھدیا۔ ایک ماہ تک کچھ جواب نہ آیا کچھ دن زیادہ گذرے تھے کہ دوسرا کارڈ واپس آیا جس پر مہرین ڈاک خانہ کی لگی ہوئی تھین جس سے پتہ لگتا تھا کہ محکمہ ڈاک نے تلاش مکتوب الیہ میں بہت کوشش کی ہے مگر چند روز بعد جو پہلا کارڈ ارسال کیا تھا اس کا جواب آگیا اور معلوم ہوا کہ سید صاحب مدراس سے آصف نگر حیدرآباد میں مقیم ہیں پھر اس کے بعد سید صاحب موصوف کے دو خط مشتمل بر رویا و کشوف آئے جن میں آپنے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں اللہ تعالے سے اطلاع پائی تھی وہ رویا و کشوف ۲۶ جون ۱۹۰۳ء اور ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر میں زیر عنوان کشفی شہادت و عالم خواب درج ہیں وہاں ملاحظہ کرلئے جاویں۔

۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو سید صاحب کو رویا میں یہ دکھلایا گیا کہ آپ حالت نزاع میں ہیں کہ حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا کہ اس اثناء میں آنکھ کھل گئی اس کی تفسیر سید صاحب کے ذہن نشین یہ ہوئی کہ اب مجھے حضرۃ امام الزمان کی بیعت کرلی چاہیئے۔ چنانچہ آپ اسی لئے ایک ماہ کی رخصت لیکر قادیان کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ کی شدائد و مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ جنوری کو یہان پہونچے اور ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی عزت حاصل کی اور گذشتہ ہفتہ میں واپس حیدرآباد دکن تشریف لے گئے تھے۔ مگر راستہ سے بوجہ علالت طبع واپس آگئے

ایسے احباب کے وجود کہ جن کو خدا تعالے نے اون کے ذاتی یا نسبی رشد کی وجہ سے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور خود دستگیری فرماکر ایک صادق من اللہ کی

تعدد ازدواجی کی جماعت کو تاکید

مفتی فضل الرحمن صاحب احمدی قادیانی نے ذیل کے ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے مجھے پہونچائے ہیں ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء کی علی الصباح کو جب مفتی صاحب موصوف نے حضرۃ حکیم مولوی نورالدین صاحب کے ہاں فرزند ارجمند کی ولادت کی خبر حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کو گورداسپور میں جاکر پہونچائی۔ تو آپنے فرمایا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے پھر فرمایا۔

کہ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاوین مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کرین تاکہ اُسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور و پرداخت اور حقوق میں کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتین اس بات سے ناراض ہوتی ہین مگر مین تو یہی تعلیم دونگا ہاں یہ شرط ساتھ رہے گی کہ پہلی بیوی کی غور و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہونا اور دوسری سے اُسے زیادہ خوش رکھا جاوے ورنہ ایسا نہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اسکا ثبوت دیا ہے یہ تقوے کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو اور پہلی کی نگہداشت مین کمی نہ ہو ✦

الحمدللہ کہ اس پیغام رسان ایڈیٹر کا اس پر اول سے ہی عمل درآمد ہے ✦

ہ معیت کا فخر بخشتا ہے اہل بصیرت کے لئے عظیم الشان نشان ہین اگرچہ اس وقت کے کور باطن اور شب پر چشم منکر اور مخالف ان سے فائدہ نہ اُٹھاوین لیکن انہی مین سے اکثرون کی آئندہ نسل ان نشانات الٰہی سے فائدہ اُٹھادے گی ✦

گذشتہ ماہ میں اور اس سے پیشتر چند نظمین دفتر البدر مین بعض محبان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے وصول ہوئی ہین اور ان اصحاب

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس مین ایک کتاب بھی ارسال ہوگی عہ/ ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے ۶/ قادیان مین پیشگی قیمت عہ/ بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کردیوین تو عہ/ ہوگا

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ پر ادائیگی قیمت چندہ پر اخبار جاری کراتے ہین اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرین گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا ✦

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت مین کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح مین وہ نمبر پہونچ گیا ہو ان کو چاہیئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیوین دیر سے اطلاع دینے مین اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال (ہو)

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہیئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملین بعد ازان بشرط موجودگی وہ فی نمبر ۲ کے حساب سے دئے جاوین گے۔

(۵) ہر حال مین جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ اگر بعض استفساروں یا شکایتوں کے جواب نہ ملین تو کارخانہ معذور ہوگا

(۶) خط و کتابت مین چٹ کے نمبر کا ضرور حوالہ دینا چاہیئے اور ۱۹۰۴ء مین کچھ تغیر و تبدل نمبرون مین ہوا ہے اس لئے اپنے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیوین ✦

بعض احباب کی خدمت مین سر الشہادتین اور قول الصحیح وی پی نہین کئے گئے لیکن پہونچا دئے گئے ہین اس لئے ان کی خدمت مین التماس ہے ہر ایک نسخہ کی قیمت فی نسخہ ۲ کے حساب سے معہ محصولڈاک۔ دفتر البدر مین پہونچا دیوین

تاکید ہے (مینیجر)

گئے۔ تحریر کیا تھا کہ محض شوق کے ولولہ نے یہ ترتیب الفاظ مین ولوائی ہے ورنہ بذات خود ہم شاعر نہین ہین اس لئے اظہار محبت کے لئے ان کو ضرور درج اخبار کردیا جاوے چونکہ وہ نظمین قابل اصلاح نہین اس لئے درج اخبار نہین ہوئین محبان صادق اس سے ملول نہ ہوں خدا تعالیٰ ان کی نیت اور محبت صادق کی انکو جزا دے گا چھوڑے گا نہیں۔ مینیجر۔

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم اپنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہوجانے سے یسوعی معجزات کی کلاہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت نیت کہ کر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور انسان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والے وہ مبالغے کرتے ہیں کہ آسمان وزمین کو قلابے ملادیتے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کریں۔ قیمت ۸

شہادۃ آسمانی حصہ اول ودوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۔

مہر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور مسئلہ کفارہ لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ لکھا رکھنے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے ۔ قیمت ۲

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح پنجابی کے مشہور ومعروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان ۔ بحث کرو س شرائط حضرۃ مسیح کی وفات وحیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

اسلام اور اس کا بانی یعنی ٹامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہیرو اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱

الہامی دعا ۔ ربّ کل شیء خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ۔ ایضاً

نظم برائے منثورات بطرز کامن مصنفہ ؍ ؍ ؍

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں ولاد رسوا قسم تاجروں کو

سر الشہادتین ۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ ٹھیک آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہوکر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ہر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر اکثر طبیعہ ناک کے اندر زخم ہو اور دماغ سے خون آتا ہو لوگ آرام ہو جاتا ہے کہ جاوے اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہوچکا ہے

روغن بہرہ پن ۔ اکثر طبیعہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشی ۸

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر۔ دھند بخار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کے اکسیر کا خاندانی نسخہ فی تولہ

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۴۸ گولی عہ

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہے کہتے ہیں خواہ پرانے ہوں اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہئے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخرزمان علم اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو اصفیٰ سے زیادہ سنادی تھی مسیح الزمان وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے ۔ نہایت عمدہ بے نظیر زبان ۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر ہونے والی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب افضل بالی سے چھپکر تیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانگی جاتی ہے باجلد ۔ مجلد ہر پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۲ / المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام نراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں

نیو فیشن کے ستے ۔ ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کونٹ گری کا کام کوٹ قمیص کے ستے بہت عمدہ طیار رہتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری وچاندی اور مینا لکھا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ کہ بازار کے ستے بہت جلد خراب ہوجاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں ۔
نمبر ۱ ۔ بٹن ستے نام سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳ / نمبر ۲ ۔ بٹن ستے سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۲ / نمبر ۳ ۔ بٹن ستے نام چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۲ / نمبر ۴ ۔ انگشتری مینا بوٹا چاندی کا قیمت ۲ / خود آنے پر بذریعہ وی پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے ۔
پتہ ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا ہمیرہ ہر قسم کا ۔ دوائی یونانی وانگریزی ومصری ٹوپی دلنگی ہر قسم وہر رنگ کے ۔ رومال وسوسی ہر قسم وہر ۔ بنیان ۔ جرابیں ہر طرح کی دیسی وانگریزی سوتی واونی بکلاہ دوٹی ہر قسم کی سادی وکامدار ۔ گیس لیمپ ۔ کرنیل سوداں دستیاب ہوتا ہے برطرحکی جوتے خورد وکلاں سادہ وکامدار بوٹ وگرگابی اور سلیپر دیسی وانگریزی اور پنجابی ولدہیانہ وہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد وکلاں ۔ **شانہ** مردانہ وزنانہ ہر طرح اور سلیگ کی ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد وکلاں ۔ تولیہ ہر قسم کے ۔ دری ہر قسم کی ۔ قینچی دیسی وولایتی ہر قسم کی ۔ چاقو دیسی وولایتی ہر قسم کے
المشتہر حافظ نور احمد اینڈ کو تاجر بیٹھا بازار گیٹ اکولہ صوبہ برار

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ وزنانہ تیل ڈوپٹے اور گلبدن ۔ بلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ / منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا ۔ المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل مہتمم البدر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمدؑ کا

ان اللہ قد صح لہ وقت مسیحہ وما تاخر

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم بالگرائی جہاد رفا و بان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہی

جلد ۳ | نمبر ۶

خریدارون کو اطلاع اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور نظام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور روز افزون ترقی کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ۵ ہزار ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف ناکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سر توڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بناویں اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاویں

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعودؑ بیعت کرتے ہیں

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفی
عیسی مسیح جنگون کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگون کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیوین گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلین گے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیان
ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین
اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین
اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی
دل مین تمہارے یار کی الفت نہین رہی
حمق آگیا ہے سر مین وہ فطنت نہین رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہین رہی
دنیا و دین مین کچھ بھی لیاقت نہین رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہین رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہین رہی
سو سو ہے گند دل مین طہارت نہین رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہین رہی
سو لے سے اپنے کچھ بھی محبت نہین رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہین رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہین رہی
اب تم مین کیون وہ سیف کی طاقت نہین رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہین غیر قوم سے
ہان آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہین
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہین
تقوی کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہین رہی
کسل آگیا ہے دل مین جلادت نہین رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہین رہی
اب غیر قومون پہ سبقت نہین رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہین رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہین رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہین رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہین رہی
دل مر گئے ہین نیکی کی قدرت نہین رہی
اک سہو پڑ رہی ہے مودت نہین رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہین رہی
بھید اس مین ہے یہی کہ وہ حاجت نہین رہی
کرتی نہین ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
عادت مین اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
رو رو کے ہو دعائین بھی وہ اثر نہین
سینہ پاک ہین خدا کے پیارے وہ دل نہین
جتنے خیال دلمین تھے ناپاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
افسوس یار سے بشامت عصیان جدا ہوئے

اب غزنوی سے لڑائی کو سعی کیا ہے
سچ سچ کہو کہ تم مین امانت ہے اب کہان
پھر جبکہ تم مین خود ہی وہ ایمان نہین رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجیے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اے غافلو یہ باتین سراسر دروغ ہین
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تھوڑے نہین نشان جو دکھلائے گئے ہین
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
بخلون سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہین
باطن سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہین؟
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہین!
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہین؟
تم مین سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
لوگون کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے

تم خود ہی غیر کے محل سزا ہوئے
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہان
وہ نور مومنانہ و عرفان نہین رہا
آیت علیکم انفسکم یاد کیجیے
اور آکے فرون کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
بہتان ہین بے ثبوت ہین اور بے فروغ ہین
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
تم مین سے ملنے سے جو ذی الکبر تھے گئے
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے نہین
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
خواہش پاک صاف بناؤ گے یا نہین؟
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہین؟
مخفی جو دل مین ہے وہ سناؤ گے یا نہین!
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہین
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ ۔ بیعت کا انتہا حضرۃ امام الزمان ۲۳ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تہا نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسے چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنی پوری معنون کیا گیا ہے اس چہاردہم سال کی یادگار ہین جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام

۳۰ جنوری ۱۹۰۴ء

حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت آج بفضل خدا بہت تندرست رہی اور آپ نے بعد نماز مغرب عشا کی نماز تک مجلس فرمائی۔

طاعون کا ذکر ہوتا رہا کہ اب فروری کا مہینہ آگیا ہے اس کا زور ہوگا۔ چنانچہ مختلف مقامات سے اب اس کی خبریں آنی شروع ہوگئی ہیں +

خدا شناسی اور سچے ایمان کی ضرورت

فرمایا کہ ضروری بات خدا شناسی ہے کہ خدا کی قدرت اور جزا سزا پر پکا ایمان ہو اسی کی کمی سے دنیا میں فسق و فجور ہو رہا ہے لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے دن اور رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دنیا میں دولت۔ وجاہت۔ عزت ملے جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہی ہو۔ مگر وہ دنیا کے لئے ہے خدا کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لب اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا پر سچا ایمان ہو مگر اب مولوی وعظ کرتے ہیں تو ان کے وعظ کی بھی علت غائی یہ ہوتی ہے کہ اسے چند پیسے مل جاویں جیسے ایک چور باریک در باریک حیلے چوری کے لئے کرتا ہے ویسے ہی یہ لوگ کرتے ہیں ایسی حالتیں بجز اس کے کہ عذاب الٰہی نازل ہو اور کیا ہو سکتا ہے +

ایک اعتراض ہم پر یہ ہوتا ہے کہ اپنی تعریف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مطہر برگزیدہ قرار دیتے ہیں۔ اب ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ خدا جو امر ہمیں فرماتا ہے کیا ہم اس کی نافرمانی کریں اگر ان باتوں کو اظہار نہ کریں تو معصیت ہو۔

قرآن شریف میں آنحضرۃ صلعم کی نسبت کیا کیا الفاظ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں فرمائے ہیں ان لوگوں کے خیال کے مطابق تو وہ بھی خود ستائی ہوگی +

خود ستائی کرنیوالا حق سے دور ہوتا ہے مگر جب خدا تعالیٰ فرماوے تو پھر کیا کیا جاوے یہ اعتراض ان نادانوں کا صرف مجھ پر ہی نہیں ہے بلکہ آدم سے لیکر جس قدر نبی رسول اولیا اور مامور گذرے ہیں سب پر ہی ذرا غور کرنے سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ جسے خدا مامور کرتا ہے ضرور ہے کہ اس کے لئے اجتبا اور اصطفا ہو اور کچھ نہ کچھ اس میں فرور خصوصیت چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کل مخلوق میں سے اسے برگزیدہ کرے خدا کی نظر خطا جانے والی نہیں ہوتی۔ پس جب وہ کسی کو انتخاب کرتا ہے تو وہ معمولی آدمی نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے واللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ اس سوال کا آخر ماحصل یہ ہے کہ وہ ہمیں مفتری کہیں گے۔ مگر پھر ان پر سوال ہوتا ہے کہ عجب خدا ہے کہ اس قدر عرصہ دراز سے برابر افترا کا موقعہ دئے چلا جاتا ہے اور جو کچھ ہم کہتے ہیں وہی وقوع میں آتا ہے اگر مفتری ان کے ساتھ خدا کے یہ سلوک ہیں اور اس طرح سے ان کی تائید اور نصرۃ کی جاتی ہے جیسے کہ ہماری۔ تو پھر کل انبیاء کو بھی انہیں مفتری قرار دینا پڑے گا۔ وہی علامات اور براہین جو کہ آنحضرۃ صلعم کے وقت میں آپ کی صداقت کے نشان اور دلیل تھے وہی اب بھی موجود ہیں۔ جسے خدا تعالیٰ انتخاب کرے اگر وہ اس کی تعریف نہ کرے تو کیا گندا کہے اس سے خدا پر حرف آتا ہے کہ اس کا انتخاب گندا ٹھہرتا ہے +

اگر دنیا کے مجازی حکام اعلیٰ کو بھی دیکھو تو وہ بھی حتی الوسع کمشنری لفٹنٹی۔ ڈپٹی کمشنری وغیرہ کے عہدوں کے لئے انہی کو انتخاب کرتے ہیں جو کہ ان کی نظر میں لائق ہوتے ہیں۔ اگر وہ حکام اعلیٰ کی نظر میں نالائق اور ذمہ داریوں کے بجا آوری کے ناقابل ہوں تو انتخاب نہیں کئے جاتے ہیں اسیطرح اگر مامورین وغیرہ خدا تعالیٰ کی نظروں میں نالائق۔ نکمے اور اشقیا ہوں تو پھر لوگوں کو مزکی نفس بنانیکی خدمت ان سے کیسے لی جاوے +

یہ ایک نکتہ ہے کہ ان کا جو اعتراض ہوتا ہے وہ صرف میری ذات پر نہیں ہوتا بلکہ عام ہوتا ہے کہ آدم سے لیکر جس قدر نبی اس وقت تک گذرے ہیں سب اس میں شامل ہوتے ہیں۔ بھلا وہ ایسا اعتراض کرکے تو دکھلاویں جو سابقہ انبیاء میں سے کسی پر نہ ہوا ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ ایمان کے لوازم تمام اس وقت ردی ہوگئے تھے۔ دل حلاوت ایمان سے خالی ہیں دنیا کی زیب و زینت کے خیال نے دلوں پر تصرف کر لیا ہے ایک گہرے بحر ظلمات میں لوگ پڑے ہوئے ہیں اس وقت بڑی ضرورت اور احتیاج اس امر کی ہے کہ وہ تقویٰ جس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور کتاب اللہ نازل ہوئی حاصل ہو۔ ایک مردہ ایمان لوگوں کے پاس ہے اس لئے اس ایمان کی کوئی نشانی بھی ہاتھ میں نہیں ہے اور اسی باعث سے یہ وبال ان لوگوں پر ہے پھر کہتے ہیں کہ کیا ہم نماز ادا نہیں کرتے روزے نہیں رکھتے کلمہ نہیں پڑھتے ان کم بختوں کو اتنی خبر نہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے تو یہود بھی تو سب عبادتیں کرتے تھے پھر وہ کیوں مغضوب ہوئے۔

ان کی نہایت بد قسمتی اور شقاوت ہے کہ بھلا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ دین کیا ہے کب کہا جاتا ہے کہ فلاں متقی ہے۔ فلاں مومن ہے۔ صرف چھلکے یعنی پوست پر نازاں ہیں اور مغز کو بالکل ہی کھو دیا ہے جو کہ دین کی اصل روح و رواں ہے اب خدا چاہتا ہے کہ وہ روح دوبارہ پیدا کرے اگر ان لوگوں میں تقوے اور معرفت ہوتی تو یہ غرض کرکے خود ہی نادم ہوں۔

سواد اعظم کیا شئے ہے

ایک یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سواد اعظم حیات مسیح کا قائل ہے اگر سواد اعظم کے یہ معنے ہیں کہ ایک گروہ کثیر ایک طرف ہو تو اس کی بات سچی ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت یہود و عیسائی قوم کا بھی سواد اعظم تھا وہ اہل کتاب بھی تھے۔ بڑے بڑے عالم فاضل عابد زاہد موجود تھے ان کے معیار سے تو آنحضرۃ صلعم کے حق میں ان کی شہادۃ معتبر مان لینی چاہئے اصل سواد اعظم وہ لوگ ہیں جو حقیقی طور پر اللہ کو مانتے ہیں اور علی وجہ البصیرت خدا تعالیٰ پر ان کا ایمان ہے اور ان کی شہادۃ معتبر ہو سکتی ہے۔ بھلا سوچکر دیکھو کہ جس راہ میں بچھو۔ سانپ اور درندے وغیرہ ہوں۔ کیا اگر دس ہزار اندھے اس کی نسبت کہیں کہ یہ راہ اختیار کرو تو کوئی بھی ان کی بات مانے گا۔ اور جو ان کے پیچھے چلیں گے وہ سب مریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں علی وجہ البصیرت بلاتا ہوں اگرچہ آپ ایک فرد واحد تھے لیکن آپ کے مقابل ہزارہا منکرین کی بات قابل اعتبار نہ تھی جو آپ کی مخالفت کرتے تھے اب اس وقت ایک سواد اعظم تو یہ ہے بلکہ کئی سواد اعظم ہیں۔ ہندو، آریہ، بھنگیوں چوہڑوں عیسائیوں وغیرہ کا بھی ایک سواد اعظم ہے۔ مخلوق پرستوں کا بھی

ترسیلِ زر کے متعلق ضروری اطلاع

اکثر احباب حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے نام مختلف مدات مثل مدرسہ لنگر خانہ۔ میگزین۔ الحکم۔ البدر وغیرہ کے چندے یکجائی طور پر روانہ فرما دیتے ہیں کہ جن کی تقسیم مین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اور نیز مولوی صاحب کو کمال تکلیف ہوتی ہے اور آپ کا بیش قیمت وقت چھوٹی چھوٹی رقوم کے تقسیم اور حساب مین صرف ہو جاتا ہے اور بعض وقت غلطی سے ایک مد کا روپیہ دوسرے مد مین صرف ہو جاتا ہے اس لئے ہر ایک مجاہد فی اللہ کو چاہئے کہ جہاں وہ محض خدا تعالے کی رضا مندی کے لئے اپنی کمائی مین سے کچھ حصہ اس انفاق فی سبیل اللہ کے لئے نکالتا ہے وہان اور بھی ایک آنہ یا آدھ آنہ زیادہ صرف کر کے ہر ایک مد اور کارخانہ کا روپیہ اسکے مہتمم کے نام الگ الگ ارسال کیا کرے اور کفایت کی غرض سے یکجائی طور پر ایک کے نام چندے نہ ارسال کئے جاوین جس حال مین سب اخراجات انفاق فی سبیل اللہ ہے تو ایک آنہ یا آدھ آنہ کی کفایت کو مد نظر رکھکر حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے بیش قیمت وقت کو اس کی خاطر لینا خلاف آداب طالب بھی ہے اور اس زیادہ خرچ کا اجر اللہ تعالے ہر ایک کو اس کے اخلاص اور نیت پر اسے دے چھوڑے گا۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اور نیز مولوی عبد الکریم صاحب کے نام صرف لنگر خانہ یا خاص مشن کی امداد کے متعلق چندہ وغیرہ آنا چاہیے +

عام شکایت

آج البدر کی نسبت عام شکایت اس کے خریداروں کی یہ ہے کہ بر وقت اشاعت نہیں ہوتی اور بعض احباب نے یہ بھی لکھا ہے کہ بہت سے خریدار پیدا کئے جاتے ہین مگر اسی نقص کی وجہ سے کہ اخبار کی اشاعت وقت موعود پر نہین ہوتی خریداری سے عام ناراضگی پھیل جاتی ہے۔ اس مین کچھ شک نہین کہ اخبار کے شائقین کو اخبار دیر سے پہونچنے مین ضرور بیمزگی ہوتی ہے اور اکثر لوگ چونکہ مذبذب یا حسن عقیدت رکھنے والون مین ہوتے ہین اور ابھی تک ایک رگ غیریت کی ان کے اندر باقی ہوتی ہے وقت موعودہ پر مطالعہ اخبار کے لئے ان کا بار بار تقاضا ئے بھی خریدارون کے ایذا کا موجب ہوتا ہے اور ان تمام باتون کو مین بذات خود محسوس کرتا ہون کیونکہ اپنے سلسلہ ملازمت مین اخبار ان کا خریدار رہ چکا ہون مگر تاہم اب جب کہ مین عملی حالت مین اس کام مین خود حصہ لے رہا ہون تو میرے اپنے نزدیک وہ تمام شکایات جو کہ مین خود التوائے اخبار کے لئے کیا کرتا تھا بہت ہی بے معنے نظر آ رہی ہین اور خود مین ہی نہین بلکہ جن بعض حقیقت رس احباب کو ماہ دو ماہ یا کم از کم چند ہفتہ تک قادیان مین رہنے کا اتفاق ہوا ہے اور جنہون نے خود امتحاناً قادیانی ایڈیٹرون کی مشکلات کا اندازہ کیا ہے وہ بھی ایک حد تک ہمین معذور قرار دے چکے ہین اور بجائے اس کے کہ انتظامی نقص کی وجہ سے وہ ناراض ہوتے۔ ان کی شفقت اور ہمدردی البدر سے بڑھ گئی ہے بہر حال یہ ایک دلچسپ مضمون قابل بحث ہے جسے انشاء اللہ کسی دوسرے نمبر مین درج کر کے اس قسم کی شکایتون کا جواب دیا جاوے گا +

ریویو

مولویون کی چھٹی بنام مسیح علیہ السلام اور حضرۃ مسیح کا جواب بنام مولوی صاحبان

یہ ایک کتاب پنجابی زبان مین میان محمد اسماعیل صاحب احمدی موضع تترگرامی ضلع گوجرانوالہ نے تصنیف کی ہے جو کہ ۲۴ صفحہ پر لاہور کے اسلامیہ سٹیم پریس مین طبع ہوئی ہے اس چھٹی کو چھاپنے سے پہلے مصنف نے قادیان مین حضرۃ اقدس اور آپکے احباب کو سنایا تھا واقعی یہ قابل مطالعہ ہے مولویوں کی فریاد اور دعا دیکھئے کو حضرت مسیح کی خدمت مین دکھایا ہے کہ جس طرح ہو آسمان سے جلدی اترو ورنہ مرزا صاحب تمہاری جگہ لئے جاتے ہین۔ پھر اس کا لطیف جواب حضرۃ مسیح کی طرف سے آیا ہے جس سے تمام مولوی اپنا منہ لیکر رہ گئے ہین۔ جو اصحاب پنجابی زبان کو پڑھ یا سمجھ سکتے ہین وہ اس سے خوب محظوظ ہون گے۔ ہماری رائے مین کاغذ کتاب کو عمدہ نہین لگایا گیا اور لاہور جیسے مقام مین جب یہ چھپی ہے تو اس کی قیمت ۲ر واقعی زیادہ ہے اگر ارزان ہو جاوے تو یہ اس قابل ضرور ہے کہ ۲ سے خرید کر بکثرۃ پنجاب کے مولویون اور ان کے زیر اثر لوگون مین شائع کیا جاوے ہان جو اصحاب نکتہ رس ہین ان کے نزدیک تو یہ قیمت اور بھی تھوڑی ہے یہ کتاب مصنف اور غلام رسول صاحب درزی چوک بازار گوجرانوالہ نیز منشی کرم علی صاحب مصلح تنگ قادیان سے نقد قیمت پر مل سکتی ہے +

قول الصحیح کی نسبت قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکیدار شکرم جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اول المومنین مین سے ہین تحریر فرماتے ہین کہ پانچ نسخہ نظم میان ہدایت اللہ والے روانہ کر دیوین یہ نظم دیہاتی لوگون کے واسطے بہت مفید ہے اسواسطے خیال ہے کہ بطور اشاعت دیہات مین کچھ جلدین تقسیم کی جاوین لوگ شوق سے پڑھتے ہین فقط

یہ نظم سلیس اردو مین ہے اور جلی قلم سے لکھی گئی ہے کہ مستورات بھی پڑھ اور سمجھ سکین اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے جو اصحاب خریدین ان کو ایک روپیہ کے ۲۰ نسخہ علاوہ محصولڈاک ارسال ہون گے +

اپنے محترم بھائی رحمت علی صاحب کی وفات کے حالات بصورت کتاب ارسال ہین مضمون کو ترتیب

عکسی تصاویر

اپنے بھائیون کی ضرورت اور اشتیاق کو دیکھکر اب ہم خاص اہتمام سے ان تصاویر کو لیتھو کی شکل مین طیار کر دیا ہے ان کی صفائی اور خط و خال کے لئے یہ لکھنا کافی ہے کہ جب عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب نے ان کو دیکھا تو فرمایا کہ آج تک جس قدر تصاویر طیار ہوئی ہین یہ ان سب سے اچھی ہین یہ تصاویر انگریزوں اشتون اور ...

دوستون کی خدمت مین تحفہ کے طور پر پیش کرنے کے قابل ہین قیمت کارڈ سائز۔ کیبنٹ سائز ... نصف درجن کے خریدار کو ۲۵ فیصدی رعایت ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ دفتر البدر قادیان سے طلب کرو +

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بیٹھ کر اپنے یا دوسروں کو زیادہ نافع بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک دل محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت ۸؍

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یا جوج ماجوج التصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۔

سر مکتوم۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نسا کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵؍

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنے کا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲؍

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱؍

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ پنجابی اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱؍ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ یعنی کو دس شرائط حضرت مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱؍ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب جو المعروف ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

ضیائۃ الناس۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱؍

الہامی دعا۔ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکی ضلع گجرات قیمت ۔ ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ” ” ” ” ”

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں نرخ اوسط قسم تاجروں کو

سر الشہادتین۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من و عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض۔ اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قویٰ میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت ۸؍

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو ضرور آرام ہو جاتا ہے کہیں اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت

حب جدید برائے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود دفتر دیان میں ہو چکا ہے۔

روغن بہرہ پن۔ بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۱۲؍

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲۰ گولی ۸؍

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر دھند جالا آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا بنا در علاج اعلیٰ درجہ کے ا ہیار کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۲؍

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۸۰ گولی ۸؍

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیریں زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دونوں بزرگوں نے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل باری سے چھپ کر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۱؍ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔ بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۱؍ پارہ عم ۱؍ ۱؍ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں

نیوٹیشن کے سٹ۔ ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔ نمبر ۱۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲؍ نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶؍ نمبر ۴۔ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲؍ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ڈوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا۔ المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری تہبند و لنگی ہر قسم و ہر۔ کے۔ رومال وسوسی ہر قسم و ہر۔ کا۔ بنیان۔ و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر۔ کی۔ گیس بتی۔ کمربند۔ سودان و سیا ہیانہ و پاجامہ ہر طرح کا۔ جوتے خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی و اوور دیسی و انگریزی اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلاں تسمانہ مردانہ و زنانہ لکڑی کا اور سینگ کی ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلاں۔ تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے۔ المشتہر حافظ لال احمد احمدی ایجنٹ کوناجا پیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل و معراج الدین پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کردیگا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چہرۂ دین کا ہے آئینہ یہ البدر
فیض ہے یہ غلام

ان اللہ قد صنع لکم وقت مسیحۃ وما ترک عمراً دلہ

البدر

اے جہاں ... بدر ... اخبار البدر

چہ گویم باگرامی چہار قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳	ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخکو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے	نمبر

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون [illegible] پر ہے اس کی ہر وقت اشاعت اور سائز ... کی تکمیل اور ... داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ۵۰۰ تک ہو اس لئے احباب ... موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ... [illegible] ... وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاتی ہے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا [illegible] ... خوش ہو ... دیانت داری ... [illegible]

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین - پھر اس کے بعد آپ مع دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے — دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو — جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر — کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ — عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا — جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند — کھیلیں گے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا — بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا — وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے — کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان — کردیگا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں
ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں — اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی — وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی — وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح - وہ عفت نہیں رہی — وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی — خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی — حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی — کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی — وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی — اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی — ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ - سچ کی تو عادت نہیں رہی — نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
موسو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی — نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی — دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
سوئے ہے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی — دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی — اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی — صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی — بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے — کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو — عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے — مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں — روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں — شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے — جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے — باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے — اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے — تم خود ہی غیروں کے کے مثل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں — وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا — وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجیے — آیت علیکم انفسکم یاد کیجیے
ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا — اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں — بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا — یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے — تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں — کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ — منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں — خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں؟ — حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں! — مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں!
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں؟ — اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں
تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار — اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے — اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرة امام الزمان علیہ السلام نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تہا اور ۲۳ دسمبر ۱۹۰۳ء تک اس کو چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنے پوری معنوں کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ آپکی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے [illegible]

ملفوظات حضرت احمد مسیح الزمان علیہ السلام

گذشتہ اشاعت کے آگے

ہے کہ جب کسی کو دجال کے
ہر جگہ اس کا تسلط ہوگا
سے وہ ہلاک ہوگا
ہر … بالکل ہو جاوے گا
چوڑی یہ بھی سنتے
یا چھوڑ دیا بلکہ ان
سے تھے اولاد یدی
ہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے
رسے نظر خدا پر رکھے۔ بیان اور زبان
… سب طاقت ہے ان سے کام لیا جاوے اب
یہ دن ہیں کہ ان میں ایک حصہ اپنے وقت کا خاص دعا کے لئے رکھا جاوے جب تبتل اور انقطاع کرکے انسان دعا کرتا ہے تو دوسرے علوم بھی آ سے بہت سوجھتے ہیں تو ایک حصہ یہ ہو کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ ان لوگوں کے خیالات کے استیصال کے لئے دل میں ڈالے اور دوسرا حصہ اور دعاؤں کے لئے جو اس کے متعلق ہوں

الہام فرمایا کہ کھانسی کی شدت بہت ہوئی تھی اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہو جاتی تھی اور کوئی امید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو وہ غلط ہے یہ اس وقت ہوگی جب خدا کی فتح اور نصرۃ ہوگی اور لوگ فوج در فوج اس سلسلہ میں داخل ہونگے۔

اس وقت کوچ کرنا تو ضروری ہے کیونکہ ہر ایک شخص ایک ایک کام کے لئے پیدا کیا جاتا ہے۔ جب وہ کام ہو گیا تو پھر یہاں رہنے کی ضرورت کیا ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ بعض لوگ صرف کھانے پینے کے لئے پیدا ہوتے ہیں جب وہ اپنی مقدار مقدر کھا لیتے ہیں تو موت آ جاتی ہے لیکن تائید الٰہی ان لوگوں کے شامل حال نہیں ہوتی مگر جو دین کے لئے آتے ہیں ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نرمی اور ملائمت کا معاملہ کرتا ہے اور اس دنیا سے وہ نہیں اٹھائے جاتے جب تک اس کام کو پورا نہ کر لیں ۔

درازی عمر کا نسخہ انسان اگر درازی عمر چاہتا ہے تو خاص دین کے لئے کچھ وقت وقف کرے خدا کے ساتھ دغا بازی نہیں چلتا اگر کوئی دین کی تائید کے لئے کچھ لکھتا یا کہتا ہے تو صرف ہمیں سنا لینے سے ہی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس کی نیت کیا ہے ہر ایک کا معاملہ خدا سے صاف ہونا چاہیئے وہ دلوں کی نیت کو جانتا ہے بیہودہ بات یہاں نہیں چل سکتی تو خدا کے نزدیک کیا وقعت رکھ سکتی ہے اس لئے کوئی موٹی بات کرکے دکھانی چاہیئے جو نمایاں ہو اور درازی عمر کے لئے یہی مفید ہے۔ اگر دنیا کے لئے کوئی کتنا ہی کرتا ہے تو خدا کو اس سے کیا۔ دنیا کے لئے کچھ کرکے دکھانا چاہیئے عمر درازی کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک وفادار خادم دین کا بن جاوے۔ خدا کا خالص بندہ ہو کیونکہ آج دین کو ضرورت ہے کہ کوئی اس کا بنے ورنہ عمر کا ذمہ دار کوئی نہیں۔ ایک صحابی کو جنگ میں تیر لگا وہ اپنی جان سے مایوس ہوئے اسی وقت خدا سے دعا مانگی اور کہا کہ مجھے عمر کا تو فکر نہیں ہے تھوڑی ہو یا بہت مگر جن یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستایا ہے میں چاہتا تھا کہ ان سے انتقام لوں وہ اسی وقت اچھے ہو گئے اور پھر برابر زندہ رہے حتیٰ کہ ان یہودیوں سے انتقام لیا۔ خدا کی قدرت جب انتقام لے چکے تو اسی مقام سے خون جاری ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے۔

جن راہوں سے اقبال حاصل ہوتا ہے اور دنیا میں بھی ترقی ہوتی ہے ان کو تو یہ لوگ نہیں دیکھتے اور جن سے نحوست آتی ہے ان کو مقدم رکھتے ہیں ۔

فتنہ نصاریٰ پر رائے میرا مذہب یہ ہے کہ اگرچہ بہت لوگوں نے اس باطل کی تردید میں آزادانہ مضامین بھی لکھے ہیں مگر ابھی تک یہ حالت ہے جیسے سفید بیل کی کھال پر کوئی ایک بال سیاہ ہو کیونکہ قومی تعصب نے گھر کیا ہوا ہے اگر کوئی نیک بخت انگریز ہوا اور وہ اسلامی شعار کا قائل ہو تو اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتا اور یہ فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہوا ہے کہ اگر کل درخت قلمیں بن جاویں تو بھی اسے کفایت نہیں کر سکتیں۔ دنیا کا وہ حصہ جو کہ وحشیانہ زندگی بسر کرتا ہے چھوڑ کر باقی میں نصف کے قریب عیسائی ہیں اب اس وقت ہر ایک

مومن کا کام

یہ چاہیئے کہ جب تک دم میں دم ہے اس باطل مذہب کا مقابلہ کرتا رہے اور اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

---

۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

کمال کے ساتھ عیوب جمع نہیں ہو سکتے شام کے وقت عشا سے پیشتر آپ نے مجلس فرمائی اور فرمایا کہ کمال کے ساتھ عیوب جمع نہیں ہو سکتے اس زمانہ میں ایک عبد اللطیف کا ہی نمونہ دیکھ لو کہ کس حالت میں اس نے جان جیسی عجیب شئے سے دریغ نہ کیا تو اب جان کے بعد اس پر کیا نکتہ چینی کر سکتے ہیں خواہ کوئی ہزار پردہ ڈالے۔ مگر ان کی استقامت پر شک نہیں ہو سکتا۔ بیوی۔ بچوں۔ مال وجاہ کی پرواہ نہ کرنا اور یہاں سے جا کر ان میں سے کسی سے نہ ملنا ایسی استقامت ہے کہ سن کر لرزہ آتا ہے۔ دنیا میں بھی اگر ایک نوکر خدمت کرے اور حق وفا کا ادا کرے تو جو محبت اس سے ہوگی وہ دوسرے سے کیا ہو سکتی ہے جو صرف اس بات پر ناز کرتا ہے کہ میں نے کوئی اچک پنا نہیں کیا حالانکہ اگر کرتا تو سزا پاتا۔ اتنی بات سے حقوق قائم نہیں ہو سکتے۔ حقوق تو صرف صدق و وفا سے قائم ہو سکتے ہیں۔ جیسے ابراھیم الذی وفی۔

---

۱۰ سے ۱۳ فروری سنہ ۰۴ تک

صرف ایک دو دن سیر ہوئی مگر مقدمات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی ۱۱ فروری کی شام کو مختصر اذکار سید احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور کتاب فتوح الغیب کی نسبت ہوئے جو کہ ذیل میں ہیں ۔

اقوال سلف کی اصلاح فرمایا سید احمد صاحب سرہندی کا ایک خط ہے جس میں انہوں نے بتلایا ہے کہ اس قدر احمد مجھ سے پیشتر گذر چکے ہیں اور ایک آخری احمد ہے پھر آپ نے اس کی ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے اور خود.... اس کے زمانے سے پیشتر ہونے پر افسوس کیا ہے اور لکھا ہے یا اسفا علی لقائہ

پھر فرمایا کہ ان کا ایک قول میرے نزدیک درست نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ کرامات اس وقت صادر ہوتی ہیں جب کہ سالک الی اللہ کا صعود تو اچھا ہو مگر نزول اچھا نہ ہوا اور اگر نزول بھی اچھا ہو تو پھر کرامات صادر نہیں ہوتیں گویا کرامات کے صدور کا وہ ادنیٰ درجہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے جس قدر انبیاء آئے ہیں ان سے بارش کی طرح کرامات صادر ہوتی رہی ہیں الخ مگر اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی پردہ پوشی کرتے ہیں اور خود ان

خود ان کو اس کوچہ میں دخل نہیں تھا۔ فتوح الغیب کو اگر دیکھا جاوے تو بہت سیدھے سادے رنگ میں سلوک اور توحید کی راہ بتلائی ہے شیخ عبدالقادر جیلانی رح قائل ہیں کہ جو شخص ایک خاص تعلق اور پیوند خدا سے کرتا ہے اس سے ضرور مکالمہ الہی ہوتا ہے یہ کتابیں ایک اور رنگ میں ان کے اپنے سوانح معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے خدا کا فضل ان پر ہوتا رہا اور وہ ترقی مراتب کرتے رہے ویسے ویسے بیان کرتے رہے

ادب مسجد — حضرۃ اقدس ع کے صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اپنے [illegible] کے ساتھ کھیلتے کھیلتے مسجد میں آگئے اور اپنے ابا جان کے پاس جا بیٹھے اور اپنے لڑکپن کے باعث کسی بات کے یاد آجانے پر آپ دبی آواز کھل کھلا کر ہنس پڑے تھے اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مسجد میں ہنسنا نہ چاہیئے۔ جب دیکھا کہ ہنسی ضبط نہیں ہوتی تو اپنے باپ کی نصیحت پر یوں عمل کیا کہ صاحبزادہ صاحب اسی وقت اٹھ کر چلے گئے ✦

ملفوظات امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام

۸ جنوری ۱۹۰۴ء کو بعد نماز جمعہ نماز اعلیحضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ہمارے محسن و مخدوم جناب محمد علیخان صاحب ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے برادر معظم اور جناب منیجر اعلی ریاست مالیر کوٹلہ کی (جو اپنے کسی ضروری کام کے لئے آئے ہوئے تھے) ملاقات ہوئی حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اس موقع پر جو کچھ فرمایا وہ تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے -- ایڈیٹر

فرمایا۔

گلستان میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے

کار دنیا کسے تمام نکرد

گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے۔ دعا کا جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اس وقت تک انسان تقوے کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالی کا امتحان کرتا ہے؟ یہ سخت گناہ ہے اللہ تعالے کا امتحان نہیں کرنا چاہئے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور بدوں کاشت کے دعا کرتا ہے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور اللہ تعالے سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے

تدبیر اور دعا کا اتحاد اسلام ہے — جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے وہ خطا کار ہے اسی طرح یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے مگر تدبیر اور دعا دونوں باہم ملا دینا اسلام ہے اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اسی قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اسی قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔

اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورہ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھکر فرمایا ہے **ایاک نعبد و ایاک نستعین** ایاک نعبد اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مد نظر رکھے۔ مومن جب ایاک نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گذرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالے کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو اس لئے وہ معاً کہتا ہے ایاک نستعین۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں یہ ایک نازک مسئلہ ہے جسکو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے لئے ضروری اجزاء ہیں۔ وہ تو ان شاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مومن کی روح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کہے اور انشاء اللہ نہ کہے پس اسلام کے لئے ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑے۔ تدبیر [illegible] اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے

اگر ان دونوں پلوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے مگر اس زمانہ میں میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی [illegible] ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا۔ [illegible] جاتی ہے اور اسکو ایک [illegible] سارا اثر یورپ کی [illegible] ہے جو دنیا میں [illegible] سلسلہ عادات [illegible]

اسباب پرستی کو خدا [illegible] اس کے اثر سے [illegible] جو لوگ بظاہر دعا بھی کرتے ہیں [illegible] بے بہرہ رہتے ہیں [illegible] وہ [illegible] ہوتے ہیں اور دعا کے اثر سے [illegible] جلدی کرتے ہیں حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے۔ سب کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہو گئی۔ خدا تعالی پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور [illegible] ناواقفی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور راہ اور طریقے اور راہ ایجاد کر لئے گئے ہیں جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے ✦

ابرار اخیار ملتزا اللہ تعالی — سب سے پہلے ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود۔ سمیع۔ بصیر خبیر۔ علیم۔ متصرف۔ قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور قبولیت کرتا ہے مگر کیا کروں کسکو سناؤں۔ اب اسلام میں مشکلات ہی اور آ پڑی ہیں کہ جو محبت خدا تعالے سے کرنی چاہئے وہ دوسروں سے کرتے ہیں اور خدا تعالے کا رتبہ اور مردوں کو دیتے ہیں۔ حاجت روا اور مشکلکشا صرف اللہ تعالے کی ذات پاک تھی مگر اب جس قبر کو دیکھو وہ حاجت روا ٹھہرائی گئی ہے۔ میں اس حالت کو دیکھتا ہوں تو دل میں درد اٹھتا ہے مگر کیا کہیں کس کو جا کر سنائیں دیکھو قبر پر اگر ایک شخص سب برس بیٹھا ہوا پکارتا رہے تو اس قبر سے کوئی آواز نہیں آوے گی مگر مسلمان ہیں کہ قبروں پر جاتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں میں کہتا ہوں وہ قبر خواہ کسی کی ہی ہو

اس سے کوئی مراد نہین بر آسکتی حاجت روا اور
مشکلکشا تو صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے اور
کوئی اس صفت کا موصوف نہین۔ قبر سی کسیکی امید
۔۔۔ برخلاف اس کے اگر اللہ تعالےٰ کو اخلاص
۔۔۔ دن مین دس مرتبہ بھی پکارو

ہون اور میرا اپنا

۔۔ ہی آواز سنتا

ہے۔ لیکن شرط

۔۔ پکارنے کا حق ہے
۔۔ عزت کرتے ہین اور ان ز
۔۔ لیکن ان کی محبت اور عزۃ کا یہ
۔۔ ہین ہے کہ ہم ان کو خدا بنالین اور وہ
صفات جو خدا تعالےٰ مین ہین ان مین یقین کرلین
مین بڑے دعوے کے ساتھ کہتا ہون کہ وہ

ہماری آواز نہین سنتے اور اس کا جواب نہین دیتے۔

دیکھو حضرۃ امام حسین رضہ ایک گھنٹہ
مین ۲۷ آدمی آپ کے شہید ہوگئے اُس وقت آپ
سخت نرغہ مین تھے۔ اب طبعًا ہر ایک شخص کا کانشنس
گواہی دیتا ہے کہ وہ اس وقت جبکہ ہر طرف سے دشمنون
مین گھرے ہوئے تھے اپنے لئے اللہ تعالےٰ سے
دعا کرتے ہون گے کہ اس مشکل سے نجات مل جاوے
لیکن وہ دعا اس وقت منشاء الٰہی کے خلاف تھی اور
قضاء قدر اس کے مخالف تھے اس لئے وہ اسی
جگہ شہید ہوگئے اگر ان کے قبضہ واختیار مین کوئی بات
ہوتی تو انہون نے کونسا دقیقہ اپنے بچاؤ کے لئے
اُٹھا رکھا تھا مگر کچھ بھی کارگر نہ ہوا۔ اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ قضا وقدر کا سارا معاملہ اور تصرف تام
اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ مین ہے جو اس قدر ذخیرہ قدرۃ
کا رکھتا ہے اور حی وقیوم ہے اُس کو چھوڑکر جو مُردون
اور عاجز بندون کی قبرون پر جاکر اُن سے مرادین
مانگتا ہے اس سے بڑھکر بے نصیب کون ہوسکتا ہے؟
انسان کے سینہ مین دو دل نہین ہوتے ایک ہی دل
ہے وہ دو جگہ محبت نہین کرسکتا۔ اس لئے اگر کوئی
زندون کو چھوڑکر مردون کے پاس جاتا ہے وہ حفظ مراتب
نہین کرتا۔ اور یہ مشہور بات ہے۔
گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

خدا تعالےٰ کو خدا تعالےٰ کی جگہ پر رکھو۔ اور انسان
کو انسان کا مرتبہ دو۔ اس سے آگے مت بڑھاؤ
مگر مین افسوس سے ظاہر کرتا ہون کہ حفظ مراتب
نہین کیا جاتا زندہ اور مردہ کی تفریق ہی نہین ہی
بلکہ انسان عاجز اور خدائے قادر مین بھی کوئی فرق اس
زمانہ مین نہین کیا جاتا۔ جیساکہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر
ظاہر کیا ہے۔ صدیون سے خدا تعالیٰ کا قدر نہین
پہچانا گیا اور خدا تعالیٰ کی عظمت وجبروت عاجز بندون
اور بے قدر چیزون کو دی گئی ہے

مجھے تعجب آتا ہے اُن لوگون پر جو مسلمان کہلاتے
ہین لیکن باوجود مسلمان کہلانے کے خدا تعالیٰ کو چھوڑتے
ہین اور اس کی صفات مین دوسرون کو شریک کرتے
ہین جیساکہ مین دیکھتا ہون کہ مسیح ابن مریم کو جو ایک
عاجز انسان تھا۔ اگر قرآن شریف نہ آیا ہوتا اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوئے ہوتے
تو ان کی رسالت بھی ثابت نہ ہوتی۔ بلکہ انجیل سے
تو وہ کوئی اعلیٰ اخلاق کا آدمی بھی ثابت نہین ہوتا
لیکن عیسائیون کے اثر سے متاثر ہوکر مسلمان بھی
ان کو خدائی درجہ دینے مین پیچھے نہین رہے کیونکہ
جیساکہ وہ صاف مانتے ہین کہ وہ ابتک حی وقیوم
ہے اور زمانہ کا کوئی اثر اس پر نہین ہو۔ آسمان پر
موجود ہے۔ مردون کو زندہ کیا کرتا تھا۔ جانورون کو
پیدا کیا کرتا تھا۔ غیب جاننے والا تھا۔ پھر اس کو
خدا بنانے مین اور کیا باقی رہا۔ افسوس مسلمانون
کی عقل ماری گئی جو ایک خدا ماننے والے تھے وہ اب
ایک مردہ کو خدا سمجھتے ہین اور ان خداؤن کا تو شمار نہین
جو مردہ پرستون اور مزار پرستون نے بنائے ہوئے
ہین ایسی حالت اور صورت مین خدا تعالےٰ کی غیرۃ
نے یہ تقاضا کیا ہے کہ ان مصنوعی خداؤن کی خدائی کو
خاک مین ملایا جاوے اور زندون اور مردون مین
ایک امتیاز قائم کرکے دنیا کو حقیقی خدا کے سامنے
سجدہ کرایا جاوے۔

اسی غرض کے لئے اُس نے مجھے بھیجا اور اپنے نشانون کے ساتھ بھیجا ہے

یاد رکھو کہ انبیاء علیہم السلام کو جو شرف اور رتبہ ملا وہ
صرف اسی بات سے ملا ہے کہ انہون نے حقیقی خدا
کو پہچانا اور اس کی قدر کی۔ اُسی ایک ذات کے
حضور انہون نے اپنی ساری خواہشون اور آرزوئن
کو قربان کیا کسی مردہ اور مزار پر جھککر انہون نے مرادین
نہین مانگی ہین ہے

دیکھو حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کتنے بڑے عظیم الشان نبی
تھے اور خدا تعالےٰ کے حضور ان کا کتنا بڑا درجہ اور رتبہ
تھا۔ اب اگر آنحضرۃ صلعم بجائے خدا تعالےٰ کے حضور
گرنے کے ابراہیم کی پوجا کرتے تو کیا ہوتا؟ کیا آپکو وہ اعلیٰ
درجے کے مراتب مل سکتے جو اب ملے ہین؟ کبھی نہین
پھر جبکہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے بزرگ بھی تھے۔ اور آپ نے
ان کی قبر پر جاکر یا بیٹھکر اُن سے کچھ نہین مانگا۔ اور نہ
کسی اور قبر پر جاکر آپ نے اپنی کوئی حاجت پیش کی تو کس
قدر بیوقوفی اور بیدینی ہے کہ آج مسلمان قبرون پر جاکر اُن
سے مرادین مانگتے ہین اور ان کی پوجا کرتے ہین اگر
قبرون سے کچھ ملسکتا تو اس کے لئے سب سے پہلے آنحضرۃ
صلی اللہ علیہ وسلم قبرون سے مانگتے مگر نہین مردہ
اور زندہ مین جس قدر فرق ہے وہ بالکل ظاہر ہے بجز
خدا تعالےٰ کے اور کوئی مخلوق اور ہستی نہین ہے جس کی
طرف انسان توجہ کرے اور اس سے کچھ مانگے۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خدا تعالیٰ کے عاشق زار اور
دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا مین کبھی کسیکو نہین
ملا۔ آپ کو اللہ تعالےٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام
لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ **عشق محمدٌ علیٰ ربّہ** یعنی محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہوگیا۔
صلی اللہ علیہ وسلم۔ حقیقت مین انبیاء علیہم السلام کو
جو شرف ملا۔ اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ اسی وجہ سے
اور اگر پھر کوئی پاسکتا ہے تو اسی ایک راہ سے پاسکتا ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کا دامن پکڑا اور
قوم اور برادری کی کچھ بھی پروا نکی۔ خدا تعالیٰ نے
بھی وہ وفا کی کہ ساری دنیا جانتی ہے جس مکہ سے آپ
نکالے گئے تھے اسی مکہ مین ایک شاہنشاہ کی شان اور
حیثیت سے داخل ہوئے قوم اور برادری نے اپنی طرف سے
کوئی دقیقہ ایذارسانی کا باقی نہین چھوڑا لیکن جب خدا
ساتھ تھا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ مین یقینًا جانتا ہون
اور نبیون اور رسولون کی زندگی اس پر گواہ ہے
کہ وہ چونکہ اللہ تعالےٰ ہی پر بھروسہ کرتے ہین اس
لئے وہ نہین مرتے جب تک کہ ان کی مرادین پوری
نہ ہوجائین اور وہ اپنے مقصد مین کامیاب نہ ہولین
آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائین دنیا کے لئے
نہ تھین بلکہ آپ کی دعائین یہ تھین کہ بت پرستی دور
ہوجاوے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب
عظیم مین دیکھلون کہ جہان ہزار ون بت پوجے جاتے
ہین۔ وہان ایک خدا کی پرستش ہو۔ پھر تم خود ہی سوچ لو اور

کسرِ صلیب

یسوع کی عصمت

عیسائی صاحبان بار بار اس امر پر زور دیتے ہیں کہ یسوع سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا۔ اس لئے وہ خدائی کا مستحق ہے۔ اب اس میں تنقیح طلب امر یہ ہے کہ خدا ہونا تو درکنار کیا صرف کسی گناہ کے مرتکب نہ ہونے سے کوئی انسان محض نیک بھی ہو سکتا ہے کہ نہیں اور خدا کا مقرب بھی کہلا سکتا ہے یا نہیں اس کی نظیر جب ہم بلا لحاظ مذہبی تاریخ اور حال کے مشاہدے سے لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مطلق گناہوں سے بچنے والا کبھی خدا کا مقرب نہیں کہلایا۔ جب تک اس نے گناہوں سے بچ کر کوئی ایسی عظیم الشان نیکی نہ کی ہو جس سے وہ خدا کی نظروں میں برگزیدہ ہو سکے عام مشاہدہ میں نظر آتا ہے کہ بہت سے غریب اور مسکین ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی تیس تیس اور چالیس چالیس برس تک شادی نہیں ہوتی مگر باوجود اس کے وہ بدنظری اور زنا کے مرتکب نہیں ہوتے۔ بعض پر فاقہ پر فاقہ آتا ہے مگر وہ چوری وغیرہ جرائم کی طرف رجوع نہیں کرتے لیکن مطلق اس عصمت سے وہ خدا کے مقربین اور منعمین نہیں ہو جاتے اور نہ ان کو منعم علیہ گروہ میں خدا تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ دنیا تو میں اس قسم کے لوگ بہت ہوتے ہیں مگر تاہم ان کی قیمت ایک پیسہ بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو لوگ ان گناہوں اور بدیوں کے مرتکب نہیں ہوتے وہ آخر کار ان تمام بد اور ایذا دہ نتائج سے محفوظ رہتے ہیں جو کہ ان کے مرتکب ہونے سے ان کو پہونچنا تھا۔ اور اس مطلق عصمت میں ان کی کوئی خوبی نہیں ہے۔ پس جب کہ مطلق گناہ سے بچنا کوئی نیکی اور قرب الٰہی کا نشان نہیں ہوا۔ تو اب یہ کیسی حماقت اور نادانی ہے کہ اسے یسوع کی خدائی کی دلیل گردانا جاتا ہے اگر مطلق اسی عصمت سے انسان خدا بن سکتا ہے تو ایسے خداؤں کی تعداد دنیا میں کروڑوں تک ہوگی صرف ایک یسوع کو خدا ماننے کی کیا ضرورت ہے ایسے سب کو خدا مانا جاوے ؛

دوسری بات اس میں دیکھنے والی یہ ہے کہ خود جس شخص کی نسبت اس کے معصوم ہونے کا دعوےٰ کیا جاتا ہے کیا وہ اپنے قول اور فعل سے اپنے مدعیان کی تائید کرتا ہے کہ نہیں ؛

اب یسوع کے قول کا تو یہ حال ہے کہ وہ خود کہتا ہے کہ میں نیک نہیں ہوں اس قول کے ہوتے ہوئے ہمیں عیسائیوں کی عصمت کے دعوے کی سماعت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اب ہم فعل کو دیکھتے ہیں تو سب سے پہلا فعل جو اس کی عصمت پر خاک ڈالتا ہے وہ حضرت یحییٰ سے اس کا اصطباغ پانا ہے کیونکہ اگر یسوع بیگناہ نہ تھا تو اسے یحییٰ کے ہاتھ پر توبہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پس وجود عدم ضرورت کے ایک ایسا فعل کیا جو لغو تھا گویا کہ گناہ کیا۔ اور اگر یحییٰ کے اصطباغ سے پیشتر کوئی گناہ تھا تو اب اصطباغ پاکر ایک لغو کام کرکے آپ نے اپنے آپ کو گنہگار بنا لیا پھر حالی اپنے اندر اس نے کچھ نقص پایا ہوگا تب ہی تو یحییٰ کے پاس اصطباغ لینے کے واسطے گیا اور اگر کہو کہ یحییٰ نے اسے خود بلایا کہ اصطباغ پاوے اور وہ گیا تو یہ ایک اور نادانی اور بیوقوفی کی بات ہے چاہئے تھا کہ یحییٰ سے کہتا کہ تو مجھے کیوں اصطباغ کے لئے بلاتا ہے میں خدا زادہ ہوں تو خود آ کر مجھ سے اصطباغ حاصل کر۔ غرضیکہ قولاً اور فعلاً یسوع نے اپنے آپ کو گنہگار قرار دیا ہے اور اب ان جھوٹے حامیوں کی بیجا حمایت سے کیا بن سکتا ہے۔

ایک اور دلیل بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع ضرور گنہگار تھا کیونکہ روح القدس کبوتر کی شکل میں یحییٰ سے اصطباغ پانے کے بعد نازل ہوا اگر یسوع اول ہی بیگناہ تھا تو چاہئے تھا کہ اول ہی نازل ہوتا لیکن جب کہ بعد میں آیا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے یحییٰ کے ہاتھ پر جو گناہوں سے توبہ کی وہ قبول ہو گئی اس سے بھی اس کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آریہ سماج اور نیوگ

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار نمبر ۵ جلد ۳۔ صفحہ ۔ ۱۹۰۴ء

ان آریوں کے قدیم آبا و اجداد وحال و مدلوگ تھے یعنی ان کی گزران گایوں پر تھی اور بعضے کچھ کھیتی باڑی بھی کر لیا کرتے تھے۔ گایوں کے دکھ سکھ، ان کی عزت، ان کا خیال انہیں کی پرورش اور پالنا کرنا ان کا ہنر و تمدن اور انہیں کی صحبت میں جنگلوں میں ان کا بسیرا۔ انہیں کی پیداوار اور انہیں پر ان کا گذارہ تھا۔ چنانچہ کرشن جی کا نام گوپال مشہور ہے حال کے موسیقی پرور جنگلی لوگوں کی زندگی ان آریوں کی بود و باش کا حقیقت سا خاکہ ہے ان لوگوں میں کوئی تمدن نہ تھا قانون نہ تھا جب ذرا ترقی کی تو اپنے مسب مذاق وید اور اس میں وہی حیوانیت کی باتیں لکھ صحبت میں رہنے سے ان میں بھی وہ گئو کی سی بو دانہ عزت اور گئو پالنا میں زمانہ کی یادگار ہے۔ ویدوں کی مندرجہ ... کبھی تمام گایوں میں ترقی اور بہتری کے متعلق ممکن ہے کہ نیوگ کے مسئلے پر یہ گائے پرور قوم کرتی ہو۔ گو یہ بات بھی ثابت نہیں ...... لیکن اگر یہ ثابت بھی ہو تو بھی وہ خود ایک جنگلی اور غیر متمدن قوم تھی۔ اس جاہلیت اور گئو پالن کے زمانے کی بن باسی رسوم کو اس تہذیب اور تمدن کے زمانہ میں پیش کرنا جہالت میں داخل ہے۔ گائے کو گئو ماتا کہا جاتا ہے لیکن یہ اس لئے نہیں کہ اس کو حقیقی ماں سمجھا جاوے اور اس کی عادات اور رسوم اور فطرت کو وراثت سمجھ کر اپنے لئے قاعدہ بنا لیا جاوے۔ سوامی جی مہاراج خود اکثر بن باس خلوت اور تنہائی میں برہم چاری غور و چار کرتے رہے اور اس لئے زمانہ کی تہذیب اور شائستگی اور ترقی سے ان کی اخلاق و معاشرت پر کچھ اثر نہ ہو سکا کثرت سے وید ان کے مطالعہ میں مستغرق رہنے کی وجہ سے ان کے دل پر بھی اسی قدیم آریہ گئو پالن زندگی کا نقشہ گہرا جم گیا اور اسی کے انتساب کی لوگوں کو تعلیم کرنا شروع کر دی ؛

(۳) ہم نے لکھا تھا کہ تمام دیسی اقوام جن میں ہم اور آریہ شامل ہیں ایک دوسرے کے اعضا اور ہمسایہ ہیں ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ہوتے۔ ایک دوسرے کی شادی و غمی کے کام کاج سنوارتے ہیں۔ ہمارے سامنے اور شرکت سے کئی آریہ بیاہ ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔ بیاہ کی طرح نیوگ کبھی علی الاعلان ہونا ضروری ہے ورنہ وہ ناجائز متصور ہو سکتا ہے مخفی طور پر نیوگ نہیں ہو سکتا۔ وہ تو سوامی کے اصول سے ہی ... ٹھہری ہے آج تک ہم نے کسی آریہ گھرانے میں کسی کو نیوگ کرتے

یاکرانے کا انتظام کرنے نہ دیکھا اور نہ سنا ہے
ہماری مخالفت نیوگ سے صرف اس لئے ہے کہ یہ
ایک بدکاری خیز رسم ہے اور اس کے اعتقاد اور
ارتکاب سے انسان فواحش کا مرتکب ہوتا ہے ہم
تو اپنے وطن اور ہمسایہ آریوں کو ایسے گند میں غرق
... دیکھ نہیں سکتے ہمیں سچی ہمدردی اس بات پر مجبور
... آریوں کو اس سے روکیں۔ لیکن یہ
... واقعہ میں نیوگ پر عمل نہیں۔ ہم
... ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب
... ان کو آریوں کے پیش کرتے
... حاصل ہے انسان کی اپنی فطرتیں
... یہ میں ان کو نیوگ سے بملامت
... ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ لیکن انسان
... ہیں ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی رکیک تاویل
... ہمسایہ قوم سے شرم ... آریوں نے
مخفی نیوگ کو جائز بنالیا ہو۔ کیونکہ ان کا اپنا اختیار
ہے۔ اور خفیہ طور سے نیوگ کرتے کراتے ہوں
اس لئے اس کی اصلیت دریافت کرنے کی غرض سے
ہم نے آریہ صاحبان کی خدمت میں ادب اور عاجزی
سے یہ درخواست کی تھی اور اب بھی بادب زور
سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ہم پر اس قدر مہربانی
کریں کہ ایک ایسی فہرست مرتب کرکے شائع کریں
جس میں دو تین سو معزز لیڈنگ آریوں کے
گرامی نام مع مفصل پتہ کے لکھے ہوں جنہوں نے
آپ یا اپنے گھروں میں نیوگ کیا یا کرایا ہو۔ کس کس
کے ساتھ نیوگ کیا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ استریت
مفصل پتہ کے ساتھ دو تین سو ایسی بھاگوان
شریمتیوں کے نام بھی اس فہرست میں درج کریں جو
اپنی اس پوتر اور علمی اور اخلاقی رسم سے فیضیاب ہوئیں
اور ان کی فیضیابی کا نتیجہ کیا ہوا اور ساتھ ہی اس
کے تین چار سو نیوگ زادہ بچوں کے نام بھی لکھ
دیں۔ ناظرین انصاف کریں کہ کیا ایسی درخواست
کرنا گالی ہے؟

(۴) مشاہدہ اور تجربہ ہی ایک شے ہے جس کے
ذریعہ سے انسان کسی امر کے یقینی نتیجہ تک پہونچ
سکتا ہے خشک خیال اور لاف گزاف بالکل بے سود ہوتے
ہیں۔ ابھی وقت تک اور اس وقت تک جب تک
... مذکورہ بالا فہرستیں شائع نہ کریں۔ ہم یہی سمجھتے ہیں
کہ نیوگ کے متعلق آریوں کو خود کچھ تجربہ اور
مشاہدہ حاصل نہیں۔ صرف طبع آزمائی
کی غرض سے یا نادانی سے خیالی لاف وگزاف
گزاف کر رہے ہیں جائے غور ہے کہ جس نیوگ کے
متعلق اپنا اور اپنی قوم کے اکابر کا کوئی تجربہ اور مشاہدہ
پیش نہیں کرتے اور جس کے عملی ارتکاب کے خود ہی
قائل نہیں۔ اور کوئی نمونہ اور نتیجہ نہیں دکھلاتے
اور جس کا کوئی عملی وجود ہی ثابت نہیں کرتے اسی
کے قابل عمل ہونے پر مباحثہ کرنے کے لئے ہم کو
اور دوسرے لوگوں کو بلانا کس راستبازی اور عقلمندی
اور حق شناسی پر مبنی ہو سکتا ہے۔ سوائے دو اینچ
زبان کے ان کے وجود کی کمیٹی تمام جوارح
اور اعضا تو ہماری تائید کا ثبوت دے رہے
ہیں۔ یہ تو مسلم بات ہے کہ نیوگی ضروریات تو ہمیشہ
آریہ گھروں میں رہتی ہیں اور شاید ہی ان کا کوئی
خاندان نیوگ کی کسی نہ کسی ضرورت سے محفوظ
خالی ہو۔ تو باوجود ضروریات میں محیط ہونے
کے نیوگ کو عملاً کرنے سے گریز کرنا اور اس سے
فائدہ نہ اٹھانا ہمارے ہاتھ میں ان کی شکست
کی ایک زبردست دستاویز ہے۔

پیارو! خود تو تمہاری نیچر اس کو گندہ اور
ناپاک اور مجرمانہ کام سمجھ کر اس پر عمل کرنے سے
شرمندہ ہے۔ اور تم کسی طرح سے اپنی قوم میں
عملی رواج ثابت نہیں کرتے تو اس کے تو یہی
معنے ہیں کہ نادان لوگوں کو دام تزویر میں لاکر
مذہبی آڑ میں بے قید عیاشی کا لائسنس حاصل
کرلیا جائے اور اسی کی طفیل کفایت شعاری
سے مزے اڑانا نصیب ہو۔ اگرچہ ممکن ہے
کہ چند عقلمند عیش پسند جوانوں کا نیوگ کے مسئلہ
کا ایڈووکیٹ بن کر اس کی ترویج کے لئے کوشش
کرنا کسی ایسی غرض کے لئے ہو۔ لیکن ہم ان
پر اس قدر بدظنی نہیں کرنا چاہتے۔ تنا ... ہم یہ
سمجھتے ہیں کہ دراصل نیوگ کو خود ہی ایسا گند
جانتے ہیں کہ اول تو کرتے نہیں۔ اور اگر کرتے
بھی ہیں تو بھی اس کو ایسا گند سمجھتے ہیں کہ ہمارے
سامنے عملی گواہی پیش کرنے سے نادم ہیں
کیونکہ اگر فی الحقیقت اس کو سپت سمجھتے ہیں اور
اس پر عمل نہیں کرتے تو آریہ نیم کے رو سے دھرم
سے دور اور راست کرنیوالے ٹھہرتے ہیں پس ضروری
ہے کہ ہر کام سے پہلے آریہ صاحبان ہماری مطلوبہ
فہرستیں شائع کریں تاکہ ہم کو بھی ان کے عملی نتائج
اور فوائد اور نقصانات کے موازنہ کرنے کا موقعہ
میسر ہو۔ باقی لاف گزاف پر تو آپ لوگ بھی مباحثہ
کرنا بیعقلی سمجھتے ہوں گے۔ اس پر بحث ہو ہی کیسے
سکتی ہے۔ اب عرصہ قیل وقال میں بہت گزر چکا ہے
اس لئے ہم آریہ اصحاب کو ایک ماہ کی مہلت دیتے
ہیں۔ اگر اس ماہ میں آریوں نے یہ فہرستیں مکمل اور
مستند طور پر شائع نہ کیں تو اس کے یہی معنے ہوں گے
کہ وہ جھوٹے ہیں اور ہماری فتح ایک اور ڈگری ان پر
ہو جاوے گی اور پھر ہم کو حق حاصل ہوگا کہ اس کو آریوں
پر یہ حجت پیش کریں۔ اور پبلک کو اس سے مطلع
کریں۔ اس کے فیصلہ ہو جانے کے بعد ہم یہاں تک
بھی تیار ہوں گے کہ اگر آریہ صاحبان اسی قدر ثابت
کر دیں کہ آریہ ڈبیٹنگ کلب لاہور کے ممبروں نے
ذاتی طور پر نیوگ کا تجربہ کر لیا ہے اور جن عورتوں کا جن
مردوں سے نیوگ سنجوگ ہوا ان کا مفصل نام و پتہ و اولاد
وغیرہ ایک مستند فہرست میں شائع کریں تو پھر بعد
تحقیقات ہم اپنے خیالات اور نتیجہ تحقیقات کو نیک
نیتی سے عرض کر دیں گے۔ لیکن اگر اس سے بھی گریز
کریں تو پھر انصاف نہیں سمجھ سکتا کہ دنیا میں کونسا گوشہ
ان کو جگہ دیگا اور کس منہ سے نیوگ اور آریہ دھرم
کا نام لیں گے۔ ناظرین غور کرو! کیا یہ گالیاں ہیں
یا واقعات کا اظہار؟ باقی دارد

مسٹر ڈوئی کا دجل

مسٹر ڈوئی جو کہ الیاس ہونے کے مدعی ہیں وہ ہندوستان
اور دیگر ممالک میں اپنی مشن کے لئے امریکہ سے روانہ ہو گئے
ہیں اگرچہ انہوں نے اپنے پروگرام میں دکھلایا ہے
کہ ہندوستان کے بڑے بڑے مقامات پر بھی وہ
پہنچیں گے لیکن تعجب ہے کہ پنجاب یعنی ہندوستان کے
شمالی حصہ کو اپنی تبلیغ سے بالکل محروم رکھنا چاہا
ہے چور کی داڑھی میں تنکا۔ شاید خوف ہو کہ مسیح
موعود کی صداقت کی شہادت دینی پڑ جاوے کچھ عرصہ
ہوا کہ ہم نے البدر کے کسی نمبر میں ظاہر کیا تھا کہ ڈوئی
اپنے ہر ایک مرید کے آگے ایک چھپی ہوئی فارم
پیش کرتا ہے جس میں عیسویت کے اعتقاد ہوتے
ہیں اور ان میں اپنے عہدہ رسالت یعنی الیاس ہونے
اور اس پر ایمان لانے کا بالکل ذکر نہیں ہوتا۔ وہی فارم
اندنوں میں ایک صاحب مسٹر اسٹیفن ہیرٹ کے آگے
پیش ہوئی انہوں نے اسے پڑھ کر اور یہ دیکھ کر اس
میں کوئی ایسی بات نہیں جو کہ عیسائی عقائد کے خلاف
ہو اور نہ ڈوئی کا کوئی دعویٰ رسول یا الیاس ہونے
کا ہے اس پر دستخط کر دئیے۔ مسٹر ڈوئی نے جھٹ

ان کا نام اپنے مریدون مین بڑے دھڑلے سے شائع کردیا جسپر صاحب موصوف نے اعلان کیا کہ مین نے ڈوئی کی رسالت کو ہرگز قبول نہین کیا ہے بلکہ عیسائی عقائد کا ایک نام چھپا ہوا تھا جسپر مین نے دستخط کئے ہین نہ کہ ڈوئی کی مریدی پر ◆

ایک عارضی اور فانی خوشی کے لئے انسان کیا کیا پاپڑ بیلتا ہے اور کیسے کیسے جتن کرتا ہے اور کس قدر خطرناک جان جوکھون مین اپنی جان کو ڈالتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھکر یہ کہ رحم اور مروت اور کسی کی رنج وغم مین غمگساری کرنے کی صفت حسنہ سے محروم رہتا ہے۔ اس کا نمونہ سنگدل چورون اور ڈاکوؤن رہزنون کی کارروائیون سے ملتا ہے۔ حال ہی مین بھاگلپور مین ایک واقعہ ہوا ہے کہ وہان کے ایک مشہور ساہوکار ہری مل کا نوجوان لڑکا طاعون مین مبتلا ہوکر مرگیا۔ گھر مین ماتم برپا ہوا اور باہر سے عورتین مرد آنے لگے کہ یکایک گھر مین سے چور کی آواز آنے لگی آخر معلوم ہوا کہ ایک مشہور جرائم پیشہ عورت کا بھیس بدلکر گھر مین آگھسا تھا اور تمام مال و اسباب لیکر جانے کو طیار تھا کہ خبر لگی آخر اس ماتم کو چھوڑ کر میت کے وارث پہلے اس چور کو ذیلدار کے پاس لے گئے جہان ملزم سے ذیلدار نے رکھکر ساہوکار کو کہا کہ جاکر اپنی میت کی تجہیز تکفین کرو۔ اخبار عام۔ ٹریبیون کے حوالہ سے منتظر ہے کہ ذیلدار نے اس ملزم کو کھلا چھوڑ دیا ہے اور ساہوکار کو زور دیا جاتا ہے کہ معاملہ کو رفع دفع کیا جاوے۔

خوض و فکر اور تحقیق پسند طبائع نے اس امر کا تجربہ کیا ہے کہ انسان جس بات کے حاصل کرنے کے واسطے خدا تعالے کی نافرمانی کرتا ہے وہ اُسے میسر نہین آتی۔ چور اسی لئے چوری کرتا ہے کہ مالدار ہو۔ مگر وہ کبھی مالدار نہین ہوتا اور ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین اور بالکل سچی اور حق بات ہے کہ گناہ کی جڑ صرف خداشناسی کا نقص اور اس ذات پاک پر سچا ایمان نہ ہونا ہے اگر چور چوری کرنا چھوڑدے تو خدا تعالے اُسے حلال ذریعہ سے روزی دیدے۔

جواب ترک اسلام میں جو کتاب حضرۃ مخدومنا مولوی نورالدین صاحب نے تصنیف فرمائی ہے اس کا نام حضرۃ اقدس نے نورالدین تجویز فرمایا ہے قیمت ابھی مقرر نہین ہوئی درخواست بنام حکیم فضلدین و مفتی فضل الرحمن صاحب قادیان ہونی چاہیئے

تحدیث نعمت

ذیل مین جو خط نقل کیا جاتا ہے اس کے راقم منشی غلام محمد صاحب لاہوری ہین جن کو ابھی تک حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرف بیعت تو حاصل نہین ہے مگر بذریعہ رویاء و کشوف کے اس نور الٰہی کی کچھ چمک ان کے قلب پر پڑی ہے جس نے اس کا ایک حصہ منور کردیا ہے اسی مناسبت کی وجہ سے یہ خط ارسال ہوا ہے خدا تعالے ان کو قبول حق کی توفیق عطا کرے اور اپنے منعم علیہ گروہ مین جلد داخل کرے۔ آمین۔

منیجر

جناب منیجر صاحب السلام علیکم۔

ازجانب خاکسار غلام محمد عرض یہ ہے کہ یکم فروری کا پرچہ مین جو حکیم نوردین صاحب نے جمعہ مین خطبہ مین تقریر فرمائی تھی بڑے ذوق شوق سے مین نے پڑھی اور ایسا خوش ہوا کہ میرا دل باغ باغ ہوگیا۔ اللہ تعالے ایسے بزرگون کو تو قیامت تک سلامت رکھے اسی جوش مین آکر یہ چند کلمہ میری زبان سے نکلے امید ہے کہ آپ اس خاکسار کی التجا کو مان لین گے۔ کہ آئندہ جو البدر نکلے تو اس مین یہ فقرہ ضرور تحریر فرماوین فقط ایک ہی دفعہ البدر کی تعریف مین یہ فقرہ کہا گیا ہے ◆

اے خداوند جہان ارض و سما کے والی
یہ چمن تا رہے خوش داب اور اس کا مالی
گل خوشبو سے مہکتی رہے اس کی ڈالی
یعنی مقبول ہون سب اس کے مضامین عالی
اہل مضمون کی زبانون مین اثر دے یارب
دامن آن کے گل مقصود سے بھر دیارب

دیگر یہ میری ایک خاص طور پر التجا ہے کہ حکیم صاحب کو کہدین کہ میرے حق مین دعا کرین مجھے تنفس کی سخت عادت ہے اللہ تعالے ہر بلائے ناگہانی سے بچا وے جو کچھ کہین عمل کیا جاوے

نوحہ رحمت علی مرحوم

اس کے دوستون کی زبان حال سے

(مرسلہ احمدی گجراتی۔ پ۔ ن)

رحمت علی کے واسطے دل بیقرار ہے ◆ اک آگ سی لگی ہے بڑا انتشار ہے

کوئی نہین جو درد کا درمان کرے ◆ مجھ نغمہ جدا ہوا وہ مرا دوستدار ہے
وہ باغ جس مین پھولے ہوئے تھے ہزارہا پھول
آنکھون سے میرے دیکھئے اک لالہ زار ہے
آ عندلیب ملکر کرین آہ و ... زاریان
میرا بھی ایک پھول خزان کا شکار
ایسا کریم دوست ملیگا نہ عمر بھر
جس کا خدا کی راہ مین سر بھی
بھالے کا زخم سنتے ہی دل ٹکڑے ہو
مظلوم ہونا اس سے
نہ ہم لگانا اپنے ہی دشمن کے زخم
اور پھر بھی اس شقی کو
تم ہو شہید امت احمدؐ مرسے...
زندہ ہو اور نام تمکو یا ...
کر کرکے یاد روتے ہین ہم تیری خوبیان
بس اس طرح گذرتا یہ لیل و نہار ہے
دن کو اگر ہے یاد رخ نور بار ...... کی
تو رات کو وہ زلف سیہ خون مین ماہ ہے
صبر جمیل کیون نہ کرون جبکہ میرا دوست
تابع رسول پاک کا پرہیزگار ہے

اے ملا دیکھ ہوش کر اپنے تیغ سنبھال
کیون سر پہ تیرے ہورہی قیامت سوار ہے
کیون ہے سمالی لینڈ مین توشہ ... ولا
جو مفتری ہے خائب وخاسر و خوار ہے
برطانیہ کے شاہ سے پرخاش کا خیال
کیون تیری موت آئی ارے نابکار ہے
رحمت خدا و حبیب کی ہو اس کے واسطے
یہ مصرعہ نوشتہ لوح مزار ہے

قول صحیح کی قبولیت ہر ایک تصنیف جو مصنف کرتا ہے اس مین اس کے اخلاص اور نیت کا بھی اثر ہوتا ہے ہمارے احمدی بھائی ہدایت اللہ صاحب شاعر خدا جانے یہ نظم کس مبارک گھڑی مین لکھی کہ ہمارے احمدی بھائی اسے پڑھکر کمال محظوظ ہورہے ہین اور اس کے نسخہ کثیر تعداد مین طلب کر رہے ہین چنانچہ منشی عزیز بخش صاحب احمدی محافظ دفتر ڈیرہ غازیخان نے اس کے ۳۰ نسخہ اور طلب کئے ہین اور ساتھ ہی ۱۰ نسخہ سر الشہادتین کے۔ اور اس کے متعلق ایک خط مولوی محمد یٰسین صاحب ... وارد قادیان کا ہے جو کہ آئندہ ہم درج کرینگے اب اس کی دوسری ایڈیشن طبع ہے کا انتظام کیا

ایک عشق کے سوال کا جواب

ایک خط جو کہ حضرۃ حکیم مولوی نورالدین صاحب کو ایماء سے مفتی فضل الرحمن صاحب نے ایک شخص کی طرف لکھا جس نے یہ لکھا کہ میں ایک شخص پر عاشق ہوں اگر وہ مجھے مل جاوے تو مرزا صاحب کا مرید ہو جاؤں

السلام علیکم

یہ بات یقینی ہے کہ جب کوئی انسان خدا کا بنتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے اگر کسی کا زمیندار یا تحصیلدار یا مجسٹریٹ یا کسی اور آدمی سے کوئی تعلق ہو جاتا ہے اور اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس تعلق والے شخص کی وہ بھی خوشی چاہتا ہے۔ پس فطرۃ بشری اس امر کی مقتضی ہے کہ جس آدمی کی خوشی اپنے تعلق والے کی رضا مندی مقصود ہوتی ہے تو کیا وہ مولا کریم اور رب العلمین۔ ارحم الراحمین ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ ضرور کرتا ہے اسی لئے فرمایا من کان للہ کان اللہ لہ جو شخص خدا کا بنے اللہ تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے۔ اور جس کا خدا ہو جاوے اس کو دنیا و مافیہا کی کیا پرواہ ہے اور ہو سکتی ہے۔

تم غور کرو کہ اگر تم کبھی تنہا خدا سے دل لگاؤ کہ تجھے داتا بینا رحمٰن رحیم خدا جب مانیں گے۔ اگر تو ہماری یہ شرط پوری کر دے۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شرط لگاؤ کہ ہم تمہیں شفیع تب مانیں گے اگر تم ہمارا یہ کام پورا کر دو تو پھر اس کا انجام شاید کیا ہو

جہاں تک میں جانتا ہوں مرزا صاحب کو مرید بنانے	مرزا صاحب کو مرید بنانے کا شوق نہیں ہے

کا شوق ہرگز نہیں۔ ہزاروں یا کم سے کم سینکڑوں مرید ایسے بھی ہوں گے کہ اگر وہ سامنے آویں تو وہ ان کو پہچان بھی نہ سکیں۔ بلکہ مخاطب بھی نہ کریں میرا اپنا ذاتی اعتقاد یہ ہے کہ نہ مرزا صاحب خدا کے ایجنٹ ہیں اور نہ دوکاندار ہیں۔ اگر اس طرح قاضی الحاجات ہو کر لوگوں کو مرید بناویں تو پھر تو دنیا کے کاروبار بند ہو جاویں اور لوگ اسی کے مرید بنتے جاویں حالانکہ دو مریدوں کے کام بھی چلتے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے سچا معاملہ کرو۔ جب اس سے تعلق ہو جاوے گا تو وہ خود یا تو تمہارے کام تمہاری مرضی کے مطابق پورا کرے گا۔ اور اگر ان میں تمہاری بھلائی ہوگی تو تمہارے دل کو ان سے ہٹا دے گا۔ اور تمہاری تسلی و تشفی ہوگی۔

عرض سب دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ عاشقوں کے دل بھی اور معشوقوں کے دل بھی اور وہ قادر ہے اور متصرف ہے۔ آپ وہ راہ اختیار کرو جو کامیابی کی حقیقی راہ ہے مگر ان کی راہ خطرناک ہے

والسلام۔

مختصر نوٹ اور نکات

اسلامی دنیا چلا اٹھی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں پر بڑا سخت وقت ہے اور مسلمانوں اور اسلام کے سنبھلنے کا یہی وقت ہے۔ اخبارات میں اس قسم کے مضامین کو پڑھکر ہمیں حیرۃ اور تعجب ہوتا ہے کہ جب حال یہ ہے کہ دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بالاتفاق یک زبان ہو کر مسلمان پکار رہے ہیں کہ اسلام اور مسلمان نازک حالت میں ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس نازک حالت سے بچانے والے کی تلاش ان میں جنون کے درجہ تک کیوں نہیں پہونچ گئی۔ انڈیا کے لائق اور فاضل ایڈیٹر مصطفےٰ کامل نے پیرس کے ایک مشہور اخبار میں ایک مضمون لکھا ہے اور اس میں ثابت کیا ہے کہ "اس وقت اسلام پر نہایت سختی کے دن ہیں اور مصر کے ایک مشہور اخبار الظاہر نے سلطان المعظم سے خطاب کر کے لکھا ہے کہ یہی وقت اسلام اور مسلمانوں کے سنبھالنے کا ہے" کیا یہ ضرورتیں اس امر کی داعی نہیں کہ انا لہ لحافظون کا وعدہ پورا ہو؟

مصر کے اخبارات مسلمانوں کی اس نازک حالت کو محسوس کر کے سلطان ٹرکی سے امید کرتے ہیں کہ وہ ان کی حالت کو سدھارے مگر وہ نہیں جانتے خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ آسمانی عذاب اور سماوی قضا وقدر کے روکنے کے لئے تقویٰ اور توبہ اور اعمال صالحہ جیسی اور کوئی چیز قوی تر نہیں مگر افسوس کہ اس کی طرف مسلمانوں کو توجہ نہیں دلائی جاتی اور جو توجہ دلانے والا ہے اس کی بدگوئی اور اس سے بدظنی پھیلانے کو اسلام کی ترقی کا راز سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے شاہانہ جاہ وحشم کے باعث کبھی ترقی نہیں کی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ حقیقی اسلام نے سچے مسلمانوں کو بادشاہ بنا دیا ہے پھر اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کا ذریعہ کسی بادشاہ یا سلطان کو قرار دینا سخت خطرناک غلطی ہے۔ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی فلاح کا نہایت کارگر راز ہمیشہ وہ وجود رہا ہے جو خدا تعالیٰ سے نوٹس پاکر دنیا میں آتا ہے اور اپنی قوۃ قدسی سے ایک عظیم الشان انقلاب دنیا کی روحانی حالت میں کر دیتا ہے۔ پھر یہی روحانی انقلاب مسلمانوں کی اصلاح حالت کا باعث ہوتا ہے اس لئے ہمکو شواہد پیش کرنے کی حاجت نہیں۔ آنحضرت صلعم کا پاک زمانہ مسلمانوں کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ کیا اس وقت کسی سلطان اعظم کے سہارے اسلام باقی تھا؟ اسلام کا حافظ ونا صر خود رب رحیم ہے اور اس کا مظہر وہ وجود ہوتا ہے جو خدا سے تائید یافتہ ہو۔ پس اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی حالت کی پائیداری کا راز اسی کے دم قدم میں ہوتا ہے اس لئے جو چاہتے ہیں کہ اسلام کا بول بالا ہو۔ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت سنبھلے انہیں اس طبیب حاذق کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ ورنہ اسکو چھوڑ کر ساری دنیا کی تدابیر و تجاویز کر کے دیکھ لیں کامیابی کی صورت ناممکن۔ اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ کا مقولہ صادق آئیگا۔ (الحکم)

دارالامان کی پبلک ضرورتیں

ہسپتال کا سوال ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جناب سول سرجن صاحب بہادر گورداسپور کے سامنے ضلع گورداسپور میں ایک جدید ڈسپنسری کے کھولے جانے کا سوال درپیش ہے اور کاہنووان کے باشندے چاہتے ہیں کہ وہ ڈسپنسری وہاں کھولی جاوے۔ لیکن ہم اس سے پہلے یہ امر ظاہر کر چکے ہیں کہ قادیان میں ایک ہسپتال کی ضرورۃ ہے۔ کاہنووان کی آبادی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے لحاظ سے شاید ۲۹۱۰ آدمیوں کی ہے جس میں قریباً تین یا چار سو کے قریب کمی واقع ہو گئی ہے کیونکہ کاہنووان میں پلیگ کا بہت زور رہا ہے اور قادیان کی آبادی گذشتہ تین سال کے اندر تین چار سو کے قریب بڑھی ہے کیونکہ یہاں ایک کالج اور ہائی سکول کھولا گیا ہے جس کے ساتھ ایک بورڈنگ ہوس بھی ہے اور علاوہ ازیں تین مختلف پریس اور دو ہفتہ وار اخباروں اور دو ماہواری رسالوں کے دفتر اور ان کے سٹاف ہیں اور حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے طفیل سے لوگ مستقل طور پر اپنی سکونت قادیان کو بنا رہے ہیں۔

کاہنووان کے قریب گورداسپور کا ہسپتال ہے لیکن قادیان کے متصل آٹھ نو کوس سے کم فاصلے پر کوئی ہسپتال نہیں ہے۔ اگرچہ حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب

ہے ایک بڑا شفاخانہ خیراتی اپنے خرچ سے جاری کر رکھا ہے جس میں دو تین دوا پلانے دینے والے اور علاج کرنے والے آپ کے شاگرد بھی کام کرتے ہیں لیکن باوجود اس کے بھی آپ کے پاس اس کثرت سے مریض آتے ہیں کہ صبح سے شام تک آپ بہت کم فارغ رہ سکتے ہیں۔ بحالیکہ مدرسہ کے متعلق ایک علیحدہ ڈسپنسری رکھنے کی ضرورت ہے اس پر بھی بعض اوقات ضروری سرجیکل اپریشن کے لئے اور انگریزی ضروری ادویات کے نہ ملنے کے باعث مشکلات پیش آجاتی ہیں اس لئے اگر کاہنوان کی بجائے قادیان میں وہ مجوزہ ہسپتال کھولا جاوے تو اس سے یہ ہیں کہ قادیان اور اس کی نواح کی پبلک کو بہت بڑا فائدہ پہونچیگا۔ بلکہ کاہنوان کے لوگ بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ہم جناب سول سرجن صاحب بہادر کی ذات سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس سوال کو بڑے غور اور فکر سے حل کریں گے۔ اچھا ہو اگر صاحب بہادر قادیان اور کاہنوان دونوں جگہوں کو معائنہ کریں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ قادیان میں اس جدید ہسپتال کے کھلنے پر کاہنوان کے مقابلہ میں اخراجات میں بھی کمی رہے گی ✦ (الحکم)

البدر

نمبر ۶ البدر مورخہ ۸ فروری میں ہم نے مرحوم رحمت علی صاحب کے حالات بصورت کتاب شائع کئے ہیں اس سے اکثر احباب کو مغالطہ لگا ہے کہ اخبار صرف دو ورق یعنی ۴ صفحہ کا دیا گیا ہے سو واضح ہو کہ دو ورق جو کہ رحمت علی صاحب کے تذکرہ کے تھے وہ .... اخبار کے جزو تھے اور اسیطرح سے کل اخبار ۸ صفحہ کا تھا چونکہ اس سے پیشتر نمبر ۱۲ صفحہ کا تھا اس لئے یہ نمبر ۸ صفحہ پر شائع ہوا تھا۔

مغالطہ۔ البدر میں جو اشتہارات یا ریویو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے ہیں ان کی نسبت اکثر یہ مغالطہ ناظرین کو ہوا کرتا ہے کہ وہ درخواستیں دفتر البدر میں ارسال کر دیتے ہیں حالانکہ مشتہران کے نام بھی ساتھ ہی درج ہوتے ہیں اس لئے آئندہ درخواستیں مشتہرین کے نام ہونی چاہئیں الا اس صورت میں کہ واضح طور پر لکھا ہوا ہو کہ یہ کتب دفتر البدر سے بھی مل سکتی ہیں۔

سید قاسم علی صاحب نے دہلی سے عجیب تحریک کے عنوان کے مضمون پر اپنی رائے ارسال کی ہے جو کہ ریمارک کے ساتھ کسی آئندہ نمبر میں درج ہوگی ✦

ضوابط اخبار البدر

(جنکو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) حجم اخبار کا صفحے ہیں جسمیں ٹائیٹل پیج شامل ہے۔ دو زائد صفحہ صرف امتحاناً چند ماہ اشتہاریا بعض تاریخوں پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر یا ...

(۲) **مضامین۔** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوۃ کے ملفوظات ہیں جو ... ذریعہ ہفتہ کے فاصلہ سے پہونچانا ہے بصورت نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں کے عمدہ مضامین اور ازدیاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد ...

(۳) **اوقات اشاعت۔** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ ہیں اور ... کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو۔ مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کا ... ذمہ نہیں لیتا ہے ✦

(۴) **خط و کتابت۔** کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ ...

(۵) **عدم رسید اخبار۔** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے ✦

(۶) **تبدیل پتہ۔** تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہے ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ وار نہیں ہیں ✦

(۷) **چندہ سالانہ۔** پیشگی اگر بلا تقاضے خود ارسال کیا جاوے ... پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی اہم ہوتی ہے ... برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ....

مرحوم رحمت کے متعلق ہماری افریقہ کی سوسائیٹی کے ممبر جو تعزیت کے خطوط ارسال کرتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ اپنے مرحوم اور محسن دوست کے حق میں دعائے مغفرت کریں اور گذشتہ البدر کے یادگار مرحوم کے مضمون پر نظر توجہ فرماویں

رسید زر

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی و ڈاک شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت عہ سے زائد لکھی ہے اس میں سنہ ۳ کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر سنہ ۰۴ تک ہے ✦

سید غلام حسین صاحب حصار عہ	بابو محمد عالم صاحب قلعہ عبداللہ خان عہ
حافظ احمد دین صاحب چک اسکندر عہ	بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک افریقہ صہ
میاں کریم بخش از ... ۳ عہ	مولوی صفدر حسین صاحب دکن ...
بابو غلام غوث صاحب سال گذشتہ عہ	
چودھری الہ بخش صاحب تلونڈی عہ	سردار علی شاہ صاحب مالیر کوٹلہ عہ
سید یوسف صاحب دکن عہ	بابو شاہدین بابت سنہ ۳ و سنہ ۴ عہ
منشی کریم بخش صاحب ... عہ	مستری شہاب الدین اجنون عہ
مولوی الفضل احمد صاحب جہند ... عہ	حافظ محمد صاحب ہیرا نگر عہ
گلاب دین صاحب مدرس ... عہ	عبدالہادی صاحب سیالکوٹ عہ
مبارک احمد صاحب پنوکے عہ	منشی فضل حق صاحب مختار ... عہ
عبدالرحمن صاحب مدرس ۳ عہ	ماسٹر شیر محمد صاحب لاہور بابت سال گذشتہ عہ
عبدالصمد صاحب پٹیالہ عہ	منشی فتح دین صاحب ... عہ
محمد اسماعیل خان صاحب ڈاکٹر معہ چندہ دیگر برادران ۳ عہ	نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات ... عہ
منشی عنایت علی صاحب مراد آباد عہ	منشی نذیر الدین صاحب از ... بابت سنہ ۳ ...
چودھری فضل الہی صاحب گجرات عہ	منشی تاج محمد از لالیان عہ
معرفت ملک مولا بخش صاحب ...	
عبدالقادر صاحب از ... عہ	

[illegible]

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

ان بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم اپنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جس
پانے نے یسوعی معجزاۃ کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی
سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا ہے
ان مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بینند کہکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس
ان یکسوئی ادسان کے ضبط کرنیکی عادة بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کو
کے ہین کہ آسمان و زمین کو قلابے ملادے ہین اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے
ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا
سالہ کے ثواب یا عذاب کماتا ہے ۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر
اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے
سکتا ہے جو اس کے نزدیک دل محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر
سے خط و کتابت کرین ۔ قیمت عہ

شہادة آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرة مسیح
موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس
مین دیے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد ۔ اور خروج دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ
کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۸ر

سر مکتوم* ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے
اور نہایت کم رتبہ لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونے کا ذکر
انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ
ظاہر کرنے کا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت صحف سابقہ سے ۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد
مین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

قول صحیح* پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو پنجابی
میں حضرة مسیح موعود علیہ السلام کی مدح احمدی عاقبی پر لکھی ہے قیمت ار محصول ڈاک بذمہ خریدار

عاقبتہ المکذبین* جو دیا گوئی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان ۔ بعض کر دس
شرائط حضرة مسیح کی وفات و حیاة پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار محصول ڈاک بذمہ خریدار

اسلام اور اس کا بانی* یعنی طاس کارلائل صاحب معروف بہ ہیرو زاینڈ ہیرو رشپ کے ایک انگریزی

صیانة الناس* ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا ۔ رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ ر محصول ڈاک بذمہ خریدار

کامن پنجابی* مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ۔ر ایضاً

نظم برائے منثورات بطرز کامن مصنفہ " " "

روشنائی احمدیہ* ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں ...

سر الشہادتین ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت
کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام
کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض ۔ اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوتی
مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہوکر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے نسخہ کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر اکثر طبیعہ ناک کو اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہوجاتا ہے کہ اس کے کھانے اور ناک مین ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید برائے بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج حب کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہوچکا ہے

روغن ... بن ۔ لیشتر طبیعہ ما در زاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشی عہ

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۔ ۱۶ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلی درجہ مقوی بصر ۔ دھند غبار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا
نہایت علاج اعلیٰ درجے کے اطباء کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱ر

مصفی خون گولیان خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہو لیکن ۔ ۴ گولی ۸ر

سلائی گلرہ جسے ہندوستانی زبان مین روہی کہتے ہین خواہ پرانی ہون اس کا استعمال سے آرام ہوجاتا ہے

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت
کے ساتھ تصنیف فرمایا بغرض اصلاح حضرة مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرة
مسیح الزمان وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے ۔ نہایت عمدہ ۔ شیرین زبان ہے ۔ ذاتی نکات خوب بیان کئے ہین
دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرة مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی
سے چھپکر طیار ہوچکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے
بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۱ر پارہ عم ۱ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع
عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہیئے نہ کہ دفتر البدر مین

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہان میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ
بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین
لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہوجاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین
نمبر ۱ ۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ر **نمبر ۲** ۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت
نمبر ۳ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۹ر **نمبر ۴** ۔ انگشتری نیل بوٹا چاندی
کا قیمت ۲ر خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہوسکتا ہے

پتہ ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا ۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری
ٹپکہ و لنگی ہر قسم و ہر قسم کے ۔ رومال و سوسی ہر قسم و ہر قسم کے ۔ بنیان ۔ و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی
سوئی و اونی ۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر قسم کی ۔ گیس یعنی بتی ۔ کمر بند ۔ سلوار دو پٹہ نہایت عمدہ
ہر طرح کے جوتے خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور بکسوہ دیسی و انگریزی اور پنجابی و لدھیانہ و ہندوستانی وغیرہ
برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلان **نشانہ** مردانہ و زنانہ لکڑی کا اور سینگ کا ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و
کلان ۔ لوٹے ہر قسم کے ۔ دری ہر قسم کی ۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی ۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ نور احمد اینڈ کو تاجر بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ و زنانہ مثل لوپٹے اور گلبدن ۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر
سے خرید اجاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری
سے ارسال کیا جاویگا ۔ المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شاہ تو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

مطبع انوار الاسلام قادیان مین ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین محمد افضل و معراج الدین پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاندیہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا ... صَحِبَ ... لِمَ وَقْتَ مَسِيحَةٍ

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

چہ گویم بالوگر آئی بہ جہاد رفاد یان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخکو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بر وقت اشاعت اور سامان طور پر سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ۵ سو ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نا مکمل ہے اور کارخانہ کیثر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت مین چند دن کی دیر ہو جاوے تو اخوت اور ہمدردی کے خیال کو دل دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت مین سر توڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنادین اپنے فرائض دوسرے الوسع دیانتداری سے بجا لاؤ

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار- آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن مین مین گرفتار تہا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت- اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین- پھر اس کے بعد آپ مع دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی | وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی | خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دل مین تمہارے یار کی الفت نہیں رہی | حالت تمہاری جاذب نصرۃ نہیں رہی
حمق آ گیا ہے سر مین وہ فطنت نہیں رہی | کسل آ گیا ہے دل مین جلادت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی | وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
دنیا و دین مین کچھ بھی لیاقت نہیں رہی | اب تم کو غیر قومون پہ سبقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی | ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی | نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل مین طہارت نہیں رہی | نیکی کے کام کرنیکی رغبت نہیں رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی | دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
مولےٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی | دل مر گئے ہین نیکی کی قدرت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی | اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی | صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
اب تم مین کیون وہ سیف کی طاقت نہیں رہی | بھید اس مین ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہین غیر قوم سے | کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
ہان آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو | عادۃ مین اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے | مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہین | روتے رہو دعاؤن مین بھی وہ اثر نہین
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہین | شیطان کی ہین خدا کے پیارے وہ دل نہین
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے | جتنے خیال دل مین تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے | باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے | اس یار سے بشامت عصیان جدا ہوئے

اب غیرون سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے | تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم مین امانت ہے اب کہان | وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہان
پھر جبکہ تم مین خود ہی وہ ایمان نہین رہا | وہ نور مومنانہ و عرفان نہین رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے | آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا | اور کافرون کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتین سراسر دروغ ہین | بہتان ہین بے ثبوت ہین اور بے فروغ ہین
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا | یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے | تم مین سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہین نشان جو دکھلائے گئے تمہین | کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہین
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ | منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلون سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہین؟ | خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہین؟
باطن سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہین؟ | حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہین؟
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہین! | مخفی جو دل مین ہے وہ سناؤ گے یا نہین!
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہین؟ | اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہین؟
تم مین سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار | اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگون کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے | اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال | دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے | دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے | اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد | منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو | جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر | کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین ..... مصطفیٰ | عیسیٰ مسیح جنگون کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا | جنگون کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیوین گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند | کھیلین گے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا | بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا | وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے | کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان | کر دیگا ختم آ کے وہ دین کی لڑائیان
ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین | اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین
اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی | وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی | وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

نوٹ- یہ بیعت کا انتہار حضرۃ امام الزمان ۴ دی ۱۲۰ ار جنوری ۱۸۹ شنبہ کو دیا تہا نومبر و دسمبر ۱۹۰۰ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنی پوری معنون کیساتھ اس جہارد ہم سال کی یادگار ہین جو کہ آپ کی فتح اور نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے

ملفوظات حضرۃ احمد مسیح الزمان علیہ السلام

سلسلہ کے دیکھو البدر نمبر ۶ جلد ۳ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۴ء

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور شکرگذار اور سمجھدار بندے ہمیشہ کم ہوتے ہین جو کہ حقیقی طور پر قرآن پر چلنے والے ہین اور خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی محبت اور تقویٰ عطا کیا ہے وہ خواہ قلیل ہون مگر اصل مین وہی سواد اعظم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امت کہا ہے حالانکہ وہ ایک فرد واحد تھے۔ مگر سواد اعظم کے حکم مین ہین ✤

یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ جو لوگ شرارتون منصوبون اور حیلہ بازیون مین رہتے ہین ان کا عمل ایک بالشت بھی آسمان پر جا سکے اور وہ ان نیک بندون کے برابر ہون جن کی عظمت خدا کی نظر مین ہے عبد اللطیف کی ہی ایک نظیر دیکھ لو کہ بار بار موقعہ ملا کہ جان بچا وے مگر اس نے یہی کہا کہ مین نے حق کو پا لیا اس کو آگے جان کیا شے ہے سوچکر دیکھو کیا جھوٹ کے واسطے دیدہ دانستہ کوئی جان جیسی عزیز شے دے سکتا ہے۔

ایک بدنصیبی ان لوگون کی یہ ہے کہ صحبت اکر نہین حاصل کرتے اور دور دور رہتے ہین ان کے اسلام کی مثال ایک تصویر کی مثال ہے کہ اس مین نہ ہڈی ہے نہ گوشت۔ نہ پوست نہ خون۔ نہ روح اور پھر اُسے انسان کہا جاتا ہے۔ اپنی کثرت پر ناز کرتے ہین۔ کتاب اللہ کی عزت نہین کرتے حالانکہ اس کثرت پر آنحضرت صلعم نے لعنت کی ہے آپ نے دو گروہون کا ذکر کیا ہے ایک اپنا اور ایک مسیح موعود کا۔ اور درمیانی زمانہ کو جس مین ان کی تعداد کروڑون تک پہونچی اور کثرت ہوئی فیج اعوج کہا ہے۔ پھر اصل مین یہ کثرت بھی نہین ہر خود دان مین پھوٹ پڑی ہوئی ہے ہر ایک کا الگ الگ مذہب ہے ایک دوسرے کی تکفیر کر رہا ہے جب یہ حال ہے تو کیا خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے والا نہ آوے گا۔ خود انہی مین سے ہین جو مانتے آئے ہین کہ مسیح اسی امت مین سے ہوگا صحیح حدیثون مین اما مکم منکم موجود ہے سورہ نور مین منکم ہے ✤

معراج مین آپ نے اسرائیلی مسیح کا حلیہ اور دیکھا اور آنے والے کا اور بتلایا پھر کیا یہ سچ نہین ہے کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلعم سے پیشتر سب انبیاء فوت ہو چکے ہین ان تمام ثبوتون کے بعد اور ان کو کیا چاہئے ✤

۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یہ اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ اس مین ہلاکت اور عذاب مختلف پیرایون مین ہو رہے ہین۔ کہین طوفان سے کہین زلزلون سے کہین آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتین دنیا مین ہوتی رہی ہین مگر آج کل ان کی کثرۃ خوارق عادۃ طور پر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے اس آیت مین طاعون کا نام نہین ہے صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قوۃ اور پوری توجہ سے لوگون نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے اور عظمت الٰہی کو دلون سے اٹھا دیا ہے اب صرف وعظون کا کام نہین کہ اس کا علاج کر سکین عذاب الٰہی کی ضرورت ہے۔

بابو شاہ دین صاحب نے کہا کہ حضور عذاب سے بھی لوگ عبرت نہین پکڑتے کہتے ہین کہ ہمیشہ بیماریان وغیرہ ہوا ہی کرتی ہین فرمایا قرآن شریف مین طوفان نوح کا ذکر ہے۔ زلزلہ کا ذکر ہے۔ بجلی کا ذکر ہے اور یہ سب حادثات دنیا مین ہمیشہ ہوتے رہتے ہین کیا ان کے نزدیک یہ عذاب الٰہی نہ تھی جن کا ذکر خدا نے کیا ہے اور ان سب کا .... ہمیشہ دنیا مین وجود رہتا ہے مگر جب کثرت ہوا اور ہولناک صورت سے ظاہر ہون اور ایک دنیا مین تھلکہ پڑ جاوے تب یہ نشان ہوتے ہین وحی بھی اسیطرح سے ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ لوگون کو سچی خوابین آتی ہین۔ تو پھر انبیاء کی خصوصیت کیا ہوئی خصوصیت ہمیشہ کثرۃ اور درجہ کمال سے ہوتی ہے۔ اب اس وقت جو ہلاکت مختلف طور سے ہو رہی ہے اس کی نظیر یہ دکھلا دین۔

گذشتہ دنون مین عالی جناب احسان علی خان صاحب برادر نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرۃ اقدس سے نیاز بھی حاصل کی تھی اور آپنے ایک جامع تقریر بھی اس وقت فرمائی تھی جس سے آپ کے اکثر شبہات و شکوک کا قلع قمع ہوا تھا اسی کا ذکر ہوتا رہا۔ کسی کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کہ ان کے ایک مصاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسیح و مہدی کی ضرورۃ نہین کیونکہ لوگ نمازین پڑھتے ہین ✤

اس پر آپنے فرمایا کہ عام طور پر تو صرف تین دلون مین گھر گھر گئی ہے لاکھ ہا مسلمان عیسائی ہو گئے ہین صلیبی فتنہ بڑھ رہا ہے اگر اب بھی ضرورت نہین تو کیا یہ چاہتے ہین کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے اس کی تو وہی مثال ہے کہ ایک میت موجود ہو اس مین روح کا نام و نشان نہ ہو اور صرف اس کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھکر کہا جاوے کہ یہ میت نہین ہے۔ اگر نہین تو اور چار دن رکھکر دیکھلو جب سڑیگا تو خود پتہ لگ جاوے گا۔ روحانیت کا نام و نشان نہین صرف پوست ہی پوست ہو ایسی کہتے ہین کہ ضرورۃ نہین ✤

اہل تشیع کو جو محبت حضرۃ امام حسین علیہ السلام سے ہے اور آپ کے واقعہ شہادت کو سنکر جسطرح ان کے جگر پارہ پارہ ہوتے ہین اس مین سے تکلف اور تصنع کو دور کرکے باقی ان لوگون کے حق مین جو دلی خلوص سے امام صاحب سے محبت رکھتے ہین اور ان کی شان مین بجز ایک قسم کے غلو کو معیوب قرار دیتے ہین فرمایا کہ اس بات سے ہم منع نہین کرتے کہ کوئی کسی بزرگ کی محبت یا جدائی ...... مین آنسوؤن سے رو لے

فرمایا کہ ہدایت کے ۳ طریقہ ہین۔ بعض لوگ تو کلمات طیبات سنکر ہدایت پاتے ہین۔ بعض تہدید کے محتاج ہوتے ہین۔ بعض کو آسمانی نشان اور نا مید نظر آجاتی ہے کیونکہ شدیدہ کے بود مانند ورنہ اب اس وقت جو کچھ خدا دکھلا رہا ہے وہ شدید ہے دوسرے تعوذ ہین ✤

یکم فروری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

اتمام حجت کی تکمیل

فرمایا کہ قوای خواہ کتنے ہی قوی ہون اور عمر کس قدر ہی اطاعل کیون نہ ہو مگر تاہم عمر کا اعتبار نہین ہے نہین معلوم کہ کس وقت موت آجاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریر دون کو

ہم نے پورا کر دیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانون تک ایک دفعہ خدا تعالےٰ کے پیغام کو پہونچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس مین ایک بڑا حصہ ایسے لوگون کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہین اور محض مولویون کے کہنے سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہین جو کچھ یہ مولوی کہدیتے ہین اُسے آمنا وصدقنا کہکر مان لیتے ہین ہماری طرف کی باتون اور دعوون اور دلیلون سے محض ناآشنا ہوتے ہین اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہرون مین جاکر بذریعہ تقریر کے لوگون پر اتمام حجت کیجاوے اور ان کو بتلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہین فقط۔ دراصل یہ ایک لمبی تقریر تھی جسکا خلاصہ مین نے درج کردیا ہے حضرۃ اقدس علیہ السلام بہت دور نکل گئے تھے اور مین پیچھے پہونچا۔ حافظ روشن علی صاحب برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم کی زبانی یہ خلاصہ سنکر درج کیا گیا ہے جس کی تصدیق دیگر احباب نے بھی کی۔ اس اتمام حجت کے بعد پنجاب کے بڑے بڑے شہر یا تو خدا تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہون گے اور بصورت انکار سخت غضب کے۔

خدا تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان

فرمایا کہ عمر کی نسبت اگرچہ مجھے الہام بھی ہوا ہے اور خوابین بھی آئی ہین مگر جب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو مجھے اپنی عمر کا کوئی اعتبار نہین ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا کوئی حق نہین ہے پھر مجھے لوگون پر تعجب آتا ہے کہ ان کو عمر کا کوئی وعدہ بھی نہین ملا ہوا مگر پھر بھی وہ ایسے عمل کرتے ہین جیسے کہ مطلق موت آنی ہی نہین ہے

سعادت یہ ہے کہ موت کو قریب جانے تو سب کام خود بخود درست ہو جاوین گے۔

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے آثار بتلائے مگر تاہم اگر ذرا سمت آندھی چلتی یا بارش ہوتی تو آپ گھبرا جاتے اور خیال کرتے کہ کیا قیامت تو نہین آئی۔ اسوقت آپ کی نظر خدا کی بے نیازی پر ہوتی جنگ بدر مین فتح کا وعدہ تھا مگر تاہم رو رو کر دعائین کرتے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فتح کا وعدہ تو ہے مگر شاید کوئی شرط اس مین ایسی پنہان ہو جس کا مجھے علم نہین تو پھر فتح نہ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا وعدے تھے مگر آخر قوم کی قوم جنگلون مین مر کھپ گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ الٰہی وعدے جن شرائط کے ساتھ مشروط تھے ان کو بہتگا سا قوم نے کارروائی کی۔ جماعت کی شامت اعمال کا اثر ماموریہ پڑتا ہے۔ جنگ احد مین ایک لڑکے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانا تو آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی ستر زخم آپ کو لگے دانت شہید ہوا۔ خود اس قدر سر مین دھس گئی کہ سی ... لگاکر اُسے نکالتے اور نہ نکلتی۔ اللہ تعالےٰ کی بے نیازی کے آگے کسکی کیا پیش چل سکتی ہے۔

۲ فروری ۱۹۰۴ء سے ۴ فروری تک۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت علیل رہی اور بدین وجہ سیر بھی ملتوی رہی بر دا اطراف جگر وغیرہ کے دماغی امراض جو آپ کو مصلحت الٰہی سے لاحق ہین ان کے دورے ہے۔ مختلف اوقات مین آپ شریک نماز با جماعت ہوتے رہتے اور جو اذکاران اوقات مین منضبط ہوئے وہ ہدیہ ناظرین ہین

مرحوم رحمت علی کے ذکر پر آپنے فرمایا کہ اس کی پاکیزہ فطرت کی شان ہے کہ افریقہ مین غائبانہ طور پر ہمین قبول کیا اور اس چھوٹی سی عمر مین ترقی اخلاص بھی کی۔ ... سال مین اور کبھی ہمارے مخلص فوت ہوئے ہین

شہید کے تذکرے پر آپنے فرمایا کہ ... تمام سفیر مینیون کو نو اطبا نے قوت پیدا کرنیوالی لکھا ہے مگر یہ ان مین کم نہین ... وغیرہ اور دیگر پھل اس مین رکھکر تجربے کئے گئے ہین کہ وہ بالکل خراب نہین ہوتے سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہین

فرمایا کہ ایک دفعہ مین نے انڈے پر تجربہ کیا تو تعجب ہوا کہ اس کی زردی تو ویسی ہی رہی مگر سفیدی ... پاکر مثل پتھر کے سخت ہو گئی۔ جیسے پتھر نہین ٹوٹتا ویسے ہی وہ بھی نہین ٹوٹتی تھی

خدا تعالےٰ نے اُسے شفاء للناس کہا ہے واقعی مین عجیب اور مفید شے ہے تو کہا گیا ہے یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے ریاضت کش اور مجاہدہ کرنیوالے لوگ اکثر اسے استعمال کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیون ...... وغیرہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس مین الرجوناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ کی ناپسند سے) ہین اور اس کے قرب کے لئے ... اور ریاضتین کرتے ہین ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اُسے کیا کام۔

تناسخ کی اصل فرمایا کوئی عمدہ آدمی فوت ہو تو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن دنیا ایسی جگہ ہے کہ اس مین پھر ویسے امثال پیدا ہو جاتے ہین نیکون کے بھی۔ بدون کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دنیا کو دوری لکھا ہے کہ جن صفات کے لوگ اس کے ایک دور مین گذر جاتے ہین پھر اسی قسم کے لوگ وہی سیر ہین اور صورتین بیکر دوسرے دور مین پیدا ہوتے رہتے ہین۔

مخدوم حضرۃ مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور یہین سے ٹھوکر کھاکر لوگ تناسخ کے قائل ہو گئے ہین

۵ فروری ۱۹۰۴ء

۵ تاریخ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سیر کو تشریف لیگئے ... اس سیر مین ایک ... مسئلہ کا ... عصر کے وقت آپنے مجلس فرمائی مختلف تذکرے ہوتے رہے ... کا ذکر گیا۔

مداہنت کی انتہا فرمایا دوسری قوم کے رعب مین آکر اور ان کی ہان مین ہان ملاتے ہوئے ... تک نوبت پہونچی کہ آپ آخر ایام مین ... کے ماننے والون کو بھی نجات یافتہ قرار دیکر مداہنت کی انتہا یہی ہوا کرتی ہے کہ آخر اسی قوم کا انسان کو بننا پڑتا ہے قرآن شریف مین اسی لئے ہے لن ترضیٰ عنک الیہود والنصارٰی حتیٰ تتبع ملتہم دوسرے کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے اسی لئے مداہنت سے مومن کو پرہیز کرنا چاہئے۔

فرمایا کہ مجھے بھی یہ الہام ہوا ہے جیسے کہ براہین مین درج ہے اور مین سمجھتا ہون کہ اس وقت ان لوگون (یعنی مخالفون) مین سے شاذو نادر ہی ہوگا جو ہم سے راضی ہو ورنہ ہمارے ساتھ اخلاق سے پیش آنا چاہتا ہو ہان اگر شخصی طور پر کسی کی ذات مین اخلاق سرشت ہوا ہوا ہو تو وہ شاید ہم سے اخلاق سے پیش آجاوے ورنہ قومی طور پر تم سے ہرگز اخلاق سے پیش آنا نہین چاہتے۔

اجتہادی غلطی کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرت صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ شاتان تذبحان کا الہام جواب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارہ میں لکھا گیا ہے وہ قبل ازین کسی تصنیف مین مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپان ہو چکا ہے۔ اسپر آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم سے اجتہاد مین غلطی ہو جاوے تو حرج کیا ہے۔ اجتہاد اگر شرح ہے اور تفہیم الٰہی اور ہے۔ اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دئے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالےٰ نے اصل اور حقیقی معنے بتلا دئے۔ اس الہام مین یہ الفاظ بھی لکھے ہین عسیٰ ان تحبوا شیئًا وھو کرہ لکم اب دیکھنا چاہئے کہ کیا احمد بیگ جیسے منکرین کی زندگی ہماری محبوبات سے تھی یا مکروہات سے؟

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس مین تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسی غلطیان انبیاؤن سے ہوتی رہین کہ نہین جیسے کہ خواب مین ابوجہل نے آنحضرت صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو آپنے اس کے یہ معنے سمجھے کہ ابوجہل کسی وقت مسلمان ہو جاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا آخر عکرمہ اس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ مین آئے۔

ایک مفتری کی زندگی حباب کی طرح ہوتی ہے لیکن ہمارے سلسلہ مین سچائی کی خوشبو ہے کہ نہ واعظ ہین نہ کانفرنسین جو مختلف مقامون پر ہوتی ہین) نہ لکچرار ہین لیکن ہماری صداقت خودبخود لوگون کے دلون مین پڑتی جاتی ہے ان لوگون نے بہترا واویلا کیا اور رو کتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہین لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے مخالف آج تک کبھی کے کامیاب ہو جاتے۔ ہم یہاں چپ چاپ بیٹھے ہین کسی تدبیر اور انسانی طاقت سے کام نہین لیتے کہ اثر انداز ہو نہ دورے لگا رہے ہین نہ کچھ۔ مگر تاہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ڈاک آتی ہے شاذ و نادر ہی کوئی ایسا دن ہوتا ہو ورنہ ہر روز بلاناغہ بیعت کے خطوط آتے ہین اور کوئی دن ایسا نہین جاتا کہ اس مین کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیاری نہ کرتا ہو۔

تین قسم کے لوگ فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہین ایک وہ جو بغض و حسد مین جلے بھنے ہین اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہین ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کرتے ہین ان کی تعداد ترقی پر ہے۔

تیسرے وہ جو خاموش ہین نہ ادھر ہین نہ ادھر ان کی تعداد کثیر ہے وہ ملانون کے زیر اثر نہین ہین ورنہ ان کے ساتھ ملکر سب و شتم کرتے نہین اس لئے وہ ہماری مد مین ہین۔

فرقہ معاندین غنیمت ہے یہ فرقہ جو معاندین کا ہے اگر نہ ہوتا تو چپ رہنے والے اصل مین کوئی شے نہین ہین انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگون کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہین ان کی باتون مین چونکہ آسمانی تائید نہین ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے خدا تعالیٰ کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہین۔ قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے کہ دیکھین تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہین تو حق ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے۔

معاندین ہمپر کیا کیا الزام لگاتے ہین کہین کہتے ہین کہ یہ پیغمبرون کو گالیان دیتے ہین کہین کہتے ہین کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہین کرتے آخر تنقید پسند طبائع ان باتون سے فائدہ اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتے ہین۔

اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا بہت سون کا کام داون مین ہو رہا ہے لوگ آگے ہی منتظر ہین۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھین اس طرف لگی ہوئی ہین کہ آنیوالا آوے۔ جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ مین ہمین پیش کرتے ہین تو تحقیق کرنے کرتے خود حق پالیتے ہین۔

۷ فروری ۱۹۰۴ء

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پہلے تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ مین زیادہ تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو لاحق ہین اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہین جو کہ حضرت مسیح موعود کی علامات مین بتلائے گئے ہین۔ آپنے ڈاکٹر صاحب سے درد گردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا اور پھر آپنے یکایک اطراف برد چکر اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ادویہ ان کے متعلق عرض کین۔ آخر اسی تذکرہ مین آپنے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہین حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہین ہے یہ منتظر ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آوین اور دو زرد چادرین اوڑھی ہوئی ہون ایک اوپر اور ایک نیچے لیکن یہ نہین بتلاتے کہ آیا وہ چادرین آسمان پر ہی رنگی جاوینگی یا یہان سے کوئی فرشتہ لیکر آسمان پر پہونچا وینگے اور وہ اوڑھ کر نیچے اترینگے ان چادرون سے مراد امراض ہین اور یہی دونون امراض ہمین لگی ہوئی ہین۔ نیچے کی چادر سے مراد پیشاب کی بیماری ہے اور اوپر سے مراد سر کی بیماری ہے ان دونون مین مین ہمیشہ مبتلا رہتا ہون۔

سر کی بیماری کا راز سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورت تھی اور ہمین اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دئے اور یہ بھی اس مین حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمین گھمنڈ نہ ہو بلکہ ہر وقت اس کے فضل کے خواستگار رہین۔

نزول کے لفظ مین بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے اترا ہے سب کام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہین اس مین انسانی دخل نہین ہے اور جب وہ افعالی ارادون اور منصوبون سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالیٰ ہی کی ٹھہرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہین کہ خدا خود اتر کر لڑا۔

ان لوگون نے سب امور کو جسمانی بنا لیا ہے۔ چادرین رنگی ہوئی ہین گویا بھگوے کپڑے اور ہاتھ مین نیزہ اور جنگلون مین سور مارتا پھرتا ہے۔ ان مین بھی مفید کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہین ادھر ہاتھ مین نیزہ۔

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے جسکو ہم نے پردے کے عنوان سے اسی اخبار کے صفحہ ۱ پر دیا ہے۔

۸ فروری ۱۹۰۴ء

سیر

سیر کے اول حصہ مین مقدمات کا تذکرہ رہا کہ اللہ تعالےٰ کس طرح حکام کے دلپر تصرف کر کے ہماری تائید کرتا ہے اور جو ہماری منشا اور مراد ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

کسر صلیب کا جوش مسیح کی روح مین اس کے بعد روئے سخن کسر صلیب کے مضمون کی طرف پلٹا

اور زمانہ کی حالت آپ نے بتلائی کہ جسکو دیکھو دنیا ہے دین کی فکر اور اس کے لئے سوز گداز ہرگز نہیں دنیا کو کیڑے بنے ہوئے ہین عیسویت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد مین اس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ اب صرف قلمون اور کاغذون کا کام ہی نہین ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کر سکے کتابین ہم نے لکھین تو اس کے مقابل پر انہون نے بھی لکھدین لوگ اپنے اپنے نفس کے فکر مین اس قدر معروف ہین کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہین ہوتی۔ اور جب انہون نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیونکر کھلے اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ ابھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہون نے دعا کی طرف توجہ کی تاکہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید پ ۱۳ ع ۱۵۔ یعنی جب رسولون نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہون نے ہر ایک بات سے کنارہ کش ہو کر خدا کی طرف توجہ کی اور اس سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔

نوح علیہ السلام بھی جب وعظ و پند سے عاجز آ گئے تو آخر آپ نے دعا کی اور سب ہلاک ہو گئے سخت طوفان آیا۔ ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری جسے اراراٹ کہتے ہین۔

اراراٹ کی وجہ تسمیہ اس کا نام اراراٹ اسی لئے ہے۔ راٹ عبرانی زبان مین پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہین اور اراٹ جسے مین نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب خشکی کی تلاش مین چارون طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ کچھ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی اور اسی وجہ سے اس کا نام اراراٹ پڑ گیا۔ غرضکہ یہ نشان بھی اسیطرح نوح کے دنون کی طرح ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو تو پھر کل جہان دہریہ بن جاوے۔

نفخ صور کے معنے۔ مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا اس سے بھی مسیح موعود کی دعا کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے نزول از سما کے یہی معنے ہین کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہین کر سکتا اور رد نہین کر سکتا آخری زمانہ مین شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائین اسے ہلاک کر دین گی۔

دل را بدل رہیست دلون کو دلون سے راہ ہوتی ہے پادری لوگ جسطرح سے ہمین برا جانتے ہین اور ہماری استیصال کے درپے ہین ویسے دوسرے کسی فرقہ اہل اسلام کو برا نہین جانتے بلکہ آپس مین ایک دوسرے کے ہمزبان ہوتے جاتے ہین یہ ان کی فطرتون نے گواہی دیدی ہے کہ اپنے مذہب کا استیصال کرنے والا انہون نے ہمین جانی دشمن مان لیا ہے جیسے چوہا جب بلی کو دیکھتا ہے تو گو اس نے اول سے نہ دیکھا ہو مگر وہ اس سے دہشت کھاتا اور سہم جاتا ہے یا جیسے بکری شیر کو سویا ہوا دیکھ لے تو تاڑ جاتی ہے کہ اب میری جان کی خیر نہین خدا معلوم یہ علم ان کو کیسے ہو جاتا ہے الہام ہی ہوتا ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح ان لوگون نے تاڑ لیا ہے کہ عیسائی مذہب کے دشمن اگر ہین تو ہم ہی ہین اور کوئی فرقہ مسلمانون مین سے نہین ہے

فطر کے معنے فطر کے معنے پھاڑنے کے ہین اور فطرت سے مراد ہے کہ انسان خاص طور پر پھاڑا گیا جب آسمان سے لعنت آتی ہے تو نیک فطرتین پھٹنا شروع کر دیتی ہین۔

براہین کا وہ الہام بڑا زور والا ہے وما کان اللہ لیترک حتی یمیز الخبیث من الطیب کہ خدا ایسا نہین کہ تجھے چھوڑ دے جب تک خبیث اور طیب مین فرق نہ کر دے۔ عیسائیون کا جب سے پنجاب مین قدم پڑا ہے مسلمانون نے بھی ان کی ابطال مین کمی نہین کی رسالہ اور کتابین وغیرہ ان کی تردید مین ہمیشہ نکالتے رہے لیکن ۔۔۔ کارگر نہ ہوئے اور عیسائیون کی جمعیت بڑھتی گئی اصل مین اس کا استیصال جانکاہ اور دلسوز دعا کرنا پر موقوف ہے جیسے کہ واستفتحوا سے ظاہر ہے جب تدبیر کیا کر کے انسان تھک جاتا ہے تو آخرکار پھر دعا ہی کام آتی ہے اور جب دعا اپنی انتہا تک پہونچ جاوے تو پھر مطلب ہو جاتا ہے۔

ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگون کو اس قسم کی دعا سے مطلب ہی کیا ہے کہ اس فتنہ اور بطلان کی استیصال کے لئے دعائین کرین ان کی تو کل دعائین اپنے اپنے نفس کی ضروریات تک محدود ہین۔ حالانکہ اس زمانہ مین دعا ایک بڑا جنگ ہے اور خود دعا مین مشکل بھی پیش آتی ہے گوشہ نشینی کی ضرورت پڑتی ہے مجھے ایکدفعہ خیال آیا ہے کہ باغ مین ایک مکان بنالون کہ وہان تخلیہ مین دعا ہو کیونکہ عمر گذرتی جاتی ہے۔ اس امر کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ نرے قلم کا اب یہ کام نہین رہا کیونکہ پادریون وغیرہ کے پاس روپیہ بہت ہے اور لوگون کو اغراض نے اپنا بندہ بنا رکھا ہے۔ کسی نے نوکری کے لئے کسی نے کسی حاجت کے لئے اپنے آپ کو ان کا دست نگر بنا رکھا ہے اس لئے دلائل وغیرہ کا جو اثر دلون پر ہونا چاہیئے وہ نہین ہوتا اب یہ وقت ہے کہ ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ دعا مین لگے۔ جو مومن آسائش کی زندگی چاہتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کا اصول یہی ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھے اپنے اوقات کو خدا تعالے کے وقف کرے اور دین کی تائید مین لگے۔

حضرت مسیح کی جان بھی آخر دعا ہی سے بچی کیونکہ انہون نے جب دیکھا کہ اب مجھکو صلیب دین گے اور اس طرح کی موت ایک لعنتی ۔۔۔ موت ہو گی جب سے ایک فتنہ کا اندیشہ ہے تو آپ خدا کی بارگاہ مین بہت روئے لکھا ہے کہ ساری رات روتے رہے آگے حدیث کے الفاظ یہ ہین کہ سمع دعاؤہ للتقوی۔ کہ اس کی دعا تقوی کی وجہ سے قبول ہوئی جیسے اس مسیح کی دعا اس فتنہ سے گئی کہ وہ لعنتی سے بچا یا گیا ہم امید کرتے ہین کہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ویسی ہی ہماری دعا بھی سنی جاوے گی اس کی دعا اپنی موت سے بچنے کے لئے تھی اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہے

درخواست دعا

ایک ہمارے بھائی ساکن پنجاب جو کہ گوالیار مین ہین ذیل کے الفاظ مین احمدی جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہین

مجھے ایک ایسی مشکل ہے جیسے دریا مین کشتی کے بے بس ہونے سے اس کے غرق ہونے یا ٹوٹ جانے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اگر فضل الہی شامل ہو تو فورًا کنارے جا لگتی ہے اس لئے جملہ احباب سے دعا کا خواستگار ہون

عبد اللہ از ریاست گوالیار

پردہ

آج کل عورتوں کے پردہ پر اکثر اخبارون مین لے دے ہو رہی ہے۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادہ تو اس بات پر زور دیتے ہین کہ پردہ ہرگز نہ ہونا چاہئے اور ادھر پردہ کے حامی جن کے ساتھ ایک حدتک ہمارا اتفاق رائے ہے ان کی تردید کرتے رہتے ہین اس لئے ہماری بڑی آرزو تھی کہ اس کے متعلق کبھی خود امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی کچھ کلمات نکل جاوین تو ان کو درج اخبار کر دیا جاوے وہ موقعہ ۶ فروری کی سیر مین پیش آیا جب کہ بہار کی موسم کی ہوا پر حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف مین ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو۔ پھر فرمایا کہ عورتون کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم منقطع ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کی حبس مین زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہین اور برا جانتے ہین لیکن جب کہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہین ہے تو ہمین اس کے بجا لانے مین کیا تامل ہے۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت مین .... مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہین ان کو حبس مین رکھنا معصیت کا موجب نہ ہو مین گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتون کے ساتھ باغ مین سیر کے لئے لے جایا کرتا تھا اور اب بھی ارادہ ہے کہ لیجایا کرون ‌◆

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہین اور ان مین تفریط ہے اور مسلمانون مین افراط ہے کہ گھرون کو عورتون کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھ لیجایا کرتے جنگون مین بھی اپنے ساتھ رکھتے جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے قرآن شریف نے جو پردہ تبلایا ہے وہ ٹھیک ہے ◆

مولوی عبدالکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر مین ایک کتاب پردہ کی تردید مین لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیر تمند مسلمان نے پردہ کی تائید مین ایک کتاب لکھی ہے اور بتلایا ہے کہ بے پردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہون تو انگلستان اور فرانس مین جاکر وہاں کی زنا کاریان۔ بے حیائیون۔ ولد الزنا اون کو دیکھاو۔

ایک شخص نے پردہ کی تائید مین ایک مثنوی ایک اخبار مین درج کی ہے اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک مفید اور عمدہ شے پردہ مین ہوتی ہے اور جب تک پردہ مین ہے تب تک ہی محفوظ رہتی ہے مثلاً گندم کا دانہ اور دوسرے اناج وغیرہ لکھتے لکھتے آخر لکھا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا کہ خدا تعالیٰ خود پردہ مین ہے فقط

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بیان کیا کہ جس قدر نو تعلیم یافتہ پردہ کے خلاف مین تقریرین کرتے ہین ان مین سے ایک کا بھی عمل درآمد اس پر نہین ہے اپنی بیبیون کو انہون نے بڑے بڑے محفوظ مکانون مین رکھا ہے اور بالکل ان کو باہر نکلنے نہین دیتے۔ لاہور کے ایک بڑے سر برآوردہ بیرسٹر نے ایک دفعہ پردہ کی مخالفت مین بڑے زور شور سے لکچر دیا آخر ایک شخص نے اُسے خط لکھا کہ مین فلان ٹرین مین لاہور پہنچون گا آپ معہ اپنی بیوی کے سٹیشن پر ملاقات کرین اور اپنی بیوی کو مجھ سے انٹروڈیوس کرادین (بیرسٹر صاحب نے اس پر عمل نہ کیا) ایک دفعہ پردہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ نیچری لوگ اس پر بہت زور دیتے ہین کہ پردہ کی رسم کو اُڑا دینا چاہئے اس پر قاضی ضیاء الدین صاحب قادیانی نے لطیف نکتہ بیان کیا کہ پردہ کے متعلق زور دینا کہ اُسے ہٹایا جاوے پردہ نشینون کا کام ہے پس جس حالت مین عورتین کہ جن کے متعلق یہ مسئلہ ہے اس کی نسبت کوئی شکایت پبلک مین نہین کرتین تو ان مردون کو کیا پڑی ہے کہ یہ گلے پھاڑ پھاڑ کر اسے دور کرنا چاہتے ہین۔ مدعی سست گواہ چست والی مثال ہے ◆

افغانستان اور مسیح موعود ع

حضرۃ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت کے اب افغانستان کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر کر دیا ہے اور آپ کی شہادۃ سے ہمارے تعلقات افغانستان سے بہت کچھ وابستہ ہو گئے ہین اس لئے وہان کی آمدہ خبرون سے ہمین اور ہمارے احباب کو ایک خاص دلچسپی ہونی چاہئے کہ ایک سرزمین جس کے خمیر مین خونریزی کا بیج بویا گیا ہے اور جہان کو اتفاقی طور پر چلنا پھرنا اس کے باشندون کا کام ہے اور جنہون نے اپنی نجات کا مدار صرف اس بات کو سمجھ رکھا ہے کہ ایک کافر کو تیغ بیدریغ سے حق قتل کر دیا جاوے۔ جب ایسی سرزمین حضرت مسیح موعود ع کے زیر اثر ہو کر ان تمام ظالمانہ خونریزی کے خیالات سے پاک صاف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت اور رحم بڑھ جاوے اور بلا امتیاز مذہب بنی نوع انسان پر ہمدردی کی روح ان مین پھونکی جاوے تو یہ تغیر و تبدل منجملہ عظیم الشان معجزات کے ہوگا اور بجائے اس کے کہ لاکھہا روپیہ صرف کر کے مدرسے اور مکتب وہان قائم ہون اور ہزارون حیلون سے رفتہ رفتہ ان اقوام سے اصلاح لے جاوین اور ان کی قوتون کو کمزور کیا جاوے۔ صرف مسیح موعود کے پاک انفاس کی برکت اور تاثیر سے یہ مطلب شفقت علیٰ خلق اللہ کا حاصل ہو جاوے تو امن پسند حکام اور سلاطین کے لئے یہ کس قدر شکریہ کا مقام ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تو شہید ہو کر خون کا اشتہار اس سرزمین مین دے گئے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا گئے اور آپ کے دعاوی اور تعلیم کی تخم ریزی کر گئے۔ لیکن اب یہ خونی اشتہار وقتاً فوقتاً کس کن رنگون مین جلوہ دکھلاتا ہے۔ یہ ایک عجیب نظارہ قدرت ہے جو کہ ایمان کو تازگی دل کو سرور بخشتا ہے۔

سنا گیا ہے کہ علاقہ ترکستان مین ایک مزار ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار کہلاتا ہے وہان سے ایک مجذوب کابل مین آیا اور اس نے مختلف جگہون پر کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب بڑے ظلم کے ساتھ مارے گئے ہین اور مین دیکھتا ہون لیکن یہ لوگ نہین دیکھتے کہ اس کا پیر کابل مین موجود ہے اور نزدیک ہے کہ کابل بینے سکے کی سزا پاوے۔ عوام الناس کا چونکہ ایسے مجذوبون پر حسن عقائد ہوتا ہے اس لئے کابل مین بہت کھلبلی ہے

ایسے مجذوب جو کہ مامورین مین سے نہین ہوتے اگرچہ ان کی کلام بحیثیت ایک سند یا نہ پیشگوئی کے نہین تسلیم کی جا سکتی مگر چونکہ انقطاع دنیا مین وہ اہل اللہ اور مامورین سے مناسبت رکھتے ہین۔ اس وجہ سے بعض غیبی اخبار انپر منکشف ہو جاتے ہین۔ اسیطرح ہم اس مجذوب کی اس پیشگوئی پر چندان یقین نہین کرتے لیکن ہان خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل چکا ہے کہ یہ ایک عظیم ظلم ہوا ہے جس کی سزا کابل کو ہو گیگا وہ ضرور پورا ہو کر رہیگا اور عبداللطیف صاحب شہید کا وہان شہید ہونا اور احمدی عقائد کا وہان رواج پانا خود حضرۃ مسیح موعود کا وہان جانا ہی ہے ؞

محمد سعید

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ کا نام **محمد سعید** ہے۔ عمر آپ کی شاید ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہے مگر قد و قامت کے لحاظ سے آپ ۴۰ سالہ نوجوان معلوم ہوتے ہیں اور اپنے باپ کے قدم بقدم حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہیں جب آپ کے والد عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے اور ان کو کابل مین طلب کیا گیا تو بعض کمزور دل لوگون نے مشورہ دیا کہ اپنے والد کی طرح اپنے آپ کو مرزا صاحب پر راسخ الاعتقاد ظاہر کر کے عزیز جان کو تلف کرو۔ اس پر محمد سعید صاحب نے ان کو جواب دیا تھا کہ جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہی میرا عقیدہ ہے اگر وہ مارے گئے اور مین مر جاؤن تو کیا حرج ہے آخر مین اسی باپ کا فرزند ہون ؞

سنا گیا ہے کہ امیر صاحب کابل بھی اب اپنے اس کئے پر پشیمان ہین اور ان کی اولاد کو اب امیر صاحب نے [illegible] ہزار جریب زمین علاقہ ترکستان کی طرف عطا کی ہے۔ کابل کی جریب یہان کی جریب سے ملک مین [illegible] گنا ہوتی ہے اور جن فتنیون نے مولوی صاحب شہید کے قتل پر فتوے دیا تھا کچھ ان کی ناجائز کارروائیون کا انکشاف بھی ہوا ہے جس سے ان فتنیون کی وقعت امیر صاحب کے دل مین گھٹ گئی ہے۔

کابل مین قحط سے پریشانی پھیل رہی ہے اور امیر صاحب نے باہر سے غلہ منگوانے کو کوچی لوگون سے ۱۶ ہزار اونٹ حاصل کئے ہین اور اس کے لیے ساٹھ ہزار جانوران باربرداری سرکاری ہین۔ بہر حال خدا کی باتین پوری ہو کر رہتی ہین اور ایک صادق من اللہ کی صداقت پر آسمان اور زمین نے سرزمین کابل مین مہر لگائی ہے ؞

جیسے سرزمین [illegible] مین فاضل امروہی نے بیان کیا ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس قوم پر عذاب الٰہی ضرور ہونے والا ہے جیسا کہ کہا ہے وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون [illegible] سے [illegible]

اہل کابل عبرت پکڑین ؞

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بفضل خدا ۵ فرزند اور ۵ دختر ہین ؞

مرحوم رحمت علی

مرحوم کے حالات شہادۃ جو کہ سید جلال حسنا کے خط کے وسیلہ سے احمدی برادران تک پہونچے ہین۔ اب خاص مقام جنگ کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحیح واقعات نہ تھے اور نہ آپ کسی مجروح دشمن سومالی کو ڈریس کر رہے تھے شہادۃ کے صحیح واقعات ذیل کے خط سے معلوم ہونگے جو کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب نے ارسال کیا ہے۔

کل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اب ان تمام بھائیون کے حق مین خیر و عافیت واپس آنے کی دعا مانگین جو کہ اس وقت ایز من برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سومالی لینڈ مین اپنے صدق و وفا سے بھری ہوئی اطاعت کا ثبوت دے رہے ہین اور جو سمالی جہاد کے غلط اصول پر برٹش گورنمنٹ جیسی عدل پرور اور انصاف پسند اور امن اور صلح کو پسند والی سلطنت سے جنگ کر رہے ہین ان کے مقابل پر وہ اپنے صلح پسند اسلامی عقائد کا ثبوت عملی طور پر دیکر مخالف اور مفتری مولویون کے منہ پر سیاہی مل رہے ہین ؞ وہ خط یہ ہے۔

السلام علیکم

یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری کے جد بالی لڑائی مین (جس مین عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائیصاحب رحمن خانصاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن و مربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علے صاحب دشمن کے ہاتھ سے شہید ہو کر داخل جنت ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سمالی [illegible] (انفنٹری) بھاگ پڑی اس وقت آپکے

شکم مین گولی لگی۔ کچھ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے اور گر پڑے۔ تب دو زانو بیٹھ کر

کلمہ شہادۃ باواز بلند ورد زبان رکھا

بعدہٗ شیطان سیرۃ مردود دشمن نے بھالون سے ہلاک کیا۔ وہان ہی آپکے نمک حلال وفادار سمالی اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی۔ اللہ تعالے ان کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔ ثم آمین۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لفٹننٹ یورپین بھی وہان ہی مارا گیا۔ لڑائی ۱۱ بجے تک ہوتی رہی

ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لاکر دفن کرین لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ ڈاکٹر رحمن خانصاحب نے اپنے افسرون کو کہکر نعش منگانے کی کوشش کی۔ مین نے اپنے افسرون سے کہکر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہونچایا۔ آخر ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی۔ مگر افسوس کہ وہان پر ہی دفن کر آئے اور رسم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم و مرحوم بھائیصاحب جماعت کے گران بہا اور اولوالعزم جان نثار تھے آپ کی وفات حسرت آیات البدر و الحکم مین شائع کر کے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کیجاوے تو از حد عنایت ہوگی۔ جو صدمہ ہم چند احمدی برادران کو گذرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے آپ کا بستر خراب ہو رہا تھا وہ اپنے صاحب سے رپورٹ کر کے مین نے اپنے پاس منگوا لیا ہے ارادہ ہے اس کو فروخت کر کے روپیہ آپ کی خدمت مین روانہ کرون آپ حسب مناسب یا تو مرحوم کے والد صاحب یوی صاحبہ یا بھائیصاحب کو دیدین یا جیسا مناسب ہو کرین اور سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرما دین۔ حضرۃ اقدس کی خدمت مین دعائے مغفرت کے لئے عرض کرین۔ زیادہ نیاز

یکے از عاجزان خاکسار ممتاز علی خانصاحب
ہاسپٹل اسسٹنٹ از بربرا

دوسری لڑائی کے لیے دوبارہ آج آگے جانے والے تھے مگر رک گئے۔ زیست کا اعتبار نہین گولیان بدن کے چارون طرف بارش کی طرح آئی تھین مگر اللہ تعالےٰ نے محفوظ رکھا ؞

الفرقان بجواب البرہان ۔ حضرۃ مولانا

یادگار مرحوم

افریقہ کے احمدی بھائی خصوصیت سے توجہ فرماوین

ہمارے جو احمدی بھائی اس وقت برٹش گورنمنٹ کی خدمات پر مشرقی افریقہ اور سمالی لینڈ مین متعین ہین ان کو البدر سے ایک خاص اور ممتیز تعلق ہونا چاہئے کیونکہ البدر کے ذریعے سے جو خدمت احمدی قوم اور سلسلہ احمدیہ کی ہو رہی ہے اس کا محرک اور مجوز اور اس وقت ایڈیٹر اور مینیجر ایک ان کا وہ احمدی بھائی ہے جسے خدا تعالےٰ نے سب سے اول افریقہ کی سرزمین مین پہونچایا تھا اور یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے لئے جو جہاز سب سے اول ہندوستان سے روانہ ہوا تھا وہ اس کا مرکب تھا۔ اس سرزمین مین پہونچنے پر خدا نے جسطرح اسے چاہا رکھا اور جو کام اس سے چاہا لیا اور یہ بھی اس کے نضلون مین سے ایک فضل تھا کہ مرحوم رحمت علی صاحب کو اس سلسلہ عالیہ کی طرف رجوع لانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اسے بھی منتخب کیا تھا اور مرحوم کا اس سلسلہ مین داخل ہوجانا احمدی تاثیرات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئین اور جو کیل اور پرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام مین لگ گیا۔

اور جن ہمارے احباب کو افریقہ مین حضرۃ امام الزمان کی بیعت یا محرکات بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے ان پر بھی یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے اس خطہ زمین کو مولا کریم نے انتخاب کیا جس کی آب و ہوا نے ان کے روحانی قوائے کو نشو و نما کی طاقت بخشکر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی اور مین نے افریقہ مین تجربہ کیا ہے کہ بعض لوگ جو پنجاب مین بڑے متعصب اور معاند تھے اور فسق و فجور مین مبتلا تھے افریقہ مین پہونچکر وہ خدا تعالےٰ کے منعم علیہ بندون مین سے ہوگئے اور حق کی قبولیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوستان اور پنجاب مین خانگی افکار۔ تنگی روزگار اور رات دن دجال صفت مولویون کے زیر اثر رہنے سے حق کی قبولیت کے قوائے اپنا کام نہ کر سکتے تھے افریقہ مین پہونچکر ان الجھنون سے ان کو نجات ہوئی اور دماغون کو غور و فکر کرنے اور حق اور باطل مین

مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا تو سعید طبائع نے جھٹ حق کو قبول کر لیا۔

اس لئے مین اپنے افریقی احمدی بھائیون کی خدمتمین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام در قیام مین امداد فرما کر عند اللہ اجر حاصل کرین۔ اور جو خدمت دینی قومی اور احمدی سلسلہ کی البدر کے ذریعہ سے ہو رہی ہے اس کے بجا لانے مین وہ ایک دست بازو ہو جاوین جن ایام مین رحمت علی مرحوم اور یہ خاکسار یوگنڈا ریلوے مین تھے اس وقت افریقہ کی جماعت نے مالی خدمات مین تمام دوسرے مقام کی جماعتون سے ایک تمیز حاصل کی ہوئی تھی اب ان دلون کی مجھے خبر نہین کہ کیا حال ہے بہرحال ان ایام کی خدمات سے مین یہ اندازہ کر سکتا ہون کہ افریقہ کی جماعت کو مالی حیثیت سے خدمت دین بجا لانے کا عمدہ موقع حاصل ہے اور ان دنون مین جبکہ ہمارا پیارا دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب مشیت ایزدی سے افریقہ مین جان دیکر ثابت کر دیا ہے کہ ان کی زندگی کے پاکیزہ اور مبارک ایام اسی سرزمین کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اپنے اعمال و تاثیرات قدسیہ کی وجہ سے وہ افریقہ کی جماعت کے ایک نشان تھے۔ یہ ایک عجیب موقعہ افریقی بھائیون کے لئے ہے کہ اپنے محترم دوست کی یادگار اور اس کی روح پر فتوح کو ثواب پہونچانے کے لئے وہ احمدی سلسلہ کی خاص امداد فرماوین اور اسی ضمن مین اپنے قومی خادم البدر کی استحکام قیام اور امداد کی طرف اپنی خاص توجہ کو مبذول کرائین ✦

البدر کی امداد اور اس کے ذریعہ سے مرحوم بھائی رحمت علی کو ثواب وہ اس طرح سے پہونچا سکتے ہین کہ دفتر البدر مین اکثر ایسے احمدی بھائیون کی درخواستین آتی رہتی ہین جن کو مصالح ایزدی سے مالی استطاعت بہت کم ہوتی ہے اور اگرچہ اس کی قیمت ہے سالانہ بہت قلیل ہے مگر وہ اس کی بھی برداشت نہین کر سکتے اس لئے ذی استطاعت احباب اپنے اخراجات اور ذمہ واریون پر متعدد پرچے سالانہ البدر کے خرید کر ان کم استطاعت احباب کو دیوین یا خاص طور پر البدر کی امداد فرماوین کیونکہ کارخانہ ابھی تک اس قابل نہین ہوا کہ صرف اپنے اخراجات کی آپ برداشت کرے

مسئلہ

اسی غرض کی تکمیل کے لئے مین نے ۹ فروری کی سیر مین حضرۃ امام الزمان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہونچایا جاوے تو پہونچتا ہے کہ نہین آپ نے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔ اس لئے مین اپنے افریقہ کے نیز ہندوستان و پنجاب کے ذی استطاعت بھائیون سے چاہتا ہون کہ ان مین سے جو اصحاب مرحوم کے ساتھ انس و محبت رکھتے ہین اور عند اللہ ان کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعت چاہتے ہین وہ علاوہ اپنی پرسوز اور جگر گداز دعاؤن کے مالی طور سے بھی اپنے ارادون کو مذکور بالا تجویز سے پورا کرین تاکہ ایک غائب بھائی کی ہمدردی کے علاوہ ان کو ایک دینی خدمت یعنی البدر کے قیام مین امداد دینیکا بھی ثواب حاصل ہو کوئی اخبار یا رسالہ جاری کرانے سے ایک صدقہ جاریہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جس جس شخص کی نظر ...... ان دینی مضامین پر پڑے گی اور جو جو لوگ اس سے مستفید ہونگے اس سب کا اجر اس جاری کرانے والے کے نام پر لکھا جاویگا۔ گویا صدقات و خیرات کے جس قدر مدین ہوتی ہین انہین سے ایک مد کسی رسالہ یا اخبار کسی کے نام جاری کرا دینا بھی ہے جسے ہمارے بھائیون کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے ✦

اور اگرچہ مذکورہ بالا مضمون مین مین نے البدر کی اجرا ہی کی ترغیب دی ہو۔ لیکن اس سے یہ میرا انشاء نہین ہے کہ قادیان مین جسقدر دیگر مواقع صدقہ و خیرات کے مالی طور پر ہین ان کو نظر انداز کر دیا جاوے بلکہ ہر ایک شخص لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ میگزین۔ الحکم ۔ مساکین کی مدون مین بھی حسب استطاعت امداد دیکر اپنے متوفی بھائیون یا رشتہ دارون کی مغفرت اور بلندی درجات کا موجب ہوا کرے۔

چونکہ میرے ہاتھ مین البدر کا اہتمام ہے اس لئے اس کی فکر مجھے بہت لگی ہوئی ہے اور اسی لئے مین لے چاہتا ہے کہ دوسرے بھائی عموماً اور افریقہ کی جماعت کے احباب خواہ وہ ہندوستان میں ہین یا افریقہ مین۔ خصوصاً ایسے ایسے موقعہ پر البدر کی امداد بھی کیا کرین۔

میرا اپنا عمل درآمد اس پر ہے

اپنی تحریر پر مین خود اس طرح سے عمل کرتا ہون کہ اپنے مرحوم دوست کی یادگار اور عند اللہ اس کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دس اخبار صرف عہ پیشگی قیمت پر ان احمدی بھائیون کو دونگا جو کہ پورا سے خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے اور جب تک البدر کا قیام ہے اور اس کا اہتمام میرے ہاتھ مین ہے اور اس کا یہی حجم اور قیمت ہے تب

یک وہ اسی قیمت پر البدر کے ہمیشہ خریدار رہیں گے جن دس مسکین بھائیوں کی درخواستیں اول آجاوینگی ان کو اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیاجاویگا ❖

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

جن دوستوں پر مرحوم بھائی رحمت علی کے احسانات اور عنایات متمیز طور پر تھے اور ان کے دل میں امنگ تھی کہ وہ اس کا معاوضہ ادا کریں اب ان کے لئے موقعہ ہے کہ بذریعہ دعاؤں کے اور انفاق مال کے جس کا ایک طریق اوپر مذکور ہوا اس آیت پر عمل درآمد کر کے بار احسان سے سبکدوش ہوں ❖

جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی

اور مقدمات

خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے ہمیشہ سے یہی چاہا ہے کہ اپنے ماموروں اور برگزیدوں کی ہر ایک کامیابی اور نشان اور خوارق عادة قدرتی پر ایک پردہ پڑا رہے تاکہ ایمان بالغیب جو کہ نجات کے لئے ضروری امر ہے ہاتھ سے نہ چلا جاوے اور اس میں یہ بھی سر ہے کہ ہر ایک نااہل ان کی پاکیزہ جماعت میں داخل ہو کر ان اہل بصیرت اور حقیقت شناس صدیقی صفات مومنوں کے ساتھ ہم پلہ نہ ہو جاوے جو اپنی فطرتی پاکیزگی اور رشد اور سعادت کی وجہ سے ایک مامور من اللہ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ ورنہ اگر ان حقائق کا انکشاف پورے طور پر ہو جاوے تو دنیا میں کوئی چوڑھا چمار اور کنجر وغیرہ ایسا نہ رہے جو کہ مومن کہلانے کا مستحق نہ ہو اور ہر ایک دوڑ دوڑ کر خدا کے رسولوں کو قبول کر لیا کرے۔ اسی لئے تمام برگزیدوں کی کامیابیوں میں ایک نہ ایک پہلو ضرور ایسا رہتا ہے جس سے بد اندیش کوتاہ بین اور اسباب پرست دشمن دھوکا کھاتا ہے۔ ابتدا سے یہ سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے اور اسیطرح چلی جاوے گی ❖

اس زمانے میں جبکہ اللہ تعالےٰ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے یہی اس کی سنت برابر کام کر رہی ہے کہ جلد باز دشمن ہر ایک نشان الٰہی پر اپنی کج فہمی سے ٹھوکر کھا کر اس ساحل فوز و نجات سے محروم رہتا ہے جو کہ ضد اور تعصب سے پاک ہو کر ایک ذرا سے غور و تدبر سے حاصل ہو سکتی ہے

ان دنوں میں جو فیصلہ عدالت گورداسپور نے کیا ہے اس پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ جلد باز دشمن اپنی شوخی طبع سے ویسے ہی ٹھوکر کھا رہے ہیں جیسا کہ ازمنہ سابقہ میں راستبازوں کے وقت اشقیا کا گروہ ٹھوکر کھاتا رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی کرم دین صاحب بڑی عزۃ سے بری ہوئے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں اور الہامات غلط نکلے اور وہ سب مولوی کرمدین کے حق میں پورے ہوئے اور اسطرح سے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر کے کوشش کی جا رہی ہے کہ سادہ لوح طبائع کو دھوکا دیا جاوے اور لوگوں کو صراط مستقیم سے بہکا کر اپنے مقصد شیطنت کو پورا کیا جاوے لیکن کیا حق شناس اور انصاف پژوہ طبائع اس جال میں آجاوینگی اور ان ادبانشانہ تحریروں کے مطالعہ سے کیا ان کو نورانی اور حق شناس فراست مکدر ہوگی! ہرگز نہیں ہرگز نہیں ❖

(۱) کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب نے مقدمات میں کامیابی کی پیشگوئی کی ہے اور یہ پیشگوئی ہرگز نہیں کی کہ وہ کامیابی ہمیں ضرور اسی بارے اور اسی دغا والے مقدمہ میں رائے چندو لعل صاحب بہادر مجسٹریٹ کی عدالت سے ہی ہوگی۔ اگر کہیں یہ صراحت یا کنایت سے لکھا ہوا ہے تو بتلایا جاوے اور اگر اس پیشگوئی میں صرف یہ ہے کہ مقدمات میں متقی فریق کامیاب ہوگا تو اللہ تعالےٰ خود اپنی کلام پاک سے اس پر مہر لگاتا ہے العاقبۃ عند ربک للمتقین۔

جب تک ایک مقدمہ میں اپیل نگرانی وغیرہ کی گنجائش باقی ہے اور ایک فریق نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ میں عدالت عالیہ میں چارہ جوئی نہیں کرتا یہی فیصلہ منظور ہے .... تب تک ان ماتحت عدالتوں کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق قرار دیدینا سخت جاہلانہ اور احمقانہ شیوہ ہے۔ × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

(۲) جلد باز دشمن کا یہ کہنا کہ مولوی صاحب عزت سے بری ہوگئے۔ اگرچہ اپنے ظاہری الفاظ میں تو مولوی صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے لیکن اس قسم کی ہمدردی ہمیشہ نادان دوست ہی کیا کرتے ہیں ❖ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے اس میں کونسا پہلو مولوی صاحب کی عزۃ کا برقرار رکھا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے حلفیہ بیانوں میں اسطرح لکھایا تھا کہ یہ خطوط اور اخبار سراج الاخبار کا مضمون جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں یہ نہ میرے مضامین ہیں اور نہ میرے دستخط۔ یہ مولوی صاحب کا حلفیہ بیان تھا جو کہ عدالت میں دیا گیا تھا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ خطوط اور سراج الاخبار والا مضمون یہ سب مولوی کرمدین کے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم اسے یوں بیان کر سکتے ہیں کہ مولوی صاحب عدالت میں حلف لیکر بھی ایک امر کو خلاف واقعہ بیان کر دینے والے ہیں۔ اور جب عدالت نے یہ فیصلہ دیدیا کہ سراج الاخبار کا مضمون مولوی صاحب کا ہی ہے اور اس مضمون میں مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ میں نے دھوکا دیا تو اب بتلاؤ کہ آیا مولوی صاحب کی عزۃ رہ گئی یا گئی۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے صرف پبلک خود ہی فیصلہ کرے کہ آیا جب ایک شخص بحیثیت ایک بڑے معزز اور مستند مولوی کے اپنے آپ کو عدالت میں ظاہر کرتا ہے اور اسطرح سے وہ گویا قوم کی ناک بنتا ہے پھر جب وہ عدالت میں ایک امر کی حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اور خود اس کے ہاتھ اور قلم کے لکھے ہوئے جو مضامین ہیں ازروئے حلف کے کہتا ہے کہ یہ میرے لکھے ہوئے نہیں ہیں اور آخر کار خدا تعالےٰ اس حقیقت کو کھولتا ہے اور عدالت کے ذریعے سے اس امر پر مہر لگجاتی ہے کہ واقعی یہ خطوط مولویصاحب ہی کے ہیں تو جو لوگ ان مولویصاحب کا اس قدر اعزاز و اکرام کر کے بذریعہ اخباروں یا رسالوں کے قوم کے سامنے ان کو پیش کرتے تھے ان کی ناک رہی یا کٹی؟

یہ ایک دوسری بات ہے کہ عدالت کی رائے میں آیا وہ دغا مستغیث کو دیا گیا یا کسی اور کو دیا گیا اور اسی قسم کے وجوہ پر وہ ایک ملزم کو بری کر دے مگر جس حالت میں اس اشاعت یافتہ مضمون کو جس میں ملزم خود اقرار کرتا ہے کہ میں نے دھوکا کیا عدالت ملزم کا ہی مضمون قرار دے تو نفس دغا کا اس کی طرف خود ثابت ہو جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ جس شخص نے استغاثہ دائر کیا ہے آیا دغا اس کو ہوا یا کسی اور کو یہ ایک جداگانہ بحث ہے جسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہیں۔

ہمارے اہل اسلام کے لیڈر ایڈیٹروں وغیرہ کو جو ایسے امور کو مولویصاحب کی عزۃ قرار دیتے ہیں شرم میں ڈوب مرنا چاہیئے اور خدا کا خوف کرنا چاہیئے کہ کیا مسلمانوں میں اسی قسم کے مولوی ہوا کرتے ہیں اور کیا قرآن شریف کی پاک تعلیم کے یہی نمونے ہیں جنکو وہ پیش کرتے ہیں۔ ان کے ایسے خیالات پر افسوس اور صد افسوس۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو کہ اس وقت شوخی اور شرارت سے کیا جا رہا ہے

اندنون مین جبکہ خدا کی غیرت جوش مین ہے اور وہ چاہتی ہے کہ جن لوگون نے قولاً یا عملاً کتاب اللہ اور اس کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ان سے انتقام لیجاوے اور اسلام کی عزۃ عظمت اور جلال دوبارہ دنیا مین قائم ہو یہ سخت سو ادبی ہے کہ صرف حضرت مرزا صاحب سے بخل اور ضد اور تعصب کیوجہ سے زبانون اور قلمون کو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان قرار دیکر یہ نہین خیال کیا جاتا کہ ہمارے افعال اور تحریرات سے کتاب اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان ہر دو کی پاک تاثیرات کی عظمت برقرار رہتی یا جاتی ہو کاش خدا تعالےٰ تم کو سمجھ دے اور تم اپنے نیک اعمال سے اس قابل ہو کہ وہ تم کو سمجھا دیوے اور تم جانو کہ کس قدر گناہ اور کفر عظیم ہو جو ایک بیجا عداوۃ تم سے اپنے پاک مذہب اسلام کے بارے مین کروا رہی ہے ✚

(۴) جو کچھ فیصلہ عدالت نے کیا ہے اور جسکو اختصاراً ذکر کر دیا گیا ہے اس پر ختمانہ نظر کرنے سے انسان اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہو کہ اس کا ایک ... حصہ حضرۃ مرزا صاحب کے مفید مطلب ہے اور ان تمام پیشگوئیون کو پورا کرتا ہے جو کہ ... کی گئی تھین بیان پھر اس کا ... ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے وقت پر چھوڑتے ہین ✚

ہم اپنے ناظرین کی تسلی کے لئے یہ لکھنا بھی ضروری خیال کرتے ہین کہ بعض عظیم الشان کامیابیون کا ابتدا ضعیف اور چھوٹی چھوٹی ظاہری ناکامیون سے ہوا کرتا ہے اور وہ بھی ایک ظاہر پرست کی آنکھ مین ناکامی ہوتی ہے ورنہ اصل مین بذات خود وہی ایک بڑی فتح اور نصرۃ ہوا کرتی ہے اس کی نظیر ہمین زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی ملتی ہے کہ جب آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ تشریف لے چلے تو مشرکین نے حدیبیہ پر آپکو روک دیا اور اس بات پر فیصلہ ٹھہرا کہ اگلے سال آپ عمرہ کرین اور اور دوسری شرائط بھی اس قسم کی ہوئی تھین جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرۃ صلعم نے دبکر صلح کر لی۔ اور آپکا بڑا اصحاب کو اس سے ابتلا پیش آیا۔ لیکن چونکہ یہی صلح جو کہ بظاہر ناکامی کی صورت رکھتی تھی ایک بڑی کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی تخم ریزی تھی اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کو اس سے عظیم فائدہ پہونچا تھا خدا تعالےٰ نے اس کا نام فتح مبین رکھا۔ اس لئے اس وقت بھی جلدباز دشمنون کے شور و غل اور ان کی ہر ہا پر کبھی توجہ نہ کرنی چاہئے ان کی خوشیان جھوٹی خوشیان ہین جو کہ بہت جلد فنا ہو کر ان کے مونہوں پر ندامت کی سیاہی ملین گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی باریک در باریک مصالح پر نظر ہونی چاہئے کہ جس نے اپنے فضل عظیم سے ایمان کے جامہ کو ہمارے زیب تن کیا ہے اور ہمین توفیق عطا فرما کر اپنے مرسل اور مامور کی معیت اور اس کی قبولیت کا شرف دیا ہے۔

دشمنون کی یہ جلد بازی اور غل غپاڑا اور ہماری طرف سے صبر اور استقلال اور انجام پر نظر یہی وہ امور ہین جو کہ ہمین دوسرون سے متمیز کراتے ہین ورنہ اگر جلدباز دشمنون کے مقابلہ پر ہم بھی جلدبازانہ بیان کرین اور وہ جو بحیثیت ایک مومن کے ہماری نظر ان باریک در باریک مصالح پر بھی ہونی چاہئے جو کہ خدا تعالےٰ نے اپنے ایسے افعال مین رکھے ہوئے ہوتے ہین اور وہ انہی کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئاً و ھو خیر لکم۔ وعسیٰ ان تحبوا شیئاً و ھو شر لکم۔ اس تحریر کے بعد میری نظر مین اب کوئی ضرورت باقی نہین رہتی کہ اس مقدمہ کے متعلق مخالف اخبار نویسون یا تمام لوگون کی اظہار رائے پر توجہ کی جاوے۔ محررہ ہم ... اللہ ... ✚

البدر کے للٰہی خریدار

میرے ایک افریقہ کے دوست سید غلام محمد صاحب احمدی ہیڈکلارک سب کمشنر آفس ضلع لسوگا یوگنڈا پروٹکٹوریٹ جالے نے ماہ ستمبر مین البدر کے دس نسخہ اس طرح سے خریدے تھے کہ ان کے اخراجاۃ پر دس اخبار دس ایسے احباب کے نام جاری کئے جاوین جو خریداری کی استطاعت نہین رکھتے چنانچہ اس ترمیم سے کہ اگر بجائے دس کے بیس خریدار ایسے ہو جاوین کہ جو نصف قیمت اخبار خود ادا کرین اور نصف سید صاحب کے عطیہ سے وصول ہو جاوے تو اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بجائے دس کے بیس صاحب سید صاحب کے ذریعہ مستفید ہو سکین گے ان خریدارون کی تلاش کی گئی تھی اب تک جس قدر ایسے خریدار پیدا ہوئے ان مین سے بعض تو نصف قیمت ادا کرتے ہین اور بعض کے نام بلا قیمت اخبار جاری ہے۔ اور جو رقم سید صاحب موصوف کی طرف سے ہمین وصول ہوئی اس مین سے ابھی ... باقی ہین کہ جس کے ذریعے سے نصف نصف قیمت پر ۵ یا سات خریدارون کے نام اور پوری مفت قیمت پر ۲½ خریدارون کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ فروری کے آخر تک اس قسم کی کل درخواستین آجانی چاہئین خدا تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اس نیک عمل کی جزائے خیر عطا کرے اور ہمارے دوسرے ذی وسعت احباب کو بھی اس کی تحریک ہو تاکہ البدر کی اشاعت کا مطلوبہ نمبر جلد پورا ہو اور کارخانہ استحکام پکڑے ✚

طاعون کا دردناک نظارہ

شہر سیالکوٹ سے ایک خط کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک گھر مین کل ۱۲ آدمیون کا کنبہ تھا ان مین سے ۴ آدمی تو ایک ہی دن ایک ہی وقت مین طاعون سے ہلاک ہوئے اور ایک ہی وقت مین ان کے جنازہ گھر سے نکلے پھر اس کے بعد ہر روز دو دو یا شاید تین تین مرتے رہے اور اس طرح سے مر گئے اور آخر کار دو بچے باقی رہ گئے ✚

راولپنڈی مین پھر طاعون کی خبر آگئی ہے بٹالہ اور گورداسپور مین طاعون کا زور ہو گیا ہے۔

مقدمہ ... کے انتقال کی درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب نے نامنظور کی ہے۔ غالباً اس کی چارہ جوئی چیف کورٹ میں کیجاوے گی

۲۶ جون ۱۹۰۳ء ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء

سید نظام الدین صاحب مدراسی آصف نگر

۲۶ ماہ جون ۱۹۰۳ء کے البدر کے ناظرین پر یہ امر واضح ہوگا کہ اس میں ذکر ہے کہ صاحب مذکور الصدر کا نام و پتہ حضرۃ مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو خواب میں بتلایا گیا تھا۔ اس پر مفتی صاحب نے ایک کارڈ آپ کے نام ڈالکر اس رویا کی حقیقت کا انکشاف چاہا۔ سید صاحب کا پتہ مفصل تو معلوم نہ تھا مگر توکل علی اللہ جس مقام کا نام بتلایا گیا تھا وہی لکھکر ڈاک میں ڈالدیا گیا اور صرف اس قدر مضمون لکھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماویں اس میں ایک راز ہے اور پھر دوسرے دن ایک اور کارڈ ڈالا گیا اور خواب بھی لکھدیا۔ ایک ماہ تک کچھ جواب نہ آیا کچھ دن زیادہ گذرے تھے کہ دوسرا کارڈ واپس آیا جس پر مہریں ڈاکخانہ کی لگی ہوئی تھیں جس سے پتہ لگتا تھا کہ محکمہ ڈاک نے تلاش مکتوب الیہ میں بہت کوشش کی ہے مگر چند روز بعد جو پہلا کارڈ ارسال کیا تھا اس کا جواب آگیا اور معلوم ہوا کہ سید صاحب مدراس سے آصف نگر حیدرآباد میں مقیم ہیں پھر اس کے بعد سید صاحب موصوف کے دو خط مشتمل بر رویا و کشوف آئے جن میں آپ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اطلاع پائی تھی وہ رویا اور کشوف ۲۶ جون ۱۹۰۳ء اور ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر میں زیر عنوان کشفی شہادت و عالم خواب درج ہیں وہاں ملاحظہ کرلئے جاویں۔

۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو سید صاحب کو رویا میں یہ دکھلایا گیا کہ آپ حالت نزاع میں ہیں کہ حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا کہ اس اثنا میں آنکھ کھل گئی اس کی تفسیر سید صاحب کے ذہن نشین یہ ہوئی کہ اب مجھے حضرۃ امام الزمان کی بیعت کرلی چاہئے۔ چنانچہ آپ اسی لئے ایک ماہ کی رخصت لیکر قادیان کی طرف روانہ ہولئے اور راستہ کی شدائد و مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ جنوری کو یہاں پہونچے اور ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی عزت حاصل کی اور گذشتہ ہفتہ میں واپس حیدرآباد دکن تشریف لے گئے تھے۔ مگر راستہ سے بوجہ علالت طبع واپس آگئے

ایسے احباب کے وجود کہ جن کو خدا تعالیٰ اون کے ذاتی یا نسبی رشد کی وجہ سے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور خود دستگیری فرماکر ایک صادق من اللہ کی ہم

معیت کا فخر بخشتا ہے اہل بصیرت کے لئے عظیم الشان نشان ہیں اگرچہ اس وقت کے کور باطن اور شب پر چشم منکر اور مخالف ان سے فائدہ نہ اٹھاویں لیکن انہی میں سے اکثروں کی آئندہ نسل ان نشانات الٰہی سے فائدہ اٹھا دے گی۔

تعدد ازدواجی کی جماعت کو تاکید

مفتی فضل الرحمن صاحب احمدی قادیانی نے ذیل کے ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجھے پہونچائے ہیں ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء کی علی الصباح کو جب مفتی صاحب موصوف نے حضرۃ حکیم مولوی نوردین صاحب کے ہاں فرزند ارجمند کی ولادت کی خبر حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کو گورداسپور میں جاکر پہونچائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے

پھر فرمایا۔
کہ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاویں مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور و پرداخت و حقوق میں کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہئے۔ اگرچہ عورتیں اس بات سے ناراض ہوتی ہیں مگر میں تو یہی تعلیم دوں گا ہاں یہ شرط ساتھ رہے گی کہ پہلی بیوی کی غور و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہوں اور دوسری سے اسے زیادہ خوش رکھا جاوے ورنہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اسکا ثبوت دیا ہے یہ تقوےٰ کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو اور پہلی کی نگہداشت میں کمی نہ ہو۔

الحمدللہ کہ اس پیغام رسان ایڈیٹر کا اس پر اول سے ہی عمل درآمد ہے۔

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی ۔۔ جس میں ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے اور ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے عہ
قادیان میں پیشگی قیمت عہ
بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کردیں تو ۔۔۔

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ برادائیگی قیمت چندہ پر اخبار جاری کرواتے ہیں اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کریں گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا۔

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت میں کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح میں وہ نمبر پہنچ گیا ہو ان کو چاہئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیویں ورنہ دیر سے اطلاع دینے میں اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ہو۔

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملیں بعد ازاں بشرط موجودگی وہ فی نمبر ۲ کے حساب سے دئے جاویں گے۔

(۵) ہر حال میں جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ اگر بعض استفساروں یا شکایتوں کے جواب نہ ملیں تو کارخانہ معذور ہو۔

(۶) خط و کتابت میں چٹ کے نمبر کا ضرور حوالہ دینا چاہئے اور ۱۹۰۴ء میں کچھ تغیر و تبدل نمبروں میں ہوا ہے اس لئے اپنے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیویں۔

بعض احباب کی خدمت میں سر الشہادتین اور قول الصحیح وی پی نہیں کئے گئے لیکن پہونچا دئے گئے ہیں اس لئے ان کی خدمت میں التماس ہے ہر ایک نسخہ کی قیمت فی نسخہ ۲ کے حساب سے معہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر میں پہونچا دیویں تاکید ہے (مینیجر)

گذشتہ ماہ میں اور اس سے پیشتر چند نظمیں دفتر البدر میں بعض محبان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے وصول ہوئی ہیں اور ان اصحاب نے تحریر کیا تھا کہ محض شوق کے ولولہ نے یہ ترتیب الفاظ میں دلوائی ہے ورنہ بذات خود ہم شاعر نہیں ہیں ہم اظہار محبت کے لئے ان کو ضرور درج اخبار کردیا جاوے چونکہ وہ نظمیں قابل اصلاح نہیں اس لئے درج اخبار نہیں ہوسکیں محبان صادق اس سے ملول نہ ہوں خدا تعالیٰ ان کی نیت اور محبت صادق کی انکو جزا دے گا ہم

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی* بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بنفسہ کہکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان وزمین کے قلابے ملادیے ہین اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہماری نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سو تھی اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین۔ قیمت عہ

شہادۃ* آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس مین دیے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خروج دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۸/

سر مکتوم* ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نیز کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵/

رویائے* صالحہ اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ لکھانے کا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے ۔ قیمت ۲/

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد مین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱/

قول صحیح* پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ انہون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱/ محصول ڈاک بذمہ خریدار

عاقبۃ المکذبین* لودیانہ کی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان ۔ بحث کے شرائط حضرت مسیح کی وفات وحیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱/ محصولڈاک بذمہ خریدار

اسلام* اور اس کا بانی یعنی طاس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک لکچر [illegible]

ضیاء نبیۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱/

الہامی* دعا ۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت [illegible] محصولڈاک بذمہ [illegible]

کامن* پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات قیمت [illegible]

نظم برائے ترمنتورات بطرز کامن مصنفہ

روشنائی* احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں تولہ وسط [illegible]

سر الشہادتین ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی کا واقعہ شہادت آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جبکہ اب مسیح موعود علیہ السلام کے وقت مین پیدا ہوا اللہ اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ [illegible]

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض ۔ اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ معدہ مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت ہوتی کو ہضم کا اخراج [illegible]

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کیلئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت [illegible]

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو صرف آرام ہوجاتا ہے کہ پانی اور ناک مین [illegible]

حب جدید پرانے بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج ہمارا مجرب [illegible]

روغن نہرہ پن بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت [illegible]

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو دور کرتا ہے اور آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت [illegible]

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ تقویت بصر دہندہ [illegible] آشوب چشم پانی بہنا دھندہ وغیرہ [illegible]

مصفی خون [illegible] خالص عشبہ کے جو [illegible]

سلائی نگرہ جسے ہندوستانی زبان مین [illegible] خواہ پرانا ہو [illegible] استعمال [illegible]

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن ۔ یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب جنکو نصف سے زیادہ دیکھنے کا موقعہ ملا حضرت مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت بہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیریں زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی ہے مفصل بیان ہے چھپکر تیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ کے ٹکٹ کے بھیجنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶/ پارہ عم ۲/ ۱/

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام بیزار ورڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہیے یا دفتر البدر مین

نیولیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہان [illegible] بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام [illegible] لکھا سکتا ہے [illegible]

نمبر ا ۔ [illegible]

نمبر ۲ ۔ [illegible]

پتہ ۔ ایس جی ایم کمپنی [illegible] پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم کا [illegible]

[illegible]

المشتہر حافظ [illegible] احمد [illegible]

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل لٹو دوپٹے اور گلبدن، غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲/ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری**

مطبع انوار الاسلام قادیان مین ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منہ ہے یہ نور سرمد کا — عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر — نیب ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صرح لکم ذکر مسیحہ وما ترءمن ادلہ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آں چہار در قادیاں بینی | ودا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۱۲ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانیکی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بدولت اشاعت اور ایڈیٹوریل شاف کی تکمیل اور ذمہ داری کو بڑی ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت، اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوان اور ہمدردی کو خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرگرم کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیویں۔ ہم خود اپنی کوحتی الوسع دیانتداری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے۔ و منیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
جان شود با جان بدر خواہد شدن
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آن نہ از خود از جہان جائے بود
اتّفاقِ قول او در جان ما ستند
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ چو ابلہ راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفےٰ ما را امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیر آبے کہ ہست
ما از و یا بیم ہر نور و کمال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مورد لعن خداست
ہر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفراست و خسران و تباب

اندرین دین آمدہ از مادریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک و از خبر ہائے معاد
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں +

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے -

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا -

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا -

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا -

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسے چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ ابتدا پر پورے معنوں کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا +

قوم کو خطاب

اے قوم تو تو جانتی سود و زیان نہیں — تیرا وبال تجھ پہ ابھی تک عیان نہیں
مامور حق سے جنگ پہ باندہی کمر کیوں آہ — کیا یاد تجھکو سنت پیشینیان نہیں
کثرت پہ تجھکو ہے کیون اتنی قدر گھمنڈ — اعمال غیر تیری خدا سے نہان نہیں
فتوؤن پہ کفر کے تجھے کیون اسقدر رہے ناز — کچھ اختیار مین تیرے نار جنان نہیں
ذلت پہ اپنی تجھکو نہین قوم کیون نظر — کیا کہو چکی تو ہند مین نام و نشان نہیں
اسلام تیرے فعلون سے رکھتا ہے ننگ و عار — کیون چھوڑتی تو اپنی یہ بیباکیان نہیں
صادق کے قتل کرنے مین تجھکو نہین ہے باک — پر قوم تیرے ہاتھ مین تیغ و سنان نہیں
غفلت پہ تیری رو چکے سب زیرکان قوم — تر دامنی پہ کون تیرے نوحہ خوان نہیں
بکھرے ہے تجھکو ہند مین ادبار ہر طرف — قائم بحال خود کوئی پیر و جوان نہیں
مدت سے تجھ پہ یاس کا فتوی ہو لگ چکا — اب کچھ بھی پیش جاتی تیری شیخیان نہیں
افسوس تجھ پہ قوم کہ یہ حال ہو گیا — اور تجھکو اپنے حال کا وہم و گمان نہیں
نیکون کو بد بتا کہے دیتا خود مین خوبیان — اے قوم بر محل یہ تیری گالیان نہیں
انجام سوچ اپنا کہ کل ہوگا حال کیا — کیا ملتی جلتی اگلون سے یہ شوخیان نہیں
قرآن پڑھ کے دیکھ تو پہلون کے حال کو — ویسا تو قوم تیرا بھی کیا امتحان نہیں؟
اسلام کا زمانہ غربت نہین ہے کیا؟ — عصیان و اعتدا کا تو چھایا دہوان نہیں؟
فرمایا ہے جو مخبر صادق نے ایکوقت — اے قوم یہ زمانہ تو کیا وہ زمان نہیں؟
وعدہ جو مل چکا ہے خدائے علیم سے — کیا اس کے پورا ہونیکا یہ تو سمان نہیں؟
صد و عنا و چھوڑ دے انصاف شرط ہے — باقی نشان کونسا ہے جو عیان نہیں؟
مہدی کی اور عیسی کی آمد کیواسطے — تیار ان دلون مین ہوا کیا جہان نہیں؟
کیا اس طرح سے خشک ہمارا ہی جائیگی زمین — کیا اس زمین کے سر پہ کوئی آسمان نہیں؟
فسق و فجور جو کہ ہین آوفق مین ہیا — کیا ان کو دیکھتا وہ خدائے یگان نہیں؟
رہجائیگا یونہی یہ جوں کے علاج کیا — کیا اب غریب بندون پہ رحیم مہربان نہیں؟
حد سے بڑھی ہے غربت اسلام دیکھ لو — اسلامیون مین کوئی بھی تاب و توان نہیں؟
پورا یہ ہوگا سب اسی مدعا کی بانہ سے — اے قوم جسکا مانتی تو امتنان نہیں

اس وقت ہم تو دیکھتے آثار فیض ہین
حامل کو اس مین ذرہ بھی شک و گمان نہیں

اسمائے بیعت کنندگان حضرۃ مسیح موعود و مہدی

مسعود علیہ الصلوۃ والسلام

نام بیعت کنندہ معہ ولدیت	مقام	ضلع
چودہری علمدین ولد نبی بخش راجپوت	کوٹلی ہرنرائن	سیالکوٹ
امام الدین ولد گلاب ″ ″	″	″
حیات پسر امام الدین مذکور ″	″	″
سمات عائشہ بی بی زوجہ امام الدین	″	″
مہر الدین پسر چو غطہ راجپوت	″	″
مسماۃ رحیم بی بی زوجہ مہر الدین مذکور	″	″
چودہری چو غطہ راجپوت	″	″

جلال الدین ولد میان ترکہان
۳ کس اطفال خاندان مذکور
مسماۃ برکت بی بی زوجہ فضل دین
مسماۃ عمر بی بی زوجہ مہر دین
محمد حسین ″ ″ ″
فضل الدین ″ ″ ″
الہ داد ″ ″ ″
مہر الدین پسر نبی بخش مذکور
مسماۃ گوہر بی بی زوجہ نبی بخش
نبی بخش ولد امیرا راجپوت
محمد حسین پسر فوجدار نمبردار
فوجدار نمبردار
مسماۃ دولت بی بی ″
محمد بی بی ″ ″
طالع بی بی بنت فوجدار نمبردار
الہ رکھی بنت فوجدار نمبردار
گلاب پسر گامون
گامون شاہ فقیر
مسماۃ امام بی بی زوجہ چوکیدار
کس فرزندان
حیات ولد شہان چوکیدار معہ دو
محمد دین معہ ۲ کس برادران نابالغان ولد جہنڈا
مسمات برکت بی بی زوجہ محمد دین مذکور
فضل بی بی زوجہ ″
الہ رکھی دختر ″
دین محمد پسر جہنڈا
جہنڈا ولد گلاب راجپوت
الہ بخش معہ فرزند و عیال
جیوا معہ فرزند خود
پیران دتا معہ فرزند خود و معہ عورت
مسماۃ بہولی زوجہ ولیداد
ولیداد ولد جان
چودہری جان معہ دو کس پسران
مسماۃ بودہان زوجہ خوشیا
خوشیا ۳ کس پسران نابالغ
مسمات امام بی بی
مسمات لاہا
حاجی ولد بوٹا راجپوت
مسماۃ بڑی زوجہ شاہ محمد
حاکم ولد رحمان
شاہ محمد ولد حیاتہ راجپوت

زوجہ جلال الدین مذکور
معہ دو برادران و یک دختر
نابالغان جلال الدین۔
کالو خان ولد سلطان خان راجپوت
۳ کس پسران اور ۳ دختران
نابالغان مذکور
مسماۃ حسن بی بی زوجہ کالو خان
پیرانداتا ولد لورجٹ
زوجہ پیراندتا مذکور
۲ کس پسران ایک دختر پیراندتا
مذکور

مذکورہ بالا نام جن اندر درج
ہوئے یہ موضع کوٹلی ہرنرائن
ضلع سیالکوٹ کے رہنے والی
(ہاہیں)

ذیل مین موضع کشن پورہ
کے رہنے والون نام درج ہین

الہ رکھا پسر نبی بخش
محمد دین ″ ″
اہلیہ نبی بخش
حسین بخش ولد جہنڈا
اہلیہ حسین بخش
دختر و فرزند حسین بخش
میران بخش ولد جہنڈا
اہلیہ میران بخش ″ ″
فرزند میران ″ ″
فقیر گھسیٹا شاہ ″
معہ بال بچہ
قادر بخش ولد وزیرا قوم جٹ
رحیم بخش جٹ
شاہ محمد ولد فضل داد جٹ
نواب ولد صاحبزادہ نمبردار
الہ دین ″ ″
یہ سب احباب موضع پورہ کے
رہنے والے ہین +
یہ اسمائے معرفت
فوجدار صاحب

فرقہ چکڑالوی

کے ابطال مین مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے جو کہ ۲۵ مارچ کو قادیان مین تشریف لائے ہین فضل ایزدی سے ایک رسالہ **صیانۃ القرآن عن وسواس الشیطان** تحریر فرمایا ہے جس مین اس فرقہ کے دعوی اشاعۃ القرآن کی پردہ دری کی گئی ہے عنقریب حکیم فضل الدین صاحب کے اہتمام سے طبع ہو کر ہدیہ ناظرین ہوگا احباب درخواستیں ...... جلد ارسال فرماوین

السر الشہادتین دوبارہ چھپکر طیار ہو گئی ہے قیمت دو آنہ فی نسخہ علاوہ محصولڈاک ہے لیکن ۱۰ نسخہ یا اس سے زائد بیرونجات کے خریدارون کو محصول ڈاک کارخانہ اپنے ذمے سے ادا کرتا ہے اور کوئی کمیشن خاص نہین دیجاتی۔

قول الصحیح زیر طبع ہے

کتاب نور الدین بجواب ترک اسلام کا صحت نامہ چھپ کر طیار ہو گیا ہے جن احباب کو ...... صحت نامہ کے طبع سے پہلے کتاب پہونچ چکی ہے وہ حکیم صاحب سے صحت نامہ منگوا سکتے ہین۔
نیز اس کتاب کے فرمے ترتیب دینے مین بعض نسخون مین ایک نمبر کے زیادہ فرمے رکھے گئے ہین جو صاحب اپنی کتاب مین یہ غلطی پاوین وہ زائد فرمے حکیم صاحب کو ارسال کر دیوین۔

وفات مولوی جلال الدین صاحب ساکن پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ بتاریخ ۱۷ مارچ کو فوت ہو گئے ہین ان کے فرزند ارجمند جماعت احمدیہ سے نماز جنازہ اور دعا کی درخواست کرتے ہین +

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ سرکاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہماری لڑکون کو تعلیم دے سکے۔ تنخواہ مبلغ للعہ روپے ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاویگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک و پوشاک۔

نوٹ۔ واضح ہو کہ یہان کشمیر مین روٹی نہین ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کہانا ہوگا۔ **المشتہران**

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و یار محمد

مباحثہ مابین مولوی محمد عبد اللہ صاحب احمدی سوداگر تیجا پور علاقہ دکن و پادری گولڈ سمتھ صاحب

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر ۲۴ مارچ نمبر ۱۲ جلد ۳ صفحہ ۹۵

افتتاحی تقریر مولوی محمد عبد اللہ صاحب

حاضرین مجلس۔ !! انجیل مین یسوع مسیح کے تین دعوے پائے جاتے ہین ایک خدا کا بیٹا ہونا دوسرا سولی پر مرکر پھر زندہ ہونا۔ تیسرا یسوع کی موت گناہ کا کفارہ ہونا۔ ان ہر سہ دعوے کا ثبوت بدلائل انجیل کر دینے کے لئے پادری مسٹر گولڈ سمتھ صاحب نے اپنے ذمے لئے ہین اور ان کی تردید انجیل ہی سے کرنا خاکسار کے ذمہ ہے امید ہے کہ سامعین فریقین کے بیانات سنکر خود فیصلہ کر لین گے۔ پہلے پادری صاحب یسوع کے ہر تین دعوون کے ثبوت مین جو کچھ دلائل ہین بیان کرین گے اس کے بعد خاکسار بیان کریگا۔

تقریر مسٹر پادری گولڈ سمتھ صاحب

مولوی صاحب کو مین ان تین دعوون کے ثبوت مین ایک نہین دو نہین بلکہ تین سو دلیلین پیش کر سکتا ہون مگر بخوف طوالت ہر ایک دعوے کی نسبت ایک ایک دلیل پیش کرتا ہون۔ ان تین دلائل کی تردید کی جاوے تو گویا تین سو دلائل کی تردید سمجھ لون گا۔

پہلے دعوی کی دلیل

(۱) آسمان سے ایک آواز یہ کہتی ہوئی آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے

(۲) مین مارا جاؤن گا اور جی اٹھون گا

(۳) ابن آدم اس لئے نہین آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہترون کے لئے فدیہ مین دے۔

تردید از مولوی صاحب۔ حضرات! پادری صاحب پہلے دعوے کی نسبت یہ پیش کرتے ہین کہ آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔

دوسرے دعوے کی نسبت یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ یسوع نے کہا کہ مین مارا جاؤن گا اور جی اٹھون گا حالانکہ یہ بھی دعوی ہی دعوی ہے دلیل نہین۔

تیسرے دعوے کی نسبت یہ دلیل ہے کہ یسوع اپنی جان بہترون کے فدیہ مین دینے کے لئے آیا ہے ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ واقعی فدیہ ہوا ہے یا نہین پادری صاحب نے اس کے متعلق کوئی دلیل پیش نہین کی خیر اب ہم ان تینون دعوون کی تردید انجیل ہی سے کر دکھاتے ہین

متی ۱۲/۳۸ متی ۱۶/۴

انجیل مین یسوع کے شاگرد نشان مانگتے ہین تو یسوع یہ جواب دیتے ہین کہ یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان نہ دکھایا جائے گا جیسے یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ مین رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا +

حضرات! بنظر غور دیکھا جائے تو انجیل کے اس ایک ہی آیت کے اندر تینون دعوون کی تردید ہو جاتی ہے چونکہ یونس ع مچھلی کے پیٹ مین زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ ہی نکلے چنانچہ پادری صاحب بھی اسکا قائل ہین اسی آیت مین ابن آدم ہونے کا خود یسوع کا اقرار موجود ہے جب یہ دونون باتین یسوع کا ابن آدم ہونا اور اسکا زندہ قبر مین داخل ہوکے زندہ ہی رہنا خود یسوع کے ہی اقرار سے ثابت ہے تو کفارہ قربانی خود بخود قربان ہوا۔ اگر یسوع کا سولی پر مرنا تسلیم کر لین تو منشا بہت یونس نبی کی غلط ٹھہرتی ہے اور زندہ اور مردے مین نسبت ہی کیا ہے۔ نیز یہ نشان کیا ہوا کہ نشان دکھاتے دکھاتے خود ہی صلیب کا نشانہ بن گئے۔

انجیل کی ایک آیت مین اللہ نے بنی اسرائیل کو اپنے بیٹے قرار دیا ہے اور ایک جگہ خدا نے سلیمان ع کو اپنا بیٹا فرمایا (متی ... خروج ... تواریخ ...) ایک جگہ یسوع نے اسرائیل کو خدا اپنے بیٹے کہا ہے حالانکہ انکی اولاد نہین تھی اور ایک جگہ نافرمانون کو شیطان کے بیٹے۔ فرمانبردارون کو خداوند کے بیٹے کہا ہے

ان آیات انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی کتابون مین باپ اور بیٹے کا محاورہ مجازی طور پر برتے گئے ہین اس سے حقیقی بیٹے مراد لینا سراسر نادانی ہے۔ اگر یسوع کو حقیقی بیٹا ہونے کے کیا کیا علامات ہین۔ کمہار کا بیٹا ہانڈی بناتا ہے۔ بڑھئی کا بیٹا لکڑی تراشتا ہے اگر یسوع خدا کا بیٹا ہے تو بتاؤ کون سے آسمان کا کونہ بنایا یا زمین کا ٹکڑا آخر مچھر کا پر یا ٹانگ ہی سہی۔ بخلاف اسکے یسوع مین تمام انسانی لوازمات۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ بکنا۔ موتنا دانتون کے پائخانے۔ چیچک کی بیماری وگوہری کی تکلیف۔ ختنہ کرنا۔ نیز پکڑے جانا مار کھانا چھپتے پھرنا۔ رو رو کر دعا کرنا وغیرہ کامل طور سے پائے جاتے ہین پھر بھی خدا کا بیٹا واہ واہ کیا خوب!!!

اگر کہو کہ بن باپ کے پیدا ہوا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام بغیر مان اور باپ کے پیدا ہوئے ان کو تو خدا کا بڑا بیٹا ماننا چاہیئے پادری صاحب نے پرسون وعظ مین کہا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا ہوئے تھے تو یہان بھی مٹی کا خمیر موجود ہے۔ خون حیض مٹی کے اناج سے ہی بنتا ہے۔ باسی کھانون مین سینکڑون جاندار کیڑے پیدا ہوتے ہین کیا یہ سب خدا کے بیٹے ہین؟ خون حیض تو بنسبت کھانے کے جو آگ سے پکا ہوتا ہے۔ جاندار چیز پیدا ہونے کا زیادہ احتمال رکھتا ہے پھر تعجب ہی کیا ہے اگر یہ کہو کہ وہ مردون کو زندہ کرتا تھا۔ چونکہ مارنا اور جلانا اللہ ہی کا کام ہے اگر اس نے زندہ کیا تو خدا کے بیٹے ہونے مین کیا شک رہا مگر

صاحبو یہ دعوی بھی بے دلیل ہے۔ کون جی کر آیا کس نے محکمہ دار القضا مین جاکر اپنی پچھلی بیوی جو دوسرے کے نکاح مین جا چکی تھی دعوے کیا یا بھائی بندون سے لڑکر زندگی مین حصہ لیا۔ کبھی باڑی بانٹ لی اور مرنے کے بعد کے حالات عالم ارواح کے کیا کیا بیان کئے کہ فلانے کا بیٹا ملا تھا وہ عذاب مین مبتلا ہے یا فلانا جنت مین تھا وہ سلام کہتا ہے۔

حضرات! بعض لوگ .... انجیل و قرآن مین جہان مردون کے زندہ ہونے کا ذکر ہے اس کو حقیقی سمجھ بیٹھے ہین اس لئے اس کی تشریح ضرور ہے انجیل کی ایک آیت مین بغیر عمل کے ایمان کو مردہ قرار دیا ہے اور دوسری جگہ ایک شخص نے اپنے باپ کو گاڑنے کی اجازت مانگی تو یسوع نے کہا جانے دے کہ مردے اپنے مردون کو گاڑین۔ اس سے واضح ہے کہ یسوع نے بے ایمانون کو مردہ کہا ہے۔ قرآن مین بھی کافرون کو انک لا تسمع الموتی کہکر مردون مین شمار کیا ہے ایک جگہ یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ فرماتا ہے اللہ تعالے یعنے اے ایمان دارو اللہ اور اس کے رسول کی بات کو جب وہ تمہارے زندہ کرنے لئے طلب کرین مان لیا کرو۔

اس آیت مین بھی ایمان بے عمل مردہ قرار دیکر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے پیغمبران خدا اپنی صحبت کی برکت و دعا سے ایسے مردون مین ایمان و عمل کی روح پھونکتے ہین تو ایک نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ایسے مردے یسوع نے تو بہت ہی کم زندہ کئے بعض خاص خاص

ے پیدایش ۔ ے یوحنا ۸ / ۴۴

شاگرد تو مردے کے مردے ہی رہے۔ کسی نے تو کا کسیٹو رشوت لیکر پکڑ وا دیا۔ کسی نے انکار کیا مگر ہمارے حضرت رسول مقبول (نعرہ درود شریف باآواز بلند منجانب حاضرین مجلس) صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لاکھوں مردے زندہ ہوئے اور اسلام کی راہ میں جان دیکر ہمیشہ کی زندگی حاصل کی اگر ہم اس کو حقیقی مردی زندہ ہونامان لیں تو اومنلک بالغیب کی شان کہاں۔ یہ تو بالمشاہدہ ہو لیں پیغمبروں کے آنے کی ضرورت ہی کیا۔ جب مردے واپس آکر وہاں کے چشمدید حالات بیان کرے تو یقین کرنیکے لئے بس ہے اسلام میں جو اولیا اکرام نے مردے زندے کئے ہیں وہ بھی حقیقی مردے نہ تھے م نعش پڑی ہوئی تھی اکثر لوگ اس کے مرنے کا یقین کر چکے تھے ویسے وقت میں ان کی دعا کی برکت سے اللہ جل شانہ نے نئی زندگی بخشی چنانچہ انجیل میں بھی یسوع کے مردہ زندہ کرنے کا قصہ یون درج ہے۔ عبادت خانہ کے سردار کے یہاں ایک لڑکی مری تھی یسوع نے دیکھکر کہا کہ وہ سوتی ہے (یسوع نے جھوٹ نہیں کہا بلکہ وہ ایک نیند کی سی بیہوشی تھی) وہ اس کے کہنے سے اٹھ کھڑی ہوئی یہ نہیں تھا کہ ایک زمانہ کا مرا ہوا مردہ پھر از سر نو ہڈیاں و پوست لئے ہوئے کفن سے برہنہ بوریا بدہنا لپیٹ پھر گاؤں میں آیا ہو۔ اگر آیا ہو تو ثبوت دو کون آیا اور کہاں آیا۔

قرآن شریف میں ترکہ تقسیم ہونے کے مسائل بیان ہو چکے ہیں مگر کسی جگہ یہ نہیں بیان کیا کہ مردے واپس آئے تو ترکہ یون تقسیم ہونا چاہیئے ہماری شرع شریف کے کسی کتاب میں یہ باب لکھا ہوا نہیں پایا جاتا کہ مردہ واپس آنے کے بعد ترکہ تقسیم ہونے کا باب ہوتا کیونکہ جب ایسا واقعہ ہوا ہو تو ضرور ہونا چاہیئے تھا برخلاف اس کے خود اللہ تعالے فرماتا ہے وحرام علی قریۃ اھلکنا ھا انھم لا یرجعون یعنی جس قریہ کے لوگوں کو ہم مار دیتے ہیں پھر ان کا لوٹانا ہم نے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مردے دوبارہ دنیا میں نہیں آتے کنز العمال میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول مقبول (نعرہ درود شریف) صلعم نے جابر رض سے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تیرے باپ اور تیرے چچا سے کہا کہ تم مجھہ سے کچھہ مانگو انہوں نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ ہم کو دنیا میں بھیجدے اس پر اللہ تعالے نے کہا کہ میں قرآن شریف میں قطعی حکم صادر کر چکا ہوں کہ مردے پھر نہیں لوٹائے جائیں گے جب یہ ثابت ہوا کہ مردے واپس نہیں آتے تو یسوع کی نسبت حقیقی مردی زندہ کرنے کا خیال سراسر غلط ہے اگر پادری صاحبان اسکو حقیقی مردے زندہ ثابت کرنیوالا مانتے ہیں تو اس کا فیصلہ انجیل سے بہت آسان ہے انجیل یوحنا میں یسوع کا قول ہے میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھہ پر ایمان لاتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور ان سے بھی بڑھکر کام کریگا اگر پادری صاحبوں میں ایمان ہے تو مردہ زندہ کرکے دکھائیں

(سولی پر مرنے اور)

یسوع کے زندہ ہونیکی تردید

حضرات! انجیل میں ہے کہ جب عورتیں قبر پر گئیں اور لاش کو نہ پایا تو فرشتوں نے کہا کہ وہ زندہ ہے یہ نہیں کہا کہ وہ زندہ ہوا ہے مثلاً اگر کسی شخص کے طاعون میں مبتلا ہونے کی شہرت ہوا اور اس کے مرنے کی افواہ بھی اڑ چکی ہو ایسے وقت میں کوئی گواہی دے کہ وہ زندہ ہے تو کیا اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ مر کر زندہ ہوا ہے۔

حضرات! ایسا ہی یسوع کے سولی پر جان دینے کی خبر مشہور ہوئی تھی نیز مرنے کی افواہ بھی تھی اسی خیال سے وہ قبر پر آئیں تو فرشتوں نے کہا کہ وہ زندہ ہے یعنی مرا ہی نہیں ✦

صاحبو! بعض لوگ خود یسوع کے مرنے پر شک کرتے تھے چنانچہ انجیل میں ہے کہ سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے پسلی میں چھیدا (تاکہ معلوم ہو مرا یا نہیں) تو فوراً لہو نکل آیا۔ کیا کہیں مردے کے بھی لہو نکلتا ہے نیز وہ بھی پسلی سے جہاں گوشت وخون زیادہ نہیں رہتا۔

شرع شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر جانور ذبح کیا جائے اور خون نہ نکلے تو مردار ہے یعنی قبل از ذبح وہ مر چکا ہوتا ہے

اور انجیل میں ہے کہ یسوع رات بھر رو رو کر جناب باری میں دعا کرتا رہا کہ اے خدا سب کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے اس پیالہ کو مجھہ سے ٹالدے یہ بھی انجیل میں ہے کہ اس کی دعا اللہ تعالے کے یہاں سنی گئی یعنی قبول ہوئی۔ موت کا پیالہ ٹلنے کی دعا جب قبول ہوئی تو اس کے یہی معنے ہوئے کہ وہ مرنے سے بچایا گیا ✦

حضرات! جب تک یسوع کے سولی پر چڑھنے اور اترنے کی پوری کیفیت ظاہر نہ ہو تب تک سامعین کو خاطر خواہ اصل حقیقت معلوم نہ ہوگی اس لئے خاکسار جو کچھہ انجیل میں درج ہے مفصل طور سے بیان کرتا ہے تاکہ فیصلہ کے لئے آسانی ہو ✦

صاحبو! بائیبل میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ سولی پر جو لٹکایا جاتا ہے وہ ملعون ہے۔ جب یہودیوں نے یسوع کے پیغمبر ہونے کے دعوے کو سن لیا تو انہوں نے کہا کہ ایلیا نبی یسوع کے پہلے آسمان سے اترنے کی پیشگوئی ہماری کتاب میں ہے اب تک وہ آسمان سے نہیں اترا پھر بلنیر ادعوی کیونکر سچا مان لیں۔ تو یسوع نے کہا کہ زکریا کا بیٹا جو یوحنا آیا ہے وہ آسمانی ہے جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں وہ آسمانی کہلاتے ہیں یہودیوں نے یہ تاویلی معنے سنکر یوحنا سے جاکر پوچھا کہ کیا تو ایلیا ہے اس نے انکار کیا اور اس کے ساتھ ہی کہا کہ مسیح کے پہلے آنیوالا میں ہی ہوں اور جو میرے بعد آنیوالا تھا وہ یہی یسوع ہے مگر یہودیوں نے ظاہرا الزام خلاف ہونے کی وجہ سے انکار کرکے یہ مشورہ کیا کہ اس پر سرکار کی بغاوت کا مقدمہ ثابت کرکے سولی دیا جا دے تو لعنتی موت سے خود بخود اس کا دعوی جھوٹا ٹھہرتا ہے اس لئے رومی گورنمنٹ میں یہ فریاد پیش کی کہ یہ شخص بادشاہ ہونیکا دعوی کرتا ہے اور بغاوت پھیلاتا ہے محصول دینے سے منع کرتا ہے حاکم پلاطوس کی اجلاس میں یہ مقدمہ پیش ہوا۔ یسوع کا اظہار لیا گیا تو اس نے یہودیوں کے بادشاہ ہونیکا اقبال کیا اور بہت سارے جبہ پوش مولویوں نے گواہی دی کہ بیشک یہ بادشاہ ہونے کا دعوی کرتا ہے (در حقیقت یسوع کا روحانی بادشاہت کا دعوی تھا نہ کہ جسمانی) تو حاکم نے تعجب کیا اور یہ یقیناً جان لیا کہ بچارے غریب یسوع کو ناحق دشمنی و حسد سے مقدمہ کرکے پھنسانا چاہتے ہیں۔ ہر چند اس کے بچانے کی حتی الوسع کوشش کرتا رہا۔ انہیں دنوں پلاطوس حاکم کی بیوی کو یسوع کے بچانے کے لئے خواب ہوا پر سر اجلاس سفارش بھیجی کہ تو اس راستباز کی بچانے کی کوشش کر۔ یہ سفارش ایسی نہ ہوتی ہے کہ جن صاحبوں کو اس کا تجربہ ہوا ہے ان کو خوب معلوم ہے۔ تب پلاطوس نے یہودیوں کو کہا کہ میں یسوع میں قتل کے لائق کوئی قصور نہیں پاتا تنبیہہ کرکے چھوڑتا ہوں۔ یہودیوں نے چلاکے کہا کہ صلیب دے صلیب دے ورنہ تو قیصر کا خیر خواہ نہیں ہے اور یہودیوں کے ہاں یہ معمول تھا کہ عید فسح کی خوشی میں ایک قیدی کو چھوڑوانے تھے صبح کو

نمر الدین

عید تھی پلاطوس نے یہودیوں سے پوچھا کہ کیا میں عید کی خوشی میں یسوع کو چھوڑ دوں تو وہ شور مچانے لگے اور اس کے چھوڑنے پر راضی نہ ہوئے بلکہ دوسرے کو چھوڑوا دیا۔ آخر مجبوری پلاطوس نے یہودیوں کی روبرو پانی سے ہاتھ دھو کر یہ جتلایا کہ میں اس کے خون سے بری ہوں مگر یہودیوں کی شکایت کے ڈر اور انتظامی لحاظ سے فرد جرم قرار دے کر یسوع کو چند کوڑے مارے (تاکہ طرفداری معلوم نہ ہو) اور سولی پر چڑھانے کا حکم دیا اور اندر ہی اندر اس کے بچانے کی تدابیر کرتا رہا۔

سامعین کو یہ بات معلوم ہونی ضروری ہے کہ سولی کی دو لکڑیاں ہوتی ہیں ایک آڑی اور ایک کھڑی (یہاں ہاتھوں سے شکل بتائی) آڑی لکڑی پر ہاتھوں کو پھیلا کر میخیں مارتے ہیں اور کھڑی لکڑی سے باندھ کر تین روز تک لٹکاتے ہیں اس عرصہ میں وہ مصلوب بھوک اور دھوپ کی آگ سے وہ مر جاوے تو بہتر ورنہ مرنے کے لئے تین روز بعد ہڈیاں توڑتے ہیں۔ یہود کے ہاں یہ بھی قاعدہ تھا کہ ہفتہ کے روز کسی کو سولی پر لٹکا ہوا نہیں چھوڑتے تھے اور جمعہ کی شام سے وہ عید کی تعظیم کا دن شمار کرتے تھے اور اسی خیال سے پلاطوس نے یسوع کو سولی دینے کے لئے جمعہ کا دن کہ عید فسیح تھی مقرر کیا تاکہ تین دن تک سولی پر نہ رہے نیز اور دو چوروں کو اسی روز سولی دینے کی میعاد مقرر کی تاکہ ان کے سولی دینے میں زیادہ وقت صرف نہ ہو اور داروغہ صلیب مسیح کا شاگرد [illegible] دو چوروں کے صلیب پر لٹکایا گیا تین گھنٹے کچھ کم [illegible] سولی پر رہا اللہ جل شانہ نے یسوع کی دعا کو قبول کیا تھا اس کے بچانے کی یہ تدبیر کی کہ ایک آندھی بڑے زور سے چلی۔ سورج تاریک ہوا اور زمین کو زلزلہ آیا یہود گھبرا گئے اور وہاں سے بھاگ گئے۔ ادھر داروغہ صلیب نے جو یسوع کا معتقد تھا موقع پاکر تینوں کو صلیب سے اتار لیا اور دونوں چوروں کی مرنے کے لئے ہڈیاں توڑیں اور یسوع کی ہڈیاں نہ توڑیں اور پلاطوس کے ہاں رپورٹ کی کہ یسوع مر چکا ہے اس لئے اس کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں۔ رپورٹ پہونچنے کے بعد پلاطوس نے ...... تعجب کیا کہ ایسا جلد کیوں مر گیا باوجود تعجب کے دوبارہ تحقیقات نہیں کی۔ کیوں کرنے لگا کہ یہ سب کچھ اسی کے بچانے کی تدبیریں تھیں۔ سپاہیوں میں سے ایک شخص کو یسوع کے مرنے میں شبہ ہوا اس لئے اس نے بھالے سے یسوع کی پسلی کو چھیدا تو فوراً خون نکلا۔ یہ خون نکلنا ہی خود اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ وہ مرا نہیں تھا اس وقت ایک شخص یوسف نامی جو بڑا مالدار اور یسوع کا شاگرد تھا پلاطوس سے یسوع کی لاش کو مانگ لیا اور ایک خالی قبر جو پہلے سے باغ میں طیار کرائی تھی یسوع کو اس میں رکھکر ایک پتھر دراز قبر پر ڈھلکایا گیا۔ اور مٹی ڈال کر قبر بند نہیں کی گئی (کیونکہ جانتے انکو معلوم تھا کہ وہ زندہ ہے) جب یسوع کو ہوش آئی۔ شاگردوں نے قبر سے پتھر ہٹا کر یسوع کو کسی اور طرف روانہ کیا صبح کو عورتیں قبر پر آئیں اور قبر میں داخل ہوئیں (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کیا تھی ایک خوب خاصہ حجرہ تھا) تو یسوع کو نہ پایا اس وقت فرشتوں نے گواہی دی کہ وہ زندہ ہے یہودیوں نے پلاطوس کے پاس جاکر شور مچایا کہ یسوع کو شاگردوں نے چرا لیا مگر پلاطوس نے اس کی بھی تحقیقات کچھ نہیں کی (کیوں کرے یہ سب کچھ تو اسی کی چالاکی تھی) اس کے بعد یسوع قبر سے نکلکر چالیس روز تک اپنے شاگردوں سے جا بجا ملتا رہا روٹی اور مچھلی کھاتا رہا۔ اپنے سولی کے زخم شاگردوں کو دکھاتا رہا۔ مرہم عیسیٰ

جو طب کی قریب ہزار کتابوں میں درج ہے

انہیں زخموں کے لئے حواریوں نے مرہم بنا کے لگایا۔

حضرات! میں نے جو کچھ واقعات کہے ہیں یہ سب انجیل میں موجود ہیں۔ اگر پادری صاحب کو کسی جگہ شبہ ہے تو پیش کریں خاکسار انجیل کھول کر بتانے کے لئے طیار ہے۔

حضرات! یسوع کے سولی پر نہ مرنے کی نسبت فقط ہماری ہی رائے نہیں بلکہ جرمن کے محقق انگریز بھی یسوع کا سولی پر نہ مرنا تسلیم کرتے ہیں (یہاں ان کی تحریریں پڑھی گئیں)

تردید کفارہ

حضرات! انجیل میں ابن اللہ کے محاورہ اکثر پائے جاتے ہیں پھر ایک یسوع ہی کی کیا خصوصیت ہے نیز دلیلوں سے اس کا بیٹا یعنی حقیقی خدا کا بیٹا ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا اور انجیل ہی کے واقعات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یسوع سولی پر نہیں مرا تو پھر کفارہ کی بنیاد خود بخود گر گئی یسوع کو آسمان پر اڑانے کے لئے یہ دو پر تھے دونوں پر ہی ٹوٹ گئے تو اڑنا کہاں۔ پیران نمی پرند مریدان می پرانند۔

پادری صاحب ۔ میں اس تقریر کا جواب تین منٹ میں دیتا ہوں مولویصاحب نے ابن اللہ کے محاورے جو انجیل سے بیان کئے ہیں وہ سب صحیح ہیں۔

میری دوسری دلیل کو مولویصاحب دعویٰ قرار دیتے ہیں ہمارے نزدیک انجیل میں جو کچھ ہے وہ سب دلیل ہے تیسری دلیل کی نسبت ایک جگہ انجیل میں ہے کہ فرشتوں نے گواہی دی کہ زندہ ہوا ہے۔ الدلیل باقی ہوس

مولویصاحب حضرات! پادری صاحب ابن اللہ کے محاوروں کا انجیل میں ہونا خود تسلیم کر چکے ہیں دوسرے یسوع کے دعوے کو دلیل قرار دیتے ہیں حالانکہ یسوع نے کہا کہ میں مارا جاؤنگا اور زندہ ہوں گا کیا یہ دلیل ہو سکتی ہے۔ فرض کرو میں نے عدالت میں ایک کاغذ پیش کیا جس میں میرے والد نے یہ لکھا تھا کہ فلانے کو سو روپیہ قرض دوں گا۔ اس بنیاد پر روپے دلانے کے لئے دعوے داخل کروں اور ثبوت میں یہ کہوں کہ یہی نوشتہ ہی دلیل ہے کیا ڈگری حاصل ہوگی!

اب رہا فرشتوں کی دوسری گواہی کہ وہ زندہ ہوا ہے۔ الغنیہ یہ بات غور طلب ہے ایک ہی کتاب میں دو طرح کی گواہی ہو تو ہم کو واقعات کی طرف خیال کرنا چاہئے جو بات قرین قیاس ہو وہ ہی سچی سمجھی جاوے گی۔

مثلاً دو شخصوں نے گواہی دی کہ ہم ۲۸ شوال کو براتیوں کے مکان کو جا رہے تھے فلانے کے مکان میں فلانے شخص کو نقب لگاتے ہم نے بچشم خود دیکھا ہے تو عدالت سے یہ سوال ہوا کیونکر رات کو اس کے چہرہ کی شناخت ہوئی ایک نے کہا کہ چاندنی رات تھی دوسرے نے کہا کہ براتیوں کے مشعل کا اجالا تھا۔ اب دونوں میں اختلاف ہونے کی وجہ سے واقعات دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ ۲۸ شوال کو چاندنی ہوتی ہی نہیں تو مشعل والی بات ہی صحیح ہوگی۔ ایسا ہی یہاں اصلی واقعات کی طرف دیکھا جاوے تو پلاطوس کا یسوع کو بے قصور کہنا اور اسکو تنبیہ کر کے چھوڑنے اور عید کی خوشی میں یسوع کے چھڑانے کی کوشش کرنا۔ برسر اجلاس بیوی کی سفارش پہونچنا۔ اور پلاطوس کا پانی سے ہاتھ دھونا جمعہ کا دن جو شام سے عید لگتی تھی سولی کے لئے مقرر کرنا اور دو چوروں کو بھی سولی دینے کے لئے حکم دینا۔ سولی کا داروغہ یسوع کے شاگرد کو مقرر کرنا۔ خدا کی طرف سے آندھی کا آنا۔ زمین کا ہلنا۔ داروغہ کا یسوع کی ہڈیوں کو نہ توڑنا پھر یسوع کی پسلی سے خون کا نکلنا۔ حاکم کا یسوع کے مرنے کی رپورٹ سنکر تعجب کرنا۔ یسوع کی شاگرد کو لاش کا سپرد کرنا اور ہوشیار و خیر خواہ شاگرد کا ایک ہوادار قبر میں رکھ کے تجہیز و تکفین نہ کرنا۔ صبح کو یہودیوں کی فریاد پر اس کی تحقیقات نہ کرنا۔ اور یسوع کا شاگردوں سے

ملکر روٹی و مچھلی کہانا اور طبی تواریخ سے زخمون کے لئے مرہم کا استعمال کرنا یہ تمام واقعات بڑے زور سے شہادت دیتے ہین کہ یسوع سولی پر نہین مرا ہرگز نہین مرا بلکہ اس نے طبعی موت سے مرکر روحانی رفع کا درجہ پایا۔

ہان قربانی کا کرنا تو ہر ایک مذہب مین تو ہے، چنانچہ وید والون کے ہان بہی اس کی رسم پائی جاتی ہے حال مین کرشنا ندی کے اوپر وید کے روسے جو سمان راجنی کی گئی سنا یا گیا ہے کہ وہان بھی کئی ایک بکرے ذبح کئے گئے ہین اس سے واضح ہے کہ قدیم سے یہ رسم ہر ایک مذہب مین برابر چلی آتی ہے مگر یہ کہین نہین دیکہا گیا کہ ادنے پر اعلیٰ کو قربان کرین۔ ڈھیر حیار وغیرہ کر سکین عیسائیون کے گناہ کے عوض خدا کا بیٹا ذبح ہو۔ نیز نصارا اپنے گناہ کی گٹھری سے سبکدوش ہونے کے لئے یسوع کو لعنتی موت سے مارتے ہین حالانکہ لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ ہمیشہ وہ خدا سے بیزار اور خدا اس سے بیزار ہو۔ دیکھو لعنت کا طوق ابلیس کے گلے مین پڑا جب سے وہ خدا کی درگاہ سے مردود ہوا۔ کیا ایک برگزیدہ یسوع کو یہ لعنت کا خطاب زیبا ہے۔ افسوس صد افسوس نادان دوست شرم شرم شرم!!!

ناظرین!

بعض جگہ یسوع کی اصلی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے جو کچھ اصلی واقعات تھے بیان کئے گئے ہین کہین

ان کو حضرۃ عیسٰی علیہ السلام کی نسبت خیال

کرکے بے ادبی پر حمل نکیا جائے انجیلی **یسوع**

الگ ہے اور قرآن کے عیسیٰ عم الگ ہین

کیا ہم لوگ عیسٰی علیہ السلام مرحوم کو ملعون مانین گے ہرگز نہین۔ انجیلی یسوع کو نصاری ملعون مانتے ہین۔ نیز قرآن کے عیسےٰ نے اپنے آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کا نہین دعوٰے نہین کیا کیونکہ کرتے یہ تو سراسر شرک اور کفر ہے مگر انجیلی یسوع نے یہ سب کچھ کیا پہر دونون ایک کیون ہوتے؟ کیا کوئی خدا کے دوست کو برا بول کر ایمان دار رہ سکتا ہے؟ ہمارا تو ایمان ہے کہ تمام پیغمبر اللہ کے پیارے اور مقبول خدا ہین۔ فقط۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی اٰل سیدنا محمد

(وبارک و سلم)

آمین

لفظ رفع پر لطیفہ

ہمارے مہربان دوست اور مکرم بہائی سید عبد الرحیم صاحب، کٹکی نے اپنی ایک...... تصنیف مین لفظ رفع کے معنے پر گلستان سے ایک حکایت لکہکر عوام الناس پر اتمام حجت کیا ہے آپ لکہتے ہین

کہ اگر ہمارے بہائی صاحبان نے سعدی علیہ الرحمۃ کے گلستان کو بغور ملاحظہ کیا ہوتا تو رفع کے لئے سمجھنے مین انہین چندان دقت پیش نہ آتی شیخ سعدی رح لکہتے ہین۔

کسے پیش نوشیروان مژدہ آورد گفت کہ فلان دشمن ترا خدا بر داشت۔ گفت ہیچ شنیدی کہ مرا خواہد گذاشت (یعنی کسی نے نوشیروان کو خوشخبری دی کہ تیرے فلان دشمن کو خدا تعالی نے اُٹھا لیا یعنی وہ مرگیا نوشیروان نے بدین خیال کہ موت تجکو بھی آنی ہے بہ دیدہ عبرت اُسے کہا کہ کچہ تو نے یہ بھی سنا ہے کہ مجھے خدا نہ اٹھائیگا یعنی چھوڑ دیگا) یہان رفع اللہ کا ترجمہ خدا تعالی برداشت ہے اور دونون عبارتون مین فعل ماضی اور خدا فاعل ہے

طاعون کا علاج

طاعون کا علاج اسکے سوا کیا ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی بارگاہ مین تضرع اور ابتہال سے گڑگڑائے اور روئے اور اس دردناک عذاب الیم سے پناہ مانگے اور ہر ایک قسم کی شوخی اور شرارت سے باز رہے اور ان تمام مجلسون یارون دوستون کو ترک کردے جو کہ خدا تعالی کی باتون کو شوخی اور شرارۃ کی نظر سے دیکہتے ہین سچی تقوی اور طہارۃ اختیار کرے اور خدا تعالی کی نظرون مین اپنے وجود کو ایک کارآمد وجود بنادے گذشتہ سال مین اس امر کا تجربہ ہوا ہے کہ دعا **رب کل شئ خادمک**

رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پر سچے عامل ضرور اس بلائے ناگہانی سے محفوظ ہوتے رہے ہین اس لئے اس وقت بھی جبکہ موت کا بازار ہر طرف گرم ہے اور طاعون نے اپنی کوئی خاص علامت نہین رکھی کہ ضرور گلٹیان ہی ہون تو اسے طاعون کہا جاوے بلکہ دیکھا گیا ہے کہ ایک تپ آئی اور انسان مر گیا سینہ وغیرہ مین درد ہوئی اور موت آئی۔ رات کو چنگا بہلا سویا صبح دیکھا تو مردہ۔ بدن پھول گیا اور مردار چوہے کی بدبو سے گھر بہر گیا اور مریض چل بسا غرضیکہ طاعون اب بالکل کثرت موت پر آگئی ہے ایسے مومنین کے معنون اُٹھتے بیٹھتے چلتے پہرتے رکوع سجود وغیرہ مین اس دعا کی بہت کثرت سے تلاوت کرنی چاہئے اور اس کے حقیقی مفہوم کو جاننا چاہئے کہ اس دعا کے الفاظ مین انسان کو غایت درجہ کی عجز و انکساری کی تعلیم دی گئی ہے اور ذرہ ذرہ پر الہی تصرف اور قدرت کا علم دیا گیا ہے ان دنون مین جبکہ کوئی خاص دوا یا علاج طاعون کے لئے مفید ثابت نہین ہوا تو آخر انسان عاجز آکر اپنے مولا کے آگے فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے پروردگار ہر ایک شئے اور ذرہ تیرا خادم ہے اور تیری حکومت اس پر ہے طاعون کے ذرات پر بھی تو ہی حکمران ہے تو ہی جہان چاہتا ہے اس کے کیڑون کو پھیلا دیتا ہے جہان چاہتا ہے ان کو روک دیتا ہے سب قدرت تجھکو ہے اب جب کہ کوئی اور دوا اس کی تیری طرف سے ظاہر نہین ہوئی تو کیا ہوا آخر تیری حکومت تو اس پر ہے پس اے مولا تو مجھے اس سے محفوظ رکھ۔ اس سے محفوظ رہنے مین میری مدد فرما اور میری گذشتہ بداعمالیون پر نظر فرماکر مجھے اس عذاب سے ہلاک نکر بلکہ اپنی کنار عاطفت مین جگہ دے علاوہ ازین چاہئے کہ طاعون شدہ محلہ یا علاقہ مین حتی الوسع دیدہ دانستہ کوئی نہ جاوے کہ حدیث شریف مین ممانعت آئی ہے اور طاعون زدہ مریض سے بھی الگ رہا جاوے

طاعون سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمتمین مصروف ہے لمبی لمبی فہرستین بیعت کنندگان کے نامون کی دیہات سے وصول ہو رہی ہین ✦

مبارک موت

بارہا **البدر مین پڑھا ہوگا** کہ موت تو انسان کو آنی ہے لیکن کیا مبارک وہ موت ہے کہ خدا کے احکام کی تعمیل مین آوے اور انسان خدا تعالی کے کام مین لگا ہوا ہو کہ اس کی جان نکل جاوے کہ قرآن شریف مین ہے ولا تموتن الا وانتم مسلمون کہ تمہکو موت ایسی حالتمین آوے کہ تم اپنے مولا کے فرمانبردار ہو ان دنون مین جبکہ خدا کے برگزیدہ اور امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نزول فرمایا ہے اور ایک زمانہ آپکی مخالفت پر آمادہ ہے سچے دل اور اخلاص سے اس الہی امر کی تبلیغ لوگون کو کرنی اصل اطاعت الہی اور اسلام کی سچی روح و روان ہے اور جو شخص اس مین مصروف ہوکر لوگون کے خیالات کو ہر ایک قسم کے فساد و شر سے پاک کرتا ہے اور حقوق

خبرین

لنڈن ۲۴ر مارچ ۔ ۱۰ مارچ کے بحری معرکہ پورٹ آرتھر کے متعلق ٹائمز کا نامہ نگار جو جاپانی بیڑہ کے ہمراہ ہے اطلاع دیتا ہے کہ گو روسیون کے تارپیڈو شکن تعداد مین زیادہ تھے ان کو اس لئے زک ملی کہ جاپانی تارپیڈو شکن جہاز و نمبر ایک تو توپین زیادہ وزن کے گولے چلانے والی تہین۔ اور دوسرے اس لئے کہ جاپانی ان سے بہتر نشانہ لگاتے ہین۔ جاپانی جہاز پر چھ پونڈ کا گولہ چلانی والی توپین تہین۔ چار چینی کروزر چینی بندر چیفو مین جو پورٹ آرتھر کے مقابل ہے ۔ پہونچے ہین ۔ ۔ ۔ ۔ خیال ہے کہ برف کے پگھلنے پر دہ بندر نو چینگ کو جائینگے شاید اس لئے کہ وہان کسی فریق کو جنگ کا تہیہ نہ کرنے دین ؛

پنگ یینگ کے علاوہ دہ مقام انجو مین بھی جاپانی پیدل سپاہ مع توپخانہ موجود ہے اور چند دنون سے ان دونون مقامات کے درمیان جاپانی افواج اور سامان رسد متواتر آتا جاتا دیکھا جا رہا ہے۔ ٹائمز کو اس کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ سے لکھتا ہے کہ جنوبی روس کے فوجی مرکز کیف کا سابق گورنر جنرل جنرل ڈراگومیروف بذریعہ تار مشورہ کے لئے سینٹ پیٹرزبرگ بلایا گیا۔ کیونکہ فوجی معاملات مین اس کی رائے سند سمجھی جاتی ہے اس نے یہ رائے دی کہ پورٹ آرتھر کو خالی کر دینا چاہیے تہا یہ بڑی غلطی ہوئی ہے کہ وہان بطور خاص اس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے مگر اس رائے کو کسی نے پسند نہ کیا؛

فرنچ اخبارات لکھ رہے ہین کہ یورپ کو روس کی دلاوری اور ایثار کی قدر کرنی چاہیے کہ وہ زرد فام اقوام یعنی چینی و جاپانی قومون کے سیلاب کو روکنے کے لئے جس سے گورہ رنگ کی اقوام کو خطرہ ہے تن تنہا میدان مین نکلا ہے حالانکہ اس خطرہ کا تدارک کرنا کل یورپ پر لازم تہا۔

جاپانیون کا بیان ہے کہ وہ کسی اجنبی نامہ نگار کو اپنی فوجی و بحری نقل و حرکت سے آگاہ ہونے یا ان کا راز فاش نہ کرنے دین گے۔

خبر ہے کہ جاپانی بیڑہ نے ۲۲ر مارچ کی صبح کو پھر پورٹ آرتھر پر گولہ باری کی جنرل کروپاٹکن آج ۲۲ر مارچ کی صبح کو مشرقی سائبیریا کے صدر مقام ارکٹسک سے آگے کو روانہ ہوا۔ وہان گیارہ روسی سپاہی غارتگری اور زنا بالجبر کے جرم مین قتل کئے گئے روسی کروزر بار درا اور تین تارپیڈو شکن (جو بحیرۂ قلزم مین تھے) شمالی افریقہ کے فرنچ بندر بزرٹا مین پہونچ گئے ہین ؛ پورٹ آرتھر مین رسد دن بدن قلیل اور اجناس گران ہوتی جاتی ہے اور وہان کی روسی سپاہ تقریباً سراسیمہ ہو رہی ہے جاپانیون کے کمسریٹ (رسد رسانی) اور ٹرانسپورٹ (بار برداری) کا انتظام نہایت قابل تعریف ہے ہر پیدل کمپنی کے ہمراہ سوا دو فیٹ بلند اور ڈھائی محیط کا ایک ڈہول نما چولہ ہے جس پر اتنی بڑی دیگ رکھی جاتی ہے جس مین ایک دفعہ ایک سو آدمیون کے لئے چاول پک جاتے ہین

روسی حب الوطنی ۔ روسی شہزادہ اسکندر نے ڈیڑھ لاکھ پونڈ تیاری جنگ کے فنڈ مین چندہ دیکر زار کو تحریک کی کہ دشت قلماق کے سخت جان اور مادرزاد سپاہیون یعنی کوریٹ اور قلماق قبائل کی باضابطہ سپاہ جنگ کے لئے مرتب کی جائے پندرہ سو جوانون کا خرچ تا اختتام محاربہ مین اپنے ذمہ لیتا ہون زار نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے

طاعون کے قسطنطنیہ اور جوہانسبرگ (واقع ٹرانسوال) مین بھی چند کیس ہوئے ہین ؛

لارڈ کرزن کے ہان ۱۲ر مارچ کو پھر لڑکی پیدا ہوئی زچہ اور لڑکی بخیریت ہین لارڈ کرزن کے اب تک کوئی لڑکا نہین ہوا۔ لارڈ کرزن رخصت سے غالباً آخر اکتوبر تک واپس ہندوستان آئینگے

مہم تبت کو تبتیون کے ہاتھ سے اب تک تو کوئی نقصان نہین پہونچا مگر قدرتی سامان اس کی کسر نکال رہے ہین باربرداری کے لئے چار ہزار پہاڑی گائین بہم پہونچائی گئی تہین ۴۴ سو مر چکی ہین اور باقی ۶ سو بھی بھوک سردی و تکان سے خستہ حال ہین ۲۰ مارچ کو ایک ٹیلہ کے گرنے سے ۲۳ پائنیر پلٹن کے تین سپاہی ہلاک اور ایک صوبیدار اور دو سپاہی زخمی ہوئے۔

دریا ایراودی مین رنگون سے منڈالے کو جاتے ہوئے ایک سٹیمر کے جل اٹھنے سے چار پانچ سو بر ہمی مسافر ہلاک یا غرق ہوگئے۔

گورنمنٹ ہند مصارف ریلوے وغیرہ کے لئے تین کروڑ روپیہ قرض لینے والی ہے

خوفناک بغاوت۔ ان پولینڈی یہودیون نے جو مانچوریا و سائبیریا مین ہین مفرور قیدیون سے ملکر ایک دستہ روس کے برخلاف مرتب کیا ہے سرغنہ ۵ ۲ ہزار چینی ڈاکو اور دیگر اقوام کے جانباز اور زندگی سے بیزار اشخاص فراہم کرنے کی کوشش مین ہے

روسی پیشقدمی روسی جرنیل نکٹو چینکو ۵ ہزار کاسک لیکر پنگ یینگ کے قریب مورچہ زن ہو گیا ہے دوسرا روسی جرنیل لنی و چ پیدل سپاہ لئے ہوئے اس کے پیچھے آ رہا ہے ؛

فسادِ بلقان ۔ ۱۲ر مارچ کو پانچ سو بلغاری مفسد دس دس آدمیون کی ٹولیون مین منقسم ہو کر ریاست بلگیریا سے ترکی قلمرو مین داخل ہوگئے ہین اور البانیا کے مقامات مناستر دستر منسٹرا کو جا رہے ہین جن کو وہ مرکز بغاوت بنانا چاہتے ہین اگر یہ خبر صحیح ہے تو سمجھو کہ بلگیریا کا جام عمر لبریز ہو چکا ہے۔

روس کی خود غرضی ۔ امریکا اور سپین مین جو جنگ ہوئی تھی اس مین کوئلہ بھی ناجائز سامان مین سمجھا گیا تہا لیکن روس نے اسے مناسب نہ جانا اور یہ کہکر کہ کوئلہ جنگی کام ہی کے لئے نہین بلکہ امن کے کامون اور کارخانون کے لئے بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے اس نے ناجائز سامان سے الگ رکھوایا تہا یعنی کوئلہ والے جہاز ہرگز ضبط نہ کئے جائینگے روس کے اس خیال کی لنڈن مین بڑی قدر کی گئی تہی لیکن اب کہ اسے اپنی پڑی ہے تو کوئلہ کو بھی ناجائز سامان مین داخل کر دیا ہے برٹش گورنمنٹ اس کی نسبت استفسار کر رہی ہے لیکن جاپان نے کوئلہ کی ممنوعہ اشیا مین رکہا ہے یعنی اسی صورت مین قابل ضبط ہوگا جبکہ دشمن کی امداد کے لئے جاتا ہوا ثابت ہو

لاہوری دنگل کا معاملہ صاف ہو گیا ہے اندنون جب کہ کیکر سنگھ اور کلو کی کشتی کی نسبت عجیب عجیب چہ میگوئیان ہو رہی تہین صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک فیصلہ ناطق ان الفاظ مین لکہا ہے۔

کلو اور کیکر سنگھ مین ۱۴ ماہ حال کو سرائے شاہدرہ مین میرے سامنے کشتی ہوئی۔ مجھے منصف بنایا گیا تہا اور مین کشتی کو بغور دیکھتا رہا تہا جہان میری نظر نے مجھے کام دیا میری رائے مین کوئی پہلوان کسی ایسے امر کا مرتکب ہوا جو کشتی کے آداب کے خلاف سمجہا جائے بلکہ کشتی اصول کے مطابق ہوئی اور تقریباً ۲۰ منٹ تک ہی اس عرصہ کے گزرنے پر کیکر سنگھ کشتی سے دست بردار ہو گیا اور ہار مان لی۔ ایک پکڑ مین اس کا بایان ہاتھ تیسری انگلی اور دونون چھوٹی انگلیون کے درمیان سے زخمی ہو گیا جب اس نے کلو کو نیچے گرایا تہا تو جانگیہ کو پکڑ کر اسے اٹھانے کی کوشش کی اس وقت اس کا ہاتھ پہسل گیا اور جانگیہ کے کپڑے کے کنارے سے چر گیا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ جانگیہ کے حاشیے مین آہنی تار تہا کیکر سنگھ کے ہاتھ سے خون بیشک کسیقدر زیادہ نکلا مگر یہ زخم ایسا نہ تہا کہ کیکر سنگھ کو کشتی جاری رکھنے سے معذور کر دیتا اگر وہ چاہتا تو مقابلہ کو جاری رکھہ سکتا تہا لیکن اس نے دست بردار ہو جانے کو ترجیح دی بنابرین کلو فاتح قرار دیا گیا اور میرے خیال مین وہ دونون مین سے زیادہ طاقتور اور ماہر بھی تہا ؛

ایک مغالطہ سے نجات اکثر احباب اور بیرونجات کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا کہ ۔۔۔۔ اکثر احمدی احباب

ایزاد کر کے وصول کنندہ سے رقم وصول کر لیا کریگا ؛

وہ پھر لاہور وغیرہ مقامات پر حضرت اقدس کی معیت نہ حاصل کرین صرف یہ مراد ہے کہ اس امید پر بیٹھکر نقد ہاتھ سے نہ گنوائین یہان ہم آپ ہین اور وہان بھی آ ملین ؛

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہی اور مسمریزم کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہی جو ہدایات انمین درج ہین انپر مشق کرنیسے انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہی اور خیالات مین یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہی اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والون نے وہ مبالغے کیے ہین کہ آسمان اور زمین قلابے ملادئے ہین اور انکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہوتا ہی لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیات الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہی جیسے خدا کی ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہی ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہی اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہی جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین قیمت عہ ر

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی اس کی اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس مین دئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہی اور مسئلہ جہاد - اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہی اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہی خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ جسمین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہی جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض کہ اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام و مولانا مولوی نور الدین صاحب کو لفظ لفظ سنایا وہ سنادی گئی حضرۃ مسیح الزمان نے دو تین دفعہ اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بہترین زبان ہے قرآن کے لحاظ خوب بیان کئی گئی ہی دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل الٰہی سے چھپکر طیار ہو چکی ہی خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت - ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے - بلا جلد ۲ر مجلد ۲۲ ر بابہ الم کی قیمت ہر پارہ عم ۲ر **المشتہر خاکسار - فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام** ترنا اوری ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر مین -

ہینوفلیش کے سٹ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کرکے قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہی فائدہ یہ ہے کہ بازاری سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر ہین اکید دفعہ کافی ہین **نمبر ۱ - بٹن سٹ** نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۵ر **نمبر ۲ - بٹن سٹ** نام سنہری اور کام چاندیکا قیمت ۹ر **نمبر ۳ - بٹن سٹ** نام بھی چاندیکا اور کام بھی چاندیکا قیمت ۸ر **نمبر ۴** انگشتری بیل بوٹا چاندیکا قیمت ۲ر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے **پتہ الیس جی - ایم کمپنی گوجرات پنجاب -**

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی دھمری پنکہ دستی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم ڈبر کے میان دجراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی گیس یعنی پٹی کمر بند سواران و سپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کی جوتی خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ ڈگر کابلی اور شوز دلیسی انگریزی اور پنجابی و ولدیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلان دشانہ ہر داہہ اور زنانہ لکڑی کے اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و پنسل کے ہر قسم خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے - دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولائتی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولائتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو -

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجنا بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات وحیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱ر -

اسلام اور اسکا بانی یعنی ٹامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱ر

الہامی دعا - رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ر

نظم برلنے مستورات بطریق کامن مصنفہ " " "

ردشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجروں کو

سر الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود کے وقتمین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ تفسیر ہے ٢٦×٢٠ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے مل سکتاہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ع - کارڈ سائز پر ہر کیبنٹ سائز پر ۸ر نصف درجن کے خریدار کو

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے تمام درخواستین بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کرلینا چاہئے)

(۱) **حجم اخبار** کا ۸ صفحے ہین جسمین ٹائیٹل پیج شامل ہے دو فالتو صفحہ صرف اسلئے کہ چند ماہ اشتہارات کے لئے ازیاد ہین بعض تاریخون پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبرون مین وضع کر لیتے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ تک تازہ ملتے سے پہونچاتا ہے اور جو تقریرین وغیرہ کے آپ کی تصنیفات بین ہین کہ عمدہ مضامین تبلیغ علما و اہرار معرفت کے لئے یادداشت کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن سے نکات اور جماعت احمدیہ کی خبرین اور دوسرا اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات .... اور مراسلات وغیرہ -

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸ - ۱۶ - ۲۴ - ہین اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ بذمہ نہین لیتا -

(۴) **خط و کتابت** کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہین -

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح مین اخبار پہونچگیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے -

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چندروز پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان پتا بدلنا ہی ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہین -

(۷) چندہ سالانہ پیشگی اگر بلا تقاضا کے خود ارسال کیا جاوے ۲ر ورنہ پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ار اگر **برٹش فارن ممالک** یعنی ہندوستان سے باہر ہے - **جو خریدار** ایکدو ماہ بعد ادائیگی قیمت

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین محمد افضل معراجدین صاحب پروپرائٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودین کا ہے چاند یہ البدر
قیس ماہ ہے یہ غلام احمد کا

ان اللّٰہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما زعمو اللہ

الحکم

دواہین شفاہین غرض دارالامان مین | دلعل نصرکم اللہ | دگر آئی جہاد قادیان مین

نمبر ۱۴	ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے	جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ... اس اخبار کی اشاعت اور سرمایہ پر ہے اسکی بڑی اشاعت اور اڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری ... کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب ... اشاعت بہت قلیل اور سٹاف ناکمل ... اخراجات کا بہ بار ... چند روز کی دیر ... اپنا سر لوٹو کو خسش کرین اور حلقہ بہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ... ذمہ دار ... ادا کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن ...

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ...

ما مسلمانیم از فضل خدا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولیکش محمد ہست نام
جان شود با یاد ان بدرقہ پر شوند
باز ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آن عاقبت جان باز بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
پیروئی او ہمہ راہ راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و یابیم ہر نور و کمال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرتش احدیت ست
منکر آن مورد لعن خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفر است و خسران و تباہ

اندرین دین آمدہ از مادریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
مہر او باشیر شد اندر بدن
...
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک وز خبرہاے معاد
منکران مستحق لعنت است
معجزات انبیائے سابقین
ہر کہ انکار کند از اشقیا ست

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ ۳ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین +

دس شرائط بیعت

اول ... آئندہ ... اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے ... اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم یہ کہ عام خلق اللّٰہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے -

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا -

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا -

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزۃ اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزۃ اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا -

نہم یہ کہ عام خلق اللّٰہ کی ہمدردی مین محض للّٰہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو شائع کیا تہا - ... اس حساب سے ... چودہ سال ہوئے ... کی یادگار ہین جو آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا +

بہت ضروری اطلاع

احمدی احباب کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً مطلع کیا جاتا ہے کہ البدر کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ مینیجر البدر کے نام ہونی چاہیئے اور البدر کے متعلق اس کی عدم رسی یا اور قسم کی متعلقہ شکایت ہو تو براہ راست دفتر البدر کو اس سے مطلع کرنا چاہیئے مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض احباب کسی نہ کسی وجہ سے جب حضرت اقدس ع کو کوئی خط لکھتے ہیں تو اس میں ان امور کا بھی جو البدر کے متعلق ہیں حضرت حجۃ اللہ ہی سے جواب چاہتے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس سے آپ کے اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آپ کو اخباروں سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے نہ آپ کو کوئی علم خریداروں ان کی قیمتوں کے وصول پانے یا روانگی اخبار کے متعلق ہوتا ہے بلکہ آپ کو تو ان کے مندرجہ مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا اخبار میں جو کچھ درج ہوتا ہے وہ ایڈیٹر کی ذاتی تالیف ۔ ترتیب اور رائے ہوتی ہے حضرت اقدس ع سے کوئی استمزاج یا استصواب ان کے متعلق نہیں کیا جاتا اور نہ آپ کے اوقات گرامی میں اتنی فرصت ہے پس آئندہ کے لئے یہ ضروری نوٹ کر لیا جاوے کہ کل خریدار ہر قسم کی خط و کتابت براہ راست دفتر البدر سے کریں اور کسی معاملہ میں حضرت اقدس ع کی طرف نہ لکھا جایا کرے ۔

رسید زر

تا ۲۶ مارچ

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی و ڈاک شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ۱ ؎ سے زیادہ ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء تک ہے۔

فرمان علی صاحب	۱؎	سیٹھ عبد الرحمان صاحب	
فیروز علی سٹیشن ماسٹر	۱؎	پانڈی چری	۱؎
محمد امیر صاحب صابری چشتی	۱؎	ڈاکٹر جمال الدین صاحب راولپنڈی	۱؎
محمد دین صاحب سیالکوٹ	۱؎	ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب	
یعقوب خان مونہ	۱؎	پٹیالہ	۱؎
شفیق الدین صاحب ضلع کٹک	۱؎	منشی نواب دین صاحب سیالکوٹ	۱؎
کرامت اللہ صاحب دوالمیال	۱؎	ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی	۱؎
محمد اکبر صاحب جاگیردار ملود	۱؎	منشی عبد الغنی صاحب سنور	۱؎
غلام محی الدین صاحب نہرہ	۱؎	خانصاحب عجب خان	۱؎
محمد دین صاحب راولپنڈی	۱؎	حافظ احمد اللہ صاحب	عہ

عبد الرحیم صاحب ترہپی	عہ	عبد الرحیم صاحب راولپنڈی	۱؎
ماسٹر قادر بخش صاحب لودیانہ	۱؎	چودہری محمد سرفراز صاحب بدوملی	۱؎
محمد حیات صاحب از مسکہر	۱؎	سکندر شاہ صاحب بیگو وال	۱؎
حکیم غلام محمد صاحب از افریقہ	۱؎	محمد دین صاحب از نتو کے	۱؎
ایس ۔ ایم یوسف انبالہ	۱؎	نظام الدین صاحب لویری والہ	۱؎
محمد سعید صاحب سیالکوٹ	۱؎		

احمدی شعراء کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام باربار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادروں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادۃ کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کر دیویں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جو نسی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبولہ نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی ۔

(محمد افضل)

نور دین

نامی جو کتاب ترک اسلام کے جواب میں حضرۃ امام الزمان کے ایما سے حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے تصنیف فرمائی ہے الحمد للہ کہ وہ اسم بامسمی ثابت ہوئی ہے اکثر لوگوں کے خطوط جنہوں نے اس کو مطالعہ کیا ہے حضرۃ حکیم صاحب کی خدمت میں آرہے ہیں جنہیں ہم نے بھی دیکھا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ بہت سی روحیں جو کہ اس فتنہ اور دجل سے ہلاکت کے گڑھے تک پہنچ چکی تھیں اور قریب تھا کہ اس میں گر کر اپنے آپ کو تباہ اور ہلاک کر دیں محض اسم بامسمی **نور دین** کے مطالعہ سے بچائی گئیں بعض مولوی جو کہ آریہ مذہب کے لئے بالکل آمادہ تھے رجوع بہ اسلام ہوئے اور بعض اہل اسلام پر صرف اسم بامسمی **نور دین** کے ذریعہ سے حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا انکشاف ہوا ہے اور وہ بڑی شوق اور جوش سے مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کر کے آپ کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھتے ہیں خدا تعالی مصنف کے درجات کو بلند کرے اور ہمیں بھی اپنے پاک مذہب کی خدمت کی ایسی ہی توفیق عطا فرماوے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ سرکاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ روپے ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاوے گی یعنی علاوہ زر نقدی و پوشاک ۔

نوٹ واضح ہو کہ یہاں پر کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشک یعنی چاول کھانا ہوگا ۔ **المشتہران**

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و میاں محمد خان

از مقام یاڑی پورہ کشمیر تحصیل کولگام

توسیع اشاعت

(۱) محمد علی خان صاحب احمدی راولپنڈی سے ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں انشاء اللہ آئندہ امداد کا وعدہ فرماتے ہیں ۔

(۲) محمد نواب خان صاحب ثاقب صاحب احمدی مالیر کوٹلہ کی لطف و عنایات کا بھی کارخانہ مشکور ہے جب سے آپ ایک عرصہ قادیان میں قیام فرما کر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں آپ کی حسن سعی سے اب تک کافی تعداد خریداروں کی وصول ہو چکی ہے ۔

(۳) ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ یوگنڈا ریلوے سے بجائے ۳ کے ۸ روپے سالانہ پر البدر کو خریدتے ہیں ۔

(۴) سید محمد معراج الدین صاحب ہیڈ کلارک اپنا ہم مکتبی کے پرانے تعلقات کو مد نظر رکھکر اور خاکسار ایڈیٹر کو ایک دینی خدمت میں مصروف پاکر خاص ایڈیٹر کی امداد مبلغ ... فرمائی ہے جزاک اللہ

(۵) منشی حبیب اللہ صاحب میانیر سے توسیع اشاعت البدر میں دیگر بھائیوں سے پیچھے رہنا گوارا نہیں کرتے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں " میں ہر اخبار البدر میں دیکھتا ہوں کہ فلاں بھائی نے ایک خریدار یا فلاں نے دو ۔ آج میں بھی ایک خریدار آپ کو دیتا ہوں اور آگے کو امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالی ہمیشہ کوشش کرتا رہوں گا ۔

اگرچہ ہمارے بیرونجات کے احباب کو قادیانی اخبارات کی نسبت بہت سی شکایتیں بھی رہتی ہیں مگر تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ جو احباب قادیان آکر اور بنظر تحقیق کارخانہ کی کمزوری کے اصل وجوہات دریافت کرنے کے لئے دفتر البدر میں تشریف لاتے ہیں تو ان کو بجائے شکایت کے ایک خاص ہمدردی البدر سے ہو جاتی ہے ۔

ضروری نوٹس

۲۶ مارچ تک ہم نے کل احباب کی رسید زر درج اخبار کر دی ہے کہ اگر کسی صاحب کا چندہ سہواً درج اخبار نہیں ہوا حالانکہ اس نے ادا کر دیا ہوا ہے تو جس مہینہ میں چندہ ارسال کیا ہے وہ [illegible]

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت

ہے اور ہونا چاہیئے پر لطیف بحث

براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۱۱

اس میں شک نہیں کہ بلا دغدغہ انسان کا ایسا نیک خاتمہ ہو جانا جس پر بالیقین نجات کی امید ہو اس بات پر موقوف ہے کہ اس کو صانع حقیقی کے وجود اور اسکی قادر مطلق ہونے کی نسبت اور اس کے وعدہ جزا سزا کی بابت یقین کامل کا مرتبہ حاصل ہو جاوے اور یہ امر صرف ملاحظہ مخلوقات سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس مرتبہ یقین تک پہنچانے کے لئے ایک ایسی الہامی کتاب کی ضرورت ہے جس کی مثل بنانا انسانی طاقتوں سے باہر ہو اب اس تقریر کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے دو باتوں کا بیان کرنا ضروری ہے اوّل یہ کہ یقینی طور پر نجات کی امید یقین کامل سے کیوں وابستہ ہے دوم یہ کہ وہ یقین کامل صرف ملاحظہ مخلوقات سے کیوں حاصل نہیں ہو سکتا سو پہلے یہ سمجھنا چاہیئے کہ یقین کامل اُس اعتقاد صحیح جازم کا نام ہے جس میں کوئی احتمال کا شک باقی نہ رہے اور امر مقصود التحقیق کی نسبت پوری پوری تسلی اور تشفی دل کو حاصل ہو جاوے اور ہر ایک اعتقاد جو اس حد سے متنزل اور فروتر ہو وہ مرتبہ یقین کامل پر نہیں ہے کہ مدار نجات کا اسبات پر ہے کہ انسان اپنے مولیٰ کریم کی جانب کو تمام دنیا اور اس کے عیش و عشرت اور اس کے مال و متاع اور اس کے تمام تعلقات پر یہاں تک کہ اپنے نفس پر بھی مقدم سمجھے اور کوئی محبت خدا کی محبت پر غالب ہونے نہ پاوے لیکن انسان پر یہ بلا وارد ہے کہ وہ برخلاف اس طریق کے جس پر اس کی نجات موقوف ہے ایسی چیزوں سے دل لگا رہا ہے جن سے دل لگانا خدا سے دل ہٹانے کو مستلزم ہے اور دل بھی ایسا لگایا ہوا ہے کہ یقینی طور پر سمجھ رہا ہے کہ تمام راحت اور آرام میرا انہیں تعلقات میں ہے اور نہ صرف سمجھ رہا ہے بلکہ وہ لذات بہ یقین کامل اس کے لئے مشہود اور محسوس ہیں جن کے وجود میں اس کو ایک ذرا سا شک نہیں پس ظاہر ہے کہ جب تک انسان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی لذت وصال اور اس کی جزا و سزا اور اس کی آلاء نعماء کی نسبت ایسا ہی یقین کامل نہ ہو جیسا اس کو اپنے گھر کی دولت پر اور اپنے صندوق کے گنے ہوئے روپیوں پر اور اپنے دلارام دوستوں پر حاصل ہے تب تک خدا کی طرف دلی جوش سے رجوع لانا محال ہے کیونکہ کمزور خیال زبردست خیال پر غالب نہیں آ سکتا اور بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جب ایسا آدمی جسکا یقین بہ نسبت امور آخرت کے دنیا پر زیادہ ہے اس مسافر خانہ سے کوچ کرنے لگے اور وہ نازک وقت جس کو جان کندن کہتے ہیں۔ یکایک اس کے سر پر نازل ہو کر اس کو اُن یقینی لذات سے دور ڈالنا چاہے جو دنیا میں اسکو حاصل ہیں اور اس کو ان پیاروں سے علیحدہ کرنا چاہے جنکو وہ یقیناً بچشم خود ہر روز دیکھتا ہے اور ان مالوں اور ملکوں اور دولتوں سے اس کو جدا کرنے لگے جن کو وہ اپنی ملکیت سمجھتا ہے تو ایسی حالت میں ممکن نہیں کہ اس کا خیال خدا تعالیٰ کی طرف قائم رہے مگر صرف اس صورت میں کہ جب اس یقین کامل کے مقابل پر خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی لذات وصال اور اس کے وعدہ جزا و سزا پر بھی ایسا ہی یقین کامل بلکہ اس سے زیادہ ہو اور اس آخری وقت میں اس درجہ کا یقین جو خیالات دنیوی کی مدافعت کر سکے اس کو حاصل نہ ہو تو یہ امر غالباً اس کے لئے بدخاتمہ کا موجب ہوگا۔ اور یہ بات کہ صرف ملاحظہ مخلوقات سے یقین کامل حاصل نہیں ہو سکتا اس طرح پر ثابت ہے کہ مخلوقات کوئی صحیفہ نہیں ہے کہ جس پر نظر ڈالکر انسان یہ لکھا ہوا پڑھ لے کہ ہاں اس مخلوق کو خدا نے پیدا کیا ہے اور واقعی خدا موجود ہے اور اسی کی لذت وصال راحت حقیقی ہے اور وہی مطیعوں کو جزا اور نافرمانوں کو سزا دیگا بلکہ مخلوقات کو دیکھکر اور اس عالم کو ایک ترتیب احسن اور ابلغ پر مرتب پاکر فقط قیاسی طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مخلوقات کا کوئی خالق ہونا چاہیئے اور لفظ ہونا چاہیئے اور ہے کے مصداق میں بڑا فرق ہے مفہوم ہونا چاہیئے کا اس یقین جازم تک نہیں پہنچا سکتا جس تک مفہوم ہے کا پہنچاتا ہے بلکہ اس میں کسی قدر رنگ شک باقی رہ جاتی ہے اور جو شخص کسی امر کی نسبت بطور قیاسی ہونا چاہیئے کہتا ہے اس کے قول کا صرف اس قدر خلاصہ ہے کہ میرے قیاس میں تو یہ نالازم ہے اور آگے مجھے خبر نہیں کہ واقعہ میں بھی ہے یا نہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ فقط مخلوقات پر نظر کرنے والے گزرے ہیں وہ نتیجہ نکالنے میں کبھی متفق نہیں ہوئے نہ اب ہیں اور نہ آئندہ ہونا ممکن ہے ہاں اگر آسمان کے کسی گوشہ پر موٹی اور جلی قلم سے یہ لکھا ہوا ہوتا کہ میں ہمثیل و مانند خدا ہوں جس نے ان چیزوں کو بنایا ہے اور جو نیکوں اور بدوں کو ان کی نیکی اور بدی کا عوض دیگا تو پھر بلاشبہ ملاحظہ مخلوقات سے خدا کے وجود پر اور اس کی جزا سزا پر یقین کامل ہو جایا کرتا اور ایسی حالت میں کچھ ضرور نہ تھا کہ خدا تعالیٰ کوئی اور ذریعہ یقین کامل تک پہنچانے کا پیدا کرتا لیکن اب تو وہ بات نہیں ہے خواہ تم کیسی ہی غور سے زمین آسمان پر نظر ڈالو کہیں اس تحریر کا پتہ نہیں ملیگا۔ صرف اپنا قیاس ہے اور بس اسی جہت سے تمام حکماء اس بات کو قائل ہیں کہ زمین آسمان پر نظر ڈالنے سے وجود باری کی نسبت شہادۃ واقع حاصل نہیں ہوتی۔ صرف ایک شہادۃ قیاسی حاصل ہوتی ہے جسکا مفہوم فقط اس قدر ہے کہ ایک صانع کا وجود چاہیئے اور وہ بھی اس کی نظر میں کہ جو وجود ان چیزوں کا حادث سمجھتا ہو۔ لیکن دہریہ کی نظر میں وہ شہادت درست نہیں کیونکہ وہ حدوث عالم کا قائل نہیں اسی بناء پر اس کی یہ تقریر ہے کہ اگر کوئی وجود بے موجد جائز نہیں ہے تو پھر خدا کا وجود بے موجد کیوں جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو پھر انہیں چیزوں کا وجود جن کو کسی نے بنتے ہوئے بچشم خود نہیں دیکھا ہے موجد کیوں نہ مانا جاوے اب ہم کہتے ہیں کہ وجود قدیم حضرت باری میں نہ ہی دہریہ کو ایک قیاس پرست کے ساتھ نزاع کرنے کی گنجائش ہے کہ مخلوقات پر لحاظ کرنے سے واقعی شہادۃ صانع عالم پر پیدا نہیں ہوتی یعنی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت ایک صانع عالم موجود ہے بلکہ صرف اس قدر ظاہر ہوتا ہے کہ ہونا چاہیئے اور اسی وجہ سے امر معرفت صانع عالم کا صرف قیاسی طور سے ہونا چاہیئے پر ختم ہو جاتا ہے چنانچہ ہم اس مطلب کو کسیقدر حاشیہ نمبر ۴ میں بیان کر آئے ہیں جس میں ہم نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ عقل صرف موجد ہونے کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے خود موجد ہونا ثابت نہیں کر سکتی اور کسی وجود کی ضرورت کا ثابت ہونا شئے دیگر ہے اور خود اس وجود ہی کا ثابت ہونا یہ اور بات ہے اسلئے اس کے نزدیک معرفت الٰہی صرف مخلوقات کے ملاحظہ تک ہی ختم ہے۔ اس کے پاس اس اقرار کرنے کا کوئی سامان موجود نہیں کہ خدا فی الواقعہ موجود ہے بلکہ اس کے علم کا اندازہ صرف اس قدر ہے کہ ہونا چاہیئے اور وہ بھی نہ جب کہ دہریہ مذہب کی طرف نہ جھک جاوے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکماء متقدمین سے فقط قیاسی دلائل کے پابند رہے انہوں نے بڑی بڑی غلطیاں کیں اور صدہا طرح کا اختلاف طول کر بغیر تصفیہ کرنے کے گذر گئے اور خاتمہ ان کا ایسی بے آرامی ہوا کہ ہزار ہا تشکیک اور ذہولوں میں پڑکر انہیں میں سے دہریئے اور طبعی اور مقلد ہو کر مرے اور فلسفہ کی کاذون کی کشتی ان کو کنارہ تک نہ پہنچا سکی کیونکہ ایک طرف تو حب دنیا نے انہیں دبائے رکھا اور دوسری طرف انہیں واقعی طور پر معلوم نہ ہوا کہ آگے کیا پیش آنیوالا ہے۔ سو بڑی بیقراری کی حالت میں حق الیقین سے دور اور مہجور رہ کر اس عالم سے انہوں نے سفر کیا اور اس بارہ میں ان کا آپ ہی اقرار ہے کہ ہمارا علم صانع عالم اور دوسرا ور آخرت کی نسبت من حیث الیقین نہیں بلکہ من حیث ما ہو اشبہ ہے یعنی اس قسم کا ادراک ہے کہ جیسے کوئی بغیر اطلاع حقیقت حال کے یوں ہی اٹکل سے ایک چیز کی نسبت کہے کہ اس چیز کی حالت کے یہی لائق ہے کہ ایسی ہو اور اصل میں نہ جانتا ہو کہ ایسی ہے یا نہیں حکیموں نے جس امر کو اپنی رائے میں دیکھا کہ ایسا ہونا مناسب ہے اس کو اپنے گھر میں۔۔ تجویز کر لیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے کوئی کہے مثلاً زید کا اس وقت ہمارے پاس آنا مناسب ہے آپ ہی دل میں ٹھہرالے کہ ضرور آتا ہو گا اور پھر سوچے کہ زید کا گھوڑے پر ہی آنا لائق ہے اور پھر تصور کرے کہ گھوڑے پر ہی آیا ہوگا ایسا ہی حکیم لوگ مخلوقات پر اپنا

روسی حمائل شریف۔ یہ عجیب و غریب حمائل شریف جو کہ روس میں کارڈ سائز کے برابر عمدہ چکنے سفید اور رنگدار کاغذ پر چھپی ہر سفر کے واسطے بہت ہی عمدہ ہے قیمت ۔۔۔
دفتر البدر سے ملسکتی ہے

مکالمہ

سیاحت کلکتہ مین مجھے ایک شیعہ مولوی سے گفتگو کا اتفاق ہوا وہ مولوی امام باڑہ ھگلی کے سرپرست اور وہان کے پیش نماز تھے بڑے محدث اور متکلم تھے ایک دفعہ ام المومنین عائشہ رضي اللہ عنہا کی نسبت تذکرہ ہوا جو ذیل مین دلچسپی کے لئے درج ہے بغرض تسہیل قال ۔ قول سے تفہیم کی گئی ہے۔ (وھو ھذا)

قولہ - حضرة عائشہ کی نسبت قرآن کریم صرف ان کو تہمت زنا سے بری ٹھیراتا ہے اور کچھ نہین ۔

اقول - پھر اس آیت کے کیا معنے ہین - الطیبات للطیبین (النور)

قولہ - بیشک خیانت زنا سے وہ پاک نہین مگر بالکل طیب اور ہر قسم کے گناہ سے نہین نہین ۔

اقول - کیا آپ اس جگہ کلمہ طیبات کو مخصوص المعنی کرتے ہین پھر اس آیت کے کیا معنے ہین (حتی یمیز الخبیث من الطیب) پھر تمہاری کتابون مین - دعاؤن مین پنجتن پاک کو بھی طیبین کر کے لکھا ہے پھر اس جگہ بھی مخصوص المعنی ہے -

قولہ - چونکہ معاملہ افک زنا کا تھا - اسلئے طیبات کہنا برائت زنا کے لئے مخصوص ہوا -

اقول اصل واقعہ افک کا تو پیچھے گذرا (ان الذین جاؤ بالافک عصبة الخ) یہان تو خداوند عالم ایک عام معیار پیش کرتا ہے جو اپنے اصلی معنون مین رسول خدا صلعم اور ان کی ازواج مطہرات اور مومنین مع ان کی ازواج مومنات سبکو شامل ہے - پھر آپکے خیال مین طیبات سے جزئی تخصوصی طہارت کس طرح ثابت ہوتی ہے کیا - طیبون جو تذکیر کے لئے آیا ہے بالمقابل طیبات کے وہ بھی مخصوص المعنی ہوگا اور حضرت رسول کریم صلعم کی طرف اس کا اسناد بھی مخصوص ہوگا -

دوم - الخبیثات للخبیثین بھی جزئی مخصوصی خیانت مین منحصر ہوگی -

سوئم - اسی سورة مین پہلے مذکور ہو چکا - الزانی لا ینکح الا زانیة الخ پھر دوبارہ ذکر کی علت کیا ہو دوسرے الفاظ مین -

قولہ رسول کریم صلعم تو ہر بات مین طیب تھے مگر عائشہ نہ تھی کیونکہ اس کی طہارت نہ منصوص ہے - اور نہ مجمع علیہ امت -

اقول مولویصاحب اس جگہ جو الفاظ ایک دوسرے کے بالمقابل واقع ہین وہ تو متحد المعنی ہین یعنی ایک ہی قسم کے الفاظ ہین اور ایک ہی معنے مین موضوع ہین صرف تذکیر اور تانیث کا فرق ہے پھر ایک سے کامل طیب اور دوسرے سے جزئی طیب مراد لینا کیسے - حضرت عائشہ کے تطہیر اور عصمت پر ایک یہی آیت اور دوسری آیت تطہیر اور تیسری آیت یا نساء النبی لستن کاحد من النساء نص بین ہے اور یہان اجماع سے بحث نہین ہے قرآن سے بحث ہے ۔

قولہ - اگر طیب ہو بھی گئی تو کیا پیچھے گناہ کیا اور مستحق دوزخ ہوئی بلکہ طہارت بھی زائل -

اقول - وہ کیون - لہم مغفرة و رزق کریم جو اسی آیت کے بعد واقع ہے اس کے کیا معنے ہین - یہ کلمے تو اس کی عاقبت محمود کی خبر دیتے ہین اور ان سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے لاغیر اور خدا نے تو طیبین کو بشارة جنت کا معًا وعدہ دیا ہے الذین تتوفی ہم الملئکة طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون (نحل)

قولہ یہ بشارة صرف نبا کے لئے ہے کیونکہ اس پر علی مرتضیٰ علیہ السلام نے حد جاری نہین فرمائی حضرت صاحب الامر حد جاری کرین گے اور رزق کریم یہ کہ مفت بلا محنت تنخواہ اس کو ملتی تھی اور علی مرتضیٰ علیہ السلام نے تو حضرت عائشہ کو طلاق بھی دیدیا تھا بجائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے -

اقول - مولویصاحب آیات ذیل کے کیا معنے ہین اولئک ہم المومنین حقا لہم مغفرة و رزق کریم (انفال)

لہم درجات عند ربہم و مغفرة و رزق کریم - (انفال) لہم مغفرة و رزق کریم (الحج)

فبشرہ بمغفرة و اجر کریم (یٰس) اور نیز دیکھو تفاسیر شیعہ زیر آیات بالا وہ کیا لکھتے ہین کیا وہ مغفرة اور رزق کریم سے اس دنیا کا آرام مراد لیتے ہین یا عقبیٰ اور یوم آخرت کا سب مفسرین شیعہ اس سے مراد بہشت اور نعماء خلد لیتے ہین (عمدة البیان) صفحہ ۳۹۷ و ۱۰۸ پھر کیا حضرة عائشہ رضي اللہ عنہا کی نسبت اگر کوئی آیت اسی قسم قرآن کریم مین مذکور ہو تو اس کے اور معنے ہوجاوین گے - استغفر اللہ - استغفر اللہ کس قدر تعصب سے دل سیاہ ہوگئے ہین ہان یہ تو فرمائیے کہ صاحب الامر کس طرح حد جاری کرین گے کیا کوئی قاعدہ قرآن کریم مین ایسا بھی ہے کہ گناہ ایک امام کے وقت مین صادر ہوا - اور اس امام نے اس کو سزا نہ دی تو دوسرے ہزار سال کے بعد آخری امام آکر سزا دین - پھر کیا وہی امام شیعان جو عائشہ کے خوف سے فرار غار مین وہ کیسے سزا دین گے سالیکہ نکو سنت از بہارش ...... پیداست - مولانا یہ طلاق کیسے کیا بیٹا " ماں کو طلاق دے سکتا ہے - اور اس قسم طلاق کا ذکر قرآن مین کہاں ہے -

قولہ علی مرتضیٰ سے وہ لڑائی تھی جو نفس رسول تھا اس لئے وہ مومنہ نہین بلکہ مستحق لعنت ہے -

اقول - اس کا جواب حسب ذیل ہے -

(۱) اگر حضرت عائشہ نفس رسول سے لڑائی تو علی مرتضیٰ علیہ السلام ماں سے لڑا و ازواجہ امہاتہم

(۲) حضرت عائشہ بھی نفس رسول ہے (لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنات بانفسہم خیرا الخ) اس مین حضرة عائشہ کو نفس مومنین کہا گیا ہے پھر رسول خدا صلعم اول المومنین ہین حضرت عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی - دوسری صورت علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمة الزہرا افراد مومنین مین داخل ہین پھر عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی اور وہ نفس رسول ہے پس عائشہ بھی نفس رسول ہوئی (دیکھو اقلیدس کا اصل نمبر) تیسری صورت لقد جاءکم رسول من انفسکم اور اس عمومیت حکم مین عائشہ بھی داخل ہے -

(۳) نفس کا اطلاق محاورہ قرآن مجید مین خویش واقارب - قوم - نزدیکی - گھر والون پر بھی آیا ہے جعل لکم من انفسکم ازواجا و لا تخرجوا انفسکم من دیارکم فسلموا علی انفسکم - بعث فیہم رسولا من انفسہم - لقد جاءکم رسول من انفسکم - پھر حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے قریبی رشتہ دار ہونے مین کس کو انکار ہے -

(۴) بعد فیصلہ جنگ علی مرتضیٰ نے اسکو با صرار تمام مدینہ بھیج دیا اور درحقیقت مولا مشکلکشا کا یہ فعل اور سلوک اپنی ماں سے قابل قدر ہے اور مسلمات شیعہ کے ابطال پر وجدانی عملی دلیل جس کا معقول جواب اہل تشیع کے پاس قطعًا نہین ہان چند طفل تسلی تاویلین ہون تو کیا اس فعلی دلیل نے اہلاک مذہب تشیع کے لئے مہر لگا دی ہے

(۵) باوجود دسترس اور کامل قدرت کے علی مرتضیٰ کا طرز عمل یہ جب کہ عائشہ زندہ موجود تھی اور تمہارا سلوک یہ کہ باوجودیکہ تمہاری ماں ہے اور مومنہ ماں ہے اور فوت بھی ہوچکی پس غور کرو - ایک تو مومنہ ماں پر لعنت بھیجتے ہو اور بیشک کتاب مجید نے اس کو مومنات مین داخل کر کے شمار کیا ہے الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات یہ قرآن سے مخالفت ہوئی دوسری اتباع کا دعویٰ اور اس کے نقش قدم پر چلنا اس نے باوجود اس کے کہ حضرت عائشہ نے اس کے بالمقابل تلوار نکالی قابو پاکر عزت کی یا اقلا اعراض کیا اور تمہارا یہ عمل کہ اس پر جو مر چکی ہے لعنت بھیجتے ہو فعل علی سے مخالفت دوسری ہوئی -

(۶) آیت الذین یرمون المحصنات مین ایک اور پیشگوئی

خبریں

ریلوے پر نالش ـ ہائی کورٹ مدراس مین ایک نابالغ مسمی رتی لال کی طرف سے مدراس ریلوے پر پانچ لاکھ روپے کی نالش اس لئے کی گئی تھی کہ مستغیث کا والد مسمی کالیداس ریلوے پر سفر کرتا تھا۔ پل ٹوٹنے کا حادثہ ہونے سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس سے رتی لال کے گھر بار کا گویا کہ ستیاناس ہو گیا۔ عدالت نے بہت غور کے بعد قرار دیا ہے کہ ہرچند انتظام ریلوے کا کچھ قصور نہین تھا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر اس پل پر پٹرول کے قواعد کی بخوبی پابندی کی جاتی تو غالباً یہ حادثہ وقوع مین نہ آتا اس فروگذاشت کے لحاظ سے ریلوے پر ۳۴ ہزار روپیہ کی ڈگری کی گئی ہے تاپانچ لاکھ کے مقابلہ مین قلیل ہو لیکن تاہم ۳۴ ہزار کی رقم حقارت سے دیکھنے کے قابل نہ ہوگی استغاثہ کی طرف سے مسٹر ارڈلی نارٹن صاحب نے بڑی سرگرمی سے پیروی کی ہے۔ عجب نہین ہے کہ ریلوے کی طرف سے اور آگے تک اپیل کی جاوے پھر بیرسٹرون کی فیس مین بھی ہزارون روپے اٹھ گئے ہون گے یہ مقدمہ کئی مہینون سے چلتا تھا اور پیشیان ایکدرجن سے کم نہ ہون گی ٭

ٹرانسوال مین طاعون ـ ٹرانسوال کے صدر مقام جوہانسبرگ مین طاعون کا خوف ترقی پر ہے پریٹوریہ مین بھی اس کی وارداتین ہونے لگین طاعون کے باعث ہندوستانی زیادہ مرے لیکن فرنگی بھی جان بحق ہو رہے ہین تازہ خبر ہے کہ ۳۶۰ ہندوستانی آلودہ علاقہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو رہے ہین نئی بستی شہر سے ۲ میل کے فاصلے پر قائم کی گئی ہے آلودہ علاقے مین ہندیان کے رہنے کے کوٹھے جلا دئے جاوینگے اس سے طاعون کے ذرات بھی امید کہ معدوم ہو جاوینگے۔ ۲۵ تاریخ کو جوہانسبرگ مین ۶۹ دیسی اور ۹ فرنگی طاعون مین مبتلا ہوئے منجملہ ان کے پچاس دیسی اور پانچ فرنگی ہلاک ہو گئے ہین ٭

طاعون کی ترقی ہندوستان مین وبائے طاعون کی ترقی خوفناک پائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ مختتمہ ۱۹ مارچ مین چالیس ہزار ۵۲۸ فوتیان ہوئین ہفتہ سابق کی نسبت قریب ۸ ہزار کے زیادہ ہین خاص تعداد حسب ذیل ہین۔

پنجاب مین دس ہزار ۴۷۱ فوتیان بمقابلہ ۱۳۴۶۴ ہفتہ سابق کے صوبجات متحدہ مین ۹۴۲۷ بمقابلہ ۸۵۰۴ کے اضلاع بمبئی مین ۷۶۸۷ بمقابلہ ۷۱۴۰ کے بنگالہ مین ۴۷۹۰ بمقابلہ ۸۸۳۴ کے۔ ممالک وسطی مین ۴۰۸۴ بمقابلہ ۹۰۲۲ کے وسط ہند مین ۱۰۱۴ بمقابلہ ۵۵۹ کے۔ راجپوتانہ مین ۱۳۳۳ بمقابلہ ۶۲۱ کے کشمیر مین ۶۵۲ بمقابلہ ۵۰۴ کے شہر بمبئی مین ۸۴۹ بمقابلہ ۵۹۲ کے۔ شہر کلکتہ مین ۲۹۵ بمقابلہ ۲۳۰ کے پچھلے سال

اسی ہفتہ مین فوتیون کی تعداد ۲۹ ہزار ۲۳۷ تھی۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی شاخ یتیم خانہ کے لئے چھ ہزار کی امداد خزانہ غیب سے نصیب ہوئی۔ مسٹر آر ایچ بادی لینڈ پچھلے دنون لاہور مین فوت ہوئے انہون نے یتیم خانہ مذکور کو مستحق امداد کا خیال کر کے اس کی امداد کے لئے چھ ہزار روپیہ اپنی جائداد سے وصیت فرمایا تھا چنانچہ مسٹر بادی لینڈ کی جائداد کے ٹرسٹیون نے گورنمنٹ سے درخواست کی۔ اور گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ یہ رقم خزانہ مین جمع رہے اور اس کا مقررہ سود ماہ بماہ انجمن حمایت اسلام کے یتیم خانہ کے لئے دیا جاوے

سورت مین سخت آگ لگی ایک ہزار مکان راکھ ہو گئے

بمبئی مین چندہ دستگیری کھلا ٭

الہ آباد مین طاعون کا زور ہے یومیہ فوتیان سوا سو ڈیڑھ سو تک ہین۔

گورداسپور مین پچھلے ہفتہ ۱۱۸۹ طاعون سے مرے سیالکوٹ مین ۱۰۶۶۔ شاہ پور مین ۸۲۱ ٭

ہفتہ مختتمہ ۱۲ مارچ کل آمدنی ریلوے ہند ۷۲ لاکھ ۹۰ ہزار نوسو روپیہ تھی۔ (عام)

تین اقوام کا اتفاق یا اتحاد

جنگ روس و جاپان کے متعلق خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ حضور قیصر ہند ایڈورڈ معظم دام اقبالہٗ نے اس جنگ کی نسبت بہت افسوس کا اظہار کیا ہے جس سے آپ کی ہمدردی بنی نوع انسان کا اعلیٰ درجہ کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ کی کس قدر امنگ اور خواہش ہمارے بادشاہ کے قلب مین مرکوز ہے حضور ممدوح الشان نے ہیرلڈ دسٹوبلز صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران مین فرمایا کہ دو قومون کے مابین سررشتہ خرابی واقع ہو رہی ہے اس کی نسبت تمام قومی اخبارون کو چاہیے کہ متفق ہو کر اسکو گھٹانے کی کوشش کرین کیونکہ پریس کے ہاتھ مین آج کل یہ زور ہے کہ وہ اس قسم کی مشکلات کو گھٹا اور بڑھا سکتا ہے اور آپکو امید قوی ہے کہ تمام ممالک کے اخبارات جن مین انگلستان بھی شامل ہے ہمہ تن کوشان ہو کر اس فرض کو ادا کرینگے دوران کلام مین آپنے روس و جاپان مین لڑائی ہونے پر بہت درد اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے فرانس کے ساتھ اس وقت دوستی کو بہت مفید قرار دیا ہے اور یہ اس لئے نہین ہوا کہ فرانس اور انگلستان کے فوائد منفرد طور پر منظور ہین بلکہ بالخصوص اس لئے کہ عالمگیر امن امان کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے ٭

حضور ممدوح نے کہا کہ اگر جنگ ہند کے باعث پیچیدگیان پیدا ہوئین تو فرانس اور انگلستان کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا کہ جہان تک ہو سکے اس آگ کو ٹھنڈا کر نہین بجھا کو سکش کرین

حضور ممدوح کے اس بے ساختہ بیان کی تمام یورپ اور امریکا مین قدر کی گئی ہے اور فرانس مین تہ دل سے اس کی وقعت کو تسلیم کیا گیا ہے امید ہے کہ اب روس کے اخبارات کی مخالفت خود بخود فرو ہو جاویگی ٭

روسی اخبارون مین امریکن گورنمنٹ کی روش پر سخت اعتراض کیا گیا ہے اور بطور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ نے علیحدہ رہنے کی شرائط کی پابندی کما حقہ نہین کی بلکہ ایک طرح سے خلاف ورزی ہے۔ روس کی ان تند اور نیم سرکاری دھمکیون اور الزامون کے جواب مین امریکن پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب بہادر نے ایک ضروری حکم سررشتہ انتظامیہ کا شائع کیا ہے اس حکم مین تمام امریکن قوم کے لوگون سے التجا کی گئی ہے کہ اس لڑائی مین قطعی طور سے علیحدہ رہنا چاہیئے اور کسی کی طرفداری ہرگز نہ چاہیئے اس حکم نامہ مین روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جانے پر تہ دل سے اظہار رنج و افسوس کا فرمایا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ یہ لڑائی جلد ختم ہو جاوے گی دونون لڑائی کی طاقتون کو اپنا دوست سمجھنا چاہیئے آج کل کے زمانہ مین ریلوے اور تار برقی کے ذریعے سے تمام اقوام ایک دوسرے کی ہمسایہ سمجھی جا سکتی ہین اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ تمام بنی آدم کو برادرانہ اتحاد اور دوستی قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے اس اعلان کو تمام امریکن اخبارات نے شائع کیا ہے ٭

روسیون نے خبررسانی کا ایک محکمہ خاص تنگھائی مین قائم کیا ہے کہ یہان سے جاپانیون کی حرکات پر نظر رکھی جاوے ٭

ولاڈیوسٹک مین روسی کمانڈر نے باشندون کو تاکید کی ہے کہ وہ ہرگز نہ بھاگین وہین رہین اور خوراک کا انتظام خود کرین کم سے کم جن کے پاس ۸ ماہ کی خوراک کا سامان ہو وہ ضرور رہین ٭

۲۷ مارچ کو جاپانیون نے پھر محاصرہ کی کوشش کی لیکن روسی تاڑ گئے اور خبردار ہو گئے مگر تاہم ایک تارپیڈو بوٹ روسیون کا غرق ہو گیا۔

یالو و پنگیانگ کے درمیان روسی فوجین واپس ہٹ گئین چالیس ہزار جاپانی فوج معہ توپ خانہ آئی تھی ٭

۸۰۰۰ ہزار جاپانی فوج جنسان سے براہ کوہستان نیگوڈک کو گئی وہان سے آگے پنگیانگ ہے۔

روسیون کا ایک گروہ اس لئے سرحد پار ہوتا ہوا پکڑا گیا کہ جنگی قواعد کی پابندی برداشت نہ کر سکا اس مین سے تین عورتون کو توپ سے اڑایا گیا اور ۳۰ آدمی قید کئے گئے ہین

روس مین جنگی بیڑے کی درستی کے لئے قومی چندہ کھلا ہندرہ لاکھ

نوٹ سیٹھ زیر طبع ہے۔ مسرالنہا دو نین دوبارہ چھپکر طیار ہو گئی قیمت وہی ار علاوہ محصولڈاک ٭ برادران احمدیہ سے التماس۔ سید عبدالمجید صاحب عرب بغدادی اپنی بعض ضروریات

بہی ہے یعنی پہلی تہمت اسپر زنا کی لگائی گئی - اس پر بھی لعنت کی گئی اور اب تہمت دوسری شیعون نے لگائی کہ وہ مومنہ نہین ہے اس لئے انپر بھی لعنت ہے غور کرو یرمون اور دیگر الفاظ آیت پر فتدبر -

اس کے بعد مولویصاحب ساکت ہو گئے درمیانی آیت تطہیر پر بھی انہون نے بحث کی تھی انشاء اللہ اس کو علیحدہ پہر لکہون گا یہان پر درج کرنا نہین چاہتا -

(نذر علی از پنیا ور)

میرٹھی ضمیمہ شحنہ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

مین البدر کے معزز ناظرین کا بہت ہی ممنون ہون جنہون نے شحنۂ ہند کی سہ ماہی رپورٹ کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے تاکیدین کی مین بلا کسی تحریک کے اس خدمت کے لئے حاضر تہا اور ہون صرف اس بات کی انتظار مین تہا کہ میری اگلی نوشتی کا میرٹھ سے کیا جواب نکلتا ہے کیونکہ مین نے تمام علمی اعتراضون کا جواب دیکر تمام حجت کر دیا وہان صدائے برخاست والا مضمون ہے جس سے صاف کھل گیا کہ ان لوگون کو تحقیق منظور نہین بلکہ محض تمسخر و استہزا مطلوب ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون - شحنۂ ہند کا ایڈیٹر ایک طرف حضرت مرزا صاحب سے اس لئے مخالفت ظاہر کرتا ہے کہ ان پر قرآن کریم کی آیات کیون نازل ہوتی ہین اور وہ کیون الہام کے مدعی ہین حالانکہ یہ دروازہ بالکل بند ہو چکا دوسری طرف خود اپنے الہام میں بعض آیات قرآنی ہین - بہلا کوئی اس بہلے مانس سے پوچھے کہ یہ کیا انصاف ہے تعجب ہے کہ شحنۂ ہند کے ناظرین ایسے بھولے ہین کہ بالکل نہین سمجھتے اور اس سے سوال نہین کرتے کہ تمپر کیون آیات قرآنی نازل ہوتی ہین - اور کیا وجہ ہے کہ تمہین شریک نبوت نہ ٹہرایا جاوے پہر دوسرا اعتراض اسکا یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب پیشگوئی کر کے عالم الغیب ہونیکا دعویٰ کرتے ہین حالانکہ یہ خود بہی پیشگوئی کرتا ہے اور پہر بڑے زور سے - چنانچہ ۲۴ - اکتوبر ۱۹۰۳ء کے ضمیمے مین لکہا ہے "ہم پہر علی الاعلان پیشگوئی کرتے ہین کہ مقدمات متذکرہ حسب مراد فیصل نہ ہون گے -" اس کا کذب کچہ تو ظاہر ہو چکا ہے اور کچہ آئندہ بفضلہ تعالےٰ ہو جاویگا مگر یہ پیشگوئی کیسی ؟ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد - ۸ دسمبر کے پرچے مین لکہتا ہے کہ ہم کو تو غیب دانی اور پیشگوئی کا دعویٰ نہین ہے - اگر یہ ٹہیک ہے تو پہر پیشگوئی کیون کرتے ہو ؟ پہر ایک اور افترا کیا ہے اور بہتان باندھتے ہوئے مطلق خدا کا خوف نہین کیا "مرزاجی ہر سال پیشگوئی کرتے ہین کہ ضمیمہ بند ہو جاویگا" لاحول ولا قوۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیا ضرورت ہے کہ ضمیمہ کے لئے پیشگوئی کرین یا اس کے بند ہو جانے کی دعا کرین وہ اس سید المعصومین خاتم الخلفاء کو کیا نقصان پہنچا سکتا ہے ہان اگر کچہ نقصان کرتا ہے تو اپنا ہی مین جہان تک مجھے علم ہے کہہ سکتا ہون کہ حضرۃ مرزا صاحب کی محفل مبارک مین تو ضمیمہ کا کبہی ذکر بہی نہین ہوا بلکہ ہم احمدی تو ضمیمہ کے جاری رہنے پر خوش ہین - کیونکہ اس سے فریقین کی اخلاق کا موازنہ کرنیکا موقعہ حق جو طبائع کو ملتا ہے جب تک رات نہ ہو دن کی کیا قدر ہو سکتی ہے ہماری احمدی ....الی جہان ضمیمہ آتا ہو وہان ضرور البدر کا پرچہ پہونچانے کی کوشش بہی کیا کرین تا کہ ان کو معلوم ہو کہ تقویٰ اور احسان کی راہون پر قدم مارنے والی .... کونسی جماعت ہے کیونکہ برتن سے وہی نکلتا ہے جو اس مین ہو مگر افسوس تو یہ ہے کہ شحنۂ ہند اس کی پیش بندی پہلے ہی کر رہا ہے وہ یہ نصیحت کیا کرتا ہے کہ دیکہو مرزائیون سے وفات مسیح کے متعلق بحث نکرنا یہ صرف اس لئے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ کوئی شخص احمدیون سے اس بحث مین جیت نہین سکتا اب اس نے یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ مرزائیون سے ملاقات نرکھین اور جو کچہ پوچھنا ہو اپنے علماء سے پوچھین - اس کی بہی یہی وجہ ہے کہ شاید ہمارا پول نہ ظاہر ہو - مگر کیا وہ باوجود اس قدر بندشون کے سعید روحون کو مسیح موعود کے آستانے پر گرنے سے روک سکتا ہے ہرگز نہین واللہ ثم تاللہ لو زد الجنس یمیل الی الجنس شحنۂ ہند کو بعض نامہ نگار بہی ایسے ہی ملے ہین جو کہ تمسخر و استہزا اور گالیان دینے مین اپنا مد مقابل نہین رکھتے اور واقعی ہم ان کے مقابلے مین ہار ماننے کو طیار ہین - یکم فروری کے ضمیمے مین دو نظمین چہپی ہین ان مین تہذیب کا خون کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا گیا افسوس کہ مین اس کا ایک شعر بہی نقل نہین کر سکتا - کیا یہی شیوہ ایمانداری و اتقا ہے ! کیا یہی حیا و شرم کا تقاضا ہے استغفر اللہ - !

شحنۂ ہند کے ایڈیٹر مدعی تو ہین مجدد السنہ مشرقیہ ہونے کے ! مگر یہ نہین بتاتے کہ آپکے ظہور کی خبر کونسی حدیث مین تھی ! یا خود ساختہ خطاب ہے زیادہ سے زیادہ آپ کوئی قدرت دکہا کر موجد بن سکتے تھے ! نہ کہ مجدد اور پہر السنہ مشرقیہ کی بہی ایک ہی کہی خواہ پوری طور سے فارسی و عربی کے محاورات جدیدہ سے کبہی آگاہ نہ ہون - حضور والا نے ایک کتاب پر ریویو لکہا ہے - کتاب تو جس پایہ کی ہے وہ مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے کہ اس کے مولف کو عبارت لکہنے کا بہی سلیقہ نہین - اور خود ہی اپنی تردید آپ کرتے ہین مگر اسپر علم و فضیلت کے مدعی اور کہتے ہین دیکہا تم نے کیسا دندان شکن جواب دیا ہمارے میرٹھی بہائی اس کتاب کو دیکہکر ضرور ہنستے ہون گے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کے معنے خلاصۃ التفاسیر سے لکہا ہے پہر جب وفات دی تو نے مجہے تہا تو محافظ ان پر پہر آگے چل کے لکہتا ہے یعنی جب تو نے مجہے آسمان پر بلا لیا تو پہر تو ہی نگہبان تہا - اتنا خیال نہین کیا وفات کے معنے آسمان پر بلانے کے ہین ؟ اس کا ریویو پڑہئے تحمدک یا من انزل علینا الخ اور پہر اگلا فقرہ ہے و نصلی علی من ارسل الینا - تقابل کا خیال کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ خدا پر درود پڑہنے شروع کر دیا ہے اور پہر اس کے ساتہہ النبی الامی کا شوشہ جس کی صفت ہے حسنہ الصبیح - اب تقاضائے بلاغت تو یہ تہا کہ نبی کو امی کہا تو اس کے علم و عرفان کا ذکر کرتا - مگر نہین قافیے کی رعایت کا خیال ایسا دوڑا کہ حسن کی تعریف بے موقعہ لے دوڑے - اس کے بعد پہر خدا کی صفت شروع کر دی ہے سیدنا ابن مریم المسیح حالانکہ اپنے رسول کریم صلعم کے ساتہہ سیدنا لکہنا ضروری نہین سمجہا نجی من القتل والصلب القبیح - گویا قتل تو بہتر تہا صلب قبیح ... تہا - یا محض رعایت سجع فرحبا لک کیون نہ ہو آخر بڑے دور سے مسافت طے کر کے جو آئے ہین بینت بناء رفیعا الذی بازاء صولتہ وجبروتہ بناء کی صفت صولت و جبروت سے ایجاد شدہ سے کم نہین - تزلزلت وانہدم دیارا یہ دیارا چہ معنے وارد - کیا لازم فعل کا بہی مفعول ہوتا ہے - پہر کامنن عمارتہ المبینۃ لکہا ہے یہ لا ضمیر راجع ہے دیار کی طرف جو دار کی جمع ہے سبحان اللہ - المحل ثلثہ شیعا یہ شیعا ہی عمارت کی صفت ہے سچ فرمایا پہر لکہتے ہین وسنت خاتم المرسلین الذین شانہ لا نبی بعدی یہ الذین کبہی برمحل فرمایا خیر یہ ایک سرسری نظر ہے باوجود اسکے ہم ذاتی ادعائے مجددیت ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اب پہر ضمیمہ کے جواب کا سلسلہ شروع کرنے والے ہین ٭

(احمدی گجراتی)

نوٹ - چونکہ خاکسار ایڈیٹر ایک ضروری کام کے لئے قریب ایک ہفتہ کے قادیان سے باہر رہا ہے اس لئے اخبار ۸ صفحہ پر ملا کی

خبرین ⁂

ریلوے پر نالش ۔ ہائی کورٹ مدراس مین ایک نابالغ مسمی رتی لال کی طرف سے مدراس ریلوے پر پانچ لاکھ روپے کی نالش اس لئے کی گئی تھی کہ مستغیث کا والد مسمی کالیداس ریلوے پر سفر کرتا تہا۔ پل ٹوٹنے کا حادثہ ہونے سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس سے رتی لال کے گھر بار کا گویا کہ ستیاناس ہو گیا۔ عدالت نے بہت غور کے بعد قرار دیا ہے کہ ہرچند انتظام ریلوے کا کچھ قصور نہین تہا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر اس پل پر پٹرول کے قواعد کی بخوبی پابندی کی جاتی تو غالباً یہ حادثہ وقوع مین نہ آتا اس فرد گذاشت کے لحاظ سے ریلوے پر ۳۳ ہزار روپے کی ڈگری کی گئی ہے تہا پنج لاکھ کے مقابلہ مین قلیل ہو لیکن تاہم ۳۳ ہزار کی رقم حقارت سے دیکھنے کے قابل نہ ہوگی استغاثہ کی طرف سے مسٹر ارڈلی نارٹن صاحب نے بڑی سرگرمی سے پیروی کی ہے ۔ عجب نہین ہے کہ ریلوے کی طرف سے اور آگے تک اپیل کی جاوے پہر بیرسٹرون کی فیس مین بھی ہزارون روپے اڑ گئے ہون گے یہ مقدمہ لمبی مہینون سے چلتا تہا اور پیشیان ایک درجن سے کم نہ ہون گی ⁂

ٹرنسوال مین طاعون ۔ ٹرنسوال کے صدر مقام جوہانسبرگ مین طاعون کا خوف ترقی پر ہے پریٹوریہ مین بھی اس کی وارداتین ہونے لگین طاعون کے باعث ہندوستانی زیادہ مرے لیکن فرنگی بھی جان بحق ہو رہے ہین تازہ خبر ہے کہ ۳۶۰ ہندوستانی آلودہ علاقہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو رہے ہین نئی بستی شہر سے ۱۲ میل کے فاصلے پر قائم کی گئی ہے آلودہ علاقے مین ہندیون کے رہنے کے کوٹھے جلا دئے جاوین گے اس سے طاعون کے ذرات بھی امید کہ معدوم ہو جاوین گے۔ ۲۵ تاریخ کو جوہانسبرگ مین ۲۹ دیسی اور ۹ فرنگی طاعون مین مبتلا ہوئے منجملہ ان کے پچاس دیسی اور پانچ فرنگی ہلاک ہو گئے ہین ⁂

طاعون کی ترقی ہندوستان مین وبائے طاعون کی ترقی خوفناک پائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ مختتمہ ۱۹ مارچ مین چالیس ہزار ۵۲۷ فوتیان ہوئین ہفتہ سابق کی نسبت قریب ۴ ہزار کے زیادہ ہین خاص تعداد حسب ذیل ہین ۔

پنجاب مین دس ہزار ۲۷۱ فوتیان بمقابلہ ۱۳۴۲۶ ہفتہ سابق کے صوبجات متحدہ مین ۹۴۲۷ بمقابلہ ۸۵۰۴ کے اضلاع بمبئی مین ۷۶۰۷ بمقابلہ ۷۱۴۰ کے بنگالہ مین ۴۷۹۰ بمقابلہ ۴۳۸۸ کے۔ ممالک وسطی مین ۲۸۰۴ بمقابلہ ۲۲۹۰ کے وسط ہندمین ۱۰۱۴ بمقابلہ ۹۵۵ کے۔ راجپوتانہ مین ۱۳۳ بمقابلہ ۱۲۱ کے کشمیر مین ۵۲۶ بمقابلہ ۴۰۵ کے شہر بمبئی مین ۸۴۹ بمقابلہ ۹۲۵ کے۔ شہر کلکتہ مین ۲۹۵ بمقابلہ ۲۳۰ کے پچھلے سال اسی ہفتہ مین فوتیون کی تعداد ۲۹ ہزار ۲۳۶ تھی۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی تفضیلی تناخ یتیم خانہ کے لئے چھ ہزار کی امداد خزانہ غیب سے نصیب ہوئی ۔ مسٹر آر ایچ بادی لینڈ پچھلے دنون لاہور مین فوت ہوئے انہون نے یتیم خانہ مذکور کو مستحق امداد کا خیال کرکے اس کی امداد کے لئے چھ ہزار روپیہ اپنی جائداد سے وصیت فرمایا تہا چنانچہ مسٹر بادی لینڈ کی جائداد کے ٹرسٹیون نے گورنمنٹ سے درخواست کی ۔ اور گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ یہ رقم خزانہ مین جمع رہے اور اس کا مقررہ سود ماہ بماہ انجمن حمایت اسلام کے یتیم خانہ کے لئے دیا جاوے

سورت مین سخت آگ لگی ایک ہزار مکان راکھ ہو گئے بمبئی مین چندہ دستگیری کھلا ⁂

الہ آباد مین طاعون کا زور ہے یومیہ فوتیان سوا سو ڈیڑھ سو تک ہین۔

گورداسپور مین پچھلے ہفتہ ۱۱۰۹ طاعون سے مرے سیالکوٹ مین ۱۰۶۶ - شاہ پور مین ۸۲۱ ⁂

ہفتہ مختتمہ ۱۲ مارچ کل آمدنی ریلوے ہند ۲۷ لاکھ ۹۰ ہزار نوسو روپیہ تھی ۔ (عام)

تین اقوام کا اتفاق یا اتحاد

جنگ روس و جاپان کے متعلق خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ حضور قیصر ہند ایڈورڈ معظم دام اقبالہ نے اس جنگ کی نسبت بہت افسوس کا اظہار کیا ہے جس سے آپ کی ہمدردی بنی نوع انسان کا اعلیٰ درجہ کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ کی کس قدر امنگ اور خواہش ہمارے بادشاہ کے قلب مین مرکوز ہے حضور ممدوح الشان نے بیرن ڈسٹوبلز صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران مین فرمایا کہ دو قومون کا باہمی سرد ستی خرابی واقع ہو رہی ہے اس کی نسبت تمام قومی اخبارون کو چاہئے کہ متفق ہو کر اسکو گھٹانے کی کوشش کرین کیونکہ پریس کے ہاتھ مین آج کل یہ زور ہے کہ وہ اس قسم کی مشکلات کو گھٹا اور بڑھا سکتا ہے اور آپکو امید قوی ہے کہ تمام ممالک کے اخبارات جن مین انگلستان بھی شامل ہے ہمہ تن کوشان ہو کر اس فرض کو ادا کرین گے دوران کلام مین آپنے روس و جاپان مین لڑائی ہونے پر بہت دردا ور افسوس کا اظہار فرمایا ہے فرانس کے ساتھ اس وقت دوستی کو بہت مفید قرار دیا ہے اور یہ اس لئے نہین ہوا کہ فرانس اور انگلستان کے فوائد منفردا پر منحصر مین بلکہ بالخصوص اس لئے کہ عالمگیر امن امان کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے ⁂

حضور ممدوح نے کہا کہ اگر جنگ ہند کے باعث پیچیدگیان پیدا ہوئین تو فرانس اور انگلستان کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا کہ جہان تک ہو سکے اس آگ کو ٹھنڈا کر نیمین جدوکوشش کرین حضور ممدوح کے اس بے ساختہ بیان کی تمام یورپ اور امریکا مین قدر کی گئی ہے اور فرانس مین تہ دل سے اس وقعت کو تسلیم کیا گیا ہے امید ہو کہ اب روس کے اخبارات کی مخالفت خود بخود فرو ہو جاویگی ⁂

روسی اخبارون مین امریکن گورنمنٹ کی روش پر سخت اعتراض کیا گیا ہے اور بزور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ نے علیحدہ رہنے کی شرائط کی پابندی کما حقہ نہین کی بلکہ ایک طرح سے خلاف ورزی ہے۔ روس کی ان تند اور نیم سرکاری دہمکیون اور الزامون کے جواب مین امریکن پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب بہادر نے ایک ضروری حکم سررشتہ انتظامیہ کا شائع کیا ہے اس حکم مین تمام امریکن قوم کے لوگون سے التجا کی گئی ہے کہ اس لڑائی مین قطعی طور سے علیحدہ رہنا چاہئے اور کسی کی طرفداری ہرگز نہ چاہئے اس حکم نامہ مین روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جانے پر تہ دل سے اظہار رنج و افسوس کا فرمایا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ یہ لڑائی جلد ختم ہو جاوے گی دونون لڑائی کی طاقتون کو اپنا دوست سمجھنا چاہئے آج کل کے زمانہ مین ریلوے اور تار برقی کے ذریعے سے تمام اقوام ایک دوسرے کی ہمسایہ سمجھی جا سکتی ہین اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ تمام بنی آدم کو برادرانہ اتحاد اور دوستی قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے اس اعلان کو تمام امریکن اخبارات نے شائع کیا ہے ⁂

روسیون نے خبر رسانی کا ایک محکمہ خاص تنگھائی مین قائم کیا ہے کہ یہان سے جاپانیون کی حرکات پر نظر رکھی جاوے ⁂

ولاڈیوسٹک مین روسی کمانڈر نے باشندون کو تاکید کی ہے کہ وہ ہرگز نہ بہاگین وہین رہین اور خوراک کا انتظام خود کرین کم سے کم جن کے پاس ۸ ماہ کی خوراک کا سامان ہو وہ ضرور رہین ⁂

۲۷ مارچ کو جاپانیون نے پھر محاصرہ کی کوشش کی لیکن روسی تاڑ گئے اور خبردار ہو گئے مگر تاہم ایک تارپیڈو بوٹ روسیون کا غرق ہو گیا۔

یالو و پنگیانگ کے درمیان روسی فوجین واپس ہٹ گئین چالیس ہزار جاپانی فوج معہ توپخانہ آئی تھی ⁂

۸۰۰۰ ہزار جاپانی فوج جنسان سے براہ کوہستان نیگوٹک کو گئی وہان سے آگے پنگیانگ ہے۔

روسیون کا ایک گروہ اس لئے سرحد پار ہوتا ہوا پکڑا گیا کہ جنگی قواعد کی پابندی برداشت نکر سکا اس مین سے تین عورتون کو توپ سے اڑایا گیا اور ۳۰ آدمی قید کئے گئے ہین روس مین جنگی بیڑے کی مرمت کے لئے قومی چندہ کھلا ہے دو لاکھ ...

نوٹ پیچھے زیر طبع ہے۔ سر الشہادتین دوبارہ چھپکر طیار ہو گئی قیمت وہی ہے علاوہ محصولڈاک ⁂ برادران احمدیہ سے التماس ۔ سید عبدالمجید صاحب عرب بغدادی اپنی بعض ضروریات

فہرست مبائعین حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جنہوں نے طاعون کے سبب سے بذریعہ خطوط بیعت کی

ساکن ٹبہ معماراں شہر سیالکوٹ
شاہ بیگم زوجہ دیوان شاہ صاحب
زینب بی بی والدہ " "
رضیہ بیگم دختر " "
رقیہ بیگم دختر " "
محرم بی بی زوجہ چراغ سید بختاور
دختر چراغ سید
محمد نوید ولد چراغ شاہ
علی جعفر ولد چراغ شاہ
نذیر بیگم دختر چراغ شاہ
جنت بی بی زوجہ خیر علی شاہ احمدی

ساکن گھنوکے ضلع سیالکوٹ
میاں عطر دین ولد الٰہی بخش
محمد دین ولد احمد
نتھا ولد کریم بخش
علی محمد " "
غلام محمد نتھے خان
شہاب الدین ولد بہولا
محمد دین ولد الہ دتا
محمد خان ولد فتح محمد
اہلیہ کرم الٰہی ولد علی محمد ساکن قلعہ صوبا سنگھ
عمر الدین ولد قادر بخش " "
الہ رکھا ولد غلام کشمیری " "
عبد الحق " غلام محمد " "
الہ دتا ولد جواہر گھٹیالیاں
مولا داد ولد شاہ محمد سکنہ بہوڑی
الہ بخش ولد جیون ساکن گھنوکے
دولو " بوڑا " "
کریم بخش " محکم الدین " "
نبی بخش " بوٹا " "
امام الدین " الٰہی بخش " "
محمد بی بی بنت دولو جٹ " "
سہاگن زوجہ شمس الدین " "

[illegible]

سردار ولد دھلو ساکن گھنوکے
سربلند " جلال الدین "
شہاب الدین فضل "
غلام محمد " حاکم "
شاہ ب ولد بہولا "
چوغطہ عمر بخش "
وزیرا ولد " "
پیراندتا ولد رحیم بخش "
پیراندتا ولد جیون
حافظ صوبا ولد فضلدین "
خیر الدین صاحب "
شادی ولد روڈا "
بوٹا ولد نتھا "
نواب الدین ولد علم الدین
علی گوہر ولد سردار
اننا " احمدیار
میاں فضلدین ولد دتا
الٰہی بخش ولد فضل دین "
محمدو ولد بڈھا ۔ دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
علی گوہر ولد منگل "موٹری"
نبی بخش ولد دولو بہنی
نورو ولد فاور سنام
بدر الدین مالیر کوٹلہ
شیرو بہنی
قادر دین سندہی غنکا
نواب ولد کیسر
کبیر خان ۔
فتح دین
بانی شاہ پور وسوہا
علی محمد ولد لیکھ اٹھوال ۔ گورداسپور
عبد الجلیل ولد قدرت خان قادیان
اہلیہ الہ دتا اریالہ جنگو جہلم
محمد دین ولد قادر بخش سنگوئی

عبد الکریم ولد میاں محمد دین چکوالہ
برکت علی نتھو غلام نبی
امام الدین ولد حزایار باسی والہ سیالکوٹ
جمال الدین ورسیر امین پور
محمد حسین ولد محمد غوث مڑپی
فضل داد ولد ولاینا
عبد السلام سہارنپور
محمد سالم انیری ضلع منٹگمری
الہ دتا ولد مراد بخش ڈہولن سیالکوٹ
امام الدین
ماہیا

فضل دین ولد نتھا ساہنر
محمد دین فضلدین
احمد دین ولد محمد رمضان "
ضلع سیالکوٹ

[illegible]

نقل چٹھی جو ایک فوجی افسر صاحب کی طرف سے مرحوم رحمت علی صاحب کو ان کے حسن خدمات کے اعتراف میں لکھی گئی تھی

Camp Burao
6th Aug. '03

Hospital Assistant Rahmat Ali served with the Punjab Mounted Infantry from Nov. '02 to July 1903 and I have great pleasure in acknowledging his services. He has given every satisfaction. His tact has endeared him to the men and we officers have always had the highest opinion of him and we are sorry to lose him.

He has had a long time knocking about in these parts and deserved a well-earned rest. He is anxious to get Civil appointment, and I trust will succeed and I confidently recommend him to His Majesty's Consul-General

(Sd) G. W. Rawlins
late Comdt. P. M. I.

True Copy
Mumtaz Ali Khan
B/69 Native Field Hospital
2nd. Brigade
Somali Land Fd. Force.
Via Aden & Berbera.

ترجمہ

کیمپ بوراٹو
۱۶۔ اگست ۱۹۰۳ء

رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری کے ساتھ نومبر ۱۹۰۲ء سے جولائی ۱۹۰۳ء تک کام کرتا رہا ہے اور مجھے اس کی خدمات کا اعتراف کرنے میں نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے وہ ہر طرح سے اپنے کام میں قابل قدر تسلی اور تشفی دکھا چکا ہے اور اس کے پیشہ اور سلوک نے تمام آدمیوں کو گرویدہ بنا لیا ہے اور ہم افسر ان اس کی نسبت ایک اعلیٰ حسن ظن رکھتے ہیں اور اس کی علیحدگی پر متاسف ہیں ۔ وہ عرصہ دراز سے ان اطراف میں مختلف جگہ کام کرتا رہا ہے اور وہ مستحق ہے کہ اس کو وہ آرام دیا جاوے جس کو اس نے بڑی محنت سے کمایا ہے وہ کسی سول ملازمت کا اب خواہشمند ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو جاوے گا اور میں بڑے وثوق سے اعلیٰ حضور قیصر ہند کے کونسل جنرل کی خدمت میں سفارش کرتا ہوں ۔

دستخط ۔ جی ۔ ڈبلیو ۔ رالنسن
مینیجر
سابق کمانڈنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور نیز ایک دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دے دی ہے اور جو کچھ ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات انمیں درج ہیں انپر عمل کر نیسے انسان بحث نہیں رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور اسکے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین قلابے ملا دئے ہیں اور اسکے مشاق کو گویا خدائی کی کل ہلا نیوالا اقرار دیدیا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیاتِ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ ہے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے ہیں اگر طریق عمل وغیرہ کی نسبت کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - یہ جواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی ہے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کا جواب اس میں دیا گیا ہے ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد - اور خروج دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو ۸

سر مکتوم یہ مولوی صاحب موصوف کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویا ئے صالحہ جسمیں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرت مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۲۳ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرت مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لیکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱

الہامی دعا - رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱

کامن سیجالی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ۱

نظم برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ” ” ”

رد تثلیث فرقہ احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ۱ فی تولہ اوسط قسم ۱ تاجروں کو

سرالشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ دس آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو اب مسیح موعود ع کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ بھی

الفرقان شاہ جہانپور سے ایک رسالہ بنام الہ بادان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ خزانہ ہے ۲۰×۲۶ کی تقطیع پر چھپا ہوا ہے قیمت صرف

دفتر البدر سے ملسکتا ہے

عکسی تصویر حضرت اقدس ۱۲ - ۸ سائز پر کیبنٹ سائز پر

مذکورہ بالا اشتہار کو حوالہ سے درخواستیں بنام منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) حجم اخبار کا ہفتے میں ۱۶ صفحے ہیں جس میں ٹائیٹل پیج شامل ہے وہ فالتو صفحے حسب امتحان چند ماہ اشتہاروں کے لئے ازدیاد میں بعض تاریخوں پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی بڑھائے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبروں میں وضع کر لئے

(۲) مضامین البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات طیبہ اور ڈائری ہے جو ہفتہ بھر کا بیان ہوتی ہے اور دیگر مضامین آپ کی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ علما اور اولیاء معرفت کے سلسلہ احمدیہ کی نسبت اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن کریم کا خلاصہ اور جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے ضروری مضامین تردید مذاہب باطلہ اور البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ...... اور راستبازوں وغیرہ۔

(۳) اوقات اشاعت اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی ۶ - ۱۳ - ۲۰ - ۲۷ ہیں اور حتی الوسع پوری دیانتداری اور کوشش کی جاوے گی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی لحاظ سے کارخانہ ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) خط و کتابت کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہیں۔

(۵) عدم رسید اخبار اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار نہ پہنچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) تبدیل پتہ تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتا بدلنا ہو وہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ وار نہیں۔

(۷) چندہ سالانہ پیشگی اگر یکلخت ادا کر کے خود ارسال کیا جاوے تو ۳ روپیہ پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی انگریزی برٹش فارن لکھ جو ہندوستان کے باہر ہے - جو خریدار ایک ماہ بعد ادا کرے گی قیمت

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب پٹیالوی نے کمال محنت کر کے فرما کر اسلاح حضرت مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو دکھلا کر لکھا ہے حضرت مسیح الزمان نے ذکر فرمایا اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ شیریں زبان ہے قرآن کے نکات خوب بیان کئے ہیں ... حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی ہے ... جو خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ... بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے بلا جلد پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۲ **المشتہر** خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام منڈاوری ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں۔

نیو ڈیزائن کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کوفت گری کا کام کرتے قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور سیل لگا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے ... بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں ... **نمبر ۱** ... سنہری ... **نمبر ۲** ... نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ... **نمبر ۳** ... نام بھی چاندی کا قیمت ... انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ... پتہ ایس جی - ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی و شہری ٹیکہ لنگی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر طرح گیس لیمپ پٹی کمر بند سواران و سپاہیانہ دیا ... ہر طرح کے جوتے خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ ڈگر کابلی اور شوز دیسی انگریزی ... پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی ... مراد آبادی کلو ... خورد و کلاں زنانہ مردانہ اور زنانہ لکڑی کے اور سینگ کے ہر قسم قفل ہر قسم خورد و کلاں ... ہر قسم کی ... دوائیں ہر قسم کی چاقو دیسی دولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی ایجنٹ کو تاجنا میچھا بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں محمد افضل و معراج الدین صاحب پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بدر ہے یہ بجز احمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداران بدر کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بقا اور شان کی تکمیل اور ذمہ داری کو ملحوظ رکھ کر اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت ہے اشاعت بہت قلیل اور شان ناتکمیل ہے اور کارکن زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوت اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرگرمی کر کے خوش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے ذمہ دار بنا دیں اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضاء و قدر سے ہر ایک لاچار ہے۔ مینیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
مقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ نزد ما راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ مع دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ کو دیا تھا - نومبر دسمبر ۱۹۰۳ تک اسکو چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ ابتداء اپنے پورے معنوں کو ساتھ ہے پس چہاردہم سال کی یادگار میں جو آپکی فتح و نصرت کا نشانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ہے۔

احمدی شعراء کی خدمت میں ضروری التماس

البدر مین مندرجہ نظر یردان سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید رضی کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہین اور واقعی مین یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے مین اپنے احمدی برادران سے جو کہ شعر گوئی کے فن مین بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہین ملتمس ہون کہ ان مین سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماوین اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر مین قادیان ارسال کرین یہان پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کرکے جو بسنی نظم علیحدہ علیحدہ زبان مین اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی شکل مین چھاپا جاویگا اور امید ہے کہ مقبول نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔

(محمد افضل)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جالندھر سے ایک ماہ کے لئے فیروزپور تبدیل ہوگئے۔ آئے دن کی تبدیلی اگرچہ موجب تکالیف بھی ہوتی ہے مگر امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اسے اپنے لئے حسنات کا ایک بڑا ذریعہ تصور فرماوینگے گذشتہ ایام مین جبکہ خاکسار ایڈیٹر لاہور مین تھا اور ڈاکٹر صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی تھی تو آپنے بعض معترضین کے اس اعتراض پر کہ شیطان کے خارجی وجود کا ثبوت کیا ہے ایک بہت ہی قابل قدر اور لطیف خیال کا اظہار فرمایا جسے عنقریب احمدی احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلم کے ہی ذریعہ سے البدر کے کالمون مین ملاحظہ فرماوینگے۔

طاعون کا علاج تو ہمات نہین آج کل تحصیل پھیرو مین عام طور پر طاعون کا زور شور ہے جاہل لوگ تو بوجہ جہالت کے غیر مشروع کامون مین لگے ہی رہا کرتے ہین اور قبرون پر جانا اور ماتھا رگڑکر آہ وزاری کرنا اور اپنے جاہل پیرون سے قسم قسم کے دم چھوہ کرانا تو ان کے نزدیک ایک جائز بلکہ واجب طریق ہے مگر تعجب ان علماء پر ہے جو علاوہ صوفی ہونے کے اہل شرع اور مولویت کا بھی دعوی رکھتے ہین وہ بھی اس آفت آسمانی سے رہائی پانے کے واسطے کئی ایک ناجائز کام کر رہے ہین کہ جنپر ایک سلیم الفطرت انسان کا پشہ کے برابر بھی اعتقاد نہین نہ سکتا یہان موضع چاوہ مین بھی بمشورہ چند مولویان پہلے تو عام لوگون اور معصوم بچون کو کئی منتر سکھوائے گئے جن کا بیان بیان کرنا موجب طوالت ورنج ہے۔ پھر کئی ایک اسی قسم کے تعویذ منگواکر لوگون کے گلے مین لٹکائے گئے۔ اب چوتھے دن سے ایک نرالی قسم کا عمل شروع ہے وہ یہ ہے کہ ایک تعویذ کو نقارے سے باندھکر مسجد کی چھت پر رکھکر دن رات لگاتار باوضو ہونیکی حالت مین بجاتے رہتے ہین اور اس بات کی سخت پابندی ہے کہ بالکل آواز مین وقفہ نہ پڑے اگلے دن ایک ڈنکا چوک گیا تھا۔ جسکا فدیہ یہ قرار پایا کہ بجائے تین دن بجانے کے چار دن تک بجایا جاوے۔ چنانچہ ایک دوسرا نقارہ بھی طیار کرکے رکھا گیا ہے تاکہ اگر یہ پھٹ جاوے تو جھٹ دوسرے کو لےلینے تک جاوین کئی آدمی اس کام پر تعینات کئے گئے ہین جوکہ نوبت بہ نوبت اس کار خیر کو سر انجام دیتے ہین ابھی تک تو مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ۔ والا معاملہ ہو رہا ہے اور یہ نقارہ کوچ کا نقارہ بنا ہوا ہے دیکھئے آگے آگے ہوتا ہے کیا

بھلا یہ عذاب الٰہی چھوہ منتر کرنے سے کسطرح ٹل سکتا ہے مرض کا علاج ہمیشہ ازالہ سبب ہوا کرتا ہے تو پھر جبکہ اس مرض کا سبب توہین وتحقیر ماموِر من اللہ ہے تو پھر یہ مرض مکڑی کی طرح نقارے کے خوف سے کیونکر بھاگ جاویگا اللہ تعالےٰ ان لوگون کو چشم بصیرت عطا فرماوے آمین

محمد عبد اللہ احمدی از چاوہ

احیاء السنہ لاہور ۳۱ مارچ مین

جو بد زبانی وسب وشتم واستہزاء جعفر زٹلی نے حضرۃ مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی نسبت شائع کرائے تھے اگر ایڈیٹر وپنجر اخبار کا حضرت مرزا صاحب کی نسبت حسن ظن تھا تو بلحاظ انسانیت وجنسیت اخبار مین نہ درج کرنا تو اچھا تھا ایسی تحریرات جن مین انسانیت وجنسیت کا بھی لحاظ نہ ہو.... کوئی شریف انسان دیکھکر خوش نہین ہوتا بلکہ دکھتا ہے۔ لفظ احیاء السنہ دیکھکر اخبار کی وقعت بڑی دل مین تھی اور اس کی بہبودی کے لئے ہمین کچھ ایسا اچھا خیال تھا مگر اب جعفر زٹلی کی بد زبانی دیکھکر وہ خیال کالعدم ہو گیا ایسی بیہودہ تحریرات کی اشاعت اخبارات کو نقصان پہنچاتی اور وقعت کو گھٹاتی ہین کیا لفظ اسلام اور احیاء السنہ نام اس قسم کی تحریرات واشاعت کے مانع نہین؟ کیا اس قسم کی سب وشتم واستہزاء محمد رسول اللہ صلعم کی سنت کو زندہ کرنے کے مصداق ہوتے ہین یا امامت کا باعث ہوتی ہین اسلام میں استہزاء اور ٹھٹھا وتحقیر کرنا انسانون ایسی تحریرات سے الگ ہوکر قرآن کریم واحادیث نبویہ کی

توسیع اشاعت

(۱) مرحوم رحمت علی صاحب کی یادگار مین ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب نے ایک اخبار اپنے خرچ پر کسی کے نام جاری کروانا چاہا تھا جوکہ ملک اودھ مین ایک دائرہ عظم اسلام کے نام ان کی درخواست پر جاری کردیا گیا ہے ہمارے دیگر معزز احباب بھی ڈاکٹر صاحب کی تامل کرکے اسوہ پر عمل درآمد فرماوین کیونکہ اکثر مفت خریدارون کی درخواستین دفتر مین آتی رہتی ہین اگر ان کی طرف سے اجازت ہوگی تو درخواست کنندہ کے نام اخبار جاری کر دیا جاویگا جسکا ثواب حسب مراتب اخلاص تحفہ داران کو ملتا رہیگا۔

(۲) مکرمی الٰہی بخش صاحب کورٹ لکھپلانہ۔ مکرمی فتح حسین خان صاحب کورٹ لگڑی الٰہی بخش صاحب ڈاکٹر راولپنڈی ایک ایک خریدار البدر کو دیتے ہین خدا ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرماوے آمین

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جوکہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ کاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق تک ہمارے لڑکوں کو تعلیم دیسکے تنخواہ مبلغ للعہ ر ماہوار اور روٹی اور پوشاک اسکو دیجاویگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک وپوشاک۔

اور یہ واضح ہو کہ یہان کشمیر مین روٹی نہین ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کھانا ہوگا۔ المشتہران

محمد اکبر خان ومحمد افضل خان وغلام حیدر خان
ویار محمد خان از مقام پاڑی پور کشمیر تحصیل کولہ گام

تلاش معاش

ہمارے ایک احمدی دوست مقیم کرنال محکمہ انجنیری کے کاروبار اوورسیری سے واقف ہین اپنے احمدی احباب سے جوکہ محکمہ انجنیری سے تعلق رکھتے ہین ملتمس ہین کہ اگر کوئی پوسٹ ان کے کارخانون یا محکمہ مین ہو تو معرفت دفتر البدر ان کو اطلاع دیکر عند اللہ ماجور ہون ۔

وفات

منشی عبد الغنی خان افسر ڈاکخانہ پٹیالہ کی والدہ ۷ بروز ۱۲ محرم ۱۳۲۲ ہجری کو فوت ہوگئی ہین جماعت احمدیہ سے ان کو نماز جنازہ اور دعا مغفرت کی درخواست کرتے ہین مرحومہ اقدس کی بیعت مین تھین۔

مولوی محمد یمین صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہمارے مکرم مخدوم جناب راجہ عطا محمد صاحب رئیس پاڑی پور کشمیر فوت ہوگئے ہین اس لئے سب بھائیون سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ان کا جنازہ

پٹیالہ گوجر خان۔

ملفوظات حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جو کہ آپ نے مارچ کے آخر نصف حصہ میں فرمائے)

صبر اور تقوٰے کے نتائج اگر دیکھنے ہوں تو سورۃ یوسف کو غور سے مطالعہ کرو کہ جسے بھائیوں نے غلام بنا کر فروخت کیا تھا آخر کار خدا نے اسے تخت پر بٹھا دیا۔

گناہ کی طاعون اور علاج

اس وقت جبکہ بدی کمال انتشار پر ہے اور اس کی ہوا ہی چلی ہوئی ہے اس سے الگ ہونا بھی ایک مرد کا کام ہے ہر ایک میں یہ طاقت نہیں کہ جوانمردی سے اس سے الگ ہو جاوے۔ جب انسان ہر کس و ناکس کو فسق و فجور میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کا اثر اس کے قلب پر پڑتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ سب دنیا جو ایسا کرتی ہے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں اس لئے بدی کی طرف میلان ہو جاتا ہے اس پر خدا کا بڑا فضل ہے جس کی یہ آنکھ کھلے اور وہ بدی کو بدی جان کر الگ ہو

اس وقت جیسے طاعون پھیلی ہے اور سوائے خدا کے خاص فضل کے نجات نہیں اسیطرح گناہ کی طاعون ہے اور اس کے بچنے کے لئے بھی خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ جیسے جسمانی حالت اور قوٰے میں دیکھا جاتا ہے کسی کی کوئی قوت کمزور ہوتی ہے اور کسی کی کوئی۔ یہی حال گناہوں کا ہے کہ بعض انسان خاص گناہوں کے ترک پر تو قادر ہوتے ہیں اور دوسرے گناہوں کے ترک میں کمزور پس جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے اس کو نشانہ بنا کر دعا کرے تو اسے فضل خدا سے قوت عطا ہو گی

سنت الٰہی یہی ہے کہ ابتدا کا فروں کی ہوتی چلی آئی ہے اور انجام کار متقی فریق کامیاب ہوتا رہا ہے

صحابہ کرام کی مراتب شناسی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مراتب پر گفتگو ہوتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحاب ثلاثہ سے ہی بنا ہے۔ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا ہے وہ اگرچہ کچھ کم نہیں۔ مگر ان کی کارروائیوں سے کسیطرح صدیق اکبر رضؓ کی خفت نہیں ہو سکتی کیونکہ کامیابی کی بڑی (بنیاد) تو صدیق اکبر نے ہی جمائی تھی اور عظیم الشان فتنہ کو انہوں نے ہی فرو کیا تھا ایسے وقت میں جن مشکلات کا سامنا حضرۃ ابو بکر رضؓ کو پڑا وہ حضرۃ عمر رضؓ کو ہرگز نہیں پڑا پس صدیق نے رستہ صاف کر دیا تو پھر اس پر عمر نے فتوحات کا دروازہ کھولا۔

آخر عمر میں ایمان سلامت لے جانے کے لئے نہ علم کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور شے کی۔ استغفار بہت کرنی چاہیئے اور نماز میں اُٹھتے بیٹھتے ہر حال میں دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔

اسلام اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جاوے۔

تقریر بعد بیعت ۲۹ مارچ ۱۹۰۴ء

چند ایک احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے اور حضرت اقدس کے قریب بیٹھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کہ حضرت اقدس ؑ نے قادیانی احباب کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان لوگوں کو جگہ دو۔ نئے آدمیوں کی تو خدا تعالےٰ نے اول ہی سے سفارش کر رکھی ہے جیسے براہین میں یہ الہام موجود ہے کہ کثرت سے لوگ تیرے پاس آویں گے تو ان سے تنگ دل نہ ہونا (یہ الہام عربی میں ہے)

بعد ازاں چند احباب نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر ایک شخص کے سوال پر فرمائی جس نے حضور سے استقامت کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ فرمایا۔

کہ استقامت خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے ہم نے دعا کی ہے اور کریں گے۔ لیکن تم بھی خدا تعالیٰ سے استقامت کی توفیق طلب کرو۔ استقامت کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا ہے اُسے پورے طور پر نبھاوے یاد رکھو کہ عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نبھانا مشکل ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تخم ڈالنا آسان مگر اس کے نشوونما کے لئے ہر ایک ضروری بات کو ملحوظ رکھنا اور آب پاشی کے اوقات پر اس کی خبرگیری نہ کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے دیکھو باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ۔ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اپنے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخر کار نتیجہ یہی ہو گا کہ یا تو وہ خشک ہو جاویں گے یا ان کو چور لیجا دیں گے ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لئے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے اور قرآن شریف نے جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمال صالحہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عند اللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا۔ جیسے غذا جب باسی ہو۔ یا سڑ جاوے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا۔ اسیطرح ریا۔ عجب۔ تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں۔ کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں۔ پھر اس میں اس کا کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی اُن سے کبر کرتا ہے جبکا نام عُجب ہے وخلق الانسان ضعیفا (یعنے انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے) اور اس میں بذات خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالےٰ خود نہ عطا فرماوے اگر آنکھیں ہیں جن سے تم دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم ان سے سنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب قوٰے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ ورنہ اکثر لوگ مادر زاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض بعد پیدائش کے دوسرے حادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں۔ جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سن سکتے جب تک ہوا نہ ہو۔ پس اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کر دو مگر جب تک فضل الٰہی شامل حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔

بیعت توبہ اور بیعت تسلیم جو تم نے آج کی ہے اور اس میں جو اقرار کیا ہے اُسے سچے دل سے بہت مضبوط پکڑو اور پختہ عہد کرو کہ مرتے دم تک تم اس پر قائم رہو گے سمجھ لو کہ آج ہم نفس کی خود رویوں سے باہر آگئے ہیں اور جو جو ہدایت ہو گی اس پر عمل کرتے رہیں گے ہم کوئی نئی ہدایت یا نیا دین یا نیا عمل نہیں لائے۔ ہدایت بھی وہی ہے دین بھی وہی ہے عمل بھی وہی ہے جو آنحضرت صلعم دے گئے ہیں۔ کوئی نیا کلمہ تم کو تلقین نہیں کیا جاتا اور نہ کوئی نیا خاتم النبیین بنایا جاتا ہے ہاں اس پر سوال ہوتا ہے کہ جب نئی بات کوئی نہیں تو پھر فرق کیا ہوا۔ اور ایک جماعت کیوں طیار ہو رہی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے جو ارادہ کیا تھا کہ وہ ایک مسیح موعود بنا کر بھیجے گا اور وہ اس وقت آویگا جب کہ دنیا سخت تاریکی میں ہو گی ہر طرف سے کفر کے حملے ہوں گے اسلام کو ہر ایک پہلو سے نقصان پہنچانے کی کوشش ہو گی تو اس کے آنے کے دو فائدے ہوں گے۔

ایک فائدہ تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اسلام بدعات سے پورا حصہ لے چکا ہے۔ ہر ایک بدعت (باقی)

(ملاحظہ) ریویو آف ریلیجنز بجائے ۲۰ اپریل کے ایک ہفتہ دیر سے شائع ہو گا۔

صدی کا آخری) سے شروع ہو کر چودھوین صدی تک کمال کو پہنچ گئی اور پوری جہالت کی صورت پیدا ہو گئی ہے حدیثین بلند آواز سے اس زمانہ کی نسبت خبر دے رہی ہین جیسے ایک مل کی مدت نو ماہ ہوتی ہے اس مناسبت سے تیسری صدی کے بعد جیسے نو صد سال گذر گئے تو خدا نے ایک مامور کو مبعوث کیا کہ ان بدعات اور مفاسد کو دور کرے کیونکہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق لیسوا منی ولست منہم کے مصداق ہو گئے تھے اور اسلام کا صرف نام ہی نام ان کی زبانون پر رہ گیا تھا جیسے ایک باغ کے عمدہ عمدہ پودون کو دیکر خراب بوٹے اور گھاس وغیرہ پیدا ہو کر دبا لیتے ہین ایسے ہی ردی گھاس اور بوٹے اسلام کے باغ مین ہو گئے تھے اور اس کا حقیقی نشوونما اور آب و تاب بالکل جاتی رہی تھی۔ مکار درویش۔ گدی نشین۔ اور فقیر وغیرہ اسی ردی گھاس کی طرح ہین جو کہ برائے نام تو مسلمان ہین لیکن اصل مین دشمن اسلام ہین خود ان کا قول تھا کہ مسیح اور مہدی چودھوین صدی کے سر پر ہوگا وہ پورا ہو گیا پھر طاعون بھی نشان تھا وہ بھی پورا ہو گیا نئی سواری کا جیسے ریل کہتے ہین یہ بھی نشان تھی جو کہ چلتی دیکھتے ہو۔ سورج اور چاند کا گرہن بھی ماہ رمضان مین ہو گیا۔

ایک بڑی بدعت جس کی مثال جا لوردن مین سی یا ہاتی کی مثال ہے یہ پڑ گئی تھی کہ نصاریٰ کا زور ہو گیا اور اسلام پر حملہ شروع ہوئے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان مرتد ہو چکے۔ کیا یہ ممکن تھا کہ اسلام کے قادر مطلق خدا کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان اور بہت کو خدا مانا جاوے کیا کسی کی عقل و فکر مین آ سکتی تھی۔ مگر تا ہم لوگ اس دھوکہ مین آ گئے اس کا باعث عیسائیون کی شرارت ہی نہیں بلکہ مسلمانون نے بھی ایک بڑا حصہ اس کا اس ... سے لیا ہوا ہے کہ مسیح کو تو آسمان پر زندہ مانا اور آنحضرت صلعم کو ...... زیر زمین دفن شدہ تسلیم کیا اور اس طرح سے کہ ایک پہلو در بات مین یہ خود عیسائیون کی مدد کر رہے ہین اور ان کا ایک دست بازو بنے ہوئے ہین اول تو قرآن شریف کے برخلاف ایک بات کرتے ہین اور پھر وہ بات جس سے عیسائیون کو تقویت ہو قرآن شریف پیش کرتے ہین کہ مسیح ہین اس کو آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے۔ حالانکہ قرآن شریف نوٹے زور سے اس کی وفات ثابت کرتا ہے **فلما توفیتنی کنت انت الرقیب** اور **قد خلت من قبلہ الرسل** اور **الم نجعل الارض کفاتا** وغیرہ بہت سی آیات ہین جن سے وفات ثابت ہوتی ہے۔ پھر کمبخت مولوی ایک اور بات کہتے ہین کہ صرف مسیح اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہین یہ اصل مین آنحضرت صلعم کو گالی دیتی ہو کہ ایک بنی اسرائیل کی عورت مریم تو مس شیطان سے پاک ہو اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک نہ ہون اگر یہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مین ہوتے اور یہ بات کہتے تو پھر دیکھتے کہ اس بے ادبی کی کیا سزا پاتے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرۃ مسیح اور ان کی ماں مریم پر یہود کا اعتراض تھا۔ مسیح کو وہ لوگ ناجائز ولادت کا الزام لگاتے اور مریم کو زانیہ کہتے تھے۔ قرآن شریف کا کام ہے کہ انبیاء پر سے اعتراضات کو رفع کرے اس لئے اس نے مریم کے حق مین زانیہ کے بجائے صدیقہ کا لفظ رکھا اور مسیح کو مس شیطان سے پاک کہا اگر ایک محلہ مین صرف ایک عورت کا تبریہ کیا جاوے اور اس کی نسبت کہا جاوے کہ وہ بدکار نہیں ہے تو اس سے یہ التزام لازم نہیں آتا کہ باقی کی سب ضرور بدکار ہین صرف یہ معنے ہوتے ہین کہ اس پر جو الزام ہے وہ غلط ہے یا اگر ایک آدمی کو کہا جاوے کہ وہ بھلا مانس ہے تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ باقی کے سب لوگ بھلے مانس نہیں بلکہ بدکار ہین اسی طرح یہ ایک مقدمہ تھا کہ مسیح اور اس کی ماں پر الزام لگائے گئے تھے خدا نے شہادت دی کہ وہ الزامون سے بری اور پاک ہین۔ کیا عدالت اگر ایک ملزم کو قتل کے مقدمہ مین بری کر دے تو اس سے یہ لازم آوے گا کہ باقی کے سب لوگ اس شہر کے ضرور قاتل اور خونخوار ہین غرضیکہ اس قسم کی بدعات اور فساد پھیلے ہوئے تھے جن کے دور کرنے کے لئے خدا نے ہمین مبعوث کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تقوےٰ طہارۃ خدا کی طرف رجوع۔ خدا کی محبت اور ہر بدکاری کے وقت اس کے خوف اور عظمت کو مدنظر رکھ کر کنارہ کش ہونا یہ باتین اٹھ گئی ہین اور اسلام صرف برائے نام رہ گیا تھا۔ اب خدا نے چاہا ہے کہ سچی پاکیزگی حاصل ہو۔

عقائد کا اثر اعمال پر

اسلام کے دو حصہ ہین ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانون کے بدلے مین اس کی پوری اطاعت کی جاوے ورنہ خدا تعالیٰ جیسے محسن و مربی سے جو روگردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرو اور کا حقہ سکو بجا لاوے جن قومون نے موٹے موٹے گناہ جیسے زنا۔ چوری۔ غیبت جھوٹ وغیرہ اختیار کئے آخر وہ ہلاک ہو گئین۔ اور بعض تو مین صرف اکر ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوتی رہین گی چونکہ یہ امت مرحومہ ہے اس لئے خدا تعالیٰ اسے ہلاک نہیں کرتا ورنہ کوئی معصیت ایسی نہیں ہے جو یہ نہیں کرتے۔ بالکل ہندون کی طرح ہو گئے ہین ہر ایک نے الگ معبود بنا لئے ہین عیسیٰ کو مثل خدا کے حی و قیوم مانا جاتا ہے پرندون کا اسے خالق مانا جاتا ہے بات یہ ہو کہ **عقیدے اچھے ہوتے ہین تو انسان سے اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہین** دیکھو ہندون نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنا لئے تو آخر نیوگ وغیرہ جیسے مسائل کو بھی ماننے لگ گئے اور ذرہ ذرہ کو خدا مان لیا اس نیوگ اور حرامکاری کی کثرۃ کا باعث یہی اعتقاد کا نقص ہے جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہین اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانون نے سچے عقائد چھوڑ دئے تو آخر دجال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے کیونکہ دجال مین تمام صفات خدائی کے تسلیم کرتے ہین۔ پس جب اس مین تمام صفات خدائی کے مانتے ہو تو پھر اسے خدا کہو اس کا اس مین کیا قصور ہوا خود ہی تو تم خدائی کا چارج دجال کو دیتے ہو۔ پروردگار چاہتا ہو کہ جیسے عقائد درست ہون ویسے ہی اعمال صالحہ بھی درست ہون اور ان مین کسی قسم کا فساد نہ ہو اس لئے صراط مستقیم پر ہونا ضروری ہے۔ خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ **الخیر کلہ فی القرآن** اسکی تعلیم ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور جو قرآن نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقویٰ مین ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہیں کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو اگر انسان مین یہ قوت ہوتی کہ وہ **خود بخود ترقی کر سکتا تو** پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقوے کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحب کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسون کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکما گذرے ہین۔ کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہیں اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے لیکن آنحضرت صلعم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہو کہ جسے خدا تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک **تریاقی مادہ** رکھا ہوا ہوتا ہے پس جو شخص محبت اور اطاعت مین اس کے ساتھ ترقی کرتا ہو تو اس کی تریاقی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دور ہوتی ہے اور فیض کے ثمرات اس پر بھی گرنے لگتے ہین۔ اس کی نماز معمولی نماز نہیں ہوتی یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکرون والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا نماز ایسی شے ہو کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہو کہ مین مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑتی ہو۔ اگر طبیعت مین قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہیئے کہ الٰہی تو ہی اسکو دور کر اور لذت اور نور نازل

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت ہے اور ہونا چاہئے پر لطیف بحث

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم اصل کلام کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ مجرد ملاحظہ مخلوقات سے ہرگز یقین کامل حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی کسی کو ہوا بلکہ جس قدر حاصل ہو سکتا ہے اور شاید بعضوں کو ہوا ہو وہ اسی قدر ہے کہ چاہئے کا مصداق ہے اور یہ بھی وجود صانع عالم کی بابت ہے اور جزا سزا وغیرہ میں تو اتنا بھی نہیں اور جبکہ مخلوقات پر نظر ڈالنے سے یقین کامل حاصل نہ ہو سکا تو دو باتوں میں سے ایک بات ماننی پڑی یا تو یہ کہ خدا نے یقین کامل تک پہنچانے کا ارادہ ہی نہیں کیا اور یا یہ کہ ضرور اس نے یقین کامل تک پہنچانے کے لئے کوئی ذریعہ رکھا ہے لیکن امر اول الذکر تو بدیہی البطلان ہے اور کسی عاقل کو اس کے باطل ہونے میں کلام نہیں اور امر دوم کے قرار دینے کی حالت میں یعنی اس صورت میں کہ جب ہم تسلیم کریں کہ خدا نے مخلوقات کی نجات کے لئے ضرور کوئی کامل ذریعہ ٹھہرایا ہے بجز اس بات کے ماننے کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ کامل ذریعہ ایسی کتاب الہامی ہوگی جو اپنی ذات میں بے مثل و مانند ہو اور اپنے بیان میں قانون قدرت کے ہر ایک اجمال کو کھولتی ہو کیونکہ جب کامل ذریعہ کے لئے یہ شرط ہوئی کہ وہ چیز بے مثل و مانند ہو اور نیز اس میں منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں اور ہر ایک امر دینی کے لئے تحریری شہادت بھی موجود ہو تو یہ تمام صفات صرف کتاب الہامی میں جو بے مثل و مانند ہے جمع ہوں گی اور کسی چیز میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ یہ خوبی صرف کتاب الہامی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ اپنے بیان اور اپنی بے نظیری کی حالت کے ذریعہ سے یقین کامل اور معرفت کامل کے مرتبہ تک پہنچا وے وجہ یہ کہ آسمان و زمین کے وجود پر اگر کوئی کمبخت دہریہ شک کرے تو کرے کہ یہ قدیم سے چلے آتے ہیں پر ایک کلام کو انسانی طاقتوں سے بالاتر تسلیم کر کر پھر انسان اس اقرار کرنے سے کہاں بھاگ سکتا ہے کہ خدا فی الواقع موجود ہے جس نے اس کتاب کو نازل کیا۔ علاوہ اس کے اس جگہ خدا کا وجود ماننا صرف اپنا ہی قیاس نہیں بلکہ وہی کتاب بطور خبر واقعہ کے یہ بھی بتلاتی ہے کہ خدا موجود ہے اور جزا سزا برحق ہے پس جس یقین کامل کو طالب حق زمین و آسمان میں تلاش کرتا ہے اور نہیں پاتا وہ مراد اس کو اس جگہ مل جاتی ہے۔ لہٰذا دہریہ کو خدا کے قائل کرنے کے لئے جیسا کلام بے مثل سے علاج متصور ہو ویسا زمین آسمان کے ملاحظہ سے ہرگز ممکن نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہر ایک انسان میں کہ جو مجرد قیاس پرست ہے دہریہ پن کی ایک رگ ہے وہی رگ دہریہ میں کچھ زیادہ پھول کر ظاہر ہو جاتی ہے اور اوروں میں مخفی رہتی ہے اس رگ کو وہی الہامی کتاب کاٹتی ہے جو نے ادا نفع انسانی طاقتوں سے باہر ہو کیونکہ جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے آسمان زمین سے نتیجہ نکالنے میں ہمیشہ لوگوں کی سمجھ مختلف رہی ہے کسی نے یوں سمجھا اور کسی نے دوں سمجھا لیکن یہ اختلاف کلام بے مثل میں نہیں ہو سکتا اور گو کوئی دہریہ ہی ہو پر کلام بے مثل کی نسبت یہ رائے ظاہر نہیں کر سکتا کہ وہ بغیر تکلم کسی متکلم کے زمین آسمان کی طرح خود بخود قدیم سے وجود رکھتی ہے بلکہ کلام بے مثل میں اسیوقت تک دہریہ بحث و تکرار کریگا جب تک اس کے بے مثل ہونے میں کلام ہے اور جب ہی اس نے اس بات کو قبول کر لیا کہ فی الواقع بنانا اس کا انسانی طاقتوں سے باہر ہے اسیوقت سے خدا کے ماننے کے لئے اس کے دل میں ایک تخم بویا جاویگا کیونکہ اس وہم کے کرنے کی گنجائش ہی نہیں کہ اس کلام کے متکلم کا وجود قیاسی ہے نہ واقعی اس جہت سے کہ کلام کا وجود بغیر وجود متکلم کے ہو ہی نہیں سکتا ماسوائے اس کے کلام بے مثل میں یہ بھی خوبی ہے کہ جو کچھ علم مبدء اور معاد کا تکمیل نفس کے لئے ضروری ہے وہ سب بطور امر واقعہ کے اس میں لکھا ہوا موجود ہے اور یہ خوبی بھی زمین آسمان میں موجود نہیں کیونکہ اول تو ان کے ملاحظہ سے اسرار دینیہ کچھ معلوم ہی نہیں ہوتے اور اگر کچھ ہوں بھی تو اکثر اوقات وہی مثل مشہور ہے کہ گونگے اشارہ سے اس کی ماں ہی سمجھے اب اس تمام تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ بے مثل ہونا کلام الٰہی کا صرف اسی جہت سے واجب نہیں کہ استحفاظ سلسلہ قانون قدرت کا اسپر موقوف ہے بلکہ اس جہت سے بھی واجب ہے کہ بغیر بے مثل کلام کے نجات کا امر ہی ادھورا رہتا ہے کیونکہ جب خدا پر ہی یقین کامل نہ ہوا تو پھر نجات کیسی اور کہاں سے جو لوگ خدا کی کلام کا بے مثل و مانند ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ ان کی کیسی نادانی ہے کہ حکیم مطلق پر بدگمانی کرتے ہیں کہ ہر چند اس نے کتابیں بھیجیں پر بات وہی بنی بنائی رہی جو پہلے تھی اور وہ کام نہ کیا جس سے لوگوں کا ایمان اپنے کمال کو پہنچتا۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ سوچتے نہیں کہ خدا کا قانون قدرت ایسا محیط ہے کہ اس نے کیڑوں مکوڑوں کو بھی جن سے کچھ ایسا بڑا فائدہ متصور نہیں بے نظیر بنانے سے دریغ نہیں کیا کیا اس کی حکمت پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اس کو دریغ کرنے کا مقام کہاں آ کر سوجھا جس سے تمام انسان کی کشتی ہی غرق ہوتی ہے اور جس سے یہ خیال کرنا پڑتا ہے کہ گویا خدا کو ہرگز منظور ہی نہیں کہ کوئی انسان نجات کا مرتبہ حاصل کرے مگر جس حالت میں خدا تعالیٰ کی نسبت ایسا گمان کرنا کفر عظیم ہے تو بالآخر یہ دوسری بات جو خدا کی شان کے لائق اور بندوں کی حاجت کے موافق ہی ماننی پڑی یعنی یہ کہ خدا نے بندوں کی نجات اور تکمیل معرفت کے لئے ضرور ایسی کتاب بھیجی ہے جو عدیم النظیر ہونے کی وجہ سے معرفت کامل تک پہنچاتی ہے اور جو کام مجرد عقل سے نہیں ہو سکتا اس کو پورا کر کے دکھاتی ہے سو وہ کتاب قرآن شریف ہے جس نے اس کمال تام کا دعویٰ کیا ہے اور اس کو یہ پایہ صداقت پہنچایا ہے ✦

هست فرقان آفتاب علم و دین — تا برندت از گمان سوئے یقین
هست فرقان از خدا حبل المتین — تا کشندت سوئے رب العالمین
هست فرقان روز روشن از خدا — تا دهندت روشنی دیدہ ہا
حق فرستاد این کلام بے مثال — تا رسی در حضرت قدس و جلال
دارد اے شک آں الہام خدا — کاں نماید قدرت تام خدا
ہر کہ روئے خود ز فرقان کشید — جان او روئے یقین ہرگز ندید
جان خود را می کنی و خود روی — باز میمانی ہمان کور و غوی
کاش جانت میل عرفان داشتی — کاش سعیت تخم حق را کاشتی
خود نگہ کن از سر انصاف و دین — از گمان ہا کے شود کار یقین
ہر کہ را سوئش درے بکشودہ است — از یقین ہا از گمان ہا بودہ است
قدر فرقان نزد ت اے غدار نیست — این ندانی کن خزانہ در یار نیست
وحی فرقان مردگان را جان دہد — صد خبر از کوچۂ عرفان دہد
از یقین ہا می نماید عالمے — کاں نہ بیند کس بصد عالم ہمے

غزل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ پرانے کاغذات کی دیکھ بھال فرما رہے تھے آپکو اپنی ایک پرانی نظم کاغذات میں نظر آئی جو کہ آپ نے اخبار عام کو ارسال کر دی اخبار عام نے اسے ۱۲ - اپریل کے روزانہ میں طبع کیا ہے جس سے نقل کر کے ہم اس نظم کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی — زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی
ہمہ مجموع دو عالم تو پریشاں کردی — ہمہ عشاق ، تو سرگشتہ و حیراں کردی
ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید — اے بسا خاک کہ تو چوں مہ تاباں کردی
وہ چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوۂ فیض — در رفتن بر دل آمدن آساں کردی
ہوشمندان جہاں را تو کنی دیوانہ — اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویراں کردی
جاں نہ خود کس ندہد ہر کس از صدق و وفا — راست این است کہ این جنس تو ارزاں کردی
بر تو ختم ست ہمہ شوخی و عیاری و ناز — ہیچ عیارے نباشد کہ تو نالاں کردی
ہر کہ در حیرت افتاد تو بریاں کردی — ہر کہ آمد بر تو شاد تو گریاں کردی
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم — اے جنون گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی
اے تب عشق بریز دکہ بدین خون کہ — کہ فراختی مگر مرد مسلماں کردی
ہمہ جا شور تو ہمہ چہ شخصیت نہ چہ حجاز — سینہ را کردہ مسلم ہمہ بریاں کردی
آں مسیحا کہ برافلاک مقامش گویند — لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

نوٹ ۔ حضرۃ مسیح موعود ۔ روزانہ اخبار عام کے خریدار ہیں ✦

نور افشاں کی ظلمت افشانی

ہم نہیں سمجھتے کہ نور افشاں حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں مضامین شائع کر کے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ ان کے خداوند کا قول ہے کہ جو بوٹا میرے باپ نے لگایا ہے اسے کوئی نہیں اکھاڑ سکتا باوجود حد درجہ کی مخالفت کے وہ دیکھتا ہے کہ یہ مذہب جو عین فطرۃ کے مطابق اور قوانین قدرت اور الہامی کتب کے موافق ہے برابر ترقی کر رہا ہے اور خدا تعالےٰ کے فرشتے سعید روحوں کو اس کی طرف لا رہے ہیں اور ایک نسیم چل رہی ہے جس سے متاثر ہو کر تمام عیسائی دنیا یہ تسلیم کرتی جاتی ہے کہ مسیح معصوم نہ تھا اور نہ اس کے اعمال غلطیوں سے پاک تھے اور نہ انجیل و توریت انسانی مداخلت سے مامون ہیں مگر پھر بھی وہ ہے کہ برابر کسر رہ گئی - پکارتا چلا جا رہا ہے حالانکہ کسر صلیب بوضاحت ہو چکی کیونکہ جب مسیح کی وفات ثابت ہو گئی اور خدا کے فرشتہ سے اس کی قبر تک دکھا دی تو پھر بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ مطلق حق کی طرف توجہ نہیں کرتے - حالانکہ ان سے پہلے ان کا مقولہ تھا کہ ہم سچائی کے قبول کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہیں۔

۱۲ فروری کے نور افشاں نے ریویو آف ریلیجنز کے اس مضمون پر اعتراض کیا ہے - جو خود اس کے ایک بھائی کے خیالات پر مبنی تھا وہ بیہودہ سرائی ہے یا ژاژ گوئی جو کچھ ہے آپ ہی کے ایک پادری بھائی کی ہے جس کی نسبت سول ملٹری گزٹ لاہور کے فاضل ایڈیٹر نے صاف لکھدیا ہے کہ اس مضمون میں اس نے اعلیٰ تنقید کے ان نتائج پر ریویو کیا ہے جو سمجھدار عیسائیوں میں عام طور پر تسلیم کئے گئے ہیں - اب تم خود ہی انصاف کرو کہ یہ خیال کہ بائبل غلطیوں اور بیہودگیوں سے خالی نہیں صرف مسٹر ہیپ ورتھ کا ہے یا تمام سمجھدار عیسائیوں کا ذرا تم سمجھدار ہو تو آنکھیں کھول کر پڑھو اور اس لطیف اشارہ کی طرف غور کیجئے جو اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں پر کیا گیا ہے - ہم تو کرہ زمین کے دوسرے حصے سے بھی یہی آواز سن رہے ہیں کہ "کوئی پورا تعلیم یافتہ فاضل مہذب عیسائی واعظ اس بات کی تعلیم نہیں دیتا کہ یسوع خدا تھا یا کسی معنی میں بھی خدا کا شریک تھا اور یہ کہ "مسیح کے جی اٹھنے کا قصہ ایک صاف جھوٹا افسانہ ہے جسکو بلا شبہ اس کی موت کے بعد کسی نے افترا کر لیا ہوگا" اکثر عیسائیوں نے ..... اب اس عقیدہ کو ترک کر دیا ہے آج جو شخص ایسا عقیدہ شائع کرے وہ جاہل سمجھا جاتا ہے

مگر آپ کا خیال ہے کہ ایک بدعتی عیسائی کا یہ عقیدہ جمہور کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا مسٹر بارو سے لوناسٹڈ سٹیٹ (امریکہ) کے اس قول سے ثابت ہے کہ اکثر عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے اور صرف چند اس کے برخلاف ہیں پھر آپ کس منہ سے کہ رہے ہیں کہ یہ ژاژ گوئی ہم مسیحیوں کے واسطے سند نہیں ہو سکتی - کیا جہان کے اکثر عیسائی ژاژ گو ہو گئے اور آپ سب سے دانشمند - حالانکہ اس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں - اور مدعی اپنا ثبوت دے رہا ہے - وہ کون سے فاضل مسیحی ہیں جنہوں نے ہیپ ورتھ کا جواب دیا - آپ نے لکھدیا ہوتا تاکہ ہم غور کرتے باقی رہا قرآن مجید کا توریت وانجیل کو نور و ہدایت کہنا - یہ بیشک ٹھیک ہے مگر تم وہ توراۃ وانجیل کہاں ... جس کی قرآن کریم میں تعریف ہے ہمیں دکھاؤ بھی - ! کیا توراۃ ... موسیٰ کی قبر کا احوال بھی ہے دیکھکر کوئی معاملہ فہم دانشمند کہ سکتا ہے کہ یہ سب کا سب خدا کا کلام ہے اور ایسا ہی ... ہیں بہتوں کے قصے اور ان کے بیہودہ ... پر گواہی - واقعی ایسے ... آسیب زدہ ہی دیا کر تو ہیں ... انجیل تو آپ خود مانتے ہیں کئی سال بعد کی لکھی ہوئی ہے اور قرآن شریف میں جس انجیل کی تعریف ہے وہ تو حضرت عیسےٰ پر نازل ہوئی تھی - مگر تمہارے ... کوئی انجیل نہیں جو عیسیٰ پر نازل ہوئی ہے ہاں چند مختلف مضامین کے رسالے ہیں جو سید ... ہیں چند ایسے اشخاص نے لکھے جن کی تاریخ خود تاریکی میں ہے تو پھر دوسروں کو کیا روشنی میں لا سکیں گے - ان کتابوں میں اگر کچھ خدا کا کلام ہے جو عیسےٰ پر نازل ہوا تو اس کے پرکھنے کا معیار خود قرآن مجید ہے جیسے کہ فرمایا مہیمنا علیہ - پس ہم اس کسوٹی پر لا کر معلوم کر سکتے ہیں کہ انجیل کا فلاں فقرہ تحریف سے خالی ہے یا نہیں - جب قرآن مجید سے مطابق کرنے سے بات کھل گئی کہ انجیل انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہی اور نہ وہ قرآن کریم کی طرح اپنے محفوظ رہنے کا دعویٰ کرتی ہے - تو پھر ہم کیوں تمہارے ان کثیر التعداد بھائیوں کی تصدیق کریں جو یہ مشتہر کر رہے ہیں کہ یہ کتاب غلطیوں اور بیہودگیوں سے پر ہے اور کیوں نہ ان کو چھوڑ دیں جو ایک ایسی کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا کر گمراہ کرتے ہیں جیسا بقول تمہارے - تمہارے خداوند کا قول ہے اندھوں کو چھوڑ دو دونوں گڑھے میں گریں گے +

(۲) واقعی دیسی عیسائی اس حقیقت سے بے خبر رکھے گئے ہیں - یا وہ اس کے معلوم کرنے کی دیدہ دانستہ کوشش نہیں کرتے ورنہ سمجھدار عیسائیوں کے ساتھ ہوتے - اور اگر باوجود خبر پانے کے غافل ہیں تو میرے خیال میں یہ اس سے زیادہ گناہ کی بات ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کو اصل معاملہ سے آگاہی دی گئی ہے مگر وہ اسی لکیر کے فقیر ہیں اور مطلق خداوند کریم کے عطیہ عظیم عقل سے کام نہیں لیتے +

(۱) "ہم لوگ فرزند ہیں" یا بہت خاصے مگر کیا ہی نور حق کی روشنی میں گنہگار (ناحق) عورتوں سے خط ملوانا اور جسم کو چھونے دینا جائز ہو - بلکہ ایک معجزہ سمجھا جائے اور اس کی تمام جہان میں منادی کرنے کی نسبت اعلان دیا جائے -

(ھ) آپ کو تین روزمرہ کے روحانی تجربے گئے جن سے انجیل زندہ خدا کا کلام معلوم ہوا - کچھ ان کا نمونہ دکھلایا ہوتا سنت ... خدا کا مامور دعوی کر رہا ہے کہ اگر تم میں کچھ روحانی برکات ہیں تو نکالو اور میرے سامنے آؤ مگر اس وقت تو ایسی چپ سادھ لیتے ہو کہ گویا تمہیں زبان ہی نہیں اور آگے پیچھے شور مچاتے ہو یہ کیا تہذیب ہے ؛

(ج) "دو دو بار تیں تلوار" یہ ٹھیک فرمایا کیونکہ دین و دنیا دونوں کی امید منقطع کرتی ہے - دین کی تو اس نے کفارہ کے مسئلے نے گناہ سے بالکل بے پرواہ کر دیا کہ تو جتنا چاہے گناہ کرو کچھ روک ٹوک نہیں - دنیا کی سب چیزیں حلال ہیں غالباً اسی کی برکت سے شراب نوشی وغیرہ افعال قبیحہ کی کثرت ہے اور دنیا کی اس لئے کہ حکم ہے کل کی فکر نہ کرو تو بس جب کل کی فکر کرنا معصیت ٹھہرا تو کاروبار از خود بند ہو گئی دولت مند ہونے سے بھی روکا جاتا ہے کیونکہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا آسان - مگر دولتمند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہو جانا مشکل - نہ معلوم دولتمندوں نے کیا قصور کیا - حالانکہ انہی دولتمندوں کی امداد سے انجیل کی اشاعت میں اس قدر سرگرمی دکھلائی جا رہی ہے

(د) یہ وہ حکمت الٰہی ہے جسے انسان اپنی حکمت سے نہیں جان سکتا سبحان اللہ کیا عمدہ کلام ہے جسے انسانی حکمت سمجھ ہی نہیں سکتی اگر یہی بات ہے تو پھر انسان کے لئے اس کا ماننا کیوں فرض ہی کر دیا - جبکہ وہ اسے سمجھ ہی نہیں سکتا - یہ عجیب الٰہی حکمت اور خداوند کی محبت ہے کہ ان سے ایسے بوجھ کے اٹھانے کی فرمائش ہے وہ مطلق اٹھا نہیں سکتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں - کیا حکمت کا تعلق جسم سے ہے جو کہتے ہو کہ روح کی باتیں روح ہی سے سمجھی جاتی ہیں +

(س) آپ کا ایمان ولایتی پادریوں پر ہو یا نہ ہو - مگر اس

متفرقات

اکسٹرا اسسٹنٹ لالہ آتمارام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول جو کہ لالہ چندو لال صاحب کے عہدہ مجسٹریٹی پر بمقام ملتان منتقل ہو جانے کی وجہ سے اب گورداسپور میں ان کی جگہ تشریف لائے ہیں کی عدالت میں مقدمہ مولوی کرم دین بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا ہماری طرف سے [illegible] خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر اور [illegible] صاحب [illegible] کی طرف سے [illegible] صاحب [illegible] مستغیث کے [illegible] گواہ دو بار [illegible] جاویں [illegible]

...... چونکہ یہ قانونی امر تھا اس لئے درخواست [illegible] مئی ۱۹۰۴ء تاریخ مقرر ہوئی [illegible] سلسلہ کی طبیعت [illegible] حضرت اقدس ضرور گورداسپور تشریف فرما ہوں گے +

اس کے بعد مقدمہ [illegible] علی صاحب بنام مولوی کرم دین و منشی فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا۔

مولوی کرم دین صاحب [illegible] مقدمہ [illegible] گواہوں کو [illegible] کے لئے تاریخ [illegible] مقرر ہوئی ہے +

[illegible]

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی [illegible] بے بہا اور بے نظیر تصنیفات کی قیمت [illegible] تخفیف کردی ہے کہ یہ [illegible] بہت جلد نکل جاویں یہ کتابیں جن کی فہرست ذیل میں دی گئی ہے [illegible] مولویوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کے متعلق ایک بے نظیر حربہ ہے جس کے آگے کسی مولوی کو ٹھہرنا محال ہے اور ان کے مطالعہ سے علم کلام اور مناظرہ کا عجیب ڈھنگ حاصل ہوتا ہے

نمبر شمار	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
۱	تحذیر المومنین	۸/	۴/
۲	آیات الرحمن	۱۲/	۸/
۳	سواء السبیل	۳/	۱/
۴	اعلام الناس	۶/	۳/
۵	موعظ حسنہ	۲/	[illegible]
۶	کشف الالتباس	۱/	۸/
۷	مسک العارف	۴/	۲/

تقسیم [illegible] علاوہ خرچ ڈاک ہیں درخواست دفتر البدر میں ہونی چاہئیے +

ہائے غضب ہوگیا

ہائے غضب ہو گیا کے عنوان سے ایک اشتہار حال ہی میں لاہور [illegible] کے سب [illegible] نکلیں [illegible] کیا گیا اور یہ [illegible] کے جا بجا [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] مگر اس میں کچھ [illegible] آریہ [illegible] [illegible] اور [illegible] ہم اس اشتہار کے مضمون کو تعصب سے درج کرنے کے ناظرین سے التماس کرتے ہیں کہ آپ ایسے حالات کو عبرت لیں۔ اشتہار ذیل ہے [illegible]

[illegible] ہوا ہے کہ [illegible] آریہ [illegible] لاہور [illegible] کے جلسہ پر [illegible] آریہ سماج کے پاس [illegible] اپنا منہ کالا کیا [illegible] آریہ سماج سے [illegible] سماج کے [illegible] کی ایک کمیٹی تحقیقات کے لئے [illegible] آریہ سماج [illegible] دروازہ بند کرکے [illegible] [illegible] فیصلہ ہوا کہ [illegible] اس معاملہ کو [illegible] آریہ سماج کی [illegible] لالہ رام کشن - لالہ [illegible] لال - لالہ جیند اس صاحبان جیسے شخص موجود ہوں اس سے اس قسم کی کارروائی سرزد ہونا گویا سچائی اور پاکیزگی کا خون کرنا ہے۔ [illegible] ...... سے کچھ [illegible] کے پاس [illegible] آریہ بھائیوں سے التماس [illegible] ...... کردیں ورنہ [illegible] کا [illegible] خاک میں مل جاویگا ہم نے جان کو ہتھیلی پر رکھکر پبلک سے اپیل کی ہے ہم جانتے ہیں کہ جیل خانہ کی طیاری ہے مگر ہم سچائی کے پاس [illegible] اور آریہ سماج کی محبت میں یہ سب کچھ برداشت کرنے کو طیار ہیں۔ ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ ایک ایڈیٹنگ کی [illegible] پر پنڈت صاحب کی نظر ہے علاوہ اور بھی بہت سے حالات ہیں [illegible] کے [illegible] متعلق معلوم ہیں جو ہم عین عدالت میں ظاہر کریں گے [illegible] آشنا ہے [illegible] بیوی میں [illegible] تحمل آویں گے جو پاکیزگی کی حمایت میں جو کچھ [illegible] معلوم ہے [illegible] پوست کندہ کہنے کو طیار رہیں ورنہ آخر جو ہوگا ہم اسکو برداشت [illegible]

تازہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو محبت اپنے مخلص احباب سے ہے اور کس [illegible] سے آپ [illegible] ہیں [illegible] احمدی احباب آپکی صحبت بابرکت میں رہکر فیضان الٰہی کے [illegible] اپنے دلوں کی زمین کو سیراب کریں وہ آپکے ذیل کے خط سے ظاہر ہو سکتا ہے جو کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام نے سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار [illegible] کے نام اپنے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا جبکہ سید صاحب نے قادیان میں [illegible] رخصت طلب کی تھی۔

مجبی اخویم مولوی سید تفضل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا [illegible] ناگوار گذرا مجھے [illegible] امید تھی کہ آپ جلد رخصت لیکر [illegible] بات ہے کہ [illegible] ملاقات [illegible] غنیمت [illegible] جدائی [illegible]

قادیان اور طاعون

مارچ کے آخر ایام میں طاعون سے چند [illegible] قادیان میں ہوئی ہیں مگر [illegible] لوگ طاعون سے بیمار تھے وہ نکل [illegible] اپریل کی پانچ تاریخ کے بعد [illegible] آج ۱۳ تاریخ [illegible] قادیان آریہ سماج کے [illegible] جلسہ پر [illegible] صاحب نے بڑے دعوے سے پیشگوئی کی تھی کہ ہم [illegible] ہوں گے قادیان کو طاعون سے پاک و صاف کریں گے [illegible] ختم ہونا تھا [illegible] کیا صاف کرتے خود [illegible]

اخبار دیر سے نکلے گا

چونکہ آج کل بیماری کی وجہ سے ہمارے مطبع کے بعض آدمیوں کے خویش و اقارب بیمار ہیں اور وہ بیچارے ان کی تیمارداری میں مصروف ہیں [illegible] اس کے جوش کے فرو ہونے تک ضرور ہے کہ اخبار وقت پر نہ نکلے یا ایک نمبر دوسرے نمبر کے ساتھ شائع ہو

(منیجر)

[illegible] کو طیار رہیں اوم شانتی اوم شانتی اوم شانتی !!! - غلام آریہ سماج و سچائی کا حامی [illegible] ہم امید کرتے ہیں کہ سماجی اخبارات ضرور [illegible] معاملہ پر روشنی ڈالیں گے [illegible] کرینگے (ایڈیٹر [illegible])

عصمت انبیاء کے متعلق ایک ایک قابل قدر نکتہ

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جو قصص بیان کئے جاتے ہیں ان کو سچا مان کر ہمارے علماء زمانہ نے بہت ٹھوکر کھائی ہے اور اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو جیسے مسیح علیہ السلام کی نسبت آسمان پر ابتک زندہ رہنے کا اعتقاد اہل اسلام میں ...... عیسائیوں کے میل جول سے پیدا ہو گیا ویسے ہی انہی عیسائیوں سے انہیں انبیاء کے عصمت کا خیال بھی ایسا رائج ہوا کہ ان کی محرف اور مبدل کتب اور صحف میں بے دلیل اور بے ثبوت داستانوں پر اعتبار کرنے سے وہ اس بات کو جائز ماننے لگ گئے کہ انبیاء علیہم السلام جو کہ دنیا میں حقیقی راستی اور پاکیزگی قائم کرنے کے واسطے آتے ہیں وہ بھی اپنے اغراض کے لئے جھوٹ فریب اور ناجائز حیلے حوالوں کو برت لیتے ہیں ان کا خیال اس طرف منتقل نہ ہوا کہ جس حالت میں وہ اپنی تعلیم پر آپ ہی عامل نہیں اور جس قوی ایمان کو وہ لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنا چاہتے ہیں جب وہ خود ان میں نہیں اور جان کو خطرات میں پڑتا دیکھکر ضعیف الایمانی سے جھوٹ وغیرہ بولنے پر آمادہ ہو جاتے رہے تو پھر وہ حقیقی نبی اور خدا کے مامور کیسے ہو سکتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی نبوت اور رسالت میں بھی جھوٹے ہی نہ ہوں۔ اسی غلطی کی وجہ سے جو کہ ناعاقبت اندیشی کے باعث علماء کو لاحق حال ہوتی ہی انہوں نے تفسیروں اور قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں بھی ایسی بے سر و پا روایتوں کو درج کر دیا۔ اور

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

کے سنہری اور بیش قیمت اصول کو نظر انداز کر دیا حالانکہ حفظ مراتب ہی ایک ایسی شئے تھی اور ہے جس سے ہر ایک مومن کا ایمان سلامت رہ سکتا ہے اور صرف اسی کو نظر انداز کر دینے سے ہزار ہا لوگ حقیقی خدا سے بے خبر رہے ہوئے ہیں کہ جب وہ ذات یا صفات الٰہی پر بحث کرتے ہیں تو جس کلام یا ...... لفظ کے سے خدا تعالیٰ کی عظمت جبروت اور اس کی ذات کے شایان ہوتے ہیں ان کو تو ترک کر دیتے ہیں اور وہ معانی اختیار کرتے ہیں جو کہ ایک ادنےٰ مخلوق پر چسپاں ہو سکتے ہیں۔ آج کل کے شوخ آریہ اور عیسائیوں نے بھی اسی سفاہت کو کام میں لا کر اسلام اور اس کے خدا پر اعتراضات کئے ہیں اور محض حفظ مراتب کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارے علماء زمانہ نے بھی اپنے ہادیان راہ نما اور خدا کے ماموروں کی نسبت ان ان باتوں پر اعتقاد کیا جو کہ ہرگز ان کی شان کے شایان نہیں ہیں اور اس طرح سے اپنا ایمانی مال و متاع گنوا کر دشمنوں کو اسلام پر حملے کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ مثلاً عام طور پر مسلمانوں کا یہ بھی خیال دیکھا گیا ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان کو بچانے کے لئے عمر بھر میں تین دفعہ جھوٹ بولا ہے۔ ایسی روایت سے استدلال پکڑ کر وہ خدا تعالیٰ کے ہر ایک ابتلا اور امتحان کے وقت جھوٹ بول لینا حلال سمجھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس آزمائش میں وہ صدق اور وفا دکھلا کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں الٹے ملعون بنتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت جو یہ روایت ہے اس پر حضرۃ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے ایک عجیب قابل قدر نکتہ لکھا ہے

آپ فرماتے ہیں

کہ اگر ہم اس روایت کے راوی کو سچا تسلیم کریں تو ہمیں ایک صادق نبی کی نسبت یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ جھوٹ بھی بولا کرتا تھا اور اس طرح سے ایک معصوم نبی کو گناہ سے آلودہ مانا جاتا ہے لیکن اگر اس راوی کے مقابل پر ایک نبی کو جیسی کہ اس کی شان کے شایان ہے سچا مانا اور دروغگوئی جیسے گناہ سے معصوم تسلیم کیا جاوے تو صرف اس راوی کو جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔ حضرۃ امام صاحب کا مطلب صاف ہے کہ جب ادھر تو ابراہیم علیہ السلام ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنی وحی کے ذریعے سے ... کو صادق ٹھہراتا ہے اور خود ان کا نبی ہونا اس بات کو مستلزم پڑا ہوا ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولتے ہوں اور ادھر ایک راوی ہے جو کہ وحی سے تائید یافتہ نہیں۔ اس کے حالات سبط سے معلوم نہیں ایسی صورت میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام اور وہ آدمی ان دونوں میں سے جھوٹ یا غلطی کے اقرب کون یقین کیا جا سکتا ہے۔ جب اس طرح سے تنقید ہوگی تو آخر کار عقل سلیم بھی فیصلہ دیوے گی کہ بہ نسبت حضرت ابراہیم ع کے ایک راوی کو جھوٹا قرار دینا تقوی کے بہت اقرب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم آپ کی جاں نثاری سچی فرمانبرداری۔ اولاد کو رضائے الٰہی کے لئے ذبح کرنے پر آمادگی اور قوم کے مصائب و ایذا کی برداشت تمام ایسے قوی قرائن ہیں کہ جن سے ایک پل کے لئے بھی ذہن اس طرف منتقل نہیں ہو سکتا کہ نعوذ باللہ آپکو جھوٹا کہا جاوے پس اس صورت میں حضرۃ امام فخر الدین رازی کی طرح ہر ایک اہل علم کا یہ فرض منصب تھا کہ ہر ایک نبی کی سوانح لکھتے وقت وہ یہود اور نصاریٰ کی بے ثبوت اور افترائی مضمون کی پرواہ نہ کرتا اور حفظ مراتب اور دیگر قرائن قویہ کو مدنظر رکھکر اپنی تصنیف اور تالیف کو ایمان کو تباہ کر دینے والی اذکار سے پاک رکھتا۔ قرآن شریف کو اس قسم کے معاملات میں حکم ٹھہراتا۔ غرضیکہ خدا کے پاک برگزیدوں کی نسبت تقریر یا تحریر کرتے وقت حفظ مراتب کو مدنظر رکھنا بہت ضروری امر ہے ؎

ہمارے زمانہ حال کے علما بھی اسی غلطی میں مبتلا ہیں اور اسی سنہری اصول کو نظر انداز کر دینے سے ہی انہوں نے ہمارے امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت میں ٹھوکر کھائی ہے ورنہ بات کیا تھی مسیح کی وفات اور حیات کے مسئلہ میں اگر حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر وہ آج غور کریں تو ان کو یہ امر بخوبی سمجھ آ سکتا ہے کہ آیا اقرب للتقویٰ یہ امر ہے کہ مسیح کی وفات کو تسلیم کر کے خدا تعالیٰ کو ہر ایک کے شرک خفی و جلی سے منزہ مانا جاوے یا کہ مسیح کی حیات کو مانکر خدا کی ذات و صفات میں شریک کیا جاوے اور جیسے خدا تعالیٰ ہے الحی القیوم خالق محیی ممیت ہے ویسے ہی مسیح کو بھی مان لیا جاوے ایسے ہی خود حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں بھی ان لوگوں نے دھوکا کھایا ہے کہ اس وقت اور زمانہ کے متعلق آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی جو کہ فی الواقع حق اور راست ہیں ان کو تسلیم کرنے سے آنحضرت صلعم کی شان اور آپ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور ایک ایسے گروہ پر جو کہ منکر خدا ہے اتمام حجت ہوتا ہے۔ کیونکہ زمانہ اس وقت حقیقی ایمان اور نور کا پیاسا ہے اور سچائی کے طالبوں کے دل خدا شناسی کے لئے بیقرار ہو رہے ہیں اور خدا کے ماموروں کی پیشگوئیاں اور اس کا پاک کلام جو ان کے مطہر قلب پر نازل ہوتا ہے۔ صرف یہی ایک ایسا تریاق ہے جو ان سمی صفت امراض کا علاج ہو سکتا ہے اور جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کو آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں کا مصداق مان لیا ہے وہ ضرور اس خطرناک زہر کے مہلک اثر سے محفوظ ہو گئے ہیں خواہ انہوں نے آپ کو ظاہراً تسلیم کیا ہے یا باطناً۔ اس میں ان لوگوں کو صرف آنحضرت صلعم کی نسبت حفظ مراتب کا خیال لازمی تھا کہ حضرۃ مرزا صاحب کے دعاوی کو تسلیم کرنے سے اس عظیم الشان نبی کی صداقت پر ایک ایسی مہر لگ جاتی ہے جو کبھی کسی طرح ٹوٹ ہی نہیں سکتی۔ پھر خصوصاً ان دنوں میں جب کہ ...... آنحضرت صلعم کی پاک تعلیم پر فحش اعتراض کئے جاتے ہیں۔ آپکی تاثیرات قدسی۔ آپکے فیوض روحانی و الانوار و برکات کا بڑے زور و شور سے رد کیا جاتا ہے

یہ نادان اتنا نہیں سوچتے کہ جو ثمرات انوار برکات صرف ایک نبی کی ۔ سے تعلق رکھتے ہیں کیا صرف گذشتہ نظیرین ویکران کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کیا صرف اس کے لئے تواریخ ہی کفایت کر سکتی ہے اور کیا اس سے خدا تعالے کی ذات و صفات پر حرف نہیں آتا قصے اور کہانیاں تواریخی طور پر کس کے پاس موجود نہیں ہیں ہر ایک فرقہ ان کو پیش کرتا ہے اگر انہی پر مدار ثبوت ہے تو جیسے دوسرے مذاہب نے خدا کو معطل مانلیا ہے تم بھی مان لو۔ حالانکہ آنحضرت صلعم کو جس شان و شوکت کا نبی مانا جاتا ہے اور جو تاثیرات قدسی آپ کی تسلیم کی جاتی ہیں ان کے لئے یہ امر لازم پڑا ہوا ہے کہ ایسے فساد کے وقت جب کہ بحر و بر ہی بگڑا ہوا ہے تعد ایمان کے الفاظ زبانوں پر رہ گئے ہیں حقیقت بالکل معدوم ہو گئی ہے دنیا ہی ہر ایک کا مقصود ہے اور عملی طور پر خود مسلمان بھی آپ کی پاک تعلیمات کو محل اعتراض ثابت کر رہے ہیں ضرور ایک مصلح اس امت میں سے پیدا ہونا اور زمانہ کے فساد اور آنحضرت صلعم کے مثیل ہونے کی وجہ سے اس کا نام مسیح موعود ہونا اور خود ہر ایک آنکھ آج سے ۲۵ برس پیشتر اس پر لگی تھی کہ وہ چودہوین صدی کے سر پر آنے گا اب جب کہ ۲۰ برس بھی صدی پر گذر گئے کیا ان کے نزدیک صدی کا سرا ہوا نہیں ۔۔۔ پر آیا کہ نہیں۔ سعید وہ جنہوں نے اُسے شناخت کیا مبارک وہ جنہوں نے اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر لیا اور حفظ مراتب کو مد نظر رکھکر آنحضرت صلعم کی عزت اسلام کی عزت اس پر فتن زمانہ میں رکھدی۔

(فقط)

خبرین

آریہ سماج کے متعلق خبر۔ اخبار عام اپنے ایک نگار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ۲۷ مارچ سنہ حال کو بمقام راندیر مندر سراوگیوں کے ایک عام پنچایت ہوئی جس میں لالہ پرشاد صاحب خزانچی دہلی لالہ جوہری مل صاحب خزانچی نیشنل بنک لالہ پیارے لال صاحب وکیل و لالہ وزیر سنگھ صاحب وکیل دغیرہ تخمینًا دو ڈہائی سو سراوگی صاحبان کے شریک تھی اس پنچ مین اول یہ معاملہ پیش ہوا کہ آریہ سماجیوں نے جو ایک کتاب میں سیکھنا میں جسکو پنڈت جمنا داس اور پنڈت شمبہو دت نے تصنیف کیا ہے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے جس کی بابت ۸ جنوری سنہ کو ایک کمیٹی اسی سنہ میں اور اسی معاملہ کے پہلے ہو چکی ہے جس کی امداد کے واسطے اہل برادری سے چندہ امادلی ہوئی تھی اور تجویز یہ پاس کی گئی تھی کہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی جاوے کہ گورنمنٹ اس حامد مین مدعی ہو جاوے تاکہ آریہ سماجیوں پر نالش کیجاوے چنانچہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی تھی اس کی منظوری حسب منشا ہمارے منظور ہو کر آگئی اب آپ صاحبان کے روبرو یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے کہ اب اس مقدمہ کو چلایا جاوے۔ عام برادری کی کیا رائے ہے۔ چنانچہ عام صاحبان برادری نے بہ اتفاق رائے دی کہ آریہ سماجیوں پر جنہوں نے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے فورًا مقدمہ چلایا جاوے اور یہ رزولیوشن عام برادری نے پاس کر دیا۔

کلکتہ میں برقی ٹریموئی پر سے صرف چند ماہ میں سولہ ہلاک حادثہ ہوئے ہیں۔

روس نے کوریا کا ملک خالی کر دیا اور جاپان بکلی اس پر قابض ہو گیا ہے۔

جاپانی حکام کا ارادہ بحالت فتح توسیع ملک کا معلوم نہیں ہوتا بلکہ صرف امن وامان کی خواہش ہے اور یہ منشا ہے کہ جاپان منچوریہ کو فتح کر کے اُسے چین کے حوالہ کر دے اور خود اپنے قبضے میں نہ رکھے۔

بلگریڈ ملک سرویہ میں ایک کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی تھی ۔۔۔ کی امداد کرے ۔۔۔ سرنگ مہیا کئے جاتے ہیں لیکن روسی گورنمنٹ نے شاید اسے خلاف شان جان کر منظور نہ کیا اس پر بلگریڈ میں غصہ پھیلا ہے۔

کوریا میں جاپانیوں کی برخلاف ایک سازش قائم ہوئی تھی لیکن جاپانیوں کی خوش نصیبی سے اس کا راز طشت ازبام ہو گیا اس کی تہ میں خوردہ فروش تاجر تھے۔

کوریا کا ایک وزیر صرف اس لئے دربدر کیا گیا کہ وہ خفیہ طور پر روس کا طرفدار تھا۔

ایک جاپانی وزیر بھی ٹمکرامی کے شبہ میں ماخوذ ہے کہ وہ روس سے خفیہ طور پر وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کی تحقیقات کا نتیجہ ہنوز پوشیدہ ہے۔

جاپانیوں نے اگرچہ پورٹ آرتھر کے دہانہ کو بند کرنیکی کوشش کی تھی اور اس میں چنداں کامیابی نہ ہوئی تھی مگر حال میں ان کی ایک تارپیڈو کشتی نے ایک اور نالہ معلوم کر لیا ہے جو کسیقدر فراخ ہے کہ اگر پورٹ آرتھر کا دہانہ بند بھی کر دیا جاتا تو اس میں سے جہاز بخوبی گذر سکتا اس کا عرض ۱۳۰ گز ہے۔

فرانس کے ایک ڈاکٹر رلیسول نامی نے معلوم کیا ہے کہ چاندی کے ملکے پتر زخم کی مرہم پٹی کے لئے بہت مفید ہیں ان میں سرٹن اور گلانڈ کے روکنے کی خاصیت موجود ہے اس سے تازہ زخم پکنے کے بغیر اچھا ہو جاتا ہے اور پرانا زخم بھی کچھ عرصہ میں مندمل ہو جاتا ہے۔

مراسلہ

علمائے شیعہ سے استفسار

مولوی امیر علی صاحب اٹاوی اثنا عشری و دیگر ذیعلم حضرات شیعان کی خدمت میں ذیل کا استفسار پیش کیا جاتا ہے امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف یا شیعوں میں سے کوئی اور صاحب اس کا تحریری اور مطبوعہ جواب عنایت فرما دین گے۔

استفسار

حضرت امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا میں لشکر یزید کے مقابلہ میں تقیہ نہ کیا آپ نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے خود معہ دیگر عزیزوں و رفیقوں کے شہادت پائی۔ جیسا کہ جمیع کتب تواریخ سے ظاہر ہے اور مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے برعکس اس کے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ان کے صاحبزادہ نے صرف قتل کی دہمکی پر یزید کی غلامی کا اقرار جیسا کہ کافی مطبوعہ مطبع منشی نولکشور واقع نولکشور لکھنؤ کی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۰ میں ہے

ثم ارسل الی علی ابن الحسین بن علی علیہم السلام فقال له مثل مقالته للقرشی فقال له علی ابن الحسین علیہما السلام ارأیت ان لم اقر لك الیس تقتلنی کما قتلت الرجل بالامس فقال له یزید لعنة الله بلی۔ فقال له علی بن الحسین علیہما السلام انا عبد مکره لك فان شئت فامسك وان شئت فبع۔

پھر (یزید) نے امام زین العابدین علیہ السلام کو بلایا اور ان سے بھی وہی گفتگو کی جو قریشی سے کی تھی تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے کہا کہ مجھے یہ بتا کہ اگر میں تجھ سے یہ اقرار نہ کروں تو کیا مجھکو تو اسیطرح قتل نہ کریگا جیسا تو نے اس شخص کو قتل کر دیا تو امام سے یزید ملعون نے کہا کہ ہاں ایسا ہی کروں گا تو اس سے امام زین العابدین نے کہا کہ میں مجبوری تیرا غلام ہوں چاہے مجھے غلامی میں رکھ اور چاہے بیچ ڈال۔

اب استفسار یہ ہے کہ بروئے مذہب شیعہ ان دونوں اماموں سے کون امام حق پر تھا۔ بینوا توجروا

المستفسر

شیخ عبد المجید احمدی از اٹاوہ

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طرز مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہوجانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہو اور جسکو ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہو اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہو جو ہدایات ائین درج ہیں انپر مشق کرنیوالا انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہو اور خیالات میں یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہوجاتی ہو اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین کے قلابے ملادئے ہیں اور انکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیات الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہو جیسے خدا کا ارادہ کسی ایک دوا یا دوسرے عمل کا اثر مفید یا مضر کرتا ہو ویسے ہی اسی کے ارادہ و باذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہو اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہو جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کو اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کی جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہو اور سلسلہ ہاد اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منتفع ثابت کیا ہو اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہو اور دکھلایا ہو کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہو خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ جس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت صحف سابقہ ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور و القرنین وغیرہ کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بینظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر معرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے دیکھکر تفسیر کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ شیریں زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دونوں بزرگوں کی جو حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام کی بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی ہے اب فضل باری سے چھپکر طیار ہوچکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض منت ہر کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے - بلا جلد ہر مجلد ہر پارہ الم کی قیمت ہر پارہ عم ۲ ار المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں۔

بٹن قمیص کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہو فائدہ یہ ہو کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہوجاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں الگ نہ ہونگے نمبر ۱ بٹن سٹ نام بھی سنہری اور نام بھی سنہری قیمت ۳ ار نمبر ۲ - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ ار نمبر ۳ - بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۸ ار نمبر ۴ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ہر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ الہٰی بخش ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی لیاقت دانگریزی دھسری پگڑی و لنگی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم دہر کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر گیس یعنی پٹی کمر بند سواران و سپاہیان و پاجامہ ہر طرح کی جوتی خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ ڈگر گابی اور تھوڑ دیسی انگریزی و پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ ہر دانہ اور زنانہ لکڑی کے اور سینگ کے ہر قسم قفل ہر قسم کے خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے - دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور محمد احمدی اینڈ کو تاجر سیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا - رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ر

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ۱ر

نظم پرانے دستورات بطریق کامن مصنفہ " " " "

ردستانی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجروں کو

سر الشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہو مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے $\frac{20 \times 26}{4}$ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے مل سکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ۴ - کارڈ سائز پر بھر کیبنٹ سائز ۱ر ... درجن کے خریدار کو

نوٹ - یہ ۱۱ اشتہار کہ جو اسی تمام درخواستیں بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی

ضوابط اخبار البدر

جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کرلینا چاہئے

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہیں جس میں ٹائٹل پیج شامل ہے دو فالتو صفحہ صرف امتحاناً چند ماہ اشتہاروں کے لئے ایزاد ہیں بعض تاریخوں پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبروں میں وضع کرلئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص و مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جنکی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے باہر مطبوعہ نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ عملدرآمد و ازدیاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن سے لکھ جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریرات .... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸ - ۱۶ - ۲۴ - ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی گئی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا

(۴) **خط و کتابت** کے متعلق خط کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر کسی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید کے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** بوقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گم ہو گیا تو ہم ذمہ دار نہیں۔

(۷) **چندہ** سالانہ ہر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے **پیشگی** بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب تقیمتی ہر **پر نشر** ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ہے - جو خریدار ایک ماہ بعد ادا کرینگے قیمت ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ الحکم نبض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صح لکم وقت مسیحہ وما نزّل من اللہ

الحکم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہے گویم باتیں گرانی جہاد در قادیان میں | دوا میں شفا میں غرض دار الامان میں

نمبر | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۸

بمبر ... بخدمت ... صاحب کلارک دفتر ... [illegible] ...ranwala

بجناب منشی نواب خان ... انگریزی ... گوجرانوالہ

10 NOV 04

خریداران کو اطلاع [illegible] ... اس کی ہر دلعزیزی اشاعت ... سال کی تکمیل ... اس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ ... اشاعت بہت قلیل اور سامان نامکمل ہے اور کارخانہ کے اخراجات ... تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ... ایک ... [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی پاک مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و مقتدا	اندرین دین ... از ما ...	
... دین ... دنیا ...	آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما ... جام ...	
... رسول کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام	مہر او با شیر شد ...	
... شد ... بیان ...	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را بر او شد اختتام	
... ہم ... ہے آیہ کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست	آنچہ مارا وحی و ایمائے بود	
... از خود از جان ... بود	ما از و یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال	
... قول ... ما ...	ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست	از ملائک و از خبر ہائے معاد	
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد	آن ہمہ از حضرت احدیث ست	منکران مستحق لعنت است	
معجزات ... ہمہ ... راست	منکر آن مورد لعن خداست	معجزات انبیاء سابقین	
... قرآن ... بالیقین	بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکاری کند ...	
... روشن کتاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب		

وہ الفاظ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

... ہاتھ ... درج ذیل ... کرتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۳ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ... تمام گناہوں ... توبہ کرتا ہوں ... سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ... بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب ظلمت نفسی ... فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ... میں ... گنہگار ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ... حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول ... بیعت کنندہ ... اقرار کرے ... کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ... بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ - بیعت ... حضرت امام الزمان ... ۱۹۰۴ء تک ... چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ ... معنون کے ساتھ ... چہاردہم سال کی یادگار میں ... نصرۃ ... قادیان سے طلوع ہوا۔

ایک [illegible] کی ضرورت

ایک شریف آدمی غیر احمدی کی بعض احمدی افراد کی اصلاح کو کوشش
اپنی ایک دوشیزہ بالغہ عمر ۱۸ سال خوش شکل عالیم القرآن
صوم و صلوٰۃ کی پابند کی نکاح کا ارادہ احمدی جماعت
کے کسی ایسے شخص کے ساتھ کیا ہی جو اوصاف ذیل کا موصوف
(۱) قوم کا کشمیری ہو۔ (۲) احمدی جماعت [illegible]
نمونہ ہو۔ (۳) عمر ۲۵ و بیس سال کی درمیان ہو
(۴) وجہ معاش کم از کم ۲۰ روپیہ ماہوار رکھتا ہو
(۵) خوش شکل ہو
اس کے متعلق خطوکتابت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان [illegible]
ڈیوٹی گورداسپور [illegible] کی جاوے
خاکسار عبد الحق احمدی [illegible] مرزا پور تحصیل گورداسپور

درخواست دعا

۱۔ عاجز کو تین چار کام درپیش ہیں جنکی واسطے احمدی جماعت دعا کرا[illegible]
خاکسار بشارت علی نمان احمدی سگنلر [illegible] [illegible]

درخواست نماز جنازہ

البدر کی ایک خریدار مسمات برکت بی بی جو کہ ضلع سیالکوٹ
میں رہتی تھیں۔ ماہ اپریل میں فوت ہو گئی ہیں۔ میرے مکرم
دوست [illegible] مولوی [illegible] صاحب محرر مضافات ضلع
سیالکوٹ اور نیز میں خود انکی نماز جنازہ اور دعائے مغفرت
کیلئے احباب احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ نیز مولوی
محمد یوسف صاحب احمدی۔ دیا[illegible]بخش صاحب [illegible]
محمد ابراہیم صاحب فرزند و دختر دیا[illegible]بخش صاحب [illegible]
والدہ محمد ابراہیم صاحب بھی پٹیالہ میں فوت ہو گئی ہیں انکے
لئے بھی دعا فرمائی جاوے۔

جن احباب نے

بعض امور متعلق البدر دریافت کی
ہیں اگر ان کو ابتک جواب نہیں ملا تو وہ سمجھ لیں کہ
جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ارسال کرنیکی وجہ سے جواب
نہیں دیا جا سکا۔
ہر ایک صاحب خود سمجھ سکتے ہیں کہ جس کا دفتر میں کثرت سے
خطوط آتے ہوں وہ اس بار کا کیسا متحمل ہو سکتا ہے کہ سب کو
جواب اپنی خرچ پر دیوے۔ درحالیکہ کارخانہ ابھی
امداد کا محتاج ہو۔

[illegible] شعراء کی خدمت میں التماس

البدر [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] کی [illegible]
دین کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
اس [illegible] کہ [illegible]
خیال ہے میں اپنے [illegible]
کے فن میں [illegible]
ہاں ملتمس ہوں [illegible]
جگہان واقعہ شہادت [illegible] اپنی نظم
دفتر البدر میں قادیان ارسال [illegible]
زبان کی نظم کا [illegible]
میں اپنی جگہ [illegible] کتاب کی صورت
میں چھپایا جاوے گا اور امید ہے [illegible] نظم کے
مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔
(محمد افضل)

ہمارے بزرگ اس طرف توجہ کریں

احمد نور کابلی کی [illegible] [illegible] ہوا ہے
جب [illegible] حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے [illegible]
[illegible] [illegible] احمد نور [illegible]
تو [illegible] ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ میں [illegible] تعارف میں
خامہ فرسائی کروں۔ [illegible] اور قوم کی توجہ کیلئے
اس سے زیادہ تعارف کی ضرورت نہیں کہ احمد نور
حضرت عبد اللطیف شہید کا سچا عاشق شاگرد اور
حضرۃ خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی عشق و محبت کا اپنی جماعت میں
ایک نمونہ ہیں احمد نور مع اپنی بڑی بھائی اور اہل و عیال کی ہجرت
کرکے قادیان میں سکونت پذیر ہیں۔ مکان کی تنگی کی وجہ سے
اب تک ان سرد شہر جگہ کے رہنے والوں نے بہت تکلیف
اٹھائی ہے اور آئندہ موسم گرما کی شدت کے دنوں میں
ناقابل برداشت صعوبت کا سامنا نظر آتا ہے ان ملاحظات
کی وجہ سے یہاں کے بعض گرامی قدر دوستوں نے ان مہاجروں کے
لئے ایک مکان بنوانے کی تجویز سوچی ہو جس پر دو سو روپیہ صرف ہوگا
جن لوگوں نے اس کار خیر میں چندہ دیا ہے ان کے اسماء یہ ہیں آپ سب
کرم بزرگ جہاں تک جلد ممکن ہو جو کچھ بن پڑے بنام مولوی محمد علی صاحب
ارسال کریں۔ عاجز عبد الکریم۔
حکیم فضل دین صاحب ۲۰ وصول۔ میاں غلام غوث صاحب ۵ وصول ۳

[illegible]

تعلیم الاسلام [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] کار بی۔ اے پاس
[illegible] درخواستوں کے ساتھ نقول سندات
[illegible] بی۔ اے اور ایف۔ اے
[illegible] شائق ہونی چاہئے۔
[illegible] اسلام کالج [illegible] قادیان
[illegible] اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ
پرائمری تک [illegible] تو ہیں مدرسہ کا ری اور قرآن عمدہ صحیح
[illegible] [illegible] لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ
ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاوے گی یعنی علاوہ دار
نقدی خوراک و پوشاک۔
[illegible] کہ یہاں کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف
[illegible] یعنی چاول کھانا ہوگا۔ المشتہران
محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و یار محمد خان
از مقام بارڑی پور کشمیر تحصیل کولگام

فروخت چشمہ

میں نے امریکا سے ایک چشمہ منگوایا تھا۔ جوڑے سفید
شیشے۔ سنہری سیدھی کمانی بنہ تشارٹ سائٹ منفی
پونے دو۔ مگر وہ مجھے ٹھیک نہیں آئی۔ اصلی قیمت چھ ڈالر
یعنی ۱۹ روپے۔ لیکن بھیجنے والے نے مجھے لکھا
ہے کہ بجائے واپس کرنے کے اس کو کم قیمت پر فروخت
کردیں میرا خیال ہے کہ وہ چار ڈالر یعنی ۱۲ روپے تک منظور
کرلیگا اگر کسی کو ضرورت ہو تو راقم کو اطلاع دے اصل خطوط
امریکہ کے ملاحظہ کے واسطے بھیجے جاویں گے۔
محمد صادق عفی عنہ قادیان
ضلع گورداسپور ۱۵ اپریل

قول صحیح در الشہادتین چھپ کر طیار ہو گئی

ہے قیمت وہی ایک ایک آنہ ہے۔ دفتر البدر سے طلب کرو خریدار [illegible]

۳۴ سید محمد علی شاہ صاحب ۱۰ ۔ محمد علی صاحب ۲ وصول ۔ محمد صادق ۲۰ ۔ شیخ یعقوب علی صاحب

اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُھَا الْخَلْق

اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ

عرش پر آپ نے فرمایا کہ یہ لفظ اسلیے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی تجلیات جمالی و جلالی کا اتم مظہر عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفات جمالیہ کا ہے۔ جو کہ اس وقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اس لیئے کل انبیا کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تا کہ ان کے کل صفات کا مظہر تام میں ہو جاؤں۔ خدا تعالےٰ کی صفات محیی و ممیت برابر کام میں زور سے لگے ہوئے ہیں ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف مر رہے ہیں پس چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلی سے کام کر رہی ہیں۔ اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا ہے۔

عرش کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ عرش ایسی شئے ہے کہ نہ وہ مخلوق ہے اور نہ غیر مخلوق۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی تجلیات کا اعلےٰ مقام جو دونوں جہانوں میں ہو سکتا ہے وہ عرش کا مقام ہے۔ جو مخلوق کہتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو غیر مخلوق قرار دیتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اسکی متشابہات کو وہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مخلوق کہا جاوے تو پھر محدود اور مجسم ہوگا۔ اگر غیر مخلوق ہو تو خدا کی حقیقت سے باہر رہتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ ہر ایک کا خالق ہے۔ پس جیسے میرے الہامات میں اخطی و اصوم اور افطر و اصوم وغیرہ کلام الٰہی بطور استعارہ کے آئے ہیں۔ ویسے ہی یہ بھی ایک استعارہ ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ کلام الٰہی میں استعارات ہوا کرتے ہیں۔ پھر کیوں نہ کہا جاوے کہ ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور اسکی کنہ کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ میرا یہی عقیدہ ہے۔ کہ عرش اصل میں مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث سے باہر ہے اور اعلےٰ درجہ کی ایک تجلی ہے۔

اب زمانہ ہے کہ تم میں اسرار کھلتے جاویں جیسے آسمان سے آنے کا سر انہی ایام میں کھلا ہے۔

یہ زمانہ افترا کا نہیں ہو سکتا

خدا پر افترا کرنا لعنتی کا کام ہوتا ہے۔ کیا لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ اسقدر عرصہ دراز گذر گیا اور ہم کبھی الہام کے بیان کرنے سے فارغ نہیں رہے۔ پس ممکن ہے کہ ایک آدمی ہر روز نیا افترا کرے اور خدا کو بھی علم ہو کہ وہ مفتری ہے اور وہ مہلت دے دے بلکہ اوسکی زندگی میں ایک ایسا زمانہ بھی آتا ہے۔ کہ ٹڈی کی طرح لوگ مرتے جاتے ہیں چاروں طرف موتوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ کیا مفتری کی اتنی حفاظت ہو سکتی ہے۔ کیا خدا کا فضل و کرم ایک مفتری کے اسطرح شامل حال ہو سکتا ہے۔ کیا وہ یہ افترا کر سکتا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار۔

بات یہ ہے کہ بظاہر کتنے ہی مذاہب کیوں نہ ہوں لیکن اصل میں دہریت کی باریک رگ اپنا کام کر رہی ہے۔ اگر دہریت نہ ہوتی تو یہ عیسائیت بھی اسقدر نہ پھیلتی۔ گناہ تو درکنار اب تو خدا کے سامنے مقابلہ ہے۔ ایک مذنب بھی کبھی اپنے کیے پر پشیمان ہوتا ہے لیکن یہ لوگ خطا پر خطا کرتے ہیں اور پشیمانی پاس نہیں پھٹکتی۔ اسیکا نام دہریت ہے۔

ضروری اطلاع

اخبار اس لیے دیر سے نکلتا ہے کہ ہمارے کاتب صاحب نام عبد الرزاق ساکن کولدہیانہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ خدا انکو غریق رحمت کرے۔

میں خود گذشتہ ایام میں عارضہ چشم میں مبتلا رہنے کی وجہ سے تازہ مضامین کی ترتیب سے معذور رہا ہوں اور اسی لیے احباب کے خطوط اور فرمائشوں کی پوری تعمیل بھی نہیں کر سکا لہذا احباب معاف فرماویں۔ یہ اخبار امرتسر میں لکھوا کر قادیان میں چھاپا گیا ہے اور اگر خدانخواستہ جلدی کوئی کاتب میسر نہیں آیا تو یاد رہے کہ اخبار دیر سے شائع ہو۔ (منیجر)

۲۸ اپریل کے الہامات

اعملوا ما شئتم انی غفرت لکم

انشاء اللہ آمنین۔

اعملوا ما شئتم انی امرت لکم انی امرت الملائکۃ۔

زاد اللہ عمرک۔

اذا نعمتی۔

غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی۔

۲۹ اپریل ۱۹۰۴ء

امن است در مکان محبت سرا ما

یعنی

در مکان (یا دل) جو خدا تعالےٰ کی محبت سرا ہو جاتا ہے اوسمیں ہر طرح سے امن رہتا ہے حدیث شریف میں ایک دعا ہے۔ جسکو آب دعا کی رعایت کے ساتھ پڑھنے سے انسان خدا کی نظروں میں محبوب ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اسکا مطلب یہ ہے کہ الٰہی میں تجھ سے تیری محبت کا اور جو تجھے محبت کرتا ہے اسکی محبت کا اور ان اعمال کا جنکے ذریعہ سے تیری محبت تک انسان پہونچتا ہے سوال کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

اور ایک خواب میں معلوم ہوا کہ طاعون لوگوں کو گرفتار کر رہی ہے

کتاب نور الدین

امرتسر میں بعض احمدی جوشیلے احباب کے اہتمام سے دوبارہ طبع ہو رہی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ تمام احباب صحت کتابت کاغذ اور چھپوائی میں خاص اہتمام کو مدنظر رکھکر کتاب کی عظمت اور شان پیدا کرنے اور خاص روشنی ڈالنے کی کوشش فرماوینگے اور احمدی احباب بھی اسکی قدر دانی سے دریغ نہ کرینگے۔

اطلاع۔ وی پی خریداروں کی طرف ارسال ہو رہے ہیں۔ وصول فرما کر کارخانہ کو مشکور فرماویں۔

ضرورت ہے ایک کاتب اگر وہ اصلاح بھی کر سکتا ہو تو ترجیح دیجاویگی۔ درخواست بنام منیجر البدر قادیان ہو۔

حقیقی اور کامل احمدی کون نہیں

(۱) وہ جو دعا کیوقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا
(۲) وہ جو جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا -
(۳) وہ جو دنیا کی لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کیطرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا
(۴) وہ جو درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا
(۵) وہ جو پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنے شراب سے قمار بازی سے - بدنظری سے خیانت سے - رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا -
(۶) وہ جو پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا
(۷) وہ جو بد اثر ڈالنے والے بد رفیق کو نہیں چھوڑتا
(۸) وہ جو اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں انکی بات کو نہیں مانتا اور انکی خدمت سے لاپرواہی -
(۹) وہ جو اپنی بیوی اور اسکے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا -
(۱۰) وہ جو اپنے ہمسایہ کو ادنے ادنے خیر سے محروم رکھتا ہے -
(۱۱) وہ جو نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشا جاوے - اور کینہ پرور آدمی ہے -
(۱۲) وہ مرد جو بیوی سے اور وہ بیوی جو خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے -
(۱۳) وہ جو فی الواقعہ مجدد (حضرت مرزا غلام احمد کو) مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں سمجھتا -
(۱۴) وہ جو امور معروفہ میں میری (حضرت مسیح موعود کی) اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے
(۱۵) وہ جو مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے
(۱۶) ہر ایک زانی - فاسق - شرابی - خونی - چور - خائن - مرتشی - غاصب - ظالم - دروغگو - جعلساز - اور انکا ہم نشین - اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا - جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا -

ضروری احکام از
(کشتی نوح)

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو - کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے -

تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو -

سچے ہو کر جھوٹے کیطرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ - اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی - تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے - اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا ہے -

تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو

اسلام میں قدیم سے احمدیوں کا خدا

ایک قادر قیوم اور خالق الکل خدا جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے - نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا - وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے - وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اسکی تجلیات الگ الگ ہیں -

انسان کیطرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اسکے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازلی سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے - لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کیطرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کیوقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے - وہ خارق عادت قدرت اسجگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے - خوارق اور معجزات کی جڑ یہی ہے خدا ہے جو سلسلہ عالیہ کی شہرا ہے - اس پر ایمان لاؤ - خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اسکے عجیب عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں اسنے بے شمار ستاروں کو بغیر ستونوں کے لٹکا دیا اور زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا - اسنے حضرت مرزا غلام احمد پر وحی نازل کی اور انکے لئے زبردست نشان دکھلائے اور ان کو مسیح موعود کر کے بھیجا -

دعا کے بارے میں احکام

جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح جو اپنے خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں -

جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی -

تم استجابت اسوقت دیکھو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کیوقت - ہر ایک مشکل کیوقت قبل اسکی جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو - کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی - (از مسیح موعود)

(خدا کا ہو رہنے کے نتائج) - اگر تم خدا کے ہو جاؤ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تمہارے لئے جاگیگا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اُسے دیکھیگا اور اسکے منصوبہ کو توڑیگا - تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاؤ -

ایک شخص جو اپنے پاس ایک خزانہ رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے؟ [illegible] ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی [illegible] ہوتی کہ تمہارا خدا ہر ایک حاجت کے وقت [illegible] آنیوالا ہے تو تم دنیا کیلئے ایسے بے خود کیوں ہوتے -

خدا [illegible] خزانہ ہے اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم پر تمہارا مددگار ہے تم بغیر اسکے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ

ضمیمہ درست ہے ایک کاتب کی اگر اصلاح سنگ بھی کر سکتا ہو تو ترجمہ دیجاویگی - مہتمم بدر کے نام درخواست آوے +

نورافشاں کی [illegible]

سلسلہ کیلئے دیکھو [illegible]

(س) [illegible] خدا [illegible] بجوبوداں کے [illegible] کا [illegible] جہنم میں [illegible] الحال دلا [illegible]

(ص) [illegible] سے تو آپ کو [illegible] کہ وہ خدا [illegible] خدا ہو کر دعا مانگتا ہے اور پھر اس دعا کو [illegible] پہنچانے کے اپنے آپ کو بچا نہ سکا اور دنیا میں اپنا کوئی گھر بھی نہ بنا سکا اور وہ افسوس بھی کرتا رہا کہ جانوروں کے لئے آشیانے ہیں مگر ابن آدم کے لئے سر رکھنے کو جگہ نہیں پھر انجیر کے درخت پر سے کھانے کیلئے کچھ پھل نہ پاکر بیجان درخت پر لعنت کرتا ہے جس سے اس کی غیب دانی اور قدرت کاملہ کا حال کھلتا ہے امید ہے آپ غور فرماویں گے۔

(۳) آپ نے تسلیم کرلیا کہ مسیحیت کی بنیاد مسیح کی الوہیت اس کی موت اور اس کی قیامت ہی ہے اور ہم نے ثابت کردیا کہ بقول مسٹر ہاروے اکثر عیسائیوں نے اس عقیدہ کو ترک کردیا ہے اور جو شخص ایسا عقیدہ شائع کرے وہ جاہل سمجھا جاتا ہے تو پھر آپ خود ہی فرمائیے کہ کسر صلیب ہو چکی یا نہیں۔

(۱) بیٹے کو مان لینے میں کونسی گمراہی ہے آپنے ذرا کھول کر بتایا تو ہوتا جب کہ یسوع نے خدائی تو درکنار ایک کامل انسان کا نمونہ بھی نہیں بتایا تو وہ اپنے معتقدوں کے دلوں میں کونسی تسلی دے سکتا ہے اسکو اپنے نیک ہونے سے انکار ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے وہ دوسروں کو کہاں تک نیک بناسکے خود موت سے ڈر کر مایوسی کی حالت میں ایلی ایلی لما سبقتنی پکارتا ہے تو دوسروں کو کیا اطمینان دے سکتا ہے۔ ہاں زبانی تسلی تو ایک آریہ اور ایک دہریہ بھی رکھتا ہے حالانکہ دل کا حال پوچھو تو انتہا درجہ کا اضطراب پاؤ گے میرے معترض دوست آؤ میں تجھے بتاؤں موت پر حقیقی فتح کس نے پائی وہ تمام جہان کا سردار جس کی بشارت حضرت عیسے دے گئے اور اپنے جانے کی بھی علت غائی ٹھیرائی (حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) جو خود فرماتا ہے ہر طرح کی کامیابی حاصل کرنے

کے بعد "الحقنی بالرفیق الاعلیٰ" ہاں احمد کے غلام علیہ السلام کا غلام مولوی عبداللطیف اسی موت پر فتح پانے کی نظیر میں پیش کیا جاسکتا ہے جسکو حق چھوڑنے کے لئے بار بار کہا گیا مگر وہ مرد خدا برابر اپنی بات پر قائم رہے اور کہتا ہے کہ میں سچ کو نہیں چھوڑ سکتا اور پھر بڑی خوشی سے انا للہ کہتا ہوا جان دیتا ہے [illegible] آخری الفاظ کا [illegible] حقیقی طمانیت [illegible] وہ اپنی [illegible] جب [illegible] شکل میں [illegible] تسلیم کر [illegible] اپنی [illegible] [illegible] صلیب پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

(ج) [illegible] باتیں [illegible] آپ نے تسلیم کرلیا [illegible] نے فرمایا [illegible] بنی اسرائیل کے پاس بھیجا [illegible] ہوں" اور یہ کہ وہ غیر اقوام کو تبلیغ کرنے نہیں آیا تھا تو سب ہمارا [illegible] ثابت ہوگیا اور آپ نے اقبال ڈگری دیدی کہ مسیح اسرائیل کے پاس بھیجا گیا اور اس نے غیر اقوام کو تبلیغ نہیں کی۔ جو کام استاد نے نہیں کیا شاگردوں کا کیا منصب ہے کہ اس میں دخل دیں اگر اس کے خلاف آپ کوئی آیت انجیل کی پیش کرتے ہیں تو میرے خیال میں اس کے کلام الہی ہونے سے رہا سہا یقین بھی اٹھا لیتے ہیں کیونکہ کلام الہی میں تو درکنار ایک معتبر عاقل شخص کی کلام میں بھی تناقض یا اختلاف نہیں ہونا چاہئیے پس ایسی تمام آیات کو الحاقی سمجھا جاوے گا یا ان کی ایسی تاویل کی جاویگی جو پہلی ورس کے خلاف نہ ٹھیریں اور پہلی کا مطلب صاف ہے تمام دنیا میں جہاں کہیں اس انجیل کی منادی ہے یہ ضرور ثابت نہیں ہوتا کہ غیر اقوام میں بھی منادی ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے متعلق فرقے جہاں کہیں ہوں ادھیں منادی کیجاوے یہ اس لئے کہ آپ کو معلوم تھا کہ کئی فرقے شام سے ہجرت کرکے چلے گئے ہیں چنانچہ آپ خود بھی انہی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں روانہ ہوگئے۔

(۲) م زمین اور آسمان کا اختیار کہاں تک صحیح ہے جبکہ اتنی جدوجہد سے جو بارہ حواری بنے ان میں سے بعض نے عین وقت پر دغا دی۔ آفرین ہے سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر بھیڑ بکری کی طرح اپنے آقا کے لئے ذبح ہوگئے دوسرا تک نہ کی۔ ......

(ب) جن کا میں نے تم کو حکم دیا عمل کریں [illegible] انصاف کرو کہ ان پر کون عمل کررہا ہے آپ کسی کا تو لیں۔ کون دائیں گال پر تھپڑ کھاکر بایاں بھی آگے کردیتا ہے اور کون ایک میل جانے پر مجبور کیا گیا ہو۔ تو دو میل چلا جاتا ہے اور کون ہے ایسا کہ جس کا کوئی کوٹ چھین لے تو چوغہ بھی اتار دے اور کون ہاتھ سے گناہ کا ارتکاب ہونے پر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالتا ہے اور کون آنکھ کے گناہ کرنے پر آنکھ کو باہر نکال پھینکتا اور اپنے تمام بدن کو جہنم میں جانے سے بچا لیتا ہے۔

(ج) ہم نے یہ لکھا تھا کہ کبھی نہیں سنا کہ زید کے بدلے میں بکر مارا جاوے اور بے وجہ بلا سبب اور پھر بے گناہ [illegible] ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ ہوا تیری نسل کے دنیا کے تمام گھرانے برکت پائیں گے وہ پورا ہوا [illegible] میں سے حضرت محمد رسول اللہ صلعم سارحمۃ للعالمین نبی مبعوث ہوا جس نے اپنی رحمانی رحیمی ربوبیت کا جلوہ دکھایا۔ اور پھر اسی اسحاق سے مرزا غلام احمد مسیح موعود [illegible] الانسان پیدا کیا جس نے سب نفرانوں کو ہلاکت کے گڑھے سے نکالنے کا بیڑا اٹھایا۔ [illegible]

(د) اگر نہیں حج کرنے کی [illegible] ہو تو ہوتی رہے اسلامی احکام اور قرآنی تعلیم میں کوئی ایسی بات دکھلانی چاہئیے جس میں ایسا کرنے کی اجازت دی گئی ہو ہاں تو انسان تو درکنار حرم میں کسی دوسرے جانور کو ایذا دینے یا ذبح کرنے کا حکم نہیں وہ پہلے یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر کے فرض کو تو ادا کرلیں پھر بوجود موجبات حج۔ حج بھی کیا جاوے گا

(ب) شرکی نے کون سے غریب مسیحوں پر ظلم کیا ہے حضرت انصاف کیجئے کیا آپ نے مسٹر عبداللہ ولیم کی تقریر نہیں پڑھی۔ ضرور پڑھئے۔ اس میں ایسے تمام فاسد خیالات کا کافی جواب ہے اور انگلستان کے وزیر اعظم کا قول اس پر شاہد ہے کہ مقدونیہ کی بغاوت میں مظالم کا بہت سا حصہ باغیوں کی طرف سے ہے پس حکومت کا کیا قصور خود کردہ را علاجے نیست کیا وہی غریب مسیحی جن کی غریبی سردیا میں یہ رنگ لائی کہ اپنے بادشاہ ہی کو مع ملکہ کے قتل کر ڈالا اور پھر اس کا کسی نے قصاص تک طلب نہ کیا روسی جو عیسائی ہیں مظالم کی داستان ذرا یہودیوں سے پوچھئے۔

(ج) خدا تعالے کے فرشتے اپنا کام کررہے ہیں پس مسیح موعود علیہ السلام کو ایران یا کابل جانے کی ضرورت نہیں، کابل کی سنگلاخ زمین پر خون کی روشنائی سے لکھ دیا گیا ہے ....

فیضان احمدی

شیریں مقال ستودہ خصال سرو قد خورشید خد نور بخش نئی چشم بینائی گلشن یکرنگی وچہرہ تابان گلزار جاودانی نقش افزائے روحانی وحدیقہ خوبی وکامرانی وگل گلستان محبوبی سیدنا ومولانا نور الہدا امام الہدا مہدی دوران مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور زاد مجدکم۔

تسلیم۔ سرنیاز مندی واسطے آدا سے رسم خادمانہ آستانہ درگاہ معلی پر خم کرکے باادب ملتمس ہوں کہ جب اللہ جلشانہ اپنے کسی بندے پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے تو اپنی غیبی آواز سناکر اپنے مامور کی شان نمائی سے اطلاع فرمایا کرتا ہے چنانچہ مختصر یہ ہے کہ ایک روز مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب کے مکان پر حضور کے مخالف اپنی جانوں کے دشمن فضول بحث کرنے کو آئے لیکن ناکام واپس گئے اور مجھکو اسی شب یعنی مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۴ بوقت ۱۱ بجے رات کے جبکہ میں بعد نماز عشا کے آرام کر رہا تھا میری مکان میں ایک آواز قدرتی ایسی کہ مولوی سید تفضل حسین صاحب کی تھی آئی وہ آواز یہ تھی کہ

اٹھ تجھپر فضل خدا ہوا اور مرزا صاحب کا دامن پکڑ

وہ آواز کیا تھی گویا مجھکو راہ راست پر لانیوالی رہبر تھی جس سے ۳ بجے تک ایک خوشی ظاہر ہونی والی تھی کمرہ میں اسوقت دوسرا کوئی شخص نہ تھا مگر احتیاطاً میں اٹھا اور کمرہ دیکھا اور باہر کمرہ کے بھی دیکھا کوئی شخص نہ ملا تو یقین کامل ہو گیا کہ یہ آواز غیبی ہے اور جناب مرزا صاحب مسیح موعود ومہدی آخرزمان برحق ہیں صبح کو میں مولوی سید تفضل حسین صاحب کے مکان پر گیا ان سے رات کا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ واقعی تمہارا خواب بیشک ہے انشاء اللہ بہت جلد تم عمدہ درجہ پر ہوگے اور بہت سی نصیحت کی باتیں بیان کیں جس سے میرا خیال خام جو اس سے پہلے تھا وہ جاتا رہا اور عقیدہ درست ہو گیا اور مولوی صاحب نے نماز کے بارے میں ہدائیت کی قاعدہ نماز کے بتلائے جس کی تعمیل میں نے کرنے لگا اور تادم مرگ کرتا رہوں گا اور روز بلا ناغہ مولوی صاحب ممدوح کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا رہا اور ان سے وعظ و نصیحت وغیرہ سنتا رہا۔ میں مولوی صاحب ممدوح کا از حد ودرجہ کا شکر گذار وممنون ومشکور ہوں کہ انہوں نے چند کتابیں میری واقفیت کو مفت نظر کیں کیونکہ میں آجکل بیکار رہی کی وجہ سے از حد تحت افلاس میں مبتلا ہوں جس کا حال سوائے خداوند عالم کے اور کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ ....

اب دوسرے خواب کا حال مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۴ یوم جمعہ درمیان گیارہ بجے رات کے عالم رویا میں جو دیکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک شخص عمامہ باندھے اور قبا پہنے نورانی صورت میرے پاس آئے جس سے مجھکو معلوم ہوا کہ یہ کوئی بزرگ مقبول خدا ہیں کیونکہ ان کے چہرے سے نور برستا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ میں بموجب ارشاد اٹھا وہ میرا ہاتھ پکڑ کے ایک سمت کو روانہ ہوئے چلتے چلتے ایک شہر کے قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شہر کے مینار وگنبد وکلس سبز سبز درختوں میں دکھلائی دے رہے تھے جو ایسے خوشنما معلوم ہوتے تھے کہ میرا ہی جی جانتا ہے جن کی تعریف میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ جو میری حالت اسوقت تھی سوائے خداوند عالم کے اور کوئی نہیں جانتا ہے میرے اور شہر کے درمیان ایک دریا صاف وشفاف پانی کا رواں تھا میں اور میرے ساتھی دریا عبور کرکے شہر میں داخل ہوئے اور شہر کی سیر کرتے ہوئے ایک جگہ پہونچے جہاں کہ مجلس وعظ ہو رہی تھی ایک بزرگ نورانی صورت گندمی رنگ عمامہ باندھے ہوئے اور قبا پہنے وعظ کر رہے تھے میں اور میرے ساتھی اس مجلس میں جاکر بیٹھ گئے دل میں خیال کیا کہ دیکھوں اس مجلس میں میرا کوئی ملاقاتی بھی ہے یا نہیں جس سے یہ دریافت کروں کہ یہ کون مقام ہے اور یہ واعظ کون حضرت ہیں جب میں چاروں طرف دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ممبر کے قریب مولوی تفضل حسین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور مختلف جگہوں پر مولوی محمد صادق حسین صاحب وکیل اٹاوہ اور دیوان عبد المجید صاحب اور ابن حسن یوسف علی اور بھی چند آدمی جنکو میں نے دیکھا تو ہے مگر نام معلوم نہیں چند دوست اور دکھلائی دیئے اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اسوقت کی حالت کچھ بیان نہیں کر سکتا ہوں دل خودبخود خوش اور دل کو ایک قسم کی تازگی تھی اس حالت میں یہ غزل وردزبان تھی جو میں کبھی نہ سنی تھی اور نہ لکھی ہوئی دیکھی تھی ؎

خدایا انشۂ عرفاں کرامت کن دمائم را
بموج بادۂ بیرنگ دریا کن ایاغم را

دلم از ظلمت عصیاں بشمع کشتہ میماند
بنور احمد مرسل فروغے دہ چراغم را

اور بہت سے اشعار تھے جو میں یاد نہ رکھ سکا جو تحریر کئے جاتے اور اب یہ غزل ورد زبان ہے غزل یہ ہے۔

میرے ہر دم دھیان میں تو ہے
دل میں رہتا ہے جان میں تو ہے

کونسی جا ترا نہیں ہے نشاں
لامکاں اور کاں میں تو ہے

گاہ سلطان وگہ فقیر غریب
ہر طرح تازہ شان میں تو ہے

لفظ معنی میں تو ہے جلوہ
میرے ہر دم میں دھیان میں تو

ہے یقین میں ترا اگرچہ ظہور
فی الحقیقت گمان میں تو ہے

تجھکو پوشیدہ کیوں کرے کوئی
ایک ظاہر جہان میں تو ہے

میں نے فجر کو مولوی سید تفضل حسین صاحب سے یہ خواب جاکر بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ان کو دیکھو تو پہچان سکتے ہو میں نے کہا ہاں پہچان سکتا ہوں تب دوسرے روز حضور والا کی تصویر دکھلائی تو میں نے فوراً پہچان لیا لہذا اب ملتمس ہوں کہ مجھکو آپ اپنے خادموں اور غلاموں میں داخل کریں چونکہ اسوقت میری حالت کمزور ہے لہذا میں چندہ ایک روپیہ سال ادا کرتا رہونگا جسوقت مجھکو استطاعت ہووے گی میں سر کے بل حضور کے آستانہ پر گروں گا عریضہ ختم کرتا ہوں زیادہ حد ادب مورخہ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء۔

مسائل

(۱) سر کے بال کتروانا مستفسر قاضی فتح حسین صاحب کوئٹہ حضرت اقدس کے موئے مبارک تو کانوں تک ہیں اور قریب ۱۰ سال سے میں نے آپ کے بال کترے ہوئے نہیں دیکھے حضرت مولوی نوردین۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبان اور نیز صاحبزادہ میاں محمود صاحب کے بال کترے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔

حکیم نور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ سنن ابو داؤد میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بال کترواتے تھے اور کسی نے آپ پر اعتراض نہیں کیا اور نہ قرآن وحدیث میں اسکی ممانعت ہے

(۲) اگر کتا کپڑوں سے لگ جاوے یا کپڑوں کو سونگھ لیوے تو کپڑا ناپاک ہوتا ہے کہ نہیں مستفسر ابو محمد حسین میانمیر۔

جواب ۔ اگر کتا پانی میں تر نہ ہو اور اس کا جسم خشک ہو تو کپڑے کے ساتھ لگ جانے سے یا اسے سونگھ لینے سے کپڑا پلید نہیں ہوتا۔

تفسیر سورہ جمعہ فرمودہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب بہت عمدہ چھپی ہوئی طیار ہے قیمت معہ محصول ڈاک ۸ دفتر البدر سے طلب کرو۔

یہ وہ دو صفحات ہیں جو کہ مئی میں ناظرین کو خالی پہونچے تھے اور ان کے دینے کا وعدہ کیا تھا۔

ملفوظات احمدیہ

جو تقریر حضرت اقدس علیہ السلام نے جناب احسن علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی تشریف آوری پر فرمائی تھی جس کا کچھ حصہ البدر نمبر ۸ جلد ۳ میں شائع ہو چکا ہے اس کا بقیہ حصہ تکمیل کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

دنیا میں یہ عام طور پر قاعدہ ہے کہ جب مثلاً کوئی مزدور بست کسی جگہ کام کرتا رہتا ہے اور وہ کام ختم ہو جاتا ہے تو پھر وہ عملہ وہاں نہیں رہتا ہے اسی طرح پیغمبر علیہم الصلوۃ والسلام دنیا میں آتے تھے ان کے آنے کی ایک غرض ہوتی ہے اور جب وہ پوری ہو جاتی تو پھر وہ رخصت ہو جاتے ہیں۔

لیکن میں آنحضرت صلعم کو دیکھتا ہوں تو آپ سے بڑھکر کوئی خوش قسمت اور کامل نظر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی۔

آپ ایسے زمانے میں آئے کہ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی تھی اور وہ بیدم کی طرح بگڑی ہوئی تھی اور آپ اس وقت رخصت ہوئے جب آپ نے لاکھوں انسانوں کو ایک خدا کے حضور جھکا دیا اور توحید پر قائم کر دیا۔ آپ کی قوت قدسی کی تاثیر کا مقابلہ کسی نبی کی قوت قدسی نہیں کر سکتی حضرت عیسیٰ تو ایسی حالت میں منقطع ہوئے کہ وہ حواری جو بڑی محنت سے طیار کئے تھے جن کو رات دن ان کی صحبت میں رہنے کا موقع ملتا تھا وہ بھی پورے طور پر مخلص اور وفادار ثابت نہ ہوئے اور حضرت مسیح کو ان کے ایمان اور اخلاص پر شک ہی رہا یہاں تک کہ وہ آخری وقت جو مصیبت اور مشکلات کا وقت تھا وہ عین ان کو چھوڑ کر چلے گئے ایک نے گرفتار کرا دیا اور دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر تین مرتبہ لعنت کی اس سے بڑھکر اور کیا ناکامی ہوگی۔

حضرۃ موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی بھی راستہ ہی میں فوت ہو گئے اور وہ ارض مقدس کی کامیابی نہ دیکھ سکے اور ان کے بعد ان کا خلیفہ اور جانشین اس کا فاتح ہوا مگر آنحضرت صلعم کی پاک زندگی قابل فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا آپ رخصت نہیں ہوئے۔ آپ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرنا چاہتے تھے چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہوکر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی۔ آپ کی نبوت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت گئے جب اس تاریکی سے دنیا کو روشن کر دیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں قصے ہی رہ گئے ہیں مگر یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی ہے وہ خود چونکہ ان تمام کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں محروم ہیں شاید سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنیوالے پیدا ہو گئے تھے مجھے کھڑا کیا ہے

تاکہ میں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔

اور لاکھوں انسان گواہ ہیں کہ انہوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے اور صدہا ایسے ہیں جنہوں نے خود ان برکات اور فیوض سے حصہ پایا ہے۔

اور یہ آنحضرت صلعم کی نبوت کا ایسا بین اور روشن ثبوت ہے کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا۔

جو میں دکھا سکتا ہوں

جس طرح پر یہ قاعدہ ہے کہ وہی طبیب حاذق اور دانا سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ مریض اچھے کرے اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے وہی افضل ہوگا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھکر کرنیوالا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو۔

اب اس محک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور مسیح کی کامیابی کو دیکھو ایک موقعہ مسیح پر مشکلات کا آتا ہے وہ قوم اور جماعت جو اس نے طیار کی تھی وہ اپنا کیا نمونہ دکھاتی ہے۔ انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ خاص شاگرد جو حواری کہلاتے تھے اس کو چھوڑ بیٹھے اور جو ان میں ... خاص تھے ایک تیس روپے کے لالچ سے اس کو گرفتار کرانے والا ٹھہرا۔ اور دوسرا جسکو بہشت کی کنجیاں دی گئی تھیں وہ سامنے لعنت بھیجتا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام قوم کو لیکر نکلتے ہیں مگر وہ اس قوم کو کجرو کہتے ہیں حضرۃ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات بات پر اعتراض کرنیوالے اور انکار کرنے والی قوم بھی یہاں تک کہدیا۔ اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوۡنَ (پ۶)۔ مگر اس کے بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو دیکھو انہوں نے بکریوں کی طرح اپنا خون بہا دیا اور آنحضرت کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے تھے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت کو اٹھانے کو ہر وقت طیار تھے انہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا سرٹفکیٹ ان کو دیا گیا۔ پس صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا ان کی نسبت آیا ہے

مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ

یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں کہ ہم بھی اسی راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرۃ کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ آنحضرۃ صلی اللہ کی سیرۃ کے روشن ثبوۃ ہیں اگر کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے پس وہی شخص آنحضرت صلعم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میں آنحضرۃ صلعم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہ سے دشمنی جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا سمجھتے ہیں اور ان سے دشمنی کرتے ہیں وہ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی نبوۃ کے دلائل کو توڑتے ہیں جب ایک ٹانگ ٹوٹ جاوے تو باقی کیا رہ جاتا ہے اگر

آپ اپنے سارے زمانہ رسالت میں دو چار آدمی بھی معاذ اللہ ایسے طیار نہیں کر سکے جو اعلیٰ درجہ کے باخدا انسان ہوں اور جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی روحانی تبدیلی کر لی ہو تو پھر آپ کی "قوۃ قدسی" کا کیا ثبوت رہ جاوے گا پھر اگر دوسرے لوگوں کے اعتراضوں کو دیکھا جاوے وہ جو اپر کرتے ہیں تو پھر تو معاذ اللہ ایک بھی راستباز عملی آپکی تعلیم سے ثابت نہیں ہوتا۔ بیا صنہ (خوارج) حضرۃ کو مرتد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کر لیا حالانکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی فرمایا تھا اس اعتراض کا جواب شیعہ کیا دے سکتے ہیں اسی طرح پر بیاضیہ کے اعتراض ایسے ہیں کہ ان کو سنکر بدن پر لرزہ پڑتا ہے ادہر شیعہ ہیں کہ وہ شیخین کی ذات پاک پر شوخی کے ساتھ اعتراضات جمع کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ دونوں فریق خدا ترسی اور روحانیت سے کام لیتے تو ایسا نہ کرتے وہ دیکھتے کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم اک جسم کی طرح ہیں اور صحابہ کرام آپکے اعضاء ہیں جب اعضاء کاٹ دیے جاویں تو پھر باقی کیا رہ گیا جسم ناقص رہ جاتا ہے اور خوبصورتی بھی باقی نہیں رہتی۔

ان باتوں کو سن سن کر بدن پر لرزہ پڑتا ہے اور مسلمانوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ اپنی اس قسم کی بار بد گوئی سے بھی دشمنوں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع دیتے ہیں اور ان کی زبانیں نہیں تھکتی ہیں بلکہ وہ اپنے ہاتھ سے اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ اس قسم کی اندرونی کمزوریوں اور خرابیوں نے یہ ضرورت پیدا کی کہ خدا تعالےٰ اپنے دین کی تائید اور نصرت کے لئے ایک سلسلہ قائم کر دیتا جو ان غلط فہمیوں کو دلوں سے دور کر دیتا۔

یہی غرض ہے میرے آنے کی

جو سعید الفطرۃ ہیں وہ اس حقیقت کو سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بات بڑی ہی قابل غور ہے کہ یہ لوگ جو مسلمان کہلا کر صحابہ کرام کی ذات پر حملہ کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملہ کرتے ہیں اور قرآن شریف کی عزت پر حملہ کرتے ہیں غیر قوموں خصوصاً عیسائیوں کے بالمقابل ہمارا یہی زبردست دعویٰ ہے کہ آپکی پاک تعلیم اور صحبت نے ایسے اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کی اور بالمقابل مسیح کے حواری بھی درست نہ رہ سکے لیکن جب یہ عقیدہ ہو کہ بجز ایک یا دو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت میں کسی کی بھی اصلاح نہیں ہوئی تو پھر ہم کو منہہ دکھانے کی بھی جگہ نہیں رہتی۔ اس صورۃ میں ہم ان کے سامنے کیا پیش کر سکتے ہیں؟

قرآن شریف کی اس سے کیا عزۃ رہی ایکطرف تو ہم یہ مانتے اور پیش کرتے ہیں کہ قرآن کریم خاتم الکتب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور نبوت ختم ہو چکی دوسری طرف اس کی تاثیرات کو یہاں تک ظاہر کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے سوا کوئی درست نہ ہو سکا اور جب اس پر ان اعتراضوں کو جمع کیا جاوے جو مخالف کرتے ہیں تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک بھی درست نہیں ہوا بلکہ سارے مرتد ہو گئے اس عقیدہ کی شناعت کو خوب غور سے سوچ کر اس کا اثر اسلام پر کیا پڑتا ہے آنحضرۃ صلعم کے تو یوں مخالف ہوئے اور قرآن شریف سے برخلاف اس طرح پر ہیں کہ کہتے ہیں کہ اصل قرآن شریف نہیں رہا جواب موجود ہے وہ محرف مبدل ہو گیا ہے اور اصل قرآن مہدی کسی غار میں لے کر چھپا ہوا ہے اب تک نہیں نکلتا۔ دنیا گمراہ ہو رہی ہے اور اسلام پر حملے ہو رہے ہیں مخالف ہنسی کر رہے ہیں اور خطرناک توہین کر رہے ہیں اور مسلمان ان کے ہاتھ میں بقول ان کے قرآن شریف بھی نہیں ہے اور ابھی یہی کہ وہ غار سے ہی نہیں نکلتا۔ کوئی سمجھدار آدمی خدا سے ڈر کر ہمیں بتلا وے کہ کیا یہی دین ہو سکتا ہے اور اس سے کوئی آدمی روحانی ترقی کر سکتا ہے یہ محض فسانے اور خیالی باتیں ہیں حقیقت اور سچ یہی ہے کہ آنحضرۃ کو خدا تعالےٰ نے اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت اور تاثیر کے ساتھ بھیجا تھا جس کا اثر ہر زمانہ میں پایا جاتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو خدمت اسلام کی کی ہے اور جس طرح پر انہوں نے اپنے خون سے اس باغ کی آبپاشی کی ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملے گی۔ ان کی خدمات اسلام کے لئے نہایت ہی قابل قدر اور اعلیٰ درجہ کی ہیں اور جب خدا تعالےٰ کو دین میں سستی واقع ہونے لگتی ہے اور کج فہم یا مرور زمانہ کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہو کر یہ پاک دین بگڑنے لگتا ہے

اس وقت خدا تعالیٰ ایک شخص کو مامور کر کے بھیجتا ہے جو اس کے بلائے بولتا ہے اور روح القدس کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے

وہ ان غلط فہمیوں اور خرابیوں کو دور کرتا ہے جو عملی طور پر دین میں پیدا ہو جاتی ہیں اور اپنے عملی نمونہ اور قدسی قوت کے ساتھ ایک نیا ایمان دنیا کو خدا تعالےٰ کی ہستی پر بخشتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا تعالےٰ سے غافل ہو جاتا ہے اور شعائر اللہ کی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ بھی اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اس شخص اور ایسی قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ چغتائی سلطنت نے جب دین سے غافل ہو کر بہائم کی سی سیرۃ اختیار کر لی تو پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ سلطنت جو صدیوں سے چلی آتی تھی اس کا کچھہ بھی باقی نہ رہا اور ایک مشاعرہ پر اس کا خاتمہ ہو گیا پس انسان کو ہر وقت خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہئے کھلی اور چھپی ہوئی بدکاریاں آخر انسان پر وہ وقت لے آتی ہیں جسکا اسے آسائش کے ایام میں وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کا خوف ہر وقت دل پر رہے اور اس کی عظمت و جبروت سے ڈرتا رہے اور اعمال صالحہ کی کوشش کرتا رہے اور پھر دعا کے ساتھ اس کی توفیق مانگے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے +

اس قدر تقریر اعلیٰ حضرۃ نے فرمائی تھی کہ شیر اعلیٰ صاحب نے بے تکلف سے ذیل کا سوال آپ سے پوچھا +

سوال۔ آپ کی طرف سے نبی یا رسول ہونے کے کلمات شائع ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ میں عیسیٰ سے افضل ہوں اور تحقیر کے کلمات بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جن پر لوگ اعتراض کرتے ہیں +

حضرت اقدس۔ ہماری طرف سے کچھہ نہیں ہوتا میں ان باتوں کا خواہشمند نہیں تھا۔ کہ کوئی میری تعریف کرے اور میں گوشہ نشینی کو ہمیشہ پسند کرتا رہا لیکن میں کیا کروں جب خدا تعالےٰ نے مجھے باہر نکالا یہ کلمات میری طرف سے نہیں ہوتے اللہ تعالےٰ جب مجھے ان کلمات سے مخاطب کرتا ہے اور میں بالمواجہ اس کا کلام سنتا ہوں پھر میں کہاں جاؤں لوگوں کے اعتراضوں اور نکتہ چینیوں کی پرواہ کروں یا اللہ تعالےٰ کے کلام پر ایمان لاؤں؟ میں دنیا اور اس کے اعتراضوں کی کوئی حقیقت اور اثر نہیں سمجھتا۔ لیکن خدا تعالےٰ کو چھوڑنا اور اس کے کلام سے سرگردانی کرنا اس کو بہت ہی برا سمجھتا ہوں اور میں اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا اگر ساری دنیا میری مخالف ہو جاوے اور ایک متنفس بھی میرے ساتھہ نہ ہو بلکہ کل کائنات میری دشمن ہو

پھر بھی میں اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے انکار نہیں کر سکتا

دنیا اور اس کی ساری شان و شوکت اس جلیل کلام اور خطاب کے سامنے ہیچ اور مردار ہیں

میں ان کی کبھی پرواہ نہیں کرتا ایس کوئی اعتراض کرے یا کچھ کہے میں۔ خدا تعالے کے کلام کو

اور خدا کو چھوڑ کر کہاں جاؤں +

اڈیٹر

اسی مضمون کو اعلیحضرت کے قصیدہ الہامیہ کے ایک شعر میں یوں ادا کیا گیا ہے +

کربلا ئیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

حکم است ز آسمان بزمین میرسانمش
گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم

اور یہ بالکل غلط ہے کہ میں انبیاء و رسل یا صلحائے امت کی تحقیر کرتا ہوں جیسے ابرار و اخیار کا درجہ سمجھ سکتا ہوں اور ان کے مقام و قرب کا جتنا علم مجھے ہے کسی دوسرے کو نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم سب ایک ہی گروہ سے ہیں اور الجنس مع الجنس کے موافق دوسرے اس درجہ کے سمجھنے سے عاری ہیں +

حضرۃ عیسے اور امام حسین کے اصل مقام اور درجہ کا جتنا مجھ کو علم ہے دوسرے کو نہیں ہے کیونکہ جوہری ہی جوہر کی حقیقت کو سمجھتا ہے اس طرح پر دوسرے لوگ خواہ امام حسین کو سجدہ کریں مگر وہ ان کے رتبہ اور مقام سے محض ناواقف ہیں اور عیسائی خواہ حضرۃ عیسے کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہیں بنا دیں مگر وہ ان کے اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بیخبر ہیں اور ہم ہر گز تحقیر نہیں کرتے +

مشیر اعلی۔ عیسائی خواہ خدا بنا دیں لیکن مسلمان تو نبی سمجھتے ہیں اس صورت میں ایک نبی کی تحقیر ہوتی ہے +

حضرۃ اقدس۔ ہم بھی حضرۃ عیسے کو خدا تعالی کا سچا نبی یقین کرتے ہیں اور سچے نبی کی تحقیر کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسیطرح پر حضرۃ امام حسین کی بھی جائز عزۃ کرتے ہیں لیکن جب عیسائیوں سے مباحثہ کیا جاوے وہ راضی نہیں ہوتے جب تک حضرۃ عیسے کو اللہ یا ابن اللہ نہ کہا جاوے اسی لئے جو کچھ ان کی کتاب پیش کرتی ہے وہ دکھانا پڑتا ہے تاکہ ایک کفر عظیم کو شکست ہو +

مشیر اعلی۔ ان کے مقابلے میں اگر ان کی تردید کیجاوے یہ تو اچھی بات ہے مگر ایک اصول صحیح کو تو ان کی خاطر نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

حضرت۔ اصول صحیح وہ ہو سکتا ہے جس پر اللہ تعالے قائم کرے ہم ان اصولوں پر چلتے ہیں جن پر ہمکو اللہ تعالے چلاتا ہے اگر کوئی اس وقت ان باتوں کو استہزا کی نظر سے دیکھتا ہے اور یقین نہیں لاتا +

تو مرنے کے بعد اس کی حقیقت کھل جائے گی +

اور خود دیکھ لیگا کہ کون حق پر ہے +

میرے اس دعوی پر کہ میں امام حسین سے افضل ہوں شور مچایا جاتا ہے لیکن اگر پوچھا جاوے کہ آنے والا مسیح حسین سے افضل ہے یا نہیں تو اس کا کیا جواب ہے۔

مشیر اعلی۔ پھر آپ کے نزدیک کیا ہے۔

حضرت اقدس۔ خدا تعالے نے تو مجھے یہی بتایا ہے کہ میں **افضل ہوں** اور آنحضرۃ صلعم چونکہ موسی علیہ السلام سے افضل ہیں اسیطرح آنیوالا محمدی مسیح۔ موسوی مسیح سے افضل ہے اس وقت آپ انکار کریں تو کریں لیکن مرنے کے بعد تو سب کچھ ظاہر ہو جاوے گا اور پتہ لگ جاوے گا کہ کون افضل اور حق پر ہے۔

میں اگر اپنی طرف سے شیخی جتلاتا ہوں تو مجھ سے بڑھکر کوئی جھوٹا نہیں لیکن اگر کوئی میرے صدق کے نشانات دیکھکر بھی جھٹلاتا ہے تو پھر اس کا معاملہ خدا سے ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالے اور اس کی آیات کی تکذیب کرتا ہے۔

آپ جو کچھ کہتے ہیں بطور مقلد کے کہتے ہیں ذاتی بصیرت آپ کو نہیں ہے لیکن میں جو کچھ کہتا ہوں بطور محقق کے کہتا ہوں اور۔

خدا تعالے سے بصیرت پا کر کہتا ہوں۔ میں خدا تعالے کے مکالمات سنتا ہوں ہر روز اس سے مخاطبات ہوتے ہیں پھر میں ایک نابینا مقلد کی پیروی کسطرح کروں۔

ہاں

اگر کوئی امام حسین کو مجھ سے افضل یقین کرتا ہے اور اس کا کوئی الگ خدا ہے تو پھر میں دیکھ لوں گا کہ وہ **میرے مقابل اس فضیلت کے کون سے نشان اپنی ذات سے دکھا سکتا ہے اگر کوئی نشان نہیں دکھا سکتا اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی نہیں دکھا سکتا تو پھر میرے لئے جو تحقیق کی راہ کھلی اس کا انکار کرنا نامناسب ہے +**

یہ نری کہنے کی باتیں نہیں ہیں میری زندگی کا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے جب میں براہ راست خدا تعالے سے سنتا ہوں

خواہ مجھے دوزخ میں ڈالدیا جائے یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے میں اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتا۔

میں کبھی اس امر حق کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں نے ان نشانوں کے ساتھ اللہ تعالے کو پہچانا ہے جن نشانوں کے ساتھ **آدم۔ نوح۔ موسی۔ ابراہیم** علیہم السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہچانا تھا۔ میں اب اس دامن کو کیونکر چھوڑ سکتا ہوں اس دروازہ کو چھوڑ کر اور کسی جگہ میں کیونکر جا سکتا ہوں +

براہین احمدیہ جو بیس برس پہلے کی چھپی ہوئی کتاب موجود ہے وہ شیعوں کے پاس بھی ہے گورنمنٹ کے پاس بھی کاپی ہے اس کو کھول کر پڑھو کس قدر نشان اس میں دئے گئے تھے اور وہ اس وقت دئے گئے تھے کہ جب کسی کے وہم و گمان میں بھی وہ باتیں نہ آ سکتی تھیں کہ ایسا ہو جائیگا مثلاً اس میں لکھا ہے کہ آج تو اکیلا ہے لیکن ایک وقت آتا ہے کہ فوج در فوج لوگ تیرے ساتھ ہوں گے۔ دنیادار مقابلہ کریں گے مگر وہ اس مقابلہ میں ناکام رہیں گے اور میں تجھے کامیاب کروں گا اب کوئی مخالف اس کا جواب دے کہ کیا اسیطرح پر نہیں ہوا۔

جب براہین احمدیہ شائع ہوئی ہے تو سارے ملک میں کوئی آدمی نہیں تھا کہ مجھے جانتا ہو قادیان سے باہر کیکو کچھ پتہ نہ تھا لیکن اب دیکھ لو کس قدر رجوع دنیا کا ہو رہا ہے اور اس ملک سے نکل کر امریکہ۔ آسٹریلیا اور یورپ تک اس سلسلہ کی شہرت ہو گئی ہے کیا لوگوں کو اس سلسلہ میں داخل ہونے سے روکنے کے واسطے کوششیں نہیں کی گئیں ہیں کفر کے فتوے دئے گئے قتل کے مقدمے بنائے گئے جسطرح جس کسی کا بس چلا اس نے لوگوں کو باز رکھنا چاہا لیکن جس قدر مخالفت کی گئی اسیقدر زور و شور کیساتھ اس سلسلہ کی اشاعت ہوئی اور آفاق میں اس کا نام پہونچگیا اسی کے موافق جو خدا نے پہلے فرمایا تھا اب ہمیں کوئی جواب دے کہ کیا کوئی یہ انسانی کلام ہو سکتا ہے کہ چوبیس برس پیشتر ایسی پیشگوئی کی جاوے اور پھر وہ حرفاً حرفاً پوری ہو جاوے اور وہ پیشگوئی ایسی حالت میں کی جاوے کہ اس وقت کوئی آدمی جاننے والا بھی موجود نہ ہو اگر یہ انسانی کلام ہے تو پھر ایسا دعوے کرنے والے کو چاہیئے کہ اس کی نظیر پیش کرے پھر اس بات براہین احمدیہ میں درج ہے +

یاتون من کل فج عمیق
ویاتیک من کل فج عمیق

اگر اس نشان کو دیکھا جاوے تو اپنی جگہ یہ کوئی لاکھ نشان ہوگا (الحکم)

۱۶ر اپریل ۱۹۰۴ء

طاعون زدہ کی نماز جنازہ

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک صاحب کا خط حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنایا جس میں راقم خط نے طاعون زدہ کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں استفسار کیا تھا۔ نیز طاعون کے مریضوں سے ہمدردی اور خبر گیری کے متعلق آپکا ارشاد چاہا تھا۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جنازہ پڑھنا چاہیئے اور ہمدردی بھی کرنی چاہیئے لیکن شریعت کے حکم کے موافق اپنے بچاؤ کا بھی ضرور خیال رکھیں جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اگر لوگ گھر کا ایک آدمی بھی شامل ہو جاوے تو کافی سب کی طرف سے ادا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی میت ہو کہ اوس سے تعفن اور بدبو آتی ہو تو چاہیئے کہ فاصلہ سے اوسکا جنازہ پڑھیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ۔ غائبانہ جنازہ پڑھنا جو شریعت میں روا رکھا گیا ہے۔ تو آخر کسی مصلحت کی بنا پر ہے۔ اس لیئے خاص خاص صورتوں میں غائبانہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔

رویہ فجر کے وقت فرمایا کہ ہمنے ایک خواب دیکھا ہے۔ کہ ایک سڑک ہے۔ جس پر کوئی کوئی درخت ہے۔ اور ایک مقام دارہ (فقرا کے تکیہ وغیرہ) کی طرح ہے۔ میں وہاں پہونچا ہوں۔ مفتی محمد صادق میرے ساتھ تھے دو چار اور دوست بھی ہمراہ تھے لیکن اون کے نام اور وہ حصہ خواب کا بھول گیا ہوں آخر سڑک کے کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو کہ میرا یہ (سکونتی) مقام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چاروں طرف پھرتا ہوں۔ اوسکا دروازہ نہیں ملتا۔ اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے فجو* (فضل النسا) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے۔ اور اس کے ساتھ فجا (فضل) بھی ہے۔ لیکن فجے کی ایک انگلی پر خفیف سا زخم ہے جس سے وہ روتا ہے۔ فجے نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے۔ جیسے ایک پیچ کے دبانے سے بعض کل دار دروازے کھلجاتے ہیں۔ جب اوس دروازہ کے اندر داخل ہوا تو کسینے کہا کہ یہ دروازہ فضل الرحمٰن نے کھولدیا ہے۔

متعدی امراض کے لگنے کے معنے

حدیث میں ایک کا مرض دوسرے کو نہ لگنے کے یہ معنے ہیں کہ بدون اذن الٰہی کے وہ مرض دوسرے میں سرایت نہیں کرتا۔

اس پر حضرت حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نومسلم نے خواب میں دیکھا کہ طاعون کے کیڑے ہوا میں [illegible] اور وہ اونکو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس اثنا میں اون کیڑوں نے کہا کہ ہم ہوا میں تو ملے ہوئے ہیں۔ لیکن بلا اذن اللہ تعالیٰ کے ہم کسیکو کچھ نہیں کہتے۔

دھونی وغیرہ کا ثبوت حدیث شریف سے

حضرت مولانا نور الدین صاحب نے فرمایا کہ صحابہ کا دستور تھا کہ ہر روز عود وجرابیۃ۔ گوگل و لوبان قسط وغیرہ جلاتے تھے اہل اسلام نے اس عمل کو بالکل ترک کر دیا ہے حالانکہ اس سے بہت سے زہریلے امراض کا دفعیہ ہوتا رہتا ہے مسجد میں بھی دھونی دیجاتی تھی۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اپنے کپڑوں کو تین بار عود کی دھونی دے لیتے تھے۔ ایسے ہی حدیث شریف میں ہے۔ کہ راتوں کو پانی کے برتن ڈھک رکھو اگر ڈھکنا نہ ہو تو ایک لکڑی ہی بسم اللہ کہکر برتن پر رکھدو۔ اور ہر ایک کام کو بسم اللہ کہکر شروع کرو۔ مگر آجکل ان باتوں پر عمل تو کیا ہنسی اور تمسخر کیا جاتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو یہ حال ہے کہ جمعہ کے دن بھی خوشبو وغیرہ نہیں لگاتے۔ تدبر یا کسی اٹکل پر جسقدر ایمان ہے اتنا بسم اللہ پر نہیں ہے۔

جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہر کی نماز پڑھ کر تشریف لیئے جارہے تھے کہ آپکا ذہن مبارک طاعون کے علاج کیطرف منتقل ہوا اور الخبیثٰت للخبیثین کو مد نظر رکھکر آپنے تجویز فرمایا کہ آتشک وغیرہ کے زہر کے لیئے جو ادویہ سم الفار۔ دار چکنہ۔ رسکپور۔ شنگرف وغیرہ دیجاتی ہیں وہی طاعون میں استعمال کر کے تجربہ کیا جاوے۔ چنانچہ حکیم نور الدین صاحب سے آپنے ارشاد فرمایا کہ ان اشیا کا جوہر اڑا کر اور کونین ملا کر گولیاں بنائی جاویں۔ اور مریضوں پر تجربہ کیا جاوے۔ ادویہ کے اجزا اور ترکیب کو حکیم نور الدین صاحب کی رائے پر چھوڑ دیا گیا۔ یاد رہے کہ یہ نسخہ الہامی نہیں ہے۔

۱۷ر اپریل ۱۹۰۴ء

کامیابی کی موت کو موت نہیں کہا کرتے

لوگوں کے اس اعتراض پر کہ احمدی لوگ کیوں طاعون سے مرتے ہیں۔ فرمایا کہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) بھی جنگوں میں تلواروں سے قتل ہو جاتے تھے۔ لیکن جب کامیابی ہو جاتی تو وہ کبھی اس کو موت نہیں سمجھا جاتا [illegible] آخر نتیجہ یہ نکلتا کہ کوئی صحابی فرشتہ نہیں ہوا۔ کیونکہ انجام پر اونکی تعداد بہت بڑھ گئی ہے جس سے موت شدہ کی تعداد کو کوئی مناسبت ہی نہ رہی۔

موت سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جماعت کم ہو اور جب جماعت زیادہ ہو جاوے تو پھر اوسکا نام موت کیسے ہوا۔ دیکھو کہ معترض کا فرتو عرب میں کوئی نہ رہا سب مر کھپ گئے۔ لیکن سب عرب صحابیوں سے بھر گیا۔ اسیطرح انجام پر دیکھ لینا کہ ہمیں کسقدر کامیابی ہوتی ہے۔

۱۹ - اپریل ۱۹۰۴ء

الہام و رویہ

من دخلہ کان امنا

۲۰ر اپریل۔ قریب ۱۰ بجے وہ زندگی کی فیشن سے دور جا پڑے ہیں!!

فسحقہم تسحیقا

رویہ ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاول کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اول کیا۔ لفظ ہے تو اوسنے کہا کہ غفور الرحیم۔ میںنے سمجھا کہ یہ جماعت کے لیئے ہے۔

۲۰ر اپریل ۱۹۰۴ء

شام کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلوس فرمایا۔ تو الہامات ذیل بیان کیئے

الہامات: - (دیکھو صفحہ ۸)

* یہ ایک خادمہ کا نام ہے

[illegible]

جیسے کہ علم بھی پڑھ کر [illegible] کا حامل ہو سکتا ہے

(د) رسول کریم صلعم نے فرمایا اطلبوا العلم ولو بالصین پس اگر امیر کابل کو ملا[illegible] ذن نے انگریزی پڑھانے سے روکا تو اپنا ہی نقصان کیا ۔

(ہ) یسوع کو خدائے وحدہٗ لا شریک کہنا بڑے تعجب کی بات ہے جب کہ باپ اور روح القدس اس کے ساتھ ملائے جاتے ہیں اور پھر ایسا کہ خدا کی لامحدود ذات کو محدود دیکھا جاتا ہے تو دنیا میں بھی لاشریک نہیں رہا کیونکہ اس کے بہت سے بھائی [illegible]

(۱) "ازلی" ہم تو آپ کے منہ سے سنتے ہیں کہ وہ یوسف نجار کے گھر مریم کے بطن سے پیدا ہوا پھر ازلی کیسے اور آپ ہی کا اقرار ہے کہ اس نے صلیب پر موت پائی پس ابدی کیسے۔

"خالق" جو دنیا میں اپنے لئے گھر بھی نہ بنا سکا" لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے اتنی جگہ بھی نہیں کہ وہ اپنا سر رکھ سکے ۔

"رازق" ما غیر کے کھیت سے پھل توڑنے کی اجازت نہ دی جاتی

"لازمانی" سنہ ۱۹۰۲ء کس کی یادگار میں ہے؟

"لامکان" ناصرت میں کس نے پرورش پائی؟

"مُنجی دارین" مگر اس صورت میں جبکہ خود صلیب کی موت سے محفوظ رہتا۔

"حشر و نشر اس کے اختیار میں ہے" مگر ایک [illegible] کا دل اس کے اختیار میں نہیں۔ چند یہودیوں پر قابو نہیں ۔

(۶) دو ہزار سال پورے ہو گئے تو اب تک بھی نہیں ہوئے پس یہ تقریباً لکھا گیا ہے دوسرا ایسا عقیدہ رکھنے والے تو دو ہزار سال سے ہی اس کے خدا ہونے کے معتقد ہیں گو یہ خیال فاسد بعد میں پھیلا ہو اسے میرے خداوند کہنے سے بالکل یسوع کا خدا ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہتا ہے اے میرے صاحب! ایسا ہی ربی یعنی معلم تم بائبل میں اس کے کئے حوالے دیکھتے ہیں ۔

(۷) "ابدی بادشاہت آوے" کی دعائیں مدت العمر مانگی جاتی ہیں۔ اور آپ کہتے ہیں کہ بادشاہت ہی سے انکار کر دیا حالانکہ اس میں وہم ہو سکتا تھا کہ شاید یہودی ایسا ہی بادشاہ بنانا چاہتے ہوں جیسا کہ صلیب کے موقعہ پر بنایا اور نہ تو پوچھا گیا تھا اس بات کا کہ کبھی یسوع کو بھی یہ موقعہ پیش آیا کہ اسے قوم کی طرف سے بادشاہت پیش کی گئی اس شرط پر کہ وہ اپنے دعوے سے باز آجائے اور پھر اس نے اس کو نامقبول کیا ہو۔ ایسا نمونہ ہرگز نہیں مل سکتا۔ آؤ میں نہیں بتاؤں کہ یسوع "اکیلا پہاڑ کو کیوں بھاگ گیا۔

[illegible] ہے کہ وہاں چند لوگوں نے سمجھا کہ یہ "وہ نبی" جو دنیا میں آنے والا تھا۔ مگر مسیح خوب جانتا تھا کہ میں "وہ نبی" نہیں اس لئے وہ پہاڑ کو چلا گیا کیونکہ اپنے تئیں اس پیشگوئی کا مصداق نہ سمجھا۔ اسے خوب معلوم تھا کہ "وہ نبی" حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہے جو "بادشاہ ہوگا" اور میں تو صرف جمالی رنگ میں بنی اسرائیل کی کھوئی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں سمجھے آپ؟ انصاف شرط ہے ۔

(۸) بیشک "وہ محمد" قابل حمد و ستائش ہے جس کی پیروی سے انسان فرشتوں میں داخل ہو سکتا ہے۔ دور کیوں جاتے ہو۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے (آپ) کی آخری جماعت (احمدی) کا نمونہ دیکھ لو۔ اور کسی اونٹ والے کا قصہ نہ پیش کرو۔ ورنہ ہمکو بھی پھر اس کے مقابلہ میں ان خونریزیوں کا حوالہ دینا پڑے گا جو امن اور صلح کے مدعیوں نے پچھلے زمانے میں دکھائیں والسلام علی من اتبع الہدیٰ

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء (احمدی گوجراتی)

کسر صلیب

سیر یورپ

ایک دیسی عیسائی نامہ نگار انگریزی اخبار کو لکھتا ہے کہ یورپ صرف برائے نام ایک برّاعظم ہے اور مجھے اس کے بڑے بڑے مہذب اور تعلیم یافتہ ملکوں کی حالت دیکھ کر [illegible] تاسف آیا در حقیقت دینداروں کی تعداد بہت ہی کم ہے ایک انگلیکن پادری نے بتلایا کہ لنڈن سے ۵ (فیصدی) لوگ کبھی گرجے میں داخل نہیں ہوتے جس کی آبادی ساٹھ لاکھ کے قریب ہے۔ یہ بڑی تحقیق اور تدقیق کے بعد معلوم ہوا۔ اب لنڈن سے ہی تمام برّاعظم یورپ کی مذہبی حالت کا موازنہ کر لیں۔ کچھ بڑھے ہوئے ہی نکلیں گے جہاں تک مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے کوئی اس سے بہتر نہیں پایا۔ بلکہ اور جگہ تو اس سے بھی بدتر حالت دیکھی۔ کوپن ہیگن کو لیجئے کہ اس کی آبادی قریباً پانچ لاکھ کے قریب ہے اور اس میں ۲۷ گرجے ہیں جن کو میں نے دیکھا۔ اور عبادت بھی کی ۔ ہر ایک میں چھ سو سے آٹھ سو تک آدمی آسکتے ہیں لیکن ہم ہزار ہی فرض کر لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ڈنمارک جیسے ملک کے دارالخلافہ میں صرف چالیس ہزار عیسائی ہیں اور وہ بھی خدا جانے کس کس غرض کے لئے ہیں

اور باقی چار لاکھ [illegible] ساٹھ ہزار ایسے ہیں جن کا کوئی مذہب ہی نہیں میں نے ایسے ایسے شہر بھی دیکھے ہیں جن کی آبادی بارہ ہزار کے قریب ہے مگر ان میں گرجا صرف ایک ہی ہے یا کوئی بھی نہیں ہندوستان کے یورپین کو ہی دیکھ لو اپنے مغربی بھائیوں کا ایک عمدہ نمونہ ہیں فرانس اور اٹلی جیسے کیتھولک ممالک میں صرف عورتیں ہی ہوتی ہیں جو کہ شمار ربانی اور گناہوں کا اقرار کرتے جاتی ہیں۔ جہالت اور وہم پرستی خطرناک طور سے پھیلی ہوئی ہے خدا کا کلام ان ممالک میں ایک بند کتاب کی طرح پڑا ہوا ہے۔ مسیحیت برائے نام رہ گئی ہے طبیعتیں مادہ پرست ہو گئی ہیں دہریت ہر جگہ نظر آرہی ہے مشتری زہرہ زحل کی پرستش تو چھوڑ دی مگر تمباکو شراب۔ شہوت پرستی اور دولت کی پرستش کرنی شروع کر دی پس نفسانی خواہشیں ان کا معبود ہیں اور وہی ان کا اللہ ہو گئی ہیں بخلاف ہند کے باشندے کے یورپین قدرتاً لا مذہب ہوتا ہے۔ آب و ہوا ہی اسے ایسا بنا دیتی ہے۔ بچپن سے ہی اسے یہ دُھن لگ جاتی ہے کہ سردی اور بھوک کی تکالیف کا کس طرح سے مقابلہ کیا جاوے۔ اور کس طرح زندگی کی ضروریات اور آسائشیں بغیر ذرا سی تکلیف کے مہیا ہو جائیں اس حالت میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ جب کہا جاتا ہے کہ یورپ سے کوئی مذہب نہیں نکلا یہ حقیقت الامر ہے کہ یورپ کسی مذہب کا زادبوم نہیں ہوا اس میں نکتہ یہ ہے کہ آب و ہوا کی شدت اور پیداوار کی قلت کی وجہ سے بیچارے یورپینوں کی زندگی کے گہرے اصولوں اور روحانیت کے پیچ در پیچ معاملات میں سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ بخلاف ایشیا کے جہاں کی پیداوار کے افراط اور موسم کی خوشگواری کے باعث بیٹھ کر سوچنے کا خوب موقع ملسکتا ہے

(ماسٹر محمد دین قادیان)

رعایتی قیمت

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تصنیفات رعایتی قیمت پر دفتر البدر سے ملتی ہیں [illegible]

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
آیات الرحمٰن صفحہ ۲۰۰	۱۲	۸
تحذیر المومنین صفحہ ۳۰۰	۸	۴
اعوام الناس صفحہ ۱۰۰	۶	۳
مسک العارف " ۶۴	۴	۲

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور اس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات انھیں درج ہیں اپنے مشق کرنیسے انسان صحت نفس رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے خیالات میں یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین قلابے ملادئے ہیں اور اسکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی تفصیلات صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کی دوسری ہر ایک دوا یا دوسرا عمل پیدا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کریں قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کا اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد ۔ اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم ۹۰ صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور رسالہ کم حرمت کم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ جن میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ پر ریویو ۔ حضرت مسیح موعود عم کا ثبوت صحف سابقہ سے قیمت ۲

انتصار احمدی ۲۴ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم و ذو القرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ا

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو آپ نے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ا (محصولڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی۔ اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرت مسیح زمان نے ذیکا [illegible] اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ ہے شیرین زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دونوں ہر ترکیب والی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی ہے اب مفصل ہے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت بلکہ ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے ۔ بلا جلد ۸ر مجلد ۱۲ر پارہ الم کی قیمت ۱۲ر پارہ عم ۲ر **المشتہر** خاکسار **فتح محمد خان** منیجر مطبع عزیزی **مقام** سرادری ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں ۔

نیم فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کوفت گری کا کام کرتے قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے بازار کے سٹ جب خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں **نمبر ۱** اٹلس سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت **نمبر ۲** ۔ جرمن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ر **نمبر ۳** ۔ جرمن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۲ر **نمبر** سنتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی ۔ ایم کمپنی گوجرات پنجاب ۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا رومال لوپاتی وانگریزی دھصری ٹیکہ ولنگی ہر قسم رومال وسوسی ہر قسم وہر کے بنیان وجراب ہر طرح کی دیسی وانگریزی سوتی واونی کلاہ وٹوپی ہر قسم کی سادہ دکیلہ دار پگڑی گیس یعنی پٹی کمربند سواران وسپاہیان دپاجامہ ہر طرح کے جوتے خورد وکلان سادہ دکیلدار دبوٹ ڈگرگابی [illegible] دریچالی ولودیانہ ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد وکلان دستانہ مردانہ وزنانہ لکڑی کے دو سینگ کے ہر قسم قفل ہنی ومیل کے ہر قسم خورد وکلان تولیہ ہر قسم کے [illegible] قسم کی قینچی دیسی و [illegible] ہر قسم کی [illegible] ذرہ بتدہ ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔
المشتہر حافظ نور محمد احمدی اینڈ کو تاجر مٹھا بازار مارکیٹ کوہاٹ صوبہ سرحد ۔

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اسکا بیان بیت کے دس اشعار حضرت مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صابری قیمت ۳ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا ۔ رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ار

کامن بنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات ار

نظم رنگین بر زمستورات بطرز کامن مصنفہ ار

رہنمائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجروں کو

سر الشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ دمن آج سے تیرہ سو سال پہلی قرآن شریف میں موجود تھا کہ اب مسیح موعود کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان ست وچھا پورے ایک رسالہ بنام برہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا ایک خزانہ ہے ۲۰×۲۶ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت ۵ر

دفتر البدر سے ملسکتی ہے [illegible]
عکسی تصویر حضرت [illegible] نصف درجن کے خریدار کو [illegible]

مذکورہ بالا اشتہار کی کتب [illegible] **اسی تمام** درخواستیں [illegible] **فضل دین** تاجر کتب **قادیان ضلع گورداسپور آنی** [illegible]

ضوابط اخبار البدر

[illegible] ملاحظہ فرما لینا چاہئے

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہیں جس میں ایک صفحہ کالم ہے دو یا تین صفحہ [illegible] اشتہارات کے ہوا کرینگے اور بعض اوقات ان پر بھی ضروری مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ [illegible] درج کریں

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات طیبہ ہونگے جو ایک ہفتہ کے فاصلہ سے پہونچ پاتے ہیں لیکن ممکن ہو نے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تقسیمات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ علمی تعلیم اور معرفت کے لئے بادہ ہاتھی کی غرض سے ۔ در نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن سے نکات ۔ عدد جات عثمت حدیہ کی خبریں ۔ دیگر اخلاقی مضامین تردید مذہب باطلہ اور خصوصاً سلسلہ کے متعلق تحریکات .... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸ ۱۶ ۲۴ ہیں اور حتی الوسع کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی نہ کسی کے ساتھ [illegible] لینا ۔

(۴) **خط وکتابت** کو متعلق جو خط وکتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کریں جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہیں ۔

(۵) عدم رسید اخبار اگر کسی ہفتہ میں مقام یا اس کے گرد [illegible] میں اخبار نہ پہونچے تو کارخانہ میں اطلاع دیں [illegible] ممکن ہے کہ وہ [illegible]

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں جانا ہے ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور ضائع ہو تو ہم ذمہ وار نہیں ۔

(۷) **چندہ** سالانہ پیشگی [illegible] خود ارسال کیا جاوے **پیشگی** بعد وی پی [illegible] ایک کتاب [illegible] فارن ممالک جیسی ہندوستان کے باہر ہے ۔ جو خریدار [illegible]

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں محمد افضل معراج الدین صاحب پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

انّ اللہ فاصحٰر اللہ فی بیستہ خوارزمیہ

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلة

بیا در بزم احمد تا بہ بینی علمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

ہادر قادیان بینی
رو ایں مقامے ہی عرس دارالامان بینی

نمبر ۱ | ہر ایک ماہ کی انگریزی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دارالامان قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداران البدر ملاحظہ فرمائیں۔ اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانیکی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اسکے اجرا و قیام کا مدار قومی تعاون اور بزرگان سلسلہ کی بروقت اعانت اور ان کی ہمدردی پر ہے۔ شائقین کی تکمیل اور ذمہ داری کے لیے ضرورت ہے کہ اسکی اشاعت کم از کم پندرہ سو ہو اسلیے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور شائقین کی تعداد [illegible] اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو انحوہ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اسکی اشاعت میں کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد پوری کر کے کارخانہ کو ہر ایک مرکز ذمہ داری سے اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانتداری سے بجا لانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضاء و قدرت سے مجبوری لاچار ہے۔ مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپکی جماعة کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا	اندرین دین آمدہ از مادریم	ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او	بادۂ عرفان ما از جام او	آن رسولی کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائی بود	آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بی او محال	اقتدائی قول او در جان ماست	ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ابتلا کن تا خبرہای معاد	ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد	آن ہمہ از حضرت صدیقت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است	منکر آن مورد لعن خدا است	معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما	ہر کہ انکاری کند شقیا است	بالمقدم روئی از ان ایشان تابید	نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جن میں حضرت بیعت لیتے ہیں۔ اور ہاتھوں میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام [illegible] گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ امین۔

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں +)

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ: بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو ۱۴ سال ہو گئے ہیں جبکہ البدر اپنے پورے سنہ کو ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار ہے جو آپکے فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا

مدرسہ تعلیم الاسلام کو اس وقت خصوصاً کیا ضرورت درپیش ہے

ہماری مقامی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اور قوم پڑھ چکی ہے کہ ہمارے مدرسہ کو انسپکٹر نے دیکھا اور رپورٹ میں لکھا کہ وہ اگلے مہینہ میں ایک دفعہ پھر ملاحظہ کریں گے اور بعض نقصوں کی تلافی ہو جانے کے بعد جو رپورٹ میں انکی طرف سے لکھی گئی ہیں۔ مدرسہ کی منظوری کے مسئلہ پر غور کریں گے۔ منجملہ ان نقصوں کے جو صاحب انسپکٹر نے مدرسہ کے متعلق نکالے۔ اور انکی تلافی پر زور دیا ہے۔ چند کمروں کا زیادہ کرنا ہے۔ اور یہ کہ ہر ایک استاد کے آگے ایک میز اور ایک کرسی ہونی چاہئیے۔ وقت بہت تھوڑا اور کام بہت ہے۔ اور کام بھی درحقیقت تھوڑا ہے۔ اگر قوم کی طرف سے کافی مدد جلد مل جائے اور قابل غور یہ امر ہے کہ اگر مدد میں یا جلدی مدد کرنے میں سہل انگاری کی جائے۔ تو کس قدر ضرر کا احتمال ہے۔

سردست پانسو روپے کی ضرورت ہے۔ اور یہ رقم نہ ایک زندہ قوم کی بلند ہمت اور وسعت حوصلہ کے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ اگر ایسا ہو کہ سیالکوٹ کی جماعت ایک سو اور لاہور کی جماعت ایک سو اور کپورتھلہ کی جماعت کم از کم پچاس اور گوجرانوالہ کی جماعت پچاس۔ اور حیدرآباد دکن کی جماعت ایک سو بہم پہنچا دیں۔ اور اسی طرح دوسرے شہروں کی بھی استطاعت کے موافق رقوم اکٹھی کریں تو بہت جلد عمدہ طور پر کام ہو جاتا ہے۔

امید ہے کہ ہمارے مکرم معظم دوست اور خدا تعالیٰ کے انعامات خاصہ کے مورد احباب جن کے اسمائے گرامی ذیل میں ثبت ہوتے ہیں۔ خصوصاً اس طرف توجہ مبذول فرمائیں گے۔ اور بہت جلد اپنی عالی ہمتی کا ثبوت دیں گے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب۔ منشی تاج الدین صاحب۔ سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی شیخ نور محمد صاحب حکیم مالک کارخانہ ہمدم صحت۔ منشی محمد نواب خان۔ صاحب تحصیلدار صاحب۔ گوجرات۔ خواجہ جمال الدین صاحب ڈائرکٹر مدارس جموں۔ خصوصاً منشی عبد العزیز صاحب ماسٹر شیل میرٹھ۔ محمد اسمعیل صاحب منشی ٹیلر میرٹھ۔ شیخ عطاء محمد صاحب سب اوورسیئر ایبٹ آباد و ہزارہ۔ شیخ نور احمد صاحب بلیڈر ایبٹ آباد۔ سیتھور۔ منشی عزیز بخش صاحب ریکارڈ کیپر ڈیرہ غازی خان۔ بابو غلام احمد صاحب انسپکٹر

ڈاک سانحات گلگت

اگر یہ بزرگ نامبرداں بہت معقول قیمتیں عنایت کریں گے۔ تو امید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ گدائی کا دامن زیادہ پھیلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ امید ہے۔ کہ بہت سے اہل دل دوست جن کے اسماء اختصار کے لحاظ سے قلم بند نہیں ہو سکے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قدم اٹھانے سے کوتاہی نہیں کریں گے

المعلن خاکسار عبد الکریم قادیان

احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ میاں نور احمد صاحب نور فیضان حضرۃ مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کیلئے ایک مکان بنوانے کیواسطے مخدومی و مکرمی حضرۃ مولوی عبد الکریم صاحب نے تحریک کی تھی۔ اور اس امید پر کہ اس سلسلہ کا ہر ایک فرد مہاجرین مذکور کیلئے اس چھوٹی سی خدمت میں پوری سرگرمی اور جوش سے حصہ لیگا۔ اور جلدی رقم مطلوبہ پوری ہو جاویگی۔ تعمیر مکان کا کام شروع بھی کر دیا گیا تھا۔ لیکن آج تک جو اس تحریک پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ سوائے ان رقوم کے جن کا ذکر اس تحریک میں ہی کیا گیا تھا۔ صرف ۵۰ کی رقم جس میں بڑا حصہ مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب اور جناب عطا محمد صاحب اوورسیر ایبٹ آباد کا ہے۔ وصول ہوئی ہے۔ جو بالکل ناکافی ہے۔ آگے چونکہ برسات کا موسم آتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ تعمیر کا کام جلدی پورا ہو جاوے۔ ورنہ جو روپیہ لگ چکا ہے۔ اس کے بھی برباد ہونے کا اندیشہ ہے اس کے لئے ضرورت ہے۔ اس امر کی کہ ہر ایک صاحب جو اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ بہت جلدی جس قدر ہو سکے روپیہ بھیجکر اس کام کے سرانجام دینے میں مدد دیں۔ اور رقم مطلوبہ کو جس کا اندازہ دو سو تک کیا گیا ہے۔ پورا کر دیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس سلسلہ میں آئے دن۔ دینی کاموں کیلئے چندوں کی تحریک ہوتی رہتی ہے۔ اور ابھی اس کے ساتھ ہی میں خود ایک اور تحریک بھی کرتا ہوں۔ لیکن یہ بھی سمجھ لینا چاہئیے کہ دینی خدمات کا یہی وقت ہے جو صاحب توفیق رکھتے ہوں۔ وہ ضرور اس کار خیر میں حصہ لیں۔

رقوم وصول شدہ حسب ذیل ہیں۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۵ شیخ عطاء محمد صاحب ۵ چندہ معرفت ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۱۰ منشی محمد صادق صاحب ۱۰

مولوی شیر علی صاحب ۱ میاں نواب الدین صاحب ۸ سید محمد علی صاحب نے علاوہ ۵ چندہ کے ایک کوٹھڑی کی چھت کی لکڑی کا وعدہ فرمایا ہے۔

مولوی امام الدین صاحب مدرس گولیکے ۱ بابو شاہدین صاحب گولڑہ ۱ میاں خیر الدین صاحب گارڈ ۱ عبد العزیز صاحب کوہاٹ ۱ منشی نذیر الدین صاحب ۱

۲۹ مئی ۱۹۰۴ء

توسیع اشاعت

معروفیت کی وجہ سے ابھی [illegible] نہیں کر سکے۔ جنہوں نے البدر کی خریداری سے کنارہ کشی اختیار کی ہے۔ حتی الوسع جلد تر معلوم کر کے شائع کیا جاوے گی

(۱) ملا بخش صاحب نور کچہری سیالکوٹ۔ سید برکات النبی صاحب سنبھر۔ محمد کرم الٰہی صاحب۔ پٹیالہ۔ بابو نبی بخش صاحب۔ شملہ۔ بابو غلام محمد صاحب عبد اللہ بہاولپوری ایک ایک خریدار البدر کو عطا فرمائے ہیں

(۲) مولوی محمد اسمعیل صاحب تترگری سے البدر کے اجرا کی درخواست ارسال کرتے ہیں

رسید زر لغایت ۳ جون ۱۹۰۴ء

ممتاز علی خان صاحب بہرایاد گار مرحوم	۲	ودا خان صاحب گوجرانوالہ	۲
ممتاز علی	۱	حافظ نور یوسف وزیرآباد	۱
شیخ محمد رمضان صاحب ازلود مران	۱	حافظ غلام محمد بیرکے	۱
محمد شریف صاحب ازسوالی	۲	مستری فیض احمد جموں	۲
میاں عبد خلیفہ صاحب منی پور	۲	بابو مغز علی صاحب	۲
میاں نور محمد صاحب منی پور	۲	عمر الدین وغیرہ صاحبان پنڈی بھٹیاں	۲
حکیم محمد حسین صاحب جالندھر	۱	روشن دین معرفت منشی	۲
بابو عطا محمد صاحب سیالکوٹ	۲	نظام الدین صاحب افریقہ	۲
میر محمد اسمعیل صاحب۔ لاہور	۲	جان محمد صاحب۔ ہیلاں	۲
الیس۔ احمد صاحب مکیرو	۲	سلطان احمد رجوعہ	۲
مولوی عبد الحنان صاحب پشاور	۲	چوہدری تاج مقابل	۲
چوہدری حسین بخش راولپنڈی	۲	میر اعجاز حسین	۱
ملک فتح خان گوجرانوالہ	۲	غلام احمد صاحب گیام	۲

اطلاع

نمبر ۲۲ و ۲۳ لغایت ۱۶ جون بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب خدمت میں پہنچکر کمی کو پورا کر دے گا۔ (ایڈیٹر)

بلا یہ رقم امانت ادا کر دی گئی ہے

خطبہ عید اضحیٰ

جو کہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب نے مسجد اقصیٰ قادیان میں ۲۶ فروری ۱۹۰۴ء کو پڑھا

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ اما بعد نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له۔ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ ومن يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه ولقد اصطفينه في الدنيا وانه في الاخرة لمن الصلحين۔ اذ قال له ربه اسلم قال اسلمت لرب العلمين۔ ووصى بها ابراهيم بنيه ويعقوب يبني ان الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔

ہر ایک قوم اور گروہ میں وہ خواہ پہاڑی ہوں یا جنگلی یا ہوں یا شہری متمدن ہوں یا نہ ہوں۔ پھر ہر ایک ملۃ و مذہب میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی نہ کوئی دن اجتماع کا مقرر ہے وہ دور دراز بلاد کے جو لوگ ہیں انھوں نے بھی سال میں کوئی نہ کوئی جشن ایسا مقرر کیا ہوا ہوتا ہے جسمیں وہ ایک جگہ اکٹھے ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی فطرتی امر ہے۔ بعض نے اس اجتماع کے موقعہ پر تجارت کا ساتھ لگا کر اس کا نام منڈی رکھدیا ہے۔ کسی نے بُت پرستی کے سامان مہیا کر کے پرب پکارا ہے بعض نے مذہبی یا قومی اغراض کو مد نظر رکھکر کانفرنس وغیرہ نام رکھا ہے۔ غرضیکہ قوم کا اجتماع ہوتا ہے اور اسکے اغراض متفرق ہوتے ہیں ایسا ہی فطرتی تقاضا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اسلام میں دو دن اجتماع کے مقرر کیے ہیں جن میں سے ایکدن آج کا ہے جہاں اسلام نے ہر ایک شے میں الٰہی عظمت جبروت اور جلال کو مقدم رکھا ہے اور اللہ تعالے کی توحید تعظیم اور حمد و ثنا کا سامان مہیا کرنا چاہا ہے ویسے ہی اس آج کے دن میں بھی ایک عظیم الشان اتقا تعلیم کی ہے۔ ہر ایک انسان اپنی جگہ غور کرے کہ وہ دوسری مخلوق کی طرح ایک مخلوق ہے اگر اس میں قویٰ ہیں تو حیوانات وغیرہ میں بھی ہیں مگر انسان پر یہ بڑا فضل کیا ہے کہ دوسری تمام مخلوق کو اسکے تابع کیا ہے جیسے فرمایا ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی سب شئے تمہارے کام میں لگا دی ہیں۔ دیکھو جس ذریعہ سے میں بولتا ہوں اگر ہوا اور کان نہ ہوتے تو میرا بولنا لغو ہوتا تو یہ اس کا فضل ہے کہ اسکے اور اسکے رسولوں کی پاک باتیں ان ذرائعہ سے ہم سنتے ہیں ہوا ایک ایسا ذریعہ بنا دیا ہے جس سے ہم امام بزرگ مصلحین اور اسکے پیاروں کی کلام سن لیتے ہیں۔ کسقدر لوگ یہاں جمع ہیں ہر ایک کی آنکھ اٹھتی ہے کہ بولنے والے کو دیکھ لیویں لیکن اگر روشنی نہ ہو تو پھر دیکھو کسقدر تکلیف ہے۔ جہازوں کے ذریعہ کیسی کیسی لباس اور کپڑے پہنچتے ہیں اسیطرح ہر ایک شئے کو جب بغور دیکھوگے تو معلوم ہوگا کہ وہ تمھارے کام میں لگی ہوئی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ چاہتا...... تو ہاتھی شیر درندوں وغیرہ کو تم پر مسلط کر دیتا اور وہ پھاڑ پھاڑ کر کھاتے لیکن اُس نے انکو ایسا ہمارے قابو میں کیا ہے کہ اگر پکڑ کر ذبح کر دیں بہادیویں تو عذر نہیں کر سکتے۔ کیسے کیسے وحشی درندے اور پرندے ہیں جن سے ہم کام لیتے ہیں حتیٰ کہ ملائک پر بھی اُسکا تصرف ہو جاتا ہے۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ یہ قربانیاں جو ہم کرتے ہیں یہ اس شکریہ کا نشان ہے کہ خدا نے ہمیں ان جانوروں پر فضیلت دی اور انکو ہمارے دست تصرف کے نیچے اسطرح سے رکھا ہے کہ وہ اُف نہیں کر سکتے اس قربانی کا پیشوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بنایا ہے انکو اولاد کی ضرورت تھی ایک ہی بیٹا تھا اللہ جل شانہ کا اشارہ پا کر آپ نے اُسے قربان کرنا چاہا۔ اُسکی یادگار میں خدا تعالیٰ نے یہ دن رکھا کیونکہ بیرونی اشیاء کا اثر قلب انسانی پر پڑتا ہے اور اس سے سمجھانا یہ مقصود ہے کہ تم مال و نفس خدا کی راہ میں ایسا بہا دو جیسے ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے سے عذر نہ کیا۔ نیز فلسطین میں انسانی قربانی کا رواج تھا اور فلسطین لوگ ابراہیم علیہ السلام کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ابراہیم علیہ السلام نے اس رسم بد کو اسطرح توڑا کہ یہ سمجھو تمہارے لئے ترغیب کیوں کسی نے اگر انسانی قربانی کی ہے تو اسکا ابتدا اسطرح ہوا ہوگا ایک رؤیا اسے ہوئی ہو جیسے مجھے ہوئی مگر اسکی تہ میں تو یہ تھا کہ انسان کے بدلے بہیمہ ذبح کیا جاوے۔ اسلیے فرمایا کون ہے جو منہ موڑ لیوے اس مذہب و ملت سے جسطرف ابراہیم جھکا جسکو ہم نے اسکو دنیا میں بڑا برگزیدہ کیا ناموری بھی دی مال و دولت بھی دی پھر حکومت اور سلطنت بھی عطا کی اُسکی اولاد میں سے انبیا و رسول اور بادشاہ بنائے انبیا ہوئے تو کیسے کیسے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بادشاہ ہوئے تو ایسے کہ جسکا نمونہ داؤد و سلیمان اور قریشیوں سے کتنے ہی آخر ابراہیم کی اولاد میں سے ہوگا۔ ہمارے محسن اور امام محمد کو بھی ابراہیم کے نام سے تعلق ہے کہ آپ کا نام غلام ہے یہ سب باتیں ابراہیم علیہ السلام کو کیسے ملیں صرف اسلیے کہ وہ خدا کا ایک فرمانبردار بندہ تھا جب اسکے ربّ نے اسے اَسْلِمْ کہا تو اُسنے اُسوقت اَسْلَمْتُ کہا تو یاد رکھو کہ خدا کا فرمانبردار ہونا ایک عجیب گُر ہے مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ۔ اسکی زندہ نظیر قادیان کی بستی دیکھو کہ اسکی کس بات نے تمکو پروانہ کی طرح یہاں لا بٹھایا ہے وہ بات صرف خدا کی فرمانبرداری ہے یہی تمکو بھی جس سے فارغ البالی صحت بدنی۔ اور خدا کی رضا کو تم حاصل کر سکتے ہو جب ابراہیم علیہ السلام کو کہا گیا کہ اَسْلِمْ تو اُس نے دریافت نہ کیا کہ کس بات میں میں فرمانبردار ہوں بلکہ فوراً جواب میں کہا کہ میں فرمانبردار ہوں۔

انسان کا قاعدہ ہے کہ جس بات میں عاقبت اندیشی اور بہتری اُسکے نزدیک ہو وہی اولاد کے لیے پسند کرتا ہے اسلیے ابراہیم نے بھی اپنی اولاد کے لیے یہی وصیت کی يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ تمکو موت ایسی حالت میں آوے کہ جب تم خدا کی فرمانبرداری میں ہو پھر آپ کے پوتوں سے بھی یہی سوال ہوا مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ فرمانبرداری تو ہر ایک کرتا ہے کوئی نفس کی کوئی مزاج کی۔ کوئی محلہ والوں کی۔ کوئی حاکم کی کوئی معشوق کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرمانبرداری ہر ایک کے اندر ہے مگر ابراہیم اور یعقوب علیہم السلام نے اپنے باپ کی اتباع سے یہ امر دریافت کرنا چاہا کہ ان کی اولاد کی عبادت کا میلان کسطرف ہے تو دریافت کیا کہ تم کسکی فرمانبرداری کروگے انھوں نے

اب یا الٰهک وَ اِلٰہَ اٰبَاءِکَ یعنی تم تیرے رب کی فرمانبرداری کرینگے۔ دنیا میں بہت قسم کے مجاہدے ہیں لیکن خدا کی فرمانبرداری سب سے بڑا مجاہدہ ہے کفر کے فتوے اسی سے لگتے ہیں ہمارا تاکید کی ہے کہ جب کھانا کھاؤ تو اول سوچو کہ کسکے حکم سے کھانے ہو پانی پیو تو سوچو کس کے حکم سے پیتے ہو اور اگر اسے معمولی بات خیال کرتے ہو تو بھلا دو کہ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا کو صیغہ امر میں رکھنے کا کیا فائدہ ہے اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہ قول اول الہام کا ہے پھر ہمارے نبی کریم کا اب تم اپنے نفسوں میں ٹٹولو کہ تمہاری عبادت۔ بول چال۔ ہنسی۔ رونا۔ معاملات اور موت اور زندگی وغیرہ کیا سب اللہ کے لیے ہے اسی مجاہدہ سے کہ سب کام خدا کے لیے ہوں انسان خدا کا ہو جاتا ہے۔ ایک پرندہ کو جانور سے تم اگر پیار کرو تو اسکی کوئی نہ کوئی بات تمہارے اندر آجاوے گی ایک حاکم سے محبت کرو تو اسکی کسی رنگ یا بات کا اثر تم پر ہو جاوے گا پھر خدا سے کلام کرکے انسان ان تجلیات سے کیسے محروم رہ سکتا ہے جو اسکی ذات میں موجود ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب خدا کسی سے پیار کرتا ہے تو اسکی محبت کی اطلاع ملائکہ میں سے جبرئیل کو دیتا ہے وہ پھر اپنی جماعت کو اور اسطرح سے ملائکہ میں ہوتی ہوئی اسکی قبولیت دنیا میں ڈالی جاتی ہے۔

دنیا میں اختلافات ہوتے ہیں جیسے تم دیکھتے ہو کہ سب کی پگڑیاں الگ ہیں۔ رنگ۔ خو۔ بو۔ ہر ایک کی تم میں سے الگ الگ ہے مگر باوجود اس اختلاف کے ایک وحدت بھی تم لوگوں میں ہے جسنے یہاں لا بٹھایا ہے اور دوستوں یاروں عزیزوں اور خویش وغیرہ کی محبت کو ترک کرکے یہاں آگئے ہو ورنہ یہ عید کا دن ہے ہر ایک کا جی چاہتا ہے کہ اپنے بال بچوں میں ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اختلاف طبائع اختلاف آب و ہوا۔ طریق تعلیم وغیرہ کے پھر بھی ایک قوت انسان میں ہے جس سے وہ وحدت میں آسکتا ہے پس تم کو چاہیئے کہ باوجود اختلاف کے ایک وحدت اپنے اندر پیدا کرو خدا واحد لا شریک ہے اسلیے وہ وحدت کو پسند کرتا ہے جب یہ نہیں رہتی تو وہ قوم گھر محلہ سب تباہ ہو جاتے ہیں۔ ہماری نماز۔ جماعت۔ کتاب سب میں وحدة موجود ہے اور اب ایک وحدت یہ ہے کہ امام بھی ایک ہے پس باوجود اختلاف کے وحدة نہ چھوڑنا حدیث میں ہے کہ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے میرا خیال ہے کہ وہ ہماری ہی جماعت ہے کیونکہ ایک امام ہے جس کے جھنڈے کے نیچے ہم سب ہیں ہمارے مخالف وحدة کا یہ نمونہ دکھا نہیں سکتے کیونکہ انکی نہ کوئی جماعت ہے نہ امام ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وحدت کی دو قسم ہیں ایک شخصی کہ زبان اور دل اور کلام ایک ہو اور ایک وحدة قومی کہ مطالب و اغراض و مال الگ الگ ہوں مگر جب وحدة کا موقع ہو تو سب ایک ہوں سب سے زیادہ وحدت ہم میں ہونی چاہیئے کہ ایک ہمارا مطاع موجود ہے نمونہ موجود ہے اگرچہ دیگر مسلمان قبلہ۔ نماز۔ روزہ۔ اکل و شرب میں ہمارے شریک ہیں مگر ان باتوں میں ہرگز نہیں بس چاہیئے کہ قرآن شریف کی تعلیم اور امام کے بتلائے ہوئے نمونوں میں ہو کر اس وحدة کو حاصل کرو تو خدا کا انعام جو وحدت پر انسان کو ملتا ہے وہ تمہیں ضرور ملکر رہے گا۔

جس طرح ہر کھیت میں تخم ریزی کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اگر اسوقت بیج ڈالا جاوے تو کھیت بار آور برگ و گل پیدا کرتا ہے اور بے وقت ڈالنے سے سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا ایسے ہی تم سوچ لو کہ خرچ کرنے کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اسوقت اگر مال یا جان خرچ کیے جاویں تو عند اللہ مقبول ہوتا ہے ورنہ ضائع جاتا ہے۔ مشکلات تو ہر ایک کو ہوتی ہیں لیکن کیا تم میں سے ایسے نہ تھے کہ جنھوں نے دین کیخاطر جانیں دیں حالانکہ اب صرف مال کی ضرورت ہے جس کا درجہ جان کے بعد ہے بس یہ ایک مناسب وقت مال کے خرچنے کا ہے اگر یہ گذر گیا تو پھر کروڑوں خرچ کرکے تمکو وہ ثواب نہ ملے گا جو کہ اسوقت کے ایک پیسہ سے حاصل ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ تو محتاج نہیں ہے وہ غنی ہے لیکن اپنے فضل سے وہ انفاق کا ایک موقع دیتا ہے کہ تم اسکے انعام حاصل کرلو اور اسلیے قربانیاں بھی انفاق میں شامل ہیں لیکن اس امر کا منتظر نہ رہنا چاہیئے کہ اسقدر روپیہ ہوگا تو دینگے بلکہ وقت پر جو موجود ہو اسے صرف کرو۔

اس وقت قلم کا جنگ ہو رہا ہے اسلیے تصنیفات میں اور یہاں پر اکٹھا ہونے میں اور یہاں کی دیگر ضرورتوں میں خرچ کرنیکے مواقع بیحد قابل ہیں یہ خدا کے فضل کے پھر ہاتھ نہیں آسکتے ایک شخص خالد بن ولید بڑا فلم (؟) گذرا ہے اسکا ایکدفعہ ایک صحابی سے جو کہ پہلا تھا تکرار ہوا۔ جیسا کہ قرآن شریف سے کئی مقامات پر سابقون اور مہاجرین کی فضیلت بار بار آئی ہے۔ اس اس صحابی کو

خالد پر ترجیح دیلی۔ ....

اس کا باعث صرف یہی تھا کہ اس صحابی نے عسر کے وقت مکہ میں ہر قافت (؟) کی ہوئی تھی قربانیاں دیجاتی ہیں اور خون بہائے جاتے ہیں حالانکہ اسقدر گوشت کو لوگ کھا نہیں سکتے بلکہ یہ دفن کر دیے جاتے ہیں اس سے یہ سکھلایا جاتا ہے کہ انسان کو کسقدر سخاوت کرنی چاہیئے اور کیسے موقعہ پر صرف کرنا چاہیئے۔

انفاق کے موقعے اسوقت یہاں کتابوں کی چھپائی مہمانوں کا خرچ۔ حضرت صاحب کے اقوال کی اشاعت (جس سے مراد اخبار ہو سکتے ہیں) اور مدرسہ کی ضروریات ہیں۔ بہت لوگ ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پاس کیا ہے اور ہم کیا دے سکتے ہیں مگر صحابہ میں سے ایسے تھے جو صرف ایک مٹھی بھر جو دیا کرتے تھے اور آخر خدا نے انکو بادشاہ بنا دیا۔ یہ ایک وقت ہے کہ تم سے صدقہ طلب کیا جاتا ہے پھر وہ بھی وقت آنے والا ہے کہ کوئی تم سے لینے والا نہ ہوگا اور تم چاہو گے کہ کوئی لیوے۔

معاصی سے بچنے کے لیے دعا کرو۔ پانچ وظائف ہیں جو حضرت صاحب نے بتلائے ہیں ہمیشہ انکو ورد رکھو تاکہ تمکو خدا سے طاقت ملے ایک استغفار جس کے معنے خدا سے حفاظت طلب کرنے کے ہیں دوسرے لاحول یعنی خدا سے توفیق اور مدد مانگنا تیسرے درود شریف چوتھے الحمد شریف جو کہ قرآن کا متن ہے اور جسے ہر رکعت میں پڑھنا چاہیئے پانچویں قرآن شریف۔ ان میں لوگ بڑے سست ہیں چاہیئے کہ انکی کثرت ہو۔ وحدت کو مضبوط کرو اس سے خدا کا وہ فضل نازل ہوتا ہے جو ابراہیم پر ہوا۔ اسی کی طرز اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ سب کو توفیق عمل در آمد کی دیوے۔ آمین

اصلاح نسوان

ضلع گوجرات پنجاب ہماری ایک احمدی بہن نے ایک خط کے ذریعہ یہ تجویز فرمایا ہے کہ البدر میں ایک کالم خاص عورتوں کی لئے کھولا جاوے۔ اور اس خط کا جواب ایڈیٹر سے ہی طلب کیا ہے۔ وہ خط اور اس کا جواب مفصل انشاء اللہ آئندہ نمبر میں درج ہوگا۔ ہم اس اثنا میں دعا میں مصروف ہیں کہ خدا تعالیٰ اس دینی خدمت بجا لانیکی توفیق صحت نیت کیساتھ انکو عطا فرماوے اور بجائے جلدی کے صبر و تحمل سے کام لیں۔ (ایڈیٹر)

ایک لطیف خط

ذیل میں ہم ایک خط نقل کرتے ہیں جو کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب احمدی پلیڈر پشاور نے بمقام گورداسپور جب کہ وہ احمدی مقدمات کی پیروی کے لیے مقیم تھے اپنے ایک دوست ماسٹر کے نام لکھا۔ اس خط میں بتلایا ہے کہ بعض وقت جب ایک مومن کی نماز کی لذت جاتی رہتی ہے تو اسمیں کیا سر الٰہی ہوتا ہے۔ اس خط کو پڑھ کر لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کونسی روح ہے جو حضرت مسیح موعود کے تعلق سے انسان کے اندر نفخ ہوتی ہے اور حضرت مسیح کے معجزہ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ کو عملی رنگ میں دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں + (ایڈیٹر)

عزیزی ماسٹر صاحب + اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ خط آپکا ملا۔ دعا کے لیے امام ہمام مطاع و مولا کی خدمت میں عرض کیا جاوے گا۔ آپ جو کچھ لکھتے ہیں ایک صاحب حال ہمیں رشد و سعادت کے نشان پاتا ہے یہ سلوک کی ابتدائی منازل ہیں جنمیں آپ پھر رہے ہیں مومن حقیقی وہ ہے جسمیں سچا عشق الٰہی ہو سچا عشق الٰہی اسی میں ہوتا ہے جسمیں اسکے لیے ابتداؤ تڑپ ہو اور وہ بحمد اللہ آپ میں ہے۔ آپ کا نماز میں لذت اور حلاوت کے نہ ہونے پر آجکل بےچین ہونا اور گھبرانا دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ آپ نے اس لذت کا مزہ چکھ لیا ہے جو ایک مومن کی جان ہے اور دوسرا یہ کہ اس وقت وہ لذت آپ میں نہیں رہی جس کا آپ کو قلق ہے۔ بس یہی وہ قلق ہے جس نے آپکو منزل مقصود پر پہونچانا ہے وہ نادان کیا جانتا ہے جسنے سارے عمر نماز پڑھی لیکن اس کبھی اس حلاوت کو محسوس کیا اور نہ اس پاک لذت کے گم ہونے پر اسے کچھ قلق ہوا وہ تو مجرمین اور مردہ ہے جسکی اسے استعداد نہ ہونے کے باعث مشق ہو گئی ہے لیکن مبارک وہ ہے جسمیں یہ لذت ایک دفعہ پیدا ہو کر گم ہو جاوے اور پھر اس گم ہونے پر وہ نالاں ہو آپ اس حالت سے غمگین نہ ہوں آپ گھبرائیں اور نہ یہ سمجھیں کہ خدا نے آپ کو چھوڑا مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى کا مژدہ ایک اسی قسم کی روحانی حالت میں حضرت رسول اکرم کو بدرجہ اتم ایک قلق کو دور کرنے کے لئے دیا گیا تھا البتہ وہاں سو حالت اپنی کمال کو پہونچ چلی تھی اور یہاں جو قلق ہے وہ ابتدائی حالت میں سلوک کے ابتدائی منازل کا۔ آخر فیضِ

کیا ہے۔ یہ حجاب یہ قبض آتش محبت الٰہی کے تیز کرنے کے لیے ضروری ہے۔ آپ اگر عشق و عاشقی کے حالات اور کنایات سے واقف ہوتے تو پھر آپ پر یہ معاملہ کھل جاتا دیکھو اگر کسی کا محبوب و مطلوب آٹھوں پہر اُسکے پاس موجود ہو تو عاشق کے سیر ہو جانے کا احتمال ہے دانا اور مہربان معشوق جو اپنے عاشق کے دل میں سچی تڑپ ہو پیدا دیکھنا چاہتا ہے اور پیدا کرنے کے لیے اپنے عاشق کے ملنے سے اجتناب کرتا ہے اُس کے نہ ملنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آتش شوق دن بدن بڑھتی جاتی ہے اسی آتش شوق کو بڑھانے کے لیے رسول اکرم پر چند دن وحی بند ہوئی تا کہ جو تڑپ الٰہی محبت میں تکمیل ہو سو یہی حال ابتدا میں سالک کا ہے اسے نماز کا مزہ چکھا یا جاتا ہے سو محسوس کرایا جاتا ہے کہ نماز ہی فی الواقع حقیقی راحت و لذت ہے وہ ابتدا میں محض وہبی طور سے ملتا ہے لیکن خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ لذت وہ اپنی محنت و شوق سے حاصل کرے ابتدا میں چونکہ وہ لذت اسکی جزو بدن نہیں ہوتی وہ لذت اس سے لے لی جاتی ہے تا کہ اس لذت کی تلاش اسے دیوانہ وار رلاوے وہ گرد گرد اور حیران و سرگشتہ اس لذت کے لیے ہو جاوے اور اسطرح خدا تعالیٰ کے نزدیک اسمیں سچی تڑپ اور جوش پیدا ہو جاوے جو مومن کا خاصہ ہے دیکھا آپ میں جو یہ تڑپ اور غم و حزن پیدا ہوا اور آپ رو رہے ہیں اور گھبرا رہے ہیں کہ میری نماز وہ نہیں یہ لذت نہیں رہی یہ کیوں اور کسلیے صرف اسلیے کہ آپ سرور اور لذت سے نماز پڑھیں اور خدا آپ سے خوش ہو تو پھر یہ تڑپ اور قلق محض رضا و الٰہی کے حصول کے لیے ہے اسطرح اگر یہ لذت ابتدا میں ہی مستقل ہو جاوے تو اس لذت میں بسبب اس تواتر کے آپکے لیے کوئی رغبت اور کشش نہیں رہ سکتی۔ اور نہ اسکے دور ہونے پر کوئی حزن و ملال۔ اگر نماز کی لذت ایک قسم کے دیدار الٰہی کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے تو اسکا نہ ہونا گویا جمال الٰہی سے دور رہنا ہے تو پھر یہ حزن و ملال اسی جمال کے حاصل کرنے کے لیے ہے یا کسی اور کے لیے اب اگر معشوق حقیقی یہ دیکھ رہا ہے کہ میرے جمال کے لیے فلاں ہلاک و محزون و قلق زدہ ہو رہا ہے کیا اسے کوئی خیال نہیں ضرور ہے اور بالضرور ہے میرے نزدیک جو آپ کی حالت ہے وہ بہت مبارک ہے کسی نے سچ کہا ہے دیدار مینمائی و پرہیز میکنی ہے بازار خویش و آتش ما تیز میکنی ہے یہی معاملہ خدا تعالیٰ کا اپنے خاص عشاق سے ہے وہ جلوہ دکھا کر پھر الگ ہو جاتا ہے تا کہ وہ طالب اسکے لیے بےچین ہو جاویں البتہ اس حالت میں استقلال و استقامت شرط ہے۔ اور دعا کا نہایت ضروری ہے بیشک دعا ایک عجیب طاقت اور عجیب نعمت ہے لیکن دعا میں اثر کے لیے حضور انکسار اور کامل انقطاع من المخلوق الی اللہ اور خدا پر کامل بھروسہ شرط ہے لیکن یہ حالت کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے اور میرے نزدیک انکے پیدا کرنے کی بھی یہی راہ ہے اگر لذت نماز کے سوا آپکو کبھی جسمانی یا دنیاوی ضرورت کے لیے دعا کی ضرورت ہوئی تو دعا کے علاوہ آپ اسباب عادیہ سے بھی مدد لیتے خدا کے آگے بھی دعا کرتے اور دنیوی اسباب سے بھی کام لیتے لیکن جس بات کی آپ کو تلاش ہے اسمیں اسباب عادیہ بالکل بیکار دنیا کیطرح بیکسی اور لاچار انقطاع خدا پر ہی بھروسہ اور یہی عجز و انکسار یہی حالتیں ہیں جو مقبولیت دعا کے لیے ضروریات سے ہیں اور جس کے پیدا کرنے کی مشق کرانے کے لیے نماز میں عدم لذت اور پھر حصول لذت کا شوق ایک آسان راہ ہے اسیطرح ایک اور نہج پر بھی آپ کی حالت بہت مبارک ہے سچا مومن و مسلم وہ ہے کہ جو خدا کے احکام کی بجا آوری نہ اسلیے کرے کہ اسکو کچھ معاوضہ ملتا ہے بلکہ اسلیے کرے کہ مولیٰ و محبوب کا حکم ہے معاوضہ ملے یا نہ ملے اگر نماز میں ابتدا ہی میں لذت مستقل ہو تو پھر شاید آپ نے اس لذت کے لیے پڑھی نہ حکم ربی کے ملنے کے لیے چونکہ یہ روح بھی ایک مسلم میں پیدا کرنی ضروری تھی اسلیے لذت اور عدم لذت کی ضرورت پڑی۔ تاکہ جب آپ لذت سے خالی ہوں تو تو بھی اس نماز کو اسلیے ادا کریں کہ خدا کا حکم ہے نہ اسلیے کہ اسمیں کوئی لذت ہے سو آپ یاد رکھیں کہ اگر چند دن سے یہ لذت جاتی بھی رہے تو یہ کسی الٰہی ناراضگی نتیجہ وَمَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نے اس مسئلہ کو صاف کر دیا ہے سلوک کی منازل کے لیے بعض بھی وَالَّیْلِ کا ہونا کبھی انبساط اور کبھی قبض کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ مبارک بات تو یہ ہے کہ آپ نے نماز کی لذت کو چکھ لیا اس کا مزہ پا لیا ہے پس ایسا کے ہونے نے اگر آپ کو محزون و قلق زدہ کر دیا تو یہ قلق اور غم ہی آپ کا معراج ہے والسلام خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

خواجہ کمال الدین ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

اسلام۔ جاپان کے سر برآوردہ شخص ناغو بکیم اپنے مذہب کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ہیں اور اسلام یہاں دن بدن ترقی پر ہے۔ نیز جاپان اور سنگھائی کے مسلمین کے اہل اسلام سے مسٹر عبد اللہ کو ملم مشہور نو مسلم انگلستان سے درخواست کی ہے کہ وہ اسلام کے متعلق کچھ انگریزی میں مفید رسائل اور کتابیں تصنیف کریں جنکی تعلیم اسلام میں شائع کیا جاوے

۲ کیمطابق حال ہو

اخبار نور افشاں کا بیجا دعویٰ

ناظرین پر مخفی نہ ہے کہ ۶ ارمئی ۱۹۰۴ء کے پرچہ البدر میں اڈیٹر صاحب نے مرض طاعون کو عام ہمدردی کا ایک معیار ٹھیرا کر یہ ثابت کیا تھا کہ "طاعون کا فیصلہ اسلامی ہمدردی کے حق میں ہے" اسپر اخبار نور افشاں مورخہ ۳ جون ۱۹۰۴ء کے اڈیٹوریل نوٹس میں ایک مضمون بعنوان "البدر کی غلطی" یسوع کی الوہیت کیطرح بھدا اور انجیلی الفاظ کی مانند بے معنے شائع کیا گیا ماحصل اس تمام تحریر کا یہ ہے کہ اول تو اسلام میں "قتل کرڈالنا ثواب ٹھیرایا گیا ہے" "اور اگر کسی قسم کی ہمدردی ہے بھی تو یہ صرف مسیحیوں کا نمونہ ہے اور بس" یہاں تک تو دونوں اڈیٹروں کے منقولات ہیں اب رہا فیصلہ اس کے لیے بہت دور و دراز کی مثالوں کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ مسیحیت میں اعلیٰ ہمدرد یسوع اور اُسکے شاگرد ہیں بھلا کیا فائدہ کہ مسیحیوں میں سے پادری ب اور پادری الف کے نامناسب مقدمات اور ناجائز کارروائیوں کو یا مجھ یا پادری ب کتب فروش ج کے معطل اور قید ہونے کی مثلیں نکلوا کر بڑے بڑے سفید ریش بزرگوں کی شہادتوں پر جرح کریں۔ کیا یسوع اور اسکے شاگرد کی لائف ہمارے لیے کافی نہیں آؤ چند منٹ کے لیے ہم سب ان کے حالات پر غور کریں۔ میں اسجگہ رعایت اور تعصب سے کام نہیں لیتا اور بکار کرتا ہوں کہ دنیا کی تاریخ میں یسوع کی ہمدردی کی مثال نہیں ملتی کون ہے وہ شخص جسنے کبھی اپنی ماں کو "اے عورت تجھے مجھسے کیا کام" کہکر پکارا ہو اور ماں بھی ایسی ہو جب ایکدفعہ بچپن کے ایام میں یہی بچہ عید فسح کے موقع پر یروشلم میں گم ہو گیا تو دونوں میاں بیوی "اسکی تلاش ہر کہیں کرتے پھرے" اور آخر بفکر اور ماندگی کے بعد "اسے ہیکل میں اُستادوں کے بیچ بیٹھے ہوئے اُنکی سنتے اور اُن سے سوال کرتے پایا" یہی ماں نہایت جوش محبت میں کہہ اٹھی "اے بیٹے کسلیے تو نے ہمسے ایسا کیا دیکھ تیرا باپ اور میں کُڑھتے ہوئے تجھے ڈھونڈتے تھے" مگر اس ہمدرد نے جھٹ فی البدیہ جواب دیا "تم مجھے کیوں ڈھونڈتے تھے" کیا ماں باپ کا یہی ادب ہوا کرتا ہے سو جب ماں باپ کیساتھ یہ سلوک ہے تو دوسرے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کیا ہوگی ....

علاوہ والدین کے یہودیوں کو گو نابکار حرامکار وغیرہ ہمدردی کی رو سے کہا گیا مگر وہ تو اب بھی منتظر ہیں کہ جب کبھی خداوند صاحب اپنی آسمانی نشستگاہ سے اس عالم اسباب میں نزول فرمائیں اُسی وقت ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کسی مقدس مسیحی جج کی عدالت میں آنجناب کی ذات مبارک پر دائر کر دیجائے ان عقل کے دشمنوں کے نزدیک یہ الفاظ عام تہذیب سے گرے ہوئے ہیں اور انکی دلی خواہش ہے کہ قیامت سے پہلے پہلے بہت جلد اس امر کا فیصلہ ہو جاوے۔

ہمدردی میں دوسرے درجہ پر شاگرد ہیں انکی ہمدردی کا موازنہ ✣ دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ✣ در پریشاں حالی و درماندگی ✣ کے مطابق خوب ہو سکتا ہے۔ تمام زندگی میں ایک ہی مصیبت یسوع صاحب پر وارد ہوئی اور اُس نے نہایت اضطراب کی حالت میں ان شاگردوں سے کہا "میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے تم یہاں ٹھیرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو" لیکن ان ہمدردوں نے ایسے مربی و محسن کی جسکو وہ آسائش کے وقت خداوند خداوند کہا کرتے ہیں ذرا پرواہ تک نہ کی اور اُسنے "انھیں سوتے پاکر" "پطرس سے کہا کیا تم میرے ساتھ ایک گھنٹہ نہیں جاگ سکے" مگر کون جاگے "اُس نے آکے پھر انھیں سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھیں" یہ تو سبکا حال ہے لیکن ان میں سے پطرس نے اور بھی غضب ڈھایا۔ جب لوگ یسوع کو گرفتار کر کے سردار کاہن کے پاس لے گئے تو یہ شخص بھی دبے پاؤں ساتھ گیا اور اپنی بزدلی کا ثبوت دینے کے لیے دالان میں آگ تاپنے لگا۔ اتنے میں ایک لونڈی نے اُس پاس آکر کہا تو بھی یسوع جلیلی کے ساتھ تھا پر اُس نے سب کے سامنے انکار کر کے کہا میں نہیں جانتا کہ تو کیا کہتی ہے پھر جب وہ اُسارے کیطرف باہر چلا ایک دوسری نے اُسے دیکھکر ان سے جو وہاں تھے کہا کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا تب اُسنے قسم کھا کے انکار کیا کہ میں اس شخص (یسوع) کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر بعد انھوں نے جو وہاں کھڑے تھے پطرس پاس آکے کہا بیشک تو بھی انہیں میں سے ہے کہ تیری بولی تجھے ظاہر کرتی ہے تب وہ لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا میں اس شخص کو نہیں جانتا" کیا ہی عمدہ ہمدردی کا نمونہ ہے کہ خدا کی جان پر آبنی اور آپ آگ تاپا کریں۔ اسپر ہمدردی کی لاف وگزاف چہ معنے دارد ✣

جب مرگئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر (ع م)

ایک منصف صاحب کے ایمان کی قیمت

ماہ اپریل میں جب کہ میں لاہور کو جا رہا تھا تو ایک گریجوایٹ منصف صاحب سے ایک دوست کی وساطت سے ملاقات ہوئی۔ باتوں باتوں میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر چل پڑا اور جو گفتگو ہوئی وہ ذیل میں درج ہے۔

منصف صاحب ہمیں تو مرزا صاحب کے خیالات ایسے معلوم نہیں ہیں اور نہ ہم اس امر کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ اسلام

خادم البدر۔ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کی تصنیف کو بھی مطالعہ فرمایا۔

منصف صاحب۔ انکے مطالعہ سے کچھ فائدہ نہیں ہے اگر وہ اسلام کی تعلیم دیتے ہیں تو ہم پہلے ہی سے مسلمان ہیں

خادم البدر بڑے بڑے گریجوایٹ مرزا صاحب کے خادم ہیں۔

منصف صاحب اگر مرزا صاحب مجھے پانسو روپیہ ماہوار دیویں تو میں بھی مرید ہو جاؤں۔

خادم البدر۔ معلوم ہوا کہ آپ ایمان فروش ہیں اور آپ کے ایمان کی قیمت یہی پانسو روپیہ ہے

منصف صاحب اور میں وہ کام کروں جو آج تک کسی نے احمدی جماعت میں نہیں کیا

خادم البدر۔ بیشک۔ بالکل درست ہے ہو کیونکہ آج تک کوئی ایمان فروش احمدی جماعت میں نہیں آیا جب آپ اس طرح سے آوینگے تو یہ فعل ضرور ہے نظیر ہوگا۔

منصف صاحب تم سب بھی تو تنخواہیں پاتے ہو۔

خادم البدر۔ مگر آپ اپنے ایمان کو ایسا سستا فروخت کریں تو غالباً پانسو سے بھی زیادہ قیمت ملے کیونکہ مرزا صاحب تو ایسے لوگوں ایمان فروشوں کے روادار نہیں۔ البتہ پادری خرید لیتے ہیں۔

اسکے بعد جدائی ہو گئی۔ ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ زمانہ کی کیسی حالت ہے اور لوگوں نے کسطرح دنیا کو معبود بنا رکھا ہے ✣ ✣ ✣ ۔

ملفوظات احمدیہ

بقیہ تقریر جو کہ حضرت اقدس نے نواب احسن علی خان صاحب کی تشریف آوری پر فرمائی

اذان کیوقت بات کرنا

البدر نمبر ۱۷-۱۸ میں جو تقریر درج ہوئی تھی وہ اسجگہ ختم ہوگئی اسکے بعد عصر کی اذان ہوئی اور نواب صاحب اور مشیر اعلےٰ صاحب خاموش ہوگئے - حضرت نے فرمایا کہ اذان میں باتیں کرنی منع نہیں ہیں آپ اگر کچھ اور بات پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں کیونکہ بعض باتیں انسان کے دل میں ہوتی ہیں اور وہ کسی وجہ سے انکو نہیں پوچھتا اور پھر رفتہ رفتہ وہ بُرا نتیجہ پیدا کرتی ہیں - جو شکوک پیدا ہوں انکو فوراً باہر نکالنا چاہئیے - یہ بدن غذا کیطرح ہوتی ہیں اگر نکالی نہ جائیں تو سوء ہضمی ہو جاتی ہے - جب یہ حضرت فرما چکے تو سلسلہ کلام حسب ذیل طریق پر شروع ہوا -

مشیر اعلیٰ - میرے نزدیک اہم امور یہی تھے جو ان الفاظ کے متعلق میں نے پوچھے ہیں -

نواب صاحب - حضرت کے استفسار میں بھی جی ہے اور زبانی بھی وہی ادا کیا دفعہ پایا ہے -

حضرت اقدس - دراصل انسان کو بعض وقت بڑی ہی مشکلات پیدا ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کا فضل اسکے شامل حال نہ ہو تو وہ ان مشکلات میں پڑ کر ہدایت اور حقیقت کی راہ سے دور جا پڑتا ہے - یہودیوں کو بھی اسی قسم کے مشکلات پیش آئے - انہوں نے **توریت** میں بھی یہی پڑھا تھا کہ خاتم الانبیاء انہی میں ہوگا - وہ ان الفاظ پڑھے ہوئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ان کو آپ کے قبول کرنے میں بھی دقت اور مشکل پیش آئی کہ خاتم الانبیاء تو ہم میں ہی سے ہوگا - مگر انکو یہی جواب ملا کہ تم نے جو کچھ سمجھا ہے وہ غلط سمجھا ہے - آنیوالا خاتم الانبیاء بنی اسمٰعیل میں سے ہونے والا تھا اور وہ بھی تمہارے بھائی ہیں + تم اس سوال پر مت جھگڑو - بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ **نبوت کے ثبوت** دیکھو آیا اسمیں ہیں یا نہیں جبکہ انبیاء علیہم السلام کے خواص اور نشانات اسکے ساتھ ہیں تو پھر تمہیں ماننے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے +

اسیطرح پر انہوں نے **ملاکی** نبی کی کتاب میں پڑھا ہوا تھا کہ حضرت عیسےٰ کے آنے سے پہلے ایلیا آسمان سے اُتریگا لیکن جب حضرت مسیح نے اپنا دعوےٰ پیش کیا تو اسوقت یہود اسی ابتلاء میں پھنسے انہوں نے مسیح سے یہی سوال پیش کیا کہ **ایلیا** کا آسمان سے آنا ضروری ہے وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ سچ مچ وہی ایلیا آئے گا اور ایک طرح وہ یہ معنے سمجھنے میں حق پر تھے کیونکہ اس سے پہلے کوئی ایسا واقعہ اور نظیر انہیں موجود نہ تھی + لیکن حضرت مسیح نے یہی کہا کہ آنے والا **ایلیا یوحنا** ابن ذکریا کے رنگ میں آگیا ہے + وہ اس بات کو بھلا کب مان سکتے تھے ایک یہودی نے اس مضمون پر ایک کتاب لکھی ہے اور وہ لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ ان **واقعات** کے ہوتے ہوئے ہم مسیح پر کسطرح ایمان لائیں بلکہ وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ اگر ہم سے مواخذہ ہوگا تو ہم **ملاکی** نبی کی کتاب کھول کر آگے رکھدیں گے -

غرض ظاہر الفاظ پر آنیوالے بعض اوقات سخت دھوکا کھا جاتے ہیں پیشگوئیوں میں استعارات اور مجازات سے ضرور کام لیا جاتا ہے جو شخص ان کو ظاہر الفاظ پر ہی حمل کر بیٹھتا ہے اسے عموماً ٹھوکر لگ جاتی ہے + اصل بات یہ ہے کہ ایسے موقعہ پر یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ آیا جو شخص خدا کیطرف سے آنیکا **مدعی** ہے وہ ان معیاروں کے رو سے سچا ثابت ہوتا ہے یا نہیں جو راستبازوں کے لئے مقرر ہیں؟ پس اگر وہ ان معیاروں کے رو سے صادق ثابت ہو تو سعادتمند اور متقی کا یہ فرض ہے کہ اسپر ایمان لاوے - یاد رکھنا چاہیئے کہ انبیاء کی شناخت کیلئے تین بڑے معیار ہوتے ہیں -

اول یہ کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بھی اسکی موید ہیں یا نہیں -

دوسرا اسکی تائید میں سماوی نشانات صادر ہوتے ہیں یا نہیں -

سوم نصوص عقلیہ اسکے ساتھ ہیں یا نہیں یا آیا وقت اور زمانہ کسی ایسے مدعی کی ضرورت بھی بتاتا ہے یا نہیں؟ ان تینوں معیاروں کو ملا کر جب کسی امور اور راستباز کی نسبت غور کیا جاوے گا تو حقیقت کھل جاتی ہے -

میرا دعوےٰ ہے کہ میں خدا کیطرف سے مامور ہو کر آیا ہوں اب میرے دعوے کو پرکھ دیکھ لو کہ آیا ان تین معیاروں کے رو سے سچا ثابت ہوتا ہے یا نہیں -

سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے کہ کیا یہ وقت کسی مدعی کی ضرورت کا داعی ہے یا نہیں؟ پس ضرورت تو ایسی صاف ہے کہ اسپر زیادہ کہنے کی ہمیں ضرورت ہی نہیں **اسلام** پر اس صدی میں وہ وہ حملے کئے گئے ہیں جنکے سننے اور بیان کرنے سے ایک مسلمان کے دل پر لرزہ پڑتا ہے - سب سے بڑا فتنہ اس زمانہ میں نصاریٰ کا فتنہ ہے - جنھوں نے اسلام کے استیصال کیواسطے کوئی دقیقہ فروگذاشت ہی نہیں کیا انکی کتابوں اور رسالوں اور اخباروں اور اشتہاروں کو جو اسلام کے خلاف ہیں اگر جمع کیا جاوے تو ایک بڑا پہاڑ بنجاتا ہے اور پھر تیس لاکھ کے قریب مرتد ہو چکے ہیں + اسکے ساتھ آریوں - برہموں اور دوسرے آزاد خیال لوگوں کو ملا لیا جاوے تو پھر دشمنان اسلام کے حملوں کا **وزن** اور بھی بڑھ جاتا ہے اب ایسی صورت میں کہ **اسلام** کو پاؤں کے نیچے کچلا جارہا ہے کیا ضرورت نہ تھی کہ خدا تعالےٰ اپنے سچے دین کی حمایت کرتا اور اپنے وعدہ کے موافق اسکی حفاظت فرماتا اور اگر عام حالت کو دیکھا جاوے تو وہ ایسی خراب ہے کہ اسکے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے فسق و فجور کا وہ حال ہے کہ علانیہ بازاری **عورتیں** بدکاری کرتی ہیں - معاملات کی حالت بگڑی ہوئی ہے - تقویٰ و طہارت اٹھ گیا - وہ لوگ جو اسلام کے حامی اور شریعت کے متین کہلاتے تھے انکی خانہ جنگی اور اپنی عملی حالت کی کمزوری نے اور بھی ستم برپا کر رکھا ہے علاوہ بریں جب انکی حالت بدر دیکھتے ہیں تو وہ حدود اللہ کے توڑنے میں اور بھی دلیری سے کام لیتے ہیں - غرض اندرونی اور بیرونی حالت بہت ہی خطرناک ہو رہی ہے +

پھر دیکھنا ہے کہ آیا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں کسی آنیوالے کا وعدہ دیا گیا ہے سو قرآن شریف نے بڑی وضاحت کے ساتھ دو سلسلوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ سلسلہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت مسیح علیہ السلام پر آکر ختم ہوا اور دوسرا سلسلہ جو اسی سلسلہ کے مقابل پر واقع ہوا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ ہے چنانچہ **توریت** میں بھی آپ کو مثیل موسےٰ کہا گیا اور قرآن شریف میں بھی آپ کو مثیل موسےٰ ٹھیرایا گیا ہے جیسے فرمایا ہے **اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا** پھر جسطرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کا سلسلہ حضرت مسیح علیہ السلام پر آکر ختم ہوگیا اسی سلسلہ کی مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اسیوقت اور اسی زمانہ پر جب حضرت مسیح حضرت موسےٰ کے بعد آئے تھے مسیح محمدی بھی آتا - اور یہ بالکل ظاہر اور صاف بات ہے کہ مسیح

موسوی چودھویں صدی میں آیا تھا اسلئے ضروری تھا کہ مسیح محمدی بھی چودھویں صدی میں آتا اگر کوئی اور نشان اور شہادت نہ بھی ہوتی تب بھی اس سلسلہ کی تکمیل چاہتی تھی کہ اسوقت مسیح محمدی آوے مگر یہاں تو صدہا اور نشان اور دلائل ہیں پھر آنے والیکو اسی امت میں سے ٹھیرایا گیا ہے جیسے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْکُمْ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ میں فرمایا گیا ہے اور اسیطرح پر احادیث میں بھی آنیوالا اسی امت سے ٹھیرایا گیا ہے جبکہ فرمایا ہے اِمامکم منکم - اب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بوضاحت شہادت دیتے ہیں کہ آنے والا مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا اور ضرورت بجائے خود داعی ہے کیونکہ اسلام پر سخت حملے ہو رہے ہیں اور کوشش کیجاتی ہے جہاں تک ان مخالفوں کا بس چلے اسلام کو نابود کردیں پھر دیکھنے کے قابل یہ بات ہے کہ اسکے آنیکا وقت کونسا ہے - سلسلہ موسوی کے ساتھ مماثلت تامہ کا تقاضا صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ آنیوالا مسیح موعود جو اسی امت میں سے ہوگا چودھویں صدی میں آنا چاہیئے اسکے علاوہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے آنے کا وہ وقت ہے جبکہ صلیب پرستی کا غلبہ ہوگا کیونکہ کسر صلیب اسکا کام ٹھیرایا گیا ہے ان سب کے علاوہ ایک انقلاب عظیم کی خبر قرآن شریف سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ اسوقت آئیگا وہ انقلاب کیا ہے یہ سواری بھی بدل جائیگی اونٹوں اور اونٹنیوں کی سواریاں بیکار ہو جائیں گی اب دیکھو کہ ریلوے کے ایجاد نے اس پیشگوئی کو کسطرح پورا کیا ہے اور اب تو یہ حال ہے کہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے تو تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ اور مکہ کے درمیان بھی ریل ہی دوڑتی نظر آئیگی + اور پھر اخبارات اور رسالجات کی اشاعت کے اسباب کا پیدا ہو جانا جیسے پریس ہے - ڈاک خانہ ہے اور تاروں کے ذریعہ سے کل دنیا ایک شہر کے حکم میں ہوگئی ہے دریا چیرے گئے ہیں اور نہریں نکالی جارہی ہیں طبقات الارض کے عالموں نے زمین کے طبقات کو کھود ڈالا ہے غرض وہ تمام ایجادات اور علوم و فنون کی ترقیاں جو مسیح موعود کے زمانہ کی علامتوں میں .... قرار دیگئی تھیں پوری ہورہی ہیں اور ہوچکی ہیں اسکے بعد انکار اور شبہ کی کونسی گنجائش باقی رہتی ہے اسوقت خدا تعالے کیطرف سے کسیکا آنا اور مامور ہونا افسوسناک بات نہیں بلکہ افسوسناک یہ امر ہوتا اگر کوئی مامور ہو کر نہ آیا ہوتا ان علامات اور نشانات کو چھوڑ کر ایک اور بات بھی اسکی تائید میں ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام اولیاء اللہ اور اکابر امت جو پہلے ہو گذرے ہیں انہوں نے قبل از وقت میرے آنیکی خبر دی ہے بعض نے میرا نام لیکر پیشگوئی کی ہے اور بعض نے اور الفاظ میں بھی کی ہے انہیں سے شاہ نعمت اللہ ولی نے شہادت دی ہے اور میرا نام لیکر بتایا ہے - اسیطرح پر ایک اہل اللہ بزرگ گلاب شاہ مجذوب تھے جنہوں نے ایک شخص کریم بخش ساکن جمال پور ضلع لودھیانہ سے میرا نام لیکر پیشگوئی کی ہے اور اسنے کہا کہ وہ قادیان میں ہے کریم بخش کو قادیان کا شبہ پڑا کہ شاید لودھیانہ کے قریب قادیان میں ہوں مگر آخر اسنے بتایا کہ یہ قادیان نہیں اور اسنے یہ بھی بتایا کہ وہ لودھیانہ میں آئے گا اور مولوی اسکی مخالفت کرینگے + چنانچہ اسکا یہ سارا بیان چھپ چکا ہے اور کل گاؤں کریم بخش کی راستبازی اور نیکوکاری کی شہادت دیتا تھا - اور جسوقت وہ بیان کرتا تھا تو رو پڑتا تھا - اسنے گلاب شاہ سے یہ بھی کہا کہ عیسٰے تو آسمان سے آئے گا اسنے جواب دیا کہ جو آسمان پر چلا جاتا ہے وہ پھر واپس نہیں آیا کرتا - اس پیشگوئی کے موافق کریم بخش میری جماعت میں داخل ہوا بہت سے لوگوں نے اسکو روکا اور منع بھی کیا مگر اسنے کہا کہ میں کیا کروں یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے - میں اس شہادت کو کیونکر چھپاؤں - غرض اس طرح پر بہت سے اکابر امت گذرے ہیں جنہوں نے میرے لیئے پیشگوئی کی اور پتہ بتایا - بعض نے تاریخ پیدائش بھی بتائی جو چراغ دین ۱۲۶۸ ہے -

اور اسکے علاوہ وہ نشان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے وہ بھی پورے ہوگئے منجملہ انکے ایک کسوف و خسوف کا نشان تھا + جب تک یہ کسوف و خسوف نہیں ہوا تھا یہ مولوی جو اب میری مخالفت کیوجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب کر رہے ہیں اسکی سچائی کے قائل تھے اور یہ نشان بتاتے تھے کہ مسیح و مہدی کا یہ نشان ہوگا کہ رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کو گرہن ہوگا - لیکن جب یہ نشان میرے دعوے کی صداقت کے لئے پورا ہوگیا تو پھر جس منہ سے اسکا اقرار کیا کرتے تھے اسی منہ سے انکار کرنیوالے ٹھیرے کسی نے تو سرے سے اس حدیث ہی کا انکار کر دیا اور کسی نے اپنی کم فہمی اور نادانی سے یہ کہدیا کہ چاند کی پہلی تاریخ کو گرہن ہونا چاہیئے - حالانکہ پہلی رات کا چاند تو خود گرہن ہی میں ہوتا ہے اور علاوہ بریں حدیث میں تو قمر کا لفظ ہے جو پہلی رات کے چاند پر بولا ہی نہیں جاتا + غرض اسطرح جسقدر نشان تھے وہ پورے ہوگئے مگر یہ لوگ ہیں کہ محض میری مخالفت کیوجہ سے خدا تعالے اور اسکے سچے اور پاک رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انکار کر رہے ہیں اور آپکی تکذیب کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے - ان نشانات اور علامات کے بعد پھر یہ بات بھی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے کہ مدعی کے اپنے ہاتھ پر کوئی نشان اسکی تصدیق کیلئے ظاہر ہوا ہے یا نہیں اسکے لئے میں کہتا ہوں کہ اسقدر نشان اللہ تعالے نے ظاہر کیئے ہیں کہ انکی تعداد ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں تک پہونچی ہوئی ہے اور اگر میری جماعت کو خدا تعالے کی قسم دیکر پوچھا جائے تو میں امید نہیں کرتا کہ کوئی شخص ایک بھی ایسا نکلے جو یہ کہے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا اور پھر یہ کہ نشانوں کی بارش برس رہی ہے - اولیاء اللہ کی اسی لئے عزت اور تکریم کیجاتی ہے کہ وہ اللہ تعالے کے ساتھ جو تعلق رکھتے ہیں اس تعلق کا ایک زندہ اور سچا نمونہ پیش کرتے ہیں یعنے خوارق کا صدور انسے ہوتا رہتا ہے اور نشانات ہی سے وہ سب واجب العزت ہوتے ہیں پھر اس صورت میں مجھے حق ہے کہ وہ لوگ جو میری بات سے کہ میں امام حسین سے افضل ہوں ...... گھبراتے ہیں بجائے اسکے کہ مجھ پر اعتراض کریں صاف طور پر میرے مقابلہ میں آئیں میں انسے پوچھوں گا کہ جس قسم کے نشانات میں اپنی سچائی اور منجانب اللہ ہونیکے پیش کرتا ہوں اسی قسم کے نشانات تم بھی پیش کرو اور پھر اسی قدر تعداد میں دکھاؤ - میں مرثیہ نہیں سنوں گا - بلکہ نشانات کا مطالبہ کروں گا - جسکو حوصلہ ہے اور جو امام حسین کو سجدے کرتے ہیں وہ انکے خوارق اور نشانات کی فہرست پیش کریں اور اور دکھائیں کہ کسقدر لوگ ان واقعات کے گواہ ہیں اس مقابلہ میں یقیناً یہ ماننا پڑیگا کہ واقعات میں قافیہ تنگ ہے مبالغہ سے ایک بات کو پیش کر دینا اور ہے لیکن حقیقی طور سے واقعات کی بنا پر اسے ثابت کر دکھانا مشکل ہے -

اصل بات یہ ہے کہ جو خدا تعالے کا سچا راستباز ہے اسے کسی دوسرے سے کیا واسطہ؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ ثابت کیا جاوے کہ آیا وہ شخص جو خدا کیطرف سے ہونیکا مدعی ہے اپنے ساتھ دلائل اور نشانات بھی رکھتا ہے یا نہیں جب ثابت ہو جائے کہ وہ واقعی خدا کیطرف سے ہے تو اسکا فرض یہ ہے کہ [illegible] کو منتقل کرے

ایسے ہی یہ نور ہے سرمد کا
عکس ہے یہ رُخِ محمد کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اے جہان منظر خوش آئین کا در دستان
آن مسیح دورِ آخر مہ کنعان

چہ گویم با تو گرائے جہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۳	ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴-کو دار الامان قادیان سے شایع ہوتا ہے	نمبر ۲۵

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعۃ کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
بادۂ عرفان ما از جام اوست
ہم برین از دار دنیا بگذریم
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن رسولی کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود
آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بی او محال
اقتدائی قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبر ہائی معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آنہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباہ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ لیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب اقرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تہا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا۔

نوٹ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء کو ملکر اسی ۱۴ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر کا یہ پرچہ ... جاری ہوا ہے ... کی یادگار میں جو اسکے ... حضرت امام الزمان ... قادیان ... [illegible]

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل و معراج دین چھپ کر شایع ہوا

مرزا حیرت کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۷

قولہ جن دل آزار اور فحش الفاظ سے مرزا صاحب کے مرید اور خود مرزا صاحب اپنے مخالفوں کو یاد کرتے ہیں وہ خود ان کے حق میں زہر ہلاہل ہیں یہ طریقہ استدلال کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے جتنی گالیاں کہ ایک شخص دے سکتا ہے مرزا صاحب کیطرف سے مخالفوں کو دی گئی ہیں اسی طرح اور اسی وزن کی گالیاں مرزا صاحب نے کھائیں کبھی پہل انکی طرف سے ہوئی اور کبھی ان کے مخالفوں کی طرف سے ایک غیر طرفدار شخص ان گندے مباحثات کو دیکھنے کے بعد کبھی طرفین کی بابت اچھے الفاظ ظاہر نہیں کرے گا یہ شرفا کا مسلک نہیں ہوتا کہ ذرا ذرا سی بات میں گالی پر اتر آے پھر بازاری اور شریفوں میں کیا فرق ہو سکتا ہے گالی گلوج کا ناپاک دفتر الٹ دیجیئے تکذیب براہین احمدیہ جیسی کتاب انھیں کے طفیل لکھی گئی ۔ ہمنے اب تک مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو برُے الفاظ سے یاد نہیں کیا ۔

اقول اس مذکورہ بالا تحریر میں حیرت صاحب نے کئی جھوٹھ بولے ہیں ۔ پہلا جھوٹھ تو یہ ہے کہ ہمنے اب تک مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو برُے الفاظ سے یاد نہیں کیا ہے اس جھوٹھ کا کسی قدر پتہ تو ناظرین کو نمبر ۴ ۔ ۵ سے لگ چکا ہو گا جسمیں حیرت صاحب کے اس اشتہار کی نقل جو سنہ ۹۱ء میں انھوں نے شائع کیا تھا نیز چودھویں صدی اخبار کی نقل شائع ہو چکی ہے ان کے علاوہ ان موجودہ مضامین میں بھی حیرت صاحب نے مفصلہ ذیل الفاظ مرزا صاحب کی بابت استعمال کیے ہیں ۔ دریدہ دہنی ۔ نامرد مانتی ۔ آپ یکایک ابل پڑے ہیں جیسے چھوٹا ظرف زیادہ پانی سے چھلک جاتا ہے ۔ کوردہ کے رہنے والے ۔ اپنی حیثیت سے آگے قدم نہ بڑھاؤ ۔ اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا ہے (افسوس لنگوٹے بندوں کا محاورہ استعمال کرنے کے شوق میں اپنی جیرت کو بھی بھلا دیا) مرزا صاحب کی شرمناک باتیں ان کی وقعت میں فرق آگیا ہے ۔ بھلے آدمی حقارت کر دیکھتے اور ہنستے ہیں ہر ایک برائی اور شرارت کی ایک حد ہوتی ہے مگر آپ کی بے پروائی اور بے اعتدالیو نکی کوئی حد نہ رہی ۔ ذلیل آدمی ۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ کس برتے پر تتا پانی ۔ تم سے زیادہ ظالم نفس کون ہو سکتا ہے ۔ اپنے حواس خمسہ کی اصلاح کرو ۔ بھاری مستانہ وار بڑھ ۔ تم سے زیادہ خبطی آجتک دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا تم سکندر سے اور ہولاکو سے بھی بڑھ گئے ۔ اے ظالم انسان تو کیوں لاکھوں مخلوق خدا کی چٹنی کیے جاتا ہے وغیرہ وغیرہ ۔

کیا یہ مذکورہ بالا فقرات اردو کے علم ادب میں تعظیمی ہیں اور لفظ واہی تباہی جسپر ہمنے اعتراض کیا ہے ان کے مقابلہ میں کچھ حقیقت رکھتا ہے ۔

دوسرا جھوٹھ جیرت صاحب نے لوگوں کے بُرا بھلا کہنے میں ابتدا کی اور تکذیب براہین انکے طفیل لکھی گئی یہ بالکل سفید جھوٹھ ہے کہ کبھی مرزا صاحب نے بُرا بھلا کہنے میں ابتدا کی ہو براہین کی تکذیب تو براہین کے شائع ہونے کے بعد بیشک لکھی گئی لیکن براہین سے پہلے جو کتب شائع ہوئی ہیں اور جنکا جواب براہین میں دیا گیا ہے افسوس جیرت صاحب نے عمداً ان کا خیال نہیں کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ فاسدانہ خیالات جنمیں جیرت صاحب مبتلا ہیں ایسے امور کیطرف انھیں پہونچنے نہیں دیتے وہ کتب جنکی جوابات کو براہین میں مدنظر رکھا گیا ہے بکثرت ہیں منجملہ ان کے چھ مفصلہ ذیل ہیں ۔

(۱) دافع البہتان مصنفہ پادری انگلین صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۴۵ء

(۲) ۔ رسالہ مسیح الدجال سنہ ۱۸۷۳ء

(۳) سیرت المسیح والمحمد سنہ ۱۸۷۲ء

(۴) تفتیش الاسلام سنہ ۱۸۶۸ء

(۵) پاداش اسلام سنہ ۱۸۷۶ء

(۶) ستیارتھ پرکاش سنہ ۱۸۷۵ء

ان مذکورہ بالا کتب میں جو دل آزار الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ان سے زیادہ آیندہ لکھے ہی نہیں جا سکتے لیکن اسوقت یہ نظر آ سکتے ہیں جب جیرت صاحب تھوڑے سے انصاف سے کام لیں +

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ جیرت صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ یہ شرفا کا مسلک نہیں ہوتا ہے کہ ذرا ذرا سی بات میں گالی پر اتر آئے آیا جیرت صاحب نے کس قسم کا شریفانہ مسلک اختیار کر رکھا ہے اسکے لیے میں مفصلہ ذیل فہرست پیش کرکے جیرت صاحب سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپکا شریفانہ مسلک اسی قسم کا ہوتا ہے جو اس فہرست سے ظاہر ہے

نقل کفر کفر نباشد

سرسید ۔ حالی اور انکے ہمخیالونکی بابت مرزا جیرت صاحب کی گالی گلوچ ۔

چاروں طرف کی پھٹکار اور عالم کی تف تف ہے انھیں غرض نہیں مکر و حیلہ کا جال بچھایا ہوا ہے اس ہی تمام جہاں کی بلائیں اپنا منہ مانگتی ہیں تمام دنیا کے عیب پناہ ڈھونڈتے ہیں وہ پیر پُرفن حیلہ ساز ہے سراسر جہل مرکب ہے بھانڈوں اور ہیجڑوں کو بھینتوں میں علیحدہ بٹھانے والا ہے پھکڑ بازی میں کسبیوں کے کان کترنے شوخیاں کرنے والا ۔

(مسدس صفحہ ۲ و ۳) دروغ اور فریب کا عامل پیر فیجر کا گرگا صفحہ ۹ شقاوت میں نار دکا فخر ضلالت میں فرعون سے بڑھ کر انکا ٹھکانہ دوزخ ہے ذلت میں گرفتار ہیں ۔ صفحہ ۲۳ ۔ انپر تف ہے ۔ صفحہ ۲۴ مردار فرقہ خفاش ہے ۲۵ جہل مرکب ہے نہ ہمیں کوئی خوبی ہے نہ کوئی ان میں عاقل ہے ۔ ۲۸ ۔ انکی گردنوں میں جہالت کے طوق ہیں ۲۹ ۔ ابلیس بھی ہر صفت میں برتر ہے اسکے مقتدی نہیں ہیں بلکہ رہبر ہیں اور اکفر ہیں صفحہ ۳۲ انھوں نے کسبیوں کا پیسہ بھی نہیں چھوڑا ہے طبیلچی کے فرقہ پر مرتے ہیں ۳۴ + حالی انکا شاگرد ہے جسکا دفتر سنڈاس سے بدتر ہے ۴۰ + ایسے شعر کہنے پر لعنت ہے ۴۱ + ریا کے بندے شرم و حیا کے دشمن ہیں جہالت انکی پوشاک ہے ۴۴ + اسکا پیشوا شیطان ہے جہنم اسکا ٹھکانا ہے ۶۳ + سید کے چھوٹے سے چھوٹے شاگرد بھی ابلیس ہیں اور اس سے چھوٹا ہونا ناممکن ہے ۔ ۶۵ اس ملعون قوم کا بانی جاہل ہے اور چالاک ہے صفحہ ۱۹ مسدس حصہ دوم ۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں شیطان بھی اس سے شرماتا ہے صفحہ ۵ ۔ بڑے لالچی اور بیڈھب ہیں شیطان بھی ان سے پناہ مانگتا ہے ۵۵ + فرقہ کا فرقہ گمراہ ہے جنکا سر شیطان کا دادا ہے ۵۶ + انہیں نہ لیاقت ہے نہ ادب ہے صرف دنیا کمانے کا ڈھب ہے پھٹکار کی گھٹا انپہ چھا رہی ہے دنیوی لعنت برس رہی ہے کفر میں کافرونکی برابر ہیں ۵۰ + در در بھکاریوں کی طرح پھرتے ہیں حماقت کے پتھر سے سر پھوڑتے ہیں انپر خدا کی پھٹکار ہے دنیا میں نحوست کلفت اور نکبت انھیں سے ہے ۷۱ + سید پر لعنت ۱۲۸ + اس مسدس کے علاوہ سوانح عمری میں بھی جا بجا مفصلہ ذیل الفاظ استعمال کیے ہیں حالی کی اینٹ البحر اسکی ہرزہ درائی وہ چلے پھٹے پھوڑتا ہے سیرۃ الرسول میں لکھا ہے بیدنا پاک آنرا دوبکا بیج بونے والا وغیرہ وغیرہ ۔ اسکے بعد وہ کرزن گزٹ میں جو سلسلہ سرسید کی مذمت کا قائم کیا تھا اسمیں بھی ایسے ہی الفاظ

ملفوظات احمدیہ

۱۸ تاریخ مئی سنہ ۱۹۰۴ء بوقت ۸ بجے بمقام کچہری گورداسپور درخت جامن کے نیچے بیٹھے ہوئے حکیم نور محمد صاحب نے ذکر کیا کہ ۔۔۔ ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ آپ لوگ احمدی جماعت جو کہتے ہیں کہ طاعون سے ہم بچے رہیں گے اسکی وجہ کیا ہے ۔ حکیم صاحب ۔۔۔ کے جواب میں جو کچھ اس سے تقریر کی ۔۔۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ۔ ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا او معذبوھا عذابا شدیدا ۔ یعنے طاعون کا عذاب دو طرح پر ہوگا کوئی بستی اس سے خالی نہیں رہے گی ۔ بعض تو ایسی ہونگی کہ جنکو ہم بالکل ہلاک کر دینگے یعنے وہ اجڑ کر بالکل غیر آباد ہو جائینگی اور ویرانہ اور کھنڈر (اجڑے ہوئے کھنڈرات) ہو جائینگی ۔ انکا کوئی نشان بھی نہ رہے گا ۔ لوگ تلاش کرتے پھرینگے کہ اسجگہ فلاں بستی آباد تھی ۔ لیکن ۔۔۔ پتہ نہ ملے گا ۔ گویا طاعون وہاں جاروب دیکر اسکو دنیا سے صاف کر دیگی اور کوئی آثار اسکے نہ چھوڑیگی بعض قریئے ایسے ہونگے کہ جنکو کم و بیش عذاب کرکے چھوڑ دیا جائے گا ۔ اور صفحہ دنیا سے انکا نام ۔۔۔ جائے گا ۔ صرف سرزنش کے طور پر کچھ عذاب ۔۔۔ نازل کیا جائے گا اور تازیانہ کرکے عذاب ہٹا لیا جائیگا دوسرے بہت سے شہر فنا ہونگے مگر وہ فنا نہ ہونگے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قادیان کو اسی قسم میں شامل کیا ہے اور اس الہام انہ اوی القریۃ سے مراد یہی ہے کہ اور بستیوں کی طرح ہمارے گاؤں کو طاعون جاروب بالکل تباہ نہ کریگی کہ لوگ تلاش کرتے پھریں کہ کہاں قادیان واقعہ تھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ ان بستیوں کی طرح خدا اسکو تباہ نہ کریگا بلکہ یہ بچی رہے گی الا بطور تازیانہ کچھ سزا دے کر اسکو بچا لیا جائیگا ہم نے بار بار مجلسوں میں بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ (انہ اوی القریۃ) سے یہ مراد ہے کہ خدا نے اس قریہ کو پناہ دیدی ہے کہ وہ طاعون جارف سے بچا رہے اور بالکل فنا نہ ہو

خدا نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ باوجود گنہگار رہنے کے اللہ تعالیٰ بغیر عذاب کے چھوڑ دے ۔ ایک طرف تو قرآن میں یہ لکھا ہے کہ طاعون سے کوئی بستی خالی نہیں رہیگی ۔ اور طاعون کی وجہ صرف یہی ہے جو ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم کے الہام سے ظاہر ہے یعنے جب لوگوں نے اپنے افعال اور اعمال سے غضب الٰہی کے جوش کو بھڑکایا اور بدعملیوں سے اپنی حالتوں کو ایسا بدل لیا کہ خوف خدا اور تقویٰ و طہارت کی ہر ایک راہ کو چھوڑ دیا اور بجائے اسکے طرح طرح کے فسق و فجور کو اختیار کر لیا اور خدا پر ایمان سے بالکل ہاتھ دھو دیا دھریت اندھیری رات کیطرح دنیا پر محیط ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے نور الٰہی چہرہ کو ظلمت کے نیچے دبا دیا تو خدا نے اس عذاب کو نازل کیا تا لوگ خدا کے چہرے کو دیکھ لیں اور اسکی طرف رجوع کریں بعض بستیاں مھلکوھا میں داخل ہوکر بالکل فنا ہو جائینگی ۔ اور بعض معذبوھا میں داخل ہونگی لیکن خالی کوئی نہ رہیگی ۔ ۔۔۔ قادیان مہلکوہا میں داخل نہ ہوگی یہی مراد الہام انہ اوی القریۃ سے ہے مگر ہونیکی سرزنش کرنیکے لئے خدا نے یہاں بھی طاعون نازل فرمائی ۔ خدا تو فرماتا ہے کہ لولا الاکرام لہلک المقام ۔ یعنے قادیان مہلکوہا میں داخل کر دیا جاتا لیکن صرف تمہاری تکریم اور تعظیم سے اسکو مہلکوہا میں داخل نہیں کیا گیا جو بچے ہیں اور جو بچیں گے وہ تمہارے اکرام کیوجہ سے بچیں گے یہ تو قرآن کے بالکل مخالف ہے کہ قادیان عذاب طاعون سے بالکل محفوظ رہے ۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ۔ دوسری طرف ۔۔۔ اوی القریۃ کے اگر یہ معنے ہوں کہ قادیان بالکل بچیگی تو ان دونوں کے درمیان تناقض واقعہ ہوتا ہے ۔ دو ضدیں جمع نہیں ہو سکتیں ہم نے کبھی انہ اوی القریۃ کے یہ معنے نہیں سمجھے ۔ ورنہ طاعون تو دنیا کی ہر ایک بستی میں آئیگی یہ بھی عجیب بات ہو کہ جہاں کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں مقام میں طاعون نہیں تو اسی جگہ وہ ظاہر ہو گئی ہے ۔ ۔۔۔ والوں نے بڑے زور سے لکھا تھا کہ ۔۔۔ سے وہاں طاعون نہیں آئی اور آئیگی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہاں کے لوگ بہت ۔۔۔ دوسرے مچھر و نکا وہاں نہونا اب مگر لوگوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی طاعون آگئی لاہور کی نسبت کہا جاتا تھا کہ اسکی سرزمین میں ایسے اجزا ہیں کہ اسمیں طاعونی کیڑے زندہ نہیں رہ سکتے ۔ لیکن وہاں بھی طاعون نے آن ڈیرا ڈالا ہے ابھی لوگوں کو معلوم نہیں ہے لیکن سالہا سال کے بعد لوگ دیکھیں گے کہ کیا ہوگا ۔ کتنی لوگ ۔۔۔ بالکل تباہ ہو جائینگے ۔ دنیا سے انکا نام و نشان مٹ جائے گا اور انکے آثار تک باقی نہ رہیں گے لیکن یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی ۔

یہ ایک لمبی بیماری ہے عمروں تک چلی جاتی ہے بڑے بڑے قطعے اسی نے برباد کرکے جنگل کر دیئے ۔ شہروں کے شہر ویرانے بنا دیئے ۔ سینکڑوں کوس ایسے غیر آباد کیئے کہ جانور بھی زندہ نہ رہے انکے آگے تو بڑے بڑے شہر بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتے ۔ بڑے سے بڑے آباد شہر کو بھی اگر چاہے تو دو تین دن میں صاف کر سکتی ہے ۔

تقریر حضرت اقدس ۔ واقعہ

۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۴ء

بوقت شام بمقام گورداسپور بحاضری مولوی الٰہی بخش صاحب وغیرہ آمدہ از بنارس

جب اللہ تعالیٰ کیطرف سے کوئی مامور آتا ہے تو لوگ عموماً اسکی طرف سے بے پرواہی کرتے ہیں اور اکابر اور علماء تو خصوصیت سے اسکی طرف توجہ کرنا عیب سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ غنی ہے اور مرسل اور مامور چونکہ ایک خدمت پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقرر ہوتے ہیں وہ بھی بے پرواہ ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو دنیا کا محتاج نہیں سمجھتے ۔۔۔ جیسے وہ ذات الٰہی کا مظہر ہوتے ہیں ایسے ہی اسی ذات ۔۔۔ خدا کا حصہ بھی لیتے ہیں ہر ایک شخص جو ۔۔۔۔۔۔ ماموری ۔۔۔ دنیا میں خدا کیطرف سے آتا ہے اسکو ایک خاص قسم کی ہمت اور حوصلہ عطا کیا جاتا ہے اور عزم میں ایک رسوخ جزم اور استقلال عطا کیا ہوتا ہے ۔ یہ لوگ بڑا حوصلہ رکھتے ہیں ۔ ہم اپنی طرف سے کسی پر اثر نہیں ڈال سکتے انسان تو ایک انسان پر اثر نہیں ڈال سکتا یہ محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ ہزار ہا بلکہ لاکھوں آدمیوں کو کھینچے لئے آتا ہے یہاں کسی بناوٹ کی کوئی ضرورت نہیں ۔ جو ۔۔۔ بیس برس زیادہ ہوئے ہیں کہ خدا نے مجھے الہام کیا تھا کہ ینصرک رجال نوحی الیہم ۔ یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق ۔ لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس ۔ یعنے ہم لوگوں کے دلوں میں وحی کرینگے اور وہ تیری مدد کریں گے بڑے بڑے دور دراز راہوں سے تیرے پاس لوگ آئینگے تم خلق کے ہجوم سے جو تیرے گرد جمع ہوگی تنگ مت آنا اور لوگوں سے تھکنا مت یہ ایسے وقت کی باتیں ہیں جب میں بالکل گمنام تھا اور کوئی آدمی میرے ساتھ نہ تھا ۔ میرے گاؤں سے باہر

...ستانہ تہا۔ اور کوئی انسان اسبات پر یقین
...ا کہ ایسی کشش لوگوں کو ہوگی کہ وہ قادیان جیسی
...سام بستی میں دور دراز سے کھینچے ہوئے چلے آئیں گے
سو ہم دیکھ رہے ہیں کہ خدا کے کلمات کس طرح صفائی سے
پورے ہو رہے ہیں۔ ایسے ایسے علاقوں سے لوگ آتے ہیں کہ
جہاں ہمارے وہم و گمان میں بھی ہماری تبلیغ کا نام و نشان
نہیں ہوتا۔ اور اس عقیدت اور اخلاص سے آتے
ہیں کہ ہم کو انکے اخلاص و عقیدت پر رشک آتا ہے اسی
طرح اللہ تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہوا ہے کہ اذا جاء نصر اللہ
والفتح۔ وانتہی امر الزمان الینا۔ الیس بالحق
یعنے عنقریب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ تجھے اللہ تعالےٰ نصرت
اور فتح دیگا اور ہماری طرف زمانہ کا امر انتہا پا دے گا
تو اسوقت کہا جائیگا کیا یہ سچ نہیں یعنے اس سلسلہ کی
صداقت پر زمانہ گواہی دے اٹھیگا۔ ایک جگہ یہ بھی فرمایا
ہے کہ لوگ تیری ترقی کے روکنے کی کوشش کرینگے
لیکن ہم تیری مدد کریں گے اور دشمن تیری راہ میں طرح
طرح کی رکاوٹیں ڈالیں گے مگر ہم انکو دور کریں گے اور
وہ تیرے نابود کرنیکے منصوبے کرینگے سو ہم دیکھتے ہیں کہ
چوبیس برس کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ ہر ایک
شخص جو ہمارے پاس آتا ہے وہ اس پیشگوئی کو پورا
کرتا ہے۔

ہمارا تو سارا دار و مدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار
ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ
نے مومن کو دعا کرنیکی تاکید فرمائی ہے۔ بلکہ وہ دعا کا
منتظر رہتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری
دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا
سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے یعنے
ایک دفعہ ایک اخبار پڑھا تہا کہ ایک تھانہ دار کے
ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح چبھ گیا پنسل
میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے تھوڑی دیر میں اس انگوٹھے
کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہوگیا۔ بڑھتے بڑھتے
ورم اسقدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہونچا اور ایسا معلوم
ہوتا تہا کہ گویا سہ چند بوجھ ہوگیا ہے۔ فوراً ڈاکٹر کو بلایا
گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے تم
اگر اسکو کٹا دینے پر راضی ہو تو جان بچ جائیگی ورنہ نہیں
وہ تھانہ دار کٹانے پر راضی نہوا اسکے بعد تھوڑے ہی عرصہ
میں مر گیا۔ ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل
لگ گئی ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی ورم
ہونا شروع ہوگیا ہے تو ہمیں وہ قصہ یاد آگیا۔ میں نے
اسی جگہ سے دعا شروع کر دی گھر پہونچنے تک برابر
دعا ہی کرتا رہا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو ورم کا

نام و نشان تک بھی نہ تہا پھر میں نے لوگوں کو دکھایا اور
سارا قصہ بیان کیا۔ اسی طرح ایک دفعہ میرے دانت
کو سخت درد شروع ہوگیا۔ میں نے لوگوں سے ذکر کیا
تو اکثر نے صلاح دی کہ اسکو نکلوا دینا بہتر ہے۔ میں نے
نکلوانا پسند نہ کیا اور دعا کیطرف رجوع کیا تو الہام ہوا
واذا مرضت فہو یشفین۔ اسکے ساتھ ہی مرض
کو بالکل آرام ہوگیا یہ اسبات کو ذکر یا پندرہ سال ہوگئے
ہیں۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے ایمان
کے موافق اسباب سے نفرت ہو جاتی ہے جسقدر
ایمان کامل ہوتا ہے اسی قدر اسباب سے نفرت
ہوتی جاتی ہے۔ حقیقت میں دیکھا گیا ہے کہ دنیا
بڑے دھوکے میں پڑی ہوئی ہے۔ جن باتوں کو
اپنی ترقی کے ذریعہ سمجھی بیٹھی ہے اصل میں وہی
ذلت کا موجب ہوتی ہیں۔ دنیاوی عزت بڑھانے
اور عروج و مالداری حاصل کرنیکے لئے طرح طرح کے
فریب و دجل اور دھوکے استعمال کرتے ہیں اور
طرح طرح کی بے ایمانیوں سے اپنے مقاصد حاصل کرنیکی
کوشش کرتے رہتے ہیں۔ انہیں مکاریوں کو دینی
مرادوں کا ذریعہ سمجھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ بڑے
فخر سے اپنی کامیابیونکا دوستوں میں ذکر کرتے ہیں
اور اپنی اولاد کو بھی یہی تعلیم کرتے ہیں لیکن اگر نظر انصاف
اور معرفت سے دیکھا جاوے تو انکے یہ طریق کوئی راحت
نہیں بخشتے جب پوچھو تو شاکی اور نالاں ہی نظر آتے
ہیں اور کبھی راحت اور طمانیت انکے حال سے ظاہر
نہیں ہوتی۔ طمانیت کی رویت بجز فضل خدا
کے نہیں ہوتی جب تک انسان اللہ تعالےٰ پر کامل
ایمان نہیں رکھتا اور اسکے وعدوں پر سچا یقین
نہیں کرتا اور ہر ایک مقصود کا دینے والا اسی کو
نہیں سمجھتا اور کامل صلاح اور تقویٰ اختیار نہیں
کر لیتا تو اسوقت تک وہ حقیقی راحت دستیاب
نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وھو یتولی
الصالحین۔ یعنے جو صلاحیت اختیار کرتے ہیں خدا
انکا متولی ہو جاتا ہے۔ انسان جو متولی رکہتا ہے
اسکے بہت بوجھ کم ہو جاتے ہیں بہت ساری ضروریات
گھٹ جاتی ہیں۔ بچپن میں ماں بچے کی متولی ہوتی
ہے تو بچے کو کوئی فکر اپنی ضروریات کا نہیں رہتا
وہ خود ہی اسکی ضروریات کی کفیل ہوتی ہے اسکے
کپڑوں اور کہانے پینے کے خود ہی فکر میں لگی رہتی ہے
اسکی صحت قائم رکہنے کا دہیان اسی کو رہتا ہے
اسکو نہلاتی اور دہلاتی ہے اور کہلاتی اور پلاتی ہے
یہاں تک کہ بعض وقت اسکو مار کر کھانا کہلاتی اور

پانی پلاتی اور کپڑا پہناتی ہے۔ بچہ اپنی ضرورتوں کو نہیں سمجھتا
بلکہ ماں ہی اسکی ضرورتوں کو خوب سمجھتی اور انکو پورا کرنے کے
خیال میں لگی رہتی ہے اسطرح جب ماں کی تولیت سے نکل
آتے تو انسان کو بالطبع ایک متولی کی ضرورت پڑتی ہے
طرح طرح سے اپنے متولی اور لوگوں کو بناتا ہے جو خود کمزور ہوتے
ہیں اور اپنی ضروریات میں غلطاں ایسے ہوتے ہیں
کہ دوسرے کی خبر نہیں لے سکتے۔ لیکن جو لوگ ان سب
سے منقطع ہو کر اس قسم کا تقویٰ اور اصلاح اختیار کر لیتے ہیں
انکا وہ خود متولی ہو جاتا ہے اور انکے ضروریات اور حاجات
کا خود ہی کفیل ہو جاتا ہے انہیں کسی بناوٹ کی ضرورت
ہی نہیں رہتی وہ اسکے ضروریات کو ایسے طور سے سمجھتا ہے
کہ یہ خود بھی اسطرح نہیں سمجھ سکتا۔ اور اسپر اسطرح فضل
کرتا ہے کہ انسان خود حیران رہتا ہے۔ گرسنہ ستانی
بہت سے رسالہ دار کی نوبت ہوتی ہے۔ لیکن انسان بہت
سے زمانے پالیتا ہے جب اسپر ایسا زمانہ آتا ہے کہ خدا
اسکا متولی ہو جائے یعنے اسکو خدا کی تولیت حاصل
کرنیسے پہلے کئی متولیوں کی تولیت سے گذرنا پڑتا ہے جیسا
خدا فرماتا ہے قل اعوذ برب الناس ملک الناس
الٰہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ
والناس۔ پہلے وہ جسمانی ماں باپ کی پرورش میں رہتا ہے پہر
جب بڑا ہوتا ہے تو بادشاہوں اور حاکموں کی حاجت پڑتی
ہے پہر جب اس سے آگے قدم بڑھاتا ہے اور اپنی غلطی
کا اعتراف کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جنکو میں نے متولی
سمجھا ہوا تہا وہ خود ایسے کمزور تہے کہ انکو متولی سمجھنا میری
غلطی تہی کیونکہ انہیں متولی بنانے میں نہ تو میری ضروریات
ہی حاصل ہو سکتی تہیں اور نہ ہی وہ میرے لئے کافی
ہو سکتے تہے پہر وہ خدا کیطرف رجوع کرتا ہے
اور ثابت قدمی دکہانے سے خدا کو اپنا متولی پاتا ہے اسوقت
اسکو بڑی راحت حاصل ہوتی ہے اور ایک طمانیت
کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جب خدا
کسی کو خود کہدے کہ میں تیرا متولی ہوا۔ تو اسوقت جو راحت
اور طمانیت اسکو حاصل ہوتی ہے وہ ایسی حالت
پیدا کرتی ہے کہ جسکو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حالت
تمام تکلیفوں سے پاک ہوتی ہے۔ دنیاوی حالتوں میں
انسان تلخی سے خالی نہیں ہو سکتا۔ لذات دنیا
کا شوق اور تلخیوں سے بھری ہوئی ہے سو

دشنت دنیا جز ذوق و جز دام نیست سو
جز تجلوہ گاہ حق آرام نیست سو

جنکا اللہ تعالےٰ متولی ہو جاتا ہے وہ دنیا کے آلام
سے نجات پا جاتا ہے اور ایک سچی راحت اور طمانیت

کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں انکے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے **ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب** جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک بلا اور الم سے نکال لیتا ہے اور اسکے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طریق سے دیتا ہے کہ جو وہم اور گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔

دنیا میں کئی قسم کے جرائم ہوتے ہیں۔ بعض جرائم **قانون** کی حد میں آ سکتے ہیں اور بعض قانون کی حد میں بھی نہیں آ سکتے۔ گناہ خون اور نقب زنی وغیرہ جب کرتا ہے تو انکی سزا قانون سے پا سکتا ہے۔ لیکن جھوٹ وغیرہ جو معمولی طور پر بولتا ہے یا بعض حقوق کی رعایت نہیں رکھتا وغیرہ ایسی باتیں ہوتی ہیں جنکے لئے قانون تدارک نہیں کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اسکو راضی کرنیکے لئے جو شخص ایک بدی سے بچتا ہے اسکو متقی کہتے ہیں۔ یہ وہی متقی ہے جسکی آج عدالت میں بحث تھی۔ ایک مولوی عدالت میں از طرف کرم دین مستغیث گواہ تھا اور اسپر جرح تھی اثنائے جرح میں اسنے بحلف بیان کیا کہ ایک شخص زنا بھی کرے۔ جھوٹ بولے۔ یا خیانت کرے۔ دغا دے۔ فریب کرے وغیرہ وغیرہ تو یہ بھی وہ متقی ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اسکو رہائی دیدیتا ہے۔ لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہمپر اعتبار نہیں کرتے پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالونگا اور ایسے طور سے رزق دونگا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آ سکے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے انکو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دونگا پھر فرمایا ہے کہ **رزقکم فی السماء** اسکا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں وہ آسمان **بالا تر** ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اسکی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ کسی شہر میں رہتے تھے انکی ہمسائیگی میں ایک دنیادار بھی رہتا تھا۔ ولی ہر روز تہجد پڑھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ دنیادار کے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص جو ہر روز تہجد پڑھا کرتا ہے میں بھی تہجد پڑھوں غرض یہی ارادہ مصمم کرکے وہ ایک رات اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھی اسکو تہجد پڑھنے سے اسقدر تکلیف ہوئی کہ کمر میں درد شروع ہو گیا اس ولی اللہ کو خبر ملی کہ رات انکے دنیادار ہمسایہ نے تہجد کی نماز پڑھی تھی تو اسکے سبب سے اسکے کمر میں درد ہونے لگا ہے وہ عیادت کے لئے آیا اور اس سے حال پوچھا دنیادار نے کہا کہ میں آپکو دیکھا کرتا تھا کہ آپ ہر رات تہجد پڑھتے ہیں میرے خیال میں بھی آیا کہ میں بھی تہجد پڑھوں سو آج رات میں تہجد پڑھنے اٹھا اور یہ مصیبت مجھپر آگئی اسنے جواب میں کہا کہ تجھے اس فضول سے کیا۔ پہلے چاہیئے تھا کہ تو اپنے آپکو صاف کرتا اور پھر تہجد کا ارادہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی اجابت بھی متقین کے لئے ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **انما یتقبل اللہ من المتقین** درحقیقت جبتک انسان تقویٰ اختیار نہ کرے اسوقت تک اللہ تعالیٰ اسکی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بے نظیر صفات ہیں جو لوگ اسکی راہ پر چلتے ہیں انہیں تو اس سے اطلاع ملتی ہے اور وہی اسکا مزہ پاتے ہیں خدا سے رشتہ میں اسقدر شیرینی اور لذت ہوتی ہے کہ کوئی پھل ایسا شیریں نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ سے علاوہ کوئی شخص خبر گیران نہیں ہو سکتا ہے جسکا خدا متولی ہو جاتا ہے اسکو کئی فائدے ہوتے ہیں ایک تو وہ طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ راحت پاتا ہے جو کسی دنیادار کو نصیب ہونا ناممکن ہے اور ایسی لذت پاتا ہے جو کہیں دوسری جگہ نصیب نہیں ہو سکتی اور اسکا متولی ایسا زبردست ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مشکل سے بہت جلدی نکالتا اور خبر گیری کرتا ہے۔

یہ لوگ بالکل بیہودہ جھگڑوں میں پڑے ہوئے ہیں جھوٹی باتونکی پیروی کرتے ہیں۔ نماز اگر پڑھتے ہیں تو ریا کے لئے پڑھتے ہیں۔ وہ نماز جو آنحضرت صلعم نے سکھلائی تھی وہ نہیں پڑھتے۔ وہ نماز ہے جسکے پڑھنے سے انسان **ابدال** میں داخل ہو جاتا ہے گناہ اسکے دور ہو جاتے ہیں دعائیں **قبول** ہوتی ہیں انسان خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ **احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون** یہ لوگ یہ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ صرف اسقدر کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کافی ہے اور کوئی ابتلائی شکل پیش نہ آئے گی یہ بالکل غلط خیال ہے اللہ تعالیٰ مومن پر ابتلاء بھیجکر امتحان کرتا ہے۔ تمام راستبازوں سے خدا کی یہی سنت ہے وہ مصائب اور شدائد میں ضرور ڈالے جاتے ہیں۔ مصائب بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ مصائب ہیں جو زیر سایہ شریعت ہوتے ہیں۔ انسان احکام کی تعمیل کیلئے **انقطاع حاصل** کرنا چاہتا ہے اور اسطرف ہر ایک شئی یہی کوشش کرتی ہے وہ اسکو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ بیوی بچے۔ دوست۔ دنیاداری کی رسوم کے تعلقات چاہتے ہیں کہ ہماری کشش کا اسیر ایسا ہو کہ وہ ہماری طرف کھنچا چلا آوے اور ہم پر ہی محو رہے پس احکام کی کشش انسے انقطاع کا تقاضا کرتی ہے ان سبکا چھوڑنا ایک موت کا سامنا ہوتا ہے۔

ہمارا یہ مطلب نہیں کہ ان سب کو اسطرح چھوڑے کہ انسے کوئی تعلق ہی نہ رکھے۔ ایک طرف بیوی بیوہ کی کیطرح ہو جائے۔ اور بچے یتیموں کی طرح ہو جائیں۔ قطع رحم ہو جائے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بیوی بچوں کا پورا تعہد کرے انکی پرورش پورے طور سے کرے اور حقوق ادا کرے۔ صلہ رحم کرے لیکن دل انہیں اور اسباب دنیا میں نہ لگا وے۔ دل بایار دست بکار رہے اگرچہ یہ بات بہت نازک ہے مگر یہی سچا انقطاع ہے جسکی مومن کو ضرورت ہے وقت پر خدا کیطرف ایسا آ جاوے کہ گویا وہ ان سے کورا ہی تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت لکھا ہے کہ حضرت امام حسین صاحب نے ایکدفعہ سوال کیا کہ آپ مجھے محبت کرتے ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر پوچھا آپ اللہ سے محبت رکھتے ہیں حضرت علی نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت حسین علیہ السلام نے اسپر بڑا تعجب کیا اور کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کسطرح جمع ہو سکتی ہیں پھر حضرت حسین علیہ السلام نے کہا کہ وقت مقابلہ پر آپ کس سے محبت کریں گے فرمایا اللہ سے۔ غرض انقطاع انکے دلوں میں مخفی ہوتا ہے اور وقت پر انکی محبت صرف اللہ کے لئے رہ جاتی ہے۔ مولوی عبد اللطیف صاحب نے عجیب نمونہ انقطاع کا دکھلایا۔ جب انہیں گرفتار کرنے آئے تو لوگوں نے کہا کہ آپ گھر سے ہو آویں۔ آپ نے فرمایا میرا انسے کیا تعلق ہے۔ خدا سے میرا تعلق ہے سو اسکا حکم آن پہنچا ہے میں جاتا ہوں سو ہر چیز کی اصلیت امتحان کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ اصحاب رسول اللہ سب کچھ رکھتے تھے زن و فرزند اور اموال اور اقارب سب کچھ انکے موجود تھے

کا سہارا ہی رکھتے تھے مگر انہوں نے اسطرح قبول کیا کہ گویا ایک شہد میں بہل انہیں ہے - وہ اللہ تعالے کے لئے موت کو پسند کرتے - ایک طرف تعہد حقوق عیال و اطفال میں کمال دکھایا اور دوسری طرف ایسا انقطاع ...... کہ گویا وہ بالکل کورے تھے - یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے موت کو ...... پسند کرتے - کبھی نامردی نہ دکھاتے بلکہ آگے ہی قدم رکھتے - ایسی محبت سے وہ حضرت صلعم کے قدموں میں جان دیتے تھے کہ بیوی بچوں کو بلا جیسی سمجھتے تھے - اگر بیوی بچے مزاحم ہوں تو انکو دشمن سمجھتے تھے اور یہی معنے انقطاع کے ہیں آجکل کے رہبانوں کیطرح نہیں کہ بالکل بیوی بچے سے تعلق چھوڑ دے اور سارے جہان سے ایک طرف ہو جائے - آسمان پر رہبانیت کے انقطاع کی کچھ قدر نہیں - **صوفی** منقطعین ہی نمونے دکھاتے رہے ہیں کہ با زن و فرزند اور با خدا رہے پھر جب وقت آیا تو زن و فرزند کو چھوڑ اللہ تعالے کیطرف ہو گئے - وہ لوگ اللہ تعالے کیطرف منقطع ہوتے ہیں - حضرت ابراہیم ؑ کا حال دیکھئے کیا انقطاع کا نمونہ ان سے ظاہر ہوا - جو اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں ضایع کرنا چاہتا ہے اللہ اسکو ضایع نہیں کرتا اور اسکا نشان دنیا سے معدوم نہیں کرتا میرا مطلب ہے کہ لوگ اللہ تعالے سے ایسا اخلاص ظاہر کریں اور اسقدر کوشش کریں کہ اللہ تعالے انسے راضی ہو جائے - دوست دوست سے راضی نہیں ہو سکتا جب تک اسکے لئے وفاداری ظاہر او ثابت نہ ہو - کسی کے دو خدمتگار ہوں ایک وفادار اور مخلص ثابت ہو اور اپنے **فرائض** کو نہ رسم و رواج اور دباؤ سے بلکہ پوری محبت اور وفاداری اور اخلاص سے ادا کرے اور دوسرا ایسا ہو جو بیدلی سے اور رسمی طور پر کچھ کام کرے تو انمیں سے مالک اسی پہلے پر راضی ہوگا اور اسی کی باتوں کو سنیگا - اور اسی پر اعتبار کریگا - اور ......

وفادار ہی کو پیار کریگا -

فیج اعوج کے زمانہ میں تعصب بڑھ گیا ہے - اللہ تعالے فرماتا ہے **من عادی لی ولیاً** ...... فعادال - ان لوگوں کو یہ خیال نہیں کہ انکے تعصب نے انکو خدا سے بالکل دور کر دیا ہے - ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ...... ہم لوگ ...... وہ ...... رسمی نماز ولنے خدا ...... دنیا کی دوست ...... صرف الفاظ ...... اخلاص کی

ضرورت ہوتی ہے - اسلام کا لفظ ہی مسلمان بناتا ہے اسکا مطلب یہی ہے کہ وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالے کی رضا اور حکموں پر گردن جھکائی جاوے - یہ لقب کسی اور ملت کو نہیں دیا گیا - اس امت پر یہ اللہ تعالے کا خاص فضل ہے - اسلام جس بات کو چاہتا ہے وہ اسی جگہ سے اسلام کے ذریعہ سے حاصل ہو جاتا ہے **ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن** - خدا کے دیدار کے واسطے اسی جگہ سے حواس ملتے ہیں -

من کان فی ہٰذہٖ اعمٰی فہو فی الاٰخرۃ اعمٰی - جو یہاں خدا نہیں دیکھتا وہ وہاں بھی نہیں دیکھ سکے گا -

۴ جون سنہ ۱۹۰۴ء

ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ نماز اصل میں دعا ہے - نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے - اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے - کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اسکے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے - ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں - مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں - میں بہت رحم کرتا ہوں - بیکسوں کی امداد کرتا ہوں لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اسکے پاس سے گذرتا ہے اور اسکی ندا کی پروا نہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اسکے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا - یہی حال خدا تعالے کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے - بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے - کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے -

الٰی ربک یومئذ ن المستقر - اس آیت کو قیامت پر چسپان کرنا غلطی ہے - کیونکہ اسدن تو خدا کی طرف رجوع کرنا کسی کام نہ آویگا بلکہ یہ اس زمانہ کیحالت ہے کہ طاعون کے بارے میں خواہ کوئی حیلہ حوالہ کریں ہرگز کام نہ آویگا آخر مستقر خدا تعالے ہی ہوگا - لوگ جب اسی کو مانیں گے تب وہ اس سے رہائی دیگا - **اینَ المفر** بھی اسی پر چسپان ہے کیونکہ دوسرے آفات میں تو کوئی نہ کوئی مفر ہوتا ہے مگر طاعون میں کوئی مفر نہیں ہے - صرف خدا کی پناہ ہی کام آویگی -

خدا کیطرف ظلم کبھی منسوب نہیں ہو سکتا - جو صادق ہوگا وہ ضرور اپنے صدق سے نفع پائیگا یہ وہی دن ہیں جنکی نسبت کہا گیا ہے **ھٰذا یوم ینفع الصادقین صدقہم** -

۱۵ جون سنہ ۱۹۰۴ء

صنعت و حرفت میں دسترس حاصل کرنے - سیر و سیاحت میں قوم کے افراد کو مشغول رہنے - لنڈن ہو آنے - مشینوں میں ترقی کرنے وغیرہ کو آج کل تہذیب کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے اور جب کسی قوم میں یہ باتیں ہوں تو اسے ایک مہذب قوم کہتے ہیں یہ ذکر ایک صاحب نے حضرت اقدس کی مجلس میں آج کیا اسپر آپ نے فرمایا

کہ جس قوم میں راستی کا پیار نہیں - اعمال میں للّٰہیت نہیں اور ریاکاری اور خود پسندی انکا **شیوہ** ہے اسے مہذب نہیں کہہ سکتے - تہذیب کے اصول - اخلاص - صدق اور توحید ہیں وہ سوائے اسلام کے اور کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتے - عیسائیوں کو اخلاق کا بڑا ناز ہے مگر انکی جو بات دیکھو اسی میں گند ہے جو کوئی عمل ہو اسمیں ریاکاری ضرور ہے حالانکہ خلق وہ ہے جو للّٰہ ہو - خدا کی عظمت اسپر ایمان اور نوع انسان کی خدمت یہ باتیں خلق کی ہیں لیکن یہاں خدا کی جگہ تو ایک یسوع نامی کو دیدی گئی ہے اور مخلوق کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ ظاہر ہے - بات یہ ہے کہ جب خدا کو شناخت ہی نہیں کیا تو اسپر نظر رکھ کر کسی کی خدمت کیا کر سکتے ہیں سچے خلق کا ہونا تو بہت مشکل ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک قویٰ کو برمحل برتا جاوے اور خدا سے ڈر کر وہ اچھا عدید ہیں لیکن ایمان کے سوا یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں - ثواب اسکو ملا کرتا ہے جو خدا سے ڈر کر گناہ کو چھوڑتا ہے یا اسکو راضی کرنیکی محنت برداشت کر کے ایک نیکی کو کرتا ہے اور جب تک یہ نیت نہیں ہوتی تب تک ہرگز ثواب نہیں ملتا - اگرچہ وہ کام بذات خود نیک ہی ہو - ہندو لوگ بتوں کیطرح کیا کیا کرتے ہیں کتنی محنتیں اٹھاتے ہیں مگر سب کی سب رائیگان جاتی ہیں -

طاعون کا اصل مقصد

اس زمانہ مین جبکہ طاعون نے اپنے خوفناک نظارون سے اہل عالم کے دلکو ہلا دیا ہے۔ اور اُس کی سختی اور تندی ہر موسم مین بڑہتی جاتی ہے۔ طبعاً یہ سوال ہر ایک کی فطرۃ مین پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ آخر طاعون سے اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا کیا ہے۔

طاعون کو صرف ایک مرض وبائی قرار دینا۔ اور منجملہ دیگر امراض وبائی کے ایک عام مرض تو سمجھ لینا تو غلطی ہے۔ کیونکہ اس کے متواتر دورون اور تیز رفتار سے اور ایک ترتیبی کارروائی نے اس کو تو ضرور پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ یہ ضرور قہر الٰہی ہے۔ اور ایک بالارادہ قادر مطلق ہستی یعنی خدا تعالیٰ کے امر سے اپنی کارروائی کر رہی ہے۔ اس مقام پر ہمیں طاعون زدہ علاقون میں اسکی ترتیبی کارروائی کی نظیر پیش کرنیکی ضرورۃ مطلق نہیں ہے کیونکہ جن جن مقامون مین یہ پہنچی ہے۔ وہان کے لوگون نے خود مشاہدہ کر لیا ہوگا۔ اور جہان آجتک نہیں پڑی۔ وہان کے لوگ عنقریب دیکھ لین گے۔ کہ اسکے حملے کسطرح ترتیب سے ہر ایک محلہ مین اور ہر طبقہ انسانی پر ہوتے ہین۔ اور جس طرح سے ایک سرکاری افسر مدارج اور ترتیب کو مدنظر رکھکر احکام بالا کے احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ ویسے ہی بڑے امتیاز اور حفظ مراتب کیساتہ یہ بہی لوگون اور محلون کا انتخاب کرتی ہے۔

عنوان مذکورہ بالا سے ہماری صرف یہ غرض ہے۔ کہ ہم دکہلا وین کہ جب کہ یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے مامور ہے۔ تو منشاء ایزدی کیا ہے کہ اگر وہ پورا کر دیا جاوے۔ تو خدا تعالیٰ اس سے دنیا کو محفوظ رکہیگا۔ مذکورہ بالا سوال کا جواب حضرۃ مولانا **حکیم نور الدین** صاحب نے اپنی ایک تقریر مین دیا ہے۔ جسے ہم اپنے الفاظ مین ذیل مین درج کرتے ہین۔

قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب اس قسم کے عذاب دنیا پر نازل ہوتے ہین۔ تو سرکاری منشاء (ارادہ ایزدی) یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ تضرع کرین۔ اس منشاء سرکاری کا علم ہونے کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ کوئی مامور بہی اسوقت دنیا مین موجود ہو۔ لیکن اگر کوئی مامور بہی موجود ہو۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ خدا تعالیٰ ایک سخت پکڑ پکڑنا چاہتا ہے۔ تکالیف اور مصائب اور شدائد مین مبتلا ہو کر خود انسان کا دل تضرع کیطرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور اس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔ کہ فطرت انسانی بہی بذات خود خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک مامور ہے۔ جو کہ منشاء سرکاری سے ایسے اوقات مین اُسے آگاہ کرتی ہے۔ آتشک اور سوزاک مین مبتلا انسان کو فطرت بتلاتی ہے۔ کہ تو نے بدعمل کیا۔ اور اُس کا یہ نتیجہ ہے۔ نہ آیندہ تو اس سے باز آ۔ وہ دلمیں ملامت کرتا ہے خادم ہوتا ہے۔ حالت بیماری مین اقرار کرتا ہے۔ کہ اب آرام ہو جاوے۔ تو پہر زنا نکرونگا۔ (صحت پاکر وہ پہر کیون کرتا ہے یہ امر ہماری بحث سے سردست خارج ہے۔ گویا ایک طرف سے فطرت انسانی بہی خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہون کا علم دینے کے لئے ایسا بشیر اور نذیر ہے۔ جو کہ ہر وقت انسان کے اندر موجود ہے لیکن چونکہ یہ کامل رہبر نہین ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے کتب سماوی اور انبیاء اور رسل کے ارسال کرنے کا سلسلہ بہی دنیا مین قایم کر رکہا ہے۔ تاکہ ہدایت اور نجات کی راہ مین کسی قسم کا سقم باقی نہ رہے۔ کتب سماوی اور انبیاء کے نزول سے بہی منشاء سرکاری یہی ہوتا ہے۔ کہ ہلاکت اور نجات کی راہون کا علم کامل طور پر حاصل ہو جاوے۔ بارگاہ الٰہی کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہوتا۔ کہ ان کتابون یا مامورین کی پرستش کیجاوے۔ صرف یہی مقصد ہوتا ہے۔ کہ حسب تقاضائے فطرت جس تضرع کیضرورۃ دنیا کو ہوتی ہے۔ اُس کا علم اور طریق عمل انکو بتلا کر خدا کی رضا حاصل کرنے کا راستہ کہولدیا جاوے۔

پس اس وقت طاعون سے اصل مقصد جو تضرع ہے اسکے لحاظ سے انسانون کے تین گروہ ہین۔ اوّل وہ لوگ جنکے پاس کوئی کتاب آسمانی نہیں۔ انہیں طاعون اسلئے پڑتی ہے۔ کہ امن اور چین کیساتہ انہین اگر انہون نے الٰہی مامور فطرت انسانی کی آواز کو نہین سُنا۔ تو اب اس طرح سے سن لین۔ اور منشاء سرکاری سے آگاہ ہو کر دائمی ہلاکت سے نجات پاوین۔ اور تضرع مین لگجاوین۔ دوم وہ لوگ جنکے پاس کتب بانی اموال قدیمہ اور اخبار و آثار موجود ہین۔ لیکن مامور موجود نہیں۔ اس قسم کے لوگونکی خدا تعالیٰ نے دوسری مدد کی ہے۔ کہ علاوہ ایک رہبر فطرۃ انسانی کے ایک اور مددگار انکو دیدیا ہے۔ جسکے ذریعہ سے وہ اس طاعون کے زمانہ مین منشاء سرکاری سے آگاہ ہو سکتے ہین۔ اگر اب تک وہ طاعون مین مبتلا نہین ہوئے۔ تو تضرع مین مصروف ہو جاوین۔ سوم۔ وہ لوگ جنہیں علاوہ کتابون کے کوئی مامور بہی ملا۔ خدا کی راہون کا پتہ لگ جانا بہت ہی آسان کام ہے۔ فطرت انسانی کی آواز کے سننے مین امکان ہے۔ کہ مغالطہ ہو جاوے۔ کتابون کے ذریعہ منشاء ایزدی کے سمجہنے مین ممکن ہے۔ کہ انسان غلطی کر بیٹہے۔ مگر ایک مامور کے ہوتے ہوئے غلطی مین رہنا بہت محال بات ہے۔ وہ اس لئے نہیں بہیجا جاتا کہ اسکی پوجا ہو۔ بلکہ صرف اس لئے آتا ہے۔ کہ اصل مقصود یعنی تضرع کا علم مخلوق کو دیوے۔ کہ خدا کی رضا ان ایام مین اسی سے وابستہ ہے۔ تم اس مین لگ جاؤ۔

خدا تعالیٰ کو چونکہ عام اصلاح منظور ہے اور اس کا ذریعہ تضرع ہے۔ اس لئے ہر ایک قوم۔ ہر ایک ملت خواہ کہین آباد ہو۔ وہ مواخذہ کے نیچے ہے۔ پس اے احمدی ہو کر تم مامور کے مرید اور متعلقین مین سے ہو کر اگر تضرع نہ کروگے۔ تو تم بہی مجرم ہوگے اور دوسرون کی نسبت زیادہ قابل اخذ ہوگے کیونکہ جو تم کو دیا گیا ہے۔ وہ اورون کو نہیں دیا گیا ہے۔

مامور تضرع کا قایم مقام نہیں ہے۔

بعض نادان لوگ مامور کو ولی یا بزرگ جانکر اُسے خدا کا ایجنٹ قرار دیتے ہین۔ اور صرف اس کے تعلق بیعت کو تضرع کا قایم مقام بنا بیٹھتے ہین۔ یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ مامور تو اپنی تعلیم دیکر ہر ایک قسم کی ذمہ واری سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ تو بار بار یہی کہتا ہے۔ کہ عمل درآمد ضروری ہے جس کی نظیر اسوقت کشتی نوح کی تعلیم موجود ہے۔ پس جو لوگ تضرع کو چہوڑتے ہین۔ اور حالتون مین تغیر نہیں کرتے وہ خدا کے غضب کے نیچے آتے ہین۔ پس چاہیئے کہ تقوے کے حقیقی مغز کو حاصل کرین۔ اور اپنی ہر ایک حرکت اور سکون۔ معاملات۔ تعلقات۔ لین دین۔ میل ملاپ۔ عبادات۔ سب کچہ خدا کی مرضی کیموافق بجالاوین۔ تاکہ وہ انہیں محفوظ رکہے۔ اور اس بات پر نازان نہون۔ کہ ہم نے بیعت کی ہوئی ہے۔ اصل منشاء مامور کے آنے کا یہی ہے۔ کہ تم تضرع کرو۔ پس اگر تم تضرع مین مصروف نہیں ہو۔ تو تمہارا مامور سے کیا تعلق ہے

تضرع کیا ہے

جبکہ خدا تعالیٰ یہ جانتا ہے۔ کہ تم تضرع کرو۔ اس لئے اس امر کا سمجہنا بہی ضروری ہے کہ خود تضرع کیا شے ہے۔ اس کے معنے ہین آہ و زاری اور نالہ و بکا کر کے کسی کو اپنے پر مہربان بنا لینا۔ یا اوسکو راضی کر کے مورد انعام بن جانا۔ یا اُس کے عذاب سے محفوظ رہنا۔ جب انسان کسی کے آگے زاری کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ میری گذشتہ خطائین معاف کیجاوین۔ وہ آیندہ ایسا نہ کرے گا۔ بلکہ حالتیں تغیر کر کے آقا کی رضامندی کا طالب ہوگا۔ پس خدا تعالیٰ جو تم سے زاری چاہتا ہے۔ اُس کے بہی یہی معنے ہین۔ کہ تم اپنی حالتون کو بدلو۔ اور وہ بات اختیار کرو۔ جس سے وہ راضی ہوتا ہے۔ گویا دوسرے الفاظ مین یہی توبہ کے مفہوم کا نام تضرع ہے۔

بڑے بڑے شریر کیون نہیں طاعون سے ہلاک ہوئے

بعض نادانون نے یہ بہی غلطی کہائی ہے۔ کہ وہ اعتراض کرتے ہین۔ کہ بڑے بڑے شریر کیون نہیں ہلاک ہوئے۔ وہ کیون محفوظ ہین۔ میرا یقین ہے۔ کہ اس قسم کے معترض خدا تعالیٰ کی تعلیم اور اسکی سنت سے محض ناواقف اور غافل ہین۔ دیکہو

طاعونکی ابتدا حشرات الارض یعنی زمینی کیڑون سے ہوتی ہے اور اوّل اوّل جو ہے اس کے مرے مین۔ پہر ترقی کر کے یہ انسانون مین آتی ہے کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ طبقہ انسان مین بہی جو لوگ حشرات الارض کے زمرہ مین ہین۔ اوّل طاعون اونہی پر پڑنی چاہیے۔ یعنی اوّل عام اور ادنے لوگ اس کا شکار ہون۔ اور پہر آہستہ آہستہ ترقی کر کے یہ بڑے بڑے اشرار پر حملہ کرے اتم نہیں دیکہتے۔ کہ جب ......

کرشمۂ محبت

بڑی بڑی جنگیں جہاں اور بہت سی یادگاریں چھوڑ جاتی ہیں۔ اور ایک انقلاب عظیم دنیا میں پیدا کرتی ہیں۔ وہاں ساتھ ہی کوئی نہ کوئی کرشمہ محبت کبھی ان کی یادگار رہ جاتا ہے۔ حال کی جنگ روس و جاپان کی بھی اس سے خالی نہ رہی۔ ۱۳ جولائی کا روزانہ اخبار عام میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ انگریزی اخبارات میں ایک دلچسپ خبر محبت کی جنگ کی نو خبروں میں دیکھی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ منچوریا کی لڑائی میں ایک روسی فوج آئی جس کو پورٹ آرتھر جانیکا حکم ہوا۔ افسر فوج کیساتھ ایک خوبصورت نوجوان اردلی تھا۔ جو کہ وطن سے ہی ہمراہ چلا آتا تھا۔ پورٹ آرتھر میں یہ اردلی مجروح ہوگیا جہاں سے اوسے ہسپتال میں لے گئے۔ جبکہ اس کی حالت میں تغیر عظیم واقع ہونے لگا۔ تو اوسوقت یہ راز کھلا کہ یہ اردلی اصل میں ایک نوجوان عورت ہے۔ جو کہ افسر فوج پر فریفتہ ہے۔ وطن میں اس نے شادی کی آرزو کی لیکن افسر نے نہ مانا۔ آخر اس اسیر محبت نے بھیس بدلکر اردلی کی صورت میں اس افسر کے زیر نظر رہنا شروع کیا۔ اور اسی عشق میں اپنے وطن اور عزیز و اقربا کو خیرباد کہکر جنگ میں چلی آئی۔ جب یہاں یہ راز کھلا۔ تو افسر بھی اس کی جرأت پر دنگ ہوگیا۔ مگر افسوس کہ اس گھڑی بھی اس نے اس کی درخواست کا جواب نفی میں دیا۔ ہسپتال کے عہدہ داروں اور نیز اس کے دوستوں نے بھی بہت کچھ سمجھایا کہ اس کی وفا کی قدر کرو اور شادی کرلو۔ لیکن خاندانی وجوہات اُسے مانع ہوئے۔ جب یہاں بھی اوس کشتہ محبت کو مایوسی ہوئی تو اسکی عمر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ اور بہت جلدی اُس نے اپنے دموں کو دنیا میں گذار کر عالم ثانی کی راہ لی۔ جب اسکی موت کی خبر اوس سنگدل افسر کو ملی۔ تو چونکہ اس عاشق صادق کا صدق اور وفا اپنے کمال کو پہونچ چکا تھا۔ اور اب اس کی تاثیریں اپنی پوری حرارت سے کام کرنے لگ گئیں تھیں۔ آخر اس کا دل پگھلا وہ اپنے اسوقت کے ارادہ اور خیال پر کوئی قابو نہ پا سکا۔ اپنے کمرہ میں گیا۔ اور بندوق سے خودکشی کرکے جان دی

ضروری اطلاع

خریداران البدر خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری جو کہ مطبوعہ چٹون پر ہے۔ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل ارشاد نہو سکے گی۔ مینجر

تعدد ازدواج پر سید محمود مرحوم کی رائے

جواز پالیگمی پر بحث کرتے ہوئے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ پابندی عقد کی بھی کوئی ضرورت ہے؟ اور اس کو یقیناً ہر ذی تمیز باسانی تسلیم کرلیگا۔ کہ بجائے آزادی مباشرت کے تعیین زوجین مناسب ہے۔ قطع نظر اور امور کے طریق تمدن میں اس سے بڑی سہولت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد دو امور بحث طلب ہیں۔ اول یہ کہ ایک مرد کو کئی عورتوں کی کیا ضرورت ہے۔ دوسرا یہ کہ خاص چار تک اجازت دینے کی علت غائی کیا ہے

سوال اول کا جواب یہ ہے کہ تمام مخلوق میں مباشرت کے چار طریقے ہیں۔ اور ہر طریقہ کسی خاص گروہ حیوانات کی خلقت و شمار پر مبنی ہے۔ پہلا طریقہ مانوگیمی ہے۔ یعنی ایک نر و ایک مادہ باہم زندگی بسر کریں۔ حیوانات میں اس کی عمدہ مثال سارس و کبوتر ہیں۔ ان کی خلقت پر اگر غور کیا جاوے۔ تو صاف معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ قدرت نے ان جانوروں کو اس حد سے بڑھنے کی اجازت ہی نہیں دی ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ سارس یا کبوتر کے ایک جھول کے انڈے اگر سب کے سب بچے نکالدیں تو ان میں سے نر و مادہ کی تعداد قریب قریب برابر ہوگی۔ اسطرح پر قدرتاً گنجائش ہی نہیں ہوتی ہے کہ ایک نر کئی مادہ یا ایک مادہ کے کئی نر ہوں

دوسرا طریقہ پالیگمی ہے یعنی ایک نر اور کئی مادہ اسکی مثال جو سب کے پیش نظر ہے وہ مرغی ہے۔ عام طور پر دیکھیے مرغ کم پائے جائینگے اور مرغی زیادہ۔ انکی پیدائش سے ہی یہ بات ظاہر ہے کیونکہ معلوم ہوا۔ کہ اگر مرغی ایک جھول کے اکیس ۲۱ انڈوں پر بٹھائی جاوے۔ اور ان میں سے کوئی گندہ نہو جاوے۔ تو صرف ایک انڈے سے مرغ پیدا ہوگا باقی بیس مرغی اسلئے روزمرہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مرغ کئی مرغیوں کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اسیطرح غوغائی کہ جن کا گروہ اکٹھا رہتا ہے اور اسی لئے سیون سسٹرس کہلائے جاتے ہیں انمیں بھی نر محض ایک ہوتا ہے باقی چھ مادہ۔

تیسرا طریقہ پالی اینڈری ہے یعنی ایک مادہ ہو اور اُس کے کئی نر اسکی مثال شہد کی مکھیاں ہیں۔ ایک چھتہ میں سینکڑوں مکھیاں ہوتی ہیں۔ انمیں مادہ ایک ہوتی ہے باقی سب نر ہوتی ہیں

چوتھا طریقہ بلاتعین تعداد ہے۔ یعنی نر و مادہ نہ جوڑا بناکر رہتے ہیں نہ انکی تعداد معلوم ہوسکتی ہے۔ یہ ان حیوانات سے متعلق ہے جنمیں اناث و ذکور کا باہمی تعلق مستحکم نہیں رہتا بلکہ ایک خاص وقت کیلئے ہوتا ہے۔ اُس کی مثال کتا، گائے، بھینس وغیرہ ہیں

انسان میں چونکہ یہ تعلق دائمی و مستحکم ہوتا ہے تمدن کی بنا یہ ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اس خیال سے چوتھا طریقہ اس کیطرح تعلق ہی نہیں رکھتا۔ باقی تین طریقوں میں سے کونسا طریقہ انسان کیلئے مخصوص ہونا چاہیے اسکی تحقیق انسان کی مردم شماری اور پیدائش سے ہو سکتی ہے۔ مختلف ممالک میں ہر جگہ پیدائش اناث بمقابلہ ذکور کے زیادہ ہے۔ علاوہ بریں بلحاظ مردم شماری ساری دنیا میں عورتیں مردوں سے بہت زیادہ ہیں۔ ایک تو قدرتی زیادتی اور بعض مردوں کا ایسے کاموں میں مشغول رہنا جو انکو مجرد رہنے پر مجبور کریں عورتوں کی قابل ازدواج تعداد کو اور بھی زیادہ کرتا ہے مثلاً بحری و بری فوجوں میں داخل ہوتے ہیں اور اکثر شادی نہیں کرتے اور لڑائیوں میں جو کشت و خون ہوتا ہے اسمیں بھی سب مرد ہی ضائع ہوتے ہیں اسیطرح ہر ملک میں مرد و عورتوں کی تعداد میں ایک بڑا فرق ہوجاتا ہے۔ اب یہ امر قدرتی طور پر ظاہر ہے کہ پالیگیمی رائج ہو ورنہ مانوگیمی کیحالتمیں تو ہر بار نصف حصہ عورتوں کا بیکار رہیگا۔

اس نسبت سے ثابت ہے کہ خالق عزوجل نے انسانکو خلق ہی اس طرح پر کیا ہے کہ بعض مردوں کی ایک سے زائد عورتیں ہوں

سوال دوم کا جواب عورتوں کی فطری حالت پر غور کرنے سے صاف ہوجاتا ہے۔ اسلام نے چار کی تعداد انتہائی رکھی ہے جو یقیناً خاص خاص حالتمیں ضروری ہوگی۔ فرض کیجئے ایک مرد اور ایک عورت جو ہر طرح کامل الصحت و قوی الجثہ ہیں انکی شادی مثلاً جنوری میں ہوئی چونکہ کسی طرح سے انکی صحت میں قصور نہیں اور پوری قوۃ دونوں کو حاصل ہے۔ پس اسی مہینہ میں حمل واقع ہوگا بعد از حمل اندروے طب عورت سے دس ہفتہ تک مقاربت جائز ہے۔ اس کے بعد مقرر پس جس شخص کا نکاح جنوری میں ہوا وہ اس عورت سے اپریل تک علیحدگی رکھیگا۔ اور چونکہ وہ مرد کامل الصحت مان لیا گیا ہے اسلئے اب اس کو دوسری عورتکی ضرورت ہوگی۔ اس دوسری عورت سے بھی (جو ہر لحاظ سے ویسی مان لیگئی ہے) مثل سابق تین مہینے کے بعد علیحدہ ہوگا۔ جب اور تیسری کی حاجت ہوگی۔ جس سے وہ اکتوبر تک ہم صحبت ہوسکتا ہے۔ پہلی عورت جو جنوری میں حاملہ ہوئی تھی غالباً نومبر میں فارغ ہوگی۔ اس کے بعد ہی اس کے ۴۰ دن اور صرف ہونگے تو گویا مرد کو آخر دسمبر تک ایک چوتھی عورت ضروری ہے جس کے بعد پہلی عورت تندرست ہوچکے گی

اس حساب سے صاف چار نکاح کی حد مقرر کرنیکی مصلحت خوب روشن ہوجاتی ہے علاوہ بریں عورتکی معذوری کا خیال کرتے وقت معمولی ایام کو بھی نظر انداز کرنا چاہیے حقیقت یہ ہے کہ اسلام کسی زمانہ خاص کیلئے نہیں آیا تھا۔ اسکے احکام کسی ملک یا قوم سے مخصوص نہیں خدا تعالیٰ کا کوئی امر خلاف عقل نہیں ہوسکتا یہ ہمارا اپنا قصور فہم ہے کہ ہم ان پاک اصولوں کو عقل کیمطابق نکرسکیں۔ اگر اسلام پالیگمی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

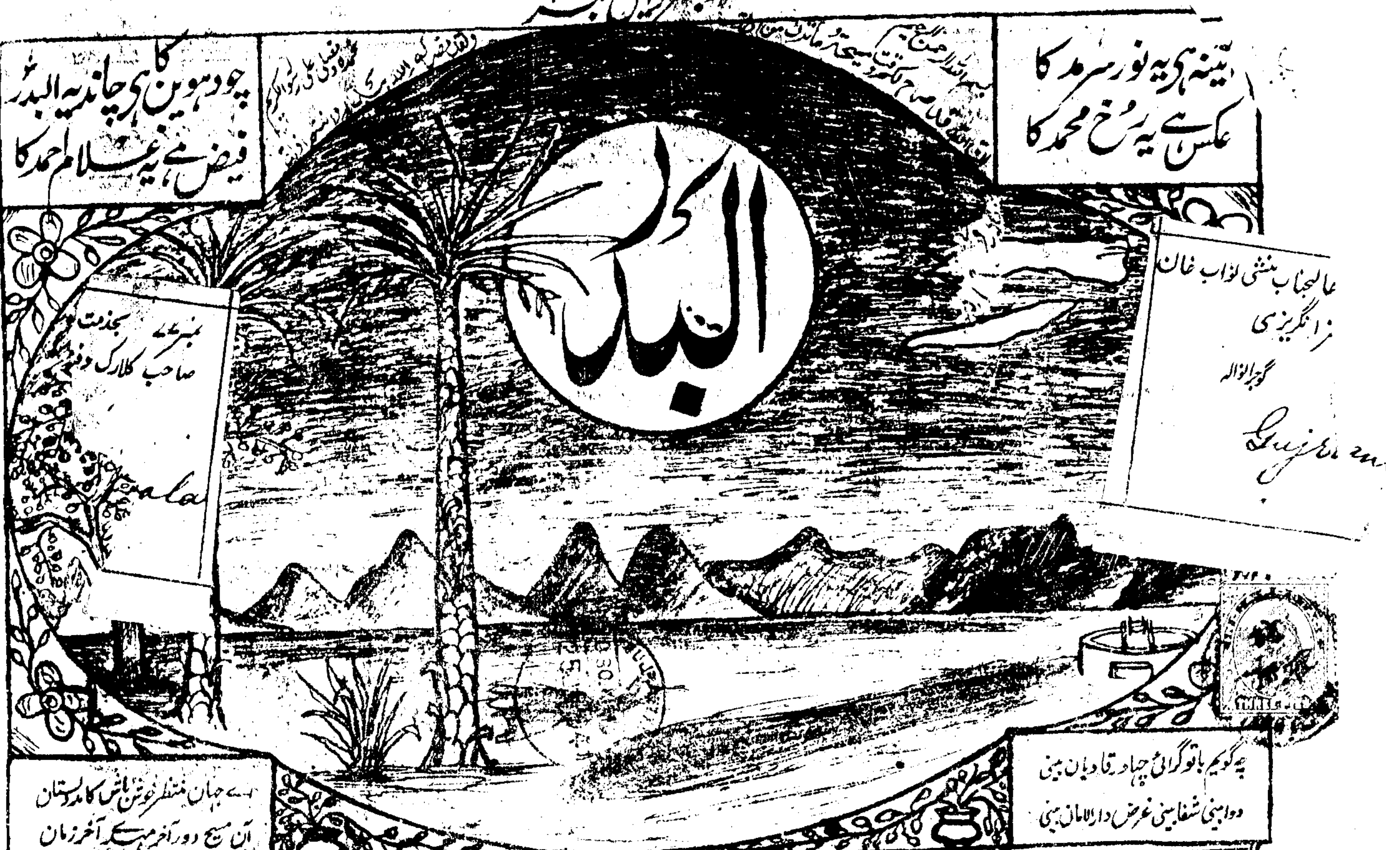

جلد ۳	ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴- کو دار الامان قادیان سے شایع ہوتا ہے	نمبر ۲۶

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم - یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہین ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہونکی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالی کے احسانونکو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانونکو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالی کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت .... راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ مین دستور العمل قرار دیگا

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام اور آپکی جماعة کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفی ما را امام و مقتدا	اندرین دین آمدہ از مادریم	ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست	آن رسولی کش محمد ہست نام	امن پاکش ہست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائی بود	آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما ازو دیابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بی او محال	اقتدائی قول او در جان ماست	ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبر ہائی معاد	ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد	آنہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست	منکر آن مورد لعن خداست	معجزات انبیاء و سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما	ہر کہ انکاری کند از اشقیاست	یکدم دوری ازان روشن کتاب	نزد ما کفر است خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین۔ ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور بیعت کنندہ کہتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ **سہ بار** - آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا۔ اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون۔ کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (سہ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔)

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک کامل ۱۴ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنے مضمون کے ساتھ چہاردہم سال کی یادگار مین جو اسکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے۔ قادیان سے طلوع ہوا

ابتدائے جون سنہ ۱۹۰۷ء ۔ بمقام گورداسپور

تعدد ازدواج پر تقریر

ایک احمدی صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ تعدد ازدواج میں جو عدل کا حکم ہے کیا اس سے یہی مراد ہے کہ مرد بحیثیت الرجال قوامون علی النساء کے خود ایک حاکم عادل کی طرح جس بیوی کو سلوک کے قابل پاوے ویسا سلوک اس سے کرے یا کچھ اور معنی ہیں۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ محبت کو قطع نظر بالائے طاق رکھکر عملی طور پر سب بیویوں کو برابر رکھنا چاہیے مثلاً پارچات خرچ خوراک۔ معاشرت حتیٰ کہ مباشرت میں بھی مساوات برتے۔ یہ حقوق اس قسم کے ہیں کہ اگر انسان کو پورے طور پر معلوم ہوں تو بجائے بیاہ کے وہ ہمیشہ رنڈوا رہنا پسند کرے۔ خدا تعالیٰ کی تہدید کے نیچے رہ کر جو شخص زندگی بسر کرتا ہے وہی انکی بجا آوری کا دم بھر سکتا ہے۔ ایسے لذات کی نسبت جن سے خدا تعالیٰ کا تازیانہ ہمیشہ سر پر رہے تلخ زندگی بسر کر لینی ہزارہا درجہ بہتر ہے۔ تعدد ازدواج کی نسبت اگر ہم تعلیم دیتے ہیں تو صرف اس لیے کہ معصیت میں پڑنے سے انسان بچا رہے اور شریعت نے اسے بطور علاج کے ہی رکھا ہے کہ اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوات کی طرف دیکھے اور اسکی نظر بار بار خراب ہوتی ہو تو زنا سے بچنے کے لیے دوسری شادی کر لے لیکن پہلی بیوی کے حقوق تلف نہ کرے۔ تورات سے بھی یہی ثابت ہے کہ اسکی دلداری زیادہ کرے کیونکہ جوانی کا بہت سا حصہ اس نے اسکے ساتھ گذارا ہوا ہوتا ہے اور ایک گہرا تعلق خاوند کا اسکے ساتھ ہوتا ہے۔ پہلی بیوی کی رعایت اور دلداری یہاں تک کرنی چاہیے کہ اگر کوئی ضرورت مرد کو ازدواج ثانی کی محسوس ہو لیکن وہ دیکھتا ہے کہ دوسری بیوی کے کرنے سے اسکی پہلی بیوی کو سخت صدمہ ہوتا ہے اور حد درجہ کی اسکی دل شکنی ہوتی ہے تو اگر وہ صبر کر سکے اور کسی معصیت میں مبتلا نہ ہوتا ہو اور نہ کسی شرعی ضرورت کا اس سے خون ہوتا ہو تو ایسی صورت میں اگر ان اپنی ضرورتوں کی قربانی سابقہ بیوی کی دلداری کے لیے کر دے اور ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اسے مناسب ہے کہ دوسری شادی نہ کرے۔

اس قدر ذکر ہوا تھا کہ ایک صاحب نے اٹھکر عرض کی کہ البدر اور الحکم اخباروں میں تعدد ازدواج کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ذمہ دوسرا نکاح حضور نے فرض کر دیا ہے۔

(ہم وہ تقریر اس تقریر کے آخر میں درج کرینگے ایڈیٹر) دیکھو صفحہ ۳

آپ نے فرمایا

کہ ہمیں جو کچھ خدا تعالیٰ سے معلوم ہوا ہے وہ بلا کسی رعایت کے بیان کرتے ہیں۔ قرآن شریف کا منشاء زیادہ بیویوں کی اجازت سے یہ ہے کہ تم کو اپنے نفوس کو تقویٰ پر قائم رکھنے اور دوسرے اغراض مثل اولاد صالحہ کے حاصل کرنے اور خویش و اقارب کی نگاہداشت اور ان کے حقوق کی بجا آوری سے ثواب حاصل ہو۔ اور اپنی اغراض کے لحاظ سے اختیار دیا گیا ہے کہ ایک دو تین چار عورتوں تک نکاح کر لو لیکن اگر ان میں عدل نہ کر سکو تو پھر یہ فسق ہوگا اور بجائے ثواب کے عذاب حاصل کرو گے کہ ایک گناہ سے نفرت کی وجہ سے دوسرے گناہ پر آمادہ ہوئے۔ دل دکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں جب والدین انکو اپنے سے جدا اور دوسرے کے حوالہ کرتے ہیں تو خیال کرو کہ کیا امیدیں ان کے دلوں میں ہوتی ہیں اور جن کا اندازہ انسان عاشروھن بالمعروف کے حکم سے ہی کر سکتا ہے۔ اگر انسان کا سلوک اپنی بیوی سے عمدہ ہو اور اسے ضرورت شرعی پیدا ہو جاوے تو اسکی بیوی اسکے دوسرے نکاحوں سے ناراض نہیں ہوتی۔ ہم نے اپنے گھر میں کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ ہمارے نکاح والی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لیے رو رو کر دعائیں کرتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ بیویوں کی ناراضگی کا بڑا باعث خاوند کی نفسانیت ہوا کرتی ہے اور اگر انکو اس بات کا علم ہو کہ ہمارا خاوند صحیح اغراض اور تقویٰ کے حصول پر دوسری بیوی کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ کبھی ناراض نہیں ہوتیں۔ فساد کی بنا تقویٰ کی خلاف ورزی ہوا کرتی ہے۔

خدا کے قانون کو اسکے منشاء کے برخلاف ہرگز نہ برتنا چاہیے اور نہ اس سے ایسا فائدہ اٹھانا چاہیے جس سے وہ صرف نفسانی جذبات کی ایک سپر بن جاوے۔ یاد رکھو کہ ایسا کرنا معصیت ہے خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ شہوات کا تم پر غلبہ نہ ہو بلکہ تمہاری غرض ہر ایک امر میں تقویٰ ہو۔ اگر شریعت کو سپر بنا کر شہوات کی اتباع کے لیے بیویاں کی جاویں گی تو سوائے اسکے اور کیا نتیجہ ہوگا کہ دوسری قومیں اعتراض کریں کہ مسلمانوں کو بیویاں کرنے کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں۔ زنا کا نام ہی گناہ نہیں بلکہ شہوات کا کھلے طور پر دل میں پڑ جانا گناہ ہے۔ دنیاوی تمتع کا حصہ انسانی زندگی میں بہت ہی کم ہونا چاہیے تاکہ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا یعنی ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت کا مصداق بنو۔ لیکن جس شخص کی دنیاوی تمتع کثرت سے ہیں اور وہ رات دن بیویوں میں مصروف ہے اسکو رقت اور رونا کب نصیب ہوگا۔ اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ ایک خیال کی تائید اور اتباع میں تمام سامان کرتے ہیں اور اس طرح سے خدا تعالیٰ کے اصل منشاء سے دور جا پڑتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اگرچہ بعض اشیاء جائز تو کر دی ہیں مگر اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ عمر ہی انہیں میں بسر کی جاوے۔ خدا تعالیٰ تو اپنے بندوں کی صفت میں فرماتا ہے یبیتون لربهم سجدا وقیاما کہ وہ اپنے رب کے لیے تمام تمام رات سجدہ اور قیام میں گذارتے ہیں۔ اب دیکھو رات دن بیویوں میں غرق رہنے والا خدا کے منشاء کے موافق رات کیسی عبادت میں کاٹ سکتا ہے۔ وہ بیویاں کیا کرتا ہے گویا خدا کے لیے شریک پیدا کرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں اور باوجود ان کے پھر بھی آپ ساری ساری رات خدا کی عبادت میں گذارتے تھے۔ ایک رات آپکی باری عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کچھ حصہ رات کا گذر گیا تو عائشہ کی آنکھ کھلی دیکھا کہ آپ موجود نہیں۔ اسے شبہ ہوا کہ شاید آپ کسی اور بیوی کے ہاں ہونگے اس نے اٹھکر ہر ایک کے گھر میں تلاش کیا مگر آپ نہ ملے آخر دیکھا کہ آپ قبرستان میں ہیں اور سجدہ میں رو رہے ہیں۔ اب دیکھو کہ آپ زندہ اور چاہتی بیوی کو چھوڑ کر مردوں کی جگہ قبرستان میں گئے اور روتے رہے تو کیا آپ کی بیویاں حظ نفس یا اتباع شہوت کی بنا پر ہو سکتی ہیں؟ غرضیکہ خوب یاد رکھو کہ خدا کا اصل منشاء یہ ہے کہ تم پر شہوات غالب نہ آویں اور تقویٰ کی تکمیل کے لیے اگر ضرورت حقہ پیش آوے تو اور بیوی کر لو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمتع دنیاوی کا یہ حال تھا کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے ملنے گئے ایک لڑکا بھیجکر اجازت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے

نوٹ۔ افسوس ہے کہ کمال مصروفیت اور کاتب کی عدم موجودگی کے باعث ان دونوں نمبروں اور دیگر مضامین کی ترتیب نہ رکھ سکے (ایڈیٹر)

جب حضرت عمر اندر آئے تو آپ اُٹھکر بیٹھ گئے۔ حضرت عمر نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اُس میں نہیں ہے ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے یا وہ چٹائی ہے جس پر آپ لیٹے ہوئے تھے اور جس کے نشان اُسی طرح آپ کی پشت مبارک پر بنے ہوئے تھے حضرت عمرؓ اُن کو دیکھکر رو پڑے آپ نے پوچھا اے عمر تجھکو کس چیز نے رُلایا عمر نے عرض کی کہ کسریٰ اور قیصر تو تنعم کے اسباب رکھیں اور آپ جو خدا کے رسول اور دو جہان کے بادشاہ ہیں اس حال میں رہیں آنحضرت نے فرمایا اے عمر مجھے دنیا سے کیا غرض میں تو اُس مسافر کی طرح گذارہ کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو ریگستان کا راستہ ہو اور گرمی کی سخت شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھکر اُسکے سایہ میں ستالے اور جونہی ذرا پسینہ خشک ہوا ہو وہ پھر چل پڑے جسقدر نبی [illegible] ہوئے ہیں سب نے دوسرے پہلو (آخرۃ) کو ہی مدنظر رکھا ہوا تھا۔

[illegible] چاہیئے کہ جو شخص شہوات کی اتباع سے زیادہ [illegible] کرتا ہے وہ مغز اسلام سے دور رہتا ہے [illegible] سمجھتا ہے اور رات جو آتی ہے اگر وہ تلخی سے زندگی بسر نہیں کرتا اور رونا کم یا بالکل ہی [illegible] اور ہنسنا زیادہ ہے تو یاد رہے کہ وہ ہلاکت کا نشانہ ہے۔ استیفاء لذات اگر حلال طور پر ہو تو حرج نہیں جیسے ایک شخص ٹٹو پر سوار ہے اور [illegible] اُسے نہاری وغیرہ اسلیے دیتا ہے کہ اُسکی طاقت قائم رہے اور وہ منزل مقصود تک اُسے پہونچا دے جہاں خدا تعالیٰ نے سب کے حقوق رکھے ہیں وہاں نفس کا بھی حق رکھا ہے کہ وہ عبادت بجالا سکے لوگوں کے نزدیک چوری زنا وغیرہ ہی گناہ ہیں اور اُنکو یہ معلوم نہیں کہ استیفاء لذات میں مشغول ہونا بھی گناہ ہے اگر ایک شخص اپنا اکثر حصہ وقت کا تو عیش و آرام میں بسر کرتا ہے اور کسی وقت اُٹھکر چار ٹکریں بھی مار لیتا ہے (یعنی نماز پڑھ لیتا ہے) تو وہ مزدوری زندگی بسر کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریاضت اور مشقت کو دیکھکر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو اس محنت میں مرجاوے گا حالانکہ تیرے لیے بیویاں بھی حلال کی ہیں یہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسے ہی فرمایا جیسے ماں اپنے بچہ کو پڑھنے یا دوسرے کام میں مستغرق دیکھکر صحت کے قیام کے لحاظ سے اُسے کھیلنے کودنے کی اجازت دیتی ہے خدا تعالیٰ کا یہ خطاب اسی غرض سے ہے کہ آپ تازہ دم ہوکر پھر دین کی خدمت میں مصروف ہوں اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ آپ شہوات کیطرف جھک جاویں نادان معترض ایک پہلو کو تو دیکھتے ہیں اور دوسرے کو نظر انداز کر دیتے ہیں پادریوں نے اسبات کیطرف کبھی غور نہیں کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی میلان کسطرف تھا اور رات دن آپ کس فکر میں رہتے تھے۔ بہت سے ملّا اور عام لوگ ان باریکیوں سے ناواقف ہیں اگر انکو کہا جاوے کہ تم شہوات سے [illegible] تو جواب دیتے ہیں کیا ہم حرام کرتے ہیں [illegible] ہمیں اجازت دی ہے تو ہم کرتے ہیں۔ [illegible] علم نہیں کہ بے محل استعمال سے حلال بھی حرام ہو جاتا ہے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون سے ظاہر ہے کہ انسان صرف عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے جسقدر اشیاء درکار ہے اگر اُس سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ شئے حلال ہی ہو مگر فضول ہونیکی وجہ سے اُسکے لیے حرام ہو جاتی ہے۔ جو انسان رات دن نفسانی لذات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک تلخ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اُس زندگی کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ ہمارا کلام مقصد یہ ہے کہ دونوں پہلوؤں کا لحاظ رکھا جاوے یہ نہیں کہ صرف لذات کے پہلو پر زور دیا جاوے اور تقویٰ کو بالکل ترک کر دیا جاوے۔ اسلام نے جن کاموں اور باتوں کو مباح کہا ہے اُس سے یہ غرض ہرگز نہیں ہے کہ رات دن انہی میں مستغرق رہے صرف یہ ہے کہ بقدر ضرورت وقت پر ان سے فائدہ اُٹھایا جاوے۔

اس مقام پر پھر وہی صاحب بولے کہ اس سے تو یہ نتیجہ نکلا کہ تعداد ازواج بطور دوا کے ہے نہ بطور غذا کے۔ حضور نے فرمایا ہاں۔ اسپر انھوں نے عرض کی کہ ان اخبار والوں نے تو لکھا ہے کہ احمدی جماعت کو بڑھانے کے لیے زیادہ بیویاں کرو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک حدیث میں یہ ہے کہ کثرت ازدواج سے اولاد بڑھاؤ تاکہ اُمت زیادہ ہو اصل بات یہ ہے کہ انما الاعمال بالنیات انسان کے ہر عمل کا مدار اُسکی نیت پر ہی ہے جسکو ہم نہیں دیکھ سکتے اگر کسیکی یہ نیت ہو کہ زیادہ بیویاں کرکے عورتوں کی لذات میں فنا ہو بلکہ یہ کہ اُس سے خادم دین پیدا ہوں تو کیا حرج ہے لیکن یہ بھی مشروط بشرائط ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص کی چار بیویاں ہوں اور ہر سال ایک ہی ایک اولاد ہو تو چار سال میں سولہ بچے ہوں گے۔ مگر [illegible] لوگ [illegible] پہلو کو ترک کر دیتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ صرف ایک پر ہی زور دیا جاوے حالانکہ ہمارا یہ منصب ہرگز نہیں ہے۔ قرآن شریف میں متفرق طور پر تقویٰ کا ذکر آیا ہے لیکن جہاں کہیں بیویوں کا ذکر ہے وہاں ضرور ہی تقویٰ کا بھی ذکر ہے ادائگی حقوق ایک بڑی ضروری شے ہے اسی لیے عدل کی [illegible] ہے اگر ایک شخص دیکھتا ہے کہ وہ حقوق کو ادا نہیں کر سکتا یا اسکی رجولیت کے قوی کمزور ہیں یا خطرہ ہو کہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جاوے تو اُسے چاہیئے کہ دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو [illegible] نہ ڈالے۔ تقویٰ یعنی شرعی ضرورت جو لے [illegible] خود تجویز کرتی ہے کہ فلاں وقت نکاح کرے۔ آخری نصیحت ہماری یہی ہے کہ اسلام کو اپنی عیاشیوں کے لیے سپر نہ بناؤ کہ آج ایک حسین عورت نظر آئی تو اُسے کر لیا کل اور نظر آئی تو اُسے کر لیا یہ تو گویا خدا کی گدی پر عورتوں کو بٹھانا اور اُسے بھلا دینا ہوا۔ دین تو چاہتا ہے کہ کوئی زخم یا بیمار ہے جس سے ہر وقت خدا تعالیٰ یاد آوے ورنہ سلب ایمان کا خطرہ ہے۔ اگر صحابہ کرام عورتیں کرنیوالے اور انھیں میں مصروف رہنیوالے ہوتے تو اپنے سر جنگوں میں کیوں کٹواتے حالانکہ اُن کا یہ حال تھا کہ ایک کی اُنگلی کٹ گئی تو اُسنے مخاطب ہوکے کہا کہ تو ایک اُنگلی ہی ہے اگر کٹ گئی تو کیا ہوا ۔ . . . مگر جو شب و روز عیش و عشرت میں مستغرق ہے وہ کب ایسا دل لا سکتا ہے۔ آنحضرتؐ نماز میں اسقدر رات [illegible] قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں پر ورم ہو جاتا صحابہ نے عرض کی کہ خدا نے آپ کے تمام گناہ بخشدیے ہیں پھر اسقدر مشقت اُٹھانیکی کیا وجہ ہے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

تم کلامہ الشریف

(تعدد ازدواج کی جماعت کو تاکید) [illegible]

حضرت حکیم نور الدین صاحب کے ہاں صاحبزادہ پیدا ہونیکی اطلاع حضرت اقدس کو ہوئی تو آپ نے فرمایا

مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحبکو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے۔ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھا دیں مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں تاکہ اُسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی پہلی بیوی کو اسی لیے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور و پرداخت اور حقوق میں کمی کی جاویگی مگر میری جماعت کو اسطرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتیں اسبات سے ناراض ہوتی ہیں مگر میں تو یہی تعلیم دوں گا یہ شرط ساتھ رہیگی کہ پہلی بیوی کی خوشی و خدمت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ [illegible] ہوں اور دوسری بیوی سے اُسے زیادہ خوش رکھا جاوے [illegible]

نہ ہو بجائے ثواب کے عذاب ہو عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے - الحکم

متقی کون ہے ۱۹؍ جون

گذشتہ اشاعت سے آگے

سچی بات یہ ہے کہ حق جب ظاہر ہو تو اُسے جو خواہ نخواہ رد کرتا ہے اور دلائل معقولات منقولات اور خدا کے نشانات کو ٹالتا جاتا ہے وہ ہرگز متقی نہیں ہو سکتا متقی کو تو ترساں اور لرزاں ہونا چاہیے۔ کیا دنیا میں ایسا ہوا ہے کہ چوبیس سال سے برابر ایک انسان رات کو منصوبہ بناتا ہے اور صبح کو خدا کیطرف لگا کر کہتا ہے کہ مجھے یہ وحی یا الہام ہوا اور خدا اُس سے مواخذہ نہیں کرتا اسطرح سے تو دنیا میں اندھیر پڑ جاوے اور مخلوق تباہ ہو جاوے۔ متقی تو ایک ہی بات سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور یہاں تو ہزار دلائل ہیں۔ زمانہ الگ پکار رہا ہے۔ احادیث منکم منکم کہہ رہی ہیں سورۃ نور میں بھی منکم لکھا ہے قساوت قلبی اور یہاں تم کیطرح جو زندگی بسر ہو رہی ہے وہ الگ بتا رہی ہے صدی کے سر پر کہتے تھے کہ مجدد آتا ہے اب ۲۲ سال بھی ہو چکے کسوف و خسوف بھی ہو لیا۔ طاعون بھی آگئی حج بھی بند ہوا ان سب باتوں کو دیکھکر اگر اب بھی یہ لوگ نہیں مانتے تو ہم کیونکر جانیں کہ ان میں تقویٰ ہے ہمنے بار بار کہا کہ آؤ اور جن باتوں کا کہ تمکو سوال کرنیکا حق ہو سکتا ہے وہ پوچھو ہاں یہ نہیں ہوگا کہ قرآن شریف تو کچھ کہے اور تم کچھ کہو اور ایسے اقوال پیش کرو جو اُسکے مخالف ہوں۔ مسیح کا نزول جسمانی آسمان سے مانتے ہیں حالانکہ وہ جب صحیح ہو سکتا ہے جبکہ صعود اول ہو۔ قرآن مسیح کی وفات بیان کرتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ چھت پھاڑ کر آسمان پر چلا گیا۔ کیا تقوے اسی بات کا نام ہے کہ یقین کو ترک کرکے توہمات کی اتباع کی جاوے۔ سچے تقوے کا پتا قرآن سے ملتا ہے کہ دیکھو پہلے کہ تقوے والوں نے کیا کیا کام کیے۔

روحِ اخوۃ

مذکورہ بالا تقریر کے بعد ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور بعض احمدی بھائی ایسے ہیں کہ اُنھوں نے بیعت کی ہوئی ہے اور اخلاص بھی رکھتے ہیں اگر بعض اقوال اور حرکات ان سے بیجا ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض اُن میں سے احادیث کے قائل نہیں۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا

اصل بات یہ ہے کہ سب لوگ ایک طبقہ کے نہیں ہوتے خدا تعالےٰ بھی قرآن شریف میں مومنوں کے طبقات بیان کرتا ہے فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات ۲۲/۱۲ کہ بعض اُن میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنیوالے ہیں اور بعض میانہ رو اور بعض سبقت کرنیوالے۔ دوسری یہ بات ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی تو ترقی آہستہ آہستہ ہی کی تھی۔ ایمان میں بھی اور عمل میں بھی۔ لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ مدینہ تشریف لائے تو ایک صحابی سے آپنے ایک ٹکڑا زمین کا بنانے کے لیے طلب کیا اُسنے عذر کیا اور کہا کہ مجکو آپ درکار ہے اب یہ کسقدر گناہ کی بات تھی کہ خدا کا رسول مسجد کے لیے زمین طلب کرے اور یہ باوجود مرید ہونیکے اپنی نفسانی ضرورت کو دین کی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے لیکن آخر وہی صحابی تھے کہ جنھوں نے اسکے لیے اپنے سر کٹوا دیے۔ ترقی آہستہ آہستہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے ایک سال انسان کچھ کرتا ہے دوسرے سال کچھ۔ لیکن اگر بدظنی کریں تو اُسکی مثال یہ ہوگی کہ ایک مریض ہمارے پاس آتا ہے جو کہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہے اور ہم اُسے ایکدم دھتکار دیں اور اُس کا پورے طور پر لگ کر اُسکا علاج نہ کریں۔ ہمارا کام تو رات دن اُن کے لیے دعا تضرع اور ابتہال میں لگا رہنا ہے مبلغین کا یہ کام نہیں ہوتا کہ ہر ایک بات پر جرح کر کے لوگوں کو متنفر ہونے رہیں ابھی یہ لوگ قابل رحم ہیں اور خدا تعالےٰ انکی اصلاح کے سامان کر رہا ہے علاوہ ازیں سب ایکدرجہ کے نہیں ہوتے صحابہ میں سے بعض اس درجہ کے تھے کہ عنقریب نبی کے مقام پر پہونچ جاویں اور بعض ادنیٰ درجہ کے جیسے دریا میں موتی بھی ہوتا ہے اور مونگا بھی اور سیپ بھی اور دوسری اشیا مثل سونا اور دوسرے حیوانات کی ایسا ہی جماعت کا حال ہوتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھکر اُسکے لیے دعا کریں لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اُسکو بیان کرکے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا اسلیے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیے

حکایت

ایک صوفی کے دو مرید تھے ایک نے شراب پی اور نالی میں بیہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی اُسنے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اُسکی شکایت کرتا ہے اور جا کر اُٹھا نہیں لاتا۔ وہ اُسی وقت گیا اور اُسے اٹھا کر لے چلا کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی لیکن دوسرے نے کم پی کہ اُسے اٹھا کر لیجا رہا ہے صوفی کا مطلب یہ تھا کہ تونے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسیکی سچی بات کا اُسکی عدم موجودگی میں اسطرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اُسے بُرا لگے غیبت ہے اور اگر وہ بات اُسمیں نہیں ہے اور تو بیان کرتا ہے تو اُسکا نام بہتان ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

لا تغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا ۲۶/۱۴ اسمیں غیبت کرنیکو ایک بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے اُنمیں عیب کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بیکار جاتی ہے اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی۔ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اُٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے پس چاہیے کہ جسے کمزور پاوے اُسے خفیہ نصیحت کرے اگر نہ مانے تو اُسکے لیے دعا کرے اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضا و قدر کا معاملہ سمجھے جب خدا نے اُنکو قبول کیا ہوا ہے تو تمکو چاہیے کہ کسی کا عیب دیکھکر سر دست جوش نہ دکھلایا جاوے ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے بلکہ لکھا ہے کہ

القطب قد یزنی کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بنگئے جلدی اور عجلت سے کسیکو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے کسی کا بچہ خراب ہو تو اُسکی اصلاح کے لیے وہ پوری کوشش کرتا ہے ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہیے بلکہ اُسکی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھکر اُسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھکر اُسے نصیحت کی جاوے اور اُسکے لیے دعا بھی کی جاوے دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایکمرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اُسوقت بیان کرنا چاہیے جب پہلے کم از کم ۴۰ دن اُسکے لیے رو رو کر دعا کی ہو سعدی نے کہا ہے۔ خدا داند و بپوشد و ہمسایہ نداند و فریاد کند۔ خدا تو جانکر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا کا نام ستار ہے۔ تمہیں چاہیے کہ تخلقوا باخلاق اللہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا کہ

شہادۃ کی موت

جبی فی اللہ مکرم جناب ایڈیٹر صاحب البدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضرت مسیح امام آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاس طیبہ کے فیوض و برکات ہر وقت کے تجربہ سے ترقی ایمان کا باعث ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کے حال پر [illegible] بیعت میں ہوتے ہی اپنی جماعت کے [illegible] ایک تازہ واقعہ ان [illegible] تحریر کرتا ہوں کہ آپ اسکو اپنے اخبار گوہر بار میں شائع کر دیں تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترقی ایمان کا باعث ہو۔

ضلع گجرات میں ایک موضع رجوعہ ہے جو ایک بہت ہی چھوٹا سا گاؤں ہے۔ وہاں کے ارائیں زمینداروں سے چند اشخاص جو قبل از بیعت نہایت ہی [illegible] راہزن چور اور ہر قسم کے معاصی میں گرفتار تھے حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت سے انھوں نے سچی توبہ کی تھی قابل رشک تبدیلی کا نمونہ دکھایا تھا جنھوں نے کبھی بھول کر بھی مسجد کا راستہ نہ دیکھا تھا انھوں نے ساری ساری رات نوافل ادا کرنے میں بسر کر دی۔ اور ہر قسم کے معاصی اور بدعات کو دور کر کے سچی نیکی کو اختیار کر لیا۔ یہ لوگ زمینداروں کی جماعت کے نام سے قادیان شریف میں پکارے جاتے تھے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ وہ پاپیادہ چلکر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے قادیان میں حاضر ہوئے تھے۔ رخصت کے وقت انھوں نے عرض کیا تھا کہ ہمارے نواح میں طاعون نمودار ہے ہمکو کیا کرنا چاہیے۔ جسکے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ طاعون کا علاج بجز توبہ اور ترک معاصی کے اور کچھ نہیں۔ توبہ کرو۔ اور دعائیں مانگو۔ اگر گاؤں میں چوہے مرتے دیکھو تو گھروں کو چھوڑ کر میدان میں قیام کرو۔

جب یہ لوگ واپس وطن کو گئے تو چوہوں کے مرنے پر انھوں نے باہر کھلی ہوا میں چاہات پر سکونت اختیار کر لی۔ ان کے رشتہ داروں سے ایک لڑکا کہیں سفر [illegible] تھا طاعون سے بیمار ہو کر گھر میں آیا۔ جب انھوں نے یہ حال سنا تو اپنی یگانگت کی وجہ سے بیمار کی خبر گیری کے لیے گھر میں آئے۔ اُسیدن وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ آیندہ شب کو اُسکے باپ نے اُس لڑکے کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک حوض پر جو بہت لمبا چوڑا ہے ایک سونے یا چاندی کا پیالہ ہاتھ میں اور ایک بڑا لٹھ کاندھے پر لیے ہوئے کھڑا ہے اور اپنے باپ کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ یہ بہشت ہے میں کھڑا ہوں یہ حوض کوثر ہے۔ مجھکو حکم ہوا ہے کہ تم یہاں کے آنے والوں کو پانی پلاؤ۔ یہ پانی ایسا ہے کہ نہ اسکو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ یہاں پر کثرت سے مخلوق آ رہی ہے میں لٹھ سے [illegible] روک رہا ہوں۔ اور [illegible] کو نائب [illegible] کے لیے پکار رہا ہے۔ اسلیے تم [illegible] تہجد خواں ہو جلدی میرے پاس آؤ۔ اور اس شربت سے [illegible] لوگ اس وقت کو پہنچا دینگے۔

صبح کو یہ خواب [illegible] سبکو بلا کر سنا دیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ایک دفعہ سے بخار کے بعد جان بحق تسلیم ہوا۔ دوسرے روز جمعہ تھا متوفی مذکور کا بھائی جس کا نام سکندر تھا۔ وہ بھی چارپائی پر لیٹ گیا اور چادر اوڑھ کر کہنے لگا میں تو جمعہ اپنے بھائی کے ہمراہ پڑھونگا۔ چنانچہ وہ بھی عین جمعہ سے کوئی دو گھنٹہ پہلے انتقال کر گیا۔ اور دونوں کی اکٹھی ہی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جب تیسرے بھائی نے سنا کہ [illegible] فوت ہو گیا ہے تو اُسنے بھی چادر اوڑھ لی اور [illegible] کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے کہا کہ میں بھی [illegible] بھائیوں [illegible] پاس جاتا ہوں۔ وہ بھی اس دار فانی کو چھوڑ گیا۔ تیسرے روز بھی اسیطرح [illegible] ایک شخص جس کا نام [illegible] تھا فوت ہو گیا۔ اُسکی میت کو بعض [illegible] نے آ کر دیکھا۔ تو انھوں نے کہا واللہ ہمنے تمام عمر ایسا نورانی چہرہ زندہ یا مردہ کا نہیں دیکھا فی الواقع جس کے یہ مرید ہیں وہ صادق ہے۔

بعض مخالفین نے یہ بھی بیان کیا کہ ہم ان متوفیوں کے چار پایوں سے نور کے شعلے نکلتے دیکھتے ہیں۔

(فضل الرحمٰن) مہی سکنہ

اخوت کا اصول

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں [illegible] تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تم سے راضی ہو تو تم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔

([illegible])

مرثیہ

برشہادت حضرت مولانا سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

از سید قربان علی صاحب معافیدار ریاست مالیر کوٹلہ

یاد سے بھولا نہ تھا اشک غم آل عبا
دشت کابل میں کھنچا پھر نقشہ کرب و بلا
نوگل باغ حیا پژمردہ آب وفا
باد صرصر بد باغوں نے پریشاں کر دیا
سرزمین وحشیوں میں کیا پڑھا علمائے علم
گردن سید پہ رکھتے ہیں سدا تیغ جفا
یعنی حضرت مولوی شہزادہ عبداللطیف۔
جو رئیس کابل کا تھا اخوند زادہ [illegible]
جسنے اپنے ہاتھ سے رکھا تھا شہ کے سر پہ تاج
کیا [illegible] آنکھوں [illegible]
کسطرح [illegible] مقتل میں پہنچا
سنگساری کے لیے وہ [illegible]
وہ گلوے نازک اور وہ شدت طوق گراں
اور وہ زنجیر مسلسل [illegible] دست و پا
صف بصف [illegible] کھڑے سب [illegible]
دلمیں لیکر پہلا پتھر مارنے کی التجا
ضرب اول سے سر اقدس جھکا سوئے زمیں
حال حق تسلیم ہو کر [illegible] کو سجدہ کیا
اور کہا یارب رہے دائم امام صلح جو
جانکی کچھ پروا نہیں سو جان سے اُن پر فدا
دیکھ صبر اور استقامت سید مظلوم کی
تھا فرشتوں کی زباں پر آفریں و مرحبا
حشر میں کیا ظالموں پر یہ نہیں ہوگا سوال
تم مسلماں تھے یا تھے خونریز سبط مصطفیٰ
اے دل نالاں پڑھ تو روح سید پر درود
تاب لکھنے کی نہیں پر [illegible] سنکر مرثیہ
صبر کر قرباں کہ ہوگی حق و باطل میں تمیز
دن قیامت کے یہ خود ہی فیصلہ ہو جائیگا

معونت المعذورین

بیکسی شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

مدراس سے ہمارے پاس ایک اشتہار بعنوان معونت المعذورین پہونچا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جگہ چند لوگوں نے ملکر ایک انجمن قائم کی ہے جس کا یہ منشا ہے کہ مساکین اور معذورین کو کھانا کھلائیں اور اس مقصد کے واسطے ایک کھانا فنڈ قائم کیا ہے یعنی سب اہل ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ کم از کم ایک آنہ ماہوار چندہ دیکر اس کار خیر میں شامل ہوں۔ چونکہ غربا اور ضعفا کو کھانا کپڑا دینے کا خیال کم و بیش ہر جگہ لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے اور ہر شہر کے اندھوں لنگڑوں لولوں کے واسطے کچھ نہ کچھ سامان بہم پہونچتا ہی رہتا ہے اسواسطے ایسی انجمن کے قائم کرنے کے لیے اور پھر اسکے چندہ کو بجائے لوکل حدود تک محدود رکھنے کے عام کرنیکی ہماری رائے میں ایسی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تاہم ہمیں مشتہر کی نیک نیتی اور بجائے خود اس سلسلہ کی عمدگی پر کوئی بحث نہیں ہے لیکن ہمیں اسوقت ان اندھوں لنگڑوں لولوں بہروں اور دیگر کئی قسم کے روحانی معذورین کی طرف خیال آیا ہے جنکی تعداد سب سے زیادہ اور جنکی طرف توجہ کرنیوالے سب سے کم ہیں آہ! اگر لوگوں کو اپنے اندرونی پھوڑے پھنسیوں کی خبر ہوتی تو دنیا میں ایسا واویلا اور شور مچتا کہ مخلوقات کی چیخیں آسمان تک پہونچتیں لیکن یہاں تو لوگ دنیاوی لذات میں ایسے غرق ہیں کہ اگر کوئی روحانی آنکھوں کا مالک اپنی خداداد بصیرت اور فراست سے ان لوگوں کے دکھوں اور بیماریوں پر خبر پاکر خدا کے حضور میں انکی آہ و فریاد کرے اور آسمانی فنڈ سے امداد پاکر ان کے لیے شفاخانہ کھولے اور سحر کی گریہ وزاری اور صبح صادق کی دعاؤں کی ساتھ اس شفاخانہ کے قیام اور وہاں کے بیماروں کی علاج کا انتظام مہیا کرے اور اس جانکاہی اور محنت و مشقت کے عوض میں کسی سے سوائے اسکے اور کچھ نہ مانگے کہ وہ اسکے دارالشفا میں داخل ہوکر بیرونی ناپاکیوں اور گندگیوں سے بچے رہیں اور اسکے علاج اور دوائی سے مفت شفا حاصل کریں تو ایسے خیر خواہ کے درد اور اضطراب کا شکریہ ان کے پاس سوائے اسکے اور نہیں کہ اسی کے شفاخانہ پر پتھر پھینکتے ہیں اور اسی کو درد دکھ پہونچانے کے لیے ہر روز نئی نئی تجاویز ایجاد کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگرچہ دنیاداری کی قیدیوں سے بہت کم ایسی امید ہوسکتی ہے کہ وہ کسی مبشر سے بشارت کی خبر سنکر اس کا شکریہ ادا کریں کو عظمت کی اداؤں کے ساتھ پیغام الٰہی کو قبول کرنے کے لیے بادب کھڑے ہوجائیں تاہم اس اشتہار کے لکھنے والوں کی نیک نیتی کو مد نظر رکھکر ہمیں ایک دلی جوش پیدا ہوا ہے کہ ہم لوگوں کو اس بڑے معین المعذورین اور اسکے قائم کردہ عجائب خانہ سے آگاہ کردیں جو خود خالق زمین کے زبردست ہاتھوں سے بنایا گیا ہے +

پس سنو اے بیمارو اور کمزورو۔ اے ضعیفو اور ناداروں۔ اے مفلسو اور محتاجو کان لگا کر سنو کہ تمھارے لیے وہ نجات دہندہ جس کا انتظار مدتوں سے لگا ہوا تھا آخر ظاہر ہوگیا ہے اور اس نے تمھارے لیے ایک دارالامن بنایا ہے اس کا سایہ نام **احمد** (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسکا مقام دارالامن والامان **قادیان** ہے (بارک اللہ فیہ وحولہ) مبارک ہیں وے جو اسکی صحبت سے فیضیاب ہوکر انوار محمدی سے بہرہ ور ہوتے ہیں اس مقدس انسان نے مخلوقات الٰہی کی اعانت کے واسطے جو جو عظیم الشان سلسلے قائم کیے ہیں ان میں سے چند ایک کے نام بطور نمونہ کے میں اس جگہ درج کرتا ہوں۔

(۱) یورپ و امریکہ کی دنیا اس دھوکہ میں پڑی ہوئی تھی کہ یسوع ناصری اُنیس سو سال سے آسمان پر بیٹھا ہے اور وہی خدا ہے۔ اس مرسل من اللہ نے یسوع کی قبر شہر سرینگر میں دکھا کر آخری فیصلہ کردیا کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور انسانوں کی طرح دنیا میں اپنی عمر کے دن گذار کر ایک سو بیس برس کی عمر پاکر ملک کشمیر میں آکر فوت ہوگیا +

(۲) اور اسطرح سے ان لوگوں کو توجہ دلائی کہ وہ سچے معبود کی تلاش کریں اور پھر بین دلائل کے ساتھ ثابت کردکھایا کہ وہ سچا خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور قرآن شریف کی پیروی سے مل سکتا ہے۔

(۳) ہند کے ہندو اور خصوصاً آریہ جو ویدوں کے نادیدہ عاشق بنے پھرتے تھے انکو دیانند سرستی کی کتاب میں سے دو موٹی موٹی باتیں (ہزاروں کو چھوڑکر) غلط دکھلائیں ایک خالق کی نسبت اور ایک خالق کی مخلوق کی نسبت۔ خالق کی نسبت تو یہ کہ وہ ارواح وغیرہ کا خالق نہیں مادہ پہلے سے موجود تھا صرف جوڑ جاڑ کر اجسام طیار کیے۔ اور اسکا مخلوق سے کچھ تعلق بھی نہیں وہ اس سے ایسا الگ ہے جیسا گھوڑے سے سوار گھوڑے سے علیحدہ ہے اگر سوار مرجائے تو گھوڑے کا کوئی نقصان نہیں اسی طرح پرمیشور اگر فرض کرلیں فنا ہوجائے تو اس عالم کا کچھ نہیں بگڑ سکتا ہے۔

دوسری مخلوق کی نسبت وہ مسئلہ نیوگ ہے جسکی شرح کرتے بھی شرم آتی ہے۔ اور ویدوں کی حقیقت سے آگاہ کیا اور سمجھایا کہ پاک اور باغیرت مذہب سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں۔

(۴) ہمارے ملک کے سکھ سورما جو عالیجناب گورو نانک صاحب کے پیرو ہیں مگر کسی غلطی کیوجہ سے ہندوؤں کے ساتھ ملے جلے رہتے ہیں انکو حضرت باوا نانک صاحب کے چولہ شریف پر قرآن مجید کی آیات اور خصوصاً آیۂ کریمہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام لکھی ہوئی دکھا کر یہ سمجھایا کہ تمھارا گرو مسلمان تھا اور تمھاری نجات اسی میں ہے کہ اسلام قبول کرو۔

(۵) زمانہ کے تعلیم یافتہ لوگ جو انبیا کے معجزات اور خوارق کو ایک قصہ کہانی سمجھکر سلسلہ معجزات سے بالکل منکر ہوچکے تھے ان کو تازہ معجزات اور نشانات دکھا کر تمام انبیا کی صداقت پر نئے سرے مہر لگائی۔

(۶) اس زمانہ کے نئے سائنس داں جو بسبب کمی علم کے دہریت کیطرف جھک گئے تھے انکو نئے سر سے خدا دکھا کر اسکی طاقتور ہستی کا قائل کیا +

(۷) جو کمزور اپنی ناطاقتی کی وجہ سے اعمال صالحہ کی توفیق نہ پاسکتے تھے انکو اپنی دعا اور صحبت کی قوت سے کامیاب کیا

(۸) گورنمنٹ انگریزی جو آئے دن جہاد اور خونی مہدی کے عقائد اسلامیہ کے سبب مصائب و شدائد دیکھتی پڑتی تھی ان سب کو موقوفی جہاد اور آمد مہدی صلح جو کے ساتھ دور کردیا اور مسلمانوں کو باوجود عقیدہ جہاد کے گورنمنٹ کے ساتھ جو منافقانہ برتاؤ رکھنا پڑتا ہے اس سے انکو سبکدوش کرکے گورنمنٹ اور اسکے مسلمان رعایا کے درمیان مخلصانہ تعلقات پیدا کیے +

(۹) مسلمانوں کے درمیان مسائل پر جھگڑے تنازع ہوکر بہت سے فرقے بنگئے تھے ان سب جھگڑوں کو طے کرکے ایک درمیانی راہ قائم کی خیر الامور اوسطہا

(۱۰) فقرا و صوفیا زمانہ میں جو بدعات اور سلوک کی نئی اور جھوٹی راہیں طیار کیں اُن سب مفاسد کو دور کرکے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی مجلس اور عبادت اور معاشرت کا صحیح

جبتر صاحب کے حبتر انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۸

شیعوں کی بابت گالی گلوچ - سوانح حضرت عمر میں ص

روایتیں گندی اور ناپاک ہیں ان کا مفہوم سنڈاس میں پھینکنے کے قابل ہے ص۵ - سنڈل ذلیل اور خوار قوم ص۳۱ • انکی دینی اور دنیوی جتنی باتیں ہیں سب حد سے زیادہ ناپاک اور خراب ہیں سے زیادہ خراب اخلاق رکھنے والی کوئی قوم نہیں ہے ۳۴ - اسی کتاب کے ص۲۳ پر شیعی مجتہد کے حالات چشم دید سخت توہین آمیز بیان کیے ہیں - خلافت شیخین میں لکھا ہے شیعی احادیث مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ہیں وہ مجنون کی بکواس اور طوفان بے تمیزی ہیں صفحات - ۱۰۰ + چھچھوری احادیث ہیں نہ ان کا سر نہ پیر ہے اول سے آخر تک غلط ہیں ان کے مورخ بدنصیب ہیں جنکی روایتیں چڑے چڑیا کی کہانیاں ہیں ص۱۶ انکی روایتوں سے جنون اور بدحواسی پائی جاتی ہے ۳۰ - اسی طرح حیات اعظم کے ص۱۲ پر شیعوں کو بہت ناپاک الفاظ سے یاد کر کے لکھا ہے کہ شیعوں کے ملا جو رکن سمجھے جاتے ہیں وہ متعہ کی آڑ میں ..... اپنی بہو بیٹیوں سے خرچی کمواتے ہیں وغیرہ وغیرہ -

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

مقدمہ تفسیر ص۱۶ مولوی ازلی بدنصیب - حیات سعدی ص۳ - ۴۰ - شریر ملانے بڑا ناہنجار بدذات ظالم ملانے اپنی بدذاتی سے باز نہیں آتے - حیات طیبہ ۱۰۶ - ملانے دماغ کبھی اس قابل نہیں کہ اتحاد سے کام کرے اسمیں خود پسندی بیجا تبختر غیر نتیجہ خیز بلا کی ہوتی ہے مولوی محبوب علی عجب شخص ہیں صرف یہی دو لفظ کفایت کرتے ہیں کہ وہ ملانے تھے کچھ ضرورت نہیں کہ تمام جہان کا رونا رونے بیٹھیں کہ وہ خود پسند تھے خر دماغ تھے متعصب اور کوتاہ اندیش ہیں حاسد اور مسلمانوں کے برباد کرنے والے تھے بس دو لفظی یہ کہدینا کافی ہے کہ وہ ملا نا پاک ملا تھا +

کرزن گزٹ مورخہ ۸ اگست ۹۹ء

یہ لکھنا فضول ہے نہ ہمیں اس سے غرض ہے کہ فلاں ساربان زادہ ہے فلاں باورچی زادہ ہے فلاں ترکوب ہے فلاں جولاہا ہے فلاں قصائی ہے فلاں سائیس ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ جو یہ مولوی کر رہے ہیں شریف آدمی کبھی نہیں کرتا جسکو دیکھو چار چار بیبیاں رکھتا ہے دستر خوان پر دیکھو وہ لطیف کھانے پاؤ گے کہ اچھے امیر کو نصیب نہیں غور میں سونے میں لوٹ رہی ہیں ہزاروں روپے کا جڑاؤ گہنا سر سے پاؤں تک پہنے ہوئے ہیں ایک لوٹ ہے کہ مولوی لوٹ رہے ہیں اور کوئی بھی نہیں پوچھتا -

۲۴ اگست ۹۹ء

انکی دنیوی حالت جیسی قابل رحم ہے اسی طرح دینی حالت قابل افسوس ہے وہ دن قریب ہے کہ موجودہ حالت سے پست ہوکر صفحہ ہستی سے مٹ جائیں عمامہ جبہ لمبا کرتا سب اسباب جہالت ہیں انھیں نالائقوں کی وجہ سے تعمیرات مساجد کا تمام ہند میں زور ہے اگر کل ہندی ایک سال کے اخراجات تعمیر مساجد کا اوسط لیا جاوے تو شاید ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ بڑھ جاوے -

۱۵ ستمبر ۹۹ء + ایک مولوی بھی ایسا نہیں جسمیں دنیا طلبی ذاتی اغراض اور دغا نہ ہو -

یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء - یہ مولوی دجال اور ابدی جہنمی ہے

۲۴ ستمبر ۹۹ء بیدین کذاب فریبی دغا باز عبدالرحیم عبدالدینار دین فروش دشمن اسلام انکو منہ سے کبھی کلمہ خیر نہیں نکل سکتا ہے - کون کمبخت شخص ہوگا جو ہماری ان باتوں سے دل تنگ ہوگا - کون بدنصیب مسلمان ہوگا جسے ہماری یہ باتیں اچھی نہ معلوم ہوں گی +

۱۵ اکتوبر ۹۹ء لعنت ہے تیرے اسلام پر تف ہے تیرے دھوکے کی وضع پر تیرے ولیوں کی صورت پر +

کار شیطان میکند نامش ولی
گر ولی اینست لعنت بر ولی

یہ قصائی ہیں رہزنان دین و ایمان ہیں +

۲۴ اکتوبر ۹۹ء دین فروش ظالم رہزنان دین و ایمان - غارت کنان دین - مولویوں کی لال بجھکڑ تمام عمر حرام کے لقمے کھا کھا کر گذر گئے درحقیقت یہ ڈاکو ہیں دن دہاڑے لوٹتے ہیں انھیں ہرگز مسلمان نہ سمجھو بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن ہیں اور دین کو برباد کرنا چاہتے ہیں

یکم نومبر ۹۹ء - مسلمانوں کی جانوں پر بجلی ٹوٹ پڑی یہ جاہل ناہنجار بے ادب دشمنان دین ہیں ناپاک ہیں - دستے جلا ہے قصائیوں کے پیشوا بنکر غضب ڈھا رکھا ہے مسلمانوں کو یہ دشمنان دین اسلام برباد کر رہے ہیں نفس پرستی اور عیاشی کے لیے چار چار بیویاں کر رکھی ہیں -

۱۵ نومبر ۹۹ء ان سے زیادہ ناکارہ فضول دغا باز و مکار دین فروش ڈاکو کوئی نہیں انپر جلاہا کا غضب ٹوٹے ایک جلاہا تانا بانا تننے تننے ایک دھنا روئی دھنکتے دھنکتے یا ایک قصائی بکری ذبح کرتے کرتے لمبی داڑھی بڑا عمامہ ٹخنوں سے اونچا پاجامہ ٹخنوں تک کرتہ ہاتھ میں پانسو دانوں کی تسبیح لے کے اٹھ کھڑا ہوا اور حضور انور کے مسند مبارک کی توہین کرے مسلمانوں کو لوٹ کر گھر بھرے اسے کیونکر پیشوا بنا لیں - الہی ان دشمنان دین ملانوں کا بیج مارا جاوے -

۲۴ نومبر ۹۹ء اس سے بدتر کوئی گروہ دنیا کے پردہ پر پیدا نہیں ہوا ان ابدی جہنمیوں نے اسلام جیسے مذہب کی درگت کر دی ہے ۲۴ دسمبر ۹۹ء ڈوب مریں چینی بھر پانی میں خدا انھیں غارت کرے -

۲۳ - اپریل ۱۹۰۰ء مولوی برباد کن مذہب اور رخنہ انداز دین ہیں - ۸ جولائی ۱۹۰۰ء انکا باوا آدم نرالا ہے ان کے خیالات محسوسات معاشرت تمام دنیا سے علیحدہ ہے جو چیز اوروں کے لیے لحم خنزیر اور حرام مطلق ہے وہ ان کے لیے شیر مادر ہے یہ گردن زدنی ہیں - ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء اے بدنصیب مولویو تم حشر میں کیا جواب دو گے اے ڈاکو تو لوٹو لوٹو لوٹو اے ڈاکو لوٹو اے ابدی جہنمیو لوٹو امت کے غریب امرا تمہارے ہی حصہ میں ہیں لوٹو اے اسلام کے جانی دشمنو یہ ڈاکوؤں قصائیوں لٹیروں کا گروہ ہے -

یکم ستمبر ۱۹۰۰ء - ازلی جہنمی ہیں انھوں نے غضب ڈھا رکھا ہے ناتراشیدہ جاہل مطلق ذلیل ہیں + ہم جو کچھ لکھ رہے ہیں انمیں اس سے بھی وہ چند عیب ہیں یہ انتہا درجے کے سنگدل ظالم بدکار حلال و حرام میں فرق نہ کرنے والے ہیں - صفت جوزید بن یزید مغفور بارگاہ صمدی حرام کے لقمے کھا کھا کر پلے ہیں نہ ان کی نماز قبول نہ روزہ گروہ شیاطین ہیں سانپ اور سانپوں کے بچے ہیں بندہ شکم ہیں

(باقی)

ایک سابق مخبر کی یادگار

ذیل میں ہم ایک خط درج کرتے ہیں جو کہ ہمارے احمدی بھائی مولوی حسن علی صاحب مرحوم و مغفور واعظ اسلام ساکن پٹنہ نے اپنے ایک دوست کے نام لکھا تھا جسمیں انھوں نے اپنے دوست کو حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دی ہے چونکہ مولوی صاحب مرحوم مشہور و معروف آدمی تھے اور اکثر لوگوں کو آپ پر حسن عقیدت تھی اسلیے ایک شہادت کی اظہار کی نیت سے ہم اسکو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

مولوی صاحب مرحوم نے ایک کتاب تائید حق کے نام سے بھی تصنیف فرمائی ہے جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی تائید اور آپ کی پاک تاثیرات کا تذکرہ کیا ہے

روحانی برادر۔ سلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ

میرے دل میں ایک خیال گذرتا ہے جسمیں آپکی کیا رائے ہے جیسی رائے ہو اس سے مطلع فرمائیے +

میں حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب کو سچے دل سے امام الوقت مانتا ہوں افسوس کہ علمائے پنجاب و ہندوستان نے ابھی تک حضرت کے امام ہونے کو نہیں مانا ہے لیکن وہ وقت آنیوالا ہے کہ وہ ضرور اس صداقت کو قبول کرینگے + اسکو یہ بات منظور ہے کہ یہ آہستہ آہستہ پھیلے +

مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لینے سے لوگ رکتے ہیں کہ مجھکو بہت بڑا مالی نقصان پہونچنے والا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کی حماقت ہے حق کے لیے کچھ قربانی کرکے آدمی کا کبھی نقصان نہیں ہوتا + میں اسکول کا ہیڈ ماسٹر تھا سو روپیہ ماہوار کی آمدنی تھی اسکو میں نے حق یا اللہ کے لیے چھوڑا۔ اللہ کے فضل و کرم سے مجھکو ایسا نفع ہوا کہ کچھ عرض نہیں کر سکتا اللہ نے ہر طرح سے فارغ البال اور خوشحال رکھا اور میری ذات سے بہت سے آدمیوں کو فائدہ پہونچایا کئی شہروں میں یتیم خانے جاری ہوئے مدرسے قائم کیے گئے اسکول کھولے گئے وغیرہ وغیرہ اب کی دفعہ میں نے واعظ کی شہرت کو حق پر قربان کیا لیکن دیکھیے گا کہ اللہ اب کی دفع بھی میرے ساتھ ہے۔ اے میرے پیارے بھائی آپ معتبرات عدالت میں پھنسے رہتے ہیں اسلیے آپ کو موقع نہیں ملا کہ خدا کی طرف رجوع ہو کر اس مسئلہ کو معلوم کرتے کہ حضرت مرزا صاحب کا مقام کیا ہے اور ان سے کیا کام ہونے والا ہے +

میں نے ایک کتاب حضرت مرزا صاحب کے دعوی کی تصدیق میں حال میں تصنیف کی ہے قریب نصف کے لکھ چکا ہوں باقی کو لکھنا ہے آپ سے سوال یہ ہے کہ از برلہ مہربانی ایک کام آپ کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ مطبع ریاض ہند والے کو بلا کر دریافت کریں کہ حضرت کی تصنیف کردہ کتاب شہادة القرآن کے حروف و کاغذ پر اگر پانچسو کتابیں چھپواؤں تو وہ ایک روپیہ میں کتنے جزوں کے حساب سے چھاپ سکتے ہیں اگر ہزار جلدیں چھاپی جائیں تو ایک روپیہ میں کتنی جلدیں چھاپی جا سکتی ہیں۔ کاغذ ویسا ہی ہونا چاہیے اور حرف بھی ویسا ہی ہو کتاب غرض عمدہ چھپے غالباً دس جزکی کتاب ہوگی ممکن ہے کہ کچھ زیادہ ہو جائے کیا آپ اس کے پروف شیٹ دیکھنے کا اور صحیح چھپوانے کا بوجھ اپنے اوپر گوارا کر سکتے ہیں اگر کتاب فروخت ہوگئی تو اسکی آمدنی سے ایک حصہ میں آپ کی محنت کے لیے ضرور دوں گا۔ لیکن کسقدر دوں گا اسکو مجھپر چھوڑیے۔ اللہ کے فضل و کرم سے آٹھ برس کے جلد میں سارے ہندوستان میں میرے بہت سے دوست پیدا ہو گئے ہیں۔ مجھکو اللہ سے امید ہے کہ وہ ضرور میری کتاب کو لیں گے اور انکیں تو بہت سے بگڑ جاینگے لیکن بہتیرے خوش بھی ہونگے اور فائدہ بھی اٹھائیں گے + میرے دل میں یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ ایک رسالہ ماہواری جاری کروں جس میں نصیحت و پند کی باتیں ہونگی وہ رسالہ الوار الاسلام آپنے دیکھا ہے ویسا ہی ہوگا + غرض وہی رسالہ ہوگا صرف صورت و شکل بدل جائے گی اس ماہواری رسالہ میں جناب حضرت مرزا صاحب اور جناب حکیم نورالدین صاحب کے مضامین رہا کرینگے + انشاء اللہ تعالے رسالہ عمدہ ہوگا +

لیکن پہلے کتاب فروخت ہوے تو اسی کی آمدنی سے یہ بندوبست کیا جائے گا۔ اس ماہواری رسالہ کے لیے آپ اگر منظور کریں تو امرتسر میں چھپے اور آپ اسمیں صحت وغیرہ کا بندوبست کریں +

کبھی کبھی تو میرے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ امرتسر آکر آپ سے ان سب باتوں میں صلاح و مشورہ کرتا لیکن دور اسقدر ہے اور آمد و رفت کا خرچ اسقدر درکار ہے کہ ہمت نہیں ہوتی ہے +

غرض ان سب باتوں کا جواب جس قدر جلد ممکن ہو عنایت فرمائیے گا لیکن خوب غور و فکر کرکے جواب لکھیے +

اللہ آپ کو اپنی محبت اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں روزانہ ترقی عطا کرے اور آپ کے بارے میں جو جو دعائیں اس کمترین کی ہیں ان کے قبول ہونے کا وقت آجاوے اور آپ کی ذات سے پنجاب میں کچھ کام اللہ تعالی لیوے آمین۔

بندۂ کمترین حسن علی عفی عنہ واعظ اسلام محلہ ام سرشہر بھاگلپور صوبہ بہار ۱۵ دسمبر ۱۸۹۷ء

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات جناب قاضی ضیاء الدین صاحب طاب اللہ ثراہ و جعل الجنة مثواہ

تصنیف منیف جناب حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری

ضیاء الدین مردی باخدا بود — بعلم و حلم کامل بیرما بود
زقوم خویش ہجرت بر خاکرد — بشہر قادیاں در امن جاکرد
دلش برحجۃ اللہ بر یقین بود — بہ بیعت ہم ز مردم سابقین بود
بایں خاطر محبت داشت با او — ازیں سو نیز حبی بود بی او
فزوں شد عمر او از شصت سالہ — ز ضعف و لاغری برگشتہ حالے
مرض غالب شدش از سہال آخر — کہ جاں با ذکر حق بسپرد ذاکر
بروز موت او بود میں لاہو — دلم از ہجر او بیتاب در شورہ
مرا حسرت بماند تا شب گور — نرفتم با جنازہ تالب گور
خدایا رحم کن با جان در بیشر — کہ کردہ جاں فدا بر مرشد خویش
نصیحت میکنم بیں ماندگا نرا — بصبر و شکر آں دلدادگا نرا
کہ برگفتار مہدی گوش دارید — دل و جاں با وفا ہم ہوش دارید
فزوں بر سیر دہ صد سیرت و یک بود — کہ جانش در جوار حق بیاسود

امام الوقت چوں خواندش جنازہ
بغفرو بخش زحق آمد اجازہ

اگر کوئی طاقت رکھے۔ تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھکر ہے

قول حضرة مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام

جلد ۳	ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - کو دار الامان قادیان سے شائع ہوتا ہے	نمبر ۲۷

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفی ما را امام و مقتدا / اندرین دین آمدہ از مادریم / ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست / بادہ عرفان ما از جام اوست / آن رسولی کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن / جان شد و باجان بدر خواہد شدن / ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست / آنچہ ما را وحی و ایمائی بود / آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بی او محال / اقتدای قول او در جان ماست / ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبر ہای معاد / ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد / آنہمہ از حضرت احدیت است / منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست / منکر آن مورد لعن خداست / معجزات انبیاء و سابقین / آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما / ہر کہ انکاری کند از اشقیاست / یکقدم دوری ازان روشن کتاب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب اقرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (سہ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ [illegible]

نوٹ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء کے ایام میں ۱۴ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر پورے سالوں کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو آپکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے۔ قادیانیہ

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی [illegible] مولوی معراج الدین حبیب کے شایع ہوا

معزز ناظرین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل ہے کہ ہمارا امام جسکی اطاعت کا جوا ہم نے اپنی گردن پر لیا ہے۔ وہ احسن سے احسن اخلاق کا بے نظیر اور اعلیٰ نمونہ ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ جبکہ وہ اس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور مظہر ہے۔ جس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے انک لعلیٰ خلق عظیم فرمایا ہے۔ سوءظن اس کے نزدیک تک نہیں پھٹکتا۔ ایسے ہی مجھے امید ہے۔ کہ آپ کے مطہر قلب اور دماغ بھی سوءظن جیسے مکروہ خیال سے پاک ہوں گے۔ اور البدر کی اشاعت میں جو غیر معمولی تعویق ہو رہی ہے۔ آپ اُسے میری غفلت اور کسل اور دیدہ و دانستہ لاپروائی پر ہرگز حمل نہ کریں گے۔ ہاں اگر آپ یہ کہیں۔ کہ میں نے اس امر میں سستی کی ہے۔ کہ تقویٰ کے جن اعلیٰ مدارج پر پہونچ کر مومن کی ہر ایک ضرورت کا کفیل اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک تنگی کیلئے مخرج پیدا کرنیکا وعدہ فرماتا ہے۔ وہ مدارج کامل طور پر حاصل نہ کئے۔ تو یہ آپ کا کہنا بے شک بجا ہوگا۔ اور اس خیال کیساتھ امید ہے کہ حقوق اخوۃ اس امر کا تقاضا کریں گے۔ کہ آپ دردِ دل سے میرے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس خدمت کی بجا آوری کے لئے ہر ایک پہلو سے مجھے طیار کر دیوے اور حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات اور دیگر ضروری خبریں اور حالات مقررہ وقت پر آپ کی خدمت میں پہونچتی رہیں۔

ان تمام کمزوریوں کو بذات خود محسوس کر کے میں نے البدر نمبر ۲۱ میں ایک آرٹیکل فرض منصبی میں نقص کے عنوان سے دیا تھا۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ نے اُسے مطالعہ فرمایا ہوگا اور بہ حیثیت ایک مومن ہونے کے حسن ظن سے کام لیکر میری اُس گذارش کو واقعات حقہ پر مبنی خیال کیا ہوگا جس قدر شاف کیفرورۃ کو میں نے اسمیں بیان کیا ہے۔ عمدہ اور کافی انتظام کے لئے واقعی اُسی قدر شاف کیفرورۃ ہے اور میں اسی کوشش میں ہوں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی نصرۃ شامل حال ہوئی۔ اور حسب مراد انتظام ہو گیا۔ تو سالہا سال سے جو شکایت قادیانی اخباروں کی بے قاعدگی کی چلی آتی ہے وہ رفع ہو جاوے گی۔

آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اخبار کے اجراء کیوقت جو عہد کلمات طیبات کے ضبط کرنے اور پہونچا دینے کا میں نے کیا تھا۔ وہ عہد تو بذات خود سچا تھا۔ مگر ناتجربہ کاری پر ضرور مبنی تھا۔ کیونکہ مجھے اخبار کی ضروریات اور اس کے انتظام کی حقیقت کا علم نہ تھا۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔

اگر ہوتا تو انشاءاللہ بغیر کامل انتظام کے میں اس سلسلہ کو جاری نہ کرتا۔ اور اس طرح ابتلا کا موقعہ نہ مجھے اور نہ آپ کو پیش آتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا ہر ایک فعل حکمت سے خالی نہیں ہے جن اغراض کے لئے میں نے قادیان میں ہجرۃ کی ہے۔ تجربہ ہوا ہے۔ کہ ان ابتلاؤں نے بھی اُنکی تکمیل میں ایک دست باز کا کام دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا۔ اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ اس عسر کے بعد ضرور کوئی صورت یسر کی پیدا ہو جاویگی۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کبھی کسی سے کوئی کام بگڑ جاتا۔ تو آپ بجائے رنجیدہ ہونے کے فرمایا کرتے۔ فعل ما قدر۔ یعنی جو ہونا تھا ہو چکا۔ اور کبھی رنج و غم کا اثر بھی آپ پر نہ پایا جاتا۔ پس ہم بھی اُس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں۔ اور گذشتہ ناکامیوں اور بے ترتیبیوں کو نظر انداز کر کے آئندہ کے لئے خدا سے بذریعہ دعا کے مدد مانگتے ہیں۔ کہ وہ کامل انتظام کے وسائل اور اسباب اپنے فضل سے بہم پونچا دیوے۔ آپ بھی اسمیں ہماری مدد فرماویں۔ اور کارخانہ کے استحکام پائیداری اور مستقل انتظام کے لئے جو جو احسن اور اکمل تجاویز آپ کے ذہن رسا میں غور و فکر اور دعا کے بعد اللہ تعالیٰ القا کرے اس سے اس خاکسار کو اطلاع دیویں

یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک عمل کا ثواب عنداللہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جبکہ اس میں للہیت اور خلوص نیت ہو اور مقصود نوع انسان کو عموماً اور اپنے دینی بھائیوں کو خصوصاً فائدہ پہونچانا ہو۔ اگر یہ مقصد اور علت غائی ہوگی۔ تو اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کریگا۔ ہم اپنے نفس کی باریک شرارتوں اور مکر و فریب سے اور اپنی غلطیوں کے بُرے نتائج سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس کے فضل کے امیدوار ہیں (محمد افضل)

دو مسکین احباب نے البدر کی مفت خریداری کی درخواست کی ہے چونکہ کارخانہ کو اسقدر وسعت نہیں کہ مفت دے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ذی وسعت احباب میں سے کوئی دو صاحب انکی قیمت ادا کر کے عنداللہ اجر حاصل کریں۔

نوٹ ۔ خبروں کا سلسلہ آجکل اسلئے بند ہے۔ کہ مضامین کی ترتیب کا کوئی انتظام نہیں۔ اخبار کا کچھ حصہ پیشتر و سنجات سے لکھایا جاتا ہے اور کچھ کہیں سے اسلئے وقت پر جو مضمون طیار آتا ہے وہ طبع کر دیا جاتا ہے۔ انشاءاللہ مکمل انتظام پر پھر وہ سلسلہ شروع ہوگا۔

المنصور نام کا ایک ماہوار رسالہ ہمارے احمدی بھائی منشی محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس مصنف شہادت آسمانی و اعجاز احمدی وغیرہ کے اہتمام سے دہلی سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا پہلا نمبر دفتر البدر میں بھی بھیجا گیا ہے۔ اس کے ٹیٹل پیج کے دوسرے ورق پر ایک عمدہ نظارہ بنا کر اس میں حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھوٹی سی عکسی تصویر دیگئی ہے۔ جس کا عکس بہت ہی مدہم آیا ہے اور باقی اوراق میں احمدی مشن کی تائید میں مضامین ہیں مصنف کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طریق سے بعض کتابیں کسر صلیب کی تائید میں ہدیہ ناظرین کی جاویں۔ ایک ورق طب کا بھی ہے۔ جس میں اغذیہ کے افعال اور خواص دیگئے ہیں اس کی قیمت سالانہ عہ ہے۔ ۲۲×۱۸ کی چھوٹی تختی پر ۲۰ صفحہ کا رسالہ اس قیمت میں گراں نہیں ہے۔ خدا کے فضل سے احمدی جماعت کا میدان تو اسقدر وسیع ہے کہ اگر کئی اخبارات اور رسالے بھی نکلیں تو کافی طور پر اُن کی سمائی ہو سکے۔ مگر نا معلوم کہ آیا جماعت کی غفلت ہے یا ہم لوگوں کی نیت میں کچھ خلل ہے کہ نفسانی اغراض شامل ہو کر ہماری ترقی کا سدِ راہ ہو جاتے ہیں کہ جس قدر اخبار اور رسالے نکلے ہیں۔ ایک تو اُن میں سے بند ہو گیا۔ اخبارات کو ابھی تک یہ نصیب نہوا کہ ناظرین کی شکایتیں رفع اور مہتمموں کی دلی آرزوئیں پوری ہوں اس سے بڑھکر اور کیا کہ میگزین جیسے دینی خادم اور مجاہد کے استحکام کے لئے خود حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کو قلم برداشت کرنا پڑا۔ اس لئے اس لحاظ سے کہ ایک احمدی دوست نے مثل ہمارے اپنے اوقات کو ایک رنگ میں احمدی جماعت کیخدمت میں صرف کرنا چاہا ہے اور المنصور کے ذریعے سے احمدی پبلک کے رعب اور اثر کو بڑھانیکی کوشش کی ہے۔ ہم تہ دل سے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ کم از کم اس کا ایک ایک نمونہ منگوا کر دیکھ لیں اور حتی الوسع اسکی ربوبیت کے کفیل ہوں اور اپنی کنار عاطفت میں اُسے جگہ دیں۔ اور اپنے اور احمدی ہمعصروں کی تجربہ کی بنا پر مصنف کو یہ کہتے ہیں کہ وہ نیت میں خلوص اور خدمت دین کے ارادہ سے محض ابتغاء لوجہ اللہ اس بار کو اٹھاویں۔ اور انتظامی مشین کا ہر ایک کیل پرزہ درست کر لیں۔ ہم تو ناتجربہ کاری سے خود بھی بعض ابتلاء کا نشانہ ہوئے۔ ناظرین کو شکایت کا موقعہ بھی دیا۔ مگر وہ ایسا نہ کریں۔ من نکردم شما حذر بکنید۔ ہم سردست اس قدر اس پر لکھنا کافی خیال کرتے ہیں اور جوں جوں اسکی عمر بڑھی اور ہم زندہ رہے تو پھر دوسرے موقعہ پر ریویو کرتے کون سی دیر ہے۔

نوٹ۔ چونکہ میں دوران مقدمہ میں حضرۃ مسیح موعود کے ہمراہ گورداسپور ہوتا ہوں۔ اخبار عدم موجودگی میں چھپتا اور شائع ہوتا ہے۔ اسلئے اگر کوئی غلطی ہو جاوے تو معاف فرماویں۔ گذشتہ اخبار میں جو مضمون تعدد ازدواج پر سید محمود مرحوم کی رائے کے عنوان سے چھپا ہے وہ ہم نے اخبار آصفی مدراس سے لیا تھا۔ مگر کاتب

ملفوظات احمدیہ

۳۰ جون بمقام گورداسپور

طعام اہلکتاب پر فیصلہ کن تقریر

امریکہ اور یورپ کی حیرت انگیز ایجادات کا ذکر ہو رہا تھا اسی میں یہ ذکر بھی آ گیا کہ دودھ اور شوربا وغیرہ جو کہ ٹینوں میں بند ہو کر ولایت سے آتا ہے بہت ہی نفیس اور ستھرا ہوتا ہے...... اور ایک خوبی اُن میں یہ ہوتی ہے کہ اُنکو بالکل ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔ دودھ تک بھی بذریعہ مشین کے دوہا جاتا ہے۔ اسپر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے **فرمایا**

چونکہ نصاریٰ اس وقت ایک ایسی قوم ہو گئی ہے جس نے دین کی حدود اور اُسکے حلال و حرام کی کوئی پروا نہیں رکھی اور کثرت سے سور کا گوشت انمیں استعمال ہوتا ہے اور جو ذبح کرتے ہیں اُسپر بھی خدا کا نام ہرگز نہیں لیتے بلکہ جھٹکے کی طرح جانوروں کے سر جیسا کہ سنا گیا ہے علیحدہ کر دیے جاتے ہیں اسلیے شبہ پڑ سکتا ہے کہ بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو اُنکے کارخانوں کے بنے ہوئے ہوں اُن میں سور کی چربی اور سور کے دودھ کی آمیزش ہو اسلیے ہمارے نزدیک ولایتی بسکٹ اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنے بالکل خلاف تقوے اور ناجائز ہیں۔ جسحالت میں کہ سور کے پالنے اور کھانے کا عام رواج ان لوگوں میں ولایت میں ہے تو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ دوسری اشیائے خوردنی جو کہ یہ لوگ طیار کر کے ارسال کرتے ہیں انمیں کوئی نہ کوئی حصہ اسکا نہ ہوتا ہو۔

اسپر ابو سعید صاحب المعروف عرب صاحب تاجر برنج رنگون نے ایک واقعہ حضرت اقدس کی خدمت میں یوں عرض کیا کہ رنگون میں بسکٹ اور ڈبل روٹی بنانے کا ایک کارخانہ انگریزوں کا تھا وہ ایک مسلمان تاجر نے قریب ڈیڑھ لاکھ روپے کے خرید لیا جب اُس نے حساب و کتاب کی کتابوں کو پڑتال کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سور کی چربی بھی اس کارخانہ میں خریدی جاتی رہی ہے دریافت پر کارخانہ والوں نے بتلایا کہ ہم اسے بسکٹ وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر یہ چیزیں لذیذ نہیں ہوتیں اور ولایت میں بھی یہ چربی ان چیزوں میں ڈالی جاتی ہے۔

اس واقعہ کے سننے سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خیال کس قدر تقویٰ اور باریک بینی پر تھا۔ لیکن چونکہ ہم میں سے بعض ایسے بھی تھے جنکو اکثر سفر کا اتفاق ہوتا ہے اور بعض بھائی افریقہ وغیرہ دور دراز امصار و بلاد میں اب تک موجود ہیں جنکو اس قسم کے دودھ اور بسکٹ وغیرہ کی ضرورت پیش آ سکتی ہے اس لیے اُنکو بھی مدنظر رکھکر دوبارہ اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا گیا اور نیز اہل ہنود کے کھانے کی نسبت عرض کیا گیا کہ یہ لوگ بھی اشیاء کو بہت غلیظ رکھتے ہیں اور اُنکی کڑاہیوں کو اکثر کتے چاٹ جاتے ہیں۔ اسپر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے **فرمایا** کہ ہمارے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے جس میں شبہ نہ ہو اور از روے قرآن مجید کے وہ حرام نہ ہو ورنہ اسکے یہی معنی ہونگے کہ بعض اشیاء کو حرام جانکر گھر میں تو نہ کھایا مگر باہر نصاریٰ کے ہاتھ سے کھا لیا اور نصاریٰ پر ہی کیا منحصر ہے اگر ایک مسلمان بھی مشکوک الحال ہو تو اُسکا کھانا بھی نہیں کھا سکتے مثلاً ایک مسلمان بیمار ہے اور اُسے حرام و حلال کی خبر نہیں ہے تو ایسی صورت میں اُسکے طعام یا طیار کردہ چیزوں پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے اسی طرح ہم گھر میں ولایتی بسکٹ ہرگز نہیں بلکہ ہندوستان کی ہندو کمپنی کے منگا لیا کرتے ہیں

عیسائیوں کی نسبت ہندوؤں کی حالت ہی اضطرار ہے کیونکہ یہ کثرت سے ہم لوگوں میں مل جل گئے ہیں اور ہر جگہ انہیں کی دوکانیں ہوتی ہیں اگر مسلمانوں کی دوکانیں موجود ہوں اور سب شے وہاں ہی مل جاوے تو پھر البتہ ان سے خوردنی اشیاء نہ خریدنی چاہییں۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک اہل کتاب سے غالباً مراد یہودی ہی ہیں کیونکہ وہ کثرت سے اُس وقت عرب میں آباد تھے اور قرآن شریف میں بار بار خطاب بھی انہیں کو ہے اور صرف توریت ہی کتاب اُس وقت تھی جو کہ حلت اور حرمت کو مفصل بیان کر سکتی تھی اور یہود کا اُسپر اس امر میں جیسے عملدرآمد اُس وقت تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔ انجیل کوئی کتاب نہیں ہے۔ اسپر ابو سعید صاحب موصوف نے عرض کی کہ اهل الکتب میں کتاب پر الف لام بھی اسکی تخصیص کرتا ہے جس سے یہ مسئلہ اور بھی واضح ہو گیا +

(واضح ہو کہ یہودی لوگوں کا کھانا بہت پاکیزہ اور شرعی آداب کے موافق پکا ہوا ہوتا ہے۔ اُن کا ذبیحہ وغیرہ سب ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کہ ہمارا۔ سور سے ان کو ویسی ہی نفرت ہے جیسی ہمیں اسلیے ان لوگوں کی ایسے کھانوں کو انشراح صدر سے کھا لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ایڈیٹر)

دجال شخص واحد بھی ہے

ہمارے محترم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کی کہ دجال کے متعلق جو کچھ حضور نے بیان فرمایا ہے وہ بالکل حق ہے لیکن ایک دفعہ میرے ذہن میں یہ بات گذری کہ دجال ایک شخص واحد بھی گذرا ہے اور اسوقت جو دجال موجود ہے وہ اُس کا ظل اور اثر ہے کیونکہ موجودہ عیسویت دراصل وہ عیسویت نہیں ہے جو حضرت مسیح نے تعلیم کی بلکہ یہ پولوس کا مذہب ہے جس نے ہر ایک حرام کو حلال کر دیا اور کفارہ وغیرہ کے مسئلہ کی بدعت ایجاد کی اور اُس کی ایک آنکھ بھی تھی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اُسکا حلیہ بیان کیا ہے ممکن ہے کہ مکاشفہ میں آپ کو وہی دکھایا گیا ہو اور اُسی کے متبعین نے ہی یہ تمام ایجادیں کی ہیں تو اُسکو بدجالانہ صفت اور کارنامہ کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

تقدیر معلق اور مبرم

صدقات و خیرات سے بلا کے ٹلنے کا ذکر ہوا۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہاں یہ بات ٹھیک ہے اسپر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تقدیر کے دو حصے کیوں ہیں تو جواب یہ ہے کہ تجربہ اسبات پر شاہد ہے کہ بعض وقت سخت خطرناک صورتیں پیش آتی ہیں اور انسان بالکل مایوس ہو جاتا ہے لیکن دعا و صدقات و خیرات سے آخر کار وہ صورت ٹل جاتی ہے پس آخر یہ ماننا پڑتا ہے کہ اگر معلق تقدیر کوئی شے نہیں ہے اور جو کچھ ہے مبرم ہی ہے تو پھر دفع بلا کیوں ہو جاتا ہے اور یہ دعا و صدقہ و خیرات وغیرہ کوئی شے نہیں ہے۔ بعض ارادے الٰہی صرف اسلیے ہوتے ہیں کہ انسان کو ایک حد تک خوف دلایا جاوے اور پھر صدقہ و خیرات جب وہ کرے تو وہ خوف دور کر دیا جاوے۔ دعا کا اثر مثل نر و مادہ کے ہوتا ہے کہ جب وہ شرط پوری ہو اور وقت مناسب مل جاوے اور کوئی

نقص نہ ہو تو ایک امر ٹل جاتا ہے اور جب تقدیر مبرم ہو تو پھر ایسے اسباب دعا کی قبولیت کے بہم نہیں پہنچتے طبیعت تو دعا کو چاہتی ہے مگر توجہ کامل میسر نہیں آتی اور دل میں گداز پیدا نہیں ہوتا۔ نماز سجدہ وغیرہ جو کچھ کرتا ہے انہیں بدمزگی پاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجام بخیر نہیں۔ اور تقدیر مبرم ہے۔

اس مقام پر ایک نے عرض کی کہ جب نواب محمد علی خان صاحب کا صاحبزادہ سخت بیمار ہوا تھا تو جناب کو اس قسم کا الہام ہوا کہ تقدیر مبرم ہے اور موت مقدر ہے لیکن پھر حضور کی شفاعت سے وہ تقدیر مبرم ٹل گئی۔ آپ نے **فرمایا** کہ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی لکھتے ہیں کہ بعض وقت میری دعا سے تقدیر مبرم ٹل گئی ہے اس پر شارح شیخ عبد الحق محدث دہلی نے اعتراض کیا ہے کہ تقدیر مبرم تو ٹل نہیں سکتی پھر اسکے کیا معنی ہوئے۔ آخر خود ہی جواب دیا ہے کہ تقدیر مبرم کی دو اقسام ہیں ایک مبرم حقیقی اور ایک مبرم غیر حقیقی جو مبرم حقیقی ہے وہ تو کسی صورت سے ٹل نہیں سکتی ہے جیسے کہ انسان پر موت تو آتی ہے اب اگر کوئی چاہے کہ اس پر موت آوے اور یہ قیامت تک زندہ رہے تو یہ نہیں ٹل سکتی۔ دوسری غیر حقیقی وہ ہے جس میں مشکلات اور مصائب انتہائی درجہ تک پہونچ چکے ہوں اور قریب قریب نہ ٹلنے کے نظر آتے ہیں اُسکا نام مجازی طور پر مبرم رکھا گیا ہے ورنہ حقیقی مبرم تو ایسی ہے کہ اگر کل انبیا بھی ملکر دعا کریں کہ وہ ٹل جاوے تو وہ ہرگز نہیں ٹل سکتی۔

الہام — **فرمایا** کہ صبحکو یہ فقرہ الہام ہوا ”خدا تیری ساری مرادیں پوری کردے گا۔“

فرشتوں کا ذکر چل پڑا کہ یہ خواب میں ہمیشہ خوب صورت لڑکوں کی صورت و شکل میں نظر آتے ہیں۔ اسپر حضور علیہ السلام نے اپنے چند ایک سابقہ رویا بیان فرمائے۔ جنکو ہم اس نیت سے درج کردیتے ہیں کہ انہیں سے اگر کوئی شائع نہیں ہوا تو اب ہو جاوے۔

رویاء ایک فرشتہ ایک چبوترہ پر بیٹھا ہے اور ایک عجیب روٹی نان کی مثل چمکتی ہوئی اس کے ہاتھ میں ہے وہ روٹی بہت ہی عمدہ اور اعلیٰ قسم کی نظر آتی ہے مجھے وہ روٹی دیکر کہتا ہے کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لیے ہے۔ اس رویا کو عرصہ قریباً ۳۰ سال کا ہوگیا ہوگا۔

رویاء ثانی۔ فرمایا ایک فرشتہ کو میں نے ۲۰ برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اسکی مثل انگریزوں کے تھی۔ اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اُس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اُسنے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔ یہ رویا کوئی ۲۵ برس کا ہوگا۔

عبرت — عادت اللہ یہی ہے کہ جب انسان امن کے زمانہ میں ہو اور وہ گذر جاوے اور اس اثنا میں اس کوئی رجوع خدا کیطرف حقیقی اور اخلاص سے نہ کیا ہو تو پھر خطرناک زمانہ میں واویلا مچانا اُسکے کام نہیں آیا کرتے۔ یہ تو وہی فرعون کی مثال ہوئی کہ جب ڈوبنے لگا تو کہا کہ اب میں موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لایا مشکل یہ ہے کہ دنیا داروں کو اُن کے اپنے سلسلوں اور پیچ در پیچ معاملات سے ہرگز فرصت نہیں ہے کہ وہ روح کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور خدا کا خوف بھی محسوس کریں اگر کچھ خوف ہے تو گورنمنٹ کا اور اُمید ہے تو اسباب سے یا اپنے مکر و فریب سے اس زمانہ میں جو توکل کا نام لے وہ دیوانہ اور مخبوط الحواس ہے اُسکا نام مسلوب العقل رکھا جاتا ہے۔

یہ انسان کی خوش قسمتی ہے کہ قبل از نزول بلا وہ تبدیلی کرے لیکن اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا اور اُسکی نظر اسباب اور مکر و حیلہ پر ہے تو سوائے اسکے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کرے اور کیا انجام ہوگا ہو سکتا ہے کیونکہ مرد گھر کا کشتیبان ہوتا ہے اگر وہ ڈوبے گا تو کشتی بھی ساتھ ہی ڈوبے گی اسی لیے کہا **الرجال قوامون علی النساء** اُسی کی رستگاری کے ساتھ اُسکے اہل و عیال کی رستگاری ہے اور **ولا یخاف عقبٰھا** سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کو اُنکے پس ماندوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے اُس وقت اُسکی بے نیازی کام کرتی ہے۔

۳ر جولائی ۱۹۰۴ء
مقام قادیان شریف

شام کا وقت تھا بعد نماز مغرب مختلف بلاد سے جو لوگ زیارت اور بیعت سے شرفیاب ہونیکے لیے آئے ہوئے تھے مثل پروانہ حضرت پر گر رہے تھے اکثر حصہ اُن میں سے دیہات والوں کا تھا جگہ کی تنگی اور مردمان کی کثرت دیکھکر بعض نے کہا کہ لوگو پیچھے ہٹ جاؤ حضرت جی کو تکلیف ہوتی ہے اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کسکو کہا جاوے کہ تم پیچھے ہٹو جو آتا ہے اخلاص اور محبت لیکر آتا ہے سیکڑوں کوس کے سفر کرکے یہ لوگ آتے ہیں صرف اس لیے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو۔ اور انہیں کی خاطر خدا تعالیٰ نے سفارش کی ہے اور فرمایا ہے **ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس** یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے کہ جنکے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور اُن کو چنداں علم بھی نہیں ہوتا خدا تعالےٰ کا فضل ہی انکی دستگیری کرتا ہے کیونکہ امیر لوگ تو عام مجلسوں میں خود ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک اُن سے با اخلاق پیش آتا ہے اسلیے خدا تعالیٰ نے غریبوں کی سفارش کی ہے جو بیچارے گمنام زندگی بسر کرتے ہیں۔

وجودی کہاں سے پیدا ہوئے — ایک شخص نے سوال کیا کہ ہمارے شہر میں وجودی فرقہ کے لوگ کثرت سے ہیں اور ذبیحہ وغیرہ انہیں کے ہاتھ سے ہوتا ہے کیا اُسکا کھانا حلال ہے کہ نہیں۔ **فرمایا** کہ بہت تجسس کرنا جائز نہیں ہے موٹے طور پر جو انسان مشرک یا فاسق ہو اُس سے پرہیز کرو عام طور پر اسطرح تجسس کرنے سے بہت سی مشکلات در پیش آتی ہیں جو ذبیحہ اللہ کا نام لیکر کیا جاوے اور اُسمیں اسلام کے آداب مدنظر ہوں وہ خواہ کسی کا ہو جائز ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وجودی پیدا کہاں سے ہوئے قرآن شریف اور اسلام میں تو انکا پتا نہیں ملتا مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو صرف دھوکا لگا ہوا ہے جو راستباز اکابر گذرے ہیں وہ اصل میں فنا نظری کے قائل تھے اسکے یہ معنی ہیں کہ انسان ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون میں توجہ اللہ کی طرف رکھے اور اسقدر فانی اسمیں ہو کہ گویا اور کسی شے کی قدرت اور حرکت بذاتہ اُسے نظر نہ آوے ہر ایک شے کو فانی جانے اور اسقدر تصرف الٰہی اُسے نظر آوے کہ بلا ارادہ الٰہی کے اور کچھ نہیں ہو رہا۔ اسی مسئلہ میں غلطی واقع ہو کر آخر فنا وجودی تک نوبت آگئی اور یہ کہنے لگے کہ سوائے خدا کے اور کوئی شے نہیں ہے اپنے آپکو بھی خدا ماننے لگے۔ اس خیال سے یہ مذہب

ہوا پھیلا ہے۔ کہ فنا نظری کے شوق میں اولیا اللہ سے ایسے کلمات نکلے ہیں کہ جنکی الٹی تاویل کرکے یہ وجودی فرقہ بن گیا ہے۔ فنا نظری تک انسان کا حق ہے کہ محبوب میں اور اس میں کوئی جدائی نہ سمجھے اور من تو شدم تو من شدی۔ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم دیگری کا مصداق ہو۔ کیونکہ محب اور محبوب کا علاقہ فنا نظری کا تقاضا کرتا ہے۔ اور یہ ہر ایک سالک کی راہ میں ہے کہ وہ محبوب کے وجود کو اپنا وجود جانتا ہے

طاعون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے

اکثر لوگوں سے گفتگو اور ملاقات کے موقعہ پر یہ سوال سننے کا اتفاق ہوا ہے کہ طاعون کی نسبت پیشگوئیاں قادیان اور احمدی جماعت کے متعلق ہے۔ انسے یہ امر واضح نہیں ہوتا کہ عام پبلک کے لئے بھی کوئی نشان ہوسکیں۔ انسے صرف احمدی جماعت روحانی فائدہ اٹھا سکتی ہے مثلاً انی احافظ کل من فی الدار میں بھی الا الذین علوا بالاستکبار ایک ایسی شرط ہے جو پبلک کے لئے نشان نہیں ہے۔ جو آدمی مرگیا مرزا صاحب کہہ سکتے ہیں وہ متکبر تہا یہ صرف جماعت کو تنبیہہ ہوئی۔ اور اگر دار سے چار دیواری مراد لیجائے تو یہ شرط وہاں ہی ساتھ لگی ہوئی ہے اور انی احافظک کا جو الہام ہے اسسے ذہن اسطرف منتقل ہوتا ہے کہ ممکن ہے خاص دار میں کوئی کیس ہوجائے اور ہم نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی بھی طاعون سے مرے ہیں اور قادیان میں بھی طاعون آئی۔ اگرچہ اسدفعہ کوئی احمدی تو وہاں فوت نہیں ہوا لیکن اس امر کی بھی کوئی پیشگوئی نہیں ہے کہ قادیان میں طاعون سے کوئی احمدی نہ مریگا اسلئے انہ اوی القریہ بھی کوئی نشان نہ رہا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے دافع البلاء صفحہ ۵ پر لکھا ہے "کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تہا اب دیکھو تین برس سے یہ ثابت ہورہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے۔ یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔ دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہورہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آجتک جو شخص طاعون زدہ باہر سے آیا وہ بھی اچھا ہوگیا" یہ عبارت مرزا صاحب نے انہ اوی القریہ کی تشریح میں لکھی ہے جسسے ظاہر ہے کہ انکے نزدیک انہ اوی القریہ کے معنے یہی ہیں کہ قادیان میں طاعون نہ ہوگی۔ حتے کہ کوئی کیس بھی نہ ہوگا پھر صفحہ ۶ پر الہام ہے ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ اسکا ترجمہ خود مرزا صاحب نے صفحہ ۷ پر یہ کیا ہے "خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے" پس اب پتہ نہیں لگتا کہ طاعون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے۔ نہیں معلوم کہ آپ اسکی کیا تاویل کرسکتے ہیں۔

مذکورہ بالا سوال کا جواب گو ہم نے مختصر طور پر اسی وقت دیدیا جب سوال سنا۔ لیکن چونکہ اکثر احباب پر یہ سوال پیش ہوتا ہوگا اسلئے مفصل طور پر اپنی قلم سے شایع فرماتے ہیں یہ ظاہر کرنا بھی بعید از مصلحت نہیں ہے کہ طاعون کے متعلق جو کچھ ہم لکھ رہے ہیں وہ ہماری ذاتی رائے اور خیال ہے اور کسیکو حق نہیں پہونچتا کہ ان تمام آرٹیکلوں کو وہ حضرت مرزا صاحب کیطرف منسوب کرے اگر حضرت مرزا صاحب خاص طور پر اپنی قلم سے اسکے متعلق شایع فرماوینگے تو آپکا اسم گرامی اسکے نیچے درج ہوا ہوگا

سو واضح ہو کہ خدا تعالےٰ کا وہ کلام جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا وہ بالکل برحق ہے اسمیں کبھی تخلف نہیں ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کوئی عبارت اپنی طرف سے تحریر فرماتے ہیں تو اسکا نام الہام الٰہی نہیں ہوسکتا۔ وہ زیادہ سے زیادہ آپکی رائے اور اجتہاد ہے جسمیں غلطی کا امکان ہے۔ ہاں وہ عبارت جسکو آپ نشان قرار دیویں وہ بطور سند کے پیش ہوسکتی ہے۔ جیسے کہ کشتی نوح میں حضرت اقدس نے بعض عبارات لکھکر انکے مضمونکو نشان قرار دیا ہے اور اپنے منجانب اللہ ہونیکی دلیل گردانا ہے جنکو ہم انشاء اللہ اپنے موقع پر درج کرینگے۔

طاعون کی نسبت جو الہامات متعلق احمدی جماعت و قادیان۔ دافع البلاء میں ہیں اگر انکو یکجائی نظر سے دیکھا جائے تو بہت ہی واضح طور سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ طاعون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے۔ دافع البلاء کے صفحہ ۵ پر الہام ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ انہ اوی القریہ۔ درج ہے جسے حضرت مرزا صاحب نے خدا کی وحی کہا ہے اسکے آگے ۵ سطور میں اسکے معنے بیان فرما کر آگے جو عبارت اب دیکھو سے شروع ہوتی ہے اور جسے معترض نے پیش کیا ہے وہ الہامی عبارت نہیں ہے اور نہ اسکا ترجمہ ہے بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل و انعام کا بیان ہے جو اسوقت تک بلا کسی خصوصیت کے عام طور پر قادیان اور اہالیان قادیان کے شامل حال رہا۔ اور اس بیان کی ضرورت اسلئے تہی کہ اسے پڑھکر قادیان کے احمدی اور غیر احمدی باشندے خدا کی نعمت کا شکر کریں اور انکو جتلانا مقصود تہا اگر تم لوگ اپنی حالت کو تغیر نہ کروگے تو یہی فضل تمہارے شامل حال رہے گا۔ اسلئے صفحہ ۶ کی سطر ۲ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے بڑہ کر کوئی اور ثبوت ہوگا کہ جو باتیں آج سے ۴ برس پہلے کہی گئیں تہیں وہ پوری ہوگئیں۔ گویا ایک طرح سے یہ اس امر کی پیشگوئی تہی کہ اگر قادیان کے لوگ اپنے ما بانفسھم کو بدل دینگے تو طاعون کا نشانہ ہونگے۔ اس لئے یہ عبارت مذکورہ بالا الہام سے کسی طرح بہی متضاد نہیں ہے اور مضمون "قادیان اور طاعون" میں ہم نے ثابت کیا ہے کہ طاعون کا اصل باعث آریہ صاحبان کا اعتدا ہے جسکی وجہ سے الہام الٰہی نے دوسرے رنگ میں ظہور فرمایا ہے پھر اسی صفحہ ۵ پر انہ اوی القریہ کے معنے کرتے ہوئے لفظ تباہی پر ایک حاشیہ دیکر آپنے لفظ اوی کے معنے کہول دئے ہیں جسسے ایک سلیم الفطرت انسان سمجھ سکتا ہے کہ مطلق نفی طاعون کی پیشگوئی جیسے کہ معترض نے پیش کردہ عبارت سے ثابت کرنا چاہا ہے ہرگز نہیں ہے ورنہ ۵ سطور کے اندر ہی اندر دو مختلف اور متضاد مضمون کی عبارتیں کسطرح جمع ہوسکتی تہیں۔ اسے اوی کے معنے جو حاشیہ میں کئے گئے ہیں وہ معترض کے استنباط کو غلط ثابت کررہے ہیں۔ اصل الہام جو طاعون کے متعلق ایک بڑا نشان ہے وہ ہمارے خیال میں لولا الاکرام لہلک المقام ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ قادیان میں اس قسم کی طاعون ہرگز نہ پڑیگی۔ جو اسے ویران کردے اور شل کھنڈرات کے بنادے جیسے کہ ہم البدر نمبر ۱۹-۲۰- جلد ۳ میں ثابت کرچکے ہیں۔ رہا الہام ماکان اللہ لیعذبھم و انت فیھم۔ اس میں بھی عذاب سے خاص عذاب مراد ہے کیونکہ آنحضرت صلعم کو بھی یہی الہام ہوا تہا اور آپ ابہی مکہ میں ہی تہے کہ سخت قحط پڑا جسسے کہ لوگوں نے ہڈیاں پیس کر گذارا کیا پس اسسے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی موجودگی میں کوئی عذاب کسی قسم کا قادیان کے لوگوں پر نہ ہوگا۔ بلکہ اسسے مراد وہی عذاب ہلاکت ہے جسکا ذکر لولا الاکرام لہلک المقام میں ہے پس اب جبکہ ہم ان تینوں الہاموں انہ اوی القریہ۔ لولا الاکرام لہلک المقام اور ماکان اللہ لیعذبھم کو یکجا ملاکر دیکھتے ہیں تو یہ بات بڑی واضح طور سے معلوم ہوجاتی ہے کہ اصل نشان قادیان اور طاعون کے بارے میں یہی ہے کہ وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا۔ اوی میں جس پناہ کا ذکر ہے وہ ہلاکت اور بالکل تباہی سے پناہ ہے۔ اور ماکان اللہ لیعذبھم میں جس عذاب کی نفی ہے وہ عذاب ہلاکت کی نفی ہے۔ جو کچھ معنے ان ہرسہ الہامات کے کئے ہیں انکی سمجھ۔ اسطرح سے بھی بہت جلدی آسکتی ہے کہ تینوں الہامات اور لفظ اوی کے معنے جو حاشیہ پر ہیں یہ تمام ایسی عبارتیں ہیں جو کہ بالکل ایک ہی وقت ایک ہی جگہ پر لکھی ہوئی ہیں اور سب کو لکھنے والا ایک ہی شخص ہے اسلئے یہ خیال کرنا کہ انمیں آپس میں نقیض ہے پرلے درجہ کی نادانی ہے۔ دافع البلاء کے صفحہ ۵-۱۰ یہ سب الہامات ہیں اسلئے یہ محال ہے کہ اسکے معنے ایک سطر میں تو کچھ لکھتا اور اس سے چلکر اگلی سطور میں لکھدیا اور پھر مصنف بہی ایسا جو کہ دنیا کے اختلاف کیواسطے آیا ہوا اور موجودہ غلطیوں اور فسادوں کا رفع کرنا اسکا فرض منصبی ہو۔ اور مسلم ہو قادیان کے متعلق الہامات کا فیصلہ تو اوپر ہوچکا جسسے کہ قادیان کے متعلق طاعون کی کیا پیشگوئی ہے جماعت کا حال اسکی نسبت ہم کشتی نوح پر عبارات ذیل میں نقل کرکے دکہاتے ہیں جس سے نسبت پیشگوئی اظہر من الشمس ہے۔

ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کرکے دکھلا دے (کشتی نوح صفحہ ۲ سطر ۲)

(۲) اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کیسے ہی مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہینگے (کشتی نوح صفحہ ۲ سطر ۱۳-۱۱)

(۳) مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے کہ نسبتاً و مقابلتہً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اسنے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جسکی نظیر نہیں (کشتی نوح صفحہ ۴ سطر ۱۲)۔

(۴) میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہینگے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو انمیں پائی جاویگی اسکی نظیر کسی گروہ میں قائم نہ ہوگی۔ کشتی نوح صفحہ ۴ سطر ۱۶۔

(۵) بطور نشان الہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بڑھیگی اور خارق عادت ترقی کریگی اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائیگی۔ (کشتی نوح صفحہ ۵ سطر ۱) مذکورہ بالا پیشگوئیاں جماعت کی نسبت بہت کھلی کھلی ہیں اور انسے صرف ایک اندھا ہی انکار کرسکتا ہے۔ اگر کسیکو یہ خیال ہو کہ انمیں بھی تاویل کی گنجائش ہے تو اسکا فیصلہ بھی آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ جسطرح اور جن الفاظ میں حضرت مسیح موعود عم نے پیشگوئیاں کی ہیں اسی طرح انکا کوئی مکفر اور مکذب جو کسی فرقہ یا مذہب یا گروہ کا پیشوا ہو انکا مد مقابل بنکر انہی الفاظ میں پیشگوئی کرے۔ اگر ان الفاظ میں کوئی ایسی گنجائش ہے کہ بصورت نہ پورے ہونے پیشگوئی کے حضرت مسیح موعود اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو دہی فائدہ انسے وہ بھی اٹھا سکے گا اور اسطرح سے حق اور باطل کے درمیان ایک فرق بین لوگوں کو معلوم ہو جاویگا صرف اعتراض اور نکتہ چینی سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ذرا اسکی مثل تو بنا کر لاؤ تا پتہ لگے کہ جھوٹے کا منہ کالا ہوتا ہے کہ نہیں۔

اب اسکے بعد ہم ایک اور عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں جو کہ بہت کھلی کھلی روشن ہے اور جسمیں کسی تاویل کی کسی طرح بھی گنجائش نہیں ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی احافظک خاصہ ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ آپ طاعون سے خصوصیت سے محفوظ رکھے جاویں گے۔ اب ذرا اللہ غور کرکے دیکھو کہ ایسی ایک وقت میں جبکہ موت کا بازار گرم ہے۔ اور ٹڈیوں (مکڑیوں) کی طرح لوگ مر رہے ہیں کیا کوئی شخص جرأت سے کہہ سکتا ہے کہ میں ضرور طاعون سے محفوظ رہونگا۔ اگر یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی اور کھلی کھلی پیشگوئی نہیں ہے۔ یا اگر یہ تو پھر عام بات ہے تو پھر چاہئے کہ آپکے مقابلہ میں کوئی شخص ایسے ہی دعوے سے یہ کہدیوے کہ مجھے بھی خدا نے طاعون سے محفوظ رکھنے کی خبر دی ہے اور میں اس سے اطلاع پاکر کہتا ہوں کہ میں ضرور محفوظ رہونگا اور طاعون کی موت سے ہرگز نہ مرونگا۔

غرضیکہ

مذکورہ بالا بیانات سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چار پیشگوئیاں شایع کی ہیں

اول - یہ کہ آپ کا وجود باجود طاعون سے محفوظ رہے گا

دوم - یہ کہ احمدی جماعت نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملوں سے محفوظ رہیگی۔

سوم - یہ کہ قادیان طاعون سے تباہ و برباد ہرگز نہ ہوگی کہ لوگ آسے آکر کھنڈرات کی شکل میں پاویں۔

چہارم - یہ کہ طاعون کے ذریعہ سے احمدی جماعت بڑھیگی اور خارق عادت ترقی کریگی۔

مَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

ناظرین کو معلوم ہے کہ آجکل طاعون کی آمد آمد جس قریہ یا مقام پر ہوتی ہے وہاں کے لوگ اسکے دفعیہ کیلئے اپنے اپنے اعتقاد اور خیال کے مطابق صدقہ و خیرات شروع کرتے ہیں۔ ہندو سانڈوں کو نکال لیتے ہیں مسلمان مل مل کر دعائیں کرتے ہیں۔ پیر پرست اقوام اپنے اپنے پیروں سے مشرکانہ رنگ میں اسکا علاج دریافت کرتے ہیں۔ قبر پرست قبروں پر حصول مراد کیلئے جاتے ہیں بت پرست اقوام بتوں کی پوجا طرح طرح سے کرتے ہیں حالانکہ یہ اصل علاج طاعون کا نہیں ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ دعا اور صدقہ اور خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور خدا تعالےٰ مضطر کی دعا سنتا ہے جیسے کہ اسکا وعدہ ہے امن یجیب المضطر مگر اس وعدہ میں وہ لوگ مخاطب ہیں جو کہ محض ابتلا کے طور پر عذاب میں مبتلا ہوں۔ لیکن اسوقت جو عذاب طاعون آیا ہے وہ بطور سزا کے ہے نہ بطور ابتلا کے۔ تا کہ اللہ تعالےٰ اسکے برگزیدوں اور اسکی کلام اور احکام کی جو بیحرمتی کیگئی ہے اور بجائے تعظیم کے توہین کو روا رکھا گیا ہے اسکی پاداش لوگوں کو دی جاوے بعض لوگوں کو یہ خیال گذر سکتا ہے کہ ہم نے کبھی بیحرمتی اور توہین نہیں کی۔ تو انکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تعظیم بھی تو نہ کی۔ پس ایک شئے جو کہ قابل قدر ہے اسکی قدر نہ کرنی اور ایک مطاع جو کہ قابل اطاعت ہے اسکی اطاعت نہ کرنی بھی تو بذات خود ایک توہین ہے۔ علاوہ اسکے جو لوگ خود خدا تعالےٰ اور اسکے شعائر کی بیقدری اور بیحرمتی کرتے رہے اسمیں یہ لوگ قولی یا فعلی طور پر ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ اور اس قسم کے صریح ظلموں کو دیکھکر کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ محض اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی خاطر وہ مقابلہ کرتا بلکہ اگر کسی نے مقابلہ شروع بھی کیا تو اپنے نفسانی اغراض کی بنا پر۔ جو کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بذات خود قابل نفرین حرکت ہے۔ حضرت امام الزمان علیہ السلام کی تحریروں سے جیسے کہ معلوم ہوتا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ طاعون تو اسلئے آئی ہے کہ خدا تعالےٰ کو منوا دے اور طیب اور خبیث میں تمیز کرے۔ پس اگر یہ مشرکانہ دعاؤں اور صدقہ اور خیرات سے ٹل سکتی ہے جو کہ خدا تعالےٰ کی رضا اور آیت کے موافق ہرگز نہیں۔ تو پھر طیب اور خبیث میں کیا فرق ہو سکتا ہے

آداب دعا میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ دعا کرنے والیکے معاملات کیا بلحاظ اعتقاد کے اور عبادات کے اور کیا بلحاظ انسانوں کے تعلقات کے اللہ تعالےٰ کے ساتھ بالکل درست اور راست ہوں۔ اسکے اکل و شرب میں کوئی حصہ محرمات کا نہ ہو۔ اب دیکھو کہ جو لوگ مل مل کر دعائیں کرتے ہیں انکی زندگی کیسی ہے کیا انہوں نے ناجائز اور ظالمانہ وسایل آمدنی کے ترک کر دیئے۔ یا محض خدا کی رضا کیخاطر اپنے نفسوں اور شکموں کو اسلئے بھوکا رکھا کہ ان کو حلال روزی میسر نہیں۔ بلکہ اسی طرح رشوت۔ سود۔ خیانت اور دوسرے حرام ذرایع سے پالا ہوا گوشت اور پوست لیکر خدا کی بارگاہ میں اسلئے حاضر ہونا چاہتے ہیں کہ خدا انکی دعا قبول کرے۔ اسی طرح شیعہ اور سنی۔ پیر پرست اور قبر پرست۔ مقلد اور غیر مقلد سب اپنے اپنے عقیدوں پر جم کر خدا سے دعا قبول کروانا چاہتے ہیں۔ جن سے اسکی ذات اور صفات پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جو ذوالفضل ہے اور ہمیشہ سے اپنے برگزیدوں پر انعام و اکرام کرتا رہا ہے اور آڑے وقت پر دین اسلام کی مدد کرتا رہا ہے۔ اسکی نسبت اب لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ازمنہ سابقہ میں تو اسکو یہ قدرتیں حاصل تھیں مگر اب نہیں اسکے فضل و کرم کا دروازہ شیعوں کے نزدیک تو بارہ اماموں تک محدود ہو گیا۔ مقلدوں کے نزدیک اربعہ امام تک پیر پرستوں اور قبر پرستوں کے نزدیک اس حی قیوم کی قدرتیں ان مردوں نے چھین لیں جنکا سوائے ہڈیوں ۴۴

...نے اور کوئی نشان ... زمین پر موجود نہیں ہے۔ ... اب خود دیکھو اور خود سوچو کہ جب تمہارے نزدیک خدا کی یہ قدرت اور عظمت ہے اور تم نے اسے محدود کر دیا ہے ......

احاطۂ تلبیسِ اعداء

گورداسپور

فرمایا ۔ جن کو اللہ تعالیٰ دنیا مین تکالیف دیتا ہے اور جو لوگ خود خدا کیلئے دکھ اٹھاتے ہین ۔ ان دونوں ...دا تعالیٰ آخرت میں بدلہ دیگا ۔ دنیا تو چلنے کا مقام ہے ۔ رہنے ...ین ۔ اگر کوئی شخص سارے سامان خوشی کے رکھتا ہے ...شی کا مقام نہیں یہ سب آرام اور دکھ ختم ہونیوالے ہین ...س کے بعد ایک ایسا جہان آنیوالا ہے ۔ جو دائمی ہے ...اس مختصر جہان میں انسانی بناوٹ میں فرق اور کمی ...یکھ کر دوسرے جنم کے گناہوں اور عملوں پر محمول ...ہین وہ غلطی پر ہین وہ یہ معلوم نہیں کرتے کہ آخرۃ ...جہنم آنیوالا ہے ۔ اور جن کو خدا تعالیٰ نے پیدائش میں ...عطاء کیا ہے ۔ اور جن لوگون نے اپنے آپ کو خود بخود ...امندی حاصل کرنے کے لئے دکھوں مین ڈالدیا ...بنون کو وہان چلکر اس کا بدلہ ملیگا ۔ یہ جہان تو ...جہان ہے اور ایسے موقع حاصل کرنے کے ... جن سے خدا راضی ہو ۔

...ن لوگ اپنے عملون سے خدا کو راضی کرتے ...ے آپ کو تکالیف مین ڈالکر خدا کو راضی کرتے

...ا کے دو خدمت گار ہین ۔ ایک کو وہ ایسے کام ...تا ہے ۔ کہ جہان اس کو سواری ملسکتی اور ...اور ٹھنڈا ہے اور ہر طرح کا آرام ہے ...کار کو ایسی طرف روانہ کرتا ہے ۔ جس راستہ ...ملتی اور نہ سایہ ہے ۔ بلکہ پیدل چلنا اور سخت ...کا سامنا ہے ۔ مگر وہ جانتا ہے ۔ کہ جس کو ...ں کو اتنا ہی بدلہ اور عوض خدمت دونگا ...خدمت گارون کو اپنے سفر پر کیا اعتراض ...ے اندھے اپاہج ۔ غریب ۔ فقیر ...الی نے پیدا کئے ہیں ۔ ان کو جبکہ ...چلکر بدلہ ملنا ہے ۔ تو کیا ضرورۃ ہے کہ ہم ...وراس بڑے اور حقیقی جنم سے اعتراض ...نے دیئے ہین وہ تو ثواب حاصل کرنیکو ...کرنے والا ہے ۔ تو کسی کو کسی طرح ...اور دیتا رہے گا پس اپاہج اور اندھے ...ملقت کا بدلہ قیامت میں ملجائیگا ۔ ...شخص شاہی گھر مین پیدا ہوا ہے ...و نشاط مہیا ہیں یہ وہ باریک ...بنون میں مبتلا ہے اور وہ

شخص جو گدائی اور فقیری حیثیت میں بھیک مانگتا پھرتا ہے ۔ ایسے سکھوں میں ہو کہ جو اس امیر زادے کو کبھی میسر نہیں ۔ پھر کیا کہیں دولت والے کو یہ حکم دیا ہے کہ اس سے عیاشی کر بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ غریب بھائی کیطرح عبادت کر ۔ بہرحال یہ دنیا چند روزہ ہے ۔ انسان کیا سمجھتا ہے ۔ کہ میری عمر کسقدر ہے ۔ جنم کی ننکی بات کو قبول کرنا عقل کا کام ہرگز نہین ۔ انسان جب پیدا ہوتا اور اپنی عمر طبعی پوری کر کے مرجاتا ہے ۔ تو کبھی کسی نے اس شخص کو اس جہان میں واپس آتے ہوئے نہیں دیکھا ۔ مثلاً بڑے بڑے عالم اور فاضل مرجاتے ہیں تو انہوں نے واپس آکر کبھی نہین بتلایا کہ میں نے پچھلے جنم مین فلان علم حاصل کیا تھا ۔ ہزارون جنم پائے اور علم و عمل حاصل کرتا رہا ۔ مگر جب واپس آئے تو وہ پہلے علم و عمل ضائع ہوتے رہے ۔ جس طرح وہ واپس آکر سب علوم بھلا دیتا بلکہ یہان کا پہلا آنا بھی اس کو یاد نہیں رہتا تو وہ وہان کیا رکھیگا اور نجات کس طرح حاصل کریگا ۔ جو لوگ تناسخ کے قائل ہین وہ کہتے ہیں کہ مکتی گیان سے ہوگی ۔ مگر کروڑ دفعہ کے جنم سے ایک حرف تک ان کو یاد نہیں رہتا اور جب آتا ہے ۔ خالی ہاتھ ہی آتا ہے ۔ کچھ تو ساتھ لاوے اگر کچھ بھی ساتھ نہین لاتا تو گیان کیا ہوا ۔ غرض جس طرح ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص کے ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے ہین دم بند ہو گیا ہے ۔ آنکھیں پتھرا گئی ہین ۔ اور روح رخصت ہو گیا ہے ۔ اسی طرح تم اس کے واپس آنے کا ثبوت پیش کرو ۔ تو ہم مان لیتے ہین ۔ واپس آنے کا ثبوت تو یہی تھا کہ اپنے کسی گیان کو ساتھ لے آتا ۔ مگر یہ بیہودہ خیال ہے کہ وہ کسی گیان کو ساتھ لاوے ۔ پس بغیر ثبوت کے ہم کیسے مان سکتے ہین ۔ بڑا مولوی اور بڑا پنڈت بن کر اس جگہ سے رخصت ہوا تھا ۔ واپس آن کر کچھ بھی یاد نہین جب وہان جاکر سب کچھ بھول آتا ہے تو کس طرح معلوم ہو کہ یہ دوسرا جنم لیکر آیا ہے ۔ اگر صرف اس کمی بیشی کو پورا کرنے کے واسطے جنم ماننا ہے تو ہم یون کیون نہ مان لین کہ جس طرح یہان تکلیف اٹھاتا ہے ۔ اسی طرح کیا وہ خدا تعالیٰ اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ بدلا عطا نہیں کرسکتا ۔ مثلاً دیانند مرگیا ہے اگر آجاوے تو ہم اس کو اس طرح شناخت کرسکین گے کہ ستیارتھ پرکاش یا وید کا کچھ حصہ ہمیں پڑھ کر سنا دیوے ۔ پڑھا ہوا آدمی تو اگر بھینس کی شکل میں بھی آجاوے تو چاہیے کہ وہ بھینس بھی طوطے کیطرح بولے ۔ ہاں سوفیون نے بھی یہ لکھا ہے ۔ ؎

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام
ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

مگر اس کے کچھ اور معنی ہین ۔ یعنی جب انسان خدا تعالیٰ کیطرف ترقی کرنے لگتا ہے تو پہلے اس کیحالت بہت ابتر ہوتی ہے جس طرح ایک بچہ آج پیدا ہوا ہے تو اسمین صرف دودھ چوسنے ہی کی طاقت ہوتی ہے اور کچھ نہیں ۔ پھر جب غذا کھانے لگتا ہے ۔ تو آہستہ آہستہ غصہ ۔ کینہ ۔ خود پسندی ۔ نخوۃ ۔ علیٰ ہذا القیاس سب باتیں اسمیں ترقی کرتی جاتی ہین ۔ اور دن بدن جون جون اسکی غنائیت بڑھتی جاتی ہے ۔ شہوات اور طرح طرح کے اخلاق ردیہ اور اخلاق فاضلہ زور پکڑتے جاتے ہین اور اسیطرح ایک وقت پر ایک پوری کمال انسانی پر پہونچتا ہے اور یہی اس کے جسمانی جنم ہوتے ہین ۔ یعنی کبھی کتے کبھی سور کبھی بندر کبھی گائے کبھی شیر وغیرہ جانوروں کے اخلاق اور صفات اپنے اندر پیدا کرتا جاتا ہے گویا کل مخلوقات الارض کی خاصیت اس کے اندر ہوتی جاتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کیساتھ سلوک کا راستہ چاہیگا تو یہ ساری خاصیتیں اس کو طے کرنی پڑینگی اور یہی تناسخ اصفیاء نے مانا ہے اور اس کا اسلام اور اس کا قرآن بھی اقراری ہے غالباً یہی تناسخ ہنود میں تھا مگر بے علمی سے دھوکہ لگ گیا اور سمجھ الٹی ہوگئی مگر دنیا مین جس بات کو کوئی شخص مان بیٹھا ہے وہ اس کو چھوڑ نہین سکتا ورنہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ راستی کو دریافت کرکے ناراستی کو چھوڑ دیتے ۔ مگر یہان ضد و تعصب اور ہٹ دھرمی ماننے نہیں دیتی ۔

مکھیان شہد بناتین ریشم کا کیڑا ریشم بناتا ۔ موتی کا کیڑا موتی بناتا بیل گھوڑے گائے جونک وغیرہ ہر ایک چیز انسان کیواسطے فائدہ مند ہے ۔ اگر سب چیزین اتفاقی ہین اور خدا تعالیٰ نے حکمت سے پیدا نہیں کین تو پھر ایک وقت پر اپنا جسم پورا کرکے کل گائیں کل مکھیان ۔ کل گھوڑے وغیرہ سب جانور انسان بن جانے چاہیین ۔ تو پھر یہ چیزین اور بعض ایک وقت آنے پر دنیا سے نابود ہو جانی چاہیین ۔ مگر جب تک انسان موجود ہے ان چیزون کی اشد ضرورۃ ہے ۔ پانی اور ہوا مین بھی کیڑے ہین پھلون اور اناجوں میں بھی کیڑے ہین ۔ جن کے بغیر انسان کبھی زندہ نہین رہ سکتا ۔ پس یا تو تناسخ مانو یا خدا کی حکمت مانو مگر چونکہ انسان کا ان چیزون کے سوائے ہرگز گذارہ نہیں ہو سکتا ہے معلوم ہوا کہ یہ ساری پیدائش حکمت الٰہی پر مبنی ہے ۔ والسلام ۔

(الحکم)

رسالہ ابطال الوہیت مسیح مصنفہ حضرت حکیم نور الدین صاحب ...الوسع ہوگی سے کارخانہ البدر مین چھپ رہا ہے امید ہے کہ کچھ نئے نکات اور مضامین اس مین ایزاد کئے جاوینگے ...قیمت ۲ ریا اس سے کم ہوگی

تذکرۃ الشہادتین ۔ بزبان پنجابی نظم ہو کر کارخانہ مین پہونچ گیا ہے ۔ عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا ۔ احمدی شعرا سے التماس ہے کہ اب اسے اردو زبان میں نظم فرماوین اور اس کیمتعلق کارخانہ سے خط و کتابت کرین

(محمد افضل)

حسین صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۹

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

[illegible] دین [illegible] دشمن اسلام رہزن ان سے زیادہ مفسد دنیا کے پردہ پر کوئی نہیں جہان کے کل [illegible] اور نیز یہی ایک طرف اور ایک ملانا ایک طرف [illegible] ناخدا ترس [illegible] گروہ شیطان پرست قوم [illegible] [illegible] زردی [illegible] ایسے ناپاک ذلیل اور وہ [illegible] ذلیل ترین ذلیل ہوتے ہیں کیا شک ہے۔ انکا [illegible] ناپاکی میں خنزیر سے بھی بدتر ہے۔

۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء مولوی نالائق حرام خور پیٹ کے بندے مفسد ملا ناخدا ترس محسن کش ظالم اور ناقص گروہ ازلی بدنصیب ابدی جہنمی شیطان مجسم ریاکار شریعت کو پیر و ں کے نیچے کچلنے والے خوک اور سگ سے بدتر ضمیمہ ہمراہ

۱۵ ستمبر ۱۹۰۰ء اگر ہمیں نوکیلے تیروں سے اڑایا جاوے تمام ممکن الوقوع عذاب ہم پر توڑے جائیں ایک ایک بوٹی ہماری کاٹ ڈالی جائے۔ دنیا کے سخت ترین عذاب ہم پر کئے جائیں۔ ہم انکو ابدی جہنمی حرام خور رخنہ انداز دین وغیرہ وغیرہ لکھے جاوینگے یہ مسلمانوں اور اسلام کی حمیت کے لئے ہم لکھتے ہیں۔

۲۲ ستمبر ۱۹۰۰ء موٹی [illegible] توندوں اور چکنے چپڑے کلوں کے ساتھ اینٹھتے ہوئے پڑے پھرتے ہیں۔

۸ اکتوبر ۱۹۰۰ء تف ہے تم پر اے مفسدو خدا لعنت کرے۔ دین فروشو انکا بیج مارا جاوے انکا ستیاناس ہو۔ ان پر تمام جہان کی پھٹکار پڑے۔ کائنات کے شریروں کا انتخاب ابلیس ملعون کے سعادتمند فرزند ملحدوں کی سرتاج مشرکوں کی [illegible] آدم ظالموں کی پیشرو چوروں کے رہبر ڈاکوؤں کے سرگروہ۔ تمام عالم کے غلاظتوں کا عطر شقی بے دین جہل مرکب کے مجسم صورت قہر خدا کے [illegible] تصویر نامنجار [illegible] خسر و جاؤں خود غرض بے حمیت بے غیرت نابکار بدنام کنندہ نکوے چند لوگوں کا مال غصب کرنیوالے ریاکاری سے دنیا کماتے ہیں حرام و حلال میں تمیز نہیں کرتے دلیلوں کی صورت بنا رکھی لیکن ہیں کائنات کے شیاطین کا خلاصہ کتنے ذلیل کمینے جولاہے چمار ملانے سید بن گئے ہیں۔ فرضی شجرہ نسب بنا کے اپنا نسب رسول صلعم تک ملا دیا۔ استغفر اللہ لعنت اللہ علی خارج النسب ولعنت اللہ علی داخل النسب فریب اور دغا بازی میں تمام عمر گذاری ملانوں میں شریف خون نہیں ہوتا۔ آپ تحقیق کریں گے تو کھل جائیگا۔ کہ کوئی باورچی ہے۔ کوئی جلاہا کوئی قصائی ہے۔ کوئی سائیس ڈوم دنیا پر ان نیچ قوموں نے جب علم پڑھ لیا۔ پھر وہ آپے میں کیوں رہنے لگے انکے دماغ ہفت آسمان پر ہو جاتے ہیں۔ خدا انکے اصر کو توڑے

۱۵ اکتوبر ۱۹۰۰ء

شریر النفس شیاطین نابکار ردی النفس کی فر[illegible] ملحد لعنتی ذلیل الانسان صورت شیاطین ابدی جہنمی نامراد بدنژاد بدکار ظالم جہنم کے [illegible] وارث ریاکاری میں شیطان کے پیر و مرشد جنکے کاموں سے شیطان بھی کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں ابدی جہنمی دشمن خدا و رسول رخنہ انداز دین مقہور بارگاہ صمدی ملحد و کافر ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں اگر کسی گھر میں کتا ہو۔ وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ مگر اب صورت دوسری ہے۔ اگر کسی ملانیکا کسی مکان میں گذر ہو گیا وہاں برکات الٰہی اور رحمت کے فرشتے قیامت تک نہیں آتے۔ یہ مکار اور ظالم ہیں ملانوں کے غلیظ گالیوں اور سخت تبرے بازی کو ہم خوشی اور فخر کے ساتھ سنتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ اپنے ہادی برحق کی سنت پچھلے تو ہمسے ادا ہو رہی ہے کافر ہیں اگر کچھ بھی ہمیں صدمہ ہو۔ اور مرتد ہیں اگر ان گالیوں کے جواب میں ہماری زبان سے گالیاں دینے والوں کے حق میں گالیاں نکلیں

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۰ء جہاں دیکھو نئے بہیس میں مثل شیطان کے جلوہ افروز ہیں

۸ اکتوبر ۱۹۰۰ء مولود کہلواؤ اور ضرور کہلواؤ مگر ملانیکو ایک پیسہ ندو۔

یکم اگست ۱۹۰۱ء

شیطان سیرت ملانے

۸ اگست ۱۹۰۱ء ۔ دنیا کے ذلیل ترین قوم جنہے ملانے انکو مولوی اور مولانا کے لقب سے نامزد کرتے ہیں۔ وہاں تیلی تنبولی جولاہے چمار دھوبی نائیوں دبگیوں قصائیوں [illegible] زرکوبوں گوٹے والوں کی اولاد میں جنہے [illegible] والدین نے سست سمجھکر گھر [illegible] اور مسجدوں کی روٹیاں کھا کھا کر فرعون بن گئے۔ تمام دنیا کے فریب چالباز یاروں کو جال میں پھنسانے کے کارروائیوں کا خاتمہ انہیں میں ہوتا ہے۔

۱۵ اگست ۱۹۰۱ء

شریر النفس پورے خبیث یہ اگست [illegible] کل مضامین میں اس قسم کے فقرے ہیں۔ کہ کل چاہیں کیونکہ بہت ہی سخت ہیں۔

---

۲۳ اگست ۱۹۰۱ء

بدباطن خود غرض شریر ملانے خبیث انداز دین خدا ۔ دشمن خیر الامم ۔ [illegible] زہر ملانی عبدالرحیم عبید الدین سچے وارث فرشتہ عذاب کے مجموعہ [illegible] قبلہ و کعبہ ظالم بددین ناخدا ترس یزید پلید ابدی جہنمی۔

۴ ستمبر ۱۹۰۱ء مفسد بے دین مع اپنے کل شیاطین کے انکے [illegible] پائینچے [illegible] ہوئیں لمبی [illegible] نیم ساق پاجامہ ٹخنوں تک کرتا پانسو دانوں کی تسبیح موجود۔ الرجیم کی صورت سمجھ اور ناپاک ملانا شریفوں کے پاس پڑھتے ہیں اکسیر درکرتا ہے۔ بجائے اسکے کہ مسجد میں پڑھنے کو بھیجا جاکر مثل زنانوں اور ہیجڑوں کے پھریں۔ زنانوں اور [illegible] ارذل ترین ہے۔ مگر ملانے کی صحبت سے پھر تمام شرمناک افعال اور قدرت کے بالکل مخالف بیانہ کر گزرتا ہے۔ بد [illegible] ملانے کے سپرد کرنے [illegible] سے شیطان الرجیم مع اپنے [illegible] کے توبہ توبہ کرتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۸

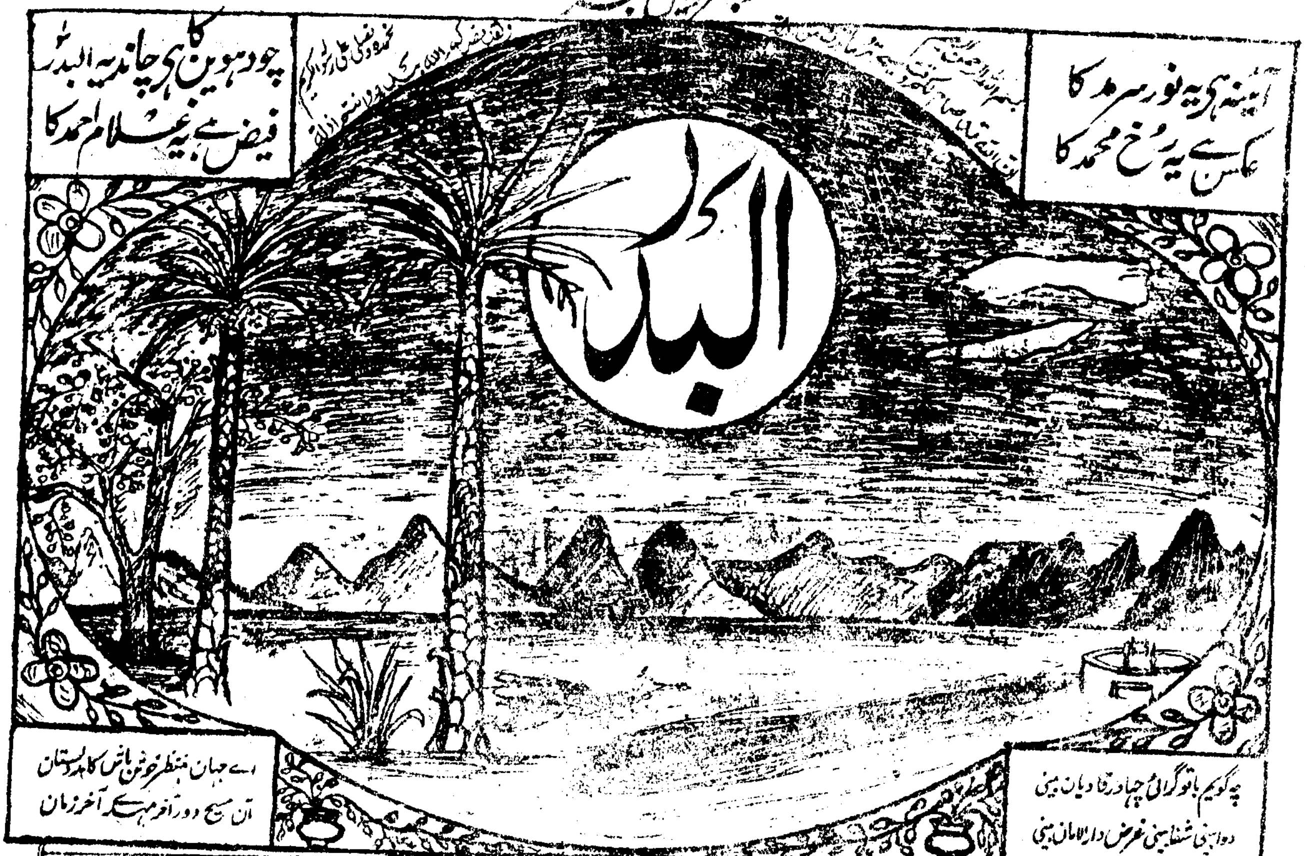

نمبر ۲۰	ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دار الامان قادیان سے شایع ہوتا ہے	جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعة کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست / بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن / جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بی او محال
از ملائک و از خبر ہائی معاد / ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ حق اند و راست / منکر آن مورد لعن خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما / ہر کہ انکاری کند از اشقیا

اندرین دین آمدہ از مادریم / ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولی کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوۃ را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود / آن نہ از خود از ہمان جائی بود
اقتدائی قول او در جان ماست / ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آنچہ از حضرت احدیت است / منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین / آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یکقدم دوری ازان روشن کتاب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں وہ ملازمہ اقرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ میں آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تہا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ جہانتک میری طاقت و سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکہونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

ومن شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا (**ششم**) یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا (**ہفتم**) یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ (**ہشتم**) یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا (**نہم**) یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا (**دہم**) یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ [illegible]

نوٹ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسی ۱۴ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر نے پہلا صفحہ کو سال اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو اسکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے۔ قادیان سے طلوع ہوا

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل ... حبیب کے شایع ہوا

تحدیث نعمت

ایسی حالت میں جبکہ البدر کی بوقت اشاعت میں غیر معمولی دیر ہوئی ہے - اور اپنے امام مقتدار کے عاشق زار خدام اضطراب اور بیکلی کے معمولوں سے بھرے ہوئے خطوط البدر کی وصولیت کے متعلق تحریر کرتے ہیں - یہ ایک ظلم عظیم ہوگا - اگر ہم اپنے قدر دان اور احمدی بھائیوں کی اوس خوش معاملگی کا اظہار نکریں - جو وہ اس حالت عسر میں کاغذ کے ساتھ برت رہے ہیں - جہانتک ہمارا خیال ہے - اخبار بینی کی عادت ایک نشہ کی عادت سے کچھ کم حکم نہیں رکھتی - اگر وقت پر اخبار نہ پہنچے - تو انکے دل اور دماغ کو واقعی سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ یہ سب اعضاء ایک مقرر وقت پر ایک خاص قسم کے مضامین سے لطف اور سرور حاصل کرنے کے عادی ہوتے ہیں - اور جب اسوقت انکو وہ غذا نہ ملے - تو ضرور ایک بے چینی کی کیفیت انمیں پیدا ہو جاتی ہے - اور بجائے اسکے کہ مہتمم اخبار سے انکو کسی قسم کی ہمدردی اور انسیت پیدا ہو - وہ اس قابل ہو جاتا ہے - کہ اس سے نفرت کیجائے - اور متواتر تجربہ کے بعد اُس سے تعلق کو قطع کر دیا جاوے - جو اخبار کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہے - لیکن اگر کوئی جماعت اس تقاضائے بشریت پر عمل درآمد نہیں کرتی - اور اپنے نفس پر جبر - یا خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھ کر بجائے نفرت کے اظہار محبت کرتی ہے - اور پاس رفاقت کو مدنظر رکھ کر امداد میں ہاتھ بٹاتی ہے - تو یہ خدا تعالیٰ کا **فضل** ہے - جسنے ایسی جماعت میں ہمیں منسلک کر دیا ہے - جو کہ رحماء بینہم کا مصداق ہے -

البدر کو اشاعت پائے کامل چار ہفتہ ہو چکے تھے - اور اس سے پیشتر بھی کچھ عرصہ سے اسکے نمبر دو دو اکٹھے شائع ہوتے رہے - اور اس لئے ہمارا خیال تھا - کہ جسقدر وی پی اس ماہ میں ہم روانہ کرینگے - وہ غالباً واپس آوینگے - لیکن برخلاف ہماری امید کے دیکھا گیا - کہ اکثر ممبران جماعت نے کشادہ دلی سے انکو وصول کر لیا - اور آجتک کوئی حرف شکایت انکی زبان پر نہیں آیا - اس مروت اور ہمدردی نے ہمیں امید دلائی ہے - کہ خدا تعالیٰ کا فضل البدر کے شامل حال ہو کر جلد تر ظلمت کی اُن بدلیوں کو پھاڑ دیگا - جو کہ وقتاً فوقتاً اسکے مقابل آکر اس کی خوشنما اور تسکین بخش روشنی کو مظہر قلوب پر پڑنے سے روک دیتے ہیں - اور سستی کی جو شکایت تھی - وہ بھی پوری ہوتی جاتی ہے - اور ہم دیکھتے ہیں - کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے طور پر ہماری مشکلات کو کھولتا جاتا ہے - پیارے ناظرین اور میرے چاہتے روحانی بھائیو خدا تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال ہو - اور تمہیں اسکے پاک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا ہو - **البدر** تمہارا ایک دینی خادم ہے - اسکے استقلال اور استحکام کیلئے جسقدر سعی فرمائیگے - مجھے امید کامل ہے - کہ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کبھی اُسکا اجر دئے بغیر نہ رہیگی - منجملہ اس ایک خدمت کے جو میرے ہاتھوں بذریعہ البدر ہوتی ہے - ایک اور خدمت بھی میں نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے - وہ یہ ہے کہ میں جب البدر کے لئے دعا کرتا ہوں تو ساتھ ہی یہ بھی دعا کرتا ہوں - کہ جو کچھ میں لوگوں تک پہنچاتا ہوں - اور جو جو لوگ اُسے پڑھتے ہیں - مجھکو اور ان سب کو اسپر عمل درآمد کی توفیق خدا تعالیٰ عطا کرے - تاکہ ہم سب لم تقولون ما لا تفعلون - کے مصداق نہوں - بلکہ اپنے آقا اور امام کے اقوال اور ارشادات مجسم ہو کر ہمارے ذریعہ ظاہر ہوں -

رسید زر لغایت ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء

میاں کریم بخش صاحب	[illegible]
میاں قدرت اللہ صاحب لاہور	[illegible]
میاں غوث محمد سعد اللہ پور	[illegible]
میاں عبد اللہ صاحب ننیر کا چک	[illegible]
میاں محمد مبارک صاحب چوکے	[illegible]
محمد مختار احمد صاحب دکن	[illegible]
میر شکار صاحب کپور تھلہ	[illegible]
جناب فضل حق صاحب گوجرانوالہ	[illegible]
میاں فوجدار خان کوٹلی نرائن	[illegible]
چودھری غلام قادر صاحب سروہ	[illegible]
منشی فیاض علی صاحب	[illegible]
محمد بخش صاحب ابیشن پور	[illegible]
طیع اللہ خان صاحب	[illegible]
سردار فضل محمد خان صاحب بگول	[illegible]

احمدی ڈرافٹسمینوں سے ضروری التماس

نمبر ۲ سے البدر میں ایک خاص نقشہ ٹائیٹل پیج کا دیا جا رہا ہے محض قیاسی طور پر یہ بدر میدان کا خاکہ ہے - اگرچہ اسے بعض اصحاب نے پسند فرما کر تاکید کی ہے - کہ اسے نہ بدلا جاوے - لیکن چونکہ اسکی تیاری کیلئے ایک نقشہ نویس کاتب کی ضرورت ہے - جسکا ملنا محال ہے - اسلئے میری رائے ہے کہ ایک خوشنما اور دلپسند ایسا نظارہ تیار کیا جاوے جسکو علاوہ اپنی خوش نظری کے کاتب کیلئے طیار کرنا بھی آسان ہو - اور وہ البدر کے مفہوم کو ادا بھی کرتا ہو - اگر میرے مہربان ڈرافٹسمین توجہ فرماویں تو ایسے نقشہ کا طیار ہونا مشکل امر نہیں ہے پہلے صرف پنسل سے ڈیزائن کرکے خاکسار کو نقشہ ارسال کیا جائے پھر جو پسند ہوگا مسطر چھپوا لی جائیگی - جسپر کاتب قلم پھیر کر تیار کر لیا کریگا -

کارخانہ کا نوٹس

حساب کتاب میں سہولت کی غرض سے اس سال میں نے یہ انتظام کیا ہے - کہ جو خریدار ماہ جولائی سے نئے آئے ہیں - یا جنکا سال اس ماہ سے شروع ہوتا ہے انکے نام صرف آخر دسمبر تک وی پی کیا گیا ہے - تاکہ ہر ایک خریدار کا حساب شروع جنوری سے ہوا کرے اور آئندہ بھی ایسا ہی دستور رکھنے کا ارادہ ہے - بعض چند اصحاب کیطرف گذشتہ سال کی قیمت باقی ہے - وہ جلد روانہ فرما کر کارخانہ کی امداد فرماویں -

جن کرم فرماؤں نے گذشتہ چند ماہوں میں سعی بلیغ سے خریدار پیدا کرکے کارخانہ کو مشکور کیا ہے - افسوس ہے - کہ کچھ بدانتظامی کی وجہ سے جو اشاعت اخبار پر بھی اثر ڈالتی رہی - ہم انکے نام شائع نہیں کر سکے - خدا تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر دے عنقریب کسی نمبر میں ہم دوسرے احمدی بھائیوں کی ترغیب دلانے کیلئے اُن سب کے نام شائع کرینگے +

مَا دُعَاءُ الکافرین اِلّا فی ضلال

گذشتہ اشاعت سے آگے

اگر تم اس کا یہ جواب دو۔ کہ ہم خدا تعالیٰ پر یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس میں یہ تمام قدرتیں ہیں۔ تو ہم یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ اس قدرتوں اور صفات کا مظہر بھی کوئی ہے کہ نہیں۔ اگر تم کہو کہ اس وقت کوئی نہیں۔ تو پھر آخر وہی بات ثابت ہوئی کہ جیسے تمہارے قول اور فعل میں تطبیق نہیں۔ ایسے ہی خدا کے قول اور فعل میں نہیں ہے۔ کیونکہ جب اس میں ایک طاقت تو موجود ہے اور اس کے وعدے بھی موجود ہیں۔ لیکن عملی طور پر اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ تو پھر یقین کب حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی لئے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت جو لوگ صرف بذریعہ دُعا کے طاعون سے حفاظت چاہتے ہیں۔ اور عقائد اور اعمال کی اصلاح نہیں کرتے۔ اُن کی دُعا سودمند نہیں ہو سکتی۔ وہ قرآن شریف کی آیت مَا دُعَاءُ الکافرین اِلّا فی ضلال کی مصداق ہے۔ اس وقت ان لوگوں کی دُعا کا قبول نہ ہونا ان لوگوں کے کفر کا ثبوت ہے۔ یعنے وہ کفر جو کہ خدا کی قدرت کو محدود اور اس کے صفات کی نفی کرتا ہے۔

اے ناظرین ذرا غور فرماؤ اور دیکھو کہ اگر ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اُن کی دعائیں سن لے۔ تو سوائے اس کے اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ اور ہر ایک مذہب جس خیال اور عقیدہ پر قایم ہے۔ وہ بالکل حق ہے حالانکہ بالبداہت یہ بات باطل ہے۔ اگر یہ سچ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کوئی دلیل باقی نہیں رہتی۔ ایک ہندو دعویٰ کر سکتا ہے کہ بت پرستی نے مجھے طاعون سے بچا لیا۔ شیعہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی سے بچ گیا۔ قبر پرست اور پیر پرست بھی۔ علیٰ ہذا القیاس اپنی اپنی جگہ ڈینگ مار سکتے ہیں۔ کہ ان مردوں کی ہڈیوں نے ایک حی و قیوم خدا کی صفات چھین لی ہیں۔ اور ہمیں بچا لیا۔ پس ایسی صورت میں ایک سچا طالب حق سوائے اس کے کہ سچے خدا کی طلب سے مایوس ہو جاوے۔ اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے اس لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام فرقوں کی دعائیں نہ سنتے۔ جو کہ جادۂ اعتدال سے ہٹ کر اس وقت حقیقی ایمان اور اسلام کے لئے ننگ و عار ہیں۔ کیونکہ خدا کی طرف سے جو مامور ہو کر آتے ہیں۔ وہ امر حق کا فیصلہ کرنے اور خدا کا اصلی اور حقیقی چہرہ دکھانے کے لئے آتے ہیں اور ہر ایک قوم اور ملت کے استغاثہ اور فریادیں جناب الٰہی میں پیش ہوتی ہیں اور مامور کا زمانہ ایک فیصلہ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اسی لئے ان ماموریں کا نام قیامت بھی ہے۔ کیونکہ جیسے قیامت میں حق اور باطل کی تمیز ہوتی ہے۔ ویسے ہی ان کی بعثت پر بھی ہوتی ہے۔ جب یہ حال ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ ہر ایک کی دُعا کس طرح قبول کر سکتا ہے۔ ہاں اگر اُسے یہ منظور ہے کہ حق اور باطل کی تلبیس ہو جاوے اور کوئی اس کا سچا پرستار دنیا میں نہ رہے۔ تو بے شک سن لیگا۔ ورنہ یاد رکھو کہ اس قسم کے خیالات محال اور جنون ہیں اور کچھ نہیں۔

اور اگر تمہارے یہ خیال ہیں۔ کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے غلط ہے اور تم سب اپنی اپنی جگہ راہ راست پر ہو اور بعض افراد تم میں سے جو ہر گروہ یا لیڈر ہیں۔ وہ خدا کے برگزیدہ اور اس کی بارگاہ میں رسائی رکھنے والے ہیں تو پھر اس کا فیصلہ بھی آسان ہے۔ جیسے کہ ہمارے امام اور مولا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب دافع البلاء میں بڑی تحدی سے لکھا ہے اور جس کو بطور خلاصہ کے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

مسلمان چاہتے ہیں کہ ہماری رسمی نمازوں اور دُعاؤں سے یہ بلا ٹل جاوے۔ آریہ سماج پکار رہا ہے۔ کہ یہ بلائے طاعون وید کے ترک کرنے کی وجہ سے ہے۔ سناتن دھرم فرقہ کہتا ہے کہ اگر گائی کو ذبح کرنا ترک دیا جاوے۔ تو طاعون دور ہو جاویگی لیکن ان تمام متفرق اقوال اور دعاوی میں سے کوئی قول بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کو دنیا کے آگے صریح اور بدیہی طور پر فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور کسی شخص کو صحیح عقیدہ کا حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک معیار دیا ہے۔ کہ خدا قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ اور اگر کسی کو اس سے انکار ہے اور اس کا خیال ہے۔ کہ اُوسی کے غلط عقیدوں پر عمل درآمد کرنے سے یہ بلا ٹل سکتی ہے۔ تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے اب اُوسے عمدہ موقع ہے کہ ہر ایک ان میں سے اپنے کسی مقدس یا مشہور و معروف مقام کی نسبت پیشگوئی کر دے۔ کہ وہ طاعون سے بچا رہیگا۔ مثلاً آریہ لوگ بنارس کی نسبت سناتن دھرم والے امرتسر کی نسبت۔ عیسائی لوگ کلکتہ کی نسبت انجمن حمایت اسلام کے ممبر لاہور کی نسبت۔ فرقہ وہابیہ دہلی کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ یہ مقامات طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور پھر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھ لیں۔ غرضیکہ جو شخص باوجود حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن مخالف اور نافرمان ہو کے اگر اپنے عقیدہ کیموافق عمل کر کے طاعون کو دور کر سکتا ہے وہ مرد میدان بنکر باہر نکلے۔ اور پیشگوئی کرے تو خدا تعالیٰ اُن سب کو جھوٹا کرے گا اور اپنے رسول کی صداقت پر مہر لگا دیگا۔ جس سے معلوم ہو جاوے گا۔ کہ سچا معبود اور پرستار وہی ایک ذات پاک ہے۔ جس نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مامور کر کے ارسال کیا ہے۔ فقط

خبریں

محمد علیخانصاحب رنگون سے خبر دیتے ہیں کہ ۱۵ر جولائی کو ایک نیٹو پادری جان نامی وہاں مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام محمد یوسف رکھا گیا۔

میرزا حیرت۔ کے حیرت انگیز مضامین کی جو حقیقت ہمارے دہلوی بھائی نے بذریعہ البدر پبلک پر واضح کی ہے۔ اس کے شکریہ میں ہمارے پاس خطوط آئے ہیں اور پبلک کو اس سے عام دلچسپی ہوئی ہے۔ دراصل شکریہ کے مستحق ہمارے دہلوی بھائی صاحب ہیں۔ جو کہ خاکسار کے ساتھ خصوصیت سے ہمدردی رکھتے ہیں۔

ولادت۔ ہمارے مکرم معظم دوست بابو غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سابق ملازم یوگنڈا ریلوے کے ہاں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک فرزند ارجمند بتاریخ ۱۰ر جولائی ۱۹۰۴ء بروز شنبہ بوقت دو بجے صبح عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ مولود مسعود کی عمر اپنی اطاعت اور دینی خدمات میں زیادہ کرے۔ آمین۔ اوسکا نام مسیح موعود نے ... ہم اپنے دوست بابو غلام غوث کو خصوصیت سے مبارکباد دیتے ہیں کہ اونہوں نے قادیان کے ۸ ماہ کے قیام میں خدا تعالیٰ کے انعامات کو دوسرے افریقی احمدی بھائیوں کے مقابل خصوصیت سے بڑھکر حاصل کیا ہے۔ چنانچہ مستقل رہائش کیلئے ایک عمدہ بر محل مکان اور قطعہ زمین حاصل کیا ہے۔ آئندہ بھی اُن کا ارادہ یہاں مستقل رہائش کا ہے ہمیں اپنے ان دوستوں پر افسوس ہے۔ جو کہ افریقہ میں تو کم از کم قادیان میں ۳ ماہ رہنے کو کہتے تھے۔ لیکن یہاں آکر وہ ۳ ہفتہ بھی نہ رہ سکے اور بعض اگر کسی صورۃ سے رہے تو عدم استقلال سے پھر چلے گئے۔ اور بعض اگر افریقہ سے رخصت وغیرہ پر آتے ہیں۔ تو بلا ملاقات اپنے آقا و امام کے واپس چلے جاتے ہیں

احمدی خاتونوں کی جانب سے
ایک تجویز اور اس کا جواب طلب

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار البدر دارالامان قادیان ایم فیضانہ
بعد تسلیم ادب آنکہ

آپ کا معزز اخبار گھر بار جیسا کچھ مجھکو پیارا ہے۔ میرا ہی دل جانتا ہے بخدا میرے دلکو اسی سے تسکین رہتی ہے۔ لہذا آج ایک تجویز لکھتی ہوں۔ درج فرماکر ممنون فرماویں۔ اگر یہ تجویز پسندیدہ اور مقبول ہوئی۔ تو انشاءاللہ تعالے میں سب سے پہلے اس میں حصہ لونگی۔ اگرچہ میں کچھ اتنی بڑی لیاقت نہیں رکھتی۔ مگر تاہم کچھ ٹوٹے ہوئے لفظوں میں لکھتی ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اگر آپ البدر میں ایک کالم یا صفحہ خاتونوں کا بھی نکال لیں۔ تو ہماری احمدی بہنیں بہت ہی فیضیاب ہووین۔ اور امید ہے کہ آئندہ نسلیں بہت ہی نیکو کار اور تربیت یافتہ ہونگی اگر ہماری احمدی بہنیں مکمل تعلیم یافتہ ہونگی۔ اور اس کالم مین احمدی بہنیں ہی مضامین لکھا کرین۔ چونکہ آج کل تعلیم نسوان کا زیادہ تر رواج ہو چلا ہے۔ اس لیے میرا خیال ہے۔ کہ ہماری بہت سی احمدی بہنیں بھی تعلیم یافتہ ہون گی۔ اور وہ الحکم اور البدر وغیرہ بھی ہر ہفتہ دیکھتی ہونگی۔ مگر اُن کی توجہ ذرا زیادہ ہو جائے گی۔ جب کہ کالم نسوان جاری ہوگیا۔ تو ہماری قوم کی خاتونیں زیادہ فیضیاب ہونگی۔ جناب من آپ خود جانتے ہیں۔ کہ ہماری ترقی کا مدار صرف عورتوں کی تعلیم پر ہی ہے اور پھر اگر تعلیم نسوان ہوگی۔ تو آئندہ ایک قوم ضرور دیندار ہوگی۔ تو پھر پہلے ضرور چاہیئے کہ کوئی اخبار نسوان (جس کی ایڈیٹر بھی عورۃ ہو) جاری ہو جاوے۔ اور جس میں زیادہ تر مذہبی اور تابعداری شوہر دیندارانہ زندگی بسر کرنے کے ہی مضامین درج ہوا کرین۔ اگر ہماری احمدی جماعت کوشش کرے۔ تو اخبار نسوان جاری ہو سکتا ہے۔ مگر قریباً ابھی اخبار نسوان جاری ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ ہاں یہ آسان ہے کہ ہر معزز بہنیں اور ہر امیر ہو یا غریب احمدی بھائی آٹھ آٹھ آنہ (جو بہت ہی آسان اور چھوٹی رقم ہے) دفتر البدر میں بھیجدیوین۔ اور ایڈیٹر صاحب دو ورق علاوہ البدر سے اور زاید کردین۔ جس میں احمدی خاتونوں اور بہنوں کے لکھے ہوئے مضامین درج ہوا کرین۔ اگر ایڈیٹر صاحب البدر کوشش کرین۔ تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب میرے مضمون کی تائید اسی کے ساتھ ہی زور سے کرین۔ اور اپنے معزز ناظرین کی توجہ ادھر مبذول کرین۔ تو میں سب سے پہلے بڑی خوشی سے اس خدمت کو تیار ہوں۔ اور بھی ماشاءاللہ بہت سی احمدی بہنیں ہین جو تھوڑا تھوڑا وقت بھی صرف کرینگی۔ تو دو ورق ہر ہفتہ کوئی بڑی بات بھی تو نہیں؟ اب بڑے زور سے میں اپنی ساری احمدی بہنوں کی خدمت میں التماس کرتی ہوں۔ کہ یہ نیک کام اگلے ہفتے سے ہی شروع کیا جاوے۔ یا اگلے ہفتہ تک میری اس تحریر کا جواب دیا جاوے۔ کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ اور میں اپنی رائے کے جواب میں خصوصاً جناب راج بی بی صاحبہ مصنفہ کامن احمدی اور اور معزز احمدی بہنوں کی توجہ مبذول کرتی ہوں۔ کہ آیا اُن کی پسندیدہ ہے یہ تحریر یا نہیں۔ اگر جواب اگلے ہفتہ تک کوئی نہ آیا۔ تو سوائے مایوسی کے ہماری قوم سے اور کیا اُمید ہو سکتی ہے۔ فقط والسلام

اور نیز یہ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج کرتی ہوں۔ یہ بیعت حضرت اقدس سے پہلی کی تصنیف ہے

مین مشتاق دیدار نور خدا ہون ۔۔۔ مین مشتاق دیدار خیر الوری ہون
دکھاؤ جمال اپنا مجھکو خدارا ۔۔۔ یہی عرض کرتی میں در کی صدا ہون
مدینہ میں مجھکو بلا لیجیے ۔۔۔ دل و جان سے آپ پر مین فدا ہون
میرا دل آپ پر نثار یا نبی صاحب ہے ۔۔۔ تری در پہ آئی میں مشکل کُشا ہون
کبھی میم احمد کا نام مین نے ۔۔۔ خدا کی میں رحمت کا چشمہ بنا ہون
قیامت کے دن آپ فرمائینگے ۔۔۔ ادھر آؤ سب کو بچا کھڑا ہون

ترے در پہ آئی ہے خاتون عاجز
ترحم نبیا مین کرتی صدا ہون

فقط
خاکسار ایک احمدی خاتون ضلع گوجرانوالہ پنجاب

جواب از طرف ایڈیٹر

ہماری احمدی خاتون کو سب سے اول یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جب وہ اپنے احمدی بھائیوں یا بہنوں کو مخاطب کرین تو ابتدا السلام علیکم سے ہو۔ تسلیم وغیرہ وہ الفاظ ہین جو کہ ہندوستان کی تکلف پسند مبالغہ نے وضع کئے ہیں لیکن جس عالم مین ہم لوگ ہو گئے ہین۔ اور جہاں کی بود و باش ہم نے اختیار کی ہے۔ وہاں ایسے الفاظ کسی وقعت کی نظر سے نہیں دیکھے جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسوہ حسنہ ہم اہل اسلام کے لئے پیش کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ السلام علیکم سے بڑھکر کوئی اور عمدہ کلمہ ایک دوسرے کو خطاب کرنے کا ہو۔ میں اسی لیے حیران تھا۔ کہ آپ کی تسلیم و آداب کے جواب میں کیا لفظ لکھوں بہرحال میں السلام علیکم سے ابتدا کرتا ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ آپ آئندہ کسی کو خطاب کرتے وقت یہی کلمہ استعمال کیا کرینگی

قادیان ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں مستورات کی حقوق شناسی اُن کیساتھ شفقت اور محبت سے سلوک اور حسن معاشرۃ کی خاص تعلیم عملی نمونہ سے دی جاتی ہے۔ اور جہانتک میرا خیال ہے۔ ہمارے پاک امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُس سے اتر کر حضرت حکیم نورالدین صاحب حسن معاشرۃ کے لحاظ سے دو ایسے متبرک وجود ہین۔ جن کی نظیر اس الہیانہ رنگ مین کسی اور جگہ ملنی محال ہے۔ اور میری اپنی رائے میں وہی عورت مستورات کیمتعلق زمانہ اور وقت کی ضرورتوں کے موافق نامہ نگاری کرسکتی ہے۔ جس نے زمانہ نبوی کی مطہر بیبیوں کے حالات بسط سے مطالعہ کئے ہون۔ اور پھر یہان کچھ عرصہ رہکر دقیق نظر سے اُس کا عملی نمونہ مشاہدہ کیا ہو۔ اسمیں شک نہین۔ کہ عورتوں کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے۔ مگر دراصل مردوں کی اپنی قابل رحم حالت نے ان بیچاریوں کو بھی قابل رحم بنا دیا ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ جون جون مردون مین حقوق شناسی اور حقیقی خدا پرستی کا مادہ بڑھتا جاوے گا۔ اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور تعلیم کی حقیقی عظمت اُن کے دل نشین ہوتی جاویگی۔ تون تون عورتون کیحالت بھی سنورتی جاویگی۔ سو عورتون کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ خدا کا پیارا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لئے نازل ہوا ہے۔ تاکہ وہ ہر طبقہ کی اصلاح کرے اور حسن اخلاق اور حسن معاشرۃ کے قوے مین جو فتور آگیا ہے۔ وہ اپنی تعلیم اور تاثیر سے اُسے درجہ اعتدال پر لا رہا ہے۔ اور انہی وجوہات پر میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریرون اور تعلیم کو احمدی بہنیں اپنے لب و لہجہ مین زیادہ تفصیل کیساتھ ایک دوسرے کو پہنچاوین۔

ایسی بہت سی احمدی بہنیں ہیں۔ جو شب و روز حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو اسی لئے دعائیں دیتی رہتی ہیں۔ کہ آپ کی بیعت اور تعلیم کے اثر سے اُن کے خاوندوں کی وحشیانہ اور جابرانہ عادات مین خوارق عادت تغیر ہوگیا ہے۔ عورتون کو جسقدر ارذل مخلوق مانا گیا ہے۔ اب انکی ذرا سی سہو و خطا پر جس جس طرح کے جور و ستم خاوندوں کے نزدیک روا رکھے گئے۔ اُن سب کا باعث صرف یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر جو ایمان ہونا چاہیئے وہ نہیں ہے۔ اگر سچا ایمان ہو تو پھر اس کے ایسے ثمرات

کبھی ظاہر نہ ہون۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ اس وقت میان بیوی کے تعلقات بھی ظہر الفساد فی البر والبحر کے مصداق ہیں۔ نہ خاندون کو یہ علم ہے۔ کہ ہم عورتون سے کیسے سلوک کرین۔ جس سے اُن کی صحت میں خلل نہ آوے۔ اُن کے خیالات پاکیزہ ہون۔ ایمانی قوت ترقی کرے۔ قویٰ صحیح و سالم رہین۔ تاکہ اولاد بھی انہی صفات حسنہ سے متصف ہو کر باقیات الصالحات اور دین کی متمم ہو۔ نہ عورتون کو یہ ڈھنگ اور سلیقہ ہے۔ کہ اگر اُنکا خاوند بدمزاج۔ چڑچڑا۔ ادنےٰ ادنےٰ سی بات پر روٹھنے والا ہو تو کس طرح اس کو شیشہ میں اُتارے۔ جس سے تلخ زندگی بسر نہ ہو۔ اور جو دن زندگی کے اس مادی دنیا میں بسر کرتے ہین۔ وہ ہنسی اور خوشی سے بسر ہون بہرحال ہمارے بہت سی حالتیں قابل اصلاح ہیں۔ اس لئے اسمیں دعا سے مدد لینی چاہیئے۔

عورتون میں ایک بڑی غلطی یہ ہے۔ کہ ان کو تحصیل علوم حقہ کا شوق نہیں ہے اور جس طرح وہ اپنے دیگر محبوبات خاوندون سے طلب کرتی ہین اسی طرح اُن کو یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ ہمارا میان ہمیں علم بھی پڑھاوے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ طبقہ نسوان نہ اپنے حقوق کی پوری نگہداشت کر سکتا ہے۔ اور نہ مرد ہی اُنکے حقوق ادا کرنے میں متدین ہیں۔ اس لئے میری رائے ہے پہلے اس قسم کے مضامین ہونے چاہئین۔ جو تعلیم یافتہ عورتیں اپنی بے علم بہنون کو تحصیل علوم کا شوق دلائین۔ مین انشاء اللہ کسی دوسرے موقعہ پر بتلاؤنگا۔ کہ مستورات کے لئے کس کس قسم کے مضامین البدر کے کالمون مین شائع ہونے چاہئیں۔ سردست مجھے بہت مصروفیت ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس کا جواب اگلے ہفتہ تک نہ آیا۔ تو مایوسی ہوگی۔

میری رائے مین جلدی اچھی نہیں۔ سنت اللہ یہی ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔ اگر آپ اسے ایک دینی خدمت خیال فرما کر سرانجام دینا چاہتی ہین۔ تو خدا تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا۔ آپ جواب کی انتظار مین بیکار نہ رہین۔ بلکہ غور کرتی رہین۔ کہ اس میدان مین قدم رکھتے وقت مجھے کس طرح کام کرنا چاہیئے۔ کون کون سی باتیں احمدی بہنون کی خدمت میں پیش کرون۔ جو کہ تعلیم اسلام انحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اُسوہ حسنہ۔ اور ہمارے پاک امام کی موجودہ بمحل تعلیم سے کسی طرح باہر نہ ہون۔ اور کیا طرز اختیار کی جاوے۔ جس سے بہنون کے ایمان ترقی کرین۔ اور وہ دنیوی آرائش زیب و زینت مین حد سے افراط کو ترک کر کے دین اور اخلاق فاضلہ کے زیورون سے مزین ہون۔ آپ دعا کرین۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کے مضامین کو مستورات کی ہدایت اور اصلاح کا ذریعہ بنا دے۔ اور خود یا اپنے مونس و غمگسار خاوند کے مشورہ سے ان مضامین پر دینی کتب کا مطالعہ کر کے کچھ مضامین اکھٹے لکھ رکھین کہ مسلسل آرٹیکل نکل سکین ؛

والسلام (خاکسار محمد افضل)

ایک معجزہ کی حقیقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ایک یہ معجزہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے قد مبارک کا سایہ نہ تھا۔ جس پر اکثر لوگ اس وجہ سے انکار کرتے ہین۔ کہ یہ خلاف عقل ہے۔ اور بعض اس کی اسناد کی صحت کے لحاظ سے اسے کم معتبر سمجھتے ہونگے۔ لیکن ذیل میں ایک زندہ ثبوت ہم اس کا دیتے ہین۔ جس سے اس معجزہ کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور یہ امر محالات مین نہیں رہتا

مفتی محمد صادق صاحب کو محض فضل ایزدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفیق سفر ہونیکا فخر حاصل ہے۔ جب کبھی حضور کسی سفر کیلئے تیار ہون۔ تو خصوصیت سے مفتی صاحب کو حکم ہوتا ہے کہ وہ بھی ہمراہ چلین۔ اور پھر اُسی یکہ و گاڑی میں انکو جگہ دی جاتی ہے۔ جنمیں حضرۃ اقدس خود سوار ہون مفتی صاحب بیان فرماتے ہین۔ کہ میری عادت ہے۔ کہ جب یکہ پر سفر ہو تو مین اس طرف بیٹھا کرتا ہون۔ جدھر سورج ہو۔ تاکہ حضرت اقدس کو دھوپ کی تکلیف نہ ہو۔ ایک دن راستہ میں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ایکبار ہمیں یکہ مین امرتسر سے بٹالہ آنا پڑا۔ ساتھ ایک ہندو بھی تھا۔ جیسے آپ تاڑ کر اُس طرف بیٹھتے ہیں۔ جدھر دھوپ ہو۔ وہ پہلے ہی تاڑ کر اس طرف ہو بیٹھا۔ جدھر سایہ ہوتا تھا۔ اور مجھے دھوپ مین بیٹھنا پڑا۔ لیکن خدا کا فضل ایسا شامل حال ہوا۔ کہ ایک بدلی کا ٹکڑا سورج کے سامنے آگیا۔ اور جب تک ہم بٹالہ نہین پہنچے وہ سورج کے آگے ہی رہا۔ جس سے ہم پر سایہ بھی رہا۔ اور سرد ہوا بھی لگتی رہی۔ بٹالہ پہنچکر اس ہندو نے تسلیم کیا۔ کہ مین تو اس لئے بیٹھا تھا۔ کہ آپ دھوپ مین ہون۔ لیکن خدا نے آپ پر سایہ کر دیا۔

پس ایسے ہی ممکن ہے کہ جس صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کی ہے۔ کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اُسے کوئی ایسا اتفاق پیش آیا ہو۔ کہ وہ آپ کیساتھ سفر مین ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے اسی طرح کسی بدلی کے ٹکڑہ کو سورج کے سامنے رکھا ہو۔ کہ آپ پر دھوپ نہ پڑے۔ اور ایسی حالت مین انسان کے قد کا سایہ زمین پر نہیں پڑا کرتا۔ جو کہ ممکنات مین سے ہے پس کسی قسم کا بعد عقلی اس معجزہ پر وارد نہیں ہو سکتا ؛

ریویو

برق اسلام ۔ایک ۱۶۰ صفحہ کی کتاب بہت باریک خط و گنجان ۱۸ × ۲۲ کی تختی پر مولفہ منشی کریم بخش صاحب سیالکوٹی ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام کی تصنیف ترک الاسلام مصنفہ عبدالغفور مرتد کے جواب مین ہے۔ جس میں انکے ۱۲۱ اعتراضون کے مفصل الزامی جواب اور نیز تحقیقی جواب بھی ہین۔ اور ایک حصہ مین وید۔ نیوگ اور دیانند کی حقیقت کو پورے طور سے مونشگاف کیا گیا ہے اور خود وید سے جو اعتراض وید۔ آریون۔ اُنکے پرمیشر اور دیگر مذہبی اصولون پر ہوتے ہین۔ اُنکو مفصل دکھلایا ہے۔ اس کتاب کو لیکر ایک چھوٹا سا بچہ بھی آریون کا دم ناک مین کر سکتا ہے۔ اور یہ خوبی اس مین کیون نہ ہو۔ جبکہ اسکی بنیاد اُس علم کلام پر ہے۔ جسے اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایجاد کیا ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کے اعتراض پر کوئی فیصلہ اور سیر کن بحث مصنف نے نہیں کی۔ صرف اس قدر لکھا ہے۔ کہ آسمان پر جانا کوئی مستبعدات نہیں۔ اور اس کے متعلق کوئی تحقیقی جواب پبلک کے سامنے پیش نہیں کیا نیز بحث کو بہت ہی مجہول اور نامعقول چھوڑ دیا ہے۔ لیکن یہ ابھی اوّل حصہ ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ دوسرے حصہ مین وہ اسے بہت وضاحت سے نبھا دینگے کیونکہ جس حال میں کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر گئے ہی نہیں۔ اور فوت شدہ ہین۔ تو پھر اسمیں ممکنات کی کیا بحث اور ایسی ہی نامکمل بحث مسئلہ معراج پر ہے۔ اس کے باقی حصہ کتاب کا مکمل ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کو چاہیئے۔ کہ ایسی کتاب ضرور اپنے پاس رکھے۔ جس سے آریہ مذہب کی حقیقت واضح ہو۔ ہم منشی کریم صاحب کی اس خوبی کے بہت قائل ہین۔ کہ اونہون نے اس کی قیمت صرف ۱۲ ہے جو کہ غالباً اصل لاگت ہے۔ علاوہ محصولڈاک رکھی ہے اگر یہ کتاب عام کتابی خط پر لکھی جاتی۔ تو شاید ۶۰۰ صفحہ ہوتی یہ صرف اوّل حصہ ہے۔ دوسرا حصہ بھی ۲۰۰ صفحہ حجم کا ہوگا اور قیمت ۱۲ ہی ہوگی + درخواست خریداری ایڈیٹر انوار الاسلام

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۸ر جولائی ۱۹۰۴ء گورداسپور

عرش عرش کے متعلق سوال ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر کے اس حصہ کا اعادہ فرمایا۔ جو کہ قبل ازیں دو دفعہ البدر میں شائع ہو چکی ہے۔ اور فرمایا۔ کہ عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کا جھگڑا عبث ہے۔ تو احادیث سے اس کا جسم کہیں ثابت نہیں ہوتا۔ ایک قسم کے علو کے مقام کا اظہار عرش کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اگر اُسے جسم کہو۔ تو پھر خدا کو بھی مجسم کہنا چاہئے یا در کہنا چاہیئے۔ کہ اوس کا علو جسمانی نہیں کہ جس کا تعلق جہات سے ہو۔ بلکہ یہ روحانی علو ہے

عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث بھی ایک بدعت ہے۔ جو کہ پیچھے ایجاد کی گئی۔ صحابہ نے اُس کو مطلق نہیں چھیڑا تو اب یہ لوگ چھیڑ کر نافہم لوگوں کو اپنے گلے ڈالتے ہیں۔ لیکن عرش کے اصل معنے اسوقت سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے دوسرے تمام صفات پر بھی سامنے ہی نظر ہو۔

۲۱ر جولائی ۱۹۰۴ء گورداسپور

متفرق اقوال ایسی ہوا چلی ہے۔ کہ گناہ کا چھوڑنا عیب خیال کرتے ہیں۔ اور جب کوئی گناہ کو چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو اُسے ایک حسرت ہوتی ہے۔ کہ اب یہ ہاتھ سے گیا۔ اگر خدا کی عظمت کو مد نظر رکھکر بھی گناہ کیا جاوے تو بھی اُس کا بوجھ ہلکا ہو جاوے۔ لیکن اس کا خیال کسی کو ہو

مبارک نماز ایک بجے کا وقت تھا۔ کہ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام نے چندایک موجودہ خدام کو ارشاد فرمایا۔ کہ نماز پڑھ لی جاوے۔ سب نے وضو کیا۔ نماز کے لئے چٹائیاں بچھیں۔ حاضرین منتظر تھے۔ کہ حسب دستور سابقہ حضور علیہ السلام کسی حواری کو امامت کے لئے آگے بڑھنے۔ اور اقامت کہے جانے کے بعد آپ نے نماز ظہر اور عصر قصر اور جمع کر کے پڑھائیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام اور خود کو مقتدی پاکر حاضرین کے دل باغ باغ تھے۔ ان مقتدیوں میں کئی ایسے اصحاب تھے۔ جن کی ایک عرصہ سے آرزو تھی۔ کہ کبھی حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نماز میں خود امام ہوں اور ہم مقتدی اُن کی اُمید آج بر آئی اور مجھپر بھی یہ راز کھلا۔ کہ امام نماز کی جسقدر توجہ الی اللہ زیادہ ہوتی ہے۔ اُسیقدر جذب قلوب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ چونکہ خدا کے فضل سے اس مبارک نماز میں میں خود بھی شریک تھا۔ اس لئے دیکھا گیا۔ کہ بے اختیار دلوں پر عاجزی اور فروتنی اور حقیقی عجز وانکسار غالب آتا جاتا تھا۔ اور دل اللہ تعالیٰ کیطرف کھچا جاتا تھا۔ اور اندر سے ایک آواز آتی تھی۔ کہ دعا مانگو۔ قلب رقیق ہو کر پانی کیطرح بہ بہ جاتا تھا۔ اور اس پانی کو آنکھوں کے سوا اور کوئی راستہ نکلنے کا نہ ملتا تھا اور اس مبارک وقت کے ہاتھ آنے پر شکریہ الٰہی میں دل ہرگز گوارا نہ کرتا تھا۔ کہ سجدہ سے سر اوٹھایا جاوے۔ غرضیکہ عجیب کیفیت تھی۔ اور ایک متقی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے جو جو بخششیں اور رحمت ازروئے حدیث شریف مقتدیوں کے شامل حال ہوتی ہیں۔ ان کا ثبوت دست بدست مل رہا تھا چونکہ یہ ایک ایسا عجیب وقت تھا۔ جس کے میسر آنے کی عمر بھر میں بھی اُمید نہ تھی۔ اور محض فضل ایزدی سے ہمیں اور چندایک دیگر احباب ملت کو میسر آگیا۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس مبارک وقت کے موجودہ مقتدیوں کے نام قلمبند کئے جائیں۔ جنکی خدا تعالیٰ نے اسطرح عزت افزائی فرمائی اور آئندہ نسلوں کیلئے یہ ایک یادگار رہ جاوے۔

فہرست اُن اصحاب کی جنہوں نے حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کے مقتدی بنکر نماز ادا کی

۱ - محمد یوسف صاحب طالب علم پشاور اسلامیہ سکول ہائی کلاس
۲ - مولوی عبد العزیز صاحب منتظم ساکن گوہد پور سیالکوٹ
۳ - محمد ابراہیم صاحب کلارک ساکن گوہد پور سیالکوٹ
۴ - عطار محمد صاحب - زمیندار " " "
۵ - خلیفہ نور الدین صاحب شٹیشنری شاپ جموں
۶ - عبد الرحیم صاحب ولد خلیفہ نور الدین صاحب
۷ - بابو غلام غوث صاحب - ویٹرنری اسسٹنٹ
۸ - غلام رسول صاحب باورچی - امرتسر
۹ - عبد العزیز صاحب - ٹیلر ماسٹر - میرٹھ
۱۰ - عبد العزیز صاحب - مدرس - ایمن آباد
۱۱ - حافظ محمد حسین صاحب - ڈنگوی
۱۲ - میاں شہاب الدین صاحب - لدھیانہ
۱۳ - حیدر شاہ صاحب گرداور شورکوٹ - ضلع جھنگ
۱۴ - حسین صاحب - ساکن کٹھالہ
۱۵ - میاں شادی خان صاحب - تاجر سیالکوٹ
۱۶ - مولوی یار محمد صاحب مخلص قادیان (۱۷) مولوی عبد اللہ صاحب
۱۸ - نعمت خان صاحب - محکمہ پبلک گورداسپور
۱۹ - میاں خیر الدین صاحب ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور
۲۰ - محمد افضل خادم احمدی جماعت ایڈیٹر و منیجر اخبار البدر

۲۵ر جولائی ۱۹۰۴ء گورداسپور

مسئلہ تعظیم قبلہ سوال ہوا۔ کہ اگر قبلہ شریف کیطرف پاؤں کر کے سویا جاوے۔ تو جائز ہے کہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ تعظیم کے برخلاف ہے سائل نے عرض کی۔ کہ احادیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی فرمایا۔ کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسی بنا پر کہ حدیث میں ذکر نہیں ہے اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھکر کھڑا ہوا کرے۔ تو کیا یہ جائز ہو جاویگا ہرگز نہیں (ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب)

۲۶ر جولائی ۱۹۰۴ء گورداسپور

میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب جو کہ حضرۃ اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں۔ اپنی اس پیرانہ سالی میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آج اونہوں نے رخصت چاہی۔ جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آپ جاکر کیا کریں گے۔ یہاں ہی رہئے اکھٹے چلیں گے۔ آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے اگر کوئی تکلیف ہو۔ تو بتلا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جاوے پھر اس کے بعد آپ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ کسی کی ضرورۃ کا علم اہل عملہ کو نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ جس شے کی اُسے ضرورت ہو۔ وہ بلا تکلف کہدے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے۔ تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔ بعدازیں حضرۃ جی نے میاں ہدایت اللہ صاحب کو خصوصیت سے سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا۔ کہ انکی ہر ایک ضرورۃ کو وہ بہم پونچاویں۔

کل شام کو بعد از نماز مغرب دو نوجوان اکونٹنٹ جنرل آفس لاہور کے کلارک جنمیں سے ایک صاحب مسلمان تھے اور ایک عیسائی حضرۃ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ چونکہ مسلمان صاحب کا تعارف جناب منشی محمد صادق سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے تھا۔ اس لئے مفتی صاحب نے انکو حضرۃ اقدس سے انٹروڈیوس کیا۔ مختصر حالات کے استفسار کے بعد حضور عیسائی نوجوان کیطرف متوجہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ اول یہ سکھ مذہب کے تھے۔ اور ان کے والد عیسائی ہو گئے۔ اسپر حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ آج کل اگر دنیا کے خدا گنے جاویں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوتی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ سکھ جیسے مذہب کو چھوڑ کر جسمیں توحید کی تعلیم ہے۔ آپ نے عیسائی مذہب کو کیوں پسند کیا۔ اس کے بعد متفرق طور پر مزاج پرسی وغیرہ ہوتی رہی۔ اور بوقت رخصت حضور نے فرمایا

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

جسکی بد اطواری اور بداعمالی کی حد ہو چکی ہے۔ اور خود برائی جسکی ذات سے پناہ مانگتی ہے۔ خدا انہیں غارت کرے جو ہزار ہا آدمیوں کے رہنما اور معاذ اللہ مشکل کشا بنے ہوئے ہیں۔ فی الحقیقت انکی نمازیں ریاکاری سے پر ہیں۔ اور لاریب وہ نماز پڑھ کے خداوند زمین و زماں کا مضحکہ اڑا کے سیدھے جہنم کے وارث بنتے ہیں اس مقہور بارگاہ صمدی گروہ کیلئے جو زبردستی سے پیشوا بن بیٹھا ہے یہی بہتر ہے۔ کہ ایسی نماز سے نماز ترک کر دے اور جاہل مسلمانوں کو اتقا اور پرہیزگاری سے دہوکہ میں نہ ڈالیں۔ ممکن ہے۔ اس ترک عمل سے عذاب بھگتنے کے بعد انکی کبھی نہ کبھی نجات کی صورت نکل آئے۔ ورنہ یہ رخنہ انداز دین یاد رکھیں۔ انکی ریاکاری کے روزے اور نماز انہیں ابدالاباد تک جہنم کا وارث بنا دیگی۔

خوارج کی بابت سوانح حضرت عمر صفحہ ۸ کوتاہ اندیش کم فہم بد تہذیب ناشائستہ۔

تعزیہ قصائد لکھنے والوں کی بابت سوانح حضرت عمر صفحہ ۱۴ انکی کیوں زبان نہیں گل جاتی منہ میں کیوں کیڑے نہیں بھر جاتے۔ کمبخت نامہذب وحشی اگر روز جزا ہے اور یقینی ہے۔ تو انکو سخت سزا دیجائیگی۔ اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

جو جنگلوں میں رہتے اور ولی کہلاتے ہیں۔ مقدمہ تفسیر صفحہ ۴-۵۹۳ خود غرض احسان فراموش ازلی بد نصیب انہیں کچھ بھی ایمان کی لو نہیں۔

مقلد مسدس صفحہ ۱۴۷۔ ان کے کندھوں پر شیطان بیٹھا ہوا ہے

پادریوں کی بابت تفسیر صفحہ ۴۸۔ انکی لغلانہ باتیں مجنونانہ جوش۔ مسدس صفحہ ۴۲ سارے نصاریٰ بہائم سے بدتر ہیں۔

تمام مسلمانوں کے واسطے سیرۃ الرسول صفحہ ۱۱ ان کی عقلیں بے کار ہو گئیں ہیں انسانیت سے گر کر بہائم سیرت ہو گئے ہیں۔

پادری ولیم میور کی بابت مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۵ اور ۴۶۔

اسکی تصانیف پر از ظلم و جہل ہے کتے کے پانی پی لینے سے دریا کا پانی ناپاک نہیں ہو سکتا۔

سوانح حضرت عمر صفحہ ۱۰۷ نامہذب۔ کینہ ہرزہ درائی کرنیوالا۔ اسکی غلیظ تحریری ۲۶۹ اسکی بازاری درپا چیانہ الفاظ۔ سیرۃ الرسول صفحہ ۱۰۲ بدنصیب متعصب مؤرخ۔

صوفیوں کی بابت حیات طیبہ صفحہ ۸۔ ناپاک عشق کا صوفیوں کی مجلس میں عروج رہا۔ اور امردوں سے کام زور رکھتا۔ اس قبیح اور زبون تر رسم امردوں نے یہاں تک زور کیا۔ کہ علما کو لعنت کے کتب لفظ میں علت مشائخ پڑانا نہ پڑا۔

پنجاب اور پنجابیوں کی بابت حیات صفحہ ۷۷۔ گو وہ پنجابی نژاد تھی۔ پھر بھی ان میں شائستہ بننے اور خدا پرست ہونیکا مادہ نہ تھا۔ اخبار یکم فروری ۱۹۰۰ء ہند کا تاریک خطہ کوردہ

لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہند کی بابت یکم اپریل ۱۸۹۹ء تف بر سردار کچنر کی نامردی پر اور شرم ہے اسکی بے حیائی اور جانور پنے پر۔

شاہ نظام الدین اولیا کی بابت حیات طیبہ صفحہ ۲۲ شاہ نظام الدین اولیا (جیسا کہ ان چند مغلوں میں مشہور رکھتا) اپنے ایک مرید کے پاس تفسیر کشاف دیکھکر لال پڑ گئے طیش اور غضب کے شعلے آنکھوں سے نکلنے لگے۔ غصہ سے ہاتھ پیروں میں رعشہ پڑ گیا۔ منہ میں کف بھر آئی۔ اور اس کتاب کو ضائع کر دینے کا حکم دیا۔ یہ مکٹ ملا نے اس لاجواب تفسیر نحوی کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔

اخبار وکیل امرتسر گزٹ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۰ء لوٹا پھوٹا اخبار جس میں بکواس اور دریدہ دہنی کی گئی ہے۔ الٹی سیدھی نظمیں لکھی گئی ہیں۔ ترتیب مضامین لغو عبارت مہمل طریقہ استدلال بیہودہ واقعات فرضی اور اسکے الفاظ ناشائستہ ہیں۔

البشاء اللہ خان صاحب یکم فروری ۱۹۰۰ء کچھ شدہ بدہ حاصل کر لی ہے۔ اور سلیے ہم خیال لوگوں میں چمک گئے ہیں۔ ہمیشہ چڑے چڑیا کی کہانیاں لکھا کرتے ہیں۔ وکیل امرتسر جامہ سے باہر ہو گیا ہے۔ کج رفتار تلک تو نے اپنا حوصلہ بے دیا ہے۔ کہ اہل دہلی پر وہ یوں منہ آنے لگا خدا کی شان ہے چھچھوندر نے ڈالا چنبیلی کا تیل آپ اپنے جامہ میں اتنے۔ اور اپنی بساط سے آگے قدم نہ رکھئے۔

۸ فروری ۱۹۰۰ء ہمیں پیسہ اخبار اور وکیل کی وقعت کا پورا اندازہ ہے۔ ہم لنکے بکواس کی کبھی پرواہ نہیں کرتے۔ وکیل کے ایسے ایسے چھچھکے کر جامہ سے باہر ہو گیا۔

محب حسین ایڈیٹر تعلیم نسواں کی بابت اخبار ۱۵ فروری ۱۹۰۰ء ہیچوں ہیچوں کرتا ہے۔ لعنت بھی اسکی اصلاح پر تف ہے اسکی نامردی پر۔

۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء

بے حیا بانہ نفس شرافت سے دور ہو کے بازاری پاجی آدمی کی طرح —

یکم جولائی ۱۹۰۰ء

عقل انسانی سے بے بہرہ اپنے رسالہ میں زہر اگلتا ہے۔

۱۰ جولائی۔ کمبختی کا مارا

۲۲ ستمبر ای ازلی کمبخت پہلے اپنے بزرگوں پر تبرا بھیج پھر اور طرف رخ کر۔

مہاراجہ رام سنگھ والیٔ جے پور کا عہدہ دار فتح سنگھ کی بابت —

۸ جولائی ۱۹۰۰ء

کاہل کنندہ ناتراش انتہا درجہ ظالم۔

یکم اگست ۱۹۰۰ء

رشوت خوار زندہ انسان کا خون پینے والا ایکا دہلی کا ایک مشہور اور معزز کمیٹی ممبر کو ۳ ستمبر ۱۹۰۰ء الٹی کھوپڑی والے ممبر کی حقیر رائے

امراء کی بابت ۱۸ مئی ۱۹۰۰ء ابدی بدبخت

۲۳ مئی ۱۹۰۰ء

بدکردار نالائق خردماغ۔ ازلی بدنصیب اپنے آپ ہی پھولے پڑتے ہیں جامہ میں نہیں سماتے جسیم گیس چکر کاٹ کے الو ناہنجار۔

یکم جون ۱۹۰۰ء

بدمست ازلی مقہور خدائی جوار ازلی بدنصیب تمام ضرام ممسوخ خبیرین ان کے لئے شیر مادر ہیں شیطان اور ان کی ذریات کے کل اعمال کا ٹھیکہ ایک ایک امیر نے لیا ہے۔ اور یہ بات ثابت کر دی کہ دنیا میں آجکل شیطان کی ضرورت نہیں ہے

باقی آئندہ

خبریں

روس وجاپان کی جنگ کا حال بذریعہ اخباروں کے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آجتک جاپان کا پلہ بھاری ہے جس میدان میں اسنے قدم ڈالا ہے۔ آخر اُسے فتح ہی کر لیا ہے۔ مانچوریہ کے دارالخلافہ موکڈن کے بہت قریب آپہنچا ہے۔ پورٹ آرتھر کے بندر پر سخت دھاوا اور محاصرہ ہے۔ اور عنقریب اس پر بھی جاپان قابض ہوجائیگا۔ روسی فوجیں میدان میں جاپان کے مقابلے میں پس پا ہو رہی تھیں۔

روس نے آبنائے ڈارڈنلز سے اپنے دو جہاز تجارتی نشان دیکر گذار دیے۔ مگر جب وہ گذر گئے تو جھٹ انہوں نے جنگی رنگ بدلا۔ اس پر برٹش گورنمنٹ نے سلطان روم سے جواب چاہا۔ کہ تمنے خلاف معاہدہ کیوں گذرنے دیا۔ ادہر اسنے انگریزوں کا ایک جہاز ملاکر نامی اور دوسرے اور جہاز اس شبہ سے روک لئے تھے۔ کہ اسمیں جاپان کے لئے جنگی سامان ہے۔ اس پر برٹش قوم میں غیظ و غضب کی آگ بھڑکی۔ اور روس سے جواب طلب کیا گیا۔ ان چند ایک واقعات نے معاملات کو نہایت پیچیدہ کر دیا ہے۔ اور کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یہ چند ایک واقعات کسی عظیم الشان جنگ کا پیش خیمہ ہوجاویں۔ ملاکا جہاز جس پر معاملہ چھڑا۔ اور خطرات بڑہے مروس نے رہا کر دیا ہے۔

خود روس کے اندر بدامنی پہیل رہی ہے۔ ایک ہوم منسٹر دارالسلطنت پایۂ تخت روس میں قتل کیا گیا ہے۔ وہ انکے بڑے بڑے بیشتر قتل ہوچکے ہیں انکے عہدہ دار۔ ایک انگریز میڈیکل افسر ایک ایک لیڈی ڈاکٹر اور تین ہاسپٹل اسسٹنٹ سرکار انگریزی سے طلب کئے ہیں۔

آگرہ میں سخت بارش ایک ماہ سے ہو رہی ہے۔

پنجاب میں بارش حسب منشا نہیں ہوئی ہے جس سے عجیب عجیب خطرات قحط لوگوں کو پیش آ رہے ہیں۔

ناہورہ میں طاعون کا کیس پیر ہوا۔ یہ ایک محلہ مشہور ہے۔ یہاں اکثر طوائف رہتے ہیں۔ وہیں ایک کیس ہوا ہے۔ جو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ طوائفوں کو طاعون کیوں نہیں آتی۔ سو اب اس محلہ میں تو آگئی ہے۔

آبنائے ڈارڈنلز سے روسی جہازوں کی پیش دستی اور نیز دیگر انگریزی جہازوں کی گرفتاری کا یہ نتیجہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے انگریزی بحری فوجوں کی مشق کی تمام آیندہ تاریخیں فسخ کر دی ہیں۔ اور جنگی بیڑے کو حکم آیا ہے۔ کہ جہاں ہے وہاں سے نہ ہلے۔ اور حکم کا منتظر رہے۔ اور تمام رخصتیں جنگی ملازموں کی منسوخ ہوگئی ہیں۔

پگٹ ایک عرصہ سے مسٹر پگٹ مدعی ابن خدا معدوم ہے اور اُن کا کچھ پتا نہ تہا۔ اب ولایت کے اخبار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سنیشن برج واٹر کے قریب میں آپ نمودار ہوئے ہیں۔ شاید آپ سابقہ ہمنام یسوع سے ملاقات کو آسمان پر گئے ہوں گے۔ سنا گیا ہے۔ کہ جو عورتیں انکی ملاقات کو جاتی تہیں وہ گم ہوجاتی ہیں۔

جاپان میں قومی ہمدردی عجب نمونہ قائم کر رہی ہے اگر کوئی نوجوان جنگ کو روانہ ہو۔ اور اُسکے والدین آنسو بہائیں تو ان کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور برادری میں خفیف ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ اظہار محبت سے جوان کے جوش کو سرد کرتے ہیں۔

جولائی کا اخبار عام اہل جاپان کی حب الوطنی اور قومی خیرخواہی کا ثبوت اسطرح سے بیان کرتا ہے۔ کہ نانشان کی سخت خونخوار لڑائی میں جاپانی جنرل نوگی کا دوسرا بیٹا قتل ہوگیا تہا۔ ادہر اسکے قتل کی خبر آئی۔ ادہر خود جنرل کو جنگ میں جانیکا حکم دیا گیا۔ قبل روانگی اس نے ایک حکم یہ لکہا ہے۔ کہ جب تک خود اسکے قتل ہونیکی خبر نہ آوے۔ تب تک اسیر نوگی کی لاش دفن نہ کی جاوے۔ بلکہ تیل وغیرہ میں رکھی جاوے۔ اس جنرل کا ایک اور لڑکا بھی میدان جنگ میں ہے اسکی آرزو تھی۔ کہ ہم تینوں باپ بیٹوں کی لاشیں ایک ہی وقت میں دفن ہوں۔

جب ملک اور قوم کی خاطر اسطرح کی دلیری سے جان کی پروا نہیں کی جاتی۔ تو سچے پرستاروں کو خدا کی راہ میں جان کا کیا خطرہ دامنگیر ہوسکتا ہے۔ ملا عبداللطیف ہی کی نظیر دیکھو۔

بمبئی میں ولیم واٹسن کمپنی کے دوالہ میں۔ چالیس لاکھ خسارہ ہے۔ یکم نومبر کو پیشی مقدمہ ہے۔

پارلیمنٹ میں یہ امر زیر تجویز ہے۔ کہ مہم تبت کا خرچہ ہند پر نہ ڈالیں۔

ٹرانسوال کی کونسل میں مسودہ پیش ہوا ہے۔ کہ بجز مزدوروں کے کوئی ایشائی آدمی وہاں نہ آسکے اور یہ کہ برٹش انڈین کی آزادی محدود کی جاوے۔

روسیوں نے موکڈن میں ایک اخبار چینی زبان میں جاری کیا ہے۔ تاکہ روسی رعب ترقی پکڑے۔ اس میں لکہا ہے۔ کہ وہ دن قریب ہے۔ جبکہ روسی خاص ٹوکیو میں وارد ہو کر حسب منشا شرائط جاپان سے منظور کرائیں گے۔ ایسے ہی ایک اخبار پیکن میں جاری کیا گیا ہے۔

مقدمات - حضرت اقدس علیہ السلام ۱۷- جولائی کو گورداسپور تشریف لے گئے اور ۲۹ کو اچھے شب کو واپس تشریف لائے۔

۲۵ کو مقدمہ کرم دین بنام حضرت اقدس گواہ غلام محمد کا بیان اور جرح ہوتی رہی

۲۶ - کو ایضاً

۲۷ - کو عدالت بوجہ طبیعت علیل ہونے کے بند رہی

۲۸ - کو مقدمہ ایضاً۔ گواہ غلام محمد پر جرح ختم ہوئی

۲۹ - کو مقدمہ ایضاً گواہ غلام محمد پر مستغیث نے جرح ختم کی مقدمہ حضرت اقدس میں شہادت استغاثہ ختم ہوچکی ہے۔ اور وہی فرد جو بابو چندو لال صاحب سابق مجسٹریٹ نے لگایا تہا۔ بحال رکہا گیا۔ اس مرحلہ پر جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے عدالت کو اس امر کیطرف توجہ دلائی۔ کہ عدالت کو شہادت استغاثہ پر غور کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ ملزم کو بری کرنے کیلئے کافی مصالحہ اسمیں موجود ہے۔ اور اگر بعد غور بادی النظر میں کوئی جرم پایا جاتا ہو۔ تو ہم شہادت صفائی پیش کرنیکو بہی تیار ہیں۔ لیکن چونکہ ہماری حالت بہت نازک ہے اسلئے کہ ہماری مخالفت میں جہوٹ بولنا گناہ نہیں سمجہا جاتا۔ پس اگر ہم اپنے فرقہ کے گواہ پیش کریں گے تو انکے مرید ہونیکی وجہ سے شہادت کو کمزور کیا جاویگا۔ اور غیروں سے ہمیں امید نہیں۔ کہ وہ اظہار حق کی جرأت کریں۔ اسلئے ہم مجبور ہونگے کہ بعض اعلیٰ عہدہ داروں کو شہادت میں پیش کریں جن میں انگریز بہی ہوں۔ جنپر کسی قسم کی طرفداری اور دہرم ہمدردی کا وہم بہی نہیں ہوسکتا۔ اسلئے ان کثیر مصارف اور وقت

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

ع

نمبر ۱۱

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء دائمی جہنم خریدنے والے یہ بدبخت برائے نام مسلمان ہیں - اُن کی اصلی معبود (دام دناری ہیں) - بجلی جگت اور بھینسے باز (؟) کسبیاں شراب - بھنگ - جانڈو چرس گانجا - امرا کی اس وضع داری کے ہم قائل ہیں - پیدا ہوئے حرام میں - پرورش پائی حرام میں - بڑے ہوئے حرام میں - اور اپنی زندگی بسر کی حرام میں - آخر زندگی بسر کی حرام میں - امیروں کی حالت فرعونیت کی وجہ سے تباہ ہے - سارے ہندوستان میں یہی رونا ہے - شاید امرا میں دو ایک ایسے ہیں - جنکا باری تعالٰے کے نیک بندوں میں شمار ہو سکتا ہے -

۸ نومبر ۱۹۰۰ء

آپ کی حالت بہائم سے زیادہ وحشتناک ہے - صورت انسان ہیں - لیکن انسانی صفات کا ان میں نام نہیں - بدنصیب اور گردن زدنی ہیں -

مولنا ڈپٹی نذیر احمد کی بابت - ۲۳ فروری ۱۹۰۰ء یاوہ گو - وچلا اور گستاخ لکچرار لنگوٹیا یار ڈپٹی صاحب

۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء

ڈپٹی صاحب کا ترجمہ غلط - بالکل غلط محض غلط - سر تا پا غلط -

۱۸ ستمبر ۱۹۰۱ء

علاوہ غلیظ ناپاک اور ذلیل الفاظ کے بجنوری ریختی میں ایسا کمال رکھتے ہیں - کہ اُن کی زبان سے عورتوں کے محاورہ کے سوا مردو نکالنا مشکل کہیں کوئی محاورہ نکلتا ہو -

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء -

واہ فاضل بجنوری - واہ تمہاری ماں نے تمہیں ہی کجنا ہے -

۸ جنوری ۱۹۰۳ء

اس سے زیادہ بدنصیبی اور شقاوت ازلی اور کیا ہوگی - کہ حضور انور نے بھی (کرزن گزٹ کے ایک خریدار کے جواب میں) ترجمہ کو پسند فرمایا حضور کے ناپسندیدگی - نجات ابدی سے کوسوں دور کر دیتی ہے -

۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء

میری رائے میں وہ عربی کے نام کا کچھ بھی نہیں جانتے - صرف اُن کے بڑ ہانکنے اور زباندرازی نے ہوا باندھ رکھی ہے - دہلی میں جو پرانے بھانڈ موجود ہیں - جب وہ محفل میں نقلیں کرتے ہیں - فارسی اور عربی کے اشعار ایسے ایسے برجستہ پڑھتے ہیں - کہ کیا ممکن ہے - کہ ایک حرف کی بھی غلطی ہو جاوے تو کیا ہم انکو عالی درجہ کا عربی دان اور علم تفسیر و قرآن سے ماہر مان لینگے - بجنوری بعض اوقات عربی کے اشعار پڑھتے رہتے ہیں - ممکن ہے کہ انکا سید نا مطلب بھی انکا سمجھتے ہوں - یہ تو کوئی بڑی بات نہیں - اتنی سے بات سے آدمی فاضل اور ادیب نہیں ہو سکتا

۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء

بجنوری کی حماقت جس میں اپنی دین - اور دنیا دونوں خراب کر رہے ہیں - یہ انکی شامت اعمال ہے جسے بھگتنا چاہئیے - ہم ایسی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے - دمڑی کی ہنڈیا گئی اور کتے کی ذات پہچانی گئی - کی ہندی مثل یاد آتی ہے - ان کے جملہ ذلیل اور بیہودہ ہیں ذلیل ناپاک اور اوچھے اسی خیالات میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں -

۱۸ اپریل فرضی ادیب -

اڈیٹر پیسہ اخبار کی بابت کرزن گزٹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۳ء نامراد ازلی مذہبی علوم کا الف بے تے بھی نہیں جانتا - اسلئے میں اسے قابل خطاب نہیں سمجھتا - اپنی شقاوت قلبی پر اصرار کیے جاتا ہے - بیری برابر دنیا میں بدنصیب کوئی نہیں بالکل بے بہرہ ہے - کیوں دائمی رو سیاہی مول لیتا ہے - اور جہنم کے بچے وارثوں میں نام لکھواتا ہے -

گزٹ مورخہ ۵ اگست ۱۹۰۳ء ازلی بدنصیب سنگدل شوم بد اختر بد باطن سرکش کیوں تاریکی کو چھپاتا ہے - یہ خباثت کب تک پوشیدہ رہیگی - تو نصرانیت کا مذاق رکھتا ہے - تجھ میں ایمان کی بو نہیں -

گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء - پیسہ اخبار کا حمایتی جھوٹا - اس کی بقا دلیت جھوٹی - بدنصیب تیرا فرض ہے - کہ تو فوالونکا مقلد بنے - ہم بھی آئندہ تجھے فوالونکا مقلد کر کے پکاریں گے - ورا امید ہے کہ تو اس خطاب سے بہت خوش ہوگا -

گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۳ء - مجوب عالم کو ٹیلوں پر لوٹنے لگا اور ذلیل الفاظ میں ہماری تردید کی - ہماری کمپنی کے متعلق زہر اگلا وہ زہر اگلا - کہ الٰہی توبہ ہم سے زیادہ بی نفس اور کون ہو سکتا ہے - کہ چار سال سے گالیاں کھا رہے ہیں - اور خاموش ہیں

بقو باقی آئندہ

فہرست کتب مصنفہ مرزا حیرت جسکے حوالہ ان مضامین میں دئے گئے ہیں

مسدس حیرت - فیصل خلافت - خلافت شیخین مقدمہ تفسیر الفرقان - سوانح عمری حضرت عمرؓ - سوانح عمری شیخ سعدیؒ - حیات طیبہ یعنے سوانح عمری مولانا اسمٰعیل صاحب شہید - حیات اعظم سوانح عمری حضرت امام ابو حنیفہ - سیرۃ الرسول - سیرت محمدیہ

عدالت - گرداسپور میں ان دنوں ایک نالش عیسائی پادری صاحبان پر اغوای اور بازو دعوای کی ہے - ملزمان میں چند لیڈیاں بھی ہیں - سنا گیا ہے کہ واقعات مقدمہ یہ ہیں - کہ ایک ہندو عورت بٹالہ مشن ہاسپٹل میں زیر علاج تھی - اور وہیں ہسپتال

کلماتِ طیبات حضرۃ امام الزمان علیہ السلام

ریا کا علاج

ایک بار مولانا عبد الکریم نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفسار کیا۔ کہ آپ مین بھی کبھی ریا کا آنا ممکن ہے۔ فرمایا۔ کہ کبھی چڑیا خانہ گئے ہو۔ مولوی صاحب نے کہا۔ ہان۔ فرمایا۔ دیکھو وہان شیر۔ چیتے اور دوسرے حیوانات ہوتے ہین۔ کیا کبھی کسی کے دل مین یہ خیال آسکتا ہے۔ کہ ان کے سامنے لمبی لمبی نمازین پڑھے۔ ایک ریاکار سے ریاکار کے دل مین بھی یہ خیال نہ آویگا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ یہ حیوانات میری جنس سے نہیں ہین۔ اس لیے ریا اس مین نہ آویگی۔ ریا ہمیشہ ہم جنسون مین ہوتی ہے۔ ہان اللہ کس سے ریا کرین۔ اُن کے سامنے دوسرے لوگون کی وہی مثال ہے۔ جیسے چڑیا خانہ مین جانور۔

سچے مُدعی کی جرأت

کسی نے ذکر کیا۔ کہ منشی الٰہی بخش اور اُن کا ترجمان منشی عبد الحق کہتے ہین۔ کہ الہام وہ ہے۔ جو پورا ہوجاوے اور جو نہ ہو وہ شیطانی ہوتے۔ اس پر حضرۃ نے فرمایا۔ کہ مکہ معظمہ مین داخل ہو کر اگر خدا تعالےٰ کی قسم دیجاوے تو مین کہونگا۔ کہ میرے الہام خدا تعالےٰ کیطرف سے ہین۔ لیکن جس نے خیالی طور پر دعویٰ کیا ہو۔ اُسے ہرگز یہ جرأت نہیں ہوسکتی۔ کیا ایک کامل یقین رکھنے والا اور ظنی یقین رکھنیوالا برابر ہوسکتے ہین؟

حقِ رفاقت

ایک دفعہ حضرۃ اقدس نے مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کو فرمایا۔ کہ میری خلق کی پیروی کرو۔ آپ نے عرض کی کہ دعا فرمائیے فرمایا۔ کہ اگر کسی نے ایک بار میرے ساتھ عہد دوستی باندھا ہو۔ تو مجھے اسقدر اس کی رعایت ہوتی ہے کہ اگر اس نے شراب پی ہوئی ہو۔ تو بھی بلاخوف لومۃ لائم اُسے اٹھالاونگا۔ یعنے جب تک وہ خود نہ ترک کرے۔ ہم اُس سے ترک نہ کرین گے۔ پس اگر کوئی اپنے بھائیون کو ترک کریگا۔ تو وہ گنہگار ہوگا

ایک حدیث کے معنے

اثنائے گفتگو مین خلیفہ رجب الدین صاحب کو بمقام گورداسپور طاعون کے ذکر پر فرمایا۔ کہ بخاری مین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھے مومن کی جان لینے مین تردد ہوتا ہے اس کے معنے یہ ہین۔ کہ خدا تعالےٰ مومن کو ایک دفعہ ہی نہیں پکڑ لیتا۔ بلکہ پہلے پکڑتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ نرمی کرتا ہے۔ پھر پکڑتا ہے۔ اور چھوڑ دیتا ہے .... یہ حالت گویا تردد سے مشابہ ہے۔ سابقہ کتب مین جو الفاظ خدا پچھتایا وغیرہ آئے ہین۔ اس کے یہی معنے ہین۔ ہمارے الہام مین بھی افطر و اصوم اسی رنگ کے الفاظ ہین۔

طاعون کون سے بچیگا

فرمایا۔ مین یقین رکھتا ہون۔ کہ جس مومن کے وجود مین خلق اللہ کا نفع ہو۔ اور اُسکی موت شماتت کا باعث ہو۔ وہ کبھی طاعون سے نہ مریگا۔ مین جانتا ہون۔ اور قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ ابھی تک کوئی ایسا آدمی طاعون سے نہیں مرا۔ جس کو مین پہچانتا ہون۔ یا وہ مجھے ایسا پہچانتا ہو۔ جو پہچاننے کا حق ہے۔

دعا

دعا مین جس قدر بیہودگی ہوتی ہے۔ اُسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنے اُسکی مستجاب ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے۔ کہ اُس کا گذارہ ایک دو روپیہ روزانہ مین بخوبی چلسکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کا سوال بے ہودہ ہوگا۔ یہ ضروری امر ہے۔ کہ ضرورۃ حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کیجاوے۔ جب کسی کی کوئی مصیبت کا خط آتا ہے۔ اور اُس مین دعا کی درخواست ہوتی ہے۔ تو دیکھا گیا ہے۔ کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے۔ لیکن دوسری بے ہودہ درخواستون مین اسقدر دل نہیں لگتا؛

طاعون اور دعا

عام لوگ جو آج کل دفع طاعون کے لیے دعا مانگتے ہین۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت اللہ تعالےٰ اپنی ذات کو منوانا چاہتا ہے۔ نری دعا سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ جب تک کہ عقاید کی اصلاح نہ ہو۔ ایسی دعائیں کیا بت پرست نہیں مانگتے۔ پھر اُن میں اور اِن مین فرق کیا ہوا۔ بلکہ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ فاذا سالک عبادی فانی قریب۔ کے یہی معنے ہین کہ اگر سوال ہو۔ کہ خدا کا علم کیونکر ہوا۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ اسلام کا خدا بہت قریب ہے۔ اگر کوئی اُسے سچے دل سے بلاتا ہے۔ تو وہ جواب دیتا ہے۔ دوسرے فرقون کے خدا قریب نہیں ہین بلکہ اسقدر دور ہین۔ کہ اُن کا پتہ ہی ندارد اسلئے سے اعلیٰ غرض عابد اور پرستار کی یہ ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو۔ اور یہی ذریعہ ہے۔ جس سے اس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ کے بھی یہی معنے ہین۔ کہ وہ جواب دیتا ہے۔ گونگا نہین ہے۔ دوسرے تمام دلائل اس کے آگے ہیچ ہین۔ کلام ایک ایسی شئے ہے۔ جو کہ دیدار کے قائم مقام ہے

امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فدمرنٰہا تدمیرا

ایک تحصیلدار صاحب نے گورداسپور مین عرض کی۔ کہ تجربہ ہوا ہے۔ کہ خاص طاعون کے دنون مین فسق بڑہ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک گھر مین پے درپے طاعون کی موتین ہوتی رہین۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار بہ دیوار ایک شخص ایک ہفتہ زناکاری مین مبتلا رہا۔ فرمایا۔ کہ قرآن شریف سے بھی ایسا ثابت ہے۔ جیسے کہ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فدمرنٰہا تدمیرا۔ پ۱۵۔ یعنے جب اس قسم کے عذاب نازل ہوتے ہین۔ تو فاسقون کو ڈھیل دی جاتی ہے کہ وہ جی بھر کر فسق کرلین۔ پھر اُن کو ایک دفعہ ہی ہلاک کردیا جاتا ہے۔

مختلف اقوال

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کافر وہ ہین۔ جو حیات دنیا پر راضی ہوگئے اور اطمینان پاگئے ہین۔ خدا کیطرف حرکت کی۔ ضرورت کو وہ بالکل محسوس ہی نہیں کرتے۔ فلاتقیم لھم یوم القیامۃ وزنا۔ پ۱۶ ع۳ مین گناہ کا ذکر نہیں ہے اس کا باعث صرف یہ ہے۔ کہ ان لوگون نے دنیا کی خواہشون کو مقدم رکھا ہوا تھا۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگ دنیا کا حظ پا چکے۔ وہان بھی گناہ کا ذکر نہیں۔ بلکہ دنیا کی لذات جنکو خدا تعالےٰ نے جائز کیا ہے۔ اُنھیں منہمک ہوجانے کا ذکر ہے۔ اس قسم کے لوگون کا مرتبہ عند اللہ کچھ نہ ہوگا۔ اور نہ اُن کو کوئی عزت کا مقام دیا جائیگا۔

شیرین زندگی اصل مین ایک شیطان ہے۔ جو کہ انسان کو دہوکا دیتی ہے۔ مومن تو خود مصیبت خریدتا ہے۔ ورنہ اگر وہ مداہنہ برتے۔ تو ہر طرح آرام سے رہ سکتا ہے۔ آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس طرح کرتے۔ تو اس قدر جنگیں کیون ہوتین۔ لیکن آپ نے دین کو مقدم رکھا۔ اسلئے سب دشمن ہوگئے

✿ ✿ ✿

سوال ملازمت پیشہ لوگون کو عبادت کا بڑا کم وقت ملتا ہے۔ اور وہ دینی خدمات سے بھی محروم رہتے ہین۔ بعض ایسے ہوتے ہین۔ کہ انکی زندگی آرام مین گذرتی ہے۔ تلخ زندگی کا ان کو موقعہ ہی نہیں آتا

فرمایا۔ کہ وہ بھی ایک تلخی کا حصہ ہے کیونکہ معاش کے لئے کرتا ہے۔ اس لئے عبادۃ کا ثواب پاتا ہے۔ نیک نیتی سے اگر انسان چلے۔ اور نیت یہ ہو۔ کہ بال بچون کی پرورش اس لئے کرتا ہون۔ کہ وہ خادم دین ہون۔ تو اس پر بھی اُسے ثواب ملتا ہے ؛

انبیاء کے دشمنون کے دو گروہ ہوتے ہین ایک وہ جو کہ اُن کے مکذب ہوتے ہین۔ دوسرے وہ جو ان کو خدا مانتے ہین۔

اہل اسلام کا عقیدہ جو مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا ہے۔ وہ اسی قسم کا ہے۔ کہ یہ لوگ اُنکے مکذب تو نہیں ہین۔ لیکن اُن کو خدا ضرور مانتے ہین کہ ہر ایک اُسکی صفت مین اُسے شریک کیا ہوا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ بعض وقت نبی کو اجتہاد اور تفہیم الہام مین غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ غلطی اگر احکام دین کیمتعلق ہو۔ تو انکو فوراً متنبہ کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے امور مین ضروری نہیں۔ کہ وہ اطلاع دیئے جاوین۔ پس اس لئے یہ بات ممکن ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام کو ان کے دوبارہ آنے کے بارہ مین جو الہامات ہوئے۔ خود اونہون نے بھی اُسے حقیقی معنون پر حمل کر لیا ہو۔ کیونکہ اُن کا مخطی ہونا تو ثابت ہے۔ اس لئے انجیلون مین اُن کا یہ فقرہ نقل ہوا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی اس زمانہ کے لوگ زندہ ہونگے۔ کہ مین دوبارہ آ جاؤن گا۔ اس قسم کی اجتہادی غلطی کا امکان ہر ایک نبی سے ہے۔ اب دیکھو۔ کہ مسیح علیہ السلام سے تو ایک اجتہادی غلطی ہوئی۔ لیکن دوسرون کو کسقدر وبال آیا۔ اگر ان مسلمانونکو یہ سمجھ ہوتی۔ تو وہ دوسرے نبیون کو اُن کو کیون زیادہ مرتبہ دیتے۔

مسلمانون پر یہ بات لازم نہیں ہے۔ کہ وہ انجیل کے الفاظ پر ضرور اڑین۔ مسیح علیہ السلام کو یہ خاص عزت دین۔ کہ وہ مخطی نہین ہیں تو اسلام سے خارج ہونا ہے۔

☙ ✿ ☙

مسائل نماز سفر گورداسپور مین نماز کیمتعلق ذیل کے مسائل میری موجودگی مین حل ہوئے

۱۔ ایک مقام پر دو جماعتیں نہ ہونی چاہئین۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرۃ اقدس ابھی وضو فرما رہے تھے۔ اور مولانا مولوی محمد احسن صاحب بوجہ علالت طبع نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اون کا خیال تھا۔ کہ مین معذور ہون۔ الگ پڑھ لون۔ مگر چند ایک احباب اُن کے پیچھے مقتدی بن گئے۔ اور جماعت ہو گئی۔ جب حضرۃ اقدس کو علم ہوا۔ کہ ایک جماعت ہو چکی ہے۔ اور اب دوسری ہونے والی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ایک مقام پر دو جماعتین ہرگز نہ ہونی چاہئین

۲۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضور اقدس اپنی کوٹھری مین تھے۔ اور ساتھ کی کوٹھری مین نماز ہونے لگی۔ آدمی تھوڑے تھے۔ ایک ہی کوٹھری مین جماعت ہو سکتی تھی۔ بعض احباب نے خیال کیا۔ شاید حضرۃ اقدس اپنی کوٹھری مین ہی نماز ادا کرلین گے۔ کیونکہ امام کی آواز وہان پہنچتی ہے اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ جماعت کے ٹکڑے الگ الگ نہ ہونے چاہئین۔ بلکہ اکٹھی پڑھنی چاہیئے۔ ہم بھی وہان ہی پڑھین گے یہ اُس صورت مین ہونا چاہیئے۔ جبکہ جگہ کی قلت ہو

۳۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب گورداسپور مین مقیم تھے۔ اور احمدی جماعت نزیل قادیان بباعث سفر مین ہونے کہ نماز جمع کر کے ادا کرتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مسئلہ پوچھا۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ مقیم پوری نماز ادا کرین۔ وہ اس طرح ہوتی رہی۔ کہ جماعت کیساتھ ڈاکٹر صاحب نماز ادا کرتے جماعت دو رکعت ادا کرتی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب باقی کی دو رکعت۔۔۔۔ بعد از جماعت ادا کر لیتے۔ ایک دفعہ حضرۃ اقدس نے دیکھکر کہ ڈاکٹر صاحب نے ابھی دو رکعت ادا کرنی ہے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ ڈاکٹر صاحب دو رکعت ادا کر لیوین پھر اس کے بعد جماعت دوسری نماز کی ہوئی۔ ایسی حالت جمع مین سنت اور نوافل نہیں ادا کئے جاتے

۴۔ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ جب پانی آیا۔ تو آپ نے بیٹھ کر آپ نے پیا۔ اور بھی کئی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ پانی وغیرہ آپ ہمیشہ بیٹھکر ہی پیتے ہین ؛

الہامات وکشوف حضرت مسیح موعود ؑ

گذشتہ مہینون مین الہامات وغیرہ کی اشاعت مین البدر اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری سے قاصر رہا ہے جس کا ہمین بذات خود افسوس ہے۔ اسلئے اب وہ الہامات اندنون شایع کر دئے جاتے ہین تاکہ ریکارڈ مکمل ہو جاوے ؛

۱۔ مئی سنہ ۴ء۔ معنے دیگر نہ پسندیم ما

۲۔ " " ۔ سنلقی فی قلوبھم الرعب

۳۔ جون سنہ ۴ء۔ مولوی محمد علی صاحب کو رویا مین کہا۔ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

۴۔ جولائی سنہ ۴ء۔ مین تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔

۶۔ " " ۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

۷۔ " " ۔ انا انزلناہ للمسیح الموعود

۸۔ " " ۔ مبارک سو مبارک

۹۔ " " ۔ آسمانی تائیدین ہمارے ساتھ ہین

۱۰۔ " " ۔ اجرک قائم و ذکرک دائم

دردِ سر کے علاج کی ہدایات

درد سر صرف بیماریون کی علامات ہین۔ اور علاج کے مفید ہونے کے لئے کھلانے مرض تک پہنچنا چاہیئے۔ خاص توجہ خوراک اور طریق رہائش پر کرنی چاہیئے۔ خوراک صحت بخش اور اوسط درجہ کی ہونی چاہیئے۔ بہت زیادہ گھیر اور مٹھائیان کم کھانی چاہئین۔ چائے اور کافی بھی کم پینی چاہیئے۔ یا بالکل نہیں اور حقہ نوشی بھی کم کرنی چاہیئے۔ جہان تک ہو سکے چلنے پھرنے مین کثرت کرنی چاہیئے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ دماغی محنت اور ترددات سے بچین۔ جس مکان مین ہوا خوب آتی جاتی ہو وہان سونا درد سر کے لئے بہت مفید ہے۔ قبض سے بھی بچنا چاہیئے۔ لیکن تیز جلاب بالکل نہ کرین۔ سن سے بچانے کی کے زیادتی ہوتی ہے۔ جب اعصابی درد ہو۔ تو ان تمام باتون سے جو اعصاب مین جوش پیدا کرتی ہین۔ باز رہنا واجب ہے۔

تلافی فرو گذاشت ۔ محمد شریف خان صاحب پشاوری کی قیمت ۲ ماہ جون مین وصول ہوئی تھی۔ مگر نقل کرتے وقت نظر انداز ہو گئی۔ اس لئے اب اسکی رسید درج ہے۔ **ایڈیٹر**

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھی

یکم فروری ۱۹۰۴ء کے پرچے میں مقدمات کے متعلق شور وغل مچایا ہے حالانکہ شیوہ اتقایہ ہے کہ انکے ختم ہونے تک انتظار کیا جاوے - دغا کا مقدمہ خارج ہو یا نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں مطلب تو یہ تہا کہ خطوط و مضمون کرم الدین کے ثابت ہوں سو تم فیصلہ پڑھ کر دیکھ لو اسمیں مجسٹریٹ نے لکہا ہے کہ خطوط بہی کرم دین کے ہیں اور سراج الاخبار والا مضمون بہی -

(۲) آجسے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تہا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا،، پر اعتراض کیا ہے کہ سمالی لینڈ میں برٹش گورنمنٹ جہاد کر رہی ہے - واہ حضرت جہاد کے معنے عام لڑائی کے لئے - اچھے مجدد ہو - کسی مذہب کے بزرگ کو برا نہیں کہا جاتا بلکہ کمال تلطف سے ان کو عیوب پر مطلع کیا جاتا ہے اور خود انہی کے معتقدات سے جو کچھہ لازم آتا ہے کہہ دیا جاتا ہے - قرآن مجید میں ہے - مشاء بنمیم - مناع للخیر - وارد ہے -

(۳) ہلاکت کی پیشگوئی بغیر اصرار و درخواست نہیں ہوتی! ورنہ صرف ایسی پیشگوئیوں پر اکتفا اور دعوی ہے - ورنہ ایسا کرنا خلاف شان نبوت ہے کیونکہ قرآن کریم میں بہی تبت یدا ابی لہب وتب مرتجا وارد ہے - کسی مخالف کے مرنے پر شادیانے نہیں بجائے جاتے ہاں پیشگوئی کے پورا ہونے پر -

(۵) خاتم الخلفا میں خلیفہ سے مراد نبی نہیں بلکہ لیستخلفنہم فی الارض والا خلیفہ ہے اور خلیفہ ضروری نبی ہوتا ہے اور آپ کو رسول یا نبی کہنا فنا فی النبوت کے اعتبار سے ہے - اور مسیح موعود کے حق میں تو نبی اللہ کا لفظ حدیث صحیح میں آیا ہے

(۶) مسیح ابن مریم - خاتم الخلفا اس اعتبار سے ہیں کہ بنی اسرائیل میں نبوت ان پر ختم ہوئی - پس اس تقابل میں سلسلہ محمدیہ کے آخری خلیفہ کو ہی خاتم الخلفا کہا جائیگا جسپر خلافت کی تمام شانوں کا خاتمہ ہے اور جب تشبیہ صرف خاتم الخلفا ہونے میں ہے تو بنی اسرائیل ہونیکا ثبوت دینے کی کیا ضرورت ہے قطع نظر اس سے حضرت مرزا صاحب کا اولاد اسحاق سے ہونا ثابت ہو چکا ہے -

(۷) عصابتان احرزہما اللہ من النار - اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسے ابن مریم کے ساتھ جس جماعت نے ہونا ہے وہ بہی ہند میں جہاد کرے بلکہ صرف ہند میں دونوں گروہوں کے ہونیکے لحاظ سے اکٹھا ذکر کیا گیا - تلوار سے مقابلہ کرنے والا گروہ ہو چکا شاہان اسلام وغیرہ مجاہدین - اب دوسرا زمانہ قلمی جہاد کا آیا ہے جو اپنے مخالفین پر فتحیاب ہو چکا ہے اسکے پیشوا جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں اور وہی عیسے ابن مریم ہیں -

(۸) کیف تہلک امتہ انا اولہا المہدی وسطہا والمسیح آخرہا - یہ حدیث ہمارے دعوے کے خلاف نہیں یہ وسطی زمانہ کا مہدی ہو چکا اور آخری زمانہ کا مسیح بہی آچکا جسپر حدیث لا المہدی الا عیسے صاد آتی ہے - کوئی معارضہ نہیں بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں صرف مسیح موعود اور اسکی جماعت ہی ہادی اور ہدایت یافتہ ہوگی - رسول اکرم صلعم نے مختلف مہدیوں کی پیشگوئی فرمائی ہے جو اپنے اپنے زمانہ میں پوری ہو چکی تعجب ہے کہ آپ مسلمان ہو کر اسسے انکار کرتے ہیں اور نبی کریم کی پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر مصر ہیں -

(۹) "لکھتے ہیں ملا عبد اللطیف کو قتل کرا دیا اسکا ساتھ نہ دیا رسول کریم کے جتنے اصحاب شہید ہوئے انکے بچا نہ لینے کا الزام نبی کریم پر ہے تف ہے ایسی سمجھہ پر - اس قسم کی شہادت پر ہزاروں زندگیاں قربان ہیں - پھر لکہا ہے "اب اسکی روح جہنم کی سیر کر رہی ہے،، اسکا ثبوت؟ آپ وہاں گئے؟ خدا کی راہ میں جان دینے والوں کو ایسا کہنا حد درجہ کی بیبا کی اور غضب الہی کا مورد ہونا ہے - یہ غلط ہے کہ ہیضہ واقعہ شہادت سے پہلے پھیلا ہوا تہا - سب اخبارات گواہ ہیں کہ یہ وبا نہایت زور سے بعد شہادت صاحبزادہ عبد اللطیف پھیلی - سمالی لینڈ میں گورنمنٹ کی چند ہائی برائے رفع فساد ہے - اسے جہاد نہیں کہہ سکتے - حضور اقدس کیطرف سے کونسا دعوی ہوا جو آپ مرزائی مقدمات کو علمائے اسلام پر جہاد کرنے کے جواز کی دلیل ٹہرا رہے ہیں - کہاں لکھا ہے کہ جو لوگ مجہپر ایمان نہیں لاتے واجب القتل ہیں،، کچھہ سوچ سمجھہ کر بات کرنی چاہئے - غالباً صاحب ضمیمہ کا خیال ہے کہ لوگ میرے لکھے ہوے کو کون پڑتال کرتا ہے - میں جو کچھہ ہوں الم غلم لکھکر صفحوں کا حساب پورا کر دیتا ہوں +

طاعون کا آنا - اونٹنیوں کا بیکار ہونا یضع الحرب کا اعلان یہ سب مسیح موعود کے زمانے کی نشانیاں ہیں اور مسیح موعود وہی ہوگا جسنے اس زمانے میں دعوی کیا - اور یہ سب نشان جسکے عہد میں مجموعی حالت میں ظاہر ہوئے - اذا العشار عطلت پر آپکا اعتراض کہ جس ملک میں اونٹنیاں نہیں وہاں کے آپ مسیح موعود نہیں - غلط ہے - کیونکہ اول یہ بتانا چاہئے - اذا ظرف زمان ہے یا مکان - دوسرا یہ ایک نشان ہے خواہ کسی جگہ ظاہر ہو -

(۱۰) حضور انور کے اشعار پر اعتراضات کرنے سے کیا حاصل ہے سوائے اپنی بیہودہ دہری کے - چہکار کے لفظ پر آپ کا اعتراض ہے - اگر یہ پنجابی ہے تو کیا ہوا - اُردو تو پہلے ہی بہت کے بخروں کا مجموعہ ہے - انگریزی اسمیں - سنسکرت اس میں - ہندی اسمیں - فارسی اسمیں تو اگر پنجابی کا ایک آدھ لفظ اور وہ بہی ایسا جسے بعض اہل زبان نے استعمال کیا ہے آگیا تو کونسا زہر مل گیا - اور کیا غضب ہو گیا -

(ب) جیب علیہ الرحمتہ - السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ آچکا ہے تو کیا رحمے رب ارحم علے الذین یلعنون علیؔ پر اعتراض کرنے کی کہ ارحم الذین نہیں فرمایا - کیا علے کا لانا خلاف محاورہ ہے - حضرت یلعنون علیؔ کے تقابل کیلئے ایسا کرنا ضروری تہا - (ج) غیوری خدا غلط نہیں - ضرورت شعری کیلئے یوں بہی مشدد کو مخفف مخفف کو مشدد کر لیتے ہیں

آن قبلۂ رونمود بگیتی چہار دہم لو
بعد از ہزار و سہ رکنت انگند در حرم

اس شعر میں چہار دہم کی د نہیں کٹتی - آپ چہار دہم پڑھ لیجئے - اہل زبان ایسا بولتے ہیں - اور در حرم بت انگندن معجزۂ نبی کریم ہے - یہ مطلب نہیں کہ حرم میں بت رکہے گئے - بلکہ توڑے گئے -

(۱۱) اتبعو سواد الاعظم میں اعظم سے مراد اگر اعظم خشیۃ عند اللہ ہے تو وہ بہی ہمارے مقصد کے موافق ہے - اور قلیل من عبادی الشکور کے پیش کرنے کی یہ وجہ ہے کہ عظم میں جو کثرت کے معنے ہیں اسکا جواب ہو - اور جماعت احمدی اسلئے سواد اعظم کی مصداق ہے کہ اس سے مراد خلفائے راشدین مہدیین اور انکی جماعت ہے اور وہی متبع کتاب و سنت ہے کیونکہ انکے پاس اپنے اتباع کامل کا ثبوت موجود ہے

(۱۲) ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ تصویر پر اعتراض کرنے والے بزرگ اپنے گھر کے آئینے توڑ کر اور اپنی آنکھوں کی پتلیاں نکال کر اپنی ملکیت کے روپے پیسے باہر پھینک کر اعتراض کریں - مگر انکا کام حق جوئی سے تو نہیں صرف جہلا میں جوش پھیلانے سے ہے -

(۱۳) قرآن سے مسیح موعود کا ثبوت ہم مفصل دیکھیں پر پس یہ کہنا از قبیل ہشیری ہے کہ قرآن سے مسیحیت کا ثبوت نہیں دیتے - (احمدی لحیانی)

باقی آئندہ

مرزا حیرت کی پردہ دری

سچ فرمایا ہے مولانا روم نے۔ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں کند

اگر مرزا حیرت حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف قلم نہ اٹھاتے۔ تو ہم انکے حالات سے کس طرح واقف ہوتے۔ ہمارے احمدی بھائی انکی خوب خبر لے رہے ہیں۔ سبحان اللہ آج تک حیرت صاحب نے کوئی ایسا الزام نہیں دیا۔ جس کے آخر کار وہ خود مورد نہ ہوے ہوں۔ مرزا حیرت کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور آئندہ کیلئے قلم کو روک لینا چاہیئے ورنہ ہمیں اسکا انجام اچھا نظر نہیں آتا۔ مرزا حیرت کا وتیرہ ہے۔ کہ ایک مسئلہ کی نسبت کبھی کوئی رائے دیتے ہیں۔ کبھی کوئی۔ اور اسیطرح اپنی غیر مستقل پالیسی سے اپنے پر اعتراض کا موقعہ نہیں آنے دیتے۔ مگر ہمارے احمدی بھائی نے انکی خوب قلعی کھولی ہے۔ اللہ تعالے نے جزائے خیر بخشے۔ امید ہے۔ وہ ان کے "خواب" والے مضمون کیطرف بھی توجہ کرینگے۔ جس میں مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ کہ حوالات سے بھاگ نکلے اور پھر راستہ میں خدا جانے کہاں فوت ہو گئے وہی مرزا حیرت قرآن مجید میں اس کا جسم و سمیت نکلکر آسمان کیطرف جانا لکھتے ہیں۔ ایک طرف سیرۃ الرسول میں رقمطراز ہیں۔ کوئی مسلمان فیض روح القدس سے خالی نہیں۔ اور خدا سے ہمکلام ہوتا ہے۔ دوسری طرف الہام حضرت مسیح موعود سے انکاری ہے۔ ہم مرزا حیرت سے ملتمس ہیں۔ اگر اسے کچھ علمیت کا دعوا ہے۔ تو وہ عالمانہ بحث وفات مسیح وغیرہ کا متنازعہ فیہ مسائل میں شروع کرے۔ ادھر ادھر کی باتوں میں کیوں وقت ٹالتا ہے۔ ایک طرف احادیث کو تسلیم کرتا ہے۔ اور دوسری طرف کہتا ہے .... کہ مسیح مر گیا تو ہمیں کیا؟ اگر زندہ ہے تو کیا! اجی ہمیں کیوں کچھ نہیں۔ ہمارے تو ایمان کا دار و مدار اسی پر ہے۔ کیونکہ رسول کریم ...... صلعم نے آخر زمانے میں مسیح کے آنیکی پیشگوئی فرمائی ہے

(راقم ایک منصف مزاج)

تذکرۃ الشہادتین۔ بزبان پنجابی نظم ہو کر کارخانہ میں پہنچ گیا ہے۔ عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ احمدی شعراء سے التماس ہے کہ اب اسے اردو زبان میں نظم فرماویں۔ اور اس کے متعلق کارخانہ سے خط و کتابت کریں۔

محمد افضل

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

خاکسار کا یہ قصیدہ اپنے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر مشکور فرمادیں۔ تاکہ مجھے اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مدح کرنے میں جرأت حاصل ہو جاوے میں ہوں آپ کا خادم محمد یوسف احمدی فورتھ ہائی کلاس اسلامیہ سکول پشاور شہر

قصیدہ خطاب اہل ہند

ای اہل ملک ہند حذر از خدا کنید
از سر خودی و سرکشی و کین جدا کنید

آئید و اتفاق کنید با امام عصر
الصلح خیر۔ ترک عداوت شما کنید

تکذیب ایں امام نباشد مگر خراب
کار خراب خوب نباشد حیا کنید

مکنید اشتیاق بتوہین ایں مسیح
خوف از خدا و شافع روز جزا کنید

دارد ہر انکہ کلمۂ توحید بر زباں
تکفیر او بگو نہ ز جہد و جفا کنید

آنرا کہ قصد است ز دل بر اصول دین
تکفیرش از فروع مسایل چرا کنید

تکفیر اہل قبلہ و عشاق مصطفےٰ
ویل لکم۔ چہ گونہ بہ حیلہ روا کنید

آنرا کہ ہست اشاعت قرآن فرض عین
باید کہ بر اعانت او اقتدا کنید

جانش گداخت از غم ایمانشاں مگر
باشد عجب کہ نسبت کافر ورا کنید

بر خادمان دین محمد چنیں ستم
شرم از خدای خلق و تشنیع الورای کنید

لعنت برو ہر انکہ کند لعنتی شود
از لعنت اجتناب بصبح و مسا کنید

ای حاسدان بمومن صالح خطاب کفر
باشد روا کہ حق اخوت ادا کنید

آمد غلام احمد والا امام دین
تسلیم او کنید۔ و تعصب رہا کنید

نازل بہ شرق ملک عرب شد بہ قادیاں
حسب حدیث مصطفےٰ مرحبا کنید

ایں نائب خدا بود و ثانی مسیح
کش زندہ تا ہنوز گمان بر سما کنید

در انتظار عیسےٰ چرخ بریں مباش
کو شد وفات بہر ش اگر فاتحہ کنید

در شہر کاشمیر نما بند قبر او ......
تاریخ شاہد ست اگر تصفیا کنید

ہم ثابت از قرآن و حدیث صحیح شد
کو در بہشت رفتہ مگو خود ابا کنید

ہست ایں خیال خام کہ عیسیٰ است بر فلک
کے جسم عنصری رود آنجا حیا کنید

عیسےٰ بر آسماں بود و مصطفےٰ بہ خاک
باید بریں عقیدۂ باطل بکا کنید

آئید در جماعت عیسائے احمدی
ہم اتباع۔ مہدی موعود را کنید

منکر ز المسیح نگردید مگر شقی
دوری ز راہ و رسم بد اشقیا کنید

ای آنکہ سوئی او نمودید عزم بد
توبہ کنید و بہر معافی صدا کنید

بنگر چہ گونہ آنعقر بیلد ہلاک شد
یک دشمن عظیم فنا شد ثنا کنید

آں لیکھرام قتل شد و قاتلش گریخت
لازم بود۔ کہ تعزیت آریا کنید

طاعون ملک ہند و کسوف و خسوف را
یا بید خود و مصدق۔ اگر چشم وا کنید

آیات حق ظہور نمود ند ز آسمان
الحق زمین بگفت چرا اختفا کنید

ہر دشمنے کہ کوشش توہین او نمود
توہین خود بدید اگر اقتفا کنید

ترسید از خدا و ز آہ امام دین
ناصر شوید و نصرت دین خدا کنید

ایں است مجدد یکہ بہ تجدید دین رسید
تجدید او کنید و اعانت شما کنید

خواہد رسید فتح و ظفر از خدای پاک
نادم شود قبول اگر میرزا کنید

بعد از ہزار چار صد آمد بدین ما
خیزید بہر نصرت او و جان فدا کنید

ہر چند زندگی است باخر فنا شود
جان را بکار دین ز اول فنا کنید

آئید و گرد حضرت عیسائی ما شوید
تبلیغ حق کنید و بہر سو ندا کنید

بس ختم شد قصیدۂ محزون احمدی
من می دہم قسم کہ بحقش دعا کنید

راقم آثم محمد یوسف احمدی متخلص بہ محزون

ہر حال میں محصولڈاک بذمہ خریدار	# کارخانہ البدر قادیان کی احمدیہ بک ایجنسی	ہر حال میں محصولڈاک بذمہ خریدار

ضروری اطلاع - البدر اخبار جسمیں بک ایجنسی کی اشتہارات وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ احمدی جماعت میں جسکی تعداد ڈہائی لاکھ سے زیادہ ہے۔ بفضل خدا ایک غیر معمولی ترقی اشاعت میں کر رہا ہے۔ اسلئے جو لوگ اپنی مفید تصنیفات سے اس جماعت کے ممبروں کو فایدہ پہنچا کر نوع انسان کی ایک خدمت بجا لانا چاہتے ہیں۔ انکو عمدہ موقعہ ہے۔ کہ اپنی کتب اور تصنیفات البدر کے کارخانہ میں ارسال فرماویں۔ اس ایجنسی میں ہر ایک قسم کتاب بشرطیکہ وہ مذہب اسلام یا حضرۃ مسیح موعود کی مشن کے مخالف نہو۔ اور فحش اور منکر سے پاک ہو۔ کیشن پر رکہی جاتی ہیں۔ کیشن کا فیصلہ بعد مطالعہ کتب بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ موجودہ سٹاک کو صاف کرنے کی غرض سے بعض کتب کی قیمت کم کر دیگئی ہے۔ بغور ملاحظہ فرما کر احباب جلد تر درخواستیں ارسال فرماویں۔ درخواست بنام محمد افضل منیجر کارخانہ البدر ہونی چاہیئے۔

روسی جیبی حمائل - ایک پیسہ والے کارڈ سے ہی چھوٹی تختی پر بہت عمدہ خوش نما زرد ... چونکہ قادیان کی احمدی احباب نے بعد شوق ... وتجارت کے اسباب کی خاطر ہم سے منگوا کر ... حجم ۵ صفحہ خط عمدہ — عصہ / ۱۰

تفسیر القرآن - مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب احمدی ... اگرچہ سلسلہ احمدیہ کی کوئی مستند تفسیر ... ہم ڈاکٹر صاحب نے حتی الوسع ... اپنی جماعت کی خدمت کی ... تفسیر کامل موجود نہو۔ اس کا ہونا ... — ۸ / ۳

تفسیر ... - خزینہ حقائق و معارف قرآنی اور قومی ترقی کے اصول کا پتہ اس لگتا ہے۔ مصنفہ حکیم نور الدین صاحب — ۱ / ۴

... - جلد اول و دوم بزبان عربی — / ۳

شہادۃ القرآن - مصنفہ حضرۃ مسیح موعود - مذہبی فلاسفی کی نادر کتاب اور بیمری وبا کا تریاق اصل قیمت ۱۰ / رعایتی — / ۳

نور القرآن - حصہ اول۔ مصنفہ حضرۃ مسیح موعود قرآن کے منجانب اللہ ہونے اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلائل اصل قیمت ۳ / رعایتی — / ۲

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب - جسمیں گناہ کی فلاسفی اور اس کا علاج بتلایا گیا ہے۔ مصنفہ حضرۃ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام - اصل قیمت ۱ / رعایتی — / ۱

اعجاز احمدی - مصنفہ حضرۃ مسیح موعود - مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے رنگ سے روشنی ڈالی ہے۔ اور الہی تائید اور نصرۃ سے لکھی ہوئی کتاب اصل قیمت ۳ / رعایتی — / ۲

سیرۃ مسیح موعود - حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق و عادات مولانا عبد الکریم صاحب احمدی کی تصنیف — / ۸

جلسہ اعظم مذاہب - سنہ ۱۸۹۶ء میں ایک عظیم الشان جلسہ کل مذاہب کا لاہور میں ہوا تھا۔ جسمیں ہر ایک اہل مذہب نے اپنے مذہب کی خوبی بیان کی تھی۔ لیکن آخر سب نے متفقہ رائے سے فیصلہ کیا۔ کہ حضرۃ مرزا صاحب کا پیش کردہ اسلام جن خوبیوں سے مملو ہے۔ وہ دوسرے مذاہب اس سے عاری ہیں۔ اس جلسہ کی مفصل روئداد اور رپورٹ اور کل تقریروں کا مجموعہ — / ۸

عسل مصفی - مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب احمدی مشن کے متعلق ہر ایک قسم کے ثبوت کی ایک جامع کتاب جس کے ہوتے ہوئے انسان کو بحث مباحثہ کیلئے اور کتاب کی کم ضرورت رہتی ہے جس کو پاس رکھکر ایک لڑکا بھی ایک جید مولوی پر بفضل خدا ....

قاعدہ یسرنا القرآن - جس کو ہدایات مندرجہ کے مطابق پڑہنے سے کئی بچوں نے ۲ ماہ میں قرآن شریف ختم کئے ہیں۔ عجیب بے نظیر قاعدہ ہے۔ از روئے دلائل غالب آسکتا ہے۔ صفحہ ۴۲۹ - قیمت بہت ارزاں — / ۲

طب روحانی - بغیر دوا کے علاج بطریق مسمریزم حق عمل دراَمد کرنے یسوعی معجزات کی کرامات آجاتی ہے۔ مصنفہ صوفی احمد جان احمدی — عصہ

تحذیر المومنین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب مسائل وفات و حیات پر۔ ضروری عالمانہ بحث - صفحہ ۲۰۰ - اصل قیمت ۸ / رعایتی — / ۴

اعلام الناس - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب مسائل وفات و حیات پر۔ ضروری عالمانہ بحث - اصل قیمت ۲ / رعایتی — / ۱

سواء السبیل - مصنفہ ایضاً در مضمون ایضاً اصل قیمت ۳ / رعایتی — / ۱

کشف الالتباس - ایضاً - ایضاً اصل قیمت ۱ / رعایتی — / ۰

ایقاظ النائمین - ایضاً - ایضاً قیمت — / ۰

موعظہ حسنہ - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب - تفسیر سورہ تبت اصل قیمت ۱ / رعایتی — / ۰

صیانۃ الناس - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی سے ایک خط کا جواب — / ۱

سر الشہادتین - مصنفہ مولوی احسن صاحب ثبوت شہادۃ مولانا عبد اللطیف صاحب - مستنبطہ از قرآن مجید — / ۱

الفرقان - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب - بجواب البرہان - ایک ماہوار رسالہ جو شاہجہانپور سے شایع ہوتا ہے - سورہ لایلف قریش کی لطیف تفسیر — / ۲

ضیاء القرآن - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب - در رد فرقہ چکڑالوی - و اعتراضات بر شہادۃ مولانا عبد اللطیف صاحب شہید — / ۳

قول الصحیح - مصنفہ میاں ہدایت اللہ صاحب شاعر - لاہوری - تصدیق حضرۃ مسیح میں عجیب نظم ہے — / ۱

عاقبۃ الکذبین - لودہانوی مخالف مولویوں کے انجام — / ۱

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی بجواب کلمہ فضل رحمانی - دجال ذوالقرنین - یاجوج - ماجوج اور مسئلہ تصاویر پر بحث — / ۷

السر المکتوم - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - نام سے مطلب ظاہر ہے — / ۵

رویائے صالحہ - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مصنف کا بیعت کی سرگذشت اور احمدی مشن کی تائید میں — / ۲

اعجاز احمدی - ایضاً — / ۱

سلاسل الفضایل - مصنفہ عبد الحی عرب - بیان فضایل آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم و تائید مشن احمدیہ رعایتی — / ۲

سلاسل التعلیم - مصنفہ عبد الحی عرب — / ۱

سیرۃ النبی - ایک مامور من اللہ کی مجلس میں کیا ادب ملحوظ ہونا چاہیئے — / ۰

الہامی دعا - طاعون سے محفوظ رہنے کیلئے اسم اعظم اور رفع حاجات کیلئے ایک مجرب نسخہ - یہ حضرۃ اقدس کو الہام ہوئی تہی — / ۰

وفات مسیح - پنجابی نظم — / ۲

پنجابی کامن - مستورات کیلئے ہے — / ۰

نظم برائے مستورات - .... — / ۰

عکسی تصاویر - حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایسی عمدہ عکسی تصویر تیار ہوئی ہے کہ جس نے دیکھا ہے۔ تعریف کی ہے۔ خطوخال کی صفائی سفارش کرتی ہے۔ کہ ضرور خرید کیا جاوے۔ قیافہ شناس لوگوں کو اتمام حجت کی نیت پیش کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور اس سے یہ فائدہ بہی اوٹہا سکتے ہیں۔ کہ جب تصویر پر نظر پڑیگی - تو اقرار بیعت یاد آگیا۔ کہ اس مرد خدا کے ہاتھ پر ہم نے خدا کیلئے اپنے ارادوں اور نفسانی خواہشوں کو بیچ دیا ہے قیمت ۸۰ / — عصہ

احمدی تجار توجہ فرمائیں

اپنے تاجر بھائیوں کو جماعت میں بذریعہ البدر انٹروڈیوس کرنے کے لئے ہم نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ جب تک اسکی اشاعت ایک ہزار ہو ... اصل خرچ پر مستقل اشتہارات سال بھر کے لئے جاویں - اس وقت اخبار ۷۰۰ چہپتا ہے - اور ۵۰۰ سے زیادہ اشاعت ہے - الحمد للہ - اسلئے ہم اصل اخراجات پر سال بھر کے لئے دو صفحے اشتہاروں کے ایزاد کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے جو صاحب اس سے فایدہ اوٹہانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں۔ اس وقت ایک ہزار اشاعت کا اصل خرچ لیا جاویگا - لیکن سات صد تک اشاعت کا خرچ وضع دیا جاویگا - اور جب اشاعت ۸۰۰ سے بڑہ گئی - اسوقت باقی ماندہ خرچ وضع ہوگا۔

منیجر

سچ کو ہمیشہ راحت ہے

لوگون کو کارخانہ پر بدظنی سے بچانے کیلئے یہ راہ اختیار کی ہے - کہ صرف ایک کارڈ آنے پر دوائی کا نمونہ مفت ارسال ہوگا - اگر پسند ہو - تو بہ قیمت طلب فرمایئے

کلید صحت - یعنی حب سلیمانی - اس کے استعمال سے امراض معدہ - بدہضمی - ہیضہ - تخمہ - بہوک کا کم ہونا - بدن کا گران رہنا - بعد از غذا کھٹی ڈکارین آنا - نفخ - درد شکم وغیرہ کو آرام ہوتا ہے - ہاضمہ بہت قوی ہوتا ہے -

بقراط کا قول ہے - کہ جملہ امراض معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین - لیکن ہم یقین دلاتے ہین - کہ اگر کوئی بوجہ استعمال کرے - تو جملہ امراض معدہ سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا - فی شیشی ۱ر درجن ۸ر

سرمہ سلیمانی - اسکی تعریف مین اگر کالم کے کالم پر کئے جاوین - تو بجا ہے - اور گوہر آبدار کے برابر فروخت کیا جاوے تو ارزان ہے - یہ سرمہ محافظ چشم ہے - جملہ امراض چشم کو اس طرح دفع کرتا ہے - جیسے کوئی مرض ہوا ہی نہ تہا - آزما کر داد دیجئے - فی تولہ ۸ر

سنون دندان مسوڑون اور دانتون کی جملہ بیماریون کو اکسیر ہے - دانتون کا ہلنا - خون کا نکلنا - درد وغیرہ تو صرف اول دفعہ کے استعمال سے رفع ہوجاتا ہے - اور متواتر استعمال ہو - تو صفائی دہن سے انسان نجات پاتا ہے -

المشتہر - حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مینجران کارخانہ احمدیہ - بلبگڈہ - دہلی

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریدارونکو مژدہ

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کہولی ہے - جسمین ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلین نیز انکے پرزہ جات بکفایت ملسکتے ہین - اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہین - کہ نسبتاً و مقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتون پر مال خرید فرما کر آزمائش کرین - اور اپنے ہموطن خیرخواہ سوداگرونکو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی فرماوین

بائسکلون کے ڈنلوپ ٹائر اور اندر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہین - نیز مشین اور بائسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کی جاتی ہے -

المشتہر - اللہ بخش حسن اینڈ سنز - سوداگر بائسکل و مشین - زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

مسٹر محبوب عالم کا کیا مذہب قرار دیا جاوے

یہ بات آجکل اہلِ اسلام کی توجہ کے قابل ہے۔ کہ پیسہ
اخبار کے ایڈیٹر صاحب جنکا نام محبوب عالم ہے۔ اُنکا اصل
مذہب اِن دنوں کیا قرار دیا جاوے۔ کیونکہ اوّل
تو اُن کے اخبار ورسایل وغیرہ اسی قسم کے ہیں۔ کہ ان
میں مذہب وملت کے رؤسا وعظام کو خوش کرنیکی کوشش
کی جاتی ہے۔ بحیثیت مذہب کے انکو اس امر کی
ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ کہ فلاں مضمون کا اندراج
اُن کے اپنے مذہب کے لحاظ سے غیرت دینے پر مبنی ہو
کہ نہیں۔ چنانچہ اسی مذہب اور اخلاق سے گرے ہوئے
اصول پر انہوں نے ناول محبوبہ قریش دو ز انا اخبار میں
شایع کرنا شروع کیا۔ اُس کی اشاعت کے تذکرہ
کے وقت جب ہم نے یہ پڑھا کہ یہ ایک عیسائی پرچہ
المہلال سے ترجمہ ہوگا۔ تو ہمارا ماتھا اُسی وقت ٹھنکا تھا
کہ خدا خیر کرے۔ ایک متعصب عیسائی پرچہ پھر اس میں
خاندان رسالت کا تذکرہ ایک ناول کے پیرایہ میں ہونا
کبھی ممکن نہیں کہ مذہبی تعصب کا رنگ اپنے ساتھ نہ رکھتا
ہو۔ مگر خدا معلوم کہ اس شرک سے بھرے ہوئے عقیدہ
تثلیث اور اہل نصاریٰ کی مجلس میں کیا [illegible] اثر ہے
کہ جب کوئی شخص کچھ عرصہ اسے اختیار کرلے اور اُن
میں رہ آوے تو وہ باطل ہو نہیں آتا ہی نہیں۔ بدیں [illegible]
مسٹر محبوب عالم کو ہمنے معذور سمجھ کر کسی قسم کا ریمارک
مناسب نہ جانا تھا۔ ایک عیسائی ناول کی علت غائی
جسمیں خاندان نبوت کا تذکرہ ہو۔ اس سے بڑھ کر اور
کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے اعتقاد کے رو سے خدا کے
مقدس لوگوں کی توہین کرے۔ اور مسٹر محبوب عالم کا یہ
فرض تھا۔ کہ ناول کی اشاعت سے پیشتر ہی۔ وہ اس
امر کو مدِ نظر رکھ لیتے۔ کہ بزرگانِ ملت کی توہین تو اس میں
نہیں ہے۔ لیکن چونکہ وہ اہل نصاریٰ سے کچھ عرصہ تعلق
رکھنے کی وجہ سے اس قسم کی باتوں کے عادی ہیں۔ اور
اُسکا بدیہی ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب
مسیح موعود علیہ السلام پر ہمیشہ ناحق نیش زنی کرتے
رہتے ہیں۔ اور انکو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ایک کثیر گروہ
اسلام کی ناحق دل آزاری کرتا ہوں۔ تو یہ کون سی
بڑی بات تھی۔ کہ وہ محبوبہ قریش کی اشاعت کے وقت
بھی اس غیرت مذہبی کو نظر انداز کر دیتے۔ جو کہ نصاریٰ کی حقیقت اُن کے نزدیک اوسی حد تک ہے

کے بالمقابل بحیثیت ایک مسلمان کے اُن میں
ہونی ضروری تھی۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے
انہوں نے اُسکے انجام پر غور کرنی ضروری نہ سمجھی دیرینہ
تعلقات کا پاس کرکے جھٹ ناول کی اشاعت شروع
کر دی۔ لیکن جب انکو علم ہوا۔ کہ اس وجہ سے ایک
بڑا حصہ خریداروں کا اخبار کی طرف سے دل برداشتہ
ہو جاویگا۔ اس لئے اپنے محبوب ومطلوب پیسہ
ہیں۔ نقصان آتا دیکھکر محبوب عالم صاحب کو محبوبہ
قریش کی اشاعت بند کرنی پڑی۔ لیکن کچھ عرصہ
بعد پھر انکو افسوس ہوا۔ کہ یہ بھی ایک سونیکی چڑیا
تھی جو ہاتھ سے گئی۔ کیونکہ اگر یہ ناول شایع ہو
جاتا۔ تو پیسہ اخبار کے کئی ہزار خریداروں میں سے
کم ایک دو معزز خریدار بھی جنکا مذہب اسلام
نہیں۔ خرید لیتے۔ اور ایک معقول رقم آجاتی۔ اگر اس
سے دل آزاری تھی۔ تو اہل اسلام کی نہ کہ اہل
نصاریٰ وہنود وغیرہ کی۔ اور اتفاقاً ایک
مراسلت بھی اس تائید میں آگئی۔ کہ اخبار میں نہیں
تو اس ناول کی اشاعت بذریعہ کتاب ہی کر دی جاوے
پھر کیا تھا منہ مانگی مراد ملگئی۔ اور جھٹ اوسکی تیاری
کا انتظام ہوا۔ اور مسٹر محبوب عالم کو یہ خیال نہ آیا۔
کو جب میں خود تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اس قصہ میں دو
فرقوں کی اختلافی باتیں درج ہیں۔ اور اسی لیے
اسکی اشاعت کو میں بند کرتا ہوں۔ تو کیا کتابی
صورت میں طبع کرنیسے اب یہ نقص رفع ہو جائیگا
ذرا ایڈیٹر صاحب اسکا جواب دیں کہ وہ اپنی
اس حرکت سے کیوں اپنی قوم کے دل کو دکھانا
چاہتے ہیں۔ وہ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ جو عمداً
اس بات کو روا رکھتے ہیں۔ کہ ایسے ناول کی جس میں
اہل اسلام کے ایک مقدس امام حضرۃ امام حسن علیہ السلام
کی اہانت کی گئی ہے۔ اشاعت کی جاوے۔
ابھی بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے
قول وفعل سے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا
تھا۔ کہ وہ دیگر پیشوایان دین۔ غیر از اسلام سے
بڑھ کر کوئی عظمت آنحضرت صلعم کو دینا نہیں چاہتے
مگر خدا معلوم کہ اخبار کی اشاعت پر کیا برا اثر پڑتا
دیکھ کر دبے اور مجمل الفاظوں میں بہت سی
لے دے کے بعد انکو رجوع کرنا پڑا۔ اور اب یہ دوسرا
موقع ہے۔ کہ وہ اپنے عمل سے اپنے اس عقیدہ
کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پیشوایان دین کی

جس حد تک اہل نصاریٰ تسلیم کرتے ہیں +
ہماری رائے میں بہت مناسب ہوگا۔ اگر اہل اسلام
کے قومی اخبار اور رسالوں کے ایڈیٹر ایک مجلس یا
یا استفسار کے ذریعہ فتوا سے کے رنگ میں یہ امر قرار
دیں کہ

مسٹر محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور کا اصل مذہب کیا ہے

اگر اسلام کے موجودہ متفرق فرقوں کے علماے
دین مسٹر محبوب عالم کی ان باریک چالوں پر نظر ڈال کر
ان کا مذہب قرار دینا چاہینگے۔ تو امید ہے۔ کہ انکے مختلف
مذاہب قرار دے جاکر آخر نتیجہ یہ نکلیگا۔ کہ دراصل ان
کا کوئی خاص مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ شیعوں کو اختیار
ہے۔ کہ بدیں خیال کہ وہ امام حسن کی توہین روا
رکھتے ہیں۔ ان کا ایک خاص مذہب قرار دیں۔ اہل
سنت والجماعت بدیں خیال کہ وہ آنحضرت صلعم کے
اسم مبارک کے ساتھ صلواۃ کہنا یا لکھنا ضروری خیال
نہیں کرتے۔ ان کو ایک الگ عقیدہ والا سمجھیں
وہابیہ وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال مسٹر محبوب عالم نے محبوب عالم
بننے کی جو پالیسی اختیار کی ہے۔ ہمارے نزدیک
وہ دراصل بہت ہی ناپسند اور مضر ہے۔ بہتر ہے کہ آپ اس
خیال سے باز آکر وہ محبوب الٰہی بننے کی کوشش
کریں۔ کیونکہ جب وہ محبوب الٰہی بن جائینگے۔ تو محبوب
عالم اپنے حقیقی معنوں میں خود قرار دئیے جاوینگے

ایک شادی کا اشتہار

ایک جوان صالح خوشرو خوشخو شخص ہے۔ اور
دنیاوی حیثیت سے بھی اسکی حالت بہت اچھی ہے
کسی کا قرض نہیں دینا۔ رزق کی طرف سے خدا
کا بڑا فضل ہے۔ ایک احمدی عورت سے نکاح کرنا چاہتا
ہے۔ کیونکہ اسکی پہلی بیوی عرصہ چار سال سے فوت
ہو چکی ہے۔ اگر کوئی مہالی جٹ یہ تعلق پیدا کرنا
چاہے۔ تو خط وکتابت کرے۔ مزید تحقیق کیلئے دفتر
البدر سے خط وکتابت کرو فقط۔

خبرین

—— ۲۶ جولائی کو جاپانیون نے پورٹ آرتھر پر آخری دھاوا کیا۔ سخت گولہ باری ہورہی تھی۔ آخرکار روسیون نے جواب دینا بند کر دیا۔ نتیجہ کا سخت انتظار ہے۔

—— لالہ تلسی رام آریہ سٹیشن ماسٹر فرید کوٹ کی نسبت اخبارون میں یہ خبر پڑی گئی ہے۔ کہ کسی جیبی لو مذہب کے ہندو نے ان کو قتل کر دیا۔ اس کی وجہ یہ کو بیان کیجاتی ہے۔ کہ تلسی رام ہر روز آریہ سماج کی تائید مین لکچر دیتے تھے۔ اور فحش اور درشت کلامی سے لوگون کی دل آزاری کرتے تھے۔ گویا لیکھرام کے جانشین تھے۔

—— روزانہ اخبار عام راوی ہے۔ کہ امرتسر کی عدالت مین ایک عجیب مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا دائر کیا گیا ہے۔ مستغیث مسٹر الف ... صاحب کلارکل ... کے ہیچر مین۔ ان کی ... صاحبہ کی حیثیت عرفی کا ازالہ ... ہے ... عیسائی ملزم ہین جن ... گناہ ... ملعون ہو ... خدا کا ... عیسائی کسی خطا کو ... ملزم گردانے جاسکتے ہین۔

—— تبت اگرچہ کامیابی حاصل کرتی جاتی ہے۔ لیکن لاسہ کے قریب اُسے سخت تکالیف کا سامنا پیش آیا۔ ایک ندی جس کا نام سانپو ہے۔ بڑے روز سے بہتی ہے۔ اس مین ... تین سپاہی ڈوب گئے ۔

—— گذشتہ ۲۴ سال مین بارہ لاکھ یہودی روس سے جلا وطن ہوئے۔ اور اکثر ان مین سے امریکہ مین جا آباد ہوئے ۔

—— قاضی فتح حسین صاحب احمدی کوئیٹہ سارجنٹ دوم سے سارجنٹ اوّل ہوگئے۔ اس ترقی پر ہم انکو مبارکباد دیتے ہین ۔

—— ٹیکا طاعون کی نسبت لاہور مین تجویز ہوئی تھی۔ کہ اسے حفظ ماتقدم کے طور پر پھر لگایا جاوے۔ لیکن عام طور پر لوگون نے اور نیز تعلیم یافتہ پارٹی نے اس سے اعراض کیا۔ ملکووال مین جو حادثہ ٹیکا طاعون سے ہوا۔ وہ دراصل لوگون کو نہیں بھولتا۔ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آجتک اُسکی رپورٹ کا اخفاء کیون کیا گیا یہ وہی ٹیکا طاعون ہے۔ جس کے مقابلہ مین ایک ٹیکا آسمانی اللہ تعالے نے تجویز کیا تھا۔ اور جو کہ صرف کشتی نوح کو مصنفہ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ سے ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ یہ آسمانی ٹیکا دل کو لگایا جاتا ہے ۔

—— پورٹ آرتھر کے فتح ہونے کی خبر ابھی تک اخبارات مین نظر نہیں آئی۔

—— برٹش گورنمنٹ اور روس کے درمیان یہ معاملہ ابھی فیصلہ طلب ہے۔ کہ آیا روس برٹش جہازونکی تلاشی سے باز رہتا ہے کہ نہیں۔ اس کی بھی گورنمنٹون کو انتظار ہے۔

—— اہل اسلام کے قومی اخبارون مین آج کل اس بات پر روز دیا جارہا ہے۔ کہ اہل اسلام کے قانون وراثت مین ترمیم کیضرورت ہے۔ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیئے۔ کہ جس سے اہل اسلام کی بڑی بڑی جائدادین اپنی حالت پر قایم رہ سکیں۔ ان لوگون کا قول ہے۔ کہ موجودہ قانون (قرآن شریف اور شرع شریعت اسلام) آج کل کے زمانہ کے حسب حال نہیں۔ جو عرب مین اہل اسلام کی حالت تھی۔ وہ ہندمین نہیں اسوقت مسلمانون کے مقبوضات محدود اور انکی جائداد مختصر

گویا یہ لوگ اس وقت خود نبوت اور رسالت کے مدعی ہین۔ اور کتاب اللہ مین دخل دیکر اُسے محرف اور مبدل کرنا چاہتے ہین۔ ان خیالات سے آج کل کے اہل اسلام کی حالت ایمانی کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ دراصل اس خدا اور اُس رسول کے منکر ہین۔ جیسے قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ قرآن اُنکے نزدیک ناکمل کتاب ہے۔ اور اس لیئے قرآن کے خدا کا علم بھی محدود تسلیم کرتے ہیں۔ جس نے ایسی کتاب نازل کی۔ جو کہ نوع انسان کی ضرورتون کے لیے کافی نہیں ہے۔ انشاءاللہ اس کے اوپر ایک مفصل آرٹیکل البدر کے کالمون مین نکلے گا ۔

—— اہل جرمن جو کہ روسیون کا دم بھرتے تھے۔ جاپانیون کے میدان جنگ کی ترقی سے متحیر ہیں۔

—— طاعون کی ترقی پھر شروع ہوگئی ہے۔ لاہور مین پھر یک دن مین دو کیس ہوئے۔ بمبئی۔ میسور۔ مدراس۔ حیدرآباد۔ بنگال وغیرہ مین بھی ترقی شروع ہوگئی ۔

جیبی مسیح کتاب دفتر البدر سے ایک ارقیمت علاوہ محصولڈاک پر ملسکتی ہے ۔

—— جنگ روم و یونان کے بعد جزیرہ کریٹ جو کہ اول سلطان روم کے زیرحکومت تھا۔ ایک یونانی شہزادہ جارج کے زیرحکومت رکھا گیا تھا۔ اور وہ دول یورپ کی متعصبانہ حمایت سے خودمختار گورنر یہان کا مقرر ہوا۔ مگر اب یہی استقدر ظالم ثابت ہوا ہے۔ کہ اُسکی اپنی عیسائی رعایا کا دم اس کے جور و ستم سے ناک مین آیا ہوا ہے۔ ان کفرتم ان عذابی لشدید

—— البدر کے نمبر مئی ۱۹۰۶ء سے ناظرین کیمد تین اصل تاریخ سے بہت دیر بعد پونچتے رہے ہین۔ اسلئے ایمین بہت سے واقعات اور تقریرین درج ہوئی ہین۔ جو کہ تاریخ روانگی تک ہمیں مل سکیں۔ ناظرین کی اطلاع کے لیئے ہم ذیل میں تاریخ اشاعت اور تاریخ روانگی چند اخبارون کی درج کر دیتے ہین۔ اور یاد رہے کہ ان سے پہلے بھی اکثر اوقات ایسا ہوتا رہا ہے۔

نمبر ۱۶-۱۷ بجائے ۲۶ اپریل و یکم مئی کے ۱۰ مئی کو شائع ہوا
نمبر ۱۸-۱۹ ” ۸ مئی و ۱۶ مئی ” ۲۳ مئی ” ”
نمبر ۲۰-۲۱ ” ۲۴ مئی و یکم جون ” ۲۳ جون ” ”
نمبر ۲۲-۲۳ ” ۸ و ۱۶ جون ” ۴ جولائی ” ”
نمبر ۲۴-۲۵-۲۶ بجائے ۲۴ جون و ۱۰ جولائی ” ۲۵ جولائی ” ”
نمبر ۲۷-۲۸ ” ۱۶ و ۲۴ جولائی ” ۹ اگست ” ”

لوکل

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام خاندان رسالت بحمداللہ خیریت سے ہین ۔

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت مورخہ ۷ اگست ۱۹۰۶ء کو ذرا علیل ہوگئی تھی*۔ باقی اصحاب کبار بہ فضل خدا خیریت سے ہین۔

۶ اگست کی شب کو عمدہ بارش قادیان میں ہوگئی۔ اس کے بعد بھی گاہے گاہے عمدہ ترشح ہوگیا ہے جس سے قحط کا اندیشہ رفع ہوچلا ہے۔

۹ اگست کو انسپکٹر صاحب مدارس نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا دوبارہ معاینہ کیا۔ اور درس کے لگاتار ترقی ہونے پر بہت عمدہ اور انسپ ریمارک رائے لکھا۔ مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے حسن انتظام کی خصوصیت سے تعریف کی

مبارک لوگ

جو دوران مقدمہ مین حضرۃ مسیح موعود کی صحبت کا فخر حاصل کرتے ہین۔ جو موقعہ زیارۃ اور مجلس کا وہان حاصل ہوتا ہے وہ انکو قادیان مین نہین حاصل ہوسکتا ۔
اور بہت ہی مبارک ہین۔ وہ جو کہ اسوقت مالی امداد ایک حصہ

* دوسرے دن آپ بہ فضل خدا تندرست ہوگئے۔

جلد ۳	ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دار الامان قادیان سے شایع ہوتا ہے	نمبر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام او ست
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
بادۂ عرفان ما از جام او ست
ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
ما از و یا بیم ہر نور و کمال
از ملائک از خبرہای معاد
معجزات و ہمہ حق اند و راست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما

جان شد و با جان بخواہد شد برون
روشن شد سیراب سیرابی کہ ہست
وصل دلدار ازل بی او محال
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مورد لعن خداست
ہر کہ انکاری کند از اشقیا ست

اندرین دین آمدہ از مادریم
آن مولی کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمانی بود
اقتدا و قول او در جان ما ست
آنچہ از حضرت احدیت است
معجزات انبیاء و سابقین
یکقدم دوری ازان روشن کتاب

ہم برین از دار دنیا بگذریم
امن با کش ہست ما را دایم
معجزہ را بود شد اختتام
آن سید خود ہم جان جائی او ست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
منکر آن مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
نزد ما کفر است و خسران و تباہ

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔
دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے
سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا
چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے
پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا
ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا
ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔
ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔
نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا
دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور بیعت کرنے والا دہراتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (سہ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ ای میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں)

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۲ء تک اسی ۱۴ سال میں جبکہ البدر اپنے ۲ صفحوں کے ساتھ ہر چہار دہم سال کی یادگار میں جو اپنی فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان طلوع ہوا

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام مفتی محمد صادق ۔۔۔ چھپ کر شائع ہوا

ایک شکایت کا جواب

خریدار نمبر ۱۴۳۵ تحریر فرماتے ہیں۔

کہ البدر کی خریداری اسلئے تجویز کی تھی۔ کہ اسمیں روزانہ اقوال و افعال وعظ و پند اور جواب معترضین جو ہوں۔ وہ درج ہوتے ہیں۔ مگر اسکو معکوس پایا اگرچہ دوران مقدمہ کا حوالہ دیکر دل شائقان کو مطمئن کیا ہے۔ جو کہ مثل سراب ہے۔ حالانکہ یہ پرچہ مضمون اخبار دنیا سے مستثنےٰ تھا۔ ہم تو تقریر جناب مرزا صاحب کے خواہاں ہیں۔ نیز دیکھا گیا ہے۔ کہ جون کے حالات جولائی میں درج ہوتے ہیں۔

ہمارے مہربان دوست کو واضح ہو۔ کہ اسمیں شک نہیں۔ کہ البدر کے اجرا کی علت غائی یہی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے اقوال اور افعال بڑی بسط سے اس میں درج ہوں۔ اور حتے الوسع یہ اپنے فرض منصبی کو نبہا تا بھی رہا ہے۔ لیکن تاہم بریں وجہ کہ ہر قسم کی اخباری خدمت کا بوجھ صرف ایک شخص پر ہے۔ اور موجودہ اشاعت ابھی تک اس امر کی بھی متحمل نہیں ہوئی۔ کہ کارخانہ کے اخراجات کو ہی برداشت کرے۔ تو زیادہ سٹاف رکھنے کی گنجائش کب ہو سکتی ہے۔ پھر انسانی وجود کو عوارضات وقتی بھی لاحق ہوتے ہیں اور انتظامی امور کے واسطے ہیڈ کوارٹر سے باہر بھی جانا پڑتا ہے۔ اسلئے کلمات طیبات کا ضبط کما حقہ اسوقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اسکے متعلق کل ذرائع بہم پہنچا دیوے۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ مامور من اللہ اس امر کا ہرگز پابند نہیں ہے۔ کہ صرف اخبار کی خاطر ہر ہفتہ میں چند تقریریں کرے اکثر اوقات دو دو ہفتہ بھی ایسے گذر جاتے ہیں۔ کہ کوئی تقریر نہیں ہوتی۔ اور نہ اسکے لئے کوئی خاص محرک پیدا ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مامور من اللہ کا ہر ایک فعل اور قول محل اور موقعہ کی پابندی سے اس قابل ضرور ہوتا ہے کہ اسکی اتباع کی جاوے مگر بعض مصالحہ و ضرورت وقت کے لحاظ سے یہ ہرگز ضروری نہیں ہوتا۔ کہ اوسکی اشاعت بھی اوسی وقت ہو۔ اسی لئے ہر ایک امر کی اشاعت میں بریں وجہ احتیاط ضروری ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ ہم قائل کے قول کو کسی ایسی طرز میں ادا کر دیں جو اسکے مفہوم اور مراد سے کوسوں دور ہو کر کسی کے ابتلا کا موجب ہو۔ اور اسی لئے ہمکو اس قسم کی ضرورتیں پیش آئی ہیں۔ کہ گاہے گاہے پبلک پر اس حقیقت اور امر واقعی کو ظاہر کر دیں۔ کہ اخبارات کا کسی قسم کا مالی یا تجارتی تعلق مسیح موعود علیہ السلام سے ہرگز نہیں۔ نہ انکے مضامین کی تالیف اور ترتیب میں آپ سے استمزاج یا استصواب کیا جاتا ہے ایک ضرورت حقہ کو محسوس کر کے دینی استفادہ کی تکمیل...... کیلئے یہ اخبار جاری ہے۔ تاکہ مخلوق خدا کو ہمارے ہاتھوں بھی ایک خیر کثیر حاصل ہو۔ ممکن ہے کہ اسکا کوئی حصہ یا کل قبول ہو کر ہماری سعادت ابدی کا موجب ہو جاوے ❊

پس ایسی صورتوں میں جبکہ ہمیں علم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طبیعت علیل ہے۔ یا یہ ہفتہ تقریر سے خالی ہے۔ تو ہم یا تو آپکی تصنیفات ہی سے ایک حصہ اخبار میں دیتے یا موجودہ تقریر کو مختلف حصص میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ تاکہ اس جزو سے جو اخبار کا روح رواں ہے اخبار محروم نہ رہے اور ایسی ہی صورتوں میں دوسرے مضامین بھی دیکر اخبار کا پیٹ پورا کیا جاتا ہے۔

پھر چونکہ اخبار کے جسقدر خریدار ہیں ہر ایک کے تقاضا ئے اور خواہشیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعض احباب کا تو تاریخی مذاق دیکھ کر اور یہ معلوم کر کے کہ انکو واقعات اور تغیرات عالم سے ایک خاص دلچسپی ہے جسکے لئے دوسرے غیر از جماعت اخبار و نکی ضرورت پڑتی ہے ایک حصہ خبر و نکا رکھا گیا ہے۔ اور آپ اگر نظر غور سے دیکھیں گے۔ تو اس حصہ کو بھی دین کا ایک جزو پائینگے۔ کاتب کی عدم موجودگی اور کارخانہ کے دیگر خوارج کی وجہ سے ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بعض اقوال بہت دیر کے بعد یا بے ترتیب شائع ہوں۔ امید ہے۔ کہ یہ جواب جناب کو تسلی بخش ہو کر کارخانہ سے ہمدردی اور حسن ظن کے ازدیاد کا موجب ہو گا۔ مزید اطمینان کے لئے ہم جناب کو البدر نمبر ۲۷ اور ۲۸ کے مضامین معزز ناظرین اور تحدیث نعمت صفحہ ہو کے مطالعہ کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔

نیز ہمارے ناظرین یاد رکھیں۔ کہ ہم اس بات سے ہرگز غافل نہیں۔ کہ ہماری ان خدمات اور ادائیگی حقوق ناظرین کی بازپرسی عند اللہ ہونے والی ہے (خ۔م)

خریدار ۴۲۶ مسریحکہ سے شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہمارا حساب ستمبر کو شروع ہوتا ہے۔ اس سے پیشتر وی پی کیوں کیا گیا۔ اور شائد اسی وجہ سے ناراض ہو کر اخبار کو بھی آپ بند کرتے ہیں۔

مکرمی واضح رائے عالی ہو کہ جب چار پانسو آدمی کا حساب ایک کارخانہ میں ہو تو۔ تو اس قسم کی غلطی کا امکان کوئی بڑی بات نہیں۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ہماری ایسی فروگذاشت جو کہ صغائر میں شمار ہو کر قابل عفو ہو سکتی ہے۔ اسقدر ناراضگی کی کیوں موجب ہوئی۔ کہ وی پی واپس کر کے بجائے کارخانہ کی امداد و ہمدردی کے الٹا زیر بار نقصان کیا گیا اور اخبار کی خریداری سے بھی دست کشی اختیار کی حساب میں جو غلطی ہو۔ کارخانہ اسکا ذمہ وار ہے اور آئندہ کیلئے ہم ناظرین سے ملتمس ہیں۔ کہ ان وجوہات پر وہ وی پی واپس نکیا کریں۔ اور نہ ناراض ہوا کریں۔ غلطی کے ثابت ہو جانے پر کارخانہ اسکارڈ کی قیمت بھی دیدیگا۔ جو اسکی اطلاع کیلئے لکھا جاویگا۔ اور یاد رہے۔ کہ یہ ایک دینی خدمت ہے۔ جسکی بجا آوری ہمنے خدا کے فضل سے ہاتھ میں لی ہے۔ اور جو شخص اخبار کو خرید کر کارخانہ کی امداد کرتا ہے۔ اور یہی اسکی نیت ہے وہ بھی اس خدمت کے اجر کا مستحق ہے۔ انسان کی نیت پر جو ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ اسکی فلاسفی سے لاعلمی کے باعث خیر کثیر سے محروم رہ جاتے ہیں۔

نیز واضح ہو کہ آپ کا حساب آخر اگست سے ہے۔ نہ کہ شروع ستمبر سے۔ ❊

فہرست رسید زر لغایت ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء

اگر کسی صاحب کا چندہ رہ گیا ہو تو وہ تاریخ اور مہینہ بتلائے پھر بعد تحقیق درج کر دیا جائیگا ❊ غلام مصطفےٰ خان مگیانہ ...

عبد الرحمن صاحب احمدی ... مولوی کرم داد صاحب دوالمیال ...

اللہ بخش کوہاٹ ... مولوی قطب الدین صاحب بند ...

... مگیانہ ... مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی ... میاں عبد اللہ جلدو ساہی ... محمد دین صاحب چک علی ... منشی طفیل احمد صاحب چندوسی ... نواب محمد علی خان صاحب رئیس ...

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تقریر٭ کا خلاصہ

آپ نے جو مجھ سے آج تعلق بیعت کیا ہے۔ تو میں چاہتا ہوں۔ کہ کچھ بطور نصیحت چند الفاظ تمہیں کہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں اگر کوئی شخص خدا پر ایمان رکھے۔ اور پھر قرآن کریم پر غور کرے۔ کہ خدا تعالےٰ نے کیا کچھ قرآن کریم میں فرمایا ہے تو وہ شخص دیوانہ وار دنیا کو چھوڑ خدا کا ہو جاوے۔ یہ بالکل سچ کہا گیا ہے۔ کہ دنیا روزے چند۔ عاقبت با خداوند۔ اب خدا کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص خدا کیطرف آنا چاہتا ہے۔ اور فی الواقعہ اس کا دل ایسا ہے۔ کہ اُس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہو۔ تو وہ خدا کے نزدیک قابل سزا ٹھہرتا ہے۔ ہم اس دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ اس کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جب تک کافی حصہ اپنا اُن کی طلب میں خرچ نہ کر دیں۔ وہ مقاصد حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ مثلاً اگر طبیب ایک دوائی اور اُس کی ایک مقدار مقرر کرے۔ اور ایک بیمار وہ مقدار دوائی کی تو نہیں کھاتا۔ بلکہ تھوڑا حصہ اُس دوائی کا استعمال کرتا ہے تو اس کو کیا فایدہ اس سے ہوگا۔ ایک شخص پیاسا ہے تو ممکن نہیں۔ کہ ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس دور ہو سکے

اسی طرح جو شخص بُھوکا ہے۔ وہ ایک لقمہ سے سیر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ یا اُس کے رسول پر زبانی ایمان لے آنا یا ایک ظاہر رسم کیطور پر بیعت کر لینا۔ بالکل بے سود ہے۔ جب تک انسان پوری طاقت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں نہ لگ جاوے نفس کی خیر خواہی اسی میں ہے۔ کہ انسان پورے طور پر وہ حصہ لے۔ جو روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ صرف یہ خیال کہ میں مسلمان ہوں۔ کافی نہیں۔ میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے۔ کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں۔ جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون الخ یعنی کیا انسانوں نے گمان کر لیا ہے۔ کہ ہم صرف اٰمنا ہی کہکر چھٹکارا پالیں گے۔ اور کیا وہ آزمایش میں نہ ڈالے جاویں گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے۔ کہ یہ آزمایش اسی لئے ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ آیا ایمان لانیوالے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں۔ آج کل اس زمانہ میں جب لوگ خدا کی راہ کو اپنے مصالح کے برخلاف پاتے ہیں۔ یا بعض جگہ حکام سے ان کو کچھ خطرہ ہوتا ہے تو وہ خدا کے راہ سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگ بے ایمان ہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ فی الواقعہ خدا ہی احکم الحاکمین ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ خدا کی راہ بہت دشوار گذار ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جب تک انسان خدا کی راہ میں اپنی کھال اپنے ہاتھ سے نہ اتار لے۔ تب تک وہ خدا کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک بھی ایک بیوفا نوکر کسی قدر و منزلت کے قابل نہیں۔ جو نوکر صدق اور وفا نہیں دکھلاتا۔ وہ کبھی قبولیت نہیں پاتا۔ اسی طرح جناب الٰہی میں وہ شخص پرلے درجہ کا بے ادب ہے۔ جو چند روزہ دنیوی منافع پر نگاہ رکھکر خدا کو چھوڑتا ہے۔ بیعت سے مراد خدا تعالےٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنی جان آج خدا کے ہاتھ بیچدی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا کی راہ میں چلکر انجام کار کوئی شخص نقصان اوٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اُٹھا سکتا اور ایک نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالےٰ سے اس نے کیا ہے۔ توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے۔ وہ یاد رکھے۔ کہ بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے نہ چھوڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے۔ جو اُس سے دریافت کریگا۔ کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا۔ اس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا جو ملک السموات و الارض ہے۔ اُس پر ایمان لاوے۔ اور سچی توبہ کرے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ امر بھی یونہی حاصل نہیں ہوتا ہے۔ خدا ہی یہ امر دلمین بٹھاوے۔ تو بیٹھ سکتا ہے۔ سو اس کے لئے دعا بکار ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق سے قدم اُٹھاتا ہے۔ اس کو عظیم الشان طاقت اور خارق عادت قوت دیجاتی ہے۔ مومن کے دل میں ایک جذب ہوتا ہے کہ جس قوت جاذبہ کے ذریعہ وہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ اگر تم میں جذب محبت خدا کی راہ میں کافی ہو۔ تو پھر کیوں لوگ تمہاری طرف نہ کھینچے آویں۔ اور کیوں نہ تم میں ایک مقناطیسی طاقت نہ ہو جاوے۔ دیکھو قرآن میں سورۃ یوسف میں آیا ہے۔ "ولقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان رای برھان ربہ" یعنے جب زلیخا نے یوسف کا قصد کیا۔ یوسف بھی زلیخا کا قصد کرتا۔ اگر ہم حایل نہ ہوتے۔ اب ایک طرف تو یوسف جیسا متقی ہی۔ اور اُس کیمتعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی زلیخا کیطرف مائل ہو ہی چکا تھا۔ اگر ہم نہ روکتے۔ اس میں سر یہ ہے کہ انسان میں ایک کشش محبت ہوتی ہے۔ زلیخا کی کشش محبت اس قدر غالب آئی تھی۔ کہ اس کشش نے ایک متقی کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا۔ سو جائے شرم ہے کہ ایک عورت میں جذب اور کشش اسقدر ہو۔ کہ اس کا اثر ایک مضبوط دل پر ہو جاوے۔ اور ایک شخص جو مومن ہونیکا دعویٰ کرتا ہے۔ اس میں جذب محبت الٰہی اسقدر نہ ہو۔ کہ لوگ اس کیطرف کھنچے چلے آویں۔ یہ عذر قابل پذیرائی نہیں۔ کہ زبان میں یا وعظ میں اثر نہیں۔ اصلی نقص قوت جاذبہ میں ہے۔ جب تک وہ کامل نہیں۔ تب تک زبانی خالی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور ہمارے مسایل سو وہ بھی بالکل صاف ہیں۔ مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الخ اس میں ایک جواب اور ایک سوال ہے۔ خدا تعالےٰ مسیح علیہ السلام سے پوچھے گا۔ کہ کیا تو نے لوگوں کو ایسی تعلیم دی تھی۔ کہ مجھی اور میری ماں کو معبود بنالینا تو وہ جواب میں عرض کریگا کہ بار خدایا جب تک میں زندہ رہا۔ اور اُن میں رہا۔ میں نے تو ان کو ایسی تعلیم نہیں دی۔ البتہ جب تو نے مجھ کو ماردیا۔ تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا۔ مجھی کوئی علم نہیں۔ کہ میرے پیچھے انہوں نے کیا کیا۔ یہ کیسی موٹی بات ہے۔ کہ خود مسیح اپنی وفات کا اقرار کرتے ہیں سو وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر عیسائی بگڑے تو میری وفات کے بعد بگڑے۔ جب تک میں ان میں زندہ رہا۔ تب تک وہ صحیح عقیدہ پر قایم تھے۔ اب اگر عیسائی بگڑ گئے ہیں۔ تو بالضرور مسیح مر چکا ہے

٭ یہ تقریر حضرت اقدس نے بمقام گورداسپور ۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۴ء کو بعد از نماز عصر کی تھی۔ تحریک کا باعث چند احباب حیدرآباد دکن کے تھے۔ جنہوں نے اُس دن حضور علیہ السلام سے شرف بیعت حاصل کیا تھا۔

اور اگر مسیح آج تک نہیں مرا۔ تو عیسائی بھی نہیں بگڑے۔ اور اگر عیسائی نہیں بگڑے۔ تو بالضرور عقیدہ الوہیت مسیح بھی درست ہے۔ پھر مسیح کا یہ کہدینا۔ کہ مجھے تو ان کے بگڑنے کا علم نہیں۔ جیسے کہ اسی آیت سے پایا جاتا ہے۔ کیا یہ جواب ان کا جھوٹا نہیں ہوگا۔ اگر ان کا دوبارہ دنیا مین آنا درست ہے۔ کیونکہ سوال وجواب قیامت کو ہوگا۔ اور اگر انہوں نے دوبارہ دنیا مین آکر چالیس سال رہنا ہے اور عیسائیون اور کفار کو قتل کرکے اسلام کو پھیلانا ہے۔ تو بالضرور انہوں نے عیسائیون کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ لیا ہے۔ اور اس بگڑی ہوئی حالت کو دیکھکر وہ تو دوبارہ اس دنیا سے تشریف لیجاوینگے۔ تو پھر حضرت مسیح کا یہ جواب دینا خدا کے حضور مین دروغ بیانی ہے۔ کیا وہ احکم الحاکمین نہ کہیگا۔ کہ تو تو دوبارہ دنیا مین گیا۔ اور تونے دیکھ لیا۔ کہ میری امت بگڑ چکی تھی۔ ایک مجازی حاکم کے آگے غلط بیانی دروغ حلفی کے جرم کا خطرناک ارتکاب ہے۔ چہ جائیکہ ایک عالم الغیب حاکم کی جناب مین ایسی دروغ بیانی کیجاوے۔ تو گویا اس آیت نے بڑی صفائی کیساتھ ایک طرف مسیح کی وفات کو ثابت کردیا۔ اور دوسری طرف ان کے دوبارہ دنیا مین تشریف لانے کا بطلان کردیا۔ اس کے مقابل جب ہم حدیثون پر غور کرتے ہین۔ تو وہان سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ حضرۃ رسالتمآب نے فرمایا۔ اور یہ متفق علیہ حدیث ہے کہ مین نے حضرۃ مسیح کو حضرۃ یحیٰی کے ساتھ دیکھا۔ حضرۃ یحیٰی کا مرجانا۔ اور ان کا اس جماعت مین داخل ہونا۔ جن کی قبض روح ہوچکی ہے۔ ثابت شدہ امر ہے اب یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ مسیح بلا قبض روح و بلا انتقال کرنے کے ایک ایسے شخص کا جلیس ہو۔ جو دنیا سے مرچکا ہے۔ اب ایک طرف قول خدا اور دوسری طرف رویت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات مسیح۔ اور ان کا دوبارہ دنیا مین واپس نہ آنا قطعی ثابت ہوگیا۔ اب بھی یہ لوگ اگر عقیدہ حیات مسیح سے باز نہ آوین۔ تو یہی سمجھا جاویگا۔ کہ سچی ہدایت اور سعادت صرف خدا کیطرف سے ہے۔ ان کے حال پر تو پھر سعدی کا یہ قول صادق آتا ہے ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زونہ رہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی

رہا یہ کہ آنیوالا کون ہے۔ اس کا فیصلہ بھی قرآن وحدیث نے کردیا ہے۔ سورۂ نور نے صاف طور پر بیان کیا ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اس امت مین سے ہونگے۔ بخاری اور مسلم کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ آنیوالا مسیح اس امت مین سے ہوگا۔ اب ایک طرف قرآن وحدیث بنی اسرائیل مسیح کی موت اور اس کے دوبارہ نہ آنے کو بیان کرتے ہین۔ دوسری طرف یہی قرآن و حدیث آنیوالے مسیح کو اسی امت مین سے ٹھہراتے ہین۔ تو پھر اب انتظار کس بات کا ہے۔ اب علامات کو بھی دیکھ لیا جاوے۔ صدی کے سر پر مجدد کا آنا سب نے تسلیم کیا ہے۔ اور یہ بھی مانا ہے۔ کہ مسیح بطور مجدد صدی کے سر پر آویگا۔ صدی مین سے بائیس سال گذر گئے۔ اور اس وقت تک مجدد نظر نہ آیا۔ آخر اس صدی کے سر پر جس مجدد نے آنا تھا۔ وہ کہان ہے۔ مہدی کا نشان کسوف وخسوف تھا۔ جو رمضان مین ہونا تھا۔ اس کسوف وخسوف پر بھی آٹھ سال گذر گئے۔ مہدی نہ آیا۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ نشان تو ہوگیا۔ لیکن صاحب نشان بعد مین آوے گا۔ تو یہ عقیدہ بڑا فاسد ہے۔ اور قسم قسم کے فسادات کی بنا ہے۔ اگر ایک زمانہ کے بعد اکٹھے بیس انسان مہدویت کے مدعی ہوجاوین۔ تو پھر ان مین کون فیصلہ کریگا۔ ضرور ہے۔ صاحب نشان نشان کے ساتھ ہو۔ یہ لوگ ممبرون پر چڑھ کر صدی کے سرے کو اور کسوف وخسوف کو یاد کیا کرتے اور روتے تھے۔ لیکن جب وہ وقت آیا تو یہی لوگ دشمن بن گئے۔ حدیث کے مطابق تمام نشان واقعہ ہوگئے۔ لیکن یہ لوگ اپنی ضد سے باز نہین آتے کسوف وخسوف کا عظیم الشان نشان ظاہر ہوگیا۔ لیکن خدا کے اس نشان کی قدر نہ کیگئی۔ اسی طرح کل انبیاء کی کتب سابقہ اور قرآن وحدیث مین ایک اور بلا کیطرف اشارہ تھا۔ جو کسوف وخسوف کے آسمانی نشان کے بعد آنیوالی تھی۔ اور وہ طاعون ہے جو وہ بھی مسیح کے زمانے سے وابستہ تھی۔ یہ ایک خطرناک مصیبت ہے۔ جس کی طرف ہر ایک اولوالعزم نبی نے بالتصریح یا بالاجمال اشارہ کیا ہے۔ طاعون آگئی۔ لاکھون انسان تباہ ہوگئے۔ اور نہ معلوم کب تک اس کی تباہی چلتی رہیگی۔ لیکن جس موعود کے زمانہ کی شناخت کا یہ نشان ہے۔ اُسے ابتک ان لوگون نے نہ پہچانا۔ اسی طرح زمین اور آسمان نے شہادۃ دی۔ لیکن ان شہادتون کو ردی سمجھا گیا۔ خدا غیور ہے اور وہ اپنی غیرت دکھلائیگا۔ ایک مجازی حاکم عدول حکمی پسند نہیں کرتا۔ تو وہ احکم الحاکمین غیور خدا کب اس عدول حکمی کو بلا سزا چھوڑے گا۔ ایک اور نشان اس زمانہ کا وہ نئی سواری تھی۔ جس نے اونٹون کو بیکار کردیا تھا۔ قرآن نے واذا العشار عطلت۔ (جب اونٹنیان بیکار ہوجاوینگی) کہکر اس زمانہ کا پتہ بتلایا۔ حدیث نے مسیح کے نشان مین یون کہا۔ لیترکن القلاص فلا یسعی علیہا پھر یہ نشان کیا پورا نہ ہوا۔ حتے کہ اس سرزمین مین بھی جہان آج تک اونٹنی کی سواری تھی۔ اور بغیر اونٹنیون کے گذارہ نہ تھا۔ وہان بھی اس سواری کا انتظام ہوگیا۔ اور چند سالون مین اونٹون کی سواری کا نام ونشان نہیں ملے گا۔ اونٹنیان بیکار ہوگئین مقررکردہ نشان پورے ہوگئے۔ لیکن جس کا یہ نشان تھا۔ وہ پہچانا نہ گیا۔ کیا یہ امور بھی میرے اختیار مین تھے۔ کہ ایک طرف تو مین دعویٰ کرون اور دوسری طرف یہ نشان پورے ہوتے جاوین کیا آسمانی نظام پر بھی میرا دخل ہے۔ جو کسوف اور خسوف موعود کو پیدا کرلیتا۔ یا میرے ہاتھ کوئی ایسے مواد ہین۔ جن سے زمین پر موعود طاعون پیدا ہوگئی۔ یا حج کا روکنا۔ جو یہ بھی مسیح کا نشان تھا۔ کیا یہ بھی میرے اشارہ سے ہوا۔ اسی طرح بیسیون نشان زمانہ مسیح کیساتھ وابستہ تھے۔ وہ سب پورے ہوگئے۔ خداتعالےٰ نے کون سی حجت کو ان پر پورا نہیں کیا۔ لیکن ان کا انکار ابھی اسی طرح ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ زمانہ مین دہریت پھیلی ہوئی ہے۔ جو خفیہ خفیہ سب دلون پر اثر کررہی ہے۔ خشیت الٰہی دن بدن مفقود ہورہی ہے۔ کان رکھتے ہین۔ پر سن نہیں سکتے۔ آنکھیں رکھتے ہین۔ پر نہیں دیکھتے دل رکھتے ہین۔ پر نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انکار ہے۔ ورنہ معاملہ تو بہت ہی صاف تھا۔ میری کتابون کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ کسقدر اتمام حجت کیگئی ہے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہیں خدا نے قوی دلائل سے ان کا رگ وریشہ کاٹ دیا ہے۔ لیکن یہ نہیں دیکھتے۔

ایک مامور کی شناخت کے تین طریق ہین۔ نقل عقل تائیدات سماوی۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ تینوں امور اس سلسلہ کے موید ہین۔ دانیال اور دیگر انبیاء نے تو اس کے آنے کا زمانہ مقرر کردیا ہے حتیٰ کہ صدی اور سال بھی مقرر کردیا ہے۔ تمام عیسائیون مین ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ کتب سابقہ کیمطابق مسیح کی آمد کا وقت آچکا ہے۔ اور مسیح ابھی تک آیا نہیں۔ اس لئے بعض علماء اخیر مجبور ہو کر اس طرف جھکے ہین۔ کہ مسیح کی آمد ثانی سے مراد...

مسیح موعودؑ کی عمر پر اعتراض کا جواب

اور

مسٹر محبوب عالم کا قول و فعل

قول اگر آپ نے دیکھا ہو۔ تو پیسہ اخبار کا وہ آرٹیکل دیکھا جاوے۔ جو ۸ ر جولائی کے روزنامہ مین اخبار اور ہمارا طرز عمل کے عنوان سے دیا گیا ہے۔ جسکی نقل ہمنے ۲۴ ر جون کے البدر مین دی ہے۔ اور اوس اخبار مین ان کے فعل کا نمونہ بھی دکھایا ہے۔ جو کہ قول کے بالکل خلاف ہے۔

پیسہ اخبار کے اس آرٹیکل مین مسٹر محبوب عالم نے اخبار نویسون کو اس لئے ملزم کیا تہا۔ کہ ایک خبر کی صحت اور تصدیق مین وہ پورا حق ادا نہین کرتے چنانچہ اس کی تائید مین انہون نے سلف صالحین کے اس طریق تصدیق کو پیش کیا ہے۔ جو ایک مسئلہ اور خبر کی تحقیق کے لئے وہ برتتے تھے۔ اور جب تک پورے طور سے خبر کے راوی کی سچائی اور دیانت وغیرہ کا حال دریافت کرکے اُسے قابل اعتبار نہ سمجھ لیتے۔ تب تک اس کی اشاعت حرام خیال کرتے۔ مسٹر محبوب عالم جیسے ایڈیٹر کی شان کے شایان تو یہ تہا۔ کہ ایک ایسے آرٹیکل کو اپنے قلم سے نکال لینے کے بعد وہ اپنا عملی نمونہ اخباری دنیا مین سب سے اول پیش کرتے۔ اور اپنی اخبار مین کسی ایسی خبر کو جو پورے طور پر تصدیق نہ ہوئی ہو۔ درج نہ کرتے۔ لیکن افسوس کہ جس بات کو وہ دوسرون کے لئے چاہتے ہین۔ اپنے نفس کے لئے اُوسے ہرگز پسند نہین کرتے۔ (اور یہی وہ بات ہے جسے آج کل مسلمانون نے چھوڑ رکھا ہے۔ اور ذلت اور تباہی کے گڑھے مین اوندہے منہہ گر رہے ہین۔ سرور عالم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مقدس قول ہے۔ کہ کوئی تم مین سے مومن نہین ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ دوسرے کیلئے وہی بات پسند نہیں کرتا۔ جو اپنے لئے کرتا ہے۔ لیکن آج کل مسلمانون کا عمل درآمد بالکل اس کے خلاف ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا) اور یہی وجہ ہے۔ کہ اُن کو آخر کار ٹو بڑی بڑی ندامت کا نشانہ ہونا پڑتا ہے اور یہی اخبار نویس عالم الغیب نہین ہوتے تہا۔ جیسے آرٹیکل لکھ لکھہ کر داغ ندامت کو دھو گئے ہین۔ اور نامہ نگار دن کو بدبخت۔ دشمن عقل۔ ظالم۔ وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ بھلا اُن سے کوئی پوچھے۔ کہ اخبار نویسی کی بہتر طرز کی آپ نے مدح سرائی کی تہی۔ کیا اُوس مین ٹو عالم الغیبی کی بھی کوئی شرط لگائی تھی۔ آپ کو کس نے مجبور کیا ہے۔ کہ جو خبر کسی غیر معتبر۔ بدبخت کیطرف سے آوے۔ تو آپ اس پر ضرور اعتبار کرلین۔ خصوصاً وہ خبرین جو کہ کسی ذیشان کی وفات یا معاملات کے متعلق ہون۔ اور پھر طرہ یہ ہے۔ کہ جب مولوی محمد عثمان صاحب اور مولوی حسن محمد صاحب کی زندگی مین اُن کے کسی دشمن نے اُن کی وفات کی خبر چھپوا دی ہے تو مسٹر محبوب عالم صاحب اب اُن کو لکھتے ہین۔ کہ ان ہر دو صاحبون کو چاہیئے کہ غلط خبرین چھپوانیوالے کا پتہ لگائیں۔ اور عدالت سے چارہ جوئی کرین۔ نہیں معلوم کہ اُن کو اس سر دردی کی کیا ضرورت ہے۔ غلطی کرین۔ مسٹر ٹو محبوب عالم۔ اور اُس کا خمیازہ اُٹھاوین۔ مولوی صاحبان کیا کہین کفارہ کا مسئلہ تو ذہن نشین نہیں ہے۔ کہ گناہ کرے۔ تمام جہان۔ اور صلیب پر چڑھین۔ یسوع مسیح۔ کسی نے سچ کہا ہے

آسان نہیں ہے رشتہ الفت کا توڑنا
مشکل ہے بات دین کی محبت کا چھوڑنا

تحقیق اور تصدیق کے طریقہ پیش کرنے کے بعد اب یہ عذر کام نہیں آسکتا۔ کہ فلان لنڈن کے اخبار مین بھی۔ ایسی غلطی ہوگئی تھی۔ کیونکہ جب ایک طریق کو تم خود پیش کرتے ہو۔ تو خود اُوس پر عمل درآمد کیون نہیں کرتے۔ پھر ہمین یہ بھی نہیں معلوم کہ آپ کو معذرت کی ضرورت کیون پیش آئی۔ جس حالت مین خلاف واقعہ۔ اور بلا تحقیق واقعات کو لکھ دینا آپ کے نزدیک جائز ہے۔ تو پھر آنسو پونچھنے سے کیا فائدہ۔ گذشتہ نظیر نہیں۔ ایک تازی نظیر۔ اپنی اس کرتوت کی اور لو۔ کہ آپ نے ۱۰ ر جولائی کے روزنامہ مین حضرۃ مرزا صاحب کیمتعلق ایک خبر لکھی ہے۔

"مرزا صاحب نے اپنی عمر ۶۵ سال کی لکھائی ہے حالانکہ آپ اپنی کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۳ سطر پندرہ ۱۵ مین لکھتے ہین۔ کہ عبد اللہ آتھم سے مباحثہ اور پیشگوئی کیوقت آپکی عمر ۴۸ سال کی تھی۔ وہ مباحثہ ۱۸۹۳ء مین ہوا۔ .. .. .. باوجود گذرنے دس سال کے صرف آپ کے سن مین ایک سال کی ترقی ہوئی ہے"

کوٹیشن مین پیسہ اخبار کی عبارت ہے۔ اور جسپر ہمنے خط دیا ہے۔ وہ اصل کتاب کی عبارت قرار دی گئی ہے۔ جسمین عمداً اخفائے حق کو مدنظر دکھایا گیا ہے۔ اصل عبارت اعجاز احمدیہ کی جو صفحہ ۳ سطر ۱۵ مین ہے وہ یہ ہے

"اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی۔ یعنے قریب ۶۴ سال کے۔ اگر شک ہو۔ تو اس کی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری مین دیکھ لو۔ کہ کب اور کس عمر مین اُس نے پنشن پائی۔ .. .. خدا کی لعنت اُن لوگون پر جو جھوٹ بولتے ہین۔ جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو جو چاہیئے۔ بکے کون اُسے روک سکتا ہے"

اس عبارت سے یہ امر صاف عیان ہے۔ کہ حضرۃ مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کے وقت جو آپکی عمر تھی۔ اوس کا مقابلہ عبد اللہ آتھم کی عمر سے کیا ہے۔ اعجاز احمدی دسمبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے اور کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶ حاشیہ کی سطر ۷ مین آپ تحریر فرماتے ہین۔ کہ اب میری ذاتی سوانح یہ ہیں۔ کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء مین سکھون کے اخیری وقت مین ہوئی ہے۔ اور مین ۱۸۵۷ء مین سولہ برس یا سترہوین برس مین تہا۔ اب حساب کرلو۔ کہ ۱۹۰۲ء مین آپ کی عمر ۶۴ سال کی ہونی چاہیئے تھی۔ یا کہ نہیں۔ اور عبد اللہ آتھم کی ۶۴ سال کی عمر آپنے انعامی اشتہارات مین لکھی ہے۔ دیکھو اشتہار فتح اسلام ستمبر ۱۸۹۴ء صفحہ ۴ سطر ۴۔ اگر آتھم صاحب ۶۴ برس کے ہین۔ تو عاجز قریباً ساٹھہ برس کا ہے۔ اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ ۳ سطر اگر آپ ۶۴ برس کے ہین۔ تو میری عمر بھی قریباً ساٹھہ کے ہو چکی ہے

ان عبارات مین لفظ قریباً قابل غور ہے۔ پھر اسی اشتہار صفحہ ۴ سطر ۷ مین صاف لکھا ہے۔ حالانکہ انکی عمر کچھہ ایسی بڑی نہیں۔ بلکہ میری سے چند سال ہی زیادہ ہین۔ کیا آپ کو شرم آئی ہوگی؟ کہ جبکہ ۱۸۹۴ء مین ٹو مرزا صاحب اپنی عمر عبد اللہ آتھم سے کم تبلاتے ہین۔ تو ۱۹۰۲ء مین آپ کی عمر عبد اللہ آتھم کے برابر ہونا کوئی خلاف واقعہ امر نہیں ہے۔ بہ نسبت کسی دوسری خبرون کے۔ حضرۃ مرزا صاحب کیمتعلق ہر ایک خبر کو تحقیق کرنے کا ایک بڑا معتبر ذریعہ آپ کے پاس خود کارخانہ مین موجود ہے۔ اگر آپ تحقیق کرلیا کرین۔ تو ٹو پبلک کو بھی معلوم ہوجایا کرے۔ کہ آپ اپنے مضمون بعنوان "اخبار اور ہمارا طرز عمل"۔ مطبوعہ روزانہ ٹو پیسہ اخبار مورخہ ۸ ر جولائی ۱۹۰۴ء کے کہانتک پابند اور اُسپر عامل ہین۔ ورنہ یہ مثل ضرور صادق آئیگی۔ کہ ہاتھی کے دکہانے کے دانت اور ہوتے ہین۔ اور کہانیکے اور۔ کیا ایڈیٹر پیسہ اخبار "اخبار اور ہمارا طرز عمل" والے مضمون کو قائم رکھنے کے لئے آیندہ ہر ایک خبر کی تحقیق کرلیا کریگا؟ کاش خدا آپ کو سمجھ دے۔ کہ اُنہی ایک خدا کے برگزیدہ...

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھی

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱۴) دجالون ثلثون والی حدیث ٹہیک ہی سہی مگر اے بدنصیب قوم کیا تیری قسمت میں ہمیشہ کے لئے دجال ہی لکہے ہیں۔ کیا کوئی کبھی خدا کا مرسل تمہاری رہبری کے لئے نہیں آئے گا؟ اچھی طرح سوچ اور سمجھ۔ آخر خدا کے آگے حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال وعقائد کا جواب دینا ہے یہ دریدہ دہنی وہاں کام نہیں آئے گی۔

(۱۵) بل رفعہ اللہ سے اگر عزت کی موت مراد ہو تو اس سے یہ مطلب تو نہیں کہ صلیب پر قتل ہوئے۔ اس بات کی تو نفی ہے (ما قتلوہ یقینا) اور بل رفعہ اللہ سے اس امر کا اثبات مطلوب ہے کہ وہ کامیابی کے ساتھ اپنی طبعی عمر کو پہونچکر ۱۲۰ سال میں فوت ہوئے اور یہ وفات کوئی معمولی وفات نہیں تھی بلکہ کامیابی کے ساتھ تھی۔ اسلئے بطور نعمت یاد دلائی گئی۔

(۱۶) ما قتلوہ یقینا سے جس حیات کا ثبوت ملتا ہے اسکے ہم قائل ہیں۔ ہم تو حیات ابدی (جسکے آپ لوگ قائل ہیں) کے منکر ہیں۔ وہ ما قتلوہ کا نتیجہ نہیں بلکہ شرک نجس ہے۔ جس سے بچنا شیوہ مسلمانی ہے اور بل رفعہ اللہ میں موت کا مفہوم داخل ہے۔ اماتہ اللہ اسلئے نہیں کہ اس سے معمولی موت ثابت ہوتی تہی۔ حالانکہ ان کا مرنا کوئی معمولی مرنا نہ تہا بلکہ پوری پوری کامیابی اور اپنے اہم فرض نبوت کی ادائیگی کے بعد تہا جس سے یہود مانع آتے تہے۔ وہ لعنتی تو اسے ملعون بنانا چاہتے تہے مگر خدا نے انہیں (عیسیٰ مسیح کو) عزت کے ساتھ دنیا سے اٹھایا۔ عدم قتل سے موت کی بالکل نفی تو ثابت نہیں ہوتی۔ کہ اب عیسیٰ نے مرنا ہی نہیں۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ صلیب پر نہیں مرے۔ نہ یہ کہ بعد میں کسی اور عارضہ سے بھی نہیں مرے۔ رفعہ اللہ کے لانے میں جو خوبیاں تھیں وہ ہم بیان کر چکے۔ جب رفعہ اللہ الیہ سے موت ثابت ہو سکتی ہے تو کیا ضرورت تہی بل توفاہ ورفعہ اللہ سے بے جا کلام کو طول دینے کی۔ اور اگر رفعہ اللہ سے موت ثابت نہ ہو تو بھی کچھ حرج نہیں اس سے زندہ ہونا بھی تو ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ الی اللہ مع جسم عنصری محال ہے۔ کیونکہ خدا کسی خاص جگہ میں بقید جسم نہیں اور متوفیک ورافعک میں رافعک حشو نہیں ٹہرتا۔ اسکے لانیکی وجہ یہ ہے کہ متوفیک عام ہے اسکے روحکے رفع کا ثبوت نہیں ملتا۔ کہ ضرور ہی علیین کی طرف گیا حالانکہ اسی رفعت کے بارے میں یہود کا اعتراض تہا۔ موت کے بعد بعض کی روح آسمان کیطرف نہیں جاتی۔ حضرت مرزا صاحب اور انکے متبعین تو بار بار پکار پکار کر سنا رہے ہیں کہ موت صلیب پر واقع نہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ آپ کس خیال سے انہیں یہود کا ہم خیال ٹہراتے ہیں اور لکہتے ہیں ”مرزا جی یہود کے حامی ہیں“

(۱۶) خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں کہ اب نبوت کے کمالات ختم ہو چکے۔ اب اسکے بعد کوئی نیا دین نہیں۔ یہی شریعت۔ یہی کتاب تا روز قیامت رہیگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ جبھی فرمایا عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی من بعدہ۔ اگر کہیں کہ لا نبی بعدی آیا تو ہم اس سے نبی تشریعی مراد لینگے کیونکہ لا نبی بعدی فرمانے والے نے ہی یہ فرمایا کہ آخری زمانے میں عیسیٰ نبی اللہ آئینگے۔

(۱۷) اگر عربی عبارات میں صرفی نحوی غلطیوں کا امکان تسلیم کیا گیا ہے۔ تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ع‌م کے الہامات غلط ہوتے ہیں۔ کل کتابوں کی عبارت کے ہر ایک فقرہ کی نسبت الہامی ہونے کا دعویٰ نہیں۔ ہاں جن کتابوں کے مقابل کتابیں لکھنے کیلئے تحدی کیگئی ہے انکی مثل کوئی نہیں لا سکتا۔ دیکھئے احمد حسن شوکت بھی باوجود دعویٰ مجدد السنہ مشرقیہ کے کسی عربی کتاب کا جواب نہیں لکھ سکا اور نہ انشاء اللہ مثل بنانے پر قادر ہوگا۔

(۱۸) مجسم شئے کے آسمان سے نازل ہونیکے ثبوت میں ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء پیش کرنا بیموقعہ ہے کیونکہ یہ آسمان سے اترنا ایسا ہی ہے جیسے چارپائے۔ پتھر۔ وغیرہ ہر ایک چیز کے آسمان سے اترنے کا بیان ہے۔

(۱۹) گورنمنٹ کی تعریف میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ صرف اظہار حق ہے اور اگر تعظیمی الفاظ ہیں تو وہ بھی قرآن کریم کے احکام کے مطابق۔ یہ چاپلوسی نہیں بلکہ بادشاہ وقت کی اطاعت جو سب مسلمانوں پر فرض ہے جسکے دل میں باغیانہ خیال ہوں انہی کو اپنے شہنشاہ کی مدح اور ہر واجبی مدح بری معلوم ہوتی ہے۔ یہ امر کسر الصلیب کے مخالف نہیں۔ نہ صلیب پرستی پر دال ہے۔ حضرت صلیب کا دارومدار موت مسیح پر تہا جو ثابت ہو چکی۔ بس اب کسر صلیب میں کیا شک رہ گیا۔ آنکھیں کہولو اور دیکھو کوتاہ نظروں کے لئے اگر اس حقیقت کا انکشاف بعد از وفات سیدنا المسیح الموعود ہو تو یہ امر منافی رسالت وامامت آنحضرت نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلعم کی تمکین دین اور بعض فتوحات موعودہ خلفا ہی کے عہد میں ہوئی تہیں نہ خود جناب رسالت مآب کے دست مبارک پر۔ باقی رہی یہ بات کہ پہلا ایک سؤر کو مار تو دکھائیں“ اور جنگل میں شکار کھیلنے جائیں“ سو حضرت اس قسم کا شوروں کو مارنے والا مہدی یا مسیح آپ ہی کو مبارک ہو۔ (احمدی گجراتی)

خمسہ

بر نظم حضرت اقدس مسیح موعود و مہدئی معہود علیہ السلام

از خاکسار محمد عبدالغنی صفدر امرتسری احمدی۔

جب سے بیڑا طلب حق کا اٹھایا ہم نے
عقل کو صرف کیا جاں کو کھپایا ہم نے
جسقدر زور لگانا تہا لگایا ہم نے
(ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے)

جب کہ تحقیق وتقابل کیطرف ہم آئے
اپنے قول اہل مذاہب نے ہمیں سمجھائے
نقص ہی نقص سب ادیان وملل میں پائے
(کوئی مذہب نہیں ایسا جو نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمد ہی سے کھایا ہم نے)

بات ہم بغض وحسد سے نہیں کرتے اصلا
ہم نے انصاف سے ہر دین کو دیکھا بہالا
ایک اسلام ہی ظلمت سے مبرا پایا
(اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تہا
کوئی دکہلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے)

جسقدر عالم وفاضل ہیں یہاں دانشمند
پھر طعنوں سے جو پہنچاتے ہیں ہر وقت گزند
ان میں اک شخص بھی اصلا نہیں انصاف پسند
(آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے)

باقی دارد

میرزا حیرت کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۱

چونکہ کرزن گزٹ کے دو نمبرون یعنی مورخہ ۱۵ جولائی اور یکم اگست مین حیرت صاحب نے اُس مسلسل مضمون کے علاوہ جو اُنہون نے جاری کیا ہوا ہے ۔ دو اور جگہ بھی ہماری مشن کے متعلق ریمارکس کئے ہین ۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہم بھی اس نمبر مین ان دونون مقامات کی بابت اظہار رائے کر دین ۔ اور پھر اُس کے بعد پھر اپنے اُسی قدیمی سلسلہ کو جاری کرین ۔ تاکہ یہ دو مقامات بغیر توجہ کئے نظر انداز نہ ہو جاوین ؀

پہلا موقعہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء کے اخبار مین صفحہ ۷ کالم ۳ پر حیرت صاحب نے ایک مراسلت چھاپی ہے ۔ جس کے کاتب کوئی محمد احسن صاحب ہین ۔ مراسلت سے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ کس جگہ سے بھیجی گئی ہے ۔ اور اس کا مضمون یہ ہے ۔ ”میرے ہان چند اشخاص مسمی کلو و شیخ جو کہو ٹو وغیرہ ایک مدت دراز سے مرزا کے معتقد اور جان نثار تھے ۔ . . . . . . وہ سب ایک روز مولنا ابو المحمود مولوی محمد حامد علی نعمانی ظہور آبادی غازی پوری کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔ بمقدمہ مذہب مرزائی چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی ۔ کہ آیا یہ مذہب حق ہے ۔ یا باطل ۔ تو فوراً مولنا نے فرمایا ۔ کہ باطل ہے ۔ اور اُس کا باطل ہونا قرآن و حدیث سے ثابت بھی کر دیا ۔ اور فرمایا ۔ جو شخص اُسے اختیار کریگا ۔ جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا ۔ الغرض مولانا کے پند و نصائح سے نیز مولنا مرزا حیرت صاحب کے سلسلہ مضمون نمبر الغایت نمبر ۹ نے ان کو سچے مذہب کا گرویدہ بنا دیا ۔ اور وہ مرزائی مذہب سے تائب ہو گئے“ ۔ اول تو اس مراسلت سے کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے ۔ کہ آیا یہ فرضی نام ہین یا اصلی ہین ۔ اور وہ کون سے اشکال پیش آئے ؟ کہ ایک گروہ کثیر کے تائب ہونے کا ذکر کیا گیا ۔ لیکن نہیں لکھا گیا ۔ کہ یہ واقعہ کس جگہ کا ہے ۔ اس کا ٹھیک پتہ نشان کچھ ہے بھی یا ان واقعات کا ٹھکانہ عدم آباد ہے ۔ اس لیے اس مراسلت کیطرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن محض حیرت صاحب کے خاطر ” اگر فرضاً یہ واقعہ صحیح بھی سمجھا جاوے ۔ تو اس حالت مین چند ریمارکس اس پر کر دینے ضروری معلوم ہوئے ۔

حیرت صاحب ایسی باتون کا نہ ہم پر کچھ اثر ہی اور نہ ہمارا کچھ بگڑ سکتا ہے ۔ اگر فرضاً چند آدمیون کا حشر ایسا ہو بھی گیا ۔ تو تعجب کی کیا بات ہے ۔ یہ بہت معمولی باتیں ہین ۔ جنکی طرف تمکو توجہ بھی نہ کرنی تو چاہیئے تھی ۔ اور تم ایسا ہی کرتے ۔ اگر تمہارا حافظہ اچھا ہوتا ۔ اور تمنے ان تعلقات پر کبھی غور کیا ہوتا ۔ جو مولی کریم کا مصلحان قوم کے ساتھ ہوتا ہے ۔ لیکن تم تو صرف نقال ہو ۔ جو واقعہ کہین سے ملے ۔ اس کو موقعہ پر نقل کر لیا ۔ اور بس ۔ اگر تم کو ہماری بات کا یقین نہ آوے ۔ تو دیکھو اور غور سے دیکھو ۔ معمولی طور پر نہیں ۔ بلکہ آنکھیں کھولکر دیکھو ۔ اور سیرت محمدیہ کا صفحہ ۲۵۵ بہت غور سے پڑھو ۔ جہان تمنے میور کے ایک اعتراض کا اپنے وہم مین جواب دیا ہے ۔ اور لکھا ہے ۔ ”یکایک یہودیون کا ایمان نہ لانا ۔ یا ایمان لاکر پھر جانا یہ اُنکی صدیون کی شقاوت تھی ۔ جو ان کے دلون پر بیٹھی ہوئی تھی ۔ اور جس نے اپنا اثر ان کے خون مین کر لیا تھا ۔ . . . . الخ“ ۔ سو اب حیرت صاحب اسے اپنے منطق کیموافق آپ ہماری طرف سے بھی جواب سمجھ لیوین ۔ کیونکہ زمانہ موجودہ کی صدیون کی شقاوت کے تم خود قایل ہو ۔ جس کا ذکر تم اسی نمبر میں کسی جگہ پڑہو گے ۔ اور اس صدیون کی شقاوت کا جو اثر کہ مسلمانون پر پڑا ہے ۔ اُس کا خاکہ تمنے مفصلہ ذیل پیشنٹ الفاظ مین کھینچا ہے ۔ ”ہند کے مسلمانون نے اس بات کا ثبوت دیدیا ہے ۔ کہ وہ مٹ کے رہینگے ۔ اور جو شخص ان کے مٹنے سے بچانے کی کوشش کرے وہ مجنون ہے“ ۔ دیکھو گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱ کالم ۲

پس اب اس مذکورہ بالا بیان کے بعد ایک حرف بھی کہنے کی ضرورت نہین ہے ۔ اگر وہ واقعہ جو مراسلت مین لکھا گیا ہے ۔ بفرض محال درست بھی ہو تو یہ بہت معمولی بات ہے ۔ اور اس قسم کی نظرین ہمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بہت ملتی ہین ۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے ۔ کہ منافق کس کثرت سے تھے ۔ انہون نے کیا کیا غضب ڈہایا تہا ۔ خود تمہاری ہی تصانیف بھی اُسکی شاہد ہین بس احمدی جماعت کے لئے اس قسم کے واقعات بالکل معمولی بلکہ وہمی ہین ۔ جنکی ایک وجہ یہ مفصلہ ذیل تو حدیث بھی ہے ۔ جو ہدیہ مہدویہ کے صفحہ ۱۱۴ سے نقل کیجاتی ہے ؀

اخرج نعیم بن حماد عن محمد ابن الحنفیۃ قال کنا عند علی فسالہ رجل عن المہدی فقال ہیہات ثم عقد بیدہ سبعا ۔ فقال ذاک یخرج فی اخر الزمان ۔ اذا قیل للرجل اللہ اللہ قتل فیجمع اللہ لہ قوما قزعا کقزع السحاب یولف بین قلوبہم لا یستوحشون علی احد ولا یفرحون باحد دخل فیہم علی عدۃ اصحاب بدر لم یسبقہم الاولون ولا یدرکہم الاخرون وعلی عدۃ اصحاب طالوت الذین جاوزوا معہ النہر ؀ **ترجمہ** ۔ نعیم بن حماد نے حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہے ۔ کہ وہ کہتے تھے ۔ کہ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ۔ ایک شخص نے اُن سے مہدی کی نسبت سوال کیا ۔ تو انہون نے کہا ۔ کہ ابھی دور کی بات ہے ۔ پھر ہاتھ سے نو کی صورت بنائی ۔ اور کہا ۔ کہ وہ آخری زمانہ مین خروج کریگا ۔ جبکہ آدمی کو کہا جائیگا ۔ کہ اللہ سے ڈرو اور جب وہ ظاہر ہوگا ۔ تو اس کے پاس اللہ تعالی ایک ایسی جماعت جمع کرے گا ۔ جو ابر بہار کی طرح آنسو بہایا کریگی اور ان کے دلون مین اُلفت ہوگی ۔ اور نہ وہ کسی کو کے جانے پر وحشت کرین گے ۔ اور نہ کسی کو کے آنے پر اترائین گے ۔ اور ان کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر ہوگی ۔ نہ پہلے لوگ اُن سے سبقت لے گئے ہون گے ۔ اور نہ پچھلے لوگ آنیوالے اُن کے مرتبہ کو پہنچین گے ۔ اور وہ اصحاب طالوت کے برابر ہون گے ۔ جو ان کے ہمراہ نہر سے پار اُترے تھے“ ؀

دیکھا حیرت صاحب جبکہ احمدی جماعت کی یہی تو تعریف ٹھیری ۔ کہ نہ کسی کے چلے جانے پر متوحش ہون گے ۔ اور نہ داخل ہونے پر خوشی سے پہولے نہ سمائین گے ۔ تو تمہاری ایسی فضول باتین بالکل بے سود ہین ؀

دوسرا موقعہ کرزن گزٹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء اس مین حیرت صاحب نے ۱۸۹۱ء مین حضرت اقدس کی ملاقات کے متعلق کچھ حالات لکھے ہین ۔ مین اس جگہ تفصیل سے بحث نہیں کرونگا ۔ بلکہ اصل مضمون مین جو حیرت صاحب نے نکتہ چینیان کی ہین ۔ ان کا جواب دیتے وقت ۱۸۹۱ء والے واقعات پر بحث کرون گا ۔ فی الحال صرف دو باتون کا اظہار کرنا چاہتا ہون ۔ کہ جس جگہ سے حیرت صاحب نے یہ لفظ طفلانہ حرکتون والا لیکر استدلال کیا ہے ۔ ایسی جگہ اور بہت سی باتیں لکھی تھین ۔ اور چند

سوالات بھی کئے گئے تھے۔ جن کا اول جواب دینا تو حیرت صاحب کے لئے ضروری تہا۔ لیکن اُن کو نظر انداز کر دیا ہے۔ سو مشفق من شرمندگی کی اس میں کیا بات ہے جبکہ تمکو پے در پے الہام ربانی سے ایک بات معلوم ہوئی تہی۔ اور تم مدعی بنے تھے۔ تو ایمانداری کی تو بات یہ ہے کہ یا تو ان کا اقرار کر لو۔ کہ وہ شیطانی وسوسہ تہا۔ جو ان وجوہات سے دل میں پیدا ہو گیا تہا۔ ورنہ ان سوالات کا جو ۸ ر۔ ۱۶ ر جون کے البدر میں کئے گئے ہیں۔ معقول جواب دو ؛

دوسری بات جس کا اس وقت میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ حیرت صاحب نے اپنی عادت کے موافق ان واقعات کو بہت ہی چبا چبا کر لکہا ہے۔ اور بہت حالات خلاف واقعہ ہیں۔ جن پر عنقریب وہ تفصیل سے بحث البدر کے کالموں میں پڑھ لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فی الحال وہ ہم کو یہ بتا دیوین۔ کہ اس موقعہ پر جب تم حضرت اقدس سے ملنے آئے تھے۔ آیا تم نے یہ ظاہر کیا تہا۔ یا نہیں۔ کہ تمہارے یہ اظہار اپنے کیوا سطے میں گورنمنٹ کیطرف سے آیا ہوں۔ اگر یہ ظاہر نہیں کیا تہا۔ تو کیا اس قسم کے سوالات جو تم نے اب چہاپے ہیں۔ کرنے کے تم مجاز تھے۔ یا نہیں تھے اور آیا تم اس انکار کی بابت کہ تم نے گورنمنٹ کے متعلق اشارہ نہیں کیا تہا۔ حلف اٹہا سکتے ہو ؛

دوم آیا تمہاری ان بے عنوانیوں کی بابت تمہاری حقیقی والدہ صاحبہ نے تم کو کچھ سرزنش کی تہی یا نہیں۔ جس کی اس وقت تم نے کن الفاظ میں معافی مانگی تہی۔ اور تم نے ان کی ارشاد پر کس قدر سعادت مندی دکہائی ؛

آیا تم اپنے اس وقت کے مسیحت کے دعوے کے اظہار سے بوجہ پے در پے الہام ربانی سے اعتبار کیا تہا۔ کسی الہام کی بنا پر دست کش ہوئے تھے یا تمہارے الہام ربانی تمہاری والدہ صاحبہ کے منہہ کی پہوکون سے اڑ گئے تہے ؛

فی الحال اسیقدر دریافت کر لینا کافی ہے۔ اس کا جواب مل جانے پر جب ہم اس معاملہ پر بحث کرین گے تو بہت سے واقعات کا اظہار انشاء اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے اخبارات کے بعض مضامین کے حوالہ سے بیان کر دین گے

(راقم۔ احمدی)

(یار زندہ صحبت باقی)

؛ باقی آیندہ ؛

عالم اخبار ؛

—— **کیا شافعی فرقہ مسلمان نہین ؟** — ۹ اگست ۱۹۰۴ء کے روزانہ مین مسٹر محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ایک خبر شایع کی ہے۔ جس کا عنوان "نومسلم" ہے اور لکہا ہے۔ کہ بروز جمعہ شاہی مسجد لاہور مین ۶ کس مسلمان ہوئے۔ تین بدو شافعی مذہب رکھتے تھے۔ حنفی مذہب میں داخل ہوئے۔ ایک ہندو مرد ایک ہندو عورت۔ اور ایک خاکروب۔ اس مضمون سے ظاہر ہے۔ کہ شافعی مذہب کے لوگ مسٹر محبوب عالم کے نزدیک مسلمانون مین داخل نہیں ہیں۔ اور وہ صرف حنفی مذہب کے لوگون مسلمان خیال کرتے ہیں۔ خاک ایسی سمجھہ پر ؛

—— امریکہ مین علم سائینس کے ایک ماہر نے تحقیقات کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے۔ کہ علی الصباح سوتے سے اُٹھنے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے

—— مسجد۔ روزانہ پیسہ اخبار اللوا ر کے حوالہ سے لکہتا ہے۔ کہ لنڈن مین پہلے سے بہت مسجدین موجود ہیں۔ اور مسلمانون کی بہی کثیر تعداد ہے۔ لیکن حال ہین معزز لوگون نے ارادہ کیا ہے۔ کہ ایک عالی شان مسجد بنوائی جاوے۔ جس کی بنیاد بہی چندہ کر کے ڈالدی گئی ہے۔ قاہرہ مین جو اعلے سے اعلیٰ مسجد ہے۔ یہ اسکی نقل ہوگی۔ باہر سے اس کا رنگ سبز اور اندر سے چمکدار ہوگا۔ اور اس قدر وسیع ہوگی۔ کہ تین ہزار آدمی آرام سے نماز پڑہ لین۔ لیکن اگر ایسے مسلمان ایڈیٹر ایک لاکہہ بہی انگلینڈ مین آباد ہون۔ جو مسجد کے بننے پر تو خوش ہون۔ لیکن نماز کے نزدیک تک نہ جاوین۔ تو ان کو ایسی مسجد سے کیا فایدہ ؛

—— لاہور کی اسسٹنٹ سرجن کلاس مین پچیس ۲۵ طالب علمون مین سے اکیس طالب علم پاس ہوئے۔ ایک کا نتیجہ زیر تجویز ہے۔

—— عیسائیون کے گہر کا کہانا جایز ہے۔ کہ نہیں یہ ایک استفسار پیسہ اخبار نے چودہوین صدی سے نقل کیا ہے۔ اور اس پر آپ بہی مفتی بن کر رائے زنی کی ہے۔ شریعت اسلام مین دینی امور کی نسبت اُسی شخص کی رائے تسلیم کیجاتی ہے۔ جو کہ ارکان اسلام کا پابند اور متقی شخص ہو۔ ہم نہیں سمجہ سکتے۔ کہ اس قسم کی شرائط کو مدنظر رکہہ کر اخباری ایڈیٹرون اور مصنوعی ریفارمرون کو کہان تک فتوون مین دخل اندازی کا حق ہے۔

پبلک کی آگاہی کے لئے ہم زمانہ کے امام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نائب اور خلیفہ کا فتویٰ کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ جو کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے البدر مین شایع ہو چکا ہے۔ کہ اسوقت کے اہل نصاریٰ نے دینی تعظیم اور حدود کو بالکل فروگذاشت کر دیا ہے۔ اور حلت اور حرمت مین کوئی تمیز یہ لوگ نہیں کرتے۔ اس لئے شبہ ہے۔ کہ انکے کہانون مین سور کی چربی ہو یا مردار وغیرہ کی آمیزش ہو۔ اور اسی لئے انکے کہانے کا استعمال اہل اسلام کو جایز نہیں اور قرآن شریف مین اہل کتاب کا لفظ کثرت سے اہل یہود پر استعمال کیا گیا ہے۔ اور در اصل صاحب کتاب بہی یہودی ہی تھے۔ جو کہ شریعت کے وارث تھے۔ انجیل کوئی شریعت نہیں لائی۔ اس لئے بہی اہل کتاب سے یہودی ہی مراد ہیں۔ اور اُن کے ذبح وغیرہ اور طعام اہل اسلام کے لئے حلال ہیں۔ اور یون بہی دیکہا ہے کہ یہود لوگ کہانون اور ذبیحون مین مذہبی شعار اور حدود کے بڑے پابند ہیں ؛

—— سلطان المعظم یعنے سلطان روم کی منجہلی شاہزادی نعیمہ سلطانہ کے خاوند کمال الدین بادشاہ جو کہ غازی عثمان کے منجہلے بیٹے ہیں۔ ملک وملت کی بد خواہ جماعت مین جو ترکی ینگ پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ شامل ہو کر ملک سے بہاگ گئے۔ اور ملک اور سلطنت کو نقصان پونچانے کی کوشش مین ہین۔ شاہزادی صاحبہ نے اس مجہولانہ حرکت سے بیزار ہو کر فسخ نکاح کرا لیا ہے ؛ (نیر آصفی)

—— جاپانی فوج لیاؤ یانگ اور موگڈین کو (دار السلطنت منگولیا) پر یکبارگی حملہ کرنیوالی ہے۔

—— دو لاکہہ جاپانی فوج پورٹ آرتھر کی تسخیر کے درپے ہے ؛

—— ۳ ر اگست کو برٹش فوج لاسہ دار السلطنت تبت مین داخل ہوئی۔ لامہ ۵ امیل اندر چلا گیا ہے۔ ۳ سال تک کسی سے نہ ملیگا۔ اور کسی فوج کو شہر لاسہ مین داخل ہونے کی اجازت نہیں ؛

لکنت کا علاج ؛

ایک شخص نے اپنے حالات بذریعہ خط کے حکیم نور الدین صاحب کو اس طرح سے لکہے۔ وہ ایک لکنت والے اوستاد سے عربی پڑہا کرتا تہا۔ اور اسے لکنت کرتے ہوئے دیکہکر خود بہی لکنت کرنے لگی۔ حتے کہ اُسے یہ مرض ہو گیا۔ بعد ازان یہانتک ترقی کی۔ کہ اس نے بولنا ترک کر دیا۔ بہت علاج کئے مگر فائدہ نہ ہوا۔ حکیم صاحب کے اُسے جو علاج لکہا۔ وہ یہ ہے ؛

علاج۔ خدا تعالیٰ کی ذات سے مایوس نہ ہونا چاہیئے وہ لکنت کو بہی دور کر سکتا ہے۔ مغز بادام مقشر اور مصری کو صبح کہایا کرے اور ایک ... [illegible]

L 288

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اِنَّ اللّٰہَ مَا صَحِبَ کُلَّ وَقْتٍ مَسِیْحَہُ وَمَا یَزِدْ مَنْ اَرَادَہُ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للّٰہ داع

ای جہاں منتظر خوش باش کل دن لستا
آ مسیح دورِ آخر مہدی آخر زمان

البدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

قیمت سالانہ ع۲

نمبر ۱ | ہر ایک ماہ کی انگریزی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
میر او باشیر شد اندر بدن
ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
از ملائک و از خبرہائی معاد
معجزات او ہمہ حق اند و راست
سیر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
بادۂ عرفان ما از جام اوست
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
زو شد سیراب سیرابی کہ ہست
وصل دلدار ازل بی و محال
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مورد لعن خداست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

اندرین دین آمدہ از مادریم
آن رسولی کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود
اقتدائی قول او در جان ماست
آنچہ از حضرت احمد ثابت است
معجزات انبیاء و سابقین
یکقدم دوری ازان روشن کتاب

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش بدست ما مدام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن ز خود از ہمان جائی بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بایقین
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بیعت دہراتا جاتا ہے

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ؎

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُنکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللّٰہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللّٰہ کی ہمدردی میں محض للّٰہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ دسمبر ۱۹۰۳ء تک ۱۴ سال ہوئے ہیں۔ جبکہ آپ پورے گمنامی میں تھے اس وقت لاکھوں آدمی ... یادگار ہیں ہم آپکی فتح و نصرت کا زمانہ ... قادر علام ...

حضرت مسیح موعود کا نزول لاہور میں

باعث تقریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تقریب پر کہ مقدمات کی پیشی کے لئے چونکہ بار بار گورداسپور جانا پڑتا ہے۔ اور اس طرح آئے دن پا برکاب رہنے اور پھر خصوصاً بارش کا موسم ہونے سے سفر کے مصائب اور تکلیفات بہت درجہ بڑھ جاتی ہیں۔ یہ تجویز فرمایا تھا۔ کہ جب تک مقدمات کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ معہ اہل بیت کے گورداسپور میں ہی قیام کیا جاوے۔ ۱۸ تاریخ کو مقدمہ کی پیشی تھی۔ اوس دن کے بعد عدالت نے ۵ ستمبر کا دن سماعت مقدمہ کے لئے تجویز کیا۔ چونکہ یہ ایک لمبا وقفہ تھا۔ اس لئے خدا معلوم کون سے ایسے محرکات پیدا ہوئے۔ جنکی وجہ سے اس مجسم رحم اور کرم انسان نے ارادہ کیا۔ کہ لاہور چلکر تشنگان آب ہدایت کو بیزار و نصایح کا جام پلایا جاوے۔ اور خواب غفلت میں مدہوش سونے والوں کو بیدار کر کے اس شاہی عتاب سے باخبر کیا جاوے۔ جو کہ طاعون کے رنگ میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اور اس حقیقی معبود اور مسجود کی یاد دلائی جاوے۔ جس کو فانی لذات کی عارضی حلاوت کی وجہ سے لوگ فراموش کر بیٹھے ہیں۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ سال گذشتہ کے آخری حصہ میں چونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنا راہی سے تجویز فرمایا تھا۔ کہ پنجاب کے بڑے بڑے بلاد و امصار میں سفر کر کے وہاں منہاج نبوۃ پر بذریعہ تقریروں کے تبلیغ اور اتمام حجۃ کی سنت کو پورا کیا جاوے۔ اور بلحاظ ان مقامات کے لاہور بھی دارالسلطنت پنجاب ہونیکی وجہ سے ایک اعلیٰ درجہ کا ممتاز شہر تھا۔ اس لئے آپ کے اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے یہ تقریب پیدا ہو گئی

روانگی و منزل مقصود آپ ۲۰ اگست ۱۹۰۴ء کو سب سے اول ٹرین میں گورداسپور سے معہ اہل بیت روانہ ہوئے۔ بٹالہ اور امرتسر وغیرہ سے بعض اصحاب نے معیت اختیار کی۔ امرتسر کے سٹیشن پر وہاں کی احمدی جماعت اور ایک کثیر گروہ دوسرے معززین کا حضور کی زیارت اور ملاقات سے مشرف ہونے کو موجود تھا۔ قریباً دو گھنٹہ کے قریب ٹرین وہاں ٹھہری۔ جبکہ لوگ جا جا کر مصافحہ اور ملاقات کرتے رہے۔ دو بجے سے پیشتر لاہور کے سٹیشن پر پہنچے۔ دور سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کل پلیٹ فارم آدمیوں سے پر ہے۔ اور پاؤں رکھنے کو جگہ نہیں۔ احمدی جماعت کے علاوہ سٹیشن کا عملہ جنہیں انگریز اور ہندو اور مسلمان وغیرہ اور دیگر معززین و عوام الناس لاہور جو کہ زیارت کے مشتاق تھے۔ پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ سب سے اول مستورات کو گاڑیوں پر سوار کر کے زیر اہتمام حکیم نور محمد صاحب احمدی پروپرائٹر کارخانہ ہمدم صحت لاہور قیام گاہ پر پہنچا دیا گیا۔ اسکے بعد خود حضرت مسیح موعود اور آپکے دیگر اصحاب کبار گاڑیوں میں سوار ہوئے۔ آپکی گاڑی بہت آہستہ آہستہ قدم بہ قدم اس لئے چلتی تھی۔ کہ تا کہ ان لوگوں کو جو کہ حسن عقیدت اور محبت کی وجہ سے پا پیادہ ہمراہ آرہے ہیں۔ تکلیف نہ ہو ٭

جائے قیام حضور کے قیام کے لئے اس دفعہ میاں معراج الدین عمر احمدی رئیس و ٹھیکدار لاہور (...) کا ایوان تجویز ہوا تھا۔ جو کہ حال ہی میں دہلی دروازہ کے باہر تعمیر ہوا ہے۔ لیکن چونکہ مطلق یہ عمارت کل مہمانوں کی آسایش کے لئے کافی نہ تھی۔ اس لئے میاں چراغ الدین صاحب احمدی رئیس لاہور کا ایوان مسمے مبارک منزل اور آپکی دیگر وسیع عمارات کا ایک بڑا حصہ بھی مہمانداری کے لئے آراستہ کیا گیا تھا۔ یہ مبارک منزل وہ ایوان ہے۔ جہاں حضرت مسیح نے سفر جہلم کیوقت قیام فرمایا تھا۔ اور اس خوشی کی تقریب پر مالکان مکان نے اس کا یہ نام انتخاب کیا تھا۔

سفر جہلم کے واقعات قلمبند کرتے ہوئے ہم نے یہ لکھا تھا۔ کہ اس موقعہ پر جو دعوت لاہور میں حضرت اقدس اور آپکی جماعت کو دیگئی تھی۔ وہ جماعت لاہور کیطرف سے تھی۔ یہ ہماری غلطی تھی۔ ہم کو پیچھے معلوم ہوا۔ کہ اس کا کل اہتمام صرف میاں چراغ دین کیطرف سے تھا

یہ ہر دو عمارات جن کو حضرت مسیح موعود کے فرود گاہ ہونے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ ریلوے سٹیشن کے قریب دہلی دروازہ کے باہر شاہ محمد غوث صاحب کی مزار کے قریب واقع ہیں۔ اور انکے تعمیر ہو جانے سے احمدی مسافروں کی وہ تکلیفات جو کہ لاہور میں عارضی قیام یا آمد و رفت کی وجہ سے پیش آتی تھیں۔ یک قلم رفع ہو گئی ہیں چونکہ میاں چراغ دین صاحب کی عمارت پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔ اس لئے وہ ابنائے سبیل کیلئے منتوں سے خیر کثیر حاصل کرنیمیں سبقت لیگئی ہوئی ہے۔

سفر میں اہل بیت کی ہمراہی بعض کم ظرف اور تنگ خیال کے لوگوں نے اس امر پر اعتراض کئے۔ کہ سفر میں بھی عورتوں کے جھگڑے کے سوا ان سے رہا نہ گیا۔ یہ انکی نادانی ہے۔ جن لوگوں نے چشمہ نبوت کے آب حیات سے کوئی جرعہ نوش کیا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ سرور انبیاء اور امت محمدیہ کے ابوالانبیا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی دستور تھا۔ کہ ایسے موقعہ پر اہل بیت کو ہمیشہ ہمراہ رکھتے چنانچہ اسی اتباع میں آپکے خدام والاشان مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر بی۔ اے مرزا خدا بخش صاحب اور دیگر اصحاب کے اہل بیت بھی ہمراہ تھے۔ اور جب حکیم نور الدین صاحب و مولانا عبدالکریم صاحب اور عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب کے نام حضرت کا فرمان لاہور آنے کے لئے پہونچا۔ تو اسی سنت نبوی کے اتباع میں سہ اصحاب معہ اہل بیت کے رونق افروز لاہور ہوئے ہمیں یہ دیکھکر بہت خوشی ہوئی کہ سیالکوٹی سابق بالخیر جماعت نے بھی اس سفر میں اسی سنت پر عمل درآمد کیا ٭ (باقیت)

احمدی ڈرافسمینوں سے ضروری التماس

نمبر ۲۴ سے البدر میں ایک خاص نقشہ ٹائیٹل پیج کا دیا جا رہا ہے۔ محض قیاسی طور پر یہ بدر میدان کا خاکہ ہے اگرچہ اسے بعض اصحاب نے پسند فرما کر تاکید کی ہے۔ کہ یہ نہ بدلا جاوے۔ لیکن چونکہ اسکی تیاری کیلئے ایک نقشہ نویس کاتب کیضرورت ہے۔ جس کا ملنا محال ہے۔ اس لئے میری رائے ہے۔ کہ ایک خوش نما اور دل پسند ایسا نظارہ تیار کیا جاوے۔ جس کو علاوہ اپنی خوش نظری کے کاتب کیلئے طیار کرنا بھی آسان ہو۔ اور وہ البدر کے مفہوم کو بھی ادا کرتا ہو۔ اگر میرے مہربان ڈرافسمین توجہ فرماویں۔ تو ایسی نقشہ کا طیار ہونا کوئی مشکل امر نہیں ہے پہلے صرف پنسل سے ڈیزائن کر کے خاکسار کو نقشہ ارسال کیا جاوے۔ پھر جو پسند ہوگا۔ مسطر چھپوائی جاویگی۔ جس پر کاتب قلم پھیر کر تیار کر لیا کرے گا ٭

۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور میں حضرت داتا گنج بخش صاحب قدس سرہ کی خانقاہ کے پاس ایک لکچر گاہ تھی اور جو ایسے کاموں کے لئے واقعی موزوں جگہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لکچر "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" پر پڑھا گیا۔ خود حضرت اقدس بھی موجود تھے۔ مگر لکچر مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا۔ اور اسکے بعد خود حضرت نے ایک تقریر کی۔ جسے ہم دوسری جگہ درج کریں گے۔ دس بارہ ہزار کے قریب مخلوق جنہیں ذی علم صاحب اثر اور وجاہت اشخاص سوائے عیسائیوں کے جو النادر کالمعدوم تعداد میں تھے موجود تھے۔ الحمدللہ کہ ناظرین نے بڑے امن اور چین سے اس لکچر کو سنا جہاں تک ہمارا خیال ہے اس تبلیغ اور اتمام حجت نے لاہور کی خاص پبلک کی رائے کو حضرت مسیح کے بارے میں بدلدیا۔ مفصل کیفیت اور خلاصہ لکچر انشاءاللہ دوسرے موقع پر درج کریں گے ٭

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۰ اگست ۱۹۰۴ء قادیان

شام کی نماز کے بعد چند ایک احباب نے بیعت کی۔ انمین ایک صاحب ایسے تھے جو کہ اپنے زمانہ جہالت مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کو سخت الفاظ سے یاد کرتے اور بہت ہی برا بھلا کہتے تھے۔ وہ اپنی ان خطاؤن کی معافی حضرۃ اقدس علیہ السلام سے طلب کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشدیتا ہے۔ اس اثنا مین اس تائب کا دل اپنے گناہون کو یاد کر کے بھر آیا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا۔ روتا جاتا تھا۔ اور گناہونکی مغفرۃ کی دعا بھی کرتا جاتا تھا۔ اُسکی اس حالت کو جناب حکیم نورالدین صاحب نے دیکھ کر عرض کی۔ کہ ایسے ہی مذنب ہین۔ جنکو گناہ خدا بخشدیتا ہے۔ اس پر سلسلہ کلام چل پڑا۔ اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ذیل کی تقریر شروع کی۔

فرقہ ملامتی

فرمایا۔ کہ ذنوبی آدمی کو اسی قرب بخشتے ہین۔ بشرطیکہ ساتھ توبہ اور استغفار بھی ہو۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خطا و ضعف بشریت میں انبیاء کو بھی شریک کر دیا ہے۔ تاکہ قرب الٰہی کے مراتب مین وہ ترقی کر سکین۔

فرقہ ملامتی۔ کو مین پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ خدا کے...... مقابلہ پر غیر کے وجود کو بڑا خیال کرتے ہین اور اپنے اعمال صالحہ کو پوشیدہ رکھکر مخلوق کی نظرون مین متہم (بجائے تہمت) ہونا چاہتے ہین۔ یہ انکی غلطی ہے۔ دوسرے وجود کو تو لاشئے خیال کرنا چاہیئے۔

اور کسی کے ضرر اور نفع پر نظر ہرگز نہ رکھنی چاہیئے۔ نہ کسی کی مدح سے پھولے اور دل مین خوش ہو۔ اور نہ کسی کی ذم سے رنجیدہ خاطر ہو۔ سچے موحد وہی ہوتے ہین۔ جو خدا کے سوا کسی دوسرے کے وجود کو کوئی شئے خیال نہیں کرتے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ فرقہ ملامتی اس توحید سے گرا ہوا ہے۔ خداتعالیٰ نے مومنون کی صفت فرمائی ہے۔ لا یخافون لومة لائم۔ کہ وہ کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہیں خوف کھاتے۔ اور صرف اپنے مولا کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہین۔

مومن ایک لاپرواہ انسان ہوتا ہے۔ اُسے صرف خدا کی رضامندی کی حاجت ہوتی ہے۔ اور اُسی کی اطاعت کو وہ ہر دم مدنظر رکھتا ہے۔ کیونکہ جب اُس کا معاملہ خدا سے ہے۔ تو پھر اُسے کسی کی ضرر اور نفع کا کیا خوف ہے۔

جب انسان خداتعالیٰ کے بالمقابل کسی دوسرے کے وجود کو دخل دیتا ہے۔ تو ریا اور عجب وغیرہ معاصی مین مبتلا ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ یہ دخل وہی ایک زہر ہے۔ اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے اول جزو لا الہ مین اسکی بھی نفی ہے۔ کیونکہ جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا کے ایک حکم کی بجا آوری سے قاصر رہتا ہے۔ تو آخر اُسے خدا کی کسی صفت مین شریک کرتا ہے۔ تبھی تو قاصر رہتا ہے۔ اس لیئے لا الہ کہتے وقت اس قسم کے معبودون کی بھی نفی کرتا ہے۔ صوفیون نے اس قسم کے ملامتی لوگون کے بہت سے قصے لکھے ہین۔ امام غزالی (علیہ الرحمة) نے بھی لکھا ہے۔ کہ آج کل کے فقرا اور ریاکار ہوتے ہین۔ تن کی آسانی کو مدنظر رکھکر موٹے جھوٹے کپڑے تو پہنتے نہین۔ اس لیئے باریک کپڑون کو گیروا یا سبز رنگ لیتے ہین۔ اور اُن کے جبے پہنکر اپنے کو فقرا مشہور کرتے ہین۔ مقصود ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگون سے متمیز ہون۔ اور عوام الناس خصوصیت سے ان کیطرف دیکھین۔ پھر روزہ دارون کا ذکر لکھا ہے۔ کہ کوئی روزہ دار مولوی کسی کے ہان جاوے۔ اور اُسے مقصود ہو۔ کہ اپنے روزہ کا اظہار کرے۔ تو مالک خانہ نے استفسار پر بجائے اُس کے کہ سچ بولے۔ کہ مین روزہ رکھا ہوا ہے۔ اُسکی نظرون مین بڑا نفس کش ثابت کرنے کے لیئے جواب دیا کرتے ہین۔ کہ مجھے عذر ہے۔ غرضیکہ اسطرح کے بہت سے مخفی گناہ ہوتے ہین جو اعمال کو تباہ کرتے رہتے ہین۔ امرا کو کبر اور نخوۃ لگے رہتے ہین جو کہ اُنکے عملون کو کھاتے رہتے ہین۔

غریبونکی سبقت نجات مین

اس لیئے بعض غریب آدمی جنکو اس قسم کے خیالات نہین ہوتے۔ وہ سبقت لیجاتے ہین۔ غرضیکہ ریا وغیرہ کی مثال ایک چوہے کی ہے۔ جو کہ اندر ہی اندر اعمال کو کاٹتا رہتا ہے خداتعالیٰ بڑا کریم ہے۔ لیکن اس کی طرف آنے کے لیئے عجز ضروری ہے۔ جس قدر انانیت اور بڑائی کا خیال اُسکے اندر ہوگا۔ خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو۔ خواہ ریاست کے لحاظ سے۔ خواہ مال کے لحاظ سے۔ خواہ خاندان اور حسب نسب کے لحاظ سے۔ تو اسیقدر پیچھے رہ جاوے گا اسی لیئے بعض کتابون میں لکھا ہے۔ کہ سادات مین سے اولیار کم ہوئے ہین۔ کیونکہ خاندانی تکبر کا خیال انمین پیدا ہو جاتا ہے۔ قرون اولے کے بعد جب یہ خیال پیدا ہوا۔ تو بہت لوگ رہ گئے۔

اس قسم کے حجاب انسان کو بے نصیب اور محروم کر دیتے ہین۔ بہت ہی کم ہین۔ جو ان سے نجات پاتے ہین۔ امارت اور دولت بھی ایک حجاب ہوتا ہے۔ امیر آدمی کو کوئی غریب غرباء اور ادنےٰ آدمی سلام علیکم کہے تو اُسے مخاطب کرنا۔ اور وعلیکم السلام کہنا اوسکو عار معلوم ہوتا ہے۔ اور خیال گذرتا ہے۔ کہ یہ حقیر اور ذلیل آدمی کب اس قابل ہے۔ کہ ہمیں مخاطب کرے۔ اسی لیئے حدیث مین آیا ہے۔ کہ غریب امیرون سے پانسد سال پیشتر جنت مین جاوین گے۔ ہمین معلوم نہیں۔ کہ اس حدیث کے معانی کیا ہین۔ لیکن ہم ان الفاظ پر ایمان لاتے ہین اس کا ایک باعث یہ بھی ہے۔ کہ غریبون کا تزکیہ نفس قضا وقدر نے خود ہی کیا ہوا ہے۔

حصول فضل کے دو راہ

یاد رکھو۔ کہ خدا کے فضل کے حاصل کرنے کے دو راہ ہین۔ ایک تو زہد نفس کشی اور مجاہدات کا ہے۔ اور دوسرا قضا وقدر کا۔ لیکن مجاہدات سے اس راہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں انسان کو اپنے ہاتھ سے اپنے بدن کو مجروح اور خستہ کرنا پڑتا ہے عام طبائع بہت کم ایسا پر قادر ہوتی ہین۔ کہ وہ دیدہ و دانستہ تکلیف جھیلین۔ لیکن قضا و قدر کیطرف سے جو واقعات اور حادثات انسان پر آکر پڑتے ہین۔ وہ ناگہانی ہوتے ہین۔ اور جب آپڑتے ہین۔ تو قہر درویش بر جان درویش ان کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے۔ جو کہ اس کے تزکیہ نفس کا باعث ہوتا ہے۔ جیسے شہدا کو دیکھو۔ کہ جنگ کے بیچ میں اپنے لڑتے جب مارے جاتے ہین۔ تو خدا کے نزدیک کس قدر اجر کے مستحق ہوتے ہین۔ یہ درجات قرب بھی اُن کو قضا و قدر سے ہی ملتے ہین۔ ورنہ اگر تنہائی مین ان کو اپنی گردنین کاٹنی پڑین۔ تو شاید بہت تھوڑے ایسے نکلیں۔ جو

فٹ نوٹ: یہ ایک فرقہ ہے۔ جو کہ قال اللہ اور قال الرسول کا قائل ہوتا ہے۔ مگر لوگونکی نظرون مین عمداً حقیر اور ذلیل بننے کیلیئے فاسقانہ حرکات کرتا ہے۔ اور خیال یہ ہوتا ہے۔ کہ مین نفس کو مارتا ہون۔

شہید ہون - اسی لیے اللہ تعالی غربا کو بشارت دیتا ہے ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات و بشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ۔ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ قضاء وقدر کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کے نقصان پونچتے ہین - اور پھر وہ جو صبر کرتے ہین - تو خدا تعالی کی عنائتیں اور رحمتین انکے شامل حال ہوتی ہین - کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ ان کو بہت ملتا ہے - لیکن امرا کو یہ کہان نصیب - امیرون کا تو یہ حال ہے - کہ پنکھا چل رہا ہے - آرام سے بیٹھے ہین - خدمتگار چاء لایا ہے - اگر اُس مین ذرا سا قصور بھی ہے - خواہ میٹھا ہی کم یا زیادہ ہے - تو غصہ سے بھر جاتے ہین - خدمت گار کو ناراض ہوتے ہین - بہت غصہ ہو - تو مارنے لگ جاتے ہین - حالانکہ یہ مقام شکر کا ہے - کہ اُن کو ہل جوتنا نہیں پڑا - کاشتکاری کے مصائب برداشت نہیں کیے - چولھے کے آگے بیٹھکر آگ کے سامنے تپش کی شدت برداشت نہیں کی - اور پکی پکائی شے محض خدا کے فضل سے سامنے آگئی ہے - چاہیے تو یہ تھا - کہ خدا کے احسانون کو یاد کر کے رطب اللسان ہوتے - لیکن اُس کے سارے کو احسانون کو بھونکر ایک ذرا سی بات پر سارا کیا کرایا رائیگان کر دیتے ہین - حالانکہ جیسے وہ خدمت گار انسان ہے اور اُس سے غلطی اور بھول ہو سکتی ہے - ویسے ہی وہ آقا بھی تو انسان ہے - اگر اُس خدمت گار کی جگہ خود یہ کام کرتا ہوتا - تو کیا یہ غلطی نہ کرتا - پھر اگر ماتحت آگے سے جواب دے - تو اسکی اور شامت آتی ہے - اور آقا کے دل مین رہ رہ کر جوش اُٹھتا ہے - کہ یہ ہمارے سامنے کیون بولتا ہے - اور اسی لیے وہ خدمت گار کی ذلت کے درپے ہوتا ہے - حالانکہ اُس کا حق ہے - کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی کے لیے زبان کشائی کرے - اسی پر مجھے ایک بات یاد آئی ہے - کہ سلطان محمود کی (یا ہارون رشید کی) ایک کنیز تھی - اس نے ایک دن بادشاہ کا بستر ا جو کیا - تو اُسے گدگدا اور ملایم اور پھولونکی خوشبو سے بسا ہوا پاکر اسکے دل مین آیا - کہ مین بھی لیٹ کر دیکھون - تو سہی کہ اس مین کیا آرام حاصل ہوتا ہے - وہ لیٹی تو اُسے نیند آ گئی - جب بادشاہ آیا - تو اسے سوتا پاکر ناراض ہوا - اور تازیانہ کی سزا دی - وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی - بادشاہ نے وجہ پوچھی - تو اس نے کہا - کہ روتی تو اس لیے ہون - کہ مین چند لمحہ اس پر سوئی - تو مجھے یہ سزا ملی - اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہین - اُن کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا - پس غریبون کو ہرگز بے دل نہ ہونا چاہیے - اُن کا قدم آگے ہی ہے لیکن وہ کوشش کرین - کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے - وہ نکال دیوین - کیونکہ بعض وقت ان لوگون سے غریبی مین ہی بڑے بڑے گناہ صادر ہو جاتے ہین یعنی صبر نہیں کرتے خدا کو گالیان دینے لگ جاتے ہین - معاش کی قلت ہو - تو چوری - ڈاکہ - اور دوسرے جرایم شروع کر دیتے ہین ایسی حالتون مین صبر کرنا چاہیے - اور خدا کی نافرمانی کیطرف ہرگز مائل نہ ہونا چاہیے - غربت - اور کم رزقی دراصل انسان کو انسان بنانے کے لیے بڑی کیمیا ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ اور قصور نہ ہون - جیسے مالدارون مین تکبر اور نخوت وغیرہ پیدا ہو کر اُنکے اعمال کو تباہ کر دیتے ہین - ویسے ہی ان مین بے صبری موجب ہلاکت ہوتی ہے - اگر غریب لوگ صبر سے کام لین - تو ان کو وہ حاصل ہو - جو اور لوگون کو مجاہدہ سے حاصل نہیں ہو سکتا - خدا نے اصل مین بڑا احسان کیا ہے - کہ انبیاء کے ساتھ غریبی کا حصہ بھی رکھا ہے - آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم بکریان چرایا کرتے تھے - موسے نے بکریان چرائین - کیا امرا یہ کام کر سکتے ہین - ہرگز نہین - ایک دفعہ کا ذکر ہے - کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک جنگل مین ہوا - وہان کچھ پھلدار درخت تھے - چند ایک صحابی جو کہ ہمراہ تھے - وہ ان کا پھل توڑ کر کھانے لگے - تو آپ نے فرمایا - کہ فلان تو درخت کا پھل کھاؤ - بہت شیرین ہے - اصحاب نے پوچھا - کہ یا حضرۃ آپ کو کیسے علم ہے - فرمایا - کہ جب مین بکریان چرایا کرتا تھا - تو اس جنگل مین بھی آیا کرتا اور ان پھلون کو کھایا کرتا تھا - اسی لیے اللہ تعالے نے یہ تجویز نہین کیا - کہ انبیاء شاہی خاندان سے ہون ورنہ تکبر اور نخوۃ کا کچھ نہ کچھ حصہ ان مین ضرور رہ جاتا - اور پھر نبوۃ کے بھی دو حصے کر دیے یعنی ایک مصائب اور شدائد کا اور دوسرا فتح و نصرۃ کا

(چونکہ میری طبیعت بیمار تھی - اور رات بھی سخت اندھیری تھی - اس لیے اس سے آگے تقریر کا حصہ قلمبند کرنے کا مجھے یارا نہ ہوا - ضروری اور وہ نکات جو میری نظر مین نئے تھے - وہ مین نے مختصر قلمبند کیے - جن کو ذیل مین درج کرتا ہون:

(ایڈیٹر)

انبیاء کی زندگی کے ان دو حصون مین بھی آلہی حکمت تھی - ایک تو یہی تھی - کہ اُن کے اخلاق مین ترقی ہو - اور یہی بات یہی ہے - کہ جون جون نبوۃ کا زمانہ گذرتا ہے - اور واقعات اور حادثات کی صورت بدلتی جاتی ہے - انبیاؤن کی اخلاقی حالت بھی ترقی کرتی جاتی ہے - ابتدا مین ممکن ہے - کہ غصہ وغیرہ زیادہ ہو - اس لیے نبی کی زندگی کا آخری حصہ بہ نسبت پہلے کے بہ لحاظ اخلاق کے بہت ترقی یافتہ ہوتا ہے - اس سے یہ مراد ہرگز نہین ہے - کہ ابتدا مین اُن کے اخلاق عام لوگون سے ترقی یافتہ نہین ہوتے - بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے دائرہ نبوۃ مین وہ آخری حصہ عمر مین بہت مؤدب ہوتے ہین - ورنہ ان کی ابتدائی زندگی کا حصہ بھی اخلاق مین - تو کل لوگون سے اعلے درجہ کا ہوتا ہے - دوسری بات یہ ہے - کہ نبی اگر شدائد اور کل مصائب سے امن مین رہے - تو ان کی صبر کی قوت کا پتہ لوگون کو کیسے معلوم ہو - پھر بہت سے اخلاق فاضلہ اس قسم کے ہین - کہ وہ صرف تنہ دل مصائب پر ہی حاصل ہوتے ہین - آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالے کا بڑا فضل و احسان تھا - کہ آپ کو دونو موقعہ عطا کیے - ہر ایک نبی کا یہ کام نہیں - کہ وہ ہر ایک رتبہ کے لوگون کو ایک کامل نمونہ اخلاق پیش کر سکے - فقیر - غریب اور امیر وغیرہ ہر ایک اس کے چشمہ سے ساوی سیراب ہوتا - یہ صرف آن حضرۃ کی ہی ذات سے ہے - جس نے کل ضرورتون کو پورا کر کے دکھا دیا۔

فرقہ چکڑالوی نے بھی یہان ہی ٹھوکر کھائی ہے اُس نے یہ نہیں سمجھا - کہ بغیر نمونہ کے دوسرا انسان تو اتباع کیسے پوری کر سکتا ہے - ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی - کہکر آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک طبقہ کے انسان کو مخاطب کیا ہے - کہ ہر تو ایک قسم کا سبق مجھ سے لو - اور ظاہر ہے - کہ تو جب تک ایک اسوہ سامنے نہ ہو - انسان عمل در آمد سے قاصر رہتا ہے - ہر ایک قسم کے کمال کے حصول کے لیے نمونہ کی ضرورت ہے - انسانی طبائع اسی قسم کی واقع ہوئی ہین - کہ وہ صرف قول سے مؤثر نہین ہوتیں - جب تک اس کے ساتھ فعل نہ ہو - اگر صرف قول ہو - تو صدہا اعتراض لوگ کرتے ہین - دین کی باتون کو سن کر کہا کرتے ہین - کہ یہ سب باتین کہنے کی ہین - کون اُن کو بجا لا سکتا ہے - یون ہی بنا چھوڑی ہین - اور ان اعتراضون کا رد نہیں ہو سکتا - جب تک ایک انسان عمل کر کے دکھانے والا نہ ہو (آخر چکڑالوی بھی تو ایک عملی نمونہ پیش کرتا ہے - کہ اس طرح کرو پس اگر وہ نمونہ پیش کر سکتا ہے - اور وہ قابل عمل قرار دیا جا سکتا ہے - تو کیا وجہ جبکہ قرآن نازل ہوا اور وہ اسکا کامل متبع گذرا ہے - اُس کا نمونہ مکمل نہ مانا جاوے)

(ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر کا خلاصہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسی طرح ہماری کتب کے مطابق یہی بعثت مسیح کا یہی زمانہ ہے۔ حجج الکرامہ والے نے لکھا ہے۔ کہ کل اہل کشوف اسی طرف گئے ہیں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے چودہوین صدی مقرر ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اسی زمانہ کے لئے اسے چراغ الدین کہا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک بزرگ نے جو زمانہ مقرر کیا ہے وہ چودہوین صدی سے آگے نہیں گیا۔ اگرچہ ان مین کچھ اختلاف ہے۔ چودہوین صدی مین لطیف ارشارہ اس طرف تھا۔ کہ دین اسلام چودہوین رات کے چاند کی طرح اس زمانہ مین چمک اٹھیگا۔ جس طرح چاند کا کمال چودہوین رات کو ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام کا کمال کل دنیا مین چودہوین صدی مین ظاہر ہوگا۔

تیرہوین صدی کی تاریکی ان لوگوں مین ضرب المثل ہے۔ بعض کہتے ہین۔ کہ اس صدی کے عذاب سے بھیڑیوں نے بھی نجات مانگی تھی۔ یہ لوگ چودہوین صدی کے منتظر تھے۔ لیکن جب صدی آگئی۔ تو اپنی بدبختی کے باعث انکار کر گئے۔ اسی طرح قرآن مین ذکر ہے۔

ولما جاءھم کتٰب من عند اللہ مصدق لما معھم وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ

اہل کتاب منتظر تھے۔ کہ پیغمبر کے آنے پر وہ اس کیساتھ ملکر کفار سے جنگ کرین گے۔ لیکن جب پیغمبر آیا۔ تو انکار پر آمادہ ہوگئے۔

عقل کے نزدیک بھی زمانہ مسیح کا یہی معلوم ہوتا ہے۔ اسلام اسقدر کمزور ہوگیا ہے۔ کہ ایک وقت تو ایک شخص کے مرتد ہوجانے پر اسمین شور پڑجاتا تھا۔ لیکن اب لاکھوں مرتد ہوگئے۔ رات دن مخالفت اسلام مین کتب تصنیف ہورہی ہین۔ اسلام کی بیخکنی کیواسطے طرح طرح کی تجاویز ہورہی ہین۔ عقل پسند نہیں کرتی۔ کہ جس خدا نے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کا وعدہ دیا ہے۔ وہ اسوقت اسلام کی حفاظت نہ کرے۔ اور خاموش رہے یہ زمانہ کس قسم کی مصیبت کا اسلام پر ہے۔ کہ شرفا کی اولاد دشمن اسلام ہوکر گرجاؤن مین چلے گئے۔ اور کھلے طور پر رسول اکرم کی توہین ہورہی ہے۔ ہر ایک قسم کی گالی اور سب وشتم مین اُن کو یاد کیا جاتا ہے۔ ان تمام امور کو بہیئت مجموعی اگر دیکھا جائے۔ تو عقل کہتی ہے۔ کہ یہی وقت خدا کی تائید کا ہے۔ اور مین تم کو سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ سلسلہ قایم نہ ہوتا۔ تو اسلام برباد ہوچکا تہا۔ سو خدا کے وجود کا یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ عین ضرورت کیوقت خدا تعالے نے اس سلسلہ کو قایم کیا۔ اور عین مصیبت کیوقت اسلام کو سنبھالا۔ تائیدات سماوی ہی اگر دیکھی جاوین۔ تو یہاں ہی ایک بڑا خزانہ ہے۔ خدا تعالے نے اپنے فضل سے ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے۔ اگر مین ان تمام نشانون کو جمع کرون۔ جو ہر روزہ مین اور میرے ساتھ رہنے والے دیکھتے ہین۔ تو ان کی تعداد لاکھ کے قریب ہوجاتی ہے۔ بقطع نظر اس کے مثلاً براہین احمدیہ کے بعض الہامات کو دیکھا جاوے۔ چوبیس برس ہوئے کہ یہ کتاب تصنیف ہوئی۔ جو اس وقت مکہ۔ مدینہ۔ مصر بخارا۔ لنڈن اور ایسا ہی ہندوستان کے ہر ایک حصہ مین پہنچ گئی۔ کئی ایک پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے گھرون مین پہنچ گئی۔ اب اس کتاب مین مثلاً لکھا ہے۔ کہ خدا تعالی کیطرف سے مجھے ارشاد ہے۔ کہ اس وقت تو اکیلا ہے۔ اور تیرے ساتھ کوئی نہین۔ لیکن ایک وقت آویگا۔ کہ لوگ تیرے پاس دور دور سے آوین گے۔ (یاتون من کل فج عمیق) تو لوگون مین پہچانا جاویگا۔ اور تیری شہرت پھیلاویگی۔ تیری امداد اور تائید کو دور دور سے لوگ آوین گے۔ پھر کہا کہ لوگ کثرت سے آوین گے۔ اور تو ان سے نرمی اور اخلاق سے پیش آنا۔ ان کی ملاقات سے مت گھبرانا (ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس) پھر آخر کار فرمایا۔ (اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان الینا۔ الیس ھذا بالحق) یعنے جب خدا کی فتح اور نصرت آویگی۔ اور زمانہ کا امر ہماری طرف منتہی ہوگا۔ تو اُس وقت کہا جاویگا۔ کہ کیا یہ سلسلہ حق نہیں۔ اب لاہور اور امرتسر کے لوگ اور ایسا ہی پنجاب کے لوگ اس بات سے واقف ہین۔ کہ براہین کی اشاعت کیوقت مجھے کوئی جانتا نہیں تہا۔ حتے کہ قادیان مین بہت کم لوگ ہون گے۔ جو مجھے پہچانتے ہون گے پہر یہ امور کس طرح پورے ہورہے ہین۔

اگرچہ یہ پیشگوئیان بدرجہ اتم ابھی پوری نہین ہوئین لیکن جس قدر ان الہامات کا ظہور ہورہا ہے۔ وہ طالب حق کے لئے کافی ہے۔ اب کیا یہ میری بناوٹ ہے کہ ایک انسان آج سے چوبیس سال پہلے آج کل کے واقعات کا نقشہ کھینچ سکتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ہزارہا مخلوق ... کا مرجع ہوگا۔ خصوصاً جبکہ ایک مدت تک ان امور کا ظہور نہ ہوا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ امور کسی فراست کا نتیجہ نہیں ہوسکتے ان امور کو دیکھ کر مین کہہ سکتا ہون۔ کہ جسقدر نشانات خدا تعالے نے میری تائید مین ظاہر کئے۔ وہ اپنی تعداد اور شوکت میں ایسے ہین۔ کہ بجز حضرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل انبیا ء و مرسلین سے ایسے ثابت نہین ہوئے۔ لیکن اس میں میرا کیا فخر ہے۔ یہ سب کچھ تو اس پاک نبی کی فضیلت ہے جس کی اُمت مین ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے۔ پھر مین کہتا ہون۔ کہ آج کل کے پیرزادون اور سجادہ نشینون کو آزمالو۔ کسی پادری یا کسی مذہب کے سرگروہ کو میرے مقابل مین لاؤ۔ خدا تعالی نشان نمائی مین بالضرور اس کو میرے مقابل شرمندہ اور ذلیل کریگا۔ یہان تو نشانون کا دریا بہ رہا ہے۔ میرے دوست اس الہام سے خوب واقف ہین۔ جو دس بارہ سال ہوئے۔ خدا تعالی نے فرمایا۔ انی مھین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک اس ایک الہام کو کس قدر مواقع اور محل پر میرے دوستون نے پورے ہوتے دیکھا۔ کس طرح لوگون نے میری اہانت اور تذلیل کے لئے بیڑے اٹھائے اور کس طرح وہ خود ہی ذلیل اور خوار ہوگئے۔ اس کی ایک مثال نہیں۔ بلکہ کئی ایک مثالین ہین۔

ہان یہ ضرور ہے۔ کہ ان نشانات کو دیکھکر بہی لوگ ابھی گمراہ ہین۔ سو بات یہ ہے۔ کہ دنیا مین ہمیشہ سے دو گروہ چلے آتے ہین۔ ایک سعید۔ دوسرا شقی۔ ابو جہل نے ہزارون نشان دیکھے لیکن وہ کافر ہی رہا۔ سو اس صورۃ مین مومن کے لئے ضرور ہے۔ کہ وہ دُعا مین لگ جاوے۔

آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخم ریزی کیطرح ہے۔ چاہئے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کرین۔ اور اس تعلق کو مضبوط کرین جو آج قائم ہوا ہے۔ جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر کار خشک ہوکر گر جاتی ہے۔ جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی پرواہ نہیں رکھتا۔ دنیا ہر طرح ملجاتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنو

ہی مبارک ہے۔ لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کیطرح ہے۔ جو کبھی بھی نصرۃ کا منہ نہین دیکھتا۔ یہ بیعت اُسوقت کام آسکتی ہے۔ جب دین کو مقدم کر لیا جاوے۔ اور اُس مین ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بیعت ایک بیج ہے۔ جو آج بو یا گیا۔ اب اگر کوئی کسان صرف زمین مین تخم ریزی پر ہی قناعت کرے۔ اور پہل حاصل کرنے کا جو جو فرائض ہین۔ ان میں سے کوئی ادا نہ کرے۔ نہ زمین کو درست کرے۔ اور نہ آبپاشی کو کرے۔ اور نہ موقعہ بے موقعہ مناسب کہاد زمین مین ڈالے۔ نہ کافی حفاظت کرے۔ تو کیا وہ کسان کسی پہل کی اُمید کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اُس کا کہیت بالضرور تباہ اور خراب ہوگا۔ کہیت اُسی کا ہے گا۔ جو پورا زمیندار بنے گا۔ سو ایک طرح کی تخم ریزی آپ نے بھی آج کی ہے۔ خدا جانتا ہے۔ کہ کس کے مقدر مین کیا ہے۔ لیکن خوش قسمت وہ ہے۔ جو اس تخم کو محفوظ رکہے اور اپنے طور پر ترقی کے لئے دعا کرتا رہے:۔

مثلاً نمازون مین ایک قسم کی تبدیلی ہونی چاہیئے۔ مین دیکھتا ہون۔ کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑہتے ہین۔ وہ محض ٹکرین مارنا ہے۔ ان کی نماز مین اسقدر بہی رقت اور لذت نہین ہوتی۔ جسقدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مین ظاہر کرتے ہین۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائین نماز مین ہی کرتے۔ شاید اُن کی نمازون مین حضور اور لذت پیدا ہو جاتا۔ اسلئے مین حکماً آپ کو کہتا ہون۔ کہ سر دست آپ بالکل نماز کے بعد دعا نہ کرین۔ اور وہ لذت اور حضور جو دعا کے لئے رکہا ہے۔ دعاؤن کو نماز مین کرنے سے پیدا کرین۔ میرا مطلب یہ نہیں۔ کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے۔ لیکن مین چاہتا ہون۔ کہ جب تک نماز مین کافی لذت اور حضور پیدا نہو۔ نماز کے بعد دعا کرنے مین نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔

ہان جب یہ حضور پیدا ہو جاوے۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ سو بہتر ہے۔ نماز مین دعائیں اپنی زبان مین مانگو۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان مین ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان مین پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو نمازون مین قرآن اور ماثورہ دعاؤن کے بعد اپنی ضرورتون کو برنگ دعا اپنی زبان مین خدا تعالےٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جائے۔ سب سے عمدہ دعا یہ ہے۔ کہ خدا کی رضامندی اور گناہون سے نجاۃ حاصل ہو۔ کیونکہ گناہون ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ ہم سے گناہون کو جو دل کو سخت کر دیتے ہین۔ دور کر دے۔ اور اپنی رضامندی کی راہ دکہلائے۔ دنیا مین مومن کی مثال اُس سوار کی ہے۔ کہ جو جنگل مین جا رہا ہے۔ اور راہ مین بسبب گرمی اور تکان سفر کے ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن ابھی گہوڑے پر سوار ہے۔ اور کھڑا کھڑا گہوڑے پر ہی کچھ آرام لیکر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے۔ لیکن جو شخص اس جنگل مین گہر بنا لے۔ وہ ضرور درندون کا شکار ہوگا۔ مومن دنیا کو گہر نہیں بناتا۔ اور جو ایسا نہیں۔ خدا اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ خدا کے نزدیک دنیا کو گہر بنانیوالے کی عزت ہے خدا مومن کی عزت کرتا ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ مومن نوافل کے ساتھ خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے نوافل سے مراد یہ ہے۔ کہ خدمت مفروضہ مین زیادتی کیجاوے۔ ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سست ہو جاتا ہے۔ لیکن مومن زیادتی کرتا ہے۔ نوافل صرف نماز سے ہی مختص نہین۔ بلکہ ہر ایک حسنات مین زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے مومن محض خدا کی خوشنودی کے لیے ان نوافل کی فکر مین لگا رہتا ہے۔ اُس کے دل مین ایک درد ہے۔ جو اُسے بے چین کرتا ہے۔ اور وہ دن بدن نوافل و حسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خدا بہی اُس کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا کے سلسلے تلے آ جاتا ہے۔ اس کی آنکھ خدا کی آنکھ اُس کے کان خدا کے کان ہو جاتے ہین۔ کیونکہ وہ کسی معاملہ مین خدا کی مخالفت نہیں کرتا۔ ایک روایت مین یہ بہی ہے۔ کہ اُس کی زبان خدا کی زبان اور اُس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ پہر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ مجہے کسی بات مین اس قدر تردد نہیں ہوتا۔ جسقدر مومن کی جان نکالنے مین تردد ہوتا ہے۔ یون تو خدا کی ذات سب ترددات سے پاک ہے۔ لیکن یہ فقرہ جو فرمایا تو مومن کے اکرام کے لئے فرمایا۔ اب دوسرے لوگ کیڑے مکوڑون کیطرح مرجاتے ہین۔ لیکن مومن کا معاملہ دگرگون ہے۔ مجہے یہ سمجھ آتی ہے۔ کہ جو صلحاء اور انبیاء کی زندگی آئے دن طرح طرح کی بیماریون مین مبتلا رہتی ہے اور بعض وقت اُن کو خوفناک امراض لاحق ہو جاتے ہین۔ جیسے کہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت تہی۔ یہ اس تردد کا اظہار ہے۔ جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ اس سے معاملہ ایسا کرتا ہے۔ اور خوفناک بیماریون سے اُسے نجاۃ دیکر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ وہ اُسے معمولی انسانون کیطرح ضایع نہین کرتا۔ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔ کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے۔ جہان وہ بیٹہتا ہے۔ وہ جگہ دوسرون کے لئے موجب برکت ہوتی ہے۔ اس کا پس خوردہ اورون کے لئے شفا ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ ایک گنہگار خدا تعالےٰ کے سامنے لایا جاویگا۔ خدا تعالیٰ اس سے پوچھیگا۔ کہ تو نے کوئی نیک کام کیا۔ وہ کہیگا۔ کہ نہیں۔ پہر خدا تعالیٰ اس کو کہیگا۔ کہ فلان مومن کو تو ملا تھا۔ وہ کہیگا۔ خداوندا۔ مین ارادتاً تو کبھی نہیں ملا۔ وہ خود ہی ایک دن مجہے راستہ مین ملگیا۔ خدا تعالےٰ اُسے بخشدیگا۔ پہر ایک اور موقعہ پر حدیث مین آیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرشتون سے دریافت کریگا۔ کہ میرا ذکر کہان پر ہو رہا ہے۔ وہ کہین گے۔ کہ ایک حلقہ مومنین کا تہا۔ جہان دنیا کے ذکر کا نام و نشان بہی نہ تھا۔ البتہ ذکر الہی آٹہون پہر ہو رہا ہے۔ ان مین ایک دنیا پرست شخص تہا۔ اللہ تعالیٰ فرما دیگا کہ مین نے اس دنیا دار کو اس ہم نشینی کے باعث بخشدیا

انھم قوم لا یشقی جلیسھم

بعض حدیثون مین آیا ہے۔ کہ جہان ایک مومن امام ہو اس کے مقتدی پیش ازین کہ وہ سجدہ سے سر اٹہاوے بخشدئے جاتے ہین۔

مومن وہ ہے۔ کہ جس کے دل مین محبت الہی نے عشق کے رنگ مین جڑ پکڑ لی ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا ہو۔ کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت مین بھی خدا کا ساتھ نہ چھوڑیگا۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسی کا نشانہ کہتا ہے۔ کہ وہ ضایع ہوگا۔ کیا کوئی رسول ضائع ہوا۔ دنیا ناخون تک ان کو ضایع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن وہ ضایع نہیں ہوتے جو خدا کے لئے ذلیل ہو۔ وہی انجام کار عزت و جلال کا تخت نشین ہوگا۔ ایک ابو بکر ہی کو دیکھو۔ جس نے سب سے پہلے ذلت قبول کی۔ اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا۔ اس مین کچھ شک نہیں۔ کہ پہلے کچھ نہ کچھ دکھ اٹہانا پڑتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے:۔ ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

عشق الہی بے شک اول سرکش و خونی ہوتا ہے تاکہ نااہل دور ہو جاوے۔ عاشقان خدا تکالیف

ضوابط اخبار البدر

شائقین کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کرلینا چاہیئے

(۱) **حجم** اخبار کا دراصل ۸ صفحہ ہیں۔ جنہیں ٹائٹل پیج شامل ہے۔ دو فالتو صفحہ صرف بعض اوقات کسی ضرورت پر ایزاد کئے جاتے ہیں۔

(۲) **مضامین**۔ البدر کا خواص اور مقدم مضمون تو حضرۃ امام الزمان......مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلہ سے پونچانا ہے۔ بصورۃ نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصانیف میں سے عمدہ مضامین تبلیغ عملدرآمد اور ازدیاد معرفت کے لئے یاد دہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات......اور مراسلات وغیرہ

(۳) **اوقات اشاعت**۔ اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم۔ ۱۰۔ ۱۶۔ ۲۴ ہیں۔ اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاویگی۔ کہ وقت پر اشاعت ہو۔ مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط وکتابت**۔ کارخانہ کے متعلق خط وکتابت خواہ کسی قسم کی ہو۔ اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہیئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا۔ کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہیں۔

(۵) **عذر رسید اخبار**۔ اگر ایک ہی مقام یا اُس کے گردنواح میں اخبار پونچگیا ہو۔ اور آپ کو نہ ملا ہو۔ تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ کو اطلاع دینی چاہیئے۔ ورنہ ممکن ہے۔ کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ**۔ تبدیلی کیوقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اُس مقام کا پتہ دینا چاہیئے۔ جہاں پتہ بدلنا ہے۔ ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا۔ اور آپ کو نہ ملا۔ تو ہم ذمہ وار نہیں۔

(۷) **چندہ سالانہ**۔ پیشگی اگر بلاتقاضائے خود ارسال کیا جاوے عہ۔ پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی ۲ مفت ہوگی ۹؎۔ **برٹش غارن**۔ ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ۹؎۔ **جو خریدار**۔ ایک دو ماہ بعد ادائیگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کراتے ہیں۔ اگر اُن کا چندہ بلا تقاضا اپنے وعدہ پر نہ پونچا تو ان کے نام وی پی ارسال ہوگا۔

تفسیر القرآن بالقرآن پر بعض احباب کی رائے

برادرم جناب ایڈیٹر صاحب

ہماری جماعت کے معزز ومتقدا فرد ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب نے جو تفسیر القرآن بالقرآن لکھی ہے۔ اُسکے متعلق میں ایک نہایت ضروری گذارش کرنا چاہتا ہوں جس سے میرا مقصود صرف اصلاح ہے۔ نہ کہ نکتہ چینی +

قرآن کا عربی متن نہایت ہی غلط لکھا گیا ہے۔ جسے دیکھکر طبیعت بڑی سخت مکدر ہوتی ہے قطع نظر اس سے سوائے چند اوراق کے بدخط بھی اول درجے کا ہے

ترجمہ کرنے میں جن باتوں کا وعدہ کیا گیا تھا اُن کا اکثر جگہ بالکل لحاظ نہیں کیا گیا۔ بلکہ کئی الفاظ تو درکنار آیات کا ترجمہ ہی چھوڑ دیا ہے۔ پھر ترجمہ معنے خیز نہیں بلکہ بعض مقامات پر خاص کر وہ معنے اختیار کئے گئے ہیں۔ جن کو الفاظ سے کچھ علاقہ نہیں۔ کئی آیات تفسیر طلب تھیں۔ اور مفسر نے انکی تفسیر نہیں کی۔ باوجود ان نقصوں کے ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ جب تک کوئی دوسری تفسیر تیار نہیں ہوتی۔ یہی غنیمت ہے۔ مگر کیا اچھا ہو اگر ڈاکٹر صاحب موصوف اس پر نظر ثانی کرکے اُسے دوبارہ خوشخط چھپوائیں۔ اور اصلاح طلب مقامات کی اصلاح کردیں۔ اور جہاں زیادہ وضاحت کی ضرورت ہو۔ وہاں توضیح کردیں۔ پھر یہ تفسیر ایک بے نظیر تفسیر ہوجاویگی۔ اور مفسر رحمتہ اللہ علیہ شکریہ قومی کے مستحق ہونگے۔ اور عنداللہ ماجور!

اصل میں احمدی جماعت کو اب ایک مترجم قرآن کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ جہاں جہاں کو جماعت ہے۔ وہاں ضرور صبح یا شام کو درس ہوتا ہے مگر افسوس کہ ان کو کوئی معتبر ترجمہ نہیں ملتا۔ جس کے ذریعے وہ قرآنی الفاظ پر پورا تدبر کرسکیں۔ میرے خیال میں ایک ایسا ترجمے والا قرآن مجید بہت جلد شائع ہونا چاہیئے جسے پڑھکر قرآنی مطالب سے آگاہی ہوسکے تفسیر طلب مقامات کی تفسیر بھی ہونی چاہیئے مگر نہ اسقدر لمبی کہ سفر میں ساتھ ہی نہ لے جائی جاسکے۔ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب تراب کی تفسیر اس مطلب کے لئے کافی نہیں۔ اس کی تقطیع اس کا حجم اسی قابل ہے۔ کہ گھر کے ایک جگہ پڑی رہے اور پھر اس سے فائدہ حاصل کرنا بھی فرصت کو چاہتا ہے +

نیازمند نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عرض کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کے ایک ایسے ترجمہ کی ضرورت ہے۔ جس پر الہامی مہر لگی ہوئی ہو۔ کہ بس یہی ترجمہ ٹھیک ہے۔ اور وہ حضور فرمائیں۔ یا کم از کم حضور کی نگرانی میں تیار ہونا چاہیئے۔ مگر وہاں سے جواب ملا۔ کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ جب اللہ تعالےٰ چاہے گا یہ کام ہوجاویگا۔ یفعلون ما یؤمرون آیت پڑھو۔ چونکہ خاکسار نے ضرورت جتلانے کے لئے یہ بھی التماس کی تھی کہ دس ہزار قرآن مجید مترجم اسی وقت احمدی جماعت لے لیگی جیسے......جواب میں مولوی عبدالکریم صاحب فاروق ثانی نے کیا ہی اچھا فرمایا۔ کہ امور من اللہ تاجر نہیں ہوتے۔ کہ اگر خریداروں کا اصرار دیکھیں تو فوراً وہ کام شروع کردیں۔ بلکہ ہر حال میں خدا تعالےٰ کی مرضی کے مطابق کارروائی ہوتی ہے۔ پبلک کا خیال ہو یا نہو میں نے سنا تھا۔ کہ مولانا حکیم نورالدین صاحب صدیق ثانی نے بھی ایک تفسیر لکھی ہے۔ مگر وہ تو عربی میں ہے اس لیے اُس سے خواص ہی فایدہ اٹھائیں گے۔ دوسرا خدا جانے وہ کب چھپے۔ کیونکہ سنا جاتا ہے مولانا موصوف ہر سال اُس کی اصلاح فرماتے رہتے ہیں۔ یا اُس میں نئی نئی ایزادیاں ہوتی رہتی ہے۔ اور ایزادیاں بھی کیوں نہ ہو جبکہ امام ہمام کے فیض مسیحائی سے ہر روز عجیب عجیب معارف وحقائق کھلتے رہتے ہیں +

خیر ان تمام پریشان خیالات کو عرض کرکے اے ایڈیٹر صاحب مکرم میرے! میں آپ سے ملتمس ہوں کیا آپ ایک مترجم حمائل کا بندوبست کرسکتے ہو یا کم از کم ہمارے ڈاکٹر صاحب اپنی تفسیر پر نظر ثانی کرکے اُسے دوبارہ خوشخط چھپوانے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں گے۔

(احمدی گجراتی)

حضرت حکیم نورالدین صاحب کو بھی اس سے اتفاق رائے ہے۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اس سے بھی پیشتر اسی قسم کی رائے اظہار کرچکے ہیں + (ایڈیٹر)

بہت افسوس ہے کہ لاہور سے واپس آنے پر مطبع کا کاتب بیمار ہوگیا اور اس وجہ سے مسلسل مضمون جسکی تجویز تھی رہگیا اور مختلف مضامین جوڑکر اخبار پورا کیا گیا۔

مینیجر

عالم اخبار

—— شاہ ایران کے تیسرے بھائی جنکی عمر اب بیس سال کی ہے۔ ایران مین اپنے ملک سے ناخوش ہوکر آستانہ علیہ پر آگئے ہین۔ اور فوج عثمانی مین کسی عالی منصب کے خواستگار ہین

—— **بکری کا دودہ** ہمارے ملک مین بکری کا دودہ بچون کو اکثر دیا جاتا ہے۔ اور بہت سے لوگ اُسے تاثیر مین سرد اور صفرا شکن اور ہضم ہونے مین گائے کے دودہ سے ہلکا سمجھکر کبھی کبھی استعمال کرتے ہین لیکن عام طور پر گائے اور بھینس کا دودہ مستعمل ہے۔ مزے مین یہ دونو دودہ بکری کے دودہ سے بہتر اور باعتبار غذا کے زیادہ مقوی خیال کئے جاتے ہین۔ اور یہانتک یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ دہنیت مین بکری کا دودہ اُن سے بہت کم ہے۔ مگر حال مین ڈاکٹر دوانکر صاحب نے بذریعہ تجربہ ثابت کر دکہایا ہے۔ کہ بکری کے دودہ مین غذائیت زیادہ ہے۔ انہون نے ایک نمائش مین جہان عمدہ گائین اور نیز بکریان موجود تہین۔ دونون کے دودہ کا امتحان کیا جسکے نتایج حسب ذیل تھے:

	گائے	بکری
پانی	۴۰٫۸۷	۲۱۰٫۸۲
مسکہ خالص	۴۳٫۲	۳۰٫۷
پنیر	۱۲٫۳	۶۷٫۲
شیرینی	۱۲٫۵	۲۸٫۵
مواد معدنی	۹۲٫-	۳۷۰٫۱۱

ان ہندسون کی معانی اگر الفاظ مین بیان کیے جاوین تو یہ کہنا قریب قریب درست ہے۔ کہ بکری کے دودہ کا ایک گلاس مین گائے کے دودہ کے اتنے ہی بڑے گلاس سے دگنی دہنیت یا غذائیت ہے۔ اگر یہ کیفیت عام طور پر معلوم ہو جائے۔ تو میرے خیال مین بکری کے دودہ کی گائے کے دودہ سے زیادہ قدر ہونے لگے۔ اور بکریون کے رکہنے اور پالنے اور انکی نسل بڑہانے کی طرف زیادہ توجہ ہونے لگے۔ مگر صرف ایک ہی معمولی بکری کے دودہ مین نئی دریافت نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک عجیب ہی نئی تاثیر ورہی بیان کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر کوئی ہمیشہ اُس کا استعمال کرے۔ تو اغلب ہے۔ کہ وہ ٹیوبر کلوس یعنی مرض سل سے بچا رہے ؛ (نیر اصفی)

—— **خدا پرستون کے دو گروہ**۔ دنیا مین خدا کے ماننے والون کے دو گروہ ہین۔ ایک تو وہ ہے۔ کہ خدا کو اس بیوقوف مطلق العنان پادشاہ کی مانند تصور کرتا ہے۔ جو بیٹھے بٹھائے طبیعت کے اتار چڑہاؤ کے ساتھ طرح طرح کے احکام نافذ کرتا رہتا ہو۔ ایک شخص کو کبھی ہاتھی بخشتا ہے۔ کبھی اُسی کو گدہے پر سوار کراتا ہے۔ یا تو خزانون کا منہ کہولے ہوئے رعایا کو مالا مال کر رہا ہے۔ یا دل مین یکایک جو ایک ولولہ اُٹھتا ہے۔ تو ہاتھ مین ظلم وجور کے تیر تفنگ لئے ہر سامنے آنیوالے کو نشانہ بنا رہا ہے۔ ان لوگون کے عقیدے کیمطابق تو کسی ایک واقعہ پر جو گذر رہا ہو۔ یا عنقریب ہونیوالا ہو رائے زنی کرنا یا اُسکے نشیب و فراز اور ممکن الوقوع نتایج کی جانچ پڑتال کرنا اس غرض سے کہ اپنے اغراض و مقاصد کی حفاظت مناسب طور پر ہو سکے۔ اگر گناہ کبیرہ نہین تو گمراہی ضرور ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو خدا کو خالق۔ مالک رازق تمام اوصاف سے موصوف سمجہتا ہے۔ جو پہلے گروہ کے نزدیک خدا کے ہین۔ مگر یہ خدا کو پل مین تولہ پل مین ماشہ نہین سمجہتا ہے۔ اس گروہ کے نزدیک خدا کا ہر کام ایسے مستقل اور نیز پایدار اصول پر ہوتا ہے۔ کہ اُسکی مثال سوائے اسکے اور کوئی کر نہیں سکتا۔ وہ کسی کام کو بلا وجہ نہیں کرتا اگرچہ کرنے کی طاقت رکہتا ہے۔ وہ کسی کام کے کرنے سے پہلے اُسکے اسباب مہیا کرتا ہے۔ آگے اُن اسباب کے بہی اور سبب ہوتے ہین۔ اور پھر سبب کا مسبب الاسباب وہ خداوند عزّ وجل خود ہوتا ہے ؛

—— آریہ سماج کے ممبر اب اپنی غلطیوں پر خود ہی مطلع ہونے لگے ہین۔ چنانچہ اُنکے ایک اخبار ستکاری نے جو کہ امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔ ۱۵ر اگست ۱۹۱۰ء کے پرچہ مین ایک مضمون ایک صاحب ستیارام صاحب ساکن انار کلی لاہور کیطرف سے شایع کیاہے۔ جس مین وہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ آریہ صاحبان کی اندرونی حالت نہایت ابتر ہے۔ وہ لکہتے ہین۔ "آریہ سماج کا جو ممبر دوسرون پر نکتہ چینی کرتے ہین۔ ہوشیار۔ مذہبی مسایل پر بحث کرنے میں طاق اور لکچر اور اپدیش دینے مین ماہر ہے۔ وہ فی زمانہ آریہ سماج کا برگزیدہ ممبر سمجہا جاتا ہے باوجودیکہ اس کے اچار۔ بیوہار۔ خواہ اس کے اپنے کتھن کے بالکل برخلاف ہی کیون نہ ہو۔ اور اُس کی عملی زندگی خواہ کسیقدر ہی قابل نفرت کیون نہ پائی جاوے اور اگر کہیں مذکورہ بالا ممبر سندھیا اور ہون بھی کرتا ہو۔ تو بس پھر خدا ہی حافظ۔ وہ تمام دیگر ممبران کو جو خواہ اچار بیوہار مین اس سے ہزار درجہ اچھے کیون نہ ہون۔ محض سندھیا ہون کرنے کی وجہ سے گردن زدنی سمجہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو محض سندھیا ہون کرنے کی وجہ سے چال چلن مین خواہ پرلے درجہ کا جہوٹا فریبی پرتگیا ہانی کرنے والا وغیرہ وغیرہ بہی کیون نہ ہو۔ دیوتا سمجہتا اور ظاہر کرتا ہے۔"

پہر اس کے آگے چلکر راقم مضمون نے آریہ پتر کے حوالہ سے گوہر فشانی کی ہے۔

ہم ایسی بات کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ جسکو ہندو بہائی ماننے اور ہمارا ساتھ دینے کو تیار نہ ہون۔ ہم ایک جنم کے مسلمان کی شدہی کرکے دیگر ہزارون مفید کامون کو بگاڑنا نہیں چاہتے۔ اور ہم ایسے مورکھ نہیں۔ کہ جنم کی ذات پات کی قید کو بلا رضامندی ہندون کے اسی وقت توڑکر ایک علیحدہ فرقہ بن جائیں۔ غرضیکہ ہندو کمیونٹی کے روکے ساتھ ہی آریہ سماج کو چلنے مین خریت ہے ورنہ خریت نہین۔

تاہم ہمارے نزدیک بہت ہی غنیمت ہوگا۔ اگر وہ اب بہی گندہ دہانی اور فحش کلامی اور مذاہب کے بزرگان دین کی توہین کا پیشہ ترک کر دین۔

تفسیر القرآن کی نسبت بعض احباب کی رائے صفحہ پر درج ہے

اسکی نسبت میری یہ رائے ہے۔ کہ مصنف تفسیر کو چاہیے۔ جیسے کہ صاحب مراسلہ نے بھی تجویز کیاہے۔ کہ جسقدر اغلاط ظاہری اور معنوی تفسیر مین رہ گئی ہین۔ انکی تصحیح الگ شایع کرکے ان احباب کیخدمت میں جنہون نے اسے آجتک خریدا ہے۔ بذریعہ اشتہار کے مفت پہونچائی جاوے۔ اور آیندہ بطور ضمیمہ کے تفسیر کے ساتھ اسکی جزو قرار دی جاوے اس مراسلہ کے پہونچنے سے پیشتر ہی اُسکی غلطیون پر آگاہ ہوکر مینے اسی قسم کے مضمون کا ایک خط مصنف کو لکہا تہا۔ لیکن نہ معلوم کہ کن وجوہات پر انہون نے جواب دینا پسند نکیا۔ اس مراسلہ کی رسید پر بہی میں اسکی اشاعت کی نسبت بہت پس و پیش مین تہا۔ بلکہ مین نے اسکی اطلاع بہی مصنف کو دی۔ لیکن ایک معقول انتظار کے بعد جب صدا برنخاست کا معاملہ ہوا۔ اور صاحب اسلرائے اصحاب نے مناسب جانا کہ احمدی بہائی کو اغلاط سے مطلع کر دیا جاوے۔ اسلئے اس مراسلہ کی اشاعت ضروری سمجہی گئی۔

قران کریم کے ترجمہ کی ضرورت تو واقعی ہے اور جب ضرورت واقعی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کوئی سامان بہی اُس کا کر دیگا۔

طلبگار باید صبور وحمول

البدر نمبر ۳۲ جلد ۳ بابت ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء جسکی اشاعت ستمبر ۱۹۰۴ء میں ہوئی

حضرت مسیح موعود کا نزول لاہور میں

گذشتہ اشاعت سے آگے

دوسرے دن ۲۱ اگست کو مولوی مبارک علی صاحب احمدی سیالکوٹی نے وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات پر ایک جامع وعظ فرمایا۔ جس سے ناظرین کو محظوظ ہوئے۔ آج کی ظہر کی نماز میں خود حضور علیہ السلام شریک ہوئے۔ مفتی محمد صادق صاحب نے امامت کرائی۔ اور ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں قصر اور جمع کرکے ادا ہوئیں۔

زائرین اور احمدی احباب کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ اور یہ ترقی اسی طرح ۸ تاریخ کی صبح تک رہی جوکہ لیکچر کے پڑھے جانے کا دن تجویز ہوا تھا۔ لیکن چونکہ انتظام کے لئے وقت بہت کم تھا۔ اس لئے متعلقہ حکام وقت کے مشورہ سے اسکی تاریخ اول یکم ستمبر اور بعد ازاں ۳ ستمبر مقرر ہوئی۔ جب احباب کو یہ علم ہوا۔ تو ۲۸ کو قریب بیرونجات کے کل احباب رخصت ہوگئے۔ اور ۲ ستمبر کو پھر قریب ڈیڑھ ہزار کے جمع ہوگئے۔ بعد ادائیگی نماز کے لاہور کی احمدی جماعت نے ایک کرسی مہیا کی۔ اور حضرت سے اس پر جلوہ افروز ہونے کی درخواست کی گئی۔ چونکہ خود حضور کے غلامون اور نیز دیگر زائرین کا ایک کثیر مجمع موجود تھا۔ اس لئے مناسب موقعہ دیکھ کر آپنے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جسمیں تلایا۔ کہ صرف بیعت کے الفاظ کی تکرار پر نجات کا مدار مت رکھو۔ بلکہ ہر ایک لفظ اور قول کو عملی لباس پہناؤ۔ تب نجات پاؤگے۔ اور تمنایان آزادمنش نئی تہذیب اور روشنی کے دلدادون کو بھی نصیحت فرمائی۔ جنہوں نے قومی عروج اور ترقی کا مدار عورتون کی بے پردگی پر رکھا ہے۔ اور جماعت کو تاکید کی۔ کہ باہمی مصالحت اور اتفاق کی کوشش کریں۔ اور بعض کی اس عادت پر بہت ہی افسوس اور ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جوکہ ادنے ادنے سی فروگذاشت اور باتون پر دلون میں بغض اور کینہ پیدا کر لیتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر غالب آنا چاہتے ہیں۔ نیز خُلق کی تعریف کرتے ہوئے آپنے تلایا۔ کہ خلق اور خلق میں سے خُلق ایسی شے ہے۔ کہ جس کی اصلاح ہوسکتی ہے حالانکہ خَلق میں اگر کوئی کمی ہو۔ تو اسکی اصلاح اور تکمیل محال ہے جیسے کسی کا ہاتھ چھوٹا پیدا ہو۔ تو وہ بڑا نہیں کرسکتا۔ حالانکہ باطنی قوائے۔ یعنے اخلاق میں کمی بیشی پر ارادے اختیار دیا گیا ہے۔ یہ تقریر اپنے موقعہ پر درج اخبار ہوگی ٭

اثنائے تقریر میں کوئی وزیرآبادی مولوی۔ جوکہ مسیح موعود کے منکرون میں سے پرانے متعصب تھے۔ خلاف آداب جلسہ و بلا اجازت منتظمان جھٹ بول اٹھے۔ اور انکی تو ترکش میں جو کند اور شکستہ تیر تھے۔ ان کو بلا کسی دیکھ بھال کے چلانے لگے۔ اور جس میدان مباحثہ کی راہ کو تقریرون اشتہارون اور رسالون کے ذریعہ ایک عرصہ دراز سے مسیح موعود بند کرچکے ہیں۔ اسکو وہ پھر کھولنے لگے۔ بار بار سمجھانے پر جب وہ اپنی شرارت اور رخنہ اندازی سے باز نہ رہے۔ تو آخر کار منتظمان جلسہ نے ان کو باہر نکالدیا اس سے حاضرین کو اس لئے صدمہ ہوا۔ کہ جو تقریر حضرت اقدس فرما رہے تھے۔ اس کا ایک بہت سا حصہ باقی رہ گیا۔ اور لوگون کے مختلف سوالات کا دروازہ کھل جانے کے باعث روئے سخن بدل گیا۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ باتیں بھی سنت الہی میں داخل ہیں۔ کہ جب آدم یا آدم صفت کوئی برگزیدہ اصلاح کرتا ہو۔ تو ابلیس یا ابلیس صفت اپنی رخنہ اندازی کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ شور و شر کے فرو ہونے کے بعد حضور علیہ السلام تشریف لیگئے۔

۲۲ تاریخ کو جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس دہلوی مصنف کتب شہادت آسمانی وغیرہ و ایڈیٹر و پروپرائیٹر رسالہ المنصور احمدی جماعت کے ان موجودہ احباب کا فوٹو (عکسی تصویر) لیتے رہے۔ جن کے اسمائے گرامی ضمیمہ انجام آتھم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کی تکمیل کی تقریب پر درج ہے۔ اور جن کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب بدر سے تشبیہ دی ہے۔ یہ فوٹو آپنے اس غرض سے لئے۔ کہ المنصور رسالہ کے ساتھ ان کی ایک ایک کاپی ہدیہ ناظرین کی جاوے۔ ہماری رائے میں بہت مناسب ہوگا۔ کہ اگر مشاہیر احمدیہ کے عنوان کے ماتحت ان میں سے بعض اصحاب کے سوانح مختصر بھی دئے جاویں۔

میرے مکرم اور محترم حضرۃ مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب معہ اہل بیت کے حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کی شان میں عام طور پر غیر از جماعت لوگون کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے "دولوصاحب مرزے کا خلیفہ آگیا"۔ اس کی اصل حقیقت کا علم تو اللہ تعالے کو ہے۔ لیکن ہمنے اس لئے ذکر کر دیا ہے۔ کہ جب اللہ تعالے کسی کی رفعت چاہتا ہے۔ اور اُسے قبول کرتا ہے۔ تو کس طرح لوگون کے زبان پر اس کا ذکر جاری ہوجاتا ہے ٭

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی تشریف آوری سے عوام الناس کو یہ فائدہ ضرور ہوا۔ کہ اس سے قبل حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کیلئے جو لوگ ڈانواڈول اُدھر سے اِدھر اور اِدھر سے اُدھر پھر رہے تھے۔ وہ دلجمعی سے آپکے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے اور اس شمع نوری کی روشنی میں اپنے متاع دین کے بکھرے ہوئے موتی ٹٹولنے لگے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ؕ

اس کے دوسرے دن عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ رئیس مالیرکوٹلہ تشریف لائے۔ لیکن آپنے قیام تو ایک خاص کوٹھی میں فرمایا۔ اور روزانہ دو وقت حضور کی خدمت میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے رہے

مہمانداری ان دو تین دنون میں ہی حضرۃ اقدس کی لاہور میں تشریف آوری کی خبر دور نزدیک پہونچ چکی تھی۔ اور مختلف اطراف سے خدامون کی جماعتیں آرہی تھیں۔ اس تقریب پر لاہور کی احمدی جماعت کو اگرچہ یہ علم تو تھا۔ کہ ایک مجمع کثیر جمع ہونیوالا ہے۔ جس کی مہمان نوازی کا بوجھ اس محدود جماعت پر پڑیگا۔ لیکن چونکہ حضور علیہ السلام کی آمد اچانک تھی۔ اس لئے کافی وقت جیسے کہ بعض اعلے منتظمون کی زبانی معلوم ہوا۔ انتظام اور مشورہ کیلئے نہ ملا تاہم اس عرصہ میں جو کچھ سامان آسائش اور طعام کا ان لوگون کیطرف سے ظہور میں آیا۔ وہ غنیمت تھا۔ اور متواتر دو ہفتہ تک جو ماحضر اسقدر کثیر تعداد مہمانون کے آگے پیش ہوتا رہا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ علو حوصلگی کو مدنظر رکھ کر بڑے شکریہ سے قبول کیا جاوے۔ اور حقوق اخوۃ کو نگہ رکھتے ہوئے اون خفیف فروگذاشتون پر توجہ نہ کی جاوے۔ جو بعض ناتجربہ کار منتظمون سے ظہور میں آئیں۔ آخر اسقدر مجمع کا انتظام بھی تو کچھ شے ہی تھا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارادہ پنجاب کے بڑے بڑے امصار و بلاد میں اتمام حجت کی نیت سے جانے کا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اسی طرح کے واقعات ان مقامون کی جماعت کو پیش آجاویں اور بعض مقامات اسی قسم کے ہیں۔ کہ وہان چند آدمی جماعت کے ہیں۔ جو کہ کسی طرح اسقدر عظیم الشان گروہ کی مہمان نوازی کے بوجھ کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ہماری رائے میں بہت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے مواقعہ پر مہمانداری کا بوجھ ان مقامی جماعتون پر ہرگز نہ ڈالا جاوے۔ اور ہر ایک ممبر اور ہر ایک جماعت جو ایسی تقریبون پر شامل ہو۔ وہ کافی زادراہ کا انتظام اپنے ساتھ رکھے۔ اور پھر مشترکہ طور پر یا الگ الگ لنگر

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپ نے ۳ ستمبر کی صبح کو لاہور میں اپنی زبان
مبارک سے فرمائی تھی

میں آپ سب صاحبوں کا شکر کرتا ہوں۔ کہ آپنے نہایت صبر اور خاموشی کے ساتھ میرے لیکچر کو سنا۔ میں ایک مسافر آدمی ہوں۔ اور کل صبح انشاء اللہ چلا جاؤں گا۔ لیکن میں اس شکر اور خوشی کو ساتھ لیجاؤں گا۔ اور یاد رکھوں گا۔ کہ باوجود اختلاف رائے کے (کہ جسکی وجہ سے عموماً جوش پیدا ہو جایا کرتا ہے) آپنے نیکی اور نیک اخلاق اور آہستگی سے میرے مضمون کو سُنا۔ میں یہ جانتا ہوں۔ اور خود محسوس کرتا ہوں۔ کہ مدت کے خیالات جو دل و دماغ میں جمے ہوئے ہوں کو چھوڑنا سہل اور آسان نہیں خواہ کتنے ہی غلط کیوں نہ ہوں۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ کہ انسان اپنے اندر علمی یا عملی تبدیلی کر سکے۔ لیکن جو اخلاق آپنے آج دکھلائے ہیں۔ وہ نہایت قابل تعریف ہیں۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ جیسے اللہ تعالےٰ نے عام طور پر صورتوں کا یہ اجتماعی رنگ دکھایا ہے۔ وہ ایسا وقت اور زمانہ بھی لاوے۔ کہ دلوں میں بھی ایسا ہی اتحاد اور اجتماع ہو۔ اس ملک کو تفرقہ نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ اس ملک کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت بڑا اتحاد اور اتفاق تھا۔ اور باوجود اختلاف مذاہب کے انمیں قابل قدر میل ملاپ تھا۔ مگر اس زمانہ میں فرق آگیا۔ خدا کرے۔ کہ یہ دور ہو جائے۔

یاد رکھو۔ کہ یہ تنگدلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے۔ کہ انسان اختلاف مشرب و مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور شے۔ یہ انسانی خو اخلاق کی خوبی اور کمال ہے۔ کہ باوجود اختلاف رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھلائے۔ آج کے جلسہ نے مجھے ایک تازہ امید دلائی ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا۔ تو یہ میل جول ترقی کریگا۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ صبر اور خوش خلقی سے ایک مخالف رائے کو سن سکے۔ وہ ایسی رائے کو سن کر چپ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے یہ خاموشی اور صبر مجھے امید دلاتا ہے۔ کہ اچھے نتیجے پیدا ہونگے۔ یہ بھی خوبی کی بات ہے۔ کہ جب مخالف رائے کو سنے تو فوراً جواب دینے کو تیار نہ ہو جاوے۔ کیونکہ یہ تو محض ہار جیت کی خواہش ہوگی۔ لیکن اس رائے کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے اس پر صبر سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس سے علم و حکمت پیدا ہوتی ہے۔ اور علم و حکمت ایک ایسا خزانہ ہے۔ جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے۔ لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔ پس جو جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ فکر کرتا۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ اگر میں غلطی پر ہوں۔ تو مجھے بصیرت اور معرفت عطا کر۔ وہ اس حکمت کے خزانہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ صاحبان اس خزانہ کے حاصل کرنے اور محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔

میں آپ صاحبوں کی خدمت میں ادب عجز اور تواضع سے عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ جو کچھ سنایا گیا ہے۔ آپ اس پر توجہ کریں۔ تاکہ میری محنت ضایع نہ ہو۔ جو کچھ میری قلم سے نکلا ہے۔ اور میرے دوست مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھا ہے۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ کسی کی دل آزاری یا استخفاف مذہب کی نیت سے نہیں لکھا۔ بلکہ خدا گواہ ہے۔ اور اس سے بہتر کون گواہ ہو سکتا ہے۔ کہ میں نے سچے دل سے لکھا ہے۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے لکھا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ؎

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

چونکہ فرصت کم ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض تک آواز بخوبی اور صاف نہ پونچی ہو۔ اس لئے میں نے اسے چھپوا دیا ہے۔ اور بشرط گنجائش ملسکتا ہے۔ پس اس کو پڑھ کر توجہ کریں۔ اور مذہبی اختلاف کو مخالفت کا ذریعہ نہ بناویں۔ مذہب تو اسلئے ہوتا ہے۔ کہ اخلاق وسیع ہوں۔ جیسے خدا کے اخلاق وسیع ہیں۔ کوئی ہزاروں گالیاں اُسے دے۔ وہ اُس پر پتھر نہیں برسا دیتا۔ پس اسی طرح حقیقی مذہب الا تنگ ظرف نہیں ہو سکتا۔ تنگ ظرف خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ دوسرے بزرگوں کو بھی بدنام کرتا ہے۔ میں اس سے منع نہیں کرتا۔ کہ اختلاف مذہب بیان نہ کرو۔ بے شک نیک نیتی سے اختلاف بیان کرو مگر اس کو تعصب اور کینہ کا رنگ نہ چڑھاؤ۔

ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات دو چار سال سے نہیں۔ بلکہ صدہا سال سے چلے آتے ہیں۔ اس لئے میری آرزو ہے۔ کہ اب بھی بہت سے دلوں میں خدا جوش ڈالدے۔ کہ وہ ان تعلقات کو دور نہ ہونے دیں۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں۔ بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جسقدر بزرگ اسلام میں یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گذرے ہیں۔ انکے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے اپنے عمل سے ان سچائیوں کو جن کا وعظ کرتے تھے۔ ثابت کر دکھایا تھا۔ قرآن شریف میں بھی یہی تعلیم ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر صرف زبان سے کام لیگا اور عمل سے اس کا نمونہ نہ دکھلا دیگا۔ تو وہ مذہب کو کچھ کا کیس بنا سکے گا۔ اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے۔ مگر اندر خالی ہوتا ہے

خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ میں نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہوں۔ خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سنے۔ یا بدظنی سے مگر میں کہونگا۔ کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے۔ اُسے چاہیئے کہ پہلے خود روشن ہو۔ اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے۔ پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ تب ہی تو تم کو روشنی بخشتا ہے۔ اور چاند اول خود روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے۔ پھر تم کو دیتا ہے۔ لیکن جب خود تاریک ہوتا ہے۔ تو تم کو بھی تاریکی میں چھوڑتا ہے۔ یہ اس بات پر دلیل ہے۔ کہ جب تم خود روشن نہ ہوگے۔ دوسرے کو ہرگز روشن نہ کر سکوگے۔

میں یقیناً سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے۔ لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ قوم کی اصلاح کرے۔ اور خیر خواہی کرے۔ وہ اسکو اپنی اصلاح سے شروع کرے قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جاکر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے۔ وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے۔ جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالےٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے۔ جو جھگڑے پیدا کرتا ہے اور جس کپڑے پر پڑتا ہے۔ اسے پلید کرتا ہے۔ لیکن جو نور معرفت اور عمل سے معمور کر بولتا ہے۔ وہ بارش کیطرح ہے۔ جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں۔ آج کے بعد آپ مجھے یہاں نہ دیکھینگے۔ اور میں نہیں جانتا۔ کہ پھر موقعہ ہو یا نہ ہو لیکن ان تفرقوں کو مٹانے کی کوشش کرو۔ میری نسبت خواہ آپ کا کچھ ہی خیال ہو۔ لیکن یہ سمجھ کر کہ ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۔ ور نوشت است پند بر دیوار

میری نصیحت پر عمل کرو۔ جو شخص خود زہر کھا چکا ہے۔ وہ دوسروں کی زہر کی کیا علاج کرے گا۔ اگر علاج کرتا ہے۔ تو خود ہی مریگا۔ اور دوسروں کو بھی ہلاک کریگا۔ کیونکہ زہر اسمیں اثر کر چکا ہے اور اسکے حواس چونکہ قایم نہیں رہے۔ اس لئے اس کا علاج بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگا۔ غرض جسقدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اُس کا باعث وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے زبانوں کو تیز کرنا ہی سیکھا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ میرا یہ مذہب نہیں۔ کہ اسلام کے سوا سب مذاہب کی اصل جھوٹی ہے۔ خدا سب پر نظر رکھتا رہا ہے۔ یہ نہیں ہوا۔ کہ وہ ایک ہی قوم کی پرواہ کرے اور دوسروں پر نظر نہ کرے۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ حاکم کے دورے کی طرح کبھی کسی قوم پر وہ وقت آجاتا ہے۔ اور کبھی کسی پر

میں کسی کیلئے نہیں کہتا۔ خدا نے تعالےٰ نے مجھپر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔ کہ راجہ رام چندر اور کرشن جی وغیرہ بھی

حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر کا خلاصہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۱۲ صفحہ

قسم قسم کے مالی اور جسمانی مصائب اُٹھاتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے دل بچائے جاویں خدا تعالیٰ نے یہ امر مقرر کر دیا ہے۔ کہ جب تک کوئی پہلے دوزخ پڑھنی نہ ہو جاوے۔ بہشت میں نہیں جاتا۔ بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے۔ جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار رہتا ہے۔ دوزخ سے مراد آئندہ دوزخ نہیں۔ بلکہ اس دنیا میں مصائب شدائد کا نظارہ مراد ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ کافر کیلئے دوزخ آگ کے رنگ میں اور مومن کے لئے بہشت دوزخ کے رنگ میں متمثل کیا جاتا ہے۔ کافر جو دنیا کا طالب ہے دنیا میں منہمک ہو کر سگ دنیا ہو جاتا ہے۔ مومن ایک عاشق ہے۔ جو دنیا کو طلاق دیکر ہر ایک تکلیف سہنے کو تیار ہوتا ہے۔ اور فی الواقعہ یہ عشق ہی ہے۔ جو اُسے ہر قسم کی تکلیف سہنے کے لئے آمادہ کر دیتا ہے۔ مومن کا رنگ عاشق کا رنگ ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے عشق میں صادق ہوتا ہے اور اپنے معشوق یعنے خدا کے لئے کامل اخلاص اور محبت اور جان فدا کرنے والا جوش اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور تضرع اور ابتہال اور ثابت قدمی سے اُسکے حضور میں قایم ہوتا ہے دُنیا کی کوئی لذت اُسکے لئے لذت نہیں ہوتی۔ اُسکی رُوح اسی عشق میں پرورش پاتی ہے۔ معشوق کیطرف سے استغنا دیکھکر وہ گھبراتا نہیں۔ اس طرف سے خاموشی اور بے التفاتی ہی معلوم کر کے وہ کبھی ہمت نہیں ہارتا۔ بلکہ ہمیشہ قدم آگے ہی رکھتا ہے۔ اور درد دل زیادہ سے زیادہ پیدا کرتا جاتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ کہ مومن عاشق کیطرف سے محبت الٰہی میں پورا استغراق ہو۔ عشق کمال ہو۔ محبت میں سچا جوش اور عہد عشق میں تو ثابت قدمی ایسی کوٹ کوٹ کے بھری ہو کہ جس کو کوئی صدمہ جنبش میں لا نہ سکے۔ اور معشوق کی طرف سے کبھی بے پرواہی اور خاموشی ہو۔ درد دو قسم کا موجود ہو۔ ایک تو وہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا درد ہو۔ دوسرا وہ جو کسی کی مصیبت پر دل میں درد اُٹھے۔ اور خیر خواہی کے لئے اضطراب پیدا ہو۔ اور اسکی اعانت کے لئے بے چینی پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ کی محبت کیلئے جو اخلاص اور درد ہوتا ہے اور ثابت قدمی اس کیساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ انسان کو بشریت سے الگ کر کے الوہیت کے سایہ میں لا ڈالتا ہے جب تک اُسکی حد تک درد اور عشق نہ پہونچ جائے۔ کہ جس میں غیر اللہ سے محویت حاصل ہو جائے۔ اُس وقت تک انسان خطرات میں پڑا رہتا ہے۔ ان خطرات کا استیصال بغیر اس امر کے مشکل ہوتا ہے۔ کہ انسان غیر اللہ سے بکلی منقطع ہو کر اسی کا ہو جائے۔ اور اُسکی رضا میں داخل ہونا بھی محال ہوتا ہے۔ اور اُسکی مخلوق کے لئے ایسا درد ہونا چاہیئے۔ جس طرح ایک نہایت ہی مہربان والدہ اپنے ناتوان پیارے بچے کے لئے دل میں سچا جوش محبت رکھتی ہے خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے۔ اور اس کے حضور میں دعا کرنے کے لئے تعلق کی ضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دعا ہو نہیں سکتی۔ پہلے بزرگوں کی بھی اسی قسم کی باتیں چلی آتی ہیں۔ کہ جن سے دعا کرنے والوں کو دُعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تاکید کی۔ خواہ مخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ تو میرا دوست ہے۔ اور نہ ہی اس کے لئے درد دل ہی ہوتا ہے۔ اور نہ ہی جوش دعا پیدا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان غفلت کاریوں میں مُبتلا ہی رہے۔ اور صرف مُنہ سے دم بھرتا رہے۔ کہ میں نے خدا سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے ہم بار بار اپنی جماعت کو اس بات پر قایم ہونے کے لئے کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ثبات میسر نہیں آسکتا۔ بعض صوفیوں نے لکھا ہے۔ کہ صحابہ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی۔ کہ جب فارغ ہوتے۔ تو ایک دوسرے کو پہچان ہی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے۔ تو شریعت نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ اگر السلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہوتے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا۔ تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا۔ اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پونچا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا۔ تو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہکر آن ملا۔ لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہو سکتی۔ جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو۔ چھلکوں سے کیا ہاتھ آسکتا ہے۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں۔ حال ہونا چاہیئے۔ علت غائی حال ہی ہے مطلق قال اور صورت جس کے ساتھ حال نہیں ہوتا وہ تو الٹی ہلاکت کی راہیں ہیں۔ انسان جب حال پیدا کر لیتا ہے۔ اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کر لیتا ہے۔ کہ بے اختیار اسکی طرف پرواز کرنے لگتا ہے۔ اور ایک حقیقی محویت کا عالم اُس پر طاری ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت اس کیفیت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے۔ اور ذرہ ذرہ اس کا خادم بن جاتا ہے۔

مجھے تو اللہ تعالیٰ کی محبت نے ایسی محویت دی تھی کہ تمام دنیا سے الگ ہو بیٹھا تھا۔ تمام چیزیں سوائے اس کے مجھ ہرگز بھاتی نہ تھیں۔ میں ہرگز ہرگز حجرہ سے باہر قدم رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے ایک لمحہ کے لئے بھی شہرت کو پسند نہیں کیا۔ میں بالکل تنہائی میں تھا۔ اور تنہائی ہی مجھکو بھاتی تھی۔ شہرت اور جماعت کو جس نفرت سے میں دیکھتا تھا۔ اس کو خدا ہی جانتا ہے۔ میں تو طبعاً گمنامی کو چاہتا تھا۔ اور یہی میری آرزو تھی۔ خدا نے مجھ پر جبر کر کے اس سے مجھے باہر نکالا۔ میری ہرگز مرضی نہ تھی۔ مگر اس نے میری خلاف مرضی کیا۔ کیونکہ وہ ایک کام لینا چاہتا تھا۔ اس کام کے لئے اُس نے مجھے پسند کیا۔ اور اپنے فضل سے مجھکو اس عہدہ جلیلہ پر مامور فرمایا یہ اُسی کا اپنا انتخاب اور کام ہے۔ میرا اس میں کچھ دخل نہیں ہیں تو دیکھتا ہوں کہ میری طبیعت اس طرح واقعہ ہوئی ہے۔ کہ شہرت اور جماعت سے کوسوں بھاگتی ہے۔ اور مجھے سمجھ نہیں آتا۔ کہ لوگ کس طرح شہرت کی آرزو رکھتے ہیں۔ میری طبیعت اور طرف جاتی تھی۔ لیکن خدا مجھے اور طرف لیجاتا تھا۔ میں نے بار بار دعائیں کیں کہ مجھے گوشہ میں ہی رہنے دیا جاوے۔ مجھے میری خلوت کے حجرے میں چھوڑ دیا جائے لیکن بار بار یہی حکم ہوا کہ اس سے نکلو۔ اور دین کا کام جو اس وقت سخت مصیبت کی حالت میں تھا۔ اس کو سنوارو۔ انبیاء کی طبیعت اسی طرح واقعہ ہوئی ہے۔ کہ وہ شہرت کی خواہش نہیں کیا کرتے۔ کسی نبی نے کبھی شہرت کی خواہش نہیں کی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپ عبادت کرنے کے لئے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی۔ چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی۔ کہ کوئی انسان اُس میں جانے کی جرات نہ کر سکتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کو اس لئے پسند کیا ہوا تھا۔ کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے بھی نہ پہونچیگا۔ آپ بالکل تنہائی چاہتے تھے۔ شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر خدا کا حکم ہوا۔

﴿یاایہا المدثر قم فانذر﴾

اس حکم میں ایک جبر معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی لئے جبر سے حکم دیا گیا۔ کہ آپ تنہائی کو جو آپکو بہت پسند تھی۔ اب چھوڑ دیں۔ بعض لوگ بیوقوفی اور حماقت سے یہی خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں شہرت پسند ہوں۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ میں ہرگز شہرت پسند نہیں۔ خدا نے جبر سے مجھ کو مامور کیا ہے۔ میرا اس میں قصور کیا ہے۔ اور وہی گواہ ہے کہ میں شہرت پسند نہیں ہوں۔ میں تو دنیا سے ہزاروں کوسوں بھاگتا تھا۔ حاسد لوگوں کی نظر چونکہ زمین اور اسکی اشیاء تک ہی محدود ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا کے کیڑے ہیں اور شہرت پسند ہوتے ہیں۔ اُن کو اُس خلوت گزینی اور بے تعلقی کی کیفیت ہی معلوم نہیں ہو سکتی۔ ہم تو دنیا کو کو نہیں چاہتے۔ اگر وہ چاہیں۔ اور اُس پر قدرت رکھتے ہیں تو سب دنیا لے جائیں۔ ہمیں اُن پر کوئی گلہ نہیں۔ ہمارا ایمان تو ہمارے دل میں ہے۔ نہ دنیا کے ساتھ ہماری خلوۃ کی ایک ساعت ایسی قیمتی ہے۔ کہ ساری دنیا اس ایک ساعت پر قربان کرنا چاہیئے۔ اس طبیعت اور کیفیت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ مگر ہم نے خدا کے امر پر جان و مال وآبرو کو قربان کر دیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں تجلی کرتا ہے۔ تو پھر وہ پوشیدہ نہیں رہتا۔ عاشق اپنے عشق کو خواہ کیسے ہی پوشیدہ کرے۔ مگر بھید پانے والے اور تاڑنے والے قرائن او آثار اور حالات سے پہچان ہی جاتے ہیں۔ عاشق پر وحشت کی حالت نازل ہو جاتی ہے۔ اور اسی اس کے سارے وجود پر چھا جاتی ہے۔ الگ قسم کے خیالات اور حالات اس کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ وہ اگر ہزاروں پردوں میں چھپے۔ اور اپنے آپ کو چھپائے۔ مگر چھپا نہیں رہتا۔ سچ کہا ہے۔ ؎ عشق و مشک را نتوان نہفتن۔

ان لوگوں کو محبت الٰہی ہوتی ہے۔ وہ اس محبت کو چھپاتے ہیں۔ جس سے اُنکے دل لبریز ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کے افشا پر شرمندہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ محبت اور عشق ایک راز ہے جو خدا اور اس کے بندہ کے درمیان ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ راز کا فاش ہونا شرمندگی کا موجب ہوتا ہے۔ کوئی رسول نہیں آیا۔ جس کا راز خدا سے نہیں ہوتا۔ اسی راز کو چھپانے کی خواہش اسکے اندر ہوتی ہے۔ مگر معشوق خود اس کو فاش کرنے پر جبر کرتا ہے۔ اور جس بات کو وہ نہیں چاہتے۔ وہی اُن کو ملتی ہے جو چاہتے ہیں۔ اُن کو ملتا نہیں۔ اور جو نہیں چاہتے۔ ان کو جبراً ملتا ہے۔

جب تک انسان ادنےٰ حالت میں ہوتا ہے۔ اس کے خیالات بھی ادنےٰ ہی ہوتے ہیں۔ اور جس قدر معرفت میں گرا ہوا ہوتا ہے۔ اسی قدر محبت میں کمی ہوتی ہے۔ معرفت سے حسن ظن پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص میں محبت اپنے ظن کی نسبت سے ہوتی ہے۔ انا عند ظن عبدی بی سے یہی تعلیم ملتی ہے

صادق عاشق جو ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے۔ کہ اس کو کبھی نہیں چھوڑیگا۔ خدا تو وفاداری کرنا پسند کرتا ہے۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ انسان صدق دکھلاوے اور اُس پر ظن نیک رکھے۔ کہ تا وہ بھی وفا دکھلائے۔ مگر یہ لوگ کب اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ یہ تو اپنی ہوا و ہوس کے بتوں کے آگے جھکتے رہتے ہیں۔ اور اُنکی نظر دنیا تک ہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کریم و رحیم نہیں سمجھتے اس کے وعدوں پر ذرہ ایمان نہیں رکھتے اگر اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان رکھتے۔ کہ وہ کریم و رحیم ہے۔ تو ابھی ان پر رحمت اور وفا کے ثبوت نازل کرتا ؎

گر وزیر از خدا بترسیدے
ہمچنان کز ملک ملک بودے

شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ تو اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں میدان میں تیرے ساتھ ہوں۔ وہ اس کے لئے تو ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے۔ جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔ وہ بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص خدا سے نیک ظن کرتا ہے۔ وہ اُسکی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے۔ وہ مجبور ہوتا ہے۔ کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنالے۔ اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے۔ کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اسکے وعدہ ٹلنے کے نہیں۔ تو وہ اُس پر جان فدا کرتا ہے۔ اور در پردہ خدا سے عشق رکھتا ہے۔ ایسا انسان خدا کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ طرح طرح سے اُسکی مدد کرتا ہے اور اپنے انعامات اُس پر نازل کرتا ہے۔ اور اُس کو تسلی بخشتا ہے اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے۔ لیکن بیوفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔ (از ریویو)

عیسویت کا ایک نیا دشمن

اظہار عداوت کے مختلف رنگ ہوا کرتے ہیں مگر حال میں مسٹر سمتھ نامی ایک صاحب نے جو رنگ یورپی مذہب سے عداوت کا اختیار کیا ہے۔ وہ بالکل نرالا ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ سلطان صلاح الدین سلطنت مصر کے بادشاہ کے ایک فرمانروا بارہویں اور تیرہویں کے درمیان گذرے ہیں۔ جن کے ساتھ تو عیسائی اقوام نے متفق ہو کر صلیبی جہاد کیا تھا۔ اور سب کے سب مُنہ کی کہا کر واپس آئے تھے۔ چونکہ صلاح الدین عیسائیوں کو تباہ کر دینے والا گذرا ہے۔ اس لئے اُسکے نام سے تفاول لیکر مسٹر سمتھ نے اپنا نام صلاح الدین قرار دیا ہے درد نصارے اور تائید اسلام میں عمدہ عمدہ مضامین اُنکی قلم سے نکلتے ہیں۔

ایک دفعہ انہوں نے لکھا تھا۔ کہ اسلام اگر تلوار سے ہی پھیلا ہے۔ تو یہ بتلایا جاوے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اکیلے تھے۔ ان کے پاس اس قدر تلواریں (یعنے تلوار لیکر لڑنے والی جماعت) کہاں سے آگئی تھیں۔ مسٹر صلاح الدین کا نکتہ واقعی قابل قدر ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تھے۔ لیکن تائیدات سماوی آپکے شامل حال تھیں۔ اور جذب قلوب کی طاقت قدسیہ اس قدر آپ میں تھی۔ کہ لوگ اسکی وجہ سے آپکی طرف کھچے چلے آتے تھے۔ الٰہی تائیدات سماوی نے آپ کو اول ایک گروہ کثیر دیا جس نے خود حفاظتی کے لئے آخر کار تلوار پکڑی۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے۔ اسلام کی اشاعت اوسی طریق سے ہوتی رہی ہے۔ جس طریق سے اول تلوار پکڑنے والی جماعت بلا کسی قسم کے جبر و اکراہ کے پیدا ہو گئی تھی۔

اگر وہ جماعت تلوار سے طیار ہوئی ہوتی۔ تو اُنکے دلوں میں کب یہ جوش ہو سکتا تھا۔ کہ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں ہی تلواریں اٹھاتے اور اگر جبراً اُن سے اٹھوائی جائیں۔ تو بغاوت کر کے مسلمانوں اور ان کے ہادی کو ہی صاف کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن جس طریق سے انہوں نے اسلام کی عزت اور آبرو کو قایم رکھنے کیلئے اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہایا۔ اور بکریوں کی طرح گردنیں کٹوائیں۔ وہ طریق بتلاتا ہے۔ کہ اُنکے دلوں میں خدا کے نور نے گھر کیا ہوا تھا۔ اور خدا کی راہ میں جان تک دیدینا وہ ایک ادنےٰ بات خیال کرتے تھے۔

اثر کلام حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوران کلام میں فرمایا۔ کہ تلوار میں صرف زخم کی خاصیت ہے۔ لیکن کلام میں زخم اور پیوند دونو خواص موجود ہیں۔ زخم کا موقعہ ہو۔ تو زخم لگاتی ہے اور پیوند کا موقعہ ہو تو پیوند کرتی ہے (اسی لئے کلام کا اعجاز اسلام کو دیا گیا ہے)

ضروری اطلاع

خریداران البدر کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بوقت خط و کتابت دفتر اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل تکالیف معاف۔ — مینجر

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۳

قولہ اگر کوئی مرزا صاحب سے مجمع میں دریافت کرے کہ آپ کا مرید تو طاعون سے بچ سکتا ہے۔ مگر شہنشاہ عرب و عجم کا امتی نہیں بچ سکتا۔ تو کیا آپ کروڑوں مخلوق خدا کے دلوں کے مالک سے زیادہ ہیں۔ ...... الخ

اقول۔ لعنت ہے اسپر جو اپنی بابت ظاہری طور پر یا اشارۃً بھی یہ کہتا ہو۔ کہ میں شہنشاہ عرب و عجم اور کروڑوں مخلوق خدا کے دلوں کے مالک سے زیادہ ہوں۔ اور لعنت اور پھٹکار ہے۔ اسپر جو جان بوجھ کر عمداً ظالمانہ تحریر اختیار کرکے اس قسم کے استنباط کرے۔

اب رہی یہ دوسری بات کہ شہنشاہ عرب و عجم کا امتی نہ بچ سکے گا۔ اسبات کے معلوم کرنیکی بہت کوشش کی۔ کہ حیرت صاحب کی مراد انکی اس بیان میں امتی سے کیا ہے لیکن اسکے سمجھنے میں ابتک ہماری عقل و سمجھ قاصر ہے۔ امید ہے کہ حیرت صاحب کسی قدر اسکی تشریح کر کے ہمیں سمجھا دیوینگے۔ کیونکہ ایک کثیر گروہ کی بابت حیرت صاحب ایسے الفاظ استعمال کرچکے ہیں۔ کہ انکے بیان کے موافق اس گروہ کثیر کی بابت دل میں یہ شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ امتی ہیں۔ یا نہیں۔ ہم یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں۔ اگر اس بیان میں حیرت صاحب کو شبہ ہو تو وہ ہمکو بتائیں۔ کہ آیا انہیں جنکو اب انہوں نے امتی کہا ہے۔ مندرجہ ذیل گروہ شامل ہیں۔ یا نہیں

اوّل۔ وہ امتی جو صرف امتی ہونیکا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن گریبان میں منہ ڈالکر نہیں دیکھتے۔ کہ آیا وہ امتی ہیں۔ یا سرا نہ بانی جمع خرچ ہے۔ وہ جو سرکش اور باغی ہیں۔ اس لئے کہ عملی طور پر حضور سرور کائنات کے دشمن ہیں۔ کیونکہ انکی معاشرت اور اکثر باتیں حضور انور اور صحابہ کے خلاف ہیں۔ اور مختلف رسومیں گرفتار ہیں۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۱ء)

دوم۔ یا آپ کی مراد ان خوارج سے ہے۔ جو کوتاہ اندیش بدتہذیب اور ناشائستہ ہیں (دیکھو سوانح عمری حضرت عمر رضؓ صفحہ ۶) اور جو ازلی بدنصیب ہیں۔

سوم۔ یا آپ کی مراد ان شیعہ سے ہے جنکی تعریف ہی مبتذل ذلیل اور خوار قوم اور جنکی دینی اور دنیوی تمام باتیں حد سے زیادہ ناپاک اور خراب ہیں۔ اور جنسے زیادہ خراب اخلاق رکھنے والی کوئی اور قوم نہیں ہے۔ (دیکھو سوانح عمری حضرت عمر رضؓ صفحات ۳۴۳ و ۳۴۴)

چہارم۔ یا ان صوفیوں سے مراد ہے۔ جنکا تصوف اسلامی توہین کا بڑا مادہ رکھتا ہے۔ اور جنکی ناپاک حالت کی وجہ سے علماء کو لغت کی کتاب میں لفظ علت مشائخ بڑھانا پڑا ہے۔ (دیکھو حیات طیبہ صفحہ ۲۵) نیز جنکے ہاں سوائی قوال کے اے دائی اے دائی اور طبلہ کی تھاپ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یا خشک توجہ ہے۔ جو پیرجی دیتے ہیں جس سے نہ حالت سنبھلتی ہے اور نہ کچھ فائدہ ہی ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۱ء)

پنجم۔ یا اس ندوہ مراد ہے۔ جس سے حیرت صاحب کو ذرا بھی امید نہیں ہے۔ اور سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنے کی مثل جسپر صادق آتی ہے۔ اور جس کی کارروائی میں ملانوں کی کارروائی سے کوئی فرق نہیں ہے۔ جس نے مسلمانوں کا بہت سا روپیہ برباد کیا ہے۔ اور جب تک قائم ہے۔ اسیطرح سے برباد کرتا رہیگا۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ششم۔ یا ان انجمنوں سے مراد ہے۔ جنکو ان کی ذاتی اغراض نے بے سود کر رکھا ہے۔ اور جو دہی ملانوں کا مجمع ہے۔ اور جنہوں نے مسلمانوں کا منت میں بہت سا روپیہ برباد کیا ہے۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۱ء)

ہفتم۔ یا وہ نیچری ہیں جو شقاوت میں قارون کی مغز اور ضلالت میں فرعون سے بڑھ کر ہیں۔ اور جو ذلت میں گرفتار ہیں اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے (دیکھو مسدس صفحہ ۲۳)

نیز وہ نیچری جو ابلیس سے ہر صفت میں بر تر ہیں۔ وہ ابلیس کے مقتدی نہیں۔ بلکہ اسکے رہبر ہیں اور جو اکفر ہیں۔ (دیکھو مسدس صفحہ ۲۳)

نیز وہ سید کے شاگرد جن میں سے چھوٹے سے چھوٹا شیطان ہے۔ اور اس سے چھوٹا ممکن نہیں ہے (مسدس صفحہ ۴۰)

ہشتم۔ یا حیرت صاحب کی مراد امتیوں سے وہ لوگ ہیں۔ جو نعتیہ قصائد کہنے والے ہیں اور رسول صلعم کی شان میں خیالی معشوقوں کے الفاظ استعمال کرنیکی وجہ سے کمبخت نامہذب اور وحشی ہیں۔ جن کم بختوں کے منہ میں کیڑے پڑیں گے۔ اور جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔ (دیکھو سوانح عمری حضرت عمر رضؓ صفحہ ۶)

نہم۔ یا وہ لوگ جو جنگلوں میں رہتے۔ اور دہلی کہلاتے ہیں۔ اور جن کی صفت ہے۔ خود غرض احسان فراموش ازلی بدنصیب اور جن میں کچھ بھی ایمان کی بو نہیں ہے۔ (دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۵۹۳ و ۵۹۴)

دہم۔ یا وہ پردہ در ہیں۔ جو اپنے مضامین کے ذریعہ سے ہیجوں ہیجوں کرتے ہیں۔ جنکی اصلاح پر لعنت اور تف ہے۔ (دیکھو گزٹ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۰۱ء)

یازدہم۔ یا وہ ایڈیٹران اخبار ہیں۔ جو نفس شرافت سے دور ہیں۔ بازاری اور پاجی ہیں۔ عقل انسانی سے بے بہرہ کمبختی کے مارے اور ازلی کمبخت ہیں۔ دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ اپریل یکم و ۱۵ جولائی ۱۹۰۱ء)

دوازدہم۔ یا وہ امراء ہیں۔ جو ابدی بدبخت بدکردار نالائق۔ خر دماغ ازلی بدنصیب گین چکر کاٹ کے الو اور نابکار ہیں (دیکھو کرزن گزٹ ۱ مئی ۱۹۰۱ء)

نیز جنہوں نے شیطان اور انکی ذریات کی کل اعمال کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اور یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ دنیا میں شیطان کی ضرورت نہیں ہے۔ اور دائمی جہنم میں رہنے والے ہیں۔ (دیکھو گزٹ مورخہ جون ۱۹۰۱ء)

(الغرض حیرت صاحب نے کل امراء میں سے صرف تین یا چار کو کل ہندوستان میں سے مستثنےٰ کیا ہے۔)

سیزدہم۔ یا وہ عام مسلمان ہیں۔ جنکی عقلیں بیکار ہوگئی ہیں۔ اور انسانیت سے گر کر بہائم سیرت ہو گئے ہیں۔ اور جنکا ہر دو مجنون ہے۔ (دیکھو سیرۃ الرسول صفحہ ۱۰ اور کرزن گزٹ مختلف مقامات)

یا وہ مسلمان ہیں جو انجیل کے عامل ہیں۔ اور جنہوں نے عیسائیوں کی کل صفات لے لی ہیں۔ (دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۰)

چہاردہم یا وہ مولوی ہیں۔ جو دجال اور پکے جہنمی ہیں

باقی دارد

جن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ اس میں نیا طلبی نہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ (گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر ویکم اکتوبر ۱۸۹۹ء)

نیز جو بیدین فیری و نابکار دین فروش دشمن اسلام ہیں۔ جن کی اسلام پر لعنت ہے۔ (گزٹ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

نیز جو دین فروش ظالم رہزنان دین و ایمان۔ غارت کنان دین ڈاکو رسول صلعم کے جانی دشمن ہیں۔ وغیرہ وغیرہ (دیکھو گزٹ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء)۔

پانزدہم ۔ یا حیرت صاحب وہ آپ ہی ہیں جو اپنے مختلف فتووں کی وجہ سے اپنے ہی قول کے موافق۔۔ بہت سے خلاف اسلام صفات کا نشانہ بن گئے ہیں جنکا ذکر انشاءاللہ تفصیل سے ہم علیحدہ کرینگے۔ فی الحال مختصر دو ایک نظائر یہ ہیں۔

اوّل ۔ دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۵۹ جہاں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ کثیر مسلمانوں کا جہنمی سمجھنے والا خود جہنمی ہے۔۔۔۔ حیرت صاحب اس فتوے کا نشانہ ہو چکے ہیں۔ جو کسی قدر تو اسی۔۔۔۔۔۔ تحریر میں انکو معلوم ہو گیا ہو گا اور جو کچھ کسر باقی ہے وہ آگے چل کر نکالدی جاویگی۔

دوم ۔ دیکھو گزٹ مورخہ ۸ دسمبر ۱۸۹۹ء جہاں اپنے فرضی مریدوں کو مفصلہ ذیل الفاظ میں۔۔۔ حیرت صاحب نے نصیحت کی ہے۔

"تمہارے آقا ہی نامدار نے یہ فیصلہ کردیا ہے۔ کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کیطرف سے سوء ظنی کرے۔ یا اسکی اہانت کرے۔ وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ تو تمہارے کل اعمال حسنات سلب کر لئے جائیں گے۔ نہ قیامت کو دیدار باری تعالےٰ اور نہ حضور انور کی شفاعت کبھی نصیب ہو گی" یہ ہے۔ حیرت صاحب کا دوسرا فتویٰ جسکے وہ خود ہی نشانہ ہو چکے ہیں۔ فی الحال ہم صرف انہیں دو کے بیان پر

(بقیہ صفحہ) اکتفا کرتے ہیں ۞

اب ہم حیرت صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر نکتہ چینی کرتے ہوئے جن لوگوں کا بد امتی بیان کیا ہے۔ ان میں یہ مذکورہ بالا کثیر گروہ شامل ہے۔ یا نہیں۔ اگر یہ شامل نہیں ہے۔ تو جو کثیر گروہ کے بعد باقی رہ گئے ہیں۔ مرزا صاحب نے ان کی بابت کسی قسم کا اشارہ نہیں کیا ہے۔ اور حیرت صاحب نے جو ایک جگہ یہ لکھا ہے۔ کہ ایک مسلمان جو صدق دل سے پانچوں وقت نماز پڑھتا ہو۔ اور حضور انور کا سچا شیدائی ہو طاعون سے نہ بچے۔ اور مرزا صاحب کا مرید بچ جاوے۔ یہ فقرات مرزا صاحب کے کسی تحریر میں باوجود تلاش کے نہ مل سکے۔ یا تو یہ الفاظ حیرت صاحب کو مرزا صاحب کی تحریر میں دکھانے چاہئیں۔ مرزا صاحب کے اس قسم کے تمام اشتہارات سے یہی غرض ہے۔ کہ ہر ایک شخص اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرے۔ ورنہ اسکی حالت ہر وقت خطرناک ہے۔ فی الحال ہم اسکو ختم کر دیتے ہیں۔ آئندہ انشاءاللہ تعالےٰ کسی موقع پر مرزا صاحب کے تمام تحریرات پر جو حضور علیہ السلام نے طاعون کے متعلق شائع کئے ہیں مفصل بحث کرینگے۔

اس مذکورہ بالا بحث کے متعلق ہم حیرت صاحب سے مفصلہ ذیل سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ تا کہ بعض نکتہ چینیوں کا جواب دیتے وقت ہم حیرت صاحب کے ان جوابات کو مدنظر رکھیں۔ اور اگر ان کا کوئی معقول جواب نہ دیا۔ تو گویا ہماری طرف سے ان نکتہ چینیوں کا بھی جواب ادا ہو جاویگا۔ اور دوبارہ ان کی طرف توجہ کرنیکی ضرورت نہوگی ۞

سوال اوّل اس نکتہ چینی کی بابت ہے۔ جو انہوں نے مرزا صاحب سلمہ الرحمٰن کی سخت کلامی کی بابت کی ہے۔ ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سخت کلامی سے کیا مطلب ہے۔ اور مذکورہ بالا الفاظ سخت کلامی میں داخل ہیں یا نہیں۔

سوال دوم ۔ تمنے یہ لکھا ہے۔ کہ قرآن وحدیث رسول صلعم مسلمان رکھنے کیلئے کافی ہے۔ نیز مسلمانوں کے لئے ایک قبلہ ایک رسول اور ایک خدا کافی ہے۔ اس کے سوا کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تمہارا یہ خیال درست ہے۔ تو بقول تمہارے یہ آوے گا۔ آوا کس طرح سے بگڑ گیا۔ جس کے لئے ایک مصلح ربانی کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

سوال سوم ۔ "مرزا صاحب اپنی علیحدہ جماعت قرار دیتے ہیں۔ رسول صلعم اس بات سے ناراض ہیں" تمنے جو یہ لکھا ہے۔ کیا یہ تمہارا جھوٹ نہیں ہے۔ کیونکہ جن گروہوں کا تمنے اوپر ذکر کیا ہے۔ مرزا صاحب نے ان سے علیحدگی مولا کریم کے اس حکم کے موافق اختیار کی ہے۔ **ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار** الخ کیا حیرت خود تمہاری مقبول گروہ سے علیحدگی اختیار کر لی رسول صلعم کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور کیا یہ تمنے رسول صلعم پر افترا نہیں کیا ہے۔

سوال چہارم حیرت صاحب تمنے لکھا ہے۔ کہ شرافت کا مقتضیٰ یہ ہے۔ کہ اعلانیہ اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ کیونکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ سو یہ بتلاویں کہ آپنے اپنی ان غلطیوں سے جو اس سلسلے میں کی ہیں کسقدر تسلیم کی ہیں۔ اور کسقدر غلطیوں کا اعلانیہ اعتراف کر کے اپنی شرافت کا ثبوت دیا ہے۔

قولہ خدا کی کلام میں تحریف کرنی اور اپنے بے بنیاد خیال کی تائید اور تقلید کرنی۔ یہ گروہ والوں کا خاصہ ہے۔

اقول ۔ بیشک دہی جیسے گروہ کے خمیر میں یہ خاصہ معلوم ہوتا ہے۔ جسکا ثبوت مقدمہ تفسیر کے پڑھنے سے ملتا ہے۔ جسے تمام و کمال پڑھنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے۔ صرف سود ہی کی بحث پڑھنے سے حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ اپنے بے بنیاد خیالات کی کسقدر تائید اور تقلید کر کے کلام الٰہی کے صاف صاف احکامات سے روگردانی کی ہے۔ مقدمہ تفسیر کے صفحہ ۴۶۵ پر تحویل بحث کے بعد لکھا ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے دلوں میں سال ہا سال سے ایک نفرت سود کی طرف سے پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ سود کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اسلئے ممکن ہے۔ کہ اسے (یعنی حیرت صاحب کے بیانات کو) قبول کرنے میں چون چرا کریں۔ پھر صفحہ ۴۷۱ پر لکھا ہے۔ میں نے سود کی بحث میں عمداً مفسروں کی رائے سے زیادہ مدد نہیں لی ہے۔ کیونکہ میری رائے عموماً ایک نئے انداز اور نئے پیرائے کی ہو گی۔ اور میں مجتہدانہ طور پر بحث کرونگا۔ شریعت ہمیں مجبور نہیں کرتی کہ ہم کسی مفسر کی رائے کو تسلیم کریں۔ (باقی دارد)

اشتہار

الحکم جلد ۵ و ۶ و ۷ بابت سالہائے ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء و ۱۹۰۳ء دفتر البدر میں کسی صاحب کے فروخت کیلئے موجود ہیں۔ قیمت فی جلد عہ ہے۔ درخواست البدر میں ہو۔

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مرزا محمود ایرانی

آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷۔ اگست ۱۹۰۲ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہؤا۔ کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں۔ وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہونیکا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور مجھسے مقابلہ کے خواہش مند ہیں۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے اس قدر شدت کم فرصتی ہے۔ کہ میں انکی اس درخواست کو قبول نہیں کرسکتا۔ کیونکہ کل ہفتہ کے روز جلسہ کا دن ہے جس میں میری مصروفیت ہوگی۔ اور اتوار کے دن علے الصباح مجھے گورداسپور میں ایک مقدمہ کیلئے جانا جو عدالت میں دائر ہے۔ ضروری ہے۔ میں قریباً بارہ دن سے لاہور میں مقیم ہوں۔ اس مدت میں کسی نے مجھسے ایسی درخواست نہیں کی۔ اب میں جانے کو ہوں اور ایک منٹ بھی مجھے کسی اور کام کیلئے فرصت نہیں۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس بیوقت کی درخواست سے کیا مطلب ہے۔ اور کیا غرض ہے۔ لیکن تاہم میں حکیم مرزا محمود صاحب کو تصفیہ کیلئے ایک اور صاف راہ بتلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کل ۳۰ ستمبر کو جو جلسہ میں میرا مضمون پڑھا جائیگا۔ وہ مضمون اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اپنے پرچہ میں تمام و کمال شائع کردیں۔ حکیم صاحب موصوف سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس مضمون کے مقابلہ میں اوسی اخبار میں اپنا مضمون شائع کرادیں اور پھر خود پبلک ان دونوں مضمونوں کو پڑھ کر فیصلہ کرلے گی۔ کہ کس شخص کا مضمون راستی پر اور دلائل قویہ پر مبنی ہے۔ اور کس شخص کا مضمون اس مرتبہ سے گرا ہوا ہے۔ میری دانست میں یہ طریق فیصلہ ان بدنتائج سے بہت محفوظ ہوگا جو آج کل زبانی مباحثات سے متوقع ہے۔ بلکہ چونکہ اس طرز میں روئے کلام حکیم صاحب کیطرف نہیں۔ اور نہ انکی نسبت کوئی تذکرہ ہے۔ اس لئے ایسا مضمون ان رنجشوں سے بھی برتر ہوگا۔ جو با ہم مباحثات سے کبھی کبھی پیش آجایا کرتے ہیں۔

مجھسے ایک صاحب حکیم مرزا محمود ایرانی نام نے آج ۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو بذریعہ ایک خط کے دریافت کیا ہے۔ کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں۔ فوجدھا تغرب فی عین حمئۃ۔ پس واضح ہو۔ کہ آیت قرآنی بہت سے اسرار اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ اور جسکے ظاہر کے نیچے ایک باطن بھی ہے۔ لیکن وہ معنے جو خدا نے مجھپر ظاہر فرمائے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ یہ آیت مع اپنے سابق اور لاحق کے مسیح موعود کے لئے ایک پیشگوئی ہے اور اس کے وقت ظہور کو مشخص کرتی ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ مسیح موعود بھی ذوالقرنین ہے کیونکہ قرن عربی زبان میں صدی کو کہتے ہیں۔ اور آیت قرآنی میں اس بات کیطرف اشارہ ہے۔ کہ وہ وعدہ کا مسیح جو کسی وقت ظاہر ہوگا اس کی پیدائش اور اسکا ظاہر ہونا دو صدیوں پر مشتمل ہوگا۔ چنانچہ میرا وجود اسیطرح پر ہے۔ میرے وجود نے مشہور و معروف صدیوں میں خواہ ہجری ہیں۔ خواہ مسیحی خواہ بکرماجیتی اس طور پر اپنا ظہور کیا ہے۔ کہ ہر جگہ دو صدیوں پر مشتمل ہے۔ صرف کسی ایک صدی تک میری پیدائش اور ظہور ختم نہیں ہوئے۔ غرض جہانتک مجھے علم ہے۔ میری پیدائش اور میرا ظہور ہر ایک مذہب کی صدی میں صرف ایک صدی پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ دو صدیوں میں اپنا قدم رکھتا ہے۔ پس ان معنوں سے میں ذوالقرنین ہوں۔ چنانچہ بعض احادیث میں بھی مسیح موعود کا نام ذوالقرنین آیا ہے۔ ان حدیثوں میں بھی ذوالقرنین کے یہی معنے ہیں۔ جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اب باقی آیت کے معنے پیشگوئی کے لحاظ سے یہ ہیں۔ کہ دنیا میں دو قومیں بڑی ہیں جنکو مسیح موعود کی بشارت دیگئی ہے۔ اور مسیحی دعوت کے لئے پہلے انہیں کا حق ٹھہرایا گیا ہے۔ سو خدا تعالیٰ ایک استعارے کے رنگ میں اسجگہ فرماتا ہے کہ مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے۔ اپنی سیر میں دو قوموں کو پائیگا۔ ایک قوم کو دیکھیگا کہ وہ تاریکی میں ایک ایسے بدبودار چشمے پر بیٹھی ہے۔ کہ جسکا پانی پینے کے لائق نہیں۔ اور اس میں سخت بدبودار کیچڑ ہے۔ اور اسقدر ہے۔ کہ اب اسکو پانی نہیں کہ سکتے۔ یہ عیسائی قوم ہے۔ جو تاریکی میں ہے۔ انہوں نے مسیحی چشمہ کو اپنی غلطیوں سے بدبودار کیچڑ میں ملادیا ہے۔ دوسری سیر میں مسیح موعود نے جو ذوالقرنین ہے۔ ان لوگوں کو دیکھا جو آفتاب کی جلتی ہوئی دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آفتاب کی دھوپ اور ان میں کوئی اوٹ نہیں۔ اور آفتاب سے انہوں نے کوئی روشنی تو حاصل نہیں کی۔ اور صرف یہ حصہ ملا ہے۔ کہ اس سے بدن انکے جل رہے ہیں۔ اور اوپر کی جلد سیاہ ہوگئی ہے۔ اس قوم سے مراد مسلمان ہیں۔ جو آفتاب کے سامنے تو ہیں۔ مگر بجز جلنے کے اور کچھ فائدہ ان کو نہیں ہؤا۔ یعنی انکو توحید کا آفتاب دیا گیا۔ مگر بجز جلنے کے آفتاب سے انہوں نے کوئی حقیقی روشنی حاصل نہیں کی۔ یعنی دینداری کی سچی خوبصورتی اور سچے اخلاق وہ کھو بیٹھے۔ اور تعصب اور کینہ اور اشتعال طبع اور درندگی کے چلن انکے حصہ میں آگئے + خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پیرایہ میں فرماتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے آئیگا۔ جبکہ عیسائی تاریکی میں ہونگے۔ اور انکے حصہ میں صرف ایک بدبودار کیچڑ ہوگا۔ جسکو عربی میں حما کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ صرف خشک توحید ہوگی۔ جو تعصب اور درندگی کی دھوپ سے جلے ہونگے۔ اور کوئی روحانیت صاف نہوگی۔ اور پھر مسیح جو ذوالقرنین ہے۔ ایک تیسری قوم کو پائیگا۔ جو یاجوج ماجوج کے ہاتھ سے بہت تنگ ہوگی۔ اور وہ لوگ بہت دیندار ہونگے اور انکی طبیعتیں سعادتمند ہونگی۔ اور وہ ذوالقرنین سے جو مسیح موعود ہے۔ مدد طلب کرینگے۔ تا یاجوج ماجوج کے حملوں سے بچ جائیں۔ اور تا وہ انکے لئے سد روشن بنادیگا۔ یعنی ایسے پختہ دلائل اسلام کی تائید میں انکو تعلیم دیگا۔ کہ یاجوج ماجوج کے حملوں کو قطعی طور پر روک دیگا۔ اور انکے آنسو پونچھیگا۔ اور ہر ایک طور سے انکی مدد کریگا اور انکے ساتھ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔ جو مجھے قبول کرتے ہیں۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اور اسمیں صریح طور پر میرے ظہور اور میرے وقت اور میری جماعت کی خبر دیگئی ہے۔ پس مبارک وہ جو ان پیشگوئیوں کو غور سے پڑھے۔ قرآن شریف کی یہ سنت ہے۔ کہ اس قسم کی پیشگوئیاں بھی کیا کرتا ہے۔ کہ ذکر کسی اور کا ہوتا ہے۔ اور اصل منشاء آئندہ زمانہ کیلئے ایک پیشگوئی ہوتی ہے۔ جیسا کہ سورت یوسف میں بھی اسی قسم کی پیشگوئی کیگئی ہے۔ یعنی بظاہر تو ایک قصہ بیان کیا گیا ہے۔ مگر اسمیں یہ مخفی پیشگوئی ہے۔ کہ جسطرح یوسف کو اول بھائیوں نے حقارت کی نظر سے دیکھا۔ آخر وہی یوسف انکا سردار بنایا گیا اسجگہ بھی قریش کیلئے ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رد کرکے مکہ سے نکالدیا۔ مگر وہی جو رد کیا گیا تھا انکا پیشوا اور سردار بنایا گیا + بڑا تعجب کا مقام ہے۔ کہ اسقدر بار بار مسیح موعود یعنی اس عاجز کی نسبت قرآن شریف میں پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں مگر پھر بعض......

مقدمات۔ ۶ ستمبر کو محمد جی کی شہادت ختم ہوئی۔ ۷ کو شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور اور ۸ کو منشی عزیز الدین صاحب تحصیلدار دینانگر اور میاں حسین بخش صاحب پنشنر بٹالہ کی شہادت ہوئی۔ ۹ کو [illegible] نہیں ہوا۔ ۱۰ ستمبر کو ڈاکٹر محمد الدین صاحب [illegible] اسسٹنٹ میڈیکل [illegible] لاہور حاضر عدالت ہوئے خواجہ صاحب نے اول واقعات مقدمہ سے انکو آگاہ کیا اور پھر شہادت ہوئی۔ ۱۱ ستمبر کو ڈاکٹر صاحب [illegible] ختم ہوئی اور چودھری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ کا بیان ہوا مگر جرح محفوظ رہی۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۹ اگست ۱۹۰۳ء قادیان

تغیر نیت سے اجر باطل ہو جاتا ہے

بعض لوگوں کے ایک مسجد کے تنازعہ پر آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقوے میں زیادہ ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور متقیون کے صفات میں سے ہے۔ کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور مما رزقنٰھم ینفقون ٥ یعنے علم۔ مال۔ اور دوسرے قوائے ظاہری اور باطنی جو کچھ دیا ہے۔ سب کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا نے بڑے بڑے وعدہ انعام کے کئے ہیں۔ انسان ایک کار خیر کیلئے جب نیت کرتا ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا۔ یا نہ تھا۔ مزاحم ہو۔ اور بد دیانتی کرے تو بھی اول الذکر کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اسکی نیت کا اجر ملیگا۔ اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پا ویگا۔ دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے۔ کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اسکی نیت میں فرق آتا دیکھکر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوئی ہے۔ بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ جو شخص خدا کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا۔ وہ عند اللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہیئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شے ہے۔ جس قدر کوئی دکھ اٹھانے کے لئے طیار ہوگا۔ اُتنا ہی اُسے ثواب ملیگا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا۔ تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق۔ مروت۔ اور ہمدردی برتتے ہیں۔ تو اُن میں دُوسرے لوگوں سے کیا فرق ہُوا شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ۔ تب تمیز ہوگی۔ دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جود نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقعہ ہاتھ آتے ہیں۔ کہ وہ خطرہ کے یہ نیک جوہر دکہا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آجاوے۔ تو اُسے غنیمت خیال کرنا چاہیئے ؁

مساجد کی ضرورة

اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قایم ہوگئی۔ تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو۔ یا شہر۔ جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں۔ اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو۔ تو ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاویگا لیکن شرط یہ ہے۔ کہ قیام مسجد میں نیت باخلاص ہو محض للہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دیگا۔

یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ مسجد مرصع اور پکی عمارۃ کی ہو۔ بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے۔ اور وہاں پر مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے۔ اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈالدو۔ کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالےٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی۔ اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمان رضؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا۔ اپنے زمانہ میں اُسے پختہ بنوایا مجھے خیال آیا کرتا ہے۔ کہ حضرۃ سلیمان اور عثمان کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔ غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے۔ جسمیں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وقت ہے۔ کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیئے۔ اور ادنےٰ ادنےٰ سی باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔ ؁

نفس لوامہ ہی قابل قدر ہے

مولوی تاج محمد صاحب ساکن لائلپور نے بڑھکر حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کیا۔ اور نماز میں سرور اور لذت کے لئے دُعا کی درخواست کی۔ فرمایا۔ کہ دعا کرتے رہو۔ اور کرتے رہو۔ ایک کارڈ روزانہ لکھدیا کرو۔ کہ دعا یاد آجایا کرے۔ طبیعت پر جبر کرکے جو کام کیا جاتا ہے۔ ثواب اُسی کا ہوتا ہے۔ اور اُسی کا نام نفس لوامہ ہے۔ کہ طبیعت آرام کرنا چاہتی ہے۔ اور لغو محبوبات نفسانی کی طرف کھچی جاتی ہے۔ مگر وہ بزور اسے مغلوب کرکے خدا کے احکام کے ماتحت چلاتا ہے۔ اسے اجر ملتا ہے۔ ثواب کی حد نفس لوامہ تک ہی ہے۔ اور اُسے ہی خدا نے پسند کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں قسم بھی نفس لوامہ کی ہی خدا نے کہائی ہے۔ مطمئنہ کی نہیں کہائی کیونکہ مطمئنہ میں جاکر ثواب نہیں رہتا۔ کیونکہ وہاں کوئی کشا کشی اور جنگ نہیں۔ وہ تو امن کی حالت ہے ؁

سونے چاندی اور ریشم کا استعمال

عرض کی گئی۔ کہ چاندی وغیرہ کے بٹن استعمال کئے جاویں۔ فرمایا کہ ۳۔۴ ماشہ تک تو حرج نہیں۔ لیکن زیادہ کا استعمال منع ہے۔ اصل میں سونا چاندی تو عورتوں کی زینت کے لئے جائز رکھا ہے۔ ہاں علاج کے طور پر ان کا استعمال منع نہیں۔ جیسے کسی شخص کو کوئی عارضہ ہو۔ اور چاندی سونے کے برتن میں کہانا طبیب بتلاوے۔ تو بطور علاج کے صحت تک وہ استعمال کر سکتا ہے۔ ایک شخص آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اُسے جوئیں بہت پڑی ہوئی تھیں۔ آپ نے حکمدیا۔ کہ تو ریشم کا کرتا بناکر اس سے جوئیں نہیں پڑتیں (ایسے ہی خارش والے کے لئے ریشم کا لباس مفید۔ ع) ؁

سُود

سود کی بابت پوچھا گیا۔ کہ بعض مجبوریات لاحق حال ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کا فتوا ہم نہیں دیسکتے۔ یہ بہرحال ناجائز ہے۔ ایک طرح کا سود اسلام میں جائز ہے۔ کہ قرض دیتے وقت کوئی شرط وغیرہ کسی قسم کی نہ ہو۔ اور مقروض جب قرضہ ادا کرے۔ تو مروت کیطور پر اپنی طرف سے کچھ زیادہ دیدیوے۔ آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے۔ اگر دس روپیہ قرض لئے۔ تو ادائیگی کیوقت ایک سو تک دیدیا کرتے۔ سود حرام وہی ہے۔ جس میں عہد معاہدہ اور شرائط اول ہی کر لی جاویں ؁

عکسی تصاویر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی عمدہ عکسی تصویر طیار ہوئی ہے۔ کہ جس نے دیکھا ہے تعریف کی ہے۔ خط و خال کی صفائی سفارش کرتی ہے۔ کہ ضرور خریدو۔ غیر متبعین لوگوں کو اتمام حجت کی نیت سے پیش کرنیکا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور اس سے یہ فایدہ بھی اُٹھا سکتے ہیں۔ کہ جب تصویر پر نظر پڑی۔ تو اقرار بیعت یاد آگیا۔ کہ اس مرد خدا کے ہاتھ پر میں نے خدا کیلئے اپنے ارادوں اور نفسانی خواہشوں کو بیچدیا ہے۔ قیمت ۸/ اور ۱۰/ علاوہ محصولڈاک ؁

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی مکرمی اخویم فی اللہ -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) جناب پر روز روشن کیطرح یہ امر واضح ہوگا۔ کہ فی زمانہ حال اخبار اور رسائل بھی کسی مقدس جماعت کیلئے خدا تعالیٰ کے اون انعامات میں سے ہیں۔ جنسے وہ جماعت منکرین پر اتمام حجۃ اور تبلیغ کی خدمت بجا لاتی ہے۔ اور نیز خود انکے وجود کے قیام سے رشد اور خیر کا ایک کثیر حصہ حاصل کرتی ہے۔ اور اسی لئے حق اور حقیقت سے پرورش پانے والی روحیں ان ذرائع کی دل وجان سے قدردان ہو کر ان کے قیام میں کوئی دقیقہ سعی کا فرو گذاشت نہیں کرتیں۔ اور علاوہ اس خاص فائدہ کے عام طور پر عالم اسباب میں بھی اخبار اور رسائل ایک قوم کی اثر وجاہت اور قومی ہمدردی کے اندازہ کرنیکا ثبوت ہوا کرتے ہیں۔

(۲)۔ البدر کی عمر اسوقت ایک سال ۱۰ ماہ کی ہو چکی ہے۔ اور اس خورد سالی میں حتے الوسع جس دیانت اور امانت سے اس نے ناظرین کی خدمت کی ہے۔ اوسکا ایک بدیہی ثبوت یہ ہے۔ کہ باوجود بے قاعدہ اشاعت وغیرہ کے جو عام طور پر احمدیہ پبلک کی رنجیدگی اور آزردہ دلی کا باعث ہوتی رہی۔ اس قلیل عرصہ میں اسنے پانصد سے زیادہ احمدی احباب کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور یہی بات اس امر کیلئے کافی دلیل ہے۔ کہ اسکا وجود جماعت کیلئے مفید اور ضروری ہے

(۳) بروقت اجرا اسکی بنیاد نہ کسی مستقل سرمایہ پر تھی۔ اور نہ ابتک ہے۔ حضرت امام الزمان کی خدمت میں رہ کر روحانی فیض حاصل کرنے کیلئے چونکہ کسی دینی شغل میں مصروفیت ضروری تھی۔ اسلئے محض توکل علی اللہ اس عظیم الشان کام کو ہاتھ میں لیا گیا اور الحمد للہ کہ آجتک مختلف احباب کے عارضی سہاروں سے اسنے پرورش پائی۔ لیکن چونکہ عارضی انتظام عارضی نتائج پیدا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ مستقل انتظاموں کا پیش خیمہ ہوا کرتے ہیں سو اسلئے آخر دسمبر ۱۹۰۵ء تک کا حساب کرنیسے معلوم ہوا ہے۔ کہ کارخانہ کو قریب دو ہزار کے نقصان ہے۔ جسکا اصل باعث ظاہر اسباب میں قلت اشاعت ہے۔ اور جو کہ خود عارضی انتظاموں کا نتیجہ ہے۔ اور اندازہ سے یہی پتا لگا ہے۔ کہ اگر اس کی اشاعت پندرہ صد ہو جاوے تو اسیقدر سالانہ منافع بھی اس میں سے ہو جاتا ہے۔

(۴) اخوت کے میدان میں محبت ہمدردی اور وفاشعاری کی بازی میں گوئے سبقت لے جانے والی قوم کی شان کے یہ ہرگز شایاں نہیں ہے۔ کہ وہ ایک دینی مجاہد اور جاں نثار اور وفادار خادم کو ناکامی اور مایوسی کا نشانہ بنکر اضحوکہ ابنائے بننے دے لہذا ایک درد سے بھرے ہوئے دل کو لیکر میں اپنے سابق بالخیر احباب سے ملتجی ہوں۔ کہ وہ اس دینی اور قومی خادم کارخانہ البدر کو قائم اور برقرار رکھنے کیلئے اپنی پوری ہمت اور توجہ سے کام لیکر مفصلہ ذیل تجاویز کو عملی لباس پہنا دیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(الف) یہ ہر ایک خریدار انشراح صدر سے اجازت دے۔ کہ ۱۹۰۵ء کی سالانہ قیمت کے ساتھ ۱۹۰۶ء کی سالانہ قیمت بطور قرض حسنہ کے انہیں ایام میں وصول کی جاوے۔ تاکہ کارخانہ قرضہ کی زیرباری سے سبکدوش ہو کر فارغ البالی سے خدمت کر سکے۔

یہ پیشگی قیمت بشرطیکہ قضاء و قدر کی طرف سے کوئی ناگہانی امر مثل ہماری موت وغیرہ کے پیش نہ جاوے جس سے اسکی ادائیگی سے ناہ رہ جاویں۔ پندرہ سو اشاعت کے پورا ہو جانیپر واپس کردی جائیگی۔

ب - اس سال میں آپ اپنی پوری ہمت سے یہ کوشش کریں۔ کہ آپ کے تعارف اور گرد ونواح میں کوئی ذی مقدرت بھائی اسکی خریداری سے خالی نہ رہ جاوے۔ اور جو متوسط احوال ہیں۔ وہ دو دو اور تین تین ملکر اسے خریدیں یا ہر ایک خریدار کم از کم دو دو خریدار پیشگی قیمت ادا کرنیوالے بہم پہنچاویں۔ تاکہ مجوزہ اشاعت پوری ہو کر گذشتہ نقصان کی تلافی کر سکے اور فارغ البالی سے خدمت کا موقعہ ملوے

ج جو ذی وسعت احباب کسی جماعت کیلئے اخبار اور رسالوں کی ضرورت کو فی زمانہ حال محسوس کرتے ہیں۔ یا ان کو علم ہے کہ البدر نے دینی خدمت کے ایک بڑے حصے کو نباہا ہے۔ وہ خصوصیت سے اسکی اعانت اور سرپرستی منظور فرما کر خاص ڈونیشن سے اسکی قرضہ میں امداد فرماویں۔ اور عند اللہ ثواب حاصل کریں۔

یہ صرف کوشش وسعی ہے۔ اور ہر ایک کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے ہوتے ہیں۔

خاکسار محمد افضل منیجر البدر قادیان

ضرور مطالعہ فرمایا جاوے ضمیمہ رسالہ البدر مورخہ ۱۴؍۲۱ اگست ۱۹۰۳ء ضرور مطالعہ فرماویں

میں اس امر کے اعتراف سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ آجتک جو خدمت اس پاک جماعت کی البدر کے ذریعہ میرے ہاتھوں ہوئی ہے۔ وہ میری کسی ذاتی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ تمام برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جنکے مبارک قدموں میں زمانہ کی موجودہ روحانی اور جسمانی ظلمتوں سے تنگ آکر میں پناہ گزین ہوا ہوں) کی پاک توجہ سے ہے۔ اور محض اللہ تعالٰے کا فضل ہے۔ کہ اسنے اس ادنٰے خدمت کو لطف و کرم کی نظر سے دیکھا۔ اور اس بے نام سعی اور ہمت نے اسکی بارگاہ عالی میں قبولیت کا شرف حاصل کیا۔ یہ صرف اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اسقدر محبان دین نے اخبار کے خریدار بنکر میری عزت افزائی کی ہوئی ہے اور مجھے اس خدمت کا اہل گردانا ہوا ہے۔ ورنہ بذات خود مجھے کب یہ یارا حاصل ہو سکتا تھا۔ کہ دفتروں میں قلم گھسا تا ہوا خدا کی برگزیدہ احمدی جماعت کی اس عظیم الشان خدمت کا بوجھ سر پر لوں۔ اور پھر اسے بقدر وسعت نبھا بھی دوں۔ اور اس مولا کریم کے سابقہ فضلوں اور احسانوں کو مدنظر رکھکر میں اسے سخت کفران نعمت خیال کرتا ہوں کہ اس خدمت کی بجا آوری سے آیندہ کیلئے مایوس ہو جاؤں۔ اور اس نوآراستہ احمدی گلشن کی خوشنما۔ سرور بخش اور دل و دماغ کو معطر کر کے روح کو ابدی خوشی بخشنے والے نونہال البدر کی سیرابی اور سرسبزی کی تکمیل کیواسطہ باغبانان گلشن اخلاص کو توجہ نہ دلاؤں۔ مبادا میری غفلت اور کسل کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ اس نونہال کی کلیاں ہی مرجھا جائیں اور عندلیبان چمن نغمہ سرائے توحید کو اس البدر کے باغ میں بے موسمی خزاں آجانے سے نوحہ سرائی کرنی پڑے۔ اور ہمارے پرجوش اور قومی ضرورتوں کو محسوس کرنیوالے احباب اپنی جماعت کے اس وجاہت اور رعب اور ہڑ میں جو اخباروں اور رسالوں سے قایم ہوتا ہے۔ البدر کی عدم موجودگی سے نقص آتا دیکھکر ہمیں اس لئے ملعون کریں۔ کہ حقیقت حال سے ان کو آگاہ کر کے اس عمارت کی تکمیل کے لئے جن مصالح کی ضرورۃ تھی۔ وہ کیوں نہ طلب کیا۔ اور اسی لئے ہمنے دوسرے صفحہ پر ان تمام ضروریات کو ارباب ملت کے پیش کر دیا ہے۔ جو اسکے مستقل قیام کے لئے ہمارے ذہن میں آئی ہیں۔ اور اگر کوئی صاحب اس سے مفید تر کوئی اور تجویز پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے غیر موقت اشاعت اور بے ترتیبی کے عیوب جو اخبار کو لاحق حال ہیں۔ رفع ہو سکتے ہیں۔ تو ہمیں اسے سننے اور مفید معلوم ہونیکے بعد عمل درآمد میں لے آنے سے ہرگز دریغ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے پیشتر کئی دفعہ آرٹیکلوں ... کے ذریعہ سے ہمنے درخواست کی ہے۔ کہ جن اکابر ملت کے ذہن اور دماغ ایسی ضرورتوں کے رفع کیلئے تیزی سے کام کر سکتے ہیں۔ وہ ضرور اسمیں حصہ لیویں۔ اور اپنے عزیز وقت کے چند منٹ ہمارے لئے وقف کریں۔ بلکہ ہمنے ۱۴ مئی کے اخبار میں یہاں تک لکھ دیا تھا۔ کہ اگر ہمارے ذی مقدرت اور صاحب وسعت بھائیوں میں سے کوئی اس دینی اور قومی خدمت کی سرانجام دہی کیلئے کشادہ دلی سے ہمارے دست بازو ہو جاویں۔ اور جس گرمی اور درد دل سے ہم اس میں ذاتی طور پر مصروف ہیں۔ وہ مالی طور پر مصروف ہوں۔ اور مشترکہ طور پر جو ثمرات دینی اور دنیوی مولا کریم عطا کرے۔ اس سے مشترکہ طور پر متمتع ہوں۔ کیونکہ قومی اور دینی کام اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ بدوں باہمی معاونت کے چل نہیں سکتے۔ اور اب ہم پھر اوسی مضمون کیطرف توجہ دلاتے اور اسے مطالعہ کرنے کی التماس کرتے ہیں۔

چونکہ اخبارات کے مہتمم قوم کے افراد کو ہمیشہ قومی خدمات یاد دلا دلا کر امداد طلب کرتے رہتے ہیں۔ جس سے اکثر لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ دینی اور قومی ضرورتوں کی آڑ میں یہ لوگ قوم کو لوٹا کرتے ہیں۔ اور اگرچہ میرا خیال ہے۔ کہ احمدی قوم کے پاکیزہ دماغ اس قسم کی بدظنیوں سے پاک ہونگے۔ لیکن تاہم چونکہ سب افراد کا دل اور دماغ ایک ہی قسم کا نہیں ہوتا۔ اور بعض کمزور طبائع کا ذہن اس قسم کی نکتہ چینیوں کیطرف منتقل ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان کو اس قسم کی بدظنی سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم نے اس نقصان کی تعداد بھی تبلا دی ہے۔ جو کہ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک کارخانہ کو ہوتا ہے۔ ایک گاؤں کی رہائش کو جہاں اخباری ضروریات کا بہم پونچانا مشکل امر ہے مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسے اخبار کے کارخانہ کیلئے جس کی اشاعت اسوقت پانسو ہے۔ اقل سے اقل ایک ہزار ساڑھے سات سو روپیہ سالانہ سرمایہ کیضرورت ہے حالانکہ موجودہ اشاعت کے لحاظ سے اسکی آمدنی صرف ایک ہزار ایک سو ستر روپیہ کے قریب ہوتی ہے۔ اس طرح سے چھ سو کے قریب سالانہ خسارہ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ ہمنے عملہ ارزاں اور ناکمل رکھا۔ اور اپنی خدمات کا معاوضہ یعنے ایڈیٹری اور منیجری کی تنخواہ کامل طور پر کارخانہ سے نہ نکالی۔ اور کچھ بیرونجات سے بھی کام آتا رہا۔ اس لئے ایک معقول رقم کی تلافی ہو کر دو سال میں صرف سات سو روپیہ تک نقصان کی تعداد پونچتی ہے۔ اگرچہ یہ ایک دل شکن اور مایوس کن نتیجہ ہے۔ لیکن الحمد للہ۔ کہ اس کا اثر ہمارے قلب اور دماغ پر مطلق نہیں ہے۔ اور نہ اس سے ہراسان ہو کر ہم کسی قسم کا کسل اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ اور ہمیں کامل اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالٰے ان تمام مشکلات سے مخرج پیدا کریگا۔ پس جس طرح سے میں اپنی خدمات کی بجا آوری کیلئے مردانہ وار حاضر ہوں۔ اُمید ہے۔ کہ میرے پیارے احمدی بھائی اپنی ہمتوں کو بلند کر کے پیش کردہ تجاویز پر عمل درآمد کریں گے۔ جنکی طرف بقایا ہے۔ وہ جلد ادا کریں۔ اور جو اصحاب مطبع کے کام میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ وہ اسمیں مدد دیں۔ کیونکہ صرف مطبع میں دو سو سے زیادہ کا سالانہ خسارہ ہے۔ اور جب تک اشاعت پندرہ سو کے قریب ہو۔ یہ اسی طرح رہے گا۔ ساڑھے تین صد روپیہ کے قریب بقایا بذمہ خریداران ہے جسکی ادائگی کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔

جو اصحاب اخبار کے بروقت نہ پونچنے کی شکایت کرتے ہیں۔ وہ غور سے ان صفحات کو مطالعہ کریں۔ اور تجارتی نظر سے نہیں۔ بلکہ اخوۃ اور ہمدردی اور محسنانہ خیال اور نظر سے ہمارا اور اپنے معاملات رکھیں۔ اور جو کچھ چندہ ادا کرتے ہیں۔ وہ تو صرف کاغذ اور سیاہی وغیرہ کی قیمت ہوتی ہے۔ حالانکہ ان چندپیسوں کے ذریعہ سے بیش بہا خزانہ علم الٰہی کتاب کے حقایق اور معارف کا محض خدا کے فضل سے ان کو مل جاتا ہے۔ اور تزکیہ نفوس کی وہ بیش بہا نصائح ان تک پونچتی ہیں۔ جو کہ لاکھا روپیہ سے اس موثر پیرایہ کلام میں نہ ملسکتی تھیں۔ سو وہ اصحاب ہماری ان فروگذاشتوں پر جنمیں ہم واقعی معذور ہیں۔ ہمیں ملزم نہ کریں۔ اور ہماری خدمات کو الٰہی نعمت جان کر الٰہی قول ان شکرتم لازیدنکم پر نظر رکھیں۔ اور دست نصرت اور ہمت کو دراز کریں۔ اور سب قدرت اور توفیق اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہیں ؛ خاکسار محمد افضل منیجر البدر

"ولیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعاً اواشتاتا" جیسے مناسب ہو۔ اس کا انتظام کیا جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بہی اس قسم کے واقعات پیش آتے تھے۔ تو آپنے جماعت مہاجرین کو تاکید کی تہی کہ وہ انصار کی امداد فرماکر ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اس میں ایک یہ بہی حکمت تہی۔ کہ آپ نے دیکھ لیا تہا۔ کہ اگر جماعت انصار پر مہاجرین کی تواضع اور مہمانداری کا بوجھ پڑا رہیگا۔ تو آخر یہ کب تک نبہے گا۔ پس ہمارے خیال میں یہ ضروری ہے۔ کہ اس قسم کی تقریبوں پر ہر ایک ممبر جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ دوراندیشی سے کام لے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس موقعہ پر بہی بہت سے احمدی احباب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ارشاد کی تعمیل پر عمل چاہا تہا۔ لیکن لاہور کے بعض احمدی ممبروں کی وسعت حوصلگی اور کشادہ دلی نے سر دست اسکی ضرورت کو محسوس کیا۔ علاوہ ان رہائشی مکانوں کے جو کہ مہمانوں کے لئے طیار کئے گئے تھے۔ ہر ایک ذی مقدرت احمدی بہائی کا مکان لاہور میں مہاجرین کے آرام دہی کے لئے وقف تھا۔ جو جہاں زیادہ آسایش دیکھتا۔ وہ وہاں آرام کر سکتا تہا۔

لاہور کی پبلک

ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پندرہ روزہ قیام میں پبلک لاہور کا سلوک احمدی جماعت اور اسکے لیڈر حضرت مسیح علیہ السلام سے کیا کچھ رہا۔ اس کا بہی ذکر بیان کیا جاوے۔ مسیح موعود علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبر چونکہ لاہور میں پہیل گئی تھی اسلئے جب سے اپنے قدم یہاں رکہا۔ اس وقت سے لیکر آپکی روانگی تک عام طور پر ہر وقت جم غفیر مکان کے نیچے اور مقابل نظر آتا تہا۔ اول اول تو پبلک کا یہی خیال تھا۔ کہ یہ ایک قسم کی دوکانداری ہے۔ لیکن ہر روزہ واقعات اور مشاہدات نے آخر بعضوں کو رائے بدلنے کی نوبت دی۔ اور خود ہمنے اپنے کانوں لوگوں کو یہ کہتے سنا۔ کہ اس کا نام دوکانداری ہرگز نہیں۔ اس لمبے قیام کا یہ اثر ہوا۔ کہ لکچر دئے جانے سے پیشتر پبلک میں دو قسم کے گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ تو شقاوت ازلی کے باعث کسی قسم کا تغیر اپنی رائے میں نہ کر سکا۔ اور وہ اسے آخر تک دہوکہ کی ٹٹی ہی خیال کرتا رہا۔ ایک گروہ نے حرکت کی۔ اور وہ سب وشتم سے خود باز آیا۔ اور لوگوں کو بہی نصیحت کرنے لگا۔ کہ کسی حال میں ان لوگوں کو نظر حقارت سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ اور نہ بدگوئی کرنی چاہیئے۔ اور ایک گروہ وہ تھا جس نے اُن سے بڑہ کر معرفت میں حصہ لیا۔ اور اُسکے ایک حصہ نے تو مسیح کو قبول کیا۔ اور دوسرا قبولیت کے لئے پورے طور پر آمادہ ہوگیا۔

کوئی گلی اور کوئی کوچہ اور کوئی بازار لاہور کا ایسا نہ رہا۔ جہاں حضرت مرزا صاحب کا چرچا نہ ہو۔ صبح سے شام تک خاص وعام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کیلئے تشریف لاتے۔ اور اکثر حصہ ان کا اس لئے بادل ناکام واپس جاتا۔ کہ حضور ناسازی طبیعت کی یا عدیم الفرصتی کے باعث انکی آرزو کو پورا نہ کر سکتے۔ ایسے ہی عورتوں کے غول درغول اپکی زیارت کیلئے آتے رہے۔ لیکن اس رحمۃ للعلمین وجود نے آخر کار لوگوں کے شیشہ دل کو سنگ ناکامی سے چور ہوتا دیکہکر دو تین دفعہ پبلک میں ظہور فرمایا۔ جس سے اکثر حصہ کی شکایت عدم زیارت رفع ہوگئی۔

عام پبلک کے علاوہ بعض فقرا بہی آتے۔ اور رکہڑے ہوکر نعرے لگاتے۔ ایک ان میں سے سبز پوش صاحب جو کہ ریشمی کرتہ یا چوغہ زیب تن کئے ہوئے اور ایک مخمل کی ٹوپی جس پر گوٹہ کناری سے کلمہ شریف اور کچھہ اور عبارتیں لکہی ہوئی تھیں۔ سر پر دہرے ہوئے تشریف لائے اور ملاقات کی ....

.... خواہش ظاہر کی۔ حضور کیخدمت میں پہنچ کر اس نے سوال کیا۔ کہ عاشق ہو یا معشوق۔ آپنے فرمایا۔ کہ ہم نے سب کچھہ کتابوں میں لکہدیا۔ وہاں دیکھہ لو۔ اس پر اس نے سوال کیا۔ کہ جو کچھہ کتابوں میں لکہا ہے۔ کیا وہ سب سچ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس پر اس نے درخواست کی۔ کہ اُسے تحریر فرما دیجئے۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ ہم لکہہ دیوینگے۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد جب وہ سائیں صاحب ۲۸ تاریخ کو تشریف لائے۔ تو آپ نے یہ عبارت لکہہ کر اور اپنی مہر ثبت کرکے انکے حوالے کی۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ✽ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں خدا تعالیٰ کی قسم کہا کر جو جہوٹوں پر لعنت کرتا ہے۔ یہ گواہی دیتا ہوں۔ کہ جو کچھہ میں نے دعوے کیا ہے۔ یا جو کچھہ اپنے دعوے کی تائید میں لکہا ہے۔ یا جو میں نے الہام الہی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں۔ وہ سب صحیح ہے سچ ہے۔ اور درست ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد ۲۸

اسی طرح ایک فقیر رقعہ پوش تھے۔ جو کہ تھے تو مردار اپنے آپ کو جناب خواجہ فرید صاحب مرحوم چاچڑاں والے کے مرید کہتے تھے۔ لیکن سر سے پاؤں تک نیلے کپڑے کا برقعہ اوڑہے رہتے تھے۔ رات کو بہی اُسے نہ اتارتے تھے۔ اس بدعت کو دیکہکر ہر ایک شخص اُنسے سوال کرتا کہ خلاف طریق نبوی تم نے یہ کیوں کیا۔ لوگوں سے تنگ آکر انہوں نے حکیم نورالدین صاحب سے شکایت کی۔ آپ نے لوگوں کو منع کیا۔

لیکن عوام الناس کب رکتے۔ یہ کہتے تھے۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب سے ملاقات کے لئے بہاولپور سے آیا ہوں۔ لیکن دو دن تک جب ملاقات کا موقعہ نہ ملا۔ تو گہبرا گئے اور عدم استقلال دکہلاکر چلے گئے۔ پولیس بہی ان کو مشتبہ الحال جان کر نگرانی کرنے لگی تہی۔ شاید اس لئے بہی دل برداشتہ ہو گئے۔ (واللہ عالم بالصواب)

ہم نہایت افسوس کے ساتھہ اس واقعہ کو بہی بیان کرتے ہیں۔ جو کہ ۲۹ اگست کو شام کے وقت بعض شریر اور مفسد طبائع سے وقوع میں آیا۔ کل جماعت نماز مغرب میں مصروف تہی۔ کہ چند بدمعاشوں نے موقعہ پاکر اور دروازہ کو دربان سے خالی دیکہکر اوپر چڑہ جانے کی کوشش کی۔ ابہی وہ زینہ پر ہی تھے۔ کہ بعض جان نثاروں کو خبر ہوگئی اور انہوں نے آکر روکا۔ اور مقتضائے وقت کے لحاظ سے جو بن پڑا وہ ہوا۔ آخر مناسب سمجہا گیا۔ کہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کو اطلاع دی جاوے۔ جس پر دو پولیس مین سرکاری طور پر روانہ کئے گئے۔ جو ہر وقت موجود رہتے اور مجمع کو منتشر کرتے رہتے تھے۔

دوسرے دن ایک افسر..... پولیس کا ادہر سے گذر ہوا۔ آپ نے پوچہا۔ کہ یہاں کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرۃ مسیح موعود تشریف لائے ہیں۔ یہ نام سنکر آپنے ملاقات کی خواہش کی۔ اور چلتے وقت تاکید کی۔ کہ اگر کسی قسم کا خطرہ یا ہنگامہ ہو تو فوراً مجہے اطلاع دی جاوے۔ میں کافی انتظام کروں گا۔ اور جس دن حضرت مرزا صاحب کا لکچر ہو۔ اُسدن خصوصیت سے مجہے بہی خبر کی جاوے۔ تاکہ شامل جلسہ ہوں۔

ناظرین اس خبر کو سنکر متعجب ہونگے۔ کہ ان دنوں میں بہی قتل کی دہمکیاں متواتر طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتی رہیں۔ یہ بذریعہ کارڈوں کے ڈاکخانوں کے واسطہ سے پہنچتی تہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ دراصل ان خطوط کا لکہنے والا کون تہا۔ آیا کوئی ہندو تہا۔ یا آریہ یا مسلمان۔ یا عیسائی۔ بہرحال کوئی نہ کوئی ناعاقبت اندیش ضرور تہا۔ جو کہ کارڈ پر اس قسم کے مضمون لکہہ کر حضرت مرزا صاحب کے پتہ پر ڈالدیتا۔ ۱۰ تاریخ کو ایک کارڈ ہماری نظر سے بہی گذرا۔ جس کا مضمون تہا۔

"پرمیشر کا احسان کہ میری محنت ٹہکانے لگی۔ یعنے جب دوسرا خط لکہا۔ ...... اس روز تو نے چوری چوری لکچر کیا۔ خیر اب ۳ تاریخ کو اپنے بال بچوں سے ملکر آنا۔ میں پنڈت لیکہرام مرحوم شہید کا انتقام لونگا

اس روز ایک لاش منڈوا میں ہوگی - لاہور کیا - کل جہان کو دیکھیگا - کفن لیکر آنا - اگر تو نہ آیا - تو یاد رکھ - جس نے نیری جگہہ پڑھا - اس پر بھی ہاتھ صاف ہوگا مختصر ہے - جسقدر چاہے مفصل سمجھے - میں اپنے گہر سے رخصت ہوکر آیا ہون - تجھے خبر کرکے شیرون کی طرح مارون گا - بشن داس"

مگر نادان نویسندہ کو یہ خیال نہ آیا - کہ وہ مرد جو کہ شیر بنکر دنیا مین آیا ہے - کیا ان گیدڑ بھبکیون سے ڈر سکتا ہے - چنانچہ آپ نے تین دفعہ اعلانہ سے تشریف لاکر عام پبلک مین لکچر دیا - اور پھر ۳ ستمبر کو آپ خاص ... گاہ مین ہی تشریف لے گئے - چونکہ خدا کا وعدہ ہے - کہ وہ ہر ایک شریر کی شرارت اور گزند سے محفوظ رکھیگا ... آپ اپنی طبعی وفات سے فوت ہونگے - اس لیے کسی کی مجال نہیں - کہ آپ کا بال تک بھی بیکا کر سکے - اور یہ پیشگوئی جو خدا کیطرف سے ہے - اس امر کی متقاضی تھی - کہ اس قسم کی دھمکیان دی جاوین -

وسعت اخلاق اور رحم علی خلق اللہ

... اگست کی صبح کو یکشنبہ کے روز جب آپ تشریف لائے اور ایک تقریر فرمائی - تو قریب ایک صد آدمیون کے بیعت مین داخل ہوئے - چونکہ ہجوم کثرت تہا - اور فرداً فرداً بیعت لینے میں وقت بہت ہوتا تہا - اس لئے پگڑیان ہی ڈالدی گئین - جن کو لوگون نے پکڑ لیا - اور صرف کلمات بیعت کی تکرار کرکے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کا ظاہری الفاظ پورا کر دیا - علاوہ اس دن کے اور دنوں مین بھی لوگ جوق در جوق آکر بیعت کرتے رہے - اور ہمارا خیال ہے - کہ قریب چار پانسو آدمیون کے داخل بیعت ہوئے - لاہور کے ... شق گروہ ممبرون سے جو کہ علانیہ لوگون کو دیدار و ملاقات سے روکتے تھے - اور اُسے بدعت معصیت اور گناہ کبیرہ بتلا کر شمولیت وعظ وغیرہ سے بھی لوگون کو باز رکھتے تھے - پوچھنا چاہیے - کہ آخر ان کی کوشش کس کام آئی - سوائے اس کے کہ انہی کی جمعیت مین سے ایک کثیر تعداد ہماری طرف آگئی - ان کو کیا نتیجہ حاصل ہوا -

بیعت کے بعد جماعت کے لوگ مصافحہ کے لیے اُمنڈ پڑے - چونکہ ایسے انبوہ میں دوست دشمن کی تمیز ہونی مشکل تھی - اس لئے چند جان نثارون نے پولیس کو ایما کیا - کہ سختی سے لوگون کو پراگندہ کر دیا جاوے - اور خود ایک حلقہ باندھ کر اس روحانی گروہ کے سالار قافلہ کے گرد کھڑے ہوگئے - کہ کوئی گزند کسی قسم کا نہ پہنچے لوگون سے درشتی ہوتی دیکھ کر آخر کار بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد اور غمگسار مرسل من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہ رہا گیا - اور آپ نے فرمایا - کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ بعض پر سختی کر رہے ہیں - جو کہ ہمین پسند نہیں - اس لئے ان کو اور پولیس کو منع کر دیا جاوے - کہ درشتی سے پیش آوین - میں تو کہتا ہون کہ ولا تصعر لخلق اللہ - کا الہام جو ہوا تہا - وہ آج ہی کے روز کے لیے ہے - کہ جو لوگ ہم سے ملنا چاہتے ہین ان کو سختی سے روکا جاتا ہے - پس میں چاہتا ہون - کہ کسی کو روکا نہ جاوے - اور سب کو اجازت دی جاوے - کہ وہ ملاقات کرین - اس ارشاد پر چند مخلصین نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر دو رویہ ایک گلی سی بنا دی - اور یہ انتظام کیا - کہ ایک ایک شخص جاوے - اور مصافحہ اور ملاقات کرکے واپس آجاوے - چنانچہ یہ نظارہ ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ دیر تک رہا - اور ہر ایک شخص نے من بھاتی مراد پائی یہ ہے وسعت اخلاق کی - جو ہمیں آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ برتنی چاہیئے -

متفرق اوقات پر جو خاص لوگ آتے تھے بشرط فرصت ان کو حضرت اقدس ملاقات کے لیے بالاخانہ پر بلا لیتے تھے -

آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کچھ سنت چلی آئی ہے کہ جب کبھی کوئی مضمون یا کتاب تصنیف کرنی ہو تو ضرور کسی نہ کسی عارضہ مین مبتلا ہو جاتے ہین - چنانچہ ان ایام مین بھی ایسا ہی ہوا - کہ وہ مضمون جو کہ پڑھا جانا تہا - اس کی تاریخ قریب آگئی - اور صرف دو تین دن باقی رہ گئے تھے کہ آپ آشوب چشم کے عارضہ میں مبتلا ہوگئے - ایک تو لاہور کے لوگون کی درخواست ملاقات سے فرصت نہ تھی دوسرے یہ عارضہ چشم اس لئے آپ نے حکم دیا - کہ دو دن تک نہ کوئی شخص ہماری ملاقات کو آوے - اور نہ کوئی رقعہ کسی قسم کا اوپر پہنچے - حتےٰ کہ عورتون کو بھی بالاخانہ پر آنے کی ممانعت کر دی گئی تھی - اور اسی بیماری کی حالت میں مضمون کا وہ جامہ طیار کیا گیا جس مین نوع انسان کی نجات کا شربت لبریز تھا - اور ایک ایک لفظ سے وہ درد دل ٹپکتا تہا - جو ایک مادر مہربان کے دل مین اپنی حقیقی اولاد کو دکھ کا نشانہ ہوتے ہوئے ملاحظہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے -

حکیم نورالدین صاحب کی مجلس ...

حکیم نورالدین صاحب کی نشست اس وسیع عمارت میں تھی - جو کہ میاں چراغ الدین صاحب کی ملکیت اور مبارک منزل کے نام سے مشہور ہے - اور جس مین میان صاحب کے فرزند رشید حکیم محمد حسین صاحب احمدی اینڈ برادرز طبی کارخانہ مرہم عیسے کے نام سے قایم ہے - اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اتر آنے اور بعد ازان اسی مرہم کے ذریعہ سے جیسے کہ طبی کتابون اور تواریخ سے ثابت ہے - صلیبی زخمون سے شفا پاکر اور ایک عرصہ زندہ رہ کر پھر طبعی موت سے مرنے کی ایک عظیم الشان یادگار ہے جہان پر یہ مرہم خصوصیت سے بہت ہی نفیس اور اعلیٰ درجہ کا طیار ہوتا ہے - اور اس کے علاوہ دوسرے نسخہ جات بھی عجیب وغریب طیار ہوکر مشتہر ہوتے رہتے ہین - احمدی احباب کو علاج معالجہ کے لئے خصوصیت سے اس کارخانہ کیطرف توجہ رکھنی چاہیئے - اور خود مالکان کو دواؤن کی قیمتوں میں رعایت - روحانی اور جسمانی بیماریون کے مریض جوق در جوق حکیم نورالدین صاحب کے گرد بیٹھے رہتے روحانی مریض تو اعتراضات اور شکوک جو مذہب کے متعلق ہوتے - عرض کرتے اور جسمانی بیمار اپنے اپنے مرض کے نسخہ جات لیتے - صبح سے لے کر عشا کیوقت تک یہ جمگھٹا اسی طرح رہتا - اور لوگ حکیم صاحب کی نشست کے اس عزم اور استقلال پر عش عش کرتے - چند ایک آریہ صاحبان آکر مسئلہ تناسخ پر مباحثہ کرتے رہے - جسے ہم انشاءاللہ تعالیٰ کسی آیندہ نمبر مین درج کرین گے - انہی ایام مین میان محمد چٹو صاحب مرید چکڑالوی کو اپنے عقاید کی شہرت کا عمدہ موقعہ ملا - ابتدائی چند ایام مین ان کا یہ شیوہ رہا کہ علی الصبح حضرت حکیم صاحب کی مجلس مین آجاتے - اور کبھی کئی گھنٹہ تک بیٹھ کر اذکار سنتے - اس اثنا مین ان کو ایسے موقعہ بھی ملجاتے - کہ نو وارد لوگون کو اپنے خیال اور اعتقاد سے واقف کرین - لیکن دال نہ گلی - اور آخر کو جب دیکھا - کہ کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا - تو آنا چھوڑ دیا - مگر ان کے آنے سے ایک عجیب شہادت ہمین اپنے دوست احمدی گوجراتی کے ذریعہ سے یہ ملی - کہ محمد چٹو صاحب نے ۲۰ اگست کو لوگون کے سامنے یہ بیان کیا - کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مجھے کہا تہا - کہ مرزا صاحب کی بیعت کر لو کیونکہ اس کے بغیر نجات نہیں - یہ کلمات ہم نے اپنے کانون تو نہیں سنے - صرف روائتیان درج کئے گئے ہین اور چند ایک باتیں اور نکات جو انکے مشن کے متعلق ہوئیں اُسے بھی ہم انشاءاللہ کسی آیندہ نمبر مین درج کرین گے

چونکہ عام طور پر یہ مشہور تہا - کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا قیام ۱۰ ستمبر تک لاہور مین ہے - اس لئے حضرت حکیم نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کی رائے یہ تہی - کہ اب سفر کے قیاس پر نماز قصر اور جمع کرکے ادا نہ کیجاوے - بلکہ پوری نماز اپنے اپنے وقت پر ادا کی جاوے - اور بعض دیگر اصحاب کا خیال تہا - کہ جب تک ۱۵ دن کا قیام نہ ہو - تب تک سفر ہی شمار ہوگا اور قصر نماز جمع کرکے ادا ہوگی - آخر کار اس امر کے فیصلہ کیلئے

حضرت امام الزمان کیطرف رجوع کیا گیا۔ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک رقعہ بدین مضمون حضور کی خدمت والا میں تحریر کیا۔

آقائی صلوٰۃ اللہ علیک وسلامہ

امام بخاری کے اجتہاد کیموافق پہلے ہم قصر کرتے ہیں کہ جب تک ہمیں یہ یقین نہ ہو جاوے۔ کہ تین روز سے زیادہ ہمارا قیام ہوگا۔ اب لاہور میں قریب دس روز تک قیام ہے جناب کیا فرماتے ہیں۔ خاکسار عبد الکریم

اس کا جواب حضرت اقدس کیطرف سے آیا وہ یہ ہے

دراصل قیام کا ارادہ کوئی مستقل نہیں ہے۔ صرف ظنی ..... ہے۔ ہم بغیر کسی کام کے تغیر خاطر کے لئے آئے ہیں شدت گرمی۔ یا اور وجوہ کے باعث۔ یا ارادہ بدلنے کے باعث ہم کوچ کرنے کو طیار ہیں۔ آئندہ آپ کا اختیار ہے۔ ہمارا کوئی مستقل اور یقینی ارادہ نہیں ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

لاہور کے معاصر اس واقعہ کا بیان کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے قیام میں لاہور کے بعض ایڈیٹران اخبار نے کیا حصہ لیا۔ کل ایڈیٹروں سے تو ہمارا تعارف اور روشناسائی ہے نہیں۔ ہاں وہ صاحب اکثر احمدی محفلوں میں نظر آتے تھے۔ اور انہی کے متعلق ہم یہاں ریمارک کریں گے

ایک تو پیسہ اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ جن کی نسبت ایک ہمارے معزز اور محترم دوست کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ جب ان پر یہ سوال ہوا۔ کہ آپ کا اخبار ہر ایک فرقہ اور مذہب اور ملت سے مضامین لیتا ہے۔ اور اسے بذات خود کسی کے اعتقاد سے کوئی تعلق نہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ فرقہ احمدیہ پر ہمیشہ مخالفانہ ہی ریمارک نکلتے ہیں۔ اس کا جواب ایڈیٹر صاحب نے یہ دیا۔ کہ میں سوچ کر بتلاؤں گا۔ ہمارے محترم دوست نے فرمایا۔ کہ سوچ کے جو جواب دیا جاتا ہے۔ وہ مصنوعی ہوتا ہے۔ اور ایک موقعہ پر ہمنے خود ان ایڈیٹر صاحب کو اپنے محترم دوست سے یہ کہتے سنا۔ کہ شروع ہی سے پیسہ اخبار کی پالیسی کچھ ایسی رکھی گئی ہے۔ کہ سمجھ نہیں آتی۔ اب میں کوشش کروں گا۔ کہ ایسے نقص رفع ہو جاویں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس کے بعد روزانہ کو پیسہ اخبار کے کالموں میں حضرت مرزا صاحب کے ایک خادم کی قلم کے مضامین نکلتے رہے۔ اگرچہ ان کے عنوان پر ایڈیٹر صاحب کا عناد اور ظرف قلب کی تنگی ٹپک رہی تھی اور ممکن ہے۔ کہ جن اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب کا تذکرہ ہم نے کیا ہے۔ ان کو عنوانی مضامین سے اتفاق رائے نہ بھی ہو۔ تو بھی ہم ان کی اس امر کی تعریف کرتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ اُسے ایک حد تک نبھا دیا بشرطیکہ آئندہ بھی پیسہ اخبار کا یہی مسلک رہے۔ اگرچہ ہمیں یہ امید نہیں۔ کیونکہ ظلمت کو جو مخالفت نور سے ہے۔ وہ کبھی ہٹ نہیں سکتی۔

دوسرے ایڈیٹر صاحب ہمارے مشفق میاں فوق ایڈیٹر پنجہ فولاد تھے۔ جو کہ بعض اوقات ان ظہروں میں دیکھے جاتے تھے۔ اور جنھوں نے ۲۸ اگست کے پرچہ میں حضرت مسیح موعود کی آمد پر ایک لیڈر بعنوان "مرزا صاحب قادیانی کو جنون تو نہیں" لکھا۔ اس میں کیا شک نہیں۔ کہ اس مضمون میں ایک بڑی حد تک انہوں نے راستی اور انصاف کو مد نظر رکھ کر غلاف اور بلا تحقیق واقعات کو درج نہ کیا۔ بلکہ صحیح واقعات لکھے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے مجنون نہ ہونے پر جو تقریر حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے فرمائی تھی۔ اس کا خلاصہ بھی درج کیا۔ اور اپنی طرف سے بھی کچھ نظائر دیکر تقریر کی تائید کی۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ حق اور انصاف پروری کی داد ایک حد تک اس طرح سے بھی دی۔ کہ پیسہ اخبار جو برائے نام مولویوں کو اس لئے وقت دیتا ہے کہ وہ مرزا صاحب کی مخالفت اور عناد میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ اس کی اصلاح کی کوشش چند فقرات سے کی ہے جنکو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

> جس طرح سر سید مرحوم کے پیروؤں اور عام مسلمانوں کو ان کے بعض مذہبی عقاید میں اختلاف تھا۔ اور اب تک ہے اور جنکی مخالفت آج تک جاری ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کے بعض عقاید میں بھی عام مسلمانوں کو اختلاف ہے۔ اور بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ہونا چاہیئے۔ مگر "ولی را ولی می شناسد" کے اصول کے مطابق معترض کی شان اور اس کا علمی پایہ بھی کم سے کم فریق ثانی کے مقابلہ کا تو ہو۔ جس طرح بڑے آدمی چھوٹے اور کمینہ آدمیوں سے ہمکلام نہیں ہوتے۔ یا جس طرح معزز و موقر اخبارات پر اگر کوئی ذلیل اور کم درجہ کا اخبار حملہ کر دے۔ تو وہ ہرگز اُس کا جواب نہ دیویں گے۔ اسی طرح بعض شہرت کے طالب اور بے علم ہنید جاہلوں کو خوش کرنے کے لئے کسی بڑے آدمی کی مخالفت پر اگر کمر باندھ لیں تو ان کی ان بیہودہ باتوں سے کیا ہو سکتا ہے؟

> ۲۶ اگست کا روزانہ پیسہ اخبار لکھتا ہے "کہ خانقاہ شاہ محمد غوث میں ۱۲ اگست سے ہر روز رات کو مرزا صاحب قادیان کی تردید کے لئے کئی "مولوی صاحبان" کی علمی حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا۔ اگرچہ اخبار ان کے نام بھی شایع کر دیتا۔ کیا وہ لوگ رسول اللہ کو "سرول اللہ" اور صلے اللہ کو صلے اللہ کہتے اور رکاکی مذہب رکھتے۔ اور پرسیوں میں تلیوں کا کام کرتے یا کر چکے ہوں۔ "مولوی صاحبان" کے معزز نام ..... جانے کے قابل ہیں۔

لیکن معلوم ہے کہ کن وساوس اور خطرات نے ان کے قلب کو پکڑا جس کا نتیجہ ہے۔ ان کو آخر حصہ مضامین میں حضرت مرزا صاحب کی ذاتیات کا ذکر خصوصیت سے بلا تحقیق اصل واقعات کے اس طرح سے کرنا پڑا۔ جو ایک حقایق شناس اور دقیقہ رس انسان کی شان کے شایان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انہوں نے عوام کی طرف سے یہ بات لکھی ہے۔ کہ مرزا صاحب رات دن زنان خانہ میں مست اور عورتوں کے جھمگھٹوں میں خوش رہتے ہیں۔ اور مرزا صاحب نے کل مریدوں کو اپنی عورتیں ہمراہ لانے کی تاکید کی۔ اور بعض مرید غیر حاضر۔ لیکن ان کی عورتیں موجود ہیں۔ پھر لکھا ہے۔ کہ ان کے مرید کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب خاص مضمون کی طیاری کر رہے ہیں۔ یہ ریمارک میاں فوق کا ہے۔ جس پر ہمیں افسوس ہے۔ کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب کی جو تقریریں بذریعہ البدر والحکم ان کو پہنچتی ہیں۔ اور خود جو لکچر آپ کا انہوں نے لاہور میں دو مرتبہ سنا۔ ان کو دیکھکر یا سن کر یہ گمان ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے عزیز اوقات کا حصہ عورتوں میں گذارتے ہیں۔ اور کیا ہو عورتوں میں مست رہنے والے شخص کا یہ مقصد ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دین اسلام اور قرآن شریف کے زندہ مذہب اور زندہ کتاب ہونے کا مدعی ہو۔ اور عملاً اُسے ثابت کرکے دکھلا دے۔ اور دو لاکھ کے قریب انسان اس کے ہاتھ پر گناہ سے توبہ کرکے نفوس کا تزکیہ حاصل کرتا ہو۔ اس ریمارک پر اُن کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ عیسائی لوگ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس قسم کے ریمارک کرتے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ وہ وجوہات بالا کو مد نظر رکھکر ایک دور اندیش دل اور غور کن دماغ سے ایک صحیح نتیجہ نکالتے اور پھر جہاں اختلاف رائے لکھا تھا۔ اپنی بھی رائے لکھ دیتے۔ اور اگر عوام کا خیال ان کے نزدیک قابل قدر تھا۔ تو کم از کم اتنی کوشش ہی ضرور کرتے کہ لاہور کی مستورات جو جوق در جوق آتی ہیں۔ ان کو ہی روک دیا جاوے۔ یا نہیں

سے چند ایک کی شہادت سے کر لیتے خیال کی اصلاح کر لی جاتی۔ اور اس سے بڑھ کر ہمیں افسوس ان کے اس شعر پر ہے۔ ؎ بک گیا ہوں جنون مین کیا کیا کچھ۔ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔ جو کہ مضمون کے آخر مین ہے۔ اگرچہ اس شعر کے رقم کرنے سے اونہون نے فہیم لوگون کے نزدیک اس آرٹیکل کی وقعت کو کھو دیا ہے۔ اور اپنے عزیز اوقات کو بالکل ضایع کرنے کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ جس حالت میں تمام مضمون جنون کی بکواس ہوا۔ تو اس سے کوئی شخص مضمون نویس کی کسی مخالف یا موافق رائے کو وقعت نہیں دیسکتا۔ لیکن اسی مضمون میں چونکہ وہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تقریر پر یہ ریمارک کرتے مین "مگر کیا مخالفین مولوی صاحب کے جواب میں دیوانہ بکار خویش ہشیار نہیں کہہ سکتے" اس لئے ہم انہی سے پوچھتے ہین۔ کہ آپ جو مجنون بنے ہین تو کس ہوشیاری کو مد نظر رکھا ہے۔ اور کیا مرزا صاحب کو مجنون کہنے کا ہی تو یہ نتیجہ نہیں کہ خود کو مجنون لکھدیا! اور ہم امید کرتے ہین۔ کہ آیندہ ریمارکون مین وہ اس نصیحت کو یاد رکھین گے۔ جو کہ لاہور میں حضرت مرزا صاحب نے وسعت اخلاق اور اختلاف مذاہب پر خود کھڑے ہوکر کی تھی۔ کیا لیڈر کے عنوان میں جس ٹھوکر کا ذکر یون کیا ہے۔ ؎ افتادگی میں ہی مجھے معراج ہے نصیب۔ ٹھوکر بھی کہائی ہے تو محبت کی راہ مین۔ وہی ٹھوکر خود تو نہیں کہائی۔ کاش کہ وہی ہو۔

مسلمان ہمعصرون سے ضروری خطاب

ہمیں اپنے بعض اہل اسلام ہمعصرون پر کمال افسوس ہے کہ وہ صرف اخبار کی اشاعت پر برا اثر پڑتا ہوا دیکھہ کر یا چند ایک متمول اور ذی وجاہت لوگون کی ناراضگی کو مد نظر رکھہ کر عمداً اظہار حق سے پہلو تہی کرتے ہین۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ غیر از اسلام لوگون کے حالات اور تقریرین تو وہ انشراح صدر سے لکھین لیکن حضرت مرزا صاحب کے صحیح حالات اور آپ کی تقریرون کو درج کرتے وقت ان کو موت کا سامنا ہو غضب خدا کا کہ مس اینی بسنت باوجود بت پرست ہونے کے اگر اسلام پر لکچر دے۔ یا ایک عیسائی انگریز ولایت یا امریکہ سے آیا ہوا اسلام پر تقریر کرے۔ تو اسے فخر سے اخبارون میں لکھا جاوے۔ اور ترجمہ در ترجمہ ہو کر ان کی اشاعت ہو۔ لیکن جب ایک شخص جو فدائے اسلام ہے اور کیا بہ لحاظ اپنی لیاقت کے۔ کیا بہ لحاظ وجاہت کے کیا بہ لحاظ شہرت کے اسلام کی تائید مین تصانیف کرے۔ تقریرین کرے۔ مخالف مخالفین مذاہب کو دعوت دے تو اس کے کلام سے نفرت کی جاوے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ دعوے کو چھوڑ کر کیا حضرت مرزا صاحب کی تصنیفون اور تقریرون میں کوئی بھی بات اس قابل نہیں ہوتی کہ جس کو تم لوگ اسلام کی طرف سے فخر کے طور پر دوسرے مذاہب کے آگے پیش کرو۔ اس زمانہ میں یہ بھی ایک ظلم عظیم ہے۔ جو کہ اہل اسلام کے قومی اخبارون کے ایڈیٹرون کے ہاتھ سے ہو رہا ہے۔ اور ہم جانتے ہین کہ یہ صرف ایک مشرکانہ خیال ہے۔ جس نے ان اسلام کے نام لیوا ایڈیٹرون کو اس بابرکت کام سے روکا ہوا ہے۔ ان کے دماغ میں یہ ہے کہ چونکہ ہمارے خریدارون کا کثیر حصہ مرزا صاحب کا مخالف ہے۔ اس لئے اگر ہم ان کی کسی بات کی تائید کرین گے۔ یا ان کے مضامین درج اخبار ہونگے۔ تو لوگ مرزائی خیال کر کے اخبار کی خریداری سے دست بردار ہون گے۔ حالانکہ آج اگر ان کو معلوم ہو۔ کہ ہماری اخبار کے خریدارون کا بڑا حصہ مرزائی ہے۔ تو یہ زر پرست قوم آج ہی اپنا رخ بدلدے۔ یہ لوگ اور دوسرے ان کے ہم خیال بالکل یخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ کے مصداق ہین کہ وہ لوگون سے ایسے ڈرتے ہین۔ جیسے کہ اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ بلکہ خدا سے بھی زیادہ ان کو تو لوگون کا ڈر ہے۔ کاشکہ ان کو خدا پر ایمان ہوتا اور وہ اُسے ادنیٰ قدرتون کا صاحب خیال کرتے جن کا وہ واقعی صاحب ہے۔ کہ اگر ہم اظہار حق سے اپنے مولا کریم کو خوش کرین گے۔ تو وہ ہر حال مین ہمارا حافظ و ناصر ہوگا۔ اور ان کو علم ہوتا۔ کہ اللہ تعالےٰ محسنین کا اجر ضایع نہیں کرتا۔ تو وہ اس جرم کے مرتکب ہرگز نہ ہوتے۔ اور یہی وہ ایمان ہے۔ جس کی روح دلون مین نفخ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہین۔ لیکن جہانتک ہمارا خیال ہے وہ وقت بھی آنیوالا ہے۔ جبکہ ان لوگون کو طوعاً و کرہاً وہی بات کرنی پڑیگی۔ جو کہ ہم اب چاہتے ہین۔ اور ہم اُمید کرتے ہین۔ کہ جن ایڈیٹر صاحبان کو ہماری اس رائے سے اتفاق ہے۔ وہ ضرور ہماری تائید میں قلم اوٹھائیں گے۔ اور یاد رہے۔ کہ جس مسلک پر ہم نے ان کو خطاب کیا ہے۔ اس کے اختیار کرنے کے لئے یہ ضروری نہین ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے مرید ہی ثابت ہون بلکہ فرائض منصبی کی تکمیل اور وسعت اخلاق کا سبق ہے۔

لاہور مین دو جمعے

اس قیام مین دو جمعے ہوئے جن مین سے اول جمعہ حضرت مولٰنا مولوی عبدالکریم صاحب نے اور دوسرا جمعہ حضرت حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب نے پڑہایا۔ ۲ ستمبر کو جمعہ کی نماز طیار تھی۔ کہ اتنے میں یہ روح افزا بشارۃ پونچی کہ خود حضرت مسیح موعود تشریف لانے والے ہین۔ تہوڑی سی انتظار کے بعد حضور علیہ السلام رونق افروز ہوئے حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب نے سورہ انا اعطینک الکوثر کی تفسیر خطبہ مین فرمائی۔ بعد ادائگی جمعہ حضرت اقدس بر حسب درخواست خدام ایک کرسی پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور پنجابی زبان میں تقریر فرمائی۔ جس میں حضار مجلس کو موت سے خوف اور آئیندہ کی فکر گناہ سے توبہ اللہ تعالےٰ کی صفت غفاریت اور رحیمیت پر وعظ فرمایا جسے ہم انشاء اللہ دوسرے موقعہ پر ہدیہ ناظرین کرین گے۔

احمدی جماعت کے محترم اور مکرم حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی اس جمعہ مین شریک تھے ان آخری ایام میں آپ بھی تشریف لے آئے تھے۔

(باقی آئیندہ)

قادیان اور سلسلہ احمدیہ کی خبرین

—— ۵ ستمبر کو قادیان میں عمدہ بارش ہوگئی ہے۔ اگرچہ وہ کافی نہیں کہی جاتی۔

—— حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب حسب الارشاد حضرۃ اقدس ایک ہفتہ سے زیادہ ہوا کہ گورداسپور تشریف لیگئے۔ آپکی عدم موجودگی میں چھوٹا لڑکا عبدالقیوم سخت بیمار ہوگیا۔ اس وجہ اپنے اہل وعیال کو اپنے وہین طلب کر لیا ہے

—— سنا گیا ہے۔ کہ خود حکیم نورالدین صاحب گورداسپور میں علیل ہوگئے۔ مگر اب آرام ہے

—— حضرت مولانا عبدالکریم صاحب لاہور سے سیالکوٹ تشریف لیگئے

—— مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی جلسہ لاہور کے اختتام کے بعد سے قادیان میں مقیم ہین۔ اور ایسے وقت میں ان کی موجودگی غنیمت ہے

وفات۔ سید میر گلشاہ صاحب احمدی جو سید حیات علی شاہ صاحب احمدی کے برادر عزیز تھے۔ افسوس کہ ۱۹ اگست کو بعارضہ دق وسل فوت ہوگئے۔ ان کے بہائی حیات علی شاہ صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست احمدی جماعت سے کرتے ہین۔ مرحوم ایک جوشیلا احمدی نوجوان تہا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

—— ۱۶ ستمبر کو قادیان میں ایک غیر احمدی نوجوان ۲ گہنٹہ کے اندر اندر بیمار ہوکر مر گیا۔ باہر سے اچھا بہلا آیا تہا چہاتی سے خون آیا۔ یہی موت کا باعث ہے۔

—— مقدمہ گورداسپور مین صفائی کے گواہ حضرۃ اقدس کیطرف سے لے جارہے ہین۔ شیخ یعقوب علی صاحب کے مقدمہ میں یکم اکتوبر کو حکم سنایا جاویگا۔ —— قادیان مین ایک ساتن دہرم سبھا زیر اہتمام پنڈت شام لال صاحب قایم ہوئی ہے۔ سنا گیا ہے کہ آریہ مخالفت پر آمادہ ہین۔ مگر امید ہے کہ حریف مخالفت کی پرواہ نہ کرین گے۔ —— لاہور میں اپنے خدام مہمانون کی تکالیف محسوس کر کے سنا گیا۔ کہ حضرت اقدس کا ارادہ سیالکوٹ تشریف لے جانے کا سردست ملتوی ہے مگر سیالکوٹ کی سابق بااخلاص جماعت ... آپکی

رجسٹرڈ ایل ۲۰۹۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

آئینہ ہے رب صمد کا
عکس ہے بدرخ محمد کا

فیض ہے احمد کا

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اے جہاں منتظر خوش باش کہ دین بستاں
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

قیمت سالانہ ۔/عہ

جلد ۱
بابت ۸-۱۶-۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء
نمبر ۳۴-۳۵-۳۶

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کر لے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
از ملائک و از خبرہای معاد
معجزات و بحق اندور است
ہم ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
بادۂ عرفان ما از جام اوست
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
وصل دلدار ازل بی او محال
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مورد لعن خداست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

اندرین دین آمدہ از مادریم
آن رسول کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود
اقتدائی قول او در جان ماست
آنچہ از حضرت احدیت آمدست
معجزات انبیاء سابقین
یکقدم دوری ازان روشن کتاب

ہم بدین از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش بدست ما مدام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جا می بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بیعت

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ✦

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ دسمبر ۱۹۰۳ء تک ۱۴ سال گذرے ہیں۔ جبکہ البدر کے ساتھ اس چار دہم سالگی یادگار میں ہم آپکی فتح و نصرت کا زمانہ قادر خدا سے چاہتے ہیں

ضروری التماس

اس سے پیوستہ اشاعت مین جو ضمیمہ البدر کے ہمراہ شایع کیا گیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ ناظرین با تمکین اس پر پوری عملی توجہ اور غور سے کام لیوین گے۔ کیونکہ میں نے اس مین کسی قسم کی تصنع سے کام لینا ہرگز پسند نہیں کیا ہے۔ اگرچہ بعض دوستوں نے یہ صلاح دی تھی۔ کہ تجویز الف کے دوسرے نقرہ کو کاٹ دیا جاوے۔ اس سے لوگوں میں بدظنی ہوگی۔ مگر میں نے بدین خیال کہ ہماری معاملات ایک دوسرے کے ساتھ تقوے کے اصول پر مبنی ہونے چاہئیں۔ اور اس شرط کا درج کرنا از روئے حسن معاملگی کے تقوے کے اقرب معلوم ہوتا ہے۔ اُسے درج کر دیا۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ اور انسانی ارادہ کے ساتھ جب تک الٰہی ارادہ بھی نہ ہو۔ تب تک انسانی ارادہ ہیچ ہے۔ پس اگر آج ہم بڑے بڑے دل خوش کن وعدے دیکر کل ان میں سے ایک بھی ایفا نہ کر سکیں۔ تو وہ ذلت جو ہمیں عدم ایفائے عہد سے عند اللہ ہوگی۔ اس عزت سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔ جو یہاں چند مصنوعی وجاہت اور عزت کو پسند کرنیوالے بعض اشخاص کی نظروں میں حاصل ہو سکتی ہے اور مجھے یقین ہے۔ کہ اگر میرے گرامی قدر۔ مخدوم۔ مکرم اور دوست اپنی پوری ہمت اور کوشش سے ان تدابیر کو اخلاص اور صدق کے ساتھ عملی طور پر کام مین لاوین گے۔ تو اللہ تعالےٰ جس کا نام رحیم ہے۔ اور جو انسان کی برمحل کوشش و محنت کو وہ ضایع نہیں کرتا۔ بلکہ اس پر ثمرات حسنہ مرتب کرتا ہے۔ ان کو بھی اجر عظیم عطا کریگا۔ وہ خدا تعالےٰ جو کہ بے شمار قدرتوں کا صاحب ہو اور اس کے آگے کوئی بھی بات انہونی نہیں ہے۔ اور جسے اسی طرح ماننے کی تاکید ہمارا پاک امام کرتا ہے۔ اسی پر حسن ظن اور ہر ایک قسم کا بھروسہ کرکے ہم سب کچھ لکھ رہے ہیں۔ اور یہی ایمان ایک گھڑی کے لئے بھی یہ خیال دل و دماغ میں جمنے نہیں دیتا۔ کہ ان عارضی ابتلاؤں کا نشانہ اپنی خدمات کو دیکھ کر کسی طرح سے دل شکستہ ہو جاویں۔ بلکہ ابتلا جیسے کہ ایک مومن کے لئے ترقی درجات اور ایمان کی تکمیل کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اور وہ صرف سالک کی تربیت کے لئے وارد ہوتے ہیں۔ ایسا ہمارا بھی یہی خیال ہے۔ کہ جو کچھ صورتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ دراصل یہ تمام اسی لئے ہیں۔ کہ ان میں اللہ تعالےٰ کے دست قدرت کے کرشمے مطالعہ کرکے ہم اپنے ایمان میں ترقی کر سکیں۔ ہماری کمزوریاں اور ضعف اور عجز و ناتوانی ہم پر منکشف ہو کر اس امر کا سبق دیں۔ کہ ہم ہر ایک قسم کی قوت اور توانائی اپنے مولا کریم رب اور رحیم سے طلب کریں۔ سو دلوں کو ہمدردی اور اعانت پر مائل کرنیوالی وہی ذات پاک ہے۔

رسید زر ۱۵ اگست لغایت ۲۴ ستمبر ۰۴ء

بابو حمید علی صاحب	عصہ	محمد صادق صاحب لڈراون	عصہ
اللہ بخش صاحب گولاواہ	چہ	مولوی محمد اکبر علی صاحب دانہ زیدکا	عصہ
شیخ فتح حسین صاحب مدانداوی ور نو قلعہ		کرم الٰہی صاحب تتوکے	عصہ
حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ	عصہ	غلام محمد صاحب سرہی نگر	
غلام حیدر صاحب گوجک	عصہ	منشی محمود حسن صاحب	عصہ
سید احمد حسین صاحب ڈسکہ	عصہ	میر اکبر خان صاحب موتی	عصہ
حکیم سرفراز خان صاحب لب گڈہ	عصہ	عبداللہ صاحب الہمد	عصہ
احمد حسین صاحب فریدآبادی	عصہ	مفتی فضل احمد صاحب جموں	عصہ
چودھری عطا محمد خان صاحب بہلیانو	چہ	منشی نارائن سنگھ بدالآباد	عصہ
سید مبارک علی صاحب موزنگ	عہ	چراغ شاہ صاحب سیالکوٹ	عصہ
مولوی محمد صاحب مزنگ	عہ	محمد ابراہیم صاحب لاہور	عصہ
خفیر اللہ صاحب قصور	عصہ	غلام محمد صاحب سیالکوٹ	عہ
مولا بخش صاحب فریدکوٹ	عصہ	محمد حیات صاحب عدن کالم	عصہ
چراغ دین صاحب پٹواری بجوال	عصہ	بابو عبدالرحمان صاحب	عصہ
اخوند محمد رضا خان صاحب کمال ڈیرہ	عصہ	سردار شاہ صاحب دانہ	عصہ
محمد امام الدین صاحب سیالکوٹ	عصہ	سید صادق حسین صاحب اٹاوہ	عہ
منشی صاحب دین صاحب لاہور	عہ		

اخبار وطن

چونکہ سلطان کا یہ ایک قومی اخبار ہے۔ اور جو دارالسلطنت پنجاب سے شایع ہوتا ہے۔ اور اہل اسلام کے متعلق جو خبر ہو۔ اس کی اشاعت میں بڑا پارٹ لیتا ہے۔ اس لئے ہمیں اون وجوہات کے سننے کی بڑی انتظار ہے۔ جن پر اس اخبار نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے لاہور میں نزول و قیام اور لکچر وغیرہ پر کسی قسم کا نوٹس نہیں لیا۔ اور نہ اس کے متعلق کسی قسم کی خبر اپنے ناظرین کو دی۔ حالانکہ مرزا صاحب کا تعلق بہ حیثیت اپنے دعاوی کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کے۔ اور بہ لحاظ (دینی) علمیت و شہرۃ کے۔ اور بہ لحاظ وجاہت کے بھی اہل اسلام کے ساتھ بہت کچھ خصوصیت سے وابستہ ہے۔ پھر نہ معلوم کہ اس قدر عظیم الشان خبر کو جو کہ آپ کے نزول سے لاہور میں پیسہ اور ہندوؤں کے اخباروں نے بھی اسے لیا۔ اور پبلک کو آگاہی دی۔ وطن نے کیوں سکوت اختیار کیا۔

مقدمہ۔ مقدمات کی کل کارروائی ختم ہو گئی ہے اور یکم اکتوبر آئندہ پیشی مقرر ہوئی ہے۔

مظہر الغرائب

اہل شیعہ کے رد میں عمدہ کتاب ہے۔ جسے محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی نے تصنیف کیا ہے۔ ایک کتاب تنویر البیان شیعہ صاحبان کی طرف سے جو کہ کسی کتاب خلاصۃ المنہج مطبوعہ ایران کا ترجمہ ہے۔ اکبرآباد میں شایع ہوئی ہے۔ جسمیں عجیب و غریب مضامین مخالف نصوص قرآنیہ و احادیث نبویہ درج ہیں۔ اور بے معنے و مطلب کی تاویلات کی گئی ہیں اس کتاب کا رد مصنف نے بہت معقول اور منقول پیرایہ میں کیا ہے۔ اور خود شیعوں کی مستند اور مسلمہ اقوال سے ان کا صراط مستقیم سے دور ہونا دکھلا دیا ہے۔ اُردو زبان میں ۱۵۰ سے کچھ زائد صفحہ کی کتاب $\frac{20 \times 26}{8}$ کا غذ پر ہے۔ چھاپہ بہت عمدہ ہے۔ جن لوگوں کو شیعہ مذہب کی حقیقت اور ان کے اقوال وغیرہ انکے مذہب کی تائید میں اور ان کی تردید معقول و منقول دیکھنی ہو۔ ان کے لئے یہ مختصر مجموعہ بہت کارآمد ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ کتاب پر قیمت درج نہیں ہے۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہئیں۔ تو مطبع اکبری آگرہ سے خط و کتابت کریں

مشرف باسلام۔ ۱۶ ستمبر کو آگرہ میں ایک برہمن سندرداس نامی مشرف باسلام ہوا۔ قاہرہ میں چند انگریز اور ایک یورپین لیڈی نے اسلام اختیار کیا۔

طاعون۔ علی گڑھ میں نمودار ہو گیا ہے۔

ولادت۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب قادیانی کے ہاں مورخہ ۱۱ ستمبر ۰۴ء کو بروز شنبہ بعد از نماز مغرب ایک فرزند ارجمند تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مولود کی عمر اپنی اطاعت میں دراز کرے اور دین اسلام کا سچا خادم ہو۔ آمین

مقدمات۔ یکم اکتوبر کو عدالت نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ اور آئندہ پیشی ۴ اکتوبر مقرر ہوئی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۲ اگست ۱۹۰۳ء احاطہ میاں چراغدین و سراجدین و معراجدین رئیسان لاہور

ظہر کیوقت حضرت اقدس تشریف لائے۔ اور نماز با
جماعت ادا کرنے کے بعد احباب کی درخواست پر آپ ایک کرسی پر
رونق افروز ہوئے۔ میاں فیروزالدین صاحب نے آگے بڑھ کر
نیاز حاصل کی۔ حضرت اقدس نے چند نصائح فرماتے ہوئے
تقریر کا سلسلہ یوں شروع کیا۔

گناہ سے بچنے کا ذریعہ خوف ہے

دیکھو یاد رکھنے کا مقام ہے۔ کہ بیعت کے چند الفاظ
جو زبان سے کہتے ہو۔ کہ میں گناہ سے پرہیز
کرونگا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ
صرف انکی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے۔ بلکہ خدا کے نزدیک
تمہاری اس وقت قدر ہوگی۔ جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا کا
خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی۔ اور جب گھر میں گئے۔ تو وہی
برے خیالات اور حالات رہے۔ تو اس سے کیا فائدہ۔ یقینا
مان لو۔ کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی
اگر یہ نہیں ہے۔ تو ہرگز ممکن نہیں۔ کہ انسان ان سب گناہوں
سے بچ سکے۔ جو کہ اسے مصری پر چونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے
ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شے ہے۔ کہ حیوانات کو بھی جو
جب ہو۔ تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلی جو کہ
دودھ کی بڑی حریص ہے۔ جب اسے معلوم ہو۔ کہ اس کے
نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے۔ یا پرندوں کو جب علم ہو
کہ اگر یہ دانہ کھایا۔ تو جال میں پھنسے۔ اور موت آئی۔ تو وہ
اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ
صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے
ہوئے پرہیز کرتے ہیں۔ تو انسان جو عقلمند ہے اسے کسقدر
خوف اور پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے۔ کہ جس
موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر وہ جرم کی
جرأت ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو
جانے کو کہا جاوے۔ تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا۔ حتی کہ
اگر حکام بھی حکم دیویں۔ تو بہت ترساں اور لرزاں جاوے گا
اور دل پر یہ ڈر غالب ہوگا۔ کہ کہیں مجھکو بھی طاعون نہ ہو جاوے
اور وہ کوشش کرے گا۔ کہ متوفی مقام کو جلد چھوڑ کر وہاں سے
بھاگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دل

میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اسکے
لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جسقدر خدا کی معرفت زیادہ ہو
ہوگی۔ اسیقدر خوف زیادہ ہوگا۔ من کہ عارف تر است ترساں
تر۔ اس امر میں اصل معرفت ہے۔ اور اس کا نتیجہ خوف ہے
معرفت ایک ایسی شے ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان
ادنے ادنے کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پسو اور بچھو
کی جب معرفت ہوتی ہے۔ تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش
کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے۔ کہ خدا جو قادر مطلق ہے اور علیم
اور بصیر ہے۔ اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے اس کے
احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اسقدر جرأت کرتا ہے۔ اگر تو
سوچ کر دیکھوگے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ معرفت نہیں۔
بہت ہیں۔ کہ زبان سے تو خدا کا اقرار کرتے ہیں لیکن
اگر ٹٹول کر دیکھو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ان کے اندر دہریت ہے
کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں۔ تو خدا
کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے
یہ بات بہت ضروری ہے۔ کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ
سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل
نہیں ہو سکتا۔ وہ اسیوقت حاصل ہوگا۔ جبکہ یہ علم ہو
کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے
بچنے کے لئے جہاں دعا کرو۔ وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو
ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں
شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے۔ ان کو ترک کرو۔
اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔ اور خوب جان لو کہ
ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی
ہیں۔ جب تک خدا کی مدد ساتھ نہ ہو۔ ہرگز رہائی نہیں ہوتی
نماز جو کہ پانچوقت ادا کیجاتی ہے۔ اس میں بھی
یہی ارشاد ہے۔ کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے
اسے محفوظ نہ رکھیگا۔ تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی
نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کیطور
پر ادا کر لینے کے۔ ہرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے۔ جسے
دل بھی محسوس کرے۔ کہ روح پگھل کر خوفناک حالت
میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔ جہانتک طاقت ہے
وہاں تک وقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور
تضرع سے دعا مانگے۔ کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس
میں ہیں۔ وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی
ہے۔ اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو
دیکھے گا۔ کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا
ہے۔ اور نفس امارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے شیر
اژدہا میں ایک سم قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امارہ
میں بھی سم قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اسے پیدا کیا
اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔

کبھی یہ دعویٰ مت کرو۔ کہ میں پاک صاف ہو چکا
جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَلَا
تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ۔ کہ تم اپنے آپ کو مزکّے مت
کہو۔ وہ خود جانتا ہے۔ کہ تم میں سے متقی کون ہے
جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ تو خدا اس کا
متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ماں بچے کو
گود میں پرورش کرتی ہے۔ اسی طرح وہ خدا کی گود
میں پرورش پاتا ہے۔ اور یہی حالت ہے کہ خدا
کا نور اس کے دل پر گر کر کل دنیاوی اثروں کو جلا
دیتا ہے۔ اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس
کرتا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں بھی اسے ہرگز
مطمئن نہ ہونا چاہیئے۔ کہ اب یہ طاقت مجھ میں مستقل
طور پر پیدا ہو گئی ہے۔ اور کبھی ضائع نہ ہوگی۔ جیسے
دیوار پر دھوپ ہو۔ تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے
کہ یہ ہمیشہ ایسی ہی روشن رہیگی۔ اسی پر لوگوں نے
ایک مثال لکھی ہے۔ کہ دیوار جب دھوپ سے روشن ہوا
ہوئی۔ تو اس نے آفتاب کو کہا۔ کہ میں بھی تیری طرح روشن
آفتاب نے کہا۔ کہ رات کو جب میں نہ ہونگا۔ تو پھر تو کہاں سے
روشنی لیگی۔ اسی طرح انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ
بھی مستقل نہیں ہوتی۔ بلکہ عارضی ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ اسکے
اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہے۔ انبیاء جو
استغفار کرتے ہیں۔ اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ وہ
ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے
کہ نور کی جو چادر ہمیں عطا کی گئی ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ چھین جاوے
نادان لوگ لاعلمی کی وجہ سے یہ کہتے اور فخر کرتے ہیں۔ کہ
مسیح استغفار نہ کرتا تھا۔ حالانکہ یہ بات کسی قسم کے ناز کی نہیں۔ بلکہ
رونے اور افسوس کرنے کی ہے۔ کہ اگر وہ استغفار نہ کرتا تھا
تو گویا اس نور سے بالکل محروم تھا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں
کو عطا کیا کرتا ہے۔ کوئی نبی جسقدر زیادہ استغفار کرنے والا
ثابت ہوگا۔ اسیقدر اس کا درجہ بڑا اور بلند ہوگا۔ لیکن جس
کو یہ حالت حاصل نہیں۔ تو وہ خطرہ نہیں ہے۔ اور ممکن ہے
کہ کسی وقت اس سے وہ چادر حفاظت کی چھین لی جاوے
کیونکہ نبیوں کو بھی وہ مستعار طور پر ملتی ہے۔ اور وہ پھر استغفار
کے ذریعہ اسے مدامی طور پر رکھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اصل
انوار تو اللہ تعالےٰ کے پاس ہیں۔ اور نبی ہو یا کوئی اور سب
خدا سے انہیں حاصل کرتے ہیں۔ سچے نبی کی یہی علامت ہے۔ کہ وہ
اس روشنی کی حفاظت بذریعہ استغفار کے کرے۔ استغفار
کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ موجودہ نور جو خدا سے حاصل ہوا
ہے وہ محفوظ رہے۔ اور زیادہ اور ملے۔ اسی کی تحصیل کے
لئے پنجگانہ نماز بھی ہے۔ تاکہ ہر روز دل کھول کھول کر اس
روشنی کو خدا سے مانگیں۔ جسے بصیرت ہے۔ وہ جانتا

کہ نماز ایک معراج ہے۔ اور وہ نماز ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دُعا ہے۔ جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔ وہ لوگ بہت بے وقوف ہیں جو دوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے۔ میرے پاس اکثر خطوط آتے ہیں۔ مگر ان میں یہی لکھا ہوتا ہے کہ میرے املاک کے لئے یا اولاد کے لئے دُعا ہو۔ فلاں مقدمہ ہے۔ یا فلاں مرض ہے۔ وہ اچھا ہو جاوے لیکن مشکل سے کوئی خط ایسا ہوتا ہے۔ جس میں ایمان یا ان تاریکیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست کی گئی ہو۔ بعض خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ اگر مجھے پانسو روپیہ ملجاوے۔ تو میں بیعت کروں۔ بے وقوفوں کو اتنا خیال نہیں۔ کہ جن باتوں کو ہم چھڑانا چاہتے ہیں۔ وہی ہم سے طلب کیجاتی ہیں۔ اسی لئے میں اکثر لوگوں کی بیعت سے خوف کرتا ہوں۔ کیونکہ سچی بیعت کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ بعض تو ظاہری شروط لگاتے ہیں جیسے کہ اوپر ذکر ہوا۔ اور بعض لوگ بعد بیعت کے ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں۔ جیسے کسی کا لڑکا مر گیا۔ تو شکایت کرتا ہے۔ میں نے بیعت کی تھی۔ یہ صدمہ مجھے کیوں ہوا۔ اس نادان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود کہ پیغمبر تھے۔ مگر آپ کے گیارہ لڑکے فوت ہوگئے۔ اور کبھی شکایت نہ کی۔ کہ خداوندا تو نے تو مجھے پیغمبر بنایا تھا۔ میرے بچے کیوں مار دئے۔ غرضیکہ یاد رکھو کہ دین کو دنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے۔ اور بیعت اس نیت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ کہ میں بادشاہ ہی بن جاؤں گا۔ یا ایسی کیمیا حاصل ہو جاویگی۔ کہ گھر بیٹھے روپیہ بنتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو اس لئے مامور کیا ہے۔ کہ ان باتوں سے لوگوں کو چھڑا دیویں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خدا کی طرف آتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر ایک دُکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں۔ تو خدا ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کہتے ہیں۔ کہ میں بوڑھا ہوگیا۔ لیکن کبھی نہیں دیکھا۔ کہ صالح آدمی کی اولاد ضائع ہوئی ہو۔ خدا تعالیٰ خود اس کا متکفل ہوتا ہے۔ لیکن ابتدا میں ابتلا کا آنا ضروری ہے۔ تاکہ کھوٹے اور کھرے کی شناخت ہو جاوے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

دوسرے ابتلا اس لئے ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھلاوے۔ کہ جو ہماری طرف آنے والے ہیں۔ وہ کیسے مستقل مزاج اور وفاکش ہوتے ہیں۔ کہ مار پر مار کھاتے ہیں۔ لیکن منہ نہیں پھیرتے۔ اور جب وہ ثابت قدم نکل آتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ان سے وہی سنت برتتا ہے۔ جو کہ منعم علیہ گروہ سے برتنی چاہیئے۔

ابتلا ضرور ہے اور خدا ظالم نہیں

خدا سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دل سے اس کا ہو۔ پھر دیکھے۔ کہ آیا مخلص کی دست گیری اور کفالت اس کی خولی ہے کہ نہیں۔ لیکن جو اسے آزماتا ہے۔ وہ خود آزمایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اسلام لایا بعد ازاں اندھا ہوگیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اسلام قبول کرنے سے یہ آفت مجھ پر آئی ہے۔ اس لئے کافر ہوگیا۔ آنحضرت نے اسے بہت سمجھایا۔ لیکن نہ مانا۔ حالانکہ اگر وہ مسلمان رہتا تو خدا تو اس بات پر قادر تھا۔ کہ اسے دوبارہ بینائی بخشدیتا لیکن کافر ہوکر دنیا سے تو اندھا تھا۔ دین سے بھی اندھا بن گیا۔ مجھے فکر ہے۔ کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو کہ خدا کو آزماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ خود آزمائے جاویں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو مجھ پر ایمان لاوے اول وہ مصائب کے لئے طیار رہے۔ مگر یہ سب کچھ اوائل میں ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر فضل کر دیتا ہے۔ کیونکہ مومن کے لئے دو حالتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ جب ایمان لاتا ہے۔ تو مصائب کا ایک دوزخ اس کے لئے طیار کیا جاتا ہے۔ جس میں اسے کچھ عرصہ رہنا پڑتا ہے۔ اور اس کے صبر اور استقلال کا امتحان کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس میں ثابت قدمی دکھاتا ہے۔ تو دوسری حالت یہ ہے۔ کہ اس دوزخ کو جنت سے بدلدیا جاتا ہے۔ جیسے کہ بخاری میں حدیث ہے۔ کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ سے یہاں تک قرب حاصل کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی آنکھ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اُسکے پاؤں ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ من عادلی ولیا فاذنتہ للحرب۔ کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے۔ وہ جنگ کے لئے طیار ہو جاوے۔ اس قدر غیرت خدا کو اپنے بندے کے لئے ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ مجھے کسی شے میں اس قدر تردد نہیں ہوتا۔ جس قدر کہ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے۔ اور اسی لئے وہ کئی دفعہ بیمار ہوتا ہے۔ اور پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اُسکی جان لینا چاہتا ہے مگر پھر اُسے مہلت دیدیتا ہے۔ کہ اور کچھ عرصہ دنیا میں رہ لیوے۔

❀ ❀ ❀

جماعت کو اصلاح اخلاق کی ضرورت ہے

اس جماعت کو طیار کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ زبان۔ کان۔ آنکھ۔ اور ہر ایک عضو میں تقوےٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے۔ کہ اگر کوئی گالی دے۔ تو دوسرا چپ کر رہے۔ اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے۔ کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے۔ اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی بدگوئی کرے۔ تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں۔ ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی۔ تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں۔ ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کروگے۔ تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتت اعدا ہی نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگ خود ہی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔

اصلاح کے لحاظ سے خلق اور خلق میں فرق

یہ سچ ہے۔ کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے کل یعمل علی شاکلہ۔ بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں۔ تو دوسرے قسم میں کمزور۔ اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے۔ تو دوسرے کا بُرا۔ لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اصلاح ناممکن ہے۔ خلق سے ہماری مراد شیریں کلامی ہی نہیں۔ بلکہ خَلق اور خُلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ وغیرہ جسقدر اعضاء ظاہری ہیں۔ جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے یہ سب خَلق کہلاتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر باطنی قوے کا نام خُلق ہے۔ مثلاً عقل۔ فہم۔ شجاعت عفت۔ صبر۔ وغیرہ اس قسم کے جسقدر قوے سرشت میں

ہوتے ہیں۔ وہ سب اسی میں داخل ہیں۔ اور خُلق کو خلق پر اس لئے ترجیح ہے۔ کہ خلق یعنے ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابل علاج ہوتا ہے مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے۔ تو اس کو بڑا نہیں کر سکتا۔ لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو۔ تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ ذکر کرتے ہیں کہ افلاطون کو علم فراست میں بہت دخل تھا۔ اور اس نے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔ جسے حکم تھا۔ کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آوے۔ تو اول اس کا حلیہ بیان کرو۔ اس حلیہ کے ذریعہ وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کر کے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا۔ تو ملاقات کرتا۔ ورنہ رد کر دیتا ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا۔ دربان نے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سن کر افلاطون نے ملاقات کا انکار کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہلا کر بھیجا۔ کہ افلاطون سے کہہ دو۔ کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے۔ بالکل درست ہے۔ مگر میں نے قوت مجاہدہ سے اپنے اخلاق کی اصلاح کر لی ہے۔ اس پر کو افلاطون نے ملاقات کی اجازت دیدی پس خلق ایسی شے ہے۔ جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اگر تبدیلی نہ ہو سکتی۔ تو یہ ظلم تھا۔ لیکن دعا اور عمل سے کام لوگے۔ تب اس تبدیلی پر قادر ہو سکو گے عمل اس طرح سے۔ کہ اگر کوئی شخص ممسک ہے تو وہ قدرے قدرے خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور نفس پر جبر کرے۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد نفس میں ایک تغیر عظیم دیکھ لیگا۔ اور اس کی عادت امساک کی دور ہو جاویگی۔ اخلاق کی کمزوری بھی ایک دیوار ہے جو خدا اور بندے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے

مذہب سے غرض وحدت جمہوری ہے اور نماز وغیرہ کے اسرار

اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے۔ کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے۔ کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدۃ جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جاویں یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں۔ تا کہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے۔ اور آپس میں ملکر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے۔ کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے۔ وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے انہیں قوت دیوے حتے کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالےٰ نے کی ہے۔ کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچوں وقت نمازوں کو باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کریں۔ تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں۔ اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شے ہے۔ کیونکہ اس سے انس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ حتےٰ کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو۔ تو تعارف کی وجہ سے دونوں میں انس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شے ہوتا ہے۔ وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔ پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں۔ کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاوینگے۔ پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی۔ کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تا کہ تعارف اور انس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا۔ کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے۔ کہ آپس میں الفت اور انس ترقی پکڑے۔ افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے۔ دنیوی حکام کی طرف سے جو احکام پیش ہوتے ہیں۔ ان میں تو انسان ہمیشہ کے لئے ڈھیلا ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلی روگردانی کبھی ممکن ہی نہیں۔ کونسا ایسا مسلمان ہے۔ جو کہ اکثر عیدین میں بھی نماز نہ ادا کرتا ہو۔ بس ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے۔ کہ ایک کے انوار دوسرے میں اثر کر کے انہیں قوت بخشیں۔

اصلاح نفس و اخلاق کا بڑا ذریعہ اور اخلاص کی ضرورت

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالےٰ اشارہ فرماتا ہے کہ کونوا مع الصادقین۔ یعنے تم خدا کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ تا کہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے تجویز کیا۔ کہ ایک ہی ہو جو کہ جماعت بنا دے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے۔ کہ دعا کے ذریعہ سے خدا کی پاک محبت حاصل کی جاوے ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے۔ اور ایسی حالت میسر ہو کہ جسقدر اندرونی آلودگیاں ہیں۔ ان سب سے تو الگ ہو کر ...... ایک مصفا قطرہ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسر نہ ہوگی۔ تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔ لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے۔ اور اسی لئے والمدبرات امرا کہکر قرآن شریف میں قسم بھی کھائی ہے۔ جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا ہی کریگا۔ اور تدبیر سے بھی اسی طرح کام لیگا۔ کہ جو مجلس اور صحبت اور تعلقات اس کو مانع ہیں۔ ان سب کو ترک کر دیگا۔ اور رسم عادت اور بناوٹ سے الگ ہو کر دعا میں مصروف ہوگا۔ تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کر لیگا۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے۔ کہ وہ کچھ عرصہ دعا کر کے پھر رہ جاتے ہیں۔ اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اسقدر دعا کی۔ مگر قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ دعا کا حق تو ان سے ادا ہی نہ ہوا۔ تو قبول کیسے ہو۔ اگر ایک شخص کو بھوک لگی ہو۔ یا سخت پیاس ہو۔ اور وہ صرف ایک دانہ یا ایک قطرہ لے کر شکایت کرے۔ کہ مجھے سیری حاصل نہیں ہوئی۔ تو کیا اس کی شکایت بجا ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ جب تک وہ پوری مقدار کھانے اور پینے کی نہ لیگا۔ تب تک کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ یہی حال دعا کا ہے اگر انسان لگ کر کرے اور پورے آداب سے بجا لاوے۔ وقت بھی میسر آوے تو امید ہے۔ کہ ایک دن اپنی مراد کو پالیوے۔ لیکن راستہ میں ہی چھوڑ دینے سے صدہا انسان مر گئے (گمراہ ہو گئے) اور صدہا ابھی آئندہ مرنے کو طیار ہیں۔ ایک من پیشاب میں ایک قطرہ پانی کا کیا شے ہے۔ جو اسے پاک کرے۔ اسی طرح وہ بد اعمالیاں جن میں لوگ سر سے پاؤں تک غرق ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے چند دن کی دعا۔ کیا اثر دکھا سکتی ہے۔ پھر عجب۔ خود بینی تکبر اور ریا وغیرہ ایسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ تو نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے۔ اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اسے قید رکھو گے۔ تو وہ رہیگا ورنہ پرواز کر جاویگا۔ اور یہ بجز خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا

عمل صالح سے یہان یہ مراد ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔ صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ نہ عجب ہو۔ نہ کبر ہو۔ نہ نخوت ہو۔ نہ تکبر ہو۔ نہ نفسانی ٹو اغراض کا کوئی حصہ ہو۔ نہ رو بخلق ہو۔ حتےٰ کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خدا کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔ جب تک دوسری کسی قسم کی غرض کو دخل ہے۔ تب تک ٹھوکر کہاوے گا۔ اور اس کا نام تو شرک ہے۔ کیونکہ وہ دوستی اور محبت کس کام کی جس کی بنیاد صرف ایک پیالہ چاء یا دوسری خالی محبوبات تک ہی ہے۔ ایسا انسان جس دن اس میں فرق آتا ہوا دیکھے گا۔ اوسی دن قطع تعلق کر دیگا۔ جو لوگ خدا سے اس لئے تعلق باندھتے ہین۔ کہ ہمین مال ملے۔ یا اولاد حاصل ہو۔ یا ہم فلان فلان امور مین کامیاب ہو جاوین ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہین۔ اور ایمان بھی خطرہ مین ہے۔ جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پوہنچا۔ اسی دن ایمان میں بھی فرق آجاوے گا۔ اس لئے پکا مومن وہ ہے۔ جو کسی سہارے پر خدا کی عبادت نہیں کرتا۔

راستبازون کی ہٹ

راستبازون کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ معیت سے ان کو چڑ ہوتی ہے۔ اور جب ایسے موقعہ پر شیطان دخل دیکر ان کو بہکانا چاہتا ہے۔ تب ان کی غیرت جوش مارتی ہے اور بجائے اس کے کہ اون کا قدم پیچھے ہٹے۔ وہ آگے بڑھاتے ہین۔ اور کہتے ہین۔ کہ شیطان ہمین پیچھے ہرگز نہیں ڈال سکتا۔ شیطان بھی ایسے موقعہ پر ہر ایک قسم کے منصوبے اس کی لغزش کے لئے پیش کرتا ہے۔ مال۔ اولاد۔ عزت آبرو۔ خلقت کی ملامت۔ طعن۔ تشنیع وغیرہ سب نقصانون سے ڈراتا ہے لیکن وہ اول ہی سے دل مین فیصلہ کر لیتے ہین۔ کہ ہم ان نقصانون کی کچھہ پرواہ نہ کرین گے۔ آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان ان کے نزدیک ایک مخنث سے بھی کمتر ہوتا ہے لیکن جس کا دعوے تو ایمان کا ہوتا ہے۔ اور دل مین اغراض نفسانی بھرے ہوئے ہوتے ہین۔ تو شیطان بڑی آسانی سے اپنا تسلط اس پر بٹھاتا ہے۔ اور جس راستے چاہتا ہے۔ چلاتا ہے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ سفلی خواہشات سے شیطان کا مقابلہ ہرگز نہ ہو سکے گا۔

شیطان کے وجود کا ثبوت

ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ بیان لیتے ہون۔ کہ جو شیطان کے وجود ہی کے منکر ہون۔ لیکن مین کہتا ہون کہ اس کے وجود سے انکار ہی نادانی ہے۔ کیا وہ مشاہدہ نہیں کرتے۔ کہ انسان میں دو قوتیں موجود ہین۔ بیٹھے بیٹھے ایک لہر اس کے دل میں آتی ہے۔ کہ نیکی کرون اور اکثر اوقات وہ اس کا ایسا پابند ہو جاتا ہے۔ کہ بلا اسکے تقاضا کے پورا کئے کے رہ ہی نہیں سکتا۔ اور اسی طرح کبھی اس کے دل میں ایسی لہر آتی ہے۔ جو کہ بدی کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ اور وہ گھر سے اٹھہ کر کنجرون کی طرف چلا جاتا ہے۔ پس یہ قوتیں ہین۔ جنا مین بدی کے محرک کا نام شیطان رکھہ لو۔ انسان کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ ابتدائی مراحل مین ہر ایک شے کی حقیقت کو سمجھہ لیوے۔ جیسے جیسے بتدریج اس کی معرفت ترقی کرتی ہے۔ ویسے ویسے وہ باریک در باریک امور کو سمجھتا جاتا ہے۔ آسمان کے ستارون کو دیکھو۔ کہ وہ اول سوائے نقطون کے اور کچھہ معلوم نہیں ہوتے۔ مگر جب اونہی نقطون کو دوربینون سے دیکھا جاوے۔ تو کسقدر عجائبات معلوم ہوتے ہین اور سابقہ معرفت اس کے آگے ہیچ نظر آتی ہے۔ اور انسان کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ کہ مین نے ان کو نقطہ کیون سمجھا۔ ایسے ہی شیطان اور فرشتے کے وجود کا حال ہے کہ ان کو اول نقطون کی طرح ماننا پڑتا ہے۔ اور پھر اس دوربین سے جو انبیاء لے کر آتے ہین۔ دیکھا جاوے تو انکی اصل حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ جو کہ درمیان میں آگیا۔

پھر مین اصل مطلب کو بیان کرتا ہون۔ کہ اگر تم اپنی اصلاح چاہتے ہو۔ تو یہ بھی لازمی امر ہے۔ کہ گھر کی عورتون کی اصلاح کرو۔

عورتون مین بت پرستی کی جڑ ہے اور پردہ کی ضرورت اور عورتون کی اصلاح [illegible]

عورتون مین بت پرستی کی جڑ ہے۔ کیونکہ انکی طبائع کا میلان زینت پرستی کی طرف ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بت پرستی کی ابتدا انہی سے ہوئی ہے۔ بزدلی کا مادہ بھی ان میں زیادہ ہوتا ہے۔ کہ ذرا سی مصیبت پڑنے پر اپنی جیسی مخلوق کے آگے ہاتھ جوڑنے لگ جاتی ہے۔ اس لئے جو لوگ زن پرست ہوتے ہین رفتہ رفتہ ان میں بھی یہ عادتین سرایت کر جاتی ہین۔ پس بہت ضروری ہے۔ کہ ان کی اصلاح کیطرف متوجہ رہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء۔ اور اسی لئے مرد کو عورتون کی نسبت قوےٰ زیادہ دئے گئے ہین۔ اسوقت جو نئی روشنی کے لوگ مساوات پر زور دے رہے ہین۔ اور کہتے ہین کہ مرد اور عورت کے حقوق مساوی ہین۔ ان کی عقلون پر تعجب آتا ہے۔ وہ ذرا مردون کی جگہ عورتون کی فوجین بنا کر جنگون مین بھیجکر دیکھین تو سہی۔ کہ کیا نتیجہ مساوی نکلتا ہے یا مختلف۔ ایک طرف تو اسے حمل ہے۔ اور ایک طرف جنگ ہے۔ وہ کیا کر سکے گی۔ غرضیکہ عورتون میں تو مردونکی نسبت قوےٰ کمزور ہین۔ اور کم بھی ہین۔ اس لئے مرد کو چاہیئے۔ کہ عورت کو اپنے ماتحت رکھے۔

یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی یہ لوگ زور دے رہے ہین۔ لیکن یہ ہرگز مناسب نہین۔ یہی عورتون کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکہا ہے۔ ذرا ان کی اخلاقی حالت کو اندازہ کرو۔ اگر اس آزادی اور بے پردگی سے انکی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے۔ تو ہم مان لین گے کہ ہم غلطی پر ہین۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہون۔ اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو۔ تو انکے تعلقات کس قدر خطرناک ہونگے بد نظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت مین کہ پردہ میں بے اعتدالیان ہوتی ہین۔ اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہین۔ تو آزادی میں کیا کچھہ نہ ہوگا۔ مردون کی حالت کا اندازہ کرو۔ کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہین۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرۃ کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اول ضروری ہے۔ کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردون کی اخلاقی حالت درست کرو اگر یہ درست ہو جاوے۔ اور مردون مین کم از کم اس قدر قوت ہو۔ کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکین۔ تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو۔ کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو۔ گویا بکریون کو شیرون کے آگے رکھدینا ہے۔ ان لوگون کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم سے کم اپنے کانشنس ہی سے کام لین۔ کہ آیا مردون کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے۔ کہ عورتون کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔ قرآن شریف نے (جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضون اور کمزوریون کو مدنظر رکھکر حسب حال تعلیم دیتا ہے) کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم۔ کہ تو ایمان والون کو کہدے کہ وہ اپنی نگاہین کو نیچا رکھین۔ اور اپنی سوراخون کی حفاظت کرین۔ یہ وہ عمل ہے۔ جس سے انکے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ فروج سے مراد شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جسمیں کان وغیرہ بھی شامل ہیں۔

بقیہ

اور اس میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے - کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے - پھر یاد رکھو - کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے - کہ جن باتوں سے اللہ تعالے روکتا ہے - آخر کار انسان کو ان سے رکنا ہی پڑتا ہے - (تعدد ازدواج اور طلاق کے مسئلہ پر غور کرو) ہر چہ دانا کند کند نادان * لیک بعد از خرابئ بسیار - ہمیں افسوس ہے - کہ آریہ صاحبان بھی بے پردگی پر زور دیتے ہیں - اور قرآن شریف کے احکام کی مخالفت چاہتے ہیں - حالانکہ اسلام کا یہ بڑا احسان ہندوں پر ہے - کہ اس نے ان کو تہذیب سکھلائی - اور اس کی تعلیم ایسی ہے - جس سے مفاسد کا دروازہ بند ہو جاتا ہے - مثل مشہور ہے - ہر چہ خیزد ز دیدہ خیزد ز دیدہ آشنا است - یہی حالت مرد اور عورت کے تعلقات کی ہے - کہ اگرچہ کچھ ہی کیوں نہ ہو - لیکن تاہم فطری جوش اور تقاضے بعض اس قسم کے ہوتے ہیں - کہ جب ان کو ذرا سی تحریک ہوئی - تو حد اعتدال سے ادھر ادھر ہو گئے - اس لئے ضروری ہے - کہ مرد اور عورت کے تعلقات میں حد درجہ کی آزادی وغیرہ کو ہرگز نہ دخل دیا جاوے - ذرا اپنے دلوں میں غور کرو - کہ کیا تمہارے دل راجہ رامچندر اور کرشن وغیرہ کی طرح پاک ہو گئے ہیں - پھر جب وہ پاکدلی تم کو نصیب نہیں ہوئی - تو بے پردگی کو رواج دیکر بکریوں کو شیروں کے آگے کیوں رکھتے ہو - ہٹ اور ضد اور تعصب اور چڑ وغیرہ سے تم لوگ دیدہ دانستہ اسلام کے ان پاکیزہ اصولوں کی مخالفت کیوں کرتے ہو - جن سے تمہاری عفت برقرار رہتی ہے - عقل تو اس بات کا نام ہے - کہ انسان کو نیک بات جہاں سے ملے - وہ لے لیوے - کیونکہ نیک بات کی مثال سونے اور ہیرے اور جواہر کی ہے اور یہ اشیاء خواہ کہیں ہوں - آخر وہ سونا وغیرہ ہی ہونگی - اس لئے تم کو لازم ہے - کہ اسلام کے نام سے چڑ کر تم نیکی کو ترک نہ کرو - ورنہ یاد رکھو - کہ اسلام کا تو کچھ حرج نہیں ہے - اگر اس کا ضرر ہے - تو تم ہی کو ہے - ہاں اگر تم لوگوں کو یہ اطمینان ہے - کہ سب کے سب بھگت بن گئے ہو - اور نفسانی جذبات پر تم کو پوری قدرت حاصل ہے - اور قوےٰ پرمیشر کی رضا اور احکام کے برخلاف بالکل حرکت نہیں کرتے - تو پھر ہم تم کو منع نہیں کرتے بے شک بے پردگی کو رواج دو - لیکن جہاں تک میرا خیال ہے - ابھی تک تم کو وہ حالت نصیب نہیں - اور تم میں سے جسقدر لوگ لیڈر بنکر قوم کی اصلاح کے درپے ہیں - انکی مثال سفید قبر کی ہے جس کے اندر بجز ہڈیوں کے اور کچھ نہیں - کیونکہ انکی صرف باتیں ہی باتیں ہیں - عمل وغیرہ کچھ نہیں -

اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے - کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے - اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے - کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے - اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے - جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر - یہ انسان کا فرض ہے - کہ اسکی اصلاح کرے - اور اسکی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اسکے چار نام مقرر کئے گئے ہیں - اول اول نفس زکیہ ہوتا ہے - کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے - پھر نفس امارہ ہوتا ہے - کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے - اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے - اور اسکی بڑی غرض یہی ہوتی ہے - کہ ہر وقت بدی کا ارتکاب ہو - کبھی چوری کرتا ہے - کوئی گالی دے - یا ذرا خلاف مرضی کام ہو - تو اسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے - اگر شہوت کی طرف غلبہ ہو - تو گناہوں اور فسق و فجور کا سیلاب بہہ نکلتا ہے - دوسرا نفس لوامہ ہے - کہ اس میں بدیاں بالکل دور تو نہیں ہوتیں - مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے - اور جب بدی ہو جاوے - تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے - اور تدبیر کرتا ہے - کہ کسی طرح گناہ سے بچے اور دعا میں لگتا ہے - کہ زندگی پاک ہو جاوے - اور ہوتے ہوتے جب یہ گناہ سے پوتر ہو جاتا ہے - تو اس کا نام مطمئنہ ہو جاتا ہے - اور اس حالت میں وہ بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے - جیسے کہ خدا بدی کو بدی سمجھتا ہے - بات یہ ہے - کہ دنیا اصل میں گناہ کا گھر ہے جس میں سرکشیوں میں پڑکر انسان خدا کو بھلا دیتا ہے نفس امارہ کی حالت میں تو اس کے پاؤں میں زنجیریں ہی زنجیریں ہوتی ہیں - اور لوامہ میں کچھ زنجیریں تو پاؤں میں ہوتی ہیں - اور کچھ اتر جاتی ہیں - مگر مطمئنہ میں کوئی زنجیر باقی نہیں رہتی - سب کی سب اتر جاتی ہیں - اور وہی زمانہ انسان کا خدا کی طرف سچے رجوع کا ہوتا ہے - اور وہی خدا کے کامل بندے ہوتے ہیں - جو کہ نفس مطمئنہ کے ساتھ دنیا سے علیحدہ ہو دیں اور جب تک وہ اسے حاصل نہ کرے - تب تک اسے مطلق علم نہیں ہوتا - کہ جنت میں جاوے گا - یا دوزخ میں - پس جبکہ انسان بلا حصول نفس مطمئنہ کے نہ پوری پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے - اور نہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے - تو اب خواہ آریہ ہوں - یا عیسائی - کون سی عقلمندی ہے - کہ قبل اس کے کہ یہ نفس حاصل ہو - وہ بھیڑیوں اور بکریوں کو اکٹھا چھوڑ دیویں - کیا ان کو امید ہے - کہ وہ پاک و بے شر زندگی بسر کریں گے - یہ ہے سر اسلامی پردہ کا - اور میں نے خصوصیت سے اسے ان مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے - جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں - اور مجھے امید ہے - کہ آریہ لوگ اس سے بہت کم مستفید ہونگے - کیونکہ ان کو تو اسلام کی ہر ایک بھلی بات سے چڑ ہے -

استقدر تقریر ہو چکی تھی - کہ اس اثناء میں خلیفہ رجب الدین صاحب نے بلند آواز سے لاہور کی پبلک کیطرف سے حضرت مرزا صاحب کو ماننے کیضرورت کا سوال پیش کیا - اگرچہ بعض لوگوں کو یہ دخل اس لئے ناگوار ہوا - کہ خدا کا فرستادہ نور فراست سے جس ضرورت کو محسوس کرکے کلام فرما رہا تھا - اس کی توجہ ادھر سے پھیر دیگئی - لیکن ہمارے نزدیک یہ تحریک بھی مصالح ایزدی سے باہر نہیں -

حضرت اقدس کی بعثت و ماموریت پر ایمان - اور اتباع کی ضرورت

آپ نے فرمایا - کہ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ میں نے بہت سی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے یہ بات سمجھا دی ہوئی ہے - کہ میں وہ مسیح ہوں جس کا ذکر وعدہ اجمالاً قرآن میں اور تفصیلاً احادیث میں پایا جاتا ہے - اور جو لوگ اسے نہیں مانتے - قرآن شریف کی رو سے ان کا نام فاسق ہے اور احادیث سے واضح ہے - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ جو مسیح کو نہیں مانتا وہ گویا مجھے نہیں مانتا - اور جو اس کی معصیت کرتا ہے - گویا میری معصیت کرتا ہے -

لوگ مخلوق کو دھوکا دیتے ہیں اور غلطیوں میں ڈالتے ہیں - کہ ہم نے کوئی نیا کلمہ یا نماز تجویز کی ہے - ایسے افتراؤں کا میں کیا جواب دوں - اسی قسم کے افتراؤں سے وہ ایک عاجز انسان مسیح اسلام کو تین خدا بنا بیٹھے ہیں - دیکھو ہم مسلمان ہیں - اور امت محمدی ہیں - اور ہمارے نزدیک ...... نئی نماز بنانی - یا قبلہ سے رو گردانی کفر ہے - کل احکام پیغمبری کو ہم مانتے ہیں - اور ہمارا ایمان ہے - کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بد ذاتی ہے - اور ہمارا دعوے قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے - اتباع نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کوئی کلمہ یا نماز - یا حج - یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی - ہمارا کام یہ ہے - کہ اس دین کی خدمت کریں -

اور اس کو کل مذاہب پر غالب کرکے دکھاویں۔ قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبر خدا سے ثابت ہیں۔ اتباع کریں۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو۔ ہم واجب العمل سمجھتے ہیں۔ اور بخاری اور مسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں۔ اور دوسری یہ بات یاد رکھو۔ کہ مجھے کبھی بھی یہ خواہش نہیں ہوئی۔ کہ لوگ مجھے مانیں۔ بلکہ مجھے تو ان جماعتوں سے ہمیشہ سے نفرت ہے۔ اور اگر میں ملتا ہوں۔ یا ان لوگوں میں آکر بیٹھتا ہوں۔ تو اپنی مرضی سے ہرگز نہیں ملتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے مجبور کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ تو ایسا کر۔ ایسی حالت میں بتلاؤ۔ اگر میں اس کی بات نہ مانوں۔ تو کیا کروں۔ میں تو رات دن وحی کے نیچے کام کرتا ہوں۔ میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پختہ طور سے مانو۔ آپ کو ماننا یہ ہے۔ کہ آپ کے وصایا پر عمل درآمد کیا جاوے۔ اور انہی میں سے یہ بات بھی ہے۔ کہ جب وہ مسیح موعود علیہ السلام آوے۔ تو تم سب اس کے ساتھ ہو جانا۔ میرے ماننے کی مثال یہ ہے۔ جیسے ایک آقا نوکر کو کہے۔ کہ فلاں شخص میرا میزبان ہے۔ تم اسے لاکر کھانا کھلاؤ۔ اور ہر طرح کی تعظیم اور تکریم کرو لیکن نوکر اس کے جواب میں یہ کہے۔ کہ میں تو صرف آپ کو مانتا ہوں۔ مجھے کسی دوسرے کی تعظیم و تکریم سے غرض نہیں ہے۔ اور نہ اس کی خواہش ہے۔ تو اب سوچ کر دیکھو۔ کہ کیا اس نے اپنے آقا کو مانا۔ ہرگز نہیں مانا۔ کیونکہ جس بات میں وہ راضی ہوتا ہے۔ اس کے کرنے سے تو اسے انکار ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ تم لوگ بھی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی طور پر اسی وقت مانو گے جبکہ آپ کے احکام اور وصایا کو مانو گے۔ جس نے آخری حکم کو توڑا۔ اس نے سارے حکموں کو توڑا۔ سوچو تو سہی کہ اگر ایک شخص تمام عمر نماز۔ روزہ ادا کرے۔ لیکن عین آخری وقت بجائے لا الہ الا اللہ کے رام رام کہے۔ تو کیا وہ نماز روزہ اس کے کام آوے گا؟

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرما دیا۔ کہ اس امت کی دو دیواریں ہیں۔ ایک میں اور ایک مسیح۔ اور اس کے درمیان آپ نے فیج اعوج فرمایا ہے جن کی نسبت ارشاد ہے۔ کہ وہ نہ مجھ سے ہیں۔ اور نہ میں ان سے ہوں۔ پس جبکہ خود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایک ٹیڑھا گروہ قرار دیتے ہیں۔ تو ہم ان کی باتوں کو کیوں قبول کریں۔

اس موقعہ پر ایک وزیر آبادی متعصب مولوی نے مداخلت کی۔ اور ٹیڑھی راہ اختیار کرکے بے جا سوالوں اور کلام شروع ہو گیا۔ اول تو حضرت اقدس اسے حلیمی سے سمجھاتے رہے۔ مگر جب معلوم ہوا۔ کہ اس کی غرض رفع شکوک و شبہات نہیں۔ صرف مناظرہ کا ایک اکھاڑا قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو اس سے اعراض کیا۔ اور فرمایا کہ مباحثہ کا دروازہ تو ہم بند کر چکے ہیں۔ اب اس میں پڑنا پسند نہیں کرتے۔ اس پر بعض مفسد طبائع نے شور کرنا شروع کیا۔ آخر مصلحت وقت دیکھ کر مولوی صاحب کو بے جا مداخلت سے روکا گیا۔ اور جب وہ باز نہ آئے تو ان کو جبراً احاطہ سے باہر کر دیا گیا۔ اس اثنا میں جو کلام حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے ہم یکجائی طور پر درج کرتے ہیں۔ فرمایا

کہ شکوک کے رفع کے لئے اگر کوئی راستی اور نیک نیت سے آوے۔ تو ہم اسے سمجھا سکتے ہیں۔ اور اب تو زمانہ ایسا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ایک معلم کی طرح سمجھا رہا ہے۔ یہ اس کی عادت میں داخل ہے۔ کہ جب دنیا میں گناہ اور بے ایمانی بڑھ جاوے۔ اور رذیل اخلاق اور ردی عادات ترقی پکڑ جاویں۔ تو ایک شخص کو اصلاح کے لئے مامور کرے۔ اسلام اس وقت دو آفتوں کے ماتحت ہے۔ ایک اندرونی۔ دوسری بیرونی۔ اندرونی خود مسلمانوں کا اختلاف ہے۔ اور مسلمانوں کا دنیا کی طرف میلان۔ اور بیرونی وہ آفت ہے جو عیسائیت کی راہ سے ہے۔ پس کیا ابھی تمہارے نزدیک مہدی اور مسیح کی ضرورت نہ تھی۔ پھر ایک اعتراض یہ پیش کرتے ہو۔ کہ اس امت میں ۳۰ دجال آنے والے ہیں۔ اے بدقسمتو۔ کیا تمہارے لئے دجال ہی رہ گئے کہ اگر ایک کے آنے سے ایمان کے تباہ ہونے پر کوئی کسر رہ جاوے۔ تو پھر دوسرا تیسرا اور رہا سہا کہ تیس دجال آویں تاکہ ایمان کا نام و نشان نہ رہے اس طرح تو موسیٰ علیہ السلام کی امت ہی اچھی رہی کہ جس میں پے در پے چار سو نبی آیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے وقت تو عورتوں سے بھی خدا نے کلام کیا۔ کیا امت محمدیہ کے مرد بھی اس قابل نہ ہوئے۔ کہ خدا ان سے ہمکلام ہوتا۔ پھر یہ بتلاؤ۔ کہ یہ امت مرحومہ کس طرح ہوئی۔ اس کا نام تو بدنصیب ہونا چاہئیے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ سو برس گذر گئے اور جس قدر فیوض اور برکات تھے۔ وہ سب سماع کے حکم میں لگ گئے۔ اب اگر خدا ان کو تازہ کرکے نہ دکھاوے تو صرف قصہ کہانی کے رنگ میں انکو کون مان سکتا ہے۔ جب کہ تازہ طور پر خدا کی مدد نہیں۔ نصرت نہیں۔ تو خدا کی حفاظت کیا ہوئی۔ حالانکہ اس کا وعدہ ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

ایک متعصب مولوی صاحب نے طاعون کا ذکر کیا۔ کہ آپ کے مرید کیوں مرتے ہیں۔ اور اس کا علاج کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ کسوف خسوف کا علاج بھی کچھ ہوا ہے۔ اس وقت یہ تو نشانوں کی ہے۔ نہ کہ علاج کی۔ ہاں جو کامل طور پر کو قبول کرتا ہے۔ وہ ضرور محفوظ رہیگا۔ لیکن مجھے علم نہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ میں کسی کے سینہ کو چیر کر نہیں دیکھتا۔ صحابہ کرام کا بھی ایک گروہ طاعون سے شہید ہوا تھا۔ مگر دیکھ لو۔ کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم طاعون سے ہرگز نہیں فوت ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے بھی اپنے بندوں میں اختلاف رکھا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ منہم ظالم لنفسہ و منہم مقتصد و منہم سابق بالخیرات

اس کے بعد آپ نے جماعت کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

کہ

ضروری بات یہ ہے

کہ تم لوگ ان باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور تقویٰ و طہارت میں ترقی کرو۔ تمہارا معاملہ اور حساب اور خدا سے الگ ہے۔ اور مخالف لوگوں کا حساب الگ ہے۔ جنہوں نے قسم کھائی ہے۔ کہ کیسی ہی اچھی بات کیوں نہ ہو۔ مگر وہ قبول نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بھی ان کی نسبت یہی فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ قیامت کو ہی قبول کریں گے۔ ان کی بناوٹ ہی اسی قسم کی ہے۔ کہ عمدہ شے یا بات جو پیش کی جاوے۔ وہ اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگر بدبودار بات ہو تو خوش ہوتے ہیں۔ ... قرآن شریف احادیث اور عقلی دلائل اور نشان پیش کئے۔ مگر یہ لوگ ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ صرف ایک بات کو نشانہ بناتے ہیں۔ پس جبکہ خدا نے چاہا۔ کہ ایک مذہب ہو۔ تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مگر جن لوگوں کو خدا نے فہم سلیم عطا کیا ہے۔ ان کو چاہئیے۔ کہ وہ شکر کریں۔ کیونکہ فائدہ اٹھانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو خدا نے خود پاک کیا۔

ابھی ہماری جماعت کے بہت سے لوگ چھپے ہوئے ہیں۔ ظاہراً وہ ہم سے الگ ہیں۔ لیکن دراصل ہم میں سے ہیں۔ ہمیں خود ان کا علم نہیں۔ لیکن امید ہے۔ کہ اپنے وقت پر وہ آجاویں گے۔ کل ہی لاہور میں ایک شخص نے ملاقات کی۔ اور کہا۔ کہ میں آپ کو گالیاں دیا کرتا تھا معاف کرو۔ اب میرے شکوک رفع ہو گئے ہیں۔ اور ہزاروں خطوط اس قسم کے آئے ہیں۔ کہ میں اول تو جاہل تھا۔ اب توبہ کرتا ہوں۔ بعضوں نے بذریعہ خواب کے مانا۔ اور اکثر کو خود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کشف میں یا خواب میں کہا۔ کہ تم قبول کر لو۔ جو لوگ بغض

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

ہے یہ نور سرمد کا
ہے یہ رخ محمد کا

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا — إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

طلع البدر علینا
وجب الشکر علینا

ای جہان منتظر خوش باش کان دلستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

قیمت سالانہ ...

جلد ۳	بابت ۱۴ - ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء	نمبر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفی ما را امام و پیشوا	اندرین دین آمده از مادریم	هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست	آن رسولی کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائی بود	آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بی او محال	اقتدای قول او در جان ماست	ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائی معاد	ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد	آنچہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات و ہرچہ حق اندر آن است	منکر آن مورد لعن خداست	معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکاری کند از اشقیاست	یکقدم دوری ازان روشن کتاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں - ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بیعت دہراتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - (سہ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا - اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ؎

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ؎

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو ۱۵ سال ہو گئے ہیں - جبکہ ... کے ساتھ اس چہاردہم سالگی یادگار میں ہم آپکی ... حضرت ...

عالیجناب منشی نواب خان
دفتر انگریزی
گوجرانوالہ

مالفوظات و حالات حضرت امام زمان علیہ السلام

۱۹ / ۱۱ / ۱۹۰۴ء

آج کا دن ... دن تھا جس دن حضور مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قدم میمنت لزوم سے قادیان کی زمین کو عزت بخشی۔ آپ کی تشریف لے جانے سے جو غیر معمولی بے رونقی قادیان میں پھیل گئی تھی۔ اور در و دیوار سے ... ٹپکتی تھی۔ گویا اس پر حتٰی کہ ایک نئی آب و تاب اور ... آئی تھی۔ اور اسی لئے اگر ہم قادیاں کی در و دیوار کی ... ذیل کے شعر لکھ دیں۔ تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ جن کو ... سے پڑھ پڑھ کر ہر گلی کوچہ تسلی پا رہا تھا۔

پھر بہار آتی ہے تجھ میں اے گلستاں غم نہ کھا
... چلی آتی ہے فوج عندلیباں غم نہ کھا
گو کہ شب آخر ہوئی اے شمع تو زاری نہ کر
پھر وہی محفل وہی تیرا شبستاں غم نہ کھا

ہمارے دوست اور سابق بالخیر ... خادم قوم شیخ تراب صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ کہ وہ ایسے موقعہ پر خیر مقدم یا مبارکباد کے ... ایسے ... کا نقشہ ہو چکا ہے ... ایسے مواقع پر جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ اُس سے ... مقدر لکھنا میرے جیسے ترتیب کے محتاج کا تو کام بھی نہیں ... مناسب جانتا ہے۔ کہ انہی کے خیر مقدم کو یہاں درج کر دوں

خیر مقدم

مژدہ کہ ایام نو بہار آمد ؎ زمانہ راخبر از برگ و باغ و دیکنم

آج کیا ہے؟ جو دارالامان قادیان کی سرزمین میں غیر معمولی رونق پائی جاتی ہے احمدیہ چوک ہی خصوصیت کے ساتھ یہی نہیں کہ ہر متنفس بلکہ ہر در و دیوار تک سے مسرت و شادمانی ٹپکتی ہے۔ آخر اس کا کوئی باعث بھی ہے؟

لچکتے شاخ نہیں جنبش ہے اسی ہو نہیں
بہار جھول رہی ہے خوشی کے جھولوں نہیں

سنو! سنو!! طائران قدس کہہ رہے ہیں کہ

عالیجناب حضرت حجۃ اللہ علی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود دام اللہ برکاتہم۔ پورے دو مہینے کی مفارقت کے بعد سرزمین دارالامان قادیان کو اپنے قدم میمنت لزوم سے معزز و مفتخر فرماتے ہیں۔ اہلاً و سہلاً!! و مرحباً!! سرزمین قادیان کے لئے آج نہایت فخر کا موقع ہے۔ اور وہ اپنی یاوری قسمت ـ خوبی طالع اور سعادت بخت پر جسقدر ناز کرے بجا ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبیوں کا موعود اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اُمت محمدیہ علیہ التحیۃ کا خاتم الخلفاء آج اسی رنگ میں پھر وارد ہوا ہے جس طرح پر ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الیٰ معاد کا حقیقی مصداق اور موعود آج سے تیرہ سو صدیاں پیشتر بیابان مکہ کا مہجور قرار پاچکنے کے بعد دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ ام القریٰ میں داخل ہوا تھا۔ اور یہ سعادت اور فخر جو دارالامان قادیان اللہ تعالیٰ کے موعود کے قدوم میمنت لزوم سے ملا ہے محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطا ہے۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست۔
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

اے سرزمین قادیان! شادماں ہو کہ تجھ میں تازہ بہار آئی ہاں یاد رکھ خدا کا فضل اور اسکی امان تجھ میں نازل ہوئی ہے۔ اے باشندگان دارالامان! سر آنکھوں سے چلو۔ اور دولت زیارت لوٹو۔ کہ تمہارے سید و مولا محبوب و مقتدا امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف شریف ارزانی فرمائی ہے۔ ؎

اے آمدنت باعث آبادی ما ؎ ذکر تو بود زمزمہ شادی ما

اے خدا کے جری! اُمت محمدیہ علیہ التحیۃ کے فخر! انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی کے مخاطب اے ابراہیم! اے آدم! اے نوح! اے موسیٰ! اے احمد! اللہ تعالیٰ تیرا حامی و ناصر ہو (آمین) کہاں ہم خاکسار اور کہاں حضور کا نزول اجلال اور دربار! اللہ تعالیٰ کے اس فضل نامتناہی پر ہم جسقدر سجدات شکر بجا لائیں۔ وہ کم ہے۔ اگرچہ تیرا عارضی ہجر سخت صدمہ تھا۔ لیکن ایک رنگ میں داغ ہجرت کا اثر اپنے اندر رکھتا تھا۔ اس لئے یہ ہجر اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل الشان نشان کا پیش خیمہ ہونے کی وجہ سے طمانیت بخش اور سرور افزا تھا۔ مگر آج ہمارے طالع خفتہ بیدار ہوئے ہیں۔ ہمارے چمن امید میں بہار آئی ہے۔ اس لئے ہم تر زبان حمد الٰہی ہوتے ہیں۔ اور تیری واپسی پر سجدات شکر بجا لاتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ تیرا حامی کار ہو۔ اور اپنے وعدوں کے موافق ہر موطن میں تیرا ناصر ہو۔ تیرے پاک اغراض میں تجھے کامیاب کرے۔ عرصہ دراز تک تیرا فیض سایہ ہو اسلام کے سر پر۔ ؎

سایہ گستر باد یارب بر دل شیدائے ما
خضر ما مہدی ما عیسیٰ ما مرزائے ما

اے بزرگان ملت! اے گرامی قدر گوہر ہائے خاندان رسالت! آپکے قدوم میمنت لزوم ہمارے سر آنکھوں پر! شہنشاہ حقیقی! حضرت خلیفۃ اللہ کے زیر عطوفت آپکی عز و شان بڑھائے۔ کبھی بندگان عالی کے حضور اس عاجز کی طرف سے بھی عرض کر دیجئے۔ کہ اسے اللہ تعالیٰ کے معطر و مسیح مہدی الحکم کا ایڈیٹر تیری نیم شبی دعاؤں کا خواستگار ہے۔ کہ اس پر اسکی اولاد پر اور کل اہل بیت پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل نازل کرے۔ اور وہ تیری پاک اغراض کی تکمیل و اشاعت کا سچا ذریعہ ثابت ہوں انکی مدت اور حشر تیرے قدموں پر ہو (آمین) بالآخر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قومی خادم ہونے کی حیثیت سے تیری اس واپسی پر وہ مبارکباد عرض کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

۱۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء مغرب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہ نشین پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ کہ میرے سر کی حالت آج بھی اچھی نہیں۔ چکر آ رہا ہے جب جماعت کا وقت آتا ہے۔ تو اس وقت خیال گذرتا ہے۔ کہ سب جماعت ہوگی۔ اور میں شامل نہ ہونگا۔ اور افسوس ہوتا ہے۔ اس لئے افتاں خیزاں چلا آتا ہوں۔

چند اصحاب اپنی مستورات کے علاج کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور انجام کار معلوم ہوا۔ کہ بس ڈاکٹروں کے علاج سے کوئی فرق مرض میں معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ چونکہ یہ لوگ متدین نظر نہیں آتے۔ اس لئے خطرہ ہے۔ کہ کوئی اور تکلیف نہ بڑھ جاوے۔ ان کو کہدو۔ کہ چلے آویں۔ شافی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ دائیوں کا دستور ہوتا ہے کہ محض روپیہ لٹوانے کی خاطر وہ مرض کو بڑھاتی جاتی ہیں۔ قادیان کی آب و ہوا لاہور کی نسبت بہت عمدہ ہے۔ اس سے ان کو فائدہ ہوگا۔ ہم یہ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ جو بات دل میں آوے۔ اُسے مخفی رکھا جاوے۔ تو یہ ایک قسم کی خیانت ہے۔ عورتوں کے بعض امراض اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ انکے علاج کے لئے کھلی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے بعض رؤسا میں جو اشد درجہ کا پردہ رائج ہے۔ میں اسکے خلاف ہوں۔ بعض عورتوں کو بعض وقت کھلی ہوا میں پھرانا چاہیئے۔ دیکھو حضرت عائشہ صدیقہ رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں۔ کیا پھر آجکل کی رؤسائی عورتیں ان سے بڑھکر ہیں۔

حضرت حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ مراق کے تین علاج ہیں۔ اوّل چلنا پھرنا۔ دوسرے بیکار نہ رہنا کسی نہ کسی شغل میں مصروف رہنا۔ تیسرے ہینگ اور افسنطین کا استعمال ہے حصول اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل ہی کی ضرورت ہے۔ اور قرآن شریف اور توریت سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ بہت ضعیف تھیں اور انکی کوئی اولاد نہ تھی انکی نسبت توریت میں لکھا ہے۔ کہ خدا نے کہا۔ کہ میں نے اسکے رحم کو کھولا پس خدا ہی کھولے تو کھل سکتا ہے۔ ...

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۴

اب حیرت صاحب شریعت مفسر دنکی رائے کو تسلیم کرنے کے لئے تو مجبور نہیں کرتی ہے لیکن آپکے بے بنیاد خیال کے مقابلہ میں قرآن کے ظاہر احکامات پر عملدر امد کرنیکے لئے بھی مجبور نہیں کرتی ہے کاش حیرت صاحب تم اسپر غور کرو اور سمجھ سے کام لو

اعتراض کا دوسرا حصہ کوردہ کا لفظ ہے جو حیرت صاحبنے دارالامان کیلئے استعمال کیا ہے اسلئے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کوردہ کے صفات کیا ہیں حیرت صاحب کو چاہیئے کہ اسکا جواب دیتے وقت اپنے مفصلہ ذیل اقوال کا ضرور خیال رکھیں - اول کرزن گزٹ مورخہ ۸ اگست ۱۸۹۹ء کا دوسرا صفحہ جہاں "دہلی بدنصیب دہلی کی شرحی لکھکر طویل بحث کی ہے اس مضمونکے چند فقرے یہ ہیں" دہلی کی بنیاد عجیب گھڑی سے رکھی گئی ہے کہ آسمانی آفتیں نازل ہونیسے پہلے دہلی دہلی کہکے پکارتی ہیں اور جب تک یہاں کا دورہ نہیں لگالیتیں دوسری طرف کا رخ کرنا حرام ہے روز ازل سے اسکی بنیاد خونریزی بربادی اور ناتفاقی پر رکھی گئی ہے پھر اسکا پھلنا پھولنا محالات سے ہے - کئی کالم میں دہلی کے صفات اسی قسم کے الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں -

دوسرا موقعہ گزٹ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۸۹۹ء کا صفحہ ۲ کالم ۲ ہے جہاں لکھا ہے کہ "یہاں تو یہ غضب ہے کہ اسی دہلی شریف میں اور ۲۲ خواجہ کے مقدس چوکھٹ پر ایک بھی اب مسلمان نہیں رہا کیونکہ مقلد غیر مقلدوں کو کافر کہتے ہیں اور غیر مقلد کل مقلدوں کو علانیہ مشرک کہتے ہیں ایسی دو فتوے شایع ہوتے ہیں جنکا مضمون یہ ہے کہ کسی مسجد پر اگر مساجد اللّٰہ لکھا ہوا ہو تو اسے فوراً چھیل ڈالنا چاہیئے - اور اسجگہ مسجد حنفی لکھدینا چاہیئے - کیونکہ یہ آیت اگرچہ قرآن مجید کی کیوں نہ ہو بے معنے ہے" اسی قسم کی طویل بحث کے بعد آخر میں حیرت صاحب نے لکھا ہے کہ ہماری کھلی کھلی باتوں کو کون جھٹلا سکتا ہے اور کسکا زہرہ ہے جو انکی تردید کرسکتا ہو -

تیسرا موقعہ - گزٹ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۰ء ہے جہاں لکھا ہے کہ "غدر کے بعد سے دہلی میں مسلمان رئیسوں کا نام ونشان ہی نہیں رہا - نوابوں اور رئیسوں کے بڑے بڑے خاندان تھے لیکن غدر نے سب کو ہضم کرلیا اور اب اس شہنشاہی شہر میں ایک شخص بھی ایسا نہیں رہا جسے رئیس کہہ سکیں" اسی قسم کی طویل بحث کے بعد آخر میں لکھا ہے - "چند بچارے ٹوٹے پھوٹے ہندوستانی ہیں جو کیا تو میونسپل کمشنر ہوگئے ہیں اور کیا آنریری مجسٹریٹ وہ شاید اپنے کو رئیس کہتے ہونگے لیکن فی الحقیقت انکا اپنے کو رئیس سمجھنا انکی انتہا درجہ ذلیل حالت پر دلالت کرتا ہے" اب سوال یہ ہوتا ہے کہ جو صفات اوپر بیان کئے گئے ہیں آیا ان صفات میں دہلی کو کوردہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں - اگر کوردہ کے یہ صفات نہیں ہیں تو نہ معلوم انسے بڑھ کے اور کونسے صفات ہوسکتے ہیں اب قادیان کی نسبت ہمیں اور کچھ زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے - حیرت صاحب کی توجہ ہم صرف ۵ اپریل ۱۹۰۲ء کے کرزن گزٹ کیطرف دلانا چاہتے ہیں جہاں حیرت صاحبنے اپنی ہر ایک طرح سے شرافت وغیرہ کے ثابت کرنے میں بڑی دلیل یہ پیش کی ہے کہ دہلی کے فلاں فلاں خاندان بہت شریف سمجھے جاتے ہیں اور ان خاندانوں کی بیٹیاں ہمارے گھر میں بیاہی گئی ہیں - کاش حیرت صاحب اسی بات کا لحاظ کرتے اور قادیان کو کوردہ ہرگز نہ کہتے - کیونکہ اسجگہ کی کوئی بیٹی دہلی میں نہیں گئی ہے - اور دہلی کے اس بڑے خاندان کی بیٹی جسکی شرافت کی بابت مذکورہ بالا پرچہ میں بہت کچھ زور دیا ہے - اسی دارالامان میں موجود ہے - جو غالباً آپکے بہت ہی قریبی رشتہ سے بہن ہوتی ہیں قادیان کے کوردہ نہ ہونیکے سب سے بڑی وجہ یہی کافی ہے لیکن دہلی کی بابت جو الفاظ اوپر لکھے ہیں انکی تردید خود آپ کے ہی بیان کے موافق ہو نہیں سکتی ہے - کیونکہ آپنے لکھا ہے کہ ان کھلی کھلی باتوں کی کوئی تردید نہیں کرسکتا ہے - اب ہم اسبات کے منتظر ہیں کہ دیکھیں حیرت صاحب آئندہ اسجگہ کو کوردہ قرار دیتے ہیں جہاں انکے بیان کے موافق اب رئیسوں کا نام ونشان نہیں رہا ہے جسکی بنیاد ایسی حالت میں رکھی گئی ہے کہ اسکا پھلنا پھولنا محالات سے ہے اور جہاں اب ایک بھی مسلمان نہیں رہا ہے اور جہاں کے علماء کی یہ کیفیت ہے کہ قرآن شریف کی آیات کو معاذاللّٰہ بے معنے قرار دیتے چھیل ڈالتے ہیں یا اس جگہ کو جہاں ایسے شریف اور رئیس موجود ہیں جنکے لئے دہلی کے سب سے زیادہ شریف خاندان کی بیٹی موجود ہے اور جہاں بفضلہ مسلمان ہی موجود ہیں - وغیرہ وغیرہ -

قولہ - مرزا صاحب نے اسوقت (جب ۱۸۹۱ء میں دہلی تشریف لیگئے تھے) مولوی نذیر حسین سے مباحثہ سے انکار کیا تھا -

اقول - حیرت صاحبنے جو ۱۸۹۱ء کے حالات لکھے ہیں وہ اپنی عادت کے موافق بالکل جھوٹ لکھے ہیں اسبارہ میں ہمیں ایک حرف بھی اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے - ہمارے پاس مختلف اخبارات کے اس زمانہ کے فائل موجود ہیں جو حیرت صاحب کے اس جھوٹ کی تصدیق کرتے ہیں اور حیرت صاحب کی باتوں کا اعتبار ہو بھی کسطرح سکتا ہے جبکہ وہ اس زمانہ میں اپنے خود تراشیدہ الہام کی بناپر مسیح بن چکے ہیں اور دوسرے جبکہ انکی عادت ہے کہ اپنے بے بنیاد خیالات کی بنا پر دوسروں کے مشاہدات پر بھی رد و قدح کرنیسے نہیں چوکتے جیسے کہ کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۴ پر مولنا شبلی کے سفرنامہ روم وشام کے مختلف مضامین سے جو انکی چشم دید تھی انکار کرکے یہ لکھدیا ہے "وہ کریہ وفیسر صاحب نے لکھتے وقت خیال کیا ہوگا کہ تحقیق کیلئے قسطنطنیہ کون جاتا ہے لاؤ جوجی میں آئے ہانکدو"

ہمیں اسپر بحث کرنیکی کچھ ضرورت نہیں ہے کہ حیرت صاحبنے لوگوں کے مشاہدات سے جو انکار کیا ہے وہ کہاں تک درست ہے یا نہیں کیونکہ اسپر نہ ہمارا کچھ ہرج ہے اور نہ اسکا بداثر کسی بڑے گروہ پر پڑسکتا ہے - بلکہ اسکے مقابلہ میں حیرت صاحب کے اور بعض خوبیوں سے انکار کرنیکی ضرورت بھی ہمیں نہیں ہے جسکے وہ مدعی ہیں اور اسکا بداثر دوسروں پر کم پڑسکتا ہے - مثلاً گزٹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۲ء میں لکھا ہے کہ "ہم نے قریب قریب ہندوستان کے اکثر شہر دیکھے ہیں وہاں کے لوگوں کے حالات کا مطالعہ کیا ہے اور کل اعلےٰ سوسائٹیوں میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے" اس عبارت میں "قریب قریب" کے ساتھ لفظ اکثر کا استعمال گو کیسا ہی بے جوڑ ہو لیکن ہمیں نہ اس اردو کی بابت اور نہ اس سیاحت کی رد و قدح کرنیکی ضرورت ہے بلکہ اس سے

ابہی زیادہ اگر آپ اپنی سیاحت کو بیان کریں تو اس سے انکار کرنیکی ضرورت نہیں ہے جیسے کہ سوانح حضرت عمر رض صفحہ ۳۴ پر۔ لکھتا ہے کہ "ہم نے ایران کے شہر شہر اور قریہ قریہ میں جا کر شیعوں کی معاشرت مذہبی دیکہی ہے" اس بیان کو پڑہ کر ہم نے اول و آخر کے کئی صفحے پڑہے کہ شاید یہ حیرت صاحب نے کسی اور شخص کے سفرنامہ سے لکہی ہوں لیکن یہ بات ثابت نہ ہو سکی - اور ہمیں اسپر ردو قدح کرنیکی ضرورت بہی نہیں ہے - یہی نہیں بلکہ اس بہی زیادہ جو کچہ انہوں نے اسی کتاب کے صفحہ ۲۷ پر لکہا ہے کہ وہ فرانسیسی جانتے ہیں ہم اسکو بہی خلاف کہنے کی ضرورت نہیں سمجہتے - بلکہ اور کوئی خواہ اسبات کے باور کرنے میں پس و پیش کرے لیکن ہم ہرگز ردو قدح کی ضرورت نہیں دیکہتے - حیرت صاحب کے اس بیان پر جو انہوں نے اسی کتاب کے صفحات ۹۸ - اور ۹۹ پر ظاہر کیا ہے کہ وہ فرانسیسی جانتے ہیں اور لاطینی زبان کے ماہر ہیں ہمیں اگر کہا جاوے ردو قدح کی کیا ضرورت ہے جبکہ اسی بیان کو انہوں نے سوانح سعدی کے صفحات ۳ - اور ۴۳ پر دوبارہ لکھ کر تقویت دی ہے - یہ تو بہت ہی معمولی باتیں ہیں خواہ کسی اور شخص کو ایسی باتوں کی تسلیم کرنے میں پس و پیش ہوا کرے تو ہو ہمارا چونکہ اس سے نہ کچہ اپنا ہرج ہے اور نہ کسی دوسرے پر اسکا بد اثر پڑ سکتا ہے - اسلئے اگر حیرت صاحب اپنے خیالات کی دوڑ میں اور وسعت اختیار کریں اور اسبات کا اظہار کریں کہ انہوں نے نئی اور پرانی دونوں دنیاؤں کا گشت لگایا ہے بلکہ انکے ایک ایک ملک اور صوبہ میں سیاحت کر چکے ہیں اور پہر ان ممالک اور صوبوں کی ایک ایک شہر اور قصبہ کی خاک چہانی ہے اور پہر اپنے تجربہ اور مشاہدہ کو وسعت دینے کے لئے ایک ایک گہر پر جا کر اور گنڈیاں کہٹکہٹا کر انکے تجربات اور مشاہدات سے اپنے معلومات کو وسیع کیا ہے - یہ سب اس قسم کی باتیں خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں لیکن ہم انپر ردو قدح کرنیکی کچہ ضرورت نہیں ہے - لیکن دہلی میں حضرت صاحب کے تشریف لیجانیکے وقت کے جو حالات بیان کئے ہیں وہ ہم ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ہمارے اپنے مشاہدہ کے برخلاف ہیں اور ہمعصر اخبارات کے فائل ہمارے مشاہدے کی تصدیق کرتے ہیں ان اخبارات میں سے ایک روزانہ دہلی دہلی ہی ہے جسنے ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے مضامین کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا ہے اور سچے سچے واقعات بیان کئے ہیں جس سے حیرت صاحب کے

بیانات کی تکذیب ہوتی ہے اور انکے تمام بیانات از سرتا پا لغویات اور جہوٹ کا دفتر ثابت ہوتے ہیں

قولہ - آپ کوشش کیجئے کہ فوجداری مقدموں کا سلسلہ بند ہو جاوے یہ غلط کاریوں کیوجہ سے ہوئے ہیں -

اقول - حیرت صاحب کیا یہ سچ ہے کہ ہمیشہ فوجداری مقدمات غلط کاریوں ہی کی وجہ سے ہوا کرتے ہیں اگر سچ ہے تو کرزن گزٹ اگست ستمبر و اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء کے ہمراہ جو آپ کو بڑے زور شور سے ضمیمہ شایع کرنے کی ضرورت ہوئی تہی جنمیں بغیر اسکے کہ دوسری طرف سے کچہ بہی تحریک ہوئی ہوتی - آپنے خواہ مخواہ سراسیمہ اور پریشان ہو کر اسبات کا اظہار کیا تہا کہ ہمپر فوجداری مقدمات دائر ہونے والے ہیں اور ناظرین کرزن گزٹ سے تمنے امداد کے لئے اپیل کی تہی آیا یہ خیالات آپکے دل میں غلط کاریوں کیوجہ سے پیدا ہوئے تہے یا نہیں - اگر انکی وجہ غلط کاریاں تہیں تب تو مرزا صاحب پر آپ کی یہ نکتہ چینی بیجا نہیں ہے کیونکہ ہر ایک شخص اپنی اندرونی حالت کے موافق دوسروں کی حالت کو بہی قیاس کیا کرتا ہے لیکن اگر وہ آپ کی پریشانی غلط کاریوں کیوجہ سے نہیں تہی تو گویا تم اسبات کو تسلیم کرتے ہو کہ غلط کاریوں کے علاوہ بہی کچہ ایسے اسباب ہوا کرتے ہیں جنسے فوجداری مقدمات ہو سکتے ہیں اور یہ آپ کی سراسر نامعقولیت ہے کہ خواہ مخواہ تم نے مرزا صاحب پر بعینہٖ دہشت زدہ انسان کیطرح سے غلط کاریوں کا الزام جڑ دیا -

قولہ - تمہیں الہام ہوا اور تمنے پیٹ پر پڑہ کر پہونکا - اور تم اچہے ہوگئے - لوگ تمہارے ان الہاموں سے ہنستے ہیں اور تمہاری نسبت اچہے خیالات نہیں رکہتے ....الخ

اقول - مرزا صاحب کے الہامات کی بابت تمنے بہت کچہ زور قلم دکہایا ہے - اسلئے اسکی بابت میں علیحدہ تفصیل سے عنقریب بحث کرونگا - اسوقت صرف اس واقعہ کے متعلق میں غور کرنا چاہتا ہوں جسپر تمہارے جیسی فطرت والے ہنستے ہیں اور اچہے خیالات نہیں رکہتے - حیرت صاحب آپ جیسوں کی ہنسی یا اچہے اور برے خیالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارفع و اعلےٰ ذات پر کسی قسم کا بد اثر پیدا نہیں کر سکتے ہیں مخالفت میں انسان کیا کچہ نہیں کرتا - کیا تمکو حیات طیبہ کا صفحہ ۷۵ یاد نہ رہا جہاں لکہا ہے کہ مولینا شہید کے مخالفوں نے یہ ریزولیوشن پاس کر دیا تہا کہ جس چیز کو حلال کہے ہم حرام کہیں گے اور جسے وہ حرام کہے گا ہم حلال کہینگے" یہ اس شخص کے مقابل میں کہا گیا تہا جسے تم نے مقدمہ

تفسیر میں مجتہد وقت مانا ہے - پہر اسکے علاوہ کیا تم کو مقدمہ تفسیر کا صفحہ ۳۲۷ یاد نہ رہا جہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو رسول صلعم کے پیچہے پیچہے پہرتے تہے اور جہاں آپنے وعظ فرمایا اور انہوں نے باواز بلند کہدیا کہ یہ شخص دہوکہ دینا چاہتا ہے اور جہوٹہا ہے" امیہیں نظائر آپ جیسے طبیعتوں والوں کی ہنسی اور حقارت سے دیکہنے کے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے -

اب میں اصل بات پر غور کرتا ہوں جو آپکی نظر میں نہ معلوم کیوں نکتہ چینی کے قابل معلوم ہوئی ہے دیکہو حیات طیبہ صفحہ ۳۴ جہاں تم نے مولانا اسمٰعیل صاحب کے متعلق یہ عجیب حیرت انگیز حالات لکہے ہیں "مجتہد صاحب آٹہہ آٹہہ دس دس دن تک سوتے تہے اور آخر میں اسقدر قوت انہوں نے بڑہائی تہی کہ جب چاہیں سو رہیں - اور جب چاہیں جاگ اٹہیں اسمیں ایک منٹ کا بہی فرق نہ ہوتا تہا لیٹے ابہی پورے ۱۰ بجے ہیں اور شوقی پورے دس پر پہونچ چکی ہے اور مولانا سونا چاہتے ہیں تو نصف منٹ بہی مولانا کو نیند کا رستہ دیکہنے میں نہ لگتا تہا یا آپ جب شب کے دو بجے جاگنا چاہتے تہے تو یہ ناممکن تہا کہ دو پر نصف منٹ زیادہ گذر جائے یا دو میں نصف منٹ کم رہے جب آنکہہ کہلے" - اگر حیرت صاحب آپکے اس بیان میں جیسے کہ اسی موقعہ پر آپنے ظاہر کیا ہے کہ اسمیں ذرا شک نہیں ہے یہ معتبر باتیں ہیں تو مرزا صاحب کے متعلق جو کچہ ایڈیٹر اخبار البدر نے پیٹ پر ہاتھ پہیرنے سے آرام ہو جانیکی بابت لکہا ہے ہنسی کے قابل نہیں ہے - اور اگر اب بہی آپ کو اور آپکے ہم مشربوں کو اسپر ہنسی آوے تو وہ فطرت کا قصور ہے لیکن ہم آپ کو اور وضاحت سے سمجہا دینے کیلئے سیرۃ الرسول کے صفحہ ۱۰۷ پر آپ کو غور کرانا چاہتے ہیں جہاں تم نے بعض ان لوگوں کی اسی قسم کی ہنسی کے جواب میں جو اسبات سے ہنستے تہے کہ رسول صلعم کے بار نبوت سے اونٹ نہ چل سکا لکہا ہے کہ "اونٹ کی ٹانگیں نبوت کے بوجہہ سے بیکار ہو جانی کچہ تعجب کی بات نہیں ہے جن لوگوں کو مسمریزم آتا ہے وہ اگر چاہیں تو ایک شخص پر صرف اپنے ہاتہہ کے ذریعہ سے کئی من بوجہہ ڈال سکتے اب سمجہہ لینا چاہیئے کہ مسمریزم جو ایک کسبی چیز ہے اور نبوت کی روحانی قوت سے اسکو بہی مناسبت نہیں ہے یہ کونسی حیرت کی بات ہوئی کہ بار نبوت کا اونٹ متحمل نہ ہو سکے اور اسکی ٹانگیں چلتے چلتے رہ جاویں" اب جبکہ اس مذکورہ بالا بیان میں کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے تو حیرت صاحب گو ان ہنسی بازوں کیطرح سے......

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۵

قولہ۔ آپ اپنی حالت ایسی بنائیے کہ خود لوگ آپکی طرف متوجہ ہوں نہ کہ آپ بالجبر انہیں اپنا مرید و معتقد بنانا چاہیں

اقول ۔ حیرت صاحب آپ نے یہ کیا لکھا کہ بالجبر انہیں اپنا مرید بناتے ہیں ۔ یہ آپ کی حماقت ہے ۔ جیسے ہزار دفعہ عرض ہوئی ہے وہ تکالیف سفر برداشت کرکے قادیان پہونچتا ہے اور اپنے تئیں حلقہ بگوش بناتا ہے ۔ البتہ مرزا صاحب ہر ایک شخص کو ہلاکت کے رستوں سے متنبہ کر دیتے ہیں سعید اس سے فائدہ اٹھاتے اور نکتہ چین اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا صاحب بالجبر مرید بنانا چاہتے ہیں ۔ اب رہی یہ بات کہ مرزا صاحب اپنی حالت ایسی بناویں ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہمیشہ اس قسم کے ہی اعتراض ہوتے رہے ہیں اور بزرگان دین کا حال بیان کرنیکی ضرورت نہیں اگر آپ اپنے مجتہد صاحب کی ہی سوانح عمری غور سے ایک دفعہ اور پڑھ دیں تو اس میں آپ کو ایسی بہت سی نظیریں مل جائینگی ۔ جو آپ کی اس نکتہ چینی کو آپ ہی کے منہ پر ماریںگی ۔ اگر افسوس ہوتا ہے تو اسبات کا کہ اس سے پہلے مسدس حصہ دوم صفحہ ۶ پر حالی صاحب کے اسی قسم کے اقوال پر کسیکی طرف لوگ خود بخود متوجہ ہوئے جاتے ہیں ۔ تم نے یہ اعتراض کیا تھا کہ حالی نے پیر نیچر کو رسول صلعم سے بھی بڑھا دیا آنحضرت صلعم اپنے چچا کو سارا زمانہ نبوت سمجھاتے رہے اور وہ مردود ایمان نہ لایا تھا ۔ لیکن اب اسی قسم کی باتونکا جنہیں حالی کو گالیاں دی تھیں مرزا صاحب سے مطالبہ کرنے لگے ۔ نہ اپنے اس سابقہ تحریر کی پرواکی اور نہ اسبات کی پرواکی کہ رسول صلعم کی بابت تم نے مقدمہ تفسیر کے صفحہ ۳۶۶ سے ۳۷۳ تک یہ بحث کی ہے کہ رسول صلعم کو مضحکوں میں اڑایا گیا طعنہ زنیاں کی گئیں ۔ عیارانہ طریق سے اوٹ پٹانگ سوالات کئے گئے ۔ بلند آواز سے دہوکہ دینے والا اور جھوٹا کہا گیا ۔ کمینے اور عوام پتھر لیکر دوڑے اور آپ کو مارنا شروع کئے اور آپکا حال بعض اوقات خطرناک ہوگیا ۔ اور تمہارے خیالات کے موافق یہ تمام باتیں قانون قدرت کے موافق ہونی چاہئیں لیکن حیرت صاحب اتنہیں افسوس ہے کہ اب تم خواہ مخواہ کے لغو استنباط کرکرکے اسی قسم کے مرزا صاحب پر بہتان باندھتے اور اعتراض کرتے ہو کہ اگر وہ ایسا اور ایسا کرتے تو سب تمہارے پیرو ہوکر بیٹھتے ۔

قولہ ۔ مرزا صاحب نے احادیث رسول مقبول کا وہ مختصر حصہ لے لیا ہے جسکے ذریعہ سے انکے خیال میں انکی تائید ہوتی ہے اور باقی صحیح احادیث سے منہ پھیر لیا ہے اور انپر رد و قدح کی ہے +

اقول ۔ احادیث سے منہ پھیرنے کے معنے سمجھ میں نہیں آئے کہ حیرتی منطق یا حیرتی لغات میں اسکے کیا معنے ہیں ۔ کیونکہ خود اپنی تصانیف میں حیرت صاحب نے بہت سی صحیح احادیث سے انکار کیا ہے اور بہت سی ایسی ہی ہیں جنکی تاویلیں کی ہیں چنانچہ سیرۃ الرسول کے صفحہ ۵ پر لکھا ہے کہ جو حدیثیں ایسی ہیں جنسے قرآن شریف ہم زبان نہیں ہے فی الحقیقت مردود اور جعل ہیں ،، تقریباً یہی مضمون فیصلہ خلافت صفحہ ۲۲ پر بھی ذیل کے الفاظ میں ادا کیا ہے ،، ۔ اگر کوئی حدیث نص کے خلاف ہو وہ مردود ہے ۔ چنانچہ رسول صلعم نے فرمایا ہے اذا روی عنی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ فان وافق فاقبلوہ والا فردوہ یعنے جب میری طرف سے کوئی حدیث روایت کیجاوے تو اسے کتاب اللہ پر پیش کر دلیں اگر اسکے موافق ہو اسے قبول کرو ورنہ رد کرو ،، ۔ اسکے علاوہ بہت سی روایات کی حیرت صاحب نے تاویلیں بھی کی ہیں اور یہ تسلیم کیا ہے کہ ان روایات میں لطیف استعارات ہیں مثلاً سیرۃ الرسول صفحہ ۷۹ و ۸۱ پر حیرت صاحب نے شق صدر اور طشت آب سے سینہ مبارک چاک کرنیکے واسطے فرشتوں نے استعمال کی تھی لو ہو سے بنی ہوئی تھی اور رسول صلعم کی پیدایش کیوقت آتشکدہ مجوس بجھ جانے اور بتوں کے اوندھے منہ گر جانے کی بابت خاص طرح تاویل کی ہے اب یہ تو ہمیں امید ہے کہ حیرت صاحب نے جو مرزا صاحب کی بابت لکھا ہے کہ انہوں نے صحیح احادیث سے منہ پھیر لیا ہے ان احادیث میں کوئی ایسی حدیث تو نہ ہوگی جو مرزا صاحب نے کلام الٰہی کے معارض ہونے کیوجہ سے ترک کی ہونگی یا حیرت صاحب کیطرح سے بلکہ انکی نسبت بہت عالی درجہ کی تاویل کی ہوگی کیونکہ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ دوسروں پر اعتراض کرنے میں اپنے مسلمات کو بالکل بھلا دیا جاوے علاوہ ازیں حیرت صاحب کے نزدیک بہت سی احادیث کوڑا کرکٹ کے حکم میں بھی ہیں جیسے کہ سیرۃ الرسول صفحہ ۴ ۔ اور خلافت شیخین میں بکثرت مقامات پر لکھا ہے کہ غلط اور موضوع حدیثوں کا کوڑا کرکٹ بیچ میں سے صاف کر دیا جائے گا ،، ۔ یقین ہے کہ جن احادیث کی بابت حیرت صاحب نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے وہ انہیں میں نہ ہونگی جنکو خود کوڑا کرکٹ وغیرہ کے نام سے نامزد کیا ہے ۔ حیرت صاحب نے خلافت شیخین صفحات ۸ و ۹ اور ۴۳ پر نیز مقدمہ تفسیر صفحات ۵۱۳ تا ۵۱۵ ، ۵۴۵ پر اسماء الرجال پر بھی ردوقدح کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ معیار نامکمل ہے اور اسکے ذریعہ سے ہرگز احادیث کی صحت یا غیر صحت کی جانچ نہیں ہو سکتی ہے یہ خیالات ظاہر کرنیکے بعد اپنی طرف سے ایک معیار پیش کیا ہے جسکی بحث فضول اور طویل ہے اسلئے ہم اسے ترک کر دیتے ہیں ۔ لیکن یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر وہ اسی بات پر قائم رہتے کہ ہر ایک حدیث کو کلام الٰہی سے پرکھا جاوے ۔ جو اس کسوٹی پر پوری اترے اور معارض نہ ہو اسے مان لیا جاوے اور باقیوں کو رد کر دیا جاوے تو نہ ان کو نئے نئے معیار بنانے کی ضرورت پڑتی اور نہ ایسی دور دراز کارنکتوں میں پڑنا پڑتا تاہم ہمیں یقین ہے کہ حیرت صاحب نے احادیث کی بابت جو مرزا صاحب کے متعلق نکتہ چینی کی ہے اسمیں اسکا بھی خیال رکھا ہوگا کہ اگر کوئی حدیث اسماء الرجال سے خواہ صحیح ثابت کی گئی ہو لیکن کلام الٰہی کے برخلاف ہوگی تو اسکی حیرت صاحب نے پروا نہ کی ہوگی ۔ اب اس مختصر بحث کے بعد ہم حیرت صاحب سے پوچھتے ہیں کہ وہ ایسی کونسی احادیث ہیں جو قرآن شریف کے معارض بھی نہیں ہیں اور مرزا صاحب نے انپر رد و قدح کی ہے ۔ یہ بات دوسری ہے کہ اپنی عادت کے موافق نکتہ چینیاں کرنے کیوقت انکو اپنے مسلمات کا خیال نہ رہے لیکن ہم اسبات کی ہدایت کر دینا چاہتے ہیں کہ آپ براہ مہربانی اس معاملہ میں اپنے مسلمات کا ضرور خیال ضرور رکھیں ورنہ آپ کی اور زیادہ حقیقت کھل جائیگی ۔ ہمنے اس مضمون پر بہت غور کی ہے اور اسبات کا بھی اندازہ کیا ہے کہ اکثر حیرت صاحب اپنے خیالات کی دوڑ میں اپنے مسلمات کو بھولتے رہے ہیں بلکہ بسا اوقات ایک حدیث کو صحیح مان کر اپنے قول کی تائید میں ایک جگہ پیش کی ہے اور دوسری جگہ اسی حدیث کی تردید کر دی ہے یہ چونکہ ایک طویل بحث ہے جسے اگر ضرورت ہوئی تو اسوقت جبکہ حیرت صاحب کی کتب کے مضامین سلسلہ وار ہم بحث کریں گے تفصیل سے بیان کریں گے فی الحال چند نظیروں پر ہی اکتفا کرینگے تاکہ اگر ان سے حیرت صاحب سمجھ جاویں تو کیا ضرورت ہے کہ ان فضول بحثوں میں اپنا قیمتی وقت ہم ضائع کریں ۔ نمونہ کے طور پر ایک وہ حدیث ہے جو درخت خرما کے لگانے کی بابت بیان کیجاتی ہے ۔ اس حدیث کو حیرت صاحب نے ۳ مقامات پر اپنی تائید ولی میں

بیان کیا ہے منجملہ انکے ایک مقام تفسیر کا صفحہ ۵۷۵ میں لیکن انتہا درجہ تعجب اسبات کا ہے کہ بعینہ اسی موقعہ پر جبیر حیرت صاحب نے اس حدیث سے اپنے اقوال کو تقویت دی تھی - جب سرسید نے اپنی تائید میں بیان کیا تھا تو اسپر ردو قدح کرکے اسکو احادیث متواترہ سے معارض ثابت کرکے اس سے انکار کردیا اور یہ انکار حیرت صاحب کی تحریر میں ۳ مقامات پر ہم کو ملا منجملہ ایک مقام وہ ہے جو کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴ - کالم ۱ پر لکھا ہے - اسی طرح سے تفسیر میں ۲ جگہ صوفیوں پر بھی گانے وغیرہ کے متعلق لے دے کرکے انکی تردید کی ہے لیکن سوانح سعدی کے صفحہ ۱۲ - اور ۱۳ پر علم موسیقی کا جواز ثابت کیا ہے اور اسموقعہ پر وہی دلائل پیش کئے ہیں جنکی مقدمہ تفسیر میں تردید کی ہے - غرض جہانتک غور کیا جاتا ہے حیرت صاحب کا یہی اصول معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت کسی بات کی تائید کرنے بیٹھتے ہیں تو تنکے کے سہارے کو بھی غنیمت سمجھ کر بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہیں لیکن جب اسی پہلو کسی دوسرے کی نکتہ چینی کرتے ہیں تو اسکے ساتھ ہی اپنے سابقہ مضامین کی بھی دھجیاں اڑا کر رکھ دیتے ہیں اسی قسم کے اور معارض خیالات جو حیرت صاحب نے احادیث کی بابت بیان کئے ہیں یہ ہیں - تفسیر صفحہ ۶۱ - اور ۶۲ پر بحث کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ رسول صلعم کا قول اور آپ کا فعل کوئی وحی سے خالی نہ تھا - اور سیرۃ الرسول کے صفحات ۱۶ - اور ۱۷ پر لکھا ہے کہ "سوائے چند آدمیوں کے مسلمانوں کے ہر گروہ کا دار و مدار احادیث پر ہے حدیثیں ہی ہیں جو کروڑ ہا مسلمانوں کا دستور العمل چلی آتی ہیں - جنپر انکی عبادات معاملات تمدن اور اخلاق کا دارومدار ہے اور اپنی دینی اور دنیوی معاملہ کے ہر جزو سے جزوی امر میں وہ احادیث سے ہی کام لیتے ہیں" - اسی کتاب کے صفحہ ۱۰ پر سرسید کو آڑے ہاتھوں لے کر لکھا ہے "کہ چونکہ احادیث کے ماننے سے بہت سی پابندیاں کرنی پڑتی ہیں اس لئے مذہبی قیود سے آزاد ہونیکے لئے میور کا خیر مقدم کیا" لیکن جب انہیں تصانیف میں غور کیجاتی ہے تو انکے مذکورہ بالا تمام خیالات کی تردید ہو جاتی ہے چنانچہ تفسیر صفحہ ۵۷۵ اور سیرۃ الرسول صفحات ۱۴ - اور ۱۵ پر ان تمام احادیث کی بابت جو روزمرہ کی معاشرت وغیرہ کے بابت ہیں یا اچھے برے اخلاق کی بابت - نیز رسول صلعم کے احکام اور فیصلہ کی بابت لکھا ہے کہ انکے متعلق اختیار ہے خواہ کوئی عمل کرے یا ترک کردے کوئی لازمی بات نہیں ہے - اب یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ جب معاشرت تمدن اور اخلاق کا مدار احادیث پر ہوا اور ہر دینی اور دنیوی معاملہ کے ہر جزو سے جزوی امر میں احادیث سے ہی کام لیا جانا ضروری ہوا اور ایسا نہ کرنیکی وجہ سے سرسید پر تبرا بھی کیا گیا ہو - اور رسول صلعم کا ہر قول اور فعل وحی میں بھی داخل ہو تو پھر اسکے معارض یہ بات کسطرح سے بیان کردی گئی ہے کہ روزمرہ معاشرت وغیرہ کی احادیث پر عمل کرنا لازمی نہیں ہے جب یہ لازمی نہ رہا تو پھر دنیوی معاملہ کے ہر جزوی امر میں احادیث سے کسطرح سے کام لیا جاسکتا ہے -

ہم چاہتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں کہ حیرت صاحب کے نصائح میں سے کوئی تو ایسی مل جاوے کہ بغیر استفسار کئے یا اسپر غور کئے بغیر اسپر عملدرآمد کرلیا جائے لیکن بقول انکے جبکہ مرزا صاحب کے خاص الخاص مرید حکیم صاحب بھی دماغی قابلیت میں کمزور ہیں تو پھر مجھ جیسے عاجز کی کیا حقیقت ہے کمزوری دماغ کیوجہ سے مختلف معاملات کی بابت مجبوراً استفسار کرنا ہی پڑتا ہے چنانچہ سیرۃ الرسول کے صفحہ ۱۲ پر یہ لکھا ہے "کہ ہماری قوم کی بدنصیبی اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے کہ شوق و ذوق سے ناول اور فسانے پڑھتے ہیں مگر حدیثوں کی کتابوں سے منہ بنالیتے ہیں" - یہ فقرا سے پڑھنے کے بعد ہماری موٹی سمجھ میں تو یہ خیال پیدا ہوتا ہے بلکہ تحقیق کرنے کو جی چاہتا ہے کہ جبکہ ناول کا پڑھنا بدقسمتی میں داخل ہے اور ایسا برا ہے کہ حیرت صاحب کو اسکی شکایت اپنی روح القدس کے ذریعہ سے تحریر کردہ کتاب میں بھی کرنے کی ضرورت پیش آئی تو پھر اول ان ناولوں کی مصنف اور پھر چھپوانے اور چھاپنے والے اور پھر پر اخبار کے ساتھ ان ناول اور فسانوں کا اشتہار شایع کرکے ناظرین کو انکے خریدنے کی تحریص اور رغبت دلانے والے اور پھر خاص حالتوں میں انکی قیمت میں تخفیف اور رعایت کرنے والے کے حق میں حیرت صاحب کیا فتویٰ دیتے اور حکم لگاتے ہیں - قوی امید ہے کہ اسپر حیرت صاحب کوئی معقول حکم لگائینگے اور اسکا مناسب جواب عنایت فرماویں گے کسی نے سچ کہا ہے - ؎

بزیر جامہ نہاں کردہ برص لیکن - ...
بچشم اہل بصیرت برہنہ مے آئی "

قولہ مسیح علیہ السلام کی بابت قرآن مجید نے کیا لکھا ہے یہ قرآن مجید اور تفاسیر رسمیہ سے معلوم ہوسکتا ہے -

اقول - مہربان من تفاسیر رسمیہ پر آپ کب سے ایمان لائے ہیں یا یہ کچھ آپ کی فطرت میں ہی بات داخل ہوگئی کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور - اور کاٹنے کے اور - تفاسیر کی بابت کیا آپنے مفصلہ ذیل خیالات ظاہر نہیں کئے - مقدمہ تفسیر صفحہ ۵۱۹ - اور ۳۲۷ - ۴۰۳ "تا ایک مفسر یا چند مفسروں کی رائے سے اختلاف کرنا شاید بعض معمولی طبایع کو ناگوار گذرے مگر سمجھدار کبھی بھی اسپر اعتراض نہیں کریگا درحقیقت کسی مفسر نے خود رسول کریم صلعم کی زبان مبارک سے قرآن مجید کی تفسیر نہیں سنی کہ اسکی تفسیر کو خواہ مخواہ ماننا پڑے - ہر مفسر نے بطور خود تحقیق کی اور محاورات عرب کو دیکھا اور لغت کی تحقیق کی - حدیثوں سے اسکی روشن آیتوں کو چسپاں کیا - اور بعض مفسر مثلاً ابن کثیر وغیرہ نے حدیثوں سے تفسیر لکھی ہے - مگر اسبات کا کیا کوئی حلف اٹھا سکتا ہے کہ جن احادیث سے فاضل مفسر نے تفسیر کی ہے وہ اول سے اخیر تک سب کی سب صحیح ہوں" یا پھر صفحہ ۶۹۱ - ۶۸۳ - ۶۸۴ پر یہ بحث کی کہ تمام تفاسیر رائے سے لکھی گئی ہیں - اور شریعت ہمیں مجبور نہیں کرتی کہ کسی مفسر کی رائے کو تسلیم کریں -

اب رہا اجماع - سو اجماع کی بھی بہت مقامات پر دھجیاں اڑائی ہیں منجملہ بہت سے مقامات کے صفحہ ۱۵۴ پر لکھا ہے "اگر ایک ہی پہلو پر مختلف لوگوں کے مختلف عقاید ہوں تو سمجھ لو کہ یہ سب عقائد باطل ہیں - ایک شخص کو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میرا عقیدہ حق ہے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ ان ان وجوہات سے اوروں کے عقاید باطل ہیں بعض کا یہ خیال ہے کہ صداقت جماعت سے پیدا ہوتی ہے یعنے ایک کثیر گروہ کے کسی خاص مسئلہ پر کوئی رائے ہونا ہے مگر اس بات کو ثابت نہیں کرسکتا کہ وہ مسئلہ حق ہے - یہ ضرور نہیں کہ چند آدمیوں کا خیال بمقابلہ گروہ کثیر کے ہمیشہ ہی غلط ہو" - یہ ہیں مذکورہ بالا خیالات جنہیں حیرت صاحب نے ضرورتوں کے موافق ..... اظہار کیا ہے - اسلئے تعجب ہے کہ مرزا صاحب کے متعلق نکتہ چینیاں کرتے وقت وہ تفاسیر رسمیہ کا دامن کیوں پکڑنے لگے - نہ معلوم یہ بات کیا ہے اور اسقدر انتہا درجہ سہو نسیان انکے مزاج میں کیوں ہوگیا ہے کہ بہت تھوڑے عرصہ میں اپنے تمام ساختہ پرداختہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں - میں ایک اور بات کا بھی ذکر کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ صحابہ کی عملی کارروائی کی بھی انکے خود سر قلم اور بے لگام خیال کے مقابلہ میں ان کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں ہے - یہ بات ہمیں تفسیر کے مضامین پر غور کرنے سے ثابت ہوئی ہے منجملہ بہت سے مقامات کے ایک وہ مقام ہے جہاں بہت کچھ زور لگا کر سود کا جواز ثابت کیا ہے اسمیں صفحہ ۴۷۶ پر اسامہ کی ایک حدیث سے فرضی طور پر اپنے خیالات کی تائید کی ہے + باقی آیندہ -

مطبع انوار الاسلام قادیان میں تمام شیخ محمد افضل چھپکر شایع ہوا -

امام بمعنی نبی

حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت لوگ اکثر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر یہ صرف امامت کا دعوے کریں۔ کہ ہم اس صدی کے مجدد اور امام ہیں۔ تو ہمیں ماننے میں کوئی عذر نہیں۔ چونکہ یہ اپنے آپ کو نبی اور مسیح کہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کے دعاوی کو تسلیم نہیں کرتے۔ لہذا ان کے اس شبہ کو دور کرنے کے لئے ہم اس امر کا ثبوت قرآن شریف سے دیتے ہیں جس سے ان کو معلوم ہو کہ امام بھی نبی ہوتا ہے۔ اور امام پر وحی کا نزول بھی ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ وہ خدا کے نبی اور رسول تھے۔ بلکہ ان کو ابو الانبیا بھی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اسی رسالت اور نبوت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ ان کو امام کے نام سے پکارتا ہے۔ دیکھو جز اول رکوع ۱۵ انی جاعلک للناس اماما۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کو فرماتا ہے۔ کہ میں تجھکو لوگوں کے لئے امام یعنے نبی اور رسول بنانے والا ہوں۔ پھر دوسرے مقام پر حضرۃ اسحٰق اور یعقوبؑ کو جو کہ پیغمبر اور رسول مسلمانوں کے نزدیک مسلم ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کے لئے اپنے انعامات میں بیان فرما کر اللہ تعالیٰ انکی نسبت فرماتا ہے وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا واوحینا الیھم فعل الخیرات۔ پ۱۷ رکوع ۵۔ کہ ہم نے اسحٰق اور یعقوب کو امام یعنے رسول بنایا۔ جو ہمارے امر سے لوگوں کو راہ نمائی کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر ان پر نازل ہوتے تھے اور ہم نے نیک کاموں کے لئے ان پر وحی بھی کرتے۔ دیکھو یہاں اماموں کے لئے وحی کا نزول ثابت ہے۔ پھر اگر مرزا صاحب نزول وحی کے مدعی ہوں۔ تو کیا حرج ہے۔ پھر اور جگہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل پر انعام کا ذکر فرماتا ہے۔ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین۔ پ۲۰ رکوع ۱۔ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں جو ضعیف لوگ ہیں۔ ان پر احسان کریں۔ ان کو امام اور وارث بنا دیں اور وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا۔ پ۲۱ رکوع ۱۶۔ کہ ہم نے بنی اسرائیل میں سے امام یعنے رسول بنائے جو کہ لوگوں کو ہمارے امر سے راہ نمائی کرتے تھے

اب ظاہر ہے۔ کہ بنی اسرائیل یعنے امت موسوی پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل یہ تھا۔ کہ ان میں سے انبیاء پیدا ہوئے۔ جو کہ توریت پر عمل کرتے۔ اور کرواتے۔ اونہی کو اللہ تعالیٰ نے امام اور آئمہ کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ لفظ امام اور نبی ایک ہی معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اور چونکہ سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ کے قدم بقدم ہے۔ اسی لئے اسی مناسبت کی وجہ سے اس سلسلہ کے خلفائے راشدین بھی امام کے لفظ سے پکارے گئے۔ اور ان کا نام امام اسی لئے رکھا گیا۔ کہ خدا نے موسوی سلسلہ کے خلفاء کو امام کر کے پکارا۔ مگر جب ہم سب ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ اور رسول اور پیغمبر بھی کہتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ سلسلہ محمدیہ کے اماموں اور خلفائے راشدین کو نبی اور صاحب وحی نہ کہا جاوے۔ اگر کسی امام وقت کو نبی کہنا آداب شریعت کے خلاف ہو سکتا ہے۔ تو پھر ہمیں نعوذ باللہ ماننا پڑیگا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض موسیٰ سے بہت ...... گھٹے ہوئے تھے۔ کہ موسیٰ کے خلفاء تو نبی ہو سکیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نبی نہ ہوں اس لئے قرآن شریف کی آیات بینات پر نظر ڈال کر اس امت مرحومہ کے مجددین اور مامورین کو نبی اور رسول کہنا ٹھیک ہے ان کو وہی نام اور خطاب دینا ہے جس کا مستحق ان کو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ حضرت مرزا صاحب کی نسبت امام کا لفظ تو پسند کرتے ہیں۔ مگر نبی اور رسول کا لفظ خلاف شریعت جانتے ہیں۔ وہ صریح غلطی پر ہیں۔ اور اپنے اقوال سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور انوار کو موسوی برکات سے کم ملتے ہیں۔

قانون قدرت کی حد بست کرنیوالے غور کریں

۱۰ ستمبر کا پیسہ اخبار ہفتہ وار راوی ہے۔ کہ ایڈورمقر مقام میں ایک عجیب و غریب بات ظہور میں آئی ہے۔ شام کو ۷ بجے کے قریب شہر کے سب سے بڑے بازار میں ایک قسم کی زرد مکھیاں آسمان سے گرنی شروع ہوئیں۔ جس سے بازار کے لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی۔ جہاں چمٹیں۔ کاٹ لیتیں۔ لیکن یہ آفت اوسی بازار تک محدود رہی۔

طاعون

چونکہ طاعون کا موسم پھر آگیا ہے۔ اس لئے خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے صلح کریں اور شوخی اور شرارت سے اور فسق اور فجور اور ہر ایک ایسے فعل اور قول سے جو کہ خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہیں۔ باز رہیں سچے عقاید اختیار کریں۔ گناہوں سے سچی توبہ کریں۔ طاعون زدہ علاقوں میں اور مریضوں سے پرہیز کریں۔ اسم اعظم رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کا ورد کثرت سے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کریں۔ ہر نماز میں آیت غیر المغضوب علیھم میں اس سے حفاظت طلب کی جا سکتی ہے۔ رحمۃ للعباد اپنے اور دیگر بھائیوں کے لئے بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور سچی اور پاک تبدیلی کریں۔ اس نمبر میں ایک تقریر شایع ہوئی ہے جس سے معلوم ہو گا۔ کہ ذرا سی خلاف ورزی پر ہم لوگ کس قدر مورد عتاب الٰہی ہو سکتے ہیں۔

غرضیکہ یہ وقت غفلت سے بسر کرنے کا نہیں ہے۔ کشتی نوح کی تعلیموں کو خاص طور پر مطالعہ کیا جاوے۔ اور باہمی مصالحت اور عفو اور درگذر اور دوسرے اوامر کی پابندی پر سبقت کی جاوے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو کر ہر ایک قسم کے دکھ اور شماتت اعداء سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ایسے ہی ہم قادیان کے باشندوں کو تاکید کرتے ہیں۔ کہ وہ گذشتہ سال کے واقعات سے عبرت پکڑ کر کے اپنی اصلاح پر آمادہ ہوں۔ کیونکہ قرائن اس قسم کے موجود ہیں۔ کہ اب کے سال پھر طاعون کا زور شور پیشتر سے بھی زیادہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

ولادت ماسٹر عبد الرحمان صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہاں خدا کے فضل و کرم سے ۱۰ ستمبر سنہ ۰۴ء کو بوقت ۹ بجے شب ایک فرزند تولد ہوا ہے جس کا نام حضرت اقدس نے بشارت احمد تجویز فرمایا ہے۔ خدا مولود مسعود کی عمر اپنی دین کی خدمات میں دراز کرے۔ البدر نمبر ۳۴ اس اخبار کے ٹیٹل پیج پر نمبر ۳۶ بھی لکھا ہے اور ارادہ بھی تھا۔ کہ نمبر ۳۶ مشمولہ حالات نزول مسیح درلاہور ساتھ ہی شایع کیا جاوے۔ مگر چونکہ مقدمہ کے حالات کی لوگوں کو بہت انتظار ہے اس لئے اور بعض دیگر وجوہات سے اسکی اشاعت .....

ایک صاحب درد کی التماس

ضمیمہ اخبار البدر مجریہ ۲۴ اگست سنہ الیہ کو پڑھ کر دل پر سخت چوٹ لگی۔ جس کی تحریر کا قلم کو یارا نہیں معلوم ہوا۔ کہ چندہ اخبار ہذا تعدادی ساڑھے تین سو روپیہ بذمہ خریداران بقایا ہے۔

اے برگزیدہ و مقدس جماعت کیا اخبار مذکور نے اپنی مدت اجرا میں اپنی فرائض منصبی کو انجام دینے میں کچھ کوتاہی کی۔ اپنے دل میں انصاف کرنا۔ میرے نزدیک تو اخبار موصوف اپنی خدمات مفوضہ کو بوجہ احسن انجام دیتا رہا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہی امید غالب ہے اور ہمیشہ اس مقدس جماعت کو روحانی فیض و ارشادات جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود سے مستفیض کرتا رہا۔ کبھی کسی قسم کی کوتاہی ظہور میں نہیں آئی۔ کیا اس کا صلہ چندہ کا ادا نہ کرنا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اے احمدی بھائیو۔ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ اس اخبار سے بیشتر کوئی دوسرا اہم ذریعہ اس جماعت مقدس کو اس طرح سے باضابطہ تاریخوار تقریریں و حالات پہونچانے کا نہ تھا۔ اور اس نے جاری ہو کر اس کمی کو پورا کیا اور تجربہ ہے کہ جب تک سرمایہ کیحالت کفایت کرتی رہتی ہے یہ خدمات مفوضہ کو دیانت داری سے بجا لاتا رہتا ہے اور جو ہیں۔ کہ سرمایہ کیحالت روبہ کمی ہوتی ہے۔ تب بھی ہے اسکی خدمات میں نقص نہ لگا ہو تاہم اس مقدس جماعت کو فیض پہنچاتا رہا و پہنچاتا رہیگا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ صرف چندہ کی باقی نے اشاعت اخبار میں بے ترتیبی پیدا کر رکھی ہے کیونکہ سوائے چندہ کے کوئی اور ذریعہ آمدنی کا بظاہر نہیں۔ جیسا کہ دیگر اخبارون کے پاس اشتہار و فروخت اشیاء کا ہے اس لئے عنایت فرما کر بقایا فی الفور دفتر البدر کو مرحمت فرمائیں مخفی نہ رہے۔ کہ خدانخواستہ شاید بقایا چندہ اشاعت اخبار کو معرض التوا میں ڈالے

دوم چونکہ انسانی فطرت بھی اس امر کی مقتضی ہے کہ جو شئے کسی فرقے کے لئے رہنما و فیض رسان ثابت ہو۔ اس پر اسکی سرپرستی ہر طرح سے فرض ہے۔ پس لازم ہے کہ سب احمدی بھائی دل سے کوشش کرین۔ دو دو یا ایک ایک خریدار اخبار پیشگی قیمت ادا کرنیوالے بہم پونچادین کیونکہ مشرح طور اخبار ہذا خسارہ ظاہر کر رہا ہے۔

سوم میری رائے ناقص ہے۔ اگر منظور فرمائی جاوے۔ تو عین نوازش ہے۔ کہ سب بھائی صرف دو دو یا یا ایک ایک روپیہ (یا جسقدر ہوسکے) زائد چندہ کارخانہ موصوفہ کو عنایت فرما کر مشکور فرما دین۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ اس طریق سے کچھ عرصے کے لئے مستقل سرمایہ کافی ہو سکتا۔ پھر خدا مالک ہے امید واثق ہے۔ کہ مضمون ہذا کو نظر انداز نہ کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس طریق سے آیندہ اشاعت اخبار کو ہرگز التوا نہ ہوگا زیادہ والسلام ۔ ایس۔ ایم۔ یوسف احمدی ٹھیکدار کمسریٹ خریدار البدر ۳۶۵ انبالہ

کچھ عورتوں کی نسبت

اخی فی اللہ ایڈیٹر صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کی نصیحت نہیں بھولی وہ دل پر کالنقش فی الحجر ہے۔ بعض ضروری موانعات ایسے پیش آئے۔ کہ میں کچھ لکھ نہ سکی۔ اب عورتون کیمتعلق چند احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ترجمہ خدمتمیں ارسال ہے امید ہے درج فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ اس مضمون کے بارہمیں اپنی احمدی بہنوں کے لئے اتنا کافی ہے۔ کہ یہ اس شخص کا کلام ہے جسکی شان میں !! وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی نازل ہوا ہے۔ کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں۔ وہ سب اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہوتا ہے۔ پس بحکم آیت جو تابعداری کرے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نے اطاعت کی اللہ کی؟ اس پر ایمان لانا فرض ہے اور عمل کرنا ضروری !!

مردون کے حقوق عورتوں پر

(۱) عائشہ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ وسلم مہاجرین (ہجرت کرنیوالے) و انصار (ان کو مدد دینے والے) کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اونٹ آیا اور آپکے آگے جھک گیا۔ پاس بیٹھنے والون (اصحاب) نے کہا اے رسول اللہ کے۔ جب درخت و چارپائے آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم سجدہ نہ کرین۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے رب کی عبادت کرو۔ ہان اپنے بھائی کی عزت کرو۔ یعنی اسے بزرگی دو۔ اور اگر میں تم سے کسی ایک کو حکم دیتا کہ دوسرے کو سجدہ کرے۔ تو البتہ عورت کو اپنے شوہر کے آگے سجدہ کرنے کا حکم کرتا۔ خاوند اگر اپنی بیوی کو حکم دے۔ کہ زرد پہاڑ سے پتھر اوٹھا کر سیاہ پہاڑ کیطرف لیجائے اور سیاہ پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف (مطلب یہ کہ مشکل سے مشکل کام بتلائے) تو اُسے چاہیے کہ اس کا حکم بجا لائے۔ نقل کیا اس کو احمد نے۔

(۲) جابر رضی سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جن کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی اور نیکی۔ ایک تو بھاگا ہوا غلام جب تک واپس لوٹ کر اپنے مالک کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ نہ رکھدے۔ اور ایک بی بی جس پر اس کا شوہر خفا ہو۔ اور ایک نشئی جب تک ہوش میں نہ آئے۔ نقل کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

(۳) ابوہریرہ رضی سے روایت ہے۔ رسول اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسی بی بی بہتر ہے فرمایا آپنے وہ جو خوش کرے اپنے خاوند کو۔ جبوقت دیکھے (وہ خاوند) طرف اس کی۔ اور جو اپنے شوہر کا حکم بجا لاتی رہے۔ اور جو اپنے مال و جان میں کسی ناخوش کرنیوالی بات میں اس سے مخالفت نہ کرے۔ (ہر حال میں تابع فرمان رہے) (نقل کیا اسے نسائی نے) باقی آیندہ

الراقمہ ایک احمدی خاتون ۔ از ضلع گجرات

گورداسپور مقدمات کا آخری فیصلہ عدالت ابتدائی مین۔

قریباً دو سال کی لمبی دوڑ کے بعد اُن مقدمات کا (جو عدالت گورداسپور میں دائر تھے)۔ عدالت ابتدائی میں فیصلہ ہو گیا۔

مقدمہ ایڈیٹر الحکم بنام کرم الدین و فقیر محمد جو ۲۶ اگست ۱۹۰۴ء کو ختم ہو چکا تھا۔ اس کا حکم ۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو سنا دیا گیا۔ مجسٹریٹ صاحب نے کرم الدین و فقیر محمد کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تمہارا جرم ثابت ہے اور تمہارا عذر غلط۔ اس لئے کرم الدین پر ۵۰ جرمانہ۔ بصورت عدم ادائے جرمانہ دو ماہ قید محض۔ اور فقیر محمد پر للعہ ۴۰ جرمانہ بصورت عدم ادائے جرمانہ ڈیڑھ ماہ قید محض۔ اور حضرت اقدس کے خلاف جو مقدمہ تھا۔ اس میں بھی مجسٹریٹ صاحب نے اُسی تاریخ کو فیصلہ سنا دیا۔ حضرت اقدس کے خلاف پانسو ۵۰۰ روپیہ اور حکیم فضل الدین صاحب کے خلاف دو سو ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کیا جو اسی وقت دیا گیا۔

مقدمہ حضرت اقدس کے متعلق بظاہر یہ خبر دلشکن ہوگی۔ لیکن ہمارے ناظرین خصوصاً ہمارے احمدی احباب جو سنن الہیہ سے ..... واقف اور سیرۃ الانبیاء سے خبردار ہیں وہ خوب جانتے ہین کہ

ہر بلا کین قوم راحق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش کرتے ہوئے صبر کے ساتھ آخری فیصلہ کا انتظار کرین۔ جو عدالت عالیہ سے ہوگا

اسوقت عدالت ابتدائی کی کارروائی ختم ہوئی اور چونکہ ابھی مقدمہ عدالت اعلیٰ مین جانے والا ہے۔ اس لئے اس فیصلہ پر ہم کسی قسم کا ریمارک کرنا اپنے فرض کے خلاف سمجھتے ہین۔

مخالفین اپنی عادت کیموافق مختلف قسم کی افواہین اڑا دینگے لیکن اس سے زیادہ کوئی امر نہیں ہے۔ جو ہم نے لکھدیا ہے۔

خط و کتابت و توسیع اشاعت

امدادی فنڈ۔ منشی عزیز بخش صاحب ہیڈ کلارک

۔۔۔ دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ڈیرہ غازی خان جو کہ ابتدا سے البدر کے ہمدرد اور معاون ہیں۔ اور ہمیشہ اخلاص سے اس کی اشاعت میں ساعی رہے ہیں۔ میری عرضداشت پر چھ خریدار البدر کو دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دیوے۔

عالی جناب۔ خان صاحب محمد ابراہیم خان صاحب بن حاجی موسے خان صاحب مرحوم کراچی سے تحریر فرماتے ہیں۔

در اخبار ایشان خوانده شده است۔ که ایشان میخواہند۔ که برائے رفع ضروریات امور متعلق طبع اخبار قیمت دو سالہ یک جائی از خریدار خود ہا وصول فرمائند۔ بنده بسر و چشم تجویز ایشان را منظور دارد۔ ہرگاه خواستہ بنام بنده وی پی برائے وصول قیمت دو سالہ فرستاده شود وصول فرموده باشید۔ مقصود بنده ہمین است۔ که اخبار البدر مدام خدمت جماعت احمدیہ بجا آورده در کار خویش کامیاب بوده باشد۔ پس ہر امریکہ مؤید اخبار باشد بنده در اقبال آنکہ بجان و دل حاضر است۔

منشی احمد دین صاحب اپیل نویس

گوجرانوالہ نے جو کہ البدر کے قیام اور اس کی اشاعت میں اول المعاونین ہیں۔ میری اول چٹھی پر توجہ فرما کر ۱۷ اکتوبر تک خریدار البدر کو دیئے ہیں۔ دوسرے گرامیقدر احباب اور خصوصاً حافظ غلام رسول صاحب سوداگر اور سید عبد الرحیم صاحب کنگی حیدرآباد دکن۔ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ اور منشی ذوالفقار علی خان صاحب نائب تحصیلدار کی توجہ عالی کو میں خصوصیت سے اس طرف منعطف کرتا ہوں۔

میاں محمد رمضان و محمد سلطان صاحب سوداگران

لودھراں نے بجائے ۲ کے ۳ روپیہ سالانہ قیمت اخبار مقرر کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک خریدار اور البدر کو عنایت کیا ہے۔

میرے مہربان منشی محمد حسین صاحب

احمدی کلارک دفتر سرکاری وکیل لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میں بڑی خوشی سے اجازت دیتا ہوں۔ کہ ماہ جنوری ۱۹۰۵ء میں سال ۱۹۰۶ء کا چندہ بھی وصول کر لیں۔ اور آپ کی ایک دو اور مفید تحریک دوسرے نمبر میں درج کرینگے۔

❊ ❊ ❊

تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت جو آرٹیکل البدر میں شائع ہوا تھا۔ اس کی نسبت ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن مصنف تفسیر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس تفسیر کی صحت اور عمدگی طبع کیواسطے نہایت کوشش کی گئی تھی اور بہت سے زائد اخراجات برداشت کئے گئے تھے۔ صرف اس لئے کہ متدین لوگ کارکن ملیں۔ مگر افسوس کہ مخالفت حضرت امام الزمان کی وجہ سے ایسے لوگ نہ ملے۔ بلکہ لوگوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے مضامین نکالدئے جاویں۔ تو اس کی اشاعت ہزاروں سالانہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ دوسرے پہلوؤں سے یہ تفسیر نہایت عجیب اور بے نظیر ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ میں خدمت دین کے لئے ہمیشہ سخت سے سخت محنت اوٹھا رہا ہوں۔ اور جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے۔ کر رہا ہوں۔ الاعمال بالنیات

بہرحال میری رائے یہ ہے۔ کہ ایک غلط نامہ اس موجودہ تفسیر کا اخبار و الحکم میں ضرور شائع ہونا چاہیئے۔ اور احمدی گجراتی صاحب سے التماس ہے۔ کہ وہ اغلاط کی ایک فہرست مکمل ارسال کریں۔ تاکہ مصنف کے پاس تصحیح کے لئے ارسال کی جاوے۔ امید ہے۔ کہ موجودہ ایڈیشن کے نکل جانے پر دوسری ایڈیشن میں مصنف اس قسم کے نقصوں کی ضرور تلافی کر دیگا۔ قوم کو انکی خدمات کی قدردانی ضرور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ خدمت قرآن میں بڑی محنت اٹھا رہے ہیں اور ایک حد تک ایک ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

امداد مدرسہ تعلیم الاسلام

اس وقت مدرسہ کی مالی حالت از حد محتاج امداد ہے اسواسطے بخدمت جمیع برادران عرض ہے۔ کہ مدرسہ کا جو چندہ کسی صاحب کے نام بقایا ہے۔ وہ جلد ارسال فرماویں۔ اور علاوہ اس کے یکمشت عطیہ سے مدد دیں۔ حضرت کا حکم ہے۔ کہ سب احمدی ممبر مدرسہ کا چندہ دیں۔ اور جو نہ دے سکیں وہ اپنے لنگر کے چندہ کا چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ میں دیدیں۔ بہرحال مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت ضروری ہے۔

یاد رہے۔ کہ تمام چندے بنام مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام روانہ کرنے چاہئیں۔ حضرت کے نام روانہ نہ ہوں۔ کیونکہ اس میں حضرت کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور کسی خاص شخص کے نام بھی نہ ہوں۔ والسلام

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ
مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔

قصیدہ عالیجناب منشی عبد الرزاق صاحب بخشی رجمنٹ رسالہ رفیق جناب مولوی الٰہی بخش صاحب جو کہ اپنے حضرت امام الزمان کی خدمت عالی میں پڑھکر سنایا۔

ذات بے مثل محمدؐ کا ہے جلوا ۔۔۔ احمدؐ
دیکھا اس ذات کو جس نے تجھے دیکھا احمدؐ
مثل موسیٰ کے ہے جس طرح سے پہلا احمدؐ
مثل عیسیٰ ہے اسی طرح سے پچھلا احمدؐ
ذرہ ہے موسےٰ عمران تو محمدؐ خورشید
قطرہ ہے عیسےٰ مریم تو ہے دریا احمدؐ
دیکھ کر فتنۂ دجال جہان میں برپا
نام سے عیسےٰ مریم کے خود آیا احمد
پر نشانوں سے جو دیکھے تیری ذات اقدس
ہم تجھے کہتے ہیں مہدی و مسیحا احمد
راہ گم کردہ کو دیتا ہے نشان رہ راست
خضر بن کے ترا نقش کف پا احمدؐ
جلوہ روئے محمدؐ نظر آ جائے ابھی تو
رُخ روشن سے اٹھا دیوے جو پردا احمدؐ
کیوں نہ سودائی کے مانند بکیں یہ عالم
زلف شبگوں کا نیر ہے ہو گیا سودا احمدؐ
نام اعجاز مسیحا کیا زندہ تو ۔۔ نے
تونے دکھلائے نشانات ہیں کیا کیا احمدؐ
کشف والہام کی موجیں کو ہوا بھی نہ لگی
ہاں وہ کس طرح سے ہو تیرا شناسا احمدؐ
علم ظاہر کہ ہے العلم حجاب الاکبر
اس سے کیونکر کوئی پائے تیرا پایا احمدؐ
چشم حق بین سے جو دیکھا تو ہوا یہ معلوم
مہدی و عیسےٰ واحد کا ہے نقشا احمدؐ
مہ خورشید نے کی چرخ سے تیری تصدیق
اور شاہد ہوا اک طرفہ ستارا احمدؐ
سیل جبارہ و تاریکیٔ شمس و طاعون
ہیں نشانات تیرے واسطے کیا کیا احمدؐ
ٹھیک کیا سمجھے کوئی رمز معنی فی قبری
احمد پاک ہی جانے ترا رتبہ ۔۔ احمدؐ
ان نشانوں پہ بھی جو تم کو نہ پہچان سکے
اس کو کس طرح سے کوئی کہے بینا احمدؐ
کسب نور اس سے کرے کیوں نہ یہ خورشید فلک
رُخ پُر نور محمدؐ کا ہے شیدا احمدؐ
شکر صد شکر کہ ان آنکھوں سے دیکھا تجھکو
نام سنتے تھے ترا صورت عنقا احمدؐ
گرمی فتنہ سے اس سایہ میں آ جاؤ عزیز

TRADEMARK.

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر

طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوا بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور ستر یہ نسخہ ہر طرح کی طاقت [illegible] بیچنی بین چار سو چار دواؤں کا ست ورجوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں [illegible] روز کے استعمال [illegible] مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست [illegible] شیشی نمبر ۱ جوہر [illegible] وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ مرجوب چینی وغیرہ بیماری ہیں استعمال کنندہ کو ہمیشہ طاعون کہانسی دمہ [illegible] خارش۔ داد۔ الوت۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام [illegible] وغیرہ کے فاسدات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ [illegible] چاروں شیشیاں [illegible] مفصل کر کے [illegible] کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس [illegible] پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

[illegible] اور تمام مفید دواؤں [illegible] کے ست [illegible] سے کیمیاوی طور پر ترکیب [illegible] نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی [illegible] ہضم [illegible] پیدا کر [illegible] افراط پیدا کرے از سر نو طاقت بخشے [illegible] دونوں کا پرانا [illegible] جگر [illegible] دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے [illegible] مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے سے اولاد دن اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل نمک استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی [illegible] خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ محصولڈاک [illegible] قیمت [illegible] شیشی [illegible] [illegible] علاوہ قیمت [illegible] ہزارہا آدمیوں نے فائدہ کامل حاصل کیا ہے [illegible] یہ نمک امراض [illegible] مفید ہے۔ دائمی قبض۔ بد ہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا [illegible] غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ بار بار پاخانہ ہونا۔ بادی امراض مثل [illegible] درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیہ درد سر۔ کہانسی۔ دمہ۔ ضعف دل [illegible] ضعف بصارت [illegible] یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک [illegible] داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری وباؤ گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے

کیواسطے نہایت ہی مفید ہے۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاصکر **معدہ اور جگر** کی تمام خرابیوں کو دور کر کے انکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کا استعمال کیا جاوے تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً بدن انسان میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدے کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام **اکسیر حیات** رکھا گیا۔ کیونکہ پورے ایک بوتل کے استعمال سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے گویا ازسرنو زندگانی حاصل کرتا ہے

طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔

یہ دوا اکسیر ہے ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ [illegible] کیلئے سریع الاثر ہے۔ قیمت فی بکس جسمیں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۱۲؍

کنٹھیر کی اکسیر یعنی روغن اوجاع

کیسی ہی سخت تکلیف درد گٹھیہ یا عرق النساء یا درد کمر یا درد مثانہ وغیرہ ہو چند روز اس تیل کی مالش [illegible] ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۷؍

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری

اصلی ماميرا اور [illegible] مفید و مقوی بصر ادویات و مغلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندہی۔ پروال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ امراض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی ازسرنو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال میں آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کیلئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۵؍

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن

دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اسلئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری و لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے پھر اپنے دانتوں کی مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و پیپ بہنے اور منہ و زبان کے پہٹنے کے دفعیہ کیلئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ ۸ پیکنگ و محصولڈاک ۵؍۔ علاوہ ان کے آتشک سوزاک۔ جریان۔ بواسیر۔ اسہال۔ کہانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارش۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم اور پھوڑے کیلئے مرہم اور نیز مخصوص کیلئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جنکا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سرٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے۔ اور اگر کوئی ریلوے اسٹیشن قریب ہو تو اسکو بھی لکھیئے۔ ہمارا پتہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس**

نوٹ۔ ہم کو مندرجہ بالا دواؤں کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں خط بھیجکر طے کر لیں۔

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو

سونے چاندی کی گولیان

یہ حبوب اسم با مسمیٰ اعلیٰ درجہ کے مقوی دل و دماغ معدہ دیا [illegible]

میں اور اون پوشیدہ کامیابیوں سے جو نوجوانوں کو بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوا ہیں۔ یہ حبوب خاصکر خلق میں او تھوڑے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور بالعموم بیمار والوں کو بااولاد۔ اور کمزور کو دلیر۔ اور جوانوں کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت ۴۰ حبوب صرف ۲؎

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر مشک و دار چینی طبی ادویات سے مخلوط کر کے تیار کیا ہے۔ جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا و پھولا دھند شب کوری۔ ناخونہ وغیرہ امراض دیرینہ کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ ہی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ ہماری تہرنی پر خیال کیجئے آزمائیے۔ قیمت ۲؎ فی تولہ۔

المشتہر

حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ۔ بلند گڑھ ضلع دہلی

اس عمر کے طے کرنے کے بعد پھر نفس پر تین حالتیں آتی ہیں۔ سب سے اوّل جو حالت ہوتی ہے۔ اس کا نام **نفس امّارہ** ہے۔ اس حالت میں انسان کی تمام طبعی قوتیں جوش زن ہوتی ہیں۔ اور اس کی ایسی مثال ہوتی ہے جیسے دریا کا سیلاب آجاوے۔ اس وقت قریب ہے کہ غرق ہو جاوے یہ جوش نفس ہر قسم کی بے اعتدالیوں کی طرف لے جاتا ہے لیکن پھر اس پر ایک حالت اور بھی آجاتی ہے۔ جس کا نام نفس لوّامہ ہے۔ اس کا نام لوامہ اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ بدی پر ملامت کرتا ہے۔ اور یہ حالت نفس کی روا نہیں رکھتی کہ انسان ہر قسم کی بے اعتدالیوں اور جوشوں کا شکار ہوتا چلا جاوے۔ جیسا کہ **نفس امّارہ** کی صورت میں تھا۔ بلکہ نفس لوامہ اسے بدیوں پر ملامت کرتا ہے یہ سچ ہے کہ **نفس لوّامہ** کی حالت میں انسان بالکل گناہ سے پاک اور بری نہیں ہوتا۔ مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ اس حالت میں بھی انسان کی شیطان اور گناہ کے ساتھ ایک جنگ ہوتی رہتی ہے۔ کبھی شیطان غالب آجاتا ہے اور کبھی وہ غالب آتا ہے۔ مگر **نفس لوّامہ** والا اللہ تعالےٰ کے رحم کا مستحق ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بدیوں کے خلاف اپنے نفس سے جنگ کرتا رہتا ہے۔ آخر اسی کش مکش اور جنگ و جدل میں اللہ تعالےٰ اس پر رحم کر دیتا ہے۔ اور اسے وہ **نفس** کی حالت عطا ہوتی ہے۔ جس کا نام **مطمئنہ** ہے یعنی اس حالت میں انسان شیطان اور نفس کی لڑائی میں فتح پاکر انسانیت اور نیکی کے قلعہ کے اندر آکر داخل ہو جاتا ہے اور اس قلعہ کو فتح کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ خدا پر راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس پر راضی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پورے طور پر اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اطاعت میں فنا اور محو ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی مقادیر کے ساتھ اس کو پوری صلح اور رضا حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پاگیا ہے اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں مل جا۔ اور میرے بہشت کے اندر آجا۔

رضا بالقضاء اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ سچا رجوع اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ کی رضاء سے رضا مل جاوے۔ یہ وہ حالت ہے۔ جہاں انسان اولیاء اور ابدال اور مقربین کا درجہ پاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالےٰ سے مکالمہ کا شرف ملتا ہے۔ اور وہ کیمیاتی ہے اور چونکہ وہ ہر قسم کی تاریکی اور شیطانی شرارت سے محفوظ ہوتا ہے ہر وقت اللہ تعالےٰ کی رضا میں زندہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ایک ابدی بہشت اور سرور میں ہوتا ہے۔ انسانی ہستی کا مقصد اعلیٰ اور غرض اسی مقام کا حاصل کرنا ہے اور یہی وہ مقصد ہے جو **اسلام** کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ کیونکہ اسلام سے یہی مراد ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کرے۔

مگر

دُعا کی ضرورت سچ یہ ہے کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے نہیں ملسکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں۔ کہ انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ مجاہدات کرے لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دُعا ہے انسان کمزور ہے۔ جب تک دعا سے **قوت** اور **تائید** نہیں پاتا۔ اس دشوار گذار منزل کو طے نہیں کرسکتا۔ خود اللہ تعالےٰ انسان کی کمزوری اور اس کے ضعیف حال کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

خلق الانسان ضعیفا۔

یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے۔ پھر باوجود اس کی کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے **عالی درجہ** اور ارفع **مقام** کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے۔ اس کے لئے **دعا** کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ دُعا ایک زبردست **طاقت** ہے۔ جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ **دُعا** اس **فیض** اور **قوت** کے جذب کرنے والی نالی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے۔ وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے ہاں نری دُعا اللہ تعالےٰ کا منشا نہیں ہے۔ بلکہ اوّل تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے۔ اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدُعا سے ناواقفی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا اور دُعا کو لاشئے محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو۔ کہ دعا بڑی **دولت** ہے۔ جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئیگی وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے۔ جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے۔ جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے۔ اور پھر ایسے جنگل میں ہے۔ جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا۔ اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئیگی۔

اسلئے

یاد رکھو۔ کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی **حفاظت** کا اصل ذریعہ...... یہی **دُعا** ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

اسلام کا خاص امتیاز یہ بھی یقیناً سمجھو۔ کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف **اسلام** ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس **عطیہ** سے محروم ہیں۔ آریہ لوگ بھلا کیوں دعا کریں گے۔ جب کہ ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ **تناسخ** کے چکر میں سے ہم نکل ہی نہیں سکتے ہیں اور کسی گناہ کی معافی کی کوئی امید ہی نہیں ہے ان کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس سے کیا فائدہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ مذہب میں **دُعا** ایک بے فائدہ چیز ہے۔ اور پھر عیسائی **دعا کیوں کریں** گے۔؟ جبکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ دوبارہ کوئی گناہ بخشا نہیں جائے گا۔ کیونکہ مسیح دوبارہ **تو مصلوب ہو ہی نہیں سکتا**۔ پس یہ خاص اکرام **اسلام** کے لئے ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ **امت مرحومہ** ہے۔ لیکن اگر آپ ہی اس **فضل** سے محروم ہو جاویں۔ اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے۔؟ جب ایک حیات بخش **چشمہ موجود** ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے۔ پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود **طالب موت** اور تشنۂ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں تو چاہیئے۔ کہ اس پر منہ رکھدے۔ اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے۔ یہ **میری نصیحت** ہے۔ جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں قرآن شریف کے تیس ۳۰ سپارے ہیں۔ اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص **نہیں جانتا**۔ کہ ان میں سے وہ نصیحت **کونسی** ہے۔ جس پر اگر **مضبوط** ہو جاویں اور اس پر پورا عمل درآمد کریں۔ تو **قرآن کریم کے سارے** احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی **توفیق مل** جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ وہ **کلید** اور **قوت**

دُعا

ہے۔ دُعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ پھر اللہ تعالےٰ ساری **مشکلات** کو آسان کر دیگا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ لوگ **دعا کی حقیقت** سے ناواقف ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے۔ کہ **دعا کیا چیز** ہے؟ دعا یہی نہیں ہے کہ چند لفظ منہ سے بڑبڑا لئے یہ تو کچھ بھی نہیں۔

دعا اور دعوت کے معنی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو اپنی مدد

کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور موثر ہونا اسوقت ہوتا ہے۔ جب انسان کمال درد دل۔ اور خلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کو پکارے ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہوکر آستانہ الوہیت کی طرف جا نکلے۔ یا جس طرح پر کوئی مصیبت مین مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگون کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ تو دیکھتے ہو اسکی پکار مین کیسا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی مین وہ درد بہرا ہوا ہوتا ہے۔ جو دوسرون کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالےٰ سے کیجاوے اس کی آواز اس کا لب و لہجہ اور ہی ہوتا ہے اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے۔ جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش مین لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو۔ کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاوین۔ اور زبان میں خشوع خضوع ہو دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پہر سب سے بڑھکر اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری اُمید ہو۔ اس کی قدرتون پر ایمان ہو۔ ایسی حالت مین جب آستانہ الوہیت پر گرے گا نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہیئے کہ اس حالت مین بار بار حضور الہٰی میں عرض کرے۔ کہ مین گنہ گار ہون۔ اور کمزور ہون تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچہ نہین ہو سکتا۔ تو آپ رحم فرما۔ اور مجہے گناہون سے پاک کر۔ کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہین ہے۔ جو مجہے پاک کرے جب اس قسم کی دُعا میں مداومت کریگا۔ اور استقلال اور صبر کے ساتہہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور تائید کا طالب رہیگا۔ توکسی نامعلوم وقت پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نور اور سکینت اس کے دل پر نازل ہوگی۔ جو دل سے گناہ کی تاریکی دور کریگی۔ اور غیب سے ایک طاقت عطا ہوگی جو گناہ سے بیزاری پیدا کردیگی۔ اور وہ ان سے بچیگا۔ اس حالت مین وہ دیکہے گا۔ کہ میرا دل جذبات اور نفسانی خواہشون کا ایسا اسیر اور گرفتار تہا۔ کہ گویا ہزاران ہزار زنجیرون مین جکڑا ہوا تہا۔ جو بے اختیار اسے کہینچ کر گناہ کی طرف لیجاتے تہے۔ یا یکدفعہ وہ سب زنجیر ٹوٹ گئے ہین۔ اور آزاد ہوگیا ہے۔ اور جیسے پہلی حالت میں گناہ کی طرف ایک رغبت اور رجوع تہا۔ اس حالت مین وہ محسوس اور مشاہدہ کریگا۔ کہ وہی رغبت اور رجوع اللہ تعالےٰ کی طرف ہے۔ گناہ سے محبت کی بجائے نفرت اور اللہ تعالےٰ سے وحشت اور نفرت کی بجائے محبت اور کشش پیدا ہوگی یہ ایک زبردست **صداقت** ہے۔ جو اسلام مین موجود ہے۔ اس کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس کا زندہ ثبوت ہر زمانہ میں موجود رہتا ہے۔ مین دعوے سے کہتا ہون۔ اور اپنے تجربہ سے کہتا ہون۔ کہ اگر انسان اس امر کو سمجہ لے۔ اور دعا کے راز سے آگاہ ہو جاوے۔ تو اس میں اس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے۔ اور اس صورت مین سمجہو۔ کہ گویا اسکی ساری ہی مرادین پوری ہوگئی ہین۔ ورنہ دنیا کے ہم و غم تو اس قسم کے ہین۔ کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہین۔

جو شخص رو بدنیا ہوتا ہے۔ وہ تہوڑی دور چلکر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ نامرادیان اور ناکامیان اکثر آکر ہلاک کر دیتی ہین۔ لیکن جو شخص ساری قوتون اور طاقتون کے ساتہہ رو بخدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کے لئے اس کے سب حرکات و سکنات ہوتے ہین۔ تو اللہ تعالےٰ دنیا کو بہی ناک سے پکڑ کر اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ اگرچہ اس حالت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دنیا دار تو دنیا کا دیوانہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ رو بخدا شخص جس کی دنیا خادم کی جاتی ہے۔ دنیا اور اس کی لذتون مین کوئی لذت نہیں پاتا۔ بلکہ ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ لطف اور ذوق دنیا کی طرف نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی اور طرف ہو جاتا ہے۔

انسان جب اللہ تعالےٰ کا ہو جاتا ہے۔ اور ساری راحت اور لذت اللہ تعالےٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچہ شک نہین۔ دنیا ہی اُس کے پاس آجاتی ہے۔ مگر راحت کے طریق اور ہو جاوین گے۔ وہ دنیا اور اس کی راحتون میں کوئی لذت اور راحت نہیں پاتا۔ اسی طرح پر انبیاء اور اولیاء کے قدمون پر دنیا ۔۔۔۔ کو لا کر ڈالدیا گیا ہے۔ مگر ان کو دنیا کا کوئی مزا نہین آیا۔ کیونکہ اُن کا رخ اور طرف تہا۔ یہی قانون قدرت ہے۔ جب انسان دنیا کی لذت چاہتا ہے۔ تو وہ اُسے نہین ملتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ مین فنا ہو کر دنیا کی لذت کو چہوڑتا ہے۔ اور اسکی آرزو اور خواہش باقی نہین رہتی۔ تو دنیا ملتی ہے۔ مگر اسکی لذت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے۔ اس کو بہولنا نہیں چاہیئے۔ خدا یابی کے ساتہہ دنیا یابی وابستہ ہے اللہ تعالےٰ بار بار فرماتا ہے۔ کہ جو تقویٰ اختیار کریگا۔ اُسے تمام مشکلات سے نجات ملیگی۔ اور ایسے طور پر اسے رزق دیگا۔ کہ اُسے علم بہی نہ ہوگا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے۔ کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے رزق کا کفیل ہو۔ لیکن یہ بات جیساکہ خود اس نے فرمایا۔ تقویٰ کے ساتہہ وابستہ ہے۔ اور کوئی امر اس کے ساتہہ نہین بتایا۔ کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتین حاصل ہونگی۔

اللہ تعالےٰ کے بندون کی علامات مین سے یہ بہی ایک علامت ہے۔ کہ وہ دنیا سے طبعی نفرت کرتے مین پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اُس سے خوش ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راحت اسے ملجاوے۔ وہ یہ راہ **اختیار کرے**۔ اگر اس راہ کو تو چہوڑتا ہے۔ اور اور راہیں اختیار کرتا ہے۔ تو پہر ٹکرین مارکر دیکہہ لے کہ کچہہ بہی حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ ہونگے۔ جن کو یہ نصیحت بری لگے گی۔ اور وہ ہنسی کرین گے۔ لیکن وہ یاد رکہین کہ آخر ایک وقت آجائے گا۔ کہ وہ ان باتون کی حقیقت کو سمجہیں گے۔ اور پہر بول اُٹہیں گے۔ کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضایع کی۔ لیکن اس وقت کا افسوس کچہہ کام نہ دیگا اصل موقع ہاتہہ سے نکل جائیگا۔ اور پیغام موت آجائیگا۔ مین پہر کہتا ہون۔ کہ اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو۔ کیونکہ اگر اللہ تعالےٰ مہربان ہو جاوے۔ تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ ناراض ہو۔ تو پہر کوئی بہی کام نہیں آسکتا۔ جب اس کا غضب آگیا۔ تو دنیا مین کوئی مہربان نہ رہے گا۔ خواہ کیسا ہی مکر و فریب کرے۔ تسبیحیں ڈالے بہگوے اور سبز کپڑے پہنے۔ مگر دنیا اس کو حقیر ہی سمجہے گی۔

اگر چند روز دنیا دہوکا کہا ہی لے۔ تو بہی آخر اس کی قلعی کہل جائیگی۔ اور اس کا مکر و فریب ظاہر ہو جائیگا لیکن جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ دنیا اس کی کتنی ہی مخالفت کرے۔ وہ اپنی مخالفت اور منصوبون میں کامیاب نہ ہوگی۔ اس کو گالیان دے۔ لعنتیں بہیجے۔ لیکن ایک وقت آجائیگا۔ کہ وہی دنیا اس کی طرف رجوع کریگی اور اس کی سچائی کا اعتراف اسے کرنا پڑیگا۔ میں سچ کہتا ہون۔ کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے۔ دنیا بہی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہان یہ صحیح ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتے ہین۔ ابتداءً اہل دنیا انکے دشمن ہو جاتے ہین اور اُسے قسم قسم کی تکلیفین دیتے۔ اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہین کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا۔ جس نے دکہہ نہ اوٹہایا ہو۔ مکار۔ فریبی۔ دوکاندار اس کا نام نہ رکہا گیا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندون نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہیئے۔ پتہر مارے۔ گالیان دین۔ انہون نے کسی بات کی پرواہ نہیں کی۔ کوئی امر انکی راہ میں روک نہیں ہوسکا۔ وہ دنیا کو اللہ تعالےٰ کی کلام سناتے رہے اور وہ پیغام جو لیکر آئے تہے۔ اُسکے پہونچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفون اور ایذا رسانیون نے جو نادان دنیا دارون کی طرف سے پہونچیں۔ ان کو سست نہین کیا۔ بلکہ وہ اور تیز قدم ہوئے۔ یہانتک کہ وہ زمانہ آگیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کردین اور مخالفون کو سمجہہ آنے لگی اور پہر وہی مخالف دنیا انکے قدمون پر آگری۔ اور انکی راست بازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا دل اللہ تعالیٰ کے ہاتہہ میں ہین وہ جب چاہتا ہی بدل دیتا ہے+

یقیناً یاد رکھو۔

تمام انبیاء کو اپنی تبلیغ میں مشکلات آئی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سب انبیاء علیہم السلام سے افضل اور بہتر تھے یہانتک کہ آپ پر سلسلہ نبوت اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا۔ یعنی تمام کمالات نبوت آپ پر طبعی طور پر ختم ہو گئے۔ باوجود ایسے جلیل الشان نبی ہونے کے کون نہیں جانتا کہ آپ کو تبلیغ رسالت میں کس قدر مشکلات اور تکالیف پیش آئیں۔ اور کفار نے کس حد تک آپ کو ستایا۔ اور دکھ دیا۔ اس مخالفت میں اپنی ہی قوم اور چچا اور دوسرے لوگ سب سے بڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ آپ کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا زمانہ اتنا لمبا ہوا۔ کہ تیرہ برس تک اپنی قوم سے ہر قسم کے دکھ اٹھاتے رہے۔ اس حالت میں کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ شخص کامیاب ہوگا۔ کیونکہ ہر طرف مخالفت کا بازار گرم تھا۔ اور خود اپنے رشتہ دار ہی تشنہ خون ہو رہے تھے۔ جدی اور برادری کے لوگوں نے جب قبول نہ کیا۔ تو اوروں کو اور بھی مشکلات پیش آ گئے۔ غرض اس طرح پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مصیبتوں کا زمانہ دراز ہو گیا۔

موسیٰ و مثیل موسیٰ علیہما السلام کی قومی تبلیغ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس قسم کے مشکلات پیش نہیں آئے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل نے ان کو فوراً قبول کر لیا تھا۔ اس لئے قوم کی طرف سے کوئی دکھ اور مصیبت یا روک ان کو پیش نہیں آئی۔ لیکن برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ہی قوم سے مشکلات اور انکار کا مرحلہ پیش آیا۔ پھر ایسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں کیسی اعلیٰ درجہ کی ثابت ہوئی ہیں۔ جو آپ کے کمالات اور فضائل کا سب سے بڑھ کر ثبوت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کے اذن و امر سے تبلیغ شروع کی۔ تو پہلے ہی آپؐ کو یہ مرحلہ پیش آیا۔ کہ قوم نے انکار کیا۔ لکھا ہے کہ جب آپؐ نے قریش کی دعوت کی۔ اور سب کو بلا کر کہا۔ کہ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اس کا جواب دو۔ یعنی میں اگر تمہیں یہ کہوں۔ کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑی بھاری فوج پڑی ہوئی ہے۔ اور وہ اس گھات میں بیٹھی ہوئی ہے۔ کہ موقع پا کر تم کو ہلاک کر دے تو کیا تم باور کرو گے۔ سب نے بالاتفاق کہا۔ کہ بے شک ہم اس بات کو تسلیم کریں گے۔ اس لئے کہ تو ہمیشہ سے صادق اور امین ہے۔ جب وہ یہ اقرار کر چکے۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دیکھو میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں۔ اور تم کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اتنا [illegible] ہی۔ کہ سب آگ ہو گئے۔ اور ایک شور برپا ہو اٹھا

تبالک سائر الیوم۔

افسوس جو بات انکی نجات اور بہتری کی تھی۔ ناعاقبت اندیش قوم نے اس کو برا ہی سمجھا۔ اور مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ اب اس کے بالمقابل موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو دیکھو۔ بنی اسرائیل باوجودیکہ ایک سخت دل قوم تھی۔ لیکن انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ پر فوراً ہی اس کو قبول کر لیا۔ اور اس طرف موسیٰ علیہ السلام سے افضل کو قوم نے تسلیم نہ کیا۔ اور مخالفت کے لئے تیار ہو گئے۔ مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آئے دن قتل کے منصوبے ہونے لگے۔ اور یہ زمانہ اتنا لمبا ہو گیا۔ کہ تیرہ۱۳ برس تک برابر چلا گیا۔ تیرہ۱۳ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا۔ اس عرصہ میں آپ نے جسقدر دکھ اٹھائے۔ ان کا بیان بھی آسان نہیں ہے۔ **قوم کی طرف سے** تکالیف اور ایذارسانی میں کوئی کسر باقی چھوڑی جاتی تھی۔ اور ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر اور استقلال کی ہدایت ہوتی تھی۔ اور بار بار حکم ہوتا تھا۔ کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے۔ تو بھی صبر کر۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے۔ اور تبلیغ میں سُست نہ ہوتے تھے۔ بلکہ قدم آگے ہی بڑھاتا تھا۔

اور اصل یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر پہلے نبیوں کا سا نہ تھا۔ کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے۔ اس لئے ان کی تکالیف اور ایذارسانیاں بھی اسی حد تک محدود ہوتی تھیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر بہت ہی بڑا تھا۔ کیونکہ سب سے اول تو اپنی ہی قوم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالف ہو گئی۔ اور ایذارسانی کے درپے ہوئی۔ اور پھر عیسائی بھی دشمن ہو گئے۔ جب ان کو سنایا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف ایک خدا کے بندے اور رسول تھے۔ تو ان کو آگ لگ گئی۔ کیونکہ وہ تو ان کو خدا بنائے بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر حقیقت کھولدی۔

یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ انسان جس کو خدا بنا لیتا ہے۔ اور اپنا معبود مانتا ہے۔ اس کا ترک کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بلکہ پھر اس کو چھوڑنا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ عیسائیوں کا یہ اعتقاد پختہ ہو گیا ہوا تھا۔ اس لئے جب انہوں نے سنا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مصنوعی خدا کو انسان بنا دیا۔ تو وہ دشمن جان بن گئے۔ اور اسی طرح پر یہودیوں میں بہت سی مشرکانہ رسومات پیدا ہو گئی تھیں۔ اور وہ حضرت مسیح کا بالکل انکار کرتے تھے۔ جب ان کو متنبہ کیا گیا۔ تو وہ بھی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور وہ حضرت مسیح کو معاذ اللہ مکار و کذاب کہتے تھے۔ بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ تم ان کو کذاب کہنے میں خود کذاب ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ نبی ہے۔ اس کے علاوہ انکی مخالفت کی ایک بھاری وجہ یہ ہوئی۔ کہ وہ اپنی بے وقوفی اور کم فہمی سے یہ بیٹھے تھے۔ کہ خاتم الانبیاء بنی اسرائیل میں سے آئیگا۔ کیونکہ جیسا کہ سنت اللہ ہے۔ آخری نبی کے متعلق جو پیشگوئی ہے ایسے الفاظ میں ہے۔ جس سے ان کو یہ شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور لکھا ہے کہ تمہارے بھائیوں میں سے۔ وہ اس سے مراد بنی اسرائیل ہی کر بیٹھے۔ حالانکہ اس سے مراد بنی اسماعیل تھی۔ پس جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سنا۔ کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ تو ان کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور جو کچھ وہ توریت کی اس پیشگوئی کے موافق سمجھے بیٹھے تھے۔ وہ غلط قرار دیا گیا۔ اس سے ان کے آگ لگی۔ اور وہ مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

پیشگوئیوں کے متعلق سنت اللہ

اصل بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں میں سنت اللہ یہی ہے۔ کہ ان میں خفا اور ابتلا کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ پہلو نہ رکھا جاوے۔ تو پھر کوئی امتیاز ہی نہ رہے۔ اور سب کا ایک ہی مذہب ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے امتیاز کے لئے ایسا ہی چاہا ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں ایک ابتلا کا پہلو رکھ دیتا ہے۔ کوتاہ اندیش۔ ظاہر پرست اس پر اڑ جاتے ہیں۔ اور اصل مقصد سے دور جا پڑتے ہیں۔ اسی طرح پر ان یہودیوں کو یہ مشکل پیش آئی۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق شک میں پڑ گئے۔ اگر توریت میں وہ پیشگوئی صاف الفاظ میں ہوتی۔ کہ آنے والا نبی بنی اسماعیل میں سے ہوگا۔ اور اس کا نام (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔ اس کے باپ کا نام عبداللہ بن عبدالمطلب ہوگا۔ اور اس کی ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ تو یہودی کیونکر انکار کرتے؟ مگر انکی بدقسمتی سے پیشگوئی میں ایسی صراحت نہ تھی۔ وہاں لکھا تھا۔ کہ تیرے بھائیوں میں سے وہ اس سے مراد بنی اسرائیل ہی سمجھتے رہے۔

الیاس اور مسیح کی آمد ثانی کا فیصلہ

ایسی ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت بھی یہودیوں کو ٹھوکر لگی تھی۔ ملاکی نبی میں حضرت مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا کے آنے کی پیشگوئی درج ہے۔ جب حضرت مسیح آ گئے۔ اور انہوں نے دعویٰ کیا۔ تو یہودی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہ پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے اس کے لئے وہ انکار کرنے لگے۔ چنانچہ انہوں نے خود حضرت مسیح سے یہی سوال کیا۔ کہ الیاس کا آنا جو مسیح سے پہلے ضروری ہے۔ وہ کہاں ہے؟ حضرت مسیح نے کہا۔ کہ آنے والا الیاس آ گیا ہے۔ یعنی وہ یوحنا ابن ذکریا کے رنگ میں آ گیا ہے۔

ہو تو قبول کر لیں۔ مگر یہ بات انکی تسلی کا موجب کیونکر ہو سکتی۔ وہ اس بات پر اڑے رہے۔ کہ وہاں کسی مثیل کے آنے کی خبر تو دی نہیں گئی۔ وہاں تو خود ایلیا کے آنے کا وعدہ ہے۔ اس بنا پر وہ انکار کرتے رہے۔ اور دکھ اور تکلیفیں پہونچاتے رہے۔ یہاں تک کہ اب بھی یہودی یہی یقین رکھتے ہیں۔ میرے پاس ایک فاضل یہودی کی کتاب ہے اس نے اس مسئلہ پر ایک لمبی بحث کی ہے اور کہا ہے۔ کہ ہم اس مسیح کو کیونکر قبول کر سکتے تھے۔ جبکہ اس سے پہلے ایلیا نہیں آیا۔ یہ شخص جو یسوع مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا دعویٰ بناوٹی اور جھوٹا ہے۔ کیونکہ وہ ایلیا کے دوبارہ آنے کی جھوٹی تاویل کرتا ہے۔ ہم اسکے خالہ زاد بھائی یحیےٰ کو کیونکر ایلیا سمجھ لیں۔ پھر وہ لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے۔ کہ ہم کس طرح پر اس شخص کے دعوے کو تسلیم کر لیں۔ جبکہ ہمیں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ پہلے ایلیا آئے گا۔ اس میں کسی مثیل کا وعدہ نہیں کیا گیا۔ آخر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کو ہم سے سوال کریگا۔ کہ کیوں اس مسیح کو قبول نہیں کیا۔ تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کھول کر اس کے سامنے رکھدیں گے اسی قسم کے مشکلات ان لوگوں کو کیوں پیش آئے؟ اسکی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں پر غور نہیں کیا۔ اور ظاہر الفاظ پر اڑے رہے۔

اسی قسم کے مشکلات اس وقت مسلمانوں کو پیش آئے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جاوے۔ تو ان کے سامنے تو کوئی نظیر فیصلہ موجود نہ تھا۔ لیکن انکے سامنے تو دوبارہ آنے کا مقدمہ فیصلہ شدہ موجود ہے۔ جو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عدالت سے فیصل ہو چکا ہے۔ انہوں نے تاویل کر کے بتا دیا تھا۔ کہ دوبارہ آنے والے شخص سے مراد وہی نہیں ہوتا۔ پھر کس قدر افسوس ہے۔ ان پر کہ یہ اس فیصلہ سے فائدہ نہیں اوٹھاتے لایلدغ المومن من جحر واحد۔ یہودیوں کو جس پتھر سے ٹھوکر لگی۔ اور وہ لعنتی ہوگئے۔ اسی پتھر سے یہ ٹھوکر کھاتے ہیں؟ یہودی اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ انکی کتابیں موجود ہیں۔ ان سے دریافت کر لو کہ کیا یہ ان کا عقیدہ تھا یا نہیں کہ مسیح سے پہلے الیاس آئے گا؟ اور ملاکی نبی کی کتاب میں یہ پیشگوئی درج ہے یا نہیں؟ اور پھر عیسائیوں سے پوچھو اور انجیل میں اس فیصلہ کو پڑھو۔ جو مسیح نے خود کیا ہے۔ مومن تو دوسرے کی مصیبت سے عبرت پکڑتا ہے۔ لیکن ان مسلمانوں نے اس سے کیا سبق سیکھا۔ یہودی عقیدہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہودی اور اصل جہنم ہوئے۔ اب کیا یہ بھی یہی چاہتے ہیں؟ میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ ان کی عقلوں کو کیا ہو گیا۔ اگر حضرت مسیح کا وہ فیصلہ جو انہوں نے الیاس کے دوبارہ آنے کے متعلق کیا ہے۔ صحیح نہیں ہے۔ تو پھر مجھے جواب دیں کہ حضرت مسیح سچے نبی کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں تو کوئی کلام اور شبہ ہی نہیں۔ کہ ان کے آنے سے پیشتر ایلیا کا آنا ضروری تھا۔ اور ایلیا آسمان سے نہیں آیا۔ پھر حضرت مسیح کیونکر سچے نبی ٹھہریں گے؟ اس عقیدہ فاسد سے یہی نہیں کہ یہودیوں کی طرح حضرت عیسیٰ کی رسالت سے انکار کرنا پڑے گا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی معاذ اللہ ہاتھ سے جائیگی۔ کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد اور بعثت حضرت مسیح کے بعد ہے۔ اور جب ابھی تک مسیح ہی نہیں آیا۔ تو پھر اسلام کیونکر صحیح ہوگا؟ سوچو اور غور کرو۔ کہ تمہاری ذرا سی ٹھوکر کا اثر کہاں تک پہونچتا ہے؟

سنو اصل حقیقت یہی ہے۔ اور سچا فیصلہ وہی ہے جو حضرت مسیح نے کر دیا تھا۔ اس سے منہ پھیرنا اچھا نہیں،

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ٥

غرض

انبیاء علیہم السلام کو اپنی تبلیغ کی راہ میں بہت سی مشکلات ہوتی ہیں۔ اور انکے مصائب میں سے یہ بھی بڑی مصیبت ہے۔ کہ جس قدر دیر نبی کی کامیابی میں ہوگی۔ اسی قدر ہم و غم اس کا بڑھے گا۔ میں ان مشکلات سے الگ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بھی منہاج نبوۃ پر قایم کیا ہے۔

اپنی جماعت سے خطاب

ہماری جماعت کے لئے بھی اسی قسم کے مشکلات ہیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آتے تھے۔ چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ تو معاً دوست۔ رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ماں۔ باپ اور بھائی۔ بہن بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔ السلام علیک تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا چاہتے۔ اس قسم کے بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں۔ اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو! کہ اس قسم کے مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو۔ ان پر اس قسم کے مشکلات اور مصائب آئیں اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان قوی ہو۔ اور پاک تبدیلی کا موقعہ ملے دعاؤں میں لگے رہو۔ پس یہ ضروری ہے۔ کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو۔ اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔ تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے۔ وہ سچا دوست نہیں ہے ورنہ چاہیے تھا۔ کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔ تمہیں چاہیے۔ کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں۔ کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ان سے دنگہ یا فساد مت کرو۔ بلکہ ان کے لئے

غائبانہ دعا کرو

کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں۔ کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو۔ اور گالیاں سنکر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو۔ اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو۔ تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ۔ اور نرمی سے جواب دو بارہا ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے۔ اور مخالفت وہ طریق اختیار کرتا ہے۔ جو مفسدانہ طریق ہو۔ جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے۔ اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ تو خود اسے شرم آجاتی ہے۔ اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے۔ کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے۔ جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو۔ کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں۔ کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ میں اس طریق کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ بھی نہیں چاہتا۔ کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہریگی وہ ایسی راہ اختیار کرے۔ جو تقوے کی راہ نہیں ہے۔ بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا۔ تو وہ یاد رکھے۔ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کر دو۔ تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔ تمہیں کیا معلوم ہے۔ کہ میں ان لوگوں سے کسقدر گالیاں سنتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں اور کھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بیرنگ خطوط آتے ہیں۔ جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے۔ اور پھر جب پڑھتے ہیں۔ تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے۔ ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں۔ کہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ کسی پیغمبر کو بھی ایسی گالیاں

نہیں دی گئی ہیں۔ اور میں اعتبار نہیں کرتا۔ کہ ابوجہل میں بھی ایسی گالیوں کا مادہ ہو۔ لیکن یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے۔ **جب میں صبر کرتا ہوں۔ تو تمہارا فرض ہے۔ کہ تم بھی صبر کرو۔** درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی تم دیکھو۔ کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ **ان کی گالیاں ان کی شرارتیں اور** منصوبے مجھے ہرگز نہیں **تھکا سکتے۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہ ہوتا۔ تو بے شک میں انکی گالیوں سے ڈر جاتا۔ لیکن میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ مجھے** خدا نے مامور کیا ہے۔ پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پروا کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم خود غور کرو۔ کہ ان کی گالیوں نے کس کو نقصان پہونچایا ہے۔ ان کو یا مجھے؟ ان کی جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے۔ اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں۔ تو دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی۔ یہ لوگ ان میں سے ہی آئے ہیں۔ یا کہیں اور سے انہوں نے مجھ پر کفر کے فتوے لگائے۔ لیکن اس فتوے کفر کی کیا تاثیر ہوئی۔؟ جماعت بڑھی۔ اگر یہ سلسلہ منصوبہ بازی سے چلایا گیا ہوتا۔ تو ضرور تھا۔ کہ اس فتوے کا اثر ہوتا۔ اور میری راہ میں وہ فتوے کفر بڑی بھاری روک پیدا کر دیتا۔ لیکن جو بات اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہو۔ انسان کا مقدور نہیں ہے۔ کہ اسے پامال کر سکے۔ جو کچھ منصوبے میرے مخالف کئے جاتے ہیں۔ بجہان کرنے والوں کو حسرت ہی ہوتی ہے۔

میں کھول کر کہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں۔ **ایک عظیم الشان دریا کے سامنے جو اپنے پورے زور سے آ رہا ہے۔ اپنا ہاتھ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس سے رُک جاوے۔** مگر اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ وہ رک نہیں سکتا۔

یہ ان گالیوں سے روکنا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں۔ کہ کبھی نہیں رکے گا۔ کیا شریف آدمیوں کا کام ہے کہ گالیاں دیں۔ میں ان مسلمانوں پر افسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ جو ایسی بے باکی سے زبان کھولتے ہیں میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ایسی گندی گالیاں میں نے تو کبھی کسی چوہڑے یا چمارسے بھی نہیں سنی ہیں۔ جو ان مسلمان کہلانے والوں سے سنی ہیں۔

دَلْتَنْعَمْ مَا قِیْلَ

ان گالیوں نا میں یہ لوگ اپنی حالت کا اظہار کرتے لے ... اور اعتراض کرتے ہیں۔ کہ وہ فاسق و فاجر ہیں۔ اللہ تعا... ان کی ... پر رحم کرے (آمین)

... ایک کروڑ ہوں۔ ... کہ ایک پیسہ کا ... نقصان کے

ساتھ نامہ اعمال ہی سیاہ ہو جائے گا۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ گالیاں دی کیوں جاتی ہیں۔ کیا صرف اس لئے کہ میں کہتا ہوں۔ **قرآن شریف کو نہ چھوڑو۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہ کرو۔**

غضب کی بات ہے۔ کہ قرآن شریف میں لکھا ہو۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے۔ اور پھر زمین پر نہیں آئیں گے۔ مگر یہ ماننے میں نہیں آتے۔ اور اس عقیدہ مخالف قرآن شریف پر اڑتے ہیں۔

اگر میں نہ آیا ہوتا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ایک سلسلہ قائم نہ کیا ہوتا۔ تو یہ جو کچھ چاہتے کہتے۔ کیونکہ ان کو بیدار کرنے والا اور آگاہ کرنے والا ان میں موجود نہ تھا۔ لیکن اب جب کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ اور میں وہی ہوں۔ جس کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **حَکَم** قرار دیا ہے۔ تو پھر میرے فیصلہ پر چون و چرا کرنا ان کا حق نہیں تھا طریق تقویٰ تو یہ تھا۔ کہ میری باتوں کو سنتے اور غور کرتے انکار کے لئے جلدی نہ کرتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے آنے کے بعد ان کا حق نہیں۔ کہ زبان کھولیں۔ کیونکہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہو کر آیا ہوں اور حَکَم ہو کر آیا ہوں۔ ابھی بہت زمانہ نہیں گذرا۔ کہ مقلد غیر مقلدوں کی غلطیاں نکالتے اور وہ ان کی غلطیاں ظاہر کرتے اور اسی طرح پر دوسرے فرقے آپس میں درندوں کی طرح لڑتے جھگڑتے تھے۔ ایک دوسرے کو کافر کہتے۔ اور نجس بتاتے تھے۔ اگر کوئی تسلی کی راہ موجود تھی۔ تو پھر اسقدر اختلاف اور تفرقہ ایک ہی قوم میں کیوں تھا۔ غلطیاں واقع ہو چکی تھیں اور لوگ حقیقت کی راہ سے دور جا پڑے تھے ایسے اختلاف کے وقت ضرور تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ خود فیصلہ کرتا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور ایک حَکَم ان میں بھیج دیا۔ اب بتاؤ۔ میں نے کیا زیادتی کی ہے۔ یا کیا قرآن شریف سے کم کر دیا ہے۔ جو میری مخالفت کے لئے اس قدر جوش پیدا ہو ہوا ہے۔

یہ سچ ہے کہ اس وحی کی بنا پر جو اللہ تعالےٰ کی کامل اور

اس مقام پر پہنچکر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز اور تقریر میں ایک خاص جلال اور شوکت تھی جس سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپکی عظمت جو آپ کے دل میں ہے۔ معلوم ہوتی تھی۔ تقریر میں غیر معمولی روز تھا۔ اور وہ پر زور دریا کی طرح بہ رہی تھی۔ پورے طور پر ہم قادر نہیں ہو سکے۔ کہ اس حصہ کو قلم بند کر سکیں تاہم جسقدر کوشش وسعی سے ہو سکا۔ قلمبند کیا ہے۔

(ایڈیٹر)

مجید کتاب کی شرح میں ہے۔ میں نے کہا۔ کہ **مسیح مر گیا ہے** لیکن اس کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے؟ کیوں یہ قرآن شریف کو غور سے نہیں پڑھتے۔ کیا ان کو شرم نہیں آتی کہ یہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ موحد کہلاتے ہیں۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء اور خیر البشر تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جب وہی لفظ **توفی** کا آپ پر آتا ہے۔ تو اس کے معنے **موت** کرتے ہیں۔ اور جب مسیح پر آتا ہے تو زندہ مع جسم آسمان پر اٹھائے جانے کے ہیں۔ ان کی **غیرت کو کیا** ہوا؟ یہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہتک کیوں روا رکھتے ہیں۔ کیا قرآن شریف میں

فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں آیا۔ اور وہی لفظ مسیح کے لئے **متوفیک** اور **فلما توفیتنی** میں آیا ہے۔ پھر یہ کیا ہو گیا۔ کہ ایک جگہ کچھ اور معنے اور ایک جگہ کچھ اور۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کمزور نبی سمجھا ہے!!! جو انہیں زمین میں دفن کرتے ہیں۔ اور مسیح کو آسمان پر چڑھاتے ہیں!!! اگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوتی۔ اور آپ کے لئے غیرت ہوتی۔ تو کیوں نہیں کہدیتے۔ **کہ وہ بھی زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔** تب میں بھی سمجھ لیتا۔ کہ یہ مسیح کی خصوصیت نہیں ٹھہراتے۔ **مگر موجودہ حالت میں میرا دل گوارہ نہیں کر سکتا۔** کہ میں قرآن شریف کے ایسے معنے کروں۔ جو خود قرآن شریف اور لغت اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **تفسیر کے** خلاف ہوں۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ہتک شان کا باعث ہوں۔**

میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جس شخص نے یہ لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں۔ وہ کافر ہے۔ وہ سچ کہتا ہے۔

اس خصوصیت کے پیدا کرنے کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ ۲۹ لاکھ مرتد ہو گیا۔

اللہ کے واسطے اس قدر ظلم نہ کرو۔ کہ آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور رتبہ کو گھٹایا جاوے۔ جو اس عقیدہ سے برابر گھٹتی ہے۔ کہ وہ تو زمین میں دفن کئے گئے اور مسیح آسمان پر اٹھایا گیا۔ مسیح ہرگز زندہ نہیں رہا۔ وہ مر گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ کر دیا کہ **یا عیسیٰ انی متوفیک**۔ اور خود مسیح نے اقرار کر دیا۔ کہ **فلما توفیتنی**

میں پھر کہتا ہوں۔ کہ عیسائیوں کو اعتراض کا موقع نہ دو۔ میری باتوں کو سنو۔ اور غور سے سنو۔ اور پھر اپنی جگہ پر جا کر سوچو۔!!!

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء

مسئلہ ظہر کے وقت ایک صاحب کی خاطر حضرت حکیم نور الدین صاحب نے ایک مسئلہ حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ یہ ایک شخص ہیں۔ جن کے پاس بیس بائیس ہزار کے قریب روپیہ موجود ہے۔ ایک سکھ ہے وہ ان کا روپیہ تجارت میں استعمال کرنا چاہتا ہے اور ان کے اطمینان کے لئے اس نے تجویز کی ہے۔ کہ یہ روپیہ بھی اپنے قبضہ میں رکھیں۔ لیکن جس طرح وہ ہدایت کرے۔ اسی طرح ہر ایک شئے خرید کر جہاں کہے۔ وہاں روانہ کریں۔ اور جو روپیہ آوے۔ وہ امانت رہے۔ سال کے بعد وہ سکھ ہزار چھ سو روپیہ ان کو منافع کا دیدیا کریگا۔ یہ اس غرض سے یہاں فتویٰ دریافت کرنے آئے ہیں۔ کہ یہ روپیہ جو ان کو سال کے بعد ملیگا اگر سود نہ ہو تو شراکت کر لی جاوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ چونکہ انہوں نے خود بھی کام کرنا ہے۔ اور ان کی محنت کو دخل ہے۔ اور وقت بھی صرف کریں گے۔ اس لئے ہر ایک شخص کی حیثیت کے لحاظ سے اسکے وقت اور محنت کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ دس دس ہزار اور دس دس ہزار روپیہ لوگ اپنی محنت اور وقت کا معاوضہ لیتے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک تو یہ روپیہ جو ان کو وہ دیتا ہے۔ سود نہیں ہے۔ اور میں اس کے جواز کا فتویٰ دیتا ہوں۔ سود کا لفظ تو اس روپیہ پر دلالت کرتا ہے جو مفت بلا محنت کے (صرف روپیہ کے معاوضہ میں) لیا جاتا ہے اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ ۱۲

جو صاحب اس مسئلہ کو دریافت کرنے آئے تھے۔ انکی دینداری واقعی ہی قابل رشک ہے۔ کہ اس وقت جب کہ مسلمانوں نے حلال و حرام کی تمیز کو خیرباد کہکر صرف زراندوزی کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے۔ یہ صاحب استفسار کے لئے اس قدر سفر دراز طے کر کے آئے۔ صرف اس غرض سے کہ کہیں اس لین دین میں سود نہ ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے کل اہل اسلام کو اسی قسم کی توفیق دیوے۔ کہ وہ اپنے معاملات میں دین کو مقدم رکھیں۔ آمین — ایڈیٹر

ظہر کی نماز سے پیشتر حضور علیہ السلام نے کچھ روپیہ جسکی تعداد غالباً ۸ یا دس روپیہ ہوگی۔ ایک مخلص مہاجر کو یہ کہکر دئیے کہ چونکہ موسم سرما ہے۔ آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہوگی۔ اس مہاجر کی طرف سے کوئی سوال نہ تھا خود حضور علیہ السلام نے انکی ضرورت کو محسوس کر کے یہ رقم عطا کی۔ جس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ کہ آپ کو مخلص خدام کی ضرورت کا کس قدر خیال ہے۔

گناہوں کے معصوم انبیاء ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ توبہ و استغفار کے ذریعہ سے ان سے مشابہت پیدا کر لیتے ہیں۔

۳۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء

الٰہی رحمت سے مغفرۃ ایک صاحب کے رشتہ دار کسی وجہ سے قید ہو گئے تھے۔ انکے ذکر پر حضرت حکیم نور الدین صاحب نے عرض کی۔ کہ میں نے ان سے یہ کہا ہے کہ انکے خود استغفار کی تاکید کیجاوے۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بعض لوگ جو استغفار کے لائق ہیں وہ تو استغفار کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو محض خدا کی رحمت سے بھی رہائی مل جایا کرتی ہے۔ جنکی طبیعت میں نیکی ہے۔ انکے لئے اس کی رحمت وسیع ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نے دریافت کیا۔ کہ کیا اللہ تعالیٰ نے کبھی فارسی زبان میں بھی کلام کی ہے تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ ایک دفعہ یہ فقرہ الہام ہوا تھا۔

ایں مشت خاک را اگر نہ بخشم چہ کنم۔

روس و جاپان کی جنگ پر لطیفہ اس جنگ کی ذکر پر حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے بیان کیا۔ کہ اس قدر خونخوار جنگ ہے۔ کہ ہزاروں آدمی ہلاک ہو رہے ہیں۔ حالانکہ دونوں سلطنتوں کا مذہب ایسا ہے جس کے رو سے اس جنگ کی مطلق نوبت ہی نہ آنی چاہیئے۔ جاپان کا بدھ مذہب ہے۔ اور اس کے رو سے ایک چیونٹی کا مارنا بھی گناہ ہے۔ روس عیسائی ہے۔ اور ان کو چاہیئے۔ کہ مسیح کی تعلیم کے بموجب اگر جاپان ایک مقام پر قبضہ کرے۔ تو دوسرا مقام خود اس کے حوالہ کر دیں۔

تین عیسائیوں کی ملاقات آج تین عیسائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ ایک تو جوان تھے۔ جو کہ ایک صاحب کے بیٹے تھے اور باقی میں سے ایک صاحب ڈاکٹر صاحب تھے۔ جو کہ ضعیف العمر تھے۔ اور ایک قاضی صاحب پشاوری جوان مرد تھے۔

ایک صاحب ان میں سے وہ تھے۔ جنہوں نے تحقیق مذاہب کی بنا پر نیازمندانہ طور پر حضرت اقدس سے کسی زمانہ میں خط و کتابت کی تھی۔ جس کی وجہ سے ان کو کمال شوق حضور علیہ السلام کی زیارت کا تھا۔

جالندھر میں ایک مشہور خانقاہ ہے جہاں اکثر لوگ مشرکانہ عقاید کی بنا پر زیارت وغیرہ کے لئے جاتے ہیں۔ وہاں کی نسبت ایک عیسائی صاحب نے ذکر کیا کہ جالندھر کے ضلع کے لوگوں کے لئے وہ یہ کیا کرتے ہیں کہ ایک سفید کبوتر کی ٹانگیں کمزور کر کے قبر پر بٹھلا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ صاحب مزار کی روح اس میں حلول کر آئی ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یہ کبوتر بیچارہ نہیں چل سکتا ... اس کے بعد حضرت اقدس اور عیسائی صاحبوں میں ذیل کی گفتگو ہوئی۔ جس میں اکثر روئے سخن ڈاکٹر صاحب کی طرف ہی تھا۔

حضرت اقدس۔ ادھر آپ کا آنا کس تقریب پر ہوا۔

ڈاکٹر صاحب۔ صرف زیارت کی غرض سے۔ کیونکہ ایک عرصہ سے شوق تھا۔

حضرت اقدس۔ مگر تاہم ایسی کونسی تقریب ہوئی۔ کہ آپ ادھر آگئے

ڈاکٹر صاحب۔ میں نے رخصت لی تھی۔ اور بال بچوں کو دیکر آیا تھا۔ وہ لاہور میں ہیں۔ اور خود ادھر آیا ہوں۔ زیادہ تر باعث رخصت کا آپ کی ملاقات ہی تھی۔

حضرت اقدس۔ اب رخصت کے کتنے دن باقی ہیں۔

مفتی صاحب۔ (حساب کر کے) ۱۷ دن باقی ہیں۔

حضرت اقدس۔ تو اب آپ کو یہ ایام یہاں ہمارے پاس ہی گذارنے چاہئیں۔

حکیم نور الدین صاحب۔ یہ تو آج ہی رخصت ہوتے تھے۔ مگر رات کو ٹھہر گئے ہیں۔

حضرت اقدس۔ جب رخصت ہمارے لئے لی۔ تو پھر رخصت کے ایام ہمارے پاس ہی گذارنے چاہئیں

عیسائی قاضی صاحب۔ اتنی فرصت نہیں۔ زیارت مقصود تھی سو ہو گئی

حضرت اقدس۔ ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کر کے۔ اب پھر کیا صلاح ہے۔ کتنے دن رہو گے۔

عیسائی قاضی صاحب نے پھر جلدی جلنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

حضرت اقدس۔ یہ مہمانداری کے ادب کے خلاف ہے۔ اور آپکے ارادہ کے بھی برخلاف ہے۔ کہ اسقدر جلدی کیجاوے۔ میرا ارادہ جمعرات کو سیالکوٹ جانے کا ہے تب تک رہیں۔ پھر اکٹھے چلیں گے۔

اس اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت اقدس نے حکم فرمایا کہ انکی خوابگاہ اور بستر اور خوراک وغیرہ کا اہتمام بہت عمدہ طور سے کر دیا جاوے۔ کہ کوئی تکلیف نہ ہو۔ اور ہر سہ صاحبان تشریف لے گئے۔ دوسرے دن احمدی عمارات اور کارخانوں کو دیکھ کر رخصت ہو گئے۔

۲۲ اکتوبر ۱۹۰۴ء

ایک بیمار شخص کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ انسان عادتاً تندرستی میں صحت کی قدر نہیں کرتا۔ (کہ ان ایام میں اپنے تعلقات اللہ تعالیٰ سے مضبوط کرے۔ تاکہ ہر طرح وہ اس کا حافظ و ناصر ہو) اور جب بیمار ہوتا ہے۔ تو پھر دوبارہ صحت اس لئے طلب کرتا ہے۔ کہ انہی دنیا کے امور میں مبتلا ہو۔ (اگر اس کا ارادہ خدمت دین ہو۔ تو اس کا صحت کا طلب کرنا گویا منشائے الٰہی کے مطابق ہوگا۔) اسی بیمار کی نسبت ذکر ہوا۔ کہ اس نے کئی سو روپیہ لوگوں سے لینا ہے مگر [illegible] چند [illegible] کے کاغذات ہیں۔ باقی تمام زبانی لین دین ہے۔ اور اسکی دو لڑکیاں ہیں۔

بعض احباب نے تجویز کیا۔ کہ جو کچھ [illegible] لوگوں کے ذمہ ہیں اور وہ تحریر میں نہیں آئے [illegible] چاہیئے۔ کہ [illegible] دو آدمی گواہ مقرر کرکے اس کی زندگی میں وہ رقمیں ان [illegible] سے منوالی جاویں اور تحریر کرالی جاویں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ بڑے ثواب کی بات ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اگر وہ مر جاوے۔ تو بیچاری لڑکیوں کو کچھ فائدہ پہونچ جاوے۔ [illegible] ایسا ہے کہ اس [illegible] حقیقی [illegible] تاکہ [illegible] پر نظر رکھا جاوے۔ اور [illegible] ان معاملات کو ترک کیا جاوے۔ (ایڈیٹر)

اہل اسلام کی وحدت اور اخوت پر ذکر ہوا۔ کہ عیسائیوں نے بھی اس اصول کو تسلیم کیا ہے۔ کہ مسلمان لوگ جب مسجد میں داخل ہو جاویں۔ تو ان میں بادشاہ اور امیر و غریب کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ اور کسی کا حق نہیں۔ کہ کسی قسم کا امتیاز کرے۔ حالانکہ عیسائیوں کے گرجے اس سے محروم ہیں۔ خاص انگریزوں کے گرجوں میں عام عیسائی لوگ داخل نہیں ہوسکتے۔ پھر گرجوں میں درجہ بدرجہ چوکیاں لگی ہوتی ہیں۔ اور رومن کیتھلک تو نشستوں پر نام بھی لکھ دیتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے معبد میں یہ ایک بے نظیر نمونہ ہے کہ سب کو یکساں نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مولانا حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی۔ کہ ہماری مسجد میں تو خود امام الوقت بھی مقتدی بنکر نماز پڑھتا ہے (اسمیں یہ سر ہے۔ کہ امت محمدیہ کی اسقدر شان ہے۔ کہ مسیح بھی اس کا مقتدی ہے۔ اور اس امت کے اہل لوگ اس کے امام ہیں۔

قادیان کے مہمان خانہ کے متعلق ضروری نوٹ

مہمان کی تواضع کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دیجاوے۔ کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے۔ مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو۔ اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ اور جو نئے ناواقف آدمی آتے ہیں۔ تو یہ ہمارا حق ہے۔ کہ انکی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں بعض وقت کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا۔ تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لئے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائم مقام کیا ہے۔ یہ اُن کا فرض ہے۔ کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کرکے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر ان کو یہاں تکلیف ہو۔ تو ممکن ہے۔ کہ رنج پہونچے اور رنج پہونچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے۔ اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے۔ بیان کیا گیا۔ کہ حضور بعض لوگ جو سافرخانہ میں نو وارد لوگوں سے مذہبی مناظرے شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس میں وہ اپنے خیال اور رائے کے موافق کلام کرتے ہیں۔ جو کہ بعض اوقات بے محل اور حضور کے منشاء کے خلاف بھی ہوتی ہے اور نو وارد آدمی اس سے اندازہ لگاتا ہے۔ کہ یہاں کے لوگوں کا یہی مشرب ہوگا۔ حالانکہ یہ بالکل غلطی ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ نو وارد کے لئے ابتلا ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے تجویز فرمایا۔ کہ اس قسم کی کلام ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ ہمارے بعض مناظرین کو چونکہ مخالف رائے کے ساتھ کلام کرنی پڑتی ہے اور جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کرتے ہیں۔ تو محل اور موقعہ کے لحاظ سے ان کو یسوع کی نسبت اسی قسم کے ثبوت دینے پڑتے ہیں۔ اور وہ مقتضائے وقت ہوتا ہے۔ مگر ہر ایک آدمی اس کا اہل نہیں ہے۔ اور دوسرے لوگ اکثر کسی نبی کی شان میں بھی کوئی کلمہ گستاخی یا بے ادبی کا استعمال کرتے ہیں۔ تو وہ گناہ کرتے ہیں۔ یہ کبھی نہ گمان کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح یا دوسرے انبیاء ایک معمولی آدمی تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور مقرب تھے۔ قرآن شریف نے مصلحت اور موقعہ کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک لفظ اس قسم کا بیان فرمایا ہے۔ کہ جہاں آپ کے بہت سے انوار و برکات اور فضائل بیان کئے ہیں وہاں بشر مثلکم بھی کہدیا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں کہ آنحضرت فی الواقع ہی عام آدمیوں جیسے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ آپکی شان میں اس لئے استعمال فرمایا۔ کہ دوسرے انبیاؤں کی طرح آپ کی پرستش نہ ہو۔ اور آپ کو خدا نہ بنایا جاوے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے۔ کہ آپکے فضائل و مراتب ہی سلب کر دیئے جاویں۔

آخر کار تجویز ہوا۔ کہ ایک صاحب ذی وجاہت و ذی اثر کے ہاتھ میں مہمانوں کی تواضع کا اہتمام دیا جاوے۔

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۴ء

تصاویر کی طرف کثرت توجہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نارضامندی

۲۳ اکتوبر کو ظہر کے وقت مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کی تحریری درخواست بذریعہ کارڈ کے ان الفاظ میں پیش کی۔ کہ یہ شخص حضور کی تصویر کو خط و کتابت کے کارڈوں پر چھاپنا چاہتے ہیں۔ اور اجازت طلب کرتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں تو اسے ناپسند کرتا ہوں۔ یہ الفاظ جاکر میں نے اپنے کانوں سے سُنے لیکن حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ اس سے پیشتر آپنے یہ الفاظ فرمائے۔ کہ یہ بدعت بڑھتی جاتی ہے۔ میں اسے ناپسند کرتا ہوں

حضور علیہ السلام کی یہ ناپسندیدگی آپکے خدام والاشان کی خاص توجہ کے قابل ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ آپنے اپنی شبیہ مبارک کو بہ حیثیت امام اور مجدد اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ ہونے کے ایک خاص مصلحت سے طیار کروایا۔ جس سے آپ کی غرض یہ تھی۔ کہ یورپ اور امریکہ وغیرہ بلاد کے قیافہ شناس دماغ جن کو انسان کی شکل و شباہت دیکھکر اس کی تقوی۔ طہارت۔ راستی۔ اور روحانی بلوغ کے اندازہ کرنے کا ملکہ ہے۔ وہ اس سے مستفید ہوں۔ اور عدم معرفت کی وجہ سے صرف حضور کے دعاوی سنکر انکار کر دینے سے بچ کر نہ کہا دیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس کے بعد آپ کے بعض مریدین کا خیال جن میں سے ایک میں خود بھی ہوں اس کی کثرت استعمال اور تجارتی منفعت کی طرف منتقل ہو گیا۔ لیکن تاہم اپنے دوست میاں نبی بخش صاحب کلرک شملہ اور محسن اور مربی حضرت حکیم نورالدین صاحب کے خیالات دربارہ اشاعت تصاویر کے سننے سے میرے اپنے خیال کی اصلاح ہوتی رہی جسنے کہ میری نیت میں اس اصل غرض اور مصلحت کی تکمیل کی طرف خیال غالب ہونے لگا۔ اور دوسرے شبہے کم ہونے لگے۔ یہاں تک کہ اب خود حضرت امام الزمان علیہ السلام کی زبان مبارک سے اسکی کثرت کا بدعت ہونا کھل گیا۔ الحمد للہ کہ ایک بڑی غلط خیال کی اصلاح ہوئی۔ اور اسی وجہ سے آج کی تاریخ سے میں انکی عام اشاعت اور فروخت کا دروازہ

بند کرتا ہوں۔ اور جو تصاویر تیار شدہ موجود ہیں۔ ان کا اعلان صرف انگریزی میگزین میں جس کی اشاعت دراصل بلاد یورپ و امریکہ کے لئے ہے۔ ہوا کریگا۔ ہندوستان میں صرف وہی احباب تصاویر حاصل کر سکیں گے۔ جو کسی فارن بلاد میں اسی مصلحت پر تصویر ارسال کرنا۔ یا کسی متلاشی حق کو اسی غرض سے دلانا چاہیں۔ جو حضرت امام الزمان نے ملحوظ رکھی ہے

حسن اندرسن احمدی

مسٹر سٹیفن حسن اندرسن جو امریکہ میں احمدی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور اپنے حضرت اقدس کے دعاوی مسیحیت و مہدویت کو قبول فرمایا ہے .... درخواست کی ہے۔ کہ میرا نام بزمرہ مبائعین درج کیا جاوے۔ انکی یہ حالات حضرت کی خدمت میں بیان کئے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس کو لکھدیا جاوے۔ کہ مومن جو قوی الایمان ہوتا ہے۔ اسے خدا اکیلا نہیں چھوڑتا قوت ایمانی ایک جذب اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس سے ہمیشہ کام لیتے رہیں۔ اور دعا اور کوشش کریں۔ کہ اکیلے نہ رہیں کیونکہ اکیلے کو بہت سے خطرات کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور شیطان اسی پر ہر طرف سے حملہ کرنا چاہتا ہے۔ تبلیغ بھی کرتے رہیں اور اپنی حالت اور عملی کوحالت کو درست رکھیں۔ کیونکہ امریکہ میں یہ ہو نشان ہماری جماعت کے ہیں۔ جو کہ دیکھو رہیں گے ہو نہیں گے۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء

بٹالہ سٹیشن پر حضرت اقدس چہل قدمی فرما رہے تھے۔ کہ ایک ضعیف العمر صاحب نے جن کو حضرت اقدس سے شاید کوئی دیرینہ تعارف ہوگا۔ ملاقات کی طرز کلام سے جو مجھے سننے کا اتفاق ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روحانی فیوض کے حصول کے لئے وہ صاحب خواستگار تھے اور حضرت اقدس شاید ان کو کہتے تھے۔ کہ قادیان آئیں اور ان دنیاوی مخمصوں کو ترک کریں۔ اس پر ان صاحب نے کہا۔ کہ آپ وہاں ہی دعا کر سکتے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ دعا جب کام کرتی ہے۔ جب انسان کی کوشش بھی ساتھ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں۔ کہ پھونک مار کر ولی بنا دیا جاوے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ پھونک بھی اسی آدمی کو لگتی ہے۔ جو نزدیک آوے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ بغیر انسان کی سعی کے کچھ ہو جاوے۔ قرآن شریف میں ہے۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اور دل کی ہر ایک حالت کے لئے ایک ظاہری عمل کا نشان ضرور ہوتا ہے

[illegible]

جب دل پر غم کا غلبہ ہو۔ تو آنسو نکل آتے ہیں۔ اسی لئے شریعت نے ثبوت کا مدار ایک شہادت پر نہیں رکھا۔ جب تک دوسرا گواہ بھی نہ ہو۔ پس جب تک ظاہر و باطن ایک سی حالت تک کچھ نہیں بنتا۔

پوچھا۔ کہ آپ کب واپس ہونگے۔ فرمایا۔ رفتن بہ ارادت و آمدن بہ اجازت۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا۔ کہ لوگوں کی شقاوت کی ایک یہ نشانی ہے۔ کہ نزول بلا پر بجائے اس کے کہ استغفار کریں۔ جھوٹی تاویلوں سے دل کو تسلی دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ میاں بیماری ہوا ہی کرتی ہے۔ یہ دہریت کی علامت ہے۔ یعنی وہ لوگ اسباب میں تصرف الٰہی کو نہیں مانتے۔ پھر یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ دیکھو چین اور لندن میں نہیں۔ کمبختوں کو یہ خیال نہیں۔ کہ اپنے نفس کی اصلاح اور فکر کریں۔ اور چین اور لندن کی فکر پڑ جاتی ہے۔

حالات جلسہ سیالکوٹ

تقریر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کہ آپ نے بہ حیثیت میر مجلس ہونے کے ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کو بمقام سیالکوٹ میں جلسہ میں فرمائی۔

دنیا میں بہت جلسے ہوا کرتے ہیں۔ جن کے اغراض مختلف ہوتے ہیں۔ بعض مصالح ملکی کے لئے ہوتے ہیں۔ اور بعض اصلاح قوم کے لئے۔ اور بعض دینی اخلاق کے واسطے۔ حسن اتفاق سے خوش قسمتی کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آپ صاحبان کو یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ ایک لیکچر سنیں۔ اور غور کریں۔ اور قرآن شریف کی تعلیم پر توجہ ہو۔ قرآن شریف میں ذکر ہے۔ کہ ایک وقت انسان پر ایسا بھی آتا ہے۔ کہ وہ اپنی غفلت پر پچھتاتا ہو مگر اس وقت کچھ نہیں بنتا۔ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا من اصحٰب السعیر۔ اگر ہم ان باتوں کو توجہ سے سنتا اور اس طاقت اور قوت سے کام لیتا جس کا نام عقل ہے۔ تو اصحاب السعیر سے نہ ہوتا۔ عقل ایک قوت انسان کے اندر ہے۔ جس کے استعمال سے وہ بری باتوں سے رکا رہتا ہے۔ اور لفظ عقل کے معنے روکنے کے بھی ہیں۔ اور عقلمند ان لوگوں کو کہتے ہیں۔ جو کہ جذبات نفسانی کو روک سکتے ہیں۔ اس وقت بھی سننے والے جو کہ عقلمند ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ اور خدا سے توفیق چاہتا ہوں۔ کہ وہ شوق سے سنیں۔ اور پھر عمل درآمد کی طرف بھی ان کو توجہ ہو۔ مولوی صاحب عبدالکریم صاحب اس لیکچر کو پڑھ کر سنائیں گے۔

ان کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے لیکچر شروع کرنے سے پہلے قرآن شریف کا ایک حصہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد ...... الخ تبرکاً پڑھکر سنایا۔ اور پھر لیکچر شروع کیا۔

اس لیکچر میں سب سے اول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی سابقہ لاہور والی زبانی تقریر کے ایک ضروری حصہ کو صاف کیا۔ جس پر بعض نافہم اور جلد باز اخبار نویسوں نے ٹھوکر کھائی تھی۔ یہ لاہور والی زبانی تقریر اگرچہ روزانہ پیسہ اخبار اور روزانہ اخبار عام وغیرہ میں چھپی تھی۔ لیکن کل تقریر میں سے ایک خاص فقرہ پر عدم توجہی کی وجہ سے بعض اخباروں نے بہت ہی نامعقول ریمارک کئے۔ اور میں نے جہانتک غور کیا ہے۔ یہ انکی اپنی ہی بازی کا نتیجہ ہے۔ اور غالباً اس ٹھوکر کا باعث انکے نامہ نگار یا کوئی ایسا شخص ہے۔ جس نے تقریر کو ضبط یا نقل کرتے وقت اس بات کو ذہن سے بالکل اتار دیا۔ کہ ابھی اس تقریر سے پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے لیکچر میں کیا فرما چکے ہیں۔ اور کل مذاہب موجودہ کے راستبازوں کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ الفاظ جو ان لوگوں کی ٹھوکر کا باعث ہوئے۔ یہ ہیں۔ یاد رکھو۔ کہ میرا مذہب نہیں کہ اسلام کے سوا سب مذاہب جھوٹے ہیں سب سے اول یہ پیسہ اخبار میں شائع ہوئے۔ اور اس کے بعد اخبار عام میں دیکھے گئے۔ اور صرف انہی الفاظ پر حیرت صاحب کو بھی دل کے پھپھولے پھوڑنے کا موقعہ ملگیا۔ اور اس سے یہ سمجھ لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی مذہب ہے۔ کہ اسلام کے سوا اور بھی جسقدر مذاہب ہیں۔ وہ بھی سچے ہیں۔ اور اپنی عجوبہ عقلوں کی وجہ سے یہ نہ سمجھ آئی۔ کہ ابھی جو شخص وہ عظیم الشان مذاہب عیسائی اور آریہ مت کو باطل ٹھہرا چکا۔ اور ان کے عقائد اور اصول کو غلط ثابت کر چکا ہے۔ کیا اس کا یہ مذہب ہو سکتا ہے۔ کہ سب مذاہب ہی حق پر ہیں۔ اگر یہی بات ہے۔ تو اس کے لیکچر سے لوگوں کو کیا فائدہ ہوا۔ اور اسی غرض سے جب ہم تقریر کو صاف کرتے ہوئے اس موقعہ پر آئے۔ تو البدر نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست کے صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۲۶ پر ہم نے یہ الفاظ لکھے۔ کہ میرا یہ مذہب نہیں۔ کہ اسلام کے سوا سب مذاہب کی اصل جھوٹی ہے تاکہ حق کے طالبوں کے لئے کسی قسم کی ٹھوکر کا موجب نہ ہوں اور وہ حضرت مسیح موعود کے پاک عقائد اور خیالات سے بہرہ حاصل کریں۔ جہاں تک ہیر اخبار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے الفاظ ضرور فرمائے تھے۔ کہ ... [illegible] حق اور باطل میں ... [illegible]

[illegible]

[illegible] وقت ... [illegible] ضروری سمجھتا ہے۔

میرالہکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

طلع البدر علینا
وجب الشکر علینا

إن اللہ فلا تستعجلوہ

منتظر خوش باش کہ دن
آخر مہدی آخر زمان

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قیمت سالانہ ۲؎

جلد ۳

بابت ۔ یکم و ۸ نومبر ۱۹۰۴ء

نمبر

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود
آن نہ از خود از ہمان جائی بود

از ملائک و از خبرہائی معاد
وصل دلدار ازل بی و مداد
اقتدای قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

معجزات و ہمہ حق اندر دراست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آنچہ از حضرت احدیت آمدہ
منکر آن مستحق لعنت است

ہمہ از دل و جان ماست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء و سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

ہر کہ انکاری کند از شقیاست
یکقدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بیعت دہراتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ (تین بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء تک اسے اشتہار کیا گیا

البدر

البدر اس سال میں جن ابتلاؤں کا نشانہ ہوتا رہا ہے۔ اگر غور کیا جاوے۔ تو اس کے نام کے اندر ہی ان تمام ابتلاؤں کی خبر اول ہی سے موجود تھی۔ کیونکہ ابتلا کی تاریکیوں اور ظلمتوں میں زندگی بسر کرنا۔ اور پھر بھی اپنی چمک دمک سے عالم کو نہ محروم رکھنا بدر کا خاصہ ہے۔ ہمارے آقا اور امام علیہ السلام نے جس وقت اس کا نام البدر تجویز فرمایا تھا۔ تو اس وقت ہی ہمیں یہ خیال گذرا تھا۔ کہ ابتدائی حالتوں میں اس کی روشنی ماند بھی ہو جایا کریگی۔ اور یہ حتی عاد کالعرجون القدیم۔ کا مصداق ہو کر پھر اپنے کمال کو پہونچتا رہے گا۔ صرف انہی ابتدائی حالتوں میں انقلابات کو اس لئے وابستہ کیا گیا ہے کہ اس کا نام بدر نہیں۔ بلکہ البدر ہے۔ پس ایک تو اس تخصیص کی وجہ سے اور پھر اس وجہ سے کہ یہ اسم مبارک اس مبارک وجود کا تجویز فرمایا ہے۔ جس کے زمانہ بعثت و ظہور کو لفظ بدر سے گہرا تعلق ہے۔ اور جس نے مظہر و منصور ہو کر قیامت تک اپنے نور سے اہل عالم کو منور کرنا ہے۔ ان وجوہات اور قدرت کے نظاروں پر نظر ڈالکر وہم میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ احمدی قوم اس کی سرور اور رنگین بخش روشنی سے بیزار ہو کر اس ظلمت کو پسند کریگی۔ جو البدر کی عدم موجودگی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ سے توفیق پا کر ان بدلیوں کو پھاڑ دیگی۔ جو کہ مخالف ہواؤں کے ذریعہ اس کے عالم تاب چہرہ کے سامنے آ آ کر اس کی روشنی کو ماند کرتی ہیں۔

البدر کے سرپرست اور ہمدرد احباب کے لئے یہ بات خوشی کا موجب ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ کہ اس کی موجودہ اشاعت ۱۶۰۰ ہے لیکن اس میں ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جس کی طرف اخبار نصف قیمت پر ہے۔ اور یا کسی صاحب نے فراخ دلی سے کسی کے نام جاری کرایا ہوا ہے۔ اب اس سال کے آخر میں چونکہ غیر معمولی التوا اشاعت میں ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمیں علم نہیں۔ کہ سال شروع میں اس اشاعت پر کیا اثر پڑے۔ ہاں یہ ضروری امر ہے۔ کہ جو لوگ اُن خدمات کے قدر شناس ہیں۔ جو کہ البدر کے ذریعہ قوم کی ہوتی ہیں اور جنہوں نے اُسے چھ سو تک ...... اس خورد سالی میں پہونچا دیا۔ وہ تو اس کی ضروریات حقہ پر نظر ڈالکر کسی صورت سے پہلو تہی نہ کریں گے۔ اور دوسروں کی نسبت ہم کیا کہیں۔ ہماری چھٹی نمبر ۳ کے مطالعہ سے ممکن ہے۔ کہ ان کو بھی استقلال حاصل ہو جاوے۔

خط و کتابت و [illegible]

امدادی فنڈ۔ منشی محمد یوسف صاحب [illegible] انبالہ جنہوں نے البدر کے امدادی فنڈ کے لئے بذریعہ ایک مراسلہ کے تحریک کی ہے۔ خود اس پر اس [illegible] کہ دو روپیہ بمد امداد کارخانہ کو ارسال [illegible] کو وصول ہو گیا ہے اور [illegible] اس امر [illegible] کہ منشی صاحب موصوف نے اپنے قول کو عملی جامہ پہنا دیا ہے۔ جس کی آج کل اشد ضرورت ہے۔

منشی محمد دین صاحب گرداور قانون گو نے منشی [illegible] دین صاحب کی تحریک اور اپنی وسعت حوصلگی سے اس سال ۵ روپیہ کارخانہ کی امداد کی ہے۔ اس سے قبل ۵ روپیہ ارسال کئے تھے اور پانچ اب وصول ہو گئے ہیں۔

توسیع اشاعت۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر چرم ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں۔

منشی غلام محمد صاحب کورٹ انسپکٹر عدالت صدر کشمیر کی توجہ آج کل خصوصیت سے البدر کی توسیع اشاعت کی طرف مائل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کی ہمت اور کوشش کو بارآور کرے۔ آمین

بقایا دار۔ احباب کی توجہ خصوصیت سے صفائی حساب کی طرف درکار ہے۔ جن اصحاب نے کارخانہ کی ضروریات کو محسوس کرکے وی پی وصول کرلئے ہیں۔ یا خود قیمت ارسال کر دی ہے میں ان کا مشکور ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس ہمدردی کی ان کو جزائے خیر عطا کرے۔

استفسار

مکرمی ایڈیٹر صاحب البدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اکثر سننے میں آیا ہے کہ ممالک متوسط کے بعض اضلاع میں لوگ قلیل عمر میں بوڑھے ہو کر راہی عالم بقا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ انکی آخری اور انتہا درجہ کی عمر تیس ۳۰ چالیس ۴۰ سال کی ہوتی ہے۔ امید کہ آپ یا آپکے اخبار گوہر بار پڑھنے والے اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ آیا اس عمر کے لوگ ممالک متوسط یا کسی اور ملک میں بود و باش رکھتے ہیں۔ غالباً بہیل یا گونڈ وغیرہ اصلی باشندگان ہند ہونگے۔ والسلام

آپکا خادم عبد الرحمان مدرس ہائی سکول قادیان

ریویو

رسالہ فدک۔ یہ ایک ۴۰ صفحہ کا رسالہ مرزا احمد نذر علی صاحب پشاوری احمدی کی بے نظیر تصنیف ہے۔ مرزا صاحب اول خود مذہب شیعہ رکھتے تھے۔ لیکن فضل [illegible] جب دستگیری کی۔ تو اس سے کنارہ کش [illegible] کے بعد آپ فرقہ احمدیہ میں شامل ہوئے [illegible] آپ کچھ مذہب شیعہ کی نسبت تحریر کریں گے [illegible] ہو گا۔ اس چھوٹے رسالہ میں اپنے دوسرا [illegible] کو چھوڑ کر قرآنی حربے سے کام لیا ہے [illegible] نہیں جا سکتا۔ امید ہے کہ احمدی جماعت [illegible] اس خدمت کو قبولیت کی نظر سے دیکھے گی۔

یہ رسالہ ۲ قیمت اور [illegible] کٹ پر سید عبد الحی صاحب عرب قادیانی سے بھی ملتا ہے۔

رسید زر اعانت ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بابو غلام حسین صاحب حصار ۶ / منشی فقیر احمد صاحب امروہہ عہ
محمد قاسم صاحب شاہجہانپور عہ / مستری غلام الٰہی صاحب سیر عہ
خواجہ غفار جو صاحب کولگام عہ / محمد عبد اللہ صاحب بنگلور عہ
سید جلال صاحب ڈاکٹر بریلی صہ } امدادی فنڈ / منشی طفیل احمد صاحب چندوسی بابت ۱۹۰۶ء ۱۲/ للعہ }
شیخ محمد عبد الرشید صاحب بٹالہ صہ / بابو فخر الدین صاحب ساماینیر عہ
میاں اللہ رکھا صاحب سمبڑیال عہ / شیخ سراج الدین صاحب سامنیر عہ
چودھری کرم الٰہی صاحب / میڈیکل ہال بنارس اجرت } اشتہار
منشی محمد جعفر خاں صاحب منڈلہ عہ
سردار محمد ایوب بیگ صاحب سیالکوٹ / سید احمد شاہ صاحب شیخ بدین عہ
منشی محمد حسین صاحب سیالکوٹ / مرزا غلام رسول صاحب انزپور صہ
منشی محمد اروڑا صاحب کپورتھلہ / میاں دولت علی صاحب بمبئی عہ
شیخ مولا بخش و فضل کریم صاحب عہ / حکیم احمد دین صاحب سیالکوٹ عہ
حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی / منشی منصب علی صاحب کوٹلہ عہ
منشی دلاور خاں صاحب کشمیر عہ / منشی حیدر خاں صاحب کوٹ عہ
جواہر بخش صاحب میکچے / جناب محمد مکی صاحب پشاور عہ
میاں شمس الدین صاحب گوہری / منشی محمد دین صاحب راکی چھٹہ صہ
منشی نواب خاں صاحب گوجرانوالہ } بمد امداد
ایس۔ ایم۔ یوسف صاحب انبالہ بمد امداد عہ / حاجی رحمان بخش صاحب میرٹھ عہ

اگلے صفحہ پر جو تقریر ہے وہ گذشتہ نمبر ۴۰ کا بقیہ ہے۔ دیکھو البدر صفحہ ۶ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء

نوٹ۔ جو چھٹی اس نمبر میں ہے۔ اسے ضرور ملاحظہ فرما دیں۔

ماہ رمضان اور روزہ

چونکہ ماہ رمضان قریب ہے۔ اسلئے مین نے ضروری سمجہا ہے کہ اس کے متعلق ضروری ہدایات اور پند ونصائح عوام کی واقفیت کے لئے درج اخبار کرتے جاوین۔ کیونکہ یہ ایک بابرکت مہینہ ہے۔ اور اللہ تعالٰے کے انوار اور فیوض ..... خصوصیت سے اس مین نازل ہوئے ہین۔ اور تقوٰے کی راہون کے طے کرنے کے لئے جسقدر قدرت مومن کو اس ماہ مین حاصل ہوتی ہے۔ وہ دوسرے مہینون مین کم ملتی ہے حضرت حکیم نورالدین صاحب اور حضرت اقدس کی تقریرون سے بھی یہ امر واضح ہے۔ کہ حصول تقوٰے کے لئے یہ مہینہ ایک غیر مترقبہ نعمت خداوندی ہے۔ گویا روزہ ایک تریاق ہے۔ جو سموم نفسانیہ کے دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور نفس کے سرکش گھوڑے کو اس ماہ مین تنبیہ دے کر سال بھر کی سواری کے لئے درست کر لیا جاتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہین۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہین۔ اور شیاطین کو زنجیرون سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس حدیث سے بھی ظاہر ہے۔ کہ دخال جنت کے بہت سے اسباب اس ماہ مین میسر ہوتے ہین اب .... ذیل مین اختصار کے ساتھ روزہ کے ظاہری و باطنی آداب لکہے جاتے ہین۔ ظاہری آداب مین سے یہ باتین ہین کہ روزہ کے وقت مین دیدہ دانستہ کسی شے کو کسی ذریعہ سے اپنے پیٹ مین نہ پہنچاوے۔ جماع اور اخراج منی نخرے اگر چہ بوس وکنار..... کرنا روزہ دار کے لئے ممنوع نہین لیکن جس شخص کو یہ خدشہ ہو۔ کہ وہ تلذذ نفسانیہ کا مغلوب ہو کر حد سے گذر جائے گا۔ یا اوس کی منی خارج ہو جاوے گی۔ اسے بوس وکنار سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص جنبی ہے۔ یا احتلام ہو گیا ہے۔ اور اس نے روزہ رکھ لیا ہے اور حالت ناپاکی مین صبح ہو گئی ہے۔ تو اس کے روزہ مین کسی قسم کا فرق نہ آویگا۔ وہ صبح کو غسل کرے۔

حاملہ اور دودہ پلانے والی عورت اور مریض و مسافر اور ہر ایک ایسا شخص جس کو روزہ رکھنے کی قوت نہ ہو تو وہ روزہ نہ رکہے۔ پھر قضا کرے۔

سحری کو دیر کر کے کہانا۔ خرما یا پانی سے افطار کرنا۔ افطاری مین جلدی کرنا۔ کثرت سے اس ماہ مین خیرات کرنی۔ تلاوت قرآن۔ درس۔ وزاعتکاف۔ ہلیلہ و تہجد وغیرہ دیگر عبادات و نوافل کا انتظام اس ماہ مین زیادہ کرنا چاہیئے۔

سفر مین روزہ کی نسبت اگرچہ اخبارات الحکم والبدر مین یہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ کہ روزہ کا رکھ لینا حرج نہیں۔ لیکن بعد کے فیصلون سے یہی فیصلہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حالت سفر مین روزہ رکہنا اللہ تعالٰے کے احکام کی بے عزتی ہے۔ کیونکہ مومن کو بذات خود تو عبادتون کی ان صورتون سے کوئی تعلق نہین ہے۔ صرف احکام خداوندی کی تعمیل اور بجا آوری اس کا کام ہے۔ اور مسافر کے لئے ارشاد خداوندی جو خاص ماہ رمضان کے لئے ہے۔ یہ ہے

فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ و من کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر پ ۲ ر ۲۳

ان آیات مین جو خاص ماہ رمضان کے لئے ہین۔ ارشاد خداوندی یہی ہے۔ کہ مسافر روزہ نہ رکہے۔ اور اس کی کو بعد مین پورا کرے۔

روزہ رکھنے کے باطنی آداب

صاحب حقیقت اکابرین نے جن کو اللہ تعالٰے نے نور فراست عطا کیا ہے۔ روزہ کو تین ۳ قسمون مین منقسم کیا ہے ایک ان مین سے عوام کا روزہ ہے۔ کہ ان کو روزہ سے سوائے اس کے اور کچہ حاصل نہیں ہوتا۔ کہ پیٹ اور شرمگاہ کو ان کی خواہشون اور آرزون کے پورا کرنے سے روکے رکھین دوسرا خاص آدمیون کا روزہ ہے۔ جن کی چشم بصیرت .... عوام کی نسبت زیادہ کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ گویا معرفت کے چشمے کے قریب پہونچے ہوئے ہوتے ہین۔ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے۔ کہ آنکھ۔ کان۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤن۔ اور تمام اعضاء کو ان کے متعلق ہر ایک قسم کے گناہون سے روکتے ہین۔ مثلاً نظر کو نیچا رکھتے ہین۔ کہ وہ کسی غیر محرم عورت پر یا ایسی شے پر جس کا دیکھنا حرام ہے۔ یا وہ فحش خیالات کی محرک ہے۔ نہ پڑ جاوے۔ زبان کو بے ہودہ باتون۔ جھوٹ غیبت۔ چغلی۔ فحش گوئی۔ جھگڑے کسے اور بات کاٹنے سے باز رکھتے ہین۔ اور سوائے کلمہ خیر کے منہ سے نہیں نکالتے اسی طرح کانون سے کوئی بری بات یا ایسی آواز جو خدا سے غافل کر دینے والی ہو۔ نہین سنتے یعنے ایسی مجلسون اور موقعون سے پرہیز کرتے ہین۔ جہان انکے کانون مین ایسی باتین پڑ سکین۔ اور ایسی ہی اپنے ہاتھ۔ پاؤن۔ دیگر اعضاء کو محفوظ رکھتے ہین۔ اور ان سے کوئی ایسا کام نہین لیتے۔ جس سے اللہ تعالٰے کے احکام کی تعظیم اور تعمیل مین فرق آوے۔ تیسری قسم روزہ کی وہ ہے جو کہ اخص خواص لوگ رکھتے ہین۔ گویا کہ وہ بحر معرفت کے تیراک ہین۔ کہ جہان چاہتے ہین۔ غوطہ لگا کر تفویض توکل رضا بہ قضا اور رضوان من اللہ کے بیش بہا خالص موتی جھولیان بھر بھر کے آتے ہین۔ اُن کا روزہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے دل اور دماغ مین کوئی بری ہمت اور دنیوی افکار ہر گز آنے نہیں دیتے۔ صرف اللہ تعالٰے کی رضامندی اور آخرۃ کی فکر مین محو رہتے ہین۔ اون کا مراقبہ اعلٰی درجہ کا ہوتا ہے۔ اور روزہ سے اصل مقصد یہی ہے کہ اون تمام کمالات کو انسان حاصل کرے۔ اور اپنی نفسانی خواہشات اور آرزون پر حکمرانی کرنے کی اُسے عادت حاصل ہو۔

منجملہ اون باتون کے جو کہ روزہ کی متمم ہین۔ یہ بھی ہے کہ سحری اور افطار حلال رزق پر ہو۔ اور افطار کے وقت رنگا رنگ کی نعمتون سے شکم کو اسقدر پُر نکیا جاوے کہ رات کی عبادت اسے محال ہو۔ اور اصل مطلب جو روزہ سے ہے۔ وہ فوت ہو جاوے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جو قوتین انسان کو برائیون کی طرف رغبت دلاتی ہین۔ اور شیطان کو حملہ کرنے کا موقعہ دیتی ہین۔ وہ کمزور ہو کر الٰہی ارشاد کے ماتحت کام کرین۔ غرضیکہ روزہ دار کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر ایک پہلو سے اس بات کی نگہداشت کرے کہ اس کے سارے دن کی محنت کسی ذراسی غفلت کی وجہ سے ضایع نہ جاوے۔ اسی واسطے افطار کے وقت خاص .... مومنون کی حالت امید و بیم مین ہوتی ہے۔ عام لوگون کو تو کھانے پینے کی فکر ہوتی ہے۔ اور ان کو یہ فکر ہوتی ہے۔ کہ آیا میرا یہ روزہ قبول بھی ہوا ہے۔ کہ نہیں۔

تراویح کی نماز کی نسبت ہماری اپنی معلومات یہ ہین۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ماہ رمضان مین بعد از نماز عشا تین شب متواترا سے باجماعت ادا فرمایا۔ لیکن چوتھی شب کو آپ وقت پر تشریف نہ لائے اور بہت دیر کے بعد صحابہ کرام کو فرمایا۔ کہ مجھے ان پر مداومت کرنے سے انکے فرض ہو جانے کا خطرہ ہے اس شب کے بعد التزام ترک کیا کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ معلوم کر کے کہ اب انکی فرضیت تو کسی صورت مین نہیں رہی۔ ان کو باجماعت ادا کرنے کا التزام رکہا۔

اب رہی یہ بات کہ نماز تراویح کسقدر رکعت ہین۔ اور آیا یہ تہجد کی نماز سے علاوہ کوئی نوافل ہین۔ تو واضح ہو۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے۔ کہ رمضان اور غیر رمضان مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ۱۳ رکعت سے زیادہ جنمین وتر بھی شامل ہین۔ نوافل ادا نہین کئے اور انہی ۱۳ رکعت مین آپ نے بسا اوقات ساری ساری رات گذار دی ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگون کے لئے جن پر آخر حصہ شب مین اٹھنا محال ہے نماز تہجد کو بعد از نماز عشا گذارنے کا نام ہی تراویح ہے ہمین خدا کے فضل سے ۳ ماہ رمضان قادیان مین گذرے ہین۔ لیکن حضرۃ اقدس اور دیگر صحابہ کبار کی شمولیت سے ہم نے کوئی التزام مروجہ

[illegible]

حضرت اقدس کے مبارک ارشاد پر فدا ہوجانے والی پرجوش روحوں کی احتیاج

ایکسال کے قریب عرصہ گذرتاہے۔ کہ حضرت اقدس نے رسالہ میگزین موسومہ ریویوآف ریلیجنز کی کثرت اشاعت کی اشد ضرورت کو محسوس کرکے جملہ احباب و مخلصین کی توجہ کو اس رسالہ میگزین کی اعانت و امداد کی طرف مبذول کرکے پرزور تاکیدی الفاظ میں ظاہر فرمایا تہا۔ کہ اسکی تعداد اشاعت کسی صورت میں دس ہزار سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس تاکیدی ارشاد میں حضرت اقدس علیہ السلام کا ایسا تہا۔ اور سخت تاکیدی حکم تہا۔ کہ۔

"اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کرین۔ تو دس ہزار خریدار کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ جماعت موجودہ کے لحاظ سے یہ تعداد خریداری بہت کم ہے۔ اور ساتہہ ہی فرمایا۔ اور حد سے بڑہ کر تاکیدی الفاظ میں فرمایا۔ کہ۔

"میں پورے زور کے ساتہہ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتاہون۔ کہ وہ اس رسالہ کی اعانت و مالی امداد میں جہانتک ان سے ممکن ہے۔ اپنی ہمت دکہلاوین اور اس خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرین۔"

حضرت اقدس کے اس حد سے بڑہے ہوئے تاکیدی حکم کی تعمیل میں ابتدائی تازہ جوش میں اکثر مقامات کے باہمت احباب و مخلصین نے پوری جوانمردی و اخلاص مندی کا بین نمونہ دکہلایا۔ اور اسی سعی کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ قلیل عرصہ میں تعداد خریداری اڑہائی ہزار تک پہونچگئی ہے۔ لیکن خاص مقامات سے خاص وقت کے لئے ان جوش بہرے اعانت کا امیر کر جہوٹ دہیما پڑجانا ظاہر کرتاہے۔ کہ اس حکم کو مختص المقام یا مختص الزمان قرار دیا گیاہے۔ حالانکہ یہ حکم جملہ افراد جماعت احمدیہ کے لئے ہمیشہ کے لئے واجب العمل تہا۔ اور کم از کم جب تک تعداد خریداری دس ہزار تک نہ پہنچ جاتی۔ اپنے باہمت احباب کو اس کی اعانت میں کوئی پہلو کوشش کا فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے تہا۔ بلکہ قدم آگے ہی بڑہانا مناسب [illegible] تہا۔

چونکہ حضرت اقدس کی فرمائی ہوئی تعداد تک رسالہ کے پہنچنے میں ابہی بہت کمی ہے۔ اس واسطے جملہ برادران و احباب کی خاص توجہ و ہمت درکارہے۔ علاوہ مالی اعانت کے اگر اپنی ہماری جماعت احمدیہ میں سے پانچ فیصدی بہی ایسے باہمت مخلص احباب نکل آوین۔ جو کم از کم اپنی کسیا ایک ایک رسالہ کے خریدار بنیں۔ تو تعداد خریداری تہیہا دس ہزار سے بہی بڑہ جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ جملہ برادران حضرت اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کو ہمیشہ تازہ ارشاد سمجہہ کر رسالہ ہذا کی کثرت اشاعت کے لئے اپنے من تن دہن غرضیکہ کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ رکہین گے۔ دلی دعاہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام سعادتمند روحوں کو امام صادق علیہ السلام کے حکم کی بجاآوری کے لئے ایک تازہ جوش سے پر کردے۔ اور مامور و مرسل من اللہ کے دہن مبارک سے نکلی ہوئی باتیں (جو مشیت ایزدی سے نکلی ہیں۔ اور ضرور پوری ہوکر رہینگی) پوری ہوں۔ اور معاونین اپنی اس سعی فی سبیل اللہ کے صلہ میں حسنات و ثواب دارین کے مستحق بنیں۔ اللہ کرے۔ ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین

نوٹ۔ تمام درخواست ہائے خریداری و اعانت بنام منیجر صاحب میگزین ہونی چاہیئے۔ [illegible]

افضلیت حسینؑ کے شیدائی غور کرین

شیعوں کو تو یہ حق ضرور حاصل ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسین علیہ السلام کے بالمقابل اپنی افضلیت کا ذکر خیر فرماوین۔ تو جو کچہہ انکے منہہ میں آوے۔ کہہ گذرین کیونکہ جو درجہ معبودیت اور کل انبیاء سے فضلیت کا اہل شیعہ نے حسین علیہ السلام کو دے رکہاہے۔ وہ اسی بات کو چاہتا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ تو اون مسلمانوں پر جو کہ اہل سنت و جماعت کہلاکر پہر اہل شیعہ کے ہم زبان ہو رہے ہین۔ اور اپنے ان اعتقادات کو جو کہ امام خلفائے راشدین اور امام اربعہ کی نسبت ان کے ہیں۔ پس پشت ڈالدیا ہے۔ اور بغض اور تعصب سے اندہے ہونے کی وجہ سے شیعون کے قدم بقدم چلکر چاہتے ہین۔ کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کی نسبت زبان طعن و تشنیع دراز کرین۔

دراصل ان لوگوں کو ایک بڑی غلطی لگی ہے۔ جسکی وجہ سے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قسم کے کلمات سے ٹہوکر کہائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کا ہے اور اہل سنت والجماعت کے اعتقاد میں یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو حضرت حسین علیہ السلام پر فضیلت ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ اور حضرت عمر رضا اور عثمان رضی اللہ عنہم جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے ہین۔ ان تمام کے ہاتہہ پر دوسرے اصحاب کبار اور مومنین کے ساتہہ حضرت حسین علیہ السلام نے بہی بیعت کی۔ اور اطاعت کا اقرار کیا۔ جس سے خلفائے راشدین کی فضیلت حسین علیہ السلام پر ظاہر ہے۔ پس کیا وجہ ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کو جو آپ کا خلیفہ ہے۔ اس پر فضیلت نہ ہو۔ ورنہ بصورت دیگر ان کو ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ سب سے بڑی غلطی حضرت صدیق اکبر رضہ سے ہوئی۔ کہ حضرت حسین جیسے امام کی موجودگی میں ان سے اور انکے والد ماجد سے آپنے بیعت لی۔ اور نہ صرف صدیق اکبر رضہ بلکہ حضرت عمر اور عثمان رضہ پر بہی یہ اعتراض وارد ہوتاہے کیونکہ جس حالت میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کو حضرت حسین پر فضیلت نہیں ہوسکتی۔ تو کیا وجہ ہے کہ خلفائے اربعہ کو آپ پر فضیلت ہو۔ اور پہر اس طرح سے [illegible] کل اصحاب کبار پر آتاہے۔ کہ باوجود حضرت حسین کی موجودگی کے اونہوں نے دوسرے لوگوں کو خلیفہ اور امام منتخب کیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو یہ خدمت سپرد نہ کی۔ پس ظاہر ہے۔ کہ جب ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ اس امت کے خلفائے راشدین کو حضرت حسینؑ پر فضیلت ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنے حضرت مرزا صاحب کو بہی اُن پر فضیلت ہونی چاہیئے۔ ا و ہ ے۔

کچہہ عورتوں کی نسبت ۲

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

سلسلہ کیلئے دیکہو نمبر ۳۳ ص [illegible]

(۴) ابن عباس رضہ نے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو یہ چار چیزین مل گئی ہیں۔ اس نے دنیا و آخرت کی بہلائی پائی۔ (۱) شکر کرنے والا دل (۲) اللہ کا ذکر کرنے والی زبان (۳) ابتلاؤن پر صبر کرنیوالا دل (۴) ایسی بیوی جو نہ اپنے وجود میں خیانت کرے۔ نہ شوہر کے مال میں۔ (نقل کیا اسی بیہقی نے)

(۵) طلق بن علی نے روایت کی ہے۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی کسی ضرورت کے لئے بلائے تو اُسے فوراً حاضر ہوجانا چاہیئے خواہ کہانا پکارہی ہو (ترمذی نے اس کو نقل کیا)

(۶) ام سلمہ رضہ نے کہا۔ کہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت اس حال میں مرے۔ کہ اسکا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں ہوتی ہے (ترمذی نے اسے نقل کیا۔

(۷) انس رضہ سے روایت کی ہے۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے والی اور رمضان کے مہینے کے روزے رکہنیوالی اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی عورت کو حق حاصل ہے کہ جس دروازے سے چاہے۔ جنت میں داخل ہو (ابو نعیم نے حلیہ میں نقل کیا)

اخیر میں میں دعا کرتی ہون۔ کہ خداوند کریم میری بہنوں کو تابعداری شوہروں کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

[illegible] احمدی خاتون از ضلع گجرات

از سلسلہ ۔۔۔ دہلوی

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

گذشتہ اشاعت سے آگے

[illegible] اور صحابی [illegible] اسامہ کی [illegible] حدیث پر عمل کرتے تھے [illegible] حدیث ملگئی اور انہوں نے اسی حدیث [illegible] روایات صحابہ کے اسی سلسلہ میں حیرت صاحب نے جرح کی ہے۔ حیرت صاحب کی اصل عبارت حسب ذیل ہے۔ ایک بات اور [illegible] کے قابل ہے یعنی ابن عباس اور ابن عمر بھی اسامہ کی حدیث پر عمل کرتے تھے اور مدت تک ان دونوں کا عمل اس حدیث پر رہا لیکن جب ابو سعید خدری کی حدیث پہونچی تو وہ انکے ساتھ ہو گئے اور اسامہ کے قول سے رجوع کیا ہمیں اس رجوع کرنیکو تو تسلیم کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ رجوع کرنا محض الٰہی کے نزدیک یہ ظاہر ہوتا کہ کل مسلمان ابن عباس اور ابن عمر کے ساتھ ہو جاتے یا انکی ذاتی [illegible] اسامہ کی حدیث پر عمل کرتے تو جب ابو سعید خدری کی حدیث [illegible] تو اسامہ کی حدیث سے زیادہ [illegible] [illegible] قبول کر لیا۔

[illegible] حیرت صاحب ابو سعید خدری کی حدیث کو [illegible] انکے ذاتی خیالات کا خون [illegible] کا جواز ثابت کرنا تھا پھر [illegible] ابن عمر کے جواز سے انکو کیا واسطہ۔ [illegible] اور زیادہ اس بحث کو طول دینے سے کچھ [illegible] ظاہر کرنا تھا کہ احادیث اور [illegible] کی بابت حیرت صاحب کا خود اپنا خیال [illegible] دیا ہے کہ اپنے بے بنیاد خیالات کی [illegible] سے پشیمان اور پریشان ہوتے ہیں

قولہ - تمہارے مرید کی ایک اخبار ہے جس میں ہمارے مضامین کے سلسلہ کا جواب چھپنا شروع ہوا تو ہم اسمیں تمہیں ہی کو تحکیم بناتے ہیں اور تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تم ایسی لغو باتیں لکھوا کے [illegible] اپنے [illegible] کی قابلیت کی پردہ دری نہ کراؤ۔

اقول - بیشک ایک سلسلہ اخبار البدر میں شروع ہوا ہے جو غالباً اب اس اخبار کا ایک جزو ہو گیا ہے اور جب تک تم اپنی لغو اور بیہودہ اعتراضات

اور گندہ دہنی سے باز نہ آؤ گے انشاء اللہ بشرط صحت و فرصت اسکو مدت دراز تک جو معلوم کب تک قائم رکھا جائیگا اور یہ خود معلوم ہو جاویگا اور منصف دیکھ لیں گے کہ کسکی پردہ دری ہو رہی ہے جس سے اول اسبات کی تصدیق ہو جائیگی کہ **مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْحَرْبِ** بہت صحیح ارشاد ہے۔

اور دوم جن الہامات کے متعلق تم نے دریدہ دہنی سے فرمائشی گالیاں دی ہیں انہیں سے ایک **انی مهين من اراد اهانتك** - الہام الٰہی کی صداقت بھی صاف طور پر ظاہر ہو جائیگی۔

قولہ - تماشہ تو یہ ہے جب کہ ہماری بیسیوں کتابیں موجود ہیں تمہارا مرید ہماری ایک مسدس کو پیٹے جاتا ہے اور دینی معاملات میں ہمارے اشعار سے استدلال لاتا ہے۔ حالانکہ ان اشعار کا مطلب بھی وہ نہیں سمجھتا

اقول - عجیبت ہے! مہربان من تمنے یہ تماشہ کیا ہی کیوں ہے اور تم گھبرائے کیوں جاتے ہو خاطر جمع رکھو تمہاری کسی کتاب کو بلکہ اخبار کرزن گزٹ کو نہیں ضمیمجات اور اشتہارات کو بھی چھوڑا نہیں جاویگا اب رہی یہ کہ مسدس کے اشعار سے دینی معاملات میں استدلال کیا ہے اسکا سبب بھی تو مضمون نمبر ۱ میں بیان کر دیا ہے کہ مسدس کی بابت حیرت صاحب نے یہ شعر خود لکہا ہے۔

"نہ دخل اسمیں رائے کو ہر گز دیا ہے
حدیث و قرآں سے ہی جو کچھ لیا ہے"

لیکن باوجود اس دعوے کے پھر تم کیوں گھبرا گئے اور حیرت زدہ ہوکر کہنے لگے کہ مرزا صاحب کی ذرا [illegible] دیکھو کیا غضب کی بات ہے کہ تمہارا مرید دینی معاملات میں ہماری مسدس سے استدلال لاتا ہے۔ اجی مہربان اگر خود اپنی ہی منطق کے موافق اب تم ایماندار ہو تو کیوں **علانیہ** اقرار نہیں کر دیتے کہ پہلے مسدس کی بابت جو یہ شعر لکھا تھا وہ [illegible] لکھا تھا اس مسدس کو آئندہ سے میری ہی منطق کے موافق پھاڑ کر سند اس [illegible] کی ہوئی کے [illegible] سمجھو لو دیکھو کہ اب والشعراء یتبعہم الغاوون کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اور اگر تمہارے ہی قول کے موافق ہم تمہاری ان اشعار کا مطلب نہ سمجھ سکے ہیں تو مہربان اس چیستان [illegible] حل کر کے دکھاؤ اور سمجھاؤ۔

قولہ - ہم تمہارے مقابلہ میں جبکہ تمہیں اور تمہارے [illegible] مریدوں کو اپنی قابلیت کا بہت بڑا غلو ہے اپنی کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان پیش کرتے ہیں اور ہم دعوے کرتے ہیں کہ اگر آپ اسکے کل مضامین میں سے

ایک مضمون کی مثل ہی لکھدیں تو ہم آپ کو مبلغ پانسو روپیہ انعام دیتے ہیں مگر نہیں آپ چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتے۔

اقول - خاطر جمع رکھئے - آپکی درخواست کے موافق اس مضمون کے متعلق ابھی بحث شروع کر دیتے ہیں لیکن یہ پہلے ہمکو بتا دو کہ یہ جو کچھ تم نے لکھا ہے واہی تباہی اور حیرت زدہ قلب کا نتیجہ تو نہیں ہے یہ ہم اسلئے دریافت کرتے ہیں کہ تمنے "واہی تباہی" لفظ پر نکتہ چینی کی ہے اور ہم درجنوں اقوال تمہارے نقل کر کے عنقریب اس کا ثبوت دینگے۔ اور تمہارے اس قول کو اسلئے واہی تباہی سمجھتے ہیں کہ ابھی اس سے پہلے تم حضرت اقدس کے انعامی اشتہار پر نکتہ چینی کر کے لکھ چکے ہو کہ اس قسم کی تحریرات اگرچہ عوام الناس کو خوش کر دیتی ہیں مگر عالی ظرف اور متین اشخاص حقارت سے دیکھتے ہیں اور ہنستے ہیں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ فضول دعووں سے اپنی قابلیت منوائی جاوے۔ سو اب آپ ہی سمجھاویں کہ کیوں انہیں سے ایک بیان واہی تباہی نہیں ہے۔

قولہ - آپ کو ابھی تک نہ دعوے میں تمیز ہے نہ دلیل میں نہ تمہید میں - آپکی کل کتابیں دراصل تمہید ہی تمہید ہیں - عبارت کی بے ربطی - الفاظ کی سختی اور مضامین کا بے جوڑ ہونا آپ کی دہقانی حالت کا نقشہ کھینچتی ہے

اقول - اول یہ تو بتاؤ کہ یہ جو کچھ تم نے لکھا ہے کہ اسمیں دعوے دلیل تمہید واقعات اور نتیجہ کون کونسا ہے خود تمہارے ہی قول کے موافق جو تم نے اپنے مضمون کے نمبر ۱۲ میں لکھا ہے گویا استقدر تمہید نہیں جو گیارہ نمبر ختم ہوئی ہے۔ اور مرزا صاحب کی کل کتب پر یہ حکم جو [illegible] ایک دعوے ہی جسطرح سے بہت سے اور دعوے اس سلسلہ میں تم نے کئے ہیں اسی طرح سے یہ بھی ایک دعوے ہے مہربانی کر کے کچھ اسکی تشریح کرنی چاہئے - باقی تمہاری باتوں کا جواب عنقریب ہی تمہارے مضمون پر جب بحث کیجاویگی اسوقت دیا جاویگا - لیکن فی الحال یہ تو بتاؤ کہ تمنے جو لکھا ہے کہ "دہقانی حالت کا نقشہ کھینچتی ہے" اسمیں بجائے کھینچتا کے کھینچتی تم نے کس زبان کے محاورہ کے موافق لکھا ہے کیا یہ اردو زبان ہے یا اردو کی کوئی بگڑی ہوئی شاخ مخنث شاہ گنج کی بولی ہے۔

قولہ - اب ہم معجزہ اور نبوت پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور مرزا صاحب سے التجا کرتے ہیں کہ اگر ان میں

اس سے آگے تیسری ضمیمہ ملاحظہ فرماویں

قوت ہو تو اسکے مقابلہ کیلئے قلم اٹھائیں یہاں قابلیت کا موازنہ اچھی طرح سے ہو جاویگا ۔ یہ مسئلہ جسقدر نازک ہے اسیقدر اہم ہے اور ہر شخص خواہ کسی ملت و مذہب کا کیوں نہ ہو اس سے لطف اٹھا سکتا ہے ۔

جب معجزہ اور نبوت کی بحث ختم ہو جائیگی تو دیکھنے والے مرزا صاحب کی نسبت بہت کچھ نتائج پیدا کر سکیں گے ۔ یہ مضمون ہم نے اپنی کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان سے نقل سے کیا ہے یہ وہی کتاب ہے جسکی تصنیف پر ہمیں بڑا ناز ہے اور جسکی نسبت ہم یہ دعوے کرتے ہیں کہ مرزا صاحب معہ اپنے کل مریدوں کے بھی اگر زور لگائیں تو ویسی چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتے ۔

اوّل ۔ حیرت صاحب کا یہ مضمون جو انہوں نے بطور چیلنج پیش کیا ہے اور جسکی بابت وہ بیان کرتے ہیں کہ اخبار میں اپنی **مصنفہ کتاب** **مقدمہ تفسیر الفرقان** سے نقل کیا ہے کتاب مذکور کے صفحہ ۴۰۵ سے ۴۶۳ تک چھپا ہوا ہے جسکے کل ۹ صفحے ہوتے ہیں ۔ غالباً حیرت صاحب اسقدر صفحوں کی تعداد دیکھ کر بہت پھولتے ہونگے کہ ہمنے اس قدر طول طویل مضمون گھڑ دیا ہے اور وہ بھی معجزہ اور نبوت پر سو ہم نے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے جو انشاء اللہ عنقریب ختم ہو جاویگا اور پریس کیواسطے دیدیا جاویگا اسمیں منجملہ اور تمام اعتراضات پر نہایت تفصیل سے بحث کرنیکے اس مضمون پر بھی اچھی طرح سے مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے ۔ اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت اسوجہ سے پیش آئی ہے کہ اوّل تو مفصل بحث کرنیکے لئے البدر کے مختصر کالم برداشت نہیں کر سکتے ۔ اس میں حتی المقدور بہت کچھ اختصار کیا جاتا ہے (دوئم) یہ کہ گذشتہ ماہ کے سفر میں اس رسالہ کے مضمون کو عموماً پسند کیا گیا ہے اور رسالہ کیصورت میں چھاپنے کی بابت زور دیا گیا ہے جسوقت وہ رسالہ شایع ہوگا تو پبلک کو اچھی طرح سے معلوم ہوگا کہ آجکل کے مدعیان ہر فارم کے ذاتی کیا حالت ہے اور کس طرح انکے پردے ایک خاص حد تک ڈھکے رہتے ہیں اور جب وہ ازراہ تکبر و شوخی مامور من اللہ کے درپے ہوتے ہیں تو کس کس طرح سے اور کن کن پہلوؤں سے انکی پردہ دری ہوتی ہے اس مضمون پر اس رسالہ میں مینے اس طرز سے بحث کی ہے کہ اوّل کل مضمون کی بقید صفحہ ایک کامل فہرست بنالی ہے بعدہٗ فضولیات جنکو نفس مضمون سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے اسکو علٰحدہ نظر انداز کر کے یا اسپر مختصر ریمارک کر کے پھر بعد باقی مضمون کا وہ حصہ جو کسی قدر کار آمد ہے اور الٹی سیدھی خواہ کیسی ہی کیوں نہو لیکن نفس مضمون پر اس نے جسقدر بحث کی گئی ہے علٰحدہ کر لیا ہے ۔ اس حصہ مضمون میں جن جن امور پر حیرت صاحب نے بحث کی ہے اسکی بابت یہ ثابت کر دیا ہے کہ مذہبی دنیا میں حیرت صاحب کی پیدائش سے پہلے یا یہ کہ حیرت صاحب کے اس مضمون سے پہلے ہماری جماعت کیطرف سے ان امور پر ایسی عالی اور جامع بحث ہو چکی ہے کہ جسکے مقابلہ میں انکے بیانات بالکل غیر معقول اور ہیچ ہیں ۔ امید ہے کہ معزز ناظرین اس طرز بحث کو پسند فرماوینگے ۔ اور اگر وہ اسمیں کوئی ترمیم تجویز فرماوینگے یا اس سے عمدہ کوئی اور طریق سمجھا دینگے تو اس سے بھی فائدہ اٹھالوں گا ۔ اب اسی اصل مضمون کو خلاصہ کر کے کسیقدر ناظرین البدر کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں ۔

اس مضمون کی حیرت صاحب نے ان الفاظ میں تمہید اٹھائی ہے **مختلف زبانوں میں** ایک چیز کا نام علٰحدہ علٰحدہ بیان ہوا ہے کیا الفاظ کی تبدیلی نے اس چیز کی اصلیت میں کچھ فرق پیدا کر دیا مثلاً اردو میں گھوڑا کہتے ہیں فارسی میں اسپ کہتے ہیں انگریزی میں ہارس کہتے ہیں اسی طرح ہر زبان میں اس جانور کا نام علٰحدہ علٰحدہ ہے کیا اسکی اصلیت اور حقیقت میں الفاظ کی تبدیلی سے کچھ فرق آگیا اسی طرح سے معجزہ کرامت معونت ۔ ارہاص اور استدراج سب چیزیں ایک ہی ہیں اور انمیں الفاظ کی تبدیلی کچھ بھی فرق نہیں پیدا کر سکتی ،،

اب یقین ہے کہ ناظرین حیرت صاحب کے دعوے اور دلیل میں فرق کرنیکی قابلیت کی ضرور داد دیتے ہونگے کیونکہ اوّل تو انہوں نے معجزہ کرامت وغیرہ کی بابت لکھا ہے کہ مختلف زبانوں میں ایک چیز کا نام علٰحدہ علٰحدہ بیان ہوا ہے ۔ بھلا یہ کیوں نہ بتایا کہ کون کونسا لفظ کس کس زبان کا ہے یعنے اردو ۔ فارسی ۔ انگریزی ۔ عربی ۔ ترکی پشتو ۔ عبرانی کس کس زبان کا کونسا لفظ ہے جس طرح سے گھوڑی کی تشریح کی تھی اسی طرح سے جب معجزہ ۔ کرامت وغیرہ مختلف زبانوں کے الفاظ ہوئے تو اسکی حیرت صاحب کو تشریح کرنی چاہیئے ۔ کیا ہوا انسان سے ہی خطا ہوتی ہے اب اسجگہ ایک حاشیہ چڑھا دینا چاہیئے ۔

ناظرین ! دیکھا یہ تو حیرت صاحب کے مضمون کی ابتدائی حالت ہے جسکی بابت انہوں نے صفحہ ۴۰۶ پر بیان کیا ہے کہ "نبوت اور منشاء نبوت کو بہت کم سمجھا گیا ہے سب اکثر ہیں کسی نے اٹکل پچو کچھ بیان کیا ہے تو وہ ناکافی ہے"

خیر اس سے آگے ۴۰۷ صفحہ پر حیرت صاحب نے ان الفاظ میں جو شیخی ماری ہے "کہ اگر خدائی ہاتھ نے میرے ساتھ کام کیا تو تمام معارف اور شریعت کے دقائق آئینہ ہو جائینگے اور حقیقت کے رازوں کے چہرہ سے پردہ اٹھ جائیگا ۔ اور ہر شخص کو نجات کا راستہ آنکھوں سے دکھائی دینے لگے گا ۔"

اب تو یقین ہے کہ ناظرین کو انتہا درجہ شوق اسبات کے معلوم کرنیکا ہوگا کہ آیا وہ معارف و دقائق اور شریعت کے راز جنکا حیرت صاحب نے ذکر کیا ہے کیسے ہونگے اسلئے ان کو میں زیادہ انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا ہوں اسکے مختصر سے بانگی اسی صفحہ کے مفصلہ ذیل عبارت سے انکو معلوم ہو جائیگی "اس تحریر میں یہ دقت ہے اول اصول اسلام مدنظر ۔ اور علوم جدیدہ آنکھیں دکھاتا ہے کہ مشاہدات کا خلاف نہو ۔ اور ذاتی عقیدہ اور یقین آنکھیں بدل رہا ہے ... تینوں باتوں کا نبھانا ہے جو کٹھن کام ہے"

اب غور کرنا چاہیئے اسجگہ حیرت صاحب نے خود ہی بیان کر دیا ہے ۔ ۲ ۔ ہا ! دو وہ جو سر چڑھ کر بولے ۔ اس بحث میں گویا تین مختلف باتوں کا خیال رکھا گیا ہے (۱) اصول اسلام (۲) علوم جدیدہ ۔ (۳) ذاتی عقیدہ اور یقین ۔

اب ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے جسطرح سے علوم جدیدہ اور اصول اسلام دو علٰحدہ چیزیں ہیں اسی طرح اصول اسلام اور حیرت صاحب کا ذاتی عقیدہ اور یقین دو علٰحدہ علٰحدہ چیزیں ہیں جنکو اس مضمون میں حیرت صاحب نے نبھایا ہے ۔ یہ ہیں حیرت صاحب کے معارف جنکو اصول اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے ۔ اب حیرت صاحب ! دیکھو یہ ہے تمہاری مخالفت اصول اسلام سے ۔ جسقدر فرمائشی گالیاں تمنے ہمکو سنائی ہیں اب تم کو چاہیئے کہ اپنی اس حماقت پر وہ تمام گالیاں واپس لے کر تم

نوٹ ۔ اعلان ٹسیحان ضرور ملاحظہ فرماویں

حقوقِ اخوت

حقوقِ اخوت کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت مومنین کو جہاں دنیاوی باتوں کی نگہداشت ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ آپس کا اختلاط جس پر اخوت کی بنیاد ہے رسم اور رواج کی حد سے نکل جاوے۔ حضرت امام الزمان علیہ السلام کی بار بار تاکید ہے کہ تمہاری عبادت رسمی عادت کے رنگ میں نہ ہو۔ جو انسان کو کوئی قربِ الٰہی نہیں بخشتی بلکہ بُعد کا باعث ہوتی ہے۔ اور چونکہ حقوقِ اخوت کی ادائیگی بھی منجملہ عبادات کے ہے اسلئے ضروری ہے کہ اس اختلاط میں بھی رسم و رواج کا دخل نہ ہو تاکہ عند اللہ وہ کوئی قدر اور قیمت پا سکے۔ پس اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جب ہم اپنے بھائیوں سے ملیں اور کلام کریں تو اسوقت ہمیشہ اپنے نفس کو ٹٹولتے رہیں کہ آیا ہمارا طرزِ کلام معمولی رسمی اختلاط کے طریقوں پر مبنی ہے یا کہ ہمیں کسی روحانیت اور اوامرِ الٰہی کی تعظیم کی رنگینی بھی پائی جاتی ہے اور جیسے عام دنیادار اپنے اغراضِ دنیاوی کے حصول کے لئے آپس میں مل بیٹھتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں ہمارا مل بیٹھنا دینی حیثیت سے اُن سے متمیز ہے کہ نہیں۔ اور جیسے اُن لوگوں کی غایت مقصود کچھ دنیوی فائدہ ہوتا ہے اور یہی اُنکا اجر محدود ہے جو اس اختلاط سے وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہمارا مقصود بھی وہی ہے یا کہ محض رضائے الٰہی مدنظر ہے اسی لئے اکابر سلف نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تمہارا بھائی فی اللہ ہو تو اُس سے اپنے دنیاوی معاملات ہرگز نہ کرو۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کوئی معاملہ ہی مت کرو۔ بلکہ یہ کہ دنیا کے خیال سے نہ کرو للہ کرو تاکہ تمہارا مقصود خدا کی رضامندی ہو اور جب اُن لوگوں کے ایسے معاملات تھے اور اسطرح سے اپنے اختلاط میں اُنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہوا تھا تب ہی تو وہ لوگ اس قسم کی نظیریں چھوڑ گئے جیسا کہ مروی ہے کہ فتح موصلی ایک اپنے دوست کے ہاں گئے وہ گھر پر موجود نہ تھے آپ نے انکی لونڈی کو حکم کیا اور وہ اندر سے صندوق لے آئی جسمیں سے اپنی حاجت کی شے انہوں نے نکال لی اور چلے گئے جب صاحبِ خانہ نے اُنکا جو اللہ دوست تھے آیا تو لونڈی نے اُن سے یہ حال کہا اُنہوں نے خوش ہو کر فرمایا کہ اگر تو سچی ہے تو میں نے تجھے اسی خوشی کیواسطے آزاد کر دیا ہے اور ایسے ہی ایک شخص حضرت ابوہریرہ کے پاس آیا اور آپ سے اخوت کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ تو اخوت کا حق بھی جانتا ہے اس نے کہا فرمائیے۔ آپنے فرمایا کہ اس اخوت کے بعد تو اپنے دینار اور درہم کا مستحق مجھ سے زیادہ نہ رہیگا۔ اُس نے کہا کہ مجھے ابھی اتنی قوت نہیں کہ اعراض کی قربانی کروں۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ نے فرمایا کہ پھر آپ رخصت ہوں۔

اور امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈالکر جو چاہتا ہے بدوں اسکی اجازت کے لے لیتا ہے یا نہیں۔ اُس نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ تم بھائی نہیں ہو اور کچھ لوگ حضرت حسن بصری رضؓ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ آپ نے نماز پڑھ لی۔ آپنے فرمایا کہ ہاں۔ لوگوں نے کہا۔ کہ بازار والوں نے تو ابھی نہیں پڑھی۔ آپنے فرمایا کہ بازار والوں سے دین کا طریق کون سیکھے ان لوگوں میں تو اسقدر اجنبیت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ انہیں کوئی اپنے دوسرے بھائی کو ایک پیسہ تک نہیں دیتا۔ اور حضرت ابراہیم ادہم نے ایکبار اپنے رفیق کا ایک گدھا بدوں اسکی اجازت کے ایک اور شخص کو پیادہ پاکر دیکھکر دیدیا اور اس رفیق نے اُکر کوئی اظہارِ رنج نکیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اخوت کا یہ حال تھا کہ انمیں سے ایک کے پاس ایک بکری کی سری صدقہ میں آئی اُنہوں نے سوچا کہ میرے فلاں بھائی کو میری نسبت سے اسکی زیادہ حاجت ہے اسلئے وہ اُنکے پاس بھیجدی۔ ویسے ہی اس دوسرے نے سوچا کہ میری نسبت فلاں کو زیادہ حاجت ہے اُسنے تیسرے کے پاس بھیجدی اور تیسرے نے اس خیال سے چوتھے کے پاس اور چوتھے نے پانچویں کے پاس اور پانچویں نے چھٹے کے پاس حتےٰ کہ چھٹے نے ساتویں کو دی۔ اور پھر اس ساتویں صحابی نے اسی خیال سے کہ شاید فلاں کو زیادہ حاجت ہوگی۔ ایک اور کے پاس بھیجی۔ اور یہ آخری وہ اول شخص تھا جس نے دوسرے کے پاس بھیجی تھی۔ غرضیکہ قوم میں قومیت کی روح ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک دوسرے بھائی کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم نکیا جاوے اور یہ بات حاصل نہیں ہوتی جبتک کہ ایمان اور یقین میں ترقی نہ ہو۔ اور صحبتِ صادقین میں کچھ عرصہ گذارا نہ ہو۔ اس قسم کے مضامین پڑھنے اور عملی نمونوں کے مطالعہ کرنے سے اسمیں شک نہیں کہ طبیعت میں اس قسم کے نمونہ قائم کرنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے لیکن ایسی استقامت حاصل نہیں ہوتی کہ یہ اعمال جزوِ طبیعت ہو کر ہمیشہ صادر ہوتے رہیں۔ بلکہ ذاتی تجربہ میرا اپنا یہ ہے کہ اثر بہت جلد باطل ہو جاتا ہے اسکے قیام کیلئے اکسیر علاج جو کہ تجربہ میں آیا ہے وہ کاملین کی صحبت ہے۔ اور ہمارے احباب کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرا تعلق محبت اور انس اور اطاعت اور آپکی مرکز کے نفس مجلس میں رعایتِ آداب کے ساتھ دیر تک رہنا ہے کہ جس سے ایسی باتوں پر عملدرآمد کی قوت خدا کے فضل سے محل اور موقعہ کی رعایت سے پیدا ہوتی رہتی ہے پھر یہ اس قسم کے اعمال ہیں۔ کہ انمیں ریا اور عجب کو بھی دخل ہو جاتا ہے اور جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو تب تک انسان ان بلاؤں سے کب بچ سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

عیسویت کی آخری کوششیں

ہر چہ در دست از جاں بشوید
ہر چہ در دل دارد بگوید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک نفوس کی برکت سے چونکہ اب عیسائی مذہب پر موت وارد ہو رہی ہے۔ اس لئے عیسویت بھی پورے زور سے وار کرنا چاہتی ہے۔ اور پادری لوگ جان توڑ کوشش میں لگے ہیں۔ کہ جسطرح ہو سکے کل ہندوستان کو عیسائی بنایا جاوے اور مکہ معظمہ پر بھی حملہ کیا جاوے۔ لنڈن کے ایک رسالہ انیسویں صدی میں ایک پادری صاحب نے انگریزوں کو رائے دی ہے کہ ملکِ عرب کے سربستہ راز و کا چونکہ اب تک پتہ ٹھیک ٹھیک نہیں لگا جسکی وجہ سے اُن کو اپنے جال وہاں پھیلانیکا موقعہ ملا نہیں آیا اسلئے چاہئے کہ ایک مہم بیلونوں یعنے غباروں میں چڑھاکر بھیجی جاوے۔ جو کہ اوپر سے دوربینیں وغیرہ لگا لگا کر وہاں کے حالات معلوم کریں۔ اور ایک دوسرا اخبار پالی لنڈر ہے۔ جو کہ مکہ معظمہ پر چڑھائی کرنے کی صلاح دیتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ لاسہ کا راز تو طشت از بام ہو چکا۔ مکہ کی باری کب آویگی۔ اور اب حال میں لارڈ نارسٹلک نے بذریعہ ٹائمز اخبار کے گورنمنٹ کو رائے دی ہے کہ تمام ہندوستان کو عیسائی بنا دیا جاوے۔ تاکہ باشندگانِ ہندوستان کی تفرقہ بازی کا قلع قمع ہو کر سب لوگ ایک مذہب اور ایک قوم ہو جاویں۔ اور انگریزی راج کو استحکام ہو۔

گناہ سے بچنے کا علاج

جو کہ حضرۃ حکیم نورالدین صاحب نے ایک شخص کے استفسار پر فرمایا

(۱)۔ ہر وقت موت کو یاد رکھے دنیا و مافیہا کو فانی خیال کرے۔
(۲) خدا پر کامل ایمان ہو اور اُسے حاضر ناظر جانے تو گناہ صادر نہیں ہو سکتا
(۳) گناہ سے محفوظ رہنے کیواسطے بہت دعا مانگے یوسف علیہ السلام دعا ہی کے ذریعہ بچ گئے
(۴) یقین رکھے کہ نیکی اور بدی ایک سلسلہ ہے اگر نیک کام کرینگے تو نیکیوں میں بڑھتے جائینگے اور نیک نتیجہ دیکھینگے اور اگر ایسا نہ کرینگے تو برائیاں بڑھتی جائینگی اور برا نتیجہ ملیگا۔ اسکی مثال ایک بیج کی سمجھے کہ جب بویا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ نشوونما اختیار کرتا ہے اور پھر درخت بن جاتا ہے یہی حال نیکی اور بدی کا ہے۔ مبارک وہ انسان جسے خدا تعالیٰ ان باتوں کی توفیق دے منجملہ علاجوں کے صحبتِ صادقین بھی ایک بڑا علاج ہے جسکی برکت اور اثر سے گناہ کی طاقت سلب ہوتی جاتی ہے۔ اور نیکی کے قوٰی نشوونما پاکر اپنا کام کرنے لگتے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

جو کہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۶ اگست کو بمقام لاہور پڑھا

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

یہ ایک مجمع ہے جسے خدا نے جمعہ کی مناسبت سے جمع کیا ہے مختلف مقامات کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ بظاہر ہر ایک کی یہی نیت ہے کہ خدا نے جو نعمت (مسیح موعود کا وجود) بھیجی ہے۔ اُس سے حصہ لیا جاوے۔ خدا تعالیٰ راضی ہو اور آخرت کا کچھ ذخیرہ اور سامان پیدا ہو۔ اس مناسبت سے میں نے اللہ تعالیٰ کی کلام میں سے یہ آیت پڑھی ہے۔ اسکا ترجمہ یہ ہے اے مومنو متقی بن جاؤ اور وہ تقوٰی اختیار کرو جسے اللہ پسند کرتا ہے۔ اور ہر ایک نفس اس غور اور فکر میں لگ جاوے کہ کل جو آنیوالا ہے اسکے لئے میں نے کیا سامان کیا ہے یہ ایسی بات ہے کہ ایک مومن کے بدن پر لرزہ ڈالدیتی ہے اور ایسے شخص جسکے بدن کے رونگٹے کھڑے نہیں ہوتے اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایکدفعہ فرمایا کہ اگر جہنم کا ذکر آوے اور انسان کا قلب رقیق نہ ہو۔ تو وہ سمجھے کہ اسکے سینہ میں دل نہیں بلکہ پتھر رکھا ہوا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن مومنین کی تعریف کی ہے جنہوں نے خدا کی کلام کا ادب اسطرح کیا ہے جیسے فرمایا ہے یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا اور اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ خدا تعالیٰ کا مقصود کامل کلام اور کامل نبی کے نزول سے یہی ہے کہ الوہیت کے ادب اور تعظیم کو عبودیت پورے طور پر قبول کرلیوے خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف بھی اپنے اندر ایک سرور اور لذت رکھتی ہے اور دوسرے کسی شے کی خشیت میں یہ خاصہ نہیں ہے ایک درندے کی خوف اور خشیت کا نتیجہ نفرت ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی خشیت کا نتیجہ محبت اور اُنس ہوتا ہے دوسرے کے خوف اور ڈر سے طاقت زائل ہوتی ہے لیکن خدا کے خوف سے طاقت اور قوت بڑھتی ہے دوسرے کے خوف اور خشیت سے انسان دور ہوتا جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے وہ اُسکے قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ایک زمانہ میں جبکہ دنیا خدا کے وجود سے انکار کر رہی ہے اور دل اُس سے شکوک و شبہات میں ہیں میں نے آزما کر دیکھا ہے کہ ایک ہی شے ہے جو کہ خدا کو دکھا دیتی ہے اور وہ اس مامور من اللہ کی مجلس ہے۔ ایک عرصہ سے میں اس خدا کے مسیح کی صحبت میں ہوں اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے اسکی مجلس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا چکھ لیا اور پرکھ لیا ہے ؞؞؞

اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ خدا کو لطیف۔ خبیر اور علیم ماننے والا انسان کیسے خرابکاری کے منصوبہ کی دلیری کر سکتا ہے اور اگر اسکا ایمان ہے کہ خدا رازق ہے تو پھر وہ فحش اور چوری وغیرہ سے خدا کو ناراض کرکے کیوں رزق تلاش کرتا ہے۔ تقوٰے یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے صفات اسما کا جو حق ہے وہ انکو پورا دیا جاوے۔ اور اُسکی ہر ایک صفت کے مقابلہ پر اُس کا ادب بجا لاوے کیا ایک شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا کلمہ زبان سے نکالکر پھر خدا تعالیٰ پر دروازہ شکایت کا کھول سکتا ہے۔ ہرگز نہیں یا تو وہ منافق ہوگا کہ ایکطرف تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی شکایت کرتا ہے اسلام کا سچا مفہوم جو کہ خدا تعالیٰ سے آشتی اور صلح ہے وہ کوٹ کوٹ کر ان الفاظوں میں بھرا ہوا ہے اور اسلام کا یہی کمال ہے کہ رضا بہ قضا۔ اور خدا تعالیٰ سے ہر طرح سے صلح کی جو تعلیم قرآن شریف کے ابتدا یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے الفاظ میں دیگئی ہے وہ تمام صوفیوں کی انتہا ہے جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو پورے طور پر سمجھکر کہتا ہے وہ ایک بہشت میں ہے کیونکہ بہشت کی آخری منزل بھی یہی ہے اور جنتیوں کی دعا بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔

اب اے برادران طریقت ان آیات کے پڑھنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہاں پر اکٹھا ہونا ایک میلا اور تماشا نہ ہو۔ جن اغراض اور مقاصد پر لوگ سالانہ عرسوں اور میلوں میں جمع ہوتے ہیں۔ وہ غرض اور مقصد تمہارا ہرگز نہ ہو اور تم لوگ اپنی اوقات کو رائیگان نہ کرو جسطرح مسیح دین اور خدا تعالیٰ کی خدمت میں گداز ہوگیا ہے اسیطرح تم بھی گداز ہو جاؤ میں نے بارہا مسیح موعود کو کہتے سنا ہے کہ میں ایک زخمی آدمی ہوں میرا رونا اور چیخنا خدا سنتا ہے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کیجاتی ہے اُسے چور اور ڈاکو کہا جاتا ہے اُسے کچلا اور پامال کیا گیا ہے اُسے تو مٹی میں رُلاتے ہیں مگر ایک عاجز انسان اور مُردے کو آسمان پر چڑھاتے ہیں میں جب تک اس بےعزتی کا بدلہ نہ لونگا میرا زخم ہرگز اچھا نہ ہوگا پس اسے دیکھو جب تمہارے امام کا یہ حال ہے تو تم کیسے ہنس سکتے ہو یاد رکھو کہ اگر محمد رسول اللہ صلعم دُنیا میں نہ آتے تو نہ کوئی خدا مانا جاتا نہ کوئی نبی۔ اُسی نے آکر سب کو زندہ کیا ہے اُس کا ایک ایک قول اور فعل کامل انسان بنانے کیلئے کافی ہے لعنتی ہے وہ دل جو اُسے کامل نہ مانتا ہو۔ جب تک مرزے کیطرح تمہارے دل پر چوٹ نہ ہو تب تک سمجھو کہ کچے ہو رات کی اندھیری گھڑیوں میں دعائیں مانگو۔ کہ خدا دین کی فکر تمکو عطا کرے اس بڑے تاریک زمانہ میں اگر حضرت مسیح موعود کا وجود نہ ہوتا۔ تو یا دہریت فلسفیت

اور بدمزہ موازم تھی۔ یا یہ ناپاک اور بے غیرت مسلمان تھے جو خدا اور اُسکے رسول کی توہین کرتے ہیں اور پردہ کی عزت۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے روح میں مطالعہ کرے کہ کسقدر خشیت اللہ اور شفقت علے خلق اللہ اُس میں ہے یاد رکھو کہ جسطرح اس دنیا میں بلا ٹکٹ کے تم گھوڑوں سے نہیں آسکتے۔ ویسے ہی اُس جہان کے لئے تقوٰے کی ضرورت ہے تقوٰے کا ٹکٹ لوگے تو منزل مقصود پر پہنچوگے ہر ایک عضو تمہارا شریعت کے قبضہ میں ہونا چاہئے!!!!

ہمعصر ہندوستان کی غلط بیانی

اخبار ہندوستان جو کہ کچھ عرصہ سے لاہور سے شائع ہوتا ہے اور جس نے اپنی بعض عام پسند باتوں کی وجہ سے عام شہرت اور رواج جس نے ہی خصوصیت سے ہندو سوسائٹی میں حاصل کرلی ہے۔ اپنے ۴ نومبر کے اشو میں حال کے آزادی پسند اور یوروپ کی تہذیب کے دلدادہ اور کور مقلدین کے خیالات در بارہ اصلاح احکام قرآنی پر ریمارک کرتا ہوا تحریر کرتا ہے کہ پردہ کی ملامت صرف سید دلاور حسین نے نہیں کی بلکہ مرزائی قادیانی بھی پردہ کے مخالف ہیں اور ان الفاظ کو جلی قلم سے لکھا ہے ہمیں ہندوستان کی اس غلط بیانی پر کمال افسوس ہے کیونکہ ابھی حال ہی میں حضرۃ مرزا صاحب علیہ السلام نے جو لکچر لاہور میں دیا ہے اور ایک تقریر جو کہ بذریعہ البدر مورخہ شائع ہو کر اُسکے پاس پہنچ چکی ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب پردہ کے بڑے بھاری مؤید ہیں اور آریوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ تم لوگ بے پردگی کو رواج دیکر معصوم بکریوں کو دیدہ دانستہ بھیڑیوں کے آگے مت ڈالو۔ بلکہ آپ نے یہاں تک بیان کیا ہے کہ یہ زمانہ ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہیئے تھی کیونکہ کل جگ ہے۔ اور ہندوستان پر ہمارا افسوس اور بھی بڑھ جاتا ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب کی جس تقریر مورخہ ۱۷ اکتوبر کو وہ تائید میں پیش کرتا ہے اُسمیں پردہ کی مخالفت ہرگز نہیں ہے۔ امرا میں جو اشد درجہ کا پردہ رائج ہے جس سے عورتیں ایک قیدی یا طائر در قفس کی مثال بن جاتی ہیں اُسکی اصلاح کیطرف رغبت دلائی گئی ہے عورتوں کو کھلی ہوا میں پھرانے کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں۔ کہ وہ بے حجاب پھریں تاکہ غیر محرم لوگ آزادی سے اُن کے خط و خال کو دیکھ سکیں۔ ایک عورت پردہ میں رہکر ہوا خوری کر سکتی ہے اور اسی لئے اُس تقریر میں اشد درجہ کے الفاظ بھی لکھے ہوئے ہیں۔ علے ہذا القیاس اگر حضرۃ عائشہ صدیقہ رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں تو اس سے

بھی یہ امر ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بے حجاب ہوتی تھیں ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوستان آئندہ اس غلط بیانی کی اصلاح کریگا اور لوگوں کو اس دھوکہ سے جو کہ ایسے الفاظ سے لگتے ہیں اور جس سے ایک اسلامی ریفارمر کی شان پر حرف آتا ہے بچائیگا ہندوستان جیسے اخبار کے لئے ایسی غلط بیانی ایک بدنما دھبہ ہے اس قسم کی باتیں بیسہ اخبار کے حصہ میں آچکی ہیں ہندوستان اپنے وجود کو کیوں اس سے آلودہ کرتا ہے حضرت مرزا صاحب کا بحیثیت مجدد یا ریفارمر ہونے کے ایک یہ منصب بھی ہے کہ قوم کی تشدد یا غفلت کی وجہ سے جو افراط و تفریط عقاید اور اعمال میں ہو گئی ہے اس کو پھر درجہ اعتدال پر لاویں انہی میں سے پردہ بھی ہے جسے ہندوستانی طبائع نے افراط کے درجہ پر پہنچا کر اصل مقصد پردہ کو بالکل ہاتھ سے کھو دیا ہے جس سے عالم مستورات کی سخت حق تلفی ہوتی ہے۔ اور آپ اُسے اصل مرکز یعنی حد اعتدال پر لانا چاہتے ہیں جیسکے معنے پردہ کی مخالفت کے ہرگز نہیں ہیں۔

ہندو آبادی کا تنزل

یہ بات بڑے افسوس سے بیان کیجاتی ہے کہ باوجود اسکے کہ وید آگیا کے رو سے نیوگ جیسی نسل افزا رسم آریہ ورت میں موجود ہے پھر بھی ہندو آبادی کا تنزل دن بدن ہو رہا ہے گذشتہ مردم شماری نے بڑی وضاحت سے ثابت کر دیا ہے کہ اہل ہنود کا شمار دن بدن گھٹ رہا ہے اور اخبار امرت بازار پتریکا بنگال میں کائستہ قوم کے بڑے بڑے خاندانوں کے مفقود ہونے کی خبر دیتا ہے۔ پنجاب میں اچھے خاندانی ہندو نوجوانوں کے لئے لڑکیاں نہیں ملتیں مگر سوال یہ ہے کہ نیوگ کے ہوتے ہوئے اُن کو لڑکیوں کے بیاہنے کی ضرورت کیا ہے امید ہے کہ آریہ دیس کے سوامی اور مہاشی بجز کوئی نیوگ سے بھی اعلیٰ نسخہ تجویز کر کے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اصل اسلام اور اسکے مصنوعی ریفارمر

آج اس وقت اہل اسلام کی جو حالت ہے اسے ہر ایک شخص بخوبی جانتا ہے کہ اسکی مثال ایک ایسے مریض کی ہے جو عرصہ دراز سے بستر بیماری پر پڑا ہوا ہے اس کے اندرونی قواے میں فتور آگیا ہے۔ ہر ایک عضو نے اپنا اپنا فعل چھوڑ دیا ہوا ہے طبیعت مرض کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئی ہوئی ہے ایسی حالت میں چاہئے تھا کہ کوئی حاذق اور دانا تجربہ کار طبیب جو کہ مرض کی اصل کیفیت اور اسکے اسباب کو پورے طور پر شناخت کر سکتا اُس کا معالج مقرر کیا جاتا مگر اس کی بدنصیبی سے جو اس کے معالج منتخب ہوئے ہیں وہ عنقریب اسے ملک عدم کی سیر کرانے والے ہیں کیونکہ ہر ایک اُن میں سے بذات خود ناتجربہ کار مریض اور قابل علاج ہے اور کوئی بھی اس قابل نہیں کہ وہ قوم کا نبض شناس ہو وہ طبیب کون ہیں آجکل کے مصنوعی ریفارمر ہیں جو کہ قوم کی ترقی اسکے عروج اور اقبال کے لئے نئے نئے رنگ کے ذرائع اور تجاویز سوچ رہے ہیں کوئی کہتا ہے کہ پردہ کی رسم اٹھ جاوے تو قوم ترقی کریگی کوئی کہتا ہے کہ حرمت سود کے مسئلہ نے پستی کی حالت دکھلائی ہے ایک لباس پرست فرقہ ہے جو کہ نکٹائی اور کالر کفوں اور پتلونوں کی خاطر لکھتا ہے کہ ارکان نماز کی اصلاح ہونی چاہئے کسی کو یہ خبط سمایا ہے کہ ہندو اور مسلمان کو ایک کر کے بیچارے سرسید کی روح کو ستاؤ تو مسلمان ترقی کرینگے کوئی تجارت کیطرف متوجہ کر رہا ہے کوئی تعلیم نسواں پر زور دے رہا ہے کوئی مغربی علوم و فنون کا شیدائی بنا رہا ہے کوئی سیاحت پر قوم کو آمادہ کر رہا ہے غرضیکہ جتنے منہ اتنی ہی باتیں ہیں ایک بیچاری قوم ہے جس کی بوٹی بوٹی نچی جا رہی ہے اور ہر ایک ریفارمر اسے اپنی طرف بلا رہا ہے اس اینچا تانی کا نتیجہ کیا ہوگا۔ صرف یہ کہ جس مریض نے ابھی ایک ماہ میں مرنا ہے وہ ایک ہفتہ میں ہی جام الوداع کو نوش کریگا۔ بیچاری قوم اب مانے تو کس کی مانے اور اتباع کرے تو کس کی کرے۔

اگر یہ سب ریفارمر قوم کے حقیقی خیر خواہ اور مرض شناس ہوں تو ان کو چاہئے کہ اول سب اتفاق کر کے مرض کی تشخیص کریں کہ منجملہ بہت سے عوارضات کے جو قوم کو لاحق ہیں کونسا عارضہ بہت خطرناک اور مہلک ہے جس کا علاج سب سے مقدم ہونا چاہئے۔ مگر جس حالت میں کہ معالجین کا ہی اتفاق آپس میں نہیں ہے۔ تو مریض کی حالت کب سنور سکتی ہے یہ تمام شکایتیں دراصل اسوجہ سے ہیں کہ جسقدر ریفارمروں نے قومی سٹیج پر اپنے آپ کو معالج پیش کیا ہے انمیں سے کوئی بھی سند یافتہ نہیں ہے۔ جسکے اوپر مریض قوم کو بھروسہ کامل اطمینان ہو۔ اس لئے موجودہ اختلاف رائے اور دائرہ ترقی کے اصل مرکز کے نہ ہاتھ آنے نے اسے اور بھی زیادہ مایوس کر دیا ہے۔

ناتجربہ کاری اور اختلاف رائے کی یہ حالت ہے کہ اگر ایک اُن میں سے مرض کا باعث سردی قرار دیتا ہے تو دوسرا اس کی ضد گرمی بتلاتا ہے۔ اور ایک طبقہ اُن ریفارمر معالجوں کا ایسا ہے۔ کہ جسے قوم کی اصلی بہتری اور بہبودی سے تو کوئی غرض نہیں ہے۔ صرف اپنی مالی حالت سنوار لی یا ناموری حاصل کرنی مقصود ہے۔ اور وہ مردہ خواہ دوزخ میں جاوے خواہ بہشت میں تلاں کو حلوے مانڈے سے کام کا مصداق ہے۔۔ یہ وہ اخبار نویس اور نیتا ہیں جو کہ بدل اس اختلاف رائے کے خواہاں ہیں۔ قوم خواہ بچے خواہ ڈوبے۔ وہ جدید خیالات قوم کے آگے پیش کر کے اُسے اپنی طرف متوجہ اور اپنے کاروبار کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ اور ایک حصہ اُن میں سے ایسا ہے۔ جن نے صرف یوروپ کے خیالات کو قوم میں انٹروڈیوس کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے انکی مثال آجکل کے نیٹو ڈاکٹروں کی ہے کہ نہ وہ خود کوئی دوا بنا سکتے ہیں۔ نہ آلات طیار کر سکتے ہیں۔ صرف ولایت کے کیمیاگروں کے ایجنٹ ہیں کہ مریض سے کیفیت پوچھی اور ذہن میں جو مرض تجویز ہوا کتاب کھولی اور پوڈر یا ٹنکچر یا کوئی مکسچر لکھدیا۔ پورے دو ایک گھنٹے میں کمیشن میں تنخواہ انکو مل گئی۔ اگر کسی گاؤں میں یہ لوگ چلے جائیں اور وہ آبادی نہ کتنی ہی دور ہو یا مریض کی اسقدر نازک حالت ہو کہ آبادی سے دوا لانے تک وہ رخصت بھی ہو جاوے۔ مگر ڈاکٹر صاحب ہیں کہ سوائے کلوروفارم یا امونیا یا ڈریسنگ وغیرہ دواؤں کے اور کوئی ایسی دوا ہرگز تجویز نہیں کر سکتے جو اس گاؤں میں بھی سردست میسر آسکے۔ یہی حالت ان ریفارمروں کی ہے۔ کہ جو تجاویز یہ لوگ پیش کر رہے ہیں وہ صرف یوروپ کی نقل یا اُسکی ایجنسی ہے۔ انکو مطلق یہ خیال نہیں گذرتا کہ ہماری پیش کردہ تجاویز سے اصل اسلام کی اخلاقی۔ روحانی۔ تمدنی حالت اور ننگ و ناموس پر کیا اثر پڑیگا۔ اور پھر اسکا انجام قوم کی ہلاکت ہوگا۔ یا فروغ۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کے تمام ریفارمر مصنوعی ریفارمر ہیں۔ وہ ایسے طبیب ہیں جنکے پاس کوئی سرٹیفیکیٹ قومی مریض کے علاج کا نہیں ہے اور قوم کو ہشیار رہنا چاہئے کہ اشتہاری طبیبوں کی طرح اُن کے دھوکہ میں آکر کہیں اپنے آپ برباد نہ کر بیٹھے۔

امریکہ کے ایک اخبار نے مشنری سوسائٹیوں کو صلاح دی ہے کہ وہ ناحق اپنا روپیہ اسلئے برباد کر رہے ہیں کہ ہندوستان کو عیسائی بنایا جاوے اسکے لئے ایک آسان ترکیب اور وہ یہ ہے۔ کہ کل پادریوں وغیرہ کو وہاں سے بلا کر موقوف کر دیا جاوے اور تورات کے دس حکم پر جو سائینٹیفک خود عملدرآمد کریں۔ جب وہ دیکھیں کہ جناب عملدرآمد ہو رہا ہے اور ہم ان احکام کے مجسم نمونہ ہیں تو ہندوستان کو خود اپنے پاس بلا کر وہ نمونہ دکھاویں پس ان لوگوں کی عملی حالت دیکھکر وہ خود متاثر ہونگے عیسائی ہو جاوینگے الاسکا ایک نہایت سرد مقام ہے جہاں لوگ گھٹنے پر جمے ہوئے کو سردی سے بچانے کیلئے داڑھی لمبی رکھتے ہیں ... [illegible] ... کو سالن کے ذریعہ سے جو گرم انہیں پہنچتی ہے وہ فوراً منجمد ہو جاتی ہے جس سے اندیشہ ہے کہ سینہ پر برف کی پتری نہ جم جاوے ... [illegible]

مراسلات

نبی اور مجدد میں فرق

مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون ایڈیٹر شحنۂ ہند میرٹھ نے ۸ مارچ ۱۹۰۸ء کے ضمیمہ میں شایع کیا ہے۔ اس مضمون میں حضرت شوکت تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر صدی کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا رہیگا۔ اور یہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ مطابق حدیث نبوی امت محمدیہ میں مجدد پیدا ہوتے رہے ہیں۔ مگر کسی مصلحت سے مولنا شوکت نے وہ حدیث جسکی صحت کا انہوں نے اقرار کر لیا ہے۔ نقل نہیں کی۔ شاید انکی یہ مصلحت ہو کہ الفاظ حدیث پر نظر ڈالنے سے بے خبر ناظرین بھی اصل مفہوم حدیث سے باخبر ہو جائینگے۔ بہرحال انکی مصلحت کچھ ہی کیوں نہو لیکن ہم ناظرین کی تسلی کیلئے اس حدیث کو یہاں نقل کئے دیتے ہیں پھر اسکے مطلب پر بحث کریں گے۔ اور مولینا شوکت نے اس حدیث کا مطلب بیان کرنے میں جو دہوکا کھایا یا دہوکا دیا ہے اسکو پبلک پر ظاہر کرینگے۔ وہ حدیث یہ ہے

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا۔ اللہ تعالے اس امت کی بہبودی کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص مبعوث کریگا جو دین محمدی کو تازہ کر دیگا۔

اب مولینا شوکت نے اس حدیث کا مطلب بیان کرنے میں جو گوہر فشانی کی ہے وہ قابل توجہ ناظرین ہے۔ فرماتے ہیں تمام اولیاء اللہ مجدد گذرے ہیں تمام اسلامی علماء و فضلا اور مشائخ مجدد ہیں۔ "مجدد کے لقب سے ہر شخص جو کسی علم و فن کی تجدید کرے ملقب ہو سکتا ہے۔ ہر شخص جو کسی حرفت و صنعت کا موجد ہو مجدد کہلا سکتا ہے"

میری رائے میں مولینا شوکت کی یہ پچھلی تحریر انکے پہلے اقرارات اور منشاے حدیث نبوی کے سراسر مخالف ہے۔ اگرچہ لغت کے اعتبار سے ہر شخص جو کسی علم و فن یا دین و ملت کی تجدید کرے وہ موجد یا بقول مولینا شوکت مجدد کہلائے جانیکا مستحق ہو لیکن ہر ایسا شخص حدیث نبوی کے مطابق مجدد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حدیث مذکور ہر زمانہ کے لوگوں کو شامل نہیں۔ نہ ایک زمانہ کے سب لوگوں کو شامل ہے بلکہ صرف راس مائۃ یعنے سر صدی کے زمانہ کو شامل ہے۔ پس زمانہ متذکرہ حدیث مذکورہ کے باہر جو لوگ ہوں خواہ وہ اولیاء اللہ ہوں یا علماء و فضلا و مشائخ و مجتہد اور وہ دین کی بھلائی کیلئے کیسی ہی جد و جہد کیوں نکریں مگر وہ مطابق حدیث مذکورہ بالا مجدد نہیں ہو سکتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصود اس پیشگوئی سے قطعی و یقینی طور پر یہی معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ راس مائۃ کی جو قید اس حدیث میں موجود ہے۔ وہ بالکل لغو اور بیکار ہوئی جاتی ہے۔

میری اس رائے کی تائید خود شوکت صاحب کے ایک دوسرے مضمون سے بھی ہوتی ہے۔ جو انہوں نے ضمیمہ شحنۂ ہند مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء میں بجواب فاضل امروہی سلمہ اللہ تعالی شایع کیا ہے جسکا خلاصہ اسکا حسب ذیل ہے۔ "کیونکہ حدیث میں علی راس کل مائۃ وارد ہوا ہے یعنے ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد ہوگا" اب مولینا شوکت خود انصاف فرمائیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ ہر صدی کے سر یعنے شروع میں مجدد مبعوث ہوا کریگا۔ تو بقیہ سالہا صدی کے لوگوں سے یہ حدیث کیونکر متعلق ہو سکتی ہے۔ اور وہ لوگ جو زمانہ مندرجہ حدیث سے خارج ہیں اس حدیث کے مطابق مجدد کیسے ہو سکتے ہیں۔ علاوہ بریں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اس حدیث میں مجدد کیلئے بعث کا لفظ استعمال ہوا ہے جو نبیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ لفظ بعث خداوند تعالی کیطرف منسوب ہے پس مجدد بھی نبیوں کی طرح مبعوث من اللہ ہوا لہذا اسکی شان بہ نسبت دیگر اولیاء اللہ و علماء و فضلا وغیرہ ارفع و اعلے ہونی چاہیئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مولینا شوکت کو فاضل امروہی سلمہ اللہ تعالے کی تحریر سے اس حدیث کا علم ہونے پر جب یہ خیال پیدا ہوا کہ حدیث مذکورہ کے مطابق اس چودہویں صدی کے سر پر بھی کسی مجدد کا ہونا ضروری ہے اور اس سے مرزا صاحب کے دعوے مجددیت کو قوت پہنچتی ہے تو آپ کھلم کھلا حدیث کا انکار تو نہ کر سکے انکی من گھڑت تاویل و تحریف پر مستعد ہو گئے۔ مگر انکی یہ تاویل اہل عقل کے نزدیک ہرگز قابل تسلیم نہیں۔ آگے چلکر مولینا شوکت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا جی کے نزدیک مجدد ولی اور نبی سب ایک ہیں حالانکہ ولی اور مجدد ہرگز نبی اور امام الزمان نہیں ہو سکتا۔ میں کہتا ہوں کہ میری نظر سے آجتک مرزا صاحب کی ایسی تحریر نہیں گذری جسکا مطلب یہ ہو کہ مجدد اور ولی اور نبی سب ایک ہیں ہاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

رہا انکا یہ دوسرا جملہ کہ کوئی ولی اور مجدد ہرگز نبی اور امام الزمان نہیں ہو سکتا میرے نزدیک یہ بھی سراسر غلط ہے ولی اور مجدد ضرور امام الزمان ہو سکتے ہیں چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ [?] الغاشیہ کے صفحہ ۳۰۹ میں حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھتے ہیں کہ مہدی موعود بھی درحقیقت ایک مجدد دین ہونگے۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۴۵ میں امام مہدی علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے کہ "یہ مجدد دین مہدی ہیں"

پس نواب صاحب کی اس تحریر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ مجدد امام الزمان ہو سکتا ہے اور ہوگا۔ اور یہ امام مہدی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ولی اللہ ہونیسے مولینا شوکت کو بھی انکار نہیں ہوسکتا۔ لہذا یہ قضیہ فیصل ہو گیا۔ کہ ولی اور مجدد امام الزمان ہو سکتا ہے اب یہ عقیدہ حل طلب باقی رہگیا کہ ولی اور مجدد نبی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں ہم ایک مستقل مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں۔

خاتم النبیین

مسلمانوں کا بلا اختلاف یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں قرآن کریم کی یہ آیتہ اس عقیدہ کی تائید کرتی ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ مگر خاتم النبیین سے کیا مراد ہے اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کیلئے اس پر چند سطور پیش کروں۔

کمبخت کافروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا۔ ابتر اسکو کہتے ہیں جسکی نسل کا سلسلہ منقطع ہو جائے خداوند جل شانہ نے کافروں کو جواب دیا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اگرچہ مردوں میں سے کسیکا باپ نہیں یعنی انکا کوئی صلبی بیٹا موجود نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے یعنے اگرچہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی جسمانی بیٹا موجود نہیں ہے۔ مگر روحانی بیٹے موجود ہیں اور ہونگے مطلب یہ کہ جسطرح رسولوں کا سلسلہ ان کے بعد جاری رہا ہے اسیطرح حضرت محمد رسول اللہ کا سلسلہ جاری رہیگا۔ دوسری فضیلت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بیان فرمائی۔ کہ آنحضرت خاتم النبیین بھی ہیں۔ واضح ہو کہ لفظ خاتم اس آیتہ میں فتح تاء کے ساتھ آیا ہے۔ خاتم کے معنے مہر پس حسب تصریح قرآن کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہوئے۔ مراد یہ کہ دستاویز نبوت کی تکمیل کیلئے آنحضرت کی ذات جامع البرکات بطور مہر قرار پائے علاوہ بریں چونکہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کمالات نبوت کے انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے ہیں اور کوئی درجہ نبوت کا ایسا باقی نہیں رہگیا جو آپ کو حاصل نہوا ہو اسلئے وہ خاتم النبیین ہوئے

شاید کوئی بزرگ یہ اعتراض کر بیٹھیں کہ قرآن کریم کی یہ تفسیر از قسم تفسیر بالرائے ہے اسلئے ہم چند نامور علماے اسلام کے اقوال استناداً پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ خاتم کے معنے مہر لینا تفسیر بالرائے نہیں۔

مولینا محمد اسمعیل صاحب محدث دہلوی اپنے رسالہ یکروزی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۶۱-۱۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں
"و اما قول ... خاتم النبیین ... "
نیز ملتی ... علامہ نور ... معتمدی ...

قادیان کی خبریں

حضرۃ [illegible] المسیح الموعود کی طبیعت ہفتہ مختتمہ [illegible] علیل رہی۔ پیشاب کثرت سے دن [illegible] آتا رہا اور دوران سر اور [illegible] [illegible] شکایت رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنا [illegible]

[illegible] صاحبان کو بھی تا حال صحت [illegible] اگرچہ اپنے فرائض کو بجا لا [illegible]

[illegible] مقرر ہوئی ہے۔ [illegible] تاریخ نومبر مقرر ہوئی ہے +

[illegible] حکیم نورالدین صاحب نے علاوہ درس قرآن شریف [illegible] براہین احمدیہ بھی شروع فرمایا ہے جس کو مدرسہ کے [illegible] اور دیگر احباب بڑے شوق سے سنتے ہیں۔ خدا تعالیٰ [illegible] اور کیا عمدہ ہو کہ یہ کتابیں [illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام کے کورس میں بھی رکھی جاویں۔

قادیان میں [illegible] رمضان کا چاند [illegible] نومبر کو دیکھا گیا اور [illegible] جمعرات اول روزہ [illegible]

[illegible] مولوی محمد علی صاحب ایم اے [illegible] رسالہ [illegible] تا حال [illegible]

[illegible] ایک کتاب [illegible] [illegible] [illegible] قاضی [illegible] محمد [illegible] کتاب واقعی عمدہ ہے۔

توسیع اشاعت خرید و کتابت

امداد کی فہرست۔ حافظ [illegible] صاحب [illegible] وزیرآباد حافظ نور احمد صاحب [illegible] میاں محمد حسین صاحب [illegible] اور منشی محمد جعفر خان صاحب [illegible] ممالک [illegible] اس تجویز کو منظور فرماتے ہیں کہ [illegible] نمبر اول ۱۹۰۶ء کی قیمت ان سے وصول کر لی جاوے۔

[illegible] سیالکوٹ میں بعض احباب نے زبانی فرمایا کہ انکو تجویز سے اتفاق ہے خط لکھنے کی فرصت نہ ہوئی۔

توسیع اشاعت۔ مولوی محمد لیین صاحب کی تحریک سے سید حیات علی شاہ صاحب نے [illegible] اخبار خرید فرمائی ہیں۔

منشی ایس ایم یوسف صاحب افسوس فرماتے ہیں کہ ان کی چٹھی مندرجہ البدر پر دوستوں نے توجہ نہیں فرمائی اور منشی صاحب موصوف [illegible]

نے خود [illegible] روپیہ بطور امداد کے ارسال کر دئے ہیں۔

منشی مولوی محمد حسین صاحب احمدی پٹیالہ سے تجویز فرماتے ہیں کہ اگر [illegible] کارخانہ کا کام نہیں چلتا تو قیمت سے [illegible] کر دیا جاوے لیکن میری رائے یہ ہے۔ کہ عام قیمت تو [illegible] ہی رہے ہاں جو صاحب استطاعت رکھتے ہیں انکی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ بجائے [illegible] مقررہ قیمت [illegible] روپیہ [illegible] سالانہ دیویں جیسے کہ بعض احباب نے [illegible] فرمایا ہے منشی محمد حسین صاحب کلرک دفتر سرکاری [illegible] لاہور کی یہ تجویز بہت خوب ہے کہ [illegible] کی بجائے [illegible] سالانہ چندہ ہو [illegible] گراں نہیں گذرتا۔

چٹھیاں۔ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب نے ابھی تک ہماری نمبروار چٹھیاں مطالعہ نہیں فرمائیں اور جوں جوں وہ مطالعہ میں آتی ہیں احباب ان سے اتفاق ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا امید ہے کہ جن احباب نے [illegible] فرمائی ہیں [illegible] احباب کو ضرور مطالعہ کرا دیں [illegible]

ایک سوال

۲۹ اکتوبر کے ہفتہ وار اخبار [illegible] راولپنڈی سے ایک سوال مندرجہ ذیل [illegible] یہ عنوان لکھکر مولوی ہدایت اللہ صاحب [illegible] پڑھتی ہیں کہ کئی سال سے [illegible] قادیانی اور [illegible] اس مسئلہ اختلاف اور عداوت برپا ہو رہی ہے جانبین سے [illegible] گئے بحثیں ہوئیں مگر [illegible] روز اول [illegible] اگرچہ ان مسلمانوں سے متعدد مسائل میں اختلاف ہے مگر [illegible] مسیح علیٰ کی حیات و ممات کا مسئلہ [illegible] اشتیاق ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ [illegible] ہمارے دین کا [illegible] اور بتاتے ہیں کہ قرآن شریف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوتی ہے اور اب تک ساری امت غلط فہمی میں مبتلا رہی ہے مسلمان سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید سے انکی حیات ثابت ہوتی ہے اور مرزا جی نے غلط کہا ہے چونکہ ہر فریق اپنے مخالف پر غلط فہمی کا الزام ثابت کرتا ہے اسلئے مسئلہ کے متعلق ایک عام فہم سوال جسکے ضمن میں کئی سوال ہیں لکھا جاتا ہے۔ امید کہ اسکا جواب مرزا صاحب یا ان کے کوئی باضابطہ قائم مقام دیں گے۔

سوال۔ قرآن کریم کے نازل ہونے سے پہلے یہود اور نصاریٰ کے درمیان اس مسئلہ میں کچھ اختلاف تھا یا نہیں سکوت تھا۔ یا اتفاق تھا۔ تو موت پر تھا یا حیات پر۔ اگر اختلاف تھا تو قرآن مجید نے نازل ہوکر اسکا کچھ فیصلہ کیا یا نہیں اگر کیا تو وہ فیصلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا یا نہ سمجھا۔ اور اگر سمجھا تو کسیکو بھی سمجھایا تھا یا نہیں اگر سمجھایا تھا تو فی زمانہ اگر کوئی اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خود سمجھنے اور دوسرے کو سمجھانے کی کیفیت دریافت کرنی چاہے تو اس کیواسطے کوئی سبیل ہے یا نہیں۔

اور اگر ہے۔ تو وہ کیا ہے۔ جواب کی بنا مسایل کے مسلمات پر ہونی چاہئے۔

ہمیں سمجھ نہیں آتا۔ کہ اس سوال میں کونسی ایسی بات ہے جس کے لئے خود حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کو قلم [illegible] کرنیکی ضرورت ہو۔ اور نہیں معلوم کہ سائل کے نزدیک مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی **باضابطہ قائم مقام** کیا معنے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ کسی دوسرے کا جواب پسند نہیں کرتے۔ اسلئے ہمیں اس پر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اگر مولویصاحب کو صرف حق اور راستی سے مطلب ہوتا۔ تو اس قید کی کیا ضرورت تھی۔ خواہ انکو کیسے ذریعہ سے ملتا۔ جیسے کہ احادیث میں بھی آیا ہے کہ حکمت مومن کی کھوئی ہوئی بات ہے جس سے ملجاوے۔ لے لیوے [illegible] کر گذارش ہو۔ یہ حسب شرط مندرجہ سوال اول مسلمات کا فیصلہ

ایک چھوٹا سا مجاہدہ

حضرت [illegible] علیہ السلام اور حضرۃ حکیم نورالدین کے خطبوں [illegible] ہوگا۔ کہ ہر ایک کام کے ابتدا میں اول [illegible] سوچنا چاہئے۔ کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کے [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے کہ نہیں [illegible] کھانا [illegible] کُلُوا کا علم ہے اور پانی [illegible] اِشْرَبُوا کا حکم ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک آسان بات ہے لیکن تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ آسان ہرگز نہیں ہے۔ کھانے پینے میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ابتدا میں یہ سوال اور نگہداشت ضرور بھولجاتی ہے اس لئے اس پر مشق اور مداومت اختیار کرنے کے لئے میرے ذہن میں یہ تجویز آئی ہے۔ کہ اسے جلی قلم سے لکھکر نشست و برخاست کی جگہ پر لگا دیا جاوے کہ ہر وقت نظر پڑتی رہے بعض احباب کی بھی یہ آرزو دیکھکر اسے چھپوا دیا گیا تھا جو کہ دراصل ۱۶ اکتوبر کی اخبار کے ہمراہ ارسال ہونا تھا۔ مگر غلطی سے رہگیا۔ اور اب ارسال ہے

اس میں خورد و نوش کی جگہہ خورد و نوش صحیح کر لیا جاوے

برلن میں ایک گھوڑے کی نمائش ہو رہی ہے جو کہ ریاضی کے معمولی جمع تفریق ضرب تقسیم کے سوال حل کرتا ہے پیشے کے دن اور تاریخیں بتلاتا ہے۔ فوٹو کی شناخت کرتا ہے۔ رنگوں اور باجوں کی سروں میں تمیز کرتا ہے واللہ اعلم۔

از ہندوستان

البدر نمبر ۲۷، ۲۸، ۲۹ کارخانہ کے ذمہ باقی ہے جو کہ چھپ رہا ہے اور انشاء اللہ عنقریب ارسال ہوگا +

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر

طلسمی اور یکی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چار دن شیشی کی دوائیں بکتے ہیں جو خون کو نہایت صاف کرکے تمام خصلی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور بہت سا بھر حکمی طاقت بخشتی ہیں۔ چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہری شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ۔ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو مفسدہ طاعون کھانسی و بخار پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیا۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا پھنسی۔ سفیدداغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ تیغ۔ موہندی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک نہایت عمدہ بکس میں مقفل کرکے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات۔

منتخبہ جڑی بوٹی اور تمام مفید دواؤں دمیوؤں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ و ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و ہچکی ہے۔ [illegible] ضعیف معدہ سے جو خون صالح پیدا ہو کر اطباء کے ازسرنو طاقت بخشنے والا کہتے ہیں دونوں کا پرانا طحال اور بخار اور جگر کو بہت جلد رفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھتا ہے۔ [illegible] مرد اور عورت دونوں یعنی توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ [illegible] خدا کا امید وار رہنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۳۲ خوراک ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ محصولڈاک پیکنگ [illegible] فائدہ کامل حاصل کیا ہو تو آپ بیجا ترغیب کیجئے اور فائدہ اٹھائیے۔ اسے معمولی نمکیات سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تلی کا بڑھ جانا۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ و بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ پیچش و اسہال و درد گردہ و مثانہ قولنج۔ درد کمر و جمیع مفاصل یعنی گنٹھیا درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی یادداشت یعنی نامردی۔ جریان منی سوزاک۔ اور جلدی امراض مثل خارش و داد و سفید داغ اور موروثی امراض [illegible] بچوں کے دانت نکلنے [illegible] کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔

کیمیا اثر میں نہایت ہی مفید ہے۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش و ہشاش بشاش رکھتا ہے۔ [illegible] معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے انکی اصلی قوت اور صورت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کا استعمال کیا جاوے تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً بدن میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدے کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پورے ایک بوتل کے استعمال سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ روپ پیدا ہو جاتا ہے گویا ازسرنو زندگانی حاصل کرتا ہے۔

طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔

یہ دوا اکسیر کی تاثیر کے ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے۔ فسادات بلغم و زکام کو دفع و بند کرکے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ [illegible] وبصارت و عافیت [illegible] سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے۔ پانچ روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۱۲ ار۔

گنٹھیا کی اکسیر دوا یعنی روغن اوجاع

کیسی ہی [illegible] درد گنٹھیا۔ عرق النساء یا درد کمر اور شانہ وغیرہ ہو چند روز اس تیل کی مالش کرنے سے درد اور ورم و تمام شکایات بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۷ر

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری

اصلی مامیرا اور [illegible] مفید و مقوی ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماشرا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑوال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی ازسرنو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال میں آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک [illegible]

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان یعنی خوشبودار منجن

دانت اور آنکھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں۔ اس لئے ہر شخص پر انکی دیاشت اور حفاظت نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز [illegible] صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا۔ [illegible] کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و پیپ بہنے [illegible] کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس [illegible] پیکنگ محصولڈاک [illegible] علاوہ ان کے [illegible] پیچش و اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ [illegible] طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفیدداغ۔ [illegible] دوا۔ زخم اور بواسیر کیلئے مرہم اور نیز ہر مرض کیلئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں [illegible] تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ [illegible] فہرست اس دواخانہ کی [illegible] جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات [illegible] وغیرہ کے درج ہیں۔ [illegible] ہمارا پتہ ہے۔ [illegible] تمام [illegible] دواخانہ خوب صاف لکھئے۔

المشتہر حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال [illegible] حکیم [illegible] شہر [illegible]

نوٹ۔ ہم کو سکرجہ بالا دواؤں کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط و کتابت کرلیں۔

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک طریقہ ذریعہ نکالا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیاں

یہ جوب باسم بامسمیٰ معلوم ہوتی ہے کہ مقوی دل و دماغ معدہ و باہ ہیں اور ان دونوں پوشیدہ کاروائیوں سے جو خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتا ہیں لاثانی دوا ہیں۔ یہ حبوب خاص کر خلق میں اور ترتیب اپنا اثر کرتی ہیں اور با عموم بیماروں کو بالادا [illegible] جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بناتی ہیں اکسیر ہیں۔ قیمت ۳۰ حبوب صرف ع

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف سیرہ کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر مشک کافور [illegible] سے ادویات مخلوط کرکے تیار کیا ہے۔ جو امراض چشم کو دور کرتا ہے اور جالا و پھولا و دھند شب کوری۔ ناخونہ وغیرہ امراض دیرینہ کو فوراً آرام دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ ہی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے آزمائیے۔ قیمت عہ فی تولہ۔

المشتہر
حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ۔ بلب گڑھ ضلع دہلی

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل صاحب شائع ہوا

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام

ذیابیطس کی مرض کا ذکر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مجھے سخت تکلیف تھی ڈاکٹروں نے اسمیں شیرینی کو سخت مضر بتلایا ہے آج میں اسپر غور کر رہا تھا تو خیال آیا کہ بازار میں جو شکر وغیرہ ہوتی ہے اُسے تو اکثر نا سمجھ فاجر لوگ بناتے ہیں اگر اس سے ضرر ہوتا ہو تو تعجب کی بات نہیں مگر عسل (شہد) تو خدا کی وحی سے طیار ہوتا ہے اسلئے اسکی خاصیت دوسری شیرینیوں کی سی ہرگز نہ ہوگی اگر یہ انکی طرح ہوتا تو پھر سب شیرینی کی نسبت شِفَاءٌ لِلنَّاسِ فرمایا جاتا۔ مگر اسمیں صرف عسل ہی کو خاص کیا ہے۔ پس یہ خصوصیت اسکے نفع پر دلیل ہے اور چونکہ اسکی طیاری بذریعہ وحی کے ہے اسلئے جن جن پھولوں سے رس چوستی ہوگی تو ضرور مفید اجزا کو ہی لیتی ہوگی اس خیال سے میں نے تھوڑے سے شہد میں تھوڑا ملاکر اُسے پیا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ حتے کہ میں نے چلنے پھرنے کے قابل اپنے آپکو پایا اور پھر گھر کے آدمیوں کو سیر باغ تک چلا گیا اور وہاں دو رکعت اشراق نماز کی ادا کیں۔

خدا تعالٰے کے ان صفات۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالکِ یوم الدین پر توجہ کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ کیا عجیب خدا ہے پھر جسکا رب ایسا ہو کیا وہ کبھی نامراد اور محروم رہ سکتا ہے ربوبیت لفظ سے یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ دوسرے عالم میں بھی ربوبیت کام کرتی رہیگی۔

جہاں اسباب غیر مؤثر معلوم ہوں وہاں دعا سے کام لے۔

۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء۔ بوقت ظہر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے ذیل کی رویا سنائی۔

میں نے ایک صفیدہ بند باندھا ہوا ہے گو وہ بالکل صفید نہیں ہے کچھ کچھ میلا ہے۔ کہ اس اثناء میں مولوی صاحب نماز پڑھانے لگے ہیں اور انہوں نے سورہ الحمد جہر سے پڑھی ہے اور اُسکے بعد انہوں نے یہ پڑھا۔ **اَلْفَارِقُ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْفَارِقُ** اسوقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔

اسکے بعد ایک اور الہام ہوا۔ روز **نقصان بر تو نیاید**۔

حضرت حکیم نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی بعض آریوں نے بہت ہی گندے کلمات قرآن شریف اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھے ہیں۔ فرمایا۔ کہ ہانڈی میں جب ابال آتا ہے تو پھر بہت جلدی بیٹھ جایا کرتا ہے۔ یہی حالت ان لوگوں کی ہے۔ یہ یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اسلام جیسا مذہب جس کا خدا لے بیٹھا کیا ہے۔ اس کے مقابل پر اور بھی کوئی خدا مانا جا سکتا ہے اسلام کا خدا کل کمالات کا مالک ہے۔ اور جبکہ روح اور اُسکے خواص ... خود بخود ہیں تو وہ خدا کو کہہ سکتی ہے کہ تیرا

مجھپر کیا حق ہے ... کی سزا دینے کے خدا شناسی میں ان لوگوں کی حالت ہزاروں سے ملتی ہے اور نوک میں تو کنجروں کو مات کر دیا ہے

انہوں نے ہر ایک بات پر اعتراض کا ٹھیکہ لے لیا ہے حالانکہ ایک عارف آدمی اسبات کا ہرگز قائل نہ ہوگا کہ کل اسرار الوہیت کو کوئی سمجھ لے۔ مثلاً اسقدر جو مخلوقات موجود ہے اور قسم قسم کے پتھر۔ بوٹیاں اور اشیاء ہیں کیا کوئی دعوے کرسکتا ہے کہ میں نے ہر ایک کے خواص پر احاطہ کر لیا ہے اور جو کچھ میں نے معلوم کیا ہے اس سے بڑھکر اب اور کوئی حکمت الٰہی اسمیں ہرگز نہیں ہے اس لئے حق کے طالب کو چاہئیے کہ وہ بات جس سے ایمان وابستہ ہوتا ہے اختیار کرے اور اُسے سمجھے اور دوسری باتوں کیلئے اپنی نقص عقل کو تسلیم کرے جوں جوں خدا تعالٰی بصیرت دیگا توں توں اس کا علم بڑھیگا۔ یہ نادانی ہے کہ انسان کے جسم کے اندر جسقدر قوا ہیں اُنکی حکمت اور خواص پر تو نظر نہ کیجاوے اور بالوں کے ٹیڑھے ہونے یا اور اس قسم کی باتوں پر اعتراض کیا جاوے

کلمات طیبات حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام

سیالکوٹ سے واپس ہوتے ہوئے حضرت اقدس نے ۴ نومبر ... سفر کے رات کو بٹالہ میں قیام فرمایا تھا بٹالہ کی احمدی جماعت نے اس موقعہ پر حسن خدمات کا فخر اول مرتبہ حاصل کیا۔ زیر اہتمام قاضی نعمت علی صاحب احمدی اور چند دیگر احباب ریلوے ٹرین سے اترتے ہی چاء اور عمدہ کھانا طیار ملا۔ چارپائی اور مکان کا انتظام جو ریلوے سٹیشن کے متصل سرائیں کیا گیا تھا نہایت عمدہ تھا جس سے کسی قسم کی تکلیف کی ... کو نہیں ہوئی افسوس ہے کہ یہ خبر سیالکوٹ کے حالات قلمبند کرتے ہوئے رہ گئی۔

۲۰ نومبر ۱۹۰۴ء۔ ایک شخص کیطرف سے رقعہ پیش کیا گیا کہ یہ مولوی صاحب ہیں اور ان کا لڑکا فوت ہوگیا ہے انکو ہستی باری پر شبہات پیدا ہوگئے ہیں یہ اپنی اصلاح کی تدبیر دریافت کرتے ہیں فرمایا انکی بیقراری کو اللہ تعالٰی دور کرے دیکھو اگر کسی شخص کے سامنے دو بچے ہوں ایک تو کسی اجنبی کا ہو اور دوسرا اُسکا اپنا پیارا۔ تو کیا وہ اس اجنبی بچہ کیخاطر اپنے بچہ سے محبت چھوڑ دیگا نہیں۔ بلکہ ہرگز نہیں۔ پس جبکہ انسان مسلمان کہلاتا ہے جس کے معنے ہیں بالکل خدا کا ہو جانا اور کسی حالت میں اس سے بیوفائی نہ کرنا پھر اولاد کے حق میں خدا تعالٰے نے فرمایا ہے اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ فَاحْذَرُوْهُمْ کہ مال اور اولاد تمہارے دشمن ہیں ان سے ڈرتے رہو ... تو ممکن ہے کہ ناراض ہو کر ... ہو جاوے ...

مرجاوے تو پھر ویسے ابتلا آجاتا ہے پس ہر حالت میں موجب فتنہ اور فساد ہوتی ہے مگر جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے کہ اگر یہ بچہ مرگیا ہے تو کیا ہوا۔ اللہ تعالٰی نے جو حکم دیا ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا۔ دیکھو آنحضرت کے ۱۲ بچہ فوت ہوئے۔ ایمان تو وہ ہوتا ہے جسمیں لغزش ہو اور ایسے ایمان والا خدا کو بہت محبوب ہوتا ہے ہاں اگر بچہ خدا سے زیادہ محبوب ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسا شخص خدا پر ایمان کا دعوے کرسکے اور وہ کیوں ایسا دعوے کرتا ہے۔ ہم نہیں جان سکتے کہ ہماری اولاد کیسی ہوگی صالح ہوگی۔ یا بدمعاش۔ اور نہ ان کے ہمپر کوئی احسان ہیں اور خدا کے تو ہمپر لاکھوں لاکھ احسان ہیں پس سخت ظالم ہے وہ شخص کہ اس خدا سے تعلق توڑ کر اولاد کیطرف تعلق لگاتا ہے۔ ہاں خدا کے حقوق کے ساتھ مخلوق کے حقوق کا بھی خیال رکھو اگر خدا پر تمہارا کامل ایمان ہو تو پھر تو تمہارا یہ مذہب ہونا چاہئیے کہ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست۔ اور اس ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا وہ بھی تو وہاں ہی آجاتا ہے جہاں اُسکو تھوڑی سی بھی گنجائش ملجاتی ہے جب خدا کو مقدم رکھا جاوے تو برکات کا نزول ہوتا ہے کسی دوست سے اگر تم ادنے باتوں میں بدمہدی اور جھوٹ اور عہد شکنی سے کام لو تو وہ تمہیں کبھی ... نہیں رکھیگا پھر وہ تو رب العالمین اور احکم الحاکمین اور رب العزت ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ یعنے ثمرات سے مراد اولاد ہے۔ اور یہ خدا کیطرف سے ابتلا ہوتے ہیں اور یہی انسان کا امتحان ہوتا ہے ایسے باتیں اور کامل ایمان حاصل ہوتا ہے۔ توبہ استغفار ہے اسکی کثرت کرو اور رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ پڑھا کرو۔ اور اسکی کثرت کرو خدا تعالٰے نعم البدل عطا کریگا۔ خدا کا دامن نہ چھوڑنیوالا گنہگار ہو کر بھی بخشا جاتا ہے۔ ہاں تعلق توڑنا بری بات ہے اور یہ زہر قاتل ہے پس توبہ استغفار کرو۔ اور نمازوں میں دعائیں کرتے رہو۔ اللہ تعالٰے تمہارا ...

درخواست دعا۔ ہمارے دوست مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ایک عرصہ سے عارضہ ... میں مبتلا ہیں پہلے سے کچھ تخفیف ہے۔ مگر درخواست ہے۔ کہ ان کیلئے دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالٰے صحت کامل عطا کرے۔

... علی خان صاحب ... ابتلاؤں کا نشانہ ہونیکی خبر دیکر ... کیلئے بھی احباب دعا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مومن جو دعا دوسرے ... کرتا ہے خدا اسی کیلئے ... وہ دعا اسکے لئے عطا کرتا ہے

غیر احمدی کے پیچھے نماز کی نسبت صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ کرو۔

۲۹ نومبر ۱۹۰۴ء

نماز کے متعلق ایک اور ضروری مسئلہ

جب انسان نماز ادا کر رہا ہوتا ہے۔ تو بعض اوقات اس قسم کے حادثات پیش آتے ہیں جس سے کسی دوسرے کی جان یا خود اپنی جان کا اندیشہ یا کوئی اور نقصان عظیم الشان جس کا اثر انسان کے دین پر پہنچ جانیکا احتمال ہو تو ایسی صورت میں انسان کیا کرے۔ یہ امر ذیل کے استفسار اور اس کے جواب سے واضح ہوگا۔ یہ استفسار میرے ایک دوست ڈاکٹر محمد علی خان صاحب نے افریقہ سے کیا ہے جبکہ خود ہسپتال میں ایک ایسا واقعہ ہوا اور مسئلہ کی عدم واقفیت کیوجہ سے ایک شخص کو اسکی ملازمت سے موقوف ہونا پڑا خدا تعالیٰ اس بیچارے کو نیک اجر دے اگرچہ اسکو علم نہ تھا مگر نیت اسکی الٰہی احکام کی تعظیم کی تھی۔

وہ استفسار اور جواب یہ ہے

کہ اگر ایک محمدی بھائی نماز پڑھ رہا ہو۔ اور باہر سے اسکا افسر آجاوے۔ اور دروازہ کو ہلا ہلا کر اور ٹھونک ٹھونک کر لکارے اور دفتر یا دوائی خانہ کی چابی مانگے تو ایسے وقت میں اسے کیا کرنا چاہیے اسی وجہ سے ایک شخص نوکری سے محروم ہو کر ہندوستان واپس کیا گیا ہے۔

جواب - حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ایسی صورت میں ضروری تھا کہ وہ دروازہ کھولکر چابی افسر کو دیدیتا (یہ ہسپتال کا واقعہ ہے اسلئے فرمایا) کیونکہ اگر اسکے التوا سے کسی آدمی کی جان چلی جاوے تو یہ سخت معصیت ہوگی۔ احادیث میں آیا ہے کہ نماز میں چلکر دروازہ کھولدیا جاوے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی ایسے ہی اگر لڑکے کو کسی خطرہ کا اندیشہ ہو یا کسی موذی جانور سے جو نظر پڑتا ہو ضرر پہنچتا ہو۔ تو لڑکے کو بچانا اور جانور کو مار دینا اس حال میں کہ نماز پڑھ رہا ہے گناہ نہیں ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بلکہ بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ گھوڑا اگر کھل گیا ہو تو اسے باندھ دینا بھی مفسد نماز نہیں ہے۔ کیونکہ وقت کے اندر نماز تو پھر بھی پڑھ سکتا ہے۔

نوٹ - یاد رکھنا چاہیئے کہ اشد ضرورتوں کے لئے نازک مواقع پر یہ حکم ہے یہ نہیں کہ ہر ایک قسم کی رفع حاجت کو مقدم رکھکر نماز کی پروا نہ کیجاوے اور اسے بازیچہ طفلاں بنایا جاوے ورنہ نماز میں اشتغال کی سخت ممانعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر ایک دل اور نیت کو بخوبی جانتا ہے

مقدمے کے متعلق

مقدمہ کے متعلق اپیل ہم نے دائر کی تھی جس پہلے لکھ چکے ہیں ۲۹ نومبر ۱۹۰۴ء پیشی کیلئے تاریخ مقرر تھی مگر جناب سیشن جج صاحب نے دو تاریخ اپیل کی بجائے تاریخ مقررہ کے پہلی ہی فیصلہ کر دیا اور ۲ جنوری ۱۹۰۵ء کی تاریخ مقرر کر کے فریقین کو اطلاع دی ہے کہ ۲ جنوری کو مقدمہ انشاء اللہ پیش ہوگا۔ مستغیث طلب کئے گئے ہیں

حالات جلسہ سیالکوٹ

کچھ تو بیماری اور بعض دیگر مجبوریوں کیوجہ سے میں حضرۃ اقدس کے ہمراہ سیالکوٹ نہ جا سکا تھا اور جن ایام میں پہونچا تو بھی بیمار ہی تھا۔ اسلئے مفصل احوال کو قلمبند اور نوٹ نہ کر سکا یہ حالات چونکہ ہمعصر الحکم نے بسط سے لکھے ہیں اس لئے اُسکے بعض بعض حصے ایسے ناظرین کیلئے جنکے پاس الحکم نہیں جاتا درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت کا جلوس | یوں تو کل یوم ھو فی شان۔ ہوتا ہی ہے مگر ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کی صبح سیالکوٹ میں عجیب وغریب صبح تھی جو لا انتہا برکات اور ساتھ ہی لعنت کو لئے ہوئے اہل سیالکوٹ کیواسطے آئی تھی سعادتمند دل خدا ترسوں نیکدل راستی اور سلامتی کے فرزندوں کے واسطے برکات کا تحفہ پیش کر رہی تھی دشمنان حق اور خدا تعالیٰ کے سرکشوں اس کے ماموروں کے دشمنوں کیلئے ان کے حسب حال برا نتیجہ پیش کرنیوالی تھی آج وہ دن تھا کہ حضرۃ حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام لیکچر گاہ کو جانیوالے تھے اور خدا تعالیٰ کے تازہ فضلوں اور انعامات کو پیش کرنیوالی تھی۔ اسلئے صبح ہی سے بازار کی دورویہ دوکانیں بام و در جدھر نظر اٹھاؤ آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے مخالف ملاں جسقدر روعظ کہکر لوگوں کو زیارت سے روکتے تھے اُسیقدر زور کیساتھ لوگ ادھر آرہے تھے قریباً ساڑھے چھ بجے اعلیٰ حضرت اپنے ایوان سے نیچے اُترے۔ ملاقات کرنیوالے ایکدوسرے پر گرے پڑتے تھے آخر یہ انتظام کیا گیا کہ اسوقت معانقہ کرنیوالوں کو روکدیا جاوے۔ حضرت ابھی مکان سے اترے نہ تھے کہ ایک شخص میاں نیاز علی نام نے حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب کے توسط سے نہایت عجز و الحاح سے عرض کیا کہ حضور جب لیکچر گاہ کو تشریف لے چلیں تو میرے گھر میں قدم ضرور رکھدیں تاکہ آپ کا مبارک قدم میرے گھر میں برکات کا موجب ہو یہ حسن ارادت وعقیدت حضرت اقدس کو اس کے گھر لے گیا اور دو تین منٹ اس کے گھر میں ٹھہر کر حضرت تشریف لے آئے

روانگی لیکچر گاہ کو | اور اپنی گاڑی میں تشریف فرما ہوئے آپ کے ہمراہ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب بیٹھے ہوئے تھے بازار میں گاڑیوں کا اچھا خاصہ سلسلہ تھا قریباً پندرہ سولہ گاڑیاں یکے بعد دیگرے کھڑی تھیں۔

مسیح اور مسیح موعود | اس نظارہ کو دیکھکر ہمیں غریب یسوع ناصری یاد آگیا۔ جو نہایت حسرت بھری لہجے میں کہتا ہے۔

آہ! لومڑیوں کے لئے ماندیں اور ہوائی پرندوں کے لئے

بسیرے مگر ابن آدم کو جگہہ نہیں کہ اپنا سر دہرے یہ الفاظ یا اسی کے ہم معنی الفاظ کیسے شکستہ خاطر اور گمنام شخص کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں برخلاف اس کے خدا کا یہ برگزیدہ مسیح موعود عجیب خداداد شان اور شوکت کیساتھ جلوہ گر ہوا ہے وہ گمنام تھا۔ لیکن ان کا نام آفاق میں پھیلایا گیا اسکے موافق جو خدا نے اُسے کہا کہ میں تیرا نام آفاق میں پھیلا دونگا وہ تنہا تھا لیکن لاکھوں انسانوں کو اس کا قافلہ خدا کھینچ کر اسکے قدموں پر نذر کرنیکے لئے لے آیا۔ اسی کے موافق جو پہلے سے کہا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق ٭ ویاتیک من کل فج عمیق ٭ انہیں باتوں کو مدنظر رکھکر اور دوسرے وجوہات فضیلت کو دیکھکر ہم کہتے ہیں کہ خدا کے جری کو سزاوار ہے اور فی الحقیقت سزاوار ہے جو کہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس دورویہ انسانوں کی سڑک میں یہ جلوس گذرا لوگ گاڑیوں کے ساتھ بھاگے جاتے تھے اور ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کچھ عجب نہیں کہ کئی بیچارے مجروح ہوئے ہوں مگر یہ عجیب کشش اور جذب تھا کہ ایسی حالت میں بھی لوگوں کو کھینچے لئے جاتا تھا دوکانیں اس روز جلسہ میں شریک ہونے کی خوشی یا شوق کیوجہ سے بند تھیں اور وہاں آدمی ہی آدمی کھڑے نظر آتے تھے۔

پھر لیکچر گاہ | یہ سارا جلوس لیکچر گاہ میں داخل ہوگیا۔ اسوقت لوگوں کا اضطراب اور کشمکش بھی عجیب لطف بخش تھی ہر شخص کوشش کرتا تھا کہ میں ہی جگہہ پر بیٹھوں جو قریب تر ہو جہاں سے وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور اور معزز لیکچر پڑھنے والے کو دیکھ سکے خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ وہ دونو اسی سرزمین سیالکوٹ میں اپنی عمر کا نمایاں حصہ بلکہ وہ حصہ جو عنفوان شباب کا حصہ کہلاتا ہے گذار چکے تھے۔ یعنے حضرت اقدس مسیح موعود بھی سیالکوٹ میں چوتھائی صدی بیشتر کے قریب رہ چکے تھے اور حضرۃ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب تو خاص سیالکوٹ کے باشندے اور وہیں کے رہنے والے ہیں حاضرین اور باشندگان سیالکوٹ کی نگاہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عزت اور تکریم تو بہرحال ہونی ہی تھی مگر سیالکوٹ میں مولوی عبد الکریم صاحب بھی خاص عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں جو مولوی صاحب کی پاک سیرت کا عمدہ گواہ ہے۔

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ ہر شخص چاہتا تھا کہ وہ نمایاں جگہہ حاصل کروں اور جہاں تک جس سے ممکن ہوا وہ اپنے اس مقصد میں کوشش کرتا رہا۔

حضرۃ اقدس لیکچر گاہ میں جیسا کہ ابھی ہم نے اوپر بیان کیا ہے لکڑی کے پلیٹ فارم پر ایک نمایاں جگہ پر ایک کرسی بچھی ہوئی تھی جس پر اعلیٰ حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سرخ جبہ پہنے ہوئے جلوہ افروز تھے آپ کا نورانی چہرہ ... کا عملی سبق دینے والی آنکھیں ناظرین اور سامعین کو اپنی طرف خصوصیت سے متوجہ کر رہی تھیں آپ کی شکل و شباہت انبیاء بنی اسرائیل کا سا نمونہ دکھا رہی تھی۔ غرض حضور علیہ اس شان سے جلوہ افروز تھے کہ ہمارا قلم اسے ادا نہیں کر سکتا۔ دل بے اختیار آپ کی طرف کھنچے جاتے تھے۔ ہم اپنی اندرونی کیفیت کا ذکر کر سکتے ہیں کہ اس وقت خواہ مخواہ نیکی۔ خدا ترسی۔ نوع انسان کی خدمت کے خیالات موجزن تھے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے کہ خدا تعالیٰ کے ملائکہ اس وقت پاک تحریک کرنے میں مصروف ہیں اور ان ملائکہ کے نزول کا باعث یہی **خدا رسیدہ** بزرگ تھا۔

حضور کے ساتھ ہی کرسی پر حضرت حکیم الامت اور آپ کیساتھ ہی ایک میز کے سامنے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تشریف فرما تھے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز چاروں طرف قدرتی طور پر سناٹا اور خاموشی تھی کہ یکایک اس پرخاموشی کو ایک معزز بیرسٹر نے توڑا ایسے کھڑے ہو کر فرمایا۔

میں اس جلسہ کے لئے جناب مولانا مولوی
حکیم نورالدین صاحب کو پریسیڈنٹ ہونے
کیلئے پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ کہ
آپ سب صاحب منظور کریں گے

اس تجویز کے جو لعبد میں ہمیں معلوم ہوا کہ جناب مسٹر فضل حسین بیرسٹر ایٹ لا نے کی تھی تائید ہوئی اور حضرت حکیم الامۃ افتتاحی تقریر پر کھڑے ہوئے۔

حکیم الامۃ کی افتتاحی تقریر ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر کی سرائے میں منعقد ہونیوالے آج کے جلسہ نے جب حضرت حکیم الامت کو افتتاحی تقریر کیلئے کھڑے ہوتے دیکھا تو کچھ بھی تعجب نہیں کہ **ایسوسی ایشن آف** آئیڈیاز نے حکیم الامۃ کی اس حالت کیطرف متوجہ کیا جب آپ ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر کے خاندان کے خاص طبیب تھے اور ایک ممتاز عہدہ دار وہی شخص آج محض خدا کے لئے اور **صرف خدا** ہی کیلئے درویشانہ (ایسی درویشی پر ہزار ہا سلطنتیں نثار ہوں) حالت میں کھڑا ہوتا ہے اور پبلک کو سنائے جانے والے لیکچر کے لئے اپنی افتتاحی تقریر میں خطاب کرتا ہے۔

مولوی صاحب کا ہی جائے خود وجود حضرت **مسیح موعود** کی صداقت پر ایک **زندہ** لیکچر تھا اور یوں آپ کی صداقت پر یہ تیسری تھی یعنی دلیل تھی یعنی پہلی دلیل تو وہ جذب و کشش تھا جو حضرت اقدس کی زیارت کیلئے عوام میں پیدا ہوگیا تھا اور دوسری دلیل مخالفین کی حالت اور تیسری دلیل خود اعلیٰ حضرت کا **وجود مبارک** اور چوتھی دلیل حکیم الامۃ کا اپنا وجود عبدالکریم صاحب کا نام لیکچر کے اشتہار میں بھی عام طور پر دیا گیا تھا۔ یہ واقعات چونکہ ایک پاک تاریخ کا جزو بننے والے ہیں اس لئے ان پر پوری نوٹس نہ ڈالنا اور جو جو نتائج حقہ ان سے نکل سکتے ہیں ان کو پیش نہ کرنا لکھنے والی کی خطرناک اور ناقابل عفو فروگذاشت کے مرتکب ٹھیریں گے اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ کسی قدر تفصیل سے بحث کریں۔

جن لوگوں کو عام لیکچروں کے سننے کا موقع ملا ہو۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ لیکچر کی اغراض کو پورا کرنے کیلئے کیا کیا طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ سب سے اول لیکچرار وہ تجویز کیا جاتا ہے۔ جو قوم کا مشارٌ الیہ ہو اپنی علم و فضل اور زبان پر پوری حکومت اور قادر الکلامی کے علاوہ وسیع معلومات رکھتا ہو اور جہاں تک ممکن ہو سننے والوں کے مذاق سے آشنا ہو۔ اپنے مطالب کو فصاحت بلاغت سے ادا کر سکے۔ پھر اس کے لیکچر کے لئے اشتہار دینے والے وہ شخص ہوں جن کا پبلک میں عام رسوخ ہو اور پھر مقام وہ پسند کیا جاتا ہے۔ جو عام گذرگاہ کے موقعہ پر ہو غرض ان امور کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

اب اس مقام پر ہمارے ناظرین ذرا غور کریں اسمیں تو کوئی شبہ اور کلام نہیں کہ لیکچر ایسے عظیم الشان انسان کیطرف سے تھا جو دنیا میں **غیر معمولی** شہرت رکھتا تھا لیکن جب سننے والوں کو یہ معلوم ہو کہ اس لیکچر کو پڑھنے والا وہ خود نہیں ہے تو عام قاعدہ کے موافق انہیں مایوس ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن سیالکوٹ جیسے شہر میں جو مولوی عبدالکریم صاحب کی **زاد بوم** ہے جہاں انہوں نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ گذارا ہے۔ اگر وہ وہاں کی پبلک میں ایک وقیع اور ممتاز انسان نہ ہوتا اور اپنے تقوے اور نیک چلنی کیوجہ سے خاص امتیاز حاصل نہ کر چکا ہوتا۔ تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ناممکن تھا **لوگ** اسطرف اسقدر توجہ کرتے حضرت مولوی صاحب کا نام اہالیان شہر کی کشش کیلئے ایک ضمانت تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مولوی صاحب کو وہ زبان اور فصاحت عطا کی ہے کہ دوسرے کو اسوقت تک ہماری جماعت میں یہ فضل نہیں ملا ہم نے حضرت حکیم الامت سے بلا واسطہ بخود سنا ہے انہوں نے فرمایا سچ تو یہ ہے کہ یہ **شخص بڑی ترقی** کر رہا ہے اور **مجھ سے بڑھ گیا ہے** حکیم الامۃ کا پایہ اور رتبہ اپنے رنگ میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہے

مگر این گلے را رنگ و بوئے دیگر است حضرت اقدس کی زبان مولوی عبدالکریم ہی کے منہ میں سجتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے بھی اُسے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر **مسلمانوں کا لیڈر فرمایا**۔ آجتک جسقدر جلسوں میں حضرت اقدس کا کوئی تحریری مضمون پڑھا گیا۔ اسکے پڑھنے والا یہی شخص تھا **جلسہ مذاہب** میں اسلام کی فلاسفی والا مضمون پڑھنے والا یہی تھا لاہور کا پچھلا لیکچر بھی اسی نے پڑھا اس سے بھی دور پیچھے **سنہ ۱۸۹۳ء میں** آتھم کیساتھ جب مباحثہ ہوا اُسوقت بھی پڑھنے والا یہی تھا۔ اور یہ لیکچر بھی اسی نے پڑھا۔

یہ **سعادت** یہ **فخر** خدا تعالیٰ نے مولوی عبدالکریم صاحب کیلئے رکھا ہے۔ اور دوسرے کو اسوقت تک اس میں شریک نہیں کیا۔ **ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ**

سناتن دھرم گزٹ لاہور

کرمک پروانہ را چوں موت می آید فراز
مے فتد بر شمع سوزاں از رہِ شوخی و ناز

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی وحی پاکر حضرت سری کرشن علیہ السلام کے اوتار ہونیکا دعویٰ کیا ہے تب سے ہم دیکھتے ہیں کہ سناتن دھرم ہندوؤں میں بھی ایک جوش بے تمیزی پیدا ہو گیا ہے اسکا پتہ ہمیں لاہور کے سناتن دھرم گزٹ سے ملا ہے جس نے ڈوموں اور نقالوں کیطرح اپنے خریداروں کو خوش کرنیکے لئے کلام کا پیرایہ اختیار کیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس موقع پر جبکہ علمی باتوں اور لیاقتوں اور تحقیقاتوں کا وقت تھا گزٹ صاحب کو کیا سوجھی کیا اسکا خیال ہے کہ وہ اس قسم کے اوباشانہ تحریروں سے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ کارخانہ کو توڑ دیگا۔ ہرگز نہیں اس قسم کی تحریروں سے سوائے اسکے کہ اسکی طینت کی ناپاکی ظاہر اور کیا معلوم ہو سکتا ہے۔

جس حالت میں کہ سناتن دہرم لوگ بھی اس زمانہ کو ایک کلجگ زمانہ قرار دیتے ہیں اور ایک بڑے اوتار کے منتظر ہیں تو ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب کا خود کو کرشن اوتار قرار دینا کونسی بے محل بات تھی جسپر سناتن دہرم گزٹ جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے اس دعوے پر اگر اسے اعتراض تھا تو اسکی شان کے یہ شایان تھا کہ وہ اپنی معتبرہ کتب کے حوالہ سے استدلال کا طریق اختیار کرتا اور بتلاتا کہ فلاں فلاں وجوہات پر یہ دعوے ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے اور سری کرشن اوتار کے لئے فلاں فلاں قسم کے نشانات اور علامات کا بیرونی اور اندرونی طور پر موجود اور ظاہر ہونا ضروری ہے یہ ایک معقول پیرایہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

(از ایڈیٹر صادق)

سب حمد اور شکر اللہ کے لئے ہے جس نے انسان کو سینکڑوں طبقات سے شرف بخشا ہے اور راہ مستقیم پر اسکو چلا کر ظلمات کی ٹھوکروں اور ہلاکتوں سے بچایا۔ دنیا میں جو تاریکی انسان نے اپنی غفلت سے اور بدکاری سے پھیلا رکھی تھی اس سے بچنا کسی کی طاقت میں نہ تھا۔ اگر خود خداوند عالم اپنے رحم کے تقاضا سے انسان کو آواز دیکر اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسکو سیدھی سڑک پر نہ ڈالدیتا۔ پھر صلوٰۃ ہو اور سلام ہو۔ اور رحمتیں ہوں اور برکتیں ہزاروں ہزار ان پاک اور معصوم وجودوں پر جنکو خدا نے اس قابل بنایا۔ کہ وہ اسکی آواز سنیں اور خلقت اور اسکے رب کے درمیان صلح کرا دینے کا جوش ان کے دلوں میں ہو۔ اور ہر خلقت کو سمجھائیں اور سیدھے راہ پر لائیں اور خدا کے آگے روئیں اور گڑگڑائیں۔ بالخصوص اُس پاک مطہر مقدس۔ مزکی شفیع پر ہزاروں ہزار صلوٰۃ اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ کہ جو مخلوق الٰہی کی غمخواری میں اور اپنے خالق کی محبت میں ایسا گداختہ ہوا۔ کہ بجز قرآن مجید کی وحی کے اسکے لئے کوئی شے موجب تسکین نہ ہوئی اے خدا کے پیارے ہم قربان ہوں ہم اور ہماری جانیں تجھپر اور تیری راہ پر اور اسپر جو تیرے راہ کے مسافروں کو بھیڑیوں اور کتوں اور قزاقوں سے بچانیکے لئے آج سپاہی کیطرح کمر باندھکر کھڑا ہوا ہے۔ اور ایسا کھڑا ہوا ہے کہ نہ اسے رات کو آرام کی نیند ہے اور نہ دن کو عیش کی زندگی وہ تیری محبت میں ایسا محو ہوا۔ کہ نہ اسے اپنے سر کی خبر رہی نہ پاؤں کی۔ ہاں یہی اسکی وہ نشانیاں تھیں جو تو نے پہلے سے بیان کی تھیں ۔

پھر مبارک ہیں وے جو اس بہادر سپاہی ہاں بہادروں کے سردار کی حمایت اور نصرت میں کھڑے ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وہ خدا کے ساتھ ہیں اور خدا اُنکے ساتھ ہے۔ وہ ستارے ہیں جو سورج سے روشنی لیتے ہیں اور اندھیری رات کے چراغ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن ۔

اس تاریکی کے زمانے میں جب یہ خدا کے پیارے مخلوق الٰہی کو سیدھی راہ پر بُلا رہے ہیں تو میرے دل میں جوش اٹھا کہ میں بھی انکی امداد کروں جو خود کمزور ہو وہ کسیکی کیا مدد کریگا۔ مگر ایسے پُر جوش اور پُر طاقت باہمت عالی حوصلہ۔ عالی دماغ اصحاب کے کارناموں کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھکر۔ وہ سرکار کر سکتا کہ بیٹھ رہوں میں بھی لگا کچھ ہاتھ ہلانے اور کچھ آواز بھی دینے۔ بھلا اس چھوٹے سے ہاتھ اور باریک سی آواز سے کیا کر سکتا تھا۔ مگر خدا نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے جو دنیا میں کر تبلیغ پہنچائی تھی تو اسکے واسطے سامان بھی ایسے ہی مہیا کر دیئے۔ پس میرے ہاتھ اور آواز کو ڈاک نے ایسی مدد دی کہ میں گھر بیٹھے بیٹھے انگلستان۔ امریکہ اور جاپان تک جانے لگا اور تو کیا کر سکتا تھا۔ پھر دو باتوں کی رفتہ رفتہ عادت سمجھو۔ قوت سمجھو نشہ سمجھو۔ کچھ سمجھو۔ وہ کام آہستہ آہستہ کرنے لگا۔ ایک تو یہ کہ جہاں کہیں کوئی نیا فرقہ دیکھا۔ گمراہی کا کوئی خوفناک گڑھا پایا ضلالت کا کوئی ہولناک کنواں معلوم کیا۔ اُسکی خبر خدا کے مسیح کو دیدی۔ تاکہ وہ اُنکی دستگیری کیلئے توجہ کرے اور دوسرا یہ کہ جو ملا کسی نہ کسی بہانہ اُسکے کان میں کچھ اسلام اور اسلام کے بانی علیہ السلام اور اسلام کے موجودہ امام کی خبر ڈال آئی دی کسی نے گالی دی کسی نے بُرا منایا۔ کوئی ہنسکر خاموش ہو رہا۔ کسی نے خشک شکریہ میں ٹالا۔ کوئی تھوڑی دور ساتھ ہو لیا۔ اور پرساں حال رہا۔ پر میں اپنا کام کئے گیا یہاں تک کہ بعض رشید اور سعید ایسے نکلے جنہوں نے اس آواز کو قبول ہی کر لیا ۔

اس کام کی ابتدا کوئی تین سال سے ہے اسکے واسطے بھی خرید اخبارات خرید کُتب ڈاک اسٹیشنری وغیرہ کا خرچ درکار ہوا جس میں مجھے یہاں کے بعض دفاتر مثلاً میگزین اور خود حضرت مسیح علیہ السلام اور بعض دوستوں سے مدد ملتی رہی۔ مثلاً کوئی عمدہ کتاب اس کام کے مفید ولایت میں چھپی۔ تو دفتر میگزین نے خرید کر دی یا حضرت نے خود ہی فرمایا کہ یہ کتاب منگالو۔ اسکی قیمت ہم دیں گے یا شیخ رحمت اللہ صاحب جیسے کسی دوست نے ولایتی کاغذ لفافے بھیجدیئے غرض اس طرح سے کام چلتا رہا۔ اور چل رہا ہے مگر کوئی نو ماہ کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ ایک دوست بابو محمد الٰہی صاحب سب پلیٹ لے آر کوہاٹ نے مجھے خط لکھا کہ میں مجھ چند اور احباب کے آپ کو اس کام کیواسطے کچھ ماہوار چندہ دینا چاہتا ہوں۔ میں ڈرا کہ میرے واسطے ایسے چندہ کا اگرچہ وہ خفیف رقم ہی ہو لینا جائز ہوگا یا نہ ہوگا۔ اسواسطے میں نے بابو صاحب کو جواب لکھا کہ سردست میں کوئی ماہوار چندہ نہیں لے سکتا۔ ہاں آپ کی تحریک پر میں اس امر کے متعلق استخارہ کرونگا۔ اور حضرت امام سے حکم طلب کرونگا پھر جو نتیجہ ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔ اس کے بعد کوئی چھ ماہ تک مجھے ایسا موقعہ نہ ملا۔ کہ میں اس امر کیواسطے توجہ اور استخارہ کرتا۔ چھ ماہ کے بعد مجھے ایک وقت میسر آیا۔ کہ میں نے دعا کی اور استخارہ کیا اور پھر حضرت امام علیہ السلام کیخدمت میں یہ سب باتیں عرض کیں اور یہ بھی دریافت کیا۔ کہ آیا اس کام کو میں جاری رکھوں یا نہ رکھوں۔ حضرت امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نزدیک جہانتک کچھ دقت اور حرج واقعہ نہ ہو۔ اس کام میں کچھ مضائقہ نہیں جو موجب تبلیغ ہے۔ اور جو صاحب اس کام میں مدد دینا چاہیں وہ بے شک دیں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۔"

اسپر میں نے بابو محمد الٰہی صاحب کو اطلاع دی۔ جو رقم اس امر کے متعلق میرے پاس وقتاً فوقتاً آئیگی اسکی رسید کسی اخبار میں دیدیا کروں گا۔ اور ساتھ ہی میں نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ ہر ہفتہ میں بدر یا کسی اخبار کے ایک رپورٹ اس کارروائی کی چھاپ دیا کروں تاکہ احباب کے واسطے ازدیاد ایمان اور مسرت حصول ہو۔ چونکہ اس کام کے دو حصے ہیں یعنی غیر مذاہب کی تحقیقات اور اسلام کی تبلیغ۔ اسواسطے یہ مضامین تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام کی سرخی کے ذیل میں نکلا کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ چنانچہ اس ہفتہ میں امریکہ کے ایک نومسلم انگریز کا خط آیا ہے جس کی پہلے ہم کو خبر تھی میں نے اسکا نام اور پتہ اور اس کے مشرقی علوم سے واقف ہونے کی خبر ایک کتاب فروش کے اشتہار میں پڑھی تھی کیونکہ صاحب موصوف نے ایک کتاب پراپنی رائے لکھی تھی۔ پس میں نے اسکو ایک خط لکھا۔ میں اپنے خط کے ترجمہ کو معہ جواب کے ترجمہ کے نیچے درج کرتا ہوں۔......

محمد صادق عفی عنہ....

میرا خط بنام ڈاکٹر بیکر صاحب بمقام فلیڈلفیا

از قادیان ضلع گورداسپور۔ ملک ہند۔ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

ڈیر ڈاکٹر۔ اگر اتفاق کوئی شے ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ صرف اتفاق سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ علوم مشرقیہ کے فاضل ہیں اور دنیا کی قریب ایک درجن زبانوں سے واقف ہیں دراصل میں تو اتفاق کا قائل نہیں کیونکہ میں تو یہی ایمان رکھتا ہوں۔ کہ سب کچھ خدا ئے قادر کی مرضی سے دنیا میں ہوتا ہے آپ ایک مشرقی علوم کے فاضل ہیں اور میں ایک مشرقی آدمی ہوں اور اسیواسطے میں آپ کو یہ خط لکھتا ہوں۔ کیونکہ مشرق کی ساری زبانوں سے میں بھی واقف ہوں جو باتیں میں آپکو لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ مشرقی الہام اور حب۔ اور صلاحیت پر لیکن پیشتر اسکے کہ میں کچھ لکھوں میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے عقائد کیا ہیں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ یسوع مسیح ایک انسان تھا۔ اور خدا کا نبی تھا۔ خدا واحد ہے تثلیث کوئی شے نہیں خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔ سبکو نیک و بد اعمال کا بدلہ ملتا ہے کفارہ باطل ہے۔ خدا اپنے نبیوں رسولوں اور مسیحوں کو ہمیشہ مبعوث کرتا رہتا ہے جو خدا سے الہام پاکر دنیا کی اصلاح کرتے ہیں

ضروری اطلاع

اس اخبار کے ہمراہ ایک چٹھی اور ایک کارڈ سابقہ خریداروں کے لئے ارسال ہے۔ چٹھی میں چند ضروری عرضداشتیں ہیں جو کہ ہر ایک کی توجہ کے لائق اور مالی نقصان کی تلافی کی تدبیر ہے جس کی شکایت بعض احباب نے بذریعہ خطوط کی تھی اور جسکی عام طور پر شکایت سنی جاتی تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس سے بڑھکر اور کیا صفائی معاملات میں ہو سکتی ہے۔ کہ ہم حتے الوسع لوگوں کے مال واپس کرنے کو طیار ہیں اس چٹھی کو بغور مطالعہ فرما کر کارڈ کے ذریعہ سے جواب دیا جاوے کیونکہ نیا سال اور نئے معاملات ہیں اس چٹھی میں ہم نے خریداروں کو ۳ طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور خاص قسم کے خریداروں کے لئے ایک بیش قیمت کتاب سالانہ نذر کرلی چاہی ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ کارخانہ کا شفاف مکمل ہو کر ہر ایک کی شکایت رفع ہو۔ دین کی خدمت احسن طور پر ہو ہمارا وجود بہ نسبت پیشتر کے زیادہ نافع الناس ہو سکے قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی شان جس جس طرح سے بذریعہ تقریروں وغیرہ کے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور توحید کی عظمت کھل رہی ہے اور باطل پر موت آ رہی ہے وہ سب احسن اور اکمل طور پر ضبط ہو کر محفوظ ہو سکے جس کے لئے کثیر اخراجات اور بڑے سامان کی ضرورت ہے امید ہے کہ جناب اس چٹھی کو مطالعہ فرما کر اس کار خیر میں حتے الوسع کارخانہ کے ممد و معاون ہر پہلو سے ثابت ہوں گے۔ اور سب توفیق اللہ تعالیٰ کو ہے اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہیں۔

خطوط و کتابت امدادی فنڈ

منشی **عبدالحق** صاحب احمدی برجنیو ماسٹر سنکھترہ باوجود اسکے کہ آپ قلیل التنخواہ ہیں تاہم انشراح صدر سے اجازت دیتے ہیں کہ ۱۹۰۵ء کی قیمت کے ساتھ ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کر لیا وے

احمدی گجراتی جو کہ قادیانی اخباروں کے قابل قدر ناظرین ہیں دو خریدار البدر کو دیتے ہیں

منشی **وزیر علی** صاحب بھی فراخ دلی سے البدر کی خریداری کی درخواست ارسال کرتے ہیں آپ بمبئی میں ایک قلیل معاش کے آدمی ہیں مگر حضرت کے کلمات سے بہرہ ور ہونیکا شوق ہے کہ قادیاں سے واپس جا کر اخبار ضرور چاہتے ہیں

بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک کمشنر آفس لوگندا نے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال میں دس احباب کے نام اخبار اپنے خرچ پر جاری کرایا تھا۔ اس سال آپ پھر بڑی فراخ حوصلگی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے نام اخبار جاری رہے اسلئے میں اپنے قلیل معاش دوستوں اور عزیز بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ البدر کی خدمات سے مستفیض ہونیکے لئے پھر خدا تعالے کا فضل بابو غلام محمد صاحب کی معرفت اسکے شامل حال ہوا۔ لیکن گذشتہ سال میں میں نے انکے ارشاد میں تصرف کر کے بعض لوگوں کے نام اخبار بنصف قیمت پر جاری کیا تھا۔ اور اس سال میں کسی قسم کے تصرف کو پسند نہیں کرتا دس احباب کے نام اخبار بلا کسی قیمت کے جاری رہیگا۔

علاوہ ازیں بابو صاحب موصوف اپنا زر چندہ بابت ۱۹۰۴ء ہمراہ چندہ ۱۹۰۵ء دینے کا وعدہ فرماتے ہیں خدا ان کو جزاء دے چندوں سے بابو صاحب موصوف کے ذریعہ جن لوگوں کو یہ فیض حاصل ہے۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بابو صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ استفادہ روحانی کے لئے وہ ایک خاص تبدیلی اپنی بعض باتوں میں چاہتے ہیں خدا تعالے انکو قوت اور طاقت دیوے اور اسکے لئے مناسب اسباب مہیا کر دیوے یہ درخواست ان کی طرف سے ہے

منشی **نواب خان** صاحب ثاقب جنہوں نے حضرت مولانا مولوی عبداللطیف صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر ایک مرثیہ جام شہادت نام سے تصنیف فرمایا ہے اس کی کچھ جلدیں البدر کی امدادی فنڈ میں دیئے ہیں ان کی قیمت چار روپیہ ہوتی ہے کارخانہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے

ان تمام معاونین کے لئے دعا ہے کہ خدا تعالے کا فضل اور رحمت ان سب کے شامل حال ہو۔ آمین۔

تبدیلی پتہ ۔ حکیم شاہنواز صاحب احمدی موکرا دلپنڈی میں مطب کرتے ہیں۔ عام اطلاع کیلئے ذیل کا پتہ اعلان کرتے ہیں۔

حکیم شاہنواز متصل سرائے دیوان چند سہگل موکی المیں نمبر

میں مسلمان ہو گیا

یہ نئے کتاب اختیار الاسلام جس میں جناب عبدالرحمن صاحب ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیاں نے مذہب سکھ و آریہ کو ترک کرنے اور اسلام کو اختیار کرنیکے وجوہ بڑی وضاحت سے تحریر کئے ہیں جسکے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات دعاوی اور آریہ مذہب کے ابطال پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ماہ مئی ۱۹۰۴ء میں ایک ماہوار رسالے کے ذریعہ اس قسم کے مذہبی تواریخ کا سلسلہ تجویز کیا تھا۔ الحمدللہ کہ آج اس آرزو کو ایک رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں حضرت مولانا نورالدین اور مولانا عبدالکریم صاحب، اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے۔ ماسٹر صاحب کو اس کا نام "میں مسلمان ہو گیا" الہاماً بتلایا گیا ہے۔ امید ہے احمدی جماعت اس کتاب کو خرید کر دیگر مذاہب کے لوگوں میں اشاعت کریگی مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے مصنف کو ضروری ہے کہ قیمت میں خاص رعایت رکھے پہلا حصہ جسکی قیمت ۳/ ہے ایک صد صفحہ کا ہے۔ اور عنقریب شائع ہو گیا ہے درخواست جلد ماسٹر صاحب کے نام آوے۔

عید۔ عید۔ عید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **عید الفطر** کا مبارک دن گذر چکا ہے اسواسطے میں آپ کو بر موقعہ یاد دلاتا ہوں چندہ عید فنڈ ایک روپیہ مدارس احمدیہ کی ممبر اور صدقۂ فطر مدرسہ کے بنانے اور مساکین کے واسطے اپنا اور اپنے شہر کی جماعت کا جمع کر کے جسقدر جلد ہو سکے بنام مہتمم صاحب ارسال فرمادیں بسبب کالج بننے اور نقشہ کے سرکاری منظور ہو جانیکی عمارت اور سامان اور طلباء میں ترقی اور وظائف غربا اور کتب خانہ وغیرہ امور کیواسطے بہت سے فنڈ کی ضرورت ہے جس کا جمع ہونا آپ صاحبان کی توجہ کو چاہتا ہے۔ والسلام

آپکا خادم **محمد صادق** عفی اللہ عنہ

میرالکر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اے جہاں منتظر باش کہ آمد دلستاں
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر ۴۴-۴۵ بابت ۲۴ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مہر او بلبم شد اندر بدن
ما از و نو نیم ہر آنچہ کہ ہست
ما ز دیا ہم ہر نور و کمال
از ملایک و از خبر ہائے معاد
معجزات و ہمہ حق اندر وست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفی ما را امام و پیشوا
بادۂ عرفان ما از جام اوست
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں کور و دعی خداست
ہر کہ انکارے کند از شقیست

اندریں دین آمدہ از مادریم
آں رسولے کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدا قول او در جان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات انبیا و سابقین
یکدم و دوری از آں کس شقی است

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش بدست ما مدام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آں مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
نزد ما کفر است خسران و تباہ

وہ الفاظ جنمیں حضرت قدس بیعت کرتے وقت پڑھ کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ بیعت کا یہ اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور ۴ دسمبر ۱۹۰۴ء تک اسکو ۱۶ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنی اوری معنون کیا گیا تھا دسمبر پہلا ہم سال کی یادگار ہیں ہو آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا ۔

ضروری اطلاع

اس اخبار کے ہمراہ ایک چٹھی اور ایک کارڈ سابقہ خریداروں کے لئے ارسال ہے چٹھی میں چند ضروری عرضداشتیں ہیں جو ہر ایک کی توجہ کے لائق اور مالی نقصان کی تلافی کی تدبیر ہے جس کی شکایت بعض احباب نے بذریعہ خط کی تھی اور جسکی عام طور پر شکایت سنی جاتی تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس سے بڑھکر اور کیا صفائی معاملہ ہو سکتی ہے۔ کہ ہم حتے الوسع لوگوں کے مال واپس کرنے کو طیار ہیں اس چٹھی کو بغور مطالعہ فرماکر کارڈ کے ذریعہ سے جواب دیا جاوے کیونکہ نیا سال اور نئے معاملات ہیں اس چٹھی میں ہم نے خریداروں کو ۳ طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور خاص قسم کے خریداروں کے لئے ایک بیش قیمت کتاب سالانہ نذر کرنی چاہی ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ کارخانہ کا سٹاف مکمل ہو کر ہر ایک کی شکایت رفع ہو۔ دین کی خدمت احسن طور پر ہو ہمارا وجود بہ نسبت پیشتر کے زیادہ نافع الناس ہو سکے قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی شان جس جس طرح سے بذریعہ تقریروں وغیرہ کے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور توحید کی عظمت کھل رہی ہے اور باطل پر موت آ رہی ہے وہ سب احسن اور اکمل طور پر ضبط ہو کر محفوظ ہو سکے جس کے لئے کثیر اخراجات اور بڑے سٹاف کی ضرورت ہے امید ہے کہ جناب اس چٹھی کو مطالعہ فرما کر اس کار خیر میں حتے الوسع کارخانہ کے ممد و معاون ہر پہلو سے ثابت ہوں گے۔ اور سب توفیق اللہ تعالیٰ کو ہے اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہیں۔

خطوط و کتابت امدادی فنڈ

منشی عبدالحق صاحب احمدی برخند ہیڈ ماسٹر سنکھترہ باوجود اسکے کہ آپ قلیل مشاہرہ پاتے ہیں تاہم انشراح صدر سے اجازت دیتے ہیں کہ ۱۹۰۵ء کی قیمت کے ساتھ ۱۹۰۶ء کی قیمت وصول کر لیا وے

احمدی گجراتی جو کہ قادیانی اخباروں کے قابل قدر نامہ نگار ہیں دو خریدار البدر کو دیتے ہیں

منشی وزیر علی صاحب بھی فراخ دلی سے البدر کی خریداری کی درخواست ارسال کرتے ہیں آپ بھی ہیں ایک قلیل معاش کے آدمی ہیں مگر حضرت کے کلمات سے بہرہ ور ہونیکا شوق ہے کہ قادیان سے واپس جا کر اخبار ضرور چاہتے ہیں

بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک کمشنر آفس یوگنڈا نے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال میں دس احباب کے نام اخبار اپنے خرچ پر جاری کرایا تھا۔ اس سال آپ پھر بڑی فراخ حوصلگی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے نام اخبار جاری رہے اسلئے میں اپنے قلیل معاش دوستوں اور عزیز بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ البدر کی خدمات سے مستفیض ہونیکے لئے پھر خدا تعالےٰ کا فضل بابو غلام محمد صاحب کی معرفت اسکے شامل حال ہوا۔ لیکن گذشتہ سال میں میں نے انکے ارشاد میں تصرف کر کے بعض لوگوں کے نام اخبار بنصف قیمت پر جاری کیا تھا۔ اور اس سال میں کسی قسم کے تصرف کو پسند نہیں کرتا دس احباب کے نام اخبار بلا کسی قیمت کے جاری رہیگا۔

علاوہ ازیں بابو صاحب موصوف اپنا زر چندہ بابت ۱۹۰۴ء ہمراہ چندہ ۱۹۰۵ء دینے کا وعدہ فرماتے ہیں خدا ان کو جزا دے چندوے بابو صاحب موصوف کے ذریعہ جن لوگوں کو یہ فیض حاصل ہے۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بابو صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ استفادہ روحانی کے لئے وہ ایک خاص تبدیلی اپنی بعض باتوں پر چاہتے ہیں خدا تعالےٰ انکو قوت اور طاقت دیوے اور اسکے لئے مناسب اسباب مہیا کر دیوے یہ درخواست پر لطف ہے

منشی نواب خان صاحب ثاقب جنہوں نے حضرت مولانا مولوی عبداللطیف صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر ایک مرثیہ جام شہادت نام سے تصنیف فرمایا ہے اس کی یکصد جلدیں البدر کی امدادی فنڈ میں دیتے ہیں ان کی قیمت ۱۲ روپیہ ہوتی ہے کارخانہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے

ان تمام معاونین کے لئے دعا ہے کہ خدا تعالےٰ کا فضل اور رحمت ان سب کے شامل حال ہو۔ آمین۔

تبدیلی پتہ۔ حکیم شاہنواز صاحب احمدی جو کہ راولپنڈی میں مطب کرتے ہیں۔ عام اطلاع کیلئے ذیل کا پتہ اعلان کرتے ہیں۔

حکیم شاہنواز متصل سرائے دیوان چند سہگل چوک کی امیں نمبر ۲

میں مسلمان ہو گیا

یعنی کتاب اختیار الاسلام جس میں جناب عبدالرحمن صاحب ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے مذہب سکھ و آریہ کو ترک کرنے اور اسلام کو اختیار کرنیکے وجوہ بڑی وضاحت سے تحریر کئے ہیں جسکے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات دعاوی اور آریہ مذہب کے ابطال پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ۱۵ مئی ۱۹۰۴ء میں ایک ماہوار رسالے کے ذریعہ اس قسم کے مذہبی تواریخ کا سلسلہ تجویز کیا تھا الحمد للہ کہ آج اس آرزو کو ایک رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں حضرت مولانا نور الدین اور مولانا عبدالکریم صاحب، اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے۔ ماسٹر صاحب کو اس کا نام "میں مسلمان ہو گیا" الہاماً بتایا گیا ہے۔ امید ہے احمدی جماعت اس کتاب کو خرید کر دیگر مذاہب کے لوگوں میں اشاعت کریگی مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے مصنف کو ضروری ہے کہ قیمت میں خاص رعایت رکھے پہلا حصہ جسکی قیمت ۴ ہے ایک صد صفحہ کا ہے۔ اور عنقریب شائع ہو گیا ہے درخواست جلد ماسٹر صاحب کے نام آوے۔

عید۔ عید۔ عید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **عید الفطر** کا مبارک دن گذر چکا ہے اسواسطے میں آپ کو یہ موقعہ یاد دلاتا ہوں چندہ عید فنڈ ایک روپیہ فی کس احمدی ممبر اور صدقہ فطر مدرسہ کے یتامیٰ اور مساکین کے واسطے اپنا اور اپنے شہر کی جماعت کا جمع کر کے جسقدر جلد ہو سکے بنام مہتمم مدرسہ ارسال فرماویں بسبب کالج بننے اور مدرسہ کے سرکاری منظور ہو جانیکے عمارت اور سامان اور ملازمین مدرسہ اور وظائف غربا اور کتب خانہ وغیرہ امور کیواسطے بہت فنڈ کی ضرورت ہے جس کا جمع ہونا آپ صاحبان کی توجہ کو چاہتا ہے والسلام

آپکا خادم **محمد صادق** عفی اللہ عنہ

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

ایک اور پہلو سے بھی اس مضمون پر غور کیجا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک مضمون کی ایک علت غائی ہوتی ہے۔ اس مضمون کی علت غائی جو حیرت صاحب نے مختلف جگہ بیان کی ہے منجملہ ان کے صفحہ ۴۳۶ پر لکہا ہے "مذکورہ بالا بیان مسئلہ نبوت اور معجزہ کی تمہید ہے آگے اور اسکی توضیح سے بیان کرینگے تا ایک حد تک وہ حل ہوجائے اور اسکے بعد نبوت اور معجزہ کی حقیقت کو بیان کرینگے جس سے ناظر تفسیر کو بہت فائدہ ہوگا اگر اور کچھ نہیں تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ وہ گذشتہ اور موجودہ زمانے کے الحادی خیالات اور حکماء کے منتشر رایوں کا مطالعہ کرکے انکی اصلی حالت کو پہچان جائے گا۔ اور بخوبی سمجھ لیگا کہ صدق کی ہوا بھی انکو نہیں لگی ہے۔ التجا ہے تو صرف یہ ہے کہ ہمارے اس مضمون کو بہت غور سے پڑہنا اور سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ مثل اور مضمونوں کے سہل اور ممکن الفہم نہیں ہے"۔

حیرت صاحب کے اس بیان سے مفصلہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ ۴۱ صفحات مضمون کے جو نصف مضمون سے بھی زیادہ ہے حیرت صاحب نے صرف تمہید میں صرف کردئے ہیں

دوم۔ آئندہ حصہ مضمون کا جو ۲۸ صفحہ میں دو حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ میں مضمون کی توضیح ہوگی (جو غالبًا تمہید میں نہیں کی گئی ہے) اور دوسرے حصہ میں نبوت اور معجزہ کی حقیقت بیان ہوگی۔

سوم۔ علت غائی اس مضمون کی یہ ہے کہ گذشتہ اور موجودہ زمانہ کے الحادی خیالات اور حکماء کے منتشر خیالات کی حقیقت معلوم ہوجائیگی۔

چہارم۔ یہ کل مضمون معمہ ہے اور ممکن الفہم نہیں ہے

اب ناظرین! آپ کو تکلیف تو ہوگی براہ مہربانی حیرت صاحب کی اس نکتہ چینی کو ایک دفعہ آپ پہر ذہن نشین کرلیویں جہاں لکھا تہا کہ تمہاری تمام کتابیں تمہید ہی تمہید ہوتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ تاکہ اس مضمون کا پورا پورا لطف حاصل ہو۔

جب حیرت صاحب کے اس تمہیدی حصہ پر عمیق نظر ڈالی جاتی ہے تو واقعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حیرت صاحب کا یہ لکھنا درست ہے کہ وہ محض تمہید ہے اسے نفس مضمون سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اول ۱۶ا۴ صفحوں تک تو مختلف فلاسفروں کے اقوال نقل کئے ہیں جنکا ترجمہ ایسے مہمل الفاظ میں کیا ہے کہ اسکے سمجہانے اور تشریح کرنے کیواسطے حیرت صاحب کو ایک اور ضخیم مجلد بطور حاشیہ لکھنی چاہیئے یا کتاب کے ہمراہ خود جاکر سمجہانا چاہیئے۔ ۴۱۶ صفحہ سے ۴۱۹ تک ہندوؤں کے مذہبی خیالات کا اظہار کیا ہے اور درمیان میں صفحہ ۴۱۷ پر قرآن شریف کے متعلق صرف یہ ایک فقرہ لکہا ہے "قرآن نے جو کچھ خدا کی ہستی پر بحث کی ہے وہ ایک ایسی عاقلانہ توضیح ہے کہ اس سے بہتر ممکن نہیں" یہ فقرہ لکہ کر خاموشی اختیار کرلی اور اس عاقلانہ بحث کی بابت ایک حرف بھی نہیں لکہا۔ اس فقرہ کو پڑہ کر اس خیال سے کہ شاید ہم سے خطا ہوئی ہو دس بارہ صفحہ پہلے اور دس بارہ صفحہ بعد کے مضمون پر نظر ڈالی کہ شاید کہیں بہولے سے ہی قرآن شریف کے دلائل کا ذکر کیا ہو۔ لیکن ہماری یہ محنت فضول تہی کیونکہ قرآن شریف کی بابت تو حیرت صاحب کو صرف اشارہ ہی کافی تہا۔ انکی علت غائی تو وہی ہے جو وہ خود بیان کرچکے ہیں۔ خیر اب آئندہ دیکھیں گے کہ ان قرآنی دلائل میں سے کیا کچھ بیان کرینگے۔

صفحہ ۴۱۹ سے ۴۲۸ تک حیرت صاحب نے وید کی بابت بحث کی ہے جسکو اس ترتیب سے لکہا ہے۔ اول ویدوں کے نام انکی تقسیم۔ انکی اصلیت۔ آریہ قوم کی ہند میں آمد۔ گاؤں قصبہ۔ راجہ۔ سردار۔ قرابت۔ لباس۔ شوسائٹی۔ حرفت۔ تجارت۔ جنگ۔ جگ معاشرت وغیرہ وغیرہ حالات کے متعلق ویدسے بحث کی ہے ہمیں بہت ہی تعجب ہوا اور ہماری موٹی سمجھ (بقول حیرت) اس بات کے سمجھنے سے قاصر رہی کہ ان بیانات سے نبوت کی بحث کو کیا تعلق ہے۔ اگر یہ بے تعلق مضامین لکھنے ہی تہے تو حاشیہ پر لکہدئے ہوتے یا یہی ضروری ہے کہ خواہ مخواہ مضمون کو طول کرنے اور ۵۹ صفحہ پورے کرنیکو جو کوئی کتاب سامنے آئی اسے اٹھالیا جہٹ ترجمہ کرکے جس مضمون میں چاہا اسے جگہ دیدی خواہ سیاق مضمون روانی سے اسکو کچھ تعلق ہو یا نہ ہو۔

خیر اس ویدکی بحث کے بعد حیرت صاحب نے ۶ صفحہ بدھ۔ زنوفن۔ اسپینوزا۔ آرتہر شوپن کے خیالات کی بابت لکھ کر ۴۳۶ صفحہ پر خدا خدا کرکے اس تمہید کو ختم کیا ہے۔

اسوقت دوسری دفعہ پہر حیرت صاحب کو کچھ قرآن کا خیال آیا۔ تو اسکا ذکر ان بہونڈے الفاظ میں کیا ہے "قرآن مجید نے اگرچہ معجزہ۔ نبوت الہام اور وحی کو صاف طور پر بیان کیا ہے۔ لیکن سوائے الفاظ کے ظاہری مطالب کے اور کیا **خاک** سمجھ **میں** آسکتا ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ نبوت معجزہ یا الہام ووحی کی توضیح کوئی عالی درجہ کی بنیاد پر قائم ہوسکتی ہے یا یہ کہ کل امور محض خیالی ہی خیالی ہیں اور انہیں انسانی خیال کا صرف ایک اظہار سمجھیں۔ ہم پہلے مناسب سمجھتے ہیں کہ خاص اس اہم معاملہ میں جو کچھ موجودہ فلسفی مل نے لکہا ہے اسکو نقل کردیں تاکہ پہر ہمکو اپنے طور پر کہنے کا موقعہ ملے"۔

یہ طویل عبارت ہمنے آگے تک اسلئے لکہدی ہے تا معزز ناظرین کو یہ وہم بھی نہ رہے کہ شاید حیرت صاحب نے قرآن شریف کے متعلق کچھ بحث کی ہوگی یوں کہ پہلی سے حیرت صاحب نے مل کے خیالات پر بحث شروع کردی ہے۔

ناظرین ذرا حیرت صاحب نے جو مذکورہ بالا عبارت میں لفظ خاک لکھا ہے اسپر آپ ضرور غور کریں کیونکہ اس سے حیرت صاحب کی اندرونی حالت کا کسی قدر حال معلوم ہوتا ہے اور ساتہ ہی ہم حیرت صاحب کو مخاطب کرکے انہیں جتانا چاہتے ہیں کہ تمنے خواہ مخواہ جو حضرت اقدس پر تبرہ بازیاں کی ہیں اور **فطری حالت** کا اظہار کیا ہے اور ثبوت میں کسی جگہ حضرت اقدس کی تحریرات کا کوئی حوالہ نہیں دیا ہے دیکہو تم! یاد رکہو کہ تمہاری ایسی تحریرات کے موقعوں پر تم سے زیادہ سخت الفاظ ہم بھی لکہ سکتے ہیں لیکن ہم ہرگز ایسا کرنا نہیں چاہتے اسلئے کہ ہمارے پیارے **ہادی** کی تعلیم نے ہمیں یہی سکہایا ہے ورنہ کیا تہا اگر سیر کی جگہ سوا سیر اور سوا سیر کی جگہ ڈیڑہ ڈیڑہ سیر کے سخت الفاظ نہ کہتے اور شوخ انداز (یا داشن) معشگ است کے نقوے کا ہی خیال نہ کرتے اور تمہارے برابر ہی سخت الفاظ لکہتے تو یہ ہمارا حق تہا لیکن ہم تمہاری تمام بدزبانیوں اور دریدہ دہنیوں پر صبر کرکے اسکا فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں۔ تمہارے لئے یہی ذلت کافی ہے

جو ان مضامین کے ذریعہ سے مقدر ہے -

خیر پھر اسی سابقہ سلسلہ کو شروع کرتا ہوں حیرت صاحب نے فلسفی مل کے خیالات کا اظہار کرنیکے بعد جو پریشانی اٹھائی ہے اس سے ہمیں ہمدردی ہے جیسے کہ انہوں نے لکھا ہے "اسکے (یعنی مل کے) سوالات کا جواب دینا مشکل نہیں ہے مگر خرابی یہ ہے کہ وہ سرے سے ہی خدا کا قائل نہیں ہے پہلے اسے خدا کی ہستی سمجھائی جائے اور پھر ان تعلقات پر بحث کی جاوے جو عبد اور معبود میں ہیں - ہم اگر خدا کی ذات پر بحث کرینگے تو ہمارا مقصود ساقط ہو جائیگا - ہمیں صرف معجزہ اور نبوت پر بحث کرنی ہے اور ہم خیال کرتے ہیں کہ اسی بحث سے تمام شبہات رفع ہو جائینگے" - اب مذکورہ بالا بیان پر مجھے مزید ریمارکس کی ضرورت نہیں ہے ناظرین جب خود غور کریں گے تو معلوم ہو جائیگا کہ بیچارے حیرت پر اسکے نام کا اثر کسقدر غالب ہوتا جاتا ہے -

جسقدر مختصر حالات مینے اوپر لکھے ہیں انکے علاوہ اب ۲۶ صفحہ مضمون کے اور باقی رہ گئے ہیں جنمیں اکثر جگہ نفس مضمون پر کسیقدر بحث کیگئی ہے اور جسکے متعلق بہت اختصار سے ہی البدر میں اصل مضمون خلاصہ کرنے کے بعد پیش ناظرین کروں گا - لیکن یہانتک لکھنے کے بعد مجھے کئی دقتیں پیش آگئیں جب تک وہ رفع نہ ہو جاویں اسوقت تک میں اور لکھنا نہیں چاہتا ہوں اسلئے کہ مبادا میری یہ دردِ سر بے سود نہو - اور وہ اشکال یہ ہیں کہ میں اس مضمون پر کئی طرح سے بحث کرنا چاہتا ہوں منجملہ انکے ایک ترتیب مضامین پر بھی بحث کروں گا - کیونکہ حیرت صاحب کو اسبات کا بھی دعوٰے ہے کہ ہند میں کوئی ترتیب مضامین جانتا ہی نہیں - لیکن جب حیرت صاحب کے پیش کردہ مضمون کو دیکھا جاتا ہے تو اول تو انہوں نے اخبار کے صرف ۴ نمبروں میں اسی کتاب کے ۱۸ا۴ صفحہ تک لکھ کر چھوڑ دیا ہے اور خود انہی کے بیان کے موافق جیسا کہ میں اوپر ظاہر کر چکا ہوں صفحہ ۳۴۶ تک انکا تمہیدی مضمون ہے تو گویا انہوں نے بطور چیلنج صرف نصف تمہیدی مضمون کو پیش کیا جسمیں سوائے فلاسفروں کے اقوال کی نقل کے اور کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ۸ اگست کے مضمون کو انہوں نے ان الفاظ سے شروع کر دیا ہے "اس تمام بحث کے بعد ناظرین اخبار کو کم سے کم یہ پتہ ضرور لگ گیا ہوگا کہ معجزہ اور نبوت کیا چیز ہے اور مرزا صاحب نے اسے کیا سمجھا ہے جسنے اپنے مقدمہ تفسیر الفرقان سے یہ کُل مضمون نقل کیا ہے اگرچہ اسکا ایک بڑا حصہ وید مقدس کے متعلق ترک کر دیا ہے تو بھی کچھ نہ کچھ معجزہ اور نبوت کے اس سلسلہ وار مضمون سے ضرور واقفیت ہو گئی ہوگی - اب ہم مرزا صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں"

اس بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضمون کے وہ ۲۷۵ صفحہ جو ہمارے خیال کے موافق نفس مضمون سے کسی قدر تعلق رکھتے ہیں اسکو حیرت صاحب نے مہربانی فرما کر خارج کر دیا ہے اور اسپر بحث کرنیکی ہمیں تکلیف نہ دینی چاہئے اسلئے جو کچھ انہوں نے اب تک لکھا ہے اسکی بابت اب انسے یہ عرض ہے کہ جو حصہ بطور چیلنج ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے آیا وہ حصہ اس ترتیب سے درست ہے جس ترتیب سے کتاب میں چھپا ہوا ہے یا اخبار والی ترتیب درست ہے - مثلاً تم نے ۸ جولائی ۱۹۰۴ء کے کرزن گزٹ سے اس مضمون کو شروع کیا ہے لیکن علاوہ الفاظ و فقرات کے تغیر و تبدل کے اسمیں ترمیم و تنسیخ بھی بہت کچھ کی ہے چنانچہ گزٹ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۴ صفحہ ۴ کالم ۳ سطر ۶ تک تو کتاب کے صفحہ ۴۱۲ تک کا مضمون نقل کیا ہے اور صرف بعض بعض جگہ محذوفات اس سے کئے ہیں لیکن اخبار کی اس سطر ۶ سے کتاب کے یکدم کئی صفحہ پھلانگ کر صفحہ ۴۱۷ سے مضمون شروع کر دیا ہے اور اس خیال سے کہ عبارت میں پھُس پھُسا پن نہ ہو جاوے بعض جگہ الفاظ کا تغیر و تبدل کر دیا ہے -

کتاب کے صفحہ ۴۱۷ سے جو یہ مضمون نقل کیا تھا اسکو اسی ۲۳ جولائی کے اخبار میں صفحہ ۵ کالم ۳ سطر ۹ تک لکھا ہے لیکن پھر جو کچھ یاد آگیا تو کسیقدر پیچھے ہٹے - اور کتاب کے صفحہ ۴۱۴ پر جا پہونچے اور اسکی سطر ۲۶ سے مضمون شروع کر کے خدا خدا کر کے اس ۲۳ جولائی والے مضمون کو ختم کیا ہے -

اسکے بعد جب یکم اگست کا اخبار لکھنے بیٹھے تو شروع تو کتاب کی اسی جگہ سے کیا ہے جہاں سے کہ سابقہ نمبر اخبار کو ختم کیا تھا لیکن کالم ۳ سطر ۴ اتک ایسا کیے بعد پھر کتاب کے مضمون میں غوطہ لگایا اور صفحہ ۴۱۶ سے ایکدم صفحہ ۴۱۲ پر جا پڑے - اسکے علاوہ کتاب کے ۴۱۶ پر سے بہت سے فقرات مثلاً "یہ عام طور پر نہیں کیا جاتا ہے" اڑا دیا ہے تا کہ مضمون میں بجو ربطی ہو گئی ہے وہ دور ہو جاتا - اب ہم حیران ہیں کہ یہ بات کیا ہے - حیرت صاحب! اگر تمہارا یہ قول کچھ عزت رکھتا ہے "کہ شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے اغلاط کا علانیہ اقرار کرلے" تو تمکو چاہئے تھا کہ اس مضمون کو بطور چیلنج پیش کرنے سے پہلے یہ اقرار کر دیتے کہ اپنے مقدمہ تفسیر الفرقان سے میں ایک مضمون پیش کرتا ہوں اسمیں کچھ ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہے احمدی جماعت اسکا خیال نہ کرے - سو خیر اگر اسوقت نہیں کیا تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اب کسقدر اس شرافت کے تقاضے کو تم پورا کرتے ہو - حیرت صاحب! بیچارے ناظرین کرزن گزٹ پر تم کو رحم کرنا چاہئے اور تم کو چاہئے کہ اس مضمون کو اخبار میں پھر چھاپنا شروع کر دو اس سے کئی فائدہ ہونگے - تمکو یہ فائدہ ہوگا کہ ہینگ لگے نہ پھٹکری مفت میں اخبار کے دو صفحے بھر جایا کرینگے - اور بیچارے ناظرین کرزن گزٹ پر تم یہ رحم کروگے کہ وہ کچھ تو سمجھ سکیں گے - اوّل تو کُل مضمون ہی مبہم ہے جسکا سر ہے نہ پیر ہے اور جو بعض جگہ سے چند فقرے سمجھ میں بھی آتے تھے انکا تمہاری دستبرد نے ستیاناس کر دیا ہے - حیرت صاحب! تمنے دیکھا یہ ہی تمہاری حالت اور اصل حقیقت کیا اسی حیثیت پر تمہارے منہ سے یہ الفاظ نکلتے تھے "یہ میری سنو اور غور سے سنو تا کہ تمہیں ہدایت کا رستہ آنکھوں سے دکھائی دینے لگے" - چونکہ اب تک ہمنے بہت صبر کیا ہے اسلئے ہم تمہارے ہی الفاظ جو تمنے یکم جولائی کے اخبار میں ہمارے لئے لکھے ہیں تمکو واپس دیتے ہیں اگر تمہارے دل میں انصاف ہوگا اور ایمان کا دھندلا سا سایہ بھی تمہارے قلب پر پڑا ہوگا تو فوراً تسلیم کر لوگے کہ در اصل یہ مجھ پر صادق آتے ہیں اور غلطی سے مینے احمدی جماعت کا دل دکھانے اور حضرت مرزا صاحب کی کامیابیوں سے حیرت زدہ ہو کر انکے لئے لکھ دیئے تھے -

حیرت صاحب! فروتنی - انکساری - عاجزی اور تضرع سے سعادت حاصل ہوتی ہے - اور اپنی ہمہ بینی اور غرور کا نتیجہ ہمیشہ ذلت اور بربادی ہے عزازیل نے بھی یہی غرور کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آدم کو کیوں سجدہ کروں (جیسے حیرت صاحب تم نے لکھا ہے کہ میں کسی ملہم یا پیر کو کیوں مانوں) جبکہ میری سرشت آگ سے اور آدم کی مٹی سے ہے - اسی بیجا غرور نے اسے ذلیل اور رسوا کیا - اور آج وہ پدموں آدمیوں کا مرکز لعنت بن رہا ہے - (عبد العزیز دہلوی)

باقی آئندہ

استفسار از آریہ صاحبان

ایک پنڈت ... صاحب آریہ ہیں انکی ایک جوان لڑکی ہے۔ پنڈت جی کو سوامی جی مہاراج سے غیر معمولی محبت ہے اور دیرات وید کی تعلیم کی چرچا گھر میں کرتے ہیں تناسخ کا مسئلہ سنوریکت کو سناتے رہتے ہیں۔ اور اُس کے ثبوت میں کچھ روایات بھی بیان کرتے رہتے ہیں مثلاً ایک یہ کہ ایک رشی نے پران وید لئے اور پھر وہ فلاں بادشاہ کے گھر پیدا ہوا اور اسکو اپنے جنم کا سارا حال معلوم ہے کہ میں اول ایک جوہڑا تھا۔ اور اپنے عملوں سے اس لائق ہو گیا کہ اب راجہ کے ہاں جنم لیا۔ اُنکے بچے بھی یہ کہہ کہہ کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے اچھے سادھوؤں سے پنڈت جی کے ہاں جنم لیا ہے۔ اب انہی پنڈت صاحب کی وہ جوان لڑکی بیان کرتی ہے کہ میں گذشتہ جنم میں قوم کی شودر تھی۔ اور مجھکو اس جنم کا سارا پتہ ہے۔ یہانتک کہ وہ اس جنم کے ماں باپ کا نام و پتہ بھی بتلاتی ہے کہ فلاں گلی اور فلاں جگہ وہ شودر رہتا ہے۔ اور شودر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عرصہ ۱۴ سال کا ہوا ہے کہ اُسکی لڑکی جو کسی کو بیاہی ہوئی تھی بیوہ ہو کر اپنے خاوند سے ۲ سال بعد مر گئی۔ وہ پوجا پاٹ بہت کرتی تھی اور وہی لڑکی بیان کرتی ہے کہ میرا خاوند اگلے جنم میں ایسا کام کرتا تھا کہ میں اُسے کہا کرتی تھی کہ تو نائی بنجاویگا اور میرا اسکے ساتھ وعدہ تھا کہ خواہ تو نائی بن جاوے مگر میں آئندہ جنم میں تیرے ساتھ صدق پالونگی۔ اب اس گاؤں میں ایک مسلمان نائی کا لڑکا ۲۰ سال کی عمر کا ہے وہ اقرار کرتا ہے کہ مجھکو بھی اپنے گذشتہ جنم کا حال معلوم ہے میری عورت ایسی ہی تھی جیسے کہ یہ لڑکی خود کو بیان کرتی ہے۔ اور باوجود شودر ہونے کے برہمنوں کے کام کیا کرتی تھی اور مجھے سمجھایا کرتی تھی اور اس کا اقرار تھا کہ میں اگلے جنم میں کسی اور سے ہرگز ہمبستر نہ ہونگی خواہ تو مسلمان نائی ہی کیوں نہ بنجاوے۔ اب یہ برہمن لڑکی اپنے باپ پنڈت صاحب سے خواہاں ہے کہ اس نفیر نامی نائی سے میری شادی ہو پنڈت صاحب تناسخ کے پھیر میں آکر حیران ہیں کہ کیا کریں۔ آریہ صاحبان اسکا جواب دیں کہ پنڈت صاحب کو کیا کرنا چاہئے۔

خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن آریہ صاحبان کو تناسخ کے ثبوت کا عمدہ موقعہ ہاتھ آگیا ہے۔ اور اس قسم کی چند اور نظیریں قائم ہو کر اس مسئلہ کی حقیقت پر خوب روشنی ڈالیں گے۔ کیوں نہ ہو روح جیتن ہوتی ہے جیسے اپنے گذشتہ اعمال یاد رہتے ہیں۔

ہُوَ الاوّل ھُوَ الآخر

فرقہ وجودی۔ خدا تعالیٰ کے مندرجہ عنوان اسماء حسنہ سے استدلال کرتا ہے۔ کہ جو کچھ ہے سب خدا ہی خدا ہے۔ حالانکہ اِن اسماء کے معانی بہت صاف اور کھلے کھلے ہیں۔ کیونکہ اول اور آخر چاہتا ہے کہ درمیان میں کوئی شئے ہو جو اسکی غیر ہو مثلاً ایک خط طولانی کی ابتدا اول اور آخر ایک ایک نقطہ ہے اور نقطہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ جس کا طول و عرض کچھ نہ ہو۔ حالانکہ ان دو نقطوں کے درمیان ایک شئے طول ہے جو کہ نقطہ سے بالکل غیر ہے جس سے ظاہر ہے کہ مخلوق اور اسکے اجزا خدا نہیں ہیں۔

ہو الاول کے یہ معنے ہیں۔ کہ جب ہم یا ہمارے ابا و اجداد نہ تھے تو خدا تو بہر حال تھا پس سب سے اول وہی اور جب ہم یا ہماری اولاد یا اولاد در اولاد بھی نہ ہوگی اور سب مر جاویں گے تب بھی خدا کی ذات تو ضرور ہوگی پس سب سے بعد یعنے آخر بھی وہی ہُوا ....

لطیفہ

البدر کا نام ایسا ہے کہ جب اس سے منور ہونے والی روحیں اس کی التوا سے فرق نور میں محسوس کرتی ہیں تو شکایت عجیب عجیب طرح کے مضامین تحریر کرتی ہیں۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

کہ پہلے پہل تو البدر اپنے پورے معنوں میں طلوع ہو کر خوب روشنی ڈالتا رہا۔ مگر پھر ہلال ہو گیا۔ اور پھر ایسا ہلال تسکوک کی مانند ہے۔

اور حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب اس عاجز کو خطاب کرتے ہوئے اس طرح بھی تحریر فرمایا کرتے ہیں۔ محب مکرم حضرت البدر کمل اللہ نور بدر کم۔ آمین

اے دل تو دمے بیاد رحمان نشدی	وز کردہ خویشتن پشیمان نشدی
صوفی و فقیہ عالم و دانشمند	ایں جملہ شدی ولے مسلمان نشدی

یہی حال آجکل کے لوگوں کا ہے کہ صوفی اور فقیہ اور عالم اور دانشمند بنے ہوئے ہیں مگر ایک مومن باللہ کی آو لوسکر مسلمان نہیں کہلاتے

عجیب قہر الٰہی

چونکہ اس مبارک زمانہ میں خدا کا ایک برگزیدہ نبی اور رسول موجود ہے اسلئے عذاب بھی اسی قسم کے نازل ہو رہے ہیں جو کہ انبیاء کے وقتوں میں ہوا کرتے تھے ۱۰ نومبر کے اخبار عام نے تہذیب النسوان کے حوالہ سے لکھا ہے۔

تہذیب النسوان میں ایک بہن مقام کوداوری سے لکھتی ہیں کہ ۱۶ ماہ اکتوبر ہفتے کے دن ہمارے پاس ایک عجیب ہی واقعہ گذرا۔ کوئی چار بجے شام کا وقت تھا۔ ہم سب بیٹھے چاء پی رہے تھے کہ یکایک بادل گھر آیا۔ بجلی چمکنے لگی۔ اور اسقدر اندھیرا چھا گیا۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دیتا تھا ہم سب نے لیمپ روشن کر لئے۔ ہوا ایسی شدت کی چلی کہ کیا بیان کروں۔ درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ درختوں کی تو کیا اصلیت ہے بڑے بڑے مضبوط گھروں کی چھتیں اکھڑ کر جنگلوں میں جا پڑیں۔ کوئی پانچ منٹ تک جنگل میں آسمان پر سے بڑے بڑے انگارے برسے۔ بہت سے جنگل جلکر برباد ہو گئے بہت سے لوگ ہوا کی شدت سے جنگل اور نالاؤں وغیرہ میں جا پڑے۔ ایک قیامت کا سا نمونہ بپا تھا۔ اور نفسی نفسی کا عالم تھا۔ نہیں معلوم کہ اگر پانچ منٹ اور یہ حال رہتا۔ تو کیا حشر برپا ہوتا دریا میں تاڑ کے درخت کے برابر اونچی اونچی موجیں اٹھتی تھیں اور یہ گمان ہوتا تھا کہ بس اب تمام دنیا ڈوب جائیگی۔ لیکن خدا نے بہت جلد اپنے بندوں پر رحم کر دیا۔ اور اس آفت آسمانی کو دور کر دیا۔ دوسرے دن معلوم ہوا۔ کہ ہزاروں درخت مضبوط سے مضبوط جڑ سے اکھڑ کر گر گئے۔ یہ سارا تعلقہ برباد ہو گیا ہے۔

مدرسہ ہی کے متعلق ایک بات

چونکہ عید الفطر کی تقریب قریب آرہی ہے اسلئے ہم اپنی قوم کو مطلع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ عید فنڈ کی وصولی میں غیر معمولی سعی اور کوشش کی جاوے کیونکہ اس فنڈ سے مدرسہ کی آنی ضرورتوں کا بہت بڑا حصہ پورا ہو جایا کرتا ہے جب سے سکول ریکگنائزڈ ہو گیا ہے۔ اسوقت سے مدرسہ کی ضروریات بہت کچھ بڑھ گئی ہیں اور ان ضرورتوں کا پورا کرنا قوم ہی کے ہاتھ میں ہے ہر شہر اور گاؤں کی انجمن احمدیہ عید فنڈ کا روپیہ وصول کر کے ڈائرکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام بھیجے

ریویو

الہدیہ نام ایک رسالہ ماہوار لاہور سے نکلتا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تائید اور آپ کے مخالفین کی تردید میں مضامین ہوتے ہیں بنسخہ سید مہر شاہ کی وردید دینی پر اس قسم کی طرز تحریر استعمال کی گئی ہے۔ جو کہ میرے نزدیک مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ مضامین میں بحیثیت ہمارے اور مخالفین کے اخلاق کے ایک فرق بیّن ہونا چاہئے جو کہ اس میں مرعی نہیں رکھا گیا۔ اس حصہ کی اصلاح اگر ہو جائے تو امید ہے کہ یہ رسالہ عمدہ ہو سکتا ہے۔

علمی جنتری سید محمد عبداللہ علم صاحب سوداگر کانپور کی مرتب کی ہوئی دفتر البدر میں پہنچی ہے جسمیں علاوہ جنتری کے دوسری انسانی ضروریات پر بھی مفید پیرائے ہیں اور بعض زمانہ حال کے مشہور اور معروف آدمیوں کے تذکرے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی تصویر اور حالات دئے گئے ہیں لیکن تصویر درست نہیں آئی اور حالات و دعاوی قلمبند کرنے میں بہت ہی بخل سے کام لیا ہے۔ حالانکہ ڈوئی امریکہ کے پیغمبر کے حالات بسط سے درج کئے ہیں خدا ہماری قوم کی اصلاح کرے باقی سب طرح یہ جنتری عمدہ اور مفید ہے اس جنتری میں حضرت عیسےٰ کی عمر ۱۲۰ سال لکھی ہے

حضرت خلیفہ دوم کے بیس مشہور دینی کام

(۱) بیت المال قائم کرنا۔ (۲) عدالتیں قائم کیں۔ (۳) تاریخ و سنہ کی ایجاد۔ (۴) لقب امیر المومنین اختیار کیا۔ (۵) پیمائش جاری کی۔ (۶) نہریں کھدوائیں۔ (۷) شہر آباد کئے۔ (۸) ممالک مقبوضہ کو صوبجات پر تقسیم کیا۔ (۹) مال تجارت پر محصول درآمد برآمد۔ (۱۰) تاجران حربی کو ممالک اسلامیہ میں کاروبار کی اجازت (۱۱) بغرض تفحص حال رعایا راتوں کو گشت کرنا (۱۲) مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے واسطے کوئیں اور مکانات تعمیر کرائے گئے (۱۳) مختلف شہروں میں مسافر خانے اور مہمان خانے تعمیر کرائے۔ (۱۴) نماز تراویح جماعت کیساتھ جاری کی گئی۔ (۱۵) شراب پینے کی حد ۸۰ دُرّے مقرر کئے گئے۔ (۱۶) تجارتی گھوڑوں پر زکوٰۃ ادا کرنیکا حکم۔ (۱۷) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر اجماع کا حکم۔ (۱۸) مساجد میں طریقۂ وعظ کی ایجاد (۱۹) ہجو گوئی کی تعزیر۔ . . . . (۲۰) اشعار عاشقانہ کی ممانعت۔ از علمی جنتری

جنّت عدن

اہل یورپ نے اس معاملے میں بہت عرصہ تک تحقیقات کی کہ توریت میں جس جنّت کا ذکر ہے آیا اُسکی درحقیقت کوئی اصلیت بھی ہے یا نہیں چنانچہ اس کا حال اب معلوم ہوا کہ ملک عراق میں وہ دوآبہ جو کہ دجلہ اور فرات کے درمیان واقع ہے اور جس کا عرب میں مشہور نام جزیرہ ہے اور جو کہ سلطان معظم کی مقبوضہ ہے اسکو یہ فخر حاصل ہے کہ بہشت عدن کے نام سے پکارا جائے چنانچہ اس بہشت میں جن چار نہروں کا ذکر آیا ہے وہ اس میں موجود ہیں مگر ناموں میں البتہ فرق ہو گیا ہے اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ زیادہ تر قابل لحاظ ہو۔ توریت میں ایک نہر کا نام نہر حیات ہے جو لفظ برت اور فرت کا ترجمہ ہے علامہ سیوطی نے ایک حدیث روائت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ نہرًا دجلۃ والفرات من انہار الجنۃ یعنے نہر دجلہ اور فرات جنت کی نہروں سے ہیں

الشیا

آریہ سماج لاہور میں کشمکش

آریوں کے اخبار پرچارک سے معلوم ہوا کہ لاہور میں جو آریہ سماج کا جلسہ ۱۵ نومبر کو ہوا تھا اس میں خوب کشمکش رہی۔ خوب فارموں کی پڑتال کی گئی خوب پڑتال کرنے پر کئی سماجوں کی کارروائی بالکل فرضی ثابت ہوئی جسکے باعث خوب مقابلہ ہوئے۔ امرتسر سماج کی ناجائز کارروائیاں پیش ہونے پر خوب بحث ہوئی خوب جرح کی گئیں خوب تعلقہ پر تو تو میں میں رہی اسپر لالہ منشی رام جی سابق مہاتما آریہ سماج نے خوب ارقام فرمایا۔ کہ کیس پیڈ نگ میں رہے۔ پنڈت رام بھجدت اور لالہ خوشی رام میں خوب زبانی جوتی پیزار کا بازار گرم رہا۔ اور یہاں تک شعلۂ فساد بھڑکا کہ لالہ جی اُٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہکر کہ آنکھ آنے کے آسار سب کی طرح سے بہت کچھ ہو سکتا ہے کل دیکھی جاویگی دروازہ سے باہر ہو گئے۔

دوران گفتگو میں لالہ منشی رام جی اور لالہ رلیا رام جی سے یہاں تک شرافت کی بات چیت ہوئی کہ لالہ رلیا رام جی نے لالہ منشی رام جی سے فرمایا کہ آپ سادھانتوں پر تو اتنا زور دے رہے ہیں مگر اس کا آپ کچھ خیال نہیں کرتے کہ آریہ سماجیوں کے اندر ایسی ناجائز کارروائیاں کیسی دھرم سے گرانے والی ہیں۔

ان سب خوب کشمکش کی باتوں میں رات کے دو بج گئے۔ اور تیسرا پردہ گرتے ہی لالہ جی بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ گئے اور پھر آواز بلند فرمانے لگے کہ میں وقت سے پنجاب کی سماجوں کو چھوڑتا ہوں تب تو لالہ کشن جی لالہ جی کے ہاتھ پیر جوڑ کر منانے لگے منتیں کرنے لگے خوشامدیں کرنے لگے قدموں پر ٹوپی دھرنے لگے۔ گھگیاں بھرنے لگے۔ دس بارہ منٹ کے بعد لالہ جی کے دھکتے ہوئے غصہ پر لالہ کشن جی کی زبانی خوشامدوں کا جو پانی پڑا تو لالہ جی ذرہ سی دیر کیواسطے ویال ہو گئے۔ غصہ ٹھنڈک ڈلالیں ملاپ کر لیا اسکے بعد لالہ کدار ناتھ جی نے پھلی ندمعبوں کو انتر نگ سبھا کی زبردستیاں بتلائیں۔

۱۶ تاریخ کو پھر زبانی لڑائی جھگڑا دنگا فساد برپا ہوتا رہا۔ بعدہ گلے ملوں کی بات چیت شروع ہوئی اب تو کسی کو لالہ منشی رام جی پر پیشگوئیاں یاد آنے لگیں۔ مگر لالہ منشی رام جی کی کل ٹیڑھی ہی رہی لالہ جی سر ہی ہلاتے رہے اور سماج مندر میں نہ تشریف لائے آریوں کے مخدوم پرچارک نے باقی کیفیت لکھنے کا وعدہ کیا ہے جب وہ لکھیگا تو باقی کارروائی حسب موقع ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیجائیگی۔

ناقل گزٹ

مُفت راچہ گفت

نہائیت فیاضی سے ہمارے مکرم دوست اور احمدی بھائی ایس ایم یوسف صاحب (جن کی ہمدردی سے بھری چٹھیاں البدر میں شائع ہو چکی ہیں) انبالہ چھاؤنی بازار توپ خانہ نے بکصد جلد پیام شہادت خرید فرما کر مُفت تقسیم کیلئے راقم کے پاس امانت رکھی ہے جو احمدی احباب مفت خریدنا چاہیں۔ ٹکٹ ارسال فرما کر راقم سے طلب کریں اور وصول ہونے پر شکریہ کا کارڈ بخدمت شیخ صاحب موصوف روانہ کردیں مَن لَم یَشکُرِ النَّاسَ لَم یَشکُرِ اللّٰہَ والسلام

الراقم خاکسار محمد نواب خان ثاقب مرزا خانی مالیر کوٹلہ

کارڈ

اس نمبر کے ہمراہ ایک کارڈ ارسال خدمت ہے صفائی معاملہ کے لئے بہ پیش خدمت کیا گیا ہے کہ حسب کیفیت مندرجہ چٹھی شتہرہ ضمیمہ اخبار ہذا تجاویز مندرجہ کو مطالعہ فرما کر آپ اپنی رائے مبارک سے کارخانہ کو اطلاع دیویں

غیر احمدی کے پیچھے نماز

اس مسئلہ پر ایک مضمون گذشتہ نمبروں میں شائع ہوا ہے جس پر بعض قوی الایمان مخلصین اور غیور احمدی اصحاب کو از سر نو مسئلہ نماز کی تحقیق کی ضرورت پیش آئی ہے اسمیں شک نہیں کہ بعض کمزور طبائع غلط فہمی سے اس ذریعہ سے ناجائز فایدہ اٹھانے کیطرف رجوع کر سکتی ہیں لیکن خدا علیم بذات الصدور ہے یاد رہے کہ ہمارا دامن اس گناہ سے بفضل الہی پاک ہے۔ اپنے آقا اور امام حضرت خلیفۃ اللہ فی الارض حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام پر ہم کا افترا باندھیں اور کوئی ایسی کلام ضبط میں لادیں جسکی اصل حضور علیہ السلام کی تقریر میں کچھ بھی نہ ہو۔ اور ہم خدا سے بھی اس ناشائستہ حرکت کی امید رکھتے ہیں

بیرونجات کے احباب کے خطوط آنے پر یہ مسئلہ دوبارہ حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ میرا مذہب تو وہی ہے کہ کسی غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے۔ حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے مکان پر قیام پر نماز پڑھ لیا اور کسی کے پیچھے نہ پڑھے بعض ایسے دین سالہا سال مکہ میں رہے لیکن وہاں کے لوگوں کی حالت تقوی سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارا نہ کیا اور گھر میں تنہا پڑھتے رہے۔ یہ چار مصلے جو اب ہیں پہلے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہرگز نہ تھے۔ اس وقت ایک ہی تھا۔ اور اب بھی جب تک چاروں کو اکٹھا ایک ہی مصلے نہ بنایا جاوے گا۔ تب وہاں توحید اور راستی ہرگز نہ پھیلیگی۔

پس آخرین کو واضح ہو۔ کہ نہ ہمارا پہلا مضمون افترا تھا اور نہ یہ افترا ہے۔*

درخواست شادی

مستری میر صاحب احمدی عمر قریب ۴۰ سال شاہرہ غالباً بیس روپیہ ماہوار ساکن موضع برہنور لوہیاں ضلع جہلم حال مستری پل جناب ڈاک خانہ چند برداہ فیر بنگ کی زوجہ اول فوت ہو گئی ہے۔ لیکن وہ اپنی برادری پر فرقہ احمدی کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ جماعت ہی میں رشتہ ہو۔ جو...

معلومات و عجائبات عالم

— جاپانی سپاہی باریک کاغذ کی دیگچیاں بناتے ہیں پانی ابالتے وقت دیگچی کو پانی سے بھر کر اس کے اوپر پانی ڈالتے ہیں۔ اور آگ پر رکھ دیتے ہیں۔ دس منٹ کے عرصہ میں پانی کھولنے لگتا ہے۔ ایک دیگچی آٹھ دس مرتبہ کام دیتی ہے اور قیمت صرف ایک پیسہ ہوتی ہے

— دریائی نباتات جو کہ سمندر میں پیدا ہوتی ہے۔ جاپان اور چین میں تمام دنیا کے مقابل کثرت سے کھائی جاتی ہے

— اگر پانی میں چند لیموں قاشیں کرکے ڈالدئے جاویں اور آدھ گھنٹہ پڑے رہیں۔ تو اُن سے غسل کرنے سے طبیعت کو تازگی اور فرحت اور جلد کو راحت ملتی ہے۔

— ملک پیرو جنوبی امریکہ میں ایک پودہ پایا جاتا ہے۔ جس میں بھوک پیاس مٹا دینے کے خواص ہیں۔ ۱۰۰ دانوں کو جوش دیکر عرق پینے سے ۸ نو گھنٹہ تک بھوک پیاس نہیں لگتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ معدے کے اعصاب کو بے حس کر دیتے ہیں۔ لیکن غذائیت کا کام ہرگز نہیں دیتے۔

— انگلستان میں تجربہ ہوا ہے۔ کہ گھوڑوں کے زخم پر مرچیں لگانے سے درد اور تکلیف نہیں ہوتا۔ بلکہ آرام ہوتا ہے اس سے زخم جلد بھر جاتا ہے۔

— واشنگٹن کے ہسپتال سوسو مہ جنرل انفرمٹی میں ایک مریضہ آئی جسے غشی کی شکایت تھی اور سو منھ اور ہونٹ سے اس قدر متورم تھے کہ کھانا نہیں کھا سکتی تھی تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ وہ نیلے رنگ کے زہر سے بیمار ہوئی ہے۔ عورت نے کہا۔ کہ وہ نوشت و خواند کے وقت نیلے رنگ کی پنسل کو تھوک سے تر کیا کرتی تھی

— روغن لونگ سے کہا جاتا ہے۔ کہ مچھر دور ہو جاتے ہیں

— ایک ڈاکٹر بیان کرتا ہے۔ کہ کوئلہ کی خاک جو ہوا میں ملکر سانس کے ذریعہ اندر جاتی ہے۔ وہ مرض دق کو مفید ہے چنانچہ تمام امریکہ میں جو لوگ اس مرض میں مبتلا آتے ہیں۔ وہ صرف چند روز کے قیام سے اس لئے وہاں تندرست رہتے ہیں۔ کہ کوئلہ کی کانوں کی وجہ سے وہ خاک ہوا میں آلودہ ہو کر انکے اندر چلی جاتی ہے

— اخبار ترقی ایک انگریزی اخبار کے حوالے سے لکھتا ہے۔ کہ تالی یا قرنا بجانے سے انسان کا جسم سڈول اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پھیپھڑوں کو ورزش ہوتی ہے

— چہرہ یا گردن پر جو سیاہ دھبے اور چھتیاں دھوپ سے پڑجاتے ہیں ان کا علاج ہائڈروجن ہے۔ اس دوا کو کوچی سے ان پر لگایا جاتا ہے۔ اور علاج لہسن کا دودھ ہے۔ جس میں کپڑے کی گدی بھگو کر رات پر لگے اوپر باندھے۔ عرق گلاب اور لیموں سے بھی ایسا ہی فایدہ ہوتا ہے۔

— بالوں کی بالیدگی کیلئے بہتر علاج ان کو ہر روز جھاڑنا اور دھوپ اور ہوا لگانا ہے۔

— جو درخت ایک جگہ سے دوسری جگہ رات کے وقت کھود کر لگائے جاویں۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ان درختوں کی نسبت جو دن کو لگائے جاتے ہیں۔ زیادہ برقرار رہتے ہیں۔

— ایک ڈاکٹر نے ایک قسم کے اجرام دریافت کئے ہیں جن کو پچکاری کے ذریعہ کوڑھیوں کے جسم میں داخل کرنے سے شفا ہو جاتی ہے۔ برہما میں اس ذریعہ سے ایک سو مبتلا میوں کو آرام ہوا ہے

— ثقل سماعت اگر ہو۔ تو تمباکو نوشی سے پرہیز کرو۔ فرانس میں اس کا علاج اسی طرح تجربہ ہوا ہے

— روغن کلمنی کے چند قطرے گھر میں چھڑکنے سے مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔

— بھڑ کے ڈنک پر پیاز کا ملنا مجربات سے لکھا ہے۔ اگر تکلیف زیادہ ہو۔ تو پیاز کی پلٹس باندھی جاوے۔

— رنگوں کا اثر اعصاب و عضلات پر بہت ہوتا ہے۔ نیلے رنگ کا اثر ممکن ہے۔ اس سے درد تھم جاتا ہے۔ آنکھوں میں درد والے کو نیلے...

ذیل کی کتب دفتر اخبار البدر سے ملسکتی ہیں۔ ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتب رعایتی ہیں۔

روسی جیبی حمایل ایک پیسہ ڈاک کارڈ سے بھی چھوٹی صاف اور خوش باریک ۱۰ وزن مع جلد ۷ تولہ حجم ۲۲ صفحہ۔ عہ/۱۰

تفسیر القرآن بالقرآن مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان احمدی اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی کامل تفسیر ہے غنیمت ہے۔

شرح ترمذی بزبان عربی جلد اول و دوئم

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ۸

جلسہ اعظم مذاہب کی رپورٹ جو کہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا اور حضرت مسیح موعود کا مضمون حسب پیشگوئی بالا رہا۔

عسل مصفی وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود کے اثبات دعاوی کے متعلق ایک جامع کتاب

الفرقان مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بجواب البرہان

صیان القرآن ایضاً در رد فرقہ چکڑالوی

رعایتی قیمت کی کتابیں

ایک خاص ضرورت کیوجہ سے قیمتوں میں رعایت

تفسیر سورہ جمعہ

شہادۃ القرآن

نور القرآن حصہ اول

اعجاز احمدی۔ در ذکر مباحثہ مصنفہ حضرۃ اقدس

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

طب روحانی علم مسمریزم

تحذیر المومنین مصنفہ فاضل امروہی

سواء السبیل

اعلام الناس

کشف الالتباس

ایقاظ النائمین

سر الشہادتین

قول الرحیم

عاقبۃ المکذبین

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

السراج الاتم

رویای صالحہ

اعجاز احمدی

سلاسل الفضایل

سلاسل التعلیم

سیرۃ النبی

الہامی دعا اسم اعظم

وفات مسیح پنجابی نظم

پنجابی کامن

نظم برائے مستورات

ضلع گورداسپور [illegible]

* اس سے ظاہر ہے کہ سابقہ ارشاد کوئی خاص صورت رکھتا ہے اور خاص قسم کے آدمیوں کیلئے ہے۔

اعلیٰ درجہ کا ... [illegible] ... اور مقوی ... [illegible]

... چار دن شیشی کی دوائیں ... [illegible] ... خون اور ... [illegible]

... چار دن کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چار دن شیشیوں میں ۳۲ خوراک ... [illegible] ... استعمال میں مرد اور عورت ... [illegible]

... شیشی نمبر ایک جوہر ... شیشی نمبر ۲ ... شیشی نمبر ۳ ... شیشی نمبر ۴ ... [illegible]

چار جوہر ہیں استعمال کنندہ کو ... کہانسی ۔ بخار ... ہمیشہ محفوظ رکہتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گٹہیا ۔ خارشت ۔ داد ...

سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑہ ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر ۔ ... وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۔ ۳۲ خوراک کی چار دن شیشیاں ...

کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس اٹھارہ روپیہ ۔ پیکنگ ، محصولڈاک ایک روپیہ ... ۔ اکسیر حیات

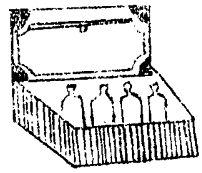

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں اور میوؤں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ۔ **اکسیر حیات یعنی نمکیات** ۔

ہاضم غذا و دافع قبض و بلغم ... بھوک پیدا کرنے والا ۔ اور خون صالح پیدا کرنے والا ۔ کرکے از سر نو طاقت بخشنے والے اور کتنے ہی دنوں کا پرانا اطمال ... ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکہتا ہے ۔ اعلیٰ درجہ مقوی معدہ

عورت و مرد دونوں ... توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے ۔ بے اولادوں اور بانجہ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کرکے بفضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے ... قیمت فی شیشی ... خوراک ایک روپیہ ۔ پیکنگ محصولڈاک ... قیمت ...

... شیشی ... پیکنگ محصولڈاک وغیرہ ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے ۔ ... محصولڈاک پیکنگ ...

تجربہ کیجیئے ۔ اور فائدہ اوٹھائیے ۔ معمولی نمک نہ سمجھیئے ۔ یہ نمک امراض ذیل میں کمی فائدہ بخشتا ہے ۔ دائمی قبض ۔ بدہضمی ۔ پیٹ میں درد ... ہزاروں آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے آپ بھی

نہ ہونا ۔ اور بار بار پاخانہ ... وبائی امراض مثل ہیضہ ۔ ... اسہال ۔ درد گردہ ۔ درد قولنج ۔ درد کمر ۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا ۔ درد سر ... ضعف معدہ ...

امراض ... آتشک ۔ سوزاک ۔ اور جلدی امراض مثل خارشت ۔ داد ۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری و باد گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے ... جریان یعنی دہات پتلی ہوکر ...

طبیعت کو خوش اور بشاش رکہتا ہے ۔ تکدر و تردد کو دفع کرتا ہے ۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ... دل و دماغ کو قوت دیتا ہے ۔

ساتھ ... پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجائے تو قریب ڈیڑہ سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً ... میں پیدا ہو سکتا ہے ... کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر ...

پیدا ہوتی رہے ۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکہا گیا ۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ... معدہ کی ... کے سبب

پیدا ہوتی ہے ۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے ۔ **طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** ۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکہتی ہے ... اور ایک روپیہ

لئے اکسیر ہے ۔ ... دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ۔ ترقی بصارت ۔ حافظہ ۔ ذکاوت کیلئے بے نظیر ... قیمت فی بکس ... اعضا کی تقویت کے

کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع ۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹہیا یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو ۔ چند روز اس تیل کی مالش سے ... بالکل دفع ہوجاتی ہیں ... پانچ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ... گٹھیا

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی **سرمہ نوری** ۔ اصلی ماہیرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ محصولڈاک

کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے ۔ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کیلئے قائم کر دیتا ہے ... درد

صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا **مقوی دندان و خوشبودار منجن** ۔ دانت اور آنکھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ۔ ... پیکنگ محصولڈاک ۵ ... دانتوں کی

نہایت ضروری ہے ... اس منجن کو آپ چند روز ملیئے ۔ ہمارے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھیئے ۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہوجائے گا اور تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگیں گے ...

اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور ... کے نقصان کے دفعیہ کیلئے یہ منجن اکسیر ہے ۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ۔ علاوہ ان کے آتشک ، سوزاک ، جریان ... اسہال ، کہانسی ، دمہ ، بواسیر ...

طحال ۔ خارشت ۔ اختلاج قلب ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ بہرہ پن کی دوا ۔ درد ... اور بیوٹے کے لئے مرہم اور نیز مخصوص ... ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں ...

کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ دو پیسہ کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ صاف لکہیے اور اگر

ریلوے اسٹیشن نزدیک ہو ۔ تو اس کو بھی لکہیئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس** ۔ نوٹ ۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بہیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بہی متحمل ہو ۔

سونے چاندی کی گولیان

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ و باہ ہیں ان پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں ۔ لاثانی دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص کر حلق میں اوترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں ۔ اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑہے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک مروارید لسبی لسبی ادویات مخلوط کرکے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے ۔ اور جالا ۔ پھولا ۔ دہند ۔ غبار ۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً آزاد دیتا ہے ۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجیے ۔ قیمت فی تولہ عہ

حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ ضلع دہلی

چاء ! چاء !! چاء !!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے ۔ اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں ۔ جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بہری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدہ آنہ رکہی گئی ہے ۔ اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ۔ ایک بار منگا کر دیکھیئے ۔ پتہ یہ ہے

ایم ۔ زیڈ ۔ ٹی ڈیلرس ۔ محلہ بایوزی شاہجہانپور ۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کہولی ہے ۔ جسمیں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائیسکلیں نیز ان کے پرزہ جات کفایت سے ملسکتے ہیں ۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک ...

ہے ہم مطلع کرتے ہیں ۔ کہ نسبتاً و مقابلتاً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ مشینیں پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں ۔ اور اپنے ہم وطن خیرخواہ سوداگر کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور اندر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں ۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور ہوشیاری کیجاتی ہے ۔

المشتہر

اللہ بخش خان اینڈ سنز ۔ سوداگر بائیسکل و مشین ۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار ۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں ۔ درخواستیں دفتر البدر میں آدیں ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

محمد و فضیلت یاس...

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَدَقَ لَکُمْ وَقْتَ بَعْثَتِہٖ ...

چودھویں کا ہی
فیض ہے یہ بدر کا

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اے جہاں مستفیض تو نباشی کا مدرستاں
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

البدر

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر ۱	بابت	سنہ ۱۹۰۶	جلد ۱

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مہرِ او با شیر شد اندر بدن
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
از ملائک وز خبرہائے معاد
معجزات او ہمہ حق اندر است
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
زو شدہ سیراب سیرے کہ ہست
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ نعمت ازاں مرسل بالعباد
منکرش ملعون و لعن خداست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

اندریں دین آمدہ از مادریم
آں رسولے کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت ماست
معجزاتِ انبیاء سابقیں
یکدم از دوری او ما را ہلاک

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
واں بہ آتش بہ بعثت مدام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آں نہ از خود از ہماں جا بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آں مستحق لعنت است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
نزد ما کفر است و خسران و تباہ

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں یعنی بتقدیم آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ سہ بار ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

پھر اسکے بعد آپ سب حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو پہلی بیعت لدھیانہ میں ہوئی ...

البدر
یکم جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

حضرت مسیح موعود بحیثیت کرشن

اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے کرشن اوتار ہونیکا بادی النظر میں ہرایک کو اچنبا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر غور اور فکر کی نظر سے اسے دیکھا جاوے تو یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگا کہ اس زمانہ میں ان تمام راستبازوں کے اوتار کی ضرورت ہے جو کہ موجودہ اقوام کے کسی زمانہ میں عظیم الشان مصلح گذرے ہیں۔ یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے جس میں ہر ایک علم اور فن کے کمالات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک شے کی حقیقت معلوم ہو رہی ہے اور زمین کی کیفیت کی تحقیق کیلئے صرف اپنی عزیز اوقات ہی کی قربانی نہیں کیجاتی بلکہ اپنے مالوں کو پانی کی طرح بہایا جاتا ہے اور صرف مالوں پر ہی بس نہیں بلکہ عزیز جانیں بھی قربانی کی جا رہی ہیں۔ جیسے کہ معلوم ہوگا۔ کہ قطبین اور وسط افریقہ کی تحقیقات کیلئے کئی قافلہ جا کر سمندر اور بر اعظم کی بھینٹ ہو چکے ہیں اور زمین کو کھود کھود کر اسکے اندر کے خزانہ باہر نکالے جا رہے ہیں پس جبکہ ارضی تحقیقات کی یہ حالت تھی تو روحانی سلسلہ جو کہ جسمانی سلسلہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہی ضرور تھا کہ سنت اللہ کے مطابق اسکی بھی حقیقتیں دنیا پر منکشف ہوتیں اور جو جو لوگ اس عالم روحانی کے فلاسفر اور ماہر گذرے ہیں انکی اصلی نقشے اور کمالات اصل عالم پر ظاہر کئے جاتے۔ جیسے کہ علم طبقات الارض اور علوم سماوی کی نسبت بہت سی دور از قیاس باتیں تجویز کیجاتی تھیں جیسا کہ زمین کی نسبت کہا جاتا تھا۔ کہ اسکا قیام ایک گائے کے سینگ پر ہے۔ اور جب وہ تھک کر اپنا دوسرا سینگ بدلتی ہے تو اسوقت زمین کو زلزلہ آتا ہے اور آسمان کی نسبت کہا جاتا تھا کہ یہ ٹھوس شے ہے اور چاند کی نسبت بیان کیا جاتا تھا۔ کہ اسکی ماں اسکے اندر بیٹھی چرخہ کات رہی ہے اور اب دوربینوں اور علوم و فنون کے ذریعہ سے ان تمام خیالات کا لچر اور پوچ ہونا ثابت ہوگیا ہے۔ ایسے ہی ضرور تھا۔ کہ گذشتہ راستبازوں کی نسبت جنکا زمین اور آسمان کی طرح انسان کی روحانی قیام کے لئے وجود ضروری تھا اور ہے جو جو غلط روایات بیان کیجاتی تھیں ان سب کا قلع قمع کیا جاتا اور ایک شخص ان تمام کا بروز ہو کر ان کے حقیقی نور کی روشنی سے دنیا کو منور کرتا۔

اسمیں شک نہیں کہ ازمنہ سالقہ میں ہر ایک امت اور گروہ میں خدا تعالے نے رسل الگ الگ ظہور پذیر ہوتے رہے لیکن چونکہ دنیا کی آخری دور میں طرح طرح کی ایجادوں اور کلوں اور ریل اور تار اور سٹیمروں کے جاری ہونے اور مطبع اور کاغذ کی کثرت سے مختلف ممالک اور امصار نے ایک ہی محلہ کے حکم میں ہو جانا تھا۔ اور بذریعہ اخباروں و رسالوں اور تصنیفات کی ارزانی کے تبادلہ خیالات کی آسان ترین راہیں نکل آئی تھیں۔ اسلئے ایک ہی مصلح اور ریفارمر تمام دنیا کے لئے کافی ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اسی لئے ایک عظیم الشان نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث کئے گئے۔ جو کہ ان کل راستبازوں اور ہادیوں اور رسولوں کی روحانیت کی ایک مرقع تھے جو آپ کے زمانہ سے پیشتر ہر ایک امت اور قریہ میں گذر چکے تھے اور آپکو ایسی جامع تعلیم دیگئی جس میں ہر ایک گروہ اور امت کی اصلاح کا مواد موجود ہے چنانچہ آپ نے ان تمام رسولوں کو ان تمام الزاموں سے بری کیا۔ جو کہ انکے مخالف اور مکذب معاند اور خود ان کی گمراہ امت غلط فہمی سے ان پر لگاتی تھی۔ اگر دیگر امتوں میں یہ قابلیت اور مادہ ہوتا کہ وہ خدا کی طرف سے ہونے کا فخر حاصل کر سکتے۔ تو ضرور تھا کہ مثل سابق کے ان میں بھی مامورین اور مرسلین پیدا ہوتے۔ اور خدا سے تائید یافتہ ہو کر وہ اپنے اصل ہادی کی تعلیم کو قائم کرتے اور اسکی اتباع کی برکت سے لوگوں کے نفوس کا تزکیہ کرتے لیکن اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں کسی امت اور فرقہ میں سے کسی مامور من اللہ کا نہ پیدا ہونا اور امتوں کا گمراہ ہو کر در بدر بھٹکتے پھرنا اور نجات کیلئے کسی صراط مستقیم کا ہاتھ نہ آنا خود اس امر کی دلیل ہے کہ خدا تعالے نے انکے لئے ہرگز نہیں چاہا ہے کہ انہی میں سے کسیکو اپنی طرف سے مامور کرے اس تیرہ سو سال کے سکوت نے آنحضرت صلعم کی ذات مبارک کو کل دنیا کے لئے مصلح اور مامور من اللہ ہونے پر مہر لگادی ہے۔ اور اس لئے ضرور ہے کہ آپ کے زمانہ کے بعد جو عظیم الشان خلیفہ آپ کی گدی پر جانشین ہو وہ بھی آپ کے کمالات کی طفیل تمام سالقہ برگزیدوں اور روحانی مصلحوں کا اوتار یا بروز ہو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے یہ امر ضروری تھا کہ جیسے آپ نصاری کیلئے مسیح اہل اسلام کیلئے مہدی ہو کر مسیح اور مہدی کی نسبت جو غلو ہوا ہے۔ اس سے ہر دو کو پاک و صاف کر رہے ہیں اور خود طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر اپنے وجود پاک سے ثبوت دے رہے ہیں کہ دیکھو جو مسیح ہوتا ہے اس میں تو اس قسم کے عجز اور کمزوریاں ہوتی ہیں کہ وہ اپنی صحت پر بھی قادر نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ وہ خدا ہو سکے اور اپنی امن اور آشتی کی تعلیم سے ثابت کر رہے ہیں کہ جو مہدی ہوتا ہے وہ کبھی جنگ اور خونریزی کو پسند نہیں کرتا۔ اور مہدی جیسے مصلح کیلئے جو جو خلاف شان کارروائیاں تسلیم کی گئی تھیں ان سے پاک ہو کر ان تمام آلائشوں سے پاک ثابت کر رہے ہیں ایسے ہی کرشن ہو کر یہ بھی انہی کا کرشن تھا کہ حضرت کرشن کی ذات پاک پر جو جو اتہامات اور الزامات عاید کئے گئے ہیں اس سے انکو بری کرتے اہل ہنود کی روایات پر اگر ہم غور کریں اور ان قصوں کو جو وہ حضرت کرشن کی نسبت بیان کرتے ہیں سچ باور کریں تو سوائے اسکے کہ کرشن جیسے پاک آدمی کو ایک فاسق آدمی قرار دیا جاوے اور کیا کہا جاسکتا ہے پس ہندوؤں کیلئے یہ ایک عجیب نعمت ہے اور خدا کا فضل ہے کہ ایک شخص جو کہ کیا تو اپنی ذاتی حسب نسب کے لحاظ سے کیا وجاہت کے لحاظ سے۔ کیا اپنی پاک زندگی کے لحاظ سے۔ کیا اپنی خدا سے تائید یافتہ ہونیکے لحاظ سے۔ کیا اپنے دعوے الہام و وحی کے لحاظ سے ایک عظیم الشان انسان ہے۔ وہ خود کرشن بنکر حضرت کرشن کی عظمت اور جلال کو دنیا میں ظاہر کرتا ہے۔ اور بتلاتا ہے کہ کرشن تو ایسے ہوتے ہیں جیسے کہ میں ہوں نہ کہ ویسے جیسے تم بتاتے ہو۔ یہ ایک آسمانی تائید ہے جو کہ اہل ہنود کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اب دیکھیں کہ کونسی سعید قبول اور شقی رد کرتے ہیں۔

ایک رئیس نے نوکر کو قرآن کیسے پڑھایا

ایک متقی رئیس حضرت حکیم نورالدین صاحب کے مریدوں میں سے تھے ایکبار جب وہ اپنے محل سے نکلکر مسجد کو جانے لگے۔ نوبت کا دفت بہادربان ایک پورب کا باشندہ تھا۔ وہ اپنے مذاق پر گیت گا رہا تھا۔ رئیس نے اس سے پوچھا۔ کہ تمہاری نوکری یہاں کتنے گھنٹہ کی ہے اسنے کہا۔ کہ دو گھنٹہ کی تب رئیس نے ان دو گھنٹوں کو پانچ اوقات نماز میں تقسیم کر دیا۔ اور کہا کہ کل سے تمہاری نوکری ان مختلف اوقات میں ہوگی۔ اتنے اتنے منٹ تمنے پہرہ دینا ہوگا۔ یہ تجویز کرکے اسے صرف بسم اللہ اور اسکا ترجمہ بتلایا کہ بجائے گیت کے اسے کہتے رہو۔ وہ حسب الحکم اسی خوش الحانی سے کہتا رہا۔ جب رئیس نماز پڑھکر آیا۔ تو اسکے مقررہ منٹ گذر چکے تھے اسے رخصت دیدی۔ بعد ازاں اسکا یہی دستور رہا۔ کہ نماز کیوقت اسکا پہرہ ہوتا۔ رئیس جب باہر آتا۔ تو اسے ایک ایک کلمہ۔ مثل الحمد للہ۔ یا۔ رب العلمین۔ یا۔ ایاک نعبد۔ وغیرہ وغیرہ معہ ترجمہ بتلا جاتا۔ اور نماز پڑھکر جب واپس آتا۔ تو اسے رخصت دیدیتا۔ اس طرح سے اسے با معنے کل قرآن شریف یاد ہوگیا۔ حالانکہ وہ دیکھکر ایک حرف بھی نہ پڑھ سکتا تھا۔ حکیم صاحب کو یہ واقعہ اس طرح سے معلوم ہوا۔ کہ وہی پوربیا ایک شب ان کے مکان کے متعین تھا۔ بارہ بجے راتکو آپ نے سنا۔ تو قرآن شریف کا بارہواں پارہ وہ بڑی خوش الحانی سے گا رہا تھا۔ حکیم صاحب نے وجہ پوچھی۔ تو اس پر اسنے سب حال بتلایا۔ جو لوگ اپنے خویش و اقارب اور اہل و عیال میں قرآن کا مذاق اور اس کا عشق پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ اس سچے واقعہ سے سبق حاصل کریں۔۔۔۔۔۔۔

(از درس قرآن شریف)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ ایام میں حضرت اقدس کی طبیعت نصیب اعدا علیل رہی ہے پیشاب کا دورہ صبح شام اور رات کے اوقات میں کثرت سے رہا ہے۔ اس لئے حضور علیہ السلام علی العموم صرف ظہر اور عصر کی نمازوں میں تشریف لاتے رہے۔ اور باقی نمازیں گھر میں ادا کرتے رہے ہیں اسلئے کوئی تقریر کسی مضمون پر ہمارے سننے میں نہیں آئی جسے قلمبند کر سکتے۔ مختصر اذکار سننے میں آئے جن کو قلمبند کیا جاتا ہے

۱۹ دسمبر ۱۹۰۴ء

حضرت اقدس بوقت ظہر تشریف لائے۔ اور مولانا حکیم نورالدین صاحب کی علالت طبع کا حال خود اُن سے دریافت کیا۔ غذا کے انتظام کے لئے تاکید فرمائی۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کی۔ کہ ہر چند کوشش کی جاتی ہے مگر تدرست [illegible] کچھ [illegible] پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ جس سے [illegible] انتظام قائم نہیں رہتا۔ شاید ارادہ الٰہی ابھی اس امر کا خدا [illegible] نہیں [illegible]۔ کہ آرام ہو۔ اس اثناء میں ایک صاحب جنکو حکیم صاحب موصوف سے نہایت محبت اور اخلاص اور [illegible] کا تعلق ہے۔ بول اُٹھے کہ آخر تدبیر کرنی چاہئے۔ قرآن شریف میں آیا ہے فَاللّٰهُ يُؤْتِي أَمْرًا۔ اس پر حکیم صاحب نے ایک لطیف عارفانہ جواب یہ دیا۔ کہ یہاں صیغہ مونث کا استعمال ہوا ہے۔ فَاللّٰهُ يُؤْتِيْنَ اَمْرًا نہیں ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ اس کا بڑا تعلق اناث سے ہے اور اُن میں ضعف و نقص ہوتا ہے) بہر حال یہ ایک عجیب نکتہ ہے۔ اس بحث کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دلچسپی سے سُنا اور پھر خوراک کا انتظام ایک خاص صاحب کے سپرد فرماکر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ سب لوگ مُنتی ہیں اور گواہ ہیں کہ ہم نے آپ کو ذمہ دار بنا دیا ہے اب اس کا ثواب یا عذاب تمہاری گردن پر ہے

۲۰ دسمبر ۱۹۰۴ء

ظہر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے مقدمہ [illegible] کا ذکر فرمایا کہ خواہ کچھ ہی ہو۔ ہم تو سب کچھ اللہ تعالےٰ کے لیے فیصلے سمجھتے ہیں۔ اور اس پر راضی ہیں

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

لیکن ہمارا ایمان جیسے خدا تعالےٰ کے ملائکہ اور کتب اور رسل پر ہے۔ ایسے ہی اس بات پر بھی ہے کہ انجام کار ہم ہی کامیاب ہوں گے۔ اگرچہ ایک دنیا ہماری مخالف کیوں نہ ہو۔

آجکل کے عقلمندوں کے نزدیک تو کسیکو اپنا دشمن بنانا غلطی ہے لیکن سچ پوچھو تو یہ بھی حقانیت کی ایک دلیل ہے۔ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک سے بھی نہ رکھی۔ سب سے بگاڑ لی۔ ان لوگوں کے نزدیک تو نعوذ باللہ آپ نے غلطی کی۔ حالانکہ محض خدا کے لئے سب سے بگاڑ لینا آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ جس سے آپکی قوت ایمانی کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ایک طرف مسیح کو دیکھو کہ اُس کی تعلیم سے جو کہ انجیلوں میں پائی جاتی ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس کا مشرب کسیکو ناراض کرنے کا ہرگز نہ تھا۔ یہودیوں کو سُنایا گیا کہ میں توریت کا ایک شوشہ تک زیر و زبر کرنے نہیں آیا۔ اس فقرہ سے [illegible] ہے۔ کہ ان کی خوشامد مدنظر تھی برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دیکھا جاوے تو کوئی بھی فرقہ اور مذہب روئے زمین پر ایسا نظر نہ آویگا جس کو آپ نے دعوت نہ کی ہو۔ اور جس کی غلطی نہ نکالی ہو (اور پھر ایک کے مقابلہ پر اپنے مظفر و منصور ہونے کا دعوےٰ بھی کیا) بھلا بتلاؤ۔ کہ جب تک خدا پر پورا بھروسہ اور یقین نہ ہو۔ کب کوئی اس طرح سے کرسکتا ہے

خیر بات یہ ہے۔ کہ درمیان میں کیا کیا مکروہات ہوں۔ ہمیں اس کا علم نہیں مگر انجام بہرحال نیک ہے۔ الہاموں کی ترتیب میں میں یہ امر مدنظر رکھتا ہوں۔ کہ مکروہات کا مرتبہ اول رکھا جاتا ہے۔ اور یہ سنّت اللہ بھی ہے۔ کیونکہ خوش حالی اور کامیابی بعد کو ہوا کرتی ہیں اس لئے ان کے الہامات کی ترتیب بھی بعد کو ہی ہوتی ہے۔

مقام تیماپور متعلقہ [illegible] سے ایک احمدی صاحب جناب مولوی عبداللہ صاحب .... حضرت کی زیارت اور حصول فیض و انوار احمدی کے لئے آئے تھے۔ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب نے اُن کو حضرت اقدس سے ملاقات کروائی۔ مولوی صاحب موصوف نے کل جماعت تیماپور کی طرف سے سلام علیکم اور درخواست دعا عرض کی۔ اور کچھ چندہ جو کہ جماعت کی طرف سے تھا۔ پیش کیا۔

کچھ دنوں کا عرصہ گذرا کہ ایک صاحب بہت تھوڑی دیر کے لئے قادیان آئے۔ اور جلدی رخصت ہونے لگے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ کچھ دن میرے پاس رہو۔ اور عاقبت کا ذخیرہ طیار کرو دنیا کے کام تو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتے

خیرے کُن اے فلاں و غنیمت شمار عمر

زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

---

۲۱ دسمبر ۱۹۰۴ء

مُفتی گلزار محمد صاحب پوسٹماسٹر [illegible] حافظ غلام رسول صاحب سوداگر و حافظ غلام رسول صاحب مدرس وزیر آباد سے استفادہ روحانی کے لئے حاضر خدمت ہوئے

حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب ایک عرصہ سے بعارضہ اسہال مُبتلا ہیں۔ اور باوجود اس حال کے پھر بھی جناب ممدوح شفا خانہ میں تشریف لا کر بیماروں کا ملاحظہ کرتے اور طالب علموں کو درس تدریس کرتے رہتے ہیں۔ درس قرآن بھی برابر ہوتا رہتا ہے

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی طبیعت بھی ایک عرصہ سے علیل ہے۔ آپکو بخار عموماً ہوجاتا ہے تاہم آپ حتے الوسع نماز باجماعت میں شریک ہوکر اپنے فرض امامت سے سبکدوش ہوتے رہتے ہیں

جماعت کے مخلص احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس۔ اور ہر دو مولوی صاحبان اور نیز ہمارے دوست مُفتی محمد صادق صاحب کی صحت و عافیت کیلئے ضرور ضرور دعا فرمائیں۔

حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے برادر خورد تشریف لائے تھے جو کہ بذریعہ خط حضرۃ اقدس کی بیعت میں شامل تھے اب خود حضرۃ کے دست مبارک پر بیعت کی اور ہمراہ مولانا موصوف بعد از نماز جمعہ مورخہ ۲۳ دسمبر امروہہ تشریف لے گئے مولانا موصوف کتاب کشف الاسرار

خطبہ عید الفطر ۱۳۲۶ھ

جو کہ حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْہُمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْہِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ پ ۱۵

ایک دعا ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب رب العزت احدیت رب العلمین اللہ جل شانہ کے حضور مانگی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس دنیا میں اسلام کے آنے اور اسکے شمرات کے ظہور کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل نے حضرت ابراہیم کے ذریعہ ایک دعا کی تقریب پیدا کر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تو ہمارا رب اور مربی اور محسن ہے تیری عالمگیر ربوبیت سے جیسے جسم کے قواے کی پرورش ہوتی ہے عمدہ اور اعلیٰ اخلاق سے انسان تزئین ہوتا ہے ویسے ہی ہمارے روح کی بھی پرورش فرما اور اعتقادات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچا۔ اے اللہ اپنی ربوبیت کے شان سے ایک رسول انہیں بھیجیو جو کہ مِنْہُمْ یعنے اونہی میں کا ہو اور اس کا کام یہ ہو کہ وہ صرف تیری (اپنی نہیں) باتیں پڑھے اور پڑھائے اور صرف یہی نہیں بلکہ انکو سمجھا اور سکھلا بھی دے پھر اس پر بس نہ کیجیو بلکہ ایسی طاقت جذب اور کشش بھی اسے دیجیو جس سے لوگ اس تعلیم پر کاربند ہو کر مزکّے اور مطہر بنجاویں تیرے نام کی اس سے عزت ہوتی ہے کیونکہ تو عزیز ہے اور تیری باتیں حق اور حکمت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اس دعا کی قبولیت کس طرح سے ہوئی وہ تم لوگ جانتے ہو اور یہ صرف اس دعا ہی کے ثمرات ہیں جس سے ہم یہ فائدہ اٹھاتے ہیں دعا ایک بڑی عظیم الشان طاقت والی شئے ہے علاوہ ابراہیم علیہ السلام کے جب دوسرے نبیوں کی کامیابیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کا باعث بھی صرف دعا ہی کو پاتے ہیں وہ دعا ہی تھی جس نے حضرۃ آدم کو کرب و بلا سے نجات دی اور وہ دعا ہی تھی جس نے حضرۃ نوح علیہ السلام کی کشتی کو پار لگایا قرآن شریف کے ابتدا میں بھی دعا اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہے اور انتہا بھی دعا ہی پر ہے یعنی اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پر۔ جب ہم نبی کریم علیہ السلام کی زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے۔ کھانے پینے۔ نماز کے ادا کرنے۔ سودا سلف لانے۔ بات چیت کرنے غرضیکہ ہر ایک کام کی ابتدا ہی سے ہے پس خوب یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے جب انسان کسی غرض کی تکمیل کیلئے ظاہری سامان مہیا کرتا ہے تو اسے یہ علم ہرگز نہیں ہوتا کہ اس سے ضرور وہ غرض حاصل ہو جاویگی کیونکہ سامان کے بہم پہونچ جانیکے بعد اور مخفی در مخفی ایسے اسباب اور واقعات کی ضرورت ہوتی ہے جس پر اسکا علم ہرگز محیط نہیں ہوتا تو اس وقت صرف دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہے جس سے وہ اپنی غرض مطلوب کے حاصل کرنیکے لئے امداد طلب کر سکتا ہے اور اسی سے وہ مخفی در مخفی اسباب میسر ہو جاتے ہیں جن سے اس غرض کی تکمیل ہوتی ہے۔

بعض کمزور طبائع جو کہ دعا کی اس خوبی سے ناواقف ہیں انکو چاہیئے اور لازم ہے کہ اسے ایک مجرب نسخہ مانکر استعمال کریں کیونکہ یہ ہزارہا راستبازوں کا تجربہ کیا ہوا ہے۔ طبابت میں بھی عمدہ اور اعلیٰ نسخہ وہی ہوتا ہے جو کہ بہت سے بیماروں پر مفید ثابت ہوا ہو۔ اور اگرچہ ایکدو کو مضر بھی ہو لیکن فائدہ کی کثرت اسکے عمدہ ہونے پر کافی دلیل ہوتی ہے یہی حال دعا کا ہے ہر ایک کی طبیعت ایجاد نہیں کر سکتی اس لئے عام اور کمزور طبائع کے لئے مجربات کا استعمال داناؤں نے بھی تجویز کیا ہے اسلئے اس قسم کے لوگوں کو بھی پہلے فرضی طور پر اسکی خوبیوں کو مانکر اس پر عملدرآمد شروع کرنا چاہیئے جسقدر بڑے بڑے علوم مثل ریاضی ہندسہ جغرافیہ علم الافلاک صرف و نحو وغیرہ ہیں۔ ان سب کی ابتدا اول فرض پر ہے پھر اسی پر انسان ترقی کر کے بڑے بڑے عظیم الشان نتائج پر پہونچ جاتا ہے۔ ایک پولیس مین کے کہنے پر فرضی طور پر ایک گھر کی تلاشی لی جاتی ہے اگرچہ صرف ظنی امر ہوتا ہے مگر بسا اوقات مال بھی برآمد ہو جاتا ہے پس مومن کو چاہیئے کہ نبی کریم کی تعلیم سے اور سنۃ اللہ راستبازوں کے تجربہ کی بناپر دعا کو ذریعہ بنا دے اور اپنی کمزوری کی آگاہی کیلئے بھی دعا ہی کرے تو اسے معلوم ہو گا۔ کہ دعا کیسی عجیب اور ضروری شئے ہے دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ نے صبر کی بھی تعلیم دی ہے کیونکہ بعض وقت مصلحت الٰہی سے جب دعا کی قبولیت میں دیر ہوتی ہے تو انسان اللہ تعالیٰ پر سوء ظن کرنے لگتا ہے۔ اور نفس دعا کی نسبت اسے شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے استقلال اور جناب الٰہی پر حسن ظن رکھے۔

جو آیتیں میں نے پڑھی ہیں۔ وہ ثمرہ دعا ابراہیم ہیں اسمیں ظاہر فرمایا ہے کہ ایک رسول ہونا چاہیئے جو کہ تیری آیات پڑھے اور پڑھائے اور لوگوں کو مزکے اور مطہر کرے یہ تین باتیں ہیں جو کہ اس دعا کے ذریعہ چاہی گئی ہیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ اول دو باتیں تعلیم اور تعلم تو اب تک موجود ہے بچہ بچہ اور عورتیں اور مرد اور حفاظ قرآن کی تلاوت میں مصروف ہیں اور علماء اور واعظوں کے ذریعہ سے لوگوں کو قرآن شریف کے اسرار و حقائق کا بھی کچھ نہ کچھ علم ہوتا ہے اور دونوں سلسلوں نے ابتک جاری رہکر اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ابراہیم کی دعا نے قبولیت کا شرف ⅔ حصہ حاصل کر لیا ہے لیکن کیسے افسوس کی بات ہوگی اگر ہم یہہ مان لیں کہ اس دعا کی جزو اعظم دوسروں کو مزکّے اور مطہر بنانے کا کوئی سلسلہ نبی کریم کیطرف سے موجود نہ ہو۔ رسول کی بعثت کی علت غائی اور دعا کا مغز اور لبّ لباب تو یہی تھا۔ اور پھر اگر یہی نہیں رہا تو دعا کی قبولیت کیا ہوئی۔ خدا تعالیٰ کو چونکہ علم تھا کہ ایسے لوگ بھی ہونگے جو کہ اس دعا کی قبولیت کی نفی کریں گے اسلئے اس نے اپنی پاک کلام میں وعدہ فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ اور دوسری جگہہ فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ الخ یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین لوگوں کو مزکّے اور مطہر بناتے رہینگے۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمْ دِیْنَہُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَہُمْ جس دین کو اسنے ان کے لئے پسند کیا ہے اسمیں طاقت پیدا کریں گے اور ایسی مقدرت عطا کرینگے جس سے نفوس کا تزکیہ ہو۔ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِہِمْ اَمْنًا۔ ان کو مشکلات بھی پیش آوینگے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی پناہ ہو گا

مشکلات پیش آنیکا باعث یہ ہوا کرتا ہے کہ انسانی طبائع کسی کا محکوم ہونے میں مضائقہ کیا کرتے ہیں چنانچہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہماری حکومت کو یہ لوگ طوعًا اور کرھًا مانتے ہیں پس جب خدا کی حکومت کا یہہ حال ہے تو جب انبیاء علیہم السلام کی حکومت ہوتی ہے اسوقت لوگوں کو اور بھی اعتراضات سوجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں لَوْلَا نُزِّلَ ہٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ پ ۲۵ ع ۹ کہ وحی کا مستحق تو فلاں رئیس یا عالم تھا اس سے ظاہر ہے کہ لوگ رسول کی بعثت کیلئے خود بھی کچھ صفات اور اسباب تجویز کرتے ہیں جس سے ارادہ الٰہی بالکل لگا نہیں کھاتا علی ہذا القیاس۔ جب رسول کے خلیفہ کی حکومت ہوتی ہے تو انکو مضائقہ پر مضائقہ اور کراہت پر کراہت ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَہُمْ مَّعِیْشَتَہُمْ۔ کہ کیا یہ لوگ الٰہی فضل کی خود تقسیم کرتے ہیں حالانکہ دیکھتے ہیں کہ وجہ معاش میں ہمنے انکو خود مختار نہیں رکھا اور خود ہم نے اسکی تقسیم کی ہے۔ پس جب انکو علم ہی

کہ خدا کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا ہے تو پھر انبیا اور اُن کے خلفا کا انتخاب بھی اسی کے ارادہ سے ہونا چاہیئے۔

سورہ حجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ کہ تم میں محمدؐ خدا کا رسول ہے اگر تمہاری رائے پر چلے تو تمہیں مشکلوں اور دکھوں کا سامنا ہو۔ یہ خدا کا ہی انتخاب ہے جو کہ اپنا کام کئے جا رہا ہے یہ اسی کا فعل ہے کہ امام بنا دے خلیفہ بنا دے تمہاری سمجھ وہاں کام نہیں آسکتی۔ رموز سلطنت خویش خسرواں دانند۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہمارے کہنے سے مامور کردے اور اُس کے اخلاق رذی ثابت ہوں۔ ظالم۔ خود غرض۔ کینہ پرور نکل آوے تو دیکھو کسقدر مشکل پڑے اسی لئے لوگوں کو انجمنوں اور سماجوں میں اپنے منتخب کردہ پریسیڈنٹوں کو منسوخ کرنا پڑتا ہے۔ یا وہ لوگ خود الگ ہو جاتے ہیں انسان جب سے پیدا ہوا ہے اپنے جسم کو چیر پھاڑ رہا ہے اور زمین کا ایک ایک روڑا الٹ دیا ہے صرف اس لئے کہ اسکے بچاؤ کا سامان نکل آوے مگر دیکھ لو کہ کچھ پیش نہیں گئی۔ فن جراحی میں کمال کردیا ہے ہر ایک مرض کے جرم معلوم ہوگئے ہیں مگر پھر بھی بیماریاں ہیں موت کا بازار گرم ہے۔ اپنے زمانہ سے ۳۰ لاکھ سال پیشتر تک کا پتہ دیتا ہے کہ یہ تھا لیکن کل کیا ہوگا یا چند منٹوں کے بعد کیا پیش آنیوالا ہے۔ اسکا اُسے علم نہیں پھر کیسی نادانی ہے کہ اسقدر عظیم الشان کام کے انتخاب کو اپنے ذمہ لیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ نبی اور مامور ہمارے کہنے سے ہو۔

پس سوچنے کا مقام ہے کہ جب تلاوت اور تعلیم کا سلسلہ اُس دعا کے مطابق ختم نہیں ہوا تو پھر تزکیہ نفس کا سلسلہ یعنے مامورین الٰہی کا وجود کیوں ختم ہو جاوے۔ اور جیسے رسولوں کی رسالت کسی کی رائے اور کہنے پر نہیں ہوتی تو خلافت کسی کے کہنے سے کیوں ہو جو مامور اور مرسل آتے ہیں وہ خدا ہی کے انتخاب سے آتے ہیں مخالفت صرف اس لئے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہو۔ اور وہ بتلا دے کہ یہ ہمارا انتخاب اور ہمارے ہاتھ کا پودا ہے اسی لئے ان لوگوں کے بیرونی اور اندرونی دشمن پیدا ہو جاتے ہیں جن کو یہ لوگ بڑے زور سے چیلنج دیتے ہیں۔ اِعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَکُوْنُ لَہٗ عَاقِبَۃُ الدَّارِ پ۸ ع۳۔ کہ تم اپنی جگہہ کوئی دقیقہ میری تباہی اور ناکامی کا ہرگز نہ چھوڑو اور کام کئے جاؤ اور میں بھی اپنا کام کر رہا ہوں انجام کار خود پتہ لگ جاویگا کہ مظفر و منصور کون ہے پھر کہتے ہیں عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ وَشُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّۃً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ پ۱۱ ع۱۴۔ کہ میرا بھروسہ خدا پر ہے۔ تم سب جمع ہو کر جو حیلہ چاہو کر لو۔ اور ایسا کرو کہ تمکو اپنی کامیابی میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔ اور کوئی مفر میرے لئے نہ رہنے دو۔ پھر دیکھ لو کہ تم ناکام اور میں بامراد ہوتا ہوں کہ نہیں۔ پس ایسے ایسے موقعوں پر خدا تعالیٰ اپنے مرسلوں کے دشمنوں کو شکست دیا کرکے بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا محافظ ہوں کہ نہیں اور یہ ہمارا مرسل ہے کہ نہیں۔ غرضیکہ انبیا کی بعثت میں ایک سر ہوتا ہے۔ کہ اُن کے ذریعہ سے الٰہی تصرف اور اقتدار کا پتہ لگتا ہے۔

بیعت کے معنے اپنے آپ کو بیچ دینے کے ہیں اور جب انسان کسیکو دوسرے کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے تو اُس کا اپنا کچھ نہیں رہتا۔ صحابہ کرام نے اپنے نفسوں کو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیچکر آپکی اطاعت کو کہاں تک مدنظر رکھا ہوا تھا۔ اس کا حال دو حکایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ جن کا ذکر میں کرتا ہوں جمعہ کے روز خطبہ ہو رہا تھا۔ اور لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عبد اللہ ابن سعد ایک صحابی اُس وقت مسجد کی گلی میں آرہے تھے۔ آپکو بھی یہ آواز پہنچ گئی اور جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہا کہ میں نے سمجھا کہ خدا معلوم مسجد جانے تک جان ہوگی یا نہ یہ حکم سنا ہے۔ اسی وقت اسکی تعمیل کرلوں دوسرا واقعہ ایک صحابی کعب* نامی کا ہے جو کہ آنحضرت صلعم کا صحابی اور دولتمند آدمی تھا۔ آپ نے جب غزوہ تبوک کی طیاری کا حکم جماعت کو دیا۔ تو ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہہ طیاری کرنے لگا اور کعب نے خیال کیا کہ چونکہ میں ایک امیر آدمی ہوں اسلئے جس وقت چاہونگا ہر ایک سامان مہیا کرلونگا۔ چونکہ بستی کوئی بڑی نہ تھی۔ کہ افراط سے ہر ایک شئے موجود ہوتی اس لئے لوگ تو طیاری کرکے روانہ ہوگئے۔ اور کعب پیچھے رہگیا۔ جب وہ بازار میں گیا تو اُسے کچھ بھی نہ ملا۔ اس کاہلی اور سستی کا اور کیا نتیجہ ہوتا۔ آخرکار شمولیت سے محروم رہا۔ جب آنحضرۃ صلعم واپس تشریف لائے تو کعب ایک حدیث میں خود بیان کرتا ہے۔ مجھے غم نے تنگ کیا اور میں جھوٹ بولنے کا ارادہ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپ کے غصہ سے بچ جاؤں اور اپنی برادری کے ہر عقلمند سے اسمیں اعانت کا طلبگار ہوا جب خبر لگی کہ رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اسوقت مجھ سے یہ کذب دور ہوگیا۔ اور میں نے جان لیا۔ کہ آپ کے روبرو جھوٹ بولنے سے مجھے کبھی نجات نہ ہوگی۔ پس میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصباح مدینہ میں آپہنچے اور جب آپ سفر سے تشریف لایا کرتے تھے۔ تو اول مسجد میں نزول فرمایا کرتے تھے آپ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور لوگوں کی ملاقات کیلئے وہاں ہی بیٹھ گئے پس متخلف لوگ آتے اور سوگند کھا کھا کر اپنے تخلف کے عذر آپ کے سامنے بیان کرتے تھے اور یہ لوگ اسی آدمی سے کچھ زیادہ تھے۔ رسول اللہ صلعم نے اُن کا ظاہر قبول فرمایا۔ اور اُن سے بیعت کی اور اُن کے لئے استغفار کیا۔ اور اُن کے باطن اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمائے۔ جب میں خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے دیکھکر غضبناک آدمی کیطرح تبسم فرمایا۔ اور مجھے کہا آگے آ میں سلام کہکر آپ کے آگے بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا۔ کہ تو کس سبب پیچھے رہگیا کیا تو نے سواری خرید نہیں کی تھی میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سوا کسی دنیا دار آدمی کے روبرو ہوتا تو خدا تعالیٰ نے مجھے کلام میں ایسی فصاحت عطا کی ہے کہ آپ دیکھتے کہ میں عذر بیان کرکے اُس کے غصہ سے صاف نکل جاتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج جھوٹ بولکر آپ کو خوش بھی کرلونگا تو عنقریب خدا تعالیٰ آپکو مجھپر غضبناک کردیگا اور اگر آج میں نے آپ کے روبرو سچ کہا تو بیشک آپ مجھپر غضبناک ہونگے مگر خدا تعالیٰ سے مجھے عاقبت حمیدہ کی امید ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں تخلف کیوقت پہلے سے بھی قوی اور خوش گذران تھا۔ (میری عرض سنکر) آپ نے فرمایا۔ بیشک اس نے سچ کہا (اور مجھے فرمایا) کہ اوٹھ کھڑا ہو اور چلا جا تاکہ خدا تعالیٰ تیرے حق میں فیصلہ کرے (میں اُٹھ کھڑا ہوا) اور بنی سلمہ میں سے کچھ آدمی میرے پیچھے ہو لئے اور مجھے کہتے تھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے ہم نہیں جانتے کہ تو نے اِس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو۔ آج تو نے رسول اللہ صلعم کے روبرو ویسے ہی عذر کیوں نہ کئے جیسے دوسرے متخلفوں نے کئے تھے تیرے گناہ کے لئے رسول اللہ صلعم کا استغفار کافی تھا مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ وے لوگ ایسے میرے پیچھے ہوئے کہ اُن کے کہنے سے میں نے بھی ارادہ کرلیا کہ لوٹ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اپنی پہلی تقریر کی تکذیب کروں پھر میں نے اُن سے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے (یعنے کوئی اور بھی ایسا ہے جس نے میری جیسی تقریر کی ہو) انہوں نے کہا ہاں دو آدمی نے تیری جیسی تقریر کی ہے اور اُنکو بھی رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی فرمایا ہے جیسا تجھے فرمایا ہے۔ میں نے کہا وہ دونوں کون کون ہیں لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ عامری اور دوسرا ہلال بن امیہ واقفی وہ کہتا ہے کہ لوگوں نے ایسے دو آدمی صالح کا نام لیا

* یہ قصہ ہم نے اصل کتاب حدیث سے نقل کردیا ہے کہ ناظرین کو واقفیت تامہ ہو۔

کہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ اور جن کا اقتدا کرنا چاہئے تھا کعب کہتا ہے جب لوگوں نے میرے روبرو ان دونو کا ذکر کیا تو میں چلا گیا (اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کے پاس پہلی تقریر کی تکذیب کرنے نہ گیا) اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ متخلفین میں سے ان تین آدمی سے کوئی کلام نہ کرے۔ کہتا ہے کہ لوگ ہم سے اجتناب کر گئے یا کہا کہ لوگ ہم سے متغیر ہو گئے تا کہ وہ زمین بھی مجھے بری معلوم دینے لگی گویا وہ زمین ہی نہ تھی جسکو میں پہچانتا تھا۔ پس ہم پچاس رات اسی حال میں مبتلا رہے ان دونو میرے یاروں نے عاجز ہو کر اپنے گھروں میں بیٹھکر رونا شروع کیا۔ اور میں جوان دلیر تھا۔ بازاروں میں پھرتا تھا اور نماز میں حاضر ہوتا تھا مگر مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا تھا اور میں نماز کے بعد رسول اللہ صلعم کو آکر سلام کہتا اور دیکھتا کہ سلام کے جواب میں آپکے لب مبارک نے حرکت کی ہے یا نہیں پھر میں رسول اللہ صلعم کے قریب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا اور آنکھ چرا کر آپکی طرف دیکھتا۔ جب میں نماز کیطرف متوجہ ہوتا۔ تو آپ میری طرف نظر کرتے اور جب میں آپ کیطرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے جب مسلمانوں کی کڑائی مجھپر بہت ہو گئی تو ایکدن میں ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر جو میرا چچا زاد بھائی تھا اور میری اس سے بہت محبت تھی باغ میں گیا میں نے اسکو السلام علیکم کہا مگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تجھے معلوم ہے کہ میں اللہ اور رسول اللہ صلعم سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہا اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے پھر اسکو قسم دیکر کہا۔ وہ خاموش ہی رہا میں نے پھر تیسری دفعہ جب قسم دیکر کہا تو اس نے اسقدر کہا کہ اللہ اور رسول اللہ صلعم خوب جانتے ہیں یہ سنتے ہی میرے اشک جاری ہو گئے اور میں پیچ سے دیوار پر سے ہو کر وہاں سے نکل آیا میں بازار میں چلا جاتا تھا کہ ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے کو آئے تھے کہتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا اس نے مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا اور چونکہ میں لکھا پڑھا تھا۔ میں نے وہ خط پڑھا۔ اس میں لکھا تھا امّا بعد ہمکو خبر پہنچی ہے۔ کہ تیرے صاحب نے تجھپر ظلم کیا اور خدا تعالے نے تجھے ذلیل و ضائع نہیں کیا تو ہمارے پاس چلا آ۔ ہم تیری پرورش کرینگے خط پڑھکر میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ بھی ایک بلا آئی (کہ کفار کو ہماری طرف طمع ہوئی ہے) پھر اس خط کو تنور میں جلا دیا جب اس حال کو چالیس روز ہو گئے تو ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا اور مجھے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے فرمایا ہے۔ کہ تو اپنی عورت سے علیحدہ ہو جا میں نے کہا کہ آپ نے طلاق دینے کو فرمایا ہے یا کیا۔ اس نے کہا طلاق کو نہیں فرمایا صرف مجامعت سے منع فرمایا

اور دوسرے دونو میرے یاروں کو بھی یہی کہا میں نے اپنی عورت کو کہا۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کا حکم نہیں آتا تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا۔ اور ہلال بن امیہ کی عورت نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہلال بن امیہ بوڑھا ناکارہ ہے اسکا خادم کوئی نہیں کیا آپ اسکی خدمت کرنے سے مجھے منع فرماتے ہیں آپنے فرمایا نہیں بلکہ وہ تجھ سے مقاربت نہ کرے اسنے عرض کی کہ خدا تعالے کی قسم ہے وہ اس کام کی لائق ہی نہیں واللہ وہ جس روز سے اس حال میں مبتلا ہوا ہے آج تک دن رات روتا ہی رہتا ہے بعضے لوگوں نے مجھے کہا کہ تو بھی اپنی عورت کی بابت رسول اللہ صلعم سے اجازت طلب کر جیسے ہلال کی عورت نے آپ سے اس کی خدمت کرنے کا اذن لے لیا ہے۔ میں نے کہا اگر میں اس امر میں آپ سے عرض کروں معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں اور میں جوان آدمی ہوں (یعنے عورت کے پاس ہونے سے مجھے صبر کرنا مشکل ہے) تاکہ دس رات اور گذر گئیں اور ہمارے اس حال کو پچاس رات ہو گئی پچاسویں رات کی صبح کو میں فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھکر اسی حالت میں بیٹھا تھا۔ جیسے خدا تعالے نے قرآن میں ہماری خبر دی ہے اور میرا دم بسبب غم کے بند ہو رہا تھا۔ اور زمین باوجود کشائش کے مجھپر تنگ ہو رہی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ پہاڑ سلع پر باواز بلند کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک تجھے بشارت ہو۔ میں سنتا ہی سجدہ میں گر پڑا اور جان گیا کہ خدا تعالے کیطرف سے کشائش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھتے ہی لوگوں کو ہماری توبہ کے قبول ہونے کی خبر کر دی لوگ ہمکو بشارت دینے کو شروع ہو گئے اور دونو میرے یاروں کے پاس بھی بشارت دینے والے پہونچے اور ایک گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا۔ اور ایک آدمی نے بنی اسلم میں سے پہاڑ پر چڑھکر آواز کی آواز گھوڑے کی سوار سے پہلے پہنچی جب وہ شخص جسکی میں نے آواز سنی تھی میرے پاس آیا تو میں نے اپنے دونو کپڑے اتار کر بشارت کے عوض میں اسکو پہنا دئے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس روز میرے پاس وہی کپڑے تھے۔ جو میں نے دئے اور میں نے دو کپڑے عاریتہً لیکر پہن لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کر کے چلا راستہ میں لوگ مجھے ملتے تھے۔ اور توبہ کی قبولیت کی تہنیت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تجھے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول فرمائی۔ تاکہ میں مسجد میں پہونچا وہاں لوگ رسول اللہ صلعم کے گرد مجتمع تھے۔ طلحہ بن عبید اللہؓ مجھے دیکھکر

کھڑا ہو گیا اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور تہنیت دی واللہ مہاجرین میں سے اسکے سوا دوسرا میری خاطر کوئی کھڑا نہیں ہوا۔ کعب طلحہ کے اس کام کو ہمیشہ یاد کیا کرتا تھا کعب کہتا ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلعم کو آکر سلام کیا اسوقت آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا تھا۔ آپنے فرمایا تجھے بشارت ہو ایسے دن کی جب سے تو ماں سے پیدا ہے اس دن سے بہتر کوئی دن تجھپر نہیں آیا۔ میں نے گذارش کی کہ بشارت آپکی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کیطرف سے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کیطرف سے ہے اور رسول اللہ صلعم کا چہرہ مبارک خوشی کے وقت ایسا روشن ہو جایا کرتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس حالت کو جانتے تھے میں نے آپ کے سامنے بیٹھکر گذارش کی کہ یا رسول اللہ میری توبہ میں سے ہے کہ میں اپنا مال صدقہ کر دوں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے لئے رکھ لے کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کی کہ خیبر کی غنیمت میں سے جو مجھے حصہ ملا تھا وہ میں اپنے لئے رکھتا ہوں میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ۔ اللہ تعالے نے میرے صدق کے سبب مجھے نجات دی ہے یہ بھی میری توبہ میں سے ہے کہ آئندہ کو میں اپنی زندگی بھر سچ کے سوا کوئی بات نہ کرونگا مجھے خدا تعالے کی قسم ہے کہ جسدن سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے عرض کی ہے اسدن سے کسی مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے ایسا انعام نہیں کیا جیسا صدق مجھے انعام کیا ہے اور اس دن سے آجتک کبھی جھوٹ نہیں کہا اور امید ہے کہ خدا تعالے آئندہ کو بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔

اب دیکھو کہ فرماں برداری اسکا نام ہے کہ جماعت سے ایک شخص الگ کیا جاتا ہے۔ بیوی کو بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اسکے پاس نہ جاوے اور دشمن کی طرف سے دلداری اور امداد کا وعدہ ملتا ہے مگر سرِ مو فرق نہیں آتا۔ غرضیکہ فرمانبرداری عجیب نعمت ہے مال بہت لینے کسی کی فرمانبرداری میں نہ آپ کو دیتے وقت یہ ضرور دیکھ لینا چاہئے کہ شیطان کی اطاعت تو نہیں کرتے اس لئے کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھنا چاہئے کہ کہیں سابقہ بدیاں اور غلطیاں مغفور کا باعث نہ ہوں یہ خدا ہی کا دست قدرت ہے جو کہ انسان کو قائم مقام کسی کو بنا دیتا ہے ان پر مشکلات آتی ہیں مگر خدا بدل دیتا ہے ان لوگوں میں التعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ دونوں کمالات ہوتے ہیں خدا کے کامل صفات کے یہ لوگ گرویدہ ہوتے ہیں اور مخلوق کی بے ثباتی اور لاشے ہونا انکو بتلاتا ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہے اگر نیکی بجا لانا انسان کی اپنی طاقت کا کام ہوتا۔ تو عقلمند اور بارہا قوم کے محقق اعلیٰ درجہ کے پارسا ہوتے مگر ایسی قسم کو لوگ

اخبث ہو کر خدا سے دور چلے جاتے ہیں اس لئے مزکی ہونیکے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی آدمی جسمیں کشش اور جاذب کی طاقت ہو آوے اس قسم کے انسان آتے ہیں لیکن لوگوں کے اندر جو غلط کاریاں ہوتی ہیں اُن سے بعد ہو جاتا ہے اُن غلط کاریوں کا ایک بڑی اصل کبر ہے جسکا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کے اول تواریخی واقعہ میں کیا ہے۔ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اول ہی انکار اور کبر ایک ایسی شئے ہے جو کہ فیضان الٰہی کو روک دیتی ہے طاعون کے گذشتہ دورہ میں جو الہام حضرت اقدس کو ہوا تھا۔ اس میں بھی شرط لگی ہوئی تھی۔ کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا بِالْاِسْتِکْبَارِ۔ کبر۔ تزکیۂ نفس کی ضد ہے اور دونو چیزیں ایک جا جمع نہیں ہو سکتیں۔

دوسری بات جو کہ انسانی ترقی کی سدِ راہ ہوتی ہے وہ اس کا نفاق ہے کہ جب کوئی دُکھ ہوتا ہے تو خدا سے لمبے چوڑے وعدے کرتا ہے کہ اگر یہ دُکھ مجھ سے دور ہو جاوے تو میں فلاں فلاں کام کروں گا تیری عبادت کرونگا صدقہ دونگا دین کی خدمت کرونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ایسے مواقع لوگوں کو بے روزگاری تنگی معاش کمی تنخواہ۔ اور اپنی اور بال بچوں کی بیماری وغیرہ میں پیش آتے ہیں لیکن جب مشکل کا پہاڑ ٹل جاتا ہے۔ تو سب بھول جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ کہ منافق ہو کر مرتے ہیں۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا۔

اَبٰی۔ استکبار۔ بدعہدی یعنے نفاق یہ تین باتیں ہوئیں۔ چوتھی جھوٹ کی عادت ہے جو کہ انسان کو فیض الٰہی سے محروم رکھتی ہے۔ پس چاہئے کہ ہمیشہ اپنا اندرونہ ٹٹولتے رہو۔ کہ ان عیبوں میں سے کوئی ہمارے اندر تو نہیں ہے ایک طرف محرومی کے اسباب پر غور کرے دوسری طرف توبہ اور استغفار سے کام لے ورنہ یاد رکھو کہ بڑے خطرہ کا مقام ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ایک قوم نکلی تھی۔ اور موسیٰ نے ان کو الٰہی ارادوں سے اطلاع بھی دیدی تھی۔ کہ وہ تمہیں انعام کرنا چاہتا ہے۔ اور جتلا دیا تھا۔ کہ اگر تم حکم نہ مانوگے۔ تو خائب و خاسر ہوگے۔ مگر قوم نے عذر تراشے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چالیس سال جنگل میں بھٹکتے رہے۔ اور ترقی کی رفتار روکدی گئی اس سے ظاہر ہے۔ کہ بعض وقت لوگوں کے اعمال ایک مامور کو بھی مشکل میں ڈالتے ہیں۔ اس لئے تم لوگوں کو فکر چاہئے کہ ایک شخص مامور و مرسل تم میں موجود ہے۔ تم نے اپنی برادری اور قوم اور خویش و اقارب کی پرواہ نہ کرکے اُسکے ہاتھ پر خود کو فروخت کر دیا ہے۔ اگر تم میں وہی بلائیں اور ظلمتیں موجود ہیں جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ والوں میں تھیں تو تم اُسکے راستہ میں روک ڈالتے اور خود فیض سے محروم رہتے ہو جو دنیا میں تو اُسے قبول کرکے ناپسندیدہ ٹھہرے۔ مگر اب خدا کے نزدیک نہ ہو۔

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں جس سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سُکھ پاتا ہے۔ اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت دیکھکر حسد نہیں کرتا تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے جو کہ حاسد کے دلکو ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرے کو دیتا ہے اور یہ طمع نہیں کرتا۔ تو عذاب سے بچا رہتا ہے۔ جو کہ طمع کرنیسے ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اخلاق فاضلہ حاصل کرتے ہیں وہ جزع فزع شہوت اور غضب کے تمام دُکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے کہ ذاتی سُکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں۔ یہ بھی ایک فضل کی قسم ہے۔ جو کہ انسان کو حاصل ہوتا ہے لیکن اس کے وہ نتائج مرتب نہیں ہوتے جو کہ اکٹھا ہونیسے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو۔ کہ الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں۔ ایک یہ وہ فضل نہیں پاتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اسکی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے۔ تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دونو نہ ملیں اور اُن تمام آداب کو بجا نہ لائیں جو حصول اولاد کیلئے ضروری ہیں اسیطرح ایک بعض [illegible] جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہوگا۔ کہ اُسے ماما ئیں۔ خدمتگار۔ اور سونے۔ کھانے۔ پینے۔ نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرے اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ۔ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہوگی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانیکی کوشش میں نہ لگا رہیگا۔ تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کر سکو گے جو کہ ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ وحدت کی روح کو جو کہ صحابہ کرام میں پھونکی گئی تھی اسکو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے۔ اس وحدت کے پیدا ہونیکے لئے چاہئے۔ کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو۔ اگر یہ نہ ہوگا۔ اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھو گے۔ تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگا۔ اسی وحدت کی بنیاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ یعنے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اُن کی اطاعت اسی حال میں کر سکو گے۔ جبکہ تم میں تنازع نہ ہو۔ اگر تنازعات ہوں گے تو یاد رکھو۔ کہ قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہوگی۔ اور جو تمہاری ہوا بندھی ہوئی ہوگی وہ نکل جاوے گی۔ یہ بات تم کو صبر اور تحمل سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ان کو اپنے اندر پیدا کرو۔ تب خدا کی معیت تمہارے شامل حال ہو کر وحدت کی روح پھونکیگی پس اگر تم کوئی طاقت اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہو اور مخلوق کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتے ہو۔ تو صبر اور تحمل سے کام لو۔ اور تنازع مت کرو۔ اگر چشم پوشی سے باہم کام لیا جاوے تو بہت کم نوبت فساد کی آتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ لوگ روحانی بیماریوں کیلئے تو علاج اور دوا تلاش کرتے ہیں لیکن روح کی بیماری کا فکر کسی کو کبھی نہیں ہے۔ اسوقت مسلمانوں کی حالت کی مثال ایک جنم کے اندھے کی سی ہے کہ اُس سے اگر بینائی کی خوبی اور لذت دریافت کی جاوے تو وہ اُسے جانتا ہی نہیں ہے۔ اور اسی لئے اُس کے آگے بینائی کی قدر بھی نہیں کیونکہ اُس نے اُس لذت کو پایا نہیں۔ پس اس وقت کے موجودہ مسلمان بھی اس طاقت کی خوبی کو جو کہ قومی اتحاد اور وحدت سے پیدا ہوتی ہے۔ نہیں پہنچانتے اسکی وجہ یہ ہے۔ ایک سلطنت ان کے ہاتھ سے جا چکی ہے۔ اور اسی لئے اسے [illegible] توجہ بھی نہیں۔ کہ دوسرے کو اپنے ماتحت کس طرح کیا کرتے ہیں آجکل اگرچہ ریفارمیشن کے مدعی تو سینکڑوں ہیں لیکن وہ کیا ریفارمیشن کریں گے جبکہ خود ہی بغضوں اور کینوں میں گرفتار ہیں۔ دعوے تو ہے مگر سمجھ نہیں کہ یہ خدا کے ماموروں ہی کا کام ہے۔ جو کر سکتا ہے۔

پس اے عزیزو اور دوستو اپنی کمزوری کے رفع کیلئے کثرت سے استغفار اور لاحول کرو۔ اور رب کے نام سے دعائیں کرو کہ خدا تعالےٰ تمہاری ربوبیت یعنے پرورش کرکے تم کو مظفر و منصور کرے تاکہ تم آیندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیک نمونہ بن سکو۔ وہ نہ ہو کہ خدا نخواستہ لعنت اُختہا کے مصداق (جب دوزخیوں کا ایک گروہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ تو جو اُس میں اول موجود ہوں گے وہ اسے لعنت کرینگے۔ کہ ہم نے تو کچھ نہ کیا تم ہی کرتے) جیسے آجکل کے رافضی ہیں۔ اسکا بچاؤ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ سچی اتباع کرو۔ اپنے استنباط اور اپنے اجتہاد جس سے تم نفس کے دھوکہ میں آجاتے ہو۔ دور کرو۔ آپس میں خوش معاملگی اور احسن سلیقہ برتو۔ بخل۔ حسد۔ کینہ سے بچو۔ کہ خدا تعالیٰ [illegible]

کے موافق جو کہ اس نے اپنے مرسل کی جماعت سے کیا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا پورا ہو کر رہے۔ مطلق انسان کی کوشش سے کامیابیاں حاصل نہیں ہوا کرتیں۔ کیونکہ یہ سارے علل اسباب سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک سال کی جانکاہ محنت سے زمیندار خرمن جمع کرتا ہے مگر جسے اتفاق کہتے ہیں۔ اس سے آگ لگ کر ساری کا سارا خاک ہو جاتا ہے۔ اگر اُسے کامل علم ہوتا اور کامل اسباب حفاظت پر وہ احاطہ کر سکتا۔ تو کیوں یہ بربادی دیکھتا۔ یہی حالت انسان کے اعمال کی ہے اگرچہ وہ بڑے بڑے اعمال کرتا ہے لیکن ایک مخفی گند اندر ہوتا ہے۔ جس سے وہ تمام برباد ہو جاتے ہیں۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جو کہ ذکر کیا۔ کہ دعا اور استغفار اور لاحول [illegible] ہو۔ پاک لوگوں کی صحبت میں رہو۔ اپنی اصلاح کی فکر میں [illegible] کی طرح لگے رہو۔ کہ مظفر ہونے پر خدا رحم کرتا ہے۔ اور دعا کو قبول کرتا ہے۔ دوسرے کی تحقیر ہرگز مت کرو۔ کہ اس سے خدا بہت ناراض ہوتا ہے۔ اور دوسرے کو حقیر جاننے والے لوگ نہیں مرتے جب تک کہ اس گند میں خود نہ مبتلا ہوں جسکی وجہ سے دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔

اس تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت بیٹھ گئے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ کی تکمیل اس طرح سے کی۔

آج عید کا دن ہے اور رمضان شریف کا مہینہ گذر گیا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے فضل کے ایام تھے جبکہ اس نے اس ماہ مبارک میں قرآن شریف کا نزول فرمایا۔ اور عامہ اہل اسلام کے لئے اسی ماہ میں بڑا سقدر فرمائی۔ راتوں کو اُٹھنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور کثرت سے خیرات و صدقہ اس مہینہ کی برکات میں سے ہیں۔ آج کے دن ہر ایک کو لازم ہے کہ سارے کنبہ کی طرف سے محتاج لوگوں کی خبرگیری کرے۔ دو ٹک گیہوں یا چار جو کے ہر ایک نفس کی طرف سے صدقہ نماز سے پیشتر ضرور ادا کیا جاوے۔ اور جن کو خدا نے زیادہ موقعہ دیا ہے۔ وہ زیادہ دیویں۔ اس جگہ مختلف ضرورتیں ہیں کہ جن کے لئے لوگوں کی خیرات کے روپیہ کی ضرورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کا کل روپیہ ایک جگہ جمع ہوتا تھا اور پھر آپ اُسے مختلف مدوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے ایک یہاں مدرسہ ہے۔ اور اسوقت اُسے بڑی ضرورت امداد کی ہے۔ مہمانوں کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں بعض وقت دیکھا گیا ہے۔ کہ ان بیچاروں کا سفر خرچ کسی گناہ کے باعث یا کسی مصلحت الٰہی سے جاتا رہتا ہے۔ مثلاً کسی نے چرا لیا۔ یا گر گیا۔ وغیرہ۔ پھر غور کرو کہ مسافرت اور اجنبیت میں کسقدر تکلیف ہوتی ہے ایسے ہی ایک گروہ مساکین کا رہتا ہے۔ تو ان سب کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔

یہاں رہنے والے ۲ قسم کے لوگ ہیں ایک تو وہ جو حصول ایمان کیلئے رہتے ہیں۔ اور ان کو تو ہمیں تجربہ سے علم ہو گیا ہے۔ کہ ضرورت کے وقت اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے خبرگیری کرتا ہے۔ بعض لوگ ملازم ہیں اور ان کی معاش کی سبیل قائم ہے۔ اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ صرف محبّت کی وجہ سے رہتا ہے۔ مگر اپنی ضرورتوں کو رفع نہیں کر سکتا۔ پس میری رائے یہ ہے۔ کہ تم میں سے ایک جماعت قائم ہو۔ جو ان سب کی خبرگیری کیا کرے اور اس قسم کے صدقہ اور خیرات کے روپیوں کو مناسب مقام پر تقسیم کر دیا کرے۔ بعض طالب علم مدرسہ کے اور بعض بیمار کے پاس بھی اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے لئے خبرگیری کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس اگر جماعت قائم ہو۔ تو وہ اس کی بھی خبر لے سکتی۔ انسانی ہمدردی اور باہمی معاون کی بہت برکات اور افضال ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر وعدہ فرماتا ہے۔ اللّٰہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔

میں چونکہ یہاں رہتا ہوں۔ اور پھر سارے دن باہر رہتا ہوں اس لئے مجھے ان ضرورتوں کا علم ہے۔ اور میری نسبت دوسروں کو کم ہے۔ خدا ہی انکا سرانجام دیکھنے والا اور مجھے بھی وہی دیکھنے والا ہے۔ ایسے امور کے لئے آپ سعی کریں۔ اور دوسرے بھائیوں تک بھی پہونچا دیوں جیسی ہمارے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کوئی فوجی کمانیر تھا۔ کوئی کاتب تھا۔ کوئی قرآن پڑھانیوالا تھا کوئی اخوۃ کی بہتری کی فکر کرنیوالا تھا۔ کوئی بادشاہوں کے پاس خطوط پہونچاتا تھا۔ کوئی نیک تحریکیں کرنیوالا تھا۔ ایسے ہی اگر مختلف مدّیں مختلف لوگوں کے سپرد ہوں۔ اور ایک کمیٹی قائم ہو کر ان سب امور کی ترغیب کیا کرے۔ تو امید ہے کہ بہت کچھ انتظام ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ مجھے اور آپ کو عمل درآمد کی توفیق عطا فرما دے۔

اس کے بعد حکیم صاحب موصوف نے حضرۃ اقدس علیہ السلام سے درخواست کی۔ کہ حضور دعا فرما دیں۔ کہ ہم سب کو نیکی اور عمل درآمد کی توفیق عطا ہو۔ خصوصاً مجھکو کہ لوگوں کو تو سُناتا ہوں کہیں خود ہی اس پر عمل درآمد سے نہ رہ جاؤں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ فقط

چونکہ میرے معزز احباب احمدیہ [illegible] کارخانہ میں مدنظر [illegible]
[illegible] میں آپ کے بقایہ دار [illegible] بھی ہیں قسم کا [illegible]
خیال ضرور [illegible] بظاہر [illegible] کارخانہ کا مدار [illegible] آمد [illegible]

میری آخری چٹھی پر احباب کی نظر عنایت

میں اپنے مولا کریم کا کمال شکرگذار ہوں جس نے اپنی پاک جماعت کی برگزیدہ ممبروں میں میری خدمات کی عزت افزائی کی ہے۔ تلافی مافات کے نام سے جو آخری چٹھی میں نے اپنے دوستوں کے نام ارسال کی تھی۔ اور جس میں ایک ایک کارڈ بھی ارسال کیا گیا تھا اُس کے جواب میں آجتک جو کارڈ اخبار کے خریداروں کی طرف سے وصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالباً ہمارا کارخانہ بھی خدا کے اُن پاک کلمات کا مصداق ہونیوالا ہے۔ جو کہ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء کو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئے وہ کلمات یہ ہیں

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

کیونکہ سوائے چند خطوط کے باقی کل خطوط ہمدردی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور عام طور پر احباب نے عقد کے بجائے پیشگی قیمت اخبار کی منظور کر لی ہے۔ اور بعض نے تو رسالانہ اور دو سال کی پیشگی حسب درخواست کارخانہ منظور فرما کر قومی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ اور حقوق اخوۃ کی پاسداری کی ہے خدا تعالےٰ ان تمام صاحبان کو جزائے خیر دیوے میں انشاء اللہ ان خطوط کو یکے بعد دیگرے درج اخبار کر دونگا تاکہ میرے دوسرے بھائیوں کو بھی علم ہو جاوے کہ اس متبرک جماعت میں خدا تعالےٰ نے تالیف قلوب کا کسقدر مادہ رکھا ہے۔ اور برگزیدہ وقت حضرۃ امام الزمان علیہ السلام خلیفۃ اللہ فی الارض کے کلمات طیبات کی عظمت اور قدر ان لوگوں کے دلوں میں کس قدر ہے۔

صاحبان آپ کو علم ہے۔ کہ ہم سے پیشتر ایک امت گذر چکی ہے جس نے اپنی خدمت تبلیغ دین بجالائے اور اپنے آقا اور امام حضرۃ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک قول و فعل کو عظمت اور قدر کی نگاہ سے دیکھ کر محفوظ رکھنے اور ضبط کرنے اور پھر ہم تک پہنچانے سے مراتب عالیہ قرب الٰہی کے حاصل کئے ہیں اور یہ اُنہی خدمات دینیہ کا نتیجہ ہے کہ ہم اور آپ ان کو رضی اللہ عنہم۔ رحمۃ اللہ علیہم۔ علیہم السلام۔ صل و بارک علی آل محمد وغیرہ دعاؤں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر آج جبکہ خداوند تبارک و تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں بھی اسی قسم کا موقعہ دیدیا ہے تو یہ کسقدر ہماری غفلت اور کم فہمی ہوگی۔ کہ باوجود اُن تمام آسان ذرائع تبلیغ و اتمام حجۃ و ضبط اقوال امام الزمان کے جو کہ بر نگ ریل۔ ڈاک مطبع اور کاغذ و قلم ہمیں حاصل ہیں۔ اُن ظلی مراتب عالیہ کے حصول سے اپنے نفسوں کو محروم رکھیں۔ **تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت** کے مصداق صحابہ کرام ہوئے اور **ولکم ما کسبتم** کے مصداق ہمیں ہونا چاہئے۔

میں آپ پر بخوبی ظاہر کرتا ہوں کہ اصل منشاء البدر کے اجراء کا حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور آپ کے اقوال اور افعال کو ضبط میں لانا ہے۔ اور میں اس امر کو بھی تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ابھی تک

مجھے وہ ذرائع کامل طور پر حاصل نہیں ہوئے جس سے اس خدمت کو کما حقہ بجا لاتا مگر تاہم میں اسی کوشش میں لگا رہوں جیسے کہ البدر کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا۔ اور ان کلمات طیبات کے نہ طبع ہونے پر بعد ازاں ایسے مضامین کی اشاعت ہی جنکا گہرا تعلق اپنے سلسلہ اور جماعت سے ہو۔ اور یہ کہ جس قدر زید و بکر کے حال سے اخبار کو پُر نہ کیا جاوے مگر بقدر ضرورت اور کلمات طیبات کے بعد دوسرا درجہ میں نے حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کے تقریروں اور درس قرآن سے نوٹ کا رکھا ہوا ہے علیٰ ہذالقیاس۔ اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ میں اپنے ان امور میں ابھی تک ایک حد تک ناکام ہوں۔ لیکن میں اسی کسی اپنی روحانی نقص کی طرف منسوب کرتا ہوں جس کی وجہ سے میرے خیالات کے موجب مجھے کام کرنیکی توفیق نہیں دیگئی۔ اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت اور اصلاح فرما کر مجھے اس قسم کی خدمات کے قابل بناویگا چنانچہ اب پھر آئندہ نمبر سے

درس قرآن

سے نوٹوں کا سلسلہ جاری کرتا ہوں۔ جو کہ بھائیوں کیلئے مفید اور مسرت کا موجب ہوگا۔

اور میں محض اللہ تعالیٰ ہی کے لئے یہ بھی کہتا ہوں کہ ہر ایک احمدی بھائی جو کہ میری ادنے خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے وہ بھی مذکورہ بالا نیت اور ارادہ سے ہی البدر کو خریدے اور میں صرف البدر ہی کو مخصوص نہیں کرتا بلکہ اس حدیث کو مد نظر رکھ کر کہ جب ایک بھائی دوسرے بھائی کی اعانت میں ہوتا ہے تو خدا اس کی اعانت میں ہوتا ہے۔ اخبار الحکم اور ریویو آف ریلیجنز کی نسبت بھی یہی کہتا ہوں کہ ہر ایک آپ میں سے اخبار اور رسالہ کو دین کی تبلیغ اتمام حجت اپنے نفس اور آئندہ نسلوں کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے خریدے تاکہ یہ چندے جو ہم لوگ آپ سے لیتے ہیں دینی خدمات میں شمار ہوکر آخرت میں ہمارے اور آپ کیلئے خزائن بیشمار و بیحساب بن جاویں۔

جن لوگوں کو علوم حقہ اور حکمت اور معرفت کی رموز سے بھرے ہوئے علمی نکتوں اور لطیفوں کی قدر ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ان اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ وہ معارف اور حقائق کے خزانے ان کو ملتے ہیں کہ اگر یہ مبارک وقت انکے نصیب میں نہ ہوتا۔ تو عمر نوح پاکر اور اپنے عزیز مالوں اور وقتوں کو بے دریغ خرچ کرکے بھی نہ پاسکتے۔ پس اے جان برادر یہ سعید خوش نصیبی تیری ہے کہ تو اپنے گھر بیٹھا ہے اور صرف چند پیسوں کے ذریعہ سے تجھے تزکیہ نفس کے علوم پہونچ جاتے ہیں اور اگر خدا کا فضل تیرے شامل حال ہے اور تیرے قلب کی زمین اس پانی کے جذب کی استعداد رکھتی ہے تو تو ان علوم کے ذریعہ سے ایک جنت حاصل کرسکتا ہے اور سب توفیق خدا کو ہے اسی کے

فضل سے سب کام چلتے ہیں اور وہی تو جبتک کارخانہ کا حافظ و ناصر رہا۔ اب یہ نیا سال ہے اور نیا معاملہ ہے اور الحمد للہ کہ ہمارے دوست اپنی دلی ہمدردی اور نیک ارادوں کا ہمیں عملی ثبوت دے رہے ہیں۔ اور ہم بھی اس فکر میں لگی ہوئی ہیں کہ ہمارے دوستوں کے مال ہمارے ہاتھوں ضائع نہ ہوں وہ انکی آخرۃ کا ذخیرہ بن جاویں۔ مگر برادران جس بوجھ کو ہم اٹھانا چاہتے ہیں اسے اٹھانا ہے۔ اسے دو نہیں اٹھا سکتے اور جس راستہ کو دو پاؤں نے طے کرنا ہے وہ ایک سے طے نہ ہوگا۔ کارخانہ کے مصارف قریب دو ہزار روپیہ سالانہ کے ہیں اور اخبار کی اشاعت کا شروع سال میں کوئی علم نہیں ہے مگر آپ کو اخبار کے ذریعہ ہی اس کا علم ہوتا رہیگا علاوہ ان سالانہ مصارف کے سال گذشتہ کا قرضہ بھی کارخانہ کے سر پر ہے اب اسلئے [illegible] کہ آپ اس کی اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں [illegible] یہ چاہتا ہوں کہ اخبار کی قیمت [illegible] ہو جاوے [illegible] [illegible] [illegible] پر جاری کریں۔ [illegible] ہوں۔ آپ بھی یہی دعا کریں۔

جو خطوط کہ ہمیں اپنے [illegible] اور [illegible] کیطرف سے موصول ہوئے ہیں [illegible] کالموں میں شائع کریں گے۔ سردست [illegible] ایک قدیمی دوست اور صادق بھائی کے جواب سے شروع کرتا ہوں [illegible]

ایک قدیمی صادق دوست کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم صاحب البدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا اخبار مع ضمیمہ نورخانم [illegible] بعنوان تلافی مافات مجھے ملا جسکو میں نے بعد مغرب پڑھا اور کارخانہ البدر [illegible] کی کہانی کو بھی سنا۔ اسکے بعد جب اپنے مکان [illegible] باہر جو نکلا تو میری نظر [illegible] پر پڑی جس کی دہلی و عمائی نورانی صورت ابھی دور باقی تھی۔ [illegible] ایسے ہی وقت کے چاند کو دیکھکر اس چاند والے کا عاشق بے اختیار بول اٹھا تھا

چاند کو کل دیکھکر میں سخت بیکل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشان اسمیں جمال یار کا

دیر تک میں اسکی پیاری صورت کی طرف جو دیکھتا رہا تو میری توجہ ان سیاہی مائل ٹکڑوں پر پڑی جو چاند کے اندر تھے۔ تب میرے دل میں آیا کہ ہمارے البدر تو انہی تکالیف پر یونہی شور مچاتے ہیں یہ داغ تو ان کے لئے اسیوقت مقدر ہو چکے تھے جبکہ انہوں نے آسمان کے بدر کا ہمنام اور اسلام کے بدر کا

ہمزبان خادم بننے کا ارادہ کیا [illegible] میرے دوست یہ سچ ہے کہ مومن کا بہشت [illegible] ہی شروع ہوتا ہے یہ بھی سچ ہے کہ دنیا بہشت نہیں بچے سے لیکر بوڑھے تک۔ غریب سے لیکر بادشاہ تک۔ فاسق سے لیکر ولی تک سب کسی نہ کسی آزمائش میں پڑے ہوئے ہیں کیونکہ جہاں امتحان نہیں وہاں نہ فیل ہے نہ پاس ہے اور اللہ تعالیٰ مومن صابر کو پاس کرنا چاہتا ہے اور کافر ناشکرے کو فیل۔ پس آپ صبر سے کام لیں یہ تنگی کے وقت ہمیشہ نہ رہیں گے۔ انشاء اللہ بڑی بڑی فراخیاں حاصل ہونگی۔ تجویز آپکی پیش کردہ ہر چہار کے ساتھ اتفاق ہے اور میں انشاء اللہ چاروں کے لئے کرنے کی سعی کروں گا اور ان کے سوا میرے پاس ایک پانچویں بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں آپ کے ابتلا کی دوری کیواسطے پانچ نمازوں کے ساتھ دعا کرنے کی کوشش کیا کرتا ہوں۔ جیسے کہ اپنے قدیمی دوست صاحب اخبار الحکم کیواسطے بھی کیا کرتا ہوں

والسلام۔ آپکا خادم۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ قادیان

میری طرف سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں کامیابی بخشے۔ کیونکہ ابھی تو صرف دعا کی کوشش ہے۔ خود دعا کی نوبت نہیں آئی۔ اب خدا وہ دن لاوے کہ دعا ہو بھی جاوے آپکا فرمانا بالکل سچ ہے جبتک اللہ تعالیٰ دعا کی تحریک خود دل میں نہیں ڈالتا تب تک حقیقی اور تام رجوع دعا میں حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے وقت کا آجتک آپ کو پتہ نہ آنا میں اپنی کسی روحانی کمزوری کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ ورنہ آپ تو اسم بامسمیٰ صادق ہیں اور مجھے خدا پر بھروسہ ہے۔ کیونکہ مجھے دو عشرہ سے دیرینہ نیازمندانہ تعلق ہے۔ اس لئے خدا وہ وقت قریب لاویگا۔ کہ آپ دعائیں کامیاب ہو جاویں گے۔ [illegible]

ضروری اطلاع

یہ نمبر اور آئندہ نمبر صرف انہی اصحاب کے نام ارسال ہوئے اور ہونگے جن کی طرف سے جوابی کارڈ موصول ہوئے ہیں یا ہونگے۔ اور ایسے ہی اصحاب کا نام جن کو ابھی بجے چننے ہمیں ذاتی تعارف کیوجہ سے امید ہے کہ وہ ایسے البدر کے خواہاں ہیں خریدار تصور فرما کر درج رجسٹر کیا جاویگا۔ اسلئے جن اصحاب نے جوابی کارڈ کیطرف توجہ نہیں کی وہ ضرور متوجہ ہوکر جواب دیں۔

سال کے ابتدائی حصہ میں اخبار کی اشاعت بلا کسی تبدیلی حجم کے ہم نے [illegible] تجویز کی ہے۔ اور مقدم امر یہ رکھا گیا ہے۔ ہر ہفتہ عشرہ کے بعد ایک دو ورق ہی کیوں نہ ہوں ناظرین کی خدمت میں مشتمل بر حالات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام و حالات سلسلہ احمدیہ وغیرہ ضرور پہونچ جاویں۔ انشاء اللہ پھر توں جوں اشاعت ترقی کریگی توں توں حجم اور اوقات اشاعت میں ترقی تجویز کیجاویگی کیونکہ اصل مقصد قادیانی اخبار کا حضرۃ مسیح موعود کے اقوال و حالات کا آپکے خدام دور دراز تک پہونچانا ہے۔ یعنی اگر کامل مطابق ضروری قرار دیا جاکر بلا تبدیلی حجم کے اخبار انشاء اللہ عشرہ بعشرہ پہونچایا جایا کریگا۔ [illegible]

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصیٰ میں فرمائی

بعد ادائے نماز ظہر چند احباب نے حضور علیہ الصلوٰۃ کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ مسجد کے اندرون حصہ میں تھے۔ اور وہیں کھڑے ہو کر آپ نے ارادہ فرمایا کہ تقریر کی جاوے۔ مگر چند احباب کی درخواست پر حضور باہر تشریف لے آئے اور کھڑے ہو کر سلسلہ تقریر یوں شروع فرمایا:

میری طرف سے جماعت کیلئے بار بار یہی نصیحت ہے جو کہ میں کئی دفعہ اس جگہ اور دوسرے مقامات میں کر چکا ہوں۔ کہ انسان کی عمر ناپائدار ہے اس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جسکے حاصل کرنے کے راستہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو اسکا اول حصہ تو بے ہوشی میں گذر جاتا ہے کیونکہ بچہ ہوتا ہے اور اسے کسی قسم کا علم ہرگز نہیں ہوتا۔ پھر دوسرا زمانہ اسپر آتا ہے کہ اگرچہ اول جیسی بیہوشی تو اس میں نہیں ہوتی مگر جوانی کی مستی کی ایک بیہوشی ضرور ہوتی ہے۔ پس دو زمانے تو اس طرح مارے جاتے ہیں پھر تیسرا زمانہ آتا ہے جو کہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ علم کے بعد بکلی لاعلم ہو جاتا ہے حواس میں فرق آجاتا ہے۔ اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ پیرانہ سالی میں قدم رکھتے ہی ان میں جنون کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ اور مخبوط الحواس نظر آتے ہیں اور بچپن کیسے خواص ان میں پائے جاتے ہیں پس اب دیکھ لو۔ اور خوب غور کرو کہ انسان کو کسقدر مشکلات کا سامنا ہے بچپن تو ایک مجبوری کا زمانہ ہوا۔ کہ جس میں اسے کچھ ہوش ہی نہیں ہوتی۔ اور سوائے لہو و لعب کے اور چھوٹی خواہشات کے اور کوئی کام ہی اسکا نہیں ہوتا۔ آخرت کے علوم سے بھی ناواقف ہوتا ہے اور دنیاوی علوم سے بھی بے بہرہ۔ پھر جوانی نصیب ہوئی۔ تو نفس امارہ کے جذبات ایسے لگ جاتے ہیں کہ اس کی عقل ماری جاتی ہے۔ اگر اللہ اور روز آخرت وغیرہ پر ایمان بھی لاتا ہے تو نفس امارہ اسے اپنی ہی طرف کھینچتا ہے پھر اخیر کے زمانہ میں اسکی مثال اس پھوک (تفصلہ) کی مانند ہو جاتی ہے جو کہ میوہ سے عرق نچوڑ لینے کے بعد رہ جاتا ہے۔ بچہ میں تو ایک حرکت بھی ہوتی ہے اور وہ نشوونما کرتا رہتا ہے اور ماں باپ کو دیکھکر ریس سے رکوع سجود بھی کر لیتا ہے۔ مگر پیرانہ سالی میں کسل اور کاہلی اسکے لاحق حال ہو جاتے ہیں جہاں پڑا وہیں پڑا رہتا ہے جہاں بیٹھا وہیں بیٹھا رہتا ہے پھر بعضوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ کان سے بہرے بھی ہو جاتے ہیں غرضیکہ صرف ایک درمیانی زمانہ ہے کہ جس میں انسان اپنے نفس کا مطالعہ اور خدا کی پرستش کر سکتا ہے۔ اور اسکے ساتھ بھی ایسی آفات لگی ہوئی ہیں۔ کہ اگر وہ نگہداشت اور کوشش نہ کرے تو اسی کی جہنم یا جنت کی طیاری کرنے لگ جاتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں جن اخلاق عادات اور عقائد وغیرہ کا اپنے آپ کو پابند بنا لیگا۔ پھر انکا اس سے چھوٹنا محال ہوگا۔ پس چاہے تو وہ اس زمانہ میں اپنے لئے جنت کی بنیاد قائم کرے اور چاہے دوزخ کی۔ اگر اسنے یہ زمانہ خدا کی بندگی۔ اپنے نفس کی آراستگی اور خدا کی اطاعت میں گذارا ہوگا تو اس کا اسے یہ پھل ملیگا کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کرنے کے قابل نہ رہیگا اور کسل اور کاہلی اسے لاحق حال ہو جاویگی۔ تو فرشتے اسکے نامہ اعمال میں وہی نماز روزہ تہجد وغیرہ لکھتے رہیں گے۔ جو کہ وہ جوانی کے ایام میں بجا لاتا تھا۔ اور یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ اسکی ذات پاک اپنے بندہ کو معذور پاکر باوجود اسکے کہ وہ عمل بجا نہیں لاتا۔ پھر بھی وہی اعمال اسکے نام درج ہوتے رہتے ہیں۔ جو لوگ دین کا [illegible] الدین کے لئے [illegible] مگر انسان [illegible] اس قسم کا [illegible] ہے کہ وہ باوجود آنکھوں کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا۔ ورنہ اسی قسم کے نظاروں کو دیکھکر وہ اپنی جوانی کے ایام میں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات مضبوط کر لے۔

پس اب سوچنا چاہیئے کہ یہ تین زمانے بچپن جوانی اور پیرانہ سالی کے انسان پر گذرتے ہیں اور کسقدر مشکلات اسکے لئے ہوتی ہیں۔ ورنہ اسلئے بچپن اور بڑھاپا تو خود ہی نکمے اور ردی ہیں کہ ان میں انسان کچھ نہیں کر سکتا ہاں درمیان کا زمانہ جوانی کا کچھ تھا کہ جس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا تھا سو اسے نفس امارہ کے جوشوں نے ردی بنا دیا ہوا ہے قرآن شریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی اسی نفس کا تذکرہ ہوا ہے۔ **وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم** اس میں یوسفؑ فرماتے ہیں کہ میں تو اپنے نفس کو بری نہیں کرتا۔ وہ تو ہمیشہ بدی کی ہی ترغیب دیتا ہے۔ بلکہ خدا ہی رحم کرے۔ تو اسکے جذبوں اور جوشوں سے انسان بچ سکتا ہے۔ اور میرا رب تو غفور اور رحیم ہے اسنے مجھپر رحم کیا ہی ہے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ زمانہ موجودہ کے فساد اور بدیوں سے محفوظ رہنے کیلئے صرف انسان کی اپنی ہی کوشش کافی نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے رحم اور فضل کی بھی ضرورت ہے۔ جسکے حاصل کرنیکا ذریعہ صرف دعا ہی ہے۔ ہر ایک چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے ایسے ہی زہد اور تقوے کا بھی ایک ظاہر ہوتا ہے اور اکثر لوگ بظاہر متقی اور زاہد ہوتے ہیں لیکن جب تک خدا کا فضل اور رحم بھی انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک وہ اس کے کام نہیں آسکتا۔

عقلمند انسان کا یہ کام ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اس زمانہ کے مفاسد پر غور کرے اور عقل اس لئے اسے دیگئی ہے کہ وہ اس طوفان عظیم سے جو لوگوں کی روحانیت کو تباہ کر رہا ہے اپنے آپ کو بچاوے۔ سو اسکے لئے اول تدبیر تو یہ ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گڑھے میں نہ ڈالے۔ کیونکہ جو جان بوجھکر اپنی جان کو دکھ دیتا ہے۔ یا زہر کھاتا ہے۔ تو اسپر کوئی رحم نہیں کھاتا اور اس کا طریق یہی ہے۔ کہ اس قسم کی مجلسوں اور صحبتوں اور رفیقوں اور دوستوں سے پرہیز کرے جو کہ اسکی روحانیت پر برا اثر ڈالتے ہیں ہماری جماعت کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ ان باتوں کا لحاظ رکھے کیونکہ خدا نے اسے اس لئے منتخب کیا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے بطور نمونہ کے ہو اسلئے بہت ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے ہر ایک فعل اور حرکت میں نگاہ رکھے۔ کہ وہ اسکے ذریعہ سے دوسروں کے لئے ایک صداقت کا نمونہ قائم کرتا ہے یا کہ نہیں اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہے۔ ان باتوں کے حصول کیلئے تدبیر سے کام لیں کہ بری صحبت اور مجلس سے اپنے آپکو بچاویں بری عادتوں کو ترک کریں اور جہاں تک بس چل سکتا ہے نیکی کے حصول کیلئے تدبیریں کریں کیونکہ تقوے اور نیکی کے حصول کیلئے تدابیر کی جستجو میں لگے رہنا بھی ایک عبادت ہے اور جب انسان اس کوشش میں لگا رہتا ہے۔ تو عادت اللہ یہی ہے کہ اسکے لئے کوئی نہ کوئی راہ کھولدی جاتی ہے لیکن جو شخص بدی سے بچنے کی اور نیکی کو عمل میں لانے کی تدبیر نہیں کرتا۔ سمجھو کہ وہ بدی پر راضی ہو گیا ہے اور ایسے آدمی سے بدی کا چھوڑنا محال ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ تدبیر میں لگا ہوا ہے تو اس کا نفس امارگی سے نکلکر خدا تعالیٰ کے نزدیک لوامہ بنتا جاتا ہے کیونکہ یا تو پہلے امارہ تھا کہ سوائے بدی کے اور اسے کچھ سوجھتا ہی نہ تھا۔ اور اب اس کی جنگ شروع ہو گئی ہے کبھی غالب ہوتا ہے کبھی مغلوب۔ ایک فعل بد کا ارتکاب کرتا ہے تو پھر اس پر پچھتاتا ہے اور سوچتا ہے کہ اسکی تلافی کیونکر ہو۔ اور چونکہ وہ ملامت کرتا ہے اس لئے اسکا نام لوامہ ہو جاتا ہے۔ خدا نے بھی اسی لئے اسکی قسم قرآن شریف میں کھائی ہے۔ کیونکہ یہ اپنی حالت سے خدا کیطرف ایک رجوع ظاہر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسکے قریب ہو جاوے پس تم کو تاکید ہے کہ جب کسی مقام پر بدی کو دیکھو تو اسے ترک کرو۔ اور دور ہو جاؤ ایسا نہ ہو۔ کہ اس کی لپٹ تمکو بھی لگ جاوے جیسے دنیا کے کاموں میں تدابیر کرتے ہو۔ اور اسکی ترقی اور جاہ جلال کیلئے فکروں میں لگے رہتے ہو ایسے ہی دین اور اپنی اصلاح کیلئے تدابیر کرو اور فکروں میں لگے رہو۔ تو اول بات جو تمہارے لئے ضروری ہے وہ یہی ہے کہ حصول تقوے اور نیکی پر عملدرآمد کیلئے تدبیر سے کام لو۔

دوسری بات اور دوسرا طریق جو تمہیں اختیار کرنا چاہیئے اور جو کہ در اصل سب سے مقدم ہے اور جسکی تعلیم خدا تعالیٰ نے بھی دی ہے وہ یہ ہے کہ دعا کرو۔ **ادعونی استجب لکم** میں خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ موجود ہے۔ کہ تم دعا کرو میں قبول کرونگا۔ در اصل بات یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور مسلمانوں نے بھی اس بارہ میں سخت ٹھوکر کھائی ہے کہ دعا جیسی شے کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے ہیں۔ باقی آئندہ

نوٹ۔ اس اخبار میں صرف ایک ہی صفحہ کی گنجائش تھی باقی چھپ چکا تھا۔ اس لئے تقریر کا حصہ دیدیا گیا۔ باقی عنقریب بلا قید تاریخ کے چھپا کر ارسال کر دیا جاوے گا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت ابھی تک ناسازہی ہے باوجودیکہ دسمبر کی تعطیلوں میں احمدی احباب کثرت سے وارد قادیان ہوئے۔ مگر تاہم علالت طبع کیوجہ سے حضور علیہ السلام اپنے وقت کا کوئی خاص حصہ انکو دیکے بعض احباب کی درخواست پر آپ بہت تھوڑے عرصہ کیلئے ایک دو دفعہ تشریف لائے اور پھر تشریف لیجانے۔ نیز علاوہ مرض پیشاب کے بخار کی بھی شدت حضور کو رہی۔۔۔۔

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت بھی تا حال علیل رہی بلکہ ایک دن آپ کو بھی شدت سے بخار ہو گیا اور کھانسی وغیرہ کی بھی شکایت رہی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت اول تو ناساز تھی مگر گذشتہ ایام میں چوٹ لگ جانے کیوجہ سے آپ باوجہ علیل ہو گئے اور اس لئے حضرت خلیفہ نورالدین صاحب فرض امامت نماز کو سنبھالتے رہے۔ اور حکیم صاحب [illegible] مولوی [illegible] موجود ہونے سید محمد احسن صاحب امروہی [illegible] مدرسہ قادیان امامت کراتے رہے۔ مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طبیعت بھی بوجہ زکام و ریزش علیل رہی مگر چونکہ رسالہ کی عظیم الشان مصروفیت کا بوجھ آپ ہی کے سر پر ہر طرح سے ہے اسلئے باوجود علالت طبع کے آپ پھر بھی رات دن کسر صلیب میں لگے رہتے۔ ... اللہ تعالیٰ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام اور دیگر بزرگان ملت کو اپنے فضل سے صحت کامل عطا فرماوے۔

ہمارے مکرم دوست خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب نائب تحصیلدار جو کہ دسمبر کی تعطیلات میں تشریف لائے ہوئے تھے انکی زبانی یہ سنکر کمال خوشی ہوئی کہ آپ نے گورداسپور میں حضرۃ اقدس سے ملاقات کرنیکے بعد واپس جاکر وہیں باقاعدہ انجمن قایم کی۔ اور ایک ابتدائی چندہ کھولا جس میں ایک معقول رقم جمع ہو گئی اور جسکے ذریعہ وقتی اور فوری ضرورتیں خاص انجمن کی سرانجام پاتی رہینگی اور نیز یہ کہ قادیانی ضرورتوں کے متعلق اگر کسی فوری امداد کی ضرورت ہوا کریگی تو اس کا ایک حصہ ارسال کیا جا سکیگا۔ جہانتک ہم دیکھتے ہیں یہ بہت عمدہ تجویز ہے

کیونکہ اکثر مواقعہ انسان پر ایسے آپڑتے ہیں کہ دینی خدمات کیلئے چندوں کی مانگ جاتی ہے مگر اسوقت روپیہ موجود نہیں ہوتا تو حسرت ہوتی ہے اور اس طریق سے ہر ایک چندہ دہندہ ہر ایک قسم کی امداد میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریگا۔ کیا اچھا ہو کہ دوسرے مقام کی احمدی جماعتیں بھی اسطرح باقاعدہ انتظام چندوں وغیرہ کا رکھیں۔

اس قسم کی مقامی انجمنوں کا یہ بھی فرض ہونا چاہئے کہ وہ لنگر مدرسہ کی امداد اور مقررہ چندوں کی ادایگی اور نیز قادیانی اخبار اور رسائل کی اشاعت میں کوشش کرتی رہیں۔

دسمبر کے آخری ایام میں میاں اللہ داد صاحب نمبردار احمدی ساکن [illegible] ضلع [illegible] بواپسی ڈاک اس خبر کا جواب کارخانہ البدر سے طلب کیا ہے کہ یہاں یہ مشہور ہے کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اس جہان سے رحلت فرما گئے ہیں چنانچہ اسیوقت جواب دیا گیا کہ حضور علیہ السلام بفضل خدا صحیح و سالم زندہ ہیں ہاں بسبب اعلالت آپ کی اور آپ کے اصحاب کبار کی طبیعت ہنوز علیل ہے۔

مولوی غلام محمد صاحب احمدی ایک طالب علم ایف اے کلاس میں قادیانی کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ آپ کے سال کے ہونے آئندہ امتحان میں جانا ہے [illegible] کیلئے سنکنہ روپیہ کی ضرورت ہے چونکہ ابتک تو کچھ [illegible] جو احباب اپنی طلیب بالوں کی خبر میں حصہ لینے چاہتے ہیں وہ ایسے کاموں کیلئے مقامی انجمنوں اور مشترکہ بہرباتوں کی ضرورت ہے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جلیل الشان رسالہ لکھنے کی تجویز فرمائی جس میں آریہ مذہب پر طرز جدید بحث ہوگی اور وید کے متن پر بھی روشنی ڈالی جاویگی

آئندہ نمبر سے البدر کے کالموں میں ایک ایک کالم عنوان بزم احمدی لکھو جاویگا جس میں احباب کے تعارف اور ہمی دستوری اور [illegible] وغیرہ اور کارخانہ کے متعلق تذکرہ کا درج ہوا کریگا ... قرآن کا سلسلہ [illegible] اگر خوبی طالع یاوری کرے اور حقائق اور معارف پر لطائف اور نکات جو کہ غالباً [illegible] کے رنگ میں ہونگے اور اخلاق فاضلہ کے واسطے کی تحریکات [illegible] ہوں گے ان کا بھی ایک حصہ رکھنے کی تجویز ہے۔

احمدی جلسہ دسمبر کی تعطیلوں میں جو اصحاب بیرونجات سے تشریف لائے تھے بوجہ علالت طبع حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام سب کے سب حضور کی مجلس اور زیارت کے پیاسے تھے اور وہ اپنے دلی اضطراب سے دست بدعا تھے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا فرماوے تاکہ آپ تشریف لاکر ہم تشنوں کی سیری کا باعث ہوں سو غفور رحیم السمیع البصیر اور کریم نے انکی دعاؤں کو سنا۔ اور ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء کو جمعرات کا روزہ روز تھا جبکہ خدا کے برگزیدہ نے وجاہ وجلال کیساتھ اپنے احمدی اصحاب میں بیٹھکر اصلاح نفس اور اخلاق فاضلہ کی تحصیل کے متعلق ایک جامع تقریر کی جس سے انشاء اللہ آئندہ نمبر میں درج کیا جاویگا۔ اور اپنے دوران تقریر اس امر کی خوشخبری دی کہ صحت کے پورے طور پر حاصل ہو جانے پر آپ ایک کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس میں اخلاق باہمی ہمدردی اور آداب خوئ کا تذکرہ ہوگا۔ اور وہ جماعت احمدیہ کیلئے ایک کامل تعلیم ہوگی۔ یہ جلسہ ظہر سے لیکر عصر کی نماز تک رہا۔ اڑہائی صد کے قریب احباب اس میں جمع تھے نماز کے پیشتر اکثر احباب نے بیعت کی اس تقریر میں بڑی تاکید جماعت احمدیہ کیلئے نوع انسان پر رحم شفقت اور ہمدردی کی تھی اور تاکید تھی کہ دوسری اقوام کیطرح ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود نہ رکھو بلکہ اسکے دائرہ کو وسیع کرو۔ اور ہر ایک سے ہمدردی کرو۔ اور اگر اصلاح نفس اور تزکیہ اور نور ایمان چاہتے ہو تو اپنے نفس کو لاشئے سمجھو۔ اور خلق دوسرے بھائی پر اپنے نفس کو ہرگز ترجیح نہ دو۔ اور صبر تحمل۔ برداشت اور عفو سے کام لو۔ زندگی بخیر آئندہ نمبر میں وہ تقریر مکمل انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہوگی جلسہ کے اختتام پر اکثر حصہ اصحاب بیرونجات کا رخصت ہو گیا۔

بروز جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعد از نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ایک تقریر فرمائی جس میں طول امل یعنے لمبی آرزوؤں اور دنیا کی طرف انہماک سے منع فرمایا۔ آخری حصہ میں طاعون کا تذکرہ تھا جس میں آپ نے اپنی جماعت پر اتمام حجت کیا ہے۔ وہ تقریر اپنے موقع پر شایع ہوگی۔ وہ الفاظ بطور تبلیغ و اتمام حجت درج کئے جاتے ہیں **اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کریگا تو وہ ہرگز اس لایق نہیں کہ مجھکو دعا کے لئے کہے** ۔ جو لوگ خدا کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے ۔ صرف وہی محفوظ رہینگے ۔

وقت کی قدر کرو وقت کی قدر و قیمت یا تو دنیادار کر سکتے ہیں جن کو بعض کام اوقات مقررہ پر کرنے پڑتے ہیں۔ یا دیندار جو نماز کی پابندی کی قدر کرتے اور سمجھتے ہیں کہ نماز موقت فرض کی گئی ہے۔ نمازی کو غبار یا ابر کے دن شناخت وقت نماز میں اور تہجد خوان کو تعین وقت آخری شب میں اور مسافر کو ریلوے ٹائم اور مدرس کو سکول اور کلرک کو دفتر کے مقررہ وقت سے پیچھے رہ جانے میں بسا اوقات دقتیں پیش آتی ہیں آجکل ان سب دقتوں کو خداوند تعالیٰ نے گھڑی جیسی بیش بہا نعمت کا ایجاد انسانی ہاتھوں سے کرا کر رفع کر دیا ہے ہم نے اس غرض سے ایک عمدہ ولایتی کارخانہ کے معتبر ایجنٹ سے عمدہ دیا پائدار گھڑیاں منگوائی ہیں جس کو عمدہ اور پائدار گھڑی کی ضرورت ہو وہ ہمیں لکھے [illegible]

ذیل کی کتب کارخانہ البدر سے ملسکتی ہیں ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتب میں رعایت ہے

مجموعہ ازالۃ الوسواس ۔ مناظرہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی ۔ بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب ۔ مبرہٹہ

تفسیر القرآن بالقرآن ۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان احمدی ۔ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی کامل تفسیر سردست غنیمت ہے

شرح ترمذی ۔ بزبان عربی ۔ جلد اول ۔ دوئم ۔

سیرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

جلسہ اعظم مذاہب کی رپورٹ جو کہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا اور حضرت مسیح موعود کا مضمون حسب پیشگوئی بالا رہا۔

عسل مصفیٰ ۔ وفات مسیح اور حضرۃ مسیح موعود کے اثبات دعاوی کے متعلق ایک جامع کتاب ۔

الفرقان ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بجواب البرہان

صیانت القرآن ۔ ایضاً در رد فرقہ چکڑالوی ۔

رعایتی قیمت کی کتابیں

ایک خاص ضرورت کیوجہ سے قیمتوں میں رعایتی قیمت

تفسیر سورۃ جمعہ ۔

شہادۃ القرآن ۔

نور القرآن حصہ اول ۔

اعجاز احمدی ۔ در ذکر مباحثہ مصنفہ حضرۃ اقدس

سراج الدین ۔ عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

طب روحانی ۔ علم مسمریزم

تحفۃ المومنین ۔ مصنفہ فاضل امروہی

سواء السبیل ۔

اعلام الناس ۔

کشف الالتباس ۔

ایقاظ النائمین ۔

سر الشہادتین ۔

قول الصحیح ۔ مصنفہ ہدایت اللہ

عاقبۃ المکذبین ۔

شہادت آسمانی حصہ اول و دوئم ۔

سر المکتوم ۔

رویائے صالحہ ۔

اعجاز احمدی ۔

سلاسل الفضائل ۔ عربی و اردو

سلاسل التعلیم ۔ عربی ۔

سیرۃ النبی ۔

الہامی وعائے اعظم ۔

وفات مسیح پنجابی نظم ۔

پنجابی کالمن ۔

نظم برائے مستورات ۔

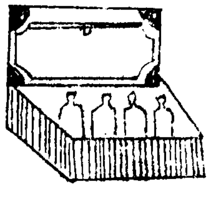

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر ۔ طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بخشے ہوئے خون کو نہایت صاف کرکے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی ۔ اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں ۔ سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے ۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۳ ۔ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ ۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ ۔ طاعون ۔ کھانسی ۔ بخار ۔ ہیضہ و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گنٹھیا ۔ خارشت ۔ داد ۔ اکوت ۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑھ ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر ۔ نواسیر گنج ۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں معہ ترکیب استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس اٹھ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** ۔

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ۔ ہاضم غذا دافع قبض و ریاح و سستی ۔ بھوک پیدا کرنے والا ۔ اور خون صالح پیدا کرنے والا ۔ گردہ کو از سر نو طاقت بخشنے والے اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا درم جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے ۔ بے اولاد مرد اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کرنے کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہئیے ۔ قیمت فی شیشی ۱۴ خوراک ایک روپیہ ۔ پیکنگ محصولڈاک ۵ قیمت دو شیشی ۲ تین شیشی ۳ چار شیشی ۴ ۔ پیکنگ محصولڈاک وغیرہ ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ محصولڈاک پیکنگ ۔ ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے ۔ آپ بھی تجربہ کیجیے ۔ اور فائدہ اٹھائیے اسے معمولی نمک نہ سمجھے ۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ دائمی قبض ۔ بدہضمی ۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا ۔ طحال یعنی تاپ تلی ۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا ۔ دماغی امراض مثل ہیضہ ۔ تخمہ ۔ بخش اسہال ۔ درد گردہ ۔ درد قولنج ۔ درد کمر ۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیا ۔ درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصارت ۔ کمی باہ یعنی نامردی ۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا ۔ سوداوی امراض مثل آتشک ۔ سوزاک ۔ اور جلدی امراض مثل خارشت ۔ داد ۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری و بادگولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ بچوں کے دانت نکلنے کی حالت میں نہایت ہی مفید ہے ۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے ۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے ۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے ۔ **خاص کر معدہ اور جگر** کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجائے تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت نمودار ہو سکتا ہے ۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی ۔ یہ امر مسلم ہے ۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں ۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا ۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو ۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے ۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے ۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے ۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** ۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے ۔ منی اور نزلہ و زکام کو قطعاً بند کرکے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ۔ ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے ۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک دوا رہتی ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ ۔ **گنٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع** ۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گنٹھیا یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو ۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد ۔ اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ محصولڈاک ۵ ۔ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری** ۔ اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جالا ۔ ماڑا ۔ پھولی ۔ دھند ۔ غبار ۔ ناخونہ ۔ رتوندی ۔ پڑوال ۔ کھجلی ۔ پانی کا بہنا ۔ سرخی چشم ۔ درد ۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے ۔ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** ۔ دانت اور آنکھ یعنی دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی ۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں ۔ اس لئے ہر شخص پر انکی درستی اور حفاظت نہایت ضروری ہے ۔ اور لازمی ہے ۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے ۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے ۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا ۔ علاوہ تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے ۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے نقائص کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے ۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ پیکنگ محصولڈاک ۵ ۔ علاوہ ان کے **آتشک** ۔ سوزاک ۔ جریان ۔ ہیضہ ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بواسیر ۔ ریگ مثانہ ۔ طحال ۔ خارشت ۔ اختلاج قلب ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ بہرہ پن کی دوا ۔ زخم ۔ اور پھوڑے کے لئے مرہم اور نیز مخصوص کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں ۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے ۔ جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام اور پتہ و تمام ڈاک خانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو ۔ تو اس کو بھی لکھئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج ۔ شہر بنارس** ۔ **نوٹ** ۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے ۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو ۔

سونے چاندی کی گولیان

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ و باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں ۔ لاثانی دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں ۔ اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے ۔ بلکہ دیگر مشک مروارید لسبی لسبی ادویات سے مخلوط کرکے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے ۔ اور جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرینہ کو فوراً اڑا دیتا ہے ۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجیے ۔ قیمت فی تولہ عہ

حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ ضلع دہلی

چاء ! چاء !! چاء !!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں ۔ جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے ۔ اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ۔ ایک بار منگا کر دیکھئے ۔ پتہ یہ ہے

ایم ۔ زیڈ ۔ ٹی ڈیلرس ۔ محلہ بانوزئی شاہجہانپور ۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کھولی ہے ۔ جس میں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلیں نیز ان کے پرزہ جات بکفایت مل سکتے ہیں ۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک صلاح دیتی سے ہم مطلع کرتے ہیں ۔ کہ نسبتاً و مقابلتاً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتی پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں ۔ اور اپنے ہموطن خیرخواہ سوداگر کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں ۔

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور اندر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں ۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے ۔

المشتہر

اللہ بخش صاحب اینڈ سنز ۔ سوداگر بائیسکل و مشین ۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار ۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں ۔ درخواستیں دفتر البدر میں آدیں ۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں رات کا چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اے جہاں منتظر خوشا آمد دلستاں
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

[illegible]

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر ۱	بابت ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء	جلد ۱

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
از ملائک و از خبرہائے معاد
معجزات او ہمہ حق اند و ہست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
بادۂ عرفان ما از جام اوست
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ نعت آن مرسل با نعاب
سنگ آن بود و حق غیداست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا

اندریں ان آمدہ از یادگیم
آن رسولے کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدا قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرتش [illegible]
معجزات انبیاء سابقین
یکی ازم و دوری [illegible]

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش بدست ما مدام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جا آید
ہر نہ ز ثابت شود ایمان [illegible]
منکر آن مستحق لعنت است
معجزہ قرآن [illegible] بالیقین
[illegible]

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں یعنی تقریر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔ سہ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور پہلی بیعت [illegible] کو ہوئی [illegible] جو آپ کی فتح و نصرت کا [illegible] زمانہ سے طلوع ہوا ۔

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جبکہ آپ نے ۲۹ دسمبر [illegible] کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصٰی میں فرمائی

(گذشتہ اشاعت البدر نمبر ۱ صفحہ ۱۰ سے آگے)

حالانکہ مسلمانوں کے لئے یہی ایک شئے قابل فخر ہے۔ کہ دوسری کوئی قوم اس میں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی کیونکہ اور قوموں نے بدیوں میں پڑکر اور ان سے راضی ہوکر دعا کا قصد ہی نہیں کیا۔ مثال کے طور عیسائیوں کو لو۔ کہ جنہوں نے کفارہ اور قربانی پر بھروسہ کیا ہے اب جسکا یہ ایمان ہے۔ کہ میرے سب گناہ بخشے گئے ہیں۔ تو اسکے اندر دعا کی تحریک اور جذبہ کیونکر پیدا ہو سکتا ہے دعا کی ضرورت تو اسے پیش آتی جس کو یہ ایمان اور یقین ہوتا ہے کہ میں گرفتار ہوں۔ اور جسکو یہ خیال ہی نہیں ہے کہ گناہ مجھے ضرر پہونچاوینگے یا عذاب کا موجب ہونگے اسے دعا کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پس جیسے کسی دوسری راہ پر بھروسہ ہے۔ وہ دعا کی راہ پر کب آویگا۔

لیکن یاد رکھو۔ کہ دعا صرف زبانی بک بک اور زق زق کا نام نہیں ہے بلکہ دعا اس بات کا نام ہے کہ دل خدا کے خوف سے بھر جاوے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گر پڑے ہر ایک قسم کی طاقت اور قدرت اسی سے چاہے۔ اور اپنی کمزوری کا بار بار اسکے آگے اعتراف کرے یہ حالت جوکہ بالکل موت کی حالت ہوتی ہے نصیب ہو۔ تو اسوقت دعا ہوتی ہے۔ اور اس حقیقت سے بے علم رہنے کی وجہ سے بہت لوگ دعا اور اسکی تاثیر سے منکر ہوگئے ہیں۔ اور ان کا یہ اعتقاد ہوگیا ہے کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہوکر ہی رہیگا۔ دعا کی ضرورت ہی کیا ہے یہ صرف ان کا ایک بہانہ ہے ورنہ اگر ان کا اعتقاد یقینی طور پر اسبات پر ہوتا۔ کہ جو ہونا ہے ہوکر ہی رہیگا۔ تو پھر دکھوں اور بیماریوں میں وہ تدابیر اور علاج کیوں کرتے ہیں۔ اگر ایسے ہی متوکل اور رضا بقضا ہیں تو ذرا سے درد پر...... ڈاکٹروں اور طبیبوں کو کیوں بلاتے ہیں سید احمد خان بھی دعا کے بڑے منکر تھے مگر جب پیشاب بند ہوا تو دہلی سے ڈاکٹر منگوائے گئے افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں کی سمجھ میں یہ موٹی سی بات نہیں آتی۔ کہ جب ظاہری دنیا اس قادر خدا کے ملکوت میں ہے تو باطنی کسواسطے نہیں ہے ایک پہلو میں اسکی قدرت کے تصرفات مانتے ہیں۔ اور دوسرے میں جاکر انکار کرتے ہیں۔ قضا و قدر پر تو ہمارا بھی ایمان ہے لیکن [illegible] علم کیسے ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص [illegible] سے اسے تریاق کا ستر آتی و [illegible] رفع ہوجاتی ہے اور ایسے ہی زہلیہ دانے ڈالتا ہے تو اسکا کیسا [illegible] بھولتا ہے پس جب تجارب سے ایک بات ثابت ہے تو اس کی بحث میں پڑنا اور ایک کھلی حقیقت سے انکار کرنا نادانی ہے۔ دعا سے انکار کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس نکتہ پر دعا اثر کرتی ہے اس سے دور رہکر لوگ ہٹ جاتے ہیں۔ اور پھر عدم استقلال کی وجہ سے ابتلا میں پڑتے ہیں کیونکہ جب تک کسی شئے کی پوری خوراک نہیں استعمال کی جاتی تب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر ایک شخص کو ایک روٹی کی بھوک ہے تو ایک دانہ یا ایک کھجور سے اس کی سیری ہرگز نہ ہوگی۔ ایسے ہی جب تک دعا اپنے پورے آداب کے ساتھ نہ کی جاوے اور جس حد تک وہ درجہ استجابت حاصل کرتی ہے۔ اس حد تک نہ پہونچے۔ تب تک اس کا اثر بھی نہیں ہوتا۔ ورنہ دعا تو ایک ایسی شئے ہے۔ کہ کوئی مشکل ایسی نہیں جوکہ اسکے ذریعہ سے حل نہ ہو اور کوئی بیماری ایسی نہیں جوکہ اسکے ذریعہ سے دور نہ ہو۔ کوئی غم ایسا نہیں جو دعا سے نہ جائے۔ پس بڑا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جوکہ دعا پر بھروسہ کرتا ہے انسان ہر وقت ایک سیلاب میں پڑا ہوا ہے۔ اور دعا ہی ایک ایسی شئے ہے جوکہ اس سے اسکو نجات دلا سکتی ہے سورۃ فاتحہ میں بھی خدا تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے اور اپنی انہی صفات کا ذکر اول کیا ہے جن سے دعا کی تحریک دل میں ہوتی ہے وہ صفات اسکے۔ رب العلمین۔ رحمٰن۔ رحیم ہیں رب کے معنے کہ ذرہ ذرہ کی ربوبیت اسی کے ہاتھ میں ہے عالم اسے کہتے ہیں جس کا علم انسان کو ہو۔ اور جس کی خبر اسے مل سکے گویا کہ ارواح اور اجسام کی وہی ربوبیت کرتا ہے حقایق اور معارف وہی بخشتا ہے۔ رحمان ہے کہ قبل پیدائش انسان کے بلا محنت و مزد کے اسکے آرام کے سامان مہیا کرتا ہے۔ رحیم ہے کہ ہر ایک عمل کی جزا دیتا ہے اور ان صفات کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے کہ تو جو رب رحمان اور رحیم ہے میری مشکل کشائی فرما اور وہ صراط مستقیم دکھا جو تو نے پیارے برگزیدوں کو دکھاتا رہا ہے ہم تیری راہ بجز تیرے فضل کے نہیں پاسکتے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ اور اسکی تجلیات کا ظہور دعا کو چاہتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ انسان کو مخلصی ملتی ہے تو یہ دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ جو اسے کامل یقین اور طاقت سے استعمال میں لاویگا اسکے مشکلات ضرور دور ہو جاویں گے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ہی انسان پاک ہوسکتا ہے۔ اور کوئی راہ اس کے پاک ہونے کی نہیں ہے۔

دوسرے مسلمانوں کی طرح ہماری جماعت کو ہرگز دعا کی بے قدری نہ کرنی چاہئے۔ اور ان تمام پتھروں کو راستہ میں سے دور کردینا چاہئے جو کہ اسکی روک بنے ہوئے ہیں جیسے پانی کے آگے پتھر ہوں تو وہ رک جاتا ہی ایسے ہی دوسرے لوگوں نے گندے پتھر دعا کی راہ میں ڈالے ہوئے ہیں اور وہ ان کی اپنی بدکاریاں اور بدعقیدگیاں ہیں۔ لیکن تم لوگوں کو ان کی مثال نہ ہونا چاہئے۔ اور تمہارا کوئی کاروبار دعا کے سوا نہ ہوا کرے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے دعا کی عادت ڈالو۔ اور اس سے غافل ہرگز نہ ہو۔ عیسائیوں کی طرح ہرگز مت ہو۔ کہ جنہوں نے کفارہ پر بھروسہ کرکے دعا کی ضرورت کو معدوم کردیا ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک بھی دعا کوئی شئے نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک اعمال کی پاداش میں کروڑہا جونیں بدلنی ہیں۔ اور ان کا ایمان ہے کہ بجز اسکے چھٹکارا ہی نہیں۔ وہ کیا دعا کریگا۔ دعا تو جب کرتا جب اسے ایمان ہوتا کہ خدا اسے ان جونوں کے عذاب سے بچالیگا۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہی ہے کہ وہ دعا کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر قرآن کو غور سے پڑھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ اس میں بار بار دعا کی طرف رغبت دلائی اور تاکید کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ پھر آگے اسکا ثبوت اس طرح سے دیا ہے اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ کہ جب میرے بندے میری نسبت سوال کرتے ہیں تو میں ان کے قریب ہوتا ہوں اور وہ مجھکو پکارتے ہیں تو جواب دیتا ہوں اور یہ جواب دینا کئی رنگوں میں ہوتا ہے۔ جو بہت دعا کرنے والا ہوگا۔ وہ دیکھ لیگا کہ خدا تعالیٰ اسے یا تو بذریعہ رویا کے اور یا بذریعہ الہام کے جواب دیتا ہے اور یہ خدا کی ذات کا کافی ثبوت ہے اور کچھ یہی نہیں بلکہ جو بہت دعا کریگا۔ تو خدا اسے اپنی طاقت کا ثبوت بھی دیگا۔ اور قادرانہ تصرفات سے اسکے دل پر اپنی ہستی کا نقش جمادیگا۔ اور وہ جان لیگا۔ کہ میرے رب کی ذات کی ایسی قادر مطلق ہی جو ہر ایک قسم کی مشکل کو حل کردیتی ہے ان باتوں کے ثبوت میں ہزاروں روایتیں اور حکایتیں موجود ہیں۔ اور اب اسوقت تو اس کی زندہ نظیریں بھی قایم ہیں پس ہماری جماعت کو لازم ہے کہ نیکی میں ترقی کرے اور ایمانی قوت کو بڑھانے کے لئے دعا کو ہاتھ سے نہ دے۔

تیسرا پہلو حصول نجات اور تقوے کا صادقوں کی معیت ہے جس کا حکم قرآن شریف میں ہے کونوا مع الصادقین یعنے اکیلے نہ رہو کہ اس حالت میں شیطان کا داؤ انسان پر ہوتا ہے۔ بلکہ صادقوں کی معیت اختیار کرو۔ اور ان کی جمعیت میں رہو۔ تاکہ انکے انوار اور برکات کا پرتوہ تم پر پڑتا رہے اور خانہ قلب کے ہر ایک خس و خاشاک کو محبت الٰہی کی آگ سے جلاکر نور الٰہی سے بھر دے غرضیکہ یہ تین ذرائع ہیں۔

جن سے انسان

جن سے انسان بدی سے محفوظ اور نیکی میں ترقی کر سکتا ہے۔

یہ بات بھی بیان کر دینی ضروری ہے کہ بعض لوگوں کا قاعدہ ہے کہ کتابوں میں بعض بدیوں کو پڑھکر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم میں یہ نہیں اور اسکو اپنے لئے کافی خیال کرتے ہیں کہ ہم چوری نہیں کرتے۔ زنا نہیں کرتے۔ ڈاکہ نہیں مارتے وغیرہ وغیرہ۔ مگر جو شخص ان باتوں سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ کچھہ بنگیا۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے کیونکہ جو چوری اور زنا نہیں کرتا۔ تو آخر وہ انکے برے انجام اور عذاب سے بھی تو محفوظ رہتا ہے اسکا احسان کسی پر نہیں۔ اگر کرتا تو دکھ پاتا۔ بدمعاشوں میں لکھا جاتا۔ کنجر کہلاتا۔ کیونکہ زنا کاری کنجروں کا کام ہے اگر اسنے ان کاموں کو نہیں کیا تو صرف اتنی بات ہوئی کہ بدمعاشوں کے رجسٹر سے اسکا نام کٹ گیا۔ لیکن نیکوں کے طبقے اور رجسٹر میں داخل کبھی نہیں ہوا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے عمل صالحہ کی تاکید کی ہے کہ اگر وہ بدی سے بچتا ہے تو عمل صالح کر کے نیکوں میں داخل ہو مگر دیکھا جاتا ہے کہ حقیقی نیکی کو اختیار کرنے میں لوگ سست ہیں اور اکثر لوگ اسبات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ فلاں فلاں بدی کے مرتکب نہیں ہیں اور صرف اسی کو ہی نیکی خیال کرتے ہیں حالانکہ بدی کے ترک کا نام نیکی نہیں ہے نیک اور صالح اس وقت کہلائیگا جبکہ وہ نیکی اور صلاحیت کے کام کریگا۔ پس جب تک کسی پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں تب تک وہ مومن نہیں ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دعا تعلیم فرمائی ہے کہ انسان چوری زنا وغیرہ جیسے موٹے موٹے برے کاموں کو ترک کرنا ہی نیکی نہ جان لے بلکہ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فرما کر بتا دیا کہ نیکی اور انعام ایک الگ شئے ہے جب تک اسے حاصل نہ کریگا تب تک نیک اور صالح نہیں کہلائیگا۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے یہ دعا نہیں سکھلائی کہ تو مجھے فاسقوں اور فاجروں میں نہ داخل نہ کر۔ اور اسی پر بس نہیں کیا۔ بلکہ یہ سکھلایا کہ انعام والوں میں داخل کر۔ اسکے آگے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

ان آیات سے یہ مطلب ہے کہ مومن کے نفس کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ دو شربت پیتا ہے ایک شربت کا نام تو کافوری ہے۔ کہ جسکے پینے سے اس کا نفس بدیوں سے سرد ہو جاتا ہے جیسے کافور میں ایک خاصہ ہے کہ وہ زہریلی مواد کو جذب کرتا ہے ایسے ہی اس کے ... جو زہر گناہ اور بدی کی ہوتی ہے وہ اس شربت کافوری سے جذب ہو جاتی ہے بعد دوسرا شربت زنجبیلی شربت ہے جس سے انسان کو نیکی کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے قرآن شریف میں اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين کی دعا تعلیم فرمائی ہے جس میں دونوں شربت اللہ تعالیٰ سے طلب کئے گئے ہیں

موٹی موٹی بدیوں کو چھوڑنا تو آسان ہوتا ہے۔ مگر بعض اریک بدیاں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ایک تو انسان کو انکا علم کم ہوتا ہے دوسرے علم ہو تو چھوڑنا اور بھی مشکل ہے وہ اخلاقی بدیاں ہیں جو کہ ایکدوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض۔ کینہ۔ حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر چند دن سنوار کر نماز وغیرہ پڑھی ہے اور لوگوں نے اسکی مدح شروع کی ہے تو عجب اور ریا یعنے خود پسندی اور نمود پیدا ہو جاتا ہے یا علم اور دولت اور وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے دوسرے بھائی کو حقیر اور ذلیل جاننے لگ جاتا ہے اگر کسی سے کوئی ضد یا عداوت ہو گئی ہے تو اسکے عیب نکالنے پر حریص ہو جاتا ہے۔ رات دن اسکی عیب جوئی میں لگا رہتا اور یا کسیکے قرب کیلئے اپنے بھائی کے عیب اسکے آگے بیان کرکے وہ منصب خود حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ جو عیب وہ دوسرے میں دیکھتا اور بیان کرتا ہے وہ خود اس میں موجود ہوتے ہیں یہ وہ باریک بدیاں ہیں جن کا ترک کرنا مشکل ہے ایسے ہی ان بدیوں کا ترک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ان میں صرف عوام الناس ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کو بھی یہ لگی ہوئی ہوتی ہیں اور ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے اور کامل طور پر تزکیہ نفس اسی وقت ہوتا ہے۔ جبکہ ان ظلمتوں سے نکل آوے بعض کا گمان ہوتا ہے کہ انہوں نے ان سے خلاصی پالی مگر جب کوئی موقعہ آجاتا ہے اور کسی منصب آدمی سے مقابلہ آپڑتا ہے تو اسوقت جوش اور تعلّی کے خیال کو دبا نہیں سکتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی خلاصی نہیں پائی اس تزکیہ کا نام اخلاقی تزکیہ ہے یہ انبیاء پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ وہ اول اول انکا اخلاقی تزکیہ خود کر دیتا ہے سلطنت پاکر بھی وہ فقیر ہی رہتے ہیں۔ باوجود بڑا ہونے کے اپنے آپ کو بڑا نہیں جانتے نفس کے جذبات کا جو گند بداخلاقی کے رنگ میں نمودار ہوتا ہے وہ صرف **معرفت** کی آگ سے جل سکتا ہے اور یہ اسی آگ کا خاصہ ہے کہ انسان سب سے بڑا ہو کر اپنے آپ کو سب سے چھوٹا خیال کرتا ہے اور ان انوار معرفت کو وہ اپنے نفس کیطرف منسوب نہیں کرتا۔ بلکہ جیسے کہ دیوار پر دھوپ پڑ کر اُسے روشن کر دیتی ہے۔ تو دیوار کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ اُس روشنی کو دور کرے۔ وہ آفتاب کو نہیں کہہ سکتی کہ تو دور ہو جا۔ یا اپنے شعاع کو مجھہ سے ہٹالے یہی حالت انبیاء کی ہوتی ہے کہ ذاتی طور پر وہ کسی قسم کا دعوے نہیں کرتے (اس نکتہ پر لطیف نوٹ درس قرآن کے کالم میں البدر کے ناظرین دیکھینگے) اور ہر ایک فضل کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسلئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپ اعمال سے داخل جنت ہونگے تو فوراً جواب دیا کہ ہرگز نہیں بلکہ خدا کے فضل سے وہ کسی قسم کی قوت اور اختیار کو اپنی طرف منسوب نہیں کر سکتے ہاں انبیاء سے نیچے جو لوگ ہوتے ہیں ان میں کوئی رگ تکبر کی باقی رہ جاوے تو عجب نہیں کیونکہ یہ تو وہ بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی بعض لوگ حاجی بھی بن آتے ہیں تاہم تکبر اور نخوت ان میں بدستور پائی جاتی ہے یہ تکبر شیطان سے آیا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اُسے بھی شیطان بنا دیتا ہے۔ وجاہت۔ خاندانیت اور حسب نسب کے خیال سے یہ پیدا ہوتا ہے اور جب تک ان گھمنڈوں سے انسان اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے تب تک خدا کے نزدیک ہرگز پسندیدہ نہ ہوگا شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور آدم سے اپنے آپ کو بڑا سمجھا خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ نتیجہ یہ ہوا کہ بارگاہ الہی سے راندہ گیا اس لئے اس تکبر سے ہر ایک کو بچنا چاہیئے۔ جب انسان کو معرفت نہ ہو تب تک وہ لغزش کھاتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو بھی لغزش ہوئی لیکن چونکہ معرفت تھی فوراً سمجھہ گئے۔ کہ بجز خدا کے فضل کے چارہ نہیں اور دعا کی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ حضرت مسیح کو بھی لوگوں نے کہا۔ کہ تو نیک ہے لیکن چونکہ ان کو علم تھا کہ جب تک خدا کسی کو نیک نہ کرے وہ نیک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے فوراً انکار کیا۔ تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میں نیکی کو اپنی طرف منسوب کرتا ہوں حقیقی نیکی تو خدا کے پاس ہے وہ جب چاہے سلب کرے اور جب چاہے عطا کرے۔ عیسائیوں نے تو مسیح کو ایک متکبر انسان بنا دیا ہوا ہے حالانکہ وہ ایسا نہ تھا یہ نہایت عمدہ طریق۔ کہ جس کے سوا کوئی انسان پاک نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا نہ جانے اور دوسرے کو بہتر سمجھے۔ علمی۔ مالی۔ خاندانی تکبر لوگوں میں ہوتے ہیں۔ ان سے بچے۔ جب خدا کسیکو آنکھ دیتا ہے تو اُسے پتہ لگتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دیسکتی ہے وہ آسمان سے آتی ہے انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ دیکھو آنکھ نہیں دیکھہ سکتی جب تک آسمان سے روشنی نہ آوے ایسے ہی باطنی روشنی یعنے تقوے اور طہارت۔ یہ بھی خدا ہی سے آتی ہے وہ چاہے تو ہدایت دے اور چاہے گمراہ رکھے۔ سچی معرفت اسکا نام ہے کہ انسان نفس سے اپنے آپکو مسلوب اور لاشئے سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر خدا سے نور مانگے اور اگر ملجاوے تو اُسپر کسی قسم غرور نہ کرے اور کوئی شئے اپنی نہ سمجھے اگر اس قسم کا عقیدہ رکھیگا۔ تو اسکی اخلاقی حالت اچھی ہوتی جائیگی۔ اپنے کو کچھہ شئے جاننا اسیکا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے ایکدوسرے کو حقیر جانتے اور غلو کرتے ہیں۔ عالموں کو اپنے علم کی شیخی ہوتی ہے۔ وہ اسکی وجہ سے تکبر اور نفسانیت میں گھرے رہتے ہیں۔ فقرا کو بھی اصلاح نفس سے کوئی غرض نہیں رہی۔ جسقدر مجاہدے اور ریاضتیں ان لوگوں نے تجویز کئے ہوئے ہیں۔ وہ سب گری ہیں۔ صرف جسم ہی جسم ہے جس میں روحانیت کا نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دلکو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور

معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ معرفت بالکل خالی پڑا تھا۔ طریق نبوی کو بالکل بھلا دیا گیا تھا۔ اب ارادہ الٰہی یہ ہے۔ کہ وہ نبوت کا زمانہ دوبارہ آ دے اور وہی تقوےٰ اور طہارت قائم ہو جاوے خدا کی غرض اس جماعت سے یہ ہے کہ گم شدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کر دے سو دو چیزیں ہیں کہ جن کی حفاظت ہر ایک انسان کو ضروری ہے ایک حق العباد اور ایک حق اللہ۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اسکی محبت میں۔ اسکی اطاعت میں اسکی عبادت میں اس کے خوف میں کسی کو شریک نہ کیا جاوے۔ اور حق العباد یہ کہ تکبر اور خیانت اور ظلم کسی اپنے بھائی سے نہ برتا جاوے اور حقوق اخوت کی کماحقہ نگہداشت کی جاوے۔

سننے میں تو یہ دو فقرے ہیں لیکن عمل کرنیکے لئے بہت مشکل۔ انسان کے اوپر بڑا ہی خدا کا فضل ہو۔ تو وہ ان کے اوپر قایم رہسکتا ہے کسی میں قوت غضبی ٹھی ہوئی ہوتی ہے ذرا سی بات سے غصہ میں آجاتا ہے دل میں کینہ رکھتا ہے کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے غرضیکہ اخلاقی حالت انسان کی جب تک درست نہ ہو تب تک پورا ایمان اسکے اندر داخل نہیں ہوتا۔ خدا کو واحد جاننے اور ایمان کا دعوےٰ کرنیکے بعد اخلاقی حالت کی اصلاح بہت ضروری چیز ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی ہوتی ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور ایسے عیوب کی اسکی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جو اس میں نہیں ہوتے حالانکہ اگر وہی عیوب اسکی طرف منسوب کئے جاویں تو وہ بُرا مانتا ہے بڑی ضروری بات ہے کہ حتے الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کہ اس سے محبت اور اُنس بڑھتا ہے آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کو نکتہ چینی کرنیکا موقعہ نہیں ملتا۔ اور خود انسان بھی حسد۔ بغض۔ کینہ وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہتوں میں ہمدردی کا مادہ نہیں۔ مشکلات کیوقت اپنے وقت۔ طاقت اور مال کو دوسرے کیلئے خرچ نہیں کرتے۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اسکے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے مگر ہمسایہ سے یہی مطلب نہیں جو اپنے گھر کے ساتھ ہی رہتا ہو۔

تمہارے بھائی جو تم سے ہزاروں اور سینکڑوں کوس کے فاصلہ پر رہتے ہیں وہ سب تمہارے ہمسائے ہیں تمہیں چاہیئے کہ ان سب پر نیک ظن رکھو۔ اور ہمدردی کے کسی پہلو سے ان پر دریغ نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو روزانہ مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کہ اُسنے کسقدر ہمدردی اپنے بھائیوں سے کی ہے حدیث شریف میں دیکھو۔ ہمدردی کی کسقدر تاکید ہے۔ کہ ہانڈی میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے ہمسایہ کو دو۔ خدا تعالےٰ تمہاری ہمدردیوں کا بھوکا نہیں ہے اور نہ اُسے کوئی پرواہ ہے

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالےٰ کہیگا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا اور میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ اور میں بیمار تھا تم نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ میں غریب تھا تم نے میری خبرگیری نہ کی۔ لوگ آگے سے جواب دیں گے۔ کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا تب خدا تعالےٰ کہیگا کہ میرا فلاں بندہ جو تھا اسکی ہمدردی میری ہمدردی تھی ایسے ہی ایک اور جماعت کو خدا تعالےٰ کہیگا۔ کہ شاباش تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ وہ کہیگی کہ اے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا۔ تب خدا جواب دیگا۔ کہ تیرے فلاں بندے کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہمدردی تھی۔ اگر ایک خدمتگار کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے پاس جاوے تو جو کچھ اس کی خاطر تواضع کی جاویگی۔ وہ اس کے آقا کی سمجھی جاویگی گی۔ لیکن اگر اسکی خبرگیری نہ کی جاوے۔ نہ رات کو آرام کرنے کی کوئی جگہ دی جاوے۔ نہ بھوک پیاس کی خبر لی جاوے تو اسکے دل میں رنج گذریگا کہ میرے آدمی کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کو اسکی مخلوق بہت پیاری ہے۔ وہ ہرگز یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اُسکے ساتھ سرد مہری برتی جاوے۔ پس جو شخص خدا کی مخلوق کیساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے دوسرا پہلو جو حقوق اللہ کا ہے وہ بھی بہت مخفی ہے مگر یہی پہلو اسی لغو دیتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک با اخلاق شخص کا ایمان کبھی ضائع ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بناوٹی اخلاق خدا کے لئے نہیں ہوتے۔ اسلئے ان اخلاق کو حاصل کرنا چاہیئے جن سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا ہی کیلئے جو انسان اخلاق فاضلہ سے کام لیگا اس کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ بارش ہوئی۔ تو ایک گبر چھت پر چڑیوں کو دانے ڈال رہا تھا میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اسے کہا کہ تیرے اس عمل سے کیا تجھے کچھ ثواب ہوگا۔ اس گبر نے جواب دیا کہ ضرور ثواب ہوگا چنانچہ ایک سال جو وہ ولی اللہ حج کو گئے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ وہ گبر بھی مسلمان ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ تب اس گبر نے اس کو کہا کہ دیکھو میرے ان دانوں کا ثواب ہوا یا نہ ہوا ایسے ہی ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک اصحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ ایام جہالت میں میں نے بہت سا خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ... کیا تھا مجھے اُس کا ثواب ہوگا یا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اسی کا ثمرہ ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے ہمدردی مخلوق کی ایسی شے ہے۔ کہ اگر انسان اسی چھوڑ دے۔ اور

اس سے کام نہ لے تو انجام کار ایک درندہ بن جاتا ہے انسان اسی وقت تک انسان رہتا ہے جب تک وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مروت سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے شیخ سعدی فرماتے ہیں سہ بنی آدم اعضائے یکدیگرند۔ اور انکا یہ کہنا ٹھیک ہے۔ میرے نزدیک ہمدردی کا دائرہ بہت وسیع ہے اور میں اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو کہتے ہیں کہ صرف اپنی قوم کی ہمدردی کرنی چاہیئے۔ اور غیر قوم سے ہرگز نہیں کرنی چاہیئے میں ایسی تعلیم کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور تاکید کرتا ہوں کہ اپنی قوم اور غیر قوم سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔ جن لوگوں نے ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود رکھا ہے۔ انہوں نے اس امر کو بھی جائز رکھا ہے کہ دوسرے کا مال زبردستی لے لیا جاوے اور ہر قسم کے جور اور ظلم کو دوسرے لوگوں کیلئے حلال جان لیا ہے۔

باہمی ہمدردی کے اللہ تعالےٰ نے تین مراتب رکھے ہیں۔ جن کا ذکر آیتہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی میں ہے۔ سب سے چھوٹی نیکی اسمیں عدل کو قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی تم سے نیکی کا معاملہ کرے تو تم بھی اس سے ویساہی کرو۔ اسکے بعد پھر احسان کا درجہ ہے۔ اور اگرچہ یہ عدل سے اعلےٰ ہے لیکن اس میں بھی ایک نقص ہے کہ احسان کرنیوالے کے دل میں ریا اور خودی آسکتی ہے۔ اور کسی موقعہ پر جتلا سکتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں نیکی و احسان کیا ہے مگر ایتاء ذوی القربےٰ میں ریاء اور خودی کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اپنے بچے کو طبعی طور سے پرورش کرتی ہے اور اس کو کوئی علم اسکی موت اور زندگی کا نہیں ہوتا۔ اور نہ اُس سے فائدے اور ضرر کی امید ہوسکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے جوش اُس کے دل میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور وہ بے اختیار اپنے ہر ایک قسم کے سکھ اور آرام کو اس بچے کے لئے قربان کر دیتی ہے اسیطرح طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام ایتاء ذوی القربیٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو۔ تو اپنی نیکی کو ایتاء ذوی القربیٰ یعنے طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔ جب تک کوئی شے ترقی کرتی کرتی اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہنچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی بدی خدا تعالیٰ کو کسیطرح سے بھی پسند نہیں۔ اگر ہوتی تو جیسی تاکید احسان کی کی ہے بدی کی بھی کرتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں پر اعتراض کیا جاتا ہے لیکن نادان نہیں سمجھتے کہ وہ تو صرف مدافعت تھی تیرہ سال تک آپ نے تکالیف پر تکالیف اُٹھائیں آپکے عزیز دوست اور یاروں کو سخت سخت عذاب دیا جاتا رہا اور جور و ستم کا کوئی بھی پہلو ایسا نہ رہا۔ جو کہ مخالفوں نے آپکے لئے نہ برتا ہو۔ اور اسطرح جب بات انتہا تک پہونچ گئی تو اس مظلومانہ حالت میں آپ کو مقابلہ کا حکم دیا گیا ورنہ

کوئی بتلائے

کوئی بتلائے کہ تیرہ سال تک مکہ میں رہکر کیا آپ نے کسیکا باپ مارا تھا۔ اور پھر مقابلہ بھی اسلیئے کیا گیا کہ شریر اپنی شرارت سے باز آجاویں اور دین حق کیلئے ایک راہ کھلجاوے اور باوجود غلبہ اور تسلط پانیکے آپنے کسی سے کسی قسم کی بدی کو روا نہیں رکھا۔ ورنہ اگر آپ ان تمام آئمۃ الکفر کو جو آپ کے ایذا کے درپے رہے تھے قتل کروا دیتے تو کون پوچھنے والا تھا۔ آجکل جو لوگ غدر اور فساد برپا کرتی ہیں دیکھ لو کہ وہ باغی اور مُفسد قرار دیئے جاکر قتل کردی جاتی ہیں۔ یا سخت سے سخت عذاب پاتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باغیوں کو رہا کردیا جو کہ آپکی ساتھ بغاوت پر آمادہ رہتے تھے پس اب یہ کسقدر ظلم اور ستم کی بات ہوگی۔ اگر کہا جاوے کہ اسلام دوسروں سے ہمدردی کی اجازت نہیں دیتا۔ انسان جسقدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ دوسری قومیں کینہ پرور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات نہیں جاتی اور بدلہ لینے کیلئے ہمیشہ گھات میں لگی رہتی ہیں لیکن ہم ہر ایک خطاکار کی خطا بخشنے کو طیار ہیں اسلام کی تعلیم ہے کہ تم بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو۔ دیکھو قرآن شریف میں لکھا ہے یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا اور وہ قیدی لوگ اکثر کافر ہی ہوتے تھے کہ جن سے سلوک کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اب دیکھو۔ کہ اسلام نے اخلاق اور ہمدردی کو کہاں تک پہنچایا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ تندرست ہوکر ایک مستقل رسالہ اخلاق کی نسبت لکھوں جو میری جماعت کیلئے ایک کامل تعلیم ہو اور اس میں ابتغاء لمرضات اللہ کی راہیں بھی دکھلائی جاویں اور خدا تعالیٰ کی توحید کی بھی رہنمائی ہو مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ آپس میں تنازعات میں ایکدوسرے کی شکایت کی جاتی ہے ہمدردی اور آپس میں نیکی کے پہلو کو مرعی نہیں رکھا جاتا۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی ابھی تک جماعت کو ایک بچے کیطرح دیکھتا ہوں جو ایک قدم اٹھاتا اور چار قدم گرتا ہے۔ اس لئے تاکید کرتا ہوں کہ دعا اور کوشش میں لگے رہو۔ اور خدا تعالےٰ سے اسکا فضل مانگو کیونکہ اس کے سوا کچھ نہیں بن سکتا

اس تقریر کے بعد حضور علیہ السّلام نے دعا فرمائی منشی محمد اروڑا صاحب اور دیگر چند احباب نے اٹھکر آپ سے نیاز حاصل کی اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے جو کہ لاہور کی انجمن فرقانیہ کے امین اور خزانچی ہیں ایک کثیر رقم زر نقد کی پیش کی۔ اسوقت عصر کی بانگ کا حکم دیا گیا۔ ایک شخص پنڈی گھیب سے حضرت کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے انکو مخاطب کرکر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے تمام جماعت کو یہ بات نوٹ کرائی۔ کہ دیکھو حضرت صاحب غیر مرزائیوں سے کیسی ہمدردی اور عمدہ معاملہ کی تاکید فرماتے ہیں۔ اسکے بعد عصر کی نماز ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا

نجات فضل سے ہے

میرے دوست مفتی محمد صادق روائت کرتے ہیں کہ ایکبار میاں کرمداد صاحب احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ماہ رمضان میں حکم دیا کہ مفتی صاحب کے ہمراہ بٹالہ تک جاویں اور تاکید کی کہ روزہ نہ رکھنا کرمداد نے خواہش ظاہر کی کہ روزہ رکھ لیا جاوے بعد کو تکلیف ہوتی ہے فرمایا نجات خدا کے فضل سے ہے عمل سے نہیں ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی احباب اور انجمنوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کے متعلق وہ دینی خبریں برائے اندراج اخبار ضرور ارسال فرمایا کریں

۱۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی طبیعت سابقہ ایّام کی نسبت اس عشرہ مین بہ فضل خدا نسبتاً اچھی رہی ہے۔ اور آپ عام طور پر ظہر و عصر کی نمازوں مین شامل جماعت ہوتے رہے۔ خاندان رسالت کے کل ممبر بھی بہ فضل خدا تندرست رہے۔

۲۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت بہت علیل رہی۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درس قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ حکیم صاحب کی طبیعت کی ناسازی دیکھکر حضرت مسیح علیہ السلام نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی۔ تو ۶ر جنوری کو آپنے تشریف لاکر فرمایا۔ کہ مین دعا کر رہا تھا۔ کہ یہ الہام ہوا۔ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔ یہ الہام ایکبار حضور کو

۳۔ حضرت مولانا عبدالکریم کی طبیعت علی العموم تندرست رہی اور آپ منصب امامت کو احسن طور پر بجالاتے رہے۔ ۳۱ دسمبر کو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کی علالت طبع کا حال استفسار فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر وہ ہضم ہو کر لگ جاوے۔ تو بخار اس سے بھی ٹوٹ جاتا ہے مولوی عبداللہ صاحب احمدی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اپنے ایام رخصت گذار کر کشمیر سے واپس تشریف لائے۔ یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو ادنےٰ غلام ایڈیٹر البدر نے ایک غائر کورس کا تب کی درخواست پیش کی۔ کہ اس کا مذہب بھی خاکروبوں کا ہی ہے۔ مگر فن کتابت سے واقف ہے۔ اور کارخانہ البدر میں

فتح مقدمات کی اطلاع

جماعت کو مبارک ہو

آج ہم بارگاہ الوہیت مین کمال عجز و انکسار سے رکوع اور سجود کرتے ہوئے یہ خوشی کی خبر اپنے ناظرین کو دیتے ہین۔ کہ خدائے قادر مطلق کے کلام کیموافق جو اس کے برگزیدہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی اور رسل پر نازل ہوا تھا۔ عدالت عالیہ سیشن جج صاحب بہادر امرتسر سے وہ جرمانہ جوکہ عدالت ابتدائی نے آپ پر اور آپکے حواری حکیم فضل دین پر کیا تھا معاف ہوگیا ہے اور آپ بالکل بری قرار دئے گئے

یہ ایک عظیم الشان قدرتوں سے بھرا ہوا نشان اور نیا

ہمارے ایمانوں کی زیادتی اور تروتازگی کیلئے دکھایا گیا ہمارے منکر اور مخالف ذرا غور کرین۔ کہ وہ ہنسی اور ٹھٹھا جوکہ وہ ہم پر کرتے تھے۔ آج کس پر الٹ کر پڑرہا ہے اب نہیں معلوم۔ کہ وہ لوگ کس سوراخ مین اپنے سروں کو خدا کی لعنت سے چھپائین گے۔

قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے
دشمن جو کہتے تھے وہ نگونسار ہوگئے

امید ہے۔ کہ احمدی جماعت اس خوشی مین اپنے خادم البدر کی ترقی اشاعت میں ایک نمایاں ترقی دکھلادیگی۔

قم اتنا سہل ہے۔ چونکہ میری طبیعت کراہت کرتی ہے۔ اس لئے حضور سے مشورتاً پوچھتا ہوں۔ آپنے تبسم فرماکر فرمایا۔ کہ بات تو واقعی مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ اس عشرہ میں موسم اکثر ابرآلود رہا۔ اور بوندا باندی بھی ہوتی رہی جس سے سردی بڑی شدت

درس قرآن شریف

سورۃ ھود رکوع نمبر ۱

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی کوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ تاکہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

الرٰ کتٰب | یہ اختصار ہے۔ اللہ لطیف۔ رحمان۔ رحیم کا یعنے اللہ کی طرف سے۔ جو رحمان اور رحیم ہے یہ کتاب ہے

احکمت اٰیتہ | اس کی باتیں یا آیتیں بہت پکی اور مضبوط ہیں۔ یعنے دلایل قویہ اور مشاہدہ صحیحہ پر بنی ہیں۔

فصلت | اس کے معنے ہیں۔ مفصل بیان گئیں۔ کھول کھول کر سنائی گئیں۔ اس لفظ کے معنے قرآن شریف نے خود دوسری جگہ کر دیئے ہیں۔ دیکھو جزو نمبر ۲۴۔ رکوع ۱۸۔

ولو جعلنٰہ قراٰنا اعجمیا لقالوا لولا فصلت اٰیٰتہ ءاعجمی و عربی ..... یعنے اگر ہم اس قرآن کو کسی غیر زبان میں نازل کرتے۔ تو اہل مکہ کہتے کہ یہ تو ایسی زبان میں ہے۔ جو کہ اظہار مطالب پر پورے طور پر قادر نہیں۔ اور نہ پورے مواد ایک کامل زبان کے اپنے اندر رکھتی ہے۔

عجمی عرب زبان میں گونگے کو کہتے ہیں۔ جو کہ اظہار مطالب پر قادر نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے چارپایوں وغیرہ کو عجما کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ وہ اپنی آواز سے اظہار مطالب تو کرتے ہیں۔ اور ان کے بچے یا محافظ ان کی ضرورتوں کو سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً گھوڑی یا گائے جب اپنے بچے کو بلاتی ہے۔ تو خاص آواز استعمال کرتی ہے۔ گھوڑا پیاسا ہو۔ تو خاص طور سے ہنہناتا ہے۔ مرغی کڑ کڑ کرتی ہے۔ تو بچے پروں کے نیچے آجاتے ہیں۔ لیکن تاہم وہ جانور کھول کر معانی بیان نہیں کر سکتے۔ اسی لحاظ سے عرب زبان کے سوائے غیر زبانوں کو عجمی کہا جاتا ہے۔ مثلاً فارسی اور انگریزی میں مذکر و مونث کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس مقام پر ہمیں خاص زبان دانی سے بحث نہیں ہے۔ اس لئے صرف اس امر کا ذکر کریں گے۔ جس کا تعلق قرآن شریف سے ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات۔ اس کے صفات اور امور معاد یعنے مابعد الموت کا علم ہے۔ کہ جس کو ہم مفصل کسی غیر زبان میں نہیں پاتے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام لو۔ تو انگریزی میں اس کے مقابل پر کوئی لفظ نہ ملیگا۔ صرف گاڈ (God) یا لارڈ (Lord) لفظ ہے جسے خدا پر بھی استعمال کرتے ہیں اور مخلوق پر۔ حالانکہ عربی لفظ اللہ ..... مخلوق پر استعمال نہیں ہوتا۔ سنسکرت میں بھی کوئی مفرد لفظ ایسا نہیں ہے۔ جو کہ اللہ کی طرح جامع معنے اپنے اندر رکھتا ہو۔ صرف ایک اوم ہے۔ مگر وہ بھی مرکب ہے۔

فصلت سے مراد ان امور کی تفصیل سے ہے۔ جن کا تعلق انسان کی نجات سے ہے۔ اور جسے سابقہ کتب نے تفصیل سے بیان نہیں کیا۔ وہ عقاید صحیحہ۔ صفات باری تعالیٰ اور احوال مابعد الموت کا ذکر ہے اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے۔ کہ علم حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ ریاضی۔ ہندسہ وغیرہ کیوں اس میں نہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق نجات سے ایسا وابستہ نہیں ہے۔ کہ جو ان سے جاہل رہے۔ وہ کافر قرار دیا جاوے۔ جس غرض کے متعلق جس قدر تفصیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ قرآن کر دیتا ہے اور باقی امور ترک کرتا ہے۔

توبوا الیہ | اللہ کی طرف رجوع کرو۔ یعنے اس کے احکام پر عمل درآمد کرو۔ نیکی کرو۔

یثنون صدورھم | یثنون کپڑے کو دوہرا کرنے کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی شئے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سینوں میں مخفی باتیں رکھتے ہیں۔

لیستخفوا منہ | کہ خدا سے چھپا دیں خفیہ رکھیں

الا حین یستغشون ثیابھم ..... الخ | حالانکہ بات یہ ہے کہ جب وہ رات کو سوتے ہیں۔ تو اس وقت بھی ان کے ظاہر اور باطن کے احوال سے اللہ تعالیٰ خوب واقف ہوتا ہے

کل فی کتٰب مبین | خدا کے پاس سب تحریر ہے

ھو الذی خلق السمٰوٰت ..... وکان عرشہ علی الماء | اس سے ظاہر ہے۔ کہ زمین اور آسمان کی پیدائش سے پیشتر یہ سب سیال مادہ کی شکل میں تھا۔

ولئن اخرنا عنھم العذاب | اس آیت سے ظاہر ہے کہ عذاب کے نزول کا وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ مگر بعض وجوہات سے وہ دوسرے وقت پر ٹل جاتا ہے۔ ایسی صورت میں لوگ استہزا کیا کرتے ہیں کہ وہ عذاب کیوں نہ آیا۔ حالانکہ جب وہ پھر اپنے دوسرے وقت پر آتا ہے۔ تو ان کو کوئی مہلت نہیں ملتی آتھم کے واقعہ پر اعتراض کرنے والے غور کریں

نصیحت کبھی کسی کو ٹھٹھہ مت کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جو شخص دوسرے پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک کہ اسی عیب میں خود مبتلا نہ ہو جاوے۔ لوگوں کی عادت ہے۔ کہ کسی کی ہوا خارج ہو۔ یا کوئی پھسل جاوے۔ یا اس کی غلطی بیان ہو۔ تو ہنس پڑتے ہیں اور دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔ یہ بہت بری عادت ہے اس سے بچو۔

کنز اخلاق۔

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا جاویں۔ اور اسے کنز اخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا (ایڈیٹر)

۱ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

کاموں کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کو اسکی نیت کے موافق پھل ملیگا

وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی

[illegible] مراد در کار تو بر نیت است چونکہ نیت پاک شد امنیت است

۲ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

[illegible] ایمان [illegible] شرم [illegible] یا حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۳ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ[يَدِہٖ] اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ

مسلمان وہ ہے۔ کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے کو رنج نہ پہنچے۔ اور مومن وہ ہے۔ جس سے سبھوں کی جان و مال کو امن ہو۔

۴ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی وَمَنَعَ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

کامل ایمان والا وہی ہے۔ جو خدا واسطے دوستی اور خدا واسطے دشمنی رکھے۔ اور جو کچھ دے خدا کے واسطے دے اور جہاں نہ دے وہ نہ دینا بھی خدا واسطے ہو۔ یعنی نیک کام والوں سے ملے اور بدکاروں سے بچے اور اچھے کام میں دے اور برے کام میں نہ دے۔

بزم احمدی

یہ عنوان اس لئے قائم کیا گیا ہے۔ کہ کارخانہ البدر اور دیگر ضروری امور متعلق سلسلہ احمدیہ و جماعت احمدیہ کی نسبت جو جو استفسار اور مشورے اور رائے وغیرہ ہوا کرینگی وہ اس کے تحت میں درج ہوا کرینگی۔ اور اس طرح سے خریداران البدر اور نیز احمدی احباب کا ایک دوسرے سے نیم تعارف ہوتا رہیگا علاوہ خریداران البدر کے دیگر احمدی احباب وغیرہ کے استفسار اور مشورے وغیرہ بھی درج ہوا کرینگے۔ شوق سے ارسال فرماتے جاویں۔

ایک احمدی بہن البدر کی خریدار ہیں۔ ان کی ایک احمدی سہیلی نے اپنی گرہ سے قیمت دیکر ان کے نام اخبار جاری کرایا تھا۔ جو کہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ ایک احمدی بھائی سفارش کرتے ہیں۔ کہ اس احمدی بہن کی اخبار کی قیمت میں رعایت دی جاوے۔ نصف قیمت وہ ادا کر سکتی ہیں۔

میری رائے میں مناسب ہوگا۔ کہ یا تو وہ احمدی بھائی اور یا اور کوئی اور صاحب نصف قیمت اخبار کی ادا فرما کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرماویں۔ کارخانہ کی طرف سے چند دیگر احباب کو رعایت دیگئی ہے۔ اس لئے گنجائش نہیں ہے۔

چودھری محمد سرفراز خان صاحب نمبردار بدوملی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بندہ ۱۹۰۶ء کی قیمت بطور قرض حسنہ ۱۹۰۵ء کے ساتھ اس شرط پر دینے کو طیار ہے۔ کہ دو سو سے زائد خریدار اس طرح قیمت دینا منظور فرماویں اور بندہ بجائے چار کے ۸ اور بعد معاونین سے روپیہ چندہ دینے کو طیار ہے۔ سالہ خریداری کے بجائے تا زیست خود اور تا قیام البدر بندہ کو خریدار تصور فرماویں۔ جہانتک ممکن ہے توسیع اشاعت میں کوشش کرونگا۔ اور کر رہا ہوں

دیگر احباب کی تحریک کے لئے چودھری صاحب نے عمدہ تجویز سوچی ہے

اس وقت تک جو کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء ہے۔ جسقدر کارڈ آئے ہیں۔ ان میں سے نصف کے قریب ایسے احباب ہیں جنہوں نے دو سالہ چندہ منظور فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا۔ تو دو سو بھی ہو جاوینگے۔

درخواست دعا۔ احادیث شریف میں آیا ہے کہ جب ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے کرنے والے کو بھی وہی شے عطا کر دیتا ہے۔ جو کہ وہ اپنے بھائی کے لئے خدا سے مانگتا ہے اس بنا پر میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ جن احباب کی طرف سے دعا کی درخواستیں آیا کریں۔ وہ درج اخبار کر دیا کروں۔ تاکہ بھائیوں کو ایک دوسرے سے غائبانہ ہمدردی اور احسان کرنے کا ثواب اور موقعہ مل جایا کرے۔ یہ مفت کا ثواب ہے۔ جب انسان اپنے لئے دعا کرے۔ تو ساتھ ہی درخواست کنندوں کے لئے بھی دعا کر دے۔ کہ اے رب تو انکی بھی حاجتیں رفع کر دے۔ اس مولیٰ کریم کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور دعا کرنے والے کو مفت کا اجر ہمدردی اور احسان کامل جاتا ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار جناب خلیفہ صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی پٹیالہ مراق کی مرض اور ضعف معدہ میں مبتلا ہیں میری طرف سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا کیجاوے

منشی نواب الدین صاحب نائب اشرف سرالوالی کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار ہے اور وہ احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب احمدی ایک عرصہ سے مبتلائے بخار ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ میں خود بھی ان احباب کے لئے دعا کرتا ہوں (ایڈیٹر)

مطبع کارخانہ البدر کا ایک بڑا بوجھ اخبار پر ہے۔ اور قلیل اشاعت میں خسارہ کے بڑے حصے کا موجب ہے اس لئے بیرونجات کے احمدی احباب کی کمال عنایت ہوگی۔ اگر اس کی معرفت میں وہ میرا ہاتھ بٹا دیں۔

واضح ہو۔ کہ عام طور پر چھپائی کا نرخ بہت ہی عصر یومیہ ہے لیکن مجھے تجربہ ہوا ہے۔ کہ بیرونجات کے احباب کو یہاں کام دینے سے ریلوے محصول ڈاک وغیرہ کے اخراجات کے باعث بہت خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے پورے یوم کی مصروفیت کے لئے عصر اور نصف یوم کی مصروفیت کے لئے عصر یومیہ کا نرخ دوں جانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ... یا ... داب ... دیجاتی۔ اس نرخ سے احباب کو مزید اخراجات محصول وغیرہ کی زیر باری نہ ہوگی۔ شوق سے کام ارسال فرماویں حتی الوسع احتیاط سے کیا جاویگا۔

اخبار شروع جنوری سے ... بھیجا جاتا ہے مگر صرف ان احباب کا نام ارسال ہوتا ہے۔ جن کی طرف سے درخواست یا کارڈ منظوری خریداری کے آجاتے ہیں۔ جن کے کارڈ بعد میں آوینگے۔ ان کے نام شروع نمبر سے کل پرچے ارسال کر دئے جاوینگے۔

اشاعت بیعت کارخانہ کے کرمفرمائے جناب شیخ محمد حسین صاحب تاجر لائل پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ البدر کے جاری رہنے سے ہم کو کمال مسرت ہے کیونکہ سے پاک امام علیہ السلام کے لب مبارک سے یہ نام نکلا تھا۔ مگر پیہ کی کثیر تعداد درکار ہے۔ خدا کرے تو اس کے فضل سے بعید نہیں ..... اب التماس ہے۔ کہ سابقہ تھا یا معاف آئندہ اگر آپ کالم بیعت یعنے بیعت کنندگان کے نام نامی اور حضرت اقدس کے صبح و شام کے جلوس کا حال درج کرنے کا وعدہ فرماویں تو ۱۹۰۵ء کے ساتھ ۱۹۰۶ء کا چندہ بھی بذریعہ وی پی وصول کر لیں۔

دیگر احباب نے بھی ان امور کی تاکید فرمائی ہے۔ چونکہ مقدمات کی وجہ سے رجسٹروں وغیرہ کا انتظام ٹھیک نہ رہا تھا۔ اس لئے اشاعت بیعت ملتوی ہو گئی تھی۔ اب پھر شروع کیجاتی ہے اور حضرت اقدس کے جلوس کا حال بھی انشاء اللہ باقاعدہ رہے گا۔ البدر کی اشاعت کا اصل مطلب یہی ہے۔ حضرۃ امام الزمان اور دیگر بیعت کنندگان سے آپ کی جو ہمدردی و محبت ترشح ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیوے

مدرسہ کی ایک ضرورت

تین نادار طالب علم امتحان میں جا بیٹھے ہیں۔ جن کے پاس داخلہ کیواسطے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے جو احباب اس خیر میں سے حصہ لینا چاہیں وہ بہت جلد لیں۔ ہر سہ طالب علموں کیواسطے (فی ۵) پچاس روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر قوم توجہ کرے۔ تو یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے ہمارا دل دوسرے قومی مدرسوں اور کالجوں کی جو امداد قوم کر رہی ہے اور جس طرح وہ ترقی کر رہے ہیں۔ انہیں دیکھکر اور پھر اپنے مدرسہ کیحالت کو دیکھکر حیران ہو جاتا ہے کاشکہ چند غیرت مند رجل اپنی کمر ہمت کو چست باندھکر اس قومی پودے کو اپنے پورے نشو و نما کے عروج پر پہونچا دیں ہمیں یہ خبر سنکر کمال افسوس ہوا ہے۔ کہ جماعت میں سے بعض احباب ایسے بھی ہیں جو کہ مدرسہ کیطرف درخور کیطرف توجہ ضروری خیال نہیں کرتے۔ یہ ایک سخت غلطی ہے اس فساد کے زمانہ میں احمدی ذریت کے لئے اگر کوئی کشتی ہو سکتی ہے جو کہ بد عقائد کے گرداب سے نسل کو محفوظ رکھے۔ وہ صرف مدرسہ و کالج تعلیم الاسلام قادیان ہی ہے۔ اور جو ہمارا دوست اسکی عدم ضرورت کے خیال سے اسکی امداد میں حصہ نہیں لیتا وہ ایک قومی گناہ کا مرتکب ہے۔ پس پیارے دوستو اور بھائیو۔ یہ وقت دراصل امن اور چین سے زندگی بسر کرنے کا نہیں ہے۔ جب تک اپنی ذاتی ضرورتوں کو پس انداز کر کے ان دینی اور قومی سلسلوں کی ربوبیت اپنے ذمہ نہ لوگے تب تک تم ان کاموں میں دوسری قوموں سے ہرگز بازی نہ لے سکوگے

ہر سہ طالب علموں کے لئے جو چندہ آوے۔ وہ بنام مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

ٹوہ میں مسلمان ہو گیا یعنی اختیار الاسلام پر

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کی رائے اور ریویو

جہانتک میرے مولا کریم نے مجھے فہم عطا فرمایا ہے۔ میں دلیری سے اس کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ حق کے طالب ایک طرف ترک اسلام اور دوسری طرف میں مسلمان ہو گیا پڑھیں۔ غالباً ناظرین کو یقین ہوگا۔ کہ حق کیا چیز اور

مجموعہ از النۃ الوسواس۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب و مولوی حشمت علی صاحب میرٹھی دفتر میں ریویو کے لئے ارسال کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ ہم اسے مطالعہ کر کے کامل ریویو کیا جاویگا مولوی محمد احسن صاحب نے ... اس کا مصنف ہونا ہی ... اور نئے نکات اور حقائق اور معارف ... ملاحظہ فرماویں۔ قیمت ... علاوہ محصول ... بشرطیکہ طبع کتاب میں ... اور دیگر صورت نقصان

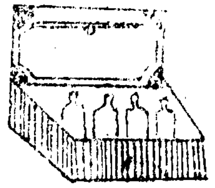

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر طلسمی ادویات کی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائین بنگشتہ ہوئے خون کو نہایت عالی تمام خوبی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سرسے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو بیماریوں کا ... ۲۲ خوراک ... استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے ... شیشی نمبر ۲ جوہر ... شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ ۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چار جوہر ... آتشک ۔ سوزاک ۔ گٹھیا ۔ خارشت ۔ داد ۔ داکوت ۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ ۔ جذام ... ۴۴ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں ... ۔ اکسیر حیات یعنی نمک نباتات ۔

[illegible] ... ہاضم غذا و دافع قبض ... صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا ... قیمت فی شیشی ... محصولڈاک ... نمک امراض ... ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم ... خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے ... اکسیر حیات ... استعمال ... طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت ... قیمت فی بکس ... محصولڈاک ... اکسیر دوائی یعنی روغن ادھلع ... آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری ۔ اصلی ماہیرا اور ایک سو مفید و مقوی ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ ... دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن ... علاوہ ان کے آتشک ۔ سوزاک ۔ جریان ۔ ... اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بواسیر ... تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی ... فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو ۔ تو اس کو بھی لکھئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ حکیم شیخ وطا محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم ۔ میڈیکل ہال نقیم گنج شہبارس ۔ نوٹ ۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ خود اس کے محصول کا بھی متحمل ہو

سونے چاندی کی گولیان

یہ حبوب اسم با مسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ و باہ میں اُن پوشیدہ کار روائیوں سے جو کہ خود کردہ یا اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں ۔ لاثانی دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں ۔ اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو مرد اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف عگ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک سرد اور دیسی اور دیات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے ۔ اور جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرینہ کو فوراً اڑا دیتا ہے ۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ۔ ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے ۔ قیمت فی تولہ [illegible]

حکیم سید ... [illegible] ... کارخانہ احمدیہ ... ضلع دہلی

چاء ! چاء !! چاء !!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چار قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے ۔ تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ۔ ایک بار منگا کر دیکھئے ۔ پتہ یہ ہے

ایم ۔ زیڈ ۔ ٹی ڈیلرس ۔ محلہ بابوزہ ہنا ہیا پور ۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور نیلا گنبد کھولی ہے ۔ مشینیں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور ہر قسم کی ... مکمل ... کے پرزہ جات ... نہایت ...

... سے ہم مطلع کرتے ہیں ۔ کہ نسبتاً و مقابلتاً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ تمسیلی پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں ۔ اور اپنے ہم وطن خیر خواہ سوداگر کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں ۔

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور انر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں ۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے ۔

المشتہر

اللہ بخش عطا اینڈ سنز سوداگر بائیسکل و مشین ۔ زیر نیلا گنبد انار کلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار ۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں ۔ درخواستیں دفتر البدر میں آ دیں ۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ... [illegible]

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا — نحمدہٗ و نصلی

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللّٰہ قد جاءکم وقت مسیحہ وکان ذلک مزدہم

اے جہاں ہے منتظر خوشحالی کا مدِ دلستاں
آں مسیحِ دورِ آخر مہدیِ آخر زماں

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للّٰہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد | سنہ ۱۹۰۶ | بابت ۲۰ جنوری | نمبر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست — بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
مہرِ او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصلِ دلدارِ ازل بے او محال
ہر یک از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است — منکرِ آں موردِ لعنِ خداست
ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است — منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ انبیائے سابقیں — آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
یکدم دوری ازاں دستش کج تنا — تو بآں کفر است و خسران و تباہ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے وقت بتقدیم و تقدیر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ **۳ بار**۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ **۳ بار**۔ ربِّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

پھر اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللّٰہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللّٰہ کی ہمدردی میں محض للّٰہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ) بیعت کا سلسلہ حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو اسکا اعلان کیا گیا تھا جبکہ سیدنا پوری ... گویا کہ اس چہاردہم سال کی یادگار ہیں جو آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا ::::::

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے بعد از نماز جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصٰے میں فرمائی +

چونکہ خاکسار ایڈیٹر کچھ دیر سے پہونچا تھا اس لئے جسقدر ضبط ہو سکا وہ ہدیہ ناظرین ہے سلسلہ تقریر سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انقطاع دنیا اور حصول قرب الی اللہ کے متعلق مضمون تھا۔ اور وہ تقریر یہ ہے +

انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہانتک دیکھا جاتا ہے اسکی مصروفیت اسقدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلانی زمین ملجاوے فلانا مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہئے کہ آنکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اسکے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا ہر بات اور فعل میں اللہ تعالےٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ رہیگا۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر یہ مقابلہ اور موازنہ کرکے دیکھیگا تو اُسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اُس نے دنیا کے لئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎ مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار ؂ اسوقت جسقدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے۔ تو بھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں میں خوب یاد رکھو۔ کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئے ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہئے کہ کوئی بھلائی اسکے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ بڑا رحیم کریم ہے۔ اور اُسکا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اُس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اُسپر اُس کا قہر ضرور ہوتا ہے عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوح کے زمانہ کو دیکھو۔ لوط کے زمانہ کو دیکھو موسےٰ کے زمانہ کو دیکھو۔ اور پھر آنحضرت صلعم کے زمانہ کو دیکھو کہ اسوقت جن لوگوں نے عمداً خدا سے بُعد اختیار کیا اُن کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا سے غافل ہو دنیا طلبی نے تمہیں غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا تمکو عنقریب علم ہو جاوے گا۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تمکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ عنقریب تمکو علم ہو جاویگا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی بلکہ حسرت کا موجب ہونگی كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچکر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو۔ وہ بالکل ناکارہ ہیں میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اُسوقت اسکے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے رات کو اور دنوں کو خوب سوچکر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جاویگا کہ انسان بہت ہی بے بُنیاد شے ہے اور اُسکے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے ایک آنکھ ہی پر نظر کرو۔ کہ کسقدر باریک عضو ہے۔ اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا نے ضرور بینا ہی رکھیگا اور اسی پر سب قوٰے کا قیاس کرو۔ کہ اگر آج کسی میں فرق آجاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضیکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مومن کا گذارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا۔ اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈالکر دیکھے کہ کیا خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کرسکتا ہے ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اُسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اسکی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالےٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے۔ کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جسقدر اپنے وجود کو مفید اور کار آمد ثابت کریگا۔ اُسیقدر اسکے انعامات کو حاصل کریگا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آویگا نہ گاڑی میں جُتیگا نہ زراعت کریگا۔ نہ کنوئیں میں لگیگا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آویگا۔ ایک نہ ایک دن مالک اُسے قصاب کے حوالہ کر دیگا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا۔ تو خدا اُسکی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آبیٹھیں تو سوائے اسکے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے۔

خدا تعالےٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ جو اس اصل غرض کو مد نظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کہ فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بنالوں فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اسکے کہ خدا تعالےٰ کچھ دن مہلت دیکر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جسکی وجہ سے اُسکے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاویگا۔ اگر یہ درد اُسکے دل میں نہیں ہے۔ اور صرف دنیا اور اسکے مافیہا کا ہی درد ہے۔ تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالےٰ مہلت اسلئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اُس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اُسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اُسکے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آویگی اس لئے دل کا رجوع تام اُسکی طرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں۔ مگر سوائے اسکے کہ اسمیں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے ایسے ہی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اسلئے خدا تعالےٰ نے ان پر لعنت کی پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب

سے ہوتی ہے

۔۔سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔ اور جو اُسے پاک نہ کریگا۔ بلکہ خاک میں ملا دیگا۔ یعنی سفلی خواہشات کا اُسے مخزن بنا رکھیگا وہ نامراد رہیگا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے۔ کہ خدا کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں۔ تو آج صفحۂ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا ..... نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے۔ تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آٹھہرتی ہے۔ کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے۔ تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔

دنیا میں جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے۔ لیکن انسان اگر کوشش کرے۔ تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو۔ کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے۔ جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے۔ جس سے انسان حد اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے۔ اور جو کام آگ سے لیتے ہیں۔ وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں۔ مگر جب اسی پانی کو آگ کے اُوپر گرایا جاوے۔ تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اس کی بجھانا ہے۔ وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی رُوح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو۔ مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کریگی۔ اور اس کے اوپر گریگی۔ تو اُسے مغلوب کرکے چھوڑیگی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جاوے۔ اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کیجاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے۔ وہی کافر ہوتا ہے مومن کی صفات میں سے ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا نے اول ہی ولی بنایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ واللہ ولی الذین اٰمنو۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں۔ اور انہی پر کھلتے ہیں۔ جو دل کے دروازہ کھولکر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا۔ تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا کی طرف رجوع کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اُس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ جہاں تک بس چلسکے۔ وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نکتہ پر پہونچیگی۔ تو وہ خدا کے نور کو دیکھ لیگا والذین جاھدو افینا لنھدینھم سبلنا میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اُسے بجالاوے۔ یہ نہ کرے۔ کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے۔ تو وہ صرف ۲ ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے۔ کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس اُمت کے لئے تو اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیۂ نفس سے کام لیگا۔ سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔ ہاں جو خلاف کریگا۔ وہ محروم رہیگا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے۔ لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں۔ پہونچتا وہی ہے۔ جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے جب تک اس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں۔ تو اُدھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے صدق دکھلایا۔ تو ان کو ابو الانبیاء بنا دیا۔ میرے کہنے کا مدعا یہ ہے۔ کہ دن بہت سخت ہیں۔ اور کسی نے اب تک نہیں سمجھا تو آئندہ سمجھ لیوے۔ مجھے الہام ہوا تھا۔ عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ یہ ایک خطرناک کلمہ ہے۔ جسمیں طاعون کی خبر دی گئی ہے۔ کہ انسان کے لئے کوئی مفر اور کوئی جائے پناہ نہ رہیگی۔ اس لئے میں تم سب کو گواہ رکھتا ہوں۔ کہ اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کریگا۔ تو وہ ہرگز اس لائق نہ ہوگا کہ مجکو دعا کے لئے کہے۔ جو لوگ خدا کے بتلانے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے۔ وہی محفوظ رہیں گے۔ خدا کا وعدہ ایسے ہی لوگوں کی حفاظت کا ہے۔ جو سچی تبدیلی اپنے اندر کرتے ہیں۔ مطلق بیعت انسان کے کیا کام آ سکتی ہے۔ پورا نسخہ جب تک نہ پیئے۔ تو مریض کو فایدہ نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے پوری تبدیلی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے۔ دُعا کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے کہو۔ کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دستور ہے۔ کہ جب آپ کسی عذر کی وجہ سے شامل نماز باجماعت نہ ہو سکیں۔ تو جماعت کے ثواب کے حصول کے لئے خادم گار کو جو کہ ابھی لڑکا ہی ہے۔ اپنے ساتھ کھڑا کرکے نماز ادا فرما لیتے ہیں۔ خدا کی شان ہے۔ کہ بعض خدام تو اس معیت کو ترستے ہیں اور بعض لڑکوں کی یہ خوش قسمتی ہو۔ کہ خود حضرت کے ساتھ نماز پڑھائی جاتی ہے ذالک

لطیف جواب

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے شاگرد رشید مولوی فضل الدین صاحب گذشتہ ایام میں جب اپنے گاؤں تشریف لے گئے۔ تو ان کو ہاں مولویوں سے ایک [illegible] کی نوبت آئی۔ جو کہ ناظرین کے استفادہ کی خاطر درج کیا جاتا ہے

دہاتی مولوی صاحب میاں فضل الدین آپ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے

مولوی فضل الدین صاحب آپ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں

دہاتی مولوی صاحب اگر آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں تو کافر ہیں

مولوی فضل الدین صاحب اگر یہ گناہ کیا۔ جو دعاوی حضرت مرزا صاحب نے کئے ہیں وہ بسر و چشم قبول ہیں۔ اور ہم ان پر ایمان لاتے ہیں

دیہاتی مولوی صاحب تو پھر آپ ضرور کافر ہوئے۔

مولوی فضل الدین صاحب آپ تو مسلمان ہیں

دیہاتی مولوی صاحب ہاں۔ الحمد للہ

مولوی فضل الدین صاحب تو آپ کیا مسلمان ہو کر کافروں کو اپنا مقتدی بنانا چاہتے ہیں اور کافروں کے امام بننا چاہتے ہیں جو مجھ سے سوال کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ نے تو واجعلنا للمتقین اماما کی دعا تعلیم فرمائی ہے مگر آپ اب واجعلنا للکافرین اماما کی مانگا کریں۔

دیہاتی مولوی صاحب خاموش ہو گئے اور جواب نہ آیا۔ واقعی معقول جواب تھا۔ امید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس سے مستفید ہونگے۔

دُعا

بخدمت برادران احمدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رسالدار محمد ایوب صاحب احمدی میانمیر سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے تایا صاحب محمد اسمٰعیل صاحب احمدی مبتلا ابھارضہ ورم جگر و معدہ و گردہ کے واسطے برادران دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو شفا عطا فرما دے

راقم خود ایک مریض۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

درس قرآن سے کچھ

سورۂ ھود رکوع نمبر ۲

نوٹ: یہ صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

ولئن اذقنا الانسان منا رحمة ثم نزعنها منه انه ليئوس كفور ولئن اذقنه نعماء بعد ضراء مسته ليقولن ذهب السيات عني انه لفرح فخور	اول آیت میں ایک مرض کا ذکر ہے جو کہ اکثر کرکے عورتوں میں اور اس سے کمتر مردوں میں بھی پائی جاتی ہے اس لئے جن لوگوں

کو اس کا علم پہونچے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ عورتوں تک ضرور پہونچا دیویں۔ وہ مرض یہ ہے۔ کہ جب انسان پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی انعام ہوتا ہے اور پھر مصلحت ایزدی سے اوس سے چھین لیا جاتا ہے۔ تو وہ ناامید اور ناقدر شناس ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ جب انکی کوئی اولاد مر جاوے۔ اور ان کو تسلی دی جاوے۔ کہ تم جزع فزع مت کرو۔ خدا تم کو نعم البدل اور دے دیگا تو وہ کہا کرتی ہیں۔ کہ اگر اس نے اور دینا ہوتا۔ تو اسی کو کیوں لیتا۔ اور جو زن مزاج مرد ہوتے ہیں۔ ابتلاؤں میں انکی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ وہ لوگ خدا سے مایوس ہو کر خودکشیاں کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بڑی [illegible]

اس وقت وہ اپنی پہلی حالت مسکنت کی تو بھول جاتا ہے۔ اور اس غلطی میں پڑ کر کہ ذھب السیات عنی) مجھ سے اب ہمیشہ کے لئے دکھ دور ہوگئے اب مجھ پر کبھی مصیبت نہیں آئیگی۔ فرح فخور یعنی اکڑباز اور متکبر ہو جاتا ہے اور یہ خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ اب کوئی ذات میرے پر متصرف نہیں رہی دیکھو دونوں حالتوں میں اللہ تعالےٰ کی قدرت کا انکار ہے۔ اور یہ سخت کفر ہے۔ کامیابیوں پر کبھی شیخی اور تکبر نہ کرنا چاہیئے۔ اور ناکامیوں پر مایوس نہ ہونا چاہیئے۔

شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فتوح الغیب میں لکھا ہے۔ کہ انسان کے اڑنے کے لئے دو پر ہیں ایک تو رجا یعنے خدا پر امید کا دوسرا بیم یعنے اس کی بے نیازی سے خوف کا۔ انہی آیات کے مفہوم کو حضرۃ اقدس کے الہام میں اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹے کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

الا الذین صبروا وعملوا الصلحت ... الخ

اول کی دو آیتوں میں جو انسان کی دو حالتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں انسان کو صبر کی ضرورت ہے لیوس کفور یعنے مایوس ہونے کے وقت اسے صبر چاہیئے اور استقلال رکھے۔ اور استغفار اور دعا میں لگا رہے اور مایوس ہو کر احکام کی خلاف ورزی کی طرف نہ جھک پڑے۔ تاکہ جو نعمت اس سے چھینی گئی ہے۔ وہ پھر عطا کی جاوے۔ اسی کی طرف آیت ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ... الخ اشارہ کرتی ہے۔ کہ جو نعمت ان کو دی گئی ہے۔ وہ ہم کسی وقت چھین لیں گے۔ اور جیسے یہاں صبر پر مغفرت اور اجر کبیر کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ویسے ہی اس مقام پر بھی اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ و اولئک ہم المھتدون۔ کہا گیا ہے۔

لولا انزل علیه کنز

یہ اعتراض کئے جاتے ہیں۔ جبکہ کوئی مامور من اللہ تمہارے چندے طلب کرتا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے۔ تو پھر اسے خزانہ کیوں [illegible] نہیں جاتا۔ حالانکہ نادان نہیں جانتے۔ کہ وہ تو اس لئے چندے لیتا ہے۔ تاکہ ان کو کہیں بڑھ چڑھ کر اللہ تعالےٰ اسے ولا دے۔ یا ان کے مالوں کے طفیل انکی برائیاں دور ہوں۔ اور وہ عذاب سے مخلصی پاویں۔

فاتوا بعشر سور مثله مفتریت

ایک مقام پر کہا گیا کہ کل قرآن کی مثل لاؤ۔ جیسے ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ۔ اور دوسرے مقام پر صرف دس سورتوں کا مطالبہ کیا ہے اور ایک مقام پر صرف ایک ہی سورۃ چاہی ہے۔ یہ ایک لطیف سر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کا علم اور فراست بھی روز بروز ترقی کرتی ہے۔ اور جوں جوں فیضان الٰہی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اس کیلئے ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور اسی اندازے سے خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا ہے۔

(کچھ عبارت یہاں قابل اصلاح تھی۔ جو کہ پھر کسی موقع پر لکھی جاوے گی)

فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ وان لا الہ الا ھو

خالق کی طرف سے کسی امر کے ہونے کی یہ لطیف دلیل ہے کہ اگر تمہاری بشری طاقتیں اس مقابلہ سے عاجز ہیں تو پھر مان لو۔ کہ یہ ایک فوق الطاقت اور برتر ہستی کا کلام ہے۔ کہ جس کے علم کو تمہارے علوم لگا نہیں کھا سکتے اور اسی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ سوائے ایسی قدرت والی ذات کے اور کوئی خدا اور معبود نہیں ہو سکتا۔ کلام کی بے نظیری پر مفصل اگر دیکھنا ہو۔ تو براہین احمدیہ کا مطالعہ کرو۔

من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتہا ... الخ	جو شخص اس دنیاوی چندروزہ زندگی کی آسودگی چاہتا ہے

اور اسے آخرت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہی ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں آرام حاصل کرنے کے عمل کرے۔ نوف الیہم اعمالہم۔ ہم اوسے اس کی محنتوں کا پورا اجر دینگے۔ اور کسی قسم کی کمی نہ کریں گے۔ ان انگریزوں کا عمل درآمد ہے۔ کہ ان کو آخرت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ دیکھ لو۔ اللہ تعالےٰ کیسے انکی محنتوں کے اجر دے رہا ہے۔ اس سے اگلی آیۃ میں تبلا دیا ہے کہ اگرچہ دنیا میں تو ان کو پھل مل جاتا ہے۔ لیکن آخرت کا سر ... لئے ... وکھ کے اور کچھ حصہ نہ ہوگا۔ اور اپنے اس قسم کے اعمال سے اگر وہ کوئی آخرۃ کا ثمرہ چاہیں تو وہ ہرگز نہ ملیگا۔ آخرت کے لئے محنت کریں گے اور وہ عمل بجا لاویں گے۔ تو آخرت کا سکھ پاویں گے

افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ	بینہ۔ سے مراد وجدان ہی ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ خود بخود

کسی کے دل میں نیک خیال ڈالدے۔ تیلوہ شاہد منہ سے مراد عقلی دلائل ہیں۔ جو کہ وجدان کی تائید کرتے ہیں۔ اس سے آگے کتاب موسیٰ اماما ورحمۃ نقلی دلیل کیطرف اشارہ ہے۔ گویا قرآن کو ماننے کے لئے وجدان عقلی اور نقلی دلائل ہر سہ کی ضرورت تھی۔ جن کو یہ مل گئے انہوں نے اسے کامل طور پر مان لیا ہے۔

میران بخش

خطبہ جمعہ

جو کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصے میں پڑھا

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا۔ ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ وکنتم علٰی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا کذالک یبین اللّٰہ لکم اٰیاتہ لعلکم تہتدون ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ھم المفلحون۔ (اپ ۲)

اللہ تعالٰے کی کتاب شفا نور رحمت فضل اور ہدایت ہے۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس نے عرب جیسے نابود لوگوں کو دنیا کے لئے امام۔ ولی۔ فخر بنا دیا۔ اور وہی کتاب اب اس وقت ہے۔ اور اس کے ہوتے ہوئے دیکھ لو۔ کہ بادشاہوں کی نظروں میں اور قوموں کی نظروں میں مسلمان لوگ حقیر اور ذلیل ہیں دوسروں کو چھوڑو۔ خود مسلمان بھی اپنی نظروں میں آپ کو ذلیل جانتے ہیں۔ علماء دین۔ گدی نشین۔ اور فقراء کی نسبت ان کے خیالات ناگفتنی ہیں۔ اور ان کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔ صرف یہ کہ اُس وقت اس کتاب پر عمل درآمد تھا۔ اور سب نے اِسے مضبوط پکڑا ہوا تھا۔ اور اب اِس وقت اسے بالکل چھوڑ دیا ہوا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالٰے وہ حقیقت بتلاتا ہے۔ اور ان باتوں سے آگاہ کرتا ہے جس سے قومیں اعلیٰ مقامات پر پہنچ گئیں۔ دیکھو ہر ایک قوم کے لباس الگ الگ ہوتے ہیں۔ کہانے پینے کے سامان اور ڈھنگ بھی ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور خود تم میں بھی یہ اختلاف لباس اور کہانے پینے کا ہے۔ کہ کوئی کسی شے کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی شے کو۔ اور ان سب باتوں کا اثر الگ الگ اخلاق پر پڑتا ہے۔ پھر مذہب اور عادت ہر ایک کی الگ الگ ہوتی ہے اشیاء جو اس کے مطالعہ کے نیچے ہوتے ہیں۔ وہ بھی مختلف ہوتی ہیں اور ان سب کا اثر بھی انسان کے اخلاق پر پڑتا ہے۔ پس اس پر سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اس قدر ذرائعہ اختلاف کے ہوتے ہوئے پھر آپس میں اتحاد کیسے ہو۔ اللہ تعالٰے جلشانہ فرماتا ہے۔ کہ ہاں اتفاق ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے کچھ صبر سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ سیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے عرب جیسے اکھڑ لوگوں کو عظیم الشان انسان بنایا۔ وہ وحدت تھی اسی وحدت کے لئے اللہ تعالٰے حکم دیتا ہے واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا۔ اللہ تعالٰے کی رسّی کو جمع ہو کر مضبوطی سے پکڑو۔ اس میں بتلایا ہے۔ کہ تم کو کس طرح پکڑنا چاہیئے الگ الگ ہو کر نہیں۔ بلکہ جمع ہو کر پکڑنا چاہیئے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اگر تم نے دل سے اسلام کو قبول کیا ہے تو زبان سے بھی اُسے قبول کرو۔ اور ہر ایک عضو اور قوا سے بھی مانو۔ اس طرح سے کہ جو تم نے دل سے مانا ہے۔ اعضاء سے اس پر عمل کر کے دکھلاؤ۔ یعنے دل زبان اور اعضاء سے متفق ہو کر قرآن شریف کی اطاعت کرو۔ اور اس کو دستور العمل بناؤ۔ اپنے عقائد اور اعمال میں یکتائی اور وحدت دکھاؤ۔ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ہی کہدینا کافی تہا۔ مگر چونکہ انسان غفلت میں ہے۔ اور نافہم لوگ سمجھا نہیں کرتے۔ اس لئے مضمون کو اور لمبا کر کے تبلایا۔ کہ ولا تفرقوا اسی لفظ جمیعًا کے معنے یہ الفاظ کہکر اور کہولدیئے۔ اور اپنا منشاء اور بہت واضح کر دیا۔ کہ آپس میں تفرقہ نکرو۔ اگر مسلمان ہو کر تم میں تکبر۔ بغض۔ اور نفاق ہوگا۔ تو یہ بھی ایک تفرقہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک فضل وہ ہے۔ جو وہ ہر انسان پر اس کی اپنی ذات کے لئے نازل کرتا ہے۔ ایک وہ ہے۔ جو گھر کے انتظام کے لئے شامل حال ہوتا ہے اور ایک وہ ہے جو قوموں کی اصلاح کے لئے عطا ہوتا ہے۔ جس کے لئے اتحاد کی بڑی ضرورت ہے۔

ایک تفرقہ یہ ہے۔ کہ دل کچھ کہے۔ زبان کچھ کہے اور اعضاء کچھ پڑے کہیں۔ اور دوسرا تفرقہ یہ ہے۔ کہ تھوڑے سے اختلاف اور جدائی سے تم لوگ بہت بڑا بغض اور کینہ پیدا کر لو۔ تھوڑی سی جھوٹی شئی کے لئے تم دوسرے سے بہت دور جا پڑو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جمعیت پر جو فضل خدا کا نازل ہونا تھا۔ وہ نہیں ہوتا۔ اور انسان اس سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ صحابہ کرام میں بھی اختلاف تھا۔ کیا بہ لحاظ عمر کے۔ کیا بہ لحاظ امیری وغریبی کے۔ کیا بہ لحاظ قومیت کے۔ خیالات کے طرز بود و باش کے۔ حتیٰ کہ بہ لحاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہوڑی اور بہت صحبت کے مگر باوجود اس کے کوئی شے ان کو پہوٹ پر آمادہ نہ کرتی تھی اور نہ وہ لوگ عام اور ادنے باتوں کو آپس میں رنج بڑہاتے تھے۔ اور نہ عظیم الشان امور میں ایسا نفاق رکھتے تھے۔ جیسے آج کل کے مسلمان رکھ رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام کے آخر زمانہ میں نفاق نظر آتا ہے۔ مگر نظر کی غلطی ہے ……… اور باوجود اس کے ……… کہ حضرۃ معاویہ رضؓ حضرت علی رضؓ سے ہمیشہ مشورہ لیتے رہتے تھے

اور قیصر روم نے جب ہی تنازع دیکھکر عرب پر حملہ کرنا چاہا اور معاویہ کو اپنے ساتھ ملانا چاہا۔ تو معاویہ نے جواب دیا۔ کہ یہ نہ سمجھنا۔ کہ میرا اور علی کا بگاڑ ہے۔ اگر تم نے ایسا ارادہ کیا۔ تو یاد رکھنا۔ کہ اوّل سپہ سالار جو علی کی طرف سے تمہارے مقابلہ پر آوے گا۔ وہ میں ہوں گا۔ باوجود اس کے کہ معاویہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ حاصل نہ کی تھی۔ مگر پھر بھی دیکھ لو۔ کہ کیسی جمعیت اور اتحاد دکھلایا۔

اب اس وقت ہم سب کا ایک خدا۔ ایک کتاب۔ ایک رسول ایک ہی قبلہ۔ اور ایک ہی امام ہے۔ ان وحدتوں کو غنیمت جانو اور جو فضل اُن پر نازل ہوتا ہے۔ اسے حاصل کرو۔ اگر خدا نے کسیکو ایسے اسباب عطا کئے ہیں۔ جس سے فخر کر سکتا ہے۔ تو اس دوسرے کو حقیر نہ جانے۔ اس کے آگے اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ اس فضل کو یاد کرو۔ جو تم پر اللہ تعالٰے کا نازل ہوا ہے۔ کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اور قریب تھا کہ زمانہ جنگیوں سے تباہ ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ کے آنے پر آپس میں شیر و شکر اور بہائی بند ہو گئے۔ اور اس کی طفیل خدا نے تم کو بچا لیا۔ اگر رنج تھا۔ تو اتنا جتنا کہ بہائیوں بہائیوں میں ہوتا ہے۔ یہ باتیں خدا تم کو سناتا ہے۔ کہ تم فائدہ اٹھاؤ اور ہدایت کی راہ حاصل کرو۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام صرف چند ایک باتوں کا نام ہے۔ جن پر عمل درآمد کر کے نجات حاصل ہوتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ یہ تیس ۳۰ سیپارے ہیں۔ اور ان میں صرف اصول بتلائے ہیں۔ اگر چند باتوں پر ہی نجات ہوتی۔ تو پھر اسقدر بڑی کتاب کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو نصف صفحہ پر بھی آ سکتی ہیں۔

پھر اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو نیکی کیطرف بلاتا رہے۔ جایز باتوں کا امر کرتا رہے اور ناجایز باتوں سے منع کرتا رہے۔ پھر جو لوگ ایسے ہونگے وہی فلاح پاویں گے اس کے مقابلہ پر اسوقت کا عمل درآمد یہ ہے۔ کہ بدمعاش افسروں اور دوستوں کے ساتھ اُن میں ہاں ملائی جاتی ہے۔ ایک کا ذ شخص سے فائدہ اُٹھا نیکی خاطر کہا جاتا ہے۔ کہ رام اور رحیم ایک ہی ہے اور اگر کسی سے بڑی غیرت کہائی تو کہدیا عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ حالانکہ ان باتوں سے کبھی حقیقی فلاح نصیب نہیں ہوتی۔ فلاح کے معنے مظفر و منصور کے ہیں تم میں سے کون نہیں چاہتا کہ میرے دل میں جو ارادے ہیں اُنکے مطابق کام ہو جاوے۔ لیکن اس کا گر اللہ تعالیٰ نے یہ تبلایا ہے کہ تفرقہ مت کرو جمعیت رکہو۔ چونکہ سب مومن تحصیل ایمان کے لئے طالب علم بنکر مامور کی صحبت میں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین کیوں نہیں ایک فرقہ میں سے ایک گروہ ایسا نکلتا۔ کہ مامور من اللہ کی صحبت میں رہکر دین کو سیکھیں اور واپس جا کر اپنی قوم کو اس عذاب سے ڈراویں جو کہ نافرمانوں پر پڑتا ہے شاید وہ اس سے خوف کھا کر رشد کی راہ اختیار کریں اب ذرا توجہ کرو اور اپنے نفسوں کو ٹٹولو کیا تم میں یہ فکر ہے کہ ہم میں سے

۴ عمدہ واعظ ہوں۔ لکچرار ہوں۔ سرمن کہنے والے ہوں۔ ایسی طرز سے تقریر کرنے والے ہوں کہ لوگوں کے دل نشین ہو جاوے۔ یہ خدا کے احکام میں جو میں نے بیان کئے ہیں عربی زبان کی تشریح اپنی زبان میں کر دی ہے

کنچنی کی توبہ اور نکاح

آج کل ایک کثیر گروہ اہل اسلام کا یہ خیال ہے۔ کہ کنچنی جب منہ سے توبہ کرے۔ تو وہ اُسیوقت تائب کے حکم میں آکر اس قابل ہو جاتی ہے۔ کہ کوئی نیک بخت مومن مسلمان اُسے نکاح میں لاوے۔ اس قسم کے مسائل پر زیادہ تر عمل دلدادان شہوت اور نفس کے پرستاروں کا ہوتا ہے جو شریعت کی آڑ میں آکر اور اُسے نفسانی اغراض کی تکمیل کی سپر بنا کر اپنے محبوبات نفس کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ یہ کنچنی جس سے ہمارا تعلق ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس حالت میں رہ کر کسی اور کے دام تزویر میں چلی جاوے۔ یا کسی ہو دوسرے کو ہماری جگہ دیدے۔ تو پھر نکاح کی ترغیب شروع کرتے ہیں۔ ان کی دراصل کوئی غرض اطاعت الٰہی یا اتباع سنت نبوی کی نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ ان حیلوں سے انکی اپنی غرض پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ یا ایک حد تک وہ برادری اور قوم کے طعنہ وتشنیع سے محفوظ ہوتے نظر آتے ہیں۔ اس لئے اس پر بڑا زور دیتے ہیں۔ اور نادان مُلّاں جو کہ نکاح خوانی کے سوا روپیہ کیلئے ہمیشہ اژدہا کیطرح مُنہ کھولے طیار بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تحسین آمیز کلمات سے اور بھی ایسے لوگوں کے ممد و معاون ہوتے ہیں لیکن ہم عام آگاہی کیلئے اس امر کو لکھنا اور بتا دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کنجریوں اور ہر ایک قسم کی زانیہ عورتوں کو مومنوں کے لئے حرام کر دیا ہوا ہے۔ اور ایسے ہی ایک زانی مرد ایک مومنہ عورت کیلئے حرام ہے۔ جیسے کہ سورہ نور کے ابتدا ہی میں اس کا ذکر ہے۔

الزانی لاینکح الا زانیة او مشرکةً والزانیة لا ینکحہا الا زانٍ او مشرکٌ وحرم ذالک علی المومنین

کہ زانی مرد نہ بیاہے مگر زانی عورت کو۔ یا مشرک کو۔ اور زانی عورت نہ بیاہے مگر زانی مرد کو یا مشرک کو۔ اور یہ حرام ہے ایمان والوں پر۔ اس آیۃ میں اللہ تعالےٰ نے زانی مرد اور عورت کو ایک مشرک مرد اور عورت کے برابر گردانا ہے یعنے جیسے ایک مشرک مرد یا عورت کا ایک مومن مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ ویسے ہی زانی مرد یا عورت کا مومن مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ مگر تاہم آج کل زانیہ عورت کے ایک مومن مسلمان کے ساتھ نکاح کرنے کے جواز میں عام طور پر مُلّاں لوگ دلیل پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ہے یعنے گناہوں سے توبہ کرنیوالا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ بالکل درست ہے۔ کہ جب انسان گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔ تو وہ بالکل ایک صاف اور ستھرے بیداغ کپڑے کیطرح صاف ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی تائب کی بڑی عظمت آئی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ یحب التوابین۔ کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ لیکن یہ ضروری امر ہے کہ اوّل یہ معلوم کیا جاوے۔ کہ وہ کونسی توبہ ہے۔ کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اگر وہ یہی توبہ ہے۔ جو کہ رات دن زبان سے عام لوگ کہتے رہتے ہیں۔ اور ہر ایک فاسق اور فاجر کے منہ سے نکلتی رہتی ہے۔ اور پھر شرابیوں کی توبہ تو مشہور ہی ہے۔ تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ یہ سب خدا کے محبوب ہیں اور محبوبوں کی حالت دیکھ کر ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ پھر انکی محب کی عادت و خصلت کیا ہو گی۔ کیونکہ جیسی روح ویسے فرشتے مثل مشہور ہے۔ پس اس صورت میں لامحالہ ماننا پڑیگا۔ کہ خدا کی نسبت جو لفظ بے عیب اور قدوس اور بدیوں سے منزہ وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ بالکل غلط ہونگے۔ کیونکہ اگر وہ قدوس ہے۔ تو اُسے ان سیاہ کاروں سے کیا نسبت۔ اور یہ ظلمت کے فرزند کس طرح سے ایک نور کے محبوب بن سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے خدا تعالیٰ کی محبت جو کہ ایک کمیاب اور نادر شے ہے ایک بہت ہی حقیر اور کم قیمت شے ہو جاویگی۔ اور جسقدر عبادت اور زہد اور ورع وغیرہ خدائے قدوس کی رضا کی تحصیل کیلئے کیا جاتا ہے۔ وہ سب عبث اور بیکار ہو جاویگا۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ توبہ سے یہ تو مراد ہرگز نہیں ہے۔ جو صرف زبان کا ایک قول ہے۔ اور جس کی حقیقت صرف منہ کی ایک پھونک سے بڑھ کر نہیں۔ بلکہ یہ تو کوئی عظیم الشان شے ہے کہ جسکی تحصیل کے لئے انسان کو مجاہدہ کیضرورت ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ خدا کا مقرب بنکر اُسکے محبوبوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور وہ صرف قول نہیں۔ بلکہ عمل ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف نے ہر ایک قسم کی فلاح اور نجات۔ اور نصرۃ اور کامیابی کو بعد ایمان کے اعمال صالحہ سے وابستہ کیا ہے پس وہ توبہ جس سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے! اور جو کہ اعلیٰ درجہ کی فلاح ہے۔ وہ کیسے بلا عمل کے حاصل ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحًا فاولٓئک یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما ومن تاب وعمل صالحًا فانہ یتوب الی اللہ متابا

پ ۱۹ سورۃ الفرقان۔ یعنے جو شخص توبہ کرے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی ہر ایک بات کو مان لے۔ اور صرف ماننے ہی نہیں۔ بلکہ عمل کر کے دکہاوے۔ تو ایسے ہی لوگ ہیں۔ جنکی بدیوں کو اللہ تعالےٰ حسنات سے بدلدیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ یعنے وہ اعمال صالحہ جو وہ توبہ کے بعد بجا لاویگا۔ وہ اسکی توبہ کی تکمیل کریں گے۔ اور جو جو بدیاں اس نے کی ہیں۔ انکی جگہ پر اُسے توفیق ملیگی۔ کہ اُسی قسم کے ایسی حسنات بجالاوے۔ جو سابقہ بدکاریوں کے لئے کافی کفارہ ہو جاوے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ کہ جو توبہ کرے۔ یعنے اللہ کیطرف رجوع کرے۔ اور ساتھ عمل صالحہ بھی کرے۔ تو وہی شخص ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے حق کو ادا کرتا ہے۔ اب دیکھو۔ کہ یہاں توبہ کیلئے ضروری شرط عمل صالحہ کی ہے۔ کیونکہ توبہ کے معنے پھرنے کے ہیں۔ ایک شخص ایک راہ پر جاتا ہے۔ جب وہ اس سے پھر یگا۔ تو اُسکی ہر ایک جہت بدل جاویگی۔ اسوقت وہ تائب کہلائے گا۔ اسیطرح بدکار اگر ایک شخص مشہور ہے۔ تو وہ بداعمال کی وجہ سے ہے۔ اگر وہ بد اعمالی کو ترک کرتا ہے۔ تو صرف بدی کا تارک کہلا سکتا ہے نیکوکار نہیں کہلا سکتا۔ نیکوکار اسی وقت کہلاویگا۔ جبکہ وہ نیکی کے کام کریگا۔ اور اسی حد تک کریگا۔ جس حد تک کرنے سے وہ بدکار مشہور ہو گیا تہا۔ پس توبہ اسی کا نام ہے۔ کہ انسان اپنی سابقہ بداعمالیوں اور بدعقیدوں سے ایسا پھرے کہ اس قسم کے لوگوں کی نظروں میں اور زبانوں پر وہ ان اعمال کو ترک کرنیکی وجہ سے مطعون ہو جاوے۔ اور وہ لوگ اُسے حقیر خیال کرنے لگیں۔ اور پھر نیک اعمال کیطرف اس قدر سبقت کرے۔ کہ نیک لوگ جن میں وہ بدکار مشہور تھا اس امر سے شرمانے لگ جاویں۔ کہ اُسے بدکار کہیں۔ اور بلاساختہ انکے منہ سے اسکے نیک ہونیکی شہادت نکلے۔ پس اس قسم کی توبہ ہے۔ جسکی نسبت حدیث شریف میں کہا گیا۔ کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب۔ کہ گناہوں سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے۔ جیسے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ ایک کنچنی یا بدکار عورت یکایک مشہور نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس پر کچھ عرصہ نہ گذرے۔ اور اس عرصہ میں وہ اپنا معروف نام (کنچنی یا فاحشہ) حاصل کرتی ہے۔ جو کہ لوگوں کی زبان پر عام طور پر مشہور ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ توبہ کریگی۔ تو اسکی توبہ اسیوقت ہو گی۔ جبکہ اس گندے نام کی جگہ پاکیزہ نام حاصل کریگی اور اپنی ہم جنس اور ہم پیشہ عورتوں میں وہ مطعون ہو گی اور عام طرف میں پارسا شمار ہونے لگیگی۔ اور لوگوں کے دل اُسے کنچنی کہنے سے مضائقہ کریں گے۔ پس جیسے کنچنی بننے کیلئے اُسے ایک عرصہ کیضرورۃ تھی۔ اور ایک خاص قسم کی مجلس میں شمولیت درکار تھی۔ ایسے ہی اب تائبہ بننے اور پارسا کہلانے کیلئے ایک عرصہ اور ایک خاص مجلس میں شمولیت کیضرورت ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو کہ عام عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ یعنے کنچنی کی توبہ یہ ہے

کہ اس کا نام کنچنی اس محلہ اور شہر اور لوگوں کی زبان سے دور ہو جاوے۔ اور وہ اسقدر اعمال صالحہ بجالاوے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرکے لوگوں کی زبانوں پر اس کا نام پارسا ڈالدے اور اسکے کسی قسم کے تعلقات بدکاروں اور کنجریوں سے نہ رہیں بلکہ اسقدر نفرت ان کا موجب ہو کہ کنجر اور بدکار کو اسکی ملاقات کی جرأت نہ ہو سکے۔ الا خائفین۔ ۔۔ اگر حدیث مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہوتا۔ کہ صرف توبہ کرنے سے ایک زانی کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور وہ اس قابل ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی احباب اور انجمنوں کو چاہیے کہ اپنی جماعت اور اس کے متعلق خبریں ضرور دفتر البدر میں ارسال فرمایا کریں۔ جو صاحب اس خدمت کو مستقل طور پر ذمہ لینا چاہیں۔ کارخانہ خرچہ ڈاک ان کو اپنی طرف سے دینے کو تیار ہے

فتح مقدمات کی خوشی میں مختلف بلاد اور امصار سے مخلص احباب اور دیگر صاحب عقیدت لوگوں نے مبارکباد کے تار اور خطوط حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کئے آپ نے اُن سب کو بڑی خوشی خاطر سے قبول فرمایا۔ خداتعالیٰ ان سب احباب کو جزائے احسن عطا فرماوے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں خود حضرت کی طبیعت ابھی تک اسقدر صاف نہیں ہے۔ کہ سردی کے زیادہ صدمہ کو برداشت کر سکے اس لئے ابھی تک حضور اقدس اندھیرے کی نماز وں یعنی فجر اور مغرب اور عشا میں شامل نہیں ہو سکتے یہ اُسی زرد چادر کی تصدیق ہے جو کہ احادیث میں مسیح موعود کیلئے آئی ہے

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے مگر ابھی درد کی شکایت ہے چنانچہ گذشتہ جمعہ کے [illegible] دیکھا گیا کہ آپ بہت مشکل سے قیام وغیرہ ارکان نماز [illegible] تھے مگر باوجود اس تکلیف کے پھر بھی جمعہ کی نماز میں شریک تھے درس قرآن سوائے اس روز کے جس دن ہوا بہت تیز ہو عام طور پر برابر ہوتا رہا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بفضل خدا تندرست ہیں اور اپنے اپنے فرائض پر مامور ہیں

مفتی محمد صادق صاحب کو ابھی تک کامل طور پر شفا حاصل نہیں ہوئی احباب کو اُن کے لئے خصوصیت سے دُعا کرنی چاہیئے۔

عدالت عالیہ سشن جج امرتسر سے فیصلہ کی نقول وصول ہو گئی ہیں جسکا اصل انگریزی مسودہ ہدیہ ناظرین ہے جو صاحب خود پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں یا جن کے تعارف اور گرد نواح میں کوئی انگریزی خوان ہیں وہ تو اس طرح اس حظ اٹھائیں اور سجدات شکر بجا لائیں اور جنکو یہ ذرائعہ حاصل نہیں وہ صبر سے کام لیں آئندہ عشرہ میں اُسکا ترجمہ جو کہ سرکاری طور پر مصدقہ ہوگا انشاء اللہ شایع کیا جاویگا

حضرت مسیح موعود مورخہ ۲۱ کو ظہر و عصر کی نماز میں بھی شامل جماعت نہ ہو سکے۔

---

۲۴ جنوری کو ظہر کے وقت ایک دیہاتی شخص ساکن بھینی (موضع متصل قادیاں) نے آکر حضرت سے بیان کیا۔ کہ مجھے ایک خواب آئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ اور جو اُن کے مخالف ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور طاعون انہی کے انکار کی وجہ سے ہے اور جو لوگ ان پر ایمان لاویں گے وہ بخشے جاویں گے۔

محبی عبدالغنی صاحب ساکن کنجاہ نے گذشتہ ایام میں بتحریر کارخانہ البدر کو ارسال فرمائے تھے۔ کہ چند اشخاص ساکین کے نام اخبار جاری کیا جاوے اسکی وجہ اُسے دریافت کیگئی تو بیان فرمایا۔ کہ میرے ساتھ یہ سنت اللہ ہے کہ طبیعت میں جو شکوک و شبہات اٹھتے ہیں اُن کا حل ہر آئیندہ پرچہ البدر میں ملجاتا رہا ہے اس لئے ایک خاص خوشی کی تقریب پر میں نے یہ روپیہ البدر کے لئے وقف کئے تھے۔

احمدی انجمنوں کے توجہ کے لائق

اخویم محمد افضل صاحب ایڈیٹر اخبار البدر السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میرٹھ کی انجمن احمدیہ کے حوالہ سے آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ ایسی انجمنوں کا فرض ہے کہ قادیانی اخباروں کی امداد۔ لوکل فنڈ سے کی جائے میں آپکی اس رائے کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں مگر اتنا لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ علاوہ قادیانی اخبار کی امداد۔ ہر مقام کی انجمن امدادی فنڈ سے کرے مگر قادیانی اخبار کو بھی یہ مناسب ہے۔ کہ اخبار کے دو کالم یا ایک کالم جسقدر اپنے اخبار کی وسعت کے مناسب تصور فرماویں اس امر کیلئے وقف کریں کہ انمیں بالاختصار مخالفین کے اعتراضات کے جواب ہوں۔ یہ شرط پر اگر آپ پابند ہوں تو انجمن احمدیہ میرٹھ کی سیکرٹری کے نام اخبار ارسال کریں امدادی فنڈ سے آپکو اخبار کی قیمت سے روپیہ دیئے جائینگے یہ پرچہ اخبار کا اسواسطے منگوایا جائیگا تاکہ مخالفین کو دکھایا جائے مگر میں جہانتک خیال کرسکتا ہوں کہ آپ اس شرط کو نبھا نہ سکیں گے لہذا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ عام طور پر اعلان دیں کہ اس شرط کی تکمیل کیلئے آپکے اخبار کے کارسپانڈنس ذی علم اس کام کو اپنے ذمہ لیں اسطرح سے دایرہ تحقیقات علمی کا وسیع ہوگا۔ اور آپ کی معلومات بھی وسیع ہونگی اور میں امید کرتا ہوں کہ دیگر مقامات کی انجمنیں بھی حسب مقدرت اور وسعت آپکے اخبار کو متعدد پرچے مخالفین کو دکھنے کیلئے منگائینگے اور جہاں جہاں انجمنیں قایم ہیں وہ اس تجویز کو ضرور پسند فرمائینگے کہ چندہ کی چار مدات اپنے یہاں کھولیں۔ مد چندہ لنگر خانہ۔ مد چندہ مدرسہ۔ مد چندہ امدادی فنڈ یکمشت۔ مد چندہ امدادی فنڈ ماہواری۔ اس امدادی فنڈ سے قادیان کی اکثر فوری ضروریات جو اتفاقاً کبھی کبھی پیش آجاتی ہیں پوری کیجائیں اور مقامی ضروریات بھی پوری کیجائیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری اس خط کو شایع کریں تاکہ دیگر انجمنوں کو بھی اس کار خیر کیطرف رغبت ہو۔ اور مجھکو بفحوائے الدال علی الخیر کفاعلہ کے ثواب حاصل ہو۔ انجمن احمدیہ میرٹھ نے تو یہی تجویز کو آجتک دستور العمل بنا رکھا ہے چنانچہ یہاں کی جماعت بڑی قلیل جماعت ہے مگر سب کام باسانی کر رہی ہے کسی طرح کی انکو دقت نہیں پیش آتی ہے فقط آپکا خادم حقیر عبدالرحیم سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ *** میں اس سے پیشتر کئی دفعہ تحریک کر چکا ہوں۔ مگر احباب نے توجہ نہیں فرمائی۔ چونکہ اب جناب ان کے

جرمانہ واپس ملیگا

کارخانہ

گذشتہ نمبر میں فتح مقدمات کی مبارکباد دیتے ہوئے ناقص معلومات کی بنا پر یہ لکھا گیا تھا۔ کہ جرمانہ معاف ہو گیا ہے اور چونکہ میں خود قادیاں سے باہر ایک ضرورت کے لئے جانیوالا تھا۔ اس کی تصحیح نہ کر سکا۔ اب فیصلہ کی نقل مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ جرمانہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم فضلدین صاحب پر ہوا تھا۔ واپس ملیگا۔ اصل فیصلہ کو مطالعہ کر لیا جاوے۔ عدالت عالیہ نے کسی قسم کا جرم بھی ثابت نہیں کیا اور ہر طرح سے آپکو بری قرار دیا ہے۔

سرمہ مبارک۔ آزمایش کرو۔ اگر عینک چھوٹ جاوے۔ تو قیمت واپس۔ سرمہ دانی محمولہ ۶ ماشہ ۸ سرمہ دانی محمو اللہ السرمہ ایک تولہ۔ عہ روپیہ ......
المشتہر حکیم شیخ عباد اللہ۔ ڈھک بازار۔ ریاست پٹیالہ

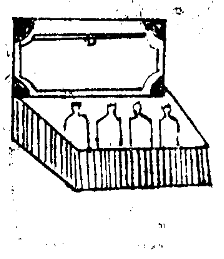

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر - طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بخشتے ہوئے خلق کو نہایت صاف تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی - اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں - چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے - شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ - شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ - شیشی نمبر ۳ - جوہر شاہترہ وغیرہ - شیشی نمبر ۴ - چوب چینی کا جوہر وغیرہ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ - طاعون - کھانسی - بخار - پیچش - دست سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے - آتشک - سوزاک - گٹھیا - خارشت - داد - رگاکوت - پھوڑا - پھنسی - سفید داغ - جذام - کوڑھ - ناسور - کنٹھ مالا - بواسیر - نواسیر - گنج - سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے - ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے مع کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں - قیمت فی بکس آٹھ روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ - **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** - متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے - اول درجہ کا مقوی معدہ ...... ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و ہچکی - بھوک پیدا کرنے والا - اور خون صالح پیدا کرنے والا - کر کے از سر نو طاقت بخشنے والے اور کھتے ہی دفعۃً کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنیوالا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے - بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے - قیمت فی شیشی ۸ خوراک ایک روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک ۵ - قیمت دو شیشی ۲ - دو تین شیشی بھیجکر دیکھ شیشی ہے - ۶ شیشی للعہ - پیکنگ محصولڈاک وغیرہ - علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲۰ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے - پانچ روپیہ - محصولڈاک و پیکنگ عہ - ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے - آپ بھی تجربہ کیجیئے - اور فائدہ اٹھائیے - اسے معمولی نمک نہ سمجھیے - یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے - دائمی قبض - بد ہضمی - پیٹ میں درد اور نفخ ہونا - کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا - طحال یعنی تاپ تلی - ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا - اور بار بار پاخانہ ہونا - دائمی امراض مثل ہیضہ - دلخہ - پیچش - اسہال - درد گردہ - درد قولنج - درد کمر - وجع مفاصل یعنی گٹھیا - درد سر - کھانسی - دمہ - ضعف دماغ - ضعف بصارت - کمی باہ یعنی نامردی - جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا - سوداوی امراض مثل آتشک - سوزاک - اور جلدی امراض مثل خارشت - داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری و باد گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے - بچوں کے دانت نکلنے کے ایام میں نہایت ہی مفید ہے - دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے - طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے - فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے - خاص کر **معدہ اور جگر** کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے - ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کریگا تو قریب ڈہائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے - جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی - یہ امر مسلم ہے - کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں - اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا - کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے - کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو - فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے - اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے - گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے - **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** - یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے - فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے - ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے بے نظیر تاثیر ہے - قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک دوا رہتی ہے - پانچ روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ - **گٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع** - کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیا یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو - چند روز اس تیل کی مالش سے درد - اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل رفع ہوجاتی ہیں - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک ۶ - **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری** - اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے - جالا - ناخونہ - پھولی - دھند - غبار - ناخونہ - رتوندھی - پڑوال - کھجلی - پانی کا بہنا - سرخی چشم - درد - خشک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے - چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک ۵ - **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** - دانت اور آنکھ انھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے - اگر ان میں کوئی خرابی آئی - تو پھر زندگی کا لطف نہیں - اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے - اور لازمی ہے - اس منجن کو آپ چند روز ملئے - پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھیئے - کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائے گا - بعد تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگیں گے - دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے درم اور درد اور خون و بد بوئے دہن اور منہ و زبان کے نا ناسے کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے - قیمت فی بکس آٹھ آنہ - پیکنگ و محصولڈاک ۵ - علاوہ ان کے آتشک - سوزاک - جریان - پیچش - اسہال - کھانسی - دمہ - بواسیر - رنگ نشاستہ - طحال - خارشت - اختلاج قلب - سفید داغ - داد - بہرہ پن کی دوا - زخم - اور پھوڑے کے لئے مرہم - اور نیز مخصوص کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں - یہ دواخانہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے - دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے - جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں - آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو - تو اس کو بھی لکھیئے - ہمارا پتہ یہ ہے - **حکیم شیخ محمد ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج - شہر بنارس** - **نوٹ** - ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے - اور کارخانہ ذرا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو -

سونے چاندی کی گولیاں

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی - دل و دماغ معدہ باہ میں ان پوشیدہ کاروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں - لاثانی دوا ہیں - یہ حبوب خاص کر حلق میں اور تمہی اپنا اثر کرتی ہیں - اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں - قیمت حبوب صرف عگ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک سرداریلی لیمی ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے - اور جالا - پھولا - دھند - غبار - شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً ازالہ دیتا ہے - بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے - قیمت فی تولہ عگ

حکیم مہر فراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ لبب گڈھ ضلع دہلی

چاء ! چاء !! چاء !!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نامہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں - جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء رہتی ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے - اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے - ایک بار منگا کر دیکھئے - پتہ یہ ہے

ایم - زیڈ - ٹی ڈیلرس - محلہ بابوزئی شاہجہانپور -

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ -

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کھولی ہے - جسمیں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلیں نیز ان کے پرزہ جات بکفایت ملسکتے ہیں - اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہیں - کہ نسبتاً و مقابلتاً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتوں پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں - اور اپنے ہموطن خیر خواہ سوداگر کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں -

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور انرٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں - نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے -

المشتہر

اللہ بخش عبد الغنی اینڈ سنز - سوداگر بائیسکل و مشین - زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار -

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرماتے ہیں - درخواستیں دفتر البدر میں آویں -

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا -

بزم احمدی

احباب کی طرف سے جو کارڈ کارخانہ کی ہمدردی میں موصول ہوئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر مجھے اللہ تعالے کی بارگاہ میں بہت شکریہ کا موقعہ ملتا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ قریب قریب کل احباب نے کارخانہ کے ساتھ اپنے معاملات میں حسن سلوک اور مروت کو مد نظر رکھا ہے۔ آج تک صرف تین چار ایسے احباب نکلے ہیں۔ جنہوں نے اپنی بقایا قیمت کا تقاضا کیا۔ اور الحمد للہ کہ کارخانہ نے ان کی ادائگی میں کوئی انکار روا نہیں رکھا۔ اب چونکہ احباب کا کارخانہ کے ساتھ محسانہ سلوک ہے۔ اس لئے هل جزاء الاحسان الا الاحسان کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ہماری شان کے شایاں بھی ہرگز نہیں ہے کہ اخبار کے چندے کے تقاضاء میں کسی قسم کا روکھا پن برتیں جیسی سہولت معاملات میں ہمارے دوستوں نے برتی ہے اس سے بڑھکر برتنے کو ہمارا اپنا دل چاہتا ہے۔ ... کاوارو مدار اسی آمدنی پر ہے۔ جو کہ بذریعہ چندہ وصول ہوتا ہے۔ اس لئے بہت ادب سے بقایا دار احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے بقایا کو صاف کر دیں۔ یا تو خود ارسال فرما دیں۔ ورنہ ہفتہ انتظار کے بعد ان کی خدمت میں وی پی ارسال ہوگا۔ بقایا داروں سے ہماری مراد ان احباب کی ہے۔ جن کے ذمہ ابھی تک سنہ ۱۹۰۷ء کا

ایسے ہی جن احباب نے کارخانہ سے اظہار ہمدردی فرما کر مستقل خریداری اور بقایا قیمت منظور فرمائی ہے۔ لیکن چندہ بذریعہ وی پی ادا کرنا روا نہیں رکھا۔ ان سے یہی گذارش ہے کہ وہ ایفائے وعدہ کا خیال رکھیں۔ اور جس تاریخ اور ماہ میں چندہ کی ادائگی کا وعدہ کیا ہے۔ اس تاریخ تک یا تو خود ارسال فرما دیں۔ یا وی پی کی وصولیت کے لئے طیار رہیں۔

درخواست دعا۔ بابو نور الدین صاحب کلرک پوسٹ آفس ڈاکخانہ اپنی ایک ضرورت کی رفع کے لئے دعا کے خواست گار ہیں۔

حاجی رحمان بخش صاحب میرٹھ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور اپنی صحت و عافیت کے لئے دعا کے خواست گار ہیں اور آپ البدر کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں بہت خوشی سے اس کا مستقل خریدار ہوں۔ پرچے کے دیر سے پہنچنے کی مجھکو کچھ شکایت نہیں۔ بلکہ کارخانہ کے نقصان کا مجھکو ازحد افسوس ہے۔ انشاء اللہ بشرط زیست تین روپیہ سالانہ دونگا۔ اور جو مضمون آپ نے چھاپنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس سے مستفید ہوں گا۔

مکرمی منشی عبد الرشید صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ البدر کی خدمات دینی ... [illegible] ... اللہ تعالی روز افزوں ترقی کرے اور کارخانہ کی ہر طرح کی کمزوریوں کو رفع کرے۔ جو کچھ ہم تک پہونچتا ہے۔ وہ آپکی سعی جمیلہ کا ثمرہ ہے ورنہ کہاں ہم اور کہاں وہاں کے پاک حالات۔ میرا ارادہ عنقریب آنے کا ہے اور خود آکر زبانی سب تجاویز کا فیصلہ کر دوں گا۔

عالیجناب عبد الہادی صاحب پنشنر امرتسر نے آئندہ کیلئے سال ۱۹۰۸ء کی خریداری منظور فرمائی ہے

عالیجناب منشی خلیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پنڈوسی نے دو سال کا چندہ مبلغ صہ روپیہ خود ارسال فرما دیا ہے اور اپنے بقیہ حقوق بذمہ کارخانہ کو بطور امداد منتقل کر دیا ہے

قایم مقام خریدار۔ ایک صاحب البدر کے خریدار تھے۔ بوجہ مالی حالت کی کمزوری اخبار کو بند کرتے ہیں۔ لیکن اپنے قایم مقام ایک اور خریدار کارخانہ کو عنایت کرتے ہیں۔ یہ عمدہ طریق اخبار بند کرانے کا ہے کیا اچھا ہو۔ اگر ہر ایک صاحب جو اخبار کی خریداری سے کسی وجہ پر دست بردار ہوں۔ اس طرح ایک قایم مقام خریدار ضرور دیدیا کریں۔

حکیم محمد قاسم صاحب فیول کلرک نے سالانہ پر خریداری منظور فرمائی ہے

بیعت کنندگان کے لئے نصف صفحہ اخبار کا اس نمبر سے وقف کیا گیا ہے۔ اور جسقدر اسماء اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں ان سے آگے مسلسل نام درج کئے گئے ہیں دیگر مضامین کی تنگی اس امر کی بنا ہے ورنہ خاص صورتوں میں نصف صفحہ دیا جائے گا۔

آٹھ صفحہ کی کتاب اس نمبر کے ساتھ ... صفحے کی کتاب ... ارسال خدمت ہے۔ انشاء اللہ ہر دوسرے نمبر کے ساتھ ایسا ہی تا اختتام برابر پہونچتی رہیگی

ریویو

کتاب جواب اشتہار الاسلام کے حصہ اول دوم کی مکمل اور نیز حصہ سوم کی تالیف میں ... یہ کتاب سکھوں کے باغ ملت کو سکھا دینے والی تیز و تند ہوا ہے ... اور میں اس کتاب کی کاپی لکھتا تھا۔ ہر ہر صفحہ مضمون سے حیرانی ہوتی تھی اور بار بار زبان سے بے ساختہ نکلتا تھا۔ کہ آلہی یہ انسان کا کام نہیں محض تیرے ہی فضل و کرم کا نتیجہ ہے

فہرست اسمائے بیعت کنندگان

نام اسمائے	مقام	ضلع
عثمان ولد خدابخش	بستی ... گولر واہ	ڈیرہ غازی خاں
عبدالصمد 〃 〃		
غازی 〃 〃	〃	〃
سردار 〃 〃	〃	〃
حامد 〃 فتح خاں	〃	〃
چنن 〃 مراد خاں	〃	〃
فتح محمد 〃 چانن خاں	〃	〃
محمد علی 〃 حامد خاں	〃	〃
الٰہی بخش 〃 〃	〃	〃
محمد یار 〃 عبداللہ خاں	〃	〃
حاجی 〃 سردار خاں	〃	〃
محمد 〃 موسیٰ خاں	〃	〃
ماہی 〃 رانجھا خاں	〃	〃
جندوڈا 〃 احمد علی خاں	〃	〃

نام اسمائے	مقام	ضلع
مائی فاطمہ بنت غلام حسین	بستی زنداں موضع گولر واہ	ڈیرہ غازی خاں
مائی جیواں بنت مراد خاں		
مائی چنن بنت حامد خاں	〃	〃
مائی بھراواں 〃 〃	〃	〃
مائی زینب بنت گامے خاں	〃	〃
مائی نور بھری بنت ... خاں	〃	〃
... ولد ماہی خاں	〃	〃
صدیق محمد ولد ماہی خاں	〃	〃
موسیٰ ولد قیصر خاں	〃	〃
غلام قادر ولد عظیم خاں	〃	〃
عیسیٰ ولد اللہ بخش بن فضل خاں	〃	〃
مائی عائشہ دختر ناصر خاں	〃	〃
مائی عائشہ 〃 صابو خاں	〃	〃
محمد بخش ولد احمد خاں	〃	〃
غلام محمد 〃 〃	〃	〃
اللہ دتا 〃 احمد علی	〃	〃
خدا بخش 〃 نور محمد	سید والہ	منٹگمری

نام اسمائے	مقام	ضلع
محمد حسین ولد غلام محمد	پٹی تعلقہ	لاہور
مولا بخش ولد قطب الدین	گوکھووال	جھنگ
محمد اشرف ولد بابو راج الدین		لاہور
محمد دین ولد روشن دین	جلہیا نوالہ	گوجرانوالہ
امام الدین ولد عظمت	پیرکوٹ	〃
نظام الدین ولد قادر بخش	〃	〃
نور محمد ولد امام الدین	〃	〃
ولی محمد راجہ ولد ابراہیم	لالیاں	〃
مراد ولد یارا	چنیوٹ	〃
امیر ولد یارا	〃	〃
اللہ یار ولد گھیٹا بہنڈیا	ترن تارن	امرتسر
نبی بخش ولد کالو	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
غلام رسول ولد دینا	〃	〃
محمد عارف ولد میاں عادل	امیر پور	ملتان
روڑا ولد بلندا	دہرم کوٹ بگہ	گورداسپور
جیون ولد حکم الدین	پکیواں	〃
گوہر 〃 〃	〃	〃

نام اسمائے	مقام	ضلع
خیر الدین ولد جیون	پکیواں	گورداسپور
جامن ولد نور محمد	〃	〃
بانا ولد عمرا	〃	〃
رحیم بخش ولد حسن الدین	حاجی پور	سیالکوٹ
اللہ دتا		گورداسپور
ولی داد		
کرامت		
عبد الرشید ولد غلام رسول	شاہ پور	شاہپور
احمد بخش	دہرم کوٹ رندھاوا	گورداسپور
زوجہ لیکھر خاں	کریام	جالندھر
دختر 〃 〃	〃	〃
زوجہ غلام جیلانی	〃	〃
نوجے خاں ولد اکبر خاں	〃	〃
زوجہ حیات محمد	〃	〃
والدہ حیات محمد	سکندر پور	〃
عمرا ولد جمعہ	حافظ آباد	گوجرانوالہ
کالو	〃	〃

عجیب و غریب ادویہ کا اشتہار

اس زمانہ مین طبیبوں اور حکیموں نے اشتہارات کی اسقدر بھرمار کر رکھی ہے۔ کہ کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ سچا اشتہار جو خلق اللہ کے لیے عام فایدہ مند ہو۔ شایع کرے کیونکہ اکثر حکیموں نے مخلوقات خدا کو اپنے مبالغہ آمیز اور دور از قیاس چکنے چپڑے الفاظ سے سخت صدمہ پونچایا ہے۔ اور لوگ کسی ایسے شخص کا اعتبار نہین کر سکتے۔ جو فی الحقیقت سچا اور راستباز ہو۔ لیکن جب ہم نے اپنے دل مین فکر کی۔ اور نیت کو خوب ٹٹولا۔ کہ ہمارے دل مین کسی قسم کی کجی نہیں۔ اور ہمارا معاملہ صاف ہے۔ اور خدا تعالٰے عالم الغیب خوب جانتا ہے کہ جس کارروائی کو ہم نے شروع کرنا چاہا ہے۔ وہ کس ہمدردی اور نیک نیتی پر مبنی ہے۔ اس لئے اللہ تعالٰے کے بھروسہ پر اس کام کو شروع کیا جاتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ ابتدا مین جس کو ۱۲-۱۳ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ ایک حکیم صاحب نے جو ۳۰ سال تک سنیاسیوں اور جوگیوں کے ساتھ نیپال۔ بھوٹان۔ کشمیر کے پہاڑوں مین رہا۔ اور جڑی بوٹیوں کے خواص اور اُن کی شناخت سے ایسا ماہر تھا۔ کہ ہندوستان بھر مین اپنے سفروں مین ایسا شخص مین نے کہین نہیں پایا۔ مجھے محبت اور شفقت سے فرمایا۔ کہ علم دینی تو تم نے سیکھا ہے۔ علم طب بھی سیکھنا ضروری ہے۔ مین نے درازیِ عمر کا عذر کیا۔ تو انھوں نے کہا۔ کہ مین خدا کے فضل سے اتنی جلدی سکھا سکتا ہوں۔ کہ تین چار ماہ سے زیادہ صرف نہ ہوگا۔ مین نے ان کے کہنے سے ایک کتاب پڑھی۔ اُس نے اصول طب اس عمدگی سے بیان فرمائے۔ کہ بڑی کتابوں کے پڑھنے کی حاجت ہی نہ رکھی۔ اور بہت سے کارآمد نسخہ جات بتلائے۔ جن کو وقتاً فوقتاً استعمال کرنے سے بہت ہی مفید پایا۔ بعد ازاں یگانہ روزگار وحید العصر زبدۃ الحکماء حکیم حاذق علامہ نورالدین صاحب معالج خاندان شاہی جموں و کشمیر کی خدمت مین حاضر ہو کر ایک عرصہ دراز تک طب انگریزی اور ہندی اور یونانی کی کتابین پڑھین اور اصول طب پر لیکچر سُنے۔ اور مطب مین بیٹھ کر بیماروں کو دیکھتا۔ اور بیماریوں کو شناخت کرتا رہا۔ بعد ازاں درویشوں اور سنیاسیوں اور مشاہیر خاندانی اطباء کے ممبروں سے ملاقات کر کے بڑی بڑی محنت و جانفشانی سے صدری نسخے حاصل کئے۔ اور ان کو استعمال کر کے بہت سریع الاثر مفید پا کر مناسب سمجھا گیا۔ کہ ان سے خلق اللہ کو فایدہ پونچایا جائے۔ اس لئے مین نے اپنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے تازہ اور عمدہ ادویات جنگلی بوٹیوں کو تلاش کر کے تیار کی ہین۔ اور اللہ تعالٰے سے کامل امید ہے۔ کہ وہ مخلوقات خدا کو کارآمد ثابت ہونگی۔ ہر مرض کی دوا اس کارخانہ سے ملسکتی ہین۔ افسوس ہے۔ کہ مین نے ان مریضوں سے جو خطرناک مرضوں مین گرفتار تھے۔ اللہ تعالٰے کے فضل سے میرے علاج سے شفایاب ہوئے۔ کوئی سند حاصل نہین کی۔ کیونکہ میرے دل میں اشتہار دینے کا خیال نہیں تھا۔ ورنہ تصدیق ساتھ ہی شایع کرا دیجاتی۔ ادویات کی عمدگی کی نسبت اُستاذی و سیدی حضرت علامہ نورالدین صاحب حکیم کا نوٹ ذیل میں ملاحظہ فرما دین۔

تصدیق حضرت حکیم نورالدین صاحب

مین تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا خدابخش صاحب کو طب کا بڑا شوق ہے۔ باوجودیکہ بی۔ اے تک انگریزی خواں ہین۔ مگر بلا تعصب تجارب کا دھیان رکھتے ہین۔ جہاں تک مجھے موقع ملا ہے۔ مین کہہ سکتا ہوں۔ کہ دوائیں بنانے مین محتاط ہین۔ اور خود بھی اپنے ہاتھ سے اس کام کو کرتے ہین۔ میرے تجارب بھی ان کے پاس ہین۔ اور ایک قلمی کتاب ضخیم عمدہ نسخہ جات کی ان کے پاس ہے۔

نورالدین

فہرست و قیمت ادویات

نام دوائی	قیمت	نام دوائی	قیمت	نام دوائی	قیمت
دوائی وجع مفاصل	عا	دوائی سوزاک یک شیشی	لعہ	دوائی و سنگرہنی یک ڈبیہ	عا
دوائی تپ دق یک ڈبیہ	صہ	حبوب مرضہ حبوب ہیضہ کیلیے اکسیر کا حکم (یک ڈبیہ)	ہے	دوائی ضیق النفس	للعہ
حبوب حمی ہر قسم "	عا	حبوب دافع سوء ہضم رکھتی ہے ہضم دافع شکم و درد شکم "	عا	روغن استمناء برائے مجلوق یک شیشی	صہ
حبوب بواسیر "	ہے	دوائی طحال۔ خواہ تمام پیٹ میں پسلی چلی ہو۔ یک ڈبیہ	ہے	معجون باہ یک ڈبیہ	صہ
حبوب آتشک نہ گئے آتی ہے نہ منہ آتا ہے یک ڈبیہ	صہ	دوائی دافع جریان سوء کثرت پیشاب "	للعہ		

ہر شخص اپنی بیماری کا مفصل حال بذریعہ خط لکھے۔ تو انشاء اللہ تعالٰے موافق مزاج دوائی بھیجی جاویگی

المشتہر مرزا خدابخش ابو العطاء مصنف عسل مصفی ساکن تہار ریالہ ضلع گورداسپور

Registered. L. No 238.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

یہ نور سحر کا ۔۔۔ ہے یہ رخ محمد کا

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

۔۔۔ جہان منتظر خوش باش کامد دلستان
۔۔۔ مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

إن اللہ قادر علی کل شیء ۔۔۔ وما النصر الا من عند اللہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۴

جلد ۲

نوٹ: ۔۔۔ بیعت ۔۔۔ حضرت امام الزمان ۔۔۔ البدر ۔۔۔ پوری ۔۔۔ سال ۔۔۔ یادگار ۔۔۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا	اندرین دین آمدہ از مادریم	ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست	آن رسولے کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آن نہ از خود از ہمان جا مے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال	اقتدائے قول او در جان ماست	ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد	ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد	آن ہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق و ہدایت	منکر آن مورد لعن خداست	معجزات انبیائے سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکار آورد از اشقیاست	یکدم دوری از آن روشن کتاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ۔۔۔ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عوام سے قیمت ۔۔۔ سالانہ ۔۔۔ اوقات اشاعت ۔۔۔ کارخانہ کی مالیت پر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ۴ بار یا ۳ بار ضرور رہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پہلا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ملفوظات حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۴ جنوری ۱۹۰۵ء

عصر کے وقت محبی قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ حصار نے عرض کی کہ میری تنخواہ میں عـہ روپیہ اضافہ ہوا ہے اور بنگال سے ایک درخواست آئی ہے۔ کہ انسپکٹری کی پوسٹ خالی ہے۔ سـہ روپیہ ماہوار ملیں گے۔ اس لئے مشورۃً استفسار ہے۔ کہ کونسی جگہ منظور کی جاوے آپ نے فرمایا۔ کہ استخارہ مسنونہ کے بعد جس طرف طبیعت کا میلان ہو۔ وہ منظور کرلو۔

۱۵ جنوری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت مقدمہ کی پیشگوئی کا اپنے الفاظ پر پورے ہونے کا ذکر رہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو جو بات جس جس طرح الہام فرمائی ویسی ہی پوری ہوکر رہی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان سب الہاموں کو الگ الگ ترتیب دیکر اور کچھ لکھکر پھر دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے تو امید ہے کہ کسی کی ہدایت کا موجب ہوں

۱۶ جنوری ۱۹۰۵ء

چند ایک اصحاب نے بیعت کی۔ ....

۱۷ جنوری ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس تشریف لائے تو اول مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنا ایک رویا جوکہ بشارات سے پُر تھا۔ بیان فرمایا۔ اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ولایت سے آیا ہوا ایک خط پیش کیا۔ یہ خط ایک ایسی کمیٹی کی طرف لکھا گیا تھا۔ جوکہ انگلینڈ میں اختلاف السنہ کے دور کرنے کیلئے قایم ہوئی ہے اس کمیٹی کا یہ خیال ہے۔ کہ ایک ایسی عام زبان اور بولی ایجاد کی جاوے جسے ہر ملک و دیار اور ہر طبقہ کے انسان آسانی سے سیکھ لیں اور اس طرح سے روئے زمین پر ایک ایسی زبان رواج پکڑے جوکہ ہر ایک شخص خواہ کہیں کا رہنے والا ہو سمجھ لیوے۔ یہ خبر پاکر محبی مفتی محمد صادق صاحب نے اس کمیٹی کی طرف ایک خط لکھا۔ جس کا خلاصہ مضمون یہ تھا۔ کہ دنیا بھر میں ایک زبان کا ہونا محال ہے کیونکہ اختلاف السنہ اللہ تعالےٰ کا ایک نشان ہے جس کا ذکر کتب مقدسہ میں ہے تاہم میں آپ کی سعی کو دیکھنا چاہتا ہوں آپ ابتدائی قواعد وغیرہ سے مجھے اطلاع دیں۔ جن کے عوض میں آپکو ایک بڑی تحریک کے متعلق کچھ چھپی ہوئی تحریر بھیجتا ہوں جو مشرق میں خدا کے حکم سے قایم ہوئی ہے

اس کے بعد کچھ حالات حضرت صاحب اور تحقیقات قبر مسیح اور حضرت مسیح کے انسان ہونے اور نبی ہونے پر مختصر ریمارکس کئے گئے تھے۔

خط کا جواب جوکہ اس کمیٹی کی طرف سے آیا اور جسے مفتی صاحب نے حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا۔ چونکہ وہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض سے ایک خاص تعلق رکھتا ہے اس لئے اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور چونکہ بعض ناظرین انگریزی پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں اور ہر ایک زبان کا لطف اسکے اپنے الفاظ میں آتا ہے اور جسے مدنظر رکھکر گذشتہ نمبر میں ہم نے عدالت عالیہ کے فیصلہ کی اصل نقل ہدیہ ناظرین کردی تھی اس لئے اس خط کو بھی بجنسہ نقل کردینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

32 South avenue
Rochester.
Dec 29 - 1904.

My dear sir.

In a few days I am going to London, whence I will send you a "Primer of Esperant". Do you really doubt that it would be a good thing if all civilized persons whatever their nationality, possessed a second dialect comman to all? Or do you mean that you doubt the possibility of the realization of the scheme? Or do you think it is against the will of God to try to put such a scheme in operation? My reply to that would be that if it is really against the will of God, it will have no succes.

My wife and I have read with no little interest the literature you sent me except the Arabic or Hindustani (I am not sure what language it was) for which my linguiotic capacity is at present undevoloped.

We belong to a small but, I am happy to think, increasing number of people who have given up the idia of the divinity of Jesus of Nazareth, and regard him simply as a great teacher, we place in the same capogury Zoroaster, Buddha, and your own prophet Mohammed (upon whose head may eternal blessings rest). None of our assistance has been lent to those impertinent scheme for sending "Missionaries" to convert people who have as good, if not a better, religion than their own. In return for the Primer, I should be glad to have some further knowledge of your modern "Messiah" & especially the evidence aboubt the tomb of Jesus in Cashmere.

your very truly
Paul Mathews

ترجمہ چٹھی مذکورہ بالا

محبی۔

میں چند روز میں لنڈن جانے والا ہوں جہاں سے آپکو اسپرنٹو کی پرائمر ارسال کرونگا۔ (جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے کیا اس کا یہ مطلب ہے) کہ آپکو بلا امتیاز قومیت کے

تمام مہذب لوگوں کی ایک مشترکہ بولی ہو جائے اور پھر اس کے مفید ہونے میں شک وشبہ ہے یا آپکا یہ مطلب ہے کہ اس تجویز کی کامیابی میں امکان ایک شکی امر ہے یا آپ کا یہ خیال ہے کہ ایسی کسی تجویز میں کامیابی کے لئے کوشش کرنا خدا کے ارادے کی مخالفت کرنا ہے۔ تو ان کا جواب میری طرف سے یہ ہے۔ کہ اگر فی الحقیقت اس میں خدا کے ارادے کی مخالفت ہے۔ تو بے شک کسی قسم کی کامیابی ہرگز نہ ہوگی۔

میں نے اور میری بیوی نے آپکی رسالہ کتب کو سوائے اس حصہ کے جو کہ عربی یا ہندوستانی (کیونکہ مجھے ٹھیک علم نہیں) خط میں تھا اور جسکے لئے میری زبان دانی کی قابلیت سر دست نا مکمل ہے۔ بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے ہمارا تعلق ایک چھوٹے سے گروہ سے ہے جس نے کہ یسوع کے خدائی کے خیال کو ہٹا دیا ہے اور اسے صرف ایک آدمی خیال کرتا ہے اور اگرچہ یہ ایک چھوٹا سا گروہ ہے لیکن بحمد للہ کہ ترقی کر رہا ہے۔ جو خیال ہمارا یسوع کی نسبت ہے۔ وہی [illegible] اور رحمت خدا کی اُسپر نازل ہو) کی نسبت ہے۔

ہم اُن گستاخ پادریوں کو کسی قسم کی [illegible] بیجا لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں [illegible] ان لوگوں کا مذہب پادریوں کے مذہب سے بہتر نہیں تو ان جیسا ضرور ہے میرا ایڈریس جو کہ میں ارسال کرونگا اگر آپ اسکے جواب میں مجھے کچھ زیادہ معلومات [illegible] مسیح کی نسبت اور خصوصیت سے کشمیر میں مسیح کی قبر کے ثبوت کی نسبت ارسال کرینگے تو میں بہت ہی مشکور ہونگا

آپکا سچا دوست پال کلا تھیوس

حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ دراصل اب عیسوئیت سے دست برداری دنیا میں شروع ہوگئی ہے اور اس مذہب کو جلا دینے والی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ آگ کا دستور ہے کہ وہ اول ذرا سی شروع ہو کر پھر آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے یہی حال اب عیسائیت کا ہوگا......

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمنوں اور احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامی خبریں متعلقہ سلسلہ احمدیہ کے دفتر البدر میں ضرور ارسال فرمایا کریں تاکہ وہ درج اخبار ہو کر دیگر احمدی احباب کے معلومات کا باعث ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت تا حال اسقدر صاف نہیں کہ موسم کے تغیر سے متاثر نہ ہو چنانچہ ابھی تک آپ فجر اور مغرب اور عشاء کے وقت تشریف نہیں لاتے اور بعض اوقات سردی اور بارش کی وجہ سے ظہر و عصر کے وقت بھی شامل جماعت نہیں ہو سکتے مورخہ ۲۶ کو نماز جمعہ میں بھی آپ شامل نہ ہو سکے۔ آپ کے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ مقامات کے

فتح کے رنگ میں جو نشان اندنوں ظاہر ہوا ہے اور جس نے میرے خیال میں دنیا پر پورے طور پر اتمام حجت کر دیا ہے اور ممکن ہے کہ اسکے بعد بھی جو لوگ ایمان نہ لاویں وہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہوں اس نشان کے متعلق ایک رسالہ لکھا جاوے جس میں تمام الہامات متعلقہ مقدمہ معہ تفصیل روداد عدالت کے درج ہوں شاید کوئی سعید اس ذریعہ سے ہدایت پا کر جبین نیاز کو آستانہ الوہیت پر رکھے اور خدا کے مامور اور مرسل کو قبول کر کے تیز رفتاری ایمان کا موجب ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں ایڈیٹران اخبار الحکم والبدر کو حکم صادر فرمایا کہ جسقدر الہامات گذشتہ دو سال میں بذریعہ ان اخبارات کے شائع ہو چکے ہیں انکی ایک فہرست بقید جلد۔ نمبر۔ صفحہ۔ کالم وسطر کے طیار کر کے پیش کیجاوے۔ تاکہ رسالہ مجوزہ میں معہ ان حوالجات کے درج کئے جاویں اور ہر دو اخبارات کا نام بطور شہادت کے لکھا جاوے کہ ان کے ذریعہ سے یہ دنیا میں شائع ہوئے حضور علیہ السلام کے اس اندراج سے احمدی جماعت سمجھ سکتی ہے کہ البدر کا وجود بھی اس سلسلہ کا مؤید ہے اور خادم ہے اس سے پیشتر ایک شہادت بذریعہ الحکم کے تھی اور اب البدر کے ذریعہ سے دو شہادتیں پوری ہو کر ہر ایک واقعہ کی صداقت پر مہر لگاتی ہیں اسلئے وہ لوگ جو اسکی [illegible] ضرورت پر معترض ہیں [illegible] ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کو فرمایا کہ آئندہ الہامات کی اشاعت بذریعہ میگزین بھی کی جایا کرے تاکہ تین شاہد ہو جایا کریں اس فقرہ سے بھی مترشح ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۔۔۔ الہامات ۔۔۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذیل کی رؤیا اور الہامات [illegible]

(۱) خواب میں کسی نے کچھ [illegible] دئے ہیں۔

(۲) الہام ہوا۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔

(۳) کسی نے لکھے ہوئے [illegible] ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر خطوط ہیں ان سب کا مضمون ایک ہی ہے۔ ایک ان میں سے مجھے دیا گیا ہے کہ اسی وقت طبیعت الہام کیطرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا۔

ایک [illegible] لگانے والی خبر۔

زر جرمانہ واپس مل گیا۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء کو مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے گورداسپور جا کر خزانہ سے روپیہ واپس لیا۔ ناظرین کو علم ہوگا۔ کہ خزانہ کا چارج انہی مجسٹریٹ صاحب کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے ابتدائی فیصلہ برخلاف حضرت مسیح موعود صادر فرمایا تھا۔ اور زر جرمانہ وصول کیا تھا۔

گذشتہ عشرہ میں قادیان میں بہت عمدہ بارش دو بار ہو گئی ہے

مکرمی محبی بابو شاہ دین صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر گوجرہ کچھ عرصہ کیلئے عہدہ کیش و ٹکٹس پر مامور ہو کر لاہور تبدیل ہوئے

مکرمی بابو عطا محمد صاحب احمدی اورسیر مقام ایبٹ آباد سے مقام بارہ چنار پر تبدیل ہو گئے۔

مکرمی بابو غلام محمد صاحب احمدی حکیم جو کہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے تلمیذ ہیں اور یوگنڈا ریلوے افریقہ ہسپتال میں ملازم تھے عرصہ دو ماہ سے رخصت لے کر وطن کو تشریف لے آئے ہیں آپکی تبلیغ سے اکثر احباب کو افریقہ میں دینی فائدہ حاصل ہوا ہے

عید الضحیٰ کا مبارک دن قریب آ رہا ہے اس لئے مفتی محمد صادق صاحب قائمقام ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان احمدی احباب کو توجہ دلاتے ہیں کہ چندہ عید فنڈ کی رسید اور کھال قربانی کی قیمت مدرسہ کے چندے اور مساکین کے واسطے جمع کر کے جسقدر جلد ہو سکے بنام مہتمم مدرسہ ارسال فرماویں کالج کے قیام سرکاری طور پر مدرسہ کے منظور ہو جانے سے ضروریات بڑھ گئی ہیں اسلئے بلند ہمت اصحاب کو عموماً اور دیگر احباب کو خصوصاً اسکی امداد کیطرف متوجہ ہونا چاہئے قلیل بضاعت اور معاش کے احباب اپنی [illegible]

کو بے حقیقت سمجھکر ایسے موقعہ پر چندہ سے گریز نہ فرمایا کریں [illegible] ان کی ایک پائی اور ایک کوڑی یا ایک پیسہ یا رتیہ بھی جو اخلاص کی مدد کیلئے دیا جاتا ہے بہت ہی قیمت اور قدر رکھتا ہے اور میرے خیال میں قادیانی کارخانوں کے لئے بڑی برکت کا موجب ہے۔

قطعہ تاریخ فتح مقدمہ

شحنہ ہند نے اپنی خباثت طبع سے ماتحت عدالت کے فیصلہ دنیا داعی مسیح قادیانی "تاریخ شائع کی تھی اسکا جواب مولوی محمد [illegible] صاحب احمدی نے پٹیالہ سے یہ ارسال فرمایا ہے

ہزارہ پھول کھلا کر زمانے لالا	تو کیونکر داغ کھاتا اے دلِ پیکالا
اسی کی فتح نے یہ گل کھلایا	کہ مرجھایا ہوا ہے شحنہ والا
لکھو سالم نہ تیا ہو کہیں کو	لنے معیوب دل کی کہنے والا

چونکہ معصر الحکم کی اشاعت کی تاریخیں ۱۰-۱۷-۲۴-۳۱ ہیں اس لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ البدر کی اشاعت ان تاریخوں سے ہو کر سے بلکہ ۳ چار دن کا وقفہ ہر دو اخبارات میں ہونا چاہئے تاکہ جو صاحب ہر دو کے خریدار ہیں ان کے پاس ایک ہفتہ یا عشرہ میں مختلف اوقات ہر دو اخبار پہنچا کریں آئندہ اخبار اسی تجویز کی بنا پر شائع ہوگا۔

احمدی احباب۔ اور خصوصاً قادیانی احمدی احباب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بہت ہی قابل توجہ اور نوٹ ہے۔ جو کہ آپ نے عشرہ گذشتہ میں فرمایا ہے کہ اگر اخبارات کے ایڈیٹر بیماری یا سفر وغیرہ کیوجہ سے آپ کی تشریف آوری کے وقت موجود نہ ہوا کریں تو دیگر حاضرین میں سے کوئی صاحب قابل اشاعت الہامات ان تک پہنچا دیا کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ قادیانی دوست اپنا فرض [illegible] بجا لانے میں [illegible] الدد [illegible] ہونگے۔

[illegible] ناظرین اخبار کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ عدالت [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سراسر معصوم اور بے قصور [illegible] عدالت ماتحت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور یہ بات ثابت کر کے کہ وہ بالکل بے گناہ ہیں بڑی عزت کے ساتھ بری کیا اور جرمانہ واپس دینے کا حکم کیا۔ اس فیصلہ کے مطالعہ سے وہ تمام غلطی جو کہ جرمانہ کے صرف معاف ہونے کے لفظ سے لگتی تھی۔ اٹھ گئی ہوگی دوسرے دیانت پسند اخباروں کو بھی چاہئے کہ وہ پبلک کو ان اصل واقعات سے اطلاع دیویں۔

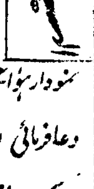

۲۷ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہو گئی

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ۔۔۔ یَاحَفِیْظُ۔ یَاعَزِیْزُ یَارَفِیْقُ یَاوَلِیُّ اِشْفِنِیْ

درس قرآن سے کچھ

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف کے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورہ ہود رکوع ۳ نمبر

ولقد ارسلنا نوحًا الی قومہ انی لکم نذیر مبین | تواریخی واقعات کا اثر چونکہ انسان کے اعمال و احوال پر ہوتا ہے اس لئے عبرت دلانے کے لئے اللہ تعالےٰ گذشتہ انبیاء اور اقوام کے واقعات ذکر فرماتا ہے۔ قرآن شریف میں جس قدر قصص مذکور ہیں۔ ان سب میں ایک لطیف پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور اہل مکہ آپ کے دشمنوں کی نامرادی کی ہے۔ اور ہر ایک مومن بھی جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ صدق و وفا میں مخلصانہ حال رکھتا ہے۔ اس کے لئے بھی ان میں ایک پیشگوئی ہوتی ہے۔ کہ اس کے دشمن بھی اسی طرح ذلیل ہونگے۔

نذیر | اس کے معنے ڈر سنانے والا اور عذاب کی خبر دینے والے کے ہیں۔ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ صرف موت ہی کی پیش گوئیاں کرتا ہے۔ وہ ذرا غور کریں۔ کہ نوح ؑ نے بھی موت ہی کی پیشگوئی کی ہے سوا اس وقت ہم کو اپنا منصب انذار.... بیان کرتا ہے کیا ایک بدکار اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اسے نجات کی خوش خبری دی جاوے۔ ہرگز نہیں۔ کیا اسے یہ کہا جاوے کہ جو کچھ تو کر رہا ہے۔ وہ عمدہ تخم ریزی ہے۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اسے دیکھ کر بدکاری پر جراٴت کریں۔ نہیں۔

اخاف علیکم | چونکہ عذاب کی پیشگوئی ہے۔ اور نوح علیہ السلام کو الٰہی سنن کا علم ہے۔ کہ بعض وقت عذاب ٹل جایا کرتا ہے۔ اس لئے خوف کا لفظ فرمایا۔ یہ نہیں کہا کہ ضرور ضرور تم پر عذاب آ ہی جاویگا۔ بلکہ کہا کہ مجھے خوف ہے کہ تم پر ایک عذاب الیم آنیوالا ہے

بشرًا مثلنا | یہ ایک کلمہ ہے جس کے بولنے سے اکثر لوگ ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔ جب انسان کے دل میں حفظ مراتب کا دھیان نہیں رہتا اور ایک شیخی کبر کی وجہ سے وہ ایک ناصح شفیق کو اپنے سے بڑا جانکر اس کی نصائح کی قدر نہیں کرتا۔ تو حق کی راہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ اہل منطق نے بھی اس سے بہت ٹھوکر کھائی ہے۔ پس وہ لوگ جو وہابی کہلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل اپنے ایک بشر خیال کرتے ہیں وہ آپ کے فیوض اور برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اور شریعت کے مغز کو حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کلمہ دوسرے کو حقیر جاننے کا اول مرتبہ ہے۔ اور جب اس سے انسان ترقی کرتا ہے۔ تو دوسرے کو رذیل کہتا ہے جس کا ذکر آگے ہے۔ اور یہ پہلی بدی ہے۔ اکثر اخبار نویس اور ریفارمیشن کے مدعی اسی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم بھی اس قسم کی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اراذلنا بادی الرای | یہ دوسرا کلمہ ہے۔ کہ حق کے منکروں نے کہا۔ یا دوسری بدی ہے۔ جو انہوں نے کی۔ اور حق سے محروم رہے۔ نوح علیہ السلام چونکہ ہادی کے منصب پر تھے۔ اور آپ کے چند ایک متبع بھی ہو گئے تھے۔ جو کہ انسان کی ایک ظاہری فضیلت ہوتی ہے۔ اور آپ کے حسب نسب کی بھی وہ واقف تھے اس لئے ان کو اپنی مثل قرار دیا۔ کہ اگر اعمدہ نسب والا ہے اور ہادی بن سکتا ہے۔ اور ہم بھی یہ سب کر سکتے ہیں تجھے ماننے کی کیا ضرورت اور جب خود کو نوح کے مثل قرار دے چکے۔ تو ان کے مریدوں میں داخل ہونا تو ان کے خلاف شان ہوا۔ پس اس کے خدام کو رذیل کہنے لگے۔ یہ کلمہ اس کلمہ کے مطابق ہے جو کہ پارہ اول میں ہے۔ انؤمن کما امن السفہاء

وما نری لکم علینا من فضل | یہ تیسرا کلمہ ہے۔ جو ان سے سرزد ہوا۔ کہ ہم لحاظ مال و دولت وجاہت و اثر و علم و نقل کے کوئی بات تم میں بڑھ چڑھ کر نہیں دیکھتے۔ جس سے تم کو ماننے کی ضرورت ہو۔

بل نظنکم کاذبین | اور چوتھی بات یہ کہ ہمارے نزدیک تم کاذب ہو۔ یہ جو روز تم بیان کرتے ہو۔ کہ آج یہ الہام ہوا۔ یہ خواب ہوا۔ یہ کشف ہوا۔ ہم تمہیں اس میں کاذب خیال کرتے ہیں۔ پس ہمارے بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ آپس میں بھی ان باتوں کا لحاظ رکھیں اور بے وجہ دوسرے کو ہرگز حقیر اور کاذب نہ جانا کریں

انلزمکموھا وانتم لھا کارھون | خدا نے جو فضل مجھ پر کیا ہے اور تم سے وہ پوشیدہ ہے۔ میں تم کو وہ کیسے دکھاؤں۔ جبکہ تم اس سے اول ہی بیزاری ظاہر کر رہے ہو۔ کسی بات کو سنکر اول ہی تکذیب کر دینا بہت بری بات ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ ...کہ انسان اس کے حسن کے دیکھنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

وما انا بطارد الذین امنوا انھم ملٰقوا ربھم | چونکہ نوح علیہ السلام کی قوم نے مومنوں کو حقیر بنایا تھا۔ اور چاہتے تھے کہ نوح ؑ ان کو خارج کر دے۔ اس لیئے اب نوح علیہ السلام ان کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ تو الٰہی قرب حاصل کرنے والے ہیں۔ جو کہ زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔ غور تو کرو۔ کہ ان کو تم پر فضیلت ہے کہ نہیں؟

وینقوم من ینصرنی من اللہ ان طردتھم | نوح علیہ السلام خوف کے مقام پر لفظ ... ذکر فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں ان کو حقیر جانکر دھتکار دوں یا اپنی جماعت سے خارج کر دوں۔ تو مجھے اللہ سے کون بچا دے گا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایک مومن کو حقیر جاننے کا کسقدر عذاب ہے۔ جس سے نوح خوف کھا رہا ہے اور من ینصرنی کا لفظ بتلاتا ہے۔ کہ اس حقارت سے الٰہی نصرت شامل حال نہیں رہتی۔

اس سے اگلی آیات میں بتلایا ہے۔ کہ رسول کو اپنی جماعت کے نیک افعال کا حسن ظن ہوتا ہے۔ اور اسے امید ہوتی ہے۔ کہ میرے جن متبعین کو مکذب لوگ حقیر جانتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ضرور عروج دیگا لیکن چونکہ ہر ایک مرید کا تعلق اللہ تعالےٰ سے اخلاص اور وفا کا الگ الگ ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا اللہ اعلم بما فی انفسھم۔ کہ ان کے دلوں میں کیا کیا ہے اور اپنے اخلاص و اعمال کی وجہ سے وہ کس بات کے مستحق ہیں۔ یہ علم اللہ ہی کو ہے

ان شاء | یہاں بھی جب انہوں نے عذاب کی درخواست کی۔ تو نوح علیہ السلام نے شرطیہ کلمہ ہی کہا ہے۔ کہ اگر وہ چاہے گا۔ تو عذاب بھیجے گا۔ یعنے ممکن ہے۔ کہ عذاب ٹل جاوے

ان یغویکم | اگر اللہ تعالےٰ تمہاری بداعمالی کی وجہ سے ارادہ کرے۔ کہ تم کو غادی ٹھہراوے۔ اسی لئے آگے ھو ربکم کہا۔ کہ وہ تمہارا مربی ہے۔ اور یہ اسی کا فعل ہے۔ کہ تمہیں کیا قرار دے۔

اشاعت کے لئے احباب توجہ رکھیں

نقل فیصلہ عدالت اپیل مقدمہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

مجسٹریٹ صاحب نے واقعات مقدمہ بخوبی طور پر اپنے فیصلہ میں ظاہر کئے ہیں۔ اور ان کے مکرر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد ملزم پر الزام ثابت شدہ جرم زیر دفعہ ۵۰۰ و بحکم فیصلہ میں ملزم پر زیر دفعات ۵۰۰ و ۵۰۲ تعزیرات ہند قایم کیا ہے انہوں نے علیحدہ علیحدہ اپیل نمبر ۴۲۶ و نمبر ۴۲۵ داخل کی ہیں اور ان کا فیصلہ یکجا ہو سکتا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ صفحات نمبر ۱۲۹۔۱۳۰ کتاب مواہب الرحمان کے جسکو ملزم نمبر ۱ نے تصنیف کیا اور ملزم نمبر ۲ نے شایع کیا۔ فی نفسہ مزیل حیثیت عرفی ہیں اور ہم اس امر کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ الفاظ لیئم اور بہتان اور کذاب جن کی بابت استغاثہ کیا گیا ہے برے معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں اور ان سے بڑی بھاری اخلاقی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ملزمان مستحق بریت کے ہیں۔ ملزمان کا اہم عذر یہ تھا کہ مستغیث نے ملامت آمیز الفاظ کا بوجہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار مورخہ ۶۔۱۳ اکتوبر کے مستحق تھا۔

مجسٹریٹ صاحب نے یہ ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے کہ ہتک آمیز مضمون کا ان آرٹیکلوں سے کوئی تعلق نہیں اس بارہ میں ہم مجسٹریٹ صاحب کے نتیجہ کو تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ مستغیث نے بیان کیا ہے کہ اس کی ازالہ حیثیت عرفی کی گئی ہے۔ ملزمان کے پاس ایسی شہادۃ موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستغیث کی کوئی ایسی حیثیت نہیں ہے جس کا ازالہ ہوا۔ ہم کو اس شہادت کا رد کرنا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ مجسٹریٹ صاحب نے کیا۔ کیونکہ بظاہر اس سے جرم بہت خفیف ہو جاتا ہے۔ خواہ ملزمان یہ ثابت نہ کرسکتے۔ کہ انہوں نے یہ کارروائی نیک نیتی سے کی یا کہ الہام افادہ عام کیواسطے لگایا گیا تہا۔ ہم یہانتک بھی کہنے کو تیار ہیں کہ اگر ملزمان کو اس وقت جبکہ انہوں نے اتہام لگایا۔ اس ثبوت کا علم نہ بھی ہوتا کہ وہ اتہام صحیح تھا۔ اور بعد ازاں ان کو اس امر کا علم ہوا ہو۔ تو بھی وہ اپنے جرم کو خفیف بنانے کیواسطے اس ثبوت کو پیش کرنے کے مجاز تھے۔ مقدمہ ہذا میں ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ سراج الاخبار کے مضمون کا ملزمان کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کتاب مذکور کے صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر کسی جگہ کوئی ایما نہیں آیا۔ کہ مستغیث بدیں وجہ دروغگو اور بہتان باندھنے والا اور کمینہ شخص ہے۔ کہ اس نے فوجداری استغاثہ کیا۔ یا دہ کریگا۔ بلکہ یہ مذکور ہے۔ کہ ایک کمینہ شخص اور بہتان باندھنے والے شخص کے وجود کی بذریعہ الہام اطلاع ہوئی ہے[*] اور کہ وہ چاہتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر مستغیث محض نالش فوجداری کرنے کی وجہ سے کمینہ وغیرہ خیال کیا گیا ہوتا تو الفاظ مثلاً جھوٹے استغاثہ کرنیوالا۔ اپنی قسم کو توڑنیوالا یا جھوٹے گواہان پیش کرنیوالا کی ہر ایک کو توقع ہو سکتی تھی اور جو صرف متعلق جوڈیشل کارروائی کے سمجھے جاسکتے بیشک اگر ملزمان نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہوتے تو انکی طرف اپنے طریق عمل کے جواز کیلئے دیگر اقسام کی اخلاقی لغزشوں کا پیش کرنا کافی نہ ہوتا۔ مگر چونکہ صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر الفاظ محض عام معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اسواسطے ملزمان کا پورا پورا حق ہے کہ ان الفاظ کی تشریح کے لئے وہ مضمون سراج الاخبار کیطرف توجہ دلائیں اسمیں کچھ شک نہیں کہ فوجداری نالش ہونے کی وجہ سے ملزمان کو اپنا دبا ہوا غصہ مستغیث پر نکالنے کا موقع ملا تاہم یہ ضروری نہیں ہے کہ ملامت آمیز الفاظ آرٹیکلوں کے باقاعدہ جواب میں استعمال کئے جانے چاہیئے تھے۔ بلکہ یہی کافی ہے۔ اگر عدالت میں گھسیٹے جانے پر ہر دو ملزمان کو اپنا غصہ نکالنے کیوقت پر اپنے حریف کو ان ہتک آمیز الفاظ سے جو کہ استعمال کئے گئے ہیں۔ نامزد کرنے کی کافی وجہ تھی۔ ہماری دانست میں اس پر یقین کرنا ناممکن تہا کہ ملزم نمبر ۱ کو مستغیث کا عمل جو کہ سخت رد و بدل سے ظاہر ہوا مدنظر نہ تھا۔ خطوط جو تین ماہ یا کچھ عرصہ پیشتر شایع کئے گئے۔ جن سے مرزا کے دعاوی کا مضحکہ اُڑایا گیا۔ ایک نہایت ہی رنج دہ اور شدید حملے تھے۔ جو کہ کبھی مستغیث کی طرف سے پہلے نہیں ہوا تہا۔ اور چونکہ آرٹیکلوں کی گئی ہے اور وہ مستغیث کے نام پر تھے۔ اس لئے

[*] دیکھو ترجمہ مشمولہ مثل اپیل

عوام الناس اور ہر دو ملزمان نے طبعاً مستغیث کے آرٹیکل
خیال کئے۔ پس ہم مجسٹریٹ صاحب سے بالکل اختلاف
کرتے ہیں اور قرار دیتے ہیں کہ ہر دو ملزمان ان الفاظ کے جواز
ثابت کرنے کے لئے جو ان کی کتاب کے صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۱
پر استعمال کئے گئے ہیں ۶۔ ۱۳۔ ۱۳۔ اکتوبر ۔۔۔ سنہ ۱۹۰۲ء کے
آرٹیکلوں کے حوالہ دینے کے سراسر مستحق ہیں۔ آرٹیکلوں کی بابت
یہ کہدینا کافی ہے کہ ان سے ایک دانستہ **منصوبہ چال**
بازی اور خلاف بیانی اور جعلسازی کا ظاہر
ہوتا ہے جن پر پیچیائی سے ایک عام اخبار کی سطروں میں
دنیا کے سامنے فخر کیا گیا ہے۔ ہم خیال نہیں کرتے ہیں کہ ان
آرٹیکلوں کا نویسندہ عدالت کی کسی مدد حاصل کرنیکا مستحق
ہو اگر ان اشتہاروں ان خطوط سے مضحکہ اڑایا گیا ہے اور
غصہ میں الفاظ لئیم (کمینہ) یا بہتان یا کذاب (بڑا دروغگو)
استعمال کئے ہیں ہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ
کس طرح صاحب مجسٹریٹ نے یہ قرار دینے کے بعد مستغیث نے
ہی آرٹیکل لکھے اور فی الواقعہ اسی بنا پر اس پر ایک مقدمہ
میں اثبات جرم قایم کیا آرٹیکلوں کی طرز تحریر پر غور نہیں کی جنسے
بہت ادنی درجہ کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں خواہ ملزمان اس وقت
باقاعدہ طور پر آرٹیکلوں کا جواب دے رہے تھے یا نہ دے رہے تھے تاہم
حیثیت مستغیث کا موازنہ کرنے میں آرٹیکلوں کو نظر انداز کرنا
ناممکن ہے اور ہمارے خیال میں یہ ہتک آمیز الفاظ کا استعمال بیجا
تک درست تھا کہ ہم مستغیث کی مدد نہ کرتے اگر الفاظ مذکور
کسی قدر اس سے بڑھ کر بھی ہوتے جبکہ بقول صاحب مجسٹریٹ فریقین
ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے تو اس صورت میں الفاظ کی باریک کمی
بیشی کے درپے نہیں ہونا چاہئے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ کیا مستغیث نے
آرٹیکل لکھے مجسٹریٹ صاحب نے قرار دیا ہے کہ اسی نے لکھے تھے مستغیث پر
اثبات جرم آرٹیکل لکھنے کی بنا پر قایم کیا گیا۔ اور اس نے ابتک اثبات جرم
کی تنسیخ کیلئے (جسکو قریباً ۵ سال گذر چکے ہیں) کوئی کارروائی نہیں کی
آرٹیکلوں کے ملزم کا نام بطور نویسندہ درج ہے اس نے تسلیم کیا ہے کہ میں اکثر اوقات
سراج الاخبار میں نامہ نگاری کرتا رہا ہوں آرٹیکل ایڈیٹر شائع کرتا تھا اور اس نے
انکو مستغیث کے آرٹیکل باور کیا تھا مستغیث نے انکی تردید کے بارہ میں یا انکے
نویسندہ ہونے سے انکار کرنے کی بابت کبھی کوئی تحریر اخبار میں نہیں بھیجی اندرونی
شہادت دلالت کرتی ہے کہ سوا مستغیث کے کسی اور نے ان آرٹیکلوں کو
تحریر نہیں کیا بیشک مرزا کا کوئی مرید ایسا کام نہیں کر سکتا نویسندہ اپنی چالاکی
پر نہایت خوش معلوم ہوتا ہے اور غالباً اس کارروائی کی عزت کسی اور کو دینا
پسند نہیں کرتا مستغیث نے اس تحریر کو جو اسکی بیان کی جاتی ہے شناخت کرنے میں
اسقدر ٹال مٹول کیا ہے کہ ہم اس کو کوئی اعتبار نہیں رکھ سکتے وہ ۱۶ جولائی
سنہ ۱۹۰۳ء کو راجہ چندولال کے روبرو یقیناً بیان نہیں کر سکا کہ آیا آرٹیکل مورخہ
۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء اس نے لکھا تھا اور دیگر دستاویزات کی بابت بھی یہی
بیان کیا سوالات جرح میں اس نے ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء کو تسلیم کیا تھا
کہ فیصلہ میں سے اس کتاب مانگی تھیں اور اس نے اسکے کہنے کی تعمیل کر
دی تھی اور وہ اسکے قبضہ میں تھیں فی الحقیقت اس امر پر شک کرنا قریباً
ناممکن ہے کہ واقعات مندرجہ آرٹیکل مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء سے
مستغیث کا تعلق ظاہر ہوتا ہے اس واسطے ہمارا اتفاق دیگر عدالتہائے
کی رائے سے ہے کہ مستغیث ہی ۶ و ۱۳ و ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کے آرٹیکلوں مندرجہ
سراج الاخبار کا نویسندہ ہے ہمارا خیال ہے آخیر پر اسمیں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ
یہ قرار دیا جاوے **کہ ملزمان نے نیک نیتی سے**
کارروائی کی مرزا مذہبی دعاوی کا سوال ایک پبلک دلچسپی کا سوال تھا
ہر ایک شخص کو مرزا کی حیثیت کا اندازہ مرزا کے اپنے خیال کے مطابق لگانا چاہئے
بیشک وہ اپنے آپ کو ایک طرح سے ملہم باور کرتا ہے اور اپنے مریدوں اور عوام الناس کے
واسطے وہ ان الہامات کی تحریر کرتا ہے جو اس کے اور اسکی مذہبی حیثیتیا
اور اعتقادات کے برخلاف لگائے جاویں اپنا فرض سمجھتا ہے اگر کسی شخص کو
ایسے مذہبی مباحثوں میں بہت کم دلچسپی ہو تو بھی ہر ایک کو خیال کرنا چاہئے
کہ ان اشخاص کیلئے جو ان اصولوں کے پیرو ہیں وہ بہت تعلق رکھتے ہیں
ہم قرار دیتے ہیں کہ ملزم نمبر ۲ کا ابتک اس معاملہ کا اس کی ذات سے
تعلق تھا اس کے جواب میں اس امر کا بالکل مستحق تھا کہ وہ مستغیث پر
ایسا اتہام لگاتا جسکو ہم فی الواقعہ راست قرار دیتے ہیں اور جبکہ مستغیث کے
خود اپنے عمل سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے تاکہ عوام الناس اس امر کا اندازہ
لگا سکیں کہ مستغیث کے فعل اور قول کی کیا وقعت ہونی چاہئے اگر ملزم
مستغیث کے سراج الاخبار کے مضامین کو تسلیم کر لیتا تو اسکی مذہبی حیثیت
خطرہ میں پڑ جاتی اور اگرچہ جہلم میں مقدمات قانونی ہونیکے موقعہ
پر مستغیث پر حملہ کرنیکی نسبت کوئی اور بہتر اور زیادہ معقول طریق
مضامین کی تردید کرنیکا ملزم کو مل سکتا تھا مگر پھر بھی ملزم کسی خاص طریق

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نام اسمائے	مقام	ضلع
غلام نبی ولد شیخ احمد زمیندار	کھوکھر	گجرات
سلطان علی ولد احمد خاں	"	
خیر الدین ولد خاں وزیرا	نگاگہن	گورداسپور
محمد رفیق ولد محمد علی راجپوت		لاہور
نواب ولد مولا بخش	کریام	جالندہر
حسین ولد عزیز الدین جٹ	بٹالہ	
برہان الدین والد سید محمد	اسلام آباد	احاطہ بنگال
عبدالقادر ولد مولوی خدا بخش	قصور	لاہور
محمد شریف ولد کرم بخش	"	.
محمد رمضان ولد بڈھا	محمد پور	کرنال
دیدار بخش " "	.	"
محمد اسماعیل " "	"	"
غلام رسول " "	"	"
رحیم بخش "	.	"
نور محمد ولد مولوی جلال دین	پیرکوٹ	حافظ آباد
محمد عبداللہ " "	.	"
محمد دین " "	.	"
عمر الدین " "	.	"
غلام محمد ولد مہتاب الدین	"	"
عنایت اللہ ولد عمر دین		
قاضی علی بخش	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
رنگ الہی ولد خیر الدین	قصور	لاہور
عبدالرحمان ولد عبدالغنی	کھنڈیاں	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
غلام محمد جٹ	گمول	سیالکوٹ
کریم بخش ولد امام دین کشمیری	"	"
کریم بخش ولد مقدم جٹ	"	"
نظام الدین	چونڈہ	سیانوالی
راجن زوجہ نظام الدین		
عبداللہ ولد صاحب الدین	مونگ	گجرات
امام دین ولد کریم بخش کشمیری	"	"
مولوی جلال الدین	"	"
اہلیہ مولوی جلال الدین	"	"
نور احمد	پیرکوٹ	.
صدیق ولد امیر الدین	"	"
محمد جلال " مہتاب الدین	پاک پٹن	"
عنایت حسن " عظمت علی شاہ	.	مالیر کوٹلہ
حافظ محمد ابراہیم	"	"
مولا بخش	.	پٹیالہ
میراں بخش	.	کپورتھلہ
مستری عبدالکریم	.	راولپنڈی
غلام نبی خاں	"	"
عبداللطیف کاٹھ گڑھ	کاٹھ گڑھ	ہوشیارپور
محمد صدیق ملازم	.	کپورتھلہ
مھتو ولد نذر رئیس	.	ہوشیارپور
رلی زوجہ	.	"
موجو ولد نتھو	"	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
ناکی ولد موجو	ہوشیارپور	ہوشیارپور
جیون ولد مھتو	"	"
خیون " "	"	"
بیرو	"	"
جانو زوجہ شیخ سکندر	"	"
میراں بخش	"	"
ابراہیم ولد عمرا	"	"
عنایت ولد عمرا	"	"
جیونی زوجہ جیوا	"	"
میراں بخش ولد جیوا	"	"
بھولا ولد جیون	"	"
نور بیگم زوجہ کرم الہی		
فاتاں دختر غلام حسین بسراں	"	"
سیانکھا	.	"
برکت علی ولد غلام حسین	.	"
کرم دین " "	"	"
اسماعیل ولد داؤد مرحوم	تلونڈی	.
بی بی دختر کیماں دھوبی	.	.
فاطمہ زوجہ محمد بخش پھیناں	.	.
بہاگن زوجہ عمرا	پھینیانوالا	جھنگ
رمضان ولد عمر ارائیں	"	"
ماموں ولد عمرا	"	"
برکت علی ولد رمضان	"	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
برکت بی بی ولد رمضان	پھینیانوالا	جھنگ
بصری " " "	"	"
نور محمد " "	"	"
بیرو ولد نور محمد	"	"
ٹکابرے ولد بھولا	"	"
فتو ولد سنگو	"	"
حاضراں بنت بھولا	"	"
جھنڈو زوجہ فتو	"	"
سلطان بی بی زوجہ سندہا شیخ	"	"
رحمت دختر سندہا	"	"
عنایت بی بی	"	.
کرم بی بی زوجہ حاکم	"	.
نور محمد ولد حاکم	.	"
غلام محمد ولد نور محمد	"	"
برکت بی بی زوجہ نور محمد	.	"
اسو زوجہ جنگو	.	.
کریاں دختر سنگو	.	.
رلی دختر سکندہ شیخ	ہوشیارپور	

ذیل کی کتب کارخانہ البدر سے مل سکتی ہیں۔ اور ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتب میں رعایت ہے۔

- **مجموعہ ازالۃ الوسواس** - مناظرہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی - بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب - میرٹھ ۔ ۴ر
- **تفسیر القرآن بالقرآن** - مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب احمدی۔ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی کامل تفسیر سورت غنیمت ہے
- **شرح ترمذی** - بزبان عربی - جلد اول دوم ۔ للعہ
- **سیرت مسیح موعود علیہ السلام** - مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
- **جلسہ اعظم مذاہب** کی رپورٹ جو کہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور میں ہوا اور حضرت مسیح موعود کا مضمون حسب پیشگوئی بالا رہا ۔ ۱ر
- **عسل مصفی** - وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود کے اثبات دعاوی کے متعلق ایک جامع کتاب ۔ عہ
- **الفرقان** - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بجواب البرہان ۔ ۳ر
- **صیانۃ القرآن** " دررد فرقہ چکڑالوی ۔ ۴ر

رعایتی قیمت کی کتابیں۔

ایک خاص ضرورت کی وجہ سے قیمتوں میں رعایت ہے ناظرین

کتاب	قیمت	رعایتی قیمت
تفسیر سورہ جمعہ	۴ر	۳ر
شہادت القرآن	۴ر	۳ر
نور القرآن حصہ اول	۳ر	۲ر
اعجاز احمدی دو ذکر مباحثہ - مصنفہ حضرت اقدس	۳ر	۲ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۱ر	ار
طب روحانی علم مسمریزم	عم	۳ر
تحذیر المومنین - مصنفہ فضل امروہی	۸ر	۴ر
سواء السبیل "	۳ر	۱ر
اعلام الناس "	۶ر	۳ر
کشف الالتباس "	ار	۰ر
ایقاظ النائمین "	ار	
موعظہ حسنہ "		
سر الشہادتین .		
قول الفصیح - مصنفہ عنایت اللہ شاکر	ار	
عاقبۃ المکذبین	ار	

کتاب	قیمت
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم	۷
السر المکتوم	۵
رویائے صالحہ	۲ر
اعجاز احمدی	ار
سلاسل الفضائل عربی - اردو	۲ر
سلاسل التعلیم - عربی	ار
سیرت النبی	..
الہامی دعا اسم اعظم	
وفات مسیح پنجابی نظم	۲ر
پنجابی کامن	
نظم برائے مستورات	

نوٹ مذکورہ بالا کتب کے علاوہ اور جو کتب اس کارخانہ کی معرفت طلب کی جاویں گی۔ ان پر کم از کم دو آنہ فی روپیہ کمیشن وضع کیا جاتا ہے۔ اور قیمت مندرجہ علاوہ محصول ڈاک ہے

جملہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible]

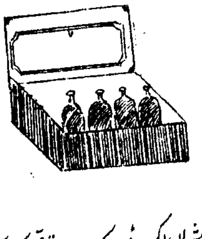

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر

چہار جوہر۔ طبی اور حکمی مصفیاۃ خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کی چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار۔ پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گٹھیا۔ خارشت۔ داد۔ اگوت۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے مع کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو بھیجی جاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض و ریاح و بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا ...... کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک بڑی بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶/ ۔ قیمت دو شیشی عہ تین شیشی ۳ چار شیشی ۴ ... شیشی للعہ پیکنگ محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲۵ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک رہتا ہے پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ عہ ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے اور فائدہ اٹھایئے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھیے۔ یہ نمک امراض ذیل میں بھی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بد ہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش۔ اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ دردسر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت۔ داد۔ سفید داغ اور عورتوں کے ایام کے خون کا اجرائے نہ ہونا۔ ماہواری۔ وباد گولہ وغیرہ کو بھی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے وقت بھی نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ... اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے تو قریب ڈیڑھ سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے ... زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے ... بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ... ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی یہ امر مسلم ہے ... اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔

طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت

یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو تندرست ... دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ... مستقل بکس جس میں ... خوراک دوا ہوتی ہے پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲/

گٹھیا کی اکسیر دوا یعنی روغن اوجاع

... گٹھیا یا وجع المفاصل ... درد و ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶/

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری

اصلی ماميرا اور ... مفید و مقوی البصر ادویات و محلول ... سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑبال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے ... استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۳/ ... آنکھ انہیں دونوں زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انہیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں۔

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن

اسی لئے ہر شخص پر انکی درستی اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے کیسا ہی ... فوراً دفع ہو جانے گا اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے ... دفع کرنے کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت ... آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ... علاوہ ان کے آتشک سوزاک جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم پھوڑے کے لئے مرہم غرضیکہ ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاکی ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمایئے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھیے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم۔ میڈیکل ہال۔ مقیم گنج۔ شہر بنارس۔** **نوٹ**۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط بھیجکر فیصلہ ...

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہوگا۔

سونے چاندی کی گولیاں۔

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں وزن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے احتیاطیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوا ہیں۔ یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کم زور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک ... مکمل ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا ... دھند غبار شبکوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے بینائی کا قائم رکھنا اعلیٰ درجہ کا ہے۔ ہماری اس تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلبگڑھ ضلع دہلی

[illegible]

[illegible]

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں خواہشمند دفتر البدر میں آدیں

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

...اللہ قال صح الکلمۃ تحت مسیحہ و ما نزل من اللہ...

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر ۵

نوٹ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور ۱۲ دسمبر ۱۹۰۴ء کو بہ اسال ہوئے ہیں جبکہ البدر نے پورے معنوں کے ساتھ اس چاردہم سال کی یادگار ہو چکی فتح و نصرت کا زمانہ طلوع ہو

جلد ۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا	اندرین دین آمدہ از مادریم	ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست	آں سوئے کش مو بہت نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن	جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را بروشد اختتام
ما بدو نوشیم ہر بابے کہ ہست	زو شدہ سیر آب سیرابے کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آں نہ از خود از ہماں جا بود
ما ز رو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال	آں نہ ما تے قول و در جاں نست	ہر چہ زو ثابت نشود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد	ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد	آں ہمہ از حضرت احدیت است	منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق است و ہست	منکر آں مورد لعن خدا ست	معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیاست	یکدم دوری ازاں دوشن نشاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ سہ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ؎

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

عوام سے قیمت ۳ سالانہ

ادفاعت اشاعت اخبار کارخانہ کی ملکیت ہے۔ حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ۴ بار یا ۵ بار ضرور رہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	لعہ	ـــہ	ـــہ	ـــہ	ـــہ
پورا کالم	ـــہ	عـــہ	عـــہ	ـــے	ـــے
نصف کالم	عـــہ	عـــہ	ـــے	ـــہ	ـــہ

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
ربع کالم	ـــہ	ـــے	ـــہ	ـــے	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عـــہ سے کم اجرت نہیں لگائی ضمیمہ کی اجرت علاوہ اخراجات مطبع و کاغذ وغیرہ فی صدی ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات و خبریں

۲۸ جنوری ۱۹۰۵ء

حضور علیہ السلام فجر کے وقت تشریف لائے تو چند ایک احباب نے شرف بیعت حاصل کیا۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب شہید علیہ الرحمۃ کی جماعت مریدین کا تذکرہ ہوتا رہا۔ کہ اب بعض لوگ ان میں سے آ آ کر بیعت کرتے جاتے ہیں اس پر حضور علیہ السلام نے اظہار مسرت فرمایا۔ کیونکہ اس طریق سے ان کے وحشیانہ خیالات کی خود بخود اصلاح ہو رہی ہے۔

۳۰ جنوری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت جب حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کی طبیعت درست تھی مگر واپس جاتے ہوئے فوراً ہی درد گردہ کی نوبت شروع ہوئی اور تکلیف بڑھتی گئی لیکن مناسب علاج اور تدارک کرنے سے بحمد اللہ کہ سخت نہ بڑھی اور رفتہ رفتہ آرام ہو گیا۔ اور اسی وجہ سے آپ ۳۱ جنوری کو بھی باہر تشریف نہ لا سکے۔

یکم فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو ذیل کے الہامات و رؤیا سنائے

الہام۔ ۱۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون

۲۔ انی مع الروح معک و مع اھلک

رؤیا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر کچھ اور فارسی خط میں ہے اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے مطلب جو کہ سمجھ میں آیا کہ جس شخص کا یہ کاغذ ہے سب دے دیا جاوے گا۔ اس کے بعد سردی کا ذکر رہا کہ رات کو برف جم گئی اور اکثر لوگ انگیٹھیاں بنا کر کھاتے ہیں جس سے اکثر بیمار ہو گئے ہیں اس لئے فرمایا کہ اس کا استعمال اس موسم میں بہت مضر ہے

برکت چاہنا۔ ایک شخص نے بیعت کی اور درخواست کی کہ تبرکاً مجھے کچھ پڑھا دیا جاوے جسے میں پڑھتا رہا کروں حضور علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے اسے سورہ الحمد ساری پڑھا دی۔

۳ فروری ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس شامل جمعہ ہوئے۔

۴ فروری ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس نے بباعث شدت سردی کے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع فرمائیں

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا نیا انتظام

بھائیوں کو معلوم ہے کہ کچھ عرصہ سے مدرسہ کا انتظام جناب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے زیر اہتمام تھا خان صاحب موصوف نے محنت اور سعی سے جہاں تک خدا نے انہیں موقعہ دیا اور توفیق بخشی اسکو چلایا بعض مصالح اور مجبوریوں کے سبب سے خانصاحب کو قادیان سے باہر رہنا ضروری معلوم ہوا اس لئے وہ مدرسہ کا انتظام اور نگرانی جیسے کہ چاہئے نہیں کر سکتے تھے اور یہ امر ان کی طبیعت پر شاق تھا کہ وہ اس طرح ان فرائض کو ادا کرنے سے قاصر رہتے جنہیں وہ نہایت ضروری سمجھتے تھے حضرۃ اقدس حجۃ اللہ امام علیہ السلام نے ان کی تکلیف اور مجبوریوں پر نظر کر کے انہیں اس بار گراں سے سبکدوش فرمایا اور مدرسہ کا انتظام پھر ایک کمیٹی کے سپرد کیا جس کے ممبر صاحبان ذیل ہیں۔ مولوی نور الدین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔

اور خاکسار راقم

اب نہایت ضروری بات جس پر تمام قوم کو توجہ کرنی چاہئے یہ ہے کہ مدرسہ کی مستقل سرمایہ کی ضرورت ہے بعض اوقات ایسے واقعات پیش آجاتے ہیں کہ قیام مدرسہ کی صورت دشوار معلوم ہوتی ہے اسمیں شک نہیں کہ جو بھی کام ابتدا میں ایسی شکلیں اختیار کرتے ہیں کہ انکی نسبت کامیابی کی پیشگوئی کرنا مادیین کی نگاہ میں دور از کار امر معلوم ہوتا ہے مگر آخر کار خدا تعالی کی نصرتیں حسب وعدہ انکی دستگیری کرتی اور ان کے بگڑے ہوئے کاموں کو زمینی مدبروں کے کاموں سے بڑھکر سنوار دیتی ہیں۔ کیا ہی مبارک اور ایمانوں کو بڑھانیوالی تقریر فرمائی حضرت امام علیہ السلام نے اس سے اگلے دن جبکہ مدرسہ کو اپنے خدام کے سپرد کیا فرمایا۔ اسوقت جو مالی مشکلات ہیں ان کے لحاظ سے سنسنی سی نہیں ہونا چاہئے۔ دیکھو سکھوں نے کتنا سرمایہ جمع کر لیا اور دکھایا ہے کہ انکے مدرسہ کی بنیاد مستحکم ہوگئی ہے۔ جب یہ حال ہے اس قوم کا ترقی زمینی اسباب کی بنا پر اور زمین پر ہے تو ہماری ترقی جو خدا تعالے کے وعدوں کے موافق اور آسمان پر لکھی جا چکی ہوئی ہے اس سے کبھی ناامید نہیں ہونا چاہئے اور فرمایا ہمارے تمام کاروبار کا ذمہ دار اللہ تعالی ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ تمام رکاوٹوں کو ہماری راہ سے اٹھا دیگا کوشش کرو اور کوشش سے نہ تھکو اور نہ ہارو۔ خدا تعالی کے مقرر کردہ اسباب اور جائز وسائل کو مضبوط پکڑو اور دعائیں بھی کرو وہ اپنے وعدوں کے موافق خود سب کچھ کر دے گا۔

اسوقت نہایت ضروری بات یہ ہے کہ دو ہزار روپیہ ہمارے پاس موجود ہو اور یہ یکمشت چندے سے بہت جلد جمع ہو جاوے اور ماہوار چندہ باقاعدہ ہو اور کوئی بھی احمدی جماعت کا چندہ سے باہر نہ رہے خواہ کتنی ہی قلیل مقدار اپنے ذمہ لے۔

بہت وضاحت اور پھیلا کر لکھنا ضروری نہیں مناسب وقت کے تقاضا مصلحت یہ ہے کہ ہمارے بھائی ہر ایک کام سے اسے اہم سمجھکر ہمت باندھ لیں اور ہر شہر میں کارروائی کرکے قوم اور خدا تعالے کے نزدیک ثواب اور اجر کے مستحق ہوں آخر میں اللہ تعالے کی جناب میں دعا ہے کہ وہ ان چندوں میں اپنی طرف سے برکت رکھدے اور قوم کے دلوں کو اس کار خیر کی طرف مصروف کرے اور ان کے قلوب میں الہام کرے کہ ایک ساعت بھی غفلت کو چھوڑ کر پوری سعی میں لگ جائیں آمین۔ خاکسار عبد الکریم

(نوٹ) مدرسہ کے متعلق روپیہ بنام سپرنٹنڈنٹ مدرسہ آنا چاہئے۔

بقایا دار احباب اپنے بقایا کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں ہمارے دوستوں کے معاملات کی بنا حسن و احسان پر ہونی چاہیئے جن لوگوں نے اپنے حساب صاف اور بے باق کئے ہیں یہ ان کا احسان ہے کہ ان کے ناموں کے ذریعہ بقایادار احباب تک اخبار پہنچ رہا ہے اس لئے جن اصحاب نے خاص اوقات ادائی زر کے مقرر کئے ہیں وہ ادائی قیمت سے غافل نہ رہیں اور جن کی طرف گذشتہ سال کا بقایا ہے وہ صفائی کریں۔

سردی کی شکایت ہر جگہ پائی جاتی ہے قادیان میں بھی یہی حال ہے اصل عملہ کام کرنے سے بھی چراتا ہے۔ خداوند کریم اپنا فضل کرے۔

بزم احمدی

ادعیہ قرآن شریف۔ ایک خاص وجہ سے ۴ نمبر کے ساتھ ارسال ہو سکیں انشاء اللہ آئندہ ہر دو نمبر کے ہمراہ ضرور ارسال ہوں گے میر داد قاضی ظہور الدین صاحب احمدی اکمل آف گولیکی ضلع گجرات نے ان کا ترجمہ نظم میں کیا ہے اور کارخانہ کو مفت عطا کیا ہے چنانچہ کارخانہ نے خریداران البدر کو بھی مفت دیا ہے۔

کتابی سلسلہ جو کہ اخبار کے ہمراہ شروع ہے یہ صرف اسوقت تک ناظرین البدر کی خدمت میں پیش ہوتا جب تک کہ ادعیہ قرآن شریف سطور مذکورہ میں ہوتیں اسکی بابت یہ سلسلہ فرصت ان دعاؤں کے ختم ہونے کے بعد دو جاریگا جو کہ تین پیج اور اس کی زیادہ ہوتا ہے چند نمبروں اور اکرام میں

درخواست دعا

۱۔ حضرۃ مولانا نور الدین صاحب نے چند یوم ہوئے کہ درس قرآن میں خصوصیت اپنی دعا کی توجہ دلائی فرمایا کہ مجھے سخت تکلیف ہے دو سر ا ایسے معلوم نہیں کہ سکتا میں اڈیٹر متواتر دو ہفتہ سے آپ کیلئے اور مفتی صاحب اور دیگر بعض احباب کیلئے دعا کرتا ہوں امید ہے کہ ناظرین بھی ضرور خاص طور سے دعا کیطرف متوجہ ہوں گے۔

۲۔ مفتی محمد صادق صاحب ابھی تک پورے صحت یاب نہیں ہیں اور اسلئے قابل ہیں کہ سنجیدگی خدمات کو حسن طور پر بجا لا سکیں اسلئے ان کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے

۳۔ مولوی فضل حق صاحب تھانہ دار خادم آنریبل نواب صاحب میرکوٹلہ جناب اور منشی نواب الدین صاحب اپنی ہمشیرہ کی صحت کیلئے اور ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب میانمیر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

۴۔ خاکسار مینیجر و ایڈیٹر اپنے کارخانہ میں برکت اور اخلاص کی دعا چاہتا ہے کہ خدا عند اللہ مقبول ہو کر خلق اللہ کی ہدایت کا باعث ہوں۔

قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار بہار کی حقوق نوح کی بابت رسالہ جو "احمدی خاتون" کیلئے کارخانہ کیطرف سے تصنیف کی درخواست تحریر کرتے ہیں کہ رسالہ مذکورہ کو اسکی نصف قیمت واپس دیدیجئے اور بالمقیمت مجھ وصول کر لیجئے خدا تعالے اس احسان کی جزا خیر ان کو عطا کرے۔

محمد و زبیر صاحب سکندرآباد دکن سے تحریر کرتی ہیں کہ میں اس اللہ کا شکر گذار ہوں جس نے ہماری رہبری کیلئے مسیح موعود و مہدی کو ارسال کیا میں اس سلسلہ احمدی کے فیض میں داخل ہونا منظور کرتی ہوں بیعت کنندوں میں میرا نام لکھا جاوے۔

استفسار مسئلہ۔ محمد صادق شاہ احمدی کشمیر سے استفسار کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں میت کو سوقت تک جبکہ غسل دینکر و دفن وغیرہ اس کے توشہ کیلئے مہیا ہو اور قرآن میکر چند ایک آدمی ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیکر گناہوں کا کفارہ کرتے ہیں جسے پنجابی میں اسقاط کہتے ہیں نہ ہوئے دفن کرنا میت معیوب خیال کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کا کیا حکم ہے

جواباً واضح ہو کہ یہ بالکل غلط اور باطل اعتقاد ہے اور اسکی کوئی نظیر قرآن واحادیث میں نہیں پائی جاتی یہ سب جاہلوں کے اپنی شکم پری کے نکالے ہوئے بدعات ہیں جن سے مومن کو پرہیز چاہیئے آپ ان سے کنارہ کش رہیں اور اپنی قوم کیلئے دعا اور پند و نصائح سے کام لیں کہ ان ظلمتوں سے ان کو نجات ہو

مولوی محمد احسن صاحب احمدی فاضل امروہی۔ امروہہ سے تحریر کرتے ہیں کہ مسجد کے متعلق مقدمات عدالت میں دائر ہیں جنکی تاریخ ۸ و ۱۹ فروری ہے۔ دعا کی جاوے کہ نصرت اور فتح حق کی ہو۔

درس قرآن سے کچھ

سورہ ھود رکوع نمبر ۴

ہم نے مختصر نوٹ درس قران شریف سے درج کئے ہین۔ اگر آپ حقیقتاً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہین۔ تو اوّل قرآن شریف کا وہی رکوع کہولکر مطالعہ کیجئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آوین۔ اُن سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ دا اُن کا حل اخبار مین دیا جاوے۔

واوحی الی نوح انه لن یؤمن من قومك الا من قد امن فلا تبتئس بما کانو یفعلون ٥

فلا تبتئس | یعنے جو محنت تبلیغ حق مین اور انذار مین تو نے کی ہے۔ اور اس کے مقابل پر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہین۔ تو ہرگز مایوس نہ ہو۔ کہ تیری محنت اکارت نہ جاویگی۔

فانا نسخر منکم کما تسخرون | ث کے معنے اس مقام پر ایوں کہ۔ اور انتی کے ہین یعنے ہم بھی تمہاری عقلوں پر ہنسنے والے ہین۔ کیونکہ تم ہمین ہنستے ہو۔ یا ہم اسیقدر تم پر ہنستے ہین۔ جسقدر تم ہنستے ہو قوم کے سردار اس لئے ہنستے تھے۔ کہ پانی کا تو نام و نشان نہیں ہے۔ تو یہ کشتی کیوں بن رہی ہے۔ کیا خشکی پر چلیگی۔ اور چونکہ ان کو وہ آنکھہ حاصل نہ تھی۔ اس لئے نوح ان کی کم عقلی پر ہنستا تہا۔

عذاب مقیم | یعنے جب وہ عذاب آجاویگا۔ تو ٹلیگا نہین۔

نوح علیہ السلام کی قوم دجلہ اور فرات کے نواح مین موجود تھی۔ وہاں ایک مقام کے کہنڈرات اب تک موجود ہین۔ جس کا نام نینوہ ہے۔ موصل کے قریب پہاڑیاں ہین۔ ان کے دامن مین یہ شہر آباد تہا۔ دونوں طرف چونکہ دریا تہا۔ اس لئے زمین نہایت سرسبز اور بارآور تھی۔ مذہب اس قوم کا بت پرستی تھی۔ جس سے نوح علیہ السلام منع کرتے تھے۔

موجودہ موصل کے آثاروں کی ہوئی ہے۔

تنور | کے معنے بہت ہین۔ اور سب ہی اس جگہ چسپاں ہوسکتے ہین۔ (۱) زمین کی سطح پس فار التنور کے معنے ہوئے۔ سطح زمین پر پانی بہ نکلا۔ (۲) اونچی جگہ۔ معنے ہوئے اونچی جگہ سے پانی نیچے آنے لگا (۳) رات کا پچھلا پہر جب صبح صادق قریب ہوتی ہے۔ اور اکثر ان اوقات مین عذاب الٰہی نازل ہوا کرتا ہے۔ اور دن...

زوجین اثنین | ہر ایک شے کا ایک ایک جوڑا۔ یہ مراد نہین۔ کہ کل روئے زمین کے جانوروں اور مویشیوں کا جوڑا ایک ایک لیا۔ بلکہ قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ایک کشتی مین گذران کرنی تھی۔ اور خدا معلوم۔ اس نے کہاں جاکر ٹھہرنا تہا۔ اس لئے ہر ایک ضرورت کے لحاظ سے ایک ایک جوڑا رکھہ لیا۔ چونکہ اللہ تعالے نے اس جگہ تفصیل نہیں دی۔ اس لئے تفصیل لکھنی یا طلب کرنی ضروری نہیں ہے۔

اھلك | یعنے مسلمان خویش واقارب

الا من سبق علیه القول | اس سے اشارہ کفار کیطرف ہے۔ جن کا تعلق برادری یا قومیت کا نوح علیہ السلام سے تہا۔ جانتا ہے کہ ان کو اپنے ہمراہ مت کرنے

ابنه | ابن سے مراد نوح کا حقیقی بیٹا نہیں ہے۔ بلکہ نوح کی بیوی کا ایک لڑکا جو اس کے اول خاوند سے تہا۔ وہ مراد ہے۔ چنانچہ اسکے لیس من اھلك کہکر صاف کردیا ہے۔ کہ تیرے اپنے خویش واقارب سے وہ نہیں ہے۔ اور پہر وعدہ تو مومن خویش واقارب کی حفاظت کا تہا۔ اور مومن بھی نہ تہا۔ کہ اللہ تعالے اس کے عمل غیر صالح کی شہادت دیتا ہے

یارض ابلعی ماءك ویسماء اقلعی | اسے زمین تو پانی کو جذب کرلے اور یہ زمین کا فعل ہے۔ کہ جب اس پر پانی ہو۔ تو وہ آہستہ آہستہ جذب کرلیتی ہے۔ اور اے بادلو۔ پہٹ جاؤ

انت احکم الحاکمین | نوح علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ تیرا وعدہ تو حق ہے۔ کہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ لیکن میرا لڑکا تو نہین بچا۔ حالانکہ میرے خیال میں اس کے بچانے کا وعدہ تہا۔ لیکن چونکہ تو مالک اور حاکم ہے۔ اس لئے سرنیاز خم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اسرار الٰہی کو خود انبیا بھی نہین سمجھتے۔ اور پہر دعا کے خدا سے تفہیم طلب کرتے ہین۔ یہ سچی بات ہے۔ کیونکہ اگر ان کا علم بھی خدا کے علم کی طرح محیط ہو۔ تو پہر خدا مین اور ان مین فرق کیا ہوگا۔ چنانچہ اگلی آیت مین نوح کو بتلا دیا۔ کہ وہ لڑکا اس وعدہ مین شامل نہ تہا۔

رب انی اعوذبك ان اسئلك ما لیس لی به علم ..... الخ | اس آیت مین ایک سر ہے۔ کہ انبیا لوگ کبھی دعویٰ نہیں کیا کرتے۔ کہ مین آئندہ ایسا نہ کرونگا۔ بلکہ ہمیشہ ترساں لرزاں رہتے ہین۔ کہ شائد ہم سے کہین یہ کام نہ ہو جاوے اس لئے اللہ تعالے کی بے نیازی اور کبریائی کو مدنظر رکہہ کر دعا کے پیرایہ مین کلام کرتے ہین۔ کہ مین رب کی پناہ مانگتا ہون۔ اس بات سے کہ جس کا مجکو علم نہین۔ وہ مانگوں

اُمم ممّن معك وامم سنمتعهم | اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نوح کا طوفان کل روئے زمین پر نہ تہا۔ بلکہ ایک محدود جگہ پر تہا۔ کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ تیرے ساتہہ جو گروہ ہے۔ اور اُسپر اور نیز اور گروہوں پر برکت اور سلامتی ہے

تلك من انباء الغیب نوحیها الیك ما کنت تعلمها انت ولا قومك | یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ اس مین ایک غیب کی خبر ہے۔ جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔ تجھے اور تیری قوم کو اس کا علم نہ تہا۔ وہ خبر یہ ہے۔ کہ تو بھی اپنے زمانہ کا نوح ہے۔ اور تو نے قوم کو عذاب کی خبر دی ہے۔ اور قوم نے تجھے ایک اپنے جیسا آدمی (بشر مثلنا) اور تیری جماعت کو رذیل جانا ہے۔ اور ان کے صاحب فضل ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور تمہارے الہامات اور کشوف و رویا کی تکذیب کی ہے۔ پس ان پر بھی قوم نوح کیطرح عذاب آنے والا ہے۔ تو نے جو کشتی تقوا ے اور ایمان کی طیار کی ہے۔ جو اس مین بیٹھے گا۔ وہ بچ جاویگا۔ اور جیسے نوح کے وہ خویش واقارب جو ایمان نہ لائے ہلاک ہوئے۔ ایسے ہی تیرے بھی بعض خویش واقارب ہلاک ہونگے۔ اور اور قومین تجکو ملینگی۔ جن کو برکت اور سلامتی دیجاویگی۔

یہ کہنا۔ کہ غیب سے مراد صرف اس کہانی کی آگہی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس واقعہ کو تو بہت لوگ جانتے تھے۔ پہر اس مین غیب کیا ہوا۔

لنگر۔ مدرسہ۔ رسالہ۔ اخبارات

یتامیٰ۔ مساکین کے لئے چندے

ارسال کرنے کا خیال رہے

صدقات۔ زکواۃ وغیرہ کے لئے بھی

قادیان کی ضرورتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے

٭ یہ نشان پروف کی اصلاح کیوقت حضرت حکیم نورالدین صاحب نے کردئے تہے۔ تاکہ مدرسہ کیطرف احباب خصوصیت سے متوجہ ہون

ایک بی۔ اے

کی طرف سے

ترک اسلام اور اس کے چند ایک جوابات پر

سرسری نظر

پہلے پہل جب میں نے رسالہ ترک اسلام کا تذکرہ سُنا۔ تو مجھے شک پیدا ہُوا۔ کہ یہ مسٹر عبدالغفور کون ہیں۔ اس شک کی زیادہ تر یہ وجہ تھی۔ کہ ایک صاحب اسی نام کے میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اور وہ اسوقت اپنے آپ کو اگنی ہوتری بتلاتے تھے جس سے مجھے گمان غالب ہُوا۔ کہ شاید آپ ہی نے کوئی رنگ نہ بدلا ہو۔ اس امر کی تحقیقات میرے واسطے باعث دلچسپی تھی۔ کیونکہ مجھے بھی مذہبی خیالات سے لگاؤ ہے۔ گو آجکل کے نوجوان ایسی باتوں کو بے فایدہ سمجھ کر ٹالدیتے ہیں۔ مگر تاہم معلوم ہوتا ہے۔ کہ جتنا مذہبی چرچا اس زمانہ میں ہے۔ وہ شاید پہلے کبھی نہ تھا۔ یا یوں کہو۔ کہ ایک جنگ چڑھی ہوئی ہے۔ جس میں عجیب و غریب حربات سے کام لیا جاتا ہے۔ خیر میرا یہاں یہ مطلب نہیں۔ کہ ہر ایک مذہب کے نئے نئے دلایل کا فوٹو کھینچوں۔ بلکہ اصل غرض ایک سرسری نظر ہے۔ سب سے پہلی کتاب جو آریہ سماج کے بانی سبانی پنڈت دیانند صاحب نے غیر مذاہب کے کھنڈن میں لکھی ہے۔ ستیارتھ پرکاش ہے اس کتاب میں اسلام و مسیحیت کی خصوصاً تردید کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کے متعلق جو پنڈت صاحب نے لکھا ہے۔ اُس پر میں اس وقت ریمارک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ شاید کوئی آریہ صاحب کہدیں گے۔ کہ اپنے مذہب کی پچ کی ہے۔ مگر مسیحی مذہب کے کھنڈن کے متعلق میں صرف چند الفاظ کہنا مناسب سمجھتا ہوں۔

بائبل کے اکثر مقامات پر پنڈت صاحب نے ٹھوکر کھائی ہے اور یہ امر ان کی کم علمی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر کوئی صاحب سوال کریں۔ تو میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی مسیحی عالم کے سامنے وہ حصہ ستیارتھ پرکاش کا رکھدیں۔ انہیں معلوم ہوجائے گا۔ کہ کہاں تک پنڈت صاحب نے بے انصافی سے کام لیا ہے۔ یہ تو تھا پنڈت جی صاحب کی بابت۔ اب اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام نے غیر مذاہب کی تردید کا بیڑا اٹھایا۔ مگر ان کا طریقہ نہایت غیر مہذب و ناشایستہ تھا۔ وہ اپنی کتابوں میں دوسرے بزرگوں کی نسبت سخت حقارت آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جن سے ہمارا مزاج بحث کا پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اور آریہ سماج کی حقیقت کے اندر تعصب صاحب جوش نظر آنے لگتا ہے۔ اچھا وہ بھی فیصلہ ہوا۔ لیکھرام صاحب چل بسے۔ اور ان کے ڈھکوسلے بھی ان کے ساتھ ہی مرگھٹ میں جا گئے۔ اب مسٹر عبدالغفور یا مسٹر دہرم پال نے سر اٹھایا ہے۔ اور ان کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ویدوں کی سچائی لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ خصوصاً اہل اسلام کے سامنے جن کو وہ گمراہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جب میں نے ترک اسلام دیکھا۔ جیسا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ تو اس وقت میرے دل میں خیال گذرا۔ کہ شاید اب کوئی نئے دلایل اور عمدہ جوابات و سوالات آریہ سماج کی طرف سے ہوئے ہونگے۔ لیکن بعد ازاں مجھے مایوس ہونا پڑا۔ اور اس کے دو باعث تھے۔ اوّل دریافت کرنے پر معلوم ہُوا۔ کہ مسٹر دہرم پال وہی مسٹر عبدالغفور ہیں۔ جو انارکلی لاہور اگنی ہوتری مندر میں فروکش تھے۔ اور میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اس جگہ شاید کسی کے دل میں گذرے۔ کہ اس میں کونسی مایوسی ہو سکتی ہے۔ تو میرا جواب یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے مسٹر دہرم پال سے دریافت کیا تھا۔ کہ اگنی ہوتری طریقہ میں کیا خوبیاں ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا تھا۔ کہ اصلی حق دنیا میں یہی ہے۔ اور سب اپنے اندر غلطیاں رکھتے ہیں۔ اب بتلایئے۔ مایوسی کا معاملہ ہے یا نہیں۔ بہت بہتر۔ اس جگہ ثابت ہوگیا۔ کہ زمین گول ہے۔ اب لیجئے۔ دوسرا باعث۔ اس کے لئے رسالہ ترک اسلام حاضر ہے۔ مطالعہ کیجئے میرے خیال میں ایک مذہب والا دوسرے مذہب والا کا مقابلہ دو طرح سے کر سکتا ہے۔ اوّل وہ مخالف کے مذہب کی غلطیاں و کمزوریاں ظاہر کرے۔ جن کو وہ نارج نجات خیال کرتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ یہ معرفت الٰہی کے لئے ناکافی ہیں دوسرے اپنے مذہب کی خوبیاں اپنے مقابل میں پیش کرے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مخالف کو کھینچنا چاہتا ہے۔ محض برائیاں بیان کرنے سے اپنے مذہب کی پاکیزگی ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک شخص دوسرے شخص کو تبدیل مذہب کی ترغیب دیتا ہے تو اُسے چاہیئے۔ کہ کچھ بڑھ کر دکھلائے۔ تا متلاشی حق کا قلب اطمینان پذیر ہو۔ اور یہ دو طریق تھے۔ جو مصنف رسالہ ترک اسلام کو اختیار کرنے چاہیئے تھے۔ مگر انہوں نے دونوں سے قطع نظر کی اسلام پر اعتراض کئے تو ایسے کئے۔ کہ بعض تو کہیں ملتے ہی نہیں۔ دوران لیکچر میں مبالغہ سے کام لیا معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض محض غلط فہمی سے پیدا ہوئے .... اصلی بنا اُن کی کچھ نہیں۔ اور بعض صرف لیکچر بنانے کا مصالحہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ تمام رسالہ کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مصنف مذکور نے محض ایک فوری جوش سے کام لیا ہے۔ اصل تلاش حق اس کا مقصد نہیں اور وہ جوش بھی ایسے بُرے گندے۔ نامناسب الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ کہ کسی سوسائٹی میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا اُس سوسائٹی کی گری ہوئی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

بہرحال رسالہ شایع ہوا۔ اور اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جوابات میں کیا خوبیاں و قباحتیں تھیں۔ تین جوابات تو مجھے بھی دیکھنے کا اتفاق ... کم و بیش ہوا ہے۔ ان میں سے رسالہ برق اسلام قابل غور ہے۔ اس رسالہ کے مصنف نے گو بہت محنت اٹھائی مگر کتاب کے شروع میں جو ذاتی حملے کئے ہیں۔ وہ غیر متعلق تھے۔ مذہبی خیالات میں ہر شخص حصہ لے سکتا ہے۔ خواہ وہ جولاہا ہو۔ یا موچی ہو۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ کیا قومی حیثیت کسی شخص کی مذہبی حیثیت کو بدل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ ایمان و اعمال صالحہ سے ہر ایک بفضل خدا متقی بن سکتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ قرآن شریف نے کہدیا ہے بس ہمیں بڑے لوگوں کی ضرورت نہیں۔ ہمیں مومن چاہئیں۔ خواہ وہ ادنےٰ قوم سے ہی ہوں۔ پس مصنف برق اسلام نے غلط تمہید سے کام لیا ہے۔ اور اس غلطی نے اس کی کتاب کی خوبی پر پانی پھیر دیا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ مسٹر دہرم پال اپنی تہذیب اسلام کے شروع میں جو انہوں نے جواب الجواب میں لکھی ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ ترک اسلام و رسالہ نورالدین کے سوائے اور سب ناقابل جواب ہیں۔ ایسے جواب تو بہت نکلے ہونگے۔ لیکن کٹ کٹا کر دو رہ گئے ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ دو پاس ہوئے اور ہمارے لئے بھی یہاں یہی دو رسالے قابل غور ہیں۔ جن کی تردید میں مسٹر دہرم پال ابھی تک کوشاں ہیں۔ کیونکہ ہماری غرض جیسا کہ بیان ہُوا۔ ایک سرسری نظر ہے۔ اور یہ سب کچھ ترک اسلام اور اس کے جوابات۔ کے نیچے لاکر بخوبی دکھایا جا سکتا ہے۔ پس جو پہلوان دنگل میں تھوڑی دیر ٹکلکر رہگئے۔ یا جن کو مخالف نے مخاطب کرنا چھوڑ دیا۔ وہ اب آرام کریں۔ یا حالت موجودہ کے مطابق لوازمات ضروریہ سے کام لیں۔ اور حق کشتی کی شروط پر عمل درآمد کریں۔ کیونکہ آخر ہر مقابلہ کے لئے بعض قواعد کا لحاظ کرنا ہوتا ہے۔ جو دو رسالے باقی رہے۔ ان میں سے ترک اسلام امرت سر کے ایک مولوی صاحب کی تصنیف ہے۔ اور دوسرا رسالہ نورالدین۔ قادیان کے حکیم نورالدین صاحب کی قلم سے نکلا ہوا ہے۔ اوّل الذکر نے رسالہ ترک اسلام کا جواب دیتے وقت مسٹر دہرم پال نے بہت ہنسی سے کام لیا ہے۔ وہ مقامات ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جہاں مخالف بخوبی ہاتھ ڈال سکتا تھا۔ مثلاً حکیم نورالدین صاحب کے اس جواب پر کہ عرش مخلوق نہیں ہے اور آریہ عرش کو مخلوق قرار دینے میں غلطی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں کہیں اس کا ذکر نہیں۔ مسٹر دہرم پال جواب دیتے ہیں۔ کہ آپ کے بھائی مولوی ثناء اللہ امرتسری تو مخلوق مانتے ہیں اور آپ غیر مخلوق کہہ رہے ہیں چنانچہ اسی دوران میں مولوی ثناء اللہ کے فتوائے کفر کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو عرش کو مخلوق ماننے و بعض دیگر تازہ خیالات کے باعث ان پر جڑا گیا تھا۔ اور پھر مولوی صاحب کی عبارت نقل کی ہے جو انہوں نے فتوے کے جواب میں اپنی بریت کے لئے لکھی تھی۔ اور جس میں انہوں نے عرش کو مخلوق مانا تھا۔ میرے خیال میں یہاں پلہ حکیم صاحب کا

ہماری رہا۔ انہوں نے جو ہوئے گیا تھا۔ اس میں دو سیکشن نکلے اور مسٹر دھرم پال کے اعتراض کا باب عرش کے مخلوق ہونے پر تھی۔ جب مخلوق نہ رہا۔ تو اعتراض لغو ٹھہرا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ کی کیا رہی۔ وہ تو [illegible] اعتراض کے نیچے [illegible] اور مسٹر دھرم پال کا سوال [illegible] کہ مخلوق مان کر مولویانہ [illegible] پر کر [illegible]

رسالہ [illegible] کے مصنف [illegible] ویدکے حوالہ [illegible] [illegible] اپنے رسالہ میں [illegible] یعنی وہی دو طریقے جن کا ذکر میں [illegible] حکیم صاحب کی طبیعت ذرا [illegible] لیکن بہرحال مسٹر دھرم پال کے لئے کوئی مشکل [illegible] واقف ہونے کا تو وہ دعویٰ کرتے تھے۔ اور وید ول [illegible] امید ہے اب تک [illegible] ہیں خود اسلام میں [illegible] رہنے [illegible] وید [illegible] سمجھ نہیں آتی۔ کہ کیا ہے جس [illegible] دھرم پال [illegible] حکیم صاحب کریم جنید اللہ [illegible] رسالہ عموماً حقانیت و معقولیت [illegible] اور [illegible] نرم [illegible] [illegible] اسلام کی قدر [illegible] ان کے [illegible] کی [illegible] ساتھ شائع ہوا ہے۔ اور اگر بنظر غور دیکھا جائے [illegible] ترک اسلام [illegible] اختیار الاسلام اس رسالہ [illegible] ایک [illegible] اس کا مصنف [illegible] اس لئے [illegible] دہرم جاننے والوں کے مختلف خیالات کے موازنہ کرنے میں ایک لذت ہے۔ جس کو بجز [illegible] اور کوئی دوسرا بمشکل محسوس کر سکتا ہے۔ مقابلہ خوب ہے۔ ایک آریہ مت کا حامی ہے۔

دوسرا اسلام کا۔ لیکن لطیفہ یہ ہے کہ مسٹر دھرم پال اسلام چھوڑ کر آریہ ہوئے ہیں۔ اور ماسٹر عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مصنف رسالہ اختیار الاسلام سکھ مذہب چھوڑ کر اسلام لائے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے بڑی جانفشانی سے اپنی [illegible] واسلامی خوبیاں جنہوں نے انہیں اس طرف کھینچا۔ بیان کی ہیں۔ اور دوسرا پہلو یعنی ترویج آریہ میں بھی کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ میرے خیال میں آریہ [illegible] پر بہت شائستہ و معقول صورت سے نہیت تعلیم کی [illegible] بالفاظ دیگر ویدوں کی تعلیم پر پانی پھیر دیا ہے۔ اس رسالہ سے پہلوان تیری ہے۔ ایک [illegible] جوش اور [illegible] واقفیت کتاب پڑھ کر طبیعت میں ایک گداز پیدا ہوتا ہے۔ کہ کس طرح ماسٹر صاحب نے اپنے عزیز واقارب سے قطع تعلق کر کے اسلام قبول کیا۔ اختیار الاسلام جو تین علیحدہ علیحدہ حصوں

پر مشتمل ہے۔ گویا ایک پیاری کتاب ہے۔ پہلے حصے میں مصنف نے اپنی زندگی کے حالات بیان کئے ہیں۔ اور بعض امور کا ذکر کیا ہے۔ جو ان کے اسلام میں آنے کا باعث ہوئے زبان کیا شستہ ہے۔ عبارت کیسی فصیح ہے۔ باتیں کیسی لذیذ و دلکش ہیں۔ ہر سطر کیا بلکہ ہر لفظ سے سادگی و خداترسی ٹپکتی ہے۔ ترک اسلام و اختیار الاسلام میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دونوں کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے۔ کہ سچائی کا طالب کون ہے اور [illegible] الفاظ کون ہے۔ اعلیٰ مذہب کا کام اعلیٰ خیالات پیدا کرتا ہے نہ کہ بازاریوں کی زبان سکھانا۔ وہ تو بہت سستی بکتی ہے اور اس کے لئے تبدیل مذہب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ غرض ترک اسلام و رسالہ نورالدین کے ماسوا اختیار الاسلام بھی ایک دلچسپ فوٹو آریہ مت کا ہے۔ مصنف کو جو مقابلہ آریوں سے پیش آئے وہ بھی دلکش پیرائے میں بیان کئے گئے۔ [illegible] قابل دید ہیں۔ میں اس کتاب کی سچی تعریف کروں بجا ہے۔ مبالغہ آج کل قبول نہیں ہوتا۔ وہ دن گئے۔ جب [illegible] دھرم و سونے کی [illegible] جاتی تھی۔ اب [illegible] جاتی ہے اور آریوں کے لئے خوش قسمتی ہے کہ انہوں نے دھرم کو اچھے وقت میں [illegible] کی۔ ورنہ موجودہ زمانہ میں ماسٹر عبدالرحمن سے جیسا تم آریوں کا [illegible] کے سامنے پیش کرتے۔ چاہے دھرم کی [illegible] پایئے۔

پھر بھی ہمارے آریہ منش ماسٹر صاحب کے پنجہ سے بچ نہ سکے۔ اور رہیں اسبات کا بہت افسوس ہے۔ کہ گو ستیارتھ پرکاش کے تین چار اڈیشن چھپ چکے ہیں۔ لیکن تاہم اسمیں ایسی غلطیاں موجود ہیں۔ کہ ماسٹر صاحب نے کھول کھول کر بیان کی ہیں۔ مخالف کو ایسا موقع دینا ایک بڑی نادانی ہے۔ اور اب میں نے سنا ہے۔ کہ ماسٹر صاحب ابھی چالیس حصوں میں چھاپنا چاہتے ہیں۔ اس اور قرائن سے ایسا پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کی نظر ستیارتھ پرکاش و وید مقدس کے بے انتہا اغلاط پر پڑ گئی ہے۔ اور لفضلہ آریہ مت کی مت مار دیں گے یا اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ جبھی چالیس حصے لکھنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ماسٹر صاحب کو مایوس کرنے کا یہی ایک طریق ہے کہ آریہ سماج ایک اشتہار دیوے۔ کہ سابقہ ستیارتھ پرکاش و تراجم وید آئندہ اطلاع تک منسوخ۔ ورنہ مجھے خوف ہے۔ کہ کہیں ماسٹر صاحب کو آریہ کی تردید کا چسکا نہ پڑ جاوے۔ اور وید مقدس کے ترجمے کہیں سماج کے لئے مہلک ثابت نہ ہو جائیں خواہ کچھ ہو۔ مسٹر دھرم پال بھی گنگا کنارے جا رہے اور میرے مکرم ماسٹر صاحب بھی سب دھندے چھوڑ کر اسی کام میں مشغول ہیں۔ لیکن مسٹر دھرم پال ذرا جواب الجواب دیتے وقت تین امر ملحوظ رکھیں۔ کہ اول یہ کہ فلاں بات قرآن میں ہے یا نہیں۔ دوسرے مخالفوں نے جو حوالے وید کے دیئے ہیں

آیا وہ وید میں ہیں۔ یا کہ نہیں۔ تیسرے یہ کہ دیانند کیلئے صفت وید سے روگردان اور منکر نہ ہو جاویں (مفصل دیکھو اختیار الاسلام) آخر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تحقیقی والزامی دو جواب آریہ مت کے لئے ضروری تھے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ شروع سے لے کر اب تک ان دونو طریقوں کو بڑی بے پروائی سے آریہ سماج نے اور خصوصاً ان کے نئے مہاشہ نے نظرانداز کیا ہے جس کا نتیجہ سوائے توں توں میں میں کے اور کوئی نہیں نکلا

والسلام ۔ الراقم عبدالحق بی۔ اے

مدرسہ تعلیم الاسلام

کی ضرورتوں کی طرف خاص توجہ احمدی احباب کو چاہیئے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری قومیں اپنے اپنے مدرسوں وغیرہ کی کس کس طرح مدد کر رہی ہیں اور اپنی ذاتی ضرورتوں کو پس انداز کر کے محض نمود وغیرہ کے لئے بڑی وسعت حوصلگی سے اپنے مالوں کو دوسری اقوام کے مقابلہ پر گوئے سبقت لیجانے کیواسطے فدا کر رہی ہیں۔ تو دل خون ہو جاتا ہے۔ اور ایک سرد آہ دل کے رنگ میں نکلتی ہے۔ کہ الٰہی وہ دن کب آویگا۔ جب اس قسم کی قومی غیرت کی روح ہماری ساری جماعتیں پورے طور پر [illegible] ہو جاویگی۔ حالانکہ ہمارا اقرار ہے۔ کہ ہم دینی ضروریات کو دنیوی ضروریات پر مقدم رکھیں گے۔ پس ایسی صورتیں ہمارے جوش کی کوئی حد نہ ہونی چاہیئے۔ پھر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ پر جو کچھ ہم خرچ کریں گے۔ اس کا پورا اجر ہمیں اللہ تعالیٰ قادر مطلق دینے والا ہے۔ تو اس وقت ہمارے حوصلوں کو اور بھی وسیع ہونا چاہیئے۔ ذیل میں ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جسے دیکھکر امید ہے۔ کہ دوسرے احمدی احباب بھی ان ضرورتوں پر خاص توجہ فرماویں گے۔

فتح اسکالرشپ

محبی و مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری ایک عرض ہے۔ جس کی بابت امید ہے۔ کہ آپ اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرمائیں گے حضرت اقدس علیہ السلام کا اپیل منظور ہو گیا۔ جو تازہ نشان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ظاہر ہوا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جب تک مجھکو توفیق دی۔ اس کی ایک یادگار قائم رکھوں میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔ کہ مبلغ عہ روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ ہائی کلاس کے اس لڑکے کے لئے قائم کیا جاوے۔ جو واقعی غریب ہو اور عربی اور دینیات کے پڑھنے میں خاص شوق ظاہر کرتا ہو۔ ۲۶ جنوری کو چونکہ فیصلہ مقدمہ ہوا ہے۔ اسی تاریخ سے یہ وظیفہ جاری ہونا چاہیئے۔ میں انشاء اللہ دو روپیہ ماہوار ہمراہ مدرسہ کے چندہ کے بھیجتا رہونگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ اگر آپ کی رائے مبارک میں یہ مناسب بات ہو تو اس امر کو [illegible]

آریہ سماج

کی توجہ کے لئے

جب انسان کی صحت میں فتور آجاتا ہے۔ اور ہلاکت نزدیک ہوتی ہے۔ تو جو کچھ اس کے دل و دماغ میں ہوتا ہے۔ اُسے وہ کہہ دیتا ہے۔ اور گزرتا ہے۔ اور مایوس ہو کر کسی حکیم کی حکمت اور ہادی کی ہدایت لغو گردان کر پس انداز کرتا ہے۔ اور میٹھا کڑوا لگتا ہے اور کڑوا میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح آج کل بعض آریہ مہاشوں کا حال بیحال ہے۔ جن کا علاج آریہ سماج کو ازبس ضروری ہے ورنہ ایسے لوگ مزید دُکھ اور درد کا باعث ٹھہریں گے۔ واضح ہو کہ الفاظ کید اور مکر اور سجدہ کے سچے معانی صدہا بار شائع کئے گئے۔ اور ازالہ اوہام کیا گیا ہے۔ مگر جو دیدہ و دانستہ تعصب کی پٹی باندھ لے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ اس کا اس کے سوا اور کیا علاج ہو سکتا ہے۔ کہ لالہ لیکھرام کی طرح نبتھل فنجعل لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کا مصداق اور تختۂ مشق ہو کر عدالت عالیہ الٰہیہ سے اپنی پاداش کو پہنچے[1]۔ واضح ہو۔ کہ ہر زبان میں ذو معنی الفاظ ہوتے ہیں جن کے دو یا دو سے زاید معنے لئے جاتے ہیں چنانچہ لفظ شُہدا ہمارے پنجاب میں (غریب مسکین) کے معنے میں آتا ہے اور بعض اضلاع میں اس کے معنے گُنڈے اور بدمعاش کے مستعمل ہیں۔ اور نیز جب ایک لفظ ایک زبان سے منتقل ہو کر دوسری زبان میں آجاتا ہے۔ تو اس کے معانی میں فرق نمایاں نمودار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لفظ شراب جس کے معنے عربی میں صرف پینے والی چیز کے ہیں۔ اردو میں ایسی چیز پر عاید ہو گئے ہیں کہ جس کا پینا قطعی حرام ہے۔ اسی طرح لفظ حضرت کے بھی دو معانی مستعمل ہو گئے ہوئیں۔ سو جس طرح بدقسمتی سے لفظ حضرت اور شراب وغیرہ کے معانی اور نام بدنام ہو گئے ہیں۔ اسی طرح الفاظ کید۔ مکر اور سجدہ کو تنگ دائرہ میں نادان لوگوں نے محدود کر دیا ہے حالانکہ لفظ مکر کے معنے عربی میں باریک تدبیر کے ہیں۔ جو نیک و بد موقع پر استعمال ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن میں آیا ہے۔ ولایحیق المکر السیئ ۔ الا باھلہ ۔ یعنی مکر کرنیوالے پر ہی برا مکر الٹ پڑتا ہے۔ یاد رہے۔ کہ اگر لفظ مکر کے معنے صرف فریب بازی اور روبہ کاری ہی کے ہوتے۔ (جیسے ہمارے آریوں نے سمجھا) تو اس کے ساتھ لفظ سیئ (برا) نہ لگایا جاتا۔ اسی طرح لفظ کید بھی ان کیدی متین۔ (یعنی میرا کید شرافت متانت پر مبنی ہوتا ہے) لفظ متین کے ساتھ ہو کر مستعمل ہوا ہے۔ اسی طرح آدم کو خلیفہ یعنی بادشاہ وقت کے طور پر مخاطب کر کے ملائکہ کو اس کی اطاعت اور انقیاد پر مکلف کیا گیا ہے۔ کیونکہ خلفاء اور ملوک کی ہی اطاعت اور انقیاد و سیاق کلام سے علی العموم ملحوظ خاطر ہوا ہے۔ نہ کہ ہاں سجدہ کے یہ معنے ... کے معنے ہیں۔ جو قدیم ہندوؤں اور آریوں کا رویہ ہے۔ اگر صرف ... کے ہی معنے ہیں۔ تو اسی قرآن میں ایسجد للّٰہ ما فی السموات وما فی الارض کے کیا معنے ہوں گے یعنے اسی پاک ذات کی زمین و آسمان کی تمام اشیا یعنی شجر و حجر اطاعت اور انقیاد میں لگے ہوئے ہیں۔ یعنے اپنے اپنے فرائض کے پابند ہیں۔ کیا اس کے معنے ہیں۔ شجر و حجر متھا ٹیکتے ہیں؟ بس اب اگر کوئی ... کا اندھا لفظ مکر ... کے پاک معنے دوسرے بُرے معنے نہ ٹھیرانے کے لئے السیئ (برا) ساتھ لگایا گیا ہوا اور کید جس کے ساتھ متین لگایا گیا ہو جو متکلم کی متانت اور شرافت پر دال ہے۔ اور سجدہ جس کے معنے سیاق کلام میں قدم بوسی یعنے انقیاد کے ہیں وہ ان میں شک لا کر ایک ہی معنے لے کر خدا پاک کو مکار روبہ کا فریب باز سمجھے۔ وہ خود مکار روبہ کار اور بے ایمان عمداً نادان ہے۔ نہ کہ نیک ایمان دار چار سو سال کی عمر پانیوالا لیکا آریہ ہے۔

اب ہم واقعات کی رُو سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا ان الفاظ سے مسلمانوں نے کبھی غلطی اور دھوکا کھا کر اللہ پاک کو ان رذیلہ صفات سے متصف کیا ہے؟ یا مانا ہے۔ سو ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ ہزارہا سالوں کا تجربہ اور تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ کہ ایسے مغالطے میں لالہ گوبند پال اور دھرم پال ہی گرے ہیں۔ اور کوئی نہیں گرا۔ مگر قطع نظر اس کے وید کے صدہا ذو معنی الفاظ سے سخت خوفناک غلطی ہوئی۔

مکرر عرض ہے۔ کہ اب ہم واقعات کی رُو سے دیکھتے ہیں۔ کہ ان الفاظ سے مسلمانوں نے کبھی غلطی کھا کر اللہ پاک کو ان رذیلہ صفات سے متصف کیا ہے، یا مانا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ لیکن برخلاف اس کے ہزارہا سالوں کا تجربہ اور تاریخ شاہد ہے۔ کہ ایسے مغالطہ میں یوگندر پال اور دھرم پال ہی گرے ہیں مگر قطع نظر اس کے وید کے ذو معنے الفاظ کے ذریعے سے ایسی خوفناک غلطی اور نادانی وقوع میں آئی ہے۔ کہ دنیا کو ہلاک کر دیا ہے۔ چنانچہ لفظ اگنی ویدمیں نام دیوتا اور ایک عورت کا نمبر ۱ خاوند ہونے نام ایشور پر استعمال کیا گیا ہے اس بدبخت لفظ نے لاکھوں کو آتش پرست بنا دیا۔ اور لاکھوں کو اجڑی و بری۔ بول و براز کہانیوالے بنا ڈالا (ستیارتھ پرکاش ۲۷۶)

خدا جانے یہ لوگ دیانند کی رکیک تاویلوں کو کس طرح ہڑپ کرتے جاتے ہیں جو ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ اگنی کو اس لئے پرمیشور کہا گیا۔ کہ وہ آگ کی طرح روشن ہے۔ اور منو کو ایشور اس لئے کہا گیا۔ کیونکہ منو بمعنے عالم ہے مگر حقیقت میں منو جی ... ہی کو رام رام کی طرح ایشور بنا لیا ہے اور سرتی نے دیوتا کا لفظ ایشور پر اس لئے جائز کر دیا ہے۔ کیونکہ ایشور کے صفات دیوتا میں ہیں۔ اور دیوی بھی ایشور کا نام ہے (ستیارتھ پرکاش باب ۱) ایشور کو اندر اس لئے کہا گیا کہ وہ پرورش کرتا ہے۔ اور ایشور کو اندر یعنی بجلی اس لئے کہا گیا کہ وہ اس کی طرح چمکدار نور کل ہے۔ اور اس کو وایو اس لئے کہا گیا کہ وہ ہوا کی طرح راحت بخش اور نیز حرکت کرنیوالا محیط کل آرام دینے والا ہے۔ اور دیو اس لئے ایشور کو کہا گیا کہ وہ روشنی آرام اور راحت کے سامان بہم پہنچانیوالا ہے۔ اور ماتا پتا اس لئے کہ وہ مادر و پدر کی طرح پرورش کرتا ہے اور خبرگیری کرتا ہے۔ حالانکہ ان معنوں کے بخشنے اور اچھے بُرے کی تمیز کرنے کے لئے اگنی۔ وایو۔ دیوتا وغیرہ کے ساتھ کوئی لفظ اول آخر میں نہیں لگایا گیا۔ پھر مکر جس کے ساتھ لفظ میتر ہو کیا اس کا اقرار کرنا موت ہے یا ایمانی؟ پس ایسی تاویلوں سے ہر ایک چیز کو ایشور کہہ سکتے ہیں چنانچہ اگر ویدمیں کبھی میل کا لفظ بھی آگیا تو کہدیں گے۔ کہ میل کا نام اس لئے پرمیشور ہے۔ کہ وہ تیتر طوطوں کی طرح حیواں کی پرورش اور خبر گیری کرتا ہے۔ اور ریل یا تار برقی اس لئے ایشور بنا دیگی۔ کیونکہ یہ بھی راحت سفر اور آرام کے اسباب مہیا کرتی ہے اور بگھی۔ سوئی۔ لاٹھی۔ تلوار۔ بندوق بھی ایشور کے معنوں میں تاویلاً جائز ہو جاویگا۔ کیونکہ یہ چیزیں آرام کے اسباب بہم پہنچاتی ہیں اور بروں کو رلانے والی ہیں۔ گویا رودر ہیں یا آریما۔ پس مہاشیو! بس کرو۔ جب تاویلوں کا اس طرح پٹ پاٹ گیا اور دروازہ کھل گیا۔ پھر آریوں کے سامنے کس کو دم مارنے کی گنجائش ہے۔ ہرگز نہیں۔ اپنی تاویلوں نے تو دیوی دیوتے اور اگنی وغیرہ کی بت پرستی کو نکل لیا ہے۔ مگر آخر تے ہوگی۔ چنانچہ یہ ساری تاویلیں رسالہ

میں مسلمان ہو گیا میں بہ تشریح تمام بالا کلام لکھی جا چکی ہیں۔ جو آریوں کی مرض کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ احباب لو آریو ذرا انصاف کرنا یہ طرفداری تعصب نہ بنا ... کیونکہ دین حق کا یہ نشان ہے نہایت جلیل بات بیان کیا واجب کیا یہ لغو حرکت ہے معاذ اللّٰہ نہایت ... معاذ اللّٰہ کیا شان خدا ہے کر دل ... تمہارا فدا۔

---

[1] مہرشی دیانند سرستی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۰۹ میں خوب فرمایا ہے۔ کہ "جو کوئی ایشور کو جاننے والے" اور دھرم پر چلنے والے دنیا کے فیض رسان اشخاص سے دشمنی کریگا۔ وہ ضرور برباد ہوگا"۔ اگر ان کلمات سے نیک نیت آریے اور بھلے مانس مہاجک ملانے کا اتفاق رکھتے ہیں اور انہیں صداقت کی بو آتی ہے اور انہیں سرستی کی کذب بیانی اور گپ لایعنی نہیں (جیسے کہ فی الواقع امر ہے) تو بیشک لالہ لیکھرام (وکیل ویدک دھرم) دنیا کے فیض رسان اور دھرم پر چلنے والے اور ایشور کو جاننے والے مرزا غلام صاحب قادیانی کے ساتھ دشمنی کر کے اور مقابلہ اور مباہلہ میں آکر آسمانی فیصلے سے ہلاک ہو گیا۔ اور فریقین (مرزا غلام احمد و لیکھرام) کی یہ دعا کہ "بے پرمیشور جہالت اور تعصب اور جور و ستم والے کاذب کا ناش ہو۔ کیونکہ صادق کی طرح کاذب کبھی تیری درگاہ میں عزت اور فروغ نہیں پا سکتا"۔ درگاہ الٰہی میں قبول ہو کر حسن و باطل میں فیصلہ کر دیگئی۔ لیکن اگر دیانند سرستی کے کلمات مندرجہ بالا سے آج دیانندی آریے رو گردان اور بے ایمان ہو گئے ہوں۔ اور ایشور کو است (جھوٹ) کا حامی اور ست (سچ) کا ناش کرنے والا مان کر ناستک ہونے لگے ہوں۔ اور آریہ سماج کے اصول کہ ست (سچ) کے گرہن (قبول) کرنے اور است (کذب) کے تیاگنے وترک کرنے میں ہر دم ادیت (مستعد) رہنا چاہیئے کو محض گپ اور پوپو کی لیلا تصور کرنے لگ گئے ہوں تو انکی مرضی۔ ہمیں ایسوں سے سروکار نہیں۔ ہمیں تو ان کے فرمان بردار مہاشوں سے کام ہے۔ نہ کہ ان کے بد دین دشمنوں سے۔

حیرت کی حیرانی

مرسلہ منشی عبدالعزیز دھلوی

مذکورۃ العنوان نام سے ایک رسالہ لکھا گیا ہے جس کے دو حصّہ لکھکر ختم کردئے ہیں حصہ اول ۳ جزو کے قریب کاپی نویس لکھ چکا ہے اور چھپنا بھی شروع ہوگیا ہے فروری یا مارچ کے اخیر تک یہ حصّہ شایع ہوجاویگا اس کے شایع ہوتے ہی دوسرا حصہ بھی کاپی نویس کو لکھنے کیواسطے دیدیا جاویگا۔ پہلے حصّہ میں حضرۃ اقدس سے بیعت کرنیکی مختصر کیفیت۔ رسالہ کے لکھنے کا سبب حضرت اقدس کی سنہ ۱۹۱ء میں دہلی تشریف آوری۔ حیرت صاحب کا مسیح موعود۔ اور بعدہ مجدد وغیرہ ہونے کی دعاوی۔ انکے دلایل اور پھر خود بخود ان دعاوی سے انکار اور احمدی جماعت پر بہتان نیز اس زمانہ کے متعلق حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ دوسرے حصّہ میں سنہ ۱۹۰۴ء میں جو نکتہ چینیاں حضرت اقدس پر کی ہیں۔ انکے متعلق بحث کی ہے رسایل عنقریب ہی شایع ہونگے۔ اسلئے سنہ ۱۹۰۴ء کے خاتمہ تک جو مضامین حیرت صاحب شایع کرچکے ہیں۔ ان پر البدر کے ذریعہ دوبارہ بحث کرنی ضروری نہیں معلوم ہوتی ہے۔ پس سنہ ۱۹۰۵ء میں جو نکتہ چینیاں حیرت صاحب کریںگے ان کی بابت میرا ارادہ ہے کہ تیسرے حصّہ میں انکا جواب دوں۔ اس حصہ کے شایع ہونے میں عرصہ لگیگا۔ دوئم یہ بھی خیال ہے کہ حیرت صاحب کی تازہ بتازہ نکتہ چینیوں کا جواب تازہ بتازہ ان کو پہونچتا رہے۔ اسلئے اب البدر کا سلسلہ مضامین۔ حیرت صاحب کی ان نکتہ چینیوں کے جواب شروع کیا جاتا ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء کے شروع سے انہوں نے شایع کی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اب سلسلوار جواب دئے جاویں۔ اور خاص خاص باتوں پر توجہ کیجاوے کیونکہ اخبار کے مختصر کالموں میں فقرہ فقرہ وار سطر سطر کا جواب دی جانے کی گنجائش نہیں ہوسکتی ہے۔ اس طرح سے جو کچھ کمی رہجاویگی وہ بعدہ رسالہ کے ذریعہ پوری کردی جاوے گی۔

کرزن گزٹ مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۵ء۔

حیرت صاحب نے اس پرچہ کے شروع ڈہائی کالموں میں الہیات ذات کی بحث کی ہے اس مضمون کا سلسلہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء سے شروع ہوا ہے جس کا قرار واقعی جواب اپنے رسالہ کے دوسرے حصہ میں درج کرچکا ہوں اس لئے اس جگہہ اس پر بحث کرنی نہیں چاہتا۔

اس کے بعد حیرت صاحب نے البدر مورخہ ۲۴ اپریل یکم مئی کے کسی مراسلت پر نکتہ چینی کی ہے اور اس نکتہ چینی سے نہ صرف یکم جنوری کی اخبار کو ختم کیا ہے بلکہ ۸ جنوری کے ایک کالم کو بھی اسی بیان سے سیاہ کیا ہے اسی مراسلت میں کسی شخص نے اپنا خواب بیان کیا ہے جس کے ذریعہ سے اسکو حضرت اقدس کی صداقت کی بابت بشارت دی گئی تھی۔ اول حیرت صاحب نے اس مراسلت کے الفاظ پر نکتہ چینی کی ہے کہ فلاں لفظ بے موقع استعمال ہوا ہے اور فلاں میں یہ خرابی ہے اسکے بعد نفس خواب پر چند نکتہ چینیاں کی ہیں جو بالکل ہی خو ہیں۔ مجھے ضرورت نہیں کہ ان نکتہ چینیوں کا جواب دوں اسلئے کہ اصل اخبار البدر کا پرچہ مجھے مل نہ سکا جو اصل مضمون کو دیکھتا اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ خواب کس شخص کا تھا۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اس قسم کی بیہودہ نکتہ چینیوں سے حاصل ہی کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اب حیرت صاحب کے پاس اس قسم کے نکتہ چڑانے کے سوا کچھہ باقی نہیں رہا ہے۔ جو نکتہ چینیاں کیگئی ہیں اگر بفرض محال ان کا کچھہ اثر پڑ سکتا ہے تو مراسلہ نویس پر پڑ سکتا ہے کہ بعض باتوں کو وہ صاف طور پر بیان نہ کرسکا حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے ایسے بکواس کا کیا بد اثر پڑ سکتا ہے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ حیرت صاحب کی اس موقعہ کی نکتہ چینیاں ان کے بعض ڈھکے ہوئے رازوں کی پردہ پوشی کرنا چاہتی ہیں اور یہ ناممکن ہے۔ مجھے ایک مثل یاد آئی ہے جو اسوقت حیرت صاحب پر صادق آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کسی جگہہ ایک نکٹا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے دور سے دیکھا کہ بہت سے آدمی آرہے ہیں تو اس نکٹے نے اس خیال سے کہ مبادا یہ مجھکو چڑانا شروع کریں۔ لاؤ میں پہلے سے ہی انکو چڑاؤں چنانچہ اس نے شور کرنا شروع کیا۔ کہ وہ نکو آئے وہ نکو آئے۔ اس مثل کی بیان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ ناظرین کو معلوم ہوجاوے کہ اسی نکٹے کی طرح سے حیرت صاحب نے اپنی بعض بدکرداریوں پر خاک ڈالنے کے خیال سے ایسا کیا ہے جسکی کیفیت مفصلہ ذیل ہے۔

حیرت صاحب کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے کبھی رسول اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ اس خواب کی تاریخ جگہ انہوں نے نہایت لن ترانیوں کے ساتھ

مجموعہ ازالۃ الوسواس

یہ ایک عجیب وغریب رسالہ قریباً ۹۰ صفحہ کا ہے جو کہ ۳ حصوں میں سلسلہ احمدیہ کے عصیر وحضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروھی کے زور قلم کا نتیجہ ہے جس میں آپ کے چند روزہ قیام کی تقریب پر ایک مباحثہ کی نوبت آئی تھی جس کے بیانات کو مزید حواشی کے ساتھ اس میں درج کیا گیا ہے۔ ایک مقدمہ ہے جس میں مامور من اللہ کے علم اور شناخت کیلئے مجاہدہ کی ضرورت کو ثابت کیا ہے اور اسکی طرف عدم توجہی کو تکذیب کی دلیل گردانا ہے۔ سورہ بینہ یعنے الکافرون کی تفسیر عجیب اس میں کی گئی ہے اور اسی سورہ میں سے حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت اور دعاوی کے اثبات دکھلائے گئے ہیں۔ جسکے ضمن میں قرآن شریف کی دیگر آیات کی تفسیر بھی جدید طور پر ہوگئی ہے۔ اور اس صدی کے مجدد کو مسیحا دم ہونے کے بہت ہی بین شواھد قرآنی دئے گئے ہیں اور ایک نیا طریق استدلال کا اختیار کیا گیا ہے۔ مسیح اسرائیلی پر مسیح محمدی کی فضیلت کے مسئلہ پر بھی خوب روشنی ڈالی گئی ہے اور اس اعتراض کو لطیف طور پر دفع کیا گیا ہے۔ کہ مشبہ کو مشبہ بہ پر فضیلت نہیں ہوسکتی مقدمہ کے بعد ایک تنبیہ لکھی ہے جس میں مولوی عبداللہ چکڑالوی کو حسب حدیث نبوی مثیل ابن صیاد جو کہ بعض صحابہ کے نزدیک دجال موعود تھا ثابت کیا ہے۔ اور اسپر ۲۱ وجوہ بیان کئے ہیں تنبیہہ کے بعد اس اعتراض کا جواب کافی دیا گیا ہے۔ کہ جب مرزا صاحب کی جماعت ان کی عربی تصانیف کو فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے معجزہ قرار دیتی ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اس سے پیشتر قرآن شریف کا دعوے بے نظیری موجود ہے تو نعوذ باللہ کہ موجودہ صورت میں قرآن شریف کا دعوے بینظیری باطل ٹھہرے اور چونکہ بعض محدثین نے حدیث لا مھدی الا عیسٰی کو ضعیف قرار دیا ہے اور منکر کہا ہے۔ تو اس سے مرزا صاحب کیوں استدلال کرتے ہیں۔ یہ صرف ہم نے اصل رسالہ کے حصّہ اول کا ریویو لکھا ہے باقی آیندہ کسی نمبر میں دینگے قیمت اسکی ۴؍ علاوہ محصولڈاک ہے اور دفتر البدر قادیان اور نیز مولوی عبدالرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سیرٹھ سے بھی ملسکتا ہے۔

کشف الاسرار وظہور کرشن اوتار

یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار کے دلائل وثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرمارہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آویں۔

چاء! چاء!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم نہایت ارزاں قیمت پر دستیاب ہوسکتی ہے اور نرخ نوٹ ۔۔۔ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے خواہ وہ چاء زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد میں ہیں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل ۸؍ رکھی گئی ہے اور تاجروں سے خاص رعایت ہوسکتی ہے۔ ایک بار منگا کر دیکھیے اور ہمارے پاس علاوہ کھلی ہوئی چاء کے ہر قسم کے بنڈل موجود ہیں۔ ۔۔۔ نمونہ مفت ارسال ہوگا

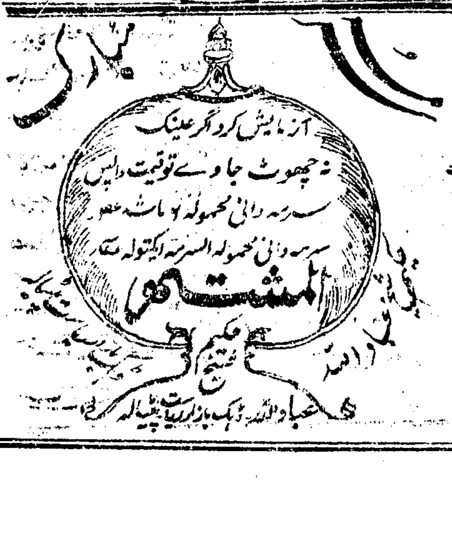

اپنی اخبار میں بھی ذکر کیا ہے لیکن خاص طور پر اس کا ذکر مقدمہ تفسیر میں ایسے موقعہ پر کیا ہے جہاں حیرت صاحب مجدد ہونے کے مدعی بنے ہیں اس موقعہ پر حیرت صاحب نے یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو (یعنے حیرت کو) دیکھتے ہی اپنے پاس بٹھالیا اور ایک تحفہ بھی دیا اور برکت دی جس سے آنکھ کھلتے ہی شرع محمدی کا راز صاف عیاں ہو گیا۔ بڑی بڑی غوامض اور گہرے سے گہرے نکات خودبخود حیرت صاحب حل کرنے لگے" لیکن اسی خواب کو حیرت صاحب نے اور مقامات پر جب بیان کیا ہے۔ تو ہر ایک بیان میں زمین و آسمان کا فرق ہو گیا ہے چنانچہ سیرۃ محمدیہ میں اسقدر عبارت آرائی کی بجائے جو اوپر لکھی ہے۔ بہت معمولی الفاظ میں لکھا ہے "مجھے حضرت رسول خدا صلعم کی مدینہ منورہ میں زیارت کی جس سے میری محنت وصول ہو گئی اور مجھے پورا صلہ مل گیا ہے۔ کہ اس کام کو (یعنے سیرۃ محمدیہ کی تحریر کو) انجام کو پہنچایا"۔ اگر یہ خواب در اصل اسی طرح سے دیکھا ہوتا جسطرح سے مقدمہ تفسیر میں کہا گیا ہے تو ان تمام واقعات کے بیان کرنے کے لئے سیرۃ محمدیہ کی تصنیف کیوقت کوئی روک نہ تھی لیکن اس خواب کے دیکھنے کے برسوں بعد جوں جوں حیرت صاحب کو شرع محمدی کے رازوں کی کشمکش ہوا اسی طرح سے اس خواب میں بھی رنگ آمیزی کا خیال بڑھا حتٰے کہ یہ ان کی مجددیت کی ایک دلیل ہو گیا۔ اس پر ہم نے رسالہ کے پہلے ہی حصہ میں تفصیل سے بحث کی ہے۔ ناظرین اسوقت تک اس دلچسپ بحث کا انتظار کریں ہم نے الحال صرف یہ دکھانا تھا کہ چونکہ حیرت صاحب اپنے دل میں اس قسم کے فریبوں کو خوب جانتے ہیں اس لئے اس کی پیش بندیاں کرنی شروع کی ہیں لیکن یہ خاطر جمع رکھیں کہ کسی بحث کا کوئی پہلو بھی باقی نہ چھوڑا جاویگا جب تک دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ نہ کر دیا جاویگا۔

کرزن گزٹ مورخہ ۱ جنوری ۱۹۰۵ء

اس پرچہ میں حیرت صاحب نے طاعون کے متعلق بحث کی ہے چونکہ اس سے پہلے بھی وہ طاعون کے متعلق بہت کچھ دل کا بخار نکال چکے ہیں اس لئے سابقہ نکتہ چینیوں کا رسالہ کے دوسرے حصہ میں جس جگہ ہم نے جواب دیا ہے اسی جگہہ اس پرچہ کا بھی مفصل جواب دیدیا ہے اور اب اسجگہہ مجھکو تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف دو خاص باتوں پر میں توجہ کرنی چاہتا ہوں جنپر حیرت صاحب نے بھی خاص طور پر زور دیا ہے پہلی بات جس پر انہوں نے زور دیا وہ یہ ہے کہ حیرت صاحب لکھتے ہیں "اب ہم اس بیان کے متعلق چند باتیں لکھنا چاہتے ہیں اول تو یہ کہ مرزا غلام احمد نے یہ بات بھی جھوٹ بولی ہے کہ میں پہلے سے ایسا بتا چکا ہوں اس نے یہ لکھا تھا کہ "میرا مرید کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہو سکتا" اس کی بہاری تحریریں موجود ہیں جن سے حضرت سلامت کبھی انکار نہیں کر سکتے"

حیرت صاحب کی اس نکتہ چینی کے جواب میں ہمیں سوائے اسکے اور کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جس حالت میں تمہارے پاس خود اپنے بیان کے موافق ساری تحریریں موجود ہیں تو کتاب کے صفحہ وغیرہ کا یا اشتہار کی تاریخ اور صفحہ سطر وغیرہ کا حوالہ دینے میں کونسی بات مانع ہے جب تک تم اپنے دعوٰے کے موافق مذکورہ بالا الفاظ جو جلی قلم سے لکھے گئے ہیں اور جو یہ ہیں "میرا مرید کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہو سکتا" پیش نہ کرو اسوقت تک تمپر تمام زمانہ کی لعنت کی بارش ہوتی رہیگی جو اسوقت تک ختم نہ ہوگی۔ جب تک کہ یہ فقرہ تحریرات حضرت اقدس میں سے نکالکر نہ دکھلاؤ۔ اسوقت تمہارے دعوٰے کیوجہ سے یہ مطالبہ تم سے کیا گیا ہے۔ ورنہ جو اصل حقیقت اسکی بابت مفصل بحث خود حضرت اقدس کی کتب اور اشتہارات کو مدنظر رکھکر ہمنے اپنے رسالہ کے دوسرے حصہ میں بتفصیل سے کی ہے۔

دوسری بات جس پر حیرت صاحب نے بہت زور دیا ہے وہ ان کی مفصلہ ذیل عبارت سے ظاہر ہے۔ "اب دوسری بات جو مرزا صاحب نے لکھی ہے" یہ ہے کہ آنحضرت کے وقت میں کفار پر تلوار کی صورت میں عذاب نازل ہوا تھا محض غلط ہے اور ذات اقدس و اطہر نبی کو معاذ اللہ بدنام کرنا ہے۔ مرزا غلام احمد کان کھول کے سنو۔ کہ ہمارے فخر دو جہان رحمت بنکے دنیا میں آئے تھے اور کل آسمانی عذابوں کا اب کیسے۔ دنیا [illegible] خاتمہ ہو چکا تھا کل انبیاء پر آپکو اسلئے شرف بخشا گیا کہ بمقابلہ دیگر انبیاء کے آپ عالم رحمت بنا کے بھیجے گئے تھے تم جھوٹے ہو۔ آپ نے دشمن کبھی تلوار کا یا نیزہ کا کوئی عذاب نہیں اترا تم ایسی تیرہ باطنی کا مزا چکھو گے جو تم فخر دو جہان کی شان اقدس و اطہر میں شب و روز کرتے رہتے ہو۔ ہائے ہائے اے بیہودہ اس لکھنے سے تمہارا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ کفار مکہ کو ان کے کفر کی سزا تلوار سے دیگئی تم جھوٹے تمہاری بہتا و بہتان جھوٹی ہو [illegible] باقی آئندہ

احمدیہ بک ایجنسی کارخانہ اخبار البدر قادیان

ذیل کی کتب میں سے بعض کی قیمتوں میں خاص رعایت ہے اور تھوڑی جلدیں باقی ہیں

نام کتاب و کیفیت	اصل قیمت	رعایتی قیمت
تفسیر القرآن بالقرآن مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن سیکنڈ اسپیشلٹی۔ اس مسئلہ کے متعلق کی یہ ایک ہی مکمل تفسیر غنیمت ہے جس میں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی ثبوت احمدیوں کے لئے دیا گیا ہے		۴
تفسیر سورۃ جمعہ من خطبات حکیم نورالدین صاحب	۴	۳
سیرۃ حضرۃ مسیح موعود مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب	۸	
جلسۂ اعظم مذاہب۔ رپورٹ جلسہ ادیان جو ۱۸۹۶ء میں مقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگرداہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لیکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھ کر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا	۸	
حیات القرآن بمعنی حادثہ ثبوت یعنی ذرہ ذکر [illegible] کے دیں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی	۳	
عسل مصفّٰی۔ دفات مسیح و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص قرآن حدیث اور عقلی و نقلی دلائل کا ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب ابو العطا	۴	
الفرقان۔ مجموعہ اذان اللہ ایسواء جس کا ریویو اخبار میں سلسلہ تھا قریب یکصد صفحہ مصنفہ فاضل امروہی	۲	
تحذیر المومنین — یہ کتب بھی حضرت فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی کے اثبات اور کلام میں بحث کی گئی ہے اور ازواج انبیاء اور احادیث کے حدیثیں نکالنے اور بہت بڑی لیاقت سے مطالعہ کرنے کے قابل ہیں قیمتوں میں رعایت ہے	۸	۴
سواء السبیل	۳	۱
اعلام الناس	۹	۴
کشف الالتباس	۱	۱۰
ایقاظ الناظرین	۱	
موعظہ حسنہ		
ذکر الشہادتین۔ سورۃ یٰسین کی تفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے	۱	
قول الصحیح۔ اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر [illegible] کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام	۱	
چشمہ مولویان بنام حضرت مسیح اسرائیلی پنجابی نظم اپنے رنگ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے	۱	۱
شہادت القرآن — یہ کتب حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہیں جن میں آپ نے ایجاد کردہ فن علم کلام اثبات دعاوی پر تحدیانہ بیان حقائق اور معارف اور مذہب دین کی ہیں اور ان کی قیمت میں بھی رعایت ہے	۴	۳
نور القرآن	۳	۲
اعجاز احمدی	۳	۲
سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب	۱۰	۱
طب روحانی۔ یسوعی معجزات کی کل حقیقت کھلجاتی ہے اور امراض کے علاج کا طریق بتلایا گیا ہے ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا اس کی تصنیف ہے	۱۲	۲
شہادات آسمانی حصہ اول و دوم — یہ رسائل جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المعوذ کے قلم سے نکلے ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے	۷	
السر المکتوم	۵	
رویائے صالحہ	۲	
اعجاز احمدی خرد	۱	
قصص ہی روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے پر انکی خوبی کھلتی ہے بدر دنصائح کا بہت سا حصہ ان سے ملتا ہے		
سراج الحق حصہ اول — صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کے دعاوی کو ایک نئے رنگ میں ثابت کیا ہے اور حضرۃ امام اعظم علیہ الرحمۃ اور دیگر ائمہ کبار کا مذہب وفات مسیح میں ثابت کیا گیا ہے	۱	
سراج الحق حصہ دوم	۱	
سراج الحق حصہ سوم	۲	
حصہ چہارم و پنجم		
محامد المسیح۔ حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب	۳	
شہادت نامہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بزبان پنجابی بر طرز سوہنی مہینوال	۳	
ابطال الوہیت مسیح۔ حضرۃ مولانا نورالدین صاحب کی تصنیف	۲	
ادعیہ قرآن کریم مترجم منظوم من تصنیف قاضی ظہور الدین صاحب اکمل۔ احمدی۔ گولیکی۔ ضلع گوجرات	۱	
اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حواریان جو کہ متفرق طور پر نکلتے رہے	۱۲	۱۲
سلاسل الفضائل عربی۔ اردو	۲	
سلاسل التعلیم عربی	۱	
سیرت النبی		
الہامی دعا اسم اعظم		
وفات مسیح پنجابی نظم ۲ پنجابی کا من [illegible] نظم برائے مستورات		

(نوٹ) ہر ایک کتاب جو کہ قادیان کے کسی دوسرے کارخانہ سے لیکر ارسال کیجاتی ہے۔ اسپر روپیہ تک اور اس سے زیادہ فی روپیہ ا کمیشن لیا جاتا ہے

حضرت حکیم الامت کے سننے والے سنیں

شیخ عبدالحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمی بہ سلاسل الفضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے چھ آنہ مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہوگئے ہیں۔ اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اصل لاگت اس کی ۳ ۱۲ ہے۔ پس احمدی احباب اگر ایک شہر میں بیس پچیس کاپیاں اس کی اصل قیمت پر خرید فرمالیں تو بہتر ہوگا کیونکہ ایک مسافر کی دستگیری ہے اور میرے نزدیک احباب کے لئے عمدہ موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی غنیمت ہے والسلام۔ نورالدین

فتح مقدمات کی نسبت ایک یادگار کی تجویز

اس سے پیشتر کے نمبر میں اپنے گرامی دوست جناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہرسیاں والہ کی تحریک کا تذکرہ دربارہ قائم کرنے ایک یادگار کے درج کر چکا تھا۔ کہ الحکم مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۹ء کا پرچہ پہنچنے پر اس میں اخویم شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے نشان معین کے ماتحت منشی غلام نبی صاحب کی تحریک سے اپنے ایک سابقہ پیش کردہ تجویز دربارہ صنعتی شاخ متعلقہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو اس فتح کی یادگار میں پیش کیا ہے اور استدعا کی ہے کہ ہزار روپیہ جمع ہو جاوے تو مدرسہ کے ساتھ ایک صنعتی شاخ کھولی جاوے جو کہ اس فتح کی یادگار قرار دی جاوے۔ ان کے آرٹیکل کے مطالعہ سے اول تو میرا دل بھی اس امر پر للچایا۔ کہ واقعی میں یہ ایک عمدہ تجویز ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر میرے دماغ میں خیالات گذرے کہ ایک مدرسہ یہاں لڑکیوں کا ہو جس میں علاوہ تعلیم مروجہ کے وہ کشیدہ وغیرہ کا کام سیکھیں اور اس طرح سے یہاں کی صنعت و حرفت یورپ و امریکہ کی نمائشوں میں پیش ہو اور قادیان کا نقارہ چار دانگ عالم میں بجے اور چونکہ انسان کی طبعی خاصیت ہے کہ جب وہ کسی امر کی طرف غور کرتا ہے اور اس کے دوسرے پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتا ہے تو اس میں دور تک اسکی آرزوئیں اسکو لیجاتی ہیں اسی طرح عالم اسباب میں سیر کرتے ہوئے قادیان ہر ایک قسم کے انجینیرنگ اور ایجاد کا مرکز مجھکو نظر آنے لگا اور میرے دل میں آئی کہ میں بھی اسی آرٹیکل کی تائید میں کچھ لکھوں اور احباب کو تحریک کروں کہ وہ دل کھولکر اس بارہ میں چندہ ارسال کریں کہ یکایک میرا خیال مدرسہ تعلیم الاسلام کی موجودہ حالت اور اس کی ضرورتوں کی طرف منتقل ہو گیا اور تھوڑی دیر اسپر غور کرنے سے مجھے اپنی ساری خیالی عمارت کو مسمار کرنا پڑا کیونکہ مدرسہ کی موجودہ حالت ہر ایک پہلو سے ابھی تک اسقدر اطمینان بخش نہیں ہے کہ ہماری قوم اس کے افکار سے سبکدوش ہو کر کسی اور مزید توجہ کو اپنے سر پر لے۔ اس کو بخوبی سمجھنے کے لئے ہمیں قادیانی چندوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ کل جماعت کا کس قدر حصہ ہے جو کہ ان ضرورتوں کا کفیل ہو چکا ہے۔ بفضل خدا اسوقت جماعت کا شمار اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ اگر اس کے سر پر ایک نہیں اور ۲۰ کارخانہ اور شاخیں کھولی جاویں تو اس تعداد کو سنکر ہر ایک آدمی ایک پل کیلئے بھی باور نہیں کر سکتا کہ وہ نہ چل سکیں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس مذاق کے کسقدر لوگ ہیں جو کہ اس قسم کی قومی خدمات کے لئے صفت ایثار سے موصوف ہو کر اپنے عزیز مالوں کی قربانی کو روا رکھتے ہیں مدرسہ کی ذاتی ضروریات ابتک محتاج التکمیل ہیں اور جسقدر توجہ قوم کو اسکی طرف ہونی چاہئے تھی بجز معدودے چند احباب کے اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔ اسوقت میں صرف مدرسہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ کالج زیر بحث ہرگز نہیں ہے قوم کی موجودہ مالی حالت اور ایسے چندوں کی طرف اسکی توجہ کے ثبوت کیلئے صرف یہ دیکھ لینا کافی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار دربارہ امداد چندہ دیا تھا اور جسمیں یہاں تک قوم کو توجہ دلائی تھی کہ اگر کوئی شخص مدرسہ کا چندہ الگ نہیں دے سکتا تو وہ لنگر خانہ کے چندہ ہی سے ایک حصہ مدرسہ کو اس وقت تک دیا کرے کہ مدرسہ کی مالی حالت [illegible] ہو جاوے۔ کیا آج تک جبکہ اس ارشاد کو ایک عرصہ دراز گذر چکا ہے۔ قوم نے اسقدر حصہ مدرسہ کی امداد [illegible] لنگر خانہ کے چندہ میں سے مدرسہ کیلئے کوئی حصہ الگ [illegible] تو اسکا جواب [illegible] ملتا ہے کہ قوم نے ابھی تک اسقدر مستعدی ہرگز نہیں ظاہر کی کہ جس سے ارکین مدرسہ کا دامن گوہر مقصود سے پر ہو گیا ہو اور دست سوال انہوں نے مدرسہ کی ضرورتوں کیلئے دراز کیا تھا اب اسے کوتاہ کرلیں اور لنگر خانہ سے حصہ نہ لیں [illegible] مدرسہ کی ضرورتیں اور شکائتیں بدستور ہیں اور ارکین [illegible] کر رہے ہیں کہ اسکے متعلق لیڈنگ آرٹیکل اخبارات [illegible] جاویں جو کہ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ قوم کی توجہ [illegible] مدرسہ کی طرف ہرگز نہیں ہے اور جب مدرسہ کا اصل فرض یعنی جو کہ تعلیم ہے وہی ابتک [illegible] اور اس [illegible] بطور پر [illegible] اپنا کام سر انجام نہیں دے سکتا [illegible] تو [illegible] بڑھا دینا میرے نزدیک [illegible] قیاس ہے کہ جہاں تک ہو سکے سب سے اول مدرسہ کی احتیاجوں کو پورا کیا جاوے [illegible] جو [illegible] اس کا تدارک کا حقہ [illegible] ضرورت [illegible] امداد کی چندوں اور [illegible] سے اور اگر [illegible] ارکین مدرسہ [illegible] اس کے علم اور [illegible] میرا دل خود چاہتا ہے کہ صنعت و حرفت کی شاخ یہاں جاری ہو اور منتقی صناع اور اہل حرفہ طیار کر [illegible] دنیا کے آگے پیش کریں اور میں صنعت و حرفت کی [illegible] کی [illegible] ہرگز نہیں دیکھتا لیکن تاہم ابھی اس قسم کی تحریکوں کو [illegible] وقت خیال کرتا ہوں خدا تعالیٰ کا ہر ایک فعل تدریج سے ہوتا ہے اور اس [illegible] جو [illegible] الٰہی سے ہمیں حاصل ہوتا ہے ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ امام کی بعثت کی بڑی غرض اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان کے حصول کی ہوتی ہے اور اسلئے اسکی تفہیم پر فائدہ حاصل کرنے کا سارا دارو مدار تقوےٰ پر ہوتا ہے پس جو تقوےٰ پر قوم کی بہبودی کا دارو مدار ہو اسکے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض عین ہونا چاہئے صنعت اور حرفت کی نوع انسان کو ضرورت تو ہے لیکن یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ جسے ایک غیر متقی شخص بلکہ ایک دہریہ اور کافر اور فاسق بھی پورا کر سکتا ہے اور اس کی کوئی خصوصیت تقوےٰ اور روحانیت سے ہرگز نہیں ہے اسلئے میری ذاتی رائے یہی ہے کہ بجائے صنعتی شاخ کے اس فتح کی یادگار میں مدرسہ کو ہر ایک پہلو سے مکمل کرنا چاہئے میرے خیال میں اسکی تکمیل صرف اس بات سے ہرگز نہ ہوگی کہ چندہ دینے والے موجودہ احباب اپنے چندوں کی تعداد بڑھا دیں بلکہ چند ایک افراد ہر ایک مقام پر یہ اپنا فرض منصبی خیال کریں اور پکا عہد کریں کہ وہ ذیل کے امور پر ہمیشہ ساعی رہینگے۔

اول یہ کہ جو اصحاب آجتک چندہ نہیں دیتے انکو چندہ دینے کیطرف رجوع دلایا جاوے اور ماہواری چندہ بڑی تعہد سے جمع کرکے ارسال کیا جاوے

دوئم یہ کہ احمدی لڑکے جو کہ غیر مکاتب میں تعلیم پاتے ہیں ان کو قادیان ارسال کیا جاوے۔

دوسرا امر بہت ہی ضروری امر ہے جسکی طرف بہت کم توجہ احباب کی ہے حالانکہ میرے خیال میں اس مدرسہ کے قیام کا بڑا مدار اسی پر ہے اور جن لوگوں نے اسے ایک غیر ضروری امر کہا ہے انہوں نے ابتک اس مدرسہ کی قدرشناسی سے کوئی حصہ نہیں لیا اور نہ نصرت کا حق ادا کیا ہے جب تک ہمارے دوست اپنے سینوں کو اولاد کے داغ ہجر سے نہ داغینگے۔ وہ اس قومی فرض سے کبھی سبکدوش نہ ہونگے ہر ایک امر کی تکمیل کیلئے ایک قربانی کی ضرورت ہوتی ہے مدرسہ تعلیم الاسلام کی تکمیل اسیوقت ہو سکتی ہے جبکہ وہ اپنی اولاد کی محبت کی اور اپنے مالوں کی قربانی کریں گے جس قلمی اور لسانی جہاد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے ہیں اگر اسکے لئے ہم کوئی فوج طیار کر سکتے ہیں تو وہ ہماری ذریت ہے اور یہ بذریعہ اسکول ہی ہے۔ ورنہ یہ تو ظاہر ہے کہ اب سیف و سنان کے جہاد کی ضرورت نہیں ہے۔

پس میری رائے یہی ہے کہ اس مقدمہ کی یادگار میں ایک مالی فنڈ کھولا جاوے جس میں ہمارے احمدی دوست بڑھ بڑھکر گوئے سبقت لیجانے اور مدرسہ کے متعلق صدیقی ثواب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

شیخ صاحب موصوف کی تحریک پر قیام یادگار کیلئے چندہ کی ترسیل میں ہرگز فرق نہ ہونا چاہئے۔ یادگار کے لئے جسقدر چندہ ہو اسکا صرف وعدہ نہ ہو بلکہ عملی طور پر ضرور بھجدیا جاوے کیونکہ اکابرین ملت اور حضرت امام الزمان کے مشورہ سے جو یادگار تجویز ہوگی۔ وہ اس میں صرف ہو سکیگا۔ سر دست اس بات کو امر فیصل قرار دیا جاوے۔ کہ یادگار ضرور قائم ہوگی کیا اور کس طرح ہو اسے زیر بحث سمجھا جاوے اور اسکیلئے چندے ضرور ارسال کریں ؛

اشاعت اخبار کی اشاعت کیطرف احمدی جماعت کی خاص توجہ درکار ہے قادیانی فرنیاں دن بدن ترقی کر رہی ہیں جس سے ہمارے دوستوں کو مالی جہاد کا موقعہ مل [illegible]۔ میں اس پر ایک مبسوط آرٹیکل دینے والا ہوں کہ ان ضرورتوں کے بڑھنے میں کیا سر الٰہی ہے۔ اور کیوں ہمارے دوستوں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے۔

میں ان احباب کا مشکور ہوں جنہوں نے روپیہ لا قیمت منظور کرکے کارخانہ کی عزت افزائی کی ہے لیکن اصل امداد کارخانہ کی اشاعت ہے کہ جس کی اسکی سرسبزی و شادابی ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر ایک احمدی دوست کے ہاتھ میں یہ ارزاں پرچہ موجود ہو ہر ایک ایسا دوست جس نے اس پرچہ کو ۲ روپیہ یا اس سے زائد پر خریدا ہے اسکی سفارش پر اپنی جیب سے کسی دوسرے کے نام جاری کرنے سے ہمارا یہ پرچہ اخبار جاری ہو سکتا ہے امید ہے کہ میرے احمدی دوست اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھا دینگے

یہ مقدمہ کی فتح کی یادگار ہے ؛

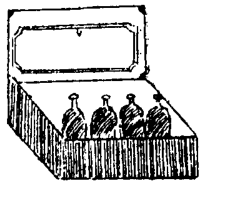

اعلےٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر۔ طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کر چار دہا شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کرکے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیہ۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں کو شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کرکے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات**

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و پتی و بھوک۔ پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا ...... کرکے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو۔ بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کرکے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶/۔ وقیمت دو شیشی ۲ سوتین شیشی ۳ و چار شیشی ۴ للعہ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲۰ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ عہ۔ ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فائدہ اوٹھایئے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بد ہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہوتا۔ اور بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیہ۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارۃ۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریاں یعنی دھاتہ پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت۔ داد۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری۔ دباد گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے لئے بھی نہایت ہی مفید ہے۔ دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر و تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اسکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے۔ تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت**۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ اور عمل دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کرکے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارۃ و حافظہ دونکا وقت کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک رہتی ہے پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۸/۔ **گنٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع**۔ کیسی ہی سخت تکلیف وہ گنٹھیہ یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات معہ بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶/۔ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری**۔ اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ مالا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑوال۔ کیچل۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵/۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز لیجئے۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے کیا ہی درد ہو۔ فوراً دفع ہو جائے گا۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و پیپ جانے دہن اور بو منھ و زبان کے ناسور کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵/۔ علاوہ ازیں آتشک سوزاک جریاں۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم پھوڑے کے لئے مرہم عجوبہ وغیرہ مخصوص کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمایئے جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم۔ میڈیکل ہال۔ مقیم گنج۔ شہر بنارس۔ نوٹ**۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹ و نکیفر ورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط بھیجکر فیصلہ

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک ڈاک کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس محصول کا بھی متحمل ہوگا۔ سونے چاندی کی گولیاں۔

یہ حبوب اسم با مسمّیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوائیں ہیں یہ حبوب خاص کر حلق میں اُترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک و دیگر لیمی لیمی ادویات مخلوط کرکے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا۔ دھند۔ غبار شبکوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ لبگدہ ضلع دہلی

[illegible]

[illegible]

کشف الاسرار اور ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آوین

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا

Registered. L. No. 288

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سحر کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قاتل کل مسیحہ وما نزل من ...

ای جہان منتظر خوشباش کاندر داستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر | نوٹ: بیعت کے اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ... سال ہے جبکہ البدر اپنے پورے معنوں کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں ایکی فتح و نصرت کا زمانہ طلوع ہوا | جلد ۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا	اندریں دین آمدہ از مادریم	ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادہ عرفان ما از جام اوست	آن رسولے کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آن نہ از خود از ہمان جا بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال	اقتدائے قول او در جان ماست	ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد	ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد	آن ہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق [illegible]	منکر آن مورد لعن خداست	معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیاست	یکدم دوری ازان دین ناصواب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ربی انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی [illegible]

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تقسیم صفحہ	سالی	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نام اسمائے	مقام	ضلع	نام اسمائے	مقام	ضلع	نام اسمائے	مقام	ضلع	نام اسمائے	مقام	ضلع
عبدالقادر ولد مولوی خدابخش	قصور	لاہور	عبداللہ ولد بگو	بڈہار	امرتسر	محمد افضل شاہ ولد محمد اکبر شاہ	راہوں	جالندھر	احمد ولد نوردین کلاس	مکیانہ	گجرات
محمد شریف ولد کریم بخش	"	"	غلام " گوہر	گہوگیاٹ	شاہپور	محمد دین " میاں سلطان	سیدوالہ	منٹگمری	غلام مرتضٰے خاں طالب العلم	کالج	پٹیالہ
محمد رمضان ولد بوٹا	محمود پور	کرنال	حسن دین " امام الدین	کولار	وزیرآباد	عیسیٰ " دین محمد	بہاگووالہ		غلام رسول ولد نبی بخش	تونگوی	گوجرانوالہ
ویدار بخش	"	"	عبدالرحمان " حاکو	بڈہار	امرتسر	نظام الدین " دین محمد	"		الہداد " العدین		لاہور
محمد اسماعیل ولد امیر شاہ	"	"	فضل الدین " اللہ دتا		گوجرانوالہ	غلام محمد عرف کاکا	"		محمد دین " شہاب دین		وزیرآباد
غلام رسول " "	"	"	نبی بخش " شیخ امیر بخش		وزیرآباد	غلام دین ولد نہالا	"		جاموں " عیدا	بڈہار	امرتسر
رحیم بخش " احمد	"	"	غلام قادر " چراغدین		گوجرانوالہ	سندر دین " کمان	"		کرم الٰہی " "	"	"
نور محمد " محمد بخش	"	"	علم الدین لوہار	باغبانپورہ	لاہور	بلبو " ماہی	"		عبداللہ " اللہ یار	راہوں	جالندھر
محمد عبداللہ " مولوی جلال الدین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ	عبداللہ ولد عزیز الدین	آدوملی	سیالکوٹ	جان محمد " جوم	دہرم کوٹ		جمال دین "	"	"
محمد دین " عمر الدین	"	"	محمد علی " قطب الدین	بڈہار	امرتسر	شمس الدین " احمد	علاپور جٹان	گجرات	عبدالرحمان "	"	"
غلام محمد " مہتاب الدین	"	"	غلام نبی " کالو		لاہور	عمرا " جمعہ	کالووالہ	گوجرانوالہ	سندہا شیخ " حاکم خاں	بھینیاں	ہوشیارپور
عنایت اللہ " عمر دین	"	"	مولوی محبوب عالم " شرف الدین	کوٹلی		اللہ داد " امیر	"		علی بخش " سکندر	"	"
قاضی شاہ دین " قاضی علی بخش	ماہل پور	ہوشیارپور	عبدالغنی " امیر بخش		جہلم	اللہ بخش " امام بخش	"		لہنا " احمد یار	جیبکے	گوجرانوالہ
رنگ الٰہی " خیر الدین	قصور	لاہور	بہاول	جیبکے	گوجرانوالہ	جیونا " جیوا	"		اقبال احمد " امداد الٰہی	بنڈوری	ہوشیارپور
عبدالرحمان " عبدالغنی	سانڈہ کلاں	"	محمد حسن " کریم بخش		"	غلام محمد " نانک	بھینیاں	ہوشیارپور	رحمت بی بی زوجہ "	بھیکوویال	"
محمد رمضان " شیخ سلطان		گوجرات	امام الدین		"	بہولا " منگو	"	"			
احمد " نورالدین	مکیانہ	گجرات	جامو " عیدا	بڈہار	امرتسر	سندہا شیخ " حاکم خاں	"	"			

احمدیہ بک ایجنسی کارخانہ اخبار البدر قادیان

ذیل کی کتب میں سے بعض کی قیمتوں میں خاص رعایت ہے اور تھوڑی جلدیں باقی ہیں

تفسیر القرآن بالقرآن ۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن پلیٹنگ آفیسر پٹیالہ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی مکمل تفسیر اردو میں ہے جس میں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی مسالہ احمدیوں کے لئے دیا گیا ہے ۔ ۴

تفسیر سورۃ جمعہ ۔ من خطبات حکیم نورالدین صاحب ۔ ۴

سیرۃ حضرۃ مسیح موعود ۔ مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب ۔ ۸

جلسہ اعظم مذاہب رپورٹ جلسہ ادیان ہوکہ سنہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا جس میں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لیکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھ کر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا ۔ ۸

ضیاء القرآن بمنکران احادیث نبوی یعنے فرقہ چکڑالوی کے رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی ۔ ۳

عسل مصفیٰ ۔ وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص ۔ حدیث اور عقلی و نقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدابخش صاحب اتوا لعطار ۔ ۸

الفرقان ۔ ۲

مجموعہ ازالۃ الوساوس جس کا دوسرا نام ہے سلسل حجتِ باہرہ قریب یکصد صفحہ مصنفہ فاضل امروہی ۔ ۴

تحذیر المومنین	یہ کتب بھی حضرۃ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی پر ایک پیرایہ کلام میں بحث کی گئی ہے اور قرآن شریف اور احادیث کے جدید نکات اور اسرار بڑی لطافت سے درج ہیں انکے مطالعہ سے نور معرفت میں ایک خاص ترقی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت ہے	۸
سوار السبیل		۳
اعلام الناس		۶
کشف الالتباس		۱
ایقاظ النائمین		۱
موعظہ حسنہ		

سر الشہادتین ۔ سورہ یٰسین کی تفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے ۔ ۱

قول الصحیح ۔ اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام ۔ ۱

چیچھی مولویاں بنام حضرت مسیح اسرائیلی پنجابی نظم اپنے رنگ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے ۔ ۱

شہادت القرآن	یہ کتب حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہیں جنمیں آپ کے ایجاد کردہ فن کلام اثبات دعاوی پر تحدیانہ بحثیں اور حقائق اور معارف اور عمدہ دین کی دعوت کی گئی ہے قیمتیں بھی رعایت ہے	۴
نور القرآن		۳
اعجاز احمدی		۳
سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب		۱

طب روحانی ۔ یسوعی معجزات کی کل اس میں جالی بلا دوا امراض کے علاج کا طریق بتلایا گیا ہے ایک جوم احمدی حکیم جو اس میں صاحب کمال تھا اس کی تصنیف ہے ۔ ۱۲

شہادت آسمانی حصہ اول	یہ رسائل جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی و ہوی ایڈیٹر رسالہ المنصور کی قلم زنی کے نتائج ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ کے خصہ مرزا کی جو دعوی ڈالی گئی ہے اور دیکھنے میں انکی خوبی کھلتی ہے	۷
السر المکتوم		۵
رویا صالحہ		۲
اعجاز احمدی خرد		۱

سراج الحق حصہ اول	صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرۃ مسیح کی وفات اور مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے رنگ میں بحث اور حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ اور دیگر ائمہ کبار کا مذہب وفات مسیح میں ثابت کیا گیا ہے	۱
" حصہ دوم		۱
" سوم		۱
" حصہ چہارم و پنجم		۲

مدح المسیح ۔ حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب ۔ ۳

شہادت نامہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بزبان پنجابی بروزن سوہنی مہینوال ۔ ۲

ابطال الوہیت مسیح ۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب کی تصنیف رد نصاریٰ ۔ ۲

ادعیہ قرآن کریم مترجم منظوم

اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اوائل میں متفرق طور پر نکلتے رہے ۔

سلاسل الفضائل عربی ۔ اردو ۔ ۲

سلاسل التعلیم عربی ۔ ۱

سیرت النبی ۔

الہامی دعا اسم اعظم ۔ رفقائے مسیح پنجابی نظم ۔ ۲

پنجابی کامن ۔ نظم برائے مستورات ۔ ۱

اسلام اور اس کا بانی ۔ یہ ایک ایسی انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے ۔ جو کہ بی ۔ اے کورس میں ہے ۔ ۳

روسی حمائل شریف ۔ عجیب و غریب کارڈ سائز سے بھی چھوٹی ۔ عمدہ اور واضح خط ۔ ۱۲

خطبات کریمیہ ۔ مجموعہ خطبات مولوی عبدالکریم صاحب ۔ ۳

حضرت حکیم الامت کے سننے والے سنیں

شیخ عبدالمحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمیٰ بہ سلاسل الفضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے چھ آنہ مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہو گئے ہیں ۔ اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں اصل لاگت اس کی ... ہے ۔ پس احمدی احباب ہر ایک شہر میں جہاں کہیں کامیاب اس کی اصل قیمت پر خرید ڈالیں تو بہتر ہوگا ۔ کیونکہ ایک مسافر کی دستگیری ہے اور ہمارے نزدیک احباب کے لئے اور وہ موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی غنیمت ہے ۔ والسلام نورالدین

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

بوجہ شدت سردی کے صرف ظہر اور عصر کی نمازوں میں حضور شامل ہوتے رہے

۸ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کے ایک خادم آمدہ از کشمیر نے سر بسجود ہو کر خدا تعالٰے کے کلام اسجدوا لآدم کو اسکے ظاہری الفاظ پر پورا کرنا چاہا - اور نہایت گریہ و زاری سے اظہار محبت کیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسے اس حرکت سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ مشرکانہ باتیں ہیں ان سے پرہیز چاہئے

ایک شخص کی درخواست مباحثہ پر فرمایا کہ حسب اعلام الٰہی ہمنے مباحثہ کا دروازہ بند کر دیا ہُوا ہے لیکن ہاں جس کا جی چاھے ازالہ شبہات کیلئے ہم سے کلام یا تحریر کر سکتا ہے بحث میں تو فریقین کو ہار جیت کا خیال ہوتا ہے مگر اسمیں یہ خیال نہیں ہوتا بحث کے بند کرنیسے ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اعتراض کرے یا سوال کرے یا اُسے کچھہ وساوس ہوں تو اُس کی طرف توجہ ہی نہ کیجاوے بلکہ اس سے مراد یہ تھی کہ جواب اور جواب الجواب اور پھر ہار جیت کا خیال لوگوں کو ہوتا ہے وہ احقاق حق سے دور جاپڑتے ہیں - ورنہ سوالات اور ازالہ وساوس کیلئے دروازہ کھلا ہے جس کا جی چاہے ہم سے پوچھہ سکتا ہے ٭

۹ فروری ۱۹۰۵ء

کو ظہر کیوقت تشریف لاکر طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ سردی کی شدت میں یہ کم ہو جایا کرتی تھی مگر اب سردی کی شدت کے ساتھ اسکی بھی شدت ترقی کر رہی ہے - حالانکہ ابھی اسکی مزید ترقی کے ایام آنے والے ہیں -

۱۰ فروری ۱۹۰۵ء

جمعہ حضور علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ میں ادا فرمایا -

۱۱ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کی نماز ادا فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے لیکن جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے اقارب میں سے ایک صاحب مولوی احمد سعید صاحب انصاری سہارنپوری برادر زادہ و شاگرد خلیفہ محیی السنۃ وقامع البدعۃ حافظ حدیث جناب مولانا شیخ محمد انصاری سہارنپوری مولداً مکی مہاجراً مرحوم احقاق حق کے خیال سے تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس سے اُنکی ملاقات کی درخواست کی جسپر حضور علیہ السلام اسیوقت تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر مجلس فرمائی بعد استفسار اسم وسکونت و مختلف اذکار کے مسئلہ جہاد کا تذکرہ ہوا - جس میں ضمناً بعض ان گروہوں کا ذکر بھی آگیا جو کہ ہر ایک کافر کو بذریعہ تلوار قتل کر دینے کو عزّ اقرار دینے میں اور انگریزوں کے ملکوں میں رہنا بدعت اور کفر خیال کرتے ہیں اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا - کہ ان کا یہ خیال کہ ہم کفر کے اثر سے بچنے کیلئے الگ رہتے ہیں اور اگر انگریزوں کی رعیت ہو کر رہیں تو آنکھوں سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑیں اور مشرکانہ کلام کان سے سننے پڑیں میرے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ اس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے میں ہر ایک کو اتنک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت روی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے - مذہبی تعصب کو گورنمنٹ ہرگز دخل نہیں دیتی اسکی بہت سی زندہ نظیریں موجود ہیں ایکدفعہ خود عیسائی پادریوں نے ایک جھوٹا مقدمہ خون کا مجھپر بنایا ایک انگریز اور عیسائی حاکم کے پاس ہی وہ مقدمہ تھا اور اسوقت کا ایک لفٹننٹ گورنر بھی ایک پادری مزاج آدمی تھا مگر آخر اس نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور بالکل بری کر دیا بلکہ یہانتک کہا کہ میں پادریوں کیخاطر انصاف کو ترک نہیں کر سکتا اس کے ابھی ایک مقدمہ فیصلہ ہوا ہے پہلے تو وہ ہندو مجسٹریٹوں کے پاس تھا نہیں معلوم کہ انہوں نے کس رعب میں آکر بہت ہی واضح اور بیّن وجوہات کو نظر انداز کر دیا اور مجھپر جرمانہ کیا - لیکن آخر جب اسکی اپیل ایک انگریز حاکم کے پاس ہوئی تو اُس نے بری کر دیا اور مجسٹریٹ کی کارروائی پر افسوس کیا اور کہا - کہ جو مقدمہ اپنے ابتدائی مرحلہ پر خارج کے قابل تھا اُسپر اسقدر وقت ضایع کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں ابھی تک عدل اور انصاف کا مادہ موجود ہے اگر کسی قسم کا مذہبی تعصب یا بغض ہوتا تو کم از کم میرے ساتھ تو ضرور برتا جاتا ۳ لاکھ کے قریب جماعت ہے پھر افغانستان کے لوگ بھی آ آکر بیعت کرتے رہتے ہیں اور ایک نیا فرقہ ہونے کی وجہ سے بھی گورنمنٹ کی نظر اور توجہ اسطرف ہونی چاہئے تھی مگر دیکھو کہ قریب ۸ کے ہمارے مقدمات ہوئے ہیں جن میں سے سوائے ایکدو کے باقی کل مخالفین کیطرف سے ہمپر تھے مگر سب میں کامیابی ہمکو ہی حاصل ہوئی ہے اور انگریزوں نے ہی ہمارے حق میں فیصلے دئے ہیں اگرچہ ہم ان سب کامیابیوں کو خدا کی طرف سے ہی سمجھتے ہیں کیونکہ اگر وہ نہ چاہتا - تو یہ لوگ کیا کرتے مگر جن لوگوں کے ذریعہ اور ہاتھوں سے اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوئی وہ بھی قابل شکر کے ہیں - جہانتک میرا خیال بلکہ یقین ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان لوگوں میں تعصب نہیں ہے اور آئیندہ کا حال خدا کو معلوم ہے اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو خدمت دین ہی مطلوب ہے اور ان کی غرض خدا کو راضی کرنا ہے تو چھپ کر بیٹھہ رہنے سے کیا فایدہ - انکو چاہئے کہ خدمت دین کا ایک پہلو یہ بھی لیں گورنمنٹ کیطرف سے کسی قسم کی سختی ہرگز نہیں ہے لوگوں کو تبلیغ اور اتمام حجت کریں یہ خیال بالکل غلط ہے - کہ واعظ لوگوں کو گورنمنٹ گرفت کرتی ہے ہرگز نہیں ہاں جو لوگ مفسد ہوتے ہیں وہ ضرور خود ہی گرفت کے قابل ہوتے ہیں گورنمنٹ کا اسمیں کیا قصور - ابتو عیسویت کا یہ حال ہے کہ اسپر خود بخود موت آرہی ہے خود ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل تثلیث کے پکے دشمن ہو گئے ہیں اور نئی تعلیم نے ان کے دلوں میں یہ بات کوٹ کر بھر دی ہے کہ بناوٹی خدا اب کام نہیں آسکتا - پادریوں کی یہ حالت ہے کہ صرف ٹکڑے کی خاطر کام کر رہے ہیں ایکدن تنخواہ کو دیر ہو جاوے تو کام چھوڑ دیتے ہیں اور خود عیسائی مذہب کی رد میں کتابیں لکھتے ہیں اب یہ زمانہ کسر صلیب کا ہے تقریر کے مقابلہ پر تلوار سے کام لینا بالکل نادانی ہے) خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تمپر حملہ کرتے ہیں اونہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو - اب ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے حملے اسلام پر تلوار سے نہیں ہیں بلکہ قلم سے ہیں لہٰذا ضرور ہے کہ اُنکا جواب قلم سے دیا جاوے اگر تلوار سے دیا جاویگا تو یہ اعتدا ہوگا جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے - اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پھر اگر عیسائیوں کو قتل بھی کر دیا جاوے تو اس سے وہ وساوس ہرگز دور نہ ہونگے جو کہ دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ وہ اور پختہ ہو جاوینگے اور لوگ کہینگے کہ واقعی ہیں اہل اسلام کے پاس اپنی مذہب کی حقانیت کی دلیل کوئی نہیں ہے لیکن اگر شیریں کلامی اور نرمی سے اُن کے وساوس کو دور کیا جاوے تو امید ہے کہ وہ سمجھ جاوینگے اور ہم نے دیکھا کہ بعض عیسائی لوگ جو یہاں آتے ہیں اُنکو جب نرمی سے سمجھایا جاتا ہے تو اکثر سمجھہ جاتے ہیں - اور تبدیل مذہب کر لیتے ہیں (جیسے کہ ماسٹر عبدالحق صاحب نومسلم) پس ہماری رائے تو یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے کمر بستہ ہو کر دین کی خدمت میں مصروف ہوں کیونکہ یہ وقت اسی کام کیلئے ہے اگر اب کوئی نہیں کرتا تو اور کب کریگا ٭

بعض ایسے لوگ جن تک حضور علیہ السلام کی بعثت اور دعاوی کی مفصل کیفیت نہیں پہنچی تاہم وہ حسن ظن رکھتے ہیں اور بسبب دور ہونے کے یقینی فیصلہ نہیں کر سکتے اُنکے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کیونکہ اُن کو کامل علم نہیں ہے اور علم اصل میں اسی کو کہتے ہیں جب کہ انسان کی واقفیت رویت کے قائم مقام ہو

الہامات کے ذکر پر فرمایا کہ قضاو قدر کے اسرار چونکہ عمیق در عمیق ہوتے ہیں اسلئے بعض وقت الہامات اور رؤیا کی تفہیم میں انسانکو غلطی لگ جاتی ہے مذکورہ بالا تقریر فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے مگر پھر بہت جلد تشریف لائے اور فرمایا کہ عصر کا وقت ہو گیا ہے - اذان دیدیجاوے - خانصاحب شادیخان اذان دینے گئے اور حضور علیہ السلام نے مجلس فرمائی - چونکہ اسوقت اہل اسلام میں سے بھی بعض مخالف اور منکر حضرت مسیح موعود الہام کے مدعی ہیں اور وہ دعوے کرتے ہیں کہ ہمکو حضرت مرزا صاحب کے کاذب اور دجال ہونیکے بارے میں خدا تعالےٰ سے وحی ہوئی ہے اور ادہر بعض مذاہب غیر از اسلام میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو کہ اپنے مذہب کی تصدیق کے بذریعہ الہام مدعی ہیں اسلئے ایسے دعاوی کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر فرمائی - جو کہ بہت ہی غور اور توجہ کی قابل ہے - اور جسے اگلے صفحہ پر درج کیا جاتا ہے ٭

اقوال الٰہی میں اختلاف ہے تو افعال الٰہی سے نتیجہ نکالو!

ہر ایک شخص اپنی حالت کے لحاظ سے معذور ہوتا ہے اس لئے ان میں فیصلہ کا ایک موٹا طریق ہے جسے ہم پیش کرتے ہیں اسوقت مختلف اقوام جنکا اسلام سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے الہام کے مدعی ہیں دس سال کا عرصہ گذرا کہ ایکدفعہ امرتسر سے ایک سکھ کا خط آیا کہ مذہب سکھ کے سچا ہونے کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے اور ایسے ہی ایک انگریز نے الہ آباد سے لکھا کہ مجھے عیسویت کے سچا ہونے کی نسبت الہام کے ذریعہ سے اطلاع دیگئی ہے اور ایک مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جنکو میں نیک جانتا ہوں ان کی اولاد امرتسر میں ہے انکو بھی دعوے الہام کا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے اور مرزا صاحب کاذب اور دجال ہیں پھر ادہر ہماری جماعت میں بھی ہزارہا ایسے آدمی ہیں جنکو الہام اور رویا کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے اور خود رسول اللہ صلعم نے زبان مبارک سے تصدیق کی ہے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے اور یہی ذریعہ انکی بیعت کا ہوا ہے۔ تو اب ان مختلف قسام کے الہاموں میں جلدی سے فیصلہ تجویز کرنا تقوے سے بعید ہے اسلئے میں جلدی کو پسند نہیں کرتا انسان کو چاہئے کہ صبر اور دعا سے کام لے اور تقوے کے پہلو کو ہاتھ سے نہ چھوڑے ان اللّٰہ مع الذین اتقوا۔ اسوقت خود اسلام میں کئی فرقہ موجود ہیں جو کہ ایکدوسرے کی تردید کر رہے ہیں پھر دوسرے مذاہب کے حملے الگ ہیں ایک کتاب ترک اسلام لکھی گئی تھی اور اب ایک تہذیب الاسلام لکھی گئی ہے جس میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت فحش اور شرمناک حملے کئے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مذاہب اور فرقوں میں ایک جنگ چل رہی ہے اور ہر ایک کا دعوے یہی ہے کہ ہم حق پر ہیں پس ایسی حالت میں فیصلہ کرنا ایک آسان امر نہیں ہے یا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسیکو فہم دے اور رشد عطا کرے۔ اور یا خود انسان جلدی نہ کرے اور صبر اور دعا سے کام لے تاکہ وقت پر حقیقت کھلجاوے کہ خدا کی تائید اور نصرت کسکے شامل حال ہے کیونکہ جھوٹے مذہب کے ساتھ اسکی نصرت اور تائید کبھی شامل نہیں ہو سکتی اگر جھوٹے مذہب کی بھی وہی خاطر خدا کو ہو۔ جو کہ سچے مذہب کی ہوتی ہے تو پھر سچ اور جھوٹ کا امتیاز کرنا محال ہو جائیگا۔ اسلئے آنحضرت صلعم نے جیسے کہ قرآن شریف میں درج ہے یہ جواب دیا۔ کہ اعملوا علی مکانتکم انی عامل کہ اگر تم لوگوں پر میرا سچا ہونا مشتبہ ہے تو تم بھی اپنی اپنی جگہ عمل کرو میں بھی کرتا ہوں انجام پر دیکھ لینا کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے جو امر خدا کی طرف سے ہوگا وہ بہرحال غالب ہو کر رہیگا ؛ واللّٰہ غالب علی امرہ۔

ان مختلف الہامات کے فیصلہ کیلئے بھی دراصل یہی معیار ہے کیونکہ ایک طرف تو اہل اسلام الہام کے مدعی ہیں دوسری طرف سکھ وغیرہ بھی پس اگر یہ سب الہامات خدا کیطرف سے سمجھے جائیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ خدا بھی بہت سے ہیں کیونکہ اگر وہ سب ایک ہی کا کلام ہے تو آپس میں ایکدوسرے کی ضد کیوں ہیں کہ وہی خدا ایک کو کہتا ہے کہ فلاں شخص سچا ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ جھوٹا ہے پس ہمیں فیصلہ کی جو آسان ترین راہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک قول ہوتا ہے اور ایک فعل اگر قول میں اختلاف ہے تو اب فعل کی انتظار چاہیئے قول پر اگر فیصلہ کا مدار رکھا جاوے تو اسکی نظیر دوسری جگہہ نکل آتی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ تم کذاب ہو لیکن فعل کو کہاں چھپا ئیں گے اسکی مثال تو ایک سورج کی ہے جسکی روئیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے قول سے مراد ہماری وحی الٰہی ہے اور فعل سے نصرت اور تائیدات الٰہیہ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ فعل کو دکھلاؤ تو یاد رہے کہ اسکا جلدی ظاہر کرنا ہمارا اپنا اختیار نہیں ہے اور کسی نبی کے اختیار میں کبھی یہ بات نہیں ہوتی کہ وہ آیات اللہ کو جب چاہے دکھا دیوے ہاں خلق اللہ کیطرح ان کو اس قسم کے اضطراب ضرور ہوتے ہیں اور وہ خواہاں ہوتے ہیں مگر آخر آیات خدا کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے مصالحہ سے انکو کھولتا ہے آنحضرت صلعم کو بھی بڑا اضطراب تھا تو خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ تو آسمان پر زینہ لگا کر جا اور انکو نشان لادے اگر ہم کذاب اور دجال ہیں تو صبر کرو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم جب سے دنیا قائم ہوئی ہے یہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کاذب کی تائید کر کے سچوں کو شکست دی ہو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آپکے مقابلہ پر الہام کے مدعی موجود تھے اور وہ آپکو جھوٹا خیال کرتے تھے مسیلمہ کذاب بھی انہی میں تھا اگر قول پر مدار ہوتا تو اشتباہ رہتا۔ مگر آخر فعل الٰہی نے فیصلہ کر دیا دیکھ لو۔ کہ اب کسکے دین کا نقارہ بج رہا ہے کس کا نام روشن ہے جو خدا کیطرف سے ہوتا ہے اوسکو برکت دیجاتی ہے وہ بڑھتا ہے وہ پھیلتا اور پھولتا ہے اور اسکے دشمنوں پر اسے فتح پر فتح ملتی ہے لیکن جو خدا کیطرف سے نہیں ہوتا وہ مثل جھاگ کی ہوتا ہے جو کہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے خدا کو کوئی دہوکا نہیں دیسکتا جسکا مدار تقوے پر ہوگا اور جس کے خدا کے ساتھ پاک تعلقات ہونگے اسی کی نصرت ہوگی یہ صرف ہمارے ساتھ ہی نہیں ہے کہ اسوقت اور ملہم ہمیں جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ عیسٰے علیہ السلام اور موسٰے علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو کہ ملہم تھے اور وہ ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے تو اسوقت کے داناؤں نے یہی فیصلہ دیا تھا کہ جو سچا ہوگا اسکا کاروبار بابرکت ہوگا پس اب بجز اسبات کے اور فیصلہ نہیں نظر آتا کہ اگر قول میں پیچیدگی ہے تو فعل کو دیکھو۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ مجھسے یہ درخواست کہ فعل ظاہر ہو۔ عبث ہے میں تو ایک عاجز بندہ ہوں یہ خدا کا کام ہے کہ جو فعل وہ چاہے ظاہر کر دیوے میں کیا ہوں خود رسول اللہ صلعم نے یہی جواب دیا کہ انما الآیات عند اللّٰہ انما انا بشیر و نذیر۔ انبیاؤں کا کام بازیگروں کیطرح چیٹے مٹے دکھانا نہیں ہوتا وہ تو خدا کے پیغام رساں ہوتے ہیں علمی بحث الگ ہے اور الہامی بحث الگ ہے مختصر فیصلہ یہی ہے کہ اگر قول میں تعارض ہے تو فعل خود فیصلہ کر دیگا۔ ایک شہری تحصیلدار گورنمنٹ سے عزت نہیں پا سکتا اور گرفتار کیا جاتا ہے۔ تو مفتری علے اللہ کیسے اسکا محبوب ہو سکتا ہے اور وہ کب اسکی تائید کر سکتا ہے اگر سچے کی عزت بھی ویسی ہو جیسیکہ جھوٹے کی۔ تو پھر دنیا سے امان اٹھ جاویگا۔ پس یاد رکھو کہ قول کے دشتباہ فعل سے ہی دور ہو سکتے ہیں میرے ساتھ جو وعدے خدا کے ہیں وہ ۲۵ - ۲۴ سال پیشتر براہین میں درج ہو چکے ہیں اور بہت سے پورے ہو گئے ہیں جو باقی ہیں چاہو۔ تو ان کا انتظار کرو۔ الہام میں دخل شیطانی بھی ہوتا ہے جیسے کہ قرآن شریف سے بھی ظاہر ہے مگر جو شخص شیطان کے اثر کے نیچے ہوئے نصرت نہیں ملا کرتی۔ نصرت اسے ہی ملا کرتی ہے جو رحمان کے زیر سایہ ہو۔ ہم اپنی زبان سے کسی کو مفتری نہیں کہتے۔ جبکہ وحی شیطانی بھی ہوتی ہے تو ممکن ہے کہ کسی سادہ لوح کو دہوکا لگا ہو۔ اس لئے ہم فعل الٰہی کی سند پیش کرتے ہیں رسول اللہ صلعم نے بھی یہ پیش کی تھی اور خدا تعالیٰ نے فعل پر بہت مدار رکھا ہے۔ ولو تقول علینا لاخذنا منہ بالیمین میں فعل ہی کا ذکر ہے۔ پس جبکہ یہ مسنون طریق ہے تو اس سے کیوں گریز ہے۔ **ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اگر فریب سے کام کر رہے ہیں تو خدا تعالےٰ ایسے عذاب سے ہلاک کریگا کہ لوگوں کو عبرت ہو جاویگی۔ اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے اور ضرور خدا کی طرف سے ہے تو پھر دوسرے لوگ ہلاک ہو جاوینگے** ؛

انڈیا اخبار - یہ ایک اخبار ہے جو کہ انگلستان میں چند انگریزوں کی کوشش سے محض ہندوستان کی خیر خواہی کی غرض سے جاری ہے اس کا مقصد از سر تا پا ہندوستان کی خیر خواہی کرنا ہے۔ ہندوستان میں اسکی اشاعت کیلئے مسٹر گوکھلے نے یہ ذمہ داری لی ہے کہ پانچہزار خریدار اس کے مہیا کئے جاویں اور مسٹر گوپال کرشن دیوہار ایم اے بلا کسی معاوضہ کے اس حوصلہ سے دورہ پر نکلے ہیں کہ صوبجات متحد اور پنجاب میں انڈیا اخبار کے کم از کم ...۵۰۰ خریدار پیدا کریں یہ خبر اس لئے درج کی ہے کہ پیارے ناظرین سے اپیل کروں۔ جس حال میں دنیوی اغراض کی اشاعت کیلئے کفار لوگ اسقدر وسعت حوصلگی سے کام کر رہے ہیں اور اخبارات کیلئے ذمہ داریاں لے رہے ہیں اور اپنے اوقات وقف کر رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے دوست البدر اخبار کیلئے جسکو پاسبانی کی اشد ضرورت ہے اور اشاعت دین کے ذرائعہ میں سے ہے۔ اپنی ہمتوں کو کفار سے بڑھ چڑھکر اس راہ میں صرف نکریں پھر اسپر خرچہ بھی کچھ نہیں ہے اگر صرف ایک دھیلا (نیم پیسہ) ہر روز علیحدہ کر لیا جاوے تو سال بھر میں ۳ روپے بنتے ہیں جسمیں ۲ روپے اور ڈاک اخبار البدر اور ایک کتاب سالانہ آپکو مل سکتی ہے۔ کیا آپ کوشش کرینگے۔ کہ اس ذریعہ اشاعت کے قیام کے لئے اپنے دوست یا احمدی بھائی سے ایک دھیلا ہر روز جمع کرا کر اسے یہ اخبار ضرور خرید دیں

❖

قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

عام طور پر اس آیتہ کے معنے یہ کئے جاتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ مجھے قیامت تک مہلت دیجاوے حالانکہ یوم یبعثون کے معنے ہمیشہ قیامت کے ہی نہیں ہوا کرتے بلکہ حقائق شناس لوگ ہمیشہ اسے مختلف موقعہ اور محل پر لیتے رہے ہیں۔

صوفی لوگوں کا خیال ہے کہ ایک وقت انسان کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ کہ وہ دلیل یا قوم کے دباؤ کے زور سے اپنے ایمان کو قائم رکھتا ہے اور جونہی کہ اُسے دلیل میں کمزوری معلوم ہوئی یا ایسی مجلس ملی جہاں پر قوم کا دباؤ وغیرہ کوئی نہیں تو معاً اُسکا خیال بدل گیا۔ اور بد عقیدوں اور بدعملیوں کو اختیار کر لیا۔ پھر ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے کہ وہ بدی سے بکلی متنفر ہو جاتا ہے اور جیسے خواہ کتنا ہی بھوکا کیوں نہ ہو لیکن نجاست برداشت نہیں کرتا ایسے ہی وہ خدا کی نافرمانی کے نزدیک نہیں پھٹکتا۔ یہ عارفانہ حالت ہوتی ہے جسکو بعثت سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے سابقہ حالت پر ایک موت وارد ہوتی ہے۔

عام علمائے ربانی کے نزدیک بعثت کا لفظ ہشیاری اور بیداری پر بھی استعمال ہوتا ہے کہ جب انسان نیند اور غنودگی سے بیدار ہو تو اس موقعہ پر بھی اسے بولتے ہیں نیز ہی بلوغ اور عقل کے زمانہ پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انسان شہوات کا تابع ہوتا ہی اور اُسے کوئی تمیز نہیں ہوتی مگر عاقل اور بالغ ہو کر وہ نیک و بد کی تمیز رکھتا ہے اور اسکے مطابق پھر کام کرتا ہے۔ یہ بھی ایک ادنے درجہ کی بعثت ہے۔

پس جب تک انسان عرفان کا درجہ حاصل نہیں کرتا یا غفلت کی نیند سے بیدار نہیں ہوتا تب تک اسے مہلت ہوتی ہے کہ وہ وسوسہ اندازی کرے اور جونہی کہ وہ خدا کی کنار عاطفت میں آگیا پھر ابلیس کا کوئی وسوسہ کسی قسم کا اثر نہیں رکھتا جیسی کی طرف اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ کہ جو لوگ عبودیت میں پورے طور پر آ جاتے ہیں تیرا ان پر کسی قسم کا تسلط نہیں ہوتا

ایک عاقل اور بالغ انسان پر بھی کسی قسم کا تسلط شیطانی ہرگز نہیں ہوتا۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نے گردن پکڑ کر کسی سے چوری کرائی ہو یا اسے کنجریوں کی طرف لیجایا ہو۔ ہاں اس سے پیشتر حالت طفولیت اور بچپن میں جہالت کا تابع انسان ہوتا ہے لیکن حالت بلوغت میں وہ ہرگز مجبور نہیں۔ لہٰذا آیتہ کے یہ معنے ہونگے کہ مجھے اُس وقت تک مہلت دیدی گئی جبکہ بارگاہ ایزدی کیطرف سے نکالا گیا

اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ کہ تیری مہلت مانگنے پر کوئی نئی بات نہیں ہو سکتی۔ تو تو پہلے ہی سے مہلت دیا گیا ہے۔ یہ معنے اُسکے نہیں ہیں کہ خاص اس وقت ابلیس کو مہلت ملی بلکہ من المنظرین کا کلمہ بتلاتا ہے کہ وہ شروع ہی سے مہلت یافتہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے یہ کبھی نہیں چاہا کہ وہ کسیکو مجبور کرے! از درس قرآن۔

قال اور کلام

سورہ اعراف میں جو ابلیس کا قصہ بیچ میں ہے اور عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ اور ابلیس کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اس پر میں نے سوال کیا کہ یہ کلام کسطرح ہوئی تھی جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں سے اکثر لوگوں کو یہ علم نہیں کہ جب کوئی سوال کرے تو اُس پر غور کرے۔ اور دیکھے کہ آیا خود اسکا سوال درست بھی ہے کہ نہیں۔ جھٹ سائل کے رُعب میں آکر اُسکا جواب دینے کی کوشش کیجاتی ہے مثلاً یہی سوال ہے کہ اسمیں ابلیس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کلام کا ذکر ہے۔ حالانکہ سارے قرآن شریف میں کلام کا لفظ آیا ہی نہیں تھوڑی سی بحث کے بعد یہ امر قرار پایا کہ اُردو زبان اصل میں ناقص ہے جو کہ عربی کلام کے مفہوم کو پورے طور پر ادا نہیں کر سکتی اور پھر آپ نے سوال کا مفہوم سمجھکر جواب کیطرف توجہ کی۔

قال ایک ایسا لفظ ہے جو کہ عربی زبان میں صرف کلام اور مخاطبہ پر ہی نہیں بولا جاتا بلکہ اظہار حالت پر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً ایک ضرب المثل ہے قَالَ الْجِدَارُ لِلْوَتَدِ لِمَ تَشُقُّنِیْ قَالَ سَلْ مَنْ یَدُقُّنِیْ دیوار نے میخ کو کہا تو مجھے پھاڑتی ہے تو میخ نے کہا کہ آپ اُسے سوال کریں جو مجھے کوٹتا ہے۔

لیکن کلام کے لفظ کے ساتھ بھی جب تک تکلیما وغیرہ کا لفظ نہ ہو یا قرائن نہ ہوں تب تک اس کے معنے بھی زبان سے کلام کرنے کے نہیں ہوتے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا تکلیما کے لفظ نے یہاں اس امر کو صاف کیا ہے کہ ضرور مکالمہ ہی تھا۔

اس امر کے سمجھنے کے لئے کونسا ایسا مقام ہوتا ہے کہ وہاں قال کا لفظ ہو۔ اور اسکے معنے کلام الٰہی کے ہوں۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ کا مخاطب کوئی اسکا برگزیدہ اور صاحب فضل شخص ہے کہ نہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ برگزیدوں ہی سے کلام کرتا ہے شریر اور بدکار اسکے خطاب کے مستحق نہیں ہوتے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰہُ یہاں اس امر کی تخصیص ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ رسولوں یا رسول صفت انسانوں سے ہی کلام کرتا ہے۔

مسئلہ تقدیر پر نوٹ

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ پ ۸ ع ۱۰۔ جب یہ لوگ کچھ بُرا کام کرتے ہیں اور اُس پر کوئی ملامت کنندہ ملامت کرتا ہے۔ تو جواب میں کہا کرتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد بھی اسی طرح کرتے آئے ہیں۔ اس لئے یہ بات فحش نہیں اور بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ہی اِن باتوں کا امر کیا ہے اور اپنے دعوے کے اثبات میں بعض آیات شرارت سے پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کا رد فرماتا ہے۔ کہ خدا کی شان کے تو یہ بات شایاں ہی نہیں کہ وہ فحش کا امر کرے تمکو تو صفات اُلوہیت کا علم ہی نہیں جو خدا کیطرف اِن باتوں کو منسوب کرتے ہو۔ خدا کا امر تو ہمیشہ عدل اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے جس میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کو دخل نہیں۔

وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۱۱

اس آیتہ کے معنے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کھائی ہے عام طور پر اسکے معنے یہ کئے ہوئے ہیں کہ ہر ایک امت کا ایک وعدہ ہے جب وہ وعدہ آگیا تو اسمیں نہ دیر ہو سکے گی ایک گھڑی اور نہ جلدی۔ پھر اعتراض ہوتا ہے کہ جب عذاب آ ہی گیا تو [illegible]۔ مگر اصل معنے یہ ہیں کہ ہر ایک اُمت کے لئے ایک میعاد یا وقت نزول کا ہوتا ہے جب وہ وقت آجاتا ہے۔ تو انبیاء کے عذاب کو ایک گھنٹہ بھی پیچھے نہیں کر سکتے۔ اور اسی طرح پیشتر قبل از وقت نزول آگے بھی نہیں کر سکتے وَلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ کا عطف اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ پر ہے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی ... اُولٰٓئِکَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ

نصیبہم من الکتاب کے معنے کتاب کا وہ حصہ جسمیں لکھا ہو کہ مفتری کو سزا دی جاتی ہے اور وہ ہلاک ہوتا ہے۔ اسکی تو یہاں بھی اُس کے آگے ساتھ ہی حالت موت کا بیان ہے۔

مراسلات

راسخ الاعتقاد و پختہ یقین غیر مرشد کی سنتے نہیں

بعض سعید الفطرتوں اور خدا سے ڈرنے والوں نے تو حسن ظن کی بنا پر حضرت اقدس کے دعوے مہدویت و مسیحیت کو قبول کرکے آپ کی بیعت کا فخر حاصل کر لیا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو آپکو صاحب باطن ۔ ولی اللہ ۔ راستباز ۔ ملہم من اللہ مجدد ۔ محدث سب کچھ تسلیم کرکے صرف اتنی ہی بات سے بیعت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ راسخ الاعتقاد اور کامل الیقین وہ شخص ہے جو ایک ہی مرشد پر بس کرکے کسے دوسرے کی تعلیم و تلقین پر ذرا بھی توجہ نہ کرے اور اپنے مرشد کے سوا خواہ اُڑتا ہوا آجاوے خاطر تلے نہ لاوے ۔ غیر مرشد کی اقوال و افعال پر دھیان دھرنا ایسا ہی ہے جیسا ایک عورت اپنے خاوند کے جیتے جاگتے دوسرے خاوند سے نکاح کر لے ۔ الغرض ایسے ایسے ڈھکوسلے بعض عوام سے سن سنا کر بیعت سے محروم ہو رہے ہیں حالانکہ سب کے سب پیر مرشدی والوں نے حضرت اقدس کو قبول کرکے استاد [illegible] کا نعرہ بلند کیا ہے ۔ اور پیر مرشد ہادی و رہبر ایسی مرض کی تو دوا ہوتے ہیں کہ انکی قدمبوسی اور تابعداری اور فرمانبرداری سے انسان کو بھلے برے کی تمیز ہوتی ہے ۔ رحمانی الہام اور شیطانی [illegible] کو تاڑ لینے کی عقل آتی ہے ۔ کذب اور کاذبوں کی صحبت سے نفرت اور صدق اور صادقوں کے میل ملاپ کی محبت پیدا ہوتی ہے ۔ مجھے تو اسلامی فرقوں میں ایک بھی ایسا پیر و مرشد نظر نہیں آتا ۔ جو اپنے مریدوں کو یہ تعلیم دیوے کہ جب امام مہدی علیہ السلام ہدایت خلق اللہ کیلئے مبعوث اور عیسیٰ خدمت دین کیلئے نازل ہونگا ۔ اور آخری زمانے میں باوجودیکہ دجال کے فتنے اور فساد کا زور و شور ہوگا ۔ تو اسے ہرگز ہرگز قبول و منظور نہ کرنا بلکہ گالی گلوچ دیکر ٹھٹھوں میں اُڑانا اور خواہ کیسی ہی [illegible] اور سچی تعلیم پیش کرے ایک نہ ماننا ۔ دین اسلام ۔ قرآن مجید و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا اور رتبہ اعلیٰ کرنے کے لئے تن من ۔ دھن سے ہمہ تن مصروف ہو کر سارے جہان سے مقابلہ بھی کرے تب بھی ہماری اجازت بغیر اسکی طرف آنکھ بھی اٹھا کر نہ دیکھنا ۔ ہرگز نہ دیکھنا ۔ ہمیں [illegible] باتوں کو چھوڑ کر صرف ایک ہی بات پیش کرونگا [illegible] پیر یا مرشد یا ہادی ۔ رہبر ۔ امام ۔ استاد و غیرہ [illegible] [illegible] ۔ اول تو عام طور پر نظر کریں ۔ [illegible] [illegible] سے شروع کرکے اور [illegible] سے آغاز کرکے

اعلیٰ سے اعلیٰ دستکاری اور کمالات جہانت تک کا جوہر اور ہنر اور انواع و اقسام کی کاریگری صرف ایک ہی آدمی سے سیکھ لے اور دوسرے آدمی کیطرف نظر بھر کر دیکھنا بھی اپنے اوپر حرام کر لے ۔ یا ایک لوہار یا نزلعان یا علم موسیقی کا شوقین یا ایک طالب علم ابجد خوانی سے شروع کرکے بی اے ایم اے تک صرف ایک ہی اُستاد سے تعلیم پا سکتا ہے ہرگز نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ [illegible] من تعلّم حرف [illegible] سب سے پہلے ماں باپ تھوڑا بہت دین سکھلاتے ہیں پھر محلہ کی مسجد کا مُلّا ۔ پھر اُستاد ۔ پھر مختلف لوگوں کی صحبت اور نشست سے کچھ نہ کچھ دین حاصل ہوتا ہے بحکم لا نفرق بین احد من رسلہ (۱) حضرت آدم سے تا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پیغمبر اور رسول ۔ ہادی اور رہبر اور مرشد ہیں (۲) انکے جانشین خلیفے مومنین کے لئے رہبر اور ہادی اور مرشد ہیں (۳) پھر مجتہدان مذہب [illegible] (۴) پھر تلف پیراستہ ہیں جسقدر مقدس لوگوں کے نام گنے اور لئے جاتے ہیں مثلاً پنجتن پاک ۔ دوازدہ امام ۔ چہار [illegible] اصحاب کبار ۔ (۵) صوفیائے کرام کے سلسلوں پر [illegible] [illegible] سارے پیر مرشد رہبر ہادی [illegible] ۔ [illegible] جو کچھ [illegible] القصہ [illegible] اور رضا [illegible] [illegible] کا قاعدہ کہاں [illegible] ۔ [illegible] بارگاہ [illegible] واقفان [illegible] راز محبوب ۔ راز داران [illegible] کا حکم رکھتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] شرک سے بیزار [illegible] کو سوں [illegible] دانستہ ہوتے ہیں [illegible] آپ [illegible] سے [illegible] اور [illegible] ہیں ۔ میں [illegible] سمجھکر ایمان سے کہتا ہوں اور [illegible] [illegible] دلاتا ہوں کہ [illegible] [illegible] ہے جس نے سب کے سب پیشواؤں اور ہادیوں اور پیروں کو ایک ہی تسبیح کے دانے اور ایک ہی سمندر کے موتی اور ایک ہی کان کے ہیرے پائے [illegible] سب کو ہمیشہ اپنی بے سمجھی کے سبب [illegible] ۔ واللہ اگر ان صوفیائے کرام کے اصطلاحات [illegible] فنا فی الشیخ ۔ فنا فی الرسول ۔ فنا فی اللہ ۔ وحدت الوجود ۔ وحدت الشہود ۔ [illegible] چشتی فرماتے ہیں ۔ [illegible] روح القدس [illegible] [illegible] عیسیٰ ثانی [illegible] روح قدس [illegible] [illegible] کہ مردہ [illegible] [illegible]

ایک بزرگ فرماتے ہیں ہفتصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچوں سبزہ بارہا روئیدہ ام) وغیرہ وغیرہ سے واقف اور ماہر نہ ہوتا تو کبھی حضرۃ اقدس مرزا صاحب کو لبیک و چشم قبول و منظور و تسلیم کرنیکا شرف حاصل نہ کر سکتا مجھکو نہایت تعجب اور افسوس آتا ہے اُن لوگوں پر جو فقرائے اہل اللہ کے سلسلوں میں برائے نام جکڑے ہوئے ہیں اور ان کے ملفوظات میں بہت سی خلاف شریعت (بزعم خود) و خلاف عقل و نقل باتوں کو تاویلیں کر کر کے مانتے ہیں مگر جب وہی حقایق و معارف صاف اور سیدھے طور پر حل کرکے سہل اور آسان الفاظ میں [illegible] بیان کیا جاتا ہے ۔ تو اس سے انکار کرنیکو اپنا فخر اور عزت سمجھتے ہیں برین عقل و ہمت بباید گریست ۔ اگر حضرۃ اقدس مرزا صاحب کو خشک وہابی لوگ جو انسان کو فطرتاً انوار و برکات الٰہی او فیضان لامتناہی سے بے بہرہ اور بے نصیب اور باوجود مجاہدہ و محنت کے بھی محروم اور خالی تصور کرکے اللہ تعالے کو بھی بے انصاف اور بے فیض اور بے رحم خیال کرتے ہیں ۔ نہ مانیں ۔ اور [illegible] جو پروردگار کے فیوض باطنی اور [illegible] روحانی کو صرف [illegible] [illegible] اور [illegible] کرکے اللہ تعالے کو الزام لگاتے ہیں قبول نہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن طالب الفقراء خاکپائے اولیاء خواہ وہ کسی سلسلہ کے ملنے والے کیوں نہ ہوں جب وہ [illegible] اور [illegible] محض حسن ظن سے یا کسی قسم کے خواب یا الہام یا [illegible] نشان آسمانی و استجابت دعا وغیرہ ۔ کرامت ۔ خارق عادت کے [illegible] [illegible] سن سنا کر [illegible] ۔ [illegible] [illegible] [illegible] موسوم کرکے اُن پر فدا اور قربان ہو ہو کر ثنا خوانی اور مدح سرائی ہاں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تو حضرت اقدس مرزا صاحب کو باوجود [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دینا اور بلا لینا اور [illegible] [illegible] مریدوں اور طالبوں سے قطع تعلق کرنے [illegible] کی کوشش و سعی کرکے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے یہ لوگ اگر [illegible] دیر کیلئے خدا کے خوف کو دل میں جگہ دیکر حسن ظن سے کام لیں اور [illegible] بزرگوں کی [illegible] عوام بلکہ خواص لوگوں کا انکار کرنا [illegible] [illegible] [illegible] تو [illegible] یہ عقدہ حل ہو جاوے اور شوخی و تکرار بازی کر [illegible] [illegible] [illegible] سمجھا دیں ۔ دعا ۔ الٰہی تو فاتح مطلق ہے اسلام کی تائید اور حفاظت تیری ہی مہربانی اور فضل و کرم پر موقوف ہے ہمیں وہ عقل و ہوش عطا کر کہ تجھکو نرالا اور لاشریک اور واحد اپنی مخلوق سے الگ اور بالاتر سمجھتے رہیں اور تیری مخلوق کو تیری صفات در شرکت علیم میں شامل نہ ہونے دیں ۔ عیسیٰ مسیح کی ذات سے جو اہل عیسائیت پڑ گیا ہے مسلمانوں کو اس سے بال بال بچا ۔ آمین ثم آمین ۔ یا رب العالمین ۔ . . . .

جی ۔ ڈی ۔ رہتاسی

درس قرآن سے کچھ

نوٹ :- یہ صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کیے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ کہ ان کا حل اخبار مین دیا جاوے

سورہ ھود رکوع ۶ نمبر ۵

والی عاد اخاھم ھودا قال یقوم... الخ | عاد ایک قوم تھی۔ جو کہ بصرہ سے لیکر عدن تک آباد تھی۔ انکی طرف ایک انہی کی قوم کا آدمی ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔ جنہوں نے ان کو خدا کی توحید کی طرف دعوۃ کی۔ انبیاؤں کی زندگی پر جسقدر نظر ڈالوگے۔ تو سب کی ایک ہی مشن نظر آئیگی۔ جس کے لئے وہ مامور تھے۔ یعنے اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ۔ یعنے اس ذات جامع جمیع صفات کاملہ کی عبادت کرو۔ جس کا نام اللہ ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی اور معبود نہیں ہے۔ رسول کی اطاعت اگر کی جاتی ہے۔ وہ بھی اس لئے۔ کہ وہ اس کی طرف سے ہوتا ہے

ان انتم الا مفترون | یہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ جسقدر بت پرست لوگ ہوتے ہیں۔ آخر کار ان میں افترا پردازیاں اور جھوٹ ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت جسقدر مشرک لوگ اور سجادہ نشین دیکھو گے سب کو اس مرض میں مبتلا پاؤگے۔ جسقدر لوگ مزار پرست ہوتے ہیں۔ ان سب کے خیال اور دماغ میں صاحب قبر کی کرامات کی عظمت بیٹھی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ لوگ گدی اور سجادہ نشین ہوتے ہیں۔ وہ اس صاحب قبر کی کچھ کرامات وغیرہ من گھڑت طیار کرتے ہیں۔ اور چونکہ مختلف مزار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں تفرقہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر تفرقہ سے غیروں کے عیوب تلاش کرنے کی نوبت آتی ہے حتےٰ کہ سچے اسباب اور ان کے سچے نتائج سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ چیچک کے مرض کی دیوی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ دوا دارو کی طرف ہرگز توجہ نہ کرینگے۔ اسی لئے سچے نتائج اور سچے اسباب سے محروم رہینگے۔ انہی وجوہات پر حضرت ہود نے اس قوم کو مفتری قرار دیا ہے

ویزدکم قوۃ الی قوتکم | چونکہ شرک اور بت پرستی کا نتیجہ تفرقہ تھا۔ اس لئے بتلایا کہ اگر تم سچے واحد خدا کی پرستش کروگے۔ تو تمہاری اندر قومی وحدت پیدا ہوکر قوت بڑھیگی اور تفرقہ دور ہو جاویگا۔

ما جئتنا ببینۃ | کہ تو ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل تو لایا نہیں۔ یہاں اپنے آپ کو منکر لوگ بہت عاقل قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کی عقل کی قلعی آگے چلکر کھلتی ہے۔

ان نقول الا اعترٰک | ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ تم نے ہمارے بتوں کو ذلیل و خوار کہا ہے۔ اس لئے بعض ہمارے ٹھاکروں نے تیری عقل ماردی ہے۔ جائے غور ہے۔ کہ ہود کو تو بے عقل قرار دیتے ہیں۔ اور خود اس طرح عقلمند بنتے ہیں۔ کہ ایک بے ثبوت اور لغو دلیل پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک نمونہ ہے۔ ان لوگوں کی عقلوں کا جو کہ خدا کے ماموروں کے مقابل پر خود کو عالم خیال کرتے ہیں۔

انی بریٓء مما تشرکون | سے اور نیز اگلی آیت سے ہود علیہ السلام کی قوت ایمانی اور فراست کا پتہ لگتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارے نزدیک کسی ایک بت میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ میری عقل سلب کر دے۔ تو معلوم ہوا کہ اگر سب بت ملکر مجھے تباہ کرنا چاہیں۔ تو ضرور ہی کر دیوین۔ تو اب میں سب کو کہتا ہوں۔ کہ میں ان سے بیزار ہوں۔ اور ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ جو کرنا ہے۔ کرلین اور میں اتنے ہی پر ہی حصر نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کے سوا اور جن جن چیزوں پر تم کو بھروسہ ہے۔ ان سب کو جمع کرو اور فکیدونی میرے ساتھ جنگ کرو۔ اور کسی قسم کی مہلت مجھکو نہ دو۔ پھر دیکھو۔ کہ تم سب مغلوب اور مقہور ہوتے ہو کہ نہیں۔

ما من دابۃ الا ھو اٰخذ... الخ | ہر ایک کی چوٹی اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے اور میرا رب صراط المستقیم پر ہے۔ اس سے یہ مطلب ہے، کہ جو صراط المستقیم پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال ہوگی۔ اور جو اس پر حملہ کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی چوٹی سے پکڑ کر اسے دور پھینکدے گا۔

امنا | کوئی ہلاکت کی راہ جو خدا پیدا کر دے

نوٹ:- جزیرہ نمائے عرب کے شمال و مشرق میں عراق کا ملک ہے۔ جہاں پر قوم نوح آباد تھی۔ اور کوفہ سے بصرہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور بصرہ سے لے کر عدن تک قوم عاد کا علاقہ تھا۔ پھر عدن سے لے کر حجاز تک قوم ثمود اور شمال کی طرف قوم لوط تھی۔ انہی مقامون پر بعد ازاں موسےٰ کی قوم رہتی تھی۔ ان بستیوں کا ذکر کرنے سے قرآن کریم کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے یہ اقوام اپنے وقت کے ماموروں کے ہاتھ پر مفتوح ہوگئیں۔ ایسے ہی یہ سب مقامات اور اقوام نبی کریم اور آپ کے خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر فتح ہونگی۔ چنانچہ خلیفہ اول کے وقت سب مفتوح ہوگئیں۔ اور یہی وہ علاقے تھے۔ جہاں اسلام کے برخلاف لوگ منصوبے وغیرہ کرتے تھے۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیجاوین اور اسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے۔ کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۵ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ، ولا دین لمن لا عھد لہ

جو امانت دار نہیں۔ وہ ایماندار نہیں۔ اور جو اپنی بات پر قائم نہیں۔ وہ دیندار نہیں۔

۶ اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مومن

جو نیک کام کرنے سے خوش ہو۔ اور برے کام سے رنجیدہ ہو تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایمان والا ہے

۷ قلت ما الاسلام۔ قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان۔ قال الصبر والسماحۃ قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن۔

احاطہ اسلام میں وہ لوگ داخل ہیں۔ جو نرمی سے بات کرتے ہیں۔ اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور دائرہ ایمان میں وہ لوگ گنے جاتے ہیں۔ کہ جو مصیبت گذر چکی۔ اس میں بیدل ہو کر گھبراتے نہیں۔ اور جو مصیبت سامنے آنے والی ہو۔ اس میں مستقل رہتے ہیں۔ اور سخاوت کرتے ہیں۔ اور تمام مسلمانوں مین افضل وہ ہیں۔ جن کی بات اور ہاتھ سے کسی کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے۔ اور تمام ایمان والوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی عادتیں نیک ہیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق حالات و خبریں

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام معہ اہل بیت بحمد اللہ خیریت ہیں۔ رسالہ موعودہ دربارہ فتح مقدمات آپنے تصنیف کرنا شروع فرما دیا ہے

بزرگان ملت اور دیگر احباب قادیان بھی بخیر و عافیت ہیں۔ اور اپنے اپنے خدمات دین میں مصروف ہیں۔

مدرسہ کا جدید انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے امید ہے کہ کمیٹی منتخبہ ہر ایک پہلو سے اسے مکمل کرے گی۔

مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ سردی اور شدت طاعون کی اب کوئی حد نہیں رہی ہے اور مثل مخالفین کی مخالفت کے طاعون کی شدت بڑھ رہی ہے سردی کی پانی گھڑوں میں جم جاتا ہے اور نازک پودے سب مارے گئے

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں طاعون کا دور دورہ پھر شروع ہو گیا ہے کسماؤ میں بہت لوگ مر رہے ہیں کوئی بیمار ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ جانبر نہیں ہوتا۔ یہاں کے قوانین سخت ہیں۔ آمد رفت بالکل ایکدوسری جگہہ کی بند ہے۔ گھر جلا دئیے جاتے ہیں۔

وفات۔ عالیجناب ذوالفقار علی خاں صاحب میرٹھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ حاجی رحمان بخش صاحب احمدی فروری کے اول ہفتہ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں تمام احباب ان کے لئے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت ادا فرماویں

منشی فتحدین صاحب پونڈ کلرک پالم پور تحریر کرتے ہیں کہ انجمن احمدیہ کے یہاں قیام کے لئے ایک واعظ کی ضرورت ہے اگر مولوی محمد حسین صاحب حافظ ڈنگوی ادہر تشریف لادیں تو غنیمت ہے۔

میاں محمد عبد اللہ صاحب میڈیکل اسسٹنٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء میں معہ اپنے دوست بابو سلطان علی صاحب کے چندماہ کی رخصت پر کریچو علاقہ افریقہ سے ہندوستان تشریف لا رہے ہیں

یادگار فتح مقدمات میں احباب روپیہ ارسال فرما رہے ہیں کسی احباب کو اسمیں حصہ لینے سے خالی نہ رہنا چاہئے

حاجی رحمان بخش صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو مسجد اقصےٰ میں ادا کی گئی

عید الضحیٰ - قادیان میں بروز جمعرات قرار پائی۔

وفات۔ سلطان عمر خان احمدی ساکن موضع کھیسہ اپنی اہلیہ کی وفات مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کی اطلاع دیکر احمدی احباب سے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

غیر مستطیع احباب جلد اطلاع دیں

عالیجناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہگووال معہ شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار کمسریٹ انبالہ نے فتح مقدمات کی خوشی اور یادگار میں ایک ایک اخبار کی قیمت جو کسی غریب بھائی کے نام جاری ہو اپنے ذمہ لی ہے لہذا ایسے احباب جلد اطلاع دیں۔ زیادہ درخواستوں پر قرعہ اندازی کیجاویگی جنکے نام بر آمد ہونگے ان کے نام اخبار جاری ہوگا

بزم احمدی

منشی وزیر علی صاحب نے بمبئی سے ایک اخبار بنام پنچ ارسال کیا ہے جس میں کسی خباثت کے فرزند نے بنارس سے ایک آرٹیکل فتح مقدمات کے متعلق دیا ہے اور اپنی خبیث طبیعت کے تقاضا سے اس پر نکتہ چینی کی ہے۔ منشی صاحب موصوف نے چاہا ہے کہ اس کا جواب دیا جاوے۔ ان کو واضح ہو کہ ایسے لا یعقل اور جاہل لوگوں کا جواب قرآن شریف نے اعراض سے دیا ہے چنانچہ حکم ہے **واعرض عن الجاھلین** - جواب ہمیشہ معقول پسند انسان کو ملتا ہے نہ کہ نقالوں۔ ڈوموں۔ مسخروں اور بھانڈوں کو۔ ان لوگوں کو مخاطب کرنا خود اپنے ہاتھ سے اُن کی عزت کرنا ہے جو کہ گناہ اور ظلم عظیم ہے۔

مکرمی عبد اللہ صاحب راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ جب کسی مریض یا حاجتمند کی درخواست دعا کی ہو اور اُسکا مقصد حاصل ہو جایا کرے تو اسے چاہئے کہ کامیابی کی اطلاع دیا کرے تاکہ دعا کنندہ کو اپنی استجابت دعا کی خوشی حاصل ہو نیز وہ چاہتے ہیں کہ راولپنڈی کی احمدی جماعت سے تعارف پیدا ہو۔ اس لئے وہاں کے احباب کو ان سے ملاقات کرنی چاہئے۔

اور اگر وہ خود جناب میر احمد شاہ صاحب کتب فروش راولپنڈی سے ملاقات کریں۔ تو ان کے ذریعہ دیگر احباب احمدی کا پتہ ملجاویگا۔

محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ کوٹلہ علاقہ نظام کو واضح ہو۔ کہ قادیانی کارخانجات میں حالی روپیہ نہیں لیا جاسکتا کیونکہ یہاں تو ضرورت اخراجات کی ہے نہ کہ زینت کی اس لئے آپ اُسے انگریزی سکہ سے تبادلہ فرماکر ارسال فرماویں۔

اشاعت کی طرف میں احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں اور اس کی تائید میں ایک خط آمدہ زیر ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ - میں نے آپکی چٹھی دربارہ تکالیف و جوہات بے قاعدگی اخبار پڑھا بیشک آپ نے ذکر کیا ہے کہ یہ ایک ذریعہ جس سے قوم فائز المرام ہو سکتی ہے اس عدم توجہی سے خدانخواستہ یہ نہ ثابت ہو کہ ہماری اس قلیل سی جماعت میں اتحاد نہیں۔ خدا نہ کرے کہ کوئی دشمن یا مخالف اس سے یہ بد اثر نتیجہ نکالے۔

بندہ کو آپکی ان تکالیف کا حال پڑھکر سخت افسوس ہوا خداوند کریم آپکو اپنی مرادوں میں کامیاب فرماوے اور اس پودے کی جڑھیں مضبوطی سے لگاوے جس پر کوئی مخالف ہوا اثر نہ ہو سکے۔

بندہ نے مبلغ ۵ روپیہ پہلے ارسال کر دئے ہیں اُسکو آپ امدادی روپیہ میں شامل فرمادیں اسکو ہرگز کسی قسم کا چندہ نہ سمجھا جاوے بندہ اس بات کو نہایت خوشی و شرح صدر سے قبول کرتا ہے کہ اخبار کی قیمت ۴ روپیہ ہو جاوے اسطرح کسی کو بوجھ بھی نہ معلوم ہوگا اور آپ کو بھی قدرے امداد ملجائیگی۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے عالی حوصلہ و سابق بالخیرات جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہ ہوگا جو اس دو آنہ کی ایزاد پر کسی قسم کی شکایت کا حرف منہ پر لاوے۔ بلکہ امید ہے کہ اس موجودہ مطبع و اخبار کی تکالیف کو مد نظر رکھکر اس قلیل رقم کو بسر و چشم و نہایت خوشی سے قبول فرماویں گے کہ جس سے ان کے سرمایہ میں کسی قسم کا نقصان نہیں اور اس پر ایک بھائی کی امداد۔ بلکہ اپنی ہی امداد ہے + سید جلال ہاسپٹل اسسٹنٹ بربرا

ناگپور میں احمدی کی نسبت جو استفسار شائع ہوا تھا اسکی نسبت حافظ احمد اللہ صاحب احمدی رائے پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ شہر ناگپور انکا مسقط الراس ہے اب وہ ۱۸۸ میل کے فاصلہ پر ہیں لیکن اب ناگپور میں کوئی احمدی انکے خیال میں نہیں ایک احمدی بھائی منشی محمد جعفر صاحب منڈلہ ملک متوسط میں سنسرم ہیں لیکن وہ مقام بھی ناگپور سے اسیقدر فاصلہ پر ہے۔ کثرت سے اہل ہنود کی آبادی ہے اور دفاتر کی زبان ہندی ہے جس سے اس ملک کی ذریت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے۔

درخواست دعاء

معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اخبار کے اس حصہ کو بہت مفید پایا۔ چنانچہ اب ناظرین میں اس کے متعلق تحریکیں دیکھی جاتی ہیں جنکو میں ذیل میں درج کرونگا لیکن میں اسموقعہ پر یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کی زبانی کئی دفعہ سنا ہے اور شائع بھی کیا ہے کہ انسان کو اپنی دعاؤں میں بھی دین کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہئے اسکی دعاؤں کا اکثر حصہ دنیاوی آرام اور نفس کی آسائش کیلئے اگر ہوگا تو عند اللہ وہ کوئی قدر والی شئے نہ قرار پاویگا جب کہ دین کیلئے بھی اُسے اسی قسم کی فکر اور تڑپ دعا کیلئے نہ ہوگی اسلئے اس پہلو میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اقرار کو نباہنا چاہئے

(۱) - قادیان میں حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ اور خاکسار ایڈیٹر اپنی صحت اور حاجات کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

(۲) - نیبی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب جو کہ اول سمالی لینڈ میں اپنی مہربان گورنمنٹ کیخاطر جانبازی کر رہے تھے اب وہاں سے واپس کر سیالمیر میں مقیم ہیں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مہم سمالی لینڈ کے حسن خدمات کے صلہ میں جن دیسی افسران فوج کی سفارش ہوئی ہے الحمد للہ انہیں عاجز بھی ہے اور سفارش بھی دو تین مرتبہ ہو چکی ہے جس میں آپکو فسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنا دینے پر زور دیا گیا ہے لیکن تاحال نتیجہ ظہور میں نہیں آیا لہٰذا آپ چاہتے ہیں کہ جملہ بزرگان ملت و احمدی احباب ضرور انکی کامیابی کیلئے دعا فرماویں اور ساتھ ہی سعادت ابدی۔ دینی خدمات کی توفیق اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے بوجہ عدم گنجائش ان کا خط نقل نہیں ہو سکا۔

۳ - مکرمی عبد اللہ صاحب احمدی راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۷ فروری سے ۲۹ فروری تک انکا ایک کام ہونیوالا ہے جسمیں کامیابی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کیجاوے

میرے ایک دوست بابو علی بخش صاحب کا بچہ بیمار ہے وہ انکیلئے صحت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

شیخ محمد یوسف و نصیر احمد صاحبان احمدی انبالہ سے خواستگار ہیں کہ انکے حق میں نیک عمل بجالانیکی توفیق حاصل ہونے کی دعا فرمائی جاوے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو

شرقی افریقہ میں طاعون پھوٹا ہے احمدی دوستوں اور ہر ایک سعید انسان کی اس سے حفاظت کیلئے دعا طلب کی جاوے۔

بابو فضل الٰہی صاحب ویکسینیٹر ہزارہ سے چاہتے ہیں کہ انکے لئے وسعت معاش کی دعا کیجاوے تاکہ وہ دل کھول کر اسلامی خدمات میں حصہ حاصل کریں۔

نوٹ - احمدی انجمنوں اور احباب کو سلسلہ کے متعلق خبریں بغرض طبع ارسال کرنی چاہئیں۔

آخری اطلاع ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء میں اخبار کے ہمراہ ایک ایک کارڈ ناظرین کی خدمت میں ان کی رائے خریداری اخبار و قیمت معلوم کرنیکے بارہ میں بھیجا گیا تھا اگرچہ بہت سے کارڈ دفتر میں وصول ہوگئے ہیں مگر تاہم ایک حصہ ابھی تک وصول نہیں ہوا کارخانہ کی طرف سے ان کے نام اخبار جاری ہے لہذا یہ آخری اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر وہ احباب کارڈ ارسال کرکے اپنی رائے کا اظہار نہ کرینگے تو ان کو ... روپیہ سالانہ کا خریدار جانکر وی پی ارسال ہوگا اس لئے آج کی تاریخ سے ایک ہفتہ کی مہلت دیجاتی ہے اس اثناء میں واجب ہے کہ اخبار کی خریداری یا عدم خریداری سے جلد اطلاع دیویں تاکہ وی پی ان کی ہدایت کے مطابق ارسال ہوں ؛

وی پی کی اطلاع - جن احباب نے ۱۹۰۵ء میں اخبار البدر کی خریداری منظور فرماکر کارخانہ کی عزت افزائی فرمائی ہے ان میں سے بعض تو وہ احباب ہیں جنہوں نے قیمت کی ادائگی کا مہینہ مقرر کردیا تھا اسلئے ان کے نام اسی ماہ میں وی پی ارسال کیا جاتا ہے لیکن بعض احباب نے کوئی تعین میعاد نہیں کیا - صرف یہ لکھدیا تھا کہ قیمت بعد کو ارسال ہوگی ایسے عالمگی انتظار انکیا ... نہیں ہوا کرتی اس لئے اطلاعاً گذارش ہے - کہ مؤخرالذکر احباب کی خدمت میں وی پی ارسال کئے جارہے ہیں وہ وصول فرماکر کارخانہ کی امداد میں سے حصہ لیں - امید ہے کہ معزز ناظرین وی پی کی وصول کے لئے ہمہ تن طیار رہیں گے - (خاکسار منیجر)

رعایتی قیمت پر دو کتابیں میرے ایک دوست کتاب عسل مصفےٰ اور تشخیص الامراض فروخت کرنا چاہتے ہیں - ان کی اصل قیمت ... روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے - لیکن اگر کوئی صاحب علاوہ محصولڈاک کے صرف للعہ روپیہ پر خریدنا چاہیں تو جس کی درخواست دفتر البدر میں اول وصول ہوگی اس کے نام وی پی کردیا جاوے گا -

---

مراسلت رسلہ اخویم محمد ظہیرالدین صاحب احمدی اور بابو محمد عظیم صاحب احمدی اس دفعہ بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہوسکے انشاء اللہ آئیندہ نمبر میں درج ہوں گے

ایسے ہی درس قرآن کے متعلق جو شبہات پیش کئے گئے ہیں - ان پر بھی آئیندہ ریمارک انشاء اللہ ہوگا -

تحقیق الادیان وتبلیغ اسلام ناظرین کو یاد ہوگا کہ بھائی مفتی محمد صادق صاحب نے بلاد یوروپ و افریقہ میں اسلام و مشن احمدیہ کی تبلیغ کا ایک ذریعہ بذریعہ پرائیویٹ خط وکتابت قائم کیا ہوا ہے اور آپ کی سعی کا یہ نتیجہ ہے کہ مسٹر حسن انڈرس نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کرلیا ہے - اس ذریعہ کے مفصل حالات البدر کے گذشتہ کسی نمبر میں آپ مطالعہ فرما چکے ہیں چونکہ یہ بھی ایک دینی خدمت ہے اس لئے بعض احباب نے مفتی صاحب کا ہاتھ بٹانا چاہا ہے جو امداد انہوں نے دی ہے دوسرے احباب کی ترغیب اور تحریص کیلئے اسکی رسیدیں ذیل میں درج کیجاتی ہے

رسید زر چندہ

۱ - جناب عبدالکریم صاحب ٹھیکیدار ڈوبنشن عہ
۲ - جناب سید ... صاحب للعہ
۳ - جناب غلام صاحب ...
۴ - بابو منحدین صاحب اورسیر عہ
۵ - بابو خیرالدین صاحب کارڈ کوہاٹ اکتوبر نومبر ...
۶ - بابو مرزا عباس علی صاحب لوہاٹ اکتوبر نومبر ...
۷ - بابو محمد الہیٰ صاحب سب ملٹیئر عہ
۸ - میاں عبدالحق صاحب فرزند بابو صاحب ...
۹ - سردار محمد ایوب صاحب سالدار رسالہ ... عہ
۱۰ - سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی ساوہ ہو کارڈ ...

محمد صادق قادیان ۸ فروری ۱۹۰۵ء

رسید زر بغایت ۳۱ر جنوری ۱۹۰۵ء

اصلاح - رسید زر مندرجہ نمبر ۴ بابت یکم فروری بغایت ۲۶ جنوری کتی نہ کہ ۲۲،

۱۸ - منشی محمد حسین صاحب جینوٹی ۱۹۰۵ء
۱۶ - میاں الہیٰ بخش صاحب اینڈ سنز سوداگر بائسکل
۵۸۶ - منشی محمد بخش صاحب کرڈیانوالہ
۵۸۱ - میاں فضل الہیٰ و محمد امین صاحب سوداگران
۶۱ - منشی زین الدین صاحب بمبئی
۹۳ - بابو عبدالرحمٰن صاحب بمبئی
۵۵ - میاں رحیم بخش صاحب ٹھیکیدار ...
۱۰۱ - منشی نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد
۲۴۰ - میاں عبداللہ خان صاحب چک ...
۴۵۱ - مسماۃ جیون بیگم صاحبہ از ...
۲۲۹ - مولوی کریداد صاحب ... المیال
۳۳۶ - منشی محمد حسین صاحب ظفروال
۳۴ - ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ۱۹۰۵ء
۱۷۱ - چوہدری محمد سرافراز خان صاحب دہلی
۹۷ - خانصاحب ابراہیم خان بن حاجی موسےٰ خاں مرحوم بمبئی
۵۸۲ - منشی نذر محمد صاحب محرر ... ڈیرہ غازیخاں
۶۵۶ - میاں اعظم صاحب سرگانہ
۱۱۱ - بابو عطا الہیٰ صاحب لالہ موسیٰ
۵۲۷ - میاں عبدالصمد صاحب ... متصل ...
۲۵۰ - حکیم سرفراز حسین صاحب ... امداد

۹۳ - محمد نقی صاحب سرصند
۳۲۱ - محمد حسین صاحب دفتر سرکاری وکیل ۱۹۰۵ء
۳۴۸ - عبدالغنی صاحب کنجاہ
۲۰۰ - ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رتھیہ
۵۴ - غلام حیدر صاحب چک ...
۲۶۱ - محمد ابراہیم خان صاحب کراچی بمد امداد
۲۱۰ - میر احمد شاہ صاحب راولپنڈی
۴۹۴ - جلال خان صاحب ... سیالکوٹ
۵۵۵ - محمد سلیمان صاحب ... ۱۹۰۵ء
۱۳۳ - بابو غلام غوث صاحب ۱۹۰۵ء
۴۰۴ - قاضی رکن الدین صاحب ۱۹۰۵ء
۵۸۳ - سید عظیم الدین صاحب وکیل ... ۱۹۰۵ء
۲۱۰ - ڈاکٹر خیرالدین صاحب ... سرور
۲۷۱ - حاجی رحمن بخش مرحوم
۵۹۳ - اسد اللہ شاہ صاحب ... کھیپ
۳۲۵ - مولوی چراغ الدین صاحب ...
۵۹۳ - عبدالرحمن صاحب سٹردیو
۱۷۴ - میاں عبداللہ صاحب پٹواری ...
۲۹۰ - وزیر محمد صاحب ... ۱۹۰۵ء
۵۹۴ - حسن محمد صاحب کنجاہ
۲۷۶ - محمد یحیٰی صاحب ڈنگران ۱۹۰۵ء
۵۸۴ - عبدالرحمٰن صاحب ... پور
۱۱۴ - میر محمد قاسم صاحب دہلی
۲۶۱ - میاں الٰہی بخش سوداگر ...
۳۶۶ - بابو خیرالدین صاحب کارڈ کوہاٹ
۳۵۵ - حکیم محمد امین صاحب جالندھر
۵۸۹ - محمد دین صاحب خیاط راولپنڈی
۲۱۳ - حکیم محمد قاسم صاحب ...

۵۳۲ - ذوالفقار علی خان صاحب ۱۹۰۵ء
۲۰ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ... ۱۹۰۵ء
۵۸۱ - میر عبدالباقی صاحب سیالکوٹ ۱۹۰۵ء
۲۱۹ - محمد بن محمد خنیس صاحب بمبئی
۲۲۵ - سید ناصر شاہ صاحب جموں ۱۹۰۵ء
۳۹۱ - ... صاحب پٹواری حلقہ ...
۲۲۵ - بابو محمد صاحب پنشنر ...
۳۷۶ - محمد حسین صاحب پٹیالہ
۳۴۳ - سردار علی شاہ صاحب مالیرکوٹلہ
۳۲ - منشی عبدالحق صاحب ...

انذار

موسم کی موجودہ حالت جسکا چرچا ہر ایک اخبار میں ہے سخت خطرناک آثار بلاؤں کے ہیں اور خدا تعالےٰ اپنے رحم اور کرم سے نوع انسان کو اطلاع دے رہا ہے کہ وہ اصلاح کرلیں اسلئے دلوں میں پاک تبدیلیاں کرنی چاہئیں اور خدا تعالےٰ سے صلح کرنی چاہئے - تاکہ آنیوالے عذاب سے وہ محفوظ رکھے - استغفار - لاحول - دعا اپنے اور اپنے بھائیوں کیلئے کثرت سے کرنی چاہئے اور مالی اور جانی خیرات میں سبقت کرنی چاہئے

عید الضحیٰ

قادیان میں عید بروز جمعرات ۱۶ر فروری کو ہوئی - لاہوری جماعت سے بعض اراکین خصوصیت سے شامل ہوئے - بعد نماز بارش ہوتی رہی -

---

مجموعہ ازالۃ الوساوس

اس کتاب کے مضامین کے اول حصے کا خلاصہ شایع ہوچکا ہے - دوسرے حصہ میں ذیل کے سوالات کا جواب ہے

(۱) - خدا تعالےٰ نے تو سب ایمانداروں کا نام مسلمان رکھا ہے جیسے وھو سمّٰکم المسلمین - تو پھر احمدی نام رکھکر تفرقہ کا کیوں موجب ہوئے - اس کا مخرج قرآن سے بتلایا جاوے -

(۲) - احادیث جو کل مذاہب میں قابل استدلال سمجھی ہوئی ہیں - انکا معیار کیا ہے اور کیسے معلوم ہو کہ فلاں مذہب کی حدیث ضرور آنحضرتؐ سے ہے

(۳) - آنحضرت صلعم اور صحابہ اور اہل اللہ اپنے حسن خاتمہ پر کامل یقین رکھتے تھے یا نہ اگر رکھتے تھے تو قل لا ادری مایفعل بی ولا بکم کا کیا مطلب ہے

(۴) - سورہ والعصر میں ایمان اور عمل صالح وغیرہ کیلئے ایک ہی شخص مامور من اللہ ہوسکتا ہے - یا کل امت محمدیہ -

(۵) فالھمھا فجورھا وتقواھا سے کیا مراد ہے +

(۶) - سیف چشتیائی میں گولڑوی نے ایک صحیح حدیث سے ایک صحابی کا بجسم آسمان پر جانا بجسد وفات ثابت کیا ہے اس کا کیا مطلب ہے

کل کتاب کی قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک ہے - اگر مضامین کی خوبی پر نظر کی جاوے - تو مفت ہے - کارخانہ البدر قادیان اور منشی مولوی عبدالرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ سے مل سکتی ہے

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ - صلح کل اور متانت کی پالیسی سے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے ۸ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوش خط شایع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کیساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے - ہر مذہب اور ہر طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رساں ہے خود حاضر ہوکر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے صلائے عام ہے کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شائق ہو - ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کرکے منیجر سے ایکماہ کیلئے بالکل مفت جاری کراسکتا ہے اس عرصہ میں اگر پسند آجائے تو قیمت ارسال کرکے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں ورنہ ایک ماہ کے بعد خود بخود بند کردیا جائیگا - براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کردیں ؛

نوٹ - لیکن درخواست ۱۵ر مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اسکے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت ملسکیگا ؛

منیجر اردو اخبار لاہور -

چاء **چاء**

ہمارے کارخانے میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ منگوا طلب کرنے پر بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے اور چھوٹے ٹین بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں جس میں فی بنڈل ایک ٹین نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل ... رکھی گئی ہے ... خاص و عام ہوسکتی ہے ایک دفعہ منگا کر دیکھئے ... ہوئی چاء ... کے بنڈل خود ... ایجنٹ ... مفت ارسال ہوگا

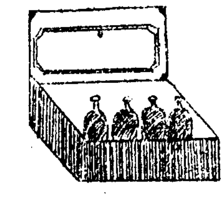

اعلےٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر ۔ علمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہے ایک بکس چہار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بگڑا ہوا خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور جسم میں ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں۔ چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴ چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیا۔ خارشت۔ داد۔ گنج۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سو کھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں کو شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ اکسیر حیات یعنی نمک نباتات متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میوؤں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اوّل درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض روزانہ بھوک پیدا کرنے والا اور خون صالح پیدا ..... کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونو میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۱/ آنہ ڈاک ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۔ قیمت دو شیشی ۱۲ تین شیشی ۱۲ چار شیشی ۲/ ۔ شیشی للعہ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲۵ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ محصولڈاک پیکنگ عہ۔ ہزار آدمیوں نے کامل فایدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجیے۔ اور فایدہ اٹھایئے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھیئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فایدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار پاخانہ ہونا۔ دائمی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت کی بیماری یعنی ... جریان یعنی دھاتو پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک و سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت مواد۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجراء خون ماہواری۔ دباؤ گولہ وغیرہ کو حکمی فایدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کیلئے نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوۃ اور حرارت کو محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے۔ تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضاے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اوّل درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ دونو کا دعوےٰ ہے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس ... پانچ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ گنٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گنٹھیا یا وجع المفاصل اور دیگر درد مثلاً وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ آنکھوں کیلئے مشی روشنی یعنی سرمہ نور ... اصلی ممیرا اور یاقوت مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ ... دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندھی۔ پڑوال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد و کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اسلئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ... اس منجن کو آپ چند روز ملیئے پھر دیکھئے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگینگے۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ کے ... کو دفع کرنے کیلئے یہ منجن اکسیر ہے قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۔ علاوہ ازیں آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ دیگ شانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ فیل پا۔ ... وغیرہ بہت سی بیماریوں کی دوا ... ہم ہر ایک مخصوص مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگاکر ملاحظہ فرمایئے جسمیں کل دواؤں کا تفصیل حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال محلہ ... گنج شہر بنارس۔ نوٹ۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں خط لکھکر فیصلہ ...

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اسکے محصول کا بھی متحمل ہو۔ سونے چاندی کی گولیاں۔

یہ حبوب بسم پاسمی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں قاتلی دوا ہیں یہ حبوب خاص کر حلقی میں ... ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو بااولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف ...

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک ... اور دیگر لطیف ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ... ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے بینائی کا حافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ... پر خیال نہ کیجئے۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین ...

[illegible]

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار

[illegible]

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل صاحب پرنٹر چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کہ منشہ ہے یہ نور سحر کا
عکس ہے یہ مہر محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد ارسل الیکم مسیحہ وما تردہ من الہ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

نصر من اللہ وفتح قریب

بخدمت صاحب کلارک دفتر
نمبر

عالیجناب نواب خان زادگی

نمبر | نوٹ۔ بیعت کے اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲۰۲ ہجری کی دنیا کا ظہور ... ۱۸۸۹ء ... سال آتے ہیں جبکہ اب ... معنوں کے ساتھ ... سال کی یادگار میں ... اطلاع ہو | جلد ۲

ومن الشرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست عشق او باشد بدل ما را از رسولی کہ ہست وانکہ دائم سر نخورد از ملائک ... مصاف معجزات ... حق ... است ... دل ... ایمان است	مصطفیٰ مارا امام و پیشوا بادہ عرفان ما از جام اوست جان شد و با جان بدر خواہد شدن زرد شدہ ... سیر ... کہ ہست وصل دلدار ازل بی او محال ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد منکر آن مورد لعن خداست ہر کہ انکاری کند از اشقیاست	اندرین دین آمدہ از مادریم آن سہ بیکس ... نام ہست او خیر الرسل خیر الانام آنچہ مارا وحی ایمان بود آن ہمہ از حضرت احدیت ... ہست اقوال و دو جان ... ہست معجزات انبیاء سابقین بیکرم ... از آن ...	ہم برین از دار دنیا بگذریم دامن پاکش ... ما ہر نبوت را بر او شد اختتام آن ہم از خود ... جان ہرچہ ز ثابت شد ... بہ ہست منکر آن مستحق لعنت است آنچہ در قرآن ... الیقین ... خواست ...

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ تین بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ تین بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں بخش گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عمومی قیمت ... سالانہ
ادنیٰ اشاعت ... کی کیتیا
... جن کو ... کوشش کی ... سال ... ایک ... یا ... بار ... ضرور ہے۔

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک مخصر کے لئے فی سطر کالم ... لیکن ... کم اجرت ... اجرت علاوہ اخراجات طبع و کاغذ وغیرہ فی صدی ... ہے۔

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۱۹ فروری ۱۹۰۵ء

آج کا دن اپنے شان میں ایک مبارک دن تھا کیونکہ غالبًا ۱ ماہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مغرب اور عشاء کے درمیان مجلس فرمائی اور جو رسالہ دربارہ فتح مقدمہ حضور تصنیف فرما رہے ہیں اُس کے مجوزہ مضامین کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

اسکے بعد ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا۔ مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخشدوں۔ خاوند کہتا رہا۔ کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے۔ خاوند کیا کرے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اُسے چاہیئے کہ اُسکا مہر اُسکے وارثوں کو دیدے۔ اگر اُسکی اولاد ہے تو وہ اور وارثوں سے ہی شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علی ہٰذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔

لطیفہ ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اثناء گفتگو میں ذکر کیا۔ کہ یہہ ایک لطیف بات ہے کہ جسقدر مجدد گذرے ہیں ان کے نام میں محمد یا احمد کی جزو ضروری ہوتی ہے۔ قسطنطنیہ میں عجیب قسم کے نام لوگوں کے ہوتے ہیں مگر وہ مہدی جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تہا اسکے نام میں بھی محمد کا لفظ تھا

معجزات میں افراط و تفریط موجودہ زمانہ کے حالات پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گروہ تو معجزات سے قطعی منکر ہے جیسے نیچری اور آریہ وغیرہ اُسنے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ افراط کیطرف چلا گیا ہے جیسے کہ بعض لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں کہ ۱۲ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جاکر قبض شدہ ارواح چھین لیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہیں سمجھا ہے معجزہ سے مراد فرقان ہے جو حق اور باطل میں تمیز کرکے دکھاوے اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو۔

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء

ھدایت اور ضلالت خدا کے ہاتھ میں ہے مغرب کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام نے عشاء کی نماز سے کچھ پیشتر تشریف لاکر مجلس فرمائی۔ خدا تعالےٰ کے احسانات اور انعامات کا تذکرہ رہا بعض کفار کی حالت پر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک خدا تعالےٰ کا فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک اُسے ہدایت کی راہ نصیب نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ موت تک کفر ہی پر راضی رہتے ہیں اور کبھی اُنکے دلمیں یہ خیال نہیں گذرتا کہ ہم غلطی پر ہیں حتیٰ کہ اسی میں مرجاتے ہیں۔

اسپر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان فرمایا کہ چند یوم ہوئے ایک دوست بیان کرتے تھے کہ اُن کے گاؤں کی آبادی ۴۰۰ باشندوں کی تھی طاعون جو پڑی تو سب کے سب ہلاک ہوگئے صرف ۱۰ شخص بچے۔ اور اُن میں سے بھی صرف ۹ کس تندرست تھے اور باقی کچھہ نہ کچھہ مریض ہی تھے۔ اُن ۹ میں اُنکا چچا بھی تھا اُنکے دلمیں آیا کہ اسقدر عبرتناک حادثہ موت کا چونکہ گاؤں میں گذرا ہے ممکن ہے کہ چچا کا دل قبول ہوا ہو۔ چلو اسے چلکر تبلیغ کر آویں شائد ھدایت نصیب ہو۔ باوجود اسکے کہ لوگوں نے اس طاعون زدہ گاؤں میں جانے سے روکا مگر تبلیغ حق کے جوش میں وہ چلے گئے اور جاکر اپنے چچا کو اس سلسلہ کی صداقت کی نسبت سمجھایا چچا نے یہ جواب دیا کہ اگر یہ طاعون مرزے کی مخالفت کیوجہ سے ہے تو مجھے خوشی ہے اس سے مرجانا قبول ہے بیشک مجھے طاعون ہو انجام یہ ہوا کہ وہ اور اسکا تمام بال بچہ تباہ اور ہلاک ہوگیا مگر مخالفت پر برابر آمادہ رہا اور مرتے دم تک نہ مانا۔

۲۱ فروری ۱۹۰۵ء

مغرب اور عشاء کے مابین حسب دستور قریب ایک گھنٹہ کے حضور نے مجلس فرمائی۔ اول رسالہ زیر تصنیف کا ذکر رہا۔

فارغ نشینی اچھی نہیں فرمایا کہ اول بوجہ علالت طبع کے فارغ نشینی رہی اب خدا نے کچھہ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت آگئی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ صحت رکھے تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے۔

دہریت کا علاج نبوت سے ہے فرمایا کہ دھریہ پن کو اگر کوئی شے جلا سکتی ہے تو وہ صرف انبیاء کا وجود ہے ورنہ عقلی دلائل سے وہاں کچھ نہیں بنتا کیونکہ عقل کی حد سے تو بہتیرے گذر کر وہ دہریہ بنتا ہے پھر عقل کی پیش اُسکے آگے کب چلتی ہے

خدا نمائی کی ضرورت فرمایا کہ آجکل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے دراصل اگر دیکھا جاوے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا کو وہ مانتے ہیں۔ لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو اُن کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال اُنسے صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اسکے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے۔ تو وہ اسکے نزدیک نہیں جاتا۔ اور نہیں کھاتا۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ میں اگر کھاؤنگا۔ تو مرجاؤنگا پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک خالق اور قادر جانکر نافرمانی کیوں کرتا۔ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالےٰ کا ہے اور قابل قدر وہی مذہب ہوسکتا ہے۔ جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے۔ تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔ دراصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے عیسائیوں نے بھی فرقان کا دعوےٰ کیا ہے کہ انجیل نے ایمانداروں کی فلاں فلاں علامات قرار دی ہے مگر اب وہ کسی میں بھی پائی نہیں جاتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایمان کا نام و نشان نہیں۔ مگر اسلام میں فرقان کی سب علامات موجود ہیں

براہین احمدیہ عہد عتیق ہے جو براہین احمدیہ کا حصہ چھپ چکا ہے۔ اس پر ذکر چلا۔ فرمایا کہ اس میں خدا کی حکمت تھی۔ ورنہ اگر وہ چاہتا۔ تو اُسے ہم لکھتے ہی رہتے۔ لیکن خدا نے اب اول حصہ کو منقطع کرکے بائبل کے عہد عتیق کیطرح الگ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو پیشگوئیاں اس میں درج ہیں۔ وہ اب اس اثناء میں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو حصہ اسکا طبع ہوگا وہ عہد جدید ہوگا۔ جس میں سابقہ حصہ کے حوالے ہونگے۔ کہ خدا نے یوں فرمایا تہا اور وہ اس طرح پورا ہو رہا۔

سادگی سچائی کی دلیل ہے براہین میں ہم نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے آوینگے اس پر لوگوں نے اعتراض کئے۔ کہ تناقض ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اُسی براہین میں ہم نے تمام الہامات بھی درج کئے ہیں جن میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ اور پھر صرف نام ہی نہیں۔ بلکہ جو کام مسیح نے آکر کرنا ہے۔ اس کی نسبت بھی الہامات میری نسبت اسی درج ہیں۔ پس یہ تناقض تو سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر بناوٹ ہوتی۔ تو تناقض نہ جمع کیا جاتا۔ مگر تحتوں کی نظر انسان کی غلطی پر تو پڑتی ہے۔ اور خدا کے کلام پر جو اس میں درج ہے۔ نہیں پڑتی۔

الہام کل یا پرسوں آپ کو الہام ہوا۔

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

ضروری گذارش

گذشتہ نمبر میں اطلاع دیگئی تھی کہ قیمت کی ادائی ہونے ہیں۔ اب پھر دوبارہ یاد دلایا جاتا ہے کہ معزز احباب اس کی وصولی کیلئے طیار رہیں۔ اور انکاری کرکے مختار خانہ کو زیر بار نہ کیا جاوے۔ (منیجر)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ماہ مارچ سے میں نے چاہا ہے اگر اللہ تعالےٰ بھی چاہے کہ اخبار ذیل کی تاریخوں پر ایک ماہ میں چار بار شائع ہو۔ آجتک ایک ماہ میں ۲ بار دیا جاتا رہا ہے اور اس لئے یہ نمبر ترتیب تاریخ کے لحاظ سے بہت دیر سے شائع ہوتا ہے وہ تاریخیں یہہ ہیں

۵-۱۳-۲۱-۲۹

حضرت مسیح موعودؑ کیطرف سے ضروری اشتہار

الوصیت

قال اللّٰہ عزّ وجل۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاءُکُمْ

یعنی ان کو کہدے کہ میرا خدا تمہاری پرواکیا رکھتا ہے۔ اگر تم بندگی نکرو اور دعا میں مشغول نہ رہو

دوستو! اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا۔ کہ میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخبارین نکلتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الٰہی شایع کرائی تھی۔ کہ عفت الدیار محلھا و مقامھا یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی۔ اور نہ عارضی امن کی جگہ۔ یعنی طاعون کی وبا ہر یک جگہ عام طور پر پڑیگی۔ اور سخت پڑیگی۔ دیکھو اخبار الحکم پرچہ مورخہ ۳۱- مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۳- اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ صفحہ ۱۵ مورخہ ۲۴- مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء- اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت قریب آگیا ہے۔ میں نے اس* وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں۔ بطور کشف دیکھا ہے۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے موںہہ پر یہ الہام الٰہی تھا۔ کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ کہ میں بیدار ہوگیا۔ اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے۔ میں نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا۔ دوستو! اُٹھو اور ہوشیار ہوجاؤ۔ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں ہے۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے۔ کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں۔ اب دُکھ اُٹھاکر اور سوز و گداز اختیار کرکے اپنا کفارہ آپ دو۔ اور راستی میں محو ہوکر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقویٰ کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ۔ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے۔ کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں۔ نہ مردوں کی لاشوں کو وہ دیکھکر۔ وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال سکتا ہے۔ جاہل کہتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی۔ لیکن اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی۔ کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور بکا سے ان بلاؤں کو دور کردیتا۔ جن کا اُس نے ارادہ کیا ہے۔ یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کرچکا ہے۔ تو دنیا کبھی کی ہلاک ہوجاتی۔ سو نیکی کرو۔ اور خدا کے رحم کے امیدوار ہوجاؤ۔ خدا تعالےٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو بیمار کیطرح اُفتان خیزان اس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہونچاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہیں۔ تو مردہ کی طرح اپنے اُٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کے راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں۔ اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہوسکتے۔ ایسی حالت بناؤ۔ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقوے کی راہ پر قدم مارو۔ کہ وہ رحیم و کریم خوش ہوجائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بیباکیوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو۔ اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانا سا بنادے۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں۔ کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں۔ کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو۔ اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو۔ تو ایسے مت بنو۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کیطرف ایک نظر بھی اُٹھاکر نہیں دیکھتا۔ اور بدبودار تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کہلی ہے۔ سو تقوے سے پورا حصہ لو۔ اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ تا تم پر رحم ہو۔ تم میں سے کون ہے۔ کہ جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہوسکتا ہے۔ یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کرسکتے۔ جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ۔ اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو۔ تا تم بھی ایسے ہی نہ ہوجاؤ۔ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ پس اگر وہ تمہیں ستاویں۔ اور دکھ دیں۔ یا تمہیں جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کریں۔ تو تم صبر کرو۔ اور چپ رہو۔ تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے۔ تمہیں بدلہ دے۔ یقیناً سمجھو۔ کہ یہ وہ دن آرہے ہیں۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے۔ ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہوجاویں۔ جو ابتدا سے نبیوں نے کی تھیں۔ خدا نے آج سے پچیس۲۵ برس پہلے طاعون کی خبر مجکو دی تھی۔ جو براہین احمدیہ میں شایع ہوچکی تھی۔ پھر اس وقت خبر دی۔ جب یہ ملک اس بیماری سے پاک تہا۔ وہ خبر بھی شایع ہوچکی۔ اور پھر طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونے والا ہے۔ یہ اس لئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہوجاویں۔ ان چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو۔ جن کے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہیں۔ جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے۔ اور آپ اس سے دور ہیں۔ خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ کس کی زندگی لعنتی۔ اور کس کی زندگی پاک ہے۔ پس تم ایسی دردناک دعاؤں میں لگ جاؤ۔ گویا مر ہی جاؤ۔ تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچا دے۔ دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں۔ مگر دنیا نہیں سمجھتی۔ لیکن کسی دن سمجھیگی۔ دیکھو میں اس وقت اپنا فرض ادا کرچکا ہوں۔ اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آویں۔ میں نے اطلاع دیدی ہے۔ اب میں ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی - ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء

[illegible]

اطلاع۔ اور میں نے ان دنوں میں خدا تعالےٰ کے بعض نشانوں اور خاص ہدایتوں کے ظاہر کرنے کے لئے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام نصرت الحق ہے۔ وہ قادیان میں چھپ رہی ہے۔ اور صاحبزادہ پیر منظور محمد کو دیدی ہے۔ تا وہی چھاپ کر شایع کریں ہر ایک طالب حق کو اس کا دیکھنا ضروری ہے۔ چاہیئے کہ ان سے قیمتاً طلب کریں

نتیجہ معائینہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

جو کہ ۲۰۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ہُوا

نقشہ تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان جس کا معائینہ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ کو کیا گیا

سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ - انٹرنس [illegible] - چہارم ہائی [illegible] - سوم مڈل [illegible]
دوم مڈل [illegible] - اول مڈل [illegible]
پرائمری ڈیپارٹمنٹ پنجم [illegible] چہارم [illegible] سوم [illegible] - دوم [illegible]
اول [illegible]
مسلمان ۱۴۰ - سکھ ۱ - ہندو ۴ - ۱۴۵
فیس [illegible] - ترقی [illegible]

میں نے بمعہ مولوی محمد اشرف صاحب بی۔ اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع گورداسپور کے اس سکول کا معائینہ کیا۔ سال گذشتہ سے تین لڑکے تعداد میں زیادہ ہیں۔ رجسٹر بڑی صفائی اور صحت کے ساتھ رکھے ہوئے ہیں اور قوانین مابین مدارس پر پورا عملدرآمد ہے۔ فیسوں کی شرح بورڈ سکولوں کی شرح فیس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے۔ اور معاف اور نصف معاف طالب علموں کی تعداد اب گھٹاکر قریباً مطابق ضابطہ تعلیم کی ہدایات کے کردی گئی ہے۔ مدرسہ کی سالانہ آمدنی میں قریباً [illegible] روپیہ آگے سے زیادہ ہے۔ مدرسہ کا سالانہ خرچ [illegible] ہوتا ہے۔ جس کے مقابل چندوں اور عطیوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ ورزش جسمانی کا بھی آغاز ہوگیا ہے۔ جس کے لئے ایک معلم رکھا گیا ہے (Parallel bars اور Horizontal bars) لگادئے گئے ہیں

انتظام تشفی بخش ہے۔ اور لڑکوں کی روش باادب ہے۔ درس کتب دینی کے علاوہ سکیم تعلیم وہی ہے۔ جو سرکاری مدارس میں رائج ہے۔ عملہ مدرسہ قریباً وہی ہے۔ جو پہلے تہا۔ اور کافی ہے۔ اور استاد خلاصے لائق ہیں۔ عمارت ضرورت کے مطابق کافی ہے۔ اور ہر طرح کے سامان ضروریہ سے مہیا ہے۔ تعلیم سائنس بسبب آلات کے موجود نہ ہونے کے فی الحال سکیم مدرسہ سے خارج کردی گئی ہے۔ بورڈنگ ہوس میں ۵۴ لڑکے ہیں جن کا انتظام عمدہ اور نگرانی خوب ہوتی ہے۔ سوم مڈل کا امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب نے لیا تھا۔ جس میں سات طلباء میں سے چھ طلباء چہارم

[illegible]

درس قرآن کچھ

سورۃ ھود رکوع ۸ نمبر

ہم نے مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اوّل قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جلیئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان بذریعہ خط اطلاع دیویں تا کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

والی مدین اخاھم شعیبا۔ قال یقوم اعبدوا اللہ ... الخ | واعظوں کے فرائض پر اگر نظر کیجاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بہت ہی کم ایسے واعظ ہیں جو کہ اپنے فرض منصبی کو خشیۃ اللہ سے بجا لاتے ہیں۔ اکثر حصہ ان کا ایسا ہے۔ جو صرف مسلّم باتوں کو لوگوں کے آگے بیان کرکے ان کو خوش کر دیتا ہے۔ حالانکہ ان باتوں سے لوگوں کو فائدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ضرورت ہوتی ہے یا بعض واعظین کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ زمانہ قدیم کے علماء مثل ارسطو وغیرہ کے قصے لے بیٹھتے ہیں۔ اور بعض غیر ضروری مسایل بیان کرتے رہتے ہیں۔ جیسے ماں سے بہن سے زنا نہیں کرنا چاہیئے۔ وغیرہ۔ یہ تمام اقسام واعظین کے اس قسم کے ہیں۔ جو کہ واعظ کی ضرورت اور حالت سامعین سے بالکل ناواقف ہیں۔ واعظ کا اصل منصب یہ ہے۔ کہ اوّل وہ مشاہدہ کرے۔ کہ سامعین میں کس بات کی کمی ہے۔ کون کون سے امراض روحانی انہیں لاحق ہیں۔ وہ کون کون سے پہلو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ہیں۔ جن کیطرف ان کی توجہ نہیں ہے اور پھر اس کے مطابق وعظ کرکے لوگوں کو ان کی غفلت اور غلطی پر آگاہ کرے۔ جو واعظ محل اور موقع کے لحاظ سے وعظ نہیں کرتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وہ عند اللہ قابل مواخذہ ہے جیسے غلطی واعظین میں ہوتی ہے ایسے ہی سامعین میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ کہ وہ سچے اور حقیقی واعظوں پر اس لئے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ وہ ان کے ذکر کو ترک کرکے عیوب کا ذکر کیوں کرتے ہیں اور ایک ہی عیب پر کیوں زور دیئے چلے جاتے ہیں۔ سامعین کے اس قسم کے خیالات انکی جہالت پر مبنی ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر انسان کا سارا جسم تندرست ہو۔

لیکن ایک حصہ میں بیماری ہو۔ تو طبیب صرف اسی کا علاج کرے گا۔ اور بار بار اُسے دیکھے گا۔ یہی حال واعظ کا ہوتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف لوگ آکر سوال کرتے تھے۔ کہ یا حضرت سب سے بڑی نیکی کیا ہے۔ تو ہر ایک آپ الگ الگ جواب دیا کرتے تھے۔ کسی کو کہا۔ کہ ماں باپ کی خدمت کرو۔ کسی کو جہاد کی نصیحت کی۔ کسی کو مال خرچ کرنے کو کہا۔ ایک کو آپ نے اپنی زبان پکڑ کر کہا۔ کہ اسے قابو میں رکھ۔ ایک کو مغلوب الغضب ہونے سے منع کیا۔ تو اس پر بعض نے اعتراض کیا ہے۔ کہ سوال تو ایک تھا۔ مختلف جواب کیوں دیئے۔ تو بات یہ ہے۔ کہ انبیاء امت کے حکیم ہوتے ہیں۔ وہ جس میں جس خلق کی کمزوری دیکھتے ہیں۔ اس کی تکمیل اور نگہداشت کی ہی تاکید کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کے نیکی کرنے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی تو قوم اور برادری کے دباؤ سے۔ کوئی آبائی تقلید اور رسم و رواج کی پابندی کوئی کسی حاکم کی خوشنودی وغیرہ کے لئے نیک کام کیا کرتا ہے۔ جو کہ دراصل کوئی خوبی کی بات نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام وہ بات بتلاتے ہیں۔ کہ جس سے طبیعت تو مضائقہ کرے۔ مگر شریعت حکم کرے۔ کہ ایسا کر اور پھر نفس پر زور دیکر اُسے وہ کام کرنا پڑے۔ جو کہ عند اللہ موجب ثواب و برکت ہو۔

مدین | ایک شہر مدینہ طیبہ کے شمال مغرب کیطرف تھا۔ وہاں کے نبی حضرت شعیب تھے۔

اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ | قوموں میں ایک عام مرض ہوتا ہے۔ کہ خدا کی عبادت اور طاعت سے نفرت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک نبی کی اوّل دعوت یہی ہوتی ہے۔ کہ ... اعبدوا اللہ۔ اللہ کی عبادت کرو۔

ولا تنقصوا المکیال | یہ خاص مرض کیطرف توجہ دلائی جو کہ قوم میں پھیل گیا تھا۔ کہ ماپ اور تول میں خیانت کرتے تھے۔

اوفوا المکیال | وفاداری سے ماپ پورا ... کرو

بقیت اللہ خیر لکم | نیک نیتی اور خدا کی فرمانبرداری سے جو نفع تم کو پہنچے۔ وہ تمہارے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

اصلوتک تامرک | یہ ایک ہنسی کا کلمہ ہے۔ جو ان لوگوں نے کہا۔ کہ کان۔ آنکھ۔ ناک وغیرہ تو تیرا وہی ہے۔ جو ہمارا ہے۔ ہاں فرق یہ ہے۔ کہ تو نماز پڑھتا ہے۔ شاید اس سے تجھے یہ وہم ہوا ہے۔ کہ ہمارے باپ دادا کی راہ سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ ہمیں نقصان ہو۔

رزقنی منہ رزقا حسنا | شعیب علیہ السلام ان کے وہم کا جواب دیتے ہیں۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ اگر ہم ماپ اور تول لوگوں کو پورا دیں اور خیانت نکریں۔ تو کام نہیں چلتا۔ دیکھو میں بھی تو رب کا کہا مانتا ہوں اور مجھے تم سے عمدہ روزی ملتی ہے۔ کہ نہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ جھوٹ اور فریب کے بجائے کام نہیں چلتا۔ غور کریں۔

وما ارید ان اخالفکم ..... الخ | میرا یہ ارادہ نہیں۔ کہ تم کو ایسی بات کہوں جس پر میں خود عمل درآمد نہیں کرتا ہوں۔

ان یصیبکم مثل ما اصاب | یہاں ان کے معنے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے آیت کے معنے ہوئے۔ اے قوم میری ساتھ ضد کی وجہ سے تم خدا سے قطع تعلق نکرو۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ کہ قوم نوح وغیرہ کیطرح تم پر بھی عذاب ہو۔

لولا رھطک | اگر ہمیں تیری برادری اور قوم کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے سنگسار کرتے ورنہ تو تو ہم پر کسیطرح بھی کوئی زور نہیں رکھتا

قال یقوم ارھطی اعز علیکم من اللہ ... الخ | شعیب نے جواب دیا۔ کہ اے قوم میں تو خدا کا بنتا ہوں اور قوم کی مجھے پرواہ نہیں۔ تم خدا کا لحاظ تو کرتے نہیں اور قوم کا کرتے ہو۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی سلوک کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہجاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا دیں۔ اور اُسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۸ سَاَلَ النَّبِیَّ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہَ لَہُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ۔

افضل ایمان کا مرتبہ آدمی کو اس وقت ملتا ہے جب خدا واسطے محبت اور خدا واسطے عداوت ہو۔ اور ہر دم اللہ تعالےٰ کا نام زبان پر ہو۔ اور یہ مرتبہ اس حالت میں حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب اپنا فائدہ دوسروں کے فائدے میں۔ اور اپنا نقصان دوسروں کے نقصان میں سمجھ کر عمل کرے۔

نوٹ: پہلے اشتہار درستی کیواسطے چھپے ہوئے صفحہ اخبار سے کاٹے گئے تھے۔ اس سلسلہ درس قرآن شریف کی ترتیب اس دفعہ بدل گئی ہے رکوع ۷-۸ آئندہ نمبروں کے ہمراہ ارسال ہونگے۔

کیا کوئی انسان آسمان پر جا سکتا ہے؟

مرسلہ عالیجناب محمد عظیم صاحب جو کہ ان کے ایک دوست نے ان کو لکھکر ارسال کیا تھا

اس سوال کی زیادہ واضح صورت جس سے بہت سے لوگ دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں یہہ ہے کہ کیا خدا تعالےٰ جو قادر مطلق خدا ہے اسکی قدرت سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی انسان کو آسمان پر لیجاوے ۔ سو واضح ہو کہ فی الحقیقت یہ سوال صفات الٰہیہ کے متعلق ہے کہ جسکی حقیقت نہ سمجھنے سے دنیا میں طرح طرح کی بداعتقادیاں اور برے عقیدے پھیلے ہوئے ہیں ہر ایک گندے سے گندا فعل جسکو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اسکا محرک ہمیشہ ایک بدعقیدہ ہوتا ہے اور یہ بدعقیدہ دراصل ایک جھوٹی صفت اللہ پر عقیدہ رکھنے کا نتیجہ ہوتا ہے سو درحقیقت سچا مذہب اور سچا عقیدہ حقیقی صفات اللہ کے سمجھنے پر ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ بیان کیا ہے جبکہ اگر صفات اللہ کے مسئلہ کو بخوبی سمجھ لیا جاوے ۔ اور اسکو اپنے لئے کلید راہ قرار دیا جاوے تو کوئی دقیق سے دقیق مسئلہ ہمارے راہ میں نہیں آسکتا جو صاف نہ ہو جاوے مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں ان صفات کے نہ سمجھنے سے پیدا ہو گئی ہیں ۔ مثلاً اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک قرآنی تعلیم صفات الٰہیہ کے متعلق ہے اور ہر ایک امر کو اس کے ماتحت لانے کی کوشش کیجاتی ہے بعض نادانوں نے تو یہاں تک غلو کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور اگر یہ نہ مانا جاوے تو یہ ایک طرح آیت مذکورہ بالا کا بطلان ہے ۔ یہ سب باتیں عدم فہم کا نتیجہ ہے حقیقت حال یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے صفات دو طرح قرآن کریم سے ظاہر ہوتے ہیں اول تو سو کے قریب اسماء حسنیٰ قرآن کریم نے تجویز کئے ہیں اور ان کے علاوہ بعض سنن الٰہیہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے جن سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالےٰ کیا کرتا ہے اور پھر ساتھ ہی فرما دیا ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ۔ یعنے جو سنن الٰہیہ ہیں وہ اٹل ہیں اور ہمیشہ اسیطرح واقعہ ہونگی اور ان میں تبدیلی ناممکن ہے پھر بعض تنزیہ افعال وصفات ہیں یعنے جو امور خدا تعالےٰ کے شان کے شایاں نہیں انکو لفظ سبحان کے ساتھ قرآن نے ذکر کر دیا ہے ۔ یعنے بعض امور جو خدا تعالےٰ کیطرف منسوب کئے گئے ہیں تو قرآن کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ ان امور سے پاک ہے یعنے خدا تعالےٰ نے وہ امور پسند ہی نہیں کئے ۔ یا اس کی صفات کے شایاں نہیں سو اگر ہم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے معنے اسقدر وسیع کریں گے کہ ہم خدا تعالےٰ کیطرف ہر ایک فعل منسوب کریں تو پھر ہمکو ماننا پڑیگا کہ وہ اپنی سنن میں تبدیلی بھی کریگا ۔ اور ایسا ہی اور امور بھی اس سے سرزد ہونگے جنسے قرآن نے خدا تعالےٰ کی پاکی ظاہر کی ہے مثلاً قرآن میں یہ آیا ہے کہ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنے ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے مگر عذاب سے پہلے رسول بھیجتے ہیں اب کیا خدا تعالیٰ کی قدرت نہیں کہ جب چاہے کسی قوم کو عذاب بھیجکر ہلاک کر دیوے وہ ایسا کر سکتا ہے کہ وہ قادر ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ ہمارا مالک ہے ہم اُسکے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ کیوں ایسا نہیں کرتا اس لئے کہ ایسا پسند نہیں کیا ۔ اس نے اپنی سنت یہی مقرر کی ہے کہ عذاب بھیجنے سے پہلے رسول بھیجے ۔ یہ سنت اٹل ہے اسلئے جیسے کہ ہم یہہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ قادر مطلق ہے اور وہ قدرت رکھتا ہے کہ بلا رسول بھیجے عذاب بھی بھیجدے لیکن اس نے ایسا پسند نہیں کیا ۔ اس نے اپنی سنت ایسی ہی مقرر کی ہے اور وہ اپنی سنت کے برخلاف نہیں کیا کرتا سو اس اصول پر ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالےٰ ہر ایک فعل پر قادر ہے اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ایسے امور نہیں کریگا کہ جسکے متعلق اس نے اپنی یا سنت قائم کر دی ہے اور وہ سنت صحیح نص قرآن سے ثابت ہے اور ایسا ہی وہ افعال نہیں کریگا کہ جس سے اس نے اپنی پاکی ظاہر کر دی ہے اور ایسا ہی وہ افعال بھی نہیں کریگا جو اس کی صفات کے برخلاف ہیں ان امور کے نہ کرنے سے عدم قدرت ثابت نہیں ہوتی مثلاً اس مسئلہ زیر بحث میں ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس کی قدرت کاملہ سے ہرگز مشکل نہیں کہ وہ انسان کو بجسد عنصری آسمان پر لیجاوے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس امر پر قادر ہے البتہ اگر قرآن سے یہ ظاہر ہو گیا ۔ کہ خدا تعالےٰ نے بنی آدم کے لئے آسمان پر جانا پسند نہیں کیا ۔ یا ایسے کرنے سے خدا تعالےٰ نے پاکی ظاہر کی ہے تو پھر ہمارا ایمان یہ ہونا چاہئے کہ باوجود قدرت کاملہ الٰہیہ کے انسان آسمان پر نہیں جا سکتا البتہ اگر قرآن کریم خاموش ہو اور اس معاملہ پر کچھ بھی نہ کہے تو ہمارا ایمان ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ ایسا کریگا یا اس نے کبھی ایسا کیا ۔

خدا تعالےٰ نے انسان کے متعلق جو مختلف نقش اسکی زندگی اس کی ابتدا اس کی پیدائش اس کی معاد کے متعلق قرآن کریم میں کھینچے ہیں وہ قطعی ہیں اور ہر ایک انسان پر اور ہر ایک بنی آدم پر حاوی ہیں کوئی شخص یا کوئی انسان جو آدم کی اولاد میں ہے ۔ وہ ان قواعد سے خالی نہیں اور ان پر ان سنن الٰہیہ کا اطلاق ہو جو قرآن کریم نے انسان اور بنی آدم کے متعلق کھینچی ہیں ۔ مثلاً بنی آدم کے متعلق قرآن کریم ایک موقعہ پر ایسا فرماتا ہے فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَفِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ یعنے اسی زمین پر بنی آدم نے زندگی بسر کرنی ہے اور اسی ہی زمین میں اس نے مرنا ہے اور اسی زمین میں سے وہ نکالا جاویگا زبان عربی میں واقف لوگ خوب جانتے ہیں کہ فیہا اور منہا کا پہلے ذکر کرنا تخصیص کر دیتا ہے یعنے ایک قسم کے ...... reminscence کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ یعنے تین امور کا جو انسان کے متعلق ذکر کیا ہے ان کو زمین کے ساتھ خاص کر کے

احمدیہ بک ایجنسی

تفسیر القرآن بالقرآن
مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن لسکلنگ آف پٹیالہ ۔ اس سلسلہ کے مذاق کی ایک ہی مکمل تفسیر ہے اور غنیمت ہے جسمیں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی مدد احمدیوں کیلئے دیا گیا ہے

تفسیر سورہ جمعہ
من خطبات حکیم نور الدین صاحب

سیرۃ حضرت مسیح موعود
مصنفہ مولانا عبد الکریم صاحب ۔

جلسہ اعظم مذاہب
رپورٹ جلسہ بیان جو کہ ۱۹۰۰ میں بمقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھکر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا ۔

صیان القرآن
منکران احادیث نبوی یعنے فرقہ چکڑالوی کے رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی ۔

عسل مصفیٰ
وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص ۔ حدیث اور عقلی اور نقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب ابو العطاء

الفرقان
مجموعہ ازالۃ الوسواس
جس کا ریویو اخبار میں مسلسل چھپ رہا ہے قریب ایک صد صفحہ مصنفہ حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔

تحذیر المومنین، سواء السبیل، اعلام الناس، کشف الالتباس، ایقاظ النائمین، موعظہ حسنہ
یہ کتب بھی حضرۃ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جن میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر نئے پیرایہ کلام میں بحث کی گئی ہے اور قرآن شریف اور احادیث کے جدید نکات اور اسرار پر نعت سے درج ہیں جنکے مطالعہ سے نور معرفت میں خاص ترقی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت ہے

سر الشہادتین
سورہ یسین کی تفسیر حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے

قول الصحیح
اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر ہدایت احمد صاحب کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام

چٹھی مولویان
بنام حضرت مسیح موعود ایک پنجابی اشعار میں ایک بے نظیر تصنیف ہے

شہادت القرآن، نور القرآن، اعجاز احمدی، سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب
یہ کتب حضرۃ مسیح موعود کی تصنیف ہیں جنمیں آپکی ایجاد کردہ فن کلام سے اثبات دعاوی پر تحدیانہ کتابیں اور حقائق اور معارف اور عدوان دین کی دعوت کی گئی ہے قیمت میں بھی رعایت ہے

طب روحانی
یسوعی معجزات کی کل اس سے ملجاتی ہے بلاوہ اکے امراض کے علاج کا طریق بتلایا گیا ہے ۔ ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا اس کی تصنیف ہے

شہادت آسمانی حصہ اول و دویم، السر المکتوم، رویائے صالحہ، اعجاز احمدی خرد
یہ رسائل جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المنصور کے قلم ازمائی کے نتائج ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کے جواب دیئے گئے ہیں اور صاحب کہف کے قصہ پر نئی روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے پر کھلتی ہے دلچسپی کا کافی صالحہ ہے

نوٹ ۔ احمدیہ بک ایجنسی میں ہر ایک قسم کی اخلاقی اور دینی کتب برائے فروخت کمیشن پر رکھی جاتی ہیں کمیشن کا فیصلہ خط و کتابت سے ہونا چاہئے اور نمونہ کتاب کا ہمراہ آنا چاہئے ۔ (مینیجر)

اور کسی جگہہ سے قطعًا انکار کر دیا ہے اگر فیہا لعد میں آتا تو پھر یہ معنے ہو سکتے تھے کہ تم اس جگہ بھی زندگی بسر کروگے اور کہیں اور بھی کر سکتے ہو لیکن فیہا کے تقدم نے قطعیت کا رنگ دیدیا اور اس آیت نے فیصلہ کر دیا کہ آدم کی اولاد اپنی کل زندگی اسی زمین اور نہ کسی اور جگہہ بسر کر کے اسی زمین ہی میں مریگی اور پھر اسی ہی زمین میں سے انکا حشر ہوگا اب یہ ایک سنت اللہ جو خدا تعالےٰ نے انسان کی زندگی انسان کی موت اور انسان کی بعث بعد الموت کے متعلق ظاہر کی ہے اور وہ قطعی ہے ہم ایمان رکھنے کو طیار ہیں کہ کسی انسان کا کوئی حصہ زندگی قدرت کاملہ کے ماتحت اس زمین سے کہیں اور جگہ بسر ہو لیکن ہم کیوں ایسا ایمان نہیں رکھتے کیونکہ یہ اس سنت خدا تعالےٰ کے برخلاف ہے جو اس آیۃ شریفہ میں کھلے طور سے ظاہر ہوتی ہے۔ اب اگر زید یا بکر یا عمر انسان ہے اور آدم کی اولاد سے ہے تو پھر وہ اس قاعدہ مذکورہ بالا کے ماتحت آکر اپنی زندگی کا کوئی حصہ اس زمین سے باہر جا کر نہیں گذار سکتا اور نہ وہ یہ کر سکتا ہے کہ کچھ حصہ یہاں رہے اور کچھ حصہ آسمان پر جا کر رہے اور پھر زمین پر آکر بقیۂ زندگی گذارے اور مرے۔ کیونکہ فیہا تحیون نے قطعیت اور خصوصیت کیساتھ فیصلہ کر دیا کہ حیاتی کے دن ابن آدم نے اسی زمین میں اور کہیں اور نہیں ختم کرنے ہیں۔ نادان ہے وہ شخص جو عدم علم و معرفت کے باعث بول اٹھتا ہے کہ فلاں شخص آسمان پر ہے اور قادر مطلق خدا کی قدرت کاملہ سے ہے اس نے خدا تعالےٰ کو وہ امر منسوب کیا جو خدا تعالےٰ نے کرنا پسند نہیں فرمایا۔ وہ بیشک قادر مطلق ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اس کی سنت قدیمہ یہی چلی آئی ہے یا دوسرے لفظوں میں اس نے انسان اور بنی آدم کو اس انداز پر بنایا ہے کہ وہ اس زمین میں رہے اور باہر نہ جاوے اس آیت بالا کے مقاصد کا تکرار قرآن کریم نے اور مواقعہ پر بھی کیا ہے اور وہ یہہ ہیں۔ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم

ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ اس کے علاوہ قرآن کریم ایک اور موقعہ پر قطعًا اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے بہ تقاضائے ربوبیت بنی آدم انسان کو اس زمین کیلئے رکھا ہے اور انسان کو زمین سے جدا کرنا اپنی منشا اور اپنی مشیت کے خلاف بیان کیا ہے اور اس اصول کی تشریح میں خود سنت نبوی ثابت ہے۔

پندرھویں سیپارہ کا شروع سورہ بنی اسرائیل سے ہوتا ہے اور اس سورہ کا شروع معراج سے بھی ہوتا ہے اس سورہ کے نویں رکوع میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ ہمارے رسول پاک کے مقابل کفار نے چند امور کا مطالبہ کیا اور یہ آکر کہا۔ کہ ہم تجھ پر اور تیرے خدا پر ایمان نہیں لاوینگے جب تک کہ تو ہمکو بعض امور کو نہ دکھلائے مثلاً یہ کہ انہوں نے چاہا کہ نبی کریم اُن کے سامنے زمین سے چشمہ نکالدے یا ایک کھجوروں اور انگوروں کا باغ لگادے۔ یا آسمان کو اُن پر گرادے یا خدا تعالےٰ کو اور اسکے فرشتوں کو مقابل میں ان کے لے آوے یا۔ او ترقی فی السماء (یعنے چڑھ جا تو آسمان پر) ولن نومن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتٰبًا نقروٗہ۔ نہ صرف تیرا چڑھ جانا ہی کافی ہے بلکہ چڑھنے کے بعد تو آسمان سے ایک کتاب لیکر اُترے اور وہ ان پر پڑھی جاوے۔ یہ چند مطالبات تھے جو قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ کفار عرب نے ہمارے نبی کریم صلعم سے طلب کئے اور کہا کہ یہ نشانات ہمکو دکھلا دو تو ہم ایمان لاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان مطالبات کو گن اور پھر خود نبی کریم کو جواب سکھلایا اور وہ یہہ ہے قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرًا رسولا (کہدے رب میرا پاک ہے نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا۔ قرآن کریم نے اور موقعہ بھی بیان کئے ہیں جہاں معجزات اور نشانوں کا مطالبہ رسول اکرم صلعم سے کفار نے کہا۔ لیکن ان موقع پر جو جواب سکھلایا ہے۔ وہ یہ نہیں۔ وہاں صرف یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی

انبیاء سے مطالبہ معجزات کیا گیا۔ لیکن معجزات دیکھکر ان لوگوں کو فائدہ نہ ہوا۔ ایسا ہی اس موقعہ پر بھی نشان دیکھکر یہ لوگ راہ راست پر نہ آویں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ مواقع اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ معجزات ایسے طلب کئے گئے ہیں جو نشانات کسی سنن اللہ کے برخلاف نہیں ہوئے یا ان کا دکھایا جانا ممکن تھا۔ لیکن چونکہ ان نشانات کے دکھلانے سے کوئی عملی فائدہ مرتب نہ ہوتا تھا اس لئے اللہ تعالےٰ نے بھی جواب دیا کہ ان نشانات کے دیکھنے کے بعد بھی یہ لوگ بے ایمان ہی رہینگے اس لئے ہم نشان ان کو نہ دکھلاویں گے لیکن ان نشانات کے مطالبہ پر یہ فرمایا۔ کہ سُبْحَانَ رَبِّیْ۔ ان لوگوں کو کہدے کہ وہ جو میرا رب ہے وہ ایسے نشان دکھلانے سے پاک ہے اب قرآن کریم نے لفظ سبحان کا استعمال کیا ہے اور جو قرآن کی طرز کلام سے واقف ہیں وہ خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جو امر اپنے شان کے شایاں خدا تعالےٰ نہیں سمجھتا وہاں لفظ سبحان قرآن میں استعمال ہوتا ہے یہاں لفظ رب کا جو قرآن نے استعمال کیا ہے یہ نہیں ہے کہ قل سبحان مالکی یا الٰھی یا خالقی وغیرہ وغیرہ۔ قرآن نے جو لفظ رب استعمال کیا ہے اس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ جو امور مطالبہ شدہ ہیں اُن کو صفت ربوبیت سے خاص تعلق ہے نہ کسی اور صفت سے اور یہ ہے بھی سچ۔ کیونکہ جن جن امور کا کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ یا تو وہ خوراک وغیرہ کے متعلق تھے یا رہائش کے متعلق یا فطرت اور خلقت انسان کے متعلق۔ وہ سب ربوبیت کے ماتحت ہیں۔ اور خاصکر رسول اکرم کا آسمان پر جانا اور پھر آسمان سے کتاب لیکر واپس آنا یہ رسول اکرم کے جسد عنصری کے متعلق تھا۔ کہ جسکی ربوبیت جن جن امور اور اصولوں پر خدا تعالےٰ نے کی تھی ان امور کے برخلاف تھا کہ وہ بجسد عنصری آسمان پر جا سکیں مثلاً خدا ایک انسان کا بھی رب ہے اور ایسا ہی ایک عقاب کا بھی رب ہے جن جن خوراکوں اور ہواؤں اور پانیوں وغیرہ سے خدا تعالےٰ نے ایک عقاب کی ربوبیت کی ہے انکے

سراج الحق حصہ اول
" حصہ دویم
" حصہ سویم
" حصہ چہارم
" حصہ پنجم

صاحبزادہ پیرسراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے رنگ میں بحث ہے اور حضرت امام اعظم رح اور دیگر ائمہ کا مذہب مسیح میں لکھا گیا ہے

وفات مسیح پنجابی نظم۔
پنجابی کامن ... نظم برائے مستورات ...

محامد المسیح
حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب۔ ۔/۲

شہادت نامہ
حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب کا بیان پنجابی میں بطرز سوہنی مہینوال زیر طبع

اسلام اور اسکا بانی
یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو کہ بی اے کورس میں ہے ۔/۳

ابطال الوہیت مسیح
حضرت مولانا نورالدین صاحب کی تصنیف رد نصاریٰ میں زیر طبع

اوعجیبہ قرآن کریم مترجم منظوم
من تصنیف قاضی ظہور الدین صاحب اکمل احمدی گولیکی ضلع گوجرات۔ زیر طبع

روی حمائل شریف
عجیب وغریب کارڈ سائز سے بھی چھوٹی۔ عمدہ اور واضح خط ۔/۱۲

اشتہارات حضرت مسیح موعود جو اشاعت اسلام کی تائید میں وقتًا فوقتًا نکلتے رہے زیر طبع
سلاسل الفضائل عربی۔ اردو ۔/۲
سلاسل التعلیم عربی ۔/۱
سیرت النبی ۔/۔
الہامی دعا اسم اعظم ۔/۔

خطبات کریمیہ
مجموعہ خطبات مولوی عبد الکریم صاحب۔ ۔/۴

اختیار الاسلام

کتاب اختیار الاسلام بہت عمدہ اور لطیف ہے اور ہماری امیدوں سے بڑھکر مفید تالیف کی گئی ہے یہہ کتاب نہایت دردمندی اور جانگداز محنت سے تالیف ہوئی ہے امید ہے کہ بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوگی۔ انشاءاللہ۔ عبد الکریم۔ (از قادیان)

چورن اکسیر شکم ۔/۴

نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ چورن ہے۔ جس سے پیٹ کی بہت سی بیماریوں کو آرام ہوتا ہے علاوہ معدہ کے امراض سرکوبی مفید ہے مراق کے مریضوں کو خصوصیت سے نفع بخشتا ہے کمی اشتہا۔ درد شکم۔ نفخ کھٹے ڈکار جلے ہوئے ڈکار۔ بدہضمی۔ اور دیگر شکمی امراض کو اس سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ علاوہ محصولڈاک ۴/

نوٹ۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمن قادیان آئیں ؛

حیرت کی حیرانی

یہ ہے حیرت صاحب کی زبان درازی جس پر اس ناخدا ترس انسان نے بہت زور دیا ہے اب اس کے جواب میں حیرت صاحب ذرا اس ترجمہ کو جسے تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو کھولکر سامنے رکھ لو۔ اور جو حوالہ جات میں دیتا ہوں ان کو یکے بعد دیگرے دیکھتے جاؤ۔ صرف ترجمہ کا حوالہ دینے سے تاویلوں کی بہت کچھ گنجائش باقی رہجاتی اس لئے میں نے حاشیہ کے حوالے دئیے ہیں اور حاشیہ قرآن کی بابت آپکا یہ بیان ہے کہ ترجمہ کے ساتھ علیحدہ حاشیہ پر کلام پاک کی تفسیر لکھی گئی ہے۔ اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ احادیث صحیحہ سے تفسیر کیجاوے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کامیاب کیا۔ اور ایسی تفسیر بالحدیث لطیف بامحاورہ آجتک اسلامی دنیا میں نہیں لکھی گئی تفسیر بالحدیث کے متعلق جہانتک ہوسکا کوئی پہلو نہیں چھوڑا ہے۔ مجھے آپکے اس دعوے کی وجہ مفصلہ ذیل حوالجات حاشیہ قرآن سے دئیے جاتے ہیں۔

(۱) پارہ ۴ سورہ آل عمران صفحہ ۷۳۔ چونکہ احد کی لڑائی میں مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا تھا ستر آدمی شہید بھی ہوئے تھے۔ اسلئے حق جلشانہٗ ان کی تسکین کی غرض سے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تم سے پہلے اور امتیں بھی گذر چکی ہیں یعنے انبیاء علیہ السلام کے متبعین کو اسی قسم کی مصیبتیں پہلے بھی آچکی ہیں مگر آخیر نتیجہ یہی ہوا کہ منکروں کو شکست ہوئی۔ اور مومنوں کو فتح پھر فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کچھ اس نقصان کا خیال نہ کرو اگر تم ایمان پر قائم رہوگے۔ تو ہم تمہیں کو غالب رکھیں گے اور پھر وہ کافر بھی تو بچکر صحیح وسالم نہیں گئے۔ ان کا بھی تو نقصان ہوا وہ بھی تو مارے گئے اب فرماتا ہے کہ کبھی کبھی کفار کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا دینے میں ہماری چند مصالح ہیں (۱) کچے اور سچے مسلمانوں کا امتیاز ہوجاوے (۲) بعض مسلمانوں کو شہادت کا رتبہ ملجاوے (۳) اللہ مسلمانوں کو صاف کردے۔ یعنے اگر ان سے گناہ ہوگئے ہوں تو ان کو معاف فرمائے (۴) انبیاء کے دشمنوں کو مٹاوے۔ اسلئے کہ خدا کے دوستوں کا جس جگہہ خون گرا ایک عجب رنگ ہوا وہاں کے آدمی کیا زمین تک برباد کردی جاتی ہے۔ دیکھو بنی اسرائیل کو انبیاء علیہ السلام کے قتل کرنیکا کیا نتیجہ ملا۔ آنحضرت علیہ السلام کی شہادت نے کفار مکہ پر کیسا غضب ڈھایا۔

نوٹ۔ حیرت صاحب نے اس جگہہ عذاب کی جگہہ غضب کا اقرار کیا ہے۔

(۲) پارہ ۱۰ سورہ انفال صفحہ ۲۰۱ کداب آل فرعون۔ کفار بدر کی شکست اور ان کے عذاب دنیوی اور اخروی کے بیان فرمانے کے بعد حق جلشانہٗ نے فرعون کی قوم کا ذکر اسلئے فرمایا۔ کہ ہماری یہ عادت ہمیشہ سے ہے جس قوم کے پاس ہم نے نبی بھیجا اور انہوں نے اس نبی کی پیروی سے انحراف کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ انہیں ہم نے ایسے ہی عذابوں میں مبتلا کیا۔

(۳)۔ پارہ ۱۲ سورہ ہود صفحہ ۲۲۴ **ولئن اخرنا** کافر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے اور آپ انہیں عذاب الٰہی سے ڈراتے تو وہ نہایت بیباکی سے کہدیتے تھے وہ عذاب کیوں نہیں آتا۔ اسے کون چیز مانع ہے ان کے جواب میں حق سبحانہٗ فرماتا ہے۔ جسدن عذاب آجاویگا پھر یہ اس سے بچ نہ سکیں گے۔ اور ان کے مسخرے پن کی سزا ان کو ملجائیگی جس عذاب کے آنیکا اس آیت میں ذکر ہے بعض مفسرین نے اس سے اخروی عذاب مراد لیا ہے۔ اور بعض نے دنیوی عذاب یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کا قتل ہوجانا جس کا ظہور بوجہ احسن بدر میں ہوا

(۴) صفحہ ۲۵۶۔ آیت **فاستقم**۔ آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو استقامت کا حکم فرمایا۔ انبیاء سابقین کا ذکر کرکے یہ حکم نہایت حکمت سے ساتھ دیا۔ کہ دیکھو جو نتیجہ ان لوگوں نے استقامت کا پایا۔ وہی تمکو بھی ملیگا۔ اور الحمد للہ کفار پر عذاب الٰہی نازل ہوا یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے جہنم کو پہونچ گئے اور کچھ جلا وطن کردئے گئے۔

(۵) پارہ ۱۴ سورہ نحل ۲۹۵ صفحہ۔ **الذین تتوفٰھم**۔ جسطرح اگلے کافر سرکشی اور نافرمانی کی بدولت مبتلائے عذاب ہوئے۔ دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی عذاب ہوا۔ اسی طرح تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ مگر وہ کب سنتے تھے بالآخر انہیں بھی وہی روز بد دیکھنا پڑا

(۶) پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ صفحہ ۳۵۱۔ آیت **افلم یھد لھم**۔ اس آیت کے متعلق حاشیہ کے علاوہ ترجمہ میں جو اپنی طرف سے خطوحدانی میں لفظ عذاب لکھا ہے وہ قابل غور ہے تم نے حیرت یہ ترجمہ کیا ہے "اور اگر تمہارے پروردگار سے وعدہ نہ ہوچکا ہوتا اور (عذاب کا) ایک وقت معین نہوتا تو بیشک ان لوگوں پر اسیوقت عذاب آلازم آتا"

(۷) پارہ ۲۳۔ والصّٰفّٰت صفحہ ۴۹۶ **وان کانوا**۔ اپنے نبی کو تسکین دی اور کفار ناہنجار کو تہدید فرمائی کہ یہ کافر اپنے نبی کی مخالفت کرکے کچھ بھی نہیں کرسکے۔ ہمارا وعدہ ازل میں سابق ہوچکا ہے کہ کفار کے جنگ میں ہمارے نبی ہی کو غلبہ رہیگا۔ اور یہ کافر عذاب کی جلدی کیا کرتے ہیں جب عذاب ان پر اتریگا۔ تو پھر ان کے لئے خیریت نہوگی

(۸) پارہ ۲۴۔ الزمر صفحہ ۵۰۷۔ **قل یقوم** یہ ایک بہت خوفناک تنبیہہ اور آیندہ آنیوالی مصیبت کی تہدید ہے۔ کہ اے کافرو تمہارا جو جی چاہے کئے جاؤ۔ عنقریب تمہیں معلوم ہوجائیگا کہ عذاب جاودانی کس پر نازل ہوتا ہے یعنے بہت جلد تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا مگر وہ بدبخت اسپر بھی نہ چونکے اور بمقتضائے وعید الٰہی وہ قہر الٰہی میں آگئے۔ دنیا ہی میں جو ان کی ذلت اور رسوائی ہوئی وہ کیا کم ہے اور آخرت کا عذاب مزید برآں۔

(۹) پارہ ۲۷ سورہ القمر صفحہ ۵۸۲۔ آیت **اکفارکم** **سیھزم الجمع** سے دنیوی عذاب کی طرف اشارہ کیا کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے تم کو شکست ہوگی تمہاری جماعت بھاگ جائیگی چنانچہ یہ پیشین گوئی بحمد اللہ باحسن وجوہ ظاہر ہوئی اور جنگ بدر میں باوجود اپنی کثرت وقوت چند ضعیف وناتوان مسلمانوں کے مقابلہ سے لیپا ہو۔ بڑے بڑے سرداران کے

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ۔ صلح کل اور متانت کی پالیسی لئے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوش خط شائع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کے ساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے ہر مذہب اور ہر طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رساں ہے خود حاضر ہوکر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے صلائے عام ہے کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شائق ہو۔ ایک کارڈ پر اپنا نام وپتہ صاف الفاظ میں تحریر کرکے مینیجر سے ایکماہ کیلئے بالکل مفت جاری کرا سکتا ہے۔ اس عرصہ میں اگر پسند آجائے تو قیمت ارسال کرکے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں ورنہ ایک ماہ کے بعد خودبخود بند کردیا جاویگا۔ براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کردیں۔

نوٹ لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اس کے بعد صرف ایک ہی پرچہ مفت ملیگا

مینیجر اردو اخبار لاہور

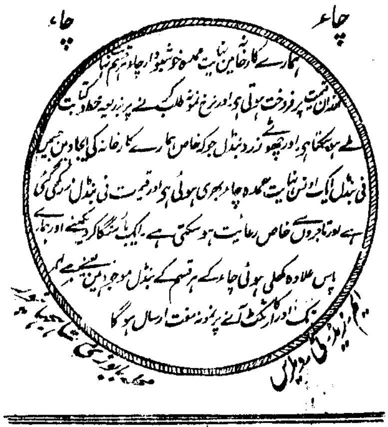

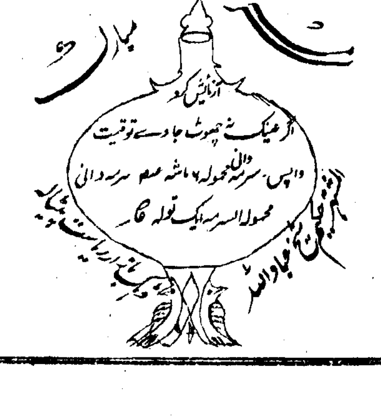

مارے گئے۔ خوب قتل و غارت ہوئے۔ کیا ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونا معجزہ نہیں

نوٹ۔ بس جی معلوم شد۔ حال شما باشندگی۔ یہ شکر کرو کہ مسلمان نئے کھڑے پیدا ہوگئے۔ ورنہ ان پیشگوئیوں پر نکتہ چینیاں کرنے میں ابوجہل کے بھی کان کترتے۔ اور چونکہ بقول خود عالی دماغی تمام جہان کی تمہارے ہی دماغ میں سما کر ختم ہوگئی ہے معترضے اظہار اپنا در ایسی کہتے۔ کہ کسی عیسائی اور آریہ کے باپ کو بھی نہ سوجھتی۔ تمہاری اس طبیعت کا نمونہ ہم نے ۲۳ نومبر کے پرچہ سے دیکھ لیا ہے۔ جہاں حضرت اقدس کی پیشگوئیوں پر تم نے نکتہ چینیاں کی ہیں لہٰذا اس بارے میں پوری بحث پڑھنے کے واسطے ہمارے رسالہ کے حصہ دوم کا تھوڑے عرصہ انتظار کرو۔

(۱۰) پارہ ۲۱۔ سورہ عنکبوت صفحہ ۴۲۲۔ آیت **ولیستعجلونک بالعذاب** منجملہ بیہودہ گوئیوں کے منکرین اسلام کی ایک یہ بیہودہ گوئی بھی تھی کہ وہ بطور تحقیر یا بطور مضحکہ یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت آپ عذاب عذاب کا بڑا سبق پڑھتے ہیں ذرا دکھا بھی تو دیجئے۔ کہ عذاب کیونکر نازل ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ جو قوانین قدرت مقرر ہوچکے ہیں وہ اپنے مقررشدہ وقت پر واقع ہوں گے۔ ذرا صبر سے کچھ دم تو دیکھو۔ عذاب آئیگا اور دفعۃً آئیگا گھبراتے کیوں ہو اگر نیست و نابود نہ ہو جاؤ۔ تو ہمارا ذمہ۔ **چنانچہ کلام الٰہی کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور تمام عرب کی سرزمین سے ان کا بیج مار اگیا۔**

تلك عشرة كاملة

اب میاں حیرت سنو قبل اسکے کہ میں مزید۔ مارکس کروں تمہارے اسی مضمون کے وہ الفاظ دوبارہ لکھتا ہوں جنکے ذریعہ سے تم نے حضرت اقدس کو گالیاں دی ہیں اور وہ مفصلہ ذیل ہیں "مرزا صاحب ایسا ہذیان بار ہا بک چکے ہیں۔ مگر حال میں انہوں نے سیالکوٹ میں پھر وہی ہذیان بکا ہے۔ ان الفاظ سے تمام مسلمانوں ہی کی سخت اور درشت الفاظ میں توہین نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ فخر دو جہان حضور انور سرور دو عالم کی بھی بے ادبی کی گئی ہے جس کے پڑھنے سے ایک مسلمان کا دل پارہ پارہ ہو جائیگا۔ اور وہ آٹھ آٹھ آنسو روئیگا کہ اس زمانہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلمان ہو کے امت مرحومہ اور نبی معصوم کی خدمت میں ایسی بے ادبی کرتے ہیں اور پھر نجات کے امیدوار رہتے ہیں۔ ان واہیات اور خرافات باتوں کی بنا مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی جان پر وہ ظلم آگ جل کھڑا کیا کہ جسکی کوئی انتہا نہیں ایسے شخص کی نہ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور نہ ایسا شخص نجات پا سکتا ہے یقیناً اب ہم صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اسلام کو اور اسلام اور حضور انور کے صحیح اور تلخ تر دشمنوں میں ہیں اور انکا دشمن ہونا ایسا بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس شخص کی دشمنی کا ثبوت یہ آپ بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگ اپنی غلط فہمی اور شرارت سے اس سلسلہ کو بدنام کرنیکے لئے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں سے بعض آدمی طاعون سے مرتے ہیں جسکا ہم نے بارہا اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں کفار پر جو عذاب آیا تھا وہ تلوار کا عذاب تھا حالانکہ وہ اسکے بھی مخصوص نہ تھا لیکن کیا کہہ سکتا ہو کہ صحابہ میں سے بعض شہید نہیں ہو گئے اسیطرح یہ سچ ہے کہ اس سلسلہ میں سے بعض لوگ طاعون سے شہید ہوتے ہیں مگر یہ بھی تو دیکھو۔ کہ طاعون کے ذریعہ سے ہمارا نقصان ہوا ہے یا دوسروں کا"...... باقی آئندہ

كان عرشه على الماء

یہ ایک آیۃ شریف قرآن مجید کی ہے جو کہ سورہ ہود کے رکوع اول میں درس قرآن میں درج البدر ہو چکی ہے اسکی نسبت منشی محمد حسین صاحب مسافر لاہور سے تحریر کرتے ہیں کہ اسے کھولکر بیان کیا جاوے درس قرآن کے حصہ میں اس کا بہت مختصر بیان ہے جس سے پوری تسلی نہیں ہوئی۔

سو واضح ہو کہ اس آیۃ شریف میں صرف لفظ **عرش** اور لفظ **ماء** ہے کہ جس کی نسبت طبائع میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں اور بڑی وجہ میرے خیال میں ان شکوک کی اصل میں **عرش** کی حقیقت اور کیفیت سے ناواقفیت ہے اور اگرچہ اسپر مختلف تصانیف میں بسرت بحث ہو چکی ہے لیکن تاہم افادہ ناظرین کیلئے اسے تکرار اً درج کر دیا جاتا ہے۔

رموز اور اسرار الٰہی سے ناآشنا لوگوں نے عرش کے معنے تخت کے کئے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنی ذات پاک کی نسبت **ثم استوى على العرش** فرماتا ہے تو وہ اس کے یہ معنے سمجھتے ہیں کہ جیسے کوئی بادشاہ اپنے مادی دنیاوی کاموں سے فارغ ہو کر آرام اور استراحت کی غرض سے اپنے تخت پر جا بیٹھتا ہے۔ ویسے ہی خدا بھی تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے اور اسطرح سے اُن کے ذہن عرش کو اور خدا تعالیٰ کی ذات پاک کی نسبت تجسم کو روا رکھتے ہیں جو کہ ظلم عظیم ہے نادان آریہ جنکو الٰہیات اور روحانیات سے کسی قسم کا مس نہیں اور ان کی نظر کلام کی باریک در باریک دقائق اور معارف تک پہونچنے سے قاصر ہے انہوں نے بھی اس لفظ کے مفہوم میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اور اسی بنا پر اعتراضات کئے ہیں لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ باوجود اپنے اس ادعا کے کہ ہر ایک سچ بات کو وہ قبول کرینگے جب اس کی حقیقت کو کھول کھول کر واضح طور پر بیان کیا گیا۔ تو ان میں سے ایک نے بھی اُسے تسلیم نہ کیا۔ اور بجائے حق کے قبول کرنے کے انہوں نے اپنا تمیز یہ قرار دیا ہے کہ صرف اعتراض کی بار بار تکرار کیجاوے۔ حالانکہ انصاف کا یہ تقاضا تھا کہ جب عرش پر اول اعتراض کیا تھا۔ تو جو اس کا جواب اور حقیقت بتلائی گئی تھی اس میں کسی قسم کا سقم بتلایا جاتا۔ اور یہ ثابت کیا جاتا کہ عرش کے اس مفہوم میں مجیب نے فلاں فلاں امر کو تو ثابت کر دیا ہے اور فلاں امر قابل ثبوت ہے۔ مگر یہ تو وہ کرے جسے حق اور راستی سے پیار ہو۔ جن کا شیوہ ہی عیب چینی اور ہنر کو بھی عیب قرار دینا ہے ان کو اس نیک اصول کی پابندی سے کیا فائدہ۔

بہرحال اس آیت کریمہ میں ایک تو اصل عرش پر بحث ہے پھر ماء کی بحث ہے جس کے معنے رقیق سیال مادہ کے ہیں جس میں ہمیں دکھانا پڑیگا کہ یہ مخصوص زمین اپنی موجودہ شکل سے پہلے ایک رقیق سیال مادہ تھا۔ اور خدا کی تجلی اس پر جلوہ گری کر رہی تھی۔ علاوہ اس بحث کے اسمیں ایک اور روحانی لطیفہ ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کا تعلق جسم کی نسبت روح سے زیادہ ہے۔ جسے انشاء اللہ آئندہ نمبروں میں اسی ترتیب سے بیان کریں گے۔ کہ روحانی معنے میں **كان عرشه على الماء** سے کیا مراد ہے ✦

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمن کا تقرر منشی ابو عبد العزیز صاحب دہلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ اب وہاں باقاعدہ طور پر انجمن قائم ہوئی ہے منشی محمد اسمعیل صاحب ایڈیٹر رسالہ المتصور و مصنف شہادۃ آسمانی وغیرہ سیکرٹری اور میر قاسم علی صاحب خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ اس سے پیشتر جمعہ نہیں ہوتا تھا مگر اب باقاعدہ طور پر میر صاحب موصوف کے مکان پر ہوتا ہے۔ ہر ماہ کے آخری آیتوار کو ایک خاص میٹنگ ہوا کریگی۔ تاکہ جو لوگ جمعہ میں شامل نہ ہوسکیں وہ اسمیں شامل ہو جایا کریں۔ اور یہ اول موقعہ تھا۔ کہ عید کی نمازیں احمدی جماعت دہلی نے الگ ادا کیں۔ عیدالفطر میں صرف ۳ اصحاب شامل تھے مگر عیدالضحیٰ میں پندرہ نمازی تھے۔ نماز کے بعد عید فنڈ مختلف مدوں کا جمع کیا گیا۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ انجمن احمدیہ دہلی کے قیام اور اسمیں برکت کیلئے دعا فرماویں۔

میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے بلاد اور امصار میں بھی جہاں اس قسم کی باقاعدہ انجمن قائم نہیں ہے ہمارے جوشیلے بھائی اسی قسم کی انجمنیں باقاعدہ مقرر کر کے قومی وحدت اور اتفاق کا ثبوت دینگے انجمنوں کے مشترکہ مشوروں اور چندوں سے سلسلہ کو بہت امداد ملتی ہے مجھے اس امر کی کمال خوشی ہوتی ہے کہ منشی اور مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھ کی تحریک اب عملی رنگ اختیار کرتی جاتی ہے۔

قادیان آنیوالوں کی سہولت اکثر احباب جو کہ قادیاں آتے اور بعض اوقات اہل و عیال بھی ہمراہ لاتے ہیں انکو یہاں مکان کی تکلیف ہوتی ہے ایسے احباب کی سہولت کا اصلاح سے انتظام ہوگیا ہے کہ ابو سعید عرب صاحب رنگونی ثم قادیانی نے ایسے اصحاب کے لئے ایک حویلی کے کرایہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو صاحب اپنی راحت اور آرام کو مدنظر رکھکر کوئی ساونسی مکان چند روزہ رہائش کیلئے قادیان میں چاہیں وہ عرب صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں مکان عمدہ ڈھائی منزل پختہ عمارت اور وسیع ہے۔

معائینہ مدرسہ ۱۷ فروری ۱۹۱۰ء کو عالیجناب رائے آنندکشور صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائینہ فرمایا ✦

وفات۔ محبی منشی نواب الدین نائب شرف سرالوالی کی ہمشیرہ جو کہ احمدی جماعت میں داخل تھیں ۱۵ ماہ فروری ۱۹۱۰ء کو انتقال فرما گئی ہیں۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ جملہ احباب احمدیہ نماز جنازہ ادا فرماکر مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت چاہیں **انا للہ وانا الیہ راجعون**

اور محبی الہ داد خانصاحب موضع محلانوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر لکھتے ہیں کہ حکیم غلام علی صاحب عالم فاضل و حکیم حاذق احمدی مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۱۰ء بروز یکشنبہ اس دار فانی سے انتقال فرما گئے ہیں لہٰذا بخدمت جمیع احباب سلسلہ عالیہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ حکیم صاحب موصوف کا نماز جنازہ ادا فرماکر مرحوم کیلئے دعائے مغفرت چاہیں۔ اور ان کے پسماندگان کے حق میں بھی دعائے خیر کریں ✦

(٤٦) رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ پ ۱۸ ع ۶

اے میرے رب میں پناہ ہوں مانگتا	مجھکو شیطانی وساوس سے بچا
نیکیوں پر دل میرا مائل رہے	اور بدی سے نفرت کامل رہے
اں حفاظت میں مجھے لے لے نہ تو	اور شیطانوں کو رکھ اس دل سے دور
یہ نہ ڈالیں خلق میں آکر بگاڑ	اور نہ مخل اتقا کو دیں اکھاڑ

(٤٧) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ پ ۱۸ ع ۶

ربنا ایمان دل سے لائے ہیں	طالب غفران ہوکر آئے ہیں
بخشدے رحمت سے اپنے سب قصور	اور رحمانی صفت کا کر ظہور
تو ہے بہتر رحم کرنیوالوں کا	اں مداوا ہم سی خستہ حالوں کا

(٤٨) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ پ ۱۸ ع ۶

رحم کر اور بخشدے اے میری رب	تیری رحمت کے ہیں حاجتمند سب
مغفرت تیری کے ہیں طالب تمام	رحم کرنیوالا ہے تو لا کلام

(٤٩) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۝ پ ۱۹ ع ۴

ربنا ہم کو دکھا راہ صواب	تا نہ ہونے پائے دوزخ کا عذاب
جو گناہ ہم سے ہوئے بخشدے	اور دوزخ کو ہٹائے رکھ پرے
اس جہاں میں بھی جہنم ہیں کئی	رکھ مجھے محفوظ دائم ان سے بھی

(٣٢) رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ
تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ
اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ
وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ پ ۱۳ ع ۱۸ ابراهیم

ربنا اس شہر کو مامن بنا	ہر طرح کے شر سے اسکو بچا
اور مجھکو نیز میری نسل کو	فضل سے اپنے کرا ایسا نیک خو
وہ پرستش سے بتوں کی ہو نفور	بندگی میں تیری حاصل ہو سرور
بت نہ یہ جو ظاہرا ہیں دیکھتے	بلکہ وہ بھی دل کے اندر جو بنے
خواہشوں کے یا کسی تنظیم کے	الغرض جن سے کہ مشرک ہوں سبھی
سب سے تو ان کو بچا پروردگار	تیری بخشش کے ہیں سب امیدوار
اور جو کرتا ہے میری پیروی	میرے دعدہ میں ہیں شامل بس یہی
لیک جو مجھ سے کنارہ کش ہوا	وہ ہلاکت کے جہنم میں پڑا
ہاں مگر رحمت سے تیری ہے رجا	بخش دیگا اسکو بھی تو برملا
ربنا تو خوب ہے یہ جانتا	ہیں نے کچھ اولاد اپنی دی بسا

ایسے وادی میں جہاں کھیتی نہیں　　اور نظر سبزی کہیں آتی نہیں
ہاں مگر دل میں ہے میرے یہ یقیں　　ربنا نصرت تری ہوگی قریں
تیرے گھر کے پاس آبیٹھا ہوں میں　　مع اولاد یاں بستا ہوں میں
ربنا تیری نمازیں ہم پڑہیں　　اور مدارج میں رفیق اپنے بڑہیں
ہاں دلوں کو کردے مائل اسطرف　　وہ رکھیں اس کعبہ کی جانب شغف
ذکر سے داغ گنہ دہوتے رہیں　　جمع انساں اسجگہ ہوتے رہیں
وہ ترے مرسل کا آدیکھیں مقام　　اور اٹھائیں فائدے یاں خاص وعام
ماسوا اسکے وہ لے آئیں ثمر　　اور یہ بیٹھے بٹھائے کھائیں گھر
ربنا واقف ہے تو ہر راز سے　　جو چھپائے ہم نے جو ظاہر کئے
خالق ارض وسما پر کوئی چیز　　چھپ نہیں سکتی یہی سب کو تمیز
پس میری ساری مرادیں پوری کر　　تجھکو کل حالت کی ہی سب کچھ خبر
شکر حق جس نے کئے مجھکو عطا　　اس بڑھاپے میں دو بیٹے باحیا
بیٹے جن پر ناز کل خلقت کرے　　یعنے اسمعیل اور اسحق سے
ان میں برکت دے الٰہی بے شمار　　ان سے پیدا ہوں رسول کامگار
اس میں کیا شک ہے میرا پروردگار　　سنتا ہے ساری دعائیں بار بار
جو مناسب ہو وہ کرتا ہے قبول　　مطلب ہر اہل حاجت ہو قبول
اے میرے رب مجھکو ایسا تو بنا　　میں ہوں پابند نماز باصفا
اور میری اولاد بھی کل ایسی ہو　　وہ نمازیں بس تیری ہی پڑھتی ہو
ربنا یہ سب دعائیں کر قبول　　اور مرے مطلب ہوں سارے ہی حصول
ربنا اپنی حفاظت میں مجھے　　اور سب ایمانداروں کو تو لے
خاصکر والد کو میرے اے کریم　　بخش دے ہے مغفرت تیری عظیم

وہ بروز حشر سارے شاد ہوں
جنت الفردوس میں آباد ہوں

تو وہ رب ہے جو ہے دیتا بے طلب　　مستعان کشتۂ طعن وتعب

(۴۳) رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ پ۱۸ - ع۲ -

اے میرے رب تو میری امداد کر　　اور ان کفار کو برباد کر
یہ میری تکذیب کرتے ہیں تمام　　اور ایذا دیتے ہیں ہر صبح و شام
ظلم کا ان کو چکھا دے اب مزا　　اور نصرت میری کر بے انتہا

(۴۴) رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ پ۱۸ ع۲

اے میرے رب تو ہی ہے پروردگار　　میں تیرے در پر گرا زار و نزار
ہم جہاں اتریں مبارک ہو مقام　　ہر طرح کی نعمتیں ملجائیں عام
ساحل مقصد پہ کشتی جا لگے　　اور برکت کی زمیں پر آ لگے
ربنا تیرے کرم کا ہے یقین　　ذات ہے تیری ہی خیر المنزلین

(۴۵) رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ - پ۱۸ - ع۶ -

اے میرے رب ظالموں سے دی نجات　　ان میں شامل کرنیوالی ہو نہ بات
میں رہوں محفوظ جب آئے عذاب　　میری حالت ہو نہ عالم میں خراب
التماس حفظ و نصرت کرتا ہوں　　تا تیرے قہر و غضب سے میں بچوں

کافروں پر تیرا نازل ہو عذاب
مومنوں پر فضل رکھنا بے حساب

رحم فرما میرے حال زار پر — میں کہاں جاؤں تیرا در چھوڑ کر
رحم کرنیوالا ہے تو بے حساب — اں ہٹائے مجھ سے یہ اپنا عذاب
میرے جسم و روح میں ہیں جو فساد — دور کردے فضل سے ہو جاؤں شاد

(٤٠) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پ ـ ع

ماسوا تیرے نہیں کوئی اِلٰہ — اے میرے رب جس سے مانگوں میں پناہ
پاک ہے ہر نقص سے تو ذوالجلال — ظلمت غم سے مجھے جلدی نکال
ظلم کر بیٹھا ہوں اپنی جان پر — اے میرے مولا تو مجھ پر رحم کر
خواب غفلت سے مجھے دیدے نجات — مومنوں کی مجھ میں پیدا کر صفات

(٤١) رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ پ ـ ع

اے میرے رب قادر مطلق خدا — اک سعادتمند بیٹا کر عطا
میں اکیلا ہی نہ چھوڑا جاؤں یاں — بلکہ قدرت ہو تیری مجھ پر عیاں
ہاں مجھے بلجائے میرا جانشیں — گرچہ بیشک تو ہے خیر الوارثیں

(٤٢) رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝

پ سورہ انبیا

اے میرے رب تو ہی واحد لاشریک — فیصلہ ہم لوگوں میں کر دے ٹھیک ٹھیک
ٹکڑے ٹکڑے کردے باطل کا صنم — تا نہ کرنے پائیں اعدا کچھ ستم
اور اپنے حق کو غلبہ بخش دے — تا قیامت وہ یونہی بڑھتا رہے
ربنا دشمن سے جو ہے اختلاف — فیصلہ کردے تو اس میں صاف صاف

(٤٣) ـ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا ۝ پ ـ ع ـ

ربنا جو ہیں ہمارے والدین — دین و دنیا میں انہیں حاصل ہو چین
وہ تیری ظل ربوبیت میں ہوں — اور ہمیشہ سایۂ رحمت میں ہوں
جیسے بچپن میں مجھے پالا کئے — ایسا ہی تو بھی انہیں رحمت میں لے
ہر پریشانی سے وہ محفوظ ہوں — اپنے بچوں سے سدا محظوظ ہوں
اپنا گلشن دیکھکر ہوں باغ باغ — وہ نہ ہجرت کا کسی کے کھائیں داغ

(٤٤) رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ پ ـ ع ـ

ربنا جس جا ہے داخل کر ضرور — ہر طرح سے جو کہ ہو دار السرور
اور مجھکو ان مصائب سے نکال — اور اک آرام کے موضع میں ڈال
یعنے مجھکو تو عطا کر وہ مقام — جس میں دکھ پہنچا نہ سکتے ہوں عوام
اور اطمینان قلبی ہو عطا — ذکر میں تیرے رہے ملتا مزا
دین حق پھیلے بعز و احترام — اور دشمن نیچا دیکھیں بے مرام
غلبہ اعدا پر تیری سرکار سے — اے خدا نے پاک ملجائے مجھے
ہر طرف ڈنکا بجے اسلام کا — دین ہو جائے یہ خاص و عام کا

(٤٥) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ پ ع سورہ کہف

ربنا رحمت تری ہو ہمقریں — جس کا ہم بندوں کو ہے ہر دم یقیں
اور اسباب ایسے حاصل ہوں ہمیں — کامیابی کے سبھی رستے کھلیں

جو ارادے کر چکے ہیں اس مقام	وہ تیری رحمت سے ہو جائیں تمام
ہر جگہ ہوں الغرض ہم کامیاب	رشد دکھلائے ہمیں راہِ صواب

(۳۶) رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِیْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ پ۱۶ سورۂ مریم

ہڈیاں اے رب میری کمزور ہیں	اب جوانی کے کہاں وہ شور ہیں
ہے بڑھاپا سر پر اپنے آگیا	جو مثال شعلہ سر پر چھا گیا
اور میں نے جب کبھی کی ہے دعا	تیری درگہ سے نہیں خالی پھرا
بلکہ تو سنتا رہا ہے التجا	میں نے جو مانگا وہی تو نے دیا
اب مری اک عرض ہے گر ہو قبول	دل میں جتنے ہیں مقاصد ہوں حصول
ڈرتا ہوں میں اپنے کل اخلاف سے	ہے محافظ دین کا کون ان میں سے
کوئی بھی یا رب نہیں آتا نظر	اور بیوی بانجھ ہے میری ادھر
اب کروں کیا تو ہی کر اپنا کرم	ہو عطا بیٹا رشید و محترم
جو مرا وارث ہو اور یعقوب کا	دین کی خدمت ہو کام جس کا سدا
اپنی مرضی کا غلام اس کو بنا	لوگوں کو اس کی اطاعت میں لگا
جذب کامل رکھتا ہو وہ نیک خو	اور مقبول نظر دنیا میں ہو

(۳۷) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَيَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِی ۝ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ۝ كَیْ نُسَبِّحَكَ

كَثِيْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ پ۱۶ ع۲ طٰہٰ

اے میرے رب انشراح صدر کر	اور ہلال دین کو تو بدر کر
کھول دے سینہ میرا تو بسر	اس میں بھر دے گنج عرفاں کے گہر
مشکلیں آسان ہو جاویں تمام	اور پورے ہوں کئے میں نے جو کام
اور زباں کا میری عقدہ کھول دے	یہ فصاحت سے محامد بول دے
ہو زباں میں میری کچھ ایسا اثر	سنتے ہی سب مان جائیں بے خطر
اور جو کچھ میں کہوں سمجھیں اسے	مطلع ہوں دین کی ہر بات سے
اک بنا دے ساتھی مجھکو اہل سے	جو بچائے خلق کو ہر جہل سے
کر شریک اس کو مرے اس کام میں	برکتیں پھیلیں تیرے اسلام میں
ہم بیاں کرتے رہیں تقدیس کا	اور مٹا دیں نام ہر ابلیس کا
ذکر تیرا ہر جگہ کرتے رہیں	اپنا نگراں تجھکو ہر دم جان لیں
حاضر و ناظر تجھے کر لیں یقیں	پھر گناہ تو ہم سے ہو سکتے نہیں

(۳۸) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ پ۱۶ ع۶ سورۂ طٰہٰ

اے میرے رب علم کر مجھکو نصیب	دن بدن اس سے بنا اپنا حبیب
علم اپنی معرفت کا کر عطا	اس کو اپنے فضل سے ہر دم بڑھا
ہر طرح کا علم ہو حاصل مجھے	دین و دنیا میں مجھے درجہ ملے

(۳۹) اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ پ۱۷ ع۶ انبیا

اے میرے رب مجھکو جو کچھ ہے ضرر	اس کو اپنے فضل سے تو دور کر

بزم احمدی

احمدی خاتون - مسماۃ جن کے اخبار کی قیمت عالیجناب قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار پھاگ نے اپنی جیب سے ادا کرنی چاہی ہے ان کے اس نیکی کے بدلہ میں تحریر کرتی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ قاضی صاحب کو ترقی ایمان دیوے اور عاقبت بخیر کرے اس سے پیشتر وہ نصف قیمت اخبار کی ادا کر چکی تھیں وہ کارخانہ کی طرف سے ان کو واپس کیجاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ حضرۃ اقدس کی زیارت کے لئے قادیان آنا چاہتی ہیں۔

کیا عمدہ ہو۔ کہ اگر ہمارے ذی استطاعت احباب اپنی غریب احمدی بھائیوں کو زادراہ دیکر امام الزمان سے ملاقات کرا دیا کریں۔

مرزا انیاز بیگ صاحب رئیس کلانور تحریر فرماتے ہیں کہ کرشن اوتار کے مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے۔ گذارش ہے کہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے اب کتاب کشف الاسرار کو قریبا ختم کر لیا ہے۔ اور مولانا صاحب کا قلم جس قسم کا زبردست ہے اسے ہر ایک جانتا ہے اور وہ کتاب شائع ہوکر ہدیہ ناظرین ہوگی ہاں بذات خود بھی اس کے متعلق میٹر جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

نامہ نگار اصحاب کو اس میں شک نہیں کہ یہ ضرور جوش ہوتا ہے کہ ان کا مضمون بہت جلدی شائع ہو جاوے۔ لیکن کارخانہ اسکا پابند ہرگز نہیں ہوسکتا۔ مضمون جس ترتیب سے آتے ہیں وہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ اور پھر ضرورت بھی دیکھی جاتی ہے اور کارخانہ اس امر کا پابند ہرگز نہیں ہے کہ ہر ایک امر اسے ضرور شائع کردے۔ مگر ہمارے احباب جو للہ قلم اٹھاتے ہیں وہ تو عنداللہ اجر کے مستحق ہو جاتے ہیں پھر تاخیر و تعجیل کی شکایت مناسب نہیں نامہ نگار مجھتی ... حال انسپکٹر پولیس تحریر کرتے ہیں۔ کہ احمدی احباب کو ترضہ دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کیجاوے۔ میری رائے میں انکا یہ سوال بہت قبل از وقت ہے۔ ابھی قوم کی حالت اسکی متحمل نہیں اور نہ وہ اسباب موجود ہیں۔ ہاں وقت تو چاہتا ہے۔ کہ **واقرضوا اللہ قرضاً حسناً۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ** جہانتک ہوسکے قادیانی ضروریات میں دل کھولکر روپیہ صرف کریں۔ خدا ہر ایک کے اخلاص کے لحاظ سے پورا اجر دیگا۔

مستفسرین کے جواب میں بھی حتی الوسع ترتیب مدنظر رکھی جاتی ہے

مفت اخبار۔ شیخ محمد یوسف صاحب نے جس اخبار کی قیمت ادا کی تھی وہ ڈنگہ میں ایک صاحب کے نام جاری ہوچکا ہے اور فضل محمد صاحب کیطرف سے چونکہ ابھی قیمت کا انتظار ہے۔ اس لئے اس کے وصول ہو۔ لینے پر کسی اور صاحب کی درخواست پر توجہ کی جاویگی۔

مذہبی اور قومی تعصب

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعصب ایک بری صفت ہے اور یہ انسان میں ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی شے ہے جو کہ انسان کی فطرت میں مرکوز ہے۔ اور خدا کی مخلوق ہے۔ اور خدا نے ہر ایک شئے کو حق اور حکمت سے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا اسکا انسان میں ہونا حکمت سے خالی نہیں ہے ہر ایک شئے کا بے محل استعمال اسے مذموم بنا دیتا ہے ایسا ہی اگر تعصب کو بھی بے محل استعمال کیا جاوے تو یہ مذموم ہے لیکن اگر محل پر استعمال ہو تو قوم کے عروج اور اقبال کا باعث بھی یہی ہوتا ہے۔

اسوقت مذہبی اور قومی تعصب جوشوں پر ہے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو تعصب برتا جا رہا ہے انہیں صرف دوسرے مذاہب کے لوگ ہی داخل نہیں بلکہ دنیادار بھی داخل ہیں پس ظاہر ہے کہ جب یہ حال ہے تو سوائے احمدی جماعت کے خواندہ دوستوں کے اور کون البدر کو خرید سکتا ہے اس لئے دنیاداروں اور دوسری قوموں کے مقابلہ پر ہمارے دوستوں میں ایک جائز تعصب کی اشد ضرورت ہے جس کے جوش میں وہ کسی احمدی بھائی کو بھی اس پرچہ کی خریداری سے خالی نہ رہنے دیں۔ غیر اقوام کا تعصب نفسانیت مبنی ہے۔ لیکن احمدیوں کا تعصب چونکہ للّٰہیت کا رنگ رکھتا ہے اس لئے وہ اس میں عنداللہ ماجور ہو سکتے ہیں۔

ایک احمدی بہن نے حیدرآباد دکن میں .... سفتہ گذشتہ میں یہ خواب دیکھا۔ کہ ایک عورت بھنڈارے کی مسجد کے دروازے پر لٹکائی گئی ہے۔ (یہ مسجد حیدرآباد دکن میں ہے) اور اس کو ایک شخص جو اسکا خاوند ہے یا کوئی اور ہے سخت مار رہا ہے۔ یہانتک کہ اسکا سر کاٹکر پھینکدیا ہے اور دھڑ لٹک رہا ہے۔ اور بڑا مجمع ادرگرد بڑھ رہا ہے۔ جب اس شخص سے پوچھا گیا۔ کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ حضرت امام مہدی مرزا غلام احمد امام قادیانی تشریف لائے ہیں اور یہ اسکی منکر تھی تو اسکی یہی سزا تھی

درخواست دعاء

بابو قادر علی صاحب رکارڈ کیپر مدراس سے درخواست کرتے ہیں کہ گناہ سے بچا رہنے کی استطاعت حاصل ہونے کی ان کے حق میں دعا فرمائی جاوے اور چند ایک ابتلاء ان کو درپیش ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صبر عطا فرماوے اور انجام بخیر ہو

بابو نورالدین صاحب کلرک ڈاک خانہ گوردا سپور تحریر کرتے ہیں کہ انکا بھائی تپ دق سے بیمار ہے۔ بقوت امکان اسکی صحت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔

خود میری اہلیہ بھی ایک عرصہ سے بخار میں مبتلا ہیں درخواست ہے کہ اس کے حق میں صحت کی دعا فرمائی جاوے۔ (ایڈیٹر)۔

بشارت علی خاں صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر لوہارو امتحان تار میں کامیابی کیلئے دعا کے خواستگار ہیں۔

استفسارات اور انکے جوابات

بابو غلام غوث صاحب گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک اپنے بھائی گرداور کسی زمیندار کے ہاں سے سفر و حضر میں روٹی تک نہیں کھاتے۔ اور لسی بھی اگر وہ پیش کریں تو نہیں پیتے۔ حتّٰی کہ ایک بار ان کے پیٹ میں سخت درد ہوئی۔ تو ایک زمیندار نے اجوائن دی مگر جب تک اس نے اس کے عوض ایک پیسہ نہ لے لیا۔ تب تک گرداور صاحب نے اسے اپنے نفس پر حرام جانا

جواباً گذارش ہے کہ انہیں کسی قسم کا فتویٰ نہیں پایا جاتا بلکہ یہ سب کچھ تقوےٰ کے خیال پر مبنی ہے۔ جس حالت میں کہ زمینداروں کو گرداوروں سے ناجائز فوائد اٹھانے کی آرزو رہتی ہے۔ تو اگر ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی رغبت سے نفس کو بچانے کیلئے پرہیز کیا جاوے تو حرج نہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تقوےٰ اور شئے ہے اور فتوےٰ اور شئے ہے۔ فتوےٰ عام ہوتا ہے۔ اور تقوےٰ کا تعلق ہر ایک شخص کیلئے اپنی نفس کی حالت اور حیثیت سے ہے۔ حالانکہ فتوےٰ محض سوشیل حالات کی بناپر دیا جاتا ہے۔ جہانتک میرا خیال ہے۔ گرداور صاحب کا یہ فعل تقوےٰ پر مبنی ہے۔ اور نفس کے ساتھ ایک مجاہدہ ہے۔ اور لوگوں کیلئے ایک قابل اتباع نمونہ ہے بشرطیکہ اسکے ساتھ ترش بدلی نہ ہو۔ اور بلا اس قسم کے تعلقات کے پھر بھی وہ اپنے وجود کو جائز طور پر اپنی متعلق سوسائٹی کے لئے مفید ثابت کرتے ہوں امانت کا جواب آئندہ درج ہوگا۔

چراغ الدین صاحب احمدی خریدار ۳۴۹ - اگر ملازمت کی ایسی صورت ہے کہ انسان کو ہر روز ہیڈ کوارٹر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ تو وہ سفر ہی ہے خواہ کئی ماہ تک رہے۔ اور ان کا اختیار ہے۔ اگر چاہیں تو دوگانہ ادا کرتے رہیں۔

حافظ احمد دین صاحب چک اسکندر۔ جس عورت کا خاوند چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ اسے اختیار ہے۔ کہ عدالت سے اجازت حاصل کر کے نکاح کرلے۔ ۴ ماہ عدت کے ضرور گذارے۔ مولانا ... عورت ... فیصلہ

علی محمد صاحب اور محمد ظہیر الدین صاحب کے استفسار کا جواب انشاءاللہ آئندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

مختلف نوٹ

آریہ غور کریں۔ اخبار ہندوستان ہتکاری کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ سورہ بقر کے شروع میں "الم" لکھکر پھر آیت شروع کی گئی ہے اصل میں یہ اوم تھا جو کہ سنسکرت کے ہر منتر کے شروع میں لکھا جاتا ہے۔ اسکی عربی شکل بنانے کیلئے واو کو ل سے بدلا گیا ہے۔

اگرچہ یہ ایک دعوےٰ ہے جس کا کوئی ثبوت دیگر شواہد علم اللسان سے نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم سردست اس بحث کو نظرانداز کرکے آریوں سے پوچھتے ہیں

کہ جب الم بہ تغیر شکل اوم ہی تھا۔ تو تمہارے مہاشوں نے جیکسدکر اسپر اعتراض کیوں کیا۔ اور یہ بات جو تم کو اب سوجھی۔ اعتراض کرتے وقت کیوں نہ سوجھی۔ مگر نادانستگی میں کسی کندہ ناتراش نے اسے محل اعتراض بنایا تھا۔ تو کاش ہتکاری ہی اس کی تغلیط کرتا۔ تا کہ مسلمان اس اعتراض کے جواب پر قلم نہ اٹھاتے۔ یہ نشتے بعد از جنگ آریوں کا حصہ ہے۔ کیا مسٹر بال اسپر غور کرینگے۔ اور اپنے پہلے بیانات و اعتراض کو جو حروف مقطعات پر تھے۔ واپس لینگے۔ ہرگز نہیں کیونکہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور ہوتے ہیں اگرچہ سماج کا نیم تو ہے۔ کہ راستی کو قبول کرینگے۔ مگر یہ صرف قول ہے نہ کہ عمل۔

تغیر موسم - مرجان ایلیٹ مشہور عالم حوادث موسم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آفتاب کے داغ کا اثر موسم پر ضرور پڑا کرتا ہے اس لئے خیال کیا گیا ہے کہ موجودہ سردی اور آسمان کے ابرآلود رہنے کا باعث وہ داغ ہے جو کہ حال میں سورج میں دیکھا گیا ہے

پونا کے رصدگاہ نے لمبے آفتاب کے جنوبی نصف کرہ میں معلوم کیا ہے۔ اور صبح نو بجے سے پیشتر ایک لمبے شیشے کے ذریعہ جس پر کاجل لگایا گیا ہو نظر آسکتا ہے۔

شق القمر - جیسے سورج میں ایک بڑا بھاری داغ دیکھا گیا ہے ایسے ہی حال ہی کی تحقیقات سے چاند میں ایک شگاف اسّی (۸۰) میل لمبا اور چند فیٹ چوڑا معلوم ہوا ہے جو کہ حال میں پڑا ہے۔

قانون قدرت کی حد بست کرنیوالے اور خدا تعالیٰ کے قادرانہ تصرفات سے منکر لوگ غور کریں۔ کہ کیا اس کے کارخانہ میں کسیکو دخل ہے۔ انسان کی کوشش صرف اسقدر تھی۔ کہ تغیر کے وجود کو معلوم کرلے۔ مگر کیا اب وہ اس شگاف اور گڑھے کو پر کرسکتی ہے ہرگز نہیں۔ پس سوائے عجز اور انکسار کے اور کیا چارہ ہے

یہ تبدیلیاں جو اسوقت نظام فلکی میں ہو رہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بیّن نشان ہیں کیونکہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے تغیرات فلکی کے وقت ایک انقلاب عظیم دنیا میں ہوتا ہے جیسے کہ آیت ۱۳ ۱۹ میں ہے **یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت وبرزوا للہ الواحد القہار وتری المجرمین مقرنین فی الاصفاد** ..... الخ۔ اس ... سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ موجودہ حالت موسم کی خدا کی صفت قہاریت کی خبر دے رہی ہے اور آثار بھی اس قسم کے نظر آرہے ہیں کہ سردی سے تمام فصلیں خراب ہو گئی ہیں۔ جس سے سخت قحط کا اندیشہ ہے اور صحت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے جس سے کثرت اموات کا احتمال ہے اور یہ وہی اصفاد اور زنجیریں ہیں۔ جن میں المجرمین نے جکڑ کر رہ جانا ہے۔ مبارک وہ جو پاک تبدیلی اور خدا سے صلح کرے۔

کتابی ضمیمہ

اس ہفتہ بھی ادعیہ قرآن شریف کتابی شکل میں ہدیہ ناظرین کیجاتی ہیں اور اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ سلسلہ کتابی شکل کا سردست بلا امتیاز ہر ایک خریدار البدر کو دیا جاتا ہے لیکن جس وقت قرآن شریف کی کل دعائیں ختم ہو جاویگی۔ تو پھر یہ ضمیمہ کتابی شکل کا صرف ان لوگوں کیخدمت ارسال ہوا کریگا۔ جو کہ تین روپیہ سالانہ پر اخبار کے خریدار ہیں اس لئے جن احباب نے ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ منظور فرمایا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ سال بھر ضمیمہ ان کیخدمت میں پہنچتا رہے۔ تو وہ اجازت دیں۔ کہ آٹھ آنہ کا وی پی ان کیطرف ارسال کیا جاوے

صفحہ ۳ پر جو الوصیت کا مضمون حضرت امام الزمان علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی کے خیال سے اپنے اپنے اخراجات پر چھاپ کر اسے اپنے شہروں اور گاؤں میں مفت تقسیم کریں۔ تاکہ کوئی ہلاک ہوتی ہوئی روح ان کے ہاتھ سے بچ جاوے

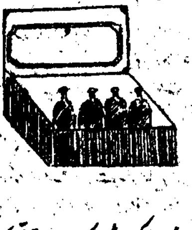

اعلیٰ درجہ کا مُصفّی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب جواہر عشرہ۔ مسمّی اور حکمی مُصفّیاۃ خون اور حیات بدن کا مجموعہ ایک بکس چہار
جو کہ چار سو شیشی کی دوائیں بجگر لے جسم سے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خلقی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور جگر پر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں
چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چار عدد شیشیوں میں ۳۲ خوراک ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لیے صحیح و سالم
اور چست و چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴ چوب چینی کا جوہر وغیرہ [illegible]
اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار۔ پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گٹھیا۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ [illegible]
سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ خواسیر۔ کنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لیے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی [illegible]
شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دی جاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک [illegible]**
متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض [illegible]
بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا ...... کر کے ازسرنو طاقت بخشنے والا۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت [illegible]
میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک بڑی بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک [illegible]
شیشی ۳ تین شیشی ۷ چار شیشی ۱۲ شیشی [illegible]۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲۰ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ [illegible] آزمودہ کا [illegible]
کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فائدہ اٹھائیے۔ دیسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی [illegible]
معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار پاخانہ ہونا۔ دائمی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی [illegible]
یعنی دماغ چکی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت و داد۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری۔ عباد و گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے ایام میں نہایت ہی مفید ہے
دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال [illegible]
کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک بڑی بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے۔ تو قریب فی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً بدن میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت و قوۃ یقیناً پیدا ہوگی [illegible]
ہے۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں ماشاء اللہ جبر کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو [illegible]
کہ انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا ازسرنو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت**۔ یہ دوا ہے جو ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو
ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ اور دل دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ [illegible]
ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۔۔ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۔۔ **گٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع**۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیا یا وجع المفاصل اور کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو چند روز [illegible]
کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۔۔ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری**۔ اصلی امیرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات [illegible]
جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑوال۔ ڈھلکا۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد و کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی ازسرنو پیدا کرتا ہے
چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۔۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن**
دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انہیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے پھر دیکھئے۔ دانتوں کی مثل [illegible]
دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو۔ فوراً دفع ہو جائے گا۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کا کھوکھلا پن اور مسوڑھے کا ورم اور درد اور خون و پیپ کا بہنا اور منہ کی بدبو۔ غرض دانتوں کے تمام امراض کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت
فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۔۔ علاوہ ازیں آتشک سوزاک جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم و پھوڑے کے لئے مرہم [illegible]
کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسہ کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے [illegible]
داؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ حکیم [illegible]
اینڈ کمپنی اکسیر اعظم۔ میڈیکل ہال۔ مقیم گنج شہر بنارس۔ **نوٹ**۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹ درکار ہیں۔ جو صاحب چاہیں [illegible]

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ کافی ہے کہ ہر
ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس کے
محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیاں۔

یہ حبوب بسم باسمی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں ان
پوشیدہ کار سازیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں
قاتلی دوا ہیں۔ یہ حبوب خاص کر حق میں انو جوانوں کے اپنا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور گئے گزرے کو وارث اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے
کو بکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرا کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک اور لیلی ادویات سے ممزوج کر کے
تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولی دھند غبار ککرے ناخونہ
وغیرہ امراض چشم کو فوراً دور کرتا ہے۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تحریر
پر خیال نہ کیجئے۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ اعتبار [illegible]

کشف الاسرار و ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلائل [illegible]
[illegible]

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پرنٹر و پبلشر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

إن اللہ قد جاء لکم بمسیحہ [illegible]

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی اللہ داع

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان
آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

نمبر ۴۲ - بخدمت صاحب [illegible]

نمبر [illegible]	[illegible]	جلد [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

[illegible]

[illegible] کا رسول [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

سجوات [illegible] حق [illegible]
بر ہمہ از جان و دل ایمان [illegible]

[illegible]
[illegible]

منکر آن [illegible]
ہر کہ انکار [illegible]

اندر [illegible]
آن [illegible]

[illegible]
[illegible]

اندیشہ قوال و در جہان [illegible]
آن ہمہ از حضرت احدیت [illegible]

معجزات انبیاء سابقین
[illegible] روشن [illegible]

ہم [illegible]
دامن [illegible]

ہر [illegible]
[illegible] جا بود

ہر چہ [illegible] ثابت شد [illegible]
منکر آن مستحق لعنت است

آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
نزد ما کفر است [illegible]

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لینے میں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

شرائط بیعت

اول [illegible] شرک [illegible] مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے -

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا -

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے -

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا -

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا -

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا -

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا -

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا -

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

عوام سے قیمت [illegible] سالانہ ادنیٰ اشاعت [illegible] کارخانہ کی ملکیت ہے - حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں [illegible] بار [illegible] ہے -

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو [illegible] کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک صفحہ کے متعلق [illegible] اجرت [illegible] اجرت علاوہ [illegible] کاغذ وغیرہ کی [illegible]

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جوکہ آپ نے ۱۰ مارچ کی شب کو فرمائی

وحی اور کشف میں فرق اور کشف غیر مسلم کو بھی ہو سکتا ہے

ایک صاحب نے عرض کی کہ ایک عرصہ سے میرے دل میں خواہش ہے کہ کشف کی حالت طاری ہو۔ اور اگرچہ میں اپنے علم کے رو سے جانتا ہوں کہ اس کا حاصل ہونا کوئی کمالات میں سے نہیں ہے مگر تاہم اس کا خیال ہرگز دور نہیں ہوتا۔ اسکی نسبت کچھ ہدایت فرماویں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

کہ اسکا تعلق مجاہدات اور ریاضات سے ہے لیکن اب آپکی عمر ان کی متحمل نظر نہیں آتی۔ عالم شباب میں ایسے مجاہدات اور ریاضات انسان کرسکتا ہے۔ جس سے اسپر یہ حالت جلد طاری ہو۔ پیرانہ سالی میں قوائے ضعیف ہوجاتے ہیں معدہ کام کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے مجاہدات میں استقامت حاصل نہیں ہوتی۔ آپ کے مناسب حال اگر کوئی مجاہدہ ہے۔ تو میری رائے میں یہ ہے۔ کہ خلوت کے درمیان ذکر الٰہی اور توجہ الی اللہ کی کثرت کریں۔ غیر اللہ کو قلب سے دفع کرنا اور اللہ تعالے کو اس کا مسکن بنا لینا آسان بات نہیں ہے یہی بڑا مجاہدہ ہے۔ بیہودہ مجلسوں اور قیل وقال سے الگ رہئے۔ اور غفلت کے پردہ کو جو کہ انسان کی زندگی پر پڑے ہوئے ہیں۔ انکو دور کرنے کی کوشش کریں پیرانہ سالی کے لحاظ سے یہ عمدہ مجاہدہ ہے۔ جس سے تزکیہ نفس ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اب اس عمر میں نوافل اور روزے وغیرہ کی برداشت مشکل ہے۔ اصل مطلب میرا اس شعر میں خوب بیان ہے

لب بہ بند و گوش بند و چشم بند
گر نہ بینی نور حق بر ما بخند

کہ انسان اپنی زبان کو اور کانوں اور آنکھوں کو اپنے قابو میں ایسا کرے کہ سوائے رضائے حق کے اور اُن سے کوئی فعل صادر نہ ہو۔ مشکل زندگی میں جو بے اعتدالی ہوتی ہے۔ اسے اعتدال پر لانا بڑا کام ہے۔ اب اسوقت یہی مناسب حال ہے کہ خلوت میسر ہو۔ اور ذکر الٰہی سے قلب غافل نہ ہو۔ اگر انسان اسکی مداومت اختیار کرے تو آخر کار قلب متاثر ہو جاتا ہے۔ اور ایک تبدیلی انسان اپنے اندر دیکھتا ہے۔

کشف رؤیا کا اعلیٰ درجہ ہے

کشف کیا ہے یہ رؤیا کا ایک اعلےٰ مقام اور مرتبہ ہے اسکی ابتدائی حالت کہ جس میں غیبت حس ہوتی ہے۔ صرف اس کو خواب (رؤیا) کہتے ہیں۔ جسم بالکل معطل بیکار ہوتا ہے اور حواس کا ظاہری فعل بالکل ساکت ہوتا ہے۔ لیکن کشف میں دوسرے حواس کی غیبت نہیں ہوتی بیداری کے عالم میں انسان وہ کچھ دیکھتا ہے۔ جو کہ وہ غنود کی حالت میں حواس کے معطل ہونے کے عالم میں دیکھتا تھا۔ کشف اسے کہتے ہیں کہ انسان پر بیداری کے عالم میں ایک ایسی ربودگی طاری ہو کہ وہ سب کچھ جانتا بھی ہو۔ اور حواس خمسہ اس کے کام بھی کر رہے ہوں اور ایک ایسی ہوا چلے کہ نئے حواس اسے مل جاویں جن سے وہ عالم غیب کے نظارے دیکھ لے وہ حواس مختلف طور سے ملتے ہیں۔ کبھی بصر میں۔ کبھی شامہ (سونگھنے) میں کبھی سمع میں شامہ میں حضرت یوسف کے والد نے کہا۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (کہ مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا) اس لئے وہی نئے حواس ہیں جو کہ یعقوبؑ کو اسوقت حاصل ہوئے اور انہوں نے معلوم کیا کہ یوسف زندہ موجود ہے اور ملنے والا ہے اس خوشبو کو دوسرے پاس والے نہ سونگھ سکے۔ کیونکہ اُن کو وہ حواس نہ ملے تھے جو کہ یعقوبؑ کو ملے۔ جیسے گڑ سے شکر بنتی ہے اور شکر سے کھانڈ اور کھانڈ سے اور دوسری شیرینیاں لطیف در لطیف بنتی ہیں۔ ایسے ہی رؤیا کی حالت ترقی کرتی کرتی کشف کا رنگ اختیار کرتی ہے۔ اور جب وہ بہت صفائی پر آجاوے تو اسکا نام کشف ہوتا ہے۔

کشف اور وحی میں فرق

لیکن وحی ایسی شے ہے جو کہ اس سے بدرجہا بڑھکر صاف ہے۔ اور اس کے حاصل ہونیکے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے کشف تو ایک ہندو کو بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی جو خدا کو نہ مانتا ہو وہ بھی اسمیں کچھ نہ کچھ کمال حاصل کر لیتا ہے لیکن وحی سوائے مسلمان کے دوسرے کو نہیں ہو سکتی یہ اسی امت کا حصہ ہے کیونکہ کشف تو ایک فطرتی خاصہ انسان کا ہے۔ اور ریاضت سے یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ خواہ کوئی کرے۔ کیونکہ فطرتی امر ہے جیسے جیسے کوئی اس میں مشق اور محنت کریگا ویسے ویسے اُسپر اس کی حالتیں طاری ہونگی۔ اور ہر نیک و بد کو رؤیا کا ہونا اس امر پر دلیل ہے۔ دیکھا ہوگا کہ بعض سچی خوابیں بعض فاسق و فاجر لوگوں کو بھی آجاتی ہیں پس جیسے ان کو سچی خوابیں آتی ہیں ویسے ہی زیادہ مشق سے کشف بھی ان کو ہو سکتے ہیں۔ حتے کہ حیوان بھی صاحب کشف ہو سکتا ہے۔ لیکن الہام یعنے وحی الٰہی ایسی شے ہے کہ جب تک خدا سے پوری صلح نہ ہو اور اس کے اطاعت کیلئے اس نے گردن نہ رکھدی ہو تب تک وہ کسیکو حاصل نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون

یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے تنزل وحی کا صرف اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو کہ خدا کی راہ میں مستقیم ہیں۔ اور وہ صرف مسلمان ہی ہیں۔ وحی ہی وہ شے ہے کہ جس سے انا الموجود کی آواز کان میں آکر ہر ایک شک اور شبہ سے ایمان کو نجات دیتی ہے اور بغیر جس کے مرتبہ یقین کامل کا انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن کشف میں یہ آواز کبھی نہیں سنائی دیتی اور یہی وجہ ہے کہ صاحب کشف ایک دہریہ بھی ہو سکتا ہے لیکن صاحب وحی کبھی دہریہ نہیں ہوگا۔

اس مقام پر حضرت نورالدین صاحب حکیم الامت نے عرض کی کہ حضور سائل کا منشاء یہ ہے کہ یہ خواہش کسی طرح دل سے دور ہو جاوے۔ خدا کے برگزیدہ اور محبوب نے فرمایا کہ ان کے دل میں کشف کی جو عظمت بیٹھی ہوئی ہے جب تک وہ نہ دور ہوگی۔ تو علاج کیسے ہوگا۔ اسی لئے تو میں تقلیل کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں ایک چوڑھی (خاکروبہ) آتی ہے۔ وہ بھی سچی خوابوں کا ایک سلسلہ بیان کیا کرتی ہے لیکن اس سے اس کا عند اللہ مقرب ہونا یا صاحب کرامت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایک مسلمان کا کشف جسقدر صاف ہوگا۔ اسقدر غیر مسلم کا ہرگز صاف نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ایک مسلم اور غیر مسلم میں تمیز رکھتا ہے اور فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا۔ لیکن وحی کو کشف نہیں پا سکتا یہ وحی کی ہی قدر ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے ارادہ سے اس کے لئے ایک شخص کو انتخاب کرتا ہے۔ اور شرف مکالمہ بخشتا ہے اور ہر میدان میں اس کا حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اور صاحب وحی کے تعلقات دن بدن خدا سے قائم ہوتے اور بڑھتے جاتی ہیں۔ اور ایمان میں غیر معمولی ترقی روز مشاہدہ کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تقریر کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام کے بابرکت وجود سے کیسے کیسے مغالطے اور غلطیں ہم لوگوں کی دور ہو رہی ہیں۔ یہ خدا کا فضل اور احسان ہے بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے صرف کشفی حالت کے حاصل ہو جانیکو کمال الٰہیات کا قرار دیا ہے۔ اور بعض ایسے لوگوں کو لوگوں نے ولی اور مقرب الٰہی جانکر اپنا ہادی بنا لیا ہوا ہے حالانکہ اس تقریر سے یہ بات واضح ہے۔ کہ صاحب کشف ہونیکے لئے مطلق مذہب کی بھی ضرورت نہیں۔ اور آجکل امریکہ اور یورپ میں بہت سی ایسی سوسائیٹیاں موجود ہیں جو کہ اس میں مشق کرکے کمال حاصل کر رہی ہیں اور ان کو سپر چولسٹ کہتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ایک طبقہ دنیا میں ایسا بھی موجود ہے جو کہ روح کا منکر اور اسکے کمالات کشفی کا انکاری تھا اور اب جبکہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک حقیقت کو کھولنے کا ارادہ فرمایا ہے خود ان منکروں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو کہ اسکے قائل ہو کر دوسروں کو روح کے وجود اور اسکے خواص سنوا رہے ہیں۔ . . . . . . اور وہ لوگ غلطی پر ہیں جو کشف قبور وغیرہ کے شعبدات دیکھکر کسی کے ہاتھ پر فروخت ہو جاتے ہیں۔

ہماری جماعت پر یہ خدا کا فضل ہے کہ ان کے خادم قادیاں میں بیٹھے ہوئے انکی خاطر کیسی کیسی نعمائے الٰہی کو محفوظ کرکے ان تک پہنچاتے ہیں اور امید ہے کہ وہ ان ذرائع تبلیغ (اخبار) کے قیام میں بذریعہ اشاعت اور مالی اعانت کے کوئی پہلو امداد کا اٹھا نہ رکھینگے اخبار کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ (ایڈیٹر)

• جواب استفسار محمد عبداللہ خاں صاحب پٹیالہ۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن بمقام پنڈی گھیپ ضلع راولپنڈی میں مقیم ہیں۔

الرحمٰن

بسم اللہ خطبہ عید الضحیٰ الرحیم

جو کہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء کو مولوی نور الدین صاحب نے مسجد اقصےٰ میں پڑھا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

ومن یرغب عن ملة ابراھیم الا من سفہ نفسہ ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الاٰخرة لمن الصالحین۔ اذ قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین۔ ووصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ پ ۱ ع ۱۶

یہ ایک موقعہ ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع کا اور اس طرح کا موقعہ سال میں صرف دو دفعہ ہی آیا کرتا ہے۔ ایک تو یہی ہے۔ اور دوسرا اس وقت ہوا کرتا ہے۔ جبکہ لوگ رمضان شریف کے روزوں سے فارغ ہو کر ان انوار اور برکات سے متمتع ہو جاتے ہیں۔ جو کہ اللہ تعالےٰ نے اس مبارک ماہ میں رکھے ہیں۔ اس کا نام عید الفطر ہے۔ اس میں خوشی کا موقعہ یہ ہے کہ اس ماہ میں تقوےٰ کے مراتب طے کرنے کا۔ اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے کا۔ پھر سحری کے وقت بذریعہ نوافل اور دعاؤں کے خدا کے فضل کو طلب کرنے کا موقعہ ملتا ہے اس لئے اس خوشی میں لوگ صدقہ فطر کے ذریعہ غریب لوگوں کو خوش کیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام کے اجتماع کے مختلف اوقات مقرر کئے ہیں۔ جن میں وہ باہمی میل میلاپ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر ایک محلہ کی مسجد میں اس محلہ کے آدمی پانچ وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر ہر ہفتہ میں جمعہ کے روز شہر کے آدمی مل کر شہر کی کسی بڑی مسجد میں اس اجتماع کو قائم کرتے ہیں۔ پھر یہ عیدوں کے ایام ہیں۔ ان میں علاوہ شہر کے باہر کے آدمی بھی آجاتے ہیں جیسے کہ اس وقت بھی بعض دوست مختلف امصار سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ چونکہ آج کی تقریب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فعل سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اس لئے میں نے ان آیات کو پڑھا ہے۔ جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم ۴ ایک ایسا انسان گذرا ہے کہ جس نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کی وجہ سے اپنی قوم اور قریبی اور بعیدی رشتہ داری کے تعلقات کی پرواہ نہ کی تھی۔ اور اپنے اَبْ یعنے چچا سے بھی باوجود اس کے کہ ان کے تعلقات اس سے بہت تھے۔ مباحثہ کیا تا کہ بد رسوم کا استیصال ہو۔ اس مقام پر اَبْ کے معنوں میں محققین کا اختلاف ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کے معنے اس جگہ حقیقی باپ کے ہرگز نہیں ہیں۔ ایسے ہی ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ وقت سے بھی مقابلہ کیا۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی عظمت کے قائم کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس مباحثہ میں احیاء اور اماتت کی بھی ایک بحث ہے۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام کا قول ربی الذی یحیی ویمیت۔ درج ہے۔ اور جو کہ توحید باریتعالےٰ کے متعلق ایک عجیب فقرہ ہے۔ جس کو ہمارے زمانہ سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی مردہ زندہ کئے تھے۔ تو پھر ابراہیم علیہ السلام کا یہ استدلال کوئی قابل وقعت شے نہیں ہو سکتا۔ اور ان کا یہ کام اور کلام سب خاک میں ملجاتا ہے۔ ہاں ایک معنے کے رو سے انبیا بھی احیاء کرتے ہیں۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شے ہے۔ اس لئے اس کا احیاء بھی لیس کمثلہ شے ہی ہوگا۔ اور انبیاء کا احیاء اس سے کوئی لگاؤ نہ کھاویگا یہ بالکل سچ ہے۔ کہ احیاء موتےٰ صرف ربّ کا ہی کام ہے اور وہ بھی کسی اور عالم میں انبیاء کے احیاء کے یہ معنے ہیں کہ بعض شریر لوگ جو کہ ان کی پاکیزہ مجالس میں آتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض اپنی کسی فطری سعادت کی وجہ سے جو کہ ان کے نطفہ میں آئی ہوتی ہے۔ ہدایت پا جاتے ہیں۔ ان کے کفر اور فسق کی حالت کا نام موت ہوتا ہے۔ اور ہدایت پا جانے کو احیاء سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل درآمد اور ان کی تعلیم کا خلاصہ قرآن شریف نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے۔ کہ جب اس کے ربّ نے اسے کہا۔ اسلم کہ تو فرمانبردار ہو جا۔ تو ابراہیم نے کوئی سوال کسی قسم کا نہیں کیا۔ اور نہ کوئی کیفیت دریافت کی۔ کہ میں کس امر میں فرمانبرداری اختیار کروں بلکہ ہر ایک امر کے لئے خواہ وہ کسی رنگ میں دیا جاوے اپنی گردن کو آگے رکھدیا۔ اور جواب میں کہا۔ کہ اسلمت لرب العالمین۔ یعنے میں تو رب العالمین کا تابعدار ہو چکا۔ ابراہیم علیہ السلام کی یہی فرمانبرداری اپنے رب کے لئے تھی۔ جس نے اسے خدا کی نظروں میں برگزیدہ بنا دیا۔ وہ لوگ جو کہ ابراہیم کا دین یعنے ہر طرح اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا اختیار نہیں کرتے غلطی کرتے ہیں۔ اور اسی لئے اللہ تعالےٰ ان کو سفیہ قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا پس وہ لوگ جو کہ دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ غور کریں۔ کہ خدا کی فرمانبرداری سے وہ ابراہیمی مراتب حاصل کر سکتے ہیں ہر ایک قسم کی عزت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہے۔ اور یہ سب کچھ اسلمت کا نتیجہ ہے۔

ووصی بھا ابراھیم بنیہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کو بھی یہی سکھلایا کہ جب اللہ تعالےٰ حکم دے تب تب ہی تم اس کی اطاعت کرتے رہنا۔ وہ لوگ جو کہ اللہ تعالےٰ کے کلام کے منکر ہیں۔ اور ان کا یہ خیال ہے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کرنا تھا۔ وہ کر چکا۔ اس مقام پر سوچیں۔ کہ اگر یہ سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اور کوئی احکام ضرورة زمانہ کے لحاظ سے نازل نہ ہونے تھے۔ تو پھر اسلم کی آواز کی اطاعت کے لئے کیوں ابراہیم نے اولاد کو تاکید کی پھر صرف ابراہیم ہی نہیں۔ بلکہ اس کا پوتا حضرت یعقوب بھی اپنی اولاد کو یہی حکم دیتا ہے۔ فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ کہ اے میری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ دین (ابراہیمی) پسند فرمایا ہے۔ کہ تم ہر وقت خدا کی فرمانبرداری میں رہو۔ حتیٰ کہ تمہاری موت بھی اسی فرمانبرداری میں ہو۔ یہ فرمانبرداری جو کہ ہر ایک کامیابی اور ترقی کا چشمہ ہے۔ انسان اس سے کس طرح محروم رہ جاتا ہے۔ اس کا باعث قرآن شریف میں تواریخی واقعات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے پہلا نافرمان جس کی تاریخ ہمیں معلوم ہے ابلیس ہے۔ وہ کیوں نافرمان بن گیا۔ اس کا جواب بھی قرآن شریف نے بتلائی ہے۔ کہ اس نے ابیٰ و استکبار کیا۔ یعنے اس میں انکار اور تکبر تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اسلم کی تعمیل نہ کر سکا۔ اس وقت بھی بہت لوگ ہیں۔ کہ ابیٰ اور استکبار کی وجہ سے اسلم کی تعمیل سے محروم ہیں۔ کسی کو عقل پر گھمنڈ ہے۔ کسی کو علم پر کسی کو اپنے بزرگوں پر جو کہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب کبھی خدا کے مامور آتے رہتے ہیں۔ یہی ابیٰ اور تکبر ان کی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہتے ہیں۔ انسان جب ایک دفعہ انکار کر بیٹھتا ہے۔ تو پھر اسے دوبارہ ماننا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قائم رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ پھر کھلم کھلا انکار اور آخر کار وکان من الکٰفرین کا مصداق بننا پڑتا ہے۔

چونکہ ماموریت الٰہی کا سلسلہ برابر رہنا تھا۔ اور زمانہ کی ضرورت کے موافق اپنی قدیم سنت کے لحاظ سے خدا نے نبی اور رسول مبعوث کرنے تھے۔ اس لئے قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی تعلیم دی ہے۔ کہ انسان کو انکار کا پہلو حتی الوسع اختیار ہی نہ کرنا چاہیئے۔ قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی اس کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون۔ چونکہ وہ لوگ اول انکار کر چکے تھے۔ اس لئے سخن پروری کے خیال سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں میں م

[illegible]

اور آپکی باتوں پر غور کرنے دیا۔ اور انہوں نے آپ کے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ لا یومنون۔ یعنی ہمیشہ کے لئے ایمان جیسی راحت اور سرور بخش نعمت سے محروم ہو گئے۔ یہ ایک خطرناک مرض

جل شانہٗ الکریم

الرحمٰن

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مذاہب باطلہ وملل کاذبہ کی ہلاکت کی ایک تدبیر

اس میں شک نہیں کہ بجز ذات باری تعالےٰ کوئی فرد و بشر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں کل یا آج سے دس برس بعد کیا کیا ضرورتیں اور حاجتیں پیش آوینگی۔ اور اس وقت ہماری قوم کے عالی ہمت بزرگوں کو ان کے سرانجام دہی کے لئے کیا کچھ کرنا ہوگا۔ مگر بہر حال رفتار روزگار اور صحیفہ قدرت پر نظر کرنے سے اتنا تو قیاساً معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل جو احمدی نسل مدرسوں اور سکولوں میں تربیت اور تعلیم پا رہی ہے انہی میں وہ بزرگ اور نیک نہاد عالم لوگ ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وارث ہونگے انشاء اللہ جن کی شان میں خالق ارض وسما نے اپنے الہام اور کلام سے روز قیامت تک غلبہ اور سطوت مقدر کر رکھا ہے۔ جس کی تشریح بالفعل میں بعض وجوہات سے نہیں کر سکتا۔ گو یہ نسل آج کل ہلال کی طرح انگلیں پہاڑ پہاڑ کر بصد شکل نظر آتی ہے۔ مگر آخر کار ہر ایک ہلال بدر کے کمال کو فائز ہوتا ہے جیسے بچہ جوان ہوتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ جب میں اپنی اور بعض افراد کی کمزوریوں کو دیکھتا ہوں۔ اور بالمقابل مخالفین (آریوں) کی درندگی اور ملحدانہ تعلیم اور پر از تیز و تدلیس تحریروں کو پڑھتا ہوں۔ تو اپنی قوم کے فقدان اسباب ظاہری پر مایوسانہ آہ بھر کر رہ جاتا ہوں۔ دل میں طرح طرح کے خیالات گذرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی حضرت اقدس حجۃ اللہ کی سرپرستی اور نیم شبی دعاؤں کو قوم کا نگران پاتا ہوں۔ صدقہ اس کے جس کے سر پر ہم لوگ ننھے بچے کی طرح ہر فتنہ و شرارت سے محفوظ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور حضرت اقدس ہمارے واسطے ہموم و غموم کے لئے ڈھال ہیں۔ اور ہمارا ہر ایک ناز و نعمت انہی کے سہارے پر ہے مگر آخر کار ایک دن ہمیں اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا پڑیگا۔ اور وہ دردناک دن جس کے تصور سے ہی آج ہمارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ضرور ہم پر آنیوالا ہے۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر بوقت رحلت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور ہموم اور غموم سے آسمان دھواں دھار ہو گیا تھا۔ سو بہا ئیو۔ غور کرو۔ فکر کرو۔ اور وہ کر دکھاؤ کل آپ لوگوں کے کام آوے۔ میں حیران ہوں۔ کہ جس صدقہ میں آریوں کا گروہ ریاست پنجاب میں نہایت درکیک تاویلوں سے (مثلاً اگنی آگ کو بھی کہتے ہیں اور پرمیشور کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ آگ کی طرح چمکتا ہے اور عورت کے تیسرے یوگی خصم کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگنی دیوتا کو بھی کہتے ہیں کیونکہ دیوتا آگ کی طرح چمکدار ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش باب ۴) ایک قوم کو ۔ ۔ کی طرح برانگیختہ کر کے اسلام پر مسلط کر گیا پھر جب آج کل صدہا فتن اور مفاسد نئے سے نئے بہروپ میں نمودار ہوتے ہیں۔ تو آئندہ نسلوں کو ان مفاسد اور موجودہ ملحد ذریت کی فطری شیطنت کو فرو کرنے کے لئے کس قدر عقد ہمت علو ہمتی اور حوصلہ درکار ہے۔ ۔ ۔ قصہ کوتاہ ان امور کو مد نظر رکھکر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم الاسلام سکول قادیان کی بنیاد ڈالی اور احمدی اصحاب کے بچوں کے لئے ہر دو دینی اور دنیوی تعلیم کا اہتمام کیا۔ تاکہ آنے والی احمدی نسلیں جو دنیا میں بطور نمک کے ہیں۔ حضور پر نور کے زیر سایہ عاطفت رہ کر مذاہب باطلہ اور ملل کاذبہ کی ہلاکت کے لئے براہین قاطعہ اور حجج ساطعہ اور روحانی آوزاروں سے لیس مسلح ہو کر باہر نکلیں۔ کہ کفر ان کے سامنے اپنی تمام منحوسانہ زیب و زینت کے لباس اور فن و فریب کی صف کو لپیٹ دے ۔ ۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ ہمارے سکول کو ترک کر کے بیرونجات کے سکولوں میں اپنی اولاد کو تعلیم دلاتے ہیں۔ وہ درحقیقت اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہیں۔ اصل میں حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ تجربتہً یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیرونجات میں لڑکے انگریزی تعلیم پا کر استادوں اور کلاس فیلوں کے خیالات اور عادات اور رسومات کے اس قدر پابند ہو جاتے ہیں۔ کہ اس کا عشر عشیر بھی اپنے والدین کے خیالات کا اقتباس نہیں کرتے۔ اور جو وہ کرانا چاہتے ہیں۔ نہیں کرتے۔ اور نہ وہ احمدی والدین کے مرضیات کو پورا کیونکر اور کس طرح کریں۔ جب بچپن ہی سے لے کر عالم شباب تک باطل پرستوں کی زہر اور نجاست اور مردہ پرستوں کی دجالیت اور دہریت ان کے رگ و ریشہ اور تار و پود میں سرایت کر چکتی ہے۔ علاوہ ازیں بچپن میں ایسی ایسی سیاہ کاریوں اور غلط کاریوں میں اپنا آپ برباد کر لیتے ہیں۔ کہ جوانی میں آکر ان امور شنیعہ کے ارتکاب کے نتائج بد کو موت سے بدتر محسوس کرتے ہیں۔ گویا زندہ درگور ہوتے ہیں۔ اور اکثر اپنی ماؤں کے لاڈلے اور باپوں کی گود میں پرورش یافتہ تنگ آکر بالآخر والدین کے اندوختہ کو کھا کر۔ اور ان امیدوں کو خاک میں ملا کر اور ان کا خون جگر پی کر بدبختی سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ میں نے متواتر چند تجربہ کار اور ذی علم لوگوں سے معلوم کیا ہے۔ کہ ان نون بیرون جات کے سکولوں میں ۹۰ فیصدی لڑکے ایام طفولیت میں غلط کاریوں اور سیاہ کاریوں اور جلق اور اغلام وغیرہ ناگفتہ بہ افعال بد میں مبتلا ہو کر اپنے تئیں ہلاک کر ڈالتے ہیں اور رہا سہا جسم اشتہاری طبیبوں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ جن کے کشتے بدقسمت بیماروں کے کشتہ اجسام کو کشتہ کر ڈالتے ہیں (مفصل دیکھو رسالہ مفید الطالبین در بارہ امور گرمی وناکردنی وہدایات جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔)

قصہ کوتاہ مندرجہ بالا خطرات اور دجالی فتن و فریب کے تقاضا کو محسوس کر کے بہت سے برگزیدگان خدا نے اپنی پیاری اولاد کو حسب الارشاد حضرت امام الزمان قادیان میں تعلیم دلانے کے لئے بھیج دیا ہے اور کچھ ان امور سے آشنا ہو کر اور زہریلی تعلیموں اور ناپاک کردار اور گفتار سے ڈر ڈر کر بھیج رہے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ کثیر احباب نے مدرسہ کی مالی امداد میں حتے الامکان سعی بلیغ نہیں کی حالانکہ مدرسہ کی مالی حالت نہایت نازک اور قابل رحم ہے۔ اور سکول ریکوگنائزڈ ہو گیا ہے یعنے سرکاری معائنہ انسپکٹر کے نیچے آگیا ہے۔ اور اکثر اشیا ضروریہ ازبس ضروری اور مطلوب ہیں۔ جن کے بغیر کوئی سکول سکول نہیں رہ سکتا۔ سو بھائیو! کیا یہ افسوس ناک اور درد انگیز ماجرا نہیں۔ کہ مذاہب باطلہ وملل کاذبہ تو سر توڑ کوششوں سے اور ان تھک محنتوں سے اسلام کی حقانیت اور آئندہ نسلوں کے خون کرنے کے لئے گوناگون اسباب اور جائز اور ناجائز وسائل کلیں لادین اور باطل پرستی اور مردہ فروشی (عیسائیت) کے سرانجام کرنے میں مال وجان اور عزت و شرف اور لڑکیوں کے قربانیاں ۔ ۔ ۔ تک فرق نکریں۔ پر ادھر ان صدہا گمراہیوں کے سرچشموں (مدارس مخالفین) کے بالمقابل ایک تریاقی سکول کی کشتی بھی عین منجدھار میں غرقاب ہوتی نظر آوے۔ اور کوئی دلچلا اس پر رحم نہ کھائے۔ یہی ایک قوم ہے۔ جو دنیا میں نمک کی قائمقام ہے۔ اور اس کی نسل لاکھوں اور کروڑوں ہی نوع انسان کو بفضلہ غوث اور قطب بنانے اور پروردگار کے الہام اور کلام سے مشرف کرنے اور کرانے کا آلہ ہے۔ اور یہی باغ ہے۔ جس کے پودے پودے نشو و نما پا کر دنیا کے فیض رساں ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ اور ضرور ہوں گے۔ مگر اس وقت ہمیں ایک اعانت کی شمولیت سے ثواب دارین سے بہرہ ور ہونے کا ایک موقع ہاتھ آیا ہوا ہے۔ جو چند سال بعد ہرگز نصیب نہ ہوگا۔ تین لاکھ احمدی ہو اور ایک مدرسہ کا گذارہ محال نظر آوے۔ یہ امر محال نظر آتا ہے۔ پس جو کوئی اس مدرسہ پر رحم کرتا ہے۔ وہ اسلام پر رحم کرتا ہے۔ اور آئندہ نسلوں پر رحم کرتا ہے۔ اور سارے جہان پر احسان کرتا ہے۔ پس ہمت کرو۔ جو کام ہونے والے ہوتے ہیں۔ بہر صورت ہو کر ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ایک ایک مٹھی جو کا چندہ دیا کرتے تھے۔ مگر آخر کار وہ کام ہو ہی گیا۔ مگر وہ بدقسمت رہگیا۔ جس نے مٹھی بھر جو دینے سے دست کشی کی۔ چندہ تو درحقیقت ثواب دارین حاصل کرنے کے لئے ایک بہانہ محض ہوتا ہے۔ ورنہ خدا کے کام ہرگز نہیں رک سکتے۔ اور نہ کبھی رکے اور نہ رکیں گے۔ قادیان کا سکول خدا کے مقدس مسیح موعودؑ کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ کیا یہ پودا خشک ہو جائیگا؟ کیا وہ ہر ایک خیر و برکت والا امر جس پر حضرت اقدس نے ہاتھ ڈالا ہے۔ اپنے انجام اور کمال کو نہیں پہنچا۔ جو یہ نہ پہنچیگا۔ اور مواطن کثیرہ میں خود خدا نے اسے مظفر و منصور نہیں کیا۔ ہاں ہر ایک حال میں تائید الٰہی شامل حال رہی ہے۔ اور اب بھی رہیگی۔ فی الحقیقت یہ سکول حفظ ماتقدم کے طور پر آپ لوگوں ہی کے ذریت کے واسطے

والے فتن اور مفاسد کا تریاق علاج ہے۔ پس اس کی مدد کرکے اس پر رحم کرو۔ کہ آپ پر رحم کیا جاوے۔ اور آپ کی اولاد پر ابر نیساں کی طرح رحمت الٰہی برسے۔ پس اسے عالی ہمت بھائیو! نیکی میں سبقت کرنے والو۔ یہاں پر بھی عالی حوصلگی کو کام فرماؤ حضرت اقدس کو آیندہ نسلوں کی اس قدر لگی ہوئی ہے۔ کہ خاص لنگر کے چندہ سے بھی قطع برید کرکے امداد مدرسہ فرض ٹھہرا دی ہے۔ پھر افسوس ہے۔ اس شخص پر جو لاابالی سے کام لیتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کے ارشاد کو قریباً بھول ہی گیا ہے۔ بالآخر مختصراً عرض ہے۔ کہ چندہ مدرسہ کا ادا کرنا ایک دینی اور اہم کام ہے۔ اسے برابر ماہ بماہ سرانجام دینا۔ اور دور و نزدیک احباب میں اس کی تحریک کرنا ہر ایک احمدی بھائی کا فرض منصبی ہے۔ گو مدرسہ میں بعض کمزوریاں ہیں اگر غور سے دیکھا جاوے۔ تو وہ بھی عدم توجگی احباب اور عدم مال و اسباب سے وابستہ ہیں

البدر کے گذشتہ نمبر میں اخویم محمد افضل صاحب نے فتح مقدمات کی یادگار کا ذکر کرتے ہوئے علاوہ مالی امداد کے ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو بجائے دوسرے مقامی مکاتب کے یہاں تعلیم کے لئے ارسال کریں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ انکی رائے بھی قابل قدر ہے اور واقعی جب تک کہ ہماری جماعت کے لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرکے مدرسہ تعلیم الاسلام میں اپنے عزیز لخت جگروں کو ارسال نہ کریں گے۔ تب تک اس مدرسہ کو پورا عروج حاصل نہ ہو سکیگا اس لیئے جن اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے صاحب اولاد بنایا ہے۔ اور ان کی اولاد اس قابل ہو کہ وہ بورڈنگ میں رہ سکے ان کو چاہیئے کہ وہ ضرور یہاں داخل کریں۔ یہاں ان کی صحت کی حفاظت اور نگرانی کا انتظام بخوبی کیا گیا ہے۔ ایک خاص ڈاکٹر بھی بورڈنگ میں موجود ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احمدی احباب میری اس درخواست پر پوری توجہ فرماویں گے

ماسٹر عبدالرحمان مدرس مصنف اختیار الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک پُر جوش احمدی کا مباحثہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مہربانی کرکے مندرجہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہربار میں درج کرکے مشکور فرماویں۔

ایک سچا واقع۔ بہت سی گفتگو کے بعد آریہ نے کہا

آریہ۔ جن کتابوں کا مرزا صاحب حوالہ دیتے ہیں میں ان کو نہیں مانتا ان کو وید کی کوئی شرتی پیش کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ ماننا یا نہ ماننا یہ آپ کی اختیاری بات ہے۔ مگر جن کتابوں میں آج سے ہزاروں برس پہلے لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود آخری زمانہ میں آویگا۔ اس وقت لوگوں کا شریعت حقہ پر عمل ور آمد ہوگا۔ اور نیر پہاڑوں کو اڑا کر سڑکیں بنائے جانا۔ اور اونٹوں کا کام کسی اور نئی سواری سے لیا جانا۔ مختلف ممالک کے لوگوں کا باہم میل جول ہونا۔ دریاؤں کا خشک ہونا۔ کمینے لوگوں کا امیر اور صاحب حکومت ہونا کتابوں۔ اخباروں اور اشتہاروں کی کثرت سے اشاعت ہونی دختر کشی رسم کا دور ہو جانا۔ جنگوں کے واسطے بڑے بڑے خطرناک سامانوں کا بنایا جانا۔ کبیرہ گناہوں کی کثرت ہونی۔ ربانی علماء کا فوت ہو جانا۔ ہر ایک مذہب میں جوش پیدا ہو جانا۔ لوگوں کا علوم میں ترقی کرنا۔ چاند اور سورج کو ماہ رمضان میں گرہن لگنا۔ صلیب پرستی کا عروج ہونا۔ ستارہ ذوالسنین کا نکلنا۔ جاوا کی آگ کا ظاہر ہونا۔ اسلام کا برائے نام ہونا۔ علم قرآن کا دنیا سے اٹھ جانا۔ مسجدوں میں خدا کے ذکر اذکار کی بجائے فحش باتوں کا ہونا۔ اس زمانہ تحریر کا بڑا زور ہونا۔ طاعون کا پڑنا۔ حج کا روکا جانا۔ اسلامی ملکوں میں کفر اور فسق و فجور کا پھیل جانا۔ یعنی شراب پینا۔ جوا کھیلنا۔ عورت سے عورت اور مرد سے مرد کا لواطت کرنا۔ بے رحمی اور بے حیائی کا بڑھ جانا۔ سود کھانا۔ رشوت لینا۔ رہزنی کرنا۔ غیبت کرنا۔ عیب جوئی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ عورتوں کی تابعداری۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ لوگوں کا حریص۔ دغاباز۔ اور بہانہ جو ہونا۔ غرض ہر ایک قسم کے گناہ کا کثرت سے ہونا۔ دیکھو کتاب دانیال باب ۱۲۔ بائیبل اور خاص کر انجیل متی باب ۲۴۔ قرآن مجید۔ تفاسیر اور احادیث وغیرہ

اب آپ ہی بتلائیں کہ کیا ان کتابوں کے مصنف اور یہ کتابیں جھوٹی ہیں۔ جن کی پیشگوئیوں کو ہم نے اپنے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ وید بیچارا کس باغ کی مولی ہے۔ الانتہا زمانہ گذر گیا کہ اس نے پرمیشر سے مکالمہ مخاطبہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اور سرب شکتیمان دیالو کرپالو نیاکاری پرمیشور کو گونگا بنا دیا۔ بھائی صاحب اس میں تو ایک بھی ایسی پیشگوئی نہیں۔ جو کہ آیندہ زمانہ کے لوگوں کی تقویت کا باعث ہو۔ اور ثبوت ہستی باریتعالےٰ پر ایک دلیل ہو۔

آریہ۔ میں تو مرزا صاحب کے دعویٰ کو ایک معمولی بات سمجھا ہوا تھا اب آپ مجھے جانے کی اجازت دیویں۔ مگر گھر جا کر ضرور آپ کی باتوں پر غور کرونگا۔ میں ہٹ دھرمی نہیں ہوں۔ حق کو قبول کرنے کو ہر وقت طیار ہوں۔ مگر اس بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ کہ مسلمان مرزا صاحب کو کیوں برا کہتے ہیں۔

خاکسار۔ خدا کے ماموروں کی استہزا کرنی اور ان کو کاذب اور مفتری وغیرہ کہنا تو قدیم سے قانون قدرت ہے۔ اگر کوئی مسلمان قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہم سے فیصلہ کرنا چاہیئے تو آج فیصلہ ہو سکتا ہے۔ مسیح ناصری کا حلیہ اور ہے۔ اور آنے والے مسیح موعود کا حلیہ اور۔ جب وہ آئیگا۔ تو اس وقت سلطنت عادل ہوگی۔ اور امن کا زمانہ ہوگا۔ نہ جنگ اور جہاد کا۔ اور غارتی النسل ہوگا۔ اور اس کی پیشگوئی سے بعض دشمن اسلام ذلیل اور ہلاک ہوں گے۔ مثلاً دیانند سرستی۔ لیکھرام پشاوری۔ اندرمن مراد آبادی۔ عبداللہ آتھم۔ غلام دستگیر قصوری احمد بیگ۔ نذیر حسین دہلوی۔ کیا پیشگوئیوں کے مطابق ہلاک نہیں ہوئے۔ اور شیخ محمد حسین بٹالوی۔ عبدالعزیز لدھانوی۔ عبدالحق غزنوی۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر مولوی صاحبان وغیرہ کی جو ذلت ہوئی۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور جس شخص کو ان پیشگوئیوں کے سچا ہونے میں شک ہو اس کو اختیار ہے۔ کہ مقابلے میں اُٹھے۔ اور زندہ خدا کا مشاہدہ کرے۔ گھر بیٹھے بیٹھلائے عقل کے گھوڑے دوڑانے ٹھیک نہیں زیادہ نہیں تو مولوی غلام دستگیر کی طرح ہی فیصلہ کر لیں۔

آریہ۔ آپ نے تو مجھے حیران کر دیا۔ دو تین دن تک پھر میں آپکی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اس وقت میرا جانا سخت ضروری ہے۔ آگے ہی دیر ہو گئی ہے۔

خاکسار۔ ہاں آپ جا سکتے ہیں۔ جو باتیں میں نے آپکی خدمت میں عرض کی ہیں۔ ان پر ضرور غور کرنا۔ ایک دن کی بات ہے۔ کہ میں ابجد کے قاعدہ سے چند ایک باتوں پر غور کر رہا تھا۔ تو غلام احمد قادیانی کے اعداد ۱۳۰۰ نکلے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدؐ سے ۱۳۰۰ سال بعد یعنی چودھویں صدی میں غلام احمد قادیان میں ہوگا۔ اور قادیان کا سابقہ نام ماجھی تھا۔ جب میں نے ماجھی کے اعداد کو جمع کیا تو وہ ۵۹ ہوئے اور مہدی کے بھی ۵۹ ہی ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب میں نے ہند کے اعداد کو جمع کیا۔ تو وہ بھی ۵۹۔ پھر پنجاب کے بھی ۵۹ نکلے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خاتم النبیین افضل المرسلین کے ۱۳۰۰ سال بعد چودہویں صدی میں غلام احمد قادیان ہوگا۔ اور قادیان کا پہلا نام ماجھی ہوگا۔ جیسا کہ تواریخ سے ثابت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے آبا و اجداد پہلے پہل جب اس ملک میں آئے۔ تو انہوں نے اس گاؤں کا نام (قادیان) ماجھی رکھا تھا) اور وہ گاؤں ماجھی (ہند ملک پنجاب) میں ہوگا اور غلام احمد قادیانی مہدی ہوگا

اب غور کرو۔ کہ ایسی روشن دلیلوں کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی نہ مانے۔ تو ہمارا کیا قصور ہے اور اس بدبخت کا کیا علاج

آریہ۔ بے شک آپکی یہ دلیل مجھے بھی بہت ہی پسند آئی ہے اس سے تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ غلام احمد ہندوستان میں ہوگا۔ اور ہند میں سے ملک پنجاب میں ہوگا۔ اور پنجاب میں سے قادیان میں ہوگا۔ اور وہ مہدی ہوگا۔ مہربانی کرکے مجھے بھی ابجد کے اعداد لکھا دیں۔ تاکہ میں اچھی طرح سے غور کر لوں۔

خاکسار۔ ہاں آپ لکھ لیں۔ مگر عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ غلام احمد جس کے مثیل ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اس کی قبر بھی پنجاب میں ہی ہے۔

ا ۱	ب ۲	ج ۳	د ۴	ہ ۵	و ۶	ز ۷	ح ۸
ط ۹	ی ۱۰	ک ۲۰	ل ۳۰	م ۴۰	ن ۵۰	س ۶۰	ع ۷۰
ف ۸۰	ص ۹۰	ق ۱۰۰	ر ۲۰۰	ش ۳۰۰	ت ۴۰۰	ث ۵۰۰	خ ۶۰۰
ذ ۷۰۰	ض ۸۰۰	ظ ۹۰۰	غ ۱۰۰۰				

الراقم۔ محمد ظہیر الدین احمدی ولد مولوی محمد الدین صاحب گرداور ساکن اروپ متصل شہر گوجرانوالہ

درس قرآن سے کچھ

سورہ ہود رکوع نمبر ۶

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قران شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

والی ثمود اخاھم صالحا قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ ...الخ قوم ثمود کی آبادی جیسے کہ پیشتر اس اظہار کر چکے ہیں۔ عدن سے لے کر مین۔ حضرموت اور یمامہ تک تھی۔ یہ علاقہ دشمن کے بیرونی حملوں سے بھی محفوظ تھا۔ کیونکہ مغرب کیطرف سمندر اور مشرق کی طرف لق ودق جنگل تھا۔ اس وقت ریل اور جہاز نہ تھے۔ کہ جس کے ذریعے سے انسان ان مشکل راہ گذروں پر تا در ہوتا اس لئے ثمود کی قوم بہت خوش حالی اور امن کی زندگی بسر کرتی تھی۔

میرا تجربہ اور خیال ہے۔ کہ جیسے افلاس کسی قوم کے لئے اسکی بدبختی کی علامت ہوتی ہے۔ کہ اس کا نتانہ ہوکر بعض اقوام رذیل پیشوں اور جرائم کو اختیار کرلیتی ہے۔ جیسے کہ بکھی واروں کی قوم پنجاب میں ہے۔ ایسے ہی بعض وقت خوش حالی کی زندگی اور امارت اور ریاست انسانکی بدبختی کی باعث ہوتی ہے۔ یہی بدبختی قوم ثمود کے لاحق حال تھی۔ اور وہ خدا کو بھول گئے تھے۔ انکی طرف انہی میں کا ایک آدمی صالح بھیجا گیا کہ وہ پھر خدا کیطرف بلاوے۔ اور عذاب سے ڈراوے

انشاکم حضرت صالح نے انسان کو خلعت وجود کا دیا جانا۔ انعام بتلایا ہے۔ اور دراصل یہ بالکل ٹھیک ہے۔ دنیا کی ہر ایک شے ہمارے لئے اسی وقت نعمت ہے۔ جبکہ ہمارا وجود ہے۔ اگر ہم ہی نہ ہو۔ تو یہ سب جہان اور حسین دلربا اور باغ بغیچہ۔ محل ماڑیاں۔ دوست ثروت ہمیں کیا کام آسکتی ہے۔ پس اول خلعت وجود کا عطا کیا جانا ایک انعام الٰہی ہے۔ کہ جس کو یاد کرکے انسان کی کو خدا کی اطاعت اور عبادۃ میں مصروف ہونا چاہیئے۔

من الارض سے ظاہر ہے۔ کہ انسان کے جسم اور روح سب شے کا نشوونما زمین ہی سے ہے اور جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ انسانی روح آسمان سے گرتی ہے۔ غلط ہے۔ دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا۔ کہ ہم نے زمین میں ایک قوۃ جاذبہ رکھی ہے۔ کہ وہ ہر ایک شے مردہ اور زندہ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ انسان کا گہرا تعلق زمین ہی سے ہے۔ اور اسی سے وہ ہر ایک قسم کے نشوونما حاصل کرتا ہے اور حضرۃ مسیح کے آسمان پر جانے کی یہ آیت تردید کرتی ہے

واستعمرکم فیہا آسودہ حال تم کو آباد کیا۔

فاستغفروہ جو فضل خداوندی شامل حال ہے اس کے مدا ومت کے لئے اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرو کہ تمہاری خطاؤں سے وہ تم سے دور نہ کردیا جاوے

ثم توبوا الیہ پھر جو راہ حفاظت کی وہ تم کو بتاتا ہے اس پر عمل کرو۔ یعنے نیکی اختیار کرو

ان ربی قریب مجیب چونکہ کامل طور پر محافظ وہی ہوسکتا ہے۔ جو ہمیشہ نزدیک ہو۔ اور ہر ایک آواز کو سنے۔ اور قبول کرے۔ اس لئے فرمایا کہ جس رب کو میں پیش کرتا ہوں۔ وہ قریب اور مجیب ہے

مرجوا ہونہار۔ جس پر بہت سی امیدیں ہوں صالح علیہ السلام اپنے اخلاق فاضلہ اور نیکی کے لئے قوم میں ممتاز تھے سب کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں۔ کہ یہ ہم میں خوب نکلے گا۔ اس لئے کہا کہ ہماری امیدیں تو تجھ پر بہت تھیں۔ تونے یہ کام کیا اختیار کیا۔

یہی خیال اور امید اہل مکہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تھی۔

ناقۃ اللہ حضرت صالح کی ایک اونٹنی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو۔ میرا اللہ اس کو میری صداقت کا نشان قرار دیتا ہے۔ کہ تم اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ ورنہ عذاب آجاویگا۔

ثلثۃ ایام سے ظاہر ہے۔ کہ مامورین بعض وقت عذاب کی میعاد اور وقت تبلا دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو حضرت اقدس پر اعتراض کرتے ہیں۔ غور کریں

العزیز ہندوستان کے ملک میں سچے علوم کی مٹی بھی پلید کی گئی ہے۔ کہ جو لفظ اعلیٰ معانی پر مشتمل تھے۔ ان کو ادنیٰ معانی پر محمول کیا ہے۔ انہیں میں سے یہ لفظ عزیز ہے۔ اس کے معنے غالب کے ہیں اور اب ہندیں چھوٹے پر جو کہ مغلوب ہوتا ہے۔ استعمال کرتے ہیں۔ اگر کسی چھوٹے آدمی کو عزیزمی کرکے لکھو تو وہ خوش ہو جاوے اور اسے حقارت نا خیال کرے۔ ایسے ہی اسلام علیکم کو حقیر جانا گیا ہے۔

یغنوا مغنی معنے سٹیشن سے نکلا ہے۔ رہنے کا مقام گویا وہاں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے ۔ ۱۲

موتے کلام کرتے ہیں

لوگ تعجب کرینگے۔ کہ موتے کس طرح کلام کرسکتے ہیں۔ لیکن جب وہ اس بات پر غور کرینگے۔ کہ ہر ایک کی کلام اور فعل اس کے مطابق حال ہوتا ہے۔ تو ان کو یہ معمہ حل ہو جاویگا جس حال اور کیفیت میں مرے لوگوں سے ملتے ہیں۔ اسی حال اور کیفیت میں وہ لوگوں سے کلام بھی کرتے ہیں۔ اور وہ کیفیت وحالت خواب اور کشف کی ہے۔ کتب تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے اور عملی طور پر اس کی تصدیق بھی ہوچکی ہے۔ کہ مردہ اگر خواب میں کچھ کہہ جاوے۔ تو وہ اسی طرح ہوتا ہے۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کے درس میں بعض عبرت انگیز واقعات جو کہ آپکے چشمدید ہوتے ہیں ذکر ہوا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ انسے مرتے نے کلام کی ہے۔ چونکہ یہ کلام بعض لوگوں کو فائدہ بخش ہوگی اس لئے ہم انسے ذیل میں درج کرتے ہیں

اول واقعہ میر حسن مرحوم کا ہے۔ جن کی ایک مثنوی عشقیہ مضامین میں تصنیف ہے۔ میر حسن نے ایک شخص کو خواب میں کہا۔ کہ میرے ادا وکو کہو۔ کہ مثنوی کے جس قدر نسخہ جات مل سکیں۔ وہ سب کر جلا دو۔ کیونکہ خلقت اسے پڑھکر گمراہ ہورہی ہے۔ اور ان کی گمراہی کی وجہ سے مجھے یہاں عذاب دیا جاتا ہے۔ پس مصنف لوگ غور کریں اور تصنیف کے وقت خیال رکھیں۔ کہ اس کا ثمرہ ان کو آخرت میں کیا ملے گا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ خود حکیم صاحب موصوف نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا۔ جو کہ مرگیا ہوا تھا۔ اور اسے بیمار پایا۔ پوچھا۔ کہ تم تو مر گئے تھے۔ اور بیماری انسان کو موت سے اول اول ہوتی ہے۔ اب تمہارے بیمار ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس مردہ نے جوابدیا۔ کہ آپکا فرمانا بجا ہے۔ لیکن زندگی میں میں ایک لڑکی پر عاشق تھا۔ اور اس لڑکی کو میرے سامنے کیا ...... اب اس عشق کی سزا مجھے بزنگ بیماری دیجاتی ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے اس شہر کے ایک آدمی سے جو اس مردہ شخص کا رفیق تھا۔ اس عشق کا ذکر کیا۔ جسے سنکر وہ حیران ہوگیا۔ اور کہا۔ کہ صرف مرتے وقت اس نے عشق کا اظہار کیا تھا اور سوا خدا کے اور میرے اور یا ان عاشق معشوق کے اور کسی کو اس بات کا حال معلوم نہیں۔ حکیم صاحب کو چونکہ اس لڑکی کی شکل معلوم تھی آخر بڑی تحقیقات کے یہ بات درست ثابت ہوئی۔ عاشق مومن ہم جو ابتک کسی خیالی بت کے عشق کے مریض ہیں۔ عبرت پکڑیں۔

⁂ تیسرا واقعہ جو کہ سننے میں آیا ہے۔ یہ ہے کہ قادیان کے نزدیک ایک گاؤں ننگل ہے۔ وہاں ایک شخص کو مرزا امام الدین خواب میں آیا اور کہا کہ نظام الدین سے کہہ دو۔ کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے ۔ ۱۲

کَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ

عرش۔ عرش کی حقیقت اور ماہیت کے سمجھنے میں لوگوں کو اس لئے دھوکا لگتا ہے کہ بعض الفاظ کو جس طرح وہ مخلوق کے حق میں سمجھتے اور خیال کرتے ہیں ویسے ہی خداتعالیٰ کے لئے بھی خیال کرنے لگتے ہیں۔ اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ مثلاً جب خدا کی نسبت اسکا سمیع اور بصیر ہونا مانا جاتا ہے تو بعض کا خیال صفات الٰہی کی ناواقفیت کیوجہ سے اسطرف منتقل ہوجاتا ہے کہ جیسے ہماری آنکھ ہے ویسی ہی خدا کی ہوگی اور چونکہ وہ بہت بڑا اور عظیم الشان وجود ہے۔ اسلئے اپنی وسعت نظر اور خیال کے لحاظ سے اپنی آنکھوں کی نسبت خدا کی آنکھ کو بہت بڑا اور روشن مان لیتا ہے۔ ایسے ہی کانوں اور ہاتھوں کی نسبت اس کے خیالات ہوتے ہیں دراصل یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ کہ قرآن شریف میں بعض ایسے الفاظ کو دیکھکر جو کہ ایک طرف تو انسانوں پر استعمال ہوتے ہیں اور ایک طرف خداتعالےٰ کی نسبت بھی بولے جاتے ہیں ان کے معانی اور مفہوم کے سمجھنے میں کوئی تمیز اور فرق نہیں کیا جاتا۔ یہی ایک ایسا دھوکہ ہے کہ جس کے باعث نوع انسان کا ایک بڑا حصہ اسوقت ضلالت اور غضب الٰہی کا نشانہ بنا ہوا ہے اور وہ لفظ احیا ہے۔ کہ ایک طرف تو خداتعالےٰ کی صفت بھی ہے دوسری طرف انبیاء میں بھی اس کے وجود کی خبر قرآن شریف سے ملتی ہے پھر کلام الٰہی یعنے قرآن شریف میں بھی اس خاصہ احیا کا ہونا قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ پھر بعض اعمال کو بھی باعث احیا قرار دیا گیا ہے جیسے **وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یَّاُولِی الْاَلْبَابِ** ایسی حالت میں جب تک انسان خوض اور فکر سے کام نہ لے اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اسکی دستگیری نہ کرے تو وہ کبھی ٹھوکر سے بچ نہیں سکتا لیکن جو لوگ راسخ فی العلم ہوتے ہیں اور خدا نے انکے ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے ظلمتوں سے ان کو نجات دی ہوئی ہوتی ہے وہ جانتے ہیں کہ ہر ایک کی شان اور مرتبت کے لحاظ سے ان الفاظ کے معانی اور مفہوم الگ الگ ہوا کرتے ہیں اسی لفظ احیا کو خدا کیطرف نسبت دینے اور پھر قرآن شریف اور رسول کریم اور قصاص کیطرف نسبت دینے میں۔ اگر ہم کوئی فرق بین نہ کرینگے تو ہمارا ایمان خداتعالےٰ کی ذات پر مشکوک ہوجاویگا۔ اور بہرنگ دیگر باوجود ایک خدا ماننے کے پھر ہمیں کئی خدا ماننے پڑیں گے جسکا نتیجہ سوائے ہلاکت اور ضلالت کے کچھ نہ ہوگا۔ پس جبکہ کلام الٰہی میں ایک ہی لفظ کا اطلاق مختلف مقامات پر ہو اور خالق کی طرف بھی اسکی نسبت ہو۔ اور مختلف مخلوق کی طرف بھی وہ منسوب کیا جاتا ہو تو تقوےٰ کا طریق اسمیں یہ ہے۔ کہ حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر اُسکے معنے کئے جاویں۔

اس جگہ یہ ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت میں کہ الفاظ سے اس قسم کا مغالطہ لگتا ہے تو باریتعالےٰ نے کیوں ایسے الفاظ کو استعمال کیا۔ جو کہ لوگوں کی ضلالت کا موجب ہوسکتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس پیرایۂ کلام کے اختیار کرنے میں سراسر اسکی رحمت اور فضل خاص بندوں پر ہے۔ اور یہ نوع انسان کی اپنی غلطی ہے کہ وہ تدبر اور تفکر سے کام نہیں لیتا۔ اس کے اپنے کسی خویش و اقارب کی نسبت کوئی لفظ خلاف شان معنے اور مفہوم میں استعمال کیا جاوے تو وہ آگ بگولا ہوجاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خود باریتعالیٰ کیطرف الفاظ کے ایسے معنے منسوب کرے جس سے اس کی ذات میں نقص اور کمزوری پائی جاوے یہ پیرایۂ کلام رحمت اسلئے ہے کہ اگر خداتعالےٰ کی صفات کو ایسے الفاظ میں بیان کیا جاوے جس کے مشابہ اور مناسب مخلوق میں نہ ہوں۔ تو مخلوق اُسکے سمجھنے سے قاصر رہیگی کیونکہ انسان میں ایک خاصہ ہے کہ وہ صرف انہی باتوں کو سمجھ اور انہی اشیاء کو ادراک کرسکتا ہے۔ جو اس کے اپنے نفس میں موجود ہوں یا وہ صفات اسکو اُسوقت حاصل ہوں۔ مثلاً ایک مادرزاد اندھا بصیر ہونے کی ماہیت کو کسی طور سے بھی نہیں سمجھ سکتا لیکن جس کی آنکھیں ہیں وہ خداتعالےٰ کے بصیر ہونے پر جو ایمان رکھیگا آنکھیں اور اس مادرزاد اندھے کے ایمان میں ایک ایسا فرق ہوگا جس کی نسبت کیلئے کوئی لفظ ملنا محال ہے اس کا باعث صرف یہی ہے۔ کہ وہ بصیرت کے کُنہ اور حقیقت سے جو کہ ایک بینا کو حاصل ہے بالکل ناواقف ہے پس خداتعالےٰ نے اپنے بڑے رحم اور فضل سے اپنے بندوں سے ایسا طرز کلام اختیار کیا جس سے وہ اسکی صفات کو ایک گونہ سمجھ سکیں اور پھر جب بندہ اسکی طرف رجوع کرے تو وہ رفتہ رفتہ ان کی اصلیت اور حقیقت کو ان پر کھولتا جاوے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف اور احادیث میں بعض ایسی کلام ہوتی ہے جس سے صرف انسان کو ایک نتیجہ سمجھانا مقصود ہوتا ہے اور ان الفاظ کے ظاہری مفہوم سے خداتعالیٰ کی ذات بکلی پاک ہوتی ہے اسی سبیل کی ایک حدیث ہے کہ مومن کا دل خداتعالےٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے اب ظاہر ہے کہ خداتعالیٰ کی انگلیاں تو نہیں ہیں اور نہ انکی تعداد ہے اور نہ وہ ہماری جیسی ہیں بلکہ یہ ایک استعارہ ہے کہ جس سے تصرف الٰہی جتلانا مقصود ہے کہ فلاں بات یا کام ہماری چٹکی میں ہے جب اور جسطرح چاہیں کردیں۔

اسقدر بیان کے بعد جس سے میری مراد یہ امر ناظرین کے ذہن نشین کرنا ہے کہ جب بعض الفاظ خالق اور مخلوق کی نسبت مشترکہ استعمال ہوں تو مومن کی شان یہ ہونی چاہئے۔ کہ باریتعالےٰ کی دیگر صفات حسنہ کو مدنظر رکھکر اُن کے معانی اور مفہوم کو خدا کیطرف نسبت دے۔ اس لئے خداتعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے **وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی** کہ صرف وہی الفاظ (اسم) خدا کیطرف منسوب ہوسکتے ہیں جو خوبیوں سے بھری ہوئی ہوں اور جن سے کوئی نقص اور کمزوری باریتعالےٰ میں ظاہر نہ ہوتی ہو اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم عرش کی بحث کریں گے تو ہمیں اس کے معنے سمجھنے میں کسی قسم کے شکوک اور شبہات پیش نہ آوینگے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ لفظ عرش ذات باریتعالیٰ کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے اور اس کے سوائے دوسروں پر بھی مثلاً پ ۱۹ میں جب ھُدھُد نام ایک رکن دربار سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسکی غیرحاضری کی وجہ دریافت کی تو دفع الوقتی کیلئے اس نے حضرت سلیمان کے آگے ایک معذرت بیان کی اور ایک ایسی بات کیطرف آپ کو توجہ دلائی ہے جس سے حضرت سلیمان کا وہ سارا غصہ فرو ہوگیا ہُدہُد نے ایک بادشاہ عورت پرستار سورج کا ذکر کیا۔ اور اسکی سلطنت کی شوکت کے اظہار کیلئے اس کے تخت کا تذکرہ بھی کیا اور کہا **وَلَھَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ** اور دوسرے مقام پر حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر تشریف لائے تو تعظیم کے طور پر یوسف علیہ السلام نے اُن کو تخت پر جگہ دی جیسے کہ لکھا ہے **وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ** ان دو مقاموں پر جہاں لفظ عرش کا استعمال ہے یہ بھی دراصل اسکی حقیقت پر ایک روشنی ڈالتا ہے کیونکہ سلیمانی دربار کا رکن اعلیٰ ہُدہُد جب بلقیس کی خبر دیتا ہے تو اسکی سلطنت کی شان و شوکت کو بیان کرتے ہوئے اور چیزوں کی تفصیل مثل فوج و لشکر۔ گھوڑے و اسلاح کی نہیں دیتا۔ بلکہ اسکی شان و عظمت کے اظہار کیلئے اس کے عرش کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے **وَلَھَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ** ایسے ہی یوسف علیہ السلام جو کہ ایک نبی ہونے کی حیثیت سے والدین کے حقوق کو خوب کما حقہ شناخت کرنے اور پہچاننے والے تھے جب اپنے باپ سے ملاقات کرتے ہیں تو تعظیم کیلئے ان کو عرش (تخت) پر جگہ دیتے ہیں۔ اور چونکہ یوسف علیہ السلام بھی خلعت خسروانہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ اور آپکو شاہانہ اختیارات حاصل تھے۔ اسلئے ان کی شان کے لحاظ سے بھی لفظ عرش کو ایک خاص مناسبت ثابت ہوتی ہے ان دو موقعوں پر جہاں کہ لفظ عرش کا مخلوق کیساتھ استعمال ہوا ہے۔ غور کرنے سے لفظ عرش کی حقیقت اور بھی کھلتی ہے اور امید ہے کہ ناظرین بھی اس پر توجہ کریں گے۔ ہمارے بیان مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ لفظ عرش کسی سلطنت کے رُعب۔ اقتدار۔ اور جلال کے اظہار کیلئے مجموعی طور پر استعارہ کے رنگ میں استعمال ہوتا ہے اور یہ ایسی اصطلاح ہے کہ زمانہ حال میں بھی برتی جاتی ہے۔ تخت پر بیٹھنے سے مراد زمام سلطنت کو ہاتھ میں پورے طور پر لیکر حکم احکام نافذ کرنے کے ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً جب کہا جاتا ہے۔ کہ انگلینڈ کے تخت پر اسوقت کون شخص ہے۔ تو قائل کی یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی۔ کہ صاحب تخت اسوقت بھی وہاں ہی بیٹھا ہوا ہے۔ بلکہ اس کی یہی مراد ہوتی ہے۔ بادشاہ کون ہے اور راج کس کا ہے اور ہم اسوقت کس کی رعیت ہیں تو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ اسوقت انگلینڈ کے تخت پر ملک معظم جناب ایڈورڈ ہفتم رونق افروز ہیں۔ پس اب ظاہر ہے کہ عرش کے لفظ کو سلاطین اور اُن کے اقتدار اور اثر اور رُعب داب سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اور جب یہ بات سمجھ میں آگئی۔ تو اب اس امر کا سمجھنا کہ خدا کے عرش سے قرآن شریف کا کیا مطلب ہے بہت ہی آسان ہے ۔۔۔۔ باقی آئندہ

البدر کی قومی خدمت

آج تک البدر نے اپنی پیاری قوم کی جو خدمت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور آئندہ اپنے تئیں زیادہ مفید ثابت کرنے کے لیے جس قدر جوش رکھتا ہے۔ وہ امین من الامس ہے۔ مگر اس نونہال بوستان احمدی کے لیے آبیاری زر کی از حد ضرورت ہے۔ جس کے لئے قوم کے دریا دلوں کی جود و کرم بحر سخاؤں نہایت سخت ضرورت ہے۔ پھر اس کے پھلنے پھولنے میں ذرا بھی شک نہیں۔ جبکہ باغبان گلشن ہستی کا فضل بھی اس کے شامل حال ہو۔ اگر اس میں کچھ نقص ہیں۔ تو یہ بھی ہماری کم توجہی کے نشان ہیں۔ ورنہ ایک قومی اخبار اور قرضہ سے زیر باری کی شکایت۔ اس کے صاحب الکریم کی نیت میں تو کچھ فتور اور ہمت میں کوئی قصور معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم نے جنوری ہی سے دیکھ لیا ہے۔ کہ نہ صرف فیصلہ انگریزی چھپوا کر سب سے پہلے تقسیم کیا۔ بلکہ کتاب مفت دینے کا عزم بالجزم بھی کر لیا ہے۔ اگر سب خریداروں نے قیمت دیدی تو ہم دیکھتے ہیں چار بلکہ پانچ بار شائع کرنے پر بھی اپنے افضل بھائی کو ... آتا ہے مضامین، سوال کی ترتیب و اصلاح ... کا حکم بالکل ہمارے اختیار میں ہے۔ میرٹھ کے ... اعتراضات کا جواب دینے کی خوب تجویز پیش کی۔ مگر میں تو اس سے پہلے کئی دفعہ محترم ایڈیٹر کو بذریعہ خط کے طور پر بلکہ زبانی بھی توجہ دلا چکا ہوں۔

اصل میں ہماری قومی ضرورتیں اتنی ہیں۔ اور ان کے اتنے شعبے ہیں۔ کہ اگر الحکم و البدر دونو اس کام کو آپس میں تقسیم کر لیں۔ تو بڑی مشکل سے اس کو پورا کر سکیں۔ بلکہ تیسرے اخبار کی ضرورت ہے ہاں اگر ہر ایک اپنے تئیں تمام ضرورتوں پر حاوی بنانے کا مدعی ہو تو میرے خیال میں سب کام ادھورے رہیں گے۔ سوالات کی بھی کئی قسمیں ہیں

(۱) مختلف اخباروں میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں انکی تردید مگر بلا ناغہ (۲) مختلف اخباروں میں جو اعتراضات اس سلسلے کی نسبت چھپتے ہیں (۳) ان خاص خاص ضمیموں اور رسالوں کا جواب جو صرف احمدی فرقے کی تردید میں نکلتے ہیں (۴) مختلف مخالفوں (ہندو، مسلم، عیسائی، وغیرہ ہم) کے اعتراضوں کا جواب جو احمدیوں کی معرفت اخبار کے دفتر میں پہنچیں (۵) خود احمدیوں کے اپنے شکوک جو ان کے دل میں آئیں۔ کئی احمدی حضرت صاحب کو مسیح موعود یقین کرتے ہیں۔ اور وہ ایسا کرنے پر کسی خاص دلیل یا نشان سے مجبور ہیں۔ مگر دل میں ابھی کئی شبہات اٹھتے ہیں۔ جن کو رفع کرنا چاہتے ہیں۔ یا ایسے شبہات جو کسی مخالف کی کتاب پڑھنے یا وعظ و تقریر سننے سے پڑ جائیں یہ حصہ بہت بڑا ضروری ہے (۶) مختلف مسائل کی نسبت احمدیوں کے استفسار۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، و دیگر تقریبات غمی و شادی جو پیش آئیں۔ ان کے بارے میں سوالات اور ان کے جواب۔ مثلاً پچھلے دنوں امام علیہ السلام نے عید الفطر کا چاند نہیں دیکھا۔ مگر عید اسی دن کی جس دن ہم نے چاند دیکھ کر کی اور آپ نے رمضان کا روزہ ایک دن اول کا (ایک شہادت سے) قرار دیا۔ اب اس روزے کی قضا ہم پر لازم آتی ہے یا نہیں۔ (۷) اگر خبروں کا حصہ بھی ہوتا۔ کہ اگر کسی اور اخبار کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہے ... تو کچھ حرج نہیں۔ (۸) علمی حصہ بھی چاہیئے غرض ... کئی شعبے ہیں۔ اور بھی ضروری ہیں دیکھنا ہوگا کہ البدر اس میں کس کس کا ذمہ اٹھاتا ہے۔ خیر میں اپنی تجاویز کو عملی صورت میں لانے کے لیے ہر شعبے میں ایک ایک مضمون دوں گا۔ اور میں تو حاضر ہی ہوں۔ ضمیمہ شحنہ ہند و نور افشاں کی غلط افشانی وغیرہ مضامین ایک مدت سے الحکم و البدر میں شایع ہو چکے ہیں۔ راقم احمدی گجراتی۔

کتب اشتہاری میں پبلک کو سخت دھوکا

ناظرین نے کچھ عرصہ ہوا۔ کہ اخبار البدر کے ذریعہ سے ایک اشتہار کتب ایک ایجنسی کیطرف سے وصول کیا ہوگا۔ جس میں کتب اپنی اصلی قیمت مندرجہ سے چہارم قیمت ... کیطرف سے تھا۔ اور فہرست کچھ ایسی دلچسپی سے مرتب کی گئی تھی کہ جو اسے پڑہتا ہے ضرور دل للچا آتا ہے۔ مگر بڑا افسوس سے بیان کرتا ہوں کہ اسی اشتہار کے متعلق ایک سخت شکایت سے بھرا خط حیدر آباد سے وصول ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طرح سے پبلک کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ اور محض پبلک کی بہتری کی خاطر مد نظر رکھکر میں اس خط کو آخر میں درج کرونگا۔

یہ شکایت تو خط کے ذریعہ سے ہی معلوم ہوئی مگر خود میرے دفتر کے بعض ملازمین نے بھی یہ شکایت اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کی ہے کہ انہوں نے چند کتب جنکی قیمت بجائے ایک روپیہ کے ۴ مقرر تھی دیکھیں تو ان کو معلوم ہوا۔ کہ ان کتب کی ضخامت چھوٹی تقطیع پر ... صفحوں سے بیش و کم ہے۔ جنپر لاگت اگر زیادہ تعداد میں وہ کتاب طبع ہو تو ۲ یا ۳ سے زیادہ نہیں آسکتی۔ اور نہ مضامین اس پایہ کے ہوتے ہیں جس پایہ کا خیال مضمون فہرست سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر وہ کتب چار آنے کو بھی دیجاویں۔ تو قریب چار گنا کے مشتہر کو منفعت ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اشتہار کی تقسیم کرائی وغیرہ کے اخراجات کثیر کا زیر بار ایسے مشتہران کو ہونا پڑتا ہے۔ مگر زیر بحث یہ امر ہے کہ محض پبلک کے مغالطہ کیلئے ایسی قیمت کیوں ظاہر کیجاتی ہے اور اس قسم کی عبارتیں کیوں تراشی جاتی ہیں جن سے لوگوں کو یہ خیال گذرے۔ کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہو گی جس کی اسقدر قیمت ہے ہمارا اعتراض صرف اس ایجنسی پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ جب سے رعایتی قیمت کے اشتہارات کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ جب ہی سے اس قسم کے مغالطے پبلک کو لگ رہے ہیں جس سے سخت مالی نقصان اقوام ہند کا ہو رہا ہے۔ آخر ایک دن اس پردہ دری کا آنا ہے اور وہ اب غالباً آبھی گیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے اخبارات بھی ایک پبلک فائدہ کو مد نظر رکھکر اس نقصان سے پبلک کو بچانے کیلئے قلم برداشت کریں گے۔ وہ خط یہ ہے۔

بخدمت محبی ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

آپ نے اخبار البدر کیساتھ جو اشتہار ایک ایجنسی کا بطور ضمیمہ ارسال فرمایا تھا جس میں ایجنسی مذکور نے یہ ترغیب دلائی تھی۔ اور بڑے زور سے دعوے کیا تھا کہ عمدہ عمدہ کتابوں کی قیمت محض بخیال عام نفع رسانی اصل سے چوتھائی تک گھٹا دی ہے۔ اس ترغیب کی بنا پر ... اور ہمارے احباب نے منگوائیں تو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ ایجنسی مذکور راست بازی کے پایہ سے گری ہوئی ہے اور ایسی تحریرات محض خریدار پیدا کرنے کی غرض سے شایع کرتی ہے ... کے اختیار کرنے سے ایجنسی بہت جلد اپنا اعتبار کھو دیگی غرض ایجنسی مذکور نے جن کتابوں کی جو چوتھائی قیمت قرار دی ہے وہ باعتبار ... مضمون اور باعتبار حجم و چھپائی و خطاطی وغیرہ انکی حیثیت سے کہیں زیادہ ہے اور انکی صحت کی طرف توجہ کیگئی ہے۔ در اصل کمال یہ کیا گیا ہے کہ وقت طبع ہی دس گنا قیمت کتاب پر الحمد کی گئی ہے اور ابد میں اشتہار شایع کیا جاتا ہے کہ ہم نے چوتھائی تک قیمت میں تخفیف کر دی ہے ہمارے احباب ... سے کتب منگوائیں ایجنسی کی حالت پر تاسف کیا۔ یہی تو وجہ ہے کہ ... اعتبار زائل ہو گیا ہمیں امید ہے کہ آئندہ آپ بھی ایسے اشتہارات کی اشاعت میں تائید نہ فرمائیں گے۔ جس میں شخصی نفع کے ضمن میں پبلک کا نقصان ہو۔ یہ مضمون بجنسہ درج اخبار فرما کر مجھے ممنون فرمائیں گے۔ سید عبد الرحیم از حیدر آباد۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء

بے نظیر تصانیف

ناظرین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ احمدیہ بک ایجنسی قادیان کی طرف سے ایک بے نظیر سلسلہ۔ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کے لیکچرز اور مراسلات کا زیر طبع ہے جنکے نام خطبات و مکتوبات محمدیہ و صدیقیہ و فاروقیہ وغیرہ ہیں یہ تمام خطبات و مکتوبات بڑی محنت اور تلاش سے جمع کیے گئے ہیں اور اہل ہند کی سہولت کی غرض سے عربی عبارت کیساتھ ترجمہ اردو بھی دیدیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے قرن اوّل کے لوگوں کے حالات متعلق تقوے و طہارت اور ان کے طرز کلام و خطاب وغیرہ کا طریق معلوم ہوتا ہے۔ اور یہی اسوہ حسنہ ہے کہ جس کے اختیار کرانے کیلئے مسیح موعود مجددین اور ماموین اس امت میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے قلب اور روحانیت پر ایک خاص اثر ہوتا ہے امید ہے کہ کوئی فرد بشر ایسا نہ ہوگا۔ جو آنحضرت صلعم اور صحابہ کبار سے محبت رکھتا ہے اور پھر ایک نظر وہ انکو نہ دیکھنا چاہے

یہ خطبات الگ الگ کتاب کی شکل میں شایع ہونگے۔ قیمت کا سردست کچھ فیصلہ نہیں ہے مگر غالباً ۲ سے ۵ تک ہوگی

درخواستیں مینیجر احمدیہ بک ایجنسی قادیاں کے نام آنی چاہئیں۔

حیرت کی حیرانی

اس کے بعد حیرت صاحب تم نے ان دو باتوں کا ذکر کیا ہے جنکو میں اس مضمون کے ابتدائی صفحوں میں لکھ چکا ہوں اور تمہاری اصل عبارت بھی نقل کر چکا ہوں اب میں تم سے دریافت کرتا ہوں کہ قرآن شریف کی جو آیات تم نے پیش کی ہیں۔ اور جن میں کفار عرب پر دنیوی عذاب نازل ہونے کا ذکر ہے کیا اس کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی ہے جس سے مسلمانوں کا دل پارہ پارہ ہوتا ہے یا نہیں اور کیا یہ ظلم ہے جو تم نے [illegible] زبان پر اور اپنی عزت پر گر شاید اس کی کچھ حقیقت ہو [illegible] ہے۔ اور کیا ایسی حالت میں تمکو نجات پانی اور توبہ قبول کئے جانے کی امید ہے یا نہیں اور جس منہ سے تم نے مرزا صاحب کو گالیاں دی ہیں کیا اسی منہ سے اور صاف الفاظ میں تم اب اپنی بابت کہہ سکتے ہو کہ تم مسلمانوں یا اسلام اور حضور انور صلعم کے [illegible] دشمنوں میں سے ہو۔ اور وہ تمہاری دشمنی ایسی بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور خود تمہارے بیان کے موافق اس قسم کا بیان شرارت انگیز ہوتا ہے جسے پڑھ کر کوئی مسلمان خون کے آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ غالباً اپنے ذاتی تجربہ سے بتاؤ گے کہ تمہار

ان بیانات پر کون کون مسلمان تمہاری جان کو رو چکا ہے اور جن صد ہا شریروں کو تم نے دیکھا ہے ان میں سے اپنے شریر کا کونسا نمبر ہے جو تمہاری طرح سے جو فروشی گندم نمائی کرکے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے او ظالم حیرت اور اے ہائیں بے ادب خاموش کہنے والے اور شوخی وشرارت اور دھوکہ دہی کی طرز پر بات بات میں دوسروں کو مفتا کا جھوٹا کہنے والے یاد رکھ سن لے اور خوب غور کر۔ کہ شرافت کی بابت تو نے اخبار کے صفحہ کے صفحے کالے کرکے لکھا ہے۔ کہ متقی وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اور رذیل کبھی متقی نہیں ہو سکتا۔ شریف شریف ہی ہے اور رذیل رذیل ہی ہے۔ شریفوں اور رذیلوں کی ہر کردار میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے تم نے اپنے ان بیانات [illegible] سمجھا کہ ایک رذیل شخص کی بدکرداری اس شریر کی بدکرداری [illegible] کا نمونہ پیش کیا ہے کونسی حالت میں [illegible] کھول کر کہ تم نے حضرت اقدس کی بابت [illegible] مقتضے یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنی اغلاط کا علانیہ اقرار کرے۔ تمہارے اس قول کی بابت ہم نے اخبار کے کالموں میں کئی دفعہ مطالبہ کیا ہے کہ تم اسکا ثبوت دو۔ کہ آیا تم شریف ہو کہ نہیں۔ اور اب چونکہ تم شریف اور رذیل کی بابت طویل بحث کر چکے ہو۔ اس لئے اگر تمکو اپنے ان مضامین کی کچھ عزت رکھنی ہے تو خود اپنے ہی اصول کے موافق اپنی شرافت کو ثابت کرکے دکھاؤ۔ لیکن اگر اس موقعہ کو تم چبا گئے تو یاد رکھو۔ کہ وہ تمہاری ساری لن ترانیاں پاگل کے بکواس سے زیادہ قیمت نہ رکھیں گے جس وقت آپ اپنی شرافت کے تقاضا کو پورا کرو اتو یہ بھی ثابت کرنا تمہارا فرض ہے کہ تمہاری یہ غلطی انسانی کمزوری کی

دلالت کرتی ہے کیونکہ ہم نے تمہاری اس قسم کی جھوٹی باتوں کی بابت اپنے رسالہ کے حصہ اول میں یہ ثابت کیا ہے کہ اس قسم تمہاری غلطیاں اور متضاد اقوال دراصل وہ غلطیاں نہیں ہیں جو انسانی کمزوری سے ظہور میں آتی ہیں بلکہ یہ بے ایمانیاں ہیں جو مختلف اغراض کو مد نظر رکھکر ظاہر کی جاتی ہیں۔ غضب خدا کا تم لکھتے ہو کہ کل انبیاء پر آپکو یہی شرف بخشا گیا کہ بمقابلہ دیگر انبیاء کے آپ عالم کی رحمت بنا کے بھیجے گئے تھے تم جھوٹے ہو۔ آپ کے وقت میں تلوار کا یا نیزہ کا کبھی کوئی عذاب نہیں اترا" حیرت صاحب تمہاری اس تحریر سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ یا تو یہ کہ تم بے ایمانی سے ایسا لکھتے ہو اور اگر ایمانداری سے لکھتے ہو اور [illegible] تمہارا یہی مذہب ہے۔ تو دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمہارے وہ تمام [illegible] جو تمہیں ظاہر کیا جاتا ہے۔ قرآن شریف ترجمہ مرزا حیرت [illegible] تمام جھوٹے ہیں۔ دراصل تمکو ترجمہ یا تفسیر کی کچھ خبر نہیں ہے۔ اور یہ تمام کارروائی یعنے ترجمہ اور تفسیر کا لکھنا کسی کرایہ کے آدمی کا کام ہے۔ ہم دیکھیں تو سہی تم اس کی کس طرح سے تردید کر سکتے ہو۔ تلوار اور نیزہ کا عذاب تو درکنار۔ اس ترجمہ میں تو اور بھی بہت سے عذابوں کا ذکر ہے جس کی متعدد نظائر میں دے سکتا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ دیکھو پارہ ۱۸ سورہ مومنون صفحہ ۳۸۰۔ آیت۔ ولقد اخذناھم بالعذاب حاشیہ پر لکھا ہے کہ "مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ اس عذاب سے کونسی تکلیف مراد ہے بعض لکھتے ہیں کہ وہ قحط مراد ہے جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے مکہ والوں پر نازل ہوا تھا

اخبار الاسلام

آریوں کی تردید میں ایک زبردست کتاب ابھی شائع ہوئی ہے جس میں انکے اصول باطلہ اور رشیانہ تحریروں اور لیکھرام مردہ کی افترا پردازیوں کا منہ توڑ جواب ہے۔ اور انہی کی تحریروں سے دکھا دیا گیا ہے کہ صفحہ روزگار میں کوئی آریہ ایماندار اور قابل نجات ہرگز نہیں۔ مختصر یہ کہ اس کتاب نے بفضلہ سکھوں اور آریوں کا تمام تار وپود اور شیرازہ ادھیڑ دیا ہے۔ حصہ اول صفحہ ۱۰۲ + حصہ دوم صفحہ ۱۳۴ + حصہ سوم صفحہ ۱۴۰

نوٹ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحمن نومسلم قادیان آئیں

مؤلفہ [illegible] ماسٹر عبدالرحمن

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ۔ صلح کل اور متانت کی پالیسی لئے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوشخط شائع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کیساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے۔ ہر مذہب اور طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رساں ہے۔ خود حاضر ہو کر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے۔ صلائے عام ہے۔ کہ ہر شخص جو اخبار کا شائق ہے ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کر کے منیجر سے ایکماہ کیلئے بالکل مفت جاری کرا سکتا ہے۔ اس عرصہ میں اگر پسند آجائے۔ تو قیمت ارسال کرکے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں۔ ورنہ ایک ماہ کے بعد خود بخود بند کر دیا جائیگا۔ براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خواں دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کر دیں۔

نوٹ۔ لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اسکے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت مل سکیگا

منیجر اردو اخبار لاہور۔

بی ٹائم پیس

میز پر رکھنے یا دیوار پر لٹکانیوالی جسقدر گھڑیاں ٹائم پیس کے نام سے فروخت ہوتی ہیں ان سب سے یہ امریکہ کے بنے ہوئے ٹائم پیس بہت ہی عمدہ وقت دینے والے اور ارزاں ہیں۔ ایک کافی تجربہ کے بعد احمدی پبلک کی خدمت میں انکا پیش کرنا ہرگز بے محل نہ ہوگا۔ قد میں بہت چھوٹی اور خوشنما ایک خوبصورت ٹین کی ڈبیا میں بند ارسال ہوتے ہیں۔ جن کے دیکھنے سے طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔

قیمت صرف ۳ روپیہ علاوہ محصول ڈاک پر **دفتر البدر قادیان** کی معرفت مل سکتا ہے

چاء! چاء!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے بنڈل جو خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں جسمیں فی بنڈل ایک تولہ نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل ۱ رکھی گئی ہے اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ایک بار منگا کر دیکھئے اور ہمارے پاس علاوہ کھلی ہوئی چاء کے ہر قسم کے بنڈل موجود رہتے ہیں [illegible] اور ارڈر آنے پر مفت ارسال ہوگا

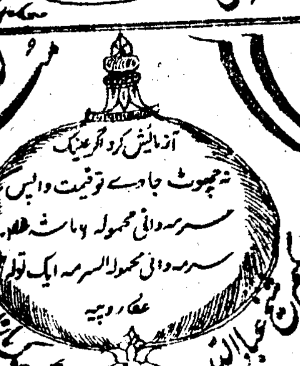

جس کی کیفیت صحیح بخاری میں مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ کافروں پر ایسا قحط ڈال دے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب قحط کی شدت سے قریش جاں بلب ہو گئے تو ابوسفیان آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کہتے ہیں کہ میں رحمة للعالمین ہوں آپ نے فرمایا۔ ہاں ابوسفیان نے کہا کہ آپ کی قوم ایسی مصیبت میں گرفتار ہے مارے بھوک کے مری جاتی ہے آپ کیوں رحم نہیں کرتے اور اس قحط کے دفع ہونے کی دعا کیوں نہیں فرماتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس عذاب پر بھی تو انہیں تنبیہ نہیں ہوتا اور اللہ کے سامنے عجز و انکسار نہیں کرتے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے جنگ بدر کا قتل مراد ہے۔ اب حیرت صاحب آپ خود غور کریں کہ اس موقعہ پر بیجا نکتہ چینی کر کے حضرت اقدس کو لکھا ہے کہ تم جھوٹے اور تمہاری ہفتاد پشت جھوٹی۔ اس لئے میں اب آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں اور خاص طور پر مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ یاد کر کے یا تحقیق کر کے اور حساب لگا کر ہمیں آپ بتائیں کہ تم کتنی پشت کے جھوٹے ہو اور کب سے جھوٹ کی غلاظت تمہاری رگ و ریشہ میں سرائیت ہوتی چلی آئی ہے یاد رکھو۔ ہم نے اس مضمون میں ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہیں لکھا ہے سارے تمہارے ہی الفاظ ہیں جو تمکو واپس دئے گئے ہیں اگر آپ کا شیوہ اور مسلک ہم بھی اختیار کرتے تو جو چاہتے لکھتے۔ لیکن ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن تم یاد رکھو۔ کہ صرف نکتہ چینیاں کئے جانا شریفوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ اگر شرافت کا کچھ بھی حصہ تمہارے خمیر میں باقی ہے اور شرافت کے متعلق جو طولانی مضامین آپنے لکھے ہیں وہ درست ہیں تو آؤ اس ایک ہی معاملہ میں جس قدر عرصہ تک چاہو بحث کر کے فیصلہ کر لو۔ ہم تیار اور موجود ہیں اب البدر کے ذریعہ جو بحث میں کرنی چاہتا ہوں وہ انقطاعی طور پر کرنی چاہتا ہوں۔

میاں حیرت کے عذاب والے مضمون مطبوعہ کرزن گزٹ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۰۵ء کی بابت جو کچھ البدر کے گذشتہ نمبروں میں لکھا جا چکا ہے اس تحریر کے بعد جب اس مضمون پر مزید توجہ کی تو خود حیرت صاحب اور دوسرے علماء کی تحریرات سے کوڑیوں نظائر مجھکو ملی ہیں۔ اور اب میں اسبات کے واسطے تیار ہوں۔ کہ ان نظائر کو کسی عام مجلس میں اس اہتمام کیساتھ بیان کر دوں کہ جو کچھ میں پیش کروں۔ وہ یا تو خاص میاں حیرت کے مضامین سے یا صرف ان علماء کی تحریرات سے اخذ کیا گیا ہو جن کی مدح و ثنا میاں حیرت بہت زور شور سے خاص الفاظ میں کر چکے ہوں۔ اگرچہ یہ مجھے امید ہے کہ اس قسم کے نظائر سو سے بہت زیادہ میں پیش کر سکونگا۔ لیکن ان میں پچاس نظائر خصوصیت کیساتھ ایسے صاف اور صریح ہونگے۔ کہ ان پر خواہ کتنی ہی رد و قدح کیجاوے عام طور پر انکی بابت قطعاً یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ہمارے مدعا کو صفائی سے ثابت کرتے ہیں۔ اب چونکہ میاں حیرت نے اس عذاب والے مضمون کے متعلق نہایت جرأت اور شوخی سے کفار عرب کیساتھ ہمدردی کر کے اسبات کا اظہار کیا ہے کہ مرزا صاحب چونکہ کفار عرب پر دنیوی عذاب نازل ہونیکے قائل ہیں اسلئے وہ نعوذ باللہ مسلمانوں اسلام اور حضور انور صلعم کے صریح اور تلخ ترین دشمن ہیں نیز اس قسم کا خیال میاں حیرت کے نزدیک رسول صلعم کیساتھ تبرہ بازی کرنا ہے وغیرہ وغیرہ اس لئے اب میاں حیرت کو میں نہایت زور کے ساتھ چیلنج دیتا ہوں کہ وہ پنجاب کے دار الخلافہ لاہور میں ایک عام جلسہ میں اس مضمون پر ہم سے گفتگو کر لیں۔ اس جلسہ میں طرفین کی رضامندی سے دس آدمی بطور ثالث مقرر کر لئے جاویں گے۔ اور میں تمام نظائر اس اہتمام سے پیش کرونگا کہ وہ یا تو حیرت صاحب کی شائع کردہ تحریرات ہونگی یا قرآن شریف کے ان ترجموں سے لئے گئے ہونگی جن کی بابت میاں حیرت لکھ چکے ہیں کہ ان میں خفیف سی غلطی کا بھی احتمال کرنا محال عقل ہے یا ایسے علماء کی تحریرات پیش کرونگا کہ جنکے علم و فضل کی آوازیں میاں حیرت کی تحریر کے موافق ہندکی چار دیواری سے نکلکر مسلمانوں کے ممالک مصر و شام میں پہنچی تھیں اور جس مسئلہ پر مکہ و مدینہ کے علماء میں جھگڑا ہوتا تھا۔ اس کے فیصلہ کیواسطے وہ ثالث بالخیر بنکر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اگر پچاس نظیریں پیش کر کے اپنے مدعا کو بھی ثابت نہ کر سکونگا۔ اور ثالث کی کثرت رائے سے میاں حیرت کو ڈگری ملجاویگی تو ان کے ہرجہ وغیرہ کے عوض اسی مجلس میں ایک سو روپیہ اُن کی نذر کئے جاویں گے لیکن بحالت دیگر ہم صرف ایسی تحریر جس میں حیرت صاحب کے ہی ہینٹ الفاظ لکھے جاوینگے جو انہوں نے مرزا صاحب کیلئے استعمال کئے ہیں حیرت صاحب کو دستخط کر کے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اپنی رکابی مذہبی اور جو فروش گندم نمائی کیوجہ سے میں خود ان تمام فقرات و الفاظ کا مصداق ہوں۔ جنکو اپنے لئے واپس لیتا ہوں۔ اس صاف اور سیدھے طریق فیصلہ سے اگر میاں حیرت نے روگردانی کی تو وہ اپنے فعل سے

احمدیہ بک ایجنسی کارخانہ اخبار البدر قادیان

ذیل کی کتب میں سے بعض کی قیمتوں میں خاص رعایت ہے اور بعض تھوڑی جلدیں باقی ہیں

- تفسیر القرآن بالقرآن مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن انسپکٹنگ۔ تفسیر شبالہ۔ اس سلسلہ کے متعلق یہ ایک ہی مکمل تفسیر ہے اور غنیمت ہے جس میں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی میٹر احمدیوں کے لئے دیا گیا ہے — ۴
- تفسیر سورہ جمعہ من خطبات حکیم نور الدین صاحب — ۴
- سیرۃ حضرۃ مسیح موعود مصنفہ مولانا عبد الکریم صاحب — ۸
- جلسہ اعظم مذاہب۔ رپورٹ جلسہ ادیان جو کہ سنہ ۱۹۰ میں بمقام لاہور ہوا اس میں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی طرف سے حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھ کر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا — ۸
- صیانة القرآن۔ منکرین احادیث نبوی یعنی فرقہ چکڑالوی کے رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی — ۴
- عسل مصفیٰ۔ وفات مسیح اور حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص۔ حدیث۔ اور نقلی اور عقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب ابو العطا — ۸
- الفرقان۔ مجموعہ ازالة الوسواس جس کا ریویو اخبار میں مسلسل چھپتا رہا ہے قریب کے صفحہ مصنفہ فاضل امروہی — ۲
- تحذیر المومنین، سواء السبیل، اعلام الناس، کشف الالتباس، ایقاظ النائمین، موعظۂ حسنہ — یہ کتب بھی حضرۃ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی پر ایک پیرایہ کلام میں بحث کی گئی ہے اور قرآن شریف اور احادیث کے جدید نکات اور اسرار درج کئے ہیں نہایت ایک مطالعہ نور بخش ہے خاص تحریری ہوئی ہے اور قیمتوں میں رعایت — ۸، ۳، ۲، ۱، ۱، ۱
- الشہادتین سورہ یٰسین کی تفسیر حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے — ۱
- قول الصحیح۔ مرد فاضل لاہور کے مشہور عبد اللہ صاحب کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام — ۱
- چٹھی نورویاں بنام حضرت مسیح ہمراہیلی پنجابی نظم اپنے رنگ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے — ۱
- شہادت القرآن، نور القرآن، اعجاز احمدی، سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب — یہ کتب حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہیں جنمیں آپ کے ایجاد کردہ فن کلام سے اثبات دعاوی پر تحدیانہ بحثیں ہیں اور حقائق اور معارف اور عدد قرآن دین کی دعوی کی گئی ہے قیمت میں بھی رعایت ہے — ۴، ۳، ۳، ۱
- طب روحانی۔ یسوعی معجزات کی کل اس سے کھل جاتی ہے بلا دوا امراض کا علاج کا طریق بتلایا گیا ہے ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا۔ اس کی تصنیف ہے — ۱۲
- شہادت آسمانی حصہ اول و دوم، السر المکتوم، رویائے صالحہ — یہ رسائل جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المنصور قلم کے نتائج ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے — ۴، ۵، ۲
- اعجاز احمدی خرد۔ اصحاب الکہف کے نقشہ پر نئی روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے سے بیان کی خوبی کھلتی ہے رد نصاریٰ کا بہت مصالحہ ان سے ملتا ہے — ۱
- سراج الحق حصہ اول، حصہ دوم، سوم، چہارم، پنجم — صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کی دعاوی پر ایک رنگ میں بحث ہے اور حضرت امام اعظم علیہ الرحمة اور دیگر ائمہ کبار کا مذہب وفات مسیح میں ثابت کیا گیا ہے — ۱، ۱، ۲
- محامد المسیح۔ حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب — ۳
- شہادت نامہ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بزبان پنجابی زیر طبع بروزن سوہنی مہینوال
- ابطال الوہیت مسیح۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب کی تصنیفات رد نصاریٰ میں — ۳
- ادعیہ قرآن کریم مترجم منظوم من تصنیف قاضی ظہور الدین صاحب اکمل۔ احمدی۔ گولیکے۔ ضلع گجرات — ۲
- اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حواریان جو کہ متفرق طور پر نکلتے رہے — ۱۲
- سلاسل الفضائل عربی۔ اردو — ۲
- سلاسل التعلیم عربی — ۱
- سیرت النبی — ۱
- الہامی دوا اسم اعظم — ۱
- وفات مسیح پنجابی نظم پنجابی کامن — ۱
- نظم برائے مستورات — ۱
- اسلام اور اسکا بانی یہ ایک ایسی کتاب انگریزی کا ترجمہ جو کہ ایک انگریز نے لکھی — ۳
- روسی حمائل شریف۔ عجیب و غریب کارڈ سائز سے بھی چھوٹی۔ عمدہ۔ اور واضح خط — ۱۲

خطبات کریمیہ مجموعہ خطبات مولوی عبد الکریم صاحب — ۴

حضرت حکیم الامت کے سننے والے کیلئے

شیخ عبد الکریم صاحب عرب نے ایک کتاب مسمیٰ بہ سلاسل الفضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے۔ عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے چہ آنہ مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرانا چاہتے ہیں۔ اصل لاگت اسکی ۲ ۔ ہے۔ پس احمدی احباب ہر ایک شہر میں بیس پچیس کاپیاں اس کی اصل قیمت پر خرید فرماویں۔ تو بہتر ہوگا کیونکہ ایک مسافر کی دستگیری ہے اور میرے نزدیک احباب کیلئے عمدہ موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی غنیمت ہے والسلام۔ نور الدین

مختلف نوٹس اور ریمارکس

کیا جاپان میں طاعون نہ ہوگا

کچھ عرصہ گذرا ہے کہ رائے بہادر پنڈت ... صاحب بہادر سیشن جج صوبجات متحدہ نے اخبار پاینیر میں دفعیہ طاعون کے لئے دعا کے واسطے تجویز پیش کی تھی۔ کہ تمام مذاہب کے لوگ ایک روز بالاتفاق مقرر کرکے سرکاری طور پر رخصت لیکر خداوند تعالیٰ سے بمنت و زاری دعا کریں۔ رائے صاحب کی یہ تجویز بذات خود بہت معقول تھی جو درست حقہ سے اس نتیجہ پر پہونچے کہ واقعی یہ خدا کا عذاب ہے۔ اور جب تک اُس سے التجا نہ کی جائے کہ وہ دور ہو تب تک یہ دور نہ ہوگا مگر افسوس ہے کہ بعض خدا سے دور افتادہ مادہ پرست لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اور اسے خدا کیطرف منسوب نہیں کیا۔ اور باوجود تجارب کثیر کے جو آجتک ہوچکے ہیں طاعون کا باعث مادی غلاظت کو قرار دیا ہے۔ اور اس کی نظیر میں جاپان کو پیش کیا ہے کہ صفائی کیوجہ سے وہاں طاعون نہیں ہوتا۔ ہمیں شک نہیں کہ طاعون باعث غلاظت مزور ہے مگر وہ روحانی غلاظت ہے اور جب تک کہ روحانی پاکیزگی اختیار کیجاویگی تب تک یہ عذاب ہرگز دور نہ ہوگا۔ اور یہ بھی بالکل غلط ہے کہ جاپان میں اگر ابتک طاعون نہ ہوا۔ تو آئندہ بھی نہ ہوگا جس حالت میں کہ چوہے وہاں مرتے ہیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ وہاں طاعون کی تخم ریزی ہے تو اب آیندہ کی یہ پیشگوئی کرنی کہ وہاں ہرگز نہ ہوگا۔ کمال جہالت پر مبنی ہے۔ ایسے مدعی ذرا پیشگوئی تو کریں۔ اور پھر مزا دیکھیں۔ اور کیا آجتک ہندوستان میں صفائی کا کم انتظام ہوا ہے۔ جو طاعون پڑ گئی۔ ایک شہر کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ صفائی کا حقہ نہیں ہوئی مگر بہت سے ایسے محلے اور مکانات ہیں کہ باوجود کمال صفائی اور انتظام ڈس انفکشن کے پھر بھی وہ نشانہ طاعون ہو چکے ہیں اور قرآن شریف کے رو سے یہ ضروری امر ہے۔ کہ کوئی قریہ (بستی) ایسا نہ رہیگا جہاں طاعون بصورت عذاب یا اصلاک اپنا چہرہ نہ دکھاویگی پس یہ خیال کہ جاپان اس سے محفوظ رہیگا۔ بالکل بے سروپا ہے۔

قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ

سوامی دھرمانند مہا بھارتی نے اخبار امرت بازار پترکا میں ایک نیک خیال اظہار کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کوئی مسلمان گریجوایٹ جو عربی اور انگریزی کے مذاق میں پوری دستگاہ رکھتا ہو۔ قرآن شریف کا صحیح ترجمہ انگریزی میں شایع کرے۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ آجتک جسقدر تراجم انگریزی میں ہوئے ہیں وہ صحیح نہیں۔ ان کا موخر الذکر خیال بیشک درست ہے۔ لیکن کسی مسلمان گریجوایٹ کا قرآن کے مفہوم کو زمانہ موجودہ کے خیال سے راست راست ادا کر دینا ایک مشکل امر ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے۔ اور جو خدا کی طرف سے اسے سمجھے وہی اسے ادا کر سکتا ہے۔ یا کوئی ایسا گریجوایٹ جو امام الزمان علیہ السلام کے زیر سایۂ وحی کی روشنی میں تربیت یافتہ ہو۔ اس خدمت کو بجا لا سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دھرمانند مہا بھارتی کو آجتک ان حقائق اور معارف سے بالکل لاعلمی ہے جو کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں اظہار فرمائی ہیں۔ ورنہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کرشن اوتار سے واقف ہیں۔

سر منڈانا فرض نہیں

۴ مارچ کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں لکھا ہے کہ بلاد اسلامیہ میں سر منڈانا فرض ہے اور یورپ میں ضروری نہیں اسلامی شریعت کی اصطلاح میں جب فرض کا لفظ آجاوے تو اس کے خاص معنے ہوتے ہیں۔ جن کا تعلق دینیات سے ہوتا ہے۔ اگر پیسہ اخبار نے بھی اسے کسی دینی معلومات کی بنا پر لکھا ہے تو یہ غلط ہے اور سر منڈانے کو آئمہ دین نے مکروہ جانا ہے حتے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں من حلق فلیس منی جو سر منڈاوے وہ میرے مشرب میں سے نہیں ہے اور نہ آنحضرتؐ اور صحابہ کبار کی یہ سنت تھی۔ کہ ہمیشہ سر منڈانے عام اور ملکی رواج ہونے کے باعث یہ ایک اسلامی نشان بلاد اسلامیہ کا قرار دیا گیا ہے۔ تو بھی یہ ایک بدعت ہوگی جو کہ ضلالت کا حکم رکھتی ہے

وید الہامی نہ رہے

جیسے انسان کو خود فنا لگی ہوئی ہے ایسے ہی جسقدر کاروبار جو اس کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں اُن کو بھی فنا لگی ہوئی ہے وید کے پرستار اسے الہامی کلام مانکر یہ حصول مکتی کر ... سامو ... اتھر

پیں بانٹے گئے اور سدا وار و مدار اسپر اسلئے تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے مگر اب آریہ سماج کے منتخب ممبروں اور راہ آکین ... نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ سماج کے بانی ویانند کے اصول پر ان کو نہ بھرانت اپیشور کی گیان سوتر بربان الہام ایزدی ماننا ہرگز لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے دس نمبروں میں جنکو قبول کرکے ہر ایک ہندو آریہ سماج کا ممبر بن سکتا ہے۔ اس عقیدہ کا کوئی ذکر نہیں۔ انشاء اللہ اسپر ایک مفصل آرٹیکل ائیدہ نمبر میں دیا جاویگا۔

آریوں کی اپیل نامنظور

ناظرین کو یاد ہوگا کہ آریوں نے ایک کتاب ... چھاپ کر ستیارتھ ... پر خطرناک خلاف واقعہ اور بے بنیاد حملے اپنی عادت کیموافق کئے تھے اُن پر لائبل کا مقدمہ دائر ہوا جسپر پنڈت شبھو دت شرما پر بالصد روپیہ جرمانہ اور راجیند مالک مطبع پر ۵۰۰ سو جرمانہ ہوا تھا اور رام کشن کو ایک سال کے مچلکہ کی سزا ہوئی تھی۔ اسکی اپیل صاحب سیشن جج بہادر دہلی کی عدالت میں ہوئی جسکی پیشی ۲۸ فروری اور پھر ۳ مارچ مقرر ہوکر آریوں کی بدقسمتی سے اپیل نامنظور ہوا۔ کیا آریہ صاحبان میں سے کوئی ہے کہ اپنے پرمیشر سے اطلاع پاکر ان مقدمات کے انجام کی خبر دے۔ اُن کی ناکامی اور سکوت سے غور کن طبائع کیلئے حضرت مسیح موعود کے مقدمات کے انجام کی پیشگوئی میں کئی نشان الٰہی ہیں۔

منصف مزاج ہندو

ایک ہندو اخبار لاہور سے لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے خواہ کسی خیال سے ایک ایسے میدان میں ہندو مسلمانوں کو قدم رکھنے کی ترغیب دی ہے جو انجام میں نہایت ہی مفید نتائج کا باعث ہوگا ہمیں یقین ہے کہ جب اہل اسلام ہندؤں کے بزرگوں کو عزت کی نظر سے دیکھیں گے تو ہندوں کو دیوانہ کتے نے کاٹا کہ خواہ مخواہ اہل اسلام کے بزرگوں کے شان میں خرافات بکیں اور جب اسطرح سے ایکدوسرے کے پیشواؤں کا وقار اور اعتزاز مدنظر رہیگا۔ تو وہ رنجشیں جو ان دونوں سر برآوردہ قوموں کے درمیان بعض جاہلوں کیوجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ جلد مبدل بہ اتحاد ہو جائیں گی ہم اس دن کا شوق سے انتظار کر رہے ہیں مگر جب تک دونوں قوموں کے معزز اور مقتدر لیڈر اس بارہ میں تقدس مآب مرزا صاحب سے سبق نہ لیں ہماری آرزو کا پورا ہونا محال نظر آتا ہے کاش یہی خواہ نمایاں ملک و قوم اس نکتہ کی طرف جلدی غور کریں۔

ہمیں افسوس ہے کہ اتحاد کا لکھنوی ایڈیٹر باوجود دعوے اتحاد کے اس صحیح نتیجہ پر نہ پہونچ سکا جسپر اب خود ہندو لوگ اپنی دور اندیشی سے پہونچ رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب کا دعوے اتحاد کے لئے روح کا حکم رکھتا ہے۔ مگر ایڈیٹر اتحاد نے اپنی پولسی کو ترک کرکے اپنے رسالہ میں اس دعوے پر پھبتیاں اڑائی ہیں جسپر ہم نے صبر سے کام لیا اور یہ اسکا نتیجہ ہے کہ خود ہندو اخبار لکھنوی ایڈیٹر کے خیالات کو پایۂ سے گرا ہوا ثابت کر رہا ہے۔

درخواست دعاء

خاکسار ایڈیٹر کیطرف سے حضرت مولانا نور الدین صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب کے لئے صحت کامل کی دعا کی درخواست ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار عام آنریبل خلیفہ صاحب پٹیالہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے مرض مراق کو ایک تخفیف ہے برادران احمدی دعا برابر کرتے رہیں

یار محمد خاں صاحب بارہ مولہ کشمیر سے اپنے والد مرحوم راجہ عطا محمد خاں صاحب احمدی کی مغفرت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر بمبئی اپنی مرحوم برادر زادہ حسن میاں کی نماز جنازہ اور مغفرت کی دعا کی التماس کرتے ہیں۔

طاعون کا خطرناک عذاب جو آنیوالا ہے اس کی خبر حضرت مسیح موعودؑ نے دی ہے اور موسم کی حالت بتلا رہی ہے۔ کہ گرانی غلہ کا عذاب بھی ضرور کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے اسلئے ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہونا چاہئیے کہ اپنی کل دوستوں بھائیوں کیلئے ہر ایک قسم کی تکلیف سے محفوظ رہنے کیلئے قبل از وقت دعائیں مصروف ہوں تاکہ خدا تعالےٰ نزول عذاب سے پیشتر اپنی رحمت سے سبکو امن میں رکھے

محمد علی صاحب احمدی سڑوعہ سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کا بھائی علی احمد ویٹرنری سکول اجمیر میں پڑھتا ہے ان کے امتحان میں کامیابی کی دعا فرمادیں جو کہ ۲۰ مارچ کو ہونا ہے

میری اہلیہ کو اب آرام ہے مگر میرا بچہ بنام عبد اللہ بیمار ہے۔ اس کیلئے درخواست دعائے صحت و صلاحیت ہے (ایڈیٹر)

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت ابھی تک پوری صاف نہیں ہے تاہم آپ دن کی نمازوں میں اکثر شامل جماعت ہوتے ہیں اور گاہے گاہے قبل از نماز عشا بھی مجلس فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کو الحمد للہ کہ مرض اسہال سے بالکل آرام ہے۔ مگر آپ کے بائیں ہاتھ میں ایک عرصہ سے درد ہے۔ مگر باوجود اس تکلیف کے آپ اپنے فرائض منصبی کے سرانجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہکر اس امر کا عملی سبق دیتے رہتے ہیں کہ ایک مومن کو کس طرح خدمات دین میں مصروف رہنا چاہئیے۔

حضرت مولانا عبد الکریم اور محمد علی صاحب بخیر و عافیت تندرست ہیں ۷ مارچ کو موسلا دھار بارش قادیان میں ہوئی۔ اولے بھی ساتھ تھے۔ اینڈیتا کی سخت تکلیف ہے۔ مگر سردی نسبتاً کم ہے۔ آفتاب کئی کئی روز نظر نہیں آتا

محمد عبد الرشید صاحب سوداگر چرم احمدی بٹالہ انجمن احمدیہ کی قیام میں مصروف ہیں آپ نے احمدی مسجد میں امامت کے لئے ایک احمدی حافظ صاحب کو طلب کیا ہے۔

حسن میاں صاحب احمدی برادر زادہ زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر بمبئی ۹۔ ذوی الحجہ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مستری احمد دین صاحب احمدی بھیرہ اور منشی محمد عبد اللہ صاحب مدرس کالج پٹیالہ۔ اور محمد عبد الرشید صاحب سوداگر چرم بٹالہ نے **الوصیت** کے اشتہارات کثیر تعداد میں مفت شایع کئے۔ جو کہ خلق اللہ کی ہمدردی کا بیّن ثبوت ہے۔

نیا ماہوار رسالہ

سنہ ۱۹۰۳ء میں میں نے ایک ماہوار رسالہ جاری کرنے کی تجویز کی تھی۔ مگر ایڈیٹوریل شامت کے میسر نہ ہونے اور اپنی کمال مصروفیت ہونیکی وجہ سے اس کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا لیکن اب جب کہ ان دنوں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے سامان میسر آگئے ہیں۔ کہ جس سے اخبار اور رسالہ کی ایڈیٹری میں مجھے کافی مدد ملسکتی ہے تو میں نے بعض وجوہات پر کارخانہ کی فارغ البالی اور ایک ضرورت حقہ کو مدنظر رکھکر اس کے اجرا کا ارادہ کیا ہے۔ قیمت صرف عہ سالانہ ہوگی۔ اور اس رسالہ کی خدمت کا بڑا حصہ احمدی سلسلہ کے ہندوستانی بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے حملوں کا یعنی اعتراضوں کا جواب دینا ہوگا۔ اور ۲۴ اور ۳۲ صفحوں پر بہت عمدہ و اعلیٰ کاغذ پر پیش ہوا کریگا مفصل آرٹیکل آئیندہ نمبر میں اس کے متعلق ہوگا۔ اور غالباً اپریل یا مئی میں اس کا اول نمبر شایع ہو۔

مشک خالص کی شناخت

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب حکیم الامت نے ایک صاحب کو مشک خالص کی جو شناخت بتلائی تھی وہ پبلک کے فایدہ کی غرض سے درج اخبار کیجاتی ہے

(۱)۔ مشک میں ایک لوہے کی پتلی سیخ کو رکھکر اسے آگ پر رکھو۔ تو اس کا دھواں سفید ہوگا۔ اور غیر خالص کا سفید نہ ہوگا۔

(۲)۔ اول ایک سوئی کو ہینگ میں چبھو کر سونگھو۔ پھر اسی کو مشک میں چبھو کر سونگھو اگر ہینگ کی بو مطلق نہ رہی۔ تو مشک خالص ہے۔

(۳)۔ خالص مشک کا مزا زبان پر قدرے ترشی لئے ہوئے ہوتا ہے اور اس کے کھاتے ہی نازک اور فہیم آدمی کی پیشانی گرم ہو جاتی ہے۔ غیر خالص میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ اور غیر خالص کا چھیچھڑا زبان پر رہتا ہے۔ اور خالص بالکل گھل جاتا ہے۔

بقایہ دار احباب چندہ ارسال کریں۔ ورنہ کیا پی پی کے لینے کے لئے طیار رہیں۔

سلسلہ ... اشتہار

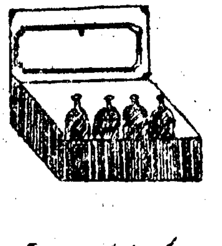

اعلےٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چہار رجوعہ ... مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کہ چاروں شیشی کی دوائیں بگڑنے سے خون کو نہایت صاف کر کے تمام ... بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور ... ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چارہ دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ... چاروں شیشیوں میں ... خوراک ... روز ... استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ایک ... شیشی نمبر ۲ ... شیشی نمبر ۳ ... شیشی نمبر ۴ ... چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ ۔ طاعون ۔ کھانسی ۔ بخار ... اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ ... خارشت ۔ داد ۔ اکوت ۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑھ ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر ۔ ... وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ... خوراک کی چاروں کو شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ ... محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات**

[illegible]

... اور مضبوط کرنے والا ... قیمت ... پیکنگ و محصولڈاک ... شیشی ... [illegible]

[illegible]

... اکسیر ... [illegible] ... لاغری ... [illegible]

[illegible]

... سرمہ ... آنکھوں ... روشنی ... [illegible] ... اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن ... [illegible]

... قیمت ... پیکنگ و محصولڈاک ... [illegible]

... اس دوا خانہ میں موجود ہیں ... فہرست ... مفت ... حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس ... [illegible]

[illegible]

کشف الاسرار ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں خواہشمند دفتر البدر میں اطلاع دیں

... بالعموم ... ہوا ... جوان ... کو بکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت فی ... صرف ...

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف سیرگی ہی نہیں ہے بلکہ دیگر ... ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے ... دھندلا پن ... غبار ... وغیرہ امراض چشم کو فوراً ... بینائی کے لحاظ اعلیٰ درجہ کا ہے ... پتہ ... المشتہر حکیم سرفراز حسین ... محمد حسین ... پروپرائٹر کارخانہ ... ضلع ...

[illegible]

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ ... ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ... محصول کا بھی متحمل ہو ۔ **سونے چاندی کی گولیاں ۔**

یہ حبوب ... اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ و باہ میں ... پوشیدہ کا ... جو کہ خود کردہ ... سے پیدا ہوتی ہیں ... دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص ... میں ... اچھا اثر کرتی ہیں اور

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل ... شائع ہوا

اِنَّ اللّٰہ [illegible]

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

رجسٹرڈ ایل ۲۰۸

جلد ۱ | ۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - جمعرات - ۶ - اپریل ۱۹۰۵ء | نمبر ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اطلاع

مین بڑی خوشی سے یہ چند سطرین تحریر کرتا ہون۔ کہ اگرچہ منشی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہین مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آگیا ہے یعنے ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر ایک طور سے لایق جن کی خوبیون کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہین ہین یعنے مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قایم مقام منشی محمد افضل مرحوم ہو گئے ہین۔

میری دانست مین خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اُٹھی ہے۔ کہ اس کو ایسا لایق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا۔ خدا تعالیٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے۔ اور اُن کے کاروبار مین برکت ڈالے آمین ثم آمین ۔

خاکسار میرزا غلام احمد

۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام

۳۰ مارچ ۱۹۰۵ء

میرا دل گوارا نہین کر سکتا تھا۔ کہ قادیان سے کوئی مفید سلسلہ جاری ہو اور وہ رک جاوے۔ البدر کا چند روزہ وقفہ مجھے نما ... دوست اللہ تعالیٰ نے ... لئے تدبیر نکالی ہے کہ میان معراج الدین عمر جنکو دینی امور [illegible] ہے اس طرف متوجہ ہوئے اور نصرت الٰہیہ یون جلوہ گر ہوئی کہ اسکی ایڈیٹری کیلئے میرے نہایت عزیز مفتی محمد صادق ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول قادیان کو منتخب کیا گیا۔ اور اس تجویز کو حضرت امام نے بھی پسند فرمایا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے احباب اس نعم البدل پر بہت خوش ہوں گے

نور الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے ا[illegible]

الدعوت

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہ ہائے انبیاء و مرسلین

اے [illegible]

چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے اسلئے میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرت احدیت جلّ شانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اوس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کروں گا* اور میرے وہ حملے ان پر ہونگے۔ جو انکے خیال و گمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اسقدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے۔ کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔ اور وہ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ پس تم سوچکر دیکھو۔ کہ یہ دن کیسے ہیں؟ جو تم دیکھ رہے ہو۔ سچ کہو کہ کبھی تمہارے باپ دادوں نے سُنا تھا۔ کہ جس زور سے اب مُلک کو طاعون کھا رہی ہے۔ کبھی پہلے بھی ایسا زور ہوا تھا۔ اور جس طرح ابھی ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلہ نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا۔ اور عام نقصان پہنچایا۔ اور لوگوں کو دیوانہ سا کر دیا۔ کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس مُلک میں دیکھا تھا؟ اور یاد رکھو کہ یہ تمام واقعات صرف تکلف اور بناوٹ سے پیشگوئیاں قرار نہیں دئے گئے۔ بلکہ سالہا سال ان کے وجود سے پہلے براہین احمدیہ میں خبر دی گئی تھی۔ اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں جو میری تالیف ہیں یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں اور یہ تو پُرانی باتیں ہیں ممکن ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو بھول گئی ہونگی کیونکہ غفلت اور عداوت اور بدظنی یہ تینوں جس جگہ اکٹھی ہو جائیں۔ وہاں حافظہ کب درست رہ سکتا ہے۔ خدا کے وعدے بھی ایمانداری سے ہی یاد رہتے ہیں۔ ورنہ جس شخص کا دل ایمان سے خالی ہو۔ وہ ہزار نشانوں کو بھی آنکھوں سے دیکھکر ایسا دل سے اتار دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک تنکہ توڑ کر پھینک دیا جائے۔ غرض میں اس وقت پرانی پیشگوئیوں پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ اُن پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں جنکے شائع کئے جانے پر قریباً ایک مہینہ گذرا ہے۔ دیکھو میرا اشتہار الوصیّت جسکو میں نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا تھا یہی اشتہار الحکم نمبر ۔ جلد ۹ کے صفحہ ۱۱ پر ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اور پھر دوبارہ الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں وہی الہام شائع ہوا ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک خبر کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کی رات کو جسکی صبح ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء تھی میں نے بطور کشف دیکھا۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے مُنہ میں یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت اُن کی جگہہ رہیگی نہ عارضی سکونت✻ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔ اور پھر مارچ کے مہینہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی وحی پاک سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا۔ اور یہ پیشگوئی بھی اسی الحکم ۲۴ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔ اب اے عزیزو! سوچ لو۔ کہ کیا یہ زلزلہ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو اس ملک میں ظاہر ہوا وہی نشان نہیں ہے؟ جس کی خدا نے پہلے سے خبر دی ہے۔ دیکھو کتابوں میں لکھا گیا تھا۔ کہ مہدی موعود کے زمانہ میں کسوف خسوف ہوگا۔ اور مسیح موعود کی نسبت خود عیسائی صاحبوں کی انجیل میں ہے کہ مسیح کے وقت میں مری پڑیگی۔ یعنے طاعون۔ اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کریگا۔ اور سخت زلزلے آئیں گے پس تم نے ان تمام علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر جبکہ تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں جو تم میں پچیس سال سے اس وقت موجود ہوں۔ پس میرے بعد کس کا انتظار کرو گے۔ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے۔ جو اُن نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے۔ نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں۔ یہ عجب سخت دلی ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آتی۔ جبکہ میرے دعوے کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے۔ اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی۔ مگر پھر بھی انتظار کسی اور کا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اُترا ہوں اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا۔ جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اُترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں۔ جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اُترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آ چکا۔ وہ میں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ وہ خدا سے لڑتا ہے۔ کہ تو نے کیوں ایسا کیا۔ حالانکہ ایسی غلطیاں یہود سے بھی ہوتی رہی ہیں اور اُن کے علما بھی پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے رہے ہیں۔ کہ سمجھا کچھ اور آخر ظاہر ہو گیا کچھ۔ عزیزو! عزیزو! شرم اور حیا کرو۔ کہ خدا کے دن آ گئے اور آسمان تمہیں وہ کرشمے دکھا رہا ہے۔ جن کی تمہارے آبا و اجداد کو خبر نہ تھی۔ مبارک وہ جو میرے بارے میں ٹھوکر نہ کھاویں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد ۔ ۵ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء عیسوی ۔

---

* جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضاء و قدر کا جنگ ۔ منہ ✻ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۲۰ پر بھی یہ الہام شائع ہو چکا ہے ۔ منہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے سب حمد اور ثناء جو سب کا خالق ہے اور سب کا مالک ہے اور رازق ہے۔ دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ غفور الرحیم ہے۔ ہمارے گناہوں کو بخشتا ہے۔ اور ہمیں صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔ اور حسنات عطا کرتا ہے اور اعمال صالح کی توفیق دیتا ہے۔ کوئی قوت نہیں اُسکی قوت کے سوائے اور کوئی طاقت نہیں اُسکی طاقت کے علاوہ۔ وہ سب پر غالب ہے اور سب شے اُسکی خادم ہے۔ اور جسکے لئے دروازہ کھولے اُسپر کوئی بند نہیں کر سکتا۔ اور جسپر وہ بند کرے اُس کے لئے کوئی کھول نہیں سکتا۔ وہ حی اور قیوم ہے۔ وہ زندگی ہے اور زندگی کا سرچشمہ ہے اور اُسی کے ساتھ سب کی زندگی ہے۔ وہ ایک اللہ ہے اور وہ ایک ہی اللہ ہے۔ وہ اوّل اور آخر ہے۔ وہ ظاہر ہے اور وہ باطن ہے۔ وہ آدم کا رب وہ نوح کا رب۔ وہ مبارک ابراہیم کا ربّ وہ اسمٰعیل و اسحٰق کا رب وہ موسیٰ کا ربّ وہ داؤد و سلیمان کا ربّ و عیسیٰ کا ربّ وہ نبیوں کے سردار محمدؐ کا ربّ وہ ہمارے سردار و امام احمدؐ کا ربّ۔ ربّ العالمین۔ کیسا حسین کیسا محسن کیسا پیارا۔ ہزاروں ہزار اور ملیون ملیین سلام اور صلوٰۃ اور برکات اور رحمتیں نازل ہوں اُس محمدؐ پر جس نے ہم کو ایسا رب سنایا اور دکھایا اور ملایا اور اُس محمدؐ کے جانشین احمدؐ پر جس نے اس زمانہ میں پھر توحید الٰہی کا جھنڈا بلند کر دیا اور خشک زمین اپنے نیم شبی آب چشم سے سیراب کر کے مُردوں کو زندہ کر دکھایا۔ اے خدا اپنے عاجز بندے کے گناہ معاف کر اور پردہ پوشی فرما اور اپنی مغفرت میں لے۔ اللھم رب اغفرلی ذنبی و اخساء شیطانی و فک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلیٰ۔ اے خدا ہمارے گناہ بخش ہماری خطائیں معاف فرما کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔ دین محمدی کو علو عطا فرما اور اُس کے مخالفوں کو پست و ذلیل کر دے۔ ہمیں ناصران دین حق میں سے بنا۔ اپنی مخلوق پر رحم فرما اور انہیں توفیق دے کہ تیرے رسول کی اطاعت کریں اور اس سے موُنہہ موڑ کر ایک طرف نہ ہو جائیں۔ ہم پر رحم فرما کہ ہم معاصی کو ترک کریں اور زندگی بھر اُن سے بچیں۔ ایسے شغل سے ہم کو بچا جو ہمارے لئے مفید نہیں اور وہ باتیں ہمیں سمجھا اور سکھا اور عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ سب آسمان و زمین کا ابتداء تجھ سے ہے تو ذوالجلال والاکرام تو صاحب عزت الّتی لا تُرام ہے۔ تیرے نام میں برکات ہیں اُسی نام کے ساتھ میں اِس کام کو شروع کرتا ہوں جو خدمت دین اِسلام کا کام ہے اور تیرے فرستادہ برگزیدہ مسیح موعودؑ کی خدمت گذاری ہے۔ اِس میں اپنی برکت اور رحمت اور اپنی رضا رکھ لکھنے والوں اور لکھانے والوں اور پڑھنے والوں کے لئے۔ روپے خرچنے والوں اور مدد کرنے والوں کام کرنے والوں کے لئے۔ اور سننے والوں اور سنانے والوں کے لئے۔ اور اِس عاجز بندے کو اپنے پاک کلمات عطا و القا والہام فرما جو دلوں میں قائم رہنے والی تاثیر کریں اور مخلوق کو تیرے راہ پر لا دیں اور دین کے دشمنوں پر حجت قاطع قائم کریں۔ اللھم الھمنی رشدی و اعذنی من شر نفسی۔ اللھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ۔ اللھم رب اجعل لی لسان صدقٍ فی الاٰخرین۔ رب اشرح لی صدری و یسرلی امری اور دنیا و آخرۃ میں حسنات عطا فرما حضرت ابی الکرم حکیم مولوی نورالدین صاحب کو قرآن جنکی جان ہے اور جنکے درس قرآن سے اِس اخبار کے ناظرین نے آجتک فائدہ اٹھایا اور آئندہ مستفید ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ایسا ہی دنیا و دین کی نعمتیں اور برکتیں عطا فرما۔ قوم کے لیڈر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو جنکی دردمندانہ پُرتاثیر نصائح و وعظ انسان کو حقیقی عاشق مزاج بنا دیتی ہیں اور اپنی بخشش اور رحمت اور برکت نازل کر میرے مکرم دوست حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے پر جنہوں نے اِس اخبار کے انتظام کی ماتحتی کا فخر عطا فرمایا ہے۔ رحمت و مغفرت نازل کر محمد افضل خاں کی روح پر جس نے البدر اخبار کی بنیاد رکھی تھی اور اب تک چلایا تھا اُسے جزائے خیر دے اور جنت میں اچھی جگہ دے۔ اور نیز رحمت و برکت نازل فرما اس اخبار کے پروپرائیٹر میاں معراج الدین عمر پر جس نے اپنی فراخ حوصلگی سے دوبارہ اسکو نئے سرے سے جاری کرنیکا بوجھ بھی پھر اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ اور اور بھی ترقی عطا فرما ہمارے پرانے دوست الحکم کو جو اِس سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین۔ ربنا لا تشمت بنا الاعداء و ربنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظٰلمین۔ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیٰمۃ۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم وبارک وسلم انک حمید مجید۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اٰمین ثم اٰمین۔ عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

خدا کی تازہ وحی

۲۳ - مارچ ۱۹۰۵ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزول وحی ہوُا۔ سلاماً سلاماً۔

یکم اپریل ۱۹۰۵ء۔ رات کے وقت نزول وحی ہُوا۔ مَحَوْنَا نَارَ جَهَنَّمَ۔ ہمنے جہنم کی آگ کو محو کیا۔ فرمایا اجتہادی طور پر ایسا خیال آتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اب قریباً طاعون کو دنیا سے اُٹھانے والا ہے۔ واللہ اعلم۔ یا یہ کہ اِس گاؤں سے اُٹھانے والا ہے۔

۳ - اپریل ۱۹۰۵ء۔ موت دروازے پر کھڑی ہے۔

۳ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رویاء۔ دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمدؐ کھڑا ہے۔ اور سب لباس سرتاپا سیاہ ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اُسی وقت معلوم ہوُا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس پہنکر کھڑا ہے اُسوقت میں نے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب دو فرشتے اور ظاہر ہو گئے اور تین کرسیاں معلوم ہوئیں اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا جسکی تیز آواز سنائی دیتی تھی۔ اُنکے اِس طرز کے لکھنے میں ایک رُعب تھا۔ میں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہو گئی) اُسی وقت حضرت اقدسؑ نے یہ خواب سنایا اور فرمایا کہ کوئی ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ اِسکی تعبیر یوں ہے کہ سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کرتے اور دلوں کو پکڑ لیتے ہیں اور نظام الدین سے مراد ایسا نشان ہے جس سے دین اسلام کی صلاحیت ہوگی اور اُسکا نظام درست ہو جائیگا۔ سیاہ کپڑے ظاہر کرتے ہیں کہ کوئی ڈرانے والا نشان ظاہر ہونے والا ہے اور یہ جو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ یہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ نتیجے کو بچے بھی کہتے ہیں۔

۵ - اپریل ۱۹۰۵ء۔ كَفَفْتُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔ فرمایا بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جسپر اِس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے وہ لوگ جو اُنپر بیجا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُنکو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے۔ اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بیجا حملہ کرنیوالے لوگ روک دیئے جائینگے اور ایسے نشان ظاہر ہونگے کہ اُنکی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔

۶ - اپریل ۱۹۰۵ء۔ کوئی روح کہتی ہے [illegible] جہان چھوڑ دیا ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی جس سے ہم تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اِس جہان سے گذر جائے گا۔

محمد افضل مرحوم

اس مرحوم بھائی کے لائف کا گہرا مطالعہ کرکے مجھے ایک بات عجیب نظر آئی ہے اور وہی اس قابل ہے کہ طالبان حق و رشاد کے لئے اسوہ اور نمونہ بنے۔ گذشتہ زندگی میں جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ہمارا یہ ماسوف و مرحوم بھائی کبھی نہ تو اس قابل ہوا۔ کہ نمونہ ٹھہرتا۔ اور نہ اس کے حالات اور تقلبات دیکھنے اور برتنے والوں کی نگاہ میں شہرت عام اور بقائے دوام کے استحقاق کا کوئی نشان رکھتے تھے۔ اس لحاظ سے ان کی زندگی بہت ہی محدود ہے۔ مگر ایک عارف کی بازدید کے لحاظ سے ابدی اور نہایت بابرکت ہے

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دنیا کے دلکش نظارہ گاہوں کے فرحت بخش ہواؤں میں پیٹ بھر کر سیر کرنے کے بعد ہمارے مغفور بھائی کو معلوم ہوا۔ کہ یہ سب فانی اور خیالی تماشا ہے۔ اور ان ناپائیدار لذاتوں پر سرنگون ہونے کا انجام اچھا نہیں۔ اس روحانی تبدیلی نے انہیں قادیان کی طرف متوجہ کیا۔ جو ابدی اور باقی لذتوں اور واقعی روح افزا نظاروں کی سارے جہان میں ایک جگہ ہے اس کشش اور میلان کی انہوں نے بلا مداہنت پیروی کی۔ قادیان میں آئے۔ چند روز رہے۔ پورے بے سامان اور عیال کثیر اور بظاہر معاش کا کوئی امید دلانے والا منظر نہیں۔ با ایں ہمہ صدق دل سے عزم کر لیا۔ کہ جو ہو سو ہو۔ یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ یہ ایک فقرہ یا عہد ہے۔ جو بہت سے مونہوں سے نکلا۔ میرے کانوں نے سنا ہے۔ اور میرے حافظہ نے یاد رکھا۔ مگر کہنے والوں نے آخر کار ایسا دکھایا کہ انہوں نے منہ سے کوئی مردانہ بات نہیں نکالی تھی۔ بلکہ تھوک پھینکی تھی۔ خدا تعالے نے بھی ان کے دل کو دیکھ کر ان کے عہد اور وعدہ پر توفیق نازل نہ فرمائی۔ مگر مرحوم محمد افضل کے خلوص نیت کا ثبوت خواتیم اعمال نے دیدیا اور سب قیل اور قال کا خاتمہ کر دیا۔

مرحوم کے دل میں مدت سے خیال تھا کہ قادیان میں ایک اخبار نکالا جائے۔ اس مضمون کا ایک مفصل خط ایک دفعہ انہوں نے افریقہ سے مجھے لکھا تھا۔ یہاں وہ قیام کے عزم بالجزم اور دوام سکونت کے اسباب کے تلاش اور نگہداشت نے انہیں اس ارادہ پر پختہ کر دیا۔ اور آخر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ فلاح دارین کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس سے قوم کی خدمت بھی ہوگی۔ اور قوت لایموت بھی مل جائے گی۔

البدر نکلا۔ مختلف اوقات میں نہیں۔ شروع سے آخری دم تک اس کی راہ میں انہیں مصیبتیں اور روکاٹیں پیش آئیں۔ شاید کم ہی لوگ واقف ہوں گے مرحوم اور اس کے عیال نے بسا اوقات دن کو آدھا پیٹ کھانا کھایا اور رات کو بھوکے سو گئے۔ اور اکثر خشک نون مرچ کے ساتھ کچی پکی سی روٹیاں کھا کر گذارہ کیا۔ کچی پکی میں نے اس لئے کہا۔ کہ ایندھن خریدنے کی طاقت بھی نہ ہوتی۔ نہ صرف بچے پھٹے پرانے کپڑوں میں ادھر ادھر پھرتے نظر آتے۔ بلکہ خوبصورت نوجوان باپ بھی اسی رحم انگیز ہیئت میں باہر نکلتا۔ اور کاروبار کرتا ہے۔ ایک لائق اور بہتوں سے افضل منشی۔ انگریزی میں عمدہ دستگاہ رکھنے والا۔ باہر نکل کر خوب کمانے اور عمدہ گزران والا۔ کون سی بات تھی جس نے اسے ایسی زاہدانہ زندگی کے اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اس کا جواب صاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت اور آپ کی معیت کی لذت

غرض مرحوم کے اخلاق میں یہ استقامت اور استقلال کا خلق مجھے قابل قدر اسوہ نظر آیا ہے۔ یہی وہ نور ہے جس سے اللہ تعالے ملتا ہے۔ اللہ تعالے ہمارے نوجوان بھائی کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی استقامت کے نمونہ سے بہتوں کو مستفید کرے۔ آمین

عبدالکریم۔ ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء

مندرجہ ذیل مرثیہ میرے مکرم بھائی مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب نے برادرم محمد افضل خانصاحب کی وفات پر لکھکر الحکم میں درج ہونے کو بھیجا تھا۔ میں نے اس مرثیہ کے اندراج کے لئے بدر کے پہلے نمبر کو بہت موزوں سمجھا۔ اس لئے بدر میں چھاپ دیتا ہوں۔ (ایڈیٹر الحکم)

مرثیہ ترکیب بند بر وفات حسرت آیات بابو محمد افضل خان صاحب ایڈیٹر البدر۔ از عاجز محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی

بند اول

دوستو اک سنائیں غم کی بات — دوست اپنا بچھڑ گیا ہیہات
خادم دین محمد افضل خان — جن میں تھیں مسیح احمدی کی صفات
ہاتھ احمد کے ہاتھ میں دیکر — ماری دنیا کے سر پہ اس نے لات
ایسے ہمدرد عزیز کو کھو کر — کیسے ہوگی تلافی مافات*

اسے گہنا گیا
چھپ گیا ہے ابر میں پہ

بند دوم

دل کی بستی جو خون سی تھی سوتی — قادیان میں رسائی تھی دھونی
کر رہا تھا تہ تئے ایمان — جو کہی رات اور دن دونی
ہو لیا ساتھ ساتھ موسیٰ کے — چھوڑ فرعونی اور قارونی
ظل احمد کے سایہ میں اس کو — ملگئی عزت ہمایونی
مال دنیا کی تھی کمی لیکن — دولت دین کی تھی افزونی

مال دنیا نہ تھا پہ تھا دلشاد
نیک اولاد سے تھا گھر آباد

بند سوم

ان میں ایک ہونہار تھا بچہ — جس کا تھا پیارا نام عبداللہ
چلبلا اور اسپہ باتمکین — شوخ اور اسپہ شرم کا پتلا
بھوک میں سیر چشم رہتا تھا — پیاس میں آب صبر کا پیاسا تھا
گھر سے باہر تھا کھیل کے اندر — اور لے اور مینہ میں بھاگ کر لیکا
مادر مہربان کی شفقت سے — گرم توشک رضائی میں دبکا

گرمی سردی سے پھر بخار ہوا
نتیجۂ مرگ کا شکار ہوا

بند چہارم

اُف نہ کی باپ نے ذرا ڈر سے — آہ تک بھی نہ کھینچی اندر سے
پی گیا دل ہی دل میں صبر کے گھونٹ — منہ میں کچھ بھی گیا نہ باہر سے
ایک دن رات چپ رہا افضل — شور و شیون نہ کچھ اٹھا گھر سے
آنکھیں پتھرا گئیں نہ نکلے اشک — بہتے دیکھا ہے پانی پتھر سے
دل کے جذبات پر رہا قابو — ذکر نام خدائے اکبر سے

صبر کا جام پی کے لیٹ گیا
اپنی ہستی کی صف لپیٹ گیا

بند پنجم

ترجمان تھا دم مسیحا کا — شا زبان تھا کلام عیسےٰ کا
یوسف مصر احمدی کا غلام — ذکر چھوڑو یہاں زلیخا کا
رخ احمد کا وہ فدائی تھا — ہالہ تھا اپنے ماہ سیما کا
جتنی سنتا تھا اتنی لکھتا تھا — جوش دل میں تھا حق کے دریا کا
دور بیٹھے ہم اس سے سنتے تھے — وعظ حق کا سر چلیپا کا

افضل پاک خوش نمک برفت
پاک بے عیب بود پاک برفت

---

* اس میں شک نہیں۔ کہ البدر کو زوال لازم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کا نام بدر ہے اور وہ بلا الف لام تعریف کے ہی اور وہ مفید ہی ہے قرآن کریم نے الفرقان فرمایا ہے۔ اس میں کفر اور اسلام میں فیصلہ ہے۔ مگر مرحوم افضل نے ناواقفیت سے بدر پر الف لام لگا دیا۔ اس میں شک نہیں کہ مرحوم اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے البدر (چودھویں رات کا چاند) تھا۔ لاجرم ایک منزل پوری کرکے اپنے مولےٰ سے جا ملا۔ مگر بدر کو تو زوال نہیں وہ تو ہمیشہ

* مولانا ثاقب۔ گھبرایئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ صابرین کو بہتر بدلہ دیتا ہے۔ چنانچہ البدر کو نعم البدل ملگیا۔ یعنی میرا محترم بھائی صادق (یعقوب علی)

تمہارا پڑھا خطوط سات سب | کھا مین گئے تیرے غم کو ہم اے دوست
نافع الناس تھا وجود تیرا | قوم میں تھی ایک گمرا ای دوست
پھر بھی ملنے گا یار لوگون سے | چھوڑ بیٹھا تو یک قلم ای دوست
| بھائی کیون منزل عدم اے دوست
| تم کو اللہ کی قسم اے دوست

اچھا اللہ کی امان مین جا
جنت خلد کے مکان مین جا

بند ہفتم

پیارے افضل ترا خدا حافظ | دور جاتا ہے جا خدا حافظ
تجھکو اللہ نے بلایا ہے | ہم نے رخصت کیا خدا حافظ
تجھکو ہم الوداع کہتے ہین | تیرے سب آشنا خدا حافظ
تجھ سے سنا اکہا سنا سارا | کہتے ہین رہنما دعا خدا حافظ
ہم نہ بھولین گے جیتے جی تجھکو | یاد رکھنا بھلا خدا حافظ

تا قیامت یار کو کرو رخصت
یار غمخوار کو کرو رخصت

خاکسار محمد نواب خانصاحب ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی

تہذیب الاسلام

حضرت حق سبحانہ وتعالے کے فضل وکرم اور اس کی نصرت سے تہذیب الاسلام مصنف ترک اسلام مرتد کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ جسمین ہرپہلو کی چالاکی اور ناپاکی سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی تمام خائنانہ تحریرون اور افترا پردازیون کا مفصلہ جواب ہوگا۔ اور آخری حصہ مین آریہ سماج اور اس کے اصول باطلہ کا تمام تار و پود اور شیرازہ دکھایا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ تاکہ ایسے پڑھکر نہ صرف تارک بلکہ آریہ سماج پر اتمام حجت ہو۔ والا بدزبانون سے کیا امید ہے۔ کہ حق کو تسلیم کرین۔ اس کو ناحق بانس پر چڑھانے کا لطف اٹھائے رسالہ اختیار الاسلام تھوڑا رہگیا ہے۔ احمدی احباب ممنون فرماوین

تمام درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آوین

براہین احمدیہ

صرف پونے تین روپے مین عمدہ کاغذ خوشخط لکھی ہوئی ملیگی درخواستین بنام میان معراج الدین عمر معراج منزل نولکھا۔ لاہور

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

ازواج مسیح ناصری ایک فاضل محقق عیسائی پریزیڈنٹ ہاڈ صاحب نے اپنے لیکچر مین بڑے زور وشور سے اس امر کو ثابت کردیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے نہ ایک بلکہ متعدد شادیان کی تھین۔ اناجیل مین حضرت مسیح کے ساتھ بہت سی عورتون کا ایسی بے تکلفی سے رہنا خود ایک نیک دل آدمی کے حسن ظن کو یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ حضرت عیسے نے ان عورتون کو اپنے حق نکاح مین لاکر اس قدر بے تکلفی کا برتاؤ ان کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ جس کا ذکر خود مسیحی کتب مین درج ہے لیکن فاضل ہاڈ نے دو اور زبردست ثبوت اس امر کے واسطے پیش کئے ہین۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ جس برات پر حضرت مسیح کی والدہ شراب کے کم ہوجانے پر گھبرائی ہوئی آئی تھین۔ اور حضرت مسیح کو بھی اتنا فکر پڑا تھا کہ نہایت توجہ خرچ کرکے اور خدا سے دعا مین مانگ مانگ کر اس وقت کی خفت کو دور کرلیا۔ اس وقت خود مسیح ہی کھتے۔ اور انھین کی شادی تھی چنانچہ صاحب مکان نے انھین کو طلب کرکے فرمایا تھا۔ کہ تمہارا شراب کم نہین ہوا دوم یہ کہ وہ عورتین حضرت مسیح کو بالفاظ ربی بلاتی تھین۔ اور عبرانی زبان مین عورتین اپنے خاوند کو اسی طرح خطاب کرتی ہین۔ فاضل ہاڈ نے یہ دعوی صرف خیالی رنگ مین نہین رکھا۔ بلکہ اس کا اور اس کے سینکڑون ہم خیال دوستون نے اس پر عمل کرکے متعدد شادیان کی ہین۔ انھین مین سے ایک معزز صاحب سمتھ نام کی خط وکتابت اس عاجز کے نام بھی ہے۔ اور سمتھ صاحب نے مجھے اپنی تصویر بمعہ اپنی پانچ بیویون کی تصویر کے جو سب ایک ہی وقت مین اس کے زیر نکاح تھین۔ ایک گروپ مین میرے پاس ارسال کی ہین۔ جو اس وقت موجود ہے۔ اور جو چاہین۔ یہان ملاحظہ فرما سکتے ہین

ڈاکٹر ڈوئی مدعی نبوت کی بری سخت بیمار ہے تبدیلی ہوا کے لئے اس کو کسی جزیرہ مین بھیجا گیا ہے۔ مینے اس کو ہمدردی کا خط لکھا ہے۔ اور ہمدردی کی وجہ بالخصوص یہ ظاہر کی ہے۔ کہ ڈوئی سارے دنیا کے بیمارون کو شفا کے واسطے اپنے شہرون مین بلاتا ہے اور اس عاجزہ کو ایسے بڑھاپے مین باہر بھیجدیا ہے

کارنل یونی ورسٹی کے ایک عظیم الشان جلسہ کی تقریب پر یونی ورسٹی مذکور کے پریزیڈنٹ صاحب نے اپنی تقریر مین بیان فرمایا ہے۔ کہ بائیبل ایک پرانی کتاب ہے۔ اور ایسے سانچہ مین ڈھلی ہوئی ہے۔ جو اس زمانہ کی تحقیقات کے مناسبت نہین رکھتی۔ اس واسطے اب اس پر زور دینا مناسب نہین ہے۔ وہ مسیح پرانا ہوگیا ہے۔ اور اب نئے مسیح کی ضرورت ہے۔

انصار بدر

سب حمد وثنا وشکر اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے اخبار کے نکلنے کے لئے اپنے فضل سے سامان مہیا کئے اما بعد سب سے پہلے ناصر اس اخبار کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہین۔ کیونکہ انہین کے وجود کی برکت ان سب اخبارون کی بنا ہے۔ پھر اس اخبار کے ناصر حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ہین۔ جن کے درس قرآن اور پر حکمت کلمات اور وعظ ونصائح اس مین درج ہوتے ہین۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ہین۔ جنہون نے اس کا انتظام اپنے ہاتھ مین لیا اما بعد اس کالم مین انشاء اللہ تعالے ان تحریکات کا ذکر ہوگا۔ جو مختلف احباب کیطرف سے اس اخبار کی توسیع اشاعت کے متعلق وقتاً فوقتاً درج ہوا کرین گے

مجی مخدومی برادرم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین نے اخبار بدر کیواسطے دس نئے خریدارون کیواسطے کوشش کرنے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالے ان مخدوم کو جزائے خیر دیوے

میان محمد حسین صاحب میانمیر سے تحریر فرماتے ہین کہ اخبار البدر کے جاری ہونے کیواسطے مینے پہلے سے خواب دیکھا تھا۔ لیکن پیشانی کسی قدر بدلی ہوئی تھی (درج ہے کہ البدر بدر ہوگیا ہے)۔ خریدار پیدا کرنے کے واسطے کوشش کیجائیگی ۔۔

ڈائری

۳۰- مارچ ۱۹۰۵ء - اخبار بدر کے نکالنے کے متعلق جو تجویز میاں معراج الدین صاحب عمر نے کی تھی اسکا ذکر حضرت کی خدمت میں آیا - آپنے پسند فرمایا (اسکا مفصل ذکر اسی اخبار کے دوسرے حصہ میں ہے)

۳۱- مارچ - آپکی طبیعت کچھ علیل تھی - تاہم نماز جمعہ میں جماعت کے ساتھ شامل ہوئے -

یکم اپریل - آج حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بہ سبب کثرت پیشاب بیمار رہے - حضرت اُن کا حال دریافت کرتے رہے اور فرمایا کہ ہم نے آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے - اگرچہ اپنی طبیعت بھی چنداں درست نہ تھی تاہم آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے - مولوی صاحب نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ جناب کو عافیت دے - فرمایا جب دوستوں کی تکلیف سُن کر دُعا میں لگ جاتا ہوں تو اُس میں خود عافیت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے - من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ - یعنی جو شخص اپنے بھائی کی اعانت میں مصروف ہوتا ہے - خدا خود اُسکی اعانت کرتا ہے - اُسی رات یکم اپریل صاحبزادہ میاں شریف احمد نے ایک خواب دیکھا اور سنایا کہ قیامت آگئی ہے اور لوگ آسمان کی طرف اُڑ کر جارہے ہیں -- اور دیکھا کہ ایک طرف بہشت ہے اور ایک طرف دوزخ ہے - کوئی کہتا ہے کہ یہ بہشت تمہارے لئے ہے مگر ابھی جانے کا حکم نہیں ہے -

صاحبزادہ میاں بشیر احمد نے اپنا ایک رویاء سنایا کہ پیر منظور محمد صاحب کہتے ہیں کہ نصرۃ الحق پورا ہوگیا ہے اور چھپ گیا ہے - یہ خواب صاحبزادہ میاں شریف احمد کے خواب کی تشریح ہے - یہ قیامت ہماری جماعت کے واسطے نصرۃ الحق ہے (نصرۃ الحق براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا دوسرا نام ہے اور آجکل زیر الطبع ہے) وحی الٰہی محونا نارھا جھنم کا ذکر تھا - حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے محاورات اور صرف و نحو کے قواعد کے ماتحت نہیں ہے اسکی مثالیں کتب الٰہیہ اور انبیاء و اولیاء کے الہامات میں بہت ہیں کہ ایجاد کردہ قواعد زبان کے برخلاف کئی عبارتیں اور فقرات نازل ہوتے رہے ہیں -

یکم اپریل ۱۹۰۵ء شیخ عبدالحق صاحب بی اے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے - فرمایا مدرسہ میں آپکے تقرر کی بہت خوشی ہوئی - خدا مبارک کرے - آپکا یہاں قیام کرنا میں بہت پسند کرتا ہوں -

۳- اپریل ۱۹۰۵ء - سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے تقرر مستقل بر عہدہ سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ضلع کی خبر حضرت کی خدمت میں سنائی گئی - آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ شاہ صاحب ایک درویش مزاج آدمی ہیں اور خدا ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے -

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تھا حضرت نے اُنکو مخاطب کرکے فرمایا کہ ہم نے آپکے واسطے اِس قدر دُعا کی ہے جس کی حد نہیں -

۴- اپریل ۱۹۰۵ء - صبح ۶ بجے یکدفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہُوا - تمام مکانات اور اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں - لوگ حیراں اور سراسیمہ ہو کر گھبرانے لگے - ایسے وقت میں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا - کیونکہ احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر خشیت اللہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے - ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہو جاتے کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے - غرض اِسوقت بھی نبی اللہ نے ہر کہ عارف تر است ترساں تر والے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کرکے دکھایا - زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپ بمعہ اہل بیت اور بال بچے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرنے میں شروع ہو گئے اور اپنے رب کے آگے سر بسجود ہوئے - بہت دیر تک قیام رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ کا کنبہ بمعہ خدام کے گرا رہا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا - اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیسا کہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آرہی ہیں بلکہ ایسے مکانات جنکی بر دصرف ایک ایک اینٹ کی تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اُکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں اُنہیں سے ایک اینٹ بھی نہیں گری چونکہ ہر دس منٹ کے بعد بار بار زلزلہ کا احساس ہوتا تھا اور تمام روز کچھ کچھ زلزلہ محسوس ہوتا رہا - اِسواسطے حضور اقدس نے برعایت اسباب مناسب سمجھا کہ سہ منزلہ مکان میں رہنے کے بجائے باغ والے مکان میں ایک دو روز کے واسطے رہائش اختیار کریں - اگرچہ اِس موقعہ پر کچھ خوف ہم سب کو دیکھنا پڑا ہے - تاہم دراصل اِس پاک مسیح کے قدموں کے طفیل کوئی امر ہمارے واسطے فائدہ سے خالی نہیں - اول تو ۳- اپریل کی رویاء درست پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھی تھی اور کئی ایک کو سنائی تھی - دوم اشتہار الوصیت میں جو ایک عظیم الشان پیشگوئی حضرت امام نے ابھی چند روز ہوئے شائع کی تھی کہ ایک شور قیامت برپا ہے - الہام ہوتا ہو تو لگی ہوئی ہے اور لوگ چیخ رہے ہیں وہ پوری ہوئی - یہ اشتہار الوصیت اخبار الحکم مورخہ ۵- مارچ ۱۹۰۵ء اور ۲- مارچ ۱۹۰۵ء میں شائع ہوگیا میں بھی دیا گیا تھی غرضیکہ یہ ایک بڑا نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا -

اِسی زلزلہ کا ذکر تھا حضرت نے فرمایا کہ "یہ ایک قیامت ہے جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دُنیا فنا ہو سکتی ہے - جب لوگوں کو بہت امن اور آسودگی حاصل ہو جاتی ہے تو وہ خدا سے اعراض کرتے ہیں - یہانتک کہ خدا کا انکار کر دیتے ہیں - اِس قسم کا امن ایک خباثت کا پھوڑا ہے - یہ قیامت لوگوں کے واسطے عذاب مگر ہمارے واسطے مفید ہے "-

پھر آپنے سلطان احمد کو دیکھنے والا رویاء بیان کیا جو الہامات کے ذیل میں درج کیا گیا ہے اور میاں بشیر احمد اور شریف احمد کے خوابوں کا پھر ذکر کیا اور براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کے چھپنے کا ذکر کیا جسکا نام نصرۃ الحق ہے اور فرمایا "یہ قیامت ہماری نصرۃ الحق ہے ہم صبح ہی مضمون لکھ رہے تھے اور اِس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا - لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا - ہم یہ الفاظ لکھ ہی رہے تھے اور اِسکے پورا ہونیکے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یکدفعہ زلزلہ ہوا - یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے - اِسواسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے سوا خدا جانے تیسرا حملہ کونسا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرماتا ہے - اور ابھی خدا جانے کیا باہر سے خبریں آئیں گی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر تباہی ہوئی ہے ہم نے کل ہی کہا تھا کہ خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہیبتناک نشان ہونیوالا ہے - یہ ایک ہلاکت کا نشان ہے - جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں - توبہ و استغفار کریں اور تمام شکوک و شبہات کو دور کرکے اور اپنے دلوں کو پاک و صاف کرکے دُعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دُعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تاکہ خدا اُنکو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے - بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرو - اب اِس اُمت مرحومہ سے وہ حکم تو اُٹھایا گیا ہے مگر یہ اُسکے بجائے ہے کہ دُعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپکو قتل ہی کر دو - ... الہامات جو پہلے سے شائع ہو چکے ہیں کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا اور یہ کہ ایک چونکا دینے والی خبر - یہ سب اب پورے ہوگئے ہیں اور دیکھنے والوں کے واسطے کافی سے زیادہ سامان ایمان لانیکے پیدا ہو چکے ہیں "-

۵- اپریل ۱۹۰۵ء - سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر کو مخاطب کرکے نہایت لطف و مہربانی کے ساتھ حضرت نے فرمایا کہ "آپکو کچھ تکلیف تو نہیں ہوئی " اُنہوں نے

[illegible]

زلزلہ اخبار

زلزلہ کے متعلق چاروں طرف سے ایک شور قیامت کی صدا آرہی ہے۔ شملہ سے خبر آئی ہے۔ کہ بہت سی سرکاری کوٹھیاں یہاں تک گورنمنٹ ہوس اور دیگر دفاتر کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بھاگسو پہاڑی سے لی ٹیریم کے متعلق خبر ہے۔ کہ بالکل دب گیا ہے۔ اور اس کے اردگرد کے پہاڑوں کے متعلق مولوی قایم الدین صاحب مدرس مدرسہ نورپور جو خط ہمارے پاس بھیجا ہے۔ اسکی نقل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

جناب تسلیم۔ یہاں زلزلہ سوا چھ بجے دن کے ۵ منٹ ہوا۔ لیکن نقصان بالکل نہیں ہوا۔ پالم پور۔ کانگڑہ۔ دہرمسالہ رہلو۔ جیڑی شاہپور میں جانوں کا ازحد نقصان ہوا۔ اور شاذ و نادر گھر بچا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ دس فیصدی آدمی ان قصبوں میں سلامت رہے ہیں۔ اور ڈاکیں شہر مذکورہ بالا کی بند ہیں۔ اور تاریں ٹوٹ گئی ہوئی ہیں۔ ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء

مولوی قایم الدین از نورپور

امرتسر سے خبر آئی ہے کہ ۸۰ فیصدی مکانات کو صدمہ پہنچا ہے۔ کوئی گر گیا ہے۔ کوئی گرنے کو تیار ہے۔ کوئی اس قابل ہے۔ کہ نئے سرے سے مرمت کیا جائے۔ کروڑوں روپے کا نقصان ہوگیا ہے۔

لاہور کے متعلق کافی ہوگا۔ کہ ہم اپنے دوست عزیز سید محمد اسمٰعیل صاحب کے خط کو ہی نقل کردیں جنہوں نے اسوقت کا نقشہ قیامت ایسا کھینچا ہے۔ کہ پڑھکر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اسیک تو خداتعالےٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ آگے اس کی مرضی پہلے تو طاعون سے ہی پناہ مانگتے تھے اب ایسی وارداتیں ہورہی ہیں۔ کہ اس کو بھی لوگ بھول گئے۔ پرسوں میرے مکان کے پاس ہی ایک مکان کے ادسکو آگ لگی۔ اسقدر دہواں آیا کہ دم بند ہونے لگا۔ جب [illegible] ہوئے۔ تو اتنی گرمی۔ کہ بیٹھا نہ جاتا سہی خطرہ تھا۔ کہ اب ہمارے [illegible] پہنچی کہ پہنچی۔ اسباب اٹھانے کے [illegible] فکر میں ہی تھا۔ کہ آگ بجھانے والے انجن آگئے۔ خدا خدا کر کے دوپہر سے لیکر شام تک کہیں وہ آگ فرو ہوئی۔ آج اور اک قہر شہر پہ نازل ہوا۔ صبح کی نماز پڑھکر پلنگ پر بیٹھا ہوا کتاب دیکھہ رہا تھا کہ یکا یک چارپائی ہلنی شروع ہوئی میں سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے۔ کوٹھے پر جا چڑھا۔ کہ اتنے میں ایکدم سے اس زور سے جھکولے آنے شروع ہوئے۔ کہ خدا کی پناہ۔ پیر زمین پر نہیں ٹکتا تھا۔ مکان اس طرح سامنے ہلتے تھے۔ جس طرح بائیسکوپ/ بایوگراف میں۔ جدھر نظر اٹھاکر دیکھو۔ کہیں پاخانہ کہیں دیوار کہیں کٹھرا کہیں چھت غرض وہ دھڑا دھڑی تھی۔ کہ خدا کسیکو نہ دکھاوے۔ ہروقت یہی خیال تھا۔ کہ اب میں بھی کوٹھے سمیت زمین پر۔ مکان وغیرہ گرنے سے ایسی مٹی اڑی۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دینا بند ہوگیا۔ اور گرد کے مارے سانس رکتا تھا۔ نہ پائے رفتن۔ نہ جائے ماندن اوپر رہو تو نیچے گرنے کا خوف نیچے جاؤ تو مکانوں کے نیچے دبنے کا ڈر۔ غرض عقل ماری ہوئی تھی۔ جب ذرا تھما۔ تو میں تو کپڑے پہن کالج بھاگا۔ وہاں جتنے ملنے قسم کے کرایہ پر دینے والے کمرے ہسپتال کے تھے۔ سب شق۔ جو مریض کہ کروٹ بدل نہیں سکتے تھے۔ وہ جان کے ڈر کے مارے باہر دوڑے ہوئے نکل آئے غرض بہت سی جگہ دراڑیں پڑ گئیں اتنے میں زخمی آنے شروع ہوئے کسی کا سر پھٹ گیا تھا۔ کسی کا ہاتھ۔ کسی کا پیر ٹوٹ گیا تھا۔ غرض کچھ نہ پوچھو۔ ہسپتال میں ایک میلہ لگ گیا تھا۔ ایک بیمار تو آتے ہی جان بحق ہوا۔ ہمارے گھڑے گھڑے ایک اور چھوٹا سا جھونکا آیا۔ شہر کا یہ حال ہے۔ کہ بہت سے لوگ مرگئے کسی کے نیچے دب گئے۔ ایک سارا کنبہ ہی مکان کے نیچے آگیا۔ بعض جگہ جہاں گلیاں تنگ تھیں۔ وہاں مقابل کے مکان بالکل مل گئے۔ سنہری مسجد کے دونو منارے زمین پر۔ شاہی مسجد کو بھی کچھ نقصان پہنچا ٹاون ہال زمین سے پیوستہ ہوگیا۔ سٹیشن کا بہت سا حصہ غارت ہوگیا۔ غرض کوئی گلی یا بازار نہیں ہے۔ جہاں کوئی مکان نہ گرے ہوں اور شاید کوئی مکان ہی شہر میں ہو جس میں کئی جگہ شق اور دراڑیں نہ پڑ گئی ہوں اگر آدھا منٹ بھی اور رہتا۔ تو سارا شہر صاف ہوجاتا۔ اب بھی یہ حال ہے۔ کہ معمولی سا زلزلہ آجائے۔ تو سینکڑوں مکان گرنے کو تیار کھڑے ہیں۔ دفتر محکمہ ہیئت سے یہ اطلاع نکلی ہے۔ کہ چار روز تک پھر خطرہ ہے اور اب تک دو تین دفعہ آہستہ آہستہ برابر حرکت معلوم ہوتی رہی ہے۔ لوگ بے مکان پھر رہے ہیں۔ مکان نہیں ملتا۔ مزدور ایک روپیہ دہاڑی پر لگ رہے ہیں۔ سب عجب ایک حالت وارد ہورہی ہے۔ لوگوں۔ بچوں۔ جوانوں۔ بڈھوں کے منہ سے بس یہی تھا۔ یا غفار [illegible] اپنے بندے گنہگار ہیں [illegible] غرض ایک قیامت کا نمونہ تھا۔ جو آج صبح نظر کے سامنے سے گزرا۔ اور کئی لوگوں نے سمجھا کہ واقعی قیامت ہی آگئی اور جو مر گئے ان کے لئے تو گویا سچ مچ قیامت والی ہی آئی تھا موت تھی۔ شملہ۔ دہلی کشمیر وغیرہ سے تاریں آرہی ہیں۔ کہ وہاں بھی سخت زلزلہ ہوا ہے۔ امید ہے۔ کہ قادیان میں بھی ضرور ہوا ہوگا۔ کیونکہ ایک عالمگیر طوفان تھا۔ فی الفور لکھو کہ وہاں تو خیریت [illegible] خیریت سے [illegible] ایڈیٹر رات کے ۲ بجے پھر زلزلہ آگیا ہے بعض [illegible] لگے لوگ اپنا اپنا بندوبست [illegible] اپنی جان کی [illegible] لگا ہوا کہ یہاں تک [illegible] ساعت [illegible] خدا کا نام [illegible] لگا۔ جب زلزلہ بند ہوگیا۔ تو کہنے لگا کہ بڑی غلطی ہوئی [illegible] دل میں بھی خدا کا خیال پیدا ہوگیا [illegible] ورنہ مجھے اس وقت خدا کا نام [illegible] سنا ہے کہ [illegible]

میاں بخش

مدرسہ قادیان

قادیان مین ایک مدرسہ ہے۔ جس مین مین بھی ایک طالب ہون۔ اور مین کیا خود میرے استاد حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی اسی مدرسہ مین درس حاصل کرنے کے لئے اپنے وطن اور کاروبار کو ترک کرکے قادیان مین آبیٹھے مین۔ لیکن اس جگہ میری مراد اس مدرسہ سے نہین بلکہ میری مراد تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے ہے جو اس زمانہ کے نوجوانون اور بچّون کو عام شہرونکی زہریلی ہوا کے اثر سے بچانے کے واسطے اور دینی تعلیم کیساتھ ساتھ رسمی و رواجی تعلیم دینے کے واسطے سات سال سے قایم ہی۔ اور جس کیخدمت معلمی و ہیڈماسٹری مین چارسال سے زائد عرصہ تک یہ عاجز بھی مصروف رہا ہی اس خدمت کو اس عاجز نے جس طرح سے ادا کیا سو کیا اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ البتہ اپنی کمزوریون اور غلطیون کیواسطے اللہ تعالیٰ کے حضور مین معافی کا خواستگار ہون اور ان استاد صاحبان کا مشکور ہون۔ جنہون نے انتظامی معاملات مین ہمیشہ میری امداد کی اور ان شاگردون کیواسطے دعائے خیر کرتا ہون جنہون نے تعلق محبت اور اخلاص کا میرے ساتھ قایم رکھا اگرچہ بلحاظ ایڈیٹری اخبار ہذا کے میرا فرض ہی کہ اخباری ... مین مدرسہ کیخدمت کا خیال رکھون لیکن بوجہ اس تعلق کے جو میرا اب تک مدرسہ کیساتھ رہا بلکہ اب بھی ہے میری یہ خواہش اور دعا ہے کہ مدرسہ کیخدمات مین میرا دو حصہ قائم رہے جو میرے لئے رضائے الٰہی کے حصول کا موجب ہو۔ اللّٰھم انی اسئلک الغنیمۃ من کل برّ والسلامۃ من کل اثم مین اپنے اس تجربہ سے جو مجھے اس عرصہ میں طلباء اور استادون کے ساتھ ایسا قریبی تعلق ہونے کے سبب حاصل ہوا ہی احمدی احباب کو بلکہ ان تمام لوگون کو جو مسلمان کہلاتے مین نہین۔ بلکہ تمام دنیا کی مخلوق کو باآواز بلند یہ کہنے کیواسطے طیار ہون اور کہتا ہون کہ اس وقت دنیا بھر میں یہ مدرسہ تمام مدرسون پر کیا بلحاظ اس نیک صحبت کے جو یہان حاصل ہوتی ہی اور کیا بلحاظ سچے خیرخواہ دعا کرنیوالے استادون کے جو یہان ملتے ہین اور کیا بلحاظ اوّلین سابقین بندگان خدا کے جنکے سپرد اس کا انتظام ہی اور کیا بلحاظ اس بات کے کہ اسکی بنیاد اس شخص نے رکھی ہی۔ جو خدا کیطرف سے تمام روئے زمین کے واسطے ہیڈماسٹر بلکہ ایک ہی ماسٹر بنا کر بھیجا گیا ہی یہ مدرسہ تمام دنیا کے مدارس پر فوقیت رکھتا ہی۔ مبارک ہین وہ بچے جو اسمین تعلیم پاتے ہین اور مبارک ہین وہ باپ جنکی اولاد اسمین تعلیم پائے اور پھر مبارک ہین وہ احباب جو ایسے وقت اس کو مالی امداد دین دوسرے تو سمجھین یا نہ سمجھین پر انکے لئے ضروری ہی کہ اپنی اولاد کو اس سے محروم نکرین کیونکہ ایندہ نسلین اس بات کا فخر کرینگی کہ انھون نے اس مدرسہ مین تعلیم پائی اور اپنے ان بزرگون کیواسطے دعائے خیر کرینگے جنہون نے ان کو اس مدرسہ مین بھیجا ہے۔ سب سے زیادہ ضروری بات یہی ہے کہ ایسے طلباء کی تعداد بڑہائی جاوے جو اپنے خرچ کو برداشت کرین اور فیس مدرسہ مین کافی ترقی رہے ہو کہ مدرسہ اپنے خرچ کو خود برداشت کرسکے۔ فیس دینے والے طلباء کی کافی تعداد پیدا ہو جائے۔ تو یہ امر کوئی مشکل نہین بہت سے مدارس مختلف شہرون مین اس وقت ایسے موجود ہین جن کو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہین پڑتی بلکہ صرف فیس سے تمام اخراجات چل جاتے ہین۔ امید ہے کہ احباب میری گذارش کیطرف توجہ فرماوینگے۔ والسلام۔ (ایڈیٹر)

بدر

احمدیہ جماعت کا ارزان ہفتہ وار اخبار۔ ہر ہفتہ مین بروز جمعرات خدا کے قایم کردہ سلسلہ کے ہیڈکوارٹر قادیان ضلع گورداسپور ہوتا ہی قیمت سالانہ ہی۔ اس سے زیادہ کارخانہ کے استحکام کیواسطے جو کچھ دوست مرحمت فرماوینگے وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ اس اخبار مین حضرت امام علیہ السلام کے حالات رویاء۔ کشوف۔ الہام۔ ڈاک ولایت درس قرآن خطبہ جمعہ کلمات طیبات وغیرہ امور۔ درج ہوا کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام اشتہارات جنمین کوئی نامناسب امر نہو درج کئے جاوینگے۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔ تمام تحریرین برائے انطباع اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر و منیجر آنی چاہیے۔ صرف ایڈیٹر و منیجر کے الفاظ لکھنے کافی ہین کسی کا نام لکھنا ضروری نہین لیکن ترسیل زر ...

مطبع بدر مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۔۔۔ ۔۔۔ مدیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد لعہ ... وقت مبعوثہ
البدر
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

رجسٹرڈ ایل ۳۸۸

سلسلۃ الجدید نمبر ۲ جلد ۱ | ۷ صفر ۱۳۲۳ھ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۱۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم نمبر ۱۰ جلد ۴

فہرست مضامین

۱ ۔ الہامات
۲ ۔ ڈائری
۳ ۔ درس قرآن
۴ ۔ الانذار
۵ ״
۶ اشتہار از جانب پیر پرایڈیٹر تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام
ڈاک ولائت
۷ خطبہ جمعہ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام
۸ اخبار زلزلہ۔
آؤ عیسائیو ادہر آؤ

انا انزلناہ قریبًا من القادیان۔

خدا کی تازہ وحی

۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ گذشتہ شب تین بجے تازہ نشان تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلۃ الساعۃ قوا انفسکم ان اللہ مع الابرار۔ دنی منک الفضل جاء الحق وزھق الباطل۔ اس وحی کے بعد ایک ناپاک روح کی آواز آئی "مین سوتے سوتے جہنم مین پڑ گیا"۔ اس وحی کے متعلق حضرت اقدس ع نے ایک مفصل اشتہار شایع کیا ہے جو اس اخبار کے صفحہ ۴ و ۵ پر درج کیا گیا ہے۔ بغور ملاحظہ فرماوین

۹ و ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ بخور آنچہ ترا بخور انم

لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون۔ نزلت لک۔ لک نری آیات ونھدم ما یعمرون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون۔ کففت عن بنی اسرائیل ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین

یہ وحی ۹۔ کو بھی نازل ہوئی اور پھر ۱۰ کو بھی

ترجمہ۔ کہا جو کچھ مین تجھے کھلاتا ہون۔ تیرے لیے ایک درجہ آسمان مین اور ان لوگون مین جو صاحبان بصیرت ہین۔ مین تیرے لیے نازل ہوا۔ تیرے واسطے ہم نشان دکہائینگے اور جو کچھ وہ بناتے جائینگے اس کو ہم گراتے جائینگے کہو میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم اس گواہی کو مانو گے یا نہین۔ مین نے شر کو بنی اسرائیل سے روک دیا فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر خطا پر تھے۔ ان الہامات کی تشریح وتفہیم بدر ڈائری مین درج ہے

ڈائری

۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مختلف مقامات سے نہایت سخت تباہی اور سینکڑوں آدمیوں کے دب جانے اور مر جانے اور ہزاروں مکانات کے گر جانے اور زمینوں کے دھنس جانے کا ذکر ہو رہا تھا۔ بالمقابل اس کے قادیان میں جو امن رہا اس کے متعلق حضرت نے فرمایا۔ کہ اس میں وہ وحی الٰہی بھی پوری ہوئی۔ جو مدت ہوا۔ اخباروں میں شایع ہوئی تھی۔ کہ امن است در مقام محبت سرائے ما۔ ان تباہیوں اور شہروں کے دبنے سے وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جس کو گیارہ ماہ ہوئے۔ کہ شایع ہوئی تھی۔ اور گورداسپور میں نازل ہوئی تھی۔ کہ عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنے سرائیں بھی تباہ ہو گئیں۔ اور اصلی مقامات بود و باش بھی مٹ گئے۔ اور ان کے نشان بھی مٹ گئے

قادیان کے گاؤں سے بعض آدمیوں کے طاعون میں مبتلا ہونے اور بعض کے مرنے کا ذکر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا جانے ہمارے باہر آ جانے میں کیا کیا حکمتیں ہیں اگر قادیان میں سو آدمی روزانہ طاعون سے مرنے لگتا۔ تب بھی ہم نے قادیان سے نہیں نکلنا تھا۔ مگر اس میں خدا تعالےٰ کی کوئی حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایسی نئی بات پیدا ہو گئی۔ یعنی سخت زلزلہ کے سبب سہ منزلہ مکانات کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس واسطے بموجب پابندی شریعت اپنے آپ کو خطرناک جگہ سے محفوظ کرنے کے واسطے ہم باہر آ گئے اور زلزلہ کی کیفیت ایسی ہے۔ کہ اب تک محسوس ہوتا ہے۔ خدا نے دل میں پختہ طور سے یہی بات ڈال دی کہ اب باہر جانا چاہیئے۔ طاعون کے لحاظ سے باہر آنا تو گناہ تھا۔ مگر زلزلہ کے سبب خدا نے یہ بات دل میں ڈال دی۔ اور اس سے ہم کو بہت فائدہ اور آرام ہوا۔ کیونکہ باغ میں عمدہ ہوا اور خوشبودار پھولوں کے سبب مضامین کے لکھنے اور فکر اور تدابیر کیواسطے عمدہ موقع ملتا ہے۔ اور صحت میں بہت ترقی محسوس ہوتی ہے۔ اور درختوں کی چھاؤں کے نیچے دعا کے واسطے عمدہ خلوت گاہ ملجاتی ہے۔ جس کے سبب ہم باغ کے مکان میں آ گئے

فرمایا۔ اب تو اس قدر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں کہ گویا خدا اپنے آپ کو برہنہ کر کے دکھانا چاہتا ہے

فرمایا۔ پہلے انبیاء کے معجزات تو خاص زمینوں اور خاص شہروں تک عموماً محدود ہوتے تھے۔ مگر اب تو خدا تعالیٰ ایسے نشان اس سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے جو دنیا بھر پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔

۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء فرمایا جب دنیا مد نظر ہو۔ تو تطہیر مشکل ہے۔ آج کے الہامات کے واسطے حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک اشتہار لکھا۔ جس کو شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم نے نہایت چستی سے چھاپ کر شام تک شایع کر دیا۔ نام اشتہار الانذار رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔ حکیم فضل الدین صاحب نے بھی علیحدہ چھاپ کر شایع کیا ہے۔ اخبار بدر کے صفحات ۴ و ۵ پر شایع ہوا ہے

۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ پرچہ اہل حدیث امرتسر کا ذکر ہوا۔ جس نے بہت سے بیجا حملے خود کے سلسلہ پر کئے۔ حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔

کم علم آدمی تو معذور ہوتا ہے۔ معاف ہی کیا جاتا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ ان لوگوں پر جو علم رکھتے ہیں اور پھر بھی تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ کسی کو کیا معلوم کہ اندر ہی اندر کیا طیاری ہو رہی ہے۔ اور ابھی زمین پر کیا ہونے والا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ ایسی تباہی لائیگا۔ جس کی خبر وحی الٰہی میں ہے۔ تو پھر توبہ اور رجوع بھی فائدہ نہ دیگا۔ مبارک ہیں۔ وہ جو پہلے ایمان لائے۔ اور پھر وہ جو ان کے بعد آئے۔ ایسا ہی درجہ بدرجہ سب کا حصہ ہے دیکھو کس قدر قیامت کا نمونہ ہے۔ مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے۔ اور ناجائز باتیں کہتے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کی باتوں کے سبب غمگین نہ ہوویں یہ لوگ جیسے اہل حدیث وغیرہ ہیں۔ یہ ہمارے سلسلہ کی رونق ہیں۔ اگر اس قسم کے شور مچانے والے نہ ہوں۔ تو رونق کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جس نے مان لیا ہے۔ وہ تو اپنے آپ کو فروخت کر چکا ہے۔ اور مثل مردہ کے ہے۔ وہ کیا بولیگا وہ تو زبان کھول ہی نہیں سکتا۔ اگر سارے ابوبکر ہی بن جاتے۔ تو پھر ایسی بڑی بڑی نصرتوں کی کیا ضرورت پڑتی جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوئی تھیں۔ دیکھو سنت اللہ یہی ہے۔ کہ پہلے سخت گرمی پڑے پھر برسات ہو۔ پس تم خوش ہو کہ ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں۔ جو اس نصرت اور فتح کو جو کروڑوں کوس دور ہوتی ہے۔ ایک دو کوس کے قریب کھینچ لاتے ہیں۔ اب ان معاملات کو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ آج کے الہامات پر غور کرو۔ اب بحث مباحثہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہماری طرف سے خدا آپ جواب دینے لگا ہے۔ تو خلاف ادب ہے کہ ہم دخل دیں۔ اور سبقت کریں جس کام کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ اس کو ناقص نہ چھوڑے گا۔ کیونکہ اب اگر امن ہو جائے اور کوئی نشان نہ دکھلایا جائے۔ تو قریب ہے۔ کہ ساری دنیا دہریہ بن جائے۔ اور کوئی دکھائیگا

میرے لڑکے محمد منظور کا رویا حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ فرمایا۔ مومن کبھی رویا دیکھتا ہے اور کبھی اس کی خاطر کسی اور کو دکھایا جاتا ہے۔ ہم نے اس کی تعبیر میں چودہ بکرے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ سب جماعت کو کہہ دو کہ جس جس کو استطاعت ہے۔ قربانی کر دے۔

فرمایا۔ کہ ہمیں اس وقت اپنا پرانا الہام یاد آتا ہے۔ کہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اور تجلی کی اس کے رب نے پہاڑ پر یعنی مشکلات کے پہاڑ پر اور کر دیا اس کو پاش پاش اور گرا موسیٰ بے ہوش ہو کر۔ یعنی ایسی تجلی ہیبت ناک تھی۔ کہ اس کی ہیبت کا اثر موسیٰ پر بھی پڑا۔

زلزلہ کے پہلے دھکے کے وقت ہم دعا کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑے تھے۔ ایک ہیبت ناک صورت پیش نظر تھی۔ جس کا ایک قوی اثر دل پر تھا۔ ایسا اثر تھا کہ گویا ایک صعق کی قسم تھی۔

آج کے الہام میں جو آئندہ زلزلہ کا خوف ہے معلوم نہیں کہ کب پورا ہو اور معلوم نہیں کہ زلزلہ سے مراد کس قسم کا عذاب ہے عفت الدیار محلہا و مقامہا والا الہام کیسا پورا ہوا کہ شہر اور چھاؤنیوں کے نشان مٹ گئے۔ نہ خانہ رہا۔ اور نہ صاحب خانہ

آریوں کے اخبار ڈیلی ٹائمز اور آریہ پتر کا اور اہل حدیث نے جو مخالفانہ ریمارکس کئے ہیں۔ ان کا ذکر آیا

حضرت نے فرمایا کہ ان سب کو یہی جواب دیدو کہ ہم آسمانی فیصلہ کے منتظر ہیں۔ تمہارا جواب دینا پسند نہیں کرتے۔ تمہارا جو جی چاہے کہتے جاؤ۔

فرمایا۔ تربیت انبیاء کی اسی طرح آہستہ آہستہ ہوتی چلی آئی ہے ابتدا میں جب مخالف دکھ دیتے ہیں تو صبر کا حکم ہوتا ہے اور نبی صبر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دکھ حد سے بڑھ جاتا ہے تب خدا کہتا ہے کہ اب میں خود تیرے دشمنوں کا مقابلہ کرونگا۔ اب یقیناً جانو کہ وقت بہت قریب ہے۔ اس وقت ہمیں وہ وحی الٰہی یاد آتی ہے جو عرصہ ہوا کہ ہم پر نازل ہوئی تھی کہ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا

ان مخالفوں کی مخالف باتوں کا کوئی نشان اور ذکر باقی نہ رہیگا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس جماعت کو اپنی قدرتوں پر ایمان دلادے یہیں دیسا رہیں نشانات ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جماعت کو حفاظت میں رکھے

۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کثرت زلازل اور تباہیوں کا ذکر تھا۔ فرمایا ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔ خواہ کیسے ہی زلزلے پڑیں۔ پر خدا کا چہرہ لوگوں کو ایک دفعہ نظر آ جائے اور اس ہستی پر ایمان قائم ہو جائے ۴

؎ آج رات کے الہام میں فرعون ۔۔۔ الخ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ فرعون اور اس کے ساتھی تو یہ یقین کرتے تھے۔ کہ بنی اسرائیل ایک تباہ ہو جانے والی قوم ہے۔ اور اس کو ہم جلد فنا کر دیں گے۔ پر خدا نے فرمایا کہ وہ ایسا خیال کرنے میں خطا پر تھے۔ ایسے ہی اس جماعت کے متعلق مخالفین و معاندین۔ کہتے ہیں کہ یہ جماعت تباہ ہو جائے گی۔ مگر خدا کا منشاء کچھ اور ہے۔ کانگڑہ کے متعلق بہت تباہی

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے درس قرآن

سے نوٹس

سیپارہ ۱۵ رکوع ۸

ومن کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔

جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ یہ دنیا بیج بونے کا وقت اور اس کی جگہ ہے۔ اور اس بیج کا پھل کاٹنے کا موقعہ عقبیٰ ہے۔ مگر آخرت اس کا پورا وقت ہے۔ جو شخص بونے کے وقت اندھا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ کب اور کیسے موقع پر کس طرح بیج بوئے۔ اور غفلت میں بیٹھا ہے۔ اس کو پھل کاٹنے کے وقت کوئی پھل نظر نہ آئے گا۔ جس کو وہ اٹھا سکے۔ پس جیسا وہ یہاں اندھا ہے۔ ویسا ہی پیچھے بھی اندھا ہوگا۔ ایک حکیم نے اس مضمون کو فارسی نظم میں ادا کیا ہے

از مکافات عمل غافل مشو ٭ گندم از گندم بروید جو ز جو

وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک۔

تحقیق حق الامر تو یہ ہے۔ کہ قریب تھا۔ کہ یہ لوگ ہمارے وحی کردہ امر سے ہٹا کر تجھے فتنہ میں ڈال دیں

انبیاء و رسل کے زمانہ میں دنیوی اکابر جن کو اپنی چالاکی اور فہم پر بڑا بھروسہ ہوتا ہے۔ خدا کے برگزیدوں کو اپنی طرح ایک منصوبہ باز خیال کر ان کو صلاح و مشورہ دینے آیا کرتے ہیں کہ یہ کام اس طرح نہیں کرنا۔ اور اس طرح کرنا چاہئے۔ تو پھر دنیا میں بڑی کامیابی ہوگی۔ ایسے لوگ حضرت نبی کریم کے پاس بھی آیا کرتے تھے۔ مگر خدا کے فضل نے نبی کریم کے دل کو ایسا ثابت قدم اور مضبوط بنایا تھا۔ کہ ان لوگوں کی منصوبہ بازیوں کا ان پر اثر نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے ظل کا حال بیان کرتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب کے پاس بھی اس قسم کے لوگ آتے رہتے ہیں چنانچہ دہلی میں ایک مولوی آیا تھا۔ اپنی طرف سے بڑی بناوٹ کے ساتھ اور سنجیدگی کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ اور بڑی خیر خواہی کا اظہار کر کے کہا کہ اگر آپ صرف مجددیت و امامت و اصلاح کا دعویٰ رکھتے۔ تو پھر ساری دنیا کو مرید بنا لینا آسان تھا۔ دعویٰ مسیحیت کے معاملہ میں جلدی ہو گئی ہے۔ اس کو کسی اور طرح سے اب ازالہ کر کے صرف مجدد ہونے کا دعوے رہنے دیجئے۔ تو پھر سب کام درست ہو جائے گا۔ حضرت نے ہنس کر جواب دیا کہ اگر منصوبہ کی بات ہوتی۔ تو آپ کا مشورہ خوب تھا۔ مگر میں تو حکم الہٰی کی اطاعت سے مجبور ہوں۔

وان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منھا واذاً لا یلبثون خلافک الا قلیلا۔

یقیناً یہ لوگ (اہل مکہ) تجھے اس زمین مکہ سے نکالنے والے ہیں۔ اور تیرے بعد یہ لوگ بھی ایسی کرتوت کے بعد نہ رہیں گے۔ مگر چند روز۔

اس آیت میں پیشگوئی ہے۔ کہ اہل مکہ حضرت نبی کریم کو مکہ سے نکال دیں گے۔ لیکن چند ایک برس کے بعد یہ خود بھی اس شہر میں نہ رہ سکیں گے۔ یعنے ہلاک ہو جائیں گے۔ جیسا کہ جنگ بدر میں واقع ہوا۔ اس کے [illegible] سورۂ سباء کے تیسرے رکوع میں بھی پیشگوئی درج ہے جہاں لکھا ہے کہ قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون۔ تو کہدے کہ تمہارے واسطے ایک سال کی میعاد ہے۔ کہ اس سے ایک ساعت ادھر ادھر نہ کر سکو گے۔ اور اسی کی طرف سورۂ انفال کے رکوع ۴ میں بھی ارشاد ہے۔ جہاں لکھا ہے۔ کہ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ کیا معنے۔ اے رسول جب تک تو ان میں ہے۔ اللہ ان پر عذاب نہ لا دیگا۔ اس ہجرت اور ایک سال کے بعد فتح کا ذکر کتاب یسعیا باب ۲۱ میں پہلے سے درج تھا۔ اور وہ اس طرح سے ہے "عرب کی بابت ایک ثبوت۔ کیا معنے الہامی کلام سے البشارت۔ عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے۔ اے ددانیوں کے قافلو! پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیماء کی سر زمین کے باشندو! روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند کریم نے مجھے یوں فرمایا ہے۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ اور تیر اندازوں کی جو باقی رہی۔ قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے۔ کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔ اور یہ تو توریت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ قیدار اسمعیل کا بیٹا تھا۔ اور عرب کو بنی قیدار بھی کہتے ہیں۔

اقم الصلوٰۃ۔ تکالیف کے وقت بالخصوص استغفار لاحول۔ نماز۔ دعا اور تہجد کے واسطے بہت تاکید ہے۔ نماز اور اس میں دعا مشکلات کے دور کرنے میں بڑی موثر ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نسخہ مسلمان کے ہاتھ میں نہیں۔

وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیرا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ مکہ میں ہم پھر فتح و نصرت اور غلبہ کے ساتھ داخل ہوں گے۔

سونے کے وقت اس دعا کا پڑھنا تہجد میں اٹھنے کے لئے مدد دیتا ہے۔ (ایڈیٹر)

سید عبدالحی عرب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر کے عمدہ کاغذ پر خوشخط مع ترجمہ چھپوایا ہے۔ دعائیں یاد کرنے کے لائق ہیں قیمت ۱۔ فی تختہ ۱۔

دعا

احمدی جماعت کو خصوصاً قادیان کی جماعت سے التماس ہے کہ میرے لئے دعا کی جاوے کہ اللہ تعالے میرے گناہوں کو معاف کرے اور میری طبیعت کو عبادت کیطرف بالکل مائل کر دے۔ کہ مجھے اللہ تعالے کی محبت کے بغیر بالکل چین نہ ہو۔ اور میرے والدین۔ اور بھائی پر اپنا رحم کرے۔ تاکہ وہ اس نور کی شناخت کریں۔ اور مجھے علم عنایت کرے اور میری روزی میں برکت بخشے۔ اللہ تعالے تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین

آپ کا نیاز مند محمد الٰہی کوہاٹ

نشان زلزلہ

ضلع کانگڑہ کے مختلف مقامات بالخصوص جوالامکھی یعنی لاٹان والی دیوی کے مندر کے مکانات رہائش و پوجا و مکانات جاتریوں کے اور دیگر مکانات کے گر جانے بہت آدمیوں کے مر جانے اور زمین کے نیچے دب جانے وغیرہ سخت تباہی کی خبریں متواتر آ رہی ہیں سنا گیا ہے۔ کہ اس ضلع میں بدکاری بہت ہوتی تھی۔ مگر ایک قابل غور وجہ ہے کہ وہاں کے پوجاریوں کو فخر تھا۔ کہ لاٹان والی دیوی کے سبب اس جگہ طاعون نہیں پڑتا

امید ہے۔ کہ پوجاریوں میں سے جو مر گئے ہیں۔ ان کو تو بہر حال اور جو زندہ ہیں۔ ان کو بھی یقین ہو گیا ہوگا۔ کہ یہ بت صرف پتھر ہی ہیں۔ اور کسی کو کچھ فائدہ و نقصان نہ دے سکتے ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الانذار

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
گران چیزے کہ می بینم عزیزان نیز دیدندے
نہ شاید تافتن سر زان جناب عزت و غیرت

نہ پندارم کہ بیند خدا ترسے نکو کارے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خون بارے
اگر گر خواہد کشد دیکے دمے چون کرم بیکارے

مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آں مردے
بہ تشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
من از ہمدردی گفتم تو خود ہم فکر کن بارے

کہ می ترسد ازاں یارے کہ غفار است و ستارے
علاجے نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے
خرد از بہر این روز است اے دانا و ہشیارے

(غور سے پڑھو کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے)

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے **تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلۃ الساعۃ۔ قوا انفسکم ان اللّٰہ مع الابرار۔ دنیٰ منک الفضل۔ جاء الحق وزھق الباطل** ترجمہ مع شرح یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھلائیگا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ (مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئیگی جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے معلوم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند برس کے بعد ظاہر فرمائیگا بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے۔ اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔ پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کرکے خبر دی تھی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی اور شور قیامت برپا ہوگا اور یکدفعہ **موتا موتی** ظہور میں آجائیگی دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا اور جیسا کہ میں ابھی لکھا ہے یہ پیشگوئی مذکور اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کردی گئی تھی اور پیشگوئی مذکور یہ ہے **عفت الدیار محلہا ومقامہا** یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جائیں گے ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہوگئیں اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہیں کہ **عفت الدیار محلہا ومقامہا**۔ اے عزیزو اس کے یہی معنے ہیں کہ محلوں مقاموں کا نام ونشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنے ہیں کہ نہ خانہ رہے گا نہ صاحب خانہ سو یہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہوگیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں بھی خبر دی گئی تھی وہ تو جو ہوا سو ہوا مگر اس کے بعد جو آنے والا حادثہ ہے وہ بہت بڑھکر ہے خدا تعالیٰ لوگوں پر رحم کرے اور ان کو تقوے اور نیک اعمال کا خیال آجائے) بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کرکے اپنے تئیں بچالو قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے۔ **جو ایک دم میں تباہ کردے گا**۔ اور فرماتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں۔ اور پھر اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ **میرا فضل تیرے نزدیک آگیا**۔ یعنی وہ وقت

احباب اپنے اپنے شہروں میں اس اشتہار کو دوبارہ چھپوا کر شائع کردیں

آگیا کہ **تو کامل طور پر شناخت کیا جائے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا** ۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ جو کچھ نشان ظاہر ہوا اور ہوگا اس سے یہ غرض ہے کہ لوگ بدی سے باز آویں اور اس خدا کے فرستادہ کو جو ان کے درمیان ہے شناخت کرلیں۔ پس اے عزیزو جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گذر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں ہی مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا وہ پکڑا جائے گا دیکھو آج میں نے بتلا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرتا ہے وہ پکڑا جائے گا خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ **زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی** ۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچالو گے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پائے گا تب بھی رحم کیا جائے گا ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دیگا نادان بدقسمت کہیگا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں ہائے وہ کیوں اسقدر سوتا ہے آفتاب تو نکلنے کو ہے جب خدا تعالیٰ اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کر چکا تو ایک روح کی آواز میرے کان میں پڑی جو کوئی ناپاک روح تھی اور میں نے اسکو یہ کہتے سنا کہ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر فسق و فجور کو چھوڑ دے کونسا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے آگ لگ چکی ہے اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا اسکو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کر دے پس گو یہ حکم تمہارے لئے نہیں ہے مگر یہ تو ضرور چاہیے کہ اسقدر توبہ استغفار کرو کہ گویا مر ہی جاؤ تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے آمین

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

ضروری اطلاع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جہاں جہاں یہ اشتہار پہنچے احباب اپنے اپنے شہر وغیرہ میں جہاں ہو سکے۔ دوبارہ چھپوا کر اس اشتہار کو اپنے شہر میں اور مضافات میں ایسی طرح سے شائع کردیں۔ کہ موافقین مخالفین سب کو مل جائے اور اس کے مضمون سے اطلاع ہو جاوے۔ والسلام (ایڈیٹر)

ضروری قربانی

راقم عاجز کے ایک معصوم لڑکے محمد منظور نام نے خواب میں دیکھا ہے کہ سخت زلزلہ آیا ہے پھر وہ زلزلہ ایک بکرے کی شکل میں نمودار ہوا اور بولا کہ تمہاری جماعت کے لوگ قربانی دیں۔ ان کو میں کچھ نہیں کہونگا۔ حضرت اقدس نے اس پر فرمایا ہے کہ تمام احباب جو استطاعت رکھتے ہوں قربانی دیدیں اور اس اصل قربانی کو بھی ادا کریں جو توبہ و استغفار و دعا کے ذریعہ سے نفس کی قربانی ہے

والسلام۔ (ایڈیٹر)

احباب اپنے اپنے شہروں میں اس اشتہار کو دوبارہ چھپوا کر شائع کریں

اشتہار از جانب پروپرائیٹر بدر

اکثر احباب آگاہ ہون گے۔ کہ البدر میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور منشی محمد افضل مرحوم مینجری اور ایڈیٹری کے عوض مین حصّہ دار تھے۔ جس جانفشانی اور مالی نقصانون کے ساتھ طرح طرح کی مایوسیون کے خاردار بیابانون کو طے کر کے البدر جیسا مفید جریدہ جاری کیا گیا۔ وہ بھی آپ سے پوشیدہ نہین۔ اور جو جو قومی ضروریات اور خدمات اس کے وجود سے پوری ہوتی رہین۔ اُن سے بھی آپ ناواقف نہین۔ البدر کیا ہے۔ گویا نامۂ دلبر ہے۔ جو خدا کے حبیب احمدؐ آخر زمان مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات اور قدوت المؤمنین حضرت حکیم الامت کے درس کا لب لباب اور بیشمار دیگر فوائد دینیہ لے کر ہر آٹھوارہ کو آپ کے پاس پہنچ کر محبوب سے نصف ملاقات کراتا ہے۔ اور قوم نے بھی اس کی قدردانی فرمانے مین دریغ نہین کیا۔ قوم کا ہر ایک فرد معترف ہے۔ کہ یہ ایک فیض عظیم کا چشمہ ہے۔ منشی محمد افضل مرحوم کی وفات سے البدر کی نسبت بہت تشویش پیدا ہو گئی تھی چنانچہ ہر طرف سے بزرگان قوم نے اس کی جدائی کو بڑی محرومی سمجھکر اس کے جاری رکھنے پر زور دیا۔ یہان تک کہ حضرت اقدس عٰو اور تمام اکابر دین نے بھی اسے جاری رکھنے کا ہی مشورہ دیا۔ اور اسی پر تاکید فرمائی۔ خاکسار بھی اس وقت سے اسی کے جاری رکھنے کی تدابیر اور انتظام مین سرگردان رہا۔ معمولی طور پر جاری رکھنا تو آسان تھا۔ لیکن اس قدر سرگردانی سے غرض یہ تھی۔ کہ اس قومی آرگن کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ مفید اور مضبوط اور قابل قدر بنایا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل نے دستگیری فرمائی اور حضرت اقدس عٰو اور تمام بزرگان کے مشورے سے ایک ایسا جلیل القدر گران قیمت انسان ہاتھ آگیا ہے۔ جس کی خوبیون اور لیاقت اور مناسبت اور اخلاص سے نہ صرف تمام احمدی جماعت بلکہ یورپ اور امریکہ کے باذاق اور حق پسند لوگ جن کے ساتھ ان کی خط و کتابت رہتی ہے۔ بھی جانتے ہین اور ان کے جوہر کے ثناخوان ہین۔ منجملہ ان کے فضائل کے یہ بھی ہے کہ زبان عبرانی مین ید طولےٰ رکھتے ہین۔ ان کا نام نامی مفتی محمد صادق ہے۔ مفتی صاحب سے انٹرو ڈیوس کرنے کے لئے حضرت اقدسؑ اور حضرت حکیم الامت صاحب کی تحریرین کافی ہین جو پہلے اخبار مین چھپ چکی ہیں۔

اس کے سوا یہ بھی خوشخبری آپ تک پہنچاتا ہون کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اکثر اہل قلم احمدی بزرگون نے البدر کے لئے دعا اور ہر طرح کی امداد کے وعدے فرمائے ہین

اس خوش نصیبی کے علاوہ یہ ایک اور بشارت ہے۔ کہ اس کا انتظام حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے اپنی ماتحتی مین رکھنا منظور فرمایا ہے۔ جن کا نامی اور بابرکت نام البدر کے لئے ایک اور مبارک فال ہے۔ اور یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ آئندہ البدر ہر جمعرات کو قادیان سے شایع ہوا کرے۔ اس سے یہ فائدہ ہو گا۔ کہ جماعت کو دونون اخبار ملکر ایک ایسے اخبار کا کام دین گے۔ جو ہفتہ مین دو بار شایع ہوتا ہو۔ اس طرح تیسرے چوتھے روز دارالامان کی خبرین پہنچ جایا کرین گی۔ اور سالانہ نمبرون کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے

غرض جہان تک مجھ سے ہو سکا ہے۔ مین نے ابتغاءً لمرضات اللہ البدر کے لئے احسن سے احسن انتظام کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ اب آپ صاحبان کی ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ مین یقین رکھتا ہون۔ کہ آپ خود تو فراخ دلی سے مالی امداد دینے کی طرف متوجہ ہون گے۔ یہ بھی ایک مبارک پہلو ہے۔ پر مستقل اعانت یہ ہے کہ آپ لوگ اس کی ترقی اور بہتری کے لئے دعائین کرین اور اس کی اشاعت کی توسیع مین ایسی کمر ہمت باندھ کر اپنے تمام دوستون اور احباب کو اس کی خریداری پر آمادہ کرین تاکہ اس کے فنڈون مین استحکام پیدا ہو جائے۔ اور یہ سلسلہ صورت استقلال اختیار کرے۔ یہ ایک ضروری اور اعلیٰ فرض آپ کے ذمہ ہے۔ جس کو آپ آسانی سے ادا کر سکتے ہین۔

البتہ اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ کہ البدر کو لنگر اور مدرسہ پر فوقیت نہین۔ ان کی امداد اس سے مقدم سمجھین اور پھر البدر کی اشاعت مین بھی سعی بلیغ فرماوین

آج تک البدر کے ذمہ ایڈیٹر اور مینجر کی تنخواہ کچھ نہ تھی۔ مرحوم صرف حصّہ نفع کے وعدے پر کام کرتے تھے لیکن اس حال مین بھی آج تک خاکسار کو کئی سو روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ اور اس زیرباری کے سوا جو کچھ بروئے حساب کارخانہ کی نقدی موجود تھی۔ وہ بھی مرحوم کی ناگہانی موت کی وجہ سے میرے ہاتھ نہ آسکی۔ اور اب تو مفتی صاحب جیسے والاشان انسان کو مدرسہ تعلیم الاسلام کی ہیڈ ماسٹری سے علیحدہ کرا کر البدر کے لئے مامور کرنے سے ایک بہت بھاری رقم ماہوار کا بوجھ البدر پر پڑ گیا ہے اور یہ بوجھ اٹھانا مجھ اکیلے کا کام نہین۔ تمام بھائیون کا فرض ہے۔ کہ اس للّٰہی کام مین اعانت کر کے میرا ہاتھ بٹائین۔ تاکہ اس ضروری قومی آرگن کی زندگی کا موجب ہو کر عند اللہ ماجور ہون

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بعض احباب کی طرف سے خطوط اور روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا وی پی ایسے وقت یہان پہنچے تھے۔ جبکہ مرحوم رحلت کر گئے تھے۔ اس لئے وہ ڈاکخانہ سے نہ تو مرحوم کو مل سکے۔ اور نہ مجھے ہی ابھی تک ملے۔ اگر کسی وجہ سے وہ فرستندون کے نام واپس ہو جائین تو التماس ہے۔ کہ خود بذریعہ منی آرڈر رقوم ارسال کر دین۔ اور خطوط نئے لکھ بھیجدین یا وی پی کی اجازت دین۔

دراصل تمام احمدی جماعت کے ممبر البدر کے شرکاء ہین سب کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ جدید امداد کے علاوہ جس قدر قیمتین بعض احباب کے نام باقی ہین۔ وہ بہت جلد کارخانہ مین ارسال فرما کر ایسے نازک وقت مین کارخانہ کی امداد فرماوین

یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ آئندہ تمام خط و کتابت بنام مینجر اخبار بدر ہو۔ اور ترسیل زر بنام میان سراج الدین عمر پروپرائٹر بدر ہو۔ والسلام

خاکسار سراج الدین عمر احمدی

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈاکٹر جارج بیکر صاحب ساکن فیلیڈلفیا کا دوسرا خط آیا ہے ان کے پہلے خط آنے کے بعد مین نے ان کو ریویو آف ریلیجنز کے چند پرچے ارسال کئے تھے جس کے جواب مین یہ خط آیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ امریکہ کے عیسائیان مین ایسے موحد بندے بھی پیدا ہو گئے ہین۔ خط کا ترجمہ ذیل مین درج ہے

میرے پیارے بھائی! آپ کا ۲ دسمبر ۱۹۰۴ء کا خط مجھے ملا۔ مین اس کا بہت پہلے جواب دیتا۔ لیکن مین اچھا نہ تھا۔ اور گنٹھیا کی بیماری تھی۔ اور خط نہین لکھ سکتا تھا۔ اب مین کچھ اچھا ہون۔ اور مجھے یہ خوشی ہوئی ہے۔ کہ مین آپ کو دوسری بار خط لکھنے کی قوت پاتا ہون۔ آپ کے مجھے ارسال کردہ ریویو آف ریلیجنز کے پانچ پرچے پہنچ گئے ہین۔ مین نے ان کو بہت خوشی سے پڑھا ہے۔ انہون نے میرے خیالات پر اثر کیا ہے۔ اور مین ان تمام باتون سے اتفاق کرتا ہون۔ جو آپ کے اعلیٰ استاد نے فرمائی ہین۔ حضرت کی دلیلین بڑی صاف ہین۔ اور در محل مین بھی مین ایک مسلمان مؤمن کی سچی زندگی گذارنے کی کوشش کر رہا ہون مین نے اسلام کے اصولون کو ہر طرح سے پورے طور سے سمجھا ہے۔ میرے پاس قرآن شریف کے چند نسخے ہین جن مین سے ایک عربی بھی ہے۔ میرے پاس نماز کی کتاب بھی ہے

او
... ا ہوں جو نماز سے پہلے
کیا جاتا ہے جیسے دسویں شرائط ہمیشہ پورے نہیں ہوسکتی خصوصاً جبکہ میں باہر جاتا ہوں مگر میں جانتا ہوں کہ خدا دلوں کو اور ارادوں کو زیادہ نزدیکھتا ہے۔ نسبت اس کے کہ وہ ظاہر کو دیکھے۔ میں روزے بھی رکھتا ہوں جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ اب رمضان کا مہینہ گذر چکا ہے۔ اور بڑی عید اور چھوٹی عید کو بھی مناتا ہوں۔ میں پکے مسلمان کے فرائض کے مطابق زندگی گذارنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں نے بیشک کھلے طور سے اسلام کا اقرار کیا ہے۔ اور میں ایسا کیا کرتا ہوں۔ جب کبھی مجھے موقعہ ملتا ہے۔ اسلامی نشان یعنی تلوار ہلال اور ستارہ بھی پہنتا ہوں۔ اور وہ تمام لوگ جو مجھے جانتے ہیں وہ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور ایسا ہی وہ مجھے پکارتے ہیں۔ میں نے اکثر ان آدمیوں سے مباحثہ کیا ہے۔ جو اسلام کے مذہب کی بابت جھوٹ بولتے ہیں۔ اور یہ لوگ اس کو پسند نہیں کرتے کہ میں ایسا کروں لیکن میں اسکو کسی نہ کسی طرح کرتا رہتا ہوں۔

یہاں فیلاڈلفیا میں چند اور مسلمان بھی ہیں۔ جو تمام عرب ہیں۔ میں ان تمام کو اچھی طرح جانتا ہوں اور ہم کبھی کبھی مذہبی اغراض کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں اُن میں سے دو جو میرے بڑے پیارے دوست اور بھائی ہیں یورپ میں تھوڑی مدت سے باہر گئے ہوئے ہیں لیکن وہ جلدی ہی واپس آجائینگے۔ وہ ٹیونس میں سے ایک سال یا کچھ کم عرصے میں واپس آنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپکو اس بات سے بھی آگاہ کرتا ہوں کہ جب صرف ایک مسلمان ایسے شہر میں ہو جس کی آبادی لاکھوں ہو۔ اور جس کے تمام لوگ برائے نام عیسائی ہیں تو اسکو اپنے قول اور فعل میں بڑا ہوشیار ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت ان لوگوں کی تیز نکتہ چینی کے نیچے ہے میں جانتا ہوں کہ مذہب اسلام صرف ایک ہی مذہب ہے۔ جو انسان کی فطرت کے مطابق ہے۔ یہ ان تمام آدمیوں کو بھائی بنا دیتا ہے جو اسپر ایمان لاتے ہیں۔ عیسائیت میں بہت سے شامل ہو جاتے ہیں لیکن اُن میں سے ایک بھی اپنے مذہب کے فرائض کو سچا نہیں لاتا میں ایک خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ جو ازلی خدا ہے وہ نہ تو جنتا ہے۔ اور نہ کسی نے اسکو جنا ہے۔ اور کوئی اُسکی مانند نہیں ہے۔

کاش کہ آپ میرے قریب ہوتے۔ تاکہ میں آپ سے ملتا یا آپ مجھ سے ملتے۔ میرا ایک یا دو سال تک یورپ کو جانے کا ارادہ ہے۔ اور اٹلی۔ جرمنی اور انگلینڈ کے دیکھنے کا میں چاہتا ہوں۔ کہ میں ہندوستان میں جاکر ایک ہفتہ گذاروں لیکن میں ڈرتا ہوں کہ یہ بہت دُور ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ کو تمام کامیابیاں حاصل ہوں۔ جو آپ کر رہے ہیں۔ اور میں آپ کے لئے اور ہندوستان میں اس کام کیلئے خدا سے رحمت و برکت کی دعا کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کے پاس حضرت مرزا غلام احمدؐ جیسا ایک آدمی ہے جو سچ بولنے سے کبھی نہیں ڈرتا۔ اور اسلام کو اسطرح دنیا کے آگے ظاہر کر رہا ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ خدا آپ تمام صاحبوں پر فضل کرے۔ آمین۔۔۔ آپکا صادق دوست۔ اے۔ جارج بیکر

اقتباس و اختصار از خطبہ

جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے
گذشتہ جمعہ کے دن بزبان پنجابی پڑھا

اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون ما يأتيهم من ذكر من ربهم محدث الا استمعوه وهم يلعبون لاهية قلوبهم واسروا النجوى الذين ظلموا هل هذا الا بشر مثلكم افتأتون السحر وانتم تبصرون

ترجمہ۔ لوگوں کیواسطے حساب کا وقت قریب آگیا ہے۔ پھر بھی وہ مُنہ موڑے ہوئے غفلت میں پڑے ہیں۔ خدا کیطرف سے جب کوئی نئی بات نصیحت دلانے اور خدا کو یاد کرانے کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ تو اُسکو سُن سُنا کر بھی یہ اپنی لہو و لعب میں مصروف رہتے ہیں۔ اِن کے دل غفلتوں میں ہیں اور ظالم لوگ چھُپ چھُپ کر شرارتوں کے مشورے کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہے جان بوجھ کر اس کے جادو میں کیوں پڑتے ہو۔ آج سے سترہ سال پہلے مارچ ۱۸۸۸ء میں خدا کے مسیح نے خدا کیطرف سے یہ حکم پاکر کہ تو ایک کشتی بنا ہماری وحی کیساتھ اور ہماری آنکھوں کے سامنے اس کشتی کو طیار کر اور جب عذاب آئیگا تب ڈوبنے والوں کیلئے سفارش نہ کرنا۔ سب کو یہ حکم بذریعہ اشتہارات کے سُنایا۔ اور لاکھوں کانوں نے یہ باتیں سُنیں پر غافل دل اپنی غفلت میں سوئے رہے۔ یہانتک کہ عین عذاب کا وقت آگیا۔ طاعون نے پہلے لاکھوں کو ہلاک کیا۔ اور ہزاروں گھر خالی کر دئیے۔ پھر بھی لوگ باز نہ آئے اور اعتراض کئے کہ طاعون غریبوں پر پڑتا ہے اور کہ ٹیکے سے اچھا ہو جاتا ہے اور کہ اونچے مکانوں میں رہ کر ہم اس سے بچ سکتے ہیں۔ تب خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق زلزلہ کا عذاب نازل کیا ہے جس نے نہ اونچی جگہہ کو چھوڑا اور نہ نیچی جگہہ کو۔ نہ پہاڑ میں امن رہا۔ اور نہ میدان میں۔ نہ غربا بچ سکے اور نہ امرا۔ بلکہ امرا کو۔ اور اونچے مکانوں میں رہنے والوں کو اور پہاڑوں میں گھر بنانے والوں کو سب سے زیادہ ہلاکت اور تباہی پہنچی۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ عین عذاب کے وقت لوگ نمازوں میں بہت جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جلد ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں خدا کو یہ باتیں منظور نہیں ہیں عذاب کے آنے سے پہلے توبہ کرو۔ اور دلوں کو پاک کر کے خدا کے ساتھ معاملہ صاف کرو۔ تاکہ خدا تم پر رحم کرے۔ اور عذاب کے وقت تمہاری حفاظت کرے مومن کا دل نرم چاہئے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دُور اور مہجور اور محجوب ہیں وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے وقتوں میں۔ امن کے زمانہ سے بھی زیادہ جرأت اور بیباکی کے آثار دکھاتے ہیں اور اپنی قوت قلب پر حمل کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی خوفناک بات نہیں جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ کہ ابتلا کے ایام میں قساوت قلبی کے نمونے دکھائے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے۔ کہ مومن کا دل چڑیا کے دل کیطرح ہونا چاہئے۔ جو ہر خطرہ کے وقت خدا تعالیٰ کے غنائے ذاتی اور غضب کو دیکھ کر نفس عنصری سے پرواز کرنے پر آجائے ایسے دلوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔ اور اُس آگ سے جو دوسروں کو بھسم کرتی ہے۔ انہیں بچاتا ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

باقاعدہ جاری ہے۔ جو طلباء رخصت پر گئے ہوئے تھے۔ وہ اکثر واپس آگئے ہیں کپور تھلہ سے خان صاحب عبد المجید خان نائب افسر بگھی خانہ نے اپنے بھائی کو یہاں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اُن کی نیت خیر میں برکت دیوے آمین ثم آمین

اخبار زلزلہ

حکیم محمد زمان صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ لاہور میں سخت زلزلہ آیا۔ تمام کوٹھیاں پھٹ گئی ہیں۔ بعض گر گئی ہیں۔ اور ٹاؤن ہال خادیتہ و علے عروشہا ریلوے سٹیشن کا کچھ حصہ گر پڑا۔ بڑا گرجا پھٹ کر دو حصہ ہوگیا۔ سنہری مسجد کے مینار نصف زمین پر گر گئے۔ وزیر خان کی مسجد کا گنبد ٹیڑھا ہوگیا۔ شاہی مسجد کے میناروں سے پتھر علیحدہ ہوگئے اور گر گئے۔ غرض بہت نقصان ہوا ہے۔ کچھ انسانوں کا بھی نقصان ہوا۔

بھیرہ ضلع شاہ پور سے خبر آئی ہے کہ اس جگہ زلزلہ بڑے زور سے آیا ہے۔ تین مکانات گر گئے

جموں سے میاں غلام رسول صاحب تحریر فرماتے ہیں سخت زلزلہ آیا۔ جیسا کہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ سرکاری - مکانات اور شہر کو سخت نقصان پہنچا۔ بعض مکان بالکل گر گئے۔ دو تین آدمی بھی مر گئے

سید طفیل حسین صاحب مقام نادون ضلع کانگڑہ سے بنام منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں خدا تعالے کے فضل سے بخیریت تمام گھر پہنچ گیا ہوں۔ دوسرے دن چھ بجے صبح ۴- تاریخ کو ایسا خطرناک زلزلہ آیا۔ کہ الامان الحفیظ کی صدا ہر طرف سے آتی تھی۔ ہمارے شہر میں اتنا نقصان نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ہمارے گھر میں۔ مگر نزدیک کے شہروں کا بہت بڑا خستہ حال ہے۔ جوالا مکھی ایک جگہ یہاں سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں تقریباً تمام مکانات گر گئے ہیں۔ چار سو کے قریب آدمی مر گئے ہیں اور باقی ابھی تک دبے ہوئے ہیں۔ پولیس ان کو نکال رہی ہے۔ ایک جگہ ہمارے گھر سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں زمین پھٹ کر نیچے سے پانی کے چشمے نمودار ہو گئے۔ یہ جگہ میں نے خود جا کر دیکھی ہے۔ دیگر شہروں کا بھی اس سے خستہ حال سنا جاتا ہے۔ پوری خبر آنے پر مفصل لکھونگا۔

فدوی طفیل شاہ

آؤ عیسائیو ادھر آؤ

یسوع مسیح نے اپنی آمد ثانی کے متعلق چند ایک پیشگوئیاں بیان کی تھیں۔ اور اس وقت کے نشانات بتلائے تھے۔ ان میں سے ایک تو کسوف خسوف تھا۔ وہ تو دیر سے پورا ہو چکا ہے۔ دوسرا یہ تھا۔ کہ لڑائیاں ہوں گی۔ وہ بھی پورا ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ اور تیسرا یہ تھا۔ کہ مری پڑیگی۔ سو یہ بھی مدت سے پورا ہو رہا ہے۔ اور جو تھا زلزلہ تھا۔ وہ بھی اب پورا ہو گیا۔ کم ازکم اب تو وقت ہے۔ کہ آپ صاحبان مسیح کو تلاش کریں۔ زمین کے چار کونوں تک آپکی قوم کے سائنس دان پہنچے۔ اور قطب شمالی اور قطب جنوبی تک کی تحقیقاتیں آپ کی جغرافیہ دانی کی کمیٹیوں نے کرلیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جو کام آپ کی قوم نے مذہبی کمیٹی کے سپرد کیا تھا۔ اس کے فرائض کی ادائگی میں اتنی سستی ہوتی ہے۔ کہ مسیح کی آمد کے سب نشان پورے ہوگئے۔ اور مسیح اب تک نہیں ملا۔ دیکھو ناصری نبی علیہ السلام پر جھوٹ کا اتہام باندھنے کا موقعہ یہودیوں کو دوبارہ نہ دے دینا۔ پہلے تو وہ ایک علاقہ میں رہتے تھے۔ اور اب تو یورپ امریکہ کے تمام شہروں میں پھیلے پڑے ہیں۔ اور ان کے بڑے بڑے اخبار اور میگزین اور کتابیں نکلتی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پہلے سے بھی بڑھکر سخت الفاظ میں حملہ کرنے کا ان کو موقعہ ملجائے۔ وہ پہلے ہی کہتے تھے کہ یسوع کی سب پیشگوئیاں غلط نکلی تھیں۔ اس نے آسمانی بادشاہت کا دعوے کیا۔ اور خود صلیبی موت مرکر (نعوذ باللہ) لعنتی بن گیا۔ پھر کہا تھا۔ کہ یہ پشت گذر نہ چکے گی۔ کہ میں آؤں گا۔ وہ پشت کیا انیس سو سال گذر گئے اور اب تک پتہ ندارد۔ ہمارے نزدیک تو خدا کے نبیوں کی کوئی بات کبھی غلط نہیں ہوتی۔ البتہ نادان لوگ پیشگوئیوں کے سمجھنے میں غلطی کھاتے یا دھوکے میں پڑجاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ آسمانی بادشاہت سے مراد روحانی درجات کا حصول بذریعہ ایمان و اعمال صالح

تھا۔ اور ... سے سال تک جو زندہ رہے ... سو اگر یوں ہی جلد دوبارہ یروشلم کو بھی لگایا ہی ہوگا۔ گو خفیہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ پھر زندگی کا ظاہر کرنا تو پولیٹیکل مصلحت کے بھی برخلاف تھا۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص جس کو پھانسی کا حکم ہو گیا۔ اگر کسی اتفاق سے بچ جائے تو وہ کسطرح اپنا نام کسی کے آگے ظاہر کرسکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ سلطنت غیر کی ہو۔ اور گھر کے سب دشمن ہوں اور جان کے سب پیاسے ہوں۔ خیر ان امور کے ذکر کی اب ضرورت نہیں۔ ہر ایک عیسائی بھائی کی خدمت میں نیٹو ہو۔ یا ولائت کا صاحب۔ باادب گذارش ہے کہ یہود کی حالت گذشتہ سے عبرت حاصل کریں۔ اور یوحنا کی قوت و روح الیاسی کا سبق انجیلوں سے سیکھ کر یقین کریں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی بھی اسی طرح ہوئی ہے۔ جس طرح پہلے قانون باندھا گیا تھا۔

پس اٹھو! اور اس مسیح کو قبول کرو۔ جسے خدا نے بھیجا، اور جس کے واسطے اسقدر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں

آؤ! عیسائیو۔ ادھر آؤ!۔ نور حق دیکھو۔ راہ حق پاؤ۔

تہذیب الاسلام

حضرت حق سبحانہ تعالے کے فضل و کرم اور اسکی نصرت سے تہذیب الاسلام مصنف ترک اسلام مرتد کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ جس میں دہرمپال کی چالاکی اور ناپاکی سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی تمام خائنانہ تحریروں اور افترا پردازیوں کا مفصل جواب ہوگا۔ اور آخری حصہ میں آریہ سماج اور اس کے اصول باطلہ کا تمام تار و پود اور شیرازہ دکھایا جائیگا۔ انشاءاللہ تعالے۔ تاکہ اسے پڑھکر نہ صرف تارک بلکہ آریہ سماج پر اتمام حجت ہو۔ و الا بدزبانوں سے کیا امید ہے۔ کہ حق کو تسلیم کریں۔ اس کو ناحق بانس پر چڑھانے کا لطف اٹھائے۔

رسالہ اختیاد الاسلام تھوڑا رہ گیا ہے احمدی احباب محروم نہ رہیں۔

تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ۔ ۔ نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت سالانہ۔ کم از کم ؏ زیادہ جو احباب دین۔ وہ بخوشی قبول کیا جاتا ہے۔ اتنی تھوڑی قیمت اس واسطے رکھی گئی ہے۔ کہ سب دوست خرید فرما سکین۔ اور امرا اپنی جیب سے خرید کر غربا کو دے سکین

ترسیل زر و خط و کتابت بنام میان معراج الدین عمر پرویرائیٹر قادیان ہونی چاہیئے۔

ان اللہ قد صباح آ[illegible]قت مسیحہ و ما تر دمن اللہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

۱ خدا کی تازہ وحی قادیان کا ہفتہ
۲ ڈائری حضرت مسیح موعود
۳ درس قرآن
۴ خطبہ جمعہ
۵ ساعت قیامت
۶ تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام
انصار بدر
۷ کفر ٹوٹا۔ حسن معاشرت پر حضرت مسیح موعود کا ایک خط
خط زلزلہ
۸ مراسلات

سلسلہ الجدید جلد ۱ نمبر ۳ | ۱۴ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلہ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۱

ای جہان منتظر خوش باش کا مرد گلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق | آن مسیح وعدہ و آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

دیکھا کہ مین قادیان کے بازار مین ہون اور ایک گاڑی پر سوار ہون۔ جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔ تب ایک مکان نظر آیا۔ اس وقت زلزلہ آیا۔ مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہین ہوا

۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ بوقت دوپہر۔ وحی الہی نازل ہوئی۔ انی مع الافواج آتیک بغتۃً مین فوجین لیکر اچانک تیرے پاس آؤنگا۔ آج رات خواب مین دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہون ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد مین نے باآواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اتر آیا اور اس نے کہا کہ سید محمد علیشاہ آگئے ہین۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہون۔ کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے جس طرح روئی دہنی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

ہے سرِ رہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم۔

۲۱ اپریل۔ امن است در مکان محبت سرائے ما

قادیان کا ہفتہ

حضرت اقدس بمعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب مولوی عبدالکریم صاحب و دیگر خدام باغ مین رونق افروز ہین۔ حضرت حجۃ اللہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تالیف مین مصروف ہین۔ درس قرآن۔ مطب۔ دفتر میگزین۔ اور دفتر بدر بھی باغ ہی مین ہین۔ اور سب احباب بفضل الہی بخیر و عافیت ہین۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بھی باغ مین ہے۔ اس ہفتہ مین لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی و بابو غلام محمد صاحب و دیگر احباب۔ جموں۔ مالیر۔ ضلع ہوشیارپور۔ کپورتھلہ۔ وغیرہ مقامات سے حضرت اقدس کی زیارت کے واسطے تشریف لائے۔ اشتہار النداء منجم پر لکھا گیا ہے۔ اور جلدی چھپنے کے واسطے لاہور بھیجا گیا ہے شیخ یعقوب علی صاحب راقم عاجز کو اس کے متعلق خدمات کے واسطے لاہور جانے کا حکم ہوا ہے۔ اس اشتہار مین حضرت اقدس نے آنے والی آفت سے مخلوق کو ڈرایا ہے۔ کاش کہ لوگ اب بھی سمجھین۔ اور اپنی شرارتون سے باز آوین۔

تعلیم الاسلام کالج کے چار طالب علمون مین سے امتحان ایف۔ اے مین تین کامیاب ہوئے یعنی طفیل حسین غلام محمد

ڈائری

۱۱ - اپریل ۱۹۰۵ء - وحی الٰہی عفت الدیار کا ذکر تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی - کہ الدیار سے مراد کانگڑہ و دلّی ہی معلوم ہوتی ہے - کیونکہ شرک کا بڑا مکان ان دنون مین وہی ہے - دو بڑی دیویون کے مندر اس جگہ ہین - اللہ تعالےٰ نے ہر دو کو تباہ کیا - اور بڑے پرانے شرک کو دنیا سے مٹا دیا -

حضرت نے فرمایا - لوگ کہا کرتے تھے - کہ خدا نے کس طرح پہاڑ کو بنی اسرائیل کے اوپر کر دیا تہا - یہ قصہ صحیح نہین معلوم ہوتا اب کانگڑہ - دہرم سالہ مقامات کے لوگون نے خوب سمجھ لیا ہوگا کہ رفعنا فوقکم الطور - کس طرح سے ہو سکتا ہے - ذرا سے زلزلے مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے - کہ گویا پہاڑ اوپر آگرا - پھر خدا چاہے - اس کو پیچھے ہٹا دے - یا اوپر گرا دے - یہ نیچریت زمانہ کے جہلا کا جواب ہے - جو خدا نے زلزلہ کے ذریعہ سے دیا ہے - اُمید ہے - کہ اس قدر نظارے دیکھ کر بعض خوش قسمت لوگ سمجھ جائین گے - کہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے احاطۂ قدرت مین ہے - اور وہ جو چاہتا ہے - کر دیتا ہے -

ایک اخبار والے کا ذکر آیا - کہ وہ لکھتا ہے - زلزلے تو آیا ہی کرتے ہین - اس مین مرزا صاحب کا کیا نشان ہوا - فرمایا یہ لوگ نابینا ہین - نشان تو اس بات مین ہے - کہ عین موقعہ پر ایک شخص نے قبل از وقت پیشگوئی کی - اور دکہایا - کہ یہی وقت ہے - خیر - سب اندھے نہین ہین - سمجھنے والے سمجھ لین گے - کہ یہ کس قسم کا نشان ہے - ہزارون برسون کے جو معبد اور بت چلے آتے تھے - وہ اب سرنگون ہو گئے ہین - یہ نشان نہین - تو اور کیا ہے -

فرمایا - ان بتون کا ٹوٹنا خدا تعالےٰ کی اس توحید کے قایم ہونے کے واسطے جس کے لئے ہم رات دن دعائین کرتے ہین - ایک تفاؤل ہے -

فرمایا - اس الہام سے بھی جو ہم کو ہوا تہا - کہ جاء الحق وزھق الباطل ظاہر ہوتا ہے - کہ کوئی بت ٹوٹنے والے ہین - کیونکہ قرآن شریف مین بھی یہ آیت بتون کے ٹوٹنے اور اسلام کے غلبہ کے واسطے آئی ہے

فرمایا - براہین احمدیہ بڑی کام آئی - وہ سب پہلوؤن کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے - کوئی نیا الزام اور طعن ایسا نہین جس کا جواب پہلے سے اس کے اندر نہ دیا گیا ہو -

بیماری کا ذکر تھا - فرمایا - مین ... سب کے لئے دعا کرتا ہون - لگے اپنے اپنے اعم ... ہین

۱۴ - اپریل ۱۹۰۵ء - نواب مح ... خان صاحب کا خط آیا - جس مین انہون نے الو ... کے ساتھ لکھا ہوا تھا - کہ مین اب لاہور مین ہرگز نہ ... رہ سکتا مجھے باغ کے کسی گوشہ مین جگہ دیدین - ... راقم کو حکم دیا - کہ ان کو تحریر کر دو - کہ آجائین - او ... کے کسی حصہ مین جہان چاہین - جگہ کر لین -

دہرم سالہ سے خبر آئی - کہ اس جگہ ... جماعت کے جتنے آدمی تھے - سب بچ گئے

فرمایا - تعفت عن بنی اسرائیل والی وحی ان کے معاملہ مین تو پوری ہو گئی - خدا نے اس غریب جماعت کا نام اس وقت بنی اسرائیل رکہا ہے

۱۵ - اپریل ۱۹۰۵ء - فرمایا - لوگ کچھ ہی کہین اور کچھ ہی بکین - بگو جیسی آفت کی خبر خدا نے اب دی ہے یہ جب ظاہر ہو گی - تو بہر حال ان کو ماننا ہی پڑیگا - کسی جگہ سے دس ہزار مرنے کی - اور کسی جگہ سے تین ہزار کے مرنے کی خبر آ رہی ہے - اللہ تعالےٰ کی وحی نے پہلے سے ہی خبر دی تھی - کہ یہ سب کچھ تیرے لئے ہے - لک نری آیت - اور ایسا ہی براہین احمدیہ مین درج ہے - نوۃ الرحمٰن لعبید اللہ الصمد - اس جگہ ہمارا نام عبید اللہ اس لحاظ سے رکہا گیا ہے - کہ ہم مخالفون کی دُکھ دہی اور مصائب سے بہت ستائے گئے ہین

کسی نے خبر سنائی - کہ بہاگسو مین کئی سو مر گئے - اور جو باقی ہین - وہ بھوک سے مر رہے ہین - اور سجان پور مین بڑی تباہی آئی - لیکن احمدی جماعت کا آدمی وزیرالدین ہیڈ ماسٹر بچ گیا - فالحمد للہ

فرمایا - یہ نشان تو صرف ایک بیج بویا گیا ہے - اور تخم ریزی ہے - اور دوسرا نشان اس سے بڑھ کر ہوگا - کفار مین بھی سعید فطرت ہوتے ہین - آخر ہنود بھی اس طرف توجہ کرین گے -

۱۶ - اپریل ۱۹۰۵ء کسی شخص نے ذکر کیا کہ فلاں دوست نماز پڑھانے کے وقت بہت لمبی سورتین پڑھتے ہین فرمایا - امام کو چاہیئے - کہ نماز مین ضعفاء کی رعایت رکھے

ایک اخبار انگریزی کا مضمون حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کیا گیا - کہ محققین حیران ہین - کہ ان پہاڑون سے یہ اُمید نہ تھی - فرمایا - عقل مندون کو کس طرح خدا حیران کرتا ہے ان ملکون مین آتش فشانی کی کبھی امید نہ تھی - بلکہ یہ پہاڑ امن کا سلسلہ سمجھا جاتا تہا -

۱۷ - اپریل ۱۹۰۵ء - فرمایا - براہین احمدیہ مین ایک الہام یہ بھی درج ہے - ام حسبت ان اصحٰب الکھف والرقیم کانوا

من اٰیٰتنا عجبا - اس مین اس زمانہ کے لوگون کو کہا گیا ہے - کہ تم اصحٰب کہف کے قصہ پر کیا تعجب کرتے ہو وہ تو تین سو سال تک سوئے رہے تھے - اور تم کو تو سوئے ہوئے تیرہ سو سال گذر گئے ہین اور اب بھی تم جاگنا نہین چاہتے اسی طرح غفلت مین سوئے ہوئے ہو - اور کوئی تم کو جگانا چاہتا ہے - تو اس کو برا کہتے ہو -

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تہا - فرمایا - مین بہت دُعا کرتا ہون - دعا ایسی شے ہے - کہ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لاعلاج کہ دیتے ہین - ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے

فرمایا - پیشگوئیون کا صحیح مفسر خود زمانہ ہے دیکھو اس زمانہ مین یاجوج ماجوج - دجال - نزول مسیح وغیرہ کے متعلق تمام پیشگوئیان صاف سمجھ مین آگئی ہین

فرمایا - رات کو ہم نے دیکھا - کہ سخت زلزلہ آیا ہے وہ زمانہ اصل مین قریب ہے - اچانک آئیگا - معلوم نہین کہ کس وقت آجائے

ایک شخص کا خط آیا - جس مین لکھا تہا - کہ مین نے خواب مین مرزا صاحب کو اچھی صورت مین نہین دیکھا - فرمایا - کہ انسان کو اپنے اندرونی حالات کے نقشے دکہائے جاتے ہین - اپنے ہی حجب درمیان مین آجاتے ہین -

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ذکر کیا کہ ہمارے اُستاد صاحب نے ایک شہر مین ایک دفعہ خواب مین اللہ تعالےٰ کو ایک بد صورت عورت کی شکل مین دیکھا - اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس شہر کے لوگون نے میری ایسی بے عزتی کی ہے

۱۹ - اپریل ۱۹۰۵ء - میان شہاب الدین صاحب ساکن لاہور نے مبلغ ۵۰ عمارت منارہ کیواسطے حضرت کی خدمت مین ارسال کئے اللہ تعالیٰ الکو جزا خیر دے

فرمایا - آتہم نے نرم دلی اختیار کی اس کے معاملہ مین تاخیر کی گئی لیکھرام نے شوخی کہائی - اسکے معاملہ مین تقدیم کی گئی یعنی مدت پیشگوئی ہنوز گذرنے نہ پائی تھی - کہ وہ ہلاک ہو گیا -

مین مسلمان ہو گیا

یہ عجیب وغریب کتاب یعنی اختیار الاسلام یا "مین مسلمان ہو گیا" بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے - گو بزرگان دین حضرت مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے اس کا مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب بتانا اس لئے بے نظیر ہے کیونکہ اس کا نام خاص خالق ارض وسماء نے اپنے خاص الہام وکلام سے رکھا گویا کچھ اس مین لکھا ہے اس پر خود خدا نے ریویو کیا - چونکہ یہ کتاب ایک اعلیٰ ذخیرہ احمدی کیلئے از بس ضروری ہے اسلئے اطلاع دیجاتی ہے کہ کوئی صاحب جسے آریون اور مخالف مولویون سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہے دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا - عبدالغفور مرتد المعروف دہرم پال

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹ

فتنہ دجال سے ہم کیونکر بچ سکتے ہیں

سورۂ کہف ۔ رکوع اول ۔ پارہ ۱۵ رکوع ۱۶

حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد احادیث صحیحہ میں موجود ہے کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے سورہ کہف کی پہلی دس آئتیں اور پچھلی دس آیتیں پڑھو۔ اس واسطے سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان آیات کو بغور مطالعہ کریں اور ان کے مطلب کو سمجھیں۔ ان آیات سے باسانی واضح ہو جائیگا کہ دجال کون ہے۔ اس کے کیا صفات ہیں اور اس کا فتنہ کون سا ہے۔ اور اس کے فتنہ سے بچنے کی کیا راہ ہے۔

اس جگہ اس بات کا لکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ دجال کے معنے لغت میں یہ ہیں (۱) تاجروں کی ایک بڑی کمپنی (۲) ایسے لوگ جن کا ظاہر کچھ ہو۔ اور باطن کچھ (۳) سونا

الحمد للّٰہ الذی انزل علی عبدہ الکتٰب ولم یجعل لّہ عوجًا ۔ سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل فرمائی ۔ اور کج فطرت لوگوں کے لئے اس میں حصہ نہ رکھا ۔

کتاب کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ قرآن شریف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک کتاب کی شکل میں لکھا جاتا ۔ اور سب عبارتیں مطابق وحی الہیٰ محفوظ کی جاتی تھیں کیونکہ جو الفاظ ترتیب دیکر لکھے نہ جائیں اور محفوظ نہ کر لئے جاویں ۔ ان پر کبھی لفظ کتاب کا نہیں بولا جاتا ۔ قرآن کریم کے ابتدا میں بھی الکتاب کا اسی طرف راہ نمائی فرماتا ہے

قیّمًا لینذر باسًا شدیدًا من لدنہ و یبشر المؤمنین الذین یعملون الصّٰلحٰت ان لھم اجرًا حسنًا ۔ ماکثین فیہ ابدًا

یہ کتاب سنبھالنے والی ہے تاکہ خدا کے سخت عذاب سے مخلوق کو ڈرا دے ۔ اور ماننے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے ۔ کہ ان کے واسطے اچھا بدلہ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔ کیا معنے یہ کتاب اور اس [illegible] من ۔ اور بشیر بھی ہیں ۔ بڑا [illegible] ماننے والا اللہ کا کامیابی کا پتہ [illegible] نا کیواسطے ہلاکت اور بیاد کاروں کیواسطے [illegible] سے ہیں

وینذر الذین قالوا اتخذ اللّٰہ ولدًا ۔ اور ڈرا دے ان لوگوں کو [illegible] جنہوں نے کہا کہ خدا نے بیٹا بنایا ہے ۔

یہ آیت [illegible] دس چالی ہے ۔ اس امر کی تفہیم کیواسطے کہ ان دس آیا [illegible] پڑھنے سے آدمی دجال کے فتنہ سے کیونکر بچ سکتا [illegible] بہت ضروری ہے [illegible] ظاہر ہے کہ جس قوم کے فتنہ سے بچنے [illegible] کے واسطے اس قدر تاکید کی گئی ہے ۔ وہ ایسی قوم ہے جس [illegible] کا دعویٰ ہو کہ خدا کا ایک بیٹا ہے ۔ اور ظاہر ہے کہ وہ قوم مسیحی قوم ہے جس نے بڑے زور و شور سے اس امر کا دعویٰ کیا ہے ۔ کہ کوئی شخص جس کو وہ یسوع کہتے ہیں اور جس کا نام کہیں قرآن شریف یا احادیث میں نہیں آیا کہ وہ کون تہا ۔ خدا کا بیٹا تہا ۔ اور خود خدا ہونے کا بھی مدعی تہا ۔ آج کل کے یورپ و امریکہ کے عیسائی اس کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور صرف اتنے پر اکتفاء نہیں کرتے ۔ کہ خود مان کر بیٹھ رہیں ۔ بلکہ کروڑوں اور سارے زور اور طاقت اور ہر طرح کے حیلے اور کوشش کے ساتھ اس امر کے درپے ہیں ۔ کہ ساری دنیا میں یہ شرک اور کفر کا گند پھیلا دیں ۔ اس واسطے ان کی کارروائی دنیا بھر کے لئے ...... ایک فتنہ عظیم اور سخت مصیبت اور ابتلاء کا رنگ پکڑ رہی ہے ۔ ان کے اس عقیدہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب میں اگلی آیت میں اور بھی کہول کر بیان کیا ہے ۔ کہ **مالھم بہ من علم ولا لاٰبائھم** ۔ ان کے پاس ایسا دعویٰ کرنے میں کوئی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادوں کو کوئی علم تہا ۔ کیا معنے ۔ وہ اپنے مذہبی عقائد کے واسطے کوئی علمی عقلی دلیل نہیں دے سکتے ۔ نہ فلسفہ کی رُو سے اور نہ سائنس کی رُو سے ۔ اور نہ کسی دلیل سے وہ اس امر کو ثابت کر سکتے ہیں ۔ کہ یسوع خدا کا بیٹا تہا ۔ اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے دجال دنیوی رنگ میں اور اپنے دوسرے کاروبار میں بڑے علم اور عقل والا ہوگا ۔ اور بڑی بڑی تحقیقاتیں کریگا ۔ اور علم کے زور سے نئی نئی باتیں کریگا ۔ لیکن بہ کیا معنے ۔ خدا کا بیٹا ماننے والے مقابلہ میں صاف کہ دیگا ۔ کہ بابا الوہیت یسوع کا عقل کی بات نہیں ہے یہ صرف مان لینے کی بات ہے ۔ دیکھو تمام ہمارے بڑوں کی گواہی ہے کہ یسوع خدا تہا ۔ اور خدائی کے کام کرتا تہا ۔ پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ تو جہلے میں **ولا لاٰبائھم** ۔ ان کے باپ دادوں کو بھی کچھ علم نہیں تہا یورپ ایک بت پرست قوم تھی ۔ مہروں اور [illegible]

اور ہر چیز کے لئے ایک بت تہا ۔ جاہل لوگ تھے ۔ ان بتوں کے عوض رفتہ رفتہ سلطنتوں کے اور حکام کے عجب میں [illegible] یسوع کا بت پوجنے لگ گئے ۔ وہ خود جاہل تھے ۔ اور اب ان کی اولاد گلے پڑا ڈھول بجا رہی ہے

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبًا

بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلی ۔ جہوٹ کے سوائے اور کچھ نہیں ۔ جو کہتے ہیں ۔ کسی انسان کو خدا بنانا کیسی بری بات ہے بدیوں کی باتوں میں سے سب سے بڑی بدی ہے ۔ لیکن خدا کہتا ہے کہ ان کے منہ سے یہ بات نکلتی ہے ۔ پر ان کے دل جانتے ہیں ۔ کہ یہ ایک جہوٹ ہے ۔ اور اس کے واسطے کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ۔ نہ کوئی عقلی دلیل ہے ۔ نہ کوئی نقلی ۔ قدیم یونانی اور رومی سب بت پرست تھے ۔ اور دیوتاؤں کے فرضی قصے بنا کر دیوی دیوتوں کو خدا بنا رکھا تہا ۔ انہیں کے درمیان معلوم ہوتا تہا ۔ کہ کوئی یسوع [illegible] فرضی کا قصہ بھی مل گیا ہوگا ۔ بس ان کو ایک خدا ہاتھ آگیا ۔ ایک فاضل محقق یورپین نے لکہا ہے کہ جیسے متی مرقس لوقا کے قصے ہیں ۔ ویسے بہت سے ناول اُس زمانہ میں لکھے گئے تھے ۔ اور انہی میں سے یہ ناول بھی ہے ۔ جن کو آج کل کے مسیحی لوگوں نے اپنے عقائد مذہبی کی بنا بنایا ہوا ہے اور اس درخت کے پہلوں سے نظر آتا ہے ۔ کہ شراب جو جامع الاثم ہے ۔ اور خاص عورتیں جو حبائل الشیطان ہیں ۔ اور دنیوی طمع جو بعض طبائع کو مجبور کر دیتا ہے ۔ اس جہوٹ کے پہیلانے میں پورے طور سے خرچ کیا جاتا ہے

فلعلّک باخع نفسک علیٰ اٰثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفًا ۔ پس شاید تو ان کے دنیوی عظمت و جلال کو دیکھ کر اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کرنیوالا ہے ۔ کہ وہ اس پاک کلام کو کیوں نہیں مانتے ۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ کے دنیوی اقبال اور عزوجاہ کا پورا نقشہ دکہایا گیا تھا ۔ جس پر حضرت نبی کریم کو بسبب بنی آدم کی سچی خیرخواہی اور ہمدردی کے جو آپ کے اندر ہمیشہ جوش مارتی تھی ۔ بڑا افسوس اور غم ہوا ۔ کہ اتنی بڑی قوم سیدھے راہ سے ہٹ کر جہنم میں گر گئی ۔ اور اپنی دنیوی جاہ و جلال کے سبب اور بھی بہتوں کو اپنے ساتھ لے ڈوبے گی ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حالت قلبی کی خدائے علیم و حکیم نے اس جگہ تصویر کھینچ کر ایک پیشگوئی کے رنگ میں اس زمانہ کے مسیحوں کی حالت کو ظاہر فرمایا ہے ۔ اور حضرت سرور انبیاء کا جو حال اس قوم کو حالت کشفی میں دیکھ کر ہوا ہوگا ۔ وہ اب خود اس سے ظاہر ہے ۔ کہ اس زمانہ میں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین [illegible] اس قوم کی روحانی تنزل کے

سبب کس قدر غم اور ہم میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور ان کی ہدایت کے واسطے کس قدر الحاح وزاری کی دعائیں جناب باری میں آدہی آدہی رات اٹھ کر کرتے ہیں۔ غرض حضرت خیر الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہ ایک بڑا غم تہا۔ پر اللہ تعالےٰ اس میں اپنی حکمت بیان فرماتا ہے۔ کہ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوھم ایھم احسن عملا و انا لجاعلون ما علیہا صعیدا جرزا۔ ہم زمین پر جو کچھ ہے۔ اس کو عمدہ خوبصورت کرنے کے لیے بنایا ہے۔ تاکہ ہم ظاہر کریں۔ کہ عمدہ کاریگری کے کام کرنے والے کون ہیں اور پھر جو کچھ اس پر ہے۔ اس کو ہم بنجر زمین گرا دیں گے۔ کیا معنے اس سے ظاہر ہوگا۔ کہ بڑے کاریگر کون لوگ ہیں۔ جو بڑے بڑے کارخانے بناتے ہیں اور کلیں ایجاد کرتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو جائیگا۔ عمدہ کاریگری کے کام کون کر دیگا۔ اور پھر ان سب کا مٹا دینا اور تباہ کر دینا خدا کے آگے کچھہ مشکل نہیں۔ ایک سیکنڈ کا زلزلہ کیا کچھہ تباہی دنیا میں لا سکتا ہے۔

اقتباس فی اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۱۴۔ اپریل کو باغ میں پڑھا

نشان زلزلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یایہا الناس اتقوا ربکم۔ ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم۔ یوم ترونہا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکرٰی وما ھم بسکرٰی۔ ولکن عذاب اللہ شدید۔

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ اس گھڑی کا زلزلہ بڑی چیز ہے اس زلزلہ کے وقت دودھ پلانے والی ماں اپنے بچے کو بھول جائیگی۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ تو دیکھے گا۔ کہ مدہوش ہیں۔ پر مدہوش نہیں ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کے سخت عذاب کا نتیجہ ہے۔

دنیا میں بدقسمتی سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے۔ کہ امن کے زمانہ میں جبکہ عیش و آرام کے تمام سامان مہیا ہوتے ہیں۔ بارشیں وقت پر ہوتی ہیں۔ اور لوگوں کی کوٹھیاں اناج سے بھری ہوتی ہیں۔ اور تنعم کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی سب راہیں کھل جاتی ہیں۔ اور سب کاموں میں کامیابی نظر آتی ہے۔ اور کوئی امر خلاف مراد نہیں ہوتا۔ تب عام طبائع باغی و سرکش ہو کر فسق و فجور اور مناہی میں ترقی کرتی ہیں۔ اور لوگ گناہوں میں ایسے

دلیر ہو جاتے ہیں ... سا نہیں جو ان کو پ... ے۔ اس وقت
خدا کا غضب زمین پر نازل ہوتا ہے۔ اور وہ ا... غافلون کو
صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔ تاریخ زمانہ گواہی د... ہے کہ جب کبھی
زمین پر خدا کا قہری عذاب نازل ہوا۔ اس کا موجب ... ہی تھا۔ کہ
اہل زمین نے کچھ حصہ امن پاکر ایسی غفلت اختیار کی ... کہ خدا کو
بہول گئے اور زناکاری اور دیگر اقسام فسق و ... اختیار کرکے
ایسی نافرمانی میں پڑے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو سخت ... ش کر دیا
تب خدا نے ان پر ایسا عذاب نازل کیا۔ کہ ا... ہر کالون
اور جائیدادوں اور مالوں اور جانوں پر آفت ناز... کی کبھی
زمین کے نیچے سے اور کبھی آسمان کے اوپر سے ... پر عذاب
بھیجا۔ اور ان کو زیر و زبر کر دیا۔ اور ان کے نشان مٹا ... ئے۔ پہلی قوموں
کے قصے پڑھو۔ عاد و ثمود کا کیا حال ہوا۔ اور کیوں۔ نوح کی قوم کا کیا حال ہوا۔ اور کیوں۔ فرعون اور اس کے لشکر کا کیا حال ہوا اور کیوں ہوا۔ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کا کیا حال ہوا۔ اور کیوں ہوا۔ جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ ملتا ہے۔ یہی سنت اللہ چلی آتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرنٰہا تدمیرا۔ اور جب ہم نے ارادہ کیا۔ کہ کسی بستی کو ہلاک کر دیں۔ تو وہاں کے امرا پر احکام نازل کئے۔ پس انہوں نے اس میں نافرمانی کی۔ اور زیر الزام ہو گئے۔ تب ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ دیکھو اس زمانہ میں خدا کا ایک بندہ خلیفۃ اللہ ۱۸۸۰ء سے پکار پکار کر دنیا کو خدا کے عذاب سے ڈرا رہا ہے اور مخلوق کو نیکی کیطرف بلا رہا ہے۔ اس نے لاکھوں اشتہار مختلف زبانوں میں جاری کئے۔ اور ہر ایک کان تک اپنی آواز پہنچائی۔ پر بدقسمتوں نے ایک نہ سنی۔ وہ دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہا ہے۔ پر بدنصیب انسانوں کے حصہ میں یہ نہ تہا۔ کہ اس سے یہ نور حاصل کرتے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اُسے دوکانداری کہتے رہے۔ تاہم مخلوق یکساں نہیں۔ اور آج ہم تین لاکھ آدمی ایسا بھی دیکھتے ہیں۔ جنہوں نے اس نور کو قبول کیا اور خدا کی رحمت سے بروقت حصہ لیا۔ اور ان کی تعداد روز بروز بڑہتی چلی جاتی ہے۔ اور اب تو ایمان لانا بھی بڑی بات نہیں رہی۔ کیونکہ خدا نے برہنہ ہو کر اپنا ثبوت دے دیا ہے۔ خدا کی نصرت نے مخالفوں کے ساتھ ایک کشتی کرکے سب کو زیر کر دیا ہے۔ پھر بھی کیسے بدقسمت ہیں۔ وہ لوگ۔ جو اپنی بدزبانی سے باز نہیں آتے۔ ایک سچائی ان کے سامنے رکھی گئی ہے اور ہدایت کی ایک ایسی سڑک ان کے واسطے طیار کی گئی ہے۔ جس کا انکار اور جس سے اعراض ایک ظاہر تباہی اور ہلاکت ہے۔ کم از کم ان کو یہ سوچنا چاہئیے۔

کہ اس دنیا کے میدان میں جو ہمیشہ آدم اور شیطان کی لڑائی لگی ہوئی ہے۔ اور سعید اور شقی اپنا اپنا حصہ ہمیشہ لیتے رہے ہیں۔ اس میں ان لوگوں نے کون سی طرف اختیار کی ہے۔ جو باتیں ان کے منہ سے نکل رہی ہیں۔ اور جو حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں۔ آیا یہ وہ ہیں۔ جو انبیاء اور ان کے ساتھی کیا کرتے تھے۔ یا وہ ہیں۔ جو کفار کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے موہنہ کے الفاظ کو ذرا اگلوں کے الفاظ کے ساتھ ملا کر دیکھیں۔ تو ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ آیا یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو خدا کے برگزیدے بولا کرتے تھے۔ یا وہ الفاظ ہیں۔ جو ان برگزیدوں کے دشمنوں نے بول کر اپنے پر خدا کا عذاب نازل کر لیا یہ تو دشمنوں کا ذکر ہوا۔ لیکن میں اب اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تمہارا فرض ہے۔ کہ دوسروں سے بڑھ کر تقویٰ و طہارت کا فکر رکھیں۔ خدا تعالےٰ کا خوف اپنے دلوں میں قائم کریں۔ ہر ایک گندے مرض کی قربانی دے کر اور ناپاک خواہشوں کی گردن مار کر پاک صاف ہو جاؤ۔ تاکہ تم نشانہ نہ بنو۔ کیونکہ اگر اب بھی دلوں میں سختی رہے۔ تو پھر بڑی آفت کا سامنا ہے خدا تعالےٰ ہمارے گناہوں اور ہمارے دلوں کو پاک صاف کرے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی ضرورتوں کے پورا کرنے کے واسطے موجودہ عمارت مدرسہ کے ملحق ایک ٹکڑہ زمین مبلغ تین سو روپے پر خرید کیا گیا ہے۔ تین سو روپیہ تو کچھ بڑی رقم نہیں۔ لیکن وہ ایسی نیچی جگہ اور موسمی سیلابوں کے زیر اثر ہے۔ کہ اگر اس کو موجودہ عمارت کے لحاظ سے تختہ فرش کے ساتھ بھی ملایا جائے۔ تو اُس پر کئی ہزار روپیہ خرچ آوے گا۔ مدرسہ کو اور عمارت کی ضرورت ہے۔ اور اس زمین کے سوائے اور کوئی جگہ ساتھ ملتی ہوئی خالی نہیں ہے۔ جو مدرسہ خرید سکے۔ اس واسطے اس زمین کا خرید کرنا ضروری ہوا۔ خدا مبارک کرے اور اس پر مکانات بنوانے کیواسطے سامان مہیا کرے۔ ایک مسکین طالب علم ہائی سکول کلاس فیض احمد کو عہ ماہوار کا نیا وظیفہ دیا گیا ہے۔

دہلی سے ایک شخص مولوی حشمت علی صاحب نامی نے اپنے لڑکے کو اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کیواسطے بھیجا ہے۔

ساعت قیامت

چار سال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی۔

حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر اس زلزلہ کے متعلق جو اب واقع ہوا ہے۔ بہت سی پیشگوئیاں پہلے سے شائع کی ہین خود براہین احمدیہ مین اس کی پیش گوئی ہے اور پھر عفت الدیار محلہا و مقامہا والی پیش گوئی کو شائع ہوئے قریب گیارہ ماہ گذر گئے ہین۔ اور پھر قریب ہی دنون مین اشتہار الوصیت کے ذریعے سے سب دنیا کو اس خوفناک دن سے ڈرنے کیواسطے دعوت کی گئی تھی۔ مگر اس وقت مین آج سے قریباً چار سال پہلے کی پیش گوئی کا ذکر کرتا ہون۔ جس کے متعلق لکھنے کے واسطے بالخصوص حضرت اخی المکرم مولوی نورالدین صاحب نے مجھے توجہ دلائی ہے۔ یہ پیش گوئی کتاب آمین صاحبزادگان بشیر احمد و شریف احمد مین نہایت صاف اور صریح الفاظ مین حضرت حجتہ اللہ نے اسی وقت درج فرمائی تھی۔ اور اس کے بعد بصورت کتاب یہ رسالہ نہایت کثرت سے اب تک شائع ہو رہا ہے اور وہ الفاظ یہ ہین ✦

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت ✿
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولانے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ ایک صاف پیشگوئی ہے کہ ہر ایک شخص باریک عقل والا ہو یا موٹی عقل والا۔ اس کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور اس زلزلہ کی ساعت قیامت ہونے کیواسطے خود تمام دنیا پکار اٹھی ہے کہ بیشک یہ قیامت کا نمونہ ہے۔ سردست اس جگہ مین چند ایک اخبارات کا حوالہ دیتا ہون۔ جنہوں نے اس زلزلہ کو پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق قیامت یاد دلانے والی ساعت کرکے لکھا ہے

زمیندار۔ لاہور۔ ۴ - اپریل کا زلزلہ اس خوفناک منظر کی شہادت دے رہا ہے۔ جو قرب قیامت کی آئندہ خوفناک نشانیون کے ظاہر ہونے پر دنیا کو دیکھنا پڑیگا۔

پیسہ اخبار۔ لاہور۔ ۴ - اپریل کو ایک شدید اور مہیب زلزلہ لاہور مین آیا۔ . . . جو لوگ قیامت کو ہزل اور ان یقینی واقعات کو لغو سمجھتے ہین۔ ان کے لیے یہ زلزلہ مشتے نمونہ از خروارے تھا۔

تہذیب نسوان۔ لاہور . . . نمونہ قیامت بن گیا۔ اور لاہور . . . بن یہ دن روتے دھوتے تجہیز و تکفین تعزیت عیادت کا تھا کوہ . . . سالہ میں اس سے مکانات کی بربادی اور ہلاکت بہت زیادہ ظہور مین آئی۔ وہان سے بہت صاحب لوگ اور منیجر ہلاک ہوئے ہین۔ اور تمام بازار برباد ہو کر بالکل تودہ خاک بن گیا۔

وکیل ا . . . مر۔ ۴ - اپریل کے زلزلہ کی خبر نہایت اختصار کے ساتھ پرچہ مین لکھ چکے ہین . . . لیکن جب وہ حالت عالم بالا مین پیش نظر آتی ہے۔ دفعتاً ایک بدحواسی اور سہناکی سی چھا جاتی ہے۔ بدن مین لرزہ پڑ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤن عرق آلود ہو جاتے ہین۔ اور کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ کہ کیا کہین اور کیا کرین . . . ان کے وہم و گمان مین بھی یہ بات نہ تھی کہ چند لمحہ کے اندر اندر غضب الہٰی کا ایک مہیب نمونہ نظر آنے والا ہے . . . خلقت اکثر اس غضبناک اور پر جلال قہر الہٰی سے خوف کھا کر گھرون سے نکل بھاگے۔ زن و مرد پیر و جوان ہر ایک کے چہرہ پر سخت سراسیمگی۔ بدحواسی یاس اور تشویش ٹپکی پڑتی تھی۔ . . . بالجملہ یہ زلزلہ اس درجہ ہولناک اور مہیب تھا۔ کہ اسے **قیامت صغریٰ** کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا۔ اس وقت تو لوگون کو عموماً یہی یقین ہوگیا تھا۔ کہ بس قیامت آہی گئی ہے۔ . . . قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ نے قیامت کی نہایت ہولناک گھڑی کے جو آثار بیان فرمائے ہین۔ ان کا معمولی خاکہ کھینچ کر ہی اس زلزلہ نے خلق اللہ مین انتہا درجہ سراسیمگی اور افراتفری ڈالدی۔ . . . فی الواقع اس مین ذرا شک نہین۔ کہ خدائے قادر یہ قہری نشانات محض ہم گنہگارون کی بداعمالی اور غفلت شعاری سے ناراض ہوکر دکھلاتا ہے۔

اخبار بھارت۔ وہ قیامت کا سماں۔ وہ ہولناک نظارہ جب آنکھون کے آگے آتا ہے۔ تو جان ہوا ہو جاتی ہے باپ نے بیٹا نہین سنبھالا۔ عورت نے خاوند کی پروا نہین کی غرض چند اخبارون کی عبارتین ہم نے نمونہ کے طور پر اس جگہ لکھ دی ہین۔ جنہون نے بڑے زور شور سے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ یہ زلزلہ قیامت کو یاد دلانے والا تھا۔ بلکہ لوگون نے سمجھا تھا۔ کہ قیامت آگئی ہے۔ اب اہل عقل و دانش سے ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ آج سے قریباً چار سال پہلے کس نے اس مرد کو بتلادیا تھا۔ کہ

کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

ہمارے علم طبعیات کے ماہرون سے باوجود اس قدر سامانون کے تو اتنا بھی نہ ہوسکا۔ کہ اور نہین تو ایک گھنٹہ پہلے ہی خبر کر دیتے۔ کہ ایسی قیامت کا نمونہ ظاہر ہونے والا ہے۔ اس زمانہ مین اور اس ملک مین تو بڑے محقق ہمارے انگریزی ہین۔ اور ان بیچارون کو کچھ خبر ہوتی۔ تو وہ کم از کم صاحب لوگون اور میمون کے بچانے کا تو کوئی فکر کرتے پہلے تو جہلا اعتراض کرتے تھے۔ کہ یورپین لوگ طاعون والون کو خود تکلیف دے کر مار دیتے ہین۔ مگر اب تو خود ان کی ہم قوم سینکڑون جانین تلف ہوگئین۔ پھر کون حاکم چاہتا ہے۔ کہ ہماری رعایا اس طرح ہلاک ہو جائے۔ خود گورنمنٹ عالیہ جس قدر نقصان اور رنج اور تشویش اس صدمہ سے اٹھا رہی ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن اب سوچنے کے لائق یہ بات ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو کس نے یہ خبر پہلے سے کردی تھی۔ اس کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہین۔ جو خود حضرت نے پہلے سے دیا تھا کہ

مجھے یہ بات مولانے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بھلا دوسرے بعض نشانات کے ظہور کے وقت مین تو نادان معاند یہ کہتے تھے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خود ہی پیشگوئی کی اور خود ہی اس کو کسی طرح سے پورا کردیا اب کیا مرزا صاحب نے خود ہی زلزلہ کی پیشگوئی کرکے خود ہی زمین کو اس طرح سے ہلا دیا۔ کہ ان کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ سوائے ازلی بدقسمت کے اور کسی کا کام نہین کہ اب بھی اس خدا کے مسیح کا انکار کرے۔

جناب میر طفیل حسین نادون ضلع کانگڑہ سے بنام چودھری اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہین مین نے مرسلہ اشتہار کو خوب غور سے پڑھا ہے۔ بڑی تہدید اور انذار سے بھرا ہوا ہے۔ معلوم نہین۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس قہر سے کس کے مقسوم مین فلاحت اور نجات لکھی ہوئی ہے۔ اب گھرون کے اندر سونا بھی ایک مشکل امر ہوگیا ہے۔ لاریب ایسے دن انسانی نسلون پر کبھی نہین آئے۔ ہمارا نجات پانا محض اللہ کریم کے فضل اور رحم پر منحصر ہے۔ برادرا۔ اس ناکارہ کے حق مین بھی خدا کے لیے دعا کرین اور حضرت اقدس سے بھی کرایا کرین۔ . . . آپ کیا ہی خوش قسمت ہین۔ کہ ہر زمان امام پاک کی پاک صحبت سے بہرہ مند ہین اس طرف کی تباہی کا نظارہ ایسا دردانگیز اور عبرت ناک ہے کہ حالات ملکی سن سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کانگڑہ خاص جہان تقریباً چھ ہزار کی آبادی ہے۔ بالکل مسمار پڑا ہے۔ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہین آتا۔ صرف چھ سو آدمی کے قریب بچے ہین۔ مدرسہ کے ستر لڑکون مین سے صرف ۵ کے قریب بچ رہے۔ استاد صرف دو بچے دہرم سالہ کا حال اس سے بھی زیادہ خستہ ہے۔ وہان بھی معدود اشخاص زندہ رہے ایک گورکھون کی پلٹن پانچ سو جوانون کی سب کی سب دبکر ہلاک ہوگئی اور انگریز بھی اکثر مرے ہین۔ سوجانپور مین مولوی وزیرالدین صاحب احمدی بچ گئے۔ مگر سارا شہر تباہ ہوگیا۔ عالیشان پختہ مکانون کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پالم پور مین اب سوائے درختون کے اور کچھ نظر آتا ہی نہین اب ان ضعیفون کا جن پر اس قدر جہل چھایا تھا۔ یہ حال ہے کہ کان لم یغن بالامس تھا۔ لوگ کیا امیر کیا غریب باہر میدانون مین پڑے ہین۔ فلتے مر رہے ہین۔ اس پر غضب یہ کہ بادش اوپر سے زور زور سے برستی ہے اور گھیرے ہوئے ہے ادھر بھی۔ مردون کی عفونت اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ ناک نہین دیا جاتا۔ احمدی جماعت کے جتنے اس ضلع مین تھے۔ خدا تعالےٰ کے نہایت فضل و کرم سے ان مین ایک بھی ہلاک نہین ہوا۔ جو [illegible] تھے۔

تشحیذ الاذہان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مکرمی مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
ایک چٹھی انگلستان سے آئی ہوئی ہے۔ اخبار میں اندراج کے لئے بھیجتا ہوں۔ میری غرض یہ ہے۔ کہ تا ہمارے بھائیوں کو پتہ لگے کہ ان ممالک میں اس مبارک سلسلہ کی قبولیت کی کس قدر امید ہو سکتی ہے۔ اور تا ان کو یہ معلوم ہو۔ کہ جو رسالے انگریزی میں ان کے خرچ پر بھیجے جاتے ہیں۔ وہ ضائع نہیں جاتے۔ بلکہ مستعد دلوں اور طبیعتوں پر بڑا اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسی حالت میں میری سب احمدی بھائیوں سے یہی التماس ہے۔ کہ وہ اس انگریزی سلسلہ اعانت کو بڑھانے کی کوشش کریں تا کہ تبلیغ کا سلسلہ وسیع ہو سکے۔ مجھے اس بات پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تمام بھائی خود سمجھتے ہیں۔ کہ اس پاک پیغام کو دنیا کے مختلف گوشوں میں پہنچانے سے کس قدر ثواب کا کام ہے۔ اور اس سے کس قدر نفع دنیا کو پہنچ سکتا ہے۔ والسلام

محمد علی

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء - ۱۲ موؤنٹ پلیزنٹ - پینڈلٹن مانچسٹر - انگلستان - جزائر برطانیہ - یورپ -

پیارے دوست - مجھے آپ کا عنایت نامہ پہونچا۔ اور ماہوار رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی پہونچا۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ کہ آپ نے مجھکو اس طرز میں پیغام بھیجا ہے۔ اور اتنی دور سے بھیجا ہے۔ میں اس کو خدا کا کام سمجھتی ہوں۔ میں اس کے پہنچنے سے بہت خوش ہوئی ہوں۔ کیونکہ میں نے اس مضمون سے جو اس رسالہ میں لکھا ہے۔ بڑی دلچسپی حاصل کی ہے اور پھر دور دراز ہندوستان میں جو مہد دنیا ہے اور جہاں بہت سے لوگ مذہبوں کی اصلیت سیکھنے جاتے ہیں۔ وہاں سے خط کا آنا میرے واسطے بڑی خوشی کا موجب ہے۔ میں خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اور اس کی موجودگی کو ہر جگہ محسوس کرتی ہوں۔ اور اس کی حمد کرتی ہوں۔ میں اس ہستی کو جانتی ہوں۔ تاہم مجھے ہمیشہ اور زیادہ سچائی کے سیکھنے کا شوق ہے خواہ وہ سچائی کسی شخص سے یا کسی ملک سے دور سے یا نزدیک سے حاصل ہو۔ میں خوش ہوں گی اگر آپ مجھے ایک سال تک رسالہ بھیجتے رہیں گے

[illegible] سے شائقین کردن گی۔ آپ نے
لکھا ہے کہ یہ رسالے ایک خاص رسالت کا [illegible] لیتے ہیں۔ میں
[illegible] کرتی ہوں کہ شاید اس کی رسالت بھی [illegible] ہوں گی۔ میں قبل
[illegible] حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح [illegible] کے نام سے
واقف نہ تھی۔ صرف دو دن ہوئے جو [illegible] آپ کا خط آیا اور
چار نسخے رسالے کے پہنچے تب مجھے یہ معلوم ہوا ہیں
میں لاہور کے لیکچر کو جو دس ہزار آدمیوں [illegible] سنایا گیا تھا۔ پڑھ
کر بڑی محظوظ ہوئی ہوں۔ کل میں نے اس لئے آپ کے ارسال کردہ
رسالوں میں سے پڑھا۔ مجھے اسلام کے ساتھ [illegible] تعلق سے
دلچسپی ہے۔ غالباً ایسے ہی آدمیوں سے آپ کو [illegible] پتہ ملا ہے۔
اسلام ایک قومی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک عالمگیر مذہب ہے
میں خدا کی وحدت پر ایمان لاتی ہوں۔ اور کہ وہ تمام مخلوق کا
خالق ہے۔ اور رب السموات والارض ہے

ہم ایسے زمانے میں ہیں جس میں بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ زمانہ بزمانے۔ اور آو بازمانہ والی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے

کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں رہتے ہیں مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کی روح مختلف مقامات پر اتر رہی ہے۔ کیا مرزا صاحب کبھی کسی کی طرف خط لکھتے ہیں؟

آخر میں پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور آئندہ رسالوں کے جلد آنے کی سخت انتظار میں ہوں۔

آپ کی خاطر [illegible]

انصار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخی المکرم جناب حضرت عثمان علیہ الرضوان الرحمان الی یوم القیام - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تین احباب و عزیزان ذیل کے نام اخبار "بدر" میری جانب سے جاری فرما کر ممنون فرماویں۔ اور چندہ کا ذمہ وار میں خود ہوں (۱) چودھری فتح محمد خان صاحب احمدی موضع جوڑہ ڈاکخانہ قصور - ضلع لاہور (۲) میر طفیل حسین صاحب بتوسط میر حاکم علی شاہ صاحب - مدرس نادون - ضلع کانگڑہ (۳) چودھری پٹھان خان صاحب [illegible] ضلع شاہ پور

پہلا پرچہ آج ہی روانہ فرماویں [illegible]

[illegible] والسلام

کرمفرمائے بندہ جناب مفتی محمد صادق صاحب -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - امروز اخبار بدر رسیدہ موجب مسرت بے اندازہ گردید۔ او سبحانہ وتعالیٰ منشی محمد افضل صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر البدر را در مقام قرب فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر جا بخشیدہ ایشان را موجب احیاء علوم دین گرداناد بندہ مستدعی آنست کہ آئندہ نمبر اخبار بدر وی پی کردہ از بندہ قیمت پیشگی آنرا کہ چہار باشد۔ وصول فرمائید چرا کہ چون حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام را از سر نو توجہ برائے اجراء اخبار مذکور است۔ بندہ میخواہد کہ باز از سر نو داخل در خریداران اخبار مذکور گردد از ین توجہ تازہ نصیبے وافر از فیوضات حضرت اقدس دریابد۔ واللہ علیٰ کل شئی قدیر۔ پیش ازین ہرچہ دادہ شدہ بود۔ بندہ آنرا محض للہ تعالیٰ بحل کردہ واز سر آن در گذشتہ است - محمد ابراہیم احمدی بن حاجی موسیٰ خان مرحوم کراچی

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اخبار بدر اتفاقاً نمبر اول میرے پاس پہونچ گیا ہے۔ آپ کا پیارا نام ایڈیٹری میں دیکھکر دل نہایت خوش ہوا۔ میرا اور برادرم میر اکبر صاحب اپیل نویس مردان۔ اور منشی مہر دل جان صاحب اپیل نویس مردان۔ اور میاں محمد یوسف خان صاحب اپیل نویس مردان۔ ضلع پشاور کے نام فہرست خریداران میں درج فرما کر ابتدائی نمبر اول جلد اول سے اخبار جاری فرماویں
آپکا خادم ہدایت اللہ احمدی سپرنٹنڈنٹ کالکٹر آف سوتی مردان

بھائی صاحب مخدوم بندہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میں نے ایک پرچہ کے نئے خریدار کی کوشش کی ہے انہوں نے منظور کر لیا ہے۔ چھ ماہ کی قیمت کا وی پی پرچہ آپ اس پتہ سے روانہ کر دیں۔ منشی عبد الرحمان صاحب احمدی۔ اہلمد محکمہ چونگی - کپور تھلہ - خاکسار فیاض علی احمدی از کپور تھلہ

۷۸۶ - حبی فی اللہ حضرت مخدوم المکرم مفتی صاحب سلمکم اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مجھے یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ ایڈیٹر بدر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بدر لا زوال کرے (آمین) پیر آپ کی یاد آوری کا بھی مشکور ہوں۔ میرے محترم بھائی آپ کو واضح ہو کہ میں اگرچہ پہلے میں مستقل خریدار نہ تھا۔ لیکن آپ کی ایڈیٹری کی خبر سنکر میں فوراً مستقل بن بیٹھا - خاکسار اللہ دتا سکنڈ ماسٹر مڈل سکول سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

۷۸۶ - جناب بھائی صاحب السلام علیکم شکر خدا تعالیٰ جلال قدرت کا البدر مرحوم دوبارہ مسیح الزمان کی دعا سے زندہ ہو دو چند دیکھا مجھکو بھائی محمد افضل کی بیماری اور فوت سنکر سخت صدمہ گذرا بخار چڑھ گیا تھا لیکن بار [illegible] آج اخبار مبارک [illegible] کرامت مسیح الزمان [illegible]

[illegible]

کُفر ٹُوٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یاحی یاقیوم لا الہ الا انت -
نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم - اما بعد غور کرو -

شرک ایک ایسی بری بلا ہے جس کی نسبت الٰہی ارشاد ہے - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ - اور شرک ہی ہے جس کو کہا گیا ہے کہ لاعلمی اور جہالت پر اس کی بنا ہے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - وان جاھداک علے ان تشرک بی مالیس لک بہ علم - اور فرمایا - لا تقف مالیس لک بہ علم اور شرک ہی ہے - جو ظلم عظیم ہے جیسے فرمایا - ان الشرک لظلم عظیم - اور یہ بھی یاد رکھو - کہ دنیا عبرت حاصل کرنے کا مقام ہے - یوم الفصل نہین - اس مختصر تمہید کے بعد سوچو - کہ شرک کے دلایل ہمیشہ نسج العنکبوت ہوا کرتے ہین - مگر عوام مظاہر قدرت مین اعجوبہ کے ایسے گرویدہ ہو جاتے ہین کہ کوئی عمدہ دلیل ان کے لئے کارگر نہین ہو سکتی - دیکھو جوالا مکھی کا پہاڑ - پنجاب - بلکہ ہند اور کشمیر مین اپنے اعجوبہ کے باعث ایک عظیم الشان معبد تہا - اور طاعون کے دنون مین لوگ اس ملک کو مامن یقین کر رہے تہے - اور صلیب پرست گو اس خیال سے نہین - الا عمدہ آب وہوا کے لئے وہان بہت ہی جمع تہے - اور مخلوق کے لئے مادیات ہی معبود مین - وہان زلزلہ آیا - اور اسی اعجوبہ سے آیا - اور کب آیا - جب ایک مامور من اللہ نے انبیاء کے قدم بقدم - تبلیغ کا کام ایک کمال تک پونچایا - اور پھر اسی پنجاب مین اتمام حجت کے لئے سینکڑون تدبیرون سے کام لیا - مگر بے پروائی کی گئی - آخر راست بازی مصدق راست باز دان کا ہو سکتا تہا کیونکہ اسی کا نشان ہے - مصدقا لما معکم اس راست باز نے عفت الدیار محلہا ومقامہا - کی پاک وحی گیارہ مہینے پیشتر شایع کی - اور بتا دیا کہ بیرونی عارضی طور پر ایک خاص دار کے رہنے والے اور وہان کے اصلی باشندے تباہ ہو جاوین گے - آخر - ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کو اس کا ظہور ہوا اب دیکھین - جو دیکھنے کی آنکھین رکھتے ہین - اور سنین - جو سننے کے کان رکھتے ہین - فقط - نورالدین

حسن معاشرت پر حضرت مسیح موعود کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم
محبی اخویم سید خصیلت علیشاہ صاحب سلمہ -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا عنایت نامہ چند روز ہوئے - کہ پہونچا - مجھ کو معلوم نہین - کہ مین نے جواب لکھ دیا تہا - یا نہین - یہی خیال آتا ہے - کہ جواب لکھ دیا گیا تہا - اب باعث تکلیف دہی یہ ہے - کہ مین نے بعض آپ کے سچے دوستون کی زبانی جو درحقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہین - سنا ہے - کہ امور معاشرت مین جو بیویون اور اہل خانہ سے کرنی چاہیئے کسی قدر آپ شدت رکھتے ہین - یعنے غیظ وغضب کے استعمال مین بعض اوقات اعتدال کا انداز ملحوظ نہین رہتا - مین نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہین دیکھا - کیونکہ اول تو بیان کرنے والے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قایل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہین - اور دوسری چونکہ مردون کو عورتون پر ایک گونہ حکومت قسام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتون مین تادیب کی غرض سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہین - مگر چونکہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کے ساتھ معاشرت کے بارے مین نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے - اس لئے مین نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کرون - اللہ جلشانہ فرماتا ہے - عاشروھن بالمعروف یعنے اپنی بیویون سے تم ایسے معاشرت کرو - جس مین کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو - بلکہ انکو اس مسافرخانہ مین اپنا ایک دلی رفیق سمجھو - اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو - اور رسول اللہ صلے اللہ فرماتے ہین خیرکم خیرکم باھلہ یعنے تم مین سے بہتر وہ انسان ہے - جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے - کہ مین اس خط مین لکھ نہین سکتا - عزیز من انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے - جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا - اور وہ دیکھتا ہے - کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے - نرمی برتنی چاہیئے - اور ہر ایک وقت دل مین یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے - جس کو خدا تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے - اور وہ دیکھ رہا ہے - کہ مین کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہون - اور مین ایک خدا کا بندہ ہون - اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے - خونخوار انسان نہین بننا چاہیئے - بیویون پر رحم کرنا چاہیئے - اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے - درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے - کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے - مین جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کرون تو میرا بدن کانپ جاتا ہے - کہ ایک شخص کو خدا نے صد ہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے - شاید معصیت ہوگی - کہ مجھ سے ایسا ہوا - تب مین ان کو کہتا ہون - کہ تم اپنی نماز مین میرے لئے دعا کرو - کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالےٰ ہے - تو مجھے معاف فرماوین - اور مین بہت ڈرتا ہون - کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت مین مبتلا نہ ہو جائین - سو مین امید رکہتا ہون - کہ آپ بھی ایسا ہی کرین گے - ہمارے سید ومولےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویون سے حلم کرتے تہے - زیادہ کیا لکھون - والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

خط از جانب چودہری عبد العزیز صاحب نائب تحصیلدار بنام چودہری عبد اللطیف صاحب خانصاحب قادیان ٭

(از ڈیرہ گوپی پور - ۱۶ - اپریل ۱۹۰۵ء) برخوردار - السلام علیکم
کانگڑہ بہون والی دیوی کی پوری تباہی ہوئی ہے - جس کا مندر بیخ و بن سے اوکھڑ گیا - اور نام ونشان باقی نہین رہا جوالا مکھی کے مندر کا بھی کچھ حصہ گر گیا ہے - اور اس کے علاوہ ڈیوڑھی کو نقصان پونچا - اور جاتری لوگ جوالا مکھی مین بہت مرے - جو دور دور دراز ملکون سے اس کی سیوا کے لئے آئے ہوئے تہے - اور اس بد قسمتی کی وجہ سے انکی فوراً دستگیری نہ کی گئی - فوت شدہ جاتریون کی تعداد اگرچہ حکام کو اس وقت تک صحیح طور پر معلوم نہین ہو سکی - لیکن بہ کیفیت ایک اور ڈیڑہ سو کے درمیان اس وقت تک اندازہ کی گئی ہے اور جوالا مکھی کی کل موتون کی تعداد دو سو سے زاید اندازہ کی گئی ہے - اس ضلع مین دیویان تو بہت ہین - مگر جوالا مکھی اور کانگڑہ والی دیویان زیادہ مشہور ہین - اور جو لوگ جوالا مکھی آتے ہین - وہ کانگڑہ بہون سے ہو کر جاتے ہین - یا جو لوگ کانگڑہ بہون کی دیوی کو پہلے جاتے ہین - وہ وہان سے جوالا مکھی کو متفاثیک کر جاتے ہین - سو ان دونون مین سے کانگڑہ والی دیوی کا تو نام ونشان مٹ گیا - اور جاتری لوگ بھی بہت زیادہ مرے ہین اور جوالا مکھی کی دیوی کے مندر کا کچھ حصہ گرا - اور جاتری بھی ایک سو سے زیادہ مرے

حبیب دام اقبالہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اخی المکرم چودہری عبد الحمید صاحب نصار السلام علیکم - مین اللہ تعالےٰ کے فضل اور آپ کی دعا سے بہمہ وجوہ تندرست ہون اور آپکی خیریت کا مدام خواہان - ایک مفصل خط دربارہ تباہی ضلع ہذا ارسال خدمت ہو چکا ہے - دردناک اور عبرتناک تباہی نمونہ قیامت ہے - اللہ تعالےٰ لوگون پر رحم فرمائے - ہلاک شدہ بستیون پر تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے - "عذاب فوق عذاب" کا عین نظارہ ہے گلو کی کوئی خبر نہین آئی - ڈاک کی ہو کی ہے زلزلے متواتر آ رہے ہین معلوم نہین کیا ہوگا - والسلام - ۱۴ - اپریل ۱۹۰۵ء - طفیل حسین از نادون

قرآن مجید

سے
الوصیت - الدعوت - الانذار کی
صداقت کا ثبوت

قرآن مجید میں جو قصص مذکور ہیں - ان سے ہرگز یہ مقصود نہیں کہ سننے والوں کے دل بہلائے جائیں - بلکہ یہ اصل میں پیشگوئیاں ہیں - جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں واقع ہونے والی تہیں - جن لوگون نے سراالشہادتین کو پڑھا ہے - وہ خوب سمجھتے ہین - کہ واضرب لہم مثلا اصحٰب القریۃ - والا قصہ کس طرح پیشگوئی کے رنگ میں پورا ہوا اسی نے فرمایا - تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک - ورنہ ... یہودیون - عیسائیون - مین پہلے بھی مشہور تھے ان ... غیب کا اطلاق اگر ہو سکتا ہے - تو صرف اس طریقے ہے ... قصون میں جو چھوٹی باتیں مل گئی تہین - نکال دی گئی تہین - گو ہمارے بعض مسلمان بھائیون نے اب پھر ان پر ... رنگ چڑہا کر غیر مسلمون کو اعتراض کا موقعہ ... قصص میں لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب - کی فلاسفی کو سمجہا ہے تو ہمارے امام ... امام علیہ السلام نے !

... مطلب ! ولقد ارسلنا نوحًا الی قومہ فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عاما فاخذہم الطوفان وہم ظلمون سے صاف ظاہر ہے - کہ خاتم النبیین کی امت پر ایک زمانہ نوحی آنے والا ہے یعنے عیش و آرام کا ... جو لوگون کو - فسق و فجور میں ڈال دیتا ہے - نوح ... لفظ ہے - جس کے معنے ہین - ارام - اس ... مدت العمر بھی بتلائی گئی ہے - یعنے خیر القرون کے بعد قریب ایک ہزار سال تک یہ زمانہ رہے گا جس کو احادیث میں فیج اعوج کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے اس ... شر حد سے بڑہ گیا - اور زمین اس قابل ... کہ ... کو سزا دی جاوے - تب خدا نے اپنی سنت ... کے مطابق ایک نذیر بھیجا - جو مثیل نوح ہے دوستو ! تمہین مبارک - دیکھو - آسمان نبوت پر افق وحی سے وہ بدر نمودار ہو چکا ہے - ! ابھی اسے خود بھی معلوم نہ تھا کہ یہ ... رسالت میرے ہی سر پر پڑنے والا ہے کہ خدائے عالم الغیب کی ایک وحی نازل ہوئی

واصنع الفلک باعیننا و وحینا

جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے - کہ کوئی نوح مبعوث ہو چکا ہے - اس کی تشریح اس اردو الہام میں ہوئی - دنیا میں ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا - اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا -

چونکہ حملون کا لفظ جمع ہے - اس لیے ... انذاری نشان ظاہر ہونے والے تھے - اس میں پہلا ... کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رقم فرمایا ... تو طاعون تہا - اسی کے لیئے کشتی نوح کتاب ہی - مگر اب ... ہے - کہ کیا اس کی خبر قرآن مجید میں بھی ہے ؟ کیون نہ ... وان من قریۃ الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیمۃ او معذبوہا عذابا شدیدا - یعنے قیامت سے پہلے ہم ہر بستی کو یا تو ہلاک کرنے والے ہیں - یا سخت عذاب دینے والے ہیں - اس سے ظاہر ہے - کہ کوئی ایسا عالمگیر عذاب ہوگا - جس کو ہر بستی کے لوگ محسوس کرین گے - اور یہ خدا تعالے کا خاص فضل ہے - کہ اس نے اپنے رسول کے تخت گاہ کو لولا الاکرام لہلک المقام کی پاک وحی سے ہلاکت میں داخل ہونے سے بچا لیا - پھر دوسرے مقام پر فرمایا -

اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بایتنا لا یوقنون - ایک کیڑا زمین سے نکالین گے - جو لوگون کو زخم کریگا - اس سزا میں کہ وہ ہماری آیتون پر یقین نہین کرتے - گویا اس عالمگیر عذاب کی نوعیت بتائی اور یہ بھی فرما دیا - کہ یہ عذاب وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے مطابق اجرام طاعونی کے ذریعے سے ظاہر ہوگا - اور اس وقت خدا کی آیت - یعنے ایک نبی کا وجود بھی ہوگا - جس کی تکذیب کا یہ نتیجہ ہے

(۲) اور دوسرا زلزلہ تھا - اس کی خبر بھی قرآن مجید میں ہے دیکھو نہ صرف اذا زلزلت الارض زلزالہا - بلکہ قطعی و یقینی طور سے سورۃ النازعات کہ اس میں فرشتون کو جو انتظامات حسب الامر الہی لگے ہوئے ہین اور ہر کام کو اپنے وقت پر ظہور میں لاتے ہین - بطور گواہ قسمیہ رنگ میں پیش کر کے فرمایا گیا - یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ - قلوب یومئذ واجفۃ ابصارہا خاشعۃ - جس دن کانپے گی - کانپنے والی - اس روز دل دہڑک رہے ہونگے - اور نظرین جہک جائینگی - اب ۴ - اپریل کے زلزلے میں اس آیت کی تفسیر سب نے دیکھ لی - اور ان منکران قیامت کے لیئے بڑا بہاری نشان ہوگی جو کہتے ہین - یقولون ءانا لمردودون فی الحافرۃ ءاذا کنا عظاما نخرۃ - حضرت نے بھی یہی فرمایا "جو لوگ قیامت کے منکر ہین وہ دیکھ لین کس طرح ایک سیکنڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے -

اور تیسرے حملہ کا ذکر بھی اسی آیت تتبعہا الرادفۃ سے کیا گیا ہے کہ پیچھے آئیگی اس کے پیچھے آنیوالی - گویا یہ دو حملے ایک دوسرے کے پیچھے ہونگے - جیسے کہ ایک اسوار دوسرے کا ردیف ہوتا ہے چونکہ خدا نے مسیح موعود کو وحی نازل ہوئی کہ زلزلۃ الساعۃ قوا انفسکم - اس لیے اس کی نوعیت بھی معلوم ہو گئی - مجھے ہو بہو یہی الفاظ سورت حج میں مل گئے - یا ایہا الناس اتقوا ربکم - ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم - یوم ترونہا تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت و تضع کل ذات حمل حملہا و تری الناس سکاری وما ہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید - اپنے رب کے عذاب سے بچو - کیونکہ اس گھڑی کا ہلا دینے والا عذاب ایک بڑی بہاری آفت ہے - جسدن تم دیکھوگے (قیامت سے پہلے آنے کا ثبوت دیکھیئے) ہر دودھ پلانے والے اپنے بچے کو بہول جائیگی اور حمل والی حمل گرا دیگی - لوگ دیوانہ پہرین گے - مگر وہ دیوانہ نہ ہونگے - بلکہ عذاب اللہ بہت سخت ہے - اس سے اگلی آیت پڑھیئے - اس نشان دکہلانے کی وجہ بھی نظر آئیگی - کہ لوگ ایک اطاعت چہوڑے ہوئے ہونگے -

دوستو ! اٹہو !! اور ہوشیار ہو جاؤ !!! دیکھو قرآن مجید میں ان تینون باتون کا پہلے سے مذکور ہے - جو یقینا ہونے والی ہین اللہ تعالے مجھے اور میرے بہائیون و دیگر احباب کو ان نشانون سے عبرت حاصل کرنیکی توفیق دے اور ہدایت کی راہ پر چلاوے - رب اما ترینی ما یوعدون رب فلا تجعلنی فی القوم الظلمین

(راقم احمدی گجراتی از گوبیکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ کے واسطے ایک تجویز - اقتباس از مکتوب سید محمد قاسم صاحب

اخویم مفتی محمد صادق صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی مالی حالت کے نازک ہونے کی خبر سن کر میری طبیعت میں ایک درد پیدا ہوا - خداوند کریم کا وعدہ ہے کہ میں اس سلسلہ کی کام کا کفیل ہون اور ہمارے امام علیہ السلام کی دعا ہے تو یہ تو ہو نہیں سکتا کہ کام نہ چلے یا کام میں کچھ حرج پیدا ہو - اگر ہم لوگ کم ہمتی کرین گے - تو خداوند کریم اور دوسری قوم کو پیدا کر کے اس سلسلہ کو ترقی دیگا - مگر ہماری کمزوری ہمارے واسطے باعث نقصان کا ہوگی - کہ ہم ثواب سے محروم ہو جائین گے - ہماری جماعت اس طرف توجہ کرے تو کوئی مشکل نہین اور مین اب ایک تجویز پیش کرتا ہون جو کہ مین نے یہان جماعت شاہجہانپور کے سامنے پیش کی ہے اور سب نے اس کو بخوشی منظور کیا اور سب نے اس کو قبولیت سے دیکھا ہے اور سب کو بہت پسند آئی ہے اول مین ایک رجسٹر تیار کر کے پیش کیا سب نے بخوشی خاطر اس پر دستخط اپنی قلم سے کر دیئے اور اپنے نام معہ اپنے متعلقین کے لکھکر آدا کر دیا کیونکہ یہ رقم بہت کم ہے اور آدھ آنہ ماہواری کے حساب سے مین نے مقرر کیا ہے اور یہ حقیر رقم اس واسطے مین نے کی ہے کہ کسی کو بار معلوم نہ ہو ہر شخص غریب سے غریب اس کو ادا کر سکتا ہے اور اس حقیر رقم کے یکجا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک رقم کثیر جمع ہو جائیگی اور سب ضروریات مدرسہ کیواسطے کافی ہوگی - اور وہ اس طرح ہے کہ ہماری جماعت میں سے ہر ایک آدمی مع اپنے اہل و عیال کے غرض جو جو شخص اس کے ساتھ ہون خواہ وہ کسی عمر کا بچہ ہی ہو سب کا نام لکھا جاوے - اور آدھ آنہ ماہواری کہ جس کا حساب کرنے سے ۶ آنہ سالانہ ہوگا اور سب جمع کرنے سے تین لاکھ جماعت احمدیہ میں سے سب سے اگر وصول ہو جاوے تو ۲۲۵۰۰ روپے سالیانہ جمع ہو جاوے - اگر ہم ایک لاکھ کو چہوڑ کر دو لاکھ کو رکھین تو ۶۲۰۰ روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوگی اور اس میں سے اگر ایک لاکھ ہی وصول ہو جاوے - تو ۳۱۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی کہ جس مین خداوند کریم چاہیگا تو سب کام بہت اچھے طور پر چلینگے خداوند کریم اس کام ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

۱۔ خدا کی تازہ وحی۔ ہفتہ قادیان
۲۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ ضروری اعلان
ساعت قیامت
۳ ہیکل پھٹ گئی۔ بزم احمدیہ
۴ تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام
نشان زلزلہ
۵۔ انصار بدر
۶۔ تربیت اولاد۔ مراسلت
۷۔ درس قرآن
۸۔ ڈائیری

بدر رجسٹرڈ نمبر

قیمت خاص معاونین
سالانہ عطا کیا کرتے ہیں
عام سالانہ ہے۔ اس
کے علاوہ پر جو کچھ دوست
بخوشی قبول کیا جائے گا۔
ترسیل زر بنام میان معراج
پرپرائٹر قادیان۔ اور تمام خط
بنام مہتمم بدر
ہونی
چاہیے

چہ گویم با تو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلہ الجدید جلد ۱ نمبر ۴ | ۱۲۔ صفر ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ جاءک الفتح۔ تیرے پاس فتح آئی

۲۳۔ " " بھونچال آیا۔ اور بڑی شدت سے آیا

۲۵۔ " " "قل مالک حیلۃ"

۲۸ " " رؤیا مین دیکھا۔ کہ ایک سفید سا کپڑا اچھا ہوا ہے۔ اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔

اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

"فتح نمایان" "ہماری فتح" } یعنے واقعات آئندہ کے واسطے جو پیشگوئیان کی ہوئی ہین۔ اور جن پر دشمن ہنسی کرتا ہے۔ ان کو خدا تعالے پورا کر کے ہماری صداقت دنیا پر ظاہر کر دیگا۔ اور لوگ نیک چلنی اختیار کرین گے۔ اور خدا پر ایمان لائین گے۔

صدقت الرؤیا۔ سچا کیا تونے۔ خواب کو

انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ یعنی مین اپنی فرشتون کی فوجون کے ساتھ اس وقت آؤن گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے

خدا تعالے ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتون کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگون کے دلون مین نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہین۔ اور حق کی طرف راہ دکھلاتے ہین۔ اسی شب صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب نے خواب مین دیکھا تھا۔ کہ حضرت کو انی مع الافواج اتیک بغتۃ الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ گذشتہ رات کو ۲ بجنے میں سات منٹ باقی تھے۔ جب کہ ہم نے یہ رؤیا دیکھا۔ کہ زمین ہلتی ہے پہلے ہم نے خیال کیا۔ کہ شاید ویسے ہی کچھ حرکت ہوئی ہے۔ مگر پھر زور سے ایک دھکا لگا۔ تب یقین ہوا۔ کہ زلزلہ ہے اور مین گھر کے آدمیون کو جگاتا ہون۔ اور کہتا ہون۔ کہ اٹھو۔ زلزلہ آیا۔ مبارک کو بھی اٹھالو۔ اور یہ بھی رؤیا مین کہتا ہون۔ کہ جوتشی کس قدر جھوٹے ہین۔ پنڈت نے تو اخبار مین چھپوایا تھا۔ کہ اب زلزلہ نہین آئیگا اس کے بعد بیداری ہوئی۔

یکم مئی ۱۹۰۵ء۔ عالم کشف مین ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہوا ہے۔ "المبارک"۔ پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا۔ برکۃ نازلۃ علی ہذا الرجل

یعنی ایک زیادہ برکت ہے۔ اس مرد پر

اس کے بعد ایک رؤیا ہوا۔ کہ اِن بات کو اشاعون پہلے بشیر احمد شریف احمد لے۔ پھر مین آگے جاتا ہون کہ پہرے والون کو دیکھون تو مین کہتا ہون۔ یا کوئی کہتا ہے۔ کہ "اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہین"

رؤیا۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔

۳۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ فرمایا۔ اس سے ارشاد ان اشتہارات کی طرف معلوم ہوتا ہے جو حال مین شائع ہو رہے ہین

رؤیا۔ صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا۔ "آہ نادر شاہ کہان گیا"

ہفتہ قادیان

اس ہفتہ مین بابو غلام حسین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ سے اور مرزا فضل بیگ صاحب قصور سے اور دیگر بعض احباب علاقہ گوجرات ملتان وغیرہ سے تشریف لائے۔ حضرت معہ خدام تاحال باغ مین منزل کئے ہوئے ہین۔ حضرت نواب محمد علیخان صاحب معہ ڈیرہ لاہور سے واپس قادیان آگئے اور حضرت کے قریب باغ مین اپنا خیمہ لگایا۔ بمبئی کے ایک خوش رو خوش خلق نوجوان حضرت کی ملاقات کے واسطے یہان آئے۔ چند دن یہان رہ کر واپس تشریف لے گئے۔ آہ کچھ زیادہ دن ٹھہر کر خوش وقت ہوتے۔ اور کہتے۔ دوبارہ جلد آنے کا وعدہ کر گئے ہین۔ خدا اُن کا حافظ و ناصر ہو۔

البلاغ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زلزلہ کی خبر بار سوم

آج ۲۹ - اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آئیگی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے میں نہیں جانتا۔ کہ وہ قریب ہے۔ یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرماویگا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے۔ جو عالم الاسرار ہے۔ اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شایع کر رہے ہیں کہ کوئی سخت زلزلہ آنے والا نہیں۔ وہ اگر منجم ہیں۔ یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلیں دوڑاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔ کوئی ہے۔ جو ہماری اس بات پر ایمان لائے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سُنے۔ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے۔ جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں اور انکے دل ڈرتے نہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں چھپ کر آؤنگا

میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونیوالا ہے غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا۔ یا کچھ حصہ رات میں سے یا ایسا وقت ہوگا۔ جو اس سے قریب ہے۔ پس اے عزیزو! تم جو خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو۔ ہشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔ ہلاک ہوگئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے۔ جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے۔ اور ان کی مجلسیں ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کی زبانیں مردار سے بدتر ہیں۔ وہ بار بار کی شوخیوں سے خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ وہ دلوں کے اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس روز میں ان پر رحم کروں گا۔ جن کے دل

مجھ سے ترساں اور ... ہیں۔ جو بد بدی کے ... بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا۔ تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز دکھلائے گا۔ جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوب اب بھی سمجھ جائے۔ یاد رہے۔ کہ خدا کا غیب درعمیق ہوتا ہے۔ بجز ان خدا کے رسولوں کے جو برگزیدہ ہوتے ہیں۔ اور کسی پر نہیں کھلتا۔ اور کسی کو غیب کی اطلاع نہیں دیجاتی۔ پس مجھے خدا تعالےٰ نے ... ہے تا وہ جو خدا تعالےٰ کو شناخت نہیں کرتے ان کو پتہ لگ جائے۔ میں محض ہمدردی کی راہ سے کہ اگر لوگ بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلے ... میں اجتناب کریں۔ تو اس میں رعائت ظاہر ہے۔ آیندہ انکا اختیار۔ والسلام

المشتہر میرزا غلام احمد قادیانی - ۲۹ - اپریل ۱۹۰۵ء بروز شنبہ

ضروری اعلان

بخدمت جمیع برادران احمدی - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جب کوئی یہاں نیا اشتہار طبع ہوتا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ اس کو کثرت سے بیرونجات میں ارسال کیا جائے۔ تو ہمیشہ ایسی فہرست کے طیار کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ جس کے مطابق خاطر خواہ تقسیم باہر ہوسکے ایسے موقع پر بڑے بڑے شہروں کو تو اشتہار روانہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن چھوٹے شہروں اور گاؤں میں اشتہارات کی روانگی عموماً رہ جاتی ہے۔ اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ تو ایک مفصل فہرست طیار کرکے اس جگہ رکھی جاوے۔ جس میں ہر شہر اور گاؤں میں سے ایک ایک دوست کا نام معہ پتہ درج رہے جو اپنے ذمہ اشتہارات کی تقسیم کو بخوشی قبول فرماویں لیکن یہ کام بغیر احباب کی مدد کے نہیں ہوسکتا۔ اور پہلی مدد یہ ہے کہ سب دوست ہر گاؤں میں سے ایک خواندہ دوست کا نام و پتہ معہ ڈاک خانہ خوشخط لکھ کر ارسال فرماویں۔ تاکہ ناموں کے رجسٹر میں درج کرنے میں غلطی نہ ہو - والسلام

خادم قوم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

شاباش بدیجان - عرب صاحب عبدالحی نے ایک تختہ پر موٹے حروف میں مندرجہ بالا وحی الہٰی چھپوا کر ساتھ ہی حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود اور بعض دیگر احباب کے اشعار چھپوائے ہیں۔ کاغذ دیوار پر چسپاں کرنے کے واسطے چھاپا گیا ہے۔ قیمت ۲ عرب صاحب سے قادیان میں مل سکتا ہے

ساعت قیامت

چار سال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ پرچہ میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق نمونہ قیامت کا ذکر کرکے اس زلزلہ کے متعلق صاحبان اخبار کا اقرار نقل کیا تھا۔ کہ یہ زلزلہ فی الواقع نمونہ قیامت تھا۔ اس پرچہ میں چند اور اخباروں کی رائے ہم نقل کرتے ہیں جنہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ یہ زلزلہ فی الواقع **قیامت کو یاد دلاتا ہے**

اخبار پولیس اینڈ وکیٹ رقمطراز ہے - فوراً زلزلہ نے ہیبت ناک روش اور صورت اختیار کی - - لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ اُس نے اس قیامت خیز زلزلہ کو بند ہو جانے کا حکم دیدیا۔

اخبار ضیاء الاسلام لکھتا ہے - ۴ - اپریل بروز منگل علی الصباح قریباً سوا چھ بجے ایسا سخت زلزلہ آیا۔ کہ الامان - دفعتہً مکان گرنے شروع ہوگئے۔ ہندو - سری رام سری رام - اور مسلمان یا اللہ خیر یا اللہ خیر پکارنے لگے۔ اور بموجب ارشاد آنحضرۃ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ جب **قیامت آئے گی** کوئی نفس کسی نفس کو نہیں بچا سکیگا - واقعی اس کی **نظیر ان تین منٹوں** میں پائی گئی۔ کہ باپ بیٹے کو اور بیٹیاں ماں باپ کو نہیں بلا سکا

اخبار ہندوستان بمبئی پنچ سے ناقل ہے

انگریزی خوان نئی امت نے قیامت سے انکار کر دیا تھا۔ اللہ میاں نے چاہا۔ کہ ان لونڈوں کو ذرا گوشمالی دینی چاہیئے۔ ممالک متحدہ اور اطراف میں زلزلہ بھیجدیا۔ بڑی بڑی سر بفلک عمارتیں گر پڑیں بہت سی جانوں کا نقصان ہوا۔ قیامت کے منکر لگے چیخنے قیامت آگئی۔ قیامت آگئی۔ بہت تمہارے منکروں کی دم میں قیامت کا زلزلہ۔ اب بتلاؤ قیامت کے قائل ہوئے یا نہیں۔

ملک مصر سے مولوی غلام نبی صاحب احمدی واپس ہندوستان کو تشریف لائے ہیں۔ قریباً تین سال تک انہوں نے اس ملک میں تعلیم کیلئے اور نیز سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت میں مصروف رہے ہیں۔ اس جگہ مولوی صاحب نے چند مخالفوں کے ساتھ مباحثات بھی کئے چنانچہ ایک مباحثہ دربارہ حیات و وفات مسیح ناصری بعہ چند دیگر مفید رسائل کے ملک مصر میں اپنے خرچ سے طبع کر دیا تھا جس کی بہت سی کاپیاں وہ اس جگہ لائے ہیں۔ اس کا نام ہدیہ سعدیہ رکھا ہے۔ قیمت سادہ کاغذ ۲ اور چکنا دعائی ۲۰ - اس کے علاوہ مولوی صاحب کے پاس ایک عمدہ کتب فروختنی بھی ہے۔ جو سب مولوی صاحب سے قادیان میں مل سکتی ہیں جس کا نام ہے مشکات الانوار فی تفسیر قولہ تعالےٰ اللہ نور السموات والارض قیمت ۵

ہیکل پھٹ گئی

ہمارے یہود اور عیسائی صاحبان غور فرماویں

خدا کے پاک بندے جب دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں تو ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ شیطان اور اُسکے دوست اُنکے دکھ دینے [illegible] سامان مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ان مصائب اور [illegible] وقت خدا اپنے بندہ کو صبر کا حکم دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ وہ صبر اور تحمل کیساتھ ہر ایک دکھ کو اُٹھا کر خاموش رہتے ہیں اور کبھی کسی سے انتقام لینے کا ارادہ نہیں کرتے۔ جہانتک تاریخ انبیاء کا پتا ملتا ہے ہمیشہ سے ایسا ہوتی چلی آئی ہے [illegible] ایک رنگ میں اور کسی کے ساتھ دوسرے رنگ میں مگر کوئی خدا کا پیارا ان ابتلاؤں سے خالی نہیں رہا۔ [illegible] اور ان کے انجام کا رنگ [illegible] کی حالت کے مطابق [illegible] مثلاً حضرت موسیٰ کو ملک مصر سے بھاگنا [illegible] مگر وعدہ کے ملک میں داخل [illegible] ایسا ہی حضرت [illegible] حسرت کی نظر [illegible] مگر جلد چند [illegible] اور وعدہ کے شہر کے [illegible] سلطنت عطا کی [illegible] ہم نے دی ہے [illegible] حضرت موسیٰ [illegible] منتج [illegible] سچ اول [illegible] کیا [illegible] صلیب کا فتویٰ [illegible] ساتھ مینخوں اور رسیوں [illegible] یہ ایک بڑا بھاری دکھ تھا جو حضرت عیسیٰ کو دیا گیا مگر یہ ان کے لیے تمام دکھوں کا انتہا تھا جیسا [illegible] کے واقع پر آسمان میں ایک شور پڑ گیا اور خدا کا غضب زمین پر اترا جیسا انجیل میں لکھا ہے کہ اُس وقت بڑا بھونچال آیا اور زمین کانپی اور پتھر تڑک گئے اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا۔ یہ اس امر کا نشان تھا کہ خدا تعالیٰ نے [illegible] کی اس کاروائی پر بہت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے بندہ کو اپنے وعدہ کے مطابق اور اس کی ساری رات کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان پر بچا لیا۔ اور اگرچہ حضرت عیسیٰ کو وہ پیالا کچھ پینا پڑا تاہم اس کے [illegible] پاک اثر سے خدا [illegible] محفوظ رکھ لیا اور [illegible] بیہوشی کے بعد صحیح و سلامت ہو کر [illegible] کی ملاقات کے واسطے بڑے لمبے سفر پیادہ پا کر [illegible] [illegible]۔

اس کے بالمقابل اب ہم مسیح ثانی یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حال دیکھتے ہیں۔ اُن کے دشمنوں نے کس قدر [illegible] دینے کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں مقدمات کئے [illegible] الزام قتل کے جرم لگانے کی سعیاں کیں۔ کفر کے فتوے [illegible] گالیاں دیں [illegible] کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ہمیشہ صبر کیا یہاں تک کہ وہ دکھ انتہا کو پہنچے تب خدا نے آپ انتقام لینے کے واسطے آسمان سے حکم دیا [illegible] اسی طرح جیسے کہ پہلے مسیح کے وقت میں ہوا تھا خدا کا قہری عذاب نازل ہوا اور زمین پر سخت بھونچال آیا۔ اور پہاڑ تڑک گئے بلکہ زیر و بالا ہو گئے اور گرجے پھٹ گئے۔ [illegible] مسجدوں کے مینار گر گئے۔ اور [illegible] اوپر سے نیچے تک شق ہو گئے۔ یہ سب کچھ [illegible] اور [illegible] مسیح کے وقت [illegible]۔

[illegible] کا بیان [illegible] فائدہ سے خالی نہ ہوگا [illegible] روحانی میں حضرت موسیٰ سے [illegible] کامیابی حضرت [illegible] [illegible] گیا ہے تاہم دشمنوں کو خدا نے اس بندہ پر ایسا [illegible] صلیب [illegible] گذشتہ [illegible] ہو سے بڑھ کر دکھانا اور [illegible] جیسے [illegible] دینا [illegible] اس زمانہ کے یہود [illegible] لوگوں کے [illegible] دکھ دینے والے نہیں۔ ایسا ہی ہیکل کا پھٹنا اس امر کا نشان تھا کہ اب ان ہیکلوں کے اندر عبادت کرنیوالے یہود کی عبادت خدا کو قبول نہیں ہے اب یہ مغضوب علیہم میں شامل ہوگئے۔ پس یہ موجودہ واقعہ زلزلہ کا اور گرجوں اور مسجدوں کے گرنے اور پھٹنے کا مسلمانوں اور عیسائیوں کے واسطے قابل توجہ ہے خدا کا مسیح پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ [illegible] اور نیکی اختیار کرو اور اُس کے رسول کی بات مانو۔ [illegible] کونسی بات اس مسیح نے تمکو ایسی کہی ہے جو بری ہے۔ کیا خدا کی طرف آنا اور اپنے خالق کو راضی کرنا تمکو پسند نہیں آتا۔ کیا ایک اللہ کی پرستش کرنا تمکو ناگوار گذرتا ہے اور کیا خدا کی عبادت اور خلقت کی خیر خواہی اور حاکم وقت کی نابعداری کا سبق تمہیں دکھ دیتا ہے جو تم پھر اُٹھا اُٹھا کر ہمپر حملہ کرتے ہو۔ دیکھو اب تو خدا تمکو پتھر مارنے لگا۔ کیا اب بھی تم باز نہ آؤ گے۔ ابھی وقت ہے کہ توبہ کرو اور اُس بڑے عذاب سے بچ جاؤ جو اس سے بڑھ کر آنیوالا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ٭

میں مسلمان ہوگیا

یہ عجیب و غریب کتاب یعنی اخبار الاسلام یا میں مسلمان ہوگیا بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے گو بندگان دین حضرت مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے [illegible] مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب بذاتہ اس بات کے نظیر [illegible] کا نام خامخاں [illegible] خاص الہام و کلام سے رکھا [illegible] خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ کتاب ہذا ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے از بس ضروری ہے اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ کوئی صاحب [illegible] آریوں اور مخالف مولویوں سے پالا پڑنے [illegible] وہ اس سے محروم نہ رہ جاویں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ عبدالغفور [illegible] کی کتاب [illegible] الاسلام کا [illegible] جواب [illegible] [illegible] قادیان آمین

[illegible]

پشاور سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں کہ درس قرآن مجمل چھاپنے [illegible] تفصیل کی ہم کو ضرورت نہیں۔ بجواب گذارش ہے کہ بدر کے پڑھنے والے سب آپکی طرح عالم نہیں ہیں۔ بلکہ اکثر ایسے بھی ہیں کہ معمولی لکھنا پڑھنا کی لیاقت رکھتے ہیں۔ اس واسطے بعض جگہ تفصیل ضروری ہوتی ہے۔ اجمال کا خواہاں تفصیل سے فائدہ اٹھا سکتا ہے مگر تفصیل کا خواہاں اجمال سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس واسطے تفصیل مناسب معلوم ہوتی ہے۔

بعض احباب نے اخبار کے دیر سے پہنچنے کی شکایت کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ محمد افضل مرحوم کی وفات کے بعد مطبع کے پریسمین مزدور اور منشی کے کام چھوڑ جانے اور واپس مطبع میں نہ آنے کے سبب ابتک مطبع کے لئے کافی انتظام نہیں ہو سکا۔ اور دفتر کے کام میں بھی [illegible] آدمی رکھنے کی بہت تکلیف اور دقت واقع ہو رہی ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اخبار وقت پر شائع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ وہ سامان تیار کر دے گا

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اخبار طلسمان Talisman جو ملک امریکہ کے
مشہور شہر شکاگو سے ماہواری نکلتا ہے۔ مذہب عیسویت کی
موجودہ حالت پر ایک دلچسپ ریمارک کرتا ہے۔ یہ ایک معمولی
اخباری پرچہ ہے۔ جو امریکہ کی پبلک کے خیالات کو ظاہر کرتا ہے
اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان ملکوں میں مذہب عیسوی
کے متعلق عوام کے خیالات کس حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔ وہ
الفاظ یہ ہیں

"مذہب عیسوی میں جس اخوۃ کی تعلیم دی جاتی ہے۔
اس پر خود گرجوں کے پادری اور قوم کے بزرگ بھی عمل
نہیں کرتے۔ جس سے عوام نے دو نتیجہ نکالے ہیں۔ ایک یہ
کہ جس کارخانہ کے بزرگوں کا یہ حال ہے۔ وہ کارخانہ قابل
نفرت ہے۔ اور دوسرا یہ کہ عیسائیت کے تمام دعویٰ رد کرنے کے لائق
ہیں۔ کیونکہ وہ صرف دعوے ہی دعوے ہیں۔ ان تمام وجوہات
سے مذہب عیسوی عوام میں سے بہت جلد خارج ہو رہا ہے
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دو قسم کے لوگ مذہبی دنیا میں
ہوتے ہیں۔ ایک علماء۔ اور دوسرے۔ عوام۔ جب ہر دو عیسائیت
کو اس طرح ترک کرنے پر کمربستہ ہو رہے ہیں۔ تو کب تک مذہب اس
حد تک پہنچ جائیگا۔ کہ پرانے زمانہ کے جھوٹے قصوں کے سوائے
اور کوئی نشان اس مذہب کا نوع انسانی میں نہ رہیگا۔"

کاش کہ ہمارے ملک کے پادری اتنے لمبے سفر کرنے اور
اس جگہ آنیکا دکھ اٹھانے کے عوض میں اپنے ملک کے ہم وطنوں کو۔
عیسائی بنانے میں مصروف رہتے

یورپ۔ امریکہ میں ایک بڑا مشہور کروڑ پتیہ کارنیجی
نام ایک شخص ہے۔ پبلک کے فائدہ کیواسطے وہ لاکھوں روپیہ
ہمیشہ خرچ کرتا ہے۔ کتب خانے بنواتا ہے۔ لیکچر ہال تعمیر کرواتا
ہے۔ مگر گرجوں میں روپیہ دینے سے بہت نفرت رکھتا ہے
ہاں گرجہ میں کوئی باجا رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو اس میں امداد دیتا
ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک موسیقی کا علم ایک مفید علم ہے۔ کہتے
ہیں کہ وہ گرجہ میں نماز پڑھنے کے لئے کم ہی جاتا ہے۔ گذشتہ کئی
سالوں سے اس کو کبھی کسی نے گرجہ میں داخل ہوتے ہوئے نہیں
دیکھا۔ کہتے ہیں۔ بہت سال ہوئے۔ گرجہ میں ایک دفعہ ایک ایسا
واقعہ ہوا۔ کہ وہ پھر کبھی گرجہ میں نہیں گیا

اے۔ جے

اٹھارہ‌ویں صدی کے ابتدا میں انگلستان میں ایک
بزرگ عیسائی گذرے ہیں۔ جن کا نام مڈلٹن تھا۔ مڈلٹن
صاحب پادری کا سب ... امتحان پاس کیا ہوا
تھا اور کیمبرج کی یونیورسٹی کالج ... تھا۔ حسن اتفاق
سے اس کو یونیورسٹی کے کتب ... کا مہتمم بنایا گیا۔
آدمی تیز اور ہوشیار تھا۔ کتب خانے کی پرانی کتابیں کھولکر اپنے
معلومات کو بڑھانے لگا۔ بہت تحقیقات کے ... اس نتیجہ کو پہنچا
کہ جب مذہب عیسوی کی بنیاد کسی الہامی کتاب ... خدا کے کلام پر
نہیں ہے۔ بلکہ صرف رومی لوگوں کے پرانے ... بت پرستی کے
خیالات پر ہے۔ جب مڈلٹن نے اپنے ان خیالات کا اظہار کیا تو
اس کو گرجے سے خارج کیا گیا۔ لیکن وہ خود ہی ... ان کو آئیندہ قائم
رکہنا پسند نہیں کرتا تہا۔ پس وہ ملک اٹلی میں چلا گیا۔ اور اس جگہ
پوپ صاحب کے کتب خانہ کی چہان بین کرکے اس کو اور بھی یقین
ہوگیا۔ کہ یہ مذہب صرف رومی بت پرستوں کی رسومات کی بناء پر
ہے۔ پھر اس نے متعدد کتابیں اس تحقیقات کے متعلق لکھیں۔ جو اس
وقت شائع ہوئی تھیں۔ اور اب پھر ان کے دوبارہ اشاعت کی
تجویز ہو رہی ہے۔

مارٹن آر سمتھ صاحب لنڈن کے اخبار کو لکھتے ہیں کہ ہمیں
چاہیئے کہ عیسائیت کے جھوٹے اور بے بنیاد دعووں کی تردید میں
پوری کوشش کریں۔ اے۔ جے

کتاب جیواش انسک لوپیڈیا کی نویں جلد جس کی قیمت
عہ ہے۔ ہمارے پاس پہنچ گئی ہے۔ اس کی تین جلد اور
چھپیں گی۔ جن کے واسطے روپے کی ضرورت ہے
اس کتاب میں سے تردید عیسویت کے لئے بہت مضامین
ملتے ہیں۔

نشان زلزلہ

(ایک احمدی بھائی پالمپور سے تحریر فرماتے ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ مکرم جناب بھائیصاحب
مہربان من ایڈیٹر بدر سلمتہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم۔ ورحمتہ اللہ
وبرکاتہ۔ حادثہ زلزلہ۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقعہ ہوا یعنے۔
حضرت اقدس کی وہ دعا قبول ہوئی۔ کہ کچھ کرشمہ اپنی قدرۃ کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے۔ اے رب الورا۔ ڈاک تار ٹوٹ گئی تھی اور
میرے اہل وعیال دہرم سالہ میں تھے۔ اس لئے اس وقت تک خط
لکھنے سے قاصر رہا۔ شکر ہے۔ خداوند کریم کا۔ کہ کل احمدی بھائیصاحبان
ضلع کانگڑہ کو اس حادثہ عظیمہ سے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل
سے بچالیا۔ خداوند کریم نے اپنی قہار ورحیم کی صفت کا زندہ ثبوت
دیا۔ فلاسفروں اور نیچریوں کو ناممکن ممکن کرکے دکھا دیا۔ اور منکرین
قیامت کو بھی قیامت کا نمونہ دکھا دیا۔ دہرم سالہ جاکر دیکھا۔ تو
چار چار پانچ پانچ یوم بعد پتھروں سے دبے ہوئے زندہ صحیح سلامت
نکالے گئے۔ خدا جو چاہتا ہے۔ وہ کرتا ہے۔ دہرم سالہ کی عمارات
بہت مسمار ہوئیں۔ لیکن ایک گاؤں نڈی دہا گسو نامہ جو گدیوں
کے رہنے کی جگہ ہے۔ کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔ جہاں پہلے انگور کہا
رہتی تہی۔ اس جگہ بھی چند مکان سلامت بچگئے۔ اور قلعہ کانگڑہ
جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے کا تہا۔ جڑ سے اکھڑ کر دریا میں بہ
گیا۔ اور بعض جگہ پتھر پر ریت تک نہ ملی۔ خدا جو چاہتا ہے۔ سو کرے فلاسفروں
کو یا نیچریوں کو کچھ نہیں پوچھتا کہ کس طرح فلاں کام کروں۔ حافظ عبد الغنی
جنرل مرچنٹ دہرم سالہ اپنے بیوی وبچونکی مردہ لاشیں چھوڑ کر ایک
چھڑی اور دو بچے ہمراہ لے کر سب اسباب چھوڑ کر اپنے دیس کو بھاگ
گئے۔ جو کہ اعلےٰ درجہ کا امیر ہے۔ اگر وہ اب واپس آکر اپنا اسباب سنبھال
لیوے تو بہتر ہے۔ اس کی لاشیں دفن ہوچکی ہیں۔ مہربانی کرکے خط
کو سنوار کر درج اخبار فرماویں خفیف خفیف زلزلہ اب تک ہو رہا
ہے۔ بوجہ گھبراہٹ کچھ لکھا نہیں جاتا۔ کارخانہ چاء بہت مسمار ہو
گئے ہیں۔ بعض احمدی بھائی دربارہ خرید چاء مجھ سے خط وکتابت کر
رہے ہیں۔ تاوقتیکہ کارخانے جاری نہ ہوں۔ کچھ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالےٰ
کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ اعلےٰ افسران نے انتظام رسد بخوبی طور
پر کیا۔ کوئی بھوکا پیاسا نہیں رہ سکتا۔ تحصیل پالمپور میں عاجز مفلسوں کو
یومیہ رسد مفت ملجاتی ہے۔ دہرم سالہ میں بھی اچھا انتظام ہے رفتہ
رفتہ لاشوںکی دفن کرنے کا مستعدی سے انتظام ہوا۔ صاحبان یورپین
ودیسی افسران خوب کام کر رہے ہیں۔ اور اس وقت دوست پرستوں
کو خوب موقعہ دوست اکٹھا کرنے کا ملا ہے۔ خدا اپنا فضل کرے اور
اپنے فضل سے نیکی کی توفیق دے۔ ایک دوسرے کا مال لوٹ
رہے ہیں۔ حالانکہ زندہ ثبوت آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ اور لڑائی و
کینہ ویسا ہی ہے۔ اگرچہ خداوند کریم نے پرانے دشمنوں کو ایک ہی تن
میں روٹی کھلا دی ہے۔ خبریں تو بہت ہیں لیکن لکھ نہیں سکتا ہوں
کوٹھی لوسر میں بہت گر کر نالہ بند ہوگئے۔ آدمیوں کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ امروز
آریہ سماج ہسپتال ور رسد لے کر دیسی غرباکیواسطے آن موجود ہوئی ہے
خدا سب کو توفیق دے۔ زلزلہ کے وقت حضرت اقدس کی سچائی
سب کے دل پر غالب تھی۔ لیکن اب پھر کسی قدر فرق ہونے لگے
. . . . . . کچھ شک نہیں کہ مضمون خوشخط
نہیں لکھا گیا۔ اگر کچھ اور خبر ہوئی۔ تو انشاء اللہ بشرط زندگی پھر لکھونگا
اللہ تعالےٰ سب کو خدا کے فرستادہ مامور کی شناخت وسچی توبہ کی توفیق
دیوے۔ قلعہ رہلو کے سب راجگان مرگئے۔ صرف ایک بڑ اور ایک
لڑکی جو طاقی سے ... اقدم باہر تھی بچگئی۔

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ لاہور میں لاٹ صاحب نے
بغرض امداد مصیبت زدگان کانگڑہ ودیلی جو جلسہ منعقد فرمایا تہا اس میں
وارڈ بشپ صاحب نے تقریر کی کہ میں کئی ایک برس سے زلزلہ کی تاریخ پڑھ رہا ہوں
سو سال تک اس زلزلہ کی نظیر تاریخ میں نہیں۔ ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار
غور کریں۔ کہ جنہوں نے لکھا تہا۔ کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آیا کرتے
ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❖ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - خداوند کریم نے عجیب کرشمۂ قدرت کے دکہلائے۔ علاقہ کانگڑہ جانب نگروٹہ ایک مکان مین ایک شخص دبا ہوا تہا۔ اوس راستہ ساربان اونٹ لے کر جا رہا تہا۔ دبا ہوا آدمی پکارتا تہا کہ مجہے نکالو۔ ساربان نے کچہ لینا کیا۔ اور لے کر اس کو دبے ہوئے کو چہوڑ کر چلا۔ قدرت خداوند تہوڑی دور چل کر بمعہ شتران پل پر سے گر پڑا جبکہ پل ٹوٹ گیا۔ اور وہ شخص مضطرب ہو کر اپنا اسباب بہی چہوڑ کر بہاگ گیا۔ آج رات بہی زلزلہ بہت آیا۔ خدا خیر کرے اور لاٹ صاحب بہادر بہی تشریف لے آئے ہین۔

صدیوں کا بت خانہ

ہ اب ٹوٹا۔ کانگڑہ دیوی کے بعض بت خانے تو نو سو سال کے پرانے بنے ہوئے تہے۔ اور اب تک ان مین خدا کے سوائے پتہروں کی پوجا ہوتی تہی۔ کیا یہ ایک صرف اتفاقی واقعہ ہے۔ جو بت خانے آج توڑے گئے۔ ہرگز نہین۔ بلکہ یہ واقعہ اس امر کی گواہی دیتا ہے۔ کہ خدا کی سنت قدیمہ کے مطابق اس وقت کوئی توحید قائم کرنے والا دنیا مین بہیجا گیا ہے۔ جس کے سلسلہ توحید کی ترقی کی نیک فال کے واسطے خداوند رب الافواج یہ سب عجائب باتین دنیا پر ظاہر کر رہا ہے۔ اخبار پایونیر کے ایک خاص نامہ نگار نے وہان کی تباہی کی ایک مفصل رپورٹ چہاپی ہے۔ جس مین سے کچہ حصہ بطور اقتباس و اختصار اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

پہاڑ کی چوٹی پر کہڑے ہو کر جب آدمی نیچے کو نگاہ کرتا ہے تو جس جگہ بڑے بڑے مکانات اور کوٹہیان اور باغ اور مندر نظر آتے تہے۔ وہان صاف میدان پڑا ہے۔ (قدرت خدا عفت الدیار والی پیشگوئی کیسی پوری ہوئی۔ کہ مکانات کے نام و نشان ہی مٹ گئے ایڈیٹر) بڑے بڑے مضبوط مکانات اس طرح گرے پڑے ہین اور ان کی اینٹین اس طرح پراگندہ ہوئی پڑی ہین جیسے کہ کسی نے ان کے درمیان ہل چلا دیا ہے۔ ایک گہر بہی اپنے پاؤن پر کہڑا نہین رہا۔ مندر کا سنہری کلس کہنڈرات کی چوٹی کو زینت دے رہا ہے۔ مندر کی عمارت بہت ہی مضبوط بنی ہوئی تہی۔ لیکن اس طرح گری ہے۔ جیسا کہ کوئی نہایت ہی کچی عمارت گرتی ہے۔ جو عمارت زیادہ مضبوط تہی اس کی تباہی بہی دوسری عمارتون سے زیادہ ہوئی۔ برا ہمنت گر دبچ نکلا ہے (غالباً اس حسرت کو دیکہنے کے واسطے کہ یہ دیویان دیوتے خدا تعالیٰ کے عذاب کے آگے سب ہیچ ہین)

مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی اس مندر کو دیکہنے آیا تہا اور آج سے نو سو سال پہلے محمود غزنوی نے بہی اس مندر کو لوٹا تہا۔ اس سے آگے عیسائیون کا گرجا گرا پڑا ہے۔ اور اس کا گہنٹہ کہنڈرات کے درمیان خاموش پڑا ہے اس کے قریب ہی مشن ہوس کے کہنڈرات ہین جس مین پادری رولینڈ مسز ڈی بل مس لوبر وغیرہ دب گئی ہین۔ دونون لیڈیان ویرانڈے مین بیٹہی تہین۔ مگر چہت ایسی اچانک ان پر گری۔ کہ ان کو ویرانڈے سے نکل کر باہر میدان مین آ جانے کی مہلت بہی نہ ملی۔

جنوبی ہندوستان مین مکان گنتور ضلع اونگل مین سخت زلزلہ آیا

نور افشان

لودہیانہ۔ عیسائیون کا اخبار لکہتا ہے۔ کہ سولہ ۱۶۰۰۰ ہزار آدمی زلزلہ مین مر گئے ہین لاکہون قحط مین [illegible] ہوئے ہزارون طاعون مین مر گئے یہ سب مصائب کا [illegible] یہ ہے۔ کہ خداوند ہندوستان کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ جلد مذہب [illegible] ہی اختیار کرے"۔ ساتہ ہی ایڈیٹر نور افشان نے یہ خبر بہی شائع [illegible] ہے۔ کہ زلزلہ مین پادریون کے مکان گر گئے - پادری لوگ [illegible] لون بچون سمیت دب کر خاک مین مل گئے اور اس تباہی کی [illegible] سے عیسائیون پر ایک سخت صدمہ نازل ہوا اخبار سول [illegible] لکہا ہے۔ کہ گرجا بہی سرنگون ہو گیا۔ اور مشنریون کا مدرسہ بہی زیر و زبر ہو گیا۔ عشنری مسون کو جو ویرانڈہ مین بیٹہی تہین۔ اتنی توفیق نہ ملی کہ دو قدم چل کر میدان مین آ جائین دیکہو خداوند کریم نے عیسائیت کی تائید مین کتنا بڑا نشان دکہایا۔ کہ سب سے پہلے گہر والون پر آفت ڈہائی۔ چاہیئے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نور افشان ہمارے مضمون آؤ عیسائیو ادہر آؤ پر توجہ فرماوین۔ جو کہ بدر مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ کالم ۲ مین شائع ہو چکا ہے

انصار بدر

بعض احباب نے بڑی خوشی سے بغیر کسی تحریک کے قیمت ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء جو کہ وہ برادر محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکے تہے۔ للہ معاف کر دی ہے۔ بسنہ ۱۹۰۵ء کیواسطے نیا چندہ عطا کیا ہے۔

۱۔ منشی ہدایت اللہ صاحب احمدی ہوتی مردان سے تحریر فرماتے ہین

تین پرچہ اور جاری فرما دین

(۱) بابو محمد عیسیٰ صاحب نقشہ نویس۔ محکمہ نہر۔ مردان
(۲) خلیفہ شیخ خدا بخش صاحب منصف درجہ اول - مردان
(۳) منشی حمزہ اللہ خانصاحب پشتو ٹیچر۔ مردان

۲ برادرم حافظ محمد اسحٰق صاحب حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہین بگرامی خدمت مکرمی مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبارک نامہ شرف صدور لایا لازوال خوشی ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ جناب کو بدر کی خدمات مبارک کرے (آمین) سو الحمد بعد کہ آج اس نے محض اپنے فضل و رحمت سے ایک خریدار عطا فرمایا اور دیگر چند خریدارون کی امید دلائی۔ اسی اثناء مین اتفاقاً مولوی نظام الدین صاحب بہی تشریف لائے۔ جناب کا مبارک نامہ ان کو دکہلایا۔ ان کو بہی بدر کی خریداری کی ترغیب دلائی۔ انہون نے بہی وعدہ کیا۔ کہ بروز جمعہ آؤنگا۔ اپنے نام اور چند اور دوستون کے نام بدر کی خریداری کی درخواست دیجاوینگا مورخہ محرم الحرام ۱۳۲۳ کا پرچہ معہ پرچہ جات بعد کے پتہ ذیل پر ارسال فرما کر قیمت سے روپیہ وصول فرمالیجاوے

شاہ علی نبدہ - حیدرآباد دکن۔ متصل ڈیوڑہی راجہایان بہادر

۳۔ سید عبد الرحیم صاحب کگی حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہین السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - محمد افضل مرحوم کی رحلت سے دل کو سخت صدمہ گذرا - اللہم اغفرہ وارحمہ - اس انتخاب کو بیان کے تمام احمدیون نے نہایت پسند کیا - اور بابرکت سمجہا۔ کیون نہ ہو آپ جیسے صادق انسان کا قدم درمیان ہے - میرا سلام و قدم بوسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مین ضرور پہنچائین۔ ذیل کے پتہ پر اخبار بلا توقف جاری فرمائین اور پہلے ہی پرچہ مین قیمت اخبار بذریعہ دی پی طلب کریئے - حیدرآباد دکن - اندرون علی آباد متصل باؤلی آغاز فرہاد بخدمت سید شاہ اسد اللہ قادری مشائخ

۴ خواجہ کرمداد صاحب جمون سے تحریر فرماتے ہین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج ایک اور خریدار آپ کی خدمت مین اخبار بدر کا ارسال ہے - اول پرچہ مفت دوسرے پرچے وی پی کر کے قیمت وصول کر لیوین -

۵ میان تاج الدین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین بدر کی ایڈیٹری آپ کو مبارک ہو - خدا تعالیٰ آپ کی صحت مین روز افزون ترقی عطا فرماوے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خیر خواہان کا نصیبا جاگا۔ کہ آپ جیسے لائق اور متقی کے ہاتہ سے اب یہ پرچہ شائع ہوگا۔ میرے نام پرچہ جاری فرما کر ممنون فرما دین اور میرے لئے دعا فرما دین۔

۶ جناب بابو محمد الٰہی صاحب کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہین کارڈ ملا۔ مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار بدر جاری کرین

(۱) بابو خیر الدین صاحب گارڈ K. K. T کوہاٹ۔ یہ صاحب پہلے بہی خریدار تہے۔ اور سال روان کی قیمت سیکرٹری صاحب کو ادا کر چکے ہین۔ مگر وہ مرحوم کے عیال کو خدا کے لئے بخشتے ہین اور چاہتے ہین کہ قیمت نئے سرے سے بحساب سے روپیہ سالانہ وصول کیجاوے آپ بذریعہ وی پی وصول کر لیا کرین۔

(۲) منشی عباس علی گارڈ K. K. T کوہاٹ

درخواست دعا

ڈائری مین لکہا ہے۔ کہ حضور مسیح الزمان جو کیم اپریل ۱۹۰۵ء حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا حال دریافت کرتے رہتے ہین کثرت شباب کی وہ تین شکایت۔ قارورہ منگوا کر دیکہا تہا۔ جب یہ مضمون میری نظر سے گذرا۔ حضور کی محبت سے بہری ہوئی کلام پاک دعا کا دعویٰ پڑہ کر فقد اللہ کیا سرور اور لذت اور جوش دل مین آیا۔ مسکین ایک آہ کہینچ کر سجدہ مین گر گیا۔ ہوش تہا لیکن صرف دعا کا ہوش تہا۔ حضور کس قدر ہمدردی جماعت سے بے چین ہو جاتے ہین کسی دوست کی بیماری کا حال سنکر دعا کرنا حضور کا ایک دوسرے کے لئے جماعت کو سبق ملنا چاہیئے۔ آپ مہربانی کرین بدر مین ایک مضمون ہمدردی کا شائع کرین۔ تا کہ تمام احمدی جماعت اپنے اندر ایک جوش پیدا کرین۔ ایک دوسرے بہائی کے لئے دعا کرین انکا عنفوہ پاک کلام سے

[illegible]

تربیت اولاد

پر حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا طریق عمل

منقول از الحکم

(۱) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - اکرموا اولادکم یعنی اپنی اولاد کی تکریم کرو - اس لئے اس حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے

(۲) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرۃ میں دیکھتا ہوں - کہ انہوں نے بچوں کو زدوکوب سے پرورش نہیں کیا -

(۳) پھر میں یہاں تک بھی پاتا ہوں - کہ عہد رسالت میں بچوں کو ہرگز نہیں مارا جاتا تھا -

(۴) جبکہ شریعت اور خدا تعالےٰ نے ان کو ابھی مکلف نہیں کیا تو ہم کون ہیں - جو مکلف کر سکیں

(۵) عبدالحی اللہ تعالےٰ کی ایک آیت ہے - حضرت اقدس ع‌م کی ایک پیشگوئی کے موافق پیدا ہے - آیت اللہ کی بے حرمتی اچھی نہیں -

(۶) خود حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ بچوں کو زجر و توبیخ نہیں کرتے - میں نے خود سنا ہے کہ جب کبھی ام المومنین نے کسی بچہ کی کوئی شکایت کی ہے - تو فرمایا ہے - کہ میں دیکھتا ہوں - کہ اس کی فطرت اس سے کیا کراتی ہے - میں دعا کروں گا

(۷) اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں - کہ وہ نیک ہو - تاکہ ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں - لیکن اگر شروع ہی سے ہم ان کے دلوں میں اپنے لئے بغض پیدا کر دیں گے - تو وہ دعائیں کرنیوالی ہونگی یا بددعا کرنیوالی

(۸) میری اور میرے بہائی بہنوں کی تربیت کبھی اس رنگ سے نہیں ہوئی ہے - والدین ہم سب پر اور مجھ پر بہت ہی بڑی عنایت اور شفقت کیا کرتے تھے - ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کے لئے بھی آزردہ خاطر نہ ہوتے تھے بلکہ بڑی خوشی سے ادا کرتے تھے - میں نے اپنے کبھی والد یا والدہ ماجدہ سے کوئی گالی بچوں کو نہیں سنی - بلکہ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے - وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں - تو وہ یہ گالی دیتی تھیں - محروم نہ جاویں

(۹) جب ہم خود (باوجودیکہ اس قدر عمر ہوگئی ہے - اور بہت کچھ پڑھا اور پڑھایا ہے) بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں - تو جن کو کچھ بھی واقفیت اور علم نہیں - اگر غلطی کر بیٹھیں - تو اس پر اس قدر غصہ اور غضب کیوں ہو

(۱۰) غلطیوں اور فروگذاشتوں پر دعا کرنی چاہئے - حضرت اقدس علیہ السلام ایک دفعہ گھر میں فرماتے تھے کہ جو کسی پر ناراض ہوتے ہیں تو مجھے حیرت ہے - کیوں ناراض ہوتے ہیں کیا انہوں نے اس کے واسطے چالیس دن رو کر دعا بھی کی ہے اگر چالیس دن رو کر دعا کرے - اور پھر بھی اس کی اصلاح نہ ہو - تو البتہ اسے ناراض ہونے کا موقعہ ہے

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم - و رحمۃ اللہ و برکاتہ - "البدر" کے دو پرچے غالباً آپ کے بھیجے ہوئے (کیونکہ خط آپ کے خط سے ملتا تھا) پہونچے - وہ جماعت کے ذریعہ شہر میں پہنچا دیئے گئے - یا پڑھوا دئے گئے - یا پڑھکر سنا دئے گئے - جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ دور اور مہجور لوگوں کو خوان نعمت الٰہی سے بہرہ دیتے رہتے ہیں -

بانا دان دوست کو دوستان را
غذائے دل و راحت جان فرستد

اس کے بعد اخوم مکرم جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی سے ۱۰۰ کاپی مصرفہ بھیجکر اور بھی منگا کر مخالف و موافق میں اور مخصوصات و دیگر احباب بیڑہ نجات میں تقسیم کی کہ کسی سعید اور سلیم الفطرت کو نور ایمان مل جاوے اور صراط مستقیم حاصل ہو جاوے - جہاں تک سمجھے ہم ہے شہر میں ڈر جانے اور کانپ اٹھنے والے دل بہت کم نظر آئے اور جو ایسے تھے - انہیں کوئی وقت اس نشان گذشتہ اور اس کے ذریعہ نشان آئندہ کی سچائی پر نہیں ہوئی - ممکن ہے - کہ وہ راستی پر آجاویں - اور یہ بھی سچ - کیونکہ ماننے والے تھوڑے ہوتے ہیں - قلیلاً مایومنون

طبقہ امرا اور علماء اپنے اپنے نشہ کبر اور نخوۃ اور بادہ علم میں محو اور سرشار ہے - نہ گھر کی خبر نہ باہر کی فکر - منادی اور الکار پر جاگ اٹھنا اور چونک پڑنا تو درکنار - اور شیطانی وساوس کی میٹھی (کڑوی) لوری نے تھپک تھپک سلا دیا ہے - کچھ ایسے سوئے میں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے اللہ اللہ ان ورثۃ الانبیاء کے مدعیوں اور امامت کے جانشینوں کے خواب غفلت نے بہت سے جاگتوں کو اونگھنے والے اور اونگھتوں کو چت لٹا دیا - یہاں ایک ملا جو مفتی صاحب ہیں - انہوں نے چار سطریں ہی پڑھ کر فتویٰ لگا دیا - کہ وحی شیطانی ہے - عجب بدقسمت یہ امت کہ وحی رحمانی نے ایسی چپ لگائی - کہ قیامت تک مہر سکوت ٹوٹنے میں نہیں آتی - اور خدائے رحمان کی عزت و جلال کی غیرت فرا جوش میں نہیں آتی - کہ شیطانی الہامات اپنے سچائی اور صداقت میں آفتاب اور ماہتاب کو گہنا گئے - بعد تا بتا کے اور پکار پکار کے بڑے بڑے اونچے سر بفلک پہاڑوں کو متزلزل کر گئے - اور سینکڑوں شرک کے تیر تھوں اور کفر کے معبدوں کی اینٹ سے اینٹ بجا گئے - کبھی کسی بے لگام اور گندہ دہن مہاتما نے کفر کو ہلاک کر دیا - کبھی صلیب پرست اور خائف مسیحی کو قسم دے دے کر ملزم کیا - اور اس کا برا انجام دکھا دیا -

اور عقل کے ٹھکر و اشیطانی وساوس یہی ہوتے ہیں - کہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرتے چلے جائیں - اور تم جو رنگانی اور بندوانی پہ لاتے ہو - تاک تک دیدیم - دم نہ کشیدیم - بیٹھے لگا رہو - خدا تمہیں سمجھ دے - اور سوچ اور آنکھیں اور کان دے کہ ان سے کام لو -

ان مکانے بے مغز کے ایک دوست بے مغز سراپا پوست جو خاکسار کے رشتہ میں بزرگ ہوتے ہیں - اونچے اونچے گہروں میں جا لٹکا رہے - کہ ان اشتہاروں کے گہروں میں رکھنے سے کوئی آسمانی بلا اور آفت نازل ہوگی - مگر جہاں جہاں یہ اشتہار پہنچایا گیا ہے - انہوں نے ان صاحب کی ژاژ خائی پر کچھ بھی توجہ نہ کی - اور اشتہار پڑھا - اور سنا - اور صدقہ و خیرات کیا - اور توبہ وغیرہ کی - خدا ایسے لوگوں کو ممکن ہے - کہ ہدایت کر دے - یہ تو السنائے آسنے پہلے دیکھ چکے ہیں - دیکھیں اور کیا شور مچتا ہے اور شور کا کیا نتیجہ ہوتا ہے - ایک نئی بات یہ ہے - جو جماعت مالیرکوٹلہ کے برخلاف اور ہمارے زک دینے کے لئے کی گئی ہے - وہ یہ ہے کہ وہ مسجد جو پہلے شیعوں کی اور پھر احمدیوں کی تھی اور جس میں برائے نام مزدور موذن تکبیر سبیت کرنے کے لئے حی علی الصلوۃ کہتا - اور اس کی آواز پر کوئی نہ آتا - اور اگر ایک آدھ بھولا بھٹکا آتا - تو الگ ٹھٹھا کر بھاگ جاتا اور جماعت احمدیہ کا جمعہ بڑی رونق سے ہوتا تھا - مسجد اللہ ہونے کی بجائے مسجد شیعیان ہوگئی - اور ہم لوگ اپنے مکان میں نماز پڑھنے لگ گئے - شیعوں کے اس فعل پر ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ پڑھ کر اس مسجد کو خیرباد کہدیا - اللہ بس باقی ہوس

محمد نواب خان ثاقب مالیرکوٹلوی

درخواست جنازہ

مورخہ ۱۸ - اپریل ۱۹۱۱ء کو اخیم مکرم سلطان محمود ملازم جنگی فوت ہوگئے ہیں - حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں برائے نماز جنازہ عرض کر دیں - اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کیجاوے - اور حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں میرے لئے دعا کی التجا کریں - کہ میری حالت روحانی جسمانی ہر دو گری ہوئی - جسمانی تو پھر کچھ ہے - مگر روحانی تو بالکل گری ہوئی ہے

والسلام - خاکسار غلام نبی ... راولپنڈی

حضرۃ مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیپارہ - ۱۶ - رکوع ۴

کٓھٰیٰعٓصٓ + کریم - ہادی - حی - علیم - صادق خدا کے نام پر یہ سورہ شروع ہوتی ہے **ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا** + یہ ذکر ہے اُس رحمت کا جو تیرے رب نے اپنے بندہ زکریا پر کی - یہ خطاب ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو - **رَبِّکَ** - تیرا رب - زکریا کے قصہ میں **رَبِّکَ** کا صحبت بھرا لفظ اُن رحمتوں اور برکتوں کیطرف اشارہ کرتا ہے جو اللہ تعالے کی طرف سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہونے والی تھیں - یہ سورۃ مکی ہے اور اسمیں ایک پیشگوئی ہے کہ جس رب نے زکریا کو ہس بڑھاپے اور ظاہری اسباب کے قطع ہونے کے بعد بھی اولاد عطا فرمائی وہ طاقتوں اور علموں کا مالک تیرا رب ہے اور تیری دعاوں کو سنکر اس بنجر زمین عرب کو جسمیں کوئی توحید خالص کیطرف داعی نہیں آباد کرے گا اور زمانہ بھر کے جہلا کو علم و فضل میں زمانہ بھر کا اُستاد کر دے گا +

عَبْدَہٗ - اُس کا عبد - اُسکی عبادت کرنے والا فرمانبرداری کرنے والا حکم ماننے والا بندہ - جو خدا کا عبد ہو جائے اُسپر رحمتیں نازل ہوتی ہیں - رحمتیں بھی ایسی کہ قیامت تک دنیا میں بھی اُن کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا - ایک بڑی رحمت بھی دیکھیے کہ خود احکم الحاکمین نے قرآن شریف میں اپنے بندہ زکریا کا ذکر کیا - اگرچہ مجموعہ بائبل میں بھی ایک کتاب حضرت زکریا کی ہے جس میں حضرت خاتم النبیین اور اسلام اور خود اس زمانہ کے حضرت مسیح موعود کے متعلق متعدد پیشگوئیاں درج ہیں -

لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کتابوں کی حفاظت چھوڑ دی تھی اور وہ عالم الغیب دانا جانتا تھا کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ خود عیسائی قومیں ان کتابوں کو محرف مبدل بلکہ جعلی ماننے لگیں گی اسواسطے اُس نے اپنے پیارے بندہ زکریا کا ذکر خود قرآن شریف میں کیا جسکی حفاظت کا ذمہ اُس نے خود لیا ہے - جیسے فرمایا [...] نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور توریت کی نسبت فرمایا تھا کہ [...] کی تم حفاظت کرنا -

اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا + جب پکارا اُسنے اپنے رب کو پکارنا خفیہ - کیا معنے - چھپکر علیحدگی میں کونے خلوت کی جگہ تلاش کر کے اپنے رب کی حضور میں عاجزی سے دعائیں مانگنے لگا + جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے علاوہ علیحدگی میں دعائیں کرنا جہاں دوسرا انسان کوئی موجود نہ ہو یہ بھی ایک سُنتہ الانبیا معلوم ہوتی ہے حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غار حرا میں دعائیں کیں اور وہاں جا کر عبادۃ الٰہی کرتے تھے + حضرت مسیح [...] علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے کہ اپنی کوٹھڑیوں کو دروازہ بند کر کے اپنے رب کے حضور میں گڑگڑا اور دعائیں مانگو + **قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا** + اے میرے رب بیشک میری ہڈیاں سُست ہوگئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے سے شعلے مارنے لگا ہے اور میں کبھی تیرے حضور دعا مانگ کر ناکام نہیں ہوا + دعا کی قبولیت کے واسطے ایمان ایک ضروری شرط ہے - حضرت زکریا باوجود اس بڑھاپے کے اور ضعف کے جو اُن کے لاحق حال تھا خدا کی طاقتوں پر بھروسہ کر کے اُس سے وہ چیز مانگتے ہیں جو دنیاداروں کے نزدیک ناممکن ہے اور پھر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالے کی حضور میں دعا مانگ کر انسان ناکام نہیں رہتا - دعا میں یقین و استقلال و تقویٰ و طہارۃ بہت ضروری ہے **وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا** + اور بیشک مجھے خوف ہے اس کا جو میرے پیچھے وارث بنے اور میری بیوی بانجھ ہے پس مجھے اپنے پاس سے کوئی وارث عطا فرما - اسجگہ حضرت زکریا نے دنیوی اسباب کے لحاظ سے اولاد کے ناممکن ہونیکا اظہار کیا ہے کہ میں خود بوڑھا ہوں - ہڈیوں میں طاقت نہیں - وریدوں شریانوں اور پٹھوں کا کیا حال ہوگا - سر سفید ہوگیا عورت ایسی ہے کہ اُسکو کبھی حمل ٹھیرا ہی نہیں اور طبی قواعد کے مطابق وہ بانجھ کہلاتی ہے - اسقدر مشکلات کے پہاڑ سامنے ہیں پھر بھی خدا سے نا اُمید نہیں اور اُس سے دعا کرتے ہیں کہ مجھے وارث عطا فرما - ایسا نہ ہو کہ نبوۃ کی صداقتوں کو قائم رکھنے والا پیچھے کوئی نہ رہے +

یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا + میرا وارث ہو اور دادا یعقوب کا وارث ہو اور اے پروردگار اُسکو پسندیدہ بنا - کیا معنی اُن صداقتوں کا وارث ہو جو کہ تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں نیز اُن پر عمل کرنے اور اُسکو قائم رکھنے والا خدا کی عبادۃ کرنے والا - نیکی کی نصیحت کرنے والا - بدی سے منع کرنے والا ہو - اور اُسکو ایسا صالح اور متقی بنا کہ وہ تیری نظر میں پسندیدہ ہو -

چونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام حق و حکمت سے پُر ہوتا ہے اور اسمیں جس قدر قصے بیان ہوتے ہیں وہ روحانی علوم کے اسباق ہوتے ہیں اسواسطے اسجگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کی دعا کی قبولیت اور اپنی وحی کا ذکر فرمایا ہے جو اُس وقت حضرت زکریا کو کی گئی تھی تا کہ مومنوں کا ڈھارس بندھے اور وہ وحی یہ ہے

یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۣاسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا + اے زکریا ہم تجھے ایک جوان کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا - اس سے پہلے ہمنے اُس کا کوئی ہمنام نہیں بنایا -

غلام کے لفظ میں ایک خوشخبری کی پیشگوئی ہے کہ یہ لڑکا بچپن میں ہی مرنجائے گا بلکہ خدا تعالے اُسکو زندگی عطا کرے گا اور وہ جوان ہوگا - اُسکا نام یحییٰ ہے جسکے معنے ہیں زندہ رہنے والا اور اُسکا سا پہلے نہیں ہوا - کیونکہ اُسکے واسطے خاص قسم کی دینی خدمات ہیں جنکا محل و موقع پہلے دوسروں کے واسطے نہیں ہوا تھا

خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونے کے سبب انکو اخبار بروقت نہیں ملتا - چونکہ بنڈلوں کی چیٹیں ہم دوبارہ چھاپنے لگے ہیں اسواسطے گذارش ہے کہ جن صاحبان کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا - وہ جلد اطلاع دیں - ڈاک خانہ کا نام ہر پتہ پر ضروری ہوتا ہے لہذا ڈاک خانہ کا نام سب احباب ضرور تحریر فرما دیں +

درخواست دعا

بندہ کی احمدی جماعت سے عرض ہے کہ بندہ کے حق میں دعا کریں کہ بندہ کے خیالات نیک ہو جائیں اور نیز بندہ کی کامیابی انجینیرنگ کلاس کے امتحان سے ہو جاوے جو کہ مئی ۱۹۰۵ء کو ہونے والا ہے -

خاکسار محمد عبداللہ احمدی - لاہور -

براہین احمدیہ صرف پونے تین روپے میں عمدہ کاغذ خوشخط لکھی ہوئی ملیگی نسخہ تین نام ہیں ساتھ معہ اربعین عمر مسیح [...]

ڈائری

۱۹ - اپریل ۱۹۰۵ء قبل نماز ظہر عاجز راقم سے دریافت کیا کہ کیا شیخ یعقوب علی صاحب اشتہار الندا کے انطباع کے انتظام کے واسطے لاہور چلے گئے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ صبح چلے گئے ہیں فرمایا ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ بھی جائیں اور پروف کو بغور پڑھ کر درست کر دیں۔ چنانچہ حسب الحکم یہ عاجز شام کو لاہور چلا گیا اور چار روز کے بعد واپس دارالامان میں حاضر ہوا۔

۲۴ - اپریل ۱۹۰۵ء ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل آجکل ایسا ہو رہا ہے کہ نماز میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی اور رہتا بہت سخت تکلیف میں رہتا ہوں خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ انکو بہت رد کرتا ہوں تاہم وساوس پیچھا نہیں چھوڑتے۔ **فرمایا** یہ بھی خدا کا فضل اور احسان ہے کہ انسان اپنے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں ایک تو نفس امارہ ہے۔ نفس امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شے ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے۔ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔ اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ تھک نہ جاوے سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بہت پڑھا کرے۔ لیکن مایوس کیونکہ ہیلڈی خوفناک ہے اسلام میں انسان کو بہادر بننا چاہیے۔ بڑی محنت مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔

۲۵ - اپریل ۱۹۰۵ء اس الہام کا تذکرہ تھا کہ بھونچال آیا اور شدید آیا۔ فرمایا کہ بار بار زلزلہ کے متعلق جو الہامات ہوتے ہیں اور رؤیا بھی آتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ایسی طیاری ہو رہی ہے کہ یہ امر جلد ہونیوالا ہے بہت سی باتیں ہوتی ہیں کہ انسان انکو دور سمجھتا ہے مگر خدا کے علم میں وہ بہت قریب ہوتی ہیں یَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا تم اسے دور دیکھتے ہو اور ہم قریب دیکھتے ہیں۔

مرزا ظفر اللہ خان صاحب ای اے سی گورداسپور کے ایک رشتہ د ... بنام سید امداد علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھا وہ پڑھا گیا اس میں نہایت دردناک الفاظ میں زلزلہ سے گھر کے آدمیوں کی تباہی کا تذکرہ تھا اور لکھا تھا کہ میرے ۲۱ رشتہ دار ایک دم میں فوت ہو گئے ہیں جنمیں عزیز بھائی اور پیاری بیوی بھی شامل تھی۔ حضرت نے **فرمایا** ابھی آگے آنے والا اس سے بھی سخت نظر آتا ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ابھی تک ہنسی ٹھٹھے سے باز نہیں آتے خدا کا دن اچانک آنے والا ہے۔ مولوی نور الدین صاحب نے عرض کی کہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ چور کیطرح آئے گا۔ **فرمایا** کہ ٹھیک ہے مگر چور کا لفظ کچھ زیب نہیں دیتا ہے قرآن شریف میں بہت مناسب لفظ ہے کہ بَغْتَةً یعنی اچانک آئے گا۔ پہلے کچھ خبر نہ ہوگی **فرمایا** شاید ہمیں کچھ دیر ہو جاوے تاکہ لوگ پوری طرح شوخیاں کر لیں اور اپنے واسطے عذاب کے سامان اچھی طرح جمع کر لیں پھر اچانک یہ آفت اُن پر پڑے گی۔

۲۸ - اپریل ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ ایک اخبار میں لکھا ہے کہ جوتشی نے پیشگوئی کی ہے کہ اب زلزلہ کا کوئی خوف نہیں۔ **فرمایا** یہ اور بھی خوشی کی بات ہے۔ خدا نہیں چاہتا کہ اپنے غیب کی خبروں میں دنیا داروں کو بھی شامل کرے۔ اب صاف ہو جاوے گا کہ جوتشی سچے ہیں یا خدا کا کلام صحیح ہے۔ اگر یہ جوتشی اور علم طبقات الارض کے ماہر انگریز ایسے ہی دانا ہیں کہ وہ زلزلوں کی خبروں سے پہلے ہی واقف ہو جاتے ہیں تو یقیناً انھوں نے گورنمنٹ انگریزی سے بڑی عداوت کی جو اس کے متعلق پہلے سے اطلاع دیکر ہزاروں جانوں اور کروڑوں روپیہ کے مال کو تلف ہونے سے نہ بچا لیا۔ کیونکہ انھوں نے چاہیے پہلے خبر و اطلاع نہ دی کہ ایسی سخت مصیبت آنیوالی ہے۔ ہمنے تو گیارہ ماہ پہلے خبر دیدی تھی کہ ایسی آفت آنیوالی ہے جس سے مکانات گر جائینگے اور مٹ جائینگے اور وہ ایک زلزلہ کا دھکا ہو گا انہیں لفظ بھی ایک تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ پہلا دھکا ہی بہت تیز ہونے والا تھا چنانچہ سب مکانات ایک دفعہ ہی گر گئے یہانتک کہ جو لوگ برانڈوں میں تھے وہ دوڑ کر باہر نہیں آسکے اور جو لیٹے ہوئے تھے وہ بیٹھ نہیں سکے اور جو بیٹھے ہوئے تھے انکو کھڑا ہونے کا وقت نہیں ملا

۲۹ - اپریل ۱۹۰۵ء - آج رات کی رؤیا کا ذکر تھا کہ سخت زلزلہ آیا اور گھر کے آدمیوں کو جگاتے ہیں۔ **فرمایا** کہ آسمان پر ضرور کچھ طیاری معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ظاہر پر یہ بات محمول ہو اور ممکن ہے کہ اس سے مراد اور کوئی سخت آفت ہو بعض دفعہ دیکھ بھی زمینوں میں خسف ہو جاتا ہے **فرمایا** اس مبارک کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ یہ امر ہمارے واسطے خیر و برکت کا موجب ہو گا۔ گو دوسروں کے واسطے اسمیں مصائب اور شدائد ہوں۔ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اسواسطے ایک اور اشتہار لکھا جاوے۔ بار بار کے سمجھانے سے ممکن ہے کہ کوئی آدمی سمجھ جاوے۔

ذکر آیا کہ لدھیانہ میں ایک شخص گودڑ نے بھیر گالیاں دینے پر کمر باندھی ہے۔ **فرمایا** کہ ایسے لوگوں کے اعراض ہی اچھا ہے ہم کیا جواب دے سکتے ہیں۔ خدا خود ہی انکو جواب دینے لگ پڑا ہے۔

ذکر ہوا کہ ایک شہر میں ایسا بگولہ آیا ہے کہ شہر کے ایک حصہ کو بالکل تباہ کر گیا ہے اور دریائے بیاس کا پانی پہاڑ کے گرنے سے رُک گیا ہے اور خوف ہے کہ جب وہ یکدفعہ پھٹے گا تو بڑا سخت طوفان نازل ہو گا **فرمایا** ہر طرف سے آفات کا سامنا ہے۔ چاروں عناصر انسان کو تباہ کرنے کے درپے ہیں کیونکہ اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔

فرمایا صرف باتوں سے کام پورا نہیں ہوتا سنتہ اللہ ہمیشہ یہی ہے کہ نشانات دکھلائے جاتے ہیں۔ الہامات کے الفاظ میں بھی استعارات ہوتے ہیں۔ زلزلہ سے مراد کبھی زلزلہ ہوتا ہے کبھی آفت شدید۔

آج رات میں اس خیال میں سویا تھا کہ زلزلہ کا خواب اور الہامات ہوئے۔ (جو اس اخبار کے پہلے صفحہ میں درج کیے گئے ہیں) **فرمایا** ایمان والے مانتے ہیں پر دوسرے لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں یہ اخبار بہت ہی شوخی کرتا ہے اور لوگوں کو خدا کے نشانوں سے غافل کرنا چاہتا ہے اور انکی تکذیب کر رہا ہے

ایک غلطی کا ازالہ

مجھے متواتر خطوط آتے ہیں جن سے معلوم ہوا کہ ایک شخص دیوانچند نام آریہ سال گذشتہ میں مسلمان ہو گیا تھا اور اسکا نام عبد الرحمن رکھا گیا ہے اور اسکے چال چلن پر آریہ مسافر میگزین بابت دسمبر ۱۹۰۴ء و فروری ۱۹۰۵ء مطبوعہ جالندھر میں سخت اور شرمناک حملے کیے گئے ہیں اور اکثر دوستوں کے احباب کو اس امر سے سخت دھوکا لگا ہے کہ نعوذ باللہ میں ہی وہ عبد الرحمن (دیوانچند) ہوں جسنے رسالہ اختیار الاسلام لکھا۔ بنابریں میں عام طور سے اس امر کو شائع کرتا ہوں کہ میں وہ عبد الرحمن نو مسلم نہیں ہوں جسکا نام پہلے دیوانچند تھا بلکہ میرا نام مہر سنگھ تھا اور اب عبد الرحمن ہے

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر نے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر جسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹

فہرست مضامین

۱ - حضرت مسیح موعود کا وعظ

۲ - ضروری اعلان

۳ - اشتہار

۴ - "

۵ - "

۶ - "

۷ - خوفناک الہام باری - شیخ محمد خان مرحوم

تحقیق ادیان تبلیغ الاسلام

۸ - نشان زلزلہ

بدر جسٹرڈ ایل ۲۸۹

قیمت خاص معاونین خود بخود صد روپے سالانہ عطا کیا کرتے ہیں۔ عام قیمت ۔ سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماویں بخوشی قبول کیا جائیگا۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پرپرائٹر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

چه گویم ات گرائی چہار ز قادیان بنی شو | بدر جسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ تعرض دار الامان بینی

سلسلة الجدید جلد ۱ نمبر ۵ | ۲۸ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۴ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلة القدیم جلد ۴ نمبر ۱۳

ای جہان منتظر خوش باش کامد لسان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

حضرت مسیح موعود کا وعظ

(بروز جمعہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء)

احمدیہ مریضان و شہیدان کے ساتھ کیا سلوک کریں؟

اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو۔ تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہونے پر بھی اگر تم نے سرد مہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور تم کو کافر کہتے ہیں۔ ان میں ایسے موقعہ پر سرد مہری نہیں ہوتی۔ جن لوگوں میں یہ سرد مہری ہوتی ہے۔ وہ دو باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے۔

افراط اور تفریط

کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جاوے تو ایسی شکایت پیدا نہ ہو۔ جبکہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمة کا حکم ہے۔ تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیا جاوے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جاوے اور وہ دکار کر فریاد کرے۔ تو جیسے یہ گناہ ہے۔ کہ محض اس خیال سے کہ میں نہ جل جاؤں۔ اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے نہ دے۔ اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے۔ ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے۔ کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے۔ کہ خود جل جاوے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے۔ کہ آگ بجھانے میں اس کی مدد کرے۔

پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے۔ کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قایم ہو۔ اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی۔ کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضائے قدر سے اسے ماتم پیش آجاوے۔ تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنگ میں شہید ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہو جاتے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں۔ کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ ہی جاتی ہے۔ ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرکز وبا کا ہو۔ کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو وہاں احتیاط کرے یہی مناسب ہے۔ لیکن اس

[illegible] خدا تعالیٰ [illegible]
ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ انسان [illegible]
بعید اختیار کرے کہ [illegible] اسکے ساتھ
جا حقوق [illegible] ہرگز اس بات کو جائز نہیں کرنا
چاہیے بلکہ خدا تعالیٰ سے [illegible]
نفرت اور بُعد کیوں ہو سکتا ہے اگر [illegible]
بھی کوئی خیر نہ رہے گا اور اسی طرح اخوت کے حقوق [illegible]
ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے [illegible] کے دو حقوق رکھے ہیں
حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پروا
نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق
العباد کا لحاظ رکھنا بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے
نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے
یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیز ہی سے بچ سکتے ہو جب تک خدا
تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور [illegible] اپنے آپ کو [illegible]
انسان [illegible] اللہ تعالیٰ اس کی [illegible]
کرتا [illegible] کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا
ہوتے [illegible] ؟ [illegible] لاہور
میں [illegible] ایک انگریز رہتا تھا وہ
مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے
ہیں۔ [illegible] کوئی چیز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا
تعلق نہ ہو۔ [illegible] کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو
[illegible] خدا تعالیٰ [illegible] بہتر جانتا ہے
کہ [illegible] کب تک
جاری ہے لیکن مجھے جو بتایا گیا ہے
إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ
اللہ تعالیٰ کبھی [illegible] تبدیلی نہ کریگا جب تک لوگ
دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ [illegible] شخص [illegible]
دینے کو [illegible] استغفار
کرنے [illegible] اصل بات
یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو [illegible]
اللہ تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہوتا ہے سمجھا کچھ اور جاتا ہے
اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے ٹھیک
نہیں ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے
تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی
جو تولہ کھانی چاہیے اگر ایک تولہ کے بجائے ایک بوند استعمال
کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کے بجائے
کوئی ایک دانہ کھا لے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا یا پانی
کے پیالہ کے بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں یہی
حال اعمال کا ہے جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ [illegible] نہیں
جاتے ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے جسکو ہم بدل نہیں سکتے ہیں یہ بالکل

[illegible]

مر کو پچہ باندھ لو کہ طاعون والے
[illegible] طاعون نہ ہوگا۔ پرہیز کرو جہاں تک
مناسب ہے لیکن ایسا پرہیز [illegible] باہمی اخوت اور
ہمدردی نہ اٹھ جاوے اور اسکے ساتھ ہی سچا تعلق
پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا
اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح
ہی ہے یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے اور یہ حق العباد
کا ہے جو فرض ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ
اپنے لیے فرض کیا ہے اسی طرح اسکو بھی فرض ٹھیرایا ہے
کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی مطلب
نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا
جاوے۔ ایک شخص مسلمان ہو اور پھر سلسلہ میں داخل ہو
اور اسکو یوں چھوڑ دیا جاوے جیسا کتے کو یہ بڑی غلطی
ہے جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی ہی نہ ہو وہ
کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقعہ پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جاوے
تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پائیں۔ ہاں مناسب
احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس
پہن لے یا اسکا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ
مبتلا ہو جاوے لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو
احتیاط کی رعایت رکھ کر اسکی خبر گیری کرو اور پھر جو
زیادہ [illegible] رکھتا ہو وہ غسل کرے [illegible] بدلے
ہے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا
ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے مَنْ قَتَلَ نَفْسًا
بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ [illegible] فَسَادٍ الآیۃ یعنی جو شخص
کسی نفس کو ناحق قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری
دنیا کو قتل کرتا ہے ایسا ہی [illegible] اگر کسی
شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو
اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی [illegible]
[illegible] ایمان ہی جاتا رہے حقوق
اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گزرے ہیں
[illegible] کیا تم میں سے کوئی
[illegible] کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اُسے پانی تک
نہ دینے جاوے۔

خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو
بعض ملا ایسے [illegible] نے صدہا طاعون سے مرنے
والے مردوں کو غسل دیا ہے اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے فرمایا ہے کہ یہ [illegible]
ایک کی بیماری دوسرے کو لگاتی ہے وبائی ایام میں اتنا
لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جاوے
لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم
ابواب متفرقہ سے داخل نہ ہونا اس لحاظ سے کہ مبادا
کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی لیکن
قضاء و قدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا وہ ابواب
متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو
کہ سارے عقل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط
کرو قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ
کے لیے نہیں ہے ایسا پرہیز اور بُعد جو ظاہر ہو وہ عقل
اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں ہے ایسے امور سے اپنے
آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔

یہ جماعت جسکو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے
اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی
نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا
لیکن [illegible] چونکہ سب سے ہمدردی ہے اسلیے اسے بھی
[illegible] بیان کرنا ضروری سمجھا۔

بہرحال باہم ہمدردی ہو اور اب میں اس دعا کیطرف
متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون
کو اٹھا لے۔ آمین

ضروری اعلان

کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہر اشتہار آپکو پہنچا رہے

بخدمت جمیع برادران احمدی السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ۔ جب کوئی نیا اشتہار طبع ہوتا ہے۔ اور حضرت اقدس
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ
[illegible] کیا جاوے۔ تو ہمیشہ ایسی
فہرست کے طیار کرنے میں بہت وقت ہوتی ہے جس کے مطابق
حاجز خواہ تقسیم [illegible] بڑے بڑے شہروں کو تو اشتہار
روانہ ہو جاتے ہیں لیکن چھوٹے شہروں اور گاؤں میں اشتہارات
کی روانگی [illegible] اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ
اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ایک مفصل فہرست طیار کر کے اس جگہ
رکھی جاوے جس میں ہر شہر اور گاؤں میں سے ایک ایک دوست
کا نام معہ پتہ درج رہے۔ [illegible] اشتہار [illegible] تقسیم کو بخوشی
قبول فرماویں۔ لیکن یہ کام [illegible] احباب کی مدد سے سہل ہو سکتا
اور پہلی مدد یہ ہے کہ سب دوست ہر گاؤں میں سے ایک
خواہ دو دوست کا نام و پتہ معہ ڈاک خانہ خوشخط لکھ کر ارسال
فرماویں تاکہ ان کے رجسٹر میں درج کرنے میں غلطی نہ ہو

والسلام

خادم قوم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا اپنے تدبیر کی صداقت زور آور حملوں سے ظاہر کرتا ہے

اگرچہ یہ بات مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں اس بات کی قابلیت رکھدی ہوئی ہے کہ تہذیب نفس کے بعض مراتب کو وہ خود پورا کرے لیکن یہ قابلیت فطرتًا ہی ایک آسمانی رہنما کی محتاج ہوتی ہے۔ آنکھوں کے نور کا جوہر آفتاب کی روشنی کے بغیر بیکار اور کند رہتا ہے جیسے ضروری قابلیتیں ہوا کے بغیر نکمی ہیں۔ جبتک کہ ایک مجسم اسوہ آسمان سے کشش یافتہ وقتًا فوقتًا مبعوث ہوکر انسانی اصلاح النفس کی قابلیتوں کو سیدھی راہ پر نہ لگائے۔ اور اس کی چشم تہذیب کو اپنے نور سے منور نہ کرے۔ اور اہل جہان سے فارغ دست۔ اور مستغنی ہوکر انہیں عارضی خیالات سے ہٹا کر حقیقی نیکی کیطرف قول و فعل سے ترغیب دے۔ اور عام و خاص کو انکی فہمیدہ اور نافہمیدہ موسمی غلط کاریوں سے نکالنے پر کمر ہمت نہ باندھے تو انسانی کشتی زمانہ کے پرشور و پرشر سمندر کے بھنور سے کنارہ عافیت اور نجات تک ہرگز پہنچ نہیں سکتی۔ مدنیت طبایع لپنے تمام حوائج اور ضروریات کے ایفا اور انکو حسن تربیت اور حسن ادب حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے ایک ایسے بصیر آسمانی رہنما کی حاجتمند ہے۔ جو منصب رہنمائی میں خداوند تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو۔ اور اپنے صدق عہد پر پکے دل سے مطمئن ہو۔ اور مرتبہ اتقا تک پہنچا ہوا ہو۔ اور شرف مکالمہ الٰہیہ میں تمام موجودہ جہان پر فوقیت رکھتا ہو۔ نری انکل بازیوں اور سطحی خام عقل کی تھرتھراتی ہوئی ناؤ میں ہی سوار نہ ہو۔ اور حوادث ارضی و علوم سفلی و غیرہ کے نتیجوں پر اپنے ہادی بننے کا مدار نہ رکھتا ہو۔ اور تائیدات الٰہیہ اور نشانات سماویہ کا لشکر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ اور جو اعلیٰ اخلاق سکھلانے کا پیش لیکر آیا ہو ان میں سب سے بڑھ کر خود عملی نمونہ ہو +

یہی لوگ اور اصل روحانیت کی موسمی اور بروقت بارش ہوتے ہیں بارش ہرجگہ برستی ہے لیکن اسکا عمل ہر زمین کے استعداد کے موافق مختلف ہوتا ہے۔ ان کا زمانہ ایک نئے دور کی ابتدا ہوتی ہے۔ انکا آنا روحانی سرسبزی اور آبادی کو ساتھ لاتا ہے اور ہستی انسان کے لق و دق جنگل کو طرح طرح کے تصادم اور انداز سے کانٹ چھانٹ کرتا ہوا نئی پود کیلئے زمین طیار اور تخم ریزی کرتا ہے۔ اس موسم بہار کی نکہت روحوں کو حقیقی تازگی بخشتی ہے اور نیکی کے جوہروں کے گلستان اور نخلستان میں طرح طرح کے منشاء الٰہی ان کے ارسال سے یہ ہوتی ہے کہ حق کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ ہو۔ اور دنیا اور اسکے امتعہ و اقمشہ کی محبت سے سرد مہری اور خالق سے محبت اور اخلاص کا مادہ دلوں میں گھر کر جائے۔ اور مفاسد اور فتن زمانہ سے جو وہ فرد ہوں۔ لیکن شفیق ماں باپ جو اپنے بچے کی اصلاح کیلئے کوئی تدبیر کرتے ہیں یا اس کی کسی مرض کے علاج کیلئے کوئی دوا طبیب کے مشورہ سے کھلانا یا پلانا چاہتے ہیں اور وہ اپنی بے سمجھی سے اسوقت انکار کرتا اور شور و غوغا مچاتا ہے۔ لیکن عقلمند والدین حکمت اور نرمی سے اسکو سمجھاتے اور بہلاتے ہیں اور اگر وہ اس طرح سیدھا نہو تو آخر ڈرانے والے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب یہ خدا کے مامور اصلاح الناس کی کوششوں میں دن رات مستغرق رہتے ہیں اور انکو چاہ ضلالت سے نکالنے کیلئے طرح طرح کے حکیمانہ تدابیر کام لیتے ہیں۔ تو نافہم دنیا شور مچاتی ہے اور واویلا کرتی ہے اور ضد و تعصب سے انکی مخالفت کرتی ہے۔

پھر انکی مخالفت جسقدر زیادہ ہو جاتی ہے اسیقدر آسمانوں اور زمینوں کا خدا اپنے نذیر و بشیر ماموروں کی تائیدیں ڈرانیوالے اور خوشخبری دینے والے نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ تا انہیں کے ذریعہ سے لوگ اسکی معرفت حاصل کرکے اپنے لئے نجات کا توشہ جمع کرلیں۔ اور اگر خلقت اصلاح کیطرف کچھ بھی رجوع کرے تو بعض وقت انذاری نشانات کا صدور رک جاتا ہے۔

یہ زمانہ جسمیں کہ ہم ہیں اسی قسم کی بہار کا زمانہ ہے بلکہ چونکہ کثرت فسق اور اختراعات خودروی کے سبب سے حق اور حقانیت سے دور رہنے والی ایسی ایسی عجیب و غریب راہیں موجود ہوگئی ہیں جنکی مثال کسی پہلے زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اور دنیا ہستی کی طرف ایسا عام اور زبردست میلان ہوگیا ہے کہ جسکا نظارہ سامنے آنیسے حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے عالی اور مقدس دل پیچ و تاب کھاتے۔ اور آپ کا مبارک چہرہ زرد ہو جاتا۔ کسی کو تو نری فرعونیت کا علاج کرنا پڑا تھا اور کسی کو صرف ما تحت یہودیت کی امراض شفا کرنے کا علم دیا گیا تھا۔ لیکن یہاں ایک طرف تو بیرونی یہودیت موجزن ہو رہی ہے اور دوسری طرف اسلام کے اندرونی قلعہ پر یہودیت کے پھریرے اڑ رہے ہیں۔ اور کروڑہا سے اسلامی صاحبزادوں نے یہودی اخلاق کے جامے پہن لئے ہیں۔ اور پھر کہیں خندہ کے لشکروں نے دلوں کے قلعوں پر علم افراشتہ کئے ہوئے ہیں اور کہیں چلیپائی خودکشی کے شیدائیوں کے لذیذ دسترخوانوں اور ہرے ہرے خوشنما باغوں اور آہو چشم ماہ طلعت سیمین تن حوروش تنکاریوں کی دلکش شیریں زبانی کے عالمگیر دام میں ایک جہان مبتلا ہو رہا ہے اور کہیں چھپے ہوئے دشمنان اسلام کے البہانہ دلفریبیوں میں زمانہ گرفتار ہو رہا ہے غرض بحر و بر میں ایسا فساد اور بے اعتدالی واقع ہوگئی ہے کہ کوئی پہلا زمانہ ایسی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔

اور اگر یہ سلسلہ تباہی اور فساد کا جاری رہتا تو بہت جلد دنیا ہلاک ہوکر تباہ ہو جاتی۔ لیکن خدا جس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ کا وعدہ کیا ہوا تھا کب ایسے وقت خبر نہ لیتا اور تباہی سے جہان کو نہ بچاتا۔ وہ الحکیم ہے اور اس نے بھی ہوئی روز افزوں ناپاکیوں اور بدی کی بیخ اور جڑ دل سے نکالنے کیلئے نسخہ ایک نہایت زبردست اور مناسب حال علاج پیدا کیا جسمیں جمال و جلال کے دونوں اوصاف باہم آمیختہ ہیں۔ اور ہر ایک ضروری صفت رسالت سے موصوف امام احمدیت اور محمدیت اور عیسیٰ و مہدویت کے خواص لیکر نازل فرمایا۔

یہ اس دور کا دولہا ہے جس نے خدا کی معرفت کا علم عیاں کیا۔ اور گم گشتگان راہ ضلالت کو نور ہدایت عطا کیا۔ اور ان کے اقبال سے محمدیوں کا قدم منار بلند تر محکم پڑا۔ اے امام تو خدا کی حضرت میں وجیہ ہے۔ +

نظم

چون نہ ام در جہاں جز عشق روی تو حسرتی | گر بغیر از تو بہم دل ہیچ خاکم بسر
دیدہ ام چون قمر رخسار تو تاباں ز تو | مہر من زاں بیش میگرد د ہمہ مشتہر
آتش سودائے عشقت شعلہ زد در جان من | سوخت در ملک جودم ہر چہ بود از خشک و تر
دو سے صد بار گر قربان شوم بر خدمت | آرزو دارم کہ قربانت شوم بار دگر
رشتہ جانم تو خود پیوند جانان کردۂ | تو ہمہ خودکشی و کشتیم از خود بے خبر
این ہمیدانیم کز جانان رسیدی چون بہار | آمدی وقتیکہ بر راست جہاں از نظر
بہر رفع اسلام را موج ضلالت بود | ہمچنان کردی ز طوفان کشتئ دین را بہ بر
شد جہاں حضرہ دوزخ جہاں افتادہ بود | پس کشیدی چون مسیحی طلوع این خطر
ہر طرف سیل ضلالت جمن دیدیں ... | ... نا کردی بسوئے حق دل ہادی نظر

یہ مخبر صادق بیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے پکار رہا ہے اور انکار پر انکار کرکے نا ہے کہ لے لوگو سمجھ جاؤ میری بات آدیکھو سہی۔

۴۹ پیشگوئی دوسرے زلزلہ کی ۹-اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بناء پر جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطرناک زلزلہ اور دوسرے ایک نشان - عذاب الٰہی اُس کے بعد بھی اور زلزلے بھی ہیں +

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

النِّدَاءُ

مِنْ وَحْیِ السَّمَاءِ

یعنے

ایک زلزلۂ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی

بارِ دوم

وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اُس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

۹-اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اُس علیم مطلق نے اُس آیندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اِس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلادے گا۔ دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے ب... لہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انھیں نشانوں کی طرح جو موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے۔ اور اُس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔ اور یاد رہے کہ اِن نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے۔ بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہانتک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہُوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اِسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی۔ اِسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اِس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اِس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ضرور اُس پر رحم کیا جائے گا۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مرگئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا۔ جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوتِ ایمان اور پورے اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہوا اور جس کو میں نے اِن علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اُس کے اِس مرتبے کی خبر دی گئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اِس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچے کی طرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کے وقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے۔ اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار ہوتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کرکے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے حالانکہ ابھی تک وہ دنیا کے گند میں پڑے ہیں۔ ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے۔ کہ انھوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ ہرگز نہیں کیا۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی روحانی ترقی کرینگے۔ غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں۔ کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر میں چلانا چاہتا ہوں اُس پر مضبوط پنجے مارکر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کرکے اُن کو بہشت میں پہنچائیگی۔

اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی۔ جس کو میں نے عام طور پر شائع کردیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے۔ اِس الہام میں تحریف کرکے اپنی طرف سے یہ شائع کیا کہ گویا میرا یہ دعوٰی ہے۔ کہ کوئی مرید میرا گو اُس کی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا۔ تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کس قدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالےٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائے گا۔ یہ ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۔ یعنے جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کے ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مخلوط نہیں کیا وہ طاعون کے حملے سے امن میں رہیں گے۔ پس اِس وحی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں۔ یا کوئی ایمانی کمزوری وہ بھی اِس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں۔ نعوذ باللّٰہ مِنْ سُوْءِ فَھْمِھِمْ وَافْتِرَاءِھِمْ۔ میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں۔ جو پہلے اِس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہوگئے اگر وہ اِس جماعت میں رہ کر طاعون سے مرجاتے تو جلد باز اور ناواقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اِس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مرگئے حالانکہ اِن کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جس کو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اِس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو۔ ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اِس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی۔ اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی سو آخر پر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نقصان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلے کا ظاہر ہوا جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کی گئی تھی اور پہلے اشتہار میں جو لکھا گیا کہ زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَمُقَامُھَا ہوا تھا۔ وہ غلطی سے لکھا گیا تھا بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں اِن دونوں اخباروں میں اِس خوفناک زلزلہ کی خبر شائع کی گئی تھی ساتھ اِس کے یہ بھی الہام تھا کہ زلزلے کا دھکا۔ زلزلہ شدیدہ کی نسبت اِن دونوں اخبارات میں زلزلہ سے بہت مدت پہلے یہ الہام بھی شائع ہوچکا ہے کہ چونکا دینے والی خبر اور اسی زلزلہ[ۓ] کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں وحی

ۓ قرآن شریف میں اِس نشان زلزلے کی نسبت ایک صاف پیشگوئی سورہ النازعات میں ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کی قسم کھاکر جو ایسے امور کے انتظام کیواسطے مامور ہوتے ہیں فرمایا ہے یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَةُ یعنے اُس وقت زمین کانپے گی۔ اور ویسی کانپے گی۔ کہ گویا اس کا نام رجفہ رکھدیا جائیگا۔ یعنے متواتر زلزلے آتے رہیں گے اور اسکے بعد پھر ایک اور بڑا زلزلہ آئیگا۔ اِس میں آیندہ زلزلہ کیواسطے ایک پیشگوئی ہے۔ اور جو زلزلہ ہوچکا ہے۔ اُسکی بھی پیشگوئی درج ہے۔ یہ قرآن شریف کی صداقت کا ایک اور بڑا بھاری نشان ہے +

الہی شائع ہوئی ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون۔ یعنے ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر اور اُن لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر میں ان سب کو غرق کروں گا۔ اور عربی الہام مذکورہ بالا کا مفہوم یہ تھا کہ زلزلہ کے وقت جو مکان بطور سرائے کے ہونگے یا جو مستقل طور پر سکونت کے مکانات ہونگے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جائیں گے اِن کا نام و نشان نہ رہے گا اور پھر اشتہار الوصیت میں بھی زلزلے سے پہلے شائع کیا گیا تھا کہ موتا موتی کا واقعہ آنے والا ہے جس سے شور قیامت برپا ہوگا ۔

غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں شدید زلزلے کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سوجان پور تیرہ اور دیگر مقامات جیسا کہ کلو اور ریکلو میں ہوئے اُن کی تفصیل کی اِس جگہ حاجت نہیں یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہیئے تھا مگر میں نے سُنا ہے کہ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاہور اور امرت سر میں اس پر بھی بہت ٹھٹھا کیا گیا خاصکر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اِس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ* لیا اور رد کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں اور جاپان میں بہت زلزلے آیا کرتے ہیں اِس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی [illegible] نہیں نوح کے طوفان تک کا بھی پہلے [illegible] نمونہ گذر چکا ہے مگر [illegible] تعالےٰ جب کسی شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو [illegible] کے رہنے والے اُسکو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک انہونی بات خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں ان کے باپ دادوں نے اِسکی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امر اِن کے ملک میں ظاہر ہونا انکے خیال و گمان میں بھی نہ ہو وہ امر واقع ہو جائے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو پھر [illegible] معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر میں [illegible] جانتا ہوں کہ اس درجے کا تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانے والے دنیا میں بہت کم ہونگے۔ شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اِس اپنی سیرۃ میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے ہیں اِن کے ہم مشرب ہوں ۔

بہرحال جب کہ اس پیشگوئی [illegible] دل کے ساتھ تحقیر دیکھا گیا اور مجھکو بقول پیسہ اخبار ایک دکاندار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھیرایا گیا ہے تو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھاوے۔ تا ماننے والوں پر اُس کا رحم ہو اور توبہ کرنے والے توبہ کریں اور تا وہ لوگ جو کئی منزلوں کی چھتوں کے نیچے سوتے ہیں وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگا لیں اِس وقت بجز توبہ کیا علاج ہے اِس آنے والے حادثہ کے لئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہو سکتا ہے جس سے تسلی ہو پس میں محض خیرخواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہانتک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جاوے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بدزبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق و فجور اور ظلم تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالےٰ کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اِس پر رحم کرے گا بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اُس کا پیوند اور تعلق+ نہو۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالےٰ نے اِس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اِس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی اُن کا پیشہ ہو گیا اور فرعون اور اُس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی اور جب اُن کو سمجھایا گیا تو لوط اور اُسکے اصحاب کی نسبت اُنھوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنی اُن لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقوےٰ لئے پھرتے ہیں یعنی ہمارے مخالف اور اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں پس خدا کا غضب اُن قوموں پر بھڑکا اور اُن کو صفحہ زمین سے نابدید کر دیا۔ پس کیا تم اُن لوگوں سے زیادہ سخت ہو یا تمہارے پاس اللہ تعالےٰ سے مقابلے کا کچھ سامان موجود ہے اور ان کے پاس موجود نہ تھا اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو اور یا خدا تعالےٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اُس کا ایمان قابل عزت نہیں جس کے کان ہیں سُنے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے۔ پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں اور اِس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الہی ہوئی اِس جگہ ہیں اُس کو مع ترجمہ لکھ کر اِس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

بخور آنچہ ترا بخورانم - اِنَّ رفعتہ

فی السماء و فی الذین ھم یبصرون۔

نَزَلتُ لکَ لکَ نُری آیات و نھدم

ما یعمرون۔ قُل عِندی شھادۃ

من اللہ فھل انتم مؤمنون۔ کففت

عن بنی اسرائیل اِنَّ فرعون و

ھامان و جنودھما کانوا خاطئین

انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃ

یعنے جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا تیرا آسمان پر ایک

---

* لاہور کے بشپ صاحب نے اپنی ایک تقریر میں جو لاہور میں ایک جلسہ میں بصدارت صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ہوئی پیسہ اخبار کے اِس اعتراض کو بھی رد کر دیا ہے۔ کیونکہ بشپ صاحب نے بیان کیا ہے کہ میں زلزلہ کی تاریخ پڑھ [illegible] ہوں گذشتہ سو سال تک کوئی ایسا زلزلہ نہیں ہوا۔ اور جاپان میں جو بہت آدمی مرے تھے تو [illegible] کا موجب سمندر کی طغیانی تھا نہ کہ زلزلہ اور آسام کے زلزلہ سے یہ زلزلہ دس گنا زیادہ خوفناک ہوا ہے۔ ایڈیٹر ۔

+ درحقیقت اِس حادثہ اِس عادۃ اللہ کی مثال ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام ہیں عبد اللہ آتھم نے پیشگوئی کو سُنکر کوئی شوخی نہیں دکھلائی تھی بلکہ روتا رہا اِس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اس کی میعاد میں تاخیر ڈالدی جیسا کہ پہلے الہام میں اِس کا وعدہ تھا مگر لیکھرام نے شوخی دکھلائی اور پیشگوئی کو سُنکر بدزبانی میں بڑھ گیا اور ہر مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا اِس لئے غیور خدا نے اُس کی اصل میعاد بھی پوری ہونے نہ دی اور ابھی پانچ برس ہی گذرے تھے جو اپنی سزا کو پہنچ گیا اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اسکو لگ گئی۔ منہ۔

+ آیت قرآنی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے صاف ظاہر ہے کہ اِس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کیطرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اور پھر عذاب اُس کی تصدیق کیواسطے قہری نشانات ہوتے ہیں اِس وقت بھی خدا کا ایک رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو اِن عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا نجات پاؤ۔

درجہ ہے اور نیز میں اُن میں درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اُتر دوں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دیں گے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہونگے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائینگے اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا اِس وحی میں خدا تعالےٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اِس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھیرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کردوں کہ فرعون یعنے وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنے وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور انکے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنے فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا یعنے اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کرینگے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہونگے اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہونگے تب میں اُس نشان کو ظاہر کردوں گا کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اِسکے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اُس کو راضی کرلیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور توّاب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے +

یاد رہے کہ اِن دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شایع کی گئی تھی اگرچہ اُس وقت اِس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہو سکا لیکن اب پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں جو اِس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں چنانچہ پہلی پیشگوئی اِن میں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا الیس اللہ بکاف عبدہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا واللہ موھن کید الکفرین یعنے خدا اپنے اِس بندے کو اُن تہمتوں اور بہتانوں سے بری کرے گا جو اُس پر لگائے جائینگے وہ خود اپنے بندے کے لئے کافی ہے پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کرے گا تو اُس کو پارہ پارہ کرے گا اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہیں گے اِن کے سب کر تُت کو ردّ کریگا اب چونکہ انہیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور اسی زمانے میں خدا نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی۔ چنانچہ مطابق ... دنیا پر زلزلہ کی سخت آفت آئی۔

پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس جگہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا جس کی الحکم وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دی گئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا قوۃ الرحمٰن لعبید اللہ الصمد عربی کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ خدا فرماتا ہے کہ اِن دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جائے گا پس خدا تجھے بری کرنے کے ایک نشان دکھائے گا اور وہ یہ کہ پہاڑ پر اُسکی تجلی ہوگی اور وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کر دے گا یہ خدا کی قوت سے ہوگا تا وہ اپنے بندے کے لئے نشان دکھاوے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ اور پھر رسالہ آمین میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر سنہ ۱۹۰۱ء میں شایع ہوا تھا یہی خبر نظم میں دی گئی تھی اور وہ شعر یہ ہیں + ؎

کرد تو بہ کہ تا ہو جائے رحمت + دکھاؤ جلد تر صدق و اِنابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت + کہ یاد آ جائیگی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی + فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو! کہ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ اب چاہو تم ٹھٹھا کرو گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو میں نے قبل از وقت بتا دیا بدقسمتو! تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے خدا برحق ہے اور اُسکے وعدے برحق۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء

؎ پہلے کئی مسلمانوں کو اپنی غلط فہمی سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتارا ہے تصور وہ بات صحیح نہ تھی بلکہ خدا تعالےٰ کیطرف سے مسیح ہو کر آنے والا یہی راقم تھا لیکن اِن لوگوں کا کچھ قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں عوام تو ایک طرف بعض اوقات انبیاء بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھے ہیں۔ مگر بعد اُسکے پیشگوئی کے وقوع کے وقت معنے کھل جاتے ہیں۔

+ نجومیوں نے اخباروں میں شایع کیا ہے کہ اب آئندہ کسی زلزلہ کی امید نہیں ہے گورنمنٹ کو اور لوگوں کو خوف و خطرہ جلد چاہیئے جو نادان یہ کہا کرتے ہیں کہ پیشگوئیوں کی کیا بات ہے ...

ایک اور نادر موقعہ

اگرچہ

براہین احمدیہ

کی مکمل چاروں جلدوں کی قیمت میں رعایت کے دن ختم ہو گئے ہیں لیکن توسیع میعاد رعایت کیلئے کثیر التعداد احباب نے سفارش فرمائی ہے لہذا

اعلان کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کی درخواست خریداری ۱۵ جون ۱۹۰۵ء تک مشتہر کے دفتر لاہور میں پہنچ جاویگی انکو براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں مکمل مجلد صرف تین روپے میں اور غیر مجلد

تین روپے تیرہ آنے میں ملیگی غیر مسلمانوں سے ہر صورت میں چار آنے کم محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار

اعلان

براہین احمدیہ کی چھپائی کا اہتمام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ جون کے ابتدا میں اسکی مکمل چھپائی امید ہے چوتھی جلد کا کام شروع ہے۔ بعض صاحبوں نے یہاں تشریف لا کر لکھائی چھپائی وغیرہ کو دیکھا ہے اور ہر طرح سے اطمینان ظاہر کیا ہے ان کی شہادت ہے کہ جو کچھ اشتہار میں لکھا گیا تھا اس سے بھی بڑھکر خوبی سے کام ہو رہا ہے خریداری کی درخواستیں خدا کے فضل سے کثرت سے آ رہی ہیں۔ شائقین براہین احمدیہ اصحاب کو یاد رہے کہ یہ موقعہ ہاتھ سے جانے کے قابل نہیں۔

گذارش

بعض کم استطاعت احباب نے براہین احمدیہ کی بمبئی بدینہ کی درخواست کی ہے ہم جہاں تک گنجائش تھی مقدر دیئے ہیں لیکن درخواستیں بکثرت ہیں اسلئے صاحب استطاعت احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں اور کچھ جلدیں اسی غرض کیلئے خرید کر مستحق لوگوں میں تقسیم کرنے کیلئے عنایت فرمائیں۔ والسلام

درخواستیں ... بنام خوشحال دین ...

کمترین معراج الدین عمر احمدی۔ معراج منزل۔ نولکھا (لاہور)

مراسلت

خوفناک ژالہ باری

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
ہم لوگ تو عذاب مندرجہ اشتہار النداء دیکھ چکے ہیں
بعد میں جو ہوگا وہ بھی خلق خدا دیکھ لے گی یعنی ۱۲ مئی
۱۹۰۵ء کو قریب تین بجے کے عذاب الٰہی ژالہ باری کے
رنگ میں ظاہر ہوا اور پانچ منٹ کے اندر ہر ایک چیز کو
تباہ کر دیا ہمارا علاقہ سرحدی اب تک کوئی فصل نہیں
کاٹی گئی تھی۔ گندم۔ جو۔ چنے۔ تارہ میرہ۔ درخت
وغیرہ اسطرح اڑنے لگے جسطرح روئی دھنی جاتی ہے
راقم یہ سمجھ کر کہ اب تباہی وقت ہے جسکی حضرت اقدس نے
خبر دی سجدہ میں گر پڑا اور دیر تک دعا کرتا رہا جب آرام
ہوا اور باہر نکلکر کھیتوں کی طرف نظر کی تو ہر طرف
فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ کا نظارہ دکھائی دیا
بعض جگہ صرف اتنا نشان ہے کہ یہاں کوئی فصل تھی
ہمارا مغربی علاقہ تحصیل تلہ گنگ تک جو بیس کوس
کے فاصلہ پر ہے بالکل ویران ہو گیا ہے لوگ کھیتوں
کے سرہانے کھڑے ہو کر فریاد کر رہے ہیں یہ آفت
مغرب سے شروع ہو کر ہمارے گاؤں پر آ ختم ہوئی اسلیے
یہاں وہ زور نہیں تھا جو مغربی علاقہ میں ہوا اسطرف
دو دو ڈھائی فٹ تک زمین پر ژالہ کا انبار لگ گئے ہمارے
گاؤں میں بعض مخالفین کے کھیت بچ گئے جس سبب
اکو بڑی دلیری ہو گئی چنانچہ ایک شخص جو ہمارا سخت
مخالف ہے لوگوں کو کہنے لگا کہ دیکھو میں صرف مرزا کے
انکار کے باعث اس آفت سے بچ گیا وہ کم بخت یہ نہیں
سمجھتا کہ ہمسایہ گاؤں مخالفت میں آفت سے کیوں تباہ
ہو گئے انکو تو انکار کام نہ آیا۔ الغرض یہاں کے لوگوں نے
آج تک یہ حالت نہیں دیکھی راقم کی زمین مختلف جہات
میں تھی اس لیے بعض قطعے پسنیت بعض کے محفوظ رہے
اور کسیقدر (عشر عشیر ہی سہی) غلہ کی امید ہے لیکن
ہمارے دو تین بھائیوں کا بہت ہی نقصان ہوا کسیکو کچھ
امید غلہ وغیرہ کی نہیں رہی اور قحط کے منہ میں آ گئے آپ
دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو اس مصیبت میں
صبر و استقامت عطا فرمائے اور شماتت اعداء سے محفوظ
رکھے اور ہم لوگ اعمال میں اصلاح کر کے الٰہی رحم کے قابل ہو جاویں
آمین۔ خاکسار کرم داد از دوالمیال تحصیل پنڈدادن
خان ضلع جہلم +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ خط سنایا گیا۔
فرمایا اسطرح طرح طرح کے عذاب آسمان سے نازل ہو رہے ہیں
مگر افسوس ہے کہ لوگ پھر بھی نہیں سمجھتے اور ہر طرح کی
تکذیب اور ہنسی ٹھٹھے میں مصروف رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ
چاہتا ہے کہ دنیا اس پر ایمان لاوے اور اسکی زبردست
قوتوں اور طاقتوں کا اقرار کرے۔

فرمایا آج باغ میں سے ایک صابن کا پتہ بیٹے نے غور سے دیکھا
تو اس پر عمدہ سے پڑھے میں یہی لکھا ہوا نظر آتا تھا

لا الٰہ الا اللہ

فتح محمد خان بزدار مرحوم

افسوس کہ نیاز مند کا بزرگ بھائی فتح محمد خان بلوچ بزدار
اس دنیائے دوں سے عالم بالا کو چل بسے ہیں۔ اگرچہ برادر
موصوف دنیاوی معاملات کے علاوہ مذہبی خیالات
میں بھی بندہ سے کچھ مختلف تھے مگر انکی وفات نے میرے
شیشۂ دل پر پتھر کا کام کیا کیا کہوں! مختصر یہ کہ اسکا غم
الم ناقابل برداشت ہے۔ بھائی صاحب متقی پرہیزگار
اور ہمارے بڑے سرتاج تھے انکی وفات کی عجیب کہانی
ہے۔ سنگھڑ علاقہ ڈیرہ غازیخان میں احمدی مشن کی
تبلیغ بڑے زور سے کر رہے تھے اور اس علاقہ کی احمدی جماعت
(جو کہ بے یار و مددگار دشمنوں کے منہ کا شکار تھی) میں
ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ افسوس کہ یہ بھائی سپاہی
تقریباً دو مہینے کی محنت جنگ کے بعد دفعۃً بیمار ہو گیا
ابھی معمولی بیمار تھا کہ جھٹ بول اٹھا کہ وقت قریب
آ پہنچا۔ سب سنکر حیران و ہراساں ہوئے کہ یہ کیا بات
ہے۔ فرمایا کہ پاک پروردگار سے میری درخواست تھی
کہ کوچ سے پیشتر مجھے مطلع کیا جاوے۔ سو اطلاع مل چکی ہے
اگرچہ بیٹے نے پھر درخواست کی کہ کچھ مہلت دیجاوے کیونکہ
ابھی میرے عیال خوردسال ہیں لیکن کچھ جواب نہیں ملا
پھر اسے ہر چند کہا گیا کہ آپکو گھر کیوں نہ لے جاویں تو کہا
"مسافری میں مجھے موت بہت ہی پسند ہے" آخر گذشتہ
منگل کی شام کو جان شیریں جان آفریں کے حوالہ کی انا
للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر اسکی ہمت کی نہ پوچھیے
کیونکہ بیماری میں بھی مباحثہ جاری رکھا۔ اسکے آخری
الفاظ جو اسکے منہ سے نکلے "یا کریم یا کریم"
تھے۔ مرنے پر اس کا حسن دوبالا ہو گیا۔ چہرہ کندن
کی طرح جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ جنازہ بڑی دھوم دھام
سے نکلا۔ بدھ کے دن کوہ سلیمان میں مدفون ہوئے
ہر چند کہ ان کی موت قابل رشک ہے لیکن دو ارمان دل کے
اندر رہ ہی گئے ایک تو یہ کہ ان کا مزار اپنے ٹھکانہ ہے
دوسرے بسبب بعد مسافت کے ان سے زندگی میں ملنا
تو درکنار جنازہ میں بھی شامل نہ ہو سکا۔ وا حسرتا!
امید کہ حضور (مسیح موعود علیہ السلام) اپنی دعاؤں میں انکو ضرور
یاد فرمائیں گے کیونکہ انکی خوشی کی معراج جناب کی ضیافت
تھی اور انکی مغفرت پر بھی جناب ضرور روشنی ڈالیں گے
میرے پیارے کی خبر لاوے کوئی
والسلام۔ نابعدار محمد حسین بلوچ بزدار از مقام لیہ ضلع
میانوالی۔

ایڈیٹر۔ فتح محمد خان صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کے ایک صادق
ممبر تھے۔ پہلے گورنمنٹ انگریزی کے محکمہ ڈاکخانہ جات میں
ملازم تھے اور چند سال سے اب پنشن پر تھے اللہ تعالیٰ نے
ان کے دل میں اس سلسلہ کی سچی محبت عطا کی تھی اور آجکل اکثر
ان کا یہی کام تھا کہ سلسلہ حقہ کی خدمت میں مصروف رہیں
گذشتہ موسم گرما میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
تھے اور بعد جلسہ لاہور اپنے وطن کو واپس تشریف لیگئے
اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کرے آمین۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہفتہ کے اندر مسلمانوں کا متبرک دن جمعہ ہے۔ یہود کا شنبہ
عیسائیوں کا اتوار۔ یونانیوں کا پیر۔ ایرانیوں کا
منگل۔ اسیریاؔن کا بدھ۔ اور مصریوں کا جمعرات۔
عیسائیوں کا پہلے ہفتہ ہوتا تھا مگر جب رومی عیسائی
ہوئے تو انھوں نے اپنی پرانی بت پرستی کا عیسائیت
پیرایہ اور اثر ڈالا کہ متبرک دن بھی بدلدیا۔ شراب
اور سور کو حلال کر دیا اور اپنی پرانی عادت کے مطابق
یسوع کو جو اپنے تئیں نیک کہلانے سے بھی انکاری تھا
الوہیت کا درجہ عطا کر دیا۔ پیراں نمے پرند مریداں
می پرانند کی مثل ان پر خوب صادق آتی ہے
اخبار ہیرالڈ آف گولڈن ایج جو کہ لنڈن سے نکلتا ہے لکھتا
ہے کہ تمام عیسائی ممالک میں اس امر کی ضرورت ہے کہ مذہب میں ایک
تجدید کر کے سچا روحانی مذہب قائم کیا جاوے۔ زمانہ
کی حالت پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک تجدید کی ضرورت ہے۔
شکاگو ملک امریکہ میں گورنمنٹ میں درخواست کیگئی
ہے کہ مدارس میں بائبل نہ پڑھائی جاوے۔
حامد مسیح ساکن مظفر گڈھ جو عرصہ تین سال سے عیسائی تھے
غیر مذہب عیسویت کی کمزوری سمجھکر مشرف باسلام ہوئے
اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ انکا اسلامی نام عبداللہ
رکھا گیا الحمد للہ علیٰ ذالک +

نشان زلزلہ

[ہمارے معزز دوست سید تفضل احمد نے واقعات زلزلہ کی مفصل رپورٹ ضلع کانگڑہ سے ارسال کی ہے۔ جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ - ایڈیٹر]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی معظمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہ۔ وعلیکم السلام آپ کا گرامی نامہ پہونچا۔ نتیجہ کامیابی پڑھ کر خوش ہوا کیونکہ مجھے بالکل کامیابی کی امید نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہوا۔

زلزلے کے متعلق خبریں ہیں

کہ جوالا مکھی جو ہندوؤں کا مقدس مقام خیال کیا جاتا تھا۔ تباہ ہوگیا ہے۔ مکانات کی تین چوتھائی بالکل مسمار ہوگئی ہے باقی ایک چوتھائی مکان [illegible] ہیں۔ جو بالکل پھٹ گئے ہیں قابل رہائش نہیں۔ لوگ باہر بکھی واروں کی طرح سیدانوں میں پڑے ہیں۔ جاتری بہت مرے ہیں۔ پوری تعداد ہلاک شدگان ابھی تک نامعلوم ہے۔ مگر یہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ جاتریاں کم از کم ڈیڑھ سو ہلاک ہوئے۔ مندر کا ایک حصہ جس میں اثان والی دیوی رہتی ہے۔ بالکل مسمار اور باقی حصہ پھٹ گیا ہے۔ مندر کی ڈیوڑھی بھی شکستہ ہوکر گر گئی ہے

جوالا مکھی سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک جگہ گنیر ہے وہاں تقریباً چالیس دکانیں ہوں گی۔ وہ سب کی سب گر گئیں ہیں۔ جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔ مگر ابھی تک پوری تعداد معلوم نہیں ہوئی دولت پور کی دکانیں بھی سب کی سب منہدم ہوگئی ہیں یہاں دو مندر تھے۔ وہ بھی جڑ سے اکھڑ کر سطح زمین پر لیٹے ہیں اور یہاں عالی پکار پکار کر کہتے ہیں۔ کہ مشرک کیسے احمق ہیں کہ ان کے دیوی دیوتا بھی اپنی جائے رہائش کو نہ بچا سکے۔ پر نہ بچا سکے ان مشرکوں سے جب کبھی سوال کیا جاتا ہے۔ کہ تم اس واحد لاشریک کی پرستش کیوں نہیں کرتے۔ جس نے ایک طرفۃ العین میں تمہارے دیوی دیوتوں کے مندروں کو ملیا میٹ کر دیا تو یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم پاپیوں پر دیوی جی مہاراج غصے ہوکر پہاڑ میں گھس گئی ہے۔ دولت پور سے کانگڑہ کو جاتے ہوئے ایک سرنگ آتی ہے۔ اس کا ایک حصہ گر گیا ہے۔ اور باقی پھٹ گیا ہے۔ سرنگ کے متصل ایک پہاڑی جو گنیش گھاٹی کے نام سے موسوم ہے۔ بالکل پھٹ گئی ہے۔ کانگڑہ کا بھی پل ٹوٹ گیا ہے

کانگڑہ اور بھون کی تباہی بڑی خطرناک ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہیں آتا۔ چھوٹے چھوٹے حجرے بھی گر گئے ہیں۔ کوئی بلندی نظر نہیں آتی۔ سب کچھ بالکل زمین سے ہموار ہوگیا ہے۔ کانگڑہ میں ایک گرجا تھا۔ وہ بھی مسمار ہوا۔ ایک بڑا عالیشان مندر تھا۔ وہ ایسا منہ کے بل گرا ہے۔ کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پجاریاں مندر جن کی تعداد کئی سو تھی۔ تقریباً سب کے سب مر گئے ہیں کہتے ہیں۔ کہ ان میں سے صرف چودہ آدمی بچے ہیں۔ کانگڑہ میں ایک مشن ہائی سکول تھا۔ وہ بھی بالکل گر گیا ہے اس کے تیرہ یا چودہ استادوں میں سے صرف دو بچے ہیں اور بورڈنگ کے لڑکوں میں سے جن کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی بیس یا پچیس جانبر ہوئے۔ اور ارد گرد کی تمام سڑکیں پھٹ گئی ہیں۔ جن سڑکوں پر تانگے یکہ چلتا تھا۔ اب وہاں سے آدمی بمشکل عبور کر سکتا ہے۔ یہاں ایک پرانا قلعہ تھا کہتے ہیں کہ پانڈو کورو کے وقت سے تھا۔ اور ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ جس کے نیچے ایک کھڈ پانی کی نہر بہتی تھی وہ الٹ کر اسی کھڈ میں گر پڑا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں آدمی بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ تحصیلدار معہ قبائل دب کر مر گیا ہے۔ ویسا ہی نائب تحصیلدار۔ ڈاکخانہ اور ہسپتال بھی بالکل صاف ہوگئے ہیں۔ ہسپتال کا صرف ایک کمپونڈر بچا۔ مدرسہ کا مینجر ایک پادری تھا۔ وہ بھی مر گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم معہ دو لڑکیوں کے جو ڈاک بنگلے میں رہتی تھی۔ دب کر مر گئی۔ غرضیکہ اس شہر کا یہ اب حال ہے۔ کہ گویا اس میں کوئی بسا ہی نہ تھا۔ صحیح تعداد ابھی تک مردگان کی معلوم نہیں ہوئی۔ ملبہ میں مردے نکال رہے ہیں۔ سرکاری رپورٹ شائع ہونے پر معلوم ہوگا۔ دہرم سالہ کا حال اس سے ابتر ہے۔ وہاں بھی کوئی مکان نہیں رہا۔ جیلخانہ۔ ڈاکخانہ۔ انگریزوں کی کوٹھیاں۔ بازار کی دکانیں سب کی سب زمین سے برابر ہوگئیں۔ ایک پلٹن گورکھوں کی جس میں تقریباً ۸۰۰ جوان تھے ہلاک ہوگئی۔ صرف سولہ آدمی سنتے ہیں کہ بچے۔ ۴۰ کس انگریز ہلاک ہوئے۔ دیگر عہدہ دار بھی بہت سے دب کر مر گئے۔ پہلے تو لوگ کھلے میدان میں پڑے تھے۔ مگر اب ان کے واسطے خیمے مہیا کر دئے گئے ہیں یہاں بارش تقریباً ہر روز ہوتی ہے۔ عام طور پر افواہ ہے۔ کہ کانگڑہ اور دہرم سالہ کو آباد نہیں کیا جاوے گا۔ فی الحال نور پور ضلع تجویز ہوا ہے

پالم پور جو دہرم سالہ سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے۔ تباہ ہوگیا ہے۔ تمام مکانات گر گئے ہیں۔ پولیس۔ سٹیشن۔ تحصیل۔ مدرسہ بازار کے مکانات بالکل منہدم ہوگئے۔ مدرسہ کے دس لڑکے فوت ہوئے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ بھی دب گیا تھا۔ مگر وہ زندہ نکال لیا گیا۔ مگر اس کا ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اور ایک ہمشیرہ شکار مرگ ہوئیں۔ خاص پالم پور میں تقریباً ۱۰۰ آدمی مرے ہیں۔ دیگر مقامات پر لوگ بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ میں بحیثیت طالب علم ہونے کے یہاں رہتا تھا۔ اور چونکہ میں یہاں تقریباً تین سال رہا تھا۔ اس لئے مجھے اس جگہ کے لوگوں کے حالات سے کچھ واقفیت ہوگئی تھی۔ سو میں نے دیکھا کہ یہاں کے اکثر لوگ غیر بلاد سے آکر بستے تھے۔ اور اکثر ان میں سے سود خوار۔ بے نماز مسلمان تھے۔ یہاں ایک مسجد بھی تھی لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ ایک یا زیادہ سے زیادہ دو آدمیوں کے علاوہ اور بھی کوئی نماز پڑھتا تھا۔ ایسا ہی بڑے بڑے آدمیوں کی بابت میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کبھی نماز و روزہ رکھا ہی نہیں۔ خدا اور رسول کے احکام سے نابلد محض تھے۔ دنیا کمانے کا فکر ان کے لازم حال تھا۔ دوسرے لوگ اکثر زناکاری میں مبتلا تھے مگر حضرت مرزا صاحب کی بابت ان لوگوں سے کوئی بات کیجاتی تو دم دبا کر بھاگ جاتے تھے اور اگر کوئی سنتا بھی تھا۔ تو سوائے طعن و تشنیع کے اور کچھ جواب نہیں دیتا تھا۔ غرضیکہ یہ حالت تھی۔ ان لوگوں کی جن کی بستیوں کا اب خداوند تعالےٰ نے نام و نشان مٹا دیا۔ یہ علاقہ بھی پہاڑی ہے۔ یہاں بھی تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے۔ گویا عذاب فوق عذاب کا نمونہ ہے۔ اب انکے واسطے یہاں سے اور دوسرے مقامات سے خیمے بھیجے گئے ہیں۔ یہاں ہمارے تین احمدی بھائی تھے۔ وہ تینوں حضرت صاحب کی دعاؤں کی طفیل بچ گئے۔ یہ حیرانی کی بات ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ خداوند تعالےٰ علیم و خبیر کی طرف سے مقدر تھا۔ کہ اس ضلع کانگڑہ میں جو اتنا غصہ ہلاکت ہوا ہے۔ ہماری جماعت کا ایک احمدی بھی نشانہ موت نہیں ہوا۔ الحمد للہ علے ذالک (باقی آئندہ)

میں مسلمان ہوگیا

یہ عجیب و غریب کتاب ختنا جالاسلام یا میں مسلمان ہوگیا۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے۔ گو بزرگان دین حضرۃ مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اس کا مفید ہونا تسلیم کیا ہے مگر یہ کتاب بذاتہٖ اس لئے بے نظیر ہے۔ کہ اس کا نام خاص خالق ارض و سما نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا۔ گویا جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کو خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہر ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے از بس ضروری ہے۔ اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ کوئی صاحب جسے آریوں اور مخالف مولویوں سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہ جاوے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ عبد الغفور مرتد المعروف دہرم پال کی کتاب تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ بفضلہ تعالےٰ آریہ سماج اس سے ہولناک ضرب کھائیگا یعنی فائدہ ہوگا۔ تمام دستخط متعلق بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آنی چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت خاص ساہ مین خود بخود صد [redacted] کرتے ہین
عام [redacted] لانے ہے
اس [redacted] کے طور پر
بھ [redacted] فرمادین
وہ [redacted] ہو یگا
تر [redacted] سراج الدین
[redacted] ان اور عمدہ
کتاب [redacted] بعد میں
[redacted] ہے

ان اللہ قال صاح لکم وقت مسیح ما تترو من اللہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

[illegible] رین اخبار بدر
[illegible] ناظرین
[illegible] گورنمنٹ
[illegible] سچی اخبار

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی - شفا بینی - بغرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۶ | ۵ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی [illegible] جمعرات - ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۹ - مئی ۱۹۰۵ء - پھر بہار آئی - خدا کی بات پھر پوری ہوئی

یستنبؤنک احق ھو - قل ای و ربی انہ لحق

۱۰ - مئی ۱۹۰۵ء - کیا عذاب کا معاملہ درست ہے - اگر درست ہے - تو کس حد تک

۱۱ - مئی ۱۹۰۵ء - خواب مین دیکھا - کہ جیسا ہم ایک عدالت مین ہین - اور ایک مقدمہ ہے - شبہ گذرتا ہے - کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قائم علی ہے - اور اس کا سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر صاحب مرحوم ہین - اور ہم تینون ایک ہی جگہ بیٹھے ہین - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ گویا ہم مدعی ہین اور مدعی علیہ کو بلوانا ہے - مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان مین کچھ کہا - جس کو ہم نے بھی سن لیا ہے - وہ کہتا ہے - کہ یہ پچیس روپے طلبانہ داخل کر دین اور فریق ثانی کو بلایا جاوے - ہم نے جیب سے پچیس ۲۵ روپے دیدئے - اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا - فرمایا - قائم علی مین علی خدا کا نام ہے - اور اس سے مراد علو مرتبہ ہے اور غلام قادر سے مراد یہ ہے - کہ اللہ تعالے اپنی قدرت سے کچھ کام کرنا چاہتا ہے - اور طلبانہ سے مراد کچھ ابتلاء اور تکلیف ہے - یعنی قدرت خداوندی سے کامیابی ضرور ہماری ہے - لیکن اس مین کچھ درمیانی تکلیف مقدر ہے - جیسا کہ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے

۱۷ - مئی ۱۹۰۵ء کو سنایا - میان محمود احمد اور میان محمد اسحق بیمار ہین - ان کے واسطے دعا کرتے تھے - الہام ہوا -

سلام قولاً من رب رحیم

پر خدا کا رحم ہے - کوئی بھی اس سے ڈر نہین

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم با مسلمانیم از فضل خدا - اور دس شعر لکھا کرتے تھے - یہ اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی مناسبت نہین ہے اور اس سے ممکن ہے - کہ بعض لوگ ظن کرین - کہ اخبار کو پر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے - اس کو درج کرنا بند کر دیا - اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے - لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین - کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا - مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے تھے - کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے - اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے - کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین - بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا - اس پر عمل کیا جاویگا -

اعلان

ماسٹر عبد الرؤف صاحب احمدی سابق مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان آج کل فارغ ہین اور چاہتے ہین کہ اگر کوئی ملازمت پاؤ یعنی دس پندرہ روپیہ ہوا ملجا تو بخوشی قبول کرینگے

معذرت - بہ سبب نہ ہونے کافی انتظام پریس کے ۴ - مئی ۱۹۰۵ء کے اخبار مین دیر ہو گئی ہے - وہ [illegible] سال ہو گا انشاء اللہ تعالے

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کی جاتی ہے بعض اخبار والے خاص کر پیسہ اخبار اس بات سے بہت ناراض ہوئے ہیں کہ ہم نے دوسرے زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی ہے حالانکہ ان کو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے شائع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسیکو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے میں نے پہلے اس سے سنہ ۱۹۰۴ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا یہ مضمون تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنے والا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر میں نے اسی زلزلہ کے بارے میں مئی سنہ ۱۹۰۴ء میں بذریعہ اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنے والا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہ ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ایسے زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اس سے پہاڑ پھٹ جائیں گے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی ۴ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنے کی حاجت نہیں تب مجھ کو اس حادثہ سے اس قدر صدمہ پہونچا کہ جس کے بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہونچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا اس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے دو اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ میں اسوقت جانتا تھا کہ میرا لکھنا دلوں کو ایک وہمی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کرے گا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اس کا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دلکو اس غم نے سخت گھبرا کیا جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم و حکیم کی طرف سے ملی تھی میں نے وہ کیوں پورے طور پر شائع نہ کی اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اکثر کا رہنے والے بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جس قدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور ڈلہوزی وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی ان میں سے ضائع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی تھی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور شاید انہوں نے اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی - میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خداتعالیٰ کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں بہت شرمندہ تھا کہ میں نے زلزلہ کی پہلی خبر کو کما حقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں بنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی سو اب دوسرے زلزلہ کی خبر پاکر میرا دل اشاعت کے لیے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے میں نے تین اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ[1] کروں کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور ایکی دفعہ میں نے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنے کے لیے اٹھارہ ہزار اشتہار شائع کیے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پاینیر وغیرہ انگریزی اخبار میں بھی شائع کرا دیا بلکہ اس اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹننٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی بخدمت جناب نواب لارڈ کرزن وایسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اسبات کی طرف متوجہ ہوں کہ یا تو خداتعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹالدے اور مجھے اطلاع دے یا پورے طور پر بتعیین تاریخ اور روز اور وقت اس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرماوے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانے کے لیے میں نے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اُس سے پہلے میں آپ ڈرا اور یہاں تک ڈرا کہ ایک ماہ سے باہر خیمہ میں ہوں اگرچہ میں واپس قادیان میں چلا گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے - میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں یہ ہدایت دی ہے نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو [illegible] جنگل میں [illegible] اب وہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اس بلا سے بچاوے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ اور کیا گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اُس سے ڈرنا لازم ہے اور مجھے اس کا یقین ہے اُس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرائط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں ان کو کچھ خبر نہیں اور میں انکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہونگا۔

یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزور بنا پر یہ پیشگوئی نہیں کی ہے بلکہ اگر انکا حساب کیطرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو وہ سچی نکلی ہیں جبکہ میں صدہا پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں [illegible] اسبات کے ثابت کرنے کے لیے ایک تیاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اُس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کریگا وہ بچایا جاوے گا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خوری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو انکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو خوش رکھنا مقصود ہوتا تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیلخانے کیوں طیار کرتیں

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے اشتہاروں سے تشویش میں ڈالدیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں نجومی ہونیکا دعویٰ نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعویٰ ہے صرف یہ دعویٰ ہے کہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوے کے

---

[1] اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خداتعالیٰ نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی - بعض لوگوں کو غلطی لگی کہ ہم نے اس کے ۴ مئی مقرر کی تھی مگر یہ بالکل جھوٹ ہے ہم نے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے ابتک قطعی طور پر یہی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے - جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے - منہ

یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزار ہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اسقدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں اگر مجھے بندگان خدا کی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے ...... کھینچکر اسطرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئی کی شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کما حقہ شائع کردوں بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ تو جھوٹا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کردیں لیکن اگر پھر اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہوجائیں

ایڈیٹر اسجگہ ہم نے ایک [illegible] کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے [illegible] کہ ہماری پیشگوئیوں کی کیسی تکذیب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عشق ہے

[illegible] ہوں [illegible] کو یقین دلاتا ہوں کہ خوفناک [illegible] ہوئے لوگوں کو اطمینان [illegible] دیتا ہوں [illegible] - - - [illegible] ایسا سخت زلزلہ آئیگا جو ایسا شدید اور [illegible] [illegible] قادیانی زلزلے [illegible] وقت [illegible] زلزلہ [illegible] آئیگا [illegible] جو قادیانی کی [illegible] [illegible] اور [illegible] خوفناک ہورہے ہیں [illegible] ہو [illegible] خوشخبری سناتا ہوں کہ خدائے [illegible] وکرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا! نہیں آئیگا!! اور نہیں آئیگا!!! آپ ہر طرح اطمینان [illegible] مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الٰہی اور کشف کے ذریعہ سے [illegible] بالکل ٹھیک ہوگی - میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور اس [illegible]

اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کرلیں اور اُن کی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی کبھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈرکر ان کی بیعت قبول کرلیں مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں میں بار بار یہ اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہوجائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اُس غلطی کی سزا کے لیے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے اسکے لیے عالم آخرت مقرر ہے اور جس قدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کیے گئے یا زلزلہ نے اُنکو فنا کیا اُس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بُت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم رہتے تو کوئی عذاب اُن پر نازل نہ ہوتا لیکن اُنھوں نے ایسا نہ کیا بلکہ خدا تعالےٰ کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کیے اور نہایت [illegible] شوخیاں دکھلائیں اور اُن کی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہوگئی اسلیے اسی دنیا میں اُن پر عذاب نازل ہوا خدا کریم و رحیم ہے وہ غضب میں دھیما ہے اگر [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] ایسی جرأت نہ کریں [illegible] عذاب نازل نہیں ہوگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم یعنی خدا تمھیں عذاب دیکر کیا کرے گا اگر تم شکر گذار بنجاؤ اور اس پر ایمان لاؤ اور اس کی عظمت اور عزت کے نیچے [illegible] ایسا ہی اسکے مقابل [illegible]

ضمیمہ نوٹ جو کچھ بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے مستغنین [illegible] اور اس کے اعلان کی اجازت پاکر لنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشین گوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالےٰ حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھکر اس نارسیدہ آفت سے بچائے گا اور کسی فرد بشر کا بال تک بینکا نہ ہوگا - ملا محمد بخش حنفی سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور -

وہ فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی انکو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بنجاؤ اور اُس کی یاد میں مشغول نہ رہو تو میرا خدا تمھاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے - اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اُسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اُسکے تمام اعمال ہوں - تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے - اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے وہ اُن لوگوں کے لیے بس ہے جن کے دل سخت نہیں ہیں اور جو جانتے ہیں کہ خدا ہے والسلام علی من اتبع الھدےٰ •

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

مدرسہ تعلیم الاسلام

فنڈ یتامیٰ

مدرسہ تعلیم الاسلام میں کئی ایک یتیم طلبا، تعلیم پاتے ہیں جنکو اخراجات تعلیم خوراک - کتب - لباس وغیرہ مدرسے نے اپنے سر پر اُٹھائے ہوئے ہیں اور چونکہ یتیموں کا روپیہ دوسرے کام پر خرچ نہیں لگ سکتا سو اسلیے انکے لیے جدا فنڈ کھولا گیا ہے لیکن اس فنڈ میں کافی روپیہ جمع نہیں ہوا - چنانچہ اس ماہ میں یتیموں کے بعض اخراجات دوسرے فنڈوں سے قرض لیکر دیے گئے ہیں - احباب جلد توجہ فرمائیں اور یتیموں کیواسطے نقد کپڑا کتاب وغیرہ جو کچھ ارسال فرماویں انکا کام آسکتا ہے

انصار بدر

مکرمی اخویم جناب سراج الدین عمر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مجھکو تو خوف تھا کہ مرحوم محمد افضل خانصاحب کی بیوقت وفات سے البدر ہمیشہ کے لیے ابر میں چھپ گیا - مگر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُسنے آپ ایسا اولوالعزم سرپرست اسکے لیے کھڑا کر دیا جس سے امید ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہمیشہ چمکتا رہیگا - چونکہ آپنے ایسے وقت میں اس کام کو ہاتھ میں لیا ہے کہ آپکو مالی مشکلات کا بہت کچھ مقابلہ کرنا ہوگا اسلیے دعا ہے کہ خداوند کریم آپکو استقلال و ہمت عطا فرماوے اور اسکے انجام پہونچانیکی توفیق بخشے - اللھم امین -
اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہماری جماعت عموماً اور ناظرین البدر خصوصاً اسکی اعانت میں آپکا ہاتھ بٹائیں - یہ خاکسار بھی [illegible] بطور [illegible]

خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونیکے سبب انکو بوقت اخبار نہیں ملتا - چونکہ چٹیں ہم دوبارہ چھپا چکے ہیں آئندہ اگر کسی صاحب کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا وہ جلد اطلاع دیں - ڈاکخانہ کا نام سر اخبار پر بخیر و تحریر فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

علاج طاعون

فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون

پس بدل دیا ان کے حقیقی نور سے الگ ہٹ کر اپنے اعمال کو تاریکی میں ڈالنے والے لوگوں نے خدا کے حکموں کو اوروں کے حکموں سے۔ پس اس کی سزا میں ہم نے زیادتی کرنے والے شریروں پر آسمان سے طاعون نازل کیا۔ اور یہ ان کے فسق کی سزا تھی

اس آیت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رجز (حدیث میں آیا ہے۔ کہ رجز سے مراد طاعون ہے) کے پیدا ہونے کا سبب فسق اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو چھوڑ کر دوسروں کی تابعداری اختیار کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی اطاعت و طاعت میں کسی غیر کو شریک کر لیا جاتا ہے۔ اور اس کی قائم کی ہوئی حدوں کا کچھ لحاظ نہیں کیا جاتا۔ تو وہ اپنی رحمت سے اپنا ایک مامور نذیر و بشیر کر کے بھیجتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو آنے والے عذاب سے ڈراوے۔ مگر لوگ اس کو قبول نہیں کرتے اور حد سے گذرنے میں نہیں جھجکتے۔ اس وقت خدا کا غضب بھڑکتا ہے۔ جو ایک دم میں بڑے بڑے فراعنہ کو ہلاک کر دیتا ہے جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا۔ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا

اور جب کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کریں [illegible] خوشحال لوگوں میں [illegible] وہ لوگ اس میں فسق اور فجور کرتے [illegible] عذاب کے پورے طور سے مستحق ہو جاتے ہیں اور ہم انہیں ہلاک کر کے تباہ کر دیتے ہیں۔ اس آیت کے معنے بعض علماء نے کئے ہیں۔ کہ ہم اس بستی کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔ کہ اس میں بدکاریاں کریں۔ یہ بالکل غلط ہیں۔ کیونکہ ان اللہ لا یامر بالفحشاء (اللہ تعالیٰ بری باتوں کا حکم نہیں دیتا) قرآن میں آ چکا ہے۔ نیز اگر بدکاریوں کا حکم بھی دے۔ تو پھر عذاب کیوں بھیجے

آج کل آپ صاحبان دیکھتے ہیں۔ کہ طاعون زوروں پر ہے۔ اس کا اصل سبب وہی ہے۔ جو میں نے بیان کیا ہے۔ یعنے فسق و فجور اور خدا کے مامور کی تکذیب پس اس کا حقیقی و حتمی علاج بھی اسی سبب کا ازالہ ہے اس کے سوا جس قدر تدبیریں ہیں۔ وہ کبھی دیرپا فائدہ نہ دینگی کیونکہ تم جانتے ہو۔ کہ جب تک کسی مرض کے اصلی سبب کا ازالہ نہ کیا جاوے۔ بیرونی تدبیریں کچھ کام نہیں دیتیں۔

افسوس! اس زمانہ کے لوگوں نے ابھی تک ان حقیقی اسباب کو نہیں پہچانا۔ جن سے طاعون پھیلا۔ اور یونہی ادھر ادھر ہاتھ پاؤں پھیلا رہے ہیں۔ مگر ابھی تک ساحل مقصود تک نہیں پہنچے۔ کاش وہ اپنے مکانوں کو چھوڑنے کے ساتھ ہی اپنی عادات کو بھی چھوڑتے۔ اور گھروں کی تبدیلی کے ساتھ ہی اپنے وجودوں میں بھی تبدیلی پیدا کرتے تا کہ ان پر رحم کیا جاتا۔ اگر کوئی پوچھے۔ کہ وہ کونسی بد عادتیں اور بد کرداریاں ہیں۔ تو میں اس کا جواب دوں گا۔ کہ اپنے خیالات و اعمال کو کتاب و سنت پر عرض کرو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ نیز پہلے پہلے چوہوں میں طاعون پڑنا اس بات کا نشان ہے۔ کہ انسانوں نے بھی چوہوں کی خصلتیں اختیار کر لی ہیں۔ آپ ذرا چوہوں کی طرز زندگی پر غور کریں۔ ایک تو ان میں زمین کی طرف جھکنے اور زمینی چیزوں سے اپنی معیشت بہم پہنچانے کا بڑا رجحان ہے۔ یہاں تک کہ اپنی زندگی کو زمین اور زمینی اسباب پر ہی منحصر سمجھتے ہیں۔ اب دیکھ لو۔ کہ اس زمانے کے لوگوں میں بھی مادہ پرستی کا بڑا زور ہے۔ اور ہر ایک ان میں سے (الا ماشاء اللہ) زمین کی طرف جھکا ہوا ہے۔ وہ کبھی بھول کر بھی آسمان کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا۔ اور اس اعلیٰ ہستی سے مدد طلب نہیں کرتا۔ بارش کے لئے کسی زمانے میں آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کرتی تھیں۔ مگر اب تو ایسی مشینیں پیدا ہو گئی ہیں کہ وہ خود مینہ برسا سکتی ہیں۔ اور نہریں، چشموں [illegible] کاش انہیں معلوم ہوتا۔ کہ یہ چیزیں بھی آسمانی پانی کی محتاج ہیں۔ وہ دین کے کاموں میں بھی اپنی عقلوں پر [illegible] اور اپنے تئیں [illegible] آسمانی [illegible] سے بالکل بے پرواہ ہیں۔ غرض چوہوں کی [illegible] خصلت کا انسانوں میں بہت کچھ دخل ہو گیا ہے۔ چوہوں میں شوخی و شرارت حد سے زیادہ پائی جاتی ہے [illegible] ذرا بھی ہلی اور دوڑنے لگے۔ تو شرارت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسا ہی میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہ لوگ بھی خدا سے نہیں ڈرتے۔ جب کبھی کوئی موقعہ لگے۔ تو حقوق اللہ اور حقوق الناس میں نقصان کرنے سے نہیں جھجکتے خدا کا خوف دلوں سے بالکل اٹھ چکا ہے۔ گناہ بڑی دلیری سے کیا جاتا ہے۔ شوخیوں کی انتہا ہو چکی ہے۔ مگر یاد رکھو خدا اپنا چہرہ دکھلانے والا ہے۔ اور بدر نبوت نے طلوع کر کے ان لوگوں کے اعمال پر روشنی ڈالنی شروع کی ہے عنقریب آفتاب نصرت کے طلوع سے سب پردہ کھل جائے گا۔ پھر چوہوں کی یہ عادت بھی ہے۔ کہ کوئی چیز خواہ ان کے کام کی ہو یا نہ ہو۔ اس پر بھی دندان آز تیز کر کے کترتے ہیں۔ ایسا ہی یہ لوگ بھی بلا ضرورت دنیا کے حصول میں دین میں نقصان ڈالتے ہوئے کوشش کر رہے ہیں۔ ایک کام شروع کرتے ہیں۔ مگر جب آمدنی کی کوئی اور سبیل دیکھتے ہیں۔ تو اس کو ادھورا چھوڑ کر اس کی بابت مشغول ہو جاتے ہیں لطف یہ کہ اس کو بھی دل لگا کر نہیں کرتے اور کامیابی حاصل کئے بغیر چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر یہ بھی چوہوں کی عادت ہے کہ ان کو دولت جمع کرنے کا بڑا لپکا ہے۔ خدا جانے یہ اپنی بلوں میں روپیہ۔ دانے وغیرہ کیوں جمع کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کے کسی کام کے نہیں۔ جن لوگوں کا مال بے زکوٰۃ ہے یا وہ اللہ کی راہ میں وقت پر خرچ کرنے سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ وہ اسی مد میں داخل ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں چوہوں میں شہوت نفسانی بھی بڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کی اولاد کی کثرت اس پر گواہ ہے۔ ان لوگوں کا یہ حال بھی ہماری نظر سے پوشیدہ نہیں پھر چوہوں میں یہ خصلت بھی میں نے دیکھی ہے۔ کہ بعض گروہ میں طاعون ظاہر ہونے پر بھاگ جاتے ہیں۔ جو کسی نے چال چلن میں تو تبدیلی نہیں کرتے۔ اور اپنی بد عادتوں کو نہیں چھوڑتے اور [illegible] آثار دیکھ کر بستی سے بھاگ جاتے ہیں۔ وہ انسان بھی چوہوں کی تبع کرتے ہیں۔ خدا نے بطور دوا گھروں سے نکل جانے کی تو اجازت دی ہے۔ مگر موت سے بھاگ جانے کو [illegible] چوہوں کی عادت [illegible] بیان کیا ہے۔ چنانچہ پ ۱۷ الانبیاء ع ۱ میں ایک آیت ہے۔ فلما احسوا باسنا اذا ھم منھا یرکضون لا ترکضوا وارجعوا الی ما اترفتم فیہ ومساکنکم لعلکم تسئلون [illegible] جب انہوں نے ہمارے عذاب کے آثار دیکھے۔ یا اس کی [illegible] محسوس کر لیا۔ تو بستی سے [illegible] اپنی [illegible] مکانوں [illegible] تو شاید تمہاری پوچھ پچھ ہو [illegible] قرآن شریف [illegible] اس وقت [illegible] دیکھکر [illegible] عذاب [illegible] مرسلین [illegible] داخل [illegible] اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔ کیا چوہوں کے بھاگنے کا ذکر بھی ہے یا نہیں ضرور ہونا چاہیئے کیونکہ اس زمانے میں خدا نے اگلی تمام قوموں کے نمونے دکھا رہا ہے۔ اور قرآن مجید کا عملی طور سے پھر نزول ہو [illegible] یہ آیت پڑھ کر میں نے خدا کی جناب میں سجدہ کیا۔ کہ قرآن کس قدر کامل کتاب ہے۔ کہ اس میں ہر ایک مثال موجود ہے۔ پھر اے عزیزو! سنو۔ اس قسم کے نکلنے کو خدا نے فرار عن الموت قرار دیا ہے۔ اور فرمایا۔ قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملٰقیکم ﴿۲۸﴾ موت جس سے تم بھاگتے ہو۔ وہ تمہیں ضرور ملے گی۔ پھر یہودیوں کے ایک گروہ کا ذکر کیا۔ الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت پ ۲ ع ۱۶

(کیا تم نے ان لوگوں کے انجام پر نظر کی۔ جو اپنے ملک سے بھاگ نکلے۔ حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ موت کے ڈر سے) واقعی اس قسم کا بھاگنا قلت تدبیر سے ہے کیونکہ ہم ایک شاہ کی سلطنت سے بھاگ کر دوسری مملکت میں جا سکتے ہیں۔ مگر خدا سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ طاعون کا گھر ان میں نہیں۔ بلکہ اس خدا کی بنائی ہوئی ہیکل میں ہے۔ جو بطور امانت ہمارے سپرد ہوئی ہے (یعنی ہمارا وجود) وہ تو ہمارے ساتھ ہی ہے۔ خواہ ہم کہیں جائیں۔ اور خدا کی بادشاہی بھی ہر جگہ موجود ہے۔ فرمایا۔ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا..... (اے گروہ جن وانس اگر تم آسمان وزمین کے کناروں سے باہر نکل سکتے ہو۔ تو نکل جاؤ۔ مگر کچھ زور ہو۔ تو نکلو)

[illegible] عزیز بھائیو! تم مکان تبدیل کرتے ہو اپنے [illegible] تبدیلی پیدا کرو۔ [illegible] کی عادات وخیالات کو [illegible] ہم [illegible] الزام [illegible] تم تمہاری شامت وبخوست ہم پر پڑی ہے۔ مگر ہماری طرف سے ہی جو ہے۔ طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون۔ (شامت اعمال تمہاری تمہارے ساتھ ہے۔ کیا نصیحت [illegible] کے سبب [illegible] الزام لگاتے ہو۔ حد سے بڑھی ہوئی [illegible] سے کہہ دیتے ہیں [illegible] آبائنا الضراء والسراء [illegible] زیادہ تو [illegible] یہ انسان کی بڑی [illegible] ہے کہ وہ خدا کے عذاب کو معمولی بات قرار دے [illegible] ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے لوگ خدا کے بعض نشانوں کو دیکھ کر کہتے ہیں۔ ان کے خیالات کے صدق وکذب کا معیار ہمارے پاس قرآن مجید ہے۔ ہم اس میں دیکھتے ہیں۔ کہ ان سے خیالات واقوال کس گروہ سے ملتے ہیں۔ پس اسی میں وہ محسوب ہونگے [illegible] کہ لوگ خدا کے حضور عاجزی اختیار کریں۔ چنانچہ فرمایا۔ فاخذنٰھم بالبأساء والضراء لعلھم یتضرعون (پس ہم نے ان کو سختی وتکلیف میں گرفتار کیا۔ تاکہ وہ عاجزی اختیار کریں) پس ہمیں چاہئیے۔ کہ خدا کے دروازے پر گر پڑیں۔ وہ بڑا رحمان ورحیم ہے۔ ضرور رحم کرے گا۔ ہماری معمولی کوتاہیوں کو وہ معاف کر دیتا ہے اور اس پر چنداں گرفت نہیں کرتا۔ بشرطیکہ اپنی طرف سے اس کے احکام بجا لانے کی کوشش کریں۔ ولو یؤاخذ اللّٰہ الناس بما کسبوا ما ترک علٰی ظھرھا من دابۃ۔ (اللہ تعالیٰ اگر لوگوں کے اعمال پر گرفت کرنے لگتا۔ تو روئے زمین پر اب تک کوئی جاندار نہ بچتا۔)

(حاشیہ: [illegible])

اور چاہیئے کہ ایمان وتقوےٰ اختیار کریں۔ فرمایا۔ لوان اھل القریٰ اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکٰت من السمآء والارض۔ (اگر بستی والے ایمان لائیں۔ اور تقوےٰ اختیار کریں۔ تو ان پر آسمان وزمین سے برکتیں کھول دیں) اور استغفار پڑھتے رہو۔ جس کے معنے ہیں۔ گذشتہ گناہوں کے بد نتایج اور آیندہ کے لئے بدی کرنے سے حفاظت طلب کرتے رہنا۔ اور اپنی کمزوریوں کا مداوا طلب کرنا۔ استغفار پڑھنے والوں کو خدا ہلاک نہیں کرتا۔ فرمایا۔ وما کان اللّٰہ معذبھم وھم یستغفرون (اور اللہ تعالےٰ ان کو عذاب دینے والا نہیں۔ جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں) ہلاک تو ان کو کرتا ہے۔ جو کہ مسجدوں میں نمازیں پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وما لھم الا یعذبھم اللّٰہ وھم یصدون عن المسجد الحرام (اور خدا انہیں کیوں عذاب نہ دے۔ جب کہ وہ مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں) چنانچہ آج کل احمدیوں کو مسجدوں میں نمازیں نہیں پڑھنے دیتے۔ اور لطف یہ کہ مانعین عن مساجد اللہ آپ پڑھتے ہی نہیں۔ اور اگر پڑھتے بھی ہیں۔ تو جلدی جلدی بطور دفع الوقتی۔ وما کان صلاتھم عند البیت الا مکاءً وتصدیۃ۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ الزام ہم احمدیوں پر نہیں آ سکتا۔ مگر پھر بھی تم لوگ کوشش کرو۔ اور نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ یہ وقت صلوٰۃ وصبر (دعا یا استقامت) کا ہے۔

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ نہ کہ پیر [illegible] سے امداد طلب کرنے کا۔

(الواقعہ احمدی گجراتی از گولیکی)

مسیحی اخبار نور افشاں

میں ایک مراسلت چھپی ہے۔ کہ زلزلہ تو مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی درست نہیں۔ کیونکہ اس میں ٹھیک وقت نہیں بتلایا گیا۔ اس خاص وقت کے نہ بتلانے پر مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر عیسائی نامہ نگار نے بہت مضحکہ اڑایا ہے اور بہت سے ناجائز کلمات کہے ہیں۔ جن کا جواب دینا ہم پسند نہیں کرتے۔ لیکن اتنا کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اتنا خفا کیوں ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی تو وہی بات فرمائی ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ کہ یہ زلزلہ مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ جس کی آمد کا نشان آپ قرار دیتے ہیں۔ آپ دکھا نہیں سکتے۔ کہ وہ خود کہاں ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب اس کو دکھاتے بھی ہیں۔ کہ وہ موجود ہے۔ اور یا دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب جس مسیح ثانی کا آپ کو پتہ بتلاتے ہیں۔ خدا نے اس زلزلہ کے ذریعہ سے اس کی پیشگوئیوں کو سچا کیا ہے۔ اور اس کی جماعت کو مقامات زلزلہ میں تباہ ہونے سے بچا لیا ہے۔ اور جس فرضی خدا کی تم پرستش کرتے ہو۔ اس کی امت بلکہ خاص الخاص مشنری مرد اور عورتیں اور مدرسہ اور گرجا جو کچھ پہاڑ پر تھا۔ سب اس نشان زلزلہ کا لقمہ ہوا ہے۔

باقی رہا۔ وقت کا تعین۔ سو پہلے حضرت مرزا صاحب بہت سی پیشگوئیوں میں وقت کا تعین کر چکے ہیں۔ ان سے آپ نے کیا فایدہ اٹھایا ہے۔ جو آپ اس میں تعین کے خواستگار ہیں اور سچ پوچھو۔ تو یہ بے تعینی اس تعین سے اچھی ہے۔ جو قیامت تک کلیسیا کے ممبروں کو شرمندہ کراتی رہے گی۔ کیونکہ یسوع مسیح نے فرمایا تھا کہ یہ پشت گذر نہ چکے گی۔ کہ میں دوبارہ آؤں گا سو ایک پشت کیا۔ قریباً بیس سو سال گذرنے کو آئے ہیں۔ اور تک نہ نام۔ نہ نشان۔ خوب ہے۔ وعدہ ہو تو۔ تو ایسا ہی ہو۔

دیکھو عیسائیو بھائیو۔ اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھو۔

اخبار وطن معترض ہے۔ کہ عوام تو کالانعام مشہور ہی تھے مگر مرزا صاحب بھی اپنی جماعت کو مخالفین کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے منع کر کے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر اور پراگندہ کرتے ہیں۔ کیونکہ نماز ہر فاسق کلمہ گو کے پیچھے بھی جائز ہے۔ جواب گذارش ہے کہ فسق وفجور شے دیگر ہے اور تکذیب سلطان الٰہی شے دیگر ہے۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور بادشاہی کے مزے بھی اڑاتا تھا۔ مگر حضرت موسےٰ کی تکذیب نے اس کو غرق کیا۔ ظاہر ہے کہ چور اور زانی گورنمنٹ کی کچہری میں ایسا مجرم نہیں جیسا کہ ایک باغی ہے کانگریس کے بنگالی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے نعرے مارتے ہیں اور سر سید کی پالیسی کے پیرو کار بھی سرکار انگریزی کی تابعداری کو اپنا فخر جانتے ہیں لیکن علی گڑھ اسکول کا کوئی ممبر انشاء اللہ پسند نہ کرے گا کہ اس لائن میں کھڑا ہو کر گورنمنٹ کے سلام کو جائے جس کا پیش امام کانگریس کا پریذیڈنٹ ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر کسی تفرقہ کے واسطے نہیں کہا۔ بلکہ جمعیت اور حمیت کے واسطے کہا ہے۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہو۔ ہاں یہ بھی ضرور تھا۔ کہ وطن کا اخبار ایسا اعتراض کرتا کیونکہ پہلوں پر بھی یہ اعتراض ہوا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اخبار وطن کے ایڈیٹر صاحب بھی حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں حصہ لینے لگے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں ان کا اخبار کچھ زیادہ بکے۔ کیونکہ یہی مذکورہ بالا عوام ان باتوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ مگر دنیا چند روزہ ہے۔ اور عاقبت کا ربانند او ! انشاء اللہ حضرت مرزا صاحب کا اسمیں کچھ حرج نہیں۔ کفر کے فتووں نے گالیوں کے اشتہاروں نے اقدام قتل کے مقدموں نے طرح طرح کے افتراؤں نے اور قسما قسم کی ایذا رسانیوں نے کیا بگاڑ لیا ہے۔ جو آیندہ یہاں کسی نقصان کا ہمکو خوف ہو مگر ضرور ہے کہ آپ لوگ ایسا کریں کیونکہ سنت اللہ انبیاء اور اولیا کیساتھ یہی چلی آئی ہے۔ دوسرے مخالف اخباروں کی طرح آپ بھی اپنا زور لگا لیتا کہ اگر سلسلہ حقہ کی شناخت کیواسطے ہو کسی طریقہ کے اختیار کرنیکی آپکو توفیق نہیں ہوئی تو [illegible]

ڈائری

[illegible] اپریل ۱۹۱۵ء۔ آنحضرت کے تعویذ [illegible] سوال کیا۔ فرمایا صدقہ و خیرات سے بلا دور ہو جاتی ہے۔ اگر صدقہ سے عذاب [illegible] نہ ہو جاتی تو پھر سارے پیغمبر نعوذباللہ جھوٹے ٹھیرتے ہیں۔ یونس اور [illegible] قوم کا قصہ پڑھو۔ عذاب تو آخر مقرر ہی کیا گیا تھا۔ مگر یونس کی قوم توبہ [illegible] بالکل بچ گئی اگر وہ باوجود صدقہ گریہ و زاری اور [illegible] کے مر جاتا تو پھر [illegible] کیا فرق ہوتا۔ خدا تعالیٰ [illegible] دکھا دے۔

یکم مئی ۱۹۱۵ء - ضلع مظفرگڑھ کا ایک عیسائی آپ کے ہاتھ پر توبہ کرکے مسلمان ہوا۔ اُسکو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا گذشتہ زندگی اور مذہب اور قوم کے طرز و طریق سے مطابق انسان میں بعض خصلتیں اور عادتیں [illegible] ہو جاتی ہیں اور بہت سے نفسانی فریب [illegible] پوشیدہ ہوتے ہیں۔ تم مسلمان [illegible] گذشتہ زندگی کی گٹھڑیاں اپنے سر سے پھینک کر [illegible] پاک صاف کرکے خدا کی فرمانبرداری اختیار کرو۔ کوئی غرض نفسانی درمیان نہ [illegible] [illegible] مسلمان ہو [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ انکو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ اسلام کیا شے ہے مسلمان [illegible] [illegible] آجکل مسلمان [illegible] تقویٰ کی [illegible] [illegible] [illegible] اسلام [illegible]

۳ مئی ۱۹۱۵ء قبل نماز [illegible] ایک نوجوان [illegible] سے کسی [illegible] [illegible] [illegible] کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت [illegible] حال دریافت کرتے رہے اُسکے بعد آپ نے فرمایا زمانہ میں بہت انقلاب ہوتے ہیں [illegible] اکثر [illegible] لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایکطرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دوسری طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اپنے دینی کاموں [illegible] معاملات میں ایسے [illegible] [illegible] نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے یا اُس سے قطعاً نفرت رکھتے ہیں۔ لیکن جو بات خدا کی طرف سے ہونیوالی ہے وہ ضرور ہو کر رہتی ہے۔ [illegible]

ایک زبردست سیلاب جو آنے والا ہوتا ہے اُسکو کوئی کتنا ہی روکے بہرحال وہ آ ہی جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رُک نہیں سکتا۔"

حضرت نے اس نوجوان سے دریافت کیا کہ آپ کتنے روز ہمارے پاس قیام کریں گے؟ انہوں نے عرض کی کہ مجھے کل واپس جانا ضروری ہے۔ اسپر فرمایا کہ آپ [illegible] ساتھ [illegible] آئے ہیں اگر آپ چند روز ٹھیرتے تو خوب ہوتا مگر آپ کا وقت تنگ ہے دوسرے پہلو کو بھی سمجھ لینا چاہیے۔ کار دنیا کسے تمام نہ کرد۔ جیسا جیسا انسان کسی کام میں بڑھتا ہے ویسا ہی اُس کام کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہیں۔ یہانتک کہ دوسرے پہلو پر توجہ کرنے کے واسطے انسان کو [illegible] فرصت رہتا ہے اور نہ ہمت۔ مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالیٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے اور اُسکے دل میں ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے جیسا حدیث میں آیا ہے اذا اراد الله خيرا يفقهه في الدين جب اللہ تعالیٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے دین میں فہم عطا کر دیتا ہے۔ آجکل لوگوں کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ انکو دوسرے پہلو کا ایمان ہی نہیں رہا۔ اگر کسیکو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ مگر جس وقت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ [illegible] دکھاوے [illegible] کی فضا [illegible] [illegible] [illegible] قدرت کا نشان بھی دکھایا جاتا ہے [illegible] [illegible] نشان [illegible] [illegible] فرعون کیطرح آخر [illegible] ایمان لانا [illegible] [illegible] ایمان لاتے ہیں وہ ہرگز ہماری پاک جماعت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ آپ کا ہمارے پاس آنا دو نتائج سے خالی نہیں یا [illegible] [illegible] [illegible]

(نوجوان - جناب [illegible] دوسری بات نہ ہو۔)

جس سلطنت کے نیچے لوگ رہتے ہیں انکا اثر [illegible] ہی ہوتا ہے لوگ اگرچہ بظاہر ایک مذہب رکھتے ہیں تاہم انکا [illegible] دنیا کیطرف ہی اور خدا کی ہستی پر ایمان نہیں ہے۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے مطابق پھر جلوہ دکھاتا ہے [illegible] [illegible] کے زمانہ سے [illegible] مانا ہے اُسوقت بھی لوگ اکثر دہریہ تھے۔ خدا فرماتا ہے کہ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ میں ایک مخفی خزانہ تھا پھر میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ صرف انگریزی زبان میں کوئی کتنی ہی ترقی کرے اُسکا نتیجہ سوائے دنیا کے اور کچھ نہیں ہے یوں دیکھ لینا چاہیے کہ جو بچے ایسے ہیں کہ ان کے ماں باپ ہردو انگریز ہیں انکا انگریزی میں کمال انکو دین کے لیے کیا فائدہ دیسکتا ہے کیونکہ یہ زبان وہ نہیں جسکے ساتھ فخر کیا جاسکے۔ معاش بیشک انسان پیدا کرسکتا ہے مگر معاش تو ایک مزدور بھی ویسی ہی پیدا کرلیتا ہے بلکہ وہ مزدور اچھا ہے کیونکہ اُسکے ساتھ وساوس نہیں ہیں۔ ہمارا منشا یہ نہیں کہ انگریزی نہ پڑھو۔ خود ہماری جماعت میں بہت انگریزی خواں ہیں اور بی اے۔ ایم اے تک تعلیم یافتہ ہیں اور معزز سرکاری عہدوں پر ملازم ہیں لیکن ہمارا منشا یہ ہے کہ اُس سے ایسا فائدہ اٹھاؤ اور اُسکے بُرے فلسفہ سے بچو جو انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے۔ ہر شے میں ایک اثر ہوتا ہے چونکہ انگریزی زبان میں بہت سی کتابیں اس قسم کی ہیں جو دہریت یا دہریت کیطرف جھکے ہوئے خیالات اپنے اندر رکھتی ہیں اسواسطے بغیر کسی زبردست رشد اور فضل الہی کے ہر ایک شخص اُس سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لے لیتا ہے۔ آجکل دنیا کے لیے حد سے زیادہ زور لگایا جاتا ہے گویا معاش کے لیے سب دروازے کھلے ہیں۔ افراط کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا پر ایمان رکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کیا آخرت کے لیے وہ اسقدر محنت اور جانفشانی کرتے ہیں جسقدر وہ دنیا کے لیے کر رہے ہیں۔ انکو معلوم [illegible] کہ انکا [illegible] کبھی پڑیگا۔

نوجوان نے عرض کی [illegible] ساتھ ساتھ پڑھتی [illegible] حضرت نے فرمایا [illegible] [illegible] نہیں ہو سکتا کیا [illegible] مولوی [illegible] علوم عربیہ کی تحصیل کرتے ہیں [illegible] وہ [illegible] کی مخالفت کرتے ہیں اور علماء [illegible] زیادہ حجاب کا موجب ہو رہے ہیں [illegible] گالیاں دینے کے اور کچھ کام نہیں رکھتے۔ بیشک معارف قرآنی کا ذخیرہ سب عربی میں ہے۔ تاہم جب ایک مدت گذر جاتی ہے اور خدا کے ایسے رسول کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تب لوگوں کے ہاتھ میں صرف الفاظ ہی رہ جاتے ہیں جنکے معانی اور معارف کسی پر نہیں کھل سکتے جبتک کہ اللہ تعالیٰ ان کے واسطے کوئی [illegible] پیدا نہ کرے۔ جب خدا کی طرف سے راہ کھلتا ہے تب کوئی منور قلب والا زندہ دل پیدا کیا جاتا ہے۔ وہ صاحب حال ہوتا ہے اسواسطے اُسکی تفسیر درست ہوتی ہے زندہ دل کے سوا کچھ نہیں۔ یہ باتیں سیدھی ہیں مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔ (نوجوان - جہالت ہے) خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے۔ حدیث سے یہی ثابت ہے کہ فوت ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو مُردوں میں دیکھا۔ پھر بھی ہمارے مخالف مولوی انکار کیے چلے جاتے ہیں

[illegible]

اقتباس و اختصار

خطبۂ جمعہ

جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ۱۱ مئی [illegible] کو پڑھا

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۔ ترجمہ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ ہر شخص دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا تیاری کی ہے۔ [illegible] اور یاد رکھو اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے [illegible] اور خدا نے انہیں ان کی جانوں کو بھلا دیا یہی لوگ نافرمان ہیں اور دوزخ میں رہنے والے اور بہشت کے رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ بہشت کے رہنے والے ہی کامیاب [illegible] اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر اتارتے تو دیکھتا کہ وہ [illegible] ہو جاتا اور پھٹ جاتا۔ یہ مثال [illegible] جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی غیرت بہت جوش میں ہے [illegible]

خدا تعالیٰ اپنے وجود کے ثبوت کے واسطے بڑے بڑے کھلے نشان دکھلا رہا ہے گذشتہ زمانہ کی تاریخ کے ورق کھول کر دیکھنا چاہیے کہ اس قسم کے نشانات پہلے کیسے وقتوں میں دکھائے جا چکے ہیں۔ سب سے زیادہ صفائی اور وضاحت کے ساتھ قہری نشانات ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کی تائید میں دنیا کو دکھا دیئے گئے تھے اور ایسا ہی دوسرے انبیاء کے وقت میں بھی قہری نشان دکھائے جا چکے ہیں۔ ایسے نشانوں کے دکھانے سے اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ فسق و فجور اور دہریت کو جو اس وقت تمام دنیا پر پھیلی ہوئی ہے اور جس نے تمام انبیاء کی تعلیم کو غارت کر دیا ہے نیست و نابود کر دے۔ باری تعالیٰ کے وجود کے ثبوت کے واسطے قہری تجلی اور قہری پیشگوئیوں کے نشانات [illegible] ہیں۔ یہ پیشگوئیاں اور انکا پورا ہونا

ایک ایسا امر ہے جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل و تصرف نہیں ہو سکتا۔

بعض لوگ ثبوت مانگا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضرت مسیح موعود کے دعوی کی سچائی کا کیا ثبوت ہے۔ اس کے واسطے زمانہ کی تاریخ کو ٹٹولنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ سب سے بڑا ثبوت انبیاء کی سچائی کا کیا ہوا کرتا ہے [illegible] مقدس کتابوں کی تاریخ دنیا میں موجود ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ طاقتور ثبوت انبیاء اور مرسلین الٰہی کی صداقت کے واسطے ان کی نصرت اور فتوحات نمایاں ہے۔

دنیا میں تین آدمیوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ بڑے زور سے یہ دعوی کیا ہے کہ انکی صداقت کا ثبوت انکی کامیابی اور ان کے دشمنوں کی ناکامی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس آخری خلیفۃ اللہ نے جو گذشتہ انبیاء کا مظہر مسیح موعود اس وقت درمیان موجود ہے۔ جو لوگ دل و دماغ رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور پہلے انبیاء کے حالات سے واقف ہیں وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کیسا بڑا معجزہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعویٰ ایسے وقت میں جبکہ انکی دنیوی حیثیت کچھ نہ تھی اور وہ ایک غریب مسکین آدمی کی طرح اکیلے تھے دنیا کے ایک بڑے بادشاہ فرعون کے تخت کے سامنے کھڑے ہو کر کیا اور ایسی حالت میں کیا کہ وہ بالکل بے سر و سامان تھے۔ دیکھو خدا تعالیٰ کی کتاب کے الفاظ کیسے حیرت انگیز ہیں وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اسکا جھوٹ اسی پر پڑیگا اور اگر وہ سچا ہے تو جس عذاب سے وہ تمکو ڈراتا ہے وہ کچھ تم پر نازل ہوگا۔ یعنی اگر یہ موسیٰ جھوٹا ہے تو اسکی ہلاکت کے لیے خود اسکا جھوٹ کافی ہے اور اگر وہ سچا ہے تو اسکی سب پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ اس وقت دنیوی نگاہ رکھنے والے سب یہی کہتے تھے کہ اب موسیٰ مارا گیا یہ فرعون کے سامنے اسطرح بولا ہے اب اسکے بچنے کی کوئی صورت نہیں لیکن بات سچی ہوئی جو موسیٰ نے فرعون کو بھرے دربار میں کہی تھی کہ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ہمیں تو خدا کی طرف سے یہی وحی ہوئی ہے کہ اسپر عذاب گریگا جس نے جھٹلایا ہے اور منہ پھیرا ہے۔ سوچنا چاہیے کہ فرعون اور اسکے درباریوں پر اس جملہ کا کیا اثر ہوا ہوگا۔ اس وقت کسکو یہ خبر تھی کہ یہ بیکس بے یار انسان اتنی بڑی کامیابی دیکھیگا اور اسکے بالمقابل یہ تخت پر بیٹھنے والا اسمد بن عون نے کہا کہ [illegible] بہایا جائیگا۔ کیا موسیٰ نے اس وقت یہ بات فرعون کے مقابل محض اتفاقی جوش [illegible] کی تھی [illegible] اگر یہ کسی جوش [illegible] نتیجہ تھا تو یہ پورا

کیوں ہوا۔ موسیٰ نے فرعون پر کوئی تلوار نہیں اٹھائی کوئی گولی نہیں ماری جو کوئی شبہ کر سکے کہ خود ہی پیشگوئی کر کے خود ہی اسکے قتل کا سامان بہم پہونچا دیا۔ وہاں تو دریا نے فیصلہ کر دیا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ کسطرح وہ لعینی قوم موجوں کا طعمہ بنی اور کسطرح بنی اسرائیل کو خدا نے بچا لیا۔ اس سے بھی بڑھ کر وہ معجزات ہیں جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت کے واسطے دنیا کو دکھائے گئے۔ کسقدر خوشیاں اس دن کفار مکہ مناتے ہونگے جس دن انہوں نے حضرت نبی کریم کو مکہ سے ہجرت کرا کر اپنے زعم میں اسلام کے سلسلہ کو نیست و نابود کر دیا تھا مگر نبی کریم کی سچائی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا کوئی مانگ سکتا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ کفار مخالفین کی دنیوی نگاہ میں آپکی حیثیت ایک یتیم بیکس انسان سے بڑھ کر نہ تھی آپ نے پیشگوئی کی کہ میں جیت جاؤنگا اور تم سب مغلوب ہوگے یہ ایک حیرت انگیز پیشگوئی تھی اور اسکا پورا ہونا اور بھی حیرت انگیز ہوا۔ یا تو ہبل اور لات کے پیروکار اپنے معبودوں کی جے منا رہے تھے کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شہر بدر کر دیا اور آئندہ اسکا نام و نشان (نعوذ باللہ) مٹ گیا اور اسکے وعدے سب جھوٹے ہو گئے اور یا چند برسوں کے بعد وہی جنگل میں صرف ایک ہمرنگ دوست کی ساتھ پیادہ پا بھاگنے والا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فتح و نصرت کے ساتھ اللہ اکبر کا نعرہ مارتا ہوا اور لرادک الی معاد کی پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہوا مکہ میں داخل ہوا اور تمام بت سرنگوں ہو گئے اور تمام بت پرست عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے اس فاتح کے آگے گر پڑے اور کہا کہ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕیْنَ ہم بیشک خطاکار تھے۔ تب اس نے اپنے بھائی یوسف کی طرح انکو اپنی فراخ دلی کے ساتھ معافی دی اور کہا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ آج تمہیں کوئی سرزنش نہیں کی جاتی سب معاف۔ اللہ اللہ کسقدر کامیابی ہے اور مرادوں کے حاصل ہونے اور دشمنوں کے ذلیل ہونے کا کتنا بڑا نشان ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کیواسطے کیسی بڑی حجت ہے۔ ہمارے امام کیا ہی پیارا فقرہ بولا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری مرادیں پوری ہو گئیں۔ دوست بامراد اور دشمن ناکام۔ بشیر اور نذیر دو نام آپکے تھے دونوں کیسے پورے ہوئے۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ میں آخری خلیفۃ اللہ نے خدا سے خبر پا کر دنیا کے سامنے ایک دعویٰ پیش کیا اور وہ ان الفاظ میں تھا کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا" یہ دعویٰ ایسے وقت کیا تھا جبکہ اس برگزیدہ کے نذیر ہونے کی کوئی حقیقت دنیا پر ظاہر نہ تھی اور وہ ایک گوشۂ تنہائی میں ایک کوٹھڑی کے اندر بیٹھنے والا ایک شخص تھا۔ کوئی اسے نہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے جب دنیا کے سامنے اس نے ایسا دعویٰ پیش کیا تو دنیا نے اسکی کسقدر مخالفت کی اور تکذیب کی پر خدا نے اسکو سچا کرنے کے واسطے کسقدر سخت اور حملے کیے ہیں کہ آسمان کے چاند سورج بھی ان حملوں کی ہیبت سے سیاہ

نشان زلزلہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

پالم پور کے مکانات بہت سے ہوا دنہ ۔ گوپال پور ۔ نگر وٹہ ۔ بیج ناتھ بھی تباہ ہو گئے ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ سارے تحصیل پالم پور میں تین ہزار آدمی اور تحصیل کانگڑہ میں دس ہزار آدمی زلزلے سے مرے ہیں ۔ مردوں کی عفونت اتنی ہے کہ بہت سے لوگ بمشکل تمام جا سکتے ہیں ۔ علاوہ انسانوں کے مردوں کے مویشی بھی دب گئے ۔ مویشیوں کو کون پوچھتا ہے ابھی تک انسانوں کی لاشیں ہی کسی طور پر نہیں نکلیں ۔ راجہ بھی تباہ ہو گیا ہے ۔ راجہ کے محل رہائش کے نیچے ہو گئے ہیں ۔ نیک اعظیم اللہ خان مع اپنے خاندان کے اتھامیس آدمیوں کے دب کر مر گئے ہیں ۔ سوجان پور نادون سے پندرہ کوس بکے نالے کے پرلی طرف واقع ہے ۔ میں خود وہاں گیا تھا ۔ تو میں نے جا کر دیکھا کہ نصف سے زیادہ مکانات تو گرے ہیں ۔ کہ ان کی اینٹ سے اینٹ علیحدہ ہو گئی ہے ۔ اور مکان کا سارا ملبہ قالت برابر ہو خاک ہی بنگیا ہے ۔ باقی مکانات اگرچہ درست کھڑے نظر آتے تھے ۔ مگر جب میں نے نزدیک جا کر دیکھا ۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اس طرح پھٹے ہوئے ہیں ۔ جیسے کسی نے گوشت کا قیمہ کیا ہوا ہے ۔ اگر کوئی ان کو ابھی دھکا دیوے ۔ تو بالکل گر جاوین ۔ یہاں کا مدرسہ جس کے ہیڈ ماسٹر مولوی وزیرالدین احمدی ہیں بالکل ٹوٹ پھوٹ کر زمین پر گر پڑا ہے ۔ مولوی وزیر بدیت مدرسہ کی سرکاری میں پڑھے ۔ میں نے ان سے پوچھا ۔ کتاب کے درستے متعلق میں کوئی نقصان ہوا یا خیر گذری ۔ تو انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں بچی اور مدرسے کے لڑکے بھی سب کے سب بال بال بچ گئے ۔ انہوں نے مجھے ایک عجیب بات سنائی ۔ جو میں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مدرسے کے لڑکے بورڈنگ کی بالائی منزل میں رہتے تھے ۔ ان کی چارپائیاں زلزلے کے وقت باہر جا پڑیں ۔ اور لڑکے بعد چارپائیوں کے زمین پر صحیح سلامت آ پڑے ۔ سوجان پور شہر کے محل جنمین کبھی وقت مندو رہتے تھے ۔ بالکل مسمار ہو گئے ہیں ۔ صرف ایک بارہ دری کھڑی نظر آتی ہے ۔ میں نے راستے میں بڑے بڑے پہاڑوں کے ٹیلے گرے ہوئے دیکھے ہیں ۔ اس وقت میرے دل پر خداوند تعالیٰ کی عظمت اور جبروت نے اثر کیا ۔ اور میں نے اپنے دل کو مخاطب ہو کر کہا ۔ کہ اے دل واقعی تیرا خدا بڑا ہی قادر خدا ہے ۔ وہ چاہے تو پہاڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے ۔ میں نے بہت لوگوں سے سنا ہے کہ دھرم سالہ سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی موسومہ دھوبی دھار ہے اس کے مقابل پر ایک پہاڑی دھار زمین میں دھنستی جاتی ہے اور کئی سو فیٹ دھنس بھی گئی ہے ۔ اور وہاں آبشاریں بھی نمودار ہو گئی ہیں ۔ کلو سے پہلے تو خبر نہیں آتی تھی ۔ مگر پندرہ سولہ دن کے بعد وہاں سے ایک معتبر شخص کے نام خط آیا تھا ۔ جسے میں نے بھی پڑھا ۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ کلو خاص میں ۳۵۲ ہلاک ہوئے ہیں اور اردگرد کے دیہات میں ایک ہزار ہلاک ہوئے ۔ وہ لکھتا ہے کہ سڑکیں تباہ ہیں اور دریائے بیاس کا منبع بھی بند ہے اور ندی نالے بھی بسبب گر پڑنے عظیم الشان پہاڑوں کے بالکل بند ہیں ۔ یہاں نادون میں منادی کی گئی ہے کہ کوئی شخص دریا کے نزدیک نہ جاوے ۔ معلوم نہیں کہ اب کہاں ٹوٹ کر کیا طوفان آئیگا ۔ منڈی بھی بالکل تباہ ہو گئی ہے ۔ مگر پختہ خبر ابھی تک نہیں آئی ۔ کہتے ہیں کہ وہاں ۳۰۰ آدمی مرے ہے ۔ واللہ اعلم

حضرت مرزا صاحب کے الہامات "عفت الدیار محلہا و مقامہا" ۔ "چونکا دینے والی خبر" ۔ "موتا موتی" لگ رہی ہے کا نظارہ اگر آج کوئی آریہ یا دہریہ یا برہمو یا نیچری دیکھنا چاہے ۔ تو اس ضلع کی سیر کرے ۔ تب اسے معلوم ہو جائے گا کہ واقعی میرے امام و آقا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خداوند تعالیٰ کے برگزیدہ اور رسول ہیں ۔ اسے قادر مطلق خدا تو ان لوگوں کے سینے کھول دے کہ تا تیرے مسیح موعود کے سچے متبعین ہو جاویں (آمین ثم آمین) اے خدائے رحیم تیرے آگے بعید ہی کیا ہے تو تو ہر ایک چیز پر قادر ہے ۔ تو ان کے دل پھیر دے ۔ کہ ان پر رحم ہو اور تا شیطنت فرشتاوں کی تکذیب سے باز آ جاویں

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

الراقم طفیل احمد ۔ نادون ضلع کانگڑہ

اعلان

بنام جملہ صاحبان جن سے بابو محمد افضل مرحوم کا لین دین یا کچھ معاملہ تھا

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے ۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے لیکر دیا ہوا تھا ۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہے یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ داری پر تھے ۔ جس میں نہ میرے مشورہ ہوا اور نہ میری ذمہ واری کو کسی طرح کا دخل تھا ۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آ گئی ہے ۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے پر وہ ان کو دیتے ہیں ۔ ہمیں کوئی عذر نہیں ۔ اس کے متعلق مینجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میان معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر بدر

اسم اعظم ہو

رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۔ یہ مبارک دعا جو حضرت مسیح موعود کو وحی ہوئی تھی ہمارے دوست شیخ محمد نصیب محرر دفتر بدر قادیان نے نہایت خوشخط بیل بوٹوں کے ساتھ دیوار پر لگانے کے واسطے چھپوائی ہے ۔ قیمت پہلے زیادہ تھی ۔ مگر اب کم کر دی ہے ۔ یعنی فی تختہ ۲ ر چھپائی ۔ لکھائی عمدہ اور عمدہ کاغذ ولایتی پر چھپائی ہے ۔ سولہ سے زیادہ کے خریدار کو ۱ ر فی تختہ ۔ اور سو کے خریدار سے کم لئے جاوینگے ۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق چار پانچ عمدہ پنجابی نظموں کا مجموعہ صاحب عبداللہ ساکن قادیان نے چھپوا کر شائع کیا ہے قیمت پہلے ۲ر تھی ۔ پر اب ۱ر کر دی ہے ۔ مناسب ہے کہ احباب بیرونی دس دس پرچے خرید کریں ۔ نظم عمدہ خیالات سے پر ہے ۔ اور یہ رسالہ

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے واسطے ایک ایف ۔ اے پاس سپرنٹنڈنٹ استاد اور ایک ڈرل ماسٹر کی ضرورت ہے ۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے پاس درخواستیں آنی چاہئیں ۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان

ایف ۔ اے کی پہلی جماعت یعنی فرسٹ ایر کلاس حسب دستور ۱۵ ۔ مئی ۱۹۰۵ء کو باقاعدہ کھولی گئی ہے ۔ سال حال کا نتیجہ امتحان ایف ۔ اے جس میں چار میں سے تین طالب علم اس کالج کے پاس ہوئے ہیں ۔ خود ظاہر کر رہا ہے کہ اس جگہ کالج کی تعلیم کیسی ہوتی ہے ۔ جو طالب علم دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی رواجی علوم کو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ اور منہاج نبوت کی طرز زندگی کے نمونہ سے فیضیاب ہونا پسند کرتے ہیں ۔ ان کے واسطے دنیا بھر میں ایک ہی کالج ہے ۔ یعنی تعلیم الاسلام مفصل حالات مولوی شیر علی صاحب بی ۔ اے پرنسپل کالج سے دریافت ہو سکتے ہیں

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چوگویم باتو گرآئی بچہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۷ | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۵

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

۱۔ ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماوین دس شرائط بیعت

۲ درس قرآن نشان زلزلہ

۳ خطبہ جمعہ

۴۔ ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

۵ ”

۶ خطبہ نکاح

۷ ڈایری۔ ڈاک ولایت

۸ اہل حدیث کا نمونہ

دلچسپ اخبار

اعلان

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ما مسلمانیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے ہمنے اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی تازہ بات نہین ہے۔ اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کرین۔ کہ اخبار کو پُر کرنے کے لئے ہر اخبار مین لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو درج کرنا بند کر دیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تہا مخالفین کو ہم ہر وقت دکہا سکتے ہین۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفتا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جائیگا

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوئم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا دیگا

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت وبلا مین اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑہائیگا

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی درس قرآن سے نوٹس

سیپارہ ۱۶ - رکوع ۴

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ؁

کہا اے میرے رب کب ہوگا میرا بیٹا نوجوان حال یہ کہ میری عورت بانجھ ہے اور بڑھاپے میں بے حد کو پہنچ گیا ہوں۔ اَنّٰى وہ زمانہ کب آئے گا کیونکہ بظاہر تو اولاد کی کوئی صورت نہیں کہ میرے اولاد ہو سکے بیوی ایسی ہے کہ اسکو کبھی حمل ٹھیرا ہی نہیں اور میں خود ایسا بوڑھا ہوں کہ مجھے انتہا درجہ کا بوڑھا اپنا پہنچا ہے۔ اس دعا میں حضرت زکریا نے اپنی ناطاقتی اور ظاہری اسباب کے انقطاع کا تذکرہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کے عجائبات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ کیسا عجیب وقت اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی گھڑی ہوگی کہ خدا مجھے اولاد عطا فرمائے گا۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ؁

کہا اسی طرح ہے۔ تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ میرے لیے آسان ہے اور میں نے تجھے ... پہلے پیدا کیا تھا جب تو کچھ بھی نہ تھا۔ کیا معنے وہ خدا جو انسان کو وجود بخشتا اسکی وسیع طاقتوں کا اندازہ کرنے کے واسطے ہر ایک شخص اپنے وجود ہی کو دیکھ لے تو وہ کافی شہادت اس امر کی ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کیا کچھ بنا سکتا ہے اور کر سکتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ؁

کہا اے رب میرے واسطے کوئی نشان مقرر کر۔ کہا تیرے لیے یہ نشان ہے کہ تو متواتر تین رات کسی سے باتیں نہ کریگا اس درخواست میں حضرت زکریا نے اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کی ہے کہ انکو کوئی ایسی بات بتلائی جائے جو انھیں خدا کے وعدہ کے مطابق عطیہ اولاد میں نشان ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین رات متواتر لوگوں سے بات چیت کا سلسلہ چھوڑ دو گے صرف عبادت الٰہی میں مصروف رہو گے کیونکہ رات خلوت میں عبادت کرنے اور توجہ الی اللہ کے واسطے بہت موزوں ہے اسلیے رات کا ہی ذکر فرمایا

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ؁

پھر عبادتگاہ سے نکلکر اپنی قوم کو مخاطب کرکے جلدی سے کہدیا کہ صبح اور شام خدا کی تسبیح و عبادت میں مصروف رہو۔ محراب کے معنی ہیں لڑائی کا ہتھیار۔ چونکہ خدا کے بندوں کا ہتھیار دعا ہی ہے سو اسلیے عبادت گاہ کو محراب کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا نے دوسروں کو بھی عبادت اور دعا میں اپنے ساتھ شامل کیا اور سبکو تاکید کی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت دعائیں مانگنے میں مصروف ہو جاؤ۔ بیشک دعائیں اور ذکر الٰہی مومن کے لیے بڑی راحت بخش چیز ہے۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ؁ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ؁ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ؁ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ؁

اے یحییٰ پکڑ اس کتاب (توریت) کو قوت کے ساتھ اور ہمنے اسکو سمجھ اور نیکی باتیں بتائیں جبکہ وہ ابھی چھوٹی عمر کا تھا اور اپنی طرف سے اسے دوسروں پر مہربانی کرنیوالا اور پاکیزہ انسان بنایا اور وہ متقی تھا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتا تھا اور سرکش اور نافرمان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس قدر قصے بیان کیے جاتے ہیں وہ سب وعظ و نصائح کے واسطے بطور تمثیل کے ہوتے ہیں اور آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور آپ کے دشمنوں کی ناکامی کے واسطے بطور تاریخی نظائر کے پیش کیے جاتے ہیں اسواسطے کسی قصہ میں غیر مفیدہ طولانی باتوں کا تذکرہ نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ حضرت زکریا کی دعا اور اُسکی قبولیت کی پیشگوئی اور اُسکی عبادت میں مصروفیت کے ذکر کے بعد معًا ان کی زندگی کے اُسوقت کا ذکر شروع ہو گیا ہے جبکہ وہ جوان ہوکر خادم شریعت ہو گئے۔

کتاب سے مراد اسجگہ توراۃ ہے۔ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام شریعت توریت کے خادم تھے خود صاحب کتاب نہ تھے۔ کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑنے کے یہ معنی ہیں کہ اُسکے احکام پر استقلال اور ہمت کے ساتھ خود عمل کریں اور قوم کو اُسکے مطابق عمل کرنے کے واسطے وعظ و نصیحت کریں۔ بچپن میں ہی حضرت یحییٰ بڑے عقل والے معلوم ہوتے تھے۔ اور ہندی مثل ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات والی مثل اُنپر صادق آتی تھی ✦

نشان زلزلہ - قیامت کا نمونہ

چار سال کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

مخالفوں نے بھی اقرار کیا کہ یہ قیامت کا نمونہ ہے۔

اخبار ہذا مورخہ ۲۰ اپریل و ۴ مئی میں ہم لکھ چکے ہیں کہ اس زلزلہ کے متعلق جو وحی الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کی تھی کہ یہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اُسکا اقرار مخالف اخباروں نے بھی نہایت کثرت سے کیا ہے۔ آج ہم چند اور اخباروں سے وہی شہادت پیش کرتے ہیں۔

نامہ نگار اخبار عام ۸ مئی ۱۹۰۵ء از کانگڑہ۔ ہائے ہائے کیسا بُرا حال اور تباہی ہو رہی آئی۔ اگرچہ اکثر جگہوں پر یہ حادثہ گذرا مگر جسقدر تباہی اور بربادی دھرمسالہ اور کانگڑہ کے ضلع میں ہوئی درحقیقت یہ قیامت کا نمونہ ہوا ہے۔ اس سے بڑھکر قیامت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قریبا کل کے کل ہی انسان برباد ہو گئے۔

۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء۔ نامہ نگار ایضاً ناظرین ۴ اپریل کی اہل پنجاب قیامت کا نمونہ قرار دیں تو مبالغہ نہیں۔ تاریخی مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا زلزلہ کئی صدیوں کے بعد آیا ہے

جناب غلام احمد صاحب متوفی کی مسدس عبرت جو آگرہ اخبار ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء میں چھپی ہے اس میں موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ صحیح بہت عمدہ پیرایہ میں درج کیا گیا ہے اور زلزلہ کا بھی ذکر ہے انہیں سے ہم چند بند درج کرتے ہیں۔

یہی عادت کبریائی میں داخل ۔۔۔ کہ جب معصیت میں پھنسی قوم جاہل\
تو بر رسم تنبیہ ہر شخص غافل ۔۔۔ بلا کوئی ایسی ہی ہوتی ہے نازل\
مگر جب کمی معصیت میں نہ پائی\
بحکم خدا ہر بلا بھی سوائی

ادھر قحط طاعون آیا ہوا ہے ۔۔۔ اُدھر برق ایک رنگ لایا ہوا ہے\
یہاں ابر ہر وقت چھایا ہوا ہے ۔۔۔ وہاں موت کا سر پہ سایا ہوا ہے\
نہ ملے کسی طرح جب تو بھونچال آیا\
ڈہر ڈسب کہ اب کاخ ہستی کو ڈھایا

گیا پر جو بھونچال پامال کرکے ۔۔۔ روانہ ہوا نیک و بد چال کرکے\
گیا وہ تو محشر کی یہ فال کرکے ۔۔۔ یہ نادان سمجھے نہ چال کرکے

قیامت یہ صغریٰ تھی کبریٰ بھی ہوگی\
مگر باز کب روگ سے آئے روگی

اقتباس و اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ٭ پارہ ۲۱ - رکوع اول۔۔ ترجمہ پڑھ جو کچھ کہ وحی کیا جاتا ہے تیری طرف کتاب سے اور نماز کو قائم رکھ۔ بیشک نماز بے حیائی اور نامعقول باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بڑی چیز ہے اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

اس وقت میں نماز کے متعلق چند باتیں بیان کرتا ہوں اور نہ کوئی گہرے اسرار اور عمیق در عمیق معارف کی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت نماز اور اُسکے اثر کے متعلق چند موٹی باتیں بیان کرتا ہوں۔ کلام الٰہی سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں یہ خاصیت ہے کہ وہ فحشاء و منکر سے روکدیتی ہے اور نماز پڑھنے والا بُری باتوں اور خراب افعال سے بچا رہتا ہے۔ نماز ذکر اللہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کی یاد ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جس سے خدا یاد آکر اُس کا جلال اور رعب دل پر پڑتا ہے۔ یہ قرآن شریف کا دعویٰ ہے۔ اور بہت ہی سچا دعویٰ ہے۔ بہت سی مخلوق اس قسم کی گندی ہے جیسے بچے کی حالت نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ یہ نسخہ پوری صحت پانے اور رہنے کے واسطے ایک شفا دینے والا مجرب نسخہ ہے اور یہ دعویٰ سچا ہے۔ ہاں جن لوگوں پر نماز کا اثر نہیں اُن کو بیشک فکر کرنا چاہیے کیونکہ اُنکی نماز اسکے مطابق نہیں ہوتی وہ صحیح معنوں میں نماز نہیں ہے۔ الصلوٰۃ کا دوسرا نام ہمیشہ ذکر اللہ ہے۔ اس سے زیادہ پُر رعب نام اور کیا ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب اللہ کا دھیان اور تصور دل پر مستولی ہو اور اسکی صفات کی ہیبت اور سطوۃ کا شہود قلب پر مسلط اور محیط ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے وقت میں معاً وساوس شیطانی کو بھی اُسی دل میں راہ مل سکے۔ ایسی ہوا و ہوس اور خواطر تو امن کے زمانہ میں قلب پر حملہ کرتے ہیں۔ کون ہے جس سے واقف نہ ہو کہ ایسے دنوں میں جبکہ ہیضہ یا طاعون خوفناک اشتعال اور شدت پر ہوں یا ایسی گھڑیاں ہیں کہ زلزلہ یا کوئی متغیر صورتیں واقع ہوں تو ایک ہی حالت خوف اور فزع اور اضطراب اور خفقان سب کے دوسری حالات شیطانی جذبات اور تحریکات کی بھی دل میں جاگزین ہو سکتی ہے جو لوگ نماز میں خطرات کی شکایت کرتے ہیں وہ خوب سمجھ لیں کہ ان مشاغل اور صوارف کی خبر حقیقت امن اور عیش کی زندگی ہے۔ فکر میں عادتاً انسان ایک ہی مقصد کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جب انسان شیر کے سامنے کھڑا ہو تب حرامکاری زناکاری کی قوت کا جوش میں آنا ناممکن ہے۔ جس پر فوجداری کا مقدمہ بنا ہوا ہو وہ عدالت کو جاتے وقت بازار میں سے گذرتا ہوا سیر و تماشہ کی طرف کہاں نظر اُٹھاتا ہے۔ اُسکی آنکھ تو دائیں یا بائیں نہیں جا سکتی۔ یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک شے کا رعب غالب ہو تو پھر جذبات شہوات نہیں رہتے۔ نماز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اُسکی بزرگی جلال اور عظمت کو یاد دلانیوالی ہے۔ نمازی کے دل میں حرامکاری اور بدکاری نہیں آ سکتی۔ بدیوں کے استیصال کے واسطے یہ بہت عمدہ نسخہ ہے۔ لیکن اس نسخہ سے وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو بد پرہیزی نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ تحقیق نجات پائی اُن مومنوں نے جنھوں نے اپنی نماز میں عاجزی کی اور وہ جو بیہودہ باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں۔ پس جو شخص نماز تو پڑھتا ہے مگر بیہودہ باتوں سے نہیں رکتا وہ بدپرہیز ہے اور اس نسخہ سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ ہمارے سلسلہ میں منجملہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کے ایک یہ ہے کہ ہمیں ماتم کے لیے لمبی وظائف نہیں رکھی جو انسان کی برداشت سے بڑھ کر ہوں۔ بلکہ یہ سلسلہ پھر اس پہلے منہاج پر قائم ہوا ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا تھا اس کا مدعا یہ ہے کہ صحابہ کی سیرۃ کی طرح انسان کچھ حصہ مساجد میں گذارے اور کچھ حصہ اپنے اور اپنے بال بچہ کی خبرگیری اور رزق حلال کے پیدا کرنے میں لگائے۔ خدا تعالےٰ کا یہ مامور دنیا کو اُسکی اصلی حالت پر لایا ہے۔ بہت لوگوں نے حضرت سے سوال کیا ہے کہ ہم کیا وظائف پڑھا کریں تو آپ نے سب کو یہی جواب دیا کہ نماز سنوار کر پڑھا کرو۔ جو شخص نماز پابندی کے ساتھ پڑھتا پھر تہجد اور چاشت اور اشراق کی نماز ادا کرتا ہے پھر اپنے کاروبار اور اپنے بال بچوں کا حق ادا کرتا ہے اُسکو فرصت کہاں ہو سکتی ہے کہ ذکر اللہ اور ذکر چہر میں اپنا وقت ضائع کرے۔ جو نماز کو سنوار کر پڑھتا ہے اُسکی تمام کجیاں دور ہو جاتی ہیں۔ بڑی مشکل تو یہ ہے کہ بعض لوگ نماز اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح جانور پنجرہ میں ہوتا ہے۔ جلدی جلدی رکوع سجدہ کرکے رہ گئے۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ نماز کے اندر اپنی زبان میں مغفرت مانگنی چاہیے اور اپنی حاجتوں کا سوال خدا تعالیٰ کے آگے کرنا چاہیے۔ اسکے علاوہ چند موٹے آداب ہیں جنکی رعایت مومن کا فرض ہے۔ بعض لوگ نماز کے واسطے پہلے آتے ہیں اور پیچھے آنے والے اُن کے کندھوں پر سے پھاند کر آگے ہو بیٹھتے ہیں۔ یہ گناہ ہے، اس سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تم اسکے نقصان سے واقف ہوتے تو چالیس سال تک کھڑا رہنا منظور کرتے پر نمازی کے آگے سے نہ گذرتے ایسا ہی بعض لوگ امام سے بھی پہلے رکوع میں یا سجدہ میں چلے جاتے ہیں مقتدی کو چاہیے کہ تمام ارکان امام کی متابعت میں ادا کرے ان ساری غلطیوں کی جڑ یہ ہے کہ لوگ حدیث کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ مجھ پر ایک وقت آیا ہے کہ میں علم حدیث سے ناآشنا تھا اور اسطرف توجہ کرنی پسند نہیں کرتا تھا۔ میرے مخدوم و اُستاذ مولوی صاحب جو اس پُر حلاوت علم کے ذوق سے حظ وافر رکھتے تھے مجھے ہمیشہ اسکی طرف توجہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آخر ۱۸۸۶ء میں جبکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مشیت نے کشمیر میں چھ ماہ کے لیے ایک جگہ رکھا اور مولوی صاحب نے بخاری شریف مجھے سنائی یا یوں کہو کہ میں نے اُن سے سنی اُسوقت اس مبارک کے برکات مجھ پر منکشف ہوئیں اور اب تو میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ جو کوئی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صورت دیکھنا چاہے وہ حدیث پڑھے۔ قرآن شریف کے پڑھنے کے بعد بڑا سعادتمند وہ ہے جو حدیث پڑھتا ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی صحبت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ میں نے اس علم کی خوبیوں اور معارف سے واقف ہوا

اللہ تعالےٰ سبکو اور ہمکو اعمال صالحہ کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ پر معراج الدین عمر لاہور لنگے منڈی سے پونے تین روپیہ قیمت کو مل سکتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

ہماری جماعت کے ذی مقدرت لوگوں پر جو مختلف اضلاع میں رہتے ہیں واجب ہوگا کہ عوام کی غلطیاں دور کرنیکے لیے اور شریر لوگوں کے دھوکے کے ازالہ کے لیے جو ناحق میرے اشتہارات کے الٹے معنے کر کے سادہ لوگوں کو تشویش میں ڈالتے ہیں اور گورنمنٹ کو بھی عمداً دھوکا دیتے ہیں کہ کسی قدر اپنے طور پر یہ اشتہار لفظ بلفظ چھاپ کر اپنے گرد و نواح میں اور دور و نزدیک شائع کر دیں تا مستحق ثواب ہوں اور لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جاوے۔

یہ عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کیجاتی ہے بعض اخبار والے خاصکر پیسہ اخبار لاہور اسبات پر زور دیتے ہیں کہ مینے دوسرے زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی حالانکہ اُنکو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ مینے شائع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسیکو آزار پہنچانا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے مینے پہلے اس سے ۱۹۰۳ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنیوالا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر مینے اُسی زلزلہ کے بارے میں مئی ۱۹۰۴ء میں بذریعہ اخبار* شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنیوالا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہوجائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہوجائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی مینے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اُس سے پہاڑ پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور آخر یہ وہ پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنیکی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اسقدر صدمہ پہنچا کہ جس کے بیان کرنیکے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار خیال آیا کہ مینے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنیکا تھا اُس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا گئی تب یہ سمجھا جاتا تھا میرا لکھنا دونوں وجہ سے احتیاط کیطرف مصروف نہیں کریگا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہم ایک بھلائی کی بات جو پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اسکا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دلکو اس غم نے سخت گھبرا دیا کہ جو خبر مجھے پہلے بہت صفائی سے خدای علیم و حکیم کیطرف سے ملی تھی مینے اسکی پورے طور سے اشاعت نہ کی اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اسپر کاربند ہو کر بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جسقدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی اُنمیں سے ضائع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور حتی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خدا تعالی کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ مینے زلزلہ کی پہلی خبر کو کما حقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں بنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی۔ اب دوسرے زلزلہ کی خبر پاکر میرا دل اسبات کے لئے بے اختیار ہوگیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے مینے تین اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ کروں* کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور ایکی دفعہ مینے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنیکے لیے کئی ہزار اشتہار شائع کیے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں میں شائع کرادیا اور اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اسبات کیطرف متوجہ ہوں کہ یا تو خدا تعالے اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹال دے اور یا مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر تعیّن تاریخ اور روز اور وقت اُس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرماوے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دل آزاری یا ستانیکے لیے مینے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے مینے دوسروں کو ڈرایا اُس سے پہلے میں آپ ڈرا اور ابتک قریباً ایکماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے۔ مینے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو اُسے ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں باہر جنگل میں رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچاوے۔ پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اُس سے ڈرنا لازم ہے اور جس ضرر کا یقین ہے اُس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرائط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں اُنکو کچھ خبر نہیں اور میں اُنکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوں گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزوری یا بیہودہ پیشگوئی نہیں کی گئی ہے بلکہ اگر حکام کیطرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو [illegible] سچی نکلی ہیں جبکہ میں صدہا پیشگوئیوں کی سچائی کے تجربہ سے اسبات کے باور کرنیکے لیے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کرے گا وہ بچایا جائیگا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خوری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو اُنکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو خوش رکھنا مقصود ہوتا

* اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالی نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ ہمنے ۱۴ مئی مقرر کی تھی یہ بالکل جھوٹ ہے مینے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے ابتک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے حقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے بہرحال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط رکھنا ضروری سمجھکر میں ابتک خیموں میں باہر جنگل میں گذارہ کرتا ہوں اور خیموں کی خرید کرنے اور عمارتوں کے بنانے میں ایکہزار روپیہ کے قریب ہمارا خرچ بھی ہو چکا ہے اور اسقدر حرج کون اُٹھا سکتا ہے بجز اُسکے جو سچے دل سے ایک آنیوالے حادثہ پر یقین رکھتا ہے۔ مجھے بعد میں زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ مجھے اسپر غور کرنے سے اجتہادی طور پر یہ خیال گذرتا ہے کہ ظاہری الفاظ وحی الٰہی کے یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی شاید ان تحریکات سے بہار کے ایام کو کچھ خصوصیت ہو اور یہ ممکن ہے کہ اس وحی کے اور معنی ہوں اور بہار سے مراد کچھ اور ہو۔ منہ

* بدر و الحکم - ریویو آف ریلیجنز

تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیل خانے کیوں تیار کرتیں۔

الف میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مجھ پر لوگ کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اشتہار وں نے تشویش میں ڈال دیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں منجم ہونیکا دعویٰ نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعویٰ ہے صرف دعویٰ یہ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوے سے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اس قدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں۔ جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں اور اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی

نوٹ۔ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اس طرح تکذیب کیجاتی ہے۔ تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ اس پر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ کے نقل کرکے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے اور وہ عبارت یہ ہے

میں آج ۶ ۔ مئی ۱۹۰۵ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعویٰ سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں اور خوفناک اور بجھے ہوئے دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۸-۵ - ۲ اور ۲۹ اپریل کے اشتہاروں اور اخباروں میں جو کہا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا۔ جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا۔ گرچہ قادیانی زلزلہ کے آنے کی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا۔ مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئیگا۔ اس لئے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی صرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا! نہیں آئیگا!! اور نہیں آئیگا!!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الٰہی اور کشف کے ذریعہ سے دیگئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی۔ میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور نور الٰہی سے جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے۔ مستفیض ہوکر اور اس کے اعلان کی اجازت پاکر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشین گوئی

تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا۔ مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے کھینچکر اسطرف لایا۔ کہ میں دوسری پیشگوئی کے شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں۔ اور کیا حقہ شائع کر دوں بعض نے میری نسبت خط لکھے۔ کہ تو جھوٹا ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں۔ اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کریں اور انکی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر انکی بیعت قبول کرلیں۔ مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں۔ میں بار بار انہیں اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کے لئے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے۔ اس کے لئے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کئے گئے یا زلزلہ نے ان کو فنا کیا اس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے۔ اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم رہتے تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا۔ لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کئے اور نہایت درجہ شوخیاں دکھلائیں اور انکی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہوگئی اس لئے اسی دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا۔ خدا رحیم و کریم ہے اور غضب میں دھیما ہے۔ اگر اس زمانہ کے لوگ اس سے ڈریں اور بدکاریوں اور ظلمتوں اور طرح طرح کے بُرے کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں کہ گویا خدا نہیں ہے تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا۔ جیساکہ وہ فرماتا ہے مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ۔ یعنی خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اس کی عظمت اور سزا کے دن سے ڈرو۔ ایسا ہی اس کے مقابل پر فرماتا ہے۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ یعنی ان کو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان بن جاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو۔ تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اس کے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اس کے تمام اعمال ہوں۔ تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے۔ اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے بس ہے جن کے دل ٹیڑھے نہیں ہیں۔ اور جو جانتے ہیں۔ کہ خدا ہے

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

بقیہ نوٹ۔ میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالےٰ حضرت خاتم المرسلین اور شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھکر اس نارسیدہ آفت سے بچائیگا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا

ملا محمد بخش حنفی سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور

نوٹ۔ اسی پیشگوئی کے متعلق جو زلزلہ ثانیہ کی نسبت شائع ہو چکی ہے۔ آج ۲۲ ۔ مئی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے صبح خدا تعالےٰ کیطرف سے یہ وحی ہوئی۔

صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ

یعنی زلزلہ کی نسبت تیرے دیکھے ہوئے کو سچا کرکے دکھلا دیا اور اسی طرح ہم صدق دینے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ منہ

خدا کی تازہ وحی

۲۳ ۔ مئی ۱۹۰۵ء ۔ بوقت دوپہر۔ "زمین تہ و بالا کر دی"

"نزّع الافواج اٰتیک بغتۃ" ۔ "لنگر اٹھا دو"

ضروری

مندرجہ بالا اشتہار گذشتہ ہفتہ میں بھی ہدیہ ناظرین کیا گیا تھا مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں بعض عبارتیں اور زیادہ کی ہیں۔ اور نیز اس کا نہایت کثرت سے پڑھا جانا اور لوگوں کو سنانا اور پھیلانا مقصود ہے اس واسطے سے دوبارہ اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور حضرت اقدس ؑ اس اشتہار کے بعد ایک اور مضمون تحریر فرما رہے ہیں۔ جو کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالےٰ ہدیہ ناظرین کیا جاویگا۔

ضروری التماس

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر میں خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہوکر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط وکتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرمادیں جو چٹ کے سر پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔ مینیجر

تازہ رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۴۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ گذشتہ رات کو دیکھا۔ کہ ایک لڑکی جس کا نام زینب ہے۔ ساتھ ہے۔ ایک کنوئیں پر گئے ہیں۔ جو باغ کے باہر جنوب مغربی کونہ پر واقعہ ہے۔ اور کہا۔ کہ اس سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ زلزلہ کے سبب یہ کنواں زمین کے اندر گر پڑے۔ گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر و بالا ہونے کا بھی اندیشہ ہے

فرمایا۔ چند روز ہوئے۔ ہم نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ مردار پڑے ہیں۔ اور لم ڈھینگ مردار خور جانور بھی جمع ہیں۔ ہم وہاں سے چلے آئے۔

تهدم ما يعمرون

کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مطابق وحی الہی اشتہار الندا میں شایع کی تھی۔ اور اخبار بدر مورخہ ۱۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء میں چھپی تھی۔ پوری ہوئی۔ یعنے دھرمسالہ میں مورخہ ۲۰۔ مئی ۱۹۰۵ء کو پھر سخت زلزلہ آیا نئے مکانات جو رہائش کے واسطے بنائے گئے تھے۔ گر گئے۔ دیکھو اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴۔ مئی ۱۹۰۵ء

خطبہ نکاح

حضرت اخی المکرم مولوی حکیم نورالدین صاحب نے ۱۳۔ مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں بعد نماز ظہر پڑھا

الحمد لله

نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله

سنی۔ شیعہ۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ اسلام کے تمام فرقوں کے درمیان یہ متفق علیہ امر ہے۔ کہ خطبہ نکاح کے وقت الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ پڑھا جاتا ہے۔ اس میں اول جناب الہی کی حمد ہے جس نے فسق و فجور زناکاری بدکاری سے ہم کو بچایا۔ جس طرح مرد پیدا کئے۔ اسی طرح عورتیں بھی پیدا کیں اور زن و شوئی کا تعلق ان کے درمیان رکھ دیا۔ جو لوگ نکاح نہیں کرتے۔ وہ حقیقی طور پر عورتوں کی۔ بلکہ تمام نسل انسانی کی خیر خواہی نہیں کرتے۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ نکاح انسان کو بہت سی بدیوں سے بچاتا ہے۔ لیکن یہ نعمت بغیر فضل الہی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اللہ تعالے سے مدد طلب کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ امر استعانت حق کے سوائے حاصل نہیں ہو سکتا۔ پھر ان معاملات میں انسان کو بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں بعض دفعہ بیوی مرد کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتی یا مرد ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ تعلق ہمیشہ کے واسطے بیوی کے لئے ایک دکھ اور تکلیف کا موجب بن جاتا ہے۔ اس واسطے اس موقع پر استغفار کا سبق دیا گیا ہے۔ بعض غلطیوں کے بدنتائج کے سبب وہ اغراض پورے نہیں ہوتے جن کے واسطے یہ تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا علاج استغفار ہے۔ جناب الہی میں استغفار کرنا تمام انبیاء کا ایک اجتماعی مسئلہ ہے۔ استغفار تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالے گذشتہ غلطیوں کے بدنتائج سے بچاوے اور آئندہ غلطیوں میں پڑنے سے بچائے۔ خدا تعالے نے اس تعلق کی حفاظت کے لئے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ نکاح کے تعلقات میں اگرچہ احباب نے حضرت امام علیہ السلام کے منشاء کے مطابق پورے طور پر کارروائی شروع نہیں کی۔ پھر بھی بعض بہت ہی اخلاص رکھنے والے دوست ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ ان کی اولاد کے نکاح حضرت امام کی موجودگی میں اس جگہ قادیان میں پڑھے جائیں۔ تاکہ آپ کی دعا و برکت سے یہ تعلقات ثمرات خیر کا باعث ہوں۔ چنانچہ ایسے ہی مخلص دوستوں میں سید حامد شاہ صاحب اور ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب اور سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم ہیں۔ جن کی اولاد کے نکاح اس وقت آپ صاحبان کے سامنے باندھے جاتے ہیں

سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے محمد کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی رفعت نام کے ساتھ کیا گیا۔ لڑکے کی طرف سے مولوی عبدالکریم صاحب وکیل ہیں۔ اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر۔ سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے عبدالحمید کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی مریم کے ساتھ کیا گیا۔ لڑکے کی طرف سے وکیل مولوی عبدالکریم صاحب اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر ہیں۔ سید حکیم حسام الدین صاحب کے پوتے عبدالسلام پسر سید محمود شاہ صاحب مرحوم کا نکاح سید خصیلت شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی فضیلت کے ساتھ کیا گیا

آپ دعا کریں۔ کہ جس غرض سے یہ نکاح اس جگہ کئے گئے ہیں۔ وہ حاصل ہو اور میاں بیوی کے تعلقات میں برکت ہو۔ نیک اولاد آگے ہو۔ جس سے لاکھوں صلحاء آگے پیدا ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر احباب نے دعا کی۔ اور پھر چھوہارے تقسیم کئے گئے

فائدہ۔ اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ لڑکیاں اور لڑکے اور ان کے والی بعض وجوہات سے خود قادیان میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے۔ لیکن ان کی دلی خواہش تھی کہ یہ نکاح قادیان میں ہو۔ اور ایسے جلسہ میں ہو۔ جس میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہوں۔ چنانچہ یہ درخواست سیالکوٹ سے یہاں حضرت کی خدمت میں آئی۔

حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ کہ یہ شرعی مسئلہ ہے۔ بذریعہ تحریر اجازت کے بعد اس جگہ نکاح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق نکاح ہوا حسن اتفاق سے مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب بھی اس جگہ تشریف لائے ہوئے ہیں شیخ صاحب موصوف کو سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ ایک خاص محبت و اخلاص کا تعلق تھا۔ خدا نے یہ عجیب اتفاق پیدا کر دیا۔ کہ وہ ان کی لڑکیوں کی طرف سے وکیل بنے

خوفناک تباہی

وقت اب نزدیک ہے۔ آ یا کھڑا سیلاب ہے

کا نظارہ کشمیر سے آیا ہے۔ ۲۴۔ مئی ۱۹۰۵ء کے سول ملٹری گزٹ اخبار میں چھپا ہے۔ اس میں درج ہے۔ کہ نہایت ہی تباہی کرنے والا طوفان کشمیر میں آیا ہے۔ تمام ملک پر پانی پھر گیا ہے۔ چاولوں کے کھیت بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ بہت سے گاؤں بالکل غرق ہو کر نیست و نابود ہو گئے ہیں کیا یہ تماشوں ایسے تعلق رکھتا ہے۔ کیا یہ عبرت انگیز تباہی کچھ سمجھنے نہیں رکھتی کہاں ہیں پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب جو لوگوں کو تسلی دیکر حضرت کی پیشگوئی جھٹلانا چاہتے ہیں اور ملا محمد بخش کے الہامات پر ایمان لانے والے ہمارے مخالف جنہوں نے بخوشی یہ اشتہار تقسیم کئے تھے۔ کہ مسلمانوں کا بال بیکا نہ ہوگا۔ شاید کشمیری ان کے نزدیک مسلمان نہیں ہوتے ... کاش کہ لوگ سمجھیں اور اپنے اعمال کی درستی کریں۔ تاکہ خدا کا رحم ان پر نازل ہو۔ ذیل میں ہم کشمیر کی تباہی کے متعلق ایک خط درج کرتے ہیں + بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی بعد السلام علیکم واضح رائے شریف ہو کہ بموجب مصرعہ وقت اب نزدیک ہے۔ آیا کھڑا سیلاب ہے، کشمیر کا برا حال ہے پہلے جو طوفان دو مرتبہ آچکا تھا۔ اس سے بھی زیادہ اس طوفان نے بہت کچھ نقصان کیا یعنی چھ سات پل بہ گئے اور تین رونگٹ ڈاک خانہ اور دو کوہالہ کے قریب ایک پل تھا وہ بھی گر گیا۔ اور بہت سا حصہ پہاڑ کا گر گیا۔ جس سے سڑک گر گئی و دیگر الحمد للہ کہ اس رحمان و رحیم نے ہمارے ایمان کے زیادہ کرنے کے لئے قدیم آتش کدہ و قدیم بت کدہ سرنگوں ہو گیا۔ جو پہلے سمجھے ہوئے تھے کہ فردوسی و نوشیروانی آتشکدے کیونکر برباد ہو گئے اب عین شہادت سے اطمینان ہو گیا کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ برائے خدا دعا فرما دیں کہ خدا میرے حال پر رحم کرے کہ اتنا ہو تو کہ حضور

ڈائری

۵ / مئی ۱۹۰۵ء - فرمایا - انبیاء کی زندگی وہی ہوتی ہے جو ابتلاؤں کے ساتھ ہو - جیسے چارپایہ کی زندگی جو امن کے ساتھ کھاتے پیتے گذر جاوے وہ عمدہ زندگی نہیں ہوتی۔ محنتوں اور مشقتوں کے بعد سارٹیفکیٹ ملا کرتے ہیں یہ سلسلہ جو خدا نے جاری کیا ہے یہ اب ضرور اپنے مقصد [illegible] کا اسباب ہوگا خواہ ہماری محنتوں سے یہ کام پورا ہو خواہ قضا و قدر سے ایسے امور پیدا ہو جائیں جو اس کام کو پورا کر دیں -

فرمایا ہم نے زلزلہ کے متعلق جو اشتہار شائع کیا ہے یہ مخلوق الٰہی کی خیر خواہی کے واسطے ہے اور یہ مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی کے گھر کو آگ لگنے لگے اور کوئی بیدار [illegible] ایک خطرناک بات ہو [illegible] اطلاع دی جاوے تو ممکن ہے [illegible] اطلاع [illegible] بہتری کے واسطے ہے تاکہ [illegible] ایک خط پڑھا گیا جس میں لکھا تھا کہ ۱۱ / مئی کی رات کو یہاں ایسا زلزلہ آیا کہ پہلے ایسا سخت نہ آیا تھا - ذکر آیا کہ اس سے نجومیوں کی بات غلط ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اب اس تاریخ تک کوئی زلزلہ نہیں آویگا -

خدا کے بندوں پر ابتلا کے آنے کا ذکر تھا فرمایا - ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے - بعض فتوحات کا مدار ابتلاؤں پر ہوتا ہے - کسی کی گریہ و زاری بعض دفعہ راہ کھول دیتی ہے - مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے پاس ایک دفعہ کھانے کو نہ تھا وہ بزرگ اور اُس کے ساتھی سب بھوکے تھے اتنے میں ایک لڑکا حلوا بیچتا ہوا وہاں سے آ گذرا - اُس بزرگ نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اس سے حلوا چھین لو چنانچہ آدمیوں نے ایسا کیا اور وہ حلوا بزرگ نے اور اُسکے ساتھیوں نے کھا لیا - وہ لڑکا بہت رویا اور چلایا - آدمیوں نے سوال کیا کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ بچہ کا حلوا چھین لیا - فرمایا کہ یہی اُس بچہ کی پونجی تھی وہ بہت درد کے ساتھ رویا ہے اور اُس کا رونا موجب کشایش اور فتوح کا ہوا ہے جو ہماری دعائیں نہیں ہو سکتی تھیں چنانچہ اُس بچہ کو اُسکے حق سے بہت زیادہ دیکر راضی کیا گیا -

اسی طرح بعض ابتلا صرف اس واسطے آتے ہیں کہ انسان اُس رتبہ کو جلد حاصل کرے جو اُسکے واسطے مقدر ہے -

ذکر تھا کہ ۱۴ / اپریل گذر گئی ہے جس کے واسطے انگریز نے پیشگوئی زلزلہ کی کی تھی - اب لوگوں کو تسلی ہو گئی فرمایا لوگ منجم پرست ہیں خدا پرست نہیں ہیں -

ایک شخص نے اپنا خواب سنایا کہ میں سبحان اللہ پڑھتا ہوں فرمایا سبحان اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلاف وعدہ اور کذب اور دیگر تمام نقصوں سے پاک ہے وہ اپنے وعدوں کو سچا کرتا اور پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے -

محمد صادق

عاجز راقم نے اپنا ایک خواب آج رات کا عرض کیا کہ میں نے ایسا دیکھا ہے کہ شاید ہم [illegible] ایک اونچی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں پھر ہم ایک رتھ پر سوار ہو کر پیچھے رتھ میں تین آدمی تھے حضرت میاں [illegible] اور [illegible] آگے چنانچہ وہی رتھ ہاتھی بن گئی اور ہم ہودہ پر سوار ہیں - اسکے بعد شیخ محمد طالب علم تعلیم الاسلام کالج نے اپنا خواب عرض کیا اور وہ ایک لمبا خواب ہے - جو اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالیٰ درج کیا جائے گا - اور ساتھ ہی اس کی تعبیر بھی درج کی جائے گی

٭ ٭ ٭

٭

۱۶ / مئی ۱۹۰۵ء فرمایا سورہ اذا زلزلت الارض میں زلزلہ کے واسطے صاف پیشگوئی ہے کہ زمین پر سخت زلزلہ آئیگا اور زمین اندر کی چیزیں باہر نکال پھینکے گی -

فرمایا قرآن شریف میں آیا ہے کہ پہاڑ زمین کی میخیں ہیں نادان اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیا بات ہے اس زلزلے نے اس اعتراض کو بھی صاف کیا ہے ان آتش فشانیوں اور زلزلوں کا موجب یہ پہاڑ ہی ہوا کرتے ہیں جب پہاڑ و نیز بنیا ہی پڑتی ہے تو سب پر بنیا ہی پڑتی ہے پہاڑ [illegible] امن کا مرکز بنا ہوا ہے - ۱۸ / مئی ۱۹۰۵ء کسی ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر آیا کہ انھوں نے ایک بیمار کو خونی بتایا تھا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تندرست ہے - فرمایا یہ لوگ ایسی غلطیاں کھاتے ہیں - ہمارے مسلمان اطباء نے کیا عمدہ بات ہی لکھا ہے کہ بعض دیکھنے سے پہلے طبیب یہ پڑھا کرے سبحٰنک لا علم لنا [illegible] الحکیم تک تو ایک ہی ہے ہمیں کوئی علم نہیں سوا اُسکے جو تو نے ہمکو سکھایا تحقیق تو علم اور حکمت والا ہے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیوں کے فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی اس بات پر نہایت پریشان ہو رہے ہیں کہ مشرقی ممالک کا آئندہ مذہبی رنگ کیا ہوگا کیونکہ باوجود کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے عیسائی مشنری بھیجنے کے دن بدن مشرقی ممالک کے لوگوں کے خیالات عیسائی مذہب پر شکوک و اعتراض پیدا کرنے میں بڑھتے چلے جاتے ہیں (ٹرتھ سیکر)

پادری ولائٹ صاحب خوش ہیں کہ صرف ۱۰ فیصدی پادری بے ایمانی کی طرف جھکتے ہیں (ٹرتھ سیکر) شاید ان کے نزدیک اپنے پادریوں کا ضروری ہے غنیمت ہے کہ تعداد بہت نہیں ۔

پادری چارلس [illegible] سمتھ صاحب ساکن نیوٹن [illegible] وہاں کی مذہبی کانفرنس کیمبرج نے ایک مقدمہ چلایا ہے الزام یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف نے ایک ۱۰ سالہ لڑکی کے ساتھ بدفعلی کی سعی کی -

کیا کفارہ یسوع اس گناہ کے دھونے کافی نہ تھا جو یہ [illegible] پادری صاحب پر مقدمہ چلایا گیا ہے -

افریقہ کے عیسائی مشنریوں نے ملک افریقہ سے ایک لڑکا لیا - ملک امریکہ میں اسکو تعلیم دی - اور مشنری بنا کر واپس افریقہ بھیجا ۲۰ سال اُس نے مشنری کا کام کیا لیکن اب پھر اپنے بڑوں کے مذہب میں داخل ہو گیا ہے -

اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ مذہب عیسوی بہت ہی کمزور ہے اور نئے عیسائیوں پر اسکا مضبوط نتیجہ نہیں پڑ سکتا -

چارلس ایم پارکر صاحب ساکن الوا نے اپنا ایک خط ٹرتھ سیکر میں چھپوایا ہے - وہ لکھتے ہیں کہ میں پہلے ایک گرجے کا ممبر تھا گرجے میں جایا کرتا تھا چندہ بھی دیا کرتا مگر مجھے جلد معلوم ہوا کہ گرجے میں روپے دینے سے کچھ حاصل نہیں - میں پادری صاحب کو کہا کہ میرا نام کاٹ دو - اُسنے نہ مانا پر میں نے وہاں جانا اور چندہ دینا چھوڑ دیا اور انھوں نے خود بخود میرا نام کاٹ دیا اور میری وہ مثال ہوئی جو پولوس نے فرمائی ہے کہ جب میں بچہ تھا تو بچوں کی سی باتیں کرتا تھا پر اب میں بڑا ہوں اسواسطے بچوں کے خیالات کو ترک کر دیا ہے - جسمانی زہر و شی لوگوں پر اسقدر برا اثر نہیں کرتا جس قدر گرجوں کے وعظوں کا برا اثر ہوتا ہے - کہیں بھوتوں کا قصہ کہیں بیہودہ کہانیاں +

اتوار دراصل عیسائیوں کا متبرک دن نہیں - مسیح کے بعد تین سو سال تک عیسائی لوگ نہیں جانتے تھے کہ اتوار کا دن متبرک ہوتا ہے - پرانے سورج پرستوں کا یہ دن تھا - قسطنطین نے ۳۲۱ء میں ایک شاہی فرمان

اہل حدیث کا نمونہ

بزرگان دین حدیثوں کی جانچ پرتال اور روائتوں کی تحقیقات میں کس قدر جان فشانیاں کرتے تھے۔ ایک ایک راوی کے حالات کی تفتیش میں میلون کے سفر اور برسوں کی محنت خرچ کی جاتی تھی۔ اور جب تک کسی خبر کے متعلق پوری تحقیقات سچائی کی نہ ہو جاتی تھی۔ تب تک ہرگز اس کو درج نہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان لوگوں کی خدمات اللہ تعالی کے حضور میں قبول ہوئیں۔ برخلاف اس کے آج کل بعض لوگ الٹ شناپ باتیں جوڑ جاڑ کر جو آیا۔ لکھ لکھا کر اپنا نام اخبارون میں اہل حدیث مشہور کر دیتے ہیں۔ اور یہ نام نہاد نمونے جنکی مثال اپنے پر ثابت کر لیتے ہیں۔ شاید ایسے ہی اہل حدیث کو دیکھ کر بعض لوگ حدیثوں کے سرے سے ہی منکر ہو گئے ہیں۔ ذیل میں ہم اہل حدیث کی اس خبر کے متعلق ایک خط میں سے عبارت نقل کرتے ہیں جس میں پرچہ اہلحدیث نے حضرت حجۃ اللہ کے متعلق جھوٹی خبر کو شائع کر کے اپنا دل خوش کیا تھا۔ یہ خط از جانب منشی محمد اکبر کاپی نویس بابو عطاء الہی صاحب سٹیشن ماسٹر ہے۔ اور بابو شاہ دین صاحب سے ہم کو ملا ہے

عزیز من! السلام علیکم۔ آپ کا کارڈ ملا جس کے مطالعہ سے مسرور ہوا ہوں۔ چونکہ پرچہ اہلحدیث مجھے بہت کم دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور نہ مولوی ثناء اللہ کے پاس جانے کی بجز ایک دو دفعہ سال بھر میں نوبت آئی ہے۔ اس لئے مجھے تلاش ہوئی کہ وہ پرچہ منگا کر دیکھوں جس میں مولوی ثناء اللہ نے وہ مضمون درج کیا ہے تلاش سے وہ پرچہ منگا کر اس وقت دیکھا۔ تو واقعی مولوی ثناء اللہ کا تراشا ہوا مضمون اس میں درج پایا۔ میں نے جس طرز کا تذکرہ مولوی ثناء اللہ سے کیا ہے۔ اُسے بے کم و کاست مختصر طور پر درج کرتا ہوں۔ وھو ہذا۔

" مولوی ثناء اللہ صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ ایڈیٹر البدر وغیرہ طاعون سے فوت ہو گئے۔ اور مرزا صاحب بھی طاعون سے فوت ہونگے۔ سنا گیا ہے۔ کہ وہ بھی طاعون سے بیمار تھے۔ جبکہ ایڈیٹر اخبار البدر نے وفات پائی۔ اور یہ کہ مرزا صاحب کے مریدوں کا ایسا زبردست اعتقاد ہے۔ کہ سچی بات بھی ان کو کہی جاوے۔ تو وہ نہیں مانتے۔ اس کے جواب میں میں نے کہا۔ کہ بیشک اُن کا ایسا ہی زبردست اعتقاد ہے۔ چنانچہ میرے چند رشتہ دار بھی ان کی جماعت میں ہیں جو صوم و صلوٰۃ امر و نہی کے ایسے پابند ہیں۔ کہ دنیا کے تذکرے ان کو اچھے نہیں لگتے۔ اور مرزا صاحب ... جہاں وہاں قیام کرنے کو حاضر ہوا ... ایک ... بھی قادیان سے آئے ہیں۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بہت کم باہر آتے ہیں۔ اور ان کو سات دنوں کے بعد شرف باریابی حاصل ہوا۔ مرزا صاحب علیل بھی تھے اور جیدان کو تکلیف تھی۔ بطور ابتلا کے تھی"

مرزا صاحب کی نسبت طاعون کا مضمون تراشنا .. میرے تذکرہ کے خلاف ہے۔ آپ مجھے قسم دیتے ہیں کہ میرے کیا الفاظ تھے؟ اس لئے درج کرتا ہوں۔ کہ آپ نے میرے ساتھ ذکر کیا تھا۔ کہ ایڈیٹر البدر فوت ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب سے بوجہ ان کی علالت کے شرف باریابی سات یوم کے بعد ہوا۔ پیشاب کا خون آیا تھا۔ یہ علالت انکی بطور ابتلا کے تھی

مولوی ثناء اللہ کا "طاعون" کا لفظ لکھنا۔ اور خود مرزا صاحب کا فرمانا یہ سب مولوی ثناء اللہ کا تصنع ہے

دلچسپ اخبار

۱۲ - مئی ۱۹۰۵ء - لنڈن میں ایک شخص لائیتہ نام طاعون سے مر گیا۔ ولائیت میں غالباً یہ پہلا واقعہ ہے اور زمین کے اندر طاعون کے زبردست اثر کی شہادت ہے

شملہ میں بشپ اسکول کو سخت آگ لگی۔ گرجا کتب خانہ وغیرہ مفید مکانات بالکل جل کر راکھ ہو گئے حضور ویسرائے نے طلباء کو اپنے ہسپتال میں جگہ دی

نیوزیلینڈ میں ایک بڑا زلزلہ ٹھیک اس وقت آیا تھا۔ جب کہ ہندوستان میں آیا تھا۔

۱۶ - مئی ۱۹۰۵ء کو کشمیر سے تار آئی۔ کہ تین دن سے سخت بارش ہو رہی ہے۔ طوفان کا خوف ہے۔ لوگ اپنا اسباب گھروں سے نکال کشتیوں میں ڈال رہے ہیں۔

کانگڑہ میں ہر رات سخت آندھی آتی ہے۔ بارش آتی ہے۔ اور بہت بجلی گرجتی ہے۔ سرہنری کاٹن صاحب . . . . . نے اخبار ٹائمز میں چھاپا ہے۔ کہ بڑے زلزلوں کے بعد چھوٹے زلزلے کے جھونکوں کا آنا معمولی بات ہے۔ آسام میں بھی ایسا ہوا تھا اس سے خوف نہیں۔ لیکن ایسے زلازل کے بعد بیماریوں کا خوف ایک طبعی بات ہے

انگلینڈ میں ۲۳ - اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح پونے دو بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا۔ صدمہ سخت تھا۔ مویشی بلبلانے لگے۔ اور مرغ شور مچانے لگے۔ لوگ گھبرا گھبرا کر باہر نکل کھڑے ہوئے

۲۵ - اپریل ۱۹۰۵ء کو بندر عباس واقع خلیج فارس میں سخت زلزلہ آیا۔ ساری زمین کے اندر زلزلوں کے مادہ کا شور مچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ابھی نادان کہتے ہیں۔ کہ یہ ایک اتفاقی بات ہے۔

سکھر - ۲۰ - اپریل کو یہاں کے بازار میں بڑے زور سے آگ لگی۔ بیس مکان جل کر خاک ہو گئے۔ دس مکان آدھ جلے باقی ہیں۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کا کیا جاتا ہے تین دوکانداروں کی جانیں بھی اسی آگ کی نذر ہوئی ہیں۔ آج کل ہندوستان پر ایسی مصیبت چھائی ہے۔ کہ جدھر دیکھئے حادثہ جدھر سنئے قیامت نہ معلوم کہ خداوند کریم کو کیا منظور ہے (نامہ نگار اخبار عام مورخہ ۱۵ - مئی ۱۹۰۵ء)

خدا کو یہ منظور ہے۔ کہ مخلوق خالق کے احکام کو مانے اور اس کے رسول کو دکھ دینے سے باز رہے۔ شرارتوں اور شوخیوں کو چھوڑ دے۔ اور سیدھے راہ پر چلے

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ واری پر تھے جس میں نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے پر وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر بدر

قیمت خاص معاونین - جو خود بخود حصہ دے سالانہ عطا کرتے ہیں۔ نام قیمت عہ سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرمادیں وہ بخوشی قبول کیا جائیگا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا ٭

ان اللہ قد صح لکم وقت مسیحہ ... من اولہ

بدر

دقت ظہر ... واللہ ادلہ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چو گوئم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۸

۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء

سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۶

ای جہاں منتظر خوش باش کامد ہلتہات

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح موعود آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵۰ روپے سالانہ عطا کرتے ہین ۔ عام قیمت سالانہ ۳ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
سر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب ٭ نزد ما کفر است و خسران و تباب

ناظرین اخبار اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ماسلمانیم از فضل خدا اور دس شرائط بیعت لکہا کرتے تھے میننے اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی تازہ بات نہین ہے اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کرین کہ اخبار کو پُر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تہا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہے۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا۔ اس پر عمل کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱عـہ	دعہ	دسہ	دعہ	سے
نصف صفحہ	دسہ	دسہ	ہـہ	سے	صہ
پورا کالم	سہ	عہ	عہ	صہ	سے
نصف کالم	عہ	عہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	دسہ	سے	صہ	سے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر۔ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب ۳ سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا۔

ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر۔ کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کر دے

اجرۃ ۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے

مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو جس کے اشتہار کی اجرت عہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک ...

خدا کی تازہ وحی

۲۵ - مئی ۱۹۰۵ء - اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ

۲۷ - مئی ۱۹۰۵ء - فرمایا - گھر میں طبیعت علیل تھی بہت سر درد بخار اور کھانسی بھی تھی - لوگوں کے لئے ابتلا کا خوف ہوتا ہے - میں نے رات بہت دعا کی -
(شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کرکے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی - پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا - معلوم نہیں کس کے متعلق ہے - اور وہ یہ ہے

(۱) شَرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
(ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا
(۲) میں ان کو سزا دوں گی
(۳) میں اس عورت کو سزا دونگا

معلوم نہیں - یہ کس کے متعلق ہے - اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا

رَدَدْنَا اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا
اِنِّیْ رَدَدْتُ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا

رؤیا - اسی وقت جب کہ مذکورہ بالا الہام ہوا - دیکھا کہ کسی نے کہا - کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے - جب میں نے نظر اٹھائی - تو دیکھا - کہ اس چار سے خیمے کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے - ایک چیز گری ہے خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے - جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے - جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے - اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے - میرے دل میں خیال گذرا - کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا - اور اب ملا ہے - اور زمین کی بلندی سے ملا ہے - اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے

۲۷ - مئی ۱۹۰۵ء - عبد القادر رضی اللہ عنہ
اری رضوانہ - اللہ اکبر

پہلی وحی کے متعلق فرمایا - کہ خدا اپنی کچھ قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے - اس واسطے میرا نام عبد القادر رکھا - رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے - کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے - جس سے ثابت ہو جائے اور دنیا پر روشن ہو جائے - کہ خدا مجھ پر راضی ہے - دنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے - تو فعلی رنگ میں ہی اس رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے - اس کے معنے یہ ہیں - کہ اس کی رضا پر دلالت کرنے والے افعال دیکھتا ہوں

مؤمن کو اللہ تعالےٰ کی رضا بہت پیاری ہے - ایک حدیث میں آیا ہے کہ مومنین جب بہشت میں داخل کئے جائیں گے - تو ان سے کہا جائیگا - کہ اب مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو - تو وہ عرض کریں گے - کہ اے رب تو ہم پر راضی ہو جا - جواب ملیگا - اگر میں راضی نہ ہوتا - تو تم کو بہشت میں کس طرح داخل کرتا -

۲۸ - مئی ۱۹۰۵ء - رؤیا - شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے - اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں - مثل جیبوروں کے بیٹھکی کے - میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں - پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا - اور اس کو چکر دینا شروع کیا - اتنے میں گھڑی گر گئی - اور اس جگہ قریب ہی گری ہے میں کہتا ہوں - کہ اس کو تلاش کرو - ایسا نہ ہو - کہ محمد حسین تلاش کرے

فرمایا - کہ خیال گذرتا ہے - کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے - جو زلزلہ کی ساعت ہے - جو معلوم نہیں واللہ اعلم - اور وہ رحمت کی ساعت ہے - یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی

تاثیر الہامی اسم اعظم

برادر مخدوم مکرم مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میرے اس خط کو اگر اخبار بدر میں شائع فرما دیں گے - تو میرے خیال میں بعض کے ترقی ایمان کا باعث ہوگا - ریاست کپورتھلہ میں اسوقت طاعون ہے راقم گوشت خریدنے کے واسطے بازار گیا - جس دوکان سے میں گوشت لینا چاہتا تھا - اس قصائی کا نام (مفضلا) ہے - اس نے مجھے کہا - کہ میرا برادر زادہ سمے (خیرا) قصائی کا فرزند جس کی عمر تخمیناً انیس ۱۹ سال ہے - اس وقت بعارضہ طاعون مبتلا ہے - حضرت مرزا صاحب سے اس کی صحت کے واسطے دُعا کرائی جاوے - میں نے جماعت کپورتھلہ کے سامنے اس کی استدعا کو پیش کیا - سب نے نماز میں اس مریض کی صحت کے واسطے دعا کی - اور راقم اپنی قلم سے الہامی اسم اعظم لکھ کر مریض کے گھر گیا - اس کے والد کو اندر سے بلایا - اور مریض کا حال پوچھا - اس وقت مریض کی حالت سخت ردی تھی - میں نے کہا کہ بسم اللہ کرکے یہ اسم اعظم مریض کے جس جگہ گلٹی نکلی ہے - باندھ دو چنانچہ اس نے باندھ دیا - کپورتھلہ کے ہر ایک احمدی بھائی نے وعدہ کیا - کہ نماز تہجد میں اس مریض کے واسطے دعا کی جاوے - راقم کو خواب میں بتلایا گیا (یا نار کونی بردا و سلاما علےٰ ابراہیم) اور دل میں القا ہوا - کہ یہ مریض بچ جائیگا میں صبح کو جماعت کے بھائیوں سے ملا - اور اپنا خواب کہتے ہوئے مجھکو شرم آتی تھی - کہ میں تو رات کو مریض قریباً مردہ دیکھ کر آیا تھا - اب خواب اس کی نسبت مذکورہ بالا بیان کرتا ہوں - اس کے بعد میں مریض کے وارثان کے پاس گیا - اور حال پوچھا - تو انہوں نے حضرت اقدس کی ہزار جان سے تعریف اور توصیف کی - اور صدق دل سے مجکو سلام کیا - آخر یہ کہ مریض بالکل صحت یاب ہو گیا - مگر افسوس کہ اس قصاب نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا - اس کے بعد اس (مفضل) کی برادر زادی مریض سابقہ کی حقیقی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی - اور فوت ہو گئی - اس کے بعد خود اس مفضل کی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی اور فوت ہو گئی - پھر اس کو وعدہ یاد دلایا گیا - پھر بھی اس نے لیت و لعل کیا - دوسرے روز اس کا فرزند طاعون میں مبتلا ہو گیا - طبیبوں کے پاس گیا - علاج کا خواہش مند ہوا انھوں نے جواب دیا - مجبور زیر شرم ہو کر احمدی جماعت کی طرف پھر آیا - اور اپنے مریض فرزند کے واسطے دعا کی استدعا کی - اس کے بعد میں تو قادیان چلا آیا ہوں - مریض کا حال خدا جانے کیا ہوا - پہلا مریض بفضل خدا بہ برکت الہامی اسم اعظم اس وقت تک تندرست صحیح سالم ہے

راقم اثم - فیاض علی احمدی - ریاست کپورتھلہ

دلچسپ اخبار

روس نے جو جہازوں کا بیڑا جاپان کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے بھیجا ہے - اس کا امیر البحر بیمار ہو گیا ہے - اور نیا امیر البحر وہاں سے آتا ہے - افواہ ہے - کہ پہلا مر گیا ہے

کلکتہ میں سخت گرمی ہے - ۲۰ - مئی کو ۱۰۳ درجہ کی گرمی تھی - طاعون کی تخفیف ہے - پر گرمی کی شدت کی تکلیف بھی اس سے کم نہیں ہے

کانگڑہ - ۱۶ - مئی کو آدھ گھنٹہ تک سخت ژالہ باری ہوئی فصل کو سخت نقصان ہوا - اور لوگوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے

جاپانی طیار ہیں کہ روسی بیڑے پر فوراً آگے بڑھکر حملہ کریں

سرکاری نمبر کے مطابق ہفتہ مختتمہ ۱۳ - مئی ۱۹۰۵ء میں پنجاب میں مفصلہ ذیل تعداد طاعونی موتوں کی ہوئی ضلع جالندھر ۲۷۷۳ ضلع ہوشیارپور ۲۱۱۹ ضلع گورداسپور ۱۷۹۵ - ضلع سیالکوٹ ۱۳۰۵ ضلع لاہور ۶۴۹۳ - ضلع لدھیانہ ۲۵۶۰ - ضلع ۷۷ - ضلع فیروزپور ۸۲۰ ضلع امرتسر ۴ - ۲۲ ضلع گجرات ۱۷۵۳ - ضلع جھنگ ۸۷ ضلع گوجرانوالہ ۲۲۴۲ - ضلع راولپنڈی ۸۰ - ضلع شاہ پور ۶۵۴ کرنال ۵ - ۸۰ گوڑگاؤں ۱۰۱۳ حصار ۱۰۱۲ - رہتک ۲۱۲۸ جہلم ۱۳ - دہلی ۶۹۲ - منٹگمری ۴۶ - ملتان ۳ ڈیرہ غازیخاں ۱۶ - لائل پور ۷۸ - ریاست پٹیالہ ۱۵۵۳ - ریاست کپورتھلہ ۲۸ [illegible]

ڈاک لایٹ

ذیل میں ہم انگلینڈ کی ایک معزز لیڈی کے دو خطوط درج کرتے ہیں جن میں سے ایک بخدمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیا ہے۔ اور دوسرا بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے آیا ہے۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارا رسالہ ریویو آف ریلیجنز دنیا میں کیا کام کر رہا ہے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب۔ جب میں نے پہلے پہلے آپ کی بابت پڑھا تو مجھے آپ کی طرف لکھنے کا شوق ہوا۔ لیکن میں کچھ نہ سمجھتی تھی کہ میں مسیح موعود جیسے کو کیا بات لکھوں۔ میں نے آپ کی تعلیمات کا کچھ حصہ ریویو آف ریلیجنز کے پرچوں میں پڑھا ہے جو مجھے قادیان سے باقاعدہ بھیجے جاتے ہیں۔ میں خوش ہوں۔ کہ خدا کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے یعنی وہ پاک **مذہب** جس کی عیسیٰ علیہ السلام اور **حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم** نے تعلیم دی تھی۔ موجودہ وقتوں کے مذاہب ان سچائیوں سے دور جا پڑے ہیں جو پہلے دی گئی تھیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جس کی بابت خدا نے کہا تھا کہ میں زمین کو خوفناک طور سے ہلانے کے لئے اٹھوں گا۔ **اب تو ہر چیز بدلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مذہبی دنیا بھی اور ملکی دنیا بھی۔** مجھے یہ پڑھ کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ میں اکثر تعجب کیا کرتی تھی کہ سلطنتیں اپنے مذہب کو کیونکر قائم رکھ سکتی ہیں۔ اس پر مذہب نہیں کہ کسی کی جان کی حفاظت کرنے کے واسطے کہہ سکتا ہے کہ اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے اس بات سے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ آپ ممالک انگریزی میں رہتے ہیں جہاں اپنے **مافی الضمیر** کے انکشاف کی اجازت ہے۔ اور [illegible] عقیدہ کے واسطے کسی قسم کا تشدد اور تکلیف نہیں دی جاتی۔ [illegible] ۸ سال گذرے [illegible] کا میلہ [illegible] گذشتہ مذاہب کی پارلیمنٹ [illegible] مسیح موعود [illegible] مسلمانوں کو وہاں [illegible] ہوا تھا۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی جماعت کے لوگ بھی وہاں تھے یا نہیں۔ لیکن اب کا چنداں مضائقہ نہیں۔ کیونکہ آپ کئی سال سے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس بات کی نسبت پڑھا ہے جس کی بابت آپ نے ۲۵ سال پہلے پیشگوئی کی تھی۔ میں ان عمدہ باتوں کو جو ریویو آف ریلیجنز میں ہوتی ہیں پڑھ کر محظوظ ہوئی ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ اپنے کام میں جس سے میری مراد اس زمانہ کی سچائی اور علامات کا اظہار کرنا ہے کامیاب ہو جائینگے۔

خدا کے کام میں آپ کی خادم
ایس۔ ایف۔ ج۔ وے
مانچسٹر انگلینڈ

جناب مرزا محمد علی صاحب۔

آج صبح مجھے آپ کا نوازش نامہ پہونچا۔ میں اسے پڑھکر خوش ہوئی ہوں۔ اور ریویو آف ریلیجنز کے لئے میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ وہ مجھے اس وقت تک بالالتزام پہونچ رہا ہے جبکہ آپ نے مجھے مہربانی کر کے پہلا پرچہ ارسال کیا تھا۔ پرچہ مارچ کو پہونچے ہوئے تین ہفتے گذر گئے ہیں۔ میں بڑا تعجب کرتی تھی۔ کہ آپ کا اس خوفناک زلزلہ میں کیا حال ہوا ہوگا۔ کیونکہ میں نے اخباروں میں پڑھا تھا۔ کہ لاہور کو سخت گزند پہونچی ہے میں نے ریویو آف ریلیجنز میں پڑھا ہے **کہ مرزا غلام احمد صاحب نے پچھلے** سال پیشگوئی کی تھی۔ کہ ملک پر ایک آفت آنیوالی ہے۔ ایک یا دو دن گذرے ہیں میں نے آپکو لکھنا شروع کیا تھا۔ مجھ میں ریویو آف ریلیجنز کے پڑھنے کا مذاق پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس میں مجھے نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں جن سے میں خوش ہوئی ہوں مجھے **عبد اللطیف** صاحب کی خوفناک موت کا حال پڑھکر افسوس ہوا کیونکہ وہ اس واسطے قتل کیا گیا ہے کہ جہاد کے پھیلانے پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور غازی مہدی کا قائل نہ تھا۔ مجھے اس بات کے پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ وہاں دو لاکھ آدمی ایسے ہیں جنکا ایمان ہے کہ جہاد اور غازی مہدی کے خیالات اسلامی عقاید نہیں ہیں۔ میں نے مارچ کے پرچہ میں ان باتوں کی بابت پڑھا تھا۔ مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیں کہ آیا وہ گورنمنٹ جس کی بابت آپ نے ذکر کیا ہے۔ انگریزوں کی گورنمنٹ ہے یا اور کوئی۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ یہ مصلح انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں جہاں اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی اجازت ہے۔ [illegible] آپ کہتے ہیں کہ بہاء اللہ کے مریدوں نے غلط راہ اختیار کی ہے میں یہ مانتی ہوں [illegible] کہ مجھے سچا راہ دکھایا گیا تو یعنی خدا کی سچائی۔ خواہ کسی جگہ سے حاصل ہو۔ اور مجھے ایک امر کے [illegible] جاتا ہے۔ بہاء اللہ کے مرید بھی جہاد کے قائل نہیں اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ ان کی تعلیم یہ ہے۔ کہ تمام قوموں کے ساتھ صلح رکھی جاوے جیسا کہ بہاء اللہ نے کیمبرج واقعہ انگلستان کے پروفیسر برون کے ہمراہ ایک عام جلسہ میں کہا تھا۔ اس کے مریدوں میں سے کئی اپنے عقیدہ کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہیں۔ اور کچھ اب تک قید خانوں میں ہیں۔

میں **مرزا غلام احمد صاحب** کو خوشی سے خط لکھونگی۔ چونکہ آپ کہتے ہیں۔ کہ میرے خط کا ترجمہ انہیں سنا دیا جائیگا اور جواب ان کے حسب ہدایت دیا جائیگا۔ میرا یقین ہے کہ وہ اچھے آدمی ہیں اور اپنے دعاوی میں صادق ہیں۔ کیا میں مفصلہ ذیل باتیں پوچھ سکتی ہوں؟

اول یہ کہ کیا وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور کیا وہ عربی بولتے ہیں۔

دوم یہ کہ کیا وہ فقرے جو آپکے رسالے میں یا آپکے خط کے عنوان پر ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ہوتے ہیں۔ میں دیکھتی ہوں۔ کہ آپ عیسائیوں کی تاریخ اور سال کو استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے امور ہیں جنکی بابت میں لکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن مجھے یک دفعہ ہی بہت کچھ لکھنا نہیں چاہئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ پرانی باتوں کو رد کیا جاوے تاکہ نئی باتیں انکی جگہ لے لیں۔ سچائی سامنے آرہی ہے۔ پیشگوئی کے ایام تقریباً پورے ہو چکے۔ مبارک ہیں وے جو زمانہ کی علامات کو بہ نظر غور دیکھ رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا خط مجھے پھر ملے گا۔

آپکی خیرخواہ
ایس۔ ٹی۔ ج۔ وے
۱۲ ایمونٹ سٹریٹ۔ پنڈلٹن مانچسٹر انگلینڈ
مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

بروقت خط و کتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ بغیر اس کے خط و کتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اخبار پر ایک نمبر ڈاک کا ہوتا ہے۔ وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریدار کا نمبر نہیں۔ ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہئے کہ اپنا نمبر دیا کریں۔ اور نیز تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتہ پورا اور صحیح لکھا کریں۔ اور ڈاک خانہ کا نام لکھنا بہت ضروری ہے۔

۲۵ مئی ۱۹۰۵ء (**ڈائری**) ایک خادم نے عرض کی کہ مخالف حضور کی نسبت جھوٹی خبریں بیماری وغیرہ کی شائع کرتے رہتے ہیں اور ہمیں سناتے ہیں۔ فرمایا۔ کہ بعض خواہ مخواہ ایسی بات کرتے ہیں جس سے تمام اشتعال پیدا ہو اور لڑائی ہو جائے۔ ایسی فتنوں سے بچنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔ جو شخص کسی پر تہمت لگاتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک کہ اس میں گرفتار نہ ہو جائے۔

ایک خادم نے عرض کی کہ تمام قسموں کے دردوں کے واسطے یہ بڑا اسمٰعیلی علاج ہے کہ پھر جی کی رتی ہو اس پر الحمد لکھا جائے۔ وغیرہ وغیرہ فرمایا۔ یہ توجہ کا ایک قسم ہے۔ مگر یاد رکھو کہ دعا جیسی پاک صاف اور شرک سے خالی کوئی توجہ نہیں۔ دوسرے قسم کی توجہوں میں انسان کا بھروسہ اشیاء پر ہوتا ہے۔ جب قبلہ حقیقی کی طرف توجہ نہ ہو تو بہت فائدہ ہے۔

فرمایا۔ انگریزی میں سونے کو گولڈ کہتے ہیں جس کے لکھنے میں انگریزی حروف جی و ل و ڈی استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عربی لفظ **دجال** کا مقلوب ہے۔ عربی میں دجال سونے کو کہتے ہیں۔

اس زمانہ کے عجائبات کا تذکرہ تھا۔ کہ ریل تار ڈاک وغیرہ سے کس قدر سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ فرمایا۔ اسی واسطے ہم کو الہام ہوا تھا کہ **الم نجعل لک سہولۃ فی کل امر**۔ کیا ہم نے تیرے واسطے ہر امر میں سہولت نہیں کر دی۔ حقیقت میں یہ اشیاء کسی کے واسطے ایسی مفید نہیں ہوئیں جیسی کہ ہمارے واسطے ہوئی ہیں کیونکہ ہمارا مقابلہ دین کا ہے۔ اور ان اشیاء سے جو نفع ہم اٹھاتے ہیں وہ دائمی رہنے والا ہے۔ لوگ بھی چھاپے خانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن ان کے اغراض دنیوی اور نا پائدار ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے معاملات دینی ہیں اس واسطے یہ چھاپے خانے وغیرہ جو اس زمانہ کے عجائبات ہیں۔ در اصل ہمارے ہی خادم ہیں۔

فرمایا۔ آج رات یہ وحی ہوئی **ارید ما تریدون** میں ارادہ کرتا ہوں جو تم ارادہ کرتے ہو۔ چونکہ ہمارے ارادے سب دوستوں کے واسطے مشترک ہیں۔ جن کے لئے ہم دعائیں کرتے ہیں۔ اسواسطے اس میں سب کے واسطے بشارت ہے۔ یہ وحی قبولیت دعا کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی تمہارے ارادے کے موافق ہمارا ارادہ ہے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ یہ قرآن شریف کی اس وحی کے مطابق ہے کہ **اینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ**۔

شیخ رحمت اللہ صاحب کو فرمایا کہ آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں آپ بھی اس وقت دعا کیا کریں۔ ایک تو رات کو تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ کوئی کیسا ہی کمزور ہو تین بجے اٹھنے میں اس کے لئے حرج نہیں۔ اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اٹھے۔ تو اس وقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔ نماز میں تکلیف نہیں۔ سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے۔

فرمایا۔ ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ **صلوٰۃ** میں اور **دعا** میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے **الصلوٰۃ ھی الدعاء۔ الصلوٰۃ مخ العبادۃ** یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔

جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مد نظر رکھتا ہے۔ اور ادب انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔

اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔ یہ اسواسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض وقعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتے ہیں۔ خاص کر خامی اور کچے پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ **صلوٰۃ** کا لفظ پر سوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں وساوس اور ادھر ادھر کے خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں۔ فرمایا اس کی اصل جڑ امن اور غفلت ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو کر امن میں ہو جاتا ہے۔ تب وساوس ہوتے ہیں دیکھو زلزلہ کے وقت اور کشتی میں بیٹھ کر جب کشتی خوفناک مقام پر پہنچتی ہے۔ سب اللہ اللہ کرتے ہیں اور کسی کے دل میں وساوس پیدا نہیں ہوتے۔

ذکر آیا کہ بعض جگہ مخالفین ہماری جماعت کے لوگوں کو بہت دکھ دیتے ہیں اور بڑی بڑی ایذا رسانی کرتے ہیں فرمایا خدا تعالیٰ کے آگے کسی کا نابود کرنا کچھ مشکل نہیں۔ لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں اس کا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے لیکن ایسے آدمیوں کا وجود بھی ضروری ہے۔ اعداء کا وجود انبیاء کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے جو تیس سیپارے ہیں اس کے اکثر حصہ نزول کا سبب اعداء ہی ہوئے۔ اگر سب ابوبکر کی طرح آمنا صدقنا کہنے والے ہوتے تو چند آیتوں پر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا۔ صداقت کے واسطے جیسے صاف پانی کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی کچھ کھاد کے لئے گند کی بھی ضرورت ہے۔ بہت سی آسمانی سرگرمی انہی لوگوں کی شرارتوں پر منحصر ہے۔ کوئی بھی نہیں جس کے اعدا نہیں ہوئے۔ نبی کے نفس کے واسطے یہ امر بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح اس کی توجہ بڑھتی ہے اور معجزات تائید و نصرت زیادہ ہوتے ہیں اور جماعت کے واسطے بھی مفید ہے کہ وہ پکے ہو جاتے ہیں۔ خدا کو دیر نہیں لگتی۔ کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے۔ لیکن ضرورت کے سبب مخالفین کا وجود قائم رکھا جاتا ہے۔ جس شہر میں خاموشی سی ہو اس جگہ جماعت ترقی نہیں پکڑتی۔ خدا کی حکمتوں کو ہر ایک شخص نہیں پہچان سکتا۔

آج کل حضرت مسیح موعود ایک تازہ اشتہار کے لکھنے میں مصروف ہیں جس میں مخالفین کے ان اعتراضات کے جواب دئیے جائیں گے جو انہوں نے حال میں بسبب جہالت اور تعصب کے پیشگوئی زلزلہ پر کئے ہیں۔

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء آج کی تازہ وحی **دد الیہا روحہا و ریحانہا** کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ تمام سماوی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی امر کے ضرور آئندہ پورا ہو جانے کے متعلق کسی پیشگوئی کو ظاہر فرماتے وقت ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔ مثلاً قرآن شریف میں آیا ہے **تبت یدا ابی لہب و تب**۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔ یہ وحی الٰہی بطور پیشگوئی کے ایسے وقت میں نازل ہوئی تھی جب کہ ابولہب جنگا بھلا پھرتا تھا۔ لیکن آسمان پر اس کے لئے ہلاکت کا حکم ہو چکا تھا۔ اسواسطے یہ بات ایسے طور پر بیان کی گئی کہ یہ کام ہو چکا ہے۔ پہلے ایک معاملہ آسمان پر ہو جاتا ہے اور پھر زمین پر اس کا ظہور ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہمارا الہام **عفت الدیار** والا تھا۔ یعنی مٹ گئے گھر۔ اگرچہ گیارہ ماہ پہلے یہ زلزلہ کی پیشگوئی تھی۔ تاہم چونکہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ زلزلہ ضرور آئے گا۔ اسواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مکانات عارضی اور مستقل سب گر گئے اور نشان مٹ گئے۔ جو لوگ مثلاً پیسہ اخبار کے نامہ نگار نے خیر اعتراض کرتے ہیں وہ اس محاورہ سے ناواقف اور جاہل ہیں یا جان بوجھ کر تعصب کے ساتھ ضد کرتے ہیں ورنہ یہ محاورہ سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ آتھم کے متعلق جب ہم نے پیشگوئی کی تھی۔ تو اس نے اسی مجلس میں کہا تھا کہ **میں تو مر گیا** باوجود عیسائی ہونے کے وہ ادب کا بہت لحاظ رکھتا تھا اور یہی سبب تھا کہ وہ ڈرتا رہا اور میعاد کے اندر مرنے سے بچ گیا۔ ابولہب کے متعلق صاف پیشگوئی مکہ میں کی گئی تھی کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ حالانکہ وہ جنگ بدر کے بعد طاعون

فرمایا۔ روح و ریحان سے مراد ہر قسم کی آسائش اور آسودگی ہوتی ہے۔ فقط

نور افشاں کے تو بیع بیت تاریکی نازل ہوئی ہے بڑے خفا ہوئے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ لا ریب یہ جھوٹا اور مخالف مسیح ہے۔ اب مرزا کی وہ مرہم عیسیٰ کہاں جس کے وسیلے اُس نے اچھی کمائی پیدا کی۔

یہ طرز استدلال عیسائیوں کا بہت عمدہ ہے۔ خوب سوجھی کہ مرزا صاحب اس واسطے جھوٹے ہیں کہ انہوں نے مرہم عیسیٰ سے اچھی کمائی کی یا یہ کہ بعض مریدین مرزا صاحب طاعون سے فوت ہو گئے۔ بعد جناب آپکو شاید بھول گیا ہوگا۔ یاد دلا دیتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ کے شاگردوں میں ایک شمعون کوڑھی بھی تھے جو مرتے دم تک کوڑھی کے کوڑھی ہی رہے وہ تالاب کے چشمہ کا پانی جس پر اس زمانہ کے بہت سے معجزہ نماؤں کی مانند مسیح کے معجزات کا دارومدار تھا بیچارے شمعون کے وقت کہاں گم ہو گیا تھا؟

اس کلمہ سے اڈیٹر نور افشاں نے یہی ظاہر کر دیا ہے کہ آپکے معلومات بہت وسیع ہیں اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ عیسائی صاحبان کی تحقیقات مذاہب غیر ہرگز اس قابل نہیں کہ اسکو کوئی وقعت دی جائے۔ اسبات کے تو یہاں کے مخالف بھی گواہ ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود باجود اس بات سے بالکل پاک اور منزہ ہے کہ وہ دوائیاں بنا کر فروخت کیا کریں۔ ہاں مرہم عیسیٰ کے ذریعہ سے حضرت مرزا صاحب نے ایک اور اچھی کمائی کی ہے۔ جسکو نور افشانیوں کا دل جانتا ہے پر زبان اور قلم اسکے اظہار سے قاصر ہے۔ اسواسطے ہم ہی اُن کے فائدے کے واسطے بیان کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے مرہم عیسیٰ کے متعلق صحیح معلومات موجودہ دنیا کے آگے رکھکر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کی ہے اور خدا کے نبی عیسیٰ مسیح مرحوم و مغفور کی روح کو خوش کیا ہے۔ اُن معلومات میں سے دو ایک کا ہم اسجگہ ذکر کرتے ہیں :۔

(۱) حضرت عیسیٰ کے حواری گو اس رتبہ کو نہیں پا سکتے تھے جو آنحضرت نبی کریم صلعم کے اصحاب کو حاصل ہوا جنہوں نے الٰہی رضا مندی کی خاطر اپنی جانیں خوشی کے ساتھ دیدیں تاہم وہ حواریین ایسے بے وفا اور بزدل بھی نہ تھے جیسا کہ متی، مرقس وغیرہ قصہ گوؤں نے اپنی کہانیوں میں اُن پر الزام لگائے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے نبی کی مصیبت کو دیکھکر جس کا چارہ اُن کے ہاتھ میں نہ تھا بہت ہی غمگین رہے۔ اور بڑی خیر خواہی کے ساتھ اُسکے زخموں کے واسطے ایک ایک دوائی اکٹھی کی اور مرہم طیار کی اور اُسکے زخموں پر باندھی جس سے زخم جلد اچھے ہو کر حضرت مسیح اُس لمبے سفر کے لائق ہو گئے۔ جو انہوں نے غالباً پیادہ پا شام سے کشمیر تک کیا۔ یہ مرہم طب کی پرانی لاطینی کتب میں بھی موجود ہے اور اسکو لاطینی زبان میں **اپیاسٹولورم انگیوانٹم** یعنی مرہم حواریین کہتے ہیں۔

(۲) حضرت مسیح اس الزام سے پاک ہیں جو یہود نے اُن پر لگایا۔ کہ یہ جھوٹا نبی ہے۔ اور متی نویس نے اس کی تصدیق کی۔ کیونکہ بظاہر دوستی کا اظہار کرتے ہوئے قصے کو ایسے رنگ میں ڈھکایا۔ کہ خفیہ گہری چوٹ کر گئے۔ اور کئی ایک اس قسم کی باتیں لکھ گئے جن سے ابطال نبوت ثابت ہو۔ مثلاً لکھ دیا کہ مسیح نے ساری رات رو رو کر سجدہ میں گر گر کر زمین پر اور ہاتھ گر گر کر دعائیں کیں کہ یہ پیالہ ٹل جائے پھر بھی مسیح صلیب پر مر گیا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ نبی کی ساری رات کی دعا قبول نہ ہوئی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

برخلاف اسکے حضرت مرزا صاحب نے ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرت مسیح کی دعا قبول ہوئی اور وہ پیالہ ٹل گیا یعنی حضرت عیسیٰ کاٹھ پر مر کر ملعون نہ ہوئے۔ بلکہ زندہ نیچے اُترے اور اُس کے بعد لمبی عمر پائی۔ اور پھر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔

تازہ معلومات

کالاسنگیاں ریاست کپورتھلہ میں ایک بھینس کو بچہ پیدا ہوا جس کے دو سر چار کان۔ دو گھنٹہ زندہ رہ کر بچہ مر گیا۔ دوم۔ ایک مرغی کے انڈے سے بچہ پیدا ہوا جس کی تین ٹانگیں تھیں۔

رنگون سے ایک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں دو ستارے دکھائی دیتے اُن میں سے ایک بک نکلا۔ وہ بک مغرب سے مشرق تک گھومتا ہوا چلا گیا پہلے صرف لکیر کے موافق معلوم ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ سب حروف ہو گیا اور وہ حروف **رسول احمدؐ** تھا۔

یوروپ کے ایک شہر کے اوپر ایک آگ کا گولا گھوم رہا ہے (نور افشاں)۔

تمباکو کا نحوس رواج دنیا میں کوئی چار سو سال سے جاری ہے۔ اس سے پہلے یوروپ ایشیا میں کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ تمباکو کیا شے ہے۔ خود ہندوستان میں باوجود یہاں کی زراعت کے دو ارب دس کروڑ روپے کا تمباکو سالیانہ امریکہ سے ہندوستان کو آتا ہے تمباکو خواہ کسی صورت سے اور کسی غرض سے استعمال کیا جائے مضرت سے خالی نہیں۔ حقہ پینے والے بچوں کی ہڈیاں کم بڑھتی ہیں بدن پر گوشت اچھی طرح نہیں آتا۔ رگیں کمزور ہو جاتی ہیں قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے (رسالہ علم صحت)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے معزز احباب میں سے کوئی تمباکو کا استعمال نہیں کرتا بہت سے دوستوں نے جنکو پہلے عادت تھی۔ اس جماعت میں داخل ہو کر اسکو بالکل ترک کر دیا ہے جب کبھی حضرت کے حضور میں تمباکو کا ذکر آیا آپ نے اسکے پینے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور اسکو مکروہ فرمایا۔

یہ اندازہ لگایا ہے کہ اس وقت جس قدر اندھے دنیا میں موجود ہیں اُن میں پچاس فیصدی ایسے ہیں۔ جو سوزاک کی وجہ سے اندھے ہوئے ہیں (معلم صحت) خلاف ورزی احکام الٰہی کا یہی نتیجہ ہے۔

گرین لینڈ کی ایک ویل مچھلی کا وزن ۸۸ ہاتھیوں کے برابر ہوتا ہے۔ مخلوق الٰہی کے عجائبات ہیں۔

موجودہ جنگ میں روسیوں کا خرچ دو کروڑ ۲۵ لاکھ ہفتہ وار ہوتا ہے۔ اور ہزاروں جانوں کا ضایع ہو نا جدا۔ یہ آخری زمانہ کی علامت ہے۔

جان گر بجر ایک شخص قمار بازی کے سبب اکسٹھ دفعہ سزا پا چکا ہے۔ اور اب پھر اسی جرم پر جیل خانہ داخل ہوا۔ کاش کہ یہ استقامت کسی کو نیکی میں حاصل ہو۔ تو قرب الٰہی حاصل ہو جائے۔

اخبار انگلشمین کلکتہ میں لکھا ہے کہ کہا کرتے تھے کہ طاعون گند اور میل کچیل سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اب کلکتہ میں تو طاعون امیروں کو ہی پکڑتی ہے۔ عذاب الٰہی کو کون روک سکتا ہے۔ غریب اور امیر سب گرفتار ہیں

تازہ رپورٹ کے مطابق کانگڑہ اور کلو میں ۲۰ ہزار جانیں تلف ہوئیں۔

ملک روس میں بہوی پھر بہت مار جا رہے ہیں اس قوم پر خدا تعالیٰ کا غضب مطابق پیشگوئی کے جو قرآن شریف میں مندرج ہے ایسا نازل ہو رہا ہے کہ ہر جگہ اُن کے واسطے ذلت کی [illegible] کوئی سلطنت نہیں جو اُن کی حمایت کرے۔ [illegible] سے جو نیاں لکھائیں۔ دوسرے [illegible] قتل ہوئے تیسرے میں بھاگ گئے۔ اس ذلت کی اصل بنا حضرت مسیحؑ کا انکار ہے

ہماری قوم اسلام کو
بھی ہوشیار ہونا
چاہئے۔
اُن کے
درمیان بھی ایک مسیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مبارک ہے کہ مبارک اللہ فاہمتا

(مرقومہ شیخ عبد الرحیم صاحب)

بوقت ۹ بجے آپ باہر تشریف لائے شیخ رحمت اللہ صاحب نواب اور مولوی صاحبان اور دیگر احباب موجود تھے ادھر اُدھر کی باتیں تھیں آپ نے فرمایا کہ حضرت کے مرسلین اور ہمعصر کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم پر بعض اوقات بار بار حملے کئے گئے۔ مگر انہوں نے کبھی بزدلی نہیں دکھائی۔ خدا تعالیٰ انکی نسبت فرماتا ہے فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من

ینتظر وما بدلوا تبدیلا -

یعنی جس ایمان پر انہوں نے کمر ہمت باندھی تھی اُسکو بعض نے تو نبھا دیا اور بعض منتظر ہیں کہ کب موقع ملے اور سرخرو ہوں۔ اور انہوں نے کبھی کم ہمتی اور بزدلی نہیں دکھائی۔

وہابیوں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ [illegible] اور وہ جواب نہ ملتا تھا۔ [illegible] ہے۔ [illegible] دوسروں میں رکھ دیا جاتا ہے۔

فرمایا شیخ صاحب میں [illegible] پانچ وقت دُعا کرتا ہوں۔ لیکن اتجابت کا ایک وقت ہوتا ہے انسان کا بعض وقت ایک ہی مقصد ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ مومن کے لئے دنیا اور آخرت میں [illegible] بعض وقت ابتلا آ جاتے ہیں جو بالآخر بابرکت ہوتے ہیں۔ بعض انسانی کمزوریوں کا علاج یہ مصائب ہوتے ہیں۔ انسان میں ضرور بعض کمزوریاں ایسی ہوتی ہیں جنکو وہ سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن میری [illegible] ایسی ہوتی ہیں کہ [illegible]

[illegible] وعا کرتا ہوں لیکن [illegible] سمجھا [illegible] اگر آپ [illegible] حقیقت معلوم ہوتی۔ دعا کی [illegible] قرات سے [illegible] ہوتے ہیں جنسے انسان کو [illegible] ہے۔

مصائب دنیا میں اگر آخرت میں موجب مراتب ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ ثواب ملتا دیکھکر بعض لوگ کہیں گے کہ کاش ہمارے جسم بھی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور ہم بھی یہ ثواب حاصل کرتے۔ سب سے بڑھکر

مصائب انبیاء پر آتے ہیں۔ ہمارے رسول صلعم کو تمام زندگی میں کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑیں مگر آپکو گھبرانا نہیں پایا گیا۔

ہمیں زلزلے کے متعلق پورا اطمینان ہے۔ **مارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمی** ہمارے اشتہارات کے شائع ہونے کے بعد الہام ہوا ہر نفس سے خدا تعالیٰ کا ارادہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ جنہوں نے جو کچھ اخراجات ہزاروں تک خیمے وغیرہ منگوا کر کئے ہیں۔ وہ دھوکے کی بنا پر نہیں کئے۔ ہمیں خدا کی باتوں پر ایمان ہے۔ تاریخ کا مقرر نہ ہونا یا وقت کی کمی بیشی پیشگوئی کے ظاہر ہونے کی وقعت میں کچھ کمی نہیں ڈال سکتے۔

قرآن شریف میں **ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون** یعنی میں نہیں جانتا کہ عذاب کے نزول کا وقت قریب ہے یا بعید صاف بتاتا ہے کہ ہر ایک عذاب کی مقررہ تاریخ نہیں بتائی جاتی۔

تعلیم الاسلام کالج

دو سال گزر چکے ہیں جب اس کالج کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور ابھی تک پبلک کو اسکی تعلیمی حالت کا صحیح اندازہ لگانے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ تا رسٹ ۱۹۰۵ء کی امتحان یونیورسٹی نے ثابت کر دیا ہے کہ علاوہ دینی تعلیم اور تعلیم قرآن شریف کے جو اس کالج کے خاص امتیاز میں سے ہے۔ یہاں کی معمولی تعلیم بھی اعلے درجہ کی ہے اور کالج سٹاف خصوصاً قابل تعریف ہے۔ اس سال اس کالج سے چار طالب علم امتحان ایف۔ اے میں شامل ہوئے تھے جن میں سے تین کامیاب ہوئے [illegible] ایف۔ اے کے امتحان [illegible] طالب علم پاس ہوئے ہیں اور بڑے بڑے مشہور کالجوں میں بھی النصف کے قریب قریب ہی [illegible] پاس شدگان کی ہے۔ ہمارے کالج کا نتیجہ ۷۵ فیصدی کامیاب بتاتا ہے۔

نئی فسٹ ایر کلاس ۱۵ مئی سے کھل گئی ہے اس لئے عام طور پر اطلاع دی جاتی ہے کہ جو طالب علم داخل ہونا چاہیں وہ پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان سے خط و کتابت کر کے پراسپکٹس منگوا سکتے ہیں۔ زمانہ کی زہرناک ہواؤں کے اثر سے بچنے کے لئے یہ جگہ خدا کے فضل سے نہایت عمدہ ہے۔

مدارس کے سلسلے کو بھی رسیع کرنا پڑا ہے اور مدرسہ اور بورڈنگ ہاؤس کے لئے کمرے بنوانے پڑے ہیں۔ اس لئے سب دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ فراہمی چندہ میں خاص طور پر کوشش کریں۔

ماہوار چندوں میں بہت تساہل ہو رہا ہے۔ سب احباب اپنے اپنے بقایا کو جلدی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ چندہ بھیجتے وقت یہ اطلاع ساتھ دیا کریں کہ کس کس ماہ کا چندہ ہے۔ ترسیل زر بنام امین صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام ہونی چاہئے۔

مسکین فنڈ اور یتیم فنڈ کیطرف جماعت کی بہت کم توجہ درکار ہے۔ اگر ان مدات میں **خیرات صدقات زکوٰۃ** وغیرہ کا روپیہ سب احباب کی طرف سے آنا شروع ہو جاوے تو بہت سے مستحق فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اب تک یہ فنڈ بہت کمزوری کی حالت میں ہیں۔ اور خاص توجہ کل جماعت کی چاہتے ہیں۔

ضرورت ہے

ایک ہوشیار تجربہ کار جو ایف۔ اے پاس ہو۔ ایک نارمل اسکول کی سند یافتہ ہو۔ خط و کتابت بنام **ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول** ہونی چاہئے۔

خاکسار
محمد علی سیکرٹری منیجنگ کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

نوٹ از ایڈیٹر: اس بات کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس کالج کے پرنسپل جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیں جو کہ انگریزی کے پڑھانے میں ایک بے نظیر استاد ہیں۔ اور پیالہ فی کے پروفیسر حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں جنکے نام سے تمام احباب بخوبی واقف ہیں۔

دلچسپ اخبار

مابین امیر افغانستان اور سرکار انگریزی جو نیا معاہدہ ہوا ہے اس میں صرف یہی ہے کہ امیر اور انگریزوں کے درمیان جو معاہدہ دوستی امیر عبد الرحمن نے کیا تھا وہی قایم رہے گا۔ اور علاوہ اس کے موجودہ امیر صاحب کو خط و کتابت میں **ہز میجسٹی کنگ آف افغانستان** یعنی حضور **شاہ افغانستان** لکھا جائے گا۔

نشان زلزلہ

ضلع لائل پور میں تازہ زلزلہ کے ثبوت میں دو خطوط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہائے انبیاء و مرسلین

آج رات کو قریب دس گیارہ بجے رات کے ایک سخت زلزلہ اس جگہ محسوس ہؤا۔ میرے خیال میں پہلے سے سخت ہے۔ کیونکہ پہلے زلزلے کا کوئی نشان بباعث ... نہ ہونے کے نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن اب اس زلزلے سے مسافرخانہ پختہ عمارت والے کی دیوار پھٹ گئی ہے۔ جو ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ زلزلہ پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ ربنا آمنا فکتبنا مع الشاہدین۔

عبد اللہ خاں احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲ مئی

جناب من۔ تسلیم۔ ۱۱۔ مئی ۱۹۰۵ء کی رات کو قریباً نصف شب کے زلزلہ محسوس ہؤا۔ صرف دو دھکے پہلا شمالاً جنوباً دوسرا جنوباً شمالاً۔ چونکہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ بھی اس جگہ یا اس نواح میں اس قدر محسوس نہیں ہؤا۔ جس قدر کہ پہاڑی مقامات معلومہ میں سنا گیا۔ اسی نسبت سے اگر قیاس کیا جاوے۔ تو یہ زلزلہ بھی ایک سخت آفت کہلانے کا مستحق ہے معتبر۔ شہادت کے ذریعے سے سنا گیا۔ کہ یہ زلزلہ لائل پور میں بھی جو اس مقام سے ۱۸ کوس کی مسافت پر ہے قدرے محسوس ہؤا

چونکہ رات کا وقت تھا۔ اور رات آدھی کے قریب گذر چکی تھی۔ خلق خدا خواب میں تھی۔ اگر بعض احباب نے نہ معلوم کیا ہو۔ یا کم و بیش معلوم ہؤا۔ تو تعجب نہیں۔ بہرحال زلزلے کے وقوع میں انکار نہیں ہو سکتا۔ خود یہ بندہ بمعہ اہل خانہ بوجہ بیمارداری کے جاگتا تھا۔ سچ ہے (جس سر بیتے سو جانے کون جانے پیر پرائی) ہم تو جھٹ کہدینے کو طیار ہیں۔ کہ ۴۔ اپریل والا زلزلہ بھی کوئی سخت نہ تھا۔ پوچھے آدمی بھاگسو سے ڈلہوزی سے ریلوے وغیرہ سے زلزلہ تو بے شک آیا اور واقعی آیا۔ مگر لاکھ لاکھ شکر و احسان خداوند کریم کا ہے جس نے ہم غریبوں کو امان میں رکھا۔ دعا فرماویں۔ کہ مالک حقیقی اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ فی الحال۔ شامت اعمال ماست صورت زلزلہ ماست۔ زیادہ نیاز

آپکا تابعدار ایشر داس مدرس و برانچ پوسٹ ماسٹر بہلول پور ۱۲ مئی۔ آبادی نونہر جناب۔ ضلع لائل پور

اخبار سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ گذشتہ زلزلہ ایک عالمگیر زلزلہ تھا۔ یورپ کے ممالک فرانس اٹلی سوئٹزرلینڈ۔ انگلینڈ۔ ویلز سب جگہ محسوس ہوا ہے۔ اور ایسا سخت کہ لوگ نہایت ہی خوف زدہ ہو گئے

جھنگ۔ خاص چنیوٹ ضلع جھنگ میں ۱۱-۱۲ مئی کی شب کو ایک اور دو کے درمیان ایک ایسا تیز جھٹکا زلزلہ کا آیا تھا۔ جس کے صدمہ سے انسان تو شاید کوئی بے خبر سوتا رہا ہو۔ عام جانور بھی چلا کر اٹھ گئے تھے ... تین سیکنڈ تک زلزلہ رہا۔ آواز پر شور تھی۔ رفتار جنوباً شمالاً۔ اکثر آدمی گھر چھوڑ کر جنگل بھاگ گئے تھے (اخبار عام ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء)

کراچی میں چار مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو سطح سمندر پر کروڑوں مچھلیاں مردہ پڑی نظر آئیں۔ پانی کا رنگ سفید تھا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تہ آب میں آتش فشانی ہوئی ہوگی۔ مچھلیاں سمندر سے نکالکر دفن کی گئیں

تعبیر الرؤیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ مخدومی مکرمی استاذی و حبی فی اللہ جناب مفتی صاحب دام اقبالہٗ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں اپنی ایک خواب تحریر کرتا ہوں۔ یہ خواب معہ تعبیر درج اخبار گوہربار خود فرما کر ممنون فرماویں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں

۱۵۔ مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو میں نے نماز فجر ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی۔ بحالت خواب دیکھا۔ کہ ایک وسیع کھلا میدان ہے۔ وہاں ایک نہائت لطیف بسترہ والا پلنگ پڑا ہے۔ جس کے اوپر ایک مصفا سفید چادر بچھی ہے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ تشریف رکھتے ہیں۔ اس کے قریب ایک چھوٹی چارپائی ہے۔ جس پر آپ (یعنے مفتی صاحب) بیٹھے ہوئے ہیں اس چارپائی پر بھی پلنگ کیطرح سفید چادر بچھی ہوئی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بڑا اہم کام درپیش ہے۔ جس سے میری طبیعت میں کچھ تشویش سی پیدا ہو رہی ہے۔ اور دل میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ اس اثناء میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان درفشاں سے فرمایا۔ کہ قرآن مجید سے مجھے سورت الدہر نکال دو۔ میں اس کو پڑھونگا۔ تو اس سے یہ مشکل حل ہو جائیگی نابکار نے باوب عرض کیا۔ کہ حضور عاجز یہ سورہ نکال دیتا ہے۔ خواب میں وہ رات کا وقت معلوم ہوتا ہے اور کچھ دھندلی سی روشنی ہے۔ میں نے غرض بالا کے لئے ایک قرآن مجید لیا ہے۔ لیکن کافی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے الفاظ کلام مجید بخوبی پڑھ نہیں سکتا۔ اس مشکل کے پیش آنے سے دل گھبرا گیا ہے۔ پھر اس سورت کا مقام یاد کر کے عرض کیا ہے۔ کہ یہ سورہ ۲۹ پارہ کی سب سے آخری ربع کی یا سب سے اول ربع کی سورت ہے۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب دو کاتب بیٹھے ہیں۔ کسی کتاب کی کاپی لکھ رہے ہیں۔ اور ان دونوں کے پاس دو بڑے چراغ ہیں۔ کتاب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معلوم ہوتی ہے۔ میں ان کاتبوں کے پاس گیا۔ اور دیکھا۔ کہ شروع میں تبارک الذی لکھا ہؤا ہے۔ اس پر عاجز نے حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور عرض کیا۔ کہ سورۃ الدہر ۲۹ سیپارہ کے آخر میں ہے۔ کیونکہ اس سورت کے اول میں تبارک الذی ہے

پھر میں نے اور زیادہ سوچا۔ تو یاد آیا۔ کہ سورت الدہر کے بعد عمّ یتساءلون ہے۔ اور عمّ یتساءلون سے تیسواں سیپارہ شروع ہوتا ہے۔ اس واسطے سورۃ الدہر ضرور ۲۹ سیپارہ کی آخری سورت ہے۔ میرے دل میں آیا۔ کہ سورۃ الدہر مجھے یاد ہے۔ حضرت اقدسؑ کے حضور سنا دوں۔ پھر خیال آیا۔ کہ حضور علیہ السلام نے صرف بتانے کے واسطے فرمایا ہے۔ سنانے کے واسطے نہیں فرمایا۔ جس قدر حکم ہے۔ اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ اس سے تجاوز مناسب نہیں ہے۔ ازاں بعد بیداری ہوگئی۔ والسلام۔ ۱۸۔ مئی ۱۹۰۵ء

عاجز فتح محمد سٹوڈنٹ۔ ایف اے کلاس تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعبیر۔ حضرت کی خدمت میں یہ رؤیا فتح محمد نے خود ہی عرض کیا تھا۔ فرمایا۔ مبشر ہے۔ تبارک الذی سے مراد برکات الٰہی ہیں۔ اور عمّ یتساءلون سے مراد اس وقت کے منکرین کے اعتراضات ہیں۔ ایڈیٹر

درخواست دعا

برادرم محمد تقی صاحب احمدی مدرس اوّل ریاضی مدرسہ سرہند درخواست کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اخبار بدر میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم مجھے دنیاوی و دینی ابتلاؤں سے اپنے حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ والسلام

برادرم محمد عبد الہادی صاحب قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے سب احمدی احباب کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ ان کے لئے دعا مغفرت کی جائے اور نماز جنازہ پڑھی جاوے۔

اشتہار۔ یعنی دعا الہامیہ حضور مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ نہائت عمدہ منقش۔ خوبصورت ولایتی چکنے سفید کاغذ پر محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان نے چھپوائی ہے۔ لکھائی چھپائی بھی بہت عمدہ ہے قیمت فی قطعہ ۲/ لکے لئے

ایک سیّاح قادیان کے خیالات

جس نوجوان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملاقات کے واسطے قادیان آنے کا ذکر اور حضرت کی تقریر ہم نے اخبار بدر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء میں درج کی تھی۔ اس نے اپنی رائے قادیان کے متعلق اخبار وکیل امرتسر میں چھاپی ہے۔ جو یہاں نقل کی جاتی ہے

میں نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ مہمان رہا۔ میرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ میرے مونہہ میں حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے۔ اور میں شور غذا میں کہا نہیں سکتا تھا میرزا صاحب نے (جبکہ دفعتاً گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے) دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی

آجکل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ میں (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر ہیں۔ بزرگان ملت بھی وہیں ہیں۔ قادیان کی آبادی تقریباً تین ہزار آدمیوں کی ہے۔ مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی میں صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور ناہموار ہیں بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آئی ہے۔ اپنی نوعیت میں سب پر فوق لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکہ میں مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ نواب صاحب کے رتھ نے لوٹتے وقت اس میں نصف کی تخفیف کر دی۔ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا۔ تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی میں آگے نہ بڑھ سکتا۔

اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سلوک کیا۔ اور مولانا حاجی حکیم نور الدین صاحب جن کے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے۔ اور مولانا عبدالکریم صاحب جنکی ... میں دہوم ہے۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جنکی تحریروں سے کتنے انگریز یورپ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ جناب میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو میرزا صاحب کے ... ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ مولوی یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔ جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ بڑے ہی شفقت اور نہایت محبت سے پیش آئے افسوس ہے اور اشخاص کا نام یاد نہیں۔ ورنہ میں انکی مہربانیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا

میرزا صاحب کی صورت نہائیت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں جسم مضبوط اور محنتی ہے سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے

مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا۔ میری موجودگی میں بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے۔ جنکی ارادت بڑے پایہ کی تھی اور بے حد عقیدت مند تھے

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنے نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر ان الفاظ نے مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا۔ "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں" (اس وقت کا متبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے)

میں جس شوق کو لے کے گیا تھا۔ ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ "حسن خلقک و توسع الکفار" + (میرزا صاحب کے خیالات کے متعلق عنقریب میری تحریر شائع ہوگی۔ اس مضمون میں صرف میں نے وہاں کے برتاؤ کو دکھایا ہے)

میں نے اور کیا دیکھا؟ بہت کچھ دیکھا۔ مگر قلمبند کرنیکا موقع نہیں سٹیشن جانے کا وقت سر پر آ چلا ہے پھر کبھی بتاؤں گا کہ میں نے کیا دیکھا۔

راقم ۔ ا ۔ ہ دہلوی

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

اشتہار پانسو روپیہ (منقول از الحکم)

اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷ دسمبر ۱۸۷۷ء کی وکیل اور ہندوستان وغیرہ اخبار میں لائق و فائق آریہ سماج والوں نے بابت روحوں کے اصول اپنا شایع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہیں۔ اور اس کثرت سے ہیں کہ پرمیشور کو بھی انکی تعداد معلوم نہیں۔ اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہیں اور پاتے رہینگے۔ مگر کبھی ختم نہیں ہو دینگے۔ نذریعہ ہم نے ۹ فروری سے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں میں بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے۔ اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعدادی پانسو روپیہ معہ جواب الجواب باوا نارائن سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج کے تحریر کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں۔ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں میں سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے۔ کہ ارواح موجودہ سوا چار ارب کی مدت میں کل دورہ اپنا پورا کرتے ہیں۔ بے انت ہیں اور پرمیشور کو تعداد ان کا نا معلوم رہا ہوا ہے۔ تو میں اس کو مبلغ پانسو روپیہ نقد بطور انعام کے دونگا۔ اور در صورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہوگا۔ کہ بمدد عدالت اختیار کرے۔ لیکن واضح رہے۔ کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور میں سے اس اصول سے منکر ہو۔ تو صرف انکار طبع کرنا کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اس صورت میں بہ تصریح لکھنا چاہیئے کہ پھر اصول کیا ہوا۔ آیا یہ بات ہے۔ کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جائیں گے۔ اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہوگا۔ یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحوں کے پھر پرمیشور انہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجدیگا یا کیہ ارواح اگرچہ بے انت نہیں۔ اور تعداد ان کا کسی حد و معین میں ضرور محصور ہے۔ مگر پھر بھی بعد نکلے جانے کے باقی ماندہ اتنے کے اتنے ہی بنے رہتے ہیں۔ نہ مکتی والوں کی جماعت جنمیں یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملتے ہیں۔ اس بالائی آمدن سے پہلے کچھ زیادہ بن جاتے ہیں اور نہ یہ جماعت جسمیں کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہوتے ہیں غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ مفصل لکھنا چاہیئے

المشتہر میرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی اللہ عنہ ۲ مارچ ۱۸۷۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مجکو ایک احمدی بھائی جو کہ انٹرنس پاس شدہ ہو کی ضرورت ہے۔ عنہ دس روپیہ ماہوار اور خوراک اپنے ساتھ دی جائے گی۔ براہ مہربانی آپ کے خیال میں اگر ایسے صاحب کوئی ہوں۔ تو بہتر ورنہ بدر میں اعلان فرما دیں والسلام

خاکسار سیّد ناصر شاہ سب اُوورسیئر آفیسر ریاسی براہ جموں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی چہ با در قادیان بینی	باب رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۹	دوا بینی و شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۹	۱۶ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات یکم جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱
ریحان منتظر خوش باش کا مد گلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہیں۔ عام قیمت عہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان۔ اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ... مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ... ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ... بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ... دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ... جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ... ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ... زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ... آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ماندیاییم ہر نور و کمال ... وصل دلدار از نبے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ... ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ... ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ... منکرش مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است ... منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ... آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ... ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب ... نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوئم** یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوئم**۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم**۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم**۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم**۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام

[illegible]

خدا کی تازہ وحی

۹ مئی ۱۹۰۵ء

یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یہ الہام کوئی ۲۵ سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی زبردست اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء

صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ۔ یعنی رحمت الٰہی جو نیچے ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے۔ فرمایا اسمیں کچھ بھی مبالغہ ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ڈھانپ لیا۔ یہ الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ لفظی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اسکا اظہار دنیا پر کرتا ہے۔

حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیاں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپ دعا میں مشغول ہوئے الہام ہوا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے مجھے راہ دکھائیگا اور کامیاب کریگا۔ چنانچہ دوست ابھی گذرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھول دی مرض نہایت تکلیف دہ تپ تھا ساتھ اسکے اور عوارض تھے صبح کیوقت خواب میں کسی نے بلند آواز سے کہا کہ تپ ٹوٹ گیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

یکم جون ۱۹۰۵ء

یُنْجِی النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ۔ امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دیگا۔ فرمایا یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراض خطرناک سے نجات ہوگی

ڈائری

القول الطیب

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی والدہ یہاں آئی ہوئی ہیں انھوں نے اپنی والدہ کی پیری اور ضعف کا اور انکی خدمت کا جو وہ کرتے ہیں ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اسکے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جسنے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اسکے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اسکے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو جیسے چیچک ہو ہیضہ ہو طاعون ہو ماں اسکو چھوڑ نہیں سکتی۔ ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا ہماری گھر سے اسکی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں اسب تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اسی کیطرف قرآن شریف میں اشارہ کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی ادنیٰ درجہ عدل کا ہوتا ہے جتنا لے اتنا دے اس سے ترقی کرے تو احسان کا درجہ ہے۔ جتنا لے وہ بھی دے اور اس سے بڑھ کر بھی دے پھر اس سے بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اسطرح نیکی کرے جسطرح ماں بچہ کے ساتھ بغیر نیت کسی معاوضہ کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کرکے ایسی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ انسان کا ظرف چھوٹا نہیں۔ خدا کے فضل سے یہ بات حاصل ہو جاتی ہے بلکہ یہ وسعت اخلاق کے لوازمات میں سے ہے۔ میں تو قائل ہوں کہ اہل اللہ یہاں تک ترقی کرتے ہیں کہ مادری محبت کے اندازہ سے بھی بڑھ کر انسانوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

ایک بڑھیا کا ذکر ہے کہ حضرت ابو بکر کی وفات کے روز بغیر اسکے کہ اسکو کسی نے خبر دی ہو خود بخود کہنے لگی کہ آج ابو بکر مر گیا ہے لوگوں نے پوچھا کہ تجھکو کسطرح سے معلوم ہوا اس نے کہا کہ ہر روز مجھکو آپ حلوہ کھلایا کرتے تھے اور وہ وعدہ میں تخلف کرنیوالے ہرگز نہ تھے چونکہ آج وہ حلوہ کھلانے نہیں آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں ورنہ وہ ضرور مجھے حلوہ کھلانے آج بھی آتے۔ دیکھو اخلاقی حالت کہانتک وسعت کر سکتی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ان اخلاق پر دوسرے لوگ قادر نہیں ہو سکتے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مجرم پکڑا ہوا آیا کہ وہ آپ ہی رعب سے کانپتا تھا آپ نے فرمایا تو کیوں اتنا ڈرتا ہے میں تو ایک بڑھیا کا بیٹا ہوں۔ معمولی انسانوں کے یہ اخلاق نہیں ہوتے۔ عرب کی قوم کئی پشتوں تک کینہ رکھنے والی تھی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب غلبہ پایا تو باوجود اسقدر دکھوں کے جو ان سے اٹھایا تھا سب کو معاف کر دیا۔ دنیوی حکومت رحم نہیں کر سکتی۔ انگریزوں نے باغیوں کو کسطرح پھانسی دیا اور قتل کیا تھا مگر آنحضرت نے اپنے سب باغیوں کو یکدفعہ معاف کر دیا کسی نبی کو ایسی پوری کامیابی نہیں ہوئی جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ حضرت موسیٰ اپنے وعدہ کی زمین تک نہ پہنچ سکے اور راستہ میں ہی فوت ہو گئے اور انکی ساتھیوں نے کہا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا خدا ملکر ان سے جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں مگر آنحضرت کے اصحاب نے کہا کہ ہم تیرے ساتھ چلیں گے اگرچہ سمندر میں گرایا اور قتل کیے جائیں۔ قاعدہ ہے کہ نبی کا پرتوہ امت پر بھی پڑتا ہے جیسا استاد کامل ہوتا ہے ایسے ہی شاگرد بھی بنتے ہیں جیسے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت، افعال و اعمال اور کامیابی کی نظیر نہیں ویسے ہی صحابہ کی بھی نظیر نہیں صحابہ باوجود قلیل ہونیکے جدھر جاتے فتح پاتے صحابہ ایسے تھے جیسے کسی برتن کو بہت دھو کر بالکل صاف اور مطہر کر دیا جاتا ہے اور انمیں کسی قسم کی آلائش کا شائبہ نہیں رہتا انکی ایسی محنت اور اخلاص تھا تو خدا نے پھر بدلہ بھی ایسا دیا۔ حضرت ابو بکر کو آنحضرت کا خلیفہ بنایا۔ آجکل شیعوں نے بڑی غلطی کھائی ہے کہ خلافت کا حق حضرت علی کو تھا۔ بد قسمت نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیا فیصلہ کیا جو دقت وعدوں کے پورا ہونیکا تھا اسوقت خدا نے ایک منافق اور اہلبیت کے دشمن کو کیوں گدی پر بٹھا دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس قوم نے بھی عیسائیوں کیطرح ایک غلو کیا ہے اور اس غلو کا باعث اصلی نامرادی ہے جو ابتدا میں حاصل ہوئی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یسوع کو ظاہری بادشاہت حاصل ہوگی انکو جب اسمعاملہ میں ناکامی حاصل ہوئی تو انھوں نے یسوع کی صفت میں غلو کر کے یسوع کو خدا ہی بنا دیا۔ ایسا ہی قوم شیعہ نے بھی حضرت علی کو وہ درجہ دیتے ہیں جو خدا نے نہ چاہا کہ انکو دے۔ خدا کا معاملہ ہر ایک کے ساتھ اسکے دل کی حالت کے مطابق ہوتا ہے اگر ان پاس اور ایمان ہوتا تو ایسی بات نہ ہوتی کیا اسوقت خدا کمزور تھا اور وہ بدل نہ سکتا تھا یا خدا ایسی بازی تھا حضرت ابو بکر کو طاقتور دیکھ کر خاموش رہا۔

انصار بدر

حکیم مولوی محمد صدیق صاحب موردہ ضلع حیدر آباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں حتی المقدور انشاء اللہ توسیع اشاعت میں بڑی کوشش کرونگا آپ دعا فرماویں کہ حق تعالیٰ مجھے کامیاب کرے آجسے میرے نام بدر جاری فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے اور ناصران دین میں سے بنائے اور اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس مختصر

[illegible] ۱-۲ طٰہٰ ۔ یہ ایک عربی لفظ ہے اور [illegible] کو عربی زبان میں [illegible] کہتے ہیں جو کسی چیز کا بڑا [illegible] اپنی مراد کے پورا ہونے پر پورا [illegible] جو اُسکے راز سے واقف نہیں [illegible] سمجھتے ہیں ۔ ہندی میں کہ اگر [illegible] کا ہو گا [illegible] لفظ تو غالباً بھی [illegible] ہے ۔

مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ۔ قرآن تجھپر [illegible] کام ہوجاوے [illegible] ہوگی ۔ یہ [illegible] چار و [illegible] ۔ مسلمانوں کی ایک تھوڑی سی [illegible] اُٹھاتی تھی ۔ [illegible] نیا وزرکے نزدیک یہ سلسلہ بہت جلد [illegible] ہو جیو الا تھا ۔ اور بظاہر کوئی ایسی صورت [illegible] اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کی اُمید ہو سکتی تھی ۔ لیکن ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے رنگ میں یہ سچی تسلی اور پیدا ہونیوالا وعدہ عطا فرمایا [illegible] محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو جید الٰہی [illegible] دنیا میں قائم کرنے اور مخلوق الٰہی کی اصلاح کرنے میں [illegible] اسقدر جوش میں ہے کہ تیرا نام [illegible] رکھا جاوے تو درست ہے ۔ دنیا تیری [illegible] ہو جاوے گا اور تیرا سلسلہ نابود ہو جاوے گا مگر تو تسلی رکھ ۔ [illegible] تجھپر ایک ایسی چیز نازل کی ہے یعنی قرآن [illegible] حاصل کبھی ناکام نہیں ہوسکتا

إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ بلکہ یہ ایک نصیحت ہے اُسکے واسطے جو ڈرتا ہے ۔ کیا معنے ۔ یہ ایک ہی کتاب ہے جو کھلے کھلے الفاظ میں اپنے مطالب کو ظاہر کرتی ہے اور اسمیں اس قسم کے گر موجود ہیں کہ ہر ایک شخص جو دور اندیشی کے ساتھ آغاز [illegible] انجام سے بچنے کی راہ ڈھونڈنا چاہتا ہے اسکو یہ راہ اس قرآن شریف کے ذریعہ سے ضرور ملجاتی ہے اور وہ ہلاکت اور تباہی سے میں بچتا اور کامیابی کی طرح [illegible]

تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى

اُتارا ہوا ہے اُسکی طرف سے جسنے زمین کو پیدا کیا اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ۔ کیا معنی ۔ یہ دستورالعمل روح اور جسم کے واسطے خود اُس نے بنایا ہے جس نے اس روح اور جسم کو بنایا ہے اور اُس زمین کو بنایا ہے جسکے اوپر ہم رہتے ہیں اور اُس آسمان کو بنایا ہے جسکا تعلق ہمارا زمین کے ساتھ اور زمین کے رہنے والوں کے ساتھ ہے ۔ پس جو ذات ہماری فطرۃ اور بناوٹ سے ایسی آگاہ ہے اُسکا بنایا ہوا دستورالعمل ہمارے واسطے ایسا ہے کہ بغیر اُسپر چلنے کے ہماری واسطے کامیابی کی کوئی راہ نہیں ہے اور نہ ہوسکتی ہے ۔ وہ ہی ہماری فطرتوں کو خوب جانتا ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق ہے اور ہر شَے جس سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اُسکا بھی خالق ہے ۔ اگر یہ کتاب ایک ایسی ذات کی بنائی ہوئی تھی جو نہ ہماری روح کا خالق ہوتا اور نہ اُس مادہ کا خالق ہوتا جو ہمارے اردگرد ہے تو بیشک شبہ پڑتا ہے کہ وہ جو ہماری حقیقت بناوٹ سے آگاہ نہیں اُسکی کہنا ہمارے لیے قابل تسلی نہیں ہوسکتا ۔

الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ۔ وہ رحمٰن ہے اور العرش پر پورا قرار پکڑے ہوئے ہے ۔ رحمٰن ہے ۔ ایسا نہیں کہ تمھاری طاقت سے بڑھ کر تمپر کوئی بوجھ ڈالے بغیر تمھارے اعمال کے بھی تمپر رحم کرنیوالا اور بیشمار نعمتیں عطا کرنے والا ہے ۔

(حضرت امام الزمان فرمایا کرتے ہیں کہ عرش ایک خاص تجلی گاہ الٰہی ہے جسنے ودون جہانوں تک فیضان پہونچتا ہے اور یہی ایک شان اور صفت کا نام ہے) اسواسطہ شاہی مجلس کو بھی عرش کہتے ہیں

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ اُسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے ۔ سب چیزیں اُسکی بنائی ہوئی اور اُسکی حکومت کے نیچے ہیں ۔ اسی لیے وہی بہتر جانتا ہے کہ کونسا طریقہ انسان کے واسطے مفید ہوگا اور کونسا غیر مفید ۔ پس اُسی کی کتاب ہدایت کا موجب ہوسکتی ہے اور جو اُس سے منہ موڑیگا وہ ہر ایک معاملہ میں جو زمین و آسمان کے درمیان کسی شَے کے ساتھ کریگا دُکھ اُٹھائیگا اور اُسکا انجام کبھی بخیر نہ ہوگا ۔

تعبیر الرویا

بابو نورالدین صاحب کلرک ڈاک خانہ گوردا سپور نے ایک خواب ۳ جون کا تحریر کرتے ہیں کہ میں نے رویا دیکھا کہ ایک وسیع بازار یا میدان ہے وہاں ایک تخت پر حضرت اقدس شاہانہ لباس پہنے ہوئے کھڑے ہیں اور سر پر تاج شاہی بھی معلوم ہوتا ہے اور جہانتک یاد پڑتا ہے شاید حضرت اقدس نے سبز عینک لگائی ہوئی تھی غالباً وعظ فرمارہے تھے اور یہ عاجز بہت سے مجمع کے وہاں پیچھے کھڑا تھا کسی دوسرے سے کہتا ہوں کہ کیا ایسے شخص کی صداقت میں کبھی شک ہوسکتا ہے غالباً وہ مجمع آیندہ زلزلہ کے بعد کا کوئی موقعہ کا تھا ۔

اسکی تعبیر یہ ہے کہ خدا کا نشان جس کے متعلق پیشگوئی ہے پورا ہوگا اور اس دلیل میں حضرت امام الزمان کو فتح حاصل ہوگی جبکہ لوگ مان جائینگے کہ بیشک خدا ہے ۔ اسجگہ یاد رکھنا چاہیے کہ عالم رویا میں جو بادشاہت یا تاج ہے اُس سے ظاہری بادشاہت اور تاج مراد نہیں ہوتا کیونکہ ظاہری بادشاہت میں تو کفار اور ظالم بادشاہ بھی داخل ہیں خدا اپنے بندوں کو جو آسمانی سلطنت عطا کرتا ہے اُسکے مقابل میں یہ دنیوی سلطنتیں اور حکومتیں کیا شَے ہیں خدا کے بندے تو اُنکی خواہش کرنا ایک گناہ سمجھتے ہیں

گرجا بیماریوں کا گھر

عیسائیوں میں ایک مذہبی رسم چلی آتی ہے کہ ایک پیالہ میں شراب اور روٹی ڈالکر بعد نماز تمام نمازیوں پر تقسیم کیجاتی ہے اور وہ شراب مسیح یسوع کا خون اور وہ روٹی مسیح کا گوشت بعینہ حقیقتاً یا صرف مجازاً مانا اور بیان کیا جاتا ہے ہر گرجا میں ہمیشہ خداوند کا گوشت اور خون کھایا پیا جاتا ہے لیکن اب ڈاکٹروں نے تحقیقات کی ہے کہ یہ رسم بیماریاں پیدا کرتی ہے ۔ عیسائیوں کے ماہواری میگزین ترقی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر ان روبکی اور ہس صاحبان نے تجربہ سے معلوم کرلیا کہ ایک ہی پیالہ میں عشائے ربانی کی شراب بہت سے آدمیوں کو پلانے سے ساری امراض ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہوجاتے ہیں اگرچہ رومال سے پیالہ کا کنارہ پونچھ دیا جاتا ہے لیکن اسپر بھی اجرام خود شراب کے اندر داخل ہوجاتے ہیں اسی قسم کی شراب کو پچکاری کے ذریعہ دس خرگوشوں کے جسم کے اندر داخل کیا گیا تو اُن میں ۸ خرگوش مرض دق میں مبتلا ہوکر مر گئے ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرض دق یا دیگر سارے امراض جنکا باعث اجرام ہوتے ہیں عشائے ربانی کے پیالہ میں اسکی شراب کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہوجاتے ہیں "

براہین احمدیہ کی چار ون جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ چھپی ہوئی معراج الدین عمر صاحب لاہور سے پانچ روپیہ قیمت میں مل سکتی ہے ۔

مغربی دنیا میں تثلیث کے دشمن

لالہ رگھوناتھ سہائے صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر یونین اکیڈمی لاہور نے یورپ و امریکہ کے فرقہ موحدین کے چند ایک رسالوں کا ترجمہ کر کے خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے۔ ان رسالوں کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں صرف تثلیث کے پجاری ہی نہیں بستے جن کا نمونہ ہم اس ملک میں مشنریوں کو دیکھتے ہیں۔ بلکہ کثرت سے سمجھدار لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ اور تثلیث کو نہایت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اس جگہ ہم مسٹر جیمس ہارووڈ صاحب کی کتاب میں سے کچھ اقتباس کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوگا کہ تثلیث کی قسمت کا اب آئندہ زمانہ میں رفتہ رفتہ خاتمہ نظر آتا ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے

عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ مذہب موحدین کوئی باقاعدہ مذہب یا دین نہیں۔ مگر باوجود ان کے اس خیال کے جزائر برطانیہ یورپ اور بہت سے حصوں اور شمالی امریکہ میں اس کے مسائل برابر مانے جاتے ہیں اور ان کی پیروی کی جاتی ہے۔ اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ عہد ان چرچوں میں بھی کہ جو برائے نام تثلیث کے معتقد ہیں۔ بہت سے ایسے ممبر ہیں۔ جو اعتقاد کے لحاظ سے ہیں۔ اس لئے میں شخصی خصوصیت کی طرف توجہ دلانا نہیں چاہتا۔ بلکہ عیسائیوں کے ایک تسلیم کردہ فرقہ کی طرف توجہ مبذول کرتا ہوں۔ کہ جس کا بنا لٹریچر اور اپنے مدارس خیرات خانے وغیرہ ہیں۔ اور جس کے بہت زیادہ ووٹ ہیں

ابتداءً مذہب موحدین کی بنیاد انجیل کی تعلیم پر تھی۔ پرانے عہدنامہ کی تعلیم کے بارے میں تو کچھ سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے صاف الفاظ میں تعلیم ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اس میں تو اس کے سوائے کوئی اور مسئلہ نہیں تھا۔ اور جب ہم نئے عہدنامہ کی کتابوں تک پہنچتے ہیں۔ تو وہاں بھی تثلیث کے مسئلہ کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ملتی۔ پرانے زمانے کے عیسائی ادھر ادھر سے چند فقرات پیش کرتے ہیں۔ کہ جن سے وہ ہیر پھیر کر کے اس مسئلہ کی تائید کرتے ہیں۔ مسلمان ناظرین کے لئے ان تمام فقرات کا غور سے امتحان کرنا کچھ زیادہ دلچسپ نہ ہوگا۔ اور یہ ہی کہنا کافی ہے۔ کہ دوسری طرف بہت ہی زیادہ ایسے حوالے موجود ہیں۔ جن سے تثلیث کے مسئلہ کی اس قدر غیر مطابقت ثابت ہوتی ہے۔ کہ دوسری طرف کے حوالوں کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ لفظ تثلیث خود نہ ہی ان متنوں کا کوئی اور لفظ پرانے یا نئے عہدنامہ میں کہیں پایا جاتا ہے۔ کہیں یہ بیان نہیں کیا گیا۔ کہ خدا ایک جوہر ہے لیکن اس میں اکنوم ثلاثہ یعنی تین ہستیاں یا شخصیتیں موجود ہیں۔ تثلیث کے پیرو جو انجیل کے حرف بحرف ماننے کا دعوے کرتے ہیں۔ اپنے مسائل کو ظاہر کرتے ہوئے ایسی زبان استعمال کرتے ہیں۔ جو انجیل سے بالکل غیر ہے

ایک اور بات ہے۔ جو نہایت ہی ضروری ہے۔ تثلیث کا ایک پکا معتقد بھی یہ کبھی تسلیم نہیں کرے گا کہ یہودی لوگ کبھی تثلیث کے قائل تھے۔ حضرت مسیح یہودی تھے۔ اور انہیں لوگوں میں رہتے تھے۔ انہیں میں انہوں نے وعظ کیا۔ اور انہیں میں سے ان کے چند مرید بنے۔ اگر ان کا تثلیث میں اعتقاد ہوتا۔ تو وہ ضرور اس کو مشتہر کرتے۔ اگر وہ خدا ہی تھے۔ اور تثلیث ان کا دوسرا درجہ ہوتا۔ تو انہیں ان کا علم ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ جانتے ہوتے۔ تو یہ کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ وہ اپنی معمولی زبان استعمال کرتے۔ اور جو لوگ ان کی تعلیم سنتے تھے۔ وہ ان پر گمراہی کا الزام نہ لگاتے۔ تعجب ہے۔ کہ ایک ایسا استاد جس نے خدا کے متعلق اس قدر تلقین کی ہو۔ ایک ایسے معاملے کے متعلق بالکل خاموش رہے۔ جو تثلیث کے معتقدوں کے خیالات کے مطابق لوگوں کے لئے جاننا نہایت ضروری ہو

تو پھر کیا۔ انہوں نے جان بوجھ کر لوگوں میں غلط خیالات پھیلائے؟۔ نہیں۔ یہ خیال ایک دم کے لئے بھی ہمارے دماغ میں نہیں آسکتا۔ حضرت مسیح نے صداقت خدا اور انسان کی محبت کی خاطر جان دی ہے۔ اس لئے تثلیث کے متعلق ان کا خاموش رہنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کا اس پر یقین نہیں تھا۔ تو پھر ان کی تعلیم کا لب لباب کیا تھا۔ اور وہ اپنے اہل ملک کے مروجہ مذہب کی کس بارے میں اصلاح کرنا چاہتے تھے۔؟ لوگوں نے انہیں کیوں قبول نہ کیا۔ اور کیوں آخرش انہیں صلیب پر چڑھا کر ان کا خاتمہ کیا (خاتمہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ صلیب سے زندہ اتر آئے) کیا انہوں نے یہودیوں کے بڑے ضروری مسئلہ یعنی خدا کی واحدانیت پر کچھ اعتراض کیا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو نہایت جوش سے ان کے دشمن ان پر آن پڑتے۔ وہ ہمیشہ ان کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا نہایت شوق سے انتظار کرتے تھے۔ جس سے لوگوں کو ان کے برخلاف برانگیختہ کردیں۔ اور یہ ہی ایسا الزام تھا۔ کہ اگر لگایا جاتا۔ تو بہت ہی موثر ثابت ہوتا۔ لیکن اس وقت کی تواریخ سے ہمیں لشانا بھی یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مسیح نے خدا کی تثلیث کے مسئلہ کو مروجہ وحدانیت کے مسئلہ کی جگہ قائم کیا ہو۔ یہ خیال میں نہیں آسکتا کہ مسیح یہ نیا مسئلہ پیش کرتا۔ اور اس مسئلہ دشمن چپ رہتے۔ اور مسیح ان کی حاسدانہ کارروائی سے بچ جاتا۔

مزید براں ہم انجیل میں کہیں تثلیث کے مسئلہ کو نہیں پاتے۔ مگر ایک اور جگہ یعنی مذہبی تواریخ میں اس یقین کا ابھرنا اور اس کے بتدریج درجے ملتے ہیں۔ اس خیال کی ترقی کے مدارج تین فرقوں یعنی اپوسلز۔ ناسیس اور اتھانیشس میں صاف طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے اول کا مسیح کی موت سے تین سو برس پہلے تک اپنی موجودہ شکل میں سراغ لگتا ہے۔ گو ان کے چند حصے اس سے بھی پہلے موجود تھے۔

لیکن اب موحدین کو اس قسم کی کچھ مجبوری نہیں ہے۔ کہ وہ انہیں صداقتوں تک جو انجیل میں موجود ہیں محدود رہیں۔ یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی مسئلہ درست ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو۔ لیکن وہ لوگ جو تثلیث کے قائل ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ الہامی صداقت ہے اور یہ الہام انجیل کے ذریعہ پہنچا ہے۔ اور اسی میں شامل ہے۔ گو جب یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ اس مسئلے کا اصلی منبع انجیل نہیں بلکہ مذہبی کونسلیں ہیں۔ تو انہیں کافی جواب مل جاتا ہے۔ لیکن جو کچھ ہمیں ان مذہبی مسائل کی قائمی اور ان کونسلوں کے متعلق جن کے ذریعہ یہ مسائل مشتہر کئے گئے ہیں۔ معلوم ہے اس سے تو کوئی بڑا اعتبار ظاہر نہیں ہوتا

اس سے ہم مفصلہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں۔ اس بات پر سب لوگ متفق ہیں۔ کہ وحدانیت کا مسئلہ انسانی عقل کے بالکل مطابق ہے۔ اور انجیل میں زور اور وضاحت کے ساتھ اس کی تعلیم موجود ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق رائے ہے۔ کہ تثلیث کا مسئلہ اگر انسانی عقل کے بالکل خلاف نہیں۔ تو کم از کم اس کے ادراک سے بعید ہے۔ اس لئے اگر اس مسئلے پر صرف خارجی سند پر ہی یقین کیا جائے۔ تو ہمیں یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ وہ خارجی سند ایک نہایت اعلیٰ قسم کی ہو۔ اور یہ اصول بالکل صاف صاف الفاظ میں بیان کئے گئے ہوں۔ لیکن واقعات میں انجیل میں کوئی ایسا فقرہ نہیں۔ جہاں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہو۔ کہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک خدا میں شریک ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر اس اصول کی تعلیم دی بھی گئی ہو۔ تو بھی ایسا کیا گیا ہے۔ کہ ان فقیہوں نے جنہیں صداقت کے علاوہ اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اس مسئلہ کی تشریح کی ہوگی۔ مگر کیا الہام کی صداقت ایسے اٹکل پچو اتفاق پر چھوڑی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں پرانے اور نئے عہدناموں میں بہت سے ایسے فقرات موجود ہیں۔ جن کو

جواب انجیل۔ مذہب موحدین۔ مسلمانوں کو پیغام۔ یورپ کے آزادوں کا مذہب

اگر عام طور پر سمجھا جائے۔ تو مسئلہ تثلیث کے سخت مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ اور صرف تین بڑے فرقوں میں ہی اس مسئلہ کی بے پیچ تثلیث کا پتہ ملتا ہے۔ لیکن مسلمان بیلی موحدین کے ساتھ اس مسئلہ تثلیث کے رد کرنے میں ضرور متفق ہوں گے۔ مگر ان کی دلیل مختلف اور زیادہ سہل ہوگی

بزم احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخویم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ کل مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۱ء۔ بوقت عصر پانچ بجے حسب الہام ربانی احقر کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالے سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالے اس کی عمر دراز کرے۔ اور اس کو خادم دین بنائے۔ دیگر احباب کی خدمت میں سلام علیکم۔ عرصہ دس ماہ ہوا یہ الہام پورا ہوا

المرسل ذوالفقار علیخاں ہیڈ کلرک آبکاری میرٹھ

ملا۔ الفاظ۔ اخویم مولوی عبدالرحیم سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ بوقت انتقال سید نور دار ظفر مرحوم متوفی ۲۴ جولائی ۱۹۱۰ء نیرنگ بغلام احمد نحیی ۲۴ جولائی ۱۹۱۰ء

---

۱۸ مئی ۱۹۱۱ء کو مکرمی مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالے اس کی عمر دراز کرے۔ اور خادم قوم اسلام وسلسلہ احمدیہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان

تمام حاجیان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار بدر میں میرے ساتھ حصہ دار تھے اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ التصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار اور ذاتی ذمہ داری پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورہ ہوتا اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ میرا اسباب اگر کسی صاحب

کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو بالیقین کا ثبوت ہم پہنچانے وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق منیجر اخبار بدر سے خط وکتابت کر کے فیصلہ کر لیں

خاکسار میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر

چائے غیر مفید۔ اخبار دیلی گزٹ میں ایک ڈاکٹر نے ایک مضمون دیا ہے۔ جس میں اس نے ثابت کیا ہے کہ چائے انسان کے واسطے کوئی ضروری اور مفید چیز نہیں ہے۔ اور چائے کے پینے کی عادت بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتی ہے۔ چائے سے اعصاب کو ضرر ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک قسم کی بدہضمی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا میں انسان نے مفید اور ضروری اشیاء کو چھوڑ اپنے واسطے بہت سی زہروں کا کھانا پسند کیا ہے کوئی شرابی ہے۔ کوئی تمباکو نوش۔ کوئی افیمی۔ مگر چائے بھی انہی قسم کی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔ کاش دنیا اپنے خوراک اور لباس کو میں اس سادگی کو اختیار رکھے جس کی بنیاد خدا کے مرسلین نے اپنے طرز رہائش کے نمونہ کے ساتھ ہمیشہ رکھی ہے۔ آج زمانے اور پھر بالخصوص عیسائی اقوام میں اس قدر تکلف ہو گیا ہے۔ کہ یردن کے کنارے پر مچھلیاں بھون کر کھانے والا یسوع مسیح اگر آج صاحب لوگوں کے کسی ٹی پارٹی یعنی چائے کی دعوت میں آجائے تو یقیناً ایک دیوانہ فیو سمجھا جا کر فوراً پنڈال سے باہر نکالا جائے۔

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم اسلام نیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے۔ مینے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں کوئی تلذذ بات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ ظن کریں کہ اخبار کو پُر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا۔ بعد اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے۔ لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع کئے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جاوے گا۔

مسیح کون تھا

(منقول از کتاب پادری سیوج صاحب)

(مترجمہ لالہ رگھوناتھ سہائے)

اب میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح اور ان کے خدا ہونے کے متعلق ہمارا کیا اعتقاد ہے۔ میں آپ سے صاف عرض کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس وقت میں اپنی ذاتی رائے ظاہر کرتا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ تمام یونیٹیرین (موحدین) یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح انسان تھا۔ وہ ہماری ہی طرح انسان پیدا ہوا۔ اور ہماری ہی طرح مرا۔ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ کہ وہ محض انسان ہی تھا۔ کیونکہ میں محض انسانیت کی فضیلت بزرگی اور گہرائی کا اندازہ لگانے کے قابل نہیں ہوں۔ نہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مسیح ہمارے جیسا انسان نہ تھا۔ کیونکہ شکسپیر سقراط۔ ڈنٹی۔ وغیرہ ہمارے جیسے اشخاص نہ تھے۔ مسیح میں اور ہم میں کم از کم اتنا فرق تو ضرور ہے۔ کہ اس کا فہم اور ادراک نہایت اعلے تھا۔ اس کو بہت سے قدرتی عطئے حاصل تھے۔ اور وہ دنیا اور اپنے زمانے پر بہت زبردست اثر ڈال سکتا تھا۔ اس عقیدے سے کہ مسیح انسان تھا۔ کسی طرح پر مسیح کی بے عزتی نہیں۔ بلکہ اس سے نسل انسان کی فضیلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم جب تک مسیح کو انسانوں سے بڑھ کر درجہ نہ دیں۔ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ دراصل انسان کو بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس میں وہ اوصاف تھیں۔ جن کا ہونا ہم سب میں ممکن ہے۔ جب میں انجیل کے شروع میں مسیح کی پیدائش بچپن اور زندگی کا حال پڑھتا ہوں۔ تو میں اس بیان کو نیبن بیٹی کی ہمدردی اور انسانیت کے سوائے کسی کے ساتھ تشبیہ نہیں دیسکتا۔ اگر اس کے بھائی یہ جانتے ہوتے کہ وہ خدا ہے اور اس کی پیدائش بھی قانون قدرت کے برخلاف یعنی غیر معمولی طور پر ہوئی ہے۔ تو یہ کب ممکن تھا۔ کہ وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اگر اس کی ماں کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ میری گود میں اس تمام کون و مکان کا مالک خداوند تعالٰے ہے۔ تو یہ کب ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اسے ہشیار ازدفت بڑھتا ہوا اور غیر معمولی ترقی کرتا ہوا دیکھ کر متعجب نہ ہوتی۔ اور کیا وہ اسے بارہ برس کی عمر میں اپنے دوستوں کے ساتھ عبادت خانہ میں رات بھر اکیلا چھوڑتے وقت نہ ڈرتی۔ میں یہ حالات پڑھکر یہ یقین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خود اس کی ماں مریم کو موجودہ زمانے کی اور ماؤں کی طرح سوائے اس کے اور کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ میرا بیٹا ایک پیدا اور عجیب بچہ ہے

مرآۃ الجہاد

ریویو

اس نام کی ایک کتاب ہمارے دوست [illegible] صاحب ساکن ادین ضلع منٹگمری نے تصنیف کی ہے۔ جو شائع ہوئی ہے۔ اور ہمارے پاس ریویو کے واسطے بھیجی گئی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے اس جماعت کے ممبروں کو اسلام کی سچی محبت اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا دلی جوش عطا فرمایا ہے۔ اور یہی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اس زمانہ میں سچا اسلام اگر کسی فرقہ میں پایا جاتا ہے۔ تو وہ یہی فرقہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف موصوف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور جانفشانی سے کام لیا ہے۔ انہوں اور ہے گانوں کی کتابوں کا بہت غور سے مطالعہ کرکے مفید عبارتیں ہر جگہ سے نقل کی ہیں۔ تاریخ اسلامی میں مسلمانوں کی کتب اور رسائل ہنود جو منہ نویں اور آریہ کی مستند کتب حوالجات کے ساتھ اس امر کو پایہ ثبوت پہنچایا ہے۔ کہ اسلام میں اگر کوئی جہاد ہے۔ تو وہ عین فطرت انسان کے مطابق اور نبی نوع کی ضروریات کے موافق ہے۔ جہاد کا وعظ کیا گیا ہے۔ کہ اسلام پر اعتراض کرنا ان اقوام کے واسطے بجائے شرم ہے۔ یہ کتاب ۱۳۲ صفحہ کی ہے۔ اور اس میں بہت سے مفید مسائل پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر میں چند ایک سرخیاں فہرست مضامین میں سے نقل کرتا ہوں

وید میں جنگ کی تاکید۔ اسلام کو جہاد کی کیوں ضرورت پڑی۔ مغازی الرسول۔ خلفائے راشدین کے جنگوں کے اسباب۔ مسلمان بادشاہوں کے پاس معزز ہندو افسر۔ جواب رسالہ جہاد مصنفہ آریہ صاحبان۔ عرب۔ روم۔ فارس۔ مصر۔ مراکو۔ بلوچستان۔ افغانستان۔ ہندوستان کس طرح مسلمان ہوئے۔ جنگ کا تاریخی ثبوت۔ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانوں کی محسن وغیرہ

اس جگہ ہم اس کتاب میں سے دو مقام نقل کرتے ہیں۔ اول یہ کہ آریوں نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور دوم یہ کہ اسلام نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

غیر آریوں کے ساتھ سلوک

اشلوک نمبر ۵ و ۶ و ۱۴۔ مصنفہ لالہ سوامی دیال

"دشمن قلعہ میں رہے یا باہر رہے۔ اور جنگ ہی نہ کرتا ہو۔ لیکن اس کو گھیرے رہے۔ اور اس کے راج کو تکلیف دے۔ اور گھاس اور لکڑی اور پانی [illegible] میں ناکارہ چیز ڈالکر خراب کرے۔ تالاب قلعہ دیوار خانہ دکھائیں ان سب کو کھود ڈالے۔ بے خوف دشمنوں کو باخوف [illegible] اور رات کو [illegible] کا نام باجہ [illegible] سے [illegible]"

ویدوں میں غیر آریوں کو جو ویدکے دہرم کو قبول نہیں کرتے [illegible]

[illegible] بہت ظلم کرتے ہیں اور [illegible] چالاک ساتھی ہیں۔ دسیوں [illegible] اپنے برق سے ہلاک کر ڈالا اور [illegible] نے گیہوں کو اپنے گورے رنگ کے دوستوں یعنی آریوں میں تقسیم کر دیا"

"ہم پر چاروں طرف سے دسیو قوموں نے گھیرے ہوئے ہیں وہ یگ نہیں کرتے۔ وہ کسی چیز کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ ان کے مراسم دوسرے ہیں۔ وہ گویا انسان نہیں ہیں۔ اے دشمن کے ہلاک کرنے والو۔ قتل کرانکو اور [illegible] قوم کو ہلاک کر۔"

"[illegible] نے داسو قوم کو ہلاک کر دیا۔ وہ اسی انجام کے مستحق پیدا کئے گئے ہیں"

[illegible] حق تلفیاں دکھلانا چاہتا ہوں۔ جو فاتح آریوں نے [illegible] یعنی مفتوحوں سے [illegible] ہیں اور صرف بیت ہی نہیں۔ بلکہ قانون میں داخل کر چھوڑا ہے

سب سے پہلے قانونی حق تلفی ہے جو ہم دیکھتے ہیں کہ [illegible] قانون میں کوئی بھی امتیاز فاتح و مفتوح "اسلام وکفر" کا نہیں رکھا ہے مگر یہاں اس کے خلاف ہے۔ بات بات میں فرق بات بات میں امتیاز ہے

اگر فاتح (برہمن) کسی برہمن کو قتل کرے۔ تو اس کا صرف پیشانی داغ کر کے راج سے نکال دے۔ بالا اگر وہ کسی مفتوح (شودر) کو قتل کرے۔ تو صرف دس گائیاں خیرات دیدے۔ اور اگر بیچارہ مفتوح (شودر) کسی فاتح (برہمن وغیرہ) کو مار ڈالے۔ تو وہ قتل کیا جائے اور اس کی کل جائیداد ضبط کر لی جاوے۔

اگر پانچوں (برہمن کشتری وغیرہ) میں سے کوئی مفتوح (شودر) کی عورت سے زنا کرے۔ تو صرف جلا وطن کیا جائے۔ اور اگر بیچارہ مفتوح (شودر) کسی فاتح آریہ کی عورت سے زنا کرے۔ تو جان سے مارا جائے۔

یہی جابرانہ امتیاز چھوٹے چھوٹے جرموں کی سزا میں بھی ہے۔ مثلاً اگر بیچارہ شودر (مفتوح) کسی (فاتح) برہمن، کشتری وغیرہ سے سخت زبانی کرے۔ تو اس کی زبان میں سوراخ کیا جائے۔ اور اگر [illegible] فلانے برہمن سے نیچ ایسا باواز بلند برہمن وغیرہ (فاتحین) کے نام اور ذات لیکر کہے تو اس کے منہ میں بارہ انگل کی میخ آہنی جلتی ہوئی ڈالی جاوے۔

جہاں فاتحوں سے [illegible] اور [illegible] کی سینکڑوں سود [illegible] کا حکم ہے۔ وہاں بیچارے مفتوح شودروں سے [illegible] روپیہ سینکڑہ سالانہ

نیوگ رومیش چندر دت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آریوں کی ذات ناقابل انتقال تھی۔ اور انہوں نے شودروں کو ظلم و زیادتی کے ساتھ الگ رکھا۔ اور مذہبی معلومات اور مذہبی مراسم کو ادا کرنے سے بے نیاز رکھا۔ اور ان کے لئے بے انصافانہ اور ظالمانہ دیوانی اور فوجداری قوانین بنائے، سب سے پہلے شودروں پر اپنے فاتحوں کی غلامی کرنا فرض ہوئی اور ان کے لئے آزادانہ زندگی بسر کرنا اور حسب خواہش دنیا کے کاموں میں مشغول ہونا ناممکن ٹھہرایا گیا۔ اور فاتحوں کی غلامی اور سیوا کے سوا ان کو کچھ چارہ نہ رہا۔ اور ان سے جبراً غلامی کرایا جاتا رہا۔

یہ تغیر و تبدیل یہاں تک ترقی کر گئی۔ کہ برت میں بیچارے مفتوح شودروں سے ہمکلام ہونا منع فرمایا گیا۔ اور اس کو برت کا ایک لازمی رکن قرار دیا گیا۔

مفتوح بیچاروں کا جوٹھا غلہ کھانا اور پانی پینا ہی گناہ عظیم ٹھہرایا گیا۔ [illegible] کے لئے پرائشچت (یعنی کفارہ) کی ضرورت بتائی گئی۔

مسلمانوں کا سلوک مفتوحوں کیساتھ

آنحضرت نے ذمیوں کو جو حقوق عطا فرمائے

(۱) کوئی دشمن اُن پر حملہ کریگا، تو اُن کی طرف سے مدافعت کی جائیگی۔ رسول اللہ صلعم کے خاص الفاظ یہ ہیں۔ یُمنعوا

(۲) ان کو ان کے مذہب سے برگشتہ نہیں کیا جائے گا۔ خاص الفاظ یہ ہیں۔ لا یفتنوا عن دینہم

(۳) انکی جان محفوظ رہے گی

(۴) انکو مذہبی آزادی حاصل رہیگی

(۵) انکی زمین محفوظ رہے گی

(۶) ان کا مال محفوظ رہیگا

(۷) جو لوگ اس وقت حاضر نہیں ہیں، یہ احکام ان کو بھی شامل ہوں گے

(۸) ان کے قافلے اور کاروان (یعنی تجارت) محفوظ رہیں گے

(۹) ان کا لشکر محفوظ رہیگا۔ اور اس کی کل چیزیں محفوظ رہینگی۔

(۱۰) جن رسوم وعقائد کے وہ پابند تھے۔ وہ بدلوایا نہیں جائیگا

(۱۱) ان کا کوئی حق جو ان کو پہلے سے حاصل تھا زائل نہ ہوگا اور اسی قسم کی اور چیزیں بھی زائل نہیں ہوں گی

(۱۲) اسقف، رہبان گرجوں کے پجاری وغیرہ اپنی عملداری اور عہدوں سے برطرف نہیں کئے جائیں گے

(۱۳) ہر چیز قلیل وکثیر جس حیثیت سے اب ان کے گرجاؤں اور خانقاہوں میں ہے۔ اسی حیثیت سے وہ ان کے پاس باقی رہے گی۔ اور وہ اسے اسی طرح کام میں لائیں گے

جس طرح اب لاتے ہین

(۱۴) ان پر ظلم نہین کیا جاویگا

(۱۵) ان سے زمانہ جاہلیت کے خون کا بدلہ نہین لیا جائیگا

(۱۶) جزیہ جو ان سے لیا جائے گا۔ اس کے لئے محصل کے پاس خود سے جانا نہیں پڑیگا

(۱۷) ان سے عشر نہیں لیا جائے گا

(۱۸) ان کے ملک مین فوج نہ بھیجی جاویگی

یہ کتاب ۲۱۳ صفحوں پر چھپی ہے۔ اور قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اور مصنف سے یا قادیان مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم سے ملسکتی ہے۔ قیمت اگرچہ مصنف کی محنت اور اخراجات کے لحاظ سے بہت نہ ہو۔ تاہم اگر کم رکھی جاتی ہے۔ تو غالباً زیادہ تعداد اس سے فایدہ اٹھا سکتی۔ میرے نزدیک مناسب ہوگا۔ کہ قیمت ایک روپے سے زائد ہرگز نہ ہو۔ بلکہ ممکن ہے۔ تو اس سے بھی کم رکھی جاوے۔ تاہم مین سفارش کرتا ہون۔ کہ جمیع احمدی برادران اسی کی خریداری سے امداد فرماوین۔

قدسیہ جنتری ۱۳۲۳ھ

منشی محمد صدیق صاحب ساکن پیر ولین پوسٹ عمر کماڑی شہر بمبئی نے سال ہجری کے مطابق ایک جنتری شایع کی ہے۔ جو عمدہ کاغذ پر اور خوشخط چالیس صفحے پر چھپی ہے جنتری علاوہ اسلام۔ عیسائی اور ہندی تاریخ کے اسلامی واقعات طلوع وغروب آفتاب روزانہ مطابق اوقات مدراس وبمبئی اور دیگر چند مفید باتین مثلاً اسلامی واقعات رمضان المبارک کی سحری اور افطار کا وقت وغیرہ۔ درج ہین۔ باوجود ان صفات کے یہ جنتری مفت تقسیم کی گئی ہے۔

اقتباس واختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کو باغ مین پڑھا

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَھَا وَھُمْ فِیْ مَا اشْتَھَتْ اَنْفُسُھُمْ خٰلِدُوْنَ لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَتَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ۔

وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۔ اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ۔ جن لوگون کے لئے ہماری طرف سے وعدہ نیک ہوچکا ہے۔ ہم ان کے لئے مقدر کرچکے ہین کہ وہ اس دوزخ سے دور رہین گے۔ بلکہ اس کی آواز بھی نہ سنین گے اور وہ اپنے دل کی آرزون کے مطابق ہمیشہ لذات کو حاصل کرتے رہین گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ جو آخری دنون مین ہوگی۔ انہین غمگین نہ کریگی۔ فرشتے انہین ملین گے۔ اور کہین گے کہ یہی وہ دن ہے۔ جس کا تمہین وعدہ دیا گیا تھا۔ جس دن لپیٹا جائے گا۔ آسمان جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے۔ طومار لکھے ہوئے کاغذون کا۔ جیسا پہلی دفعہ ہم نے پیدا کیا تھا۔ ویسا ہی ہم دوبارہ کرنے والے ہیں۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اور ہم ضرور پورا کرنے والے ہین۔ تحقیق زبور مین نصائح کے بعد ہم نے یہ بات لکھ دی۔ کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہی ہون گے۔ اس مین ایک ایسی بات ہے۔ جو فرمان بردار بندون کو مطلب تک پہنچا دیتی ہے۔ اور تجھے ہمنے عالمون کے واسطے رحمت کرکے بھیجا ہے

یہ اللہ تعالےٰ کی عادت ہے اور سنت قدیمہ ہے کہ ہر ایک مامور کے وقت ایک قیامت برپا ہوتی ہے۔ ہر ایک مامور کے حالات زمانہ کے مطابق مختلف قسم کی قیامت بڑی یا چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر ہوتی ضرور ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک بھاری قیامت ہوتی تھی۔ دوزخ سخت تپایا گیا تھا۔ جس کی آگ نے منکرین کو کھالیا تھا۔ اسی طرح حضرت نوح کے وقت اور حضرت موسیٰ کے وقت قیامت واقع ہوئی تھی۔ ویسا ہی آخری زمانہ مین ایک بے نظیر قیامت کے واقع ہونے کا وعدہ تمام کتب سماوی مین اور بالخصوص قرآن شریف مین دیا گیا ہے۔ یہ قیامت سب سے بڑھکر اور بے نظیر ہے۔ کیونکہ پہلی قیامتین مختص المقام تھین اور ان کا اثر جلد ختم ہوجاتا تھا۔ لیکن آخری زمانہ کا مہدی اور مسیح خاتم ولائت اور خاتم سلسلہ محمدیت ہے اور اس کی دعوت تمام دنیا مین پہلی ہے۔ وہ خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو حد کمال تک پہنچانے والا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ اس واسطے اس کے زمانہ کی قیامت بھی نہایت وسیع ہے۔ خدا کی باتین عجیب ہین اور سعادتمند فراست کے نور کے ساتھ دیکھ لیتا ہے۔ خدا نے پہلے سے ہی ایسی راہین مہیا کردی ہین۔ کہ مسیح موعود تمام دنیا کو اسلام کی تبلیغ پہنچا سکے۔ خدا نے محض اپنی قدرت کاملہ سے ایسے سامان بہم پہنچائے ہین۔ جو ضروری تھے۔ اگر ڈاک تار۔ ریل۔ اور چھاپہ خانہ نہ ہوتا۔ تو آج سے دو ہزار برس پہلے کا زمانہ اس وقت ہوتا۔ لیکن خدا نے ایسے سامان کئے کہ کل دنیا کو ایک مجمع کردیا ہے۔ بالخصوص ہندوستان مین تو مذاہب اس طرح جمع ہوگئے ہین۔ جس طرح پہلوانون کا دنگل ہوتا ہے۔ حکومت نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ کوئی خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ اور کوئی نبی پر اعتراض کرتا ہے۔ ساٹھ کروڑ سے زیادہ کتب اسلام کی تردید مین لکھی گئی ہے خدا نے اشاعت کو کمال تک پہنچانے کے واسطے مطبع جاری کرا دیا۔ تھوڑے سے عرصہ مین ایک کتاب چھپ کر ہزارہا کی تعداد تمام اطراف واکناف مین شایع ہوجاتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کو سہل کردیا ہے تاکہ پہلے کی مانند وہ خاص قوم تک محدود نہ رہے۔ آج ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کرتے ہین۔ تو چوبیس گھنٹہ کے اندر پنجاب کے کونون تک ہزارہا ہزار آدمی اس کے گواہ بن جاتے ہین۔ گذشتہ باتین تو قصون کے رنگ مین رہ گئی ہین۔ مگر ان نشانون کے لئے تاریکی کا وقت نہین آسکتا۔ جب پیشگوئی کی گئی۔ کہ لیکھرام خدا تعالیٰ کے انتقام کی آگ سے بھسم کیا جائے گا۔ تو خود آریون اور ان کے اخبار نے لاکھون لاکھ کانون تک اس ثبوت کو پہنچا دیا۔ عداوت اور ضد۔ بے ایمانی اور کفر کے راہ سے کوئی اس سلسلہ پاک کیطرف اس کے قتل کو منسوب کرے تو کرے۔ لیکن کیا کوئی یہ کہ سکتا ہے کہ پیشگوئی نہیں کی گئی تھی یا یہ کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ اسی طرح آتھم کیستعلق پہلے سے پیشگوئی نہایت کثرت کے ساتھ شایع ہوئی۔ اور اسی طرح مقدمات کے متعلق کثرت کے ساتھ پیشگوئیاں شائع ہوئین۔ یہ باتین نہایت مبارک ہین۔ یہان کے لئے جو ان سے فائدہ اٹھاتے ہین۔ لیکن جو لوگ ان سے فایدہ نہین اٹھاتے ان کے لئے بڑے خوف کا مقام ہین۔ خدا تعالےٰ اپنے عجائبات دکھاتا ہے۔ لیکن جب دنیا ان سے فایدہ نہین اٹھاتی۔ تو وہ اپنی قدرت کا پتا ہے۔ اور اس کا قہر قیامت کی شکل مین نمودار ہوتا ہے۔ خدا نے ہر زمانہ مین قیامت کے ساتھ منکرین کو ہلاک کیا ہے۔ لیکن وہی قیامت مومنین کے واسطے ہمیشہ نجات کا موجب ہوئی ہے۔ آخری زمانہ مین یاجوج ماجوج کے ایک بڑے بھاری فتنہ کی خبر دیگئی ہے لیکن ایک گروہ ہے جس کو خدا نے ایسے فتنون سے محفوظ رکھا ہے یہی وہ گروہ ہے جس کے متعلق ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی الخ یہ گروہ خدا تعالیٰ کی نگاہ مین سعید اور راست گو ہے انکو یاجوج ماجوج کی آگ کی تپش نہ پہنچیگی۔ یہ لوگ اپنی من مانی مراد کو پاوین گے۔ ہلاکتوں کی قیامت سے نجات پاوین گے۔ برسون کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کے نزدیک کسی کا ایمان خالص ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور اسکے واسطے کچھ مابہ الامتیاز اور خارق عادت علامات پیدا کردیتا ہے۔ مگر خدا کی حکومت بڑی باتمیز ہی۔ کچے اور عہد توڑنے والے کے ساتھ اس کا معاملہ وہ نہین ہوتا۔ جو ایک شجاع اور راست باز کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب یہ وہی قیامت کا وقت ہے اور مومنون کیواسطے۔ خدا کے مسیح نے ایک کشتی مہیا کی ہے۔ مگر موخوف کی بات یہ ہے۔ کہ ہم نہین جانتے کہ ہم ہی اس مین سعد ہونیوالون مین سے ہین یا نہین ہین۔ خدا کا مسیح بار بار فرمایا کرتا ہے کہ خدا کے وعدے جو میرے ساتھ ہین۔ وہ سب سچے ہین اور ہونے والے ہین مگر

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزم احمدیہ

اخبار بدر کی بہتری کی ایک تجویز

مخدومی اخویم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد نے اخبار بدر کی ترقی اور بہتری کے متعلق نہایت توجہ اور ہمدردی سے ایک خط مجھے لکھا ہے جسکو میں بتمام و کمال اخبار میں درج کرکے احباب سے اسکے متعلق رائے طلب کرتا ہوں۔ شیخ صاحب کی اکثر باتیں ایسی ہیں جنکا خود مجھے بھی فکر ہے گویا انکا میرے خیال کے ساتھ توارد ہو گیا ہے۔ لیکن اس قسم کی باتیں توسیع اشاعت پر منحصر ہیں۔ اگر احباب توجہ کرکے اس اخبار کی توسیع اشاعت میں سعی کریں [illegible] تک پہنچ جاوے تو یہ امر کوئی مشکل نہیں ہے کہ ایسا اخبار ہو جاوے کہ قوم کو اسکے بعد کسی غیر قومی اخبار کی مطلقاً ضرورت نہ رہے۔ [illegible] ہر طرح کی ضروری باتیں اور خبریں [illegible] درج ہو جاویں۔ مگر سردست بسبب کمی اشاعت کے یہ حال ہے کہ ہر ماہ آمد سے کچھ بڑھا خرچ ہے۔ میں بسا اوقات تعجب کرتا ہوں کہ برادرم میاں معراج الدین صاحب باوجود اپنے چھوٹے سرمایہ کے [illegible] کو خریدار کرنے کے جو برادر مرحوم محمد افضل کے زمانہ میں [illegible] اخبار کے لیے دیا تھا [illegible] اپنی گردن پر رکھ لیا ہے۔ اگر ایک دینی خدمت کا شوق [illegible] نہ ہوتا تو وہ ہرگز اس میں ہاتھ نہ ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] پر رحم کرے اور ان کے کاروبار میں برکت رکھے۔ اب میں شیخ صاحب کا خط [illegible] درج کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔

مکرمی مفتی صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحیثیت خریدار ہونے کے [illegible] میری رائے یہ ہے کہ پہلے صفحہ بدر پر حضرت صاحب کا اشتہار بیعت معہ شرائط و استغفار کے جو مرحوم محمد افضل صاحب شائع کیا کرتے تھے بہت ضروری ہے۔ اس سے مخالفین کو اخبار پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کن شرائط پر مریدوں سے بیعت لیتے ہیں اور جسقدر اسکی اشاعت ہو اور کی جاوے سلسلہ کی اشاعت کے لیے بہت مفید ہے۔ ان شرائط میں عقیدہ اسلامی مفصل آ جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جنکی نظر اس صفحہ پر پڑیگی پتا لگ جاوے گا۔ کہ احمدی جماعت اصلی معنوں میں مسلمان کہلانیکی مستحق ہے۔ چونکہ بہت سے احباب نے اسکی ضرورت کو تسلیم بھی کیا ہے جیسا کہ آپکے نوٹ مندرجہ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے آپ اسکو ضرور درج فرمایا کریں۔ لیکن میں ایک دو اور ضرورتیں آپ کے اخبار میں چاہتا ہوں پوری کرائی جاویں۔

(۱) اس اشتہار کے بدلے آپ اخبار کا ایک صفحہ اور زیادہ کر دیویں اور اسمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق مضامین شائع فرماویں۔ تاکہ جن لوگوں کو شرائط بیعت پڑھنے کی بار بار ضرورت نہ ہو وہ کافی مضامین ہفتہ میں پڑھ سکیں۔

(۲) ولایتی ڈاک کا کالم اور اخبارات و خطوط وغیرہ بہت کم ہوتے ہیں اسکی طرف آپکی توجہ زیادہ ہونی چاہیے اور جو خطوط وقتاً فوقتاً یورپ و امریکہ میں مختلف اشخاص کو لکھتے رہتے ہیں انکا ترجمہ معہ جواب درج ہونا چاہیے۔ اس سے آپکی مساعی جمیلہ کا پتا لگنے کے علاوہ جو جوابات یورپ و امریکہ سے آتے ہیں ان سے پتا لگ سکتا ہے کہ یورپ و امریکہ کے لوگ اسلام کے دائرہ میں آنے کے لیے کہانتک طیار ہیں یا کہانتک انکو مذہب سے دلچسپی ہے۔

(۳) علاوہ اس کے ریویو آف ریلیجنز کو پڑھنے کے بعد جو خیالات مختلف اخباروں میں اس سلسلہ کے متعلق ظاہر ہوے ہیں انکا درج کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ میری یادداشت اگر غلطی نہیں کرتی تو میں نے ایک بڑی فائل مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر کے پاس اس قسم کی دیکھی تھی جسمیں مختلف خطوط انگریزوں کے اور اخباروں کے جمع تھے۔ لیکن پبلک پر انکا حال اچھی طرح سے ظاہر نہیں ہوا۔ عام طور پر لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس سلسلہ نے یورپ و امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لیے کیا کام کیا ہے اس سے پبلک کا اطمینان اور رجحان اس سلسلہ کی طرف بہت بڑھ جاوے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب کو ان خطوط کے شائع کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا یہ کام بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور الحکم اخبار میں بھی اس امر کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آیندہ آپ اپنے خطوط و جوابات سے اس سلسلہ کو شروع کرکے ہمیں ممنون احسان فرماوینگے۔

(۴) آپ کا اخبار ایسا ہونا چاہیے کہ احمدی جماعت کے لوگوں کو دوسرے اردو اخباروں کے خریدنیکی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے اخبار میں خبروں کے کالموں کو وسعت دیوینگے جو ملکی اور پولیٹیکل اور تمدنی معاملات پر مبنی ہوں۔ اسکے لیے آپ سول ملٹری اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں سے مدد لے سکتے ہیں۔ گویا یہ حصہ اخبار بدر کا پیسہ اخبار، الوطن، وکیل، چودھویں صدی کی ضرورت کو معدوم کر دے گا اور بہت سے احمدی جوان اخباروں کی خریداریں بڑی خوشی سے زائد قیمت دینے پر طیار ہو جاوینگے۔ موجودہ صورت میں سوائے احمدیہ سلسلہ کے اور کوئی خبر درج نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ حجم اخبار کا بڑھ جاوے لیکن آپ کا اخبار تمام جزئیات پر حاوی ہونیکی وجہ سے بہت ہی ہر دلعزیز ہو جاوے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے نیاز نامہ پر غور فرماوینگے اور اپنے پروپرائٹر صاحب کو بھی مشورہ میں شریک [illegible] امور پر پبلک رائے لیوینگے۔ میں بشرط زندگی ستمبر میں حاضر خدمت ہوکر زبانی بھی عرض کروں گا میرے لائق اگر کاروبار متعلقہ ہوں تو مطلع فرماویں اور دعا فرماتے رہا کریں بخدمت جمیع بزرگان ملت السلام علیکم عرض کر دیویں۔

نور احمد از ایبٹ آباد

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں۔ برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روزہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ انکے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کیے وہ سب [illegible] ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں اور ہمکو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں کہ روپیہ ہمکو مل گیا ہے اور اسواسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنھوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا ہے عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھیں کہ وہ روپے میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادرم محمد افضل کا ذاتی نہ تھا بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا۔

مینیجر بدر

خریداران اخبار

بروقت خط و کتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں بغیر اسکے خط و کتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اخبار پر ایک رجسٹرڈ ایل نمبر ہوتا ہے وہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے خریداران کا نمبر نہیں ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہیے کہ اپنا نمبر دیا کریں اور بوقت تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتا پورا اور صحیح لکھا کریں اور ڈاک خانہ کا نام لکھیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر کے لئے چھاپا گیا۔ ۱۰ جون ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

چپتا ہے ہم بانو گرا ئی چہار قادیان مین	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸	ہو ا مینی۔ شفا مینی۔ غرض دارالامان مینی
سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۱۰	۴ ربیع الثانی ۱۳۲۳ سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۸ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۸
ای جہان منتظر خوش باش کا مدلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود صہ دے ہے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت سالانہ ع۲ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمادین۔ وہ بخشش قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر۔ قادیان۔ اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
مقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء و سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم و دوری آنہا روشن نہتا | نزد ما کافر است خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ **دوئم** یہ کہ جھوٹ اور زناکاری اور بد نظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوئم** یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ **چہارم**۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم**۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم**۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم**۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دھم**۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہ کر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خدمتگارانہ ...

فہرست مضامین

۱ ۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپکی جماعت کا مذہب ۔ دس شرائط بیعت
۲ خدا کی تازہ وحی ۔ ڈائیری
۳ خطبہ جمعہ
۴ ۔ ۵ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ اشتہار
۶ حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار ۔ درخواست دعا ۔ انصار اللہ
۷ مفید اخبار و دلچسپ معاملات بمعہ ضروری ریمارکس
۸ رشید زر ۔ تعبیر الرؤیا ۔ محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے
اعلان ۔

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ جون ۱۹۰۵ء ۔ انّی معک و مع اھلک و مع کل من احبّک ۔ میں تیرے ساتھ ہوں ۔ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں ۔ اور ان سب کے ساتھ ہوں ۔ جو تجھسے پیار کرتے ہیں

۱۳ ۔ جون ۱۹۰۵ء ۔ صبح ۔ ایک کاغذ دکھایا گیا ۔ جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں ۔ ان کو نہ نظم کہہ سکتے ہیں ۔ نہ نثر کچھ ملا جلا سا تھا ۔ وہ کاغذ میرے ہاتھ میں دیا گیا ۔ میںنے پانچوں سطروں کو پڑھا ۔ مگر لکھنے کے وقت ایک سطر یاد رہی اور وہ اس طرح تھی ۔

تو در منزل ما چو بار بار آئی ۔ خدا ابر رحمت بباریدیا نے

اس کے معنے دونوں طرح ہو سکتے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابر رحمت برسایا ۔ یا نہ برسایا ۔ یعنی ضرور برسایا ۔ اور دوسرا یہ لفظ ابر رحمت خدا کا بدل ہے ۔ اور اس طرح یہ معنے ہونگے کہ خدا ہی خود ابر رحمت ہے ۔ کیا وہ برسایا نہ برسا

اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جو انسان بار بار دعا کرتا ہے ۔ گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے ۔ اور آخر کار خدا اس کی سنتا ہے ۔

ڈائیری

۳ ۔ جون ۱۹۰۵ء عاجز راقم کی لڑکی سعیدہ بیگم بعمر تین سال آٹھ ماہ بعارضہ ام الصبیان فوت ہوئی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت باغ میں جنازہ پڑھا ۔ اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا اولاد جو پہلے مرتی ہے ۔ وہ فرط ہوتی ہے ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے رسول کریمؐ سے عرض کی تھی ۔ کہ جس کی کوئی اولاد نہیں مرتی وہ کیا کریگا ۔ فرمایا ۔ میں اپنی اُمت کا فرط ہوں ۔ فرمایا آپ صبر کریں اللہ تعالےٰ چاہے گا ۔ تو اس کے عوض میں لڑکا دے گا ۔ صبر تو خواہ مخواہ کرنا ہی پڑتا ہے ۔ لڑکیوں کے معاملات بھی مشکل ہوتے ہیں ۔ الخیر فی ما وقع

فرمایا ۔ لفظ انشاء اللہ تعالےٰ کہنے میں انسان اپنی کمزوری کا اظہار کرتا ہے ۔ کہ میں تو چاہتا ہوں ۔ کہ یہ کام کروں ۔ لیکن خدا نے توفیق دی ۔ تو امید ہے ۔ کہ کر سکوں گا "

فرمایا ۔ جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں ۔ اور بارش کا وقت آجاتا ہے ۔ ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے ۔ نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے ۔ جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے ۔ تو خدا کی ذات بھی غنی ہے ۔ ہر ایک اُمت اس وقت تک قائم رہتی ہے ۔ جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے ۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے ۔ بعض بے وقوف کہتے ہیں ۔ کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے ۔ اے نادانو ! خدا کو حاجت نہیں ۔ مگر تم کو تو حاجت ہے ۔ کہ خدا تمہاری طرف توجہ کرے ۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں ۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے ۔ اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے ۔

فرمایا ۔ یہ (اخبار) الحکم (و بدر) ہمارے دو بازو ہیں ۔ الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے ہیں اور گواہ بنتے ہیں

فرمایا ۔ روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں ۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے ۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے ۔ اس واسطے وہ افضل ہے ۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں ۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے ۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے ۔ اس میں کوئی شامل نہیں ۔

۱۱ ۔ جون ۱۹۰۵ء ۔ فرمایا ۔ ایک شخص نے اعتراض کیا ہے ۔ کہ زلزلے کے واسطے جب تک تاریخ نہ ہو ۔ تب تک یہ پیشگوئی کچھ نہیں ۔

فرمایا ۔ اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے ۔ کہ بغتۃً ۔ یعنی یہ واقع اچانک ہونے والا ہے ۔ جب کہ کسی کو بھی خبر نہ ہوگی ۔ اس واسطے اب تاریخ کا سوال بے فائدہ ہے ۔ اللہ تعالےٰ اگر تاریخ بتلا دے ۔ تو یہ امر پہلے الہام کے مخالف ہوگا ۔ علاوہ اس کے خدا چاہتا ہے کہ نیکوں کو بچائے اور بدوں کو ہلاک کرے اگر وقت اور تاریخ بتلائی جائے ۔ تو ہر ایک شریر سے شریر اپنے واسطے بچاؤ کا سامان کر سکتا ہے ۔ اگر وقت کے نہ بتلانے سے پیشگوئی قابل اعتراض ہو جاتی ہے ۔ تو پھر تو قرآن شریف کی تو پیشگوئیوں کا بھی یہی حال ہے ۔ وہاں بھی اس قسم کے لوگوں نے اعتراض کیا تھا کہ متی ھذا الوعد ۔ یہ وعدہ کب پورا ہوگا ۔ ہمیں وقت اور تاریخ بتلاؤ ۔ مگر بات یہ ہے ۔ کہ وعید کی پیشگوئیوں میں تعین نہیں ہوتا ۔ ورنہ کافر بھی بھاگ کر بچ جائے

فرمایا ۔ ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے ۔ کہ حوادث اور زلزلہ تو آیا ہی کرتے ہیں ۔ پھر یہ پیشگوئی کیا ہوئی ۔ قیامت تک زلزلہ اور حادثہ تو کوئی نہ کوئی آئے ہی گا ۔ اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ اس پیشگوئی میں صریح الفاظ ہیں ۔ کہ یہ امر ہماری تائید میں اور ہماری زندگی میں ہونے والا ہے ۔ جس کو اس زمانہ کے لوگ دیکھیں گے ۔ اور پھر تخصیص یہ ہے ۔ کہ یہ حادثہ ایسا سخت ہوگا ۔ جس کو کسی نے پہلے دیکھا نہ تھا

فرمایا ۔ ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے ۔ کہ عفت الدیار محلھا و مقامھا ۔ ایک کافر کا شعر ہے ۔ جو آپ کو الہام ہوا ۔ تو پھر یہ معجزہ کس طرح سے ہوا ۔ تو اس کا یہ جواب ہے ۔ کہ اول تو خود قرآن شریف کی آیات مثلاً فتبارک اللہ احسن الخالقین قبل از وحی قرآن ایک دوسرے کے منہ پر یہ الفاظ جاری ہوئے تھے ۔ چنانچہ یہی بات ان بدبختوں کے واسطے موجب ارتداد ہوئی دوم ۔ یہ الفاظ جس شاعر کے ہیں ۔ وہ کافر نہ تھا ۔ بلکہ مسلمان ہو گیا تھا ۔ سوم ۔ اصل بات یہ ہے ۔ کہ یہ الفاظ جب تک ایک شاعر کے شعر کے طور پر تھے ۔ تب تک ان میں کوئی معجزہ نہ تھا ۔ لیکن جب خدا نے اپنی وحی میں ان کو استعمال فرمایا ۔ تب یہ معجزہ بن گئے ۔ پہلے تو یہ ایک گذشتہ قصہ تھا مگر اب یہ کلام الٰہی اور ایک پیشگوئی اور معجزہ بن گیا

فرمایا ۔ کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں میں کچھ اشعار لکھ رہا تھا ۔ اور گھبرا کے قریب ہی سوئے ہوئے تھے ۔ کہ اچانک وہ اٹھے ۔ اور انکی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے ع

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت ۔ ہم نے اس الہامی مصرع کو بھی ان اشعار کے درمیان درج کر دیا ہے

کسی نے ذکر کیا ہے ۔ کہ عیسائیوں نے تثلیث پر چند نئے رسالے لکھے ہیں ۔ اور اب تثلیث کا نام ثالوث رکھا ہے ۔ فرمایا ۔ یہ زمانہ ہی ان کے ثالوث کا فیصلہ کر جائیگا

کچھ تبرکات کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ تبرکات کا رکھنا مسلمانوں کے آثار میں پایا جاتا ہے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ایک شخص کو دئے تھے ۔ ہمیں الہام ہوا ہے ۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ۔

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲ جون ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

اسلام کو دیگر مذاہب پر کیا فوقیت ہے

چند روز سے حضرت کے اہل بیت کی طبیعت ناساز تھی۔ بہت کرب اور تکلیف تھی۔ بخار بھی تھا۔ سردرد بھی اور دیگر عوارض بھی تھے۔ اب بفضل الٰہی آرام ہے۔ کل حضرت فرماتے تھے۔ کہ اس قدر تکلیف اور گھبراہٹ کے وقت جب کہ کوئی دوائی فائدہ نہ دیتی تھی۔ میں دعا کی طرف متوجہ ہوا۔ دعا کرتا تھا۔ کہ الہام ہوا۔ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے۔ اور قریب ہے۔ کہ وہ مجھے راہ دکھلائے گا۔ فرمایا۔ اس الہام کے ہوتے ہی میرے دل میں پڑا۔ کہ اب تک علاج کا راستہ درست نہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ علاج کے واسطے صحیح راہ بتلا دے گا۔ چنانچہ اسی وقت دل میں یہ بات ڈالی گئی۔ کہ جگر میں کچھ نقص معلوم ہوتا ہے۔ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس سے پہلے تشخیص درست نہیں ہوئی۔ چنانچہ مولوی صاحب کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ انہوں نے اسی وقت ایک نسخہ تجویز کیا۔ جگر پر ضماد کیا۔ تو خدا تعالیٰ نے فوراً آرام کر دیا۔ اور ایسی راحت ہوئی۔ کہ پہلے کسی دوائی سے نہ ہوئی تھی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کی تازہ وحی ہم روز سنتے ہیں۔ اور اس کو پورا ہوتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں رات دن خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے فضل نمودار ہو رہے ہیں۔ اس وقت سے میرے دل میں ایک اثر ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ باوجود ان بیماریوں اور تکلیفوں کے جن میں میں رات دن گرفتار ہوں۔ اپنے ایمان میں ایک سرور اور دل میں ایک تازگی پاتا ہوں۔ اس زندگی میں اصل مقصود خدا تعالیٰ کا پانا۔ اور اس کی رضا کا حاصل کرنا ہے۔ لوگوں نے اس کے بڑے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں ایجاد کئے مگر وہ ایک اور حقیقی بات جو کل تمام منازل سلوک طے کرا کر اس مقام مطلوب تک پہنچا دے۔ وہ ایک ہی تھی یعنی خدا تعالیٰ کے مکالمہ سے مشرف ہونا یا ایسے برگزیدہ انسان کی معیت اختیار کرنا جو مکلم اللہ ہو۔ مگر بدقسمتی سے اس اصل محکم کو ترک کیا گیا۔ علمائے کلام نے علم کلام کی کتابوں میں اور رہنمایان دین نے عقائد کی کتابوں میں (دیکھو عقائد نسفی اور اس کی امثال) اس سے انکار کر دیا۔ کہ الہام بھی کوئی حجت ہو سکتا ہے۔ اور کوئی بحث اس پر نہیں کی۔ کہ کوئی شخص خدا کے مکالمہ سے مشرف ہو سکتا ہے مفسرین کا گروہ بھی مجبوروں کا گروہ ثابت ہوا۔ ان میں کوئی بھی اس طرف نہیں گیا۔ کہ انعمت علیھم کے معنے ہی کیا ہیں انہی پر کثافت پر کدورت پر حجاب کتابوں کا مدارس اور رواج ہوا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ قوم کی قوم بگڑ گئی۔ اور ان کے ہاتھ میں خشک بے مزا ایمان رہ گیا۔ اہل اللہ کی کتابوں اور ملفوظات کی طرف تھوڑے لوگوں نے توجہ کی۔ آج یہ شور قیامت جو مرسل اللہ کے خلاف برپا ہے۔ ان ہی نامعقول کتابوں کے مطالعہ اور تدریس کا نتیجہ ہے۔ ان دنوں میں مخالفان اسلام۔ یہود و نصاریٰ اور ملاحدہ کے ساتھ علماء نے بحثیں بھی کیں۔ مگر اکثر بنا ان کی بحثوں کی الزامی جوابوں یا خشک جوابوں پر تھی۔ اصل مابہ الامتیاز اور امر فارق بین الاسلام والباطل کسی نے پیش نہیں کیا یہ کبھی کسی نے نہ کہا۔ کہ اسلام کے برکات سے ہے کہ انسان قرآن کریم خدا سے ہم کلامی کا شرف پاتا ہے۔ یہ عجیب اصل ہمارے امام علیہ السلام نے پیش کی ہے جس سے باطل کا استیصال کر دیا ہے۔ میں قربان جاؤں قرآن تعلیم پر۔ اور اس کی نظم پر۔ کہ اس کا نور عجیب باتوں کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ ایک سورۃ فاتحہ کو دیکھو۔ اور اس کی نظم کی طرف دھیان کرو۔ اور اس دعا کی طرف توجہ کرو جو ہم کو سکھلائی گئی ہے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی وہی برکات اور ثمرات ہمیں بھی عطا فرما۔ جو تو ان لوگوں کو عطا کر چکا ہے۔ جن کو پہلے تو نے انعام عطا فرمائے۔ قرآن شریف میں یہ دعا کیوں سکھلائی گئی تھی۔ اسی واسطے کہ ہر زمانہ میں خدا کے وجود کو خدا کے کلام کے ساتھ ثابت کیا جائے دنیا اس اصل کو جو تمام انبیاء کی نبوت اور رسالت کا خلاصہ اور لب لباب تھا۔ بالکل بھول گئی تھی۔ بلکہ اس کو ایک ناممکن امر سمجھا گیا تھا۔ درحقیقت کس قدر احسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلام اور مسلمانوں پر ہے۔ جس نے اسلام کی آج لاج رکھ لی۔ اس حقیقی برکت کی نسبت دعویٰ کر کے جو اسلام کا مایہ ناز تھی۔ ایک قسم کا انکار ہو رہا تھا۔ اور لوگ ان امور کو گذشتہ قصے مانتے تھے۔ ہزار سال سے الہام وحی اور معاملہ اللہ سے۔ مگر آج اس نے تمام دنیا کی قوموں کو پکار کر کہہ دیا ہے۔ کہ اسلام میں ایک خصوصیت ہے۔ اور یہ خصوصیت وہی ہے۔ جو تمام انبیاء کو عطا کی گئی تھی۔ آج حضرت حجۃ اللہ نے یہ دعویٰ کر کے تمام مرسلین الٰہی کی عزت رکھ لی ہے۔ کہ جس معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کی قرآن میں مذکور ہیں وہ بطور قصے کے نہیں۔ ان کی زندگی اور صداقت کا ثبوت ہے کہ وہ سب معجزات مجھے دیئے گئے ہیں۔ اور میں دکھلا سکتا ہوں۔ کہ نقالیاں کچھ چیز نہیں۔ جب تک کہ ان میں حقائق اور معانی نہ ہوں۔ محبوب اللہ بننے کے ثمرات ہونے چاہئیں۔ اور خدا کے فضل کے نشانات ظاہر دکھانے چاہئیں اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ گم شدہ سچائی دنیا میں کس نے پھر زندہ کر دی۔ ساری دنیا مل کر اگر اس خدا کے پیارے کی تحمید کرے اور اس پر صلواۃ بھیجے۔ تو پھر بھی اس کے احسان سے ہرگز عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ انسان کی زندگی کا اصل منشاء یہی ہے۔ کہ خدا مل جاوے۔ اور وہ خود بول کر ثبوت دے۔ کہ میں ہوں اب کیسا افسوس ہوگا۔ جو صرف گذشتہ باتوں کا حوالہ دیا جائے یہ کیسے ماتم اور رونے کی بات ہے۔ کہ سنی۔ شیعہ مقلد غیر مقلد۔ ہر ایک گروہ اور فرقہ نے یہ اقرار کر لیا ہے۔ کہ خدا ہے تو سہی۔ بولتا نہیں۔ قرآن شریف ماننے والوں میں سے کہ ایسا کلمہ بولنا دہریت سے بڑھ کر بدی ہے۔ مگر خدا نے بڑا فضل و احسان کیا۔ کہ تمام انبیاء کا ایک نمونہ ہمارے درمیان بھیجا۔ جس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ جو ہم ہر روز پوری ہوتی ہوئی دیکھ رہے ہیں۔ اور ان باتوں کا اثر ہمارے اعمال پر پڑتا ہے۔ دل میں صفائی اور نیکی بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہیبت جلوت اور سطوت دل پر غالب ہوتی جاتی ہے۔ اب ہمیں معلوم ہوا۔ کہ ہمارا خدا ایک قادر متصرف متصرف بحکم ما یرید۔ طاقتور خدا ہے۔ کیسے بدبخت ہیں۔ وہ جو اس سے بے خبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس فضل کا شکر گذار بنائے اور اپنی محبت عطا کرے۔ اور ان لوگوں میں سے بنائے۔ جن کے واسطے صراط الذین انعمت علیھم کی پاک آیت نازل ہوئی ہے۔

آمین

ضروری اطلاع

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

منیجر

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ اشتہار

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کے واسطے ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شائع ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اے یار ازل بس است روئے تو مرا
بہتر ز ہزار خلد کوئے تو مرا
از مصلحتے دگر زنم لیک
ہر لحظہ نگاہ ہست سوئے تو مرا
بر عزت من اگر کسے حملہ کند
صبر است طریق ہمچو خوئے تو مرا
من چیستم و چہ عزتم ہست مگر
جنگ است ز بہر آبروئے تو مرا

ایک صاحب محمد اکرام اللہ نام نے روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء میں میرے ان اشتہارات کی نسبت جن میں اول دفعہ اور دوم دفعہ کے زلزلے کی نسبت پیشگوئیاں ہیں۔ کچھ اعتراض شائع کئے ہیں۔ اور میرے خیال میں وہ اعتراضات صرف تعصب کی وجہ سے نہیں ہیں۔ بلکہ ناسمجھی اور نہایت درجہ کی غفلت بھی ان کا موجب ہے۔ قوم کی حالت پر اسی وجہ سے مجھے رونا آتا ہے کہ اعتراض کرنے کے وقت کچھ تدبر نہیں کرتے۔ اور جنون کی طرح ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ یا خودنمائی کی وجہ سے یہ شوق دامن گیر ہوتا ہے۔ کہ کسی طرح معترض بن کر ہمیں بھی اول درجہ کے مخالفوں میں جگہ مل جائے۔ یا کم از کم لائق اور اہل علم متصور ہوں۔ مگر بجائے لائق کہلانے کے خود اپنے ہاتھ سے اپنی پردہ دری کرتے ہیں۔ اب اہل انصاف اعتراضات کو سنیں۔ اور ان کے جوابات پر غور کرکے دیکھیں۔ کہ کیا ایسے اعتراضات کوئی منصف مزاج جس کو کچھ بھی عقل اور دین سے حصہ ملا ہے۔ کر سکتا ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ اول خود دھوکا کھاتے ہیں۔ اور پھر لوگوں کو دھوکے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور اس جاہلیت کا سارا باعث وہ جلا ہوا تعصب ہے۔ کہ جو جہنم کی آگ اپنے اندر رکھتا ہے

خلاصہ اعتراض۔ اول قولہ۔ اب ہم مرزا صاحب کے قول سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی کوئی قابل وقعت چیز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں خود لکھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی قابل وقعت چیز نہیں بلکہ مہمل اور ناقابل التفات ہے۔ **الجواب**۔ واضح ہو کہ معترض نے اس جگہ وہ میری عبارت پیش کی ہے۔ کہ جو میں نے انجیل متی کی ایک پیشگوئی پر جو کہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ ازالہ اوہام میں لکھی ہے۔ اور اس جگہ کافی ہوگا۔ کہ وہی عبارت زلزلہ کی نسبت جو انجیل متی میں حضرت مسیح کے نام پر منسوب ہے جس کو میں نے ازالہ اوہام میں نقل کیا ہے۔ پبلک کے سامنے پیش کردی جائے۔ اور پھر وہ عبارتیں جو میری پیشگوئیوں میں دونوں زلزلوں کی نسبت بذریعہ اشتہارات شائع ہو چکی ہیں۔ بالمقابل اس جگہ لکھ دی جائیں۔ تا ناظرین خود سمجھ لیں کہ کیا ان دونوں پیشگوئیوں کی ایک ہی صورت ہے۔ یا ان میں کچھ فرق بھی ہے۔ اور کیا میری پیشگوئی میں بھی زلزلہ کی نسبت صرف معمولی الفاظ ہیں۔ جو ہر ایک زلزلہ پر صادق آسکتے ہیں۔ جیسا کہ انجیل متی کے الفاظ ہیں۔ یا میری پیشگوئی فوق العادت زلزلہ کی خبر دیتی ہے۔ اور اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ جس سرزمین میں حضرت مسیح تھے یعنی ملک شام میں اس ملک کی قدیم سے ایسی صورت ہے۔ کہ ہمیشہ اس میں زلزلے آیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ کشمیر میں مادر ہمیشہ طاعون بھی اس ملک میں آیا کرتی ہے۔ پس اس ملک کے لئے یہ اعجوبہ نہیں ہے۔ کہ اس میں زلزلہ آوے۔ یا طاعون پیدا ہو۔ بلکہ کوئی بڑا زلزلہ بھی آنا عجیب بات نہیں ہے۔ حضرت مسیح کی پیدائش سے بھی پہلے اس میں زلزلے آچکے ہیں۔ اور ان کی زندگی میں بھی ہمیشہ سخت اور نرم زلزلے آتے رہے ہیں۔ پھر معمولی بات کی نسبت پیشگوئی کیا ہوگی۔ مگر ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔ کہ یہ زلزلہ جسکی نسبت پیشگوئی میں نے کی تھی۔ اس ملک کے لئے کوئی معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ ایک ان ہونی اور فوق العادت بات تھی۔ جس کو تمام ملک کے رہنے والوں نے فوق العادت قرار دیا۔ بلکہ نمونہ قیامت سمجھا۔ اور تمام محقق انگریزوں نے بھی یہی گواہی دی۔ اور تاریخ پنجاب بھی یہی شہادت دیتی ہے۔ اور نیز پرانی عمارتیں جو قریباً سولہ سو (۱۶۰۰) برس سے محفوظ چلی آئیں۔ بزبان حال یہی شہادت دی رہی ہیں۔ مگر سب کو معلوم ہے۔ کہ ملک شام میں تو اس کثرت سے زلزلے آتے ہیں۔ کہ جب وہ پیشگوئی حضرت مسیح کی لکھی گئی۔ تو غالباً اس وقت بھی کوئی زلزلہ آرہا ہوگا۔

اب ہم ذیل میں وہ پیشگوئی لکھتے ہیں۔ جو زلزلہ کی نسبت انجیل متی میں لکھی گئی ہے۔ جس کو حضرت عیسے علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آویگی۔ اور کال اور مری پڑے گی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آویں گے۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۴۔ یہی پیشگوئی ہے۔ جسکی نسبت میں نے ازالہ اوہام میں وہ عبارت لکھی ہے۔ جو معترض نے اخبار مذکور کے صفحہ پانچ (۵) کالم اول سطر چھبیس (۲۶) میں درج کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ مری پڑیگی۔ لڑائیاں ہونگی قحط پڑیں گے

معترض صاحب میری اس عبارت کو لکھ کر اس سے یہ بات نکالتے ہیں۔ کہ گویا میں نے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کرنا کوئی قابل وقعت چیز نہیں۔ اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس عبارت سے میرا یہ مدعا نہیں ہے۔ جو معترض نے سمجھا ہے۔ بلکہ یہ غرض یہ ہے۔ کہ معمولی طور پر ایک بات کو پیش کرنا جس میں کوئی اعجوبہ نہیں اور جس میں کوئی فوق العادت امر نہیں۔ پیشگوئی کے مفہوم میں داخل نہیں ہوسکتا۔ مثلاً اگر کوئی پیشگوئی کرے۔ کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہونگی تو یہ پیشگوئی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہوجایا کرتی ہیں۔ ہاں اگر کوئی یہ پیشگوئی کرے۔ کہ اب کی دفعہ برسات کے دنوں میں اس قدر بارشیں ہوں گی۔ کہ زمین میں سے چشمے جاری ہو جائیں گے۔ اور کوئیں پر ہو کر نہروں کی طرح بہنے لگیں گے اور گذشتہ سو برس میں ایسی بارش کی کوئی نظیر نہیں ہوگی۔ تو اس کا نام ضرور ایک امر خارق عادت اور پیشگوئی رکھا جائے گا۔ سو اسی اصول کے لحاظ سے میں نے انجیل متی باب ۲۴ کی پیشگوئی پر اعتراض کیا تھا۔ کہ صرف اتنا کہدینا۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ خاص کر اس ملک میں جس میں ہمیشہ زلزلے آیا کرتے ہیں۔ بلکہ سخت زلزلے بھی آتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی خبر نہیں ہے۔ جس کا نام پیشگوئی رکھا جائے۔ یا اس کو ایک امر خارق عادت ٹھہرایا جائے۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ان میرے اشتہارات میں بھی جو میں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کے طور پر ملک میں شائع کئے ایسی ہی معمولی خبر پائی جاتی ہے۔ جس میں کوئی امر خارق عادت نہیں اگر درحقیقت ایسا ہی ہے۔ تو پھر زلزلہ کی نسبت میری پیشگوئی بھی ایک معمولی بات ہوگی۔ زلزلہ کی نسبت میرے اشتہارات کے الفاظ یہ ہیں۔ یکم مئی ۱۹۰۴ء میں مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی تھی۔ جس کو میں نے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کرا دیا تھا۔ عفت الدیار محلها و مقامها۔ یعنی اس ملک کا ایک حصہ مٹ جائے گا۔ اس کی وہ عمارتیں جو عارضی سکونت کی جگہ ہیں۔ اور وہ عمارتیں جو مستقل سکونت کی جگہ ہیں دونوں نابود ہو جائیں گی۔ اور ان کا نام و نشان نہیں رہیگا۔ اور الدیار پر جو الف لام ہے۔ وہ دلالت کرتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے علم اس ملک میں سے وہ خاص خاص جگہ ہیں۔ جن پر یہ تباہی آئے گی۔ اور وہ خاص حصہ ملک کے مکانات ہیں۔ جو زمین سے برابر ہو جائیں گے۔ یہ کس قدر فوق العادت پیشگوئی اور کس شد و مد سے اس میں آئندہ واقعہ کا ذکر ہے۔ جس کی نظیر سولہ سو (۱۶۰۰) برس تک بھی اس ملک میں نظر نہیں پائی جاتی چنانچہ انگریزی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ بڑے بڑے طبقات الارض کے محقق اس ملک کی نسبت۔ یہ فوق العادت واقعہ قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ یورپ کے بڑے بڑے محققوں کی شہادت سے شائع ہو چکا

ہے۔ کہ سولہ سو برس تک بھی پنجاب مین اس زلزلہ کی نظیر نہین پائی جاتی۔ اور تمام اخبارین اس مضمون سے بھری پڑی ہین کہ یہ زلزلہ نمونہ قیامت تھا۔ پس جبکہ اس وحی الٰہی میں جو میرے پر ہوئی۔ یہ فوق العادت مضمون ہے۔ کہ اس حادثہ سے عمارتیں نابود ہوجائین گی۔ اور ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہوجائے گا۔ تو پھر نہایت افسوس ہے۔ کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کو جو ایک ملک کے تباہ ہونے کی خبر دیتی ہے۔ انجیل کی ایک معمولی خبر کے برابر ٹھہرایا جاوے۔ جو زلزلے آئیں گے اور وہ بھی اس ملک مین جو زلزلوں کا گھر ہے۔ کیا کسی پیشگوئی کے اس سے زیادہ الفاظ ڈرانے والے ہوسکتے ہین۔ ہر ایک منصف مزاج خود سوچ لے۔ کہ کیا اس ملک پنجاب کے لئے زلزلہ کی پیشگوئی کے الفاظ اس سے زیادہ فوق العادت ہو سکتے ہین۔ جو وحی ربانی عفت الدیار محلہا ومقامہا مین پائے جاتے ہیں۔ جس کے یہ معنے ہین۔ کہ ایک حصہ ملک کا ایسا تباہ ہو جائے گا۔ کہ اس کی عمارتیں تمام نابود ہو جائین گی۔ نہ سرائیں باقی رہینگی۔ نہ مستقل سکونت کی جگہ اس جگہ ادنے عربی دان بھی الدیار کے الف لام کو ذہن میں رکھ کر سمجھ سکتا ہے۔ کہ الدیار سے ایک حصہ اس ملک کا مراد ہے۔ اور عفت کے لفظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ اس حصہ ملک کے سب مکانات گرجائیں گے۔ نابود ہوجائینگے ناپدید ہوجائین گے*۔ پس کوئی مجھکو سمجھا دے۔ کہ اس ملک کے لئے ایسا واقعہ پہلے اس سے کب پیش آیا تھا۔ ورنہ ایمانداری سے بعید ہے۔ کہ انسان بیحیا ہوکر جھوٹ بولے اور اس خدا کا خوف نکرے۔ جس کا ہاتھ ہر ایک وقت سزا دینے پر قادر ہے۔ اور پھر اشتہار الوصیت مین جو ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء مین زلزلہ سے پہلے شائع کیا گیا تھا۔ یہ عبارت درج ہے۔ اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہین۔ بطور کشف مینے دیکھا ہے۔ کہ دردناک موتون سے عجیب طور پر شور قیامت برپا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی الہام ہوا۔ کہ **موتا موتی لگ رہی ہے**۔ اب سوچو۔ کہ کیا ایک آئندہ واقعہ کی ان الفاظ سے پیشگوئی کرنا کہ وہ نمونہ قیامت ہوگا۔ اور شور قیامت اس سے برپا ہوگا۔ وہ پیشگوئی اس پیشگوئی سے مساوی ہوسکتی ہے جو معمولی الفاظ مین کہا جائے۔ جو زلزلے آوین گے۔ خاصکر شام جیسے ملک مین جو اکثر زلزلوں اور طاعون کی جگہ ہے۔ اگر خداتعالے کا خوف ہو۔ تو خداتعالے کی پیشگوئی کے انکار میں اس قدر دلیری

یہ میرے پر حملہ نہین۔ بلکہ خداتعالے پر حملہ ہے۔ جس کا وہ کلام ہے۔ اور یہ کہنا۔ کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا یہ لبید بن ربیعہ کے ایک بیت کا پہلا مصرعہ ہے۔ یہ بھی خداتعالیٰ پر گستاخانہ حملہ ہے۔ وہ ہر ایک شخص کے قول کا وارث ہے لبید ہو۔ یا کوئی اور ہو۔ اسی کی توفیق سے شعر بھی بنتا ہے۔ پس اگر اس نے ایک شخص کے کلام کو لے کر بطور وحی القا کر دیا تو اس پر کوئی اعتراض نہین۔ اور اگر یہ اعتراض ہوسکتا ہے تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے۔ کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یہ بھی در اصل ایک انسان کا کلام تھا۔ یعنی عبداللہ بن ابی سرح کا جو ابتداء مین قرآن شریف کی بعض آیات کا کاتب بھی تھا۔ پھر مرتد ہوگیا۔ وہی کلام اس کا بغیر کمی بیشی کے فرقان مجید میں نازل ہوگیا۔ اور یہ وحی الٰہی کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا اس کے حروف قرآن شریف کی آیت موصوفہ کے حروف سے بھی زیادہ نہیں ہین۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین ہے بلکہ اس کے اکیس ۲۱ حرف ہین۔ مگر آیت قرآنی کے بائیس ۲۲ حرف۔ پھر معترض کا اس وحی الٰہی پر یہ کہنا درست سنانا کہ کہین کی اینٹ کہین کا روڑا۔ بھانمتی نے کنبہ جوڑا* اس کو ذرا سوچنا چاہیئے۔ کہ اس نے درحقیقت قرآن شریف پر حملہ کرکے اپنی عاقبت درست کر لی ہے۔ اور قرآن شریف مین صرف یہی وحی نہیں جو اس بات کا نمونہ ہو۔ جو وہ پہلے انسانی کلام تھا۔ اور پھر اس سے خداتعالے کی وحی کا توارد ہوا۔ بلکہ بہت سے ایسے نمونے پیش ہوسکتے ہیں۔ جہاں انسانی کلام سے خداتعالے کے کلام کا توارد ہوا۔ جیسا کہ قرآن شریف کو بہت جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے توارد ہوا ہے۔ جس سے علماء بے خبر نہین ہین۔ اور جن کی نسبت ایک بڑی فہرست پیش ہوسکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معترض دراصل قرآن شریف سے منکر ہے۔ ورنہ ایسا گستاخی اور بے ادبی کا کلمہ ہرگز اس کے منہ پر نہ آتا۔ کیا کوئی مومن ایسا اعتراض کسی پر کر سکتا ہے؟ کہ وہ اعتراض بعینہ قرآن شریف پر آتا ہو۔ نعوذ باللہ ہرگز نہین۔

پھر معترض کا پیشگوئی عفت الدیار پر ایک یہ بھی اعتراض ہے۔ کہ عفت کا لفظ جو ماضی کا صیغہ ہے۔ اس کا ترجمہ مضارع کے معنوں مین کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا ترجمہ ماضی کے معنوں میں کرنا چاہیئے تھا۔ اس اعتراض کے ساتھ معترض نے بہت شوخی دکھلائی ہے۔ گویا مخالفانہ حملہ میں اس کو بھاری کامیابی ہوئی ہے۔ اب ہم اس کی کس کس دھوکا دہی کو ظاہر کریں۔ جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات مین جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ مین یقینی الوقوع ہو*۔ مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ تا اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو۔ اور قرآن شریف مین اس کی بہت نظیرین ہین۔ جیساکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون اور جیساکہ فرماتا ہے۔ واذ قال اللہ یا عیسے ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ اور جیساکہ فرماتا ہے۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔ اور جیساکہ فرماتا ہے۔ ونادی اصحاب الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعد ربکم حقا قالوا نعم۔ اور جیساکہ فرماتا ہے تبت یدا ابی لھب وتب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب اور جیساکہ فرماتا ہے۔ ولو تری اذ وقفوا علی النار۔ اور جیساکہ فرماتا ہے۔ ولو تری اذ وقفوا علے ربھم۔ قال الیس ھذا بالحق۔ قالوا بلے وربنا۔ اب معترض صاحب فرمادین کہ کیا یہ قرآنی آیات ماضی کے صیغے ہین۔ یا مضارع کے اور اگر ماضی کے صیغے ہین۔ تو ان کے معنے اس جگہ مضارع کے ہین۔ یا ماضی کے۔ جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے۔ کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر حملہ نہین۔ بلکہ یہ تو قرآن شریف پر بھی حملہ ہو گیا۔ گویا وہ صرف ونحو جو آپ کو معلوم ہے۔ خدا کو معلوم نہیں اسی وجہ سے خدا نے جابجا غلطیاں کہائین۔ اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھدیا

پھر اس کے ساتھ آپ کا ایک اور اعتراض بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا میں زلزلہ کا لفظ کہاں ہے۔ افسوس اس معترض کو یہ معلوم نہیں کہ مقصود بالذات تو پیشگوئی کا اسی قدر مفہوم ہے۔ جو الفاظ سے

---

* اگر کسی کو ان معنوں مین شک ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ کسی مخالف عربی دان کو قسم دیکر پوچھ لے۔ کہ کیا اس الہام عفت الدیار میں عمارتوں کا گرنا نابود ہوجانا اور ایسے مکانات کا گرنا جو عارضی آمدورفت کے لئے مقرر ہوتے ہین جیساکہ ہر موسم سال اور کانگڑہ کے پہاڑ کی لاٹاں والی دیوی کا مندر یا دائمی بودوباش کے مکانات کا گرنا ثابت نہین ہوتا؟ ظاہر ہے۔ کہ ایسے کھلے طور پر مرنا ثابت ہوتا ہے۔ جس سے آگے توضیح کی ضرورت نہیں۔ منہ

* اگرچہ گناہ ہزاروں قسم کے ہوتے ہین۔ مگر نہایت درجہ کا لعنتی وہ شخص ہے۔ جو خداتعالے کے پاک کلام پر اعتراض کرے۔ جاہل جلدی سے اور گستاخی سے اور خوش ہوکر خداتعالیٰ کے کلام پر اعتراض کرتا ہے۔ اور اس قدوس سے لڑتا ہے مگر وہ مرجاتا۔ تو اس سے بہتر تھا۔ منہ

* مثلاً جس شخص کو بہت سی زہر قاتل دیگئی ہو۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں تو مرگیا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ مرگیا ماضی کا صیغہ ہے۔ مضارع کا صیغہ نہیں ہے۔ اس سے مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ مین مرجاؤنگا اور مثلاً ایک وکیل جس کو ایک قوی اور کھلی کھلی نظیر فیصلہ چیف کورٹ کی اپنے موکل کے حق مین مل گئی ہے۔ وہ خوش ہوکر کہتا ہے کہ بس اب ہم نے فتح پالی حالانکہ مقدمہ ابھی زیر تجویز ہے کوئی فیصلہ نہیں لکھا گیا۔ پس مطلب اس کا یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم یقیناً فتح پالینگے اسی لئے وہ مضارع کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔ منہ

احمدیہ

ظاہر ہوتا ہے۔ صاف فقرہ موجود ہے کہ ایک حصہ ملک پر بڑی تباہی آئے گی۔ اس جگہ دانا خود سمجھ سکتا ہے۔ کہ مکانات کا نابود ہونا بذریعہ زلزلہ ہی ہوا کرتا ہے۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ یہ عظیم الشان ملک کی تباہی اور شہروں اور مکانات کا نابود ہو جانا کسی اور ذریعہ سے ظہور میں آوے۔ مگر تب بھی بہر حال یہ پیشگوئی سچی ثابت ہوگی۔ اور چونکہ سنت اللہ کے موافق اس تباہی کو زلزلہ پر دلالت التزامی ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کرنا ضروری نہ تھا لیکن چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ بعض کم فہم جن کی فطرت نادانی اور تعصب کی معجون ہے۔ ایسا اعتراض بھی کرینگے اس لئے اس نے زلزلہ کا لفظ بھی تصریح لکھدیا۔ دیکھو پرچہ الحکم مورخہ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء اور اگرچہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی پیشگوئی سے الگ کر کے جو اس سے پہلے شایع ہو چکی ہے۔ صرف اس قدر بتاتی ہے۔ کہ اس ملک کے بعض حصے تباہ ہو جائیں گے۔ اور سخت تباہی آئے گی۔ اور عمارات نابود ہو جائیں گی۔ اور بستیاں کالعدم ہو جائیں گی۔ اور یہ نہیں بتلاتی۔ کہ کس خاص ذریعے سے یہ تباہیاں وقوع میں آئیں گی۔ لیکن جو شخص سوچے گا۔ کہ شہر اور بستیاں کس ذریعے سے زمین میں دھنسا کرتی ہیں۔ اور یکدفعہ عمارتیں کیونکر گر جاتی ہیں۔ اور اس پیشگوئی کے ساتھ اس پیشگوئی کو بھی پڑھے گا۔ جو اسی پرچہ میں پانچ ماہ پہلے شایع ہو چکی ہے جس کے یہ لفظ ہیں۔ کہ زلزلہ کا دھکا۔ وہ ایسا اعتراض کرنے سے حیا کرے گا۔ کہ پیشگوئی میں زلزلہ کا ذکر نہیں۔ ہاں ہم یہ اب بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے کلام میں استعارات بھی ہوتے ہیں جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاٰخرۃ اعمی٭ لہٰذا ممکن تھا۔ کہ زلزلہ سے مراد اور کوئی عظیم الشان آفت ہوتی۔ جو پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی۔ مگر ظاہر عبارت یہ نسبت تاویل کے زیادہ حق رکھتی ہے۔ پس در اصل اس پیشگوئی کا حلقہ وسیع تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے دشمنوں کا منہ کالا کرنے کے لئے ظاہر الفاظ کی رو سے بھی اس کو پورا کر دیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعد اس کے بعض حصے اس پیش گوئی کے کسی اور رنگ میں بھی ظاہر ہوں لیکن بہر حال وہ امر خارق عادت ہوگا۔ جس کی نسبت یہ پیش گوئی ہے۔ چنانچہ یہی زلزلہ جس نے اس قدر پنجاب میں نقصان پہنچایا اس کی نسبت تحقیقات کی رو سے سول ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات میں شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ سولہ سو برس تک اس ملک پنجاب میں ایسا کوئی زلزلہ نہیں آیا۔ پس یہ پیش گوئی بلاشبہ اول درجہ کی خارق عادت امر کی خبر دیتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی کچھ ایسے حوادث مختلف اسباب طبعیہ سے ظاہر ہوں۔ جو ایسی تباہیوں کے موجب ہو جائیں۔ جو خارق عادت ہوں۔ پس اگر اس پیشگوئی کے کسی حصہ میں زلزلہ کا ذکر بھی نہ ہوتا۔ تب بھی یہ عظیم الشان نشان تھا۔ کیونکہ مقصود تو اس پیشگوئی میں ایک خارق عادت تباہی مکانوں اور جگہوں کی ہے۔ جو بے مثل ہے۔ زلزلہ سے ہو۔ یا کسی اور وجہ سے۔ پس جبکہ یہ شہادت مل چکی۔ کہ سولہ سو برس تک اس تباہی کی نظیر ملک پنجاب میں نظر نہیں پائی جاتی۔ تو یہ پیشگوئی ایک معمولی امر نہ رہا۔ جو صرف انسانی اٹکل سے ہو سکتا ہے

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

سوامی دیانند سرستی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحوں کا بے انت ہونا باطل کر کے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا ہے۔ معرفت تین کس آریہ سماج والوں کے یہ پیغام بھیجا۔ کہ اگرچہ ارواح حقیقت میں بے انت نہیں ہیں۔ لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ رہتا ہے۔ کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتے ہیں تو پھر بوقت ضرورت مکتی خانہ سے باہر نکالے جاتے ہیں۔ اب سوامی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے اس جواب میں کچھ شک ہو۔ تو باالمواجہ بحث کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس بارے میں سوامی صاحب کا خط بھی آیا۔ اس خط میں بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔ اس واسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بحث بالمواجہ ہم کو بسر و چشم منظور ہے۔ کاش سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ مناسب ہے۔ کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کیواسطے انعقاد اس جلسہ کی تجویز کر کے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ و مقام کو مشتہر کردیں۔ لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے۔ کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلےٰ کہ تین صاحب ان میں سے ممبران برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے۔ قرار پاوے گا۔ اول تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو چاہیں گے جواب دیں گے۔ پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا۔ اور بحث ختم ہو جائیں گی۔ ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے۔ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے۔ کہ کیوں سوامی صاحب اور اور دھندوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ہماری بحث اور اعتراض کا جواب نہیں دیتے۔ جس نے سب آریہ سماج والوں کا دم بند کر رکھا ہے۔ اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا جواب مشتہر نہ کیا۔ تو بس یہ سمجھو۔ کہ سوامی صاحب صرف باتیں کر کے اپنے موافقین کے آنسو پونچھتے ہیں۔ اور مکت یابوں کی واپسی میں جو جو مفاسد ہیں۔ مضمون مشمولہ منضمہ اس اعلان میں درج ہیں۔ ناظرین پڑھیں۔ اور انصاف فرماویں

المعلن

میرزا غلام احمد رئیس قادیان۔ ۱۰۔ جون ۱۸۷۸ء

درخواست دعا

برادران منشی محمد یوسف صاحب و خواجہ ظفر حسین صاحب متعلمان اسپیل اسسٹنٹ کلاس کا اخیری امتحان ۱۲۔ جون ۱۹۰۵ء کو شروع ہے۔ لہٰذا جملہ ناظرین احباب۔ بالخصوص قوم احمدی کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے۔ کہ ہر دو برادران کی کامیابی کے لئے درگاہ ایزد متعال میں دعا فرمائی جاوے

میرا بچہ۔ اور بیوی اور چھوٹی لڑکی بیمار ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ انکی صحت کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انکو صحت روحانی اور جسمانی عطاء فرماوے اور اپنے دین کا سچا خادم بنا دے۔ مفتی فضل الرحمان۔ قادیان

مسماۃ جیون بیگم صاحبہ خریدار بدر کی والدہ ماجدہ صاحبہ قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی ہیں۔ احمدی احباب کے خدمت میں التماس ہے۔ کہ مہربانی فرما کر ان کے لئے نماز جنازہ میں مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ موضع ملا۔ تحصیل نظر وال۔ سیالکوٹ

نشان زلزلہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج رات کو بوقت صبح چار مرتبہ زلزلہ یہاں پر آیا۔ مگر اس قادر مطلق جل جلالہ نے اپنا فضل و کرم کیا۔ پہلی مرتبہ تین بجے ۲۰ منٹ دوسری مرتبہ ۴ بجے ۱۵ منٹ۔ تیسری مرتبہ ۴ بجے ۳۰ منٹ چوتھی مرتبہ ۴۵ منٹ کے بعد۔ مگر پہلی مرتبہ سب سے زیادہ حرکت ہوئی۔ چارپائی یکدم ہلنی شروع ہوگئی۔ لوگ خدا خدا کر کے چارپائی سے اتر پڑے۔ صبح کی روشنی دیکھنے سے لوگوں کو خوشی حاصل ہوئی

آپ کا نیاز مند سردار خاں۔ ضلع جہلم۔ ملک سپر برما

انصار بدر

برادر عبد الرحیم صاحب بکنگ ماسٹر اوکاڑہ نے کئی ایک نئے خریدار پیدا کرنیکی سعی کی ہے اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے ٭ ٭ ٭ خواجہ کرم داد صاحب جموں نے کئی خریدار بدر کیلئے اپنی کمال کوشش اور ہمت سے عنایت کئے ہیں۔ خدا تعالےٰ انکو جزائے خیر دیوے۔ اور دینی خدمت کے بجالانے کی توفیق عطا فرماوے۔ نیز آپ نے آئندہ کے لئے فرمایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اور بھی خریدار بدر پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہم ان کے اس مستقل سعی کے بہت مشکور ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا ٭ ٭ حافظ محمد اسحاق صاحب نے حیدرآباد سے کئی ایک نئے خریدار دئیے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے (آمین)

٭ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ یعنی جس کو خدا کا دیدار اس جگہ نہیں اسجگہ بھی نہیں۔ اس آیت کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ جو بیچارے جسمانی طور پر اس جہان میں اندھے ہیں۔ وہ دوسرے جہان میں بھی اندھے ہی ہوں گے۔ پس یہ استعارہ ہے۔ کہ جاہل کا نام اندھا رکھا گیا۔ منہ

فرشتوں کا پہرہ

ایک مبارک فال

۱۴ - جون ۱۹۰۵ء - کی رات کو میاں احمد نور افغان نے باغ کے اندر کیمپ مسیح موعودؑ کے گرد پہرہ دیتے ہوئے ایک چور پکڑا - چور قریب کے گاؤں کا ایک سکھ جاٹ ہے - موٹا تازہ جوان - کوئی پانچ چھ من اس کا وزن ہوگا - لنگوٹا کسے ہوئے بدن پر تیل ملکر اور ایک بڑا چھرا ہاتھ میں لئے ہوئے معلوم نہیں کس کس بد ارادے کے ساتھ اندھیری رات کے وقت باغ کے اندر آگھسا - اگرچہ رات کے وقت باغ کے اندر اور باہر پہرہ ہوتا ہے - تاہم پہرہ والا ایک ہی وقت میں سب طرف نگاہ نہیں ڈال سکتا - چور خود ہوشیار ہو کر ایسی طرف سے آتا ہے - جہاں سے اس کا بچاؤ ہو - رات کی تاریکی - اس پر گنجان درختوں کی گنجائش، پھر باہر نکلکر کھلا میدان - ایک مضبوط طاقتور جوان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا تھے - کہ وہ اپنا بچاؤ کرکے بے خبر نکل جاتے - اور اگر کسی کو خبر بھی ہو - تو ایسی طرح بھاگے - کہ کوئی پکڑ نہ سکے - مگر اس میں خدا کی ایک حکمت تھی - کہ باوجود اس قدر سامانوں کے ایک احمد نور نے اتنے بڑے شیطان کو پکڑ کر اس طرح جکڑ دیا - جس طرح شیر کے پنجے میں ایک بکری آجاتی ہے - اور وہ حکمت یہ تھی - کہ آج سے ٹھیک ۴۸ دن پہلے اسی باغ میں اور اسی جگہ جہاں یہ واقع ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس عاجز کو بلا کر فرمایا تھا - کہ آج رات ہم نے رؤیا میں دیکھا ہے - کہ میں رات کو اٹھا ہوں - پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے - پھر میں آگے جاتا ہوں - کہ پہرے والوں کو دیکھوں - تو میں کہتا ہوں - یا کوئی کہہ رہا ہے - کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں - اس رؤیا کا حضرت مسیح امام علیہ السلام نے کئی مجلسوں میں ذکر کیا - چنانچہ یہ رؤیا - خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے ۲۷ - اپریل ۱۹۰۵ء کے اسی اخبار کے پہلے صفحے پر ٹھیک انہی الفاظ میں درج کی گئی تھی - اور آج ۴۸ دن کے بعد اس کا ظہور ہوا - خدا نے اپنے فرشتوں کے پہرے کا ایک نمونہ دکھایا - چور کا آنا اور پکڑا جانا ممکن ہے - کہ کوئی کہدے - کہ ایک معمولی واقع ہے - مگر کیا ۴۸ دن پہلے کی خدا کی دی ہوئی خبر کے مطابق ہونا بھی ایک معمولی بات ہے؟ مرسلان الٰہی کی صحبت ایک نعمت عظمیٰ ہے - جس کی قدر صرف ان لوگوں کو ہو سکتی ہے - جو رضائے الٰہی کے بھوکے اور پہلے سے اور منہاج نبوت سے آگاہ ہیں - وہ نادان جو خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ کرنے کے واسطے اندر ہی اندر کمیٹیاں کرتے ہیں - اور چوروں کی طرح منصوبے باندھتے ہیں اور سمجھتے ہیں - کہ ان کے گھات خفیہ کارروائیوں کی ظلمات میں ایسے پوشیدہ ہیں - کہ وہ خدا کے مسیح پر اپنا کاری وار کرنے کا یقین رکھتے ہیں - انہیں چاہیئے - کہ اس چور کے قصے سے عبرت لے کر اپنا چوری کا پیشہ چھوڑ دیویں اور فرشتوں کے پہرے سے ڈریں - ورنہ یہاں جیل خانہ ہے اور وہاں جہنم - ہمیں ضرورت نہیں - کہ اس جگہ ہم ایسے چوروں کا نام لیں ع - مراد ما نصیحت بود کردیم

ہر ایک شخص اپنے دل میں خود سوچ لے گا - لیکن اگر کوئی شوقین بہرحال ایسے چوروں کو دیکھنا چاہتا ہے - تو وہ ہمارے اس آرٹیکل کے شائع ہونے تک صبر کرے - مثل مشہور ہے - "چور کی داڑھی میں تنکا" - خود بخود کوئی نہ کوئی بول اٹھیگا -

مفید اخبار و دلچسپ معاملات معہ ضروری مسائل

ہوتی آئی ہے - برادر کریم بخش صاحب نت بوتالہ سے تحریر فرماتے ہیں - کہ ایک زمیندار نے مولوی لوگوں کے بہکانے پر یہ تجویز کی - اور سب لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا - کہ احمدیوں کا پانی بند کردو - اور تنور سے ان کو روٹی نہ لگانے دو - وغیرہ وغیرہ ہر طرح سے دکھ دو - اس زور شور کی مخالفت سے ہمیں تو کوئی تکلیف نہ ہوئی نہ ظاہری نہ باطنی - اور وہ زمیندار ۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء کو بخار سے بیمار ہو کر ۳۰ - مئی ۱۹۰۵ء کو اپنا ہی روٹی پانی ہمیشہ کے واسطے بند کراکر قبر میں داخل ہوا -

آجکل کئی ایک جگہ سے احمدی احباب کے خطوط موصول ہوئے ہیں - کہ ہمارے شہروں اور گاؤں کے رہنے والوں نے احمدی جماعت کے مخالف ملاں وغیرہ کے بہکانے سے ہمیں کنوئیں سے پانی بھرنا بند کردیا ہے اور ماشکیوں کو روک دیا ہے - اور علیٰ ہذا القیاس تکالیف پہنچانے کی نکمی کوششیں کرتے رہتے ہیں - افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے - کہ ہمارے مخالف جو صرف ہم سے ہی مخالفت نہیں کرتے - بلکہ خدا کے دشمن ہیں - کہ اس نے کیوں مرزا صاحب کو اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجا - احمدی جماعت کے لوگوں کو حتی الوسع اپنی نفسانی خواہشات اور بیجا تعصب اور ضد سے اذیتیں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں - لیکن نادان نہیں سوچتے - کہ ایک طرف تو ہم ان کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف ہماری مخالفت ہماری کوششوں اور ارادوں کے برعکس نتیجہ نکالتی ہے کہ ہم دن بدن ہلاک ہوتے جاتے ہیں - اور ان کو خداوند کریم آئے دن نمایاں ترقی دے رہا ہے - جو کہ ان کے دلوں کو درانتی کی طرح کاٹتی جاتی ہے - جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہو رہا ہے - اور یہ نہیں سمجھتے - کہ خدا سچائی کو اس وقت دنیا میں پھیلا رہا ہے - اور کذب کو تباہ کر رہا ہے - خواہ کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کریں - بہرحال جبکہ ان لوگوں نے ہم کو نرالے طریق سے تنگ کرنا شروع کیا ہے - اس واسطے خداوند کریم بھی نرالے ہی طریقوں سے ان کو ہلاک کرے گا - اے نادانو! اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو اور خدا کے ساتھ جنگ کرنے سے باز آجاؤ - خوب جان لو - کہ اب وہ وقت بالکل قریب آگیا ہے - کہ راستباز اور کاذب میں خدا فرق پیدا کر دے - ان تمہاری زمینی تدبیروں سے کیا ہو سکتا ہے - خدا کی آسمانی تدبیریں خیر و برکت سے بھری ہوئی ہیں - وہ اپنے راستباز اور صادق بندے کے لئے ساری دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے - اور اس کے اور اس کے اصحاب کے لئے آسمان سے پانی اور طعام اتار سکتا ہے ایمان چاہیئے و خدا پر توکل - دیکھو ابن مریم کی قوم کے لئے خدا نے آسمان سے طعام نازل فرمایا - لیکن افسوس - کہ بدبخت قوم نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا - اے ناسمجھو اس وقت بھی تم میں ابن مریم ثانی موجود ہے - اور خدا اس کے اور اس کے احباب کے لئے بھی آسمان سے رحمت کا پانی اور جسم و روح کے لئے غذا نازل فرما رہا ہے - پس تم فائدہ اٹھاؤ - اس واقعہ سے خصوصاً اس گاؤں کے رہنے والوں کو عبرت حاصل کرنی ضروری ہے - ورنہ یاد رکھیں - کہ خدا کا عذاب اس وقت آسمان پر بھڑک رہا ہے - بدبخت وہ جو خدا کے ان کرشموں سے فائدہ نہ اٹھائے - اور مبارک وہ جو خدا کے مرسل کا ساتھ دے - والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

خدا کی تازہ وحی

۱۶ - جون ۱۹۰۵ء - قبل از نماز صبح - میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں اس وقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو نہایت سیاہ رنگ میں ہے وہ بہت بری حالت میں ہے اور اس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں کوئی زیور نہیں اور نہایت ردی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپیٹا ہوا ہے اس کے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے تو نماز عید کا وقت ہے میں جلدی سے اٹھا ہوں کہ نماز کیلئے جاؤں [illegible] نیچے جا کر میں بولا کہ یہ جلدی اسلئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنے کا موقع نہ ملے پس میں نے جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور پٹکہ کو کندھے پر ڈالا اور گھر سے نکلا جب میں اس کے برابر آگیا تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی لعنۃ اللہ علی الکاذبین ساتھ ہی یہ الہام ہوا کہ اس پر ایک سخت آفت پڑی" اور میں نے دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں ہو کر [illegible] طرح بیٹھی ہے فقط + + + نوٹ - یہ وہی خبر معلوم ہوتی ہے جس کی اشاعت ابھی اخبار [illegible]

رسید زر

جب سے مطبع کا چارج ہمارے پاس آیا ہے۔ تب سے ۱۳ مئی ۱۹۰۵ء تک مفصلہ ذیل رقوم بابت چندہ اخبار بدر ہم کو وصول ہوئی ہیں اگر کسی صاحب کی قیمت درج نہ ہوئی ہو۔ تو فوراً مطلع فرماویں تاکہ بعد میں محاسبہ میں دقت نہ پڑے۔ جن اصحاب نے محمد افضل مرحوم کی وفات کے قریب ان کے نام منی آرڈر کئے تھے۔ وہ ہمیں نہیں ملے۔ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ایسے اصحاب کو چاہیئے کہ صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان کو خط لکھدیں۔ کہ ان کا بھیجا ہوا روپیہ قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ قیمت اخبار کا ہے۔ اور برادر مرحوم کا ذاتی روپیہ نہیں ہے۔ — مینیجر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	مقام
۱۳ اپریل ۱۹۰۵ء	۔۔	احمد الدین کمپونڈر	ایران	عگر
〃	۶۰	میاں اللہ رکھا	سندگا	عگر
۱۴ 〃	۱۴۰۸	حکیم محی الدین	چونیاں	عگر
۱۵ 〃	۱۶۸۰	میراں بخش دمنزی	گوجرانوالہ	عگر
۲۴ 〃	۶۸۱	عبد الرحمٰن احمدی	کپورتھلہ	عہ
۲۴ 〃	۲۱۲	محمد الٰہی صاحب	کوہاٹ	سے ر
۲۴ 〃	۱۲۲۷	نصیر احمد ولد شیخ ...	جکرانہ	عگر
۲۲ 〃	۳۷۵	منشی گلاب الدین	رہتاس	۳ ر
۲۵ 〃	۹۶	محمد ابراہیم صاحب	کراچی	عہ
۲۵ 〃	۶۹	بابو خیر الدین صاحب	کوہاٹ	سے ر
۲۰ 〃	۲۱۹	میاں محمد بن محمد خلیل	بمبئی	عگر
〃	۴۱۵	صاحب دین صاحب	تہال	عگر
〃	۶۱	اللہ رکھا صاحب	کریگاؤں	عگر
۲۸ 〃	۹۸	بابو غلام حسین صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	عگر
یکم مئی	۱۶۵	عبد اللہ ولد غلام نبی	ملتان	عگر
۳ 〃	۴۳۶	انور حسین خان صاحب	شاہ آباد	عہ
〃	۴۴۴	ابو النصر آہ دہلوی	بمبئی اعانت ۸ ر	عگر
۵ 〃	۴۲۲	منصب علی شاہ صاحب	پلوڑ	عگر
〃	۱۶۳	نذیر الدین صاحب	بہامو صہ اعانت	عہ
〃	۵۹۶	خدا بخش صاحب	راولپنڈی ٹکٹ	۱ ر
۷ 〃	۴۱۳	صفدر حسین صاحب	چکر دتہ	عگر
〃	۳۴۹	فتح الدین صاحب	پالم پور	عگر
〃	۴۲۶	میاں عبد اللہ صاحب	شکار	عگر
۸ 〃	۔۔	میراں بخش صاحب	معرفت حکیم تفضل	عگر
۹ 〃	۴۲۸	مہر الدین و احمد الدین صاحب	چندیاں	عگر
〃	۴۱۶	ترکی شاہ صاحب	حیدرآباد	عگر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۰ مئی ۱۹۰۵ء	۱۴۷	خان محمد ڈپٹی انسپکٹر	پہلور	عگر
〃	۴۱۲	قاضی محمد اکبر صاحب	پہلور	عگر
۱۱ 〃	۴۲۹	دوست خان صاحب	قلات	عگر
۱۲ 〃	۴۲۶	چودہری اکبر علی انصاب	تلونڈی	عگر
۱۲ 〃	۴۲۵	منشی مولا بخش صاحب	سنگھوں	عگر
〃	۴۵۵	محمد منظور الٰہی صاحب	بھٹنڈہ	عمر
〃	۴۱۴	عزیز احمد خان صاحب	شاہ آباد	عگر
〃	۴۳۲	چودہری غلام حسین	چونڈہ	عگر
〃	۴۷۶	مرزا اطہر بیگ صاحب	شاہجہانپور	عگر
۱۵ 〃	۔۔	خدا بخش صاحب	ڈیہری ریلوے	عگر
〃	۔۔	مرزا محمد شفیع صاحب	بھٹنڈہ	عگر
۱۷ 〃	۴۵۴	میاں سراج الدین صاحب	اٹاوہ	للعہ
〃	۴۲۴	عبد الواحد صاحب خانساماں	بنارس	عہ
۲۰ 〃	۴۱۳	منشی عبد الخالق صاحب	کوٹلہ مغلاں	سے ر
〃	۶۱۶	منشی ولی محمد صاحب	ڈیرہ غازیخان	سے ر
〃	۱۲۱۴	منشی فیاض علی صاحب	کپورتھلہ	عہ
〃	۶۰	سیٹھ محمد اسماعیل صاحب آدم	بمبئی	عگر
۲۱ 〃	۴۶۶	سردار خان صاحب	کپورتھلہ	عگر
۲۳ 〃	۴۱۴	مہتمم کتب خانہ	سکندر آباد دکن	عگر
۲۵ 〃	۴۲۷	شیخ ضیاء اللہ صاحب	مانسہرہ	عگر
〃	۴۳۵	گلاب الدین صاحب	رہتاس	عمر

تعبیر الرؤیا

بعد نماز جمعہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر مدرسہ اکونہ ضلع بہرائچ نے اپنا رؤیا حضرت کے آگے عرض خدمت کیا "کہ رات میں نے حضورؑ کی زیارت عالم رؤیا میں کی۔ اور حضورؑ نے دست خاص سے کچھ مٹھائی کی قسم سے جس میں گری وغیرہ ملی ہوئی تھی۔ مجھے عنایت فرمایا میں اُسے دیکھ رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔ حضرت میں نے اُسے کھایا نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ شکر کرو۔ مل تو گیا"

ایک اور رؤیا۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ میں نے ایک اور دیکھا تھا۔ "حضور چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ مفتی محمد صادق صاحب حضور کے پاس بیٹھے کسی کتاب میں سے کچھ سنا رہے ہیں۔ میں جونہی سامنے آیا۔ حضور نے فرمایا "دیاشنکر ہے"۔ مفتی صاحب نے عرض کی۔ حضور عبد الرحیم ہے"۔ حضرت مجھے دیاشنکر کیوں کہا گیا؟ فرمایا۔ رحمت الٰہی کا نشان ہے

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سُنیں برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہوگئے گئے ایام بیماری میں اور انکے وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں کہ روپیہ ہم کو ملگیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا۔ عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین عمر صاحب پراپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا۔

مینیجر بدر

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر میں بہت سا تھہ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام اُن کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ پہ تھے۔ جس پہ نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے سے وہ اُن کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کرکے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر۔ پراپرائٹر بدر

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین عمر۔ لاہور۔ نو لکھا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں مل سکتی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

چشمۂ ہم باتوگراز) چہار رقادیان بینی

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸

دوا بینی - شفا بینی - غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۱۱

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۳ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - جمعرات - ۱۵ جون ۱۹۰۵ء

سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۹

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ -

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہیں - عام قیمت سالانہ ۳ روپے ہے - اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرما دین - وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسر مو دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوئم یہ کہ جھوٹ اور زناکاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوئم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا - اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحال راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا - اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا - اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا - اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا - اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

کوئی روز ہوا یہ الہام ہے جو پہلے غلطی سے درج نہیں ہوا

"بادشاہ وقت پر جو تیر چلاوے اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے"

۹ ارجون ۱۹۰۵ء ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہو گئے تھے اسی جگہ یا غیر ان میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا **"خدا نے اسکو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح"** یعنی اسکی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی گویا مبرم تھی مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اسکو خدا نے اچھا کر دیا مبرم تقدیر قابل تبدیل نہیں ہوتی۔ مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت مشابہت رکھتی ہیں اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں ایسی تقدیر ایک صاحب برکت اور صاحب حال کی کامل توجہ اور اقبال علی اللہ سے دور ہو سکتی ہیں +

ڈائری

اَلقَولُ الطَّیِّبُ

۱۰ ارجون ۱۹۰۵ء ۔ قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار حاضر خدمت ہوئے۔ چند روز ہوئے قاضی صاحب کا لڑکا چند روز کی عمر پا کر فوت ہو چکا ہے۔ اسپر فرمایا جو بچہ مرجاتا ہے وہ فرط ہے انسان کو عاقبت کیلئے کچھ ذخیرہ چاہیئے میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہو گی اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ انکو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہاں تک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بنجاوے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو۔ لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نیت صحیح پیدا کرنی چاہیئے ورنہ اولاد ہی عبث ہے دنیا میں ایک بیہودہ رسم چلی ہوئی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوحؑ کا لڑکا تھا کس کام آیا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان جو اسقدر مرادیں مد نظر رکھتا ہے اگر اسکی حالت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو تو خدا اسکی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں ان میں انسان کو چاہیئے کہ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرے +

ایک بیمار اور اسکے علاج کا ذکر تھا۔ **فرمایا** ہر ایک مرض تقدیر کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مرض ہٹ جاتا ہے۔

ایک مد کے متعلق فنڈ کا تذکرہ تھا **فرمایا** خدا تعالیٰ سمیع و علیم ہے اس سے دعا کرتے رہو خدا برکت دیگا اس رمز کا سمجھنا ایمانداری ہے +

۱۴ ارجون ۱۹۰۵ء ۔ ایک شخص بیمار ہونے کے واسطے آیا اسکے معالجہ کا ذکر تھا **فرمایا** خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ میر صاحب کا لڑکا محمد اسحاق سخت بیمار ہوا ڈاکٹروں نے مایوسی ظاہر کی میں نے دعا کی الہام ہوا **سلام قولاً من رب رحیم** یہ خدا کا رحم ہے کوئی بھی آگ ڈر نہیں۔ دنیا سرائے فانی ہے اور معمولی موت فوت لگی ہوئی ہے۔ خدا اس کی پروا نہیں کرتا لیکن جہاں کوئی پیچ پڑ جاتا ہے اور دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے وہاں تو خدا اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے یونتو مرنا کوئی حرج یا دکھ کی بات نہیں جنکو ہم کہتے ہیں کہ مرگیا ہے وہ دوسرے جہان میں چلا جاتا ہے اور وہ جہان نیک آدمیوں کے لیے بہت عمدہ ہے مگر جہاں کوئی اعتراض دین کے لیے مزاحم ہوتا ہے وہاں خدا تعالےٰ عجائبات ظاہر کرتا ہے دنیوی حکام بھی ایسا کرتے ہیں کہ کسی اہم ملکی ضرورت کیوقت قانون کی بھی پروا نہیں کرتے خدا کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس نے دو گھر بنائے ہیں ادھر سے اٹھا کر ادھر آباد کر دیتا ہے۔

طب ماتحت حکم خدا

طب اور معالجات کا تذکرہ تھا۔ **فرمایا** یہ سب ظنی باتیں ہیں علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے۔ جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایکدفعہ ایک بیمار آیا میں نے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مر جائے گا تیسرے سال کے بعد میں نے اسکو زندہ پایا۔ بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے اسی بیماری میں ایک کیلئے ایک دوا مفید پڑتی

سب اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے جب بڑے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا اور اگر مرض سمجھ میں آجائے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انھوں نے ہر امر میں ایک بات رکھی نبض دیکھنے کے وقت **سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا** کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت **هُوَ الشَّافِی** لکھنا شروع کیا۔

حضرت کی خدمت میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے پالم پور کے ایک انگریز کا خط پڑھ کر سنایا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے اسلام کے ساتھ دلچسپی ہے اور آپکے رسالہ میں جیسی اسلام کی تائید ہے ایسی میں نے کہیں نہیں دیکھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب مدرس انگریزی نے ایک نظم فارسی حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی۔

۱۶ ارجون ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ میں بھی تابعین میں سے ہوں کیونکہ ایک جن جسنے زمانہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا میں نے اس سے ملاقات کی **فرمایا** اس سے بہتر کشف صحیح ہے جو بیداری کا حکم رکھتا ہے جو لوگ بذریعہ کشف صحیح آنحضرتؐ کی صحبت حاصل کرتے ہیں وہ اصحاب میں سے ہیں +

اخبار دار الامان

۱۔ حضرتؑ بخیر و عافیت مع خدام تا حال باغ میں فروکش ہیں ان بھر باعمیں سنتے ہیں رات کو چونکہ مطابق حدیث نبوی درختوں میں رہنا مضر ہے اسواسطے کھلے میدان میں رات کیواسطے خیمے لگائے ہوئے ہیں۔ قواعد طبیہ بھی اس حدیث شریف کی تائید کرتے ہیں +

۲۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طبیعت ۵ اجون کو بسبب اسہال بہت بیمار ہو گئی تھی اب اللہ کے فضل سے آرام ہے۔ حالت بیماری میں فرمایا میں موت سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ ایک لطیف مضمون شروع کیا تھا (تفسیر سورۂ نور جسکے نوٹ عنقریب ہدیہ ناظرین ہونگے) جب ضعف زیادہ ہوا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون ناتمام رہا میں کل پڑھا رہا تھا کہ یکدم ضعف کا غلبہ ہو گیا۔ فرمایا میں نے ایک وصیت اس تکلیف کے وقت میں لکھی ہے جو عربی میں ہے اسکو شائع کر دیا جاوے۔ فرمایا میرے دلکو ایک بڑا اطمینان تسلی ہے۔ قرآن شریف میری غذا ہے۔

۳۔ موسمی حالت بدستور ہے گرد و باد کے طوفان آتے ہیں ایکدو بارش ہو کر کچھ گرمی میں افاقہ ہو جائے تو حضرت شہر کے مکان میں جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

۴۔ ان ایام میں خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب آگرہ سے آئے آپکے وجود سے یہاں بہت مریضوں کو فائدہ پہنچا اور نیز آپ نے مدرسہ کے کلب میں ایک لیکچر بزبان انگریزی دیا۔ بابو عبد الرزاق صاحب اسٹیشن ماسٹر لدھیانہ مع فیملی آئے اور تین چار دن رہکر چلے گئے۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ حاجی شاہزادہ عبد المجید

پیدائی گو مخالف سے

بیدائی زمانہ آج کل مخالفین سلسلہ احمدیہ نے بہت شور مچا رکھا ہے ... ہماری جماعت کے ایک ... بزرگ ... حضرت مولوی ... صاحب کو امروہہ ... مباحثہ کے لئے بلایا ... صورت میں جہاں مخالفانہ ہو ... وحشیانہ رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی طرف توجہ کرنا مفید نہیں ہوا کرتا ... سوائے دنگہ اور فساد کے کوئی نیک نیت رکھتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے تاہم حضرت مولانا موصوف نے بالکل ... پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کے خط کے متعلق شرائط مباحثہ کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم اصل خط معہ جواب ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

جناب حضرت مولانا مقتدانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احمد حسن مہتمم مدرسہ مصباح التہذیب ... چار شرائط لکھکر بھیجے ہیں۔ بجنسہ نقل پیش کرتا ہوں۔ اولاً یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی کو قلم بند کرکے مناظر وکیل مجاز منجانب خود مقرر کریں اور اقرار کر دیں۔ کہ اگر یہ شخص ان دعاوی کو ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ کر سکے۔ تو ہم معہ اپنے مریدین کے اپنے دعاوی سے تبری اور توبہ کر لیں گے۔ ثانیاً۔ ادلہ شرعیہ وکتب جن سے سند لائی جاوے گی۔ مقرر کر دی جاویں۔ ثالثاً۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔ یہ اختیار ہے۔ کہ مجمع عام خواہ جلسہ خاص بہ تعداد معینہ ہو۔ رابعاً حکم مقبولہ طرفین مقرر ہونا ضروری ہے۔ کہ فیصلہ حکم فریقین کو منظور ہوگا۔ چونکہ مناظر صاحب امروہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ لہذا بندہ اونہیں کے ہموطن اعنی مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو حکم قرار دینا مناسب سمجھتا ہے۔ فقط۔ جواب باصواب سے جلد تر مطلع فرمایا جاوے۔ بندہ احمد حسن بریلوی عفی اللہ عنہ۔ یہ نقل حرف بحرف مہتمم صاحب مذکور کی قلم کی لکھی ہوئی کی ہے۔ ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ آج کچھ زبانی گفتگو اس عاجز سے اور مولویصاحب مدرس مدرسہ مذکور سے ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی نسبت فرماتے تھے۔ کہ قرآن وحدیث سے ثبوت چاہیئے۔ بندہ نے کہا اگر ثبوت دیا جاوے۔ تو آپ کو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ہوگا۔ جب دعوی صحیح ثابت ہوگیا۔ تو حکم محدل ہونا انکا امور دینی میں ثابت ہوگیا۔ تو فرمانے لگے۔ امور دینی میں ہم نہیں نفسانیت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے کہ جس طرح حضور والا کی رائے مبارک میں آوے۔ جواب تحریر فرما دیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامدا ومصلیا۔ محب مکرم حضرت حافظ تصور حسین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرط اول محض لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی کتابیں متحدیانہ ... اور متضمن اثبات دعاوی اور نیز یہی خاکسار کے رسایل تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان دعاوی کا ثبوت کالشمس فی النہار واضح ہو چکا ہے۔ لہذا اب تو یہ دعاوی اور مسایل قد تبین الرشد من الغی کے مصداق ہوگئے ہیں۔ پس مخالف پر لازم ہے۔ کہ ان کتابوں کو دیکھے اور جواب دیوے۔ ورنہ یہ درخواست بصورت شرط کے جو سایل نے کی ہے۔ اور تحصیل حاصل کیونکہ والذین ہم عن اللغو معرضون قرآن مجید میں موجود ہے۔ ہاں اگر کسی شخص بے بصیرت مصداق علی ابصارہم غشاوہ کو ان دعاوی اور مسایل کی حقیقت نظر نہ آوے تو اس طرف سے صرف اسقدر اجازت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا شک وشبہ تحریراً ہمارے روبرو پیش کرے۔ زبانی کوئی قول اس کا مسموع نہ ہوگا۔ ہم اس شبہ محررہ کا جواب جسقدر اوراق میں چاہیں گے۔ انشاء اللہ تعالے اسی جلسہ میں پیش کریں گے۔ اسی طرح ہر سایل اپنا شک وشبہ پیش کرتا رہے گا ہم اس کا جواب لکھکر پیش کرتے رہیں گے۔ پھر وہ طبع ہوکر شائع ہو جائے گا۔ تحریر کی شرط اس لئے کی ہے۔ کہ فریقین میں سے کسی کو انکار یا تبدیل تحریف اپنے قول کی گنجائش نہ رہے۔ اور حضرت اقدس کے اقرار وغیرہ کے لکھنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہم خود اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ حضرت اقدس مصداق ثانوی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہیں۔ اور آنحضرت کے جملہ دعاوی کو ہمنے ادلہ شرعیہ کتاب اللہ وسنت صحیحہ اور دلایل عقلیہ اور تائیدات الٰہیہ سے ثابت کر کر دکھلا دیا ہے۔ پس مخالف ہم سے ہی اپنا شبہ رفع کر لیوے۔ البتہ بحکم دروغگو را تا بخانہ باید رسانید کے ہم بھی بمقابلہ شرط اول مخالف کے یہ شرط اول کرتے ہیں کہ مناظر طرف ثانی کل ہندوستان کے مشاہیر علماء وفضلاء وفقراء سجادہ نشینوں کی طرف سے یہ لکھوا کر شائع کرا دیوے۔ کہ اگر ادلہ شرعیہ مذکورہ سے علی منہاج النبوت حضرت اقدس کے دعاوی یا مسایل کو ہم نے حق اور صحیح۔ بلکہ واجب القبول ثابت کر دیا۔ تو یہ تمام مشاہیر نامی کے علماء وفقراء اپنی مخالفت سے توبہ اور بہتری کا اشتہار شائع کر دیویں گے۔ اور یہ شرط ہماری بجائے خود واجب القبول ہے۔ کیونکہ کتب متحدیانہ ومعجزانہ سلسلہ احمدیہ کی تمام دنیا میں شائع ہو چکیں ہیں۔ معہذا اس شرط سے ہم ایسے ادنیٰ طلبہ علم کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کو موجود ہیں مگر صرف تحریراً تاکہ حق وباطل حاضرین جلسہ اور غیر حاضرین پر واضح ولائح ہو جائے اور تبدیل وتحریف اپنے قول کی کسیکو گنجائش نہ رہے۔ یہاں تک شرط اول ودوم وسوم کا جواب شافی وکافی آگیا۔ جو محض لغو اور باطل تھیں۔

اور شرط چہارم کا یہ جواب ہے کہ بحکم محکم ومنصوص قرآن مجید

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما

کے ہم اور کسی کو سوائے کتاب وسنت صحیحہ کے حکم مقرر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دعاوی اور مسائل میں ادلہ محکمہ شرعیہ قطعی فیصلہ کر چکیں ہیں۔ چہ جائے مولوی احمد حسن صاحب کی۔ کیونکہ وہ تو اس مامور من اللہ کے مباہلہ کے نیچے اپنی میعاد معینہ میں پیتے تیسرے سال آ چکے ہیں۔ دیکھو دافع البلا صفحہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ کو اور پھر نظر ثانی دیکھو جو مولویصاحب کے خاص گھر میں ہی تین موتیں۔ انکی زوجہ اہل خانہ اور نواسہ اور نواسی پر طاعون سے واقع ہو چکیں ہیں۔ آپ ان سے دریافت کر لیجئے۔ علاوہ بریں مولویصاحب باوجود قرب وامروہی ہونے کی اس دشت پرخار مباحثہ اور لق ودق مناظرہ میں ایسے طفل مکتب ہیں کہ آج تک ہمارے مقابلہ میں ایک قدم تک بھی نہیں رکھ سکے۔ اگر فریق ثانی کو اس میں بھی کچھ شک ہو۔ تو اس امر کو بھی ان سے دریافت کر لیوے۔ پس وہ کیوں کر حکم ہو سکتے ہیں۔ اے حافظ صاحب جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بعد ثبوت کے ادلہ شرعیہ سے بھی ہم پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایسے شخص سے کیا گفتگو ہو سکتی ہے

سہ انکس کہ ز قرآن وخبر زو نہ رہے۔ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی۔

والسلام۔ خیر ختام محررہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء

راقم محمد احسن از امروہہ۔ شاہ علی سرائے

پاک شاعری

کھڑا جھنڈا ہے مہدی کا آئے جس کا جی چاہے ۔ لوائے احمدی کے فیض پائے جس کا جی چاہے
محمد کو شفیع اپنا بنائے جس کا جی چاہے ۔ جماعت میں صحابہ کی وہ آئے جس کا جی چاہے
محمد کو زمین میں گاڑ کر اور عیسیٰ کو گردوں پر ۔ تماشہ تیں اب یہ چڑھائے جس کا جی چاہے
وفات حضرت عیسیٰ عیاں ہے صاف قرآں سے ۔ فلک سے ابن مریم کو بلائے جس کا جی چاہے
خبر میں آچکا دجال ہے اک نبی فرقہ ۔ تشخص خاص کس کو ہے بتائے جس کا جی چاہے
متاع دنیوی دیکر ملا ہے دین میں ایسی ۔ اب اس پر دین اپنا گنوائے جس کا جی چاہے
وہ پھر کر ہیر کر بنگیے یعنی ہو دو رنگی عادت ۔ کہ کوئی دین میں انکے در آئے جس کا جی چاہے
زبان انکی ہے میٹھی شہد کی اور ہیں ... دل میں ۔ وہ میں اب بندیں خود سوچ جائے جس کا جی چاہے
حدیثوں سے بھی اطمینان گر ہوتا نہیں صاحب ۔ خدا دجال کا انکو بنائے جس کا جی چاہے
غرض دجال ومہدی ومسیحا آچکے اب تو ۔ علامت دیکھی سب ... جس کا جی چاہے
مسیح ومہدی موعود کہتا ہوں میں منہ ... کو ۔ ہم ... دین بنائے جس کا جی چاہے

مرسلہ عبد العزیز۔ ایل مدر کلکٹری سہارنپور

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب

(شکارپور سندھ سے ایک شخص مسمی عبدالقادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت میں چند ایک سوالات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر میں درج کرنے کے واسطے عطاء فرمایا ہے۔ اس خط میں حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔)

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مجھ کو ملا۔ سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں

عہ۱ جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے بہتری کرے گا۔

عہ۲ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالیٰ معجزات دکھا چکا ہے۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے۔ کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہیں۔ اور میں اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہوں۔ تو ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے خدا تعالیٰ کو نہ اس کی پرواہ ہے۔ نہ اس کی بیعت کی

عہ۳ کرشن ہونے کا دعویٰ خدا تعالیٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک میں نبی ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ شرارت ہے۔ کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو برا کہا جاوے۔ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔

عہ۴ میں نے ثناء اللہ کو ہرگز نہیں کہا۔ کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ خود وہ آریہ سماج والوں کے مکان پر اترا۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیاں نکالتے تھے۔ جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہیں۔ ایک غیرت مند مومن کا کام نہیں۔ کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گھر میں اترے۔ نہ میرے پاس وہ آیا۔ نہ آنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس کو کب کہا تھا کہ تم ہندوؤں کی طرح میرے پاس آؤ۔ وہ ہرگز میرے پاس نہیں آیا۔ ہاں قادیان میں آریہ سماج والوں کے پاس آیا۔ اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ مولوی کہلاکر دشمنان اسلام کے پاس اترا۔ جن کا طریق توہین اسلام ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جائے۔ جہاں حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اور دن رات توہین اسلام ان کا کام ہے۔ وہ میرے دروازہ پر نہیں آیا۔ تا میں اس کی خاطرداری کرتا۔ بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریمؐ کے دروازہ پر گیا۔ اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے۔ تو میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

قولہ آپنے پیشگوئی کی تھی۔ کہ طاعون قادیان نہ آئیگا۔ اور میرے مریدوں سے کوئی اس مرض مہلک میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہوا۔

الجواب۔ میں نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مریگا۔ بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی تھی۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میں تیری عزت کا پاس نہ کرتا۔ تو قادیان کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤں میں اکثر شریر اور خبیث ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں قادیاں میں طاعون بھیجوں گا۔ اور میں ان سب لوگوں کو بچاؤں گا۔ جو تمہارے گھر کی چار دیوار کے اندر ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا۔ تو پھر اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اس گھر کے رہنے والوں کو بچاؤں گا۔ اب میں یہ بھی بتلاتا ہوں۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگوں نے کہاں سے ایک جھوٹی بات بنالی۔ پس اس کی جڑ یہ ہے۔ کہ ایک یہ وحی الٰہی تھی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدا تعالیٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والوں سے دور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ ان خیالات کو دور نہ کریں۔ جو اُن کے دل میں ہیں۔ اور وہ اس گاؤں کو یعنے قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچالیگا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی کہ بالکل نابود ہو جائے۔ جیسا کہ اس نواح میں کتنے دیہات نابود ہوگئے۔ اور ان کا نام ونشان نہ رہا۔ یاد رہے۔ کہ اوی کا لفظ جو اس وحی الٰہی میں ہے۔ یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ۔ اس لفظ کے عربی میں یہ معنے ہیں کہ ایک حد تک مصیبت دکھلاکر پھر اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور بکلی برباد نہ کرنا۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پاکر پھر پناہ نہ دی۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اول آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا۔ اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے۔ اور پھر بعد مصائب کے پناہ دی۔ پس اوی کے لفظ میں شرط ہے۔ کہ جس کو پناہ دی جائے۔ وہ اول کچھ مصیبتیں اٹھا چکا ہو۔ یہی فقرہ وحی الٰہی کا ہے۔ جسکے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنائے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا۔ اب اس جگہ بھی بجز اس کے ہم کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور یاد رہے۔ کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بغض ہے۔ اور خلاف واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے*۔ اور میں اس بارے میں مدت ہوئی۔ چنا کتابیں شائع کر چکا ہوں۔ اور عام طور پر بتلا چکا ہوں۔ کہ ایسی کوئی مجھے وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔ اب اگر آپ کا دعوےٰ ہو۔ کہ ضرور تم نے ایسی کوئی پیشگوئی شائع کی تھی۔ تو اس کو پیش کرنا چاہیئے۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ شائع کی تھی۔ تو بجز اس کے کیا جواب دوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شائع کی تھی۔ کہ انہیں سے کوئی نہیں مرے گا۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ صرف یہ وحی الٰہی شائع کی تھی۔ ان الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور کسی قسم کا ظلم اور قصور ان کے ایمان میں نہ تھا۔ وہ امن میں رہیں گے۔ پس میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک بھی ایسے مریدوں میں سے طاعون سے نہیں مرا۔ باقی وہ لوگ جو کچھ کچھ دنیاداری کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور ان کا میرے ساتھ وہ پاک تعلق نہیں۔ جو ظلم اور قصور سے ان کو

---

* پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکھنے کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ قادیان میں بعض اموات جو اور اور بیماریوں سے ہوئی تھیں۔ اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص دیوانہ کتے کی کاٹنے سے مرا تھا۔ وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی وارداتیں زیادہ دکھلائیں۔ ورنہ اردگرد کے دیہات کی نسبت استقدر قادیان میں طاعون کم رہی ہے۔ کہ گویا نہیں ہوئی۔ اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے منہ سے نکلا۔ کہ اب صرف تین سو باقی ہیں۔ پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دہوکہ دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس نے یہ بھی خلاف واقعہ لکھا کہ فلاں فلاں آدمی طاعون سے مر گئے ہیں۔ حالانکہ نہ انکو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے۔ بلکہ ابتک زندہ موجود ہیں۔ منہ

متبرا کرے۔ یہ پیشگوئی اُن کی ذمہ دار نہیں۔ ابھی بہت تھوڑے ہیں۔ جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور نفسانی اغراض سے پاک ہے۔ اور وفا اور صدق کامل طور پر رکھتا ہے۔ اور ٹھوکر کھانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور متقی ہے۔ اور کسی ابتلا کی وقت مُرتد ہونے کے لئے طیار نہیں۔ اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجھتا ہے۔ اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونے کا خانہ اس کے دل میں موجود ہے۔ وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ ایک قسم کا مجھ سے اتحاد رکھتا ہے۔ مگر بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے زور سے تقوےٰ کے راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنےٰ ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ گری وہ گری۔ پس درحقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آویں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا۔ کہ مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔ ہاں ایسے بھی ہیں۔ کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں۔ یعنی انہیں شرائط متذکرہ بالا پورے طور متحقق نہ ہوں۔ مگر شہیدوں میں لکھی جائینگی۔ اور طاعون اُن کے بہشت کا ذریعہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایک حصہ صدق کا ان میں ہے جو کامل نہیں۔

اعتراض پنجم ۵ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کرکے لے گیا۔ اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی

الجواب وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا۔ کہ ضرور ہے۔ کہ اوّل دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں۔ سیکفیکهم اللّٰہ ویردھا الیک۔ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ رد کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں۔ کہ ایک چیز ایک جگہ ہے۔ اور وہاں سے چلی جاوے۔ اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میرے چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔ یعنی مرزا احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں رد کے معنے اس پر مطابق آئے۔ کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی۔ اور پھر وہ چلی گئی۔ اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی۔ اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی شرطی پیشگوئی ہے۔ اس لئے کسی میعاد سے اس کو تعلق نہیں۔ اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ رد کے یہ معنے نہیں۔ تو بجز اس کے کیا کہیں۔ کہ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین بے شک یہ سچ ہے۔ کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی۔ مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی۔ بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں۔ باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہو گئی۔ اس میں راز یہ ہے۔ کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے۔ کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے۔ خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں۔ خواہ کسی اور طرح۔ وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ٹال سکتا ہے۔ یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے۔ یعنے محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تھی۔ میعاد کے اندر مر چکا۔ پس یہ تو محل تصدیق ہے۔ نہ جائے اعتراض۔ اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی۔ یعنی احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی۔ اور اس نے ان کے دلوں میں سخت خوف ڈال دیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے زد میں تھے۔ اور ایک ان میں سے میعاد کے اندر مر گیا۔ تو یہ بات تو ایک طبعی امر تھا۔ کہ دوسرے شخص اور اس کے اقارب کو خوف دامن گیر ہو جاتا۔ پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہوا۔ اور جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں ہے۔ کسی حد تک تاخیر ہو گئی۔ کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالےٰ بلا کو جس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ٹال دیتا ہے۔ یا تاخیر میں ڈال دیتا ہے

عـ۵ آپنے فرمایا تھا۔ کہ وہ ملعون مردار ہو کر جائے گا۔ یا وہ جگہ آپکے ہاتھ آئے گی۔ مگر اب تک کوئی بات ظہور میں نہ آئی

الجواب۔ میں اس اعتراض کو سمجھا نہیں۔ آپ اس ملعون کا نام لیں۔ مجھے بالکل معلوم نہیں۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ جگہ کونسی ہے۔ اور وہ ہندو کون اور الہام کون ہے۔ اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے

مکرراً اس قدر لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ کہ میں نے پیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی۔ بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تھی۔ کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں بہت سے خلاف واقعہ اموات درج تھیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بھی ہوئیں تھیں۔ مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تھا۔ اور یہ ضرور تھا۔ کہ کسیقدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں۔ تا پیشگوئی پوری ہوتی۔ یہ آپنے کس کے منہ سے سن لیا۔ کہ کوئی الہام میں نے ایسا شائع کیا تھا۔ کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ قادیاں کی نسبت شکار پور دارالامان ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ آئندہ شکار پور کی نسبت کیا قہر الٰہی مخفی ہے۔ کہ یہ گستاخی کے کلمات آپکے منہ سے نکل گئے۔ اور یہ آپ کا کہنا۔ کہ اب قادیان میں صرف تین سو آدمی کی آبادی باقی ہے۔ یہ آپ کو کس نے سنایا۔ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین۔ قادیان کی آبادی قدیم سے تین ہزار سے کچھ تھوڑی ہے۔ اور اب بھی اسی قدر ہے۔ کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا۔ کہ ایک بھی مرا ہے

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوش خط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین صاحب عمر نولکھا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں مل سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ اشتہار

گذشتہ اشاعت سے آگے

{ مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کیواسطے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شایع نہ ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر }

پھر جبکہ اس پیش گوئی کے پہلے حصہ پرچہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں اسی اخبار الحکم میں درج ہوئی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں زلزلہ کا ذکر بھی شایع ہوچکا ہے۔ تو ایسے معترض کی عقل پر ہنسیں یا روویں۔ جو کہتا ہے۔ جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہیں کی

اب یاد رہے۔ کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے خداوند تعالیٰ نے لبید بن ربیعۃ العامری کے دل میں ڈالا تھا۔ جو اس کے اس قصیدہ کا اول مصرع ہے۔ جو سبع معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے۔ اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا۔ اور مشرف باسلام ہوگیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی۔ کہ ایسی ایسی تباہیاں ہونگی۔ جن سے ایک ملک تباہ ہوگا۔ وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی۔ جو اس کے منہ سے نکلی تھی۔ پس یہ تعجب سخت نادانی ہے۔ کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے۔ وہ کیوں وحی الٰہی میں داخل ہوا۔ کیونکہ جیساکہ ہم ابھی بیان کرچکے ہیں۔ وہ کلام جو عبد اللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین وہی قرآن شریف میں نازل ہوا جس کی وجہ سے عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہوکر مکہ کی طرف بھاگ گیا + پس جبکہ خداوند تعالیٰ کے کلام کا ایک مرتد کے کلام سے توارد ہوا۔ تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہیئے۔ کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہو جائے خدا تعالیٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے۔ ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے۔ اور ہر ایک پاک کلام اسی کی توفیق سے منہ سے نکلتا ہے۔ پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے۔ تو اس بارے میں وہی شخص شک کریگا جس کو اسلام میں شک ہو۔ اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا۔ جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا۔ اور ۴۱ھ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پاکر فوت ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا۔ جیساکہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں۔ وہی خدا تعالیٰ نے فرمائیں۔ اور اگر ہم اس امت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں۔ کہ کس قدر ان کے نظم و نثر وکلام بطور الہام ان کے دلوں پر القاء ہوئے۔ اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے۔ تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی۔ وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائے گا کہ خدا کے کلام کا انسان کے کلام سے توارد نہیں ہوسکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسیقدر علم شریعت سے حصہ رکھتا ہے وہ ایسے کلمہ کو موجب کفر سمجھے گا کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ اس جگہ ایک اشکال بھی ہے۔ اور ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس اشکال کو بھی حل کردیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ جائز ہے۔ کہ کسی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا ماننا قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے۔ لیکن جیساکہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسروں نے لکھا ہے۔ کوئی جائے اشکال نہیں۔ کیونکہ اس قدر قلیل کلام میں اعجاز کی نہیں ٹھہرتا قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں۔ جو اور عربوں کے منہ سے نکلتے تھے۔ اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورت کے برابر ہو۔ جو سب سے چھوٹی سورت قرآن شریف میں ہے۔ یا کم سے کم دس آیتیں ہوں۔ کیونکہ اسی قدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھہرایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہوجائے۔ تو وہ بہرحال اعجاز کا رنگ پکڑ سکتا ہے۔ مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی۔ تو یہ معجزہ نہ تھی۔ لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ تو اب معجزہ ہوگئی۔ کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کرکے ایک واقعہ عظیمہ آئندہ کی خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے۔ پس وہی کلام جب لبید کی طرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو بلاشبہ معجزہ ہے۔ آج سے ایک سال پہلے اس بات کو کون جانتا تھا۔ کہ ایک حصہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہوجائے گا۔ یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اس قدر شہر اور دیہات یک دفعہ زمین میں دھنس کر تمام عمارتیں نابود ہوجائیں گی۔ اور اس زمین کی ایسی صورت ہوجائیگی۔ کہ گویا اس میں کبھی کوئی عمارت نہ تھی۔ پس اسی بات کا نام تو معجزہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے۔ جو پہلے اس سے کسی کے خیال و گمان میں نہ تھی۔ اور امکانی طور پر اس کی طرف کسی کا خیال نہ تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس ملک کے رہنے والوں نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس کو ایک غیر معمولی اور آن ہونی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کردیا ہے۔ کہ اس ملک کی تاریخ پر ۱۶۰۰ سولہ سو برس تک نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا+ پس جس حق نے ایک زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی۔ کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے؟ کیا وہ انسانی طاقتوں کے اندر داخل ہے؟* جس ملک کے لوگوں نے بلکہ انکے باپ دادوں نے بھی قریباً دو ہزار برس تک ایک واقعہ نہ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو۔ اور خدا نے

+ دیکھو تفسیر العلامہ ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر ۲۷۶ + ۲۰۰۔ جلد ۶

* معترض صاحب جیساکہ ہم بیان کرچکے ہیں بیہودہ اعتراض شائع کیا ہے۔ کہ پیشگوئی عفت الدیار محلھا ومقامھا میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شایع ہوچکا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے۔ ہمارے مخالفین کی بددیانتی اور شرارت اور بے عقلی اور بے فہمی ہے۔ کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے۔ اور گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا پبلک کو کیوں دیا۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے۔ بلکہ ہیبت ناک نتایج اور الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں انکے ظہور سے ایک سال پہلے شایع کی گئی ہیں بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صحیح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمان صفحہ ۶ میں بھی موجود ہے۔ جس کو شائع کئے اڑھائی برس ہو چکے ہیں۔ منہ

+ اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شائع کیا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہوگیا ہے دو ہزار برس سے یہ مندر چلا آتا تھا۔ پس اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا۔ تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہوجاتیں۔ منہ

خیال و گمان میں ہو۔ کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔ یا امکان نہیں ہے۔ پھر اگر کوئی پیشگوئی ایسے واقعہ کی خبر دے۔ اور وہ واقعہ بعینہ ظہور میں آجائے۔ تو وہ ضرور معجزہ کہلائے گی۔ بلکہ اول درجہ کا معجزہ ہوگا

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہیں۔ کہ معترض صاحب نے ایک عظیم نشان پیشگوئی کی تحقیر [illegible] تمام لوگوں کی نظر میں [illegible] انجیل کی اس بے معنی پیشگوئی سے اس کو مشابہت دی ہے جس میں محض معمولی الفاظ ہیں لکھا ہے کہ زلزلے آویں گے۔ لیکن جو شخص ذرہ آنکھ کھول کر میرے اشتہارات کی عبارت کو پڑھے گا۔ اس کو افسوس سے کہنا پڑے گا۔ کہ احمق معترض نے روز روشن پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور ایک بھاری خیانت سے کام لیا ہے۔ اس نے میرے اشتہارات کو پڑھ لیا ہے۔ اور اس کو خوب علم تھا کہ میری پیشگوئی کے الفاظ جو زلزلہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ انجیل کے الفاظ کی طرح سست اور معمولی نہیں ہیں۔ تاہم اس نے دانستہ ہٹ دھرمی کو اختیار کر لیا کس کو معلوم نہیں۔ کہ عربی الہام یعنی عفت الدیار محلہا و مقامہا ایک ایسی ہولناک ہونے والی خبر پیشگوئی کے طور پر بیان کرتا ہے جس سے بدنوں پر لرزہ پڑ جائے۔ کیا یہ ایک معمولی بات ہے۔ کہ شہر اور دیہات زمین میں دھنس جائیں گے اور اردو میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ وہ زلزلہ کا دھکا ہوگا دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۵ کالم ۲۔ مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء اور دیکھو ۱۹۰۱ء میں جو رسالہ آمین شائع کیا گیا تھا اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ اس سے قیامت یاد آجائے گی۔ اور الحکم ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۱ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور پھر اشتہار الانذار میں لکھا ہے کہ آنے والے زلزلہ سے زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پھر اسی میں لکھا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان حادثہ محشر کے حادثہ کو یاد دلائیگا اور پھر اسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں تیرے لئے زمین پر اتر دنگا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے۔ گرا دی جائیں گے اور میں وہ نشان ظاہر کروں گا جس سے زمین کانپ اٹھیگی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ اور پھر اس اشتہار میں جس کی سرخی ہے۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ آنے والے زلزلہ کی نسبت یہ عبارت لکھی ہے کہ

---

* ایسا ہی میری کتاب مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں ایک سخت زلزلہ کی خبر ہے جس سے عمارتیں گریں گی اور اس میں صرف عمارتوں کے گرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں زلزلہ کا ذکر ہے دیکھو مواہب الرحمان صفحہ ۸۶۔ منہ۔

درحقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ اب ایمانا کہو کہ انجیل میں زلزلہ کے بارے میں اس قسم کی عبارتیں لکھا ہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ پیش کرنی چاہئیں۔ ورنہ خدا تعالےٰ سے خوف کرکے اس حق پوشی سے باز آنا چاہیئے

قولہ ۔ ترجمہ میں زلزلہ کا لفظ بھی داخل کر دیا تاکہ جاہل لوگ یہ سمجھیں۔ کہ الہام میں زلزلہ کا لفظ بھی موجود ہے

اقول ۔ اے اندھے صاحب پیشگوئی کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ زلزلہ کا دھکا۔ عفت الدیار محلہا و مقامہا دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۱ء۔ ان دونوں کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ایک زلزلہ کا دھکا لگے گا۔ اور اس دھکے سے ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائیگا۔ اور عمارتیں گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی۔ اب بتلاؤ۔ کہ کیا ہم نے جاہلوں کو دھوکا دیا ہے*۔ یا آپ جاہلوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور کیا ہم نے جھوٹ بولا ہے۔ یا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لعنة اللہ علی الکاذبین۔ اخبار الحکم موجود ہے اس کے دونوں پرچوں کو دیکھ لو۔ اور یہ اخبار زلزلہ موعودہ سے ایک سال پہلے ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ میں بھی پہنچ چکی ہے۔ اب بتلاؤ کس تعصب نے آپ کو اس جھوٹ پر آمادہ کیا۔ جو آپ دعویٰ کر بیٹھے۔ جو زلزلہ کا ذکر پیشگوئی میں موجود ہی نہیں ہے

قولہ ۔ یہ الہام۔ ۳۱۔ مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم کے صفحہ کالم ۱۴ پر موجود ہے۔ اور اس کے سامنے صاف طور پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ متعلق طاعون

اقول ۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ زلزلہ بھی طاعون کا ایک ضمیمہ ہے۔ اور اس سے متعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار فرمایا ہے۔ کہ زلزلہ اور طاعون دونوں تیری تائید کے لئے ہیں۔ پس زلزلہ درحقیقت طاعون سے ایک تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ طاعون بھی میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے۔ اور ایسا ہی زلزلہ بھی پس اسی وجہ سے دونوں کو باہم تعلق ہے۔ اور دونوں ایک

---

* جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں میری کتاب مواہب الرحمان میں بھی جو ۱۹۰۲ء میں چھپکر شائع ہو گئی تھی۔ صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی ہے اور زلزلہ کا نام لیکر ذکر موجود ہے۔ پھر اس سے تمہیں جاہل تو وہ لوگ ہیں۔ کہ جو اتنی تصریح اور توضیح کے بعد بھی سمجھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ ان کو چاہیئے کہ ضمیر کھولکر اخبار الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء کو پڑھیں اور رسالہ آمین کو پڑھیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔ پھر مواہب الرحمان صفحہ ۸۶ کو پڑھیں جو ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی اور پھر اپنی ایمانی حالت روئیں۔ منہ

ہی امر کے مؤید ہیں۔ اور اگر یہ وہم دل میں پیدا ہو۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی ہے۔ تو یہ وہم درحقیقت فاسد ہے۔ کیونکہ جو چیز کسی چیز سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ درحقیقت اس کا عین نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے قرینہ قویہ اسجگہ موجود ہے۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی نہیں ہے۔ یعنی جبکہ پہلے اس سے یہ الہام موجود ہے۔ کہ زلزلہ کا دھکا تو پھر ذرہ انصاف اور عقل کو دخل دیکر خود سوچ لینا چاہیئے۔ کہ عمارتوں کا گرنا اور بستیوں کا معدوم ہونا کیا یہ طاعون کی صفات میں سے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو زلزلہ کی صفات میں سے ہے اس قدر منہ زوری ایک پرہیزگار انسان میں نہیں ہو سکتی کہ جو معنے ایک عبارت کے الفاظ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جو اس کے سیاق اور سباق سے مترشح ہو رہے ہیں۔ اور جو معنے واقعہ کے ظہور سے کھل گئے ہیں۔ اور انسانی کانشنس نے قبول کر لیا ہے۔ کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو عفت الدیار کے الہام سے نکلتا ہے۔ پھر اس کے انکار پر اصرار کرے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ خود ملہم نے اپنے اجتہاد کی غلطی سے اس حادثہ کو جو عفت الدیار کے الہام سے ظاہر ہوتا ہے۔ طاعون ہی سمجھ لیا تھا۔ تو اس کی یہ غلطی کہ قبل از وقوع ہے۔ مخالف کے لئے کوئی حجت نہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ تو کیا وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک خدا تعالےٰ کا ایک نشان نہ ہوگا۔ اگر یہی کفر دل میں ہے۔ تو دلی زبان سے کیوں کہتے ہو۔ پورے طور پر اسلام پر کیوں حملہ نہیں کرتے کیا کسی ایک نبی کا نام بھی لے سکتے ہو جس نے کبھی اجتہادی طور پر اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں غلطی نہیں کھائی۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ لفظ متعلق کے معنے بعینہ طاعون ہے۔ تو کیا یہ حملہ تمام انبیاء پر نہیں۔ عفت الدیار کے الہامی فقرہ پر نظر ڈالکر صاف ظاہر ہے کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ ایک حصہ ملک کی عمارتیں اس سے گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی اور ظاہر ہے۔ کہ طاعون کا عمارتوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ پس اگر ایڈیٹر الحکم نے ایسا بھی لکھدیا کہ یہ فقرہ طاعون سے متعلق ہے۔ اور تعلق سے یہ وہ معنے سمجھے جائیں۔ جو معترض نے کئے تو غایت مافی الباب یہ کہا جائیگا۔ کہ ایڈیٹر الحکم نے ایسا لکھنے میں غلطی کی۔ اور ایسی غلطی خود انبیاء علیہم السلام سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بعض دفعہ ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ ذھب وھلی کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اور اس کے لفظ یہ ہیں۔ قال ابو موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی المنام انّی أھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب (بخاری) جلد ثانی باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ الی المدینۃ) یعنی ابو موسیٰ سے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

... کی ... حضرت ... علیہ السلام نے
... دیکھا ... ایک
... کی طرف ... جس ... کے
... میں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ زمین یا
... ہے مگر وہ مدینہ نکلا۔ یعنی یثرب

چونکہ اس اشتہار کا مضمون لمبا ہو کر ایک کتاب کی شکل
... ہو گیا ہے۔ اور حضرت اقدسؑ کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو کتاب
ہی کی صورت میں شایع کیا جاوے۔ اس واسطے اس مضمون
کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آئندہ باقی حصہ اخبار میں چھاپا نہ
جاوے گا۔ فقط

ڈاک خانہ سے روپیہ ہمکو نہیں ملا

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنیوالے

صاحبان غور کریں ... اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر
مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر ... بیمار رہ کر فوت ہو گئے ان
کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد بہت ... آرڈر لوگوں
نے ارسال کئے وہ سب اس ... ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو
نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ
ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا
کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے
۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا۔ عرض ہے کہ وہ
پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین
صاحب عمر پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ
برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا
ہم نے ڈاک خانہ میں درخواست دیکر یہ کوشش کی
تھی۔ کہ وہ روپیہ ہم کو مل جائے لیکن اس درخواست کو قریب
... ماہ گزر چکے ہیں۔ اور ابتک فیصلہ سے ہمیں کوئی اطلاع
نہیں ہوئی۔ اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے نام کے
منی آرڈر ڈاک خانہ کے قواعد کے مطابق لاوارث ہو کر لاہور
کے ڈیڈ لیٹر آفس میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ہم ایسے صاحبان
کو اخبار باقاعدہ بھیجنے کے ذمہ وار نہیں جن کا روپیہ بوجوہات
مذکورہ بالا ہم کو نہیں پہنچ سکا تا ہم اس وقت تک ہم ان لوگوں
کو اخبار بھیجدیں گے جس وقت کہ وہ ڈاک خانہ سے
خط و کتابت کر کے ہم کو روپیہ دلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ رعایت
ایسے صاحبان سے ہو سکتی ہے۔ جو ہم کو اس معاملے کیلئے
مطلع فرما دیں۔

بدر کا پہلا صفحہ

اخبار بدر کا انتظام جب میرے ہاتھ میں آیا تو میں نے
پہلے صفحہ کے متعلق یہ خیال کیا۔ کہ ہر ہفتہ میں نظم اور
شرائط بیعت کے ساتھ اس صفحہ کو پُر کر دینا ایک ایسے
اخبار کے واسطے جس کے صرف آٹھ صفحے ہوں۔ شاید
مناسب نہ ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہ خیال
کریں۔ کہ صرف اخبار کے پُر کرنے کے واسطے ہر ہفتہ
میں ایسا کیا جاتا ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے پہلے
صفحہ کو خدا کی تازہ وحی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن اخبار
کے نکلتے ہی فوراً میرے پاس اس قسم کے خطوط آنے
شروع ہوئے۔ جن میں احباب نے اصرار کیا کہ ہر اخبار میں
شرائط بیعت کا درج ہونا ضروری ہے۔ ایسے خطوط کو
دیکھ کر میں نے اخبار میں دوسرے احباب سے ... استفسار
کیا۔ تاکہ سب کی رائے اس امر کے متعلق معلوم ہو
جائے۔ اور صفحہ اول کے اندراج کے متعلق عام پسندیدگی
کا اظہار ہو۔ اس کے جواب میں میرے پاس ... سے
خطوط پہنچے۔ جن سب کو میں یہاں درج کر نہیں سکتا
لیکن سوائے دو تین خطوں کے سب احباب نے باتفاق
بڑے زور سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پہلے صفحہ پر بالالتزام
اور بلا ناغہ شرائط بیعت اور نظم درج ہونی چاہئیے۔ بلکہ
بعض نے تو یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ اگر یہ درج نہ
ہو۔ تو پھر اخبار کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اور اکثر دوستوں نے
یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں آئے دن نئے مخالفوں سے
واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اخبار بدر کا ہاتھ میں ہونا
جس میں شرائط بیعت درج ہوں۔ ہمارے واسطے
ایک بھاری فتح کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دوستوں
نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن شرائط پر ہم اس پاک سلسلہ
عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ہر ہفتہ ہماری
نظر کے سامنے آنا ہمارے غافل دلوں کے واسطے
ایک تنبیہ کا موجب ہو کر دل کی صفائی اور پاکیزگی
کا باعث ہوتا ہے۔ راولپنڈی کی جماعت نے ایک باقاعدہ
کمیٹی کر کے اس بات پر ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے
اور ہمیں ان کے سیکرٹری شیخ محمد دین صاحب سوداگر نے بذریعہ
تحریر اطلاع دی ہے۔ کہ شرائط بیعت اور نظم کا ہونا
اخبار بدر کے لئے ضروری ہے

مخدومی شیخ نور احمد صاحب وکیل کی تحریر تو احباب
پڑھ ہی چکے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل قدر اور خاص توجہ
کے لائق ہے۔ اس کے متعلق عنقریب جو کارروائی ہوگی
اس سے مفصل اطلاع دیجاوے گی۔ سردست اتنا لکھنا
کافی ہے۔ کہ اس میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ پر
شرائط بیعت اور نظم درج ہوا۔ ایسے ہی مخدومی محمد
محب خان صاحب تحصیلدار ڈیرہ۔ محمد نواب خان
صاحب۔ تحصیلدار گوجرات۔ میاں نور احمد صاحب
اکھوال۔ منشی فیاض علی صاحب۔ کپورتھلہ۔ سردار خان
صاحب ... ریاست پٹیالہ۔ میاں الٰہی بخش صاحب
راولپنڈی۔ منشی محبوب عالم صاحب لاہور۔ ... صاحب ڈپٹی انسپکٹر ... فرخ آباد۔ ذوالفقار علی خان
صاحب ڈپٹی انسپکٹر آبکاری۔ میرٹھ۔ مولوی محمد یمین
صاحب۔ ... ضلع ہزارہ۔ مولوی محمد ... صاحب
... میاں عنایت اللہ صاحب ... نواب
نبی بخش صاحب۔ کوئٹہ۔ میر ... شاہ صاحب تاجر کتب
راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب۔ راولپنڈی۔ میر جمال الدین
صاحب۔ راولپنڈی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی
شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ خلیفہ محمد دین صاحب
راولپنڈی۔ میاں خدا بخش صاحب راولپنڈی۔ وغیرہ
وغیرہ احباب نے اس بات پر زور دیا ہے۔ اس واسطے

آج فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ پہلے صفحہ
پر شرائط بیعت اور ایک نظم درج ہوا کرے گی۔
البتہ نظم کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ایک ہی نظم
نہ ہو۔ کیونکہ اسی نظم کے ہم معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً درج ہوتی رہا کرینگی
وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	ماعہ	صہ	صہ	عہ	ہے
نصف صفحہ	صہ	صہ	ہہ	ہے	صہ
پورا کالم	صہ	عہ	عہ	صہ	ہے
نصف کالم	عہ	ہہ	معہ	للعہ	۶
ربع کالم	عہ	ہے	صہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا
جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ... سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا
ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ
کریں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کرے
اجرت۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو
اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ... روپیہ ہو

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔ یکم جولائی ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹ | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۱۲ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۲۲۔ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ـــ صـہ

معاونین ـــ عـہ

رہنمائے / خود ـــ صـہ

ـــ ـــ ـــے

عام قیمت ـــ عـہ ۸

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا۔

فہرست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اور خط وکتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولش کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وانخبرہائے معاد — ہرکہ گشت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکراں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہرکہ انکارش کند از اشقیا است
یکدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بناویگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمان

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان ‖ تونے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان ‖ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب حمد وثنا اس ذات پاک کے لئے ہے جس نے اپنے بندوں کو قرآن کریم جیسی نعمت عطاء فرمائی۔ اور اس کے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق اپنے مسلم بندوں کو مرحمت کی۔ اور اپنے خاص بندوں کے دلوں میں اپنی پاک کتاب کے عشق اور محبت کی سکونت کے لئے ایک مطہر گھر بنا دیا۔ اگر آج کوئی کلام پاک کے ساتھ سچے اخلاص کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ قادیان میں آئے جہاں اس کو ایک ایسا مقدس وجود ملیگا جس نے کلام الٰہی سے ایسا پیار کیا کہ خود کلام الٰہی اس پر نازل ہوا۔ اور پھر ایک ایسا منور وجود دیکھیگا۔ جو کلام پاک کے نور سے ایسا منور کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مخالف معترض اس کے سامنے چندھیا کر اس کے قدموں پر اوندھا گر جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے عبداللہ کو دیکھے گا۔ کہ اگر اس کی پر سوز خوش الحانی سے قرآن کریم کو کوئی عاشق فرقان جماعت سن پائے۔ تو یقیناً لاکھوں سے چن کر اسی کو اپنا امام ومقتدا بنالے۔ اور بہت سے ایسے وجود دیکھیگا۔ جو اسی مقدس کتاب کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے۔ عمل کرنے کرانے۔ اس کی خدمت کرنے اور خدمت کے قابل ہونے کی تیاری کرنے میں عمر دن مشغول ہیں۔ اور ایک ایسے وجود کو دیکھیگا جس نے کئی دنوں کے فکر اور کئی راتوں کے تدبر کی تن دہ محنتوں کے ساتھ اس وحی الٰہی کا پڑھنا بچوں کے واسطے ایسا آسان کیا۔ کہ چندماہ میں چھوٹے چھوٹے ہنستے اور کھیلتے قرآن خواں ہوگئے ہیں۔ چنانچہ انہی ایام میں اسی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی شاگردی میں اسی استاد کے ہمشیرہ زادے حضرت الحاج الحکیم مولوی حکیم نورالدین کے صاحبزادہ عزیزی عبدالحی نے چھ سال کی عمر میں سارا قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ ہم اس مبارک تقریب پر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کے معجزات اور خوارق میں سے ایک عبدالحی کا وجود بھی ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ جن کو کبھی اولاد کی خواہش کسی دنیوی رنگ میں نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے۔ کہ خدا نے آخر ان کو ایسا بیٹا عطا کیا۔ جو آیات اللہ میں سے ہے اور اس عزیز کی اماں اور بڑی اماں اور بہنوں اور بھائیوں۔ اور سب رشتہ داروں دوستوں اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو اور بالخصوص امرتسر کے غزنوی گروہ کو جن کے درمیان اس عزیز کے رشتہ کے خون کا تعلق بھی موجود ہے۔ اور جن کی تحریک سے یہ نشان مسیح دنیا میں قائم ہوچکا ہوا ہے۔ پھر یاد دلاتے ہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے خبر پاکر ۱۸۹۴ء میں پیشگوئی کی تھی جو ۱۵۔ فروری ۱۸۹۹ء کو پوری ہوئی اور ۳۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بروز جمعۃ المبارک اس مولود مسعود کے ختم قرآن کی خوشی منائی گئی۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا اس عزیز بچہ پر اپنا رحم کر تا آخر عمر وہ معاصی سے بچے اور ناکارہ اشغال سے اسے محفوظ رکھ۔ اور ایسے امور کی طرف اسے توجہ دلا جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے خدا جلال واکرام کے مالک سب سے اعلےٰ عزت کے صاحب تیرے در پہ ہم سوالی ہیں۔ اے رحمان خدا اس بچے کے دل کے ساتھ حفظ قرآن کو لازم کر جیسا کہ تونے اس چھوٹی عمر میں اس پر رحم کیا اور بخش کہ وہ تیری کتاب کی ایسی تلاوت کرے کہ تیری رضا حاصل ہو۔ اس کی بصارت کو اس کتاب سے منور کر۔ اور اس کی زبان پر اس کلام کو جاری رکھ۔ اور اس کے دل کو اس کے ساتھ راحت دے۔ اور اس کے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے بدن کو اس کے ساتھ دھو دے۔ حق پر اعانت کرنے والا تو ہی ہے۔ اور ان دعاؤں کو قبول کرنے والا صرف تو ہی ہے۔ ص

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان ✤ جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کی فیضان ✤ اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایمان ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمۂ ہدایت ہو جس کو یہ عنایت ✤ یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت ✤ یہ نور دل کو بخشے دلیں کرے سرایت ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ✤ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا ✤ اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
آمین

متفرق اخبار و دلچسپ معاملات

تار خبر از لندن ۵ جون ۱۹۰۵ء امریکہ میں بذریعہ روسی اور جاپانی سفیروں کے صلح کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔

سرحدی ملا۔ اخبار عام رقمطراز ہے کہ سرحد پر پھر ایک اور ملا نمودار ہوا ہے جو سرحدی اقوام میں اس بات کے پر جوش وعظ کرتا پھرتا ہے کہ مقامی فرقے آپس کے باہمی نفاق کو خیرباد کہکر متفق ہوں اور انگریزوں سے مقابلہ کریں جن کے خلاف بہت پُر اثر وعظ کیے جاتے ہیں۔ انگریزی اخبار خیال کرتا ہے کہ اس کوشش میں کامیابی معلوم۔ اس سے پہلے سرحد پر تین ملا شہرت پا چکے ہیں اور تینوں مٹ چکے ہیں۔ ایک علاقہ سوات و باجوڑ کا دیوانہ یا مستانہ ملا تھا انگریزی فوجکشی کے ایام میں قتل ہو گیا تھا۔ ملا ہڈا کو مہمندیوں کی مستورات نے پتھر مار کر دفنا دیا تھا جبکہ ان کے علاقہ پر فوجکشی کی گئی تھی چنانچہ وہ یاغستان سے فرار ہو کر افغانستان کو چلا گیا تھا جہاں سے اُسکے فوت ہونے کی خبریں دو مرتبہ پہنچی ہیں۔ تیسرا ملا سید اکبر نام تھا۔ یہ شروع سے آخر تک ایک راز مخفی رہا تھا۔ سرکاری فوج جب تیراہ پر چڑھائی کرکے آئی ملا سید اکبر کے مکان کو تلاش کیا اور اسمیں عند التلاشی بہت سے خطوط دستیاب ہوئے جو معلوم ہوتا تھا کہ سلطان روم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور جنمیں انگریزوں کے خلاف تمہیں امداد کا وعدہ دیا گیا تھا۔ لیکن خود ملا سید اکبر ہاتھ نہ آیا تھا اور اُس کے گم ہونے کی نسبت بھی آفریدیوں میں ایک عجیب روایت مشہور چلی آتی ہے۔ ملا کے پاس بقول ان کے ایک سیاہ رنگ کا قاطر ہے وہ ہوا میں بشکل بادل کے اُڑتا ہے اور اسی قاطر پر سوار ہو کر ملا انگریزی فوجوں کے ہاتھ سے بچ نکلا ہے۔ اب حال میں جو ملا پیدا ہوا ہے اسکی کیفیت ظاہر نہیں کی گئی ہے اور اسکا نام بھی نہیں بتلایا جاتا ہے ✦

گورنمنٹ کو بیخوف رہنا چاہیے۔ کوئی ملا اس کے مقابلہ میں ممکن نہیں کہ ٹھہر سکے اول تو اس وجہ سے کہ خود ملا اور اسکی فوج اتنی بڑی گورنمنٹ کے مقابلہ میں شے ہی کیا ہے دوسرا بڑی بات یہ ہے کہ ان ملانوں کی یہ حرکت خود ان کے مذہب یعنی شریعت اسلام کے مطابق ایک جہالت کا فعل ہے خدا نے اپنے رسول کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ اسلام میں اب کوئی جہاد جائز نہیں اور جو شخص جہاد کو اُٹھیگا وہ یقیناً شکست اُٹھائے گا۔ ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

تار خبر از لندن مورخہ ۹ جون ۱۹۰۵ء۔ بیڑہ بالٹک میں چودہ ہزار آدمی مر گئے چار ہزار چھ سو قید ہوئے اور تین ہزار بھاگ گئے ✦ کسقدر تباہی کا ہے۔

〃 ۸ جون ۱۹۰۵ء روس نے دریافت کیا ہے کہ جاپان کن شرائط پر صلح کرتا ہے۔

〃 ۔ ناروے کا ملک سلطنت سویڈن سے بالکل آزاد ہو گیا ہے سلطان سویڈن ناراض ہے اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ۔

〃 ۹ جون سنہ زار روس نے شرائط صلح کو سُنا پسند کیا ہے کیوں نہ ہو ضرورت ہی ایسی آپڑی ہے

ریاست اندور کے پولیس کے کپتان نے ۱۲۵ ڈاکوؤں کے خوفناک گروہ کو گرفتار کیا ہے جو رات کو لوٹ مار میں مصروف تھے۔

زلزلہ نے البانیا میں سقوطری کو برباد کر دیا ہے۔ ایک سو آدمی ہلاک اور اڑھائی سو زخمی ہوئے۔

زلزلہ کے دھکے شملہ میں ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں ۲۴ مئی کی شام اور ۲۹ کی صبح کو جھٹکا محسوس ہوا۔

فوری موت طاعون کا ایک اور واقعہ کانپور میں ہوا۔ ایک لڑکی اپنے باپ کے ساتھ جا رہی تھی کہ چلتے چلتے گر پڑی اور مر گئی۔ ڈاکٹروں نے طاعون ہی تجویز کیا ہے باپ نے بیان کیا ہے کہ وہ پہلے سے کچھ بیمار نہ تھی۔

ژالہ باری۔ ۶ جون رات کے قریباً آٹھ بجے نوربور اور موضع جوالی ضلع کانگڑہ تک اتنے زور سے ژالہ باری ہوئی کہ تین چھٹانک سے چھ چھٹانک تک گولہ پڑا ۱۵ موضع جوالی میں قریباً دس ہزار روپے کے چھپروں وغیرہ کا نقصان ہوا (اخبار عام)

آندھی۔ ۲۵ مئی کی رات کو آٹھ بجے چھپرو میں بڑے زور سے آندھی کا طوفان آیا۔ پانی بھی نہایت تیزی سے برسا۔ اولے بھی خوب پڑے۔ بہرحال قیامت کا سامنا ہو گیا تھا۔ آندھی کے جھونکے ۱۵ منٹ تک آتے رہے سینکڑوں چھپر اُڑ گئے ہزاروں پرند مر گئے۔ آم اور لیچی کی فصل کا ستیاناس ہو گیا کسان فصل کے نہ ہونے سے سخت پریشانی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں نہیں معلوم ایشور کو کیا منظور ہے (اخبار عام)

ایشور کو یہ منظور ہے کہ لوگ بدی چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور سیدھے راہ پر آجائیں۔ (بدر)

تار خبر لنڈن ۱۲ جون۔ زار روس نے صلح کے متعلق گفتگو کرنیکے واسطے کمیٹی کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔

مراکو میں جرمنی نے بعض تجارتی حقوق حاصل کیے ہیں اور سلطان کو تسلی دی ہے کہ فرانس تمہارے حقوق کچھ نہ چھین سکیگا چاہینگا تو ہم سمجھ لینگے

مسلمان ہو گئے سکندرآباد ضلع بلند شہر میں دو نوجوان برہمن آریہ جو سنسکرت کے فاضل ہیں برضا و رغبت مسلمان ہو گئے ہیں۔ خداتعالے استقامت دے۔

تار خبر از لنڈن ۱۲ جون ۱۹۰۵ء۔ وزیر سلطنت یونان کو ایک شخص نے ملاقات کے وقت ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے چھری سے قتل کر دیا۔

خدیو مصر لنڈن پہونچ گئے۔

۹ جون کو وزیریوں نے ضلع کوہاٹ میں ڈاکہ مارا ایک سپاہی قتل اور دو مجروح ہوئے۔

۸ جون کو شاہ ایران روس کو روانہ ہوئے۔

شہر باکو میں ایک اسلامی کالج کھولا گیا۔

جنگ میں اب تک چار لاکھ روسی مر چکے ہیں

روس نے منظور کیا ہے کہ صلح کے شرائط کے واسطے کمیٹی بیٹھے بشرطیکہ جاپان خواہش رکھتا ہے ✦

تار خبر از لندن ۱۶ جون ۱۹۰۵ء۔ جاپان پسند نہیں کرتا کہ صلح کی کمیٹی یورپ میں ہو۔ روس نے مان لیا ہے کہ اچھا امریکہ ہی میں کمیٹی ہو۔ شہر واشنگٹن میں کمیٹی بیٹھے گی۔

روسی اخبار زور دیتے ہیں کہ اصل میں جاپان کو صلح کی بہت ضرورت تھی

〃 ۔ شہر ماسکو میں انجینیر لوگوں نے کانفرنس کے کام بند کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے زار نے منظور کیا ہے کہ ان کی بات سُنے۔

〃 ۔ مراکو کے متعلق کانفرنس میں ہونا آسٹریلیا اٹلی اور امریکہ نے منظور کیا

〃 ۔ ولایت کے شہر مانچسٹر میں ایک واقع طاعون ہوا۔ ایک سمندری باورچی مر گیا۔ بونس ایرز سے براہ ہمبرگ آیا تھا۔

〃 ۱۸ جون ۱۹۰۵ء یہ تجویز ہو رہی ہے کہ مشرق میں روسی اور جاپانی افسر ملا کر واشنگٹن کی کانفرنس کیواسطے بنیاد رکھیں۔

〃 ۔ صلح کی کمیٹی میں روسیوں کی طرف سے کونٹ نیلی ڈوف اور جاپانیوں کیطرف سے مارکوس آئی ٹو غالباً مقرر ہونگے۔

〃 ۔ وزیر فرانس نے مراکو کے متعلق کانفرنس ہونے کا انکار کیا۔ انگریز تعین دلاتے ہیں کہ کچھ پیچیدگی پیدا نہ ہوگی۔ آپ بیشک کانفرنس ہونے دیں۔

〃 ۔ فرانس اپنی سرحد کو مضبوط کر رہا ہے۔ فوجی افسروں کی رخصتیں روک دی گئیں ✦

طاعون دابۃ الارض ہے۔ ولایت سے ایک فاضل ڈاکٹر کرٹین صاحب طاعون کے متعلق تحقیقات کرنے کے واسطے ہندوستان آئے تھے۔ بہت شہروں میں پھر کر اور بہت محنت کے بعد وہ انگلستان کو واپس گئے اور کمیٹی کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کی ہے جس میں بڑے بڑے فاضل ڈاکٹر موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ طاعون ایک زمینی کیڑہ ہے اور مٹی میں بہت رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ گاؤں جہاں مکانات مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں زیادہ تر طاعون زدہ ہوتے ہیں۔ بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲ میں دیکھو

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم دو خط درج کرتے ہیں جنمیں سے ایک انگلینڈ سے آیا ہے اور دوسرا نیوزیلینڈ سے آیا ہے۔ ان میں سے ایک خط تو اُس عورت کا ہے جو ریویو کو پڑھ کر مسلمان ہونیکو تیار ہے اور دوسرا اُس نومسلم انگریز کی طرف سے ہے جو کچھ عرصہ ہوا قادیان بھی آیا تھا۔

مونٹ سنٹ پنڈلٹن مانچسٹر۔ انگلینڈ

۱۴ر فروری ۱۹۰۵ء

پیارے دوست! آپ کا ارسال کردہ ایک پچھلا پرچہ میگزین یعنی . . . جلد دوم کا دسواں نمبر پہنچگیا ہے جسکی بابت آپنے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ میں نے اس رسالہ کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے۔ مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق مختلف طرفوں میں بہت سی تظریں انتظار میں ہیں۔ مینے رسل کی کتاب ملینیل ڈان کی چھ جلدیں پڑھی ہیں اور انکی یہاں بہت سے جلسوں میں حاضر بھی ہوتی رہی ہوں اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ خود رسل امریکہ سے یہاں پر لیکچر دینے کے لیے آیا تھا اور اس شہر میں ایک کیتھولک اپاسٹولک نام کا گرجا ہے جسکے پیرو کہتے ہیں کہ مسیح کسی نہ کسی وقت ہمارے گرجے میں اُتریگا اور وہ اسبات کے لیے بہت سی علامات بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسیح پانچ طریقوں سے آئیگا۔ حاصل کلام یہ کہ تمام لوگ آمد مسیح کے خواہاں ہیں کچھ تو اسکی انتظار میں ہیں اور دوسرے اس موجودہ وقت میں اُسکا زمین پر موجود ہونا یقین رکھتے ہیں۔ میں خیال کرتی ہوں کہ مسیح زمین پر ضرور موجود ہے نہ صرف ایک روحانی موجودگی بلکہ ایک جسمانی موجودگی میں بھی یعنی وہی روح ایک اور جسم میں حلول کر آئی ہے۔ میں اب تک نہیں جانتی تھی کہ رمضان میں کسوف و خسوف کب واقع ہوا ہے میں پھر صفحہ ۳۶۹ میں دیکھتی اور پڑھتی ہوں کہ کسوف و خسوف ۱۸۹۴ء میں واقع ہو چکا۔ اور زمانہ کی تاریخ پہلے جو نظارے دکھا چکی ہے وہی نظارے اب پھر دکھاتی ہے۔

گذشتہ ہفتہ میں یہاں ڈاکٹر پیبلز نے جسکی عمر ۸۴ برس کی ہے دنیا کے گرد پانچویں سفر کے متعلق لکچر دیا اور اب وہ اپنی وطن کیلیفورنیا کو ...خ ماہ حال کی ۲۶ تاریخ کو جاے گا۔ گذشتہ ہفتہ میں اُسنے "ہندوستان میں سفر" کے متعلق لکچر دیا کیا آپ اس شخصکو جانتے ہیں؟

مینے اوپر کہا ہے کہ تاریخ کی سنت ہمیشہ وہی ہے دیکھو کسطرح خدا کے رسول بسبب مخالفت کے تکلیف اُٹھاتے تھے کسی نے کہا ہے کہ "بہتر ہے انسان جلا دیا جانے والا بنجاے بنسبت اس کے کہ ایک بڑی سچائی کا انکار کرے" میں نے ریویو آف ریلیجنز کے چند پرچے دوستوں کو بھیجے ہیں۔ ایک لیڈی صاحبہ نے جو میو میسوٹا میں رہتی ہیں مجھے پچھلے ہفتہ میں خط کے ذریعہ پوچھا ہے کہ ہندوستان میں مسیح موعود کون شخص ہے اسکی تحریر بڑی عمدہ ہے۔ میں یقین کرتی ہوں کہ مذہب عیسائی ایمان کی حدود سے بہت دور جا پڑا ہے۔ یہ یقیناً عیسائیوں اور مسلمانوں کے لیے آزمایش کا زمانہ ہے اور میں اسبات سے خوش ہوں کہ قاتل اور خونریز مہدی کا غلط خیال رد کیا جارہا ہے۔

میں مرہم عیسیٰ کے متعلق پڑھ کر خوش ہوں لیکن ان بنی اسرائیل کی گمشدہ دس قوموں میں حضرت عیسیٰ کی بابت حیران ہوں۔ یہاں ایسے گروہ ہیں جو انگریزوں کو اُن دس گم شدہ قوموں میں سے ایک قوم خیال کرتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب احمدیہ فرقہ کے بانی ہیں؟ اور کیا کتاب براہین احمدیہ انہی کی پہلی تصنیف ہے؟

پیارے دوست! اب میرے دو ہفتوں کا خط لکھا ہوا آپ کو ملیگا میں نے چاہا کہ میں اس نمبر کو پڑھنے کے بعد آپ کو پھر خط لکھوں کاش کہ مجھے آپ کے پاس پہونچنا نصیب ہو۔

مسیح کے مقاصد میں جو نیکی کے مقاصد ہیں میں سعی میں ہوں۔

آپ کی مخلصہ۔ ایس۔ این۔ جے وے۔

اک لینڈ

نیوزیلینڈ۔ مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۰۵ء

میرے پیارے بھائی محمد علی صاحب۔ مجھے آپکی چٹھی مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء بمعہ میگزین نمبر ۱-۲ جلد ۴ کے ملی آپ کی تمام ہدایات و نشانات میرے لیے بڑی دلچسپی رکھنے والے تھے۔ اب جن مضامین پر آپنے قلم اٹھایا ہے میں پڑھ کر بہت خوش ہوا خاص کر کے ... اور مسلم ریفارمر نامی پرچے اشاعت اسلام کے متعلق آپ نے مسلمانوں کی بے پروائی پر بہت زور دیا ہے۔ مینے بھی یہ حالت دیکھی تھی جب کہ میں ہندوستان میں آیا ہوا تھا۔ بمبئی اور مدراس میں مینے عام طور سے کہدیا تھا کہ میں اسلامی واعظ بننا چاہتا ہوں مگر ان آدمیوں نے جنکو کہ چاہیے تھا کہ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھتے اور مجھکو کھینچ لیتے اس موقعہ کو ضائع کر دیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں ڈالدیا تھا اور یہ میری دلی خواہش تھی تاہم ہندوستان میں میرا سفر رائیگاں نہ گیا اور مینے اس مقصد اور مدعا کو پالیا۔ یعنی میں ایسی قوم کی تلاش میں تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیرو ہے اور جو اپنے آپکو احمدی مسلمان کہتی ہے۔ یہی خواہش مینے اپنے احمدی قادیانی بھائیوں کے سامنے بھی ظاہر کی تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ جس کے میں پیچھے لگا ہوا تھا وہ آخر مجھے ملگیا یعنی تم اور تمہارا امام۔ میری یہ خواہش میرے ان سرٹیفکیٹوں میں بھی درج تھی جنپر بہت سے مسلمانوں کے دستخط ثبت تھے۔ جو مجھپر کامل طور سے یقین رکھتے تھے میں اسوقت کو یاد کر کے جب کہ مینے اللہ کی مدد سے ہندوستان کا سفر کیا اندر ہی اندر میں خوش ہوتا ہوں۔ اور روحانی طور سے اُن لوگوں سے ملاقات کرتا ہوں جنھوں نے خدا کے لیے اور اس رسول کے لیے میرے ساتھ برادرانہ محبت اور اُلفت ظاہر کی اور اپنے عمدہ خیالات سے مجھے مستفید کیا۔ وقت یا فاصلہ ان لوگوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا جو کہ روحانی طور سے سفر کر سکتے ہیں اور کامل زہد کے ساتھ فرشتوں سے کلام کر سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے یہ نعمت مجکو عطا فرمائی ہے میں اکثر اپنے آپ کو آپ لوگوں میں ہی پاتا ہوں۔ اور سب کچھ بچشم حقیقت دیکھتا ہوں جو کہ ہمارے بیت المقدس قادیان میں گذر رہا ہے اور جہاں کہ ہمارا آقا اور اُستاد رہتا ہے۔

میں دلی خواہشمند ہوں کہ جسمانی طور سے آپکو ملوں اور اُس ہدیہ کو قبول کرلوں جو کہ ایک احمدی بھائی نے پیش کیا تھا کہ کم سے کم دو سال قادیان میں قیام کرنا ضروری ہے تاکہ مسیح موعود کی خدمت میں رہ کر وہ تمام علوم مجھے حاصل ہو جائیں جن کے لیے میری روح از بس خواہشمند ہے۔ میں آگے آگے سفر کر رہا ہوں اور دنیا کے اس حصہ میں پہنچ گیا ہوں جہاں کہ میں تین ہفتہ سے مقیم ہوں۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۰۵ء کو میں اپنی زاد بوم۔ ملبورن سے روانہ ہوا۔ یہاں تک تو آپ کی خط و کتابت مجھے ملتی رہی ہے اور اس عرصہ میں میں نئی خبریں آپ سے سننا چاہتا ہوں۔

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب میں آگے ہی آگے سفر کرتا جاؤں گا اور انجام کار اگر امریکہ ہی میرے کام کا مرکز بنگیا جیسا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ

یہ ضرور رہنے گا تو میں ان آدمیوں سے ضرور رشتہ اتحاد کرلوں گا جیسا آپ کی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں مسلمان ہیں۔

اور اگر مجھے یہاں رہنے کا زیادہ اتفاق ہوگیا تو میگزین کی اشاعت ہر طرح سے کروں گا اور آپکی اُمید برآجائے گی۔ کیونکہ مینے اپنی کوششیں ایسے کاموں کے لیے وقف کردی ہیں

اب میں اس چٹھی کو ختم کرتا ہوں اور بہت بہت محبت والے سلاموں سے بند کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی زندگی میں پھر ملنے کا اتفاق بناوے اور میری طرف سے نیاز مندانہ سلام میرے آقا مرزا غلام احمد کی خدمت میں پہنچادیں اور انکو یقین دلاویں کہ میں ہمیشہ کے لیے آپ کا اور آپکے مقصد کا جاں نثار رہوں۔ اور ان تمام بھائیوں کا بھی جاں نثار ہوں جو اسپر ایمان لائے اور جن کی تمام اُمیدیں اسپر لگی ہوئی ہیں جیسے کہ میرے بھائی کی۔

آپ کا محب - چارلس - فرانسس - سورابت
محمد عبد الحق - معرفت جنرل پوسٹ آفس انگلینڈ

دوسری چٹھی

میرے پیارے بھائی - ایک ہفتہ گذرا ہے کہ مینے ایک چٹھی آپ کی طرف روانہ کی تھی۔ اور اب مینے مناسب سمجھا ہے کہ میں اپنا فوٹو بھی روانہ کروں حضرت مرزا صاحب کی نذر کی ہے اور اپنی یادگار کے طور پر جب سے مینے قادیان کو دیکھا ہے میری روح کو ایک کامل اطمینان حاصل ہوگیا ہے۔ اس موقع پر میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میں اپنے آقا مسیح موعود کی تعلیم کی اشاعت کے لیے بہت ہی خواہشمند ہوں۔ اور اگر ضروری اخراجات ہاتھ آجاتے ہیں تو میں اللہ تعالے کی مدد سے فوراً امریکہ روانہ ہوجاؤں گا۔ اور وہاں حضرت مرزا غلام احمد کی تعلیم کی اسی طرح اشاعت کروں گا جسطرح کہ مینے اس مشن کے کام کو بنھایا ہے جس کے لیے میں ۱۹۰۳-۴ میں ہندوستان آیا تھا ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۳ مجھے مل گیا ہے۔ جس کے آخری صفحہ میں الدعوۃ کو مینے بخوبی پڑھا ہے اور جو کہ میں یقین کرتا ہوں کہ طاعون کی کثرت اور زلزلہ کی آمد سے پوری ہوگئی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے آقا نامدار کے تمام پیرو خوش ہونگے اور خوشی کرینگے اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی سچائی سکو تمام لوگو نپر ظاہر کردینگے۔ اور میں اپنے طور پر فجی اور دوسری جگہوں میں اس خبر کی اشاعت کررہا ہوں اور اگر میں یہاں سے سین فرینسسکو کو روانہ ہوگیا تو دخانی جہاز رستہ میں فجی اور سینڈوچ جزیروں پر ٹھہرتے ہیں اور میں وہاں احمدی فرقہ کے اسوہ حسنہ پر اور مسیح موعود پر لیکچر دوں گا۔

اگر اللہ تعالے تمام ضروری اخراجات بہم پہنچادیگا تو میں فوراً اس کے نام کی خاطر اور اپنے قادیانی بھائیوں کے مقاصد کی خاطر سفر اختیار کرلوں گا جن کو میں دوبارہ اپنا سلام کہتا ہوں۔ اور اسلام میں ان کا ایک جاں نثار ہوں۔

مہربانی کرکے میرے فوٹوگراف کی رسید ارسال فرماویں جو کہ مینے اس خط کے ساتھ روانہ کیا ہے میری بہن بھی اسلام کی طرف رجوع رکھتی ہے۔

سورابت
محمد عبد الحق

ریویو

اُردو اخبار لاہور کا ۵ جون ۱۹۰۵ء کا جو پرچہ ہمارے پاس پہنچا ہے اسمیں اخبار مذکور عمدہ بڑے سائز کے کاغذ پر خوشخط عبارت میں اخبار اور مضامین کا مجموعہ لیکر پبلک کے سامنے پیش ہوا ہے۔ ہم اپنے ہمعصر کو اس ترقی پر مبارکباد کہتے ہیں۔

انوار اللہ نام کی ایک کتاب ۳۰۰ صفحہ کی **سلسلہ احمدیہ** کی تائید میں حیدر آباد دکن کی جماعت احمدیہ نے چھاپ کر مفت تقسیم کی ہے کوئی شخص محمد انوار اللہ نام حیدر آباد میں ہیں وہ اس کتاب کی تصنیف کا باعث ہوے ہیں۔ مولوی انوار اللہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں حصہ لینے کے لیے ایک کتاب انوار الحق نام لکھی تھی۔ گو ان کی کتاب اس قابل نہ تھی کہ اسکی طرف چنداں توجہ کی جاتی تاہم مولوی میر محمد سعید صاحب نے اپنے ہموطن لوگوں کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب سمجھا کہ اس تحریک سے حق وحکمت کی باتیں لوگوں کے کانوں تک پہونچادیں شاید کوئی خوش نصیب پاک روح فائدہ اُٹھاوے اور خدا کے مرسل کو پہچان لے۔

میر صاحب موصوف نے نہایت خوش اسلوبی سے سلیس اردو عبارت میں تمام ضروری مسائل پر بحث کی ہے اور مخالف کے ہر ایک اعتراض کو دلائل قویہ اور نصوص بینہ کے ساتھ ایسا رد کیا ہے کہ اگر تعصب اور غفلت کے حجاب درمیان نہوں تو سارے دکن کے واسطے آپکا صرف یہی ایک ہدیہ موجب ہدایت ہوسکنے کے لیے کافی ہے میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف ایسی کھلی باتیں دیکھکر بھی دشمنی پر اڑے ہوے ہیں کیا انکو یقین ہوگیا ہے کہ ان کے لیے جہنم میں کوئی جگہ نہیں یا کیا ان کے پاس کوئی خدا کا وعدہ ہے کہ وہ جو چاہیں کریں ضرور بہشت میں داخل ہوجائیں گے۔ اسجگہ ہم مخالف مولوی کا ایک اعتراض اور جناب میر صاحب موصوف کے جواب کو بطور نمونہ کتاب ہذا صفحہ ۱۰ سے درج کرتے ہیں۔

قولہ مرزا صاحب جو ہندوستان کے پادریوں کو دجال قرار دیتے ہیں تو ان کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ اس فتنہ کا ظہور ہندوستان میں ہوگا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی حدیث سے ثابت ہوسکے کہ دجال ہندوستان سے نکلے گا۔

اقول حدیث میں ہے **الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ھو وادما بیدہ الی المشرق رواہ مسلم وفی حاشیۃ المشکوۃ اے بل الذی علم کونہ قبل المشرق وھذا معنی نفی الاولین واثبات الثالث - لمعات ایضاً فیہا وقولہ ما ھو قیل زائدۃ ولیست بنافیۃ ای یدخل من قبل المشرق ھو الی اخر حاشیۃ المشکوۃ** - ترجمہ۔ خبردار ہوجاؤ تحقیق کہ وہ دجال کیا بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے ہے اور دست مبارک سے اشارہ فرمایا حضرت نے مشرق کیطرف روایت کیا اسکو مسلم نے۔ حاشیہ مشکوۃ میں لکھا ہے کہ اے بلکہ وہ امر کہ معلوم ہوتا ہے ہونا اس دجال کا مشرق کی طرف ہے اور یہ خود آپنے بھی بصفحہ ۱۴۱ اسکو نقل کیا ہے اور یہی معنی ہیں اول دوشقوں کے نفی کرنے اور شق سوم کے ثابت کرنے کے لمعات سے لکھا گیا ہے اسمیں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ما حدیث میں زائدہ ہے نافیہ نہیں یعنی وہ مشرق کیطرف سے داخل ہوگا آخر حاشیہ تک مشکوۃ کے۔

دیکھیے اس حدیث سے صاف دجال کا مشرق میں ہونا ثابت ہوا جو یہی ہندوستان ہے اور آپ کی بیخبری بھی علم حدیث سے اور خود اپنے بیان مندرجہ صفحہ ۱۲ سے معلوم ہوگئی اور حدیث ثوبان سے بھی جو نسائی نے باب غزوۃ الہند میں روایت کی اور احمد وضیاء نے ثوبان سے یہ بھی استدلال ہوتا ہے کہ عیسیٰ موعود بھی ہند میں ہونگے کیونکہ امام نسائی نے باب غزوۃ ہند میں دونوں گروہ کا ذکر کیا اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گروہ جماعت عیسیٰ موعود کو قسیم گردانا جماعت اولی غازیان ہند کا

اور سفت ... ہوں کا ... باب غزوۃ الہند ہے
ظاہر ہے کہ ہر ایک قسم اپنے ... میں داخل ہوتا ہے فرق
تو اسقدر ہے کہ گروہ اول سیفی وسنانی غزوہ کریگا
اور گروہ دوم قلمی ولسانی اور اس استدلال کی دوسری
... موید موجود ہیں تو پھر اسکو خارج از ہند قرار
دینا کیا ضرور ہے اور حضرت عیسی کو حضرت آدم سے ایک قسم
کی مناسبت بھی ہے کما قال الله تعالی ان مثل عیسی
عند الله کمثل ادم پ۔ ع ۱۴ اور چونکہ حضرت
آدم ... ہند میں پیدا ہوئے پس مثیل مثیل یعنی حضرت
... موعود کو بھی ملک ہند سے ایک قسم کی مناسبت
... بھی پیدا ہوگئی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس
کو یہ الہام بھی ہوا ہے جو اپنے اور اور معارف کے ساتھ
اسبات پر بھی لطیف دلالت کرتا ہے الہام یہ ہے کہ انی
اردت ان استخلف فخلقت ادم او کما قال
ونعم ما قیل سه کانت لادم ارض الهند
منهبطا وفیه نور رسول الله مشغول
من ههنا مستبین ان مهدینا مهند
من سیوف الله مسلول

آریہ سماج کی اندرونی حالت

کے متعلق

آریوں کی اپنی تحریری شہادتیں

منقول از جیون تت لاہور

(۱) جالندھر کے آریہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مہاشہ کانشی رام
... بی۔ اے ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۲ جیٹھ
... لکھتے ہیں۔
... آریہ سماج اپنے اُدیش کو بھول کر مت متانتروں کے
... پھنس رہی ہے۔ آریہ سماج کے اخباروں کو مطالعہ
کرو ... مذہبوں اور ان کے بانیوں کے برخلاف حملات
... پاؤ گے ،، پھر لکھا ہے۔
" آریہ سماج کے بہت سے لوگ اور کئی لیڈر بھی جو انگریزی تعلیم
کی وجہ سے عیسائیوں کے انتا لیسن ایمان کی باتوں سے واقف
ہیں اور آریہ ... کے دھارمک لٹریچر سے بے خبر ہیں وہ
چاہتے ہیں کہ ہماری بھی ایمان کی باتیں ہونی چاہییں جنپر
بغیر دلیل ... وکر ... کار بند کیا جاوے " اس اقتباس
میں جلی حروف ہم نے کیے ہیں۔
(۲) مسئلہ مسائل کی تو یہ حالت ہے۔ اب عملی حالت پڑھیے
چنانچہ اسی پرچہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جلاس منعقدہ

۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء کی جو کارروائی مشتہر ہوئی ہے اس سے
پایا جاتا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے روبرو
سات پرتی ندھیوں نے کہ جن کا نام ظاہر نہیں کیا گیا
مگر جو آریہ سماجوں کی طرف سے منتخب اشخاص ہوتے ہیں
لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پر
مندرجہ ذیل الزام لگائے۔
(۱) لالہ منشی رام صاحب کسی ایسے معاملہ میں اعتبار
کیے جانے کے لائق نہیں ہیں کہ جس میں کسی ایسے پبلک
فنڈ یا روپیہ کے خرچ وبندوبست کا تعلق ہو کہ جو
خیراتی یا دیگر پبلک اغراض ومقاصد کے لیے اکٹھا کیا
یا لگایا گیا ہو۔ مثلاً انھوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کا چودہ ہزار روپیہ
غبن کر لیا ہو۔
(۲) لالہ منشی رام صاحب کسی دھارمک سوسائٹی میں کسی
اعتبار اور ذمہ داری کے منصب پر مقرر کیے جانے کے قابل
نہیں ہیں۔ کیونکہ انھیں یہ عادت ہے کہ جو معزز لوگ انکو
مخالف ہوں انھیں نقصان پہنچانے کی نیت سے یا کسی
طرح پر انھیں ستانے اور مشہور پر پبلک کی نظر میں
انھیں حقیر بنانے کی غرض سے ان پر جھوٹے اتہام گھڑتے
یا تیار کرتے ہیں۔ مثلاً (۱) منشی طوطا رام (...)
کے خلاف الزامات (۲) ماسٹر سندر سنگھ بی اے کے
خلاف (۳) پنڈت رام بھجدت بی۔ اے کے خلاف
(۴) پنڈت دولت رام کے خلاف (۵) برہمچاری نیتا
نند کے خلاف (۶) سوامی درشنا نند کے خلاف
اسپر ستر ومعزز آریہ سماجیوں کی کہ جنہیں لالہ جیون داس صاحب
لالہ رلارام صاحب رائے ٹھاکر دت صاحب جیسے مشہور
آریہ لیڈر اور سابق پردھان شامل تھے۔ یہ رائے تھی
کہ ان الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہونی
چاہیے مگر چوالیس آریہ پرتی ندھیوں نے کہ جنمیں لالہ
روشن لال بیرسٹر۔ لالہ کشن وکانشی رام ومہتہ جیمنی
صاحب وکلاء وغیرہ شامل تھے یہ رائے دی کہ ایسی کمیٹی
کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ نہیں پایا جاتا کہ کسی نے
اس بارے میں کچھ کہا ہو کہ پھر ان سات مستغیثوں کے
متعلق کہ جو اسی آریہ پارٹی اور اسی آریہ مذہب کے
پیرو ہیں کیا کارروائی کی جاوے۔ پنڈت رام بھجدت
صاحب بی۔ اے وکیل سابق پردھان اور ڈاکٹر پرمانند
صاحب موجودہ اُپ پردھان بھی اس سبھا میں موجود
تھے مگر انھوں نے اور تین اور صاحبوں نے اسبارے میں
کچھ رائے نہیں دی
مذکورہ بالا حالات سے بیشک یہ نتیجہ نکالا غلط ہوگا
کہ لالہ منشی رام صاحب پر ان کے ہم مذہب مخالفوں نے

جو الزام لگائے ہیں وہ ضرور سچے یا ضرور جھوٹے ہیں اور
نہ ہی ہم ان کے متعلق ان حالات سے اپنی کوئی رائے
ظاہر کر سکتے ہیں مگر ان حالات سے مندرجہ ذیل نتیجے
ضرور اخذ کر سکتے ہیں یعنی
اول۔ اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری ہیں
تو (۱) تو وہ سات آریہ پرتی ندھی یعنی چیدہ آریہ سماجی
ضرور جھوٹے الزامات لگانے والے شخص ہیں (۲) لالہ
منشی رام صاحب نے نصف درجن مشہور آریہ سماجیوں
کے خلاف کہ جن کے نام الزام نمبر ۲ میں دیے گئے ہیں
یا تو کوئی الزام نہیں لگائے اور یہ محض اُن سات آریہ
پرتی ندھیوں کی گھڑنت ہے۔ یا جو الزام لالہ منشی رام
جی نے ان کے بارے میں لگائے ہیں وہ بالکل درست
اور سچے ہیں۔ تو پھر آریہ لیڈروں کی عملی زندگی پر حرف
آتا ہے۔
دوم۔ اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری ہیں
اور ان کے متعلق ان کے ہم فرقہ وہم مذہب لوگوں کے
الزامات واقعی کوئی بنیاد رکھتے ہیں تو آریہ سماج کے ایک
" یودھیشٹر " " مہاتما " کی یہ کارروائی جیسی کچھ ہے وہ
زیادہ بیان اور تشریح کی محتاج نہیں بہرحال الزام لگانے
والوں یا ملزموں دونوں میں سے کسی طرف خرابی ضرور ہے اور
بڑے افسوس کی بات ہے کہ تحقیقات کے لیے کمیٹی مقرر نہ کی
گئی ورنہ پبلک شکوک میں نہ رہتی اور ایک پارٹی ضرور سرخرو
ہو جاتی؟
کیا آریہ سماج کی ذہنی اور اخلاقی حالت کے اسقدر پست
ہونے پر یہ زیادہ مناسب نہیں کہ اُسکے لیڈر اور پیرو وید
دھرم کی خیالی عظمت اور آریہ سماج اور اسکے بانی کی فرضی
تعریفیں یا زمین آسمان کے قلابے ملانے اور دیگر مذاہب کے
لوگوں اور جماعتوں پر آئے دن حملے کرتے رہنے بجائے اپنی
سماج کی اندرونی حالت کو بغور دیکھنے کیطرف متوجہ
ہوں اور اعلیٰ زندگی اور دھرم کو ایکطرف رکھکر صرف
خشک مسئلے مسائل اور وید اور دیش اُنتی کی کھوکھلی پکار
کی پالیسی کو بنیاد بنا کر آج سے قریباً تیس برس پہلے سے آریہ
سماج نے جو کام شروع کیا ہے۔ اور اُس سے اس عرصہ کے
اندر مذکورہ بالا قسم کے جو افسوسناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں
انپر وچار کر کے آیندہ کے لیے کوئی مفید سبق حاصل کریں؟ فقط
(اور مفید سبق یہ ہے کہ ویدوں کے پرانے قصوں کو چھوڑ
دیں۔ نیوگ کی گندگی پر لعنت بھیجیں خالق کو سب کا
خالق اور سب کا مالک مانیں اور توبہ قبول کرنیوالا مانیں
اور اُس خالق کے رسول پر ایمان لائیں جو انکو سیکڑوں ہزاروں
نشان دکھا چکا ہے تب دین اور دنیا میں راحت پائیں۔ ایڈیٹر بدر)

نور افشاں کی ہرزہ درائی

بجواب

بدر کی شر آتر خائی

نور افشاں مورخہ ۹- جون ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں ایک سیاہ لیلے نے منشی محمد افضل صاحب مرحوم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی ہمدردی اُنکے اور اُس کے اہل وعیال کے ساتھ نہیں کی گئی۔ جواب دینے سے پیشتر میں یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ نامہ نگار نور افشاں کا اس بات کے ساتھ کیا تعلق۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یا نادان لیلے نے عشاء ربانی پینے کے بعد اس مضمون کو شروع کیا ہوگا کیونکہ اس میں سے حمق اور ناعاقبت اندیشی کی بو آرہی ہے۔ اور یا منشی محمد افضل صاحب مرحوم کے گھر میں ایک مسیحی عورت تھی۔ شاید اسی ناراضگی سے نامہ نگار صاحب کی طبیعت میں یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ بہر حال دونوں حالتوں میں سے ایک تو ضرور ہے۔ مگر نادان یسوعی لیلے کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے بناوٹی خداوند کی ہمدردی کی حقیقت ہمیں خوب معلوم ہے۔ اگر یہی طریقہ استدلال درست ہے۔ تو انجیلوں سے یسوع مسیح کی بیدردی اور بے رحمی کا فتوٰی لگ سکتا ہے۔ اس پر بھی عیسائی صاحبان توجہ کریں دنیا کے ساتھ اس نے ایسی ہمدردی کی۔ کہ آجتک ٹمپرنس سوسائیٹیاں دوڑ رہی ہیں۔ قانائے گلیل میں ایسی شراب بنائی نہ ہی بنائی۔ بلکہ پی پلائی یورپین بھیڑیں اس کی پیروی میں سرتا پا ...... غرق شراب ہوگئیں۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ خدا صاحب کی مادر مہربان بھی اُسی مجلس میں تھی۔ کھیت چرنے کی ایسی عادت تھی۔ کہ بلا اجازت بالیں توڑ توڑ کھانے لگا۔ غریب زمینداروں کے ساتھ ایسی ہی ہمدردی چاہیئے۔ لوگوں کے مالوں کی وقعت اس کی نظر میں اتنی تھی۔ کہ سوروں کا ایک گروہ کراڑے پر سے دریا میں ڈالدیا۔ نہ خدا جانے کتنے گھرانوں کا رزق تباہ کر دیا۔ ہیکل میں لوگوں کی اشیاء پر ہاتھ مارا۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ نرمی وحلم سے ان کو منع کیا جاتا۔ اب لیلے صاحب ہی بتلائیں کہ جس کے ہاتھ میں کوڑا ہو کیا وہ ہمدرد کہلا سکتا ہے۔ والدین کے حقوق کی تمام دنیا قائل ہے۔ مگر خداوند یسوع مسیح نے بارہ سال کی عمر میں ہی انہیں جھڑکنا شروع کر دیا۔ خوب ہمدردی ہے۔ دعوی خدائی سے دنیا کو دہریہ بنایا۔ اور کئی کروڑ انسان کو سچے حی وقیوم خدا سے برگشتہ کر کے ایک گلی سڑی تعلیم کا معتقد بنانے کی کوشش کی۔ جس پر عمل کا نشان تک نہیں نامہ نگار کے خداوند کی تو یہ حالت تھی۔ اب شاگردوں کی ہمدردی کا حال سن لیجئے۔ کہ پطرس نے تو تین دفعہ خداوند صاحب کا انکار کر کے لعنت پر لعنت بھیجی۔ مصیبت کے وقت میں سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ کیا آج کل کے مسیحی یسوع کے زمانہ کے معتقدوں سے زیادہ ایماندار ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی ہمدردی خلق خدا کے ساتھ کیا ہوگی۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ عموماً شریر کی ظاہر ہمدردی کے نیچے کچھ نہ کچھ شرارت مخفی ہوتی ہے۔ کیا کوئی گمان کر سکتا ہے۔ کہ مسیحی اگر کوئی ہمدردی کرتے ہیں۔ تو اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اس میں اُن کی کوئی غرض اپنی پنہاں نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا تعالٰی کے احکام کی بجا آوری مقصود ہوتی ہے نہیں ! نہیں !! اس ہمدردی کے جامہ کے نیچے مذہبی اشاعت پوشیدہ ہوتی ہے۔ ذرا مشن اسکولوں۔ مشن ہسپتالوں وغیرہ کو دیکھ لیجئے۔ اصل غرض کیا ہے۔ وہی نکمی جھوٹی تعلیم۔ ہاں اپنی مطلب براری کے لئے سو سو جتن کرتے ہیں۔ اور یہ ہمدردی بھی ایک جتن ہے۔ جو اس حالت میں مخفی نہیں رہتی۔ بلکہ دغا فریب کا رنگ اختیار کرلیتی ہے۔ نامہ نگار مذکور کی ہمدردی بھی چند روپیہ ہوں گے۔ ذرا ایک مہینہ تنخواہ نہ ملے۔ تو ہمدردی کا پتہ لگ جاوے۔ کہ پطرس کی مانند خداوند پر لعنت بھیجتا ہوا اپنے وطن کو واپس سدھارے۔ اے نادان سن ! ”جس پیمانے سے تو ناپتا ہے۔ اسی سے تیرے لئے ناپا جائیگا“

میسحوں کا پُرانا نیازمند

عبد الحق۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ قادیان

مورخہ ۱۳- جون ۱۹۰۵ء

بقیہ تازہ اخبار

تار خبر از لندن ۱۰ جون ۱۹۰۵ء جاپانیوں نے روسیوں کو مقام لیاڈیگ ودہنگ واقعہ منچوریا سے نکالدیا ۶ گھنٹہ لڑائی رہی بڑی لڑائی ہوئی روسی بہت مارے گئے جاپانی مقتول اور زخمیوں کی تعداد ۱۶۵ ہے

روسی اپنی فوج کے واسطے کمک بھیج رہے ہیں۔

روسی فوج میں ہیضہ اور پیچش کی بیماری پڑی ہوئی ہے ۶۰۰۰ بیمار ہے۔ ایک سو روز مرتا ہے

ایضاً ۱۰ جون ۱۹۰۵ء زار روس نے بیان کیا ہے کہ میں ایک قومی کونسل بنانے کے فکر میں ہوں +

فرانسیسی لوگوں نے سلطان مراکو کو سامان جنگ دینا بند کر دیا ہے جس سے سلطان بہت ناراض ہو رہا ہے

۸ جون۔ کلکتہ میں سخت آندھی آئی۔ بڑے بڑے درخت سرنگوں ہوگئے۔

۱۰ جون۔ سملہ میں آندھی اور بارش کا سخت طوفان آیا۔ بہت مکانوں کی چھتیں اُڑ گئیں۔ ایک بڑا ہوٹل تھا اُس کی چھت صاف اُڑ گئی بعض چھتیں اور شہتیر اُڑ کر دو دو سو قدم جا پڑے قریب کے گاؤں میں بھی بہت نقصان ہوا +

طاعون۔ سر آرتھر اپنی مشہور کتاب کے صفحہ ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ اعلیٰ درجہ کے غلیظ اور ناصاف تھے مگر انکو بزمانہ طاعون کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا ان کے محلہ اور پڑوس میں پلیگ رہی مگر وہ محفوظ رہے ایک شخص کے دو بچے پلیگ سے فوت ہوئے مگر اُنکی بیوی کو جو یقینی طور پر بے احتیاط تھی پلیگ لاحق نہ ہوئی + (الشفاء) طاعون کا کیا اختیار ہے وہ تو ایک خدا کی ماموریت ہے جہاں حکم خداوندی ہوتا ہے وہاں اپنا کام کرتی ہے +

آندھی۔ علاقہ مدراس میں ایک جگہ اس زور کی ہوا چلی کہ ریل گاڑی چلتی چلتی اوندھی گر پڑی۔ الاماں۔

مسلمانان روس۔ ہمارے واسطے گورنمنٹ انگریزی کی شکر گذاری کے بڑے بڑے موقع ہیں کسی سلطنت میں مسلمانوں کو ایسی مذہبی آزادی حاصل نہیں جیسی کہ ہندوستان میں ہے۔

نیا آلہ ایک سائنس دان نے حال میں ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جبکہ کام کرتے ہوئے انگلیوں کی حرکت کا شمار بتاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغرب یا مشرق کی طرف مُنہ کر کے کام کرنے سے شمال ومغرب کی جانب مُنہ رکھنے کی نسبت ۲۵ فیصدی کام زیادہ ہوتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ کرۂ زمین بجائے خود ایک زبردست مقناطیس ہے جو مغرب سے مشرق کیطرف حرکت کرتا رہتا ہے +

آمد مسیح جنوبی ہند میں کچھ پُرانے عیسائی رہتے ہیں جو موجود عیسائیوں کے ساتھ شادی وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکھنا گناہ جانتے ہیں۔ یہ لوگ ۳۴۵ عیسوی میں ہندوستان میں آئے تھے۔ غالباً یہ ان لوگوں میں سے تھے جو واقع صلیب کے بعد یسوع کے ساتھ ہوئے اور پھر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیل گئے ان میں ایک بزرگ مقویا نام ہوئے ہیں جنھوں نے پیشگوئی کی تھی کہ ۱۸۹۳ء میں مسیح کی آمد ہوگی مقویا صاحب نوشتہ سے پہلے ہی فوت ہوگئے مگر انکی بات پوری ہوگئی۔ یعنی مسیح موعود دنیا میں نمودار ہوگیا کاش کہ عیسائی صاحبان اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور جسکو خداوند خداوند کہتے تھے اب اس کا انکار کر کے جہنم میں نہ گریں جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا +

تحقیقات امراض۔ ہندوستان میں امراض کی تحقیقات کے واسطے اور امراض کے روکنے کیواسطے مناسب سامان مہیا کرنے کے لیے گورنمنٹ ہند نے ایک محکمہ کسولی میں قائم کیا ہے اور ڈاکٹر سیمپل صاحب اُس کے ڈائرکٹر مقرر کیے گئے ہیں +

جاپانی زبان سیکھنے کے واسطے ہر سال دو افسر انگریزی فوج کے جاپان جایا کرینگے۔ اب جاپانی زبان بھی معزز اور ضروری بنگئی ہے +

جانچی

مسئلہ تثلیث کا اختراع اور افتراء ہے

[illegible] چھپ [illegible] اور جھوٹ پر [illegible] اور [illegible] کتنی ہی کوئی [illegible] بات کسی [illegible] وقت منہ سے نکل [illegible] کلکتہ کا عیسائی اخبار [illegible] ایک بڑا لمبا [illegible] کے ثبوت میں لکھنے بیٹھا ہے کہ مسئلہ [illegible] ہے۔ اور اپنے مضمون کی تمہید اس [illegible] ہے کہ جب ایشیائی لوگوں کے آگے یورپ [illegible] رکھی جائیں۔ تو ان کو لازم ہے کہ [illegible] احتیاطیں اپنے دل میں یاد رکھیں۔ تین احتیاطوں کی تہ [illegible] تثلیث کا بوجھ نو جلنے دو۔ پہلے تو ہم اسی پر حیران [illegible] کہ عیسائی ہمارے بیان تثلیث کا بانی یسوع مسیح کو قرار دیتے [illegible] کی دینی صداقت کے نام سے [illegible] مشہور ہے۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد شاید پادری صاحبان اس مضمون کو لکھتے وقت یہ بات بھول گئے ہیں۔ کہ ان کے [illegible] یسوع مسیح اہل یورپ نہ تھے بلکہ اہل ایشیاء تھے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بھولے نہیں۔ بلکہ سادگی سے یہ بات منہ سے نکل گئی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ تثلیث مسیح کا مذہب نہ تھا۔ بلکہ یہ اخلاق کا تباہ کرنے والا عقیدہ یورپ میں بنایا گیا تھا۔ اور اس کی ابتداء مسیح سے تین سو سال بعد ہوئی۔ اس جگہ مجھے ایک گفتگو یاد آتی ہے۔ جو ایک کالج کے فلاسفر عیسائی انگریز اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ایک مسلمان شاگرد کے درمیان ہوئی مسلمان شاگرد۔ آپ یورپین لوگ ایسے دانا اور فلاسفر مشہور ہیں۔ یہ تثلیث کا خلاف عقل مسئلہ آپ لوگوں نے کس طرح مان لیا۔ ذرا ہمیں بھی سمجھا دیجئے

فلاسفر انگریز پروفیسر۔ ایشیائی دماغ اس قابل نہیں کہ ایسے دقیق مسئلہ کو سمجھ سکے

مسلمان شاگرد۔ مسیح تو خود ایشیائی تھا۔ اگر ایشیائی دماغ ایسا ہی ناقص ہے۔ تو خود تثلیث کا موجد ایک ایشیائی کس طرح [illegible] کا ہو اس کا جواب پروفیسر صاحب کو کچھ نہ آیا اور شرمندگی دور کرنے کے لئے ہنس کر خاموش ہو رہے

یہی بات ہے اکسفورڈ کے مشنریوں نے اپنی اخبار میں تحریر کی ہے۔ اور یورپ کی تثلیث کا تحفہ ہندوستان کے سامنے پیش کیا ہے ہم اس کے جواب میں ناقص دماغ کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اور تثلیث کا تحفہ یورپ کے کامل دماغوں کو بہرنگ واپس کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ جس دماغی کمال کی ڈگری کے واسطے تثلیث کا اعتقاد ضروری ہے۔ اس پر ہم کو اپنی [illegible] دماغی ہزار درجہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ مگر افسوس یہی کہ یورپ امریکہ کی اخباروں اور کتابوں کے پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی یہ کمال دماغی انہیں لوگوں تک محدود رکھا جا رہا ہے۔ جو ملکی اور قومی خدمات کے ناقابل سمجھے جا کر لاچار پادری پنے کا کام اختیار کرتے ہیں اور مجبوراً گلے پڑا ڈھول بجاتے ہیں

بڑے بڑے علماء اور فضلاء نے تثلیثی کمال کے بار گران کو سر سے پھینک دیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ رفتہ رفتہ سب ایسا ہی کریں گے

رسید زر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
یکم جون ۱۹۰۵ء	۶۲۰	شیخ امام بخش صاحب	شاہجہانپور	عا
" "	۱۵۱۱	محمد بخش صاحب ڈابور	خیرو گلی	۹ عا
" "	۱۶۷	عبدالکریم صاحب	پوڑیانوالی	۸ عا
۶ جون ۱۹۰۵ء	۵۹	راجہ ہری پرشاد صاحب	حیدرآباد دکن	۱۲ عا
" "	۳۲	ڈاکٹر محمد ہاشم صاحب	بلوچستان	۸ عا
" "	۱۱۱	امام خان صاحب	کامل پور	۸ عا
" "	۲۱	مولوی محمد صاحب	مزنگ	۸ عا
۷ جون ۱۹۰۵ء	ء	محمد جعفر خان صاحب		۸ عا
" "		محمد کرم بخش صاحب	گلستان	۹ عا
" "	۶۲۰	منشی محمد الدین صاحب	حافظ آباد	۹ سے
۸ " "	۵۷	شیخ حسین صاحب	حیدرآباد	۹ عا
۱۰ " "	۴۰۹	محمد داؤد صاحب	تیماپور	۸ عا
" " "	ء	برکت علی صاحب شملہ بحساب نبی بخش دہلی		۸ عا
۱۲ " "	ء	تاج الدین صاحب	جنڈیالہ	۸ عا
۱۵ " "	ء	نام کوپن میں نہیں ہے		عہ
" " "	۸۶	کلن خاں صاحب	راج پور	۹ عا

ایک روپیہ کس کا ہے ؟ ۱۴- جون ۱۹۰۵ء کو ہمیں ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ملا ہے۔ بھیجنے والے نے اپنا نام کوپن پر نہیں لکھا۔ صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ میں غریب آدمی ہوں۔ براہ مہربانی اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرما دیں

درخواست دعا

نماز جنازہ۔ برادر مولا بخش صاحب نائب محافظ دفتر سیالکوٹ درخواست کرتے ہیں۔ کہ چودھری غلام حسین صاحب خلف الرشید چودھری امین بخش صاحب ۱۰- جون ۱۹۰۵ء کو بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑھیں

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گزارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے ضرور آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے نمبر ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

منیجر بدر

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر میں چند روزہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵- مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل صاحب کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا

منیجر بدر۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سالانہ	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پہلا صفحہ	ماعہ	دصہ	صبہ	دعہ	مے
نصف صفحہ	صبہ	دصہ	مرعہ	مے	صہ
پورا کالم	سیہ	عہ	عہ	صہ	ہے
نصف کالم	عبہ	بیہ	معہ	للعہ	۶
ربع کالم	عبہ	الے	صہ	ے	چہ

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ضمیمہ بحساب شائع شدہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا + ضمیمہ بھجوانے کیلئے [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کیلئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۱۰ جون ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۲	۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۔ ۲۲۔ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۰

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۵۰
معاونین برضائے خود	عہ
	صہ
	سے
عام قیمت	۴

اس سے زاید امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا۔

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اور خط وکتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمده از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولش کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست — زو شده سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ختم قرآن عزیزی عبد الحی سلمہ الرحمان

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان | تونے دکھایا یہ دن میں تیرے مُنہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب حمد وثنا اس ذات پاک کے لئے ہے۔ جس نے اپنے بندوں کو قرآن کریم جیسی نعمت عطاء فرمائی۔ اور اس کے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق اپنے مسلم بندوں کو مرحمت کی۔ اور اپنے خاص بندوں کے دلوں میں اپنی پاک کتاب کے عشق اور محبت کی سکونت کے لئے ایک مطہر گھر بنا دیا۔ اگر آج کوئی کلام پاک کے ساتھ سچے اخلاص کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ قادیان میں آئے جہاں اس کو ایک ایسا مقدس وجود ملیگا۔ جس نے کلام الٰہی سے ایسا پیار کیا کہ خود کلام الٰہی اس پر نازل ہوا۔ اور پھر ایک ایسا منور وجود دیکھے گا۔ جو کلام پاک کے نور سے ایسا منور کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مخالف معترض اس کے سامنے چندھیا کر اس کے قدموں پر اوندھا گر جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے عبد اللہ کو دیکھے گا۔ کہ اگر اس کی پرسوز خوش الحانی کے قرآن کریم کو کوئی عاشق فرقان جماعت سن پائے۔ تو یقیناً لاکھوں سے چن کر اسی کو اپنا امام و مقتدا بنلیوے۔ اور بہت سے ایسے وجود دیکھیگا۔ جو اسی مقدس کتاب کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے۔ عمل کرنے کرانے۔ اس کی خدمت کرنے اور خدمت کے قابل ہونے کی تیاری کرنے میں ہمہ تن مشغول ہیں۔ اور ایک ایسے وجود کو دیکھیگا جس نے کئی دنوں کے فکر اور کئی راتوں کے تدبر کی تن دہ محنتوں کے ساتھ اس وحی الٰہی کا پڑھنا بچوں کے واسطے ایسا آسان کیا۔ کہ چند ماہ میں چھوٹے بچے ہنستے اور کھیلتے قرآن خواں ہوگئے ہیں۔ چنانچہ انہی ایام میں اسی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی شاگردی میں اسی استاد کے ہمشیرہ زادے حضرت ابی الکرم مولوی حکیم نور الدین کے صاحبزادہ عزیزی عبد الحی نے چھ سال کی عمر میں سارا قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ ہم اس مبارک موقعہ پر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کے معجزات اور خوارق میں سے ایک عبد الحی کا وجود بھی ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ جن کو کبھی اولاد کی خواہش کسی دنیوی رنگ میں نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے۔ کہ خدا نے آخر ان کو ایسا بیٹا عطا کیا۔ جو آیات اللہ میں سے ہے اور اس عزیز کی اماں اور بڑی اماں اور بہنوں اور بھائیوں۔ اور سب رشتہ داروں دوستوں اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو اور بالخصوص امرتسر کے غزنوی گروہ کو جن کے درمیان اس عزیز کے رشتہ کے خون کا تعلق بھی موجود ہے۔ اور جن کی تحریک سے یہ نشان مسیح دنیا میں قائم ہو چکا ہوا ہے۔ پھر یاد دلاتے ہیں کہ یہی لڑکا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے خبر پاکر ۱۸۹۴ء میں پیشگوئی کی تھی جو ۱۵۔ فروری ۱۸۹۹ء کو پوری ہوئی اور ۳۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بروز جمعة المبارک اس مولود مسعود کے ختم قرآن کی خوشی منائی گئی۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا اس عزیز بچہ پر ایسا رحم کر کہ تا آخر عمر وہ معاصی سے بچے اور ناکارہ اشغال سے محفوظ رکھ۔ اور ایسے امور کی طرف اسے توجہ دلا جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا جلال و اکرام کے مالک سب سے اعلےٰ عزت کے صاحب تیرے در پہ ہم سوالی ہیں۔ اے رحمان خدا اس بچے کے دل کے ساتھ حفظ قرآن کو لازم کر جیسا کہ تو نے اس چھوٹی عمر میں اس پر رحم کیا اور بخش کہ وہ تیری کتاب کی ایسی تلاوت کرے کہ تیری رضا حاصل ہو۔ اس کی بصارت کو اس کتاب سے منور کر۔ اور اس کی زبان پر اس کلام کو جاری رکھ۔ اور اس کے دل کو اس کے ساتھ راحت دے۔ اور اس کے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے بدن کو اس کے ساتھ دھو دے۔ حق پر اعانت کرنے والا تو ہی ہے۔ اور ان دعاؤں کو قبول کرنے والا صرف تو ہی ہے۔ ص

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان ✣ جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کا فیضان ✣ اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایمان ✣ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمۂ ہدایت ہو جس کو یہ عنایت ✣ یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت ✣ یہ نور دل کو بخشے دلمیں کرے سرایت ✣ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ✣ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا ✣ اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا ✣ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین

بریلی اور مخالفت

بریلی میں آج کل مخالفین سلسلہ احمدیہ نے بہت شور مچا رکھا ہے۔ اور ہماری جماعت کے ایک معزز بزرگ مخدومی مکرمی حضرت مولوی محمد احسن صاحب کو امروہہ سے مباحثہ کے لئے بلایا ہے۔ اگرچہ ایسی صورت میں جہاں مخالفانہ جوش نے ایک وحشیانہ رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی طرف توجہ کرنا مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ .. معاندین سوائے دنگہ اور فساد کے کوئی نیک نیت رکھتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے۔ تاہم حضرت مولانا موصوف نے باطل پرستوں پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کے خط کے متعلق شرائط مباحثہ کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم اصل خط بمعہ جواب ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

ﷺ حضرت مولانا مقتدانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احمد حسن مہتمم مدرسہ مصباح التہذیب نے یہ چار شرائط لکھکر بھیجے ہیں۔ بجنسہ نقل پیش کرتا ہوں۔ اولاً یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی کو قلم بند کر کے مناظر وکیل مجاز منجانب خود مقرر کریں اور اقرار لکھدیں۔ کہ اگر یہ شخص ان دعاوی کو ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ کر سکے۔ تو ہم مع اپنے مریدوں کے اپنے دعاوی سے تبری اور توبہ کرلیں گے۔ ثانیاً۔ ادلہ شرعیہ وکتب جن سے سند لائی جاوے گی۔ مقرر کر دی جاویں۔ ثالثاً۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔ یہ اختیار ہے۔ کہ مجمع عام خواہ جلسہ خاص بہ تعداد معینہ ہو۔ رابعاً حکم مقبولہ طرفین مقرر ہونا ضروری ہے۔ کہ فیصلہ حاکم فریقین کو منظور ہوگا۔ چونکہ مناظر صاحب امروہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ لہذا بندہ انہیں کے ہموطن یعنی مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو حکم قرار دینا مناسب سمجھتا ہے۔ فقط۔ جواب باصواب سے جلد تر مطلع فرمایا جاوے۔ بندہ احمد حسن بریلوی عفی اللہ عنہ۔ یہ نقل حرف بحرف مہتمم صاحب مذکور کی قلم کی لکھی ہوئی کی ہے۔ ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ آج کچھ زبانی گفتگو اس عاجز سے اور مولویصاحب مدرس مدرسہ مذکور سے ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی نسبت فرماتے تھے۔ کہ قرآن وحدیث سے ثبوت چاہیئے۔ بندہ نے کہا اگر ثبوت دیا جاوے۔ تو آپ کو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ہوگا۔ جب دعویٰ صحیح ثابت ہوگیا۔ تو حکم محمد ل ہونا انکا امور دینی میں ثابت ہوگیا۔ تو فرمانے لگے۔ امور دینی میں تو ہم نہیں نفسانیت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے۔ کہ جس طرح حضور والا کی رائے مبارک میں آوے۔ جواب تحریر فرمایئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً۔ محب مکرم حضرت حافظ تصور حسین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرط اول محض لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی کتابیں متحدیانہ اور متضمن اثبات دعاوی اور نیز خاکسار کے رسائل تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان دعاوی کا ثبوت کالشمس فی النہار واضح ہو چکا ہے۔ لہذا اب تو یہ دعاوی اور مسائل قد تبین الرشد من الغی کے مصداق ہو گئے ہیں۔ پس مخالف پر لازم ہے۔ کہ ان کتابوں کو دیکھے اور جواب دیوے۔ ورنہ یہ درخواست بصورت شرط کے جو سائل نے کی ہے۔ اور تحصیل حاصل کیونکہ والذین ھم عن اللغو معرضون قرآن مجید موجود ہے۔ ہاں اگر کسی شخص بے بصیرت مصداق علی ابصارھم غشاوۃ کو ان دعاوی اور مسائل کی حقیقت نظر نہ آوے تو اس طرف سے صرف اسقدر اجازت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا شک وشبہ تحریراً ہمارے روبرو پیش کرے۔ زبانی کوئی قول اس کا مسموع نہ ہوگا۔ ہم اس شبہ محررہ کا جواب جسقدر اوراق میں چاہیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اسی جلسہ میں پیش کریں گے۔ اسی طرح پر سائل اپنا شک وشبہ پیش کرتا رہے گا ہم اس کا جواب لکھکر پیش کرتے رہیں گے۔ پھر وہ طبع ہو کر شائع ہو جائے گا۔ تحریر کی شرط اس لئے کی ہے۔ کہ فریقین میں سے کسی کو انکار یا تبدیل تحریف اپنے قول کی گنجائش نہ رہے۔ اور حضرت اقدس کے اقرار وغیرہ لکھنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہم خود اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ حضرت اقدس مصداق ثانوی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہیں۔ اور آنحضرت کے جملہ دعاوی کو ہمنے ادلہ شرعیہ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ اور دلائل عقلیہ اور تائیدات الہیہ سے ثابت کر کر دکھلا دیا ہے۔ پس مخالف ہم سے ہی اپنا شبہ رفع کرلیوے۔ البتہ بحکم دروغگو را تا بخانہ باید رسانید کے ہم بھی بمقابلہ شرط اول مخالف کے یہ شرط اول کرتے ہیں کہ مناظر طرف ثانی کل ہندوستان کے مشاہیر علماء و فضلاء وفقراء سجادہ نشینوں کی طرف سے یہ لکھوا کر شائع کرا دیوے۔ کہ اگر ادلہ شرعیہ مذکورہ سے علی منہاج النبوت حضرت اقدس کے دعاوی یا مسائل کو ہم نے حق اور صحیح۔ بلکہ واجب القبول ثابت کر دیا۔ تو یہ تمام مشاہیر نام کے علماء وفقراء اپنی مخالفت سے توبہ اور بہتری کا اشتہار شائع کر دیویں گے۔ اور یہ شرط ہماری بجائے خود واجب القبول ہے۔ کیونکہ کتب متحدیانہ ومعجزانہ سلسلہ احمدیہ کی تمام دنیا میں شائع ہو چکیں ہیں۔ مع ہذا اس شرط سے ہم ایسے ادانی طلبہ علم کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کو موجود ہیں مگر صرف تحریراً تا کہ حق وباطل حاضرین جلسہ اور غیر حاضرین پر واضح ولائح ہو جائے اور تبدیل وتحریف اپنے قول کی کسیکو گنجائش نہ رہے۔ یہاں تک شرط اول ودوم وسوم کا جواب شافی وکافی آگیا۔ جو محض لغو اور باطل تھیں۔

اور شرط چہارم کا یہ جواب ہے کہ بحکم محکم ومنصوص قرآن مجید فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہم اور کسی کو سوائے کتاب وسنت صحیحہ کے حکم مقرر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دعاوی اور مسائل میں اور محکمہ شرعیہ قطعی فیصلہ کر چکیں ہیں۔ چہ جائے مولوی احمد حسن صاحب کی۔ کیونکہ وہ تو اس مامور من اللہ کے مباہلہ کے نیچے اپنی میعاد معینہ میں یعنے تیسرے سال آچکے ہیں۔ دیکھو واقع البلا صفحہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ کو اور پھر نظر ثانی دیکھو جو مولویصاحب کے خاص گھر میں ہی تین موتیں۔ انکی زوجہ اہل خانہ اور نواسہ اور نواسی پر طاعون سے واقع ہو چکیں ہیں۔ آپ ان سے دریافت کر لیجئے۔ علاوہ بریں مولویصاحب باوجود قرب وامروہی ہونے کی اس دشت پر خار مباحثہ اور لق ودق مناظرہ میں ایسے طفل مکتب ہیں کہ آج تک ہمارے مقابلہ میں ایک قدم تک بھی نہیں رکھ سکے۔ اگر فریق ثانی کو اس میں بھی کچھ شک ہو۔ تو اس امر کو بھی ان سے دریافت کر لیوے۔ پس وہ کیوں کر حکم ہو سکتے ہیں۔ اے حافظ صاحب جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بعد ثبوت کے ادلہ شرعیہ سے بھی ہم پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایسے شخص سے کیا گفتگو ہو سکتی ہے سو انکس کہ بقرآن وخبر زو نہ رہی۔ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی۔ والسلام۔ خیر ختام محررہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء

راقم محمد احسن از امروہہ۔ شاہ علی سرائے

پاک شاعری

گڑا جھنڈا ہے مہدی کا آئے جس کا جی چاہے ‫—‬ لوائے احمدی کے فیض پائے جس کا جی چاہے
محمد کو شفیع اپنا بنالے جس کا جی چاہے ‫—‬ جماعت میں صحابہ کی در آئے جس کا جی چاہے
مجھے گو زمیں میں کہہ کی اور عیسیٰ کو گردوں پر ‫—‬ لقب ان کے نہیں اب ہے چڑھائے جس کا جی چاہے
وفات حضرت عیسیٰ عیاں ہے صاف قرآن سے ‫—‬ فلک سے ابن مریم کو بلائے جس کا جی چاہے
خبر میں ہے وہ دجال ہے اک سبی فرقہ ‫—‬ یہ نحس خاص جس کو بھی بتائے جس کا جی چاہے
متاع دنیوی دیکھا ہیں دین میں اپنی ‫—‬ اب اس کے لیے میں دین اپنا گنوائے جس کا جی چاہے
وہ آئے پھر کہ پہنچے یعنی ہو رنگی عاجز ‫—‬ اگر کوئی دین میں ان کے در آئے جس کا جی چاہے
زبان انکی ہے میٹھی شہد اور شیریں دل میں ‫—‬ وہ بس اب ہیں خود سوچ جائے جس کا جی چاہے
حدیثوں سے بھی اطمینان گر نہ ہو تو شیر صاحب ‫—‬ خدا بنجائے کا بیٹے کو بنائے جس کا جی چاہے
غرض دجال و مہدی و مسیحا آچکے اب تو ‫—‬ علامت ہو چکی سب آئے اب جس کا جی چاہے
مسیح و مہدی موعود کہتا ہوں میں مرزا کو ‫—‬ تو اب کافر بنے یا دین بنائے جس کا جی چاہے

مرسلہ عبدالعزیز اہلمد کلکٹری سہارنپور

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب

شکار پور سندھ سے ایک شخص مسمی عبد القادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت میں چند ایک سوالات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر میں درج کرنے کے واسطے عطاء فرمایا ہے۔ اس خط میں حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں چنانچہ وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا خط مجھ کو ملا - سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں

عـ۱ جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے بہتری کرے گا۔

عـ۲ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالیٰ معجزات دکھا چکا ہے۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے۔ کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہیں۔ اور میں اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہوں۔ تو ایسا آدمی شریر اور بد نصیب ہے خدا تعالیٰ کو نہ اس کی پرواہ ہے۔ نہ اس کی بیعت کی

عـ۳ کرشن ہونے کا دعویٰ خدا تعالیٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک میں نبی ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ شرارت ہے۔ کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو بُرا کہا جاوے۔ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔

عـ۴ میں نے ثناء اللہ کو ہرگز نہیں کہا۔ کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ خود وہ آریہ سماج والوں کے مکان پر اترا۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیاں نکالتے تھے۔ جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہیں۔ ایک غیرت مند مومن کا کام نہیں۔ کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گھر میں اترے۔ نہ میرے پاس وہ آیا۔ نہ تُو نے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس کو کب کہا تھا کہ تم چوروں کی طرح میرے پاس آؤ ۔ وہ ہرگز میرے پاس نہیں آیا۔ ہاں قادیان میں آریہ سماج والوں کے پاس آیا۔ اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ مولوی کہلا کر دشمنان اسلام کے پاس اترا۔ جن کا طریق توہین اسلام ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جائے۔ جہاں حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اور دن رات توہین اسلام اُن کا کام ہے۔ وہ میرے دروازہ پر نہیں آیا۔ تا میں اس کی خاطر داری کرتا۔ بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریمؐ کے دروازہ پر گیا۔ اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے۔ تو میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

قولہ آپ نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ طاعون کا قادیان میں نہ ہوگا۔ اور میرے مریدوں سے کوئی اس مرض مہلک میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہوا۔

الجواب۔ میں نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مریگا۔ بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میں تیری عزت کا پاس نہ کرتا۔ تو قادیان کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤں میں اکثر شریر اور خبیث [illegible] ہیں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں قادیاں میں طاعون بھیجوں گا۔ اور میں اُن سب لوگوں کو بچاؤں گا۔ جو تمہارے گھر کی چار دیوار کے اندر ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا۔ تو پھر اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اس گھر کے رہنے والوں کو بچاؤں گا۔ اب میں یہ بھی بتلاتا ہوں۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگوں نے کہاں سے ایک جھوٹی بات بنالی۔ پس اس کی جڑ یہ ہے۔ کہ ایک یہ وحی الٰہی تھی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدا تعالیٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والوں سے دُور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ ان خیالات کو دُور نہ کریں۔ جو اُن کے دل میں ہیں۔ اور وہ اس گاؤں کو یعنے قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچا لیگا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی۔ کہ بالکل نابود ہو جائے۔ جیسا کہ اس نواح میں کتنے دیہات نابود ہوگئے۔ اور اُن کا نام ونشان نہ رہا۔ یاد رہے۔ کہ اوی کا لفظ جو اس وحی الٰہی میں ہے۔ یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ۔ اس لفظ کے عربی میں یہ معنے ہیں کہ ایک حد تک مصیبت دکھلا کر پھر اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور بکلی برباد نہ کرنا۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پا کر پھر پناہ نہ دی۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اول آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا۔ اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے۔ اور پھر بعد مصائب کے پناہ دی۔ پس اوی کے لفظ میں شرط ہے۔ کہ جس کو پناہ دی جائے۔ وہ اول کچھ مصیبتیں اٹھا چکا ہو۔ یہی فقرہ وحی الٰہی کا ہے۔ جس کے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنائے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا۔ اب اس جگہ بجز اس کے ہم کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔ اور یاد رہے۔ کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بغض ہے۔ اور خلاف واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے*۔ اور میں اس بارے میں مدت [illegible] اشتہار میں شائع کر چکا ہوں۔ اور عام طور پر بتلا چکا ہوں۔ کہ ایسی کوئی [illegible] وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔ اب اگر آپ کا دعوے ہے۔ کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیشگوئی شائع کی تھی۔ تو اس کو پیش کرنا چاہیئے میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ شائع کی تھی۔ تو بجز اس کے کیا جواب دوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شائع کی تھی۔ کہ انہیں سے کوئی نہیں مرے گا۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ صرف یہ وحی الٰہی شائع کی تھی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور کسی قسم کا ظلم اور قصور اُن کے ایمان میں نہ تھا۔ وہ امن میں ہیں گے۔ پس میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک بھی ایسے مریدوں میں سے طاعون سے نہیں مرا۔ باقی وہ لوگ جو کچھ کچھ دنیا داری کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور اُن کا میرے ساتھ وہ پاک تعلق نہیں۔ جو ظلم اور [illegible] سے ان کو

---

* پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکھنے کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ قادیان میں بعض اموات جو اور بیماریوں سے ہوئی تھیں اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص دیوانہ تپ کی کانچ [illegible] زیادہ مرا تھا وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی زیادتی دکھلائی ورنہ اردگرد کے دیہات کی نسبت اس قدر قادیان میں طاعون کم رہی ہے۔ کہ گویا نہیں ہوئی۔ اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے مُنہ سے نکلا۔ کہ اب صرف تین سو باقی ہیں۔ پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکہ دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس نے یہ بھی خلاف واقعہ لکھا کہ فلاں فلاں آدمی طاعون سے مر گئے ہیں۔ حالانکہ نہ انکو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے۔ بلکہ ابتک زندہ موجود ہیں۔ منہ

مبرا کرے۔ یہ پیشگوئی اُن کی ذمہ وار نہیں۔ ابھی بہت تھوڑے ہیں جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور نفسانی اغراض سے پاک ہے۔ اور وفا اور صدق کامل طور پر رکھتا ہے۔ اور ٹھوکر کھانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور متقی ہے۔ اور کسی ابتلا کی وقت مرتد ہونے کے لئے طیار نہیں۔ اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجھتا ہے۔ اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونے کا خانہ اس کے دل میں موجود ہے۔ وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ وہ ایک قسم کا مجھ سے اتحاد رکھتا ہے۔ مگر بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے زور سے تقویٰ کے راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنےٰ ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ گری وہ گری۔ پس در حقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آویں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا۔ کہ مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔ ہاں ایسے بھی ہیں۔ کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں۔ یعنی انہیں شرائط متذکرہ بالا پورے طور متحقق نہ ہوں۔ مگر شہیدوں میں لکھی جائینگے۔ اور طاعون اُن کے بہشت کا ذریعہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایک حصہ صدق کا ان میں ہے جو کامل نہیں۔

اعتراض پنجم عدد ۵ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا۔ اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی

الجواب وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا۔ کہ ضرور ہے۔ کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں۔ سیکفیکھم اللہ ویردھا الیک۔ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ رد کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں۔ کہ ایک چیز ایک جگہ ہے۔ اور وہاں سے چلی جاوے۔ اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میرے چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی یعنی مرزا احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں رد کے معنے اس پر مطابق آئے۔ کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی۔ اور پھر وہ چلی گئی۔ اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی۔ اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی شرطی پیشگوئی ہے۔ اس لئے کسی میعاد سے اس کو تعلق نہیں۔ اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ رد کے یہ معنے نہیں۔ تو بجز اس کے کیا کہیں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین بیشک یہ سچ ہے۔ کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی۔ مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی۔ بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں۔ باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتے ہیں۔ جیساکہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہو گئی۔ اس میں راز یہ ہے۔ کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے۔ کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے۔ خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں۔ خواہ کسی اور طرح۔ وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ٹال سکتا ہے۔ یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے۔ یعنے محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تھی۔ میعاد کے اندر مر چکا۔ پس تو محل تصدیق ہے۔ نہ جائے اعتراض۔ اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی۔ یعنی احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی۔ اور اس نے لنکے دلوں میں سخت خوف ڈالدیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے زد میں تھے۔ اور ایک اُن میں سے میعاد کے اندر مر گیا۔ تو یہ بات تو ایک طبعی امر تھا۔ کہ دوسرے شخص اور اس کے اقارب کو خوف دامن گیر ہو جاتا۔ پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہوا۔ اور جیساکہ وعید کی پیشگوئیوں میں ہے۔ کسی حد تک تاخیر ہو گئی۔ کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالےٰ بلا کو جس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ٹالدیتا ہے۔ یا تاخیر میں ڈالدیتا ہے

عدد ۵ آپنے فرمایا تھا۔ کہ وہ ملعون مردار ہو کر جائے گا۔ یا وہ جگہ آپکے ہاتھ آئے گی۔ مگر اب تک کوئی بات ظہور میں نہ آئی

الجواب۔ میں اس اعتراض کو سمجھا نہیں۔ آپ اس ملعون کا نام لیں مجھے بالکل معلوم نہیں۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ جگہ کونسی ہے۔ اور وہ ہندو کون اور الہام کون ہے۔ اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے مگر یہ اس قدر لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ کہ میں اخبار پیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی۔ بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تھی۔ کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں بہت سے خلاف واقعہ اموات درج تھیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بھی ہوئی تھیں۔ مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تھا۔ اور ضرور تھا۔ کہ کسیقدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں تا پیشگوئی پوری ہوتی۔ یہ آپنے کس کے منہ سے سُن لیا۔ کہ کوئی الہام مینے ایسا شائع کیا تھا۔ کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ قادیاں کی نسبت شکارپور دارالامان ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ آئندہ شکارپور کی نسبت کیا قہر الٰہی مخفی ہے۔ کہ یہ گستاخی کے کلمات آپکے منہ سے نکل گئے۔ اور یہ آپ کا کہنا۔ کہ اب قادیان میں صرف تین سو آدمی کی آبادی باقی ہے۔ یہ آپ کو کس نے سنایا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ قادیان کی آبادی قدیم سے تین ہزار کچھ تھوڑی ہے۔ اور اب بھی اسی قدر ہے۔ کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا۔ کہ ایک بھی مرا ہے

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکائیت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پہ چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین صاحب عمر۔ نولکھا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں ملسکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ اشتہار

گذشتہ اشاعت سے آگے

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کے واسطے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شائع نہ ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

پھر جبکہ اس پیش گوئی کے پہلے حصہ میں جو ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں اسی اخبار الحکم میں درج ہوئی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں زلزلہ کا ذکر بھی شائع ہو چکا ہے۔ تو ایسے معترض کی عقل پر پتھر پڑ رہے ہیں۔ جو کہتا ہے۔ جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہیں کی

سب یاد رہے۔ کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلها ومقامها۔ یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے ۱۳۰۰ خداتعالیٰ نے لبید بن ربیعۃ العامری کے دل میں ڈالا تھا۔ جو اس کے اس قصیدہ کا اول مصرع ہے۔ جو سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے۔ اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا۔ اور مشرف باسلام ہو گیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خداتعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی۔ کہ ایسی ایسی تباہیاں ہونگی۔ جن سے ایک ملک تباہ ہوگا۔ وہ اس کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی۔ جو اس کے منہ سے نکلی تھی۔ پس یہ تعجب سخت نادانی ہے۔ کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے۔ وہ کیوں وحی الٰہی میں داخل ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ وہ کلام جو عبد اللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ وہی قرآن شریف میں نازل ہوا جس کی وجہ سے عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہو کر مکہ کی طرف بھاگ۔ گیا پس جبکہ خداوند تعالیٰ کے کلام کا ایک مرتد کے کلام سے توارد ہوا۔ تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہیئے۔ کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہو جائے خداتعالیٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے۔ ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے۔ اور ہر ایک پاک کلام اسی کی توفیق سے

منہ سے نکلتا ہے۔ پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے۔ تو اس بارے میں وہی شخص شک کریگا۔ جس کو اسلام میں شک ہو۔ اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا۔ جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا۔ اور ۴۱ھ ہجری میں ایک سو ستاون ۱۵۷ برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں۔ وہی خداتعالیٰ نے فرمائیں۔ اور اگر ہم اس امت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں۔ کہ کس قدر ان کے نثر و کلام بطور الہام ان کے دلوں پر القاء ہوئے۔ اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے۔ تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی۔ وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائے گا کہ خدا کے کلام کو انسان کے کلام سے توارد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسیقدر علم شریعت سے حصہ رکھتا ہے وہ ایسے کلام کو موجب کفر سمجھے گا۔ کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ اس جگہ ایک اشکال بھی ہے۔ اور ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس اشکال کو بھی حل کر دیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ جائز ہے۔ کہ کسی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا امر قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسروں نے لکھا ہے۔ کوئی جائے اشکال نہیں۔ کیونکہ اس قدر قلیل کلام اعجاز کی حد نہیں ورنہ قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں۔ جو اور عربوں کے منہ سے نکلتے تھے۔ اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورت کے برابر ہو۔ جو سب سے چھوٹی سورت قرآن شریف میں ہے۔ یعنی کم سے کم دس آیتیں ہوں۔ کیونکہ اسی قدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھہرایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہو جائے۔ تو وہ بہرحال اعجاز کا رنگ پکڑ سکتا ہے۔ مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلها ومقامها۔ جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی۔ تو یہ معجزہ نہ تھی۔ لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ تو اب معجزہ ہو گئی۔ کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن اب خداتعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کر کے ایک واقعہ عظیمہ آیندہ کی خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے

باہر ہے۔ پس وہی کلام جب لبید کی طرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے۔ لیکن جب خداتعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو بلاشبہ معجزہ ہے۔ آج سے ایک سال پہلے اس بات کو کون جانتا تھا۔ کہ ایک حصہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہو جائیگا۔ یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اس قدر شہر اور دیہات یک دفعہ زمین میں دھنس کر تمام عمارتیں نابود ہو جائیں گی۔ اور اس زمین کی ایسی صورت ہو جائیگی۔ کہ گویا اس میں کبھی کوئی عمارت نہ تھی۔ پس اسی بات کا نام تو معجزہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے۔ جو پہلے اس سے کسی کے خیال وگمان میں نہ تھی۔ اور امکانی طور پر بھی اس کی نسبت کسی کا خیال نہ تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس ملک کے رہنے والوں نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس کو ایک غیر معمولی اور انہونی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس ملک کی تاریخ پر سولہ سو ۱۶۰۰ برس تک نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا۔ پس جس وحی نے ایک زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی۔ کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے؟ کیا وہ انسانی مقدور کے اندر داخل ہے؟ جس ملک کے لوگوں نے بلکہ انکے باپ دادوں نے بھی قریباً دو ہزار برس تک ایک واقعہ کو نہ دیکھا ہوا در نہ سنا ہو۔ اور نہ

✻ معترض صاحب نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پیسہ اخبار میں اعتراض شائع کیا ہے۔ کہ پیشگوئی عفت الدیار محلها ومقامها میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے۔ ہمارے مخالفین کی یہ دیانت و امانت اور یہ عقل اور یہ فہم ہے۔ کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے۔ اور گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا پبلک کو کیوں دیا۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے۔ اور ہیبت ناک نتائج اور الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں انکے ظہور سے ایک سال پہلے شائع کی گئی ہیں بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صریح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمان صفحہ ۹۶ میں بھی موجود ہے جس کو شائع کئے اڑھائی برس ہو چکے ہیں۔ منہ

✻ اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شائع کیا گیا ہے۔ کہ ہندوں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہو گیا ہے دو ہزار ۲۰۰۰ برس سے یہ مندر چلا آتا تھا۔ پس اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا۔ تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہو جاتیں۔ منہ

✻ دیکھو تفسیر العلامۃ ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر جلد ۶ صفحہ ۲۷۶ و ۴۰۰

خیال و گمان میں نہ ہو کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے یا امکان میں ہے۔ پھر اگر کوئی پیشگوئی ایسے واقعہ کی خبر دے۔ اور وہ واقعہ بعینہٖ ظہور میں آجائے۔ تو وہ خبر نہ صرف معجزہ کہلائے گی۔ بلکہ اول درجہ کا معجزہ ہوگا

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں۔ کہ معترض صاحب نے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی عظمت دور کرنے کے لئے اور اس کو تمام لوگوں کی نظر میں خفیف ٹھہرانے کے لئے انجیل کی اس بے معنی پیشگوئی سے اس کو مشابہت دی ہے۔ جس میں محض معمولی الفاظ ہیں لکھا ہے کہ زلزلے آئیں گے۔ لیکن جو شخص ذرہ آنکھ کھول کر میرے اشتہارات کی عبارت کو پڑھے گا۔ اس کو افسوس سے کہنا پڑیگا۔ کہ ناحق معترض نے روز روشن پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور ایک بھاری خیانت سے کام لیا ہے۔ اس نے میرے اشتہارات کو پڑھ لیا ہے۔ اور اس کو خوب علم تھا کہ میری پیشگوئی کے الفاظ جو زلزلہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ انجیل کے الفاظ کی طرح سست اور معمولی نہیں ہیں۔ تاہم اس نے دانستہ ہٹ دھرمی کو اختیار کر لیا کس کو معلوم نہیں۔ کہ عربی الہام یعنی عفت الدیار محلها ومقامها ایک ایسی دہلا دینے والی خبر پیشگوئی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ جس سے بدنوں پر لرزہ پڑ جائے۔ کیا یہ ایک معمولی بات ہے۔ کہ شہر اور دیہات زمین میں دھنس جائیں گے اور اردو میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ وہ زلزلہ کا دھکا ہوگا دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۵ کالم ۲۔ مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء اور پھر ۱۹۰۱ء میں جو رسالہ آمین شائع کیا گیا تھا اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ اس سے قیامت یاد آجائے گی۔ اور الحکم ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۴ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور پھر اشتہار الانذار میں لکھا ہے کہ آنے والے زلزلہ سے زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پھر اسی میں لکھا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان حادثہ محشر کے حادثہ کو یاد دلائے گا اور پھر اسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں تیرے لئے زمین پر اترونگا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے۔ گرا دیں گے اور میں وہ نشان ظاہر کروں گا جس سے زمین کانپ اٹھیگی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ اور پھر اس اشتہار میں جس کی سرخی ہے۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ آنے والے زلزلہ کی نسبت یہ عبارت لکھی ہے کہ

٭ ایسا ہی میری کتاب مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں ایک سخت زلزلہ کی خبر ہے۔ جس سے عمارتیں گریں گی اور اس میں نہ صرف عمارتوں کے گرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں زلزلہ کا ذکر ہے دیکھو مواہب الرحمان صفحہ ۸۶۔ منہ۔

[illegible]

درحقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ اب ایمانًا کہو۔ کہ انجیل میں زلزلہ کے بارے میں اس قسم کی عبارتیں کہاں ہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ پیش کرنی چاہئیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ سے خوف کر کے اس حق پوشی سے باز آنا چاہیئے

قولہ۔ ترجمہ میں زلزلہ کا لفظ بھی داخل کر دیا۔ تا کہ جاہل لوگ یہ سمجھیں۔ کہ الہام میں زلزلہ کا لفظ بھی موجود ہے

اقول۔ اے اندھے صاحب پیشگوئی کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ زلزلہ کا دھکا۔ عفت الدیار محلها ومقامها دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء۔ ان دونو کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ایک زلزلہ کا دھکا لگے گا۔ اور اس دھکے سے ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائیگا۔ اور عمارتیں گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی۔ اب بتلاؤ۔ کہ کیا ہم نے جاہلوں کو دھوکا دیا ہے٭۔ یا آپ جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کیا ہم نے جھوٹ بولا ہے۔ یا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لعنة الله علی الکاذبین۔ اخبار الحکم موجود ہے۔ اس کے دونوں پرچوں کو دیکھ لو۔ اور یہ اخبار زلزلہ موعودہ سے ایک سال پہلے ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ میں بھی پہنچ چکی ہے۔ اب بتلاؤ کس تعصب نے آپ کو اس جھوٹ پر آمادہ کیا۔ جو آپ دعویٰ کر بیٹھے۔ جو زلزلہ کا ذکر پیشگوئی میں موجود ہی نہیں ہے

قولہ۔ یہ الہام ۔ ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم کے صفحہ ۲ کالم ۴ پر موجود ہے۔ اور اس کے سامنے صاف طور پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ متعلق طاعون

اقول۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ زلزلہ بھی طاعون کا ایک ضمیمہ ہے۔ اور اس سے متعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار فرما دیا ہے۔ کہ زلزلہ اور طاعون دونوں تیری تائید کے لئے ہیں۔ پس زلزلہ درحقیقت طاعون سے ایک تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ طاعون بھی میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے اور ایسا ہی زلزلہ بھی پس اسی وجہ سے دونوں کو باہم تعلق ہے۔ اور دونوں ایک

٭ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں میری کتاب مواہب الرحمان میں بھی جو ۱۹۰۲ء میں چھپ کر شائع ہو گئی تھی۔ صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی ہے اور زلزلہ کا نام لیکر ذکر موجود ہے۔ پھر اس حالت میں جاہل تو وہ لوگ ہیں۔ کہ جو اتنی تصریح اور توضیح کے بعد بھی سمجھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ ان کو چاہیئے کہ آنکھ کھولکر اخبار الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء کو پڑھیں اور رسالہ آمین کو پڑھیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا اور پھر مواہب الرحمٰن صفحہ ۸۶ کو پڑھیں جو ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی تھی اور پھر اپنی ایمانی حالت سوچیں۔ منہ۔

ہی امر کے مؤید ہیں۔ اور اگر یہ وہم دل میں پیدا ہو۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی ہے۔ تو یہ وہم درحقیقت فاسد ہے۔ کیونکہ جو چیز کسی چیز سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ درحقیقت اس کا عین نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے قرینہ قویہ اسجگہ موجود ہے۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی نہیں ہے۔ یعنی جبکہ پہلے اس سے یہ الہام موجود ہے۔ کہ زلزلہ کا دھکا تو پھر ذرہ انصاف اور عقل کو دخل دیکر خود سوچ لینا چاہیئے۔ کہ عمارتوں کا گرنا اور بستیوں کا معدوم ہونا کیا یہ طاعون کی صفات میں سے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو زلزلہ کی صفات میں سے ہے اس قدر سینہ زوری ایک پرہیزگار انسان میں نہیں ہو سکتی کہ جو معنے ایک عبارت کے الفاظ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جو اس کے سیاق اور سباق سے مترشح ہو رہے ہیں۔ اور جو معنے واقعہ کے ظہور سے کھل گئے ہیں۔ اور انسانی کانشنس نے قبول کر لیا ہے۔ کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو عفت الدیار کے الہام سے نکلتا ہے۔ پھر اس کے انکار پر اصرار کرے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ خود ملہم نے اپنے اجتہاد کی غلطی سے اس حادثہ کو جو عفت الدیار کے الہام سے ظاہر ہوتا ہے۔ طاعون ہی سمجھ لیا تھا۔ تو اس کی یہ غلطی کہ قبل از وقوع ہے۔ مخالف کے لئے کوئی حجت نہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ تو کیا وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک خدا تعالیٰ کا ایک نشان نہ ہوگا۔ اگر یہی کفر دل میں ہے۔ تو دبی زبان سے کیوں کہتے ہو۔ پورے طور پر اسلام پر کیوں حملہ نہیں کرتے کیا کسی ایک نبی کا نام بھی لے سکتے ہو جس نے کبھی اجتہادی طور پر اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں غلطی نہیں کھائی۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ لفظ متعلق کے معنے بعینہٖ طاعون ہے۔ تو کیا یہ حملہ تمام انبیاء پر نہیں۔ عفت الدیار کے الہامی فقرہ پر نظر ڈالکر صاف ظاہر ہے کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ ایک حصہ ملک کی عمارتیں اس سے گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی اور ظاہر ہے۔ کہ طاعون کا عمارتوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ پس اگر ایڈیٹر اخبار الحکم نے ایسا بھی لکھدیا۔ کہ یہ فقرہ طاعون سے متعلق ہے۔ اور تعلق سے وہ معنے سمجھے جائیں۔ جو معترض نے کئے تو غایت ما فی الباب یہ کہا جائیگا۔ کہ ایڈیٹر الحکم نے ایسا لکھنے میں غلطی کی۔ اور ایسی غلطی خود انبیاء علیہم السلام سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بعض دفعہ ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ ذهب وهلي کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اور اس کے لفظ یہ ہیں۔ قال ابو موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی المنام انی اهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلي الى انها اليمامة او هجر فاذا هي المدينة يثرب (بخاری جلد ثانی باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة) یعنی ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کرتا ہوں جس میں کھجوروں کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ زمین یمامہ یا ہجر ہے مگر وہ مدینہ نکلا۔ یعنی یثرب

چونکہ اس اشتہار کا مضمون لمبا ہو کر ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا ہے۔ اور حضرت اقدس کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو کتاب ہی کی صورت میں شایع کیا جاوے۔ اس واسطے اس مضمون کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آئندہ باقی حصہ اخبار میں چھاپا نہ جاوے گا۔ فقط

ڈاک خانہ سے روپیہ ہمکو نہیں ملا

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جسقدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے وہ سب اس جگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے [illegible] کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے کہ وہ [illegible] کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین [illegible] پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا ہم نے ڈاک خانہ میں درخواست دیکر یہ کوشش کی تھی کہ وہ روپیہ ہم کو مل جائے۔ لیکن اس درخواست کو قریب تین ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ابتک فیصلہ سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہوئی۔ اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے نام کے منی آرڈر ڈاک خانہ کے قواعد کے مطابق لاوارث ہو کر لاہور کے ڈیڈ لیٹر آفس میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ہم ایسے صاحبان کو اخبار باقاعدہ بھیجنے کے ذمہ وار نہیں جن کا روپیہ بوجوہات مذکورہ بالا ہم کو نہیں پہنچ سکا۔ تاہم اس وقت تک ہم ان لوگوں کو اخبار بھیجیں گے جس وقت کہ وہ ڈاک خانہ سے خط و کتابت کر کے ہم کو روپیہ دلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ رعایت ایسے صاحبان سے ہو سکتی ہے۔ جو ہم کو اس معاملہ کیلئے مطلع فرما دیں۔

بدر کا پہلا صفحہ

اخبار بدر کا انتظام جب میرے ہاتھ میں آیا۔ تو میں نے پہلے صفحہ کے متعلق یہ خیال کیا۔ کہ ہر ہفتہ میں نظم اور شرائط بیعت کے ساتھ اس صفحہ کو پُر کر دینا ایک ایسے اخبار کے واسطے جس کے صرف آٹھ صفحے ہوں۔ شاید مناسب نہ ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہ خیال کریں۔ کہ صرف اخبار کے پُر کرنے کے واسطے ہر ہفتہ میں ایسا کیا جاتا ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے پہلے صفحہ کو خدا کی تازہ وحی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن اخبار کے نکلتے ہی فوراً میرے پاس اس قسم کے خطوط آنے شروع ہوئے۔ جن میں احباب نے اصرار کیا کہ ہر اخبار میں شرائط بیعت کا درج ہونا ضروری ہے۔ ایسے خطوط کو دیکھ کر میں نے اخبار میں دوسرے احباب سے بھی استفسار کیا۔ تاکہ سب کی رائے اس امر کے متعلق معلوم ہو جائے۔ اور صفحہ اول کے اندراج کے متعلق عام پسندیدگی کا اظہار ہو۔ اس کے جواب میں میرے پاس بہت سے خطوط پہنچے۔ جن سب کو میں یہاں درج کر نہیں سکتا لیکن سوائے دو تین خطوں کے سب احباب نے بالاتفاق بڑے زور سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پہلے صفحہ پر بالالتزام اور بلاناغہ شرائط بیعت اور نظم درج ہونی چاہیئے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ اگر یہ درج نہ ہو۔ تو پھر اخبار کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اور اکثر دوستوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں آئے دن نئے مخالفوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اخبار بدر کا ہاتھ میں ہونا جس میں شرائط بیعت درج ہوں۔ ہمارے واسطے ایک بھاری فتح کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن شرائط پر ہم اس پاک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ہر ہفتہ ہماری نظر کے سامنے سے آنا ہمارے غافل دلوں کے واسطے ایک تنبیہ کا موجب ہو کر دل کی صفائی اور پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے۔ راولپنڈی کی جماعت نے ایک باقاعدہ کمیٹی کر کے اس بات پر ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے اور ہمیں ان کے سیکرٹری شیخ محمد دین صاحب ڈاکئے نے بذریعہ تحریر اطلاع دی ہے۔ کہ شرائط بیعت اور نظم کا ہونا اخبار بدر کے لئے ضروری ہے

مخدومی شیخ نور احمد صاحب وکیل کی تحریر تو احباب پڑھ ہی چکے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل قدر اور خاص توجہ کے لائق ہے۔ اس کے متعلق عنقریب جو کارروائی ہوگی اس سے مفصل اطلاع دیجاوے گی۔ سردست اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ اس میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور نظم درج ہوں۔ ایسے ہی مخدومی محمد عجب خانصاحب تحصیلدار ٹوچی۔ محمد نواب خاں صاحب۔ تحصیلدار گوجرات۔ میاں نور احمد صاحب اکولہ۔ منشی فیاض علی صاحب۔ کپور تھلہ۔ سردار خاں صاحب محرر مالنہ۔ ریاست پٹیالہ۔ میاں الٰہی بخش صاحب راولپنڈی۔ منشی محبوب عالم صاحب لاہور۔ احمد شیر خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر۔ میوتھانہ۔ فرخ آباد۔ ذوالفقار علی خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر آبکاری۔ میرٹھ۔ مولوی محمد یامین صاحب۔ داتہ۔ ضلع ہزارہ۔ مولوی محمد صاحب موزنگ۔ میاں عنایت اللہ صاحب احمدی جہلیانوالہ نبی بخش صاحب۔ کوئٹہ۔ میر احمد شاہ صاحب تاجر کتب راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب۔ راولپنڈی۔ میر جمال الدین صاحب۔ راولپنڈی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ خلیفہ محمد دین صاحب راولپنڈی۔ میاں خدا بخش صاحب راولپنڈی۔ وغیرہ وغیرہ احباب نے اس بات پر زور دیا ہے۔ اس واسطے آج فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور ایک نظم درج ہوا کرے گی۔ البتہ نظم کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ایک ہی نظم نہ ہو۔ کیونکہ اسی نظم کے ہم معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً درج ہوتی رہا کرینگی

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱عہ	دعہ	۵ہ	دعہ	۱ے
نصف صفحہ	۵ہ	۵ہ	ہم	۱ے	۵
پورا کالم	۵ہ	عہ	عہ	۵ہ	ے
نصف کالم	عہ	۵ہ	ہعہ	للعہ	۶
ربع کالم	عہ	ہے	۵	۵ے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۵؍ سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کر دے اجرت۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ دعہ روپیہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چھپہ [illegible] قادیان میں	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا مینی شفا بینی غرض دار الامان میں
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۳	۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۹ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱
ای جہان منتظر خوش باش کامد آں	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست [illegible]

معاونین / بڑھانے / خود [illegible]

عام قیمت [illegible]

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دونا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر مینیجر اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدمے دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۰ر جولائی ۱۹۰۵ء رؤیا: دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے اُس میں سے کوئی چیز نکلی جس میں سے شعاعیں نکلتی ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیشکش کرتا ہے وہ چیز ہم نے لی تو وہ ایک ٹوپی تھی جس کو ہم نے سر پر رکھ لیا۔ اُس کے بعد دریا نے ایک اور چیز پیش کی جو ایک چغہ کی شکل میں تھی وہ بھی ہم نے لے لی +

فرمایا دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ یا اُس کی مانند کوئی اور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہل علم و فضل و کمال ہوتا ہے اور اُس کے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا یا معتقد ہونا یا مالی خدمت کرنا یا کسی غرض کے لیے رجوع لانا ہے
وَاللّٰہُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ +

ڈائری

اَلْقَوْلُ الطَّیِّب

۲۰ر جون ۱۹۰۵ء [illegible] کی کہ جاپان میں تہذیب کی بہت ترقی [illegible] کی کوشش کر رہے ہیں [illegible] جاپانی [illegible] میں جاپانی زبان سیکھنے [illegible] اور جاپانی [illegible] صاحب کی [illegible] کوئی تجویز کی جاوے +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا [illegible] اور رسول کا آخری زمانہ اُس کے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوۃ کا پہلا [illegible] سال مصائب اور تکالیف میں گذرا تھا اور فتوحات [illegible] وہ زمانہ آپ کی عمر کا آخری حصہ ہی تھا۔ ہم بھی اپنی [illegible] سال سے طے کر چکے ہیں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اب خدا کے وعدوں کے پورے ہونے کے دن ہیں ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت میں مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے اور اب فیصلہ کے دن قریب ہیں ہمیں مناسب نہیں کہ اور طرف توجہ کر کے اس فیصلہ میں کوئی رکاوٹ ڈالیں ہم چاہتے ہیں کہ اب اس فیصلہ کو دیکھ لیں۔ اس ملک میں جو جماعت طیار ہوئی ہے ابھی تک وہ بھی بہت کمزور ہے بعض ذرا سے ابتلا سے ڈر جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے انکار کر دیتے ہیں اور پھر بعد میں ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہمارا انکار دلی نہیں ہے۔ گویا ایسے لوگ اس آیت کی ذیل میں آ جاتے ہیں
مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖٓ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ ۔ تاہم جب تک دلوں میں حلاوت ایمانی پورے طور سے بیٹھ جاوے وہ ایسا فعل نہیں کر سکتے فی الحال موجودہ معاملات میں ہی توجہ اور دعا کی بہت ضرورت ہے اور ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ اب معاملہ دور جانے والا نہیں ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہو سکتی وہ قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں اور ہم دنیا میں تقویٰ اور نیکی کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو اُن کی پیروی ہمارے لیے منحوس ہوگی اور ہم کو وحی کرنے والے گویا وہی ٹھہرتے ہیں اگر خدا تعالیٰ جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھے گا تو خود ہمکو اطلاع دے گا۔ علوم کے واسطے امور پیش آمدہ میں استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے استخارہ نہیں جب تک پہلے سے خدا تعالیٰ کا منشا نہ ہو ہم کسی امر کی طرف توجہ کر ہی نہیں سکتے ہمارا ادارہ مدار خدا تعالیٰ کے حکم پر ہے۔ انسان کی اپنی کی ہوئی بات میں اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے اگر خدا چاہے گا تو اُس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کرے گا۔ اب آخری زمانہ ہے ہم فیصلہ سننے کے انتظار میں ہیں۔ ہاں سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں خدا سے ترساں رہو ایسا نہ ہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جاوے اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تم میں اور اُن میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اُس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اسبات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی اگر ہم اپنے آپ کو درست نہ کریں گے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہوں گے اگر خدا نہ چاہے تو جاپان میں کیا رکھا ہے۔ ہاں زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہیں دانشت آید بکار۔ اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے خدا کے منشا کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے +

یکم جولائی ۱۹۰۵ء [illegible] بیماریوں کا ذکر تھا **فرمایا** امراض بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا طبیب ایک حد تک چلکر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے آگے خدا دعا کے ذریعہ سے راہ کھول دیتا ہے خدا شناسی اور خدا پر توکل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں اُن سے آگے بڑھ کر جا پیدا ہو ورنہ پھر تو آدمی زندہ ہی مر جاتا ہے۔ اسی جگہ سے اللہ تعالیٰ کی شناخت شروع ہو جاتی ہے۔ مجھے ایسے معاملات میں مولوی رومی کا ایک شعر بہت پسند آیا ہے۔ ؎

ایک خواندی حکمت یونانیاں ؎ حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب خدا تعالیٰ اندر ہی اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں ہر ایک کے لیے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے در اصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے

اخبار الاحمان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ خدام ۲ر جولائی ۱۹۰۵ء کو واپس شہر کے مکانات میں تشریف لے آئے ہیں کیونکہ ایکدو بارش ہو کر گرمی کا زور نہیں رہا۔

سردار فضل حق صاحب ضلع لائل پور سے اور بابو فخر الدین صاحب میانمیر سے۔ منشی فضل احمد صاحب جموں سے ماسٹر وزیر الدین صاحب سجانپور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ حصہ پنجم لکھ رہے ہیں جس کے واسطے ایک اور کاتب میاں غلام محمد جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے حضرت کی کتابیں لکھا کرتے ہیں بلائے گئے ہیں میاں غلام محمد حضرت کے بہت پرانے واقف ہونیکے سبب اُن بہت سی پیشگوئیوں کے گواہ ہیں جو براہین کے زمانہ سے لیکر واقعہ ہوئی ہیں +

فنڈ مطبع بدر احباب کی اعانت کا بہت محتاج ہے احباب توجہ کریں۔ قیمت جلد ارسال فرماویں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن شریف سے نوٹس

(سورۂ فرقان رکوع اوّل)

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۔ بہت برکت والا ہے۔ وہ خدا جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ لوگوں کے واسطے ڈرانے والا ہو۔

فرقان۔ اس شے کو کہتے ہیں۔ جو جدا کرنیوالی اور فیصلہ کرنے والی ہو۔ جس سے وہ باہمی مخالفت جو دو گروہوں کے درمیان ہو۔ اس کا فیصلہ ہو جائے کہ ان میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ ہر ایک نبی کو ایسا فرقان عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرقان وہ واقعہ تھا جس میں فرعون اور اس کا لشکر دریا میں غرق ہو گئے۔ اور حضرت موسیٰ معہ اپنی جماعت کے صحیح سلامت نکل گئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگ بدر کا دن تھا۔ جس دن کہ مخالفوں کی زبردست جماعت کے سرگروہ ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ دلائل اور نشانات کا فرقان ہے۔ جو انبیاء اور ان کے متبعین کو عطا فرمایا جاتا ہے

نذیر۔ [illegible] ایک دفعہ سارے جہان کو غارت نہیں کر دیتا۔ بلکہ چندوں کو اس وقت ہلاک کیا جاتا ہے تاکہ دوسروں کے واسطے خوف اور عبرت کا موقع ملے اس آیت میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۔ [illegible] فرقان اس واسطے نازل ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے واسطے ہدایت کا باعث ہو جائے جنگ بدر میں بڑے آدمی جو ہلاک ہوئے۔ ان کی تعداد قریباً آٹھ ہی تھی۔ مگر ایسا بڑا فرقان ہمارے دیکھتے ہوئے ہمارے ملک میں ہوا۔ الا تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ دوسرے مشاہدہ کنندہ کو کوئی عبرت نہیں ہوئی یا ہوئی تو بہت ہی کم۔ غور کرو۔ وادی کانگڑہ میں جو بیس ہزار آدمی ہلاک ہوا ہے۔ وہ دوسروں کو ایک عبرت دلانے والا واقع ہے۔ نہ صرف ان لوگوں کو جو اس سلسلہ کے مخالف ہیں۔ بلکہ احمدیوں کو بھی اپنی حالت کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے

یہود کی ذلت اور ان کا سود اور بندر بننا بھی ایسا واقع تھا۔ کہ لوگ اس سے عبرت پکڑتے مگر غفلت کے باعث وہ عبرت نہیں۔ غور کرو

فجعلنٰها نكالا لما بين يديها وما خلفها وموعظة للمتقين۔ ترجمہ۔ پس کر دیا ہم نے اس قصہ یہود کو دہشت ان لوگوں کے لئے جو ان کے سامنے تھے اور پیچھے آنے والوں کیلئے اور نصیحت و وعظ متقیوں کیلئے

یہ فرقان کی دلیل دہریہ لوگوں کو بھی ہدایت کی طرف بلاتی ہے۔ کیونکہ اگر خدا کوئی نہیں تو کیا سبب ہے کہ دنیا میں ہمیشہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔ جو خدا کے مرسلین ہوتے ہیں اور عبادت الٰہی کا وعظ کرتے ہیں اور ان کے مخالف ناکام رہتے ہیں۔ اس سورہ شریف میں تمام مذاہب باطلہ کی تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ اگلی آئیت میں ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو کسی اور شے کو مظہر خدا بناتے ہیں۔ یا بت پرستی کرتے ہیں

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۔ وہ جس کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اور جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اور جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے۔ اور جس نے ہر شے کو پیدا کیا۔ اور پھر ہر شے کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کیا آسمان و زمین سب جگہ خدا کی سلطنت ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس واسطے وہی ایک عبادت کے لائق ہے کسی اور کو معبود بنایا جاوے۔ تو باطل ہے۔ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ۔ اس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اس میں عیسائیوں کی تردید ہے۔ جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۔ ہر شے کا وہی خالق ہے۔ اس میں آریوں کی تردید ہے۔ جن کا مذہب ہے۔ کہ خدا مادہ اور روح وغیرہ کا خالق نہیں۔ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ کیا معنے جیسا عمل کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ نیکی کرنے والا بد نتیجہ نہیں پاسکتا۔ اور بدی کرنے والا نیک نتیجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ سست آدمی چستی کا فائدہ نہیں پاسکتا۔ یہ مسئلہ تقدیر کا بڑی ہمت بڑھانے والا ہے اور انسان کو اعلےٰ مراتب پر پہنچانے والا ہے۔ افسوس ہے کہ جن لوگوں نے اس کے صحیح معنے نہیں سمجھے۔ وہ اس کو اپنی تمام کمزوریوں اور غفلتوں کی ڈھال بناتے ہیں مسئلہ تقدیر کو مولوی رومی صاحب نے ایک رباعی میں خوب ادا کیا ہے۔ س

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

مذہب دہقان چہ باشد ہر چہ کشتی بدروی
گندم از گندم بروید جو ز جو
ہر چہ کشتی بدروی اینست مذہب مولوی

سوال جبکہ خدا تعالےٰ انسان کے اعمال نیک و بد کو پہلے سے لکھ چکا ہے۔ تو پھر انسان مجبور ہے۔ کیونکہ ان میں کچھ کمی بیشی نہیں ہو سکتی

جواب۔ علم تابع معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے علم نے ہمکو مجبور نہیں کیا کہ ہم یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ ہمارے اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے سبب خدا کو علم حاصل ہے۔ مثلاً استاد ایک لڑکے کی کم توجہی کے سبب امتحان سے پہلے کہہ دیتا ہے۔ یا لکھ دیتا ہے۔ کہ یہ لڑکا ضرور فیل ہو جائے گا۔ اور بعد میں وہ فیل ہو جاتا ہے۔ تو استاد کے کہنے یا لکھنے نے اس کو فیل نہیں کر دیا۔ بلکہ اس کی اس حالت نے ایک دانا استاد کو پہلے سے یہ علم دیدیا چونکہ خدا عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہم کیا کریں گے۔ لیکن اس کے جاننے نے ہمکو مجبور نہیں کیا بلکہ ہمارا ایسا کرنا اس امر کا موجب ہوا تھا کہ خدا کو پہلے سے یہ علم حاصل ہو۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۔ اور اس کے سوائے اور معبود اختیار کئے جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور خود مخلوق ہیں۔ اس آیت شریف میں ان تمام ادیان باطلہ کی طرف اشارہ ہے۔ جن میں خدا کے سوائے کسی اور کو معبود بنایا گیا ہے۔ اور یہ ایک بیّن دلیل اس امر کی ہے۔ کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ کیونکہ جس کو خلق کی طاقت نہیں وہ اپنی غیر مخلوق سے عبادت کرانے کا حق نہیں رکھتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع خدا تھا ان کا یہ مسئلہ بڑی آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔ جبکہ سوال کیا جاوے کہ یسوع نے کیا پیدا کیا۔ پیدا کرنا تو جدا وہاں تو یہ حال ہے۔ کہ اپنے ہی شاگرد نے یہودیوں کے ہاتھ پکڑوا کر پھانسی دلوا دیا۔ اور اتنا نہ ہو سکا کہ ان پھانسی دینے والوں کو مار ہی دیتا کیونکہ خدا میں دو نو طاقتیں ہیں۔ پیدا کرنا اور مارنا۔ خود عیسائی لوگ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح نے کچھ پیدا کیا تھا موجودہ انجیلوں نے تو عیسوئیت کا اور بھی بیڑہ غرق کیا ہے۔ کیونکہ ان میں لکھا ہے۔ کہ یسوع نے بہت رو رو کر دعا کی۔ کہ صلیب سے بچ نکلے۔ پر پھر بھی بچ نہ سکا

براھین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے اور جس میں مندرجہ پیشگوئیاں آجتک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہیں گی نہایت خوش خط عمدہ کاغذ پر صرف پہنے تین روپے میں مل سکتی ہے درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ قادیان ضلع گورداسپور

ڈاک ولایت

امریکہ کے شہر اوکلاہوما میں مسیحوں کا ایک خداوند نمودار ہوا اُس کا پہلا نام جان ایٹ کن ہے اور اُسکے ساتھ اُس کا بیٹا بھی نام یحیٰی جس کے متعلق دعوے کیا گیا کہ یہ مجھ خداوند کا بیٹا ہے یہ صلیب دیا جاوے گا اور تیسرے دن کے بعد جی اُٹھے گا۔ ان کے ساتھ دو اور تھے شارپ صاحب اور شارپ صاحب کی بیوی ان کے متعلق دعوے کیا گیا کہ آدم اور حوا ہیں۔ پولیس نے سب کو گرفتار کر کے جیلخانہ میں ڈالدیا ہے۔ خدا کا دعوی کرنے والے اور خدا کے اکلوتے بیٹے بننے والوں کا ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہے۔ امریکہ کے عیسائیوں نے اگر اپنے نئے خداوند کیساتھ یہ سلوک کیا ہے تو کچھ اچنبھے کی بات نہیں۔ اسیطرح خداوندوں کا یہی حال ہوا کرتا ہے (ٹریبیون سیلر)

جرمنی کے مشہور پروفیسر گنگل صاحب نے ایک نہایت مضمون پر لکھی ہے کہ یسوع کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا قصہ ایک جھوٹی کہانی ہے جس کا کوئی ثبوت تاریخی علمی یا عقلی نہیں مل سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب نے ثابت کیا ہے کہ خود مسیح کے حواریوں کا بھی یہ ایمان اور عقیدہ نہ تھا کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اور یہ قصہ بنایا گیا ہے۔ بعض دیوی دیوتاؤں کے متعلق بہت رائج تھیں اس واسطے یسوع کو عظمت دینے کے لیے یہ قصہ اُسکی طرف بھی منسوب کر دیا گیا۔ عیسائی صاحبان کو مناسب ہے کہ پروفیسر کی تصنیف کو بغور پڑھ کر اس بیفائدہ عقیدہ کو چھوڑ دیں۔ اور جھوٹے کفارہ پر بھروسہ کر کے دنیا داروں کے لیے گنہگاری کا دروازہ نہ کھولدیں۔ (ٹرتھ سیکر)

امریکہ کے ایک بشپ صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ غلامی کا مسئلہ دراصل بائیبل کا مسئلہ ہے اور وہ لوگ جو غلامی کی مخالفت کرتے ہیں ایک بڑا گناہ کرتے ہیں۔ بشپ صاحب نے بائبل کے مقدس کلام سے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا ہے اور یہی سبب ہے کہ عیسائی قوموں میں اسی بری طرح غلامی کا رواج اسقدر عرصہ تک قائم رہا ہے

بائبل

مندرجہ ذیل خطبہ ڈاکٹر سیمپسن نے جو امریکہ کا ایک مشہور پادری ہے۔ سال رواں میں ۸ مئی کو پڑھا) یہ خطبہ ولایت کے ایک اخبار سے جو حال میں ہمارے پاس آیا اُس سے ترجمہ کر کے ہم چھاپتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یورپ اور امریکہ میں بائبل کی کیا قدر ہو رہی ہے اور ہمارے بھولے بھالے ہندو صاحب لوگوں کو کس پھندہ میں پھنسایا جاتا ہے۔

دیکھو بائبل میرے ہاتھ میں ہے پہلی بات جو میرے دل میں آتی ہے یہ ہے کہ یہ کتاب ایک کتاب نہیں ہے یہ ۶۶ چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں اور آرام کے واسطے انکو ایک جگہ ایک جلد میں کر دیا گیا ہے۔ یہ کتابیں مختلف مصنفوں نے مختلف وقتوں میں قریباً ایک ہزار برس کے عرصہ میں لکھی تھیں اور مختلف مصنفوں نے ایکدوسرے کی کچھ خاطر نہیں کیا۔ سب سے پرانی کتاب جو مسیح سے آٹھ سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ملتی ہے یہ چھوٹے نبیوں میں سے ایک ہے جو تاریخ کے یقینی دلائل سے بھی ثابت ہوتا ہے کم از کم موسیٰ کی پانچ کتابیں جس شکل میں لکھی ہوئی ہمارے پاس موجود ہیں یہ تحریر پانچ چھ سو برس پہلے سے زیادہ پرانی نہیں ہے (حالانکہ موسیٰ مسیح سے چندہ سو برس پہلے گذرے تھے) اب سوال یہ ہوگا کہ موسیٰ کی کتابیں کس نے لکھی تھیں؟ کسی آدمی کو ذرا بھی علم نہیں کہ اسکا مصنف کون تھا۔ ان کتابوں میں دنیا کی فرضی پیدائش۔ قبیلوں اور وطنوں کی تاریخ۔ بنی اسرائیل کا مصر میں قید ہونا اور پھر مصر سے نکلنا کنعان فتح کرنا اور قانون بنانے کا ذکر ہے۔ جب ہم ذرا آگے چلتے ہیں تو چند فرضی تاریخی کتابیں بائبل میں ملتی ہیں جنمیں قاضیوں سلاطین۔ بنی اسرائیل کے جنگوں اور انکے قید ہو جانے کے وقت تک کا ذکر ہے کیونکہ یہودی ایک چھوٹی قوم تھی اور تھوڑے عرصہ کے واسطے اپنے بادشاہوں کی سلطنت کے تحت رہے پھر ہم (ایوب) کی عجیب کتاب پاتے ہیں جو بالکل کسی گمنام آدمی کی تصنیف ہے یہ خدا کے انصاف کی روشنی میں انسانی روح کے مشکلات کے مسئلہ پر بحث کرتی ہے کس نے اسکو لکھا؟ کوئی آدمی نہیں جانتا۔ کیا یہ کتاب کسی سوال کو حل کرتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ صرف اُس وقت کی اعلیٰ درجہ کی عقلی روشنی سے اس مسئلہ پر بحث کرتی ہے +

پھر زبور ہے جو بنی اسرائیل کے گیتوں کی بڑی کتاب ہے جب میں بچہ تھا تو مجھے پڑھایا گیا تھا کہ یہ تمام حضرت داؤد نے لکھی ہے آج یہ خیال ہے کہ داؤد کا اس میں بہت تھوڑا سا حصہ ہے اور ہم اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ فی الواقع داؤد کا اس کے ساتھ کچھ تعلق بھی ہو۔ یہ گیتوں کی ایک کتاب ہے جو ایک بڑے لمبے زمانہ میں بے تعداد گمنام مصنفوں نے لکھی ہے اور بعد میں کسی نے ان نظموں کو جمع کر دیا اور بائبل کی تمام کتابوں کا یہی حال ہے +

یہ لوگ رسول ہیں پیشگو نہیں ہیں قریباً کسی معاملہ میں بھی رسولوں نے کسی خاص طریقہ سے پیشگوئی کرنے کا دعوے نہیں کیا فی الحقیقت وہ بڑے بڑے اصول بتلاتے ہیں اور لوگوں میں مشتہر کرتے ہیں کہ اگر وہ ان اصولوں کی پیروی کریں گے تو ایسے نتیجے ضرور پائیں گے وہ پیشگوئی کرنے والے نبی نہیں ہیں بلکہ صرف واعظ ہیں +

اس کے بعد چند کتب ہیں جسکو ہم اپنی بائبل کا حصہ نہیں سمجھتے۔ پھر نیا عہدنامہ یعنی انجیل ہے اعمال کی تاریخی کتاب۔ یسوع کی سوانح عمریاں اور آخر میں مکاشفات کی کتاب ہے +

اب اس مقام پر میں آپ کو یہ توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ قریباً ہر ایک کتاب کسی گمنام آدمی نے لکھی ہے بعض کتابیں ایسی ہیں جن کی بابت ہم کچھ جانتے ہیں لیکن ان کتابوں کو کس نے لکھا کس جگہ اور کس زمانہ میں؟

یہی حال توریت کا ہے اور یہی حال انجیل کا ہے بائبل ایک محدود اور خاص کتاب نہیں ہے یہ ایک چھوٹی سی لائبریری ہے۔ یہ کتابیں صرف آرام کے واسطے ایک جلد میں جمع کی گئی ہیں اور کسی آدمی نے یہ کام کبھی کسی الہام اور حکم الٰہی سے نہیں کیا۔

اور دوسری بات جس کی طرف توجہ کرنی چاہیے یہ ہے کہ سولھویں صدی سے پہلے بائبل کی بابت مذہب کی طرف سے کوئی قانون شائع نہیں کیا گیا تھا اور جب قانون بنا تو انھیں پرانی بائبل کو قبول کیا گیا اور یہ کتابیں خدا کے حکم سے یا کسی خاص آدمی کے حکم سے جمع نہیں کی گئیں۔ یہ کتابیں عام لوگوں نے اٹھا کر ایک جگہ جلد میں کر دیں۔

فاضل لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ اب بھی علیحدہ علیحدہ ہو سکتی ہیں۔ بعض کتابیں یقیناً اس مجموعہ سے اعلیٰ ہیں اور انجیل میں بعض کتابیں ایسی ہیں کہ کسیکو ان کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انجیل میں ایک آئینہ ہے جس کیطرف بعض دفعہ اشارہ کیا جاتا ہے کہ اسکے کچھ معنی ہیں۔ انجیل کی کتابوں کی آخری کتاب مکاشفات ہے یہ کتاب محض بے سود ہے اور نہ اسکو کوئی سمجھ سکتا ہے اس کے مصنف نے اُس آدمی پر لعنت کی ہے جو اس کتاب میں سے کچھ نکالے یا داخل کرے۔ لیکن یہ

بات مکاشفات کے متعلق ہے یعنی وہ پولوس انجیلوں کے مصنفوں یا پُرانے عہدنامہ کی بابت کچھ نہیں کہتا وہ صرف اپنی کتاب کی بابت بیان کرتا ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ یہ کتاب غلطی سے پاک ہے یا وحی سے لکھی گئی ہے وہ صرف اُس آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اس کتاب میں دخل دے جیساکہ شیکسپیئر اس آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اسکی ہڈیوں میں بیجا دخل دے۔ اب بائیبل غلطی سے پاک ہونے اور وحی سے لکھا جانے کا دعوےٰ نہیں کرتی۔ اب ہم کتاب کو آزادی سے کھولتے ہیں کہ وہ ہمارے کس کام کی ہے۔ اور مجھے کہنے دیجیے کہ آپ لوگوں کو اسطرف توجہ دلانا کہ بائیبل غلطیوں سے پاک نہیں ہے اور بے عیب الہام نہیں ہے یہ ایک فضول کام ہے کیا ہم عقلی طور پر فرض کرسکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غلطی سے پاک الہام نازل کرنے کی کوشش کی ہے چند سال گذرے ہیں کہ میں ایک بریسبٹیرین پادری کے ساتھ باتیں کررہا تھا جو ایک بڑے شہر کے گرجہ کا پادری ہے اس نے کہا اگر میں یقین کروں کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی غلطی سے پاک کتاب دنیا کو دی ہے تو میں بالکل بے دل اور بے حوصلہ ہوجاؤں گا اور میں خیال کروں گا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی طرح دنیا کی چیزوں پر اپنا قبضہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی ایسی کتاب دی تو وہ یقیناً اب ہمارے پاس نہیں ہے" یہ اسکی رائے ہے اور یہ ہر ایک دانا آدمی کی رائے ہے فقط۔

قرب قیامت

زمانہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے بلکہ تھوڑا عرصہ ہوا ایک عیسائی نے ایک ضخیم کتاب اِس مضمون پر لکھی تھی اور اسبات پر بڑا زور دیا تھا کہ اگر مسیح ۱۸۹۶ء میں نہ آجائے تو بائبل جھوٹھی جس قسم کی طرز آمد مسیح کے عیسائی قائل ہیں اُس حساب سے تو بائبل کئی دفعہ جھوٹھی ہوچکی اور آئندہ کئی دفعہ ہوچکی گی۔ مگر سچ یہ ہے کہ یہی دن مسیح کی آمد کے ہیں جس کے آنکھ ہو وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں وہ سنیے۔

مسلمان کہتے ہیں یہی مہدی کا وقت ہے۔ ہندو کہتے ہیں یہی کلنک اوتار کا سمالہ ہے۔ ان سب سے عجب یہ ہے کہ فلاسفر اور مادی لوگ بھی پکار اُٹھے ہیں کہ زمین کے خاتمہ کا وقت ہے۔ ذیل میں ہم چند ایک شہادتیں درج کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

ولایت کا مشہور فلسفی لارڈ کیلون کہتا ہے دنیا کا اختتام ۴۳۳ سال کے بعد ہوجائے گا جبکہ زمین سے کل اکسیجین خرچ ہوجائے گی اور انسان دم گھٹکر فوت ہوجائیں گے۔ ان کے حساب میں ۴۸ من لکڑی جلنے سے ۴۰ من اکسیجین نکلتا ہے اور زمین میں جس قدر اکسیجین ہے وہ ۴۳۳ سال میں خرچ ہوجائے گا اور کل ہوا کاربولاک ایسڈ گیس سے بھرجائے گی +

امریکہ کے نیکولا ٹیلا نامی فلاسفر کی رائے ہے کہ اس وقت آسمان میں ایک بڑی بھاری بجلی کا مجموعہ بن رہا ہے جس کے پھٹنے سے تمام دنیا خاکستر ہوجائیگی

فرانس کا ایک مشہور جوتشی کہتا ہے کہ بیلا نامی ایک مشہور ستارہ جب زمین پر گرے گا تو اس کے ٹکرانے سے زمین ریزہ ریزہ ہوجائے گی جسطرح دو ریل گاڑیاں فی گھنٹہ ۶۵ میل چلیں اور آپس میں ٹکرکھائیں وہی حالت زمین کی بیلا سے ٹکرانے سے ہوگی۔

ملک اسپین کے نامی فلاسفر اگہاسٹ کا قول ہے کہ ۵۶ سال بعد دو ستارے زمین پر گرینگے جنکے زور سے زمین اپنی جگہ سے کھسک جائے گی جو بحار ہیں وہ بالکل نابود ہوں گے ... ۳۰ سال میں دنیا کی آبادی دگنی ہوگئی ہے اسطرح اگر آئندہ ... ۴۰ سال میں آبادی دگنی ہوجائے گی تو مکمل خوراک کا ملنا ناممکن ہوگا اور بیماریاں بڑھیں گی۔

گرینڈ ایلنڈ کی رائے میں زمین پر انسانوں کا بوجھ بہت پڑتا ہے اس سے زمین کے اندر پگھلی ہوئی دھاتیں باہر آپڑیں گی اور زمین تباہ ہوجائے گی۔

ویسن کہتا ہے کہ زمین میں گرمی کم ہوتی جاتی ہے اور تمام پانی برف بنکر دنیا کو گھیرے گا اور مخلوقات فنا ہوجائے گی +

تحقیق الادیان

طوفان نوح

ملک امریکہ کی ریاست مچیگن کے شہر بنٹن ہاربر میں ایک صاحب بنجمن نامی مدعی ہوئے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانہ کا سا ایک بڑا طوفان آنے والا ہے جس سے تمام دنیا غرق ہوجائے گی اسواسطے ضرورت ہے کہ ایک بہت بڑی کشتی طیار کرائی جائے اور اسمیں تمام مومن سوار ہوجاوینگے کیونکہ طوفان کا وقت بہت قریب ہے + چنانچہ مسٹر موصوف ایک کشتی بنا رہے ہیں اور ہر ایک قسم کے جاندار کا ایک ایک جوڑا بہم پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک ہاتھی خریدنے کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب آسمان سے انتشار روحانیت کا زمانہ آتا ہے تو کشوف والہامات کا سلسلہ بھی وسیع ہوکر تھوڑا بہت سب جگہ اُسکے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ مسٹر موصوف کو زمانہ کی ضرورت کے مطابق کسی طوفان اور کشتی کا نظارہ دکھلایا گیا ہے لیکن بسبب نہونے معرفت علوم لدنی اور علم تعبیر رویا سے ناواقف ہونے کے باعث مسٹر موصوف نے اصل حقیقت طوفان اور کشتی کو نہیں پایا۔ مسٹر موصوف کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنے کے واسطے ہمنے ان سے خط وکتابت شروع کی ہے۔ انجملہ ان لوگوں کی آنکھیں کھولیں اور ان کو ہدایت کے راہ پر لاکر تو سب چیزیں خدا کے ہاتھ میں ہیں اور تمام دل اُسی کے ہاتھ میں ہیں +

ڈوئی - ہمارے احباب ڈوئی کے نام سے بخوبی واقف ہیں جس نے امریکہ میں دعوی نبوت کیا ہے اور یسوع کو خدا مانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوبارہ اُسکو اپنے مقابلہ میں بُلایا ہے مگر اُسکو جرات نہیں ہوسکی کہ آپ کی تحدی کا جواب دیسکے۔ باوجود مقابلہ میں نہ آنے کے بھی اُس نے ایک بڑی ذلت اُٹھائی ہے یعنی اُسکا ولدالزنا ہونا عام اخبار وں میں چھپ چکا ہے اُس کے باپ نے بھی اس امر کی اپنے خطوط کے ذریعہ سے اخبار وں میں اطلاع دی ہے کہ میرے اس بیٹے کی پیدائش جائز نہ تھی اور اس کے ثبوت میں اُس نے کاغذات بھی پیش کیے ہیں باوجود اس کے ابھی بہت سے لوگ اُسکے ساتھ ہیں اور اُس نے ایک بڑا شہر بنایا ہے اور ایک بڑا کارخانہ جاری کیا ہوا ہے چونکہ وہ اس زمانہ میں مطابق قدیم سنت اللہ کے خدا کے سچے نبی کے مقابلہ میں ایک جھوٹا نبی کھڑا ہوا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ اُسکے حالات سے آگاہی رکھنے کے واسطے اُسکا اخبار منگوایا جائے۔ مخدومی مکرمی بابو نذیر الدین صاحب یہاں مولک برہما نے اُسکے اخبار کی ایکسال کی قیمت اپنے ذمہ لی ہے اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ اخبار کیواسطے قیمت ارسال کردی گئی ہے اور خط لکھا جاچکا ہے امید ہے کہ دو ماہ تک اُسکا اخبار آنا شروع ہوجاوے گا اور پھر اُسمیں سے مناسب حالات ہدیہ ناظرین کیے جایا کریں گے ✻

ریویو

حیرت کی حیرانی۔ ناظرین اخبار بدر مرزا حیرت دہلوی اور بھائی جان منشی عبد العزیز صاحب کلرک دفتر نہر دہلی سے بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ اس اخبار میں بہت عرصہ تک مسلسل مضامین منشی صاحب موصوف نے حیرت کی بیہودہ گوئیوں کو شائقین پر اچھی طرح ظاہر کرنے کے واسطے اپنے تمام مضامین کو کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے جس کا پہلا حصہ عمدہ کاغذ پر مطبع المنصور دہلی میں باہتمام بابو محمد اسمٰعیل صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی خوش خط اور موزوں ٹائٹل پیج پر چھپ کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس کتاب میں منشی صاحب نے حیرت کے تمام اعتراضات کا جواب حیرت کی اپنی تصانیف کے ذریعہ سے ایسی عمدگی سے دیا ہے کہ مخالف کے واسطے سوائے مبہوت ہو جانے کے اور کوئی بات باقی نہیں رہی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حیرت کا نام پہلے ہی سے جو حیرت رکھا گیا تھا۔ وہ اسی واسطے تھا کہ خدا کے مسیح کے مقابلہ میں شوخی کرتے ہوئے اس مسیح کے ایک خادم سے ایسی سزا کی کھانے کہ حیرت بلا ہو کر رہ جاوے۔ اس جگہ میں اس کتاب کے مضامین میں سے چند ایک سرخیاں درج کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو اس کی دلچسپی سے آگاہی حاصل ہو

حضرت مسیح موعود سے ہمارا تعلق
حیرت صاحب سے ہمارا تعلق
سبب تالیف رسالہ ہذا
حیرت صاحب کی مخالفت کے دو حصے
حیرت صاحب کے دعاوی کی حقیقت
حیرت کا مجددیت سے انکار
ندیں کالم اور تاریک کالم
کرزن گزٹ کا جواب
سرسید کے متعلق حیرت کی انسانی کمزوری
شمس العلماء حالی صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
حیرت کو پانسو روپیہ کا انعامی چیلنج

یہ کتاب ۱۵۲ صفحہ پر ہے۔ اور ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ جن میں سے نصف تعداد کو مصنف نے مفت تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اپنے لئے کسی ذاتی منافع کا حصہ نہیں رکھا۔ اس کتاب میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ باوجود اس کے مصنف صاحب کو حیرت کیساتھ انتہا درجہ کی ذاتی واقفیت تھی پھر بھی اس علم سے کچھ کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ سارا مباحثہ میاں حیرت کی تحریری شہادتوں کے ذریعہ سے نبھایا گیا ہے۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۵/ رکھی گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب کثرت سے اس کی خریداری کی طرف توجہ کریں گے۔

کرشن اوتار۔ کسی سابق پرچہ میں احباب ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا نام پڑھ چکے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اودھ کے علاقہ جات میں ملازمت کے سبب وہاں کی ہندی زبان میں خوب مہارت حاصل کی ہے چونکہ اس علاقہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ بہت کم ہوئی ہے اس واسطے ماسٹر صاحب موصوف کو دلی جوش ہے کہ خاص ہندی زبان میں الٰہی سلسلہ کی باتیں ان لوگوں کو پہنچائی جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ان کو اس امر کے واسطے تاکید کی ہے۔ سردست ماسٹر صاحب نے ایک ہندی نظم بنام کرشن اوتار لکھی ہے۔ جو کہ چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ اور جس کی قیمت ماسٹر صاحب نے ... رکھی ہے۔ لیکن جو صاحب ان کو ... کا ٹکٹ روانہ کر کے بذریعہ ڈاک طلب کریں گے۔ ان کو مفت بھی بھیجتے رہیں گے۔ درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحیم۔ احمدی سیکنڈ ماسٹر اکونہ۔ ضلع بہرائچ۔ اودھ۔ مصنف رسالہ ہذا آنی چاہئیں۔ اس جگہ ہم اس کتاب میں سے ایک دو شعر بطور نمونہ کے نقل کرتے ہیں

ہمرے **احمد کرشن** اوتارا
اسی طرح ہمارے احمد کرشن اوتار نے
لیکھرام ساؤشت پچھاڑا
لیکھرام جیسے بدزبان کو پچھاڑ دکھایا
بھگتن پہ جو کرپا کینی
اہل اسلام پر جو مہربانی کی
آتھم مرت پہ دکھشا دینی
تو آتھم عیسائی کی موت کا نشان دکھایا اور اہل اسلام کو فتح ہوئی

چراغ مسیح۔ اس نام کی ایک اردو نظم مولوی غلام داد صاحب المتخلص بہ راجی ساکن پٹیالہ نے تصنیف کر کے قادیان میں چھپوائی ہے۔ یہ نظم ۲۸ صفحہ کی ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے۔ اول و سوم حصہ میں وفات مسیح اور اثبات دعاوی حضرت مرزا صاحب اور دوسرے حصہ میں حضرت عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے کی نسبت ... وغیرہ کی تشریح ہے اس رسالہ کی قیمت ... ہے اور ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہے

شیخ شہاب الدین خلف شیخ غلام داد صاحب سنوری۔ سررشتہ دار۔ سردار بہادر علی صاحب۔ پٹیالہ

کلمۃ الفصل۔ موضع راجیکی ضلع گوجرات میں ہمارے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے کسی استاد کے پاس بیٹھ کر علوم عربیہ کی تحصیل نہیں کی۔ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو کمال محبت کے ساتھ مطالعہ کرنے سے ان کو عربی علم ادب میں خداوند تعالیٰ نے ایسی لیاقت عطا فرمائی ہے کہ اس سلسلہ کا مخالف مولوی کیسا ہی ... کیوں نہ ہو۔ اگر ان کے علاقہ میں چلا جاوے۔ تو وہ اس کو ایک دو عربی خط لکھ کر ایسا مبہوت کر دیتے ہیں کہ اس ... کو بھاگ جانے کے سوائے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ مولوی صاحب موصوف نے متعدد نظمیں عربی فارسی اور اردو پنجابی میں تصنیف کی ہیں۔ حال میں انہوں نے ایک چھوٹا سا رسالہ بزبان عربی نثر تصنیف کیا ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کی تائید میں دلائل مخالفین کے سامنے پیش کئے ہیں۔ یہ رسالہ معہ اردو ترجمہ کے شیخ صاحب عبد الحق نے چھپوا کر قادیان میں شائع کیا ہے۔ اور قیمت ... رکھی ہے۔ بیس صفحہ کا رسالہ ہے۔ اور اس میں مولوی صاحب موصوف کی تصنیف کردہ ایک عربی نظم بھی ہے جس میں سے ہم پہلے دو شعر بطور نمونہ کے نقل کر دیتے ہیں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اس کتاب کی متعدد کاپیاں خرید کر کے پھیلانے والی کی اعانت فرما دیں

جاء المسیح امامکم موعودکم
مسیح جو تمہارا امام موعود تھا۔ آگیا
منکم لیهدیکم ویصلح بالکم
جو تم میں سے ہی آیا تا تمہاری رہنمائی و اصلاح کرے
ھذا الذی کنتم تنتظرونه
یہ وہی ہے جس کا تمہیں انتظار تھا
اذ جاءکم لا تؤمنون فما لکم
جب وہ آگیا پھر تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اسے نہیں مانتے

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نیا مسیح

انگلستان نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے ... تعجب نہیں ہے کیونکہ وہ تو ... اس کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی بھی ہے کہ وہ بالآخر ایسے خیالات ... اپنے ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ نیویارک میں پیدا ہوا ہے اور جسکا نام ایڈورڈ ... یہ ایک سفید ریش بوڑھا آدمی ہے جس کے ... اور عدالت میں کسی مقدمہ کی وجہ سے ... اس نے اسکا بیان ہے کہ میرا ایک بیٹا پیدا ہوگا ... ہوگا۔ ضرور تھا کہ ایسے ایسے جھوٹے نبی اس وقت پیدا ہوں تاکہ صادق کے مقابلہ میں ان سب کی ناکامی ... سچائی کا نشان ہو۔

عیسائی ... کے اخبار نالاں ہیں کہ عیسائی طلبہ کے ... کالج بنانا چاہیے موجودہ کالجوں میں ایک نیا حسن ... بتلائی گئی ہے کہ بجائے اس کے کہ غیر عیسائی لڑکے عیسائی ... کے ساتھ رابطہ و اتحاد رکھ کر ترقی کریں اُلٹے عیسائی لڑکے ... پکڑ جاتے ہیں۔ ہماری ... عیسائی بچوں کو ہندوؤں کی طرح ... کا ... ہی ہے تا ... پادری لوگ ... اپنا ... کو ... کرتے ... کر ... گے۔

تازہ خبریں

... ترکی ... سلطان ... کو ...

... جاپان ... کا ... ۱۹۰ میل ...

... جاپانی ... روسی ... کو ... گیا ... میل ... کو پہنچ گئے۔

جاپانی ... ڈاکٹر ... صاحب نے تحقیقات ... ۵ آدمی ... تاکہ ... ان مقامات میں آئندہ ... کی امید ... اس وقت ...

جو ... کے خلاف ... پاس ... جا ... لیے ... ہے۔ ... (...)

جرمنی کے ڈاکخانہ کے ... کو ... پہلے گورنمنٹ سے خاص اجازت حاصل کرنی پڑے گی۔

تار خبر از لنڈن ۱۷ جون ۲۰۰۰ ہزار یہودی باشندگان لوڈز واقع روس شہر چھوڑ گئے۔ وارسا میں روسیوں نے ۷۰۰ یہودی قید کیے جیلخانے یہودی قیدیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

جاپانی شہزادہ اری سوگوا مع بیگم صاحبہ شاہ معظم ایڈورڈ کے مہمان ہیں اور بڑی دھوم دھام سے لوگوں آؤ بھگت کی گئی ہے۔

تار خبر از شملہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء معتبر خبر ظاہر کیجاتی ہے کہ لارڈ کرزن صاحب نے نئے فوجی قواعد پر ناراضگی ظاہر کی ہے اور اگر ان میں مناسب تبدیلی نہ کی جاوے گی تو لارڈ موصوف استعفا دیدینگے۔

ڈاک ولایت

ینابیع الاناجیل

مسیحی مذہب کے ماخذ کیا کیا ہیں

اس ہفتہ میں ڈاک ولایت میں جو اخبار ہمارے پاس پہنچے ہیں ان میں سے ایک اخبار میں ... کہ مسیحی مذہب ... ہے ... کتابوں ... موجودہ ... کی گئی ہیں۔ اس مضمون میں ایک ... شراب نوشی ... مذہب کا ... معجزات اور کرامات ... باقی اخلاق ... کی کتاب ... ایک ...

مضمون نویس ... مثال کے طور پر ... قدیم کتب ... نقل کی ... انجیل ... جاتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ انجیل کوئی قابل اعتبار کتاب نہیں ہے۔ خود یورپ امریکہ کے سمجھدار پادری اب اس عقیدہ کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ یہ کوئی الہامی کتاب نہیں ہے۔ یورپ میں بعض لوگوں کی تو یہ رائے ہے کہ یہ چند ناول ...

نویسوں کی کتابیں ہیں اور اس قسم کی کتابیں ... بہت لکھی گئی تھیں ان میں سے یہ بھی ہے اگرچہ بعض ... نہیں چند تاریخ دانوں نے تاریخی نقشے کھینچے ہیں مگر پوری واقفیت نہ ہونے کے سبب عموماً صحیح واقعات تک نہیں پہنچ سکے۔ آجکل جو حال ان کتابوں کا ہو رہا ہے اس سے ان کا حشر کچھ اچھا نظر نہیں آتا۔ کاش کہ پادری صاحبان بھی ان باتوں کو سمجھیں۔ نیٹو بھائیوں کو مناسب ہے کہ اپنے اپنے اسٹیشن کے انگریز پادریوں سے پوچھا کریں کہ ولایت کی محقق انجیل اور بائبل کے متعلق کیا کہتے ہیں اور اگر پادری ان کو نہ بتائیں تو ہمارا اخبار بدر ہی منگوا کر پڑھ لیا کریں کیونکہ ہمارے پاس وہ اخبار آتے ہیں ہم ان کا ترجمہ چھاپ دیا کرتے ہیں۔

ایک اور پادری۔ ڈاکٹر کریبی صاحب ایک ... اپنے وعظ میں اپنے دلی عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ ایک تعلیم یافتہ آدمی کے واسطے اب ممکن نہیں رہا کہ بائبل کو غلطی سے پاک تسلیم کرے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ کوئی بھی توجہ کے ساتھ سمجھ کر بائبل کو پڑھے تو یہی کہے گا کہ یہ کتاب درست نہیں ہے جبتک ہم پادری لوگ بائبل کی ان باتوں کو مانتے چلے جائیں گے تب تک ہم ... کو نہیں پا سکتے۔ پادری لوگوں کا اثر جو لوگوں پر ... ہوتا ... اس کا باعث یہی ہے کہ اب دنیا میں مذہب کی ... ہو گئی ہے۔ ... مذہب تو پہلے سے بھی زیادہ ... دیکھا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مذہبی معاملات کی تحقیقات اب اس قدر بڑھ گئی ہے کہ عیسائیت اس معاملہ میں سب ... پڑ گئی ہے۔ علمی تحقیقات کی رو سے مذہب عیسوی کی ... یسوع ... بنی آدم کے عام حالات یعنی حیات و ممات سے علیحدہ ... مانا نہیں جا سکتا۔ تمام باتوں ... ہماری مانند ایک تھا۔ ہماری طرح پیدا ہوا اور ہماری طرح مرا۔

پادری ... صاحب ... نے اپنے وعظ میں عیسوی مذہب کے ... کے متعلق فرمایا ہے کہ عیسائی دنیا کو ایک ... ہے ... بڑے لائق فائق تعلیم یافتہ ... تاریخ ہندسہ سائنس ... دن گرجے میں آ ... ایک ... استاد کے سامنے بٹھایا جاتا ہے جس نے ... کوئی سند حاصل نہیں کی اور وہ ... ایسی باتیں پیش کرتا ہے جو ہماری چھ دن کی تعلیم کے بالکل برخلاف ہوتی ہیں۔

قیمت اخبار ۱۹۰۵ء اب تک جن احباب نے ارسال نہیں فرمائی ... جلد ارسال فرماویں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ در بیان فوائد ظہور مسیح موعود علیہ السلام

جہاں میں کون ہے اسلام کا جو ہو غمخوار
سوائے ذات جناب امام خوش کردار

جناب حضرت مہدی **غلام احمد** نام
ہیں جن کے تیغ قلم سے عدو سدا خونخوار

وہی ہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم معصوم
دعا سے جن کی ہے اک دم میں صحت بیمار

فلک سے لانے میں تشریف اُن کے شک کیا ہے
نہ اس میں شک کہ فرشتوں پہ آئے ہیں وہ سوار

زباں سے ہو نہیں سکتا بیان وصف جمیل
نہیں ہے آپ کے اخلاق فاضلہ کا شمار

خبر یتیموں کی رکھتے ہیں درد دل سے مدام
ہر ایک مریض پہ جاتے ہیں دن میں سو سو بار

یہ پند دلکش و شیریں بوعظ پرتاثیر
بنایا خلق کو خالق کا خاص تابعدار

سُنا کے رحم سے حسبِ حکم مبشر و منذر
کیا ہے خفتۂ غفلت کو جا کر سو بیدار

حیات بخش ہے نثر اور نظم روح افزا
ہیں اُن کی جملہ تصانیف مطلع الانوار

نہیں ہے طول عمر کی اور کوئی غرض
مگر حمایت دین رسول ہے درکار

ظہور حضرت والا سے جب نہیں تھی خبر
صباح روز جہاں میں تھی ظلمت شب تار

فقیر وہ تھے کہ رکھتے تھے اہل شرع سے بغض
جو اہل شرع تھے سنتے تھے طعنہ و سنار

خفی سمجھتے تھے صوم و صلوٰۃ باطن میں
بظاہر اُن کو ادا کرنے میں تھا سخت انکار

عبادت اپنے لیے بس تھیں راگ کی محفل
بدون رقص و سرود اپنا کچھ نہیں تھا کار

عجیب طرح تھی پراگندہ حالت توحید
ہر ایک زبان پہ تھا نعرۂ انا الغفار

کلام پاک مسیح زماں سنا جب سے
نماز و روزہ میں پایا ہے لطف بے ہزار

کتاب حق کی معارف کا آج ہے اعلان
تمام راز احادیث کا ہوا اظہار

ہوے ہیں عقدہ لا حل جو تھے وہ اکثر حل
امام وقت نے کیا منکشف کیے اسرار

غریق بحر محبت ہیں عاشقان خدا
ہوں کیوں نہ ایسے وسیلہ پہ بار جان نثار

خزاں رسیدہ باغ جہاں میں ایسا شجر
کہ جس کے سایہ میں خلق خدا ہو برخوردار

مقابل اسکے دکھاؤ تو ایک بھی گلبن
جو ہووے گلشن گیتی میں رونق گلزار

عبث ہے دل میں ترے اے عدوِ بدکردار
تمیز رتبہ ابرار میں ہزار اصرار

گل ریاض **رسول محمد عربی**
عدوِ دیں کی نگہ میں اگر ہیے جوں خار

تو ایسے پاک کے اعدا کا کچھ علاج نہیں
بدون اس کے کہ مرجائیں کھا کے سم الفار

شعاع خور سے نہ ماخذ آئے چشم کور کو کچھ
وہ نور دیکھ رہے ہیں جو ہیں اولی الابصار

قسم ہے دیدۂ روشن کی تجکو اے منصف
یہ شپرک کا گنہ ہے یا مہر پُر انوار

کوئی بھی اس کا خدا نے نہ بھیجا کشتیبان
کہ جس سے سامنے تیرے کیا نہ اشکو پار

اگر تو سچ نہیں کہتا ہے آج اے حق پوش
تو کل کو کہنا پڑے گا تجھے بروز شمار

بجاے اس کے کہ خم ہو تو بار احسان سے
کھڑا ہے ٹھونک کے خم منہ میں گالیاں ہتیار

سدا مقابلہ آرا ہے اپنے محسن سے
نرالی وضع کا دیکھا ہے تجنے تو دیندار

حیات حضرت عیسیٰ تو مان لیں ہم بھی
مگر ہے اُسکے لوازم کا کون ذمہ وار

سُنیں گے صادق و کاذب کی گفتگو پھر ہم
حیات و موت کا تم پہلے طے کرو تکرار

بلا سے تیری اُلٹ جائے دفعۃً ہستی
ہے تیرے ذہن میں آساں نہ فہمیدہ دشوار

وہ ہوگا داخل جنت بجا دمان رسول
نہیں جو کشتۂ تیغ محبت اغیار

نہیں ہے حصر کتب خوانی پر خدا بینی
وہ آنکھیں اور ہیں جسکو عطا کرے سرکار

غرور علم کی گرمی سے ایک پردہ خشک
نظر کے سامنے ہوتا ہے حائل دیوار

یہی سبب ہے کہ علما ہیں حق سے روگرداں
بچارے خشک دماغی نے کر دیے لاچار

مقام حب خدا میں ہے اُن کا علم عقیم
خدا و عالم میں اُن کے بھی تو ہے تکرار

عذاب دیکھ عزازیل پر بترک عمل
عمل بغیر ہیں سب علم موجب آزار

جو علم پڑھتے ہیں ہوتے ہیں سنگدل ظالم
پڑھوں نہ کس لیے اُس علم سے میں استغفار

یہ کیسی تیز کیے رکھتے ہیں معاذ اللہ
نیام معنی قرآں میں ظلم کی تلوار

بڑھی ہے اُن میں کہاں تک قساوت قلبی
کہ خون بندۂ مولا سے کچھ نہیں انکار

لگایا پہلے تو قتل حسین پر فتویٰ
کیا دلیر اُنھوں نے یزید بدکردار

یہی گروہ تھا خونریز سرمد تبریز
یہی تھے سید عبد اللطیف کے خونخوار

بخوف حاکم وقت اب تو بیٹھے ہیں نچلے
نہیں تو اُن کے لیے تھا حرام صبر و قرار

مثال دُنبل عسرالبرء ہے منتجسر
حسد کا اُن کے جو دل میں ہے پر مواد بخار

الٰہی رکھیو سلامت تو اس حکومت کو
کہ جس کے سایہ میں خوش ہے امام نیکوکار

تو اپنے لطف سے کر رحم آپ علماء پر
عمل کی بخش دے توفیق ان کو اے غفار

یہ خشک علم کے بیجہ سے ہیں شکنجہ میں
تو ان کو اپنے کرم سے یہ دور کر آزار

کہ جائیں قادیاں دار الاماں میں خوش ہوکر
یہ نور مرد خدا سے ہوں فائز الانوار

فدا ہے نام مسیح الزماں پہ یوں **قرباں**
کہ اس سے ہوتی ہے خوش روح احمد مختار

(سید قربان علی بنشان ملیر کوٹلوی)

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقع بنجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۵- جولائی ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چشم ہم با تو گرائی چہ ادر قادیان بینی	بدر چہ ...	دوائے شفا بینی غرض دارالامان بینی
سلسلہ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۴	۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۶ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء	سلسلۂ القدیم جلد ۴ نمبر ۲
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۳۰
معاونین	[illegible]
ہر ضلع	[illegible]
خود	[illegible]
عام قیمت	۲

اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاوے گا

ہر دست خریداری کم ہے اور خرچ امید سے دو گنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ اور خط وکتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات و ہمہ حق اندر است — منکران مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدمے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

ڈائری

القول الطیب

یکم جولائی ۱۹۰۵ء - بعض بیماروں کا ذکر تھا۔ اور ان کے متعلق دعا کا تذکرہ تھا۔ فرمایا۔ ہمارا تو اصل مذہب یہی ہے کہ اگر تمام دنیا کے طبیب ناامید ہو جائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی روحانی اسباب کے میسر آنے پر اور کافی توجہ کے پیدا ہونے پر دعا قبول ہو کر شفا ہو جاتی ہے۔ مگر ہم اس معاملہ میں لاچار ہیں۔ کہ ایسی توجہ پیدا ہو جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہو سکتا ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ لیکن اصحاب میں سے ایک نوجوان تازہ [illegible] کردہ جب سانپ کے ڈسا جا کر مر گیا۔ اور دوسروں نے [illegible] کے واسطے دعا کیجائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ [illegible] اپنے بھائی کو دفن کر دو۔ لوگ دعا کے اصل راز کو نہیں سمجھتے۔

۴ - جولائی ۱۹۰۵ء - [illegible] نے ایک اخبار ولایت کا پیش [illegible] دینے کی ہوئی تھی۔ فرمایا [illegible] عیسائیت تو خود بخود گھٹتی جاتی ہے۔ لیکن بڑا فتنہ اس زمانہ کا [illegible] والی سائنس ہے۔ خدانخواستہ اگر اس کو دیر پا [illegible] مل گئی۔ تو پھر ساری دنیا [illegible] کو مادہ ہو جائے [illegible] کا اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے عیسویت [illegible] ہے۔ اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر [illegible] ہے۔ لیکن اسلام طاقت ور ہے۔ یہ اس پر غالب آئیگا [illegible] انشاء اللہ تعالےٰ

[illegible] جولائی ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ جب خدا کے ساتھ انسان اپنا معاملہ درست کرتا ہے۔ تو خدا اس پر نعمت وارد کرتا ہے [illegible] پر لعنت کی مار پڑتی ہے۔ جھوٹا فلسفہ اور طبعی علوم ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ مگر ان سے خدا نہیں پہچانا جا سکتا۔

ایک [illegible] مخاطب تھا۔ فرمایا۔ خدا سب کا خالق ہے اور وہ ہمیشہ سے خالق ہے۔ قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اور اسلام کا یہی مذہب ہے۔ کہ "لم یزل خالقا"۔ مگر اس کا خلق ہمیشہ ایک قسم کا نہیں کہ ہم کہیں انسان ہی پیدا ہوتے رہے۔ یا بندر ہی پیدا ہوتے رہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ سے گوناگوں خلقت کا خالق ہے۔ جس کی حد ہم نہیں پا سکتے جس طرح خالق ازلی ہے [illegible] کی پیدائش بھی ازلی ہے

آریہ نے سوال کیا۔ کہ اسلام کے مطابق تو دنیا آدم سے شروع ہوئی یعنی چھ ہزار سال سے

حضرت نے فرمایا۔ یہ غلط ہے۔ اسلام اور قرآن شریف کا یہ مذہب نہیں۔ کہ دنیا چھ ہزار سال سے ہے۔ یہ تو عیسائی لوگوں کا عقیدہ ہے۔ مگر قرآن شریف میں تو خدا تعالیٰ نے آدمؑ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ۔ اب ظاہر ہے۔ کہ خلیفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی کے پیچھے آوے۔ اور اس کا جانشین ہو جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آدمؑ سے پہلے بھی مخلوق تھی۔ آدم اس کا قائم مقام اور جانشین ہوا۔

میں یہ نہیں قبول کر سکتا کہ انسان بار بار کتے۔ بلے۔ سؤر بنتا رہتا ہے۔ نہ میں یہ قبول کر سکتا ہوں۔ کہ کوئی انسان ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیگا۔ خدا رحیم و کریم ہے۔ میں اس خدا کو جانتا ہوں۔ کہ جب انسان اس کے سامنے پاک دل کے ساتھ سچی صلح کے واسطے آتا ہے۔ تو وہ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور اس پر رحم کرتا ہے۔ جو پوری قربانی دیتا ہے۔ اور اپنی زندگی خدا کے ہاتھ میں دیدیتا ہے خدا ضرور اسے قبول کرتا ہے۔ بندر اور سؤر بننے کا عقیدہ تو انسان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ مسلمان ہونے کے یہ معنے ہیں کہ انسان اپنی تمام عملی اور اعتقادی غلطیوں سے دست بردار ہو جائے

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس مع خدام بخیریت ہیں۔ کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ لکھا جا رہا ہے

۲ - اس ہفتہ میں باہر کے دوستوں میں سے سردار فضل حق صاحب رئیس ضلع لائل پور۔ مستری احمد الدین صاحب ساکن [illegible]۔ مولوی اللہ دین صاحب ساکن لدھیانہ۔ [illegible] الدین صاحب ملتان۔ و دیگر احباب مقیم [illegible] مولوی اللہ دین صاحب مختلف مقامات پنجاب میں عیسائیوں کے ساتھ خوب مقابلہ کرتے رہتے ہیں اور عیسائیوں کی مستند کتب کے ذریعے ان کو زیر کرتے رہتے ہیں

۳ - لاہور سے اس ہفتہ میں بابو میاں غلام حسین صاحب کلارک اور ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب تشریف لائے۔ ڈاکٹر صاحب مدصوف جس کثرت سے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ ان کا نمونہ لاہور کے دیگر احباب کو بھی اختیار کرنا چاہیئے

۴ - یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے اخبار بدر کا پریس اور دفتر جناب سید محمد علی شاہ صاحب کے مکان میں لگایا گیا

فقیہوں (قدر فریسیوں) کی روح بوٹامل عیسائی کی شکل میں

ماناوالہ کے عیسائی واعظ بوٹامل نام نے مسیح اول کی دوبارہ آمد پر ایک بے معنے سی کلام کرتے ہوئے بغیر کسی تعلق اور سباق اور سیاق کے حضرت مرزا صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہہ دیا ہے۔ کہ شاید سلطنت مغلیہ کے زوال کا دل میں کانٹا چبھتا ہے۔ اس فقرہ کے پڑھنے میں بوٹامل صاحب نے ٹھیک ان فریسیوں کا پارٹ لیا ہے۔ جن کو جب غریب مسیح یسوع پر اور کوئی بات نہ ملی۔ تو حاکم کے سامنے نالش کی۔ کہ یہ شخص بادشاہ کے برخلاف بغاوت کرتا ہے اور لوگوں کو ٹیکس دینے سے روکتا ہے۔ اور دیگر اس قسم کی واہی تباہی باتیں کہنی شروع کر دیں۔ گو یسوع اپنے آپ کو یہودیوں کا بادشاہ بھی کہتا تھا۔ اور اپنے مریدوں کو تاکید کرتا تھا۔ کہ کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید کرو۔ اور گرفتاری کے وقت ایک مرید نے (پطرس) کے مقابلہ میں تلوار اٹھا کر ایک شخص کا کان بھی اڑا دیا تھا۔ اور گو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کے [illegible] ابتدائی زمانہ میں مسیح کو یہ دھوکہ لگا [illegible] کہ میں یہودیوں کا بادشاہ بن جاؤں گا۔ تاہم آخر [illegible] گرفتار بھی [illegible] جس نا کامی [illegible] کا منہ اس شخص کو [illegible] دشمنوں کے ہاتھ میں دیا گیا۔ [illegible] بھی بھاگ گئے۔ اور [illegible] کی ان سب باتوں [illegible] بادشاہی کا الزام [illegible] کوئی ایسی علامت بھی نہیں جس سے ایک بداندیش کو یہ شک کرنے کا موقعہ ہو۔ معلوم [illegible] بوٹامل کو باوجود عیسائی [illegible] کبھی وہ [illegible] نہیں رہی [illegible] تک بتلی [illegible] اور خدا کے مسیح کے پر جلال [illegible] کی سواری [illegible] والاجلال نہیں) [illegible] ایسا حسد کا کیڑا [illegible] اور [illegible] کرنے کے [illegible] صاحب کے متعلق کچھ لکھنا [illegible] مضامین آپ کے [illegible] اپنی کتب میں ذکر کیا [illegible] لفظ لعنت کی تشریح [illegible] لعنتی موت سے بچنا [illegible] کرتے ہوئے مریم کا نکاح [illegible] انجیل کی اخلاقی [illegible] اصل اناجیل کا گم [illegible] بخشی [illegible] اگر [illegible] ان میں سے کسی پر گفتگو کیجئے۔ ورنہ خاموشی سے ہی پردہ پوشی کر کے اپنا گذارہ کیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا

درس قرآن شریف

(سورۂ نور)

درس شروع کرنے سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے ایک شیخ تھے۔ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب نام مجددی۔ اور میں نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور اب تک اُن کا معتقد ہوں۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اس سورۃ میں سے ایک آیت پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور میرا بھی اتنی عمر کا تجربہ ہے۔ کہ یہ بات درست ہے۔ اس واسطے اس سورہ کو بہت غور اور توجہ سے سننا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے

چونکہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے متعلق اس قدر تاکید کی ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورۃ کا درس سلسلہ وار سارا درج کیا جائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سُوْرَۃٌ اَنْزَلْنٰھَا وَفَرَضْنٰھَا وَاَنْزَلْنَا فِیْھَآ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ یہ ایک سورۃ ہے۔ ہم نے اس کو نازل کیا۔ اور ہم نے اس کو فرض کر دیا۔ اور ہم نے اس میں احکام اُتارے۔ جو کھلے کھلے ہیں تاکہ تم عملدرآمد کرو۔ اور قابل ذکر بن جاؤ۔ اس سورۃ پر عمل کرنے کے واسطے کس قدر تاکید اللہ تعالےٰ نے کی ہے۔ اوّل فرمایا ہم نے اُتارا۔ پھر فرمایا ہم نے فرض کیا۔ فرض تو سارا قرآن شریف ہے۔ کہ اس پر عمل کیا جائے۔ مگر اس سورۃ کو پھر بالخصوص فرض فرمایا تاکہ مسلمان اس کی طرف توجہ کریں۔ آیت بیّنٰت۔ کھلے کھلے احکام۔ موٹی باتیں جن کو سب لوگ سمجھ سکتے ہیں کوئی پیچیدہ اور ناقابل فہم یا خلاف عقل باتیں نہیں ہیں بلکہ ایسی عمدہ اور درست باتیں ہیں۔ جو ہر شخص کی سمجھ میں آ سکتی ہیں۔ لعلکم تذکرون۔ اس پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم قابل ذکر آدمی بن جاؤ گے۔ مشاہیر زمانہ میں سے بن جاؤ گے۔ لوگ تم کو نمونہ پکڑیں گے اور نام بنائیں گے

(۱) اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ۔ زانی مرد اور عورت ہر ایک کو ان دونوں میں سے ایک سو کوڑہ مارو یہ پہلا حکم ہے۔ جو اس سورہ شریف میں نازل ہوا کہ جب کسی مرد اور عورت پر زنا کا الزام ثابت ہو جائے۔ تو ان کی سزا یہ ہے۔ کہ مرد کو بھی سو کوڑے مارے جائیں۔ اور عورت کو بھی سو کوڑے مارے جائیں

(۲) وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ اور نہ پکڑے تم کو ان دونوں کے ساتھ نرمی اور ترس کھانا۔ اللہ تعالےٰ کے دین کے معاملہ میں۔ اگر ہو۔ تم ایمان لانے والے ساتھ اللہ کے۔ اور دن پچھلے کے یا معنے۔ مومنوں کو نہیں چاہیئے۔ کہ ایسے لوگوں پر ترس کھا کر ان سے درگذر کر دیں۔ اور ان کو سزا نہ دیں۔ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد ہے۔ اور بالآخر مفید امر ان کے واسطے اور قوم اور تمدن کے واسطے بھی ہے۔ کہ ایسے جرم کا مرتکب کھلے طور پر اپنی سزا کو پہنچے

۳۔ وَلْیَشْھَدْ عَذَابَھُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اور چاہیے۔ کہ مشاہدہ کرے۔ ان کے عذاب کو ایک گروہ مومنوں کا۔ سزا پبلک میں دینی چاہیئے۔ اور مومنوں کو وہاں جمع ہونا چاہیئے۔ مگر آج کل نیک کہلانے والے ایک جو کبھی نرم دلی کا بہانہ کرکے ایسے موقع پر جانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسا خیال گناہ ہے۔ کیونکہ حکم الٰہی کے برخلاف ہے

۴۔ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ مُشْرِکَۃً وَّالزَّانِیَۃُ لَا یَنْکِحُھَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ زنا کرنے والا مرد نہیں نکاح کیا کرتا۔ مگر ایسی عورت سے جو زناکار ہو چکی ہے۔ یا کسی مشرکہ عورت سے۔ اور زنا کرنے والی عورت نہیں نکاح کیا کرتی۔ مگر کسی ایسے مرد سے۔ جو زناکار ہو چکا ہو۔ یا کسی مشرک سے۔ اور حرام ہے۔ یہ بات مومنوں پر۔ کیا معنے۔ کوئی مومن زناکار سے نکاح نہ کرے۔ تعلقات شادی سے پہلے جہاں دوسرے امور کی تحقیق و تفتیش کی جاتی ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اچھی طرح سے دریافت کر لیا جاوے۔ کہ مرد یا عورت ایسے نہ ہوں۔ جو زنا میں گرفتار ہیں۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ نیک بدکار کے مناسب حال نہیں ہوتا۔ اور بدکار نیک کے مناسب حال نہیں ہوتا

سوال۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ جب گناہ سے توبہ کرنے کے بعد تائبہ ایسی ہو جاتی ہے۔ کہ گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ تو پھر دوسری عورتوں کی طرح اس کا نکاح مومن کے ساتھ کیوں جائز نہیں؟

جواب۔ ایک کنچنی اپنے پیشہ کو چھوڑنے کے بعد بھی سب کے درمیان کنچنی ہی کہلاتی ہے۔ کوئی اس کو تائبہ نہیں کہتا۔ ہندو مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کو کوئی ہندو نہیں کہتا۔ لیکن کنچنی باوجود نکاح کر لینے کے بھی لوگوں کے درمیان کنچنی ہی مشہور رہتی ہے۔ علاوہ ازیں گذشتہ عادت بد کا کچھ ایسا اثر اندر ہی اندر رہتا ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے ایک واقعہ سنایا جو ان پر گذرا۔ کہ ایک دفعہ ایک کنچنی تائبہ ہو کر ہمارے پاس آئی۔ اور کہا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ ہم نے اس کو اسی آیت شریف کے حکم کے مطابق جواب دیا لیکن وہ اس خیال سے باز نہ آئی۔ اور ہمارے پیچھے پڑی رہی۔ تو ہم نے جواب دیا۔ کہ ایک علیحدہ مکان لے لے۔ اور گندے کام کو بالکل ترک دے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ تیرا یہ نام ہٹا دے۔ انہیں دنوں میں ایک نوجوان امیرزادہ جو ہمارا بھی واقف تھا۔ اس کے پاس پہنچا۔ اور اس کو اس طرح سے پھسلایا۔ کہ میں ذمہ لیتا ہوں۔ کہ تمہارا نکاح مولوی صاحب سے کرا دوں گا۔ مگر چونکہ پھر تم ہمیشہ کے واسطے پردہ نشین ہو جاؤ گی۔ اس واسطے اب تم ایک رات کے لئے میرے مکان پر آ جاؤ۔ اپنی گذشتہ عادت بد کے مطابق اس کے واسطے یہ امر قبول کرنا مشکل نہ ہوا۔ چنانچہ وہ اس کے مکان پر چلی گئی۔ رات کو اس بدکار نے شراب نوشی سے اپنا درد شکم ظاہر کیا۔ اور مجھے بلا بھیجا کہ میں اس کا علاج کروں۔ اگرچہ میں خود نہ گیا۔ تاہم میرے شاگرد وہاں کے جانے کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ عورت پھر کبھی میرے پاس نہ آئی اور اس جوان نے صبح کو ہم کو کہا۔ کہ دیکھو۔ کس آسانی سے ہم نے اس عورت کو آپ کے پاس سے دفع کیا

عیسائیوں پر ۲۰ اعتراض

پنجاب کے عیسائی اور بالخصوص ان کا لیڈر ارتن نورافشاں مولوی اللہ دین صاحب واعظ لدھیانوی کے نام سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ مولوی صاحب موصوف بائیبل اور بائیبل والوں کے اندرونی حالات سے اچھی طرح آگاہ ہونے کے سبب عموماً پادری لوگوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ایک کتاب میں ۲۰ سوال لکھ کر شائع کئے ہیں۔ اور پادریوں سے ان کا جواب طلب کیا ہے۔ اعتراضات مدلل اور معقول ہیں۔ ہم کسی آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ ان پر مفصل ریویو کریں گے۔ فی الحال اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ دیسی اور ولایتی پادری صاحبان اس رسالہ کو بغور مطلع فرمادیں۔ اور معترض کی لیاقت اور محنت کی داد دیں

المنصور۔ ایک ماہوار رسالہ ۲۰ صفحہ کا سلسلہ احمدیہ کی تائید میں دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر مخدومی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ہیں اس رسالہ میں دلچسپ مضامین کے علاوہ خدا کی تازہ وحی ماہ بماہ شائع ہوتی ہے اور دنیا کی مختلف خبریں بھی درج ہوتی ہیں ایڈیٹر صاحب بائیبل کے مختلف مقامات کی پیشگوئیوں سے اکثر لطیف اور عجیب استدلال پیش کرتے ہیں قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عوام سے عہ اور طلباء اور غرباء سے ۱۲ اور رکھی ہے۔ احباب کو اسکی طرف بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یوسی فس کی تاریخ - یسوع مسیح کے زمانہ میں یا اسکے قریب ایک مورخ یوسی فس نام گذرا ہے جو قوم اور مذہب کا یہودی تھا اس نے ایک تاریخی کتاب لکھی ہے جسمیں چند فقرے یسوع مسیح کی نسبت بھی پائے جاتے ہیں اور نادان پادری انپر بہت فخر کیا کرتے تھے مگر اصل بات یہ ہے کہ وہ فقرے کبھی بائبل کے اکثر حصہ کی مانند بالکل جعلی ہیں - حال میں ہمارے پاس ولایت کی ڈاک میں ایک اخبار آیا ہے جسمیں ایک مضمون اس بحث کی نسبت - ہم اسمیں چند فاضل محقق عیسائیوں کی رائے ان فقرات کے متعلق درج کرتے ہیں - مشہور مورخ گبن کہتا ہے کہ یہ فقرات یوسی فس کی کتاب میں جعلی ہیں اور اوری گن اور یوسی بس کے زمانہ کے درمیان درج کئے گئے ہیں - ڈاکٹر لارڈنر صاحب کی بھی یہی رائے ہے - یونیورسٹی کے بزرگ جسٹن مارٹن - کلیمنٹ - ٹرٹلین اور اوری گن یوسی فس کی کتاب سے بخوبی واقف تھے - مگر انہوں نے ان دلچسپ فقرات کا کبھی کہیں ذکر نہیں کیا - بشپ وار برٹن نے بھی کہا ہے کہ یہ فقرات بالکل جعلی ہیں اور ان کا ذکر کرنا بیہودہ ہے - ڈاکٹر گا کلز صاحب کہتے ہیں کہ تیسری صدی میں کسی بزرگ عیسائی نے اس شرمندگی کو دور کرنے کے واسطے کہ اتنے بڑے مورخ نے یسوع کا ذکر اپنی کتاب میں نہیں کیا - اپنے پاس سے چند فقرے ایک قلمی نسخہ میں جڑ دیے تاکہ آیندہ عیسائی پادریوں پر کوئی اعتراض نہ ہو - ڈی کوینسی صاحب بڑے زور سے اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ سوائے پاگلوں کے ہر ایک آدمی یہ تسلیم کریگا کہ یہ فقرات جعلی ہیں +

ایک غلطی پروفیسر ستار صاحب نے شکاگو کی یونیورسٹی میں اپنے طالب علموں کے آگے بیان کیا ہے کہ غیر ملکوں میں انگریزی مشنری بھیجنا بڑی غلطی کا کام ہے افریقہ کے مردم خوار وحشیوں کی بھی پہلی حالت اچھی ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ مشنری ان میں جائیں اور اپنی تہذیب انہیں پھیلا دیں ہمارے مشنریوں نے ان لوگوں کی سادہ رہایش میں شراب نوشی - بدچلنی اور فرنگی ہوئی قمیصوں کے سوائے اور کوئی فائدہ کی بات زیادہ نہیں کی - افریقہ کا حبشی اگر حبشی ہی رہتا بجائے اس کے کہ وہ عیسائی تہذیب کے ساتھ ایک ظاہری وضع اور شراب نوشی اختیار کرے - تو بہتر ہوتا

کالے پرٹن کہتا ہے کہ عیسوی مذہب میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو زمانہ کے علمی اور عقلی ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں کھا سکتیں - تثلیث کا مخفی راز کفارہ کی بیہودہ بات اور دیگر بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکو عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا +

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اور احباب اس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اسکے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے - بلکہ حضرت امام علیہ السلام نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے -

ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچیگا - مدرسہ ایک نہیں، لاکھوں بنیں گے کالج ایک نہیں ہزاروں ہونگے - اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی - پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے - آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اس وقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - پس تم اس وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات سردست ایک ہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچ سو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

ایک عظیم الشان نشان
صداقت مسیح الزمان

آج کی صبح بھی کیسی مبارک صبح تھی جبکہ میں نماز فجر ادا کرتے ہوئے میرے دل میں یہ خیال ڈالا گیا جسے میں یقیناً خدا تعالی کی طرف سے سمجھتا ہوں - وہ کیا ؟

سُنیے براہین احمدیہ میں ۲۵ برس سے یہ الہام شائع ہو چکا ہے "یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ" اے آدم (مراد حضرت مرزا صاحب) تو اور تیرے ساتھی بالخصوص ام المومنین باغ میں سکونت اختیار کرو - کسی کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ حضور علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ایک ایسا زمانہ آئیگا جبکہ آپ کو ضرورۃً باغ میں کچھ مدت سکونت اختیار کرنی پڑے گی - نادان معترض کہہ سکتا ہے کہ دیدہ و دانستہ تکلف کے ساتھ بھی اس الہام کو سچ کر دکھایا جا سکتا ہے ؎ مگر دیکھو موجودہ صورت میں کسی تکلف کے ساتھ کام نہ لیا گیا - خود واقعات ہی ایسے پیش آ گئے کہ آپکو باغ میں رہنا پڑا - بھلا بتلاؤ کہ کیا یہ الہام پبلک پر ظاہر کرتے ہوئے آپ کو یا آپ کے اصحاب و احباب میں سے کسیکو معلوم تھا ؟ کہ ۴ر اپریل کو خوفناک زلزلہ آئے گا اور پھر آپ باہر باغمیں جا ڈیرہ ڈالیں گے ؟ ہرگز نہیں پس میں بڑے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ کارروائی خدا کی طرف سے ہوئی ہے - اللہ اللہ اس زمانہ کے برگزیدہ رسول کا وجود بھی از سرتا پا آیت اللہ ہے کہ اسکی ہر ایک حرکت و سکون میں ایک نہ ایک نشان مخفی نظر آتا ہے مگر شپرہ چشموں کو یہ نور نظر نہیں آتا اور وہ ابھی تک اندھیرا اندھیرا ہی پکارتے چلے جاتے ہیں - میری روح اس وقت خدا تعالے کی جناب میں سجدے کر رہی ہے کہ ۲۵ برس کی پیشگوئی پوری ہوئی حالانکہ کسیکو گمان تک نہ تھا کہ یوں ہوگا - بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی جماعت کے اکثر ممبروں کو بھی اس پیشگوئی کے پوری ہونے کی طرف توجہ نہیں ہوئی چہ جائیکہ مخالفوں کو معلوم ہو جو بدر نبوۃ کو نصف السماء پر تے ہوئے دیکھ کر بھی کہہ رہے ہیں کہ کوئی نہیں - اے آنکھ کے اندھو اگر کوئی نہیں تو پھر ظلمات میں بھٹکتے پھرو - ہمیں کیا ؟ اگر تم لوگ غور سے دیکھو تو حضرت مسیح موعود کی بات بات میں معجزہ ہے - دیکھو پچھلے بدر میں میں نے دیکھا کہ حضرت فرماتے ہیں ایکدو بارش ہوں اور ٹھنڈک پڑ جائے تو اندر والے مکان میں چلے جاویں - ان الفاظ کا منہ سے نکلنا تھا کہ فرشتے اس کے

نوٹ ؎ اس الہام کو اگر عملاً پورا کرنا ہوتا تو اس سے پہلے ایسا موقعہ نکالا جا سکتا تھا مگر دیکھو ایک خاص موقعہ پر وہ بات پوری ہوئی جسکی خبر ۲۵ برس پہلے دی حالانکہ کوئی شخص ایکدن اپنے زندہ رہنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا - منہ

پورا کرنے کے اسباب بہم پہونچانے میں لگ گئے - اور آج سورج نکلنے کے صبح کے وقت ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کہ موسم سرما معلوم ہوتا تھا غرض دیکھنے والوں اور عقل سے کام لینے والوں کے لیے تو بہتیرے نشان ہیں مبارک وہ جو مسیح کے حضور میں زندگی گذارتے اور ہر روز ایک نہ ایک نشان دیکھ کر لذت ایمان سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں ۔ (احمدی گجراتی از گوریکے)

ہماری سوشل زندگی

یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے جس کیطرف بزرگان ملت کی توجہ درکار ہے اور حضرت الحکم و العدل کے فیصلہ کا انتظار ۔

ختنہ - شادی - موت - یہ تین تقریبیں ایسی ہیں کہ جو ہر ایک کو اپنی زندگی میں پیش آتی ہیں ان موقعوں پر کئی رسوم ادا کرنے کی عادت ہے جن کی ابتدا کو اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو ضرور کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے گو اب بعض غلط فہمیوں نے اسے نہایت قبیح و بدقبیح صورت میں کر دیا ہے مگر خدا تعالیٰ کو اپنے ہاتھوں سے معطر کیے ہوئے مسیح موعود کے ذریعہ ایسی جماعت طیار کرنی منظور ہے جو ہر بات میں کتاب و سنت پر قدم مارنے والی ہو اور دنیوی نام و نمود کی بھوکی نہ ہو - سلے تو ٹھیک لیکن میرے بھائیو! تم جانتے ہو کہ اصلاح ہمیشہ آہستہ آہستہ ہوتی ہے - ان ہی تقریبوں پر بعض بھائی ایسی مشکلات میں پھنس جاتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں جانتے کہ کیا کریں افسوس کہ کوئی ایسا رسالہ نہیں جس کے ذریعہ عام سے عام آدمی بھی سمجھ سکے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے - سنیئے احمدی ہونے سے پہلے تنبول دینے کا قاعدہ تھا اور جن سے اب واپس وصول کرتا ہے وہ کبھی تنبول نہ دینگے (جنکی تعداد بعض اوقات پانچسو بلکہ ہزار سے بھی بحیثیت مجموعی زیادہ ہوتی ہے) جبتک کہ وہ تمام رسوم ادا نہ کریں جو اس کی برادری میں رائج ہیں اور جبتک وہ اُن کو کھانا نہ کھلائے گا جو نکاح ہونے سے پہلے اسکی قوم میں کھلائے جاتے ہیں اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیے اس سوال کا جواب دینے کے میں لائق نہیں - پھر اگر شادی کسی غیر احمدی کے گھر میں ہے تو اور کئی بدعات کا مرتکب ہونا پڑیگا اور دیہات میں تو بہت ہی مشکل ہوتی ہے جسکو کچھ دیہاتی ہی سمجھ سکتے ہیں ۔

دیکھو دیہات میں خدمتگاروں کو ماہوار معاوضہ دینے کا دستور نہیں بلکہ ان سب کی اُمیدیں ایسی ہی تقریبوں پر لگی ہوتی ہیں اور وہ شادی غمی کے موقعہ پر اپنا اپنا حق لیتے ہیں اور حق لینے کے لیے بعض رسوم مقرر ہیں اُسوقت ایک احمدی حیران ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ سنت رسول میں تو قبر پر خرچ کرنے کی کوئی نظیر نہیں ملتی مگر دیہات میں رہ کر وہ ایسا نہ کرے تو گویا اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ گاؤں میں نہیں رہنا چاہتے اسکو بالضرور تمام کمینوں کو دو دو روپیہ آٹھ آٹھ آنے دینے پڑینگے نہ صرف اپنی طرف کے کمینوں کو بلکہ تمام گاؤں کے غیر کاشتکار خدمتگاروں کو وانڑہ - مسجد - دھرم سالہ - خانقاہ کے اخراجات بھی ایسے مواقع پر نکلتے ہیں یہی جب کبھی بوڑھا آدمی مر جائے تو چالیس پچاس روپیہ خرچ کرنا ضروری ہے - اب اس خرچ سے اپنے تئیں کسطرح بچائے؟ کیونکہ تمدنی زندگی کے اعتبار سے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے گاؤں میں ایکدوسرے سے کام پڑتا ہے - شادی میں برات آجائے تو اُس کے لیے چارپائیاں اور بستر جمع کرنے اُن کے گھوڑوں کا چارہ اکٹھا کرنا اور بہت سے سامان کا بندوبست کرنا یہ سب امور ایسے ہیں کہ پہلے ایک عام روٹی جسے وڑ کہتے ہیں کھلائے مگر اسکی سنت میں کوئی نظیر نہیں - کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ برات ہی کیوں آئے ایسے حضرت کو معلوم ہو کہ صرف برات ہی نہیں اور بھی کئی مشترک کام ہیں جنکے لیے ضرور دوسرو کا محتاج اور وہ کام منت اور بسہولت اسی صورت میں نکل سکتے ہیں کہ ایسے اخراجات کیے جائیں - نیز باہمی تعلقات قائم رکھنے اور کم از کم اپنے تئیں شر سے محفوظ رکھنے کیلیے نہایت ضروری ہے کہ گانوں میں ایک عام دعوت بھی دیجائے جو ایسے موقعوں پر ہوتی ہے - اگر ایسا نہ کیا جائے تو پھر گویا آپس میں کچھ اُنس نہیں بڑھتا - پس میں حیران ہوں کہ کیا کیا جائے - اگر سال میں کوئی موقعہ بھی ایسا پیش نہ آئے کہ اسکے دستر خوان پر اسکے بھائی جمع ہوں تو گویا پھر سمجھنا چاہیے کہ انمیں کوئی محبت نہیں اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ محبت ایکدوسرے کو ہدیہ دینے سے ہی بڑھتی ہے - پھر میں پوچھتا ہوں کہ ان مشکلات سے کیونکر نکلیں پھر بعض باتیں دینی رنگ میں ایسی شائع ہیں کہ انکو چھوڑنا سخت مشکل نظر آتا ہے - مثلاً فاتحہ خوانی یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب کسی کا کوئی مر جاتا ہے تو وہ دائرہ پر چٹائی بچھا کر بیٹھ جاتا ہے جو آتا ہے وہ ہاتھ اُٹھا کر کچھ پڑھتا ہے اس کا نام فاتحہ ہے ہم سنت میں اسکی کوئی نظیر نہیں دیکھتے - مگر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ دینی نسبتی دنیوی تعلق رکھنے کے لیے ہی انکو پوچھنا تو ہوا تو اب جا کر فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ الٹا افسوس کریں جس نے یہ رسم ڈالی اسکی مراد تو یہ معلوم ہوتی تھی کہ میت کے لیے ملکر بار بار دعائے مغفرت کی جائے شاید اس نیت سے ایسا کرنا جائز ہو مگر کیا صحابہ کرام ایسا کرتے تھے کہ جسکا کوئی مر گیا ہو اُسکے پاس آکر ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ پڑھتے؟ ہرگز نہیں ۔ تو پھر کیا کیا جائے - میں چاہتا ہوں کہ ان باتوں کے لیے کوئی فیصلہ کُن تحریر لکھی جائے - (احمدی گجراتی از گوریکے)

پردہ نسوان

اخبار سول ملٹری نیوز لدھیانہ رقمطراز ہے کہ ولایت میں پردہ نسوان کا مسئلہ ۹ مئی کو نیشنل انڈین ایسوسی ایشن کا جو جلسہ ولایت میں ہوا تھا اُس میں پردہ نسوان کے مسئلہ پر بھی بحث ہوئی اس مسئلہ میں اس قوم کے خیالات جس کی تائید میں آجکل کے نوجوان تعلیم یافتہ پردہ دری پر کمر بستہ پائے جاتے ہیں لیڈی ایلٹ اور سرڈیوڈ بارجیر میں جلسہ مذکور کی تقریر سے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے صاف صاف ظاہر ہو رہے ہیں جن خیالات پر غور کرنے سے یہ بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آسکتی کہ بے پردگی کے شائقین جب خود اس قوم کی سربرآوردہ اور تجربہ کار اشخاص جنکی وہ تقلید کرنا چاہتے ہیں اُنکے خیال کی تائید نہیں کرتے تو پھر وہ کیا سوچ سمجھ کر کوشش اور ہٹ دھرمی پر تلے ہوئے ہیں ۔

لیڈی ایلٹ نے اس جلسہ میں بیان فرمایا کہ میں کسی طرح اس بات کو جائز نہیں سمجھتی کہ پردہ کا موجودہ طریقہ جو ہندوستانی عورتوں میں رائج ہے ترک کر دیا جائے - ہندوستان ابھی اسدرجہ تعلیم و ترقی پر نہیں پہونچا کہ وہاں مثل لیڈیان یورپ عورتوں کو بے پردہ کر دیا جائے بلکہ ابھی یہی مناسب ہے کہ عورتیں قدیم دستور کے مطابق رسم پردہ کی پابند رکھی جائیں - اس خیال پر لیڈی صاحبہ سرڈیوڈ بارجیر میں جلسہ کی ہمزبان تھیں جن کی تقریر کا لب لباب بھی یہی ہے اور جو اپنی تقریر کے آخر میں پردہ کی خوبی کو بیان کرتے ہوئے تعلیم نسوان کے متعلق اپنا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ عورتوں کے لیے نصاب تعلیم کا موجودہ نصاب تعلیم سے بہتر تجویز کیا جانا نہایت ضروری ہے - پردہ جیسا آجکل موجود ہے ویسا ہی رہنا چاہیے ۔

لیڈی نے تو موجودہ تعلیم کی شرط لگائی ہے - مگر دیکھنا چاہیئے کہ موجودہ تعلیم نے یورپ اور امریکہ اور بالخصوص پیرس میں بے پردگی پر اور کیا رنگ چڑھا لیے ... وہی دور رہیں تک درست ہے - جو شریعت نے لگایا ہے اور نہایت ضروری ہے ۔ ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ عورتوں کو

بیس اکیس برس کی ایک پرانی تحریر
(منقول از الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے۔ کہ ہر ایک شخص سے اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر وہ کسی قدر اختیار رکھتا ہے۔ سوال کیا جاوے گا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا۔ اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں لہٰذا میں نے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو جو ہمارے رشتہ دار و اقارب ہیں یا واسطہ دار ہیں۔ ان کی بدرسموں و بدعتوں پر بذریعہ اشتہار ہذا کے خبردار کروں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ گلے کا ہار ہو رہی ہیں۔ اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جیسا کہ نیکی اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیئے۔ ہر چند سمجھایا گیا۔ کچھ نہیں سنتے۔ ہر چند ڈرایا گیا۔ پر نہیں ڈرتے۔ اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔ اس لئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور برا کہنے اور ستانے یا دکھ دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان کو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بیبیوں کو خبردار کرنا چاہا۔ تاکہ ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے۔ اور قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا۔ اور سیدھا راستہ نہیں بتایا۔ تو آج ہم کھول کر باآواز بلند کہتے ہیں۔ کہ سیدھا راستہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جاوے اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے۔ اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں اور نہ دائیں جانب۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ ہمارے گھروں میں جو جو رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ بہت ہیں۔ مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا۔ اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو۔ تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے۔ وہ شیطان سے ہے

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن سے پرہیز کرنا چاہیئے

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بیجا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانک کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے۔ اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیارا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور سمجھ لے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے

۵۔ عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں۔ اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لائے اور پس پشت بھی اس کے لئے اس کی خیر خواہ ہو۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔ تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بد زبانی کرتی ہے۔ یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے۔ اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بد وضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور ان کو اپنی خدمت میں نہ رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو

۶۔ عورتوں میں یہ بھی ایک بدعادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں اور اس بندۂ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیبیاں کر لیں پھر جو شخص اللہ رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیوں برا کہا جاوے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱ - فضل الدین طالب علم سوم مڈل برادر ڈاکٹر محمد دین صاحب
کو مبلغ عہ روپیہ ماہوار کی امداد مدرسہ فنڈ سے دی گئی

۲ - [illegible] خان طالب علم جماعت پنجم پرائمری کو علاوہ امداد
فیس کے بعہ [illegible] ماہوار وظیفہ کی امداد دی گئی

۳ - چونکہ وجیدہ قواعد کے لحاظ سے سررشتہ کالج کی جماعت
کوئی نہیں رہی۔ اس واسطے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے
مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ لیکن انتظام میں سہولت
کے واسطے مڈل ڈیپارٹمنٹ کا چارج شیخ عبدالحق صاحب
بی۔ اے۔ سیکنڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا۔ امید ہے کہ یہ
تبدیلی مدرسہ کے اندرونی انتظام کے واسطے بہت فائدہ مند
ہوگی

۴ - احاطہ مدرسہ میں دو نئے کمرے بن رہے ہیں۔ جن کا
بننا بہت ضروری ہے۔ عمارت فنڈ میں روپے کی بہت
ضرورت ہے

۵ - ایک مسکین طالب علم عطر دین نام کو عہ کا ماہوار وظیفہ
دیا گیا

۶ - سامان ورزش کے واسطے مبلغ عہ منظور کئے
گئے

۷ - مدرسہ کے اسٹاف میں ایک نیا مدرس بمشاہرہ عہ ماہوار
اور ایک ورزش ماسٹر بمشاہرہ عہ ماہوار ملازم رکھے گئے

۸ - نثار احمد طالب علم کو مبلغ ہے ماہوار وظیفہ دیا گیا

۹ - بورڈنگ ہوس کے واسطے پاخانے بنوانے کے واسطے
بجائے ایک سو روپیہ کے مبلغ عہ روپیہ منظور کیا گیا

نوٹ - مدرسہ کے متعلق مندرجہ بالا خبریں کیا ہیں۔ گویا
خرچ پر خرچ کی ایک فہرست ہے۔ کہیں طلباء کے وظائف
کہیں عمارت کہیں نئے ملازم۔ کہیں سامان۔ یہ سب خبریں
قوم کو اس طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ مدرسہ کے واسطے روپیہ
کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس بات کے بار بار لکھنے کی
ضرورت نہیں۔ کہ اس مدرسہ کا وجود بلحاظ دینی و دنیوی
فوائد کے کس قدر ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس
کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور نہیں تو کم از کم دو ماہ کی
تنخواہ یعنی قریباً آٹھ سو روپیہ ہر وقت جمع رہنا چاہیئے

انصار بدر

۱ - مخدومی عبدالعزیز صاحب تحصیلدار پالم پور نے اپنے
ہمشیرہ زادہ جناب علی احمد خاں صاحب کے نام اخبار
جاری کرایا ہے

۲ - جناب گلاب خان صاحب احمد سب پوسٹ ماسٹر
راولپنڈی شامل خریداران ہوئے۔ اور پہلا پرچہ بذریعہ
وی پی طلب کیا

۳ - مخدومی عزیز الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ
ایک پرچہ بنام سید محمد ظفر شاہ صاحب جاری کر دیں

۴ - برادر سلطان حامد خاں صاحب قتال پور سے
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بدر بذریعہ وی پی بنام
میاں غلام رسول صاحب جاری کر دیں

۵ - میاں اللہ دتا صاحب راجپوت مقام بلہڑوال
ضلع امرتسر شامل خریداران ہوئے

۶ - منشی محمد حسین صاحب منشی فاضل مدرس فارسی
موگہ ضلع فیروز پور شامل زمرہ خریداران ہوئے

۷ - ماسٹر وزیر الدین صاحب نے ایک اخبار بنام مولوی
جان محمد صاحب تحصیلدار جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ
احسن الجزاء

۸ - منشی چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ
نے انبالہ سے دو خریدار شیخ عبداللہ و میاں عبدالرحیم
صاحب بہم پہنچائے ہیں۔ خدا تعالےٰ آپ کو نیک
کاموں کی توفیق عطا فرماوے

۹ - برادرم غلام احمد صاحب کریام نے بنام میاں بدر دین
صاحب ضلع ہوشیارپور اخبار وی پی جاری کرایا ہے

۱۰ - علاوہ ازیں جناب احمد دین صاحب نارووال
خلیفہ عبدالرحیم صاحب امرتسر۔ فضل الدین صاحب
احمدی ظفروال نے شامل خریداران بدر ہو کر کارخانہ بدر
کو مشکور فرمایا

۱۱ - مولوی فضل الدین صاحب و غلام رسول صاحب
خوشاب داخل خریداران بدر ہوئے ہیں

۱۲ - منشی عبدالعزیز صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر گلونڈی
چوہدریان نے جو کہ تاحال غیر احمدی ہیں۔ اخبار بدر و
الحکم بذریعہ وی پی جاری کرایا ہے۔ ہم ان کی اس کوشش
اور کار خیر کے عوض میں جو آپ نے کیا ہے۔ خدا سے دعا
کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ان کو ہدایت دے۔ اور اس
امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پورے طور پر شناخت
کی توفیق دیوے۔ کیونکہ سب توفیق اللہ تعالےٰ کے
ہاتھ میں ہے۔ والسلام۔ خاکسار محمد افضل [illegible] دفتر بدر
قادیان

کتاب انوار اللہ جس کا ریویو ہم نے کسی گذشتہ
پرچہ میں کیا تھا۔ بمعہ کتاب انوار اللہ کے ایک اور
جواب مصنفہ مولوی صفدر حسین صاحب اور کرزن گزٹ
کے دو کالموں کے جواب مصنفہ میر مردان علی صاحب
جناب دوست محمد خاں صاحب مالک مطبع عزیز دکن
حیدرآباد سے مل سکتی ہے
کتاب انوار اللہ کی چند کاپیاں دفتر بدر میں بھی ہیں۔ ۸ر
فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۹ - جون ۱۹۰۵ء	۶۸۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	ہوتی	عا
" " "	۶۷۷	شاہزادہ سلطان اسد جان صاحب	لاہور	عا
" " "	۶۷۶	منشی شوق محمد صاحب محرر	لاہور	عا
" " "	۵۰۲	میر اکبر صاحب	ہوتی	عا
۲۰ " "	-	شیخ احمد صاحب	حیدرآباد دکن	عا
۲۲ " "	-	میاں سربلند خاں صاحب	لنڈوکی	ے
" " "	۲۷۱	عبداللہ بن حسام الدین صاحب	بیتاپور	عا
" " "	-	ڈاکٹر یعقوب خاں صاحب	مونہ	عا
" " "	۳۶۶	میاں غلام احمد صاحب	کریام	عا
" " "	۶۸۹	شیخ نور احمد صاحب	لاہور	عا
" " "	-	نامعلوم الاسم معرفت حکیم فضل دین صاحب		عہ
۲۷ " "	-	میاں عبداللہ صاحب	چک ۲۸	عا
" " "	۴۵۳	میاں عبدالعزیز خاں صاحب	تحصیل گنشیا گیر	عا

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	اعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ہے
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ہے	صہ
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	صہ	ہے
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عا
ربع کالم	[illegible]	صہ	ہے	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن [illegible] اجرت کا اشتہار
نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کے تقسیم کیا جاوے
گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت
فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار
کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل
اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی
اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت
[illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے اہتمام سے چھپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

... کہ بہن بھائی ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول کے نزدیک [illegible] ہے [illegible] پھر کر لیتے ہیں۔ سب کے سب لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی [illegible] مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو [illegible] مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح [illegible] کرے۔

۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی موجود ہے تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے

۔ [illegible] قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ [illegible] تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ [illegible] بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی آفت میں مبتلا تو نہیں [illegible] اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہو

۔ [illegible] قوم میں [illegible] یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں [illegible] ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ [illegible] برادری [illegible] تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں [illegible] اور آتشبازی چلانا اور رنڈی [illegible] یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق [illegible] سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ [illegible] اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح [illegible] دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے

۱۰۔ [illegible] شریعت کی پابندی میں بہت سستی کرتی ہیں [illegible] زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں۔ اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض [illegible] کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں۔ بعض [illegible] بجا لاتی ہیں۔ جیسے پنجاب کی [illegible] بعض [illegible] کرتی ہیں [illegible] شرک [illegible] بعض بدعات کی [illegible] یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں [illegible] ان لوگوں کو نصیحت کرتے [illegible] ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور [illegible] سوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے۔ اور اس [illegible] آفتوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ جس کی انتہا نہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

میرزا غلام احمد از قادیان

تازہ اخبار

تار خبر از لندن۔ ۳۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ روس میں جابجا بدامنی پھیلنے کی تاریں آ رہی ہیں۔ روس کے دار السلطنت سینٹ پیٹرز برگ میں مزدوروں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے [illegible] ہزار فوج شہر میں موجود ہے۔

شہر واشنگٹن میں صلح کی کمیٹی بیٹھے گی۔ سرکاری طور پر مشتہر کیا گیا کہ روس کی طرف سے کونٹ مو [illegible] اور [illegible] مقرر ہو گئے اور جاپان کی طرف سے [illegible] کا ممبر [illegible]

[illegible] میں [illegible] پڑ گیا ہے۔ لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں

[illegible] ۴۲ آدمی [illegible]

شاہزادہ [illegible] مقرر [illegible] کابل [illegible] سخت [illegible]

تار خبر از شملہ۔ ۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ [illegible] کی بغاوت میں [illegible] ہزار آدمی قتل ہوئے

سینٹ پیٹرز برگ [illegible] لڑائی ہو گئی فوج کو [illegible] شکست [illegible] فوج نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا

امیر کابل کی طرف سے [illegible] حاکم [illegible] قتل کیا گیا

سردار احمد خان گورنر قندھار فوت ہو گیا

روسی جہاز پروٹ کے ملاحوں نے بغاوت کی۔ ڈو افسر کو قتل کر دیا اور باقیوں کو گرفتار کر دیا

تار خبر از لندن۔ ۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ روسیوں اور جاپانیوں کے درمیان تین دن سخت جنگ ہوئی۔ ہر دو طرف سے بہت جانوں کا نقصان ہوا

تار خبر از لندن۔ ۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ اٹلی کی بڑی ملکہ جاپان دیکھنے کی تیاری کر رہی ہے۔ جاپانی [illegible] زلزلہ زدگان ہند کے واسطے [illegible] سولہ ہزار چار سو [illegible] روانہ کیا ہے

شاہزادہ ویلز کی سیاحت ہند کا پروگرام شائع ہو گیا ہے ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی پہنچیں گے۔ ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو کراچی [illegible] راہ واپس ولایت جائیں گے۔ ۲۸ دسمبر [illegible] سے یکم جنوری تک [illegible] ٹھہریں گے

۲۰۔ جون ۱۹۰۵ء کی رات کو کرم وادی میں ایک ہیڈ کے ہاں چور پڑے۔ ایک نوکر نے تاڑ لیا۔ چوروں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا

لارڈ ایمپتھل کو معہ لیڈی کے نظام حیدرآباد نے مدعو کیا ہے۔ لارڈ موصوف نے دعوت منظور فرمائی ہے

سلطنت فرانس نے گرجے کو گورنمنٹ سے علیحدہ کر دیا یعنی مذہبی معاملات کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ نہیں رہے گا یہ بھی ایک نیک فال ہے کہ اب عیسوی مذہب دن بدن زوال پکڑتا جاتا ہے۔

۳۰۔ جون ۱۹۰۵ء۔ جاپانی شہزادہ کو لنڈن میں مسٹر بیلفور نے دعوت دی۔ شاہزادہ نے انگریزی میں تقریر کی اور انگریزوں کے ساتھ رابطہ اتحاد کے بڑھنے کا تذکرہ کیا

ڈاکٹر راما نند صاحب کہتے ہیں کہ بمبئی بندر پر میں نے بچشم خود دیکھا ہے۔ جو جہاز ولایت سے شراب کے آئے تھے جن میں پانچ کروڑ روپیہ کی شراب بھری ہوئی تھی۔ میں نے ایک جہاز کے ملازم سے انگریزی میں پوچھا کہ یہ شراب ہندوستان کس لئے آئی ہے۔ اس نے کہا کہ ہفتہ وار اتنی آتی ہے

پنجاب یونیورسٹی کے جدید قواعد کے بموجب پرائیویٹ طلباء کسی آرٹس اگزامینیشن میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔ ان مندرجہ حالتوں میں سنڈیکیٹ کی خاص اجازت لینی ہو گی (الف) مستورات کے لئے (ب) یونانی یا استادوں کے لئے (ج) قانون پیشہ اصحاب کے لئے (د) کالجوں کے پیشہ طلباء کے لئے جنہوں نے مجوزہ کورس امتحان مذکور کے [illegible] بشرطیکہ اس امتحان میں داخل ہونے کے لئے کالج [illegible] تاریخ سے تین سال کے اندر اندر سفارش کی ہے۔ علاوہ ان [illegible] کوئی بھی پرائیویٹ طور پر کسی امتحان میں شامل [illegible] بجز امتحان انٹرنس کے [illegible] یونیورسٹی اگزامینیشن کہا جائیگا

تحصیل کیتھل میں ایک عجیب بیماری ظاہر ہوئی ہے کہ پہلے ہتھیلی میں کھجلاہٹ ہوتی ہے۔ اور پھر مریض ہنستے ہنستے مر جاتا ہے (نامہ نگار)

امیر صاحب کابل [illegible] اکتوبر ۱۹۰۵ء سے اپنے وظیفہ کی رقم وصول نہیں کی [illegible] چالیس پچاس لاکھ پونڈ کے مابین ہو گئی ہے۔ جس کو [illegible] وصول کر لیں گے

۲۸۔ جون کو زلزلہ وادی کانگڑہ میں ایسا شدید محسوس ہوا کہ لوگ بدحواس ہو گئے۔ اور گھوڑے [illegible] لگے

تار خبر از لنڈن۔ ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ برطانیہ۔ امریکہ اور جرمنی ہر ایک نے ایک ایک کروڑ روپیہ جاپان کو قرضہ دینا منظور کیا ۴½ فیصدی کا سود ہو گا

لارڈ لینسڈون نے شاہزادہ جاپان کی خاطر ایک دعوت کی

آفریدیوں کے ایک گروہ نے [illegible] تحصیل پشاور پر حملہ کیا اور ملک کی دو لڑکیاں جن کی شادی ہونے والی تھی لے گئے (سول ملٹری گزٹ)

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱ - فضل الدین طالب علم سوم مڈل برادر ڈاکٹر محمد دین صاحب کو مبلغ عار روپیہ ماہوار کی امداد مدرسہ فنڈ سے دی گئی

۲ - رلیاخاں طالب علم جماعت پنجم پرائمری کو علاوہ امداد فیس کے لعہ ماہوار وظیفہ کی امداد دی گئی

۳ - چونکہ وجود دو قواعد یونیورسٹی کے سر دست کالج کی جماعت کوئی نہیں رہی۔ اس واسطے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ لیکن انتظام میں سہولت کے واسطے مڈل ڈیپارٹمنٹ کا چارج شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ سیکنڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا۔ امید ہے کہ یہ تبدیلی مدرسہ کے اندرونی انتظام کے واسطے بہت فائدہ مند ہوگی

۴ - احاطہ مدرسہ میں دو نئے کمرے بن رہے ہیں۔ جن کا بننا بہت ضروری ہے۔ عمارت فنڈ میں روپے کی بہت ضرورت ہے

۵ - ایک مسکین طالب علم عطر دین نام کو ہے کا ماہوار وظیفہ دیا گیا

۶ - سامان ورزش کے واسطے مبلغ عہ منظور کئے گئے

۷ - مدرسہ کے اسٹاف میں ایک نیا مدرس بمشاہرہ عہ ماہوار اور ایک ورزش ماسٹر بمشاہرہ عہ ماہوار ملازم رکھے گئے

۸ - نثار احمد طالب علم کو مبلغ ہے ماہوار وظیفہ دیا گیا

۹ - بورڈنگ ہوس کیواسطے پاخانے بنوانے کے واسطے بجائے ایک سو روپیہ کے مبلغ ماعہ روپیہ منظور کیا گیا

نوٹ - مدرسہ کے متعلق مندرجہ بالا خبریں کیا ہیں۔ گویا خرچ پر خرچ کی ایک فہرست ہے۔ کہیں طلباء کے وظائف کہیں عمارت کہیں نئے ملازم۔ کہیں سامان۔ یہ سب خبریں قوم کو اس طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ مدرسہ کے واسطے روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس بات کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس مدرسہ کا وجود بلحاظ دینی و دنیوی فوائد کے کس قدر ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور نہیں تو کم از کم دو ماہ کی تنخواہ یعنی قریباً آٹھ سو روپیہ ہر وقت جمع رہنا چاہیئے

انصار بدر

۱ - مخدومی عبد العزیز صاحب تحصیلدار پالم پور نے اپنے ہمشیرہ زادہ جناب علی احمد خاں صاحب کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۲ - جناب گلاب خان صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر راولپنڈی شامل خریداران ہوئے۔ اور پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کیا

۳ - مخدومی عزیز الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بنام سید محمد ظفر شاہ صاحب جاری کر دیں

۴ - برادر سلطان حامد خاں صاحب قتال پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بدر بذریعہ وی پی بنام میاں غلام رسول صاحب جلدی کر دیں

۵ - میاں اللہ دتا صاحب راجپوت مقام ملہڑوال ضلع امرتسر شامل خریداران ہوئے

۶ - منشی محمد حسین صاحب منشی فاضل مدرس فارسی موگہ ضلع فیروز پور شامل زمرۂ خریداران ہوئے

۷ - ماسٹر وزیر الدین صاحب نے ایک اخبار بنام مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۸ - منشی چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ نے انبالہ سے دو خریدار شیخ عبد اللہ و میاں عبد الرحیم صاحب بہم پہنچائے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرماوے

۹ - برادرم غلام احمد صاحب کریام نے نام میاں بدر دین صاحب ضلع ہوشیارپور اخبار وی پی جاری کرایا ہے

۱۰ - علاوہ ازیں جناب احمد دین صاحب نارووال خلیفہ عبد الرحیم صاحب امرتسر۔ فضل الدین صاحب احمدی ظفروال نے شامل خریداران بدر ہو کر کارخانہ بدر کو مشکور فرمایا

۱۱ - مولوی فضل الدین صاحب و غلام رسول صاحب خوشاب داخل خریداران بدر ہوئے ہیں

۱۲ - منشی عبد العزیز صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر تلونڈی چودہریان نے جو کہ تاحال غیر احمدی ہیں۔ اخبار بدر و الحکم بذریعہ وی پی جاری کرایا ہے۔ ہم ان کی اس کوشش اور کار خیر کے عوض میں جو آپ نے کیا ہے۔ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ان کو ہدایت دے۔ اور اس امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پورے طور پر شناخت کی توفیق دیوے۔ کیونکہ سب توفیق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ والسلام۔ خاکسار محمد افضل ایڈیٹر دفتر بدر قادیان

کتاب انوار اللہ جس کا ریویو ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں کیا تھا۔ بمعہ کتاب انوار اللہ کے ایک اور جواب مصنفہ مولوی صفدر حسین صاحب اور کرزن گزٹ کے دو کالموں کے جواب مصنفہ میر مردان علی صاحب جناب دوست محمد خاں صاحب مالک مطبع عزیز دکن حیدرآباد سے ملسکتی ہے

کتاب انوار اللہ کی چند کاپیاں دفتر بدر میں بھی ہیں - ۸ر فی جلد کے حساب سے ملسکتی ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۹ - جون ۱۹۰۵ء	۶۸۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	بھتی	عار
"	۷۷۷	شاہزادہ سلطان اسد جان صاحب	لاہور	عار
"	۷۲۷	منشی شوق محمد صاحب محرر	لاہور	عار
"	۵۲۵	میر اکبر صاحب	ہوتی	عار
۲۰	"	شیخ احمد صاحب	حیدرآباد دکن	عار
۲۶	"	میاں سربلند خانصاحب	لنڈوکلی	ے
"	۲۱۲	عبد اللہ بن امام الدین صاحب	بہاولپور	عار
"	"	ڈاکٹر یعقوب خانصاحب	موتہ	عار
"	۳۷۶	میاں غلام احمد صاحب	کریام	عار
"	۶۸۹	شیخ نور احمد صاحب	لاہور	عا
"	"	نامعلوم الاسم معرفت حکیم فضلدین صاحب		عہ
۲۷	"	میاں عبد اللہ صاحب	چک ۲۸	عار
"	۴۵۴	میاں عبد العزیز خانصاحب	کشنا پاگیر	عا

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۸ر سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۰ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑیگا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۰ - جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد حرکہ وقت مسیحہ واتر من ذلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چشمۂ نعیم باغ گلزاری چہار در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۵	۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۳
ای جہاں خشک خوش باش کامد گلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست	[illegible]
معاونین	[illegible]
بہ حالتے	[illegible]
خود	[illegible]
عام قیمت	[illegible]

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطاء فرماویں گے بخوشی قبول کیا جاویگا

فہرست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر۔ اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکجہتی دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بناویگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۲-جولائی ۱۹۰۵ء - روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا

"فبصرک الیوم حدید"

طاعون قہر خدا ہے

(منقول از الاخلاق)

چونکہ خدا تعالیٰ کے بلا حکم کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ لہذا اسی کی مشیت ... سے یہ مہلک وبا عرصہ سے ہندوستان کو ستا رہی ہے اس لئے لازم ہوا کہ اسی قادر مطلق کی درگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور توبہ کریں۔ اور خیرات و زکوٰۃ تقسیم کریں۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے

(۱) حفظ ما تقدم - صفائی ہے۔ بحالت پھیلنے مرض کے وہاں کا رہنا ترک کرو۔ اوسان ٹھکانے اور حواس بجا رکھو۔ گنجان آبادی سے کشادہ فراخ کھلے ہوئے مقامات میں جا رہو۔ بلکہ باغات اور گلستان کی بود و باش بہت مناسب ہے

(۲) علاج معالجہ - دافع عفونت اور گرم اشیاء کا استعمال اگر گلٹی غدود متورم ہو جائے۔ تو آگ سے داغ دو۔ یا لیپ سے نرم کرکے شگاف دیدو۔ اشیاء ذیل میں سے کوئی سی آزماؤ

(الف) گلیسرین آف کاربولک ایسڈ بمقدار بیس قطرے قدرے آب سرد میں ڈال کر پلاؤ۔ یا کاربولک ایسڈ کی گولیاں کھلاؤ

نوٹ۔ یہ دوا دو یہ انگریزی دوا فروشوں سے ملتی ہیں

(ب) پپیتا عرق گاؤزبان۔ عرق گلاب یا عرق بادیان میں گھس کر نیم گرم کرکے پلاؤ۔ بلکہ پیاس رفع کرنے کو بھی اسی کا پانی دو

(نوٹ) پپیتا ایک پھل ہے ناریل کے گولہ کا سا رنگ اور بیری کے برابر خشک تخم کا ہوتا ہے۔ پنساریوں کے ہاں ارزاں بکتا ہے

خادم ملک رشیا پچن دیا۔ ڈاکٹر بالی (مارواڑ)

ایڈیٹر بدر - طاعون بیشک قہر خدا ہے۔ مگر ان کے لئے۔ جو احکام الٰہی کے نافرمان ہیں

اوقات ریلوے

صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے نے نیا ٹائم ٹیبل ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جو یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے جاری ہوا اس کے مطابق ٹبالہ سے ریلوں کے آنے جانے کے اوقات یہ ہیں

اوقات روانگی از ٹبالہ بجانب امرتسر	صبح نو بجکر ۴۸ منٹ بعد دوپہر ایک بج کر ۳۵ منٹ بعد مغرب سات بج کر ۴۵ منٹ
اوقات روانگی از ٹبالہ بجانب گورداسپور و پٹھانکوٹ	صبح نو بج کر ۵۷ منٹ بعد دوپہر ایک بج کر ۴۵ منٹ بعد مغرب نو بج کر ۱۶ منٹ
اوقات رسید بر اسٹیشن ٹبالہ از جانب امرتسر	صبح نو بجکر ۷۴ منٹ بعد دوپہر ایک بج کر ۴۳ منٹ بعد مغرب نو بجکر ۸ منٹ
اوقات رسید بر اسٹیشن ٹبالہ از جانب گورداسپور	صبح نو بجکر ۴۳ منٹ بعد دوپہر ایک بجکر ۱۲ منٹ بعد مغرب سات بجکر ۴۵ منٹ

قادیان سے دہلی۔ پشاور۔ ملتان کی اطراف پر چلنے والوں کے ساتھ مفصلہ ذیل اوقات موزوں ہیں۔ قادیان سے ٹبالہ تک یکہ جاتا ہے

قادیان کو آتے ہوئے — قادیان سے واپس جاتے ہوئے

رات ٹبالہ سے ۲ بجے میں صبح قادیان	وقت عصر	بارہ بجے	قادیان	بعد نماز فجر	گیارہ بجے صبح	وقت عصر
8-21	34-13	47-9	ٹبالہ	48-9	35-1	54-19
57-19	0-12	39-8	امرتسر	39-12	[illegible]-15	0-21
20-17	30-9	[illegible]-7	لاہور	20-13	50-11	50-22

اوقات روانگی از امرتسر بطرف دہلی	بعد دوپہر ۲ بج کر ۵ منٹ " ۸ بجے " ۱۰ بج کر ۳۴ منٹ صبح ۲ بج کر ۷ منٹ " ۳ بج کر ۵۰ منٹ بعد دوپہر ۴ بج کر ۳۹ منٹ " ۵ بج کر ۴۵ منٹ
اوقات روانگی از لاہور بطرف جہلم راولپنڈی و پشاور	بعد دوپہر ۱ بجکر ۱۵ منٹ " ۲ بج کر ۱۶ منٹ " ۱ بج کر ۴۵ منٹ " ۶ بج کر ۲۰ منٹ صبح ۸ بج کر ۵۸ منٹ " ۹ " ۴۲ منٹ

اوقات روانگی از لاہور بطرف ملتان و فیروزپور	صبح ۷ بج کر ۳۰ منٹ " ۸ " ۵۰ منٹ بعد دوپہر ۱ بجے " ایک بج کر ۵ منٹ " ۲ بج کر ۱۵ منٹ " ۳ بج کر ۵۰ منٹ

ہفتہ قادیان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ایک دن بسبب حرقت البول علیل رہی اب بفضل تعالیٰ بالکل آرام ہے براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲۔ حضرت مولوی صاحبان و دیگر احباب بخیریت ہیں۔ عاجز ایڈیٹر چند یوم سے بعارضہ بخار تپ تپی بیمار ہے۔ واللہ ہو الغفور الرحیم

۳۔ برادرم منشی اللہ داد خانصاحب کلرک دفتر میگزین بعارضہ اسہال چند روز سے بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ صحت جسمانی و روحانی عطا فرمائے رکھے۔ میگزین کے دفتر کا کام رات دن نہایت توجہ مصروفیت اور محنت سے کرنے کے علاوہ مدرسہ کی امانت کے حساب کا کام بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور صحت و تندرستی میں رکھے

۴۔ اس ہفتہ میں احباب ریاست پٹیالہ۔ علاقہ جہلم۔ لاہور۔ لائل پور وغیرہ مقامات سے تشریف لائے۔ جن میں سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ چودھری فتح محمد صاحب و قاضی ضیاء الدین صاحب و شیخ تیمور صاحب طالب علمان اسلامیہ کالج لاہور سے تشریف لائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بگرامی خدمت مکرمی و مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے حسب الحکم جناب دو دن کے حالات ارسال خدمت ہے۔ بروز پنجشنبہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز ظہر کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ کل یہ وحی الٰہی ہوئی تھی "روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا فبصرک الیوم حدید" اس وحی الٰہی کے سننے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے نے عرض کی کہ غلام بنانیکا جو رواج اسلام میں کیسے شروع ہوا۔ اس پر حضور نے اسکی مفصل حقیقت اور لطیف فلاسفی بیان فرمائی جو ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوگی۔ بعد ادائے نماز حضرت اندر تشریف لے گئے * بوقت عصر جب تشریف لائے۔ تو قبل ادائے نماز چند اشخاص نے شرف بیعت حاصل کیا جن کے نام علیحدہ فہرست اسمائے بیعت کنندگان میں درج کرکے ارسال خدمت ہیں * درس قرآن کریم مسجد اقصیٰ میں ہوا اگرچہ بارش بھی ہو رہی تھی مگر بہت آدمی جمع ہوگئے تھے درس آخری رکوع سورۃ الشعراء کا تھا اس رکوع میں تمام سورۃ شریف کا خلاصہ ہے اور جس قدر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اس سورۃ شریف میں بیان ہوئی ہے وہ اصل میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے جو خلاصہ کے طور پر اس رکوع میں بیان ہوئی ہے آج بروز جمعہ ۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء حضرت اقدس نماز جمعہ کیلئے چھوٹی مسجد میں تشریف لائے۔ بہت سے احباب نے مصافحہ کیا۔ جو نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ اور چودھری فتح محمد صاحب و قاضی ضیاء الدین صاحب طالب علمان ایف۔اے کلاس انجمن حمایت الاسلام لاہور تشریف لائے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ والسلام - خاکسار حافظ محمد اسحٰق احمدی

کلماتِ طیباتِ حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

منقول از الحکم

۴ مارچ ۱۹۰۵ء کو قبل ظہر حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مولوی ابراہیم صاحب کو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور پیش کیا مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود سے چند استفسار کیے آپ نے ان کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ درج ذیل ہے

سائل - اطمینان قلب کیونکر حاصل ہو سکتا ہے ؟

حضرت اقدس - قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیساکہ فرمایا اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ پس جہاں تک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان ہوگا ہاں اسکے واسطے صبر اور محنت درکار ہے - اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا - دیکھو ایک کسان کسطرح محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلہ بکھیر آتا ہے جو بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اسنے دانے ضائع کر دیے لیکن ایک وقت آجاتا ہے کہ وہ ان بکھیرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرلیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اسی طرح مومن جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرکے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسپر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق - شوق اور معرفت عطا کرتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے - یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو - جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لیے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو پھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے - دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مصائب کا سلسلہ دیکھو کسقدر لمبا تھا - تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے - مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے طائف گئے تو وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے پھر اور کون شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خداشناسی کی منزلوں کو طے کرلے ۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لیے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق جسطرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اس کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوۂ حسنہ مدنظر رہے

بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ وہ پھونک مار کر کچھ بنادیں - یہ بیہودہ بات ہے ایسے لوگ شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور وہ مشت خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں ۔

اصل راہ اور گر خداشناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے - ایک پنجابی فقرہ ہے کہ

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جبتک انسان دعاؤں میں اپنے آپکو اس حالت تک نہیں پہونچا لیتا کہ گویا اسپر موت وارد ہو جاوے اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا - خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جبتک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں ۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیے - جب طلب صادق ہو گی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے محروم نہ کرے گا ۔

سائل - استقامت بھی تو ملنی چاہیے - ؟

حضرت اقدس - ہاں یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہیے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازہ پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لیکر ہی اٹھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم خدا ہے یہ ناممکن ہے کہ کوئی اسکے دروازہ پر گرے اور خالی اٹھے - اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ اسکے ہی فضل سے ہونگی بعض اوقات انسان کو یہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ فلاں مراد پوری نہیں ہوئی حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ احتیاج انسان کو بری کر دیتا ہے - لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کا گذر ایک فقیر پر ہوا جسکے پاس صرف ستر پوشی کو چھوٹا سا پارچہ تھا مگر وہ بہت خوش تھا بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو اسقدر خوش کیوں ہے ؟ فقیر نے جواب دیا کہ جس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو جاویں وہ خوش نہ ہو تو اور کون ہو - بادشاہ کو بڑی حیرانی ہوئی اسنے پوچھا کہ کیا تیری ساری مرادیں پوری ہو گئی ہیں فقیر نے کہا کہ کوئی مراد ہی نہیں رہی

حقیقت میں حصول دو ہی قسم کا ہوتا ہے یا پالے یا ترک کرے غرض بات یہی ہے کہ خدا یابی اور خداشناسی کے لیے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعا میں لگا رہے زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہیے ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو طیار ہونا چاہیے خدا تعالیٰ کو مقدم کرے اور گھبرائے نہیں پھر امید کیجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری کرے گا اور اطمینان عطا فرمائے گا - ان باتوں کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان تزکیہ نفس کرے جیساکہ فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا ۔

سائل - دعا جبتک ولسے نہ اٹھے کیا فائدہ ہوگا -

حضرت اقدس - میں اسی لیے تو کہتا ہوں کہ صبر کرنا چاہیے اور اس سے گھبرانا نہیں چاہیے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے کشاں کشاں مسجد میں لے آؤ - کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا میں نماز پڑھتا ہوں مگر وساوس رہتے ہیں اس نے کہا کہ تو نے ایک حصہ پر تو قبضہ کر لیا دوسرا بھی حاصل ہو جاوے گا ۔

نماز پڑھنا بھی تو ایک فعل ہے اسپر مداومت کرنے سے دوسرا بھی انشاء اللہ مل جائے گا - اصل بات یہ ہے کہ ایک فعل انسان کا ہوتا ہے اسپر نتیجہ مرتب کرنا ایک دوسرا فعل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے سعی کرنا مجاہدہ کرنا یہ تو انسان کا اپنا فعل ہے اسپر پاک کرنا استقامت بخشنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے بھلا جو شخص جلدی کرے گا کیا اسطریق پر وہ جلد کامیاب ہو جائیگا - یہ جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اتنی جلدی کوئی امر نتیجہ خیز نہیں ہوتا آخر اسپر کوئی وقت اور میعاد گذرتی ہے زمیندار بیج بو کر ایک عرصہ تک صبر کے ساتھ انتظار کرتا ہے بچہ بھی نو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ پہلی ہی خلوت کے بعد بچہ پیدا ہو جاوے تو لوگ اسے بیوقوف کہیں گے یا نہیں ؟ پھر جب دنیوی امور میں قانون قدرت کو اسطرح دیکھتے ہو تو یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے کہ دینی امور میں انسان بلا محنت و مشقت کے کامیاب ہو جاوے - جس قدر اولیا - ابدال [illegible] ہوئے ہیں انھوں نے کبھی گھبراہٹ اور بزدلی ظاہر نہیں کی وہ جسطرح پر چلے ہیں اسی راہ کو اختیار کرو اگر کچھ پانا ہے بغیر اس راہ کے تو کچھ نہیں مل سکتا اور میں یقینا کہتا ہوں کہ اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کو اطمینان جب نصیب [illegible] ادعوانی [illegible] لکھ پر عمل کرنے سے ہی [illegible]

حضرت [illegible] کا

درس قرآن

سورۃ نور رکوع ۱
گذشتہ اشاعت سے آگے

(۵) وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

[illegible] تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر پھر نہیں [illegible] چار گواہ ۔ انکو اسّی کوڑے مارو اور ان کی گواہی [illegible] میں ۔ اس آیت شریف کیا [illegible] چار گواہ نہوں کسی کا ایک عورت پر [illegible] نہیں کیا جا سکتا ۔ جب کبھی کوئی [illegible] زنا کا [illegible] ہونے تو [illegible] جاویں ۔ دوسرا حکم یہ ہے [illegible] چار گواہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عورت کے زنا [illegible] [illegible] خدا کے غضب [illegible] [illegible] [illegible] پر اتہام لگانا

(۶) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ مگر جن لوگوں نے اسکے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح ۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔ جو لوگ ایسی شرارت کے بعد بھی اصلاح کریں یہانتک کہ لوگوں کے درمیان ظاہر ہو جاوے کہ اب اس طرز اور طریقہ کا آدمی نہیں رہا اور نیک بن گیا ہے تو پھر دوسرے لوگوں کی طرح اسکی شہادت بھی قبول کی جاوے ۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم نادان جاہل کیطرح کینہ نہیں اسکے احکام ہماری درستی اور اصلاح کے واسطے ہیں مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ

[illegible] بالا حکم ان اشخاص کے واسطے ہے جو کسی غیر مرد یا غیر عورت کے متعلق زنا کی بابت ہوے ۔ لیکن اپنی بیوی کے متعلق ایسے فعل کے دیکھنے اور ظاہر کرنے کے بارہ میں مفصلہ ذیل احکام ہیں ۔

(۸) وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو زنا کا عیب لگاتے ہیں اور سوائے اپنے اور کوئی گواہ ان کا نہیں ہے پس وہ ایک ہی آدمی چار دفعہ اللہ کی قسم کھائے کہ میں سچ کہتا ہوں اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو ۔ چونکہ [illegible] کے ساتھ اس قسم کے تعلقات [illegible] [illegible] جس [illegible] جرم ثابت کرنے اس کی اپنی [illegible] وہ اس عورت سے دلی [illegible] اسی کی بڑی وجہ شہادت [illegible] لیے ہوتے ہیں کہ کسی اور [illegible] [illegible] ہیں اسو [illegible] اگلی آیت میں آتا ہے (۹) [illegible] [illegible] [illegible] شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۔ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ اور اس عورت سے عذاب کو دور کر دیتی ہے [illegible] دفعہ خدا کی قسم کھالے کہ یہ شخص جھوٹا [illegible] اور پانچویں دفعہ اسطرح قسم کھائے کہ اگر وہ مرد سچا ہے تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو ۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت تم پر نہ ہوتا (تو ایسے پر حکمت مسائل نازل نہ ہوتے) اور اللہ توبہ قبول کرنے والا اور حکمتوں والا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے بڑی حکمت سے بھرے احکام [illegible] نازل فرمائے ہیں ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ تحقیق وہ لوگ جنھوں نے تہمت لگائی ہے ایک گروہ ہے تم میں سے تم اسکو برا مت سمجھو اپنے لیے ۔ بلکہ یہ تمھارے لیے بہتر ہے ۔ ہر مرد کے لیے ہے جو اس نے کمایا گناہ سے اور جو ان میں سے بڑی بات کے پیچھے پڑا اس کے لیے ہے بڑا عذاب ۔ اس آیت میں اشارہ ہے اس فتنہ کی طرف جبکہ بعض لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بدظنی کی تھی ۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے حضرت عائشہ کا پاک ہونا ظاہر فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ واقعہ مومنوں کے واسطے کسی تکلیف کا موجب نہیں بلکہ سراسر فوائد کا باعث ہے ۔ اول تو خود یہی واقعہ ایک بڑے بھاری مسئلہ کے حل ہو جانے کا موجب ہوا کہ جب کسی عورت پر اتہام لگایا جائے تو کیا کرنا چاہیے اور خود اتہام لگانے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے دوم حضرت عائشہ کی بریت خدا کی پاک کتاب سے ثابت ہو گئی اور اسطرح حضرت ام المومنین کو یہ فخر حاصل ہوا کہ قرآن شریف میں انکا ذکر خیر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ۔ اور جو لوگ منافق تھے اور ان کے دلوں میں کجی تھی اور کمزوری تھی وہ بھی ظاہر ہو گئے اور مومنوں کو آئندہ کے واسطے ہدایت مدنظر ہو گئی کہ ایسے معاملات میں جلدی سے منہ نہیں کھولنا چاہیے بلکہ بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے ۔

(۱۰) لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ۔ کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ جب تم نے سنا اس بات کو تو مومن مردوں اور عورتوں کو لازم تھا کہ اپنے جی میں نیک ظن رکھتے اور کہتے کہ یہ تو ظاہر جھوٹی تہمت ہے ۔ اس آیۃ میں مومن مردوں اور عورتوں کو تمدن اور اخوت کا ایک بڑا ضروری امن قائم کرنے والا اصول سکھایا گیا ہے کہ کسی پر بدظنی کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ اپنے بھائیوں پر نیک ظن قائم رکھیں اور جب تک پوری تحقیقات نہ ہوے کسی کے حق میں کوئی کلمہ بد استعمال کرنے کی جرات نہ کریں ۔ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۔ کیوں نہیں لائے اس پر چار گواہ پس جب نہیں لاسکے گواہ تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں ۔ جب شخص کسی کے متعلق ایسا کلمہ بولے اس سے چار گواہ طلب کرنے چاہییں لیکن اگر وہ اپنی بات کیواسطے چار گواہ پیش نہیں کر سکتا تو وہ جھوٹا اور خود مجرم ہے اور سزا کے لائق ہے ۔

اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے اختلاف کو مٹایا ہے سب سے پہلے زنا کی جڑ کو کاٹا ہے جو سب سے زیادہ دنیا میں اختلاف کا موجب ہوا کرتا ہے ۔ پھر لوگوں کو بدظنی سے بچنے کیواسطے ہدایت کی ہے اور بیجا تہمت لگانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ جو کوئی کسی پر بیجا تہمت لگاتا ہے وہ خود اسمیں گرفتار ہوتا ہے ۔ امام شعرانی نے لطائف المنن میں لکھا ہے کہ مصر میں ایک بزرگ ایک محلہ میں رہتے تھے چند نوجوان ان کی خدمت میں بیٹھتے تھے متعلق محلہ والے اس بزرگ پر اتہام باندھتے تھے وہ بزرگ انکو ہمیشہ نصیحت کرتے مگر وہ باز نہ آتے آخر تنگ آکر اس

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ میں ایک نوجوان لیڈی ہے جو مدت سے اُن ممالک میں شراب نوشی کی عادت کو لوگوں سے چھڑانے کے واسطے کوشش میں لگی ہوئی ہے اس کا نام مادر سٹوآرٹ ہے میں نے اسکو اسکے نیک کام میں دل بڑھانے کے واسطے ایک خط لکھا تھا جس میں یسوع مسیح کے شراب بنانے کے معجزات اور خود شراب کا استعمال کرنے کی طرف اشارہ کرکے یہ ظاہر کیا تھا کہ عیسائی ممالک میں کثرت شراب کا کیا باعث ہے۔ اور پھر اسلام میں شراب کی ممانعت اور اسلامی ممالک میں شراب کی بندش کا تذکرہ کیا تھا۔ جس کے جواب میں لیڈی صاحب مذکورہ نے ایک لمبا خط محبت کا لکھا اور ظاہر کیا کہ میں [illegible] اسلام اور اسلامیوں کی تعریف اپنے لیکچروں میں کیا کرتی ہوں۔ حال میں میں نے ماہ فروری میں اسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھیجی تھی جس کے جواب میں آج ۱۰ جولائی کی ڈاک میں ایک لمبا خط مادر سٹوآرٹ کی طرف سے میرے پاس پہنچا ہے جس میں لیڈی موصوفہ نے تصویر کے متعلق لکھا ہے کہ میں نے اس ذی عزت بزرگ کی تصویر کو نہایت غور سے مطالعہ کیا جو آپ نے مجھے ارسال فرمائی ہے۔ تصویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ چہرہ ایک نہایت باعظمت انسان کا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی تصویر درحقیقت ایسے ہی لوگوں کے واسطے کھینچی گئی تھی جو تصویر کو دیکھنے پہچاننے اور فائدہ اُٹھانے کا علم رکھتے ہیں۔ ملاّ۔ ملاّؤں کو جو ایک دو پیسوں کی خاطر کئی میلوں تک مُردوں کا پیچھا کرنے کیلئے کمربستہ رہتے ہیں حالانکہ جب وہ پیسہ انکو ملتا ہے اسپر بھی ایک انسان کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے مناسب نہ تھا کہ وہ اسپر شور مچاتے کیونکہ یہ تصویریں انکی خاطر نہیں بنائی گئی تھیں اور نہ انکو اتنا علم حاصل ہے کہ وہ اس سے کچھ فائدہ اُٹھا سکیں۔

میونگ ٹن اینڈرسن صاحب بہادر ولایت کے ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں۔ مذہب عیسوی کی تجارت ہم لوگوں کو بہت مہنگی پڑی ہے [illegible] گراں کروڑوں روپے پادریوں کی تنخواہوں گرجاؤں کی عمارتوں اور خرچ اخراجات پر ہم لگاتے ہیں جس کے عوض میں ہم کو تثلیث کے مسئلہ کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ عیسائیت کی گذشتہ تاریخ کو اگر پڑھا جاوے تو سوائے جرائم اور ظلم اور زیادتیوں کے اور کچھ نہیں ملتا۔

یہ ایک انگریز کے لیکچر کا [illegible] ہم بسبب طوالت پورا درج نہیں کرسکتے [illegible] پادری صاحبان اپنے ملک کے [illegible] کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اس ملک سے بھی زیادہ اُن ممالک میں عیسویت کے دشمن پیدا ہوگئے ہیں اور دن بدن انکی تعداد ترقی پکڑتی جاتی ہے [illegible] گورے عیسائی اگر مناسب سمجھیں تو [illegible] بھی جو اسقدر محنت کے ساتھ [illegible] ہی سے جائیں کیونکہ اول تو [illegible] لے جانے کے بعد کوئی [illegible] منادی کھلا کر روٹیاں کمائیں [illegible] ضرورت سے پر اُمید نہیں کی جا سکتی کہ کالے عیسائی آپ کے ساتھ کچھ نمک حلالی کرسکیں لیکن ممکن ہے کہ وہاں جاکر یہ کسی کام بھی آجائیں۔

امریکہ میں آج کل ۱۷ فیصدی عورتیں بعد شادی طلاق لیتی ہیں یہ تعداد دنیا کے آگے ضرور مسئلہ طلاق کے واسطے ایک عمدہ لیکچر دے رہی ہے۔

۶ جون ۱۹۰۵ء کو شہر شروزبری کے ایک بڑے پرانے گرجے پر بجلی گری۔ [illegible] لاہوما کے پادری وک ہم صاحب نے اپنے پڑوسیوں کو گالیاں دیں عدالت میں مقدمہ گیا پادری صاحب پر مبلغ پندرہ روپے دس آنے جرمانہ ہوا۔

پادری اور لیلا کھیل صاحب جو شکاگو کے ایک گرجے کے پادری ہیں۔ اس جرم میں گرفتار ہوئے ہیں کہ انھوں نے اپنے گرجے میں ایک قمار خانہ بنایا ہوا تھا اور جو لوگ باہر سے وہاں آتے تھے انکو چند عورتوں کے ذریعہ جوابازی کی ترغیب دیجاتی تھی۔ پادری صاحب کی مخبری کرنے والے بھی ایک پادری ہیں جنکا نام پادری کرولی صاحب ہے۔

ینابیع عیسویت۔ ایک بزرگ معلم مذہب عیسوی کے ماخذ کو تلاش کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ یورپ کے ممالک سکینڈی نیویا وغیرہ میں بہت سی ایسی مذہبی رسومات پائی جاتی ہیں جو اصل میں قدیم دیوی دیوتا سے تعلق رکھتی تھیں اور اب وہ دین عیسوی کا جزو اعظم ہیں۔ مثلاً ایسٹر کی رسم جس میں تمام دین عیسوی شامل ہے مسیح کے کسی دن کی خاطر نہیں منایا جاتا بلکہ قدیم انگریزوں کے ایک دیوی کا نام ایسٹر تھا۔ ایسا ہی قدیم بتوں آدونی۔ اور تھنار اور ملکدر وغیرہ سے بہت سی مذہبی رسومات لی گئی ہیں۔ [illegible] کے دنوں کے نام انگریزی میں قدیم بتوں کے نام پر اب [illegible] ہیں۔ مثلاً [illegible] کو تھرسڈے یعنی تھر دیوتا کا دن کہتے ہیں۔

امریکہ کے ایک [illegible] صاحب جے ایچ سمتھ نام ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا میں کامیابی کے کونسے راستے ہیں انھوں نے [illegible] تین ایسی لکھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں عیسوی مذہب کے پادریوں کو کس عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں کہ کامیابی کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آدمی گرجا میں اچھا وعظ کرسکے لوگوں کے سامنے دردمندی کے ساتھ دعا مانگ سکے اور دعا کے بعد یسوع کے نام پر لوگوں سے روپیہ جمع کرسکے۔ بہار کے موسم میں ملک کے اندر پھر کر مذہب کے نام پر اتنا روپیہ جمع کرسکے کہ موسم سرما میں مزہ سے گذارہ ہوسکے۔

لنڈن کے بشپ صاحب نے ایک بڑے جلسہ میں تقریر کی ہے کہ عیسائی مذہب کو بچانا [illegible] کے واسطے بہت کوشش کرکے شہادت بہم پہنچانی چاہیئے کیونکہ اب زمانہ کی سائنس اور [illegible] جو بائبل پر [illegible] سے اکثر لوگوں کو ایمان سے نکال کر کفر تک پہونچا رہا ہے۔

پروفیسر [illegible] ولایت کے ایک اخبار میں لکھتا ہے کہ حضرت موسیٰ کا [illegible] سات [illegible] میں آتا ہے [illegible] ان چیزوں کو بنے ہوئے تین ہزار تین سو چھتیس سال گذر چکے ہیں اور ان پر ایک لاکھ روپیہ کا سونا لگا ہوا ہے۔ لیکن تاریخی قدامت کے لحاظ سے انکی قیمت کا کوئی اندازہ اس وقت نہیں کیا جا سکتا۔

تازہ اخبار

آخر ماہ جولائی میں جاپانیوں نے مقام سخالین پر حملہ کیا پیادہ روسیوں نے مقابلہ کیا مگر بیفائدہ آخر روسی جرنیل لیاپونوف توپیں ناقص کرکے اور عمارتوں کو آگ لگاکر قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔

روس میں پارلیمنٹ [illegible] ہورہا ہے۔

مراکش کے متعلق فرانس اور جرمن کا معاہدہ ہوا۔ ان علاقیات میں فرانس کے حقوق اعلیٰ تسلیم کئے گئے۔ لیکن سلطان مراکش آزاد مانا جائیگا۔

افغانستان کے ہندی سوداگروں پر روس کی جاسوسی کا شبہ کیا گیا ہے۔ اسواسطے انکو حکم ہوا کہ یہاں سے نکل جاویں۔ حساب کتاب کے فیصلہ کیواسطے کچھ عرصہ کی مہلت دیگئی لیکن دوکان کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔

روسی علاقہ ترکستان سے تاجر روسی سلطنت سے بیدل ہوکر [illegible] افغانستان اور ہندوستان کو آرہے ہیں۔

میمن سنگھ کا ایک [illegible] غلطی سے چند روز زیادہ قید خانہ میں رہا [illegible] سرکار نے ۵۰ روپیہ معاوضہ دیا۔

(سلسلہ کے لیے دیکھو مضمون صفحہ ۳)

مجاہدات عجیب اکسیر ہیں - سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے مجاہدات کیے ہندوستان میں جو اکابر گذرے ہیں جیسے معین الدین چشتی اور فرید الدین رحمہما اللہ انکے حالات پڑھو تو معلوم ہو کہ کیسے کیسے مجاہدات انکو کرنے پڑے ہیں - مجاہدہ کے بغیر حقیقت کھلتی نہیں +

جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فقیر کے پاس گئے اور اُسنے پھونک دی تو قلب جاری ہو گیا - یہ کچھ بات نہیں ایسے قلب ہندو فقراء کے پاس بھی جاری ہوتے ہیں یہ تو کچھ چیز نہیں ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھ تزکیہ نفس کی بھی شرط نہیں ہے نہ اسمیں کفر و اسلام کا کوئی امتیاز ہے ہندو جوگیوں نے اس فن میں آجکل وہ کمال کیا ہے کہ کوئی دوسرا کیا کرے گا - میرے نزدیک یہ بدعات اور محدثات ہیں -

شریعت کی اصل غرض تزکیہ نفس ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لیکر آتے ہیں اور وہ اپنے نمونہ اور اُسوہ سے اس راہ کا پتا دیتے ہیں جو تزکیہ نفس کی حقیقی راہ ہے وہ جانتے ہیں اللہ تعالی کی محبت دل میں پیدا ہو اور شرح صدر حاصل ہو +

میں بھی اسی منہاج نبوۃ پر آیا ہوں ہیں اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میں کسی ٹوٹکے سے قلب جاری کر سکتا ہوں غلط ہے میں تو اپنی جماعت کو اسی راہ پر لے جانا چاہتا ہوں جو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے جو خدا کی وحی کے ماتحت طیار ہوتی ہے - پس اور راہ جس کا ذکر ساری کتابوں میں آپ نہ پائیں گے اور نہ اس کی تعلیم دیتے ہیں اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو +

سائل - حضور نمازیں پڑھتے ہیں مگر منہیات سے باز نہیں رہتے اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا ہے +

حضرت اقدس - نمازوں کے نتایج اور اثر تو تب ہوں جب نمازوں کو سمجھکر پڑھو - بجز کلام الٰہی اور ادعیہ ماثورہ کے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اور پھر ساتھ یہ بھی یاد رکھو - یہی ایک امر ہے جسکی بار بار تاکید کرتا ہوں تھکو اور گھبراؤ نہیں اگر استقلال اور صبر سے اس راہ کو اختیار کروگے تو انشاء اللہ یقیناً ایک نہ ایک دن کامیاب ہو جاؤگے - ہاں یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالے ہی کو مقدم کرو اور دین کو دنیا پر ترجیح دو - جبتک انسان اپنے اندر دنیا کا کوئی حصہ بھی پاتا ہے وہ یاد رکھے کہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ دین کا نام بھی لے -

یہ بھی ایک غلطی لوگوں کو لگی ہوئی ہے کہ دنیا کے بغیر دین نہیں ہوتا - انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں آتے ہیں کیا انھوں نے دنیا کے لیے سعی اور مجاہدہ کیا ہے یا دین کے لیے +

اور باوجود اس کے کہ ان کی ساری توجہ اور کوشش دین ہی کے لیے ہوتی ہے پھر کیا وہ دنیا میں نامراد رہے ہیں؟ کبھی نہیں - دنیا خود اُن کے قدموں پر آگرتی ہے یہ یقیناً سمجھو کہ انھوں نے دنیا کو گویا طلاق دیدی تھی لیکن یہ ایک عام قانون قدرت ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا انکی خادم اور غلام ہو جاتی ہے جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کر لیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں +

سچی خوشی اور اطمینان اللہ تعالی کے فضل و کرم سے عطا ہوتا ہے یہ مجرد دنیا کے حصول پر منحصر نہیں ہے اسلیے ضروری امر ہے کہ ان اشیاء کو اپنا معبود نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اسی کو یگانہ دیکھتا معبود سمجھو - جبتک انسان ایمان نہیں لاتا کچھ نہیں - اور ایسا ہی نماز و روزہ اسے منزل مقصود تک نہیں لے جا سکتا بلکہ جب یہ محض خدا کے لیے ہو جاوے اور اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا سچا مصداق ہو تب مسلمان کہلاے گا - ابراہیم علیہ السلام کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہیے - جسطرح وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گیا اُسی طرح انسان ساری دُنیا کی خواہشوں اور آرزوؤں کو جب تک قربان نہیں کر دیتا کچھ نہیں بنتا - میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جاوے اور اللہ تعالی کیطرف اسکا ایک جذبہ پیدا ہو جاوے اُسوقت اللہ تعالے خود اس کا متکفل اور کارساز ہو جاتا ہے - اللہ تعالے پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہیے - اگر نقص اور خرابی ہوگی تو ہم میں ہوگی - پس یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کا نہ ہو جاے بات نہیں بنتی اور جو شخص اللہ تعالی کے لیے ہو جاتا ہے اُسمیں شتابکاری نہیں رہتی مشکل یہی ہے کہ لوگ جلد گھبرا جاتے ہیں اور پھر شکوہ کرنے لگتے ہیں +

سائل - ابتدائی منزل اس مقصد کے حصول کیلیے کیا ہے

حضرت اقدس - ابتدائی منزل یہی ہے کہ جسم کو اسلام کا تابع کرے جسم ایسی چیز ہے جو ہر طرف لگ سکتا ہے بتاؤ زمینداروں کو کون سکھاتا ہے جو جیٹھ اساڑھ کی سخت دھوپ میں باہر جا کر کام کرتے ہیں اور سخت سردیوں میں آدھی رات کو اُٹھکر باہر جاتے اور ہل چلاتے ہیں پس جسم کو جسطرح پر لگاؤ اُسی طریق پر لگ جاتا ہے ہاں اسکے لیے ضرورت ہے عزم کی - کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ مٹی کھایا کرتا تھا بہت تجویزیں کی گئیں مگر وہ باز نہیں رہ سکتا تھا آخر ایک طبیب آیا اور اُس نے دعوی کیا کہ میں اسکو روک دونگا چنانچہ اُس بادشاہ کو مخاطب کرکے کہا ایہا الملک این عزم الملوک یعنی اے بادشاہ بادشاہوں والا عزم کہاں گیا؟ یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ اب میں مٹی نہیں کھاؤنگا - بس عزم مومن بھی ..... تو کوئی چیز ہے

سائل - عزم کرنے تو آپ کی کیا ضرورت ہے +

حضرت اقدس - بات یہ ہے کہ جب نفوس صافیہ کا جذب ہوتا ہے تو مدد و معاون بھی پیدا ہو جاتے ہیں - صحابہ دل اچھے تھے تو اللہ تعالی نے اُن کے لیے ایک رسول بھی پیدا کر دیا - ایسا ہی کہتے ہیں کہ مکہ سے جو مدینہ کیطرف ہجرۃ کی اسمیں یہی سر تھا کہ وہاں کے اصلاح پذیر قلوب کا ایک جذبہ تھا -

---

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اور احباب اُس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعۃ احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اُس کے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے - بلکہ حضرت **امام علیہ السلام** نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹکر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے - ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچیگا - مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنینگے - کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے - اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی - پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے - آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُسوقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - بس اُٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات سر دست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچسو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

دلچسپ علمی خبریں

ڈاکٹر۔ اولوجان اوئس۔ اور دیگر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بہت سے امراض اس دودھ سے پیدا ہوتے ہیں جو صاف نہیں ہوتا۔ بلکہ غلیظ۔ اور جس میں خاک یا اجرام وغیرہ داخل ہو جاتے ہیں چنانچہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے دودھ سے یہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ساری امراض جو اجرام کے ذریعے پھیلتے ہیں۔ ورم اور خراش وغیرہ۔ گلٹیاں جو اکثر بچوں کے جسم پر نکل آتی ہیں۔ وبائی امراض۔ مثلاً ہیضہ۔ پس دودھ کو ایسی جگہ اور ایسے صاف برتن میں رکھنا چاہئے جہاں خاک کے ذریعے اجرام نہ پہنچ سکیں۔ بلکہ دودھ دینے والے مواشی کو نہایت [illegible] رکھنا چاہئے۔ اور عمدہ اور صاف چارہ کھلانا چاہئے۔ یورپ [illegible] کوپن ہیگن وغیرہ میں دودھ کا انتظام اچھا ہے۔ اور جو دودھ چوبیس گھنٹہ تک رکھا رہتا ہے وہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ اور خراب دودھ بیچنے والوں کو قانوناً سزا دیجاتی ہے

برلن میں ایک شخص کے دماغ میں سے رسولی بذریعہ عمل جراحی نکالی گئی تھی جس سے کئی رگیں اور نسیں کٹ گئی تھیں۔ ان کو درست کرتے وقت وہ رگ جو قوت سامعہ کا آلہ ہے۔ اس رگ سے جو قوت باصرہ کا آلہ ہے۔ جوڑ دی گئی۔ اس مریض کو صحت ہونے پر آواز اشیاء کی مانند معلوم دینے لگی۔ اور اشیاء آواز کی مانند۔ چنانچہ وہ بیان کرتا ہے کہ یہ آواز۔ نیلگوں آسمان ایک [illegible] کی صاف آواز اور دھندلا آسمان جھنجھناہٹ سی معلوم دیتی ہے۔ اسی طرح انجن کی تیز سیٹی بنفشی رنگ۔ کسی جماعت کا شور نارنجی رنگ اور مینہ کا برسنا سبز رنگ معلوم ہوتا ہے۔ اسے بلبل کے نغمے میں [illegible] لطف آتا ہے۔ اور اس کی آوازیں اس سے نہایت خوشنما رنگوں کی شکل میں دوچار ہوتی ہیں

دنیا میں سب سے بڑا پھول [illegible] ہے۔ جو جزائر فلپائن کے ایک جزیرہ مندانا [illegible] ہے۔ اس کا عرض۔ ایک گز اور وزن ۲۲ پونڈ [illegible] ہے۔ وہ سطح سمندر سے ۲ ہزار فیٹ کی بلندی پر اگتا ہے

دو [illegible] اور دو اونس خشک سیج (ایک بوٹی کے پتے) تین بوتل پانی۔ ان تینوں چیزوں کو ایک آہنی برتن میں ڈال کر اور اس کو دوسرے برتن سے ڈھانپ کر آگ کے اوپر رکھدو۔ اور آہستہ آہستہ پکنے دو۔ جب وہ ایک تہائی رہ جائے۔ تو آگ بجھا کر اسے چوبیس گھنٹے رکھا رہنے دو۔ پھر پانی کو مقطر کرکے بوتل میں رکھ لو اس عرق کو برش سے کھوپری پر لگاؤ۔ اس سے بال سفید نہ ہونگے۔ اور کمزور بال مضبوط ہو جائیں گے

ڈاکٹر۔ جے شکاف شارپ نے تجربہ کے بعد رائے قائم کی ہے۔ کہ سمندر کے سفر میں جو بیماری سر گھومنے اور جی متلانے کی ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ ایک آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے۔ اس کی تائید میں وہ ایک شخص کا حوالہ دیتے ہیں۔ جس کو بحری سفر میں یہ مرض ہو جاتا۔ مگر جب سے اس کی ایک آنکھ جاتی رہی ہے۔ تب سے اسے یہ تکلیف بھی نہیں ہوئی۔

پیرس۔ کی اکیڈمی آف سائنس میں ایک شخص کا معائنہ کیا گیا ہے۔ جس کا قد دس سال میں کم ہوتے ہوتے پانچ فیٹ ۴ انچ سے تین فیٹ ۲ انچ رہ گیا ہے۔ اس کی صحت خوب اچھی ہے۔ مگر صرف قد گھٹتا رہتا ہے

ناروے کے ایک انجینیر برگراف نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس کے ذریعے سمندر کی سطح پر سے اگر آواز کا سمندر کے پانی کے اندر پہنچانا مقصود ہو۔ یا اندر کی آواز کا سننا مقصود ہو۔ تو وہ پہنچائی اور سنی جا سکتی ہے جو آواز ۲ ہزار فیٹ کی گہرائی تک پہنچائی جائے۔ اس کی آواز بازگشت ایک سیکنڈ میں سنائی دیجاتی ہے کہتے ہیں۔ کہ اس آلہ سے بہت سے بڑے بڑے کام نکل سکیں گے۔

فرانس۔ میں ایک سائنس دان ایم ہیورٹ نامی نے ایک کل مختصر نویسی کی ایجاد کی ہے۔ جو ان تمام کلوں سے بہتر ہے۔ جو آج تک اس کام کے لئے بنائی گئی تھیں۔ اگرچہ سردست وہ فرانسیسی زبان ہی کے لکھنے کا کام دیتی ہے تاہم دوسری زبانوں کے لکھنے میں بھی کام آسکتی ہے ایک معمولی شخص ایک ہفتہ کی مشق کے بعد ۵۰ الفاظ فی منٹ کے حساب سے لکھ سکتا ہے۔ اور دو تین ماہ کی مشق کے بعد فی منٹ ۱۲۵ سے لیکر ۱۵۰ الفاظ تک لکھ سکتا ہے مختصر نویسی میں ایک دقت یہ ہے۔ کہ جو شخص لکھتا ہے۔ وہی اسے پڑھ سکتا ہے۔ اگر جلدی لکھا ہوا ہو۔ تو اس سے بھی نہیں پڑھا جاتا۔ اور اگر پڑھا بھی جائے۔ تو بڑی دقت سے۔ مگر اس کل میں یہ دقت بھی دور کر دی گئی ہے کیونکہ اس کے ذریعے حروف وعلامات بہت صاف اور عمدہ طریقہ میں لکھی جاتی ہیں ایم ہیورٹ نے اپنی اس کل کا نام اسٹینوفانٹ رکھا ہے

مسلمان سیاحین

علامہ محمود سالم بک سابق جج عدالت مختلطہ مصر و ایڈیٹر رسالہ عرفانت (یہ رسالہ فرانسیسی زبان میں شائع ہوتا ہے) نے مسلمانوں کی سیاحت کے متعلق ممبران جغرافیکل سوسائٹی مصر کے روبرو ایک اسپیچ ۲۰۔ محرم گذشتہ کو دی تھی۔ اور ان مسلمان سیاحوں کا تذکرہ کیا۔ جو ساری دنیا میں پھرے۔ اور تہذیب وعلم وتجارت کی اعلیٰ اعلیٰ مشہور خدمتیں انجام دیں۔ ان سیاحتوں کی اہمیت بتلاتے ہوئے یہ بھی ذکر کیا۔ کہ مسلمانوں کی ترقی کے زمانے میں یورپ کی کیا حالت تھی۔ اور مسلمانوں نے ان دنوں کیوں کر تمام ممالک کی جاپان سے لے کر کیپ تک سیاحت کی۔ مسلمانوں کے آثار بالفعل آئس لینڈ و ہالینڈ میں دریافت ہوئے ہیں۔ اور کولمبس کے امریکہ دریافت کرنے ۴۰۰ برس قبل مسلمان امریکہ میں پہنچ چکے تھے جن مسلمان سیاحوں نے دنیا کا سفر کیا۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے بعض سکوں پر جو ہنری ششم و فریڈریک دوم کے وقت کے ہیں۔ صاف عربی خط و نقش موجود ہے۔ تمدن اسلام کی عظمت یورپ کا تنزل۔ اور اہل یورپ کے ہر بات میں مسلمانوں سے محتاج ہونے کی کیفیت پوری طرح بیان کرنے کے بعد مسلمانوں کی توجہ متعلق بہ رواج صنعت و حرفت و تجارت اور ہمسایہ ملکوں میں علوم کی اشاعت کا حال بیان کیا۔ صناع وتجار وعلمائے سفر سے صرف مادی و اخلاقی منفعت حاصل کرکے نہیں لوٹتے تھے۔ بلکہ وہاں کی حکومت کے پولیٹکل انتظامات سے بھی واقف ہوتے تھے۔ اور حیات اجتماعی کو بھی آزما لیتے تھے۔ یہ بھی بیان کیا کہ اس قسم کی سیاحتیں خلفائے راشدین و بنی امیہ کے زمانے میں بہت وقوع میں آئیں۔ اور عباسیوں کے عہد میں یہ سلسلہ درجۂ کمال تک پہنچ گیا۔ حروب صلیبیہ کے زمانے سے پھر سیاحتیں پست ہو چلیں۔ اور ممالک اسلام پر تاتاری ومغل وغیرہ وحشی اقوام کے حملوں سے جوش سرد پڑ گیا۔ اور آخر یہ ہوا کہ یہ ممالک اخلاقی وقسمت کے اعلےٰ درجہ سے بالکل نیچے آرہے۔ سبب یہ تھا کہ وحشی حملہ آور کو کسی قسم کی بیہودہ اور ذلیل حرکت سے باک نہ تھا۔ علما کو جو ان دنوں اعلام ہدایت و مصباح معرفت تھے قتل کر ڈالتے تھے۔ کتب خانے جلا دیتے تھے۔ اور طرح طرح کی بیہودگیاں جن سے تاریخ کے صفحات سیاہ ہیں۔ کرتے تھے

مسلمان سیاحوں کی سیاحتیں محض جنوبی ممالک مثلاً جاوا و سوماٹرا و مڈغاسکر و جزائر ملایا و چین کی سیاحت تک محدود نہیں رہیں۔ بلکہ شمالی ممالک روس و ناروے [illegible] تک پہنچے ہوئے تھے۔ یہاں انکی تجارت کو بڑا فروغ تھا خود علمائے روس مثلاً مسٹر فرائن و مسٹر باٹسموزن نے اس امر کی شہادت دی ہے اور علمی مباحث سے اس کو ثابت کیا ہے۔ جرمنی و ہالینڈ وغیرہ کے علما بھی اس کے قائل ہیں۔ فاضل مقرر نے اس کے بعد یورپین اہل قلم اور مورخوں کے اقوال تائید دعویٰ میں نقل کئے۔ المؤید نے اس کے ترجمے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ ہم بھی اس بحث کو اس وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔ [illegible]

فہرست مُبایعین

اللہ تعالیٰ نے جس کشتی کو طیار کیا ہے اور اپنے رسول کو اسکا کشتی بان بنایا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ایک ویر کی راہ سے ایک بیڑے پاس آ ئینگے۔ اُسکی مردم شماری پر احاطہ بیچارہ انسان کس طرح کرسکتا ہے۔ حضر میں سفر میں مردانہ میں زنانہ میں خطوط کے ذریعہ زبانی پیغاموں کے ذریعہ بیعت کا سلسلہ کثرت سے جاری ہے۔ پھر بہت سے لوگ ایسی جگہ ہونگے اور ایسی حالتوں میں ہیں جو دل سے اللہ اور اُسکے رسول مسیح موعود پر پختہ ایمان رکھتے ہیں مگر نہ اُن کے ہاتھ سے کوئی خط آ سکتا ہے اور نہ وہ خود چلکر یہاں پہنچ سکتے ہیں غرض اس سلسلہ کا احاطہ کرنا ایک انسان کی طاقت سے بڑھکر ہے۔ جہانتک ہوسکتا ہے احباب کی باہمی واقفیت پیدا کرنے کے واسطے نئے مبایعین کی فہرست درج اخبار کیجاتی ہے۔ مگر کسی صورت میں ہم اس امر کے ذمہ دار نہیں ہوسکتے کہ یہ فہرست کامل ہے ✦

(خلاصہ اقرار بیعت - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا)

۱- نور محمد صاحب ولد فخر الدین خان صاحب ساکن ایبٹ آباد حال ملازم فوج منی پور آسام ✦
۲- فتح محمد صاحب ولد نبی بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ محلہ ملکانہ - داروغان دہڑہ متصل نواب صاحب
۳- غلام قادر صاحب ولد کریم خان صاحب ساکن " "
۴- گھیسا صاحب ولد سیدا صاحب " "
۵- اسمٰعیل صاحب ولد قادر بخش صاحب " "
۶- فقیریا صاحب ولد اللہ دیا صاحب " "
۷- مولوی عبد المجید خان صاحب ولد محمد نجیب خان صاحب ساکن رام پور مصطفیٰ آباد دار الریاست
۸- عبد الرزاق صاحب ولد کریم بخش صاحب ساکن ملتان محلہ چڑیاں اندرون دہلی دروازہ ✦

آریہ مسافر

رسالہ آریہ مسافر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے جس اشتہار میں یہ دعوے کیا ہے کہ آیندہ زلزلہ آنے والا ہے اُسکی طرز تحریر سے معلوم ہوتا تھا کہ ہفتہ دو ہفتہ کے اندر ہی پہلی تحریر پڑھکر یہ سمجھتا کہ کُن زلزلہ آنیوالا ہے لیکن ابتک کوئی بھونچال نہ آیا جس سے ان کی پیشگوئی کی بطالت ظاہر ہے ✦

واہ آریہ مسافر کی سمجھ - حضرت کا اشتہار تو سیدھی سادی اردو عبارت میں تھا اُسکے سمجھنے میں آپکو اتنے مشکلات کیوں پڑے جو ہفتہ دو ہفتہ نکال لیے۔ تو معمولی اردو عبارت تھی کوئی وید کے منتر نہ تھے جنکے پڑھنے کیواسطے کئی سو سال کی ضرورت ہو۔ کوئی ایسی پیچیدگی نہ تھی کہ اگنی آگ اور ہوا اور مراد پرمیشر لیں۔ کوئی ایسا ذومعنی کلام نہ تھا کہ سناتن اُس سے بت پرستی نکال لیں اور دیانند جی مہاراج کو کئی ہزار سال کے بعد اُس سے ٹوٹی پھوٹی توحید سوجھے۔ ٹوٹی پھوٹی اسواسطے کہ دیانند کا خدا روح کا خالق نہیں مادہ کا خالق نہیں ہاں کچھ جوڑنے جاڑنے کا کام جانتا ہے جیسے فرضی شاید الہٰی وید ک آریوں کو خوش کرنے کے واسطے عیسائی لوگوں کے فرضی خداوند نے یوسف بڑھئی کے گھر میں جنم لینا پسند فرمایا تھا ✦ حضرت مسیح موعود نے اپنے اشتہاروں میں آیندہ زلزلہ کی متعلق اجتہادی طور پر تشریح کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ سال آیندہ پہاڑ دیر پر جانا مناسب نہیں اور الہام میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر بہار آئی تو آئی بات پھر پوری ہو گئی۔ کیا یہ الفاظ تمہاری نظر سے نہ گذرے تھے۔ پر میں کہتا ہوں سے آریہ مسافر۔ تو جلد بازی کو کیوں دیکھتا ہے اور کیوں اسکی طرف دھیان لگاتا ہے۔ کیا تیرے واسطے تین بیتی کا نشان کافی نہ تھا۔ کیا وہ سارہی میعاد گذرنے سے ہی پہلے تیری مسافرت کے ایام کو پورا کرنیوالا نہ تھا۔ تیرے واسطے مناسب نہ تھا کہ اب تو کسی نشان پر اعتراض کرتا۔ تونے خود مانگ کر نشان لیا۔ اور نشان بھی کیسا سرخ۔ کیا اب بھی کچھ کسر باقی تھی کہ تو مرسل الٰہی کے نشانوں پر بحث کرتا۔ ؟ ہرگز نہیں۔ آریو! ویدوں کے قصوں کہانیوں کو اب چھوڑ دو۔ حضرت مرزا صاحب کو غیر نہ سمجھو۔ وہ تمہارے ہی ملک کا ایک آدمی ہے غیر ملک کے لوگ اُسکو ہندی کہتے ہیں پس اگر تم ملکی عزت کے پیچھے مرتے ہو تو یہ بھی ہندی ہے اور خدا کا فرستادہ ہے اور سچی راہ تمکو دکھاتا ہے آؤ اسکو قبول کرو اور ہمیشہ کے لیے گنے بلے کی جون میں پڑنے سے نجات پاؤ ✦

یہود سیرۃ مسلمان

ضرورت مسیح موعود

اخبار وطن رقمطراز ہے کہ کہلانیکو تو دنیا میں ۲۰ - اور ۲۵ کروڑ کے درمیان مسلمان بتائے جاتے ہیں لیکن انہیں بلا مبالغہ کئی کروڑ ایسے ہونگے جو کلمۂ توحید بھی درست نہ بول سکتے ہونگے اور تین چوتھائی کے قریب ایسے ہونگے جو بجز کلمۂ شہادت کے اپنے دین کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے حتیٰ کہ خاص عرب کے مختلف حصص خاصکر نواحی عدن میں کئی ایسے قبیلے آباد ہیں جو اسلام چھوڑ انسانیت سے بھی معرا ہیں اور بالکل وحشی درندوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ چوروں کی سے انکی تمام عمر ہے۔ دین و ملت و قومیت سے کچھ سروکار نہیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے پچھلے دنوں تین ماہ علاقہ عدن و حضرموت کا دورہ کیا تو اس نواح کے مسلمان کہلانے والے کئی عرب قبیلوں کی جہالت پستی خود غرضی اور بے غیرتی دیکھکر ششدر رہ گیا اس سے بڑھکر پستی و وحشت کیا ہوگی کہ ایک قبیلہ والے بہن بیٹی - باپ کی بیبیاں اور خالہ پھپھی سبکو مباح سمجھتے ہیں - بیدینی و الحاد کی یہ حالت اور غداری و بے حمیتی کی یہ کیفیت ہے کہ ان کے بڑے بڑے قاضی اور مولوی ایک طرف تو ترکی حکومت سے وظیفے لیتے ہیں اور دوسری طرف سلطنت عثمانیہ کے دشمنوں کی جاسوسی کی خدمت ادا کر رہے ہیں۔ یہاں ہندوستان میں بھی ایسے عالم کوڑی سے کم نہیں۔ جہاں کے عام مسلمان باشندے نام کے مسلمان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہوسکتے کیا اسلام میں اب صوفیاء کرام اور علماء کا وجود مطلقاً ناپید ہوگیا ہے کہ اس دردانگیز و دلسوز حالات کو دیکھکر بھی کسیکی عرق حمیت جوش میں نہیں آتی اور انکی اصلاح اور درستگی کے لیے ۲۵ کروڑ مسلمانوں میں سے ۲۵ شخص بھی چار دیواری کے آرام و آسایش کو چھوڑنا پسند نہیں کرسکتے۔ جس قوم کی دنایت - پست ہمتی اور تن پروری و غفلت اسدرجہ تک پہنچ چکی ہو کیا وہ زندہ شمار ہوسکتی ہے؟ یا زندہ رہنے کے قابل سمجھی جاسکتی ہے ✦

(ایڈیٹر بدر) کیا مسلمانوں اور اسلام کے علماء کی یہ حالت ظاہر نہیں کرتی کہ اسوقت مسلمان یہود سیرت ہوگئے ہیں جیسا کہ پہلے آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ایک وقت تم پر آویگا کہ تم یہود کی خصائل اختیار کروگے یہانتک کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہے تو تم بھی کروگے - مذکورہ بالا بیان ظاہر کرتا ہے

[illegible] مطبع ... میں ... ایڈیٹر کے لیے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

اِنّ اللّٰہ قائل صدق لکم دقت مسیحہ وارثہ من اللہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چہ گویم باتو گرائی چہار قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۶ | ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۲۵
معاونین برضائے خود	۱۰
	۵
	۳
عام قیمت	۲/۸

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین۔ وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر۔ اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات آن ہمہ حق نزد ماست — منکرش مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسر موئے ز آن عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوئم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا

درس قرآن

یہ عاجز بسبب تپ لرزہ جو کئی ملیل ہے درس قرآن نہیں لکھ سکا اسواسطے مخدومی مکرمی حکیم فضل الدین صاحب نے درس قرآن اخبار بدر کے واسطے تحریر کیا ہے اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طس تلک آیت القرآن وکتاب مبین

ھدی و بشری للمؤمنین

جس قدر دنیا میں مفید اور نفع رسان باتیں ہیں قرآن مجید میں بھی ضرور انکا ستہ موجود ہوتا ہے منجملہ اُن کے حروف مقطعات کے ساتھ اختصار کلام بھی ہے۔ ہر زمانہ میں جب کسی نے کوئی اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا قرآن کریم پر کیا ہے وہی بات خود اُس کے اندر بھی پائی گئی ہے بلکہ وہ نمونہ اُس سے بھی بڑھ کر بدتر معترض کے اندر بھی پایا گیا ہے۔ آج کل طس۔ یس۔ طہ الم۔ وغیرہ حروف مقطعات قرآنی پر بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ حروف معما کی طرح ہیں مگر یہ اعتراض ایسے وقت میں کیا گیا ہے کہ جب ساری مہذب دنیا استعمال مفردات میں مجبور کی گئی ہے انگریز تو یہ اعتراض کر ہی نہیں سکتے اِن کے کارخانے سامان خطابات امتحانات اپنے ناموں وغیرہ میں استعمال حروف مفردات کا بکثرت ہوتا ہے ایف۔ اے بی اے۔ ایم۔ اے۔ وغیرہ۔ آریہ نے خطوط و دکانات پر الف و م اوم لکھا جاتا ہے قرآنی حروف کی تفسیر صحابہ جیسے حضرت علی ابن مسعود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کی ہے بعض تفاسیر میں بھی بہت لمبی تفسیر ان حروف کی بیان کی گئی ہے غرضکہ جو مضمون کسی سورۃ کا یا کوئی سمجھ میں نہ آئے تو اس کا سمجھنا دشوار ہو تو چونکہ اسماء الٰہیہ اُس کے ساتھ ہوتے ہیں پس وہ اسماء جسکی وہ آیات مظہر ہوتے ہیں ان مفردات سے بڑا کام قرآن حدیث طب وغیرہ علوم میں لیا گیا ہے جیسے قرآن میں صلی الوصل اولی مثق قد یوصل ج جائز ص وقف حرض م تا حدثنا نا اخبرنا یکہ منکو احمد وغیرہ غرض تمام علوم عربی میں مقطعات سے کام لیا گیا ہے۔ طس۔ ط سے اسم الٰہی لطیف اور س سے سمیع مراد ہے یعنی یہ آیات قرآن اور کتاب کھول کر سُنانے والے کی ہیں جو اللہ لطیف سمیع

کی حضور سے نازل ہوئی ہیں جیسے فرامین کے سر پر لکھا جاتا ہے اجلاسی فلاں حاکم سے یہ حکم جاری ہوا ہے اسی طرح ہر سورہ کے سر پر فرمایا گیا۔ **ھدی و بشری للمؤمنین** ہدایت اور بشری مؤمنوں کے لیے ہے لطافت سے ہدایت اور سمیع سے خوشنودی کو بشرے ملتا ہے ہر ایک آسمانی مذہب والا اپنے کتاب کی نسبت ہادی اور بشیر ہونے کا دعوی کرتا ہے مگر صرف دعوی قابل پذیرائی نہیں ہوتا جب تک ثبوت ساتھ نہ ہو ثبوت کیسے بعض بعد الموت کا وعدہ کرتے ہیں اور سچا مذہب وہ ہے جس کے پاس وعدہ ہی وعدہ نہ ہو بلکہ نقد ثبوت بھی موجود ہو چنانچہ مذہب اسلام اسی دنیا میں ہدایت اور بشری کا وعدہ دیتا ہے قرآن مجید میں ہدایت بھی ہے اور جو ہدایت پر ایمان لاوے اور عمل کرے اُسکو بشری بھی ہے ہدایت تو ہے **الذین یقیمون الصلوۃ** جو مضبوط رکھیں نماز کو ایک طرح ہدایت تو یہ ہے کہ عظیم الشان ذات کے سامنے خشوع خضوع سے قسم قسم کی نیاز مندی کا اظہار کرے عظمت وجبروت الٰہی کو یاد کر کر ہاتھ باندھ کر غلاموں کی طرح حضور میں کھڑے ہونا جھکنا زمین پر گر پڑنا اور پھر اپنے محسن صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا دعائیں کرنا یہ تو نماز ہے ہاتھ پاؤں زبان ناک آنکھ کان سے اکثر کام ہوتے رہتے ہیں جو بعض ان میں غلطی پر بھی مبنی ہوتے ہیں خصوصاً ناک تو ایسی چیز ہے کہ اسکے پیچھے انسان سب کچھ برباد کر دیتا ہے پس بقدر طاقت انکو ظاہری طور پر صاف کرو اور باطنی پاکی اور صفائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اسیواسطے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعد وضو کے پڑھو **اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین ویؤتون الزکوۃ** اور دیا کریں زکوۃ بدنی خدمات تو کسی قدر سہل ہیں مگر مال کا خرچ کرنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

کرجان طلبی مضائقہ نیست + زر می طلبی سخن درین است

مگر مومن صادق کو مال کا خرچ کرنا مشکل نہیں ہوتا اسیواسطے اس کا نام صدقہ ہے یعنی مومن کے صدق کی علامت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور مخلوق کی بہتری کے لیے مال خرچ کرتا ہے **وھم بالآخرۃ ھم یوقنون** اسی پر بس نہیں بلکہ وہ جزا و سزا پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ تو ہدایت ہے **ان الذین لا یؤمنون بالآخرۃ زینا لھم اعمالھم فھم یعمھون**

جو لوگ جزا و سزا کو نہیں مانتے ان کے لیے ہمنے انکے وہ نیک اعمال جو انکو کرنے چاہییں عمدہ عمدہ پیرایوں میں خوبصورت کرکے دکھلائے (یہ ہدایت ہے) مگر وہ پر غور سے نہیں دیکھتے اندھوں کا سا کام کرتے ہیں مگر بُرے کام کو خوبصورت کرکے دکھانا شیطان کا کام ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **زین لھم الشیطن اعمالھم** پ شیطان نے انکو اُن کے بُرے اعمال خوبصورت کرکے دکھا دیے نیک کام کا خوبصورت کرکے دکھانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے **حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان** پ ۲۶ اللہ تعالیٰ ہی تمہارے دلوں میں ایمان محبوب بنایا اور خوبصورت کرکے دکھایا اُسکو تمہارے دلوں میں اور ناپسند کرکے دکھایا کفر بدعہدی بے فرمانی کو۔ ایسی آیات قرآن مجید میں اور بہت ہیں جنمیں صریح لفظوں میں فرمایا کہ بد اعمال شیطان خوبصورت کرکے دکھلاتا ہے **اولئک الذین لھم سوء العذاب وھم فی الآخرۃ ھم الاخسرون** انکو بڑا عذاب اور انجام کار اُن کو بڑا ٹوٹا ہوگا ان کے لیے بشری کا کوئی حصہ نہیں۔ **وانک لتلقی القرآن من لدن حکیم علیم** تو تو دیا گیا ہے قرآن اللہ لطیف سمیع سے جو حکیم اور علیم بھی ہے مومنوں کی دعا سننا اور اُن کے ہدایت پر چلنے کو دیکھنا اور بشری دینا اس کی ایک مثال یہ ہے کہ **اذ قال موسی لاھلہ انی آنست نارا** جب کہا موسیٰ نے اپنے ساتھیوں کو کہ میں نے آگ دیکھی ہو اور پتا معلوم ہوتا ہے **سآتیکم منھا بخبر او آتیکم بشھاب قبس لعلکم تصطلون** لاؤں گا تمہارے لیے کوئی خبر یا لاؤں گا تمہارے لیے جلتا ہوا انگارہ تاکہ تم تاپو آرام پاؤ سینکو۔ آجکل بڑے آدمی اپنے ماتحتوں یا کم درجہ والے لوگوں یا ساتھیوں کو کام کے لئے بھیجتے ہیں مگر انبیاء خود مفید اور ضروری اور مشکل کام کرتے اور دوسروں کو آرام دیتے ہیں یہ قابل غور اور قابل تقلید امر ہے اب ہر ایک انسان اپنے اندر غور کرے کیا وہ ایسا کرتا ہے کہ مشکل کام خود کرے اور دوسروں کو آرام دے ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ جنگل میں تھے کھانا پکانے کیوقت تمام صحابہ پر کام تقسیم کر دیا آخر فرمایا کہ اب سب کام تقسیم ہو گئے تو لکڑیاں میں لاؤں گا وہ جبراً ہو گئے مشکل کام اپنے لیے رکھ لیا۔ کیسا پاک نمونہ ہے **فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار ومن حولھا وسبحان اللہ رب العلمین** جب وہاں پہونچے آواز دی گئی کہ جو شخص آگ کی طلب میں آیا ہے اُسکو برکت دی گئی جو اُسکے ارد گرد موجود ہیں اور پاک ہے اللہ تعالیٰ پالنے والا جہانوں کا یعنی حضرت موسیٰ ظاہری طور پر خیر خواہ بنا اللہ تعالیٰ نے اسکو روحانی

بقیہ صفحہ ...

اصل بات یہ ہے کہ یہ موقعہ حضرت موسیٰ کے لیے تجلی الٰہی اور نزول وحی رحانی کا تھا جس کے ساتھ ملائکہ کا بھی نزول تھا اور یہ بات ابد کہنے کے لائق ہے کہ جب کسی رسول اور نبی پر وحی اُترتی ہے تو فرشتوں کا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس وحی کی حفاظت کے لیے نزول ہوتا ہے تاکہ رحمانی وحی کے ساتھ کسی قسم کا شیطانی دخل نہ ہو جاوے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ جن میں فرماتا ہے لا یظہر ...

ہفتہ دار الامان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن شریف باقاعدہ ہر روز بڑی مسجد میں بعد نماز عصر ہوا کرتا ہے

۳۔ مخدومی اخویم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین جن کی بیماری کی خبر گذشتہ اخبار میں دیگئی تھی۔ اب بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں۔ چودہری صاحب کی صحت کا قصہ عجیب ہے۔ ان کو مرض اسہال تھا۔ دس دن تک برابر اسہال آتے رہے۔ دسویں دن حالت نہائیت نازک ہوگئی۔ دو دو منٹ پر اسہال آنے شروع ہوئے ساتھ ہی قے شروع ہوگئی۔ اور نہائیت سخت کمزوری تھی اس وقت حضرت مسیح موعود کو خبر ہوئی۔ آپ نے بعد عصر دوائی ارسال کی۔ اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد تین دفعہ ارسال فرمائی۔ تیسری دفعہ دوائی پیتے ہی فوراً اسہال اور قے بند ہوگئی۔ اور تمام کرب اور تکلیف رفع ہوگئی۔ اور یا تو چودہری صاحب مثل مردہ کے ہو رہے تھے۔ اور یا صحت کے ساتھ اٹھ بیٹھے۔ فالحمد للہ۔ اب بخیر و عافیت دفتر کے کام میں حسب معمول مصروف ہیں۔

۴۔ اس ہفتہ میں مفصلہ ذیل احباب تشریف لائے۔ بابو محمد امین صاحب۔ مبارک شاہ صاحب طالب علمان رڑکی کالج منصب علیشاہ صاحب خیاط از لدھیانہ میاں خیر الدین صاحب وگل محمد صاحب طالب علمان علی گڈھ کالج۔ بابو محمد امین صاحب کے پاس ایک کیمرا تھا جس سے انھوں نے کئی لوگوں کی تصویریں اتاری ہیں۔ ان کے علاوہ راولپنڈی شاہ پور وغیرہ مختلف مقامات سے احباب

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء کو قبل از اذان نماز فجر زلزلہ کا ایک تیز دہکا محسوس ہوا۔ کوئی ایک منٹ تک رہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

۲۰ - جولائی ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبد الکریم صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میرے کپڑے کو ایسا معلوم ہوا۔ کہ گویا آگ لگ گئی ہے۔ پانی ڈالا۔ تو کپڑا بالکل صاف نکل آیا۔ گویا اس کو کچھ آنچ نہ پہنچی تھی۔ فقط۔ مولوی صاحب والد صاحب بیمار ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ انکی صحت کی طرف اشارہ ہے

۲۲ - جولائی ۱۹۰۵ء۔ خان صاحب ذوالفقار علی خان کی زوجہ کلاں کی وفات کا ذکر آیا۔ عاجز کو لکھدیا۔ کہ ہماری طرف سے ان کو تعزیت نامہ لکھدیں۔ کہ صبر کریں موت فوت کا سلسلہ دنیا میں لگا ہوا ہے۔ صبر کے ساتھ اجر ہے

فرمایا۔ قبولیت دعا حق ہے۔ لیکن دعا نے کبھی سلسلہ موت فوت کو بند نہیں کر دیا۔ تمام انبیاء کے زمانہ میں یہی حال ہوتا رہا ہے۔ وہ لوگ بڑے نادان ہیں۔ جو اپنے ایمان کو اس شرط سے مشروط کرتے ہیں کہ ہماری دعا قبول ہو اور ہماری خواہش پوری ہو۔ ایسے لوگوں کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۟اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۟انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔

بعض لوگ ایسے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت ایک کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔ اگر اس کو بھلائی پہنچے تو اس کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی فتنہ پہنچے تو منہ پھیر لیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت کا نقصان ہے۔ اور یہ نقصان ظاہر ہے۔

فرمایا صحابہ کے درمیان بھی بیوی بچوں والے تھے اور سلسلہ جاری اور موت فوت کا بھی ان کے درمیان جاری تھا۔ لیکن ان میں ہم کوئی ایسی شکائیت نہیں سنتے جیسے کہ اس زمانہ کے بعض نادان شکائیت کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ دنیا کی محبت کو طلاق دے چکے تھے۔ وہ ہر وقت مرنے کے لئے طیار رہتے تو پھر بیوی بچوں کی ان کو کیا پرواہ تھی۔ وہ ایسے امور کے واسطے کبھی دعائیں نہ کرواتے تھے۔ اور اسی واسطے اس میں کبھی ایسی شکائتیں بھی نہ پیدا ہوتی تھیں۔ وہ دین کے راہ میں اپنے آپ کو قربان کر چکے ہوئے تھے

۲۴ - جولائی ۱۹۰۵ء۔ پشاور کے دو دوست پیش ہوئے۔ ان کے متعلق ذکر ہوا کہ مخالفین نے ان کو بہت ہی دکھ دیا ہے۔ فرمایا۔ صبر کرنا چاہیئے ایسے موقعہ پر صبر کرنے سے اللہ تعالےٰ راضی ہوتا ہے

تار کی خبریں از لنڈن

۱۹ - جولائی ۱۹۰۵ء۔ لارڈ کرزن کی سپیچ تار میں منگوائی گئی ہے۔ لنڈن میں اس کے متعلق بہت چرچا ہے

۱۹ - جولائی ۱۹۰۵ء جاپانی فوج ولاڈی واسٹک پہنچ گئی ہے

" " " ۔ روسیوں کے بہت سے ڈوبے ہوئے جہاز جاپانی نکال کر اپنے استعمال میں لا رہے ہیں

۱۹ - جولائی ۱۹۰۵ء۔ صلح کانفرنس کے جاپانی ممبر امریکہ پہنچ گئے۔ بڑی عزت کے ساتھ سرکار امریکہ نے ان کو اپنی خاص ریل پر سوار کیا۔ روسی ممبر صلح بھی عنقریب وہاں پہنچنے والے ہیں۔

مختلف اخبار

شملہ سے خبر آئی۔ لارڈ کرزن بیمار ہیں

سر مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کا اکلوتا لڑکا فوت ہو گیا [illegible] کو سخت ماتم و پریشانی ہے

بنگال کی تقسیم پر صوبہ بنگالہ میں سخت جوش پھیلا ہوا ہے

قسطنطنیہ میں سلطان المعظم پر بم کے گولے کا [illegible] کیا جبکہ کو سلام علیک کی رسم ادا کر کے مسجد جامع سے نکلتے تھے کہ کسی نے بم کا گولہ پھینکا۔ سلطان کو چوٹ نہیں آئی لیکن ان کے کئی ہمراہی قتل اور کئی سخت مجروح ہو گئے

کیلے فورنیا کے ساحل سان ڈیاگو پر ایک جنگی جہاز کے [illegible] جانے سے ۹۳ آدمی ہلاک ہوئے۔ ۸۰ مجروح ہوئے [illegible] آدمی گم ہیں۔ شاید غرق ہو گئے

شریف مکہ معظمہ جنکا نام عون رفیق تھا۔ ۱۸ جولائی ۱۹۰۵ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے

آریہ سماج آگرہ کے بعض ممبروں نے ایک اشتہار چھاپا جس میں آیات قرآنی پر ایسے طریقہ سے نکتہ چینی کی گئی تھی کہ جس سے مسلمانوں کی دل آزاری مقصود تھی۔ مجسٹریٹ ضلع نے ملزم کو قید اور جرمانہ کی سزا دی۔ یہ سزا عدالت سشن جج نے بھی قائم رکھی۔ ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی۔ تو جسٹس بنرجی نے فیصلہ ماتحت میں دست اندازی سے انکار کر دیا۔ اور قرار دیا کہ وہ اشتہار مخش ہے (ریاض الاخبار)

حضور پرنس آف ویلز کے ہاں خدا نے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کفر بالرسولؐ کی عبرة انگیز سزا یا ایک اہلحدیث کی پردہ دری

خدا کے مرسل کے انکار سے سلب ایمان ہی نہیں ہوتا بلکہ علم عقل۔ دانائی سب کچھ ہی چھن جاتا ہے۔ یہ مولوی ملا ہمیشہ درسی کتابیں پڑھتے پڑھاتے تھے۔ بہت سے ان میں کتابیں رسالے فتوے لکھتے لکھاتے تھے۔ کبھی نہ کسی کو شبہ گذرا اور نہ یقین تھا کہ یہ لوگ عربی زبان سے ناآشنا ہیں۔ جنہوں نے غیرة اللہ خلیفة اللہ سے شقاوت ازلی کی تحریک سے لڑائی شروع کردی۔ اور جو ملمع عزت بنائے بیٹھے تھے۔ اس کی قلعی اتروا کر پردہ دری کرائی

بدقسمتی سے مولوی بٹالوی اپنے رسالہ میں لکھ بیٹھا کہ حضرة خلیفة اللہ مسیح موعود (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) عربی زبان نہیں جانتے۔ خدا تعالےٰ کی غیرت کب روا رکھ سکتی تھی کہ اس کا مامور زمینی کیڑوں کی نیش زنی کا ہدف بنے۔ اس کی توفیق اور فضل سے حضرت مرسل اللہ نے عربی زبان میں کئی کتابیں لکھ ڈالیں اور ان کے مقابلہ کے لئے تحدی کی۔ جناب ملا بٹالوی بےطرح پکڑے گئے چاروں طرف سے مطالبے شروع ہوئے کہ ان کا جواب لکھو۔ ورنہ مرزا کی سچائی پر مہر لگتی۔ اور احمدیت کا کبھی نہ بند ہونے والا باب کھلتا ہے۔ بدنصیب ناعاقبت اندیش کو یہ توفیق کہاں کہ عربی لکھنے سے عجز وقصور کا اعتراف کرتا گذری ہوئی زندگی میں ہی کوئی سطر دو سطر کا نمونہ ہوتا۔ تو اُسے پیش کرنے پر کفایت کرتا۔ اور لوگوں کے آنسو پونچھتا۔ آخر اس موت کے کڑوے پیالہ کی تلخ کام دہن سے یوں ٹالا کہ میں مرزا کی عربی کا جواب کیا لکھوں۔ وہ تو سراسر غلطیوں سے بھری ہوئی ہے اور غلطی کا نمونہ یہ پیش کیا کہ اُنہوں نے عجبت کا صلہ لام لکھا ہے۔ اور من چاہیئے تھا اس کے جواب میں دیوان عرب اور احادیث سے اُسے دکھایا گیا۔ کہ عجبت کا صلہ لام بھی آیا ہے۔ یہ سارے واقعات الحکم میں شائع ہو گئے۔ جن جن لوگوں نے الحکم پڑھا۔ دانتوں میں انگلی دبا کر حیران سے ہو گئے۔ کہ آہی اس مولوی کے علم اور عقل کو کیا ہوگیا ہم تو اُسے بڑا مولوی سنتے تھے۔ اس کارروائی سے ہمیں یقین ہوگیا کہ بٹالوی مولوی کا یہ نکال پویال کم سے کم اس کے ہم اصلوں یا بروزوں یا مثیلوں کے لئے تو ضرور عبرت کا موجب ہوگا مگر نہیں اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا روحانی فرزند یا بروز ثناء اللہ امرتسری یہ جھگڑا لے بیٹھا کہ مرزا صاحب نے یرد کا صلہ علیٰ لکھا ہے۔ اور الیٰ ہونا چاہیئے۔ اس پر جو نادان متکبر کی پردہ دری ہوئی۔ دشمنوں کو بھی اُس پر ترس آتا تھا۔ اس کے بعد ہمیں قطعی فیصلہ کرلیا۔ کہ اب ان سبک سر جلد بازوں کو کافی سزا مل چکی ہے۔ آئندہ کوئی بات سوچ سمجھ کر مُنہ سے نکالیں گے گمانی فھیں من آلاد اھانتک کو بھی تو کارگذاری کے لئے ہمیشہ موقع ملتے رہنا چاہیئے۔ ایسے آئے دن کوئی نہ کوئی شکار مل ہی جاتا ہے۔ آج مولوی ابراہیم سیالکوٹی اس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں اور کہاں جا مارا اٹاوہ میں

اٹاوہ میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس جماعت کے لائق مخلص کارکن سید صادق حسین صاحب مختار عدالت نے چار روز ہوئے مجھے لکھا۔ کہ یہاں مولوی ابراہیم سیالکوٹی تشریف لائے ہیں کسی تقریب سے ملاقات ہوئی۔ اور ادھر ادھر کی باتیں درمیان آئیں۔ سید صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ لوگوں نے حضرت اقدس کی پر تحدی کتابوں کا کوئی جواب اب تک کیوں نہیں لکھا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ جواب کیا لکھیں۔ وہ تو غلط عربی لکھتے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ ہی کچھ لکھدیتے۔ بمقابلہ کے بعد مرزا صاحب کی غلطیاں اور آپ کی کتاب کی پاکیزگی اور صحت باطل اور حق میں امر فارق ہو جاتی۔ مولوی صاحب نے جوش میں آکر کہا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۴ میں لکھا ہے۔ وَ اَحَاطَ عَلَیّ رُوحہ۔ احاط کا صلہ علیٰ ایسی کھلی غلطی ہے کہ اس کا مرتکب خوفناک الزام کے نیچے ہے اور کوئی مرزائی اس کا جواب قیامت تک نہیں دے سکے گا۔ احاط کا صلہ ب آیا کرتا ہے۔ میں نے اس خط کو پڑھ کر بلا توقف لسان عرب کی کتابوں کی طرف رجوع کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ تھوڑی سعی کے بعد گوہر مدعا ہاتھ آگیا۔ قبل اس کے کہ اس سبک سر جلد باز کی پردہ دری پر کچھ لکھوں ایک دو باتیں۔ تحدیث بالنعمة کے طور پر کہنی ضروری ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا کتنا احسان اور ہمارے آقا و مولا وولی نعمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے پر کس قدر بین دلیل ہے کہ جس جگہ سیاہ دل دشمن نے کبھی انگلی رکھی ہے۔ اس کے نیچے سے معارف وحقائق کا خزانہ نکلا ہے۔ اگر ان اخلاف نے اپنے اسلاف کی پیروی میں حضرت خلیفة اللہ علیہ السلام کے پرایویٹ زندگی پر کوئی اعتراض کیا ہے۔ تو وہ اعتراض بعینہ کسی نبی کی تالیف کے کسی حصہ پر جا پڑا ہے۔ اور اگر پبلک تالیف پر مُنہ کھولا ہے تو وہی باوہ گوئی ان کے بنے کسی اولوالعزم نبی کی شان میں کہہ چکے ہیں۔ اور اگر آپ کی زبان دانی پر حرف رکھا ہے تو دواوین عرب کتب احادیث۔ تفاسیر حضرت خلیفة اللہ کی طرف سے اعداء اللہ کا منہ توڑنے کو موجود ہو گئیں۔ اب میں جواب لکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ کی عبارت یہ ہے۔ فرایتُ

اِنَّ رُوحہ اَحَاطَ عَلَیَّ واستویٰ علیٰ جسمی ولفنی فی ضمن وجودہ حتی مابقی مِنّی ذرة وکنتُ من الغائبین

پھر میں نے دیکھا کہ خدا کی روح نے مجھے سموچا اپنا کر لیا اور میرے جسم پر مستوی ہوگئی اور اپنے وجود میں مجھے لپیٹ لیا یہاں تک کہ میرا اپنا کچھ بھی نہ رہا اور میں غائب فانی ہوگیا

اس مقام میں خدا کے بلائے بولنے والے نے احاط کا صلہ علیٰ لکھا ہے۔ خلیفة اللہ کو مٹی اور اپنے تئیں آگ کہنے والا اعتراض کرتا ہے۔ کہ صلہ علیٰ صحیح نہیں بلکہ یوں ہونا چاہیئے احاط بی قبل اس کے کہ میں ثابت کروں کہ اس مقام میں بجز صلہ علیٰ کے اور کوئی صلہ اس بلاغت اور فصاحت کو دکھا نہیں سکتا جو علیٰ نے دکھائی ہے۔ میں بافسوس اتنا لکھنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ ان مولوی لوگوں کی خطا کاری کی جڑ یہ ہے۔ کہ اول تو ان کا دائرہ معلومات نہایت تنگ ہوتا ہے اور چند محدود اور تاریک کتابوں پہ ان کا سارا مدار ہوتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ لعلی اور عناد اور تعصب کی شامت سر پر سوار ہوتی ہے۔ یہ دو مرض ہیں کہ جن کے استیلا سے ان کی رائے ہمیشہ سقیم اور علیل ثابت ہوتی ہے۔ سیالکوٹ میرا وطن ہے۔ میں خوب جانتا ہوں اور دعوے سے کہتا ہوں کہ مدتوں سے اس میں نہ کوئی ادیب ہوا ہے اور نہ اب ہے۔ کوئی کتب خانہ نہیں جس میں معاجم عرب اور مبسوط لغت کی کتابیں اور شروح دواوین عرب موجود ہوں۔ چند مبتذل پرانی درسی کتابیں ہیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ مولوی ابراہیم اسے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اس نے اپنے استاد کے علم اور فہم سے زیادہ ترقی کی۔ اسے خوش قسمتی سے لسان العرب مل گئی۔ بس سارے شہر میں یہ پہلا نوجوان ہے جس کے ہاتھ ایسی نادر اور عظیم الشان لغت کی کتاب آئی بڑی خوش قسمتی تھی۔ جو اس سے فائدہ اٹھاتا۔ اور لسان عرب کی وسعت کا اس کتاب سے سبق سیکھ کر کسی مصنف پر زبان اعتراض کھولنے میں جلدی نہ کرتا۔ مگر بدقسمتی سے اسے یہ فیض حاصل نہیں ہوا

اُسے اعتراض کو قوت اور حوصلہ سے مُنہ سے نکالنے کی جرأت معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ہوئی۔ کہ لسان العرب میں زیر لغت حَاطَ یَحُوطُ سے احاط بہ صلہٗ علیٰ نہ ملا اگرچہ میں عنقریب دکھاتا ہوں کہ اس نے اس مقام میں بھی ٹھوکر کھائی ہے اس سے اس کو یہ خیال پیدا ہوگیا۔ کہ اب اس نے لغت عرب کا احاطہ اور استقصا کرلیا ہے۔ اگر وسیع واقفیت اور صحیح علم اس کا مساعد ہوتا۔ تو سمجھ لیتا کہ لغت کا دائرہ بڑا وسیع بلکہ غیر محدود ہے کسی ایک کتاب لغت نے اب تک عربی زبان کا احاطہ نہیں کیا۔ اور نہ کسی نے دعویٰ کیا ہے۔ بہت سے لغات اور محاورات معاجم عرب کی شروح میں ایسی ملتی ہیں کہ لغات کے صفحات ان سے خالی ہوتے ہیں۔ اور لغات نویس کی

لغت کسی لفظ کی تشریح میں بے ساختہ لکھ جاتے ہیں اور ترتیب مفردات لغات میں اس کا ذکر نہیں کرتے اس امر کے ثبوت کے لئے کہ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ اس مقام میں لکھنے سے جو حضرت مہبط الوحی کا مقصود ہے وہ کسی اور صلہ سے پورا نہیں ہو سکتا ایک **حدیث** لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے ملعونٌ مَنْ احاط علیٰ مَشْرَبَۃٍ۔ اس کے معنے صاحب لغت خود کرتا ہے۔ المشربۃ الموضع الذی یشرب منہ کالشرعۃ و یرید بالاحاطۃ تملکہ ومنع غیرہ منہ۔ حدیث کے معنے یہ ہیں۔ ملعون ہے۔ جس نے اپنے گھاٹ پر احاطہ کر لیا پھر کہتا ہے۔ معنی احاطہ کے ہیں۔ اپنے لئے اس کا مخصوص کر لینا اور دوسروں کو اس سے روک دینا۔ اس حدیث نے جو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ کے الفاظ سے ترکیب یافتہ ہے۔ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ لاکر نہ صرف اس اعتراض کی بیخ کنی کر دی ہے۔ جو مولوی ابراہیم الہحدیث نے نادانی اور کم علمی سے کیا۔ اور ناعاقبت اندیشی سے دعویٰ کیا کہ اس کا خلاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے مقصود و معنی کو بھی وضاحت سے حل کر دیا ہے

جو معنی اس حدیث کے ہیں۔ کہ ایک شخص نے اپنے گھاٹ پر ایسا تصرف اور احاطہ کیا۔ کہ اسے بیگانوں سے روک کر اپنے لئے ہی خاص کر لیا۔ وہی مقصود یہاں فقرہ زیر بحث میں حضرت حجۃ اللہ کا ہے۔ اس فقرہ کا صاف صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رُوح نے مجھ پر پورا تصرف اور استیلاء اور احاطہ کیا یعنی مجھے بالکلیہ اپنا بنا لیا۔ اور اغیار سے بکلی بیگانہ کر دیا۔ اور اس فقرہ کا خاتمہ اس پر کیا۔ کہ میرا کچھ نہ رہا۔ اور میں غائب اور فانی محض ہو گیا اسی کی تائید میں دوسری سطریں ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ ان ہی معنی کو دوسرے خوبصورت قالب میں ڈھالا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ فنظرتُ الیٰ جسدی فاذا جوارحی جوارحہ و عینی عینہ واذنی اذنہ ولسانی لسانہ۔ اخذنی ربی واستوفانی واکلنی الاستیفاء حتی کنتُ من الفانین۔ ووجدت قدرتہ وقوتہ تفور فی نفسی والوھیتہ تموج فی روحی وضربت حول قلبی سرادقات الحضرۃ ودقّ نفسی سلطان الجبروت فما بقیتُ وما بقی ارادتی ولا مُنای وانھدمت عمارۃ نفسی کلھا وتراءت عمارۃ رب العالمین ومحت اطلال وجودی وعفت بقایا انانیتی وما بقیت ذرۃ ھویتی و الالوھیۃ غلبت علیّ غلبۃ شدیدۃ تامۃ وجُذبتُ الیھا من شعر راسی الی اظفار رجلی فکنت لُبًّا بلا قشر ودھنا بلا ثقل ودین ودر وبوعدبینی وبین نفسی

فکنت کشیء لا یُریٰ اوکقطرۃ رجعت الی البحر فسترہ البحر بردائہ وکان تحت امواج الیّم کالمستورین۔ الخ **ترجمہ**۔ اور میں نے اپنے جسم کی طرف دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے سب جوارح خدا کے جوارح ہیں۔ میری آنکھ اس کی آنکھ ہے۔ اور میرے کان اس کے کان ہیں۔ اور میری زبان اس کی زبان ہے اور میرے رب نے مجھے پکڑا۔ اور مجھے سمو چالے لیا۔ اور ایسا پوری طرح لیا۔ کہ میں فانی ہو گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت میرے اندر جوش زن ہے۔ اور اس کی الوہیت میری روح میں موجیں مار رہی ہے۔ اور میرے قلب کے اردگرد حضرت عزت کے خیمے لگائے گئے ہیں اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو ایسا کوٹا اور پیسا کہ نہ تو میں ہی رہا۔ اور نہ میرا کوئی ارادہ اور آرزو ہی رہی۔ میرے نفس کی ساری عمارت ڈھے گئی۔ اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ میرے وجود کے سارے نشان اور کھنڈر مٹ گئے۔ اور میری انانیت کا بقیہ نابود ہو گیا۔ اور میری بود کا کوئی ذرہ باقی نہ رہا۔ الوہیت نے مجھ پر پورا پورا غلبہ پا لیا اور میرے سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں مغز ہی مغز رہ گیا۔ جس میں کوئی چھلکا نہیں ہوتا۔ اور روغن رہ گیا۔ جس میں کھلی اور بیج نہیں ہوتے اور مجھ میں اور میرے نفس میں دوری ڈال دی گئی۔ پھر میں ایک شئے بن گیا۔ جو دیکھی نہیں جاتی یا ایک قطرہ بن گیا۔ جو بحر کی طرف گیا۔ اور بحر نے اسے اپنی چادر میں چھپا لیا۔ اور وہ بحر کی موجوں میں مخفی و مستور ہو گیا

ان مبارک اور **نورانی فقروں** کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے اپنے مدعا کو کس فصیح عربی میں ادا کیا ہے۔ میں اپنے تجربہ اور ایمان اور بصیرت سے گواہی دیتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے کوئی صلاۃ کی کتاب نہیں پڑھی۔ اور نہ کبھی معاوین عرب آپ کے مطالعہ میں رہے اور نہ رہتے ہیں۔ اور نہ آپ کے کتب خانہ میں کوئی ایسی کتاب تھی۔ عالم الغیب ہمہ دان خدا نے یہ فقرہ (احاط علیٰ) آپ کے قلم سے نکالا جس سے اس کا منشاء یہ تھا۔ کہ ایک عدو دین بد فطرت اس پر نکتہ چینی کرے گا۔ اور اس سے اس کلام کا معجزانہ رنگ ظاہر ہو گا۔

اگرچہ مجھے اس حدیث کے بعد کسی اور سند کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ کلام نبوی کے بعد اور سند تلاش کرنا ایمان کے کمزور سمجھنے والوں کا کام ہے۔ مگر میں لسان العرب سے دکھاتا ہوں کہ اس نے کیسے بے ساختہ احاط کا صلہ علیٰ مذکور فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ لغت **حاط یحوط** کی بحث میں کہتا ہے۔ یقال للارض المحاط علیھا حائط وحدیقۃ فاذا لم یحط علیھا فھی ضاحیۃ۔ یہاں اگر المحاط کا صلہ علیٰ جائز نہ ہوتا۔ اور وہ ابراہیم کی طرح زبان عرب سے نابلد ہوتا تو کہہ سکتا تھا۔ المحاطۃ بھا۔

عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وقت پر حدیثیں ہی ان کے علم و تقویٰ کے پیڑوں کو پارہ پارہ کرتی ہیں۔ آخر میں مجھے تحدیث بالنعمت کے طور پر یہ بیان کرنا ہے۔ کہ یہ حدیث جس نے لازوال رسوائی مولوی ابراہیم کی قسمت میں کی۔ اور اس کے کبر و نخوت اور دعوے کی سونڈ پر جلتے ہوئے لوہے کا بدنما داغ لگایا ہے مجھے کیونکر ملی میرے پیارے دوست سید صادق کے خط کو پڑھ کر **لسان العرب** کو اٹھایا۔ اور باب **حاط یحوط** کو پڑھنا شروع کیا۔ اگرچہ اوپر کی منقولہ عبارت سے مجھے خوشی ہوئی کہ احاط کا صلہ علیٰ آگیا ہے۔ مگر دل میں میں نے مزید شرح صدر اور تائید کے لئے پیاس محسوس کی پھر میں نے **تاج العروس** شرح قاموس کو پڑھا۔ اس میں بھی اس سے زیادہ کچھ نہ تھا پھر **اقرب الموارد** کو اٹھا کر دیکھا۔ اس میں کچھ نہ ملا۔ دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد تنہا مسجد مبارک میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اور کس کتاب کو پڑھوں کہ اتنے میں خیال آیا۔ کہ **مد القاموس** کو بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ (یہ ایک عظیم الشان کتاب لغت ہے یہ ترجمہ ہے۔ انگریزی میں تاج العروس یا شرح قاموس کا مع کچھ زوائد۔ اس کے مصنف و مترجم ایڈورڈ ولیم لین نے چالیس برس مصر میں رہ کر بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے بڑے بڑے علمائے مصر کی مدد سے اسے طیار کیا۔ اور ما اللہ تعالےٰ کی توفیق سے زر کثیر خرچ کر کے ہمنے اسے بہم پہنچایا ہے) حاط و احاط یحیط کا باب میں نے کھولا۔ اس نے لحاط علیہ یعنے احاطہ کو باصلہ علیٰ بیان کیا۔ اور آگے چلکر لکھا کہ یہ مکڑا ہے حدیث کا جسے تاج العروس نے باب شرب یشرب میں بیان کیا ہے۔ میں نے اس وقت سجدہ کیا۔ اور اسلام کی کامیابی اور دشمن اسلام کی ذلت و فضیحت پر خدا کا شکر کیا۔ اس کے بعد میں نے تاج العروس میں باب شرب یشرب کو پڑھا اس نے اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث میں نے لسان العرب سے لی ہے۔ پھر لسان العرب میں باب شرب یشرب میں اس حدیث کو پایا۔ اور تین عظیم الشان لغت کی کتابوں کو اپنی تائید میں پاکر اللہ تعالےٰ کے انعامات و برکات کا شکر کیا۔ اس قصہ کے لکھنے سے میری غرض یہ ہے کہ علوم اور معلومات کی کوئی انتہا نہیں۔ فما اسی مسلمانوں ... غرہ ہوا اور چند متبذل کتابیں پڑھ کر تشاعذت احتیاطی کی دلیل ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ مولوی ثناء اللہ اور مولوی امرتسری وابراہیم سیالکوٹی کی بیہودہ دستوں کے لئے موجب عبرت ہو گی یا وہ ان جو ہر کے مینڈک بے ... رہیں

کے مقابلے ہو گی اور ہر زدو آئی سے پرہیز کریں گے
اور مجھے اُمید ہے۔ کہ بہت سے سعادتمند دلوں کے
دلوں میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ کیا سبب ہے۔ کہ ان پیشگوئیوں
پر ان کی زبان [illegible] ہے جب کبھی کوئی اعتراض
کرنا ہے [illegible] اور دوسرے نہیں
بلکہ [illegible] سے کچھ نہیں ہوسکتے ہیں [illegible]
ذلیل ہو نا نصیب ہو [illegible] آخر بہت سے بھائی اور سعید
دل اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کی یہ استمراری نصرت
احمدیوں کے ساتھ اور اس کا یہ خذلان دشمنان حق کے ساتھ
بین دلیل ہے۔ اس پر کہ ہمارا سلسلہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہے
ولله الحمد۔ خوب اور حضرت کی بھی آرزو ہے۔ کہ یہ مضمون
سیالکوٹ میں خصوصاً اور دیگر بلاد میں خوب شائع ہو۔ تاکہ نتیجہ
کہ ان جاہل فریب دینے والے ملاؤں کی دستبرد سے کوئی روح
بچ جائے

خاکسار عبدالکریم از قادیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۶)

طور پر خیر خواہ بنا دیا۔ وہ تھوڑوں کا بنا۔ ہم نے بہتوں کا بنا دیا۔ وہ ظاہری روشنی کے لئے گیا۔ ہم نے اندر کی روشنی بھی عطا کر دی۔ ظاہری منزل مقصود کے طلب کے لئے گیا تھا۔ باطنی منزل مقصود بھی دکھا دیا۔ سبحان اللہ یعنی پاک ہے خدا جو کسی کو مہمل نہیں چھوڑتا۔ اب بشارتیں دیتا ہے۔ یٰموسیٰ اِنَّهٗ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ وَاَلْقِ عَصَاكَ۔ اے موسیٰ بات یہی ہے۔ کہ میں ہی اللہ غالب با حکمت والا ہوں لاٹھی رکھدے۔ یعنی تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ یہ بشریٰ ہے۔ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ۔ سو جب دیکھا۔ تو گویا وہ ایک پتلے سانپ (چھوٹا سانپ) کی طرح جنبش کرتا ہے۔ بھاگا۔ اور مڑ کے بھی نہ دیکھا یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ اے موسیٰ نہ ڈر۔ کہ میرے حضور بھیجے ہوؤں کو خوف نہیں رہتا پھر میرے سامنے۔ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ اِلَّا عاطفہ ہے۔ اس کے معنے ہیں اور۔ یعنی ان لوگوں کو بہت خوف نہیں ہوتا جن سے کوئی بدی ہو جاوے۔ پھر وہ بدی چھوڑ کر نیکیاں کرے۔ تو میں ان کے لئے غفور اور رحیم ہو جاتا ہوں۔ معافی دیتا اور رحم کرتا ہوں۔ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ۔ ہاتھ جیب میں ڈال نکلیگا چمکتا ہوا کوئی اس میں عیب نہیں۔ اور یہ دو نشان اور نشانوں کو ملاکر نو نشان میں داخل ہیں۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۔ جا فرعون اور اس کی قوم کی طرف وہ بے شک فاسق ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ صرف کفر پر اس

جہاں بات نہیں پکڑتا۔ بلکہ شوخی کی سزا اسی دنیا میں ملا کرتی ہے۔ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔ جب ان کے پاس نشان آگئے اور [illegible] کو مجھ سے بینائی حاصل نہ ہوئی۔ کیونکہ [illegible] کا سا کام لیا۔ بلکہ کہا کہ یہ دھوکہ بازیاں ہیں وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا [illegible] مگر دل مان گئے۔ موجب انکار و [illegible] تکبر کیا۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ۔ دیکھ انجام شریروں کا کیا ہوا۔ موسیٰ کو [illegible] بشریٰ اور مخالف محروم تباہ ہلاک

مسلح کی ضرورت
کے لئے
مسٹر نمانہ کی شہادت

[illegible] گورنمنٹ ہے کہ گرمی کا [illegible] اس جگہ کئی ہندوستانی اور چار انگریز مر گئے [illegible] اور بچے مر گئے۔ اور [illegible] ہو گئے لیکن ساتھ ہی [illegible] اثر نہیں کے نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ [illegible] کے وکٹوریہ تھیٹر میں اپنے تماشوں سے [illegible] والوں کی تفریح طبع کرتے ہوئے دونوں ہال سے بوٹ رہی ہے۔ یہ خبر جیرت کان پور سے انوکھی نہیں آئی۔ بلکہ دیگر شہروں میں بھی جہاں دن کو گرمی کی شدت سے لوگ تڑپ رہے تھے۔ وہاں ناٹک گاہوں میں شراب کی بوتلیں برابر لنڈھائی جا رہی تھیں۔ اب بھی گو بارش شروع ہے۔ اور گرمی کی شدت دور ہو گئی ہے۔ تاہم جب بارش بند ہوگی۔ تو حبس تنگ کریگا۔ اور جہاں کہیں زیادہ انسانوں کا مجمع ہوگا۔ وہاں ہی ہیضہ وغیرہ کا خوف ہوگا۔ لیکن ان جملہ حالات سے واقف تعلیم یافتہ اصحاب بھی ناٹک کمپنیوں کے منڈوؤں کے اندر راتیں گذاریں گے اور وہاں سے اپنے بچوں سمیت بیمار ہو کر باہر تشریف لایا کریں گے۔ میں حیران ہوں۔ کہ انسان معقولیت کب سیکھیں گے۔ تھیٹر وغیرہ سامان تفریح بتلائے جاتے ہیں۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ صحت کو قربان کر کے تفریح کیونکر ہو سکتی ہے۔ اس تفریح کی بھی وہی حالت ہے۔ جو یورپین اصحاب کے جلسوں میں ٹوسٹ پینے کی ہوتی ہے۔ دوسرے کی صحت کا جام پیتے ہوئے اپنی صحت کو قربان کرنا جیسا نامعقول عمل ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ عمل زیادہ تر نامعقول ہے کہ تفریح طبع کے نام پر صحت کو قربان کر دیا جاوے

ہیں تو انگریزی یا طریقہ کی ناٹک بازی کے بالکل برخلاف ہوں لیکن اگر رات کے ناٹک گاہ قائم ہی رکھنے ہوں۔ تب بھی کم از کم حکم جون سے لے کر [illegible] تک تو ان ناٹک گاہوں کو بالکل بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ جہاں تک جسمانی صحت بچ سکے وہی غنیمت سمجھی جاوے۔ لیکن میری پکار کو سننے گا کون۔ کیونکہ کوئی مرے چاہے جیوے۔ تھیئٹر اگر ول تماشے ہوویں۔ جواب ملیگا کہ دنیا کے کام ایسے بند ہو سکتے ہیں (ستیہ دہرم پرچارک)

عـ۲ محمد حسین خان صاحب ہانگ کانگ سے پیسہ اخبار کو لکھتے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ کہ لاہور میں سخت زلزلہ آیا۔ اور طاعون بھی ترقی پر ہے۔ میں سخت افسوس کرتا ہوں۔ کہ زلزلوں سے بہت مکان گر گئے اور بہت جانوں کا نقصان ہوا۔ لیکن پھر بھی ہم اپنے خداوند کی سچے دل سے عبادت نہیں کرتے۔ ہم کو بیدار کرنے کے لئے یہ زلزلے آتے ہیں۔ شاید کہ ہم راہ راست پر آویں۔ اور مسکینوں کا مال غبن نہ کریں۔ جھوٹ نہ بولیں شراب نہ پئیں۔ لیکن غور سے دیکھا جاوے۔ تو کسی کو پرواہ نہیں ہے

عـ۳ ممتاز حسین صاحب بنگال میں عیسائیوں کے زور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت اہل اسلام کی کثرۃ ہے۔ اور مسلمان بہ نسبت ان کے یہاں آسودہ حال بھی ہیں مگر مسلمانوں کی نہ تو کوئی انجمن ہے۔ اور نہ ہی کوئی سکول۔ کیا ان لوگوں کو دیکھ کر بھی انہیں شرم نہیں آتی۔ کہ ہندو بھائی روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ مسلمانوں میں کچھ انہیں امارت کی لوسمائی ہوئی ہے۔ کہ جس کا کچھ حد و حساب نہیں۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا یا مدرسے بنانا۔ یا مذہبی معاملات کی طرف غور کرنا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ یہ ملانوں کا کام ہے

افسوس ہے۔ ایسی قوم پر۔ اور اس قوم کے خیالات پر۔ کہ روز بروز تنزل کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گے۔

عـ۴ عبدالسلام رفیقی صاحب پیسہ اخبار میں تحریر فرماتے ہیں مسلمانوں کی قسمت نے کچھ ایسا پلٹا کھایا۔ کہ سیدھی ہونے میں آتی ہی نہیں۔ جہاں دیکھو۔ ان کی کم ہمتی رنگ لائے بغیر نہیں رہتی۔ زلزلے کے موقعہ پر ان کی پست ہمتی نے کمال ہی کر دیا کسی کو اتنی بھی توفیق نہ ہوئی۔ کہ اسلامی ہمدردی تو بجائے خود رہی انسانی ہمدردی ہی جوش مارتی۔

درخواست دعا

قریب تین چار ماہ سے میرے ناک پر ایک خطرناک بیماری ہے جس سے بہت اندیشہ رہتا ہے۔ علاج تو ہو ہی رہا ہے لیکن تمام احمدی احباب کو میرے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ خداوند کریم مجھے اس خطرناک بیماری سے شفا دیوے۔ دعا پر ہی ہمارا سارا دارومدار ہے والسلام خاکسار محمد نصیب احمدی محرر بدر قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب کا اسسٹنٹ سرجنی کا امتحان

اور

صاحبان بصیرت کے واسطے ایک نشان

اللہ تعالیٰ کے لئے سب حمد و ثنا ہے۔ جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اور انکی محنتوں کو بارآور کرتا ہے۔ اُس کا بڑا شکر اور احسان ہے۔ کہ مکرمی جناب **میر ناصر نواب صاحب** کے فرزند ارجمند محبی اخویم میر محمد اسمٰعیل صاحب جن کو اس عاجز کے ساتھ مدت سے ایک خاص محبت کا تعلق ہے میڈیکل کالج کے سب سے آخری امتحان میں **کامیاب** ہوئے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ تمام پنجاب۔ یو۔پی۔ اور سنٹرل انڈیا میں **اول** رہ کر نہائیت عزت کے ساتھ پاس ہوئے۔ یہ کامیابی نہ صرف احمدیہ براداران کے واسطے بلکہ عام مسلمانوں کے واسطے بھی ایک بڑی خوشی کا موجب ہے اور قابل فخر ہے۔ بالخصوص اس واسطے کہ میر صاحب موصوف زمانہ تعلیم کالج میں ہمیشہ اعلےٰ اخلاق کے ساتھ کالج کے طلباء اور اساتذہ کو ایک سچے مسلمان کی زندگی کا نمونہ دکھلاتے رہے ہیں۔ اور اپنے ذہن رسا اور نکتہ رس طبیعت کے ساتھ اپنے پاک چال چلن سے احمدیت کا ایک موثر نمونہ ثابت ہوئے ہیں۔ اللّٰھم زدفزد۔ لیکن ان سب باتوں سے بڑھ کر جس بات نے ان کی کامیابی کو ایک بڑی بھاری خوشی کا موقع بنا دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انکی اس کامیابی کے متعلق خداوند علیم و خبیر نے پہلے سے اپنے برگزیدہ رسول کی معرفت خبر دے دی تھی۔ اور وہ واقعہ اس طرح سے ہوا تھا۔ کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جب کہ زلزلہ آیا تھا۔ اس دن لاہور سے کئی دوستوں کے خط آئے۔ شاید بیس کے قریب وہ خط ہوں گے۔ ہر ایک دوست نے اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دی۔ کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس آفت سے بچا لیا۔ مگر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک خط بھی نہ آیا۔ حالانکہ ان کی عادت تھی کہ ذرا سی انجوبہ بات سے اپنی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو اطلاع دیا کرتے تھے۔ پہلے دن تو ان کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ نے صبر کیا اور سمجھا کہ شاید کل خط آجائے گا۔ پھر دوسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ تب ان دونوں کا دل مارے غم کے دھڑکنے لگا۔ اور سخت پریشانی ان کے لاحق حال ہوئی اور یہ سمجھا کہ اب خیر نہیں۔ شاید کسی مکان کے نیچے دب گئے ہوں۔ پھر تیسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ اور کسی دوست نے بھی نہ لکھا۔ کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب خیر و عافیت سے ہیں۔ تب اُن دونوں کی حالت مارے غم کے قریب موت کے ہو گئی اور **حضرت** کو دعا کے واسطے کہا۔ **حضرت** نے ان کا سخت قلق اور رنج دیکھ کر بہت توجہ سے دعا کی۔ تو جواب میں یہ الہام ہوا۔ "**اسسٹنٹ سرجن**" اُس وقت سمجھ نہ آیا۔ کہ اس دعا کے ساتھ اسسٹنٹ سرجن کو کیا علاقہ ہے۔ بعد اس کے میر محمد اسمٰعیل صاحب آگئے۔ اور ان سب کو تسلی ہوئی حضرۃ اُم المومنین نے اس الہام کو خوب یاد رکھا۔ اور وہ ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ میں جانتی ہوں۔ کہ اسمٰعیل پاس ہو جائے گا۔ کیونکہ جب زلزلے کے وقت اس کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی گئی۔ تو الہام ہوا۔ کہ اسسٹنٹ سرجن۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ کہ وہ کسی مکان کے نیچے دب گیا ہے۔ اس کے لئے تو مقدر ہے۔ کہ وہ اسسٹنٹ سرجن ہو جائے

غرض یہ موقع ایک نہیں۔ بلکہ کئی طرح کی خوشیوں کا موقعہ ہے۔ جس پر ہم صدق دل کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کو مبارک دیتے ہیں۔ اور حضرت اُم المومنین کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور جناب میر ناصر نواب صاحب اور عزیزی میر محمد اسحٰق صاحب (خدا اس کو ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے) اور ان کی والدہ صاحبہ اور تمام احمدی برادران کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور میڈیکل کالج کے اسٹاف کو مبارکباد کہتے ہیں جن کی شاگردی میں ایک ایسا لائق ہونہار ڈاکٹر بنا۔ اور بالآخر دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میر صاحب موصوف کے واسطے یہ کامیابی دین و دنیا میں حسنات کا موجب اپنی رضامندی کے حصول کا باعث بنائے۔ اور انسانی ہمدردی کے اس سچے خیرخواہ ہنر میں خدا تعالیٰ میر صاحب کو دن بدن فائدہ بخش علم میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کا وجود سلسلہ حقہ احمدیہ کے واسطے بڑے بڑے برکات کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جاچکا ہے اور احباب اس سے بخوبی واقف ہیں حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اسکے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے بلکہ حضرت **امام** علیہ السلام نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چہارم حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجے۔ ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کس قدر ضروری ہے۔ پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچے گا۔ مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے۔ کالج ایک نہیں ہزاروں بن جاویں گے اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہونگی۔ پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اس وقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا۔ پس اٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی خدمت میں فراخدلی سے کام لو۔ کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیئے۔ اور یہ بات سر دست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچسو روپے ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے۔ تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیئے +

رسید زر تا ۱۲ جولائی ۱۹۰۵ء

پیر برکت علی صاحب معرفت حافظ روشن علی صاحب	۸ر
ماسٹر وزیر الدین صاحب - سجانپور ٹیرہ -	عہ
احمد الدین صاحب - نارووال	عہ
محمد اکرم صاحب کمپونڈر بجناب عبد الحکیم صاحب جلال پور جٹاں	۸
مولوی گلاب الدین صاحب - رہتاس	۳ر
بابو گلاب خان صاحب - راولپنڈی	۸ر
سید مظفر شاہ صاحب خانساماں	۸
محمد عبد الرحمن صاحب بمبئی (برائے اعانت)	۸
شاہ محمد صاحب نارووال -	۸ر

... الدین صاحب - بھلاں ضلع ہوشیارپور	۸ر
... بخش صاحب - کوٹ راجپوتانہ -	۸
... محمد صاحب ڈرا فٹس مین -	عہ
مولوی ... عبد الرحیم صاحب مدرس - سوا ...	۸ر
غلام رسول صاحب - قنال پور	۸ر
عبد اللہ صاحب - درزی	عہ
ماسٹر عبد الرحیم صاحب اکونہ	۸
علی احمد خان صاحب -	۸ر
... بخش صاحب خانساماں لائل پور	۸ر
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب - ہیڈکی کیمپ	۸ر
منشی ... محمد صاحب - نوشہرہ	۸ر
محمد عمر خان صاحب - کنجاہ -	۸ر
نواب الدین صاحب - پسرور -	۸ر
محمد صدیق صاحب - کپورتھلہ -	۸ر
منشی عبد العزیز صاحب - سہارنپور	۸ر
مرزا عباس علی صاحب کوہاٹ	۸ر
گلاب الدین صاحب - رہتاس -	۳ر
محمد بخش صاحب - سپاہی خیر گلی	۸

نماز جنازہ - خان صاحب محمد ذوالفقار علیخان صاحب انسپکٹر آبکاری بہرائچ کی اہلیہ کلاں کی وفات کی خبر ہمنے نہایت افسوس کے ساتھ سنی ہے۔ اللہ تعالے مرحومہ کو غریق رحمت و داخل جنت کرے اور خان صاحب اور مرحومہ کے دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ احباب سے دعاے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست ہے +

تعلیم القرآن

عرب صاحب عبد المحیی نے ایک قاعدہ عربی زبان کا تالیف کیا ہے جس سے ابتدائی بچوں کو حروف کا جوڑنا اور قرآن شریف کی عبارت کا پڑھنا آسان ہو۔ قاعدہ مختصر اور عمدہ ہے۔ اخیر میں استاد کے واسطے چند قواعد بھی درج ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ عرب صاحب سے قادیان میں مل سکتا ہے

ضرورة نکاح

میرا ایک لڑکا ہے پندرہ برس کا عبد اللہ نام پیشہ زمینداری + بارہ بیگہ اپنی زمین ہے لڑکا قرآن مجید پڑھا ہوا ہے میں چاہتا ہوں اپنی احمدی جماعت میں اپنے لڑکے کا نکاح کروں۔ المشتہر قطب الدین ساکن موضع ستاٹھ ڈاکخانہ سلطان +

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	۶ ماہ	۳ ماہ	۱ ماہ	ایکبار
پورا صفحہ	۱۱۵	۶۰	۳۵	۱۵	۵
نصف صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۸	۳
پورا کالم	۳۵	۲۰	۱۲	۵	۲
نصف کالم	۲۰	۱۲	۸	۳	۱
ربع کالم	۱۲	۸	۵	۲	۸ر

ایک دفعہ کے لیے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۵ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۵ر سیکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ چھپوانے کے لیے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے + اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انھیں دینا پڑے گا +

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جسکی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہوکر شکایت کا موقع ملتا ہے لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے اور جس میں مندرجہ پیشگوئیاں آجتک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر صرف پونے تین روپے ۲ع میں ہمسے ملتی ہے۔ درخواستیں بنام معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہییں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وانتم من اذلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

[illegible] ہا تو گر آئی چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۷ | ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۔ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۵

ای جہاں منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آمد مہدی زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سنہ
معاونین عام عـہ
بر ضمائے خود صہ / سہ

عام قیمت عہ؎

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمائیں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین قادیان پروپرائٹر بدر اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری از آں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء۔ کُنتُ کَنزاً مَخفِیاً فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ۔ ترجمہ۔ مین مخفی خزانہ تھا۔ پھر مین نے چاہا کہ مین پہچانا جاؤن۔

فرمایا۔ یہ صفات الٰہیہ کا ظہور ہے۔ کسی زمانہ مین کوئی ایک صفت ظاہر ہوتی ہے۔ اور کسی زمانہ مین پوشیدہ رہتی ہے۔ جب ایک اصلاح کا زمانہ دور پڑ جاتا ہے۔ اور لوگون مین خدا شناسی نہین رہتی۔ تو اللہ تعالےٰ پھر اپنی معرفت کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایسا آدمی پیدا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اس کی معرفت دنیا مین پھیلتی ہے۔ لیکن جس زمانہ مین وہ مخفی ہوتا ہے اس زمانہ مین عابدون کی عبادۃ اور زاہدون کے زہد بھی ادھورے اور نکمے رہ جاتے ہین یہ الہام براہین احمدیہ مین بھی درج ہے۔ لیکن اب پھر اس کے خاص ظہور کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ اس واسطے دوبارہ یہ الہام ہوا ہے۔

۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء۔ "محمد مفلح"
اس الہام مین حضرت مسیح موعودکو اس نام سے خطاب کیا گیا ہے

حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی پُر در روایات

پرسون مین نے ایک دوست کی نسبت عرض کیا کہ بعض ابتلاؤن کا اندیشہ زیادہ ہوگیا ہے۔ اور غم و ہم سے ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے فرمایا میں نے دعا تو بہت کی ہے۔ اور التزام کرتا ہوں لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے۔ کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے۔ دین کے غم و ہم کا موقعہ انہیں کب ملے گا اس زندگی مین مصائب کا آنا ضروری ہے۔ اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات مین کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر مین پیچ و تاب کھاتی رہے۔ تو وہ وقت صافی اسے کب میسر آئے گا۔ جبکہ اس کا سارا ہم و غم دین ہو گا۔ وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے رہیں۔ تو بتائیں۔ وہ اس اقرار عہد کے ایفا کی طرف کب توجہ فرمائیں گے۔ فرمایا میں تو حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ جب سے مجھے ہوش ہے میں دنیا کے ہم و غم مین کبھی مبتلا نہیں ہوا۔ فرمایا۔ جب میری عمر غالباً پندرہ برس کی ہوگی۔ ایک کستری سے میں نے کہا جو حضرت والد صاحب کے حضور مین بیٹھا ہوا اپنی تلخ کامیاں اور نامرادیاں بیان کرتا اور بخت کُڑھ رہا تھا میں نے کہا لوگ دنیا کے لئے کیوں اس قدر دکھ اٹھاتے اور اس کے غم و ہم مین گرفتار ہین۔ اس نے کہا۔ تم ابھی بچہ ہو جب گھرستی ہوگے جب تمہیں ان باتون کا پتہ لگے گا۔ فرمایا۔ ایک عرصہ کے بعد جب غالباً میری عمر چالیس کے قریب ہوگی۔ کسی تقریب سے پھر اسی کستری سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ مین نے کہا۔ اب بتاؤ۔ اب تو میں گھرستی ہون اس نے کہا۔ تم تو ویسے ہی ہو۔ فرمایا۔ ہر شخص اپنے دل مین جھانک کر دیکھے۔ کہ دین و دنیا مین سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے۔ تو اسے بہت فکر کرنی چاہیئے۔ اس لئے کہ کلماۃ الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہین ہوتی۔ فرمایا۔ کاش لوگون کی سمجھ مین یہ بات آجاتی۔ کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالےٰ متکفل و متولی ہوجاتا ہے۔ فرمایا میں نے کبھی نہیں سنا۔ اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو۔ یا اس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہان دنیا کے ملوک امراء اور اغنیا کا برا حال اکثر سنا گیا ہے۔ کہ انکی اولاد نے در بدر ٹکڑے مانگے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی سنت [illegible] کہ کبھی کسی کامل مومن کا بستر زمین سے خاکستر گرم پر نہیں بیٹھا۔ اور نہ اس کی اولاد کو روز بد دیکھنا نصیب ہوا ہے۔ مگر لوگ ان باتون پر پختہ ایمان لائے ہین۔ اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالےٰ پر کرلین۔ تو ہر قسم کی روحانی خودکشی اور دلی جلن سے رہائی پا جائین فرمایا۔ اکثر لوگون کو اولاد کی آرزو بھی اس خیال سے لگی رہتی ہے۔ کہ کوئی ان کی مردار دنیا کا وارث پیدا ہو جائے۔ نہیں جانتے۔ کہ اگر وہ بدکار و ناہنجار نکلے۔ تو ان کا کمایا ہوا روپیہ اور اندوختہ فسق و فجور مین ان کا معاون ہوگا۔ اور ان کی سیہ کاریون کا ثواب ان کے نامہ اعمال مین ثبت ہوتا رہیگا۔ فرمایا۔ اولاد کی آرزو کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کا سا دل درکار ہے۔ اللہ تعالےٰ کا قرآن کریم مین اس کا ذکر کرنا اس لئے ہے۔ کہ حضرت زکریا عم کی دعا ولد صالح کے لئے مومنوں کے لئے اسوہ ٹھر جائے۔ فرمایا زندگی ناقابل اعتبار ہے۔ فرصت بہت کم ہے۔ ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دین کی فکر مین لگ جائے۔ اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہین۔ آج صبح تین بجے کے قریب زلزلہ کا سخت دھکا لگا۔ صبح کی نماز مین حضرۃ تشریف لائے۔ فرمایا۔ کل مین دعا کر رہا تھا۔ کہ ایسے لوگ شرارتوں مین بڑھ رہے ہین۔ اور غفلت نے ان کے قلوب موٹے کر دیئے ہین۔ کہ اگر یونہی سکون قرار رہا۔ تو ان کا استہزا ترقی کر جائے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ اب ان مادہ پرست منکرین قدرۃ الٰہی کا مقابلہ اللہ تعالےٰ سے آپڑا ہے۔ یہ حکم لگاتے ہین۔ کہ کوئی آفت آنے والی نہیں۔

آخر مین فرمایا۔ کہ ہماری جماعت کے لئے اب عمدہ وقت ہے۔ کہ ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلین۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ بھی ان کے لئے تبدیلی کرے۔ فرمایا۔ خدا تعالےٰ کا معاملہ انسان کے ساتھ اس کے گمان اور تبدیلی کے اندازہ پر ہوتا ہے۔ سو خدا تعالےٰ پر نیک گمان رکھو۔ اور دعا اور امیدین کبھی نہ تھکو۔ اور نہ مایوس ہو۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم۔ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء

ڈائری

۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ دعا اور توجہ مین ایک روحانی اثر ہے جس کو طبعی لوگ صرف مادی نظر رکھنے والے ہین نہین سمجھ سکتے۔ سنت اللہ مین دقیق در دقیق اسباب کا ذخیرہ ہے جو دعا کے بعد اپنا کام کرتا ہے۔ چنانچہ اسی لئے طبعی اسباب رطوبات کے بیان کئے جاتے ہین۔ مگر بہت دفعہ آزمائش کی گئی ہے۔ کہ بغیر رطوبات کے اسباب کے ایک نیند سی آجاتی ہے اور ایک حالت طاری ہوتی ہے جس مین سلسلہ الہامات کا وارد ہوتا ہے اور وہ بعض اوقات ایسا لمبا سلسلہ ہوتا ہے۔ کہ انسان بار بار اپنے رب سے سوال کرتا ہے۔ اور رب جواب دیتا ہے ایسا ہی بعض مادی لوگون نے چند ظاہر اسباب کو دیکھ کر فتوی لگایا ہے۔ کہ اب زلازل کا خاتمہ ہے۔ اور دو سو سال تک یہاں کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ لیکن یہ لوگ دراصل اللہ تعالےٰ کے باریک رازون اور اسباب سے بے خبر ہین۔ وہ ظاہر عالم اسباب کو جانتے ہین۔ لیکن اس کا ایک باطنی عالم اسباب بھی ہے ؎

فلسفی کو منکر از حنانہ است ٭ از حواس اولیا بیگانہ است

اس جہان کے لوگ جب فتنہ و فساد کی کثرت کو دیکھ کر اس کی اصلاح سے عاجز آجاتے ہین۔ تب اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں کو ایسے قوی عطا کرتے ہین۔ جن کی توجہ سے سب کام درست ہو جاتے ہین۔ یہاں تک کہ دعا کے ذریعہ سے جڑین بڑھ جاتی ہین۔ انبیاء خلقت کی ہدایت کے واسطے بہت توجہ کرتے ہین۔ اسی کی طرف قرآن شریف مین اشارہ ہے کہ لعلک باخع نفسک آنحضرۃ صلعم کو مخلوق کی ہدایت کا استغراق تھا کہ قریب تھا کہ اسی مین اپنے آپکو ہلاک کر دین۔ ظاہری قیل و قال سے کچھ نہین [illegible]

میں عزیز ۱

شہادۃ قرآنی علی کذب کرشن قادیانی

یہ ایک نیا بخار یا کیڑا ہے جو اسی برسات کے مہینہ میں لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا ہے۔ اس کا ... بسوعیوں کی طرح راست بازوں کو گالیاں دینا شیعوں کا دین و ایمان ہے اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اگلا ہے جو اس قوم کے مقدس بزرگوں کا ایمان جد و راثۃ چلا آتا ہے۔ کوئی شخص ارشاد علی ذاکر (اللہ تعالیٰ) کا ذاکر نہیں۔ فانی بے سود ہستوں اور ناہنجار ہرزہ افسانوں کا ذاکر یا سچا صحیح شیعہ ہے۔ یہ نیا جوشیلا نیش زن یا اس یاوہ سرائی کا مؤلف عبداللہ نامی اس ذاکر شاغل کا بیٹا ہے۔ تعجب ہے کہ ان زنانہ فطرت بزدل بیچاروں کو اپنے خیالی اور لغو ہستوں کے ماننے اور ڈھانے اور اپنی خیالی دشمنوں پر نوحہ سرائی کرنے سے فرصت کیسے ملتی ہے۔ صدیوں سے ایک گھر ایک گھرانے میں ماتم پڑا ہو۔ اور بڑے بڑے پیارے اور عزیز ان کے خاک ذلت و ادبار میں ہزاروں حسرتوں اور نامرادیوں اور ناشادیوں کو سینوں میں لے کر سوئے ہوں انھیں دوسروں سے دست و گریبان ہونا کیسے سوجھتا ہے یا پھر حق بات یہی ہے اور کہنی ہی پڑتی ہے کہ مکار مسخرے ہیں دل میں درد اور رنج کوئی نہیں کسی کا پیارا اور بازو بھائی مر جاوے۔ لخت جگر قرۃ العین ہزاروں امیدوں کی جگہ اکلوتا بیٹا ہلاک ہو جاوے کسی نے دیکھا اور سنا ہے اور کوئی مان سکتا ہے کہ وہ بدنصیب بھائی یا سوختہ اختر باپ ایک طرف جگر دوز بین کرتا ہے۔ اس کے دردانگیز نالے اور آتش فشاں آہیں آسمان کو چھلنی کرتی ہیں اور دوسری طرف ہمسایوں کی پوستین پھاڑتا اور لڑتا اور جھگڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب آتا ہے کہ مار کھائی ہوئی تباہ حال نامراد بزدل قوم کو غصہ اور جوش کیسا اور آئے کیوں۔ کیا انتقام کے لیے؟ ہاں تو کیا انتقام لے بھی سکتے ہیں؟ اور خاموش گونگے بہرے ناتوان تو کا ایک بچہ ستوا بھی ہے؟ احمق مسخرے ہیں آئے دن پاکھنڈ مچاتے اور ہنسی کراتے ہیں۔ کاغذی شکلوں اور بڈھا بچوں میں اپنے حریفوں کو اتارتے ہیں اور انھیں سرکنڈوں کے تیروں سے چھید کر ہیجڑوں کی بہادری اور ہمتی کا ثبوت دیتے اور اس پر ناز کرتے ہیں۔ ان میں ایک بھی مرد نہیں یا کوئی بھی مردانہ طبیعت کا غیرت مند نہیں ہو سکتا ہے اور یہی کہ اس کو نہ چھینکتے اور سر پر لوکروں سا خاک ڈالتے سے کیا حاصل۔ **جیتنے والے جیت گئے۔ نامراد ہونے والے نامراد ہو گئے۔** ان زندہ شیروں اور آسمانی بہادروں کو تمھاری معبود و مسجود لومڑیاں تو مُنہ نہ دکھا سکیں بلکہ ان کے مارے ہوئے اور کھا کر چھوڑے ہوئے باسی شکار سے پیٹ پالتی ہیں۔ اب تم لومڑیوں کے فرزند شیروں کے جنم میں کیسے آ گئے اور شیری کا ثبوت یہ کہ کاغذی تصویر ... سے لڑتے ہو۔ ہم تو حقائق کے دلدادہ اور واقعات حقہ کے سننے اور ماننے کے عادی ہیں۔ مردہ بتوں کی کتھا سننا اور جھوٹے افسانوں پر ایمان لانا ہمارا دین و آئین نہیں۔ ہم تو **عاشق ہیں قرآن کے** اس لیے کہ وہ زندہ خدا کا زندہ کلام ہے وہ حقائق بیان کرتا۔ واقعات حقہ سناتا اور سچائی پر ایمان لواتا ہے۔ اور پھر ہم **شیفتہ و شیدا ہیں** اپنے زندہ مولیٰ کی۔ آہ کی کاریگری کے جو اُس کا زندہ اور لاتبدیل کام ہے۔ جسے **دو گواہ** سچا کہیں اس پر جان و دل سے ایمان لاتے ہیں اور ذوق و شوق سے اس کے حق میں گواہی دینے کے لیے آمادہ ہیں۔ کسی سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس راہ میں گوشت پوست کے رشتوں کی مرے ہوئے کیڑوں سے زیادہ پروا نہیں کرتے۔ جیسے ایمان لاتے ہیں اس پر کہ ہمارا خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُس کا کوئی بیٹی بیٹا ہے۔ ویسے ہی ایمان لاتے ہیں اس پر کہ خدا کے کامل خلیفہ خاتم النبیین کا بھی کوئی بیٹا بیٹی نہیں۔ خدا کا بیٹا اور رسول کا بیٹی بیٹا کہنے والے اور راہ حق اور حرمت حق میں ان کا کچھ بھی حصہ اور شرکت سمجھنے والے یکساں ناپاک مشرک ہیں۔ **توحید وہی ہے** جو قرآن نے سکھائی اور خدا کے کام نے دکھائی ہے۔ والسلام۔

یہ رسالہ میرے اور مولوی صاحب کے نام آیا اور بھیجنے والے نے اپنے قلم سے اس پر میرا نام لکھا ہے۔ میں عادتاً اسکو بھی ردی میں پھینک دیتا اور اُن کا لیول اور یاوہ گوئیوں کی کچھ بھی پروا نہ کرتا جو ہمیں حضرت ... خلیفۃ اللہ المہدی اور میری نسبت کیگئی ہیں۔ ایک قادر جج کو ایک ذلیل جھوٹے مغیث کے خلاف فیصلہ دیکر کیوں مشتعل ہونا چاہیے جبکہ مایوس نامراد عدالت کے کمرہ سے کچھ منہ میں بڑبڑاتا کچھ بکتا ہوا نکلتا ہے۔ ذلیل ذلیل ہے جج جج ہے۔ اسکی یاوہ گوئی کوئی اندھی ... اسکی مضبوط اور مستقیم کرسی ہل جائے گی۔ مگر اس رسالہ کے نام نے تحریک کی کہ اس پر کچھ لکھنا ضروری اس لیے کہ اس کا نام دھوکا دینے کے لیے وہ "شہادۃ قرآنی" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا بینا گواہ ہے کہ مجھے قرآن کریم سے کسقدر محبت ہے اور میرے دل میں اس زندہ کتاب کا کسقدر اکرام اور تعظیم ہے۔ قرآن کریم کسی امر یا شخص کی تائید میں شہادۃ دے پھر اُسے کوئی نہ مانے اور اپنی رسم اور عادۃ اور الف کو نہ چھوڑے اُس پر **لعنۃ**۔ اور جو قرآن کے متروک و مخذول کو عزیز اور مقبول کہے اُس پر **لعنۃ**۔

غرض میں نے اس نام کی خاطر اس رسالہ کو پڑھا اور اس نام کی خاطر اس کے جواب یا کشف حقیقت کیطرف متوجہ ہوتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کرنا اس دیرینہ کینہ کی وجہ سے ہے جو ان حاسدوں جیرانوں اور ظلمۃ کے فرزندوں کو مجھ سے میری کتاب **خلافت راشدہ** کے سبب سے ہے۔ میں کسطرح کسیکو یقین دلاؤں اور اپنا سینہ دکھاؤں کہ میرا مذہب کیا ہے۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ میرے حال اور قال کو دیکھ کر یا سنکر میرا کوئی نام تجویز ہو۔ میرا مذہب جس پر میں علی وجہ البصیرۃ قائم ہوں یہ ہے کہ خدا کا کلام اور خدا کا کام جس امر یا جس شخص کی تائید کریں میں اُسکی تائید کرتا ہوں اور جسکی یہ دو گواہ تردید کریں میں بھی اس کا مخالف ہوں۔ میں نے حضرت **ابوبکر** اور **عمر** اور اُن کے اتباع کو اور پھر حضرت میرزا **غلام احمد** مسیح موعود و **مہدی** مسعود کو ان دو عادل گواہوں کی گواہی اور تائید سے مانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے **کلام** نے مومنوں کی جو علامات منتظر بیان فرمائی ہیں اور خدا تعالیٰ کے **کام** نے جن لوگوں کے وجود میں فعلاً اور عملاً ان کا ثبوت دیا ہے وہ علامات کامل طور پر حضرت ابوبکر اور عمر میں اور آخری زمانہ میں ہمارے آقا و ولی نعمت حضرت خلیفۃ اللہ میں پائی جاتی ہیں۔ میرا ان بزرگوں کو ماننا اُن پر میرا احسان اور منت نہیں۔ ان کی صداقت کی بیّن دلیلیں بے اختیار ماننی پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور اُسی کی گواہی کافی ہے کہ قرآن کریم میں بجز ان مظفر و منصور مومنوں کے اور کسیکی تائید میں مجھے کوئی بشارت نہیں ملی۔ وہ دل بڑا خبیث اور ملعون ہے جو دیدہ و دانستہ قرآن کریم کی شہادۃ سے منہ پھیرے یا صریح نصوص کو پاکر اپنے باطل خیال اور رسم و عادۃ کی پیروی پر **اصرار کرے**۔

میں تیس برس سے اس راہ میں سفر کر رہا ہوں۔ معرفۃ الٰہی کی بھی پیاس نے مجھے آب زلال کی تلاش سے کبھی ملول ہونے نہیں دیا۔ اول اول جب میں نے اس راہ میں قدم رکھا میں قطعاً نہیں جانتا تھا کہ مجھے کس مشرب سے پانی پلایا جائے گا۔ حق کی صحیح تلاش اور قلب سلیم کی پاک آرزو

خدا سے توفیق پاکر قرآن کو معیار قرار دیا اور انتھک جستجو میں استقامت اختیار کی اس کا نتیجہ وہ تحقیق اور حق و صدق ہے جس پر میں بحمد اللہ بصیرۃ اور شرح صدر سے قائم ہوں۔ اس لیے عرصہ ہوا میں نے عیسائیوں کی رد اسلام کی کتابوں اور ان کی الٰہیات اور تواریخ کلیسیا کو پڑھا اور خوب پڑھا۔ شیعوں کی معتبر اور مبسوط کتابوں کو پڑھا اور غور سے پڑھا۔ افسوس میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ حضرت یسوع کی الوہیت اور کفارہ کے دلائل میں جو عیسائی فخر اور ناز سے پیش کرتے ہیں اور حضرت علی اور حضرت حسین کے استحقاق خلافت یا خلیفہ بلافصل ہونے اور جامع کمالات انبیاء ہونے کے دلائل میں قوت اور ضعف کے لحاظ سے کیا فرق ہے؟ بڑا زور عیسائی علم کلام کا اور سچا رخ توجہ اس طرف ہے کہ خدا کے راستباز نبیوں کی لائف میں عیب نکالے جائیں اور حضرت یسوع کی فرضی پاکیزگی اور قرار دادہ الوہیت کو معیار مانکر انہیں گنہگار ثابت کیا جاوے۔ لاکھوں کتابیں اس بے سود کارروائی کی تائید میں لکھی گئی ہیں۔ ہندوستان میں بہت بڑا ذخیرہ ایسی ہی کتابوں کا ہے جن میں تمام نبیوں اور آخرکار ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے کیے ہیں اور نہایت ناپاک حملے کیے ہیں۔ اب تھوڑے دنوں سے مصر میں بھی پادریوں نے اسی علم کلام کی اشاعت شروع کی ہے۔ تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ ان میں ضمیر نہیں یا دانستہ حق سے جنگ کرتے ہیں۔ کیوں اس طرف نہیں آتے کہ باطل اور حق میں امر فارق کے لیے ایک معیار قرار دیں۔ توریت میں انبیاء یا راستبازوں کی علامات۔ اعمال اور نتائج اعمال لکھے ہیں سب سے اکمل اولوالعزم اور مظفر و منصور نبی اور دوسروں کے لیے نمونہ نبی حضرت موسیٰ پیش کیے گئے ہیں۔ ان کے ثبوت نبوۃ میں اور اس راہ اور ذریعہ سے آنیوالے نبی اور نبیوں کی صداقت کے ثبوت میں ایک امر فارق اور معیار ہیں اور نشان عظیم الشان لکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا یا بلفظ دیگر یوں کہلو اور سمجھلو کہ وہ اپنی رسالت اور تبلیغ میں مظفر و منصور نہیں ہوگا بلکہ نامراد و ناشاد رہے گا۔ محض تحکم اور کورانہ تعصب سے پہلے ہی یسوع کو خدا فرض کر لینا اور اس کے افعال و اقوال کو انبیاء کے اقوال و افعال کے میزان کے دوسرے پلہ میں رکھنا گوارا ہی نہ کرنا۔ اس کے افعال اور کمزوریوں کی تاویل کر لینا اور اس قسم کے بشری ضعفوں

دوسرے نبیوں کی لائف میں پاکر اُن پر نکتہ چینی کرنا افسوس اور شرم کی بات ہے۔ سر ولیم میور کے دل میں یہ بات کھٹکی ہے۔ وہ لائف آف محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میں جہاں حضرت یسوع اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں موازنہ کرتا ہے یہ لکھتا ہے کہ ہمیں شک نہیں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسالۃ اور تبلیغ میں بہت کامیاب ہوئے اور یسوع چند منکسر و مجبوروں کے سوا کیکو قائل نہ کر سکا پھر لکھتا ہے کہ اس کا صاف جواب یہ ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) انسان تھے اور وہ فخر و نمود چاہتے تھے اسلیے بہت سی جماعت جمع کر لی۔ اور یسوع خدا تھا اس نے نہ چاہا کہ اپنا جلال ظاہر کرے اس نے خاکساری اور گمنامی کو پسند کیا اگر وہ چاہتا تو ایک جہان کو الٹ دیتا۔ اب ہے کوئی رشید طالب حق جو اس دانا انگریز سے پوچھے کہ تو نے پہلے ہی کس معیار کی بنا پر فرض کر لیا کہ وہ خدا تھا اور اگر وہ چاہتا تو ایسا اور وہ ایسا کر سکتا تھا انسانیت کا ثبوت اور بین ثبوت تو اس نے کمزوریوں۔ نامرادیوں اور لاعلمیوں سے دیا اور خوب دیا۔ بحیثیت طلب یا ثبوت طلب تو اس ناتوان بشر کی الوہیت تھی بشری جامہ میں ہوتا ہی اس کے لیے ہزاروں روکیں تھی۔ اگر اس بھیس میں وہ آخرکار ثابت بھی ہوتا اور بڑی کارگذاریوں اور کوششوں کے بعد ثابت ہوتا تو ایک بڑا انسان ثابت ہوتا۔ خدا بننا یا خدائی کا ثبوت دینا پھر اس کمال میں جسے پاخانہ پیشاب کے داغ سدا لگے رہتے ہیں ایک امر محال تھا۔ مگر افسوس وہ تو بڑا آدمی بھی ثابت نہ ہو سکا۔ خدا رحم کرے ٹامس کارلائل پر۔ اس نے بھی عجیب حیرت انگیز کام کیا ہے۔ اس نے ہیروز اور ہیرو ورشپ میں ہیرو دی پرافٹ کے مضمون کے لیے بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو نہیں چنا اور یسوع کو تو کسی قطار اور شمار میں لایا ہی نہیں ۔

غرض کیا ہی اچھا ہوتا جو عیسائی لوگ توریت کے راستبازوں کو اسوہ اور معیار بناتے اور پھر اس میزان عدل میں پیچھے آنے والے رسولوں کو تولتے۔ مگر انہوں نے یسوع کی خدائی کے لیے بجز اپنے مفروضات کے اور کوئی معیار قرار نہیں دیا۔ اس بری عادت کا سخت ناپاک نتیجہ یہ ہوا کہ راستبازوں کی ذات پاک کی نسبت اعتراض اور نکتہ چینی کو دین و ایمان بنا لیا ۔

یہی حال شیعوں کا ہے ان کی حال کے ہوں یا گذشتہ زمانہ کے تمام ہمت اسی پر مبذول رہتی ہے کہ صحابہ کے تابعین کے تبع تابعین کے اور اس سے بھی پیچھے آنے والے اہل سنت کے علماء و ائمہ کے عیوب و مثالب تلاش کریں۔ اس نیک اور خوشبودار کارگزاری کو ہزاروں کتابوں کے دفتروں میں ثبت کیا اور اس پر ناز کیا ہے۔ اگر کوئی ایسی کتاب ہے کہ جس میں بالاستقلال بلا ذکر عیب کسی اپنے بزرگ اور پیشوا کی خوبی اور فضیلت کا ثبوت دیا ہے اسے پڑھ کر بھی ایک نقاد طالب حق مایوس ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ اُن وہم اور افسانہ کے دلدلوں اور بہتوں کو فرضی کہانیوں اور جھوٹی روایتوں کی ریت کے ٹیلہ کے کنارہ پر کھڑا دیکھتا ہے۔ ان کے مناقب اور فضائل کی کتابوں کا پڑھنا نہ صرف ہنسانے کے لیے دلواز مشغلہ ہے بلکہ اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ جھوٹی باتیں سب سے زیادہ سچی ہیں اس وہم پرست یا انسان پرست یا بت پرست قوم میں بڑا عقلمند اور بڑا محقق ملا حلی ہوا ہے جس کی کتاب منہاج الکرامہ پر بڑا فخر کیا گیا ہے۔ اس بزرگ نے اہل سنت کے رد اور اہل تشیع کے اثبات میں اپنے تئیں کامیاب سمجھا ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ اس نے کیا کیا ہے کچھ تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عیوب اور مثالب بیان کیے ہیں اور جا بجا اپیل کرتا اور داد چاہتا ہے کہ بتاؤ ایسا شخص خلافت کے قابل ہے!!! دوسرے حصہ میں حضرت علی کی شان میں چند بیہودہ خیالی اور ناتمام باتیں کرتا اور چند آیتیں سناتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ آیت ہے جسے منشی عبد اللہ ارشاد علی ذاکر کا خلف رشید اپنے رسالہ کی جدول کے شروع میں گل سر سبد کے طور پر زینت کرتا ہے۔ ملا حلی نے اسی طرح دو ہزار آیتیں اپنے توہمات کے ثبوت میں لکھی ہیں۔ مگر کمال تعجب کا مقام ہے کہ ان لوگوں کی توجہ اس طرف نہیں ہوئی کہ اپنے زعم اور خیال میں ہزاروں آیتیں نہیں سارا قرآن کسی کی شان میں مان لیا جاوے جیسے کہ ہر زمانہ میں ان لوگوں کا طریق رہا ہے اور اب بھی ہے کہ ہر شخص اپنے تئیں آیات خیر و فضل کا مصداق قرار دیتا ہے اور وعید کی آیتوں کو اپنے مخالفوں پر منطبق کرتا ہے بڑی صاف اور فیصلہ کی بات یہ تھی کہ جہاں اُن ہزاروں آیتوں کے خیر و فضل اور علامات نیک کا مصداق اپنے فرضی علی اور توہم زا ائمہ کو قرار دیتا ہے

کوشش کرکے اس امر کا بھی ثبوت دیتا کہ اُن بزرگوں اور اماموں نے اپنے اعمال اور نتائج اعمال سے بھی اپنے تئیں اُن آیات کا جائز مورد اور با استحقاق شان نزول ثابت کیا ہے۔ اس فضول کوشش سے کیا فائدہ اگر کوئی شخص اپنے کسی دوست کو شاعرانہ تک بندیوں کے زور و قوت سے رستم تہمتن اور اسفندیار روئیں تن ثابت کرے اور ذاکر مرثیہ خواں بنکر بزم زناں میں اپنے ہیرو کے وصف و منقبت میں تر زبان یا ہزار داستان بنے جبکہ وہ اُس کا دوست میدان رزم میں حریفوں کے مقابل ناکام و نامراد رہا ہو۔ ایک قصہ خواں اور افسانہ پرست قوم کو قرآن اور اُسکی شہادۃ سے کیا تعلق ہے اور اگر قرآن کی شہادت پیش کی ہے اور صدق دل ور شرح صدر سے پیش کی ہے تو آؤ اور خدا ترس دل لیکر آؤ! فیصلہ کی راہ بہت صاف اور کھلی ہے۔ عیسائیوں نے بھی بڑی ناتمام کوشش اور بے ثمر سعی اسبارے میں کی ہے کہ یسعیاہ نبی کا فلاں باب اور یرمیاہ کا فلاں باب اور زبور کا فلاں باب یسوع کے حق میں ہے۔ الٰہیات کی سچی روشنی سے محجوب انسان پرست قوم! اتنی سمجھ نہیں کہ یہ تو تمھاری حسن کار گذاری اور مہربانی ہے یا تمھارے بڑاپن کی کہ تم ایک ننگے قلاش کو مستعار کپڑے پہنا کر ایک بڑا آدمی بنانا چاہتے ہو وہ اپنے اعمال و افعال سے خود بھی سچا مستحق ان خیر و فضل کے وعدوں کا ہے جو اُن آیات میں مرکوز ہیں اور کیا اُس نے اپنی لائف کے کسی حصہ میں خود کو اُن کا اہل اور شاندار اور پُر جلال وعدوں کا مورد بنایا۔ یہ تھا سچا معیار جس سے حق و باطل باسانی ممتاز ہو جاتا مگر افسوس بُت پرستی کی نحوست سے وہ نور فارق ان دونوں گروہوں کو نہیں ملا جس کی چمک سے توہمات اور مفروضات کی تاریکی راہ سے اُٹھ جاتی اور حقائق اور واقعات حقہ کی تلاش کو قبلہ ہمت بناتے +

اب میں اُس آیت کو لیتا ہوں جس پر شیعوں کے اگلوں نے فرضی علی کی صداقت کا سارا دارومدار رکھا ہے اور اللہ تعالےٰ کی توفیق اور فضل سے دیکھنا اور دکھانا چاہتا ہوں کہ اس آیت سے کہانتک ان کے دعوی کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وہ آیت یہ ہے إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۔ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ترجمہ اس کے سوا نہیں کہ تمھارا دوست اللہ ہے اور اُس کا رسول اور مومن جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ ہمیشہ نماز میں لگے رہتے ہیں اور جو شخص دوستی لگائے ساتھ اللہ اور اُس کے رسول اور مومنوں کے (وہ سمجھ لے) کہ اللہ کی جماعت غالب ہونیوالی ہے یہ آیت ہے اور بڑے فخر و ناز کی جگہ یہی ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ خود خدا کا کلام بھی کسی شخص یا گروہ کی طرف صاف صاف اشارہ کرتا ہے یا نعوذ باللہ وہ تو خاموش اور مبہم ہے اور خود غرض انسان جسکو پسند کرتا ہے اُسے اُسکا مصداق بنا دیتا ہے اگر خدا تعالےٰ کے کلام اور کام کی شہادۃ اُس علی کے حق میں ہے جسے شیعہ پیش کرتے ہیں تو صریح ظلم ہے کہ کسی اور کو اُسکا مصداق پیش کیا جائے۔ شیعہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ اُن کے علی کے حق میں ہے اور اس دعوی کے ثبوت میں یہ کہتے ہیں کہ ثعلبی اور اور چند ایسے لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ حضرت علی کی شان میں ہے یا شیعوں کی کافی کلینی میں لکھا ہے کہ ان کے حق میں ہے۔ تعجب اور نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ان قصاص اور وضاع لوگوں کو ایک عقیدہ کی سند میں لایا جاتا ہے۔ دین و ایمان کا معاملہ۔ ایک گروہ اور بڑے گروہ کو کاذب ماننا اور ایک شخص کو ایک بڑا حق دینا جس کا اُسے کوئی استحقاق نہیں اور ایسے فضول اور افسانوں کی بناپر خود غرض مفتریوں کے بیہودہ خیالات اور معتمدانہ عقائد کے سرہو رہتا ہیں۔ اگر کتاب اللہ اس معاملہ میں حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کی کوئی کلید نہیں تو افسوس سے کہنا پڑے گا کہ نعوذ باللہ وہ موم کی ناک ہے جدھر کوئی چاہے کھینچ لے۔ حضرت علی یا کسی اور عزیز شخص کا نام تو اسمیں ہے نہیں پھر جسے چاہو اس کا مصداق بنالو۔ مگر نہیں خدا تعالےٰ کا کلام اس اعتراض سے پاک ہے وہ نور ہے وہ قول فصل ہے وہ حکم ہے۔ آیت ھدایتہ اور ارشاد ہے۔ خدائے علیم حکیم نے اسمیں کلید رکھدی ہے جو ہر ایک قسم کے وسواس اور دغدغہ کے قفل کو کھولکر سچا اور بے ریب حال بتا دیتی ہے وہ ہے فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ یعنی خدا کی اُس برگزیدہ جماعت کا نشان یہ ہے کہ وہ غالب اور فاتح اور مظفر و منصور ہیں اس سورہ شریفہ میں اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ کا بہت ذکر کیا اور اُنپر فتح اور نصرۃ اسلام کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اور مسلمانوں کو تسلی دی ہے کہ تم میں ایک جماعت ہوگی کہ جس کے ہاتھ سے اسلام کی نصرت ہوگی اور وہ دشمنان اسلام پر جو ایذا اور ضرر کی موجب ہیں غالب آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ حزب اللہ جو اپنے دشمنوں اور رسول کے دشمنوں پر غالب رہا ہے وہ ابو بکر و عمر کا گروہ ہے۔ وللہ الحمد

یہ ہے سچا فیصلہ خدا کے کلام اور اُسکے کام کا اس کے خلاف جھوٹی کہانیوں کو کون سنتا ہے۔ کوئی ہے جو دعوی کرے اور ثبوت دے کہ **حزب اللہ الغالب** بجز حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور اُن کے اتباع کے کوئی اور گروہ ہے؟ کیا یہ صاف اور بین بات نہیں کہ شیعوں کے گھر میں آجتک رونا اور پیٹنا اسبات کا ہے کہ ان کا بڑا اور پہلا امام ناکام رہا اور غاصبوں نے اُسکا حق چھین لیا۔ غاصبوں نے چھینا یا خود خدا نے اپنے وعدہ کے موافق وہ حق اُن لوگوں کو دیا جن میں وہ علامتیں پورے طور پر پائی گئیں جو اُس نے کامیاب اور مظفر اور اعلاے کلمۃ اللہ کرنے والے گروہ کی نسبت بیان فرمائی تھیں اسے رہنے دو کیا ضرورۃ ہے کہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور امر واقع پر قلم فرسائی کریں یہ تو محبان علی کے اقرار نے بھی ثابت کر دیا کہ حضرت علی کا معاملہ تو اول الدن دردی ہوا۔ بقول اُن کے خدا نے ملاء اعلیٰ میں بڑے بڑے مشورے کیے۔ جبرئیل کو صحیفہ مکتوبہ دیکر آنحضرت کے پاس بھیجا اور خود قرآن میں آنحضرت کو خوفناک دھمکی دی کہ تیری رسالت کی غرض و غایت صرف علی کی وصایت اور امامۃ کا قائم کرنا اور تبلیغ کرنا ہے اور اگر یہی نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر حضرت نبی کریم تیئیس برس تک اسی اُدھیڑ بن میں رہے رات دن اس کام کے لیے ریشہ دوانیاں کرتے۔ ایک زبردست قاہر بی بی سے چھپا چھپا کر اپنی بیٹی سے کمیٹی کرتے۔ کبھی کبھی سفر میں اور حضر میں اشارہ سی کناۃ سے اور کبھی خفیف سی صراحت سے اپنا دلی مدعا بھی بار بار لوگونکو کہدیتے۔ مگر آپ بھی نہ بنی نہ خدا کی چلی نہ فرشتوں کی نہ رسول کی اور نہ اُس چودہ طبق کو انگلی پر نچانے والے کی جو ایک بوڑھے کو بھی بلا فصل کرسی سے نہ اُٹھا سکا +

خدا ترس طالبان حق غور کریں شیعوں کے عقیدہ کی اس کے خط و خال اور سراپا میں۔ کیا کوئی سعید و رشید ایسے مذہب کو جس کا ایسا خدا اور ایسا رسول اور ایسا نبی ہے قبول کر سکتا ہے۔ افسوس اس نا عاقبت اندیش عقیدہ پر جس کے اندر اتنے مفاسد پوشیدہ ہیں +

سکا ہی اگر پہلا مدعی بامدعیوں پایا گیا تخص ناکام و ناشاد ہوا تھا تو بارہ تیرہ بندگ ہوسکے لیے سلسلہ اور مدعیوں کے سلسلہ پر ایک آدھ ہی قائم ہوسکتا ہے رہ جاتا۔ خدا تعالیٰ ایک ذرہ محنت کسی کی ضائع نہیں کرتا اتنی بڑی ناکامی یا دشمن کامی کس بات کی دلیل ہے۔ یہ سب کچھ خدا ئے علیم و حکیم نے اپنے ارادہ اور مرضی سے کیا اس لیے کہ ایک شبہ شرک اور خوفناک باطل کے بطلان پر ہمیشہ کے لیے روشن اور واضح دلیل ہے۔

میں خدا کے لیے خدا کی رہنمائی کے لیے پیش کیا ہے اور میں خدائے غیور۔ قادر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ نصرت اور غلبہ اور فتح و ظفر کی علامات و آیات جو خدا کی کتاب میں مومنوں کی شان میں مذکور ہیں بجز ابوبکر و عمر اور آپ کے اتباع کے ان خود تراشیدہ اصنام یا بارہ بزرگوں میں سے کسی ایک پر بھی منطبق کر دو تو اول المسلمین میں ہوں و لا اخاف فی اللہ لومۃ لائم۔

اب منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر انصاف سے فرمائیں اور سکرات الموت کے ہول کو پیش نظر رکھ کر بتائیں کہ کہاں تک اس فقرہ میں حق اور صدق کی خوشبو ہے جو اُنھوں نے میری نسبت لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔ "اے بدکیش خبیث دیکھ کیا یہ آیتیں اُن کے حق میں نازل ہو سکتی ہیں جو مدت العمر زیر آیت اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ رہ چکے ہوں یا اُس فنا فی اللہ جانباز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہیں جس کے سابق الایمان ہونے کی دھاک جہار عالم میں پڑی ہوئی ہے۔" اے دانشمند سوچ اور کچھ تو ہوش کر اور چھوڑ اس تقلید کو جس نے ایک عالم کو ہلاک کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کہا "نازل ہو سکتی ہیں" جب تمہاری زبانیں ایسے فقرے اولتی ہیں کیوں اگلنے سے پہلے دل سے مشورہ نہیں کر لیتیں۔ ایسا ہی تمھارا یہ بیہودہ اور بے معنی فقرہ ہے جو حضرت علی کی نسبت خلیفہ بلافصل کہا کرتے ہو۔ اس جھوٹھ پر افسوس کہ واقعات حقہ اُس کے منہ پر سیاہی تھوپتے ہیں۔ اور پھر منہ پر بھوڈر ملکر مردوں کے حلقہ میں آئے۔ جسے در حقیقت خلافت متمکنہ اور منتظمہ کے صحیح معنوں کے لحاظ سے کوئی منبر بھی نہ ملا ہو اُسے خلیفہ بلافصل کہنا بڑا جھوٹھ اور دلیرانہ جھوٹھ نہیں تو کیا ہے۔ ایسا ہی یہ فقرہ "ہو سکتی ہیں" بخدا نازل "ہو سکتی ہیں" کیا نازل ہو چکیں خدا تعالیٰ کے کلام نے خلفائے راشدین اور مومنین و صالحین کے نشان مقرر کیے اور خدا کے کام نے حضرت ابوبکر اور عمر اور آپ کے اتباع پر منطبق کیے۔ اگر تو کوئی بے ندی تعبیر کن قضا را بہ رہا تمھارا ان خلفاء اللہ کو مشرک اور نجس کہنا یہ تمھاری وہ عادت اور فطرت ہے جو تمھیں انصاری سے وراثت ملی ہے۔ انسان کی لعنت اور گالی کوئی چیز نہیں۔ انسان کی لعنت ایک جھوٹھ ہوتا ہے جس کا کوئی بھی نتیجہ نہیں ہوتا۔ لعنت وہ ہے جو آسمان سے اُترتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اُسے کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ شعر

لعنت آں نیست کہ از سوی ہمامی بارد * لعنت بدگر آن نیست کہ بی ہر زہ نفیر

قرآن میں پڑھ لو خدا کی لعنت جس قوم پر پڑی کیا وہ خشک الفاظ کے رنگ میں اور حروف کی شکل میں لکھی رہی یا اُس نے عملاً اپنا ظہور کیا۔ خدا کی لعنت کا واقعی نتیجہ قوم ملعون کا ذلیل ہونا ناکام ہونا نامراد ہونا حرامزادوں کی غلامی کے جوئے کے نیچے گردنوں کا دینا۔ وطن سے بیوطن ہونا کوشش کرنا اور مخذول و مطرود ہونا۔ اس لعنت کا نشانہ یہود کو دیکھ لو کیا خدا کی لعنت کے بعد یہ سب ذلت کی ماریں اُن پر پڑیں یا نہیں پڑیں۔ تمھاری اس بیہودگی اور احمقانہ حرکت کی کوئی حد بھی ہے کہ سکر لیا یہ پڑھو بہت سے "بر دشمنان اہلبیت لعنت" کا وظیفہ پڑھ کر اور زبانیں خشک کرتے ہو اور دل میں سمجھتے ہو ان لوگوں کو جنھیں زندگی اور بعد وفات میں وہ بڑی بڑی کامیابی ہوئی کہ جس کی نظیر تاریخ کے صفحات میں نہیں کبھی بھی تمھارے بزرگوں نے نہیں سوچا کہ خلافت اللہ پر بلافصل بیٹھنے والے بیٹھ گئے۔ دین کو قدرت اور تمکن دینے والے اور اقطار عالم میں پھیلانے والے خدا تعالیٰ کے وعدوں کے ایفاء کا زریں تاج پہنکر اسکی رحمت اور اُسکے رسول کی جوار میں سو گئے۔ اور جلنے بھننے والے اور حسرت و ناکامی کے ساتھ مرنے والے مر گئے اب ان ترانہ گالیوں سے در حقیقت کیا بنتا ہے۔ چھوڑ دو اس خبیث مشرب کو جس سے نامہ اعمال سیاہ کرنے کے سوا کوئی حاصل نہیں۔ غرض یہ آیت موزوں ہے ان دو ہزار آیتوں کا جو مولوی علی نے اپنے مذہب کے ثبوت میں لکھی ہیں اور جس کو منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر نے بڑے فخر سے لکھ کر خدا کے قدوسیوں اور خلفائے راشدین کو ناپاک نام سے یاد کیا ہے اسطرح یہ لوگ اپنے ائمہ کو مصداق بناتے ہیں خدا کی آیات کا یا یوں کہلو کہ اُن کو نکو بکی طرح سے خود چالاک زبانی کے ساتھ وکالت کرتے ہیں۔

اس رسالہ میں ذاکر حسین کے بیٹے نے ایک ور عجیب کام کیا ہے۔ جہاں جہاں اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کا اور میرا نام آیا ہے اُسے اُلٹا لکھا ہے اس طفلانہ خوشی اور احمقانہ حرکت کے فلسفہ کو ذاکر حسین کے بیٹے کا دل ہی محسوس کرتا ہوگا ایک دانشمند سلیم الفطرت تو اس راز کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تمھارا اُلٹا لکھنا خدا کے بندوں یا برگزیدوں کے ناموں کو ایسا ہی ہے جیسا تمھارا ہمیں اور ہمارے منصور بزرگوں کو گالیاں دینا۔ اس کا فیصلہ عنقریب خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کرے گی جو باطل اور حق میں امر فارق کیطرح نازل ہوکر دکھا دے گی کہ کس قوم کی کتاب سجین میں اور کس کی علیین میں ہے۔ کسی شخص اور کسی نام کا اُلٹا سیدھا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اب تک میں نے صرف اتنا دکھایا ہے کہ اس آیت کو اس رسالہ کے مقصود و معہود کی تائید سے کہاں تک تعلق ہے۔ سو الحمد للہ صاف طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ آیت اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ الآیۃ اور اس کی مثل آیتوں کے مصداق شیخین مکرمین و معظمین و مغفورین علیہما السلام اور اُنکے اتباع کے سوا اور کوئی نہیں۔ آگے میں حیران ہوں کہ ناظرین کو کیا دکھاؤں کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام کی تردید میں قرآن کی کونسی شہادت ذاکر کے بیٹے نے پیش کی ہے۔ نام تو رکھا ہے شہادۃ قرآنی علی کذب کرشن قادیانی۔ مگر گو بھی (پنجابی لفظ) اور کہو وہ ترکیب سے مرکب فقرہ کو بڑا خیال اسطرف جاسکتا ہے کہ اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ اللہ المہدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی بلحاظ آپ کے کرشن ہونے کے تردید ہوگی مگر جیسا کہ ان تمام باطل کے حامیوں اور حق کے مخالفوں کا شیوہ ہوتا ہے بیہودہ نکتہ چینی اور ژاژ خائی سے رسالہ کو بھر دیا گیا ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام کی تردید یہ کی ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برا کہا ہے اور قرآن کریم میں ان کی یہ تعریف ہے اس یاوہ گوئی اور بے تکے ہنگام کے ضمن میں حضرت امام مفترض الطاعت رسول معصوم علیہ السلام کی ذات پاک پر حملے کیے گئے ہیں۔

خدا کی شان ان میں ایک بھی رشید نہیں جو سمجھے اور ان سفیہہ کا منہ دوں کا منہ اپنے نامہ اعمال کیطرح کالا کرنے والوں کو سمجھائے کہ اس رسالہ سے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار ہونے کی تردید کیا ہوئی۔ اگر عیب شماری سے کوئی خدا کا برگزیدہ مردود خدا قرار دیا جاسکتا ہے تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ جانے دو۔ ناصبہ اور خوارج کو کہ وہ کیا کہتے ہیں حضرت امام علی علیہ السلام کے حق میں اور چھوڑو ان کی ضخیم جلدوں کی کتابوں کو جو حضرت علی اور حضرت عثمان علیہما السلام کے باقی آئندہ

اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون

ام الکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب کی زوجہ کلان جن کا نام فاطمہ تھا۔ بتاریخ ۲۸۔ جولائی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ مرحومہ مفتی شیخ مکرم صاحب قریشی عثمانی بھیروی کی لڑکی تھیں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کے نکاح میں اس وقت آئی تھیں۔ جب کہ مولوی صاحب ہند و عرب سے تحصیل علوم کرکے کوئی تیس سال کی عمر میں اپنے وطن بھیرہ کو واپس تشریف لائے تھے۔ اور قریب ۳۷ سال تک آپ کی محرم راز رہ کر قریباً ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بھیرہ میں تقلیدی رسوم اور بدعات کی مخالفت سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے ہی کی تھی۔ جس کی وجہ سے بھیرہ میں آپ کی سخت مخالفت ہوئی تھی۔ اور یہی گروہ مخالفت اس نکاح میں حارج اور مانع ہوا تھا۔ مگر مفتی شیخ صاحب نے اس کی پرواہ نہ کرکے اس کام کو تکمیل تک پہنچایا اور مرحومہ یوم نکاح سے لے کر مرتے دم تک اپنے خاوند کے ساتھ ہم مذہب وہم عقیدہ تھیں۔ مرحومہ صلہ رحمی کی صفت میں کمال رکھتی تھیں۔ اپنے نواسوں اور نواسیوں (یعنی مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی اور اخویم مفتی فضل الرحمن صاحب کی اولاد) کی پرورش مرتے دم تک اپنے ذمہ لی ہوئی تھیں۔ اور مفتیوں کے گھر میں ان کی چھوٹی لڑکی کا رشتہ انہیں کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ باوجود اس قدر [illegible] کے ان کے لاحق حال تھی۔ گھر کا سب کام کھانا پکانے وغیرہ کا خود کرتی تھیں۔ دور و نزدیک کے رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کرتی رہتی تھیں۔ اور سب کی خبرگیری کرتی تھیں۔ مرحومہ اس عاجز کی بہت قریبی رشتہ میں خالہ تھیں۔ اور میرے ساتھ بہت محبت کیا کرتی تھیں۔ انہیں ایام کی بات ہے کہ ایک دن بہ سبب تپ لرزہ کے میں بیمار ہو گیا۔ تو مرحومہ نے میری بیماری کی خبر سن کر ارادہ کیا۔ کہ میری بیمار پرسی کو آویں۔ لیکن خود سخت بیمار تھیں۔ اور ضعف اس قدر تھا کہ ایک قدم چلنا مشکل تھا۔ اس واسطے نہ آسکیں۔ مرحومہ کو حضرت مسیح موعود کے ساتھ سچا اخلاص اور ایمان تھا مجھے کہا کرتی تھیں۔ کہ یہ مولوی صاحب کا احسان ہے۔ کہ ہم نے خدا کے مسیح کو شناخت کر لیا لیکن اب تو میرے دل میں خدا کے رسول کی اس قدر محبت ہے۔ کہ اگر کوئی بھی اس سے پھر جائے۔ میں اس سے منہ نہیں پھیر سکتی۔ بعد از عصر مرحومہ کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت کثیر باہر میدان میں پڑھا۔ نماز جنازہ میں دعا کو بہت ہی لمبا کیا۔ قبل مغرب مرحومہ کو قادیان کے شمال مشرقی جانب کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں بلند جگہ نصیب فرمائے

رات (۲۸۔ جولائی ۱۹۰۵ء) قبل از عشا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں حضرت نے خود ہی مرحومہ کا ذکر کیا۔ فرمایا " وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی تھیں۔ کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں۔ اور میں نے دل میں پختہ وعدہ کیا ہوا تھا۔ کہ کیسا ہی بارش یا آندھی وغیرہ کا بھی وقت ہو۔ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ آج اللہ تعالےٰ نے ایسا عمدہ موقعہ دیا۔ کہ طبیعت بھی درست تھی۔ اور وقت بھی صاف میسر آیا۔ اور میں نے خود جنازہ پڑھایا"

عاجز نے عرض کی۔ ان کی یہ بھی خواہش تھی۔ کہ میری وفات جمعہ کے دن ہو۔ فرمایا " ہاں۔ وہ ایسا کہا کرتی تھیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ خواہش بھی ان کی پوری کر دی چند روز ہوئے۔ ابھی ہم باغ میں تھے۔ کہ وہ ایک دن سخت بیمار ہو گئیں۔ اور قریب موت کے حالت پہنچ گئی۔ تو کہنے لگیں۔ کہ آج تو منگل ہے۔ اور ہنوز جمعہ دور ہے۔ اور ابھی عبدالحی کی آمین بھی نہیں ہوئی۔ قدرت خدا اس وقت طبیعت بحال ہو گئی۔ اور پھر خواہش کے مطابق عبدالحی کی آمین کی خوشی بھی دیکھی اور آخر جمعہ کا دن بھی پایا"

فرمایا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک بزرگ کسی شہر میں بہت بیمار ہو گئے۔ اور موت تک حالت پہنچ گئی۔ تب اپنے ساتھیوں کو وصیت کی۔ کہ مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ دوست حیران ہوئے کہ یہ عابد زاہد آدمی ہیں۔ یہودیوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی کیوں خواہش کرتے ہیں۔ شاید اس وقت حواس درست نہیں رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ بزرگ نے کہا۔ کہ تم میرے فقرہ پر تعجب نہ کرو۔ میں ہوش سے بات کرتا ہوں اور اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ تیس سال سے میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے موت طوس کے شہر میں آوے۔ پس اگر آج میں یہاں مر جاؤں۔ تو جس شخص کی تیس سال کی مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوئی۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ اس صورت میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہو کر اہل اسلام کو دھوکا دوں۔ اور لوگ مجھے مسلمان جان کر میری قبر پر فاتحہ پڑھیں۔ قدرت خداوندی وہ اس وقت تندرست ہو گیا۔ اور پھر وطن پندرہ سال کے بعد شہر طوس میں بیمار ہو کر فوت ہو گیا

فرمایا۔ مرحومہ نے اپنی عمر میں بہت شدائد اور مصائب اٹھائے۔ کتنی اولاد مر گئی۔ یہ مصائب جو قضا و قدر سے انسان پر پڑتے ہیں۔ اس کی کمی پورا کر دیتے ہیں۔ جو انسان سے اعمال حسنہ میں رہ جاتی ہے

جب حضرت کے ہاں صاحبزادہ میاں بشیر احمد تولد ہوئے تھے۔ تو حضرت نے مرحومہ کو فرمایا تھا۔ کہ یہ تمہارا بیٹا ہے اس واسطے بشیر احمد کے ساتھ مرحومہ کو خاص محبت تھی۔ صاحبزادہ بشیر احمد جنازہ کے ساتھ اور دفن کے وقت اس طرح مغموم تھے کہ ان کا چہرہ اس اندرونی محبت کو ظاہر کرتا تھا۔

ہم تمام احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ **مرحومہ کا جنازہ** اپنی جماعت کے ساتھ اپنے اپنے شہروں میں پڑھیں اور ان کے واسطے دعائے مغفرت کریں

مرحومہ کی عادت مہمان نوازی کا یہ حال تھا۔ کہ ان کی دلی خواہش تھی۔ کہ ہمارے باورچی خانہ میں ایک سیر پختہ نمک روزانہ خرچ ہوا کرے۔ اللّٰھم اغفرہا وارحمہا

تار خبر

زار روس۔ قیصر جرمن کی ملاقات کے واسطے روانہ ہوئے۔ ملاقات سرحد سویڈن پر ہوگی غالباً جنگ کے متعلق کچھ خفیہ گفتگو ہے

۲۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ زار اور قیصر کی ملاقات ہوئی گفتگو خفیہ رہی۔ روس کے شہر نجنی ناوگورود میں بڑا ہنگامہ ہوا۔ سفید پوشوں کو قتل کیا گیا۔ اور زخمی کیا گیا

۲۷۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ شملہ میں صبح ۴ بجے تیز دگہ زلزلہ کا محسوس ہوا۔ لوگ گھروں سے نکل بھاگے۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی طرح لمبا نہ تھا۔ مگر تیزی میں اس کے برابر تھا۔

جاپانی مختار صلح کے آدمیوں نے بیان کیا ہے۔ کہ ہماری شرائط سخت نہ ہوں گے بلکہ واجبی ہوں گے۔ روزانہ بتیس لاکھ روپیہ خرچ جنگ جاپانیوں کے سر پڑتا ہے

روسی امیر البحر کی رپورٹ بابت وجوہات شکست زار روس کے پاس پہنچ گئی ہے۔ بڑے اسباب شکست یہ بیان کئے گئے ہیں (۱) توپیں ناقص تھیں (۲) سامان گولہ بارود افسروں کی خیانت کے سبب ناقص تھا (۳) بیڑے کے جہازوں کی مرمت کافی نہ کی گئی تھی (۴) بیڑے کے ملاح سرکش وخود سر تھے۔

[illegible]

درگاہ اجمیر کی مسجد میں امام اور منیجر کے درمیان پانی کی مشکیوں پر جھگڑا ہو کر عدالت میں مقدمہ بازی ہوئی منیجر صاحب جیت گئے

آتش زدگی جموں میں مہاراجہ ہسپتال کے قریب آتش زدگی سے پانچ دکانیں

یورپ کے لئے ایک تجویز

اخویم مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ریویو آف ریلیجنز کی گذشتہ دو تین اشاعتوں میں میں نے یہ تحریک کی تھی کہ یورپ امریکہ وغیرہ عیسائی ممالک میں متعدد کاپیاں رسالہ کی مفت بھجوانے کے لئے اسباب مدد کریں جس پر بعض احباب نے توجہ فرمائی - ابھی ایک مخلص دوست نے [illegible] روپیہ اس غرض کے بھیجے - کہ گیارہ پرچے اس سال کے اور گیارہ گیارہ پرچے گذشتہ تین جلدوں کے مفت بھجوائے جائیں - میرے اس دوست کی ہمت جنہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی مجھے ہدایت کی ہے - بہت ہی قابل تعریف ہے - آج ایک خط حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی طرف سے لاہور سے مجھے آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں - کہ ماہوار پیسوں کا وصول ہونا یا کرنا اور پھر اس پر استقلال اور التزام کا رہنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے - اور اگرچہ بظاہر یہ تجویز دلکش ہے - مگر اس پر عملدرآمد بہت مشکل ہے - اس لئے انہوں نے یہ تجویز کی ہے کہ "اگر آپ بڑے بڑے یا جن پر جماعت کا لفظ اطلاق پا سکتا ہے - جماعتوں کی طرف سے یورپ کی اشاعت کے لئے ایک مقررہ تعداد طلب کریں - تو شاید نتیجہ عمدہ رہے گا - اور ساتھ ہی انہوں نے اس تجویز پر عمل کر دکھایا ہے - اور یہ لکھدیا ہے - کہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے لاہور کی جماعت کی طرف سے دس رسالے بھیجنے شروع کر دیں - میں حکیم صاحب کی تجویز کو اس لئے پسند کرتا ہوں - کہ واقعی جو تجویز میں نے کی تھی - اس پر عملدرآمد بہت ہی کم ہوا ہے - مگر میں اس بات میں ان کے ساتھ متفق نہیں کہ لاہور کے لئے دس پرچوں کی تعداد بھی کوئی چیز ہے چونکہ وہ مجھے خود طلب کرنے کا اختیار دیتے ہیں - اس لئے کم سے کم چالیس پرچے ان سے طلب کرتا ہوں - جس کا چندہ وہ چار قسطوں میں ہر سہ ماہی کے شروع میں بھیجدیا کریں - لاہور کے لئے یہ بڑی تعداد نہیں - دوسری جماعتوں کے متعلق میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں - کہ سیالکوٹ کی جماعت کو اگر لاہور سے زیادہ نہیں - تو کم سے کم لاہور کے برابر ضرور رہنا چاہیئے - اور باقی جماعتوں میں سے پشاور ڈیرہ غازی خان - ملتان - حیدرآباد دکن - راولپنڈی - جہلم - گوجرات - گوجرانوالہ - جموں - وزیرآباد - امرتسر پٹیالہ - کپورتھلہ - لدھیانہ - شملہ - میرٹھ - منی پور آسام - قصور وغیرہ مقامات کی جماعتیں اگر دس دس پرچے بھجوا سکیں - تو اس طرح سے قریباً تین سو پرچہ باہر جا سکتے ہیں دیگر مختلف مقامات سے اس کے علاوہ کچھ اور پرچے بھیجے جا سکتے ہیں - حال میں کئی دوستوں نے جاپان میں پرچے بھیجنے کے لئے لکھا ہے - اور ایک صاحب مسٹر محمد اسحاق جاپان سے اخبار وکیل کو خط لکھتے ہوئے اس بات پر زور دیتے ہیں - کہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت ملک جاپان میں خوب ہونی چاہیئے - بہرحال ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ پانسو کے قریب رسالہ مفت باہر جانے لگ جائے - تو ایک عمدہ تبلیغ اسلام کی ہو سکتی ہے - میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک شہر کی جماعتوں کے سرکردہ ممبر اور دوسرے احباب اس تجویز سے اتفاق کر کے اس کو جلدی عمل میں لانے کی کوشش کریں گے

خاکسار محمد علی

ضرورت ہے

کارخانہ اخبار بدر کے واسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریس مین اور ایک خوش نویس کاتب (جو عربی اور فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے - تنخواہ حسب لیاقت ہوگی - درخواستیں معہ نقول اسنادات اور نمونہ خط بنام مینیجر اخبار بدر آنی چاہئیں -

---

قیمت اخبار

جن احباب کے ذمہ برادرم محمد افضل صاحب مرحوم کے وقت کا یعنی گذشتہ سالوں کا یا صرف سال رواں کا بقایا ہے - ان کے نام تقاضا کے کارڈ روانہ ہو رہے ہیں - چونکہ کارخانہ بدر کو مالی ضروریات درپیش ہیں - اور روپیہ کی بہت ضرورت ہے - اس لئے احباب کو اس طرف بہت جلد توجہ فرمانی چاہیئے - اور جو کچھ بقایا یا سال رواں کا چندہ کسی کے ذمہ ہے - وہ جلد تر ارسال فرما کر کارخانہ بدر کی اعانت فرماویں +

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے - کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں اور تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے - ایسا بھی ہوتا ہے - کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے - لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں - جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے - ضرور لکھیں - تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	۱ ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پاؤ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا - ضمیمہ بحساب ۸ صفحہ سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا - ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں - ایڈیٹر کو اختیار ہے - کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے - اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے - مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا - بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو - جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی - ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے - اور جسمیں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں - اور قیامت تک ہوتی رہیں گی - نہایت خوش خط - عمدہ کاغذ پر صرف پونے تین روپے [illegible] میں ہم سے ملتی ہیں - درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر - قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں -

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائیٹر بدر کے لئے چھاپا گیا - تاریخ اشاعت ۲ اگست ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | بدر جسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی بعرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۱۸ | ۱۰ جمادی الاولی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۶

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح موعود آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سو
معاونین	عہ
برضائے	صہ
خود	ے
عام قیمت	عہ

اس سے زاید امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا ماست

ہیکہ مگر و رسی از ان عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو

الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳۰ اگست ۱۹۰۵ء - رویا میں دیکھا - کہ ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں - کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں - اس کے بعد الہام ہوا

"تیرے لئے میرا نام چمکا"

ڈائری فرمایا - اس الہام سے پہلے اگرچہ خواب میں ایسے دیکھے گئے - جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں - مگر وحی الٰہی صریح لفظوں میں دلالت کرتی ہے - کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا - جس کے واقعہ سے خدا تعالےٰ اپنے نام اور اپنی ہستی کو لوگوں پر ظاہر کرے گا -

فرمایا - جیسا ہمارے علماء کا عقیدہ ہے - کہ اب الہام کا دروازہ بند ہو گیا ہے - اگر یہ سچ ہوتا - تو ایک عارف طالب تو زندہ ہی مرجاتا - خدا بخیل نہیں ہے - اس لئے خود صراط الذین انعمت علیھم کی دعا سکھائی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے - کہ ان نعمتوں کا دروازہ کھلا ہے - افسوس ہے - کہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا بھی یہی مذہب تھا - کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں جو الہام ہوتا ہے - وہ شیطانی یا الہامی ہے

ہمیں تعجب آتا ہے - کہ ان لوگوں کا ایسے الہام اور اس عقیدہ کے بعد کیا حال ہوتا ہے - اگر اس پر عمل کریں - تو ممکن ہے - شیطان کے فرمان کی پیروی کرتے ہیں - اگر نہ کریں - تو یہ شبہ ہے - کہ خدا کو ناراض کرتے ہیں - یہی حال الٰہی بخش اکونٹنٹ کے الہامات کا ہے ان سے تو موسےٰ کی ماں کی ہی اچھی رہی - جس نے خدا کے کلام پر ایمان قائم کر کے اپنے بچے کو دریا میں ڈال دیا

۲ - اگست ۱۹۰۵ء - فرمایا - ہر شخص اس امر کا بڑا محتاج ہے - کہ اس دنیا سے تسلی کے ساتھ جاوے - اور اس شوق و ذوق کو عبادت میں حاصل کرے - جو خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ملتا ہے - برخلاف اس کے آج کل لوگوں کا یہ حال ہے - کہ اپنے ایمان کو شروط سے مشروط کرتے ہیں - اور ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں - مگر ہم کو یہ یہ دنیوی باتیں حاصل ہو جائیں - ان لوگوں کی معرفت الٰہی میں بڑا قصور ہے - یہ خدا پر احسان کرنا چاہتے ہیں - میں ایسے خطوں کو پھاڑ کر پھینک دیا کرتا ہوں - انسان کو اگر کوئی جسمانی مرض لاحق ہوتا ہے تو طبیب کے پاس جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے اپنی طرف سے نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں - لیکن برخلاف اس کے روحانی طبیب کی طرف جاتے ہیں تو الٹا اس پر اپنا احسان کرنا چاہتے ہیں - ان لوگوں کے دل میں سوز و گداز نہیں ہے - کہ اس جہالت کے پردے سے نکلنے کے واسطے ان میں طپش پیدا ہو - ہم تو ایسے لوگ چاہتے ہیں - جن کے دل میں یہ خواہش ہو - اور شوق ہو - کہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے بعض لوگ ایسے ہیں - کہ بیعت تو کرتے ہیں - مگر پھر ذراسی تکلیف پر پھسل جاتے ہیں - اصل صدق اور وفا کا نمونہ صحابہ نے ہی دکھایا تھا - ذکر ہے کہ اصحاب میں سے ایک میدان جنگ میں چند کھجوریں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کھا رہا تھا کہ ایک دوسرا صحابی اس کے سامنے شہید ہوا - اس نے کھجوروں کو فوراً پھینک دیا - اور کہا افسوس ہے - کہ میرا بھائی بہشت میں پہنچ گیا - اور میں ہنوز کھجوروں میں مشغول ہوں - یہ کہہ کر میدان میں گھس گیا - اور شہید ہو کر اپنے مقصد کو پہنچ گیا

فرمایا - دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا - دنیا خدمت گار ہو کر آجائے - تو آجائے - لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا دین کی شریک بن کر رہے - جس کا تعلق خدا کے ساتھ صافی ہو - خدا اس کو کبھی ذلیل ہونے نہیں دیتا - ہماری جماعت میں وہی لوگ شامل ہیں - جو اپنے اقرار کے مطابق دین کو مقدم رکھتے ہیں - ہاں انسان کا یہ کام نہیں - کہ اتنی بڑی تبدیلی اپنی محنت سے پیدا کر سکے - لیکن خدا تعالےٰ ایسا کر سکتا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس قوم کے لئے آئے تھے - وہ اسفل السافلین میں گری ہوئی تھی - پھر آپ کی توجہ اور محبت سے وہ کہاں تک ترقی کر گئی - جس کا قدم خدا کے منشا کے برخلاف ہو - اس پر کوئی خوش نہیں - نہ خدا اور نہ اس کے ملائکہ - امر سہل ہے - قرآن شریف نے اس کا نسخہ بتلایا ہے - اما من خاف مقام ربہ و نھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنت اس کا مقام ہے - ہوائے نفس کو روکنا - یہی فنا فی اللہ ہونا ہے - اور اس سے انسان خدا کی رضا کو حاصل کر کے اسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے

فرمایا - یہ جو بعض لوگ استغفار پر اعتراض کرتے ہیں - تمام انبیاء اور خدا کے نیک بندوں کا کام رہا ہے - کہ وہ انکسار کے طور پر اللہ تعالےٰ کے آگے اپنے آپ کو گنہگار بیان کرتے ہیں - یہ ایک خوبی کی بات ہے - اور ناداں دشمن اس میں عیب گیری کرتا ہے - اللہ تعالےٰ کے مقام عظمت پر نگاہ کر کے اس کے نیک بندے کہا کرتے ہیں - کہ ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکا - اسی طرح یسوع مسیح نے یہ بھی پسند نہ کیا کہ اس کو نیک کہا جاتا - عیسائی لوگ کہتے ہیں - کہ وہ شخص مسیح کو خدا نہ کہتا تھا - اس واسطے اس کو نیک کہنے سے منع کیا - حالانکہ یہ بات غلط ہے - کیونکہ مسیح کو تو خدا کوئی بھی نہ کہتا تھا - اور نہ مانتا تھا - حواری کب اس کو خدا خدا کر کے پکارتے یا مانتے تھے - وہ بھی تو استاد ہی کہا کرتے تھے - اس نے صرف نیک کا لفظ بڑھایا تھا - اس پر مسیح ناراض ہو گیا

فرمایا - ولایت - خرق عادت اور معجزات سب ترک ہوائے نفس پر منحصر ہے - جب خدا کی خاطر انسان ترک خواہشات کرتا ہے - اس کو سب باتیں حاصل ہو جاتی ہیں - اللہ تعالےٰ کے آگے ایسا جھکنا چاہیئے - کہ اپنا وجود باقی نہ رہے - تب خدا اپنے بندے کی خاطر سب کچھ کر دیتا ہے

اخبار قادیان

۱ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں - اور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم زیر تصنیف ہے رات کو قبل عشاء ایک گھنٹہ کے قریب خدام کی ملاقات کے واسطے مسجد میں رونق افروز رہا کرتے ہیں

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب بخیر و عافیت ہیں - مولوی نور الدین صاحب کا لڑکا عبد الحی مرض خسرہ میں مبتلا تھا - اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے شفا دی

۳ - اس عرصہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر سے - میاں محمد قاسم صاحب شاہجہانپور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تین ماہ کی رخصت رعایتی حاصل کر کے قادیان تشریف لائے ہیں - اور ایسا ہی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی آنے والے ہیں -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بہت بیویان یا ایک ہی بیوی؟

[ذیل مین ہم تعدد ازدواج پر ایک مضمون ولائیت کے ایک اخبار سے ترجمہ کر کے شایع کرتے ہین]

جناب من۔ ریاست اوٹا کے باشندون کے سوائے باقی سب عیسائیون مین ایک قسم کی نیم پوشیدہ تعدد ازدواجی ہے۔ اور گو برائے نام ایک ہی بیوی سب رکھتے ہین۔ یہان لندن مین یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہماری مانی ہوئی جھوٹی مانوگیمی (ایک بیوی کرنا) کے علاوہ ایک لاکھ فاحشہ عورتین موجود ہین سب جانتے ہین۔ کہ کنچنیون کا اس قدر بھاری لشکر انہین لوگون کی مہربانی سے پرورش پا رہا ہے۔ جو پاک شادی کی رسومات کو ادا کر چکے ہین۔ یہ مضمون بہت ہی نازک اور مشکل ہے۔ ہم سب کو معلوم ہے۔ کہ ایک ہی بیوی رکھنے کی کس قدر تاکید ہوتی کی جاتی ہے۔ اس جگہ مین وہ عبارت نقل کرتا ہون۔ جو جارج ق کینن صاحب نے مارمنیون کی تعدد ازدواجی کی تائید مین تحریر کیا ہے ”اگر ہم دنیا پر نظر ڈالین اور تمام عیسائیت کے روزانہ زندگی کے حالات مطالعہ کرین۔ تو ہم دیکھتے ہین کہ ہمیشہ خوفناک باغیانہ اور ہر رنگ کے جرم کئے جاتے ہین۔ اور وہان وہ نہ تو کوئی حیرانی پیدا کرتے ہین۔ اور نہ ان کا کوئی نوٹس لیا جاتا ہے۔ قتل۔ لوٹ۔ عیاشی۔ کنواریون سے زناکاری اور ہر ایک قسم کی حرامزدگی جو جرمون کی فہرست مین پائے جاتے ہین۔ فی زمانہ وہ محض معمولی واقعات خیال کئے جاتے ہین۔ اور تاہم اوٹا کے لوگون کو جرمانہ کرنے۔ قید کرنے۔ ملکی حقوق سے خارج کرنے۔ شہر بدر کرنے۔ اور ان کی بیخ کنی کرنے کے لئے اس قدر بڑا شور مچایا جاتا ہے۔ جس قدر کہ عیسائیت خود دیکھ ہی کیونکہ وہ لوگ یہ جان کر کہ خدا ازلی باپ ان دنون بول اٹھا ہے۔ اور اس نے اپنی مرضی اور ارادے کو ان پر ظاہر کر دیا ہے۔ اس کے احکام کو پورا کرنے کی جرأت کرتے ہین۔ کئی سال تک وہ نرمی اور ڈھیٹ پنے سے اس سختی کو برداشت کرتے رہے۔ اور اب وہ تمام شائستہ اور غور و فکر کرنے والے لوگون کے پاس اپیل کرتے ہین۔ اور چاہتے ہین۔ کہ یہان کی سوسائیٹی کی حالت کا مقابلہ اس ملک کے کسی حصہ یا کسی اور ملک کی سوسائیٹی کی حالت کے ساتھ کرین۔ اور وہ یہ جانتے ہین۔ کہ فیصلہ ہمارے ہی حق مین غالب ہوگا صفحہ دنیا پر ہر ایک شائستہ ملک مین بہکانے والے آدمی اپنے شکار کو پھندون مین پھنسانے کے لئے فریب کیا کرتے ہین۔ اور وہ ایسا کرنے سے ملک کی پوری پوری تباہی کر دیتے ہین۔ اور یہ بات مشہور ہے۔ کہ با اعتبار اور ذی مرتبہ لوگ جو سوسائیٹی کے بڑے معزز اور ذی شان رکن خیال کئے جاتے ہین معشوقہ عورتون کو گذارہ دینے اور پوشیدہ یاری لگانے سے شادی کی قسمون کو توڑ دیتے ہین۔ تاہم اوٹا کے لوگون کے برخلاف یہان ایسی باتین بالکل معدوم ہین۔ ہمیشہ بیہودہ شہرہ پا لیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ آسمان سے الہام شدہ تعدد ازدواج پر عمل کرتے ہین“

میرے پاس اکثر دفعہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی بڑی قوم کبھی کثرت ازدواج کی مرتکب نہین ہوئی۔ جو یہ دعوی کرتے۔ وہ تاریخ سے سخت جاہل ہوتے ہین۔ کن ان قومون نے ہماری نسل پر بڑا اثر کیا ہے؟ انہین قومون نے جو کثرت ازدواج کرتی ہین۔ انھون نے آدمیون کو ایک سے زیادہ بیویان رکھنے کی اجازت دیکر زنا کے خوفناک جرم سے روک دیا ہے۔ مین جانتا ہون کہ ہم عیسائیت اور زمانہ کی روشنی سے چندھیا گئے ہین۔ موجودہ نسل اپنی ہر ایک سابقہ نسل کی طرح یہ خیال کرتی ہے۔ کہ یہی نسل سب سے زیادہ دانا و عقلمند ہے۔ اور گذشتہ نسلون کی نسبت خدا تعالی کے زیادہ نزدیک ہے۔ یہ ایک طبعی بات ہے اور یہی انسان کی کمزوری ہے۔ چند دن ہوئے کہ ایک سیاح سے گفتگو کرتے ہوئے مین نے اس سے سنا۔ کہ مین نے ایشیا کو چپک ترکی مین سفر کیا اور اکثر دفعہ مین ان لوگون کی رسم و رواج کا اپنے ملک یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رسم و رواج سے مقابلہ کر کے شرمندہ ہوا ہون۔ اس شریف آدمی نے مجھے بتلایا۔ کہ ان قومون مین جن کو ہم نیم شائستہ کہتے ہین کوئی شراب خانہ اور کوئی چکلا نہین۔ اور نہ ہی ان مین شراب خوری کی عادت ہے۔ اور بہت سی ایسی برائیان جو ہماری قوم مین موجود ہین وہان نہین پائی جاتین۔

لیکن کیا ریاستہائے متحدہ امریکہ مین سب عورتون کی عزت و کرامت کی جاتی ہے۔ نہین۔ یہ بات نہین ہے۔ ہر ایک آدمی جو سفر کرے گا۔ اور سفر کرتے ہوئے نتیجہ نکالا کرے گا۔ معلوم کر لے گا کہ بہت ساری عورتون کی بے عزتی کی جاتی ہے اور ان سے بہت بری طرح سلوک کیا جاتا ہے۔ ان مین آدمیون کی ان کے ساتھ کاروائیون سے ناقابل بیان بیدردیان پیدا ہو جاتی ہین۔ ابھی خیال فرمائین۔ کہ جیسا جو سوٹ کی ریاست مین پچھلی مردم شماری ۱۱۰۰۰۰ عورتین مردون سے زیادہ تھین۔ براد پرٹ اس مضمون پر لکھتے ہوئے بیباکی سے تحریر کرتے ہین کہ میسا چوسٹس کا قانون ان ۱۱۰۰۰۰ عورتون کو یا تو بوڑھی قرار دیتا ہے یا ان کو کنچنیان بناتا ہے۔ کیونکہ یہ قانون ہے کہ کسی عورت کی ایسے آدمی سے شادی نہ ہو جس کی ایک بیوی موجود ہو۔ سب قدیمی ریاستون پر کم و بیش یہی بات عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک مین عورتین مردون سے بڑھ رہی ہوئی ہین۔ تعدد ازدواج کا بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ تم ہماری سارے شہر مین سفر کر جاؤ۔ نیکی کو زیادہ پاؤ گے۔ ہمارے بچے پرہیزگاری سے زندگی بسر کرتے ہین۔ یہان تک کہ ان کی شادی ہو جاتی ہے مگر یہ ایک ہی شادی کرنے کے رواج مین کیسے ہو سکتا ہے۔ بری ترغیبین ہر جگہ بے شمار ہوتی ہین۔ اور نوجوان برائی کا شکار ہو جاتے ہین۔ ابھی نیویارک مین ایک میڈیکل پروفیسر نے وہان کے کسی کالج کی جماعت کو لیکچر دیتے وقت یہ کہا ہے کہ اگر مجھکو پچیس سال کے ہر طرح سے تندرست آدمی کی ضرورت ہو۔ تو مجھے معلوم نہین کہ وہ کسی جگہ سے ملے۔ کیا خوفناک بیان ہے۔ کہ ایسا آدمی اس ساری قوم مین نہین ملتا

آپ کا خیرخواہ ایک۔ طالب حق

پی سی اسنجر صاحب نے مذہب عیسوی پر ایک لیکچر طیار کیا ہے۔ اور لیکچر کا نام تبسم رکھا ہے۔ ایک کاپی کیواسطے ہم نے لیکچرار کو خط لکھا ہے۔ جب آئے گا۔ اس مین سے مناسب اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جائے گا

اخبار نارتھ امریکن ریویو۔ لکھتا ہے۔ کہ ہندوغیرہ ممالک مین مشنری روانہ کرنے کا جنون جو ہمارے ملک کو ہو رہا ہے۔ یہ بہت ہی خوفناک ہے۔ مشنریوں کی جانیں خوف میں ہین۔ اور جن لوگون کو عیسائی بنایا جاتا ہے۔ ان کے اخلاق کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بدھون کو ہم عیسائی بنا کر اور بھی خراب حالت مین گرا دیتے ہین۔ ان ممالک کیواسطے پرانا طریق اور روش زیادہ تر ان کے حال کے مناسب ہوتا ہے۔ مشنری ممالک مین بائیبل اور آدمی بھیجنا بجائے فایدہ کے ضرر رسان ہے۔ اس واسطے اس طریق کو اب ترک کر دینا چاہیئے

نورافشاں سے نورافشانی کا سوال

نورافشاں نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مجرد رہنے کی نسبت متاہل رہنا اچھا ہے۔ مجرد کی نسبت متاہل کی عمر بڑی ہوتی ہے اور اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ ہم اصل مضمون نورافشاں سے نقل کرکے اسجگہ درج کرتے ہیں اور پھر اپنے دو سوال پیش کرتے ہیں۔

وہ مضمون یہ ہے

حالت متاہلی اور صحت پر اُس کا اثر

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ زیادہ عمر پاتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہو۔ انگلستان میں مجرد اور شادی شدہ آدمیوں کی مردم شماری کرنے سے معلوم ہوا کہ اگر شادی شدہ ۸۰ مرد ۴۸ برس کی عمر تک پہنچتے ہیں تو صرف ۴۱ مجرد مرد اس قدر عمر پاتے ہیں۔ زیادہ عمر رسیدہ ہو کر اور بھی زیادہ تعجب خیز فرق معلوم ہوتا ہے یعنی ۶۰ برس کی عمر تک شادی شدہ اور مجرد مردوں میں ۴۸ اور ۲۳ کی نسبت ہو جاتی ہے۔

عورتوں کا بھی یہی حال ہے۔ تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مجرد عورتیں صرف تیس سال تک زندہ رہتی ہیں تو اُن کے مقابلہ میں صرف ۵۲ مجرد عورتیں اس عمر تک پہنچتی ہیں یعنی اپنی تعداد سے تقریباً ایک تہائی کم ہیں۔

ڈاکٹر ہیڈن برون صاحب کا قول ہے کہ "شادی نہ صرف تندرستی میں ترقی کرتی ہے بلکہ تندرستی شادی کرنے کو ترقی دیتی ہے اور اگر بفرض محال تمام موجودہ شادی شدہ آدمی تو مجرد ہوتے اور تمام مجرد آدمیوں نے شادی کی ہوئی ہوتی تو شادی کی زندگی ان حالتوں تلخ اور غیر صحت بخش معلوم ہوتی"۔ اسمیں کوئی کلام نہیں کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ اپنی تندرستی کا زیادہ خیال رکھتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہے۔ کیونکہ مجرد آدمیوں کی زندگی میں نہ اُن کا کوئی ہاتھ بٹانے والا ہے اور نہ انکو ہی کسی کی پرواہ ہے وہ اپنے رنج و فکر میں کسیکو شریک نہیں کرتے اور اسلیے اس کا تمام بوجھ وہ اپنے ہی سر پر اُٹھاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ مجرد ہونے کی حالت میں جب ان کا چال چلن خراب ہو جاتا ہے جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کی جسمانی اور دماغی حالت میں فتور پڑنے سے صحت میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ بیکن صاحب کا قول ہے کہ "شادی کرنے میں ہر طرح فائدہ ہی فائدہ ہے عالم جوانی میں زوجہ ہماری صحبت کے لیے ہے متوسط درجہ کی عمر میں ایک وفادار ساتھی اور بڑھاپے میں بجائے ایک خدمتگار کے ہے"۔

ہو فیلینڈ صاحب کہتے ہیں کہ اخلاق مکمل بنانے کے لیے حالت ازدواج کا ہونا لازمی ہے۔ یہ عیاشی کی سدراہ اور غیر مناسب عادات کے روکنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے لطف زندگی کو باقاعدہ اور مناسب درجہ پر لانے۔ خانگی انتظامات اور سچی خوشی کو ترقی دینے جسمانی اور دماغی تندرستی کو قائم رکھنے کے لیے شادی کرنا ضروری ہے۔ فقط

عیسائی اخبار نے شادی کے فوائد میں جو باتیں لکھی ہیں اُن سب کے ساتھ ہمکو اتفاق ہے۔ کیونکہ وہ صحیح اور عمدہ باتیں ہیں۔ اور طبیبوں اور فلاسفروں کے تجربہ نے بھی ان باتوں کو ثابت کیا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنکو پہلے سے شارع اسلام نے بیان فرمایا ہے اور حکم کیا ہے کہ مرد نکاح کیا کریں اور مجرد نہ رہیں بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقدر تاکید کی ہے کہ بیوی کرنا ہماری سنت ہے اور جو ہماری سنت پر نہیں چلتا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ بہت کمزور اور سُست آدمیوں کا طریق ہے کہ بیوی بچوں کو ایک جھگڑا اور جنجال سمجھ کر چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تارک الدنیا عابد بنجاتے ہیں جیساکہ عیسائی راہبوں نے کیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی نادان معترض کے جواب میں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر اعتراض کیا تھا ایک لمبی پُر دلائل تقریر کے بعد اس مضمون کو ایک نظم کے پیرایہ میں ادا کیا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہ یہ ہے

نظم

کاملاں کز شوق دلبر مے روند
با دو صد بارے سبک تر مے روند
ہر کمال آمد کہ با فرزند و زن
نے بہمہ فرزند و زن یکسو شدن
در جہان و باز بیروں از جہاں
لیس ہمیں باشد نشان کاملاں
چوں ستورے زیر بار افتادہ بس
ورنہ بہی رفتن سریع و تیز تر
ایں چنیں اسپے کجا آید بکار
نابکارست ایں دراسپانش مدار
اسپ آں اسپ است کو بار گراں
مے کشد ہم میرود بس خوش عناں
کاملے گر زن بدارد صد ہزار
صد کنیزک صد ہزاراں کار و بار
پس گرافتند در حضورِ او فتور
نیست آں کامل ز قربت ہست دور
نیست آں کامل نہ مردے زندہ جاں
گر خردمندی ز مرد انش مخوان
کامل آں باشد کہ با فرزند و زن
با عیال و جملہ مشغولی تن
با تجارت با ہمہ بیع و شرا
یک زماں غافل نگردد از خدا
ایں نشان قوت مردانہ است
کاملاں را بس ہمیں پیمانہ است
فانیاں را مانعے از یار نیست
بچہ و زن بر سر شاں بار نیست
با دو صد زنجیر ہر دم پیش یار
خار با او گل گل اندر بحر خار

الغرض یہ بات تو بالکل درست ہے کہ مجرد رہنا اخلاق اعمال روحانیت صحت جسمانی سب پر اثر ڈالتا ہے لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انجیل کی رو سے بڑی عزت اور عظمت آسمانی بادشاہت میں داخل ہونیکے لیے اسی میں ہے کہ انسان مجرد رہے اور اپنے آپ کو خوجہ بنا وے۔ یسوع مسیح نے بڑے دردناک پیرایہ میں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکو بہت خوف تھا کہ میری اُمت میرے اس حکم کو نہ ملنے گی فرمایا۔

"سب اس بات کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ مگر وہے جنھیں دیا گیا کیونکہ بعضے خوجہ ہیں جو ماکے پیٹ ہی سے پیدا ہوے اور بعضے خوجہ ہیں جنھیں لوگوں نے خوجہ بنایا اور بعضے خوجہ ہیں جنھوں نے آسمان کی بادشاہت کے لیے آپکو خوجہ بنایا جو اسکو قبول کر سکتا ہے سو کرے"۔

ظاہر ہے کہ مجرد رہنے کی یہانتک کہ اپنے آپکو آسمانی بادشاہت کی خاطر بالکل نامرد بنا دینے کی یسوع نے کسقدر تاکید کی ہے اور یہ تاکید صرف قولی نہیں بلکہ جہانتک اناجیل اربعہ سے معلوم ہوتا ہے یسوع مسیح نے عملاً اپنا نمونہ مجرد رہنے کا ہی دکھایا۔ اور ساری عمر بغیر عورت کے گذار دی۔ گو بعض عیسائیوں کا یہ مذہب بھی ہے کہ اسقدر عورتیں نہایت بے تکلفی کے ساتھ

جو یسوع مسیح کے ساتھ خلوت و جلوت میں بود و باش رکھتی تھیں وہ بغیر تعلق نکاح نہ تھیں بلکہ آپ کی ازواج میں داخل تھیں۔ تاہم عام عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ اُس نے کبھی نکاح نہیں کیا اور ساری عمر مجرد رہا +

اسپر ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ نبی کامل وہ ہوتا ہے جو ہر طرح سے فطرت انسانی کی تمام ضروریات کو اپنے عمل سے پورا کرکے اپنی اُمت کو دکھاوے کہ مثلاً بیوی کے ساتھ کسطرح سلوک کرنا چاہیے اور بچوں کے ساتھ کسطرح احسان و محبت کا تعلق رکھنا چاہئے لیکن ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہ اعتراض روا نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ بجائے خود صاحب شریعت نہ تھے بلکہ وہ تو شریعت موسوی کے ایک خادم تھے اور چند ایک وقتی ضرورتوں کے واسطے اُنکی بعثت تھی اور صرف ایک قوم کو اُن کی سخت دلی سے ہٹانا اور آئیندہ ایک عظیم الشان نبی کے آنے کی بشارت دینا اُن کا کام تھا۔ اُن سے ایک اولوالعزم صاحب شریعت نبی کے سے بڑے بڑے کاموں کی اُمید رکھنا یا سوال کرنا سائل کی غلطی ہوگی۔

الغرض اناجیل کے رو سے جب مجرد رہنے کی اسقدر تاکید ہے جسپر عمل کرکے تمام رومن کیتھالک پادری اب مجرد رہتے ہیں تو پرچہ نور افشاں کے پادریوں کی خدمت میں باادب جو رومن کیتھالک نہیں ہیں دو سوال کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ پادری صاحبان ضرور اسپر کچھ نور افشانی کرینگے یا بالفاظ دیگر روشنی ڈالینگے۔

اوّل۔ آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے والوں کے واسطے ایک ایسی بات کیوں رکھی گئی ہے جو عمر کو گھٹانے والی اور اخلاق کو تباہ کرنے والی ہے اور صحت جسمانی کو خراب کرنے والی ہے +

دوّم۔ آپ صاحبان نے یسوع کے اس پُر درد قول اور تاکیدی حکم پر عمل کرنا کیوں ترک کر دیا ہے +

اس کے متعلق اور بھی چند باتیں لکھنے کے لائق ہیں مگر مضمون لمبا ہو گیا ہے اسواسطے سردست اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ جواب کے سُننے کے بعد پھر لکھا جاوے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی +

یورپ میں کپڑے دھونے کی ایک مشین جاری کی گئی ہے جس میں کپڑے بجلی کے زور سے دھوے جاتے ہیں۔ کپڑے سفید براق ہو جاتے ہیں۔ ۱۵ منٹ میں ۳۰۰ کپڑے دھل جاتے ہیں +

پیسہ اخبار

(یعنی اُس کا اڈیٹر برادران وغیرہ)

منددرجہ ذیل جن پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے

احمدی برادران پیسہ اخبار کے نام سے بخوبی واقف ہیں بالخصوص اس واسطے کہ وہ مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں سرگرم حصہ لیتا ہے۔ اور نہ صرف حصہ لیتا ہے بلکہ اپنی اس کارروائی پر نازاں ہے چنانچہ ایک ملاقات میں اُس نے مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کو کہا تھا کہ "ہمنے جب سے مرزا صاحب کی مخالفت شروع کی ہے ہمارا کارخانہ ترقی پر ہے"۔ کاش کہ وہ اپنی ترقی دیکھ کر خشیۃ اللہ اور تقویٰ میں بھی ترقی کرتا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ اُس کے سچے دلی عناد کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہار **النداء** میں پیسہ اخبار کی مخالفت کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور نیز ایک اور تحریر میں فرمایا تھا کہ "پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکا دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ **لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ**" حضرت مولوی نور الدین صاحب نے سچ فرمایا کہ مخالفت تو اور اخبار والوں نے بھی کی ہے اور کر رہے ہیں مگر حضرت اقدس نے پیسہ اخبار کی طرف خاص توجہ کی ہے اسمیں کوئی بات ہے۔ بات یہی تھی کہ یہ مخالفت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ پیسہ اخبار آسمان پر بھی مخالفین سلسلہ حقہ میں لکھا جاوے۔ غرض یہ وہی پیسہ اخبار ہے جس کے متعلق ایک ایسی خبر سُننے میں آئی ہے اور سُننے میں کیا آئی ہے اخباروں میں چھپ چکی ہے جس کا دُہرانا بھی بدن پر لرزہ ڈالتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ باتیں عدالت تک پہنچ چکی ہیں اسواسطے ہم پیسہ اخبار کے متعلق مستغیث کے الفاظ کو اسجگہ عبرت کے واسطے درج کرتے ہیں تاکہ لوگ خدا سے نہیں تو ایسی بدنامی کی شہرت سے ہی ڈر کر بُری باتوں سے باز رہیں اور تکبر سے بچیں کیونکہ لاہور میں کئی اخباروں میں یہ واقعات چھپ رہے ہیں۔ بلکہ ہم نے سنا ہے کہ اسپر پنجابی نظم میں قصے بھی بنائے گئے ہیں +

بیانات مستغیث

۱۰ جولائی سنہ حال کو سید ظہور احمد شاہ بہائی پہرہ چال وارد لاہور نے جو استغاثہ منشی محبوب عالم مالک و مہتمم پیسہ اخبار لاہور اور دیگر سات کس پر زیر دفعات ۳۲۳ و ۳۴۱ و ۳۵۵ و ۳۷۷ و ۴۵۷ و ۳۶۱ و ۱۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند دائر کیا تھا بعد ۱۲ جولائی کو مستغیث مذکور کے بیانات عدالت صاحب سیشن مجسٹریٹ بہادر لاہور میں ہوئے جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے +

"واقعہ ۱۵ رجون ۱۹۰۵ء سے ۴ یا ۵ روز پہلے عبد الکریم کہا کرتا تھا کہ امیر کابل کے نام مراسلہ لکھدو۔ اس مضمون کا کہ میں وہاں جاکر لوہار کا کام کروں۔ میں نے وعدہ کیا کہ لکھدونگا۔ اس نے ۱۵ جون کو جب میں دکان سے اُترا کہا کہ مراسلہ لکھدو۔ میں نے کہا کہ کالج سے واپس آکر لکھدونگا جب ۱۰½ بجے پبلک لائبریری سے واپس آیا تو رمضان چپراسی پیسہ اخبار مجھے ملا۔ اُس نے کہا کہ عبد الکریم تجھے بلاتا ہے۔ میں نے کہا کہ کھانا کھانے کے بعد ملونگا یہ کہہ کر جب میں مکان کی طرف چلا جب مکان ۱۰ قدم رہ گیا تو عبد الکریم تیزی کے ساتھ میرے مکان کی طرف آ رہا تھا اُس نے کہا کہ مراسلہ کی بڑی ضرورت ہے ابھی لکھدو اور یہ کہ میرے مکان پر چلکر لکھدو۔ میں نے عذر کیا۔ اس پہ خوشامد کی کہ چلو پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر کشاں کشاں مجھے لے چلا جب تو مکان میں وہ مجھے لے گیا۔ جب وہ دس قدم کے فاصلہ پر رہا تو اُس نے مجھے گالی دی۔ میں رک گیا اور آگے جانے سے انکار کیا تو اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹا اور مجھے رمضان چپراسی نے دھکا دیا اور میں مکان میں داخل کر دیا گیا۔ عبد الکریم کا مکان تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ مکان کے اندر پہنچا کر مجھے ایک کوٹھڑی میں داخل کیا گیا۔ وہاں دو شخص موجود تھے دو کچھ کام کر رہے تھے جنکا حلیہ ایک کا بتا سکتا ہوں۔ کوٹھڑی میں مجھے ۶ یا ۷ آدمی موجود ملے۔ عبد الکریم مجھے مارنے لگا۔ دوسرے لوگوں میں سے رمضان۔ خدا بخش شیر فروش۔ خدا بخش ... میراں بخش۔ کریم بخش مجھے مارنے لگے۔ زیادہ تر عبد الکریم مارتا تھا۔ یہ بھی مارتے تھے۔ تھپڑ۔ مکے اور لات مارتے تھے۔ اسی اثنا میں عبد الکریم نے میرے بائیں پہلو پر مکا مارا جس کے صدمہ سے بیہوش ہوکر میں گر پڑا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو عبد الکریم میرے سر پر بیٹھا تھا اور ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ ایک شخص پاؤں پکڑے ہوئے تھے۔ میرا پائجامہ ہٹا دیا ... میں پیٹ کے بل پڑا تھا۔ خدا بخش شیر فروش۔ خدا بخش

مبروص اور کریم بخش ان تین اشخاص نے خلاف وضع فطری فعل کیا۔ ہر ایک شخص جب یہ فعل کرنے کو ہوتا تھا۔ تو یہ بتا دیا جاتا تھا کہ یہ شخص فعل کرتا ہے۔ دیکھ لو۔ چنانچہ مبروص خدا بخش نے یہ بھی کہا کہ میرے عضو کو دیکھو کہ یہ بالکل سفید ہے۔ . . . . . . جس کے منہ پر سفید داغ ہے۔ جو داغ برص جیسا نہیں ہے بعد میں کسی نے دروازہ ہلایا۔ تو عبدالکریم باہر نکلا۔ اس نے آہستہ آہستہ باتیں کیں۔ اس شخص کی آواز محبوب عالم کی تھی۔ اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ خطوط لے لو۔ جب عبدالکریم کوٹھڑی میں داخل ہوا۔ قد میں محبوب عالم کا تھا اور چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ وہ دروازے کے باہر جا رہا تھا جب عبدالکریم اندر آیا۔ تو اس نے کہا کہ خطوط مجھے دیدو۔ میں نے کہا کہ میرے مکان پر جو میز ہے۔ اس میں خطوط ہیں۔ عبدالکریم نے مجھے ہنس کر کہا۔ کہ تمہیں خبر نہیں۔ تمہارے کمرے کا قفل توڑ کر ہم وہ صندوقچہ لے آئے ہیں۔ تمہاری ٹرنکوں کے تالے بھی توڑ کر ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا مگر خطوط نہیں ملے۔ اس کے بعد عبدالکریم نے مٹی کے برتن میں پیشاب کیا۔ اور وہ میرا منہ چیر کر میرے منہ میں ڈالا اس کے بعد پھر دروازہ کمرہ کا کھلا۔ اور عبدالعزیز اندر داخل ہوا۔ اس نے آ کر گالیاں دیں۔ اور ٹھوکر ماری۔ اور کہا کہ اب جان سے مار ڈالے جاؤ گے۔ چنانچہ جب ہوش میں آیا تھا۔ اس وقت کئی آدمی چاقو لئے کھڑے تھے۔ ان کو شناخت نہیں کر سکتا ہوں اور میرے منہ میں کپڑا بھی ٹھونس دیا گیا تھا۔ جس وقت خلاف وضع فطری کام کیا گیا تب کپڑا ڈالا گیا۔ فعل کے بعد کپڑا نکالا گیا۔ سب لوگوں نے چاقو دکھائے اور کہا کہ مار ڈالے جاؤ گے۔ لیکن ایک طرح سے تمہاری جاں بخشی ہو سکتی ہے۔ کہ تم آج ہی اور اسی وقت لاہور چھوڑ دو۔ میں نے کہا کہ کرایہ نہیں ہے میں نہیں جا سکتا ہوں۔ تو عبدالعزیز اور عبدالکریم نے کہا۔ کہ تم ہمارے اہتمام میں جاؤ۔ اور اگر اس کے بعد کسی سے یہ بات بیان کی۔ تو ہم تم کو جان سے مار ڈالیں گے۔ اسی طرح اور دھمکاتے تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنے مکان پر جا سکتا ہوں۔ مجھے مکان میں ۱۰½ بجے کے قریب داخل کیا گیا۔ اور قریباً دو بجے نکالا گیا۔ جب میں مکان پر گیا تو کمرے کا تالا ٹوٹا ہوا تھا۔ اندر فرش بالکل الٹا ہوا پڑا تھا۔ دو ٹرنک تھے۔ ان کے تالے ٹوٹے ہوئے تھے۔ اور ان کے پارچات بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ صندوقچہ غائب تھا۔ میرے ساتھ خدا بخش ڈبہ اور رمضان آئے تھے۔ وہ مکان کے اوپر نہیں گئے تھے۔ میں نے مکان پر آ کر اپنا پائجامہ دھویا اور انہیں کپڑوں پر جو دریدہ تھے میں نے [illegible] سے پہنے۔ خدا بخش ڈبہ مجھے بلانے آیا اور میرے اترنے سے پہلے وہ اتر گیا تھا۔ پھر رمضان مجھے اسٹیشن پر لے گیا۔ وہاں اس نے ٹکٹ خریدا۔ اور مجھے شاہجہانپور جانے والی گاڑی پر سوار کر دیا۔ رمضان ہر وقت میرے ساتھ رہا۔ اور بات چیت بھی کرتا۔ میرے ساتھ گیا۔ مجھے نہیں معلوم ہے۔ خلیفہ امام الدین مجھ سے ملے تھے اور راولپنڈی اسی کمرہ میں بیٹھے تھے۔ جو ڈپٹی انسپکٹر پولیس مقیم حال بازار امرتسر ہیں۔ ان کی سکونت کا حال اسی دن معلوم ہوا تھا۔ اس تمام کارروائی کا باعث یہ ہو سکتا ہے کہ میں مضامین پیسہ اخبار کے برخلاف دیا کرتا تھا۔ اور یہ وجہ بھی ہے۔ کہ منشی محبوب عالم کی لڑکی سے اور مجھ سے خط و کتابت تھی۔ یہ خط و کتابت قریباً سال بھر سے تھی اور لڑکی نے اپنے ہر ایک خط میں اظہار محبت کیا۔ یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ اس کے والدین کو کس طرح خبر تھی۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ خبر ان کو ڈیڑھ ماہ وقوعہ سے پہلے تھی یہ خبر مجھے لڑکی نے دی تھی۔ اس واقعہ سے آگاہ ہو کر جب اس کے والدین نے مزاحمت کی۔ تو جیسا وہ مجھے لکھتی ہے زہر یا کسی زہریلی دوا کا استعمال ہوا۔ اس نے یہ تحریر کیا۔ یہ خطوط اس وقت تھانہ انارکلی میں موجود ہیں۔ یہ وہی خطوط ہیں۔ جو عبدالکریم نے مجھ سے مانگے تھے۔ اس نے سب سے پہلے خط میں مجھے یہ بھی بتایا۔ کہ اس کی کوئی سہیلی انوری بیگم ہے۔ جس کے گھر سے اس کی شادی کا پیام آیا۔ تو یہ لکھدیا۔ کہ کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے۔ میں انکار کر دینے کو آمادہ ہوں۔ مارپیٹ کا واقعہ اس کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ لڑکی عمر غالباً ۱۷ یا ۱۸ سال کی ہو گی۔ مجھے اندر داخل ہو کر عبدالکریم نے کہا تھا۔ کہ ہماری بہن سے خط و کتابت کا نتیجہ ملتا ہے۔ جب میں شاہجہانپور گیا۔ تو مجھے سہ یا دو دن بعد کوتوالی میں طلب کیا گیا۔ اور میرا معائنہ ڈاکٹری ہوا کوئی تقریباً ۶ یوم بعد معائنہ ہوا تھا۔ پھر میرے بیانات مجسٹریٹ کے روبرو ہوئے۔ وہاں سے مجھے ایک سارجنٹ لانے گیا تھا۔ وہ لایا۔ اس سے پہلے تفتیش ہوئی اور میرے آنے پر بھی تفتیش ہوئی مجھے خبر نہیں ہے۔ کہ یہاں پولیس کو کس طرح اطلاع ملی۔ میں نے یہاں کسی سے تذکرہ نہیں کیا۔ وہاں میں نے صرف شرم اور خوف کی وجہ سے بیان نہیں کیا تھا۔ یہاں بھی میں نے اسی لئے ذکر نہیں کیا تھا کہ خوف دلایا گیا تھا۔ میرا بیان بجز سرکار کے کوئی معاون نہیں ہے۔ فقط

اس مقدمہ کے دوران میں اور بھی چند باتیں ظاہر ہو کر اخباروں میں شائع ہوئی ہیں۔ جو بہت قابل شرم ہیں۔ اس واسطے ہم ان کو درج کرنا پسند نہیں کرتے متقی دلوں کی عبرت کے واسطے اتنا ہی کافی ہے آئندہ پیشی ۸ - اگست کو ہے۔

نظم

توبھی اے دل سن کے اب نام خدا
جلد دے طاعون کا نسخہ بتا تو
کیونکہ اپنے مہربان بیمار نے
بارگاہ حق میں کی ہے التجا
راہ حق کی ہے طلب بیمار کو
تو بتا رستہ ہدایت دے خدا
اور دعا کریوں بصد عجز و نیاز
دے خدا بیمار کو جلدی شفاء
شامت اعمال سے اے دوستو
ہند پہ نازل ہے یہ قہر خدا
تھک گئے دنیا کے نامی ڈاکٹر
کام کچھ کرتی نہیں عقل و دوا
عالم حیرت میں ہیں سارے طبیب
بید بھی سب تھک گئے کر کے دوا
اس میں کچھ بھی شک نہیں اے دوستو
شامت اعمال کی ہے یہ سزا
ہے سیہ کاری کا یہ مار سیاہ
ہو گیا فی النار جس کو ڈس لیا
اس کے کاٹے کا نہیں کوئی علاج
ہے دوا بس اس کی تقویٰ اور دعا
گرچہ اس نے شہر ویران کر دیئے
پھر بھی لوگوں کو نہیں خوف خدا
میں بتاؤں ایک آلہی ڈاکٹر
چاہتے طاعون کی گر ہو تم دوا
ہے مسیح وقت ربانی طبیب
قادیان میں اس کا ہے دار الشفاء
گر پئے بیمار جام احمدی تو
پھر مرض طاعون کا کھٹکا ہے کیا
دی تھی احمد نے تمہیں پہلے خبر
پر نہ تم نے اس کا کچھ مانا کہا
آخرش اب آ گیا سر پر وبال
اب بھی باز آؤ تو ٹل جانے بلا
آسمان نے مہدی کی تصدیق کی
تم نے ہائے اس کو بھی جھٹلا دیا
یوں تو مرنا ایک دن ہے سب کو یاں
ڈر ہے اس کا جس میں ہو قہر خدا
موت گر قہر الٰہی سے ہوئی ہو ایسا بد انجام ہے یا رو بُرا

سیر دنیا

احمد آباد مین طوفان بارش سے پانسو گھر مسمار ہوئے۔ اور ما دھو پور مین پانسو مکانات بہ گئے

رائے بہادر لالہ لال چند صاحب جج چیف کورٹ پنجاب مقرر ہوئے

احمد آباد مین کثرت بارش سے دس لاکھ کا غلہ بہ گیا مال گاڑیون کی آمد و رفت بند کی گئی

مدراس مین فاقہ کشون سے بازار لبریز ہے

اخبار دوابہ ہوشیار پور رقمطراز ہے۔ پروفیسر اومورلیا نے تمام ضلع کانگڑاہ کا ملاحظہ کر کے آخری رائے دے دی تھی۔ کہ آیندہ دو سال تک کوئی خطرناک زلزلہ نہین آئے گا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ زلزلہ کا سلسلہ اب تک ختم نہین ہوا۔ ۲۶ جولائی کی شب کو تین بجے کے بعد ایسے زور کی حرکت ہوئی۔ کہ سوتے آدمی جاگ اٹھے۔ اور اگرچہ کوئی نقصان جان و مال کا نہین ہوا۔ مگر زلزلہ کی آواز ہولناک اور حرکت خوفناک تھی سچ پوچھئے۔ تو خدا کی باتین خدا ہی جانتا ہے۔ اور معلوم نہین۔ زلزلہ کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ اور کیا کچھ کر کے ختم ہوگا۔ خدا ہی اپنے بندون پر رحم کرے

الائنس بینک کے صاحب بہادر نے لاہور کی کمیٹی پر دو ہزار روپیہ کی نالش دائر کی ہے۔ کہ کمیٹی نے ہمارے مکان کے ارد گرد صفائی کا انتظام نہیں کیا اس واسطے ہماری صحت میں ہرج واقع ہوا ہے

اخبار سول اینڈ ملٹری نیوز لکھتا ہے۔ زلزلہ آنا شروع ہوگیا۔ ۲۶ جولائی کی ۸ بجے صبح شملہ مین ایک شدید زلزلہ آیا۔ بہت لوگ خوف کے مارے اپنے مکان چھوڑ چھوڑ کر کے باہر نکل پڑے۔ اور اگرچہ یہ زلزلہ بہت تھوڑی دیر رہا۔ مگر اکثر لوگوں کا بیان ہے کہ یہ زلزلہ بھی ۴۔ اپریل کے بعد بہت سخت زلزلہ تھا۔ فیروزپور مین بھی اسی تاریخ ۳ بج کر ۵ منٹ پر زلزلہ آیا۔ اور اسے بھی بہت سخت بتایا جاتا ہے۔ مصوری مین بھی زلزلہ آیا

حضور پرنس آف ویلز ایک دن کے لئے امرتسر رہین گے

[illegible] ابلاغ کانگریس کے ساتھ ہی سامان نمائش حرفت و صنعت ہندی کا بھی ہو رہا ہے

اخبار وفادار لکھتا ہے۔ کہ حجاز ریلوے کا چندہ اگر دینا ہو۔ تو گورنمنٹ انگریزی کی وساطت سے دینا چاہئے ورنہ بہت کچھ شبہات کا اظہار کیا ہے۔ اس مین شک نہین۔ کہ خود روسی سفیر بین کا ہی والا معاملہ ایسے چندون کو بہت وقت میں ڈالتا ہے۔ اخبار وفادار مین آج

کل حج پر جانے کی ممانعت پر ایک فتویٰ بمعہ اسنا درج کیا گیا ہے۔ جس کا راقم "پنجاب کا ایک مشہور عالم" بتایا جاتا ہے۔ جب ان ایام مین حج پر جانا عوام کے واسطے اس قدر مصائب کا موجب ہے۔ کہ علماء کو حج پر جانے سے منع کرنے کے لئے فتوے شایع کرنے پڑے ہین۔ تو وہ لوگ جو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہین۔ کہ آپ حج پر کیون نہین جاتے۔ ذرا غور و فکر سے کام لین۔

اخبار جنگ

جاپانی دن بدن آگے بڑھتے چلے جاتے ہین۔ اور کوئی نہ کوئی قلعہ روسیون کے لیتے جاتے ہین۔ جزیرہ سگھالین پر اب جاپانیون نے پورا قبضہ کر لیا ہے۔ روس کی فوج اور افسر سوائے بھاگ جانے کے اور کوئی خوبی دکھا نہین سکتے۔ بہت سے گرفتار بھی ہوتے ہین۔ جن کے ساتھ جاپانی لوگ اچھا سلوک کرتے ہین۔ صلح کی کانفرنس امریکہ مین بیٹھنے لگی ہے روس کی خواہش تھی۔ کہ کانفرنس پر بیٹھنے سے پہلے ہی جنگ کا خاتمہ ہو جاتا۔ اور جنگ بند کر دیا جاتا۔ مگر جاپان نے اس بات کو منظور نہین کیا۔ اور اس نے یہ کہا ہے۔ کہ جب تک شرائط صلح سنا نہ دیجائین اور ان کی نسبت قبولیت غیر قبولیت کا کچھ پتہ نہ لگ جائے۔ تب تک جنگ برابر جاری رہے گا جاپان نے یہ بات اپنے فائدے کی بولی ہے۔ روس نے بیان کیا ہے۔ کہ ہماری رعایا کی یہ خواہش ہے کہ جب تک دشمن کچلا نہ جائے۔ تب تک جنگ جاری رکھنا چاہیئے اور روسی مختار صلح نے خوف ظاہر کیا ہے کہ جاپانی شرائط اگر ذرا بھی سخت ہوں گے تو ہم ہرگز قبول نہین کرین گے۔ روس کہتا ہے کہ نہ میں کوئی علاقہ جاپان کے قبضہ مین رکھونگا اور نہ کوئی تاوان جنگ دونگا جاپانی مختار بھی تشفی دیتا ہے کہ ہمارے شرائط صلح واجبی ہون گے اور کوئی نامناسب بات پیش نہین کی جائے گی [illegible] کا اندرونی فساد بہت بڑھتا جاتا ہے

اخبار الینسٹ

نئے جہازی کمپنیون کو یہ [illegible] ہے کہ اگر وہ ان جہازون مین [illegible] بجلی کا کارخانہ ہوتا ہے۔ جیتے تانبہ کے دو پلیٹ لگا دین اور ان پلیٹون کو بجلی کے کارخانہ سے ملا دین تو جب جہاز حرکت کریگا۔ سمندر کے پانی مین کا سونا ان پلیٹون مین لگ جائیگا [illegible] ایک مکعب میل پانی مین دو سو ٹن سونا ہوتا ہے اور کل سمندر [illegible] ہر ایک مکعب میل پانی ہے اس [illegible] اسمین سے ایک کھرب [illegible] سونا حاصل ہو سکتا ہے

یہ جو کار حق مین کوشان مر گیا
وہ تو سچ پوچھو تو زندہ ہے رہا

حضرت بیمار کیوں مایوس ہو
صدق دل سے کیون نہین کرتے دعا

سینۂ افلاک سے ہوتا ہے پار
خالی جاتا ہے نہیں تیر دعا

پوچھ لو آکر مسیحا سے علاج
حضرت بیمار گر چاہو شفا

لا علاج اب تک یہ بیماری نہیں
کچھ بھی کوشش ہو تو ہو جائے شفا

گر بڑھی غفلت مرض سے اور بھی
پھر نہ ہوگی کارگر ہرگز دوا

عقل ذی سوالنے کچھ تک سچ او
کر چکے ہم دوستی کا حق ادا

یاالٰہی مجھ کو تو منصور کر
رکھ میرے مولا در نصرت کھلا

تار خبر از لنڈن ۔ ۴۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ روسی افسرون نے بمعہ ۳۰۰۰ آدمیون کے جزیرہ سگھالین مین جاپانیون کے آگے ہتھیار ڈال دیئے

صلح کانفرنس کا اجلاس ۸۔ اگست ۱۹۰۵ء کو ہوگا مسٹر ساٹو کا بیان ہے۔ کہ جاپان کا اب تک ڈیڑھ ارب روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور تاوان اس سے کچھ زیادہ ہی لیا جاوے گا

جاپانیون کو چندان امید نہین کہ صلح ہو۔ کیونکہ روس مین بہت کچھ ڈینگین ماری جاری ہین۔

راولپنڈی سے اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور کا ایک نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ پنجاب مین سے بادلون کے نابود ہو جانے کی رپورٹ جو محکمہ آبپاشی نے کی ہے۔ وہ مضحکہ آمیز معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہان خوب بارش ہو رہی ہے

[illegible] قوم مین کوئی ایسا زمانہ نہین گزرا کہ [illegible] ہو یا یہ پاک باطن بزرگ [illegible]

[illegible]

[illegible] گیا ہے (الفرقان)

اسی [illegible]

نمونہ دکھانے [illegible]

شہادۃ قرآنی علیٰ کذب کے شن قادیانی

گذشتہ اشاعت سے آگے

کے مثالب و معائب سے بھری پڑی ہین۔ آج آریوں اور عیسائیوں کو دیکھو۔ اور نمونہ کے طور پر پادری عماد الدین امرتسری ٹھاکر داس اور لیکھرام کی کتابوں کو پڑھو۔ ان بے باک مُغفلون نے کس قدر ناپاک باتین ہمارے نبی کریم سید المعصومین امام المغفورین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک ذات کی نسبت اپنی کتابوں میں درج کی ہین۔ تباؤ کیا۔ اس قاعدہ کو تسلیم کرتے ہو۔ اور اصول موضوعہ کے طور پر اس بات کو مانتے ہو۔ کہ جس شخص کی نسبت نکتہ چینی اور اعتراض کئے جائین وہ برگزیدہ خدا نہین ہوگا۔ تو پھر کوئی معیار ہونا چاہیئے۔ معیار یہی ہے۔ کہ جس شخص کی تائید مین خدا کا کلام اور خدا کا کام شہادۃ دین وہ رسول ہے۔ امام ہے۔ وصی ہے۔ وہی عیسیٰ موعود ہے۔ وہی مہدی مسعود ہے۔ بے علم ناعاقبت اندیش انسان کی عیب جوئی کیا وقعت رکھتی ہے کہ جس کے ہاتھ مین نہ کسی کا رد ہے۔ نہ قبول۔ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ بڑی پکی اور سچی بات ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید مین آسمان و زمین سے ہزار ہا نشان دکھا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ منجانب اللہ ہین۔ اس لئے کہ منصور و مؤید ہین۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ کہ ان تمام جھوٹی اور جزوی نکتہ چینیون اور ذاتی خردہ گیریون کا کافی اور شافی جواب اس طرح دیتا ہے کہ اپنے ماموروں کو ایک فیصلہ کن تین فتح یا فتح مبین عطا فرماتا ہے۔ وہ ان مین اور ان کے بے رحم دشمنوں اور ناپاک معترضون مین امر فارق یا فرقان ہو جاتی ہے۔ اس سے اللہ تعالےٰ کو یہ دکھانا مقصود ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ ایسے ہی محل اعتراض اور مقام نکتہ چینی ہین۔ جیسا کہ ان کا دشمن ان کی تصویر دکھاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ان کی تائید کیون کرتا ہے۔ اور کیون ان کے مخالفون کو کہ وہ بھی تو آخر اس کے بندے اور اپنی اپنی جگہ مدعی راستی ہوتے ہین۔ سخت ذلیل کرتا اور آخر کار اُن کا نام و نشان مٹا دیتا ہے۔ یہی روشن اور سچا معیار ہے جس کی رو سے ہم عیسائیون کو جواب دے سکتے ہین اُن تمام جزوی نکتہ چینیون کا جو وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرتے ہین۔ قرآن کریم نے یہی معیار پیش کیا ہے۔ جہان اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا فتحنا لک فتحاً مُّبِیناً لیغفرلک اللّٰہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر الآیہ یعنی اس بات کے ثبوت کے لئے کہ تو (ای محمد) مغفور و معصوم ہے (یعنی تیری نسبت نکتہ چینیان کام بیجا اور ناروا ہین۔ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ کہ تجھے فتح مبین دی ہے۔ اس الٰہی نصرت اور آسمانی تائید سے ثابت ہو جاوے گا۔ کہ تو راستی پر تھا۔ اور تیرے مخالف جھوٹے تھے۔ خدا کی شان لامعلوم قدامت سے تمام اسماعیلیوں اور کل عرب کی فطرت مین مرکوز تھا کہ مکہ معظمہ کا فاتح کاذب اور بدچلن شخص نہین ہو سکتا۔ جب سے قریش اور ان کے حلفاءین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین جنگ شروع ہوئی۔ وہ اسی فیصلہ پر مستقیم ہو کر منتظر تھے۔ کہ آخر کار مکہ جس کے قبضہ مین آئے گا۔ وہی حق پر ہوگا۔ اور اس کی جانب داری اختیار کرین گے۔ آخر خدا تعالےٰ نے وعدہ کے موافق آنحضرت کو مکہ پر متصرف کیا۔ اور تمام عرب آپ کی راستی کا لوہا مان گئے لیکن الحمد للہ۔ اس معیار کی رو سے یسوع کے پرستار اور وکیل اس کو کبھی سچا ثابت نہین کر سکتے۔ اس لئے کہ کسی آسمانی نصرت اور الٰہی تائید نے اس کے دعویٰ کی تائید نہیں کی۔ اور نہ ہی اس معیار کے مقابل شیعہ اپنے معبودوں کی راستی ثابت کر سکتے ہین۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ حضرت حجۃ اللہ امام مفترض الطاعۃ میرزا غلام احمد قادیانی۔ کو بھی فتح مبین کی وحی بار ہا ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس وقت سے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ خدا تعالےٰ کی نصرت ایک ایک عدو حق کو نیچا دکھا کر اپنا چمکتا ہوا چہرہ دکھاتی چلی آتی ہے۔ مگر قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس وعدے کو بھی سچا کر دکھائے فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ فقط

خاکسار عبد الکریم ؐ

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸۔ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر

انصار بدر

مندرجہ ذیل احباب مین سے بعض نے تو اپنے نام اخبار بدر جاری کرا کر کارخانہ بدر کی اعانت کی اور مشکور فرمایا۔ اور بعض احمدی احباب نقد روپیہ سے مدد کرتے ہین چنانچہ مکرمی برادران محمد عبد الرحمان صاحب بمبئی اور سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی نے مبلغ دو دو روپیہ بطور اعانت بدر مرحمت فرما کر مشکور و ممنون فرمایا ہے۔ اور سردار عجب خانصاحب تحصیلدار نے قیمت اخبار مبلغ صہ دی ہے۔ خداوند کریم ان کو جزائے خیر دیوے اور ہمیشہ نیک کامون کے کرنے کی توفیق عطا فرماوے

اصحاب ذیل نے مندرجہ ذیل دوستوں کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۱۔ محمد جعفر خانصاحب منصرم عدالت منڈلہ بنام محمد اکرام حسین صاحب محرر جوڈیشل منڈلہ
۲۔ میان عبد اللہ صاحب سنوری بنام منشی عطاء اللہ صاحب غوث گڑھ
۳۔ سلطان احمد صاحب قتال پور بنام غلام حسن خانصاحب گنگی ضلع ملتان
۴۔ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب جہلم بنام محمد قاسم صاحب امام مسجد دھنیا جہلم
۵۔ مولوی احمد حسن صاحب مدرس لوہاری بنام عبد الرحمان خان صاحب پٹواری شہرانہ و داؤد خانصاحب پٹواری تھانہ بھون آپ خریدار بہم پہونچانے کی بہت کوشش کرتے ہین۔ آپ کی کوشش قابل تقلید ہے۔ اور قابل قدر بھی۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے
۶۔ غلام شاہ صاحب سیلوری۔ بنام منشی غلام محمد عبد الصمد صاحب سوداگر۔ وزیر آباد
۷۔ ماسٹر کرم دین صاحب مدرس ڈنگہ بنام منشی مہر الدین صاحب پٹواری
۸۔ میان فضل الدین صاحب محرر ڈاک ظفروال بنام شیخ کرم الٰہی صاحب عرائض نویس۔ ظفروال
۹۔ محمد ذو الفقار علی خاں صاحب میرٹھ۔ بنام عبد الرحمن صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن۔ میرٹھ

اور اصحاب ذیل اپنے نام جاری کراتے ہین

۱۔ قاضی محبوب عالم صاحب۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ جے پور
۲۔ مستری نور الدین صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ
۳۔ محمد سلیمان صاحب نائب مدرس رائے پور
۴۔ منشی عبد الحمید صاحب مقام اوتر شیشہ تحصیل مانسہرہ
۵۔ چودہری شیر محمد صاحب احمدی ہریہ والان۔ گجرات
۶۔ منشی شاہ محمد صاحب۔ ہیڈ کنسٹبل۔ نارووال
۷۔ میاں حسن محمد صاحب سفید پوش مقام چک ۲۵۳

اُمید ہے کہ سب احمدی احباب جو تا حال خریدار نہین۔ وہ خود خریدار ہونے کی اور دوسرے نئے خریدار بہم پہونچانے کی سعی فرما کر مشکور فرماوین گے

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین صاحب عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۸ اگست ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چہ گویم با تو گر آئی بہار قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۂ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۹ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۂ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے
معاونین عـہ
برضلائے ؎
خود ـے
عام قیمت ؎

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق است و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہرکہ انکارے کند از اشقیاست
یکسرے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

مسجد مبارک

۱۰۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ قبل عشاء ۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ ایک جگہ مبارک و مبارک و کل امر یجعل فیہ مبارک ۔ والا الہام چھوٹی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے ۔ اور دوسری جگہ یہی الہام بڑی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے حضرت نے فرمایا ۔ بعض الہام بار بار کئی دفعہ ہوتے ہیں اور ہر دفعہ وہ جدا شان رکھتے ہیں ۔ انی مہین من اراد اہانتک والا الہام بہت دفعہ ہوا ہے ۔ اور ہر دفعہ اس کا ظہور کسی نئے رنگ میں ہوا ہے ۔ ہر دفعہ اہانت کنندہ اور اہانت یافتہ کوئی نیا وجود ہوتا رہا ہے ۔ ایسا ہی الہام انی مع الافواج آتیک بغتۃ ۔ بہت کثرت سے ہوا ہے ۔ اور ہمیشہ خدائی فوجوں کی نصرت سے ایک نیا معجزہ پیدا ہوا ہے ۔ اسی طرح اکثر الہامات بار بار ہوتے ہیں ۔ اور ہر دفعہ کوئی نیا رنگ رکھتے ہیں اسی طرح قرآن شریف میں بھی بہت سی آیات ہیں ۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر جدا مطابقت رکھتی ہیں ۔ اگرچہ ظاہر الفاظ ایک ہی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے ۔ کہ کل یوم ھو فی شان لیکن وہ مقامات کتب مجھے دکھلانے چاہئیں ۔ جن پر یہ سوال پیدا ہوا ہے ۔

حقیقت روح قدس

کسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ آپ نے جبرئیل کے متعلق جو تحریر کی ہے ۔ اس سے پیدا ہوتا ہے ۔ کہ آپ کا خیال بھی سید احمد کی طرح ہے ۔ کہ روح الامین انسان کے اندر ہی ہے ۔ اور اس کے سوائے کوئی اور روح القدس اور جبرئیل نہیں ۔

فرمایا ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ سید احمد کے ساتھ اس معاملہ میں ہمارے خیال کو کوئی مطابقت نہیں ہمارا منشا یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح الامین کا نزول انسان پر اس وقت ہوتا ہے ۔ جبکہ انسان خود تقدس اور تطہر کے درجہ کو حاصل کر کے اپنے اندر بھی ایک حالت پیدا کرتا ہے ۔ جو نزول روح الامین کے قابل ہوتی ہے ۔ اس وقت گویا ایک روح الامین ادھر ہوتا ہے تب ایک ادھر سے آتا ہے ۔ یہ بات ہم اپنے حال اور اپنے تجربہ سے کہتے ہیں ۔ نہ کہ صرف قال ہی قال ہے آسمانی بجلی کے ساتھ خوب مثال مطابق آسکتی ہے جب کسی جسم میں خود بھی بجلی ہوتی ہے ۔ تو آسمانی بجلی اسے جلد تاثیر کرتی ہے ۔ تدبر سے دیکھا جائے ۔ تو قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے

عبادت نبی کریم

آج کل سخت گرمی پڑنے اور برسات کے نہ ہونے کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ ایسے موقعہ پر نماز استسقیٰ کا پڑھنا سنت ہے ۔ میں جماعت کے ساتھ بھی سنت ادا کروں گا مگر میرا ارادہ ہے ۔ کہ باہر جا کر علیحدگی میں نماز پڑھوں اور دعا کروں ۔ خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا جو لطف ہے ۔ وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے ۔ اور بھی دعاؤں کا ذخیرہ ہے ۔ اسی مطلب کے واسطے میں نے باغ میں ایک چھوٹی سی جگہ بنائی ہے ۔ جس کو بیت الدعا کہنا چاہیئے ۔ فرمایا ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات دو رنگ کے تھے ۔ ایک ظاہر اور ایک مخفی ۔ آپ کی پہلی عبادت وہی تھی ۔ جو آپ نے غار حرا میں کی ۔ جہاں کئی کئی دن ویرانہ پہاڑی کی غار میں جہاں ہر طرح کے جنگلی جانوروں اور سانپ چیتے وغیرہ کا خوف ہے ۔ دن رات اللہ تعالیٰ کے حضور میں عبادت کرتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے ۔ قاعدہ ہے ۔ کہ جب ایک طرف کی کشش بہت بڑھ جاتی ہے ۔ تو دوسری طرف کا خوف دل سے دور ہو جاتا ہے ۔ بعض عورتوں کو جو بہت ہی ڈرنے والی طبیعت کی ہیں ۔ دیکھا گیا ہے ۔ کہ کسی بچے کی بیماری کے وقت اندھیری راتوں میں ضرورتاً ایسی جگہ جاتی ہیں ۔ جہاں دن کو نکلنا ان کے واسطے دشوار ہے ۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ زلزلہ کے وقت خوف سے اونچے مکان سے نیچے کودنے لگا ۔ لوگوں نے پکڑ لیا ۔ جب خوف الٰہی اور محبت غالب آتی ہے ۔ تو باقی تمام خوف اور محبتیں زائل ہو جاتی ہیں ۔ ایسی دعا کے واسطے علیحدگی بھی ضروری ہے ۔ اسی پورے تعلق کے ساتھ انوار ظاہر ہوتے ہیں ۔ اور ہر ایک تعلق ایک ستر کو چاہتا ہے

فرمایا ۔ آج کل حبس اور گرمی اور برسات کی کمی کسی امر کی تمہید ہے ۔ جو آگے ظاہر ہوگا ۔ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے ۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہر چہ بادا باد ۔ مگر خدا کی ہستی دنیا پر ثابت ہو جائے اور دین اسلام کی حقیقت ظاہر ہو جائے ۔ خواہ کسی طرح سے ہو ۔

وفات مسیح اجماعی مسئلہ

ایک شخص نے سوال کیا ۔ کہ اسلامی کتب میں حیات مسیح کی بات کہاں سے آگئی ۔ حضرت مسیح نے فرمایا کہ یہ بات ایسی ہی ہے جیسا کہ ہند کے مسلمان رسوم شادی و مرگ اب تک پرانے ہندوؤں کی طرح ادا کرتے ہیں ۔ جب بہت سے عیسائی اور یہودی مسلمان ہوئے ۔ تو کچھ پرانے خیالات کا بقیہ ساتھ لائے ۔ وہی خیالات مسلمانوں میں منتقل ہو کر اور احادیث کی غلط فہمی بھی ساتھ مل کر یہ فاسد عقیدہ پیدا ہو گیا ۔ اور کتابوں میں درج ہو گیا ۔ ورنہ صدر اسلام میں اس کا نام و نشان نہ تھا ۔ بلکہ تمام نبیوں کی موت پر اجماع تھا ۔ لیکن ان لوگوں میں بھی بہتیرے ایسے ہیں ۔ کہ حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل ہیں ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ وہ تین دن تک مرے رہے ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ سات دن تک مرے رہے اور کوئی ہمیشہ کے لئے ان کا مر جانا مانتا ہے ۔ بہر حال اصل اجماع اسلامی وہ ہے ۔ جو درمیان صحابہ کے ہوا ۔ صحابہ میں سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا ۔ کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں ۔ بغیر اس کے صحابہ کو آنحضرت کے مرنے کے بعد کبھی صبر نہیں آسکتا تھا ۔ یہ مبارک اجماع حضرت ابوبکر کے ذریعہ سے ہوا ۔ اور اگر کسی کو یہ وہم تھا بھی کہ کوئی نبی زندہ ہے تو وہ بھی دور ہو گیا ۔ اور اس طرح آنحضرت صلعم کی موت کا صدمہ صحابہ کے دل سے اٹھا کہ نبی تو سب مرا ہی کرتے ہیں اگر کسی فرد واحد کو قصور درایت کے سبب کچھ غلطی لگی ہوئی تھی تو وہ بھی دور ہو گئی ۔ خود خدا تعالیٰ کے کلام میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی آسمان پر نہیں جاتا ۔ جہاں آنحضرت سے کفار نے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ طلب کیا تو فرمایا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا ۔ یعنی بشر رسول کبھی کوئی آسمان پر نہیں چڑھا اور فرمایا ۔ ما محمد الا رسول ۔ قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل ۔ یعنی کوئی نبی نہیں جو فوت نہیں ہو چکا پس اگر یہ نبی مر جاوے یا قتل کیا جائے ۔ تو کیا تم دین سے پھر جاؤ گے کتب سماوی اور تاریخ زمانہ بھی یہی شہادت دیتی ہے کوئی نظیر ایسی نہیں کہ پہلے کوئی دو چار نبی آسمان پر گئے ہوں ۔ خود مسیح نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ یوحنا ہی الیاس تھا ۔ اگر یہ سچ ہے تو ادریس ۔ موسیٰ ۔ نوح اور دوسرے نبی آسمان پر گئے اس پر شیطان حضرت عیسیٰ بھی گئے تھے ۔ چنانچہ شب معراج میں آنحضرت نے سب کو آسمان پر دیکھا حضرت عیسیٰ کی کوئی خصوصیت نہ تھی ۔ افسوس کہ ان لوگوں کی قوت شامہ ہی ماری گئی ہے خود زمانہ کی حالت بو آتی ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا عیسائیت کی پہلی اینٹ ہے بعض لوگ میری نسبت اعتراض کرتے ہیں کہ میں نے بھی براہین میں ایسا ہی لکھا تھا مگر وہ نہیں سمجھتے ۔ کہ یہی بات ہماری صداقت کی گواہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کوئی منصوبہ بازی نہیں کرتے خود اسی کتاب براہین میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا اور خدا تعالیٰ کے تمام وعدے اسی کے اندر ہیں ۔ اگر یہ غلطی مجھ سے براہین احمدیہ میں صادر نہ ہوتی ۔ تو ایک بناوٹ معلوم ہو سکتی تھی ۔

درس قرآن شریف

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کا نام رب ہے ۔ رب کے معنے ادنیٰ درجہ اور ادنیٰ حالت سے اعلیٰ درجہ تک پہنچانے والا نباتات ۔ حیوانات ۔ جمادات ۔ سب میں یہ حالت [illegible] دیکھو ۔ کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ایک نشیب ہوتا ہے ۔ اس کو دیکھو ۔ پھر دیکھو کھجور کا درخت کتنا بڑا درخت بن جاتا ہے ۔ ابراہیم ایک آدمی تھے ۔ مگر اس کے باپ کے نام کی نسبت بحث ہے کہ اس کا کیا نام تھا ۔ بعض آذر کو ان کا باپ کہتے ہیں ۔ بعض اس کے خلاف کہتے ہیں ۔ مگر ابراہیم کو اللہ تعالےٰ نے کس قدر بڑھایا کہ امریکہ اور یورپ نے جس کو خدا کہا ۔ وہ بھی اسی کی نسل کا ایک انسان تھا ۔ آج مسلمان باوجود اختلاف مذہب سارے کے سارے کما صلیت علی ابراھیم پڑھتے ہیں یہود اور عیسائیوں کو اس کی نسل سے ہونے کا فخر ہے غرض خدا تعالےٰ جس بیج کو بڑھاتا ہے ۔ وہ کتنا بڑا ہو سکتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ ہم نے دیا تھا ۔ داؤد اور سلیمان کو علم ۔ علم ایک بے نظیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عزت بڑھانے والی نعمت الٰہی ہے ۔ کتا جو ذلیل ترین حیوانات ہے جب اس کو شکار کرنے کا علم ہو جائے ۔ اس کی کتنی عزت ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح باز ایک وحشی پرندہ ہے ۔ مگر سکھایا ہوا کیسا معزز ہو جاتا ہے ۔ غرض جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے ۔ اسی قدر عزت زیادہ ہوتی جاتی ہے بلکہ انسان عالم انسان جاہل سے کتنا زیادہ معظم ہوتا ہے اور ملائکہ میں بھی علم کے مدارج سے ہی ترقی ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ترقی علم کی دعا سکھائی ۔ اور فرمایا ۔ قل رب زدنی علما ۔ اسی واسطے اس جگہ اللہ تعالےٰ نے علم کا ہی احسان جتلایا ۔ چونکہ شکر سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے ۔ لئن شکرتم لازیدنکم اس لئے انھوں نے بطور شکر نعمت عرض کی کہ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ انہوں نے کہا ۔ تمام تعریف اللہ تعالےٰ کو ہے ۔ جس نے ہم کو فضیلت دی ۔ اپنے بہت سے مومن بندوں پر ۔ شریروں سبد معاشوں سے نہیں کہا ۔ بلکہ اکثر مومنین سے ہی فضیلت کا ملنا بیان فرمایا ۔ حضرت داؤد علیہ السلام [illegible] فضیلت صرف سلیمان ہم کو ہی ملی جیسے فرمایا ۔ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ ۔ حضرت سلیمانؑ حضرت داؤد کا وارث ہوا علم و کمالات روحانی میں اور کہا اے لوگو ۔ ہم کو تو علم منطق الطیر سکھایا گیا ۔ علم منطق الطیر کو یونانی میں ارنی سولوجیا سنسکرت میں بسنت راج ۔ عبری میں زہر باغرف کہتے ہیں یہ بڑا بھاری علم ہے ۔ آوازوں سے شکاری لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ طبیب علاج میں اور سیاح پانی آبادی راستوں کا پتہ ان کے ذریعہ لگاتے ہیں ۔ روحانی لوگ کشف والے ان کے حالات سے اعلیٰ سے اعلیٰ عجائبات حاصل کرتے ہیں ۔ حضرت سلیمان کو دونوں قسم کے فوائد ظاہری و باطنی منطق الطیر سے حاصل تھے

وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۔ علاوہ اسی علم کے سب چیز ہم کو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ملی ہے ۔ بعض جاہل کل شیئ کے لفظ سے دھوکہ کھاتے ہیں ۔ اور جاہل قرآن سے دور جاتے ہیں ۔ تفصیلاً لکل شیئ قرآن کریم کی مدح میں آیا ہے ۔ پس اس سے وہ یہ امر نکالتے ہیں ۔ کہ ہر ایک عمل قرآن میں ہے ۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے اس جگہ اگر وہی معنے لئے جاویں ۔ تو پھر ریل ۔ تار ۔ ڈاک مطابع ۔ اور نئی نئی آج کل ایجادیں بھی ان کے پاس ہونا چاہئیں ۔ اور کم سے کم ہم لوگ بھی ان کی رعایا اور نوکر موجود ہوں ۔ پس ایسے معانی کل کے لینے غلط ہیں کل کا لفظ ہاں کل کا لفظ موقع اور حیثیت کے لحاظ سے بولا جاتا ہے

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۔ بے شک یہ کھلا فضل اللہ تعالےٰ کا ہے

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۔ اور جمع کیا گیا سلیمان کا لشکر جن اور انس اور طیر سے اور وہ الگ الگ بنائے گئے عیسوی انیسویں صدی یا تیرہویں صدی ہجری نے ہر قوم و مذہب پر اعتراض تو پیدا کئے مگر بجائے جواب دینے کے شبہات پر شبہات اس قدر بڑھ گئے کہ بعض لوگ یا علی العموم عملاً مذہب سے دست بردار ہو گئے ۔ بعض مذہب کو ہنسی میں بھی اڑانے لگے ۔ دوسرے اعتراضوں کے ساتھ لفظ جن پر بھی اعتراض ہیں ۔ بعض نے لفظ جن کی ایسی توجیہ کی ۔ جس کا ثبوت عربی زبان یا حضرات صحابہ سے نہیں دیا گیا ۔ بعض نے کہا کہ مخاطب لوگ چونکہ جن کو ایک مخلوق مانتے تھے ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے مسلمات کے لحاظ سے اس لفظ کو استعمال کیا ۔ یہ [illegible] قرآن مجید [illegible] [illegible] [illegible]

جن کے معنے [illegible] [illegible] میں آتے ہیں ۔ مثلاً آج کل طاعون کا کیڑا جو [illegible] نہیں آ سکتا ۔ مگر اللہ تعالےٰ نے منکروں کے لئے [illegible] اس کیڑے کو پیدا کر دیا ۔ اور وہ [illegible] غرض [illegible] مشرک [illegible] کا ذکر کو بھی جن کہا ہے ۔ اس سے [illegible] ارواح خبیثہ ہیں جن سے بدی کی تحریک ہوتے ہیں ۔ حضرت سلیمان کے وقت شریر [illegible] سردار اور [illegible] لوگ بھی تھے ان کو جن کہا گیا ہے ۔ [illegible] سوار ۔ عرب میں بہادروں اور عمدہ فوجوں کی تعریف یہ بھی کی جاتی ہے ۔ کہ ان کے ساتھ پرندے رہتے ہیں لیتے یہ دشمن کو ہلاک کرتے ہیں اور پھر پرندے ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہیں اور ان کے دفن کا مجاز نہیں ہوتا

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۔

جب حضرت سلیمان مع لشکر وادی نمل پر پہونچا ۔ تو نملہ نے کہا ۔ اے نملو اپنے اپنے مکانوں میں چلے جاؤ ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے ۔ اور ان کو تمہارے اس کچلنے کی خبر بھی نہ ہو ۔ قاموس [illegible] جو لغت کی کتاب ہے لفظ برق کی تفصیل میں لکھا ہے ۔ جہاں پانیوں کا ذکر کیا ہے کہ ابرقہ نملہ کے پانیوں میں سے ہے ۔ اس وادی میں سونے کے ذرات ریگ میں ہیں وہ لوگ ان باریک ذرات کو چن کر گذارہ کرتے تھے ۔ اس لئے ان کا نام نملہ ہوا جیسے اب بھی پنجابی میں [illegible] کہتے ہیں ۔ جو ایک ایک لقمہ ہر گھر سے لے کر جمع کرتا ہے ۔ ضلع شاہ پور میں ڈوڈو (مینڈک) چوہا ۔ لومڑ (ثعلب) وغیرہ اقوام اب بھی موجود ہیں ۔ پنڈدادن خان میں کڑیا نوالی گلی (کوچہ) ہے ۔ اس میں قوم کیڑے رہتے ہیں ۔ ہارون رشید بھی دورہ کرتے کرتے اس وادی میں گیا ۔ تو اتفاقاً اوس وقت بھی ان کے نمبردار نملہ (عورت) ہی تھی ۔ اس نے ایک کیسہ سونے کے ذرات کا ہدیہ ہارون رشید کے پاس پیش کیا ہارون رشید نے تعجب کیا اور کہا ۔ کہ تم غریب آدمی ہو تمہارے کام آوے گا ۔ نملہ نے کہا ۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام اس وادی میں آئے تھے ۔ تو ہمارے بڑوں نے اس کو بھی یہی ہدیہ پیش کیا تھا ۔ اب تو اس امت کا سلیمان ہے تم کو اللہ تعالےٰ کا شکر کرنا چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تجھے بھی وہ موقعہ دیا ہے ۔ تفسیر کبیر میں اس موقعہ پر ایک لطیفہ لکھا ہے ۔ کہ نملہ نے کہا ۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے

ھ زیر ارشاد تعلیم والے فوج پر یہ ظن تو نہیں ہو سکتا کہ وہ دیدہ و دانستہ کسی کو کچل ڈالے یا ظلم کرے ۔ اس لئے بلحاظ ادب کے کہا کہ شاید ان کی بے خبری میں کسی کو نقصان پہونچے مگر رافضی لوگ کیسے بے ادب ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ تربیت یافتہ صحابہ کو ظالم غاصب قرار دیتے ہیں

ڈاک ولایت

لوگ گرجے میں کس لیئے جاتے ہیں؟

ولایت میں آج کل عام شکایت ہے کہ چھ دن ... کے بعد ایک دن مذہبی رسوم ادا کرنے اور نماز کے لئے آتا ہے۔ اور لوگ وہ دن بھی کھیل و تماشا میں گزار دیتے ہیں۔ اور تھوڑے سے ہیں۔ جو گرجا کی طرف رخ کرتے ہیں لیکن جو تھوڑے سے گرجا جاتے ہیں۔ ان کی نسبت پادری جے۔ ایس ... صاحب نے ایک انگریزی نظم میں اس امر کو ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ لوگ بھی اگر گرجے جاتے ہیں۔ تو کس واسطے۔ چونکہ یہ نظم بہت دلچسپ ہے۔ اس واسطے اس کو ہم اصل انگریزی زبان میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور اس کے بالمقابل اس کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ جو ہمارے ... بھائی مولوی محمد نواب ... صاحب ثاقب منشی فاضل نے اردو نظم میں ناظرین اخبار بدر کی خاطر

سوال: کس لئے جاتے ہیں گرجا گھر میں لوگ؟ ؎ لے کے کیا جاتے ہیں سودا سر میں لوگ؟
جواب: جاتے ہیں کچھ سیر زیبا کے لئے ؎ نزہت و سیر و تماشا کے لئے
گر کسی کو ... ہے تا تکنا ؎ دوسرے کا اصل مقصد جھانکنا ہو
راز خالی کے لئے جاتا ہے ایک ؎ یاد بھائی کو اگر آتا ہے ایک
گپ اڑانے کی ہے اک دل میں ترنگ ؎ ہرزہ گوئی کا کوئی رکھتا ہے ننگ
پاسِ دیدار کا شوق ہے ایک ؎ آب روئے دوست کا پیاسا ہے ایک
اک نکما اور نکھٹو آ گیا ؎ وقت بے شغلی کا پورا کر چلا
بعض جاتے ہیں نگاہ عام کو ؎ بعض عہد خاص کے انجام کو
دلربائی ایک کی کتی ہے فاش ؎ کھینچ لائی اس کو عاشق کی تلاش
ڈھونڈتے ہیں بعض اپنی ... ؎ کس کو ہے کس کی طرف دل کا جھکاؤ
لڑتی ہیں آنکھیں کسی کی ... ؎ تیر مژگان کے چلا کرتے ہیں وار
جان دیتا ہے نئے جوبن پہ ایک ؎ حرف رکھتا ہے نئے فیشن پہ ایک
دوسرے کا ہے دماغ افلاک پر ؎ ناز ہے فوق البھڑک پوشاک پر
بعض کے یہ بات ہے پیش نظر ؎ ہم نشینوں سے اٹھائیں نقد زر
باندھتا ہے ٹکٹکی ٹوپی پہ ایک ؎ لٹو ہے پوشاک کی خوبی پہ ایک
ایک کو لاگت بتانے کی ہے دھن ؎ چیزوں کی قیمت لگانے کی ہے دھن
بعض تازہ تازہ خبریں لائیں گے ؎ دوستوں کا جس سے دل بہلائیں گے
آتے ہیں گرجا میں بعضے بے خلل ؎ جھوٹی سچی ہانکنے گپ اور [illegible]
ایک کے آنے کا ہے لب لباب ؎ ہم سے خوش ہوئے کوئی والا خطاب
جلکے اکثر آپ کرتے ہیں بیان ؎ بیٹیوں کی خوبیاں رعنائیاں
پادری صاحب کو خوش کرتے ہیں بعض ؎ صرف اتنی بات پر مرتے ہیں بعض
بعض پر ہے نحوست چھا رہی ؎ ہے جمائی پر جمائی آ رہی
ایک بھرتا ہے یہی نیکی کا دم ؎ چاہتا ہے سب سے خیراتی رقم
بعض کو ہے طمع روٹی کی لگی ؎ کوئلے کی حرص گر جائے گی تو
جاتے ہیں بعضے یہ اپنے دل میں ٹھان ؎ چرچ جانا ہے شرافت کا نشان
ہو کسی کے دل میں مذہب جوش زن ؎ مست اس نشہ میں ہیں کچھ مرد و زن ؎ کچھ سریلا راگ گانے کے لئے
اپنی خوش الحانی سنانے کیلئے ؎ وعظوں کے وعظ سننے جائیں بعض ؎ ان کے حسن و قبح چننے جائیں بعض
بعض دھونے اپنے معصیات کو ؎ التجائے عفو تقصیرات کو ؎ بیٹھنے اور اونگھنے جاتے ہیں بعض
بے خودی سے جھکنے کو آتے ہیں بعض ؎ جاتے ہیں تھوڑے عبادت کیلئے ؎ جھکنے اور سچی اطاعت کیلئے

Some go to church just for a walk,
Some go to stare and some to talk.
Some go there to meet a friend
Some their idle time to spend.
Some for general observation.
Some for private speculation.
Some to seek or find a lover,
Some a courtship to discover,
Some go there to use their eyes
And newest fashions criticise.
Some to show their own smart dress
Some their neighbours to assess.
Some to scan a robe or bonnet.
Some to price the trimming on it.
Some to learn the latest news,
That friends at home they may amuse.
Some to gossip, false and true,
Safe hid within the sheltering pew.
Some go there to please the squire,
Some his daughters to admire.
Some the parson go to fawn
Some to lounge and some to yawn
Some to claim the parish doles,
Some for bread and some for coals
Some because 'tis thought genteel,
Some to vaunt their pious zeal.
Some to show how sweet they sing,
Some how loud their voices ring,
Some the preacher go to hear,
His style and voice to praise or jeer.
Some forgiveness to implore,
Some their sins to vanish o'er.
Some to sit and doze and nod,
But few to kneel and worship God.

چین میں مسلمان

مقام الجزائر میں واقفکاران علوم شرقی کی جو کانفرنس جمع ہوئی تھی۔ اس میں چین کی طرف سے تانگ تسی فو نام ایک عہدہ دار شامل ہوا تھا جس نے حسب ذیل مسلمانان چین کی نسبت بیان کیا کہ میری پیدائش مشرقی چین کی ہے۔ جہاں باقی صوبوں کی نسبت مسلمانوں کی آبادی بہت ہی کم ہے۔ جوانی کے دن میں نے پکین میں بغرض تحصیل علم بسر کئے۔ اور چند مسلمان اہالیان سے میری ملاقات ہوگئی۔ اور رفتہ رفتہ مجھے مسلمانوں کے حالات و معاملات کا ایسا وسیع علم ہوگیا کہ ایک مرتبہ چینی حکومت نے مسلمانوں کی حالت پر رپورٹ کرنے پر مامور کیا۔ چینی زبان میں اسلام کو تشین بائی یعنی خالص موحد مذہب پکارتے ہیں۔ میرے خیال میں اسلام چین میں رسول عربی صلعم کی عین حیات ہی یا ان کے انتقال سے چند ہی برس کے اندر پہنچ گیا تھا کیونکہ ہمارے ملک میں بہت سی پرانی مسجدیں موجود ہیں۔ سب سے پرانی مسجد کانٹن میں ہے جسے مسجد یادگار مقدس پکارتے ہیں کیونکہ اس میں حضرت وہب ابو کبشہ رسول عربی صلعم کے ایک بڑے صحابی اور خالو کی قبر ہے۔ جعفر منصور عباسی خلیفہ سے فغفور چین نے فوجی مدد مانگی۔ تو اس نے آٹھ ہزار عربی جوان بھیج دیئے۔ یہ لوگ فغفور کی اجازت سے چین میں ہی آباد ہوگئے۔ ہمارے بادشاہ نے انعام و اکرام سے مالا مال کردیا۔ اور زرخیز اراضیات عطا کیں۔ ان کی اولاد اب تک موجود ہے۔ چونکہ مردم شماری کا کوئی معقول انتظام نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی صحیح تعداد بتا سکنا مشکل ہے۔ تاہم میرے خیال میں وہ ساڑھے چار کروڑ سے کم نہیں یعنی کل آبادی کا دسواں حصہ۔ ہم مسلمان کو چینی میں خوئی پکارتے ہیں۔ اس لفظ کے معنے یہ ہیں کہ اس شخص نے اپنا نیک و بد خدا کے سپرد کر رکھا ہے۔ ان کا لباس اور ظاہری رنگ ڈھنگ بالکل دوسرے چینیوں کا سا ہے صرف عمامے میزی نشان ہیں۔ وہ نسبتاً خوبصورت بھی ہیں ہمارے ملک میں مدت سے مذہبی آزادی رائج ہے۔ حکومت کسی کے مذہب سے تعرض نہیں کرتی۔ نہ مذہب مانع ترقی ہے۔ چنانچہ کئی مسلمان وزارت اور سپہ سالاری کے مدارج اعلیٰ پر پہنچ چکے ہیں اور اس وقت چین کی طرف سے جاپان میں جو سفیر ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ مسلمان ملازمت کی بجائے تجارت کا زیادہ شوق رکھتے ہیں اور اس فن میں ان کو خاص مہارت حاصل ہے۔ وہ بات کے پکے ہیں۔ جو اقرار کریں وہ پورا کریں گے۔ مذہب میں [illegible] داخل ہیں اور [illegible] وہ تر مسلمان ہی ہیں۔ چنانچہ حکومت ان کی [illegible] کی وجہ سے مسلمانوں کو فوج میں بھرتی کرنے کی خاص کوشش کرتی ہے۔ موجودہ وزیر حربیہ بھی جو وزیر تھا۔ وہ مسلمان ہی تھا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ دینی معاملات میں چینی مسلمان اپنے [illegible] سے کچھ [illegible] میں یا نہیں۔ البتہ یہ میرا [illegible] کہ وہ [illegible] دینی زبان کے [illegible] ہیں۔ فرض نماز کو باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ لڑکوں کا ختنہ کراتے ہیں۔ مسلمہ عورت کے سوائے کسی سے نکاح نہیں کرتے۔ شراب نہیں پیتے۔ خنزیر کا گوشت جو باقی سب باشندوں کی عام غذا ہے۔ نہیں کھاتے اور ہر سال بہ تعداد حج بیت اللہ کو جاتے ہیں اور اسلام چین میں حیرت انگیز یا دہشت ناک حد تک وسعت پکڑ رہا ہے۔ کئی یورپین ملفظتوں کو خطرہ ہے کہ چین کی کل آبادی ہی کسی دن مسلمان نہ ہوجائے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ مسلمان تاجر چینیوں سے ان کے خورد سال بچے خرید لیتے ہیں۔ اور ان کو اپنے ڈھب پر پرورش کرکے مسلمان بنا لیتے ہیں۔ علاوہ بریں اکثر ہوتا ہے کہ ایک ہی دن میں کوئی سالم کا سالم قبیلہ یا گروہ مسلمان ہوجاتا ہے۔ چینی مسلمانوں کی کئی انجمنیں اور خیراتی کاموں کی سوسائٹیاں ہیں۔ انہوں نے جابجا شفاخانے اور غربا لاوارث بچوں کے لئے یتیم خانے اور مامن قائم کر رکھے ہیں جنہیں غیر مسلم اشخاص بھی بخوشی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ اور اس طریق سے وہ لوگوں کے دلوں کو مسخر کر رہے ہیں۔ ان کے کئی اخبار ہیں۔ جن کو کامل آزادی حاصل ہے۔ وہ عربی زبان مگر حروف میں شائع ہوتے ہیں۔ ان میں علما اور اصحاب تصنیف کی بھی کمی نہیں۔ مگر ان کی توجہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ زیادہ تر تجارت کی طرف ہے اور کئی مسلمان تاجر ہمارے ہاں اتنے غنی ہیں کہ ان کی دولت کا شمار نہیں ہوسکتا۔ اس کے باوصف تواضع و خوش اخلاقی میں بھی فرد ہیں (صادق الاخبار)

بنگہ۔ ضلع جالندھر سے خبر آئی ہے۔ کہ اسی تاریخ کو یہ زلزلہ سخت محسوس ہوا۔ سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو گئے۔ ایک احمدی کے گھر کے پاس کچھ ہندو رہتے ہیں وہ زلزلہ دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحب کا کہنا ٹھیک ہوتا جاتا ہے

نظم

اے بے حیاؤ کچھ تمہیں خوف خدا نہیں
دل سے قرآن کے ساتھ محبت ذرا نہیں
کرتے ہو پورا لینے کے معنے توفی کے
پورے سے کیا مراد ہے دیتے پتا نہیں
عیسیٰ میں کیا کمی تھی کہ پھر پورا ہوگیا
ہاتھوں کی پاؤں کی یا کوئی عضو تھا نہیں
کہتے ہیں پورا ہوگیا مُردے کو لوگ عام
تم نے یہ ہندوؤں سے کبھی بھی سنا نہیں
کیا کھا لیا ہے جس سے کہ الو ہی بن گئے
تم میں حیا و شرم و ذکا کچھ رہا نہیں
کرتے ہو خاص عیسیٰ کو لاکھوں رسولوں سے
مانو لیا تو تم کو کہیں ہوگیا۔ نہیں
مانا کہ جو دو جہان کا تھا وہ فوت ہوچکا
عیسیٰ میں کیا خدائی تھی اب تک مرا نہیں
ہے دو ہزار برس سے زندہ خدا کے پاس
پھر کس حیا سے کہتے ہو ابن خدا نہیں
احمد کے فوت ہونے پہ کچھ بھی دھیان نہیں
کیا تم عدو سرور ہر دوسرا نہیں
نام اپنا کیوں رکھاتے ہو مسلم منافقو
بپتسما لو کہ تم کو کوئی روکتا نہیں
اور تم کو کچھ پیار بھی ہے مبلغات سے
اسلام میں تو روٹی ہے مال و تنبا نہیں
سچ ہے کہ اس نبی کو تم مانو کس طرح
اس نے تو مال و زر تمہیں کچھ بھی دیا نہیں
تم کو تو یہ گمان تھا کہ انہیں مچائیں گے
جو کچھ تمہارے زعم میں تھا وہ ہوا نہیں
مانگو دعا میں مہدی خونی نکل پڑے
تم میں کوئی بھی صاحب فضل و تقی نہیں
چوٹے* ہی لمبے ہیں کے بنتے ہو اولیاء
لیکن نہاتے چوٹے کہیں اولیا۔ نہیں
گر اولیائی چوٹوں ہی پر ہوتی منحصر
پھر میرزادہ* کوئی بھی چوٹے سوا نہیں
اب بھی ہے وقت توبہ کرو ورنہ چپ رہو
یہ فحش بکنا شرع میں ہرگز روا نہیں
عالم کہا کے گالیاں دیتے ہو گندیاں
اب بھی بہود ہونا تمہارا کھلا۔ نہیں

چوٹے یعنی چٹے - * میراثی

بار بولنے سے اولو تم ار [illegible] کیا

ان گالیون سے انکا تو کچھ بھی گیا نہین
سب سے زیادہ گالیان کھائین سول نے

آخر وہی منظفر و غالب ہوا نہین؟
ویسے ہی ہوتا جاتا ہے یہ مہدی کامیاب

تم سے جو ہوسکا ہے وہ کیا کچھ کیا نہین؟
فتوے لگائے کفر کے پھر حاکموں کے پاس

جاکر کہا کہ باغی ہے یہ باوفا نہین
سرکار کے لئے ہے وجود اس کا خوفناک

گر اس کو مارا جائے تو کچھ بھی برا نہین
پھر بھی نہ باز آسکے یہ بھائی یزید کے

جاکر کہا عیسائیونکو تم مین حیا نہین
عیسے کو قادیانی نے مردہ بنا دیا

لیکن عیسائی کوئی بھی کچھ بولتا نہین
القصہ ان سے قتل کا دعوی کرا دیا

پھر خوش تھے کہ مرزا کا اب تو بھلا نہین
مسجد مین جاکے ناکین رگڑ خاک کر ہی دین

وہ کون مدد تھے جن کی اب تک بنا نہین
لمبی عبائین پہن کے جاکر گواہی دی

پھر اس کے اپنے حال سے کون آشنا نہین
جتنا کسی مین زور تھا سب نے لگا لیا

اچھا ہوا دلون مین یہ ارمان رہا نہین
عبدالرشید تھک گیا سارا جہان اخیر

لیکن خدا کا مرد جہان سے تھکا نہین
خاکسار محمد عبدالرشید احمدی بٹالوی

چین مین قدیم یہود

اخبار نورافشان بمبئی گارڈین سے ناقل ہے کہ چین کے عین وسط مین ایک یہودی بستی ہے۔ مگر یہ لوگ کبھی جدید زمانہ مین آکر یہان آباد نہین ہوئے۔ بلکہ وہ یہان کی آبادی کا ایک خاص حصہ مین۔ بعض خیال کرتے ہین کہ وہ شمال مغرب کی طرف سے براہ خشکی تاتار کے پرے سے یہان آئے ہین۔ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سن مسیحی کے آغاز مین بابل سے آکر یہان آباد ہوئے ہین اور اغلباً دو ہزار برس سے چین مین ہین۔ چینی لوگ کہتے ہین۔ کہ وہ ایک فرقہ ہے۔ جو پٹھے لگا لڈاتے ہین۔ یا نیلی ٹوپی پہننے والے محمدی ہین۔ کسی زمانے مین یہ بستی بڑی آباد تھی۔ مگر اب قریباً چارسو آدمی کی آبادی ہے۔ جو چین کے بطن مین ایک چھوٹے سے شہر کائیفنگ مین رہتے ہین۔ یہ شہر ساحل بحر سے قریب چارسو میل دور ہے۔ کئی صدیاں گذرین کہ وہاں پران کا ایک بڑا خوبصورت عبادت خانہ تھا۔ مگر اب وہ برباد ہوگیا ہے۔ ان کے پاس ابھی تک ایک دو تختیاں ہین۔ جن پر پرانے عہدنامہ کے ابتدائی حصون مین سے عبرانی زبان مین کوئی ایک مقامات کندہ ہین اور ان کے پاس توریت کے کوئی ایک طومار بھی ہین۔ ان یہودیون مین سے کوئی ایک بدھ مذہب کے پیرو ہوگئے ہین۔ بعضون نے مولسرون کے امتحانات پاس کرلئے ہین۔ اور اب چینی اہل علم مین شمار ہوتے ہین۔ اغلب ہے۔ کہ دو تین پشتون کے بعد وہ وہان کے باشندے متصور ہونے لگینگے۔ وہان پر مشنریون کے فارن ایجنٹ بھی ہین۔ جو ان مین منادی کرتے ہین اور امید ہے کہ ان مین سے بعض [illegible] ہوگئے ہین فقط

حضرت مسیح کے زمانہ سے بہت پہلے یہودیوں کا ممالک افغانستان۔ کشمیر۔ تبت اور چین وغیرہ مین آباد ہونا کئی طرح سے ثابت ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مسیح نے کہا تھا۔ کہ مین پراگندہ بھیڑون کی طرف رسول ہوا ہون اور اسی پراگندگی نے ان کو بہت لمبے لمبے سفرون پر مجبور کیا۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ بالآخر کشمیر مین فوت ہوئے اور شہر سری نگر مین دفن ہوئے جہاں آنجہانی کی قبر اب تک موجود ہے۔ جیسا کہ مضمون بالا مین بھی مندرج ہے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جس ملک مین جاتے۔ وہان کے لوگون سے متاثر ہوکر انہین کا مذہب اور رسوم عادات اختیار کرلیتے۔ چنانچہ کشمیر کے یہودی ہندو ہی بن گئے اور کچھ بدھ مذہب بن گئے (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸/ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط و کتابت مین اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین تاکہ تعمیل ارشاد مین سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہین ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد مین کوتاہی ہوکر شکایت کا موقع بن جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ احباب صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماوین۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھین۔ تاکہ تعمیل مین توقف نہ ہو

سیر مندر

ملتان مین ایک عیسائی بمعہ اپنی بیوی بچون کے مسلمان ہوگیا ہے

(تہذیب النسوان)

خبر ہے۔ کہ حضور پرنس آف ویلز کے آنے پر مہاراجہ صاحب کشمیر کو کامل اختیارات عطا ہون گے

کلکتہ مین دو خوفناک چوریان ہوئین۔ مسٹر ای آئی ٹل اپنی عورت کو چھوڑکر کہیں ناچ گانا سننے گئے تھے پیچھے چور پڑ گیا۔ ۵ ہزار کے جواہر لے گئے اور مسٹر محمود مرزا کے ہان چور پڑے۔ پانسو روپیہ نقد۔ ۳۳۔ اشرفیان اور ۶۱۲۵ کے جواہرات لے گئے

احمداباد مین طوفان سے ایک سو میل تار بہ گیا

خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب رئیس لاہور نے وفات پائی

نوشہرہ سے ساڑھے چھ میل کے فاصلہ پر ایک نئی چھاونی قائم ہوگی

توسیع ریل۔ پشاور سرحد افغانستان تک ہوگی

نواب محمد فضل خانصاحب ڈپٹی کمشنر جنگ کے ہان نوے ہزار کی چوری ہوگئی

زلزلہ زدگان کانگڑہ کی رفع تکلیف کا چندہ گیارہ لاکھ اناسی ہزار تک جمع ہوا۔

سوموار کو بوقت شام کلکتہ مین تقسیم بنگالہ کے خلاف عظیم جلسہ ہوا۔ بیس ہزار سے زیادہ تھے

پولٹادہ اور پریسوائٹ نام روسی جہاز۔ پورٹ آرتھر سے جاپان کو لے گئے۔ ٹھیک ٹھاک ہین

ان غرق شدہ جہازون کو جاپانیون نے نکالا مرمت کیا۔ صحیح وسالم۔ یہان سے چلدیئے ہین

جنگ روس و جاپان

صلح کانفرنس کا اجلاس شروع ہو [illegible]

[illegible] شام کو ہر روز اجلاس ہوتا ہے۔ جاپانی [illegible] روسی مختار کو اپنی شرائط کا تحریری کاغذ دیدیا [illegible] تحریری جواب دینگے (تار خبر ۱۱ اگست) [illegible] کا بڑا زور ہے۔ شہر نیو اور [illegible] واقعات ہوئے اور ۱۲۲ موتیں ہوئیں [illegible] کے سپرنٹنڈنٹ [illegible] ہوئی ہے کہ مسٹر لی نے ایک [illegible]

[illegible] میں ۱۳ اگست ۱۹۰۵ء [illegible]

[illegible] مشہور انسٹی ٹیوٹ ہے دیا میں ۹۰ [illegible] کے کاٹے ہوئے مریضوں کا علاج ہوا جن میں ۸ [illegible] یورپین تھے۔ کسی بیماری میں یورپین باوجود اس قدر قلیل تعداد کے ہندوستانیوں میں سے اس کثرت کے ساتھ مبتلا نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ صرف کتوں کی محبت ہے

چین کے شہر [illegible] کے مشن سکول پر ۴ اپریل کو جب کہ تمام طلبہ اور اساتذہ گرجہ میں دعا مانگتے تھے۔ ناگہاں بجلی گری۔ کئی ایک کے بدن جھلس گئے اور بیہوش ہوگئے۔ ایسا ہی مودی کے درمیان دو مس صاحبان پر بجلی گری۔ مگر صرف پوشاک جلی (نور افشاں) مقام اناکلون میں ننے مذہبی جوش سے عیسائی گیت گانے میں مصروف تھے۔ کہ ان پر بجلی گری ۱۰ مر گئے تیس بے ہوش ہو کر گر پڑے

اخبار قادیان

حضرت معہ احباب بخیریت ہیں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بعہدہ اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوکر دہلی تشریف لے گئے حکیم فضل الدین صاحب اپنے بعض خانگی امور کے فیصلہ کے واسطے حضرت سے چند روز کی رخصت حاصل کرکے بھیرہ تشریف لے گئے

صلح کے لئے جاپان نے آٹھ شرطیں پیش کی ہیں (۱) خرچہ جنگ دیا جائے (۲) جزیرہ سگھالین جاپانیوں کے قبضہ میں رہے (۳) صوبہ لیاؤٹنگ میں روس کی تمام رعائتیں فسخ کی جائیں (۵) ہاربین سے جنوب کی ریل جاپانی رہیگی (۶) ملک کوریا پر جاپانی سرپرستی رہے (۷) مشرق میں روس کی بحری طاقت محدود رہے (۸) منچوریا کی جو رعائتیں تھیں۔ وہ چین کو واپس دی جائیں

وفات عبد القیوم

حضرت ابی المکرم مولوی نورالدین صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالقیوم نام ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ عزیز بچہ پہلے بھی اکثر بیمار رہتا تھا۔ لیکن کوئی دو ہفتہ ہوئے۔ مرض خسرہ میں گرفتار ہوکر پھر اس کی حالت درست نہیں ہوئی۔ اس کی عمر ایک سال گیارہ ماہ تھی۔ نماز جنازہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل ہوئے۔ مگر آپ نے مولوی صاحب کو ہی پیش امام بنایا۔ مولوی صاحب نے اس بچہ کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے ایک رقعہ اخبار میں چھپنے کے واسطے ارسال فرمایا تھا۔ جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

احباب برادران و عزیزان آپ لوگوں میں سے بہت ہیں۔ جنہوں نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ان کی تحریر نے مجھ پر خصوصیت سے محبت بڑھانے کا اثر کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء اب میں سب کا جواب دوں۔ اور ان کا شکر یہ کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء لکھوں۔ تو کم سے کم [illegible] خرچ ہوتا ہے۔ اور آپ لوگوں پر ضروری اخراجات کے اور بہت بوجھ ہیں۔ دینی ضروریات کا ایک سلسلہ ہے۔ جو روز افزوں ہے۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ بعض کے لئے ابتلا کا باعث ہو۔ ہاں اگر ان اخراجات کے نتائج کا واقعی علم ہو۔ تو پھر سچ یہ ہے۔ کہ بوجھ ہی معلوم نہ ہوگا۔ اور بہت سے بھی ہیں۔ جن کو بوجھ معلوم نہیں ہوتا۔ یہی خرچ اگر ایک جگہ جمع ہو جاتا۔ تو کوئی بڑا دینی کام نکلتا۔ اب آج میرا چھوٹا بچہ بہت بیمار ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ کہ اس کی صحت کی خوشی اور دوسرے پہلو میں غم کے خطوط پھر سونچیں۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مجھے ایسے خطوط لکھے جاویں آپ صاحبان ان خرچوں کو جمع کرکے دینی کاموں میں لگا دیں۔ یہ میرا دلی جوش ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ ایسے اخراجات کہیں اسراف میں داخل نہ ہوں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو فراست عطا فرماوے۔ وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔ دعائیں کرو اللہ کریم ابتلاؤں سے بچائے اور آوین تو صراط المستقیم پر ثابت قدمی عطا فرماوے۔ نورالدین۔

یہ رقعہ اس امر کا سبق دیتا ہے۔ کہ متقی غم کی حالت میں بھی کیسا خشیت اللہ کی راہ پر قدم مارتا ہے اور دنیا داروں کی طرح بے ہودہ جزع وفزع اور بے صبری میں نہیں پڑتا دفن سے پہلے مولوی صاحب نے عبدالقیوم کا مونہ کفن میں سے کھولا۔ اور بوسہ دیا۔ اور آپ کی آنکھیں پرآب ہو گئیں۔ اس پر دفن کے بعد فرمایا

"میں نے بچہ کا مونہ اس واسطے نہیں کھولا تھا کہ مجھ کچھ گھبراہٹ تھی سنت پوری ہو۔ آنحضرت کا بیٹا ابراہیم جب فوت ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے اس کا مونہ چوما تھا اور آپ کے آنسو بہ نکلیں۔ اور آپ نے اللہ تعالےٰ کی مدح کی اور فرمایا۔ کہ جدائی تو تھوڑی دیر کے لئے بھی پسند نہیں ہوتی۔ پر ہم خدا کے فعلوں پر راضی ہیں۔ اسی سنت کو پورا کرنے کیواسطے میں نے بھی اس کا منہ کھولا اور چوما۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ کسی سنت کے پورا کرنے کا موقعہ عطا ہوا"

پھر فرمایا۔ خدا نے ہم کو کیسا رسول عطا کیا کہ وہ ہر حالت میں ہمارا غمگسار ہے۔ اور ہر حال میں ہم کو خوشی دینے والا ہے

نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے ایک شخص نے مولوی صاحب سے سوال کیا۔ کہ معصوم بچے جو مر جاتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم آیا ہے۔ آیا ان سے مواخذہ ہوگا یا نہیں ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔

"حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قیامت کو جب خدا تعالےٰ اپنی مخلوق سے سوال کرے گا۔ کہ تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا۔ تو پانچ قسم کے لوگ ہونگے جو اپنے آپکو خدا کے سامنے معذور پیش کرینگے ۱۔ بچے۔ ۲۔ بہت بوڑھے ۳۔ بہرے ۴۔ دیوانے۔ ۵۔ وہ لوگ جن کے کانوں میں خدا کے رسول کی آواز نہیں پہنچی۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا تم کو موقع دیا جاتا ہے اور تمہیں تبلیغ کیجاتی ہے۔ اس لئے اسوقت انکی طرف رسول بھیجے جائینگے وہ جانتا ہے کہ کون لوگ ماننے والے ہیں اور کون نہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے رسول کا مبعوث ہونا اور تبلیغ کا ہونا ضروری ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس مقام پر بعض لوگ نادانی سے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ تبلیغ اور آزمائش کا موقعہ نہیں بلکہ جزا اور سزا کا وقت ہے یہ انکی غلطی ہے۔ جزاء اور سزا کا مقام جنت اور دوزخ اس کا نام ہے ان میں داخل ہونے سے پہلے سب آزمائش کا وقت ہے۔ فرمایا مصیبت انسان پر دو طرح آتی ہیں یا تو خدا کی رضا دیا اس کے غضب سے انسان کی خوش قسمتی ہے کہ خدا کی رضا ہو۔ لیکن اس کا علم انسان کو ہونا مشکل ہے ہاں کسیوقت خدا علم دے بھی دے۔ تو یہ اس کا فضل ہے۔ فرمایا یہ جو دعا کیجاتی ہے کہ اے اللہ اس بچہ کو ہمارے واسطے فرط اور شفیع بنا تو آخر وہ فرط اور شفیع بننے کے قابل ہونگے تب ہی بن سکینگے۔ ہم تو کئی بچے آگے بھیج چکے ہیں

پابرہنہ چلنا مفید ہے

ہندوستان میں پہلے زمانہ کے لوگ پابرہنہ چلنا مفید سمجھتے تھے۔ لیکن نئی روشنی کے پودہ نے اس کو حیوانیت میں شمار کیا ہے۔ حال میں ایک جرمن ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کے پرانے خیالات کے آدمیوں کی تائید کی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ پابرہنہ چلنے سے انسان بے شمار عوارض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ انسان بوٹ ڈانٹنے کو نہیں بنایا گیا تھا۔ بلکہ پاپیادہ چلنے کو۔ جوتے پہننے سے پیروں میں ڈھٹے پڑجاتے ہیں۔ صاحب بہادر عورتوں کو بھی بوٹ پہننے سے منع کرتے ہیں۔ فقط (دلور افشان)

ایڈیٹر بدر۔ یسوع مسیح کی جسقدر تصاویر عیسائیوں نے بنائی ہیں۔ ان سب میں عموماً یسوع کو پابرہنہ چلتا پھرتا دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تصاویر یسوع مثل اس کی خدائی کے فرضی اور یوروپین کاریگروں کے دماغ کا اختراع ہیں۔ تاہم جو ان کاریگروں نے اس زمانہ کے لوگوں کے طرز لباس آرائش اور ایسے لوگوں کی حیثیت کے مطابق وہ تصاویر بنائی ہیں جن میں یسوع شامل تھا۔ اس لحاظ سے بھی عیسائی لوگوں کو مناسب ہے۔ کہ اپنے خداوند کی سنت کے مطابق پابرہنہ چلا کریں۔ مگر یہاں تو ایسی الٹی راہ اختیار کی جاتی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے چوہڑے چمار بھی جب بپتسمہ (یا بقول ان کے تسمہ) لیتے ہیں۔ تو ان کا پہلا کام یہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ٹوٹا پھوٹا بوٹ لے اور اس کو رسی کے تسمہ سے باندھ کر صاحب بن جائیں۔ شاید ان کے نزدیک بپتسمہ کی حقیقت بوٹ کے تسمہ تک ہی محدود ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

جاوا و سوماٹرا میں جو کبھی اول سے آخر تک اسلامی حکومت کے تابع تھے۔ اب صرف دو باجگذار اسلامی ریاستیں رہ گئی ہیں اور جو کچھ باقی رہ گئی ہیں۔ اور وہ بھی برائے نام۔ آبادی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے۔ لیکن تعلیم کا نام ونشان نہیں۔ اور اکثر باشندوں کی حیثیت معمولی مزدور سے زیادہ نہیں دہقانی آبادی جو کچھ کاشت کرتی ہے۔ اس کی تمام پیداوار حکومت لے لیتی ہے عرب تجار کو پہلے سفر کی اجازت نہ تھی۔ تب پروانہ سفر لے کر وہ راہ داری تو کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ پروانہ صرف انہی کو ملے گا۔ جو دس روپیہ سالانہ ادا کریں

فیض اخبارات

ایک مراکشی گورنر مسمی جداری پاشا کے مفصل حالات یہ دکھانے کے لئے شائع کئے ہیں۔ کہ مراکو کے اندرونی انتظام کی دراصل کیا کیفیت ہے۔ اس شخص نے رعایا پر جو کچھ ظلم و ستم کیا۔ اس کا کچھ اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں اس نے کسی اپنے علاقہ میں تبدیلی کرانے کے لئے تین لاکھ روپے کے تحائف وزرائے سلطنت میں تقسیم کئے۔ جو شخص تحائف پر اس قدر خرچ کر سکتا ہے ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنے لئے کس قدر جمع کیا ہوگا اور اس نے رعایا کا خون کیسی بیدردی سے چوسا ہوگا۔ حکومت نے اسے علاقہ مالی کی گورنری پر مامور کیا۔ مگر جب وہ پہنچا۔ تو باشندگان شہر نے جو اس کی غیر معمولی سفاکی و بے رحمی سے آگاہ تھے۔ دروازے بند کر لئے اور اسے شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ ہمعصر مذکور اس شخص کے مظالم کے تفصیلی واقعات شائع کر کے سوال کرتا ہے۔ کہ جس سلطنت کے انتظام کی یہ حالت ہو۔ کیا وہ قائم رکھے جانے کی کبھی مستحق ہو سکتی ہے۔ اس تحریر میں ممکن ہے کہ کچھ مبالغہ بھی ہو۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مراکشی حکومت کو حسن اتفاق اور فضل ایزدی سے قیصر جرمنی کی طفیل اب پھر چند سال کی مہلت مل گئی ہے۔ اگر اس موقعہ کو بھی بیکار ہاتھ سے جانے دیا۔ تو آج فرانس کے پنجہ سے اس کا محفوظ رہنا کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی آخر ایک دن کوئی طاقتور اس بیدست وپا شکار کو دبوچ لے گا۔

ایک فرانسیسی مدبر کہتا ہے۔ کہ جزیرہ نما عرب میں حالت سخت نازک ہوتی رہی ہے وہاں ترکی حکومت کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ فرانس پر واجب ہے کہ وہ انگلستان کے ساتھ مل کر اس شکار میں سے خود بھی کچھ حصہ حاصل کرے۔ مگر مدبر مذکور موسیو کو تلون کو سخت دھوکہ ہوا ہے جب تک ایک ترک بھی سلامت رہے حرمین پر کسی غیر کا قبضہ ناممکن ہے۔ وہ خیالی اندیشوں اور فضول دور اندیشیوں سے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نڈھال نہ کرے۔

رسید زر

تاریخ	نام	شہر	قیمت
۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء	محمد اکمل آف گولیکی	گجرات	۱؍
"	شیخ کرم الٰہی صاحب	ظفروال	[illegible]
۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء	احمد دین صاحب	منارہ نور پور	[illegible]
"	غلام حسن صاحب	گنگی والہ	[illegible]
۲۷ "	عبدالرحمان صاحب	امرتسر	[illegible]
۳۰ "	ماسٹر شیر محمد صاحب معرفت میاں معراج الدین		[illegible]
	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب	بمبئی	بمد اعانت [illegible]

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ؍ ہے درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد مدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جھیل سنگھ امرتسر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible]۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اُجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ ؍ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

ضرورت ہے

کارخانہ اخبار بدر کے واسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریسمین اور ایک خوشنویس کاتب (جو عربی اور فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں معہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام منیجر اخبار بدر قادیان آنی چاہئیں

میگزین پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۳ اگست ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم باتو گرائی چہ باور قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی
سلسلۂ الجدید جلد ۱ نمبر ۲	۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلۂ القدیم جلد ۔۔ نمبر ۔۔
ای جہان منتظر خوش باش کامد نشان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	؎
معاونین	؏
برضائے	صہ
خود	ہے
عام قیمت	؏

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

تمام زر بنام میان معراج الدین عمر ۔۔۔ قادیان اور ۔۔۔ خط و کتابت بنام ۔۔۔ ایڈیٹر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دنیا دار بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکطرف دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ اگست ۱۹۰۶ء فن ۶ عیسی
ومن معہ - ۲۲۔ اگست ۱۹۰۶ء چند آدمی سامنے ہیں ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپکے لیئے دیکھا تو ہمیں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے ہیں ان مرغون کو اٹھا کر دور سے اونچا کر کے لیچلا۔ تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پکڑے راستہ میں ایک بلی ملی جسکے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغون کو محفوظ لیکر گھر پہنچ گیا۔

ہند میں اسلام

۱۰۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ قبل از عشاء ذکر آیا کہ ایک انگریزی اخبار میں مضمون نکلا ہے۔ کہ اسلام ہند میں نہیں پھیلا۔ کیونکہ ہندو خود مہذب تھے۔ اور کسی مہذب قوم میں اسلام پھیل نہیں سکتا

فرمایا۔ یہ جھوٹ ہے۔ ہندوستان میں سوائے چند ایک قوموں کے جو باہر سے آئی ہیں (قریش۔ مغل۔ پٹھان) باقی سب ہند کے باشندے ہیں۔ جنھوں نے اسلام قبول کیا۔ مثلاً۔ شیخ۔ خواجگان۔ زمینداروں کی سب اقوام وغیرہ یہ سب پہلے ہندو تھے۔

فرمایا۔ عیسائیوں کا عجیب طریقہ ہے۔ اگر کثرت دکھائی جاوے۔ تو کہتے ہیں۔ جبراً مسلمان ہوئے اور اگر کثرت نہ دکھائی جاوے۔ تو کہتے ہیں۔ اسلام کا کچھ اثر نہ ہوا

تہذیب

فرمایا۔ تہذیب بھی ان کا اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے نہیں۔ کہ انسان خدا کی مقرر کردہ رسموں کو توڑ دیوے۔ اور دنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جھک جائے سچی تہذیب وہ ہے۔ جو قرآن شریف نے سکھلائی جس کے ذریعے سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور انسان اور حیوان میں فرق معلوم ہوتا ہے اور جس کے ذریعے سے سچے اور جھوٹے مذہب میں ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے اور انسان کو سفلی زندگی سے دل سرد ہو کر عالم جاودانی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اسکا نام ہے۔ کہ انسان دنیا کا کیڑا بن جاوے۔ خدا کو بھول جائے۔ اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جائے۔ مگر خدا کے نزدیک تہذیب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ حاصل ہو جائے۔ اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے یورپ میں جب عیسائیت پھیلی تھی۔ تو اس وقت یورپ کس قدر تاریکی اور سخت بت پرستی میں مبتلا تھا۔ پھر ان وحشی قوموں پر عیسائیت کا کیا اثر ہوا صرف یہ کہ ایک بت پرستی کی جگہ دوسری بت پرستی قائم ہوئی

ارادہ الٰہی

اسلام نے وحشیوں کو حقیقی انسانیت تک پہنچایا۔ ان کے اندر توحید کی روح پھونک دی مگر انجیل کی تعلیم نے صرف یہ سکھلایا۔ کہ ایک انسان کو خدا بنانے کے لئے رغبت دی اور شراب اور سور کھلایا اور خدا تعالیٰ کی سچی عبادت سے آزاد کر کے اباحت کا دروازہ کھولا یا۔ پس چونکہ عیسائی مخلوق پرستی اور آزادی کے عادی ہو گئے ہیں۔ اس لئے نہیں چاہتے۔ کہ سچا دین زمین پر پھیلے۔ مگر خدا کے ارادہ کو کون پلٹ سکتا ہے۔ ان لوگوں کی لڑائی ارادہ الٰہی کے ساتھ ہے۔ انسانی کوششوں سے اب یہ جنگ فتح نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا سب قادر و توانا ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ قادر ہے۔ کہ نیا زمین و آسمان بنائے۔ عرب کی پہلی حالت کہ وہ کس گند میں پڑے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے تھے دیکھکر اور پھر ان کی پچھلی حالت اسلامی دیکھکر تسلی ہوتی ہے کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ ساری دنیا پر اثر ڈالنا اور ان کو اباحت کے گندے خیالات سے نکال کر اسلام کا پاک جامہ پہنانا انسانی کام نہیں ہے

دنیا کی اصلاح کس طرح ہو

ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہے۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں جو آج کل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ نہ کمال محبت الٰہی کا ان کے اندر بھر سکتے ہیں۔ نہ ان کے درمیان باہمی کمال الفت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے۔ هُوَ الَّذِيٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؕ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی۔ اور ان کے دلوں میں ایسی الفت ڈالی۔ کہ اگر تو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا۔ تو بھی ایسی الفت پیدا نہ کر سکتا۔ لیکن خدا نے ان میں یہ الفت پیدا کر دی۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے۔ آئندہ بھی اسی پر توکل ہے۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے۔ اس میں خدا کے فضل کی روح پھونکی جاتی ہے۔ جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آب پاشی کرتا ہے۔ تو وہ تر و تازہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں۔ ان کے دنیا چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رک گئے اور روز بروز نابود ہوتے جاتے ہیں۔ کیونکہ انکی بنا صرف انسانی خیال پر ہے۔ ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دور اندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دے گا۔ تب یہ کام انجام کو پہنچے گا۔ اگر بالفرض ہماری جماعت کی تعداد بیس پچیس لاکھ تک پہنچ کر ٹھہر جائے۔ تو پھر بھی کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں اتنی تعداد تو سکھوں کی بھی ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ساری دنیا اس جماعت سے بھر جائے اور یہ انسان کا کام نہیں انسان کی زندگی کا تو ایک دم کا اعتبار نہیں۔ وہ کیا کر سکتا ہے

بڑا معجزہ

لیکن خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہمارا اصل بڑا معجزہ یہی ہے۔ کہ دنیا دو کی علت غائی باطل نہ ہو جاوے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدہا معجزات ہیں۔ لیکن سب سے بڑا یہی ہے۔ کہ جس بات کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کو پورا کر دکھایا۔ طبیب حاذق اسی طرح پہچانا جاتا ہے۔ کہ بڑے بڑے بیمار اس سے شفا پائیں۔ تب ہی اس کا دعویٰ سچا ثابت ہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قوم عرب کے تمدن اور اخلاق اور روحانیت کا کیا حال تھا۔ گھر گھر میں جنگ اور شراب نوشی اور زنا اور لوٹ مار غرض ہر ایک بدی موجود تھی۔ کوئی نسبت اور تعلق خدا کے ساتھ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ کسی کو حاصل نہ تھا۔ ہر ایک فرعون بنا پھرتا تھا ۴

نمونہ صحابہ

لیکن آنحضرت کے آنے سے جب اسلام میں داخل ہوئے تو ایسی محبت الٰہی اور وحدت کی روح ان میں پیدا ہو گئی۔ کہ ہر ایک خدا کی راہ میں مرنے کے لئے طیار ہو گیا انہوں نے بیعت کی حقیقت کو ظاہر کر دیا۔ اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھایا۔ اب تو بعض لوگ بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ تو ذرا سے ابتلاء سے گھبرا جاتے ہیں۔ مال اور جسمانی آرام سے بڑھ کر جان پیاری ہوتی ہے صحابہ نے سب سے پہلے اپنی عزیز جان کو فدا کیا۔ برخلاف اس کے یسوع کے شاگردوں میں کوئی بات نہیں دیکھتے

یسوع کے شاگرد

جس سے یسوع کی کامیابی پر دلیل پکڑی جائے۔ پطرس نے انکار کیا۔ بلکہ لعنت کی۔ یہودا نے گرفتار کرایا۔ باقی بھاگ گئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ان کے ہادی میں کچھ کشش نہ تھی کہ ان کو برائی اور منتشر ہونے سے روک سکتے یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں ایک کشش اور جذب ہے۔ وہ جذب

خدا تعالےٰ اپنے کامل نبی میں رکھ دیتا ہے۔ آنحضرتؐ کے صحابہ نے کس قدر وفاداری کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہ پہلے تھی۔ نہ آگے دکھائی دیتی ہے۔ لیکن خدا چاہے۔ تو وہ پھر بھی ویسا ہی کرسکتا ہے۔ ان نمونوں سے دوسروں کے لئے فائدہ ہے۔ اس جماعت میں خدا تعالےٰ نے ایسے نمونے پیدا کرسکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صحابہ کی تعریف میں کیا خوب فرمایا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ پارہ ۲۱ رکوع ۱۹

مومنوں میں ایسے مرد ہیں۔ جنھوں نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا۔ جو انھوں نے خدا کے ساتھ کیا تھا۔ سو ان میں سے بعض اپنی جانیں دے چکے۔ اور بعض جانیں دینے کو طیار بیٹھے ہیں۔ صحابہ کی تعریف میں قرآن شریف سے آیات اکٹھی کیجائیں۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی اسوۂ حسنہ نہیں۔

غیر معمولی موسم

آسمان پر گرد و غبار ہے۔ بارش نہ ہونے اور موسم میں ایک غیر معمولی رنگ ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ایک دن سخت گرمی اور لوگوں کی گھبراہٹ کو دیکھکر میں دعا کرنے لگا تھا مگر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ جو کچھ کر رہا ہے۔ ہماری ہی تائید میں کر رہا ہے۔ آج اگر طاعون اُٹھ جائے زلزلوں سے امن ہو جائے۔ اور فصلیں خوب پک جائیں تو پھر لوگوں کا یہی کام ہوگا۔ کہ امن پاکر ہم کو گالیاں دینے میں مصروف ہو جائیں۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ میں زلزلوں اور حملوں سے تیری سچائی کو ظاہر کروں گا۔ یہی اس کے نشان ہیں۔ پس ہم ان حملوں کو روکنے کے واسطے کیوں دعا کریں۔ دنیا کے آرام میں ہمارا آرام نہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمارے ہی لئے ہو رہا ہے۔ اور ہمیشہ سے عادت اللہ اسی طرح جاری ہے۔ جب ہمارے ہر امر کا متولی خدا ہے۔ تو ہمیں کیا غم ہے۔ جو ہوگا۔ کوئی نشان ہی ہوگا

تناسخ

۱۱۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ قبل از عشاء۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ عبدالقیوم بہت بیمار ہے۔ انہوں نے عرض کی۔ کہ رات عبدالقیوم کو بہت تکلیف تھی۔ مجھے خیال آتا رہا کہ اسی سے کوتاہ اندیش لوگوں نے کم فہمی کے سبب تناسخ کا مسئلہ بنالیا ہے۔ کہ بچوں کو تکلیف کیوں ہوتی ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بچوں کی تکلیف سے تناسخ نکالنا بڑی نادانی کی بات ہے اوّل تو ممکن ہے۔ کہ بچوں کو اس تکلیف کا احساس بھی نہ ہو اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو۔ تکلیف تو والدین وغیرہ کے واسطے ہے۔ یہ مانا گیا ہے۔ کہ جن باتوں میں حیوانات انسانوں سے مشترک ہیں۔ ان میں .. حیوان وہ لذت نہیں اٹھا سکتا۔ ایسا ہی بچے کے واسطے اس قدر احساس نہیں ہے۔ جسقدر بڑے کے واسطے ہے لیکن اگر ہم مان لیں۔ کہ اس کو درحقیقت تکلیف ہے اور اس کے ماں باپ وغیرہ بھی کوئی نہیں ہے جن کی طرف وہ تکلیف منسوب ہوسکے۔ تب بھی اس سے تناسخ نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ نرا پاک ہونا اور معصوم ہونا کسی کو فضل کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تکالیف بنی آدم کے واسطے اجر کا موجب ہیں۔ اور دوسرا عالم ساتھ ہی موجود ہے۔ جو کہ جاودانی امن اور آرام کا عالم ہے۔ اور وہ اس عالم سے صرف ایک انتقال سے پیدا ہوتا ہے۔ اِدھر آدمی آنکھ بند کرتا ہے۔ اُدھر کھول دیتا ہے۔ بچوں کے لئے دوسرے عالم میں اجر ہے۔ انسان کمزور ہے۔ اس کی عبودیت ضرور چاہتی ہے۔ کہ وہ کچھ تکالیف و مصائب شدائد اٹھاکر تکمیل کو پہونچے۔ صرف خدا کی ایک ذات ہے۔ جو تکمیل کے لئے کسی ذریعے کی محتاج نہیں۔ ورنہ انسانی فطرت زد و کوب کی محتاج ہے۔ اور وہ مار کھا کر ہی درست ہوسکتی ہے۔ مثنوی میں لکھا ہے۔ کہ ایک بیماری ایسی ہوتی ہے۔ کہ جب آدمی کو کوئی مارتا ہے۔ تب تک آرام رہتا ہے۔ جب چھوڑ دیا جائے۔ تو تب اعضا شکنی شروع ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی انسان کو روحانی طور پر مار کھانے کی بیماری ہے۔ بچوں کی مثال انبیاء کے ساتھ اس معاملے میں ٹھیک چسپان ہوتی ہے۔ انبیاء عبادت اور زہد میں سب سے بڑھ کر جانفشانی کرنے والے اور مثل بچوں کے گناہوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ باوجود اس کے ان پر اس قدر مصائب پڑتے ہیں۔ کہ کوئی دوسرا اُن کی برداشت نہیں کرسکتا۔ کسی کا ایک دشمن ہو۔ تو اس کے واسطے زندگی وبال ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کے ہزاروں۔ لاکھوں۔ دشمن ہوتے ہیں۔ قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ اور ہر طرح کے حزن و غم میں انکی جان مبتلا رہتی ہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ وہ سب سے زیادہ گنہگار ہیں۔ ہرگز نہیں وہ تو مثل ایک بچے کے معصوم ہیں۔ پھر ان کو کیوں خواہ مخواہ مار پڑتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس دنیا کے مصائب آخرت میں ایک اجر رکھتے ہیں اگر بچے کی روح مرنے کے بعد کالعدم ہو جاتی۔ تب یہ اعتراض وارد ہو سکتا تھا۔ لیکن جب کہ آگے ایک عالم جاودانی موجود ہے۔ تو پھر یہ اعتراض ناجائز ہے

اگر کوئی سوال کرے۔ کہ خدا نے یہ مصائب کا سلسلہ کیوں رکھدیا۔ وہ بغیر اس کے کسی کو بہشت میں داخل کر سکتا تھا۔ تو یہ فضول سوال ہے۔ ہم خدا کی ایک سنت کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اس طرح سے جاری ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنی ذات میں غنی ہے۔ اور انسان کمزور ہے۔ اس لئے انسان کے واسطے یہی رکھا ہے۔ کہ یا تو وہ خود مجاہدات اور ریاضات سے ترقی کرتا ہے۔ یا آسمانی قضاء و قدر اس سے یہ تکمیل کرا دیتی ہے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى تزکیہ نفس کرے۔ قربانی کرے۔ مصائب شدائد جھیلے تب قرب کے انوار پیدا ہو جاتے ہیں۔ آریہ کم بخت اندھے ہی چلے آئے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ دوسرا عالم بھی موجود ہے۔ انسان خدا نہیں۔ اس میں کمزوریاں ہیں اور یہ کمزوریاں اس واسطے ہیں۔ کہ وہ خدا کے برابر نہ کہلائے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ جو لوگ مجاہدات کرتے ہیں۔ تکالیف پر صبر کرتے ہیں۔ ان کو بڑے درجات ملتے ہیں۔ ان میں اور ان کے غیر میں ایک امتیاز اور فرقان دکھا جاتا ہے۔ وہ قضا و قدر کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور ماریں کھاتے ہیں۔ پھر بڑا فضل الٰہی ان کے شامل حال ہوتا ہے

غنی اور مفلس

اگر ایک شخص غنی ہے۔ اور دوسرا مفلس ہے۔ تو مفلس کے واسطے حکم ہے۔ کہ وہ صبر کرے اور غنی کے واسطے حکم ہے کہ وہ صدقات اور زکوٰۃ دے کر اپنے آپ کو اس کے برابر بنالے۔ دونوں کے واسطے عبادت ہے۔ اور پھر آگے چلکر دونوں کے واسطے اجر ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ دو آدمی سفر کو چلے۔ دو چار کوس کا سفر ہے ایک کے پاس عمدہ کھانا ہے اور ایک کے پاس خشک ٹکڑا۔ دو چار کوس تو بہرحال بسر ہو ہی جائیں گے۔ آگے جاکر وہ دونوں برابر ہیں

تناسخ میں مشکلات شادی

اگر تناسخ کا مسئلہ درست ہے تو اس میں بڑے مشکلات ہیں۔ ہندو لوگ رشتہ ناطہ کے وقت بہت بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ دور سے اپنے لئے بیوی تلاش کرتے ہیں۔ جہاں قرابت کا کوئی شائبہ نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ ایک شخص ابھی بچہ تھا اور اس کی ماں مرگئی یا بہن۔ اور اس نے پھر کسی دوسرے کے گھر میں جنم لیا۔ اتنے میں یہ جوان ہوا اور وہ بھی بالغ ہوگئی۔ دونوں کی شادی ہوگئی اور باوجود اس قدر احتیاط کے پھر تناسخ کی مہربانی سے ماں یا بہن ہی آ بیوی بنی۔ ہاں اس صورت میں یہ ضرور تھا القصہ دیکھو اسی انجام کے ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ موسومہ بہ تنبیہ الغافلین بمدح حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف ترکی شاہ صاحب ترکی مخاطب بہ امیر الشعراء ملازم سلطان دکن

گر مباش اے قوم از بہر خدا — پنبۂ غفلت برار از گوشہا
تابکے خفتن چو مست جام مے — زیر طاق آسمان فتنہ زا
تابکے بگریختن از راہ راست — تابکے بیرہ شدن از رہ نما
تابکے سر تافتن از امر حق — تابکے سستی ز فرمان خدا
تابکے از بہر دنیائے دنی — روز و شب بگذاشتن در حیلہ ہا
تابکے مانند حمال حطب — ریختن خارے بپاے مصطفیٰ
تابکے از کبر و کین و بغض و جہل — رخ نہا وردن بسجا صادقان خدا
تابکے بربستن از روئے حسد — بر رسولان تہمت کذب و دغا
تابکے اخلاص با روے بتاں — تابکے با عاشقان حق دغا
تابکے از یاوہ گوئیہائے خویش — گوش نہ نہادن بقول پیشوا
تابکے از بدنہادیہائے خویش — زشت گفتن بندگان نیک را
تابکے تبدیل معنی ساختن — در کلام خالق ارض و سما
تابکے از زشتیٔ اعمال خویش — دور تر ماندن ز فرمان خدا
تابکے رفتن نہ از ریش و مژہ — آستان قادیانی میرزا
تابکے نشنیدن از جہل و غرور — امر حق را از لب آں باصفا
شد چہ گر از جانب پروردگار — رہ نمایک آمدہ سوے شما
ترسم اے یاراں کہ ہمچو قوم لوط — آتشے بارد نہ بر فرق شما
مے شود آنجا کہ تکذیب امام — زود سازد حق تباہ آں قوم را
باز آ اے قوم جاہل باز آ — از خیال دشمنی میرزا
چیست گر از جانب یزداں رسید — اشرف المخلوق و تاج الاولیا
تاکہ از ہر کار شرک و بدعتی — باز دارد مشرکان زشت را
صد تاسف یہاں اندر زنید — کافرش کردی خطاب ای ناسزا
ایا چنیں گفتن برائے اینچنیں — توبہ کن اے مولوی بہر خدا
صد تاسف تہمت کذبش دہی — آنکہ بنماید ترا راہ صفا
رفتند ہر کس کہ باوے بیگماں — بشکند پشت و سرش چرخ دوتا
دوست او دوست یزداں بود — دشمن او دشمن رب العلا
زود تر سر زیر پا نش نہید — تا نہ نازل گردد از گردش بلا
ترکیا کن مطلع ثانی رقم — در ثنائے آں امام رہ نما

مطلع ثانی

اے ز نور روے تو ارض و سما — گشت روشن ہمچو مہر پر ضیا
تا شدی مبعوث ای مہدی وقت — کعبہ دانم خطۂ پنجاب را

مس زر خالص بود از دست تو — می شود از خاک پایت کیمیا
کور مادر زاد بینا مے شود — بر رخش گر افگند مہرت ضیا
حاسداں گویند از روی حسد — رفت نام قادیانی تا کجا
عالمان باریا وخوردہ بیں — فتوئے کفرت دہند اے با خدا
ق — دربیں عیسیٰ و مریم غیر تو — حق عطا کردست ایں قدرت کرا
در جہاں کز یک نگاہ فیض تو — صد تن مجذوم مے یابد شفا
قدر و الاے ترا نشنا ختند — کوتہ اندیشان ز گرد کینہ ہا
شک ندارم در بزرگیہای تو — بر کلام خود کنم حق را گوا
او نمی پیچد سر از فرمان تو — نیک کردن ہر کرا خواہد خدا
در نصیب آنکہ دوزخ کردہ اند — ہرگز او آرد نہ حکم تو بجا
از زمیں تا عالم بالا رسد — ذکر تو اے جانشین مصطفیٰ
مورد طعن ملایک می شود — ہر کسے کذاب می گوید ترا
عاقبت شد جانب ملک عدم — آنکہ از حق خواست بہر تو فنا

اظہار جوش عشق و ارادت خویش بحضرت میرزا

در خم عشق تو اے یوسف لقا — پارہ کردم جیب و دامان قبا
بر زبانم ہست نام پاک تو — ہر نفس ہر لحظہ ہر صبح و مسا
کاشکے آں صبح روشن بر دمد — تا ببینم جلوۂ روے ترا
کاشکے رو یہ بجسمم بال و پر — تا پرم سویت چو مرغان در ہوا
کاشکے بینم جمال پاک تو — کنم در پاے تو جاں را فدا
کاش گردے زمیں در پاے من — تا رسم پیش تو چوں باد صبا
کاش بیند بردر تو در سجود — فرق خود ایں عاشق غم مبتلا
چشم خود بستم ز روے دیگراں — در نظر تا جلوۂ تو کرد جا
من ترا دانستہ ام از صدق دل — ہادی و مہدی امام دوسرا
بر زمیں از چرخ چارم آمدی — بالیقیں اے آفتاب پر ضیا
در دل ہر شب بگویم از نیاز — داور اینما جمال میرزا
آں قدر ماتم کہ بینم روے او — نیست غم گر بعد ازاں آید قضا
در گرستن مے گذارم روز و شب — عاشق روے تو شد تا دیدہ ہا
جہد کن اے دل کہ کاخش بنگری — پیش زاں افتد کہ از جسمت نبا
تا کنم در صفتش زبام آسماں — قدسیاں خوانند ہر دم ایں نوا
حبذا اے ہادی و مہدی عہد — حبذا اے شمع انوار خدا
حبذا اے موجہ بحر کرم — حبذا اے معدن شرم و حیا
حبذا اے کان الطاف و سخا — حبذا اے لولوئی لالاے ما
حبذا اے محیی دین رسول — حبذا اے گوہر صدق و صفا
حبذا اے رہنماے گمرہاں — حبذا اے جانشین مصطفیٰ
حبذا اے دستگیر عاجزاں — حبذا اے یاور خلق خدا
بر ثبوت دعوی تو نیست دور — چوں محمد گر شود آہو گوا
منکر تو منکر پیغمبر است — منکر تو منکر روز جزا
منکر تو چوں رود زیں خاکداں — باشدش در آتش سوزندہ جا
ق — صبر کن ہر تو ستمہا گر کنند — روز و شب ایں قوم جاہل بر ملا
یعنی از تو پیشتر ہر قوم نیز — کردہ صد جور و ستم برا نبیا

عاقبت گردید پیوند زمیں ہمچو قوم عاد از باد فنا

باز مخاطب با قوم

کس نہ جاں برمی شود از قہر حق الحذر اے قوم از خشم خدا
با اماماں ایں چنیں دشنام سخت الحذر اے قوم از خشم خدا
بر اماماں ایں چنیں جور و ستم الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ نیکاں بدی ہا ایں چنیں الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں بار ہنمایاں گمرہی الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں خصمی با مرد دوستاں الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں تکلیف دادن با امام الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ پاکاں چنیں بغض و حسد الحذر اے قوم از خشم خدا
بر اماماں سنگ باری ایں چنیں الحذر اے قوم از خشم خدا
ترک حق کردن ز حب مال و جاہ الحذر اے قوم از خشم خدا
از امام وقت بدخوئی چنیں الحذر اے قوم از خشم خدا
چاہ کندن در رہ خاصان حق نیست واجب اے رفیقاں بر شما
کافرش بے ایماں گوید حیف کردہ آں کس حق و باطل را جدا
عاشق احمد نہ باشد چوں خدا آشنا را می شناسد آشنا
تا عیاں نشود رتبہ و حمد او از حسد اے خصم دیں بہر خدا
می شود خورشید چرخ چارمی ہر کجا گردد نہ مرزا خاک پا
مولوی ہرگز نہ چوں عیسیٰ بود عالمی گردد نہ مثل انبیا
ہیرگوکر مثل مرزا کے شود ہمچو بینا بے بصر یا شد کجا

التجا بحضرت کبریا برائے دیدن دیدار میرزا

کے بود یارب کہ چشم تیرہ ام نور یابد از جمال میرزا
کے بود کیں چشم گریاں بنگرد سرزمین قادیاں را داورا

مخاطب با صبا

اے نسیم صبحدم گر بگذری جانب گلزار کوے میرزا
بولش از من رساں صدہا سلام باز برگو با ہزاراں التجا
ہست مشتاق لقایت در دکن نرگس زار و نزار و بے نوا
دشمنش شد یک جہاں از ہر طرف گو ہمش گمراہ ہر اہل جفا
مدعی یک سو کہ ہر یک یار غار بر تنش افتد لیسان اژدہا
منحرف گردید ہر یارش چناں شمر کز ابن علی در کربلا
ہر یکے شاگرد او بیگانہ شد در غم عشق تو شد تا مبتلا
جملہ عالم تشنہ خون شد است کافرش ہر یک بگو بد برملا

اوگر اندر غمت منصور دار سر ہنا بر از دم شمشیر ہا
کار او با کس نماندہ در جہاں تا بہ بیند دست کارش با شما
شعلۂ درد فراقت سر زند از دل آں تفرقہ جانے وا ہما
چشم رحمت برفگن بر حال او تا رسد پیش تو آں بشکستہ پا
اے امام عہد می خواہم بعجز گر پئے ایں بندہ فرمانی دعا
تا ببوسم آستان پاک تو
با ہزاراں الحا دو التجا

فہرست مبائعین

قادر بخش صاحب ولد الٰہی بخش صاحب -
امام الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب
میاں کالو صاحب ولد میاں کیما صاحب
علم الدین صاحب ولد جینا صاحب
میاں صلاحی صاحب ولد میاں کالو صاحب
میاں نانک صاحب ولد میاں گلاب صاحب
خیر الدین صاحب ولد میاں عیدا صاحب
میاں نواب صاحب ولد میاں ماہی صاحب
امام الدین صاحب ولد میاں نانک صاحب
میاں شادی صاحب ولد میاں بیو صاحب
میاں لبھا صاحب ولد میاں لوٹا صاحب
چراغ شاہ صاحب
میاں نبی بخش صاحب
میاں رانجھا صاحب ولد میاں سجان صاحب
میاں چراغ الدین صاحب ولد میاں کیما صاحب
میاں اللہ رکھا صاحب ولد میراں بخش صاحب
بی بی اللہ رکھی صاحبہ بیوہ
بی بی بھاگن صاحبہ 〃
بی بی زینب دختر غلام حسین صاحب
بی بی غلام فاطمہ زوجہ 〃
بی بی کیمو زوجہ میاں جوایا صاحب
کرم بی بی بیوہ وحید الدین صاحب
رحمت بی بی زوجہ میاں کالو صاحب -
فضل بی بی زوجہ چراغ شاہ صاحب
رحیم بی بی زوجہ میاں غیبا صاحب -
عائشہ بی بی زوجہ قادر بخش صاحب -
محمد شریف الٰہی صاحب ولد محمد عمر خان صاحب
کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر پشاور
شہاب الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب سیالکوٹ
رمضان حد الٰہ صاحب و ابراہیم صاحب - قصبہ ... ضلع ...

میاں بوٹا صاحب - میانوالی - ضلع سیالکوٹ
زوجہ میاں کوڑا صاحب
رحمت بی بی دختر نبی بخش نمبردار
ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ -
زوجہ نبی بخش صاحب 〃
اہلیہ منشی محمد بخش صاحب - چھاؤنی کالج
صدر بازار اٹک
محمد عمر ولد منشی محمد بخش صاحب 〃
محمد ظفر صاحب ولد 〃 〃
خادم بتول دختر 〃 〃
غلام سکینہ 〃 〃
بی بی بھاگن زوجہ احمد یار صدر بازار
میاں میر دوکان نمبر ۳۲۱
میاں خوشی صاحب ولد میاں جیون صاحب
ساکن گوٹے کے - ضلع گجرات
میاں علی صاحب ولد مصلی صاحب 〃
محبوب خاں صاحب ولد جیون خان صاحب
اٹاوہ
حامد حسین صاحب - رکونہ ضلع بہرائچ
میاں نور حسین صاحب - مڈالہ سندھواں
ضلع سیالکوٹ
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
والدہ 〃 〃 〃 〃 〃
دختر 〃 〃 〃 〃 〃
برخوردار 〃 〃 〃 〃
محمد شریف صاحب محرر علاقہ جکوبہ جستان
سید محمد شاہ صاحب - مڈالہ سندھواں
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
فرزند 〃 〃 〃
قائم الدین صاحب - ... - ضلع راولپنڈی

درس قرآن شریف

گذشتہ اشاعت سے آگے

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۔ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ

حضرت سلیمان نے سواروں کا یا چڑیا خانہ کا جائزہ لیا۔ تو دیکھا کہ ہدہد غائب ہے۔ آدمیوں کے نام بھی جانوروں کے نام سے ہوتے ہیں۔ جیسے قوموں کے جیسے شیر ۔ باز ۔ سمنہ ۔ سورداس وغیرہ کہا میں اس کو عذاب سخت کروں گا۔ یا ذبح کروں گا۔ ہاں اگر کوئی وجہ معقول اپنی غیر حاضری کی بیان کرے

کسی شخص نے اعتراض کیا۔ کہ ذبح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہدہد انسان نہیں تھا۔ بلکہ پرندہ ہی تھا۔ کیونکہ ذبح کا لفظ جانوروں پر ہی بولا جاتا ہے۔ انسان کیلئے تو قتل کا لفظ مستعمل ہے۔ یہ اعتراض کسی مولویصاحب کا تھا۔ تو ان کو ہمارے ایک دوست امیر الدین صاحب کمبل باف گوجرات نے جو ہماری جماعت کا ہے جواب دیا کہ پہلے پارہ میں ہے۔ یذبحون ابنائکم آیا ہے۔ تو مولویصاحب نے کہا۔ بنی اسرائیل کی اولاد انسان نہ تھی۔ سارے جانور ہی تھے۔ پھر

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۔ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ

تھوڑی ہی دیر گذری۔ کہ وہ ہدہد آگیا۔ اور کہا کہ میں تم کو ایک پختہ خبر ملک سبا کی دیتا ہوں۔ جو پہلے تم کو اس کی پوری خبر نہیں

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ

شاہ یمن کی خبر دیتا ہے۔ کہ ایک عورت بھی ان کی مالک ہے۔ اور ہر چیز اس کو ملی ہوئی ہے۔ اور اس کا ایک بڑا تخت بھی ہے

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۔ وہ مع اپنی قوم کے سوائے اللہ تعالےٰ کے آفتاب کے پرستش کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کو ان کے شرک اور بد اعمالیاں خوبصورت کر کے دکھلائی ہیں۔ اور ان کو راہ ہدایت سے روک دیا۔ اس لئے وہ ہدایت نہیں پاتے

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۔ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۔

کیوں نہ کریں سجدہ اللہ تعالےٰ کے لئے جو نکالتا ہے۔ چھپی چیزوں کو آسمانوں اور زمین۔ اور جانتا ہے۔ جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔ اللہ کوئی معبود سوائے اس کے ہو۔ وہ بڑے عرش کا رب ہے

قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

کہا۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تو نے سچ کہا ہے یا جھوٹھ

اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ۔ میرا یہ خط لے جا اور ان کے آگے رکھدے۔ پھر الگ ہو جاؤ۔ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ حفظ مراتب کا لحاظ کیا کرتے۔ اللہ تعالےٰ نے بھی حضرت موسیٰ کو حکمدیا۔ قولا لہ قولا لینا فرعون کے ساتھ نرم نرم بات کرو۔ امر نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ننزل الناس منازلہم۔ ہر ایک آدمی کے مرتبہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی اس کو ادب کے ساتھ پیش آنے کا حکمدیا۔ یہ نکتہ بھی قابل غور ہے۔ گو حفظ مراتب تکتی زندیقی

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ۔ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۔

ملکہ نے کہا۔ اے سردارو۔ میرے پاس ایک عظیم الشان کتاب رکھی گئی ہے۔ مضمون اس کا یہ ہو کہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالےٰ رحمان رحیم کے نام سے۔ کہ تکبر نہ کرو۔ اور فرمان بردار ہو جاؤ فقط

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر

بقیہ ڈائری

سلسلہ کے لئے دیکھو اسی اخبار کے صفحہ ۲ پر

کہ پرمیشر ایسا کرتا۔ کہ ہر ایک شخص کے پیدا ہونے کے وقت اس کے گلے میں ایک لمبی فہرست لٹکی ہوئی ہوتی۔ کہ فلاں فلاں مرد اور عورت کے ساتھ اس کا یہ رشتہ ہے۔ ایک نہیں ایسے ہزاروں اعتراض تناسخ پر وارد ہوتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا بھی ایک کم بختی ہے۔ برسات میں تھوڑی دیر میں لاکھوں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو کیا برسات میں گناہ بہت کیا جاتا ہے۔ پھر جسقدر کیڑے مکوڑے اور حشرات الارض دنیا میں موجود ہیں زمین کے اندر اور زمین کے اوپر ہوا میں اور درختوں پر اور سمندر میں غرض جس قدر اقسام جانوروں کے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ اسی قدر اقسام گناہوں کے شمار کئے جاتے ہیں مثلاً گائے بہ نسبت کتے کے آرام میں ہے۔ گائے کی ہندو پوجا بھی کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گائے بنانے والا گناہ ایسا سخت نہیں۔ جیسا وہ گناہ ہے۔ جس کے ارتکاب سے انسان کتے کی جون میں ڈالا جاتا ہے۔ پس آریوں کے ذمہ ہے۔ کہ جسقدر انواع جانداروں کے ہیں۔ اسی قدر انواع گناہ کے ثابت کریں

حیدر آباد پر حجۃ اللہ۔ حیدر آباد دکن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مخالفین پر حجت پوری کرنے کے واسطے ایک نہایت مدلل اور لاجواب کتاب بنام انوار اللہ شائع ہوئی تھی جس کا ریویو ہم کسی گذشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں مگر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے جبہ پوشوں نے اس نورانی کتاب سے انوار حاصل کرنے کے بجائے وہی پرانی ہرزہ گوئی پھر جاری کی اور حضرۃ حجۃ اللہ کو مباہلہ کے واسطے طلب کیا۔ جس کے جواب میں سید مولوی عبد الرحیم و مولوی میر مردان علی صاحب نے ۹ صفحہ کے ایک مختصر رسالہ میں مخالفین پر پھر حجت تمام کی ہے اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر آپ لوگ حق پر ہیں۔ تو ایک بڑا جلسہ کر کے جھوٹے کے حق میں بد دعا کریں۔ اور خدا سے فیصلہ چاہیں اور ہم کو بھی اس جلسہ میں دعا کے واسطے بلالیں۔ اللہ تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ امید ہے۔ کہ اب مخالفین کے واسطے گریز کا مقام کوئی نہ ہوگا

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

فصیح الملک - اس نام کا ایک ماہوار رسالہ بیادگار فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم نکلنا شروع ہوا جس کے ایڈیٹر احسن مارہروی صاحب ہین - ہر رسالہ مین تحقیقات زبان اردو مفید مضامین اور حصہ نظم کے علاوہ .. اردو محاورات کی ایک ڈکشنری کے چند صفحات بھی ہین - جن مین ہر محاورہ کے ساتھ کم از کم ایک شعر مثل کے طور پر دیا جاتا ہے - رسالہ عمدہ کاغذ پر اور خوش خط چھپا ہوا ہوتا ہے - اور قیمت صرف ۳ روپے سالانہ ہے - مقام اشاعت لاہور مزنگ ہے -

ضرورت مصلح پر شہادۂ زمانہ

اس سرخی کے نیچے اُن واقعات اور مضامین کو درج کیا جاوے گا - جو وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات مین اس زمانہ کے آخری زمانہ کلجگ تاریکی کا اور قابل اصلاح زمانہ ہونے کے متعلق شہادت دین گے

کلجگ کے بادل کالے ہین بچپن مین بعض معتبر وہقانون سے سنا کرتے تھے - کہ کلجگ کے حصے کا کالا بادل ہے - جس کا خاصہ یہ تبلایا جاتا تھا - کہ یا تو بالکل خشک رہے گا - یا ایسا طوفان آوے گا - کہ سب کچھ بہا لے جائے گا - چنانچہ جب سے ہوش سنبھالا ہے - کلجگ کے بادل کی یک چشمی کا خاصہ آنکھون دیکھتے ہین - کہ کسی ایک سال بھی ملک مین حسب ضرورت بارش نہین ہوتی - کہین تو برسات ایسی خشک گذر جاتی ہے - کہ لوگ ایک ایک بوند کو ترستے ہین - اور کہین وہ برستا ہے - کہ لوگون کو ع - شامت اعمال ما صورت باران گرفت

کہنا پڑتا ہے - چنانچہ اس سال بھی بہت سے علاقے تو پانی کو بلک رہے ہین - اور دست بدعا ہین - مگر دکن مین اس کالے بادل نے وہ غضب ڈھایا ہے کہ سینکڑو ہان میل رقبہ تہ آب نظر آتا ہے - سچ ہے - جب عقل اور فکر وانی مخلوق اصولون کو جواب دے بیٹھی - تو بیجان عناصر کا کیا قصور ہے - (دوآبہ مورخہ ۱۵ - اگست ۱۹۰۵ء)

ممالک غیر - جاپان مین اسلام - جاپانیون نے گورنمنٹ جاپان سے درخواست کی ہے - کہ ہم لوگ مذہب اسلام کی کتابین دیکھنا چاہتے ہین - جس کے ذریعہ سے اس مذہب کے نظم و نسق سے آگاہی حاصل ہوجائے

شاہ ایڈورڈ نے ۱۶ - تاریخ کو آسٹریا کے بادشاہ سے ملاقات کی

تار خبر از لنڈن - ۱۲ - اگست ۱۹۰۵ء - روسی خرچہ جنگ اور علاقہ جات کا دنیا منظور نہین کرتے

اسپین مین سخت قحط پڑ گیا ہے - زمیندار بغاوت کرتے پھرتے ہین

زمانہ کے غیر معمولی حوادث - ۱۵ - اگست ۱۹۰۵ء دارجیلنگ مین سخت آگ لگی - تین بڑی بڑی انگریزی دوکانین جل گئین - اور زمین کے ساتھ مل گئین قریباً اڑھائی لاکھ روپے کا نقصان ہوا - تینون دوکانون کا ماہواری کرایہ بارہ ہزار روپیہ آتا تھا - دوکانون کی مالک وڈلینڈ ہوٹل کمپنی تھی

شدید زلزلہ - جنوبی چین مین مقام مکاؤ پر سخت زلزلہ آیا - ۹ گھنٹہ متواتر زلزلہ آتا رہا - لوگ جوق در جوق شہر چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین

سیر ہند - مسٹر شیام جی کرشن ورما نے لنڈن مین ہندوستانی طلباء کی رہائش کے واسطے ایک انڈین ہاؤس کھولا ہے

سکندر آباد مین ایک لڑکے نے خودکشی کی - اس کی کتاب مین سے نکلا - کہ استاد کی مار پیٹ سے اور ذلت سے ڈر کر ایسا کرتا ہون

مہاراجہ صاحب جمون کو اختیار دینے کے واسطے لارڈ کرزن بہادر خود کشمیر جائین گے

راجہ امر سنگھ بہادر وزیر اعظم مقرر ہون گے اور کشمیر مین انگریزون کو جائیداد مین بنانے کا اختیار حاصل ہو جائے گا -

ہیضہ - مدراس مین بہت ہیضہ پھیلا ہوا ہے ۱۷ - تاریخ تک ۱۴۷۱ واقعات ہوئے اور ۹۶۲ موتین ہوئین

درخواست دعا

ہمارے دوست ماسٹر عبدالرحمان صاحب کچھ دنون سے لگاتار بخار مین مبتلا ہین - احباب دعا کرین کہ اللہ تعالے اس بھائی کو اپنے فضل سے شفا دے

سردار محمد ایوب صاحب کے واسطے موقعہ ترقی ہے - احباب دعا کرین

میان گلاب خان صاحب سب پوسٹماسٹر مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے واسطے دعا کراتے ہین

میان یار محمد صاحب منصرم محکمہ بندوبست بارہ مولہ کشمیر اپنے چھوٹے بیمار بھائی کے واسطے اور میان محمد اکرم بیگ صاحب کمپونڈر اپنے والد کے لئے جو مدت سے بیمار ہین - دعا کی درخواست کرتے ہین

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ احباب بخیر و عافیت ہین رات کو قبل از عشاء - ایک دو گھنٹہ مسجد مین اجلاس فرمایا کرتے ہین - کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم چھپ رہا ہے - ۱۹ - اگست ۱۹۰۵ء

مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰ - اگست ۱۹۰۵ء سے موسمی تعطیلات کے واسطے ایک ماہ کے واسطے بند کیا گیا

اس ہفتہ مین مولوی عبد اللہ صاحب میان محمد صدیق صاحب حافظ نور احمد صاحب - محمد افضل صاحب خدابخش صاحب - حشمت اللہ صاحب طالب علم پٹیالہ - شیخ محمد جان صاحب اور شیخ نیاز احمد صاحب اور ان کے بھائی شیخ محمد جان وزیر آباد سے - شیخ عبد الحق صاحب نو مسلم سابق بشن داس ساکن گیا - حال رحیم آباد آریہ جو دیانند کی صحبت مین مدت تک رہ کر اور ویدون کے خوب مطالعہ کرنے کے بعد اور آریون کے حالات سے اچھی طرح واقف ہونے کے بعد آخر پچاس سال مشرف باسلام ہوئے ہین - اور آپ حضرت مسیح کی بیعت مین داخل ہوئے ہین - شیخ صاحب سنسکرت کے بڑے فاضل ہین - اللہ تعالے ان کو استقامت اور ترقی روحانی عطا فرماوے

۲۰ - اگست کی صبح کو حضرت کے سر مین اٹھتے ہوئے ایک جگہ سے چوٹ لگی جس سے بہت خون نکلا اور تکلیف ہوئی - اب بفضل الٰہی آرام ہے - فرمایا - ہر امر مین کچھ مصلحت الٰہی ہوتی ہے - جو بعد مین معلوم ہوتی ہے

جنگ روس و جاپان کے متعلق صلح کے شرائط پر بحث جاری ہوئی - سوائے خرچہ جنگ اور جہازات اور جزیرہ سگھالین کے باقی شرائط عموماً طے ہو گئے ہین - خبر ہے - کہ خرچہ جنگ مین بھی نسبت نرمی ہو کر صلح کی طرف بہت سا رخ کیا جائے گا -

مولوی رشید احمد .. .. گنگوہی جو آخری عمر مین نابینا ہو گیا تھا - اور حال ہی مین ایک رسالہ سلسلہ حقہ کے مخالف لکھا تھا - سانپ کے کاٹا جا کر مر گیا - سنا گیا ہے کہ سانپ کے کاٹے کے علاج مین اس کو بڑا دعوی تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

✻

مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقے سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی شخص ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسہ فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ ... ہے۔ کہ ... عمر میں عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ... جوانی کا وقت ہوتا ہے۔ جبکہ صحبت ... میں اور نیک اثر کے نیچے گذارنا آیندہ زندگی کی صالحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر سچی معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرماویں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

سنہ ۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاویگا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو اُلٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دُگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲۔ لیکن ۲ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ روپے فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ... روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ... روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فایل کر دیے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک پوری ہوتی رہینگی یہ کتاب مع چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ ۲/۱۲۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

چہ گویم با تو گر آئی چہ اور قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۲۱	جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۹
ای جہان منتظر خوش باش کامد و لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح و مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵
معاونین ...
برضائے ...
خود ...
عام قیمت ...

اس سے زاید امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمدے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولی کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہا۔ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسرے دوری ازاں عالیجناب | نزد ما کفر است خروج و ارتیاب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۳۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ پہاڑ گرا۔ اور زلزلہ آیا

۲۳۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ مین ایک جگہ کھڑا ہون۔ آگے ایک پردہ ہے۔ پردہ کے پیچھے سے آواز آئی

"تو جانتا ہے۔ مین کون ہون۔ مین خدا ہون جس کو چاہتا ہون۔ عزت دیتا ہون جس کو چاہتا ہون۔ ذلت دیتا ہون"

فرمایا۔ قرآن شریف مین آیا ہے۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللّٰہ الا وحیا او من ورای حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء۔ انہ علی حکیم یعنی کسی آدمی کے لائق نہین کہ خدا اس سے کلام کرے مگر بذریعہ وحی کے یا پردہ کے پیچھے سے یا کسی فرستادہ کے ذریعہ سے۔ جو اس کے حکم سے جیسا وہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے۔ وہ عالی شان اور حکمتون والا خدا ہے

۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے اس نے نہایت زور کے ساتھ قلم چلایا۔ جیسا کہ کوئی دیا سلائی رگڑتا ہے اور اس کے قلم کے لکھنے کی آواز بھی آئی اس نے لکھا۔

شاہت الوجوہ

فرمایا۔ اس کے معنے ہین۔ دشمنون کے مونہہ کالے ہوگئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعہ سے دشمنون کو روسیاہ کرنا چاہتا ہے

ڈائری

القول الطیب

۲۶۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ الحمد للہ اب حضرت کی طبیعت پہلے سے بہت اچھی ہے آج نماز ظہر مین مسجد مبارک مین قبل از نماز ذکر آیا کہ جاپان مین اسلام کیطرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور بعض ہندی مسلمانون نے وہان جانیکا ارادہ کیا ہے۔ اس پر فرمایا۔ جن کے اندر خود ہی اسلام کی روح نہین۔ وہ دوسرون کو کیا فائدہ پہنچائین گے۔ جبتک قائل ہین کہ اب اسلام مین کوئی اس قابل نہین ہوسکتا۔ کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے۔ تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسرے پر کیا اثر ڈالینگے یہ لوگ صرف اپنے پر ظلم نہین کرتے بلکہ دوسرون پر بھی ظلم کرتے ہین کہ ان کو اپنی بدعقاید اور خراب اعمال دکھا کر اسلام مین داخل ہونے سے روکتے ہین ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے یہ غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہین جاپانیون کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ ان کی بوسیدہ اور ردی متاع کو کون لیگا چاہیئے کہ اس جماعت مین سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کئے جائین۔ جو لیاقت اور جرأت والے ہون اور تقریر کرنیکا مادہ رکھتے ہون

۱۵۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ گیا سے ایک نومسلم آئے ہین۔ جو دیانند کی زندگی مین اس کی صحبت اور شاگردی مین ایک عرصہ رہ کر اور ان کے مذہب سے بیزار ہو کر آخر مسلمان ہوگئے ہین۔ انہون نے حضرت سے سوال کیا۔ کہ معراج کے متعلق آپ کا مذہب کیا ہے۔ کہ معراج کس طرح ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "ہمارا مذہب معراج کے متعلق یہ ہے۔ وہ ایک بیداری تھی۔ لیکن ایک بیداری دنیا دارون کی ہوتی ہے۔ اور ایک خدا رسیدہ لوگون کی بیداری ہوتی ہے جس سے دنیا کے لوگ بے خبر ہین۔ اور تعجب نہین۔ کہ یہ لوگ اس قسم کی بیداری کا ذکر سن کر حیران ہون۔ کیونکہ یہ بات ان کے تجربہ اور مشاہدہ مین نہین آئی۔ کشف دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس مین خفیف سا غلبہ نوم ہوتا ہے۔ اور وہ خواب کے قریب ہوتا ہے لیکن ایک اعلےٰ قسم کا کشف ہوتا ہے۔ جو بالکل بیداری کا ہمرنگ ہوتا ہے۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہے اور ہم اس کا نام خواب ہرگز نہین رکھ سکتے۔ مگر اس بیداری کو اس عقلی بیداری سے کچھ مشابہت نہین وہ ایک نیا عالم ہے۔ جس کی آنکھ ان چیزون کو دیکھ سکتی ہے جن کو یہ آنکھ نہین دیکھ سکتی اور جس کی آواز خدا کا کلام سن سکتی ہے۔ اس کشفی عالم مین انسان کا جسم اور ہوتا ہے۔ یہ ظاہری جسم خدا نے اس قابل نہین بنایا۔ کہ آسمان پر چڑھ جائے۔ معراج کو ہم خواب نہین کہہ سکتے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ ایک سچی اور کامل بیداری تھی۔ جو ایک اعلےٰ درجہ کے تطہر اور کمال تقدس کے بعد کسی کو ملسکتی ہے۔ ہر ایک کو اس بیداری کا انکشاف نہین ہوسکتا

۱۵۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص نے اپنا خواب عرض کیا۔ کہ فلان آدمی نے مجھے خواب مین ایسا کہا۔

فرمایا۔ خواب کا تعین ہمیشہ صحیح نہین ہوتا۔ بعض دفعہ جس کو خواب مین دیکھا جاتا ہے۔ اس سے مراد کوئی اور شخص ہوتا ہے

کسی شخص نے اعتراض کیا کہ قرآن شریف مین حضرت مسیح کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وماقتلوہ وما صلبوہ۔ نہ قتل کیا اور نہ صلیب دیا۔ اس مین قتل کا ذکر پہلے ہے۔ اور صلیب پیچھے۔ حالانکہ پہلے کسی کو صلیب پر چڑھایا جاتا ہے۔ اور بعد مین صلیب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ قتل ہوجائے۔ برخلاف اس کے قرآن شریف مین قتل کا ذکر پہلے ہے۔ اور صلیب کا پیچھے ہے

فرمایا۔ اول تو یہود کا اعتراض جو قرآن شریف مین درج۔ وہ یہی ہے۔ کہ انا قتلنا المسیح۔ یعنی ہم نے مسیح کو قتل کیا۔ چونکہ انہون نے قتل کا لفظ بولا تھا۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ نے پہلے لفظ قتل کی ہی نفی کی دوم یہ کہ یہود مین دو روایتین تھین۔ ایک یہ کہ ہم نے یسوع کو تلوار سے قتل کر دیا ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اس کو صلیب پر مارا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے ہر دو کی جدا جدا نفی کی تیسری بات یہ ہے کہ یہودیون کی بعض پرانی کتب مین یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یسوع کو پہلے سنگسار کیا گیا تھا۔ اور جب وہ مر گیا تو بعد مین اس کو کاٹھ پر لٹکایا گیا۔ یعنی پہلے قتل ہوا اور پیچھے صلیب۔ پس اللہ تعالےٰ نے ان دونون کی نفی کی اور فرمایا کہ یہود جھوٹے ہین۔ نہ حضرت مسیح ان کے ہاتھون قتل ہوئے اور نہ صلیب کے ذریعہ سے مارے گئے۔

فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے صفات کا جو کامل اکمل نقشہ اسلام نے پیش کیا ہے۔ وہ اسلام کی صداقت پر ایک بڑی بھاری دلیل ہے۔ باقی تمام مذاہب اس معاملہ مین ناقص ہین کہ وہ خدائی صفات کا سراپا پوری طرح بیان کر سکین۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ باقی تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی کمال طاقتون کے منکر ہین۔ مثلاً آریہ کہتے ہین کہ وہ کلام نہین کرتا۔ عیسائیون کا بھی یہی مذہب ہے اور وہ کہتے ہین کہ وہ کسی کو نجات نہین دے سکتا۔ ان کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کسی شخص کی تعریف کرے۔ اور کہے کہ وہ ایسا خوبصورت ہے اور ایسا طاقتور ہے۔ مگر ... نہین سکتا اور لولا لنگڑا ہے۔ کچھ بولتا نہین ... ہم کو نجات دینا نہین چاہتا۔ بہشت مین بھیجتا ہے۔ تو بھی ایک گناہ باقی رکھ لیتا ہے جس سے پھر جلد سانپ بچھو۔ کتے۔ سور کی جون مین ڈالدیتا ہے۔ ان دینون مین یہ برکت نہین کہ انسان پاکیزگی حاصل کر کے خدا سے انا الموجود کی آواز کوئی سن سکے۔ اسی واسطے یہ لوگ غفلت کی تاریکی مین پڑے ہوئے ہین۔ فرمایا۔ جو لوگ خدا کی راہ مین مجاہدہ کرتے ہین سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھکتے ہین انکو خدا ملتا ہے مگر جو لوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہین چلتے اور اسمین محنت نہین کرتے ان کیواسطے مشکل ہے کہ وہ اس بات کو پاسکین ایسے لوگونکی مثال اسطرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ فلان مقام مین ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے جب تک اسکو کھود کر نہ نکالینگے تب تک وہ ان کو نہین مل سکتا

سیر ہند

ڈیڑھ دن میں ایک عورت کے چار بچے ایک ہی دن پیدا ہوئے تین دن کے بعد سب مر گئے

پارسی تماشاگاہ کا ناظم لاہور میں آتے ہی مر گیا

امرتسر سے پٹی تک ایک شاخ ریلوے بنانے کی اجازت کمپنی کو دیگئی

مولوی فقیر اللہ تاجر کتب لاہور کا انتقال ہوگیا

مظفر نگر کے منیجر بینک بابو کشن لال آریہ سماج کے لکچرار ۳۸ ہزار روپیہ کے غبن کے جرم میں ماخوذ ہیں مقدمہ زیر تجویز ہے (صادق الاخبار)

صادق الاخبار ریواڑی لکھتا ہے کہ انگلستان کے پادری صاحبان نے ایک کانفرنس کے دوران میں وہاں کے تاجروں اور دوکانداروں پر بد دیانتی کا الزام لگایا ہے جس پر تاجر اور دوکاندار اور مختلف اخبارات پادریوں پر اظہار خفگی کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تجارت میں جتنا جھوٹھ ہے۔ اس سے زیادہ گرجا میں موجود ہے

لاہور میں ایک شخص چراغ خفیہ طور پر افیون بیچنے کے جرم میں گرفتار ہوا

لارڈ کرزن کا استعفیٰ منظور ہوا۔ اور ان کی جگہ لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے۔ لارڈ منٹو قبل ازیں گورنر جنرل کینیڈا ملک امریکہ رہ چکے ہیں

ہندوستان میں ڈاک اور مال کے واسطے ایک ہی ٹکٹ منظور کیا گیا۔ ایک آنہ اور نصف آنہ کے ٹکٹ دونوں کاموں میں مستعمل ہوسکیں گے۔ لیکن کوئی ٹکٹ اب لکیر سے ردی نہ کرنا ہوگا۔ ورنہ بیرنگ تصور ہوگا

حیدرآباد دکن میں سعید آباد کی بیگم صاحبہ کے ہاں تین لاکھ کے زیور کی چوری ہوئی

پادری عماد الدین کا بیٹا لاہور میں مشرف باسلام ہوا

اخبار وتایہ لکھتا ہے۔ کہ ایک عورت ولایتی کپڑا سی رہی تھی۔ جو رنگین تھا۔ اتفاقاً اس کے ہاتھ میں سوئی گھس گئی جس کے ساتھ کپڑے کا رنگ بھی جلد کے اندر چلا گیا۔ اور اس سے زہر نے یہاں تک اثر کیا کہ عورۃ مر گئی

مدراس میں ہیضہ بڑھتا جاتا ہے

رام شرن پسر گوپال داس ساکن فیروزپور جو قادیان کے کسی آریہ کے زیر تعلیم بھی رہ چکا ہے بالآخر دہلی میں مسلمان ہو گیا۔ نام شیخ عبداللہ رکھا گیا مطبع اہلحدیث کا سابق کاتب منشی عبدالرحیم جو آریہ ہوگیا تھا۔ پھر مسلمان ہوگیا اس کا بیان ہے کہ آریوں کے اندرونی اخلاق اسکو نفرت دلانیوالی ہوئے

غیر معمولی حوادث۔ کوبراج امرت لال پروفیسر آریہ کالج لاہور۔ رات اپنے مکان پر سویا۔ صبح مرا ہوا پایا گیا۔ طاعون کا کوئی شدید قسم ہوگا

۱۲۔ اگست ۱۹۰۵ء رات کے وقت لاہور میں زلزلہ آیا۔ ایک منٹ تک رہا۔

روہڑی ریلوے لائن پر لائن کے قریب ایک گاؤں ہے۔ اس کی جھونپڑی کے اندر زمین پھٹنی شروع ہوئی۔ اور نصف میل تک پھٹتی چلی گئی۔ شگاف ۳۰ فٹ گہرا ہے۔ مگر چوڑا زیادہ ہے

برہما میں دو ریل گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ تصادم سے بہت نقصان ہوا

۱۳۔ اگست کی صبح کو کالا باغ میں سخت بھونچال آیا

بیکانیر۔ جے پور۔ کوٹہ اور گوالیار میں بھی لوگ قحط سے پریشان حال ہو رہے ہیں

تمام شہر مدراس میں ہیضہ کا سخت زور ہے فرنگی بھی بہت مرتے ہیں

اخبار عام رقمطراز ہے۔ افسوس کہ وادی کانگڑہ کی تباہی میں ۴۔ اپریل کے زلزلے نے اگر کچھ کسر باقی رکھی تھی۔ تو ہفتہ گذشتہ کو سخت بارشوں نے اس کی رہی سہی کسر پوری کر دی ہے۔ تین روز تک متواتر اس زور سے بارش ہوئی۔ کہ گویا آسمان کے ذخیرے ٹوٹ پڑے تھے۔ بھیل گھورا نالہ ایک بڑے بھاری دریا کی صورت میں اس طرح پھیل گیا کہ چاروں طرف پانی ہی پانی تھا جس میدان میں ۴۳ ویں پلٹن بہادران کے ڈیرے (قبل از زلزلہ) تھے۔ وہاں پانی کی جھیل بن گئی اور اگر یہ جگہ خالی نہ کی گئی ہوتی تو ظاہر ہے۔ کہ اس سخت طوفان سے تمام پلٹن بہادران سے ایک جان بھی زندہ نہ رہتی اس سخت طوفان سے زراعتی نقصان بے پایان ہو گیا ہے۔ بوندلہ کا موضع جو کہ زلزلہ گذشتہ سے محفوظ رہ گیا تھا۔ اس طوفان سے بالکل نابود ہو گیا ہے۔ شکر ہے تو صرف اس بات کا کہ جیسا سخت یہ طوفان تھا اور جس طرح مالی نقصان اور زراعتی نقصان بے اندازہ اٹھانا پڑا ہے بمقابلہ اس کے جانوں کا نقصان قلیل تھا۔ بارش کی پہلی ہی زد نے لوگوں کو خبردار کر دیا۔ موضع بوندلہ میں ایک کوٹھا بھی باقی نہیں بچا ہے

چائے کی کاشت کا بالکل ستیاناس ہو گیا ہے۔ اس موضع کے تین آدمی ہلاک ہو گئے اور چھ آدمی بمع تمام ان کے مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کے مفقود الخبر ہیں۔ توبہ الامان پکارتے ہیں بے انت بے پرواہ ہے وہ مہاراج

اجمیر سے نامہ نگار اخبار عام تحریر کرتا ہے۔ برسات کا موسم آدھا گذر گیا۔ مگر پانی کے آثار خواب خیال میں بھی دکھائی نہیں دیتے۔ ایسی سخت دھوپ پڑتی ہے کہ مارے پیاس کے حلق میں کانٹا پڑنے لگتا ہے۔ لاکھ پانی پیو۔ مگر بے چینی کا عالم بدستور قائم رہتا ہے۔ قحط کے پورے پورے آثار ہیں۔ کسان اندوہگین ہیں۔ ہرے کھیتوں کو خشک دیکھ کر کسانوں کے دل بیٹھے جاتے ہیں۔ تقاوی بٹنے کی خبر ہے۔ نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ نہ معلوم خداوند کریم کو کیا منظور ہے

چھانگا مانگا سے ایک دوست عبدالحمید سرویئر نے ایک خط میں جو عرب صاحب ابو سعید کے نام آیا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس جگہ دیہات میں زمین پر گول سی مہریں لگنی شروع ہو گئی ہیں۔ جن کا قطر دو انچ لغایت [illegible] اور حد ایک فٹ تک ہے۔ جیسے کوئی بکریوں کا ریوڑ کسی جگہ سے گذر جاتا ہے۔ دس میل تک عام کھیتوں میں بلکہ کہیں کہیں چھتوں پر یہ نشانات دیکھے گئے ہیں بعض بوڑھے آدمی ذکر کرتے ہیں۔ کہ آگے بھی ایک دفعہ ایسا ہی ہوا تھا۔ تو بیماری بہت پڑی تھی۔ اور قحط بھی ہوا تھا۔ اب بھی لوگ حیران ہیں

برہما میں سخت طوفان آیا۔ تمام ملک زیر آب ہے۔ ایک ریلوے پل گر گئی۔ جانوروں کے لئے چارہ نہیں ملتا۔ لوگ بھوکے مرتے ہیں۔ گلی کوچوں میں پانی بہتا ہے۔ مکانات گر رہے ہیں

ممالک غیر۔ فرانس و مراکو کے درمیان تعلقات بگڑ گئے ہیں۔ اس میں جرمن سفیر کی سازش پائی گئی ہے

سلطانی فوج نے یمن کے باغیوں کو سخت شکست دیکر ایک ہزار قتل کر ڈالے ہیں

ساؤتھ ورک واقعہ لنڈن کے ڈاکٹر والڈو صاحب رپورٹ کرتے ہیں کہ بچے مکھیوں کی طرح مر رہے ہیں

جنگ روس و جاپان۔ باہمی شرائط طے پا گئے ہیں جاپان بہت ہی نرمی اختیار کر رہا ہے۔ امید ہے کہ صلح پوری ہو جائے گی۔ روس کچھ رقم جاپان کو دے گا۔ جو روسی قیدیوں اور مجروحوں کی پرداخت کا معاوضہ ہوگا۔ اور جزیرہ سگھالین کا جنوبی حصہ جاپان کو مل جائے گا۔ پناہ گیر جہازوں کا مطالبہ بھی جاپان نے چھوڑ دیا ہے۔ اور روسی بحری طاقت کے محدود رکھنے کی شرط بھی چھوڑ دی ہے۔ امید تو ہے کہ صلح ہو جائیگی مگر خبر مشہور ہے۔ کہ زار روس تخت سے دست بردار ہو کر کسی خانقاہ میں گوشہ گزین ہونا چاہتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسے فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قائم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دے دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے۔ جس کا صحبت صالحہ میں اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر سچی معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرماویں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ - والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible]۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کی چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ [illegible]۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر [illegible] قادیان ضلع گورداسپور [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

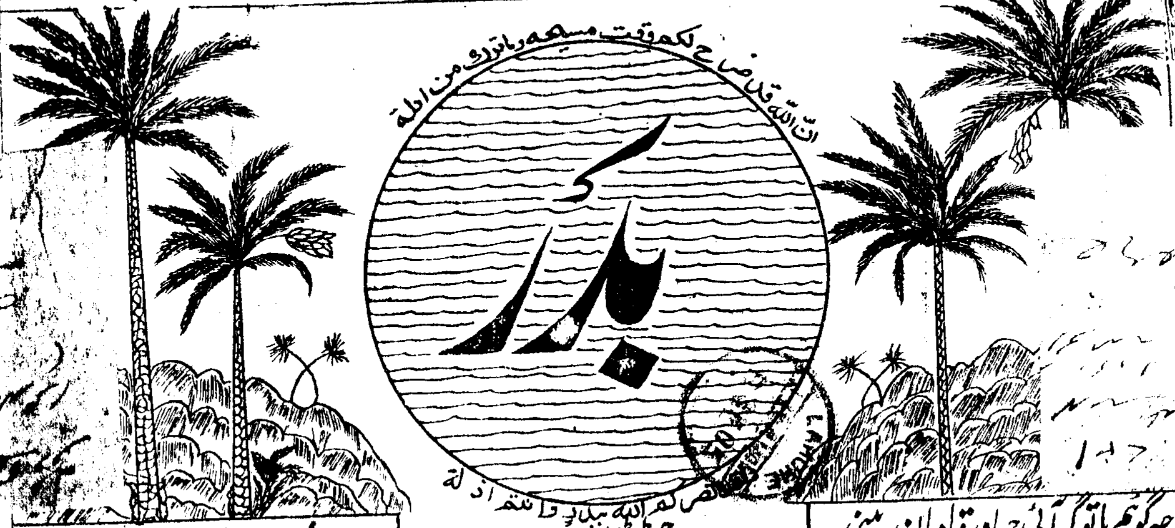

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان ۔ بینی	بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۲۲	۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۳۰
ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵۰

معاونین — بدرجہ اول ۲۵ — بدرجہ دوم ۱۰ — خود ۵

عام قیمت ۲

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریدار بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکسرے دوری از آن عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دنیا و ار بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شدہ با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش با یقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے۔ جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔ میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رویا میں دیکھا۔ کہ

"مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں۔ اور رو رہے ہیں"

فرمایا ہمارا تجربہ ہے۔ کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے۔ اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء (۱) رویا دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چھاپہ خانہ میں ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس میں اشارہ حل مشکلات کی طرف ہے

۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورہ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورۃ والعصر کی جگہ بڑی زور سے زبان پر یہ سورۃ بطور الہام جاری ہوئی

اذا جاء نصر اللہ والفتح

نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی صبح کے بعد جب سویا۔ تو یہ خواب آئی۔ ۳۱۔ اگست کی رات کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے۔ وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے۔ اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں دستخط نہیں ہوتے اسوقت میں نے عبداللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اسکے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکھے ہوتے ہیں نہ کسیکی سفارش مانیں اور نہ کسیکی شفاعت میں تیرا کاغذ لیجاتا ہوں آگے جب کاغذ لیکر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اسکے عملہ کے لوگ ہیں میں نے جاکر کاغذ اسکو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسیوقت لیکر دستخط کر دیئے پھر میں نے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو۔ ابھی دستخط کیلے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کیحالت ہوگئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں۔ مقبول کو بلاؤ اسکے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر

سب سے بڑی بات تو دین ہے جس کو حاصل کر کے انسان حقیقی خوشحالی اور راحت کو حاصل کرتا ہے۔ دنیا کی زندگی تو بہر حال گذر ہی جاتی ہے

شب سمور گذشت و شب تنور گذشت

یعنی راحت اور رنج دونو گذر جاتے ہیں لیکن دین ایک ایسی چیز ہے کہ اس پر چل کر انسان خداتعالےٰ کو راضی کر لیتا ہے۔ یقیناً جانو۔ کہ اللہ تعالےٰ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا۔ ... کوئی شخص اس تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ جب تک ... صراط مستقیم پر نہ چلے وہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کی ذات صفات کا ... اور ان راہوں اور ہدایتوں پر ... کرے جو اس کی مرضی اور منشا کے موافق ہیں ... یہ ضروری بات ہے۔ تو انسان کو ... دنیا پر مقدم کرے اور یہ بہت مشکل ... ان پیش ... کی ... جو دنیا کی ... ترین ... اپنا ... لیا ہے۔ پھر جب اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کا خیال ہوا اور اسے راضی کرنا چاہے تو کیا مشکل ہے

انسان حقیقی دین سے کیوں محروم رہ جاتا ہے اس کا بڑا باعث قوم ہے۔ خویش و اقارب دوست اور قوم کے تعلقات کو ایسا مضبوط کر لیتا ہے کہ وہ ان کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ ایسی صورت میں ناممکن ہے کہ یہ نجات کا دروازہ اس پر کھل سکے۔ یہ ایک قسم کی نامردی اور کمزوری ہے۔ لیکن یہ شہیدان اور مردوں کا کام ہے۔ کہ ان تعلقات کی ذرا بھی پرواہ نہ کرے اور خداتعالیٰ کی طرف قدم اٹھائے

بعض کمزور فطرت لوگوں کا خیال ہوتا ہے۔ کہ خداتعالیٰ کی عبادت ہی کرنی ہے۔ خواہ کسی مذہب میں ہوں۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ آج جس قدر مذاہب موجود ہیں۔ ان میں کوئی بھی مذہب بجز اسلام کے ایسا نہیں۔ جو اعتقادی اور عملی غلطیوں سے مبرا ہو۔ وہ سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے۔ جس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان اپنی گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاتا ہے۔ وہ اسلام کے سوا نہیں مل سکتا۔ یہی پہلا زینہ ہر قسم کی روحانی ترقیوں کا ہے اگر اس کی توفیق مل جاوے۔ توپھر خدا اس کا اور وہ خدا کا ہو جاتا ہے

یہ سچ ہے۔ کہ جب ایک شخص محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے کسی قسم کے نفسانی اغراض کے بغیر ایک قوم سے قطع تعلق کرتا ہے اور خدا ہی کو راضی کرنے کے لئے دوسری قوم میں داخل ہوتا ہے۔ تو ان تعلقات قومی کے توڑنے میں سخت تکلیف اور دکھ ہوتا ہے۔ مگر یہ بات خداتعالےٰ کے نزدیک بڑی قابل قدر ہے اور یہ ایک شہادت ہے

• جس کا ثبوت یہ ہے ... خداتعالےٰ کے حضور ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے تو فرمایا ہے۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ یعنی جو شخص ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرتا ہے۔ اسے بھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اجر دیتا ہے۔ تو پھر جو شخص اتنی بڑی نیکی کرتا ہے۔ اور خدا کی رضا کے لئے ایک موت اپنے لئے روا رکھتا ہے۔ اسے اجر کیوں نہ ملے؟ جو شخص خداتعالےٰ کے لئے اپنے تعلقات کو توڑتا ہے۔ وہ فی الحقیقت ایک موت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اصل موت بھی ایک قسم کا قطع تعلق ہی ہے یعنی روح کا جسم سے قطع تعلق ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ کے لئے ان تعلقات کو توڑنا جو اپنی قوم اور خویش و اقارب سے ہوتے ہیں۔ خدا کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ بسا اوقات یہ روک بڑی زبردست روک انسان کو خدا کی طرف آنے کے لئے ہو جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ دوستوں کا ایک گروہ ہے ماں باپ۔ بہن۔ بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہیں۔ ان کی محبت اور تعلقات نے اس کے رگ و ریشہ میں ایسی سرایت کی ہوئی ہے۔ کہ وہ اسلام کی صداقت اور سچائی کو تسلیم کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ بجز اس کے نجات نہیں۔ لیکن ان تعلقات کی بنا پر اقرار کرتا ہے کہ یہ راہ جس پر میں چلتا ہوں خطرناک اور گندی راہ ہے مگر کیا کریں۔ جہنم میں پڑنا منظور ان تعلقات قومی کو کیونکر چھوڑ دیں۔ ایسے لوگ نہیں جانتے۔ کہ یہ صرف زبان سے کہنا تو آسان ہے کہ جہنم میں پڑنا منظور اگر انہیں اس دکھ درد کی کیفیت معلوم ہو۔ تو نہ کہنے لگے۔ ایک آنکھ میں ذرا درد ہو۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ کس قدر تکلیف ہے۔ پھر جہنم تو وہ جہنم ہے۔ جس کی بابت قرآن شریف میں آیا ہے۔ لا یموت فیھا ولا یحیی ایسے لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ اس کا تو فیصلہ آسان ہے۔ دنیا میں دیکھ لے۔ کہ کیا وہ دنیا کی بلاؤں پر صبر کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کیونکر سمجھ لیا کہ عذاب جہنم کو برداشت کر لیں گے۔ بعض لوگ تو دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ یقیناً سمجھو کہ جہنم کا عذاب بہت ہی خطرناک ہے اور یہ بھی یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ نے صاف طور فرما دیا ہے

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا الآیۃ

یعنی جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہو

کا نمونہ

حواشی: ملائکہ کرتے ہیں۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سے مراد ہے۔ سنور عربی میں بلی کو کہتے ہیں اور تفسیر کی رو سے بلی ایک بیماری ہے۔ عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی وہ عبداللہ جس ...

[illegible]

وہ آخر کار ٹوٹے میں رہے گا۔

جس طرح ہر انسان کا ایک حلیہ ہوتا ہے۔ اور وہ اسی سے شناخت کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے **صفات بھی ایک طرح** پر واقع ہوئے ہیں۔ یہ بھی نہیں ہوسکتا۔ کہ مختلف مذاہب مخالف خدا تعالیٰ کی جو شکل اور صفات [illegible] سب درست ہوں عیسائی [illegible] جدا جدا صفات [illegible] کہ ہر ایک اپنے اپنے بیان [illegible]

[illegible] انوار اور برکات [illegible] و ناشناخت [illegible] ہیں۔ اور کس [illegible] ایک نسخہ کو [illegible] اس نسخہ میں کوئی خوبی اور اثر [illegible] ظاہر ہے۔ کہ چند روز کے استعمال [illegible] مفید تاثیرین معلوم ہونے لگیں گی [illegible] کوئی خوبی اور تاثیر نہیں ہے تو خواہ ساری عمر اسے استعمال کرتے جاؤ۔ کچھ فائدہ نہیں ہوگا [illegible] معیار اسلام اور دوسرے مذاہب کی سچائی اور حقیقت کا بہت جلد پتہ لگ جاتا ہے

میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اپنی تاثیر اور انوار و برکات کے لئے کسی گذشتہ قصہ کا حوالہ نہیں دیتا۔ اور نہ صرف **آیندہ** کے وعدہ پر ہی پر رکھتا ہے۔ بلکہ اس کے پھل اور آثار ہر وقت اور ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں۔ اور اسی دنیا میں ایک سچا مسلمان ان **ثمرات** کو کھا لیتا ہے

بتلاؤ ایسے مذاہب انسان کو کیا امید دلا سکتے ہیں۔ جن میں توبہ تک منظور نہیں۔ ایک گناہ کر کے جب تک کروڑ دن جون نصیب نہ ہولیں۔ خدا سے صلح ہی نہیں ہوسکتی۔ وہاں انسان کیا پائے گا اس کی روح کو راحت اور تسلی کیونکر مل سکے گی۔ مذہب کی سچائی کی بڑی علامت یہ ہے کہ **اس راہ سے دور افتادہ خدا کے نزدیک آجاتا ہے**

جیسے جیسے وہ نیک عمل کرتا جاوے۔ اسی اسی قدر تاریکی دور ہو کر معرفت اور روشنی آتی جاوے۔ اور انسان خود محسوس کرے۔ کہ وہ نجات کی ایک یقینی راہ پر جا رہا ہے۔ اس کی ہدایتیں ایسی صاف اور واضح ہوں کہ انسان ان کے ماننے اور اس پر عمل کرنے میں رکے نہیں۔

بھلا یہ بھی کوئی تعلیم اور اصول ہے۔ کہ ذرہ ذرہ کو خدا قرار دیدیا جاوے جیسے خدا ازلی ابدی ہے اسی طرح پر ذرات عالم اور ارواح کو بھی ازلی ابدی تسلیم کیا جاوے۔ اگر ایسا کوئی خدا ہے کہ جس نے ایک ذرہ بھی کسی قسم کا پیدا نہیں کیا۔ تو اس پر بھروسہ کیا اور اس کا ہم پر حق کیا ہے۔ جو عبادت کریں۔ کیونکہ عبادت کے لئے حق بھی تو ہونا چاہئیے۔ جب کوئی حق ہی نہ ہو۔ تو ایک ذرہ ذرہ اسے کہہ سکتا ہے کہ تیرا ہم پر کیا حق ہے؟ اس عقیدہ کو رکھ کر انسان کس طرح پر خدا پرست ہوسکتا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک خدا کی ہستی پر دلیل ہی قایم نہیں ہوسکتی۔ اگر آریوں سے کوئی دہریہ پوچھے۔ کہ پرمیشر کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ تو اس کا جواب وہ کیا دے سکتے ہیں؟ کیونکہ صانع کو مصنوعات سے شناخت کرتے ہیں جب کہ مصنوعات کا ہی وجود نہیں۔ تو صانع کا وجود کہاں سے آیا۔ جیو اور پرکرتی کو جو خود بخود تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر ان کے جوڑنے جاڑنے کے لئے کیا حاجت ہوسکتی ہے؟ اس طرح پر کوئی دلیل اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اور جب تک اس کی ہستی پر کوئی دلیل نہ ہو۔ کس طرح کوئی مان لے۔ کہ وہ ہے۔ ماسوا اس کے ان لوگوں کا یہ بھی اصول نہیں۔ کہ خدا رحم کرنے والا ہے۔ ہر شخص کی اس ہستی پر توجہ ہوتی ہے۔ جب وہ رحیم۔ کریم اور فیاض تسلیم کرے۔ لیکن انھوں نے یہ مانا ہے۔ کہ بغیر کرموں کے پھل کے اور کچھ عطا ہی نہیں کرسکتا۔ اگر کرموں پر ہی سارا مدار ہے۔ تو اس خدا پر کیا بھروسہ اور کیا اُمید۔ جس کا ذرہ بھر بھی احسان نہیں ہے۔ یہ تمام امور ہیں۔ جب انسان ان کو بنظر غور دیکھتا ہے تو اُسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ سوائے اسلام کے دوسروں میں سچی ہدایتیں نہیں ملتی ہیں

ماسوا اس کے ایک اور بڑی بات قابل غور ہے۔ کہ اسلام میں بہت بڑی خاصیت یہ ہے کہ انسان جس مطلب کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہ اسلام کے سوا حاصل نہیں ہوسکتا۔ وہ کیا ہے؟ یہ کہ خدا کی محبت بڑھے۔ اور اس کی معرفت ترقی کرے جس سے وہ ایک کامل شوق ذوق کے ساتھ اس کی عبادت کرے۔ لیکن یہ مطلب کبھی پورا نہیں ہوسکتا۔ جب تک تعلیم اور ہدایت کامل نہ ہو اور پھر اس تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنے کے جو نتایج اور ثمرات ہیں۔ ان کا نمونہ موجود نہ ہو۔ جس کو دیکھ کر معلوم ہو کہ **خدا قادر خدا ہے**

یہ ساری باتیں اس وقت سمجھ میں آتی ہیں۔ جب انسان بہ غور مطالعہ کرتا ہے۔ عقلمند اور سعید کے دل میں تو اللہ تعالےٰ خود ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ اسلام اور دوسرے مذاہب میں اسی طرح امتیاز کر لیتا ہے۔ جس طرح پر تاریکی اور نور میں کر لیتا ہے۔ لیکن بعض شخص ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے دل پر ایک مہر ہوتی ہے وہ حقیقت تک پہنچنے کی سعی نہیں کرتے۔ بلکہ بیہودہ اعتراض کرتے ہیں۔ سعادت خدا تعالےٰ کی عطا اور بخشش ہے۔ کوئی شخص جب تک **روح حق اور راستی** سے مناسبت نہیں رکھتا۔ اس طرف آ نہیں سکتا۔ اور یہ خدا کے فضل پر موقوف ہے،

اگر کوئی کہے۔ کہ اعمال سے شناخت ہوسکتا ہے کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ تو وہ لوگ جو رہزنی اور قزاقی کرتے ہیں۔ ان سے پوچھا جاوے۔ تو وہ اسے مکروہ خیال نہیں کرتے۔ بلکہ ایک شکار سمجھتے ہیں۔ اسی طرح اور لوگ جو فسق اور فجور میں مبتلا ہیں۔ وہ برا نہیں سمجھتے۔ یہ کوئی بات نہیں ہے۔ اصل یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض کے برکات اور انوار ساتھ ہوں

غرض اوّل یہ ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے متعلق غور کرے اور سمجھے۔ سب سے اوّل اسی کا **فرض** ہے۔ اور یہ سمجھ ملنا اس کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر دعا کرے اور نیک صحبت میں رہے۔ اور یہ بھی خیال کرے کہ عمر کا کوئی اعتبار نہیں۔ بعض لوگ اس انتظار میں رہتے ہیں۔ کہ فلاں وقت اس نیکی کو کر لیں گے۔ مگر وہ اس انتظاری میں رہتے ہیں۔ اور موت آجاتی ہے۔ اس لئے نیکی کے اختیار کرنے میں دیر نہیں چاہئیے

توسیع اشاعت اخبار

جب سے نیا انتظام اپریل ۱۹۰۵ء سے شروع ہوا ہے اب تک ایک سو سے کچھ زیادہ نئے خریدار اخبار بدر کے واسطے پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن ہنوز خریداری اس قدر نہیں ہوئی۔ کہ آمد خرچ کے برابر ہو۔ بلکہ تاحال خرچ آمد سے ڈیوڑھا دگنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا منشاء ہے۔ کہ یہ اخبار بہر حال چلے۔ اور بند نہ ہو احباب سے درخواست ہے کہ ہر طرح سے اعانت مالی میں امداد فرما دیں۔ اور نئے خریدار پیدا کرنے کے واسطے حتی الوسع سعی فرما دیں۔ والسلام

مینجر

چین اور جاپان مین اسلام

ملک جاپان کے مشہور ماہواری رسالہ بنام جوشید کیما مین اسلام کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کو ہم فی زمانہ اسلامی ترقی کے نمونہ کے طور پر اس جگہ درج کرتے ہین۔

چین کی آبادی ایک حصہ مسلمانون سے آباد ہے جو اصول اسلام کے پیرو ہین۔ یہ وہی مذہب اسلام ہے جس کی عظمت حقیقت۔ صداقت اور علو پر جاپان کی مذہبی مجلس مین بحث ہوتی رہی ہے۔ مگر یہ مجلس بہ سبب جنگ کے اب منعقد نہین ہوا کرتی جو مسلمان ہمارے مدارس علوم و فنون مین تعلیم پایا کرتے تھے۔ وہ بھی بہ سبب جنگ اپنے وطن کو واپس چلے گئے ہین۔

حال مین ہماری فصیح اور خوبصورت جاپانی زبان مین ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا نام ہے کادویاما یعنی توحید الہی کی تعلیم دینے والا ایک ہی مذہب۔ یہ کتاب حسن تہوشان کی تصنیف ہے جو چین کا ایک عالم شریف ہے۔ اس کتاب کے ابتدا مین خدا تعالےٰ کی غیر محدود طاقت کا بیان ہے جو خود مصنوعات عالم سے ظاہر ہے۔ بعدازان مقدس نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض عجائب امور کا تذکرہ ہے۔ جو خلقت کی اصلاح کے واسطے اور حق اور نیکی کی تعلیم کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ یہ مقدس رسول شہر مدینہ مین دفن ہوئے تھے۔ ہر سال ایک خاص مہینہ مین ملین (دس لاکھ) سے زیادہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے اور دنیوی امور مین مباحثہ کرنے کے واسطے وہان جمع ہوتے ہین۔

حسن تہوشن نے اپنے تجربہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ تمام غیر مسلمین مین سے صرف جاپانیون نے اسلام سے بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے اور اسلامی طریق اور تعلیم کو اختیار کیا ہے۔ جاپانیون مین اب صرف اتنی بات باقی ہے۔ کہ کلمہ پڑھ کر تیلے رنگ مین مسلمان ہو جائین۔

مصنف نے اسلامی مسائل کو تین حصون پر تقسیم کیا ہے۔ عبادت۔ دنیوی امور۔ قانونی سزائین اور قربانیان وغیرہ۔ پھر ہر ایک حصہ پر مختصر تحریر کی ہے عبادت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بڑی عبادتین تین ہین۔ روزہ۔ نماز۔ حج۔ دنیوی معاملات مین لکھا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرین۔ سزاؤن کا قانون ایسا عمدہ اور کامل ہے کہ کوئی انسان ایسا بنا نہین سکتا۔ کوئی انسان اسلامی قانون سے بہتر قانون بنا نہین سکتا۔

جو کچھ اس مصنف نے بیان کیا ہے۔ اس مین ہمین (جاپانی اخبار) ذرا بھی شک نہین۔ کیونکہ ہم چینی مسلمانون کو مدت سے بخوبی دیکھ رہے ہین۔ یقیناً مسلمان صفائی بہادری ذہانت اور چستی کی صفات نہایت اعلےٰ درجہ کی رکھتے ہین اس قسم کی لیاقتین دوسرے چینیون مین جو بت پرست ہین نہین پائی جاتین۔ مسلمان ان بت پرستون پر بہت اعلےٰ فضیلت رکھتے ہین۔

جاپان کی انجمن تحقیقات مذاہب سے ہماری درخواست ہے۔ کہ وہ اسلامی صداقتوں کی تحقیقات کرے۔ اسلام پر بحث کرے اور اسلام کے فلسفہ اور منطق کو معلوم کرے ایسا ہی صیغہ تعلیم کے سکرٹری سے ہماری درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر چینی مسلمانون کو اس ہمارے ملک مین تعلیم حاصل کرنے کی سہولتین عطا کرے تاکہ وہ لوگ کثرت سے اس ملک مین آسکین۔ اس سے ہم کو دنیا کے سب سے عمدہ مذہب کے دریافت کرنے مین مدد ملے گی۔ اور چونکہ اب تک یہ امر قریباً ثابت شدہ ہو گیا ہے۔ کہ اسلام دنیا کے تمام مذاہب مین سے اعلیٰ مذہب ہے۔ اس واسطے مسلمانون کی یہان آنے مین حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمین اپنے اس ضروری اصول کی پیروی کرنی چاہیئے۔ کہ جہان کہین ہم کو نیکی ملے۔ ہم اس کے لینے مین کوتاہی نہ کرین ہمین چاہیئے۔ کہ ہر ایک نئی اور عمدہ بات جہان سے ملے لے لین۔ فقط

اس مضمون کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت اسلام کی ترقی کے واسطے ہر طرف لوگون کے دلوں کو پاک دین کی طرف کشان کشان لا رہی ہے۔ کاش کہ موجودہ مسلمان اپنی حالت کی اصلاح کرین۔ اور انبیاء کی تعلیم کے وارث بنین۔ ورنہ خدا کا قائم کردہ دین تو کبھی زوال نہین پا سکتا۔ اگر یہ لوگ اپنی حالت درست نہ کرین گے تو اسلام ان کو چھوڑ کر کسی اور قوم کے دل مین جا جگہ کرے گا۔ اور یہ ویسے کے ویسے ہی رہ جائین گے۔

جاپان کے لیئے مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے

اب قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب چین اور جاپان اسلام کی طرف اس قدر توجہ کرتا ہے۔ تو اس توجہ کو ٹھکانے لگانے کے واسطے اور جاپانیون کو پوری طرح اسلام مین داخل کرنے کے واسطے موجودہ مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا جواب آسان ہے۔ اور ہر ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ اسلامی کتب کو جاپانی زبان میں یا کم از کم انگریزی زبان مین ترجمہ کر کے اور اسلام کی خوبیون پر اعلےٰ درجہ کے مضامین جاپانی اور انگریزی زبانون مین تحریر کر کے اس ملک مین بھیجے جائین اور چند ایسے آدمی جو اسلام کی خوبیون پر عمدگی سے تقریر کر سکین اور خود بھی عالم باعمل ہون۔ اس ملک کو اشاعت اسلام کے واسطے روانہ کئے جاوین۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے واسطے تین چیزون کی ضرورت ہے۔ اول فنڈ جو ان اخراجات کو پورا کر سکے۔ دوم۔ ایسے آدمی جو اعلیٰ درجہ کے برکت اور تاثیر سے بھرے ہوئے مضمون لکھ سکین۔ سوم ایسے باہمت باعمل عالم صاحبان تقریر جو ان مضامین کو لے کر ادھر جائین۔ ان ہر سہ امور مین سے پہلی بات تو آسان ہے۔ لیکن پچھلی دو باتین بہت ہی مشکل ہین۔ کیونکہ عام طور پر آج کل مسلمانون کے عقائد مین اس قدر فساد پڑ گیا ہوا ہے۔ اور منہاج نبوت سے لوگ ایسے بےخبر ہو گئے ہین۔ کہ اسلامی علماء فقہا اور صوفیا کے ہاتھون مین صرف چھلکا ہے جس کے اندر مغز نہین۔ اور صرف جسم ہے۔ جس کے اندر روح نہین۔ اور صرف رسم ہے۔ جس کے اندر حقیقت نہین۔ موٹی بات یہ ہے۔ کہ سب سے بڑی برکت اسلامی جو اسلام کو دوسرے مذاہب پر فوقیت دیتی ہے۔ بلکہ زندہ اسلام کے مقابلہ مین تمام دیگر مذاہب کو مردہ کی شکل مین دکھاتی ہے۔ یعنی انسان کو قرآن شریف کی ہدایات پر عمل کر کے اس رتبہ تک پہنچنا کہ اس کو مکالمات الہیہ حاصل ہون اس کا ہمارے علماء نے خود سرے سے ہی انکار کر دیا ہے اور ان کے اس انکار نے اسلام کو دوسرے مذاہب کی مانند مثل ایک مردہ مذہب کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ایسا ہی مسیح عیسیٰ جیسے انسان کے متعلق مردوں کے زندہ کرنے اور جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جا بیٹھنے اور جانورون کے پیدا کرنے وغیرہ

کے عقاید اور یہ عقیدہ کہ عنقریب ایک مہدی خونی آئے گا۔ اور میکاڈو کو بجبر مسلمان کرے گا ایسی بیہودہ باتین ایک دانا کو بجائے اسلام کی طرف لانے کے الٹا اسلام سے نفرت دلانے والی ہوجاتی ہین۔

پس جب مسلمانون کی یہ حالت ہے۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔ اور جاپان کے واسطے مضمون لکھے۔ تو کون لکھے۔ اور جاپان جائے۔ تو کون جائے۔ بظاہر یہ ایک مشکل مسئلہ ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کا حل وہ عظیم الشان گذشتہ واقعات نے کر دیا ہوا ہے۔ ان مین سے پہلا واقعہ جلسہ مہوتسو یعنی مذاہب عالم کا تھا جس مین تمام ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ بھی پکار اُٹھے تھے۔ کہ آج اسلام کی فتح **مرزا صاحب** کے مضمون کے ذریعے سے ہوئی ہے۔ اور دوسرا واقعہ لارڈ بشپ لیفرائی کی تقریر کا ہے۔ جس موقعہ پر لارڈ بشپ نے زندہ رسول کا مضمون پڑھنے کے وقت تمام مسلمانون کو چیلنج کیا تھا۔ تو لاہور۔ امرتسر وغیرہ مقامات کے مولویوں اور انجمن کے سکرٹریوں نے جمع ہوکر یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ آج اگر بشپ کے مقابلہ مین کوئی بول سکتا ہے۔ تو مرزا صاحب کا کوئی مرید بول سکتا ہے۔ چنانچہ ایک زبردست تقریر کے ذریعہ سے جو حضرت مرزا صاحب نے لکھی تھی اور ان کے ایک غلام نے پڑھی تھی۔ بشپ کو ایسا لاجواب کیا گیا تھا۔ کہ آج تک پھر کبھی بشپ صاحب کو جرأت نہین ہوئی۔ کہ اسلامیون کو کسی مباحثہ کے واسطے طلب کرین

ہندوستان کا ایک نوجوان مسلمان جو آج کل جاپان گیا ہوا ہے۔ وہ بھی بڑے زور سے اس بات کی تاکید کرتا ہے۔ کہ جاپان مین کثرت کے ساتھ ریویو آف ریلیجنس بھیجا جاوے۔

پس یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ اگر مسلمان اسلام کے خیرخواہ ہین۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ مین خدا کے فرستادہ کی امداد کے لئے اٹھین اور دوسرے کسی مولوی۔ ملانے یا انگریزی خوان کو اس کام کے واسطے مقرر کر کے خواہ مخواہ اسلام کو بدنام نہ کرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کی خوبیان جاپان کو دکھلانے کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے جو کہ انگریزی مین ترجمہ کر کے اس ملک مین بھیجی جاوے۔ اور سردست رسالہ ریویو آف ریلیجنس کی متعدد کاپیان مختلف احباب خرید کر کے اپنے خرچ سے بھجوا رہے ہین۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

جاپان۔ جاپان کے پروفیسر اوموری صاحب جب زلزلہ کی تحقیق کے واسطے ہندوستان آئے۔ تو جون ۱۹۰۵ء مین مین نے پروفیسر مذکور کو ایک خط لکھا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ چونکہ آپ زلزلہ کے متعلق تحقیقات کے واسطے ہندوستان تشریف لائے ہین اس واسطے مین بھی چاہتا ہون۔ کہ زلزلہ کے متعلق چند ایک باتین آپ کے گوش گذار کر دون۔ جو کہ آپ کے واسطے اور آپ کے اہل وطن کے واسطے فائدہ سے اور دلچسپی سے خالی نہین ہین۔ اس کے بعد تمام امور کے ظاہری اور باطنی اسباب پر مختصر بحث کر کے مین نے پروفیسر صاحب کو یہ جتلایا کہ اس زلزلہ کے اندرونی اور باطنی اسباب کیا تھے۔ پھر ان تمام پیشگوئیوں کی فہرست دی جو اس زلزلہ کے متعلق کی جا چکی تھین اور آئندہ زلزلے کی پیشگوئی کا ذکر کر کے اپنی چٹھی کو ختم کیا۔ ساتھ ہی ریویو آف ریلیجنس کے [illegible] اور حضرت کی ایک تصویر بھیجی۔ ان سب کے جواب مین پروفیسر صاحب نے شملہ سے شکریہ کا ایک خط لکھا تھا۔ اور یہ سننے پر کہ انھون نے بیان کیا ہے۔ کہ آئندہ دو سو سال تک کسی زلزلہ کا خوف نہین۔ پروفیسر صاحب کو دوسرا خط جاپان لکھا گیا ہے۔

ڈوولی۔ کا تیسرا اخبار آیا۔ وہ اپنے ایک لکچر مین کہتا ہے۔ یسوع پر سب سے زیادہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے اس کے اپنے ہی بھائی اور اپنی ہی بہنین تھین۔ جو سب کے سب صدیقہ مریم کے پیٹ سے یوسف نجار کی اولاد تھے۔ یسوع کے بھائی چار تھے اور بہنین تین تھین۔ بھائیون کے نام یہ تھے یعقوب۔ یوسف۔ شمعون۔ یہوداہ۔ یہ سب اس کے مخالف تھے۔ اور کینہ باتین اس کے برخلاف بولا کرتے تھے۔ یسوع کی ساری عمر مین ان بھائی بہنون نے کبھی کوئی ہمدردی کا فقرہ اس کے حق مین نہین بولا تھا۔ یسوع کی زندگی اس وجہ سے نہائت ہی تلخ تھی کہ جو لوگ سب سے زیادہ واقف تھے۔ وہی اس کے سب سے زیادہ دشمن تھے۔ ...... آج کل تجارت اور پھر امریکہ کی تجارت بہت ہی ناپاکی سے چلائی جا رہی ہے۔ اور یہان کے بڑے بڑے تاجرون نے ٹھگ اور قاتل لوگ تجارتی معاملہ کو پورا کرنے کے واسطے نوکر رکھے ہوئے ہین۔ یسوع کے بھائی جب فریسیون کو ملتے اور فریسی ان کو کہتے۔ کہ ہم تمہارے بھائی کو نہین مانتے۔ تو وہ جواب دیتے۔ ہم خود کب اس پر ایمان لاتے ہین یسوع مین تمام انسانی کمزوریان تھین۔ وہ تھک جاتا۔ تھک کر بیٹھ رہتا۔ رو یا کرتا۔ **وہ صرف کامل انسان تھا۔ وہ کامل خدا نہ تھا اس کو کئی باتون کا علم نہ تھا۔ وہ تمام باتون مین محدود تھا**۔ بعض کامون کا کرنا اسکی طاقت سے بالا تر تھا فقط

[illegible] کے بشپ ساسارلیری صاحب کو اپنا رکسٹون نے قتل کر دیا اور پادری ٹولی صاحب کو ایک اور پادری صاحب نے گولی سے مار ڈالا۔

پادری کارنک صاحب چوری کے جرم مین گرفتار ہوئے۔ سات ہزار کی ضمانت ہوئی۔ مقدمہ چل رہا ہے

پادری ڈیل وو صاحب ایک گاڑی کے نیچے آگئے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹرون نے رائے دی کہ ٹانگ کاٹ دی جائے تو جان بچنے کی اُمید ہو سکتی۔ مگر چونکہ ٹانگ کٹا کر گرجہ کے قواعد کے مطابق پادری نہین رہ سکتا۔ اس واسطے پادری صاحب نے ٹانگ نہ کٹوائی اور اسی مین مر گئے۔

پادری ایلز ورتھ صاحب جو کہ پیرس کے گرجہ کے امام تھے گرجہ مین بدفعلی کا مرتکب ہونے کے سبب مستعفی ہونے پر مجبور کئے گئے

ولائت کے اخبار مین لکھا ہے۔ کہ لفظ مسیح یہودیون مین ہر ایک بادشاہ پر بولا جاتا تھا۔ کیونکہ مسیح کے معنے ان کے درمیان تھے۔ مسح کیا گیا۔ جس مین نئے بادشاہ کے سر پر بادشاہ بننے کے وقت تیل ملنے کی رسم کی طرف اشارہ تھا۔ داؤد بھی مسیح تھا۔ ساؤل بھی مسیح تھا اور ایسا ہی تمام یہودی بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ ایسا ہی یسوع کو بھی یہ غلطی لگی تھی۔ کہ وہ مسیح یعنی یہودیون کا بادشاہ ہوگا۔ اور اسی واسطے اس نے اپنے پیرون کو حکم دیا تھا۔ کہ کپڑے فروخت کر کے بھی تلواریں خریدین مگر جلد اسکو معلوم ہوگیا تھا۔ کہ یہ اسکی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ چنانچہ یسوع نے جلدی اپنی اس غلطی سے رجوع کیا۔ اور یہ اشتہار دیا کہ میری سلطنت آسمانی ہے مگر افسوس ہے کہ اس کے واسطے بھی وہ کوئی ثبوت بہم نہ پہنچا سکا

فرانس مین قانون پاس ہوا کہ جو کوئی کسی کو جبراً گرجہ مین لے جائیگا۔ اس پر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا جائیگا تشکر ہم کہ یہ عیسویت کا دجل اب نکلتا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

(سورۃ لقمان رکوع دوم پارہ ۲۱)
گذشتہ اشاعت سے آگے

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ۔ پہلے ماں باپ ہر دو کی طرف توجہ دلا کر پھر ساتھ ہی ماں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ عموماً لوگ باپ کی عزت تو کرتے ہین۔ مگر ماں کی خدمت کا حق ادا نہین کرتے

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ۔ اللہ تعالےٰ ادنےٰ و اعلےٰ سب باتون سے باخبر ہے۔ علم الٰہی پر ایمان لانے سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کو یہ یقین ہو کہ کوئی بڑا شخص مجھے دیکھ رہا ہے۔ تو پھر وہ بدی کرنے سے رکتا ہے۔ پھر اپنے بزرگون افسرون حاکمون کے سامنے بدی کرنے سے اور بھی رکتا ہے۔ ایسا ہی جس کو یہ ایمان ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے تمام افعال حرکات سکنات کو دیکھتا ہے اور ہمارے دل کے خیالات اور ارادات سے بھی باخبر ہے۔ وہ شخص کبھی بدی کے نزدیک نہین جا سکتا

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ۔ جو مصائب تجھ پر آئین۔ ان مین صبر کر۔ حضرت لقمان نے جب اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ لوگون کو نیکی کا حکم کر اور بدی سے منع کر۔ تو چونکہ اس حکم کی تعمیل کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نیک نصیحت کرنے والون اور بدی سے منع کرنے والون کے لوگ مخالف ہو جایا کرتے ہین۔ اور ان کو دکھ دیا کرتے ہین۔ اس واسطے ساتھ ہی ایسے مصائب پر صبر کرنے کی وصیت کی۔ آج کل کے صوفیون مین ایک ملامتی فرقہ کہلاتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایسے کام کرتے ہین۔ جن سے وہ مخلوق کے درمیان قابل ملامت ہو جائین۔ مثلاً رمضان شریف مین بغیر عذر لوگون کے سامنے روزہ توڑ دیا۔ اور کچھ کھانے پینے لگ گئے۔ اور بعد مین خفیہ طور پر اس کا کفارہ ساٹھ روزہ رکھ لیا۔ یہ اس واسطے کرتے ہین۔ کہ خلقت کے درمیان قابل تعریف نہ ہین۔ بلکہ ملامت کئے جائین۔ لیکن یہ ملامتی بننے کا طریق انبیاء و رسل کے خلاف ہے۔ جو لوگ احکام الٰہی پر عمل کر کے خلقت کے درمیان آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر بنتے ہین۔ وہ تو خود بخود ملامتی ہو جاتے ہین

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ۔ اپنے ہر ایک معاملہ مین میانہ روی اختیار کر

سَخَّرَ لَكُمْ۔ مفت مین تمہارے کام مین لگا دیا ہے۔ سورج روشنی دیتا ہے۔ پھل پکاتا ہے۔ بادل پانی لاتا ہے۔ زمین کھانے کی چیزین اگاتی ہے۔ سب چیزین انسان کے فائدہ کے کامون مین مصروف ہین

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ۔ اس آیت مین اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ بحث کرنے کے واسطے تین چیزون کا ہونا ضروری ہے۔ [illegible] وہ شخص بحث کر سکتا ہے۔ جس کو تین باتین حاصل ہون۔ علم ہدایت۔ اور روشن کتاب۔ ہر ایک شخص کا کام نہین۔ کہ بحث کے کام مین مصروف ہو جاوے

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ۔ جس نے اپنی ساری توجہ اللہ تعالےٰ کی طرف پھیر دی

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ۔ اللہ تعالےٰ دعاؤن کا سننے والا اور تمہارے حالات کو دیکھنے والا ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ۔ کیا تو نے نہین دیکھا۔ کہ کشتی سمندر مین چلتی ہے۔ یہ اللہ کی نعمت ہے۔ تاکہ تم کو اس کے نشانات دکھائے۔ اس مین پیشگوئی ہے کہ مسلمانون کے فتوحات وہان تک پہنچین گے کہ تم کشتیون اور جہازون پر سوار ہو کر دوسرے ممالک اور جزائر مین جاؤ گے۔ اور ان کو فتح کرو گے چنانچہ حضرت عثمان کے زمانے مین جزائر قبرس و روڈس فتح ہوئے۔ اور مسلمان جہازوں پر چڑھ کر ان جزائر کو گئے۔ جن مین ایک بیوی ام امین نام بھی شامل تھین۔ جن کے گھر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے ہنسکر جاگے۔ تو اس بی بی نے سبب اس خوشی کا دریافت کیا۔ تو اس پر فرمایا مین نے دیکھا ہے۔ کہ مسلمان جہازون پر اس طرح سوار ہین۔ جس طرح بادشاہ تختون پر۔ تب اس نے عرض کیا کہ دعا کرو۔ مین ان لوگون مین ہو جاؤن۔ فرمایا۔ تو ان مین سے ہے۔ پھر آپ سو رہے اور ہنس کر اٹھے۔ تو اس بی بی کے سبب دریافت کرنے پر وہی بات فرمائی۔ اور اس عورت نے وہی پہلی دعا چاہی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو پہلے لوگون سے ہے آنحضرت نے اسی وقت فرمایا تھا۔ کہ تو ان مین سے ہوگی۔ جو پہلے جہاز پر سوار ہو کر جائین گے

خَتَّارٍ كَفُوْرٍ۔ بدعہد۔ منکر

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اس گھڑی کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور وہی بادل آتا ہے۔ آج کل کے علم آب و ہوا والے اس کے متعلق تو کچھ نہ کچھ خبرین اڑا ہی دیتے ہین (گو وہ بھی اکثر بے اعتبار ثابت ہوتی ہین)۔ کہ مینہ کب برسے گا۔ مگر کون دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ یہ بارش مفید ہوگی یا الٹی ضررسان۔ جیسا کہ آج کل اکثر مقامات پر ہو رہا ہے اور بابرکت ہوگی۔ یا خائب و خاسر کریگی

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ۔ وہی جانتا ہے۔ کہ رحمون مین کیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی دعویٰ کرے۔ کہ بعض علامات سے رحم کے اندر لڑکا یا لڑکی کی شناخت ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ دعوےٰ کون کر سکتا ہے۔ کہ وہ بچہ نیک ہوگا۔ یا بد ہوگا۔ زندہ رہے گا۔ یا مر جائیگا

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا

اور کیا جانتا ہے کوئی شخص کہ کل کیا کمائے گا۔ انسان کے دل کی مخفی حالت کو اور اس کے گذشتہ گناہوں یا نیکیون کی طیاری کو خود انسان بھی نہین جانتا کہ وہ آیندہ اس کے واسطے کیا نتائج پیدا کرنے والے ہین

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ

اور کیا جانتا ہے۔ کوئی شخص کہ کس زمین مین مریگا۔ اس مین ایک پیشگوئی ہے کہ عرب کے مسلمان دور دور کے ملکوں کے فاتح ہو کر وہان حکومت کرین گے اور آخر انہین ممالک مین فوت ہو کر دفن ہون گے چنانچہ حضرت عباس کا ایک بیٹا تاتار مین دفن ہوا ایک یورپ مین ایک افریقہ مین۔ اور ایک عرب مین

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

شیخ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

ناصرانِ یعنی عیسوی کی بدعت کا ایک بیان

[illegible] بوسہ بازی

[illegible] البیان [illegible] مسلمانوں [illegible] جو قرآن شریف میں [illegible] گناہ اور پرہیزگاری کی باتوں میں ایک دوسرے کی اعانت کرو مگر گناہ میں مدد نہ دو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ یہ مسئلہ مسلم ہے اور بے داغ مسئلہ ہے۔ لیکن عیسائی ہمیشہ اس کے خلاف کرتے ہیں۔ ان کا قول ہے۔ کہ مذہبی کاموں میں مدد دینا خواہ کیسی ہی کتاب کے خلاف کیوں نہ ہو گناہ میں داخل نہیں ہے۔ عیسائیوں میں مرد تو مرد اب عورتیں بھی یہی کرنے لگیں۔ اللوانے امریکن اخبار [illegible] سے نقل کیا ہے۔ کہ امریکہ میں مسیحی عورتوں کی ایک سوسائٹی ہے۔ ان سب نے [illegible] میں ایک انجمن بنام "انجمن بوسہ بازی" قائم کی ہے۔ اس کی ممبریں خوبصورت لیڈیاں [illegible] اور اس سے جو روپیہ جمع ہوگا۔ وہ [illegible] پراٹسٹنٹ مذہب کے ایک گرجے میں صرف کیا جائے گا۔ انجمن نے بصدارت میڈم [illegible] "بائیس" اصاحبہ اجلاس کر کے بوسوں کی قیمتیں حسب ذیل قرار دیں۔

اولاً ۱۲ قیمت ایک معمولی بوسہ کی جو پندرہ سال کی حسین دوشیزہ لڑکیوں کے رخسارہ کا آہستگی کے ساتھ لیا جائے

دوم عہ قیمت اُن باکرہ مستورات کے بوسہ کی۔ جو ۲۵ سے ۳۵ برس تک کی ہوں

سوم [illegible] قیمت بیاہی ہوئی لیڈیوں کے بوسہ کی

چہارم [illegible] قیمت اُن دوشیزہ عورتوں کے بوسہ کی۔ جو سن میں زیادہ ہوں۔ اُن فاجرہ عورتوں کو وہ دن یاد کرنا چاہیئے۔ جب خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا۔ کہ کیا تم نے انہیں یہ حکم دیا تھا۔ تو حضرت عیسیٰ کہیں گے۔ سبحان اللہ۔ مجھے یہ حق کہاں کہ ایسی بات کہوں۔ اور میں کہے ہوتا تو تو جانتا بھی۔ تو میرے دل کا حال جانتا ہے۔ اور میں تیرے جی کا حال نہیں جانتا۔ کیونکہ غیب دان فقط تو ہے۔ میں نے تو اُن سے وہی بات کہی۔ جو تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ میرے اور اپنے پروردگار خدا کی عبادت کرو جب تک [illegible]

[illegible] ہم رکھتا تھا۔ [illegible]

[illegible] نگران [illegible] بوسہ بازی [illegible]

ابھی کوئی [illegible] معذور ہوں [illegible] حقیقت میں امریکہ والیوں [illegible] اور [illegible] غرض کے لئے [illegible]

بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے اخبار کے ذریعے میگزین کی بیرونی ممالک میں اشاعت کے لئے ایک تجویز کی گئی تھی جس پر بعض مقامات کی جماعتوں نے تو عمل کیا ہے۔ اور بعض خاموش ہیں۔ لہذا یہ چند سطریں بطور یاد دہانی شکریہ کے درج اخبار فرما دیں۔ یہ تجویز لاہور سے ہی نکلی تھی۔ اور لاہور نے ہی سب سے اول اس پر عمل بھی کر دکھایا۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی اس کے مجوز تھے۔ اور انہوں نے جماعت لاہور کی طرف سے سالانہ دس رسالوں کا باہر بھیجنا تجویز کیا تھا مگر میرے لکھنے پر کہ لاہور کی طرف سے کم از کم چالیس رسالے باہر جانے چاہیئے۔ جماعت نے بڑی خوشی سے اس بات کو قبول کیا ہے۔ اور چالیس رسالوں کا اپنے خرچ پر باہر بھیجنا منظور کیا ہے۔ اور چندے کا ایک حصہ بھیج بھی دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا سیالکوٹ کی جماعت نے بھی خود بخود پچیس یا تیس رسالوں کی قیمت دینے کا وعدہ کیا ہے مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ میری درخواست کے مطابق چالیس کی تعداد کو ہی پورا کر دیں گے علاوہ ازیں جماعت کپورتھلہ نے دس۔ جماعت ڈیرہ غازیخان نے دس۔ جماعت میرٹھ نے دس رسالوں کا اپنے اپنے خرچ پر باہر مفت بھیجنا منظور کیا ہے مگر باقی سب کی طرف سے ابھی تک خاموشی ہے مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر سب تجویزیں کر رہے ہوں گے۔ اور جلدی اپنے اپنے ارادے سے مطلع فرما دیں گے۔

میگزین کے پچھلے پرچے انگریزی میگزین کے مفصلہ ذیل نمبروں کی دفتر میں ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہوں تو وہ بھیج دیں۔ ہم ان کو قیمت بھیج دیں گے

سنہ ۱۹۰۲ء۔ نمبر ۱۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲

سنہ ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۱۱۔ ۱۲۔ بابت دسمبر۔ مینیجر میگزین

[illegible]

[illegible] عجیب [illegible] خوراکیں [illegible] چار بار [illegible] آثار ان گولیوں کے استعمال سے جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہیں۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانے والی ہیں [illegible] چالیس گولیاں [illegible] میں [illegible]

المشتہر حکیم [illegible] احمدی۔ محلہ چاہ شور آگرہ

اخبار قادیان۔ حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی پشت پر ایک پھوڑا ہے جس کے سبب [illegible] اگرچہ [illegible] پہلے سے [illegible] اللہ تعالیٰ شفا کی رحمت فرمائے

اس ہفتہ شاہ جہان پور سے میاں امام بخش صاحب بمعہ ہر دو ہمشیر زادوں کے حکیم محمود علی خان صاحب جو آگرہ سے خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ اور مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین میں استقامت عطا فرماوے۔ حکیم صاحب کو دینی خدمات کے ادا کرنے کا بڑا جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیوے۔ دیگر احباب گجرات۔ جموں۔ شاہ پور پشاور۔ ہزارہ۔ لاہور وغیرہ مختلف مقامات سے تشریف لائے ہیں۔

سیر دنیا۔ جاپان کے جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جاپان نے تمام وہ شرائط جن کو روس نامنظور کرتا تھا۔ چھوڑ دیں۔ صلح کی مفصل شرائط پر گفتگو ہونے اور فروعات کے طے ہونے میں ہنوز کچھ عرصہ گذرے گا۔ مگر اب جنگ بند ہو جائے گا۔ یورپین اخبار جاپان کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ کہ جاپان نے فیاضی کے ساتھ صلح کے کام کو بہت آسان کر دیا۔ روسی اخباروں کی رائے ہے۔ کہ جاپان صلح سے بہت فائدے میں رہا۔ کیونکہ اب روسی فوج زیادہ طاقتور ہو چلی تھی۔

مراکش میں سلطان نے فرانس کا کہنا نہیں مانا۔ وہ ناراض ہو کر واپس فرانس چلے جائیں گے

لارڈ کرزن کو نوابوں۔ راجاؤں۔ کیمٹیوں وغیرہ کی طرف سے ہمدردی کی تاریں آ رہی ہیں

درخواست دعا۔ قاضی غلام محمد صاحب پھلور کا اپنے بیمار بھائی کے واسطے اور اپنے چند مطالب کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسہ فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے جس کا صحبت صالحین میں اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر جو معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے۔ جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرماویں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ صعہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت مہ روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک اٹھنی دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے پس سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دیے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہم چار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پہلے تین روپیہ چار ۱۲ر۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۲۔ ستمبر ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

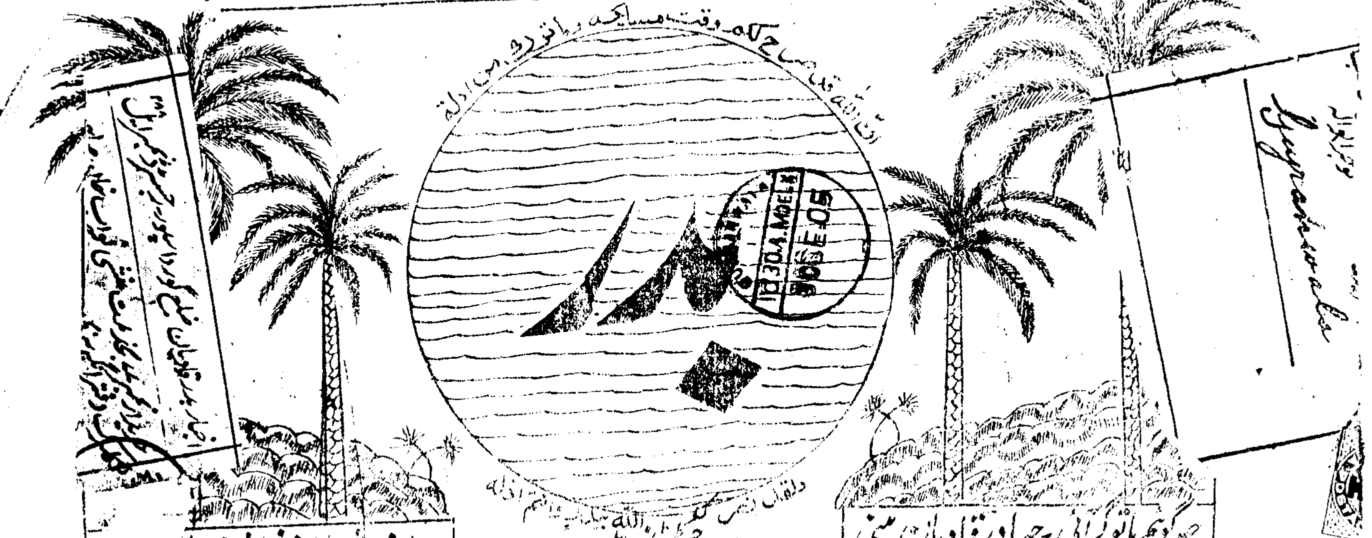

چہ گویم باتو گر آئی بچہا در قادیان بینی	بہ رجسٹرڈ نمبر ال ۴۴۸	دوا بینی	شفا بینی غرض دارالامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد نمبر	رجب ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام	شنبہ ۱۹۰۵ع	سلسلۃ القدیم جلد ۱ نمبر ۳
ای جہان منتظر خوش باش کاندر لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ		آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے
معاونین برضائے خود عـہ
صہ
عام قیمت ہے

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا
سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دو گنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے
ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او
بادۂ عرفان ما از جام او
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس

بدر

۲۹ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء
جمعۃ المبارک

خدا کی تازہ وحی

۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّۃِ الْوَدَاع

ڈائری

اَلْقَوْلُ الطَّیِّبُ

۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ **فرمایا**۔ آج کل لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے تو ہم اسطرح خدمت کرتے اور اسطرح اخلاص دکھاتے اور یہ کرتے اور وہ کرتے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ یہ لوگ اگر اُسوقت ہوتے تو آنحضرت کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے جیسا کہ آج کل ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔ زمانہ کی معاصرت میں لوگوں کے دل تنگ ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک رنگ کا ابتلا ہے۔ کہتے ہیں کوئی شخص ذو النون مصری کی بہت تعریف سُنکر باہر سے اُسکو دیکھنے کے واسطے آیا جب شہر کے بازار میں پہنچا تو لوگوں سے دریافت کیا کہ ذو النون کہاں ہے اتفاق سے اُسوقت ذو النون بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا لوگوں نے بتلایا کہ وہ ذوالنون ہے۔ اُس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے معمولی سا لباس ہے۔ چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں۔ معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے۔ اس سے اُس کا سارا اعتقاد جاتا رہا اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی سا آدمی ہے۔ ذو النون نے اُسکے مافی الضمیر کو دیکھ کر کہا کہ تیری نظر ظاہری صورت پر ہے اسواسطے تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ایمان تب سلامت رہ سکتا ہے کہ باطن پر نظر رکھی جاوے۔

اختراعی ذہنی تصویر کا ابتلا لکھا ہے کہ خدا کے بندوں کے پاس ارادت کے ساتھ جانا آسان ہے مگر ارادت کے ساتھ واپس آنا مشکل ہے۔ بہت سے لوگ جب کسی ولی کے پاس جاتے ہیں۔ تو پہلے اپنے دل میں اُسکی تصویر بنا لیتے ہیں۔ آگے جب اُسکو ایک بشر کی طرح کھانا پینا اور بازار سودا خریدتا اور بعض دیگر بشری کمزوریوں مثلاً بھوک پیاس وغیرہ میں مبتلا دیکھتے ہیں تو پھر اُن کے اخلاص میں فرق آتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ اعتراض ہوا تھا وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کہتے ہیں اس رسول کو کیا ہو گیا یہ کیسا رسول ہے کہ روٹی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے۔ اُنکو جواب دیا گیا ہے کہ یہ بشریت ہے سب بشر رسول ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ یہ بات اُن لوگوں نے بنظر استخفاف کہی تھی۔ کیونکہ اُن کے دلوں میں ایک رسول کا جو تصور اور نقشہ تھا وہ اس کے بالکل برخلاف تھا۔ اصل خوبیاں اور باطنی پاکیزگیاں آنحضرت کی اُن لوگوں کی نظروں سے مخفی تھیں اور جو کچھ اُن کے سامنے تھا وہ فقط ایک بشریت تھی۔ جن میں کھانا پینا۔ رونا۔ سونا۔ دردناک ہونا تمام لوازم بشریت موجود تھے اسواسطے اُن لوگوں نے رد کر دیا

حج میں ٹھوکر ایسا ہی بعض لوگ بڑے اخلاص کے ساتھ حج کو جاتے ہیں اُس مکان اور مقام کی اپنے دل میں پہلے سے ایک تصویر بناتے ہیں کہ کعبہ سے ایک بڑا نور نکلتا ہوگا اور مکہ کے لوگ مثل فرشتوں کے ہوں گے۔ لیکن جس جوش اور پاک اور محبت کے ساتھ جاتے ہیں۔ واپس آتے ہوئے وہ محبت ساتھ نہیں لاتے وجہ یہ کہ اُن کی نظر ظاہر پر ہوتی ہے۔ کعبہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ ایک معمولی کوٹھا ہے اور وہاں کے لوگوں میں سے کسی کو بدخلق اور جو رپاتے ہیں تو اُسی پر سب کو قیاس کر کے یقین کر لیتے ہیں کہ بس سارے عرب ایسے ہی ہوتے ہیں اسطرح اُن کے دل میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ کیونکہ نہ اُنکو وہاں تجلّیات نظر آتی ہیں۔ دکھائی دیتی ہے اور نہ انوار و برکات نظر آتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ خود خام لوگ ہوتے ہیں اسواسطے ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور متردد ہو جاتے ہیں مگر یہ اُن کی غلطی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ خانہ کعبہ میں سب اولیاء اور قطب ہی ہوں خانہ کعبہ نے اُسوقت بھی گذارہ کر ہی لیا تھا۔ جب اُسکے چاروں طرف بُت پرست رہتے تھے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو اکثر لوگ وہاں نمازی اور نیکوکار ہیں دوسری جگہوں کے ساتھ مقابلہ کر کے حکم کثرت پر لگانا چاہیے۔ پہلی کتابوں میں جو خانہ کعبہ کی بزرگی کا ذکر ہے وہ دوسری آنکھوں سے نظر آسکتی ہے شیخ سعدی نے فرمایا ہے ؎

چو بیت المقدس درون پر زتاب   رہا کردہ دیوار بیرون خراب

ایسا ہی اولیاء اللہ کی حالت باہر سے ایک بے تکلفانہ زندگی کی ہوتی ہے مگر اُن کا اندر خدا کے نور سے منور ہوتا ہے

بعض لوگ تکلف سے ایک خاموشی اختیار کرتے ہیں اور نرالی وضع بناتے ہیں۔ اپنی نشست برخاست میں ایک خاص طرز اختیار کرتے ہیں تاکہ لوگوں میں فقیر اور اہل معرفت سمجھے جائیں وہ سب جھوٹے ہیں۔

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صبح۔ فرمایا۔ **عالم** کے مخفی امور ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے پاس جو یقین ہوتا ہے۔ وہ کہا پیشگوئیوں کا معاملہ مخفی رکھا جاتا ہے۔ تاکہ تکالیف کا ثواب انسان حاصل کرے۔ درمیانی دکھ ہیں اور انجام بخیر ہے۔

عاجز راقم نے اپنی رؤیا بیان کی۔ کہ "میں رات مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے بہت دعا کرتا تھا۔ تو تھوڑی غنودگی میں ایسا معلوم ہوا۔ کہ میں کہتا ہوں۔ یا کوئی کہتا ہے

بلاؤں میں چند رسے مارے گئے۔

فرمایا۔ مبشر ہے۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا۔ کہ کوئی کہتا ہے۔ مولوی صاحب کو خیر ہے۔ استغفار اور لاحول پڑھنا چاہیئے۔ اور پھر میں نے ایک آواز سنی۔ سلامٌ علیکم۔

فرمایا۔ لاحول سے یہ مراد ہے۔ کہ بغیر فضل الٰہی کے کوئی حیلہ باقی نہیں رہا۔ اور سلامٌ علیکم سے مراد سلامتی ہے۔

فرمایا۔ سب اللہ تعالےٰ کے لشکر ہیں۔ جہاں حکم ہوتا ہے وہاں چڑھائی کرتے ہیں۔

مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری کا اور ان کے متعلق دعا کا ذکر کرتے ہوئے شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آپ کے واسطے بھی پانچ وقت نمازیں میں دعا کی جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہوتا ہے۔ کہ تکالیف سے اپنے بندوں کو ثواب دے۔

عبادات جو قصور رہ جاتے ہیں۔ ان کا ازالہ قضاء و قدر کے مصائب سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عبادت کی تکلیف میں تو انسان اپنا رگ پٹھا آپ بچا لیتا ہے سردی ہو تو وضو کے لئے پانی گرم کر لیتا ہے۔ کھڑا نہ ہو سکے۔ تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے۔ لیکن قضاء و قدر سے جو آسمانی مار پڑتی ہے۔ وہ رگ پٹھا نہیں دیکھتی

دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ دنیا میں ہمیشہ کی خوشی صرف کافر کو حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ اس کے لئے عذاب کا گھر آگے ہے۔ لیکن مومن کے لئے زندگی ایسی ہوتی ہے کہ کبھی آرام اور کبھی تکلیف ہاں جہاں خیر چاہئے یہ مصائب گناہ کا کفارہ ہوتے ہیں۔ گھبرانا اور گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں۔

خدا داری - چہ غم داری - خدا پر پورا ایمان اور بھروسہ ہو - تو پھر انسان کو خواہ تنور مین ڈالدیا جاوے - اُسے کوئی غم نہین ہوتا - تکالیف کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اس کے بعد پھر راحت ہے - جیسا بچہ پیدا ہونے کے وقت عورت کو تکلیف ہے - بلکہ ساتھ والے بھی روتے ہین - لیکن جب بچہ پیدا ہو گیا - تو پھر سب کو خوشی ہے - ایسا ہی مومن پر خدا کی طرف سے ایک تکلیف اور دکھ کا وقت آتا ہے - تاکہ وہ آزمایا جاوے - اور صبر اور استقامت کا اجر پاوے - اصل مین تکالیف کے دن ہی مبارک دن ہوتے ہین - انبیاء تکالیف کے ساتھ موافقت کرتے ہین - ہر ایک شخص پر نوبت بہ نوبت یہ دن آتے ہین - تاکہ معلوم ہو جاوے - کہ اس کا تعلق خدا کے ساتھ اصلی ہے - یا نہین - مولوی رومی نے خوب فرمایا ہے

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است

زیر آن گنج کرم بنہادہ است

حدیث مین آیا ہے - کہ جب خدا کسی سے پیار کرتا ہے تو اُسے کچھ دکھ دیتا ہے - انبیاء کے معجزات انہین مصائب کے زمانہ کی دعاؤن کا نتیجہ ہوتے ہین - یہ خدا کا اپریشن ہے - جو ہر صادق کے واسطے ضروری ہے -

ستمبر ۱۹۰۵ء - فرمایا - آگے پھر طاعون کے دن آرہے ہین - نہیں معلوم کون بچے گا - اور کون مریگا آج کل توبہ کرنی چاہیئے - اور راتون کو اٹھ کر دعائیں کرنی چاہئین - تاکہ خدا تعالے اس وقت کے عذاب سے بچاوے

قادیان کے قریب دو گاؤن طاعون سے ملوث ہین

فرمایا - اللہ تعالے مخفی ہے - مگر وہ اپنی قدرتون سے پہچانا جاتا ہے - دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے - کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے - ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہین - جن مین انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے - اور نہین جانتا - کہ اب کیا کرنا چاہیئے - اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہین -

جنون والے چراغ الدین کا ذکر تھا - کہ عیسائیون کے ساتھ بہت تعلق محبت رکھتا ہے - فرمایا - بدقسمت اور بدبخت آدمی ہے - اسلام ایسے گندون کو باہر پھینکتا جاتا ہے -

یورپ کی شراب نوشی کا ذکر تھا - فرمایا - حقیقی تہذیب شراب خور کو حاصل نہین ہو سکتی - انجیل کی کسی آئت نے سور کو برخلاف توریت کے حلال نہین کیا مگر یہ لوگ کثرت سے سور بھی کھاتے ہین - اور شراب بھی پیتے ہین -

عیسائیون پر ایک سوال | جب شریعت توریت قابل عمل نہین اور باوجود بہت سی اشیاء کی حرمت کے جن کا حکم توریت مین موجود ہے - عیسائیون کے واسطے ضروری نہین - کہ ان احکام پر عمل کرین - تو پھر رشتہ ناطہ کے معاملہ مین اس قدیم شریعت پر عمل کرنے کی کیا حاجت ہے اور بہن یا سالی وغیرہ سے شادی کرنا انجیل کے کس حکم کے برخلاف ہے؟

بعض لوگون کے بدیون اور شرارتون مین حد سے بڑھ جانے کا ذکر تھا - فرمایا - اللہ تعالے بڑا حلیم اور کریم ہے اور اس کے کام نہائت آہستگی کے ساتھ ہوتے ہین - معصیت مین پڑے ہوئے لوگون کو وہ مہلت دیتا ہے - اور لوگ اس پر حیران ہوتے اور گھبراتے ہین - لیکن گذشتہ واقعات زمانہ ظاہر کرتے ہین - کہ ایسے لوگون پر جب عذاب آتا ہے - نہائت سخت آتا ہے - زمانہ مین راحت کے دن بہت ہین - مگر آخر کار گرفتاری کا بھی ایک دن آہی جاتا ہے - اور اس وقت ایسا پکڑا جاتا ہے کہ اس کے دکھ و دیکھ کر سخت سے سخت دل آدمی بھی دردناک ہو جاتا ہے -

ہان مشو مغرور از حلم خدا

دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

قبل نماز ظہر - جیسا اثر دعا مین ہے - ویسا اور کسی شے مین نہیں ہے - دعا کے واسطے پورا جوش معمولی باتون مین پیدا نہیں ہوتا - بلکہ معمولی باتون مین تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے - اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے - ہان مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل مین پیدا ہوتا ہے - تب کوئی خارق عادت ظاہر ہوتا ہے

کہتے ہین - دہلی مین ایک بزرگ تھا - بادشاہ وقت اس پر سخت ناراض ہو گیا - اس وقت بادشاہ کہین باہر جاتا تھا - حکم دیا - کہ واپس آکر مین تم کو ضرور پھانسی دونگا - اور اپنے اس حکم پر قسم کھائی - جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا - تو اس بزرگ کے دوستون اور مریدون نے غمگین ہو کر عرض کی - کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب قریب آگیا ہے - اس نے جواب دیا - ہنوز دہلی دور است - جب بادشاہ ایک دو منزل پر آگیا - تو انھون نے پھر عرض کی - مگر اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا - کہ ہنوز دہلی دور است - یہان تک کہ بادشاہ عین شہر کے پاس آگیا - اور شہر کے اندر داخل ہونے لگا - تب لوگون نے اس بزرگ کی خدمت مین عرض کی - کہ اب تو بادشاہ شہر مین داخل ہونے لگا ہے - یا داخل ہو گیا ہے - مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا - کہ ہنوز دہلی دور است - اسی اثناء مین خبر آئی - کہ جب بادشاہ دروازہ شہر کے نیچے پہنچا - تو اُوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک ہو گیا - معلوم ہے کہ اس بزرگ کو نتیجہ منجانب اللہ معلوم ہو چکا تھا -

ایسا ہی شیخ نظام الدین کا ذکر ہے - کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب اُن پر ہوا - اور حکم ہوا - کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی - جب وہ دن آیا - تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے تھے - اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رو پڑا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا - اور پوچھا - کہ تو کیون روتا ہے - اس نے اپنا خیال عرض کیا - اور کہا - کہ آج سزا کا دن ہے شیخ نے کہا - کہ تم غم مت کھاؤ - ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی - مین نے ابھی خواب مین دیکھا ہے - کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے - مین نے اس کے دونو سینگ پکڑ اس کو نیچے گرا دیا ہے - چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا - اور ایسا ... سخت بیمار ہوا - اور اسی بیماری مین مرگیا - یہ تصرفات الٰہی ہین - جو انسان کی سمجھ مین پہلے نہین آسکتے - جب وقت آجاتا ہے - تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے - سب دل خدا کے ہاتھ مین ہین - وہ جس طرح چاہتا ہے - تصرف کرتا ہے - خدا کی رحمت سے ناامید نہین ہونا چاہیئے - اس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہین نکل سکتی - خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہون - ناامید ہونے والا بت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے -

آئندہ طاعون سے بچنے کا علاج | عاجز راقم نے اپنا آج کا خواب عرض کیا ہے - کہ طاعون بہت پھیلا ہوا دکھائی دیا اور کوئی کہتا ہے - یا مین کہتا ہون - کہ جو آج کل رات کو اٹھ کر دعا کریگا وہ اس سے آئندہ طاعون کے وقت بچایا جائیگا -

فرمایا - یہ بالکل سچ ہے - راتون کو اٹھ کر بہت دعائین کرنی چاہئین - کہ اللہ تعالے آنے والے عذاب سے اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے

فرمایا - ایک نجاست خور گائے ہوتی ہے - جس کو جلالہ کہتے ہین - اس کا گوشت حرام لکھا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ کھانے کے جانور مثل بھیڑ - مرغی پرورش مین حفاظت کرنی چاہیئے - اور ان کو نجاست خوری سے بچانا چاہیئے -

---

احباب توسیع اشاعت کے لئے سعی فرماوین

بینک کا سود

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ میرے ایک رشتہ دار کا بہت سا روپیہ بینک میں کئی سالوں سے جمع تھا جہاں سے ماہواری سود ملتا ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اب اس کے وارث لیتے ہیں۔ ایسے سود کے متعلق کیا حکم ہے۔ بینک والے وہ رقم ضرور دیتے ہیں اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اگر روپیہ جمع کرنے والا سود سے فائدہ نہ اٹھائے۔ تو بینک والوں سے ایسا روپیہ مشنری عیسائی اشاعت دین عیسوی کیواسطے لے لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہمارا مذہب یہ ہے۔ کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اسے اپنے نفس پر خرچ کرے۔ اور کسی قسم کے بھی ذاتی مصارف میں خرچ کرے۔ یا اپنے بال بچے کو دے۔ یا کسی فقیر مسکین کو دے۔ کسی ہمسایہ کو دے۔ یا مسافر کو دے۔ سب حرام ہے۔ سود کے روپیہ کا لینا اور خرچ کرنا گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خداتعالےٰ نے ہمارے دل کو قایم کر دیا ہے۔ اور وہ صحیح ہے۔ یہ ہے۔ کہ یہ ایام اسلام کے واسطے بڑے مالی مشکلات کے ہیں۔ اول تو مسلمان اکثر غریب ہیں۔ پھر جو امیر ہیں وہ اپنے ذاتی مصارف میں اور مال و عیال کے فکر میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ سود کا روپیہ لے لیتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ دونوں طرف سے گناہ گاری میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ غریب ہو یا امیر ہو کسی کو بھی دین کا اور اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں۔ جو زکوٰۃ دیتے ہیں۔ وہ بھی رسمی طور پر دنیوی عزت کے موقعہ پر اپنا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اپنا جو حق نہ تھا۔ وہ لیتے ہیں۔ اور خدا کا جو حق تھا۔ وہ بھی نہیں دیتے۔ اور اس طرح اپنے اندر دو گناہ ایک ہی وقت میں جمع کرتے ہیں۔ غرض اس قدر اسلامی مصیبت کے وقت میں اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے سود کا روپیہ تصرف ذاتی کے واسطے ناجائز ہے۔ لیکن خدا کے واسطے کوئی شے حرام نہیں۔ خدا کے کام میں جو مال خرچ کیا جائے۔ وہ حرام نہیں ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ گولی بارود کا چلانا ایسا ہی ناجائز اور گناہ ہو۔ لیکن جو شخص اسے ایک جانی دشمن پر مقابلہ کے واسطے نہیں چلاتا وہ قریب ہے۔ کہ خود ہلاک ہو جاوے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا۔ کہ تین دن کے بھوکے کے واسطے سؤر بھی حرام نہیں بلکہ حلال ہے۔ پس سود کا مال اگر ہم خدا کے لئے لگائیں۔ تو پھر کیونکر گناہ ہو سکتا ہے اس میں مخلوق کا حصہ نہیں۔ لیکن اعلائے کلمہ اسلام میں اور اسلام کی جان بچانے کے لئے اس کا خرچ کرنا ہم اطمینان اور ثلج قلب سے کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی فلا اثم علیہ میں داخل ہے۔ یہ ایک استثناء ہے۔ اشاعت اسلام کے واسطے ہزاروں حاجتیں ایسی پڑتی ہیں۔ جن میں مال کی ضرورت ہے۔ مثلاً آج کل یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی لوگ اسلام کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے بہت ضروری ہے۔ کہ اسلامی خوبیوں کی ایک جامع کتاب تالیف کی جائے۔ جس میں سر سے لے کر پاؤں تک اسلام کا پورا نقشہ کھینچا جاوے۔ کہ اسلام کیا ہے۔ صرف بعض مضامین مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنا ایسا ہے۔ جیسا کہ کسی کو سارا بدن نہ دکھایا جائے۔ اور صرف ایک انگلی دکھا دی جائے۔ یہ مفید نہیں ہو سکتا۔ پوری طرح دکھانا چاہئیے۔ کہ اسلام میں کیا کیا خوبیاں ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی دیگر مذاہب کا حال بھی لکھ دینا چاہئیے۔ وہ لوگ بالکل بے خبر ہیں۔ کہ اسلام کیا شے ہے۔ تمام اصول فروع اور اخلاقی حالات کا ذکر کرنا چاہئیے۔ اس کے واسطے ایک مستقل کتاب لکھنی چاہئیے۔ جس کو پڑھ کر لوگ دوسری کتاب کے محتاج نہ رہیں۔ آج کل اس کام میں روپیہ صرف کرنے کی اس قدر ضرورت ہے۔ ہمارے نزدیک جو آدمی حج کے واسطے روپیہ جمع کرتا ہے۔ اس کو بھی چاہئیے۔ کہ اپنا روپیہ اسی کام میں صرف کرے۔ کیونکہ یہ جہاد کا موقعہ ہے اب تلوار کا جہاد باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جہاد باقی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ جس طرح کی تیاری کفار تمہارے مقابلہ میں کرتے ہیں۔ اسی طرح کی تیاریاں تم بھی ان کے مقابلہ میں کرو۔ اب قوموں کے درمیان تلوار کا مذہبی جنگ باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جنگ ہے اور دوسری لوگ طرح طرح کے مکر و فریب کے ساتھ اسلام کے برخلاف کتابیں شائع کرتے ہیں۔ اور غلط باتیں افترا پردازی سے لکھتے ہیں۔ جب تک ان خبیث باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ہونا ثابت نہ کیا جائے۔ اسلام کی اشاعت کس طرح ہو سکتی ہے۔ پس ہم اس بات سے شرم نہیں کرتے۔ کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ میرا مذہب جس پر خدا نے مجھے قایم کیا ہے۔ اور جو قرآن شریف کا مفہوم ہے وہ یہ ہے۔ کہ اپنے نفس عیال اطفال دوست عزیز کے واسطے اس سود کو مباح نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ پلید ہے۔ اور اس کا گناہ حرام ہے۔ لیکن اس ضعف اسلام کے زمانہ میں جب کہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہئیے۔ جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے۔ اور کسی فصیح بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے۔ اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جاوے۔ ایسے موقع پر سود کا روپیہ لگانا جائز ہے۔ کیونکہ ہر ایک مال خدا کا ہے۔ اور اس طرح پر وہ خدا کے ہاتھ میں جائے گا۔ مگر با این ہمہ اضطرار کی حالت میں ایسا ہو گا۔ اور بغیر اضطرار یہ بھی جائز نہیں۔

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ اگر اس طرح سے ایک خاص امر کے واسطے سود کے روپے کی اجازت دی گئی ہو۔ تو لوگوں میں اس کا رواج وسیع ہو کر عام قباحتیں پیدا ہو جائیں گی۔

فرمایا۔ کہ بے جا عذر تراشنے کے واسطے تو بڑے حیلے ہیں۔ بعض شریر لا تقربوا الصلوٰۃ کے یہ معنے کر دیتے ہیں۔ کہ نماز نہ پڑھو۔ ہمارا منشاء صرف یہ ہے۔ کہ اضطراری حالت میں جب خنزیر کھانے کی اجازت نفسانی ضرورتوں کے واسطے جائز ہے۔ تو اسلام کی ہمدردی کے واسطے اگر انسان دین کو ہلاکت سے بچانے کے واسطے سود کے روپے کو خرچ کرلے۔ تو کیا قباحت ہے۔ یہ اجازت مختص المقام اور مختص الزمان ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ہمیشہ کے واسطے اس پر عمل کیا جائے۔ جب اسلام کی نازک حالت نہ رہے۔ تو پھر اس ضرورت کے واسطے بھی سود لینا ویسا ہی حرام ہے۔ کیونکہ دراصل سود کا عام حکم تو حرمت ہی ہے۔

پیراگوئے کی عورتیں۔ پیراگوئے میں بمقابلہ مردوں کے عورتیں بہت زیادہ ہیں۔ وہاں سات عورتوں کے پیچھے ایک مرد ہے۔ اس لئے مذکر جنس کی یہاں بڑی قدر و عزت ہے۔ اور ہر قسم کی محنت و مشقت اور تکلیف وہ کام عورتیں انجام دیتی ہیں۔ مثلاً سڑکوں کا صاف کرنا۔ جہازوں پر اسباب چڑھانا اور بیلوں کو ہانکنا وغیرہ کہ اس قسم کی محنت طلب کام عورتیں کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ حفاظت ملک کی لڑائیوں میں بھی مردوں کی بجائے یہی عورتیں حصہ لیتی ہیں۔

ضرور ہے کہ اس ملک کے باشندوں کو تعدد ازدواج کے ضروری مسئلہ کی طرف توجہ دلائی جاوے۔ تاکہ اس کثرت نسوان کے جو بد نتائج طبعاً ہوسکتے ہیں ان سے وہ ملک بچ سکے۔ غالباً وہاں کے باشندے عیسائی ہوں گے۔ لیکن عیسائیوں کے درمیان بھی ایک ایسا فرقہ ہے۔ جو تعدد ازدواج کو نہ صرف مسلمانوں کی طرح جائز رکھتا ہے۔ بلکہ ہر فرد عیسائی کے واسطے ایک ضروری حکم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

بقیہ رکوع دوم
سورۃ احزاب

جنود۔ لشکر کفار۔ دس ہزار آدمی باہر سے حملہ آور ہوئے اور اندر سے یہود دشمن ہو گئے۔

من فوقکم۔ باہر سے آئے۔

من اسفل منکم۔ مدینہ کے دشمن۔ یہود۔ جو برخلاف معاہدہ بیرونی دشمنوں کے ساتھ مل گئے تھے۔

بلغت القلوب الحناجر۔ دل دھڑکتے ہوئے حنجرے پر معلوم ہوئے۔

ھنالک ابتلی المؤمنون۔ اس جگہ مومنوں کی بہادری کا اظہار ہوا

زلزلوا زلزالا شدیدا۔ اس کلمہ سے معلوم ہوا کہ ایک قسم کی ایک سخت مصیبت کو بھی زلزلہ کہا جاتا ہے

غرورا۔ دھوکہ۔

اشحۃ علیکم۔ تم پر جان قربان کرنے میں بخیل ہیں

اشحۃ علی الخیر۔ مال دینے میں بخیل ہیں۔

من قضی نحبہ۔ اپنی بات کو پورا کر چکے ہیں۔ خدا کے راہ میں اپنی جانیں بھی دے چکے

من ینتظر۔ جو اس انتظار میں ہیں۔ کہ اگر ضرورت ہو تو وہ بھی اپنی جانیں قربان کریں

صیاصیھم۔ ان کے قلعے

ارضا لم تطؤھا۔ جس زمین پر تم نہیں چلے۔ ارض شام اس میں پیشگوئی ہے کہ شام کا ملک بھی تم فتح کرو گے

یایھا النبی قل لازواجک۔ اوپر جنگ اور ان میں فتوحات کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ہی دفعتہً یہ ذکر بھی شروع ہو گیا کہ اے نبی اپنی بیویوں کو کہہ دے۔ کہ اگر تم دنیوی زیب و زینت اور مال اسباب کی خواہشمند ہو۔ تو آؤ میں تمہیں رخصت کر دوں۔ ان دونو آیات کا باہم ربط یہ ہے۔ کہ جب فتوحات کے متعلق پیشگوئیوں کی آیات نازل ہوئیں۔ تو طبعاً آنحضرت کے اہل بیت کے دل میں یہ خیال آ سکتا تھا۔ کہ جب اس قدر فتوحات ہونگے اور بے شمار مال غنیمت آئے گا۔ اور قیصر کسریٰ کے خزانے یہاں مدینہ میں آجاوینگے۔ تو ہم کو بڑا مال و دولت ہاتھ آئے گا۔ اور بڑے عیش و آرام سے زندگی بسر ہوگی برخلاف اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے واسطے کچھ جمع کرنا اور مال و دولت سے دل لگانا گناہ سمجھتے تھے۔ اس واسطے ازواج کا دل بھی پہلے سے ہی اس قسم کے خیالات سے پاک کر دیا گیا۔ اور صرف اللہ اور اس کے رسول کی خاطر وہاں رہنا انہوں نے منظور کیا

فاحشہ۔ ناشائستہ حرکت

لا تخضعن۔ دبی زبان سے مت کہو

لا تبرجن تبرج الجاہلیہ۔ جاہلوں کی طرح اکھاڑوں میں نہ نکلو۔

اٰتین الزکوٰۃ۔ عورتوں کو لازم ہے۔ کہ اپنے مال میں سے علیحدہ خود زکوٰۃ دیں

ان المسلمین والمسلمات۔ ایک دفعہ ایک نواب نے مجھے (حضرت مولوی نورالدین صاحب کو) اپنے مکان پر وعظ کے واسطے کہا جب وعظ کے واسطے میں وہاں گیا۔ تو اس نے بتلایا کہ ایک طرف بیگمات پردہ کر کے بیٹھی ہیں۔ اور ایک طرف مرد بیٹھے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی جس میں متواتر ایک لفظ مردوں کے لئے اور ایک لفظ عورتوں کے واسطے آیا ہے سب لوگ حیران ہوئے۔ کہ قرآن شریف کیسی جامع کتاب ہے۔ گویا خاص اس وقت اور موقع کے لئے ایک خاص آیت پہلے سے قرآن شریف لکھ دی ہوئی تھی۔

خیرت۔ اختیار۔

سوامی درشنانند اور سماج

سوامی درشنانند (شاید سابق پنڈت کرپارام جگرانوی) آریہ سماج کے مشہور سرگرم اپدیشک اور مصنف تھے اب ایک عرصہ سے سو بجات متھ میں کئی جگہ گورو کل قائم کرنے کے متعلق کوشش کیا کرتے تھے۔ اب بقول سناتن دھرم گزٹ مطبوعہ ۱۰ اگست ان کا مندرجہ ذیل اعلان اخبار تحفہ ہند بلندشہر نمبر ۲ جلد ۱۸ میں شائع ہوا ہے۔

آج کل آریہ سماج رشی دیانند کے سدھانتوں سے بالکل گر گیا۔ اور کوئی آدمی بھی سچائی اور شانتی سے سماج میں نہیں کر سکتا۔ اس واسطے کوئی آریہ سماج مجھے شاستر ارتھ یا سالانہ جلسہ کے موقعہ پر نہ بلائے۔ میں آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر لکچر دینا پاپ سمجھتا ہوں موجودہ آریہ سماج میں۔ لڑائی۔ جھگڑا۔ پالیسی اور وشواس گھات بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

(جیون تت۔ لاہور)

دو بت خانوں
زلزلوں کی مار

جیسا کہ مشرق کی تمام بت پرستی کی جڑھ اور ابتدا ہندوستان میں ہے۔ ایسا ہی مغرب کی تمام بت پرستی کی ابتدا اور بنا اٹلی کے ملک میں ہے۔ چینی اور جاپانی اور اہل تبت اگر بدھ پرست ہیں۔ تو بدھ کا جنم بھی ہندوستان ہی ہے اور امریکہ میں اگر مریم اور اس کے بیٹے کے بتوں کے آگے سر جھکانے والے ہیں۔ تو وہ پوپ ہی کو اپنا مورث اعلیٰ مانتے ہیں اور سچ پوچھو۔ تو اصل بت پرست اس وقت تمام دنیا میں دو ہی ہیں۔ عیسائی اور ہندو۔ اور ان کے مرکز ہیں۔ اٹلی اور ہند۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس وقت الٰہی جلال نے اپنے وعدہ کے مطابق کفر کو سرنگوں کرنے کے واسطے اپنی قدرت کا جو کرشمہ دکھایا۔ اس کے ظہور کا میدان انہیں دو ملکوں میں قائم کیا گیا ہے۔ ہند میں جو کچھ ہوا اس سے تو لوگ بخوبی واقف ہیں۔ اور اٹلی میں جو کچھ ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ وہ شاہ اٹلی کے ان الفاظ کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ جو ہم نے گذشتہ اخبار میں نقل کئے تھے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

مفت اخبار

مولوی سرور شاہ صاحب کسی ایسی جگہ اخبار بھیجنے کے لئے قیمت دینا چاہتے ہیں۔ جہاں پہلے نہ جاتی ہو احمدی غربا یا غیر احمدی کو مفید ہو۔ درخواست بنام مینیجر آنی چاہیئے۔

انصار بدر

کیا آپ ... کے واسطے خریدار بہم پہنچا کر اور اس کے فنڈ میں ... کر اس کے انصار میں سے بننے کی سعی نہیں فرمائیں گے۔ احباب نے اس ... اس وقت جس قدر امداد ... جاتی ہے۔ کہ اخبار کی سہٹ۔ اس سے امید کی ... پر کھڑا ہونے کے لائق بفضلہ تعالیٰ اپنے پاؤں ... بہت کمی ہے۔ اور ... سردست فنڈ میں ... باران رکھا گیا ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیون مین مسیح کی آمد کا انتظار

یہ زمانہ ایسا ہے۔ کہ تمام گذشتہ اقوام اور مذاہب کی نظر مدت سے اس پر جم رہی تھی۔ مسلمانون کے نزدیک مہدی اور مسیح کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔ ہندؤن کے نزدیک ایک زبردست کلکی اوتار کے ظاہر ہونے کا یہی سمان ہے۔ اور عیسائیون کے نزدیک مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ سب اپنی اپنی جگہ اس امید مین لگے ہوئے ہین۔ کہ مسیح آج آیا یا کل۔ بس اس سے آگے بڑھنا مشکل ہے۔ اس زمانہ مین مذاہب کی جو گت بن رہی ہے اور جس قدر بدعملی اور دہریہ پن پھیل رہا ہے۔ وہ بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگر کسی مصلح نے پیدا ہونا ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اب پیدا ہو۔ ورنہ تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مار گزیدہ مردہ شود۔ والا معاملہ دنیا کی روحانی حالت کے ساتھ ہو جائیگا

عیسائیون کی قوم کتابون کے لکھنے چھاپنے اور شائع کرنے مین بڑی ہوشیار ہے۔ جہان کوئی خیال سوجھا جھٹ قلمبند کر کے شائع کر دیا۔ اس واسطے یورپ کے ملک مین بہت سی اس قسم کی کتابین چھپ چکی ہین جنمین مسیح کی آمد ثانی کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک ضخیم انگریزی کتاب مجھے ملی۔ جس مین نہایت تفصیل کے ساتھ بائبل کی پیش گوئیون کی بنا پر مسیح کی آمد کا وقت بقید تاریخ درج کیا گیا تھا۔ اور مصنف کو اپنے اس حساب پر ایسا فخر تھا۔ کہ اس نے جوش مین آکر یہ الفاظ لکھے۔ کہ اگر مسیح ۱۸۹۸ء مین نہ آگیا۔ تو بائبل جھوٹی ہے اگر بائبل کے کذب و صدق کا یہی معیار ہو۔ اور پیشگوئیون کے پورا ہونے کا وہی طریق ہو۔ جو عیسائیون نے سمجھا ہے تب تو بائبل آج جھوٹی اور کل بھی جھوٹی۔ بلکہ قیامت تک جھوٹی ثابت ہوتی رہے گی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس معاملہ مین بائبل نہین جھوٹی بلکہ مسیح کی آمد کا جو نقشہ ان لوگون نے اپنے دل مین بنا کر رکھا ہوا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ مین نے اس کتاب کے مصنف کو ایک خط لکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی تھی کہ عیسائی دنیا نے تم پر بڑی لعنت ملامت کی ہوگی کیونکہ تمہاری تحریر کے مطابق مسیح ۱۸۹۸ء مین نہ آیا۔ لیکن سچ یہ ہے۔ کہ تمہاری تحریر درست تھی۔ اور مسیح آگیا ہے صرف آپ لوگون نے اس کی آمد کے طریق مین ایسا ہی دھوکا کھایا ہے۔ جیسا کہ الیاس کے متعلق یہودیون نے مسیح ناصری کے وقت دھوکا کھایا تھا۔ اس خط کا جواب صاحب موصوف نے نہین دیا۔ اور بے چارہ دیتا بھی تو کیا دیتا

حال مین اسی قسم کی ایک اور کتاب منجر یک میان نبی بخش صاحب برادرم بابو برکت علی صاحب نے شملہ سے دیکھنے کے واسطے مجھے بھیجی ہے۔ یہ کتاب پادری بیکسٹر صاحب کی تصنیف ہے۔ جو اخبار کرسچن ہیرالڈ کا ایڈیٹر ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب ۱۸۶۶ء مین چھپی تھی۔ اور عیسائیون کے درمیان ایسی مقبول ہوئی۔ کہ ۱۸۹۴ء تک یہ آٹھ دفعہ چھپ چکی تھی۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی چھپی ہو۔ لیکن جو کتاب مجھے ہاتھ لگی ہے وہ ۱۸۹۴ء مین چھپی ہوئی ہے۔ اس کتاب کا نام چہل عجائبات نبوت۔ اس کتاب کا خلاصہ مضمون یہ ہے

۱۸۹۶ یا ۱۸۹۷ء مین یورپ مین ایک بڑا جنگ ہوگا فرانس جرمنی کے ملک پر غالب آئے گا۔ جرنی کے حصے کئے جائین گے۔ کچھ فرانس کے قبضہ مین آئے گا۔ کچھ آسٹریا سے مل جائے گا۔ سلطنت روم کو عیسائی لوگ فتح کر لین گے۔ یورپ مین دس بڑی بڑی سلطنتین طاقت ور ہون گی۔ برطانیہ سے ہند اور آئرلینڈ سے صرف قانونی رنگ مین علیحدہ ہو جائین گے۔ یہودیون کو یروشلم مین ہیکل اور مذبح بنانے کی اجازت ہو جائی گی۔ دس سلطنتون کے بیچ مین سے ایک اور گیارھوین سلطنت پیدا ہوگی۔ ۱۲۔ مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعرات تمام مقدس عیسائی اوپر آسمان کی طرف اڑین گے۔ آسمان کے اندر مسیح کے ساتھ ملاقات کرین گے

اکتوبر ۱۹۰۲ء مین سخت زلزلہ آئے گا۔ مارچ ۱۹۰۴ء مین شیطان اور میکائیل فرشتے کی لڑائی ہوگی۔ اپریل ۱۹۰۴ء مین زمین کے باشندون کے درمیان ایک بڑا جنگ ہوگا۔ فروری ۱۹۰۶ء مین سخت قحط ہوگا۔ بالآخر ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو جمعرات کے دن شام کے ٹھیک تین بجے مسیح کوہ زیتون پر نازل ہوگا۔

یہ پیشگوئیون کا سلسلہ ۱۸۹۶ء سے شروع ہو کر ۱۹۰۸ء تک بارہ سال مین ختم ہوتا ہے جس مین سے ۹ سال گذر چکے ہین۔ اور تین سال باقی ہین گذشتہ نو سال کے عرصہ مین جہان تک یہ پیشگوئیان پوری ہوئی ہین۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آئندہ تین سال کی باتین کہان تک سچی نکلین گی

اس مین شک نہین۔ کہ اصل مقصد ان کتب کا یعنی مسیح کی آمد اس زمانہ مین ایک صحیح اور واقعی امر ہے۔ اگر گذشتہ انبیاء جن کے متعلق پہلے سے نبوت کی گئی تھی اور نشانات بتلائے گئے تھے۔ اگر ان کے واقعات پیش آمدہ کو بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو اس مسیح کے ماننے مین مشکلات نہین رہتے۔ ہر بار پیشگوئیون کے پورا ہونے کے معاملہ مین ایک ہی قسم کی ٹھوکر ہمیشہ مخالفین سلسلہ حقہ کھاتے چلے آئے ہین۔ اور ایسے وقت مین صرف وہی لوگ فائدہ حاصل کر سکتے ہین۔ جو گذشتہ واقعات کو پیش نظر رکھتے ہین۔ (باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

رسید زر

۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ سید عبد الرحیم صاحب حیدر آباد دکن عا؍
۲۴ " " ۔ منشی محمد حسن صاحب۔ موگہ عا؍
۲۴ " " ۔ چودہری ثناء اللہ صاحب ظفر وال عا؍
۲۶ " " ۔ حافظ محمد صاحب۔ سری نگر سے
۲۶ " " ۔ محمد امام الدین صاحب سیالکوٹ عا؍
۲۸ " " ۔ عمر الدین صاحب ٹھیکدار ریاست نابھہ عا؍
۲۸ " " ۔ نامعلوم الاسلام عہ؍
۳۰ " " ۔ محمد اسمٰعیل صاحب تھانون عا؍
۳۰ " " ۔ محمد عبد الرحمان صاحب بمبئی عا؍
۳۰ " " ۔ عبد العزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پالم پور عا؍
۳۰ " " ۔ نواب محمد علی خان صاحب قادیان عہ؍
۳۱ " " ۔ صوفی عبد اللطیف صاحب عا؍
یکم ستمبر ۱۹۰۵ء۔ غلام احمد خانصاحب بھوپال ۱۲؍
" " " ۔ نصیر الدین صاحب۔ چکردتہ ۸؍
" " " ۔ نامعلوم الاسلام عا
" " " ۔ فضل محمد صاحب۔ ہرسیان عمہ؍
۴ " " ۔ قاضی نظیر حسین صاحب بہاگ سے
" " " ۔ عبد القادر صاحب مدرس لاہور عا
" " " ۔ مستری شہاب الدین صاحب جمون عا؍
۹ " " ۔ مولوی جان محمد صاحب ڈسکہ ۱۳؍
" " " ۔ مستری قطب الدین صاحب قادیان ۲؍
" " " ۔ قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانہ عا
" " " ۔ سید محمد رضوی صاحب حیدر آباد دکن سے
" " " ۔ علی بخش صاحب گوجرانوالہ عا
" " " ۔ مولوی فتح الدین صاحب ابراہیم پور عہ

عام اخبار

قسطنطنیہ مین سلطان المعظم پر وار کرنے کی سازش کے الزام مین ایک ارمنی گرفتار تھا - یہ ایک شخص کا خانگی خدمتگار نکلا جو انگریزی رعایا ہے اُسکے مکان کی تلاشی لی گئی یہان پچاس گولے بمب کے خالی پائے اور ۱۵ ر بوتل آتشگیر سال اده کی جسے بھک سے اُڑتے ہین

اٹلی کا زلزلہ - اٹلی کے علاقہ کلیبریا مین زلزلے کی تباہیان بے طرح جاری ہین - ایک طرف زلزلون کا خوف برابر لگا ہے اب تک اسکے صدمے محسوس ہوتے ہین - اسپر موسم بارانی اور اِس قدر طوفانی ہے - کہ خیمہ جات اور جھونپڑے مثل پرکاہ کے اُڑ جاتے ہین اور جاڑون سے سخت مصیبت اور پڑھگئی ہے - جو لوگ زلزلے کی تباہی کا شکار ہین ان کی حالت نہایت دردناک ہے ہرچند کہ رفع تکالیف مین کچھ کسر نہین رکھی گئی - لیکن آسمانی آفتون کا کیا علاج ہے - بارشین دھڑا دھڑ ہو رہی ہین - اور ہوا کا زور بھی سراسر طوفانی ہے اِس سے جانون کی تباہی - سراسر ناگفتہ بہ حالت بھگت رہے ہین :

طاعون کا اثر - برما کے ضلع میانگ میا کے سول سرجن ڈاکٹر بریڈلے صاحب کو طاعون ہو گیا تھا - آرام آیا - لیکن اسکے ساتھ ہی دیکھا گیا ہے - کہ ان کے کانون کی طاقت زایل ہو گئی ہے - وہ کچھ نہین سن سکتے ہین - وہ ایسے بہرے ہو گئے ہین - کہ ریٹایر ہونے پر مجبور ہین اور قبل پنشن کے دو سال کی رخصت فرلو حاصل کی ہے :: تشخیص کیا کر سکتے ہین -

بھوپال کی بیگم صاحبہ نے اپنی ریاست کی مستورات کے لیے ایک صنعتی مدرسہ قائم کیا ہے تاکہ وہ مستورات جو مدد کی محتاج ہوں کسی ہنر کی تعلیم حاصل کر کے اپنا گذارہ آپ چلا سکیں وظیفے وغیرہ بھی قائم کیے گئے ہیں -

کوہ قاف کی لڑائی - یہ بلوہ دنون دن بڑھتا جاتا ہے طفلس کے سرغنوں نے عام اعلان دیا ہے کہ سب لوگوں کو روس سے باغی ہو جانا چاہیے - باکو کی تیل کی تجارت قریباً بند ہو چکی ہے - شاہزادہ لوی نیپولین جو بالیہ زار کی طرف سے گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا ہے امن قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے - باکو میں حکام کا کچھ نہیں چلتا اور تیل کے کارخانے والوں نے بابیوں کو بڑی بڑی رقمیں دیکر اپنی حفاظت کی تجویز کی ہے -

یمن کی بغاوت کا خاتمہ - عربوں نے ترکی حکومت کے جوئے کو کندھے سے اُتارنے میں کچھ کمی نہیں کی تھی اور یورپی اخبارات نے عربوں کے حق میں فیصلہ دینے میں کوئی کمی نہیں کی اور یہی مشہور کرتے رہے کہ ترک شکست کھا رہے ہیں ترکوں کے پاس جہاز نہیں کہ فوج یمن میں آئے یمن کے افسر فوج کے اخبارات محدود ہیں وہ بیچارہ کچھ نہیں کر سکتا غرض اس قسم کی بے سروپا خبریں اُڑتی رہیں جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب پارہ پارہ کر دیے گئے ان کی فوجیں پریشان ہو گئیں تمام یمن پر اس سرے سے اُس سرے تک ترکوں کا نہایت استواری سے قبضہ ہو گیا زیدیوں کے سیکڑوں دیہات جلا دیے گئے اور انہیں ایسا سبق پڑھا دیا گیا غالباً وہ پچاس ساٹھ برس تک تو کان نہیں ہلانے کے عربوں کا بے جگری سے لڑنا ایک معمولی بات ہے مگر ترکوں کی قواعد دان فوج اور مشین کی توپوں نے انکا کچھ کس نکال دیا ان کی بے ہنگام شجاعت کچھ کام نہ آئی اور وہ چنوں کی طرح بھون دیے گئے ترکی فوجیں ایک بھی ترک نہیں ہے ساری پلٹن البانی رنگروٹوں کی تھی اور یہ وہی البانی ہیں جنھوں نے ایک ہفتہ میں یونانیوں کی کر توڑ دی تھی غرض باغیان بالکل نیست و نابود ہو گئے -

برن کمپنی کے کلرک

کلکتہ کی مشہور برن کمپنی کے تین سو دیسی کلرکوں نے اسوجہ سے نوکری پر جانا موقوف کر دیا ہے کہ ان کے ساتھ قلیوں کا برتاو کیا جاتا ہے ان کی ہمت اور غیرت پر آفرین ہے - اس کے علاوہ کلکتہ کے دیسی دوکانداروں نے برن کمپنی سے حساب کتاب بند کرنا شروع کر دیا ہے اور ان تمام دیسی دوکانداروں نے اتفاق کر کے ایک میموریل برن کمپنی کو بھیجا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ اگر مالکان کمپنی کلرکوں کو دوبارہ نوکر نہ رکھینگے اور ان کے ساتھ شریفانہ برتاو نہ کرینگے تو ہم خرید و فروخت قطعی بند کر دینگے - برن کمپنی کے مالکوں نے اسکا ابھی کوئی جواب نہیں دیا ہے جسکا نہ صرف اہل بنگال بلکہ دیگر صوبجات کے باشندوں کو بھی بڑی بے صبری سے انتظار ہے -

نیو یارک میں ایک ریل پٹڑی سے اُتر گئی ۱۰ مسافر ہلاک ۴ زخمی ہوئے -

۷ رماہ حال کو منصوری میں ۱/۲ ۴ بجے صبح کے وقت زلزلہ آیا مگر کچھ نقصان نہیں ہوا -

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین اور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ لکھا جا رہا ہے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ہنوز علیل ہین - اور تکالیف مین ہین - احباب ان کے صحت و عافیت کے واسطے دعا کرین - کہ اللہ تعالے انہین شفا دے

اِس ہفتہ مین خلیفہ نور الدین صاحب جمون سے محمد ذوالفقار علی خانصاحب - اور مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھ سے شیخ خدا بخش صاحب - میان محمد یوسف صاحب میر کرشفقت اپیل نویس مردان سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے

شیخ عبد الرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ قادیان ہنوز علیل ہیں احباب اُن کے واسطے بھی دعاے صحت کریں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں سید طفیل حسین صاحب سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج اور میاں محمد شریف صاحب بی - اے عارضی طور پر آنریری کام کرتے ہیں اللہ تعالے اُن کو جزاے خیر دے -

آج کل حضرت اقدس عموماً صبح کے ۸ اور ۱۲ بجے کے درمیان دو ایک گھنٹہ مسجد مبارک میں اجلاس فرماتے ہیں اور خادمان کو اپنے پر اثر وعظ سے مستفیض فرماتے ہیں - باہر سے آنے والوں کے لیے کیا خود یہاں کے رہنے والوں کے واسطے یہ موقعہ نہایت غنیمت ہے اللہ تعالے عمل کی توفیق عطا فرماوے آمین

آمد و روانگی

جدید ویسراے ہند لارڈ منٹو نے رئیوٹر ایجنسی کو اطلاع دی ہے کہ وہ کونٹس منٹو اور لڑکیوں کے ساتھ ۲۰ اکتوبر کو مارسیلز سے جہاز مقدونیہ پر روانہ ہند ہوں گے لارڈ موصوف کے سٹاف میں حسب ذیل اصحاب ہوں گے

میجر ادم - میجر فیلڈنگ - لارڈ میس سکاٹ اور سرجن کرنل کروک لاس

درخواست دعا

حسن محمد ساکن کتھاہ بیمار ہیں - بابو گل سید خان صاحب مخالفین کی دکھ دہی سے تنگ آئے ہیں ہر دو صاحبان احباب کی خدمت میں دعا کے واسطے ملتجی ہیں -

ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان دونوں صاحبوں کے لیے جناب باریتعالیٰ کے حضور دعا کریں -

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں
سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جمیل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخباروں میں متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت میں تحریک کی ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت میں چاہتا ہوں کہ دوستوں کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤں۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہیں ہے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہوجاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتیں سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتیں جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام میں غفلت کرتے ہیں اور چندہ کی روانگی میں دیر کرتے ہیں۔ سر دست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت میں زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمروں کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہوں کے واسطے بھی جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہوں۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ میں ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے۔ جس کو بطور ریزرو فنڈ انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کریں۔ اپنے خرچ سے انجمنوں کتب خانوں اور غریب لوگوں کو اخبار خرید کر دیں۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کریں

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن ۴؍ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸؍ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ چھپوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت تصفیہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہو جنکے اشتہار کی اجرت ۱۵ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے۔ ۱۲؍ ۲۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

فگ پلز

یہ نادر گولیاں بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے میں عجیب باثر ثابت ہوئی ہیں۔ دائمی قبض ان گولیوں کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم جلے اور کھٹے ڈکار کا آنا ان گولیوں کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہیں۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہیں۔ قیمت فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ہوتی ہیں۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور۔ آگرہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۶	چہ گویم با تو گر آئی بجائے در قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۳۰	۷ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۳
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سہ
معاونین عہ
پرنسلئے صہ
خود ے
عام قیمت عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا سر دست خریداری کی بہت کم ہے اور خرچ آمد سے بہت زیادہ ہو رہا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔ ترسیل زر بنام محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آنچہ ہست از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
مدعی بعدی ازآن عالیجناب ۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ سینتالیس سال کی عمر۔ انا للہ و انا الیہ راجعون (اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کر کے لکھا۔ اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے۔ انا للہ انا الیہ راجعون۔ فرمایا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنیوالا ہوتا ہے۔ اس کے مضمون سے پہلے ہی سے اطلاع دی جاتی ہے)

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ ما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ

۱۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ایک کاغذ دکھایا گیا۔ جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے۔ اور سامنے اس کے پاس حصہ پندرہ رکھے ہوئے ہیں (اس کشف کے تھوڑی دیر بعد پندرہ کا ایک منی آرڈر آیا)

۲۔ ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔

آتش فشان

۳۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

مصالح العرب۔ میسر العرب

۴۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

با مراد

۵۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

رد بلا

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ قبل ظہر۔ واما بنعمۃ ربک فحدث

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ اذا جاء افواج و سمع من السماء۔

کفن میں لپیٹا گیا

فرمایا۔ معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں۔

القول الطیب

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ مذکورہ بالا الہامات سنا کر فرمایا کہ بعض دفعہ وحی اس طرح بھی نازل ہوتی ہے۔ کہ کوئی کاغذ یا پتھر وغیرہ دکھایا جاتا ہے۔ جس پر کچھ لکھا ہوا ہوتا ہے

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے نشان اس طرح کے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں قدرت اور غیب ملا ہوا ہوتا ہے اور انسان کی طاقت نہیں ہوتی۔ کہ ان کو ظاہر کر سکے

فرمایا۔ مولوی صاحب کی زیادہ علالت کیوقت میں بہت دعا کرتا تھا۔ اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے ناامیدی ظاہر ہوتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کہ گویا موت کا وقت ہے۔ اور ظاہر طب کی رو سے بھی معاملہ خوفناک تھا کیونکہ ذیابیطس والے کو سرطان ہو جائے۔ تو پھر بچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس دعا میں میں نے بہت تکلیف اٹھائی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے بشارت نازل کی۔ اور عبد اللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی۔ جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے

اُمت بمنزلہ عورت اس دعا میں میں نے ایک شفاعت کی تھی۔ جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ شخص میرا دوست ہے۔ خدا کی قدرت اور اس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہونا تھا۔ کہ مولوی صاحب بچ گئے۔ خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت اُمت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے۔ اور دوسری جگہ عمران کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے۔ اناجیل میں بھی مسیح کو دولہا اور اُمت کو دلہن قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اُمت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے۔ جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی واسطے ہماری رویاء میں

تعبیر رویا عبد اللہ نے کہا۔ کہ میری بیوی بیمار ہے عبد اللہ نبی کا نام ہے۔ قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام عبد اللہ آیا ہے۔ مٹھن سے مراد وہ لذت اور راحت صحت کی ہے۔ جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب آتی ہے۔ مقبول سے مراد ہے۔ کہ دعا قبول ہو گئی یہ سب گہرے استعارات ہیں اور تمثلات ہیں جب تک آسمان پر نہ ہو۔ زمین پر کچھ ہو نہیں سکتا۔ مولوی صاحب کا اس بیماری سے صحت پانا ایک بڑا معجزہ ہے۔

مطالعہ کتب سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا۔ مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر تھا۔ ایک دوست نے عرض کی کہ کہیں مرنے کے وقت توبہ کریگا۔ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ہر شے پر غالب ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ہماری جوتیاں جھاڑ کر آگے رکھتا تھا ہم کو وضو کرانا ایک بڑا ثواب جانتا تھا۔ براہین کا ریویو اس نے خود بخود لکھا۔ ہماری درخواست نہ تھی۔ تعجب نہیں کہ وہ کسی وقت پہلی حالت پر پھر لوٹ آئے۔ جیسا کہ ہم رویاء میں دیکھ چکے ہیں۔ بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہوتی ہیں۔ یہ رؤیا چھپ چکا ہے۔ جس میں میں نے دیکھا تھا۔ کہ وہ ایک چھوٹا لڑکا ہے ننگا رنگ سیاہ اور بدشکل ہے۔ میں نے اس کو اشارہ سے بلایا۔ تب وہ آیا اور میرے گلے لگا۔ اور پورے قد کا ہو گیا اور اس پر لباس بھی ہے اور رنگ سفید ہے۔ تب میں نے کہا کہ آپ کا ہمارا اس قدر مقابلہ رہا۔ ممکن ہے۔ کہ قلم سے یا زبان سے کوئی سخت لفظ نکل گیا ہو۔ تم بخشو۔ وہ۔ اس نے کہا۔ اچھا میں نے بخشا۔ تب میں نے کہا کہ تم نے جو ایذا ہم کو دی تھی۔ وہ بھی ہم نے بخشدی۔ تب ہم نے اس کی دعوت کی۔ جس کو اس نے کچھ تردد کے بعد قبول کیا اور ایک شخص جان کندن میں ہے۔ تب میں نے کہا کہ یہ مقدر تھا کہ جب جانتا یہ شخص مرے۔ اس دن تم توبہ کرو

ہجرت آج کے الہام میسر العرب کا ذکر تھا تو فرمایا۔ اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ عرب میں چلا جانا۔ شاید مقدر ہو کہ ہم عرب میں جائیں۔ مدت ہوئی۔ کہ کوئی پچیس ۲۵ چھبیس ۲۶ سال کا عرصہ گذرا ہے ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں۔ تو وہ ممالک حضرت عمر کے زمانہ میں فتح ہوئے۔

ہفتہ دار الامان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب و ڈاکٹر انور محمد صاحب لاہور اور شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد سے اس ہفتہ میں تشریف لائے ہیں اور حضرت مسیح کی صحبت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف فرما ہوئے۔ مولوی عبد الکریم صاحب کی طبیعت بحمد اللہ نسبتاً اچھی ہے۔ حضرت کے مکانات کے مغربی جانب ایک وسیع مکان لنگر خانہ اور مہمان خانہ کیواسطے بن رہا ہے جس کی چھت کے واسطے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آبادی نے اپنے خرچ سے چار لوہے کے گرڈر بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سورۃ السجدۃ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں یہ سورہ شریف ہمیشہ نہیں تو اکثر ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالےٰ کی عظمت۔ نبوت۔ کی صداقت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک عادات اور دنیا کے تغیرات کا بیان ہے

الٓمٓ۔ انا اللہ اعلم۔ میں اللہ جاننے والا ہوں جن سورتوں کے شروع میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی اللہ تعالےٰ کی کتاب کا خصوصیت کے ساتھ ذکر آیا ہے۔ مثلاً۔ الٓمٓ۔ ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ۔ الٓمٓ۔ تلک اٰیٰت الکتٰب الحکیم۔ الٓمٓ تنزیل الکتٰب لاریب فیہ

حروف مقطعات

قرآن شریف میں کئی سورتوں کے شروع میں اس قسم کے حروف ہیں۔ جیسے کہ اس سورہ کے ابتدا میں حروف الٓمٓ ہیں۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ حروف مقطعات کے معانی تلاش کرنا گناہ ہے۔ اور یہ کسی کو معلوم نہیں۔ مگر یہ کہنا قرآن شریف کی بے ادبی کرنا ہے۔ قرآن شریف میں تدبر کرنا فرض ہے صحابہ کرام میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان حروف کو اجزاء اسمائے الٰہی مانا ہے۔ میں نے بہت محنت کے ساتھ ایسی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ جس میں ان کا ذکر ہو اور صحابہ کرام کے مقدس گروہ کا اجماع مجھے اسی پر دکھائی دیا ہے۔ کہ حروف اجزائے اسماء الٰہی ہیں اور اسی واسطے سورتوں کے نام ہیں

آج کل کے جنٹلمین تو اس طریق پر اعتراض کر ہی نہیں سکتے کیونکہ ان میں عموماً قابل عزت وہی ہے جس کے نام کے ساتھ کوئی بی۔ اے یا ایم۔ بی یا ایم۔ بی۔ یا ایل ایل بی غرض دو یا تین حروف لگے ہوئے ہیں۔ اور بعض بڑے معززین کے ناموں کے ساتھ اس قدر حروف ہوتے ہیں کہ ساری حروف تہجی وہاں ختم ہوتی نظر آتی ہے۔

وید وں میں بھی سب سے پہلے اوم ہی آتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ باوجود اس کو حروف مقطعات ماننے کے وہ لوگ اس کے معنے کے واسطے کوئی سند نہیں رکھتے۔

مااتاھم من نذیر۔ نہیں آیا ان کے پاس کوئی ڈرانے والا ۔ عرب کے لوگ ماموریں اللہ اور مکالمہ الٰہی سے بالکل ناواقف تھے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے کے لوگ ناواقف ہیں۔ جو قوم اس وقت عرب میں موجود تھی۔ ان میں یا ان سے پہلے قریب دنوں میں ان کے درمیان کوئی ایسا نبی نہ گذرا تھا۔ جس سے ان کو معلوم ہوتا کہ نذیر کس طرح ہوا کرتے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ ان کو ایک نذیر نظر آیا

چھ دن میں زمین و آسمان

فی ستۃ ایام۔ چھ دنوں میں۔ یوم ایک وقت اور ایک دور کو کہتے ہیں۔ یوم کا لفظ ایک دن پر ایک برس پر ایک ہزار برس پر پچاس ہزار برس پر یا کسی کام کے پورا ہونے کی ایک منزل کی میعاد کو کہتے ہیں آج کل کے جیالوجسٹ یعنی علم الارض کے ماہروں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ زمین کو اس موجودہ صورت تک پہنچنے تک چھ خاص حالتوں میں سے گذرنا پڑا ہے۔ جن پر چھ زمانے گذرے تھے۔ آج کل لاہور کے عیسائی پادریوں کے مشہور ماہواری رسالہ میں بھی جس کا نام ترقی ہے۔ ایک لمبا مضمون اس تفصیل میں نکلا ہے کہ زمین نے کس طرح چھ حالتیں بدلیں۔ اور بالآخر وہ اس موجودہ شکل میں پوری ہوئی

انسان کا بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اس پر بھی چھ ایام آتے ہیں ۔ سلالۃ من طین نطفہ۔ علقہ۔ مضغہ۔ عظام۔ کسونا العظام لحماً

اس کے بعد پھر انسانی بچہ پر چھ ایام آتے ہیں۔ جنین۔ رضیع۔ غلام۔ شاب۔ کہل۔ شیخ

ایسا ہی زمیندار ہل چلاکر ڈھیلے توڑتا۔ پانی دیتا بیج ڈالتا۔ لو نکلتی۔ فصل پکتا

ایسا ہی آج کل تعلیم چھ درجوں پر کامل ہوتی ہے پرائمری۔ مڈل۔ انٹرنس۔ ایف اے۔ بی اے ایم۔ اے

ایک دفعہ ایک شخص نے اعتراض کیا۔ کہ کیا خدا تعالےٰ زمین و آسمان کو ایک دن میں نہیں بنا سکتا تھا۔ چھ یوم کیوں لگائے۔ بیٹھے ہوئے کا ایک بچہ سامنے تھا۔ میں نے اس کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ یہ کتنے عرصہ میں پکے گا۔ وہ شرمندہ ہو گیا

اللہ تعالےٰ کی صفات کا مقتضا ہے۔ کہ ہر ایک شے بتدریج نشوونما اور ترقی پاتے

ثم استوی علی العرش۔ اللہ تعالےٰ اپنے تخت پر ٹھیک ٹھاک حکمران ہے

یدبر الامر من السماء۔ کل احکام اوپر سے آتے ہیں۔ ہم آنکھیں رکھتے ہیں۔ مگر آسمانی روشنی کے سوائے کچھ دیکھ نہیں سکتے۔ اگر اوپر سے بارش نہ آئے۔ تو کنوئیں بھی خشک ہو جاتے ہیں

روح

روح۔ قرآن شریف میں روح کا لفظ جان کے واسطے کہیں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ روح کے معنے کلام الٰہی میں ہر جگہ وحی الٰہی لئے گئے ہیں۔ مثال وکذٰلک اوحینا الیک روحاً من امرنا

مدینہ میں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اول مرتبہ اہل مدینہ کو مخاطب کر کے جو خطبہ پڑھا اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے لوگو۔ قبل اس کے کہ تم اپنی جان کو چھوڑ دو اپنے لئے اعمال نیک کا ذخیرہ آگے بھیجو۔ یقین جان لو قسم ہے خدا کی کہ بالضرور تم میں سے ہر ایک شخص ہولناک بلا میں پڑنے والا اور بے ہوش ہو جائیگا اور اس طرح چھوڑا جائیگا جیسے کوئی اپنی بکریوں کو بغیر محافظ کے چھوڑ دے اور بیشک خدا ہر ایک سے ایسے طور پر کہ نہ اس کے لئے کوئی ترجمان ہوگا اور نہ روک ٹوک کرنیوالا دربان یقینی گویا منہ در منہ پوچھیگا۔ کہ کیا ہمارا کوئی پیغمبر تیرے پاس نہیں آیا تھا؟ اور جس نے ہمارے احکام تجھ کو نہیں پہنچائے تھے۔ اور کیا تجھ کو ہم نے بہت سا مال نہیں بخشا تھا؟ (تاکہ ہماری راہ میں دے) اور اپنا فضل و احسان تجھ پر نہیں کیا تھا؟ (تاکہ اپنی نوع کے ساتھ مہربانی اور نیکوئی کرے) پس بتا کہ تو نے کیا چیز اپنے لئے آگے بھیجی تھی۔ پس البتہ (اس وقت) انسان دائیں بائیں دیکھیگا) اور کوئی چیز دکھائی نہ دیگی۔ پھر سامنے کی طرف نظر کریگا۔ اور ادھر بھی جہنم کے سوا کچھ نظر نہ آئیگا پس جس سے ہو سکے اپنے تئیں آگ سے بچائے خواہ کھجور کے دانہ کا ایک ٹکڑہ ہی خدا کی راہ میں دے کر۔ اور جس کو اتنا بھی میسر نہ ہو تو کسی کے حق میں کلمہ خیر ہی کہے۔ کیونکہ بیشک آخرت میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ سات سو گنے تک دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو۔

وصیت نور دین

هٰذا شہادتی امانۃ عند کل من
یہ میری شہادت ہے ہر ایک جو اسکو سنے یا دیکھے
سمع او نظر ففهم بعد ان اشهدت
اور سمجھے اُسکے پاس یہ میری امانت ہے۔ سب سے پہلے میں اللہ
الله تعالیٰ و ملٰئکته علیماً۔ و انا الفقیر
تعالیٰ کو جو علیم ہے اور اُسکے فرشتوں کو بھی اس وصیت پر گواہ کرتا ہوں
الی رب العٰلمین۔ نور الدین۔ اللّٰهم
میں رب العالمین کا ایک فقیر ہوں اور میرا نام نور الدین ہے اے اللہ
اجعله کاسمه۔ آمین۔
تو اس نام والیکو اسم بامسمیٰ فرما۔ آمین۔
ان الله تعالیٰ ربی رب العٰلمین۔ الرحمٰن
میرا رب اللہ تعالیٰ ہے جو تمام عالموں کا رب ہے جسکی بخششیں
الرّحیم مالک یوم الدّین۔ و انّ
بغیر ہماری کسی محنت کے ہمیں عطا ہوئیں اور جو ہماری محنتوں کو
الله الاحد الصمد لم یلد و لم یولد
بارآور کرتا ہے۔ جزا و سزا کے وقت کا وہ مالک ہے وہ اللہ ایک
و لم یکن لّه کفواً احدٌ۔ وحدہٗ
بے احتیاج ہے۔ نہ اسکو کسی نے جنا تھا اور نہ آگے اُسنے کسیکو جنا
لا شریک له له الملک و له الحمد
اور نہ اُسکی کوئی برابری کرنے والا ہے۔ وہ ایک ہے۔ اسکا کوئی
الحیّ القیوم۔ و انه بکل شیءٍ علیم
شریک نہیں سب بادشاہی اُسکی ہے سب حمد اُسکے لیے ہے
یدبّر الامر من السماء الی الارض
وہ زندہ ہے دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے
القادر۔ الفعّال۔ لما یرید
آسمان سے زمین تک کے تمام امور کی تدابیر کرتا ہے وہ قدرت والا ہے
السمیع البصیر۔ کلّم الله موسیٰ
جو ارادہ کرتا ہے وہی کر لیتا ہے۔ سنتا ہے دیکھتا ہے
تکلیماً و له الاسماء الحسنیٰ
اُسی نے موسیٰ سے کلام کیا اور اُسکے خوبصورت نام ہیں
و هو الغنی من العٰلمین۔ استویٰ
اور وہ سب سے بے پرواہ ہے۔ وہ اپنے عرش پر
علیٰ عرشه و لیس کمثله شیءٌ
مستوی ہے اور کوئی اُس کی مانند نہیں
احاط بکل شیءٍ علماً و خلقاً
اُسکے علم اور خلق کا احاطہ سب پر ہے۔

و وسع کل شیءٍ علماً و احصیٰ کل شیءٍ
اور اس کا علم سب پر وسیع ہے اور ہر ایک شئے کو اُس نے
عدداً یعلم السرّ و اخفیٰ الا یعلم من
گن رکھا ہے وہ چھپے رازوں کو جانتا ہے اور مخفی باتوں سے آگاہ
خلق و هو اللطیف الخبیر۔
ہے کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا وہ باریک سے باریک باتوں سے باخبر ہے
عالم الغیب و الشهادة فتعالیٰ عما
وہ غیب کو جانتا ہے ظاہر سے آگاہ ہے اُسکی ذات برتر ہے اس سے
یشرکون۔ هو الاول لیس قبله شیءٌ
جو وہ شریک کرتے ہیں۔ وہ اول ہے اُس کے قبل کوئی نہیں
هو الاٰخر لیس بعده شیءٌ هو الظاهر
وہ آخر ہے اُسکے بعد کوئی نہیں وہ ظاہر ہے
لیس فوقه شیءٌ هو الباطن لیس دونه
اُسکے اوپر کوئی نہیں وہ باطن ہے اُسکے سوا کوئی نہیں
شیءٌ لا رادّ لقضائه و لا معقّب لحکمه
اُسکی قضا کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور اُسکے حکم کو کوئی موڑ نہیں سکتا
بیده الخیر و هو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔
اُسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ سب چیزوں پر قادر ہے
و تمّت کلمة ربک صدقاً و عدلاً۔ لا
اور تیرے رب کی باتیں صدق و عدل سے پوری ہوئیں۔ اُسکی
مبدّل لکلماته و لیس بظلّامٍ للعبید
کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا
و لا یظلم ربک احداً و لله الحجة البالغة
اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اللہ کی حجت سب پر غالب ہے
و لو شاء لهدی الناس جمیعاً یغضب
اگر وہ چاہتا سب لوگوں کو ہدایت دیدیتا۔ وہ غضبناک ہوتا ہے
و یرضیٰ و یفرح بتوبة العبد۔ و لا
اور راضی بھی ہوتا ہے اور بندہ کی توبہ پر خوش ہوتا ہے۔
تدرکه الابصار و هو یدرک الابصار
اور آنکھیں اُسکا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب ابصار کو احاطہ کرتا ہے
و هو اللطیف الخبیر و مع هٰذا وجوه
وہ باریک باتوں سے خبردار ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ کئی مونہہ
یومئذٍ ناضرة الیٰ ربها ناظرة۔
اُسدن خوش ہوں گے اور اپنے رب کیطرف نظر کرنا اُنکو نصیب ہوگا
و القراٰن کلام الله نزل به
اور قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے روح الامین نے یہ
به الروح الامین علیٰ مولانا و
کلام ہمارے مولیٰ خاتم النبیّن اور سردار بنی آدم
سیّد ولد اٰدم رحمة للعٰلمین
رحمۃ للعالمین پر نازل فرمایا۔

ارسل الی الناس نعم الی الناس کافة
یہ رسول لوگوں کی طرف ہاں تمام جہان کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا
قال تعالیٰ قل یا ایها الناس انی رسول الله
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہدے اے لوگو خدا کیطرف سے تم سب
الیکم جمیعاً۔ و نزل احسن الحدیث و
کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ خدا نے جو سب باتوں سے عمدہ بات نازل فرمائی
وعد انه حافظه کما قال تعالیٰ انا
وہ قرآن ہے اور خود اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا جیسا کہ قرآن شریف
نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون۔
میں آیا ہے ہمنے ہی یہ نصیحت نامہ نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں۔
و هو هدی و رحمة و شفاء و روح
یہ کلام ہدایت ہے۔ رحمت ہے۔ شفا ہے۔ روح ہے۔
و فضل۔ و کفایة و قد کفیٰ۔
اور فضل ہے اور کفایت کرنیوالی ہے اور بیشک اُس نے کفایت کی
و الملٰئکة حقٌّ و الرسل حق و کتب الله
اور فرشتے حق ہیں اور رسول حق ہیں اور اللہ کی کتابیں جو
و ما انزل من قبل حق و لم یزل الله
اور جو کچھ اس سے پہلے نازل ہوا وہ سب حق ہے اور ہمیشہ سے اللہ رب
ربّاً رحیماً متکلماً و لا یزال۔ و خلق
رحیم کلام کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔ ہر شئے کو اُسی نے
کل شیءٍ فقدّره تقدیراً و القبر
پیدا کیا اور ہر شئے کا ایک اندازہ مقرر کیا اور قبر میں
و السؤال فیه و النشر و الحشر حشر
سوال اور مردوں کا جی اُٹھنا اور جسموں کا پھر نکلنا
الاجساد و الحساب و فریق فی الجنة
اور حساب کا ہونا اور ایک گروہ کا بہشت کو جانا
و فریق فی السعیر و الصراط و الشفاعة
اور ایک گروہ کا دوزخ میں جانا اور پل صراط سے گذرنا اور بڑوں کی شفاعت
لاهل الکبائر فضلاً عن الصغائر و
چھوٹوں کے حق میں اور درجات کی بلندی یہ سب باتیں
لرفع الدرجات حق نعماء الجنة حق
حق ہیں اور ضرور ہونیوالی ہیں۔ جنت کی نعمتیں حق ہیں
فهی عطاء غیر مجذوذ و الام النار
اور وہ ایک نعمت ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی اور آگ کا عذاب
و ان علیها تسعة عشر حق و ان ربک
اور اُس پر انیس داروغوں کا ہونا یہ سب حق ہے اور تیرا رب
فعّال لما یرید و قد سبقت رحمته غضبه
جو چاہے سو کر لیتا ہے ہاں اُسکی رحمت اُسکے غضب سے بڑھ گئی ہے
و انه ارحم الراحمین و احکم الحاکمین
اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے
اور سب حاکموں کا حاکم ہے۔

واکرم الاکرمین۔
اور سب کرم کرنے والوں سے بڑھکر کرم کرنیوالا ہے
ثم الاسلام بنی علےٰ خمس شہادۃ
اسلام کی پانچ بنا ہیں۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے
ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ
سوائے کوئی معبود نہیں اور محمد اس کا رسول ہے
والصلوۃ والزکوۃ والصوم
دوم نماز سوم زکوٰۃ چہارم روزہ
والحج - و ان الصلوۃ و سواھا کما
پنجم حج اور نماز وغیرہ اسطرح ہیں جسطرح
ثبت فی القرآن والسنۃ وکما بینت
قرآن اور سنت سے ثابت ہے اور جسطرح انکی تشریح
منہما فی المؤطا والبخاری ورأیناہا
مؤطا اور بخاری میں آچکی ہے اور ہم نے مومنوں کو
فی المؤمنین وایقنا انہا سبیل
کرتے ہوئے دیکھا ہے اور یقین کیا ہے کہ یہی مومنوں کی
المؤمنین وقال تعالےٰ ومن یتبع غیر
راہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مومنوں کی راہ کے سوا
سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ
کسی اور راہ کی تلاش کرے ہم اسے اُدھر ہی پھیر دینگے
جہنم وساءت مصیرا۔ وان اللہ
جدھر وہ پھرا اور اسکو جہنم تک پہنچا دینگے جو بہت بری جگہ ہے
سبحانہ تعالےٰ کما امرنا باتباع ما
اور اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ ہمیں حکم فرمایا ہے کہ نازل کردہ کتاب پر
انزل الینا امرنا باتباع محمد رسولہ
ایمان لائیں ایسا ہی یہ بھی حکم فرمایا ہے کہ محمد اسکے رسول کی
کما قال قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
اتباع کریں جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے اے رسول انکو کہدے
یحببکم اللہ و کما امر باطاعتہ
کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم سے پیار
امرنا طاعۃ رسولہ و اطاعۃ اولی
کریگا۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی اطاعۃ کا حکم فرمایا ہے ایسا ہی
الامر۔ فقال و اطیعوا اللہ و اطیعوا
اپنے رسول کی اور حاکم وقت کی اطاعۃ کا بھی حکم فرمایا ہے چنانچہ
الرسول و اولی الامر منکم۔
قرآن مجید میں آیا ہے اطاعۃ کرو اللہ کی اور اطاعۃ کرو اسکے رسول کی اور جو
بل وقال فی اطاعۃ الوالدین و
تمہیر حاکم ہو اسکی بھی اطاعۃ کرو بلکہ والدین کی اطاعۃ کا بھی حکم فرمایا ہے
ان جاھداک علےٰ ان تشرک بی مالیس
اور فرمایا ہے کہ اگر تیرے والدین یہ کوشش کریں کہ تو میرے
ساتھ شرک کرے حالانکہ تجھے اسکے متعلق کوئی

لک بہ علمٌ فلا تطعہما و صاحبہما
علم نہیں دیا گیا تو اسمعاملہ میں اُن کا کہنا نہ ماننا باقی دنیا
فی الدنیا معروفا۔
میں اُن کا اچھی طرح سے ساتھ دو۔
ولا بد ان نقدم اطاعۃ اللہ و
ضروری ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کو خلقت
اطاعۃ کتابہ علےٰ اطاعۃ الخلق
کی اطاعت پر مقدم کیا جاوے اور اُس کے رسول
واطاعۃ رسولہ اطاعۃ تعالیٰ عز
کی اطاعۃ خود اُس کی اطاعت ہے جو سب پر غالب
سلطانہ کما قال من یطع الرسول
ہے جیسا کہ فرمایا ہے اور جس نے رسول کی اطاعۃ کی
فقد اطاع اللہ واحب اتباع السابقین
اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ میں اسبات سے محبت رکھتا
الاولین من المہاجرین والانصار
ہوں کہ مہاجرین میں سے سابقین اولین کا اتباع کروں
کما قال تعالےٰ السابقون الاولون
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سبقت لیجانیوالے پہلے مہاجر
من المہاجرین والانصار والذین
اور انصار اور جن لوگوں نے اخلاص سے
اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم
ان کی پیروی کی اللہ اُن سے راضی ہوا
ورضوا عنہ۔ فانہم اول من تزکی
اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلعم
بتزکیۃ حبیبنا و سیدنا محمد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سب سے پہلے پاک کیے گئے تھے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ والخلفاء
اور اُن میں سے خلفا جو راہ راست پر چلنے والے
الراشدون منہم ابو بکر و عمر
ابو بکر اور عمر اور عثمان ان میں
وعثمان ما کانوا ولا واحد منہم
سے کوئی بھی منافق نہیں ہوا
منافقا ابدا فان اللہ تعالیٰ وصف
اللہ تعالیٰ نے منافقین کی صفت میں یہ بیان فرمایا
المنافقین بانہم ہموا بما لم ینالوا
کہ وہ جس امر کا قصد کرتے ہیں اسکو حاصل نہیں کرسکتے
وہؤلاء نالوا ما ہموا۔ وہم
لیکن ان بزرگوں نے جس امر کا قصد کیا اسمیں کامیاب ہوئے
مصداق وعد اللہ الذین اٰمنوا
اور وہ اسکے مصداق ٹھہرے کہ جو تم میں سے ایمان لائے گا

منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنہم
اور عمل صالح کرے گا ہم اُن کو زمین میں خلیفہ
فی الارض۔ وہم الغالبون کما
بنا دیں گے اور وہی غالب رہیں گے جیسا کہ سورہ مائدہ
ذکر فی المائدۃ و علےٰ منہم صہر
میں ذکر ہوا ہے اور انہی میں سے حضرت علی تھے جو رسول
رسول اللہ و ختنہ و زوج بنت الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اور آنحضرت صلعم کی بیٹی
فاطمۃ البتول وحبہ ایمان و بغضہ
فاطمہ بتول اُن کے گھر میں تھی اُن کے ساتھ محبت رکھنا
نفاق و ہو اخ رسولنا محمد رسول اللہ
ایمان ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا نفاق ہے وہ تو
صلی اللہ علیہ وسلم و ہو بمنزلۃ ہارون من موسیٰ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے اور اُن کا مرتبہ ایسا تھا
ومنہم سید و ہو حسن المجتبیٰ اللہم
اور انہیں میں سے سید حسن المجتبیٰ تھے اے اللہ تو میرے
تری فی قلبی حبہ رضی اللہ عنہ۔ فانہ
دل میں ان کی محبت دیکھتا ہے خدا اس سے راضی ہو۔ وہ اس امر کے
مصداق یصلح اللہ بہ بین الفئتین من
مصداق ہوئے کہ اسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دو مسلمان گروہ کے
المسلمین۔ و احب اخاہ الحسین سید
درمیان صلح کرائیگا۔ اور میں اسکے بھائی حسین سے بھی محبت رکھتا ہوں
شباب اہل الجنۃ قتل عزا مظلوما شہیدا
جو اہل جنت کے نوجوانوں کا سردار تھا جو مظلوم شہید ہو کر مارا گیا
والبغض فی مقابلتہ العدو ذا الخیبۃ
اور اسکے مقابلہ کے دشمن نامراد کے ساتھ بغض رکھتا ہوں
فانہ ما اثنیٰ علیہ احدا خیرا بل اثنوا
کسی نے اسکی نیک تعریف نہ کی میں بھی اسکو برا جانتا
علیہ شرا۔
ہوں۔
واحب العشرۃ المبشرۃ و اصحاب البدر
اور میں اُن دس سے بھی محبت رکھتا ہوں جنکو بہشت کی بشارت دیگئی تھی
و بیعۃ الرضوان و من قتل فی
اور اُن سے بھی جو جنگ بدر میں شامل تھے اور اُن سے جو بیعۃ الرضوان میں
احد وجمیع من بشرہ سیدنا و قرآنا
شامل تھے اور اُن سے جو جنگ اُحد میں قتل کیے گئے تھے اور ہر ایک سے
فی الصحاح بل ومن اسلم
جنکو آنحضرت نے بشارۃ دی اور انکا ذکر ہمنے صحاح ستہ میں پڑھا ہے بلکہ ہر ایک
علےٰ یدہ الکریمۃ ومات علی الاسلام
میں محبت رکھتا ہوں جو اسکے دست مبارک پر اسلام لایا اور
اسلام پر فوت ہوا۔

كمعاوية ومغيرة ابن شعبة - ما
جیساکہ معاویہ اور مغیرہ ابن شعبہ - ان میں
كذب منهم احد في امر الدين من الرسول
رسول اکرم سے دین کے معاملہ میں کچھ بھی نہیں بولا اور
الاكرم وما كان احد منهم اطل...
نہ ان میں سے کوئی بہرہ تھا۔
وتركت من بدو الشعور - الروافض
جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ان مذاہب کو میں نے ترک کر دیا۔
والشيعة والخوارج والمعتزلة والمقلدة
روافض اور شیعہ کو خوارج اور معتزلہ کو اور المقلدہ
الجاملاة التاركين لنصوص القرآن
کو جو کسی ایک کے قول کے لحاظ قرآن و سنّت اور
والسنة والاحاديث الصحيح الثابتة
احادیث صحیحہ کے نصوص کو چھوڑ دیتے ہیں
لقول احد والحمد لله رب العلمين
والحمد للہ رب العالمین
ومع هذا احب اباحنيفة ومالكا
اور باوجود اس کے میں ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی
والشافعي واحمد ومحمد بن اسمعيل
اور احمد سے محبت رکھتا ہوں اور محمد اسماعیل بخاری
البخاري واصحاب السنن والفقهاء
اور اصحاب السنن اور فقہا اور محدثین سے
والمحدثين رحمهم الله واعظمهم وما
محبت رکھتا ہوں اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے میں انکی از[ر]
ھم عليه واحب اتباعهم فانهم
اور ان کے متبعین سے محبت رکھتا ہوں وہ
القدوة واثني عليهم خيرا. واحتاج
مقتدا لوگ ہیں ان کی اچھی تعریف کرتا ہوں اور ان کی
الى تحقيقاتهم ومع هذا اقدم من
تحقیقات کا محتاج ہوں اور باوجود اسکے اسکو مقدم
قدمه الله ورسوله.
سمجھتا ہوں جسکو اللہ اور اس کے رسول نے مقدم کیا۔
واعتقد ان عيسى عليه السلام توفاه
اور میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
الله قبل رفعه اليه كما وعد الله
نے پہلے وفات دی پھر اپنی طرف انکا رفع کیا جیساکہ اللہ
تعالى في اني متوفيك ورافعك الي.
تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ دیا تھا کہ میں تجھ کو مارنیوالا ہوں اور پھر
وما قتل وما صلب وثبت رفعه لقوله
اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور نہ قتل کیا گیا اور نہ صلیب
دیا گیا اور اللہ تعالےٰ کے کلام سے اس کا رفع

تعالى بل رفعه الله اليه - وقدم
ثابت ہے کہ بلکہ اللہ نے اسکو اپنی طرف رفع کیا اور اللہ تعالیٰ
سبحانه في الوعد توفيه وما اخره
نے اپنے کلام میں موت کا ذکر پہلے فرمایا ہے جس چیز کو
الله فلا تقدموا وما اخره اخروا نصا لله
خدا نے پہلے رکھا آپ بھی پہلے رکھتے ہیں اور جسکو
جعل الاديب كان تاحيا وامواتا
... زندہ ...
وقال الله تعالى ما محمد الا رسول
... فرمایا ہے کہ محمد ایک رسول ہے
قد خلت من قبله الرسل - فخلى
اور اس سے پہلے رسول گذر چکے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
عليه السلام كما خلت الرسل
بھی اسیطرح گذر گئے جسطرح پہلے رسول گذر گئے تھے
عليه الصلوة والسلام - وان عيسى
ان پر صلوٰة و سلام اور عیسیٰ
ابن مريم الذي نازل نزل صلوات
ابن مریم جو نازل ہونے والا تھا وہ نازل ہو گیا اللہ
الله وسلامه عليه فان الله سبحانه
کی صلوٰت اور سلام اس پر ہو - اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
وعدنا في القرآن في النور بان
میں وعدہ فرمایا تھا کہ خلیفہ جو ہوگا تم میں سے ہوگا
الله يستخلف منا -

وصرح رسولنا سيد الاولين والآخرين
اور رسول کریم سید الاولین والآخرین سید ولد آدم
سيد ولد آدم صلى الله عليه وسلم
صلے اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی تھی کہ نازل
بان النازل امامكم منكم -
ہونے والا تم میں سے ہی ایک امام ہوگا۔
وشهد الله وملئكته واولو العلم
اور اللہ نے اور اسکے فرشتوں نے اور صاحبان علم نے
بانه هو وشهد الشمس والقمر
گواہی دی ہے کہ یہی وہ ہے جو آنیوالا تھا اور سورج اور چاند نے
بانه المهدي والطاعون والجدب
شہادۃ دی ہے کہ یہی مہدی ہے اور طاعون نے اور قحط نے اور
والقتال بانه المرسل كما قال ولقد
جنگوں نے ثابت کر دیا کہ یہی مرسل ہے - جیساکہ قرآن میں آیا ہے اور
ارسلنا الى امم من قبلك فاخذناهم
تجھ سے پہلی امتوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے پھر ہم نے ...

اهلها بالبأساء والضراء وفوزه
باشندوں کو تختی اور بیماری میں مبتلا کیا اور خدا نے
وفلاحه مع مخالفة الاريه
اسکو بامراد کیا ہے باوجود یکہ آریہ اور برہمو اور عیسائی
والبراهمة والنصارى والسكه
اور سکھ اور علماء اور صوفی اور بعض
والعلماء والمتصوفين والحكام
حکام اور چچا زاد بھائی اور اقارب اور سب
والاقارب بني عمه بكرة ابيهم
نے سارا زور لگا کر اسکی مخالفت کی باوجود اسکے
بانه هو المطاع - وتحديه و
اس کی کامیابی ثابت کرتی ہے کہ وہ امام ہے اور اسکا
ونصرته بانه هو على الحق
تحدی کرنا اور پھر خدا سے نصرت پانا ظاہر کرتا ہے کہ وہ حق پر ہے

بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی بسم اللہ الغفور الرحیم بسم اللہ البر الکریم

یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی

اشفے

مولوی عبد الکریم

بدر کی گذشتہ اشاعت مین ناظرین نے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی علالت طبع کا حال پڑھا ہوگا۔ اس کے بعد چند روز آپ کو بہت تکلیف رہی پھوڑا دو دفعہ چیرا گیا تھا۔ مگر پھر دوبارہ کافی چیرا نہ ہونے کے سبب درد اور آماس بڑھتا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ابتدا مین اس کو ایک معمولی پھوڑا سمجھا گیا تھا ۲۲ ستمبر اور اس کے بعد کی رات آپ کو تکلیف رہی۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب اور ڈاکٹر صاحبان کی یہ رائے قرار پائی۔ کہ مولوی صاحب موصوف کو کلوروفارم دے کر گہرا چیرا دیا جائے۔ چنانچہ ۲۴ ستمبر کی صبح کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے عمل جراحی کیا جس پر قریبا ایک گھنٹہ لگا۔ اور زخم کو اچھی طرح سے صاف کیا گیا۔ اب (۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء) کسی قدر بخار ہو جاتا ہے اور ضعف بہت ہے۔ لیکن حالت بہت رو بصحت ہے۔ زخم اچھا ہوتا چلا جاتا ہے۔ فالحمد للہ

ان ایام مین حضرت اقدس مسیح موعود کا اپنے ایک مخلص کے واسطے راتون جاگنا اور خدا کے آگے الحاح سے دعائین مانگنا اور بار بار ان کے حالات کا استفسار کرنا ماموروں کی سچی خیرخواہی اور مان باپ سے بڑھ کر محبت کا ایک اور نقشہ دیکھنے والون کو دکھاتا ہے۔

ریویو

رسالۂ فدک۔ مرزا محمد نذر علی صاحب نے فدک کے متعلق جو ایک پُر دلائل لطیف پیرایہ میں رسالہ لکھا تھا۔ اس کو عرب صاحب عبد الحی نے دوبارہ چھپوایا ہے۔ یہ رسالہ اہل تشیع کے اعتراض متعلق باغ فدک کو بہت عمدگی سے رد کرتا ہے۔ یہ رسالہ خرید کر کے اپنے شیعہ آشناؤں کو تحفۃً بھیجنا چاہیئے قیمت ۲؍ ہے۔ دفتر بدر سے ملسکتا ہے

کرانی۔ پادری وگرم صاحب خفا ہیں۔ کہ لوگ ہم کو کرانی یا عیسائی کیوں کہتے ہیں۔ ہم نہ کرانی ہیں اور نہ عیسائی ہیں۔ کیونکہ عیسےٰ بھی ایک خاص شخص کا نام تھا۔ بلکہ ہم مسیحی ہیں۔ پادری صاحب کو سمجھنا چاہیئے کہ لفظ کرانی انگریزی کرسچین ہے۔ اور اس واسطے کرانی کے معنے بھی مسیحی ہی کے ہیں۔ باقی رہا لفظ عیسےٰ۔ سو اگر یہ ایک شخصی نام ہے۔ تو مسیح کا لفظ بھی کوئی خدا کا نام نہیں۔ بلکہ داؤد سلیمان سائل سب مسیح کہلاتے تھے۔ ہمارے نزدیک سب سے بہتر تو یہ ہے۔ کہ آپ یسوعی کہلائیں۔ کیونکہ آپ کے مسیح کا اصل نام یسوع ہی تھا۔ ورنہ کرانی کا لفظ گو بسبب اس کے کہ ہمارے ملک کے اکثر عیسائی چوہڑے چمار ہوتے ہیں۔ اور ان پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اس واسطے آپ کو برا لگتا ہے۔ ورنہ دراصل اس لفظ کے وہی معنے ہیں۔ جو آپ چاہتے ہیں

کالجوں کی منظوری کی شرائط

کالجوں کا ملاحظہ کر کے ان کی منظوری کے متعلق رپورٹ کرنے کے واسطے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے وہ کمیٹی ہر ایک کالج کو دیکھ کر مفصلہ ذیل امور پر غور کرے گی۔ کس نواح میں ہے کتنے طلباء حاضر ہیں۔ جماعت بندی کس طرح ہے۔ انتظام کن کے ہاتھ ہے۔ ٹیچنگ سٹاف کس پایہ کا ہے۔ اور کتنا ہے۔ کالج کی عمارت کہاں تک مکتفی و موزوں ہے اور بورڈنگ ہوس کیسا ہے۔ سامان کیسا ہے۔ وہ پڑھائی کے لئے کافی ہے۔ یا نہیں ہے۔ طلبہ کی طاقت کتنی ہے۔ اور چلن کی نگرانی کس درجہ کیجاتی ہے مالی حالت کیسی ہے۔ اور کہاں تک بڑھ سکتی ہے لائبریری کیسی ہے۔ رجسٹر کتنے ہیں۔ اور کن مطالب کے لئے ہیں۔ اور متفرقات میں یہ دیکھیں گے کہ طلباء کی دماغی کے ساتھ جسمانی تربیت کا کہاں تک لحاظ رکھا جاتا ہے۔ ورزش۔ کھیل۔ کود کا کیسا انتظام ہے۔ اور کتنا ہے۔ کالج کے طلبہ کی ترقی لیاقت کے لئے کیسی سوسائیٹی یا کلب ہیں۔ اور وہاں کی نگرانی کیسے کی جاتی ہے۔ منیجروں اور منتظموں کو تمام باتیں ساتھ رہ کر بتلانی ہونگی۔ اور کمیٹی کالج کی پڑھائی بھی دیکھیں گے۔ اور اس کے بعد جیسے مناسب سمجھیں گے۔ رپورٹ کریں گے۔

غیر معمولی حوادث زمانہ

امریکہ سے برابر طوفان کی خبریں آرہی ہیں۔ مقام گوانجری پر بڑا سخت طوفان آیا۔ ہزاروں مکان تہ آب ہو کر پانی کی طرح بہ گئے۔ تقریباً دو ہزار آدمیوں کی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اس مقام پر نوے ہزار لوگ رہتے تھے۔ جہاں چڑیا کا دیکھنا محال ہوگیا ہے۔ ہزاروں آدمیوں کا پتہ نہیں لگتا۔ کہ انہیں زمین کھاگئی یا آسمان۔ امریکہ میں یہ طوفان قیامت خیز ہے۔ ۳۔ جولائی گذشتہ کو پیرس میں بڑے زور سے طوفان آیا۔ پہلے موسلا دھار بارش ہوئی۔ بعد میں اولے برسے۔ ہزاروں آدمی زخمی ہوگئے سینکڑوں درخت صفحہ ہستی سے نابود ہوگئے۔ بڑے بڑے کارخانوں کے دروازوں کے شیشے چکنا چور ہو گئے۔ راستوں میں سوائے پانی اور اولوں کے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ طوفان آنے سے گھنٹہ بھر پیشتر نہایت شدت سے گرمی پڑی تھی۔ لوگ تڑپ تڑپ کر بدحواس ہو جاتے تھے۔ پل میں کچھ اور پل میں کچھ۔ خدا کے کرشمے نرالے ہیں۔ پیرس کا یہ تاریخ دنیا پر اس طرح نقش رہے گا جس طرح پنجاب میں ۴ ر اپریل گذشتہ کا زلزلہ

---

۲۲۲ صراحت سب دوسروں کیواسطے ازدیاد ایمان کو موجب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی کیا عجیب حکمت ہے کہ جب مولوی صاحب کے واسطے یہ تکلیف مقدر تھی تو اس نے دو ڈاکٹر بھی یہاں موجود کر دئے یعنی اخویم مرزا یعقوب بیگ صاحب اور مخدومی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو ہر دو صاحبان تین تین ماہ کی رخصت لیکر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اور ہر وقت بڑی ہمدردی کیساتھ مولوی صاحب کی خبر گیری میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو دین و دنیا میں جزائے خیر دے اور تیسرے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب بھی اس دن خاص مولوی صاحب کی خاطر تشریف لائے اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے پوری صحت و شفا عطا فرمائے ہو الغفور الرحیم

بقیہ صفحہ ۶ پر دیکھو

جس دن سے حضرت مولوی صاحب پر پہلا عمل جراحی کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح و مہدی پر رات کا سونا قریباً حرام ہو گیا۔ فرمایا۔ میں نہیں جانتا۔ کہ میری نیند کدھر گئی۔ رات بھر مولوی صاحب کے واسطے دعا کرتا رہا اور بعض مبشرات نازل ہوئے جن سے امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔ فرمایا میں نے اسقدر دعا کی۔ ہے کہ اگر تقدیر مبرم نہیں۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ بہت مفید ہوگی۔ پھر فرمایا۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر میں نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہیں کیا۔ اس کرب اور قلق کو جو مولوی صاحب کو ہوا۔ میں دیکھ بھی نہیں سکتا

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کی پہلی رات کو مولوی صاحب کو بہت تکلیف تھی۔ اور صبح کو عمل جراحی ہونا تھا۔ اس رات کو حضرت کو الہام ہوا

ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ

کوئی نفس اذن الٰہی کے سوائے نہیں مرسکتا یعنی سب کا مرنا جینا اللہ کے اختیار ہے جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور جن کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہتی ان کو بھی زندگی عطا کرتا ہے یہی **احیای موتی** ہے جو پہلے انبیاء کے ہاتھ پر ہوئی اور اب اسکا نمونہ خدا کا نبی دکھا رہا ہے۔ ۴ ستمبر کی رات اور دن قادیان میں مسیح اور اسکے ساتھیوں کیواسطے اسقدر دلی تکلیف اور گھبراہٹ کا تھا۔ اور سب اس طرح دعاؤں میں مصروف تھے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ ۲۰ اگست ۱۹۰۵ء کا الہام فزع عیسےٰ و من معہ یعنی عیسیٰ اور اسکے ساتھی گھبرا گئے اسی وقت کے متعلق ایک پیشگوئی تھی اسی رات عاجز راقم نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایسا معلوم ہوا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مسجد کی چھت پر کھڑے ہیں اور ایک لڑکی نے جسکا عائشہ ہے آپکے ہاتھ پر ایک دوائی رکھی حضرت مسیح نے اسکی تعبیر میں فرمایا کہ عائشہ لفظ کے معنے میں زندگی کا اشارہ ہے اور خواب میں جب کوئی کسی کو دوائی دے تو اسکی تعبیر شفا ہے حضرت مولوی صاحب کا یہ حال ہے کہ باوجود اس قدر تکلیف کی فرمایا تھی۔ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے موت کا ذرا بھی خوف نہیں۔ وہ تو ایک پل ہے جس پر سے سب نے گذرنا ہے اور ہمارے لئے تو ملاقات یار کا ذریعہ ہے مگر میرے دل میں یہ کرب ہے کہ خدمت دین کے لئے ایک مضمون شروع کیا تھا وہ ابھی ناتمام ہے۔ خدا کرے وہ پورا ہو جاوے۔ میں نے اپنے دل میں اس تکلیف اور گھبراہٹ کیوقت بھی نظر کی۔ الحمد للہ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کا مسیح بالکل سچا اور راستباز ہے اور یہ سلسلہ سچا سلسلہ ہے۔ ہمنے اسکو قبول کرنے میں ذرا بھی اپنے نفس کو دھوکا نہیں دیا اللہ اللہ خدا کے بندے ہر حالت میں تقویٰ اور ایمان باللہ کا سبق دوسروں کو دیتے ہیں۔ ان کا مسیح اور انکی ۲۲۲

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت انٹر جنیٹ وکمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخباروں میں متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت میں تحریک کی ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت میں چاہتا ہوں کہ دوستوں کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤں۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تا حال ویسی قابل تشفی نہیں جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتیں سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتیں جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام میں غفلت کرتے ہیں اور چندہ کی روانگی میں دیر کرتے ہیں۔ سر دست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت میں زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمروں کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہوں کے واسطے بھی جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہوں۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ میں ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کریں۔ اپنے خرچ سے انجمنوں کتب خانوں اور غریب لوگوں کو اخبار خرید کر دیں۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کریں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ بیس روپیہ سے کم نہ ہو جنکے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ خوش خط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپے ۔ عہ ۲ر۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں کہ ہمیں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

فک پلز

یہ نادر گولیاں بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے میں عجیب باثر ثابت ہوئی ہیں۔ دائمی قبض ان گولیوں کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم جلنے اور کھٹے ڈکار دکار آنا ان گولیوں کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہیں یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہیں۔ قیمت فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ہوتی ہیں۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شورہ۔ آگرہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم با تو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد نمبر ۲۴	۱۴۔ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ ۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۵ع	سلسلۃ القدیم جلد نمبر ۳۱
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے
معاونین	عہ
بررضائے	صہ
خود	سے
عام قیمت	عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوینیا وہ بخوشی لیا جاویگا۔ سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دو گنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔ ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر ... مینیجر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او ست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس

عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ نماز صبح کے وقت

ایک جگہ ہے بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی بڑی کرسی ہے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی جگہ میں ہوں۔ اور پانچ اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے۔ اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ کسی نے کہا۔ دعا کر لو۔ اور دعا میں تین دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھی۔

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دورۂ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔ دعا کی گئی۔ الہام ہوا

"السلام علیکم"

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دو شہتیر ٹوٹ گئے

انی مھین من اراد اھانتک

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ عفت الدیار کذکری

ڈائری

القول الطیب

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ اگر بعض لوگ خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے دعا کی تھی۔ تو بارش ہو گئی۔ مگر ان کی یہ دعائیں قابل قدر نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ صرف مصیبت کے وقت کا رونا ہے۔ اور مصیبت کے ذرا ہٹنے کے بعد پھر وہی سخت دلی ان میں پائی جاتی ہے۔ اس بارش پر بھی خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ جو بات الہام الٰہی سے ہم کو معلوم ہوئی ہے۔ وہی ہے۔ کہ اس زمانہ کے لئے دن خیر کے نہیں ہیں۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ اگر خدا ان بلاؤں کو نازل نہ کرے۔ تو پھر دین کی خیر نہیں۔ تین قسم کے لوگ ہیں۔ خواص۔ اوسط درجہ کے لوگ اور عوام۔ خواص تو دہریہ مذہب بن رہے ہیں انکو دین کی کچھ پرواہ نہیں بلکہ دین پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں۔ اوسط درجے کے لوگ خواص کے تابع ہیں۔ عوام مثل وحشیوں کے ہیں تمام دنیا کی حالت اس وقت بگڑی ہوئی ہے۔ مقدمے ہیں تو جھوٹے گواہوں کے بنانے میں مصروف ہیں زمیندار ہے تو شریعت کو چھوڑ بیٹھا ہے ملازم ہے تو اپنی ملازمت کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ تاجر ہے تو اپنی تجارت میں قسما قسم کے دھوکھوں میں مصروف ہے جب تک لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرینگے خدا ہرگز ان پر راضی نہ ہوگا اور یہ بلائیں ان کے سر سے ٹلیں گی۔

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ آج کے الہام۔ انی مھین من اراد اھانتک کا ذکر تھا

فرمایا۔ بڑے بڑے مکفرین اور ایذا دہندہ جو ہیں۔ ان کو خدا تعالےٰ ہمارے سامنے ہی اس زمین سے ناکام اٹھا رہا ہے۔ اور ان کی مرادوں کے برخلاف دن بدن اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے۔ ابتداء میں جن لوگوں نے بہت زور شور سے مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ ان میں سے کوئی چودہ پندرہ ایسے یاد ہیں۔ جو ہماری مخالفت کے معاملہ میں ناکام مر چکے ہیں۔ ان میں سے مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جو مکہ سے کفر کا فتویٰ لایا تھا۔ نواب صدیق حسن خاں لکھنو کے کا مولوی محمد اور عبدالحی۔ رشید احمد گنگوہی لدھیانہ کے تین مولوی۔ ستیا احمد خان۔ جو کہتا تھا کہ ہماری تحریریں بے فائدہ ہیں۔ محمد عمر۔ مولوی شاہدین لدھیانوی۔ نذیر حسین دہلوی۔ محمد حسین بھینی۔ مولوی محمد اسماعیل علیگڈہی۔ رسل بابا امرتسری۔

جس نے جلدی معجزہ دیکھنا ہو۔ اسے چاہیئے۔ کہ دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرے یا تو سخت مخالف بنے یا محبت کا کمال تعلق پیدا کرے۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو تیری اہانت کرے گا۔ اس کی میں اہانت کروں گا۔ اور جو تیری اعانت کرے گا۔ اس کی میں اعانت کروں گا۔ معمولی طور مخالفت کرنے والا اور اپنے کاروبار میں چلنے پھرنے والا ماخوذ نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا حلیم اور کریم ہے۔ وہ اس طرح نہیں پکڑتا۔

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ علیٰ کل شئ قدیر ہے۔ اس واسطے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ جھوٹ بولے۔ ایسا اعتقاد بے ادبی میں داخل ہے۔ ہر ایک امر جو خدا تعالےٰ کے وعدہ اس کی ذات جلال اور صفات کے برخلاف ہے وہ اس کی طرف منسوب کرنا بڑا گناہ ہے۔ جو امر اس کے صفات کے برخلاف ہے۔ ان کی طرف اس کی توجہ ہی نہیں

صدیق حسن خان نے ادریس کے آسمان پر جانے کی تکذیب کی ہے اور لکھا ہے کہ اگر وہ آسمان پر گیا۔ تو اس کی موت کس طرح سے ہوگی کیونکہ سب کا مرنا زمین پر ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ مسیح کے معاملہ میں یہ بات اس کو سمجھ نہیں آئی۔

اگر خدا تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کو موت نہیں دی اور ویسے ہی آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ تو لفظ رفع کا قرآن شریف میں کافی تھا۔ رفع سے پہلے توفی کے لفظ لانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ آسمان پر جانے کا مفہوم تو [illegible] رفع سے ہی پوری طرح نکل سکتا تھا۔

بعض اہل تشیع کا عقیدہ ہے۔ کہ امام حسین آنحضرت سے افضل ہیں۔ اور اس پر دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ امام حسین کو شہادت کا درجہ ملا۔ جو آنحضرت کو نہ ملا تھا یہ ایک غلط خیال ہے کیونکہ شہادت صرف امام حسین کو نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ ہزارہا اصحاب کو ہوئی۔ اسمیں سب برابر ہیں اور آنحضرت کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں فضیلت کا معاملہ اللہ تعالےٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے خدا کی پاک کتاب نے آنحضرت کو سب سے افضل قرار دیا امام حسین نے کہیں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں سب سے افضل ہوں نہ ان کی کسی تحریر سے اور نہ کسی تقریر سے ایسی بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ تمام امت سے افضل ہیں۔ اور اگر ان کا کوئی ایسا دعویٰ ہوتا تب بھی ماننے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے برخلاف تھا۔ امام حسین کی شہادت سے بڑھکر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت ہے۔ جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جنکا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ لوگوں کے مراتب اور درجات کیا ہیں۔ اسی نے مجھے الہام کیا ہے۔ کہ انی فضلتک علی العالمین۔ اگر سارا زمانہ ایک طرف ہو جاوے اور میں اکیلا ایک طرف رہ جاؤں تب بھی خدا کے الہام کے بالمقابل کسی کا کہنا نہیں مان سکتا۔ اگر امام حسین کو یہ وحی ہوئی تھی کہ وہ قیامت تک سب سے افضل ہیں۔ تو دوسری وحی اسی خدا نے اسکے برخلاف مجھے کس طرح سے کر دی اگر یہ وحی شیطانی ہے تو دن رات خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت اس کیساتھ کیوں ہے۔ عجب خدا ہے جو پچیس سال سے مفتری کو مہلت دیتا ہے بلکہ دن بدن اس کے سلسلہ کو ترقی [illegible] مخالفوں کو ہلاک کرتا ہے اسی طرح ہمارے انبیاء کی [illegible] افترا اور کذب [illegible] ایک [illegible] امر [illegible] اختیار کر سکتا ہے ہمارے دشمن تو ہمیشہ منتظر رہتے ہیں کہ [illegible] ہلاک ہوئے مگر [illegible] ندامت اٹھانی پڑی [illegible] میرا قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں [illegible] ہماری دشمنی کے سبب انکی شریعت بھی بدل گئی [illegible] مہمان ہوا کرتا تھا ایمان کے نزدیک کا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

ستے نوٹس

(مکتوبہ حافظ محمد اسحٰق صاحب)

اور الرلود بیہے ۔ وہ لوگ جنھون نے قطع تعلق کیا ہے جناب الٰہی سے ۔ اس وقت وہ سر جھکائے ہوئے ہون گے ۔ عذاب الٰہی سے ڈر کے مارے اور کہین گے ۔ اے رب ہمارے ۔ اب تو ہمنے دیکھ لیا ۔ اور خوب سمجھ لیا ۔ ہمین دنیا مین لوٹا دے اب ہم دنیا مین جا کے اچھے عمل کرین گے ۔ یہ ان کا جھوٹا عذر ہوگا ۔ یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک چیز کے بالمقابل ایک دوسری چیز بنائی ہے ۔ اگر انسان مین بدی کرنے کی طاقت ہے ۔ تو اس کے بالمقابل اس بدی کے روکنے کی طاقت بھی موجود ہے ۔ اس واسطے بدی کرنے والی کسی طاقت کا جو کسی انسان مین ہو عذر کرنا قابل قبول نہین ۔ کیونکہ اس کے بالمقابل فطرتاً دوسری طاقت اس بدی کے روکنے والی بھی تو انسان مین موجود ہے ۔ ایک دفعہ کسی افسر نے ایک اپنے ملازم کو گالی دی ۔ اس نے بھی جوش مین آ کر اپنے افسر کو گالی دیدی ۔ تب اس افسر نے اپنے افسر بالا کو رپورٹ کر دی ۔ اس نے اس ملازم کو بلوا بھیجا ۔ سامنے آتے ہی اس نے ایک سخت گالی دیکر اس سے پوچھا ۔ کہ تو نے کیون اپنے افسر کو گالی دی ۔ اس نے عرض کی ۔ کہ جب مجھے میرے افسر نے گالی دی ۔ تو مین بے ہوش سا ہوگیا ۔ بالا افسر نے کہا کہ تو جھوٹ بولتا ہے ۔ اسی لئے تو مین نے تجھے پہلے گالی دی ۔ اب غصہ اور جوش اور بے ہوشی کیون نہین آئی ۔

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

اس آیت پر احمق لوگون نے اعتراض کیا ہے کہ جب خدا نے خود ہی آدمیون اور جنون سے دوزخ بھرنا ہے تو کسی کا کیا قصور ۔ قرآن کریم نے اس آیت کا حل ایک دوسری آیت سے کر دیا ہے

سیپارہ ۹ ۔ رکوع ۱۲

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۔ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ ۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۔ وہ انسان انسان نہ رہے ۔ بلکہ حیوان بن گئے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ بدکرداریون کا نتیجہ جہنم ہے لوگون کی شرارت کے سبب فرد جرم لگنے کے

اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ ۔ اے ترک نا لم

اِنَّمَا يُؤْمِنُ ۔ ایمان لاتے ہین ۔ وہ لوگ جو ہماری آیتین سنتے ہین ۔ اور فرمان بردار بن جاتے ہین ۔ اور سبحان اللہ بحمدہ کہہ اٹھتے ہین

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ ۔ الگ ہو جاتی ہین ۔ انکی پسلیان اپنے بستر سے رب رب کہتے ہین ۔ خوف بھی لگا ہوا ہے ۔ اور امیدوار بھی رہتے ہین اور ہمارے دئے ہوئے سے خرچ کرتے ہین

نکتہ ۔ کنجوس ۔ متکبر ۔ بد عہد ۔ حاسد تنہائی مین خدا سے نہ مانگنے والے کبھی ہدایت نہیں پاتے

مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۔ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ انسان کو کیا معلوم ہے ۔ کہ ظاہری تکالیف مین اس کے واسطے کیا کچھ آرام و راحت مقدر ہے ۔ خدا تعالےٰ کے علم پر قیاس نہین چل سکتا ۔ اللہ تعالےٰ کے کسی فعل پر ناراض ہونے کے کیا معنے ؟ ایک ڈاکٹر کے چیر کاٹ پر کوئی ناراض نہین ہوتا ۔ تو اللہ تعالےٰ جو علیم و حکیم ہے اس کے فعل پر ناراضگی کیون ؟ ممکن ہے کہ اس کے بدلہ مین اس کے لئے بھلائی ہو ۔ ان الصفا والمروۃ ... الخ حضرت ہاجرہ ایک شاہزادی تھی ۔ شاہانہ طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مال بھی دیا تھا ۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو ایک بچہ بھی دیا ۔ وہ واد غیر ذی زرع مین رکھی گئی ۔ اس جگہ اس نے کہا کہ کیا تو مجھے اللہ تعالےٰ کے حکم سے یہان چھوڑتا ہے ؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا ۔ ہان ۔ تب ہاجرہ رض نے کہا ۔ کہ جا ۔ اب ہم ضائع نہین کئے جاوین گے ۔ اب جا کر صفا مروہ کا نظارہ دیکھو ۔ ریت کے دانون کی مانند ان کی اولاد بھی گنی نہین جا سکتی ۔ ہاجرہ کو کیا خبر تھی ۔ کہ ایسا ہوگا ۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ یہ جنت الماویٰ تو انکے واسطے مہمانی ہے ۔ ورنہ انعامات تو اس کے علاوہ ہونگے جیسے رضوان اللہ تعالےٰ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ۔ توریت کے دیکھنے قرآن کریم کے پڑھنے اور خدا تعالےٰ کے بار بار احسانات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ انبیا علیہم السلام کی تعلیم کیا پاک تعلیم تھی ۔ یرمیاہ نبی اپنی قوم کو ملامت کرتی ۔ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کس طرح سچے خدا کو مانا آپ کی ختم نبوت کی صداقت پر دلیل ہے ۔ آپ کی کیا پاک زبان تھی ۔ عرب فتح کیا ۔ ایران بھی فتح کیا ۔ عرب بھی ایسا جو کبھی نہ فاتح نہ مفتوح تھا ۔

من مقامہ ۔ اس کتاب کلام مجید کے ملنے سے شک مین نہ ہو

امام کس طرح بن سکتا ہے ۔ وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا الخ ۔ امام ۔ بادشاہ کو ۔ ہادی کو ۔ قوم کے بڑے آدمی کو ۔ مسجد کے ملانون کو بھی امام کہتے ہین ۔ امام بننے کے لئے تین طریق فرمائے ۔

(اوّل) يهدون بامرنا ۔ ہمارے حکم سناتے ہین

(دوم) لما صبروا ۔ لوگون کے ایذا پر صبر کرتے ہین

(سوم) بآياتنا يوقنون ۔ یعنی اپنی کامیابی پر اور مخالف کے ہلاکت پر کامل یقین رکھتے ہین ۔

دنیا کے لوگ تین اقسام مین ۔ بڑے عظیم الشان لوگ جنکو تبلیغ کرنا ہر ایک کا کام نہین ۔

ادنےٰ درجہ کے لوگ ۔ انکو وعظ کی ضرورت نہین ۔ وہ تو تابع حکم ملّان ہوتے ہین

اوسط درجہ کے لوگ جنکو گاہے گاہے وعظ سننے کا موقعہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے اندر اور اسکے ساتھ ایک واعظ رکھا ہوا ہے عظیم الشان لوگون کیواسطے اللہ تعالےٰ نے خاص قسم کا واعظ رکھا ہے ۔ جو خطرناک واعظ ہوتا ہے کیونکہ انکے واسطے ہمسایہ کی تباہی کا نظارہ عبرتناک واعظ ہے

مجلس وعظ رفتنت ہوس باشد

مرگ ہمسایہ واعظ تو بس است

وسكنتم في مساكن الذين ظلموا انفسهم

الجرز ۔ چٹیل میدان جسمین بوٹے اگ جاتے ہین

ویران میدان

صداقت قرآن کا ایک نشان

فرعون کا بدن قاہرہ کے عجائب گھر میں

حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں مصر کا بادشاہ فرعون تھا۔ جو اللہ کے رسول کی ایذا دہی کے پیچھے پڑا اور خود بمعہ اپنے لشکر کے سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہوا۔ لیکن اسرائیل کی قوم صدیوں سے اس کے باپ دادوں کے ملک میں رہتی تھی۔ اور وہ ان کے حالات اور ان کے بزرگ انبیاء کے قصوں سے ناواقف نہ تھا پھر موسیٰ نے خود اس کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ اور اس لحاظ سے حضرت موسیٰ اس کے واسطے کوئی بیگانہ آدمی نہ تھا۔ جس کے حال احوال سے وہ واقف نہ ہو۔ بعد بعثت کے بھی حضرت موسیٰ نے ایک نہیں بلکہ کئی ایک نشانات دکھلائے تھے۔ اور ان سب معجزات اور خوارق کا خود مشاہدہ کرنے والا اور گواہ تھا۔ بلکہ توریت سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس نے بارہا ان نشانات کی صداقت کا اقرار کر کے حضرت موسیٰ سے التجا کی کہ وہ خدا سے دعا کرے کہ اس کے ملک میں سے طاعون اور مصائب کو دور کرے۔ یہ سب واقعات جو اس کی زندگی پر گذرے۔ انھیں کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخر مرتے وقت اس کے مونہہ سے ایمان کے اقرار کا کلمہ نکلا اور اس نے کہا۔ امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین۔ میں ایمان لایا۔ کہ اس خدا کے سوائے اور کوئی خدا نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں۔ اس پر بعض مفسروں نے لکھا ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ کیونکہ وہ ایمان کے ساتھ مرا اگرچہ اس کو اس وقت کا اقرار اس وارد شدہ عذاب سے جو نازل ہو چکا تھا۔ بچا نہ سکا۔ تاہم اس میں شک نہیں۔ کہ اس کے بدن کی نجات خاص طور سے ارادہ الٰہی کے ساتھ کی گئی۔ اور اس نجات بدن کو آئندہ زمانہ کے واسطے ایک نشان مقرر کیا گیا۔ یہ نشان قرآن شریف کی پیشگوئی کی صداقت اور اس کے خدا کا سچا کلام ہونے کے ثبوت میں آج فرعون کے مرنے کے قریب ۲۰۰۰ سال بعد اور قرآن شریف کے نازل ہونے کے ۱۳۰۰ سال بعد دنیا پر ظاہر ہوا ہے۔ اور اس کی تفصیل یوں ہے۔ کہ ملک مصر میں بڑے بڑے قدیم بند مقبروں کو انگریزوں کی ایک بڑی کمپنی نے جو اسی کام پر مقرر ہے۔ کھود کر بہت سی لاشیں قدیم مصری بادشاہوں کی نکالی ہیں۔ اور ان میں ایک لاش ایسی نکلی ہے جس کے ساتھ کے کتبہ سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اس فرعون کا بدن ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔

قدیم مصری بادشاہوں کی لاشوں کو بعض مصالحہ لگا کر نہایت حفاظت سے رکھا جاتا تھا۔ اور انکی قبر میں جو مثل ایک بڑے لمبے چوڑے۔ اونچے کمرہ کے ہوا کرتی تھی۔ ایک پتھر کے تختہ پر ان کے تمام حالات کندہ کر کے رکھے جاتے تھے۔ اور چونکہ اس عبارت کو جو بہت موٹی اور خط طولی نقش کی ہوتی تھی۔ چاروں طرف سے بالکل بند کر دیا جاتا تھا ایسی لاشوں کو ممیز کہتے تھے۔ اور ہندوستان کے بعض عجائب گھروں میں بھی اس قسم کی ممیز موجود ہیں لیکن فرعون کا بدن جو اب قاہرہ کے عجائب گھر میں رکھا گیا ہے۔ ایک بڑا شاندار نشان ہے جو غور کرنے والے کے واسطے صداقت قرآن کے ماننے کے لئے بجائے خود کافی شہادت ہے۔ ہمیں اس خیال میں ... کہ اس کا فوٹو منگوا یا جاوے اور اگر مل گیا ... شائع کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

کابل میں سکھ اور برہمن

شہر کابل میں ایک برہمن گردھر رائے کے گوردوارہ ... مذکورہ میں ... رکھی تھیں سکھوں کو جب معلوم ہوا۔ تو انھوں نے بتوں کو گوردوارہ سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر برہمنوں نے دعویٰ دائر کیا۔ امیر مرحوم نے خود تحقیقات کی۔ اور موقعہ کا ملاحظہ کر کے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔ منکہ امیر عبد الرحمان خان حال بادشاہ سلطنت افغانستان می باشم۔ در عہد ما یک مقدمہ مابین خدا پرستان و بت پرستان پیش آمد۔ یک دہرم سالہ موسومہ دہرم سال گردھر رائے در آبادی شہر کابل ست بت پرستان دعوے مے کنند۔ کہ یک مکان در دہرم سالہ بقبضہ ما مردمان مے باشد۔ کہ او جائے ما مردمان بت پرستی مے کنند۔ خدا پرستان مے گوئیند۔ کہ بیک طاقچہ خدمت گار دہرم سال کہ قومش برہمن بود بتان را پوشیدہ نگاہ کردہ میبود۔ پس از مردن او برہمن ما سکھاں بتان را بحوالہ ملک برہمن کردیم

در قول خدا پرستان وزن دارد و تصدیق شد۔ بخیال ما ہر جائے کہ نامش دہرم سال باشد بہ او جائے بت پرستان ہیچ غرض ندارند۔ این دہرم سال بنام گردھر رائے قایم شدہ است۔ گردھر رائے ہفتم سجادہ نشین بابا نانک صاحب بود کہ او موحد تر از موحدین بود۔ و مخالف بت پرستی مے بود۔ ہر جائیکہ نامش ٹھا کردوارہ یا شیو دوارہ باشد یا جائے کہ بت پرستان تعلق دارند۔ سکھاں را ہیچ غرض نیست۔ چونکہ این جائے دہرم سال است ہمہ تعلق بخدا پرستان دارد۔ ما بہ حیثیت بادشاہ حکم مے دہیم۔ کہ دعویٰ بت پرستان خارج شد،، (پٹیالہ اخبار)

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

مسٹر مولوی بانی فساد۔ بریلی کا اخبار یونین گزٹ درد بھرے دل سے فریاد کرتا ہے۔ کہ کھوٹ ملاؤں نے فرقہ علماء کو بدنام کر دیا۔ اور اپنی کج فہمیوں اور ہٹ دھرمیوں سے بریلی میں ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا ہے۔ اس بیہودگی کا اثر تمام اضلاع روہیل کھنڈ میں پھیل گیا ہے۔ اور اس کا تمام مسلمانوں سے محبت دیکھی جاتی رہی ہے

مذہبی بحث مباحثہ سے یہ اخبار الگ ہے۔ مگر عالم شکایات دیکھ کر افسوس آتا ہے۔ کہ مولوی صاحبان نے اپنی کرتوتوں بے اعتدالیوں اور فضول کارروائیوں سے اپنی عزت میں نقص پیدا کر دیا ہے۔ "مرگ عالم مرگ عالم" ایک عام مقولہ تھا۔ کہ ایک عالم کی موت گویا تمام جہان کو نقصان پہونچاتی ہے۔ یا اب مولویوں کا نام لیتے ہی ہر بشر چونک پڑتا ہے۔ اور واجبی عزت عوام کے دلوں سے اٹھ گئی۔ خدا کرے۔ کہ یہ واجب التعظیم جماعت خود ہی اپنے اعمال کو چھوڑیں۔ اور اپنی مفوضہ خدمات کی ادائیگی سے خدا اور اس کی خلقت کو خوش کرنے کیطرف راغب ہوں۔ (پٹیالہ اخبار)

ریاست باگسل کی حد پر ایک گاؤں میں خون کی بارش ہوئی نالاگڈھ کے پرگنہ دہرم پور کے ایک گاؤں میں ۱۵ ماہ حال کو دودھ کی بارش ہوئی۔ ایشور جانے کیا ہونیوالا ہے سردی ہوئی تو وہ ہوئی جسکا حد حساب نہیں زلزلہ ایسا کہ قہر خدا۔ برسات نہیں ہوئی گرمی پیچھا نہیں چھوڑتی (اقتباس نامہ نگار اخبار عام)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ہمارے احباب معزز امریکن دوست ڈاکٹر حسن اینڈرسن کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ جو کچھ عرصہ سے اس جماعت میں اپنی ایک تحریری درخواست کے ذریعہ سے شامل ہو چکے ہیں۔ ان کا سلسلہ احمدیہ کے ممبروں کے درمیان اپنا نام درج کرانا سرسری آگاہی کے بعد یا فوری جوش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ عرصہ دو سال [illegible] ڈاکٹر صاحب موصوف اس سلسلہ کے متعلق میرے ساتھ خط و کتابت کر رہے ہیں۔ اور [illegible] کو برابر پڑھتے رہے اور آخر بہت [illegible] کے بعد صاحب موصوف اس نتیجہ پر پہنچے [illegible] اور مسلمانوں [illegible] قرآن میں [illegible] اگر کوئی نبی کریم [illegible] سلم کے [illegible] اسلام کا [illegible] قسمت آیا [illegible] احمدیہ [illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible] علاوہ [illegible] انگریزی [illegible] فرانسیسی، جرمنی، اسپینش [illegible] زبانوں کے [illegible] اور اسلام میں داخل ہونے [illegible] انہوں نے [illegible] کہ اسلام اور قرآن شریف کی خوبصورتیوں سے پوری طرح آگاہی حاصل کرنے کے واسطے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ تب سے صاحب موصوف نے عربی زبان کا سیکھنا بھی شروع کر دیا ہے۔ اور اس میں خوب ترقی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ صاحب موصوف کو اسلامی نیکیوں میں استقامت عطا فرماوے اور اپنے دین کے خادموں میں سے بنائے۔ گذشتہ ڈاک میں اس معزز دوست کا ایک خط ہمارے پاس آیا ہے جس کا ترجمہ ہم لفظ بہ لفظ اس جگہ درج کر دیتے ہیں۔ صاحب موصوف نے اس خط میں تمام جماعت احمدیہ کو السلام علیکم انکی طرف سے پہنچانے کے واسطے مجھے تحریر فرمایا ہے۔ اور ان کے اس حکم کی تعمیل میں اس اخبار کے ذریعہ سے کرتا ہوں۔

شہر نیویارک مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء

پیارے جناب برادرم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۸ جون مجھے ملا جسکی وجہ سے میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اب آپ بالکل تندرست ہوگئے

ہمنے زلزلہ کے حالات کو یہاں کے اخباروں میں پڑھا اور سنا ہے۔ اور سرکاری مکانات اور فوجی بارکوں کی تباہی کی تصاویر دیکھی ہیں

مولوی محمد علی صاحب نے کثرت ازدواج اور پردہ پر جو مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے گذشتہ نمبر میں لکھے ہیں۔ وہ بہت ہی عمدہ ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہاں کے انگریز غیر مذاہب کے حالات لکھنے میں بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ اور جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے۔ کہ ایسا کرنے سے وہ اپنی کمزوریوں کو چھپا سکیں گے۔ یہ [illegible] مجنون عیسائی اپنے چہرے کی سیاہی چھپانے کے واسطے دوسروں پر کیچڑ پھینکتے ہیں

مجھے یہ بات سن کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ گذشتہ زلزلہ میں ہمارے احمدی بھائیوں کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ اور سب بچ گئے۔ اور میرا پختہ ایمان تھا۔ کہ خدائے قادر اس جماعت کے آدمیوں کی خصوصیت سے حفاظت کریگا۔

گذشتہ جنوری میں جب مجھے اس امر کی آپ نے اطلاع دی تھی۔ کہ میرا نام فہرست مبائعین میں لکھا گیا ہے لیکن مجھے اب تک کوئی باقاعدہ سند اس کے متعلق آپ کی طرف سے حاصل نہیں ہوئی چونکہ میں اس جماعت کے تمام عقاید پر اور اس کے مقاصد کی خوبیوں پر پورا ایمان رکھتا ہوں۔ اس واسطے میں نہایت ہی فکرمند ہوں۔ کہ مذکورہ بالا سند مجھے بہت جلد عطا کیجیوے

یہاں گذشتہ دو ہفتہ سے سخت گرمی پڑتی ہے بلکہ بعض لوگ گرمی سے مر گئے ہیں۔ اس ملک میں موسم گرما بہت سخت ہوتا ہے

مشرق کے لوگ روس اور جاپان کے درمیان صلح کی خبر سننے کے مشتاق ہوں گے جس کی تجویزیں آجکل یہاں ہو رہی ہیں۔ اور امید ہے کہ اگست کے آخیر تک اس کا فیصلہ ہو جاویگا۔ اہل امریکہ جاپانیوں کے ساتھ بہت دوستی کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آج سے ایک دو سال کے بعد جب جزیرہ فلپائن پر جھگڑا پیدا ہوگا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ احمدی برادران کی خدمت میں میری طرف سے دعا اور سلام پہنچا دیویں گے

آپ کا مخلص دوست

حسن اینڈرسن

ڈوئی۔ مقدس اسلام کے متعلق دھوکا دینے والی اور جھوٹی تحریروں کا شایع کرنا یورپ امریکہ کے مصنفین کا عام طریقہ اور پادریوں کا خاص شیوہ ہے انہیں لوگوں میں سے ایک پادری ڈوئی بھی ہے جو مسیح کا رسول اور نبی کا مدعی ہو کر ایسی دلیرانہ دروغگوئی پر کمربستہ ہے۔ کہ ہزار ہا آدمیوں کے درمیان کھڑا ہو کر لیکچر دیا کرتا ہے۔ کہ مذہب اسلام میں اگلے جہان میں عورتوں کے واسطے کوئی حصہ نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کا یہ اصول ہے۔ کہ عورتیں تو بعد موت نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اور ان کے واسطے کوئی حشر نشر نہیں اس ڈاک میں جو ڈوئی کا اخبار آیا ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ روس میں مذہب عیسوی تلوار کے ساتھ پھیلایا گیا اور اسلام کا مذہب بھی دنیا میں تلوار سے پھیلایا گیا تھا روس کا تلوار کے ذریعہ سے عیسائی کیا جانا تو ایک تاریخی واقعہ ہے۔ [illegible] تاریخ اس امر کی گواہ ہے۔ کہ مذہب عیسوی ملک روس میں وہاں کے بت پرست بادشاہ [illegible] بت پرستی کے عوض ایک نئی بت پرستی کے شوق میں جبراً جاری کر دیا تھا۔ لیکن کوئی اس [illegible] سے پوچھے کہ اسلام کے تلوار سے پھیلانے کے واسطے تمہارے پاس کونسا تاریخی ثبوت ہے۔

اس اخبار میں پادری ڈوئی صاحب نے اپنا ایک عجیب قصہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ ملک آسٹریلیا میں وہ ایک [illegible] گرفتار ہوا تھا۔ پر جرمانہ کی سزا ہوئی۔ مگر جرمانہ [illegible] انکار کی وجہ سے تین دن کی قید ہوئی جس پر تین دن جیلخانہ میں رہ کر چھوٹ گیا۔ لکھا ہے کہ ساری عمر میں مجھے ایک دفعہ فرشتہ نظر آیا۔ وہ جیلخانہ میں واقع ہوا۔ اور اس فرشتہ نے مجھے خبر دی تھی کہ تو الیاس ہے۔ مگر کبھی پھر مجھے ایسا اتفاق نہیں ہوا۔ جس میں کوئی فرشتہ وغیرہ نظر پڑا ہو۔

لیڈسٹی کے پادری [illegible] صاحب شراب کے نشہ میں [illegible] کا جگ اٹھائے ہوئے سڑک پر نکل آئے اور پکار پکار کر لوگوں کو ڈرانے لگے۔

یسوع کے شرابی معجزات کا یہ نتیجہ ہے کہ پادری صاحبان بھی متوالے پھرتے ہیں۔

امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ غیر ممالک کے لوگ جب یہاں آتے ہیں۔ تو ہماری حالت اخلاقی کو بہت ہی برا پاتے ہیں

جج لیڈ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح کی تاریخ پیدائش کے متعلق مختلف اور متضاد ایک سو تیس

تول ہین۔ چھٹی صدی مین ایک پادری نے یہ تقین۔ قوم کے بت پرستون کو خوش کرنے کے واسطے اور کسی بہانہ سے ان کو عیسائیون مین شامل کرنے کے واسطے یسوع کی تاریخ پیدائش وہی مقرر کر دی جو اس قوم کے قدیم بت کی تاریخ پیدائش کی عید کا دن تھا۔ جس زمانہ کا یسوع مسیح کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس زمانہ مین بہت سے عالم صاحبان تصنیف ہوئے ہین۔ انہون نے اس زمانہ مین بیس ۲۰ ایسے آدمیون کا تذکرہ کیا ہے۔ جنھون نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ مین چونکہ یہود کو مسیح کے آنے کا انتظار تھا۔ اس واسطے بہت سے لوگ مدعی مسیحیت کے نکل کھڑے ہوئے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ ان مین سے کسی نے یسوع کے مسیح ہونے کا ذکر نہین کیا۔ ان بیس ۲۰ مین سے بعض پہانسی دے گئے بعض قتل کئے گئے۔ بعض ویسے ہی بچ گئے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سب کے قصے باہم مل جل کر ان موجودہ انجیل نویسون نے گڑبڑ سی ڈالدی ہے

جنوبی افریقہ سے لوئیس صاحب جو ایک فوج کے کپتان ہین۔ تحریر فرماتے ہین۔ کہ اس ملک مین مشنریون نے اصل افریقہ کے باشندون کے اخلاق بہت بگاڑ دئے ہین۔ ان کو شراب۔ تمباکو وغیرہ کی بدعادتین ڈال دی ہین۔ اپنے قدیم مذاہب مین رہ کر وہ بری عادتون سے اپنے ملک کے آداب کے مطابق بچے رہتے ہین۔ لیکن جب عیسائی ہو کر وہ سفید رنگ بزرگون مین شامل ہو جاتے ہین تب وہ ہر بات مین سفید رنگ والون کی نقل کرنے کے واسطے شراب حقہ جھوٹھ بولنا۔ چوری کرنا۔ یہ سب بد عادات اختیار کرتے ہین۔ کیونکہ وہ سفید رنگ والون کی پیروی مین ان امور کو فیشن سمجھتے ہین۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ایسے الفاظ لکھ کر مین ثابت کر رہا ہون۔ کہ یسوع مسیح کا مذہب قومون کو تباہ کرنے والا ہے۔ مگر مین کیا کرون۔ کہ صحیح بات یہی ہے اور یہ واقعات ہین

مسٹر پگٹ۔ بہت مدت کے بعد مسٹر پگٹ پھر ظاہر ہوا۔ یہ وہی صاحب ہین۔ جنھون نے خدا اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت نے اس کو ایک اشتہار بھیجا تھا۔ جس مین اس کے متعلق ایک پیشگوئی کی تھی مگر اب تک وہ بالکل گوشہ خاموشی مین پڑا رہا۔ اور کسی ملی جگہ خفیہ رہا۔ کہ اخبارون کو بھی اس کے حالات کچھ آگاہی حاصل نہین ہوتی تھی۔ بارے اب آپ کا نام پھر اخبارون مین دیکھا گیا ہے۔ اور ایک نہایت ہی عجیب پیرایہ مین۔ عیسائیون کے اس فرضی خداوند مسیح پگٹ نے ایک دار المحبت بنا رکھا ہوا ہے۔ جس مین وہ مع اپنے چند مریدون اور مریدنیون کے رہتا ہے۔ کل تعداد مریدون کی سر دست دو سو ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ مزے سے زندگی گزارتا ہے اس کی زندگی کا تازہ نتیجہ جیسا کہ امید تھی یہ ہوا ہے کہ ان عیسائیون کے خدا کے گھر مین ایک بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ اس خداوند مسیح نے برخلاف اپنے پہلے طرز زندگی کے جو ملک شام مین گذری تھی۔ کوئی بیوی نکاح کی ہے اور اس سے یہ فرزند نمودار ہوا ہے۔

مُردون کا زندہ ہونا

شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب نے اخبار نئی روشنی مین ایک مضمون چھپوایا ہے جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بعض آدمی بظاہر بالکل مرجاتے ہین۔ یعنی نبض بند ہو جاتی ہے۔ بدن ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ آنکھین پتھرا جاتی ہین۔ کان کی لو مڑ جاتی ہے۔ ناک کا بانسا پھر جاتا ہے۔ اور موت کے تمام نشانات نمودار ہو جاتے ہین لیکن دراصل وہ ایک قسم کی غشی ہو جاتی ہے اور دراصل اس مین جان باقی ہوتی ہے۔ چنانچہ بہت سی نظرین ایسی موجود ہین۔ کہ میت جب قبرستان لے چلے یا مرگھٹ پر رکھا۔ تو راستہ یا مقام مدفن پر اس نے حرکت کی۔ اور اس مین امن معلوم ہوئی۔ اور بعد مین وہ چنگا بھلا ہو گیا۔ کسی بیماری کے سبب ایسی غشی یا بے ہوشی کے طاری ہونے کے علاوہ اس مضمون مین ریاضت کے ساتھ اپنے پر ایسی غشی لانے کا بھی ذکر لکھا ہے۔ جو پرانے ہندی یوگیون مین پایا جاتا ہے۔ اور اس کی کئی ایک نظرین بشہادت ڈاکٹر ہیم چندر سین اور ولیم ٹیپ اور دربار رنجیت سنگھ وغیرہ بیان کی گئی ہین یہ ایک دلچسپ مضمون ہے۔ اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مرنے کی جو علامتین متعارف ہین۔ وہ سب آدمی کی روح معطل ہونے کے باعث بھی ظاہر ہوتی ہین اور نقلی موت مین بھی نمودار ہو سکتی ہین۔ کچھ ضرور نہین کہ وہ اصلی موت ہی کی نشانیان سمجھی جائین

اس مین شک نہین۔ کہ بہت سے مختلف واقعات نے جن کی خبرین مختلف شہرون اور ملکون سے آتی ہین۔ اس امر کو بپایۂ ثبوت پہنچا دیا ہے کہ اصلی یا نیم موت کے علاوہ بعض وقت وہ اپنی خوش قسمتی کے سبب گویا پھر زندہ ہو کر مخلوق کے واسطے ایک اعجوبہ کا موجب بنتے ہین۔

اس قسم کی موت کا نام خواہ کچھ رکھا جائے خواہ نقلی موت۔ خواہ اس کو سکتہ اور بے ہوشی کے نام سے تعبیر کیا جاوے۔ اس مین شک نہین کہ وہ دراصل ایک موت کی صورت ہوتی ہے اور میت کے لواحقین پر وہ تمام حالات وارد ہو جاتے ہین۔ جو کہ ایک فوت شدہ کے لواحقین پر ہونے چاہئین۔ اور چونکہ اصلی اور نقلی موت مین بظاہر کوئی تمیز نہین ہوتی۔ اس واسطے خود اس شخص کے واسطے بھی اکثر یہ حالت اصلی موت نہین۔ تو اصلی موت کے لانے کا موجب ضرور ہو جایا کرتی ہے

اسی خوف کے سبب حال مین انگلینڈ مین ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کی غرض یہ ہے۔ کہ مردون کو دفن سے پہلے پوری تحقیقات کے ساتھ ڈاکٹرون اور اس فن کے ماہرون کو دکھانا چاہئیے۔

کتب سماوی اور معجزات وخوارق انبیاء علیہم السلام کے تذکرون مین بظاہر دو متضاد امور یعنی مردون کا اس دنیا مین واپس نہ آنا اور احیائے موتی یعنی مردون کا اسی دنیا مین زندہ ہو جانا۔ ان ہر دو کا ثبوت ملتا ہے مذکورہ بالا مضمون پر غور کرنے سے بخوبی سمجھ آ سکتا ہے

شریعت حقہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جو شخص درحقیقت مرجاتا ہے۔ اور موت جو اس پر وارد ہوتی ہے یعنی سوال و جواب فرشتگان اور جنت یا دوزخ مین داخل ہونا یہ سب کارروائی اس کے متعلق شروع ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس سارے کام کو ملتوی کر کے وہ واپس اس دنیا مین نہین آ سکتا۔ ہان دو طور پر مردون کا زندہ ہونا احوال انبیاء سے ثابت ہے

اول۔ ناپاکی اور گناہ اور غفلت مین پڑ کر جو شخص مردہ ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمی کو روحانی مردہ کہنا چاہئیے۔ وہ توبہ کر کے پاک ہوتا اور کسی مطہر مزکی نفس کی صحبت سے فیض یاب ہو کر پھر روحانی زندگی حاصل کرتا ہے۔ اور اس کی پہلی زندگی ایک نئی زندگی کہلاتی ہے۔ اس کی مثالین تمام الہامی کتب مین بکثرت موجود ہین۔

دوم۔ یہ کہ کوئی شخص کسی سخت مرض مین مبتلا ہو جاوے۔ جس کو ڈاکٹر اور طبیب جواب دے بیٹھین۔ یا اس کی حالت بسبب سکتہ اور بیہوشی کے ایسی ہو جاوے۔ کہ سب اس کو مردہ جانین تب کوئی مقبول الٰہی خدا کا برگزیدہ اس کے واسطے توجہ سے

دعا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ کہ اپنے اس بندے کی خاطر ایک نشان دکھائے۔ تو وہ موت اس پر سے ٹل جائے۔ اور اس کو دوبارہ زندگی عطا کیجاوے۔ اس کی مثالیں مسلمانوں میں تو ہمیشہ اور ہر زمانہ میں دیکھی گئی ہیں۔ اور دیگر مذاہب مثلاً عیسائی اور یہود کے درمیان اگرچہ اب کوئی ایسا مقدس شخص نہیں رہا۔ جس کی دعا اس حد تک قبول ہو سکے۔ تاہم ان کی قدیم کتب میں اس قسم کے قصے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ ایک لڑکی جس کو سب نے سمجھا کہ مر چکی ہے۔ جب یسوع نے اسے دیکھا تو کہا کہ مری نہیں بلکہ سوتی ہے سو تا یا بے ہوشی کی حالت میں ہو ایسے ایک ہی حالت ہے۔ اور چونکہ اصل عبرانی اناجیل عیسائیوں کی بدقسمتی کے سبب دنیا سے مفقود ہیں۔ اس واسطے معلوم نہیں۔ کہ اصل لفظ جو مسیح کے منہ سے نکلا تھا۔ وہ کیا تھا۔ اور اس کا ترجمہ کس طرح سے کیا گیا۔ مسلمانوں میں اس قسم کی احیائے موتیٰ کی مثالیں بہت موجود ہیں۔ چنانچہ خود اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پر اس قسم کے کئی مردے زندہ ہو چکے ہیں جس امر کے گواہ سینکڑوں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ہونے کا اس عاجز راقم کو بھی فخر حاصل ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ مبارک احمد کا یہ حال ہو گیا تھا۔ کہ رنگ سفید ہو گیا اور نبض ٹھہر گئی۔ اور مر گیا کا لفظ مونہوں پر جاری ہو گیا۔ لیکن خدا کا مسیح جو دعا پر ایک پرزور ایمان رکھتا ہے۔ اپنی دعاؤں میں مصروف رہا۔ تب خدا نے مبارک کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ ایسا ہی حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ میاں محمد اسحاق وغیرہ پر ایسی ایسی بیماریاں اور حالتیں وارد ہوئیں۔ کوئی طبیب یا ڈاکٹری یہ امید نہ رکھتی تھی۔ کہ یہ بچ جائیں گے۔ مگر چونکہ خدا کو منظور تھا۔ کہ اس کی ہستی پر پھر تازہ ایمان دنیا میں قائم کیا جائے۔ اس واسطے ان صاحبان کو دوبارہ زندگی عطا کی گئی۔

خود عاجز راقم مدت تک ایک ایسے بخار میں مبتلا رہا۔ کہ کوئی دوائی فائدہ نہ کرتی تھی۔ آخر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں نے اعجازی رنگ دکھایا۔ اور خدا کے فضل نے شفا دی۔ فالحمد للہ۔

غیر معمولی حوادث ۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ملک اٹلی میں سخت زلزلہ آیا۔ شہر پزو اور مانٹی لیون اور شہر مارٹی رینو بالکل تباہ ہو گئے۔ گرے بریا میں تین سو سینتالیس آدمی مر گئے۔ اور درجن ایک شہر اور گاؤں تباہ ہو گئے۔ بعد کی تار سے معلوم ہوا کئی ہزار آدمی مر گئے۔

اے روئے زمین کے باشندو! یہ تختہ زمین جس پر تم نڈر ہو کر امن کے ساتھ سو رہے ہو۔ یہ کیوں بار بار ہلتا ہے۔ اور تمہاری میٹھی نیند میں خلل ڈالتا ہے تھوڑی دیر کے واسطے اپنی غفلت کو چھوڑ کر ذرا اٹھو اور غور و فکر سے کام لو۔ اور اس کی آواز کو سنو۔ کہ یہ کیوں تمہیں بار بار جھنجلاتا اور بے آرام کرتا ہے۔ گذشتہ انبیاء اور کتب سماوی کے سائنفک کوڈ کی امداد سے ذرا اس ٹیڑھی تحریر کو پڑھنے کی سعی تو کرو۔ شاید کہ تمہارے کام کی کوئی بات نکلے۔ اور تمہارے ہی فائدے کا کوئی راز اس میں مخفی ہو۔ کہتے ہیں۔ جہاز کے افسروں کے آرام کرنے اور سونے کا پلنگ ایسا ایجاد کیا گیا ہے کہ وہ ڈیوٹی کے وقت کے چند منٹ پہلے گھنٹی بجاتا ہے۔ اور اگر سونے والا پھر بھی نہ اٹھے۔ تو چند منٹ کے بعد ہلتا ہے۔ اور اگر وہ پھر بھی غفلت کرے تو الٹ کر اس اپنے فرائض سے غفلت کرنے والے کو نیچے فرش پر پھینک دیتا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہیں صانع حقیقی نے بھی اس زمین کے نیچے کوئی ایسی چابی تو نہیں لگا دی۔ جو تم کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے واسطے بار بار تمہیں ہلاتی ہے اور ٹپک ٹپک کر مارتی ہے

۹۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی میں تیل کی بھری چند کشتیوں پر آگ لگی۔ کئی ہزار روپیے جل گئے۔ کمپنی کو سخت نقصان ہوا۔

علم متعلق اسباب و علاج طاعون۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ جس قدر طاعون کے متعلق علم اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی قدر یہ ثابت ہوتا چلا جاتا ہے کہ یہ سب علوم ناپائیدار اور بے سود ہیں۔ آج سے دس سال پہلے جو کچھ ہمکو طاعون کے متعلق خبر تھی اور یقین تھا۔ کہ اس کے اسباب کیا ہو سکتے ہیں۔ اور کس طرح اس کو روکا جا سکتا ہے۔ اب دس سال کے بعد اتنا بھی یقینی علم نہیں رہا۔ پہلے سمجھتے تھے کہ یہ بیماری ایک خاص موسم میں ہوتی ہے۔ اور موسم سرما میں حد تک پہنچتی ہے۔ اور سخت گرمی کا زور ہو۔ تو اس کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ لیکن اب تو دن بدن ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ کہ ان قواعد میں سے کوئی بھی صحیح رہتا نظر نہیں آتا۔ فقط۔

یہ قواعد تو ہمیشہ ہی ٹوٹتے رہیں گے۔ کیونکہ انکی بنا مادی اسباب پر ہے اور طاعون اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا نتیجہ ہے

عام اخبار

راول پنڈی میں ایک بنگالی بابو خزانہ سرکاری سے بذریعہ جعلی چیک کے ایک ہزار روپیہ لے اڑے

موضع اینڈری ضلع گوڑ گانوں میں پندرہ سولہ بدمعاش پولیس کا بھیس بدل کر ایک متمول بوہرہ کے مکان پر آئے۔ کہ سرکار سے تمہارے مکان کی تلاشی کا حکم ہوا ہے۔ باضابطہ تلاشی لے کر اور بیش قیمت زیور کی باقاعدہ فہرست وغیرہ بنا کر چلتے ہوئے

تازہ ترین ممالک غیر۔ امریکہ میں ایک صاحب نے ایک مشین ایجاد کی ہے۔ جس کے آگے اخبار اور رسالے رکھ دئے جائیں۔ تو خود بخود تہ ہو کر اور چٹیں لگ کر مختلف اطراف کو جانے والے پیکٹ مختلف خانوں میں رکھ دئے جاتے ہیں

جنگ روس و جاپان کا خاتمہ ہوا۔ جاپانی قوم نے بہت ناراضگی ظاہر کی۔ بغاوت اور بلوہ تک نوبت پہنچی تھی۔ لیکن وہاں کے مدبران سلطنت نے جنگ قائم رکھنے کے اخراجات اور کشت و خون وغیرہ دقتوں کا تذکرہ کر کے صلح کو بہت مفید ظاہر کیا ہے۔ اور اس طرح ان کا جوش ٹھنڈا ہو چلا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں + حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھی ہے۔ زخم دن بدن بھرتا چلا جاتا ہے اور گھبراہٹ اور تکلیف بھی کم ہے۔ آپکی شفا ایک معجزہ ہے۔ ذیابیطس کی بیماری میں کوئی زخم بھی اچھا ہونا دشوار ہے۔ چہ جائیکہ سرطان۔ یہ محض حضرت مسیح علیہ السلام کی دردمندانہ اور پر یقین دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے احیائے موتیٰ کا ایک اور نمونہ ہم لوگوں کو دکھایا۔ فالحمد للہ

ماسٹر عبد الرحمان صاحب بیمار ہیں۔ بخار آتا ہے احباب ان کے واسطے دعا کریں

اس ہفتہ میں چودھری اللہ خان صاحب وکیل اور چودھری محمد امین صاحب وکیل حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

خواجہ کمال الدین صاحب چند روز کیواسطے لاہور گئے ہیں مگر ۲۰ ستمبر تک پھر انشاء اللہ یہاں آ جائیں گے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام انشاء اللہ ۲۰ ستمبر کو کھلیگا۔

ایڈیٹر

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت عہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخباروں میں متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت میں تحریک کی ہے۔ اور ہمیں اُمید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت میں چاہتا ہوں کہ دوستوں کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤں۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہیں جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہوجاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتیں سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتیں جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہوسکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام میں غفلت کرتے ہیں اور چندہ کی روانگی میں دیر کرتے ہیں۔ سر دست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت میں زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمروں کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہوں کے واسطے بھی جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہوں۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ میں ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کریں۔ اپنا خرچ سے انجمنوں کتب خانوں اور غریب لوگوں کو اخبار خرید کر دیں۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کریں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	لمسہ	مصہ	رسہ	ہعہ	مے
نصف صفحہ	رسہ	رسہ	معہ	مے	صہ
پورا کالم		سہ	سہ	صہ	سے
نصف کالم	سہ	معہ	معہ	للعہ	ع
ربع کالم		معہ	مے	صہ	سے عہ

ایک دفعہ کے لیے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عصر روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ ہو۔ جنکے اشتہار کی اجرت ۱۰ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے۔ عہ۲/ر۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں کہ بیان کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کردئے جاتے ہیں

فگ پلز

یہ نادر گولیاں بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے میں عجیب باثر ثابت ہوئی ہیں۔ دائمی قبض ان گولیوں کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ ڈکار۔ جلن۔ اور سینے میں دکھ کا آنا ان گولیوں کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہیں یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہیں۔ قیمت فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ہوتی ہیں۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمد علی خان محلہ چاہ شور۔ آگرہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا ۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُسکی سچائی ظاہر کر[illegible]

ان اللہ قد صح لکم وقت مسابحہ [illegible] من ادلة

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

چہ گویم با تو گر آئی ۔ چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۶	۲۰ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر [illegible]
ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے

معاونین ۔ عہ

پرضلئے ۔ صہ

خود ۔ ے

عام قیمت عگار

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا ست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

نیکمے وعدی از آن عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا - کہ ایک شخص مسمی شرم پت ساتھ ہے - ایک گہرے پانی میں جو جھیل کی طرح ہے - ہم ہر دو کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں کنارہ بہت دور ہے - اور میں پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہوں - اور تیرتا چلا جاتا ہوں - اسی طرح تیرتے ہوئے جب میں قریب نصف کے پہنچا - تو معلوم ہوا - کہ قریباً زانو تک پانی ہے - پھر کنارہ پر پہنچ گئے - اور خیال آیا - کہ میرا لڑکا مبارک اسی کنارہ پر رہا ہے - پھر ہم اس کو لینے کے واسطے آئے - تب دیکھا کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے - ایک طرف باقی ہے - اور لوگ خشکی پر چلتے ہیں - ہم بھی خشکی کے راہ پر چلنے لگے -

فرمایا - بظاہر تو آج کل مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے دعا کی جاتی ہے - اور غالباً ان کے متعلق یہ رؤیا ہے - شاید یہ تعبیر ہو - کہ ایک حصہ زخم کا خشک ہو گیا ہے - اور دوسرا حصہ ابھی باقی ہے - اور شرم پت کے لفظ سے انجام بخیر معلوم ہوتا ہے - واللہ اعلم

۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا - کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں - اور کچھ باتیں کرتے ہیں - ایک شخص ان کی باتیں سن کر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہیں - گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں - فقط

فرمایا - ہمارا تجربہ ہے - کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب میں دیکھتے ہیں - اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے - آج کل چونکہ مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے بہت دعا کی جاتی ہے اس واسطے امید ہے - کہ اللہ تعالےٰ ان کو شفا دیگا - غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا ایک الہام غلط لکھا گیا اصل الفاظ اس طرح ہیں - مَيسّرُ العرب

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا خواب بھی کچھ غلط چھپا ہے اس واسطے دوبارہ صحیح کر کے لکھا جاتا ہے - ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے - اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی کرسی بہت بلند ہے اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہیں - اس جگہ میں ہوں اور پانچ چار اور دوست ہیں - جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں میں نے کہا - مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت کی مبارک باد دیتا ہوں - اور پھر میں رو پڑا - اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے پھر میں نے کہا دعا کرو اور میں نے تین دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھی -

ڈائری

مولوی عبدالکریم صاحب

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء

شیخ نور احمد صاحب جالندھر سے اور منشی نبی بخش صاحب کوٹھ سے حضرت اقدس ؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے - شیخ نور احمد صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا - کہ میں نے دیکھا - کہ مولوی عبدالکریم صاحب مسجد میں کھڑے ہیں اور وعظ کرتے ہیں - اور یہ آیت پڑھتے ہیں

أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ -

فرمایا - اس سے بظاہر مولوی صاحب کی صحت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے - واللہ اعلم - فرمایا یہ مرض مہلک ہے - اور آثار مرض بھی خطرناک ہیں - لیکن دعا بہت کی گئی ہے - سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے - جب وہ چاہتا ہے - ایک تنکے سے شفا ہو جاتی ہے - اور جب وہ نہیں چاہتا لاکھ دوائی بے سود ہے -

میاں نبی بخش صاحب نے عرض کی ہے - کہ ایک ہندو نے مجھے تاکید کی تھی - کہ میرے واسطے حضرت سے دعا کرائیں - فرمایا - ہندو یا کسی اور مذہب کا آدمی جو دعا کے واسطے درخواست کرے - ہم سب کے واسطے دعا کرتے ہیں -

ذکر آیا - ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام استغفر اللہ رکھا ہے - فرمایا - اچھا ہے - جتنی دفعہ اس کو بلائیگا خدا تعالیٰ سے استغفار کرتا رہیگا -

مولوی نور الدین صاحب کے صاحبزادہ عبدالحی کا ذکر تھا - کہ اس کے متعلق پہلے سے خبر دی تھی - فرمایا - اجنبی دشمن اور دور رہنے والا کیا حاصل کر سکتا ہے - جو لوگ قریب رہتے ہیں - وہ ہمیشہ نشانات دیکھتے رہتے ہیں - پاس رہنے والے تو آپ بیتی کے نشان بھی دیکھ لیتے ہیں

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء صبح - ایک دوست نے عرض کی میرے گھر سے خبر آئی ہے - کہ تمہارا لڑکا سخت بیمار ہے جلد آؤ - مگر بیماری کی تفصیل نہیں - حضور دعا فرماویں فرمایا - میں دعا کروں گا - لیکن بعض دفعہ عورتیں صرف بلانے کے واسطے بھی ایسا لکھ دیا کرتی ہیں - چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے - کہ ہم اس جگہ قادیان میں تھے - کہ میر ناصر نواب صاحب کے گھر سے خط آیا - کہ والدہ اسحاق فوت ہو گئی ہیں - اور اسحٰق بھی قریب المرگ ہے (خداوند تعالےٰ ہر دو کو بصحت و عافیت لمبی عمر عطا فرماوے) یہ خط اسحاق کے بھائی کا لکھا ہوا تھا - جو اس وقت بہت چھوٹی عمر کا تھا - میں اس خط کو پڑھ کر بہت پریشان ہوا - کیونکہ اس وقت ہمارے گھر میں بیمار تھے - بخار چڑھا ہوا تھا - ایسی حالت میں ان کو والدہ کی وفات کی خبر سنانا ہرگز مناسب نہ تھا - میں اسی فکر میں تھا - کہ الہام ہوا - اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْم - جس سے میں نے سمجھ لیا - کہ یہ صرف بلانے کا بہانہ ہے - ورنہ دراصل خیر ہے - اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب (خدا ان کو صحت دے) اس جگہ تھے - ان کو سنایا گیا - اور حافظ حامد علی کو بھی سنایا گیا - اور اسی کو وہاں بھیجا گیا - تو بات وہی نکلی - جو خدا نے بذریعہ الہام ہم کو بتلائی تھی -

شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی - کہ اس دن میں بھی اسی جگہ تھا - اور اس واقع کا گواہ ہوں

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء - فرمایا - خدا کی طلب میں جو شخص پوری کوشش نہیں کرتا - وہ بھی کافر ہے - ہر ایک چیز کو جب اس کی حد مقررہ تک پہنچایا جاتا ہے - تب اس سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے - جیسے اس زمین میں چالیس یا پچاس ہاتھ کھودنے سے کنواں طیار ہو سکتا ہے - اگر کوئی شخص صرف چار پانچ ہاتھ کھود کر چھوڑ دے - اور کہدے - کہ یہاں پانی نہیں ہے - تو یہ اس کی غلطی ہے - اصل بات یہ ہے کہ اس شخص نے حق محنت کا ادا نہیں کیا -

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء - قبل از ظہر - فرمایا - یہ جو قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ - پس ان کی یعنی گذشتہ نبیوں کی جن کا اوپر ذکر آیا ہے اقتدا کر - اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت ظاہر ہوتی ہے - اس کا یہ مطلب ہے کہ جس قدر گذشتہ انبیاء ہوئے - اور انھوں نے مخلوق کی ہدایت مختلف پہلوؤں سے کی - اور مختلف قسم کی ان میں خوبیاں تھیں کسی میں کوئی خوبی اور کمال تھا - اور کسی میں کوئی - اور ان تمام نبیوں کی اقتدا کرنا یہ معنے رکھتا ہے - کہ ان تمام متفرق خوبیوں کو اپنے اندر جمع کر لینا چاہیئے - اور اس میں کچھ شک نہیں - کہ جو شخص جامع ان تمام خوبیوں کا ہے جو متفرق طور پر تمام انبیاء میں پائی جاتی ہیں - وہ تمام متفرق کمالات اپنے اندر جمع رکھتا ہے - اس لئے وہ تمام انبیاء سے افضل ہیں - کیونکہ ہر ایک کی خوبی اس میں موجود ہے - اور وہ تمام متفرق خوبیوں کا جامع ہے - مگر پہلے اس سے کوئی نبی ان تمام خوبیوں کا جامع نہ تھا -

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سورہ الاحزاب

کو سیپارہ ۲۱ رکوع اوّل کو

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ ۔ اے نبی ۔ اس مین مخاطب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس خطاب کے ذریعہ سے تمام جہان کو آگاہی دی گئی ہے

اتَّقِ اللّٰہَ ۔ دم علی التقوی ۔ تقوی پر ہمیشہ قایم رہو

لَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ۔ کافرون اور منافقون کی فرمانبرداری مت کرنا ۔ کافر وہ ہے ۔ جو حق بات پر کچھ غور نہ کرے ۔ اور اس کا انکار کرے اور پھر ایسا بن جاوے ۔ کہ اس کے واسطے انذار اور عدم انذار برابر ہو ۔ منافق ۔ کے جو علامات نبی کریم نے بیان فرمائے ہین ۔ وہ یہ ہین (۱) جب بات کرے جھوٹھ بولے (۲) وعدہ کرے ۔ تو اس کے برخلاف کرے (۳) امانت مین خیانت کرے (۴) جھگڑنے مین فحش گالیان دے (۵) خود بخل کرتا ہے (۶) دوسرے صدقہ دینے والے کو بخل کی ترغیب دیتا ہے (۷) صبح اور شام کی نماز مین سست ہوتا ہے (۸) اس مین قوت فیصلہ نہین ہوتی اور تاب مقابلہ

مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ ۔ جو خدا کی طرف سے تجھ پر وحی کیا گیا ہے اس مین اوّل قرآن شریف ہے اور پھر حدیث صحیح

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَکُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰھِرُوْنَ مِنْھُنَّ اُمَّھٰتِکُمْ وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ اَبْنَآءَکُمْ ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاھِکُمْ ۔ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ۔

نہین بنائے اللہ نے دو دل کسی شخص کے اندر اور نہ بنایا ہے تمہاری ان بیویون کو جن کو تم نے مائین کہا ۔ تمہاری مائین ۔ اور نہ بنایا ہے تمہارے منہ بولے بیٹون کو تمہارے بیٹے ۔ یہ سب تمہارے مونہہ کی باتین ہین ۔ اور اللہ تعالیٰ حق فرماتا ہے ۔ اور وہی راہ دکھاتا ہے ۔

یہ ایک مثال ہے ۔ کہ جیسا یہ ناممکن ہے کہ کسی کے اندر دو دل ہون ۔ ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے کہ اس مان کے سوائے جس کے پیٹ سے آدمی نکلتا ہے کوئی اور عورت اس کی حقیقی مان بن جاوے اور ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے ۔ کہ اس باپ کے سوائے جس کا نطفہ انسان ہو ۔ کوئی دوسرا اس کا باپ بن جاوے ۔ یہ سب منہ کے کہنے کی بات ہے ۔ کہ کوئی کسی عورت کو مان کہہ دے ۔ یا کسی مرد کو اپنا باپ کہہ دے ۔ ورنہ حقیقت مین مان صرف وہی ہے ۔ جو ایک مان ہے اور باپ صرف وہی ہے ۔ جو ایک باپ ہے ۔ نہ کسی کے اندر دو دل ہو سکتے ہین ۔ اور نہ ایک بچہ دو پیٹون سے نکلتا ہے ۔ اور نہ ایک بیٹا دو مختلف مردون کے نطفون کا نتیجہ ہو سکتا ہے ۔ کسی شاعر نے اس مثال کو شعر مین خوب بیان کیا ہے ؎

ہم معتقد دعویٰ باطل نہین ہوتے
سینہ مین کسی شخص کے دو دل نہین ہوتے

موالیکم ۔ تمہارے آزاد کردہ غلام

اولیٰ ۔ اقرب

لِیَسْئَلَ ۔ تاکہ اظہار لئے جائین

رکوع دوم ۔ نعمت اللہ ۔ جنگ احزاب مین فتح ۔

قصہ جنگ احزاب

مدینہ مین جو یہود رہتے تھے ۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امن کا اور بیرونی مخالف کا مقابلہ کرنے کا وعدہ کر چکے ہوئے تھے ۔ ان کی خفیہ سازش کے ساتھ دس ہزار عرب مسلمانون کے برخلاف لڑائی کرنے کے واسطے مدینہ منورہ پر چڑھ آئے ۔ اندر سے یہود دشمن ہو گئے ۔ باہر سے اس قدر لشکر آیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑے سے مسلمانون کے ساتھ جن کی تعداد اس وقت چھ سو تھی اس لشکر کے مقابلہ کے واسطے نکلے ۔ ایک پہاڑی کے پہلو مین رات گزارنے کے واسطے ڈیرہ لگایا ۔ ایک طرف پہاڑ تھا ۔ اور ایک طرف بہ نظر اسباب ظاہری ایک خندق کھودی گئی ۔ اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ مین مسلمانون کی کیا تعداد تھی ۔ آپ دعاؤن مین لگے رہے ۔ ایک رات کو آدھی رات کے قریب آپ نے آواز دی ۔ کہ کوئی ہے جو جا کر دیکھے ۔ کہ کافرون کا لشکر کہان ہے ۔ تیز ہوا سردی اور دشمنون کا ڈر جس نے آپ کا آواز سنا وہ بھی مارے خوف کے خاموش ہو رہا ۔ لیکن ایک صحابی اٹھا ۔ اور باہر گیا ۔ اور واپس آکر خبر دی ۔ کہ کفار کا نام و نشان نہین معلوم نہین ۔ دس کا دس ہزار کہان چلا گیا ۔ بعد مین معلوم ہوا ۔ کہ وہ سب کے سب وہان سے اس طرح بھاگ گئے تھے ۔ جس طرح ایک چھوٹا سا لشکر کسی بڑے عظیم الشان لشکر کے ڈر سے ہراسان و ترسان بھاگ جاتا ہے ۔ اور اس کی وجہ اس طرح سے خداوند تعالےٰ نے قایم کی ۔ کہ رات کو جب تیز ہوا چلنی شروع ہوئی ۔ تو ایک کافر سردار کے ڈیرے کی آگ بجھ گئی ۔ آگ سے وہ لوگ جنگ کی تعبیر لیا کرتے تھے ۔ اور میدان جنگ مین آگ کا بجھنا ایک بڑی بدشگونی سمجھی جاتی تھی ۔ کافر نے سوچا کہ یہان خیر نہین ۔ آگ بجھ گئی ہے ۔ انجام برا معلوم ہوتا ہے ۔ بہتر ہے کہ چپکے چپکے نکل جاؤن ۔ چنانچہ اس نے اپنا خیمہ ڈنڈا اکھیڑا ۔ اور وہان سے چل کھڑا ہوا ۔ پاس والون نے جو دیکھا ۔ کہ وہ اس طرح سے نکل گیا ہے ۔ تو انھون نے سمجھا ۔ کوئی بہت ہی خرابی کی بات واقع ہوئی ہے جو وہ راتون رات بھاگ گیا ہے ۔ انھون نے بھی اپنا بستر بوریا لپیٹا ۔ اور بھاگ نکلے ۔ ان کو دیکھ کر اور بھاگے غرض اس طرح خدا کے فرشتون نے ان سب کو سراسیمہ اور ہراسان کر کے بھگا دیا ۔ یہان تک کہ کفار کے لشکر کا کمانڈر اپنے اونٹ کی پچھاڑی کا تنا بھی بھول گیا اور جلدی سے اونٹ پر سوار ہو کر اس کو ایڑی لگائی کہ چل پر وہ چلے کہان ۔ اس وقت جو نعمت الٰہی مسلمانون پر ہوئی ۔ اس کا ذکر اس جگہ ان آیات مین ہے ۔

النظر ۔ یہ ایک فارسی رسالہ ہے ۔ جو مرزا محمد علی صاحب ۔ احمدی سابق شیعہ نے حال مین چھپوا کر شائع کیا ہے ۔ یہ رسالہ فارسی زبان مین لکھا ہے ۔ اور سید علی حائری مشہور لاہوری شیعہ عالم کی کتاب غایت المقصود حصہ دوم پر لطیف ریویو کیا ہے ۔ اس رسالہ کی قیمت ۱۱ علاوہ محصولڈاک ہے ۔ مصنف نے رسالہ اپنے خرچ سے چھپوا کر سید عبدالحی صاحب عرب کو دے دیا ہے احباب کو چاہیئے ۔ کہ عرب صاحب موصوف سے طلب کرین ۔

تبدیلی تاریخ

تاریخ اشاعت آئندہ بجائے جمعرات کے جمعہ مقرر کی گئی ہے ۔ کیونکہ اس سے روزنگی اخبار میں کسی قدر سہولت ہو جاتی ہے لہٰذا آئندہ اخبار بروز جمعتہ المبارک یہان سے روانہ ہوا کریگا ۔ انشاءاللہ تعالےٰ ۔

معذرت

چونکہ پریس مین کے بیمار ہو جانے کے سبب اخبار کے چھپنے مین دیر ہو گئی تھی ۔ اس واسطے ہر دو پرچے اکٹھے ارسال کئے جاتے ہین ۔

"معیار صداقت"

انسان مدنی الطبع پیدا ہوا ہے۔ اور موجودہ قوانین وسوسائیٹیان اسی خاصۂ انسانی کا ظہور ہین۔ باقی حیوانات مین یہ خصلت اس شدومدسی نہین پائی جاتی۔ اسی وجہ سے ان مین پریشانی کا جلوہ ہے۔ الا ماشاء اللہ سب سے زیادہ انسانی سوسائیٹی کو مجتمع کرنے والی طاقت جو اب تک دنیا مین ثابت ہوئی ہے۔ مذہب ہے۔ خواہ وہ کسی رنگ اور کسی طرز عمل پر مبنی ہو۔ جو بنی آدم پر مذہب کا دباؤ ہے۔ وہ اور کسی اور چیز مین پایا نہین جاتا۔ قوانین تعزیری کا خوف۔ واحکام سزا۔ جرایم کی انسداد مین تھوڑا سا مفید ہوسکتی ہین۔ لیکن جس قدر مذہب افراد سوسائیٹی پر اور ان کے خیالات پر اثر ڈالتا ہے۔ وہ ملکی قوانین سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ خدائے واحد کا یقین اور منتقم حقیقی کے انتقام کا خیال۔ سزا وجزا بعد الموت کا دہیان ایک گنہگار سے گنہگار کے دل کو بھی ارتکاب گناہ کو ایسے وقت مین جبکہ اس کو کوئی دیکھتا نہ ہو۔ یا دیکھ نہ سکتا ہو۔ دھکڑ پھکڑ لگا دیتا ہے۔ اور تزلزل مین ڈال دیتا ہے۔ انسان کے اندر ایک فطرت پاکیزہ ہے۔ جس کو نفس لوامہ سے تعبیر کرسکتے ہین۔ وہی ارتکاب گناہ کے وقت یا بعد از ارتکاب ملامت کرنا شروع کر دیتا ہے اور اسی کو "ضمیر" اور اسی کو "کانشنس" پکارا جاتا ہے ہر نیکی پر خوشی اور ہر بدی پر رنج ابتداً لاحق حال ہوجاتا ہے اور جون جون نیکی یا بدی مین ترقی ہوتی جائے۔ نفس لوامہ بڑھتا یا گھٹتا جاوے گا۔ اور ویسے ہی زیادہ زور یا کمزور طور پر اس کے حملون سے احساس ہوتا ہے گا۔ درحقیقت یہی کانشنس خدا واحد کی موجودگی پر ایک زبردست دلیل ہے۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا مین اسی پاک طلعت کا ذکر ہے۔ اور اسی کانشنس کی شہادت علی نفس کا بیان ہے۔ اور اسی کو خدا ہر وقت سوال کرتا ہے

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ۔ اور یہی باواز بلند پکارتا ہے "بَلٰی" خداوند تعالےٰ نے اپنی کتاب مجید مین آیت بالا مین نہائیت فصیح وبلیغ عبارت مین نہایت اعلیٰ طرز مین نہائیت عمدہ پیرایہ مین۔ بطور واقعہ محسوسہ مشہودہ کی ایک نہایت مسلّمہ ومقبولہ اصول کو عالمانہ وفلسفیانہ رنگ مین بیان فرمایا ہے۔ جس سے جاہل وعالم یکسان لطف وحظ حاصل کرسکتا ہے۔ قصہ مختصر تاریخ دنیا سے یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ مذہب ایک بڑی طاقت ہے۔ جو تمام دنیا پر حکمران رہا ہے۔ اور آیندہ کے لئے ہمارے پاس کوئی وجہ نہین ہے۔ کہ کیون حکمران نہین رہے گا۔ بلکہ برعکس اس کے۔ واقعات گذشتہ اگر آئیندہ پر کچھ روشنی ڈال سکتی ہین۔ اور اگر واقعات گذشتہ سے واقعات آیندہ کا کچھ استنباط ہوسکتا ہے تو بڑے وثوق سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئیندہ بھی مذہب دنیا پر حکمرانی کرے گا۔ یورپ۔ امریکہ باوجود مادی ترقیات کے مذہب کی ظاہری بوسیدہ پوشاک کو اتار کر نہین پھینک سکا۔ اگر کچھ کش مکش کی ہے تو صرف مذہب موجودہ سے بے اطمینانی ظاہر کر رہا ہے۔ اور موجودہ مذہب عیسویت سے کسی اعلےٰ وبرتر مذہب کی استقبال کے لئے تیار ہو رہا ہے عقل انسانی ایک خاص حد تک جاسکتی ہے۔

سائنس ایک حد تک جاکر اپنی معلومات کو چھوڑ دیتا ہے۔ آگے پھر وہی تاریکی ہے۔ مثال کے طور پر تسلیم کر لیا جاوے۔ کہ پانی مین آکسیجن وہیڈروجن گیسین ایک خاص ترکیب سے ملی ہین۔ اب یہ دو گیسیں کیا ہین۔ اور کہان سے آئی ہین۔ اور کیون تناسب موجودہ سے ان کی آمیزش ہوئی ہے۔ ان کی کیفیت کیا ہے۔ یہ ہین سوالات۔ جن کے جوابات مین سائنس دم بخود ہے۔ مذہب کے دایرہ مین سائنس کا دائرہ محدود ہے۔ مذہب کی چند باتین سائنس کی مدد سے صاف طور پر منکشف ہوجاتی ہین۔ لیکن ہر ایک کی حدود مختلف ہین۔ اور ایک دوسرے کے ممد ومعاون۔ وہ مذہب کامیاب نہین ہوسکتا۔ جو عقل اور سائنس۔ تجربہ اور مشاہدہ کا مخالف ہو۔ اور وہ سائنس دل کو اطمینان قلب نہین دے سکتا۔ جو مذہب کی پرواہ نہ کرتا ہو۔ سائنس کی حکومت چند کسان مین محدود ہے۔ مذہب کی حکومت عام ہے۔ تفہیم مذہب کے لئے سائنس کا علم ضروری ہے لیکن سائنس کے جاننے کے لئے مذہب کی ضرورت نہین ہے۔ بہت سے مسایل لا ینحل وعقدہائے گرہ درگرہ جن کی بابت ہمارے ہان مفسران نے "واللہ اعلم" کہہ کر ان کے معانی کو بحوالہ خدا کیا ہے۔ سائنس کی مدد سے نہائیت اعلےٰ درجہ پر اور احسن طور سے منکشف ہوگئے۔ علم کی روشنی آج کل ایسی عام ہو رہی ہے۔ کہ ایک بچہ دبستان افلاطون وسقراط کے مسایل پر نکتہ چینی کر رہا ہے پہلے جو خیالات بغیر چون وچرا کے تسلیم کئے جاتے تھے۔ اب انکی ہنسی اڑ رہی ہے۔ تنقید نے اس طرح مذاہب کے راستہ کو صاف کر دیا ہے۔ ہر ایک کو مذاہب مین سے پرکھنے اور جانچنے کا موقع میسر ہے۔ اور وہ وعدہ کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

پورا ہو رہا ہے۔ قومین ایک کھلے دنگل مین بالمقابل پڑی ہین۔ اور اب "الحق" کی فتح ہوئی چاہتی ہے طبیعتین مذہب کے جھوٹے افسانون اور پراگندہ روائتون سے متنفر ہو رہی ہین۔ اور ایک جوش دریافت حق وتلاش حق کا پیدا ہو رہا ہے۔ کیا کوئی فرد بشر ایسا ہے۔ جو ایسی حالت مین یہ کہے۔ کہ نہین اب بھی "الحق" کی فتح نہین ہوگی۔ نہین ہوگی اور ضرور ہو کر رہے گی۔ اگرچہ ہماری زندگیان جو چند روزہ ہین۔ اس فتح عظیم کی عینی مشاہدہ تک دراز نہ ہون۔ پس یہ دن ہین۔ کہ "مذہب حق" کی تلاش مین انسان سرگردانی کرتا ہوا منزل مقصود کی ٹوہ لگاکر اس چشمۂ حیوانی تک پونہچائے۔ جس کا آب زلال پیکر حیات جاودانی حاصل کرے۔ مین نے کہا تھا کہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اس واسطے اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی روحانی ترقی کے لئے جس قدر زیادہ جدوجہد کرے۔ اسی قدر زیادہ مستحق تحسین وصلہ ہوگا۔ پس جو ابن آدم سب سے زیادہ کوشان ہوگا۔ وہی سب سے زیادہ مخدوم کہلائیگا۔ اور وہ عزت کی اس کرسی پر بیٹھایا جاویگا۔ کہ جس پر کوئی نہ بیٹھا ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء کرام کی عزت کیجاتی ہے۔ اور دنیا ان کی تعلیمون اور کارنامون کو پڑھ کر سبق اور عبرت حاصل کرتی ہے۔ اور جس نبی کریم کی تعلیم نہائیت اعلےٰ وپاکیزہ ہوگی۔ اور جس کے کارنامہ ہائے زندگی نہایت اعلیٰ درجہ کے سبق انگیز ہون گے۔ وہی سب سے زیادہ مستحق عزت ونام ہوگا۔ یہی حال دنیاوی مصلحان کا ہے ملک اور قوم کسی سچے مصلح کو بغیر عزت دئے نہین چھوڑتی۔ ممکن ہے کہ ابتدا مین اس مصلح پر جس کو قوم کی جہالت اور تعصبات کا مقابلہ کرنا ہے۔ قوم کی نادانی کے باعث ابتلاء پر ابتلاء آوین۔ اور تکلیف پر تکلیف پہنچے۔ لیکن جب آفتاب چڑھتا ہے۔ دنیا کو منور کر دیتا ہے۔ اور جب آفتاب نصف النہار پر پونہچ جاتا ہے۔ تو اندھون کو بھی اس کی تمازت کا اثر پونہچتا ہے سچے مصلح کی زندگی مین ایک وقت آتا ہے۔ جب اس کے ساتھ ایک معتدبہ جماعت اور نبی نوع انسان کے چیدہ افراد شامل ہوتے ہین۔ اور آخر کار وہ مصلح فائز المرام ہوتا۔ اور اپنی مقاصد کے حصول مین نہائیت اعلےٰ درجہ کی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ جس کو دنیا کے کیڑے مکوڑے جاہل نادان دیکھ کر بھی حیران وششدر رہ جاتے ہین۔ آخر دست قضا اپنا کام کرتا ہے۔ اور اس مصلح کی روشنی آفتاب نصف النہار کی طرح دنیا کو منور کرتی۔ دلون کو اطمینان بخشتی۔ اور

منتقیون کو اعلےٰ مراتب روحانی پر پہونچاتی ہے۔ اور دشمنوں کو خائب وخاسر کرتی ہے۔ اور جب اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور امر بالمعروف کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ اور خود مصلح یا مامور من اللہ سے تمسخر اور تخول کیا جاتا ہے۔ تو اس کے دشمنان ناکامیاب اور نامراد رہجاتے ہین۔ اور ان کے چہرے روحانی طور پر مسخ ہوکر اور سیرت انسانی سے سیرت حیوانی اختیار کرکے نہایت ذلیل ترین حیوانون کی طرح عادات اختیار کرلیتے ہین۔ اس واسطے ارشاد ہوتا ہے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ - یہی مامورین من اللہ کی نسبت خدا کا حکم اور قانون اور سنت اللہ جاری ہے۔ کہ ان کو نصرت اور فتح ملتی ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ - خدا اور خدا کے رُسل پہ کون غلبہ پاسکتا ہے۔ کوئی ہو جو دعوےٰ کرے۔ یہی سنت مستمرہ ہے۔ اور اسی سے خدا کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ تمام انبیاء سابقین کیطرف دیکھ جاؤ۔ تم کو معلوم ہوجاوے گا۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے اپنے وقتون مین مخالفین پر کامیاب ہوئے۔ اس طرح سے ان کا وجود آئینہ خدا نما بن جاتا ہے۔ اور ان کے متبعین مین وہ سپرٹ (رُوح) پیدا ہوجاتی ہے۔ جس سے دوسرے لوگ محروم رہتے ہین۔ پس جس قوم مین اس قسم کا سپرٹ پیدا ہوجاوے۔ تو سمجھو کہ ان مین کوئی آسمانی فرشتہ کام کررہا ہے۔ یہی مامور من اللہ کی شناخت کا معیار اور گر ہے۔ اور کسی مامور من اللہ کے دعوے کو اس خدائی ترازو پر پرکھنے سے اصلیت اور حقیقت حال معلوم ہوسکتی ہے۔

جو روحانی شگفتگی اور ترو تازگی ہمارے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قوم عرب مین پیدا کردی۔ وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ اور جو جوش اور خشیۃ اللہ اور تقویٰ عرب جیسے لوگون مین پیدا ہو گیا۔ وہ وجود باجود کی انفاس طیبہ کی برکت سے تھا۔ اس کی نظیر کسی قوم یا ملک وملت مین ڈھونڈنا امر محال ہے۔ جو کامیابی اور نصرت حضور اکرم کو ہوئی۔ اس سے بڑھ کر کامیابی زندگی مین ناممکن الحصول۔ آپ کے شاگردان کو وہ وہ درجات اسی دنیا مین نصیب ہوئے۔ جن کی آرزو کرنا ہر ایک مومن کا فرض۔ لیکن حصول موہوم۔ خداوند تعالےٰ نے خود انبیاء کی صداقت کا ایک اعلےٰ درجہ کا معیار پیش کیا۔ اور اس معیار کو اپنے معصوم نبی پر پورا اتارا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ - صلے اللہ علیہ وسلم۔ آئندہ کے لئے بھی جب کوئی مامور دعوےٰ کرے تو یہی معیار اس کے تولنے اور پرکھنے کا ہے۔ اور اس کو منہاج نبوت کہتے ہین۔ حاصل کلام یہ کہ مذہب نے کیون اس قدر عام خلائق کے دلون مین گہرا اثر کیا۔ یہ سوال ہے کہ جس کا جواب نہائت ضروری اور مقدم ہے۔ قبل ازین کہ اس کا جواب دیا جاوے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہر مذہب کا بانی ایک انسان کامل اپنے اپنے وقت مین گذرا اور کوئی مذہب دنیا مین ایسا نہین ہے۔ جس کی کثرت سے اشاعت ہوئی ہو۔ اور اس کی بنیاد صرف ریت کے ذرون پر ہو۔ ریت کے ذرات سے دیوار بنائی ہوئی اتنی عرصہ تک کہڑی نہین رہ سکتی ایک جھوٹے مذہب کی چار دیواری مین مخلوق خدا ایک زمانہ دراز تک پناہ گزین نہین ہوسکتی۔ کیا جھوٹ کے پاؤن ہین؟ کیا دنیا مین جھوٹا اور فریبی کامیاب ہوسکتا ہے؟ کیا دنیا کسی ایسے شخص کی نظیر پیش کرسکتی ہے۔ کہ جس نے اپنے فریب اور مکر کا جال پھیلا کر کامیابی کا سہرا سر پر باندھا ہو۔ تاریخ دنیا کی ورق گردانی سالہا سال تک کرو۔ لیکن ایک بھی نظیر پیش نہین ہوسکے گی۔ اس سے لازمی طور پر نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مذاہب موجودہ کی بنیاد ابتداً راستی اور صدق پر تھی۔ اور اختلافات اصلی سرچشمہ اور اصلی بانی مذہب کی تعلیم سے امتداد زمانہ کی وجہ سے پیدا ہوگئی۔ لیکن درحقیقت کوئی مذہب ایسا نہین ہے۔ جو اصل مین جھوٹا ہو۔ جس کی صداقتین انسانی فطرت کے خلاف ہون۔ یا جس کے مسائل کو انسانی فطرت قبول کرنے سے ابا کرتی ہو۔ اور اگر بنظر غور دیکھا جاوے۔ تو بانیانِ مذہب کی اصلی تعلیم کے مقصد صرف دو ہی ہین۔ یعنے توحید کی تعلیم۔ اور انسانی سوسائیٹی کا اعلیٰ طور سے انتظام یا بالفاظ دیگر حقوق اللہ وحقوق العباد۔ حقوق اللہ مین صرف توحید کی تعلیم مقصود بالذات ہے اور حقوق العباد مین جو موسوی شریعت مین احکام ہین۔ وہی انجیلی شریعت۔ وہی فرقانی شریعت۔ وہی ہندون کے ویدون کی تعلیم۔ وہی بدھ مذہب گوتم کی تعلیم۔ اگر کوئی جزوی اختلاف ہے۔ تو وہ بالکل ایسا خفیف ہے۔ کہ نظر انداز کردینے کے قابل پس اسی سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ درحقیقت خداوند تعالےٰ کی رحمت عامہ نے کوئی ملک ایسا نہین چھوڑا ہے۔ جہان اپنے رسول تبلیغ احکام کے لئے مبعوث نہ فرمائے ہون۔ اور اسی واسطے اسلامی مسئلہ نہائت اعلےٰ درجہ کی صداقت پر مبنی ہے لِكُلِّ اُمَّةٍ هَادٍ - وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ اس تمام تقریر کے بعد اب خیال مین آسکتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب کی راستی وصداقت پر بنیاد ہے اور بانیان مذہب نے اعلیٰ درجہ کی صداقت کو لوگون کے دلون مین جاگزین کرنے کی کوشش کی اور بہت کچھ کامیابی ہوئی۔ اور وہی صداقت ہے جو لوگون کو مذہب کیطرف کشش کررہی ہے۔ جس قدر زور سے صداقت کسی مذہب مین تعلیم کی گئی ہے اور جس مذہب کے اصول سیدھے سادے ہے اور قابل فہم مین وہی مذہب لوگون کے دلون کو اپنی طرف کھینچ لیگا اور وہ وقت دور نہین ہے۔ جب ایک صداقت جو تمام مذاہب مین مشترکہ پائی جاتی ہے۔ تمام قومون کا اس پر اتفاق ہوکر ایک ہی طریقہ تمام دنیا کا عام طور پر مقرر ہوجاوے۔ بنی آدم اپنی تعلیم مین اور اپنے میل جول مین پہلی دنیا سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ اور دنیا کی تمام قومین بڑی سرعت سے ایک دوسرے سے ملاقات کرسکتی مین اور تبادلۂ خیالات جسقدر آج کل آسان ہورہا ہے۔ پہلے اُمتون کے گمان ووہم مین بھی نہ تھا۔ اور بیشک یہی وہ زمانہ ہو "اذا النفوس زوجت"۔ جس کی بابت پہلے کہا گیا تھا۔ ایسی حالت مین اور ایسے زمانہ مین یہ اور بھی آسان ہو گیا ہے کہ صداقت غالب آئے حق چمکے۔ اور راستی کا بول بالا ہو۔ موجودہ زمانہ کی تفرقت بین المذاہب جلدی گذرنیوالی ہے۔ وہ نسلین جلدی جگہ لین گی۔ جو ہمارے خیالات پراگندہ اور تفرقہ انداز کو دیکھ دیکھ کر ہنسین گی۔ اور ہم کو اس طرح سے بیوقوف کہین گے۔ جس طرح آج کل مادی دنیا کے ترقی کرنے والے۔ ہم جیسے نیم مہذبون کو یا پچھلے زمانہ کی گذرے ہوؤن کو سمجھتے ہین۔ موجودہ جنگ بین المذاہب۔ صلح وآشتی سے مبدل ہونے والا ہے۔ انسان جنگ عرصہ دراز تک جاری نہین رکھ سکتا۔ اور آرام کا فطرتاً متقاضی ہوتا ہے۔ صداقت اپنا اثر کئے بغیر نہین رہ سکتی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے وقت مین اسلام کس صداقت پر ناز کر سکتا ہے۔ اور اخیری جنگ مین اسلام کون سا حصہ لیگا۔ اور آیا آئندہ اسلام کے لئے فتح ہے یا شکست یہ سوال ہے جس پر موجودہ نسل کو توجہ کرنی ضروری ہے۔ (باقی آئندہ)

نور احمد۔ وکیل ایبٹ آباد از قادیان

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

(نمبر ۵)

بزرگون کا قول ہے۔کہ قوم کا دل صوفیا ہین اور دماغ علماء۔اسلام مین ان ہر دو کا حال اس وقت ناگفتہ بہ ہے۔اور ان کی خرابی قدرتاً ایک **مجدد** کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔حال مین اودہ کے ایک شاعر نے لکھنو کے ایک اخبار مین صوفیا اور علماء اسلام اور ساتھ ہی امراء اسلام کا نقشہ اشعار مین کھینچا ہے۔جن مین سے چند ابیات ہم اس شہادت مین درج کرتے ہین کہ عام طور پر دنیا مین یہ ہوا چل گئی ہے۔کہ مسلمان صوفیا و علماء اور امراء ہر سہ کی حالت قابل اصلاح ہوگئی ہے

صوفیا

ہے سروکار عیش وعشرت سے انہین — خانقہ شاہی ہے اک دولت سرا
گنتے ہین تسبیح پر تعداد زر — ہے دکھانیکو یہ کنٹھا چل رہا
لوگ سمجھین آپ پڑھتے ہین درود — اور ہی کچھ ہے مگر وان مدعا
شاہ جی کی ہے معانی مین نماز — حج کا فقرہ ہے نہ چھیڑو تذکرا
یہ سخن مین ہے صدائے حق بلند — دھوکا یون دیتے ہین لوگونکو کھلا
لگتے میراثی ہے بزم راگ مین — شاہ صاحب رقص کرتے ہین سدا
اب ہے ہو حق کی صدائین مین بلند — پاؤن بھی ہے تال وسم پر پڑ رہا
چار پیسون کیلئے ہاؤ ہو ہے یہ — ورنہ کیسا وجد دنا تھا کہا
یہ تصوف اور یہ شیخی ہے جناب — رنگ یہ ہے آجکل کے فقر کا

مولوی صاحبان

اب ہے اہل شریعت مولوی — لو سناتا ہون مین ان کی بھی کتھا
جبہ و دستار اور یہ ریش و فش — ٹٹی ہے دھوکے کی پروا کر کا
حلت و حرمت کے گھڑ کر مسئلے — دین کو دنیا مین چوپٹ کردیا
پاس ان کے جائے سائل گر کوئی — اور کرے کچھ اپنا عرض مدعا
اس لئے دین اس یہ فتوے کفر کا — ہے سوال اندر شرع کے ناروا
خود جو سائل ہون تو دے ہین مستحب — سب انہین جائز ہے اچھا اور برا
کوئی رکھے گر امانت ان کی پاس — تو خیانت انکو اسمین ہے روا
ہضم ہو جاتا ہے ان کو سارا مال — سمجھے ہین کوئی کریگا میرا کیا
وعظ ممبر پر ہے شرع پاک کا — اور حجرے مین ہے فعل ناروا
حلت و حرمت ہے انکے ہاتھ مین — رد یہ دیکھ جو چاہو لو لکھا

امراء

اب رہے دنیا کے کتے اہل زر — اقوم کہتی ہے جنہین بوم طلاد

اندھی آنکھونکی لذت ہے نینسکھ — کچھ نہین جز عیش جنکو سوجھتا
کام مین خیرات کے جنکی نہ دین — اور رنڈی کیلئے گھر دین لٹا
جتنے مقدور انکے ہین سب ہین فضول — کام جو انکے ہین سب ہین ناروا
مثل دیوانہ ہین بے خود بے خبر — رنگ عالم کی خبر انکو ہے کیا

لغات القرآن

عرب صاحب عبد الحی کچھ دنون سے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک نئی کتاب بنام لغاۃ القرآن کے لکھنے مین مصروف ہین۔یہ کتاب عربی اور اردو ہر دو زبانون مین ہوگی۔ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اردو۔قرآن شریف کے لغات کا ترجمہ تشریح بمعہ امثال بہت عمدگی کے ساتھ جمع کئے جاتے ہین۔قرآن شریف کی یہ ایک بڑی خدمت ہے۔اور تفہیم کلام الٰہی مین ایک بڑی امداد ہے۔مین ہر روز اس محنت شاقہ کو دیکھتا ہون۔جو عرب صاحب اس کتاب کی تالیف مین مختلف کتب کے مطالعہ اور معانی اور امثال کے جمع کرنے ترتیب دینے وغیرہ مین اُٹھا رہے ہین۔خدا اُن کی محنت مین برکت دے جو لوگ علم زبان عربی سیکھنا چاہتے ہین۔ان کے واسطے بھی یہ کتاب بہت مفید ہوگی۔عرب صاحب کا اندازہ ہے۔کہ کتاب تین سو صفحہ تک پہنچ جائیگی اور قیمت عہ۔علاوہ محصولڈاک رکھی جائے گی۔لیکن جو صاحب قیمت پیشگی ارسال فرمادین ان کو محصول معاف ہوگا۔چونکہ عرب صاحب کا اس کتاب کے لکھوانے چھپوانے وغیرہ مین بہت خرچ ہے۔اس واسطے خریداران کو چاہیئے۔کہ پیشگی قیمت کے ساتھ ان کی امداد کرین۔اور خود بھی رعایت سے فائدہ حاصل کرین۔کتاب کا چھپنا شروع ہوگیا ہے۔آٹھ صفحے چھپے ہوئے مینے بھی دیکھے ہین۔یہ قرآن شریف کی ایسی خدمت ہے جس سے دل خوش ہوتا ہے۔

تعبیر الرؤیا

خواب معہ تعبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اخی کرمی معظمی جناب برادرم مفتی محمد صادق صاحب دام برکاتہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اگلی رات کو خاکسار کو ایک بہت بڑی لمبی خواب آئی تھی جس کا ایک حصہ یہ تھا۔کہ مین اندہیری رات مین ایک ضرورت کے لئے باہر چھلانگین مارتا چلا جا رہا ہون۔اس دوڑنے کی حالت مین عاجز نے ایک چھلانگ مارنے پر دیکھا ہے کہ اس کے نیچے ایک بڑا موٹا اور بہت ہی لمبا طاقتور سانپ ہے جس کے اوپر سے مین چھلانگ مار کر آگے نکل گیا ہون۔جب پھر کر اس کی طرف دیکھنے لگا ہون تو وہ سانپ مجھ سے ڈر کر دوڑ بھاگا ہے۔اور ایک خاربندی مین چلا گیا ہے۔اور وہان بھی خاربندی کے اندر اندر زور سے بھاگا جاتا ہے۔مین نے پیچھے سے دوڑ کر اس کو گردن سے پکڑ کر باڑ سے باہر نکال لیا ہے۔اور اس خیال سے کہ وہ بہت ہی موٹا و لمبا اور طاقتور سانپ ہے۔اس کی طاقت کو کم کرنے کے واسطے مین نے اس کو زور سے زمین پر پھینک پھینک مارا ہے۔اس مارنے کی حالت مین میرا ہاتھ اس کی گردن سے ذرا نیچے ہوگیا ہے جس سے اس کی گردن کسی قدر خلاص ہوگئی ہے گردن کے کسی قدر چھوٹ جانے پر اس نے میرے بائین ہاتھ پر ڈسا ہے۔اس کے ڈسنے پر اول مجھے غصہ آیا ہے دوم یہ خیال گذرا ہے۔کہ جو زہریلی چیز ڈسے۔اگر اس کو جان سے مار دیا جاوے۔تو اس کی زہر کا اثر کم ہوجاتا ہے مین نے اس کو خوب زور سے زمین پر مار مار کر جان سے مار ڈالا ہے۔اور پھر اس کو ریزہ ریزہ کر کے وہین پھینک دیا ہے۔اس کے بعد دوڑ کر گھر گیا ہون۔تاکہ اس کا علاج کرون۔ایک عورت نے اس کو جہان سانپ نے ڈسا تھا آگ سے جلایا ہے۔اور کہا کہ بس اس کا یہی علاج تھا۔اب زہر کا اثر نہ ہوگا۔لیکن مین نے صرف اسی علاج پر اکتفا نہین کیا بلکہ علاج کے واسطے باہر چلا گیا ہون۔باہر ایک جگہ میدان پر مجھے اپنا چھوٹا بھائی چودہری راجہ خان داروغہ ضلع شاہ پور ملگیا ہے اس نے مجھے چارپائی دی ہے۔مین اس چارپائی پر عصر کی نماز پڑھنے لگا ہون۔کہ اوپر سے یہ خبر سنکر خان بہادر ملک محمد خان صاحب ٹوانہ رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ درجہ اول ضلع شاہ پور جس کا مین عرصہ تک ملازم رہا تھا۔اور جن کی میرے ساتھ بڑی دلی محبت تھی۔دوڑ کر آگیا ہے۔اور میرے پاؤن کی طرف میری چارپائی پر آکر بیٹھ گیا ہے۔اور کہتا ہے۔کہ برادر ملک مظفر خان ٹوانہ (رئیس ضلع شاہ پور) وہ سامنے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن (سابق اسسٹنٹ سرجن بھیرہ حال اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور) کو معہ دوائی لے کر آرہا ہے۔گھبرا دین

نہین ۔ آپ کی جان کے ساتھ ہماری جان ہے ۔ اتنے مین ڈاکٹر صاحب موصوف نے پہنچ کر اول مجھے گلے لگایا ہے ۔ اور پھر فرمایا ۔ کہ زہر کا اثر تو پہلے سے کچھ نہین رہا ۔ مگر دل کی گھبراہٹ کے واسطے یہ دوائی بڑی مفید ہے یہ پی لو ۔ مین نے وہ دوائی پی لی ہے ۔ جس سے مین بالکل تندرست ہوگیا ہون ۔ ملک مظفر خان بھی جو بچپن کا میرا کلاس فیلو یعنی ہم جماعت رہا تھا ۔ اور ایام طفولیت سے تعلق دوستانہ تھا مجھے خوب گلے لگا کر ملا ہے ۔ اور بڑا خوش ہوا ہے ۔ اس کے بعد چند اعلے افسران یورپین بھی آگئے ہین ۔ اور یہ دیکھ کر کہ ملک صاحبان میرے ساتھ ادب و مرافقت کا سلوک کر رہے ہین ۔ وہ بھی ادب کے ساتھ میری مزاج پرسی کرتے ہین ۔ اور مجھے گلے لگا کر دوستانہ طور پر سیر کے لئے باہر لے گئے ہین جس قدر عرصہ سیر کی ہے ۔ وہ تمام ملک صاحبان و انگریز دوران سیر مین بھی میرا بڑا ادب کرتے رہے ہین ۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے بیداری ہوگئی مستدعی خدمت ہون ۔ کہ اول اس کی تعبیر فرمائی جاوے ۔ اور تعبیر سے اطلاع بخشین ۔ دوم چونکہ اس کا ابتدائی حصہ بظاہر منذر نظر آتا ہے ۔ اس واسطے دعا بھی فرماوین ۔ اللہ تعالے محض اپنے فضل و کرم سے مامون و محفوظ رکھے ۔ آمین ثم آمین

۶ ۔ فروری ۱۹۰۵ء ۔ احقر العباد خاکسار عاجز اللہ داد عفی اللہ عنہ ۔ ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان

تعبیر

مکرمی مخدومی چودہری صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مار صحرائے دشمن بیگانہ ہے ۔ (یا بیماری) وہ تو بھاگا ہی تھا پر فقط اس کے بھاگ جانے پر آپ کو صبر کہان ۔ آپنے اس کو ہلاک ہی کرنا چاہا ۔ تاکہ ہمیشہ کے واسطے اس سے پیچھا چھوٹے ۔ اور آپ کامیاب ہوئے ۔ ہلاک تو وہ ہو گیا ۔ لیکن ایسے مشکل کام مین کہ اس کی جان پر بن آئی ۔ اس نے آپ کو تکلیف دینی چاہی ۔ مگر اس کا اثر آپ پر کیون کر ہو سکتا تھا ۔ جب کہ راجہ خان (ہلاک الملک) آپ کے ساتھ ہے ۔ اور خان بہادر (مسیح سے بڑھ کر اس وقت بہادر کون) ملک (فرشتہ سیرت) محمد خان (جانشین محمد صلی اللہ علیہ وسلم) رئیس اعظم و آنریری (یعنی بے تنخواہ ۔ ما اسئلکم علیہ اجرا ۔) مجسٹریٹ (حکماً عدلاً) درجہ اول (انا اول المسلمین) ضلع شاہ پور (اس کا علاقہ بادشاہون سے بھرا ہوا ہے بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے) اتنے بڑے آدمی کی جان کے ساتھ آپ کی جان ہے پھر تو مظفر خان (فتح و ظفر) آپ کی شامل حال ہے ۔

اور انگریز (حکومت) بھی آپ کی تابعدار ہے الغرض آپ کا خواب نہائیت مبارک ہے ۔ اور ممکن ہے ۔ کہ اس سے مراد علالت طبع ہو ۔ جو ہرگز آپ کو تکلیف نہ دیگی ۔ بلکہ ببرکت دعا مسیح دور ہو جاوے گی ۔ اور ڈاکٹر محمد حسین خان کے ہاتھ سے دوا خود شفا ہے ۔ چھلانگین مار کر چلنا جلد جلد روحانی ترقی ہے ۔ مین انشاء اللہ دعا کرونگا ۔ والسلام آپ کا خادم عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ۔ قادیان

خدا کی تازہ وحی

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا ۔ دیکھا ۔ کہ مین بٹالہ کو جاتا ہون خیال آیا ۔ کہ نماز کا وقت تنگ ہے ۔ اس واسطے ایک مسجد مین گیا ۔ جو کہ چھوٹی سی مسجد ہے ۔ مسجد کے زینون پر سے چڑھتے ہوئے مرزا خدا بخش کی آواز آئی ۔ وہ تو کہین کو چلے گئے ۔ پھر جب مین مسجد مین داخل ہوا ۔ تو دیکھا ۔ کہ بڑے مرزا صاحب یعنی والد صاحب ایک پرانا نوکر مرزا رحمت اللہ نام جو قریباً پچاس سال تک والد صاحب کی خدمت مین رہا تھا ۔ اور جس کو فوت ہوئے بھی قریباً چالیس برس ہوئے ہین ۔ وہان موجود ہے ۔ اور غمگین سا ہے ۔ اور مسجد کے کنوئین کی منڈیر پر محمد اسحاق (ولد میر ناصر نواب صاحب) بیٹھا ہے ۔ اور پیر منظور محمد بھی اس جگہ ہے ۔ اسحق نے مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا ۔ کہ بڑے مرزا صاحب نے اس کی روٹی بند کر دی ہے ۔ اور یہ ارادہ کرتا تھا ۔ کہ چلا جائے ۔ اور خدا جانے ۔ کہان جانا تھا ۔ مگر منظور محمد نے اس کو رکھ لیا ہے ۔ کہ تجارت کر کے گذارہ کر لینگے ۔ ہمارے دل مین خیال آیا کہ معلوم نہین ۔ مرزا صاحب نے کیون روٹی بند کر دی ہو بزرگون کے کام پر اعتراض نہین ہو سکتا ۔ فقط

پھر الہام ہوا ۔ انی انا الرحمٰن لا یخاف لدی المرسلون قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون

ترجمہ ۔ تحقیق مین رحمان خدا ہون ۔ مرسل میرے پاس نہین ڈرا کرتے ۔

کہ یہ خدا کے کام ہین ۔ پھر ان کو چھوڑ دے ۔ جن کامون مین لگے ہوئے ہین ۔ ان مین لہو و لعب کرین

مندرجہ بالا رؤیا کے متعلق فرمایا ۔ کہ یہ ایک پر معنی خواب ہے ۔ اور مولوی عبد الکریم صاحب کے متعلق معلوم ہوتی ہے ۔ روٹی مدار حیات ہے کیونکہ خوراک کے ساتھ زندگی کا بقا ہے ۔ روٹی کا بند ہونا ۔ اس دنیا سے فوت ہو جانا ہوتا ہے ۔ سو بنظر اسباب ظاہری یہ سخت بیماری ایک موت کا پیغام ہے ۔ لیکن روٹی پھر لگ گئی ہے ۔ کیونکہ منظور محمد نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے ۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے ۔ اور منظور محمد سے مراد وہ امر ہے جو محمد کو منظور ہے ۔ وحی الہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے ۔ پس اس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے ۔ جس کے واسطے ہم دعائین کرتے ہین ۔ تجارت سے مراد دعا کرنا ۔ خدا پر ایمان رکھنا ۔ اس پر بھروسہ کرنا ۔ اور اعمال صالحہ کا بجا لانا ہے ۔ جیسا کہ قرآن شریف مین آیا ہے ۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۔ تؤمنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیلہ باموالکم و انفسکم ۔ اے مومنو ۔ مین تمہین ایک تجارت کی خبر دیتا ہون ۔ جو تمہین دردناک عذاب سے بچائے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ ۔ اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راہ مین کوشش کرو ۔ غرض معمولی زندگی جو بغیر کسی عوض کے تھی ۔ وہ تو بند ہو چکی ہے لیکن اب تجارتی زندگی باقی ہے ۔ یعنی وہ زندگی جو دعاؤن کا نتیجہ ہے ۔ اسی نے رحمت اللہ کو جاتے جاتے روک لیا ۔

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین ۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کا زخم اب پہلے سے اچھا ہے ۔ اللہ تعالے آنمخدوم کو جلد شفا دیوے ۔

شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور اور شیخ مولا بخش صاحب مستری نظام الدین صاحب ۔ مولوی فیض دین صاحب منشی امام دین صاحب اور دیگر احباب سیالکوٹ سے مولوی صاحب موصوف کی عیادت کیواسطے تشریف لائے ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کو کھل گیا اور تعلیم حسب دستور جاری ہے ۔ مدرسہ کے حساب کتاب کا اگزیمینر منشی اللہ داد خانصاحب کو بنایا گیا ۔

اخبار عام ۔ لاہور مین کولی صاحب ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل رات کو بخار مین مبتلا ہو کر صبح ۹ بجے مر گئے ۔ شاید کوئی شدید قسم طاعون ہو ۔

جنوبی افریقہ مین طوفان کے ساتھ سخت نقصان ہوا ۔ ہزارون میل مزروعہ زمین تباہ ہو گئی ۔

کشمیر مین سخت طوفان آیا ۔ ۱۹۰۳ء کے طوفان سے کم نہ تھا ۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین امید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتین سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سر دست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہتے ہیں۔ مسلم

[illegible]

خریداران توجہ کرین

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ روان اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائٹر زر کثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعہ	عا
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۵ر فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ ہو۔ جنکے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار [illegible] محصول ڈاک نہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۔ ۲ ۱۲/ ۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فگ پلز

یہ نادر گولیان بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب با اثر ثابت ہوئی ہین۔ دائمی قبض ان گولیون کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کے واسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ تبخیر۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم جلن اور کھٹے ڈکار کا آنا ان گولیون کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانے والی ہین۔ قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شعور آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

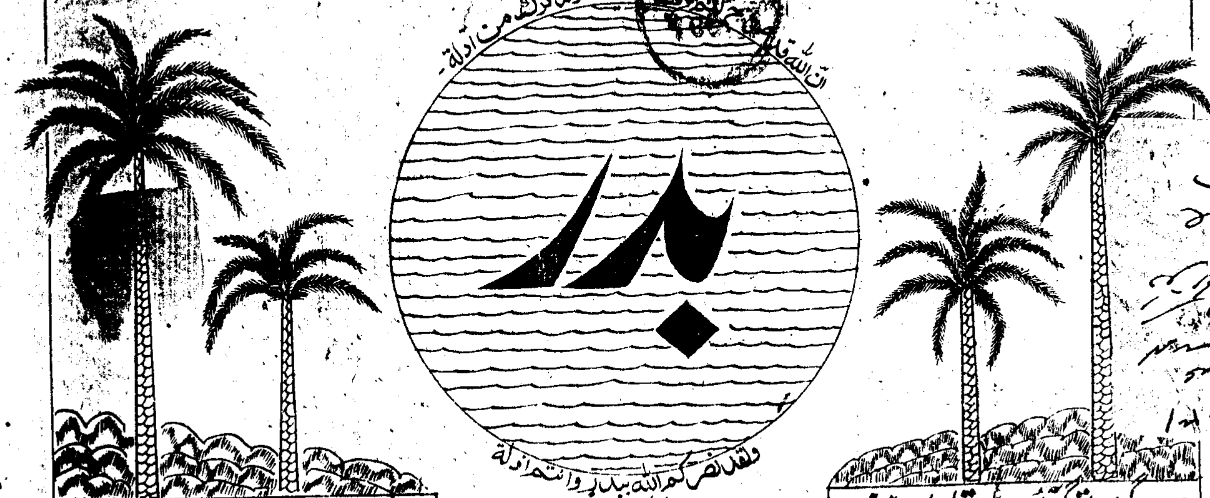

دوا بین شفا بینی غرض دار الامان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۵	چشم کریم بانو گرائی چھا در قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴	۶ شعبان جمعۃ المبارک مطابق ۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء	سلسلۃ الجدید جلد ۱
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد سلطان

خدا کی تازہ وحی

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء - ۱ - لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون

۲ - وقالوا من ذا الذی یشفع عندہ هیهات هیهات لما توعدون

۳ - قل ان اللہ عزیز ذو انتقام افلا تومنون

۴ - قل عندی شهادة من اللہ فهل انتم تومنون

۵ - قل ما ازید لکم من امری - والحمد للہ رب العالمین

۶ - انا انزلناہ فی لیلة القدر - انا کنا منزلین

ترجمہ - ۱ - مت خوف کر - مجھ سے رسول میری درگاہ خوف نہین کیا کرتے -

۲ - اور کہتے ہین کون ہے جو اس کے پاس شفاعت کرے دور ہے - دور ہے - یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے

۳ - کہہ - اللہ تعالیٰ غالب ہے - قدرت والا - کیا تم ایمان نہین لاتے -

۴ - کہہ - میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہین لاتے

۵ - کہ مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا - اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے - پروردگار جہانون کا

۶ - اس کو ہم نے لیلۃ القدر مین اتارا - تحقیق تھے ہم اتارنے والے -

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء - کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے

۲ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - دیکھا - کہ ایک مکان ہے - اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے - جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤن رکھنے کے بھی ہین - اوپر ایک دروازہ ہے - مین اس زینہ پر چڑھتا ہون - مگر چڑھ نہین سکتا اتنے مین اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا - اور کہا کہ دوسرے راستہ سے آؤ - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے - اور فوراً پہنچ سکتے ہین - مگر دوسرا راستہ دور ہے کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے - پس ہم اس دوسرے راستے سے جانے لگے - تو دیکھا - کہ مین ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہون - اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے - اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے - جو آگے آگے چلتا ہے مین غفار کو کہتا ہون کہ آگے مت نکل - ہمارے ساتھ ساتھ چل تھوڑا راستہ طے کیا تھا - کہ آنکھ کھل گئی -

قیمت اخبار

والیان ریاست	[illegible]
معاونین	[illegible]
برضائے خود	[illegible]
عام قیمت	[illegible]

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ عنایت فرماوین - وہ بخوشی قبول کیا جائیگا - سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے - اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے -

تار خبر از امریکہ - ڈوئی مدعی نبوت جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو دفعہ مقابلہ پر بلایا تھا اور لکھا تھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آیا تب بھی خدا تجھے ذلیل کریگا مرض فالج مین گرفتار ہوا اسکا عقیدہ ہے کہ جو بیمار ہوتا ہے وہ شیطان کے قابو مین اپنے سبب سے ہو جاتا ہے اور

عصر جدید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

۱۵ اگست ۱۹۰۵ء کا عصر جدید بہ سبیل ڈاک میرے پاس بھیجا گیا جس کے نمبر یہ ہیں۔ کہ مضامین مندرجہ رسالہ میں خصوصاً پڑھوں۔ اور قابل ایڈیٹر خواجہ غلام الثقلین کی دماغ سوزی کی داد دوں۔ میں اپنے دوست کو محروم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ لہذا میں نے مضمون مندرجہ کو بغور پڑھا۔ اور اب اپنی رائے پیش کرتا ہوں امید ہے۔ ہمارے لائق ایڈیٹر عصر جدید اس خاکسار کو بھی ناکام نہ رہنے دیں گے۔ لائق ایڈیٹر نے جیسا ظاہر کیا ہے۔ کہ اس جدید مذہبی تحریک کو سال بھر سے کسی دوسرے موقعہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ یہ قطعی خلاف واقعہ ہے افسوس ہے۔ کہ ایسا قابل ایڈیٹر تعلیم یافتہ ہو کر یا اس درجہ پریشان دماغ ہو۔ کہ حافظہ ہی نہ رہے۔ یا خلاف واقعہ امور پر قلم اٹھانے کی جرأت کرے۔ اس تحریک جدید پر تو وہ ۱۹۰۱ء سے طبع آزمائی کر رہا ہے۔ اسے یاد ہونا چاہیئے۔ کہ البشیر کے کالم جب ہمدردی کے عنوان سے سیاہ کئے جا رہے تھے۔ تب بھی اس طبعاً نکتہ چین کا قلم نہیں رکا تھا۔ میرٹھ کے قیام یعنی ۱۹۰۲ء میں بھی وہ چٹکیاں لیتا رہا۔ ۱۹۰۱ء میں بھی ہمیں اس طبعاً نکتہ چین کی خدمتگذاری بھلی معلوم ہوتی تھی۔ اور آج بھی ہم باادب اس کی حق خدمتگذاری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں اس سلسلہ عالیہ کے خلاف قلم اٹھانے اور طبعاً نیش زنی کرنے کی تحریک اصل میں اس کو اس لئے ہوئی۔ کہ فاضل سیالکوٹی مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک ذاکر ہرزہ سرا بدلگام کی تحریر ناشائستہ اور سخت گندی فحش کذب بیانی پر قلم اٹھایا۔ اور ذاکر اور اس کے ابنائے جنس پر بجلیاں گرائیں۔ ہم کو تو پہلے ہی سے یقین تھا۔ کہ عصر جدید کا ایڈیٹر ان نیزوں سے بلبلا یا ہوا ہے۔ بے چینی چلائے بیچارہ کیسے رہ جائے گا۔ لہذا اس تحریک کو اگرچہ اس نے عمداً چھپایا ہے۔ مگر واقعات حقیقی کو چھپانا اور غلط بیانی سے کام نکالنا کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی برا سمجھا ہو یہ صفت عالی ورثہ میں پائی ہے پھر کیوں ضرورتاً اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ہم ذاکر اور عصر جدید کے ایڈیٹر کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ بہتان کا ٹرا تھا۔ اس لئے سخت ایٹر کی ضرورت ہوئی۔ ایٹر کھا کر چپ ہو گیا مگر ایڈیٹر عصر جدید نئی روشنی کا آدمی ہے۔ اس کے لئے اس کے موافق علاج کی ضرورت ہے۔ تا فاسد مواد اس موقعہ پر بھی پھر عود نہ کرے۔ طرز تحریر پہلے کا ناشائستہ تھا۔ اس لئے فاضل سیالکوٹی کو تلخ نسخہ دینا پڑا۔ عصر جدید کی طرز تحریر زمانہ تہذیب کی ہے۔ اس کے لئے عمدہ کونین مگر شہد کے غلاف میں درکار ہے۔ تا ناہمسنگی سے گلے سے اتر جاوے۔ لہذا ہم انشاء اللہ تعالے اس کی مرضی کے موافق خدمت کریں گے۔ مرزا صاحب ہی پر کچھ منحصر نہیں ہے۔ ہم کو تو آج ہندوستان میں ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا جس کے بروج نے ایڈیٹر عصر جدید کی آگ کو نہ بھڑکایا ہو۔ اور وہ محسود اس کے قلم سے بچا ہو۔ یا تو حقیقتاً یہ آگ ہی اس میں موجود ہے۔ جو اسے بعض ایسے موقعوں پر پریشان کرتی ہے۔ یا وہ کمزور طبع ضعیف الدماغ اپنے دماغی قویٰ کو کار عالم کے قابل نہیں پاتا۔ اور پریشان ہو کر مجنونانہ بڑ ہانکنے لگتا ہے۔ بہرحال ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کیا فرماتے ہیں

عصر جدید کی بے تعصبی

یہ طبعاً نکتہ چین قبل اس کے کہ مضمون شروع کرے کوشش کرتا ہے۔ کہ پبلک کو اپنے بے تعصبی اور بے لاگ تحریر کا یقین دلائے۔ اور اس غرض کے لئے وہ قرآن شریف کی آیۃ کریمہ "فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ" کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ مگر کیا اس کی تحریر یعنی نفس مضمون۔ اس کی تائید کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ متعصب گروہ یا شخص ہمیشہ پہلے اپنی بے تعصبی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ اور اسے بطور مقدمہ بیان کے پیش کرتے ہیں۔ تا لوگوں یا اپنے دل کو تسلی دیں یہ وہم کا ہوا کرتا ہے۔ مجرم ہی ہمیشہ صفائی کی طرف سب سے پہلے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقتاً وہ بے تعصب ہوتا تو پبلک خود سمجھ لیتی۔ اسے اس مزید یقین کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا پبلک پر بے اعتباری تھی۔ یا اپنے دل پر۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس آیۃ کریمہ کے بموجب ہمیشہ ہم کو صحیح اور سچ بات بے تکلف ہر جگہ اور ہر شخص سے لینا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ چاہیئے تو ایک فرض ہے اور لینا ایک عمل ہے۔ وہ ثابت تو کرے۔ اس کا منشا علم فرضی سے ہے۔ یا واقعی عملاً وہ ایسا کرتا ہے افسوس کہ ایسا عمل بے عیب نہیں ہے۔ جیسا اس طبعاً نکتہ چین کا دعوی بے عیب ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مدظلہ کے عیوب کے ساتھ اگر وہ انکے محاسن اور ان کے گروہ کی کچھ خوبیاں بھی لکھ دیتا۔ تو یہ قیاس ہو سکتا تھا۔ کہ نظر عمیق ڈالی گئی ہے۔ اور بے تعصبی اور نیک نیتی سے کام لیا گیا ہے۔ مگر کیا کوئی ذی عقل اسے باور کر سکتا ہے۔ کہ جب کہ ایڈیٹر عصر جدید تک میں بعض اوصاف حمیدہ بھی ہیں۔ تو مرزا صاحب مدظلہ میں نہ ہوں گے۔ جو ... باعتبار اپنے حسن اخلاق کے دوست دشمن سب کی نظر میں خلیق منکسر درگذر کرنے والے راست باز ہیں۔ یا اگر فرض کر لو۔ اس طبعاً نکتہ چین کی رائے میں وہ ان اوصاف سے نہ سہی کسی اور صفت حسنہ سے متصف ہیں۔ تو کیا اس کا اظہار اس کے لئے باعث شرم تھا۔ کیا یہی تحقیقات شاندار تھا میں سے صرف برائیاں چن لینے کو کہتے ہیں۔ آفرین اسے بے تعصب مالیر کوٹلہ کے جج۔ صد آفرین

نئے انبیاء سے بغض

اس عنوان کے تحت میں یہ طبعاً نکتہ چین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے اخبار نویس حواری وغیرہ اس بات کو دہراتے نہیں تھکتے۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت سقیم ہے۔ اس لئے ایک جدید رسول اور مجدد اور ہادی کی ضرورت ہے۔ اس دعوے کے پہلے حصہ سے ہم کو اتفاق ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ اور اگر صاف صاف دلائل اور مفید اور برحق تعلیم ہم کو ملے۔ تو ہم بے تامل ایک ہادی اور ایک رسول کو لینے کے لئے آمادہ ہیں۔ یہ خاکسار پبلک سے فیصلہ چاہتا ہے۔ کہ اس اوپر کی تحریر میں پہلا حصہ کونسا ہے۔ جس سے اسے اتفاق ہے۔ اور وہ دوسرا حصہ کون سا ہے۔ جس سے نااتفاقی ہے۔ میری عقل رہبری نہیں کرتی۔ کہ ایک جملہ میں جو یہ کہتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی حالت سقیم ہے۔ اس لئے ہادی رسول کی ضرورت ہے۔ اول حصہ کون سا ہے اور دوسرا کون سا ہے۔ اور جبکہ وہ رسول کو لینے کے لئے بشرط تعلیم برحق آمادہ ہے۔ تو انکار کس حصہ سے ہے۔ افسوس جمجی کی کرسی پر بیٹھ کر ایک اردو کے فقرہ پر بھی قدرت فہم نہ ہو۔ تا کس درجہ ذلت دخواری ہے حضرت مرزا صاحب کے اخبار نویس وحواری اپنے دلائل کو اور اظہار حق کو دہراتے کیوں تھکیں گے۔ جبکہ عصر جدید اپنے منطق اصلاح تمدن کو جس کی اعلیٰ تعلیم قرآن شریف میں ہی موجود ہے۔ بار بار دہراتے نہیں تھکتا اور محض فضول قوم کا روپیہ صرف کراتا ہے۔ اور اپنے منہ کے لئے یا پیٹ پالنے کے لئے اس قدر سرگرم ہے۔ کہ ہر ماہ ایک پرچہ لئے رش سے بھرا ہوا نکال رہا ہے۔ اور پھر نہیں تھکتا۔ اے طبعاً نکتہ چین اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ہی قلم ہاتھ میں لیا ہوتا۔ بس رسول پاک کی تعلیم کو سارے عالم نے مانا ہے۔ جب اسی کی تعلیم فاضل ایڈیٹر کو راہ راست پر نہ لا سکی۔ تو اب وہ اگر جدید

رسول کو اس عزت قبول سے محروم ہی رکھے - تو امر حق ہے کیونکہ قبول کرنا معلوم جب تک کبھی نکتہ چینی باقی ہے - اور طبیعت بدل نہین سکتی - پھر سعادت قبول حق نصیب کیونکر ہو سکتی ہے - وما تاتیہم من آیة من آیات ربہم الا کانوا عنہا معرضین -
یحسرة علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون - جو گروہ ان اوپر کی آیات کریمہ مین شامل ہے - یعنی رسولون سے اور الٰہی نشانات سے اعراض کرنے والے اور استہزا کرنے والے خدا کے مرسلون کے ہمیشہ ہدایت سے بے نصیب رہتے ہین - شروع اور ابتدائے اسلام ہی مین جب مرسلین خدا کا استہزا اس شدت سے کیا گیا - کہ آج تک کبھی عصر جدید کا ایڈیٹر اور اس کے ابنائے جنس اس لعنت کو دوہراتے نہین تھکتے - جو خدا کے صدیق گروہ پر کی جا رہی ہے - تو اب کیونکر امید ہو کہ وہ کسی رسول جدید کے قبول کرنے پر واقعی آمادہ ہے جس نے ان اگلون کو قبول نہین کیا جن کو ایک حیثیت مذہبی سے کروڑون قبول کئے ہوئے ہین - اور دوسرے حاکمانہ حیثیت سے ہر قوم کے مورخ باستثنائے ایڈیٹر عصر جدید داخوانہ مانتے چلے آتے ہین - جن کی صداقت کے زندہ نشان آج تک موجود ہین - تو پھر کیا توقع کیجائے کہ یہ جان باز اپنے ابنائے جنس سے بڑھا چڑھا ہیرو پیدا ہوا ہے جس کے لئے کوئی قومی روک مذہبی خندق حارج نہین ہو سکیگا - بہرحال اگر وہ قبول کرنے پر آمادہ ہے - تو دلائل کا ایک دفتر موجود ہے - وہ اپنے حقیقی اعتراضات جو حضرت مرزا صاحب کی براہین قاطعہ پر اس کو ہین - پیش کرے - اور پبلک پر احسان کرکے موقعہ دے - کہ وہ اس کی اس جرات کا نمونہ بھی آنکھون سے دیکھ لین - ہم حاضر ہین - جس کے اعتراضات سننے اور بقدر ہمت و توفیق جواب دینے کے لئے ہاں دل بدل دینا اور دل کی کھڑکیان کھولنا تو صرف خدا کے ہاتھ مین ہے - اس کے لئے ہر دلیل کافی بھی ہے - ناکافی بھی - ابوجہل نے کبھی وہ باتین نہین مانین جن کو صدیق رضی اللہ تعالے نے فوراً قبول کر لیا تھا - اس لئے ہم یہ وعدہ نہین کر سکتے - کہ منوا کے چھوڑین گے -

حضرت مرزا صاحب کی تحریرات کو بابیون کا انتخاب کہنا مرزا صاحب مدظلہ کے دعوے کو مضبوط کرتا ہے - کیونکہ یہ شہادتین منہاج نبوت کے اعتبار سے دعوے کی صداقت کے لئے ہین - اس نکتہ چین جیسے لوگ جناب محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے حضرت رسول خدا صلعم کے حق قرآن کو بھی اساطیر الاولین اور توریت کا انتخاب کہا کرتے تھے - یہ تو کوئی تحقیقات کا طریقہ نہین ہے

اگر مرزا صاحب سلمہ ربہ کی تحریر کسی نادان کو ایسی معلوم ہوتی ہے - تو چاہیئے تھا - کہ باب کے گروہ یا خود باب کی تصانیف کا حوالہ معہ سند کے پیش کرتا اور پبلک پر فیصلہ چھوڑتا - محض اٹکل کے تیر چلانا اور دل لگی کے لئے چند فقرات چلتے ہوئے لکھ جانا کیا بے تعصبی اور بے لاگ ہونے کی دلیل ہے -
کسی مقدمہ کا دوسرے مقدمہ سے ہم نوع ہونا تو انتخاب اول کی دلیل نہین ہے - توریت مین زنا کے خلاف تعلیم ہے - اور قرآن شریف مین اس سے بہت عرصہ کے بعد زنا کی ممانعت دیکھنے مین آئی - تو کیا قرآن شریف توریت کا انتخاب ہے - ممکن ہے - کہ بابیون کی کتب مین کچھ ایسی باتین ہون - جو مرزا صاحب سلمہ ربہ کی تصانیف مین ہون - اکثر اخلاقی امور مشترکہ کتب مین ہوتے ہین - مگر وہ کتاب کہاں ہی پیش کیجائے تو راست بازی ہے - ورنہ افترا -

پھر آگے چل کر ہمارا دوست لکھتا ہے - کہ اگر خدائے تعالی کی طرف سے کوئی حقیقی رسول ملجائے تو ہم اپنی پرانی احادیث اور روایات کو بھول جانے پر آمادہ ہین - یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی - اس متواتر اور صحیح اور متفق علیہ حدیث سے انکار کرنے یا اس کی تاویل پر آمادہ ہو جائین گے -

قابل ایڈیٹر کو چاہیئے تھا - کہ اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے پوری حدیث لکھ کر اپنی وجوہ پیش کرتا تا پبلک کو اس کی بے تعصب تحقیقات سے معلوم ہوتا - کہ مرزا صاحب سلمہ ربہ کے مسیح ماننے مین یہ حدیث نبوی اس طرح پر بطور روک کے واقع ہوئی ہے - اگر اس دانشمند حدیث خوان کو تاریخ اور حدیث پر عبور ہوتا - تو یہی حدیث اثبات دعوی مرزا صاحب مدظلہ کے لئے ایک شاہد صادق نظر آتا - ہم اس کو اطمینان دلاتے ہین - کہ یہ حدیث نبوی ہر چند کہ اصطلاح محدثین مین متفق علیہ حدیث نہین ہے - کیونکہ بخاری و مسلم مین اس کا ذکر نہین ہے - تاہم یہ عاجز اسے صحیح باور کرتا ہے - اس کا منشا صرف اسی قدر ہے - کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عالیجاہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوة والسلام غزوہ مین ساتھ نہین لیجانا چاہتے تھے - اس لئے مثل موسی کے آپ نے اپنے بھائی علی مثیل ہارون کو پیچھے چھوڑ دیا - اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے - کہ سلسلہ عالیہ محمدیہ قائم مقام سلسلہ موسویہ کے تھا جیسا قرآن شریف مین بھی فرمایا گیا ہے - انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا - وعد الله الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم - ان آیات بینات اور اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے - کہ سلسلہ محمدیہ مثیل سلسلہ موسوی ہے - اور یہ دونو پاک بزرگ نبی ایک دوسرے کے مثیل ہین - پس باعتبار مماثلت خلفائے موسوی کے ہوتے ہوئے خلفائے محمدی سے کیون انکار ہوا - پہلے بزرگ و پاک خلیفہ صدیق اکبر کے انکار کے بعد ہمارا زبردست ہیرو آخری خلیفہ کے لئے اظہار فیاضی سے کام لیتا ہے واقعی دلیرانہ ہمت ہے - اگر یہ ہمت قصور نہ کرے - تو وہ ضرور وعدہ الٰہی سے مستفید بھی ہو لیگا - اب رہی یہ بات کہ لانبی بعدی - اصول مذکورہ بالا کو ملحوظ رکھ کر اور مماثلت کا خیال کرکے حدیث پاک کے یہی معنے ہو سکتے ہین - کہ خلفا کا سلسلہ قائم رہے گا - یہان تک کہ اپنے موقعہ پر مثیل مسیح خلیفہ ہو کر آئیگا - البتہ نبی تشریعی جو قرآن شریف مین رد و بدل کرے یا گھٹائے یا بڑھائے - جیسے ہمارے ایڈیٹر عصر جدید کے گروہ کے علماء نے دس پارون کا اضافہ مانا ہے اور پھر ان کا ضائع ہونا ثابت کرنے کی کمزور کوشش کرکے علو ہمتی اور معرفت الٰہی کا ثبوت دیا ہے - ہاں ایسا نبی نہین آئے گا - کیونکہ اس سلسلہ موسوی مین کوئی ایسا نہین آیا - جس کا ذکر حدیث پاک مین ہے پس اسے تاویل یہ موشگافی جناب کے قانونی دماغ مین کس لئے جگہ پا سکی - ہائی کورٹ کی نظرین تو قدر ہین - اور بغیر ان کے ایک قدم ججون کے اجلاس مین نہین اٹھایا جا سکتا یہ نظائر قانون الٰہی سے جناب کو کیون اس قدر اعراض ہے افسوس - باوجود بے تعصبی اور بے لاگ تحقیقات کے تو جناب کا دماغ اس قدر عالی ظرفی دکھا رہا ہے - خدا جانے اس وقت کیا حال ہوگا - اگر آپ کو تھوڑا سا الاونس تعصب کا دیدیا جائے -

خاتم النبین کے معنے اگر مہر نبوت کے نہین تو امر کیا ہین - آپ ان معنون کو بطور فرض کیون قبول فرماتے ہین - اور سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کیون بطور احسان کے آپ تسلیم کرتے ہین - اس عزت احسان کو اگر آپ مرزا صاحب کے لئے تجویز نہ فرمائین - تو کچھ حرج نہین ہے - کیونکہ اس معصوم رسول و خلیفہ محمد علیہ السلام والصلوة کی عزت تو ان ہاتھون مین ہے جن ہاتھون مین حضرت ابوبکر و عمر علیہم الصلوة والسلام کی عزت تھی - وہ نہ آپ کے اگلون سے چھنی نہ یہ آپ کے پچھلون سے چھنیگی - اگر فی الحقیقہ یہ آیت کریمہ کچھ اور مفہوم رکھتی ہے - تو وہ پیش کرکے مرزا صاحب سلمہ ربہ کے منشا کا بطلان کیا ہوتا تا پبلک اور عصر جدید دیکھنے ملتے فیصلہ کا موقعہ پاتے

بہرحال ان کمزوریوں پر بھی اور اس منکرانہ متکبرانہ تصدیق پر بھی اگر آپ واقعی متلاشی حق ہیں۔ بشرطیکہ دین و دنیا کی کوئی ایسی چیز آپ کو ملے جس پر آپ اپنا عزیز مگر تعقیم پارینہ ایمان قربان کردیں۔ تو ہم صلائے عام یاران نکتہ دان کے لئے آپ سے عرض کرتے ہیں۔ کہ قرآن شریف پر عمل خالص کرو۔ اور اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے اولیا کے ساتھ اخلاص و محبت صدق وصفا دکھلاؤ۔ جیسے باعظمت و راست اور وہ دنیا جو متاع قلیل ہے۔ اور جس پر آپ شہد کی مکھی کی طرح مفتون ہیں مل ہی جائیگی۔ مرزا صاحب مدظلہ العالےٰ کی یہی تعلیم ہے اور بس۔ پھر خانہ بدوشی اور جو لاہے کی نلی کی طرح مسافرت کی ضرورت نہ رہیگی ورنہ اگر اس تحریر لایعنی سے صرف پیسہ اخبار کی تقلید منظور ہے۔ تو پنڈ سے اور صبر کیجئے۔ میرٹھ سے جیسا پیش خیمہ اٹھا ہے۔ ایسا ہی سبق کوئی اور بھی ملجائیگا۔ تا پیسہ والے کی طرح آپ بھی اپنی ہستی عالی سے ایک شہادت قانون الٰہی کی چھوڑ جاویں۔

ہر جگہ سے ہدایت یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی عالی شان زبردست مرضی سے قایم ہوا ہے۔ اور وہی ثبوت بہم پہنچا رہا ہے۔ اگر جناب میں شمہ بھر بھی جوہر صداقت ہے تو ضرور آپ کے امراض نہانی اور ضعف جسمانی و روحانی کا علاج ہو جائے گا۔ ورنہ یہ طب یورپی و یونانی۔ یہ پولیٹکل اکانمی اور یہ کارلائل کی روح اور میکالے کی تقلید کچھ کام نہ آئے گی۔ کانگڑہ ویلی کا سبق راہ کھول گیا ہے۔ اور اس لئے اگر یہاں ہماری جیٹے نہ بولی۔ اور مستحقین لعنت پر لعنت نہ کی۔ تو آگے چل کر خدا ہے۔ جس کی لعنت صفحہ ہستی سے منکروں کو مٹا رہی ہے۔ لعنت آنست کہ از سوئے خدا میبارد۔ لعنت بدگران است یکے ہرزہ نفریں سنت اللہ پر چلنے والی قوم کو ۱۳۰۰ برس کی لعنت نہ مٹا سکی۔ اب کسی فرد واحد کی لعنت کیا گزند پہنچائیگی۔

دلایل نبوت اس عنوان کے تحت میں ہمارا دلیر اڈیٹر نہایت جرأت سے وفات مسیح اور حضرت اقدس مرزا صاحب کا امکانی مسیح ہونا تسلیم کرتا ہے۔ غریب بیکس کو معلوم ہے کہ حیات مسیح کا مسئلہ نہایت ہی بیکس وضعیف مسئلہ ہے۔ لہذا چلتے چالاک نے جھٹ پٹ تسلیم کر کے دلیری کا ثبوت دیدیں۔ تا ضیق نفس پیدا نہ ہو۔ اچھا یوں ہی سہی۔ ہم آگے قدم بڑھانے والے کو بیدل نہیں کرنا چاہتے۔ آؤ بھگت کے لئے موجود ہیں۔ یہ طبعاً نکتہ چین عصر جدید کا ہیرو کوئی نشان یا خصوصیت دیکھنا چاہتا ہے۔ تا حلقہ مسیحی مرزا صاحب علیہ السلام پر ناگوار نہ گذرے اور وہ خوشی سے ملے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ قبل اس کے کہ وہم سے طالب خصوصیت ہو۔ اُسے یہ بتانا چاہیئے تھا کہ آیا حضرت اقدس مرزا صاحب نے جو براہین و دلایل اپنے مسیح موعود ہونے کے پیش کی ہیں۔ وہ کبھی اس کی نکتہ چین نگاہ سے گذری ہیں یا نہیں۔ اگر گذری ہیں تو یہ حق سے چشم پوشی اور تجاہل عارفانہ کیوں۔ کیا وجہ کہ باوجود دعویٰ بے تعصبی ان دلایل پر جرح نہیں کی اور اپنے استدلال سے ان مبنیات کو نہیں توڑا۔ کیا انصاف اس کا مقتضی نہ تھا۔ کہ پہلے اپنا مفروضہ معیار شناخت مسیح موعود کے لئے پیش کرتا اور پھر عصر جدید کو اس پر آزما کر دیکھ لیتا۔ آخر اسے بھی تو مسیح موعود کی آمد کا انتظار ہے۔ اس سچے آنے والے کی پہچان جو اس کے (اڈیٹر) پاس ہو۔ وہ پیش کرے۔ اور پھر مرزا صاحب سلمہ ربہ کے دعوے کی تصدیق و تکذیب کی اصلیت کھل جائے گی۔

اس صاف طریق امتحان سے پہلو تہی کرنا یا عمداً ہے جو دلیل تعصب اور عناد ہے اور یا ناقابلیت دماغ جو جج کی کرسی پر بیٹھ کر کسی تحقیقات کے لئے ایک دو نتیجہ بھی قایم نہ کر سکتا شامت اعمال نہیں تو اور کیا ہے۔ بروز کارلایل ومیکالے بنکر یاوہ گوئی کرنا عجیب تر ہے۔ یا تو ہمارا جدید ہیرو اپنا معیار شناخت پیش کرے۔ یا لاعلمی ظاہر کرے۔ یا پھر صاف صاف کہدے۔ کہ اُسے کسی مسیح کی آمد اور کسی مہدی خونی یا مغرور روپوش کی آمد کا انتظار ہی نہیں ہے۔ تو پھر معاملہ ہم سلجھا دینگے انشاء اللہ تعالیٰ

معجزات ناچیز اڈیٹر عصر جدید (القبول خود ہم تو اُسے کوئی چیز سمجھتے ہیں) دکھلائے کہ کہاں حضرت مرزا صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہر معجزہ یا خرق عادت محال ہوتا ہے۔ سید صاحب اگر معجزات کی تاویل کرتے تھے۔ اس لئے قابل تسلیم نہ تھے۔ اور مرزا صاحب سلمہ ربہ بقول اس کے شعبدہ بتاتے ہیں۔ تو کیا یہاں اس قدر گنجائش نہ تھی۔ کہ یہ طبعاً نکتہ چین اپنی رائے انھیں مضامین کے بارہ میں لکھ کر موقعہ جانچ کا دیتا تا بے تعصبی کی تحقیقات قوم و ملک کو مشکور کرتی انصافانہ تحقیقات تو یہ ہونا چاہیئے تھی۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے عقیدہ احیاء موتیٰ مسیح علیہ السلام کے پیش کرتے وقت آپ اپنا عقیدہ بھی پیش کرتے اور اپنی تاویل بھی کھول کر سامنے لاتے۔ خیر اگر ہم چٹکیاں نہ لیتے۔ تو ذرا کہیں کہیں گدگدا کر دیکھ لیتے۔ کہ کہاں گدگدی ہے کہاں نہیں۔ کہاں نشیب ہے کہاں فراز۔ حضرت مرزا صاحب تو اپنے معجزات کے ساتھ ہی معجزات انبیائے سابقین کی تصدیق فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے اشعار آبدار سے واضح ہے۔

معجزات انبیاء سابقین ☆ آنچہ در قرآن بیابی بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ☆ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

ہاں آدمی کو بندر۔ مٹی کی مورتوں کو کوا۔ کٹے ہوئے گوشت کا پھر پرندہ بن کر اڑنا۔ سڑی ہوئی ہڈیوں کا مسیح کے ذریعہ سے زندہ ہونا۔ آسمان پر انسان کا اڑ جانا۔ اور پھر وہاں سے دمشق کے منارہ پر فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترنا اور سیڑھی مانگنا۔ گویا اندر سبھا کی پریوں کے برابر بھی قوت نہیں ہے۔ کہ وہ تو کھٹ سے ایک بار پر اتر آتی ہیں۔ اور یہ غریب باوجود حمائیت فرشتگان کے ادھ بیچ میں اٹک رہے ہیں۔ انسانوں کا دو ہزار سال تک بغیر تغیر و تبدیل آسمان پر بے آب و دانہ رہنا اور پھر زمین پر آنا ایک چند برس کے معصوم بچہ کو فرشتوں کا بھگا لیجانا اور سرداب سر من رائے میں رکھنا۔ صدیوں بعد اس بھنور کے پلے ہوئے کا نکلنا اور ہدایت کرنا۔ زائرین کا سرداب سر من رائے میں جانا اور معصوم مہدی سے ملاقات کرنا۔ خطوط ڈالنا۔ قوم کی قوم کا گمراہ ہو جانا۔ اور اس ہادی کا جزیرہ میں تہ خانہ کے اندر بیٹھے ہوئے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنا۔ ایک قوی ہیکل کانے کا برقع گدھے پر سوار ہو کر مسیح و مہدی کے مقابلہ پر آنا۔ پھر گدھا بھی مالیر کوٹلہ کا سا نہیں بلکہ ایسا تیز دم کہ دُلدل میں بھی جواب نہ نکلے۔ دن بھر میں بعد المشرقین طے کرے اور اس کانے کی حکومت کا مشرق سے مغرب تک پھیلنا اور بجلی آگ پانی جنگل پہاڑ سب پر حکومت کرنا۔ دو ہزار سالہ مسلوب الحواس اور صدیوں کے روپوش کامل کر کانے پر غلبہ پانا اور پھر اس کے بعد کا منتظر جس کی نظیر لکھنؤ کے چانڈو خانوں کے گپ بازوں میں بھی نہ ملتی ہوگی۔ یعنی مولویوں کا نماز کے وقت۔ قبلہ آپ پڑھایئے نہیں قبلہ آپ ہی پڑھایئے کہنا۔ پھر آسمان سے اُترنے کا مردود ہونا اور بھنورے کے پلے ہوئے اندھیرے کے فرزند کا مقبول ہو کر امام بننا۔ اس مزہ دار چٹ پٹی داستان کو البتہ مرزا صاحب مدظلہ اور ان کا صداقت پسند گروہ قبول نہ کرنا تو ایک بات ہے۔ اسلام پاک کے ذکر کے ساتھ سن بھی نہیں سکتے۔ یہ مذہب تو ان کا ہو سکتا ہے جو ہنومان کی دم کو ہزاروں گز کی مشعل بنا کر لنکا میں آگ لگاتے ہیں۔ مصری۔ اسفنکس۔ یونانی دیوتاؤں اور دیویوں کی لڑائی۔ حد سکندری۔ قہقہہ دیوار۔ امیر حمزہ کے کارنامے طلسم ہوش ربا۔ میر تقی خیال کی بوستان سب کے ساتھ ساتھ یہ مذہب عمر عیار کی زنبیل میں رہ سکتا ہے۔ ہمارے دلوں میں جن کو خدائے قدوس نے اپنی پاک دی

محمدی کے ذریعہ سے تخم ایمان کے لئے کشت زار بنایا ہے۔ ایسے جہاڑ جھنکاڑ کی جگہ نہین ہے۔ اب ہمارا ہیرو تبلائے۔ کہ اگر ہم نے یہ ردی افسانے نہین قبول کئے۔ تو کیا جرم کیا۔ مرزا صاحب کے اخبار اور مردہ بیٹے کے زندہ کرنے کی پوری حقیقت یا اس کی نقل ہی کیون نہ پیش کی۔ تا بے تعصبی اور بے لاگ تحقیقات کا نقشہ کھچ جاتا۔ واقعات حقہ کی چھپانے کی عادت موروثی اس جرأت جدیدہ کے ساتھ عجب بات ہے۔ بھلا اس مین تقیہ کی ضرورت ہی کیا تھی۔ مرزا صاحب کا ایک لڑکا شدید علیل ہو گیا تھا۔ متواتر صرع کے دورون سے ضعف و نقاہت بیہوشی تک پہنچ گئی تھی۔ بظاہر طبیب مایوس زندگی تھے۔ حضرت مرزا صاحب کی دعاؤن سے اللہ تعالے نے باوجود ناامیدی کے اس معصوم بچہ کو صحت عطا فرمائی۔ ایک احمدی اخبار نے لو مردہ زندہ ہو گیا کے عنوان مین یہ لکھا تھا۔ کہ اسی طرح اگلے نبیون کی دعاؤن سے بھی اللہ تعالے صحت بخشتا رہا ہے۔ اسی کو بظاہر مردہ کا زندہ ہونا بنا لیا گیا ہے سلسلہ ظاہری کی ناامیدی اور پھر حیات کا عود کر آنا یہی زندگی ہے۔ جو معجزہ ہے۔ ورنہ حقیقی موتی مین کا سانس بند ہو چکا اور روح جسم سے پرواز کر چکی ہو۔ نہ زندہ ہوئے ہین۔ نہ بجز حشر اجساد کے موقعہ کے کبھی زندہ ہونگے۔ یہ واقعہ اس مردہ قوم کے لئے مثل نصیحتہ کے تھا۔ جو آج تک مردون کے زندہ ہوجانے کی قائل ہے۔ اور باوجود بزعم خود کار لائیں ہونے کے ایسے افسانہ پرستی کے خلل سے محفوظ نہین ہے۔

پیشین گوئیان

اس سے بڑھ کر اس طبعا نکتہ چین کی بے تعصب تحقیقاۃ کا ثبوت اور کیا ہوگا۔ کہ بغیر لکھے ہونے کسی ایک پیشین گوئی کے لکھتا ہے۔ کہ سب سوائے ایک مشتبہ کے صریح غلط نکلین۔ بے تعصب تحقیقات تو ایسی ہوتی ہے۔ کہ سب نہین آدھی نہین وہی دو چار بڑی بڑی تحدی والی پیشین گوئیان لکھ کر ان کے متعلق واقعاتی شہادت پیش کرتا اور دکھاتا۔ کہ اس طرح پر غلط نکلین۔ اپنے واقعات مرزا صاحب کے واقعات تحریر کردہ دونون پبلک کے سامنے پیش کر کے پھر ثابت ہوجانے پر حق رکھتا تھا۔ جو چاہتا لکھتا۔ دعویٰ بے دلیل رائے بغیر نفس مقدمہ دینا اور پھر داد کی امید رکھنا۔ سبحان اللہ۔ مرزا صاحب کو تو تاویل کا جامہ پہناتے پہناتے شرم کی ضرورت کبھی نہ پڑی۔ مگر ان غیرت دار جج کے لئے ضرور ڈوب مرنے کی بات ہے۔ کہ جج بنے اور بغیر مقدمہ پیش کئے بغیر شہادت فریقین لئے فیصلہ لکھدے۔ اور پھر شرماتا درکنار داد چاہے۔

مرزا صاحب منظلہ کو تو اپنی پیشین گوئیون کے لئے تاویل بے جا کی ضرورت کبھی نہین پڑی۔ مگر غریب ہیرو کو مصیبت کا سامنا ہوگا۔ اور ساری سنگر مشین کمپنی کو مدعو کرنا پڑے گا۔ تا حسب منشا تاویلین تیار کئے جائین۔ اور اس وقت دشواری و برہنگی نہ مار ڈالے جبکہ صدیون سے بھنورے مین پلنے والا تاریکی کا فرزند (چھ برس کی جان) کلنے بر قدم گدھے کے سوار کے مقابلہ مین میدان مین لایا جائے گا۔ دشمن تیغ کا نا ہی ہوگا۔ مگر اس بچہ کی تاریک پسند نگاہ مین آفتاب عالمتاب سے کیسے ہونگی۔ وہ کیون کر آفتاب صداقت کی روشنی مین ٹھہر سکیگا۔ بھلا جس بیکس کے پاس اس قدر قوۃ نہ ہو۔ کہ باہر نکلے۔ اور بگڑی قوم کو بنائے۔ تہ خانون مین ہی بیٹھ کر دعوےٰ باریان کرے۔ وہ ایسے دیو کے مقابلہ مین کیا کرے گا جس کی تابع بجلی ہوا جنگل۔ پہاڑ پانی آگ دنیا کے سلطنت مشرق سے مغرب تک مردے جلانے کی قوت ہو۔ خدائی اور نبوت کے دعوے کرتا ہو۔ اور لوگ اس سے خوش ہون۔ ہان یہ نازک وقت معرکہ کربلا سے زیادہ سخت ہوگا۔ اس وقت ضرورت ہوگی۔ کہ تاویل معنے پہنائے اور جو لکھی بیچے ہون۔ ہم کو ابھی کیا ضرورت ہے۔ اور کیون شرم آئے۔ کسی پیشین گوئی کو لیجئے اور دیکھ لیجئے۔ اعتراض کے لئے تو کلام الٰہی مین بھی تراش خراش کے بغیر آپ کے ابنائے جنس نہین رہے[*]۔ یہ تو صرف ایک امام وقت کی پیشین گوئیون کا ہی ذکر ہے۔ ہمدردی تو اس قابل ایڈیٹر کو محض ذاکر کے ساتھ ہے جس کی بدزبانی اور فحش بیانی تو اسے نہ شرما سکی۔ ہان اس کا دندان شکن جواب جب نکلا۔ تو دل پر بجلیان گر پڑین اور فضول رسالہ کا کاغذ سیاہ کر کے نامہ اعمال کے لئے سیاہی تیار کر لی۔ مرزا صاحب کے یہان تنخواہ یاب گروہ سے کیون اس قدر عناد ہے۔ جبکہ خود وہ ان نکتہ چین حق نمک ہی کی وجہ سے اس قدر حیا سے باہر ہو گیا ہے۔ اجرت پر سونے والون کی فہرست کیا نگاہ سے نہین گذری۔

منہاج نبوت

اس عنوان کے تحت مین اس نکتہ چین کو غضب ناک جوش نے آ دبایا۔ مجبوراً اُسے دانت دکھاتا ہوئے وہ لکھتا ہے۔ مرزا صاحب نے جب دیکھا۔ کہ وہ اپنی صداقت اور معجزات اور پیش گوئیون کی صحت کی وجہ سے نبوت کے معارج تک نہین چڑھ سکتے۔ تو انھون نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے درجہ پر نیچے کھینچنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا۔ ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ

غرضکہ اس کو مرزا صاحب پر یہ الزامات سوجھے۔ کہ انھون نے اور ان کے ایک منہ پھٹ حواری نے شاہد و اہلبیت علی ابن ابی طالب اور حسین ابن علی اور سردار انبیاء محمد المصطفےٰ اور حضرت عیسےٰ اور قرآن شریف کی ہتک ہے وغیرہ یہ نہایت دلچسپ عنوان ہے۔ اور اس مین ہمہ دان نکتہ چین نے عجیب نقش باطل کھینچا ہے۔ دوسرے لفظون مین یہی مضمون یون لکھنا راستبازی کا ثبوت تھا۔ کہ چونکہ مرزا صاحب سلسلہ کے صادق اور مسیح مستقل دعوون پر قوم کے نادان نافہمون کو اعتراض ہوئے وہ اعتراض اگر تسلیم کئے جاوین اور وہ عیوب جن کو عناد و بغض کی آگ سے مجبور ہو کر بد اندیش مرزا صاحب پر تھوپتے ہین صحیح تصور کئے جاوین۔ تو مجبوراً ان کو ان سب پیشوایان ملت اور قرآن شریف پر بھی اپنے مفروضہ عقاید باطلہ کی وجہ سے وہ اعتراض تسلیم کرنا پڑین گے۔ مرزا صاحب نے ان کے اعتراضات کی بنا پر الزامی جوابات بھی دئے مین غریب ناچار جب اعتراض نہ اٹھا سکے۔ تو قوم کو بھڑکانا شروع کیا۔ پہلے بھی ابوجہل اور ابولہب کا گروہ نفیوض عرب کو یہ کہکر بہکایا کرتا تھا۔ اور مشتعل کیا کرتا تھا۔ کہ لات و منات اور خداوندگان ابو طالب و عبدالمطلب کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) برا کہتا ہے۔ اور جہنمی بتاتا ہے۔ وہ گروہ بھی جُہلا کی ایک فوج جمع کرنے پر کامیاب ہوا اور یہ گروہ بھی کامیاب ہوا ہے لیکن انجام ابوجہل اور فتح مبین کا نظارہ آنکھون کے سامنے نہین ہے ورنہ یہ عبرتناک حالت نہ بنائی گئی ہوتی۔ بے تعصب تحقیقاۃ تو یہ تھی۔ کہ کتابون سے حوالے لکھ کر پیش کرتے یا حوالے ہی کتابون کے دیدیتے۔ اور قوم سے داد چاہتے۔ جس شان کے مسیح اور جس شان کے علی و حسین اور جس طرز کا پیغمبر اور جس وضع کا قرآن ہمارا ہیرو لئے بیٹھا ہے۔ ہم اس کے نہ پابند نہ وہ گروہ ہمارا معبود و مسجود۔ نہ ہم اس کی ناکام موتون پر رونے والے نہ مگین۔ ہم اپنے مسیح اپنے علی اپنے حسین اپنے محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین اور اپنے قرآن پاک کی جس قدر عزت کرتے ہین۔ وہ ہمارے رب پرورش ہے۔ جس کے ہاتھ مین فتح مبین کا جلوہ وہ دکھا رہا ہے۔ منہاج نبوت نے تو حقیقتاً اس گروہ کو بے بس کر دیا ہے۔ جن واقعات کا اشارہ کر کے معترض کے ہین۔ وہ واقعات صریح دھوکا دینے والے مین معلوم کیا وجہ ہے۔ کہ اصل معاملات کو صاف صاف نہین لکھا۔ یا ان کتابون اور صفحات کا حوالہ دیا ہوتا۔ تب ایڈیٹر نکتہ چین کی قابلیت و بے تعصبی کھلتی

ایک بڑا مذہبی خطرہ

جس ملحد گروہ کی مرزا صاحب نے جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

[*] دیکھو اصلاح بابتہ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ "تنقید بخاری"

عالم آشکار ہیچ کسی کی ہے۔ اگر وہ لاکھون لعنتین بھی مرزا صاحب پر بھیجے۔ تو کیا عجب ہے۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کا کوئی فعل خلاف عدل خلاف اجتماع قومی خلاف کفایت شعاری خلاف سعی و محنت نہین ہے۔ البتہ جس طعد ناپاک گروہ کو انبیائے سابقین کی عزت و حرمت حقیقی طور پر نہین ہے۔ صرف اس کی آڑ مین ذاکر منکر رشیان توڑنا آتا ہے وہ مرزا صاحب کے عروج کو اپنا دشمن رزق جان کر دل کے پھپھولے توڑتا ہے۔ ایسے بھلا مرزا صاحب کی سعی جمیلہ اور تعلیم پاک کی کیا قدر ہوگی۔ ہماری رائے مین تو یہ نکتہ چین عشرہ محرم مین برابر پانی پی پی کر مرزا صاحب کو کوسا کرے۔ اور سینہ زنی کر کے دل کی جلن مٹا لیا کرے۔ تو اچھا ہے۔ تضیع اوقات پبلک سے کیا حاصل۔ مرزا صاحب کے اقوال و اعمال سے دیکھ کر تو انسان صفات عالیہ سیکھتا ہے۔ بندگان دین پر بھبتی کیا ان۔ کرایہ کے حدیث خوانون اور روشیون پر نوحہ گری کرتے والون اور رومال منہ پر رکھ کر گلا پھاڑنے والون آنکھون کو آنسوؤن سے نہ آشنا کرنے والون اور مٹھائی بوندی کے ٹھیکرون پر سینہ کوبی کرنے والون کی مثالین ضرور ایک لعنتی گروہ اعلی درجہ کا بدظن نکتہ چین گروہ بنا رہا ہے۔ مین پناہ سکتی۔ ہم ان دونون شیوؤن کو قوم کے آگے پیش کرتے ہین۔ اور فیصلہ خدا کے سپرد۔ جو شخص سچے مرسلون کا [illegible] ہی نہین جانتا۔ وہ اپنے اپنائے جنس کی مصنوعی [illegible] دیکھ کر دوسرے راستبازون پر ہنس آئے۔ اور جھوٹا جانے تو کچھ شکوہ نہین ہے ؎

گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم ٭ چشمہ آفتاب را چہ گناہ -

اصل یہ ہے۔ کہ ان آنکھون مین جنھون نے معصوم نبی کو سولی پر چڑھایا۔ اور ان پچھلون مین جو ایک معصوم کی ترقی جاہ اور نورانیت کو دیکھ نہین سکتے۔ امور متشابہ فیہ بہت مین فرق یہ ہے۔ کہ وہ سولی چڑھانے پر کامیاب ہوگئے اور یہ عدالتون سے ناکام نامراد پھرتے ہین وہ خدا کی لعنت کے مزے چکھ چکے اور چکھ رہے ہین۔ یہ امیدوار ابتدائے سبقون سے عبرت پذیر نہین ہوتے۔ بڑے سبق کے متوقع ہین۔ مگر

الله متم نوره ولو کره الکفرون -

صیغہ اصلاح کی نظر

اس ظاہری اصلاح باطنی فساد کی نظر بھی عجیب چیز ہے عجیب اس لئے کہ ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است۔ ہر عمدہ خلق ہر سنت نبوی اس کے لئے عیب اور عدل سے خلاف ہے۔ ابوبکر و عثمان و عمر کی خلافت غصب و ظلم۔ مرزا صاحب کا کسی سے نکاح کرنا متاع سے بدتر۔ یہ قابل ایڈیٹر کیا ان ہیچ والون مین شامل تھا۔ جو نکاح کا پیام سلام لیا یا کرتے تھے۔ اگر وہ اس ڈال مین نہ تھا تو اسے کیا علم ہے کہ نکاح کے لئے بشیر مرتضی کچھ ہو رہا ہے۔ بے تعصبی کی تحقیقات یہ تھی۔ کہ واقعات اور پیش گوئی نکاح کی پیش کر کے واقعاتی شہادت سے اپنے دعوے کو ثابت کیا جاتا۔ نکاح بغیر ایجاب و قبول ہو ہی نہین پڑتے کیون اس قدر گھبراہٹ ہوئی غالباً اس لئے نکاح ہوتے نہین دیکھے بھگا لیجانیکے واقعات اس کے سر مین اس قدر جاگزین ہین کہ نکاح کی فلاسفی بھی غت ربود ہوگی افسوس۔ نکاح مین ناکامیابی تو جب کہنا سزا ہے جب فریقین مین سے کوئی مر جائے۔ ابھی تو افضلہ دونون موجود ہین خدا کی وحی پہنچانے مین مامور کبھی ذرا نہین کرتے۔ چاہے کوئی قہقہہ لگا ہے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی نکاح مین کوئی مقررہ معیاد نہیں تھی۔ اسکو ایڈیٹر محقق بے تعصب لائق (بیباک) ثابت کر ورنہ اس بیہودگی سے کیا حاصل۔ جن واقعات کو بیٹے اور بیٹی کی بی بی اور مرزا صاحب کی بی بی کے متعلق لکھا ہے انکو ثابت کرنا چاہیے تھا۔ بغیر ثبوت ہم کیونکر کہدین کہ یہ جج کی بے تعصبانہ تحقیقات ہے۔ اگر بناء ان پہ جواب چھپ چکا ہے تو اسکو بلا تردید کیون کہا جاتا ہے۔ ہزارون بار تردید ہو چکی ہے وہ خدشے عیبون کی ایک وحی تھی جس کے بطلان کی کوشش بیٹا بیٹے کی زوجہ اور خود بیٹے کی مان محض ہیچ کیوجہ سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی وحی کی تکذیب و تخریب کرنے والے ہمیشہ چھوڑ دیئے جاتے ہین۔ یہی سنت انبیا ہے۔ حضرت نوح کا بیٹا حضرت لوط کی بی بی اسی قسم کے نظایر ہین جن مین۔ اس کو خلاف عمل کہنا کیسے نادان کا کام ہے اور پھر وہ بھی بغیر کسی شہادت کے بغیر انکشاف اصلیت کے۔ اور بیٹے اور کو لینا داد دینا خلاف عمل آپکے اخبار بے تمیزی مین ہے [illegible] بھی پیش کیجئے

قومی اتفاق

مرزا صاحب نے قوم کی بدخواہی ہین کوئی کمی نہین کی۔ اول تو انھون نے خود جہاد تیغ سے انکار کیا۔ یہ دلچسپ فقرہ کسی ملکی نمکحرام کی قلم سے نکلتا تو اچھا تھا۔ یا کسی اسلام کے مرتد کی تحریر مین ہوتا۔ تو تعجب صدمہ نہ ہوتا۔ افسوس ایسے تعلیم یافتہ کی حالت اس درجہ رکیک اور ردی ہوگئی ہے۔ کہ اسے عناد ذاتی کی وجہ سے کچھ امتیاز حق و باطل نہین رہا۔ جہاد کا دوست سیف کا شیدائی۔ ہنوز اس غلامی پر اس زمانہ جرات پر جہاد کا خواہشمند ہے۔ بفرض محال اگر آپکے دست حنائی مین بھی سیف دیدیجائے۔ تو آپ کیا کر دکھائین گے۔ کتنے پاپڑ توڑین گے کوئی جرات کی مثال پیش کیجئے ہم کوشش کرین گے۔ کہ اس گورنمنٹ مین آپکی جرات کیمتعلق میموریل بھیجین اور آپ کسی ہجرٹلن کی فوج کے سپہ سالار بنائے جائین۔ یہ مسلمانون کے لیڈر اور مصلح ہین۔ اللہ کی شان مسلمانون مین سے جہاد کے بیہودہ خلاف شرع محمدی خیال کو مٹتا دیکھکر مٹانے والے کو قومی بدخواہ فرماتے ہین۔ کیا برا کیا۔ کہ اسلام کا دامن تمہارے خون آلود پنجون سے چھڑا کر ان کروڑون کے لئے سایۂ امن بنا دیا۔ جو ایسی خونریزی کو خلاف قانون الٰہی سمجھتے ہین۔ مگر اسلام پر خاک ڈالنے والے سو لوی تباہ ہو جائین

اور وہ کسب کی سب غرض ہو جانے۔ جو تعلیم و معارف قرآنی کی منکر ہے۔ باوجود نبوی اتباع کے تو اور کیا چاہیئے چشم ما روشن دل ما شاد۔ ہم کو اللہ تعالیٰ کے دین کے مقابلہ مین وہ قوم کب عزیز ہے۔ جو اس درجہ بے تمیز ہے۔ اس سے زیادہ نیک نیتی کیا ہوگی۔ کہ مرزا صاحب سلمہ ربہ نے ساری قوم کی پروا دین اللہ کے مقابلہ مین نہین کی۔ ذاتی غرض ملی منفعت کا خیال ہوتا تو وہ بھی تمہاری طرح پیسہ کا اصول پیش نظر رکھتے قوم سے نہ لگاڑتے اور تمہاری طرح قوم کا خون چوستے۔ امام مہدی کو خونی وہ قرار دیتے ہین جو جہاد کے پر فساد عقیدہ کو دل مین پالے ہوئے نکبت و فلاکت قومی مین دل کو اس کی آمد کے سہارے تسکین دے لیتے ہین۔ کہ وہ گئی ہوئی سلطنت بخشیگا۔ جہاد نبوی کی تذلیل کسیطرح نہین ہو سکتی چاہئے آئندہ جہاد ہو یا نہ ہو۔ جہاد نبوی حفاظت خود اختیاری کے لئے تھا۔ نہ طمع سلطنت کے لئے۔ جس کی تم آس لگائے بیٹھے ہو۔ یہودی بھی اصل مسیح سے سلطنت کے متمنی تھے۔ مگر آسمانی بادشاہت کا نام سنتے ہی آگ بگولہ ہوگئے۔ سلطنت جہانبانی اصولون کی پیروی سے ملتی ہے۔ سعی و محنت سے ملتی ہے یا کسی تاریکی کے فرزند کی بدولت ملیگی تم سے اپنے لبن جب کچھ نہین ہو سکتا۔ تو پھر دوسرے کے سہارے عورتون کیطرح آس لگائے بیٹھنے سے کیا ملیگا۔ انگریزون جرمن۔ روسیون جاپانیون کی طرح اخلاق سلطنت پیدا کرو۔ محنت و سعی کرو عدل و انصاف کو روزانہ زندگی مین برتو۔ سلطنت بھی مل جائے گی۔ کیا محض مہدی روپوش سرداب سے نکلکر تم کو اس ذلت غلامی سے چھڑا سکتا ہے۔ ہرگز نہین۔ لے او اگر نہین مانتے چار دن کبھی پلٹن کی قلعی کھولدین گے۔ وہ مہدی امام ہمام علیہ السلام جس کا سر وار انبیا نے وعدہ فرمایا تھا آگیا۔ اور آسمانی بادشاہت کا وارث ہے۔ وہ اسلام کے چہرہ کو زمانہ کے سامنے لا رہا ہے۔ اور ہر کہ در سہ فیض یاب ہوتا ہے چاہو تم مانو۔ چاہو نہ مانو۔ چور بن کر چور کو جیل خانہ سے چھڑا لینا عدل ہے۔ ماشاء اللہ۔ سرسید اگر دلی نہ تھے اور دہابی دہوکا دینے کے لئے بن گئے اور تقیہ آپ کی طرح گوارا کیا۔ تو نہایت برا نمونہ اخلاق کا دکھایا۔ سرسید نہ دہابی تھے اور نہ انھون نے کبھی دہوکہ دیا۔ عیب ہر جگہ اور ہر وقت عیب ہے مرے ہوئے سید کو کیون اپنے ساتھ ذلیل کرتے ہو خدا سے ڈرو سچ کہا ہے۔ نادان دوست سے دانا دشمن بھلا۔ دوسرا امر مرزا صاحب کے خلاف یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر نا عاقبت اندیش کے نزدیک مرزا صاحب کا مسلمانون کی موت کی پیشگوئیان کرنا اور کسی کی قلبی تکلیف کی پروا نہ کرنا سخت اخلاقی جرم اور قومی اتفاق کے خلاف ہے۔ یہ وہی بات ہے۔ کہ جس کا جواب الزامی دیا جائیگا۔ تو ایڈیٹر کو مالیخولیا کا اندیشہ ہے۔ کیا آنحضرت کا اپنی قوم کے لوگون کو قتل کرنا اور بیدریغ خونریزی سے

عزیزوں کو کٹوانا تو روا تھا یہ ناروا ہے۔ کیا حرب جمل اور حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ کی لڑائیاں اور حضرت امام حسین کا کوفہ جاکر بیعت لینا اجماع ... کے اصول سے قابل نکتہ چینی نہیں ہے۔ علیگڈھ کالج کی جدید تحریکات مذہبی کی بابت افسوس اجماعی اصول پر کوئی نکتہ چینی نہیں ہوئی۔ اے نادان نا سمجھ مامورین اللہ اور مرسل حق کبھی مداہنہ نہیں کرتے وہ اظہار حق میں کسی سے نہیں ڈرتے جناب سید انبیاء رسول اللہ علیہ السلام کا فعل عین صواب اور ٹھیک مرضی الٰہی کے ماتحت تھا اور عمل وہی تھا۔ کیونکہ حجت اظلمت خود اختیاری اسی میں تھی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام امر الٰہی میں کسی سے نہیں ڈر سکتا۔ مجسٹریٹ کے سامنے جس امر کا اقرار کیا تھا وہ ایک خاص شخص کے ساتھ معاہدہ تھا۔ جیسا معاہدہ حضرت سرور عالم نے بھی صلح حدیبیہ کیا تھا۔ یہاں تک کہ لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔ اور مکہ سے بے حج مراجعت کی تھی۔ کیونکہ الٰہی مصلحت اسی میں تھی جس معاہدہ کا یہ ذکر ہے یعنی یہ کہ کسی کی موت کی پیشگوئی کرنا اور اس کا اعلان کرنا مجسٹریٹ کے ڈر سے قبول کر لیا۔ اس کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ حجت ختم کرنا چاہتی تھی چنانچہ اس واقعہ سے قبل ہی ایک عیسائی ایک ہندو ایک مسلمان کی موت پر تین معین بطور حجت کے ہو چکی تھیں۔ آئندہ نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ کوئی پیشگوئی کرانی تھی پھر معاہدہ کرنے سے کیا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ کوئی پیشگوئی ہی شائع نہ ہوگی۔ تو یہ بیہودہ خیال ہوگا۔ کیونکہ سینکڑوں پیشگوئیاں جب سے آج تک شائع ہو چکی ہیں۔ پھر یہ معاہدہ کسی طرح اخلاق کا ضعف نہیں ظاہر کر سکتا۔ نہ کلمہ حق چھوڑنا اس کو کوئی کہہ سکتا ہے۔ ہر وہ شے جو تمہارے چھوٹے سے دماغ میں نہ آسکے۔ تو وہ کیوں لغو خلاف اصلیت ہے؟ تم کو یہ عقدہ آج تک نہیں کھلا۔ کہ کس طرح تم اختلاط والدین سے اس عالم میں تشریف لائے۔ تو پھر نہ سمجھنے پر تم کو کبھی اپنی پیدائش پر لغویت اور خلاف اصل ہونے کا شبہ ہوا؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح ہر معاملہ کو غور سے سمجھو۔ سمجھنے پر جو لغو معلوم ہو اسے لغو سمجھو۔ مسیح نے تن تنہا مصلوب ہونا حسین نے تین دن کی بھوک پیاس میں ہزاروں زخموں سے شہید ہونا قبول کیا۔ اور کلمہ حق کو نہ چھوڑا۔ بے شک کوئی دوسرا امام و نبی بھی ایسا نہیں کریگا۔ کلمہ حق کو چھوڑنا اور بات ہے۔ اس کی یہی مثالیں درست ہیں۔ مگر معاہدہ شخصی کسی مدت تک کسی تحریر کی روش کے متعلق وہ امر ہے۔ جس کی مثال ہمنے بتائی۔ مگر اے خوش دماغ مسئلہ تقیہ کی بابت جناب شاہ ولایت علی ابن ابی طالب اور امام حسین شہید کی بابت کیا خیال ہے۔ وہ کلمہ حق کا چھپانا ادنیٰ ادنیٰ انسان کے مقابلہ پر کس طرح آپ کی طبع آزادی پسند حق جو گوارا کرتی ہے؟

مانع ہے۔ مگر آپ جیسے خوش دماغ جج ہوں۔ اور قوم کے مصلح ہوں۔ تو ہدایت گونگی اور اندھی ہی ہے۔ مگر

تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔ نبی کی اسی لئے ضرورت ہے۔ کہ اکثر لوگ کم عقل مکاروں اور دجالوں کے فتنوں میں پھنسے ہوئے ہیں

مرزا صاحب کے اسراف کی حقیقت تو جب کھلتی جب تم واقعات کو ایمانداری سے لکھتے۔ اور اس عرضی کو تحقیقات کی حد تک ایسا کہ صحیح ثابت کر دیتے۔ چلتے ہوئے فقرے ہر شخص جانتا ہے۔

لنگر کا چندہ محض نذرانہ حضرت مرزا صاحب کا ہے اونھیں اختیار ہے جس مد میں چاہیں صرف کریں۔ تم کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ تم خوردہ گیری کرو۔ تم کو ثابت کرنا چاہیئے کہ یہ رقوم بطور امانت مرزا صاحب کے پاس بھیجی جاتی ہیں اور ان میں خیانت ہوتی ہے۔ ورنہ منجملہ اور خرافات کے ایک یہ بھی ہے۔ اپنے اوقاف اور مصارف امام باڑہ جات پر نظر ڈالکر اور مجتہدوں کی پاک کمائیوں اور پاک مصارف پر نگاہ کر کے کچھ کہا جائے۔ تو خیر صبر ہوگا

طعنہ بر خوبان بدین روئے سیاہ

مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ بڑی جائداد خرید کی ہے۔ اور اپنی حالت درست کرنے کی کوشش سب پیروں فقیروں۔ مولویوں اور امام باڑوں اور تعزیوں کی چراغی پر خوش پوشی کرنے والوں سے زیادہ کی ہے محض افترا پر افترا ہے۔ ہم کیا کہیں بجز اس کے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کی جائداد واللہ تعالیٰ خود بڑھا رہا ہے۔ قادیان کا مالک مرزا صاحب کا خاندان ہے۔ شرط واجب العرض یہی ہے کہ جو شخص قصبہ میں لاوارث فوت ہو جائے۔ تو اس کی اراضی کے مالک مرزا صاحب ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ روز بروز توسیع ملکیت کر رہا ہے۔ اس بارہ میں انسان کی امداد کی حاجت ہی نہیں ہے۔ رہی مکانات کی توسیع جس پر عصر جدید نے اپنے بوسیدہ منطق ختم کر کے بہت فخر کیا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ کہ جس کے گھر پر بہت سے مہمان آئیں گے وہ شریف میزبان ضرور ان کی خاطر داری کرے گا۔ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہ کے حضور میں صدہا مہمان آتے ہیں۔ اس لئے آپنے مکانات کی توسیع کو بہت ضروری سمجھا۔ ہاں وہ بخیل میزبان کیوں اس کی قدر کریگا۔ اور کیوں اسے ضرورت ہوگی۔ جس کے پاس کوئی آتا ہی نہ ہو۔ جس قوم کے اخلاق میں اس قدر وسعت نہ ہو۔ کہ بارہ اماموں سے زیادہ کی ضرورت حقہ کو محسوس کر سکے۔ چاہے دنیا کی عمر ہزاروں سال ہی کی۔ بعد جناب رسول اللہ کیوں نہ ہو۔ تو اس کے دل میں مہمانوں کے لئے کہاں جگہ۔ یہ منطق تو ہر مجتہد بالذات

شدید پر صادق آسکتی ہے۔ کیونکہ بکثرت امام باڑہ جات مسکونہ مکانات کے ساتھ تھی ہیں۔ اور مکانات کی توسیع کے موجب ہیں۔ اسی مشاہدہ نے بدظنی سکھائی ہے بتقاضائے تجربہ یہی تھا۔ اس لئے ہم بیچارہ کو زیادہ خفیف کرنا نہیں چاہتے عاقلاں را اشارہ کافی۔

مرزا صاحب کا خدا اگر کفیل نہ ہوتا۔ اور اگر وہ قوم کے دلوں میں کشش مقناطیسی کا اثر نہ پیدا کرتا۔ تو دنیا کے فرزند مقدمہ بازیوں ہی میں فیصلہ کر دیتے۔ آپنے اس مامور من اللہ پر کون سی مصیبت توڑنے کی کوشش نہیں کی۔ اور کس وقت چین سے بیٹھنے دیا۔ تجارت اور مفت کے روپیہ سے عیش تو البتہ وہ مولوی کر رہے ہیں جن سے جناب کو سابقہ پڑتا ہے۔ اور چونکہ مشاہدہ نے ڈھکوسلے باز شعبدہ باز ہمیشہ دکھائے ہیں۔ اس لئے آپ کو کیوں کر اس افترا پردازی نہ آئیں کسی راستباز کی قدر ہو سکتی ہے۔ زائرین کربلا کے دل سے کوئی پوچھے کہ کس طرح حبیب تمنا و جیب جامہ خالی لے کر لوٹتے ہیں عذر اس لوٹ سے جو لوٹ ہو۔ مالی و اخلاقی۔ مالی لوٹ کا یہ حال ہے۔ کہ کلاغذا اور کھچیوں کے سنگھاسی کی بدولت قوم کے لاکھوں کروڑوں روپے نکلے جاتے ہیں۔ اخلاقی لوٹ کا یہ حال ہے۔ کہ ہر شخص کے دل رکھنے کے لئے جھوٹ بولا۔ مخالفوں کو زبان ہاتھ پاؤں غرض ہر طرح سے نقصان پہنچاؤ۔ چاہے آبرو ہی کیوں نہ جائے۔ مگر موقعہ پا کر گنہگار بنا دو۔ فاسق بنا دو۔ زانی بنا دو۔ سہ

ہر عیب بزمسیکہ طاعت باشد ۔۔۔ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

مرزا صاحب کا گھر اگر ہزار یا دو ہزار روپیہ میں کسیقدر وسیع ہو جائے۔ تو ناگوار لیکن مشہد مقدس میں چار چار انگل زمین لاکھوں روپیہ کھا جائے۔ تو پسند۔ زندہ انسان بندگان خدا امن و عافیت پائیں۔ تو ناروا۔ ہڈیوں کے قافلے کے قافلے زمین میں گرتے چلے جائیں۔ اور لاکھوں کے خرچ میں تو عزیز خاطر۔ چاہے مہینہ بھر کے بعد لٹکا لٹکا کر پھینک دئے جائیں افسوس آپنے اپنی اس قدر علتیں دکھا کر ناحق اپنے آپ کو ہر چہ گیرد علتی علت شود کا مصداق بنالیا۔ علت غائی آپ کی اور اس تحریک کی زمانہ پر روشن ہو گئی جو معیار جناب کا ہے۔ اس پر تو سوائے پلیدی کے فرزند کے اور کوئی پورا نہ اترا ہے سنا اترےگا۔ جناب کا تو یہ ہے۔ کہ سرداب سر من رای سے جائیے۔ اور اصل مہدی کو لاکر ہم سب کی قلعی کھول دیجئے۔ اس قدر تقریروں میں سے کیا حاصل۔ بھنورے کا پلاو دیکھ کر ہم خود فیصلہ کر لیں گے اصل قرآن شریف بھی مل جائے گا۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ رخصت لے کر سرداب جائیے اور ان معصوم بچوں کو لے آئیے۔ کیا زندہ کو زندوں میں لانا مشکل ہے جبکہ وہ مسیح کو زندہ کرنا آسمان سے لانا آسان ہے۔

الغرض اس تمام تحریر سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آپ سے اگر ممکن ہو۔ تو کبھی اللہ تعالےٰ کے چہرہ کو دنیا مین چمکنے نہ دین تن کیونکہ نور حق سے تو کروڑون کی حیلہ بازیان اور افترا پردازیان کھل رہی ہین۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندون پر رحم فرماتا ہے اور ہادی بھیجتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا راہ راست پر آئے۔ لیکن مدعی کیون اپنی کرنی سے باز آتے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھین گے۔ جب تک قدرت ہے۔ مگر اے نادانو! "اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"

کم سے کم اس بحثا بحثی مین یہ بات تو کھل گئی۔ کہ مامور من اللہ اور مرسل من اللہ کے ساتھ اس طرح دنیا عناد رکھتی ہے۔ اگلون پر ہنستے ہین۔ کہ کیسے نادان تھے۔ کہ راستی سے منہ موڑا۔ کیا عقل نہ تھی۔ لیکن ہمنے اپنی آنکھون سے دیکھ لیا۔ کہ مفسد ہمیشہ مصلح بن کر قوم کو راستبازون کی طرف جانے سے روکتے ہین۔ اللہ تعالےٰ کے ہزارون ہزار ہزار شکر۔ کہ اس نے امام معصوم کی صداقت اپنے لاکھون نشانات آسمانی سے قائم کر دی۔ اور ثابت کر دیا کہ تاریکی کے فرزند اور ان کے چیلے چاپڑے نجات سے بے نصیب اور اس راہ پاک سے کوسون دور پڑے ہوئے ہین۔ زمانہ سنت اللہ پر چل رہا ہے۔ اور سنت اللہ ہی ایک غیر قابل تغیر قانون ہے۔ سنت اللہ توڑنے والون پر زمانہ تیار کھڑا رہتا ہے۔ یہی خدا کی لاٹھی ہے۔ پیسہ اخبار کی لگ چکی۔ عصر جدید بھی راہ طے کر رہا ہے۔ عنقریب اس منزل پہ پہنچیگا۔ جہان اس کے بھائی پیشوائی کرین گے

آخر مین یہ عاجز اس اظہار کے بغیر نہین رہ سکتا کہ سہ

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد ÷ میلش اندر طعنہ پاکان کند

غلام مسیح موعود ذوالفقار علی خان۔ ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین۔ اور قیامت تک ہوتی رہین گی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد بنایت عمدہ خوش خط چھپ رہی ہے قیمت صرف اپنے لئے تین روپے۔ ۴ درخواستین بنام معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین

درخواست دعا۔ میان احمد الدین صاحب زرگر پنڈی چیری ضلع ملتان وسحا کے لہر درخواست کرتے ہین احباب ان کے لئے دعا فرماوین

حرمت تصویر بازی

ذکر آیا۔ کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈون کو خرید کر خطوط مین استعمال کرین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ میرے نزدیک یہ درست نہین بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی۔ وہ اس واسطے تھی۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہین۔ اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہین۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہین۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہین رکھتی۔ بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فایدہ ہے۔ اور نقصان نہین۔ تو وہ حسب ضرورۃ اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس یورپ کی ضرورۃ کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے۔ جن مین لکھا تھا۔ کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت مین ہر ایک امر جو ماینفع الناس کے نیچے آئے۔ اس کو دیکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈون پر تصویرین بنتی ہین۔ ان کو خریدنا نہین چاہئے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتون سے بچنا چاہئے اور ان سے دور رہنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری جماعۃ پر بھی لگاتے ہی آفت پڑ جائے۔ مین نے اس ممانعت کو کتاب مین درج کر دیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہین۔ ان پر ہم سخت ناراض ہین۔ ان پر خدا ناراض ہے۔ ہان اگر کسی طریق سے کسی انسان کے روح کو فایدہ ہو۔ تو وہ طریق مستثنےٰ ہے

(ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈون کا ایک بنڈل لاکر دکھایا۔ کہ مین نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خرید کئے تھے۔ اب کیا کرون فرمایا ان کو جلا دو اور تلف کر دو اس مین اہانت دین اور اہانت شرع ہے نہ ان کو گھر مین رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہین بلکہ اس سے اخیر مین بت پرستی پیدا ہوتی ہے ایسی تصویر کی جگہ پر اگر تبلیغ کا کوئی فقرہ ہوتا تو خوب ہوتا۔ الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک [illegible] ہے

درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کیساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون نہایت خوشخط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کیساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعہ	عا
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جائیگا ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جائیگا ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرین ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہو جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا۔

عمدہ مضبوط خراس بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرین

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر کے لئے چھپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ⁺ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زورآور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

دوا ہینی شفا ہینی غرض دار الامان ہینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان ہینی
سلسلۃ القدیم جلد ۷	جمعتہ المبارک	سلسلۃ الجدید جلد ۱
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	سے
معاونین	عـہ
برضائے	صہ
خود	سے
عام قیمت	عـہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پرو پرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلائے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
اور دینون کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے
آؤ۔ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین
دور دنیا سے ہے اکبر مین اغیار سے ہم
گالیان سن کے دعا دیتا ہون ان لوگونکو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہمنے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
تجھکو کے دامن سے ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات

کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف حجتون کا تیر چلایا ہم نے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہمنے
جب سے عشق اس کا تہ دل مین بٹھایا ہمنے
زخم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہمنے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہمنے
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہمنے
اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہمنے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہمنے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہمنے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھسے ہی اے خیر رسلؐ
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہمنے
مدح مین تیری وہ گاتی ہین جو گایا ہمنے
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہمنے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج مین محمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء - ۱- تاتیک نصرتی۔
ترجمہ - میری مدد تیرے پاس آئے گی۔
۲- یاتیک من کل فج عمیق
ترجمہ - ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس لائیں گے۔
۲۸- ستمبر ۱۹۰۵ء - حسنت مستقرا و مقاما
ترجمہ - خوب ہوا از روئے جگہ قرار پکڑنے کے اور از روئے جگہ ٹھہرنے کے۔
۵- اکتوبر ۱۹۰۵ء - با گو سفندان عالی جناب -
۶- اکتوبر ۱۹۰۵ء - بوقت صبح پیش از نماز فجر - رؤیا دیکھا کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں - اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں جو گلے رنگ کا ہے۔ گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے - اور سجدہ بھی کیا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ … گورداسپور گیا تھا تو میرا … بھائی بیمار تھا - اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی - معلوم نہیں - اس کا اب کیا حال ہے۔ گھر کے پاس کوچہ میں میران بخش حجام تھا - وہ بڑی خوش خوش باتیں کرتا ہے - جس سے میں نے سمجھا - کہ اب … صاحب تندرست ہوں گے؟
۷- اکتوبر ۱۹۰۵ء - قبل از نماز فجر - رؤیا - دیکھا - کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی۔ (اسی روز ایک خادمہ تابی نام کی پوتی عمر تیس سال میں فوت ہوئی - بچہ جننے کے بعد بیمار رہتی)۔
۱۰- اکتوبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا - کہ میں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے - تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہیں بیٹھے ہیں - جن سے کراہیت ہوئی - پھر میں شادیخان کو بلانا چاہا - اور خیال آیا - کہ اتنے آدمیوں میں سے اسے کس طرح شناخت کروں - مگر میں نے آواز دی - تو شادیخان فوراً کھڑا ہو گیا - اس کے ساتھ الہام ہوا -
اذ کففت عن بنی اسرائیل
ترجمہ - جب میں نے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچا لیا۔
۴- ستمبر ۱۹۰۵ء باراں کے قریب کا الہام - تؤثرون الحیوۃ الدنیا - ترجمہ - دنیا کی زندگی کو تم اختیار کرتے ہو
۱۱- اکتوبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا - کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے اس میں ایک لکڑی بھی ہے
الہام - ارید الخیر
ترجمہ - میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

انا للہ وانا الیہ راجعون - اللھم اجرنا فی مصیبتنا - اللھم لا تفتنا بعدہ واخلف لنا خیرا منہ واغفر لنا ولہ -
حضرت مولوی صاحب کا رسکل ملاس کے عوارض سے کلی شفا پا کر پھر ذات الجنب کی بیماری سے آج ۱۱- اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز بدھ … اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ابتدائی بیماری سے ۱۵ دن تک … رہے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم منزلہ ووسع مدخلہ - ان مخدوم کے ایام علالت میں بلکہ اس سے بھی چند روز پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات جو وقتاً فوقتاً اخبار میں شائع ہوتے رہے اس دن کی پہلے سے خبر دیتے تھے جیسا کہ الہام نزع عیسی ومن معہ عیسے اور اس کے ساتھی نزع میں پڑ گئے (بدر مورخہ ۱۷- اگست ۱۹۰۵ء) اور الہام سینتالیس سال کی عمر - انا للہ وانا الیہ راجعون (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام کفن میں لپیٹا گیا (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام - ان المنایا لا تطیش سھامھا - بتحقیق موتوں کے تیر نہیں ٹلے جا سکتے (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) الہام - اذا جاء افواج وسمع من السماء - جب آسمان فوجیں اور زہر آئی (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام - تؤثرون الحیوۃ الدنیا یہ تمام الہامات صریح طور پر موت کی خبر دیتے تھے اور دعا کا یہ اثر ہوا کہ پھر بھی خدا نے دکھا دیا - کہ کاربنکل سے بالکل شفا ہو گئی اور تمام زخم اچھے ہو گئے مگر چونکہ الہامات مذکورہ بالا کے … تقدیر مبرم بھی اس لئے ایک اور بیماری لاحق ہو گئی یعنی ذات الجنب اور اس نتیجہ سے ۱۰۶ درجہ کا بخار ایک رات اور قریباً ایک دن رہ کر ظہر اور عصر کے درمیان قریباً اڑھائی بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ یہ عجیب قدرت حق ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ نے … شفا دے کر کاربنکل کو اچھا کر دیا دوسری طرف جیسا کہ الہامات میں فرمایا تھا موت بھی آ گئی - اور چونکہ انسان دوستوں کی زندگی اور ان کے واسطے خیر کا حریص ہوتا ہے - اس عاجز اور دیگر دوست … بعض رؤیا اور الہامات کو اپنے اجتہاد سے مبشر سمجھ کر اور موت کے الہامات کو نظر انداز کر کے اور درمیان میں کئی روز مولوی صاحب کی طبیعت کو اچھا پا کر اور اصل کاربنکل کو شفا پاتے دیکھ کر یہی سمجھا بلکہ لکھا کہ اب مولوی صاحب خطرہ سے نکل گئے۔ مگر خدا کو یہی منظور تھا - کہ یہ معزز دوست ہم سے جدا ہو اور اسکی جدائی سے ہم غمناک ہوں … ہم صبر کرتے ہیں اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بعض معزز صحابہ کی وفات اور شہادت کا صدمہ ہوتا تھا ایسا صدمہ ہم نے بھی دیکھا اور مولوی صاحب ممدوح کا بڑی استقامت اور رضا بالقضا سے خاتمہ ہوا آخیر وقت تک خدا تعالیٰ کو درد ناک دل کیسا تھ یاد کرتے رہے اور مرحوم کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مع جماعت جن کی تعداد قریباً دو سو ہو گی - میدان میں پڑھایا اور تمام جماعت آپ کے غم میں چشم پر آب تھی - اور عین جنازہ پڑھنے کے وقت ایک طرف جماعت کے لوگ چشم پر آب تھے اور دوسری طرف آسمان سے مینہ کے قطرات اس طرح گرتے تھے جیسا کہ رونا ہے اور جنازہ پڑھنے کے بعد وہ قطرے بند ہو گئے۔ ان قطروں کا گرنا بعینہ رونے کی شکل پر تھا جس سے ثابت ہوا کہ آسمان بھی انکی موت پر رو دیا۔
حضرت مکرم مولوی نورالدین صاحب نے مرحوم کی پیشانی پر بوسہ دیا اور چشم پر آب ہوئے اور جیسا کہ آنحضرت نبی کریم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا تھا ہم بھی کہتے ہیں - ان العین تدمع والقلب یحزن - ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا عبدالکریم لمحزونون - قضائے آسمانی تو مبرم تھی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے ظاہر کر دیا تھا - واقع ہو گئی مگر مرحوم کی ایام علالت میں جو ہمدردی غمگساری اور خدمت حضرت مسیح نے اپنے ایک خادم کیواسطے دکھائی وہ قیامت تک اسوہ حسنہ کی ایک مثال قائم رہیگی۔

تازہ وحی

۱۱- اکتوبر ۱۹۰۵ء - قبل وفات مولوی صاحب - یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - ۱۲- اکتوبر ۱۹۰۵ء - انی معک یا ابن الا … فرمایا پہلی الہام کے یہ معنے معلوم ہوتے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کیجاتی ہے یا حد سے زیادہ اسکی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا ایک کو بلا لیتا ہے دوسرا اسکا قائم مقام کر دیتا ہے۔ تا در اور بے نیاز ہے۔ پہلے اس سے ایک یہ بھی الہام ہوا …

ڈائری صدیق

فرمایا مسلمانوں کو چاہئیے - کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کریں - اگر اسے خوش کریں - تو سب کچھ مل سکتا ہے مگر ان کی یہی تو بد قسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں - مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں - کہ مسلمانوں کو خدا نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا - مگر انہوں نے اس کی قدر نہیں کی - خدا جانے کیسے بے پروائی کیا … پیدا کر رہے۔ دین کی کچھ بھی پروا اور غیرت نہیں باہم اگر جنگ و جدل ہے - تو اس میں بھی - ریا - عجب - مقصود ہے۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور عظمت لیکن جو شخص ہر امر میں اللہ تعالیٰ کو مقدم کرے - اور اس کے دین کی حمیت اور غیرت میں ایسا محو ہو - کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اس کا مقصود خاطر ہو - ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے دفتر میں صدیق کہلاتا ہے۔

غریب جماعت

ہم جس طریق پر اسلام کو پیش کر سکتے ہیں دوسرا نہیں کر سکتا - مگر یہ شکایت ہیں کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے - کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے - تاہم میں دیکھتا ہوں کہ انہیں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے - اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ساتھ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم

اس کے فضل کے امیدوار ہین

طوفان جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو۔ تو انسان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا۔ اسی طرح پر اسلام پر طوفان آ رہے ہین۔ مخالف ہر وقت ان کوششون مین لگے ہوئے ہین۔ کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن مین یقین رکھتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملون سے بچائے گا۔ اور وہ اس طوفان مین بھی اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دیگا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی مین۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتون کو اٹھ اٹھ کر دعائین کرتے تھے۔ قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتین سنتی نہین۔ بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے اس وقت راتون کی دعائین ہی کام کیا کرتی تھین۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت مین ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جاوے۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ ہم سے جب اس کوشش مین لگے ہوئے ہین۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہ میری مخالفت نہین خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ مین تو یہان تک یقین رکھتا ہون۔ کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان مین شائع ہو۔ تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچین۔ لیکن ہوتا وہی ہے۔ جو خدا چاہتا ہے

پاک نفس وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے، جس کا دل پاک ہو۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہان ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اس کو دوسرون پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہین۔ ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالےٰ ہی کے سامنے ہے وہ ہمارے اور ان کے دلون کو خوب جانتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے۔ اور کون ہے جو خدا تعالےٰ ہی کے لئے اپنے دل مین سوز و گداز رکھتا ہے۔ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ کبھی روحانیت صعود نہین کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل مین پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس مین ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے مین۔ اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ بالکل اکیلے تھے۔ اور اس بیکسی کی حالت مین دعوے کرتے ہین۔ یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ دعویٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپؐ کو پیش آئے۔ کہ ہمین تو ان کا ہزاروان حصہ بھی نہین آئے۔

مصائب وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا۔ کہ سکھاشاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کیطرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ بھی چاہتا۔ دکھ پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ مین اور عربون جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم مین آپؐ نے وہ ترقی کی۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہین کر سکتی

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد کے خلاف انھین سنایا۔ کہ یہ لات اور عزیٰ جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو۔ یہ سب پلید اور حطب جہنم ہین۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربون کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی ہے۔ لیکن انہین عربون مین ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشو و نما پایا۔ اور ترقی کی۔ انھین مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمین امید ہوتی ہے۔ کہ انھین مخالفون سے وہ لوگ بھی نکلین گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہون گے۔ اور یہ جماعت جو اس وقت تک طیار ہوئی ہے۔ آخر انھین مین سے آئی ہے۔

دلّی پر امید کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہین۔ ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلّی سے کوئی امید نہین رکھنی چاہیئے۔ مگر میرے دل مین یہی آتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہین۔ دلّی مین بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہون گے۔ جو آخر اس طرف آئین گے۔ اللہ تعالےٰ نے جو ہمارا تعلق دلّی سے کیا ہے۔ یہ بھی خالی از حکمت نہین۔ اللہ تعالےٰ سے ہم کبھی ناامید نہین ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلّی ہی کے ہین غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہین ہے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ مکہ والون نے کیسی مخالفت کی۔ اور پھر اسی مکہ مین سے وہ لوگ نکلے۔ جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھیرے۔ کیا یہ سچ نہین ہے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی مین سے تھے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکر کی قدر و منزلت اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل مین ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی مکہ والون مین سے تھے۔ حضرت عمر رضہ بڑے بھاری مخالف تھے۔ یہان تک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل مین بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن آخر خدا تعالےٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا کہ غیر قومین بھی ان کی تعریف کرتین۔ اور ان کا نام عزۃ سے لیتے ہین

ہم کو وہ مشکلات پیش نہین آئے۔ جو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوئے جب تک پورے کامیاب نہین ہو گئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھ نہین لیا۔

ہماری کامیابی آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہین۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس مین کامیاب نہین ہو سکے اور انھون نے دیکھ لیا ہے۔ کہ جسقدر مخالفت اس سلسلہ کی انہون نے کی ہے۔ اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہین۔ کہ یہ شخص مر جاویگا۔ اور جماعت متفرق ہو جاویگی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کی طرح ہے۔ کہ جن مین کوئی کشش نہین ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاویگا۔ مگر وہ نہین جانتے۔ کہ خدا تعالےٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے۔ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہون گے کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے۔ لیکن خدا نے ان کو کیسا نشو و نما دیا اور پھیلایا ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رک جاتا ہے۔ تو ایسے فرقون کی نظیر موجود نہین۔ جو عالم پر محیط ہو جاتے ہین۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے ارادون پر نظر کر کے حکم کرنا چاہیئے۔ جو لوگ رہ گئے۔ اور ان کی ترقی رک گئی۔ ان کی نسبت ہم یہی کہین گے۔ کہ وہ اس کی نظر مین مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہین۔ بلکہ وہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر مین ایسے لوگون کو نظیر مین پیش کرتا ہون۔ جو اپنے وجود سے جل جاوین۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہش مند ہون۔ اس کی راہ مین ہر دکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہون۔ پھر کیا کوئی کہ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انھین تباہ کر دے؟ کون ہے۔ جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے۔ اور اس کے نشو و نما کا باعث ٹھیرتا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا مین ہوئے ہین کیا کوئی کہ سکتا ہے کہ ان مین سے کون تباہ ہوا ایک بھی نہین اور پھر آنحضرۃ صلعم کو مجموعی طور پر دیکھلو کیونکہ آپ جامع کمالات تھے ساری قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے مگر آپ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جسکی نظیر دنیا مین نہین ملتی۔

قصیدۂ عربی بے نقط

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے

مولوی غلام رسول صاحب موصوف کے سامنے کسی شخص نے فیضی کھیبی کا ایک قصیدہ پیش کیا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں لکھا گیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایسے قصیدے تو یہ عاجز حضرت مسیح کا ادنیٰ خادم اور غلام بھی لکھ سکتا ہے چنانچہ اُسیوقت اُس قصیدہ سے دُگنا قصیدہ یعنی اسّی شعر کا لکھدیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے

لَکَ اللّٰھم حمد کل حمد
اے اللہ تمام حمد تیرے لیے ہی ہے
وَ اللّٰھم صل علی محمد
اے اللہ صلوٰۃ بھیج حضرت محمد پر
وَ سلم دائما ما دام دھر
اور سلام بھیج اُن پر جبتک کہ زمانہ ہے
وا رائم مسلک الصلحاء ھودا
میں ایسے صالحین کے طریق کو اپنی ہدایت کے لیے
و اسلام صراط اللہ اصلا
اور وہ طریق اسلام ہے جو دراصل الٰہی طریق ہے
سوی الاسلام اطوار المھالک
اسلام کے سوا اور سب طریقے ہلاکت کے ہیں
امدّ اللہ اسلاما مدا ما
اسلام وہ پیارا طریق ہے جسکی ہمیشہ اللہ نے مدد کی
و رسل اللہ کالدرر اللوامع
اسکے سارے رسول چمکنے والے موتی ہیں
لہ المملوک کالرسل الکرام
آپ کے غلام بھی رسولوں کی طرح ہیں
ھو الموعود حل الدور عھدا
یہ وہی موعود ہے جو عہدہ کیساتھ اس زمانہ میں
و دوّص مصلحا للطل کلا
یہ موعود بڑی بلندی سے لوگوں کی اصلاح کیلیے اُترا
و لما حل ساح الدور حلسا
اس زمانہ کی فضا میں جب وہ اندھیروں کے لیے
الی اکرامہ مال الکرام
تو کریم النفس لوگ اسکے اکرام کی طرف جھکے
و اوی اللہ حاکل ھد
ہر ایک کریم النفس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے ماوی بنایا
و ادداہ اللہ ھادرس الصوارم
اور ایسا ہی اس عضد کو تیز تلوار کی طرح دشمن کے مصائب سے ملا کیا

وعد الحمد کالامر المحال
اور شمار کرنا حمد کا امر محال کیطرح ہے
وال محمد اھل الکمال
اور آپ کی آل پر جو کامل اور مکمل ہے
مع الرسل الکرام وکل ھال
مع تمام رسولوں کے جو بزرگ ہیں
ولما اھدی محوے المعال
تو بہ اور خشوع سے محبت کے ساتھ اختیار کرتا ہوں
ومسلک اھلہ اھل الرحال
اور وہی طریق اہل اللہ کا ہے
مسالک دھکل وکسر ملال
جنہیں چلنے سے ہر طرح کے نقصان اور خسارے اٹھانے پڑتے ہیں
وارسل کل دور للحوال
اور ضرورت کیوقت جسکی تائید کیلیے رسولوں کو بھیجتا رہا
واحمد لوء لوء صدر العوال
اور احمد ان سب کے بڑے موتی کی طرح ہیں
ومولی احمد المملوک عال
اور خدا کا احمد آپکے تمام غلاموں سے بڑھکر غلام ہیں
امام کامل ھاد الھداہ
امام کامل اور لوگوں کے ہادی ہوکر آئے ہیں
علی عھد الدکالی والالالی
یہ اسوقت آیا جب شیطان اور باطل پرستی کا زمانہ تھا
کلمع الطوس للدلس المحال
چاند کیطرح بڑی خیر و برکت کے ساتھ اُترا
وعمد الصوص کالالاط العصال
اور وہ آدمی جو کجی اور خبث رکھنے والے کیطرح لئیم ہو
وحر المسعد وکل مال
اور غصے سے کھڑکنے والے کو اس نے رد کیا
واصماہ الطوطل مصال
اور مصیبت زدہ نے حملے سے اُسے شکار کیا

الا حل الرسول محل رسل
اے منکر آگاہ ہو کہ یہ رسول کے آنے کا وقت ہے
دعاہ الدور لما کل دلس
اس رسول کو ہر ظلمت زمانہ نے طلب کیا ہے
وما دعواہ ولعا مکا دہ
اس کا دعویٰ جھوٹا نہیں جو منگھڑت ہو
ھو المحمود مسعود امطاعا
یہ محمود مسعود اور مطاع ہے
علی دعواہ صود کل علم
ہر نشان اور ہر علم نے اسکے دعویٰ پر صاد کیا ہے
اراہ اللہ العلائم کلھا ما
ان لوگوں کو خدا نے تمام علامتیں دکھائیں
وصاروا کلھم اعداء ھاد
تاہم کرنیکے بجائے سب دشمن ہو گئے
وعدوا مسلما لاطا ملطا
ایک مسلمان کو انھوں نے خبیث آدمی سمجھا
ولما صح الاسرار عادوا
اور جب اسکی باریک اسرار ظاہر ہوگئے تو انھوں نے عداوت کی
وکم ھاد لھم مرا ھداھم
ایسے کئی اور بھی ہادی ہیں جنکی ہدایت انکو تلخ لگی
وکل مکرم محسود دھر
اور یہ دستور ہے کہ ہر ایک مکرم شخص زمانہ کا محسود ہوتا ہے
واحمد احمد المولی لاحمد
برخلاف اسکے میں اس مکرم کی جو احمد ہے اور احمد عربی کا غلام ہے حمد کرتا ہوں اور یہی اس زمانہ کا اور آخری زمانہ تک کا امام ہے
الا ھو اھل الھام وعلم
آگاہ ہو کہ یہ ملہم ہے اور اہل علم اور ادراک ہے
ھداہ اللہ مسلک اھل سلم
اللہ نے اسے اہل اسلام کی طریق کیطرف رہنمائی کی
وعلمہ علوما کالسرائر
خدا نے اسے دقیق علوم سکھائے ہیں
والھمہ سداد المال کلا
اور تمام مذاہب کی سچائی سے الہاماً اسے مطلع کیا
واعطاہ الکئوس کئوس ود
اور اسے محبت کے پیالے پلائے
وارسل مصلحا للدور حکما
اور اس زمانہ کی اصلاح کیلیے اور لوگوں کے اختلافات کے لیے حکم اور عدل کرکے بھیجا
اما اطلعوا علی الاسرار اصلا
کیا لوگ ان اسرار پر جو اس زمانہ میں ظاہر ہوئے اور جنکی اس امام نے کئی بار تصریح بھی کردی ابھی تک مطلع نہیں ہوئے
اعموا ام راوا لمع السواطع
کیا اندھے ہوگئے جس سے انکو اسکے دعوے کمال کے چمکارے اور روشنیاں نظر نہیں آتی ہیں

وموسم وطرھم اھل العدال
اور اسوقت جبکہ آن کے آنے کی حاجت ہوتی ہے
وارھاص لموسم کل دال
جو آنیوالے بشارت کے لیے بطور ارہاص کے تھا
وما ھو والعا اھل الکھال
اور نہ یہ مدعی جھوٹا ہی ہے۔
رسول اللہ کالرسل العوال
اللہ کا رسول ہے بڑے رسولوں کی طرح ہے
وکلم کل عاص کالدمال
اور ایک سرکش اور نافرمان نے کلام کیا جیسے سرگین پر بیٹھ
راوھا موعدا کالطلال
جنکو انھوں نے وقت موعود پر بارش کی طرح برستے دیکھا
وحسدوہ المراھص والمعال
اور اس ہادی کا اس کے مراتب کے لیے حسد کیا
ومردودا ومعدوم الکمال
اور مردود جانا اور کہا کہ یہ معدوم الکمال ہے
وصالوا للعلاص مع العصال
اور کج لوگوں سمیت اسکے لڑائی کیلیے اٹھے اور اس پر حملے کیے
وعودوا الکلمو کلم الملال
اور اسکی طرح انسے بھی عداوت کی گئی اور پر ملال باتوں سے زخمی
واھل الدھر حساد لعال
اور اہل زمانہ عالی مرتبہ انسان کے حاسد ہوا کرتے ہیں
امام الدور والادوار الطوال
واد راک وحلال السوال
اور لاحل سوالوں کو حل کرنے والا ہے
صراط الھلس اصرح کل دال
اس راہ کی طرف جو خیر کثیر کی راہ ہے اور ہر ایک دلیل سے بڑھکر ہے
وکلمہ کلا ماکاللآل
اور اس سے چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح کلام کیا
واعلم الدلائل کالعوال
اور بڑی دلائل سے آگاہ کیا جو بڑی نیزوں کیطرح باطل کو
وارواہ الوداد مع الوصال
اور محبت اور وصال کے شربت سے اسے سیراب کردیا
وعدلا للورے مولی الموال
وصرحہا مرارا للھدال
سواطع امرہ دعوی الکمال

کتبہ سلطان الحق ملتانی

عزیز الرحمٰن

الا هو مسطع مملح کلم
آگاہ ہو کہ وہ فصیح و بلیغ ہے اور رنگینی کلام
بطاط العلم مصعد کمالا
کمالیت سے وہ علمی پہاڑ کے اونچے کنارہ کی بلندی تک پہنچا
ولا عدل له لله هر اصلا
زمانہ میں کوئی بھی اس کی نظیر نہیں
دهصه الله اکرا ما لطمله
خدا نے اسکے وجود کو مہربانی سے اپنی خلق کیلیے معدن
و داساء الهلاهل مراحم
اور ایسا ہی اپنی رحمتوں کے مصفا پانی کا دریا بنایا
اکرمن حمدا للملاحم
مخالفین کے مقابلہ پر بڑی بڑی جنگوں میں اسکی مدد کر کے
ضداد ادوا دلماطا وما دا
یاد رہے کہ آیا ہے ہمارا محبت اور غمخواری خلق سے
پہنچتا اور چلا تا ہوا آیا ہے -
ومسهم ولمرهم مطاعا
جنہوں نے اسکی اطاعت کی انکو مطاع بنا کر پاک کر دیا
اری للسلم والاسلام سمحا
بسبب صلح اور اسلام کے لیے جو امردی دکھائی
وصار السلم کالمعراص حورا
اور اسلام تنزل کیوجہ سے ہلال کیطرح ہو گیا تھا
الطاعواه الکرام وکل حر
ہر ایک اصیل آدمی اور کریم النفس لوگوں نے اسکی اطاعت کی
ومدحه الاوداء الکرام
محبت کے لوگ جو کریم الوجود ہیں وہ اسکے حسن و جمال
وترها المحاص کلمح سل
اور اسکے چمکنے والا چہرہ چمکتا ہوا آفتاب کی طرح ہے
وکل معطر ممسك ودده
اور ہر ایک جو اسکی محبت کسی مشک سے معطر ہوا
لسکر الودد مجه کالسکارے
وہ محبت کی مستی میں مستانہ وار جھومتا پھرتا ہے
لواد لاح موسم عهد وصل
مبارک ہو کہ یہ زمانہ محب کیلیے محبوب کے وصل کا موسم ظاہر ہوا
وحول دور دلس و الدحامس
ظلمت اور پر ظلمت راتوں کا زمانہ تبدیل کیا گیا
احلت للعدا ما سلمو ها
کیا دشمنوں کو شک ہے جو ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتے
ولسعوا کالدر ومس کل حر
انہوں نے سانپ کی طرح ہر ایک اصیل کو ڈسا
وعدوا ماص اسلام عوو صا
اور حماقت سے اسلام کی سفید اور شیریں کو ایسی بکری خیال
کیا جو ہرگز دودھ نہیں دیتی اگرچہ کتنی ہی کوشش کی جائے

ومصد رکلمه عوصاء حال
اور اس کا کلام فانی نہیں بلکہ حالی ہے جو کلمات فصیحہ حال ہے
ومعطوط له ساط لصال
ہر ایک جو اچھلکر اسپر حملہ کرنیوالا ہے وہ قولاً فعلاً سرنگوں
وهل ممدعی اهل الدلال
کیا کسی کو ناز ہے جو اسکی ہمسری کا دم بھرے
وعدرا لرحم مکرام الاهال
اور رحمت کا منبع اور اپنے اہل کے لیے کرم فرما
ومدمد هلس للمسال
اور ایسا ہی سلامتی والوں کیلیے بہی نہر بنایا جو خیر کثیر بانی
وسلطه علی رهط الالال
کر کے اسکو مکرم و معظم بنایا - اور باطل کے گروہ پر بہی مسلط فرمایا
الی الله الوری حل المحال
اور خلق کو خالق کیطرف کھینچنے والا ہو کر اور
حل المشکلات ہو کر آیا ہے -
ومحصهم وسدد للاسال
اور انہیں خالص کیا اور اپنی مشابہت کیلیے موافق بنایا
واصلح کل ملحوس الملال
اور ہر ایک بگڑے ہوئے بیمار کی اصلاح کی
وعاد الکور ممهدا لهلال
اب اس کی برکت سے ہلالی عہد سے ترقی کی طرف عود کر رہا
وکره العکل ممور المال
اور لئیم الطبع انسان اسکی طرف میلان کرنیکی کراہت کی
علی دل الملامح کالمسال
اور خط و خال کی مدح سرائی کرتے ہیں
واملح کل طوس والسلال
اور ملاحت میں آفتاب اور مہتاب سے زیادہ
وما کل عهده ودا الوصال
اور اسکے وصال کا عاشق ہو کر اسکے عہد کا مستانہ بنا
واهدی صحو ود سکر حال
اور ہشیار کی محبت کو مستانہ حالت کا ہدیہ بناتا ہے
وسرے للاولاء الاهال
دوستوں کیلیے جو اس بشارت کے اہل ہیں بشارت ہو
ومن مد کل وطواط الالال
اور روشنی کی وجہ سے باطل کی ہر ایک چمگادڑ بھاگ گئی
وعادوا الامام ها دوا لمال
اور امام الوقت سے عداوت کرتے ہیں کیا یہ دل کی وجہ سے
ووسعوا کل مکر للمحال
اور تکلیف دہی کیلیے ہر طرح کا مکر پھیلایا
ودرا لامعا لمع الرمال
اور چمکیلے موتیوں کو ریتوں کا ذرہ سمجھا

وردسوا مصلی اللعمس عددا
افسوس کہ انہوں نے مامور من اللہ سے لڑائی کرنیکی جرات کی
اور مصلح کو رجم (سنگسار) کرنا چاہا
وصالوا للمدلس کعوس داد
اور اسکے کچلنے کے لیے جنگل کے بھیڑیے کی طرح حملے کیے
وهموا للرد اوسطو لطاطا
اور قصد کیا کہ یہ ہلاک کیا جائے اور حقیقت کی طرح اچھل
وصار حلال حل عکما وصوصلا
شریف النسب آدمی بھی اسکی بد خواہ لئیم الطبع سا ہو گیا
وودس کل درعوس هموستا
ہر ایک نیک خلق پوشیدہ ہو گیا
ودمس الدلس حکرکالدحامس
ظلم کیوجہ سے اندھیرا ایسا سخت ہو گیا جیسے کالی راتیں
وحل السهم سهم الهاد حلا
اسکے بعد ہادی آیا اور اسکا تیر نشانہ پر لگا
ومر وکلما مروا عدوا
جب گذرتے ہیں عداوت کرتے ہوئے گذرتے ہیں
ورلموا الدلس کالوطواط عمرا
عمر بھر چمگادڑ کی طرح اندھیری کی دلدل میں ہی رہے
ومس الهدی ممور سلم
اسلامی راہ سے جسنے اس زمانہ میں ہدایت پائی
وهصهصه اللئام وکل حر
لئیم الطبع لوگ اس سے سختی ... اور عزت کرتے ہیں
الاوهص الاله عداء احمد
آگاہ ہو کہ اللہ نے احمد کے دشمنوں پر سخت تیر و تنگی زدگی
وکم مارد عاداه حدلا
اور کئی سرکش ہیں جنہوں نے اسکے ساتھ عداوت کی
واهلکه الاله لسوء مکره
اور اللہ نے اس سرکش کو اسکے بری مکر کی سزا میں ہلاک
وعصم الله احمد ممکائد
اور خدا نے احمد کو تمام مکروں سے بچا لیا
الا اعداء هاد کل هدل
اگر اس ہادی سے عداوت کرنے والو
والا ادعوا الاله وکل داع
والا خدا سے دعا کرو کہ ہر ایک دعا کرنیوالا
ومد المدلد لسوء مکره
اعداء وہ آدمی جسنے اپنی بری تدبیر سے کچھ لکھا
ارالکرها ورالعوصاء ملها
منہ دکھاؤ اور ہمارے ان کلمات فصیحہ کو دیکھو
فماد مسلم عرس اهل علم
خدا بنائے تو سمجھا کہ آپکو اپنی جلدی سے خاک میں

وحد والله طاحد الالال
اور اسکے جنگ کے لیے ہتھیاروں کو
دھاروں کو تیز کرنا چاہا -
علی هادلهم کل المصال
اور ایسے حملے کیے جن سے زیادہ متصور نہیں ہو سکتا
ووددوا اسدهم مصلح کل وال
اور ایک شفیق مصلح کو ذبح کرنا چاہا
وکل مصلل لا حوس حال
اور ہر ایک اصیل اور شریف شامت زدہ سا ہو گیا
لرهس الطرهسا وسع الاهال
صرف ظلمت اور اہل ظلمت کی ملامت سے بیزار ہو کر
وصار الرحلف سودا للکلال
اور عمل صالح بھی ہلاکت کیوجہ سے برائی کی شکل میں ہو گیا
وحول للئام لحل حال
اور اس انتشار کی اثر سے ہم لئیموں کو بڑا تعجب ہوا
وداصوا حمرام للمال
اور مال کے مقاصد سے رو کتے ہیں
وما اطلعوا الی سوح الهال
اور ایک دم بھر ستاروں کی فضا کی طرف نہیں جھانکے
له هاد کاحمد للمحال
اسکے لیے احمد ہی ہادی اور پیشوا ہو گا جو بڑی تدبیر
وهد ممطر دمع المسلال
اور ہر ایک اصیل و شریف آدمی انکی حالت پر افسوس کے آنسو بہاتا
داصما مسمعد المسوال
اور اپنے پیاروں کی لیے غصہ سے بھڑکنے والے کو تباہ کر دیا
وکادله المکائد لله حال
اور اسکی روک کیلیے کئی طرح کے مکر کیے
واودعه الی سوء المحال
اور اسے بڑے عذاب کی طرف سونپا
امد الله احمد کل حال
اور اسکے ہر موقعہ پر امداد فرمائی
هلموا للسلام وسلم وال
اس محبت کرنیوالے کی صلح اور اپنی سلامتی کے لیے آؤ
لمدرك سرامر کالمحال
ایک مشکل راز کے امر کو بھی پالیتا ہے
ملا مکلما اهل الکمال
اور اسنے لکھا کہ تا خدا کے کامل بندوں کو اپنی شرارت
ورمسك مرمسا سوء الدلال
اور جلدی نفس میں داخل ہو کر چھپ جانا یہ برا ناز ہے
الرا عمطك لوما للمصال
کیا میں آپکے اس سیاہ حد کے لیے ... آپکو

الوصل هالوا صا مم املك
دیکھ میں مصفا اور سفید شہد کو کھانا آپکے لیے بہتر جانکر لیکر لو بھی کھا
ودالك اکلها امر المحال
اگرچہ ایسے شہد کا کھانا اس وقت آپکو امر محال کیطرح ہے
الا المساح دوح الله احمد
خبردار مسیح موعود کہ جسکا اللہ نے احمد رسول اللہ نے ... دیا
وموعود المواعد ... وال
کہ وہ احمد ہی ہے جو ... آیا

ریویو

دکن کے دو شریف زادے۔ ایک اخلاقی اور نتیجہ خیز ناول۔ مصنفہ جناب ابوالبرکات سید نور المنیب اللہ صاحب جاگیردار حیدرآباد دکن۔ ۲۴۵ صفحہ عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپا ہے۔ مطبع اختر دکن حیدرآباد میں ۱ روپیہ کی قیمت پر ملسکتا ہے۔ اس قصہ کا خلاصہ کلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس شعر میں ہے۔

ان الفتی من یقول ها انا ذا
لیس الفتی من یقول کان ابی

نوجوان شریف زادوں کو چاہیئے۔ کہ اس قصہ کو پڑھیں اور نیک سبق حاصل کریں

آریوں کو نیک صلاح۔ اخبار آریہ پتر کا کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی زبان میں امریکہ اور جاپان [illegible] ہو رہا ہے۔ آریوں [illegible] ہیں لیکن اتنی صلاح ہم اور دیتے ہیں۔ کہ دیانند کی کتاب میں سے نیوگ والے باب کو علیحدہ رسالہ کی صورت میں چھپا [illegible] ان ممالک میں نہایت کثرت [illegible] شائع کرنا چاہیئے۔ تا کہ بعد میں کسی کو گلہ شکایت کا موقعہ نہ رہے۔ کہ آریوں [illegible] فلسفی کا نچوڑ اتنی مدت ہماری نظروں سے [illegible] رکھا گیا۔

پاکٹ ڈائری

کوہ صفا پر تبلیغ | ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قوم عرب کو کوہ صفا پر اکٹھے ہو کر بلایا۔ اور ہر ایک قوم کا نام لے لے کر پکارا اور فرمایا۔ کہ اگر میں تمہیں کہوں۔ کہ ایک لشکر تم پر چڑھائی کرنے کیواسطے آتا ہے۔ تو کیا تم مانو گے۔ انھوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں مانیں گے۔ آپ ہمیشہ سے صادق اور امین ہیں۔ تب آپ نے فرمایا میں تم کو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ جو اس بت پرستی کے سبب تم پر آنے والا ہے۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں سارا مجمع سمجھا تھا۔ کہ یہ مجمع بھی کسی دنیوی مشورہ کے لئے ہوگا۔ لیکن جب ان کو اللہ تعالے کے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا۔ تو ابوجہل بول اٹھا۔

تبت لک سائر الیوم الهذا جمعتنا۔

تو ہلاک ہو گیا سارا دن۔ اسی واسطے تو نے ہمکو جمع کیا ہے

غرض باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ صادق اور امین سمجھتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر انہوں نے خطرناک مخالفت کی اور ایک آگ مخالفت کی بھڑک اٹھی۔ لیکن آخر آپ کامیاب ہو گئے۔ اور آپکے مخالف سب نیست و نابود ہو گئے۔

اسباب ترقی | فرمایا۔ لوگ چاہتے ہیں کہ ترقی ہو مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ ترقی کس طرح ہوا کرتی ہے۔ دنیا داروں نے تو یہی سمجھ لیا ہے کہ یورپ کی تقلید سے ترقی ہوگی [illegible] کہ ترقی [illegible] اللہ تعالے [illegible] اور اصحاب [illegible] ترقی اسی طرح ہوگی جیسے پہلے [illegible] بالکل [illegible] کہ پہلے جو ترقی ہوئی۔ وہ صلاح اور تقویٰ اور [illegible] وہ اللہ تعالے کی رضا کے جویا ہوئے۔ اور [illegible] کے تابع ہوئے۔ اب بھی جب ترقی ہوگی [illegible] قرآن شریف پر عمل ہی ترقی [illegible] اللہ تعالے نے تجارت زراعت اور ذرایع معاش [illegible] جو حلال ہوں منع نہیں کیا۔ مگر ہاں اس کو مقصود بالذات [illegible] بلکہ اس کو بطور خادم دین رکھنا [illegible] منشا ہے۔ کہ وہ مال خادم دین ہو [illegible] یاد رکھو۔ کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے [illegible] اللہ تعالے کے لئے قدم نہیں اٹھاتی۔ اور اپنے [illegible] نہیں کرتی۔ کبھی ممکن نہیں کہ وہ قوم ترقی کر سکے۔ یہ خیال محض غلط ہے۔ کہ صرف انگریزی پڑھنے اور انگریزی لباس پہننے اور شراب پینے اور [illegible] میں مبتلا ہونے سے ترقی ہو سکتی ہے یہ تو ہلاکت [illegible] ہے۔ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو قوم رہتی تھی کیا وہ معاش اور آسائش کے سامان نہ رکھتے تھے؟ کیا وہ انگریزی ہی پڑھے ہوئے تھے؟ اسی طرح لوط علیہ السلام کے زمانہ میں بھی معاش کے ذریعے تھے اسی طرح اس زمانہ میں بھی معاش کے بعض ذریعے ہیں جن میں ایک یہ زبان بھی ہے۔ جو معاش کا ذریعہ سمجھی گئی ہے۔ لیکن وہ زبان جو خدا کی زبان ہے۔ جسے اللہ تعالے نے علم و معرفت کی کنجی بنایا ہے۔ جب انسان تعصب سے پاک ہو کر تدبر سے قرآن شریف کو دیکھے گا اور اعراض صوری اور معنوی سے باز رہیگا۔ بلکہ دعاؤں میں لگا رہیگا۔ تب ترقی ہوگی۔ یہ لوگ جو قومی ترقی قومی ترقی کا شور مچا رہے ہیں۔ میں ان کی آوازوں کو سن کر حیران ہوا کرتا ہوں۔ کہ شاید ان کو مرنا ہی بھولا ہوا ہے۔ اور ناپائدار زندگی کو انہوں نے مقدم کر لیا ہے۔ یہ چاہتے ہیں۔ کہ یورپ جیسے امیر کبیر بن جاویں۔ ہم منع نہیں کرتے۔ کہ حد مناسب تک کوئی کوشش نہ کرے۔ مگر افراط تو مذموم امر ہے۔ افسوس ان ترقی چاہنے والوں کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بدی حلال ہے۔ یہاں تک زنا بھی۔ جیسا کہ یورپ کا عملی طرز بتا رہا ہے۔ اگر یہی ترقی ہے تو پھر ہلاکت کیا ہوگی؟ پس تم اپنی نیتوں کو صاف کرو۔ اللہ تعالے کو رضامند کرو دعاؤں میں لگے رہو۔ اور دین کی اشاعت کیلئے دعا کرو [illegible] نہیں ہے۔ کہ خدا تعالے پر بھروسہ کر کے اسکے حلال اور مناسب معاش کے [illegible] ہو۔ اس [illegible] کا ہم لو زراعت ہو یا ملازمت یا تجارت کرو۔ مگر یہ نہیں کہ اس کو مقصود بالذات سمجھ کر دل اس سے لگاؤ۔ بلکہ دل اس سے ہمیشہ اداس رکھو۔ اور ایسے ابتلا سمجھو اور دعا کرتے رہو۔ کہ خدا تعالے وہ زمانہ لاوے۔ کہ فراغت کا زمانہ پاؤ [illegible] میسر ہو۔ یہ میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے۔ جو اس پر مخالفت کرے۔ اس کا اختیار ہے ہنسی کرے۔ اختیار ہے۔ مگر حق یہی ہے۔

یہ لوگ [illegible] اور مشرب ہیں وہ ایسی باتوں پر سخت ہنسی کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہیں اور ابھی تیرہ سو برس پیچھے جاتے ہیں۔ مگر جو اپنی تقویٰ [illegible] اور موت کو یاد رکھتے ہیں۔ وہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟

میں [illegible] دیکھتا ہوں۔ کہ جب تک صحت ہے اس وقت تک یہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن جب ذرا مبتلا ہوتے ہیں تو ہوش میں آجاتے ہیں۔ تیری مذہب کے لئے اسیقدر [illegible] ہوگا۔ جسقدر دنیوی آسائش و آرام میسر ہوگا جس قدر [illegible] ہوں گے۔ ڈھیلا ہو جاویگا۔ جو شخص دنیوی وجاہت اور عہدہ پاتا ہے۔ اور قوم میں ایک عزت رکھتا ہے وہ کیا سمجھ سکتا ہے۔ کہ دین کیا چیز ہے؟

صحیح پتہ

کتاب استجارء الفکر جس کا ریویو اخبار ہذا نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء میں کیا گیا تھا۔ اس کے ملنے کا صحیح پتہ یہ ہے

محمد علی صاحب۔ ٹیلر ماسٹر۔ آکسفورڈ رجمنٹ دلکشا۔ لکھنؤ

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد و اٰل محمّد کما صلّیت علیٰ ابراھیم و اٰل ابراھیم انّک حمید مجید۔

تبلیغ الحق

واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسینؓ بوجہ اس کے کہ اس نے خلیفۂ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا۔ اور یزید حق پر تھا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعوں نے اپنے وِرد تبرّا اور لعن و طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ بہرحال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے قالت الاعراب اٰمنّا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لیجاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو انہیں میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا کہتا یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقعہ پر اعراض کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے کیونکہ وہ لوگ مجھے نہیں جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں [illegible] وہ مجھے ایک [illegible] اور [illegible] میں ہے میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو کچھ میری نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان کے قول کو قبول کروں اگر میں درحقیقت مفتری اور دجال ہوں اور اگر [illegible] میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں [illegible] خدا کی طرف منسوب کرتا ہوں [illegible] اس دنیا اور آخرت میں [illegible] ہوا کرتا ہے [illegible] سوائے عزیزو! صبر کرو کہ [illegible] خدا جانتا ہے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں ان کا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا"

پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ زور آور حملوں سے ظاہر کریگا تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری [illegible] میں خدا کا کام اپنے گلے ڈالکر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے کرے۔ نرمی کرو اور دعا میں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ۔ زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے اگر تم نے اسکی جماعت کہلا کر تقویٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کریگا کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی اور پھر بھی تم سو گئے اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے اگر تم اس کے حکموں پر نہیں چلو گے اگر تم اس کے حدود کی عزت نہیں کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کریگا اور ایک اور قوم تمہارے عوض میں لیگا جو اس کے حکموں پر چلیگی اور پھر میں اپنی غرض [illegible] میں ظاہر کرتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ سے [illegible] مسلمانوں کے دلوں پر ایک دُکھ اٹھانا اور سچا واقعہ انہیں ظاہر کرنا ہے بلکہ میری اصل غرض یہ ہے کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں اور انکو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور انکی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک سم کا گند نکل جائے اور اگر مخالف سمجھتے تو عقاید کے بارہ میں مجھ میں اور ان میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا مثلاً وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے سو میں بھی قائل ہوں کہ جیسا کہ آیت انی متوفیک و رافعک الی کا منشا ہے بیشک حضرت عیسیٰ بعد وفات مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے صرف فرق یہ ہے کہ وہ جسم عنصری نہ تھا بلکہ ایک نورانی جسم تھا جو ان کو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا جیسا کہ آدم اور ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور یحییٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کو ملا تھا۔ ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے جیسا کہ آ گئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے ان کا آنا صرف بروزی طور پر ہوا جیسا کہ الیاس نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا۔ پس سوچنا چاہیئے کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیئے تھا اس قدر شور مچانا کس قدر تقویٰ سے دور ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے حَکم بن کر آیا ضرور تھا کہ جیسا کہ لفظ حَکم کا مفہوم ہے کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا جن کی طرف وہ بھیجا گیا ورنہ اس کا حَکم کہلانا باطل ہوگا۔ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں میں اپنے مخالفوں کو صرف یہ کہکر کہ اعملوا علیٰ مکانتکم انّی عامل فسوف تعلمون اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المعلن خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار حصہ [illegible] خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت [illegible] تین روپے ۱۲/ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

[illegible] خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے [illegible] نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے [illegible] خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت [illegible] خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور [illegible] اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس [illegible] داخل کر دیئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

[illegible]

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گزر چکا ہے [illegible] جن اصحاب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار [illegible] وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول [illegible] جاوے۔ وی پی اخبار [illegible] دن تک ڈاکخانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ [illegible] کارخانہ کو ان اور [illegible] تھوڑی خریداری کے [illegible] وقت بہت [illegible] میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنی [illegible] زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ اخبار کو چاہیے کہ [illegible] کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا [illegible] قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ [illegible] ہو سکے اس کام کو [illegible] کرنی چاہیئے

[illegible]

کمرہ [illegible]

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب [illegible] خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر [illegible] کے خواہشمند ہیں [illegible] ایسا ہی [illegible] انتخاب [illegible] اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ ان کو فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب	[illegible]
تفسیر سورۃ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نورالدین صاحب	۴ر
الجواز احمدی۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	ار
تحفۃ [illegible]۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس	۳ر
[illegible]	۱۰ر
[illegible]	ار
[illegible]	۵ر
[illegible]	۱ر
[illegible]	۱۰ر
سراج [illegible]	ار
[illegible]	
قول الصحیح۔ [illegible] مصنفہ [illegible] صاحب شاعر	ار
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	ار
شہادت آسمانی حصہ اول دوم مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	۴ر
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	۵ر
[illegible]۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب [illegible]	۲ر
[illegible]	
سیالکوٹ حضرت اقدس	
[illegible]	۱ر
[illegible]	
[illegible]	

[illegible] اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتویٰ ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔

مطبع [illegible] میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اس کو قبول نکیا - لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان مینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹	چہ گویم باتو کرانی جہاد ور قادیان مینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴	جمعتہ المبارک	سلسلۃ الجدید جلد ۱
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	سے
معاونین	عہ
برضائے	صہ
خود	سے
عام قیمت	عہ

اس سے زاید امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوینگے وہ بخوشی قبول کیا جاویگا - سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلائے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
اور دینون کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے
آؤ - لوگو کہ یہین نور خدا پاؤگے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمد سے مری جان کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین
مور دِ قہر ہوئے آنکھ مین اغیار کے ہم
گالیان سن کے دعا دیتا ہون ان لوگونکو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمد
تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
چھوکے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات

کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف دعوتون کا تیر چلایا ہم نے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے
اُس سے نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
جب سے عشق اسکا تہ دل مین بٹھایا ہے
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہمنے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہمنے
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہمنے
اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہمنے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہمنے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح مین تیری وہ گاتے ہین جو گایا ہم نے
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ - ۲ - اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ - ۳ - اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۲ - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ -

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون - میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہین - آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

بے اختیارانہ زندگی — ۱۳- اکتوبر [illegible] لوگوں پر مجھے تعجب آتا ہے جو [illegible] زندگی پر اعتبار کرتے ہیں۔ بعض دفعہ انسان پر آنی موت [illegible] ہوتی ہے۔ ایک شخص حضرت مرزا صاحب کے پاس آیا۔ انہوں نے اس کی نبض دیکھ کر کہا کہ فوراً گھر چلے جاؤ۔ اور پاس والوں کو کہا کہ اگر کسی نے مرتے ہوئے دیکھنا ہو تو اس کو دیکھ لے۔ وہ گھر پہنچ کر فوراً مر گیا۔ ایسا ہی خلیفہ محمد حسین پٹیالہ والے بھی [illegible] سے گھر جا کر ایک زینہ پر گرے [illegible] اور [illegible] اور جان نکل گئی۔

دائمی صدقہ — ایک شخص [illegible] فرمایا۔ [illegible] ایسا [illegible] منہ سے نکالتے ہیں اور پھر اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔ [illegible] دم ہے۔ جو اگرچہ قلیل ہو مگر [illegible] دائم ہو۔

ایک مخلص معمر — مولوی [illegible] عبداللہ [illegible] کے ایام میں [illegible] کی خدمت گذاری کے ذکر میں مولوی صاحب [illegible] کی خدمت گذاری کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ وہ بہت ہی مخلص ایک رنگ [illegible] کا سفر برداشت کیا۔ بدنی خدمت [illegible] کوس روز پیدل چلنا پڑتا تو [illegible] ہو۔ [illegible] ہو آیا ہو [illegible] دور گرگور داسپور اور قادیان [illegible] کرتو [illegible] کے پاس [illegible] خدمات کر [illegible] نہیں۔ [illegible]

سچے مذہب کی شناخت — [illegible] صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ [illegible] پیش کئے جن کے جوابات [illegible] مذاہب کا تذکرہ تھا۔ حضور نے [illegible] فرمایا۔ آج کل مذاہب کی عجیب حالت ہے۔ [illegible] ہے۔ اور تلاش کرنے والے [illegible] ہو رہا ہے۔ اور اس وقت طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ واقعی انسان کو نجات دینے والا سچا مذہب کونسا ہے۔ اس کا جواب ہر ایک شخص اپنے اپنے رنگ میں دیگا۔ لیکن اس کا صحیح جواب یہی ہے۔ کہ ہر ایک مذہب میں یہ دیکھنا چاہئیے۔ کہ خدا کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں۔ اس کی عظمت جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے۔ انسان شر سے طبعاً نفرت کرتا ہے۔ اور جس چیز کے فوائد اور منافع مرکوز خاطر ہو جائیں۔ اس سے طبعاً محبت کرتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ انسان کو رات رہنا ہو۔ اور اس جگہ سانپ ہو۔ تو گوارا نہ کریگا کہ وہاں رہے۔ یا کسی گاؤں میں طاعون ہو۔ تو طبعاً اس بستی سے نفرت کریگا [illegible] داخل ہو۔ [illegible] چیز کی طرف رغبت [illegible] نفرت رکھتا ہے۔ پس جس شخص کے دل میں خدا کی واقعی عظمت ہو جاتی ہے۔ اور اس کو منافع دینے والا یقین کرلے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی [illegible] اپنی ہلاکت پر یقین و ایمان قائم کرلے۔ تو پھر یاد رہے جو اس [illegible] وہ [illegible] خدا کے خلاف مرضی کر سکیگا۔

انسان کو چلتے چلتے سونے کا ٹکڑا نظر آجائے۔ تو ضرور اس کو لینے کی سعی کرتا ہے۔ پس اصل بات یقین اور ایمان ہے۔ جس کے ذریعہ سے تمام بدیوں [illegible] کی طرف انسان [illegible] سکتا۔ اب وہ یقین اور ایمان کس [illegible] حاصل ہو سکتا [illegible] مذہب وہ ہے۔ جو اس یقین کے واسطے [illegible] قصے اور کہانیوں پر مدار نہ رکھے۔ کیونکہ یہ کہانیاں تو سب میں پائی جاتی ہیں [illegible] ہے۔ نہ ہم مسیح کے معجزات [illegible] اور اہل سنود کے دیوتاؤں کے معجزات جو اس کی پرانی کتابوں میں درج ہیں نہ مانیں۔ تاریخی امور میں سب قومیں تواتر پیش کرتی ہیں۔ یہ ایک تحکم ہے۔ کہ ایک کی بات مانی جائے۔ اور دوسرے کا انکار کیا جائے۔ یہ نا انصافی ہے۔ کہ انسان اپنے مذہب کے [illegible] کو درست جانے اور باقی سب کو [illegible] ذریعہ سے حق کے تلاش کرنے کا سفر بہت دور دراز کا ہے جو طے نہیں ہو سکتا۔ اس کے سوا آسان راہ یہ ہے۔ کہ خدا جیسے پہلے قادر تھا۔ اب بھی قادر ہے۔ جیسا پہلے معجزات ظاہر کر سکتا تھا۔ اب بھی ظاہر کر سکتا ہے۔ جیسا پہلے سنتا تھا اب بھی [illegible] اور جیسا پہلے بولتا تھا۔ ایسا ہی بولتا ہے۔ [illegible] پہلے تو [illegible] دونوں [illegible] میں [illegible] مگر اب سننے کی صفت تو ہے۔ لیکن بولنے کی نہیں [illegible] طالب وہ ہے جو سب باتوں کو چھوڑ کر اس لم یزل ازلی ابدی خدا ہمیشہ کی قدرتوں والے خدا کی [illegible] اس خدا کی طرف توجہ کرے۔ جو [illegible] اعجاز رکھتا ہے۔ جو موسیٰ کے وقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت رکھتا تھا۔ وہ اب بھی چاہتا ہے [illegible] گذشتہ اس کے پاس آئے وہ اب بھی محبت کرتا ہے۔ کہ کوئی اس کے حضور میں آئے۔ سچا وہی ہے۔ جو ایسے خدا کو ڈھونڈتا ہے جس مذہب کا مدار صرف قصوں پر ہے۔ وہ مردہ مذہب ہے۔ سچا مذہب وہ ہے۔ جس میں وہ خدا اب بھی بولتا ہے۔ جو تعصب نہیں رکھتا ہے۔ وہ محض خدا ہی قیوم کا طالب ہو کر اس کو پاتا ہے۔ خدا اس دل کو دوست رکھتا ہے۔ جو اس کو ڈھونڈنے والا ہو۔

۳۲ سنہ [illegible]

مولوی [illegible] حضرت [illegible] ذکر کیا کہ بعض [illegible] دوسرے [illegible] بیمار [illegible] یہ فرمایا۔ یہ چیز نہیں میری طبیعت اس سے [illegible] اصل طریق دعا ہے اس سے بہتر اور کوئی راہ نہیں ہے۔ [illegible] اس کے سوا دوسرے طریقوں کو [illegible] جیسے کہ ساتھ کسی بیماری کا علاج کیا جاوے [illegible] کے ساتھ علاج ہو۔ سچا اور خدا شناسی کا جو طریق ہے جسے انبیاء علیہم السلام نے استعمال کیا۔ وہ یہی دعا ہے۔

یاد رفتگان [illegible]

اپنے دینی بھائیوں اور دوستوں کی خدمت میں ایک ضروری [illegible]

آپ میں سے اکثر صاحبان کو یاد ہوگا کہ قریباً پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ میں نے اپنے عزیز بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی سوانح شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اپنی سستی کی وجہ سے اور کچھ قلت فرصت سے میں اس کا [illegible] نہیں ہو سکا۔ آج کل [illegible] ماہ کی رخصت [illegible] میرا ارادہ ہے کہ اس مبارک بھائی کی سیرت کو اس رخصت کے ایام میں تکمیل تک پہنچاؤں۔ اب قریب [illegible] کتاب چھپ چکی ہے اس لئے میں سب صاحبان کی خدمت میں اطلاع دیتا ہوں جو ایوب بیگ مرحوم [illegible] یاد [illegible] میں حصہ لینا چاہیں۔ تو [illegible] پندرہ بیس روز تک بھیجدیں [illegible] ان کا علم اس مرحوم کی نسبت [illegible]

(۱) سوانح میں قابل درج علمی یا دینی اور اخلاقی [illegible] (۲) [illegible] جو کسی [illegible] بھائی کے نام ہوں (۳) [illegible] کو یاد ہو (۴) [illegible] دینی محبت کے متعلق [illegible] انشاء اللہ درج کیجائیگی۔ نوٹ۔ میں احباب سے جنہوں نے [illegible] مرحوم کے [illegible] خطوط تعزیت اور ان کے دیگر حالات کے متعلق خطوط بھیجے تھے وہ خطوط میں موقع پر درج کئے جائیں گے نیز دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کار خیر کے اتمام کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - رسید مژدہ کہ ایام بہار آید - رسید مژدہ کہ آن یار دل پسند آمد
رسید مژدہ کہ دیوار از میان برخاست

۱۸ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم واعطیک ما یدوم

رؤیا - ایک شخص نے مجھے کوٹین کی ایک کسی ٹھنڈی میں ٹھنڈا پانی دیا - پھر الہام ہوا - آب زندگی - اس کے بعد الہام ہوا - قل میعاد ربک - پھر الہام ہوا - خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا گئی -

رؤیا - خواب میں دیکھا - کہ ایک بیضہ ہے وہ الشاہو گھر اس پر زربفت کا کام کیا ہوا ہے - وہ گا نظر نہیں آتا - ۱۹ - اکتوبر - الفوموا والا نفعلوا الامعہ - لاتفودوا اموالاً الامعی - انی معک ومع اہلک (فقط)

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب بعد مدت چھ سال بسلسلہ تجارت مدراس سے گذر کر حضرت کی زیارت کے واسطے قادیان پہنچ گئے ہیں اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی بھی دارالامان ہوگئے ہیں

حکیم فضل الدین صاحب جن پرائیویٹ کاموں کیواسطے بھیرہ گئے تھے - ان کو ایام رخصت حاصل کردہ میں پورا نہ کر سکے - مگر چونکہ حضرت نے ان کی درخواست زیادہ رخصت کی منظور نہ فرمائی - اس واسطے وہ تاکیدی حکم پاکر اپنی دو بیویوں کے ساتھ واپس قادیان پہنچ گئے - ان کی خط وکتابت حسب معمول قادیان آنی چاہیئے -

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے - شیخ رحمت اللہ صاحب - حکیم ڈاکٹر نور محمد صاحب - بابو غلام محمد صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی - حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ - میاں معراج الدین صاحب پروپرائیٹر بدر - نواب چراغ الدین صاحب - میاں سراج الدین صاحب - میاں عبدالعزیز صاحب - یہ سب دوست لاہور سے - اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے -

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی ہر دو بیویوں کے واسطے مناسب ماہوار چندہ چند احباب نے مل کر دیا ہے - اس چندہ کو زیادہ توسیع دینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی

یادگار - حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تحریک سے تجویز ہوئی ہے - کہ مولوی صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک مدرسۃ القرآن قائم کیا جاوے - جس کے واسطے ایک لائق قاری منگوایا جائے مرحوم کو قرآن شریف کے ساتھ خاص محبت تھی -

اطلاع - چندہ لنگر کے تمام منی آرڈر براہ راست حضرت کے نام آنے چاہئیں -

ترک ویدیزم

آریہ مت کے ایک واعظ بابو جگمبا پرشاد صاحب دہا آریہ اوپدیشک آریوں کے اصلی حالات سے متنفر ہو کر مشرف باسلام ہوئے ہیں - اور ان کا نام شیخ عبدالعزیز صاحب رکھا گیا ہے - شیخ صاحب موصوف نے اپنے حالات کے متعلق اور آریوں پر چند سوالات درج کر کے ایک رسالہ مختصر شائع کیا ہے جسکی قیمت ؍ ہے - اور ایک بڑی کتاب آریوں کے متعلق لکھ رہے ہیں - چونکہ آریہ اخباروں کی عادت ہے - کہ ایسے شخص کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اس واسطے میں مناسب جانتا ہوں - کہ شیخ صاحب موصوف کے چند کلمات ان کے سوانح کے متعلق ذیل میں درج کردوں -

"میں اپنے سولہویں سال میں آریہ سماج میں داخل ہوا تھا - اور اب بتیسویں سال میں میں نے اسے ترک کر دیا ہے - اور اسلام مذہب کو قبول کر لیا ہے - . . آریہ سماج میں داخل ہونے کی تو وجہ یہ تھی - کہ ہندوں کے پرانوں بھاگوت شیو پران وغیرہ میں بہت سی باتیں ایک دوسرے کے خلاف اور بیہودہ بھری پڑی ہیں - . . . میں نے ان دنوں ستیارتھ پرکاش کو صرف سرسری نظر سے دیکھا - . . لیکن جب بہت عرصہ کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا کہ آریہ سماج کے ممبران کتاب ستیارتھ پرکاش کی بہت ہی زیادہ قدر کرتے ہیں - اور تمام اصولوں کے ذمہ وار اسی کتاب کو قرار دیتے ہیں - تو میں نے اسے بغور پڑھنا شروع کیا اور پھر بھی مجھے کئی طرح کی شنکائیں پیدا ہونے لگیں - مگر اس کی کچھ پروا نہ کی - گذشتہ سال میں اس کتاب کا امتحان کا ہونا قرار پایا تھا اور میں بھی اس میں شریک ہوا تھا - پس جب میں اس امتحان کی طیاری کر رہا تھا تو مجھے یہ یقیناً معلوم ہو گیا کہ شری سوامی جی دیانند سرستی مہاراج نے کہیں پر رشی کا بہاشیہ ایسا پیش کیا ہے - جو لفظی معنی سے خلاف ہے - کہیں ایسے پرمان منوسمرتی کے پیش کئے ہیں جو اپنی اصلی جگہ پر کچھ اور ہی مطلب رکھتے ہیں اور سوامی جی نے کچھ اور ہی مطلب نکال لیا ہے کہیں اپنی ذاتی رائے کو ایسے الفاظ میں پیش کر رہے ہیں - کہ پڑھنے والوں کو یہ خیال ہو جاتا ہے - کہ یہ ویدوں سے ہی نقل کیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ باتیں معلوم کرنے پر میں نے اس امتحان کے ادھشٹھاتا جی کو ایک خط ارسال کیا جس میں اسی قسم کی ایک شنکا تحریر کر کے درخواست کی - کہ ایسی ایسی بکثرت شنکائیں میں کر کے سمادہان چاہتا ہوں - مگر آج تک اس خط کا جواب مجھے نہ ملا اس کے علاوہ کئی معزز سنسکرت دان پنڈتوں کو بھی خطوط ارسال کئے جنمیں سے کسی کا جواب نہ آیا - سوا پنڈت تلسی رام سوامی صاحب میرٹھ کے (جس کا ریویو کیا جائیگا) اور آریہ سماجی اخبارات سے جو کچھ لکھا پڑھی ہوئی وہ بھی پبلک پر ظاہر کی جاویگی . . . . میں نے کئی بڑے مشہور و معروف معزز آریہ صاحبان سے یہ سوال کیا - کہ جب کہ آپکے دس نیموں میں سے ایک نیم یہ ہے - کہ ستیا کا گرہن کرنا اور استہ کا تیاگ کرنا ہمارا مکھ نیم ہے - تو میں دریافت کروں کہ مجھے حل سے بتلائے - کہ اب تک یہ ایک بھی ایسی بات آریہ سماج کے موجودہ اصولوں میں یا ستیارتھ پرکاش کی تحریرات میں نہیں ملی جسکا تیاگ کرنا ہمیں اس نیم کو مدنظر رکھکر ضروری ہوا ہو ہم دعویٰ تو عوام میں یہ پیش کرتے ہیں کہ تمام سنسار کے مذہبوں کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ جس اصول پر چاہیں بحث کر لیویں - لیکن میں دیکھتا ہوں کہ کچھ ایسی ہی باتیں موجود ہیں - جن کے باعث ہم کو ضرور نیچا دیکھنا پڑیگا اور اس فضیحت سے ہم اسی وقت تک بچے ہوئے ہیں کہ جب تک ہمارے مخالفین علم سنسکرت کو نہیں جانتے - یا جبتک وہ ہماری کتابوں کو بغور پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے پس کیا ہمکو نہ چاہئیے کہ ان تمام خرابیوں کو جو ابھی تم بیج کی شکل میں ہیں اور آئیندہ بہت موٹے جڑ دار درخت بن جائیں گے بالکل نیست و نابود کر دیویں اس پر مجھے بالکل کورا جواب ملا کہ ایسا کرے کون؟ پھر اگر کوئی بال برہمچاری یوگی سوامی جی ہی کی مانند آجاوے - تو البتہ موجودہ خرابیاں رفع ہو سکتی ہیں ورنہ مرض لاعلاج ہے . . . . ناظرین میرا ذاتی تجربہ ہے - کہ آریہ سماج کی ممبران کی یہ عام عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص انکے سماج کو بوجہ تبدیل خیالات ترک کر دیتا ہے تو اسکے بارہ یہ مشہور کرنے لگتے ہیں کہ اس نے ضرور کسی لالچ سے ایسا کیا اور کوئی ایسی بات ہے . . . پس میرا خیال ہے کہ شاید مجکو بھی کچھ نہ کچھ انعام آریہ سماجی بھائیوں کی طرف سے ضرور ملیگا جس کے لئے میں پہلے سے ہی انکا مشکور ہوں اپنے انصاف پسند آریوں و دیگر صاحبان کی واقفیت کے لئے اسقدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں . . . صاحبان! آپکو معلوم ہو کہ جو موروثی جائداد اسوقت میری خاندان میں موجود ہے اور جسکا وارث میرے سوا اور کوئی نہیں رہگیا ہے اس پر ہندو قانون کے مطابق بوجہ تبدیل مذہب کے اب میرا کوئی حق نہ رہیگا جس کے ذیل باتوں کی جو صاحب چاہیں تحقیقات کر سکتے ہیں میرا مکان شہر الہ آباد محلہ اترسویا میں ہے اور میرے والد منشی سورج پرشاد صاحب سابق داروغہ جیل خانہ متھرا - ۲۲ - دسمبر ۱۹۰۲ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں اور میرے بہائی صاحب بابو درگا شنکر صاحب ڈرافٹسمین محکمہ ہائیکورٹ الہ آباد - ۷ - مارچ ۱۹۰۵ء کو بعارضہ طاعون فوت ہوگئے ہیں اس وجہ سے دادا پردادا کے وقت کا موروثی مکان و چند حصہ جات زمینداری موضع بجور وسلو کھرا وغیرہ جو غالباً پانچ ہزار روپیہ کی ملکیت ہوگی میری ذاتی جائیداد موجود ہے اور میرے بہتیجے مجازاد بہائی لالہ کیلاش شنکر صاحب زمیندار موضع بجور پرگنہ باہرہ ضلع الہ آباد بھی بعارضہ طاعون جو ....

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ روز جمعہ از مقام سیالکوٹ

اناللہ وانا الیہ راجعون

قدسیت مآب مسیحنا ومہدینا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل چار بجے شام کچہری سے واپس آتے پر منشی محمد اسماعیل صاحب کے کارڈ نے وہ خبر مجھ تک پہنچائی جس کے سننے کو دل نہیں چاہتا تھا حضور کے عاشق جاں نثار اور سلسلہ احمدیہ کے سچے خدمتگذار دوستوں کے پیارے غمگسار۔ فخر قوم مولوی عبد الکریم صاحب اپنی بیش قیمت اور قابل قدر زندگی کو ختم کر کے جوار رحمت الٰہی میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو ان کی دوسری زندگی کے لئے ذخیرہ بنایا۔ میرے ساتھ مولوی عبد الکریم کی بے اندازہ محبت اور الفت دیرینہ کے تعلقات باور نہیں کراتے کہ میں ان کے فوت ہو جانے کی خبر کو دل میں جگہ دوں اور یہ سمجھوں کہ وہ عزیز اور مکرم وجود ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور صفت غفار کا تقاضا ہے۔ کہ ہمارا دین و دنیا میں خیر خواہ وجود ہماری آنکھوں سے نہاں ہوا۔ خدا کے کام تو ہم کبھی رکے ہیں اور نہ رکیں گے۔ مگر مولوی عبد الکریم صاحب کی ملاقات کے واسطے اب ہم کو اس عالم کا انتظار ہے۔ اس عالم میں تو وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ کل نماز عشاء کے بعد قریباً دو سو احباب کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی ہے۔

عجیب خوش نصیب انسان تھا۔ کہ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی خدمتگذاری میں جان دی۔ اور حضور کی پاک دعاؤں کا ذخیرہ ہمراہ لے کر ہمارا مسافر باساز وسامان دنیا سے رخصت ہوا لوگ کہتے ہیں کہ دنیا سے کوئی کچھ نہیں لے جاتا۔ وہ دیکھیں۔ کہ ہمارا مولوی عبد الکریم ہمارے پاک مسیح کی سچی اور صدق واخلاص کے خدمات کی کس قدر سرٹیفکیٹ ہمراہ لے گیا۔ وہ دین احمد کا غمخوار اور قرآن کریم کا عاشق زار اور اپنے مسیح کا جان نثار خدمتگذار قوم کے دردمند دلوں کی دعائیں برابر اپنے ساتھ رکھے گا باطل کا سر کچلنے کے لئے وہ سپر وقت تیار رہتا تھا اور اسی دھن میں لگا رہتا تھا۔ کہ باطل کو شکست ہو اور حق کی فتح کا نقارہ بجائے اسی دھن میں اس نے جان دی اور آخری دم تک اس کی زبان سے اسی شوق کا اظہار ہوتا رہا۔ وہ اپنے پیارے اور خدا کے مرسل مسیح موعود کے مشن کے لئے ڈنکے کی چوٹ سے منادی کرنے والا ٹھہرا۔ اس کی قلم وزبان کی طاقت کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ظاہر کیا۔ اور اس نے خدا کے اس فضل سے پورا حصہ لیا۔ وہ اپنی پاک تحریرات کی روحانی اولاد کو جو قوم کا لیڈر کہلا کر آئندہ نسلوں کی رہبری کے واسطے باقی چھوڑ گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی پاک روح پر سبقت فضل کیا اور اس کی مطہر روح کی خوشبوئیں دور دور تک پھیلائیں۔ اے ہمارے پیارے مسیح وہ تیری کامل خدمت گذاری کا ہم میں ایک نمونہ تھا اے خدا کے مرسل تو دعا کر کہ مولوی عبد الکریم کے نقش قدم پر چلنے والی بہت سی روحیں تیرے خادموں میں پیدا ہوں اے خدا ہم اپنے بھائی کے حق میں تجھ سے دعا مغفرۃ کرتے ہیں۔ وہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اور تیرے حضور میں بلایا گیا ہم نے اس کی جدائی میں آنسو بہائے اور ہم اس کے غم میں روئے۔ وہ بہت سے امور خیر اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اور ہم سوائے نیکی کے اس سے کچھ یاد نہیں رکھتے۔ ہمارے مولا کریم ہماری جانوں پر رحم کر۔ اور ہم کو اسی طرح آخیر دم تک اپنے مرسل مسیح موعود کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ جیسا کہ ہمارے مرحوم بھائی عبد الکریم کو تو نے عطا فرمائی۔ ہماری زندگی اب تیرے پیارے مسیح کی خوشنودی کے سہارے ہے۔ تو اس کی دعاؤں کو دنیا و آخرت میں ہمارے لئے قبول فرما۔ اور ہمارے لئے بھی تو ایسا ہی خدا ہو۔ جیسا کہ اپنے مسیح کے لئے ہے

للہ ما اخذ وللہ ما اعطی وکل شیٔ عندہ بمقدار

حضور کا عاجز خادم میر حامد شاہ ۔ از سیالکوٹ

ریویو

عدم نجات مذہب پولوسی۔ اس نام کا ایک مختصر رسالہ آٹھ صفحہ کا شیخ اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام حال وارد دہلی نے تصنیف کر کے شائع کیا ہے۔ قیمت ۔ ہے اور قاسمی پریس دہلی سے مل سکتا ہے۔ یسوع کی پھانسی پر نجات کے سہارے کے بیہودہ خیال کی تردید خود انجیل سے کی ہے دراصل یہ مذہب پولوس نے گھڑا تھا۔ ورنہ حضرت عیسےٰ کا یہ مذہب نہ تھا۔

کرشن اوتارا۔ اس کتاب کا ریویو پہلے اخبار میں ہو چکا ہے اب عرب صاحب نے اسی کو دوبارہ چھپوایا ہے۔ قیمت ۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

لمعان الحق۔ مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب بی اے۔ مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے خیالات کو نہایت عمدگی سے دکھلایا ہے۔ اپنے دلائل کو بائبل کے حوالجات سے خوب ثابت کیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور اپنے شہر کے عیسائی صاحبان کو بھی دکھائیں۔ کتاب کی قیمت صرف ۔ ہے۔ دفتر بدر سے طلب کریں۔

صراط مستقیم تحفہ مالیر کوٹلہ۔ مصنفہ جناب صوفی صاحب عبد الرحمٰن حنفی المذہب قادری ساکن حال مالیر کوٹلہ۔ اس رسالہ میں صوفی صاحب نے اپنے اور ایک مولوی کے درمیان مذہبی گفتگو کو عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ وفات مسیح ناصری کے اچھے دلائل پیش کئے ہیں۔ کتاب عمدہ کاغذ پر ۶ صفحہ میں چھپی ہے قیمت نہیں لکھی۔

خالق باری۔ ایسٹ اینڈ ویسٹ مصنفہ مولوی احمد الدین خان صاحب مرحوم۔ ترجمان دفتر صاحب کمانڈر انچیف جس کو بعد تصحیح وترمیم محمد فضل حسین صاحب بسمل مرادآبادی نے اپنے مطبع افضل المطابع پریس مرادآباد میں چھپوا کر شائع کیا ہے اس کتاب میں انگریزی۔ اردو۔ ہندی۔ فارسی۔ عربی الفاظ کو خالق باری کے طرز پر اشعار میں عمدگی کے ساتھ درج کیا ہے۔ ہر انگریزی لفظ کے نیچے انگریزی حروف میں بھی اس لفظ کو لکھا ہے اور دیگر زبانوں کے الفاظ کے نیچے بھی بتلایا ہے۔ کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے یہ کتاب ۴۸ صفحہ پر نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپی ہے اور قیمت صرف ۳ رکھی گئی ہے۔ بچوں کو پڑھانے کے واسطے عمدہ ہے بلکہ بڑے بھی پڑھیں۔ تو فائدہ سے خالی نہ رہیں گے۔ مثال کے طور پر ایک شعر ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں

ولیفٹ زوجہ دختر ڈاٹر ما مدر
mother daughter wife
ہے بہن ہمشیر سسٹر اب پدر
sister

بزم احباب

برادر احمد الدین صاحب ساکن چک اسکندر نے ایک کتاب کے طلب کرنے کے واسطے ۲ روپے کے ٹکٹ ارسال کئے تھے بیان ہر کے نکلے۔ آپ کو اطلاع دی گئی۔ اس پر آپ نے زائد ٹکٹ بھیج ایک لمبے خط کے ارسال فرمائے جس میں سے ایک دو سطر نقل کرتا ہوں۔ جو دلچسپی سے خالی نہ ہوں گی۔ "ندامت بے نہایت حاصل ہوئی۔ اور ایک قسم کی مصیبت پیش آئی جس پر اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنا نامناسب نہیں۔ ۔ ۔ ۔ سفتہ خاسرہ ہوا۔ رباعی

پس بگو کم چوں کسے نامہ کشادہ بگیاں یک ٹکٹ در جلبے قیمت
نام پاک تو محمد صادق است با بندہ اندر گفتن ایں ہم صادق باش

حیدرآباد دکن سے برادر محمد عصمت صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میں اپنے وطن میں ہوں۔ یہاں مخالفین کثرت سے شور کر رہے ہیں۔ بڑے مباحثے ہوئے۔ تین صاحب تصدیق فرما گئے ہیں۔ ۱۔ محمد عبد العزیز صاحب ہوڑی (۲) محمد حسین صاحب بندہ ۔(۳) محمد علی صاحب۔ سب لوگ ان کو بہت ایذا اور تنگ کر رہے ہیں۔ تاہم یہ لوگ حضرت اقدس پر کامل تصدیق فرما کر ثابت قدم ہیں۔

قصیدہ فارسی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب سا کن راجیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ پس از عسرت بہ یسرت بارے آید
بہار گل پس از ہر موسم پر خار مے آید
بہ بنیاد این چنین او فتاد قانون خدا ز اول
کہ بعد از ظلمت شب روز پر انوار مے آید
ہمین سنت پئے اسلام در عالم پدید آمد
کہ ہر دورش پئے نصرت کس از انصار مے آید
در این دور مبارک ہم پئے تائید و تغلیبش
یکے ناصر مسیحا از الوف آثار مے آید
مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد
ہمین است آنکہ ذکرش پاک در اخبار مے آید
ہمین است آن بروز سید عالم محمد نام
ہمین مہدی لقب احمد مسیحا وار مے آید
چہ پنداری کہ این خوش مقدمش ایجان نہ بر وقت است
عفاک اللہ چنین فہمت بچہ پندار مے آید
بیا بنگر در احوال زمانہ غور کن بارے
بدل کاین مصلح عالم بچہ اطوار مے آید
زمانہ خواستش از بہر اصلاح فساد خود
مگر واقف نہ کاین جان ز بہر کار مے آید
ہلاک اللہ مگو کافر کہ این سالار قوم آید
طبیب آسا شفیق عالم بیمار مے آید
مرنج اے بدگمان از پند این مامور یزدانی
کہ این ناصح جہانے را عجب غمخوار مے آید
دلش بریان ز صد آتش پئے ایمان تو لیکن
عجب حالست اے نادان ز تو انکار مے آید
شہادت داد بر صدقش زمین و آسمان روشن
مہ و مہر منور ہم بصد اقرار مے آید
بترس اے ابلہ از انکار کن تدبیر نہ بدگوئی
کہ طاعون از پئے تخویف ہم انذار مے آید
بیا از بہر تائید ہدایت دین ہمت کن اے غافل
کہ از خدمات دین صد طالع بیدار مے آید
زمین و آسمان از بہر تائیدش کمر بستہ
مہ و مہر منور ہم بصد ایثار مے آید
ہزاران مژدہ و شادی ز بہر طالبان حق
کہ مامور پئے تائید از دادار مے آید
چہ گویم وصف پاکش کز بیانم شان او عالیست
عجب دُرِّ یتیم آن گوہر شہوار مے آید
دمادم کوچہ او صد شمیم آن گل رعنا
کہ بہر دیدن عارف عنا دلوار مے آید
تنفر مے کند ہر بوم فطرت از جمالش پاک
ولیکن عاشق ببلبل بچشم زار مے آید
نویدے بلبل عالم کہ پیک یار مے آید
نسیم مژدہ گل از سوئے گلزار مے آید
بیا یکدم جلیس ہمدمان مے باش کز رحمت
پئے ایصال مہجوران صدائے یار مے آید
خوشا دور وصال یار و ایام چنین عشرت
چہ او مطلعئے خوش منظر پئے انظار مے آید
کجا شد آن دل مجروح و خستہ جان ز مہجوری
کہ بہر زخم آن خوش مرہم دیدار مے آید
مبارک صد مبارک باد طیران محبت را
کہ این اقبال و فیروزی پس ادبار مے آید
بحمد اللہ درین سلک گر شد روح قدسی را
چنان تائید کز روح القدس این کار مے آید
بغور دل نظر کن اندرین اے یار فرزانہ
کہ بادے نظم من چون سلک گوہر بار مے آید
برم این تحفہ نادر برای باب معنے کاین
عجب گل در نگاہ بدبشکل خار مے آید
بفضل اللہ کشود این غنچہ امید اے طالب
مگر گوئی چہ خوشبوئی ازین اشعار مے آید

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رمضان المبارک

چونکہ ماہ صیام کا مبارک مہینہ بہت قریب آگیا ہے اس واسطے رمضان کے متعلق چند باتوں کا لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ خواندہ احباب کو چاہیئے۔ کہ دیگر ناخواندہ دوستوں کو بھی یہ باتیں سنادیں

حکم واضح ہو۔ کہ ماہ رمضان میں روزے رکھنے کا حکم خود قرآن شریف میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے مومنو۔ رمضان کے روزے تم پر فرض ہیں اسی طرح تم سے پہلوں پر بھی فرض تھے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم متقی بن جاؤ گے۔ اور دوسری جگہ فرمایا شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ۔ رمضان کا مہینہ جس کے حق میں قرآن شریف میں حکم نازل ہوا ہے۔ وہ قرآن جو لوگوں کے لئے موجب ہدایت ہے اور جس میں ہدایت کی کھلی دلیلیں اور فیصلہ کن باتیں درج ہیں۔ تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے۔ چاہیئے کہ وہ روزے رکھے حدیث شریف میں بھی اس کے واسطے تاکید آئی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ خدائے عز و جل نے فرمایا۔ کہ ابن آدم کا ہر ایک عمل اس کے اپنے واسطے ہے۔ مگر روزہ خاص میرے واسطے ہے۔ میں اس کا بدلہ دونگا

روحانی ضرورت روحانی ترقی میں روزے کا عمل ایک خاص اور بڑا ذریعہ ہے۔ ہر ایک مذہب میں روزہ پایا جاتا ہے۔ ہندو بھی برت رکھتے ہیں۔ یہودی بھی روزہ رکھتے ہیں۔ عیسائی کئی صدیوں تک روزے کے پابند ہے اور اب بھی عیسائیوں کا سب سے بڑا فرقہ یعنی رومن کیتھلک ہر سال چالیس دن کے روزے کا پابند ہے۔ ہنود میں بھی روزہ تھا۔ یہ ایک عاشقانہ عبادت ہے کہ انسان اپنے رب کی محبت میں کھانا پینا اور جماع کرنا سب ترک کرتا ہے اور اس سے بدیوں کے چھوڑنے کی ایک عادت پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ عمدہ لذیذ کھانوں کے موجود ہوتے جبکہ انسان خدا کی خاطر اس کو نہیں کھاتا اور میٹھے ٹھنڈے شربت کے پاس ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے پیاس کی برداشت کرتا ہے۔ اور گھر میں خوبصورت پیاری بیوی کے موجود ہوتے خدا کے ڈر سے پرہیز رکھتا ہے۔ تو اس میں بدیوں سے بچنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی ایک اعلیٰ قوت پیدا ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ ایسے بندے پر راضی ہو کر اس کو نیکیوں کی توفیق دیتا ہے۔

مسیح موعود کے روزے تمام انبیاء اپنی خاص عبادتوں کے وقت میں روزے رکھتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے روزوں کا ذکر اپنی سوانح میں کیا ہے۔ اس عبارت کو اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

”حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھکو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کرکے کہ کسیقدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا۔ کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کرکے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دیدیتا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر

دلیکم کر دن۔ سو مین اس زور سے کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہانتک کہ مین تمام رات دن مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اسی طرح مین کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہان تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزے کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے۔ وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت مین گذر چکے ہین۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ اور ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو مع حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا۔ کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہین ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال مین ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا نور وہ تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے۔ ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا۔ کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے۔ کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہین ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنہون نے شدید ریاضتین اختیار کین۔ اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہین ہین۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہین۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہان اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو۔ اور شریعت غراء اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین ان کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

دعا اب مین رمضان شریف کے متعلق چند ضروری دعاؤن کو درج کرتا ہون۔ پہلی رات کا چاند دیکھنے کے وقت یہ دعا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔ هِلَالُ رُشْدٍ وَّخَيْرٍ

ترجمہ۔ یا اللہ اس چاند کا نکلنا ہمارے لئے امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ کر۔ اے چاند میرا رب بھی اللہ ہے۔ اور تیرا رب بھی اللہ ہے۔

روزہ کھولنے کیوقت کی دعا اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

ترجمہ۔ یا اللہ تیرے ہی واسطے ہم نے روزہ رکھا اور تیرے دئے ہوئے رزق پر کھولا ہے۔ تو ہمارا روزہ قبول فرما۔ تحقیق تو سنتا ہے اور جانتا ہے۔ (باقی آیندہ)

گر ہمین مکتب است و این ملا
کار طفلان تباہ خواہد شد

یون تو ہر عقیدہ والا اپنے کو سچا اور اپنے مخالف کو جھوٹا بتاتا ہے۔ لیکن دراصل جو سچا ہوتا ہے۔ وہ راستبازون اور حق پرستون کی صفات و عادات کی روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور جو جھوٹا ہوتا ہے۔ وہ اپنے اقوال و افعال مین کاذبون اور باطل پرستون کا نمونہ دکھاتا ہے۔

جہان تک ہم کو رفع جسم عنصری ماننے والے ملانون سے سابقہ پڑا ہم نے کسی کو بھی صدق و راستی کے طریقہ پر نہین پایا اور نہ تعصب و ہٹ دھرمی کی نجاست سے کسی کو پاک صاف دیکھا

بالفعل ملتین مین جو صاحب اپنی انتہائی قوت کے ساتھ ہماری مخالفت پر کمر بستہ ہین۔ وہ مولوی علی رضا صاحب رام پوری ہین۔ جو مدرسہ اسلامیہ ملتین کے اعلیٰ مدرس اور یہان کے مخالفون کے سرگروہ ہین

ملاجی موصوف اس عقیدہ رفع جسم عنصری کے صرف طرفدار ہی نہین ہین بلکہ اس منحوس عقیدہ کو اسلام کا رکن اعظم بلکہ بجمیع الوجوہ عین ایمان و اسلام سمجھتے ہین۔ اسی وجہ سے جو شخص اگرچہ تمام ایمانی عقائد پر کامل یقین رکھتا ہو اور اسلام کے تمام احکام کا اپنی طاقت پر پورا پابند ہو۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ مع الجسم پر بیٹھے آسمان پر بیٹھا ہوا نہ مانے۔ تو اس کو ہمارے ملاجی کافر بلکہ اکفر بنانے پر تیار

[illegible] سب سے پہلے ایک گز افتوی کفر تیار کیا جس کا اثر صرف چند [illegible] محمد [illegible] پھر ایک اور فتوی کفر دیوبند [illegible] سے شائع کیا جسکو اہل بصیرت نے ایسی ذلت کی نظر سے دیکھا ہے۔ کہ ملاجی کا دل ہی خوب جانتا ہوگا۔

ملاجی نے زیادہ تر اپنا زہر ایک غریب مسلمان مسمی زینت علی پر اوگلا ہے جو نہایت ہی سیدھا سادھا سچا مسلمان پنجگانہ نماز کا پابند اور تہجد گذار ہے۔ اور جسقدر ضروری باتین ایک راستباز مومن مین چاہیئین۔ وہ سب اس مین موجود ہین۔ لیکن ملاجی نے اس غریب مسلمان پر صرف اس وجہ سے کہ وہ وفات مسیح کا اعتقاد رکھتا ہے۔ کفر کا فتوی لگا کر اسکے تمام اہل برادری اور خویش و اقربا حتی کہ اسکے بیٹے تک اسکا دشمن بنا دیا ہے اور اس بیچارہ کو سخت مصیبت مین پھنسا رکھا ہے۔

بہر حال ملاجی حجرہ کے اندر بیٹھے بیٹھے کفر تقسیم کرتے رہتے ہین۔ لیکن باوجود پر زور تحریکون کے بھی جلسہ عام مین بالمقابل فیصلہ کرنیکے لئے کسیطرح نہین آتے اور باطل پرستون کا طریقہ جو اہل حق کو دکھ پہنچانیکا ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ اسی پر ہمارے ملاجی بھی قدم زن ہین اور ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو اپنی فتحیابی سمجھتے ہین۔

ملاجی سے ہم بار بار درخواست کرتے ہین۔ کہ ایک جلسہ مین قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰؑ کا جسم عنصری کے ساتھ چڑھ کے آسمان پر جانا ثابت کر دیجئے ہم بلا تامل قبول کرین گے ورنہ ہم قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کر دین آپ تسلیم کر لیجئے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ملاجی قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرنے سے گریز ہی نہین کرتے بلکہ کتاب اللہ اور کلام رسول سے فیصلہ کرنیکو گمراہی و ضلالت بتلاتے ہین۔ اب دانشمند لوگ خود خیال کر سکتے ہین کہ قرآن و حدیث سے کون منہ پھیرتا ہے اور یہود کے نقش قدم پر کون چل رہا ہے۔ مونق علی رودلوی مقیم حال مولتین دیلون بازار

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین۔

سود کا بد نتیجہ ۔ جاپان پر اس قدر قرضہ ہے کہ ڈیڑھ کروڑ اشرفیاں سالانہ سود دینا پڑتا ہے۔ اس قرضہ کو اتارنے کے واسطے یا کم از کم سود ادا کرنے کے واسطے بعض ٹیکس تین گنے بڑھائے گئے ہیں تب جاپان کو بہت مہنگا پڑا۔ ہزارہا نوجوان مرگئے اور کروڑہا روپیہ خرچ ہوا

دق کا علاج ۔ پیرس کے ڈاکٹر پیرنگ صاحب نے مرض دق [illegible] ڈاکٹر موصوف کا قول ہے کہ خود لنڈن میں سالانہ [illegible] آدمی سالیانہ مرض دق سے مرتا ہے

[illegible] بادشاہ ایڈورڈ کو ہسپانیہ کی آنریری رجمنٹ [illegible] نام صرف عزت [illegible]

[illegible] بڑھانے کے واسطے [illegible]

[illegible] کے جا بجا کارخانوں میں کام [illegible]

[illegible] عام ہیں۔ مگر [illegible]

[illegible] ہزاروں [illegible]

[illegible] مسٹروں کے بعض [illegible]

[illegible]

[illegible] جاپان کو [illegible]

[illegible]

[illegible] خدا کو منظور تھا کہ اسلامی لوگ اس قدر دنیا میں منہمک ہو جائیں [illegible]

[illegible]

روشن [illegible]

[illegible]

[illegible] کی طرح اس خرابی کے رفع کرنے کے واسطے کوئی ایسا حکم [illegible] ہے جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہوا ہے۔

لارڈ منٹو ۔ ۱۷ نومبر کو ہندوستان میں پہنچیں گے۔

درخواست دعا

برادرم عبدالحی صاحب احمدی [illegible] اپنی بیمار اہلیہ کے لئے اور میاں غلام نبی صاحب پریم کوٹ زوجہ حاجی احمد [illegible] نو مسلم کے لئے احمدی برادران کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں

میاں محمد حسین صاحب سابق [illegible] حال مدراس اپنی والدہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احمدی احباب ان کی مریضہ والدہ کے لئے دعا فرماویں۔

اطلاع

قاضی محمد [illegible] صاحب اکمل گولیکی ضلع گوجرات [illegible] بھائی کی شادی کی یادگار میں چھ ماہ کے لئے [illegible] اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہیں [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[illegible]

اعلان

رسالہ طاعون [illegible] اخبار بدر نمبر [illegible] اگست ۱۹۰۹ء میں چھپا تھا۔ اگر کوئی صاحب اس کے منگوانے کی درخواست کریں تو [illegible] مقام [illegible] سے [illegible] ہزاری لال ہیڈ ماسٹر [illegible]

[illegible] اکثر لوگ بیجا اعتراض کیا کرتے ہیں کہ حضرت [illegible] نے حضرت [illegible] کے حق میں سخت کلامی کی ہے اس واسطے اس [illegible] کو محسوس کر کے بدر پریس میں دوبارہ چھاپا گیا ہے [illegible] ایک صفحہ پر [illegible] قیمت ایک صفحہ [illegible]

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں
مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** ۔ جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ پیشینگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے لیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے۔ شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔ قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں۔ تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں۔ قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** ۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں۔ قیمت مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۹ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible]

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** ۔ قیمت ۶؍

(۶) **تفسیر پارہ عم** ۔ قیمت ۲؍

(۷) **مفتاح القرآن** ۔ صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے۔ جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے۔ چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۴؍

(۸) **مفتاح العرب** ۔ اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۸؍

(۹) **جامع العلوم طبی** ۔ یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ۔ (۲) اقسام الاجزاء و نظامہائے جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض۔ (۵) علم طب (۶) علم امراض النسواں (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنے جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات۔ [illegible] کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصول ڈاک علاوہ

(۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible]

(۱۱) **مفید عام** ۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں ہر مرض کی علامات تشخیص۔ اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے۔ پہلے کی نسبت مضمون تقریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت [illegible]

(۱۲) **تشخیص الامراض** ۔ اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت [illegible]

(۱۳) **رسالہ اعضاء** [illegible] اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت [illegible]

(۱۴) **مفید النساء والصبیان** ۔ اس میں تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے یا نادان دایوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible] (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور الہام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے قیمت ۳؍

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہیں گی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۲/۱۲ ہے۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کی چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انھیں دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء ۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاکخانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو اطلاع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو نقصان اٹھانا پڑے۔ بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اس کی امداد کے لئے انھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کریں ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے ہیں علم میز ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو گا۔ ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب ۔۔۔ ے ر
تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نور الدینصاحب ۔۔۔ ۴ر
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔۔۔ ار
تحذیر المؤمنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۔۔۔ ۴ر
اعلام الناس۔ " " ۔۔۔ ۳ر
سواء السبیل۔ " " ۔۔۔ ار
کشف الالتباس۔ " " ۔۔۔ ار
[illegible] " " ۔۔۔ ار
[illegible] " " ۔۔۔ ۲ر
[illegible] " " ۔۔۔ ۲ر
[illegible] " " ۔۔۔ ار
[illegible] " " ۔۔۔ ار
الف [illegible] " ۔۔۔ ۲ر
قول [illegible]۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۔۔۔ ار
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۔۔۔ ار
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔۔۔ ۴ر
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔۔۔ ۵ر
ردائے صالحہ
وفات مسیح پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۔۔۔ ۲ر
الہامی دعا۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۔۔۔ ر
پنجابی کامن مستورات کے لئے ۔۔۔ ر
نظم برائے مستورات ۔۔۔ ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۔۔۔ ۲ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ۔۔۔ ۲ر
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔
تحفۃ المشتاقین پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح میں ۔۔۔ ر
کلمۃ الفصل۔ عربی مع قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ۔۔۔ ر
رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۔۔۔ ۲ر
انباء الغیب۔ مولانا عبد اللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۔۔۔ ر
مجموعہ دعا۔ ۔۔۔ ۳ر
تعلیم القرآن ۔۔۔ ار
اسم اعظم ۔۔۔ ر
لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۔۔۔ ۲ر
کرشن اوتارا ہندی نظم ۔۔۔ ر
مسیح کی آمد ثانی۔ ۳ر۔ کامن احمدی ۔۔۔ ر
غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ۔ اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتویٰ ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ۔۔۔ ر

مطبع بدر میں میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴	جمعتہ المبارک	سلسلۃ الجدید جلد ۱
آمد مسیح دور آخر مهدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد قادیان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	سے
معاونین	عہ
برضائے	صہ
خود	سے
عام قیمت	عا

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سرپرست خریداری بہت کم ہے حالانکہ خرچ آمد سے دگنا ہے اسلئے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پرو پرائٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام ایڈیٹر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلائے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
اور دینون کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے
آؤ۔ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین
مورد قہر ہوئے آنکھ مین اغیار کے ہم
گالیان سن کے دعا دیتا ہون ان لوگون کو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہمنے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
تجھکو کے دامن سے تیرا ہم سے بلا ہی ہے نجات

کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف دعوتون کا تیر چلایا ہم نے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے
اُس سے نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہمنے
تیرے عشق اس کا تہ دل مین بٹھایا ہمنے
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہمنے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہمنے
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہمنے
اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہمنے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہمنے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھسے ہی اے خیر رسل ؐ
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج

تیرے منہ کی ہی قسم [illegible] پایا ہمنے
مدح مین تیری وہ گاتے ہین جو گایا ہمنے
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہمنے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ لے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۲- اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۳- اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج مین احمدؐ کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۲- استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳- استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ کے واسطے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ یہ خدا کا کام ہے ۔ اللہ اکبر
۲۱ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ انی الوم من یلوم واعطیک ما یدوم
انی مع الرسول اقوم وادوم ما یدوم
۲۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ رویا ۔ دیکھا کہ دہلی گئے ہیں ۔ تو تمام دروازے بند ہیں ۔ پھر دیکھا ۔ کہ ان پر قفل لگے ہوئے ہیں
پھر دیکھا ۔ کہ کوئی شخص کچھ تکلیف دینے والی شے میرے کان میں ڈالتا ہے ۔ میں نے کہا تم مجھے کیا دکھ دیتے ہو ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ دکھ دیا گیا تھا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

۱ ۔ روانگی ۔ ۲۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

[illegible] مشہور ہے حُبّ وطن از ملک سلیمان خوشتر ۔ [illegible] سے حضرت ام المومنین کا ارادہ تھا ۔ کہ اپنے [illegible] دہلی کو جائیں ۔ مگر کچھ ایسے ہی اسباب بنتے رہے ۔ کہ یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا ۔ خدا کی مشیت میں یہ مقدر تھا ۔ کہ ان ایام میں یہ ارادہ پورا ہو ۔ اور اس کے واسطے ایک عمدہ تقریب یہ بھی پیدا ہو گئی ۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن دہلی کے دفرن ہسپتال میں ڈیوٹی پر لگائے گئے تھے پہلے تو یہ خیال تھا ۔ کہ حضرت ام المومنین اپنے والد بزرگوار یعنی میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ دہلی چلے جائیں گے ۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی روانگی کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حضور مسنون طریقہ پر استخارہ کیا ۔ تو الہام ہوا ۔ لاتقوموا الا بقعل و الا معہ ۔ لاتدعو مودوا الا معی ۔ انی معک و مع اھلک (یہ الہامات گذشتہ اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں ۔) ان الہامات کی وجہ سے ضروری ہوا ۔ کہ حضرت صاحب بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ دہلی جائیں ۔ اور جب حضرت نے تشریف لے جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا ۔ تو آپ کے حکم اور اجازت سے چند خدام بھی ساتھ ہوئے ۔ عاجز راقم کی طبیعت بیمار تھی ۔ چند روز بخار آ تا رہا ہے ۔ مگر حضور نے فرمایا کہ چلے چلو ۔ تبدیل آب و ہوا سے بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ چنانچہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو ۲۱ ۔ اکتوبر کی صبح کو گاڑی ریزرو کرانے اور دیگر انتظام کے واسطے بٹالہ بھیجا گیا اور حضور اقدس بمعہ اہل بیت و خدام ۲۲ ۔ اکتوبر بروز یکشنبہ کی صبح کو قادیان سے روانہ ہوئے ۔ روانگی سے پیشتر آپ نے فرمایا ۔ کہ آج رات ایک رویا اور ایک الہام ہوا (جو اسی اخبار میں اوپر درج ہو چکے ہیں) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دہلی والوں کے دلوں پر ایسے قفل لگے ہوئے ہیں ۔ کہ ان پر کوئی نیک اثر نہیں ہوتا ۔ اور ہر طرح کی بدزبانی ہم ان لوگوں سے وہاں سنیں گے ۔ غرض دہلی نے جو سلوک خدا کے مسیح کے ساتھ کرنا ہے ۔ اس کی خبر ہم پہلے سے ہی لیکر یہاں سے روانہ ہوتے ہیں (یہ مضمون میں سٹیشن بٹالہ پر لکھ کر مطبع میں بھیجتا ہوں ۔)

روانگی ۲۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو حضرت قادیان سے روانہ ہوئے ۔ آپ کے ساتھ ایک رتھ اور سات یکے تھے ۔ علاوہ آپ کے اہل بیت اور خادمہ عورتوں کے مفصلہ ذیل خدام ساتھ ہوئے ۔ ۱ ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب ۔ ۲ ۔ سیٹھ عبد الرحمان صاحب ۳ ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ ۴ ۔ عاجز راقم ۔ ۵ مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی ۔ ۶ ۔ خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری ۔ ۷ ۔ شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم ۔ ۸ ۔ شیخ حامد علی صاحب ۔ ۹ ۔ بابو نور الدین صاحب ۔ ۱۰ ۔ شیخ یعقوب علی صاحب بٹالہ [illegible] ساتھ مل گئے ۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ علاوہ [illegible] کے جو یکوں دہمہ و گھوڑا [illegible] ۔ پر سے [illegible] حضرت کی سواری کے ساتھ پیدل دوڑتے ہوئے قادیان سے بٹالہ تک آئے ۔ اور مسیح کے ہمرکاب ان کا دوڑنا عشق اور محبت کا ایک سچا نمونہ دیکھنے والوں کو دکھاتا تھا ۔ ان میں یہ صاحب تھے ۔ مولوی احمد نور صاحب افغان ۔ شیخ عبد الرحیم صاحب اتالیق صاحبزادگان نواب صاحب ۔ میاں شادی خان صاحب ۔ اور ان کے ساتھ ہی یہ لڑکے بھی تھے ۔ عبد الرحمان ۔ صوفی عبد اللہ عبد اللہ درزی ۔ میاں مظہر حق (اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور نیکی میں برکت دے)

منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سیکھواں اور میاں جمال الدین صاحب سیکھواں سے بغرض زیارت حضرت اقدس علیہ السلام پہلے سے سٹیشن بٹالہ پر پہنچ گئے ہوئے تھے اور چوہدری فضل محمد صاحب ہرسیاں والے بھی موجود تھے

سٹیشن بٹالہ چوہدری اللہ داد خاں صاحب ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ قادیان جو ایک کام کے لئے لاہور گئے ہوئے تھے ۔ بٹالہ سٹیشن سے حضرت اقدس کی تشریف آوری کی خبر پاکر بطور استقبال حضرت اقدس کو رستہ میں آ کر ملے ۔ اور سٹیشن بٹالہ سے روانہ ہونے تک حضرت اقدس کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل کیا

سٹیشن بٹالہ پر بہر دو خادمین جمع کرکے [illegible] مگر اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا ۔ [illegible] بٹالہ کا انتظام بہت عمدہ دکھائی دیا ۔ خصوصاً بابو [illegible] کے نام سے میں واقف نہیں ہوں ۔ اور وہاں کے [illegible] صاحب ایک نیک اور خلیق آدمی ہیں ۔ مسافروں کے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کرتے ہیں ۔ اور [illegible] کو جو تسلی اور عمدگی سے [illegible] سٹیشن پر حضرت کے لئے سیکنڈ کلاس کی [illegible] تھی ۔ قافلہ کے اسباب کا انتظام اخویم شیخ یعقوب علی صاحب کے سپرد ہوا ۔ اور ٹکٹ وغیرہ خرید کر معمولی وقت سے ایک بجے ۵ منٹ پر گاڑی بٹالہ سے روانہ ہوئی ۔ سٹیشن بٹالہ پر اہلیہ میاں امام بخش صاحب [illegible] نے حضرت کی بیعت کی ۔

سٹیشن امرتسر سٹیشن امرتسر [illegible] پانچ گھنٹہ کے ٹھہرنے میں احباب کو خبر ہوئی ۔ حضرت اور خدام کی ملاقات کے واسطے دوڑے آئے ۔ ساتھ ہی رات کا کھانا بھی پر تکلف تیار کرکے لائے اور گاڑی کی روانگی تک حضرت کی خدمت میں حاضر رہے اور قافلہ کو گاڑی چلنے میں بہت مدد دی ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔ امرتسر کے سٹیشن پر کپورتھلہ سے برادر منشی ظفر احمد صاحب منشی محمد اروڑا صاحب اور ڈاکٹر فیض قادر صاحب پہنچ گئے ۔ اور لاہور سے بابو غلام محمد صاحب اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی بمعہ اپنے فرزند ارجمند محمد یوسف کے حضور کی خدمت میں امرتسر کے پلیٹ فارم پر بروقت پہنچ گئے قریباً ۹ بجے گاڑی امرتسر سے روانہ ہوئی ۔

راستہ راستہ میں کرتارپور کے سٹیشن پر [illegible] افغان ۔ مفتی صاحب ۔ و دیگر احباب کپورتھلہ ۔ پھگواڑہ پر حبیب الرحمان اور [illegible] لدھیانہ ۔ لدھیانہ میں حضرت کی زیارت [illegible] رات کے وقت مختلف اسٹیشنوں پر حاضر [illegible]

دہلی قریب ساڑھے تین بجے دہلی [illegible] ۔ اور محلہ چتلی قبر میں الف خان [illegible] [illegible] اترے ۔ بعد کے حالات [illegible] ناظرین پڑھیں گے ۔ ۲۳ ۔ اکتوبر کو دہلی میں پہنچنا [illegible]

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی سستا [illegible]
غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ [illegible]
ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

اطلاع ۔ تازہ خبر آمدہ دہلی سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ غالباً پندرہ روز تک حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دہلی میں [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشعار از نتائج افکار احد از اخیار متوسط دیار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
چند سطرین در بارہ وفات جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی بابت روانہ کرتا ہوں ۔ اس کو
کسی گوشہ اخبار میں درج فرماویں ۔ قطعہ ۔ دنیائے دنی کو جو کہ فانی سمجھے ۔ اور قصہ عمر کو کہانی سمجھے ۔
ویرانئے حقیقت کو وہی جانے ہے ۔ جو مثل حباب زندگانی سمجھے ۔ حبذا ہے شمار اس مفتی قضا کو لائق ہے
کہ جس کے دست قبضہ قدرت میں حیات ممات خلائق ہے ۔ یہ بات سب پر ہویدا ہے جو چیز پیدا ہے وہ
ناپیدا ہے کیون نہ ہو ۔ دیوان قضا اسی کا نام ہے کہ جس کا کل من علیہا فان کلام ہے ۔ افسوس صد
افسوس کہ انبیا عظام و اولیا کرام صمصام موت نے اس دار فنا کو چھوڑا یا ۔ اور ملک بقا کی سمت منہ
پھرایا ۔ سچا یہ قول کسی کا ہے ۔ تڑپنے والا ہر ایک کے جی کا ہے ۔ مطلع ۔ لائی حیات آئے قضا لیچلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے ۔ اور یہ مطلع ثانی حیات جاودانی کی کیا حسرت ...

۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ صوفیوں کی جو کتابیں ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں موت کا خیال دامنگیر رہا ہے۔ لیکن مولویوں کے نام سے جو لوگ گذرے ہیں وہ عموماً محجوب رہے ہیں۔ بہت ہی کم جو دراصل وہ بھی فقیر تھے۔ وہ تو اس حجاب سے بچے ہیں۔ ورنہ اہل تصوف سے عموماً الجھتے رہے ہیں۔ اور ایسے پاک باز لوگوں پر کفر ہی کے فتوے دیتے رہے۔ جو دنیا سے انقطاع کرنے والے تھے۔ صوفی تو ایسے ہیں جیسے ہر وقت کوئی مرنے کو طیار رہتا ہے۔ ان کی کتابوں کو پڑھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ اور ان سے خوشبو آتی ہے۔ کہ وہ صاحب حال ہیں صاحب قال نہیں۔ اگر فراست صحیحہ ہو تو انسان ان باتوں کو سمجھ لیتا ہے۔ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوح الغیب بڑی ہی عمدہ کتاب ہے۔ میں نے اس کو کئی مرتبہ پڑھا ہے۔ بدعات سے پاک ہے۔ بعض کتابیں صوفیوں کی اس قسم کی بھی ہیں۔ کہ ان میں بدعات بھی داخل ہو گئی ہیں۔ لیکن یہ کتاب بہت ہی عمدہ ہے فقیروں میں بھی ایک آفت پڑی ہے۔ یعنے بعض فقیر تو ہوئے۔ مگر وحدت وجودی ہو گئے۔ اور خود ہی خدا بن بیٹھے۔

[illegible] ملک میں دوابہ (بست جالندہر) میں اکث[illegible]ر وجودی کہلاتے ہیں۔ ان کا مذہب عموماً اباحتی دیکھا گیا ہے اور حقیقت میں اس مذہب کا خاصہ اور اثر ہونا بھی یہی چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو ان صفات سے متصف نہیں مانتا۔ جو قرآن شریف میں بیان ہوئی ہیں۔ اور اپنے اور خدا تعالےٰ میں کوئی فرق نہیں کرتا بلکہ خود ہی خدا بنتا ہے۔ وہ اگر اباحتی نہ ہو تو اور کیا ہو۔ زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ دوزخ اور بہشت پر ایمان بھی لاتے ہیں۔ اور ایمان لا کر بھی سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ہی خدا ہیں اور ایک اور بڑی غلطی ہے۔ جس میں یہ لوگ مبتلا ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ اپنے مذہب کو اکابر سے منسوب کرتے ہیں اصل یہ ہے کہ مذہب دو ہیں۔ وجودی اور شہودی۔ وجودیوں نے فلسفیوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہیں ہے۔ یا خدا کے سوا اور کچھ نہیں مگر شہودی ان کے سوا ہیں اور وہ نیک ہیں جنھوں نے استیلاء محبت اور تجلیات صفات الٰہی سے ایسا معلوم کیا کہ خدا ہے۔ انھوں نے اس کی ہستی اور وجود کے سامنے اپنی ہستی اور وجود کی نفی کُلی اور من تو شدم تو من شدی کے مصداق ہوئے حقیقت میں محبت کے ثمرات میں سے نفی وجود ضروری ہے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قرآن شریف سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے۔ جو فنا فی اللہ کہلاتا ہے۔ لیکن وجودیوں کا یہ حال نہیں۔ ان کا تو یہ حال ہے۔ کہ گویا انھوں نے ڈاکٹروں کی طرح تشریح کر کے خدا تعالےٰ کو دیکھ لیا ہے۔ تب ہی تو یہ خود بھی خدا بنتے ہیں۔ حالانکہ یہ صریح غلط اور بیہودہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے۔ لا تدرکہ الابصار۔ وجودیوں کا یہ مذہب ہے۔ کہ ہم ہی لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور ہم ہی سچے موحد ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔ اس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا۔ کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی ہو گئی۔ کیونکہ وہ کسے حرام نہیں سمجھتے اور نماز اور روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔ میرے نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں ۱۹ اور ۲۰ کا فرق ہے۔

یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔ افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس قدر گدیاں ہیں۔ ان میں سے شاید ایک بھی ایسی نہیں ہوگی۔ جو یہ مذہب نہ رکھتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرقہ جو قادری کہلاتا ہے وہ بھی وجودی ہو گئے ہیں۔ حالانکہ سید عبدالقادر وجودی نہ تھے۔ ان کا طرز عمل اور ان کی تصنیفات اھدنا الصراط المستقیم کی عملی تصد[illegible] علما صرف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صرف پڑھنے کے لئے ہے۔ لیکن اس کے اثرات اور نتائج کچھ نہیں۔ مگر وہ عملی طور پر دکھاتے ہیں۔ کہ ان منعم علیہ لوگوں کے نمونے اس امت میں ہوتے ہیں۔

غرض

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ گو ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں۔ لیکن ہیں ضرور جو خدا تعالےٰ سے کامل محبت کرتے ہیں۔ اور اسی دنیا میں رہ کر انقطاع اور سفر آخرت کی طیاری کرتے ہیں۔ یہ امور ایسے ہی لوگوں کے حصے میں آتے ہیں جیسے سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مگر اب برخلاف ان کے وجودیوں کی کثرت ہے اور اسی وجہ سے فسق اور فجور میں ترقی ہے۔ قرآن شریف کی تعلیم کا خلاصہ مغز کے طور پر یہی بتایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی محبت اس قدر استیلاء کرے۔ کہ ماسوی اللہ جل جاوے۔ یہی وہ عمل ہے جس سے گناہ جلتے ہیں اور یہی وہ نسخہ ہے۔ جو اسی عالم میں انسان کو وہ حواس اور بصیرت عطا کرتا ہے جس سے وہ اس عالم کی برکات اور فیوض کو اس عالم میں پاتا ہے اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو اس زمرہ سے الگ ہیں۔ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ یعنے جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں۔ ان کو دو جنت ملتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک جنت تو وہ ہے۔ جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ دوسری جنت اسی دنیا میں عطا ہوتی ہے اور یہی جنت اس دوسری جنت کے ملنے اور عطا ہونے پر بطور گواہ واقعہ ٹھہر جاتی ہے ایسا مومن دنیا میں بہت سے دوزخوں سے رہائی پاتا ہے مختلف قسم کی بداخلاقیاں یہ بھی دوزخ ہی ہیں۔ جن چیزوں سے شدید تعلق ہو جاتا ہے وہ بھی ایک قسم کا دوزخ ہی ہے کیونکہ پھر ان کو چھوڑنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً مال سے محبت ہو۔ اور اسے چور لے جائیں۔ تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ایسے لوگ مر ہی جاتے ہیں۔ یا ان کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر اور جن فانی اشیاء سے محبت ہے وہ اگر تلف ہو جائیں یا مر جاویں۔ تو اس کو سخت رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک شخص کا ایک دوست مر گیا جس کے غم میں وہ رو رہا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو کیوں روتا ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ میرا ایک نہایت ہی عزیز دوست مر گیا۔ اس نے کہا کہ تو نے مرنے والے سے دوستی ہی کیوں کی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مفارقت تو ضروری ہے اور جدائی ضروری ہوگی یا یہ خود جائیگا۔ یا وہ جس سے دوستی اور محبت کی ہے۔ پس وہ مفارقت عذاب کا موجب ہو جائے گی۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتے ہیں اور ان فانی اشیاء کے دلدادہ اور گرویدہ نہیں ہوتے۔ وہ اس عذاب سے بچائے جاتے ہیں کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

وحشت دنیا بجز دو دو جز دام نیست
جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ ہمارا اصل منشا اور ثابت کرنے کی غرض یہ نہیں۔ کہ عیسےٰ فوت ہو گیا۔ یہ تو ایک سچائی تھی جو ہم نے پیش کی۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہی ظاہر کیا۔ ہم نے اسی طرح اس کو دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ ہمیں حضرت عیسیٰ کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے ایک رسول اور پیغمبر ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے۔ ہم کو ان کی تذلیل منظور نہیں مگر ہم کیا کریں۔ اصل بات ہی یہ ہے جو امر ہم کسی نبی اور رسول کے لئے نہیں مانتے ہم کیوں کر ان کے ساتھ اسے مختص کریں۔ ہاں ہم کو بخل نہیں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جس جسم کے ساتھ دوسرے پیغمبر آسمان پر گئے ہیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی اسی جسم کے ساتھ گئے ہیں مگر ان لوگوں کی غلطیوں اور

اور خود تراشیدہ خیالات کو کیسے مان لیں

یہ خوب یاد رہے۔ کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر روح بلا جسم ہرگز نہیں مانتے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ وہ وہاں جسم ہی کے ساتھ ہیں۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ یہ لوگ جسم عنصری کہتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ وہ جسم وہی جسم ہے جو دوسرے رسولوں کو دیا گیا ہے۔

دوزخیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تفتح لھم ابواب السماء۔ یعنی کافروں کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاویں گے۔ اور مومنوں کے لئے فرماتا ہے۔ مفتحۃ لھم الابواب۔ اب ان آیات میں لھم کا لفظ اجسام کو چاہتا ہے۔ تو کیا یہ سب کے سب پھر اسی جسم عنصری کے ساتھ جاتے ہیں؟ نہیں ایسا نہیں جسم تو ہوتے ہیں۔ مگر وہ وہ جسم ہیں۔ جو مرنے کے بعد دئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی بھی اجسام کو چاہتا ہے۔ پھر تیسری شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے۔ معراج میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت یحییٰ کے ساتھ دیکھا وہاں آپ نے روحیں تو نہ دیکھی تھیں۔ یعنے جسم صرف حضرت عیسیٰ کا ہو اور باقی نبیوں کی روحیں تھیں اور مسیح ہی کا جسم تھا۔

سچی اور بالکل سچی اور صاف بات یہی ہے کہ اجسام ضرور ملتے ہیں۔ لیکن یہ عنصری اجسام یہاں ہی رہ جاتے ہیں یہ اوپر نہیں جا سکتے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے جواب میں فرمایا۔

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ یعنی ان کو کہدے۔ میرا رب اس سے پاک ہے۔ جو اپنے وعدوں کے خلاف کرے جو وہ پہلے کر چکا ہے۔ میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں سبحان کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ سابق جو وعدے ہو چکے ہیں انکی خلاف ورزی وہ نہیں کرتا۔ وعدہ کیا ہے؟ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین اور ایسا ہی فرمایا۔ الم نجعل الارض کفاتا۔ اور پھر فیھا تحیون و فیھا تموتون۔ ان سب پر اگر یکجائی نظر کیجاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسم جو کھانے پینے کا محتاج ہے۔ آسمان پر نہیں جاتا۔ پھر ہم دوسرے نبیوں سے بڑھ کر مسیح میں یہ خصوصیت کیونکر تسلیم کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار نے شرارت سے یہی سوال کیا تھا۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ پہلے وہ آیات سن چکے تھے جنمیں اس امر کی نفی کی گئی تھی۔ انہوں نے سوچا۔ کہ اب اگر اقرار کریں۔ تو اعتراض کا موقع ملے۔ لیکن وہ تو اللہ کا کلام تھا اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ان کو یہی جواب ملا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ یعنی ان کو کہدو۔ کہ ایسا معجزہ اللہ تعالیٰ کے قول کے خلاف ہے

اور وہ اس سے پاک ہے کہ اپنے پہلے قول کے خلاف کرے

غرض

یہ کس قدر موٹی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بار بار پیش کی ہیں مگر تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ یہ ان کو سمجھتے نہیں اور خواہ مخواہ حضرت مسیح میں کچھ ایسی خصوصیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو دوسروں میں نہیں ہے۔ قرآن شریف کی یہ تعلیم اور بخاری اور مسلم کو دیکھو۔ اور صحاح کو پڑھو۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت موجود ہے آپ نے حضرت مسیح کو یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ ویسے ہی حضرت مسیح کو اس وقت ان میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ جو بطور جسم کے الگ ہو۔ یعنی ان کا تو جسم ہو اور حضرت یحییٰ کی مجرد روح ہو۔ جب قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح شہادۃ موجود ہے۔ پھر یہ نرالا جسم کیسا؟ اگر نرالا نہیں تو بسم اللہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ وہ جسم جو مرنے کے بعد دیا جاتا ہے۔ وہ مسیح کو بھی دیا گیا۔ پھر نزاع لفظی نکلی۔ یہ ہم کبھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح کو کوئی الگ جسم دیا جاوے کیونکہ یہ شرک ہے۔ ہم جسم کے قائل ہیں۔ لیکن اس جسم عنصری کے قائل نہیں۔ انجیل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جلالی جسم تھا اور ایسا جسم مرنے کے بعد ملتا ہے۔ ہمارا مذہب یہ ہے۔ کہ بہشت میں بھی جسم ہوں گے۔ لیکن یہ یاد رکھنا کہ یہ جو لکھا ہے کہ بہشت میں دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہاں گائیوں کا ایک گلہ ہوگا اور بہت سارے گوالے ہوں گے جو دودھ دوہ دوہ کر ایک نہر میں ڈالتے رہیں گے۔ یا بہت سے چھتے شہد کی مکھیوں کے ہوں گے۔ اور پھر ان کا شہد جمع کر کے نہروں میں گرایا جاوے گا۔ یہ مطلب نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ بات نہ ہوگی اگر یہی خربوزہ اور تربوزہ یا انار ہوں گے تو پھر بات ہی کیا ہوئی۔ کافر بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے یہاں اس دنیا میں کھا لئے تم نے آگے جا کر کھا لئے۔ اس کی حقیقت جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھار یعنے جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے عمل بجالاتے ہیں۔ وہ ان باغوں کے وارث ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو باغ کے ساتھ مشابہت دی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس آیت میں بہشت کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔ گویا جو رشتہ نہروں کو باغ کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہی تعلق اور رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہوتا ہے اور جس طرح کوئی باغ بلا پانی یا مدت بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا۔ ایک

پر کوئی ایمان بغیر اعمال صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر ایمان ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں۔ تو ایمان ہیچ ہے۔ اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔ پس قرآن شریف نے جو بہشت پیش کیا ہے اس کی حقیقت اور فلسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظل ہے اور ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اسی دنیا میں ہی اس کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ اور نہریں نظر آتی ہیں۔ لیکن عالم آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہوں گے۔ ایمان کا ایک خارجی وجود نظر آجائے گا۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آبپاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے۔ بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔ پس یہاں دو باتیں بیان کی ہیں ایک یہ کہ وہ بہشت باغ ہے۔ دوسرا ان درختوں کی نہروں سے آبپاشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف کو شروع سے آخر تک اس پر غور کرو۔ تب اس کا معنا آئیگا۔ کہ حقیقت کیا ہے؟ ہم مجاز اور استعارہ ہرگز پیش نہیں کرتے بلکہ حقیقت الامر ہے وہ خدا تعالیٰ جس نے عدم سے انسان کو پیدا کیا ہے؟ ہم مجاز اور استعارہ ہرگز پیش نہیں کرتے بلکہ حقیقت الامر ہے وہ خدا تعالیٰ جس نے عدم [illegible] اور جو خلق جدید پر قادر ہے وہ یقینا [illegible] کو اشجار سے متمثل کر دے گا اور اعمال کو نہایت متمثل کرے گا اور واقعی طور پر دکھلا دے گا یعنی ان کا وجود فی الخارج بھی نظر آئے گا۔ اس کی مختصر سی مثال [illegible] سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ جیسے انسان خواب میں [illegible] دیکھتا ہے اور ٹھنڈے اور خوشگوار پانی پیتا ہے [illegible] وہ پھل اور آب سرد ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے [illegible] کوئی دوسرا امر نہیں ہوتا۔ پھلوں کو کھا کر سیری ہوتی [illegible] پیاس دور ہوتی ہے۔ لیکن جب اٹھتا ہے تو [illegible] پھلوں کا کوئی وجود ہوتا ہے۔ اور نہ اس پانی کا [illegible] ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان اشیاء کا ایک وجود پیدا کر دیتا ہے۔ عالم آخرت میں بھی ایمان اور عمل صالحہ کو اس صورت میں متمثل کر دیا جائے گا۔ اسی لئے فرمایا ہے ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا۔ اس کے اگر یہ معنے کریں۔ کہ وہ جنتی جب پھلوں اور میووں کو کھائیں گے۔ تو یہ کہیں گے کہ یہ وہی خربوزہ یا تربوز یا انار ہیں جو ہم نے دنیا میں کھائے تھے تو بیشک نہیں کیونکہ اس طرح تو وہ لذت بخش چیز نہیں ہو سکتے اور بہشت کی حقارت ہے۔ اگر کوئی شخص مثلاً کشمیر میں جاوے اور وہاں کی ناشپاتیاں کھا کر کہے کہ یہ تو وہی ناشپاتیاں ہیں جو پنجاب میں کھائی تھیں۔ تو یہ صریح ان ناشپاتیوں کی حقارت ہے

پس اگر بہشت کی نعماء کی بھی یہی مثال ہے تو یہ خوشی نہیں بلکہ ان سے بیزاری ہے۔ اس لئے اس کا یہ مفہوم اور مطلب نہیں ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ بہشتی لوگ جو اس دنیا میں بڑے عابد اور زاہد تھے جب وہ اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کے متمثلات سے لطف اٹھائیں گے۔ تو ان کو وہ ایمانی لذت آجائے گی۔ اور ان مجاہدات اور اعمال صالحہ کا مزا آجائے گا۔ جو اس عالم میں انہوں نے کئے تھے اسلئے وہ کہیں گے۔ ھذا الذی رزقنا من قبل

عرض

جس قدر قرآن شریف کو کوئی شخص تدبر اور غور سے پڑھیگا اسی قدر وہ اس حقیقت کو سمجھ لیگا۔ کہ ان لذات کا تمثیلی رنگ میں فائدہ اٹھائیگا۔ محبت آلہی کے لذات ہیں۔ لذت کا لفظ جو مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ جسمانی لذت کے مفہوم سے ہزاروں درجہ زیادہ مفہوم روحانی لذت میں رکھتا ہے۔ اگر اس محبت کی لذت میں غیر معمولی سیری اور سیرابی نہ ہو۔ تو اللہ تعالے کے محب جسمانی لذات کو ترک کیوں کریں۔ یہاں تک کہ بعض اس قسم کے بھی ہوگذرے ہیں جنہوں نے سلطنت تک کو چھوڑ دیا۔ چنانچہ ابراہیم ادہم نے سلطنت چھوڑدی۔ اور انبیاء علیہم السلام نے ہزاروں لاکھوں مصائب کو برداشت کیا۔ اگر وہ لذت اور ذوق اس محبت الہی کی تہ میں نہ تھا۔ جو انہیں کشاں کشاں لئے [illegible] بات تھی۔ کہ اسقدر مصائب کو انہوں نے خوشی [illegible] اٹھالیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس درجہ میں سب سے بڑہکر ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کی زندگی کا نمونہ بھی سب سے افضل و اعلے ہے۔ کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کی ساری نعمتیں اور عزتیں پیش کیں مال و دولت۔ سلطنت۔ عورتیں اور کہا کہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں اور یہ توحید کا مذہب پیش نہ کریں اس خیال کرجاتے دین وہ دنیا دار تھے۔ ان کی نظر دنیا کی فانی اور بے حقیقت لذتوں سے پرے نہ جاسکتی تھی۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ تبلیغ انہیں اغراض کے لئے ہوگی۔ مگر آپ نے ان کی ان ساری پیش کردہ باتوں کو رد کردیا اور کہا کہ اگر میرے دائیں بائیں آفتاب اور ماہتاب بھی لاکر رکھدو۔ تب بھی میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر اس کے بالمقابل انہوں نے آپ کو وہ تکالیف پہونچائیں جن کا نمونہ کسی دوسرے شخص کی تکالیف میں نظر نہیں آتا۔ لیکن آپ نے ان تکالیف کو بڑی لذت اور سرور سے منظور کیا۔ مگر اس راہ کو نہ چھوڑا اب اگر کوئی لذت اور ذوق نہ تھا۔ تو پھر کیا وجہ تھی۔ جو ان مصائب اور مشکلات کو برداشت کیا۔ وہ وہی لذت تھی۔ جو اللہ تعالے کی محبت میں ملتی ہے۔ اور جسکی مثال اور نمونہ کوئی پیش نہیں کیا جاسکتا خدا تعالے نے اس وقت ایک صادق کو بھیجکر چاہا ہے۔ کہ ایسی جماعت طیار کرے۔ جو اللہ تعالے سے محبت کرے

میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض کچھ لوگ داخل ہوجاتے ہیں اور پھر ذراسی دھمکی ملتی ہے اور لوگ ڈراتے ہیں تو پھر خط لکھدیتے ہیں۔ کہ کچھ تقیہ کرلیا ہے؟ بتاؤ انبیاء علیہم السلام اس قسم کے تقیہ کیا کرتے ہیں؟ کبھی نہیں وہ دلیر ہوتے ہیں اور انہیں کسی مصیبت اور دکھ کی پرواہ نہیں ہوتی وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ اسے چھپا نہیں سکتے خواہ ایک شخص بھی دنیا میں ان کا ساتھی نہ ہو وہ دنیا سے پیار نہیں کرتے ان کا محبوب ایک ہی خدا ہوتا ہے۔ وہ اس راہ میں ایک مرتبہ نہیں خواہ ہزار مرتبہ قتل ہوں اس کو پسند کرتے ہیں اس سے سمجھ لو کہ اگر اللہ تعالے کے ساتھ سچے تعلق کا مزا اور لطف نہیں تو پھر یہ گروہ کیوں مصائب اٹھاتے ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو پڑھو کہ کفار نے کسقدر دکھ آپ کو دئے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ طائف میں گئے تو وہاں سے خون آلودہ ہوکر پھرے آخر مکہ سے نکلنا پڑا۔ مگر وہ بات جو دل میں تھی۔ اور جس کیلئے آپ مبعوث ہوئے تھے۔ اسے ایک آن کے لئے بھی نہ چھوڑا یہ مصائب اور تکالیف کبھی برداشت نہیں ہوسکتیں جب تک عشق کشش نہ ہو۔ ایک غریب انسان کے لئے جب چار دشمن بھی ہوں وہ تنگ آجاتا ہے اور آخر صلح کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے مگر وہ جس کا سارا جہان دشمن ہو وہ کیونکر اس بوجھ کو برداشت کریگا اگر قوی تعلق نہ ہو۔ عقل اس کو قبول نہیں کرتی۔ مختصر یہ کہ خدا تعالے کی محبت کی لذت سا[illegible] سے بڑھکر تاند میں ثابت ہوتی ہے پس وہ لذات جو بہشت میں ملیں گی۔ یہ وہی لذتیں ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں اور وہی ان کو سمجھتے ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں۔

اگر کہو کہ وہ نعمتیں کیونکر ہوں گی؟ تو اس کا جواب صاف ہے اللہ تعالے خلق جدید پر قادر ہے۔ خود انسان کا اپنا وجود بھی خیالی ہے جس قطرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ کیا چیز ہے پھر خیال کرو۔ کہ اس سے کیسا اچھا انسان بنتا ہے۔ کیسے عقلمند خوبصورت۔ بہادر۔ پھر وہی خدا ہے۔ جو دوسرے عالم میں خلق جدید کرے گا جیسے میں وہ لذات اور میوہ جات ہمرنگ ہوں گے۔ لیکن کھانے میں ایسے لذیذ ہوں گے کہ نہ کسی آنکھ نے انکو دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی زبان نے ان کو چکھا اور نہ وہ کسی خیال میں گذرے۔

بہشت کی لذات میں ایک اور بھی خوبی ہے دنیا کی لذتوں میں جسمانی لذتوں میں نہیں ہے۔ مثلاً انسان روٹی کھاتا ہے تو دوسری لذتیں اسے یاد نہیں رہتی ہیں مگر بہشت کی لذات نہ صرف جسم ہی کے لئے ہوں گی بلکہ روح کے لئے بھی قوت بخش ہوں گی۔ دونوں لذتیں اس میں اکٹھی ہونگی اور پھر اس میں کوئی کثافت نہ ہوگی اور سب سے بڑھکر جو لذت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالی کا دیدار ہوگا۔ مگر دیدار الہی

سکے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ یہاں ہی سے طیاری ہو اور اس کے دیکھنے کے لئے یہاں ہی سے انسان آنکھیں لے جاوے جو شخص یہاں طیاری کرکے نہ جاویگا۔ وہ وہاں محروم رہیگا چنانچہ فرمایا۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جو لوگ یہاں نابینا اور اندھے ہیں وہ وہاں بھی اندھے ہوں گے نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دیدار الہی کے لئے یہاں سے حواس اور آنکھیں لے جاوے اور ان آنکھوں کے لئے ضرورت ہے تبتل کی۔ تزکیہ نفس کی اور خدا تعالے کو سب پر مقدم کرو۔ اور خدا تعالے کے ماسوا کو محو کرو۔ اور یہ وہی ہے جس کا نام فنا فی اللہ ہے اور جب تک یہ مقام اور درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ نجات نہیں۔ ہاں یہ اعتراض ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالے کے ساتھ ایسا تعلق قوی اور محبت صافی تب ہو سکتی ہے جب اس کی ہستی کا پتہ لگے؟ دنیا اس قسم کے شبہات کے ساتھ خراب ہوئی ہے۔ بہت سے تو کھلے طور پر دہریہ ہوگئے ہیں اور بعض ایسے ہیں۔ جو دہریہ تو نہیں ہوئے مگر ان کے رنگ میں رنگین ہیں اور اسی وجہ سے دین میں سست ہورہے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ وہ اللہ تعالے سے دعا کرتے رہیں۔ تا ان کی معرفت زیادہ ہو اور صادقوں کی صحبت میں رہیں۔ جس سے وہ اللہ تعالے کی قدرت اور تصرف کے تازہ بتازہ نشان دیکھتے رہیں پھر وہ جس طرح پر چاہیگا۔ اور جس راہ سے چاہیگا معرفت بڑھادیگا اور بصیرت عطا کرے گا اور ثلج قلب ہوجائیگا۔

یہ بالکل سچ ہے کہ جسقدر اللہ تعالے کی ہستی اور اسکی عظمت پر ایمان ہوگا۔ اسی قدر اللہ تعالے سے محبت اور خوف ہوگا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہوجائیگا۔ اللہ تعالے سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی وہ ایسی چیزیں ہیں۔ جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور قاعدہ کی بات ہے کہ جن اشیاء سے ڈرتا ہے۔ ان سے پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلادیتی ہے۔ اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے۔ تو اس راستہ سے نہیں گذریگا اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جائے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالی کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اسکو گناہ پر دلیری اور جرأت نہ ہو۔ اور پھر اس طرح سے چلا جاوے جیسے مردہ چلتا ہے۔ اس کی روح ہر وقت خدا کے پاس ہو۔ یہ امور ہیں۔ جو ہم اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کی ہی اشاعت ہمارا مقصود ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور کہل کر کہتا ہوں۔ کہ انہیں امور کی پابندی سے مسلمان مسلمان ہوں گے اور اسلام دوسرے ادیان پر غالب آئے گا۔ اگر اللہ تعالے مسیح کی موت یا مسیح موعود ہونے کے امور کو ہماری راہ میں نہ ڈال دیتا۔ تو ہمیں کچھ بھی ضرورت نہ تھی۔ کہ پہلے [illegible] مگر میں کیا کر سکتا ہوں جبکہ خود اس نے مجھے اس کام سے پہلا

اور اس کی اشاعت اور اعلان پر مجھے حکم دیا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لئے مجھے عیسیٰ کہلانے کی کچھ بھی حاجت تھی اور نہ منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے اس کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے اور نہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی چاہا ہے اور اس لئے چاہا گیا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت کا اظہار ہو اور ایک عاجز انسان جس کو غلطی سے خدا بنا لیا گیا ہے۔ اس کی حقیقت دنیا پر کھل جاوے۔ میں یہ بھی ظاہر کرتا ہوں کہ ہم نبی کے ثمرات کو محدود نہیں کرتے۔ اور جو خدا تعالیٰ کے فضل اور فیوض کی حد بندی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اب ختم ہو گئے ہیں۔ اور کسی دوسرے کو نہیں مل سکتے یہ بالکل غلط بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ اور کوئی شخص نہیں جو مجاہدہ کرے۔ اور اس راہ پر چلے جو اس نے بتائی ہے۔ پھر محروم نہیں رہ سکتا۔ البتہ یہ بالکل سچ ہے کہ جو کچھ ملیگا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت اور اتباع پر ملیگا۔ اگر یہ مان لیا جاوے کہ بس اب خدا کے برکات کا دروازہ بند ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو یا تو بخیل ماننا پڑیگا اور یہ کہنا پڑیگا کہ خاتمہ ہو گیا۔ مگر سبحان دلی وہ اس قسم کے نقصوں سے پاک ہے۔ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور آتا ہے۔ وہ خالی نہیں جاتا۔ پاکیزہ قلب ہونے کی ضرورت ہے ورنہ

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم کی تعلیم اور تاکید بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ اگر وہ انعام اور اکرام اب کسی کو ملنے ہی نہیں ہیں۔ تو پھر پانچ وقت اس دعا کے مانگنے کی کیا حاجت ہے؟ یہ بڑی غلطی ہے۔ جو مسلمانوں میں پھیل گئی ہے۔ حالانکہ یہی تو اسلام کا حسن اور خوبی تھی۔ کہ اس کے برکات اور فیوض اور اس کی پاک تعلیم کے ثمرات تازہ بتازہ بہت مل سکتے ہیں۔ تمام صوفیوں اور اکابران امت کا یہی مذہب ہے بلکہ وہ تو کہتے ہیں۔ کہ کامل متبع ہوتا ہی نہیں جب تک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو اپنے اندر نہ رکھتا ہو۔ اور حقیقت میں یہ بات صحیح بھی ہے۔ کیونکہ کامل اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لازم ہے۔ کہ اس کے ثمرات اپنے اندر پیدا کرے۔ جب ایک شخص کامل اطاعت کرتا ہے۔ اور گویا اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو اور فنا ہو کر گم ہو جاتا ہے اس وقت اس کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے ایک شیشہ سامنے رکھا ہوا ہو۔ اور تمام و کمال عکس اس میں پڑے۔ میں کبھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکات اور ان تاثیرات کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ملتی ہیں۔ محدود نہیں کر سکتا۔ بلکہ ایسا خیال کرنا کفر

سمجھتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بہشت میں ایک مقام ہے۔ جو مجھے ہی ملیگا۔ ایک صحابی یہ سنکر رو پڑا۔ آپ نے پوچھا کہ تو کیوں رو پڑا۔ تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ کے ساتھ محبت ہے۔ جب آپ اس مقام میں ہونگے۔ تو میں کہاں ہونگا۔ آپ نے فرمایا کہ تو میرے ساتھ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کے وجود کو اپنے اندر لیا۔ غرض یقینا یاد رکھو کہ کامل اتباع کے ثمرات ضائع نہیں ہو سکتے یہ تصوف کا مسئلہ ہے۔ اگر ظلی مرتبہ نہ ہوتا تو اولیاء امت تو مر جاتے۔ یہی کامل اتباع اور بروزی اور ظلی مرتبہ ہی تو تھا جس سے بایزید نے محمد کہلایا اور اس کہنے پر ستر مرتبہ کفر کا فتوے اسکے خلاف دیا گیا۔ اور انہیں شہر بدر کیا گیا مختصر یہ کہ لوگ جو ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں اس بات کا علم نہیں تو وہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ کاش! وہ ان حالی کیفیات سے واقف ہوتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر اور حقیقت ان لوگوں نے سمجھی ہی نہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی تاثیرات اور ثمرات بھی باقی نہیں ہیں۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت ہی کیا ہے؟ اور اسلام کی فضیلت ہی کیا۔ اور اس شریعت کے اتباع کی حاجت [illegible] جب کہ اس کے نتائج اور برکات ہم کو مل نہیں سکتے [illegible] سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ ایک بیہودہ اور کفریہ خیال ہے۔ اسلام کے اتباع کے ثمرات اب بھی اور ہمیشہ مل سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بخل نہیں اور نہ اس کے ہاں کسی بات کی کمی۔

بعض آدمی اپنی بے وقوفی اور شتاب کاری سے یہ بھی کہدیتے ہیں کہ کیا ہمنے ولی بننا ہے؟ میرے نزدیک ایسے لوگ کفر کے مقام پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو سب کو ولی کرنا ہے اور سب کو ولی بنانا چاہتا ہے۔ اسی لئے وہ اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ تم منعم علیہ گروہ کی مانند ہو جاؤ۔ جو کہتا ہے کہ میں ایسا نہیں ہو سکتا وہ اللہ تعالیٰ پر بخل کی تہمت لگاتا ہے اور اس لئے یہ کلمہ کفر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مقام تو یہ تھا کہ آپ محبوب الٰہی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو بھی اس مقام پر پہنچنے کی راہ بتلائی جیسا کہ فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی ان کو کہدو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ۔ تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لیگا۔ اب غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع محبوب الٰہی تو بنا دیتی ہے۔ پھر اور کیا چاہیئے۔ مگر اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر شناخت نہیں کیا۔ ما قدروا اللہ حق قدرہ۔

(منقول الحکم)

تبلیغ سلسلہ کے لئے بہترین کتابیں

ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب [illegible]

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جس میں تمام اخلاقی اور [illegible] تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ [illegible] مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ باطل قصوں کو [illegible] اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کی تفسیر کی نسبت میں نہایت عمدہ و شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی [illegible] کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے قیمت بلا جلد [illegible]

(۲) حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں [illegible] مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات [illegible] گئے ہیں قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی طبع ثالث [illegible] بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد [illegible]

(۴) تذکرۃ القرآن سبایت [illegible] و [illegible] قرآنی [illegible] قیمت فی سال مجلد [illegible] (۵) تفسیر سورہ فاتحہ و [illegible]

(۶) تفسیر پارہ عم قیمت [illegible] (۷) مفتاح القرآن [illegible] غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک [illegible] بامعنی پڑھ سکتا ہے [illegible] چار پانچ مہینہ میں [illegible] پڑھ سکتے ہیں قیمت [illegible] (۸) مفتاح العرب [illegible] اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں جلدی اور مشاق [illegible]

(۹) جامع العلوم طبی یعنی [illegible] کلو پیڈیا [illegible] ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) [illegible] نظام جسمانی (۳) علم [illegible] (۴) علم تشریح [illegible] علم امراض [illegible] (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل [illegible] (۹) اکی [illegible] یعنی جراحی چشم (۱۰) [illegible] (۱۱) علم تشریح (۱۲) علم [illegible] (۱۳) علم حفظ صحت [illegible] (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات [illegible] قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصول ڈاک علاوہ [illegible]

[illegible]

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۲؎۱۲؍۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کی چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ صاف کبھی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ داخل دفتر کر دئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار نصف قیمت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن احباب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاویگا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو ڈاک اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائٹر بذات خود اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کریں ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے ہمارے علم میں ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب ۲؍
تفسیر سورۃ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نور الدین صاحب ۴؍
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ ۱؍
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴؍
اعلام الناس۔ " " ۳؍
سواء السبیل۔ " " ۱؍
کشف الالتباس۔ " " ۱؍
ایقاظ النائمین۔ " " ۱؍
موعظہ حسنہ۔ " " ۲؍
صیانتہ الناس۔ " " [illegible]
سر الشہادتین۔ " " ۱؍
الفرقان۔ " " [illegible]
قول الصحیح۔ پنجابی نظم مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱؍
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱؍
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۲؍
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵؍
رویائے صالحہ۔ ۲؍
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲؍
الہامی دعا۔ رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۲؍
پنجابی کافی مستورات کے لیے
نظم برائے مستورات
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۲؍
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ہے ۲؍
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔
تحفۃ المشتاقین۔ پانچ رسالے منظوم زبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح میں ۲؍
کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرت اقدس کی بعثت کے بیان میں ۱؍
رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۲؍
انباء الغیب۔ مولانا عبد اللطیف شہید کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۱؍
مجموعہ دعا۔ ۳؍
تعلیم القرآن ۱؍
اسم اعظم ۱؍
ملکہ سیالکوٹ حضرت اقدس ۲؍
کرشن اوتار ہندی نظم ۲؍
مسیح کی آمد ثانی ۔ کافی احمدی ۲؍
غلام احمد قادیانی سنہ ۱۳۰۰ھ۔ اس میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتویٰ مخالفت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں ۲؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

دوا مینی ۔ شفا بینی غرض دارالامان بینی	رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸	چہ گویم با تو گر آئی ۔ بہادر قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴	جمعۃ المبارک	سلسلۃ الجدید جلد ۱
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

دہلی مظفر نگر سے عبد الخالق صاحب اور ایک اور دوست اور شاہ آباد سے خان صاحب انوار حسین خان حضرت کی زیارت کے واسطے آئے ہوئے تھے ۔ رات کو میر ناصر نواب صاحب میر محمد اسماعیل صاحب ڈاکٹر اور صاحبزادہ میاں محمود احمد بھی پہنچ گئے ۔ چونکہ حضرت کے یہاں آنے کے متعلق کچھ ٹھیک پتہ نہ تھا ۔ اس واسطے میر صاحب واپس قادیان جاتے تھے ۔ مگر راستہ سے خبر پا کر لوٹ آئے ۔

تازہ رویا ۲۴ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صبح حضرت نے فرمایا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے ۔ کہ تھوڑے سے چنے بھونے ہوئے سفید ہیں ۔ اور ان کے ساتھ ہی منقہ بھی ہے ۔ فرمایا ۔ ہمارا تجربہ ہے ۔ کہ چنے ۔ مولی ۔ بینگن یا پیاز خواب میں دیکھیں تو کوئی امر مکروہ پیش آتا ہے ۔ لیکن منقہ دل کو قوت دینے والی شے ہے اور اس کا دیکھنا اچھا ہے اس خواب سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کوئی امر مکروہ چھوٹا یا بڑا درپیش ہے ۔ جو منقہ کی آمیزش سے وہ کراہت جاتی رہیگی ۔ فرمایا انسان کی زندگی کے ساتھ مکروہات کا سلسلہ ہی لگا ہوا ہے ۔ اگر انسان چاہے ۔ کہ میری ساری عمر خوشی میں گذرے ۔ تو یہ ہو نہیں سکتا ۔ ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا ۔ یہ زندگی کا چکر ہے ۔ جب تنگی آوے ۔ تو سمجھنا چاہیے ۔ کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آئے گی ۔

زیارت قبور صبح حضرت مسیح موعود مردانہ مکان میں تشریف لائے ۔ دہلی کے سیر کا ذکر درمیان میں آیا ۔ فرمایا ۔ لہو و لعب کے طور پر پھرنا تو درست نہیں البتہ یہاں بعض بزرگ اولیاء اللہ کی قبریں ہیں ۔ ان پر ہم بھی جائیں گے ۔ عاجز کو فرمایا ۔ کہ ایسے بزرگوں کی فہرست بناؤ تاکہ جانے کے متعلق انتظام کیا جائے ۔ حاضرین نے یہ نام لکھائے ۔ ۱ ۔ شاہ ولی اللہ صاحب ۔ ۲ ۔ خواجہ نظام الدین صاحب ۔ ۳ ۔ جناب قطب الدین صاحب ۔ ۴ ۔ خواجہ باقی باللہ صاحب ۔ ۵ ۔ خواجہ میر درد صاحب ۔ ۶ ۔ جناب نصیر الدین صاحب چراغ دہلی ۔ چنانچہ گاڑیوں کا انتظام کیا گیا ۔ اور حضرت بمعہ خدام گاڑیوں میں سوار ہو کر سب سے اول حضرت خواجہ باقی باللہ کے مزار پر پہنچے راستہ میں حضرت نے زیارت قبور کے متعلق فرمایا ۔ قبرستان میں ایک روحانیت ہوتی ہے اور صبح کا وقت زیارت قبور کے لئے ایک سنت ہے ۔ یہ ثواب کا کام ہے ۔ اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آ جاتا ہے ۔ انسان اس دنیا میں مسافر ہے ۔ آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ۔ کہ جب انسان قبر پر جاوے ۔ تو کہے ۔ السلام علیکم یا اھل القبور من المومنین والمسلمین ۔ وانا انشاء اللہ بکم للاحقون

حضرت باقی باللہ خواجہ باقی باللہ کی مزار پر جب ہم پہنچے تو وہاں بہت سی قبریں ایک دوسرے کے قریب قریب اور اکثر زمین کے ساتھ ملی ہوئی تھیں ۔ میں نے غور سے دیکھا ۔ کہ حضرت اقدس نہایت احتیاط سے ان قبروں کے درمیان سے چلتے تھے ۔ تاکہ کسی کے اوپر پاؤں نہ پڑے قبر خواجہ صاحب پر پہنچکر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور دعا کو لمبا کیا ۔ بعد دعا میں نے عرض کی کہ قبر پر کیا دعا کرنی چاہیے تو فرمایا کہ صاحب قبر کے واسطے دعائے مغفرت کرنی چاہیے اور اپنے واسطے بھی خدا سے دعا مانگنی چاہیے ۔ انسان ہر وقت خدا کے حضور دعا کرنے کا محتاج ہے ۔ قبر کے سرہانے کی طرف ایک نظم خواجہ صاحب مرحوم کے متعلق لکھی ہے ۔ بعد دعا آپ نے وہ نظم پڑھی ۔ اور عاجز راقم کو حکم دیا ۔ کہ اس کو نقل کر لو ۔ چنانچہ وہ نظم ذیل میں درج کی جاتی ہے ۔

قبلہ ارباب معنی کعبۂ اصحاب دین
مظہر فیض الٰہی صاحب علم الیقین
حامی دین نبی اکمل امام المتقین
مورد فضل گرامی آل ختم المرسلین

کاشف اسرار مطلق واقف عین الیقین
محو ذات اقدس ع و باقدر باقی بالیقین
شد بت اعظم عروۃ الوثقیٰ ز رب العالمین
قطب ارشاد جہان ہم معنی حق الیقین
کامل عالی طریقہ مہدی راہ متین
بحر عرفان الٰہی مقتداء العارفین
کے توانم گفت مدح آن خلاصہ واصلین
ہست ذات خواجہ باقی رحمت للعالمین
نعمت اللہ باقی بود باقی شد یقین
مرجع انس و ملک از فضل رب العالمین
نور ہمچون بر جبینش تافت از حق الیقین
شد زمین ہمتش روشن قلوب المومنین
خواجگی امکنہ شد مرشد آن شاہ دین
لیک بد مشرب اویسی ہم بہا اسرار دین
چون کمالش وصل دائم بود معنی دل نشین
شد وصال غیب او آخر بعمر اربعین
وان ز ہجرت بعد الف اثنا عشر بود سنین
از وفات قطب دوران تکیہ گاہ مسلمین
باد نازل رحمت رضوان رب العالمین
بر محمد خواجہ باقی ز اولیاء مقبلین

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ بڑے مشائخ میں سے تھے شیخ احمد سرہندی کے پیر تھے۔ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ ان بزرگوں کی ایک کرامت تو ہم نے بھی دیکھ لی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دہلی جیسے شہر کو انہوں نے قائل کیا۔ اور یہ وہ شہر ہے۔ جو ہم کو مردود اور مخذول اور کافر کہتا ہے۔

شناخت فقرائے صادق یہ تو حضرت مسیح موعودؑ نے خواجہ باقی باللہ صاحب و دیگر بزرگان کے متعلق فرمایا اور سچ فرمایا۔ پر میری طبیعت اس وقت ایک اور طرف چلی گئی ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے اس احسان کی طرف جو اس رحمان پروردگار نے اپنا ایک نبی اور رسول ہمارے درمیان بھیج کر ہم پر کیا۔ اور ہماری پشت کو بھاری بوجھوں کے نیچے دب کر مرنے سے بچایا۔ دنیا میں لاکھوں کتابیں ہر مذہب میں موجود ہیں۔ کس کس کو کوئی پڑھے اور کس طرح ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ ہزاروں شخص ولی اور فقیر مشہور ہیں۔ کہاں تک کوئی تحقیقات کرے۔ اور کس حیلہ سے اس ہول بھلیاں کے پیچیدہ راہ سے اپنے آپ کو نکالے۔ یہ وقتیں ہر زمانہ میں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن یہ وقت تو ایسا ہے۔ کہ گویا گھر گھر ایک نیا مذہب دکھائی دیتا ہے۔ اور اگر ایسے وقت میں کسی شخص کی گردن پر یہ بار ڈالا جائے۔ کہ وہ دنیا کے مذاہب اور طریقوں میں سے اپنے لئے آپ تحقیقات کرے اور سب کے حالات سے مفصل اطلاع پاکر ایک سچی راہ تلاش کرلے۔ تو میرے خیال میں ایسا شخص اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں کر سکتا۔ کہ اپنے آگے ایک ناپیدا کنار لق و دق جنگل پاکر ایک بھاری صدمہ دل پر محسوس کرے۔ اور ایک آہ کھینچ کر جان دیدے۔ اے خدائے کریم و رحیم تیرا فضل ہم عاجز اور ناکارہ بندوں پر بے انتہا ہوا۔ کہ تو نے ہمارے درمیان اپنا ایک برگزیدہ بندہ ارسال فرمایا۔ اور اپنے کلام پاک کے ساتھ اس کی راہنمائی کی۔ وہ تجھ سے ہدایت یافتہ ہوا اور ہمارا ہادی بنا۔ تو نے اس کے ذریعہ سے ہر ایک اندھیری میں ہمارے لئے ایک نور پیدا کیا۔ اور ہر ایک کٹھن اور مشکل سفر کو آسان کر دیا۔ دنیا کے واسطے کیسے مشکلات ہیں۔ کہ وہ اچھی کتاب۔ نیک آدمی۔ پاک خیال۔ مقدس راہ کو تلاش نہیں کر سکتے۔ پر ہمارے درمیان تو نے آپ ایک اسوۂ حسنہ رکھ دیا۔ بے شک تو ایک اور احد ہے۔ اور تو ہی اللہ ہے سب حمد و ثنا تیرے لئے ہے۔ سب حمد افعال اور تقدیس کا سرچشمہ تو ہی ہے۔ تو ایک قادر خدا ہے۔ تیرے وعدے سب سچے ہیں۔ ہے۔ تو سچے وعدوں والا۔ سنکر کہاں کدھر ہیں

مرزا غلام احمد (ایدہ اللہ) بیشک تیرا فرستادہ مسیح و مہدی ہے۔ اور تمام مختلف ادیان کے درمیان حکم ہے۔ اور فیصلہ کرکے افراط تفریط کے درمیان سچی راہ بتلانے والا ہے۔ اس نے مقلدوں کو بے جا محبت سے ہٹایا۔ اور غیر مقلدوں کو خشکی اور بے باکی میں پڑنے سے بچایا۔ عیسائیوں کو وفات مسیح کی خبر دی۔ سکھوں کو مقدس چولے کی طرف توجہ دلائی۔ آریوں کو نیوگ کی گند سے نکلنے کے واسطے جگایا۔ سناتنیوں کو کرشن کی پاک تعلیم اور دوبارہ اوتار بننے کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ وجودیوں کو وحدت شہودی کی عاشقانہ راہ پر لگایا۔ غرض سب کی غلطیاں نکالیں اور وصال الٰہی کے واسطے شاہ راہ بتادی۔ تو اس کی نصرت کر اور اس کے دشمنوں کو ذلیل کر تاکہ تیرے نام کا جلال ظاہر ہو۔ اور ہمیں بھی اپنے صادق کی معیت میں صادق بنادے۔ آمین

دہلی کی زمین سیٹھ صاحب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ سرزمین بمبئی سے زیادہ سخت ہے۔ اور اس کے لئے آسمانی سرزنش کا حصہ ہمیشہ رہا ہے۔ صرف انگریزوں کے ساتھ ہی بغاوت نہیں کی۔ بلکہ سلاطین اسلامیہ کے ساتھ بھی شورہ پشتی کرتے رہے ہیں۔ اس جگہ کے اکابر اور مشائخ کے اخلاق کا بھی اس سے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ایسے شہر میں کس طرح بسر کی۔ یہ بزرگ بہت ہی مسلوب الغضب تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو میتی کی طرح کر دیا تھا۔ مرزا جان جاناں کو ان لوگوں نے قتل کر دیا۔ اور بڑے دھوکے سے کیا۔ یعنی ایک آدمی نذر لے کر آیا۔ اور دھوکہ سے طپنچہ مار دیا۔ شاہ ولی اللہ کے لئے بھی دہلی والوں نے ایسے ہی قتل کے ارادے کئے تھے۔ مگر ان کو خدا نے بچا لیا۔ میرے ساتھ جب مباحثہ ہوا تھا۔ تو آٹھ نو ہزار آدمی کا مجمع تھا۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض کے ہاتھ میں چاقو۔ اور بعض کے ہاتھ میں پتھر بھی تھے۔ یہاں تک کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اندیشہ ہوا۔ کہ کہیں غدر نہ ہو جاوے۔ اس واسطے اس نے مجھے اپنی گاڑی میں بٹھا کر مجمع سے باہر کیا۔ اور گھر پہنچایا۔ ایسے وقت میں یہ لوگ کوتاہ اندیش۔ پست خیال اور سفلہ ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل پنجاب میں بڑی سعادت ہے۔ ہزارہا لوگ سلسلہ حقہ میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پنجاب کی زمین بہت نرم ہے۔ اور اس میں خدا پرستی ہے۔ طعن و تشنیع کو برداشت کرتے ہیں۔ مگر یہ لوگ بہت سخت ہیں۔ جس سے اندیشہ ایسے عذاب الٰہی کا ہے۔ جو پہلے ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ جب کوئی مامور من اللہ اور ولی اللہ آتا ہے۔ اور لوگ اس کے درپے ایذا اور توہین ہوتے ہیں۔ تو عادت اللہ اسی طرح واقع ہے۔ کہ بعد اس کے ایسے شہر اور ملک پر جو سرکش اور بے ادب ہوتا ہے ضرور تباہی آتی ہے۔ پنجاب میں اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے وہ لوگ خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ اور خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اس کثرت سے پنجابیوں کا ہماری طرف رجوع ہو رہا ہے۔ کہ بعض اوقات ان کو ہماری مجالس میں کھڑا ہونے کی جگہ نہیں ملتی۔

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ صاحب کی عمر بہت تھوڑی تھی۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سے بھی کم عمر پائی تھی۔ مولوی صاحب مرحوم کی عمر سینتالیس سال کی تھی

خواجہ باقی باللہ کی قبر پر کھڑے ہوکر بعد دعا کے فرمایا۔ کہ ان تمام بزرگوں کی جو دہلی میں مدفون ہیں کرامت ظاہر ہے۔ کہ ایسی سخت سرزمین نے ان کو قبول کیا۔ یہ کرامت اب تک ہم سے ظہور میں نہیں آئی۔

ذلت کا رزق قبر پر بہت سے سائل جمع تھے۔ فرمایا۔ یہ سائلین بہت پیچھے پڑتے ہیں۔ پہلے معلوم نہ تھا۔ ورنہ ان کے واسطے کچھ پیسے ساتھ لے آتے۔ شیخ نظام الدین کی قبر پر سائل اس کثرت سے ہوتے ہیں۔ کہ آپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں۔ یہی ان کا رزق ہوگیا ہے۔ جو ذلت کا رزق ہے۔ رزق کی تنگی بعض لوگوں سے بہت برے کام کراتی ہے۔ ایک سائل لودیانہ

ہیں میرے پاس آیا۔ اور ظاہر کیا کہ ایک آدمی مر گیا ہے اس کے کفن کے واسطے سامان کرتا ہوں۔ مہر کی کسر باقی ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ کہ پہلے دیکھنا چاہیئے کہ وہ درست کہتا ہے۔ پھر اس کی پوری مدد کرنی چاہیئے چنانچہ وہ آدمی ساتھ گیا۔ تو تھوڑی دور جا کر سائل بھاگ گیا۔ کیونکہ وہ سب جھوٹا قصہ بنایا ہوا تھا تنگی رزق پر ہر گز گرا۔

مساجد دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ مسجدون کی اصل زینت عمارتون کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیون کے ساتھ ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی کھجور کی چھڑیون سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیون کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیا دارون نے ایک مسجد بنوائی تھی وہ خدا کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رسان۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدون کے واسطے حکم ہے۔ کہ تقوے کے واسطے بنائی جاویں۔

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اگر آپ نے قلعہ نہین دیکھا۔ تو دیکھ لین۔ ع
آثار پدید است صنادید عجم را

اجل میں تاخیر نہین حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ خدا نے دعا کو قبول کر کے سرطان سے شفا دیدی۔ مگر جب کسی کی اجل آجاتی ہے۔ تو پھر رک نہین سکتی۔ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ دعا سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اجل کے آجانے سے پیشتر قبل از وقت جو دعا کی جاوے وہ کام آتی ہے۔ ورنہ جان کندن کے وقت کون دعا کر سکتا ہے۔ ایسی سخت بیماری میں مولوی صاحب مرحوم کا اتنے دنون تک زندہ رہنا بھی استجابت دعا کا ہی نتیجہ تھا۔ یہ تاخیر بھی تعجب انگیز ہے۔ ہم بہت دعا کرتے تھے۔ کہ آدمی اچھا ہے۔ زندہ ہی رہے۔ تب خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔ یعنی کیا اگلے عالم کے تم قائل نہین ہو۔ جو اس دنیا کی زندگی کے واسطے اتنا زور دیتے ہو۔

ایک صوفی ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد ظہر ایک شخص عبدالحق نام جو اپنے آپ کو صوفی ابوالخیر صاحب کے مرید بتلاتے تھے۔ چند طالب علمون کے ساتھ آئے۔ اور بھی دہلی والے آموجود ہوئے۔ حضرت مسیح نے پوچھا کہ کیا تم سب دہلی کے ہو۔ انہون نے کہا۔ ہان۔ پھر میان عبدالحق صاحب نے سوال کیا کہ مین تشفی کے واسطے ایک بات پوچھتا ہون۔ حضرت نے اجازت دی۔

عبدالحق۔ کیا آپ اس مسیح اور مہدی کو یاد دلانے والے ہین۔ جو کہ آنے والا ہے۔ یا کہ آپ خود مسیح اور مہدی ہین

حضرت۔ مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا۔ بلکہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور اس الہام کے مطابق کہتا ہون جو خدا نے مجھے کہا۔ جو آنے والا تھا۔ وہ مین ہی ہون جس کے کان ہون۔ وہ سنے۔ اور جس کی آنکھ ہو۔ وہ دیکھے قرآن شریف مین اللہ تعالے نے فرمایا۔ کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رویت کی گواہی دی۔ دو ہی باتین ہوتی ہین۔ قول اور فعل۔ یہان اللہ تعالے کا قول اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل موجود ہے۔ شب معراج مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسٰے کو دیگر گذشتہ انبیاء کے درمیان دیکھا۔ ان دو شہادتون کے بعد تم اور کیا چاہتے ہو۔ اس کے بعد خدا تعالے نے صدہا نشانات سے تائید کی۔ جو طالب حق ہو اور خوف خدا رکھتا ہو۔ اس کے سمجھنے کے واسطے کافی سامان جمع ہو گیا ہے۔ ایک شخص پیشگوئی کے مطابق قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق۔ عین ضرورت کے وقت دعوے کرتا ہے یہ وہ وقت ہے۔ کہ عیسائیت اسلام کو کھا رہی ہے خدا تعالے نے اسلام کی حمایت کے واسطے جو بات پیش کی ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور بات نہین ہو سکتی۔ انیس سو سال سے عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ عیسے خدا ہے اور معبود ہے۔ اور چالیس کروڑ عیسائی اس وقت موجود ہے۔ اس پر کثیر مسلمانون کی طرف سے ان کی تائید کی جاتی ہے کہ بے شک عیسے اب تک زندہ ہے۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ سب نبی مر گئے پر وہ زندہ آسمان پر بیٹھا ہے۔ اب آپ ہی بتلائین کہ اس سے عیسائیون پر کیا اثر ہوگا

عبدالحق۔ عیسائیون پر تو کوئی اثر ہو نہین سکتا۔ جب تک کہ شمشیر نہ ہو

حضرت۔ یہ بات غلط ہے۔ تلوار کی اب ضرورت نہین ہے۔ اور نہ تلوار کا اب زمانہ ہے۔ ابتدا مین بھی تلوار ظالمون کے حملہ کے روکنے کے واسطے اٹھائی گئی تھی۔ ورنہ اسلام کے مذہب مین جبر نہین۔ تلوار کا زخم تو مل جاتا ہے۔ پر محبت کا زخم نہین ملتا۔ دلائل اور براہین کے ساتھ اس وقت مخالفین کو قائل کرنا چاہیے۔ مین آپ لوگون کی خیر خواہی کی ایک بات کہتا ہون۔ ذرا غور سے سنو۔ ہر دو پہلوؤن پر توجہ کرو۔ اگر عیسائیون کے سامنے اقرار کیا جائے۔ کہ وہ شخص جس کو تم خدا اور معبود مانتے ہو بے شک وہ اب تک آسمان پر موجود ہے۔ ہمارے نبی تو فوت ہو گئے۔ پر وہ اب تک زندہ ہے۔ اور قیامت تک رہے گا۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ اگر ہم ایسا کہین تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور اگر ہم عیسائیون کے سامنے یہ ثابت کر دین کہ جس شخص کو تم اپنا معبود اور خدا مانتے ہو۔ وہ مر گیا مثل دوسرے انبیاء کے فوت ہو کر زمین مین دفن ہے۔ اور اس کی قبر موجود ہے۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ بحثون کو جانے دو۔ اور میری مخالفت کے خیال کو چھوڑ دو۔ مین پرواہ نہین کرتا۔ کہ مجھے کوئی کافر کہے۔ دجال کہے۔ یا کچھ اور کہے۔ تم یہ کہو۔ کہ ان ہر دو باتون مین سے کون سی بات ہے جس سے عیسوی مذہب بیخ و بنیاد سے اکھڑ جاتا ہے۔ اس تقریر کا میان عبدالحق صاحب پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ فوراً کھڑا ہو کر حضرت اقدس کے ہاتھ چومے۔ اور کہا۔ مین سمجھ گیا۔ آپ اپنا کام کرتے جائین۔ مین دعا کرتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ترقی دے۔ انشاء اللہ تعالے ضرور آپ کی ترقی ہوگی۔ یہ بات صحیح ہے۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالے)

انصار بدر

توجہ فرماوین۔ آپ صاحبان کی بہت امداد کی ضرورت ہے۔ اگر ہر ایک خریدار زیادہ نہین۔ سردست ایک ایک خریدار اور پیدا کرے۔ تو اخبار کی تعداد چودہ سو تک پہنچ سکتی ہے۔ سردست خرچ بہت زیادہ اور آمد بہت کم۔ نصاحب پرداز میرے سر پر بہت بوجھ ہے اور اس بوجھ کے علاوہ اور بوجھ بھی ان پر ہین۔ وقت ضرورت فنڈ نہ ہونے سے جو تکلیف منیجر کو ہو سکتی ہے اس کا قیاس آپ صاحبان کر سکتے ہین۔ اگر اس وقت فنڈ کافی ہوتا۔ اور پورا سامان مہیا ہو سکتا۔ تو سفر دہلی کے متعلق روزانہ اخبار نکل سکتا تھا۔ مگر کیا کیا جائے۔ بہر حال اللہ تعالے کے فضل پر بڑی بڑی امیدین ہین۔ آپ صاحبان خریدار پیدا کرنے مین اعانت فرماوین۔ اور اگر خریدار پیشگی قیمت عطا فرماوین۔ تو اس سے کارخانے کو بہت امداد مل سکتی ہے۔

محمد صادق
منیجر ۔ ۔ ۔ دہلی

۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ آیا ہے - فرمایا - اگلے دن جو خواب میں چنے دیکھے تھے معلوم ہوتا ہے کہ میر ناصر نواب صاحب کی بیماری کی طرف اشارہ تھا -

(میر صاحب دو روز سے درد شکم سے بہت تکلیف میں ہیں - اب بہ نسبت سابق آرام ہے - خدا تعالیٰ شفا دے)

لودیانہ میں قیام ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو مولوی … صاحب جماعت لدھیانہ کی طرف سے حضرت کی خدمت میں ایک عریضہ لے کر آئے کہ حضور واپسی پر ایک دو دن کے واسطے لدھیانہ ٹھہریں - حضور نے … یہ درخواست قبول فرمائی - دہلی میں غالباً ایک ہفتہ اور قیام رہے گا - انشاء اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ (حامداً و مصلیاً) فدک

اما بعد چونکہ سائل نے رسالہ موسومہ اصلاح ع۱۲ صفحہ ۵ میں ایک مقدمہ فیصل شدہ فدک کو جو بعد خلافت راشدہ بخوبی فیصل ہو چکا ہے - بعد مدت تخمیناً ۱۳۰۰ سال کے بعد خلافت خاتم الخلفاء مہدی معہود و مسیح موعود از سر نو چھیڑا ہے - اور پھر قرآن مجید سے طالب جواب ہو کر فیصلہ چاہا ہے - لہٰذا حسب درخواست سائل کے ہم اس وقت احادیث کی تحقیق و تنقیح کی طرف متوجہ نہیں ہوتے - صرف قرآن مجید کی چند آیات بحکم والخیر کلہ فی القرآن چند سطور ذیل میں پیش کرتے ہیں - سائل پر واجب ہے - کہ اگر ہمارے جواب کا نقض کرنا چاہے تو نصوص قرآنی سے ہی کرے - لا غیر مگر سائل پر واجب ہے - کہ شقوق ذیل میں سے فدک کی نسبت کوئی شق متعین کر لے - اگر وہ شق ہمارے مسلمہ ہے - تو فیہا ورنہ ثبوت کامل اور صحیح اپنی شق مسلمہ کا پیش کرے - اور وہ شقوق یہ ہیں - فدک خواہ کوئی باغ ہو یا گاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت میں کس طریق سے آیا تھا - آیا زر خرید تھا - یا کسی نے آپ کو ہبہ کیا تھا - یا بذریعہ وراثت آپ کا مملوکہ ہو گیا تھا - یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیات میں اپنی ملکیت مقرر فرما لیا تھا - یہ سب شقوق ہمارے نزدیک باطل ہیں - اگر سائل کے نزدیک انہیں سے کوئی شق صحیح ہو تو اثبات اس کا سائل پر واجب اور ضروری ہے - بعد اس کے مطالب جواب ہو سکتا ہے - ثبت العرش ثم النقش - اور اگر یہ فدک اموال غنیمت میں سے تھا جو عند الفریقین صحیح اور ثابت ہے - تو وہ خزانہ شاہی میں داخل ہوا - جس کو باصطلاح شرع بیت المال کہتے ہیں پھر وہ مال متروکہ مملوکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کب ہوا - اور آیات یوصیکم اللہ فی اولادکم … الا یرث کے تحت میں کب داخل ہوا - اموال غنیمت کے واسطے نص قرآنی موجود ہے - واعلموا انما غنمتم من شیءٍ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل ان کنتم آمنتم باللہ الی قولہ واللہ علی کل شیءٍ قدیر - پارہ دس رکوع پہلا

اور اگر یہ فدک مال فی میں سے تھا - تو اس کی نسبت نص قرآنی موجود ہے - وما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل کیلا یکون دولۃً بین الاغنیاء منکم - ان آیات کے آخیر میں مال فی کا مال متروکہ مملوکہ نہ ہونا کس قدر تاکید سے ارشاد فرمایا گیا ہے -

اور خزانہ شاہی یعنی بیت المال میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما کر اس کے مصارف کو خود بیان فرما دیا - اور جواب حضرت صدیق اکبر کی جانب سے اگر دعویٰ وراثت حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف سے واقع ہوا ہو - اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں داخل فرما دیا - تاکہ قیامت تک یہ جواب قرآن مجید میں قائم رہے - اور اسی لئے روایات میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نسبت وارد ہے - فوجدت فاطمۃ ولم تتکلم حتی ماتت - یعنی حضرت فاطمہ علیہا السلام اس اپنی درخواست سے جو خطائے اجتہادی کی وجہ سے واقع ہوئی - متنزل ہوئیں - اور تا وقت وفات اپنی کے اس بارہ میں کلام نہیں کیا - اور کیونکر پھر اس بارہ میں کلام کرتیں - حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما - باقی الفاظ سائل کے جو خلاف تہذیب یعنی فدک کا فرق کرنا یا مجادلہ وغیرہ ہیں - وہی الفاظ حضرت باب علم لدینہ کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں - کیونکہ انہوں نے بھی کسی طرح کی تبدیل و تغیر اپنی عہد خلافت میں نہیں فرمایا - فما ہو جوابکم فہو جوابنا - اور اگر من بعد اس خلافت نبوت کے کسی نے اس شاہی خزانے یا بیت المال میں تبدیل یا تغیر کی ہو تو وہ ہم پر حجت شرعی نہیں ہے -

سوال دوم کا جواب اسی قدر کافی ہے - کہ اگر تسلیم کیا جاوے - کہ جملہ اہجر استفہموہ کے قائل حضرت عمر ہی ہیں - اور دیگر اہل بیت مثل حضرت علی رض وغیرہ کے نہیں ہیں - جیسا کہ بعض روایات صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہے - تو جب دیگر صحابہ اور حضرت عمر چلے گئے - تو پھر حضرت علی رض اور ابن عباس علیہما السلام وغیرہ نے دوات قلم مطلوبہ کیوں نہیں حاضر کر دیا - پس جو سوالات سائل نے حضرت عمر پر کئے ہیں حضرت علی رض اور ابن عباس اور دیگر اہل بیت پر بھی وارد ہوتے ہیں - فما ہو جوابکم فہو جوابنا - اور جملہ اہجر استفہموہ سے مراد یہ ہے - کہ یہ کلام حضرت اقدس کا غلبہ مرض کے سبب سے صادر ہوا ہے - اچھی طرح سے دریافت کر لو - کیونکہ حضرت اقدس کی عادت لکھنے کی نہیں تھی - کما قال اللہ تعالیٰ … اور ہجر کے معنی قاموس وغیرہ میں غلبہ مرض سے خلط کلام اور کوئی کلام خلاف کہنے کے ہیں اور یہ شان نبوت کے خلاف نہیں ہے - کیونکہ بسبب غلبہ مرض کے اضطراری ہے - نہ اختیاری - اور بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں - اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد - تو ان وصیتوں کے وقت اگر آپ لکھ سکتے تھے - تو دوات قلم طلب کیوں نہیں فرمایا - ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے - کہ خود حضرت ہی کو صحابہ کرام سے حسبنا کتاب اللہ کا اقرار لینا منظور تھا - جب یہ اقرار آپ نے صحابہ کرام سے سن لیا - تو پھر آپ نے دوات قلم طلب نہ فرمایا - کیا اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں تھا - کہ آنحضرت صلعم کو کامل افاقہ دیکر اس مسئلہ ضروریہ کی نوشت خواند کرا لیتا اور خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بھی اسی اقرار کے لینے کی تاکید بایں الفاظ ارشاد فرماتا ہے - قال اللہ تعالیٰ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذٰلک لرحمۃ وذکری لقوم یومنون - افسوس ہے - سائل پر کہ حضرت عمر کے مطعون قرار دینے کے لئے اہل بیت حضرت کو بھی مطعون قرار دیتا ہے - اور اللہ تعالیٰ پر بھی حرف گیری کرتا ہے - اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عدم تعمیل حکم الٰہی کا اعتراض وارد کر کے معزول عن الرسالۃ کرنا چاہتا ہے - کما قال اللہ تعالیٰ - بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس - والسلام علی من اتبع الہدیٰ

اطلاع - آج مورخہ ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم آنے پر جناب الحاج الحکیم حضرت مولوی نورالدین صاحب دہلی تشریف لے گئے ہیں - کیونکہ جناب میر ناصر نواب صاحب کی طبیعت علیل تھی - احباب میر صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرماویں اور خداوند کریم حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مع تمام خدام کے خیریت سے دارالامان والایمان میں جلد واپس لائے آمین - محمد یدر

اطلاع - تازہ خط آمدہ از دہلی سے پتہ لگا ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی شخص نے بذریعہ تار دریافت کیا کہ آپ کب واپس تشریف لیجائیں گے - آپ نے جواب دیا کہ ایک ہفتہ اور یہاں ٹھہریں گے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا ۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ کویم بانو گرانی چہادر قادیان مینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹	دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مینی
سلسلة الجدید جلد ۱	شعبان جمعة المبارک ۔ مطابق ۔ اکتوبر ۱۹۰۵	سلسلة القدیم جلد ۴
ای جہان منتظر خوش باش کا مد لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح وو آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱ ۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون

۲ ۔ وقالوا من ذا الذی یشفع عندہ ھیھات ھیھات لما توعدون

۳ ۔ قل ان اللہ عزیز ذو انتقام افلا تومنون

۴ ۔ قل عندی شہادة من اللہ فہل انتم تومنون

۵ ۔ قل ما اذری لکم من امری ۔ والحمد للہ رب العالمین

۶ ۔ انا انزلناہ فی لیلة القدر ۔ انا کنا منزلین

ترجمہ ۔ ۱ ۔ مت خوف کر ۔ مجھ سے رسول میری درگاہ خوف نہین کیا کرتے ۔

۲ ۔ اور کہتے ہین کون ہے جو اس کے پاس شفاعت کرے دور ہے ۔ دور ہے ۔ یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے

۳ ۔ کہہ ۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے ۔ قدرت والا ۔ کیا تم ایمان نہین لاتے ۔

۴ ۔ کہہ ۔ میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہین لاتے

۵ ۔ کہہ مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا ۔ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے ۔ پروردگار جہانون کا

۶ ۔ اس کو ہم نے لیلة القدر مین اتارا تحقیق تھے ہم اتارنے والے ۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے

۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ دیکھا ۔ کہ ایک مکان ہے ۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے ۔ جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤن رکھنے کے بھی ہین ۔ اوپر ایک دروازہ ہے ۔ مین اس زینہ پر چڑھتا ہون ۔ مگر چڑھ نہین سکتا اتنے مین اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا ۔ اور کہا کہ دوسرے راستہ سے آؤ ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے ۔ اور فوراً پہنچ سکتے ہین ۔ مگر دوسرا راستہ دور ہے کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے ۔ پس ہم اس دوسرے راستے سے جانے لگے ۔ تو دیکھا ۔ کہ مین ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہون ۔ اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے ۔ اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے ۔ جو آگے آگے چلتا ہے مین غفار کو کہتا ہون کہ آگے مت نکل ۔ ہمارے ساتھ ساتھ چل تھوڑا راستہ طے کیا تھا ۔ کہ آنکھ کھل گئی ۔

قیمت اخبار

والیان ریاست	سنہ ۳۰
معاونین	عنہ
برضائے خود	صہ
	ے
عام قیمت	ع

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ عنایت فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے ۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ۔

تار خبر از امریکہ ۔ ڈوئی مدعی نبوت جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو دفعہ مقابلہ پر بلایا تھا اور لکھا تھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آیا تب بھی خدا تجھے ذلیل کریگا مرض فالج مین گرفتار ہے اسکا عقیدہ ہے کہ جو بیمار ہوتا ہے وہ خیالات کے قابو مین آنیکے سبب بیمار ہو جاتا ہے اور

عصر جدید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

آج اگست ۱۹۰۵ء کا عصر جدید بطلب میرے پاس بھیجا گیا جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ مضامین مندرجہ رسالہ میں خصوصاً پڑھوں۔ اور قابل ایڈیٹر خواجہ غلام الثقلین کی دماغ سوزی کی داد دوں۔ میں اپنے دوست کو محروم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ لہذا میں نے مضمون مندرجہ کو بغور پڑھا۔ اور اب اپنی رائے پیش کرتا ہوں امید ہے۔ ہمارے لائق ایڈیٹر عصر جدید اس خاکسار کو بھی ناکام نہ رہنے دیں گے۔ لائق ایڈیٹر نے جیسا ظاہر کیا ہے۔ کہ اس جدید مذہبی تحریک کو سال بھر سے کسی اچھے موقعہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ یہ قطعی خلاف واقعہ ہے افسوس ہے۔ کہ ایسا قابل ایڈیٹر تعلیم یافتہ ہو کر بایں درجہ پریشان دماغ ہو۔ کہ حافظہ ہی نہ رہے۔ یا خلاف واقعہ امور پر قلم اٹھانے کی جرأت کرے۔ اس تحریک جدید پر تو وہ ۱۹۰۱ء سے طبع آزمائی کر رہا ہے۔ اسے یاد ہونا چاہیئے۔ کہ البشیر کے کالم جب ہمدردی کے عنوان سے سیاہ کئے جا رہے تھے۔ تب بھی اس طبعاً نکتہ چین کا قلم نہیں رکا تھا۔ میرٹھ کے قیام یعنی ۱۹۰۴ء میں کچھ چٹکیاں لیتا رہا۔ ۱۹۰۴ء میں بھی ہمیں اس طبعاً نکتہ چین کی خدمتگذاری بیلی معلوم ہوئی تھی۔ اور آج بھی ہم بادب اس کی حق خدمتگذاری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں اس سلسلہ عالیہ کے خلاف قلم اٹھانے اور طبعاً نیش زنی کرنے کی تحریک اصل میں اس کو اس لئے ہوئی۔ کہ فاضل سیالکوٹی مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک ذاکر ہرزہ سرا بد لگام کی تحریر ناشائستہ اور سخت گندی فحش کذب بیانی پر قلم اٹھایا۔ اور ذاکر اور اس کے ابنائے جنس پر بجلیاں گرائیں۔ ہم کو تو پہلے ہی سے یقین تھا۔ کہ عصر جدید کا ایڈیٹر ان نیزوں سے بلبلایا ہوا ہے رہے چیخنے چلانے بیچارہ کیسے رہ جائے گا۔ لہذا اس تحریک کو اگرچہ اس نے عمداً چھپایا ہے۔ مگر واقعات حقیقی کو چھپانا اور غلط بیانی سے کام نکالنا کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی برا سمجھا ہو یہ صنعت عالی ورثہ میں پائی ہے پھر کیوں ضرورتاً اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ہم ذاکر اور عصر جدید کے ایڈیٹر کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ تھان کا ٹکڑا تھا۔ اس لئے سخت ایٹر کی ضرورت ہوئی۔ ایٹر کھاکر چپ ہو گیا مگر ایڈیٹر عصر جدید نئی روشنی کا آدمی ہے۔ اس کے لئے اس کے موافق علاج کی ضرورت ہے۔ تا فاسد مواد اس موقعہ پر بھی پھر خود نہ کرے۔ طرز تحریر پہلے کا ناشائستہ تھا۔ اس لئے فاضل سیالکوٹی کو تلخ نسخہ دینا پڑا۔ عصر جدید کی طرز تحریر زمانہ تہذیب کی ہے۔ اس کے لئے عمدہ کونین مگر شہد کے غلاف میں درکار ہے۔ تا آہستگی سے گلے سے اتر جاوے۔ لہذا ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مرضی کے موافق خدمت کریں گے۔ مرزا صاحب ہی پر کچھ منحصر نہیں ہے۔ ہم کو تو آج ہندوستان میں ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کے عروج نے ایڈیٹر عصر جدید کی آگ کو نہ بھڑکایا ہو۔ اور وہ محسود اس کے قلم سے بچا ہو۔ یا تو حقیقتاً یہ آگ ہی اس میں موجود ہے۔ جو اسے بعض نئے موقعوں پر پریشان کر دیتی ہے۔ یا وہ کمزور طبع ضعیف الدماغ اپنے دماغی قوی کو کار عالم کے قابل نہیں پاتا۔ اور پریشان ہو کر مجنونانہ بڑ ہانکنے لگتا ہے۔ بہرحال ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیا فرماتے ہیں

عصر جدید کی بے تعصبی

شروع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ پبلک کو اپنے بے تعصبی اور بے لاگ تحریر کا یقین دلائے۔ اور اس غرض کے لئے وہ قرآن شریف کی آیۃ کریمہ "فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ" کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ مگر کیا اس کی تحریر بعض مضمون اس کی تائید کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ متعصب گروہ یا شخص ہمیشہ پہلے اپنی بے تعصبی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ اور اسے بطور مقدمہ بیان کے پیش کرتے ہیں۔ تا لوگوں یا اپنے دل کو تسلی دیں یہ دھوکا ہوا کرتا ہے۔ مجرم ہی ہمیشہ صفائی کی طرف سب سے پہلے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقتاً وہ بے تعصب ہوتا تو پبلک خود سمجھ لیتی۔ اسے اس مزید یقین کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا پبلک پر بے اعتباری تھی۔ یا اپنے دل پر۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس آیۃ کریمہ کے بموجب ہمیشہ ہم کو صحیح اور سچ بات بے تکلف ہر جگہ اور ہر شخص سے لینا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ چاہیئے تو ایک فرض ہے اور لینا ایک عمل ہے۔ وہ ثابت تو کرے۔ اس کا منشا علم فرضی سے ہے۔ یا واقعی عملاً وہ ایسا کرتا ہے افسوس کہ ایسا عمل بے عیب نہیں ہے۔ جیسا اس طبعاً نکتہ چین کا دعوی بے عیب ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مدظلہ کے عیوب کے ساتھ اگر وہ ان کے محاسن اور ان کے گروہ کی کچھ خوبیاں بھی لکھ دیتا۔ تو یہ قیاس ہو سکتا تھا۔ کہ نظر عمیق ڈالی گئی ہے۔ اور بے تعصبی اور نیک نیتی سے کام لیا گیا ہے۔ مگر کیا کوئی ذی عقل اسے باور کر سکتا ہے۔ کہ جب کہ ایڈیٹر عصر جدید تک میں بعض اوصاف حمیدہ بھی ہیں۔ تو مرزا صاحب مدظلہ میں نہ ہوں گے۔ جو باعتبار اپنے حسن اخلاق کے دوست دشمن سب کی نظر میں خلیق منکسر درگذر کرنے والے راست باز ہیں۔ یا اگر فرض کر لو۔ اس طبعاً نکتہ چین کی رائے میں وہ ان اوصاف سے نہ سہی کسی اور صفت حسنہ سے متصف ہیں۔ تو کیا اس کا اظہار اس کے لئے باعث شرم تھا۔ کیا یہی تحقیقات شہادتوں میں سے صرف برائیاں چن لینے کو کہتے ہیں۔ آفرین اس بے تعصب ایڈیٹر کے ... آفرین

نئے انبیاء سے بغض

اس کے عنوان کے تحت میں یہ طبعاً نکتہ چین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے اخبار نویس حواری وغیرہ اس بات کو دوہراتے نہیں تھکتے۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت سقیم ہے۔ اس لئے ایک جدید رسول اور مجدد اور ہادی کی ضرورت ہے۔ اس دعوے کے پہلے حصہ سے ہم کو اتفاق ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ اور اگر صاف صاف دلائل اور مفید اور برحق تعلیم ہم کو ملے۔ تو ہم بے تامل ایک ہادی اور ایک رسول کو لینے کے لئے آمادہ ہیں۔ یہ خاکسار پبلک سے فیصلہ چاہتا ہے۔ کہ اس اوپر کی تحریر میں پہلا حصہ کونسا ہے۔ جس سے آپ کو اتفاق ہے۔ اور وہ دوسرا حصہ کون سا ہے۔ جس سے ناتفاقی ہے۔ میری عقل رہبری نہیں کرتی۔ کہ ایک جملہ میں جو یہ کہتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی حالت سقیم ہے۔ اس لئے ہادی رسول کی ضرورت ہے۔ اول حصہ کون سا ہے اور دوسرا کون سا ہے۔ اور جبکہ وہ رسول کو لینے کے لئے بشرط تعلیم برحق آمادہ ہے۔ تو انکار کس حد سے ہے۔ افسوس ججی کی کرسی پر بیٹھ کر ایک اردو کے فقرہ پر بھی قدرت فہم نہ ہو تا کس درجہ ذلت و خواری ہے حضرت مرزا صاحب کے اخبار نویس و حواری اپنے دلائل کو اور اظہار حق کو دوہرانے کیوں تھکیں گے۔ جبکہ عصر جدید اپنے منطق اصلاح تمدن کو جس کی اعلیٰ تعلیم قرآن شریف میں ہی موجود ہے۔ بار بار دوہرانے نہیں تھکتا اور محض فضول قوم کا روپیہ صرف کرا رہا ہے۔ اور اپنے نمود کے لئے یا پیٹ پالنے کے لئے اس قدر سرگرم ہے۔ کہ ہر ماہ ایک پرچہ اسے رٹ سے بھرا ہوا نکال رہا ہے۔ اور پھر نہیں تھکتا۔ اے طبعاً نکتہ چین اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ہی قلم ہاتھ میں لیا ہوتا۔ جس رسول پاک کی تعلیم کو سارے عالم نے مانا ہے۔ جب اسی کی تعلیم فاضل ایڈیٹر کو راہ راست پر نہ لا سکی۔ تو اب وہ اگر جدید

عزیزون کو کٹوانا تو روا تھا یہ ناروا ہے۔ کیا حرب جمل اور حضرۃ علی کی وقت کی لڑائیان اور حضرت امام حسین کا کوفہ جا کر بیعت لینا اجماع قومی کے اصول سے قابل نکتہ چینی نہین ہے۔ علیگڈھ کالج کی جدید تحریکات مذہبی کی بابتہ افسوس اجماعی اصول پر کوئی نکتہ چینی نہین ہوئی۔ اے نادان ناسمجھ! مامورمن اللہ اور مرسل کبھی مداہنہ نہین کرتے وہ اظہار حق مین کسی سے نہین دبتے جناب سید انبیاء رسول اللہ علیہ السلام کا فعل عین صواب اور ٹھیک مرضی آلہی کے ماتحت تھا اور عدل یہی تھا۔ کیونکہ حفاظت خود اختیاری اسی مین تھی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام امر آلہی مین کسی سے نہین ڈرسکتا۔ مجسٹریٹ کے سامنے جس امر کا اقرار کیا تھا وہ ایک خاص شخص کیساتھ معاہدہ تھا جیسا معاہدہ حضرت سرور عالم نے بھی صلح حدیبیہ کیا تھا۔ یہانتک کہ لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔ اور مکہ سے بے حج مراجعت کی تھی۔ کیونکہ آلہی مصلحت اُسی مین تھی جس معاہدہ کا یہ ذکر ہے یعنی یہ کہ کسی کی موت کی پیشگوئی کرنا اور اس کا اعلان کرنا مجسٹریٹ کے فیصلے سے قبول کر لیا۔ اس کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ حجت ختم کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس واقعہ سے قبل ہی ایک عیسائی ایک آریہ ہندو ایک مسلمان کی موت یہ تین معین بطور حجت کے ہوچکی تھین۔ آئندہ نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ کوئی پیشگوئی کرنی تھی پھر معاہدہ کرنے سے کیا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہو۔ کہ کوئی پیشگوئی ہی شائع نہ ہوگی۔ تو یہ بیہودہ خیال ہوگا۔ کیونکہ سینکڑون پیشگوئیان جب سے آجتک شائع ہوچکی ہین۔ پھر یہ معاہدہ کسی طرح اخلاق کا ضعف نہین ظاہر کرسکتا۔ نہ کلمہ حق چھوڑنا اس کو کوئی کہہ سکتا ہے۔ ہر وہ شے جو تمہارے چھوٹے سے دماغ مین نہ آسکے۔ تو وہ کیون لغو خلاف اصلیت ہے؟ تم کو یہ عقدہ آجتک نہین کھلا۔ کہ کس طرح تم اختلاط والدین سے اس عالم مین تشریف لائے۔ تو پھر نہ سمجھنے پر تم کو کبھی اپنی پیدائش پر لغویت اور خلاف اصل ہونے کا شبہ ہوا؟ کبھی نہین۔ اسی طرح ہر معاملہ کو غور سے سمجھو۔ سمجھنے پر جو لغو معلوم ہو۔ اسے لغو سمجھو۔ مسیح نے تن تنہا مصلوب ہونا حسین نے تین دن کی بھوک پیاس مین ہزارون زخمون سے شہید ہونا قبول کیا۔ اور کلمہ حق کو نہ چھوڑا۔ بے شک کوئی دوسرا امام و نبی بھی ایسا نہین کریگا۔ کلمہ حق کو چھوڑنا اور بات ہے۔ اس کی یہی مثالین درست ہین۔ مگر معاہدہ شخصی کسی مدت تک کسی تحریر کی روش کے متعلق وہ امر ہے جس کی مثال ہمنے بتائی۔ مگر اے خوش دماغ مسئلہ تقیہ کی بابت جناب شاہ ولایت علی ابن ابی طالب اور امام حسین شہید کی بابت کیا خیال ہے۔ وہ کلمہ حق کا چھپانا ادنیٰ ادنیٰ انسان کے مقابلہ پر کس طرح آپ کی طبع آزادی پسند حق جو گوارا کرتی ہے؟

ہمارا سچ ہے۔ اگر آپ جیسے خوش دماغ جج ہون۔ اور قوم کے مصلح ہون۔ تو ہدایت گونگی اور اندھی ہی ہے۔ مگر تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔ نبی کی اسی لئے ضرورت ہے کہ اکثر لوگ کم عقل مکارون اور دجالون کے فتنون مین پھنسے ہوئے ہین

مرزا صاحب کے اسراف کی حقیقت تو جب کھلتی جب تم واقعات کو ایمانداری سے لکھتے۔ اور اس عرضی کو تحقیقات کی حد تک لیجا کر صحیح ثابت کردیتے۔ چلتے ہوئے فقرے ہر شخص جانتا ہے۔

لنگر کا چندہ محض نذرانہ حضرت مرزا صاحب کا ہے اونھین اختیار ہے جس مین چاہین صرف کرین۔ تم کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ تم خوردہ گیری کرو۔ تم کو ثابت کرنا چاہیئے کہ یہ رقوم بطور امانت مرزا صاحب کے پاس بھیجی جاتی ہین اور ان مین خیانت ہوتی ہے۔ ورنہ منجملہ اور خرافات کے ایک یہ بھی ہے۔ اپنے اوقات اور مصارف امام باڑہ جات پر نظر ڈالکر اور مجتہدون کی پاک کمائیون اور پاک مصارف پر نگاہ کرکے کچھ کہا جائے۔ تو خیر صبر ہوگا

طعنہ بر خوبان بدین روئے سیاہ

مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ بڑی جائداد خرید کی ہے۔ اور اپنی حالت درست کرنے کی کوشش سب پیرون فقیرون۔ مولویون اور امام باڑون اور تعزیون کی چراغی پر خورش پوشی کرنے والون سے زیادہ کی ہے محض افترا پر افترا ہے۔ ہم کیا کہین بجز اس کے کہ لعنة الله علی الکاذبین۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کی جائداد اللہ تعالےٰ خود بڑھا رہا ہے۔ قادیان کا مالک مرزا صاحب کا خاندان ہے۔ شرط واجب العرض یہی ہے کہ جو شخص قصبہ مین لاوارث فوت ہوجائے۔ تو اس کی اراضی کے مالک مرزا صاحب ہین۔ اس طرح اللہ تعالیٰ روز بروز توسیع ملکیت کر رہا ہے۔ اس بارہ مین انسان کی امداد کی حاجت ہی نہین ہے۔ رہی مکانات کی توسیع جس پر عصر جدید نے اپنے بوسیدہ منطق ختم کرکے بہت فخر کیا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ کہ جس کے گھر بہت سے مہمان آئین گے وہ شریف میزبان ضرور ان کی خاطر داری کرے گا۔ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہ کے حضور مین صدہا مہمان آتے ہین۔ اس لئے آپنے مکانات کی توسیع کو بہت ضروری سمجھا۔ ہان وہ بخیل میزبان کیون اس کی قدر کریگا۔ اور کیون اُسے ضرورت ہوگی۔ جس کے پاس کوئی آتا ہی نہ ہو۔ جس قوم کے اخلاق مین اس قدر وسعت نہ ہو۔ کہ بارہ اماموں سے زیادہ کی ضرورت حقہ کو محسوس کرسکے۔ چاہے دنیا کی عمر ہزارون سال ہی کی۔ بعد جناب رسول اللہ کیون نہ ہو۔ تو اس کے دل مین معاونون کے لئے کہان جگہ۔ یہ منطق تو ہر مجتہد الہٰیا

شیعہ پر صادق آسکتی ہے۔ کیونکہ بکثرت امام باڑہ جات مسکونہ مکانات کے ساتھ تھی مین۔ اور مکانات کی توسیع کے موجب ہین۔ اسی مشاہدہ نے بدگمانی سکھائی ہے بمقتضائے تجربہ یہی تھا۔ اس لئے ہم بیچارہ کو زیادہ خفیف کرنا نہین چاہتے عاقلان را اشارہ کافی۔

مرزا صاحب کا خدا اگر کفیل نہ ہوتا۔ اور اگر وہ قوم کے دلون مین کشش مقناطیسی کا اثر نہ پیدا کرتا۔ تو دنیا کے فرزند مقدمہ بازیون ہی مین فیصلہ کردیتے۔ آپنے اس مامور من اللہ پر کون سی مصیبت توڑنے کی کوشش نہین کی۔ اور کس دقت مین سے مٹھلنے دیا۔ تجارت اور مفت کے روپیہ عیش تو البتہ وہ مولوی کر رہے ہین جن سے جناب کو سابقہ پڑتا ہے۔ بلا چونکہ مشاہدہ نے ڈھکوسلے بازی شعبدہ بازی ہمیشہ دکھلائے ہین۔ اس لئے آپ کو کیون کر اس افترا پردازی نا[illegible] کی قدر ہوسکتی ہے۔ زائرین کربلا کے دل سے کوئی پوچھے کہ کس طرح جیب تمنا و جیب جامہ خالی کر[illegible] غدر اس لوٹ سے جو لوٹ ہو۔ مالی و اخلاقی۔ مالی کا یہ حال ہے۔ کہ کافذ اور چھیپون کے سنگھاسن کی [illegible] قوم کے لاکھون کروڑون روپے نکلے جاتے ہین۔ اخلاقی کا یہ حال ہے۔ کہ ہر شخص کے ملی سکھنے کے لئے [illegible] مخالفون کو زبان ہاتھ یا دن عرض ہر طرح سے نقصان پہنچاؤ۔ چاہے آبرو ہی کیون نہ جائے۔ مگر موقعہ پا کر [illegible] دو۔ فاسق بنا دو۔ زانی بنا دو۔

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است [illegible]

مرزا صاحب کا گھر اگر ہزار یا دہ ہزار روپیہ مین [illegible] ہوجائے۔ تو ناگوار۔ لیکن مشہد مقدس مین چار جا بجا [illegible] لاکھون روپیہ کھا جائے۔ نوبنبد۔ زندہ انسان بندگان خدا امن و عافیت پائین۔ تو نا روا۔ ہڈیون کے قافلے کے قافلے زمین مین گڑتے چلے جائین۔ اور یہ لاکھون کے خرچ مین [illegible] خاطر۔ چاہے مہینہ بھر کے بعد نکالکر پھینک دئے [illegible] افسوس آپنے اپنی اس قدر علمیت دکھا کر ناحق [illegible] آپ کو ہر چہ گیرد علتی علت شود کا مصداق بنالیا۔ [illegible] آپ کی لیاقت اس تحریر کی زمانہ پر روشن ہوگئی جو معیار جناب کا ہے۔ اس پر تو سوائے تاریکی فرزند کے اللہ کی نورانہ اترا ہے۔ نہ اتریگا۔ [illegible] یہ ہے کہ سر دلبران در حدیث دیگران۔ اور اصل مسئلہ کو لاکر ہم سب کی قلعی کھولدیجئے۔ اس قد تو مین مین سے کیا حاصل۔ حضور نے کا پلا دیکھکر ہم خود فیصلہ کرلینگے اصل قرآن شریف بھی مل جائے گا۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ رخصت لے کر سرداب چلے جائیے۔ ورنہ اس معصوم [illegible] کو بے آب و گیاہ زندہ کو زندہ بغل مین لانا مشکل ہے جیسا مسیح کو زندہ کرکے آسمان سے لانا آسان ہے۔

الغرض اس تمام تحریر سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آپ سے اگر ممکن ہو۔ تو کبھی اللہ تعالےٰ کے چہرہ کو دنیا مین چمکنے نہ دین تن کیونکہ نور حق سے تو کر وڑون کی جعلسازیان اور افتراپردازیان کھل رہی ہین۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندون پر رحم فرماتا ہے اور ہادی بھیجتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا راہ راست پر آئے۔ لیکن مدعی کیون اپنی کرنی سے باز آتے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھین گے۔ جب تک قدرت ہے۔ مگر اے نادانو! "اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"

کم سے کم اس بحثا بحثی مین یہ بات تو کھل گئی۔ کہ مامور من اللہ اور مرسل من اللہ کے ساتھ اس طرح دنیا عناد رکھتی ہے۔ اگلون پر ہنستے ہین۔ کہ کیسے نادان تھے۔ کہ راستی سے منہ موڑا۔ کیا عقل نہ تھی۔ لیکن ہمنے اپنی آنکھون سے دیکھ لیا۔ کہ مفسد ہمیشہ مصلح بن کر قوم کو راستبازون کی طرف جانے سے روکتے ہین۔ اللہ تعالےٰ کے ہزارون ہزارون شکر۔ کہ اس نے امام معصوم کی صداقت اپنے لاکھون نشانات آسمانی سے قایم کردی۔ اور ثابت کر دیا کہ تاریکی کے فرزند اور ان کے چیلے چاپڑے نجات سے بے نصیب اور اس راہ پاک سے کوسون دور پڑے ہوئے ہین۔ زمانہ سنت اللہ پر چل رہا ہے۔ اور سنت اللہ ہی ایک غیر قابل تغیر قانون ہے۔ سنت اللہ توڑنے والون پر زمانہ تیارہ کہ کر رہتا ہے۔ یہی خدا کی لاٹھی ہے۔ پیسہ اخبار کی لگ چکی۔ عصر جدید بھی راہ طے کر رہا ہے۔ عنقریب اس منزل پر پہنچیگا۔ جہان اس کے بھائی پیشوائی کرین گے

آخر مین یہ عاجز اس اظہار کے بغیر نہین رہ سکتا کہ

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنہ پاکان کند

غلام مسیح موعود ذوالفقار علی خان۔ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین۔ اور قیامت تک ہوتی رہین گی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پیشگی تین روپے۔ عـہ۔ درخواستین بنام معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر مدیر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین

درخواست دعا۔ میان احمد الدین صاحب زرگر شجاع آبادی ضلع ملتان دعا کے لئے درخواست کرتے ہین احباب انکے لئے دعا فرماوین

حرمت تصویربازی

ذکر آیا کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈون کو خرید کر خطوط مین استعمال کرین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ میرے نزدیک یہ درست نہین بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہمنے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی۔ وہ اس واسطے تھی۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہین۔ اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہین۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہین۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہین رکھتی۔ بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فایدہ ہے۔ اور نقصان نہین۔ تو وہ حسب ضرورۃ اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس یورپ کی ضرورۃ کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے۔ جن مین لکھا تھا۔ کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت مین ہر ایک امر جو ما ینفع الناس کے نیچے آئے۔ اس کو دیر پا رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈون پر تصویرین بنتی ہین۔ ان کو خریدنا نہین چاہیے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتون سے بچنا چاہیئے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری جماعت پر سر لگاتے ہی آفت پڑ جائے۔ مین نے اس ممانعت کو کتاب مین درج کر دیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہین۔ ان پر ہم سخت ناراض ہین۔ ان پر خدا ناراض ہے۔ ہان اگر کسی طریق سے کسی انسان کے ہدیٰ کو فایدہ ہو۔ تو وہ طریق مستثنےٰ ہے

(ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈون کا ایک بنڈل لاکر دکھایا کہ مین نے یہ اجرائے طور پر فروخت کے واسطے خریدے تھے۔ اب کیا کرون فرمایا ان کو جلا دو اور تلف کر دو۔ ایسی چیزین اہانت دین اور اہانت شرع ہے۔ ان کو گھر مین رکھو اسے بھی کچھ فایدہ نہین بلکہ ایسے [illegible] بت پرستی پیدا ہوتی ہے [illegible]

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد طبع ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوشخط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ آنے ہے درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ جاتے ہین کہ بیان کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعہ	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عـہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جائیگا ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاتا ہے ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرین ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کبھی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جائیگا لیکن [illegible] اشتہار کی [illegible] [illegible] اشتہار کی اجرت [illegible] محصولڈاک نہین لیا جائیگا

عمدہ [illegible] ہتی مستریان مولا [illegible]

غلام [illegible] کا [illegible] ہیلینہ [illegible]

ضلع [illegible] سے طلب کرین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قال انی معکم لکم وقت مسلمۃ و ما ترک من نزلۃ

بدر

غیر معمولی پرچہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چھپ کیم بالتو کرائی چھپا در قادیان میں | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا میں شفا ہی غرض دار الامان میں

سلسلۃ الجدید نمبر ۳۲ جلد ا | جمعتہ المبارک | سلسلۃ القدیم نمبر ۹۳ جلد ۴

ای جہان منتظر خوش باش کا مذلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ، | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

نمبر ۳

واعظ دہلی ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ گذشتہ دو پرچون مین سفر دہلی کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جا چکے ہین۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب فرمایا کرتے ہین کہ ہر شہر کے پاس وہان کے باشندون کا واعظ کسی پرانے شہر کا کھنڈر موجود ہوتا ہے۔ یہ بات اہل دہلی پر خوب صادق آتی ہے اور ان کا واعظ نہایت ہی زبردست ہے۔ کل ہم چند احباب نے مل کر قلعہ اور مقامات فیروز شاہ کے عبرتناک نظارہ کو دیکھا۔ جو یہ سبق دیتا تھا کہ سب سلطنتین اللہ تعالےٰ کے قبضہ مین ہین اور حقیقی بادشاہ وہی ہے جس کو چاہتا ہے۔ ملک دیتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے۔ لے لیتا ہے۔ اگر اس کی مشیت اور مشیت نہ ہو۔ تو کوئی طاقت طاقت نہین اور کوئی قوت قوت نہین۔ دہلی کے ان نظارون کا کچھ حال مختصر طور پر کسی آئندہ اشاعت مین کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس وقت مین یہ دکھانا چاہتا ہون۔ کہ اہل دہلی حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں

مولوی محمد بشیر سب سے پہلے مین حضرت مولانا المکرم مولوی سید محمد احسن صاحب کے خط کی نقل کرتا ہون۔ جو کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے پرانے دوست مولوی محمد بشیر کے نام لکھا اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی نقل کرتا ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محب قدیم و حب کریم حضرت مولانا محمد بشیر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ پیشین گوئی اسلامی مندرجہ قرآن مجید۔ واذا النفوس زوجت کا نظارہ اس زمانہ آخرین طرح طرح سے نظر آ رہا ہے۔ کئی جگہ بلکہ ہر ایک مقام مین تو بذریعہ ریلوے اور کہین پر بذریعہ تار کے اور کسی جگہ بواسطہ مراسلت صحت کے اس مقدمہ قیامت کا جلوہ من جملہ دیگر مقدمات قیامت کے مشاہدہ کیا جاتا ہے جس سے عبرتاً قیامت یاد آ جاتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ المدعا یہ کہ ایک حسن اتفاق ہے کہ خاکسار مسافرانہ جناب والا کے دار الاقامت دہلی مین حاضر ہو گیا ہے۔ چونکہ مسافر کو کوئی ہدیہ میزبان کریم کی خدمت مین پیش کرنا بالضرور مسنون ہے۔ لہٰذا مواہب الرحمن ایک جلد و الفرقان دو جلد و تبلیغ حق چار عدد پیش کر کر امیدوار قبول فرمانے کا ہون۔ و لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا۔ ان اللہ غفور شکور۔

ثانیاً اور میزبان پر ادنے درجہ یا امر لازم ہے کہ اپنی نیابت مشرف فرماوے۔ جس کی دو صورتین ہین۔ یا جناب والا قدم رنجہ فرماوین۔ کہ القادم یزار۔ یا خاکسار جناب والا کے عتبہ عالیہ اور دہلیز پر حاضر ہو کر شرف ملازمت کا حاصل کرے امید کہ بحکم واما السائل فلا تنہر۔ کے وقت فرصت سے مطلع فرمایا جائے۔ اور سوائے معیت ایک دو احباب کے نہ اس طرف کوئی ضرورت ہے۔ اور اغلبکہ جناب کی طرف سے بھی کوئی ضرورت اس کی واقع نہ ہوگی۔ خاکسار محمد احسن نزیل بازار چتلی قبر مکان الف خان روشنائی ساز مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۲۳ھ ۔ یوم سہ شنبہ

جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً

مکرم بندہ جناب مولوی محمد احسن صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ معہ مجلد مرسلہ وصول ہوا۔ ممنون فرمایا۔ مجھکو آپ کی ملاقات کا

تازہ الہام۔ یکم نومبر ۱۹۰۵ء۔ دست تو دعائے تو ترحم ز خدا۔ (بذریعہ تار اس الہام کی خبر آئی)

شوق زائد از حد ہے۔ اور ارادہ مصمم ملاقات کا تھا۔ مگر چند موانع و مصالح کی وجہ سے قاصر رہا۔ معاف فرمادین۔ ان بعض مصالح کا حال حامل پرچہ ہذا کی زبانی واضح ہوگا۔ السلام خیر الختام۔ خاکسار محمد بشیر عفی عنہ۔ از کوچہ تلوارہ

۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ یوم چہار شنبہ۔ چند مولوی اور طلباء آئے۔ حضرت کی خدمت مین عرض کیا۔ کہ ہم نمازین پڑھتے ہین۔ روزے رکھتے ہین۔ قرآن اور رسول کو مانتے ہین۔ آپ کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ انسان جو کچھ اللہ تعالےٰ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ سب موجب معصیت ہو جاتا ہے۔ ایک ادنےٰ سپاہی سرکار کی طرف سے کوئی پروانہ لے کر آتا ہے۔ تو اس کی بات نہ ماننے والا مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ اور سزا پاتا ہے۔ مجازی حکام کا یہ حال ہے تو احکم الحاکمین کی طرف سے آنیوالے کی بے عزتی اور بے قدری کرنا کسقدر عدول حکمی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ خدا تعالیٰ غیور ہے۔ اس نے مصلحت کے مطابق عین ضرورت کیوقت بگڑی ہوئی صدی کے سر پر ایک آدمی بھیجا۔ تاکہ وہ لوگون کو ہدایت کی طرف بلائے۔ اس کے تمام مصالح کو پاؤن کے نیچے کچلنا ایک بڑا گناہ ہے۔ کیا یہودی لوگ نمازین نہین پڑھا کرتے تھے۔ بلکہ ایک یہودی نے ہم کو لکھا کہ ہمارا خدا وہی [illegible] مسلمانون کا خدا ہے۔ اور قرآن شریف مین جو صفات بیان ہین۔ وہی صفات ہم بھی مانتے ہین۔ غیرہ [illegible] اب تک ان یہودیون کا وہی عقیدہ چلا آتا ہے۔ مگر باوجود اس عقیدہ کے ان کو سور اور بندر کہا گیا۔ صرف اس واسطے کہ انہون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا۔ انسان کی عقل خدا کی مصلحت سے نہین ملسکتی۔ آدمی کیا چیز ہے۔ جو مصلحت الٰہی سے بڑھ کر سمجھ رکھنے کا دعویٰ کرے۔ خدا کی مصلحت اس وقت بدیہی اور اجلیٰ ہے اسلام مین سے پہلے ایک شخص کبھی مرتد ہو جاتا تھا۔ تو ایک شور برپا ہو جاتا تھا۔ اب اسلام کو [illegible] کے نیچے کچلا گیا ہے۔ کہ ایک لاکھ مرتد موجود ہے [illegible] پر اس قدر حملے کئے گئے ہین۔ کہ ہزار [illegible] کتابین آنحضرت کو گالیان سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہین۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہین۔ اسلام کے برخلاف جو کچھ شائع ہوتا ہے۔ اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو ایک بڑا پہاڑ بنتا ہے۔ مسلمانون کا یہ حال ہے۔ کہ گویا ان میں جان ہی نہیں اور سب کے سب [illegible] اگر خدا بھی خاموش رہے۔ تو پھر کیا حال ہوگا۔ خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ ایسا ہے۔ کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔ عیسائیون نے ۱۹۰۰ سال سے شور مچا رکھا ہے۔ کہ عیسےٰ خدا ہے۔ اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا

گیا۔ اور مسلمان ان کو اور بھی مدد دے رہے ہین عیسائیون کے ہاتھ مین بڑا حربہ یہی ہے۔ کہ مسیح زندہ ہے۔ اور تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) فوت ہو گئے۔ لاہور مین لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع مین یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا مگر ہماری جماعت مین سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہین۔ اُٹھے۔ اور انہون نے قرآن شریف حدیث تاریخ۔ انجیل وغیرہ سے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو چکے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہین۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکہانے والے ہمیشہ موجود رہے۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔ اب خیال کرو۔ کہ عیسےٰ کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ اور دوسرے انبیاء کی مانند وفات یافتہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ ذرا چالیس دن فوت شدہ مان کر اس کا نتیجہ بھی تو دیکھ لین۔ مین نے ایک دفعہ لودیانہ مین عیسائیون کو اشتہار دیا تھا۔ کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہین۔ تھوڑی سی بات ہے یہ کہ تم مان لو۔ کہ عیسےٰ فوت ہو گئے۔ اور آسمان پر نہین گئے۔ تمہارا اس مین کیا حرج ہے۔ اس پر وہ بہت جہنجھلائے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اگر ہم یہ مان لین۔ کہ عیسیٰ مر گیا۔ اور آسمان پر نہین گیا تو آج دنیا مین ایک بھی عیسائی نہین رہتا۔ دیکھو خدا علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے۔ جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ مین کیون اڑتے ہین۔ کیا عیسےٰ ؑ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے افضل تھا۔ اگر میرے ساتھ خصومت ہے۔ تو اس مین حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو۔ جو دین اسلام کو نقصان پہنچائے۔ خدا ناقص پہلو اختیار نہین کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کبھی صلیب [illegible] کر سکتے۔

جنگی امام — اگر ہم نے جنگون سے فتح پانی ہوتی۔ اور تمہارے لئے لڑائیان کرنا مقدر ہوتا۔ تو خدا تم کو [illegible] تو پھر تفنگ کے کام مین تم کو سب سے بڑھ کر کمال اور ہوشیاری دی جاتی۔ مگر خدا کا فعل ظاہر کر رہا ہے۔ کہ تم کو یہ طاقتین نہین دی گئیں۔ بلکہ سلطان روم کو بھی ہتھیارون کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ جرمن یا انگلستان وغیرہ ممالک سے [illegible] اور [illegible] سب عیسائیون سے خرید کرتا ہے۔ چونکہ اس زمانہ کے واسطے یہ مقدر نہ تھا کہ مسلمان جنگ کرین۔ اس واسطے خدا نے ایک اور راہ اختیار کی۔ ہان صلاح الدین وغیرہ بادشاہون کے وقت ان باتون کی ضرورت تھی۔ تب خدا نے مسلمانون کی مدد کی۔ اور کفار پر ان کو فتح دی۔ مگر اب تو مذہب کے واسطے کوئی شخص جنگ

نہین کرتا۔ اب تو لاکہ لاکہ پرچہ اسلام کے برخلاف نکلتا ہے۔ جیسا ہتھیار مخالف کا ہے۔ ویسا ہی ہتھیار ہم کو بھی طیار کرنا چاہیئے۔ یہی حکم خداوندی ہے۔ اب اگر کوئی خونی مہدی آجائے۔ اور لوگون کے سر کاٹنے لگے۔ تو یہ بے فائدہ ہوگا۔ مارنے سے کسی کی تشفی نہین ہو سکتی۔ سر کاٹنے سے دلون کے شبہات دور نہین ہو سکتے۔ خدا کا مذہب جبر کا مذہب نہین ہے۔ اسلام نے پہلے ہی کبھی پیش دستی نہین کی جب بہت ظلم صحابہ پر ہوا۔ تو دشمنون کو دفع کرنے کیواسطے جہاد کیا گیا تھا۔ خدا کی حکمت کے مطابق کسی کی دانائی نہین۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ مین دعا کرے۔ اور دیکھے کہ اس وقت اسلام کی تائید کی ضرورت ہے یا نہین۔ جسم پر غالب آنا کوئی شے نہین۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دل کو فتح کیا جائے۔ مین نے کوئی بات قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف نہین کی۔ اگر قرآن اور حدیث مین جسم عنصری کا لفظ آیا ہوتا تو اس کا منکر کافر اور ملعون ہوتا۔ مگر اصل حقیقت خدا نے بذریعہ الہام کے مجھ پر ظاہر کر دی۔ اور قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ اس کی تائید مین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات صحابہ کے واسطے ایک بڑا صدمہ تھا۔ ۶۳ یا ۶۴ سال کوئی بڑی عمر نہین۔ صحابہ کو اگر یہ کہا جاتا۔ کہ عیسیٰ تو زندہ ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم فوت ہو گئے۔ تو ان کے واسطے ایک پشت شکن صدمہ ہوتا۔ اسی واسطے حضرت ابو بکر نے سب کو اکٹھا کر کے وعظ کیا۔ اور ان کو سمجھایا کہ سب نبی مر گئے۔ کوئی بھی زندہ نہین۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہو گئے۔ صحابہ ایک عشق اور محبت کی حالت رکھتے تھے۔ وفات مسیح کے بغیر دوسرا پہلو وہ ہرگز مان نہ سکتے تھے۔ اسلام کبھی ایسا عقیدہ پیش نہین کر سکتا۔ جو آنحضرت افضل الرسل کی ہتک کرنے والا ہو۔ کوئی ہمین [illegible] کہے۔ ہم تو اپنا کام کرتے چلے جائین گے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہین۔ کہ اسلام کی فتح [illegible] ہے۔ اگر ہم عیسائیون کی ہان مین ہان ملا دین۔ تو ہم ان [illegible] کر سکتے ہین۔ ہمارے [illegible] لیں گے۔ کہ وہ اسلام کے دوست نہین۔ بلکہ [illegible] ہین۔ عادت بھی ایک بت ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ اسی بت کی پرستش کر رہے ہین۔

یہان پر ایک مولوی صاحب مخالفین کی جماعت مین سے بول اٹھے۔ اور چونکہ انہون نے حضرت کو سلسلہ تقریر کرنے نہین دی۔ بلکہ جلدی جلدی سوال پر سوال کرتے گئے۔ اور کسی سوال کے متعلق حضرت کا جواب پورا نہ سنا۔ اس واسطے تقریر مذکورہ بالا تو ختم ہو گئی۔ مولوی صاحب سے سوال جواب مین درج کرتا ہون تاکہ دہلی کے مولویون کا نمونہ ناظرین کو نظر آجائے

مولوی صاحب۔ تو جن روایات سے حضرت عیسےٰ ؑ

کی زندگی ثابت ہے۔ ان کو کیا کریں

حضرت۔ جو روایت قرآن اور حدیث صحیح کے مخالف ہو۔ وہ ردی ہے۔ قابل اعتبار نہیں۔ قول خدا کے برخلاف کوئی بات نہیں ماننی چاہیئے۔

مولوی صاحب۔ اور جو وہ روایت بھی صحیح ہو۔

حضرت۔ جب قول خدا قول رسول کے برخلاف ہوگی تو پھر صحیح کس طرح۔ خود بخاری میں متوفیک کے معنے ممیتک کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ ہم بخاری کو نہیں مانتے۔ اور نہ اُنہوں میں مسیح کی زندگی لکھی ہے۔ قرآن کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ مسیح زندہ ہے۔

حضرت۔ تمہارا اختیار جو چاہو مانو یا نہ مانو۔ اور قرآن شریف خود اپنی تفسیر آپ کرتا ہے خدا نے مجھے اطلاع دی۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ اور کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ کے مطابق یہ بات ہے۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ قرآن و حدیث کے مخالف ہم کوئی روایت نہیں مان سکتے۔

مولوی صاحب۔ اور جو وہ بھی صحیح ہو تو۔

حضرت۔ وہ صحیح ہو ہی نہیں سکتی۔

مولوی صاحب۔ اگرچہ صحیح ہو۔

حضرت۔ میں کئی دفعہ سمجھا چکا ہوں۔ اب بار بار کیا کہوں کتاب اللہ کے برخلاف جو روایت ہے۔ وہ کس طرح صحیح ہو سکتی ہے۔

مولوی صاحب۔ یہ کس نے لکھا ہے۔ کس کتاب میں درج ہے۔ برخلاف روایت ہو تو نہ مانو۔ امام بخاری نے بھی غلطی کھائی۔ جو متوفیک کے معنے ممیتک کر دئے

حضرت۔ اگر بخاری نے غلطی کھائی۔ تو تم اور کوئی حدیث بالمقابل پیش کرو۔ جہاں وفات کے معنے سوائے موت کے کچھ اور کئے گئے ہوں۔

مولوی صاحب۔ اچھا حضرت عیسیٰ اُترے تو فرشتوں کے ساتھ نازل ہونگے۔ ... تو فرشتے کہاں ہیں

حضرت۔ ... جو دو فرشتے ہیں وہ تم کو ... جو یہ فرشتے تم کو نظر آجائینگے۔

مولوی صاحب۔ تو زینہ کہاں ہے۔ جس کا ذکر آیا کہ اُس ... ۔

حضرت۔ نزول کے یہ معنے نہیں۔ جو تم سمجھتے ہو۔ ... محاورہ ہے۔ جیسا ہم مسافر سے پوچھتے ہیں۔ کہ تم کہاں اُترے اس کے بعد وہ لوگ اُٹھ کر چلے گئے۔

شکرتیا ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ آج شام کو یہ عاجز کسی کام پر باہر گیا ہوا تھا۔ حضرت مغرب کے وقت نشستگاہ میں تشریف لائے۔ اور ایک تقریر فرمائی جس کو مخدومی اخویم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے قلمبند فرمایا۔ ایسا ہی باہر گاڑیوں میں سیر کے وقت جب ڈاکٹر صاحب موصوف حضرت کے ساتھ بیٹھتے اور میں دوسری گاڑی میں ہوتا۔ تو آپ میرے واسطے حضرت کی تقریر محفوظ رکھتے۔ چنانچہ ذیل کی تقریر بھی ڈاکٹر صاحب موصوف کی رقم زدہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اس عزیز بھائی پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت میں اپنا آپ نمونہ ہے۔ اپنی رحمت اور برکت فرمادے اور اس سے بھی بڑھ کر نیکیوں کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین

ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آج کہاں کہاں کی سیر کی۔ انہوں نے عرض کی۔ کہ فیروز شاہ کی لاٹ پرانا کوٹ۔ صابت خان کی مسجد۔ لال قلعہ وغیرہ مقامات دیکھے۔ فرمایا۔ ہم تو حضرت بختیار کاکی۔ نظام الدین صاحب اولیاء۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ اصحاب کی قبروں پر جانا چاہتے ہیں۔ دہلی کے یہ لوگ جو سطح زمین کے اوپر ہیں۔ نہ ملاقات کرتے ہیں۔ اور نہ ملاقات کے قابل ہیں۔ اس لئے جو اہل دل لوگ ان میں سے گزر چکے ہیں اور زمین کے اندر مدفون ہیں۔ اُن سے ہی ہم ملاقات کرلیں۔ تاکہ بدون ملاقات تو واپس نہ جائیں۔ میں اُن بزرگوں کی یہ کرامت سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے قسی القلب لوگوں کے درمیان بسر کی۔ اس شہر میں ہمارے حصہ میں ابھی وہ قبولیت نہیں آئی۔ جو ان لوگوں کو نصیب ہوئی ہے۔

چشم باز و گوش باز و این ذکا

خیرہ ام از چشم بندی خدا

اسلام پر یہ کیسا مصیبت کا زمانہ ہے۔ اندرونی مصائب بھی بے انتہا ہیں۔ اور بیرونی بھی بے حد ہیں پھر یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم نماز روزہ پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ پھر ہم کو کسی مصلح کی کیا ضرورت ہے مگر نہیں سمجھتے کہ جب تک خدا کی نعمت نہ ہو۔ وہ رقت اور درد پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو انسان کے دل کو صاف کرتا ہے۔ چاہیئے کہ بہت دعائیں کریں۔ صرف بحث کرنے والا فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ وہ نہیں دیکھتے کہ اسلام پر کس طرح کے مصائب نازل ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسلام کو گویا خدا نے فراموش کر دیا ہے۔ دہلی کے لوگ ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ لڑنے کو آئے ہیں حق طلبی کا انہیں خیال نہیں۔ حلق کے نیچے بات تب اترتی ہے۔ جب حلق صاف ہو۔ دوائی کا یہی حال ہے۔ کہ جب تک حلق صاف نہ ہو۔ اور معدہ بھی صاف نہ ہو دوائی کا اثر نہیں ہو سکتا۔ دوائی قے ہو جاتی ہے یا ہضم نہیں ہوتی۔

احمدی نام کیوں رکھا گیا ایک مولوی صاحب آئے اور انہوں نے سوال کیا۔ کہ خدا نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ آپ نے اپنے فرقہ کا نام احمدی کیوں رکھا ہے۔ یہ بات ھو سمّٰکم المسلمین کے خلاف ہے۔

اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ اسلام بہت پاک نام ہے۔ اور قرآن شریف میں یہی نام آیا ہے۔ لیکن جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے۔ اسلام کے ۷۳ فرقے ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ انہی میں ایک رافضیوں کا ایسا فرقہ ہے۔ جو سوائے دو تین آدمیوں کے تمام صحابہ کو سب و شتم کرتے ہیں۔ نبی کریم کے ازواج مطہرات کو گالیاں دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو برا کہتے ہیں۔ پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ خارجی حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو برا کہتے ہیں۔ اور پھر بھی مسلمان نام رکہلاتے ہیں۔ بلاد شام میں ایک فرقہ یزیدیہ ہے جو امام حسین رض پر تبرہ بازی کرتے ہیں اور مسلمان بنے پھرتے ہیں۔ اسی مصیبت کو دیکھ کر سلف صالحین نے اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے تمیز کرنے کے واسطے اپنے نام شافعی حنبلی وغیرہ تجویز کئے۔ آج کل نیچریوں کا ایک ایسا فرقہ نکلا ہے۔ جو جنت دوزخ۔ ملائک۔ وحی سب باتوں کا منکر ہے۔ یہاں تک کہ سید احمد خان کا خیال تھا۔ کہ قرآن مجید بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیالات کا نتیجہ ہے۔ اور عیسائیوں سے سن کر یہ قصے لکھ دئے ہیں۔ غرض ان تمام فرقوں سے اپنے آپ کو تمیز کرنے کے واسطے اس فرقہ کا نام احمدیہ رکھا گیا۔

حضرت یہ تقریر کر رہے تھے۔ کہ اس مولوی نے پھر سوال کیا۔ کہ قرآن شریف میں تو حکم ہے۔ کہ لا تفرقوا۔ اور آپ نے تو تفرقہ ڈالدیا۔

حضرت نے فرمایا۔ ہم تو تفرقہ نہیں ڈالتے۔ بلکہ ہم تفرقہ دور کرنے کے واسطے آئے ہیں۔ اگر احمدی نام رکھنے میں ہتک ہے۔ تو پھر شافعی حنبلی کہلانے میں بھی ہتک ہے۔ مگر یہ نام ان اکابر کے رکھے ہوئے ہیں جن کو آپ بھی صلحاء مانتے ہیں وہ شخص بدبخت ہوگا۔ جو ایسے لوگوں پر اعتراض کرے اور ان کو برا کہے۔ صرف امتیاز کے لئے ان لوگوں نے اپنے یہ نام رکھے تھے۔ ہمارا کاروبار خدا کی طرف سے ہے۔ اور ہم پر اعتراض کرنے والا خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ اور احمدی ایک امتیازی نام ہے

اگر صرف مسلمان نام ہو تو شناخت کا تمغہ کیونکر ظاہر ہو۔ خدا تعالےٰ ایک جماعت بنانا چاہتا ہے اور اس کا دوسروں سے امتیاز ہونا ضروری ہے۔ بغیر امتیاز کے اس کے فوائد مترتب نہیں ہوتے اور صرف مسلمان

کہلانے سے تمیز نہیں ہو سکتی۔ امام شافعی اور حنبل وغیرہ کا زمانہ بھی ایسا تھا۔ کہ اس وقت بدعات شروع ہو گئی تھیں۔ اگر اس وقت یہ نام نہ ہوتے۔ تو اہل حق اور ناحق میں تمیز نہ ہو سکتی۔ ہزارہا گندے آدمی ملے جلے رہتے۔ یہ چار نام اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے۔ تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہو سکتی۔ اب بھی ایسا زمانہ آگیا ہے۔ کہ گھر گھر ایک مذہب ہے۔ ہم کو مسلمان ہونے سے انکار نہیں۔ مگر تفرقہ دور کرنے کے واسطے یہ نام رکھا گیا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توریت والوں سے اختلاف کیا۔ اور عام نظروں میں ایک تفرقہ ڈالنے والے بنے لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ تفرقہ خود خدا ڈالتا ہے جب کھوٹ اور ملاوٹ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو خدا خود چاہتا ہے۔ کہ ایک تمیز ہو جائے۔

مولوی صاحب نے پھر وہی سوال کیا۔ کہ خدا نے تو کہا ہے۔ کہ ھو سمٰکم المسلمین۔

فرمایا۔ کیا اس میں رافضی اور بدعتی اور آج کل کے مسلمان شامل ہیں۔ کیا اس میں آج کل کے وہ لوگ شامل ہیں جو اباحتی ہو رہے ہیں۔ اور شراب اور زنا کو بھی اسلام میں جائز جانتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کے مخاطب تو صحابہ ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قرون ثلاثہ کے بعد فیج اعوج کا زمانہ ہوگا۔ جس میں جھوٹ اور کذب کا افشاء ہوگا۔ آنحضرۃ نے اس زمانہ کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔ لیسوا منی ولست منھم۔ نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔ نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے۔ وہ لوگ مسلمان کہلائیں گے۔ مگر میرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

جو لوگ اسلام کے نام سے انکار کریں۔ یا اس نام کو عار سمجھیں۔ ان کو تو میں لعنتی کہتا ہوں۔ میں کوئی بدعت نہیں لایا۔ جیسا کہ حنبلی شافعی وغیرہ نام تھے۔ ایسا ہی احمدی بھی نام ہے۔ بلکہ احمد کے نام میں اسلام اور اسلام کے بانی احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال ہے۔ اور یہ اتصال دوسرے ناموں میں نہیں۔ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔ حدیث شریف میں محمدی رکھا گیا ہے۔ بعض اوقات الفاظ بہت ہوتے ہیں مگر مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔

احمدی نام ایک امتیازی نشان ہے۔ آج کل اس قدر طوفان زمانہ میں ہے۔ کہ اول آخر کبھی نہیں ہوا۔ اس واسطے کوئی نام ضروری تھا۔ خدا کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں۔

تازہ اخبار دہلی۔ ۲۶-اکتوبر کی صبح کو حضرت مسیح شاہ ولی اللہ صاحب اور خواجہ میر درد صاحب کی قبروں پر تشریف لے گئے۔ ہر دو مقامات کے کتبے عاجز نے نقل کر لئے تھے۔ اپنے موقعہ پر درج اخبار ہوں گے۔ دہلی کے لوگ زیادہ تر مسجدوں کے طالب علم اور مولوی آتے ہیں۔ اور عجیب قسم کے بے ہودہ سوال کرتے ہیں بعض تمسخر کے سوائے بات نہیں کرتے۔ حضرت سب کے ساتھ اخلاق کریمانہ سے پیش آتے ہیں۔ میرٹھ سے میاں عبد الرشید صاحب تاجر اور چند دوست امروہہ سے تشریف لائے۔

۲۷-اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ آج لاہور سے خواجہ کمال الدین صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب اور قادیان سے بابو شاہدین صاحب۔ اور ڈاکٹر عبد الستار صاحب۔ اور اٹاوہ سے میر صادق حسین صاحب اور ایسا ہی دیگر مقامات سے بہت سے دوست آئے۔ آج حضرت نے دو دفعہ ایک صبح اور ایک ظہر لمبی تقریریں کیں۔ جو انشاء اللہ درج اخبار ہوں گی۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو بھی حضرت نے دہلی آنے کے واسطے فرمایا ہے۔

جماعت پٹیالہ نے درخواست کی ہے۔ حضور جاتے ہوئے وہاں ٹھیریں۔ ہنوز کچھ حکم نہیں فرمایا۔

آج مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ پڑھا۔ جو دلوں پر بہت نیک اثر کرنے والا تھا۔ مناسب موقعہ پر کچھ اقتباس اس میں سے درج کیا جاوے گا۔

۲۸-اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح آور پھر بعد ظہر عصر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریریں کیں قریب دس کے نئے آدمی بیعت میں شامل ہوئے جن میں سے بعض کے نام مفصلہ ذیل ہیں۔ میر رستم علی صاحب ٹھیکیدار رام پور سکنہ شاہجہان پور۔ حامد حسین خان صاحب منصرم۔ میرٹھ۔ عبد الرحمان صاحب اسسٹنٹ ویٹرنری سرجن۔

آج لاہور سے میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار ہذا۔ مظفر نگر سے منشی ماجد علی صاحب منشی احمد حسن صاحب۔ میرٹھ سے محمد ذو الفقار علی خان صاحب منشی عباد اللہ صاحب وغیرہ اٹاوہ سے۔ منشی عبد المجید صاحب۔ میاں کریم بخش صاحب سید ابن حسن خان صاحب۔ شیخ پیر محمد صاحب امروہہ سے میاں عبد الصمد صاحب۔ میاں عبد الغفور صاحب میاں عبد السلام صاحب۔ چندوسی سے مولوی طفیل احمد صاحب۔ تلب گڑھ سے حکیم محمد حسین صاحب شیخ عبد اللہ صاحب وغیرہ۔ اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ اور احباب کا ایک بڑا مجمع اس جگہ ہو گیا ہے۔

۲۹-اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح کے وقت حضور بمعہ خدام شاہ نظام الدین صاحب اولیاء کے مزار پر تشریف لے گئے۔ وہاں کے سجادہ نشینان۔ میاں حسن نظامی صاحب اور صاحبزادہ سید غلام معین الدین نظامی و دیگر صاحبان نے ساتھ ہو کر تمام مقامات اور قبریں دکھائیں۔ حضرت نے شاہ صاحب اور امیر خسرو صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھا۔ وہاں کے مزید حالات اس تاریخ کی ڈائری میں درج ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بعد ظہر میرٹھ کے چند دوستوں اور تلب گڑھ کے چند دوستوں نے بیعت کی۔

حضرت نے ایک لمبی تقریر کی۔ اور چند مولویوں نے بعد تقریر حضرت سے ایک تحریر لکھائی۔ کہ آپ کیوں مسیح کی وفات کے قائل ہیں۔ وہ تحریر آئندہ درج اخبار ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ۔

حضرت مولوی نور الدین آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔

۲۶-اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح کے وقت حضور نے گاڑیاں منگوائیں اور خواجہ میر درد صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ راستہ میں قبرستان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ انسان کی دائمی سکونت ہے۔ جہاں ہر قسم کے امراض سے نجات پا کر انسان آرام کرتا ہے

خواجہ میر درد صاحب کی قبر پر آپ نے فاتحہ پڑھا اور کتبہ کیطرف دیکھ کر فرمایا۔ کہ کتبہ لکھنا شریعت میں منع نہیں ہے۔ اس میں بہت سے فوائد ہیں

خواجہ میر درد صاحب کی قبر کے سرہانے کی طرف یہ عبارت لکھی ہے۔

ھو الناصر

نور البصر اول المحمدیین خواجہ میر محمدی التخلص بدرد

تحیات اللہ علیہ وعلے والدیہ وعلے من توسل الیہ۔

ولادت نوزدیقعد ۱۱۳۳ھ بروز شنبہ عمر شریف ۶۹

سال رحلت ۲۴۔ صفر یوم جمعہ قبل صبح صادق ۱۱۹۹ھ

ہم میر و فقیر خواجہ میر درد است
ہم مرشد و پیر خواجہ میر درد است

از بسکہ غلام خواجہ میرم اثر
زیر اقدام خواجہ میرم اثر
از رحمت حق زندہ جاوید شدم
ہر گاہ بنام خواجہ میرم اثر

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۵ | دوا بینی ۔ شفا بینی عرش دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد | جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم جلد

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	[illegible]
معاونین	عہ
برضلع	صہ
خود	ے

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	؏کر	ے ر
ششماہی	۳ہمر	عبر
سہ ماہی	۱۲ر	۱۳ر
یک ماہ	۵ر	۶ر
فی پرچہ	۱ر	۲ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ پیشگی قیمت درخواست کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیے۔ باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زوشدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
تکیہ بر [illegible] آن عالیجناب — نزد ما کافر است [illegible]

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنی نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تا[illegible]ی

۱۴۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۔ [illegible] مذ دکھا یا گیا۔ جس پر
[illegible] عربی عبارت میں ا[illegible] لکھے ہوئے ہیں۔ دو
[illegible] عبارت یاد نہیں ۔ [illegible] مطلب غالباً یہ تھا۔ کہ
ایمان چار قسم [illegible] یان۔ دوسرا وہ جو بصیرۃ
سے حاصل [illegible] ی ایمان ۔ چوتھا ۔ استغراقی
جو محویت [illegible] رہا ہے۔

۱۵۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۔ وحی ہوئی " زندگیوں کا خاتمہ "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لنگر خانہ کی آمد

یہ چند سطریں میں آپ کی خدمت میں حضرت امام علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق لکھتا ہوں۔ لنگر خانہ کی آمد کی کمی یا وقعات باعث تشویش ہوتی ہے۔ اس سے جو تین سال پہلے جب حضرت اقدس نے خود ایک اشتہار بعنوان لنگر خانہ کے انتظام کے لئے شائع فرمایا تھا۔ تو اس وقت بھی یہی تکلیف پیش آئی تھی۔ اب خرچ تو اس وقت سے ڈیوڑھا ہو گیا ہے یعنی اسوقت آٹھ سو روپیہ ماہوار تھا تو اسوقت بارہ سو روپیہ ماہوار ہو گیا ہے۔ اور آمد کی یہ حالت ہے۔ کہ دن بدن کم ہوتی ہے۔ خصوصاً ان دنوں میں خصوصاً بہت ہی تنزل کی حالت میں ہے۔ اور حضور کی اوقات گرامی جو ایسی تشویشوں سے خالی ہونی چاہیئے۔ للہ ان میں یہ باتیں مخل ہو جاتی ہیں۔ میں اُمید نہیں کرتا کہ کوئی اس سلسلہ کا مخلص اس بات کو گوارا کر سکیگا۔ کہ حضور کو یہ تکلیف تشویش میں ڈالنے والی ہو اگرچہ سارا انتظام توکلاً علی اللہ ہی ہو رہا ہے۔ مگر تاہم یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے جیسا حضور نے پہلے بھی ایک دفعہ اشتہار دیا تھا۔ اس اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ "ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں۔ میں آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے۔ کہ میرا انہیں سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ ..... سو ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے۔ کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اسقدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے ..... گو ایک پیسہ ماہواری ہو اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا۔ اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہیگا ..... اور اس کے بعد کوئی معذور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہیگا"

تین طرح سے موجودہ آمد میں ترقی کی صورت ہو سکتی ہے اور اُمید ہے کہ مخلص احباب ان تینوں طریق پر پوری سعی فرمائیں گے اوّل۔ فہرست چندہ میں جو اسوقت موجود ہے۔ صرف دو ہزار چندہ دہندگان کا نام موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکثرت احباب ایسے ہیں جنکو ابھی تک حضرت اقدس کے ارشاد کا پورا علم نہیں ہوا یا انہوں نے ٹھیک طرح سے اسکو سمجھا نہیں۔ پس جہاں جہاں کسی دوست کو احمدی احباب کا پتہ معلوم ہے۔ جو ابھی تک چندہ دہندگان میں شامل نہیں۔ وہ انکو شامل کرنے کی کوشش کریں اور انکو حضرت اقدس کے اس منشاء سے پوری طرح سے آگاہ کریں اور انہیں ایک مستعد آدمی کو مقرر کریں۔ جو باقاعدہ چندہ وصول کر کے ماہوار بھیجدیا کرے۔ دوئم اس فہرست میں اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں سے ایک آدمی کو چندہ دینے والا مقرر کر لیا گیا ہے اور باقی افراد عورتیں ہوں۔ یا لڑکے لڑکیاں وہ اس فرض سے سبکدوش سمجھے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ فرض کفایہ نہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے یہ لفظ ہیں کہ ہر ایک شخص کو جو اپنے آپ کو اس سلسلہ میں سمجھتا ہے خواہ وہ مرد ہے یا عورت یا لڑکا الگ الگ چندہ دینا چاہیئے اور کوئی اس حکم سے مستثنیٰ نہیں۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ دو لاکھ سے بھی زیادہ مریدوں میں سے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو چکے ہوں صرف دو ہزار چندہ دینے والے ہوں گویا بحساب اوسط سو سے بھی زیادہ بیعت کرنیوالوں میں سے صرف ایک چندہ دینے والا ہوا اور پھر جیسا کہ مردوں کو اس اعانت میں حصہ لینا چاہیئے عورتیں کیوں الگ رہیں اور ایسے ہی گھر کے دوسرے افراد سب کے سب شامل ہونے چاہیئے صرف احاطہ پنجاب میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ (۱۱۰۸۷) احمدی تھے اگر یہ کل احمدی فی کس ایک پیسہ ماہوار کے حساب سے بھی چندہ دیں تو پورے دو سو روپیہ ماہوار چندہ اس حساب سے آنا چاہیئے حالانکہ اب تعداد اور بھی بڑھی ہوئی ہے۔ اسی طرح پھر ہر جگہ اگر ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے چندہ اپنے اُوپر فرض کر لے خواہ مرد ہو یا عورت تو ایک ایک پیسہ بھی دیں تو لنگر خانہ کا انتظام باسانی چل سکتا ہے پس سب سے زیادہ زور دینے کے قابل یہی دو باتیں ہیں۔ کہ اوّل تو جہاں حضرت اقدس ؑ کے ارشاد کی پوری طرح خبر نہیں وہاں تو خبر پہنچا کر ان لوگوں کو ماہوار مستقل اعانت پر آمادہ کیا جائے اور اپنے گھروں میں عورتوں اور بچوں کو بھی اس میں شریک کیا جاوے اور فہرست چندہ میں جو کچھ ان کا چندہ ہو خواہ وہ ایک پیسہ ہو یا دھیلہ الگ دکھایا جاوے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی بہ نیت حصول ثواب اس میں شامل کر لیا جاوے۔ سوئم۔ تیسری تجویز یہ ہے کہ جو صاحب آمدنی کا ذریعہ رکھتے ہیں وہ اپنا اپنا چندہ کو بڑھاویں۔ ان کے تھوڑا تھوڑا بڑھانے سے مجموعی آمد میں بہت بڑی ترقی ہو سکتی ہے مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ احباب اگر اپنی آمد کا دسواں حصہ خالص سلسلہ کی ضروریات کیلئے الگ کر دیا کریں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ ممکن ایسا ہو سکتا ہے کہ جن احباب کی آمدنی مثلاً دس روپیہ ماہوار سے بھی کم ہے وہ حسب استطاعت دسویں حصے سے بھی کم دیدیا کریں۔ اور جن کی آمدنی سو روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے۔ وہ حسب استطاعت زیادہ دیدیا کریں آخر جو وعدہ بیعت کے وقت کیا جاتا ہے۔ اس کو بھی تو کسی قدر پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا سہل امر نہیں مگر جہاں تک ہو سکے۔ دین کے لئے دن بدن قدم آگے ہی رکھنا چاہیئے۔ میری غرض یہ ہے۔ کہ دسواں حصہ صرف ضروریات سلسلہ کے لئے دیا جاوے جن میں لنگر خانہ اور مدرسہ اور اشاعت کا کام شامل ہیں۔ یہی سلسلہ کی اصل اور بڑی شاخیں اور مقدم ضرورتیں ہیں۔ اخباروں اور کتابوں کی قیمت ایک الگ چیز ہے۔ کیونکہ وہ معاوضہ میں دیجاتی ہے اور ان ضروریات میں بھی لنگر خانہ سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اس کے اخراجات بہ نسبت دوسری شاخوں کے بہت زیادہ ہیں۔

زکوٰۃ۔ ان باتوں کے علاوہ ایک ضروری عرض ہے اور وہ بھی میں بایماء حضرت امام علیہ السلام ہی لکھتا ہوں۔ اور وہ ہے زکوٰۃ کے متعلق۔ اسی اشتہار متعلق لنگر خانہ میں جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے حضرت اقدس نے اخیر پر یہ بھی تحریر فرمایا تھا۔ کہ "یہ بھی واضح رہے کہ صدقات اور زکوٰۃ اور اس طرح کی ہر ایک روپیہ بھی یہاں آنا چاہیئے" مگر اسکی طرف بہت ہی کم میں کہہ سکتا ہوں شاذ و نادر احباب نے توجہ کی ہے جس دن حضور علیہ السلام نے لنگر خانہ کے متعلق تحریک کے لئے حکم دیا۔ اسی دن میں نے یہ بھی عرض کیا تھا اور یہ بعض احباب سیالکوٹ و لاہور کی تحریک سے تھا کہ زکوٰۃ کا روپیہ اکثر لوگ یا تو شاید الگ کر کے نکالتے ہی نہیں اور یا نکالتے ہیں تو اپنی اپنی جگہ پر مناسب موقعہ پر خرچ کر لیتے ہیں جس پر آپ نے فرمایا۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ بھی سب یہاں آنا چاہیئے پھر یہاں حسب ضرورت خرچ ہونا چاہیئے۔ اوّل تو زکوٰۃ دی بہت کم جاتی ہے حالانکہ بہت گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں اگر نقد مال جمع نہ ہو تو کم از کم زیور ضرور اسقدر مالیت کا ہوتا ہے جس پر زکوٰۃ ضروری ہے۔ اور اس طرف توجہ اس لئے نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کا فنڈ الگ جمع نہیں ہوتا ورنہ اگر یہ روپیہ سب یکجا جمع کیا جاتا تو خود تحریک کا باعث ہوتا ہے دوم زکوٰۃ آنحضرت صلعم کے زمانے میں ہمیشہ ایک جگہ جمع ہوتی رہی اور کبھی اجازت نہ تھی کہ ہر شخص جہاں چاہے اسے خرچ کر لے۔ لیکن ابھی یہی صورت ہونی چاہیئے یہی حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بھی ایک استفسار پر فرمایا تھا پس نہایت ضروری ہے کہ آئندہ زکوٰۃ کا کل روپیہ ایک جگہ قادیان میں جمع ہو اور یہ روپیہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے پاس جمع ہوگا مگر بھیجنے والے صرف اس پتہ پر بھیجیں مابین زکوٰۃ فنڈ قادیان تاکہ یہ روپیہ الگ کا الگ جمع ہوتا رہے۔ اس کا ساد[illegible] حساب کتاب الگ ہوگا

صاف یاد رہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ مخصوص ہو کر الگ فنڈ زکوٰۃ میں آنا چاہیئے ۔ اور اس کا تعلق کسی دوسرے کسی چندہ یا مد سے کچھ نہیں۔ پھر بموجب ارشاد حضرت اقدس ؑ اس کو مناسب موقعہ پر خرچ کیا جاویگا۔ خاکسار محمد علی از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر ہلی و مرو

استقامت ۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - ایک شخص نے بیعت کی - فرمایا - خداتعالیٰ ثابت قدم رکھے - ثابت قدمی خداتعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے عمل ہو سکتی ہے - جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے - انسان جب خدا کی طرف قدم اُٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے - جب تک اُن میں سے انسان گذر نہ لے - منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا - امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا - کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے - اور دوست بننے کو طیار ہے - مستقیم وہ ہے - کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے

طول امل مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی موت کو دیکھو - اور اس پر غور کرو - کہ بڑے عبرت کی جگہ ہے - کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی - ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے - کہ یہ دن کسی وقت آنیوالا ہے سب کو اس کے واسطے طیار رہنا چاہیئے - ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے - جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے - اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے - تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے - طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں - جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے - اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے - اور کہتا ہے کہ یہ کرونگا - وہ کرونگا - اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے - مومن کو چاہیئے - کہ رات کو سوئے اور صبح اُٹھنے کی اُمید نہ کرے - اور صبح اُٹھے - تو رات تک زندگی کی اُمید نہ رکھے - سب سے اعلےٰ اور آخری بات یہ ہے - کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو - جب خدا کسی پر فضل کرتا ہے - تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے - بغیر فضل الٰہی کے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی - اول بات یہ ہے - کہ طول امل جاتا رہے - تب انسان تسلی پکڑتا ہے - جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے - تو دل ناپاک ہو جاتا ہے - مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں - یہی بڑا واعظ ہے -

جذب اٹاوہ کے دوست سید صادق حسین صاحب اور دیگر دوست اس جگہ کے مخاطب تھے - فرمایا - اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی مقام پر ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو - تو خداتعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے - اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے - کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا - یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے - بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوت جذب رکھی ہے - سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں - ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے - کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہنچاویں - مومن میں قوت جاذبہ ضرور رہتی ہے - جب میں براہین لکھتا تھا - تو یہ الہام ہوا تھا - کہ ہر ایک دور کے راہ لوگ تیرے پاس آئیں گے - اس وقت ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا - اور یہ کتاب وہ ہے - جو ہر ایک فرقہ عیسائی - ہندو - برہمو - آریہ اور سب مخالفین کے پاس ہے - مولوی محمد حسین نے اس پر بڑا ریویو لکھا تھا - کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئیاں پیچھے بنائی ہیں - یا ایسے زمانہ میں لکھی گئی تھی - کہ لوگ آیا جایا کرتے تھے - ویسے وقت میں یہ الہامات شائع ہوئے اور کئی ایک زبانوں میں عربی - فارسی - اردو - انگریزی عبرانی - سب زبانوں میں الہامات ہوئے - یہ اس لئے ہوا - کہ ہر ایک زبان گواہ رہے - اور اس کتاب کی عظمت ہو - اور اس میں یہ بھی ایک راز معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زبان کے لوگ گواہ ہوں گے - اور اس جماعت میں داخل ہوں گے -

اگر دنیا میں یہ باتیں انسان اپنی طاقت سے بنا سکتا تو اس کی نظیر کہاں ہے - اگر یہ ہو سکتا اور انسان کر سکتا - تو تمام انبیاء کی پیشگوئیاں اور خوارق ایک شبہ میں پڑ جاتیں - مگر بات یہ ہے - کہ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے - ہر نبی کے وقت میں ابتلا آئے - اور اب بھی وہی سنت اللہ جاری ہے - مجدد صاحب نے بھی ایک مکتوب میں لکھا ہے - کہ جب مسیح آئیگا - تو علماء اس کا مقابلہ کریں گے اور اس کی تکذیب کریں گے -

صبر اور غصہ فرمایا - صبر بڑا جوہر ہے - جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے وہ غصے سے ہرگز نہیں بولتا - اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی - بلکہ خدا اس سے تقریر کراتا ہے - جماعت کو چاہیئے - کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے - اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے - جو شخص ہمارا مکذب ہے - اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب سے ساتھ بولے اس کے نمونے آنحضرت کی زندگی میں بھی بہت پائے جاتے ہیں - سب جیسی کچھ تو شہ نہیں - مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے - اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے - جو صبر سے کام لے - دہلی کی سرزمین سخت ہے - تاہم سب یکسان نہیں کئی آدمی مخفی ہوں گے جب وقت آئے گا - تو وہ خود سمجھ لیں گے - عرب بہت سخت ملک تھا - وہ بھی سیدھا ہو گیا - دہلی والے ایسے سخت نہیں ہیں - میں اس کو پسند نہیں کرتا - کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں - یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں - خداتعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے - اور اسی کے مطابق کرنا چاہیئے خداتعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے - کہ بردباری کریں ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں - کہ فوراً کسی کے حلق میں ڈال دیں - ابھی تو بعض ملنے والے بھی ایسے ہیں کہ وہ اپنا یقین نہیں کرتے - بلکہ وساوس کی تہ کرتے ہیں تاہم کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے - اور ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میں جب نیا تھا تو میرا حال بھی ایسا ہی کمزوری کا تھا - شیطان ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے - رفتہ رفتہ سکینت کی نعمت حاصل ہوتی ہے کیونکہ گذشتہ معاصی کا زہر نیش زنی کرتا رہتا ہے - کوئی سہل امر نہیں کہ یک دفعہ یہ سارا زہر نکل جائے - رفتہ رفتہ خدا کی رحمت دستگیر ہوتی ہے - بیمار تندرست ہوتا ہے - تو نقاہت باقی رہتی ہے - اور نقاہت کے لوازم میں سے ہے کہ انسان کسی وقت گر جائے - بلکہ بعض دفعہ مرض عود کر آتی ہے مومن ولی ہوتا ہے - مگر اس نعمت کا حاصل ہونا مشکل ہے اسی واسطے کہا گیا ہے - کہ آستانہ کھو دیکھ لیا نہیں کہو

مسیح موعود کو ملنے کی ضرورت ۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - روز جمعہ - حضرت کی خدمت میں آج پھر ایک سوال پیش ہوا - کہ جب ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور شریعت کے دیگر امور کی پیروی کرتے ہیں تو صرف آپ کو نہ ملنے کے سبب کیا حرج ہو سکتا ہے - حضرت نے فرمایا میں نے اس بات کا جواب کئی دفعہ دیا ہے - ہم قال اللہ اور قال الرسول کو مانتے ہیں - پھر خدا کی وحی کو مانتے ہیں - میرا آنا اللہ اور رسول کے وعدہ کے مطابق ہے - جو شخص خدا اور رسول کی ایک بات مانتا ہے - اور دوسری نہیں مانتا وہ کس طرح کہہ سکتا ہے - کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں - یہ تو وہ بات ہے - جو قرآن شریف میں تذکرہ ہے - کہ وہ لوگ بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر ایمان نہیں لاتے - ورنہ وہ اصل ایمان نہیں - ایک خدا اور اس کے رسول کا موعود اپنے وقت پر آنا صدی کے سر پر آیا - نشانات لایا - عین ضرورت کے وقت آیا اور اپنے موعود ہونے کے دلائل صحیح اور قوی رکھتا ہے - ایسے شخص کا انکار کرنا ایک مومن کا کام ہے؟ یہود بھی موحد کہلاتے تھے اور اب تک ان کا دعویٰ ہے کہ ہم توحید پر قائم ہیں [illegible] ذرہ نہ رکھتے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے [illegible]

گئے۔ اللہ تعالےٰ کے ایک حکم فرمودہ رسول کی ایک بات کا بھی جو شخص انکار کرتا ہے۔ اور اس کے مخالف ضد کرتا ہے۔ وہ کافر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان لوگوں کی غلطی ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم نماز روزہ ادا کرتے ہیں۔ اور تمام اعمال حسنہ بجالاتے ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ اعمال حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا۔ خلوص لذت اور احسان کے ساتھ عبادت کا بجالانا۔ یہ کوئی اختیاری بات نہیں ہے۔ اس کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہایت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کے محبوب بن جائیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں۔ کہ نیک اعمال کی توفیق فضل آلٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو۔ اندر کی آلودگیاں دُور نہیں ہو سکتیں جب کوئی شخص نہائیت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے۔ تو ایک طاقت آسمانی ان کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤں کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اس شخص کو راہ دکھاؤں گا۔ جو میرے راہ میں مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ تم سب اندھے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا آنکھیں دے۔ اور تم سب مُردے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا زندگی دے۔ دیکھو یہودیوں کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مثل گدھوں کے ہیں۔ جن پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو۔ ہدائیت اور سکینت نازل نہیں ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے۔ مگر ملایک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں اُوپر کو چڑھنا ہے۔ اور اُس میں نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے۔ مگر اُوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر محبت آلٰہی کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ امر آسان ہوتا۔ تو اولیاء۔ ابدال۔ غوث اور اقطاب ایسے کم یاب کیوں ہوتے۔ بظاہر تو وہ سب عام لوگوں کی مانند نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔ مگر فرق صرف توفیق کا ہے۔ ان لوگوں نے کسی قسم کی شوخی اور کج روی نہ کی۔ بلکہ خاکساری کا راہ اختیار کیا۔ اور مجاہدات میں لگ گئے۔ جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے۔ وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا کیا حال ہوگا جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کیا کرتے تھے۔ اللّٰھُمَّ لا تکلنی الی نفسی طرفة عین۔ یا اللہ مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ اب ان لوگوں کے تقوےٰ کے حال کو دیکھنا چاہیئے۔ میں ان کے سامنے آیا۔ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہوں نے میرے معاملہ میں تدبر کیا؟ کیا انہوں نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجھ لیں۔ صرف لوگوں کے کہنے کہلانے سے بے ایمان۔ دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہوں نے یہ سب کارروائی کی۔ اور دلیری کے ساتھ اپنا مُونھ کھولا۔ مناسب تھا۔ کہ میرے مقابلہ میں یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے۔ کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فدا اِدھر اُدھر جانا بے ایمانی میں پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا میں موجود ہے؟ کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے وہ اکیلا تھا۔ اور خدا نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ کیا تقوےٰ کا حق ہے؟ کہ اس کے مخالف بے ہودہ شور مچایا جاوے۔ اور اس کے معاملہ میں کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو۔ جو دوسرے کے لئے نہیں۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ اُس نے لکھا ہے۔ کہ اگر دنیا میں کسی کی زندگی کا میں قائل ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ۔ تقوےٰ سے کام لو۔ ضد اچھی نہیں۔ دیکھو پادری لوگ گلی اور کوچوں اور بازاروں میں یہی کہتے پھرتے ہیں۔ کہ ہمارا یسوع زندہ ہے۔ اور تمہارا رسول مر چکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہیں۔ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیشگوئی کے مطابق ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے۔ جس کے سامنے کوئی بول نہیں سکتا۔ سوچو۔ ۱۹ سال تک مسیح کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہُوا۔ یہی کہ چالیس۴۰ کروڑ عیسائی ہو گئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ۔ اور دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پُوچھو۔ کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا میں رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیوں ہے؟ کیا اسی واسطے کہ میں اسلام کی فتح چاہتا ہوں۔ یاد رکھو۔ کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ میں اکیلا تھا۔ خدا کے وعدے کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ لاہور میں بشپ صاحب نے یہی سوال مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ ہزاروں آدمی جمع تھے۔ اور بڑا بھاری جلسہ تھا۔ یسوع کی فضیلت اس نے اس طرح بیان کی۔ کہ وہ زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ تب کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب اُٹھے۔ جو اس جگہ اس وقت موجود ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں ثابت کرتا ہوں کہ قرآن۔ حدیث۔ انجیل سب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ثابت کر دیا۔ تب بشپ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ مخاطب ہونے سے اعراض کیا۔ ان مولویوں پر افسوس ہے۔ کہ میری تذلیل کی خاطر یہ لوگ اسلام پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اسلام کی بے عزتی کرتے ہیں۔

تلوار سے اور کہتے ہیں۔ کہ مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار کے ساتھ دین پھیلائے گا۔ اے نادانو! کیا تم عیسائیوں کے اعتراض کی مدد کرتے ہو۔ کہ دین اسلام تلوار کے ساتھ پھیلا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہیں پھیلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دین جبراً پھیلانے کے واسطے تلوار نہیں اُٹھائی بلکہ دشمنوں کے حملوں کو روکنے کے واسطے اور وہ بھی بہت برداشت اور صبر کے بعد غریب مسلمانوں کو ظالم کفار کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے جنگ کی گئی تھی۔ اور اس میں کوئی پیش قدمی مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہوئی تھی۔ یہی جہاد کا سر ہے۔ آج کل عیسائیوں کے حملے تلوار کے ساتھ نہیں ہیں۔ بلکہ قلم کے ساتھ ہیں۔ پس قلم کے ساتھ ان کا جواب ہونا چاہیئے۔ تلوار کے ساتھ سچا عقیدہ نہیں پھیل سکتا۔ بعض بے وقوف جنگلی لوگ ہندوؤں کو پکڑ کر ان سے جبراً کلمہ پڑھواتے ہیں۔ مگر وہ گھر جا کر پھر ہندو کے ہندو ہی ہوتے ہیں۔ اسلام ہرگز تلوار کے ساتھ نہیں پھیلا بلکہ پاک تعلیم کے ساتھ پھیلا ہے۔ صرف تلوار اُٹھانے والوں کو تلوار کا مزہ چکھایا تھا۔ اب قلم کے ساتھ۔ دلائل اور براہین کے ساتھ۔ اور نشانوں کے ساتھ مخالفوں کو جواب دیا جا رہا ہے۔ اگر خدا کو یہی منظور ہوتا۔ کہ مسلمان جہاد کریں۔ تو سب سے بڑھ کر مسلمانوں کو جنگی طاقت دی جاتی اور آلات حرب کی ساخت اور استعمال میں انکو بہت دسترس عطا کی جاتی ہے۔ مگر یہاں تو یہ حال ہے

کہ مسلمان بادشاہ اپنے ہتھیار یورپ کے لوگون سے خرید کر لیتے ہین۔ تم مین تلوار نہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہی نہین۔ کہ تم تلوار کا استعمال کرو۔ سچی تعلیم اور معجزات کے ساتھ اب اسلام کا غلبہ ہوگا۔ مین اب بھی نشان دکھانے کو طیار ہون۔ کوئی پادری آئے۔ اور چالیس روز تک میرے پاس رہے۔ تلوارون کو تو زنگ بھی لگ جاتا ہے۔ پر ان نشانون کو جو تازہ ہین۔ کون زنگ لگا سکتا ہے۔

اسلام کے واسطے ایک انحطاط کا وقت ہے۔ اگر ہمارا طریق ان لوگون کو پسند نہین۔ تو فتح اسلام کے واسطے کوئی پہلو یہ لوگ ہم کو بتلاوین۔ ہم قبول کر لین گے۔ اب تو ہر ایک عقلمند نے شہادت دیدی ہے۔ کہ اگر اسلام کی فتح کسی بات سے ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہی بات ہے۔ یہان تک کہ خود عیسائی قائل ہین۔ کہ وفات مسیح کا یہی ایک پہلو ہے۔ جس سے دنیوی مذہب بیخ و بن سے اکھڑ جاتا ہے اگر یہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ دین گے۔ تو پھر ان کے واسطے بجز اس کے اور کوئی دروازہ نہین۔ کہ اسلام کو قبول کرین۔ اور اس مین داخل ہو جائین۔ یہی ایک راہ ہے اگر کوئی دوسری راہ کسی کو معلوم ہے۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ اس کو پیش کرے۔ بلکہ اس پر کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک اس پہلو کو پیش نہ کر لے۔ اے مسلمانو! سوچو اس مین تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ عیسیٰ فوت ہو گیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہین ہو گیا؟ آنحضرت صلعم کی وفات کے نام پر تمہین غصہ نہین آتا۔ عیسیٰ کی وفات کا نام سن کر تمہین کیون غصہ آجاتا ہے۔

میرا مطلب نفسانیت کا نہین۔ مین کوئی شہرۃ نہین چاہتا۔ مین تو صرف اسلام کی ترقی چاہتا ہون اللہ تعالیٰ میرے دل کو خوب جانتا ہے۔ اسی نے میرے دل مین یہ جوش ڈالدیا۔ مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا پچیس برس سے خدا کا الہام مجھ سے یہ بات کہلا رہا ہے۔ اسی زمانہ کا یہ الہام ہے۔ الرحمن علم القرآن۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ مجرم علیحدہ ہو جائین اور راستباز علیحدہ ہو جائین۔ میرے پر حملہ کرنے کا کچھ فائدہ نہین۔ بصیرت والا اپنی بصیرت کو نہین چھوڑ سکتا۔ مین وعدہ کرتا ہون۔ کہ اگر کوئی صادق طالب حق ہو کر میرے پاس آوے۔ مین تازہ تر نشان دکھاؤن گا کیا مین اس قدر یقین کو ترک کر کے تمہاری ظنی باتون کے پیچھے پڑ جاؤن۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی نشانون کے ساتھ۔ اپنے مخاطبات اور مکالمات کے ساتھ اس کی صداقت پر مہر لگادی۔ وہ تمہاری خیالی باتون کو کیا کرے اگر تم اس قدر باتون کو دیکھ کر بھی ایمان نہین لا سکتے تو

اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون

تم اپنی جگہ اپنا کام کرو۔ مین اپنا کام کرتا ہون۔ عنقریب تمہین معلوم ہو جائے گا۔ کہ سچا کون ہے۔

آخری فیصلہ

تازہ اخبار از لودیانہ۔ ۵۔ نومبر ۱۹۰۵ء آج ۵۔ نومبر بروز یکشنبہ صبح دس بجے کے بعد حضرت اقدس بمعہ خدام لودیانہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ کل ۴۔ نومبر کو چونکہ دہلی سے روانگی کی طیاری تھی اور دن بھر اسی کام مین گذرا۔ اس واسطے کل مین اخبار کے واسطے کوئی ڈائری ارسال نہ کر سکا۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کے لدہیانہ مین پہنچنے کے اخبار کی تحریر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی دہلی کی کیفیت مختصراً بیان کرون۔ کل کی باتون مین سے زیادہ تر قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک نوجوان معلوم نہین۔ طالب علم تھا۔ یا مولوی صاحبان مین شامل تھا۔ چند اور مسجد کے طلباء اور مولوی لوگون کے ہمراہ حضرتؑ کے پاس آیا۔ اور نہایت گستاخی کے ساتھ بہت ہی کج بحثی کی گفتگو شروع کی۔ مسئلہ متعلق موعود مسیح اور الیاس کے موعود ہونے کی بابت تھا حضرت نے بار بار نہایت نرمی سے اس کو سمجھایا۔ کہ جس کے آنے کے متعلق خدا نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئے گا۔ وہ موعود ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ موعود کا لفظ دکھاؤ اور توریت مین الیاس کے متعلق موعود کا لفظ دکھاؤ بہت ہی سمجھایا گیا۔ مگر وہ بار بار تکذیب کرتا گیا۔ اور نہایت شوخی کے ساتھ انکار کرتا گیا۔ اس کی زبان نہایت تیز چلتی تھی۔ اور کوئی تقوی کی خوشبو اس مین نہ تھی۔ آخر حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ مین نے بہت سمجھایا ہے قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ انبیا کے حالات کو پیش کیا ہے۔ منہاج نبوت کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات دکھلائے ہین۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کی دلیل پیش کی ہے۔ پھر اگر تم نہین مانتے اور ضد سے باز نہین آتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ تم سے حساب لیگا۔ صرف مرنے کے بعد نہین۔ بلکہ اسی دنیا مین تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مین صادق ہون یا کاذب ہون۔ خدا نے مجھے اور نشانون کا بھی وعدہ دیا ہے۔ جنمین سے ایک طاعون ہے اور ایک زلزلہ ہے۔ تھوڑا اور صبر کرو۔ چند سالون مین تم دیکھ لوگے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ اگر یہ عذاب تم پر نازل ہوئے۔ تو خود ثابت ہو جائے گا۔ ورنہ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ مین باطل پر ہون۔ انسان امن اور راحت کی حالت مین باتین بناتا ہے۔ مین نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ وہ وقت

نہین۔ کہ لوگ مانین۔ لیکن وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب کہ خدا کے وعدے پورے ہون گے۔ اور لوگون پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ صادق کون ہے اور کاذب کون ہے۔ اگر مین خدا کی طرف سے نہین تو مین خود بخود تباہ ہو جاؤن گا۔ اور تم آسودگی سے زندگی بسر کروگے۔ مین خدا کا نشان پیش کرتا ہون ذرا دانتون مین زبان لو۔ کہ خدا کا عذاب آنیوالا ہے مجازی گورنمنٹ کے ساتھ جو آدمی زیادہ قیل و قال کرتا ہے۔ وہ بھی پکڑا جاتا ہے۔ مین نے جو کچھ پیش کرنا تھا۔ وہ پیش کر دیا۔ تواتر پیش کر دیا۔ خدا اور رسول کا کلام پیش کیا۔ نشانات تائید و نصرت پیش کئے اب خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تکذیب کرنے والون پر مین عذاب کی مار ماروں گا۔ تھوڑے دن صبر کرو اگر خدا سچا ہے۔ اور مین اس کی طرف سے ہون تو عنقریب تم لوگون کو معلوم ہو جائے گا۔

دہلی سے روانگی

شام کے ۵۱/۲ بجے حضرت معہ خدام دہلی سے روانہ ہوئے۔ ایک پوری سکنڈ کلاس گاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور باقی ٹکٹ [illegible] سوم کے خرید کئے گئے۔ راستہ مین سرہند کے سٹیشن پر چند دوست شامل ہوئے۔ صبح کے ۹۱/۲ بجے کے قریب گاڑی لودہیانہ کے سٹیشن پر پہونچی۔ جہان قریب ایک ہزار کے آدمی حضرۃ کے استقبال اور زیارت کے لئے موجود تھا۔

شکریہ دہلی

پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو مین ختم کرون۔ یہ ضرور ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی اور سب سے بڑھ کر احباب کا۔ عوام کا۔ اس واسطے کہ سوائے معدودے چند آدمیون کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتھ پیش آئے۔ اور حضرت کی باتون کو توجہ سے سنتے رہے۔ گو کسی نے خاص دہلی کے رہنے والون مین سے بیعت نہین کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہین رہی۔ جو آج سے چودہ سال پہلے تھی۔ بلکہ دل بہت نرم ہو گئے ہین۔ اور لوگ توجہ کے ساتھ حضرت کی باتین سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا ہے کہ آپ سچے ہین۔ اور مسیح مر گیا ہے۔ بعض نے اپنی پہلی گستاخیون کی معافی چاہی۔ پھر خواص نے کوئی مخالفت نہین کی۔ بلکہ جس کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بھیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد شہر دہلی مین بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور انگلیون پر گنے جا سکتے ہین۔ خدا ان مین برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہین۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانون نے اس کام سے صرف اسی واسطے موقوف کر دیا۔ کہ وہ احمدی ہین۔ ہم مسافران دہلی میر صاحب موصوف

کے نہائیت ہی مشکور ہیں۔ انھوں نے ایام رہائش دہلی میں اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیرہ مسیح پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے طیار موجود نظر آتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازموں کو بھی اسی کام پر لگا دیا۔ اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرمادے۔ آمین

۲۔ ہمارے عزیز دوست **بابو محمد اسماعیل صاحب** ٹھیکہ دار و ایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتوں جوان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھیں۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے دور کے مکان سے تشریف لا کر خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابیں اس کے متعلق لکھ ڈالیں۔ ۳۔ مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتھوں سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہتے ہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے ۴۔ میرے پیارے بھائی میاں عبدالعزیز صاحب جنھوں نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدیں لکھکر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ ۵۔ میاں عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری میں چپڑاسی ہیں۔ ایک غریب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہیں۔ انہوں نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی۔ اور رات دن خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقع بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈائری کی ڈاک آخری وقت میں روانہ کرنے کے واسطے بعض دفعہ یہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیاں ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے شروع میں تین وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ ان کے علاوہ تین اور بیرونی دو بھی دہلی میں شائع ہوتی ہیں۔

کتاب سفر دہلی دہلی کی تقریریں اور دیگر حالات ہنوز سلسلہ وار شائع ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس نے توفیق دی۔ تو سفر دہلی پر ایک مستقل کتاب لکھ کر انشاء اللہ تعالےٰ میں شائع کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دہلی کو وعدہ دہلی میں قبولیت کی کسی قدر طیاری دیکھ کر اور وہاں کے لوگوں کو مہذب پاکر حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر پھر دہلی تشریف لے جائیں۔ اور دو ماہ تک وہاں قیام رکھیں۔

لدھیانہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ لدھیانہ کے اسٹیشن پر بہت کثرت سے آدمی جمع تھے۔ علاوہ شہر کے لوگوں کے لدھیانہ کے اردگرد کے گاؤں۔ اور پٹیالہ۔ ماہوں سرہند۔ سنور۔ گڑھ شنکر۔ بھیجی وارہ۔ کپورتھلہ۔ بنگہ۔ حاجی پور بسی۔ مالیرکوٹلہ وغیرہ وغیرہ مقامات سے احباب اور دیگر ناظرین جمع ہیں۔ احباب لدھیانہ گاڑیاں لے کر اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے اور ایک بہت وسیع مکان مردانہ اور زنانہ پہلے سے ہر طرح آراستہ طیار تھا۔ اور ہر طرح کا انتظام کھانے وغیرہ کا بہت عمدہ تھا۔ آج شام کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ ہوا۔ کل صبح آٹھ بجے حضرت امام کا وعظ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ لدھیانہ کے دو مخالف مولویوں نے جن میں سے ایک کا نام سعد اللہ ہے گندے اشتہارات مخالفت میں دئے۔ اخویم شیخ یعقوب علی صاحب نے ہر دو کا جواب لکھا ہے۔ جو کل تک انشاء اللہ شائع ہو جائیگا۔ آج شام کو میں صاحب ایڈیٹر نور افشاں سے ملاقات کو گیا۔ جو کہ ایک انگریز ہیں۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ صاحب بہادر ایک خلیق آدمی ہیں ہماری باتوں کو نہائیت غور سے سنا۔ مفصل گفتگو پھر کسی موقعہ پر درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

رشید میرٹھ دہلی سے پنجاب کو آتے ہوئے میرٹھ راستہ میں پڑتا ہے۔ اور وہاں کے بعض احباب دہلی میں پہنچ گئے تھے۔ جن میں سے ایک مخدومی اخویم شیخ عبدالرشید صاحب ہیں۔ جنہوں نے کتاب ضرورت الامام چھپوا کر پانچ سو جلد مفت تقسیم کی۔ ان کے الفاظ کتاب پر یہ ہیں۔ یہ رسالہ نافع راہنمائی اسلام جو آفتاب صداقت امام الوقت کی شناخت کا ہر ذی ہوش منصف مزاج کے واسطے کافی ذریعہ ہے۔ شکریہ تشریف آوری جناب حجت اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام بمقام دہلی مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ کی طرف سے پانسو جلد بلا قیمت ناظرین منصفین کے ملاحظہ کے واسطے تقسیم کی گئیں۔ خدا قبول کرے۔ آمین کل جلد ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ پانچ سو قیمتاً دیجائیگی۔ قیمت فی رسالہ ۱ر ہے۔

بقیہ ڈائری دہلی ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ روز شنبہ دہلی کے اردگرد بہت سی ویران مساجد کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ ان کا مرمت کرنا کچھ مشکل امر نہ تھا۔ اگر لوگ چاہتے۔ تو کر لیتے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کسی امر سے توجہ کو ہٹا دیتا ہے۔ تو پھر کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض مساجد کسی صحیح نیت سے نہیں بنوائی جاتیں۔ بلکہ صرف اس واسطے بنائی جاتی ہیں کہ ہماری مسجد ہو۔ اور کہلائے۔ فرمایا کل امور نیت صحیح اور دل کے تقوے پر موقوف ہیں۔ ایک بزرگ کے پاس بہت دولت تھی۔ کسی نے اعتراض کیا اس نے جواب دیا۔ ع کہ اندا ختم در رہ گل۔ مگر اندا ختم در دل غرض خدا کے ساتھ دل لگا کر جب انسان دنیوی کاروبار کرتا ہے۔ تو کوئی شے اُسے خدا سے مانع نہیں ہو سکتی۔ خواہ کتنے ہی بڑے مشاغل کیوں نہ ہوں۔

ہند میں اسلام فرمایا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں ہند میں اسلام بادشاہوں نے بجبر نہیں پھیلایا۔ بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے۔ جو اس ملک میں گذرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے۔ کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈالدیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالےٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ لوتے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے۔ جنھوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی برہان قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگوں کے آگے گالیوں کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہیں تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا یہ ہمارے علماء ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہے ہیں۔

سماع ذکر آیا۔ کہ بعض بزرگ راگ سنتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے فرمایا۔ اس طرح بزرگان دین پر بدظنی کرنا اچھا نہیں حسن ظن سے کام لینا چاہیئے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشعار سُنے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمر اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ میں نبی کریم کے سامنے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا۔ تو کون ہے۔ جو مجھے روک سکے۔ یہ سنکر حضرت امیر المومنین بالکل خاموش ہو گئے۔ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے

اور خود اس مین ایک اثر ہے۔ عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جلئے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ وہی تقریر ژولیدہ زبانی سے کی جائے تو اس مین کوئی اثر نہین ہوتا جس شے مین خدا نے تاثیر رکھی ہے اس کو اسلام کی طرف کھینچنے کا آلہ بنایا جائے۔ تو اس مین کیا حرج ہے حضرت داود کی زبور گیتون مین تھی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب حضرت داود خدا کی مناجات کرتے تھے۔ تو پہاڑ بھی اُن کے ساتھ روتے تھے اور پرندے بھی تسبیح کرتے تھے۔

مزامیر یہان ایک شخص درمیان مین بول پڑا۔ کہ مزامیر کے متعلق آپکا حکم کیا ہے؟

فرمایا بعض نے قرآن شریف کے لفظ لہو الحدیث کو مزامیر سے تعبیر کیا ہے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو مقام اور محل دیکھنا چاہیئے۔ ایک شخص کو جو اپنے اندر بہت سے علوم رکھتا ہے اور تقوے کے علامات اس مین پائے جاتے ہین۔ اور متقی با خدا ہونے کی ہزار دلیل اس مین موجود ہے۔ صرف ایک بات جو تمہین سمجھ مین نہین آتی۔ اس کی وجہ سے اُسے برا نہ کہو۔ اس طرح انسان محروم رہ جاتا ہے۔ بایزید بسطامی کا ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ لوگ بہت ان کے گرد ہوئے۔ اور ان کے وقت کو پراگندہ کرتے تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ انہون نے سب کے سامنے روٹی کھانی شروع کر دی۔ تب سب لوگ کافر کہہ کر بھاگ گئے۔ عوام واقف نہ تھے کہ یہ مسافر ہے۔ اور اس کے واسطے روزہ ضروری نہین لوگ نفرت کر کے بھاگے۔ ان کے واسطے عبادت کے لئے مقام خلوت حاصل ہو گیا۔

اسرار یہ اسرار ہین۔ اور ان کے واسطے ایک عمدہ مثال خود قرآن شریف مین موجود ہے۔ جہان حضرت خضر نے ایک کشتی توڑ ڈالی۔ اور ایک لڑکے کو قتل کر دیا۔ کوئی ظاہر شریعت ان کو ایسے کام کی اجازت نہ دے سکتی تھی اس قصہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ خضری اسرار اس اُمت مین ہمیشہ پائے جاتے رہے ہین۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات متفرقہ کے جامع تھے۔ اور ظلی طور پر وہ کمالات آنحضرت کی اُمت مین بھی موجود ہین۔ جو خضر نے کیا آئندہ صاحبان کمالات بھی حسب ضرورت کرتے ہین جہان حضرت خضر نے ایک نفس زکیہ کو قتل کر دیا۔ اس کے بالمقابل مزامیر کیا شے ہین۔ لہذا جلد بازی نہین کرنی چاہیئے جلد بازی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ دوسرے علامات کو دیکھنا چاہیئے۔ جو اولیاء الرحمان مین پائی جاتی ہین۔ ان لوگون کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اس مین بڑی احتیاط لازم ہے۔ جو اعتراض کرے گا۔ وہ مارا جائے گا۔ تعجب ہے کہ زبان کھولنے والے خود گندے لوگ ہوتے ہین۔ اور ان کے دل ناپاک ہوتے ہین۔ اور پھر بزرگون پر اعتراض کرتے ہین۔

نظر بد یہ بھی مین دیکھتا ہون۔ کہ اولیاء اللہ مین کسی ایسی بات کا ہونا بھی سنت اللہ مین چلا آتا ہے۔ جیساکہ خوبصورت بچے کو جب ماں عمدہ لباس پہنا کر باہر نکالتی ہے تو اس کے چہرے پر ایک سیاہی کا داغ بھی لگا دیتی ہے تاکہ وہ نظر بد سے بچا رہے۔ ایسا ہی خدا بھی اپنے پاکیزہ بندون کے ظاہری حالات مین ایک ایسی بات رکھ دیتا ہے۔ جس سے بد لوگ اُس سے دُور رہین۔ اور صرف نیک لوگ اس کے گرد جمع رہین۔ سعید آدمی چہرے کی اصلی خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔ اور شقی کا دھیان اس داغ کی طرف رہتا ہے۔ امرتسر کا واقعہ ہے۔ ایک دعوت مین چند مولوی شریک تھے۔ اور صاحب مکان نے مجھے بھی بلایا ہوا تھا۔ چائے لائی گئی۔ مین نے پیالی بائین ہاتھ سے پکڑی تب سب نے اعتراض کیا۔ کہ یہ سنت کے برخلاف کام کرتا ہے۔ مین نے کہا۔ یہ سنت ہے۔ کہ پیالی دائین ہاتھ سے پکڑی جائے۔ مگر کیا یہ سنت نہین۔ کہ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ جس بات کا تجھے علم نہین۔ اس کے متعلق اپنی زبان نہ کھول۔ کیا آپ لوگون کو مناسب نہ تھا کہ مجھ پر حسن ظن کرتے اور خاموش رہتے۔ یا یہ نہین ہو سکتا تھا تو اعتراض کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھ ہی لیتے۔ کہ تم نے ایسا کیون کیا ہے۔ پھر مین نے بتلایا۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دائین بازو کی ہڈی بچپن سے ٹوٹی ہوئی ہے اور پیالی پکڑ کر مین ہاتھ کو اُوپر نہین اُٹھا سکتا۔ جب یہ بات انہین بتلائی گئی۔ تب وہ سُن کر شرمندہ ہو گئے۔

ہفتہ قادیان

۱۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز حسب معمول مسجد جامع مین بعد عصر ہوا کرتا ہے۔

۳۔ بابو جمال الدین صاحب گوجرانوالہ سے اور دیگر بعض دوست کشمیر۔ پشاور۔ پنجہ۔ وغیرہ مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

۴۔ فنڈ کے مشکلات کے سبب دفتر بدر مین ٹکٹ نہ رہے اس واسطے اخبار بعض احباب کو دیر سے روانہ ہو سکا۔

عید فنڈ

عید کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مدرسہ تعلیم الاسلام کا عید فنڈ آپ کو ایک شاندار ثواب مین حصہ دینے کے واسطے منتظر بیٹھا ہے امید ہے۔ کہ آپ حسب معمول اپنا اور اپنے شہر اور گرد و نواح کے گاؤن کا چندہ عید فنڈ مبلغ ایک روپیہ فی کس اور صدقہ فطر یتامی اور مساکین طلبائے مدرسہ کے واسطے جمع کر کے بہت جلد ارسال فرماوین گے۔ مدرسہ مین ایک معقول رقم چندہ کی ہر وقت جمع رہنی چاہیئے۔ کیونکہ مدارس کی منظوری کے قواعد دن بدن ایک بڑے فنڈ کو چاہتے ہین۔ مدرسہ ایک اہم دینی خدمت کو پورا کر رہا ہے۔ اور آئندہ نسلون کے واسطے ایک قابل نمونہ جماعت طیار کر رہا ہے۔ والسلام

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ موسم سرما آگیا ہے۔ ہمارے مدرسہ مین ایک بڑی تعداد غریب طلباء کی ہے۔ ان کو کمیٹی کی طرف سے کچھ وظیفہ تو ملتا ہے۔ مگر اس مین اس قدر گنجائش نہین۔ کہ طلباء گرم کپڑے یا لحاف وغیرہ بنا سکین۔ اس لئے آپ کے اخبار کے ذریعہ احمدی جماعت کے احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے مساکین اور یتامیٰ کے لئے کپڑے بھیج کر ان کی امداد فرماوین۔

نیز جو لڑکے بورڈنگ مین رہتے ہین۔ ان کے سرپرستون کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ براہ مہربانی ان کے ماہواری خرچ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام ارسال کرین والسلام

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

صاحب وسعت احباب توجہ کرین۔

میان احمد نور صاحب مہاجر کے مکان کے لئے کئی دفعہ پہلے بھی تحریک ہو چکی ہے۔ کچھ روپیہ جو جمع ہوا تھا۔ وہ خرچ ہو چکا ہے چونکہ زمین جو مکان کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ وہ نشیب مین ہے قریباً ایک سو روپیہ تو اُسی کے برابر کرنے مین خرچ ہو گیا۔ اب مکان کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ مگر گذارہ کے موافق مکان تیار ہونے کے لئے دو سو روپے کی اور ضرورت ہے۔ اگرچہ مین جانتا ہون کہ قوم پر طرح طرح کے چندون کا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اور خصوصاً لنگر خانہ کی حالت ان دنون مین بہت ہی قابل توجہ ہے جس کے لئے حضرت اقدس نے پھر تحریک کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر اس قوم کے لئے جو اس وقت ہزارہا روپے مجموعی طاقت سے نیکی کے کامون مین خرچ کر رہی ہے دو سو روپیہ کی رقم کچھ بھی چیز نہین بلکہ یہ ایک ایسی خفیف رقم ہے کہ دو چار صاحب وسعت احباب ہی توجہ فرما کر اسے پورا کر سکتے ہین۔ زکوۃ کی مد مین آخر سینکڑون نہین ہزارون روپے اس جماعت کے نکلتے ہین۔ پس اسی مین سے ادنیٰ توجہ سے یہ رقم پوری ہو سکتی ہے کل قوم کے سامنے اس لئے تحریک کی گئی ہے کہ تھوڑی تھوڑی مددون سے ہی مدعا حاصل ہو جائے۔ مگر یہ کام بہت

[illegible] کتب [illegible] طلب [illegible]

تفسیر القرآن [illegible]

[illegible]

[illegible]

اعلام الناس ...

سواء السبیل ...

کشف الالتباس ...

[illegible] ...

موعظہ حسنہ ...

صیانۃ الناس ...

سراج الشاہدین ...

القرآن ...

قول الصحیح - پنجابی نظم مصنفہ [illegible]

[illegible] مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب

[illegible]

[illegible] مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل [illegible]

[illegible]

[illegible] مصنفہ مولوی محمد علی [illegible]

[illegible]

[illegible] شمائلات [illegible]

[illegible]

مسیح کی آمد ثانی

کامن احمدی

غلام احمد - قادیانی [illegible] اس مبارک نام میں تمام [illegible] اور تراق القلوب کا [illegible] قصیدہ [illegible] کے [illegible] شعر لکھے گئے ہیں - [illegible] بیت [illegible] انجمن حمایت اسلام [illegible] صاحب [illegible] انجمن مذکور اور [illegible] صاحب [illegible] لیکچر لاہور - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام -

اجرت اشتہارات

تعداد	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا [illegible] کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں [illegible] مستقل اشتہار [illegible] اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی - انکو اخبار مفت - لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑیگا

غرباء کی کون سنتا ہے

ہماری قوم کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں - درخواست کرتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کرے [illegible] بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے ہیں [illegible] ہیں کہ اگر وہاں پر بھیجا جاوے - تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو - کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں ؟

عمدہ مضبوط [illegible] آہنی [illegible] مولا بخش و غلام حسین دکاندار کارخانہ [illegible] بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب طلب کریں -

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر [illegible] ایم - بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح [illegible] اور توریت انجیل [illegible] پیشگوئیوں کا اثبات [illegible] علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ [illegible] کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے - حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں - نہایت عمدہ ہے - شیریں بیان ہے - نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد [illegible]

(۲) حمائل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں تمام ترجمہ [illegible] وہی ہیں - طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد [illegible]

(۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی - طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد [illegible]

(۴) تذکرۃ القرآن - [illegible] قرآنی مضامین پر مبسوط بحث [illegible] (۵) تفسیر [illegible] فاتحہ و پارہ الم قیمت [illegible] (۶) تفسیر پارہ عم [illegible] (۷) مفتاح القرآن [illegible] (۸) مفتاح العربی [illegible] (۹) جامع العلوم یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا [illegible]

[illegible] (۵) علم طب [illegible] (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ [illegible]

[illegible] (۱۰) [illegible] میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی [illegible]

(۱۱) مفید عالم [illegible] تشخیص اسباب [illegible] پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) تشخیص الامراض - اس میں تمام امراض [illegible] جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب [illegible] قیمت [illegible] (۱۳) الاعضاء مخصوصہ - اس میں [illegible] کے متعلق تمام بیماریوں اور [illegible] کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت [illegible] (۱۴) مفید النساء والصبیان - اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ [illegible] کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible] (۱۵) الذکر الحکیم نمبر ا اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲ - یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے - قیمت [illegible]

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مہتمم مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

در پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر [illegible] کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا

چھپیم باتو گرافی چھاور قادیان بینی	رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸	دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۳۳ | ۶ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر۔ مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ ہجری | سلسلۃ القدیم جلد ۱ نمبر ۴۴

ای جہان منتظر خوش باش کآمد آن زمان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح و مہدی آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بابا اور والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کرکے لگایا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

این ارض مقدس سعلیس پاک بود
رشک عرش و نجوم و افلاک بود
از بس کرم داشتہ تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
رفع القدر بکما لہ۔
شرف البصر بجمالہ۔
حسن البشر بخصالہ۔
صلوا علیہ و الہ۔

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکھا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المجدین الخالفین محمدی المتخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم امامین وعلی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب شام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۶ سال

یہان سے ہوکر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکھا ہے۔

هوالولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۲ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبدالرحیم صاحب اور دیگر بزرگون کے مزار ہین۔ شاہ عبدالرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۶ سال لکھی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہین۔ اور جو لوگ زمین کے اوپر ہین۔ وہ ایسے بدعات مین مشغول ہین۔ کہ حق کو باطل بنا رہے ہین۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہین

راستہ مین اہل لودیانہ کی درخواست کا ذکر آیا کہ حضور جاتے ہوئے راستہ مین لودیانہ ٹھہرین۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی۔ کہ لدہیانہ کی جماعت اسٹیشن لدہیانہ پر ملاقات کے واسطے آئی تھی۔ لیکن حضور سوئے ہوئے تھے۔ مین نے جگانے نہ دیا۔ فرمایا آپنے اچھا کیا اس کے عوض اب ہم لودیانہ مین اُتر کر اہل لدہیانہ سے ملاقات کرینگے۔

راستہ مین مذبح کے پاس سے گذرے۔ کثیر التعداد بھیڑین اور بکریان ذبح ہورہی تھین۔ اور سینکڑون کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ کیا نے کی حلال اشیاء کا کس قدر ذخیرہ اللہ تعالے نے جمع کرادیا ہے۔ برخلاف اس کے حرام چیزین مثلاً کتے وغیرہ بہت ہی کم پائے جاتے ہین

مذبح مین سینکڑون بھیڑون کو نالی کے اوپر لیٹے ہوئے اور ذبح ہوتے ہوئے اور لٹکتے ہوئے اور ذبح کے لئے طیار دیکھ کر میری آنکھون کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس رویاء کا نقشہ آگیا

جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ ایک لمبی نالی کے کنارے پر کثرت سے بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص نے پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں چھری ہے اور آسمان کی طرف لگا رہا ہے گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کریں۔ تب میرے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے۔ اس کلمہ کو سنتے ہی انھوں نے یکدفعہ سب کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگیں۔ تو انھوں نے کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی۔ غرض مومن کی زندگی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑوں اور ہزاروں مر جائیں۔ تو بھی خدا کو کسی کی پروا نہیں۔

فرمایا۔ اس شہر میں اس قدر انقلاب آئے ہیں۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر ایسے حالات وارد ہوئے ہوں۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک میں مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مخاطب تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ہوا اور ہیں۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو نوکر نہیں۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہیں ہوتی۔

طب ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء۔ بعد نماز جمعہ۔ چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے۔ الحکمۃ ضالۃ المؤمن۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے۔ جھٹ قبضہ کرلے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفید بات جہاں سے ملے۔ وہیں سے لے لے۔ ہندی۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ کہ ؎

متمتع زہر گوشہ یافتم ✻ زہر خرمنے خوشہ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔ لیس الحکیم الا ذو تجربۃ۔ لیس الحلیم الا ذو عثرۃ۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھلانے سے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے بعد انسان رہ جاتا ہے۔ کیونکہ قضاء وقدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھداھم اقتدہ۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کرلے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ کہ تمام گذشتہ نبیوں اور ولیوں میں جسقدر خوبیاں اور صفات اور کمالات تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتوں کا اقتدا کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہوگئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کرلے ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ میں نے بعض کتب متن طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ میں موجود تھی جنمیں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

تقویٰ فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں جسقدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسٰے کے معاملہ میں تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آلے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پروا نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہیں کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ میں بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتوں کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلاء آتے ہیں اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہیں۔

نزول از آسمان آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہیں ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہیں۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کردے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہیں آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر وفات ظاہر کردی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہیں۔ وہ تو اسلام کے منکر ہیں۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسٰے کو مردوں میں دیکھا۔ اگر قبض روح نہیں ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم میں کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتوں کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی منصوص قرآن و حدیث ہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ علےٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ خیال کرو۔ کہ حق بالا میں کونسی بات ہے۔ میں تو ایسا آیا ہوں۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ملنے سے کیوں محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت میں لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہیں آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہیں۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہیں۔ مجھ سے جھگڑا کرلیں۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیوں کی اس قدر مدد کرتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کو خود ان مولویوں نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان میں یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو میں بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اترے ہیں۔

اتنے میں ایک مولوی صاحب درمیان میں بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق میں نازل ہوگا۔ آپ کہاں نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ [illegible]

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا

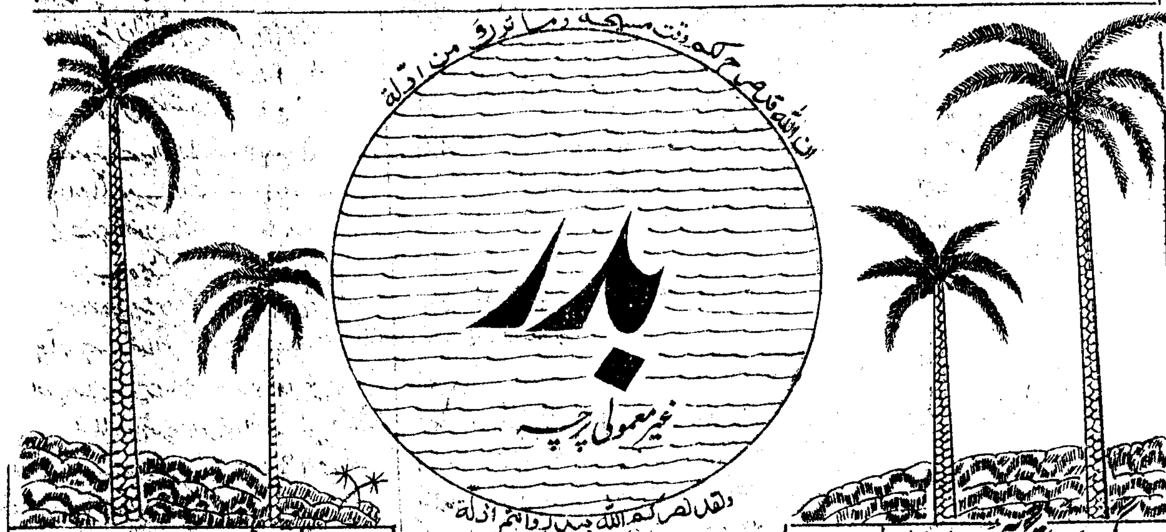

چشم بکشا کہ گوہر ہم باتو گرانی چہاور قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوامینی تشنہ منی عرض دارالامان بینی

سلسلة الجدید جلد ۱ نمبر ۳۳ | ۶ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر۔ مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۳ ہجری | سلسلة القدیم جلد ۴ نمبر ۴۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بھائی اور والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کر کے لگایا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

این ارض مقدس ست بس پاک بود
رشک عرش و نجوم و افلاک بود
ازبسکہ کرم داشت تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
رفع العلا بکمالہ
شرف البصر بجمالہ
حسن البشر بخصالہ
صلوا علیہ و آلہ

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکھا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المجاہدین الخالفین محمدی المتخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم امامین وعلی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب شام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۷ سال

یہاں سے ہو کر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکھا ہے۔

ھو الولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۲ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبد الرحیم صاحب اور دیگر بزرگوں کے مزار ہیں۔ شاہ عبد الرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۷ سال لکھی ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہیں۔ اور جو لوگ [illegible]

کے اوپر ہیں۔ وہ ایسے بدعات [illegible] کہ حق کو باطل رہے ہیں۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہیں راستہ [illegible] اہل لودیانہ کی درخواست [illegible] آیا کہ حضور جاتے ہوئے راستہ میں لودیانہ [illegible] مرزا [illegible] بیگ صاحب نے عرض کی کہ [illegible] لدھیانہ ملاقات کے واسطے [illegible] ہوئے۔ میں نے جگہ [illegible] اس کے [illegible] ہم لودیانہ میں [illegible] ملاقات کریں گے۔

[illegible]

[illegible]

جس میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک ملبی کے کنارے پر بتعداد بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں چھری اور آسمان کیطرف منہ ہے۔ گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کرے۔ تب میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤبکم ربی لولا دعاؤکم ۔ یعنی اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پروا ہے۔ اس کو سنتے ہی انھوں نے یکدفعہ سب پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگیں۔ تو انہوں نے کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی تو ہو۔ غرض مومن کی قدر قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑوں اور ہزاروں مر جاتے ہیں۔ تو بھی خدا کو کسی کی پروا نہیں۔

فرمایا۔ اس شہر میں اس قدر انقلاب ہوئے ہیں۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر ایسے حالات وارد ہوئے ہوں۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک میں مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ملے تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ وو دن اور ہیں۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو نوکر نہیں۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہیں ہوتی۔

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز عصر۔ چند مولوی

طب

اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے۔ الحکمة ضالة المومن۔ حکمت بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی۔ پھر جہاں سے ملے۔ جھٹ قبضہ کرے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے کہ مفید بات جہاں سے ملے۔ وہیں سے لے لے۔ ہند۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے سے

تمتع زہر گوشہ یافتم ✻ زہر خرمنے خوشہ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ دن سے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔ لیس الحکیم الا ذوتجربة ۔ لیس الحلیم الا ذوعثرة ۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھ سے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے لیے انسان رہے۔ کیونکہ قضاء وقدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات

اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھدٰھم اقتدہ۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کر لے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گذشتہ نبیوں اور ولیوں میں جسقدر خوبیاں اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتوں کا اقتدا کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کرلے ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ میں نے بعض کتب فن طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ میں موجود تھی جنمیں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

تقویٰ

فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں جسقدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسےٰ کے معاملہ میں تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آئے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پروا نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلا دن کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہیں کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ میں بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتوں کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلا آتے ہیں۔ اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہیں۔

نزول از آسمان

آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہیں ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہیں۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو اولہا بنا ہی نہیں آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر وفات ظاہر کر دی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہیں۔ وہ تو اسلام کے منکر ہیں۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو مردوں میں دیکھا۔ اگر قبض روح نہیں ہوا۔ اور نہ وہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم میں کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتوں کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی۔ نصوص قرآن وحدیث ہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ علےٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ خیال کرو۔ کہ حق بالا میں کون سی بات ہے۔ میں تو ایسا آیا ہوں۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ماننے سے کیوں محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت میں لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہیں آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہیں۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہیں۔ مجھ سے جھگڑا کر لیں۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیوں کی اس قدر مدد کرتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کو خود ان مولویوں نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان میں یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو میں بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اترے ہیں۔

اتنے میں ایک مولوی صاحب درمیان میں بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق میں نازل ہوگا۔ آپ کہاں نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ قادیان دمشق سے عین مشرق میں ہے۔ توفّی کے معنے کے متعلق شہر بغداد میں ایک [illegible] مباحثہ ہوا تھا۔ کہ اس لفظ کے کیا معنے ہیں۔ اس مباحثہ میں بالآخر یہی فیصلہ ہوا۔ کہ جہاں اللہ تعالےٰ فاعل ہو۔ اور مفعول بہ علم ہو۔ وہاں سوائے مارنے کے اور کوئی معنے نہیں آتے۔ اگر آج تم قرآن حدیث۔ یا لغت سے کوئی اور معنے دکھا دو۔ تو میں آج بھی مان لینے کے واسطے طیار ہوں۔ لغت بھی زبان عربی کی کلید ہے کوئی مثال لغت سے ہی دکھا دو۔ تب بھی میں مان لوں گا۔ تعجب ہے۔ کہ دوسروں کی رویت کا تم اعتبار کرتے ہوگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رویت پر تم کو کوئی اعتبار نہیں۔ یہ جسم عنصری کا لفظ تم نے کہاں سے نکال لیا۔ اگر کہیں یہ لفظ دکھا سکتے ہو۔ تو لے آؤ۔ میں تو اس وقت بھی قبول کرنے کے واسطے طیار ہوں۔ قرآن شریف میں۔ حدیث میں۔ لغت عرب۔ کہیں کسی نبی صحابی وغیرہ کے متعلق لفظ توفّی کا معنے آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ جانے کے دکھا دو تو میں فوراً مان لوں گا۔ لیکن تم حضرت عیسےٰ کے متعلق ایک لفظ کے وہ معنے کیوں کرتے ہو۔ جو کسی نبی کسی ولی۔ کسی صحابی کسی انسان کے متعلق نہیں کئے گئے۔ ۲۵ سال سے خدا تعالےٰ مجھے یہی بتلا رہا ہے۔ پھر تائیدات سماوی اور نشانات میرے ساتھ ہیں۔ میں خدا کی باتوں پر اب بھی ویسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ پہلی کتابوں پر رکھتا ہوں

اس جگہ بیچ میں پھر وہی مولوی صاحب بول پڑے کہیں توفّی کے معنے آسمان پر جانے کے دکھا سکتا ہوں فوراً ایک قرآن شریف مولوی صاحب کے ہاتھ میں دیا گیا لگے ورق گردانی کرنے۔ اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے کبھی اس کو کہتے ہیں۔ کیوں میاں تم نکالو۔ اور کبھی اس کو اشارہ کرتے ہیں۔ کیوں بھائی کچھ بتاؤ نہ۔ بہت سے تھے۔ کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا نکلنا تو کیا تھا۔ گھبرا کر بولے۔ اچھا۔ رافعک جو لکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ رافعک کے معنے اس جگہ وہی ہیں جو رفعناہ ۔۔ مکاناً علیاً کے معنے ہیں۔ مسلمان ہر روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی دعا مانگتے ہیں کہ ان کا رفع ہو۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے جائیں۔ بات وہی صحیح ہے۔ جو خدا نے بتلا دی۔ اور الہامات سے اس کی تائید کی۔

مولوی۔ الہام کیا ہے۔ الہام تو مجھے بھی ہوتا ہے (بعد میں معلوم ہوا کہ اس مولوی کا نام نظام الدین ہے۔ اور کسی مسجد میں لڑکے پڑھاتا ہے)۔

حضرت۔ میں ایسے الہام نہیں مان سکتا جس کے ساتھ تائیدات سماوی کا نشان نہ ہو۔ ایسے الہام کے مدعی تو ہزاروں کے زمانہ میں گذر سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی نشان ہے۔ تو دکھاؤ۔

اتنے میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لغت کی ایک کتاب مختار الصحاح نکالی۔ اور اس مولوی کو دکھلایا۔ کہ توفّی کے معنے مارنے کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ میں لغت نہیں مانتا۔ اچھا مان لیا اگر عیسیٰ مر گیا ہے۔ تو اس کی لاش دکھلاؤ۔

حضرت۔ جب مرجانا ثابت ہے۔ تو کافی ہے۔ لاشیں حضرت ابراہیم اور موسےٰ کی کہاں ہیں۔

مولوی۔ دجال کانا کہاں ہے۔

حضرت۔ اگر اس طرح تم لفظی معنے کرو گے۔ تو بہت مشکل پڑے گی۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ جتنے نابینے ہیں وہ بہرحال سب کے سب جہنم میں جائینگے اگرچہ حافظ قرآن اور مسلمان ہی ہوں۔

فرمایا۔ آنے والے کے متعلق تو یہ لکھا ہے۔ کہ وہ امتی ہوگا۔ امتی تو وہ ہے۔ جو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کے ذریعہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ لیکن وہ جو پہلے ہی نور اور بصیرت پاکر نبوت کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ وہ اب امتی کس طرح سے بنے گا۔ کیا پہلے تمام کمالات حاصل کردہ سے وہ بے نصیب کر دیا جاوے گا۔ ہاں ہم امتی ہیں۔ جن کو سب کچھ آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے ملا ہے۔ اور تمام معرفت ادھر ہی سے حاصل ہوئی ہے۔

اتنے میں وہ مولوی صاحب تو گھبرا کر اٹھ گئے۔ اور ان کے ساتھی گالیاں دیتے گئے۔ اور ایک اور طالب علم آگے بڑھا۔

طالب۔ آپ کا مرتبہ کیا ہے۔ اس کی تعبیر نبوت سے ہوگی۔ یا کسی اور لفظ سے۔

حضرت۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے۔ وہ نبی ہے۔ نبی کے معنے ہیں۔ خدا سے خبر پا کر بتلانے والا۔ ہاں نبوت شریعت ختم ہو چکی ہے۔ سچی معرفت بغیر مخاطبات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتی اگر یہ بات اس امت کو حاصل نہیں تو خیر امۃ کس طرح سے بن گئی۔ اللہ تعالےٰ نے مخاطبات کا دروازہ بند نہیں کیا۔ ورنہ نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہتا

طالب۔ تو آپ کو وحی ہوتی ہے؟ وحی تو صرف انبیاء کو ہوتی ہے۔

حضرت [illegible] فرآن شریف میں فرماتا ہے۔ موسیٰ کی ماں کو بھی وحی ہوتی۔ کیا یہ امت عورتوں سے بھی بدتر ہو گئی [illegible] ہوتی ہے کیا ہمارے [illegible] دنیا داروں کو لگے قدم رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس [illegible] ادھورا رکھنا نہیں چاہتا میں نہیں [illegible] پہلی امتوں نے اس قدر برکات حاصل کیں۔ اور یہ [illegible] بالکل محروم رکھی گئی۔

طالب۔ پھر یہ مرتبہ تو ولی کا ہوا۔

ولائیت

حضرت۔ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مرتبہ وہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ مگر تم نہیں جانتے۔ ولی کا مرتبہ کم نہیں۔ بلکہ بعض کے نزدیک تو ولائیت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ولائیت محبت قرب اور معرفت کا ذریعہ ہے۔ اور نبوت ایک عہدہ ہے۔ یہود کا تو یہ مذہب ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ولی تھے۔ اور تمام انبیاء سے بڑھ کر تھے۔ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ایک قدم بھی رکھنا کفر سمجھتے ہیں۔ ہم کو الہام ہوا ہے کل برکۃ من محمد۔ ہم اس دائرہ سے باہر نہیں جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے باہر جانا تو کفر ہے۔ لوگ محجوب ہونے کے سبب وحی کے لفظ سے گھبراتے ہیں ورنہ وہاں تو لکھا ہے۔ کہ مکھی کو بھی وحی ہوئی۔ بلکہ شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے۔ کہ جسکو کبھی بھی وحی نہیں ہوتی خوف ہے۔ کہ اس کا خاتمہ برا ہو۔ معرفت تامہ بجز مکالمہ مخاطبہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

طالب۔ وحی کس طرح سے ہوتی ہے۔

حضرت۔ کئی طریق ہیں۔ بعض دفعہ دل میں ایک گونج پیدا ہوتی ہے۔ کوئی آواز نہیں ہوتی۔ پر اس کے ساتھ ایک شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ تیزی اور شوکت کے ساتھ ایک لذیذ کلام زبان پر جاری ہوتا جو کسی فکر تدبر اور وہم وخیال کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ خدا تعالےٰ کے نشانات ہزاروں ہیں۔ اگر کوئی چاہے تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے۔ اور نشان دیکھ لے۔ صادق اور کاذب میں خدا فرق کر دیتا ہے۔

آج سے پچیس ۲۵ سال پہلے خداوند تعالےٰ نے مجھے [illegible] دیا تھا۔ کہ تیرے پاس ہر جگہ سے لوگ آئیں گے [illegible] تحائف بھی لائیں گے۔ یہ ایسے وقت کا [illegible] ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا [illegible] کر دو۔ کہ کیا کوئی آدمی اتنا [illegible] حاصل کر سکتا ہے۔ [illegible] آئیں۔ اور کچھ [illegible] بات نہیں۔ اگر ہمارے پاس [illegible] قیام رکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہو

اصل مین تمام مشکلات عدم معرفت کے باعث ہوتے ہین۔ ورنہ حضرت ابوبکر نے کونسا معجزہ مانگا تھا۔

طالب علم۔ امت کے علماء بھی انبیاء کی مانند ہین۔ جو آپ کی مخالفت کرتے ہین۔

حضرت۔ مین ان لوگون کو علماء مین شامل نہین دیکھتا جن کی زبان پر کچھ اور ہے۔ اور اعمال کچھ اور ہی ہین۔ کچھ پڑھ کر کچھ کہتے ہین۔ اور گھر مین جا کر کچھ اور بیان کرتے ہین۔ علمائے امت وہ ہین۔ جو مذہب کی تائید کرتے ہین۔

طالب علم۔ کیا آپ مستقل نبی ہین؟

حضرت۔ میرے متعلق ایسا کہنا ایک تہمت ہوگی۔ مین اس کو کفر سمجھتا ہون۔ کہ کوئی مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔

طالب علم۔ معجزہ تو نبی کا ہوتا ہے۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہین کہ مین معجزہ دکھاتا ہون؟

حضرت۔ ہمارے معجزات سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہین۔ ہمارا اپنا کچھ نہین۔ سب کاروبار آنحضرت کا ہی چلا آتا ہے۔ دین انحطاط پر تھا۔ ہم نے سعی کی۔ اگر ہم خدا کی طرف سے ہین۔ تو خدا ہماری مدد کرے گا۔ ورنہ یہ سلسلہ خود بخود ہی تباہ ہو جائے گا۔ ہمارے دو کام ہین۔ اول۔ یہ کہ اعتقاد مین نصوص کے برخلاف جو غلطیان پڑ گئی ہین وہ نکالی جاوین۔ دوم۔ یہ کہ لوگون کی عملی حالتین درست کی جائین۔ اور صحابہ کے مطابق ان کو تقویٰ اور طہارت حاصل ہو جائے۔

طالب علم۔ کیا پہلے بھی کسی نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ مین اسلام مین نبی ہون؟

حضرت۔ پہلے کس طرح کوئی دعویٰ کر سکتا۔ وہ لوگ مامور نہ تھے۔ کہ ایسا دعویٰ کرین اور مین مامور ہون۔

طالب علم۔ آپ کے مخالف کو کافر کیون کہا جائیگا؟

حضرت۔ کفر کے معنے ہین۔ انکار کرنا۔ جب یہ لوگ مامور من اللہ کو نہین مانتے۔ اور گالیان دیتے ہین۔ اور انکار کرتے ہین تو بات یہان تک نہین رہتی۔ بلکہ ایک فتح الباب ہوتا ہے اور زبان کھل جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ توفیق اعمال کی جاتی رہتی ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جو تحریر حضرت نے مولوی صاحبان کو لکھکر دی تھی۔ اس کی نقل ذیل مین درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وجوہ مفصلہ ذیل ہین۔ جن کے رو سے مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہون

(۱) قرآن شریف مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ آیات ہین۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی۔ فلما توفیتنی۔ ان آیات کے معنے صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر مین موت لکھے ہین۔ جیسا کہ اس مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لکھا ہے۔ متوفیک ممیتک۔ اور پھر تائید آیات کے لئے آیت فلما توفیتنی کا اس جگہ ذکر کیا ہے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بھی ذکر کیا ہے کہ مین قیامت کے دن یہ عرض کرونگا کہ یہ لوگ میری وفات کے بعد بگڑے ہین جیسا کہ لکھا ہے۔ کما قال العبد الصالح الخ

(۲) دوسری دلیل توفی کے ان معنون پر جو اوپر ذکر کئے گئے لغت عرب کی کتابین ہین۔ مین نے جہان تک ممکن تھا قریباً تمام شائع شدہ کتابین لغت کی دیکھی ہین۔ جیسے قاموس۔ تاج العروس۔ صراح۔ صحاح جوہری۔ لسان العرب اور وہ کتابین جو حال مین یورپ مین تالیف کر کے عیسائیون نے شائع کی ہین۔ ان تمام کتابون سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ محاورہ عرب اسی طرح پر ہے۔ کہ جب کسی جملہ مین خدا تعالیٰ فاعل ہو۔ اور کوئی علم انسان مفعول بہ ہو۔ جیسا کہ توفی اللہ زیداً۔ تو ایسی صورت مین بجز اماتت اور قبض روح اور کوئی معنے نہین ہوتے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے اس پر لازم ہے۔ کہ اس کے برخلاف لغت کی کتابون سے کوئی نظیر مخالف پیش کرے۔

(۳) مین نے بہت محنت اور کوشش سے جہان تک میرے لئے ممکن تھا صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابین غور سے دیکھی ہین۔ اور مین نے کسی ایک جگہ پر بھی توفی کے معنے بجز وفات دینے کے حدیث مین نہین پائے۔ بلکہ تین سو کے قریب ایسی جگہ پائی ہین۔ جہان ہر جگہ موت دینے کے ہی معنے ہین۔

(۴) مین نے جہان تک میرے لئے ممکن تھا۔ عرب کے مختلف دیوان بھی دیکھے ہین۔ مگر نہ مین نے جاہلیت کے زمانہ کے شعراء اور نہ اسلام کے زمانے کے مستند شعراء کے کلام مین کوئی ایسا فقرہ پایا ہے۔ کہ ایسی صورت مین جو اوپر بیان کی گئی ہے بجز وفات دینے کے کوئی اور معنے ہون۔

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب کے فوز الکبیر مین بھی یہی لکھا ہے کہ متوفیک ممیتک اور مین جانتا ہون۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے پایہ کے محدث اور فقیہ اور عالم فاضل تھے۔

(۶) حدیث معراج جو صحیح بخاری مین موجود ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین ... ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء مین دیکھا تھا۔ پس اس جگہ دو شہادتین ہین۔ ایک خدا تعالیٰ کی شہادت قرآن شریف مین دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت لیلۃ المعراج مین۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ کنز العمال و طبرانی۔ اور کتاب ماثبت بالسنۃ مین شیخ عبد الحق وغیرہ نے لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو پچیس برس کی تھی اور ایک روایت مین ایک سو بیس برس بیان کیا ہے۔ اور ہزار دو ہزار برس کی عمر کسی جگہ نہین لکھی۔

(۸) جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر دلیل قاطع ہے۔ جو اس آیت کے رو سے اجماع تھا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

(۹) ماسوا اس کے خدا تعالیٰ نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار مجھ پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے اور اپنے کھلے کھلے نشانون سے میری سچائی ظاہر فرمائی ہے۔ ابھی بہت سے دلائل ہین۔ مگر اسیقدر کافی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اور سورۃ نور سے ثابت ہے کہ اس امت کے کل خلفاء اسی امت مین سے آئینگے اور صحیح بخاری سے ثابت ہے۔ کہ آنیوالا عیسیٰ اسی امت مین سے ہوگا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ اماکم منکم بلکہ صحیح بخاری مین پہلے مسیح کا اور حلیہ لکھا ہے اور آنیوالے عیسیٰ کا اور حلیہ لکھا ہے ماسوائے اس کے میرا آنا بے وقت نہین۔ صدی کے سر پر آنا تھا تئیس برس اسپر گذر گئے کسوف خسوف بھی رمضان مین ہو گیا۔ طاعون بھی پیدا ہو گئی۔ ... ایک نئی سواری یعنی ریل بھی پیدا ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے دس ہزار سے زیادہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہین اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی زندگی حضرت عیسیٰ کی موت مین ہے۔ اگر آج یہ امر عیسائیون پر ثابت ہو کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ تو وہ سب کے سب عیسائی مذہب کو ترک کر دین۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

نقل رکھی گئی

(محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایڈیٹر بدر)

غیر معمولی پرچے

جس دن سے حضرت دہلی کو روانہ ہوئے اس دن سے مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ ایسے موقعہ پر احباب کو واقعات سفر اور حضرت کی تقریرین اگر روزانہ نہین تو تیسرے چوتھے ضرور ملجانی چاہئین چنانچہ اسی وقت مین نے یہ تجویز کر دی کہ سفر کے حالات جیسے جیسے دہلی سے لکھکر روانہ کرتا جاؤن۔ ساتھ ساتھ چھپ کر فوراً احباب کی خدمت مین بھیجے جاوین اگر آمد بدر کی حالت اس امر کی اجازت دیتی یا پروپرائیٹر اس بوجھ کو اٹھا سکتا۔ تو ایسے وقت کے واسطے چھاپنے کی کلین اور پتھر اور ملازم زائد رکھکر روزانہ یا دوسرے دن احباب کی خدمت مین اخبار پہنچایا جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ تا حال اخبار بدر کی حالت ایسی نہین۔ کہ یہ خواہش پوری ہو سکے۔ بلکہ فنڈ کے موجود نہ ہونے کے سبب جسقدر مجھے انتظام مین مشکل پڑتی ہے اسکو مین ہی جانتا ہون یا وہ لوگ جو اس امر کی تفصیل سے واقف ہین۔ اگر دوست کوشش کرین اور خریدار کثرت کے ساتھ پیدا کرین تو ایسی تھوڑی قیمت کے اخبار کی تعداد کا دو تین ہزار تک پہنچ جانا کوئی بڑی بات نہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ اگر احباب پوری سعی کرین تو ابھی بست سے ایسے دوست ہین جو اس اخبار کو خرید سکتے ہین۔ اور اسطرح یہ مشکلات رفع ہو سکتی ہین۔ خیر۔ اس وقت اس مضمون کے لکھنے کا یہ منشا ہے کہ آئندہ کے لئے ایسی ضرورتون کیواسطے اخبار کے ہفتہ وار پرچہ کے علاوہ خاص پرچون کے نکالنے کا علیحدہ انتظام کرنا چاہیئے۔ اس کیواسطے جو تجاویز مینے سوچی ہین وہ مین بعد مین لکھونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فی الحال مین دوستون سے سننا چاہتا ہون کہ ان کے نزدیک کون سی ایسی تجاویز ہین۔ جن کے ذریعہ سے اخبار ہفتہ وار بھی باقاعدہ نکلتا رہے۔ اور وقت ضرورت خاص پرچے تھوڑی ... مضامین کے بھی نکالے ... [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلمان باز کردند

چو ہیم باتو گرآئی چہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی بغرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۵ | مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۶ یوم دو شنبہ۔ ۱۵۔ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ | سلسلۃ القدیم جلد ۱ نمبر ۴۲

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیحِ دورِ آخر مہدئِ آخر زمان

مکرمی ومخدومی جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے ایک نظم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات پُر ملال پر بطور مرثیہ ارسال فرمائی ہے۔ چونکہ یہ نظم ہر شخص کے پڑھنے کے قابل ہے۔ اور اس سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ ہر فرد بشر کو ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اس واسطے اس نظم کو درج اخبار کیا جاتا ہے۔ محرر بدر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرثیہ وفات حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب صافی مرحوم مغفور

✱

اے کریم خوش مقال۔ اے صافیِ روشن خیال
تیری فرقت نے کیا ہم کو بہت آشفتہ حال
تیری تقریرین معانی خیز و دلکش دل پسند
وہ تری معجز بیانی بے نظیر و بے مثال
تیرے اخلاق کریمانہ مین تھا صدق وصفا
تیری طرز زندگی تھی راستبازون کی مثال
تیری خلوت اور جلوت مین تھا اخلاص ووفا
معرفت کے رنگ مین رنگین تیرا حال وقال
اے گل خندان باغ معرفت تو ہے کہان
اب تجھے لائین کہان سے ڈھونڈ کر ای خوش خصال
تری خوش الحانیان کانون مین پڑتی ہین مگر
تیرا چہرہ اب نظر آتا نہین اے خوش جمال
تیرے چھٹنے سے ہمین صدمہ ہے لیکن اے اخی
عالم فانی سے کرنا ہے سبھی کو انتقال
موت اپنے وقت پر لازم ہے ہر شے کے لئے
ٹل نہین سکتا کبھی حکم خدائے ذوالجلال
ضعف انسانی سے ہمکو ہے یہ سارا رنج وغم
ورنہ مومن کے لئے یہ وقت ہے وقت وصال
خوش نصیبون کو ملا کرتی ہے ایسی زندگی
یہ حیات طیبہ ہے اس کا کیا رنج وملال
خوش نصیب اسکے جسے ہو جلد یہ فرقت نصیب
وہ مبارک جس کے حق مین نکلے ایسی نیک فال
یہ حیات دنیوی مومن کو ہے اک ابتلاء
یہ ہے وہ دار المحن رنج والم جس کا مآل
اے خدا اے مرجع خورد وبزرگ وجزو وکل
تو ہمین بھی ان مصائب ان بلاؤن سے نکال
اے خدا ہم کو بھی ہو یہ نعمت قربت عطا
تا نہ ہو تیری بھری محفل مین شرم وانفعال
خوش نصیبون مین کسی سے کم نہ تھا عبدالکریم
اس کی مرگ وزندگی دونون ہیں اپنے خود مثال
یہ رہا جب تک جہان پر دل مین اس کا گھر رہا
کس خوشی سے اسنے کاٹے اپنے سینتالیس سال
جب زمانہ مین ہوا دور بہار دل کشا
مہدی آخر زمان کا جب نظر آیا جمال
لگ گئی اک آگ سی ہر سمت ہندوستان مین
دشمن حق ہو گئے اکثر شیوخ باکمال
عالمون کی فوج برسانے لگی تیر وتفنگ
کوئی کافر مفتری کہتا کوئی دجال ضال
تھا بظاہر بیکس وبے یار مامور خدا
نصرت حق کے لئے تھا ہند مین قحط الرجال
یون تو کہنے کے لئے لاکھون مسلمان تھے یہان
شیفتہ اسلام کے ان مین تھے لیکن خال خال
چھا گئی تھی مطلع اسلام پر کالی گھٹا
چھپ گیا تھا آفتاب صدق کا حسن وجمال

یہ کریم النفس رکھتا تھا ۔ مگر قلب سلیم
سر مین نخوت تھی نہ دل مین اس کے حب جاہ و مال
دل مین پہلے ہی سے تھی عشق الٰہی کی چمک
ملگیا نسخہ مسیح وقت سے جب حسب حال
بڑھ گیا جوش محبت صدق و اخلاص و وفا
بھر گیا رگ رگ مین اس کی بادۂ ذوق وصال
ابتدا ہی سے محبت تھی کلام اللہ کی
ہو گیا اس سوز پنہان مین یکایک اشتعال
تشنہ روحی کھینچ لائی سوئے بحر معرفت
پہلوئے احمدؑ مین آبیٹھا یہ مرد خوش خصال
سخت مشکل کام ہے اپنے وطن کو چھوڑنا
فرقت خویش و اقارب فرقت اہل و عیال
سخت تر اس سے بھی ہے نبیون کی صحبت مین قیام
یہ رفاقت چاہتی ہے استقامت کا کمال
اے ہمایون بخت انسان اے اخی عبد الکریم
یہ اقامت قوم کے حق مین بھی اک عمدہ مثال
شدت امراض مین بھی تو رہا ثابت قدم
تو نے آخر تک نہ چھوڑی باوفا لوگون کی چال
تربت تو عنبرین باد اے انیس و جان نثار
بر تو بر اہل و عیالت باد فضل کردگار

بند دوم

اے دل غمناک بس اے دیدۂ خون بار تھم
نامناسب ہے یہ ماتم نامناسب ہے یہ غم
ہے دعائے مغفرت اس درد فرقت کا علاج
دیدۂ خون بار شوق وصل خالق مین ہو نم
رنج دل مین ہو تو ہو اس اپنے رہ جانے کا رنج
کچھ الم ہو بھی تو ہو اس قید ہستی کا الم
دل دکھاتی ہے ہمیشہ فطرتاً مرگ اخی
صابر و شاکر قضا پر اس زمانہ مین ہین کم
لیکن اے بیتاب دل اچھا نہین یہ اضطراب
واجب التعمیل ہے تیرے لئے حکم حَکَم
جانے والی چیز کا دنیا مین غم کرنا فضول
جو گیا اس کو نہین پھر لوٹ کر لینا جنم
جیسے اگلے چل بسے ہم کو بھی چلنا ہے ضرور
رہنے والی ہے ہمیشہ ذات رب ذوالکرم
مرنے والے پر خدا کی رحمتین ہون تا ابد
رہنے والون کو مناسب ہے بنین نقش قدم
نقش بر آب اس حیات چند روزہ کا ہے نام
اس مین سستی زہر ہے اسمین تغافل ہے ستم
چاہیئے کچھ زاد راہ آخرت اے ہوشمند
اس سفر مین کام آئین گے نہ دینار و درم
مرنے والے کی طرح ہان چاہیئے حسن عمل
تا رہے ہم پر ہمیشہ سایۂ فضل و کرم
تا ہماری مشکلین آسان ہون منزل سمجھ
تا نہ سد راہ ہون دنیا کے یہ ناز و نعم
کچھ بہت دوری نہین ہان فضل مولیٰ چاہیئے
عنقریب اے صافی مرحوم ملجائین گے ہم
غم غلط کرنے کو یا رب دے کوئی نعم البدل
تا بچھڑنے والے کی فرقت کا کچھ صدمہ ہو کم
ہم کو تقویٰ ہم کو نور معرفت درکار ہے
ہم نہین ہین تجھ سے یا رب طالب جاہ و حشم
اتباع سنت احمدؑ کی تو توفیق بخش
اپنی راہ راست پر تو ہم کو رکھ ثابت قدم
دوستو تیار رہنا لگ رہا ہے چل چلاؤ
کوئی آگے کوئی پیچھے جا رہا ہے دمبدم
ساتھ جائین گی نہ خویش و اقربا کی بلسین
جیتے دم تک کے ہین یہ فرزند و زن یہ خدم
ہست گوہر باغ دنیا را بہار چند روز
دل مدہ ہرگز بہ عیاریکہ یار چند روز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلے علے رسولہ الکریم

سفر دہلی

۶

تازہ اخبار از لدھیانہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۰۵ء آج صبح بموجب اشتہار کے جو پہلے شائع ہو چکا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وعظ ایک شہر سہ جلسہ مین ہوا۔ ۸ ½ بجے سے لے کر ۱۱ ½ بجے تک قریب ۳ گھنٹہ تک اسلام کی خوبیون اور سلسلہ حقہ کی صداقت پر ایک مفصل تقریر کی ہے۔ کئی ہزار آدمی جمع تھا۔ بعد تقریر کے مصری شاہ صاحب نے اپنا ایک مکاشفہ حلفاً نہایت جوش کے ساتھ بیان کیا۔ جو بعد مین درج کیا جائے گا۔ ذیل مین تقریر کا اشتہار اور ہر دو اشتہار جو شیخ یعقوب علی صاحب کیطرف سے مخالفین کے رد مین شائع کئے گئے تھے۔ درج کئے جاتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے ۔ لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہمنے

عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کی تقریر

آج صبح ۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو آٹھ بجے کے قریب متصل مکان آریہ سکول محلہ کمیٹی باغ عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود جو اتفاق حسنہ سے دو دن کے لئے لودیانہ آئے ہین۔ ایک تقریر کرین گے ۔ جس مین اسلام کی سچائی اور اس کی موجودہ حالت اور اصلاح کے وسائل کا ذکر ہوگا۔ اور اس مین ظاہر کرین گے۔ کہ حقیقی نجات کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ نیز اُن غلطیون کو دور کرین گے ۔ جو مسلمانون مین اسلامی توحید کے متعلق پھیل گئی ہین ۔ یہ تقریر محض بطور تبلیغ ہوگی۔ جو ہماری درخواست پر آپ نے کرنی منظور فرمائی ہے اس مجمع مین کسی شخص کو بولنے اور کچھ کہنے کی ہرگز اجازۃ نہین ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو اس مجمع مین آنا قطعاً حرام ہے ہان اگر کوئی شخص محض نیک نیتی سے سننے کے لئے آنا چاہے ۔ اُسے اجازت ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ اس تقریر مین حضرت اقدس کے تمام دعاوی کے دلائل خوب کھول کر بیان کئے جائین گے۔

المشتہر

جماعت احمدیہ لودیانہ

ضروری نوٹ ۔ کسی شخص کو کسی قسم کے مباحثہ کی اجازت نہین ہے ۔ اور دوران تقریر یا بعد مین بولنے کا کوئی حق نہین ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلے علے رسولہ الکریم

سعد اللہ نو مسلم کی مہمانی اور یا مور من اللہ آنا کانی

کسی شخص سعد اللہ نامی نے ۸۔ رمضان المبارک کا چھپا ہوا ایک دعوت نامہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارد لودیانہ پر بطور مہمانی شائع کیا ہے۔ اس اشتہار کو پڑھ کر دانشمند اور متین پبلک بخوبی سمجھ لے گی۔ کہ جس نے اپنے آبائی مذہب کو اخلاق فاضلہ اور روحانیت کے اصول کے لحاظ خیرباد کہا تھا۔ وہ ان امور کے کس درجہ تک پہنچا ہے اور اتنی پرانہ سالی مین بھی اس کے مونہہ سے وہ باتین نکل رہی ہین جو اسلام کے خطرناک دشمن کے مونہہ سے بھی نہین نکل سکین۔

سعد اللہ صاحب نے جو کچھ بطور مہمانی پیش کیا ہے ۔ وہ تو کھٹائے تو بلقائے تو شکر گزاری سے نہین واپس کرتے ہین ہان اپنی طرف سے اس پر کچھ مستزاد کر دیتے ہین ۔ اور گالیون اور بیہودہ گوئی کو چھوڑ کر تہذیب اور متانت کے ساتھ ان کے اس اشتہار پر نظر کرتے ہین۔

اولاً ۔ میان سعد اللہ صاحب نے بقول مثل مشہورہ پرانے بوتے پر شکرہ پالنا میان ثناء اللہ صاحب امرتسری کے الہامات مرزا کو پیش کیا ہے۔ کاش سعد اللہ صاحب کو معلوم ہوتا کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جب قادیان جا کر

آریون کا مہمان ہوا تھا۔ تو اُسے علیٰ منہاج نبوت پیشگوئیون کے پرکھنے کی دعوۃ کی گئی۔ مگر وہ اس طرف نہین آیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بجائے سعد اللہ صاحب کو یہ حوصلہ ہے۔ تو بسم اللہ۔ وہی اس معیار پر اپنے اعتراضون کو پرکھوا لین

ثانیاً۔ میان سعد اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے انبیاء علیہم السلام کی نسبت مریدون کو پڑھا دیا ہے۔ کہ وہ بھی ایسی غلط پیشگوئیان کیا کرتے تھے۔ یہ ایک خطرناک اتہام ہے جو حضرت حجۃ اللہ اور آپ کی جماعت کی نسبت لگایا گیا ہے اس کے جواب مین اول تو ہم لعنت اللہ علیٰ الکاذبین کہتے ہین۔ اور ازان بعد نومسلم صاحب کو دعوت دیتے ہین۔ کہ اگر وہ یہ فقرہ حضرت حجۃ اللہ کی تعلیم مین بہ این الفاظ دکھا دین تو کم از کم سمجھا جائے گا۔ کہ انہون نے جھوٹ کی نجاست پر مونہہ نہین مارا۔ اور اگر وہ نہ دکھا سکین۔ اور ہرگز نہین دکھا سکین گے تو پھر اس سے بڑھ کر اور شرمناک اخلاقی حالت ایک شخص کی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ چھاپ کر اس شخص کی نسبت جو تین لاکھ کی معزز جماعت کا پیشوا ہے۔ ایک افترا کرتا ہے

ثالثاً۔ بشیر۔ آتھم۔ محمد سلطان۔ لیکھرام۔ وغیرہم کسی پیشگوئی پر علیٰ منہاج نبوت سعد اللہ ہمارے ساتھ تحریری مناظرہ کر لے۔ جو اسی مجلس مین بیٹھ کر لکھا جاویگا۔ پھر اس کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ اس نے کہان تک راستی سے گریز کیا ہے اسی اشتہار مین میان سعد اللہ نومسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ اکابر صحابہ پر ایک خطرناک حملہ کیا ہے۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپکے دل مین مشن کی تازہ روٹیون نے خاص اثر پیدا کیا ہے۔ چنانچہ مسیح ابن مریم کی وفات کے متعلق آپ لکھتے ہین کہ آپ کے چیلے چانٹے علم سے بالکل بے بہرہ جو نہ سمجھ سکین۔ نہ دیکھ سکین۔ آپنے اُن کو ایک سبق زبانی پڑھا دیا ہے۔ جن کا اصل استاد علی گڑہی نیچری ہے۔ آپنے بھی یہ سبق اسی بڈھے کی تفسیر سے پڑھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ مر گئے۔ سعد اللہ ایمان سے بتا کیا یہ سبق علی گڑہی نے دیا ہے یا قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سبق پڑھایا تھا۔ کیا اگر حضرت عیسےٰ کی وفات کا مسئلہ سرسید نے ہی لکھا تھا۔ تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سرسید سے سیکھا تھا۔ جنھون نے لیلۃ المعراج مین حضرت مسیح کو مُردون مین دیکھا۔ کیا خدا تعالیٰ نے بھی سرسید سے ہی سیکھا تھا۔ جبکہ انی متوفیک اور فلما توفیتنی کہا۔ کیا صحابہ کا اجماع جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ پڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہوا۔ وہ بھی سید کے شاگرد تھے۔ اے شوخ اور ناسمجھ انسان تیرے اس حملہ کا اثر کس پر ہوتا ہے شیم! شیم!! شیم!!! بہر حال خلاصۃً اگر آپ اس مسئلہ کو سرسید ہی کا اختراعی مسئلہ کہتے ہین اور سمجھتے ہین۔ تو پھر تجھ پر اس وقت تک کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک تو یہ ثابت نہ کرے آ میدان مین نکل۔ اور سب سے پہلے اسی مسئلہ مین گفتگو ہو لے۔ تاکہ پبلک پر تیری قابلیت اور ہمہ دانی کا راز کھل جاوے۔ تو مرزا صاحب کے مریدون کو بے بہرہ اور اندھا کہتا ہے۔ حالانکہ حضرت حجۃ اللہ کے خدام مین ایسے علامۂ دہر موجود ہین۔ جن کا نظیر آج مادر گیتی پیدا نہین کر سکتی۔ پھر تیرے لئے مشکل ہی کیا ہے؟ مین بھی ایک ادنیٰ خادم ہون۔ مین بفضلہ تعالےٰ تیرے ان دعاوی کی حقیقت کھولنے کو آمادہ ہون۔ سب سے پہلے اسی مسئلہ وفات مسیح پر گفتگو کر تا حق کھل جائے۔ پھر سلسلہ بہ سلسلہ طبعی طور پر تمام مسائل مین گفتگو ہو سکتی ہے۔ مین چونکہ مہمان ہون۔ اور تو نے ہی مہمانی پیش کی ہے۔ اس لئے تیرا فرض ہوگا۔ کہ ہر قسم کے انتظام کا تو ہی ذمہ وار ہے گفتگو تحریری ہوگی۔ جو اسی مجلس مین لکھی ہوگی۔

مین اس سے زیادہ اور کچھ نہین کہنا چاہتا۔ تیری گالیون اور دوسرے امور کو حوالہ بخدا کرتا ہون۔ اور یقین کرتا ہون۔ کہ وہ خدا جس کے مامور کی تو نے اس قدر ہتک اور توہین کی ہے۔ خود اس کا محاسبہ کریگا۔ وما علینا الا البلاغ

سعادت مند ہو کر جی اگر کچھ نقد پانا ہے
خدا سے ڈر کہ رہ آخر اُسی کے پاس جانا ہے
ذرا آنکھون سے غفلت کا اُٹھا پردہ تو اے سعدی
ضرورت کو سمجھ اور دیکھ یہ کیسا زمانہ ہے
زمانہ کے مفاسد دیکھ کر رونا نہین آتا ؟
تیرا مطلب امام وقت کے دل کو دکھانا ہے
تیری یہ خودروی برعکس منہاج نبوت ہے
سراسر حمق اور یہ تیری حرکت ابلہانہ ہے
شرافت بدلگامی سے نہین ہے اسپ تازی کو
چلے سیدھا نہ او گس ہے نہ اس کو تازیانہ ہے
امام وقت کے حق مین یزیدی ہے بدگوئی
حقیقت مین حسین ابن علی کا خون بہانا ہے
یہ کیا شور و فغان ہے جیتا پھرتا ہے کیون اُلو
مبارک ہے وہ گھر جس مین ہما کا آشیانہ ہے
اگر مہمان نوازی کی نہ تھی مقدور کچھ تجھ مین
شریعت مین کہان جائز مسافر کو ستانا ہے
تجھے سنت طریقہ سے ضرورت تھی
مسافر بے وطن ہم مین ترا گھر لودہیانہ ہے
لگا کر گالیان لائے ہماری مہمانی مین
یہ گھر ہے گالیون کا یا ترا مہمان خانہ ہے
رسول اللہ نے کی مہمانی ایک یہودی کی
جو دیکھا صبح آ کر بورئے پر پاخانہ ہے

ذرا تیور نہ بدلے اور نہ میل آئی طبیعت مین
یہ سمجھے خدمت مہمان کا خاصہ بہانہ ہے
مسلمانون کا دعویٰ اور عقیدہ آپ کا کیا ہے
محمد کو دبانا اور مسیحا کو جلانا ہے
حیا کی آنکھ اندھی ہو گئی دیکھو مسلمانو
یہ کیون ان شوخ چشمون کا شعار آنکھین لڑانا ہے
نکل آؤ میدان مین اگر کچھ زور بازو ہے
سنبھل کر دیکھنا آخر کو تم نے ہار جانا ہے
توفی کی کرو تحقیق مردے کو کرو زندہ
نہین تو مفت مین بے ہودہ سر کھپانا ہے
مسیحا پر دل و جان اپنا قربان کیون ہو ثاقب
یہ ان کا سلسلہ سچا الٰہی کارخانہ ہے

نوٹ۔ جواب آج شام تک چھپا ہوا دو۔

الراقم۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل لودہیانہ
۲ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پدر نتواند پسر تمام کند

مولوی عبد اللہ لودیانوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اول الکافرین تھے۔ اور اسی کفر مسیح موعود مین اُنھون نے سارن پور کے راستہ مین وفات پائی۔ اور اسی طرح پر ان کے دوسرے عم مکرم بھی اس سلسلہ کی اشد مخالفت کے باوجود اس کی ترقی کو نہ روک سکے۔ ان کے مرنے کے بعد آپکے خلف الرشید نے سعدی کے مندرجہ عنوان ارشاد پر خوب عمل کیا ہے۔ اور پھر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر سے مکہ اور مدینہ کی سیر کرنی چاہی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ باوجودیکہ مولوی عبد اللہ اینڈ برادرس کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے جس جس قسم کے سرٹیفکیٹ ملے ہوئے تھے۔ وہ ان کے خلف الرشید کو یاد ہون گے۔ مگر پھر بھی وہ مسیح موعود کے کفر کے لئے مکہ اور مدینہ اور سلطان المعظم سے ورے ٹھہرنا نہین چاہتا علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ضروری نہین مگر ایسے اشتہارون پر توجہ کرین۔ کیونکہ جبکہ ان مین سے مثلاً فاضل امروہی کی ہی بیسیون کتابین اور رسالہ اب تک لاجواب پڑے ہوئے ہین۔ اور جب تک یہ لوگ ان کا جواب نہ دے لین۔ جو قیامت تک نہ ہو سکے گا۔ کچھ ضروری نہین کہ وہ ایسے لوگون کو خطاب کرین۔ ان [illegible] کے لئے تو ہم اونٰے چاکران سلسلہ بفضلہ کافی ہین اس لئے اگر مولوی ابو محمود محمد رمضان صاحب کو اپنے حالات [illegible]

کی سنت پوری کرنے کے لئے حوصلہ باقی ہے۔ تو بطور تحقیق حق نہ تحریک مذہبی قمار بازی اس معاملہ میں میرے سے گفتگو کرے۔ لیکن انتظام اور اجازت سرکار کے متعلق مولوی صاحب کا یہ فقرہ دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ کہ وہ حضرت حجۃ اللہ کو مکان اور اجازت سرکار سے لینے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ یہ کام تو انہیں بہ حیثیت میر شہر ہونے کے خود کرنا چاہیئے تھا۔ اور اس لئے بھی کہ خود ہی مباحثہ کی استدعا کرتے ہیں۔ میں اس سر کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کیا وہ سرکار سے بدظن ہیں۔ یا سرکار ان سے بدظن ہے

مولوی صاحب آپ کے والد صاحب اور چچا صاحبان تو حضرت حجۃ اللہ کی تکفیر کرکے ہی اس سلسلہ کی ترقی کو روکنے میں ناکام اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب آپ کیا کر لیں گے۔ تاہم اگر حوصلہ ہے۔ تو سرکار سے اجازت لے کر اور انتظام کرکے مطبوعہ اطلاع دو۔ اور پھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق جس مسئلہ میں آپ چاہیں۔ گفتگو تحریری کر لیں۔ لیکن سلسلہ طبعی کو مقدم رکھا جاوے گا۔ اور سب سے پہلے مسئلہ وفات مسیح پیش ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدےٰ ما استکبر دما ابیٰ

نوٹ۔ خوب یاد رکھئے۔ کہ حضرت حجۃ اللہ چونکہ انجام آتھم میں مباحثات بند کر چکے ہیں۔ اور علاوہ بریں آپ کی ساٹھ سے زیادہ کتابیں لاجواب پڑی ہوئی ہیں۔ اور وہ ہر طرح سے اتمام حجت کر چکے ہیں۔ اس لئے یہ محض خام خیالی ہے۔ جو حضرت حجۃ اللہ کو مباحثہ کے لئے خطاب کیا جاوے۔ کیونکہ وہ ہر طرح سے اپنی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کرکے آخری خدائی حجت پوری کر چکے ہیں۔

نوٹ۔ جواب مطبوعہ آج شام تک ملنا چاہیئے۔ کیونکہ کل صبح میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ اگر مندرجہ بالا طریق پر خود گفتگو منظور کرو۔ تو میں ٹھہر جاؤں گا۔ اور شرائط طے ہو جائیں گے۔

لودہیانہ کے مسلمان اور انصاف پسند پبلک کو معلوم رہے۔ کہ جماعت احمدیہ لودہیانہ نے ۴۔ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار مولوی محمد رمضان کے عم مکرم مولوی عبد العزیز کو مخاطب کرکے دیا تھا۔ کہ وہ حیات مسیح میں ایک عربی رسالہ لکھیں۔ جس کو انجمن احمدیہ اپنے خرچ سے چھپوا دیگی مگر مولوی عبد العزیز مر گئے۔ اور یہ حسرت ساتھ لے گئے آپ کی سعادت اور غیرت کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ مولوی عبد العزیز کی روح کو اس قرضہ سے سبکدوش کریں۔

المشتہر

خاکسار شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل لودہیانہ

۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح۔ رؤیا۔ خواب میں گتا دکھائی دیا۔ فرمایا۔ اس سے مراد کوئی مفسدہ ہنگامہ ہوتا ہے الہام۔ جو اس کے ساتھ ہوا۔ یہ ہے۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ

اس کے بعد ۹ بجے امرتسر کے مخالف مولوی وغیرہ لوگوں نے وہ ہنگامہ کیا۔ جس کا ذکر نیچے اسی اخبار میں درج کیا جاتا ہے۔

تازہ اخبار

۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام بخیر و عافیت آج جمعہ کے دن قریب بارہ بجے دن کے داخل قادیان ہوئے۔ اور نماز جمعہ با جماعت ادا کی۔ حضرت اقدس ۶۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح لودیانہ سے روانہ ہوئے تھے اور قریباً ڈیڑھ دن امرتسر میں قیام فرمایا۔ لودیانہ میں ۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو تقریر ہوئی تھی۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ۹ تاریخ کی صبح کو امرتسر میں ایک تقریر کے واسطے تجویز ہو گئی۔ جس کے لئے رائے کنہیا لال صاحب وکیل کا لکچر ہال لیا گیا تھا۔ لکچر ہال سب آدمیوں سے بھر گیا تھا۔ ۸ بجے کے بعد حضرت نے تقریر شروع کی پہلے یہ بیان فرمایا کہ قریباً چودہ سال پہلے جب کہ میں یہاں آیا تھا۔ تو اس وقت چند آدمی میرے ساتھ تھے۔ مولوی لوگوں نے مجھے کفر کا فتویٰ دیا۔ اور عبد الحق غزنوی نے میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی میں نے اور اس نے قسم کھائی۔ جس میں میں نے کہا کہ اگر میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا اور مفتری ہوں۔ تو خدا مجھے ذلیل اور ہلاک کرے۔ اس مباہلہ کے بعد خدا تعالےٰ نے میری بڑی نصرت کی۔ تین لاکھ سے زیادہ آج میرے مرید ہیں۔ اور کثرت سے مخلصین میرے گرد ہیں۔ اور باوجود مخالفین کی سخت کوششوں اور منصوبوں کے خدا تعالیٰ نے مجھے مقدمات سے بچایا۔ اور بہت سا مال مجھے بھیجا۔ غرض قریب پونے گھنٹہ کے حضرت نے تقریر کی۔ جو اخبار میں چھاپی جاویگی۔ اور اس کے بعد آپ نے اسلام کی خوبیوں کا ذکر شروع کرنا چاہا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مخالفین نے جو پہلے سے منصوبہ کرکے آئے تھے۔ کہ درمیان میں شور ڈالیں تاکہ کوئی سننے نہ پائے۔ اور جن میں غزنوی گروہ اور مولوی ثناء اللہ

کی پارٹی کے آدمی شامل تھے۔ ایک بڑا ہنگامہ اور شور مچایا اور بعض نے تالیاں بجائیں اور سیٹیاں ماریں اور بعض نے گالیاں فحش دینی شروع کر دیں۔ امرتسر کے رئیسوں نے کھڑے ہو کر بار بار ان کو سمجھایا اور پولیس نے بہت بٹھانا اور خاموش کرنا چاہا۔ مگر کسی نے ایک نہ مانی۔ اور اسقدر شور برپا کیا کہ لیکچر کو بند کرنا پڑا۔ اور لوگوں کو منتشر کرنا چاہا۔ مگر نہ ہوئے۔ اور جب حضرت گاڑی پر سوار ہو گئے۔ تو پتھر اور اینٹیں بارش کی مانند برسانی شروع کیں یہ خدا کی حفاظت تھی کہ ہم سب بچ گئے ورنہ ہم پر پتھر اس طرح پڑ رہے تھے جس طرح طائف والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکے تھے۔ زیادہ مفصل حالات اگلے اخبار میں درج کئے جاویں گے۔ حضرت نے اسی جگہ فرمایا۔ ضرور تھا۔ کہ یہ سنت بھی پوری ہوتی۔ کیونکہ تمام نبیوں کے ساتھ یہ حالت ہوتی رہی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وعظ کے وقت بھی یہ منصوبہ بازی کی گئی تھی۔ کہ جب قرآن شریف پڑھا جاوے۔ تو درمیان میں شور ڈال دو۔ تاکہ کوئی شخص قرآن شریف نہ سن سکے

احباب امرتسر نے باوجود ایک غریب جماعت ہونے کے ایک بڑا بوجھ مجمع کثیر کی مہمان نوازی کا اپنی گردن پر اٹھایا۔ حضرت کے لیکچر کی خبر سن کر اطراف سے بہت دوست امرتسر آ کر جمع ہو گئے تھے۔ امرتسر کے احمدیوں نے نہایت ہمت حوصلہ اور فراخ دلی کے ساتھ سب کی خدمت کی۔ اور ہر طرح سے سب کو آرام پہنچایا۔ ہر دو وقت کھانے پینے کا انتظام۔ صبح شام چائے کا انتظام۔ مکان کا انتظام سب خاطر خواہ تھے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اموال اور تعداد میں برکت دے۔ اس کے متعلق کچھ اور زیادہ حالات میں پھر ہی لکھوں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس وقت میں نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ چھپتے ہوئے اخبار میں چند باتیں مختصر طور پر درج کر دوں۔ کیونکہ آج ہی قادیان میں پہنچا ہوا ہے۔

ناظرین بدر کی خدمت میں باادب التماس ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام سفر دہلی میں جہاں تک مجھ سے ہو سکا ہے۔ میں نے آپ صاحبان کو تازہ اخبار کے پہنچانے اور ایسے وقت میں جبکہ ہر شخص حضرت کے سفر کے حالات سے جلد جلد آگاہی حاصل کرنے کا خواہشمند رہتا ہے ہر طرح سے آپ کی خدمتیں بجا لانے میں کوشش کی ہے بجائے ہفتہ وار اخبار کے ہفتہ میں دو دفعہ اور تین دفعہ اخبار نکلتا رہا ہے اور اگرچہ کافی فنڈ موجود نہ ہونے کے باعث ٹکٹوں کی خریداری میں مجھے کچھ دقت ہوتی رہی ہے تاہم اکثر احباب نے شکریہ کے ساتھ مجھے اطلاع دی ہے کہ اس موقع پر اخبار بدر نے ان کو لذت مدد دی ہے۔ اگرچہ ابھی تعداد کافی ہو ورنہ وسیم موجود ہے تو یہ سب دقتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفع ہو سکتی ہیں اس واسطے آپ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ آیا اخبار کے واسطے خریدار پیدا کرنیکا وقت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر ھادی

ع ک

استقامت ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص نے بیعت کی۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا کی طرف قدم اُٹھاتا ہے تو رستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک اُن میں سے انسان گذر نہ لے منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے۔ اور دوست بننے کو طیار ہے۔ مستقیم وہ ہے۔ کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے

طول امل مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی موت کو دیکھو۔ اور اس پر غور کرو۔ کہ بڑے عبرت کی جگہ ہے کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ دن کسی وقت آنیوالا ہے سب کو اس کے واسطے طیار رہنا چاہیئے۔ ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے۔ جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے۔ اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے۔ تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے۔ اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ کرونگا۔ وہ کرونگا۔ اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ رات کو سوئے اور صبح اُٹھنے کی امید نہ کرے۔ اور صبح اٹھے۔ تو رات تک زندگی کی اُمید نہ رکھے۔ سب سے اعلےٰ اور آخری بات یہ ہے۔ کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ جب خدا کسی پر فضل کرتا ہے۔ تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اول بات یہ ہے۔ کہ طول امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے۔ جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں۔ یہی بڑا واعظ ہے۔

جذب [illegible] ایک دوست سید صادق حسین صاحب اور دیگر دوست [illegible] مخاطب ہو کے فرمایا۔ اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی علاقہ میں ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے۔ کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے۔ بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوت جذب رکھی ہے۔ سعید لوگ اس کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں۔ ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے۔ کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہنچا دیں۔ مومن میں قوت جاذبہ ضرور ہوتی ہے جب میں براہین لکھتا تھا۔ تو یہ الہام ہوا تھا کہ ہر ایک دور کی راہ لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اس وقت ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ اور یہ کتاب وہ ہے جو ہر ایک فرقہ عیسائی۔ ہندو۔ برہمو۔ آریہ اور سب مخالفین کے پاس ہے۔ مولوی محمد حسین نے اس پر بڑا ریویو لکھا تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئیاں پیچھے بنائی ہیں۔ یا ایسے زمانے میں لکھی گئی تھی کہ لوگ آیا جایا کرتے تھے۔ ایسے وقت میں یہ الہامات شائع ہوئے اور کئی ایک زبانوں میں عربی۔ فارسی۔ اردو اور انگریزی عبرانی سب زبانوں میں الہامات ہوئے یہ اس لئے ہوا کہ ہر ایک زبان گواہ رہے۔ اور اس کتاب کی عظمت ہو۔ اور اس میں یہ بھی ایک راز معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زبان کے لوگ گواہ ہوں گے۔ اور اس جماعت میں داخل ہوں گے۔

اگر دنیا میں یہ باتیں انسان اپنی طاقت سے بنا سکتا تو اس کی نظیر کہاں ہے۔ اگر یہ ہو سکتا اور انسان کر سکتا تو تمام انبیاء کی پیشگوئیاں اور خوارق ایک شبہ میں پڑ جاتیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ ابتلاؤں کا [illegible] ضروری ہے۔ ہر نبی کے وقت میں ابتلا آئے ہیں اور اب بھی وہی سنت اللہ جاری ہے۔ مجدد صاحب سرہندی نے بھی ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ جب مسیح آئیگا۔ تو علما [illegible] مقابلہ کریں گے اور اس کی تکذیب کریں گے

[illegible] فرمایا۔ صبر بڑا جوہر ہے۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصے سے بھر نہیں جاتا۔ اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا اس سے تقریر کراتا ہے۔ جماعت کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے۔ اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص [illegible] تکذیب [illegible]۔ اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب سے باتیں کرے

[illegible] اس کے [illegible] حضرت کی زندگی میں بھی [illegible] جاتے ہیں۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں۔ مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے۔ جو صبر سے کام لے۔ وہ [illegible] کی منزلیں سخت ہیں تاہم سب یکساں نہیں۔ کئی آدمی [illegible] ہونگے جب وقت آئے گا۔ تو وہ خود سمجھ لیں گے۔ وہ جب بیعت سے الگ تھا۔ وہ بھی سیدھا ہو گیا۔ دہلی [illegible] نہیں۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں۔ یا اخلاق کے برخلاف کوئی کلام کریں۔ خدا تعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے۔ اور اسی کے مطابق کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے کہ بردباری کریں ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں۔ کہ [illegible] پر [illegible] اہل دین ساری تو بعض ملنے والے بھی ایسے ہیں کہ پورا یقین نہیں کرتے۔ بلکہ وسواس کیا کرتے ہیں تاہم کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میں بھی بچہ تھا۔ تو میرا حال بھی ایسا ہی کمزوری کا تھا۔ شیطان انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ رفتہ رفتہ سکینت کی نعمت حاصل ہوتی ہے کیونکہ گذشتہ معاصی کا زہر فی الفور نہیں جاتا [illegible] امید نہیں کہ یک دفعہ یہ سارا زہر نکل جائے [illegible] خدا کی رحمت دستگیر ہوتی ہے [illegible] تو پھر کہاں بات باقی رہتی ہے [illegible] انسان کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ بلکہ بعض وقت [illegible] مومن ولی ہو جاتا ہے۔ مگر اس نعمت کا حاصل ہونا مشکل ہے اسی واسطے کہا گیا ہے۔ کہ [illegible]

مسیح موعود کو ملنے کی ضرورت ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء [illegible] حضرت کی خدمت میں آج پھر ایک سوال پیش ہوا۔ کہ جب ہم لوگ نماز پڑھتے روزہ رکھتے ہیں اور شریعت کے دیگر امور کی پیروی کرتے ہیں۔ تو پھر آپ کو نہ ملنے کے سبب کیا حرج ہو سکتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے اس بات کا جواب کئی دفعہ دیا ہے۔ [illegible] قال الرسول کو مانتے ہیں پر خدا کی وحی کو نہیں [illegible] اللہ و رسول کے دعوے کے مطابق ہے [illegible] رسول کی ایک بات مانتا ہے۔ اور دوسری نہیں مانتا تو کس طرح کہہ سکتا ہے کہ میں ایمان لاتا ہوں [illegible] قرآن شریف میں تو یہ ہے۔ کہ وہ لوگ [illegible] ہیں اور بعض پر ایمان نہیں لاتے [illegible] ایک خدا اور رسول کا [illegible] نشانات لایا۔ [illegible] دلائل صحیحہ اور قویہ [illegible] شخص کا انکار کیا ایسا مومن کا کام ہے [illegible] کا دعویٰ ہے کہ ہم [illegible] مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

گئے۔ اللہ تعالےٰ کے ایک حکم فرمودہ رسول کی ایک بات کا بھی جو شخص انکار کرتا ہے۔ اور اس کے مخالف ضد کرتا ہے۔ وہ کافر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان لوگوں کی غلطی ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم نماز روزہ ادا کرتے ہیں۔ اور تمام اعمال حسنہ بجالاتے ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ اعمال حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا۔ خلوص لذت اور احسان کے ساتھ عبادت کا بجالانا۔ یہ کوئی اختیاری بات نہیں ہے۔ اس کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہایت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کے محبوب بن جائیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں۔ کہ نیک اعمال کی توفیق فضل الٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو۔ اندر کی آلودگیاں دور نہیں ہو سکتیں جب کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے۔ تو ایک طاقت آسمانی ان کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعا ؤں کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اس شخص کو راہ دکھاؤں گا۔ جو میرے راہ میں مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ تم سب اندھے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا آنکھیں دے۔ اور تم سب مُردے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا زندگی دے۔ دیکھو یہودیوں کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مثل گدھوں کے ہیں۔ جن پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو۔ ہدایت اور سکینت نازل نہیں ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے۔ مگر ملایک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں اُوپر کو چڑھنا ہے۔ اور اُس میں نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے۔ مگر اُوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر محبت الٰہی کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ امر آسان ہوتا۔ تو اولیاء۔ ابدال۔ غوث اور اقطاب ایسے کم یاب کیوں ہوتے۔ بظاہر تو وہ سب عام لوگوں کی مانند نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔ مگر فرق صرف توفیق کا ہے۔ ان لوگوں نے کسی قسم کی شوخی اور کج روی نہ کی۔ بلکہ خاکساری کا راہ اختیار کیا۔ اور مجاہدات میں لگ گئے۔ جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے۔ وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا کیا حال ہوگا جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کیا

کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ یا اللہ مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ اب ان لوگوں کے تقوے کے حال کو دیکھنا چاہیئے۔ میں ان کے سامنے آیا۔ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہوں نے میرے معاملہ میں تدبر کیا؟ کیا انہوں نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجھ لیں۔ صرف لوگوں کے کہنے کہلانے سے بے ایمان۔ دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہوں نے یہ سب کارروائی کی۔ اور دلیری کے ساتھ اپنا مونہہ کھولا۔ مناسب تھا۔ کہ میرے مقابلہ میں یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے۔ کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا اِدھر اُدھر جانا بے ایمانی میں پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا میں موجود ہے؟ کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے وہ اکیلا تھا۔ اور خدا نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ کیا تقوے کا حق ہے؟ کہ اس کے مخالف بے ہودہ شور مچایا جاوے۔ اور اس کے معاملہ میں کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو۔ جو دوسرے کے لئے نہیں۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ اُس نے لکھا ہے۔ کہ اگر دنیا میں کسی کی زندگی کا میں قائل ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ۔ تقویٰ سے کام لو۔ ضد اچھی نہیں۔ دیکھو پادری لوگ گلی اور کوچوں اور بازاروں میں یہی کہتے پھرتے ہیں۔ کہ ہمارا یسوع زندہ ہے۔ اور تمہارا رسول مر چکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہیں۔ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیشگوئی کے مطابق ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے۔ جس کے سامنے کوئی بول نہیں سکتا۔ سوچو۔ ۱۹۰۰ سال تک مسیح کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا۔ یہی کہ چالیس کروڑ عیسائی ہو گئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ۔ اور دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پوچھو۔ کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا میں رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیوں ہے؟ کیا اسی واسطے کہ میں

اسلام کی فتح چاہتا ہوں۔ یاد رکھو۔ کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ میں اکیلا تھا۔ خدا کے وعدہ کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ لاہور میں بشپ صاحب نے یہی سوال مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ ہزاروں آدمی جمع تھے۔ اور بڑا بھاری جلسہ تھا۔ یسوع کی فضیلت اس نے اس طرح بیان کی۔ کہ وہ زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ تب کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب اُٹھے۔ جو اس جگہ اس وقت موجود ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں ثابت کرتا ہوں کہ قرآن۔ حدیث۔ انجیل سب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ثابت کر دیا۔ تب بشپ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ مخاطب ہونے سے اعراض کیا۔ ان مولویوں پر افسوس ہے۔ کہ میری تذلیل کی خاطر یہ لوگ اسلام پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اسلام کی بے عزتی کرتے ہیں۔

تلوار

اور کہتے ہیں۔ کہ مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار کے ساتھ دین پھیلائے گا۔ اے نادانو! کیا تم عیسائیوں کے اعتراض کی مدد کرتے ہو۔ کہ دین اسلام تلوار کے ساتھ پھیلا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہیں پھیلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دین جبراً پھیلانے کے واسطے تلوار نہیں اُٹھائی بلکہ دشمنوں کے حملوں کو روکنے کے واسطے اور وہ بھی بہت برداشت اور صبر کے بعد غریب مسلمانوں کو ظالم کفار کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے جنگ کی گئی تھی۔ اور اس میں کوئی پیش قدمی مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہوئی تھی۔ یہی جہاد کا سر ہے۔ آج کل عیسائیوں کے حملے تلوار کے ساتھ نہیں ہیں۔ بلکہ قلم کے ساتھ ہیں۔ پس قلم کے ساتھ ان کا جواب ہونا چاہیئے۔ تلوار کے ساتھ سچا عقیدہ نہیں پھیل سکتا۔ بعض بے وقوف جنگلی لوگ ہندوؤں کو پکڑ کر ان سے جبراً کلمہ پڑھواتے ہیں۔ مگر وہ گھر جا کر پھر ہندو کے ہندو ہی ہوتے ہیں۔ اسلام ہرگز تلوار کے ساتھ نہیں پھیلا بلکہ پاک تعلیم کے ساتھ پھیلا ہے۔ صرف تلوار اُٹھانے والوں کو تلوار کا مزہ چکھایا تھا۔ اب قلم کے ساتھ، دلائل اور براہین کے ساتھ۔ اور نشانوں کے ساتھ مخالفوں کو جواب دیا جاتا ہے۔ اگر خدا کو یہی منظور ہوتا۔ کہ مسلمان جہاد کریں۔ تو سب سے بڑھ کر مسلمانوں کو جنگی طاقت دی جاتی۔ اور آلات حرب کی ساخت اور استعمال میں انکو بہت دسترس عطا کیجاتی ہے۔ مگر یہاں تو یہ حال ہے

کہ مسلمان بادشاہ اپنے ہتھیار یورپ کے ہاتھوں سے خرید کر لیتے ہیں۔ تم میں تلوار نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہی نہیں۔ کہ تم تلوار کا استعمال کرو۔ سچی تعلیم اور معجزات کے ساتھ اب اسلام کا غلبہ ہوگا۔ میں اب بھی نشان دکھلانے کو طیار ہوں۔ کوئی پادری آئے۔ اور چالیس روز تک میرے پاس رہے۔ تلواروں کو تو زنگ بھی لگ جاتا ہے۔ ان نشانات کو جو تازہ ہیں۔ کون زنگ لگا سکتا ہے۔

اسلام کے واسطے ایک انحطاط کا وقت ہے۔ اگر ہمارا طریق ان لوگوں کو پسند نہیں۔ تو فتح اسلام کے واسطے کوئی پہلو یہ لوگ ہم کو بتلائیں۔ ہم قبول کر لیں گے۔ ایک عقلمند نے شہادت دیدی ہے۔ کہ اگر اسلام کی فتح کسی بات سے ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہی بات ہے۔ یہاں تک کہ خود عیسائی قائل ہیں۔ کہ وفات مسیح کا یہی ایک پہلو ہے۔ جس سے دنیوی مذہب بیخ و بن سے اکھڑ جاتا ہے اگر یہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ دیں گے۔ تو پھر ان کے واسطے بجز اس کے اور کوئی دروازہ نہیں۔ کہ اسلام کو قبول کریں۔ اور اس میں داخل ہو جائیں۔ یہی ایک راہ ہے اگر کوئی دوسری راہ کسی کو معلوم ہے۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ اس کو پیش کرے۔ بلکہ اس پر کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک اس پہلو کو پیش نہ کرے۔ اے مسلمانو! سوچو اس میں تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ عیسیٰ فوت ہوگیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہیں ہوگیا؟ آنحضرت صلعم کی وفات کے نام پر تمہیں غصہ نہیں آتا۔ عیسیٰ کی وفات کا نام سن کر تمہیں کیوں غصہ آجاتا ہے۔

میرا مطلب نفسانیت کا نہیں۔ میں کوئی شہرۃ نہیں چاہتا۔ میں تو صرف اسلام کی ترقی چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ میرے دل کو خوب جانتا ہے۔ اسی نے میرے دل میں یہ جوش ڈالدیا۔ میں اپنی طرف سے بات نہیں کرتا۔ پچیس برس سے خدا کا الہام مجھ سے یہ بات کہلا رہا ہے۔ اسی زمانہ کا یہ الہام ہے۔ الرحمٰن علم القراٰن۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ مجرم علیحدہ ہو جائیں اور راستباز علیحدہ ہو جائیں میرے پر حملہ کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ بصیرت والا اپنی بصیرت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی صادق طالب حق ہو کر میرے پاس آوے۔ میں تازہ تر نشان دکھاؤں گا کیا میں اس قدر یقین کو ترک کر کے تمہاری ظنی باتوں کے پیچھے پڑ جاؤں۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی نشانوں کے ساتھ۔ اپنے مخاطبات اور مکالمات کے ساتھ اس کی صداقت پر مہر لگا دی۔ وہ تمہاری خیالی باتوں کو کیا کرے اگر تم اس قدر باتوں کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لا سکتے تو

اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون

تم اپنی جگہ اپنا کام کرو۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ سچا کون ہے۔

آخری فیصلہ

تازہ اخبار از لودیانہ - ۵ - نومبر ۱۹۰۵ء

آج ۵ - نومبر اتوار کے دن صبح دس بجے کے بعد حضرت اقدس بمعہ خدام لودیانہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ کل ۴ - نومبر کو چونکہ دہلی سے روانگی کی طیاری تھی اور دن بھر اسی کام میں گذرا۔ اس واسطے کل میں اخبار کے واسطے کوئی ڈائری ارسال نہ کر سکا۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کے لدھیانہ میں پہنچنے کے اخبار کی تحریر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی دہلی کی کیفیت مختصراً بیان کروں۔ کل کی باتوں میں سے زیادہ تر قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک نوجوان معلوم نہیں۔ طالب علم تھا۔ یا مولوی صاحبان میں شامل تھا۔ چند اور مسجد کے طلباء اور مولوی لوگوں کے ہمراہ حضرت کے پاس آیا۔ اور نہایت گستاخی کے ساتھ بہت ہی کج بحثی کی گفتگو شروع کی۔ مسئلہ متعلق موعود مسیح اور الیاس کے موعود ہونے کی بابت تھا حضرت نے بار بار نہایت نرمی سے اس کو سمجھایا۔ کہ جس کے آنے کے متعلق خدا نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئے گا۔ وہ موعود ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ موعود کا لفظ دکھاؤ اور توریت میں الیاس کے متعلق موعود کا لفظ دکھاؤ بہت ہی سمجھایا گیا۔ مگر وہ بار بار تکذیب کرتا گیا۔ اور نہایت شوخی کے ساتھ انکار کرتا گیا۔ اس کی زبان نہایت تیز چلتی تھی۔ اور کوئی تقویٰ کی خوشبو اس میں نہ تھی۔

آخر حضرت نے فرمایا۔ کہ میں نے بہت سمجھایا ہے قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ انبیاء کے حالات کو پیش کیا ہے۔ منہاج نبوت کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات دکھلائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کی دلیل پیش کی ہے۔ پھر اگر تم نہیں مانتے اور ضد سے باز نہیں آتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ تم سے حساب لیگا۔ صرف مرنے کے بعد نہیں۔ بلکہ اسی دنیا میں تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں صادق ہوں یا کاذب ہوں۔ خدا نے مجھے اور نشانوں کا بھی وعدہ دیا ہے۔ جن میں سے ایک طاعون ہے اور ایک زلزلہ ہے۔ تھوڑا اور صبر کرو۔ چند سالوں میں تم دیکھ لوگے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ اگر یہ عذاب تم پر نازل ہوئے۔ تو خود ثابت ہو جائے گا۔ ورنہ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ میں باطل پر ہوں۔ انسان امن اور راحت کی حالت میں باتیں بناتا ہے۔ میں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ وہ وقت نہیں۔ کہ لوگ مانیں۔ لیکن وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب کہ خدا کے وعدے پورے ہوں گے۔ اور لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ صادق کون ہے اور کاذب کون ہے۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو میں خود بخود تباہ ہو جاؤں گا۔ اور تم آسودگی سے زندگی بسر کروگے۔ میں خدا کا نشان پیش کرتا ہوں ذرا دانتوں میں زبان لو۔ کہ خدا کا عذاب آنیوالا ہے مجازی گورنمنٹ کے ساتھ جو آدمی زیادہ قیل و قال کرتا ہے۔ وہ بھی پکڑا جاتا ہے۔ میں نے جو کچھ پیش کرنا تھا۔ وہ پیش کر دیا۔ تواتر پیش کر دیا۔ خدا اور رسول کا کلام پیش کیا۔ نشانات تائید و نصرت پیش کئے اب خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تکذیب کرنے والوں پر میں عذاب کی مار ماروں گا۔ تھوڑے دن صبر کرو اگر خدا سچا ہے۔ اور میں اس کی طرف سے ہوں تو عنقریب تم لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔

دہلی سے روانگی

شام کے ۸ بجے حضرت بمعہ خدام دہلی سے روانہ ہوئے۔ ایک پوری سیکنڈ کلاس گاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور باقی ٹکٹ ۔۔۔ اور درجہ سوم کے خرید کئے گئے۔ راستہ میں سرہند کے اسٹیشن پر چند دوست شامل ہوئے۔ صبح کے ۱۰ بجے کے قریب گاڑی لودیانہ کے سٹیشن پر پہنچی۔ جہاں قریب ایک ہزار کے آدمی حضرت کے استقبال اور زیارت کے لئے موجود تھا۔

شکریہ دہلی

پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو میں ختم کروں۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی اور سب سے بڑھکر احباب کا۔ عوام کا اس واسطے کہ سوائے معدودے چند آدمیوں کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتھ پیش آئے۔ اور حضرت کی باتوں کو توجہ سے سنتے رہے۔ گو کسی نے خاص دہلی کے رہنے والوں میں سے بیعت نہیں کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہیں رہی جو آج سے چودہ سال پہلے تھی۔ بلکہ دل بہت نرم ہو گئے ہیں۔ اور لوگ توجہ کے ساتھ حضرت کی باتیں سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا۔ کہ آپ سچے ہیں۔ اور مسیح مر گیا ہے۔ بعض نے اپنی پہلی گستاخیوں کی معافی چاہی۔ پھر خواص نے کوئی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ جس کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بھیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد شہر دہلی میں بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ خدا ان میں برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہیں۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانوں نے اس کام سے صرف اسی واسطے موقوف کر دیا۔ کہ وہ احمدی ہیں ہم سا نزول دہلی میر صاحب موصوف

کے نہایت ہی مشکور رہیں۔ انہوں نے ایام رہائش دہلی میں اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیرہ مسیح پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے طیار موجود رہتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازموں کو بھی اسی کام پر لگا دیا۔ اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

۲۔ ہمارے عزیز دوست بابو محمد اسمٰعیل صاحب ٹھیکہ دار و ایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتوں جو ان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھیں۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے گھر کے مکان سے تشریف لا کر خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابیں اس کے متعلق لکھ ڈالیں۔ ۳۔ مخدومی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتھوں سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے۔

۴۔ میرے پیارے بھائی جان عبد العزیز صاحب جنہوں نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدیں لکھکر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ ۵۔ میاں عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری میں چپڑاسی ہیں۔ ایک غریب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہیں۔ انہوں نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی۔ اور رات دن خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقع بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈائری کی ڈاک آخری وقت میں روانہ کرنے کے واسطے بعض دفعہ یہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیاں ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے

شروع میں تین وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ آج علاوہ دو تین اور بیرونی دوست بھی دہلی میں رہتے ہیں۔

کتاب سفر دہلی دہلی کی تقریریں اور دیگر حالات ہنوز سلسلہ وار شائع ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس نے توفیق دی۔ تو سفر دہلی پر ایک مستقل کتاب لکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ میں شائع کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دہلی کو دوبارہ دہلی میں قبولیت کی کسی قدر طیاری دیکھ کر اور وہاں کے لوگوں کو مہذب پاکر حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر پھر دہلی تشریف لے جائیں۔ اور دو ماہ تک وہاں قیام رکھیں۔

لدھیانہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ لدھیانہ کے اسٹیشن پر بہت کثرت سے آدمی جمع تھے۔ علاوہ شہر کے لوگوں کے لدھیانہ کے ارد گرد کے گاؤں۔ اور پٹیالہ۔ ماہو سرہند۔ غوث گڈہ۔ ماچھی واڑہ۔ کپورتھلہ۔ بنگہ۔ حاجی پور بسی۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ وغیرہ مقامات سے احباب اور دیگر زائرین جمع ہیں۔ احباب لدھیانہ گاڑیاں لے کر اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ اور ایک بہت وسیع مکان مردانہ اور زنانہ پہلے سے ہر طرح آراستہ طیار تھا۔ اور ہر طرح کا انتظام کھانے وغیرہ کا بہت عمدہ تھا۔ آج شام کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ ہوا۔ کل صبح آٹھ بجے حضرت امام کا وعظ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لدھیانہ کے دو مخالف مولویوں نے جن میں سے ایک کا نام سعد اللہ ہے گندے اشتہارات مخالفت میں دئے۔ اخویم شیخ یعقوب علی صاحب نے ہر دو کا جواب لکھا ہے۔ جو کل تک انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ آج شام کو مین صاحب ایڈیٹر نور افشاں سے ملاقات کو گیا۔ جو کہ ایک انگریز ہیں۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ صاحب بہادر ایک خلیق آدمی ہیں ہماری باتوں کو نہایت غور سے سنا۔ مفصل گفتگو پھر کسی موقعہ پر درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رشید میرٹھی دہلی سے پنجاب کو آتے ہوئے میرٹھ راستہ میں پڑتا ہے۔ اور وہاں کے بعض احباب دہلی میں پہنچ گئے تھے۔ جن میں سے ایک مخدومی اخویم شیخ عبد الرشید صاحب ہیں۔ جنہوں نے کتاب ضرورت الامام چھپوا کر پانچ سو جلد مفت تقسیم کی۔ ان کے الفاظ کتاب پر یہ ہیں۔ یہ رسالہ نافع راہنمائی اسلام جو آفتاب صداقت امام الوقت کی شناخت کا ہر ذی ہوش منصف مزاج کے واسطے کافی ذریعہ ہے۔ شکریہ تشریف آوری جناب حجت اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام بمقام دہلی مطبع احمدی صدر بازار کمپ میرٹھ کی طرف سے پانسو جلد بلا قیمت ناظرین منصفین کے ملاحظہ کے واسطے تقسیم کی گئیں۔ خدا قبول کرے۔ آمین کل جلد ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ پانچ سو قیمتاً دیجاویگی۔ قیمت فی رسالہ ۲ ہے

بقیہ ڈائری دہلی ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز شنبہ دہلی کے ارد گرد بہت سی ویران مساجد کا تذکرہ تھا حضرت نے فرمایا۔ ان کا مرمت کرنا کچھ مشکل امر نہ تھا۔ اگر [illegible] چاہتے۔ تو کر لیتے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کسی امر سے توجہ کو [illegible] دیتا ہے۔ تو پھر کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض مسا[illegible] [illegible]ی صحیح نیت سے نہیں بنوائی جاتیں۔ بلکہ صرف اس واسطے [illegible]ائی جاتی ہیں کہ ہماری مسجد ہو۔ اور کہلائے۔ فرمایا کل امور [illegible] صحیح اور دل کے تقوے پر موقوف ہیں۔ ایک بزرگ [illegible]س بہت دولت تھی۔ کسی نے اعتراض کیا۔ اس نے جواب [illegible] ہے کہ اندا ختم و بیدل۔ مگر اندا ختم در گل بغرض خدا کے [illegible]ل لگا کر جب انسان دنیوی کاروبار کرتا ہے۔ تو کوئی شے [illegible] خدا سے مانع نہیں ہو سکتی۔ خواہ کتنے ہی بڑے مشاغل کیوں [illegible]ہوں۔

ہندوستان میں اسلام فرمایا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے نہیں پھیلایا۔ بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے۔ جو اس ملک میں گذرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے۔ کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈالدیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے ظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نو کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے۔ جنہوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی ہر بات قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگوں کے آگے گالیوں کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہیں تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا یہ ہمارے علماء ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہے ہیں۔

سماع ذکر آیا۔ کہ بعض بزرگ راگ سنتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے فرمایا۔ اس طرح بزرگان دین پر بدظنی کرنا اچھا نہیں حسن ظن سے کام لینا چاہیئے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشعار سنے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمر نے اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ میں نبی کریم کے سامنے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا۔ تو کون ہے۔ جو مجھے روک سکے۔ یہ سنکر حضرت امیر المؤمنین بالکل خاموش ہو گئے۔ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

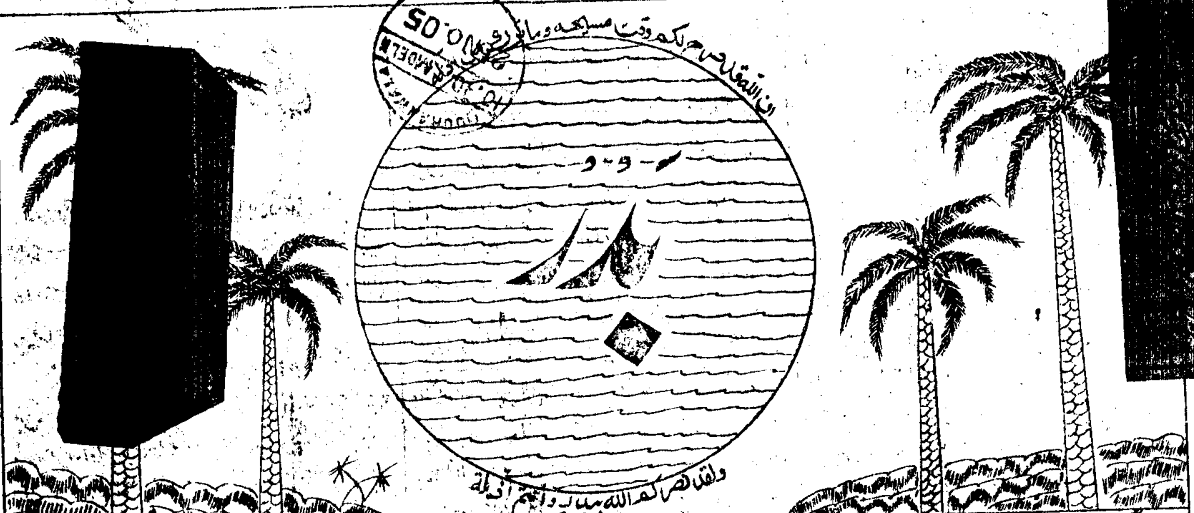

[redacted]

[redacted]

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۵	دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد	جمعۃ المبارک	سلسلۃ القدیم جلد
ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے
معاونین برضائے خود	عسے / صہ / ے

عام قیمت۔

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	چار	ے ر
شش ماہی	عہ ر	عبر
سہ ماہی	۱۲ ر	۱۴ ر
یک ماہ	۵ ر	۶ ر
فی پرچہ	۱ ر	۲ ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے سے بھیجا جائے گا۔ پیشگی قیمت درخواست کنندہ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیے۔

باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دُنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ما — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما است
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرۃ احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکقدمے دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

من شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰ - نومبر ۱۹۰۵ء - اِنِّیْ مَعَكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون - اے رسول اللہ کے بیٹے

۲ - سب مسلمانون کو جو روئے زمین پر ہین جمع کرو - علیٰ دین واحد

چند روز ہوئے - مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویاء مین دیکھا - پہلے کچھ باتین ہوئین - پہر خیال آیا - کہ یہ تو فوت شدہ ہین - آؤ ان سے دعا کرائین - تب مین نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کرین - کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے - اس کے جواب مین انہون نے کہا - تحصیلدار - مین نے کہا - یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہین - جس امر کے واسطے مین نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے - آپ وہ دعا کرین - تب انہون نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے - مگر اونچے نہ کئے - اور کہا اکیس - مین نے کہا - کھول کر بیان کرو - مگر انہون نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے - اور پھر چلے گئے -

فرمایا تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہین - ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا - دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان مین باہم عدل قائم کرنا - اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے - کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے - اور توحید کو زمین پر پھیلاوے - دوسرے یہ کہ حَکَم عدل ہو کر امت محمدیہ کو باہمی عدل قائم کرے -

اخبار قادیان - حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہین - درس قرآن حسب معمول ہر روز ہے - سیٹھ عبد الرحمان صاحب حال اسی جگہ ہین اور امید ہے کہ انشاء اللہ دسمبر کے آخر تک یا نئے سال کے شروع تک یہان حضرت کی خدمت مین قیام پذیر رہین گے - نیا مکان مہمان خانہ اور لنگر خانہ کے واسطے زیر تعمیر ہے - چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے - نیز واسطے عید فنڈ کی فراہمی کیواسطے ہر شہر اور قریہ کی جماعتون کو طیاری کے واسطے گذشتہ اخبار مین بہی لکھا گیا ہے پہنچی تاکید کیجاتی ہو کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول جاری ہے - دوستون کو چاہیئے کہ اپنے بچون کو تعلیم کیواسطے یہان بہیج کر کہ علاوہ تعلیم دنیوی کے کسقدر روحانی فوائد ...

سفر دہلی

۵

اس زمانہ کے مولویون کا نمونہ

سفر دہلی کے حالات بہت تفصیل چاہتے ہین - اور ان مین سے بعض مضامین کیواسطے اخبار مین گنجائش بہی نہین ہے - لیکن تاہم میرا ارادہ ہے - کہ مختصر طور پر کچھ کچھ حالات اخبار مین درج ہوتے رہین - باقی مفصل حالات کتاب کی صورت مین شائع ہو جائین گے - انشاء اللہ تعالیٰ -

مولوی عبد المجید صاحب دہلی مین کوئی مولوی عبد المجید بہی ہین جن کو دیکھنے کا مجھے موقع نہین ملا - مگر اسی شہر مین دو تین جگہ ان کا ذکر خیر سننے مین آیا جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ دہلی کے مشہور آدمی اور قابل ذکر مین سب سے اول تو مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ کے ہان ہم بیٹھے ہوئے تھے - ایک دوست نے مرزا صاحب سے سوال کیا - کہ دہلی مین مولوی عبد المجید اور ایک عیسائی احمد مسیح کے درمیان وفات مسیح کے متعلق جو مباحثہ ہوا تھا - اس کا ذکر آپ نے اخبار مین نہین کیا - حالانکہ وہ آپ کے شہر کا ایک مشہور واقعہ تھا - تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس مباحثہ مین مولوی عبد المجید کو شکست ہوئی تہی - مین نے پسند نہ کیا کہ جس معاملہ مین اسلام کی ذلت ہوئی - اور ایک عیسائی کو غلبہ ہوا - اس کا ذکر اپنے اخبار مین کرتا - مرزا صاحب کو اس نیک نیتی اور اسلامی ہمدردی کی خدا جزائے خیر دے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب ایک مسلمان ایک کافر کا عقیدہ لے کر میدان مین کھڑا ہو گا - اور کافر مسلمان کا عقیدہ لے کر میدان مین کھڑا ہو گا - تو لامحالہ مسلمان کو شکست اور کافر کو فتح ہوگی - حق مثل ایک چراغ کے ہے - جس کے ہاتھ مین ہوگا - وہ اس سے نور حاصل کرے گا - اور جس نے حق کو چھوڑ دیا - وہ کبھی کامیاب ہو ہی نہین سکتا - خواہ مسلمان کہلائے - خواہ مومن بنا پھرے - جب قرآن - حدیث سے حضرت عیسےٰؑ کی وفات صاف ثابت ہے - تو ایک ملّا نا اس کی مخالفت کر کے سوائے ندامت اور رسوائی کے کیا حاصل کر سکتا ہے - اور اس کے بالمقابل قرآن اور حدیث کی بات کو سچا ثابت کرنے والا کوئی ہی کیون نہ ہو وہ بہرحال فتح پائے گا - دوسری بات جو اسی مباحثہ کے متعلق دہلی کے معتبر لوگون سے ہم نے سنی - وہ یہ تہی - کہ اس مباحثہ کی ابتداء خود مولوی عبد المجید کی تحریک سے تہی - اور مخالف نے بہی قرآن اور حدیث سے ثبوت دینا شروع کیا تہا افسوس ہے ایسے مولویون پر جو اپنی نالائقی اور کم فہمی کے سبب

اسلام کی ذلت کراتے پہرتے ہین - اور خود ہی اس مین پیش قدمی کرتے ہین - تیسری بات - جو ان سب سے عجیب ہے - وہ یہ ہے کہ جس دن ہم نے دہلی سے روانہ ہونا تہا - اسی دن ایک اشتہار نکلا - جس کا مشتہر کوئی گمنام شخص عبد الرحمٰن نو مسلم تہا اور اس اشتہار مین حضرت امام علیہ السلام کو چیلنج کیا ہوا تہا - کہ فلان فلان مولوی صاحبان ایک جگہ جمع ہون گے - آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہ طیار ہوئے ہین - آپ بہی آئین اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا - اس مشتہر شخص کو مین نے گمنام اسواسطے کہا ہے - کہ اسی دن مین نے ایک کارڈ اس شخص کے نام لکھا اور اس کارڈ پر ٹہیک وہی الفاظ پتے والے طرف لکھے - جو اس اشتہار کے نیچے تھے - مگر ڈاکخانہ سے نکل کر وہ کارڈ پہر کر معرفت ڈاک آخر میرے پاس آگیا - کیونکہ مکتوب الیہ کا پتہ کہین نہین ملتا تھا - حالانکہ اسی دن اس کا دیا ہوا اشتہار سارے شہر دہلی مین تقسیم ہوتا پہرتا تہا - پہلے تو ہمین تعجب ہوا - کہ یہ کیا بات ہے چیلنج تو ایک ایسے عظیم الشان شخص کو دیا گیا ہے - جو ان لاکہ سے زائد انسانون کا امام ہے - اور پہر مقابلہ کے واسطے دہلی کے بڑے بڑے مولوی لوگون کو مشتہر ٹہیرایا ہے - لیکن ایسا گمنام شخص ہے - کہ ڈاکخانہ تک اس کو خط نہین پہنچا سکتا - لیکن جب ہم اتفاقاً مولوی محمد بشیر صاحب کو ملے - جو آج کل مولوی نذیر حسین صاحب کے گدی نشین ہین - تو اس اشتہار کی اصل حقیقت ہم پر کھل گئی - چونکہ اس اشتہار مین مولوی محمد بشیر صاحب کا نام نامی بہی درج تہا - اس واسطے جب ہم مولوی صاحب سے ملے - جو نہایت خاکساری اور خلق کے ساتھ ہمارے ساتھ پیش آئے - تو ہم نے یہ اشتہار دکہایا - اور دریافت کیا - کہ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا ہے - تو انہون نے بالکل انکار کیا - اور صاف کہا کہ یہ مولوی عبد المجید کی کارروائی ہے - انہون نے یہ اشتہار لکھا ہے - اور اپنے ہان کے ایک نو مسلم کا نام نیچے لکہدیا ہے - اور نیچے چھپنے کے بعد دکہایا ہے - یہ بات سن کر ہم نہایت حیران ہوئے - اور ایک مولوی کی ایسی جہالت کرتوت کو دیکھ کر افسوس ہوا - کہ آج کل علماء اسلام کا کیا حال ہو رہا ہے - بدنام کنندہ اسلام بن رہے ہین - خدا ان سے بچائے (آمین)

کاپی کی سیاہی احباب صاحبزادہ منظور محمد صاحب کے نام سے واقف ہین جو مدت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاتب رہے ہین اور کچھ عرصہ سے بسبب علالت طبع اس کام کو نہین کر سکتے صاحبزادہ صاحب ذہین آدمی ہین اچھی عمدہ اشیاء کی ایجاد کیواسطے خاص ملکہ انکو خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہے قاعدہ یسرنا القرآن انہین کی تصنیف بلکہ ایجاد ہے انہون نے اپنے زمانہ کتابت مین کاپی کی سیاہی خود بنانے کی ترکیب حاصل کی اور اب بہی بنا تے ہین جس کا نمونہ انہون نے دفتر بدر مین بہی ارسال فرمایا ہے - سیاہی بہت عمدہ قابل تعریف ہے استعداد انکی بہت ہی عمدہ ہے - جو صاحب چاہین بہ معرفت ... صرف قادیان ... دکانان مین گوشہ گزین

سفر دہلی

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی میں خواجہ شیخ نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو وہان کے سجادہ نشینوں مین سے میان حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت سے ساتھ ہوکر تمام مقامات دکھلائے۔ اور ہر مقام کے تاریخی حالات عرض کئے اور بالآخر اپنے خاص حجرے مین بھی حضرت اور خدام کو لے گئے اور ایک کتاب بنام شواہد نظامی پیشکش کی۔ اور حضرت کے وہان جانے سے پیشتر مکان پر آکر یہ بھی عرض کی تھی کہ آپ جب وہان آئین۔ تو معہ اصحاب میری دعوت قبول فرمائین۔ میان حسن نظامی صاحب حضرت کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر بھی موجود تھے۔ اور ان کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست کے جواب مین جو بیان بذریعہ ڈاک قادیان سے پہنچی ہے۔ حضرت نے اپنے وہان جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی ہے۔ جو ذیل مین درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبین و آلہ وصحبہ وجمیع عباد اللہ الصالحین۔ امابعد شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ مین مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مجھے ان صلحاء اور اولیاء الرحمان کے مزارون کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ جو خاک مین سوئے ہوئے ہین۔ کیونکہ جب مجھے دہلی والون سے محبت اور انس محسوس نہ ہوئی۔ تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا۔ کہ وہ ارباب صدق وصفا اور عاشقان حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندون سے بہت سا جور وجفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ ان کی متبرک مزارون کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کرلون پس مین اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا۔ اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کی متبرک مزارون پر بھی۔ خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے۔ آمین ثم آمین

الراقم۔ عبد اللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی۔ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

رحم کن یارب بحال مولوی عبدالکریم
شد ہوئے تو شد انتقال مولوی عبدالکریم
دل بسوزد چشم بارد تن ہمے غلطد بخاک
چون بیاد آید وصال مولوی عبدالکریم
آفتاب عمر او نرسیدہ تا نصف النہار
اے دریغ آمد زوال مولوی عبدالکریم
انا للہ گویم وانا الیہ راجعون
سخت تر آمد فصال مولوی عبدالکریم
اندرین غم از کجا و از کہ یارب بشنوم
شیرین از شکر مقال مولوی عبدالکریم
از مسیح و مہدی موعود شان او بپرس
کس چہ داند از کمال مولوی عبدالکریم
نور دین احمد ختم رسولان تافتے
از جبین وحال وقال مولوی عبدالکریم
بود شل بچہ با مادرے۔ باذات حق
آن خشوع وابتہال مولوی عبدالکریم
زیر احکام خداوند جہان بد سربسر
آن جلال وآن جمال مولوی عبدالکریم
از وطن برخاستہ بر عتبہ مہدی نشست
بر در او شد وصال مولوی عبدالکریم
خدمت دین را مقدم داشت بر دنیا ودین
صرف مے شد زور بال مولوی عبدالکریم
عشق قرآن در سرش بود در را سرجان بباد
وہ چہ نیکو شد مآل مولوی عبدالکریم
حسب الہام مسیح اللہ عمر بے وفا
ہست ہفت و چہل سال مولوی عبدالکریم
بر حضور مہدی رسیدن نور دین را بود نخل[سلہ]
نور بر نور اشتمال مولوی عبدالکریم
از پئے اعلائے دین حق کہ جوششں داد حق
کم کسے باشد مثال مولوی عبدالکریم
بہر تبلیغ کلام اللہ با قلام وزبان
چون عمر کردہ خصال مولوی عبدالکریم
شد فنا در مہدی موعود زین واجب بماست
اتباع وامتثال مولوی عبدالکریم
فکر پاکش بود در قرآن فہمی بس بلند
کے رسد کس با خیال مولوی عبدالکریم
از پئے دنیا نہ شد غمگین گہے جانش بدی
بہر ضعف دین ملال مولوی عبدالکریم
عاشق قرآن وامحمد خادم حضرت مسیح
زینچہ بہ باشد کمال مولوی عبدالکریم
درمیان برزخ و قبر و بروز حشر و نشر
عشق قرآن صفت وال مولوی عبدالکریم
کلمۃ الحق بشنوند تا دوستان حاضرین[سلہ]
بود سے از مہدی سوال مولوی عبدالکریم[سلہ]
بے سرحبہ آمدہ مغفور اندر خاطرم
از پئے سال وصال مولوی عبدالکریم

سلہ راکھنے کا۔ یعنی مولوی نور الدین صاحب کا حضرت اقدس کے حضور ابتدا مین حاضر ہونا اور مولوی عبدالکریم صاحب کا آپکے ہمراہ آنا لوگون کے واسطے نور علیٰ نور تھا

سلہ یعنی مولوی عبدالکریم صاحب اس غرض سے مجلس مہدی موعود مین سوال حضرت سے کیا کرتے۔ تا حاضرین احباب کلمۃ الحق سنین۔ رستم علی انبالہ۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء

آیات حسرت آلایات تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

در مصائب ہاد دنیا بیوفا — میشود انسان دایم مبتلا
در تغیر در تبدل مے زید — ہست این قانون قدرت دائما
آن یکے کتم عدم سر بر زند — دیگر از بام حیات افتد زپا
لقمہاے تلخ و شرب ناگوار — شد نصیب ابن آدم این غذا
پس برین سنت قدیر ایزدی — لقمۂ یک تلخ خورد ستیم ما
ہل اللیتادالق در گوش من — کس رسانید [illegible] غمگین صدا
اندرین ایام نافرجام زود — مردی عارف عاشق وحی خدا
آن کریم ملت عبدالکریم — کرد رحلت از جہان بی بقا
گشت تنگ از حجرۂ خاکی وجود — طائر روحش پرید بر سما
آہ گزیدہ از جماعت احمدی — شد شتابان سوئے فردوس علا
این شتابی کرد او از بہر این — بود او مشتاق دیدار [illegible]
در تقدوش تلکیا بر انتظار — از دل پر شوق گویا مرحبا
دل احبا در فراقش سوگوار — جان محزونان [illegible]
از وفات مولوی عبدالکریم — گنبد گردون نماید [illegible]
چون بگرید آسمان بے شعور — دوستانرا گریہ اشد سزا
آن رفیق و مخلص مہدی دین — مرد میدان بود اندر وغا
چون رضائے خویش دادہ باقضا — خورد در پہلوی خود نیش قضا
از دل پر درد من آید برون — ناگہان بانگ یا حسرتا
آن سعادتمند مردے پاکباز — خادم اسلام مصطفےٰ
چون عمر بود است غیرتمند دین — با شجاعت اہل ہوا
آن ندیم حضرت مہدی مسیح — گشت پنہان بے بہا
من گمان دارم کہ روح پاک او — داد انداے ہدی این ندا
من نخواہم بعد زین بس زیستن — این چہ بود ستم رہا
ای خداوند بفضل رحم خویش — کن ۲ مہدی رحما

حافظ احمد الدین۔ مورخہ دان

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

مظفر نگر مین مسلمانون کے ایک بڑے جلسہ مین جو ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء مین ہوا۔ اسلام کی موجودہ حالت پر ایک صاحب نے ایک نظم پڑہی۔ جو ضرورت امام پر شاہد ہے۔ وہ نظم ہم اس جگہ نقل کر کے اور مناسب نوٹ دے کر علماء کو اور عوام کو توجہ دلاتے ہین کہ ایسے فساد کے زمانہ مین اگر خدا کی طرف سے کوئی مہدی تمہارے لئے پیدا نہ ہوا تو پہر کب ہوگا

شجرہ اسلام عربی

شجر اسلام وہ جس کو محمد نے لگایا تھا
شجر اسلام وہ جس کا تمام عالم پہ سایا تہا
شجر اسلام وہ جس کو صحابہ نے بڑہایا تہا
رہا باقی نہ جس کے فیض سے اپنا پرایا تہا

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکہا غضب ہوگا

نہین یہ وہ شجر جس نے کہ پانی سے غذا پائی
ہم نے کری خدمت جو تھی اس پہ بہار آئی
صحابہ نے پلایا خون اس نے پرورش پائی
ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اس کی شکل مرجہائی

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکہا غضب ہوگا

ہے اس شجر مقدس کو نکموں سے پڑا پالا
کرو ہمت کہ ہو سر سبز پہر ہوں پہول پہل پیدا
اور ان کی غفلتون مین ہے خزان نے ناس کر ڈالا
تمہاری متفق کوشش سے ہو پہر بہی گل لالہ

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکہا غضب ہوگا

لگا و باغ باغیچہ خبر اس کی نہین کچہ بہی
ہون لاکہ اسلام پر حملے خبر اس کی نہین کچہ بہی
اڑا دو خوب گل چہترے خبر اسکی نہین کچہ بہی
کہان تک یہ شتر غمزے خبر اس کی نہین کچہ بہی

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکہا غضب ہوگا

کبہی قسمت بہلا بہی کسی صورت سے بدلتی ہین
جہلا ان کو گمگشت کہی کہین کچہ کام چلتے ہین
نہ جب تک قوم خود بدلے نہین وہ بہی بدلتے ہین
نہین چہوٹا بڑا کہنے مین اپنی راہ چلتے ہین

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکہا غضب ہوگا

نہ اخلاق محمد ہم مین شرم و حیا باقی
بتائین کیا کہ ہم مین اور کیا رہ باقی
نہ آداب شریعت ہے نہ زہد و اتقا باقی
ہمین سب نعمتین ایک ایک جہگڑا رہ گیا باقی

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکہا غضب ہوگا

ہے اپنوں سے عداوت غیروں سے محبت ہے
جو پوچہا بات بہی کہدی تو قیامت ہے
جو صدمہ غیر پہنچا وین گلہ ہے نے شکایت ہے
بہلا وہ قوم کیا سنبہلے کہ جسکی ایسی حالت ہے

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکہا غضب ہوگا

کیا محسوس کچہ تم نے کہ یہ حالت ہے
مین کہتا ہون کہ یہ سب کچہ بدولت ہے
خصوصاً بہائی کو بہائی سے اپنی یون عداوت ہے
یقین جانو محبو! علم اک بہرپور دولت ہے

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکہا غضب ہوگا

حمیت کی جگہ تم مین اگر ہے خود سری باقی
کہڑا ہے اس سہارے پہ شجر نہین ہے تری باقی
تو بس یہ جان لو مدت ہی کچہ اسمین رہی باقی
مسلمانو اگر تم مین حمیت ہے ذری باقی

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکہا غضب ہوگا۔

ؔ بے شک بزرگ تو ہمیشہ کہتے آئے تہے۔ کہ مسیح چودہوین صدی مین آئے گا۔ اب انکار کرنے والے ضرور ناخلف مین۔ آپنے سچ کہا۔ ایڈیٹر ؔ جس نے اُن حملون کی خبر لی وہی نبوت کا وارث ہے ؔ سچ ہے۔ خدا کی یہی وحی اس زمانہ مین تازہ طور سے مسیح پر نازل ہوئی ہے ؔ صدقت۔ یہی حال تمہارے مخاطبین کا ہے۔ ایڈیٹر

ؔ عیسائیوں اور آریون سے دوستانہ ملاقات کرتے ہین۔ اور عامل بالقرآن والحدیث جماعت کو اسلام کی خوبیان بیان کرنے کے قصور مین پتہر مارتے ہین۔ ؔ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیہ۔ جو شخص اپنے امام کو پہچانے بغیر مرگیا۔ وہ جاہلیت کی موت مرگیا۔

اخبار تبلیغ اسلام مین دیانتدی احکام پر ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس مین سے چند بند ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ہم اس جگہ درج کرتے ہین۔

نظم
دیانندی احکام

پیا رہن غدر کے حق کو سمجہو
عمل اس نصیحت پہ جو جو کریگا
کیگی بیوگ اور سے وہ بیچاری
تجارۃ کو نکلو تو سال بیچ
عمل اس نصیحت پہ جو جو کریگا

نہ اولاد ہو تو کسی پاس بہیجو
وہ چیلا سوامی کا پکا بنیگا
تمہین دیگی اولاد ایک پیاری پیاری
جو لو تو تو پیارہ ہوگی تمہارے
وہ چیلا سوامی کا پکا بنیگا

کسی اور سے بیٹا پیدا کراؤ
ہم پردیس جاؤ تو عورت تمہاری
عمل اس نصیحت پہ جو جو کریگا
کر سو سو دم اصل پاؤ گے تکے
سنو نیوگ کا یہ بہت خوب ہے

نہ کچہ تم ڈرو اور نہ کچہ ہچکچاؤ
مصیبت اٹہاؤ وہ کیون دکہیاری
وہ چیلا سوامی کا پکا بنیگا
ملو بیوی اور بڑا مشقت کی لگو
دیانندی کو یہ مرغوب ہے

بشیر احمد

قبول اسلام - موضع کنوجہ تحصیل غازی آباد مین ۲ نوجوان برہمن زادون نے بصدق دل اسلام قبول کیا

شہر فیض آباد مسجد سرا کے حافظ خدا بخش کے ہاتہ پر مسمی نانک چند آریہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء بعد مغرب مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبد العزیز رکھا گیا۔ اس وقت سے وقت عشا تک نانک چند المعروف عبد العزیز نے لکچر خوب وشہرے سے مسجد سرائے مین دیا۔ شہر فیض آباد کے کئی آریہ ہندو وغیرہ شریک جلسہ تھے۔ نو مسلم عبد العزیز نے آریہ و ہندو کو چیلنج دیا کہ آؤ مجہ سے جس طرح چاہو بحث کرو۔ نانک آریہ لاہور کا رہنے والا ہے۔ عمر ۲۵ سال

انبالہ شہر مین ایک سکہہ مسمی ہیر سنگہ معہ اپنی بیوی کے حافظ محمد عبد الرحمان خان صاحب کے ہاتہ پر مشرف باسلام ہوئے چونکہ ان پر خدا کی رحمت نازل ہوئی۔ اس لئے حافظ صاحب موصوف نے انکا اسلامی نام رحمت اللہ قرار دیا۔ اور ان کی بیوی کا کنیز فاطمہ دیگر قدیم مسجد حضرت توکل شاہ صاحب مین ایک شخص مسمی چوہڑ رام مستری نے دین اسلام قبول کیا اور انکا اسلامی نام رحمت اللہ رکہا گیا کہنڈوہ۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد کہنڈوہ مین مساۃ رکہی قوم ہندو سنار منہ پر آنچل ڈالے ہوئے آئی۔ اور خواہش آنچل کی اوٹ سے ظاہر کی۔ کہ مین ایمان لائی ہون مجہے مسلمان کیجئے۔ حسب خواہش مولوی احمد اللہ صاحب نے کلمہ پڑہایا۔ اور قاضی امیر علی صاحب نے اس کو مشرف باسلام کیا۔ نام زینب رکہا گیا۔

روزہ (معین الدین - مدرس) روزہ مسلمانوں سے پہلے پارسی ہندو - مصری - اسوری - یونانی - رومی - یہودی - عیسائی غرض تمام بڑے بڑے مذاہب و اقوام میں مروّج تھا - یہودیوں اور عیسائیوں میں اس کا رواج بہت تھا مسلمانوں کی طرح رومن کیتھالک عیسائیوں لنٹ کے بہت سے روزے رکھے جاتے ہیں - جلتی تلظ سے روزہ رکھنے میں جسم کے فاسد مادے تلف ہو جاتے ہیں - یورپ و امریکہ میں لوگوں نے بغرض عجوبہ دس دس بیس بیس دن کے روزے رکھے ہیں -

ریویو

پارہ عم مترجم - قرآن شریف کا آخری سیپارہ جو اکثر بچوں کو پڑھانے کے واسطے اس طرح چھاپا جاتا ہے - کہ چھوٹی سورتیں پہلے لکھی جاتی ہیں اور لمبی سورتیں ترتیب وار آخر میں آتی ہیں اسی تجویز کے مطابق یہ پارہ ہمارے احمدی دوست جناب محمد عبد الرشید صاحب زمیندار نے اپنے مطبع احمدی واقع محلہ زرگرساں صدر بازار کیپ میرٹھ میں چھپوایا ہے - کاغذ کی تقطیع کلاں ہے - حنائی - زرد - ملٹ - سفید عمدہ - جیسا کوئی پسند کرے - منگوا سکتا ہے - بین السطور اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے - اور تیس صفحہ پر یہ پارہ ختم ہوا - باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت صرف ۳ر رکھی گئی ہے - جن صاحبان کو ضرورت ہو - وہ مذکورہ بالا پتہ پر خط لکھکر طلب کر سکتے ہیں اور قادیان میں سید عبد الحی صاحب عرب سے مل سکتے ہیں -

خطبات و مکتوبات محمدیہ - اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات اور مکتوبات اصل عربی بمعہ ترجمہ اردو ایک جگہ جمع کر کے چھاپے گئے ہیں - ترجمہ مولوی محمد افضل صاحب چنگوی نے کیا ہے - اور کتاب مذکورہ بالا پتہ پر مطبع احمدی واقعہ میرٹھ میں چھپ کر شائع ہوئی ہے - اور قادیان میں عرب صاحب موصوف سے بھی مل سکتی ہے - قیمت ۱۲ر یہ کتاب کسی زیادہ ریویو کو نہیں چاہتی - حضرت نبی کریم فخر بنی آدم سرور انبیاء - خاتم الرسل کے خطوط اور وعظ ہیں - ہر مسلمان کے واسطے ان کا پڑھنا اور عمل کرنا موجب ہدایت ہے - اس جگہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ جو آپ نے مکہ معظمہ میں پڑھا - اصل عربی بمعہ ترجمہ نقل کرتے ہیں -

الخطبة الاولى لمحمد رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة المعظمة

(۱)

عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاية وانذر عشيرتك الاقربين خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صعد على الصفاء فهتف يا صباحاه فقالوا من هذا الذي يهتف قالوا محمد فقال يا بني عبد المطلب يا بني عبد مناف يا بني قصي فاجتمعوا اليه فقال ارأيتكم لو اخبرتكم ان خيلا تخرج بسفح هذا الجبل اكنتم مصدقي قالوا ما جربنا عليك كذبا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك ما جمعتنا الا لهذا ثم قام فنزلت هذه السورة تبت يدا ابي لهب الى اخر السورة

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ ہے - جو آپ نے حکم خداوندی کی اطاعت میں تمام قوم کو اکٹھا کر کے ایک اونچے پہاڑ پر پڑھا - اور ساری قوم کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا - اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے - کہ قوم کو آپ کا کس قدر اعتبار تھا - کہ صرف آپ کے بلانے پر سب جمع ہو گئے -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں پہلا خطبہ

ابتدائی بعثت میں - - - آنحضرت آزادی کے ساتھ وعظ نہیں کرتے تھے - ابن عباس سے روایت ہے - کہ جب آیہ فاصدع بما تؤمر اور وانذر عشيرتك الاقربين نازل ہوئی - تو آپ کھلے طور پر بآواز بلند بے خوف و خطر وعظ کرنے لگے - اور اپنے رشتہ داروں کو بھی غضب الٰہی سے ڈرانے اور ایمان پر رغبت دلانے لگے - یہاں تک ایک دن آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام رؤسائے قریش کو نام بنام پکار کر بلایا - کسی نے کہا - یہ کون پکارتا ہے - لوگوں نے کہا کہ محمدؐ ہے -

جب سب حاضر ہو گئے - تو آپ نے یوں وعظ کیا - کہ اگر میں خبر دوں - کہ اس پہاڑ کے نیچے سے کچھ لوگ اس ارادہ سے آئے ہیں - کہ تم پر چھاپہ ماریں - اور تم کو لوٹیں - تم مجھے سچا جانو گے - یا جھوٹا - چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے صادق اور امین مشہور و مرجع خاص و عام تھے) اس لئے بالاتفاق بولے - کہ کیوں نہیں - ہم نے تیری آج تک کوئی بات جھوٹی نہیں دیکھی - نہ کسی نے تم پر آج تک کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی ہے - تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ اچھا تو میں تم کو اس عذاب شدید اور غضب الٰہی سے جو آگے آنے والا ہے - ڈراتا ہوں - اس وقت ابو لہب کو بڑا اشتعال آیا - اور آنحضرت کو برا بھلا کہنے لگا - اور کہا کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا ہے ؟ پھر ابو لہب اٹھ کر چلا گیا - اور سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی -

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اہل ہی اہل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہے - کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ما بعد پسند جس کا مال چاہے - قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے - جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے - اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا - کمزوری بصارت - دھند - جالا - پھولا - شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے - جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف فی تولہ ۸ر

سنون دندان - لوا کسیر امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دیکھ سکتا کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ میں پیپ ہو یا مسوڑوں میں درد ہو یا خون آتا ہو - دانت ہلتے ہوں - منہ میں بدبو آوے - دانت میں کیڑا لگا ہو - ہر مرض پہلا ہی ہفتہ اچھا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی کے چمکنے لگتے ہیں - قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں - یہ دوا اسم بامسمی ہے - جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں - یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے - یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے - یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارا ان حبوب کا استعمال فرماویں - پھر دیکھتے ہیں - کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں - یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں - قیمت سات عدد [illegible]

المشتہر - حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام [illegible]

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے - سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے - کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں - اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں - بعض لوگوں کی عادت ہے - کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں - مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں - کہ یہاں کسی سے پڑھا نہیں جاتا - اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئیے جاتے ہیں -

درخواست دعا - ماسٹر عبد الحق صاحب احمدی سابق ملازم ڈاکخانہ پسرور حال مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکخانہ کی طرف سے مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے جس میں بالکل بری ہونا ہے لیکن تاہم احباب احمدی میرے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے ابتلا سے بچا

"دَارُ المِحَن"

اس دُنیا کو دار المحن کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی فرد بشر مصیبتون سے محفوظ نہین۔ مومن پر بھی مصیبتین آتی ہین۔ اور کافرون پر بھی۔ مابہ الامتیاز دو باتین ہین۔ غیر متقی۔ فاسق۔ کافر اس مصیبت سے برباد ہو جاتا ہے۔ مگر متقی۔ نیکو کار۔ مومن۔ ایسی مصیبت سے تباہ ہونے کی بجائے ترقی پاتا ہے۔ اس کے لئے مصیبتین وہ کام دیتی ہین۔ جو مشک خالص و صندل کے لئے گھسنا۔ مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات یاد کرو۔ وہی قید اور سجن ان کے لئے بادشاہی کا موجب ہو گئی اور آپ نے وہ اعزاز پایا۔ کہ تمام مصر کے مالی افسر تھے۔ اور پھر وہی بھائی جو اپنی طرف سے انھین معدوم کر چکے تھے خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا۔ اب دیکھئے۔ صدہا مجرم ہمارے سامنے جیل خانون مین جاتے ہین۔ مگر ان کی قید ان کے لئے خیر و برکات کا باعث ہونے کی بجائے تباہی کا سبب ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ سے نکالے گئے مگر کیا نکالنے کا انجام وہی ہوا۔ جو اور معمولی لوگون کو نکالنے کا ہوتا ہے۔ ہرگز نہین بلکہ رَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیون کے ساتھ آپ شاہنشاہ بن کر اسی سرزمین مین داخل ہوئے۔

۳۔ حضرت ایوب کو بہت سی تکلیفین پہنچین۔ بیمار بھی ہوئے اہل و عیال جدا ہو گئے۔ مگر انجام دیکھو۔ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا۔ نہ صرف وہی بلکہ ان جیسے اور بھی خداوند کریم نے عطا کئے۔

۴۔ کئی مجرم پھانسی دئے جاتے ہین۔ جو آخر کار ہلاک ہوتے ہین اور اپنے جرم کے لحاظ سے مطعون خلائق ہو کر ملعون کہلاتے ہین مگر حضرت عیسٰے علیہ السلام پر بھی ایسی ہی مصیبت پیش آئی۔ اور وہ ہلاک نہین ہوئے۔ بلکہ وہی صلیب ان کے لئے شاہزادہ نبی کہلانے اور جیتے جی مع حواریون کے جنت (کشمیر) مین پہنچانے کا موجب ہوئی۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دریا مین داخل ہوئے۔ اور فرعون بھی۔ اب دیکھئے۔ ایک ہی رنگ کی مصیبت خدا کے برگزیدہ کے لئے نجات اور مغضوب کے واسطے غرق کا سبب بن گئی۔

۶۔ کئی گڈرئیے بکریان چراتے ہین۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریان چرائین۔ حتیٰ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ مگر خدا نے ان برگزیدون کو حیوانون سے آدمیون کا چرواہا بنا دیا

پس مذکور بالا مثالون کو پیش نظر رکھ کر اے میرے عزیزو جب کسی گروہ پر کوئی مصیبت پڑے۔ تو جلدی نہین کرنی چاہیئے اور انجام کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ والعاقبة للمتقین (انجام اچھا پرہیز گارون کا ہے) وارد و تنزیل ہو چکی ہے۔ ایسے موقعون پر جلد بازی سے سلب ایمان ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

دیکھو سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے نکلنے پر جلد بازی سے تالی بجانے والے آخر شرمندہ ہوئے۔ جبکہ انہون نے تھوڑے عرصہ کے بعد اپنا بادشاہ دیکھا۔ ۲۔ یوسف علیہ السلام کو کنوئین مین پڑا ہوا۔ غلام اور قیدی دیکھ کر جو خوش ہوئے تھے۔ وہ آخر کار نادم ہوئے۔ ۳۔ خدا تعالے نے موسے علیہ السلام و خضر علیہ السلام کے قصے مین اس مسئلہ کو خوب سمجھایا ہے۔ دیکھو ہی کشتی کا پھاڑنا۔ دیوار بلا مزدوری بنا دینا۔ لڑکے کو ذبح کر دینا۔ آخر مین بہت سے اسرار و مصالح و حکم کا جامع نکل آیا۔ بظاہر تو ایک امر مکروہ معلوم ہوتا تھا۔ الغرض جلدی نہین کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمتون سے خالی نہین ہوتے جب بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار "بدر" کا۔ میرے عزیز و محبوب بھائی فوت ہوئے ہین۔ تو کئی نادانون نے استہزاء و تمسخر سے کام لیا اور بعض ضعیف الاعتقاد پریشان ہوئے مگر جب مفتی محمد صادق صاحب میرے مکرم دوست ان کے قائمقام ہوئے۔ تو اس حکمت الٰہی پر اورون کا پتہ نہین مگر مین نے تو سجدہ شکر کیا تھا۔ ایسا ہی اب ہزبر میدان فصاحت مولانا عبدالکریم مخدوم الملت (غفر اللہ لہٗ) کی وفات پر وہ کہتے ہین۔ وہ رونق شن قادیانی تھے۔ نفس ناطقہ تھے۔ اب ان کے چلنے سے یہ کارخانہ سب اکھڑ جائے گا۔ مگر شاید انہین معلوم نہین۔ کہ یہ سلسلہ اس خدا کا سلسلہ ہے۔ جو حیّ و قیوم ہے۔ عجب نہین۔ کہ اس قادر مطلق نے یہ بتانے کے لئے ایسا کیا ہو۔ کہ دیکھو ہم اس سلسلہ کو ان کے بغیر بھی دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے سکتے ہین۔ ایسی ایسی مصیبتون سے مومنین کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ دیکھو جب جنگ احد مین شکست ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کی کئی حکمتین فرمائین۔ (۱) منافقین نکل جائین۔ تاکہ یہ سلسلہ پاک سلسلہ رہے (۲) ان مومنون کے ایمانون کا امتحان ہو جائے (۳) لوگون پر ظاہر ہو جائے کہ یہ مومنین ایسے راسخ العقیدہ ہین۔ کہ باوجود ایسی مصیبتون اور ناکامیون کے پھر بھی میدان نہین چھوڑتے۔ پس مومن کا کام تو یہ ہے۔ کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو۔ تو سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہونے لگا ہے۔ جیسے زرگر سونے کو کچھ بنانے کے لئے (تاکہ کسی محبوب کے زیب گلو ہو) آگ مین ڈالتا ہے۔ ایسے ہی جب مومن مصیبت مین پڑے تو سمجھے۔ خدا مجھے کچھ بنانے لگا ہے۔ اور اس سے بے عزتی اپنی تصور نہ کرے۔ کیا؟ (۱) یوسف علیہ السلام کے قید مین رہنے سے ان کی عزت مین فرق آ گیا (۲) امام حسین علیہ السلام میدان کربلا مین بے خانمان شہید ہوئے۔ تو انکی وجاہت مین فرق آیا۔ (۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قید کئے گئے تو اب انہین کوئی نہین مانتا؟ (۴) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طائف والون نے کیا سلوک کیا۔ مگر باین ہمہ اب سورکائنات کس معزز لقب سے یاد کئے جاتے ہین۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ یہ آزمائشین تو مومنین پر ضرور آتی ہین۔ اور انہی سے مراتب بلند ہوتے ہین۔ حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا (ہم نے تجھے خوب ٹھوک بجا کر آزما لیا) ایسے ابراہیم علیہ السلام کی نسبت۔ اِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ۔ (۳) عام مومنون کی نسبت فرمایا۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ پھر بطور پیش گوئی فرمایا۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ (ضرور ابتلا مین ڈالین گے ان پانچ چیزون سے۔ خوف (جنگ وغیرہ) بھوک۔ مالون کا نقصان۔ جانون کا نقصان۔ پیداوار کا نقصان) پس اے حضرات! ہم ان آفتون سے نہین گھبراتے۔ بلکہ ان ابتلاؤن کو خاص رحمت کی پیشگوئی خیال کرتے ہین والسلام

خاکسار احمدی گجراتی از گولیکے ضلع گجرات

وہ قسمیہ اشتہار جو امرتسر مین دیا گیا تھا اور جسکی قسم کی پرواہ کسی مسلمان نے نہ کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **اعلان** نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیرو ونکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہین (جسکی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے) کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان مین یا بعد مین ہمارے مقابل مخالفانہ اعتراض یا سوال نہ کرین

عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن اتفاق سے سفر دہلی سے واپس آتی دفعہ ہم لوگون کی درخواست پر جو جماعت احمدیہ ہے۔ امرتسر قیام پذیر ہوتے ہین اور آپنے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گھنیا لال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دین گے اس لیکچر مین آپ اسلام کی خوبیان اور اسکی سچائی پر زبردست عملی دلائل پیش کرین گے جو معقولی رنگ کے علاوہ اسلام زندہ ثمرات اور انوار و برکات پر مشتمل ہون گے۔ اور مسلمانونکی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانون کو نصیحت کرینگے۔ اپنے دعاوی پر بھی دلائل دین گے۔ اسلام اور آنحضرت صلعم اور قرآن کریم کے کمالات کا بیان فرمائین گے پس چونکہ ہماری بانی جماعت احمدیہ مین آپکی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہون اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہین وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائین اس امر کو بخوبی یاد رکھین کہ چونکہ یہ جلسہ محض تبلیغ حق کے لحاظ سے ہوگا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کا جلسہ منعقد کرنا نہین ہے اس لئے کسی صاحب کو جلسہ کے اوّل یا درمیان یا آخر مین قطعاً بولنے کی اجازت نہین ہے جو صاحب اس غرض اور مقصد کو مدنظر نہ رکھ سکین

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر نصرت کا محتاج ہے

آج کل بڑے بڑے شہروں میں جہاں ہر طرح کے سامان چھپائی لکھائی اور فروخت کے بآسانی میسر آجاتے ہیں۔ ان میں اخباروں کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ شاید ہی کوئی اردو کا ایسا اخبار ہو جو صرف اخبار کی خریداری پر قائم ہو۔ ورنہ ہر ایک اخبار والا علاوہ اخبار نویسی کے اشتہارات۔ کتب فروشی۔ دوائی فروشی وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنا گذارہ چلا رہا ہے۔ پھر جب کہ شہروں میں دنیاداری ... حالانکہ دنیا کے خریدار ... تو ایک گاؤں میں ایک دینی اخبار کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ جو صرف دین کے لئے ہے جس کے طالب بہت ہی تھوڑے ہیں یہی ... ہے۔ کہ جب سے اخبار بدر قائم ہوا ہے اس کی حالت ہمیشہ کمزور اور نازک رہی ہے۔ کوئی دو چار دن اچھے گذر گئے۔ تو پھر ... چالیس دن تنگی اور تکلیف کے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اخبار الحکم بھی قادیان سے ہی نکلتا ہے۔ اور خوب چلتا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ الحکم خوب چلتا ہے۔ ایسا کہ اب روزانہ ہونے کو ہے۔ خدا اسے قائم رکھے۔ اور اس میں اور بھی ترقی دے۔ وہ روزانہ سے بھی بڑھ کر دن میں صبح و شام دو دفعہ نکلنا شروع ہو۔ لیکن یاد رہے الحکم کی ترقی کے متعلق چار باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے اول۔ وہ کتنے سالوں سے ہے۔ اپنی ابتدائی حالت میں بعض دفعہ اگر کسی مہینہ میں صرف ایک دفعہ ہی نکلتا تھا۔ تو بھی بیرونی احباب اس کو اس غنیمت جانتے تھے۔ چونکہ صرف ایک ہی اخبار تھا۔ اس کی کوئی بے قاعدگی دل کو بری نہ لگتی تھی۔ دوم۔ اس وقت ایک ہی اخبار ہونے کے سبب قوم نے اس کی اسقدر عزت کی کہ بعض نے سو سو روپیہ تک کی یکمشت یا سالیانہ امداد کی۔ اس کا چندہ بعض احباب نے دس دس بیس بیس روپیہ دیا۔ الغرض ایک کثیر رقم کے ساتھ الحکم کی امداد کی گئی۔ اور ضرور تھا کہ کیجاتی۔ سوم۔ بعض بزرگان نے اپنی بیش قیمت تصانیف کارخانہ الحکم کو بلا اجرت عطا کیں۔ جس سے کارخانہ کو بڑی مدد ملی۔ چہارم۔ باوجود ان امدادوں کے میں جانتا ہوں۔ کہ ابتدائی سالوں میں صاحب اخبار الحکم اخبار نویسی کے بعض دیگر کاروبار کر کے بڑی مشکل سے اپنا گذارا کرتے تھے۔ اور جس طرح بھی ہو سکتا تھا۔ اخبار کو چلاتے تھے۔ ان ہر چہار باتوں میں سے اخبار بدر کیواسطے کوئی بات بھی اس وقت تک میسر نہیں آئی۔ نہ اس کے واسطے وہ زمانہ ہے نہ یہ ایک ہی قومی اخبار ہو۔ جو اسلا جیسا کہ قوم نظر آنکھوں رکھتی چلی جائے۔ یہ قسمت سبقت کی تو الحکم لے گیا۔ اور نہ اس کا مالک اپنے دنیوی کاروبار سے ایسا فارغ ہے جیسے آپ کر سکتا ہے۔ کہ آ کر قادیان میں بیٹھ رہے اور جس طرح ہو سکے۔ اخبار چلائے۔ بلکہ اس کو ایڈیٹری اور مینجری کے واسطے ایک پچاس روپے ماہوار کا ملازم رکھنا پڑا۔ حالانکہ بعض مہینوں میں اخبار کی کل آمد پچاس سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے۔ نہ اس کے واسطے احباب کی طرف سے کوئی بڑے ڈونیشن اور یکمشت یا سالیانہ امداد حاصل ہوتی ہے۔ نہ اس کی قیمت اتنی بڑی ہے۔ کہ یہی تھوڑے خریداروں میں کافی ہو سکے۔ نہ اس کے کارخانہ کو کسی بیش قیمت تصانیف کے ساتھ امداد دی گئی ہے۔ الغرض ان تمام فوائد میں سے جو اخبار الحکم کے واسطے حاصل تھے۔ بدر کیواسطے کوئی بھی نہیں۔ اور بعض اب ہو بھی نہیں سکتے۔

باوجود اس کے میں اپنے تجربہ کے ساتھ یہ کہنے کو طیار ہوں۔ کہ اگر خریداروں کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہنچ جائے اور بعض ذی مقدرت دوست کچھ قدرے یکمشت یا سالیانہ امداد دیں۔ اور پروپرائیٹر صاحب تجارتی اصول پر کچھ رقم یکمشت جمع کرا دیں۔ تو اخبار اپنی موجودہ رفتار میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال تک اپنا خرچ نکال سکتا ہے۔ اس وقت خریداری کی تعداد ۷۰۰ سے کچھ زائد ہے۔ اور اگر تمام خریدار اپنی اپنی جگہ تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے ایک ایک دو دو خریدار بھی پیدا کر دیں۔ تو اخبار کے چل نکلنے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ کہ یہ اخبار بند نہ ہو۔ تاکہ سلسلہ کے نشانات کے دو گواہ قائم رہیں۔ اس واسطے میں اس تحریر کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ذی مقدرت احباب اخبار بدر کے قیام کیواسطے اس وقت کچھ امدادی چندہ عطا فرماویں۔

۲۔ نئے خریدار پیدا کئے جائیں۔

اور تیسری بات میں صاحب پروپرائیٹر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب انھوں نے یہ قومی کام اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ تو اس سے بے پرواہی نہ کریں۔ بلکہ جس طرح ہو سکے۔ ایک دفعہ اس کے واسطے ایک سال کا سرمایہ جمع کرا دیں۔

اس وقت ایسی مشکل ہے۔ کہ ملازموں کو تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اخبار کی روانگی کے واسطے بعض دفعہ ٹکٹ نہیں ملتے۔ اب زیادہ کیا کہوں۔ اگر صاحب پروپرائیٹر نے اور دیگر احباب نے بروقت مدد کی۔ تو پرچہ جاری رہے گا ورنہ مشکلات کا سامنا ہے

بالآخر میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح بدر کے میدان میں باوجود اذلہ ہونے کے خدا کی نصرت مسلمانوں پر نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح اس بدر پر اس تنگی کے وقت خدا کی نصرت نازل ہو۔ آمین ثم آمین

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ منیجر

سوادیشی تحریک پر

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے

آجکل بنگالیوں کو بالخصوص اور ان کے دیکھا دیکھی ہندوستان کے دیگر علاقہ کے آریوں اور ہندوؤں کو بالعموم یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یورپ کی اشیاء کو قطعاً حرام کر کے صرف ہندوستانی ساخت کی اشیاء کا استعمال کریں۔ لدھیانہ میں ایک ہندو صاحب حضرت کی خدمت حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے بھی ذکر چھیڑا۔ کہ ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے۔ ان کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں اور سوادیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس ع نے فرمایا۔ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ ہر جگہ غریب لوگ بھی ہوتے ہیں ہم سنتے ہیں۔ کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر کہلاتے ہیں۔ کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو۔ اور سوادیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اس کو پسند کرتی ہے کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں۔ اور حرفت اور تجارت میں ترقی کریں۔ لیکن موجودہ تحریک سوادیشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے۔ اور در اصل اس تحریک کی ابتداء ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی اس کی جڑ ہے۔ اس واسطے یہ امر منحوس معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے تمام عرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر جب تک بحال نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوں گی۔ غرض موجودہ تحریک سوادیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے۔ قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سوادیشی کریں گے آپ کی جماعت اس میں شامل ہو۔ حضرت نے جماعت مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہیں فرمایا۔ کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی ان میں شامل ہو

مندرجہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین

تفسیر القرآن - مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب - ۔
تفسیر سورۂ جمعہ - مصنفہ حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب - ۴ر
اعجاز احمدی - مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی - ۱ر
تحذیر المومنین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب - ۴ر
اعلام الناس - " " " " ۴ر
سواء السبیل - " " " " ۱۰ر
کشف الالتباس - " " " " ۰ر
ایقاظ الناعمین - " " " " ۳ر
موعظہ حسنہ - " " " " ۱ر
صیانتہ الناس - " " " " ۱۰ر
مہر الشہادتین - " " " " ۱ر
الفرقان - " " " " ۲ر
قول الصحیح - پنجابی نظم مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر
عاقبتہ المکذبین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱ر
مجموعہ ازالتہ الوسواس حصہ اول و دوم - سواء السبیل حصہ اول مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۱۴ر
المکتوم - مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر
رویائے صالحہ - " " " ۱ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - " ۲ر
وفات مسیح پنجابی نظم - مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
الہامی دعا - رب کل شئی خادمک - رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۰ر
پنجابی کامن - مستورات کے لہجہ پر ۰ر
نظم - برائے مستورات ۰ر
سلاسل الفضائل - یہ رسالہ عربی میں ہے اور سارے زبان اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۲ر
سیرۃ النبی - عربی مترجم اردو ۰ر
تحفتہ المشاقین - پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرۃ اقدس کی ہاتھ میں ۳ر
سلاسل الفضائل - یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لیے ۲ر
کلمتہ الفصل - عربی مع قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ۱ر
رسالہ فدک - شیعوں کے رد میں ۲ر
ابناء الغیب - مولانا عبد اللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی
حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۲ر
مجموعہ دعا ۳ر
تعلیم القرآن ۱ر
اسم اعظم ۲ر
لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۲ر
کرشن اوتار - ہندی نظم ۲ر

مسیح کی آمد ثانی ۳ر
کامن احمدی ۰ر
غلام احمد - قادیانی ۱۳۰۰ھ - اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوے ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ۰ر
عدم نجات مذہب پولوسی - مصنفہ شیخ الہ دین اعظ انجمن حمایت اسلام ۰ر
مباحثہ مابین شیخ الہ دین صاحب واعظ انجمن مذکور اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ ہی مشن کیمبرج دہلی - قیمت ۳ر
لکچر لاہور - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام - ۲ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	ماعہ	صہ	صہ	صہ	ہے
نصف صفحہ	صہ	صہ	ہہ	ہے	ص
پورا کالم	صہ	عہ	عہ	ص	ے
نصف کالم	عہ	ءہ	عہ	للعہ	عہ
ربع کالم	ءہ	ے	ص	ے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر - لیکن ۱۰ر روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ کے والے کے لیے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۳۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۵ روپیہ سالانہ ہو گی۔ انکو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے میرے علم میں ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی ستریان
مولا بخش غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم - بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں۔ نہایت عمدہ ہے۔ شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلاجلد ۔ مجلد ۔ (۲) حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں تمام ترجمہ بدر مضامین وہی ہیں۔ طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلاجلد مجلد (۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی - طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں - قیمت مجلد ۔ (۴) تذکرۃ القرآن - بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء - قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۔ (۵) تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم قیمت ۲ر (۶) تفسیر پارہ عم قیمت ۲ر (۷) مفتاح القرآن - صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو والے ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۴ر (۸) مفتاح العربی اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے - قیمت ۸ر (۹) جامع العلوم - یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام اعمال جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت مجلد محصولڈاک علاوہ (۱۰) میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی نیسر طبع ہے قیمت مجلد (۱۱) مفید عالم - علم طب و ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض یہ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دیا گیا ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت (۱۲) تشخیص الامراض اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت (۱۳) رسالہ اعضائے مخصوصہ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت (۱۴) مفید النساء والصبیان اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو مشکل اور نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۳ر (۱۵) الذکر الحکیم اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲ - یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے - قیمت ۳ر

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں
فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر پبلشر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا

چو دور خسروی آغاز کردند مسلمان را مسلمان باز کردند

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

چشمہ بابرکت آب حیات قادیان میں ہے — دوا میں شفا میں عرض دارالامان میں ہے

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۳	۶ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر مطابق ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۳ ہجری	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بھائی اور والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کرکے لگایا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

این ارض مقدس سعد بس پاک بود
رشک عرش و نجوم و افلاک بود
از بس کرم داشتہ تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
رفع القدر بکمالہ۔
شرف البصر بجمالہ۔
حسن البشر بخصالہ۔
صلوا علیہ و آلہ۔

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکھا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المجاہدین الخالقین محمدی التخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم الامامین وعلی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب شام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۶ سال

یہاں سے ہوکر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکھا ہے۔

هو الولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۲ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبدالرحیم صاحب اور دیگر بزرگون کے مزار ہین۔ شاہ عبدالرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۷ سال لکھی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہین۔ اور یہ جو لوگ زمین کے اوپر ہین۔ وہ ایسے بدعات مین مشغول ہین۔ کہ حق کو باطل بنا رہے ہین۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہین

راستہ مین اہل لودیانہ کی درخواست کا ذکر آیا۔ کہ حضور جاتے ہوئے راستہ مین لودیانہ ٹھہرین۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی۔ کہ لدہیانہ کی جماعت اسٹیشن لدہیانہ پر ملاقات کے واسطے آئی تھی۔ لیکن حضور سوئے ہوئے تھے۔ مین نے جگانے نہ دیا۔ فرمایا۔ آپ نے اچھا کیا اس کے عوض اب ہم لودیانہ مین اُتر کر اہل لدہیانہ سے ملاقات کرین گے۔

راستہ مین مذبح کے پاس سے گذرے۔ کثیر التعداد بھیڑین اور بکریاں ذبح ہورہی تھین۔ اور سینکڑون کا باہر ریوڑ کھڑا تھا۔ ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ کھانے کی حلال اشیاء کا کس قدر ذخیرہ اللہ تعالےٰ نے جمع کردیا ہے۔ برخلاف اس کے حرام چیزین مثلاً کتے وغیرہ بہت ہی کم پائے جاتے ہین

مذبح مین سینکڑون بھیڑون کو نالی کے اوپر لیٹے ہوئے اور ذبح ہوتے ہوئے اور لٹکتے ہوئے اور ذبح کے لئے طیار دیکھ کر میری آنکھون کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس رویا کا نقشہ آگیا

جس میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک لمبی نالی کے کنارے پر کثیر التعداد بھیڑین لٹائی ہوئی ہین۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص نے پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ مین چھری اور آسمان کیطرف نگاہ ہے۔ گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کرے۔ تب میرے مونہ سے یہ الفاظ نکلے۔ ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے۔ اس کلمہ کو سنتے ہی انھون نے یکدفعہ سب کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگین۔ تو انھون نے کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑین ہی ہو۔ غرض مومن کی زندگی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑون اور ہزارون مر جائین۔ تو بھی خدا کو کسی کی پروا نہین۔

فرمایا۔ اس شہر مین اس قدر انقلاب آئے مین۔ کہ شائد کسی دوسرے شہر پر یہ حالات وارد ہوئے ہون۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک مین مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مخاطب تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ دو دن اور ہین۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہین۔ جو نوکر نہین۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہین ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہین ہوتی۔

طب ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز جمعہ۔ چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان مین آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ مسلمانون کو انگریزی طب سے نفرت نہین چاہیئے۔ الحکمة ضالة المؤمن۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہان سے ملے جھٹ قبضہ کرے۔ اس مین ہمارا یہ منشاء نہین کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہین۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفید بات جہان سے ملے۔ وہین سے لے لے۔ ہندی۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی کی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ کہ ؎

تمتع ز ہر گوشہ یافتم ٭ ز ہر خرمنے خوشہ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبون نے تو عورتون سے بھی نسخے حاصل کئے ہین۔ لیس الحکیم الا ذو تجربة۔ لیس الحلیم الا ذو عثرة۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھلانے سے بنتا ہے اور یہ ان تو تجربون کے بعد انسان رہ جاتا ہے۔ کیونکہ قضاء و قدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھداھم اقتدہ۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کر لے۔ یہ آئت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گذشتہ نبیون اور ولیون میں جسقدر خوبیان اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتون کا اقتدا کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ مین نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہان انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کر لے ڈاکٹرون کو بھی مناسب نہین کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھین۔ بعض باتین ان مین بہت مفید ہین۔ مین نے بعض کتب طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ مین موجود تھی جنمین سے بعض کتابین بڑی بڑی قیمتین دے کر خرید کی گئی تھین۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہین۔

تقویٰ فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار مین اس قدر مصروف ہین۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہین۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین جسقدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہین کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیون نے حضرت عیسےٰ کے معاملہ مین تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آلے ہم تم کو نہین مان سکتے۔ انھین چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتون کے مقابلہ مین صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہودیون نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیون مین سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہین مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انھون نے کچھ پروا نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت مین ایسے لفظ صاف لکھ دیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہین کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ مین بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتون کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلاء آمین اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہین۔

نزول از آسمان آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہین ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہین۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہین آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر وفات ظاہر کر دی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہین۔ وہ تو اسلام کے منکر ہین۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو مردون مین دیکھا۔ اگر قبض روح نہین ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم مین کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتون کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی۔ نصوص قرآن و حدیث ہین۔ مین جو کچھ کہتا ہون۔ علے وجہ البصیرت کہتا ہون۔ خیال کرو۔ کہ حق بالا مین کون سی بات ہے۔ مین تو ایسا آیا ہون۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ماننے سے کیون محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت مین لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہین آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہین کر سکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہین۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہین۔ مجھ سے جنگ کر لین۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیون کی اس قدر مدد کرتے ہین۔ کہ بہت سے لوگون کو خود ان مولویون نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان مین یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو مین بھی کہتے ہین۔ کہ آپ کہان اترے ہین۔

اتنے مین ایک مولوی صاحب درمیان مین بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق مین نازل ہوگا۔ آپ کہان نازل ہوئے۔

حضرت حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ قادیان دمشق سے عین مشرق میں ہے۔ توفی کے معنے کے متعلق شہر بغداد میں ایک بڑا مباحثہ ہوا تھا۔ کہ اس لفظ کے کیا معنے ہیں۔ اس مباحثہ میں بالآخر یہی فیصلہ ہوا۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ فاعل ہو اور ذی روح مفعول بہ علم ہو۔ وہاں سوائے مارنے کے اور کوئی معنے نہیں کرتے۔ اگر آج تم قرآن حدیث یا لغت سے کوئی اور معنے دکھا دو۔ تو میں آج ہی ہار ماننے کے واسطے طیار ہوں۔ لغت بھی زبان عربی کی کلید ہے کوئی مثال لغت سے ہی دکھا دو۔ تب بھی میں مان لوں گا۔ تم سمجھتے ہو کہ ان مولویوں کی روایت کا تم اعتبار کرتے ہو مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روایت پر تم کو کوئی اعتبار نہیں۔ یہ جسم عنصری کا لفظ تم نے کہاں سے نکال لیا۔ اگر کہیں یہ لفظ دکھا سکتے ہو۔ تو لے آؤ۔ میں تو اس وقت بھی قبول کرنے کے واسطے طیار ہوں۔ قرآن شریف میں۔ حدیث میں۔ لغت عرب کہیں کسی نبی یا صحابی وغیرہ کے متعلق لفظ توفی کا معنے آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ جانے کے دکھا دو تو میں فوراً مان لوں گا۔ لیکن تم حضرت عیسیٰ کے متعلق ایسے لفظ کے وہ معنے کیوں کرتے ہو جو کسی نبی یا کسی ولی۔ کسی صحابی کسی انسان کے متعلق نہیں کئے گئے۔ ۲۵ سال سے خدا تعالیٰ مجھے یہ بتلا رہا ہے۔ پھر تائیدات سماوی اور نشانات میرے ساتھ ہیں۔ میں خدا کی باتوں پر اب بھی ویسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ پہلی کتابوں پر رکھتا ہوں

اس جگہ بیچ میں پھر وہی مولوی صاحب بول پڑے کہیں توفی کے معنے آسمان پر جانے کے دکھا سکتا ہوں

فوراً ایک قرآن شریف مولوی صاحب کے ہاتھ میں دیا گیا۔ مگر وہ ورق گردانی کرنے اور ادھر ادھر ساتھیوں کی طرف دیکھنے۔ کبھی اس کو کہتے ہیں۔ کیوں میاں تم نکالو۔ اور کبھی اس کو اشارہ کرتے ہیں۔ کیوں بھائی کچھ بتاؤ۔ ... سے بچتے۔ کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا۔ آخر گھبرا کر بولے۔ اچھا۔ رافعک جو لکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ رافعک کے معنے اس جگہ وہی ہیں جو رفعناہ مکاناً علیاً کے معنے ہیں۔ مسلمان ہر روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی دعا مانگتے ہیں کہ ان کا رفع ہو۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے جائیں۔ بات وہی صحیح ہے۔ جو خدا نے بتلا دی۔ اور الہامات سے اس کی تائید کی۔

مولوی۔ الہام کیا ہے۔ الہام تو مجھے بھی ہوتا ہے (بعد میں معلوم ہوا کہ اس مولوی کا نام نظام الدین ہے۔ اور کسی مسجد میں امامت کے پڑھاتا ہے)۔

حضرت۔ میں ایسے الہام نہیں مان سکتا جس کے ساتھ تائیدات سماوی کا نشان نہ ہو۔ ایسے الہام کے دعویٰ تو بہتیرے زمانہ میں گذرے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی نشان ہے۔ تو دکھلاؤ۔

اتنے میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لغت کی ایک کتاب مختار الصحاح نکالی۔ اور اس مولوی کو دکھلایا۔ کہ توفی کے معنے مارنے کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ میں لغت نہیں مانتا۔ اچھا مان لیا اگر عیسیٰ مر گیا ہے۔ تو اس کی لاش دکھلاؤ۔

حضرت۔ جب مر جانا ثابت ہے۔ تو کافی ہے۔ لاشیں حضرت ابراہیم اور موسیٰ کی کہاں ہیں۔

مولوی۔ دجال کانا کہاں ہے۔

حضرت۔ اگر اس طرح تم الفاظ پر آؤگے۔ تو بہت مشکل پڑے گی۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ جتنے نابینے ہیں۔ بہرحال سب کے سب جہنم میں جائینگے اگرچہ حافظ قرآن اور مسلمان ہی ہوں۔

فرمایا۔ آنے والے کے متعلق تو یہ لکھا ہے۔ کہ وہ امتی ہوگا۔ امتی اور وہ ہے جو حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کے ذریعہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ لیکن وہ جو پہلے ہی نور اور بصیرت پاکر نبوت کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ وہ اب امتی کس طرح سے بنے گا۔ کیا پہلے تمام کمالات حاصل کردہ چھین کر دوبارہ نصیب کر دیا جاوے گا۔ ہاں ہم امتی ہیں جن کو سب کچھ آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے ملا ہے۔ اور تمام معرفت دین سے حاصل ہوئی ہے۔

اتنے میں وہ مولوی صاحب تو گھبرا کر اٹھ گئے۔ اور ان کے ساتھی گالیاں دیتے گئے۔ اور ایک اور طالب علم آگے بڑھا۔

طالب۔ آپ کا مرتبہ کیا ہے۔ اس کی تعریف نبوت سے ہوگی۔ یا کسی اور لفظ سے۔

حضرت۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے۔ وہ بھی ایک نبی کے معنے ہیں۔ خدا سے خبر پا کر بتلانے والا۔ ہاں نبوت شریعت ختم ہو چکی ہے۔ مگر معرفت بغیر مخاطبات الہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ بات اس امت کو حاصل نہیں تو خیر امت کس طرح سے بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مخاطبات کا دروازہ بند نہیں کیا۔ ورنہ نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہتا

طالب۔ تو آپ کو وحی ہوتی ہے؟ وحی تو صرف انبیاء کو ہوتی ہے۔

حضرت۔ خدا تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ موسیٰ کی ماں کو بھی وحی ہوئی۔ کیا یہ امت عورتوں سے بھی بدتر ہو گئی۔ اس سے تو امت کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ کیا ہمارے واسطے تمام دروازے بند ہو گئے۔ دنیا دار کو آگے قدم رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس امت کو خدا ادھورا رکھنا نہیں چاہتا میں نہیں قبول کر سکتا۔ کہ پہلی امتوں نے اس قدر برکات حاصل کیں۔ اور یہ امت بالکل محروم رکھی گئی۔

طالب۔ پھر یہ مرتبہ تو ولی کا ہوا۔

ولائیت

حضرت۔ ہم سب کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مرتبہ وہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ مگر ہم نہیں جانتے۔ ولی کا مرتبہ کم نہیں۔ بلکہ بعض کے نزدیک تو ولایت نبوت سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ولائیت محبت قرب اور معرفت کا ذریعہ ہے۔ اور نبوت ایک عہدہ ہے۔ یہود کا تو یہ مذہب ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ولی تھے۔ اور تمام انبیاء سے بڑھ کر تھے۔ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ایک قدم ہی رکھنا کفر سمجھتے ہیں۔ ہم کو الہام ہوا ہے کل برکۃ من محمد۔ ہم اس دائرہ سے باہر نہیں جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے باہر جانا تو کفر ہے۔ لوگ محجوب ہونے کے سبب وحی کے لفظ سے گھبراتے ہیں ورنہ وہاں تو لکھا ہے۔ کہ مکھی کو بھی وحی ہوئی۔ بلکہ شیخ عبد القادر نے لکھا ہے۔ کہ جسکو کبھی بھی وحی نہیں ہوتی خوف ہے۔ کہ اس کا خاتمہ برا ہو۔ معرفت تامہ بجز مکالمہ مخاطبہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

طالب۔ وحی کس طرح سے ہوتی ہے۔

حضرت۔ کئی طریق ہیں۔ بعض دفعہ دل میں ایک گونج پیدا ہوتی ہے۔ کوئی آواز نہیں ہوتی۔ پھر اس کے ساتھ ایک شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ تیزی اور شوکت کے ساتھ ایک لذیذ کلام زبان پر جاری ہوتا جو کسی فکر تدبر اور وہم وخیال کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے نشانات ہزاروں ہیں۔ اگر کوئی چاہے تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے۔ اور نشان دیکھے۔ صادق اور کاذب میں خدا فرق کر دیتا ہے۔

آج سے پچیس ۲۵ سال پہلے خداوند تعالیٰ نے مجھے وعدہ دیا تھا کہ تیرے پاس ہر جگہ سے لوگ آئیں گے اور تحفہ تحائف بھی لائیں گے۔ یہ ایسے وقت کا الہام ہے۔ کہ ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ اب تم اس کی نظیر پیش کرو۔ کہ کیا کوئی آدمی اتنا لمبا افترا کر کے ایسی بڑی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اور ایک بات نہیں۔ اگر ہمارے پاس آئیں۔ اور کچھ مدت قیام رکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہو

اصل میں تمام مشکلات عدم معرفت کے باعث ہوتے ہیں۔ ورنہ حضرت ابوبکر نے کو انسان ۔۔۔ نگڑ کا کتا۔

طالب علم۔ امت کے علما بھی انبیاء کی مانند ہیں۔ جو آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت۔ میں ان لوگوں کو علماء میں شامل نہیں سمجھتا جن کی زبان پر کچھ اور ہے۔ اور اعمال کچھ اور ہی ہیں۔ منبر پر چڑھ کر کچھ کہتے ہیں۔ اور گھر میں جا کر کچھ اور بیان کرتے ہیں۔ علماء امت وہ ہیں۔ جو مذہب کی تاکید کرتے ہیں۔

طالب علم۔ کیا آپ مستقل نبی ہیں؟

حضرت۔ میرے متعلق ایسا کہنا ایک تہمت ہوگی۔ میں اس کو کفر سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔

طالب علم۔ معجزہ تو نبی کا ہوتا ہے۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ میں معجزہ دکھاتا ہوں؟

حضرت۔ ہمارے معجزات سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔ ہمارا اپنا کچھ نہیں۔ سب کاروبار آنحضرت کا ہی چلا آتا ہے۔ دین پر سخت ظلم ہو رہا تھا۔ ہم نے سعی کی۔ اگر ہم خدا کی طرف سے ہیں۔ تو خدا ہماری مدد کرے گا۔ ورنہ یہ سلسلہ خود بخود ہی تباہ ہو جائے گا۔ ہمارے دو کام ہیں۔ اول۔ یہ کہ اعتقاد میں اصول کے برخلاف جو غلطیاں پڑ گئی ہیں۔ وہ نکال دی جاویں۔ دوم۔ یہ کہ لوگوں کی عملی حالتیں درست کی جائیں۔ اور صحابہ کے مطابق ان کو تقویٰ اور طہارت حاصل ہو جائے۔

طالب علم۔ کیا پہلے بھی کسی نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ میں اسلام میں نبی ہوں؟

حضرت۔ پہلے کس طرح کوئی دعویٰ کر سکتا۔ وہ لوگ مامور نہ تھے۔ کہ ایسا دعویٰ کریں اور میں مامور ہوں۔

طالب علم۔ آپ کے مخالف کو کافر کیوں کہا جائیگا

حضرت۔ کفر کے معنے ہیں۔ انکار کرنا۔ جب یہ لوگ مامور من اللہ کو نہیں مانتے۔ اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور انکار کرتے ہیں۔ تو بات یہاں تک نہیں رہتی۔ بلکہ ایک فتح الباب ہوتا ہے اور زبان کھل جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ توفیق اعمال کی جاتی رہتی ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جو تحریر حضرت نے مولوی صاحبان کو لکھکر دی تھی۔ اس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وجوہ مفصلہ ذیل ہیں۔ جن کے رو سے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں

(۱) قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ آیات ہیں۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی فلما توفیتنی۔ ان آیات کے معنے صحیح بخاری کتاب التفسیر میں موت کے گئے ہیں۔ جیسا کہ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لکھا ہے۔ متوفیک ممیتک۔ اور پھر اس آیت کے لئے آیت فلما توفیتنی کا اس جگہ ذکر کیا ہے اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بھی ذکر کیا ہے۔ کہ میں قیامت کے دن یہی عرض کروں گا۔ کہ یہ لوگ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کما قال العبد الصالح الخ

(۲) دوسری دلیل توفی کے ان معنوں پر جو اوپر ذکر کئے گئے لغت عرب کی کتابیں ہیں۔ میں نے جہانتک ممکن تھا قریباً تمام شائع شدہ کتابیں لغت کی دیکھی ہیں۔ جیسے قاموس۔ تاج العروس۔ صراح۔ صحاح جوہری۔ لسان العرب اور وہ کتابیں جو حال میں بیروت میں تالیف کر کے عیسائیوں نے شائع کی ہیں۔ ان تمام کتابوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ محاورہ عرب اسی طرح پر ہے۔ کہ جب کسی جملہ میں خدا تعالیٰ فاعل ہو۔ اور کوئی علم انسان مفعول بہ ہو۔ جیسا کہ توفی اللہ زیداً۔ تو ایسی صورت میں بجز اماتت اور قبض روح اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے۔ اس پر لازم ہے۔ کہ اس کے برخلاف لغت کی کتابوں سے کوئی نظیر مخالف پیش کرے۔

(۳) میں نے بہت محنت اور کوشش سے جہانتک میرے لئے ممکن تھا صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابیں غور سے دیکھی ہیں۔ اور میں نے کسی ایک جگہ پر بھی توفی کے معنے بجز وفات دینے کے حدیث میں نہیں پائے۔ بلکہ تین سو کے قریب ایسی جگہ پائی ہیں۔ جہاں ہر جگہ موت دینے کے ہی معنے ہیں۔

(۴) میں نے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا۔ عرب کے مختلف دیوان بھی دیکھے ہیں۔ مگر نہ میں نے جاہلیت کے زمانہ کے شعراء اور نہ اسلام کے زمانے کے مستند شعراء کے کلام میں کوئی ایسا فقرہ پایا ہے۔ کہ ایسی صورت میں جو اوپر بیان کی گئی ہے بجز وفات دینے کے کوئی اور معنے ہوں۔

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب کے فوز الکبیر میں بھی یہی لکھا ہے کہ متوفیک ممیتک اور میں جانتا ہوں۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے پایہ کے محدث اور فقیہ اور عالم فاضل تھے۔

(۶) حدیث معراج جو صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا تھا۔ پس اس جگہ دو شہادتیں ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی شہادت قرآن شریف میں دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت لیلتہ المعراج میں۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ کنز العمال و طبرانی اور کتاب ماثبت بالسنۃ شیخ عبد الحق وغیرہ سے ثابت ہے حضرت عیسےٰ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور ایک روایت میں ایک سو پچیس برس آئی ہے۔ اور ہزار دو ہزار برس کی عمر کسی جگہ نہیں لکھی۔

(۸) جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر دلیل قاطع ہے۔ جو اس آیت کے رو سے اجماع تھا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

(۹) ما سوائے اس کے خدا تعالیٰ نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار میرے پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ وفات پا گئے۔ اور اپنے کھلے کھلے نشانوں سے میری سچائی ظاہر فرمائی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے دلائل ہیں۔ مگر اسیقدر کافی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اور یہ وہ نور ہے ثابت ہے کہ اس امت کے کل خلفاء اسی امت میں سے آئینگے۔ اور صحیح بخاری سے ثابت ہے۔ کہ آنیوالا عیسےٰ اسی امت میں سے ہوگا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ اما مکم منکم بلکہ صحیح بخاری میں پہلے مسیح کا اور حلیہ لکھا ہے اور آنیوالے عیسےٰ کا اور حلیہ لکھا ہے ما سوائے اس کے میرا آنا بے وقت نہیں۔ صدی کے سر پر آنا تھا تیس برس اس میں سے گذر گئے کسوف خسوف بھی رمضان میں ہو گیا۔ طاعون بھی پیدا ہو گئی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک نئی سواری یعنی ریل بھی پیدا ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے دس ہزار سے زیادہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی زندگی حضرت عیسےٰ کی موت میں ہے۔ اگر آج یہ امر عیسائیوں پر ثابت ہو۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ تو وہ سب کے سب عیسائی مذہب کو ترک کر دیں۔ والسلام علے من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

نقل مطابق اصل کی گئی

(محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر)

غیر معمولی پرچے۔ چند دن حضرت دہلی کو روانہ ہوئے۔ اس دن سے مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ ایسے موقعہ پر احباب کو واقعات سفر اور حضرت کی تقریریں اگر روزانہ نہیں تو تیسرے چوتھے دن ضرور ملجانی چاہئیں چنانچہ اسی وقت میں نے یہ تجویز کر دی کہ سفر کے حالات جیسے جیسے میں دہلی سے لکھکر روانہ کرتا جاؤں۔ ساتھ ساتھ چھپ کر فوراً احباب کی خدمت میں بھیجے جاویں اگر آمد بدر کی حالت اس امر کی اجازت دیتی یا پروپرائٹر اس بوجھ کو اٹھا سکتا۔ تو ایسے وقت کے واسطے چھاپنے کی کلیں اور پتھر اور ملازم زائد رکھکر روزانہ یا دوسرے دن احباب کی خدمت میں اخبار پہنچایا جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ تا حال اخبار بدر کی حالت ایسی نہیں۔ کہ یہ خواہش پوری ہو سکے۔ بلکہ فنڈ کے موجود نہ ہونے کے سبب جسقدر مجھے انتظام میں مشکل پڑتی ہے اسکو میں ہی جانتا ہوں یا وہ لوگ جو اس امر کی تفصیل سے واقف ہیں۔ اگر دوست کوشش کریں اور خریدار کثرت کے ساتھ پیدا کریں تو ایسی تھوڑی قیمت کے اخبار کی تعداد

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

چشمۂ کوثر با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۹ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۱ | مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ مطابق بدھ ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ ہجری | سلسلۃ القدیم جلد ۲ نمبر ۴۱

ای جہان تنظر خوش باش کآمد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفرِ دہلی

۵

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم حضرت شیخ نظام الدین ولی اللہ کے مزار اور ان کے قریب بعض دیگر مزارون کے کتبون کو نقل کرتے ہیں۔ حضرت شیخ نظام الدین صاحب نے ۷۲۵ھ مین وفات پائی۔ آپ کے مزار کے پاس جو مسجد ہے۔ اس کی ایک دیوار پر آپ کی تاریخ وفات حسب ذیل کندہ ہے۔

نظام دو گیتی شہ ماہ و طین | سراج دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم ز غیب | ندا داد ہاتف شہنشاہ دین

امیر خسرو کے مزار پر نور الدین جہانگیر کے عہد سلطنت مین طاہر محمد عماد الدین نے مفصلہ ذیل اشعار کندہ کرائے

اے خسرو بے نظیرِ عالم | با روضۂ تو مزار نیاز است

تعمیر نمود طاہر آن را | فیض ازلی ہمیشہ باز است
تاریخ بنایش عقل گفتا | با روضہ نگر کہ بہای راز است

اسی چہار دیواری کے اندر جہان آرا بیگم کا مزار ہے۔ جس پر یہ شعر لکھا ہے۔ جو خود بیگم کی تصنیف تھا۔

هو الحی القیوم

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است

حضرت شیخ نظام الدین صاحب کی قبر کے سرہانے ایک قلمی قرآن شریف پڑا ہے۔ جو اورنگ زیب بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا بتلایا جاتا ہے۔ نیز اس روضہ کی دیوار پر عزیز الدین شاہ عالمگیر ثانی کے تصنیف کردہ اشعار ذیل درج ہین۔

جو ہوئے خادم نظام الدین کا دل سے اسے غریب
اس کے تئین ہوتا ہے تاج خسروی جگ مین نصیب
خادمی کی تھی عزیز الدین نے باصدق دل یقین
تاج شاہی ہند کا مجکو دیا ہے عنقریب
مرض دل از گناہ میرے کا وہ صحت بخش ہے
بے غذا و بے دعا و بے دوا و بے طبیب

بس پریشان حال ہے اب خلق پر محبوب حق
فضل کر تقصیر یارون پر ہو تم حق کے حبیب

تازہ اخبار دہلی مرسلہ ایڈیٹر۔ مورخہ ۶۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ نے اپنے اشتہار مین حضرت مرزا صاحب کو چیلنج کیا ہے۔ کہ آپ میرے ساتھ مباحثہ کرلین۔ اس کے جواب مین دو اشتہار شایع کئے گئے ہین۔ ایک شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کی طرف سے اور دوسرا جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے۔ ہر دو اشتہارات ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔ جمعہ کی شام کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کا وعظ اپنے ہی مکان پر ہوگا۔ لیکن اس کے واسطے کوئی اشتہار سردست نہین دیا گیا۔ لوگ خود ہی آکر سن لین گے۔ آج عاجز راقم یہان کے روزانہ اخبار کے ایڈیٹر اور پروپرائیٹر سے ملاقات کرنے گیا۔ راستہ مین مشن کالج کے پرنسپل پادری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی کیفیت پھر درج اخبار ہوگی۔ تاریخ روانگی ہفتہ قرار پائی ہے۔ مگر روانگی کا ابھی حال ہے۔ جو قادیان سے روانگی کا تھا۔ وہ ہنوز کوئی پختہ امر فیصلہ نہین پا سکا۔

ناظرین اخبار بدر کے ملاحظہ کے لئے ہر دو اشتہارات مذکورہ اگلے صفحے پر درج کئے جاتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرزا حیرت صاحب کے چیلنج کا جواب

کرزن گزٹ کے ایڈیٹر حیرت صاحب نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اپنے مقابلہ میں مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حیرت صاحب کو اگر حق طلبی کی خواہش اور اپنی حیرانی سے نجاۃ پانے کی آمادہ ہوتی۔ تو ان کے واسطے برادر عبد العزیز کی کتاب کا پڑھنا اور ایک ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج قبول کرنا ان کے معاملہ میں فیصلہ کر دیتا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپ کو بجز حصول شہرت کچھ مطلوب نہیں۔ اور یہ حیرت وہ بلا ہے جو ابتک آپ کے شامل حال رہتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کو سمجھانے کے واسطے تو ہم خادمان مسیح موعود ہمیشہ یہاں موجود ہی ہیں۔ لیکن اگر ان کا ارادہ حضرت مسیح اور آپ کے خدام کی توہین اور تمسخر آوری سے شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کے مقابل پر ہم سے شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے آپ کو چیلنج دیا ہے۔ وہ منظور کر لیجئے۔ اور دوسرے صاحب ایڈیٹر اخبار بدر مفتی محمد صادق جو علاوہ عربی کے عبرانی زبان کے بھی فاضل ہیں اور زبان انگریزی کے بھی ماہر ہیں آپ کے ساتھ ایک عام جلسہ میں جس کا انتظام آپ کے سپرد ہوگا۔ تحریری مباحثہ کے واسطے تیار ہیں۔ لیکن ایک ضروری شرط یہ بھی ہے۔ کہ دہلی کے مشہور مولوی صاحبان یعنے مولوی محمد بشیر صاحب مولوی عبد الحق صاحب مولوی ابو الخیر صاحب مولوی تلطف حسین صاحب قاضی محمد یعقوب صاحب آپ کے ساختہ پرداختہ کو بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے منظور فرماویں۔ کیونکہ ہم تو پبلک کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ آپ کی ذات سے تو چنداں امید نہیں۔ شاید کوئی اور ہی سمجھ جائے۔ اور ہم ڈرتے ہیں۔ کہ وہ بات آپ کے حق میں نہ ہو۔ جو آپ نے اگلے دن چند معزز اصحاب کی حاضری میں فرمایا تھا۔ کہ میں نے حال کے مباحثہ مابین مولوی عبد المجید صاحب اور اندے عیسائی کا ذکر اخبار میں اس واسطے نہیں کیا کہ اس میں مولوی کو شکست ہوئی۔ اور اسلام کو ذلت ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مولوی عبد المجید کا نام ہم نے اوپر کے مولویوں میں نہیں لکھا۔ اور اگرچہ آپ نے بقول آپ کے سوائے دو تین کتابوں کے حضرت مسیح موعود کی پچاس ساٹھ کتابوں میں سے کوئی نہیں دیکھی۔ اور آپ کے حق میں وہی آیۃ صادق آتی ہے۔ جو کتاب حیرت کی حیرانی کے سر پر لکھی گئی ہے۔ یعنے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ فَوَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِيْنَ ۔ تاہم امید ہو سکتی ہے۔ کہ دوسرے سننے والے اس جلسہ سے فائدہ اٹھائیں۔

اس کا جواب کل شام تک مرحمت ہونا چاہیے ورنہ آپ کی طرف سے سکوت سمجھا جائیگا۔

المشتہران

بابو محمد اسماعیل عاجز قاسم علی و دیگر احمدی جماعت

شہر دہلی - ۷ - نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرزا حیرت کو چیلنج

مرزا حیرت (جو اپنی شہرت اور نمود کے بہت دلدادہ اور شیدا معلوم ہوتے ہیں) نے یکم نومبر ۱۹۰۵ء کے کرزن گزٹ میں اعلیٰ حضرت جناب حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مناظرہ کی دعوۃ کی ہے دہلی والوں کو غالباً معلوم نہ ہوگا۔ کہ یہ دعوت مرزا حیرت نے اس علم کے بعد کی ہے۔ جو اُسے حضرت حجۃ اللہ کی روانگی کا خاکسار مشتہر کی زبانی ہو چکا تھا۔ کہ آپ بہت جلد دہلی سے روانہ ہوں گے۔ اور یہ بھی اُن پر ظاہر ہو چکا تھا۔ کہ مناظرات کا سلسلہ عرصہ سے آپ بند کر چکے ہیں ایسی صورت اور حالت میں مرزا حیرت ایسے نام ور انسان کے لئے ناممکن تھا کہ وہ اپنی شہرت کے عمدہ موقع کو ہاتھ سے جانے دیتے۔ تاہم میں نہیں چاہتا۔ کہ ان کا حوصلہ ان کے دل میں رہ جاوے۔ مرزا حیرت کو اگر تحقیق حق اور اعلائے حق ہی منظور ہے۔ تو امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مختصر سی درخواست کو منظور کر لیں گے۔ لیکن اگر انہوں نے اعراض کیا اور حیل سے ٹلانا چاہا۔ تو دہلی کی پبلک پر جو پہلے سے آپ کے کمالات سے پوری باخبر ہے۔ بخوبی کھل جائیگا۔ کہ آپ کی غرض کیا تھی۔

مرزا حیرت صاحب سے میں مناظرہ کرنے کو بحمد للہ تیار ہوں۔ اور اخبار نویس ہونے کی حیثیت سے مجھے حق ہے کہ ان کی درخواست کا میں ہی جواب دوں۔ لیکن مناظرہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہوں گے۔

اول۔ ہر قسم کے انتظام کا خود انہوں نے ذمہ اٹھایا ہے اس لئے امن عامہ کا انتظام خود مرزا حیرت کو کرنا ہوگا اور باضابطہ سرکار سے اجازت بھی حاصل کرنی چاہیئے

دوم۔ مناظرہ حیات اور وفات مسیح علیہ السلام میں ہوگا۔ بعدہٗ مرزا صاحب کی دعوی مسیحیت پر گفتگو ہوگی۔

سوم۔ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے مرزا حیرت کے سابقہ اعتراضات مندرجہ کرزن گزٹ کو پڑھ کر حیرت کی حیرانی جو اس کا جواب ہے۔ پیش کیا جاوے گا۔ اور پبلک سے فیصلہ لیا جاوے گا۔ کہ آیا حیرت صاحب کے سابقہ اعتراضات کا جواب ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔

چہارم۔ جس کو چاہیں۔ بشمولیت مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی اور مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی حکم کر لیں۔

پنجم۔ اگر منصفوں میں اختلاف ہو۔ تو ایک منصف یعنی مولوی محمد بشیر صاحب اور دوسرے منصف ان الفاظ میں قسم کھا کر فیصلہ دے دیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں۔ کہ قرآن مجید سے مسیح علیہ السلام کا زندہ بجسم عنصری آسمان پر جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا تھا۔ وفات مسیح کے دلائل اور اثبات مسیحیت کے براہین سن کر بھی ہم یہی کہتے ہیں۔ کہ یہی سچ ہے۔ کہ مسیح جسم عنصری سے زندہ آسمان پر گیا ہے۔ اور اگر ہم اس میں جھوٹ بولتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی ہم پر لعنت ہو۔

پس اس قسم کے بعد جو اسی جلسہ میں ان کو کھانی ہوگی۔ آسمانی فیصلہ کا انتظار کیا جاوے گا۔ اور آئندہ اس وقت تک اس کے متعلق کوئی تحریری بحث نہ ہوگی۔

ششم۔ حضرت حجۃ اللہ کے صدق اور کذب کے لئے کسی لمبی بحث کی حاجت نہ ہوگی۔ میں مختصر طور آپ کی سچائی کے دلائل منہاج نبوت پر بیان کروں گا۔ ان دلائل کو سن کر مرزا حیرت صرف کھڑے ہو کر اسی قدر بیان کر دیں۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ ان دلائل اور وجوہ کو سن لینے کے بعد بھی میں یقین کرتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود کے دعوے میں سچے نہیں۔ اور وہ مفتری علی اللہ ہیں۔ اور اگر میں اے خدا تیری قسم کھا کر بھی یہ جھوٹ کہتا ہوں تو پھر مرزا غلام احمد اور مجھ مرزا حیرت میں سے جو تیری نظر میں صادق ہے۔ اس کو عزت دے۔ اور اس کی زندگی میں کاذب کو اس جہان سے اٹھالے۔ اس پر مجمع آمین کہے گا۔ اور فیصلہ آسمانی کا انتظار کیا جاوے گا۔ اس قسم میں مرزا حیرت مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کو بھی اپنے ساتھ ملالیں۔

اب اس سے زیادہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ فیصلہ آسان ہے اور خدائی فیصلہ ہے۔ اگر مرزا حیرت صاحب کو حق طلبی مدنظر ہے۔ تو بلا چون و چرا اسے تسلیم کر لیں گے۔ اور بذریعہ اپنی تحریر خاص مجھے اطلاع دیں۔ اور اسے چھاپ کر شائع کر دیں۔ میں حضرت مرزا صاحب کی روانگی کے بعد یہاں ٹھہر جاؤں گا۔ اور ان سے فیصلہ کر لوں گا۔ لیکن اگر مرزا حیرت نے میری اس دعوت کو منظور نہ کیا۔ تو اے آسمان گواہ رہ اور اے زمین سن رکھ۔ کہ اس شہر دہلی میں حجت پوری کر دی گئی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ما استکبر و ابیٰ)

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان

نزیل دہلی ۲ - نومبر ۱۹۰۵ء

نوٹ - مرزا حیرت کی دانشمندی اور حق پژوہی کی پبلک کو ضرور داد دینی چاہیئے۔ کہ کرزن گزٹ میں دعوۃ مناظرہ کو چھاپ دی۔ لیکن وہ پرچہ ابتک حضرت اقدس یا آپکے کسی خادم کے پاس بھی نہیں بھیجا۔ نوٹ - جمعہ کی شام ...

تازہ اخبار از دہلی یکم نومبر ۱۹۰۵ء - جو مولوی صاحبان حضرت سے دلائل وفات مسیح پر کاغذ لے گئے تھے۔ وہ پھر واپس نہیں آئے۔ اور آتے تو کیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور ان کی وفات ہر طرح سے ثابت ہو چکی ہے۔ دانا لوگ سمجھ گئے ہیں۔ کہ اب مرے مردوں کو اکھیڑنا اچھا نہیں۔ اور سچ یہی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ اور مذہب عیسوی غلط ہے اور جھوٹا ہے اور اب وقت ہے کہ اسلام کا غلبہ ہو۔

کل ہم قطب مینار پر چڑھے۔ اور حضرت قطب بختیار کاکی صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔ قطب مینار دنیا میں سب سے اونچا مینار بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے اوپر بیٹھ کر میں نے دعا کی۔ احباب کے لئے حاضر اور غائب کے لئے۔ نصرۃ دین کے لئے۔ کیونکہ میں نے سوچا۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں بھی قبولیت کے اوقات اور لہریں ہوتی ہیں۔ ممکن ہے۔ کسی فضل کی لہریں لپیٹے جائیں۔ واللہ ہو السمیع العلیم۔ قطب کے مزار پر لوگ۔ جو مجاور کہلاتے ہیں۔ وہ نہایت ہی رذیلانہ طور پر زائرین کے گرد ہو کر سوال کرتے ہیں۔ اور آپس میں بہت بے طرح جھگڑتے ہیں۔ میں نے ان کو نصیحت کی اور کہا۔ کہ جو طریق تم نے اختیار کر رکھا ہے۔ خیال کرو۔ کہ اگر یہی طریق اس شیخ کا ہوتا جس کی قبر پر تم بیٹھے ہو۔ اور جس کے طفیل تم کو روٹی ملتی ہے اگر ایسا ہی وہ ہوتا۔ تو آج ایک شخص بھی یہاں نہ دیکھا جاتا مگر ان لوگوں کو ایسے نصائح کیا کام دے سکتے ہیں۔ ان کی حالت نہایت ہی ایک عبرت کا نمونہ ہے۔ انسان کو نیکی ہی کام آ سکتی ہے۔

کل حضرت صاحب کی طبیعت کچھ علیل تھی۔ اس واسطے کل آپ قطب کے مزار پر نہ جا سکے۔ اور آج تشریف لے گئے۔ حضرۃ بختیار کاکی کے مزار مبارک پر آپ نے دعا کی اور دعا کو لمبا کیا واپس آتے ہوئے حضرت نے حاضرین فرمایا۔ کہ بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں۔ اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے۔ اس واسطے ان کے مزار پر ہم گئے۔ ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ سے دُعا کی۔ اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور دیگر بہت دعائیں کیں۔ لیکن یہ دو چار بزرگوں کے مقامات تھے۔ جو جلد ختم ہو گئے۔ اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہیں۔ یہی خیال تھا۔ کہ واپس آتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے ہوئے الہام ہوا۔

دست تو دعائے تو ترحم ز خدا

یہ الہام آج یکم نومبر ۱۹۰۵ء کو سہ پہر کے وقت قطب صاحب سے واپس آتے ہوئے راستہ میں ہوا۔ اور میں نے **آج ہی بذریعہ تار قادیان بھیج دیا ہے۔ تاکہ جلد** اخبار بدر میں چھپ کر شائع ہو جائے۔ اس الہام کے بذریعہ تار قادیان بھیجنے میں ایک یہ نیت بھی ہے۔ کہ جہاں یہ تاریں دنیاداروں کے کاروبار میں صرف ہوتی ہیں۔ وہاں خدا تعالیٰ کی وحی کے واسطے بھی اس سے کام لیا جاوے تا ڈاک اور چھاپہ خانہ کی طرح تار بھی اس سلسلہ حقہ کے تائیدی نشانات کے گواہوں میں سے ہو۔

یہاں سے روانگی کی تاریخ پہلے جمعہ کی شام مقرر ہوئی تھی۔ مگر چونکہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ایک وعظ بھی ہو جائے۔ اس واسطے قرار پایا ہے۔ کہ ہفتہ کی شام کو یہاں سے روانگی ہو۔ مگر ہنوز کوئی بات پختہ نہیں ہے۔

۳ - نومبر ۱۹۰۵ء۔ بروز جمعہ۔ آج حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ بعد از نماز جمعہ ہوا۔ حضرت مولوی صاحب نے ثابت کیا کہ کس طرح باوجود اختلافات کے جو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ وحدت ہی پائی جاتی ہے۔ اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا تھا۔ کہ انسان کے راہ حق سے محروم رہنے کے کیا کیا اسباب ہیں۔ اور وفات مسیح کے کیا کیا دلائل ہیں۔ افسوس ہے کہ وعظ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ مولوی لوگوں نے شور مچایا۔ اور اہل دہلی نے ایک نعرہ غوغے کا اٹھایا کہ چلو چلو۔ اور بہت بدتہذیبی کے ساتھ ایک دوسرے کو دھکے دینے شروع کئے۔ حضرۃ اٹھے۔ اور نہایت نرمی سے سب کو سمجھایا کہ تم ہماری بات سنو۔ پھر اکثر ٹھہر گئے اور بعض اپنے سوالات کرتے رہے اور حضرت جواب دیتے رہے۔ آج وہ مولوی بھی آیا۔ جو حضرت کے سوالات اور دلائل متعلق وفاۃ مسیح لکھا کر لے گیا تھا۔ بہت سی کتابیں اور چند اور مولوی ساتھ لایا۔ لیکن جب کہا گیا۔ کہ جس طرح تم ہم سے تحریر لے گئے تھے۔ اسی طرح تحریر دو۔ اس بات سے بہت گھبرایا اور کہا کہ میں لکھ کر نہیں دیتا۔ صرف زبانی سنا دونگا۔ اس کو اس طرف سے تحریر کے واسطے کہا گیا۔ مگر نہ مانا۔ اور آخر کتابیں اٹھا کر چلے گئے۔ لیکن ایک بات قابل بیان ان کے متعلق یہ ہے۔ کہ حضرت نے متوفیک کے معنے بخاری شریف سے ممیتک کے ثابت کئے تھے۔ وہ اور کتابیں لغت اور تفسیر کی تو لائے۔ مگر بخاری ہرگز ساتھ نہ لائے اور کہا کہ بخاری ہمارے پاس نہیں ہے

دہلی میں ایک مشہور انگریزی اخبار روزانہ نکلتا ہے۔ جس کا نام مارننگ پوسٹ (Morning Post) ہے اس اخبار کے پروپرائٹر۔ منیجر۔ ایڈیٹر سب انگریز ہیں اور اکیس سال سے یہ اخبار دہلی میں جاری ہے۔ کل ایڈیٹر اور پروپرائیٹر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تھی۔ آج پروپرائیٹر صاحب حضرت کی ملاقات کیواسطے ہمارے مکان پر تشریف لائے اور قریب ایک گھنٹہ تک چند امور کے متعلق گفتگو ہوئی۔ یہ گفتگو پھر چھاپی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ چونکہ صاحب بہادر اُردو نہیں جانتے۔ اس واسطے عاجز راقم درمیان ترجمہ کر کے حضرت کا ارشاد صاحب بہادر کو سنا دیتا تھا۔ اور صاحب بہادر کا سوال حضرت کی خدمت میں عرض کر دیتا تھا۔ آج شام کو فیصلہ ہوا۔ کہ کل شام کو یعنی ہفتہ کے دن ساڑھے آٹھ بجے شام کے یہاں سے روانگی ہو۔ اتوار اور شاید پیر کا دن لودیانہ میں قیام ہوگا۔ غالباً پٹیالہ نہیں جائیں گے۔ اور لودیانہ سے سیدھے قادیان تشریف لے جائیں گے۔

مقصد امام ۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء نہیں۔ کہ مسیح کی وفات کو ثابت کرنے والی ایک جماعت پیدا ہو جائے۔ یہ بات تو ان مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے درمیان آگئی ہے۔ ورنہ اس کی تو کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ اصل مقصد اللہ تعالےٰ کا تو یہ ہے۔ کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہ کے بن جاوے۔ وفات مسیح کا معاملہ تو جملہ معترضہ کی مانند درمیان آگیا ہے۔ مولوی لوگوں نے خواہ نخواہ اپنی ٹانگ درمیان میں اڑالی۔ ان لوگوں کو مناسب نہ تھا۔ کہ اس معاملہ میں دلیری کرتے۔ قول خدا۔ رؤیت نبی۔ اور اجماع صحابہ یہ تین باتیں ان کے واسطے کافی تھیں۔ ہمیں تو افسوس آتا ہے۔ کہ اس کا ذکر ہمیں خواہ نخواہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہمارا اصلی امر ابھی دیگر ہے۔ یہ تو صرف خس و خاشاک کو درمیان میں سے اٹھایا گیا ہے۔ سوچو کہ جو شخص دنیا داری میں غرق ہے۔ اور دین کی پروا نہیں رکھتا۔ اگر تم لوگ بیعت کرنے کے بعد ویسے ہی رہو۔ تو پھر تو تم میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ بعض لوگ ایسے کچے اور کمزور ہوتے ہیں۔ کہ ان کی بیعت کی غرض بھی دنیا ہی ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد ان کی دنیاداری کے معاملات میں ذرا سا فرق آجاوے۔ تو پھر پیچھے قدم رکھتے ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہیں۔ کہ دولت اور دنیاداری ترقی کرے۔ اور زندگی آرام سے گذرے۔ ایسے شخص سے تو خدا بیزار ہے۔ چاہیئے کہ صحابہ کی زندگی کو دیکھو وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے۔ ہر وقت مرنے کے لئے تیار تھے۔ بیعت کے معنے ہیں۔ اپنی جان کو بیچ دینا۔ جب انسان زندگی کو وقف کر چکا۔ تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں لاتا ہے۔

ایسا آدمی توصرف رسمی بیعت کرتا ہے۔ وہ توکل بھی گیا۔ اور آج بھی گیا۔ یہاں توصرف ایسا شخص رہ سکتا ہے۔ جو ایمان کو درست کرنا چاہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔ وہ تو ایسے تھے۔ کہ بعض مر چکے تھے۔ اور بعض مرنے کے لئے طیار بیٹھے تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس کے سوائے بات نہیں بن سکتی۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ کنارہ پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ تاکہ ابتلاء دیکھ کر بھاگ جائیں وہ فائدہ نہیں حاصل کر سکتے۔ دنیا کے لوگوں کی عادت ہے۔ کہ کوئی ذراسی تکلیف ہو۔ تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتے ہیں۔ اور آرام کے وقت خدا کو بھول جاتے ہیں۔ کیا لوگ چاہتے ہیں۔ کہ امتحان میں سے گذرنے کے بغیر ہی خوش ہو جائے۔ خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر سچا مومن وہ ہے۔ جو دنیا کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دے۔ خدا ایسے لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ ابتداء میں مومن کے واسطے دنیا جہنم کا نمونہ ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کے مصائب پیش آتے ہیں اور ڈراونی صورتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ تب وہ صبر کرتے ہیں اور خدا ان کی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود

تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے دو جنت ہوتے ہیں۔ خدا کی رضاء کے ساتھ جو متفق ہو جاتا ہے۔ خدا اس کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کو حیات طیبہ حاصل ہوتی ہے۔ اس کی سب مرادیں پوری کی جاتی ہیں۔ مگر یہ بات ایمان کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص کہ اپنے دل میں ہزار گند ہوتا ہے۔ پھر خدا پر شک لاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ مومنوں کا حصہ مجھے بھی ملے جب تک انسان پہلی زندگی کو ذبح نہ کر دے۔ اور افسوس نہ کرے۔ کہ نفس امارہ کی خواہش مرگئی ہے۔ اور خدا کی عظمت دل میں بیٹھ نہ جائے تب تک مومن نہیں ہوتا۔ اگر مومن کو خاص امتیاز نہ بخشا جائے۔ تو مومنوں کے واسطے جو وعدے ہیں۔ وہ کیوں کر پورے ہوں گے۔ لیکن جب تک دورنگی اور منافقت ہو۔ تب تک انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ان المنفقین فی الدرک الاسفل۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ ایک ایسی جماعت بنائے گا۔ جو ہر بات میں سبقت فوقیت رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح کا فضل کریگا مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر شخص اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ ہاں کمزوری میں اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے۔ جو شخص کمزور ہے۔ اور ہاتھ اٹھاتا ہے۔ کہ کوئی اس کو پکڑے۔ اور اٹھائے۔ اس کو اٹھایا جائے گا۔ مگر مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنی حالت پر فارغ نہ بیٹھے۔ اس سے خدا راضی نہیں ہے۔ ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے راضی کرنے کے جو سامان ہیں۔ وہ سب مہیا کئے جائیں۔

ریاکاری ریاکار انسان بے فائدہ کام کرتا ہے۔ مومن کو تو خداوند تعالٰے خود بخود شہرۃ دیتا ہے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ مسجدوں میں لمبی نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ تاکہ لوگ اسے نیک کہیں۔ لیکن جب وہ بازار سے گذرتا۔ تو لڑکے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے۔ کہ یہ ایک ریاکار آدمی ہے۔ جو دکھلاوے کی نمازیں پڑھتا ہے۔ ایک دن اس شخص کو خیال ہوا۔ کہ میں لوگوں کا کیوں خیال رکھتا ہوں۔ اور بے فائدہ محنت اٹھاتا ہوں۔ مجھے چاہیئے کہ اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤں۔ اور خالص خدا کی خاطر عبادت کروں۔ یہ بات سوچ کر اس نے سچی توبہ کی۔ اور اپنے اعمال کو خدا کے واسطے خالص کر دیا۔ اور دنیوی رنگ کی نمازیں چھوڑ دیں۔ اور علیحدگی میں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگا۔ اور اپنی عبادت کو پوشیدہ رکھنے لگا۔ تب وہ جس کوچہ سے گذرتا۔ لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے۔ کہ یہ ایک نیک بخت آدمی ہے۔

خدا کی دوستی سچا مومن وہ ہے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرے۔ خدا تعالیٰ خود ہی سارے بندوبست کر دیگا۔ لوگوں کی تکلیف دہی کی پرواہ نہیں رکھنی چاہیئے دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔ تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ کون دوست ہے۔ جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے۔ تو وہ بے اعلقی ظاہر کرے۔ ایک چور کے ساتھ ہمارا سچا تعلق ہو۔ تو وہ ہمارے گھر میں نقب زنی نہیں کرتا۔ تو کیا خدا کی دوستی چور کے برابر بھی نہیں۔ خدا کی دوستی تو وہ ہے۔ کہ دنیا داروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ دنیا داروں کی دوستی میں تو غدر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیا دار دوستی توڑنے کو طیار ہو جاتا ہے۔ مگر خدا کے تعلقات سچے ہیں۔ جو شخص خدا کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔ خدا اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔ بخاری میں ہے۔ کہ نوافل کے ذریعہ انسان خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے۔ وہ سب نوافل میں داخل ہے جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے۔ وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے طیار ہو جائے۔ خدا کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی عجیب بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی تہذیب کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پرواہ کرتے ہیں۔ وہ مخلوق کو معبود بناتے ہیں۔ خدا کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوتی ہے۔ وہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتے۔ آگے خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھی بھاگی ان کی طرف چلی آتی ہے۔

جماعت کو نصیحت ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے۔ بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا کو خوش نہیں کر سکتے اگر اندرونی تبدیلی نہیں۔ تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر فریب۔ کسل اور سستی پائی جائے۔ تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے۔ اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو۔ مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو گئے۔ ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے۔ اب کرلو جب موت کا وقت آتا ہے۔ تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے۔ امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو نمازوں میں دعائیں مانگو۔ صدقہ خیرات سے۔ اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے۔ والذین جاھدوا فینا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا۔ دوائی کھاتا۔ مسہل لیتا۔ خون نکلواتا۔ ٹکور کرواتا۔ اور شفاء حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں۔ بلکہ مجاہدہ کے جسقدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں۔ وہ سب بجالاؤ۔ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو۔ سفر کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی کرو۔ بعض آدمی پیسے کر کنجوں کو دیتے پھرتے تھے۔ کہ شاید اسی طرح کشوف باطن ہو جائے۔ جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالے حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے جب انسان تمام حیلوں کو بجالاتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی نشانہ بھی لگ جاتا ہے۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا+

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیانے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا

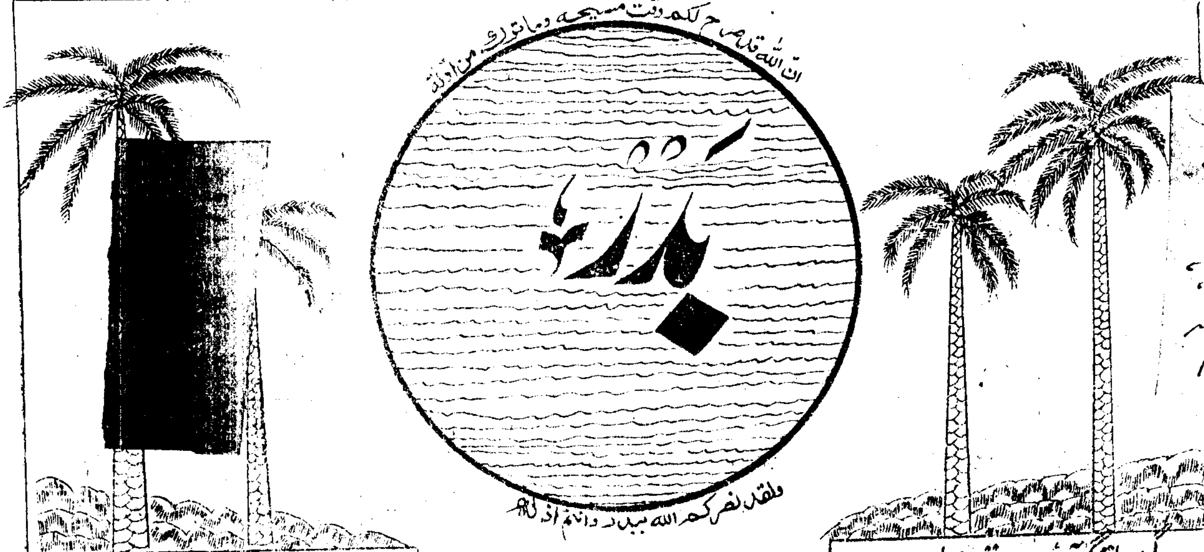

چھپ گیم بائو گر آئی چہاردر قادیان مینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۹۸ | دوا مینی شفا مینی عمر بس دار الامان مینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۸ | ۱۱ شوال ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء عیسوی | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵

ای جہان منتظر خوش باش کآمد و لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللّٰہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

سب سے والیان ریاست	۵۰
معاونین برضامندی خود	عہ
	صہ
	ےہ

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	عہ	ےہ
ششماہی	عہ	عہ
سہ ماہی	۱۱ر	۱۲ر
ایک ماہ		۴ر
فی پرچہ		۱ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا پیشگی قیمت درخواست کنندہ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہوجانی چاہیئے باقی صورتون مین قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولی کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود — آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بی او محال
اقتدای قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہای معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیاید بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللّٰہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللّٰہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللّٰہ کی ہمدردی مین محض للّٰہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱۔ قل میعاد ربک
ترجمہ ۔ تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔
۲۔ بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔
۳۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔
۴۔ قرب اجلک المقدر ۔ ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا
ترجمہ ۔ قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔

چند روز کا رویا ہے۔ کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے۔ لیکن بہت مصفی اور مقطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام تھا "آب زندگانی"۔ یہ خواب بدر میں پہلے شائع ہو چکا ہے۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا دیکھا۔ کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا۔ یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین

ترجمہ ۔ اگر تم مسلمان ہو۔ اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین

ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف ہے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے۔ لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے۔ اس واسطے جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم پر توجہ کریں فرمایا مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے۔ کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے۔ اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے۔ اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں سوچ کر انہیں یہ صلاح قرار پائی۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے۔ اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔ سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے۔ تو اس مرغی کی آواز کو سنیں مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔

۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا
قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا
۷۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ یہی الہامات پھر ہوئے اور ساتھ یہ الفاظ زائد تھے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی ایک نظم

لامع ہوا ہے مہر درخشان احمدی
ملتی ہے مفت نعمت الوان احمدی
ہندوستان کا بخت سیاہ کیوں ہو سفید
ساطع ہوا ہے مہر درخشان احمدی
ہاں قوت روح وقالب کی ہے جسکو آرزو
اک دم ہو میہمان سر خوان احمدی
اے دوستو بہت ہوا باطیل سن چکے
میری سنو کہ پڑھتا ہوں قرآن احمدی
تثلیث کیا ہے مکڑی کی جالی ہے سست تر
توحید مستقیم ہے ایمان احمدی
اے خار زار دہر کے پژمردہ خاطرو
دوڑو کہ وا ہے باب گلستان احمدی
اے جاہلان معرفت علم حق ادھر
آؤ کہ اب کھلا ہے دبستان احمدی
ابلاغ حکم خالق افلاک کے واسطے
آیا ہے کمترین غلامان احمدی
منشور لطف حضرت سبحان ہاتھ میں
پھرتے ہیں سب جہاں میں رسولان احمدی
موسیٰ مسیح یسعیا یحییٰ اور یرمیا
سارے نبی ہیں مژدہ رسانان احمدی
مدت ہوئی ہے سوئے ہوئے تمکو اب سنو
شیریں اذان مرغ سحر خوان احمدی
پورا ہوا کلام یسعیا کا دیکھ لو
ٹیلوں پہ ہے خروش بلالان احمدی
روح کا لباس بیش بہا ہر قماش کا
بکتا ہے آؤ سستی ہے دکان احمدی
پاسنگ مگر اس میں نہیں دیکھو غور سے
کیا مستقیم عدل ہے میزان احمدی
خواہش ہے ان کی جوتیاں سیدھی کریں امیر
کیا ہی بڑی ہے شان فقیران احمدی
مردود سب جہاں میں ہیں ذلیلان مصطفےٰ
مقبول ہیں جہاں میں عزیزان احمدی
اے خادمان مشن مبارک ہو بس تمہیں
یہ روپیہ۔ کہ ہم ہیں گدایان احمدی
کیا پوچھتے ہو میرے حسب کی نسب کو تم
صافی ہوں اور ہوں میں ثناخوان احمدی

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ آج کل آپ کی توجہ جماعت کے تزکیہ اور تطہیر کی طرف بہت ہے۔ بسا اوقات فرماتے ہیں۔ کہ زندگی کا اعتبار نہیں اور ہنوز ایسے کم آدمی نظر آتے ہیں جو دنیوی کدورتوں سے قطع تعلق کر کے اپنی زندگی صرف دین کے لئے وقف کریں مدرسہ کی طرف بھی آپ کی آج کل بہت توجہ ہے۔ کہ مدرسہ کو ایسے ڈھنگ پر لانا چاہیئے۔ جس سے دنیا دار دوسروں کی طرح دنیا کے خواہاں نہ بنیں۔ بلکہ دینی علوم کو سمجھنے والے متقی اور صالح لوگ پیدا ہوں۔ جو دوسروں کے واسطے ہدایت کا موجب بن جائیں۔

مکان لنگر خانہ و مہمان خانہ ہنوز زیر تعمیر ہے۔

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور آپ کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول بڑی مسجد میں ہوتا ہے۔

گذشتہ ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر لاہور۔ سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی اور دیگر بعض احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ سید صاحب موصوف حسب معمول اپنی روزانہ ڈائری مشتمل بر زیارت حضرت رسول کریم و اصحابہ کبار و دیگر بزرگان دین حضرت کی خدمت میں روزانہ لکھکر بھیجدیا کرتے ہیں۔

روزانہ الحکم

اخبار الحکم روزانہ کا نمونہ کا پرچہ چھپ کر شائع ہو گیا ہے اور تقسیم ہو گیا ہے۔ اخبار چھوٹی تقطیع پر ۸ صفحہ کا ہے۔ تفسیر القرآن تازہ الہامات۔ ڈائری۔ حضرت حکیم الامت کے ارشادات مولوی صاحب مرحوم کے ملفوظات وغیرہ ولی چھپ اور مفید باتوں سے اخبار کے کالموں کو سجایا گیا ہے۔ آج ہماری جماعت میں ایک روزانہ اخبار کا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ اخبار فی الواقعہ ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ بظاہر نظر اس کی قیمت بہت رکھی گئی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ جس چیز کی خریداری کم ہو۔ اس کے اخراجات کا نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر خریدار کثرت سے پیدا ہو جائیں۔ تو صاحب اخبار وعدہ کرتے ہیں کہ قیمت کم کر دیں گے۔ اور جو نقول موتی روزانہ احباب کو اس کے ذریعہ سے ملیں گے۔ انکی قدر اگر بذریعہ عمل کیجائے گی۔ تو وہ کسی قیمت پر بھی مہنگے نہیں ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی خریداری کی طرف پوری توجہ کر کے اس کو چلتا بنانے کی سعی کریں

بدر کا صفحہ اول

بدر کے صفحہ اول پر جو نظم اور شرائط بیعت ہوتے ہیں ان کو ... مفید ثابت ہونے پر بہت خطوط ہمارے پاس آیا کرتے ہیں گذشتہ دنوں میں بسبب کمی گنجائش کے ایک اخبار دن میں وہ نظم نہ تھی۔ اس پر ایک خریدار کا خط آیا جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

عنایت فرمائے مومنان اڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد عنایۃ السلام علیکم و علی من لدیکم۔ اس قصبہ قائم گنج میں کوئی شخص احمدی نہیں ہے میں اخبار بدر اور الحکم و میگزین منگاتا ہوں۔ اور لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس معزز نام احمدی سے میں موسوم کیا جاتا ہوں۔ بعض حاسد جاہل اور بیجا جھگڑا کرتے ہیں۔ ابھی ایک مجمع میں جو عوام کو علماء نے اغوا کر رکھا تھا۔ اور حضرت کے اسم مبارک سے لوگوں کی طبیعت میں ایک نفرت نقش کالحجر کر دی ہے اس سبب سے میرے گرد خواندہ اور ناخواندہ جمع ہو گئے تب میں نے سب کو مخاطب کر کے اخبار بدر کی وہ عبارت سنائی (ما مسلمانیم از فضل خدا) کہتے ہی مجلس کا رنگ بدل گیا میں نے کہا کہ تم کو شیطان بصورت انسان اگر اغوا کرتے ہیں۔ تمام حاضرین میرے مددگار بن گئے۔ تب میں نے وہ شرائط سنائے سب نے پسند کیا۔ اور بعض لوگوں پر سختی سے متوجہ ہوئے

اب کئی آدمی سمجھانے کو میرے پاس اخبار سننے کو آتے ہیں اور چند اشخاص خواندہ مجھسے پڑھنے کو منگواتے ہیں۔ اب افسوس ہے۔ کہ وہ شمشیر براں جناب نے داخل اخبار نہ فرما کر خدا بدلد مضمون کو مطمئن فرما دیا۔ گو دلائل دیگر تحریرات میں بہت ہیں۔ الا وہ فوراً کارآمد دستی اسلحہ نہیں ہیں۔ اب کتابیں سننا عوام الناس کو غیر ممکن ہے نہ اس قدر ان لوگوں کو فرصت ہوتی ہے۔ نہ فہم ... جو نفع و ضرر سے دور افتادہ بے یار و مددگار کو ہے۔ اب بقول حافظ صاحب رحمہ

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

کا مصداق ہیں اور مطبع کو اس عبارت کے لکھنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ نہ اس کے چھوڑنے سے کوئی نفع ہے لیکن ہم لوگوں کو اس عبارت بیعت اور اظہار مذہب بذریعہ ان ابیات کے اس درجہ مدد دیتا ہے۔ جو بیان نہیں ہو سکتا۔ فوراً سرو دست غیر ممکن ہے اور عوام کے دل کو تسخیر کرنے کے واسطے ایک جادو ہے۔ براہ امداد طریق احمدیہ اور بوجہ مجبوران پر رحم فرما کر وہی عبارت اور شرائط بیعت اور وہی نظم ما مسلمانیم از فضل خدا صفحہ اول پر ثبت فرما کر مشکور خیر خواہ طریق احمدیہ کو فرماویں۔ امیدوار عنایت مزید نہ ہوگا

خاکسار ... شیر خان از مقام منوہاتہ قائم گنج ضلع فرخ آباد

براہین احمدیہ

اکثر احباب کے خطوط براہین احمدیہ کے متعلق آرہے ہیں انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو براہین احمدیہ خاکسار نے چھپوائی ہے اسمیں منجملہ اور فضائل کے یہ بات ضروری قرار پائی تھی۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالات بھی درج کئے جاویں اور اس کام کا بیڑا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے اپنے سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ قضائے الہی نے انہیں اس کام کے پورا کرنے کی مہلت نہ دی اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا وہ بھی ہاتھ نہ آسکا۔ اس لئے براہین احمدیہ کے شائع ہونے میں غیر معمولی توقف واقعہ ہو گیا۔ اب حضرت اقدس کے سوانح کا کوئی حالات کا حصہ میر حامد شاہ صاحب نے لکھنے کا وعدہ کیا ہے اور باقی خاکسار مرتب کر رہا ہے۔ ان کے مکمل ہو جانے پر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب شائقین کی خدمت میں شائع ہو کر پہنچ جاوے گی۔ والسلام

خاکسار معراج الدین عمر۔ نولکھا معراج منزل لاہور

دارالامان میں عید الفطر

(۱) ۳۰ ۔ نومبر ۱۹۱۰ء کو دارالامان میں عید ہوئی۔ کپورتھلہ۔ لونڈی۔ ضلع سیالکوٹ۔ ضلع ہوشیارپور۔ ضلع جالندھر۔ ضلع ملتان سے بعض احباب نماز عید میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے

(۲) حسب المعمول سابق حضرت حکیم الامت نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد ایک لطیف پر مضمون اور ضروریات وقت کے حسب حال خطبہ پڑھا۔ جو کسی دوسرے وقت الحکم میں انشاء اللہ شائع ہو سکے گا۔

اس خطبہ میں اول آپ نے خطیب یا لیکچرار کے اقسام بیان کئے پھر اسی ضمن میں ان کے مقاصد اور اغراض کی تقسیم کی۔ ازاں بعد یہ ظاہر کیا۔ کہ الحمد شریف قرآن شریف کا متن ہے اور سارا قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی اور صحابہ کرام کے مساعی جمیلہ اس کی تفسیر

اس دعوے کو آپ نے نہایت قابلیت اور لطافت کے ساتھ قرآن شریف کے پہلے چار رکوعوں میں دکھایا۔ یعنی سورۃ فاتحہ کو بطریق مختلفہ دکھایا۔ کہ کس طرح ان رکوعات میں اس کی تفسیر موجود ہے پانچویں رکوع پر ہٹا۔ اس لئے پہلے نسیہ کے علمہ پر ظاہر کیا۔ کہ انسان کس طرح بعض اوقات منعم علیہ ہو کر مغضوب ہو جاتا ہے یہودی قوم کو نمونۃً پیش کیا۔ پھر نصاریٰ کے حالات ظاہر کئے بالآخر مسلمانوں کو بتایا۔ کہ تم خیر الامم کہلا کے سب سے بڑھ کر تم پر انعام ہوئے۔ لیکن یاد رکھو تمہیں غیر المغضوب کی دعا سکھائی گئی تھی۔ مگر تم نے اس کی پرواہ نہ کی۔ مسلمانوں کی حالت موجودہ کا نقشہ ... امراء ... سے دکھائی۔ اور بتایا۔ کہ علماء قوم کا دماغ۔ صلحاء قوم کا دل اور امراء اعضاء تھے۔ مگر اب سب میں فساد ہے۔ اس فساد سے ضرورۃ امام پر بحث کی۔ اور پھر امام کے خواص اور صفات کا ذکر کیا۔ اس کی صحبت اور ... ہمت ... بلند ہونے کی ... ہیں۔ قوم کو وحدت کی طرف متوجہ کیا۔ بالآخر قومی ضرورتوں سے آگاہ کیا۔ یہ نہایت مختصر خلاصہ ہے اپنے الفاظ میں اس کا جو حضرت حکیم الامت نے پڑھا۔ اس خطبہ کے ضمن میں آپ نے قوم کو قوم بنانے کے اصولوں کی ہی تعلیم کی۔ اور حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے مقاصد اور اغراض کی طرف بڑے زور کے ساتھ متوجہ کیا۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

دو گھنٹہ تک

خطبہ پڑھا

(از الحکم)

عصر جدید کا پُرانا کینہ

کیا کہوں تجکو جو بیدرد و ستمگر نہ کہوں
جس کو دنیا کہے اس بات کو کیونکر نہ کہوں
منکل کہنے سے تو آپ بُرا مان گئے
یہ جو کچہ سینہ پہ ہے اسکو بہی پتھر نہ کہوں

آج اکتوبر ۱۹۰۵ء کا عصر جدید میرے سامنے ہے جسمین نئے مسیحیون کا ٹیٹس عنوان قائم کرکے ہمارے دوست خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے مالیاں بی ایل بی نے پھر کچہ گہرباری کی ہے۔ یہ تو خواجہ صاحب کے کسی دوبارہ بہاٹ نے کان مین پہونچا دیا ہوگا۔ کہ ضعیف مرزائیون نے آپکے پچہلے مضمون پر کچہ تحقیقات کرنا شروع کی ہیگی۔ ورنہ حقیقتاً اگر ایسا ہوتا۔ تو خواجہ صاحب تو گہی کے چراغ جلاتے کیونکہ جب غلط الزامات مین آپ کا قلم نہین رکتا تو اصلی واقعات مین کیا خوف وامنگیر تہا۔ ضرور کوئی نہ کوئی تو نمونہ پبلک کے سامنے اس صادق القولی اور راستبازی کا پیش کرتے۔ مضبوط طبیعتون پر رعب اس قدر غالب ہے کہ وہ ہمیشہ سے خلاف واقعات تحریر کرنے پر جرات نہین کرتے اور بغیر تحقیقات قلم اٹہانا گناہ سمجھتے ہین۔ رہا اول فول بکنا۔ اور دیوانہ وار ہانک لگانا اس کا نام ہے کہ انسان بے سوچے سمجھے چارون طرف ہاتھ پاؤن مارے اور چونکہی لڑائی لڑے جیسا نظارہ آپکا قلم عصر جدید مین دکھا رہا ہے اور جسکا اعتراف آپ اس طرح فخریہ کرتے ہین۔

اس سے پہلے مدرسۃ العلوم۔ انجمن حمایت الاسلام۔ علمائے شیعہ سنی۔ ندوۃ العلماء۔ اور صوفیا پر ہاتہ اور نکتہ چینی لائے کی جاچکی ہے۔ سب نے اچہی نصیحتون کو سنا اور خلاف طبع باتون پر صبر کیا اب جناب ہی کو بتکرار دیگر یہ عاجز پوچھتا ہے کہ اس وسیع ہندوستان مین کون ہے جس پر آپ منہ نہین آئے اور کون ہے جس نے خلاف طبع امور آپکے زبان قلم سے نہین سنے۔ کیا یہ سب کے سب بد اندیش اور عقل سے خالی ہین اور کیا آپکی رائے کو طرح جانشین زن کہنا بیجا ہے کیا یہ چونکہی لڑائی نہین ہے۔ اگر اسے "دیوانہ وار اول فول" سے تعبیر کیا جاوے۔ تو جناب کی پالیسی کی صحیح تصویر نہ ہوگی؟ مین اس مضمون کے ذریعہ سے اصل واقعات اور آپ کو پبلک کے سامنے پیش کرتا ہون۔ لہذا ان بیہودہ فقرون کے جو بابت ... سے دست کش ہوتا ہون۔ جو آپ کے تہذیب اور قبلہ کعبہ کی تعلیم کا بہترین نمونہ آپکی تعلیم علی گڈہ کا خون ناحق اور آپ کی پیشہ وکالت کی عزت افزائی کا ڈہلوانہ ہے۔ آپنے مجہ پر یہ الزام لگائے ہین۔ کہ مین نے اپنے عریضہ مین ناحق آپ کو چہیڑا۔ کمزور دماغ ... والا۔ گورنمنٹ کا باغی ... کہا ہے۔ مین صفائی پیش کرتے ... سمجہتا ہون کہ ... کی کاربستانی اور تہذیب کو ... آپ ان سے بہی زیادہ سخت

الفاظ کہ ...

(۱) سب سے پہلے آپنے خواجہ کمال الدین صاحب کو بغیر ملاقات اور کافی تعارف کے ایک خط کے ذریعہ سے مرزا صاحب کی بابتہ یہ خوشخبری سنائی کہ مین نے دربار الیرکوٹلہ مین بسبیل تذکرہ یہ کہا کہ مرزا جیسا جیسا ابو اللہ اور ابن اللہ اور بروز محمد مین تو پر حسنین وعلی (علیہم الصلوۃ والسلام) پر ترجیح کا شکوہ عبث ہے۔ مرزا صاحب زندہ عیسے مر گئے حسب مثل انگریزی زندہ حمار مردہ شیر سے بہتر ہے۔ آپ کی رائے مین مین نے درست کہا؟

(۲) پہر اس خط کو آپنے اہلحدیث رسالہ مین شائع کرایا

(۳) آپنے میری اہلیہ کے انتقال پر ایک کارڈ کے ذریعہ سے ہمدردی کے چند لفظ لکھکر مجہسے سوال کیا کہ فاضل سیالکوٹی کا گندہ مضمون آپنے دیکہا؟

(۴) آپنے اپنے مضمون لاجواب مین جس کا سرشکن جواب یہ عاجز دیکہ چکا ہے حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ پر ذیل کے خطابات کی بوچہاڑ کی ہے۔

ابن اللہ۔ ابو اللہ۔ بابیون کی کتب کا سارق۔ جال مین پہانسنے والا۔ دنیاداری کا کارخانہ پہیلا کر دہوکا دینے والا۔ انبیاء کی توہین کرنے والا۔ حضرت عیسےٰؑ کی شان مین گستاخ سید انبیاء کو خاطی۔ غلط فہم۔ کج فہم کہنے والا۔ خدا کی مخالفت کرنے والا۔ قرآن کو انسانی من گہڑت بتانے والا عظمت انبیاء اور دین مین سرنگ لگانے والا۔ انبیاء اور اولیا کی شان مین بدزبان۔ اعمال ناشائستہ کرنے والا ضعیف الاعتقادون کو دہوکا دینے والا۔ لا مذہب اور ملحد گروہون کا سرپرست۔ ظالم۔ قوم مین تفرقہ انداز۔ مسرف۔ غلط نمونہ نبی کا۔ ذاتی تعلی اور جلب منفعت کا جال پہیلانیوالا۔ اشتہاری نبی۔ ایمان وزر کو لوٹنے والا۔ بدنیت بہی خواہ قوم۔ سب سے بڑا دشمن اسلام۔ دوسرون کی محنت پر سب سے زیادہ گذر کرنے والا۔ دہوکہ دہی سے جائداد بڑہانے والا۔ نبوت کے دہوکے سے مکان وجائداد کی توسیع کرنے والا۔ مسیحیت کی آڑ مین تحصیل زر کرنے والا۔ گداگر۔ مفتری۔ کاذب۔ جہوٹہا زندہ حمار۔

(۵) مرزا صاحب کے عاجز گروہ کو حضور نے ان مبارک ناموں سے یاد فرمایا ہے۔

تنخواہ یاب تعصب خوانون کا گروہ۔ مشاہرہ یاب حواری تنخواہ یاب لٹیرے۔ منہ پہٹ بے تمیز حواری۔ بے ادب شاگرد۔ لا مذہب ملحد۔ ابلہ ضعیف الاعتقاد۔ انبیاء کی ہتک کے موجب۔ دین کے نام سے اچہی اچہی تنخواہین وصول کرنیوالے ایک شخص کی تعریف مین خدا اور رسول کو گرد کرنے والے۔ بدنما تاویلات کرنے والے۔ بدنام کن۔ مقدمہ باز۔ مشتعلہ ناسوری ڈہونڈنے والے (مذہب کی آڑ مین) حیلہ رزق کے متلاشی زرکش۔ مذہب کی ہنسی اڑانے والے۔ جال پہیلانے والے خوف خدا تعین قیامت سے معرا۔

(۶) جناب نے ہمارے معتقدات مذہبی کی بابت کس قدر پیارے الفاظ استعمال فرمائے ہین۔ وہ بہی سن لیجئے۔ احیاء موتیٰ مسیح کو شعبدہ بنانا۔ قرآن کے خلاف ابراہیم علیہ السلام کے پرندون کا زندہ ہونا نہ سمجہنا۔ انبیائے سابقین کے معجزون سے انکار۔ شرمناک تاویلات کرنا۔ خطرناک وتیرہ۔ مسلمانون کو جال مین پہانسنا۔ ابلہ فریبی۔ مذہب کی آڑ مین لوٹنا۔ نبیون کی تذلیل اور ہتک کرنا قرآن شریف کی مخالفت۔ سردار انبیاء کو خاطی کج فہم غلط فہم کہنا اپنی تاویلون سے تصدیق آلہی کو غلط قرار دینا۔ قرآن کو انسانی گہڑت سمجہنا۔ دین اور عقل کے خلاف چلنا۔ مکارون کا جال تحصیل زر۔ ذاتی اور شخصی تحریک۔ زرکشی۔ ذاتی تعلی جلب منفعت زخم الاتش سے بہرا ہوا۔ جہوٹہون کی پیروی۔

خواجہ صاحب کیا حضور کی علم لغت مین اس سے زیادہ مہذب الفاظ ابہی باقی ہین۔ اگر ایسا ہو تو انکو بہی پیش کر دیجئے تا ہم کو معلوم ہو جائے۔ کہ آپ کے اندر.. کون کون سا نمونہ مخفی ہے مین سچ کہتا ہون۔ اور ہر انصاف پسند آپکے اس نمونہ تہذیب کو دیکہکر یہی کہے گا۔ کہ آپ کی تحریر اس درجہ گندی تہی۔ کہ کسی طرح کسی انسان کے التفات کے قابل نہ تہی۔ لیکن چونکہ آپکے نام کے ساتہ ابہی ان پر فساد مواد کا مجمع خیال مین ہی نہ تہا۔ اور بہت سے دہوکہ کہا جاتے۔ اس لئے اس عاجز کو حضور کے چہرہ منور پر سے تہذیب کی نقاب اٹہانی پڑی تا آپ کے مادہ اور خط وخال دنیا کو نظر آجائین۔ مین نے تو آپ پر احسان کیا کہ یہین تک پردہ اٹہایا۔ ورنہ آپکے حملہ نے مجہے حق دیدیا تہا۔ کہ مین پوری حفاظت خود اختیاری کرتا۔ اے مہذب خواجہ صاحب۔ ای نابلون کے صحیح جانشین بننے والے کس طرف ہے۔ وہ آپ کا سینہ پر کینہ مین ہی دیکہون کہ کوئی رتی بہی ایمان کی باقی ہے۔ تا انصاف کی توقع کی جائے۔ افسوس آپ خواہ مخواہ چار لاکہہ انسانون کی دل آزاری پر عرصہ سے کمربستہ ہین۔ اور تلوار چلا رہے ہین۔ پہر اگر جواب دیا جاتا ہے۔ تو آپ کو ہماری تہذیب کا شکوہ اپنی ... کا اظہار نہین معلوم ہوتا۔ ؎

ہرکہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

کس قدر انصاف بہری جناب کی تہذیب ہے کہ آپ ہماری تیغ شکایت رقم فرما رہے ہین اور شیطان وطاغوت کے خطابات عطا ہو رہے ہین۔ مضامین کی طوالت سے آپ کو ضرور صدمہ ہونا چاہیئے تہا۔ کیونکہ جس قدر آپ کی مع سرائی زیادہ ہوگی۔ آپ کی روح مین وجدانی کیفیت پیدا ہوگی۔ ابہی تو آپنے کچہ دیکہا ہی نہین ہم سے الجہکر تو اور زیادہ نہ دیکہنا بدنصیب ہوگا۔ قرآن شریف مین جس قدر آیات ہین اور جو نیکون کے لئے مخصوص ہین وہ سب آپ ہی کے لئے ہین۔ کیونکہ آپسے بہتر کون ان کا عامل اور صحیح مصداق ہو سکتا ہے۔ "حزب اللہ اور ہم الغالبون" بہی تو آپ ہی کی شان مین فرمایا ہے۔ اس عزت سے کیون جی چہپایا جاتا ہے۔ یہ روا ہے۔ مردانہ ہی اوڑہ لیجئے۔ پہر اگر کوئی

ہجڑ لکے تو ہمارا ذمہ۔ آسمانی نشانات جن کا مضمون مندرجہ بدر میں ذکر ہے تا وہ تو آپ بخوبی دیکھ چکے۔ کیونکہ جس روز سے آپنے دل میں حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہٗ کے خلاف قلم میں کو ہاتھ میں لینے کا ارادہ کیا تھا۔ آسمان نے آپ کی ذلت کا فتویٰ خود ہی آپ کے ہی طرز تحریر سے اور نمونہ تہذیب سے پبلک کے سامنے پیش کیا۔ اور مالیرکوٹلہ کی ججی سے ۲۵ ستمبر کو علیحدگی نصیب ہوئی۔ میرا مضمون اگست کا لکھا ہوا تھا۔ مگر چونکہ مجھے قادیان ہی جانا تھا اور اس قدر تاخیر کا گمان بھی نہ تھا جس قدر مجھے کرنا پڑے۔ اس لئے اکتوبر میں جناب کو یہ تحفہ پہنچا۔ سید عبد اللہ شاہ صاحب بیرسٹر اور ولیداد خان صاحب پلیڈر اور نیز چند اور گواہ ہیں کہ میں اگست ہی میں یہ مضمون ختم کر چکا تھا جس کے بعد برخاستگی عمل میں آئی۔ اس نشان کو اگر آپ تسلیم نہیں کرتے۔ جانے دیجئے۔ آگے کی خیریت سنئیے۔ ابھی تو طوق مصیبت آپکے گلے ہی میں ہے۔ خدا اس سے ہی نجات بخشے۔ خدا تعالےٰ آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور تازہ داغوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔ توبہ کا تو در کیا نہیں بند

خواجہ صاحب کے ایک دوست حاشیہ نشین سید محمد تقی مالیرکوٹلوی نے ہم کو اس مضمون مندرجہ بدر کے بعد ایک خط لکھا تھا جس میں سید صاحب کو نامناسب جوش نے کسیقدر دبایا تھا۔ لیکن خط میں خواجہ صاحب نے بھی ہم کو جج کے طور پر مخاطب سمایا تھا۔ ان دو نوگرامی ناموں کے جواب میں نے ۱۱- اکتوبر کو تحریر کر دئے تھے۔ کیونکہ ۱۰- اکتوبر کو رخصت سے یہ عاجز واپس ہوا تھا۔ میں ان جوابات کو بھی شائع کرتا ہوں۔ تا پبلک دیکھ لے۔ کہ میں کس خیال کا پابند ہوں۔ اور مجھے کس ضرورت اور مجبوری نے خواجہ صاحب کے خلاف قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے شیعہ دوستوں کی خدمت میں معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ وھو ہذا۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کرمفرمائے بندہ سید محمد تقی صاحب۔ آپ کا عنایت نامہ مجھے آج ملا۔ میں نہ مناظر ہوں۔ نہ مباحث۔ نہ میرا طریقہ ہے کہ [illegible] کے ذریعہ سے مذہبی چھیڑ چھاڑ کروں۔ نہ میں جج کے خطوط میں نہ گفتگو میں ایسے معاملات پیدا کرنے [illegible] کرتا ہوں۔ اس لئے جو کچھ آپنے بہ نظر تحقیق تحریر فرمایا ہے اسے نظر انداز کرتا ہوں۔ میری بابت جس حسن ظن سے کام لیا ہے۔ اس کا مستحق [illegible] بدرجہ اولےٰ آپ کو پاتا ہوں۔ یہ امر آپنے کیوں نظر انداز کیا۔ کہ میرا مضمون مندرجہ بدر خواجہ صاحب سلمہ کے [illegible] حملے کے جواب میں تھا۔ کیا درحقیقت آپ اسے انصاف کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔ کہ جب کسی شخص کے بزرگوں کو علانیہ [illegible] کیا جاوے۔ اور اس کی توجہ خاص کے لئے

خصوصیت سے اخبار یا رسالہ اس کے پاس بلا طلب بھیجا جائے تو بجز دل شکنی کے اور کیا ہے؟ میرے مضمون سے اگر حقیقتاً کسی کا دل دکھا ہے تو اس کے ذمہ دار خواجہ صاحب ہیں نہ میں۔ میں نے کوئی مضمون خلاف واقعہ نہیں لکھا ہے۔ اور نہ میرا روئے سخن کسی اور کی طرف تھا بجز اپنے حملہ آور کے۔ مجھے تعجب ہے کہ آپ لوگ دوسروں کو کیوں ملزم بناتے ہیں جبکہ خود آپکے ارباب قلم پیشدستی کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب جج کے مضامین کو پڑھکر ذرا انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ کس درجہ کذب اور بہتان اور دل آزار الفاظ سے کام لیا ہے۔ اگر دوسروں پر حملہ کرنا روا ہے تو جواب کا تحمل اور بھی زیادہ روا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو کوئی حق نہ تھا۔ کہ مجھے کسی جج کی تحریر میں بغیر کسی سابق تعارف کے اس طرح مخاطب فرماتے۔ گنبذ کی صدا کا شکوہ کرنا نادانی ہے اگر میں بھی ایسا ہی کرتا تو مجھے حق تھا۔ لیکن مناسب یہی تھا کہ آپ کو بھی مثل خواجہ صاحب کے پہلے آپکے بے جا اشتعال کی طرف تحمل و صبر سے توجہ دلاؤں۔ ہر قوم کو چاہیئے۔ کہ اپنے افراد کو ایسے امور میں قلم اٹھانے سے روکے۔ جو جواب میں قوم کے لئے دلشکن امور جمع کریں۔ جو کچھ آپ جواباً لکھیں گے۔ دوسروں کو یہ حق دینگا کہ وہ بھی لکھیں۔ اس کی کیا وجہ معقول آپکے پاس ہے کہ آپ دوسروں کا دل دکھائیں اور وہ نہ دکھائیں۔ ؎

آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران ہم مپسند

نوٹ :۔ خواجہ صاحب !! رعب حق اسے کہتے ہیں کہ گھبرا کر خود آپنے اور آپکی قوم نے جج کے خطوط بھیجے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کو جو خط بھیجا ہے۔ آپ وہ شائع ہو۔ تو قلعی رعب حق کی کھل جائے (خواجہ صاحب کے خط کا جواب) کسی احمدی نے بھی گھبرا کر جناب کو کوئی خط لکھا۔ اب گھبراہٹ اور اضطراب کس گوشہ میں ہے؟ فاعتبروا۔ خاکسار ذوالفقار علیخان

ڈیر خواجہ صاحب۔ تسلیم۔ آپ کی اور آپکے دوست کی تحریر کا جواب بھیجتا ہوں۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ پر مضمون کا وہی اثر پڑا جو میں چاہتا تھا۔ اغلباً اب آپ کو دل آزاری کسی کی گوارا نہ ہوگی۔ آپ کو اب کوئی حق انصافانہ باقی نہیں رہا ہے۔ کہ آپ میری تہذیب کے متعلق کچھ رائے زنی فرمائیں میں نے تین بار اس سے قبل آپ کی دل شکن تحریریں دیکھیں اور صبر سے کام لیا۔ اشارةً میرٹھ میں میں نے آپ سے عرض کیا تھا۔ کہ یہ شیوہ آپ نہ اختیار کریں۔ آپ کے صیغہ کے لئے موزون نہیں ہے لیکن افسوس ہے کہ نہ صرف میری جماعت۔ بلکہ خود شیعہ جماعت آپکے الفاظ اور آپ کی تحریر کی شاکی ہے اور آپنے پروا۔ ؎

یہاں جگر پر چل گئیں چھریاں کسی بیتاب کے
وہاں خبر بھی نہیں ناز و ادا سے کیا کیا۔

کیا آپنے تہذیب کا نمونہ دکھایا ہے؟ اگر آپکے کانشنس میں کچھ بھی جان باقی رہی ہے۔ تو آپ کو شرمانا چاہیئے کہ آپ نے اپنے لئے بلکہ جملہ اقوام مسلمانان کے لئے موجب شر بن رہے ہیں آپ دبی ہوئی چنگاریاں ابھارنا چاہتے ہیں۔ اور پھر فتنے جگا رہے ہیں۔ اگر آپ مجھے عصر جدید نہ بھیجتے تو کیا آپ کا دل ٹھنڈا نہ ہوتا۔ آپ نے کس بدسلوکی کے صلہ میں میرے لئے یہ سزا تجویز فرمائی تھی کہ میرے آقائے ولی نعمت کو میرے ہادی و شیخ کو گالیاں دیکر مجھے اور میرے بھائیوں کو گالیاں دیکر مجھ سے داد لیجئے۔ سوچو جان برادر۔ خوب سوچو اور انجام پر نظر کرو۔ مرزا صاحب مدظلہ کا الہام ہے۔

اِنّی مُھِینٌ من اراد اھانتک واِنّی مُعِینٌ من اراد اعانتک

اس شوخ کلامی سے تم اور تمہارے ہم مذہب بجز نقصان کے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ناحق قوم میں آتش فساد مشتعل کرنا ہے جسے آپ ستائیں گے۔ وہ ضرور جواب دیگا۔ اور دندان شکن دیگا آئندہ آپ جرأت کریں گے تو اور بھی تیار ہیں۔ آپ کی ذات خاص کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ دوسروں کی ذات پر حملہ کرنا یہی معنے رکھتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ہدف تیر ملامت بنایا جائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

آپ کا نیازمند خیرخواہ ذوالفقار

میں نے دونوں مذکورہ بالا خطوط لکھکر رکھ لئے اور یہی مناسب سمجھا کہ جج کی کتابت اب فضول ہے۔ جبکہ نوبت پبلک اشاعت کی آچکی۔ لیکن اب بھی چونکہ خواجہ صاحب کو یہی دعویٰ ہے۔ کہ ان کا لیکچر ریویو نہایت مہذب و دانشمندانہ نکتہ چینی تھی۔ اور اس کا جواب ہی نہیں ملا۔ بلکہ گالیوں کا طومار جواباً پیش ہوا ہے۔ لہذا اس عاجز نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ اس بار خواجہ صاحب ہی کے مضمون کا خلاصہ۔ نمونہ۔ تہذیب۔ معیار مالیرکوٹلہ کی سرپرستی کا پہلا اثر حکیمانہ نکتہ چینی اپنے منہ میاں مٹھو میاں مٹھو کی رٹ پھر پبلک کے روبرو پیش کروں۔ اب خواجہ صاحب بتائیں۔ کہ میں نے دو چار چند الفاظ جن کا اظہار آپنے کیا ہے۔ جواباً لکھے تھے۔ وہ زیادہ سخت ہیں۔ یا حضور کا نمونہ تہذیب اعلےٰ درجہ کا ہے۔ مدینہ تہذیب کا بعض۔ یہ پرانا کینہ قبلہ و کعبہ کی تعلیم کا دفینہ اب موجود ہے۔ اگست کا پرچہ کھول لیجئے۔ مقابلہ کر کے دیکھ لیجئے۔ آپ ہی کی تحریر ہے۔ یا یہ بھی تحریف ہے۔ امید ہے کہ خواجہ صاحب شرمائیں گے۔ اور اب اس نمونہ بے تمیزی کو پیش نہ فرمائیں گے۔ ؎

کہنے سے ہمیں کام سنو یا نہ سنو تم
سمجھانے سے مطلب ہے کوئی مانے نہ مانے

خاکسار

ذوالفقار علی خان احمدی غلام مہدی معہود گوہر

۱۷- نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ مہربانی اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو یہ میرا عریضہ جسمیں میری علیحدگی از ملازمت یتیم خانہ دہلی کا حال درج ہے۔ اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ تا خاص و عام پر منکشف ہو جائے کہ خادمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کس قسم کے شرعی سلوک مخالفین سلسلہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی رگ انتقام کا کن پہلوؤں سے جوش نکالتی ہیں۔ اور کہاں تک اطاعت خدا اور رسول کی اس سلسلہ کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کا مد انتقام کیا ہے۔

راقم ستمبر ۱۹۰۲ء سے انجمن مؤید الاسلام دہلی کے یتیم خانہ کا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا تھا۔ اور ۶۔ اگست ۱۹۰۵ء کو بوجہ بیعت امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام جبراً بلا قصور علیحدہ کیا گیا۔ قریباً تین سال کے ملازمت میں جس طرح میں نے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے اس کے ثبوت میں رپورٹ مطبوعہ انجمن مؤید الاسلام دہلی بابت ۱۳۲۲ھ موجود ہے۔ اور آخری سارٹیفکیٹ جو بعد استعفاء راقم مولوی عبدالاحد صاحب مہتمم یتیم خانہ نے تحریر فرمایا ہے جسکا خلاصہ درج ذیل ہے۔ شاہد ناطق ہے مجکو ۲۸ جون ۱۹۰۵ء میں مولوی عبدالاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی و مہتمم یتیم خانہ نے ذیل کا رقعہ تحریر فرما کر بھیجا۔

مہربان من منشی قاسم علی صاحب۔ السلام علیکم

اتفاق اس امر پر ہو گیا کہ انتظام یتیم خانہ کا ایسے شخص کے ہاتھ میں نہ دینا چاہیئے۔ جو قادیانی ہو۔ اس لئے اس بارہ میں بحث بالکل فضول ہے۔ طول دینے میں بدمزگی پھیلے گی ...... آپ اگر مناسب سمجھیں تو اپنا استعفاء لکھکر بھیجدیں

عبدالاحد عفی اللہ عنہ

اس تحریر کے آنے پر واقعہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء کو میں نے استعفا لکھکر پیش کر دیا۔ وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم و عسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (الجزو ثانی رکوع ۱۱)

اے خدا اے طالبان را رہنما ✽ اے کہ مہر تو حیات روح ما

بر رضائے خویش کن انجام ما ✽ تا برآید در دو عالم کام ما

بخدمت جناب مہتمم صاحبان یتیم خانہ انجمن مؤید الاسلام دہلی

چونکہ میری برخلاف چند عوام و خواص اہل اسلام دہلی کی جانب سے اراکین انجمن مؤید الاسلام کے پاس یہ شکایت ہوئی ہے۔ کہ "منتظم یتیم خانہ عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے تعلق بیعت رکھتا ہے اس لئے یتیم خانہ میں رکھنے کے قابل نہیں ہے"۔ یہ بالکل درست ہے کہ میں حضرت تقدس مآب مرزا صاحب ممدوح کا نہایت ہی ادنیٰ خادم ہوں۔ جو فی نفسہ کوئی جرم نہیں مگر اس کی بنا پر مجکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں خود اپنا استعفا داخل کروں۔ لہٰذا باکراہ تعمیل حکم کے لئے استعفاء پیش کرتا ہوں

وافوض امری الی اللہ۔ ان اللہ بصیر بالعباد

راقم قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی بقلم خود ۱۵۔ جولائی

واقعہ ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۵ء کو اس استعفار کی منظوری ہو کر ذیل کا حکم میرے پاس پہنچا۔

مشفقی منشی قاسم علی صاحب۔ السلام علیکم۔ استعفا آپکا سکرٹری انجمن مؤید الاسلام نے منظور کر لیا ہے اور مولوی غلام سبطین کا تقرر امتحانی و عارضی سر دست ہو گیا ہے۔ عبدالاحد عفی اللہ عنہ

الحمد للہ کہ اس غلام مسیح الزمان نے راضی بقضا آلہی ہو کر ملازمت کو خیرباد کہکر محض خدا کے واسطے یہ قربانی گذار دی خدا تعالیٰ رحیم و کریم اپنے فضل عمیم سے اس قربانی کو قبول فرماوے۔ آمین ثم آمین

نیازمند خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی واقعہ ۹ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ یہاں لاہور میں اکثر احمدی طلبار مختلف کالجوں میں پڑھتے ہیں اور بوجوہ چند وہ شام کے ہفتہ وار جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس واسطے ہمنے ایک کلب قائم کیا ہے۔ جس کا نام حسب الحکم حضرت حکیم الامۃ صاحب الاخوان کلب رکھا ہے۔ چونکہ اس کے اجلاس باقاعدہ ہفتہ وار ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کی اطلاع کے لئے مندرجہ ذیل چند سطور تحریر کرکے امید کرتا ہوں کہ ان کو آپ براہ نوازش اپنے اخبار گہربار میں جگہ دیں گے

لاہور کے مختلف کالجوں میں اکثر احباب جو پڑھتے تھے۔ انکی ایک دوسرے سے اخلاص اور محبت تو کجا۔ بسا اوقات تعارف بھی نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ایک ہی کالج میں پڑھتے ہوئے ایک دوسرے کے احمدی ہونے سے بھی بے خبر تھے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا۔ کہ اس اجنبیت کے پردہ کو اٹھا کر یگانگت اور اخوت کی سچی روح پیدا کیجائے۔ اور ہفتہ بھر میں تساہل اور غفلت جو طبیعت میں واقع ہو گئی ہو۔ اس کو ایک دن جمع ہو کر رفع کریں۔ اور اس اصلی مقصد یعنی تقوٰی اور طہارت کے حصول کے لئے کوشش کریں اور نیز اپنے دلایل اور خیالات کو ایک بھری مجلس میں سادہ مگر موثر اور بامعنی الفاظ میں ادا کرنا سیکھیں غرض ان چند مقاصد اور اغراض کو مدنظر رکھکر ہمنے یہ کلب جاری کیا ہے اور صرف ایک آنہ فی ممبر چندہ رکھا ہے۔ جلسہ ہفتہ وار بروز اتوار ٹھیک ۴ بجے شام مسجد گمٹی میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے افتتاح جلسہ قرآن کریم سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد دو لیکچر ہوتے ہیں۔ ... ... ہر ایک لیکچر کے اختتام پر ممبروں میں سے ہر ایک ۵ منٹ تک اسی مضمون پر بول سکتا ہے۔ اور آخیر میں جلسہ دعا کے بعد برخاست ہو جاتا ہے۔ بعض بعض احباب کے مضمون چونکہ نہایت قابل تعریف ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں اور اپنی اخبار میں درج فرما دیا کریں۔ تو میں انشاء اللہ العزیز چیدہ چیدہ مضمون بھیجتا ہوں گا امید ہے۔ کہ آپ ہمارے کلب کے قیام کے لئے اور حصول مدعا کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے۔ آخیر میں میں ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے براہ کرم ہماری کلب کا Patron یعنی مربی ہونا منظور کرکے ۵ھ ماہوار چندہ بھی دینا منظور فرمایا ہے۔ امید ہے کہ دیگر احمدی برادران لاہور بھی ہماری مدد فرما کر مستحق ثواب ہوں گے۔ فقط۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

خاکسار غلام دستگیر احمدی جنرل سکرٹری الاخوان کلب اشرف منزل موچی دروازہ لاہور

منجز شدہ قادیان از قدومت

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان شریف! ام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بگرامی خدمت این گذارش عاجزانہ کہ رویائے ذیل آپکے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر ممنون فرمائیں گے

اے منکر تجلی بنگر ز قادیانی۔ رؤیاء

بتاریخ ۱۲۔ رمضان المبارک بعد تہجد ادا کرنے کے راقم نے یہ رؤیا دیکھا ہے ایک بڑی خوبصورت عالیشان عمارت ایک خوبصورت باغیچہ میں واقع ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بکثرت جاری ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس عمارت میں کیا ہو رہا ہے لوگوں نے کہا آج یہاں رسول خدا محمد مصطفےٰ جمالی رنگ میں نازل ہوئے ہیں اور ہم لوگ انکی بیعت سے مشرف ہونے کے لئے جا رہے ہیں۔ میں بھی اس محل میں داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان ممبر پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب دست مبارک میں قرآن شریف لئے ہوئے تشریف فرما ہیں اور سینہ کی طرف حضرت مولانا

... یکم ... ۱۰ اور ایک شخص باآواز بلند یہ بیت پڑھ رہا ہے۔ ع برہان تو شد حامیٔ اثبات رسالت ہر ذات تو چراغیست بہ شبستان ہدایت

... والسلام۔ ... الدر ... احمدی آصف نگر۔ حیدرآباد دکن

بدر جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہیگا۔

ہمارے گذشتہ اعلان سے جسمین موجودہ مالی تنگی کا ذکر کیا گیا تھا بعض احباب نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ اخبار بند ہوگیا ہے۔ یہ بات صحیح نہین۔ اخبار بند نہین ہوا اور نہ اس کے بند کرنیکا ارادہ ہے البتہ اس وقت مالی مشکلات کا بہت سامنا ہے جس سے اُمید واثق ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مخرج کی راہ پیدا کرے گا۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش ہے کہ دونون اخبار جاری رہین اور ان مین سے کوئی بھی بند نہ ہو۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اتنی بڑی جماعت مین ایک دو اور اخبار ہون۔ تو ان کا چلنا بھی کوئی بڑی بات نہین۔ اور فرمایا۔ کہ یہ ہر دو اخبار الحکم و بدر مثل دو بازوؤن کے ہین۔ ان کے ذریعہ سے وحی الٰہی اور پیشگوئیون کی اشاعت بروقت ہو جاتی ہے۔ ان باتون کو سن کر صاحب پروپرائیٹر نے مجھے لکھا ہے۔ کہ وہ اخبار کو بہرحال مرتے دم تک جاری رکھین گے۔ اور اس کو بند نہ کرین گے۔ اور وہ رات دن اسی فکر مین سرگردان ہین۔ کہ اس کے واسطے کافی سرمایہ جمع کرکے بھیجین۔ اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ اخبار جاری رہے گا۔ اور بند نہ ہوگا۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

سال کا آخر ہو گیا
بقایا دار توجہ کرین

۱۹۰۵ء کا آخر ہوگیا ہے۔ اور بہت سے دوست ایسے ہین جن کی طرف سے تاحال قیمت اخبار نہین پونچی۔ حالانکہ بعض احباب کو بذریعہ خطوط کے یاددہانی بھی کرائی گئی ہے۔ ایسی تھوڑی قیمت والے اخبار مین باربار یاددہانی کا خرچ ڈاک اور محنت دفتر کی بھی گنجائش نہین ہوتی۔ جن صاحبان کی طرف اخبار ۱۹۰۵ء اور اس سے قبل کی قیمت اب تک باقی ہے۔ ان کی خدمت مین ۲۹۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ آج ۸۔ دسمبر ہے۔ اور ۲۱ دن پہلے اطلاع کی جاتی ہے جو صاحب وی پی واپس کرین گے۔ ان کا پرچہ آئندہ بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اب اس سے زیادہ قیمت کا انتظار کرنا اور اخبار روانہ کرتے رہنا خواہ مخواہ کارخانہ کو ایک حرج دینا ہے۔

بدر کے ۲ پرچے مطلوب ہین

اخبار بدر کے پرچے نمبر ۳۱ اکتیس و ۳۶ چھتیس دفتری کی غلطی سے بعض خریدارون کو دوبارہ چلے گئے ہین اور بعض کو بالکل نہین گئے جن صاحبان کو نہین گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے اور یہان پرچہ ایک بھی نہین۔ دوبارہ چھپوائے جائین تو بہت خرچ اورحرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہین۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر کو ارسال کردین۔ تاکہ سب دوستون کے فائل مکمل بنے رہین۔ مینجر

مولوی برہان الدین صاحب مرحوم

حضرت مولوی برہان الدین صاحب ساکن جہلم جو حضرت کے پُرانے خادم ایک عالم باعمل اور متقی شخص تھے اور جماعت جہلم کے امام تھے۔ اس جہان فانی کو چھوڑ کر عالم بقا کو چلے گئے۔ مولوی صاحب موصوف سچے اخلاص اور محبت سے بھرے ہوئے تھے۔ علم مناظرہ اور مباحثہ مین خدا تعالیٰ نے ان کو خاص پر اثر طرز عطا فرمایا تھا۔ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے وہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے۔

مولوی صاحب مرحوم نے ۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بروز اتوار صبح کے وقت وفات پائی اور شام کو چار بجے کے قریب جہلم مین مدفون ہوئے۔ ان آخری ایام مین آپ قرآن شریف بہت پڑھا کرتے تھے۔ رمضان شریف مین نمازون مین اس قدر قرآن شریف پڑھتے تھے کہ مقتدی تھک جاتے تھے۔ اور دن کو اور رات کو علیحدگی مین قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔ آخری دنون مین دو تین دفعہ بخار ہوا۔ جمعہ اور عید کی نمازون مین شامل تھے۔ اس رمضان شریف مین اعتکاف بھی بیٹھے تھے۔ اور ایام اعتکاف مین اپنے دو الہام سنائے تھے۔ ایک یہ کہ انا کفیناک المستھزئین۔ اور دوسرا ایک الہام تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ امام الوقت کے مریدون کو بھی الہام ہونے لگے ہین۔ آخر تک قرآن شریف پڑھتے رہے۔ ان کے جنازے مین قریب تین سو آدمی جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت عطا کرے اور جنت مین بلند مقام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

قبل وفات فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود عم کا جو الہام ہے۔ کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ سو ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب تھے۔ اور دوسرا مین ہون۔

حضرت کی خدمت مین جب مولوی صاحب کا ذکر آیا تو فرمایا۔ کہ مولوی صاحب ایک صوفی مشرب آدمی تھے۔ اکثر فقراء اور بزرگون کی خدمت مین جایا کرتے تھے مولوی عبداللہ صاحب کے اُستاد کے پاس بھی ایک مدت تک رہے تھے۔ ان کو ایک فقر کی چاشنی تھی۔ قریباً بائیس برس سے میرے پاس آیا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ جب آئے تو مین ہوشیارپور مین تھا۔ اسی جگہ میرے پاس پہونچے۔ ایک سوزش اور جذب ان کے اندر تھا۔ اور ہمارے ساتھ ایک مناسبت رکھتے تھے۔ انہون نے مجھ سے ایک دفعہ قرآن شریف پڑھنا شروع کیا تھا۔ مگر صرف چند سطرین پڑھی تھین۔ ایک صوفیانہ مذاق رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے کو چاہیئے کہ تکمیل اور تحصیل علوم دینی کی کرے اور اپنے باپ کی طرح خادم دین بنے اور بہتر ہے۔ کہ اس جگہ آجائے۔ اور علوم دینی حاصل کرے۔

رسید زر

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء	حافظ احمد الدین صاحب چک اسکندر	[illegible]
۱۱ ، ،	قدرت اللہ صاحب۔ لاہور	[illegible]
۱۱ ، ،	انوار حسین خان صاحب۔ شاہ آباد	[illegible]
، ، ،	ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب دہلی	[illegible]
، ، ،	سید لعل شاہ صاحب برق پشاور	[illegible]
، ، ،	نجم الدین احمد صاحب کرچھل	[illegible]
، ، ،	مولا بخش صاحب فریدکوٹ	[illegible]
۱۳ ، ،	مستری محمد دین صاحب سیالکوٹ	[illegible]
۱۳ ، ،	اللہ دتا صاحب نمبردار چک ۳۵	[illegible]
۱۳ ، ،	سید جلال الدین صاحب افریقہ	[illegible]
۱۴ ، ،	نادر خان صاحب چک ۳۵	[illegible]
۱۶ ، ،	حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ	[illegible]
۱۶ ، ،	مسٹر اقبال حسین صاحب بھاٹپور	[illegible]
۱۷ ، ،	سید فضل شاہ صاحب لاہور	[illegible]
۱۴ ، ،	حمزہ اللہ خان صاحب مردان	[illegible]
۱۸ ، ،	سید محمد عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ بنگال	[illegible]
۱۹ ، ،	سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار	[illegible]
۱۹ ، ،	سید صادق شاہ صاحب ہندواڑہ	[illegible]
۲۰ ، ،	حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد	[illegible]
۲۰ ، ،	عزیز الرحمان صاحب منصوری	[illegible]
۲۱ ، ،	اکبر علی صاحب داتہ زیدکا	[illegible]
۲۲ ، ،	غلام علی صاحب مدرس۔ گوجرانوالہ	[illegible]
۲۲ ، ،	ماسٹر شیر محمد صاحب بنگلہ لاہور	[illegible]
۲۲ ، ،	عبدالعزیز خان صاحب معرفت ملٹیر ۵۹ کوہاٹ	[illegible]
۲۲ ، ،	مرزا ظہور علی بیگ صاحب شاہجہانپور	[illegible]
۲۵ ، ،	مولوی فضل الدین صاحب خوشاب	[illegible]
۲۶ ، ،	عبدالرزاق بن احمد خان۔ کراچی	[illegible]
۲۶ ، ،	سید حیات علی صاحب۔ داتہ	[illegible]
۲۷ ، ،	بشیر احمد صاحب تحصیلدار دلیاہ	[illegible]
۲۸ ، ،	باغ الدین صاحب نمبردار کھتووالی	[illegible]
۲۸ ، ،	ماسٹر ولی محمد صاحب غوط گڑھ	[illegible]
۳۰ ، ،	عبدالرحمان صاحب احمدی سانندہ کلان ضلع جہلم	[illegible]
۳۰ ، ،	منشی عطاء اللہ صاحب غوث گڈھ پٹیالہ	[illegible]
۳۰ ، ،	محمد بخش صاحب مختار لائلپور	[illegible]

کشتہ جات واعمال شگفت ونشست

وتکلیس وعقد وقایم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی ومشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیونکی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سرتوڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زرکثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی وقمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال فیاضی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ ومعمول نسخے بھی درج فرما دئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور ادویات وغیرہ وغیرہ کو آسان کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل وناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۴۷ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۳ ر۔ تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتھر
منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ر

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ ودانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑے مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت چیستے ہون منہ مین سے بدبو آوے دانت مین پس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے ۴ ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمے ہے۔ جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمائیے۔ پھر دیکھیے کہ آپ کیونکر ان کمزوریوں سے شاکی ہو سکتے ہین یہ حبوب معدہ مین جاتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی کر لکھ دیتے ہین کہ پڑھا کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ ذائل کر دئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ

بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم ۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کا اور تمام قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات وانجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدید محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام غلط فہمیون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلاجلد ۳ مجلد ۴

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت مین تمام ترجمہ اور مضامین ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلاجلد ۳ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۲

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ وپارہ الم** قیمت ۲ ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف ونحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک ہفتہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۲ ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ حقیقت مین علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظامہائے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عشلہ مجلد لعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد للعہ (۱۱) **مفید عام** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے۔ پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عہ

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کے علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۱۰ ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۲ ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس مین نجابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

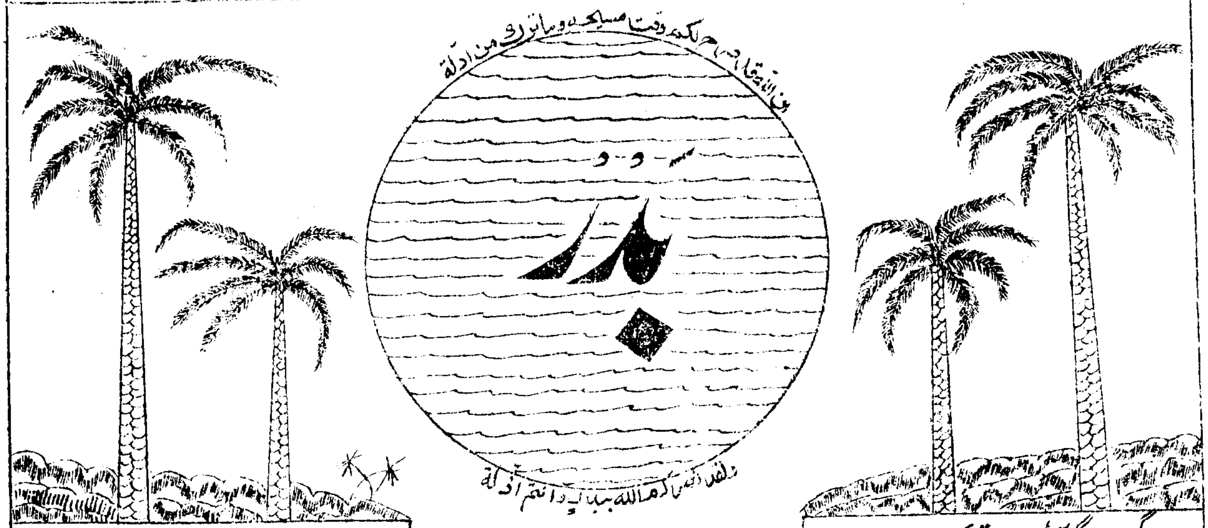

چشمہ گیم باتو گر آئی چاہ در قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹	دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد	جمعۃ المبارک ـــــــــــ	سلسلۃ القدیم جلد
ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	للعہ
معاونین	عہ
برضائے	صہ
خود	ـہ

عام قیمت۔

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	۳	۳
ششماہی	۲	۲/۱۰
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یکماہ	۵	۶
فی پرچہ	۱	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ مسلی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے۔

باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفرست و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بالقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ اِنِّی مَعَكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
ترجمہ۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اے رسول اللہ کے بیٹے
۲۔ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ
دینٍ واحد

چند روز ہوئے۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رؤیا میں دیکھا۔ پہلے کچھ باتیں ہوئیں۔ پھر خیال آیا۔ کہ یہ تو فوت شدہ ہیں۔ آؤ ان سے دعا کرائیں۔ تب میں نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کریں۔ کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ تحصیلدار۔ میں نے کہا۔ یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں۔ جس امر کے واسطے میں نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے۔ آپ وہ دعا کریں۔ تب انہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے۔ مگر اوپر نہ کئے۔ اور کہا اکیس۔ میں نے کہا۔ کھول کر بیان کرو۔ مگر انہوں نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے۔ اور پھر چلے گئے۔

فرمایا۔ تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہیں۔ ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا۔ دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان میں باہم عدل قائم کرنا۔ اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے۔ کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے۔ اور توحید کو زمین پر پھیلا دے۔ دوسرے یہ کہ حَکَم عدل ہو کر امت محمدیہ کو باہمی عدل پر قائم کرے۔

اخبار قادیان حضرت اقدس علیہ السلام بہت بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن حسب معمول ہر روز ہوتا ہے۔ شیخ عبد الرحمن صاحب تا حال اسی جگہ ہیں اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر کے آخیر یعنی نئے سال کے شروع تک یہاں حضرت کی خدمت میں قیام پذیر رہیں گے۔ نیا مکان مہمان خانہ اور لنگر خانہ کے واسطے منظور ہو گیا ہے۔ چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہئے ... شہر اور قریب کی جماعتوں کو طیار رہنا ... ایک کیفیت ہے کہ ... تعلیم الاسلام کی ... جاری ہے ... بنگلور ... بیان ... کہ علاوہ ... معانی ...

سفر دہلی

۸

اس زمانہ کے مولویوں کا نمونہ

سفر دہلی کے حالات بہت تفصیل چاہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض مضامین کیواسطے اخبار میں گنجائش ہی نہیں ہے۔ لیکن تاہم میرا ارادہ ہے۔ کہ مختصر طور پر کچھ کچھ حالات اخبار میں درج ہوتے رہیں۔ باقی مفصل حالات کتاب کی صورت میں شائع ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد المجید صاحب دہلی میں کوئی مولوی عبد المجید صاحب ہیں جن کو دیکھنے کا مجھے موقع نہیں ملا۔ مگر اسی شہر میں دو تین جگہ ان کا ذکر خیر سننے میں آیا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ دہلی کے مشہور آدمی اور قابل ذکر ہیں سب سے اول تو مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ کے ہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دوست نے مرزا صاحب سے سوال کیا۔ کہ دہلی میں مولوی عبد المجید اور ایک عیسائی احمد مسیح کے درمیان وفات مسیح کے متعلق جو مباحثہ ہوا تھا۔ اس کا ذکر آپ نے اخبار میں نہیں کیا۔ حالانکہ وہ آپ کے شہر کا ایک مشہور واقعہ تھا۔ تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس مباحثہ میں مولوی عبد المجید کو شکست ہوئی تھی۔ میں نے پسند نہ کیا کہ جس معاملہ میں اسلام کی ذلت ہوئی اور ایک عیسائی کو غلبہ ہوا۔ اس کا ذکر اپنے اخبار میں کرتا۔ مرزا صاحب کو اس نیک نیتی اور اسلامی ہمدردی کی خدا جزائے خیر دے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب ایک مسلمان ایک کافر کا عقیدہ لے کر میدان میں کھڑا ہوگا۔ اور کافر مسلمان کا عقیدہ لے کر میدان میں کھڑا ہوگا۔ تو لامحالہ مسلمان کو شکست اور کافر کو فتح ہوگی۔ حق مثل ایک چراغ کے ہے جس کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ اس سے نور حاصل کرے گا۔ اور جس نے حق کو چھوڑ دیا۔ وہ کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ خواہ مسلمان کہلائے۔ خواہ مومن ... قرآن و حدیث سے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت ہے۔ اور ایک دانا اس کی مخالفت کرکے سوائے ندامت اور ذلت کے کیا حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل قرآن اور حدیث کی بات کو سچا ثابت کرنے والا کوئی ہی کیوں نہ ہو وہ بہر حال فتح پائے گا۔ دوسری بات جو اسی مباحثہ کے متعلق دہلی کے معتبر لوگوں سے ہم نے سنی۔ وہ یہ تھی کہ اس مباحثہ کی ابتداء خود مولوی عبد المجید کی تحریک سے تھی ... اور مخالف ... نے بھی قرآن اور حدیث سے ثبوت دینا شروع کیا تھا افسوس ہے ایسے مولویوں پر جو اپنی نالائقی اور کم فہمی کے سبب اسلام کی ذلت کراتے پھرتے ہیں۔ اور خود ہی اس میں پیش قدمی کرتے ہیں۔ تیسری بات۔ جو ان سب سے عجیب ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس دن ہم نے دہلی سے روانہ ہونا تھا۔ اسی دن ایک اشتہار نکلا۔ جس کا مشتہر کوئی گمنام شخص عبد الرحمن نو مسلم تھا اور اس اشتہار میں حضرت امام علیہ السلام کو چیلنج کیا ہوا تھا۔ کہ فلاں فلاں مولوی صاحبان ایک جگہ جمع ہوں گے۔ آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہ طیار ہوئے ہیں۔ آپ بھی آئیں اور ... ہو گا اور وہ ہو گا۔ اس مشتہر شخص کو میں نے گمنام اسواسطے کہا ہے۔ کہ اسی دن میں نے ایک کارڈ اس شخص کے نام لکھا اور اس کارڈ پر ٹھیک وہی الفاظ پتے والے ... طرف لکھے۔ جو اس اشتہار کے نیچے تھے۔ مگر ڈاک خانہ سے نکل کر وہ کارڈ پھر پھرا کر معرفت ڈاک آخر میرے پاس آگیا۔ کیونکہ مکتوب الیہ کا پتہ کہیں نہیں ملتا تھا۔ حالانکہ اسی دن اس کا دیا ہوا اشتہار سارے شہر دہلی میں تقسیم ہوتا پھرتا تھا۔ پہلے تو ہمیں تعجب ہوا۔ کہ یہ کیا بات ہے چیلنج تو ایک ایسے عظیم الشان شخص کو دیا گیا ہے۔ جو میں لاکھ سے زیادہ انسانوں کا امام ہے۔ اور پھر مقابلہ کے واسطے دہلی کے بڑے بڑے مولوی لوگوں کو مشتہر ٹھیرا رکھا ہے۔ لیکن ایسا گمنام شخص ہے۔ کہ ڈاک خانہ تک اس کو خط نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن جب ہم اتفاقاً مولوی محمد بشیر صاحب کو ملے۔ جو آج کل مولوی نذیر حسین صاحب کے گدی نشین ہیں۔ تو اس اشتہار کی اصل حقیقت ہم پر کھل گئی۔ چونکہ اس اشتہار میں مولوی محمد بشیر صاحب کا نام نامی بھی درج تھا۔ اس واسطے جب ہم مولوی صاحب کے ملے جو نہایت خاکساری اور خلق کے ساتھ ہمارے ساتھ پیش آئے۔ تو ہم نے یہ اشتہار دکھایا۔ اور دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا ہے۔ تو انہوں نے بالکل انکار کیا۔ اور صاف کہا کہ یہ مولوی عبد المجید کی کارروائی ہے۔ انہوں نے یہ اشتہار لکھا ہے۔ اور اپنے ان کے ایک نو مسلم کا نام نیچے لکھ دیا ہے۔ اور مجھے چھپنے کے بعد دکھایا ہے۔ یہ بات سن کر ہم نہایت حیران ہوئے۔ اور ایک مولوی کی ایسی بزدلانہ کرتوت کو دیکھ کر افسوس ہوا۔ کہ آج کل علماء اسلام کا کیا حال ہو رہا ہے۔ بدنام کنندہ اسلام بن رہے ہیں۔ خدا ان سے بچائے۔ آمین

کاپی کی سیاہی احباب صاحبزادہ منظور محمد صاحب کا نام ہو واقف ہیں جو مدت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کاتب رہے ہیں اور کچھ عرصہ سے بسبب علالت طبع اس کام کو نہیں کر سکتے۔ صاحبزادہ صاحب ایک ذہین آدمی ہیں نئی عمدہ اشیاء کی ایجاد کیواسطے خاص ملکہ انکو خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہے قاعدہ یسرنا القرآن انہیں کی تصنیف بلکہ ایجاد ہے انہوں نے اپنے زمانہ کتابت میں کاپی کی سیاہی خود بنانے کی ترکیب خاص کی اور اب بھی بناتے ہیں جس کا نمونہ انہوں نے دفتر بدر میں بھی ارسال فرمایا ہے۔ یہ سیاہی بہت عمدہ قابل تعریف ہے اور روانگی بہت ہی عمدہ ہے جو صاحب چاہیں صاحب موصوف سے براہ راست طلب کریں صاحب موصوف قادیان میں حضرت اقدس کے مکان میں گوشہ گزین ہیں۔

سفر دہلی

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی میں خواجہ شیخ نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے سجادہ نشینوں میں سے میاں حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت سے ساتھ ہو کر تمام مقامات دکھلائے۔ اور ہر مقام کے تاریخی حالات عرض کئے اور بالآخر اپنے خاص حجرے میں بھی حضرت اور خدام کو لے گئے اور ایک کتاب بنام شواہد نظامی پیشکش کی۔ اور حضرت کے وہاں جانے سے پیشتر مکان پر آکر یہ بھی عرض کی تھی کہ آپ جب وہاں آئیں۔ تو مع اصحاب میری دعوت قبول فرمائیں۔ میاں حسن نظامی صاحب حضرت کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر بھی موجود تھے۔ اور ان کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست کے جواب میں جو یہاں بذریعہ ڈاک قادیان پہنچی تھی۔ حضرت نے اپنے وہاں جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی ہے۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و آلہ وصحبہ وجمیع عباد اللہ الصالحین۔ اما بعد شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ میں مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مجھے ان صلحاء اور اولیاء الرحمٰن کے مزاروں کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ جو خاک میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب مجھے دہلی والوں سے محبت اور انس نصیب نہ ہوئی۔ تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا کہ وہ ارباب صدق وصفا اور عاشقان حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندوں سے بہت ساجور و جفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ ان کی متبرک مزاروں کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کراوں پس میں اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا۔ اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کی متبرک مزاروں پر بھی۔ خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے۔ آمین ثم آمین

الراقم۔ عبد اللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی ۔ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

رحم کن یارب بحال مولوی عبد الکریم
شوئے تو شد انتقال مولوی عبد الکریم
دل بسوزد چشم بارد تن ہمے غلطد بخاک
چون بیاد آید وصال مولوی عبد الکریم
آفتاب عمر او نہ رسیدہ تا نصف النہار
اے دریغ آمد زوال مولوی عبد الکریم
اِنّا لِلّٰہ گوئیم و اِنّا الیہ راجعون
سخت تر آمد فصال مولوی عبد الکریم
اندرین غم از کجا او ازکہ یارب بشنوم
شیرین از شکر مقال مولوی عبد الکریم
از مسیح و مہدی موعود شان او بپرس
کس چہ داند از کمال مولوی عبد الکریم
نور دین احمد ختم رسولان تا فتق
از جبین و حال و قال مولوی عبد الکریم
بود مثل بچہ با مادرے با ذات حق
آن شروع و ابتہال مولوی عبد الکریم
زیر احکام خداوند جہان بُد سربسر
آن جلال و آن جمال مولوی عبد الکریم
از وطن برخاستہ بر عتبہ مہدی نشست
بر در او شد وصال مولوی عبد الکریم
خدمت دین را مقدم داشت بر دنیا و دین
صرف شد زور بال مولوی عبد الکریم
عشق قرآن در سرش بود و روان سرجان بداد
وہ چہ نیکو شد مآل مولوی عبد الکریم
حسب الہام مسیح اللہ عمر بے وفا
ہست ہفت و چہل سال مولوی عبد الکریم[۱]
بر در مہدی رسیدن نور دین را در تخلق
نور بر نور اشتمال مولوی عبد الکریم
از پئے اعلائے دین حق کہ کوشش داد حق
کم کسے باشد مثال مولوی عبد الکریم
بہر تبلیغ کلام اللہ با قلام و زبان
چون عمر کردہ خصال مولوی عبد الکریم
شد فنا در مہدی موعود زین واجب بخاست
اتباع و امتثال مولوی عبد الکریم
فکر پاکش بود در قرآن فہمی بس بلند
کے رسد کس با خیال مولوی عبد الکریم
از پئے دنیا نہ شد غمگین گہے جانش بُدی
بہر ضعف دین ملال مولوی عبد الکریم
عاشق قرآن و احمد خادم حضرت مسیح
زینچہ بہ باشد کمال مولوی عبد الکریم
درمیان برزخ و قبر و بروز حشر و نشر
عشق قرآن ست وال مولوی عبد الکریم
کلمۃ الحق بشنوند تا دوستان حاضرین[۲]
تو وسے از مہدی سوال مولوی عبد الکریم
بے سر حیہ آمدہ مغفور اندر خاطرم
از پئے سال وصال مولوی عبد الکریم

[۱] رابعینے کا ۔ یعنی مولوی نورالدین صاحب کا حضرت اقدس کے حضور ابتداء میں حاضر ہونا اور مولوی عبد الکریم صاحب کا آپکے ہمراہ آنا لوگوں کے واسطے نور علیٰ نور تھا

[۲] یعنی مولوی عبد الکریم صاحب اس غرض سے مجلس مہدی موعود میں سوال حضرت سے کیا کرتے۔ تا حاضرین احباب کلمۃ الحق سنیں۔ رستم علی انبالہ ۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء

آیات حسرت آیات تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

در مصائب شہاد دنیا بیوفا میشود انسان دائم مبتلی
در تغیر در تبدل ہے زید ہست این قانون قدرت دائما
آن یکی از کتم عدم سر بر زند دیگر از بام حیات افتد زیار
لقمہائے تلخ و شرب ناگوار شد نصیب ابن آدم این غذا
لیک این سنت قدیم ایزدی لقمہ یک تلخ خورد ہستیم ما
بہر اللیناد الہی در گوش من کس رسانیدہ ست این غمگین صدا
اندرین ایام تا از جام زود مرد عارف عاشق وحی خدا
آن کریم ملت عبد الکریم کرد رحلت از جہان بی بقا
گشتہ تنگ از حجرہ خاکی وجود طائر روحش پریدہ بر سما
آہ گزیدہ از جماعت احمدیا شادمانان سوئے فردوس علا
این شتابی کرد دل واز برین بود او مشتاق دیدار خدا
در قدومش فلکیان در انتظار از دل پر شوق گویان مرحبا
دل احباء در فراقش سوگوار جان پر حزونان بگریہ و بکا
از وفات مولوی عبد الکریم گنبد گردون نماید گر تیا
چون نگہ بر آسمان بے شعور دوستانرا گریہ اش باشد سزا
آن رفیق و مخلص مہدی دین مرد میدان بود اندر ہر وغا
چون رضائے خویش دادہ با قضا خورد در پہلوی خود تیر قضا
از دل پر درد من آید برون ناگہان بانگ دریغا حسرتا
آن سعادتمند مردے پاکباز خادم اسلام دین مصطفےٰ
چون عمر بود است غیرتمند دین با شجاعت قاتل اہل ہوا
آن ندیم حضرت مہدی مسیح گشت پنہان گوہر بس بے بہا
من گمان دارم کہ روح پاک او داد اندر گوش مہدی این ندا
من نخواہم بعد ازین پس زیستن این جہان را من نمودستم رہا
اے خداوند بفضل رحم خویش کن برین مہجور مہدی رحمہا

حافظ احمد الدین ۔ مورخہ ۲۲ ۔ شعبان

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

مرسلہ

مظفرنگر میں مسلمانوں کے ایک بڑے جلسہ میں جو ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء میں ہوا۔ اسلام کی موجودہ حالت پر ایک صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ جو ضرورت امام پر شاہد ہے۔ وہ نظم ہم اس جگہ نقل کر کے ... کر علماء کو اور عوام کو توجہ دلاتے ہیں کہ ایسے فساد کے زمانہ میں اگر خدا کی طرف سے کوئی مہدی تمہارے لئے پیدا نہ ہوا تو پھر کب ہوگا

شجر اسلام عربی

شجر اسلام ... نے لگایا تھا
شجر اسلام ... تمام عالم پہ سایا تھا
شجر اسلام وہ جس کو صحابہ نے بڑھایا تھا
رہا باقی نہ جس کے فیض سے اپنا پرایا تھا

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہیں ... شجر ... سے غذا پائی
... جب اس کی ... بہار آئی
صحابہ نے بلا اخوان اس نے پرورش پائی
ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اس کی شکل مرجھائی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

ہے اس شجر ... کو ... نے پایا
... پھولا پھلا
اور ان کی غفلتوں میں ہی خزاں نے ناس کر ڈالا
تمہاری متفق کوشش سے ہو پھر بھی گل لالہ

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

... اس کی نہیں کچھ بھی
... اس کی نہیں کچھ بھی
اور اب تو خوب گل چھترے نہ اس کی نہیں کچھ بھی
الہٰی تک ... خبر اس کی نہیں کچھ بھی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کبھی ... ہیں
... ہیں
نہ جب تک قوم خود ... ہیں
نہیں چھوٹا بڑا کوئی ... اپنی راہ چلتے ہیں

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہ اخلاق محمد ... باقی
... باقی
نہ آداب شریعت ہے نہ زہد و اتقا باقی
چھپنیں سب نعمتیں ایک ایک ہنگامہ رہ گیا باقی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

... عداوت ... ہے
جو اپنا بات ... ہے
جو عہد ... گلا ہے شکایت ہے
... قوم ... حالت ہے

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کیا ... یہ حالت ہے
... جہالت کی بدولت ہے
خصوصاً بانی کو بانی کی ایذا اور عداوت ہے
انہیں دیا تو مجتبیٰ علم اک بھرپور دولت ہے

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

حمیت کی جگہ تم میں اگر ہے خود سری باقی
کھڑا ہے اس سہارے پر جو نہیں ہے تری باقی
تو بس یہ جان لو تم کچھ اسمیں نہیں باقی
مسلمانو اگر تم میں حمیت ہے ذری باقی۔

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا۔

لہ بے شک بزرگ تو ہمیشہ کہتے آئے تھے۔ کہ مسیح چودھویں صدی میں آئے گا۔ اب انکار کرنے والے ضرور نادم ہیں۔ آپ نے سچ کہا۔ ایڈیٹر لہ جس نے ان حملوں کی خبر لی وہی نبوت کا وارث ہے لہ سچ ہے۔ خدا کی یہی وحی اس زمانہ میں تازہ طور سے مسیح پر نازل ہوئی ہے لہ صداقت۔ یہی حال ہمارے مخالفین کا ہے۔ ایڈیٹر

لہ عیسائیوں اور آریوں سے دوستانہ ملاقات کرتے ہیں۔ اور حامل بالقرآن والحدیث جماعت کو اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کے قصور میں پتھر مارتے ہیں۔ لہ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ۔ جو شخص اپنے امام کو پہچانے بغیر مرگیا۔ وہ جاہلیت کی موت مرگیا۔

اخبار تیغ اسلام میں دیانندی احکام پر ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس میں سے چند بند ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ہم اس جگہ درج کرتے ہیں۔

نظم

دیانندی احکام

سپاہی ... حق کو سمجھو
عمل اس نصیحت پر جو کر لیگا
کہ جی ... وہ بچارا
تجارۃ ... سال ... جیسے
عمل اس نصیحت پہ جو کرلیگا

نہ اولاد ہو تو کسی پاس بھیجو
وہ چیلا سوامی کا اچھا بنیگا
تمہیں ... اولاد ... پیاری
جو لڑکا ہو تو پیارا ہو تمہارا
وہ چیلا سوامی کا اچھا بنیگا

کسی اور سے بیٹا پیدا کراؤ
جو پردیس جاؤ تو عقد تمہاری
عمل اس نصیحت پہ جو کرلیگا
کہ سو تم اصل پاؤ گے ...
... بہت ...

نہ کچھ تم ڈرو اور نہ کچھ بھی جھجکو
مصیبت اٹھاؤ وہ کیوں ...
وہ چیلا سوامی کا ...
... بیوی اور ... مشقت ...
دیانندی کو یہ منظور ہے

بشیر احمد

قبول اسلام۔ موضع کنو تحصیل نمانی آباد میں ۲ نوجوان ہندؤں نے بصدق دل اسلام قبول کیا

شہر فیض آباد مسجد سرا کے حافظ خدا بخش کے ہاتھ پر مسمی نانک چند آریہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء بعد مغرب مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبدالعزیز رکھا گیا۔ اس وقت سے وقت عشاء تک نانک چند المعروف عبدالعزیز نے لکچر خوب و شہرت سے مسجد سرشت میں دیا۔ شہر فیض آباد کے کئی آریہ و ہندو وغیرہ شریک جلسہ تھے۔ نو مسلم عبدالعزیز نے آریہ و ہندو کو چیلنج دیا کہ آؤ مجھ سے جس طرح چاہو بحث کرو۔ نانک آریہ لاہور کا رہنے والا ہے۔ عمر ۲۵ سال

انبالہ شہر میں ایک کہنہ مسمی ہیرسنگھ معہ اپنی بیوی کے حافظ محمد عبدالرحمان خان صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے چونکہ ان پر خدا کی رحمت نازل ہوئی۔ اس لئے حافظ صاحب موصوف نے انکا اسلامی نام رحمت اللہ قرار دیا اور ان کی بیوی کا کنیز فاطمہ و دیگر قدیم مسجد حضرت توکل شاہ صاحب میں ایک شخص مسمی جوہر رام مستری نے دین اسلام قبول کیا اور انکا اسلامی نام رحمت اللہ رکھا گیا

کھنڈوہ۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد کھنڈوہ میں مسماۃ رکمی قوم ہندو ... داخل ہوئے آئی۔ اور خواہش اسلام کی اوٹ سے ظاہر کی۔ کہ میں ایمان لائی ہوں مجھے مسلمان کیجئے۔ حسب خواہش مولوی احمد اللہ صاحب نے کلمہ پڑھایا۔ اور قاضی امیر علی صاحب نے اس کو مشرف باسلام کیا۔ نام زینب رکھا گیا۔

روزہ (معین الدین۔ مدرس) روزہ مسلمانوں سے پہلے پارسی ہندو۔ مصری۔ اسوری۔ یونانی۔ رومی۔ یہودی عیسائی غرض تمام بڑے بڑے مذاہب واقوام میں مروج تھا۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں اس کا رواج بہت تھا۔ مسلمانوں کی طرح رومن کیتھالک عیسائیوں لنٹ کے بہت سے روزے رکھے جاتے ہیں۔ طبی نظر سے روزہ رکھنے میں جسم کے فاسد مادے تحلیل ہو جاتے ہیں۔ یورپ امریکہ میں لوگوں نے بغرض تجربہ دس دس بیس بیس دن کے روزے رکھے ہیں۔

ریویو

پارہ عم مترجم۔ قرآن شریف کا آخری سیپارہ جو اکثر بچوں کو پڑھانے کے واسطے اس طرح چھاپا جاتا ہے۔ کہ چھوٹی سورتیں پہلے لکھی جاتی ہیں اور لمبی سورتیں ترتیب وار آخر میں آتی ہیں اسی تجویز کے مطابق یہ پارہ ہمارے احمدی دوست جناب محمد عبد الرشید صاحب زمیندار نے اپنے مطبع احمدی واقعہ محلہ رنگ سازان صدر بازار کیپ میرٹھ میں چھپوایا ہے۔ کاغذ کی تقطیع کلاں ہے۔ حنائی۔ زرد۔ مٹ۔ سفید عمدہ۔ جیسا کوئی پسند کرے۔ منگوا سکتا ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اور تیس صفحہ پر یہ پارہ ختم ہوا ہے۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت صرف ... رکھی گئی ہے۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ وہ مذکورہ بالا پتہ پر خط لکھ کر طلب کر سکتے ہیں اور قادیان میں سید عبد الحی صاحب عرب سے مل سکتے ہیں۔

خطبات و مکتوبات محمدیہ۔ اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات اور مکتوبات اصل عربی بمعہ ترجمہ اردو ایک جگہ جمع کر کے چھاپے گئے ہیں۔ ترجمہ مولوی محمد افضل صاحب چنگوی نے کیا ہے۔ اور کتاب مذکورہ بالا پتہ پر مطبع احمدی واقعہ میرٹھ میں چھپ کر شایع ہوئی ہے۔ اور قادیان میں عرب صاحب موصوف سے بھی مل سکتی ہے قیمت ... یہ کتاب کسی زیادہ ... کی محتاج نہیں۔ حضرت نبی کریم فخر بنی آدم سرور انبیاء خاتم الرسل کے خطوط اور وعظ ہیں۔ ہر مسلمان کے واسطے ان کا پڑھنا اور عمل کرنا موجب ہدایت ہے۔ اس جگہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ جو آپ نے مکہ معظمہ میں پڑھا اصل عربی بمعہ ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

الخطبۃ الاولی التی خطبہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ المعظمۃ

(۱)

عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ وانذر عشیرتک الاقربین خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد علی الصفا فہتف یا صباحاہ فقالوا من ھذا الذی یہتف قالوا محمد فقال یا بنی عبد المطلب یا بنی عبد مناف یا بنی قصی فاجتمعوا الیہ فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا تخرج بسفح ھذا الجبل اکنتم مصدقی قالوا ما جربنا علیک کذبا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک ما جمعتنا الا لھذا ثم قام فنزلت ھذہ السورۃ تبت یدا ابی لہب الی آخر السورۃ

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ ہے۔ جو آپ نے حکم خداوندی کی اطاعت میں تمام قوم کو اکٹھا کر کے ایک اونچے پہاڑ پر پڑھا۔ اور ساری قوم کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قوم کو آپ پر کس قدر اعتبار تھا کہ صرف آپ کے بلانے پر سب جمع ہو گئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں پہلا خطبہ

ابتدائی بعثت میں ... آنحضرت آزادی کے ساتھ وعظ نہیں کرتے تھے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیہ فاصدع بما تؤمر اور وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی۔ تو آپ کھلے طور پر آواز بلند بے خوف و خطر وعظ کرنے لگے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی غضب الٰہی سے ڈرانے اور ایمان پر رغبت دلانے لگے۔ یہاں تک ایک دن آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام رؤسائے قریش کو نام بنام پکار کر بلایا۔ کسی نے کہا۔ یہ کون پکارتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ محمد ہے۔

جب سب حاضر ہو گئے۔ تو آپ نے یوں وعظ کیا۔ کہ اگر میں خبر دوں۔ کہ اس پہاڑ کے نیچے سے کچھ لوگ اس ارادہ سے آئے ہیں کہ تم پر چھاپہ ماریں۔ اور تم کو لوٹیں۔ تم مجھے سچا جانو گے۔ یا جھوٹا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے صادق اور امین مشہور و مرجع خاص و عام تھے) اس لئے بالاتفاق بولے۔ کہ کیوں نہیں ہم نے تیری آج تک کوئی بات جھوٹی نہیں دیکھی۔ نہ کسی نے تم پر آج تک کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی ہے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اچھا تو میں تم کو اس عذاب شدید اور غضب الٰہی سے جو آگے آنے والا ہے۔ ڈراتا ہوں۔ اس وقت ابو لہب کو بڑا اشتعال آیا۔ اور آنحضرت کو برا بھلا کہنے لگا۔ اور کہا کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا ہے؟ پھر ابو لہب اٹھ کر چلا گیا۔ اور سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے۔ قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے۔ اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف فی تولہ ...

سنون دندان۔ تو آپ کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتا کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پلی ہو یا مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت جھڑتے ہوں۔ منہ میں بدبو آوے۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ...

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ناکارہ دیکھتے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہو ذرا ہماری ان حبوب کا استعمال فرمایئے۔ پھر دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ...

المشتہر۔ حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے پڑھا نہیں جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دیئے جاتے ہیں۔

درخواست دعا۔ ماسٹر عبد الحق صاحب احمدی سابق ملازم ڈاک خانہ بسرور حال مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاک خانہ کی طرف سے مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے جس میں بالکل بری ہوں لیکن تاہم احباب احمدی میرے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے ابتلاء سے بچاوے [illegible]

"دارالمحن"

اس دُنیا کو دارالمحن کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی فرد بشر مصیبتوں سے محفوظ نہیں۔ مومن پر بھی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور کافروں پر بھی۔ مابہ الامتیاز دو باتیں ہیں۔ غیر متقی۔ فاسق۔ کافر اس مصیبت سے برباد ہو جاتا ہے۔ مگر متقی۔ نیکوکار۔ مومن۔ ایسی مصیبت سے تباہ ہونے کی بجائے ترقی پاتا ہے۔ اس کے لئے مصیبتیں وہ کام دیتی ہیں۔ جو سنگ خالص صندل کے لئے گھِسنا۔ مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات یاد کرو۔ وہی قید اور سجن ان کے لئے بادشاہی کا موجب ہو گئی اور آپ نے وہ اعزاز پایا کہ تمام مصر کے مالی افسر بنے۔ اور پھر وہی بھائی جو اپنی طرف سے انھیں معدوم کر چکے تھے خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا۔ اب دیکھئے۔ صدہا مجرم ہمارے سامنے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ مگر ان کی قید ان کے لئے خیر و برکات کا باعث ہونے کی بجائے تباہی کا سبب ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ سے نکالے گئے مگر کیا انکا لنے کا انجام وہی ہوا۔ جو اور معمولی لوگوں کو نکالنے کا ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ لرادک الی معاد کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ شاہنشاہ بن کر اسی سرزمین میں داخل ہوئے۔

۳۔ حضرت ایوب کو بہت سی تکلیفیں پہنچیں۔ بیمار بھی ہوئے اہل و عیال جدا ہو گئے۔ مگر انجام دیکھو۔ "وھبنا له اهله ومثلهم معهم رحمة منا"۔ نہ صرف وہی بلکہ ان جیسے اور بھی خداوند کریم نے عطا کئے۔

۴۔ کئی مجرم پھانسی دئے جاتے ہیں۔ جو آخر کار ہلاک ہوتے ہیں اور اپنے جرم کے لحاظ سے مطعون خلائق ہو کر ملعون کہلاتے ہیں مگر حضرت عیسے علیہ السلام پر بھی ایسی ہی مصیبت پیش آئی۔ اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ وہی صلیب ان کے لئے شاہزادہ نبی کہلانے اور جیتے جی مع حواریوں کے جنت (کشمیر) میں پہنچانے کا موجب ہوئی۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دریا میں داخل ہوئے۔ اور فرعون بھی۔ اب دیکھئے۔ ایک ہی رنگ کی مصیبت خدا کے برگزیدہ کے لئے نجات اور مغضوب کے واسطے غرق کا سبب بن گئی۔

۶۔ کئی گڈرئے بکریاں چراتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریاں چرائیں۔ حتے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ مگر خدا نے ان برگزیدوں کو حیوانوں سے آدمیوں کا چرواہا بنا دیا

پس مذکورہ بالا مثالوں کو پیش نظر رکھ کر اے میرے عزیزو! جب کسی گروہ پر کوئی مصیبت پڑے۔ تو جلدی نہیں کرنی چاہیئے اور انجام کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ والعاقبة للمتقین (انجام اچھا پرہیزگاروں کا ہے) وارد و تنزیل ہو چکی ہے۔ ایسے موقعوں پر جلدبازی سے سلب ایمان ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

دیکھو سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے نکلنے پر جلدبازی سے تالی بجانے والے آخر شرمندہ ہوئے۔ جبکہ انہوں نے اُسے کچھ عرصہ کے بعد اپنا بادشاہ دیکھا۔ ۲۔ یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں پڑا ہوا۔ غلام اور قیدی دیکھ کر جو خوش ہوئے تھے۔ وہ آخر کار نادم ہوئے۔ ۳۔ خدا تعالے نے موسے علیہ السلام و خضر علیہ السلام کے قصے میں اس مسئلہ کو خوب سمجھایا ہے۔ دیکھو وہی کشتی کا پھاڑنا۔ دیوار بلا مزدوری بنا دینا۔ لڑکے کو [illegible] کر دینا۔ آخر میں بہت سے اسرار و مصالح و حکم کا جامع نکل آیا۔ بظاہر تو ایک امر مکروہ معلوم ہوتا تھا۔ الغرض جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمتوں سے خالی نہیں ہوتے جب بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار "بدر" میرے عزیز و محبوب بھائی فوت ہوئے ہیں۔ تو کئی نادانوں نے استہزاء و تمسخر سے کام لیا۔ اور بعض ضعیف الاعتقاد پریشان ہوئے مگر جب مفتی محمد صادق صاحب میرے مکرم دوست ان کے قائمقام ہوئے۔ تو اس حکمت الٰہی پر اور دن کا پتہ نہیں مگر میں نے تو سجدہ شکر کیا تھا۔ ایسا ہی اب حضرت میدان فصاحت مولانا عبدالکریم مخدوم الملت (غفر اللہ له) کی وفات پر داں کہتے ہیں۔ وہ رونق مشن قادیانی یعنی نفس ناطقہ تھے۔ اب ان کے جانے سے یہ کارخانہ سب [illegible] کا۔ مگر شاید انہیں معلوم نہیں۔ کہ یہ سلسلہ اس خدا کا سلسلہ ہے۔ جو حی و قیوم ہے۔ عجب نہیں۔ کہ اس قادر مطلق نے [illegible] کے لئے ایسا کیا ہو۔ کہ دیکھو ہم اس سلسلہ کو ان کے [illegible] دوگنی رات چوگنی ترقی دے سکتے ہیں۔ ایسی ایسی مصیبتوں سے مومنین کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ دیکھو جب جنگ احد میں شکست ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کی کئی حکمتیں فرمائیں۔ (۱) منافقین نکل جائیں۔ تاکہ یہ سلسلہ پاک سلسلہ رہے۔ (۲) ان مومنوں کے ایمانوں کا امتحان ہو جائے (۳) لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ یہ مومنین ایسے راسخ العقیدہ ہیں۔ کہ باوجود ایسی مصیبتوں اور ناکامیوں کے پھر بھی میدان نہیں چھوڑتے۔ پس مومن کا کام تو یہ ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو۔ تو سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہونے لگا ہے۔ جیسے زرگر سونے کو کچھ بنانے کے لئے (تاکسی محبوب کے زیب گلو ہو) آگ میں ڈالتا ہے۔ ایسے ہی جب مومن مصیبت میں پڑے تو سمجھے۔ خدا مجھے کچھ بنانے لگا ہے۔ اور اس سے بے عزتی اپنی تصور نہ کرے۔ کیا؟ (۱) یوسف علیہ السلام کے قید میں رہنے سے ان کی عزت میں فرق آگیا (۲) امام حسین علیہ السلام میدان کربلا میں بے خانماں شہید ہوئے۔ تو انکی وجاہت میں فرق آیا۔ (۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قید کئے گئے تو اب انہیں کوئی نہیں مانتا؟ (۴) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طائف والوں نے کیا سلوک کیا۔ مگر باایں ہمہ اب سوچو کہ نا ۃ کس معزز لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلی ال محمد۔ یہ آزمائشیں تو مومنین پر ضرور آتی ہیں۔ اور انہی سے مراتب بلند ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فتنّٰك فتونا (ہم نے تجھے خوب اچھی طرح آزمایا) ایسی ابراھیم علیہ السلام کی نسبت۔ اذ ابتلی ابراھیم ربه بكلمات فاتمهن۔ (۶) تمام مومنوں کی نسبت فرمایا۔ احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا آمنا وهم لا يفتنون۔ پھر بطور پیش گوئی فرمایا۔ ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (ضرور ابتلاء میں ڈالیں گے ان پانچ چیزوں سے۔ خوف (جنگ وغیرہ) بھوک۔ مالوں کا نقصان۔ جانوں کا نقصان۔ پیداوار کا نقصان) پس اے حضرات! ان باتوں سے نہیں گھبراتے۔ بلکہ ان ابتلاؤں کو خاص رحمت کی دین وری کا خیال کرتے ہیں۔ والسلام

خاکسار احمدی گجراتی از گولیکی ضلع گجرات

وہ قسم اشتہار جو امرتسر میں دیا گیا تھا اور جس کی قسم کی پرواہ کسی مسلمان نے نکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم **اعلان** نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیرو ونکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں (جس کی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے) کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان میں یا بعد میں ہمارے مقابل مخالفانہ اعتراض یا سوال نہ کریں

عالیجناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن الاتفاق سے سفر دہلی سے واپس تشریف لا رہے ہیں اور کوئی درخواست پر جو جماعت احمدیہ کی امرتسر قیام پذیر ہوئے ہیں اور آپ نے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گھنیا لال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دیں گے اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اسکی سچائی پر زبردست علمی دلائل پیش کریں گے جو معمولی رنگ کے علاوہ اسلام زندہ کرنے اور انوار و برکات پر مشتمل ہوں گے۔ اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کریں گے۔ اپنے دعاوی پر بھی دلائل دیں گے۔ اسلام اور آنحضرت صلعم و قرآن کریم کے کمالات کا بیان فرمائیں گے۔ پس جو ہمارے بھائی جماعت احمدیہ میں آپکی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہوں اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ چونکہ یہ جلسہ محض تبلیغ حق کیخاطر ہوگا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کا جلسہ منعقد کرنا نہیں ہے اس لئے کسی صاحب کو جلسہ کے اول یا درمیان یا آخر میں قطعاً بولنے کی اجازت نہیں ہے جو جناب اس غرض اور مقصد کو مد نظر نہ رکھ سکیں [illegible]

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
بدر نصرت کا محتاج ہے

آجکل بڑے بڑے شہروں میں جہاں ہر طرح کے سامان چھپائی لکھائی اور فروخت کے بآسانی میسر آجاتے ہیں۔ ان میں اخبارات کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ شاید ہی کوئی اردو کا ایسا اخبار ہو جو صرف اخبار کی آمدنی پر قائم ہو۔ ورنہ ہر ایک اخبار والا اخبار نویسی کے ساتھ اشتہارات۔ کتب فروشی۔ دوائی فروشی وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنا گذارہ چلا رکھتے ہیں۔ پھر جب کہ شہروں میں دنیاداری کی [illegible] چالی ہے؟ حالانکہ دنیا کے خریدار سب دنیا دار ہیں۔ تو ایک گاؤں میں ایک دینی اخبار کا کیا حال ہو سکتا ہے جو صرف دین کے لئے ہے جس کے طالب بہت ہی تھوڑے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے اخبار بدر قائم ہوا ہے اس کی حالت ہمیشہ کمزور و نازک رہی ہے۔ کوئی دو چار دن [illegible] گئے تو پھر وہی حالت تنگی اور تکلیف کی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اخبار الحکم بھی تو قادیان سے ہی نکلتا ہے۔ اور خوب چلتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ الحکم خوب چلتا ہے۔ ایسا کہ اب روزانہ ہونے کو ہے۔ خدا اسے قائم رکھے اور اس میں اور بھی ترقی دے۔ وہ روزانہ سے بھی بڑھ کر دن میں آج و شام دو دو دفعہ نکلنا شروع ہو۔ لیکن بدر سے الحکم کی ترقی کے متعلق چار باتوں کو مد نظر رکھنا چاہیئے

اول۔ وہ کتنے سالوں سے ہے۔ اپنی ابتدائی حالت میں بعض دفعہ اگر کسی مہینہ میں صرف ایک دفعہ ہی نکلتا تھا۔ تو بھی بیرونی احباب اس کو اس کو غنیمت جانتے تھے۔ چونکہ صرف ایک ہی اخبار تھا۔ اس کی کوئی بے قاعدگی دل کو بری نہ لگتی تھی۔ دوم۔ اس وقت ایک ہی اخبار ہونے کے سبب قوم نے اس کی اس قدر عزت کی کہ بعض نے سو سو روپیہ تک کی یکمشت یا سالیانہ امداد دی۔ اس کا چندہ بعض احباب نے دس دس [illegible] روپیہ دیا۔ الغرض ایک کثیر رقم کے ساتھ الحکم کی امداد کی گئی اور [illegible] کی گئی۔ سوم۔ بعض بزرگان دین نے اپنی بیش قیمت تصنیفات اور نادر تالیفات الحکم کو بلا اجرت [illegible] سے کارخانہ کو بڑی مدد ملی۔ چہارم۔ ان امداد کی [illegible] کہ ابتدائی سالوں میں صاحب اخبار الحکم اخبار نویسی کے بعض دیگر کار و بار کر کے گھر کا بھی خرچ [illegible] کرتے تھے۔ اور جس طرح بھی ہو سکتا تھا۔ اخبار کو چلاتے تھے [illegible] اخبار [illegible] کوئی [illegible] اس [illegible] قومی اخبار [illegible] الحکم بیاشتے قوم [illegible] پر [illegible] جا [illegible] سبقت کی تو الحکم سے گیا۔ اور نہ اس کا مالک اپنے دنیوی کاروبار سے ایسا فارغ اپنے آپ کو رکھ سکتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں بیٹھ رہے اور جس طرح ہو سکے۔ اخبار چلائے۔ بلکہ اس کو ایڈیٹری اور منیجری کے واسطے ایک پچاس روپے ماہوار کا ملازم رکھنا پڑا۔ حالانکہ بعض مہینوں میں اخبار کی کل آمد پچاس سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے۔ نہ اس کے واسطے احباب کی طرف سے کوئی بڑے ڈونیشن اور یکمشت یا سالیانہ امداد حاصل ہوتی ہے۔ نہ اس کی قیمت اتنی بڑی ہے۔ کہ یہی تھوڑے خریداروں میں کافی ہو سکے۔ نہ اس کے کارخانہ کو کسی بیش قیمت تصانیف کے ساتھ امداد دی گئی ہے۔ الغرض ان تمام فوائد میں سے جو اخبار الحکم کے واسطے حاصل تھے۔ بدر کے واسطے کوئی بھی نہیں۔ اور بعض اب ہو ہی نہیں سکتے۔

باوجود اس کے میں اپنے تجربہ کے ساتھ یہ کہنے کو تیار ہوں۔ کہ اگر خریداروں کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہنچ جائے اور بعض ذی مقدرت دوست کچھ قدر یکمشت یا سالیانہ امداد دیں۔ اور پروپرائٹر صاحب تجارتی اصول پر کچھ رقم یکمشت جمع کرا دیں۔ تو اخبار [illegible] موجودہ [illegible] میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال تک اپنا [illegible] نکال سکتا ہے۔ اس وقت خریداری کی تعداد ۸۰۰ سے کچھ زیادہ ہے۔ اور اگر تمام خریدار اپنی اپنی جگہ تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے ایک ایک دو دو خریدار بھی پیدا کر دیں۔ تو اخبار کے چل نکلنے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی۔

حضرت اقدس [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ کہ یہ اخبار بند نہ ہو۔ تاکہ سلسلہ کے نشانات کے دو گواہ قائم رہیں۔ اس واسطے میں اس تحریک کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ذی مقدرت احباب اخبار بدر کے قیام کے واسطے اس وقت کچھ امداد یکمشت عطا فرماویں۔

۲۔ نئے خریدار پیدا کئے جاویں۔

اور تیسری بات میں صاحب پروپرائٹر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب انہوں نے یہ قومی کام اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ تو اس سے بے پرواہی نہ کریں۔ [illegible] طرح ہو سکے۔ ایک دفعہ اس کے واسطے ایک سال کا سرمایہ جمع کرا دیں۔

اس وقت ایسی مشکل ہے کہ ملازموں کو تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اخبار کی روانگی کے واسطے بعض دفعہ ٹکٹ نہیں ملتے۔ اب زیادہ کیا کہوں۔ اگر صاحب پروپرائٹر نے اور دیگر احباب نے [illegible] نہ کی۔ تو پرچہ جاری رہے گا [illegible] مشکلات کا سامنا [illegible]

بالآخر میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح [illegible] بدر کے میدان میں باوجود اذلہ ہونے کے خدا کی نصرت مسلمانوں پر نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح اس بدر پر ایسی تنگی کے وقت خدا کی نصرت نازل ہو۔ آمین ثم آمین۔

محمد صادق۔ عفی اللہ عنہ۔ مینجر۔

سوادیشی تحریک پر
حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے

آجکل بنگالیوں کو بالخصوص اور ان کے دیکھا دیکھی ہندوستان کے دیگر علاقہ کے آریوں اور ہندوؤں کو بالعموم یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یورپ کی اشیاء کو قطعاً حرام کر کے صرف ہندوستانی ساخت کی اشیاء کا استعمال کریں۔ لدھیانہ میں ایک ہندو صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے یہی ذکر چھیڑا۔ کہ ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے۔ ان کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں اور سوادیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا۔ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ ہر جگہ غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔ ہم سنتے ہیں کہ ولایت بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر سمجھے جاتے ہیں۔ کئی لوگ۔ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو۔ اور سوادیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اس کو پسند کرتی ہے۔ کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں۔ اور حرفت اور تجارت میں ترقی کریں۔ لیکن موجودہ تحریک سوادیشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے۔ اور دراصل اس تحریک کی ابتداء ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی اس کی جڑ ہے۔ اس واسطے یہ امر منحوس معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے تمام حرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر جب تک بحال نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوں گی۔ غرض موجودہ تحریک سوادیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے۔ قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سوادیشی کریں گے۔ آپ کی جماعت اس میں شامل ہو۔ حضرت نے بوجوہات مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہیں فرمایا۔ کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی ان میں شامل ہو۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین

تفسیر القرآن ۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ۔
تفسیر سورۃ جمعہ ۔ مصنفہ حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب ۔ ۴؍
اعجاز احمدی ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ ا؍
تحذیر المومنین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۔ ۲؍
انعام الناس ۔ " " " " ۳؍
سواء السبیل ۔ " " " " ۱۰؍
کشف الالتباس ۔ " " " " ۱؍
ایقاظ النائمین ۔ " " " " ۳؍
موعظہ حسنہ ۔ " " " " ۱؍
صیانۃ الناس ۔ " " " " ۱۰؍
سراج المہادئین ۔ " " " " ا؍
القرقان ۔ " " " " ۲؍
قول الصحیح ۔ پنجابی نظم ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ا؍
عاقبۃ المکذبین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ا؍
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اوّل و دوم ۔ سواء السبیل حصہ اوّل
مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۴؍
الکتر دیم ۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵؍
رویائے صالحہ ۔ " " " " ۴؍
شہادت آسمانی حصہ اوّل و دوم ۔ " " ۱؍
وفات مسیح پنجابی نظم ۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲؍
السامی دُعا ۔ رب کل شئی خادمک ۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۔ ۱؍
پنجابی کامن ۔ مستورات کے لیے ۱؍
نظم ۔ برائے مستورات ۱؍
سلاسل الفضایل ۔ یہ رسالہ عربی مین ہے اور اردو مین ترجمہ کیا گیا ہے ۲؍
سیرۃ النبی ۔ عربی مترجم اردو ۱؍
تحفۃ الشائقین ۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرۃ اقدس کی مدح مین ۱؍
سلاسل الفضایل ۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لیے ہے ۱؍
کلمۃ الفصل ۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان مین ۱؍
رسالہ فدک ۔ شیعون کے رد مین ۲؍
انباء الغیب ۔ مولانا عبد اللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی
حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۱؍
مجموعہ دُعا ۳؍
تعلیم القرآن ۱؍
اسم اعظم ۱؍
لیکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۱؍
کرشن اوتار ۔ ہندی نظم ۱؍

مسیح کی آمد ثانی ۳؍
کامن احمدی
غلام احمد قادیانی ۔ سنہ تصنیف میں اس مبارک نام مین تمام خطبہ الہامیہ و تریاق القلوب کا فوٹو و قصیدہ اور فتوے مخالفت جو بیاد گار شعر لکھے گئے ہین ۔
عدم نجات مذہب پادری ۔ مصنفہ شیخ اللہ دین صاحب اعظم انجمن حمایت اسلام ۱؍
مباحثہ مابین شیخ اللہ دین صاحب اعظم انجمن لاہور اور پادری احمد مسیح صاحب اعظم بی اے مشن کیمبرج وہی قیمت ۴؍
لیکچر لاہور ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ ۲؍

اجرت اشتہارات

یکبار	یکماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ربع کالم

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن ۱ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بحساب ۵؍ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لین ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۔۔ روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۔۔ روپیہ سالانہ ہوگی ۔ انکو اخبار مفت ۔ لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہین رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہین ۔ درخواست رکھتے ہین کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ مین انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنین یا کتب خانے ہر علم مین ایسے ہین کہ اگر وہان بدر بھیجا جاوے ۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو ۔ کیا ناظرین اس کار خیر مین حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہین ؟

عمدہ ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین ۔

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم ۔ بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن ۔ جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی آفرینش قرآن مجید سے تقصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے ۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین ۔ نہایت عمدہ ہے ۔ شیرین بیان ہے ۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ۔۔ مجلد ۔۔ (۲) حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت مین تمام ہر جلد ۔۔ وہی مین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ۔۔ مجلد ۔۔ (۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی ۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین ۔ قیمت مجلد ۔۔ (۴) تذکرۃ القرآن ۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء ۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۔۔ (۵) تفسیر سورۃ فاتحہ و پارہ الم ۔ قیمت ۔۔ (۶) تفسیر پارہ عم قیمت ۔۔ (۷) مفتاح القرآن ۔ صرف و نحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو دان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۔۔ (۸) مفتاح العربی اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے ۔ قیمت ۔۔ (۹) جامع العلوم ۔ یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو ۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے ۔ جس مین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ تقاطر ماسلے جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) الطب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۔۔ مجلد ۔۔ محصولڈاک علاوہ (۱۰) میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی تیسرا طبع ہے قیمت ۔۔ مجلد ۔۔ (۱۱) مفید عام ۔ علم طب انگریزی کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کیساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت ۔۔ (۱۲) تشخیص الامراض ۔ اس مین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت ۔۔ (۱۳) رسالہ اعضائے مخصوصہ ۔ اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے ۔ قیمت ۔۔ (۱۴) مفید النساء والصبیان ۔ اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آتے ہین یا دائی اور ان کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۔۔ (۱۵) الذکر الحکیم نمبر ۱ ۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۔۔ (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲ ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے ۔ قیمت ۔۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین
فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پرنٹر کے چھاپا گیا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

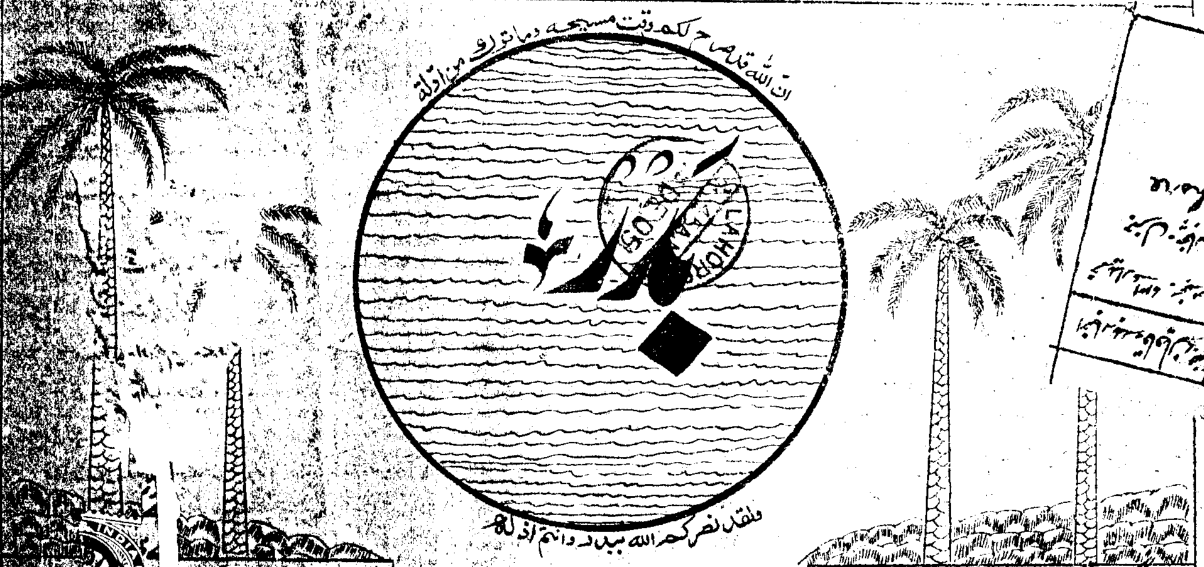

چہ گویم باتو گر آئی چہ ادر قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی [illegible]
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۸	۔شوال ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء عیسوی	سلسلۃ القدیم [illegible]
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح موعود احمد مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	للعہ
معاونین برضائے خود	عـــہ / صـہ / ــے

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	عا	ــے
ششماہی	عہ	عہ ۱
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یک ماہ		۶
فی پرچہ	۱	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہمانجائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک نیز از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدمے دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے [illegible]

[illegible]

جالت [illegible] قضا [illegible] قبول کریگا [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۳- دسمبر ۱۹۰۶ء - ۱- کَبُرَتْ فِتْنَۃً

۱۴- دسمبر ۱۹۰۶ء - ۱- جَاءَ وَقْتُکَ - وَنُبْقِی لَکَ الْآیَاتِ بَاہِرَاتٍ

۲- قَرُبَ وَقْتُکَ وَنُبْقِی لَکَ الْآیَاتِ بَیِّنَاتٍ

ترجمہ- ۱- فتنہ بڑا ہو گیا۔

۱- تیرا وقت آگیا۔ اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھیں گے

۲- تیرا وقت قریب آگیا۔ اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔

فرمایا:- ان الہامات میں الفاظ باہرات بینات صفت کے طور پر نشان کے حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کھلے نشانات اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قائم رہیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کے لطف عنایات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے۔ اور اس میں بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلی دیتے ہیں۔ کہ تم تردد نہ کرو۔ اس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کر دیں گے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ باہرات اور بینات کیا ہیں۔ مگر ایک بڑے شکر اور سجدہ کا مقام ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کریگا۔ جن سے بہت تبدیلی ہوگی۔ اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑے گا۔

ایک پرانا الہام حضرت صاحب نے دوبارہ سنایا اور وہ اس طرح سے ہے۔

بہت سے حادثات اور عجائب کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔

القول الطیب

۱۴- دسمبر ۱۹۰۶ء - دو آدمیوں نے بیعت کی۔ ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں۔ اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے۔ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں۔ وہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے۔

قادیان میں سکھا شاہی

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

چونکہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی۔ درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھا کر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے ہیں۔ آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھے جاتے ہیں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھے جاتے ہیں اور یہ حالات اب نہائت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ قادیان کے سکھوں کی جماعت نے بارہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہو گئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کسیاں اور ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کسیوں کے خرید سے بے فکر ہو چکے ہیں۔ انہیں جب ضرورت ہوتی ہے وہ حملہ کر کے چھین لے جاتے ہیں۔ اور ہم خاموشی کے ساتھ ان کی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہیں لیکن اب صبر کی حد ہو چکی۔ زیادہ انتظار کرنے کی طاقت ہم میں نہیں رہی۔ اس لئے ہم متواتر ان کے مظالم مقامی اور ذمہ وار حکام کو سنائیں گے۔ اور اپنے درد کی دوا انہیں سے چاہیں گے۔

اب تازہ واقعہ ۱۴- دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کا ہے۔ کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوہ کر کے آپڑا۔ اور اس غریب کو سخت مارا۔ وہ کسی طرح ان کے قبضہ سے نکل کر بھاگا۔ اور بھاگ کر اس نے اپنے مکان میں گھس کر پناہ لی۔ تو یہ سکھا شاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اس کے دروازے پر پہنچے۔ دروازے کو توڑنے کی کوشش کی۔ اور سخت گالیاں دیتے رہے کوئی اندر اینٹیں پھینکتا تھا۔ کوئی کچھ۔ بڑی تشویش ہوئی۔ آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان کو اطلاع دی گئی۔ وہ سنتے ہی موقعہ واردات پر پہنچے۔ اور انہوں نے اگرچہ نہائت عقلمندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا لیکن یہ لوگ بہت بڑے جوش میں ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ کہ بس مار دو اور خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں مظلوم احمد نور نے جا کر دی جس پر منشی سندھی خان صاحب ہیڈ کنسٹبل تفتیش کے لئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آئے اور انہوں نے نہائت سلامت روی کے ساتھ جیسا کہ ان کی عادت میں ہے۔ موقعہ واردات کو دیکھا۔ اور سب کے بیانات لئے اور ۱۲ اکس کو ملزم قرار دیکر ۱۸ تاریخ کے لئے مقدمہ چالان کرنے کے واسطے مقرر کیا۔ یہ تو معمولی بات ہے

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں جنکی بابت غالباً بعض لوگ گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدد لے سکیں گے کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جس کے متعلق مقامی ذمہ وار حکام یقیناً بے خبر نہ ہونگے۔ قادیان کے بے طرفدار ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملے کر چکے ہیں۔ ایسی سکھا شاہی سرکار انگریزی کے راج میں سخت اندھیر ہے۔ اور اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو ہماری جان۔ مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔ اور اس امر میں ایڈیٹر الحکم کو محض اس وجہ سے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا رہتا ہے۔ خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے۔ جس کے لئے میں اپنے ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جن لوگوں کا یہ مجمع خلاف قانون ہو رہا ہے۔ اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہیں۔ اور اس کی تہ میں جو امر ہے۔ اس کا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جاوے گا۔

خدا کی تازہ وحی

۱۶- دسمبر ۱۹۰۶ء - قَالَ رَبُّکَ إِنَّہٗ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا یُرْضِیْکَ - رَحْمَۃً مِنَّا وَ کَانَ أَمْرًا مَقْضِیًّا - قَرُبَ مَا تُوعَدُونَ

۲- أَمْرٌ نَافِذًا

ترجمہ- کہا تیرے رب نے۔ تحقیق وہ نازل کرنے والا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ رحمت ہے ہماری طرف سے۔ اور یہی ابتداء سے مقدر اور فیصلہ شدہ امر ہے۔ قریب ہے وہ شے جس کا تم وعدہ دئے گئے ہو۔

میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے۔ یعنی اٹل ہے۔

قیمت پیشگی

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت کے وصول ہونے کے اخبار کو جاری رکھنا ایک بڑے سرمایہ کو چاہتا ہے۔ جو بدر کیواسطے سر دست میسر نہیں اس واسطے خریداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جب تک اخبار اپنے فنڈ سے چلنے کے قابل نہیں ہوتا سب صاحبان قیمت پیشگی سے اس کی امداد کیا کریں۔ اگر یہ قاعدہ عام بنایا جائے۔ تب تو سہولت کے ساتھ اخبار کے باقاعدہ چلنے کے سامان مہیا ہو سکتے ہیں۔ ورنہ بہت مشکل پیش آتی ہے لہذا ۱۹۰۶ء کی قیمتیں وصول کرنے کیواسطے آئندہ سال کا پہلا یا دوسرا پرچہ سب صاحبان کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا امید کہ وصول کر کے مشکور فرمائیں گے

فصل دین

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ایک شاگرد نے رخصت کے وقت آپ سے بعض علوم کی کتب اور نصیحت کے متعلق سوال کیا۔ مولوی صاحب نے ایک چھوٹا کاغذ لکھ دیا۔ اگرچہ وہ اس کی استعداد کے متعلق خاص ہے تاہم اس کا شائع کرنا عام فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ سائل کا نام ہی اس مضمون لکھوانے کے واسطے مبارک سرخی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ ادعیہ میں۔ الحمد۔ معوذتین۔ استغفار۔ لاحول۔ ربنا آتنا الخ اور درود شریف ہیں۔

۲۔ ترجمہ قرآن۔ شاہ ولی اللہ شاہ رفیع الدین۔

۳۔ تصوف۔ فتوح الغیب۔ عوارف۔

۴۔ زمانہ نبوی کے لئے۔ زاد المعاد۔

۵۔ خلافت کے لئے اشہر المشاہیر۔ الفاروق شبلی۔

۶۔ بزرگان امت کے علماء۔ امام ابوحنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی امام احمد۔ امام بخاری۔ شیخ ابن تیمیہ۔ شیخ ابن قیم ولی اللہ ہیں۔ اور اولیاء میں فضیل عیاض۔ ابوالحسن۔ جنید۔ سید عبدالقادر مورخ ابن خلدون ابن جریر طبری۔ ذہبی۔ ابن ہشام ہیں۔

۷۔ خیر القرون کے لئے تذکرہ حافظ ذہبی۔ اور تصنیفات امام محمد شیبانی ہیں۔

۸۔ ایام العرب

موعظۃ مودع

۱۔ استغفار۔ لاحول۔ الحمد۔ درود۔ اور دعائیں بہت کیا کرو افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور توحید اس کا منشاء ہے صواب توحید میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ میں السابقون الاولون من المہاجرین والانصار کی اتباع ہے۔ اور بس

۲۔ اطاعت واتباع امام لابد ہے۔ اور اس کی تعلیم سردست کشتی نوح میں موجود ہے۔ اصل ذریعہ دعا۔ اور اگر کسی سے محبت کرو۔ تو للہ کرو۔ اور اگر کسی سے بغض کرو۔ تو صرف محض اور للہ ہو۔ دوام تعلق کے لئے اہدنا الصراط والی دعا ہے والدہ۔ بی بی۔ اخوان۔ اور اقارب سے اصلاح اور اعرف معاشرت کرتے رہو۔ صدقہ وخیرات میں چندہ لواہب الحق میں ہوشیار رہو۔ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں چست رہو۔

نورالدین۔ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ قادیان

ریویو

دبدبۂ آصفی۔ یہ ایک اخلاقی علمی تاریخی مضامین کا ماہوار رسالہ ہے۔ جو محبوب پریس علاقہ بشکاری حیدرآباد دکن سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں مشرقی اور مغربی علوم کے متعلق مختصر مفید اور دلچسپ مضامین درج ہیں اور ان کے علاوہ غزلیں ریویو اور مختلف اشتہارات بھی درج ہوتے ہیں۔ عام قیمت سالیانہ مبلغ للعہ ہے۔

محبوب الکلام۔ یہ ایک ماہوار رسالہ ہے اور مذکورہ بالا مطبع سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر سرمہاراجہ بہادر ہیں۔ جو سرکار نظام دکن کے وزیر اور شاگرد ہیں۔ اس میں مختلف شعراء کی تازہ نظمیں اور اشعار ماہ بماہ درج ہوا کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عہ سالیانہ ہے۔

کارخانہ سیاہی۔ الٰہ آباد کے کارخانہ سیاہی بنام دی امپیریل کیمیکل اینک مینوفیکٹری نے ہمارے پاس انگریزی بلیو بلیک کی دو چھوٹی شیشیاں برائے ریویو ارسال کی ہیں۔ ہم بخوشی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ سیاہی لکھنے میں صاف اور روشن ہے۔ اور فونٹین پین ہی لکھنے کا کام بخوبی دیتی ہے۔ ولایت سے منگوانے کی بجائے ان کا استعمال کرنا سستا پڑیگا۔ اور کام اتنا ہی بلکہ بعض سے اچھا۔

تاج ونشان۔ یہ ایک سو صفحہ کی کتاب ہے جس میں مصنف نے نہایت محنت کے ساتھ قدیم اور جدید شاہی تاجوں اور پگڑیوں اور ٹوپیوں کے نقشہ جات بہم پہنچا کر صفائی سے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف جناب محمد رفیع اللہ صاحب رضوی عالی سابق ایڈیٹر ابن گزٹ ہیں اور کتاب صاحب مذکور سے مطبع سرکاری ریاست بھوپال میں مل سکتی ہے۔

رسید زر

۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ مولوی صفدر حسین صاحب ورنگل [illegible]
۴۔ " " ۔ فضل الدین صاحب چلہ [illegible]
۴۔ " " ۔ شیخ احمد صاحب جیسکے [illegible]
۴۔ " " ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب [illegible]
۴۔ " " ۔ مرزا نیاز بیگ صاحب [illegible]
۶۔ " " ۔ محمد شفیع صاحب سوداگر لودیانہ [illegible]
۹۔ " " ۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی [illegible]
۹۔ " " ۔ مرزا حکم علی صاحب رسول [illegible]
۹۔ " " ۔ منشی محمد حیات صاحب سکھر تو [illegible]
۱۰۔ " " ۔ عبداللہ درزی۔ جھنڈو شاہی [illegible]
۱۱۔ " " ۔ منصب علی خان صاحب قادیان [illegible]
۱۱۔ " " ۔ ماسٹر عبدالحق صاحب۔ قادیان [illegible]
۱۶۔ " " ۔ غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر کراچی [illegible]
۱۶۔ " " ۔ ماسٹر محمد سعید صاحب کوہاٹ [illegible]
۱۶۔ " " ۔ عبدالحکیم خان صاحب جگادھری [illegible]

۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ شیخ عنایت اللہ صاحب افسر پولیس لائن مظفرگڑھ [illegible]
۱۶۔ " " ۔ محمد یوسف صاحب عرائض نویس ملتان [illegible]
۱۷۔ " " ۔ شیخ خدا بخش صاحب منصف درجہ اول مردان [illegible]
۱۷۔ " " ۔ مستری امام الدین صاحب قادیان [illegible]
۱۹۔ " " ۔ گلاب الدین صاحب مدرس گل محل رہتاس [illegible]
۱۸۔ " " ۔ طالع مند صاحب سفید پوش راولپنڈی [illegible]
۱۸۔ " " ۔ مسٹر محمد علی خان صاحب۔ شاہ جہان پور [illegible]
۱۸۔ " " ۔ غلام محمد صاحب مدرس مڈل سکول ٹانچہ [illegible]
۲۰۔ " " ۔ مینیجر کمرشل سائیکل ہاؤس لاہور [illegible]
۲۰۔ " " ۔ ایس۔ ایم۔ یوسف۔ انبالہ [illegible]
۲۱۔ " " ۔ حیات محمد صاحب گلہاراں [illegible]
۲۱۔ " " ۔ علی محمد صاحب نجیب آباد [illegible]
۲۱۔ " " ۔ سلطان احمد صاحب قاضی کوٹ [illegible]
۲۱۔ " " ۔ غلام مصطفےٰ صاحب لاہور [illegible]
۲۱۔ " " ۔ نواب خان صاحب۔ جہلم [illegible]
۲۳۔ " " ۔ احمد شیر خان صاحب تھانہ مٹو [illegible]
۲۳۔ " " ۔ سید محمد صاحب جھنڈا نوالی [illegible]
۲۴۔ " " ۔ محمد میر حسن صاحب آگرہ [illegible]
۲۳۔ " " ۔ احمد شاہ صاحب مترجم جالندھر [illegible]
۲۴۔ " " ۔ محمد عمر حیات صاحب پھلور [illegible]
۲۴۔ " " ۔ رکن الدین صاحب۔ ہرچوکے [illegible]
۲۴۔ " " ۔ مردان علی صاحب۔ حیدرآباد دکن [illegible]
۲۶۔ " " ۔ عبداللہ بیگ صاحب سیالکوٹ [illegible]
۲۶۔ " " ۔ خادم علی صاحب پسرور [illegible]
۲۹۔ " " ۔ امام الدین صاحب کریم [illegible]
۳۰۔ " " ۔ الٰہ داد صاحب قوم گوجر معرفت حکیم محمد قاسم صاحب [illegible]
۴۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ ماسٹر [illegible]
۴۔ " " ۔ محمد عبدالعزیز صاحب رعکور [illegible]
۵۔ " " ۔ غلام رسول صاحب طالب علم گرگی [illegible]
۶۔ " " ۔ محمد حسین صاحب۔ پٹیالہ [illegible]
۷۔ " " ۔ صوفی عبدالرحمان صاحب بالیر کوٹلہ [illegible]
۷۔ " " ۔ مولوی امام علی خان صاحب بسی [illegible]
۸۔ " " ۔ عبدالواحد صاحب سیالکوٹ [illegible]
۱۱۔ " " ۔ فیروز علی صاحب رستہ [illegible]
۱۱۔ " " ۔ محمد نواب خان صاحب تحصیلدار گوجرات [illegible]
۱۴۔ " " ۔ نامعلوم الاسم براہ بمبئی [illegible]
۱۵۔ " " ۔ سید جلال صاحب بہبرا [illegible]
۱۵۔ " " ۔ وزیر علی صاحب مولین [illegible]
۲۰۔ " " ۔ میاں عبدالرشید صاحب مالک مطبع [illegible]
۲۰۔ " " ۔ حاجی عبدالرحمان صاحب [illegible]
۲۰۔ " " ۔ میاں عبدالسلام صاحب [illegible]

پردہ

مولوی فضل الٰہی صاحب احمد آباد ضلع جہلم نے تحریر فرمایا ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب سے سوال مندرجہ ذیل کا جواب دریافت کر کے بذریعہ اخبار بدر شائع کیا جائے۔ تاکہ دیگر ناظرین اخبار بدر کو بھی فائدہ پہنچ جائے۔ لہٰذا اس کا جواب بعد ملاحظہ حسب الحکم جناب حضرت مولوی نورالدین صاحب شائع کیا جاتا ہے۔

سوال۔ قرآن شریف اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے کن اشخاص سے عورت کو پردہ کرنا جائز ہے؟

جواب۔ اگرچہ پردہ پر رسالہ میگزین میں ایک بڑا وسیع مضمون لکھا جا چکا ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے زیادہ قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ مگر بعض آدمیوں کا قاعدہ ہے کہ لمبے مضامین پر زیادہ غور نہیں کرتے اور نہ ہی پڑھتے ہیں اور مختصر تحریر کو شوق سے پڑھ جاتے ہیں۔ دوسرے مولوی صاحب موصوف کی درخواست کو بغیر منظور کئے فائل کر دینا مناسب نہیں جانا۔ اس واسطے مختصر سا جواب دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر انسان اس سے فائدہ اٹھائے

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے مندرجہ ذیل اشخاص سے عورت کو پردہ نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور اس کے سوا سب سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

خاوند۔ اپنا باپ۔ خاوند کا باپ۔ اپنا بیٹا۔ خاوند کا بیٹا۔ بعض عورتیں بیاہی جاتی ہیں۔ تو ان سے پہلے بھی اس مرد کی شادی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس خاوند کا پہلی بیوی سے بیٹا ہوتا ہے۔ پس اس سے بھی پردہ کرانا جائز نہیں۔ یہ خاوند کا بیٹا کہلائیگا اور جو لڑکا ان دونوں میاں بیوی سے ہو۔ یا اس عورت کا پہلے بھی کہیں نکاح ہوا تھا۔ اور اب دوسری بار ہوا ہے۔ اور پہلے خاوند سے کا جس کا بیٹا ہے۔ تو وہ اس عورت کا بیٹا کہلائے گا۔ اس سے بھی پردہ کا حکم نہیں۔ بھائی۔ بھتیجہ۔ بھانجا۔ صرف اپنے رنگ اور طرز کی عورتوں سے۔ غلاموں سے۔ ایسے خدمتگار مردوں سے جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے۔ مثلاً بہت بڈھا یا مخنث مرد۔ ایسے لڑکے جو نابالغ ہیں۔ ان کے سوا سب سے پردہ کرنا کرانا ضروری ہے۔ یا مختصر الفاظ میں یہ گر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جن سے نکاح جائز ہے ان سے پردہ کرانا بھی جائز ہے۔ یہ تو قرآن شریف کا حکم ہے اور حدیث میں یوں حکم ہے۔ کہ ایک روز ام سلمہ و میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھی تھیں۔ کہ عبداللہ ابن ام مکتوم جو کہ نابینا تھی۔ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو بیویوں کو فرمایا۔ کہ تم پردہ میں ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حرج ہے۔ نہ وہ دیکھتا ہے۔ نہ معلوم کر سکتا ہے کہ کون بیٹھی ہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ کہ وہ تو نہیں دیکھتا۔ پر تم تو ضرور اسے دیکھتی ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ نابینا شخص سے بھی پردہ کرانا ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح سے مرد کو خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ غض بصر کرے۔ ایسے ہی عورت کو بھی حکم ہے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔

بعض لوگوں کا قاعدہ ہے۔ کہ بسا اوقات ایک غیر مرد کو کسی غیر عورت سے کسی وجہ سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور وہ دونون آپس میں دینی یا دنیاوی بھائی بہن یا ماں بیٹا بن جاتے ہیں جس کے باعث ان کے درمیان سے پردہ بالکل اٹھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے دل سے ہی فیصلہ لے لیتے ہیں۔ کہ ہمیں اب پردہ کی ضرورت نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے جن اشخاص کو پردہ کے حکم سے مستثنیٰ کیا ہے۔ ان میں یہ نہیں ہے دوسری یہ بھی پختہ دلیل ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں مومنوں کی مائیں تھیں۔ ان سے بڑھ کر کوئی روحانی ماں نہیں ہو سکتی۔ پس جس صورت میں کہ وہ بھی تمام مومنوں سے پردہ کیا کرتی تھیں۔ تو دوسرے کسی کو کیا مجال ہے کہ وہ اس کے سوا کوئی اور راہ تلاش کرے۔

عام طور پر یہ رسم بھی پھیل گئی ہوئی ہے کہ بعض بڑے بڑے پابند پردہ اور شریف خاندانوں کے گھروں میں بھی غیر عورتیں بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے چلی جاتی ہیں۔ جو بعض اوقات بڑی مصیبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ قرآن شریف میں عام عورتیں نہیں بیان ہوا۔ بلکہ نسائھن آیا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ اپنے ہی رنگ کی عورتیں۔ پس غیر عورتوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے متعلق مولوی نورالدین صاحب ایک اپنی کہانی سنایا کرتے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب نے فائدہ رسانی کی غرض سے اکثر دفعہ بیان فرمایا ہے۔ اور نیز چونکہ اس سے بھی ایک سبق ملتا ہے۔ اس واسطے میں بھی اس کو لوگوں کی عبرت اور فائدہ رسانی کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ جن دنوں والدہ عبدالحی سے میری شادی ہوئی تو انہی دنوں میرے ایک دوست نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ میری بیوی آپ کے گھر میں آپ کی بیوی کو ملنے کے لئے جانا چاہتی ہے۔ چونکہ میرا وہ دوست تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے اجازت دیدی۔ جب وہ میری بیوی کے پاس گئی۔ تو میری بیوی کو دیکھکر اس نے اپنے منہ سے تاسف کے کلمات نکالے اور بہت رنج ظاہر کیا۔ کہ اے بی بی تیرے ماں باپ نے تم پر بہت ہی ظلم کیا ہے۔ جو تجھے تیرے باوا کی عمر کے مرد کے ساتھ بیاہ دیا۔ تجھے خوشی کیا ہوتی ہوگی۔ بلکہ تو تو اسے دیکھ کر دل میں آہیں بھرتی ہوگی۔ دیکھ میں نے جہاں اپنی لڑکی کی شادی کی ہے۔ وہ لڑکا اس کا ہم عمر۔ نوجوان۔ بڑا خوبصورت ہے۔ اور ہر وقت وہ بہت کھیلتے رہتے ہیں۔ اور خوشی میں زندگی بسر ہوتی ہے۔ جب اس نے یہ باتیں کہیں۔ تو میری بیوی نے مجھے فوراً بلا کر کہا۔ کہ آپ ایسی عورتوں کو اندر میرے پاس بھیجتے ہیں جو ایسی باتیں مجھے کہتی ہیں۔ وہ عورت تو اسی وقت چلی گئی اور میں قدرت کے تماشہ کا منتظر رہا۔ کہ دیکھئے۔ وہ پاک ہستی کیا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ میری تحقیر کر گئی۔ اور اسے اپنے داماد پر بہت اترائی تھی۔ خدا کی قدرت تھوڑے عرصہ کے بعد اس کا وہ داماد جس کو اس نے موٹا تازہ ہٹا کٹا اور نوجوان خیال کر کے لڑکی دی تھی بعارضہ دق مر گیا۔ اور میں محض خدا کے فضل اور اس کی حفاظت سے اب تک آپ لوگوں میں زندہ موجود ہوں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ اپنے گھروں میں غیر عورت کو بغیر دریافت آنے نہیں دینا چاہیئے۔

بعض گھروں میں یہ بھی دستور دیکھا گیا ہے۔ کہ ان میں جو غیر بچے مثلاً خدمتگار وغیرہ عالم نابالغی میں کام کرتے ہیں۔ اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کو اس خیال سے کہ وہ انہی گھروں میں پلے ہیں۔ اندر آنے سے یا کم از کم اطلاع کر کے اندر آنے سے روکا نہیں جاتا۔ یہ بھی نقصان دہ رسم ہے۔ اور قرآن شریف اور حدیث کی رو سے غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ان غیر لوگوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم ہے۔ جنکو عورتوں کی خواہش نہ ہو۔ یا وہ بچے جو ابھی نابالغ ہوں۔ جب وہ بالغ ہو جائیں۔ تو فوراً ان سے پردہ کرانا چاہیئے۔ یہ ہے پردہ کا حکم۔ اب میں مختصر طور پر بعض لوگوں کی آگاہی کے لئے یہ لکھتا ہوں۔ کہ پردہ کہتے کس کو ہیں یعنی شرع میں پردہ کے حدود کیا ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ جیسا کہ آج کل بعض نادان مسلمانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ عورت کو چار دیواری سے باہر ہوا نہ لگے۔ اور اس بیچاری کا جنازہ ہی اگر باہر نکلے تو نکلے۔ خواہ وہ بیچاری بیماری ہی کی راہ کر جان دیدے مگر وہ قدم باہر کہیں رکھنے نہ پائے۔ اور بعض کم عقل جو انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے۔ یہاں تک آزادی دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ کہ عورتیں بے شک عیسائی عورتوں کی طرح کھلم کھلا باہر سیر کرتی پھریں۔ کوئی حرج نہیں۔ اور یہی طریقہ ان کی تعلیم۔ عقل اور فہم بڑھنے کا ہے۔ یہ دو تو ہر دو بڑی غلطی پر ہیں اور اس راہ کو چھوڑ کر جو صراط مستقیم ہے۔ اور جس پر چلنے کے لئے خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے اور نیز درمیانی روش کو ترک کر کے افراط اور تفریط میں جا پڑے۔ اور یہ بے شک ہلاکت کی راہ ہے۔ کامیابی کی وہی راہ ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول نے بتائی۔ پس قرآن شریف میں جو پردہ خدا وند کریم نے فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو مومن کو حکم ہے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے پاکیزہ بات ہے۔ بے شک خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے دوسری طرف مومن عورتوں کو یہ حکم ہے۔ کہ اپنی آنکھوں کو تم بھی نیچا رکھکر چلا کرو۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ اور اپنی زینت ظاہر نہ کرو۔ ہاں جو خواہ مخواہ ظاہر ہوتی ہو۔ اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنی لے لیا کرو۔

پس قرآن شریف میں جو پردہ کا حکم ہے۔ وہ صرف اتنا ہی ہے۔ کہ اول تو مرد اور عورت دونوں اپنی آنکھوں کو نیچا رکھکے چلا کریں۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ کہ اگر انہوں کو

بچاکر کے چلا جائے۔ تو پاس سے گذرنے والے کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ کون پاس سے گذرا ہے۔ اور یہی کافی پردہ ہے۔ اپنے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو ایسا غض بصر ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک شخص بالکل سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اور بھی پاس آدمی ہوں۔ تو ان کو اتنا ہی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ شخص یہاں ہے کہ نہ۔ اور آپ اس کو بلانے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ ادہر تو آنکھوں کو قابو میں رکھنا۔ اور دوسری طرف شرم گاہوں کی حفاظت۔ پھر خداوند کریم نے ذرا اور وسعت دی ہے۔ کہ اپنی زینت کسی غیر محرم پر ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اضطرار کہ کام کاج کرتے وقت ننگے ہو جایا کرتے ہیں۔ مثلاً یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب عورت کام کاج کرتی ہو۔ تو اور بدن کو تو وہ چھپا سکتی ہے۔ مگر ہاتھ پاؤں اور چہرہ کا منہ سے نچلا حصہ نہیں چھپا سکتی۔ ورنہ بہت بڑی دقت پڑتی ہے۔ کیونکہ امرا کی عورتیں تو کام کاج سے فارغ رہتی ہیں۔ اور غربا عورتیں بیچاری خود کام کرتی ہیں۔ تو اس صورت میں تو ان کے واسطے بصورت دیگر بڑی لاچاری ہے۔ اور باہر نکلتے وقت خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ وہ اپنے دوپٹہ کو اس طرح سے اوڑھے کہ چھاتی بھی ڈھکی رہے۔ اور چہرہ بھی۔ یعنی۔ گھونگٹ مار کر گھونگھٹ نکال لے۔ یہ خاصہ پردہ ہو جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا عملدرآمد رہا ہے۔ چنانچہ شرفا پردہ دار اور دوسری عورتوں میں یہی تمیز تھی۔ کہ جب پردہ دار عورتوں کو باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی۔ تو وہ اسی پردہ کے ساتھ باہر نکلا کرتیں یعنی اوڑھنی اوڑھ لیتی تھیں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں کنوؤں تک سے پانی کے مٹکے بھر لایا کرتی تھیں۔ آپ کے وقت ایک لڑکی کا بیاہ ہوا اس لڑکی نے خود ہی ساری برات کے لئے کھانا پکایا۔ خود ہی ہاتھ دھلائے۔ اور ہر طرح کی مہمان نوازی کی۔ خود ہی کھانا کھلایا۔ اور اسی کا اپنا بیاہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اپنی ایک بیوی کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک اصحابی ملا۔ آپ نے اس خیال سے کہ مبادا یہ نہ سمجھے۔ کہ کوئی غیر عورت ہے۔ اپنی بیوی کا سر پکڑا اور چہرہ اس کے سامنے کر کے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ میری بیوی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم آپ کی نسبت کوئی بے جا خیال ہو سکتا ہے؟

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں آپس میں دوڑے۔ غالباً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اس کی خاطر پیچھے رہ گئے۔ اور دوسری مرتبہ دوڑ کر آگے بڑھ گئے اور فرمایا۔ تلک بتلک۔ یعنی باری اتر گئی پس کیسے ہی پاک انسان وہ تھے۔ اور نیک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گئے۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت و بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

احباب سے التجا ہے۔ کہ وہ میری بیوی اور لڑکی کے لئے جو بیمار ہیں۔ خدا کے حضور دعا صحت فرمائیں۔ وما سئلک

اجرا ان اجری الا علیٰ ربی۔ والسلام

محمد نصیب احمدی

سوادیشی

سوادیشی یعنی اپنے دیس کی اشیاء کا استعمال کرنا اور دوسرے دیسوں کی اشیاء کا استعمال جائز نہ سمجھنا بلکہ آج کل کے طریق بنگالہ کے مطابق حرام جاننا۔ یہ اس لفظ کے ان دنوں عملی اور اصطلاحی معنی ہیں ممکن ہے کہ کہیں کہیں کوئی کوئی مسلمان بھی اس میں شامل ہوا ہو۔ مگر عموماً اس میں بنگالہ کے ہندو اور پنجاب کے آریہ ہی زیادہ تر حصہ لے رہے ہیں۔ اس تحریک کی بنا اور جڑ ملک کی دیسی اشیاء کی محبت اور ان کے استعمال اور رواج کے ساتھ ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ اصل محرک اس کا بنگالہ کی تقسیم ہے۔ بنگال ایک بہت بڑا صوبہ ہندوستان کا ہے جس کے حدود کو انگریزوں نے اپنے ملکی فوائد کو مدنظر رکھ کر وسیع مقرر کیا تھا۔ اور اب اسی گورنمنٹ نے اپنے دیگر مصالح کو مدنظر رکھکر اس نقشہ کے دو حصے کر دئے ہیں یہ گورنمنٹ کا ایک ملکی معاملہ اپنی مصلحت کا ہے۔ بنگالیوں نے خواہ مخواہ اس میں دست اندازی کر کے اپنی دھوتیوں میں آگ لگالی اور اس کی طپش اپنے آریہ بھائیوں تک بھی پہنچادی۔ اور ان مچھی خوروں کی تقلید میں یہاں کی ماس خور پارٹی اور گھاس خور پارٹی بھی جوش میں آئی۔ اور گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے کے واسطے اپنی دھوتیوں کو چست کیا۔ اور یہ تجویز سوچی۔ کہ یورپ کی اشیاء خرید کرنا چھوڑ دو۔ بس انگریز ڈر جائیں گے۔ اور تقسیم بنگالہ کی تجویز کو موقوف کر دیں گے۔ گورنمنٹ ایسی بزدل نہیں۔ کہ بنگالیوں سے دب کر اپنے ملکی مصالح کو ترک کر دے۔ اور نہ ایسی کمزور ہے۔ کہ ماشوں کی گیدڑ بھبکیوں پر کان رکھیں۔ چند روز تک سوادیشیوں کے یہ بے جا جوش فرو ہو جائیں گے۔ اور ندامت کے ساتھ سب خاموش ہو کر اپنی اپنی جگہ آرام سے بیٹھ جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے سوادیشی کے متعلق ہم اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	لعہ	مصہ	صہ	ویسہ	ے
نصف صفحہ	صہ	صہ	مصہ	ے	ہصہ
پورا کالم	ہصہ	عسہ	عہ	ص	ے
½ کالم	عسہ	مہ	عہ	لعہ	ع
¼ کالم	عسہ	سہ	ص	ے	ہیہ

ایک دفعہ کسی صفحہ کی سطر کالم ہو لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ بحساب ۹ روپے فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہیں

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھتیس ۳۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دوبارہ چلے گئے ہیں۔ اور بعض کو بالکل نہیں گئے۔ جن صاحبان کو نہیں گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہوا ہے اور یہاں پرچہ ایک بھی نہیں۔ دوبارہ چھپوائے جائیں تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہیں۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر کو ارسال کریں۔ تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل ہو جائیں۔ مینیجر

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور چکی آرہ وغیرہ کے کام میں تجربہ رکھتا ہو سردست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائیگا۔ آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو۔ تو سکھایا جائیگا۔ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ درخواست بمعہ نقول سندات آنی چاہیئے

المشتہر

شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد ۔ سوداگران ۔ وزیر آباد

ضرورت

دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ دفتر کے کام سے واقف ہو تھوڑی انگریزی بھی جانتا ہو۔ خط اچھا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

مینیجر بدر

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

دکلیس وعقد و قایم وحملان واکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر وانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیا گر باوا شام گیر صاحب ہیں کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیونکی تلاش میں صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیا گری کے لئے ضرب المثل ہیں حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہیں۔ آخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہیں۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف ۱۲ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دہات اور ادیہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ ان کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مرتب کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں۔ حجم ۷۲ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۱۰ معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جملے منزل وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۳ تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۱۲ ہے

سنون دندان۔ اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چھیتے ہون۔ منہ میں سے بدبو آتی ہے دانت میں پس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہوجاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے ۸

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ گولیاں اسم بامسمے ہیں جو صاحب اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے ذرا ہمارے ان جوہر کا استعمال فرمائیے۔ پھر دیکھیے ہیں کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں یہ جوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں کہ یہان کسی سے نہیں پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فایل کر دئے جاتے ہیں۔ منیجر

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جسمین تمام اخلاقی اور عملی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی ہے اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ۔ مجلد ۔

(۲) حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین ذی میں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۔ مجلد ۔

(۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ۔

(۴) تذکرۃ القرآن بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۔

(۵) تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم قیمت ۔ (۶) تفسیر پارہ عم قیمت ۔

(۷) مفتاح القرآن صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۔ (۸) مفتاح العرب اس کے ذریعے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۔

(۹) جامع العلوم یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری اور طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ (۳) نظام جسمانی (۴) علم وظائف الاعضاء (۵) علم تشخیص الامراض (۶) علم طب (۷) علم امراض النسوان (۸) علم امراض الصبیان (۹) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۱۰) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۱) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیف (۱۲) علم قابلہ (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم اسرار الاعضاء (۱۵) علم حفظ صحت (۱۶) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۷) طب متعلقہ عدالت (۱۸) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۔ علاوہ محصولڈاک۔ (۱۰) میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی زیر طبع ہے قیمت ۔ (۱۱) مفید عام۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت طبع ثانی میں ہر مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور نسخہ کامل طور پر درج کر دیئے گئے ہیں پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمت ۔

(۱۲) تشخیص الامراض۔ اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص تشریح و نسخہ صحیح ہے قیمت ۔ (۱۳) رسالہ اعضائے مخصوصہ اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریان اور کمزوریون کا علاج نہایت عمدہ طریقہ کامل طور پر درج ہے قیمت ۔ (۱۴) مفید النساء والصبیان اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو عورتون اور بچون کو پیش آجاتی یا نادانی سے جاہلون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۔ (۱۵) الذکر الحکیم نمبر ۱۔ اس میں خوابون کی سچی خلافت اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۔ (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲ ۔ ۔ ۔ مسیح الزمان ۔ ۔ ۔ سے متعلق ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہیں

منیجر رسالہ تحریک مطبع حبیب نمبر مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے شائع ہوا

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

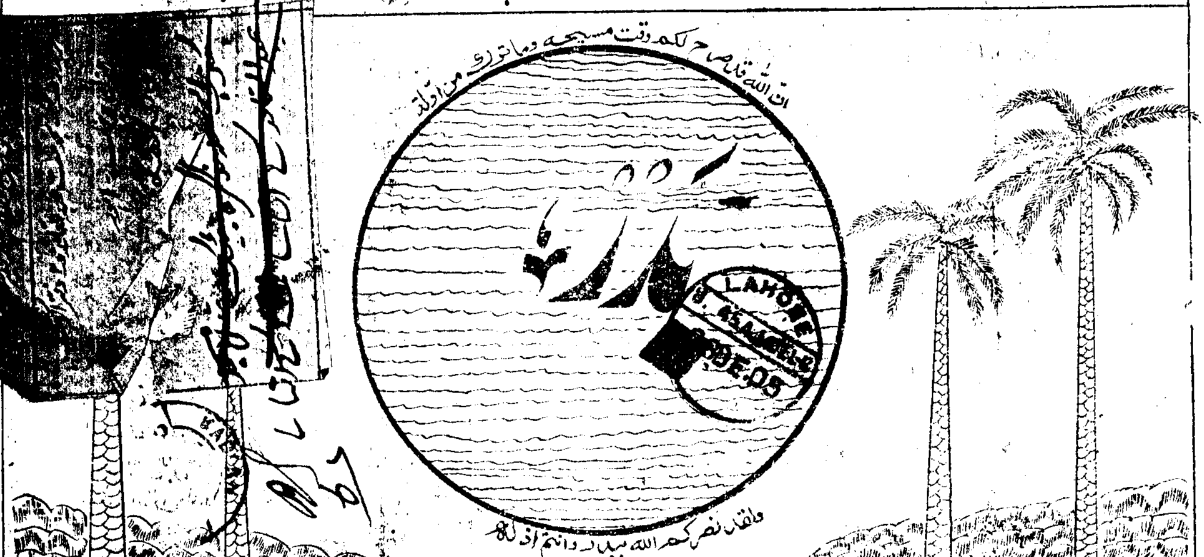

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان مینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۵	چہ گویم با تو گر آئی چہ ہا در قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵	۲۷ شوال ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۰۵ء عیسوی	سلسلۃ الجدید جلد [illegible] نمبر [illegible]
آن مسیح دور آخر مہدیِ آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان

قیمت سالانہ

سبقت والیاز نارپا		۵۰
معاونین برضائے خود		عللہ
		صہ
		ے

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	عہ	ے
شش ماہی	عہ	عبر
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یک ماہ		۶
فی پرچہ	ا	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے باقی صورتون مین قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہما جائے بود
ما ازو یا بیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
بیگمان دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

کشف القناع لرد الخداع

ایام سفر دہلی میں ایک شخص مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی سے ایک تحریر لکھکر نسبت مسیح موعود کی خدمت میں لایا تھا جس کا جواب حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لکھا ہے۔ اصل تحریر مع جواب درج کئے جاتے ہیں۔

اصل خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ الراشدین۔

عیسیٰ بن مریم جو بین یدی الساعۃ نازل ہونیوالے ہیں۔ وہ وہی نبی بنی اسرائیل ہیں نہ ان کا کوئی مثیل ہے۔

اس کی دو دلیلیں بیان پیش کی جاتی ہیں۔ اوّل حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلعم قال لیس بینی وبینہ یعنی عیسےٰ علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل الحدیث اخرجہ ابو داؤد واحمد واول الحدیث۔ عند احمد الانبیاء اخوۃ العلات امہاتہم شتی ودینہم واحد وانی اولی الناس بعیسی بن مریم لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازل الحدیث رجال۔ اس حدیث کے سب رجال ثقہ ہیں۔ سوائے عبدالرحمن بن آدم کے کہ وہ رجال مسلم سے ہے۔ پس اس حدیث کی صحت میں کیا کلام ہے۔ اور اس کی عاضد ہے حدیث عبداللہ بن مسعود قال لما کان لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقی ابراہیم وموسی وعیسی فتذاکروا الساعۃ فبدؤا بابراہیم فسالوہ عنہا فلم یکن عندہ منہا علم ثم سالوا موسی فلم یکن عندہ منہا علم فرد الحدیث الی عیسے بن مریم فقال قد عہد الی فیما دون وجبتہا فاما وجبتہا فلا یعلمہا الا اللہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ الحدیث اخرجہ ابن ماجۃ واحمد وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی البعث والنشور کذا فی الدر المنثور۔ اس حدیث کے سب رجال ثقہ ہیں سوائے موثر بن عفارہ کے کہ اس کو حافظ ... نے تقریب میں مقبول لکھا ہے۔ اور کاشف میں اس کے ترجمہ میں لکھا ہے وثق ... ابن حبان۔ اگرچہ ہر واحد ان حدیثین میں سے لائق احتجاج ہے۔ مگر دونوں کے ملنے سے اور زیادہ قوت ہوگئی۔ اس لئے ہمنے دونوں کو ایک دلیل قرار دیا۔ دوم یہ کہ حدیث نواس بن سمعان میں جسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس نازل ہونیوالے کے حق میں ... ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا مرزا صاحب نبی اللہ ہیں یا نہیں ... عیسیٰ بن مریم کے جو نازل ہونیوالا ہے نہ ہوئے اور بر تقدیر اول کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ یہ انکار ہے۔ آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور احادیث متواترہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا اور نیز مدعی نبیت کا دجالین کذابین میں سے ہونا لازم آتا ہے کیونکہ احادیث ابوہریرہ وثوبان وغیرہما میں جکو بخاری ومسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ دجالین کذابین کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ وہ سب دعویٰ رسول اللہ ونبی اللہ ہونے کا کرینگے۔ فقط۔

کشف القناع لرد الخداع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

مظہر شفقت وکرم مصدر لطف اتم حضرت مولانا محمد بشیر صاحب۔ بعد سلام مسنون شوق مشحون الخ۔ جناب کے بالآخر بعد از تامل بسیار اس تحریر کی ضرورت آن پڑی جس کیلئے اس محب قدیم سے دہلی میں داخل ہوتے ہی خدمت عالی میں عرض کیا تھا خیر بہرحال سچ ہے۔ ہر چہ دانا کند کند ناداں ... بعد از تامل بسیار مگر افسوس کہ جناب نے اس تحریر میں بھی اپنا اسم سامی تک تحریر نہیں فرمایا مجھے تعجب تو اس انتساب جناب کیلئے پہلے بھی مانع نہ ہوتا۔

واذا سالتموہن متاعاً فاسئلوہن من وراء حجاب (اور جب اُن سے کوئی سوال کرو تو حجاب کے پیچھے سے طلب کرو۔ ۱۲ منہ) مجھکو امید ہے۔ کہ جناب اس اپنی تحریر سے بحکم سے نہاں گے ماندآن رازے کزو سازند محفلہا + انکار نہ فرماوینگے خصوصاً ایسے خادم قدیم سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس کی عزت سابقہ بیان اسی پہنچی ہوئی ہے۔ کہ سہ بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش + من انداز قدت را میشناسم۔ غرض اس عرض سے یہ ہے۔ کہ اس خط میں مجھکو کوئی مخاطب صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ ہی سے خطاب کیا جاتا ہے۔ بناءً علیہ آپ کی تحریر کے جواب میں یہ چند سطور پیش کی جاتی ہیں۔ بغور ملاحظہ فرمائی جاویں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عیسے ابن مریم نبی اسرائیلی جو بین یدی الساعۃ نازل ہونے والے ہیں۔ الی قولکم اس کی دو دلیلیں بیان پیش کی جاتی ہیں جنانچہ دلیل اول۔ آپنے ایک حدیث ابوداؤد واحمد سے لکھی ہے۔ اور فرمایا۔ کہ اس حدیث میں۔ انہ نازل کی ضمیر عیسیٰ بن مریم نبی اسرائیلی ہی کی طرف راجع ہے نہ کسی مثیل عیسیٰ کی طرف الخ۔ اقول۔ افسوس کہ جناب نے اس مدت دراز چہاردہ سالہ میں ان رسائل کی طرف توجہ نہ فرمائی جو جناب کی خدمت عالی میں وقتاً فوقتاً روانہ کئے گئے۔ اور پھر صد افسوس کہ نہ ان رسائل کو ملاحظہ فرمایا جو الحال خدمت عالی میں بطور ہدیہ پیش کئے گئے۔ اور بصد ہزار افسوس ہے اس امر پر کہ علم مرجع ومصداق ضمائر کا جو ادنیٰ طلبہ کو حاصل ہوتا ہے۔ اس کو بھی جناب نے نسیاً منسیا فرما دیا ہے جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے وہ سب یکدم میں بھلا دیا کیونکہ میں یہ عرض کر ہی نہیں سکتا کہ دیدہ ودانستہ جناب نے لا الیسا کچھ تحریر فرماتے کیونکہ شان ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون (اور حق کو جھوٹ کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھکر سچ کو مت چھپاؤ) وارد ہے۔ بہرحال مرا یاد دترا فراموش لہٰذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ سے حضرت ضمیر غائب کا تو یہ حال ہے کہ اس کو ماقبل کے مضمون سے بھی ایک امر مستنبط کر کر اس کا مرجع قرار دیا جاتا ہے۔ اعدلوا ہو اقرب للتقوی (انصاف کرو کہ وہ پرہیزگاری کے قریب تر ہے۔ ۱۲) اور ضمیر شان وقصہ کو بھی آپنے پڑھا ہی ہوگا۔ اب میں ما نحن فیہ میں گفتگو کرتا ہوں کہ ضمیر غائب سے مرجع کا مثیل بھی مراد ہوا کرتا ہے اس کے ثبوت کے لئے چند آیات اور آثار لکھے جاتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمۃ کانوا فیہا فاکہین کذلک واورثنہا قوماً آخرین۔ پ ۲۵۔ (کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور مکانات بزرگ اور سامان نعمت کے وہ چھوڑ مرے جنہیں وہ عشرت کر رہے تھے۔ ایسا ہی ہونا تھا اور وارث کیا ہمنے ان سب چیزوں کا دوسری قوم کو ۱۲) ایضاً فاخرجناہم من جنات وعیون وکنوز ومقام کریم کذلک واورثنہا بنی اسرائیل پ ۱۹ (پس نکال دیا ہمنے انکو باغوں سے اور چشموں سے اور خزانوں اور مکانوں بزرگ سے ایسا ہی ہونا تھا۔ اور وارث کیا ہمنے ان سب چیزوں کا بنی اسرائیل کو ۱۲) کیا ان ہر دو آیات میں مثیل مرجع کا نہ خود مرجع مراد نہیں ہے۔ اگر آپ فرماویں کہ ہاں بعینہا خود مرجع ہی مراد ہے۔ تو عرض یہ ہے۔ کہ تاریخ کو ملاحظہ فرمایا جائے۔ کہ مدت ۴۰ برس کے بعد بنی اسرائیل فرعون کے ان متروکات کے وارث ہوئے تھے کیونکہ چالیس برس تو تیہ میں ہی حیران وپریشان رہے۔ اور بعد میں برس تک قوم جبارین سے جہاد کرنے میں صرف ہوئے۔ اور چالیس برس کیلئے تو نص قرآنی بھی موجود ہے۔ قال فانہا محرمۃ علیہم اربعین سنۃ یتیہون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین۔ پ ۶۔ (فرمایا وہ ملک ان پر چالیس برس تک حرام ہے کہ بھٹکتے پھرینگے زمین میں پس مت افسوس کرو تم نافرمان قوم پر ۱۲) اس قدر مدت دراز تک یہ تمام متروکات فرعونی بلا تغیر کیونکر قایم رہ سکتی ہیں۔ بینوا توجروا۔ اور اگر ان میں کسی طرح کا تغیر تبدل پیدا ہو گیا تھا۔ تو پھر جو ضمیر اورثنہا میں موجود ہے وہ مثیل مرجع کی طرف راجع ہوئی۔ یا اصیل مرجع کی طرف۔ ثم بینوا توجروا۔ ایسی آیات قرآن مجید میں بہت سی ہیں جن میں ضمیر غائب سے خاص مرجع مذکور بعینہ مراد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مثیل مرجع کا مراد ہے۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب پ ۲۲ یعنی نہیں عمر دیا جاتا کوئی دراز عمر والا اور نہ گھٹایا جاتا ہے اس کی عمر میں سے کچھ۔ مگر سب کتاب لوح محفوظ میں ہے۔ اب فرمائیے کہ اس آیت میں عمرہ کی ضمیر کس طرف راجع ہے۔ اگر معمر کی طرف راجع ہے۔ تو معنی فاسد ہو جاتے ہیں۔ پس لامحالہ مثیل معمر کی طرف مرجع ہوگی۔ جو منقوص العمر ہے۔ کیونکہ کبیر العمر اور منقوص العمر ایک تضاد کے اعتبار سے باہم متشابہ ہیں۔ دیکھو علم معانی اور بیان کو۔ یہ تو ہے ضمیر غائب کا حال جس میں ضمیر غائب سے بھی تعریف کم ہوتی ہے۔ اب ضمیر مخاطب کا حال سنئے۔ جو ضمیر غائب سے اعرف ہوتی ہے معہذا اس میں بھی مخاطب کا مثل ہی مراد متکلم کی ہو جاتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ واذ نجیناکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم

وفی ذٰلکم بلاء من ربکم عظیم ۔ (اور یاد کرو اس وقت کو جبکہ ہمنے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی ۔ جو ۔ عذاب تمکو پہنچاتے تھے ۔ کہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے ۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ۱۲) اس آیت میں چھ جگہ پر ضمیر مخاطب کم کی موجود ہے ۔ اور خطاب ہے ۔ ان یہود سے جو معاصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ۔ نہ معاصرین حضرت موسیٰ کے پھر فرمائیے ۔ کہ اس ضمیر کم سے مراد خاص مخاطب ہیں یا مثیل مخاطب ۔ جو ان کے آبا و اجداد ہیں ۔ اگر آپ سورہ بقر کا ملاحظہ فرمائیں گے ۔ تو بہت کثرت کے ساتھ ضمیر مخاطب سے مثیل مخاطب مراد پاویں گے ۔ نہ اصیل مخاطب ۔ باوجودیکہ ضمیر مخاطب کی ضمیر غائب سے اعرف ہوتی ہے ۔ معہذا مراد اس سے مثیل مخاطب کا اکثر ہو جاتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ ضمیر غائب جو انہ نازل میں ہے ۔ مثیل غائب اس سے مراد نہ ہو ۔ باوجود قائم ہونے صدہا دلائل نقلیہ اور عقلیہ کے جو ہمارے رسائل میں بیان کی گئی ہیں ۔ اس امر پر کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں ۔ اور وہ خود آسمان سے نازل نہیں ہوں گے ۔ اور نہ وہ آسمان پر زندہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ (یہ تقسیم ناقص در خلاف انصاف ہے) ایضاً قال اللہ تعالیٰ قال فرعون یا ھامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السمٰوٰت (کہا فرعون نے ہامان سے بنا تو میرے لئے ایک محل تاکہ پہنچ جاؤں ۔ میں آسمان کے راستوں پر ۱۲) اس آیت میں فرعون خاص اپنے وزیر ہامان کو مخاطب کر کر خطاب کرتا ہے کہ تو میرے لئے ایک محل بنا اور تعمیر کر دے ۔ حالانکہ وزیر کی یہ شان نہیں ہوتی ۔ کہ معمار یا مزدور ہو کر محل یا کسی مکان کی تعمیر کرے اور ان معنوں میں مناسبت حاکم محکوم کی ہے ۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم الآیۃ (اور تحقیق ہمنے ہی تمکو پیدا کیا اور پھر تمہاری شکلیں بنائیں ۔ پھر ہمنے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو ۱۲) اس آیت میں ضمیر کم سے مراد آدم ہیں ۔ جو مثیل بنی آدم کے ہیں ورنہ پھر اسجدوا لآدم ۔ کیوں فرمایا جاتا ۔ بینوا توجروا ۔

غرض کہ قرآن مجید میں اس کے نظائر اور شواہد بکثرت موجود ہیں مگر بسبب طوالت کے آپ کی یاددہانی کے لئے اسی قدر پر اکتفا کیا جاتا ہے ۔ اور اب ہم احادیث و آثار کی طرف بھی رجوع کرتے ہیں مسند دارمی میں طرق متعددہ سے وارد ہوا ہے ۔ دیکھو باب صفۃ النبی صلعم قبل مبعثہ کو مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام ۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی جگہ مکہ معظمہ ہو اور آپ کی ہجرت کی جگہ طیبہ ہے یعنی مدینہ منورہ اور آپ کی بادشاہت بلاد شام میں ہے ۔ اس حدیث میں جیسا کہ خاص آپ کی مولد اور مہاجر کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اسی طرح پر آپ ہی کی سلطنت اور ملک کا ہونا بلاد شام میں مذکور پایا گیا ہے حالانکہ خاص آنحضرت صلعم کی سلطنت بلاد شام میں واقع نہیں ہوئی ۔ بلکہ آپ کے نائب یا مثیل کی سلطنت یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سلطنت بلاد شام میں واقع ہوئی ۔ لہذا بالضرور اس ضمیر غائب سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہی ہو سکتے ہیں لا غیر وہو المدعا ۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نسبتاً ان واجب الاذعان کنتم خیر امۃ (تم بہترین امت ہو) کے خیر الامم ہے ۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مثیل انبیاء کی ایسے برکات اور فضائل مرحمت فرمائے ہیں جن کی وجہ سے بالضرور وہ مثیل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں ۔ دیکھو کلام نبوت میں بھی وارد ہوا ہے ۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔ (میری امت کے علماء مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں ۱۲) ۔ واضح ہو ۔ کہ اگرچہ متن اس حدیث کا باصطلاح محدثین کے اعلیٰ درجہ کی صحت کو نہیں پہنچا ۔ مگر اس کی صحت معنی میں بحکم آیت مذکورہ کے کوئی کلام نہیں ہو سکتا ۔ اور پھر دیگر آثار و احادیث بھی اس کے مؤید واقع ہوئی ہیں دیکھو نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض کہ اس میں لکھا ہے ۔ وفی الزبور عن وھب بن منبہ سیاتی من بعدک نبی یسمی احمد ومحمد امتہ مرحومۃ اعطیتھم مثل ما اعطیت الانبیاء (حضرت وہب بن منبہ سے زبور میں وارد ہوا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ قریب آویگا تیرے بعد ایک نبی جس کا نام احمد اور محمد ہوگا ۔ اس کی امت رحم کی گئی ہے ۔ کہ عطا کئے ہیں میں نے انکو وہ فضائل جو انبیاء کو دی ہیں ۔ ۱۲) الی غیر ذٰلک نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۲۹۱ ۔ پس خلفاء اور نواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو سردار امت مرحومہ کے ہوا کرتے ہیں ۔ ان کے مثیل انبیاء ہونے میں کیا کلام باقی رہا ۔ سردار امت ہونا ان کا اس حدیث سے بھی ظاہر ہے ۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے صدی کے سر پر ایسے شخص کو بھیجتا ہے ۔ جو کہ اس امت کے دین کو تازہ کر دیتا ہے ۱۲) ایضاً اسی کتاب میں لکھا ہے ۔ وعن ابن عباس انہ قال لعبد المطلب اشھد ان فی اعدی یدیک ملکا وفی الاخری نبوۃ ۔ جلد ثالث (حضرت عباس نے عبد المطلب سے کہا ۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے ایک ہاتھ میں ملک ہے اور دوسرے ہاتھ میں نبوت ہے ۱۲) جلد ثالث نسیم الریاض صفحہ ۲۹۵ ۔ دیکھو اس اثر میں مخاطب عباس عبد المطلب صاحب ہیں ۔ معہذا مراد اصلی مخاطب کی عبد المطلب نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ کیونکہ نبوت اور ملک دونو آپ ہی میں مجتمع تھے نہ عبد المطلب میں اور بلحاظ جزئیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل عبد المطلب ہونا ظاہر ہے ۔ کہ جزو کو کل سے مناسبت ہوتی ہی ہے ۔ بالحاصل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور دیگر محاورات عرب کو اگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے ۔ تو صدہا ضمائر غائب کی بلکہ ضمائر مخاطب اور متکلم کی بھی آپ ایسی پاویں گے جنمیں ان کا مثیل مراد ہے ۔ نہ اصیل ۔ [illegible] کتاب [illegible] مثیل کا مراد ہونا ایک عام محاورہ ہے ۔ تو پھر اس قسم کی احادیث میں مثیل عیسیٰ کیوں کر مراد نہیں ہو سکتی ۔ جن میں مثیل مراد لینے کے لئے ایک سخت ضرورت واقع ہوئی ہے ۔ کہ مثیل مراد لیا جاوے تا کہ حضرت عیسیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات شدہ انبیاء میں دیکھا ۔ جیسا کہ احادیث متواترہ بتواتر معنوی متعلقہ معراج میں متعدد طرق سے [illegible] اور قرآن مجید کی تیس آیات سے ان کی وفات ثابت ہے ۔ کما ثبت فی محلہ ۔ اور علاوہ اس کے ایک ذرہ بھر توجہ [illegible] کی طرف بھی کی جائے ۔ جن میں خود حضرت عیسیٰ نے اس بارہ میں فیصلہ ناطق فرما دیا ہے ۔ اور اس فیصلہ کو کتاب سنت نے [illegible] فرمایا بلکہ باشارہ لطیف تسلیم فرما کر حضرت عیسیٰ [illegible] تصدیق فرمائی ہے ۔ چنانچہ ہم اس جا پر حضرت عیسیٰ کا وہ فیصلہ مختصر تحریر کرتے ہیں ۔ ملاحظہ فرمایا جاوے ۔ وہ قصہ قابل یادداشت کے یہ ہے ۔ کہ یہود اہل کتاب کا قدیم سے یہ عقیدہ چلا آتا تھا جس کی وہ سخت منتظر تھے ۔ کہ حضرت عیسیٰ مسیح کے آنے سے پہلے الیاس کے جو آسمان سے اتریں گے مبعوث ہوویں گے یہ عقیدہ ان کا اس وجہ سے تھا ۔ اور اب تک ہے ۔ کہ کتاب سلاطین دوم باب دوم آیت گیارہ و بارہ میں لکھا ہوا ہے ۔ کہ حضرت ایلیا یعنی الیاس آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور ان کی چادر زمین پر رہ گئی ۔ اور کتاب ملاکی نبی کی باب ۴ پانچ آیت میں لکھا ہے (دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا) اور متی باب ۱۱ آیت دس میں لکھا ہوا ہے کیونکہ یہ (یعنی یحییٰ) وہ ہے جس کی بابت لکھا ہے ۔ دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے (یعنی مسیح کے آگے) بھیجتا ہوں جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا) ان درسوں کی رو سے اہل کتاب کا عقیدہ مذکورہ بہت مضبوط اور مستحکم ہی تھا کہ بعد اترنے الیاس کے آسمان سے مسیح نبی ہو کر مبعوث ہوویں گے ۔ جیسا کہ درسوں مذکورہ سے پایا جاتا ہے ۔ اور دیگر انبیاء نے بھی نزول الیاس کی کوئی شرح نہیں فرمائی تھی ۔ متی باب ۱۱ آیت دس میں بھی لکھا ہوا ہے (کیونکہ یہ (یعنی یحییٰ) وہ ہے جس کی بابت لکھا ہے دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے (یعنے مسیح کے آگے) بھیجتا ہوں جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا ۔ یہ مضمون مذکورہ کتاب یسعیاہ میں بھی ورس سے بھی ظاہر ہے جسکا حوالہ اس میں دیا گیا ہے ۔

فیصلہ حضرت مسیح کا در بارہ نزول الیاس کے آسمان سے

انجیل متی باب ۱۱ ورس ۱۳ میں بطور نص صریح کے یہ لکھا ہوا ہے کیونکہ سب نبیوں اور توریت نے یوحنا (یعنی یحییٰ) کے وقت تک آگے کی خبر دی ۔ اور الیاس جا نیوالا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کے کان سننے کے ہوں سنے ۔ اس فیصلہ مسیح میں غور کرنا چاہیئے باوجودیکہ تمام انبیاؤں نے اور توریت نے یہ خبر دی تھی ۔ کہ

حضرت الیاس نبی جو آسمان پر اٹھائے گئے ہین سو وہی حضرۃ عیسیٰ مسیح سے پیشتر آسمان سے اتریں گے۔ اور حضرت عیسےٰ سے پیشتر کسی نبی نے انبیاء مین سے اس کی یہ شرح اور تفصیل عیسوی بھی بیان نہین فرمائی تھی۔ معہذا حضرت مسیح ایسی پیش گوئی قدیم کی نسبت جو صدہا برس سے بلاشرح کے بوساطت انبیاء کے چلے آتے تھے۔ یہ تاویل فرماتے ہین کہ وہ الیاس آسمان سے اترنے والا یہی یحیٰ ہے۔ ان اگر عقل کو کام مین لایا جاتا۔ تو البتہ بات تو کچھ مشکل نہین تھی۔ کیونکہ جملہ مومنین متقین اور انبیاء کا رفع تو حانی ہوا ہی کرتا ہے۔ کہ الرفع التقریب (یعنی رفع کے مقرب کر دینا ہین ۱۲) دیکھو مفردات راغب اصفہانی کو اور قرآن مجید مین کفار کے لئے لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتیٰ یلج الجمل فی سم الخیاط۔ (نہین کھولے جاوین گے ان کے لئے دروازے آسمان کے اور جنت مین وے نہین داخل ہونے پاوین گے یہان تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ مین ہو کر نہ گذر جاوے ۱۲) بھی موجود ہے اور متقین کے لئے ان للمتقین لحسن مآب جنات عدن مفتحۃ لھم الابواب ﴿۲۳﴾ (بے شک پرہیزگارون کے لئے اچھا ٹھکانا ہے۔ جو ہمیشہ رہنے کے لئے بہشت ہین۔ جن کے دروازہ کھلے ہوئے ہونگے۔ ۱۲) فرمایا گیا ہے۔ اور جنات کا آسمانون پر ہونا ظاہر ہے اور احادیث مین من تواضع للہ رفعہ اللہ (جو شخص تواضع کریگا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کو اللہ تعالیٰ اونچا کر دیوے گا ۱۲) وغیرہ وغیرہ بھی مذکور ہے۔ اور اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وارفعنی واجبرنی (یا اللہ میری مغفرت فرمائے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھکو ہدایت پر ثابت رکھ۔ اور رزق دے۔ مجھکو اور میرا رفع کر اور میری شکستگی کو باندھ دے) دعا تعلیم کی گئی ہے اور مراد جاور سے جسم عنصری ہو سکتا ہو جو زمین ہی مین رہ جاتا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ یہ شرح رفع روحانی کی کسی نبی نے بیان نہین فرمائی تھی۔ حضرت عیسےٰ مسیح کی یہ تاویل کرنے سے یہود اہل کتاب کو سخت ابتلا پیش آگیا۔ اور ان الفاظ پرست نے اس تاویل کی سخت تکذیب کی۔ ان جسقدر اسباب تکذیب اور موانع تصدیق کے یہود کو پیش آئے تھے۔ بانحن فیہ مین وہ ابتلا بھی موجود نہین ہین۔ کیونکہ اول تو اس امت کے لئے ایک نظیر فیصلہ مسیح کی موجود ہے۔ دوسرے آسمان پر مع جسد عنصری کے مسیح کا اٹھایا جانا کہین مذکور نہین بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اٹھایا جانا فرمایا گیا ہے کہ بل رفعہ اللہ الیہ۔ (بلکہ اللہ نے اپنی طرف عیسےٰ کو اٹھا لیا) اور صدہا ادلہ قاہرہ ایسے خیالات بیہودہ کے رد کے لئے کتاب و سنت مین موجود ہین۔ وغیرہ وغیرہ۔ لہذا اہل اسلام کے لئے تو کچھ دشواری بھی نہین ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (پس عبرت پکڑو اے صاحبان بصیرت کے ۱۲) اگر آپ کہین کہ ہم تورات و انجیل کے درسون کو نہین تسلیم کرتے تو اولا جواب اس کا یہ ہے۔ کہ تمام علماء ربانیین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات کے لئے تمام بشارات مندرجہ تورات و انجیل سے تمسک کیا ہے اور کرتے رہتے ہین۔ پس درصورت اس عدم تسلیم کے ایک عظیم الشان طریق اثبات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ افسوس کہ سہ

این ہم رفت وآن ہم رفت ۔ درپے شیطان جان ہم رفت

فاعتبروا یا اولی الالباب۔ (پس عبرت پکڑو تم اے دانشمندو ۱۲) اور ثانیاً ہم کہتے ہین۔ کہ قرآن مجید تو ایسی پیشین گوئیون لنیرہ کی نسبت جا بجا ارشاد فرماتا ہے۔ مصدقا لما بین یدیہ اعنی من التوراۃ والانجیل (سچا بتانیوالا ان کتابون کو جو اس سے آگے ہین ۱۲) ثالثاً فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (اگر تم نہین جانتے ہو تو پوچھ لو اہل کتاب سے ۱۲) کو کیا کرو گے۔ غرضکہ آپ کی کم نصیبی کا ہم کہان تک بیان کرین۔ خلاصہ عرض کئے دیتے ہین۔ کہ علاوہ ان فسادات اور امور مذکورہ کے ہم مین اور آپ مین ایک بڑا یہی فرق ہو گیا ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین مخبر صادق کی صدہا پیشگوئیان جو اس صدی مین واقع ہو گئین ہین۔ آپ ان سب کی تکذیب فرما رہے ہین۔ اور ہم ان تمام پیشین گوئیون مخبر صادق کو طرح طرح سے تصدیق کر رہے ہین۔ سہ

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

اور رابعاً ہم کہتے ہین۔ کہ قرآن مجید نے بھی اس فیصلہ عیسیٰ مسیح کو ایک عجیب و غریب طرز کے ساتھ تصدیق فرما دیا ہے۔ لیکن اذکیا کے لئے نہ اغبیا کے واسطے سہ

اگرش لستاہل بشارت کہ اشارت داند
نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

دیکھو جہان فرمایا ہے۔ کہ ان الیاس لمن المرسلین (بے شک الیاس رسولون مین سے ہین ۱۲) الی قولہ تعالیٰ وسلام علی الیاسین۔ (اور سلام ہو اوپر الیاسون کے ۱۲) کیونکہ اس مین دو قراتین آئی ہین۔ اول قراۃ آل یاسین دوسری الیاسین۔ چونکہ حضرت الیاس یاسین کے بیٹے تھے۔ لہذا آل یاسین فرمانے مین بھی تعدد الیاس کا پایا گیا۔ جو فیصلہ مسیح کا اصل الاصول ہے اور دوسری قراءت کے بموجب جو ہماری قراءت ہے الیاسین جمع الیاس کی ہوئی۔ اور صیغہ جمع ہی تعدد پر دلالت کرتا ہے جس کا اقل درجہ یہ ہے۔ کہ دو الیاس کا ہونا ضروری ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح نے حضرت یحیٰی کو الیاس کا مثیل قرار دیکر تعدد الیاس کے فیصلہ فرمایا۔ قرآن مجید نے بھی تعدد الیاس کی طرف بصیغہ جمع فرما کر جو بنائے فیصلہ ہے۔ تصدیق فیصلہ مسیح کی فرما دی جسنے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ خلاف سیاق و سباق آیات کے الیاس کو بصیغہ جمع ارشاد فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (پس عبرت پکڑو تم اے بصیرت والو ۱۲) پس صیغہ جمع کا اسی لئے لایا گیا۔ کہ یہ اختلاف عظیم الشان اہل کتاب کا جو درمیان مسیح واقع ہو گیا تھا وہ رفع فرمایا جاوے۔ کیونکہ یہ اختلاف بصیغہ جمع ارشاد فرمانے سے جو تعدد پر دلالت کرتا ہے۔ اقتضاء رفع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون وانہ لھدی ورحمۃ للمومنین۔ ﴿پ۲۰﴾ (بے شک یہ قرآن اکثر ان باتون کی تحقیق بیان فرماتا ہے جس مین وہ اختلاف رکھتے ہین اور بے شک وہ ایمان والون کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ۱۲) یعنی بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کی اکثر ان امور کی حقیقت واقعی بیان فرماتا ہے۔ جن مین وے اختلاف رکھتے ہین۔ اور بیشک یہ قرآن مومنون کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اور یہی لفظ الیاسین کا مسئلہ بروز پر بھی دلالت کرتا ہے۔ جس کے اثبات کے لئے اکثر آیات قرآن کی ناطق ہین۔ منجملہ ان کے ایک آیت یہ بھی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد قل ربی اعلم من جاء بالھدیٰ ومن ھو فی ضلال مبین وما کنت ترجوا ان یلقی الیک الکتاب الا رحمۃ من ربک فلا تکونن ظھیرا للکافرین۔ قبل ترجمہ تفسیر آیت کے اولاً واضح ہو کہ اصطلاح تصوف مین معنے بروز کے یہ ہین کہ کوئی انسان کسی دوسرے ایک انسان یا چند انسانون کی قوت اور طبیعت مین پیدا کیا جاوے۔ پس جس طرح پر پہلا انسان خیر یا شر مین کامل ہوگا اسی طرح یہ انسان دوم بھی اس پہلے انسان کا مثیل اور نمونہ ہوگا بروز اور تمثل شریعت اسلامیہ مین جائز بلکہ واقع ہے۔ کما قال اللہ فتمثل لھا بشرا سویا۔ یعنی حضرت جبرائیل اچھے خوبصورت آدمی کی شکل بن کر حضرت مریم کے سامنے آکھڑے ہوئے۔ اور حضرت جبرائیل کا متمثل ہونا بصورت دحیہ کلبی کے احادیث صحاح مین بھی مذکور ہوا ہے۔ ہان البتہ تناسخ باطل ہے۔ کما ثبت فی محلہ اور بروز اور تمثل مین فرق یہ ہے۔ کہ تمثل ایک اندک مدت کے لئے ہوتا ہے بخلاف بروز کے کہ وہ عمر بھر کے واسطے ہی اس آیت کی تفسیر مین اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء ماسبق کا معاد قرار دیکر جامع تمام کمالات انبیاء کا اور آپ کی کتاب قرآن مجید کو مجموعہ جملہ صداقتون اور فضائل غیر متناہیہ کا قرار دیا ہے۔ اسی لئے دوسری جگہ یہ فرمایا گیا ہے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے تجھکو تمام عالمون کی رحمت کے لئے ہی رسول کر کے بھیجا ہے وغیرہ ذلک من الآیات اور یہی مراد ہے۔ اس آیت سے کہ فبھداھم اقتدہ۔ یعنی اے پیغمبر تم تمام ہدایات انبیاء ماسبق کے نمونہ اور اسوہ بن جاؤ۔ یہ معنی اقتدا کے جو ہم نے کئے ہین لغت عرب سے ثابت ہوتے ہین۔ کیونکہ لفظ اقتدا کا مادہ قدوہ ہے جو بمعنے اسوہ کے ہین۔ پس جبکہ اس کو باب افتعال مین لایا گیا تو بمعنے اسوہ بنانے کے ہو گیا۔ جیسے ۔۔۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو سید المرسلین اور تمام انبیاء ون کے امام اور مقتدا ہین۔ نہ مقتدی۔ ۔۔۔ انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے ہین۔ لہذا لفظ اقتدا کا لایا گیا ہے جو دوسری ۔۔۔ کے ہین۔ احادیث صحیحہ سے بھی ۔۔۔ ثابت ہے۔ ولنعم ما قیل ۔۔۔ سید الانبیاء

در آن مسجد امام انبیاء شد ٭ ز صف پیشینیان با پیشوا شد

اس امر کو ہمنے زیر تفسیر آیت میثاق کے شرح اور بسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور آپ کی کتاب قرآن مجید کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ یتلو صحفا مطھرة فیھا کتب قیمة۔ یعنی یہ رسول تلاوت کرتا ہے تمام ایسے صحیفے جو پاک ہیں جملہ عیوب اور نقصانات سے اور ان میں کتابیں ہیں جو راست اور درست کرنیوالی ہیں۔ ہر ایک کجی اور ناراست کو۔ اب ثانیاً ترجمہ تفسیری آیت کا لکھا جاتا ہے کہ اے خاتم النبیین جامع جملہ کمالات انبیاء کے تجھ پر یہ قرآن مجید جو مہیمن تمام کتب سابقہ کا ہے۔ ایک مقدار مخصوص کے ساتھ مقدر کر کر خدائی واحد نے نازل فرمایا ہے۔ وہی خدائے واحد بے شک تم کو بوقت ضرورت کے جب تمہارے عود کرنیکا وقت ہوگا۔ یعنے جبکہ ضرورت تمہاری لوٹانیکی واقع ہوگی تم کو ہمیشہ دنیا میں لوٹا کر لاتا رہیگا۔ تاکہ جن تفاصیل معارف اور شروح حقائق کی ضرورت ہو وہ سب اسی کتاب جامع سے بیان کی جاویں۔ اور آپ کی جمعیت اور نیز آپ کی کتاب کی جمعیت تمام عالم پر ثابت ہو۔ اور قرینہ اس تفسیر پر یہ ہے جو فرمایا جاتا ہے۔ کہ تم کہدو کہ میرا پروردگار جو بتدریج انتہائی نقطہ کمالات پر پہونچانے والا ہے۔ وہ سب سے زیادہ تر جاننے والا اس شخص کا ہے۔ جو ہدایت کو بجانب اللہ لاوے۔ یعنی وہ شخص کہ حقائق اور معارف قرآنی کا راستہ اس پر کھولا گیا ہو۔ اور اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے۔ جو کھلی ہوئی گمراہی میں پڑا ہو۔ اور معارف قرآنی کا راستہ اس پر بند کیا گیا ہو۔ لہذا اوس کو تفاصیل معارف قرآنی پر پہنچنا ممکن ہی نہ ہوگا۔ اور چونکہ بظاہر ایسی جمعیت معارف غیر متناہی کے لئے غیر مترقب تھی۔ لہذا فرمایا جاتا ہے۔ کہ اے پیغمبر تم کو توقع نہ تھی۔ کہ ایسی کتاب جامع کمالات غیر متناہیہ کے لئے تم پر نازل کی جاویگی مگر تمہارے رب نے بتقاضاء اپنی رحمت کے جو بتدریج تم کو جملہ کمالات انسانیہ پر پہنچانے والا ہے۔ ایسا قرآن مجید نازل فرمایا کہ ہر مناسب اس کے مجملات میں تفاصیل مندرج ہیں۔ پس جبکہ اس قرآن مجید میں ایسے فوائد غیر متناہیہ موجود ہیں تو تم اس کی تبلیغ کرتے رہو اور اپنی دعوت کو میاد اترک کر کر مکذبین کے مددگار مت ہو تمام ہوا ترجمہ تفسیری۔ واضح ہو کہ بعض مفسرین نے جو معاد سے مراد صرف مکہ معظمہ ہی لیا ہے۔ وہ سیاق و سباق آیت کے مناسب نہیں۔ کیونکہ اول تو لفظ معاد کا نکرہ ہے اور لفظ مکہ معرفہ ہے اندریں صورت کوئی وجہ موجہ تعبیر معرفہ کی جو نکرہ کے ساتھ کیا گیا۔ معلوم نہیں ہو سکتی۔ ثانیاً مضمون۔ ان الذی فرض علیك القرآن کو ساتھ مضمون لرادك الی معاد کے کوئی مناسبت نہیں۔ ثالثاً۔ لرادك الی معاد جملہ اسمیہ ہے جو استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی مضمون اس کا ہمیشہ متحقق ہوتا رہیگا جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون اور مکہ معظمہ میں تو آپ کا عود کرنا صرف ایک ہی مرتبہ واقع ہوا تو فاین الاستمرار وغیر ذلک من الوجوہ الموجہة

رابعاً۔ قل ربی اعلم من جاء بالھدی۔ کو بھی درصورت معنی مکہ کی تفسیر مذکور کے پہلی آیت کے ساتھ کوئی ربط نہیں معلوم ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس۔ عدم توقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاء کتاب معمولی کے لئے بھی غیر مناسب ہے کیونکہ آپ کی طبیعت اور فطرت میں مادہ نبوت و رسالت کا تو موجود ہی تہا۔ پھر معمولی کتاب کا نزول کے لئے عدم توقع کے لئے ایک ایسی کتاب کامل ہونی چاہیئے۔ جو تمام مدآشون اور معارف کے لئے حاوی اور جامع ہو۔ اور اس کا نزول ایک رحمت عامہ و تامہ کا مقتضار ہو۔ جو پورا مصداق ہو۔ الا رحمة من ربك کا۔ ان جو تفسیر آیات کی ہمنے لکھی۔ اس سے ہر ایک جملہ دوسرے جملہ کے ساتھ مربوط اور متناسب ہو گیا اور آخر آیات میں بھی طالبان ہدایت و اہل ہدایت کو امید دلائی گئی ہے۔ کہ اپنی اس امید کو مکذبین کی روک ٹوک سے منقطع نہ کریں۔ کہ قرآن مجید نعوذ باللہ جامع معارف غیر متناہیہ کے لئے نہ ہووے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔

ولا یصدنك عن آیات اللہ بعد اذ انزلت الیك وادع الی ربك ولا تکونن من المشرکین

یعنی مخالفین کے اوہام و تکذیب جو اس معاد ضروری میں تیرے لوٹنے کی نسبت کرتے ہیں وہ تجکو اللہ تعالیٰ کے آیات قرآن مجید کی تبلیغ سے جو کاشف تفاصیل معارف لاتناہی کی ہیں روک نہ دیویں۔ بعد اس کے کہ وہ آیات تیری طرف اتاری گئی ہیں ان تجکو چاہیئے۔ کہ دعا کرتا رہ اور اس قول و کرم کے مکذبین مشرکین کو مت مان۔ کیونکہ ایسے قول کا ماننا شرک ہے اور تو مشرکین میں سے ہرگز نہیں ہے۔ اور چونکہ لفظ معاد میں تنوین تنکیر کی تعظیم کے لئے ہے۔ لہذا اس میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ جب آخر زمانہ پرفتن میں مخالفین کے حملجات اسلام پر واقع ہونگے اور تیرے لوٹانے کی بڑی عظیم الشان ضرورت واقع ہوگی۔ تو بطور بروز کے اس زمانہ ضلال مبین میں تجکو بالضرور لوٹا کر لاوینگے۔ اور اس بروز محمدی کو من جاء بالھدی۔ کا مصداق گردانکر مسیح موعود و مہدی آخرالزمان کرینگے۔ انا جعلناك مسیح بن مریم اور اس کے مخالف بسبب اپنی ضلالت کے رفتہ رفتہ ہلاک اور تباہ ہوجائینگے۔ کما قال تعالیٰ۔ ومن ھو فی ضلال مبین (جیسا کہ محاورہ عرب کا ہے۔ کہ ضل الماء فی اللبن یعنی پانی گم ہوگیا دودھ میں۔ ۱۲ منہ)

آگے رہی نزول کی بحث سو ہمنے اپنے رسایل میں کافی طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ نزول کے لئے آسمان سے اترنا ہرگز ضروری نہیں ہے۔ مختار الصحاح میں عرب کا محاورہ تحریر کیا ہوا ہے کہ انزلنی منزلا مبارکا والنزیل الضیف (مجکو اوتار منزل مبارک میں اور مہمان کو نزیل کہتے ہیں۔ دیکھو دیگر کتب معتبرہ لغات عرب کو۔

پھر نظر ثانی کرو صحیح بخاری میں کہ اس میں ایک باب [illegible] منعقد کیا ہے۔ باب نزول النبی صلعم [illegible] یعنی اترنے نبی صلعم کا مقام حجر میں (۱۲) اب جناب ارشاد فرماتے کہ آپ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آسمان سے نازل ہوئے تھے یا مدینہ شریف سے ہی تشریف لے گئے تھے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی قرآن مجید میں لفظ نزول کا استعمال فرمایا گیا ہے۔ قال تعالیٰ۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم آیات اللہ مبینات (بتحقیق اتارا اللہ نے تمہاری طرف یاد دلانے والا رسول۔ تلاوت کرتا ہے تم پر اللہ کی آیات روشن (۱۲)

آگے رہا مربع ہونا۔ سو وہ بھی ثابت بلکہ مشاہد ہے [illegible] کیونکہ اس مسیح موعود کا قد درمیانہ ہی ہے [illegible] القامة کہہ سکتے ہیں اور نہ قصیر القامت اور میں مصرعین ہونا بھی ظاہر ہو دیکھو تعبیر تعطیر الانام اور اشارات فی عبارات وغیرہ کو کہ مراد دو کپڑوں زرد رنگ سے دو قسم کے مرض ہیں جو اس مسیح موعود کو ابتداء جوانی سے عارض ہو رہے ہیں [illegible] کے مولشبہ ہی ممصرتا دو کپڑے زرد رنگ [illegible] کو اور کان راسه یقطر [illegible] سبب سر قطرے ٹپک رہے ہیں (۱۲) نظارہ آپ تشریف لاکر ملاحظہ فرما لیجئے۔ اور لیل الحمرة والبیاض (رنگ سرخی سفیدی کی طرف مائل (۱۲)) جو حدیث میں مذکور ہے۔ اس کے معنے بھی گندمی رنگ کے ہی ہیں دیکھو شروح حدیث کو اور ظاہر ہے کہ جو رنگ حمرہ بیاض کی طرف مائل ہو وہ گندمی رنگ ہی ہوتا ہے۔ بہاں مسیح موعود میں موجود ہے پس یہ حدیث آپ کی لکھی ہوئی تو ہمارے لئے ایک دلیل قوی ہے نہ آپ کے لئے

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است

اور یہ ضمایر اور مماثلت کی جو ہمنے [illegible] آپ کی خاطر سے تحریر کی ہے۔ ورنہ ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں عیسیٰ سے عیسیٰ موسوی مراد ہی نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ نے سمجھا ہے بلکہ اس حدیث میں عیسیٰ سے موعود و محمدی ہی مراد ہے۔ جو مصداق اماکم منکم یا امکم منکم کا ہے۔ [illegible] (امام تمہارا تم میں سے ہوگا یعنی امام ہے (۱۲)) [illegible]

حدیث میں موجود ہیں۔ جو قرینہ ہیں [illegible] علامت کا عقل [illegible] خلاف عقل کے ہے [illegible] لفظ خلافت کے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] میں تو بصورت [illegible] ہماری [illegible] کیا جاوے [illegible]

اور کسر صلیب وغیرہ حجت وبرہان کے ذریعے سے ہوگا۔ نہ سیف وسنان سے اور یہی شرب ثانی ہے۔ اور اسی لئے حدیث میں یہ لفظ بھی موجود ہیں۔ وانی اولی الناس بعیسی بن مریم (بے شک میں قریب تر آدمیوں کا ہوں ساتھ عیسے بن مریم موعود کے ۱۲) یعنی میں سب آدمیوں سے زیادہ تر قریب تر ہوں ساتھ عیسے بن مریم موعود کے کیونکہ عیسے موعود تو صرف میرے دین کو ہی قائم کریگا۔ نہ دین موسوی کو ہاں صرف فرق یہ ہے کہ میرے وقت میں شرب اول واقع ہو۔ اور اس کے وقت میں شرب ثانی واقع ہوگا۔ اور اگر اس حدیث میں عیسے سے مراد وہی عیسے نبی اسرائیلی ہوں۔ تو پھر یہ نکتہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دین اسلام اور تعلیم عیسوی میں بون بعید ہے۔ دیکھو اناجیل کو۔ پھر ان عیسے اسرائیلی کے ساتھ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اور لم یکن بینی وبینہ نبی (نہیں ہے درمیان میرے اور درمیان اس کے کوئی نبی ۱۲) بہت درست ہے۔ کیونکہ اس تیرہ سو برس میں کسی مامور من اللہ نے دعوی نبوت جزئیہ کا بھی نہیں کیا۔ اس کا بیان آپکی دلیل دوم کے رد میں انشاء اللہ آوے گا۔ فانتظرو۔ اور امھاتھم شتی ودینھم واحد (مائیں ان کی مختلف ہیں اور دین ان کا ایک ہی ہے ۱۲) کا مطلب بھی اس صورت میں بہت درست ہوگیا۔ کیونکہ دین تو بمنزلہ باپ کے ہے جو سوائے ایک باپ کے دوسرا باپ حقیقی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ماں کو بحالت کسی کی زوجہ ہونے کے دوسرا زوج درست نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اسی دین کے لئے مروجین مختلف اور شتی واقع ۔ ہوتی ہیں۔ جو بمنزلہ امہات کے ہیں جن کا تعدد زوج کے لئے جائز ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ دین اسلام کا غلبہ اور اظہار کل ادیان پر بجز حجت اور براہین کے سیف وسنان سے ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ کسی کے داخل ہونے دین اسلام میں جو بزور شمشیر ہو کیا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پس یہی شرب ثانی ہے۔ جو موجب اظہار اور غلبہ دین اسلام کو ہے اور دوسری حدیث میں بھی ہم یہی کہتے ہیں کہ عیسے بن مریم سے مراد مسیح موعود ہیں۔ لاغیر۔ کیونکہ اس حدیث میں خروج دجال کا ذکر کرنا قرینہ ہے اس امر کا کہ مراد اس سے عیسے موعود ہی ہیں۔ اس لئے کہ ہلاک دجال کا ۔ ۔ ۔ عیسے موعود ہی کے ہاتھ سے ہوویگا اور یہ امر ظاہر ہوتا ہے صحیح بخاری کے بغور مطالعہ کرنے سے کیونکہ اس میں عیسے کے دو حلیے مختلف لکھے ہوئے ہیں۔ ایک گندمی رنگ سیدھے بال والا جو مسیح موعود ہے اور دوسرا سرخ رنگ گھونگر والے بال والا۔ یعنی نبی اسرائیلی پہلے مسیح کے ساتھ تو دجال کا ذکر ہے اور وہی مسیح محمدی ہے۔ اور دوسرے کے ساتھ دجال کا ذکر نہیں۔ جو مسیح اسرائیلی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار پس جس طرح پر کہ دو عیسے مختلف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائے گئے ۔ ایک مسیح اسرائیلی کا حلیہ مع صعود ؟ مسیح محمدی کا حلیہ۔ اسی طرح پر اس حدیث میں جیسا کہ حضرت موسے اور حضرت ابراہیم سے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی۔ اسی طرح پر عیسے محمدی سے بھی عالم مثال میں ملاقات ہوئی۔ اس میں کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے۔ بلکہ اس میں تو کمال علم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے۔ جو مصداق ہیں۔ علمت علم الاولین والاخرین (سکھایا گیا ہوں میں علم اولین وآخرین کا ۱۲) کے۔ کیونکہ انبیاء اولین ابراہیم وموسے سے بھی آپکی ملاقات ہوئی اور عیسے محمدی آخر زمان بھی عالم ارواح میں آپ کو دکھائی گئے۔ جیسا کہ دیگر اسوال شراط الساعۃ اور حشر ونشر کے واقعات دکھلائے گئے۔ اور چونکہ عیسے محمدی آخر زمانہ میں آنیوالے تھے۔ اس مناسبت سے قیامت کے وقوع کا بھی انہیں سے ذکر ہوا۔ اور ان دونوں کی طرف اس کے احوال کا رد اور رجوع کیا گیا۔ اور پھر انہوں نے اپنا کام وہی بھی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کیونکہ وہ آپکے غلام اور خادم تھے۔ اور ان کا یہی فرض منصب تھا۔ اور قیامت سے بھی زیادہ تر نسبت رکھنے والے تھے۔ بسبب قرب ان کی بعثت کے جو زمانہ آخر میں تھی ساتھ قیامت کے۔ علاوہ بریں ہمکو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کشف کو اوائل انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص اور منحصر کریں۔ باوجودیکہ آپ مصداق ہیں علمت علم الاولین والاخرین کے اور آپکی شان میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وکان فضل اللہ علیک عظیما (اور ہے تجھ پر بہت بڑا فضل اللہ تعالی کا) دوسری دلیل آپکی یہ ہے۔ کہ مسلم کی حدیث میں پانچ بار عیسے موعود کے لئے لفظ نبی اللہ کا آیا ہے۔ اگر مرزا صاحب نبی ہیں تو بحکم آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (و لیکن اللہ تعالی کے ایسے رسول ہیں جو انتہا درجہ تمام نبوتوں پر پہنچے ہوئے ہیں ۱۲) کے کفر لازم آتا ہے۔ الی الآخر۔ اقول الجواب وباللہ۔ تو سب سے اول آپ ہی پر کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ جب آپ کے نزدیک عیسے نبی اسرائیلی آخر زمانہ میں مبعوث ہووینگے۔ تو پھر خاتم النبیین تو حضرت عیسے ہوئے۔ نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب فرمایئے۔ کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (میں ہی خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی آنیوالا نہیں ۱۲) جو آپکے نزدیک احادیث متواترہ سے ہے۔ آپ کے اس کا کیا جواب ہے۔ اور لانبی بعدی میں چونکہ کلمہ لا نفی جنس کے واقع ہوا ہے۔ لہذا آپ کو یہ بھی گنجائش باقی نہیں رہی۔ کہ کسی نبی قدیم کو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے لا سکیں علاوہ بریں ایک بڑی مصیبت آپ پر یہ بھی وارد ہوگی کہ نص قرآنی میں موجود ہے۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ (بلکہ قول حضرت عیسے کا بشارت دینے والا اس رسول کا ہوں جو میرے بعد آوینگے اور نام ان کا احمد ہوگا ۱۲) یعنی جبکہ آپکے نزدیک حضرت عیسے ابھی تک بقید حیات آسمان دوم وغیرہ پر بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر لازم آیا۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک مبعوث ہی نہیں ہوئے۔ کیونکہ کسی نبی کی بعدیت مطلقہ سے اگر کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو۔ تو بعدیت بعد الموت ہی ہوگی لاغیر۔ اب کہیئے ۔ میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔ اور اگر آپ کہیں کہ حضرت عیسے عہدہ نبوۃ سے معزول ہو کر مبعوث ہوں گے۔ تو اولاً تو یہ عرض ہے۔ کہ ہنوز دلی دور است۔ کیونکہ اول ان کی حیات کا تو اثبات کیجئے ثانیاً۔ اور پھر آسمان پر بجسد عنصری اوٹھایا جانا اور پھر ثالثاً بجسد عنصری آسمان پر سے اوترنا آپ ثابت فرماویں جسکا ابطال ہمارے صدہا رسائل میں موجود ہے۔ رابعاً۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ فقہ اکبر وغیرہ کی شروح میں ایسے خیال کو کہ کسی نبی کو معزول عن النبوت اعتقاد کیا جاوے۔ کفر لکھا ہوا ہے۔ کما قال اللہ تعالی ان اللہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ (بے شک اللہ تعالی نہیں بدلتا ہے حالات کسی قوم کو۔ جب تک وہ خود اپنے حالات متعلقہ اپنی نفسوں کو تبدیل نہ کریں ۱۲) حضرت عیسے نے کونسا گناہ کبیرہ کیا ہے۔ جو نبوت سے معزول یا منفصل ہو کر نازل ہوں گے۔ اور خامساً ہم کہتے ہیں۔ کہ اس صورت میں حضرت عیسے معزول عن النبوت ایک رجل ہوئے رجال نبی اسرائیل میں سے۔ پس ان کی لئے کونسی ترجیح حاصل ہوئی۔ اس امتی رجل پر جس کے حق میں۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الآیہ (تم تمام امتوں سے افضل اور بہتر ہو جو پیدا کئے گئے ہو۔ جملہ آدمیوں کی ہدایت کے لئے ۱۲) وارد ہوا ہے خصوصاً اس مجدد پر جو خیر الامم میں راس صدی پر مبعوث ہو کر عیسے موعود ہو۔ جس کے لئے ہزاروں ادلہ قاہرہ نقلیہ اور نشانات باہرہ سماویہ وارضیہ موجود ہیں۔ دیکھو ہمارے رسائل کو۔ اور ہمارے مسلک کی بموجب اس حدیث مسلم میں جو لفظ نبی اللہ کا پانچ دفعہ آیا ہے۔ اس سے نبی تشریعی مراد نہیں بلکہ ایک امتی مراد ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم وز خداوند منذرم

ہاں البتہ جو مجدد باوجود امتی ہونے کے اللہ تعالی کی طرف سے ملہم ہو۔ اس کو نبی جنہ دینے والا کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ سلسلہ الہامات اور مکالمات الہیہ کا اس امت میں قیامت تک جاری رہے گا۔ کما قال اللہ تعالی۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ (بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے۔ پھر اس قول واقرار پر قائم رہے تو ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ کہ نہ کچھ اندیشہ اور خوف کرو

نہ رنج کرو۔ اور خوش ہو تم ساتھ بہشت کے جس کا تم وعدہ دئے جاتے تھے ہم تمہاری زندگانی دنیا میں بھی دوست ہیں اور آخرت میں بھی ہوں گے ۱۲)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل استقامت پر نزول ملائکہ کا واسطے انبشار کے حیوۃ دنیا میں ہی ایک ثابت شدہ امر ہے۔ اور معنے نبی کے جو خبر دینے والا اللہ کی طرف سے ہیں۔ اس آیت سے ایسے اہل استقامت کے لئے ثابت ہوتے ہیں۔ پس انہیں معنی کی رو سے عیسیٰ موعود کو حدیث مسلم میں نبی اللہ فرمایا گیا ہے۔ اس میں کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے۔ ان محذورات مذکورہ وغیر مذکورہ میں سے جو کہ آپ پر وارد ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر خود حضرت عیسے ہی آخر زمانہ میں آویں گے۔ اور بعض محرمات اسلامیہ کو حلال کر دیں گے تو اہل اسلام ان پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اس اعتراض کے جواب میں اہل اسلام پر اس آیت کو پیش کر کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ منصب مجھکو خود تمہارے قرآن مجید نے عطا فرمایا ہے۔ حیث قال اللہ تعالیٰ۔ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم۔ پھر آپ اس آیت کے مقابلہ میں ان کو کیا جواب دے سکتے ہیں۔ یا وہ یہ اگر کہیں کہ میرے بعد آپ کے نبی محمد رسول اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونے تھے ابھی تک تو میں زندہ ہوں لہٰذا احمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہیں ہوئے کما قال اللہ تعالیٰ۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ تو آپ کے پاس جواب اس کا کیا ہے۔ یا اگر وہ کہیں کہ تمہارے قرآن مجید میں نعوذ باللہ اکثر اغلاط واقع ہوگئی ہیں۔ جیسا کہ کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ (جب تک کہ میں ان میں زندہ رہا میں ان کا نگہبان رہا۔ پس جبکہ تو نے مجھ کو وفات دیدی۔ تو تو ہی ان پر نگہبان تھا ۱۲) اور وجہ اس کی غلط ہونیکی یہ بیان کریں۔ کہ میرے آسمان کے اٹھائے جانے کے بعد ہی تو میری امت مشرک اور گمراہ ہوگئی ہے۔ اور اب میں آسمان پر سے نازل ہو کر آیا ہوں جو ان کو راہ ہدایت پر لا رہا ہوں۔ اور چالیس برس تک میں ان کو دعوت کروں گا۔ اور بموجب وان اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ (اور کوئی اہل کتاب میں سے باقی نہیں رہے گا۔ جو قبل موت اس کے ایمان نہ لاوے ۱۲) کے جملہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آویں گے۔ ان تمام حالات کو ملحوظ رکھ کر قرآن مجید بیان کرنا بھول گیا لہٰذا قرآن میں یہ ایک بڑی غلطی واقع ہوگئی ہے جس میں میرا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے۔ ایسے غلط جواب دینے میں پھر میری نجات کب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس آیت کے آگے ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ پھر اس کا جواب آپ کیا دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں۔ کہ آیت استخلاف میں جو حرف منکم کہا گیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ آخری استخلاف تو میرے ذریعہ سے واقع ہوا۔ اور میں بنی اسرائیل میں سے ہوں نہ تم میں سے۔ تو پھر اس کا کیا جواب ہوگا۔ یا اگر وہ امت محمدیہ سے فرماویں۔ کہ میرے پاس سے تم چلے جاؤ۔ اور دشت ہو جاؤ۔ میں تم کو ہرگز ہدایت نہیں کرتا کیونکہ میں تو صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں خود تمہاری کتاب میں موجود ہے۔ کہ رسولا الی بنی اسرائیل۔ پھر آپ اس کا جواب بجز اپنی محرومی اور بدنصیبی کے کیا دے سکتے ہیں۔ افسوس کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔ صد افسوس ہے آپ کی بدنصیبی پر کہ درپئے شیطان جان ہم رفت۔ این ہم رفت وآن ہم رفت۔ یا اگر وہ کہیں کہ تمہاری قرآن مجید میں صرف ایک ہی غلطی نہیں ہے۔ بلکہ نعوذ باللہ صدہا غلطیاں واقع ہوگئی ہیں۔ کیونکہ میری نسبت یہی لکھا ہے۔ کہ میں کھاتا پیتا تھا۔ کانا یاکلان الطعام۔ حالانکہ دو ہزار برس یا زائد تک میں آسمان پر بجسد عنصری مقیم رہا ہوں۔ میں نے وہاں پر کوئی طعام نہیں کھایا۔ یا اگر وہ کہیں۔ کہ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین۔ نعوذ باللہ غلط ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ فیھا تحیون وفیھا تموتون بھی غلط ہیں۔ کیونکہ دیکھو میں مدت دراز تک آسمان پر مستقر رہا ہوں۔ اور میری حیات کتنی مدت دراز تک آسمان پر ثابت ہو چکی ہے۔ تو پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں کہ دیکھو میرے ابن اللہ ہونے کی یہ دلیل قوی تمہارے قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ جب تمہارے نبی کے مخالفین نے کہا تھا۔ او ترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتابا نقرؤہ (یا آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے تمہارے چڑھ جانے پر بھی یہاں تک کہ تم اوتار لاؤ ہم پر ایک کتاب کہ ہم اس کو پڑھ بھی لیویں۔ ۱۲) تو یہ جواب ملا تھا کہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ (کہہ دو تم ان سے کہ سبحان اللہ۔ یہ بدیہی نشان کیوں کر واقع ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میں نہیں ہوں۔ مگر ایک بشر رسول یعنے نہ فرشتہ رسول ۱۲) جس کا مفہوم صریح یہ ہے۔ کہ کوئی بشر رسول آسمان پر نہیں جا سکتا۔ ہاں اگر کسی کا مرتبہ بشر رسول سے بھی بڑھ کر ہو تو وہ آسمان پر جا سکتا ہے۔ پس میرا مرتبہ بشر رسول سے بڑھ کر ہے یعنی میں ابن اللہ ہوں۔ کیونکہ میں مدت دراز تک آسمان پر رہا ہوں۔ تو آپ ان کی اس دلیل کا کیا جواب دیویں گے۔ بینوا توجروا۔ یا اگر وہ کہیں کہ نعوذ باللہ قرآن میں یہ بھی ایک بڑی غلطی واقع ہوگئی ہے۔ کہ قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کے تمام رسولوں کا گذر جانا اور فوت ہو جانا بیان فرماتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ (اور نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول بتحقیق گذر چکے اس سے پہلے تمام رسل تو کیا اگر وہ مر جاویں یا قتل کئے جاویں۔ تو تم پھر جاؤ گے اپنی ایڑیوں کے بل ۱۲) پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں کہ قرآن مجید میں ایک عظیم الشان غلطی یہ بھی واقع ہوگئی ہے جو آیت واوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین (اور پناہ دی ہم نے ان دونوں کو ایسے ٹیلے پر جس میں ان کا قرار رہا اور اس میں پانی اور سبزہ تھا ۱۲) میں بجائے علی السماء وغیرہ فرما دیا ہے۔ یعنی یوں فرمانا چاہئے تھا۔ واوینٰھما علی السماء یا اوینٰہ علی السماء۔ غرض کہ میں کہاں تک اون محذورات کو تحریر کروں۔ جو آپ کی مسلک پر لازم آتے ہیں۔ یہ چند ایرادات ہیں۔ جو آپ کی خدمت میں حضرت عیسے کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ پھر اگر حضرت عیسے کی ان تمام ایرادات واعتراضات مذکورہ وغیر مذکورہ کو آپ نے تسلیم کر کر سکوت اختیار فرمایا۔ تو آپ کے ہاتھ سے تمام قرآن مجید فوت ہو جائے گا۔ اور اگر آپ نے ان تمام ایرادات مذکورہ وغیر مذکورہ کو رد کرنا شروع فرمایا۔ تو آپ جیسے مولوی صاحبان کو ان حضرت عیسے موعود کے ساتھ بھی ایک بڑا مناظرہ یا مجادلہ پیش آئیگا جس سے آپ کو خلاص قیامت تک حاصل نہ ہو سکے گا۔ اور بعد اللتیا والتی آپ ایسے عیسے کو بھی دجال و کذاب ہونیکا ہی فتویٰ دیویں گے۔ جس عیسے کو آپ موعود قرار دیکر اس کے اترنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس کی تصدیق کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہاں اش در کاسہ موجود۔ بینوا توجروا

پھر واضح ہو کہ ایک امتی کا جزوی نبی ہونا حسب الحکم آیت ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الایۃ کے ہرگز ہرگز آیت خاتم النبیین کے منافی نہیں ہو سکتا ہے۔ دیکھو مجمع بحار الانوار کے تکملہ کو جسمیں حضرت عائشہ کا یہی مذہب لکھا ہوا ہے۔ عن عائشۃ۔ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ (بے شک کہو تم آپ کو خاتم النبیین لیکن یہ مت کہو کہ اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵۔ اور دجالین کذابین کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں۔ وہ اونھیں لوگوں کے بارہ میں ہیں۔ جو بمقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات میں یا بعد آپ کی وفات کے آپ کے خلفاء اور نائبوں کی حیات میں یا ان کی وفات کے بعد پیدا ہونیں گے اور ہوئے اور چونکہ سلسلہ خلافت نبوی کا حسب آیت استخلاف کے قیامت تک جاری ہے۔ لہٰذا سلسلہ دجالین کا بھی ان کے مقابلہ میں قیامت تک رہیگا۔ کما قال اللہ تعالیٰ فانظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین (پس آپ مہلت دی تو مجھکو قیامت کے دن تک فرمایا بے شک تو مہلت دیئے گیوں میں سے ہے ۱۲) پس بحکم لکل فرعون موسیٰ کے یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی فرعون تو موجود ہو اور موسیٰ مبعوث نہ ہو۔ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ دجال تو موجود ہو۔ اور کوئی عیسے موجود نہ ہو۔ کیونکہ قرآن مجید اور دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی تاکید شدید سے واقع ہو چکا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اگر بمقابلہ دجالین کے کوئی مسیح صادق موجود نہیں تو دین اسلام کیونکر محفوظ و مصوان رہ سکتا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ (تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ میں

خلعت نہین کرتا ہے ۱۲) اور ان واقعات سے یہی شہادت دیری ہے کہ فرعون و موسیٰ کے وجود کا ملازم یا عیسیٰ اور دجال کی مخالفت باہم اسی طرح تیرہ سو برس سے برابر چلا آتا ہے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ابوجہل۔ ابولہب اور ولید اور مغیرہ کا وجود اور خلفائے راشدین کے وقت خلافت میں انکے مخالفین اور مرتدین کا مقابلہ وعلیٰ ہذا القیاس برابر جیسا ہو رہا ہے۔ حضرت اللہ تعالیٰ قال انک من المنظرین الحاصل ان مسیح موعود کے قصہ کو ہی چند شخصوں سے [illegible] دعویٰ مسیحیت کا کیا لیکن چند روز میں یا تو وہ ادبار بالکل تباہ ہو گئے یا زندہ ہی دل دگمنامی میں جا بیٹھے۔ چنانچہ منجملہ ان کے ایک دجال تو اس شہر دہلی میں بھی موجود ہے جو مصداق ہے کالذی استھوتہ الشیاطین فی الارض حیران۔ (مانند اس شخص کی کہ شیاطین نے اس کو بہکا دیا ہو اور وہ زمین بیابان میں حیران و پریشان مارا مارا پھرتا ہے ۱۲) کہ دعویٰ الوہیت کی جرأت کی جس کا دعویٰ چند عرصہ میں بحکم و اما الذی [illegible] جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ (اور لیکن جھاگ خشک ہو کر چلا جاتا ہے اور جو لوگوں کو نفع دینے والا ہو یعنی پانی وہ زمین میں ٹھہر رہتا ہے ۱۲) مسیح موعود کے مقابلہ میں ہباءً منثورا ہو گیا۔ اور اس دوسرا دجال جو بد اشد گمراہی شہر لاہور میں ہے جو نہ صرف ہے جس کا دجال وکذاب ہونا جیسے رسالہ عصیان القرآن عن ہوا ہوا الشیطان میں اور نیز رسائل ازالۃ الوہم [illegible] وغیرہ میں بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ ان رسائل کا ملاحظہ فرمایا ہوا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ احادیث میں جہاں ذکر دجال کا آیا ہے وہاں ہر شہر دل [illegible] [illegible] سے اور [illegible] [illegible] شیطان کا نام [illegible] ہے۔ [illegible] دجال بھی مذکور ہے الا انا [illegible] [illegible] اہل [illegible] [illegible] [illegible] دعوے کا وقت [illegible] نام مسیح الدجال نامزد کیا گیا ہے تاکہ ان میں بہت سمجھ لیوین کہ ایک [illegible] ایسا وقت ہے [illegible] اس [illegible] دجال ہے جیسا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسیح [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ دنیا [illegible] مسیح کو پکار رہے ہیں۔ یا دو لوگ [illegible] [illegible] کے قوانین [illegible] کی امداد کر رہے ہیں۔ اور ان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دجال [illegible] حضرت عیسیٰ میں صفات الوہیت اور ملکیت کی ثابت کرتے ہیں۔ مولانا خاکسار آپ کی خدمت میں بڑی التجا سے عرض کرتا ہے کہ اس مسیح و دجال کے عقائد باعث خیالات سے آپ [illegible] اجتناب [illegible] اور [illegible] [illegible] اندیشہ ہے کہ مبادا آپ بھی ان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے نہ ہو جاوین۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیھم السیجان رواہ فی شرح السنۃ۔ (یعنی [illegible] [illegible] میری امت سے ستر ہزار ایسے

مولوی لوگ جو طیلسان پہنے ہوں یعنی بڑے بڑے لباس پہنے ہوں گے۔ جیسے شملہ جبّہ وغیرہ کے ۱۲ منہ)

اور چونکہ احادیث متعلقہ دجال کے از قسم مکاشفات یا رویا ہے ہیں۔ لہذا آپ پر ان کی تعبیر و تاویل موافق علم تعبیر الرؤیا کے کچھ دشوار نہیں ہے۔ آخر آپ اس حدیث متفق علیہ کی بھی تو تاویل کرتے ہی ہوں گے جس میں مسیح دجال کے لئے بیت اللہ کا طواف کرنا وارد ہوا ہے حالانکہ احادیث صحاح میں مکہ اور مدینہ میں اس کا داخل نہ ہونا بھی لکھا ہوا ہے کہ حرمتا علیّ کلتاھما۔ (یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں میں داخل ہونا مجھ پر حرام ہے ۔۱۲ منہ) پھر طواف بیت اللہ اس کے لئے کیونکر ہو سکتا ہے۔ علاوہ بریں اس دجال کذاب کو طواف بیت اللہ کرنے کی کونسی ضرورت واقع ہو سکتی ہے۔ پس جو اس حدیث کی آپ تعبیر و تاویل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح پر دیگر احادیث دجال کی تعبیر حسب علم تعبیر الرؤیا کے ہو سکتی ہے۔ یہ کیا ضروری ہے کہ ہر ایک ایسی حدیث اپنے ظاہر الفاظ ہی پر محمول کی جاوے۔ ہم اس جگہ پر ایک حدیث کی تعبیر بطور نمونہ کے پیش کرتے ہیں۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلعم قال یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعا رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور۔ (یعنی خروج کریگا دجال۔ ایک خوبصورت گدھے پر جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا ۱۲) اب غور کرو کہ تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے۔ ویدل الحمار فی المنام علی والی الامور والحمار یدل دوحتہ علی المعیشۃ (اور خواب میں گدھے کا دیکھنا دلالت کرتا ہے کہ سب کاموں کا مالک ہے اور نیز دیکھنا اس کا معیشت پر بھی دلالت کرنے والا ہے ۔۱۲)

[illegible] المراکب واسفار و یدل علی نفس الحاملین (گدھے سے مراد سواریان اور کرایہ سفر کرنا ہے اور نیز اس کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کاموں کے آسان کر دینے پر بھی دلالت کرتا ہے ۱۲) اب ملاحظہ فرمائیے کہ عیسائیوں میں جو اس آخر زمانہ کے دجال اکبر ہیں یہ سب امور موجود ہیں یعنی تمام دنیا کے امور کے یہی والی اور حاکم ہیں۔ مراکب بحری اور بری جہاز اور ریل وغیرہ انہیں کے ایجاد کئے ہیں۔ وہ از منہ سابق میں جہاں [illegible] تمام دنیا میں سفر جو یہ قوم کرتی ہے وہ سفر پہلے کے وقت میں کئے گئے۔ تمام مشکل کاموں کو بذریعہ کلون کے جو اس قوم نے سہل و آسان کر دیا ہے۔ اس درجہ کا [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible]۔ ایضاً ویدل الحمار علی العالم بلا عمل۔ (اور دلالت کرتا ہے گدھے کا دیکھنا ایسے عالم پر جو بلا عمل ہو) یہ قوم تمام بے عمل اور بے عمل کے عالم ہو کر کس قدر بے عمل ہیں کہ نہ ہدایات موسوی پر ان کا عمل ہے اور نہ ہدایات عیسوی پر ایک ذرہ بھر عمل کرتے ہیں۔ ایضاً والبغل والحمار رکوبھا دلیل علی الزینۃ۔ (اور سواری خچر اور

گدھوں کا دیکھنا دلیل ہے زینت کی ۱۲) تمام دنیا کی چیزوں کی جس قدر زینت اس قوم نے کی ہے وہ کس قوم نے کی ہے۔ ایضاً والحمار جھد الانسان وسعیہ فیعرف مارآہ سمینا کان او مھزولا فاذا کان الحمار کبیرا فھو رفعۃ فان کان جید المشی فھو فائدۃ الدنیا واذا کان جمیلا فھو جمال لصاحبہ واذا کان ابیض فھو زین صاحبہ وبھاءہ (اور گدھا انسان کی سعی اور کوشش پر دلالت کرتا ہے جس کیفیت سے اس کو دیکھا جاوے فربہ یا دبلا۔ اگر بڑا گدھا دیکھا جائے تو اس سے مراد بلندی اور رفعت ہوگی۔ اور اگر عمدہ چال کا دیکھا جاوے تو دنیا کا فائدہ مراد ہوگا۔ اور اگر خوبصورت دیکھا جائے۔ تو اس سے مالک گدھے کی خوبصورتی مراد ہوگی۔ اور جو سفید گدھا دیکھا جاوے تو اس سے مالک گدھے کی رونق اور زینت مراد ہوگی منہ ۱۲)

یہ جملہ امور بالکمل ترین وجہ اس قوم میں موجود ہیں۔ ایضاً ومن رکب حمارا ومشی بہ مشیا ملیا موافقا فان جدہ وسعیہ موافق حسن۔ (اور جو دیکھے کہ گدھے پر سوار ہوا اور اچھی چال سے وہ اس کے نیچے چلا تو مراد یہ ہے کہ اس کی سعی اور کوشش خوب موافق تقدیر کے ہے ۱۲) دیکھو اس قوم کی تدابیر کس قدر موافق تقدیر کے واقع ہوئی ہیں۔ کہ جس امر کا ارادہ کرتے ہیں۔ اس کو اکمل کر کے چھوڑتے ہیں۔ وغیر ذالک من التعبیرات اور ما بین اذنیہ سبعون باعا۔ جو اس کے کبیر ہونے پر دال ہے۔ انکی انتہا درجہ کی رفعت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہو رہا ہے علاوہ بریں یہ کہ اگر حمار اقمر سے مراد سواری ریل لی جائے تو بھی درمیان [illegible] [illegible] گاڑی کے جو انجن سے لے کر بریک تک بنزلہ دو کانوں کے ہیں۔ اکثر تفاوت ستر باع ہی کا ہوتا ہے۔ اور علاوہ پر علاوہ یہ کہ عرب میں مراد عدد ستر سے کثرت ہی ہوتی ہے۔ غرض کہ اس قسم کی تعبیر اکثر احادیث متعلق دجال میں کی جاوے تو مراد صحیح معلوم ہو سکتی ہے جس میں کسی طرح کا محذور شرعی لازم نہیں آتا ورنہ پھر فرمائیے کہ انی اریٰ سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف و سبع سنبلات خضر و اخر یابسات (تحقیق میں دیکھتا ہوں سات گائیں موٹی تازی کہ کھائی جاتی ہیں ان کو سات گائیں سوکھی دبلی اور نیز دیکھتا ہوں سات بالیں ہیں سبز اور دوسری سات بالیں ہیں خشک ۱۲) سے کیا مراد ہوگی۔ اگر اپنی ظاہری پر محمول ہو کر تعبیر حضرت یوسف کی جو قرآن مجید میں مذکور ہے آپ کی مسلک کے بموجب محض غلط ہو جاوے گی۔ ونعوذ باللہ منھا جیسا اللہ تعالیٰ حکایتا عن یوسف قال تزرعون سبع سنین دأبا فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مما تاکلون ثم یاتی من بعد ذالک سبع شداد یاکلن ما قدمتم لھن الا قلیلا مما تحصنون (یوسف نے جواب دیا کہ تم کھیتی کرو گے سات برس حسب دستور تو جو فصل کو کاٹو اس کو بالیوں میں رہنے دو۔ مگر تھوڑا سا جس کو تم کھاؤ گے۔ پھر اس کے بعد سات برس سخت قحط کے آویں گے جنہیں پہلا جمع ہوا تم کھا جاؤ گے مگر [illegible] [illegible]

جمع کیا تھا مگر تھوڑا سا جو وسطے بچ سکے تم نے محفوظ رکھا ہوگا (۱۲) اور اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی وصف دجال کا احادیث میں ایسا مذکور ہوا ہو کہ وہ اس مسیح دجال پر صادق نہ آتا ہو تو احادیث صحاح سے تعدد دجاجلہ کا بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو اس وصف کو ہم دوسرے دجاجلہ پر محمول کریں گے۔ یہ کیا ضرور ہے۔ کہ باوجود تعدد دجاجلہ کے جو مخالفین کو بھی مسلم ہے۔ ہر ایک وصف مذکورہ فی الاحادیث کو اسی مسیح دجال پر منطبق کریں۔ اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ چونکہ حضرت عیسے نبی اسرائیلی کی وفات قطعی طور پر متعدد نصوص قرآنیہ اور احادیث سے ہم اپنے رسایل میں ثابت کر چکے ہیں اور بخاری شریف میں اختلاف حلیتین بھی مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک عیسے نبی اسرائیلی موسوی ہے۔ اور دوسرا مسیح موعود عیسے محمدی ہے۔ اور پھر مسیح موعود کی نسبت اما مکم منکم متفق علیہ احادیث میں پایا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہونے والا ہے۔ اور امامکم منکم صحیح مسلم میں موجود ہے۔ جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ بطور نص کے کہ وہی نازل ہونے والا امام امت محمدیہ ہوگا۔ لاغیر۔ اور زمانہ غلبہ مذہب عیسوی کا بھی موجود ہے۔ جس صلیب کی کسر کے لئے مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ اور قرآن مجید میں آیت استخلاف میں ہی لفظ منکم کا موجود ہے۔ جس سے بطور نص کے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سلسلہ استخلاف کا اسی امت میں سے واقع ہو دیگا۔ اور چونکہ اس آیت استخلاف میں لام تاکید اور نون تاکید ثقیلہ کا بھی موجود ہے۔ اور آپ کی اسالست کے بموجب وہ استقبال ہی کے لئے آتا ہے۔ جو آخر زمانہ اور قیامت تک کو شامل ہے۔ اور چاند گرہن اور سورج گرہن جو ایک علامت خاصہ مہدی آخر زمان کے لئے حدیث دارقطنی وغیرہ میں مذکور ہے وہ بھی واقع ہو چکی۔ اور حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ بھی بآواز بلند پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ اس چودھویں صدی میں ایک مجدد کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ اور جس طرح پر کہ امت موسویہ کے سلسلہ خلافت میں آخری خلیفہ حضرت عیسے حضرت موسے سے چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے۔ اسی طرح پر اس چودھویں صدی کے راس پر اس مسیح موعود نے دعوی بعثت کا بھی کیا اور کوئی دوسرا شخص مدعی ایسا موجود نہیں۔ جس نے فرض منصب اپنا مناسب اس صدی چہاردہم کے ایسا کیا ہو جس سے کسر صلیب واقع ہوا ہو۔ اور پھر خود حضرت عیسے کا فیصلہ انجیل متی باب ۱۱ آیت چودہ وغیرہ میں مذکور ہے۔ جس کا مصدق قرآن مجید بھی ہے۔ اور وہ فیصلہ یہ ہے کہ کسی کامل متوفی کے نزول سے مراد یہ ہو کہ اس کامل کی شبیہ اور خو میں دوسرا شخص کامل پیدا ہو نہ یہ کہ آسمان سے وہی پہلا شخص نازل ہووے۔ وغیرہ وغیرہ بے شمار آیات و نشانات ایسے موجود ہو گئے ہیں۔ جو قطعی واجب کے طور پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ انہ نازل میں جو ضمیر ہے اس سے مراد مثیل عیسے ہے نہ خود عیسے۔ علی ہذا القیاس۔ اگر کسی حدیث میں خود عیسے کا نزول مذکور ہوا ہے تو اس سے بھی مراد مثیل عیسے ہی ہے نہ خود عیسے۔ امید کہ ان جملہ امور میں غور فرمایا جاوے اور جواب سے سرفراز کیا جائے۔ ورنہ ثابت ہوگا کہ آپ نے ہمارے دعاوی کی تصدیق فرمائی۔ فقط۔ والسلام خیر ختام مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۵ء

محمد احسن نزیل دہلی

اس رسالہ کا مسودہ دو تین روز ہی ہوا لیساجے کے خطے کے آنے سے طیار ہو گیا تھا چنانچہ ایسے جلسہ دہلی میں سنایا گیا جس میں موافق اور مخالف موجود تھے۔ مگر بسبب پیش آ جانے سفر لودھیانہ و امرتسر کے اور نیز خاکسار کے آخر سہ وطن چلے جانے سے طبع اس کا ملتوی رہا تھا۔ لہذا اس قدر تاخیر قابل عفو ہے۔ والسلام

بدر کی ایک التماس سنیئے

ایک وہ وقت تھا کہ مقدس احمدی قوم اپنے پیارے امام اور دار الامان کے اخبار بڑی بڑی قیمتیں خرچ کر کے سنا کرتے تھے اکثر عاشقان امام برحق نے قادیان کے رہنے والے بعض بعض احباب کو تازہ اخبار لکھنے کے لئے ایجنٹوں کے طور پر مقرر کیا ہوا تھا اور جو ایسا نہیں کر سکتے تھے وہ ہمیشہ تڑپتے رہتے تھے۔ اور جہاں کہیں اپنے قرب و جوار میں کسی بھائی کے دار الامان سے آنے کی خبر پاتے تو شوق اور محبت سے فوراً دیوانہ وار اپنے کاروبار چھوڑ کر اس کے پاس پہنچتے اور اخبار تازہ کی غذائے روحانی سے روح تازہ کرتے اور بڑی بڑی تکلیفیں اور خرچ برداشت کرتے لیکن بدر نے ان تمام تکلیفوں اور خرچوں سے احمدی قوم کو سبکدوش کر دیا ہے اور تڑپتے ہوئے مشتاق دلوں کو کوچہ دلبر کی تازہ ترین صحیح اور معتبر خبروں اور نکتوں سے آگاہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے ان کے علاوہ جن جن خدمات کو بدر ادا کر رہا ہے ان کی تشریح اس جگہ موجب تطویل ہے۔ وہ سب باتیں حضرت اقدس امام و مرسل یزدانی کی اس منشا میں مرکوز ہیں۔ بدر کی نسبت آپ ہمیشہ یہی فرمایا کرتے ہیں کہ یہ اخبار ہمارا ایک شاہد ہے ہم اس کا بند ہونا بہت منحوس سمجھتے ہیں۔ وہ ہر کام عالی بدر کے جاری رہنے اور اس کے قیام و استحکام کی دل سے آرزو رکھتے ہیں اور اس کی فکر کیا کرتے ہیں اسی لئے اپنا پیارا خادم مفتی محمد صادق اس کی ایڈیٹری کے لئے مقرر فرمایا۔ اور یہ لکھا کہ اب اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی۔ پس اے قوم۔ بدر آپ کی خدمت میں اپنے حقوق آپ پیش نہیں کرتا کیونکہ جس قوم کا یہ خادم ہے اسکو دنیا میں سب سے بڑھ کر شاکر۔ قدردان اور محسن قوم ہونیکا فخر و دعوی ہے ان سب کو اس ایک ہی بات میں ختم کر دیتا ہے کہ آپ کا وہ محبوب امام جس کے ہاتھ پر آپ نے بیعت کی ہوئی ہے۔ نہایت دل سے چاہتا ہے کہ بدر زندہ رہے۔ چنانچہ خط سے بڑھ کر ہے پہلے کیونکہ وہ خود بھی سلسلہ نبوت محمدیہ میں بدر ہی ہے۔ بدر اسبات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ شکر موجب ازدیاد انعام ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں شکوہ و شکایت سے یہ درخواست پیش نہیں کرتا۔ بلکہ قوم کی طرف سے جس تپاک اور قدردانی سے آج تک اس کا استقبال ہوا ہے وہ اس کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ مگر چونکہ اس کی حالت آپ کی نصرت کی محتاج ہے اور آپ کی ہمت اور نصرت پر اس کی زندگی کا انحصار ہے۔ اس لئے وہ اپنی محسن قوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے یہ عرضداشت ارسال کرتا ہے

آپ لوگ قادیان جیسے مقام میں اس کام کے متعلق ہر ایک چیز کی گرانی سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ایک طرف اتنے بڑے اخراجات اور دوسری طرف اس کی قیمت کا بہت تھوڑا ہونا۔ دو ایسے امور ہیں جن پر آپ کی خاص غور کی ضرورت ہے۔ سالانہ قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنے ہے جس میں اسی میں محصول ڈاک۔ لکھائی۔ چھپائی۔ روانگی۔ اور ایڈیٹری کے اخراجات شامل ہیں۔ گویا ایک اخبار صرف ڈیڑھ دمڑی کے قریب قیمت پر آپ کو گھر بیٹھے بٹھائے پہنچ جاتا ہے۔ اور یہی طرف خرچوں میں سے کمی محال ہے۔ میاں معراج الدین عمر نے ہمت کی کہ آج تک اس کو تھامے رکھا اور ڈیڑھ ہزار سے زیادہ روپیہ اس پر خرچ کر دیا اور ابھی تک سو سوا سو روپیہ ماہوار دئے بغیر اس کا چلنا ممکن نہیں ہو سکتا قومی کام ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد سے چلتے ہیں الحکم ہی کی طرف دیکھ لو کہ کس طرح قوم نے فراخ دلی سے اس کی مالی نصرت کی۔ احباب نے سینکڑوں روپیہ دیکر اس کو قایم رکھا اور علاوہ اس کے اس کا ابتدا سالانہ چندہ ہی اتنا معقول تھا۔ کہ اس کے چلنے میں دقت واقعہ نہ ہو سکتی تھی بدر کا قایم رکھنا بھی سلسلہ احمدیہ کے ضروریات میں سے ہے اس لئے اس کا حق ہے۔ کہ قوم اس کی گزشتہ ڈونیشنوں سے نصرت فرمائے۔ لیکن بدر اتنا بوجھ قوم پر ڈالنا پسند نہیں کرتا۔ البتہ وہ ایک نہایت سیدھی اور آسان راہ سے نصرت چاہتا ہے اور التماس کرتا ہے کہ ہر ایک صاحب جن کی نگاہ سے یہ درخواست گزرے یا جن کو سن لیں وہ کم از کم پانچ نئے خریدار اس کے لئے بہم پہنچانا اپنا فرض سمجھیں اور ان کے چندے پیشگی ارسال کرا دیں۔ اس طریق سے حبیب خدا مہدی و مسیح کی منشا پوری ہوگی اور بدر آپکی خدمت کے لئے قائم رہے گا۔ اور آپ کو اللہ تعالے کے ہاں سے اجر عظیم ملیگا۔

جہاں اس درخواست کی منشا پورا کرنا قوم کا فرض ہے۔ وہاں اس کی اشاعت بھی فرض ہے۔ والسلام

خدا تعالی کی تازہ وحی

۲۳ نومبر ۱۹۰۵ء واما بنعمۃ ربک فحدث

ترجمہ۔ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر۔

کشتہ جات واعمال شگرف ونشست

وتکلیس وعقد وقایم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبدالعزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی ومشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر **باوا شام گیر صاحب** ہیں کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یوں ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی وقمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ آخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ ومعمولہ نسخے بھی درج فرمادئیے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول صرف عمہ ہے اور مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اوپدہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور اُن کے کامل وناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور اُن کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں۔ حجم ۶۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر تینوں کتابوں کے خریدار کو محصولڈاک وخرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ ودانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑ میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ میں سے بدبو آتی ہے دانت میں لیس ایک دفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمتہ فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمے ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے ذرا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمائیے۔ پھر دیکھیے ہیں کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب عا

المشتہر حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام

بلب گڈہ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی کر لکھ دیتے ہیں کہ جو کسی سے نہیں پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔ مینجر

عمدہ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس بیلنہ

بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات وانجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ منقفہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام غیر مضمون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ۶ مجلد ۷

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۶ مجلد ۷

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء وسنہ ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیسال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ وپارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف ونحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۲ر (۸) **مفتاح العربی** اسکے ذریعے معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائکلو پیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ۔ (۲) اقسام الادویہ نظامہا جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عسہ مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد مسہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ادویت کامل طور پر درج کردیگئی ہے پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عسہ

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمیں تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اسمیں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہیں

فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

مطبع ... قادیان میں میاں معراج الدین عمر سپرنٹنڈنٹ کے لئے چھاپا گیا۔

۲۳ فروری ۶۱ صفحہ ۱ ۔ غیر احمدی میں کیا فرق ہے ۵ زیر عنوان

مسٹر شیطان اور مسجد اقصیٰ سے لیلۃ معراج شریف کا ذکر

ڈاک ۔ ستمبر ۶۱

تحریف دعلمیہ

قل ھو اللہ کی تفسیر ۹ جولائی ۶۱ الفضل ۔ ۲ صفحہ ۶ ۔ دنیا کی [illegible]

قبر سے نکل بھاگا ۔ (یسوع [illegible])

(انجیل بطالمو قرأت)

سورۃ الناس کی تفسیر ۱۶ جولائی ۶۱ صفحہ ۶ آغاز عیسویت ۔ کی عظمت ۔ یسوع کی [illegible]

بائیبل موّدہ ہے صفحہ ۲۶ اپریل ۶۱

روزنامہ الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۸ ۲۵ ۔ الفضل ۶ نومبر

قرآن کی ایک ہی قرأت (ایک طرح تحقیق)

تجلی ۔ صفحہ ۹ ۔ الفضل ۹ اگست

صفحہ ۳ ۔ ۱ اپریل ۶۱

سورۃ فلق ۹ اگست ۶۱ صفحہ ۸

یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے

کفر کا فتویٰ (ایک تعریف) صفحہ ۵ ۔ اپریل ۶۱

صفحہ ۳ ۲۳ اگست

خطبات [illegible]

ڈاک ۔ ۔ صفحہ ۱۱ ۔ ۳۱

تفسیر قل ھو اللہ ۱۸ اگست ۶۱

صفحہ ۳ فروری ۶۱

زندہ نبی ۔ صفحہ

[illegible] الفضل

حضرت عیسیٰ کا جواب (جرمنی ۔ اسماعیل)

صفحہ ۳۱ اگست ۶۱

صفحہ ۸ ۔ ۱۲ جولائی

صفحہ ۔

حضرت عیسیٰ کا جواب (حضرت اسماعیل)

صفحہ ۱۱ ۔ ۹ جولائی

بدرِ صادق

مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

آریہ اور ہم

چونکہ فی زمانہ ہمارے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں جو نئے مذہبی یا پولیٹیکل فرقے جوش مار رہے ہیں۔ اور بحیثیت مذہبی مباحثات اور مناظرات کے خدا کے رُسل مصلح وقت کو ان کی طرف تھوڑی بابت توجہ کرنی پڑی ہے۔ ان میں ایک وہ فریق بھی ہے۔ جو ہند کے قدیم نام پر اپنے باپ دادوں کے یعنی ہندو کے لفظ کو اپنے لئے عار سمجھ کر اس میں خوش ہوتا ہے۔ کہ اسکو آریہ کہا جائے اور ہندو کا لفظ مطلقاً اس پر نہ بولا جائے۔ خواہ وہ گلی کوچوں میں یہ گیت گاتا پھرے۔ کہ ہندوستان ہمارا۔ ہندوستان ہمارا اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس گروہ کے آغاز مقاصد اور انجام پر چند مضامین لکھیں۔ جو کسی اگلے پرچہ سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوں گے۔ سردست اس وقت مختصر طور پر ہم ناظرین کو آریوں کی ایک نئی چال کی طرف توجہ دلا کر آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے تازہ شر سے بچنے کے لئے ان سے ایک طرف رہیں۔

ہر ایک شخص جو موجودہ آریہ فریق کے حالات سے کچھ واقف، یا وہ چار آریوں کے اندرونی بیرونی حالات سے اطلاع اس نے پائی ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ دراصل یہ کوئی ایسا فرقہ نہیں۔ جسکی بنا مذہبی نیکی کے حصول پر ہو۔ اور ایک دین پر مخلوق کو جمع کرنے کی غرض سے بنایا گیا ہو۔ تاکہ لوگ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور تقویٰ و طہارت کے اعلےٰ منازل کو طے کریں۔ اس بات کو تو جانے دو۔ کہ مذہب کے نہایت اعلےٰ اور سب سے افضل مقصد یعنی خداتعالیٰ کی رضا میں اپنے آپ کو محو کر کے اس کے مخاطبہ و مکالمہ سے شرف پانا اس قوم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ان کے ویدوں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ اس نعمت کو کوئی پا ہی نہیں سکتا۔ پرمیشر ایک دفعہ بولا تھا۔ جب اس کے منہ سے وید نکلے تھے۔ اور پھر اس نے ایسی چپ لگائی ہے۔ کہ گویا چپ بھلی کے مقولہ کا سب سے پہلا عامل وہی ہے۔ لیکن کاش کہ یہ چپ ویدوں سے بھی پہلے شروع ہوتی۔ تو آج مہذب آریوں کو نیوگ کے ادق اور پرمعانی فلسفہ کی تشریح اور تفہیم پر اس قدر محنت نہ خرچ کرنی پڑتی۔ گو ویدوں کو آج تک یہ نصیب نہیں ہوا۔ کہ ہند کے باہر ان کی تعلیم کا اثر جائے۔ بلکہ ہندوستان کا اکثر حصہ بھی اپنی خوش قسمتی سے اس کے انوکھے منتروں کے اثر سے بچا رہا ہے اور جو بت جوشیلے عاشق ویدوں کے بنے پھرتے ہیں۔ وہ بھی قریباً سب کے سب نادیدہ عاشق ہیں۔ کیونکہ ان میں شاید باعشار یہ ایک فیصدی نکلے گا۔ جو وید کا کوئی حصہ اور ہورا سا جانتا ہو۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو ویدوں کا اکثر حصہ دنیا سے غائب ہی ہو چکا ہے۔ اور شاید اس قدر نامرادیوں اور ناکامیوں ہی کے سبب جو ویدوں کو دیکھنے میں آئی ہیں۔ کہ اتنی بڑی دنیا میں ایک ہندوستان میں بند رہا۔ اور ہندوستان بھی پھر سارا نہیں اور جو ہے وہ بھی کچھ بت پرستی میں مست ہے۔ کچھ انگریزی خوانی میں سرشار ہے۔ ویدوں کو کوئی کھول کر دیکھتا ہی نہیں۔ اس بے قدری ہی کا شاید یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ چپ بھلی۔ مگر اس چپ سے تو وہ چپ بھلی ہوتی۔ جو ویدوں سے بھی پہلے لگائی جاتی۔ الغرض اگرچہ اس اعلےٰ مقصد کی طرف چلنے کا ان لوگوں کا نہ ایمان ہے نہ دعویٰ ہے اور بدقسمتی کے گڑھے میں صرف یہی نہیں گرے بلکہ اسلام کے پاک مذہب کے سوائے تمام ادیان باطلہ یہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کے بطلان کی بڑی دلیل یہی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے سچا ہونے کے لئے خود خدا کی شہادت۔ ان میں سے کسی کے پاس نہیں۔ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سکھلاتا ہے اور پھر فرماتا ہے۔ ان ربی علیٰ صراط مستقیم۔ کیا معنے تم صراط مستقیم پر چلو۔ اور اس پر چلنے کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہاں خدا تمہیں مل جائے گا۔ اور اس کی حضوری کا تمہیں شرف عطا کیا جائے گا۔ اور اس کے مکالمہ و مخاطبہ سے تم معزز کئے جاؤ گے ایک صراط مستقیم ہی کی سڑک ہے۔ جہاں تم خدا سے مل سکتے ہو۔ اس سے بات کر سکتے ہو۔ اور اسکی حضوری کا شرف حاصل کر سکتے ہو۔ سو اگرچہ یہ بات کسی قوم اور مذہب میں نہیں۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کے اکثر مذاہب اپنے اندر ایک مذہبی رنگ رکھتے ہیں۔ اور اپنے عقائد پر ایک حد تک ایمان رکھتے ہیں اور مذہبی اصولوں پر تھوڑا بہت چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برخلاف اس آریہ فریق کے جسکو مذہب کے ساتھ صفائی باطن کے ساتھ حصول نیکی کے ساتھ صدق اور راستی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف ایک پولیٹیکل فرقہ ہے۔ جسکی تمام ہمت ساری کوشش انتہائی محنت اس بات پر ختم ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ عداوت کریں۔ اور ملک میں ایک زور اور قوت حاصل کریں۔ اس قوم کے تمام منازل سلوک ایسی راہوں کے سوچنے میں طے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مسلمان ہند سے خارج ہو جائیں۔ اور ہندوستان پھر آریہ ورت بن جائے۔ سینکڑوں برس سے ان نادانوں کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے۔ کہ ملک خدا کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ جس سے چاہتا ہے لیتا ہے اسے گذشتہ سنین کی گنتی کرنے میں لاکھوں کروڑوں سے آگے نکل کر سنکھوں پدموں تک جانے والو! دور کیوں جاتے ہو۔ یہ تو کوئی دور کی بات نہیں جب کہ تم بھی ہماری طرح وسط ایشیا ہی سے آئے تھے۔ اور اب تک تاریخوں میں جن کو ہند کے اصلی باشندے کہتے ہیں۔ وہ ہند میں موجود ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں نے تم کو فتح کیا تھا ایسا ہی تم نے ان لوگوں کو فتح کیا تھا۔ فرق یہ تو صرف اتنا کہ تم نے اپنے مفتوحوں کو قتل کیا اور جنگلوں اور پہاڑوں میں بھگا دیا۔ جو باقی بچے۔ ان کو ذلیل کیا اور غلام بنایا۔ برخلاف اس کے ہم نے تم کو عزت دی۔ اپنے درباروں میں تم کو وزیر بنایا۔ بڑے بڑے صوبوں پر تم کو گورنر مقرر کیا۔ اور اس سب احسانوں کا صلہ آج یہ ہے۔ کہ تم ہم کو ہند سے ہی نکالنا چاہتے ہو۔

یہ قوم آریہ مدت سے اپنے ان توہمات میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن آج کل سوادیشی موومنٹ نے جو تقسیم بنگالہ کے باعث جنم پذیر ہوئی ہے اس قوم میں ایک نئی روح پھونکی ہے۔ اور اپنے خیالی ہوائی گھوڑوں کو دوڑانے کی امید میں انہوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے۔ کہ آؤ! منافقت کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ سودیشی کے نام پر جو جلسے کئے جاتے ہیں۔ اور آئے دن حکام سرکاری پر ناجائز حملے جابجا کئے جاتے ہیں۔ اور بیہودہ حرکتیں بنگالی معاشوں کی طرح کی جاتی ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو بھی شامل کریں۔ لیکن یاد رہے کہ مسلمان ایسے نادان نہیں ہیں۔ جو اس طرح سے تمہارے پیچھے میں آ جاویں۔ تمہاری وہ گندی گولیاں اور ناپاک حملے جو تم نے پاپ لیکچروں میں اور چھپی ہوئی کتابوں میں ہمارے مقدس مطہر افضل الرسل سرور پر اور آپ کے جانشینوں پر اور خدا کی کتاب پر کئے ہیں وہ سب کے سب مسلمانوں کی آنکھوں کے آگے موجود ہیں۔ کیا مسلمان ایسے بے غیرت ہیں؟ کہ وہ دیانند کی بدزبانیوں اور لیکھرام کی فحش تحریروں کو اپنے ہادی اور شفیع کے حق میں تم سے سن کر پھر تمہارے ساتھ باہم شیر و شکر ہو جاویں گے؟ کیا مسلمانوں کو یہ بات بھول جائے گی کہ تم نے سرکاری دفاتر میں اپنے ماتحت مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ ہند کے راجواڑوں میں بالخصوص جہاں آریوں کا دخل ہو گیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔

اے مسلمانو! خبردار! اس دشمن کے قابو میں نہ آنا جس سوراخ سے تم ایک دفعہ نیش کھا چکے ہو۔ اس میں دوبارہ انگلی نہ ڈالنا۔ صدیوں تک جس قوم کو تم نے بچوں کی طرح پالا۔ اور غلامی سے نکال کر درباری اور گورنر اور کمانڈر بنا دیا تھا۔ اس قوم نے جس احسان فراموشی اور محسن کشی کا رویہ اور عادت اختیار کی ہے۔ وہ قوم اب دوبارہ ہرگز اس لائق نہیں۔ کہ اس پر ذرہ بھی اعتبار کیا جائے۔ مداہنت کے طور پر ان کے ساتھ ملنا ایک بڑا گناہ ہے۔ منافق اور مداہنہ کرنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ نفاق کے طور پر تم کو اپنے ساتھ ملائیں۔ پر مسلمان کا کام نہیں کہ نفاق کرے پس ان کے جلسوں میں شریک ہونے اور ان کے ساتھ خلط ملط کرنے سے قطعاً پرہیز رکھو۔ یہ ہمارا ہدایت اور تمہاری بہتری ہے تمہارا دین بھی اس طرح سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور تمہاری دنیا بھی اسی راہ سے سنور سکتی ہے۔ کہ تم اس قوم کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھو۔

وی پی آتے ہیں چونکہ اخبار کے چلانے کیواسطے زر کی ضرورت ہے اس واسطے خریداران کی خدمت میں ۱۹۰۶ء کی قیمت کی وصولی کیواسطے وی پی ارسال کئے جاتے ہیں وصول کر کے مشکور فرمادیں۔ **مینیجر**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

درس قرآن شریف کے واسطے آئندہ بجائے ایک صفحہ کے دو صفحے ہر اخبار میں رکھے گئے ہیں۔ اس میں حضرت استادی المعظم مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف اس طرح سے درج ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن شریف کو مد نظر رکھ کر جن آیات کا ترجمہ حضرت مولوی صاحب خاص طور پر کیا کریں گے۔ اور جو تفسیر حضرت مولوی صاحب خاص اعتراضات کے جوابات میں فرمایا کریں گے۔ وہ درج اخبار ہوگی۔ باقی تفسیر اور ترجمہ احباب دیگر تفاسیر اور تراجم میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح سے انشاء اللہ جلد بہت سا حصہ قرآن شریف کا حل ہوتا چلا جائے گا۔

چونکہ یہ سال کا پہلا نمبر اخبار کا ہے۔ اسمیں تبرکاً حضرت اقدس مسیح موعود کی فرمائی ہوئی ایک تازہ تفسیر اول رکوع قرآن شریف کی درج کی جاتی ہے۔ یہ تفسیر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ایام میں ۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ کی تقریر میں فرمائی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمٓ۔ اس کے معنے ہیں۔ انا اللہ اعلم۔ میں اللہ پورے علم والا اور سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدیً للمتقین۔ یہ کتاب جو شک و شبہ سے بالکل پاک ہے۔ متقیوں کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ ہر ایک شے کے واسطے چار علل ہوتی ہیں۔ علت فاعلی۔ علت مادی۔ علت صوری اور علت غائی اس آیت میں اس کتاب کے متعلق چار علتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ الٓمٓ۔ انا اللہ اعلم۔ میں خدا سب سے بڑھ کر علم رکھنے والا ہوں۔ یہ اس کتاب کی علت فاعلی ہے۔ ذٰلک الکتاب یہ کتاب اُس خدا کی طرف سے آئی ہے۔ جو سب علموں کا مالک ہے۔ اس کی طرف سے یہ کتاب ہے۔ یہ علت مادی ہے۔ لا ریب فیہ یہ اس قسم کی اور اس خوبی کی کتاب ہے۔ کہ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں۔ تمام باتیں صاف اور پاک ہیں۔ یہ اس کی علت صوری ہے۔ ھدیً للمتقین۔ اس کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے۔ کہ متقیوں کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ یہ اس کی علت غائی ہے۔ اس کے آگے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ متقی لوگ کون ہیں اور ان کے صفات کیا ہیں جو ہدایت کا انعام حاصل کرنے کے مستحق ہوتے ہیں۔

الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ انہیں دیا گیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہیں

اب اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کی علت غائی یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ متقیوں کو ہدایت دیتی ہے اور متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے۔ جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کونسی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا چاہیئے۔ اس جگہ ہدایت سے ایک اور اعلیٰ امر مراد ہے جو خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ اور میں اس جگہ بیان کرتا ہوں۔ پہلی صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یومنون بالغیب یعنی غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ ایک مومن کی ابتدائی حالت ہے کہ جن چیزوں کو اس نے نہیں دیکھا۔ ان کو مان لیا ہے۔ غیب نام خدا کا ہے اور نیز غیب سے مراد حشر اجساد اور بہشت اور دوزخ اور وہ تمام امور ہیں۔ جو در پردہ ہیں۔ پس جو شخص ان سب باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو بالآخر ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ انعام یہ ہے۔ کہ اس کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آجاتی ہے۔ جن باتوں پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا ہے۔ ان کا عارف بن کر وہ امور ان کے سامنے مشہود ہو جاتے ہیں۔ اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ اگر یہ درجہ غیب پر ایمان لانے والے کو عطا نہ ہوتا۔ تو یہ ایمان عبث ہوتا۔ اس پر ایک دلیل قرآن شریف میں یہ ہے۔ کہ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ اس دنیا میں بھی اندھا ہی ہوگا جب تک خدا کو دیکھ نہیں لیتا۔ اس کا ایمان سماعی ہے۔ پس اس جگہ ھدیً للمتقین سے یہ مراد ہے۔ کہ غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جائے گی اور وہ اس کلام کے ذریعہ سے ترقی پاکر مشاہدہ کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔

دوسری صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ نماز کو کھڑا کرتے ہیں۔ یعنی جب نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ تو قسما قسم کے وساوس اور خطرات آکر حارج ہوتے ہوتے آخر نماز کو گرا دیتے ہیں۔ متقی کو پھر یاد آتا ہے۔ تو وہ نماز کی طرف اپنی توجہ کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر گر جاتی ہے۔ غرض یہی حالت اسکی رہتی ہے۔ کہ وہ تکلف کے ساتھ بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بار بار اسکی نماز گرتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے ایک ہدایت کی کامیابی عطا فرماتا ہے۔ اور نماز اس کیواسطے مثل ایک غذا کے ہو جاتی ہے۔ اور نماز میں اس کو وہ لذت عطا کی جاتی ہے۔ جو سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس وقت انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے موافق بن جاتی ہے اور نماز اس کے واسطے ایک طبعی حالت ہوتی ہے۔ معمولی آدمی تو کہے گا۔ کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ لیکن اس دین میں ہزارہا اولیاء گذر چکے ہیں۔ جن کو یہ حالت حاصل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے جب آدمی اس درجہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے واسطے ہماری اکمل اور اتم لذت نماز ہی میں حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص کشاکش میں ہے اپنی نماز کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے۔ اور وہ پھر گر جاتی ہے۔ پھر اٹھاتا ہے پھر گر جاتی ہے۔ وہ ہنوز متقی ہے۔ اس جگہ متقی سے مراد وہ شخص ہے۔ جو نفس لوامہ کی حالت میں ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس کے تین درجات ہیں۔ نفس امارہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ وہ ہے۔ جو فسق و فجور میں غرق ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ اور نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ نفس لوامہ وہ ہے۔ جو نیکی کیطرف توجہ کرتا ہے مگر بدی میں بھی پڑ جاتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے۔ کہ میں نے یہ بدی کیوں کی۔ مگر پھر بدی میں گر جاتا ہے۔ غرض اس کا نفس کے ساتھ ایک جھگڑا لڑائی لگا رہتا ہے کبھی وہ نیچے اور نفس اُوپر اور کبھی نفس نیچے اور وہ اُوپر۔ یہاں تک کہ وہ فتح پاتا ہے۔ تب لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کل سلطنت اور طاقت خدا کی ہو جاتی ہے۔ وہ نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ تمام مفسد قتل ہو جاتے ہیں یا سزا پا جاتے ہیں۔ یا نکالے جاتے ہیں۔ اور ایک امن کی سلطنت قائم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اس امر کی طرف اشارہ آیا ہے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذٰلک یفعلون۔

یعنی جب بادشاہ کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہیں۔ تو پہلا تانا بانا سب تباہ کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے نمبردار پہلے پکڑے جاتے ہیں جب سلطنت بدلتی ہے۔ تو بڑے بڑے نامور ذلیل کئے جاتے ہیں۔ اور ایک تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور ایک نئی سلطنت بن جاتی ہے۔ ایسا ہی روحانی طور پر انسان ایک نیا انسان بن جاتا ہے اور فتح [illegible] کے بعد ایک نیا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور بالکل امن و امان کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد متقی کی علامت یہ ہے۔ کہ ممّا رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں یہ ابتدائی حالت ہے۔ اور ان لوگوں کی حالت ہے، جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔ تمام معمولی لوگ بھی ایسا کرتے ہیں۔ کون ہے۔ جس کے سامنے ایک غریب بھوکا آوے اور وہ رحم کر کے اس کو ایک روٹی بھی نہ دیوے۔ اس کے واسطے تو

مسلمان ہونےکی بھی ضرورت نہین - یہ فطرت انسانی مین داخل ہے کہ کچھ صدقہ دے - لیکن ایک اعلیٰ ایمان ہے - جو بوسالت انبیاء حاصل ہوتا ہے - جس مین انسان اس درجہ تک پہنچتا ہے کہ وہ سارا ہی خدا کا ہوجاتا ہے - جو فنا کی حدتک رہتا ہے - یعنی خدا کے راہ مین کچھ خرچ کرتا ہے - وہ ہنوز ناقص ہے اور اپنی علت غائی تک نہین پہنچا - کامل وہ ہے - جس نے اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کردی - اس مین یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے - کہ اللہ کے راہ مین خرچ کرنے کے واسطے صرف روپیہ پیسہ ہی نہین - خدا تعالیٰ نے اس کی کوئی تخصیص نہین کی - بلکہ ہر ایک شے جو خدا نے ہمکو دی - جس مین علاوہ مال و دولت اور ظاہری اسباب اور متاع دنیا کے انسان کی جسمانی روحانی سب قوتین شامل ہین - مثلاً ایک طبیب ہے - وہ اپنے فن طبابت کے ذریعہ سے خلقت کو فائدہ پہنچاتا ہے - تو یہی اس کا اللہ کے راہ مین ایک گونہ خرچ کرنا ہے -

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ خدا کی فرستادہ وحی پر جو پہلی کتابون مین موجود ہے - اور اس کتاب مین ہے - ایمان لاتے ہین - یہ ایمان وحی اللہ پر ترقی کرکے انسان کو خود ایک ہدایت کا انعام عطا کرتا ہے - اور وہ انعام یہ ہے کہ یہ خود اس قابل ہوجاتا ہے - کہ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے دروازہ الہام اور وحی کا کھولا جائے - پہلا ایمان تو صرف سماعی ہے - لیکن یہ باب خود انسان کے حال پر وارد ہوتا ہے - جو شخص خدا کے لئے ہوجاتا ہے - اور اس کی طرف پوری پوری توجہ کرتا ہے - اور اس کے لیے اپنے وجود کو گم کردیتا ہے - اس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے - اس سے یہ بھی ظاہر ہوا - کہ وحی کے ذریعہ سے انعام و اکرام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے - جو لوگ کہتے ہین - کہ اس اُمت کے واسطے وحی کا دروازہ بند ہے - اور کسی کو مکالمہ مخاطبہ الہیہ نصیب نہین ہوسکتا وہ جاہل ہین - اللہ تعالیٰ نے جابجا وعدہ فرمایا ہے - کہ یہ دروازہ ڈہونڈنے والون کے واسطے کھلا ہے - چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے - والذین جاھدو افینا لنھدینھم سبلنا - جو لوگ ہمارے راہ مین کوشش کرین گے - ان کو کامیابی کی راہین دی جائینگی ہان استقامت شرط ہے - اور وہ بہت مشکل ہے - جو لوگ صبر کے ساتھ خدا کی راہ تلاش کرتے ہین - وہ اس کو پالیتے ہین - اُنپر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہین - یہ بات صرف اسی اُمت مرحومہ کو حاصل ہے - اسلام کے سوائے اور کوئی مذہب اس بات کا قائل نہین - کہ انسان خدا کے کلام سے مشرف اب ہوتا ہے یا ہوسکتا ہے - ویدون نے تو ہمیشہ سے کلام الٰہی کے دروازہ پر مہر لگائی ہوئی ہے - صرف ایک دفعہ خدا بولا تھا - اور اب کوئی ہزار دفعہ اس کے کلام کے سُننے کا بھوکھا پیاسا ہو - مگر وہ مہر ٹوٹ نہین سکتی - عیسائیون نے بھی مکالمہ الٰہی کا دروازہ قیامت تک کے لئے بند کرکے اس پر مہر لگا دی ہے - برہمو بھی اس بات کے قائل نہین کہ خدا کسی سے ہمکلام ہوتا ہے - الغرض تمام مذاہب کا یہی حال ہے یہان تک کہ بدقسمت مسلمانون کا بھی یہ عقیدہ ہوگیا ہے - کہ اب خدا تعالیٰ کسی کو اپنا مکالمہ نصیب نہین کرتا - لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات نہ ہوتے - تو پھر اسلام کا کیا فخر تھا - جب خدا پر پورا بھروسہ نہین - تو پھر نجات کیونکر ہوسکتی ہے ضروری امر اور اسلام کی اصل روح اور کیفیت یہی ہے - کہ مسلمان خدا تعالیٰ کا انعام واکرام مکالمہ و مخاطبہ پاتے ہین - پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا - اولئک علیٰ ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون - یہی لوگ ہین جو کامل ترقی پاکر اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہین - اور یہی لوگ ہین جو کہ نجات یافتہ ہین -

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ

(مصنفہ مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیرکوٹلوی)

یہ اشعار حضرت مولوی صاحب کے قبر کے سرہانے کتبہ پر لکھے جاوینگے -

یہ ہے اس باخدا مرد خدا کا مرقد روشن
مجلّٰی روشن جو مسلمانون کا لیڈر تھا
پڑا رہتا تھا سایہ کی طرح عیسیٰ کے در پر وہ
اطاعت اور وفا مین سایہ ظل پیمبر تھا
مسیحا سے ہُوا زندہ مسیحا مین سما آخر
الگ ہے مرنا اور جینا اُسے پہ دو بھر تھا
دم عیسیٰ کی جنبش تھا یہ جیتا کی تھا تابش
شعاع مہر روشن تھا ضیاء بدر انور تھا
خدا کے گھر سدہار اور بہشتی مقبرہ پایا
مزین جس کے دم سے مسجد و محراب و منبر تھا
مسیحا کے محامد سے تھا پُر واعظ اور خطبہ
مناقب کا مرقع اس کا ہر اسپیچ و لکچر تھا
نیا طرز ادا اس کا نیا حسن و بیان ہر دم
ہر اک وعظ اس کا شہد اور ہر بیان قند مکرر تھا
جو دل کا سخت آجاتا وہ دم مین موم ہوجاتا
پگھل کر بہنے لگتا تھا کلیجہ جس کا پتھر تھا
مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا
نہ کچھ پیری چلی آگے یہان افسون نیچر کی
ہُوا آخر مسلمان جو مرید پیر نیچر تھا
وہ تھا اصحب صفہ کے مبارک پاک گوشہ نین
مسیحا کا در و دیوار اس کا بام اور در تھا
زبان و دل موافق تھا مخالف تھا دورنگی کا
جو دل مین تھا سنا اس کے وہی سکوئی نیز تھا
سخن کی داد دیتا تھا سخن کا قدردان تھا وہ
سخن سنج و سخنگو و سخن فہم و سخنور تھا
وفات اس کی ہوئی تیرہ سو اور تیئیس ہجری مین
یہ وہ دن تھا کہ ہر چھوٹا بڑا با دیدہ تر تھا
یہ بدھ کا روز گیارہ ماہ شعبان المعظم کی
بلا کا دن قیامت کا سمان یا روز محشر تھا
یہ وہ دن تھا کہ چشم مہر و مہ بھی ڈبڈبا آئی
زمین و آسمان اس نوحہ خوانی مین برابر تھا
اُمڈ کر آیا بادل جبکہ مطلع صاف تھا سارا
سمان رونے کا بام آسمانی پہ سراسر تھا
وہ قطرے مینہ کے تھے یا بندھ گیا تھا جھاڑ آنسو کا
یہ اشک غم بھی گویا موتیون کا اک نچھاور تھا
تڑپ کر بجلیان کوندین ہلائے اشک آنکھون سے
یہ کہہ سکتے ہین بجلی کا بھی انگارون پہ بستر تھا
کلیجہ پھٹ گیا بادل کا رویا پھوٹ پھوٹ ایسا
دھوان غم کا ہی تھا آخر نہ وہ لوہا نہ پتھر تھا
ہو روح حضرت عبد الکریم آرام و راحت مین
وہ روحانی فرشتہ تھا - دم اس کا روح پرور تھا
دُعا کرتے رہو ثاقب کہ بیڑا پار ہو اس کا
وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شناور تھا

پرچے مطلوب ہین

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھبیس ۲۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دو دو چلے گئے ہین - اور بعض کو بالکل نہین گئے - ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے - اور یہان ایک پرچہ بھی نہین - دوبارہ چھپوانے میں تو بہت خرچ اور حرج ہے - اس واسطے التماس ہے - کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہین - وہ براہ عنایت واپس دفتر بدر کو ارسال کرین - تاکہ سب دوستون کے فائل مکمل بنے رہین - مینیجر -

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے - جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو - اور چکی آرد کے کام مین تجربہ رکھتا ہو - سردست اُسکو انجن کے کام پر اس کو لگایا جائے گا - آیل انجن کا کام نہ جانتا ہو تو سکھایا جائے گا - تنخواہ ..... روپیہ ماہوار خشک ملے گی - درخواستین بمعہ نقول سندات آنی چاہئین -

المشتہر
شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد - سوداگران - وزیرآباد

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک میت و لا

آمد مسیح - ملک سوئٹزرلینڈ کے شہر اسٹون میں بہت سے عیسائی جمع ہو رہے ہیں۔ اور نہایت گران قیمتی زمینیں خرید کر مکانات بنا رہے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح کی آمد کا وقت اب بہت ہی قریب آ گیا ہے اور اسی سال یعنی ۱۹۰۶ء میں وہ آ جائے گا۔ ان کا امیر ایک دولتمند آدمی ہے۔ مسیح کو پہچان لینا اور اس کے ساتھیوں میں صدق دل کے ساتھ شامل ہو جانا تو بڑے خوش قسمت آدمیوں کا کام ہے لیکن اس بات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تمام دنیا کی در و دیوار سے آواز آ رہی ہے۔ کہ مسیح کی آمد کا یہی وقت ہے۔ جس ملک میں جاؤ۔ مخلوق کے دلوں میں بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ بات میخ آہنی کی طرح گڑ گئی ہے۔ کہ یہ وہ وقت ہے۔ کہ کوئی مسیح مہدی اوتار بدھ پیدا ہو اور اپنے پاک انفاس کی برکت سے لوگوں کو راہ ہدایت پر لائے میں نے مذکورہ بالا فرقہ کے حالات زیادہ تر معلوم کرنے کے لئے ان کو خط لکھا ہے۔ جواب کے آنے پر مفصل حالات درج اخبار کئے جاویں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عیسائی تہذیب - نے آج کل مردوں اور عورتوں کے اخلاق پر جو اثر کیا ہے۔ اس کے متعلق آئے دن یورپ امریکہ کے سیاحوں بلکہ خود ان ممالک کے اخبار نویسوں اور مصنفوں سے ہم عجیب در عجیب سن رہے ہیں۔ شہر سان فرانسسکو واقع ملک امریکہ میں ایک اخبار نکلتی ہے۔ جسکی ایڈیٹر ایک عورت ہے اس خدا کی بندی نے ایک پرزور مضمون اپنے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ کیا عیسائی مرد شادی کے وقت اپنی مطلوبہ عورت کے سامنے سچ بول سکتا ہے۔ اس کے جواب میں وہ دلائل کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ ہرگز ممکن نہیں اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ عیسائی مرد اپنی مطلوبہ کے سامنے سچ بولے اور پھر وہ اس کو اپنے نکاح میں لا سکے۔ عجیب شادی ہے۔ جسکی اصل بنا ہی جھوٹھ اور فریب پر ہے۔

المفتی - ہمارے بہت دوست اختلافی مسائل کے متعلق یہ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ ان میں حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ اور عمل کیا ہے۔ چونکہ اس قسم کے بہت سے مسائل میری موجودگی میں لوگوں نے حضرت کے سامنے پیش کئے۔ اور جواب حاصل کئے یا سفر و حضر میں اکثر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہنے کے سبب میں آپکے حکم یا طریق عمل سے آگاہ ہوں اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا توفیق دے۔ تو اس سال کے اخبار میں ایک کالم اس قسم کے مسائل کے حل کرنے کے واسطے خاص کیا جائے۔ مسائل بطور سوال و جواب اخبار میں درج کئے جاویں۔ اور چھپنے سے پہلے دوبارہ حضرت اقدس کو دکھا یا سنا لئے جاویں۔ جو احباب اس قسم کے سوالات ارسال فرماویں گے۔ وہ حضرت کی خدمت میں پیش کر کے فیصلہ اخبار میں درج کر دیا جاوے گا۔

اس کالم کا نام المفتی ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

انصار بدر

سب سے پہلے ہماری آواز کو حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے سنا ہے۔ جو حضرت بدر کے واسطے کمر ہمت چست کر کے کھڑے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے۔ ان کا خط درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

آج شام کو اچانک میرے دل میں خدا تعالیٰ نے بدر کی اشاعت و اعانت کی توفیق بخشی۔ اور میں نے یہاں تحریک شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسی وقت پانچ خریدار پیدا ہو گئے۔ الحمد للہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اور بھی خریدار ہوں گا۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت میں پوری کوشش کروں گا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ سب خریدار نقد والے ہیں

ایک ضروری عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اخبار کے لئے بہتری کا ایک ذریعہ جانتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شروع سال سے جبکہ آپنے اخبار کو ۸ صفحہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ زائد چار صفحہ ٹائیٹل کی صورت میں رنگین ہوں اور کوئی ایک رنگ تجویز کر لیں جسکو بالالتزام نبھانے کی کوشش کی جاوے ٹائیٹل کی تقسیم بالالتزام اس طرح پر ہو۔ صفحہ اول بدستور سابق صفحہ دوم کالم اول۔ الہامات و کشوف وغیرہ حضرت اقدس کالم دوم جماعت کے رویا وغیرہ۔ کالم ۳۔ سوال و جواب مختصراً ٹائیٹل کا چوتھا صفحہ اشتہارات۔ ٹائیٹل کا تیسرا صفحہ دنیا بھر کی چیدہ اور مفید خبریں۔ متن سارا حسب معمول۔ مگر اس کا التزام شروع سال سے باقاعدہ رکھیں۔ اور کم سے کم پورا سال نبھا کر دیکھیں۔ کہ بعد کیا ہوتا ہے۔ اور کیسی قبولیت بفضلہ تعالیٰ حاصل کرتا ہے۔

ان پانچ خریداروں کی قیمتیں انشاء اللہ جنوری ۱۹۰۶ء کے آخیر تک پہنچ جائینگی۔ والسلام

اسمائے خریداران

۱۔ میاں غلام حکم صاحب سلاجنٹ ہیڈ پولیس کوتوالی شہر لاہور
۲۔ میاں نورالدین صاحب پنچہ بند۔ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور
۳۔ میاں عبدالرحمان صاحب زرگر۔ بر دوکان میاں مراد بخش صاحب زرگر اندرون دہلی دروازہ۔ لاہور
۴۔ میاں کریم بخش صاحب پہلوان۔ ریلوے پریس نولکھا۔ لاہور
۵۔ میاں عبدالسبحان صاحب معرفت خاکسار۔ . . قریشی لاہور

عاجز محمد حسین قریشی لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکو شاید معلوم ہوگا۔ کہ سفر دہلی کے بعد میں ڈلہوزی تبدیل ہو کر آ گیا ہوں یہاں آنے سے پیشتر میں نے ہر چند کوشش کی تھی۔ کہ بجائے ڈلہوزی کے کسی اور جگہ تبدیل کیا جاؤں۔ مگر بالکل بے سود۔ آخر یہاں پہنچنے پر میرا ارادہ تھا کہ خیمہ میں رہوں۔ مگر یہاں سردی نہائت سخت ہے اور برف شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے مجبوراً چھت کے نیچے مع عیال رہتا ہوں۔ اس پر ہی بس نہیں۔ بلکہ جب سے آیا ہوں۔ دو دفعہ خفیف زلزلہ آ چکا ہے۔ اور آئندہ زلزلہ عظیمہ والی پیشگوئی علاقہ ڈلہوزی پر پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں سے ودنیرہ کے قریب مشرق کی طرف سے تو تقریباً پچیس میل اور یوں سیدھا تقریباً دس بارہ میل کے فاصلہ پر چھ گز زمین نیچے بہ گئی ہے۔ اور اس میں تین سوراخ ہو گئے ہیں۔ جن سے کثرت سے دھواں نکل رہا ہے۔ اس امر کے متعلق تھانیدار صاحب ودنیرہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو رپورٹ بھی بھیجی ہے۔ مگر نہ معلوم کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ حکام ملاحظہ کر گئے ہیں۔ دیکھئے ادھر جاپانی پروفیسر کا تجربہ ہے اور ادھر اللہ ذوالجلال والاکرام کا وعدہ ہے۔ میرا دل بڑے زور سے گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ وعدہ علاقہ ڈلہوزی کے لئے مقدر معلوم ہوتا ہے۔ ہم عاجزوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میرے لئے تو نہائت ابتلا کا موقع ہے کیونکہ میری روحانی حالت نہائت گندی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رحم اور حضرت اقدس کی شفاعت کی امید نہ ہوتی۔ تو میں بے شک جہنم کے لائق ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامۃ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے میری طرف سے درخواست کریں والسلام۔

خاکسار نورالدین کلرک ڈاکخانہ ڈلہوزی۔

اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے۔ خدا کے مرسل کی فتح ہوگی۔ لیکن ہماری دعا ہے یہ کہ اے قادر خدا ہمارے رب اگر وہ وعدہ کا دن تو ہمیں دکھلائے۔ تو ہمیں ظالموں کے درمیان نہ رکھیو۔ آمین ثم آمین

ناظرین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - صفحہ ۷ - ۸ - ۹ - ایڈیٹوریل ومراسلات کیواسطے رکھے گئے ہیں - مگر چونکہ اس وقت حضرۃ کے تازہ اشتہار الوصیت کا بہت جلد احباب تک پہنچنا ضروری ہے اور اکثر جگھوں میں اشتہار نہیں پہنچ سکا ہوگا - جہاں کہ اخبار پہنچتا ہے اور نیز اخبار میں اس اشتہار کا محفوظ کر دینا ضروری ہے اس واسطے یہ صفحات اس مبارک اشتہار کے درج کرنے میں صرف کرکے دعا کی جاتی ہے - کہ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی ہمکو توفیق دے اور سال جدید کے پہلے اخبار میں اس کا اندراج موجب برکت ہو - والسلام

وحی اللہ

دنیا میں ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا -

یہ رسالہ جس کا نام ہے

الوصیۃ ہے

کلام پاک

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد علیہ الصلوۃ والسلام قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ - اما بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کردیا - اس لئے میں نے مناسب سمجھا - کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں - چند نصائح لکھوں - سو پہلے میں اس مقدس وحی کی اطلاع دیتا ہوں - جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی - اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی

قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا - قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا - واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک - تموت وانا راض منک - جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات - جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات - قرب ما توعدون - واما بنعمۃ ربک فحدث - انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین - (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے - جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو - تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے - جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں - ان میں سے تجھے کچھ دکھاویں یا تجھے وفات دیدیں - تو اس حالت میں مرے گا - جو میں تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا - وہ قریب ہے - اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی - لوگوں کے پاس بیان کر - جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے - جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں - ہم دور کر دیں گے - اور ان اعتراضات کا نام ونشان نہ رہے گا - (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنیوالوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے - دنیا سے اٹھا لیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے - تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے - پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کرکے فرمایا - بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں - اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی - یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا - بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا - تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا -

حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے - وہ یہی ہے - کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی - اور زلزلے آئیں گے - اور شدت سے آئیں گے - اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ وبالا کر دیں گے - اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی - پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا - جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی - ضرور ہے - کہ وہ سب کچھ واقع ہو - لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں - ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم - خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا - کہ تو میری طرف سے نذیر ہے - میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا - کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا - اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا - میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے -

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا - مجھے خبر دی - اور فرمایا - پھر بہار آئی - خدا کی بات پھر پوری ہوئی - اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے - لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں - سو راستباز بنو! اور تقویٰ اختیار کرو! تا بچ جاؤ - آج خدا سے ڈرو! تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو - ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے - لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے - خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے - کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی - کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی - اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد -

یہ خدا کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا - ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے - کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے - اور ان کو غلبہ دیتا ہے - جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی * اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے - کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے - اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے - اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے - اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں - اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے - لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا - بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے - مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دیدیتا ہے - اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں - تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے - جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے - اپنے کمال کو پہنچتے ہیں - غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں - اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں - کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں - اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں - تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے - اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے - پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے - خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے - جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی کے وقت میں ہوا - جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی - اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے - تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا - اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا - ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا - یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے - ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا - جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی

---

* ترجمہ - خدا نے لکھ رکھا ہے - کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے - منہ

+ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی - تو وہ دیکھتے - کہ میں صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ کے قریب اب تک چودھویں صدی کا گذر گیا اور احادیث کے مطابق عین میرے دعویٰ کے وقت رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آئینگے مگر افسوس ان پر جنہوں نے دنیا سے پیار کیا انہوں نے مجھے قبول نہ کیا - منہ

راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہوگئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہوگئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہوگیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی ایک مجسم قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے۔ کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں * خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام

---

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے۔ کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا

روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو۔ کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ۔ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے۔ جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے۔ کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا۔ جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو۔ جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو۔ میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جنکا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔

یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے، جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے۔ ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے۔ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے۔ اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں۔ ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ **نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں۔ اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوۃ پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔** کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے * اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا۔ کہ **کنتم خیر امۃ اخرجت للناس**۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم**۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی تھی۔ کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوۃ کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ قدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا۔ جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو۔ تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے۔ جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ - **وامامکم منکم** یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے۔ ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔ عیسے علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت۔ **فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم**۔ اس پر شاہد ہے۔ جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں۔ کہ خدا قیامت کو عیسے سے پوچھے گا۔ کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو۔ تو وہ جواب دیں گے۔ کہ جب تک میں ان میں تھا تو انپر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا۔ اور جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر مجھے کیا علم تھا۔ کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت **فلما توفیتنی** کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ بہرحال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسے دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی۔ تو اس صورت میں ممکن نہیں۔ کہ عیسے جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا کہ۔ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے۔ وہ نبی کہلا کر [illegible] جھوٹ بول سکتا ہے [illegible] خبر نہیں پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے۔ ورنہ وہ دروغگو ٹھہرتے ہیں تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہیں۔ اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں آسکتے۔ تو کیا وہ آسمان پر ہی مریں گے اور آسمان میں ہی ان کی قبر ہوگی۔ لیکن آسمان پر مرنا آیت **فیھا تموتون** کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا۔ کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہیں گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے۔

اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی۔ لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صحیح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے۔ تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایماندار کا شیوہ نہیں۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً [illegible] حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر [illegible] ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا۔

* باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبوۃ تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں آیا۔ اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتا نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔ * اور خدا نے فرمایا۔ زلزلۃ الساعۃ۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک نری اٰیٰت و نھدم ما یعمرون * یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب زیر و زبر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی۔ اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا۔ اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا۔ زندگیوں کا خاتمہ۔ اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک رحمۃ منا۔ وکان امرا مقضیا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے۔ تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے۔ پس ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں۔ خدا کی عذاب سے بچائے جائیں گے۔ اگر وہ نیک قسمت ہو تو یہ نہیں کرتا اور شیخی والی کسوں کو نہیں چھوڑتا۔ اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا۔ اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

اس جگہ ایک اور امر قابل تذکرہ ہے۔ کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھ کو مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں۔ تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے۔ اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاکدل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا آمین۔ یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی * اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں ان سب کو بجا لانا ہوگا۔

اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائے گا۔ اور اس قبرستان کے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے۔ جو گذرگاہ ہے۔ اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کیلئے خرچ ہوگا۔

---

* مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں۔ جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے۔ یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ منہ۔

* ایک خدا کی وحی اس بارے میں یہ بھی ہے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ منہ

* بدظنی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔ اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ واعطیک ما یدوم۔ لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون۔ ولک نری اٰیٰت ونھدم العمٰرۃ۔ وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ لا تخف انی لا یخاف لدیّ المرسلون۔ اتیٰ امر اللہ فلا تستعجلوہ۔ بشارۃ تلقاھا النبیون۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی وانت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق وانت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی۔ اذا غضبت غضبتُ وکلما احببت احببتُ اٰثرک اللہ علی کل شیء۔ الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ وکان وعدًا مفعولا۔ یعصمک اللہ من العدا ویسطوا بکل من سطا۔ ذٰلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ الیس اللہ بکافٍ عبدہ۔ یا جبال اوّبی معہ والطیر۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ ان الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم سلام قولاً من ربٍ رحیم وامتازوا الیوم ایھا المجرمون

منہ

سو پہلی شرط یہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے۔ نہ دوسرن سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے لیکن اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجہیں۔ خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے۔ فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اس کے جانشین ہوں گے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔ ان اموال میں سے اُن یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جاوے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔ اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں۔ جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا۔ کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو۔ ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جاوے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونیوالا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور وہ صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط مذکورہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت۔ یہ عملدرآمد ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چہاپ کر شائع کر دینا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں۔ جو قادیان سے دُور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں۔ اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں۔ تو ان کے وارثوں کو چاہیئے۔ کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھکر قادیان میں پہنچا دیں۔ اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پل وغیرہ کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں۔ جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہوں گے تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق میں رکھکر اپنی جگہ دفن کئے جائیں۔ پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں۔ قادیان میں ان کی میت لائی جاوے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں۔ اُن کا قبروں سے نکالنا مناسب نہ ہوگا۔

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش انہیں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے۔ کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو شائع کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد۔ عافاہ اللہ وایّد

۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
پے حرص دنیا مدہ دین بباد
بدین دار فانی دل خود مبند
کہ وارد سنان را حتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گورت ندائے در آید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پے فکر دنیا و دون کم بسوز
ہر آن کو بدنیائے دون مبتلا است
گرفتار رنج و عذاب عنان است
بہ مست آن کہ بر موت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا و دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
پے دار عقبےٰ کمر بستہ چست
رہا کردہ سامان این خانہ سست
چو کار حیات است کار خزان
ہمان بہ کہ دل کم نہی زین مکان
جہنم کند داد فرقان خبر
ہمین حرص دنیاست جان پدر
چو آخر ز دنیا سفر کردن است
چو روزے ازین رہ گذر کردن است
چرا عاقلے دل بہ بندد در آن
کہ تا گردد بر محل او خزان
بدین قحبہ بستن دل خود خطا است
کہ این دشمن دین صدق و صفا است
چہ حاصل ازین دلستان دو رنگ
کہ گاہے بصلحت کشد گہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بدآن دلستان
کہ مہرش رہا ند ز بند گران
برو فکر انجام کن اے غوی
ز سعدی شنو گر زمن نشنوی
عروسے بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

٭ حاشیہ۔ کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ منہ

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

دکلیس و عقد و قائم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باواشام گر صاحب ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھرکی محنت یوں ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کرسکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے بکمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول ۸ ہے اور مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اوپہاٹ وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہائت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتہ کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے تیار کرنے اور ان کے استعمال کی ترکیب بھی شامل ہیں حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ مع محصول ڈاک

خواص قرآنی ۔ المسمی بہ فضائل قرآنی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہائت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸ تینوں کتابوں کو خریدار کو محصول ڈاک و خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہائت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** ۔ جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققانہ کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہائت عمدہ و شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی قیمت ۴ جلد مجلد

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کے حاشیہ پر تمام ترجمہ اور مضامین بھی۔ ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ... مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** ۔ طبع ثالث کی وجہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ۸

(۴) **تذکرہ القرآن** ۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیسال مجلد

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۸ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۸ (۸) **مفتاح العربیہ** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ...

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و خواص (۳) علم ... (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ... مجلد ... علاوہ محصول ڈاک (۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی** ۔ زیر طبع ہے قیمت ... مجلد ... (۱۱) **مفید عام** ۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کیساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کردی گئی ہے۔ پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمت ...

(۱۲) **تشخیص الامراض** ۔ اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ... (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** ۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ (۱۴) **مفید النساء والصبیان** ۔ ... دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ بچہ کو پیش آجاتے ہیں ... ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ (۱۵) الذکر ... خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ... نمبر ۲۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

ن۔ اس میں ان تمام ... ین یا دوان دائیوں کے ... بر الحکیم نمبر ۱۔ اس میں ... یمت ۸ (۶) الذکر الحکیم ... ہیں ... راوڑی ضلع کرنال

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی متھ... ہیں ... راوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف یک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کردیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

سنون دندان ۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھول ہو یا مسوڑہ میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں بس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۸

سونے چاندی کی گولیاں ۔ یہ وہ اسم با مسمے ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ پڑھ چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کردیا ہے یا کثرت سے اعضاء کو ڈھیلا بنادیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہنسا سے ان جوہروں کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوسکتے ہیں۔ یہ جوہر حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کرتی ہیں۔ پس گویا آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ ۶۰ حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روزہ چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہائت مدلل اور معقول و سچائی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور ... ولی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے ... بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت ... (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے ... خواستون کا پتہ پیسہ اخبار لاہور

... خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور طلب کریں۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

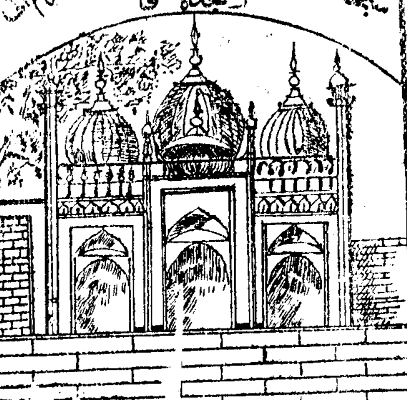

BADR — QADIAN

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۲ — جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مینی	چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ای جہان تشنہ خوش باش کامد ستان

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ/۲۰

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے — صہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے — للعہ

معاونین درجہ سوم سے تمام قیمت پیشگی ۱۲ عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ — ۳

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب مابعد لی جائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں وصل ربّ العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسرے و دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

لوکل نمبر۔ افریقہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ اول۔ نظم۔ شرائط بیعت
صفحہ دوم۔ خدا کی تازہ وحی۔ مقدمات۔ ڈائری
صفحہ سوم۔ ڈائری۔ دو رشید لڑکے۔ اوقات ریل
صفحہ چہارم و ۵۔ درس قرآن شریف۔ تمباکو نوشی
صفحہ ۶۔ المفتی۔ تعبیر الرؤیاء
صفحہ ۷۔۸۔ ایڈیٹوریل۔ سال گذشتہ پر ریویو۔
صفحہ ۹۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۱۰۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
صفحہ ۱۱۔ عام اخبار۔
صفحہ ۱۲۔ اشتہارات

بدر قادیان

یا قمر یا شمس

۱۴۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء (۱) اللہ غالبٌ علیٰ کلِّ شیٍٔ
(۲) یُنَجِّیکَ من کربِکَ

ترجمہ۔ خدا ہر شے پر غالب ہے (۲) تجھے تیری کرب سے نجات دیگا

ایک رویا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اسپر دستخط کر دو۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا انھوں نے کہا کہ پبلک نے کر دئے ہیں تجھی کہا کہ میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں ایک یہ بات بھی کہنی کو تہا کہ کیا خدا نے اسپر دستخط کر دئے ہیں مگر یہ بات نہیں کہی تھی کہ بیداری ہو گئی

مقدمات

ناظرین بدر معلوم کر چکے ہیں کہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میاں نور احمد غریب مہاجر پر یہاں کی سکھوں نے متفق ہو کر اپنے قدیم طریق کے موافق بلوہ کر کے حملہ کیا اور اس بیچارے کو مجروح کر دیا۔ اگر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان موقع پر نہ پہنچ جاتے تو سخت اندیشہ اس امر کا لاحق ہو گیا تھا کہ احمد نور کے مکان کو توڑ کر عورتوں اور بچوں کو سخت ضرر پہنچایا جاتا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر ۱۲ آدمیوں کا بلوہ میں چالان کیا جس کیلئے ۹۔ جنوری ۱۹۰۶ء مقرر تھا فریق ثانی نے بھی آجکل کے دستور کیموافق ایک بالمقابل دعویٰ کیا تہا اس کی تاریخ پیشی بھی ۹ جنوری ۱۹۰۶ء ہی تھی چنانچہ ہر دو مقدمات بمقام بٹالہ بعدالت سردار غلام حیدر خان صاحب ای۔ سی پیش ہوئے۔ فریق ثانی نے جو مقدمہ کیا تہا۔ اس میں حضرت حکیم الامتہ اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی ملزم گردانا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے راستی کا بول بالا کیا اور عدالت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا مستغیث کے اپنے بیان اور اس کے گواہوں کے بیان سے یہ مقدمہ سراسر بے بنیاد پایا گیا اور اسلئے خارج ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ دوسرا مقدمہ جو پولیس نے چالان کیا تھا اسمیں کل ملزموں پر فرد جرم لگ چکا ہے۔ آیندہ تاریخ ۲۲۔ جنوری مقرر ہوئی ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے

ڈائری

۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ وقت صبح۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ فرمایا۔ مدرسہ کے متعلق اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے۔

فرمایا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کے واسطے ایسے لوگ طیار ہونے چاہئیں۔ جن کو واقعی دین کی خبر ہو۔ اور اس لائق ہوں کہ بیرونی حملات کو دور کر سکیں۔ اور اندرونی بدعات اور جہالت کا انسداد کر سکے۔

وقت ابتلاء یہ ایک بڑے ابتلاء کا وقت ہے۔ ہر طرف سے ہم کافر ٹھہرائے گئے ہیں۔ اور سب کے درمیان ہم کراہت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں۔ حال کے مخالف علماء کا یہ فتویٰ ہے۔ کہ ہم ان کے قبرستان میں داخل ہونے کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اندرونی قوم کا یہ حال ہے۔ اور بیرونی قومیں اور مذاہب سب کی سب ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ بُرا جانتے ہیں۔ اور ایک قسم کی ذاتی عداوت ہمارے ساتھ رکھتے ہیں۔ جو اسلام کے دیگر فرقوں کے ساتھ ان کو نہیں ہے۔ پادریوں کے سینے پر ہماری جماعت ایک بھاری پتھر کی طرح ہے۔ اور آریوں کو بھی سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو بخوبی معلوم ہو گیا ہے۔ کہ کمر بستہ ہو کر وساوس اور اعتراضات اور کفر کے طریقوں کو دور کرنا صرف اس جماعت کا کام ہے۔ اور دوسرے کا نہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ہم میں نفاق نہیں۔ جو لوگ خاص خدا کے واسطے کام کرتے ہیں ان کا کام منافقانہ ہوتا۔ اور وہ ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملاتے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم کس طرح اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ اس واسطے ہم انہیں طبعاً بُرے لگتے ہیں۔ فطرتاً دلوں کا عکس ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایک بکری کے بچے کو اگر شیر کے پاس باندھ دیا جاوے۔ تو خواہ اس بچے نے ساری عمر بھی شیر کو پہلے نہ دیکھا ہو۔ پھر بھی فطرتاً وہ اس سے خوف زدہ ہو جائے گا۔ ہمارے مخالفین کی فطرت یہ گواہی دیتی ہے۔ کہ اگر کسی روز ان کے **مذہب کا استیصال ہو گا۔ تو اسی جماعت کے ہاتھوں ہو گا۔** اور درحقیقت سچ یہی ہے۔ جو بات آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ وہ در پردہ نہیں رہتی۔ بلکہ اس کا اثر تمام دنیا پر پڑتا ہے۔ کافر کا دل محسوس کر لیتا ہے۔ کہ کفر توڑنے والا کون ہے۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ تو جس قدر دشمنی آپ کے ساتھ کی گئی۔ اور آپ کو دکھ اور تکالیف پہنچائی گئیں۔ اس قدر مخالفت مسیلمہ کذاب کی نہیں ہوئی۔ اس کا سبب یہی تہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کفر بدعات اور شرک کا استیصال کرتے تھے۔ اور مسیلمہ تو خود ہی کافر تھا۔ حق کی بات من جانب اللہ ہوتی ہے۔

اس وقت ہم غریب اور بے کس ہیں۔ اور خدا کے سوائے اور کوئی ہمارا ساتھی نہیں۔ ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ یہ قوم نابود کر دیجاوے۔ بیرونی لوگ مقدمات بناتے اور اندرونی لوگ ان کے ساتھ سازش میں شریک ہوتے ہیں۔ سب ایک ہی رنگ میں مخالف ہیں اور سب ہمارا استیصال چاہتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جو براہین احمدیہ میں آج ۲۵ برس پہلے سے شائع ہو چکا ہے۔ کہ خدا اس جماعت کو کفار پر قیامت تک غلبہ دے گا۔ کفار سے مراد اس سلسلہ حقہ کے انکار کرنے والوں سے ہے۔ خواہ وہ اندرونی ہوں۔ خواہ بیرونی ہوں۔ ہم مطمئن ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔ اور وہ ایک دن ضرور پورے ہوں گے۔ ان کو کوئی روک نہیں سکتا۔ لیکن دنیا جائے اسباب ہے۔ جیسا کہ جسمانی دنیا میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کرنے کے واسطے سعی کرتے ہیں۔ اگرچہ فصل آسمانی بارش سے پکتا ہے۔ تاہم قلبہ رانی تخم ریزی وغیرہ اسباب کا مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس طرح اوائل اسلام میں آنحضرت کی قوت قدسیہ نے ہزاروں با اخلاص اعلےٰ درجے کے بنائے تھے۔ ایسے مخلصین سے کام بنتا ہے

مگر یہ سچ ہے۔ کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے مخلصین جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے تھے۔ کسی اور نبی کو نہیں ملے۔ حضرت موسےٰ کے ساتھی وہ تھے۔ کہ ہمیشہ بغاوت اور سرکشی پر آمادہ رہتے۔ ایک دفعہ کہنے لگے۔ جا تو اور تیرا خدا لڑائی کرو ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔ ساری توریت میں ان کی تعریف میں کوئی ایسا کلمہ نہیں۔ جیسا کہ آنحضرت کے صحابؓ کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ خدا ان سے راضی ہوا۔ بلکہ توریت میں ہر جگہ موسیٰ کی اُمت کو سرکش اور ٹیڑھی قوم اور اس قسم کے الفاظ سے بلایا گیا ہے ایسا ہی حضرت عیسےٰ کے دوست تھے۔ ایک نے تیس روپے کے لالچ پر اپنے نبی کو پکڑوا دیا۔ دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر لعنت کی۔ حضرت عیسیٰ بھی افسوس کیا کرتے تھے کہ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہوتا تو تم یہ کر لیتے اور وہ کر لیتے۔ ان انبیاء کا اپنا اقرار ہے کہ انکو ایسی جماعتیں میسر آئیں جو مخلصین کی ہوں + اس کا سبب یہ تھا۔ کہ ان لوگوں میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جو آنحضرت صلعم میں تھی۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ آدم سے لیکر اخیر تک کسی نبی کو ایسی قوت قدسیہ نہیں دیگئی۔ جو آنحضرت صلعم کو عطا کی گئی تھی اور افسوس ہے کہ ایسی جماعت ہمکو بھی نہیں ملی جب ہم کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو تھوڑی میں جانثاری کے ساتھ اس کو قبول کر لیں لیکن آنحضرت کے فدائی ایسے تھے کہ انہوں نے اپنی جانیں دیدیں +

سلہ جھوٹے کی مخالفت بہت نہیں ہوتی۔ اور سچے کی مخالفت بہت ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کاذب کے معاملہ میں خود شیطان کا حصہ ہے اور صادق کے معاملہ میں شیطان اپنی تمام فوجوں کو جمع کر کے صادق کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے آمادہ ہو جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ایام جلسہ ۲۷ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۵ء

مولوی صاحب مرحوم باہر بہشتی مقبرہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے۔ جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے۔ تو سید احمد کے معتقد تھے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری ان کی گفتگو ہوتی۔ جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے۔ اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی۔ مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن علانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں۔ کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے۔ کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے۔ تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے۔ ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے۔ ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ اصحاب الصفہ میں سے ہو گئے تھے۔ جن کی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے اپنی وحی میں کی تھی۔ ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گذری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑ دی تھی۔ کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں میں ان کو ایک نوکری دو سو روپے ماہوار کی ملتی تھی۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گذار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق [illegible] ان کے انداز میں اپنی عمر بسر کر دی۔ بادجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔ ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔

"مسلمانوں کا لیڈر" غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا۔ کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔ جس کے ساتھ دنیا کی ملونی ہوتی ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ انجام نیک ان کا ہوتا ہے جو فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ خدا کو راضی کرنے میں خاک ہو جائیں گے

غیر مذاہب فرمایا ہمیں کسی کے ساتھ بغض و عداوت نہیں۔ ہمارا مسلک سب کی خیر خواہی ہے۔ اگر ہم آریوں یا عیسائیوں کے برخلاف کچھ لکھتے ہیں۔ تو وہ کسی دلی عناد یا کینہ کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اس وقت ہماری حالت اس جراح کی طرح ہوتی ہے جو پھوڑے کو چیر کر اس پر مرہم لگاتا ہے۔ نادان بچہ سمجھتا ہے کہ یہ شخص میرا دشمن ہے اور اس کو گالیاں دیتا ہے۔ مگر جراح کے دل میں نہ غصہ ہے نہ رنج نہ اس کو گالیوں پر کوئی غضب آتا ہے۔ وہ ٹھنڈے دل سے اپنی خیر خواہی کا کام کرتا چلا جاتا ہے

مدرسہ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس جگہ طلباء کا اکثر پڑھنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے طیار ہونے چاہئیں۔ جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں۔ اور لوگوں کو راہ راست پر لاویں۔

دو رشید لڑکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بحضور فیض گنجور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور کی کل تقریر سنکر میں نے پختہ عہد کیا ہے کہ میں آئندہ دنیا کے واسطے ہرگز نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ آج سے میں اپنی زندگی کو دین کے واسطے وقف کرتا ہوں اور حضور کے منشاء کے مطابق دینی تعلیم اور صرف انگریزی زبان اور سنسکرت پڑھوں گا۔ اور اس کے بعد اگر زندگی نے وفا کی۔ تو محض اللہ دین کی خدمت میں زندگی بسر کروں گا۔ چونکہ انسان کمزور ہے۔ اور بچپن اور بھی کمزور کرتا ہے لہذا اس تحریر کے ذریعہ میں حضور سے اس عہد اور ارادہ پر قائم رہنے اور اس کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی استدعا کرتا ہوں۔

حضور کا غلام۔ خاکسار غلام حسنین [illegible] محمد یوسف اپیل نویس مردان پشاور۔ طالب علم جماعت [illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مفصلہ ذیل جواب عنایت فرمایا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بہت عمدہ ارادہ ہے جزاکم اللہ خیرا خدا تعالیٰ اس میں برکت دے اور اخیر تک اس راہ پر استقامت بخشے آمین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنا یہ ارادہ پرچہ الحکم و بدر میں شائع کرا دیں اور خدا سے ارادہ پر قائم رہنے کے لئے دعا کرتے رہیں والسلام

مرزا غلام احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بحضور فیض گنجور جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نہایت ہی عاجزانہ عرض ہے کہ بندہ اس جگہ نویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ لیکن حضور کی متواتر اور برکت والی دو روزہ تقریر سے بندہ کو بہت ہی اثر ہوا اس واسطے حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ اپنے والدین کی رضامندی سے اپنی زندگی اللہ کی راہ میں بڑی خوشی سے وقف کرتا ہے۔

الا ماشاء اللہ۔ اور جو جو علم حضور میرے لئے تجویز فرماویں وہی بندہ کو صدق دل سے منظور ہے والسلام۔ درخواست دعا

حضور کا تابعدار خاکسار عبدالرحمان ولد مستری قمر الدین احمدی بھیروی۔

جواب حضرت اقدس

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بہت عمدہ اور مبارک ارادہ ہے جزاکم اللہ خیرا۔ خدا اس میں برکت دے۔ یہ ارادہ معرفت الحکم و بدر شائع کر دیں۔ والسلام

مرزا غلام احمد

[illegible]

اوقات ٹرین [illegible] ۱۹۰۶ء

[illegible] قادیان آنے والوں کے واسطے ہم ذیل میں ٹرین کے اوقات درج کرتے ہیں

بٹالہ سے لاہور امرتسر جانے کے اوقات ذیل صبح ۸ بجے ۴۸ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۳۵ منٹ
شام ۷ بجے ۱۲ منٹ

بٹالہ سے گورداسپور پٹھانکوٹ جانے کے اوقات ذیل صبح ۹ بجے ۱۵ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۴۹ منٹ
شام ۷ بجے ۴۸ منٹ

لاہور اور امرتسر سے آکر بٹالہ پہنچنے کا وقت صبح ۹ بجے ۷ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۴۳ منٹ
شام ۷ بجے ۳۸ منٹ

پٹھانکوٹ گورداسپور سے آکر بٹالہ پہنچنے کا وقت صبح ۹ بجے ۳۸ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۱۴ منٹ
شام ۷ بجے ۴۵ منٹ

امرتسر سے لاہور پہنچنے کا وقت دوپہر ۱ بجے ۲۲ منٹ
شام ۸ بجے ۳۰ منٹ
صبح ۴ بجے ۴۵ منٹ
صبح ۷ بجے ۱۵ منٹ

امرتسر سے دہلی جانے کے اوقات شام ۵ بجے
شام ۷ بجے ۲۳ منٹ
صبح ۷ بجے ۹ منٹ
رات ۱۰ بجے ۱۰ منٹ
دوپہر ۱۲ بجے ۴۲ منٹ

بٹالہ سے قادیان ۱۱ میل ہے یکہ اور ٹانگا سواری کے لئے مل سکتا ہے۔ کرایہ پورا یکہ قریباً ایک روپیہ ٹانگا ۲ روپے۔ بٹالہ میں رات رہنے کے واسطے اسٹیشن کے قریب دو سرائیں ہیں۔ ایک یکہ اور ایک ٹانگا جو بٹالہ اور قادیان کے درمیان کرایہ پر چلتے ہیں کاتب بدر کی ملکیت ہے۔

شمولیت بیعت بسم اللہ الرحمن الرحیم برادرم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے دوست سید باقر شاہ صاحب جو محکمہ [illegible] کا کام کرتے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کرلی ہے چنانچہ انکی بیعت منظور بھی ہو گئی ہے [illegible] اس کا نام درج [illegible] کو [illegible] بیعت [illegible] ہے۔ لیے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ استقامت معہ ترقی بخشے۔ والسلام

شاہ دین اسٹیشن ماسٹر نارنگ پور

[illegible]
جمعۃ المبارک
مورخہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

سورہ فتح

اس سورۂ شریف کی تفسیر لکھنے سے پہلے ان واقعات کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جن کی طرف اس سورۂ شریف کی آیات کا اشارہ ہے۔ اس سے **ناظرین** کو ان آیات کے سمجھنے میں انشاء اللہ بہت مدد ملے گی۔

ہجرت کے چھٹے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک رؤیا دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہیں اور وہاں مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوئے ہیں [illegible] سر منڈاتے ہیں اور بال کترواتے ہیں۔ جیسا کہ مکہ معظمہ میں احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھوں سے بہت تکلیف اٹھا چکے تھے اور مکہ میں کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانوں کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس بشارت کا منشاء رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا ایمان لا کر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کے ہو جانے پر پورا یقین کر کے ان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رؤیا کی سچائی پر یقین کر کے سفر مکہ کی طیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ وہ تو خدا کا وعدہ ہے۔ اور بہر حال پورا ہوگا۔ ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگوں نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپ نے پلیڈر کیوں کھڑا کیا اور شادی کے موقعہ پر آپ نے خط وکتابت وغیرہ کوششوں [illegible] عجیب تر کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہیں۔ جن کی کتب انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظایر موجود ہیں۔ مسلمانوں کے واسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورۂ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے۔ اور عیسائیوں کے روبرو خود یسوع کی لائف میں بہت سے ایسے واقعات موجود ہیں [illegible] بچپن ہی میں اس کی جان بچانے کے واسطے تدبیر طور پر ملک مصر میں لے گئے۔ اور پھر عین نبوت کے زمانہ میں جب دشمنوں سے خوف بڑھا۔ تو اپنے شاگردوں کو حکم کیا کہ کسی سے نہ کہنا کہ میں یسوع مسیح ہوں۔ پھر [illegible] کی توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے [illegible] اس پر سوار ہو [illegible] ایسے طریق پر اعتراض کرنا [illegible] تعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ جب [illegible] ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے۔ تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل میں [illegible] مصروف ہو جاتے ہیں اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلاں معمار یا فلاں مزدور نے بنوایا ہے۔ تاہم دانا لوگ جانتے ہیں کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ کے موئنہ کا حکم ہے۔ ورنہ کسی [illegible] کی طاقت نہ تھی۔ کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنیٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح ایک نوکر بادشاہ کا حکم پا کر یقین کر لیتا ہے کہ اب مجھے اس محل کے طیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائیں گے اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی اور میں کامیاب ہو جاؤنگا۔ اور اس یقین کو ساتھ لے کر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہونے کے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح [illegible] اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھ کر اس کو پورا کرنے کے ذریعہ پیدا ہو جاتا ہے وہ اس کا خود بخود [illegible] کرنے میں مصروف ہو جاتا۔ اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور معرفت کی ایک میں دلیل ہوتی ہے۔ اگر نبی اس الہام کی سچائی پر [illegible] اور اس میں کچھ وہم یا وسوسہ ہوتا۔ تو وہ ہرگز اس کی طرف [illegible] کہ اللہ تعالیٰ فرما دے کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے۔ جو [illegible] [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] [illegible] آپ کو [illegible] [illegible] اور جود [illegible] مدافعت [illegible] میں کسی کو شریک ہونے [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو [illegible] مکہ کی طرف بھیجا کہ میں جنگ کے واسطے نہیں آیا [illegible] زیارت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور [illegible] مدینہ منورہ کو [illegible] حضرت عثمان جب کفار کے پاس پہنچے۔ تو انھوں نے حضرت عثمان کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کر لو اور واپس چلے جاؤ انھوں نے جواب دیا۔ میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریم کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا [illegible] گفتگو میں [illegible] نے ان کو روک رکھا اور [illegible] مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان کو کفار نے قتل کر دیا اور یہ [illegible] ان کی نیت قتل کر دینے کی [illegible] اسی وقت [illegible] کفار مسلمانوں پر [illegible] کرنے لگے۔ اگر گرفتار ہو گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک [illegible] کے درخت کے نیچے ان سے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمان چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیتوں کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انھیں کی پیش کردہ سب باتیں مان کر صلح کر لی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

[illegible] دوسرے سال آویں۔ وہ تین دن سے زیادہ نہ [illegible] اور [illegible] ہتھیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ [illegible] کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ میں چلا جائے تو [illegible] مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر

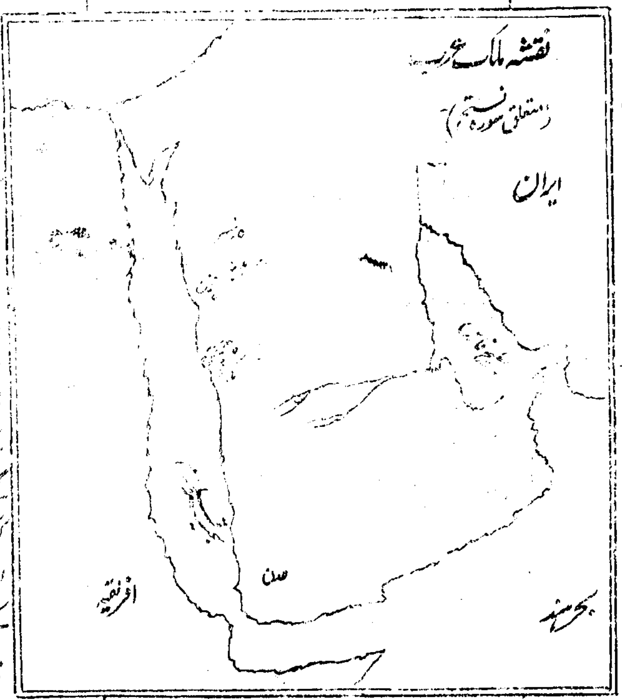

کہ میں آجاوے ۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے ۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو ۔ اس [illegible] مسلمان کی طرف ہو جائے ۔ اور جس کی مرضی ہو ۔ اہل مکہ کے ساتھ ہے ۔ اور آئندہ وہ اس [illegible] کے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے ۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام [illegible] تھا ۔ قریش کے ساتھ معاہدہ میں ہوا ۔ اور خزاعہ مسلمانوں کے [illegible] شامل ہو گئے ۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون ادائے مراسم [illegible] واپس تشریف لے آئے اور اسی مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کر دی ۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا ۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورۃ [illegible] نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان فتح کا پیش خیمہ تھی ۔ شرائط صلح کے مطابق دوسرے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے واسطے آئے اور صرف تین دن قیام کر کے واپس چلے گئے ۔

[illegible] کو ابتلا ہوا ۔ ان کے دل میں وسوسہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا سچا ثابت نہیں ہوا ۔ اور ایک منافق [illegible] انا فتحنا لک فتحا مبینا [illegible]

[illegible]

سال کی شرط [illegible] اور اسی جمال [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ اسی سال ہم زیارت کعبہ کریں گے ۔ چنانچہ اگلے سال کعبہ کی زیارت ہو گئی ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیا کو اللہ تعالیٰ نے سچا کر کے دکھلا دیا ۔ اور یہی دفعہ آپ کا عازم مکہ ہونا ایک بڑی بھاری فتح کی بنیاد تھا ۔ جیسے کہ آگے بیان ہوگا ۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے ۔ اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر کفار کے پاس واپس آجاوے ۔ تو کفار واپس نہ دیں گے ۔ اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائے ۔ تو مسلمان اسے واپس دیں گے ۔ یہ شرط بعض کے دلوں میں بہت مشکل گذری ۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اس میں حرج نہیں ۔ اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے ۔ تو ہمیں ضرورت ہی کیا ہے ۔ کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں ۔ اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہے گا ۔ تو وہ دوسروں کے واسطے اسلام میں داخل ہونے کا موجب ہوگا ۔ چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اس میں سراسر اپنا نقصان دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دینے کی درخواست دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس چلا جائے گا ۔ اس کو ہم واپس نہ لیں گے ۔

اور اس شرط کو بیچ میں سے نکالنے کی وجہ یہ ہوئی ۔ کہ قریش میں سے ایک شخص ابو بصیر نام مسلمان ہو کر آنحضرت کے پاس مدینہ میں آگیا ۔ کفار نے اس کے تعاقب میں دو شخص اس کے پیچھے بھیجے آنحضرت کے پاس پہنچے ۔ اور ابو بصیر کو واپس مانگا ۔ آنحضرت نے معاہدہ کے مطابق ابو بصیر کو واپس کر دیا ۔ ابو بصیر چار و ناچار واپس ہو لئے ۔ مگر کفار مسلمانوں کو سخت دکھ دیتے تھے ۔ [illegible] کے ساتھ مار ڈالتے تھے ۔ یہ سارا نقشہ ابو بصیر کے سامنے تھا ۔ راستہ میں ایک مقام ذوالحلیفہ نام پر جب پہنچے ۔ تو وہ آرام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے ۔ ابو بصیر نے ان میں سے ایک کو اس کی تلوار کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے ۔ ذرا مجھے دکھا تو سہی ۔ اس کافر نے [illegible] اور اللہ تعالیٰ نے [illegible] اس نے اپنی تلوار کی تعریف [illegible] ابو بصیر کے ہاتھ دے دی ۔ ابو بصیر [illegible]

[illegible] آنحضرت کو خبر ہوئی ۔ تو آپ نے [illegible] ابو بصیر کو یقین ہو گیا کہ آنحضرت [illegible] جا سکتا تھا ۔ کیونکہ وہاں مسلمانوں کے واسطے [illegible] مسلمان بھی [illegible] شامل ہو گئے [illegible] ایک جماعت ہو گئی جو کافر [illegible] کہلا بھیجا کہ ہم [illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] منظور فرمایا اور ابو بصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلوں کے ساتھ تعرض نہ کرو ۔ اور واپس میرے پاس چلے آؤ ۔ چنانچہ وہ واپس آگئے ۔

وی پی نئے سال کی قیمت کے وصول کے واسطے ارسال ہوں گے ۔ وصول فرما مشکور کریں

تمباکو نوشی

لنڈن کا برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے ۔ کہ تمباکو نہ صرف جسمانی طور پر مضرت بخش ہے ۔ بلکہ طالب علموں کی دماغی ترقی بھی روکتا ہے امریکہ کی تقریباً تمام یونیورسٹیوں نے طلباء کو [illegible] تمباکو کے استعمال سے باز رکھنے کی کوشش کی ہے ۔ بوسٹن یونیورسٹی نے سرکلر جاری کیا ہے کہ جو طالب علم تمباکو کے استعمال سے پرہیز نہیں کر سکتے ان کے نام کالجوں سے خارج کر دئے جائیں گے نیویارک یونیورسٹی اور چند اور دار العلوموں نے یہی قاعدہ جاری کر دیا ہے ۔ [illegible] میں ایک سرکاری ڈاکٹر نے نہایت غور اور احتیاط کے ساتھ نقشہ جات طیار کئے ۔ تو تیرہ سو سینتالیس انڈرگریجوایٹ طلباء میں سے ایک سو ستر ایسے تھے ۔ جو تمباکو سے متنفر تھے ۔ اور گیارہ سو ستر استعمال کرتے تھے ۔ اول الذکر اپنے دوسرے ہم سبقوں پر چار سال کے اندر ہر ایک بات میں سبقت لے گئے تھے ۔ [illegible] فیصدی وزن میں ۔ اور ۲۴ فی صدی بلندی میں اور ۲۶ فیصدی سینہ کی کشادگی میں اور ۷۷ فی صدی پھیپھڑوں کے نشوونما میں ترقی کر گئے تھے ۔

علاوہ ازیں ایک پروفیسر کالج نے [illegible] کی حیثیت سے [illegible] طلباء کو چار درجوں میں تقسیم کیا ۔ بعد میں امتحانات [illegible] درجوں میں شامل کئے گئے تھے ۔ ان میں سے کوئی تمباکو کو استعمال کرنے والا نہ تھا ۔ اور جو سب سے پیچھے درجہ میں شمار کئے گئے تھے ۔ وہ تقریباً سب ہی تمباکو پینے والے تھے ۔ غرضیکہ یہ امر بہمہ وجوہ پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ تمباکو استعمال صحت کے واسطے مضر ہے ۔

ڈاکٹر نکلسن صاحب کا قول ہے ۔ کہ تمباکو استعمال صحت کے واسطے سخت مضر ہے ۔ وہ کفایت شعاری اور صفائی کا دشمن ہے ۔ سانس کو ہمیشہ کے لئے کثیف کر دیتا ہے ۔ اور ہاتھ کو بگاڑتا ہے اور ذہن کو خراب کرتا ہے ۔

جو لوگ سگریٹ [illegible] کے عاشق ہیں وہ اس کو غور سے پڑھیں ۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اس میں پانچ [illegible] تمباکو [illegible]

[illegible]

چوتھا ۔ [illegible]

پانچویں ۔ افیون کا [illegible] اثر پہنچ جاتا ہے

([illegible])

[illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمباکو نوشی کو [illegible] کراہت اور نفرت سے دیکھتے ہیں ۔

اَلْمُفْتِی

اس کالم مین نمبرداران اختلافی مسایل فقہ کے متعلق بطور سوال و جواب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم اور عمل کو لکھا جائے گا۔ جن کے متعلق لوگ اکثر سوال کیا کرتے ہین۔

سوال ۱ وتر پڑھنے کا کیا طریق ہے۔

جواب ۔ حدیث شریف کے مطابق وتر اور مغرب کے فرائض مین فرق کرنا ضروری ہے۔ اس کے واسطے حضرت مسیح موعود کا طریق یہ ہے کہ آپ پہلے دو رکعت پڑھتے ہین اور سلام پھیرتے ہین۔ پھر معاً اٹھ کر ایک اور پڑھتے ہین۔

سوال ۲ وتر کس وقت پڑھنے چاہئین

جواب ۔ وتر پہلی رات کو پڑھ لینا بہتر ہے۔ پچھلی رات بھی پڑھے جاسکتے ہین۔ بہتر یہی ہے۔ کہ پہلی رات پڑھ لئے جاوین۔ حضرت مسیح موعود کا یہی طریق عمل ہے۔ کہ آپ پہلی رات کو پڑھ لیا کرتے ہین

سوال ۳ ۔ سفر مین وتر کے کتنے رکعت پڑھنے چاہئین

جواب ۔ سفر و حضر مین وتر کے واسطے تین رکعت ضروری ہین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر مین بھی وتر کے تین رکعت بعد نماز عشاء پہلی رات کو ضرور پڑھا کرتے ہین۔

سوال ۴ ۔ ضرورت کے وقت کون کون سی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

جواب ۔ ضرورت شرعیہ کے وقت ظہر اور عصر کی نماز جمع ہوسکتی ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز جمع ہوسکتی ہے۔

سوال ۵ ۔ نماز جمع کے وقت سنتون کی رکعتین پڑھنی ضروری ہین یا نہین۔

جواب ۔ نمازین جمع کی جائین۔ تو پہلی اور پچھلی دونون سنتین معاف ہوتی ہین اور کوئی پڑھ لے۔ تو ممنوع نہین۔ نماز ظہر و عصر کے جمع کے وقت حضر مین چار اور چار آٹھ رکعت اور نماز مغرب و عشاء کے لئے جمع کے وقت تین اور چار سات رکعت فرضون کے پڑھنے ضروری ہین۔ عشاء کے ساتھ تین وترون کا پڑھنا ضروری ہے۔

سوال ۶ [illegible] نماز تہجد کے ملا کے کتنی رکعتین ہین۔

جواب [illegible] آٹھ یا زیادہ جس قدر آدمی توجہ کے ساتھ [illegible] ساتھ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی عمل ہے۔ کبھی کم از کم دو [illegible] پڑھ لیتے ہین اور زیادہ بھی پڑھتے ہین۔

تعبیر الرؤیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر مکرم جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مین کچھ دنون سے ریاست قلات کی جانب سے حد بندی فیمابین ریاست قلات و ریاست لسبیلہ کے کام پر سپیشل ڈیوٹی پر ہون اس واسطے باعث بعد مسافت الحکم اور بدر عموماً دیر سے ملتے تھے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جبکہ مین بمقام سونمیانی علاقہ لسبیلہ مین پہنچا تو میرے ایک عزیز دوست نے جو وہان کے بطور نائب تحصیلدار ہین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت بہت کچھ حسن عقیدت رکھتے ہین مخدومی مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے متعلق مجھے اطلاع دی۔ جو انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر نہایت صبر اور سکوت کے ساتھ سنی گئی۔ چونکہ مولانا مرحوم کی جدت طبع کے ساتھ مجھے کچھ قدرتی مشارکت معلوم ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ جسقدر مضامین مولانا ممدوح کے قلم کے لکھے ہوئے الحکم یا بدر مین کبھی کبھی طبع ہوتے تھے۔ مین ان مضامین کو بالتخصیص کئی کئی مرتبہ پڑھا کرتا تھا۔ اور ہر ایک مرتبہ مین اس سے نیا لطف آتا تھا۔ چنانچہ اس نیچرل لگاؤ اور اُنس کی اطلاع ایک موقعہ پر بذریعہ تحریر مین نے مولانا ممدوح کی خدمت مین بھی عرض کر دی تھی۔ اس لئے مولانا ممدوح کی وفات حسرت آیات کی بابت تقاضائے بشریت غیر محسوس طریق سے قلب پر اثر ہوتا گیا۔ اور اسی قسم کے خیالات مین مستغرق ہو کر رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس واقعہ کی اصلیت پر مجھے اطلاع بخشی جاوے چنانچہ رات رؤیا مین مین نے دیکھا کہ ایک موقعہ پر بہت سے آدمیون کا مجمع ہے جس مین مخدومی مولٰنا نورالدین صاحب بھی ہین۔ مولوی عبدالکریم صاحب پورے طور پر تندرست اور موزون صورت مین فربہ اور بہت خوشنما معلوم ہوتے ہین۔ آپکا لباس عمگی مین نہایت اعلےٰ ہے۔ دستار اور شلوار بالکل نئی اور سفید ہے لدھیانہ کلا بتو کی قسم کا چکتا ہوا کوٹ زیب تن ہے۔ کوٹ کے اوپر سفید دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے۔ جو بغل کے نیچے سے ہو کر گذرا ہے ہاتھ مین ایک لمبا عصا ہے۔ آپ کا چہرہ دلفریب صورت مین گوشت سے بھرا ہوا ہے۔ اور داڑھی اس پر نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے جس کے بال اس طرح سے چمکتے ہین جیسا کہ خضاب بعد تیل لگانے سے چمکا کرتے ہین۔ آپ متانت اور جلال کے [illegible] آنکھیں نیچی کئے ہوئے [illegible] کوئی [illegible] اور [illegible] فرماتے ہوا کرتا ہو۔ میٹھا سا تبسم فرماتے ہوئے [illegible] آگے مین۔ سب اہالیان مجمع نے سرو قد کھڑے ہو کر آپ کو تعظیم دی ہے اور مین ٹکٹکی باندھ کر مولوی صاحب کی ایسی مقبول اور دلربا صورت کو دیکھنے مین مصروف ہو گیا ہون (اب بھی اس واجب التعظیم صورت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر رہا ہے) اتنے مین مولٰنا نورالدین صاحب نے ایک موزون فربہ اندام شخص سے مولوی صاحب کو اس طرح پر انٹروڈیوس کرایا ہے کہ ”یہ صاحب کا انفرنٹ پہ بدبخت رہین“ مولوی صاحب نے اس سے مصافحہ کیا۔ پھر ایک دوسرے سفید پوش آدمی نے مولوی صاحب سے ہاتھ ملایا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ کون ہے۔ پھر ایک تیسرے شخص نے جس کے کپڑے کچھ میلے تھے۔ یہ کہکر کہ ”حضرت سلامت“ خود مولوی صاحب نے مصافحہ کیا۔ بعدہٗ سب لوگ بیٹھ گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے مولوی نورالدین صاحب کے پاس بیٹھ کر اُن سے کہا کہ ”کل نماز جماعت آپ نے کرانا اور مثنوی کے کچھ اشعار پڑھنا“ مین بھی مولوی عبدالکریم صاحب سے ملنے کی اجازت مولوی نورالدین صاحب سے لے کر تا مولوی صاحب سے مصافحہ کرنے کی نوبت نہین آئی مین چارپائی پر لیٹا ہوا اس جماعت مین سے ایک سے پوچھتا ہون کہ ”مولوی عبدالکریم کیسے ہین“ مجھے جواب مین کہا جاتا ہے۔ کہ ”وہ تو چل دئے یعنی کل پرسون کو فوت ہو گئے“ یہ سنکر مین رونے لگ گیا۔ اور میری ہچکی بندھ گئی

اس سے بعد جلدی ہی جب میری آنکھ کھلی۔ تو مین نے گھڑی دیکھی۔ ۲ بجے رات کا وقت تھا۔ پھر یہ تمام حالات اسی وقت قلمبند کر لئے۔ تاکہ صحت کے ساتھ یادداشت مین قائم رہ سکین۔ آج کراچی مین پہنچ کر آپکا بدر مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۵ء ملا جس مین مولٰنا مرحوم کی وفات کا ذکر تھا۔ وقت وفات کے عین مطابقت سے اور بھی دل پر اثر کیا۔ یہ حالات بغرض تعبیر آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ مولٰنا مرحوم کو جنت الماویٰ مین جگہ بخشین۔ آمین ثم آمین

آپکا صادق خاکسار قاضی نذیر حسین احمد بمقام کراچی

یہ خواب حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے خاتمہ بالخیر اور جنتی ہونے پر دلالت کرتا ہے (ایڈیٹر)

تصدیق بالرؤیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ۔ السلام علیکم۔ عرصہ ہوا کہ میری بیوی کو اس سال شالامار باغ کے میلہ مین بوقت دن یہ شعر اس طرح پر نازل ہوئے کہ جناب مسیح موعود حضرت مرزا صاحب ان کے پاس آئے ہین اور آپنے اسکو فرمایا کہ مین کون ہون وہ جواب اس کلام پر دیتا ہے۔ پہلے وہ بالکل حضرت صاحب کو مسیح نہین مانتا تھا۔ ؎ غلام احمد کا یہ اعلیٰ نشان ہے ٭ کہ میرا قادیان اور مسیح آسمان ہے ٭ وہ بنکر ابن آیا زمین پر ٭ عزیزو دیکھو یہ راز نہان ہے ٭ انھین کو ملگئی سبقت جہان پر ٭ انھین کے ہاتھ مین ساری عنان ہے ٭

اس کے بعد انہون نے حضرت صاحب کی خدمت مین خط بیعت کا روانہ کیا۔ شیخ غلام محمد صاحب مختار عدالت انارکلی لاہور و میان محمد لطیف صاحب کلرک چھاپہ خانہ سرکاری اینی گورنمنٹ پریس انگریزی لاہور کے نام اخبار بدر بیسہ کارڈ پر ضرور روانہ فرماتے ہین۔ ان کی اجازت سے لکھتا ہون۔ والسلام

نبی بخش لاہور خریدار نمبر ۵۷

بدر - صادق - ۱۲ - جنوری ۱۹۰۶ء

سال گذشتہ

۱۹۰۵ء - گذر گیا - اور خدا کی عجیب قدرتوں کے بہت تماشے دکھا گیا - جو خدا کے سعید بندوں کے واسطے موجب ہدایت اور ازدیاد ایمان ہوئے - اور شقی سیاہ دلوں کے واسطے باعث بدبختی و بدنصیبی ہوئے - بہت سے سال دنیا میں آتے ہیں - اور چلے جاتے ہیں - اور ان میں چنداں ایسے امور اور حادثات پیدا نہیں ہوتے - کہ تاریخی کتب میں ان کے واسطے کوئی جگہ قائم رہ جاوے - لیکن بعثت و ظہور انبیاء کے سنین کسی کی خوش قسمتی اور کسی کی بدقسمتی کے واسطے تاریخ زمانہ پر ایسا گہرا نشانہ لگاتے ہیں - کہ قیامت تک مٹنے میں نہیں آتا - مصر میں کئی بادشاہ ہوئے - سب کا لقب فرعون ہی تھا - جیسا کہ بادشاہ روس کا نام زار ہے - مگر حضرت موسیٰ کی بعثت نے اس زمانہ کی تاریخ کو ایسی شہرت اور یادگاری بخشی - کہ آج دنیا فرعون کا لفظ سنتے ہی جھٹ اس بادشاہ کی طرف خیال چلا جاتا ہے - جو خدا کے بندے حضرت موسیٰ کا تعاقب کرنے کے سبب غرق آب ہوا تھا - غرض نبیوں کا زمانہ تاریخی لحاظ سے ایک بڑی عظمت کا زمانہ ہوتا ہے نہ صرف اس لیے کہ ان کی آمد اہل زمانہ کے مذہبی خیالات میں ایک تغیر عظیم پیدا کرتی - بلکہ اس لئے بھی کہ ان کے آنے سے زمین و آسمان کے حالات میں ایک غیر معمولی نشان دکھائی دیتا ہے -

۱۹۰۵ء نے ان عجائبات اور تاریخی حادثات سے کچھ کم حصہ نہیں لیا - سب سے اول زلزلہ ہی کو دیکھو جس نے تختۂ زمین کو پہلے ملک ہند میں جو مذہبی دنیا کا سب سے بڑا نمائش گاہ ہے اور پھر اٹلی میں جو اس وقت کی ملکی طاقتوں کا مذہبی مرکز ہے - اس زور سے ہلا دیا - کہ آج تک تمام دنیا کے اہل الرائے اس کو ایک قیامت کا نمونہ کہتے چلے آتے ہیں - ایک عیسائی اپنے تازہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتے ہوئے لکھتا ہے - کہ اس (۱۹۰۵ء) کے آثار صدیوں تک قائم رہیں گے - ۴ - اپریل والا زلزلہ آئندہ پشتوں کے لئے بھی ایک دردانگیز واقعہ ہوگا - جس نے ہزاروں خاندانوں کا نام و نشان صفحہ ہستی سے معدوم کر دیا ... کتنی عالیشان عمارتیں سطح زمین سے جا ملیں ... جس کی یاد سے بھی جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے" - ایسا ہی ایک آریہ اخبار ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے "ہمیں ایک ایسی مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑا جس کی مثال پچھلی چند صدیوں کی آریہ ورت کی تواریخ میں نہیں ملتی" - یہ تو سب مانتے ہیں کہ اس زلزلہ کی شدت تباہی کا اثر بہت سخت تھا - اور ساری دنیا پر کسی نہ کسی رنگ میں اس کا اثر پڑا - لیکن بعض نادان سوال کرتے ہیں کہ اس میں نشان کیا ہے - تو سمجھنا چاہیئے - کہ اس میں نشان اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ہے - جو حضرت مسیح نے کئی بار پہلے صاف صاف لفظوں میں کی تھی - اور پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے - جو پہلے سے قرآن شریف میں درج ہے - پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے - جو آئندہ کے ایک بڑے زلزلے کے متعلق کی جا چکی ہے - چونکہ یہ مباحث اسی اخبار میں کئی دفعہ بالتفصیل ذکر ہو چکے ہیں - اس واسطے اس جگہ دہرانے کی ضرورت نہیں -

یہ ایک بہت بڑا نشان ۱۹۰۵ء کا تھا جس کی خبر بجلی کی طرح اور بجلی کے ذریعہ سے تمام دنیا میں ایک دفعہ پھیل گئی تھی - اس واسطے میں نے اس کو پہلے ذکر کیا - لیکن دراصل ۱۹۰۵ء کا پہلا نشان اس عظیم الشان فتح کا نشان تھا - جو افتتاح سال کے ساتھ ہی ظہور پذیر ہوا تھا جس میں تمام مخالفین اور معاندین نے قسم قسم کی جانی اور مالی سر توڑ کوششوں کے بعد ایک بڑی بھاری ناکامی کا منہ دیکھا - اور خدا نے اپنے بندے کی نصرت کی - اور ۷ - جنوری ۱۹۰۵ء کو امرتسر کے سیشن جج نے ہمارے حضرت کے مقدمہ کا فیصلہ سنا کر دشمنوں کو روسیاہ کر دیا - اس مقدمہ میں مولوی لوگوں نے بڑے بڑے زور لگا کر گواہیاں دیں - اور خدا کے مسیح کی مخالفت میں یہ بھی کہا - کہ زنا چوری جھوٹ کوئی بھی بدی انسان کرے - وہ متقی کا متقی رہتا ہے - اور ہر حیلے جائز و ناجائز سے خدا کے مسیح پر حملہ کیا - لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں اور الہامات کے مطابق جو پہلے سے شائع کئے جا چکے تھے - آخر فتح حضرت حجۃ اللہ کی ہوئی - اگرچہ اس مقدمہ نے بہت طول پکڑا - اور دور دور کے گواہوں کے سبب اور مقدمہ کے جہلم سے گورداسپور تبدیل ہونے کے سبب اور ایک دفعہ مجسٹریٹ لالہ ... صاحب کو جن کے پاس پہلے مقدمہ تھا - عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی سے واپس منصفی ہو کر گورداسپور بدل جانے کے سبب اور دوسرے مجسٹریٹ صاحب آتمارام کے کچھ دن آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہنے اور دوران مقدمہ میں ان کے دو لڑکوں کے مر جانے پر کچھ رخصت لینے اور بعض دیگر ایسے وجوہ کے سبب جو پیش آتے رہے - مقدمہ میں التوا ہوتا رہا اور بار بار گورداسپور جانا پڑا - اور اس التوا میں دشمن بہت سی بد خبریں اڑاتے رہے - تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر کامیابی خدا کے مسیح کو ہوئی - عاجز کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس مقدمہ کے تمام سفروں میں حضرت مسیح کے ہمرکاب رہا - اور بہت سے نشانات کا چشم دید گواہ ہوا - خواجہ کمال الدین صاحب خدا انہیں دین میں کمال عطا کرے - اس مقدمہ میں اول سے آخر تک وکیل تھے - اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے بھی ان کے ہمراہ وکیل تھے -

پھر تیسرا بڑا نشان جو اس میں پورا ہوا - وہ طاعون کا تھا جس نے پہلے سے بہت زیادہ ہندوستان کے مختلف حصوں کی صفائی کی - یہ نشان کئی سالوں سے ہندوستان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے درپے ہے اور صدہا بلکہ ہزارہا خوش قسمت لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کی طرف کھینچ لایا ہے - مگر ہنوز ان سمجھنے والوں کی تعداد اس سے زیادہ نہیں - کہ ان کو **قلیل من عبادی الشکور** کا مصداق گردانا جائے -

پھر چوتھا بڑا نشان سیلاب عظیم کا تھا - جو ہندوستان کے مختلف مقامات پر ماہ اگست ستمبر میں اس زور سے آیا کہ کئی گاؤں غرق ہو گئے - اور ہزارہا جانیں آدمیوں کی اور مال مویشیوں کی تلف ہو کر دوسروں کے واسطے عبرت کا موجب ہوئیں -

اس کے علاوہ اور صدہا نشان وقوع میں آئے - جن کے گواہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں - جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہے تھے -

مثلاً میر ناصر نواب صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ میاں محمد اسحٰق کا ایسا سخت بیمار ہونا - کہ ڈاکٹر کا بیماری کو نہایت خطرناک بیان کرنا - حضرت کو اس کی صحت کے متعلق الہام ہونا - اور اس کے مطابق عزیز مذکور کا شفایاب ہونا - برادر محمد افضل کی وفات کے متعلق پہلے سے الہام ہونا - پھر باغ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ایسا سخت بیمار ہونا - کہ آپ نے اپنی وصیت بھی لکھ دی - اور پھر حضرت کے پہلے بیان کردہ الہام کے مطابق شفا پانا - ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کے متعلق امتحان اسسٹنٹ سرجنی میں پاس ہونے کی پہلے سے بشارت دینا اور پھر اس کے مطابق واقع ہونا - حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے متعلق چند ماہ پہلے الہام ہونا - اور پھر ایام بیماری سے چند روز پہلے اور ایام بیماری میں ایسے الہامات کا متواتر نازل ہونا - جن سے مرحوم کی وفات کی صراحت تھی - اور مولوی صاحب مرحوم کے سرطان سے شفا پانے کے متعلق الہامات کا ہونا اور پھر اس کے مطابق واقعہ ہونا - دہلی جانے سے پہلے دروازے بند کا خواب دیکھنا اور پھر ایسا ہی واقعہ ہونا - وہاں ایک غمناک امر کی طرف اشارہ پانا - اور میر صاحب کا بیمار ہونا - امرتسر میں جھگڑا فساد کے متعلق رؤیا دیکھنا اور پھر وہاں ناپاک لوگوں کا شرارت کرنا - پیشگوئی کے مطابق نئے مہمان خانہ کا طیار ہونا - غرض جو لوگ قریب رہتے ہیں وہ خود اس ایک سال میں اس قدر نشانات دیکھ چکے ہیں - کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور عالم الغیب ہونے اور ایک قادر خدا ہونے کے دلائل اور یقین کا ایک بڑا مجموعہ ہے - اگر اس سال کے تمام نشانات کو بالتفصیل لکھا جاوے - تو ایک بڑی کتاب طیار ہو سکتی ہے - یہ سب باتیں اپنے اپنے موقعہ پر درج اخبار ہو چکی ہیں -

نئے خطابات | اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بمفصلہ ذیل پانچ نئے ناموں سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب و معزز فرمایا -

(۱) عبد القادر

(۲) محمد مفلح

(۳) ابن رسول اللہ

(۴) قمر
(۵) شمس

یہ سب نام اپنے اندر مضمون رکھتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کے اس سچے تعلق عبودیت اور رسالت کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو آپ کو اپنے حقیقی محسن رب کے ساتھ ہے۔ جو سب باتوں پر قادر ہے۔ اور آپ کے اس باطنی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو کہ آپ کو خاتم الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ حقیقی اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی لوگ ہیں۔ جو آپ کے روحانی فیض سے بہرہ ور آپ کے حقیقی وارث اور جانشین بنتے ہیں۔ اور آنحضرت کی متابعت میں ایسے محو ہو جاتے ہیں۔ کہ بس محمد ہی بن جاتے ہیں اور اسی واسطے ان کو خدا کی طرف سے کامیابی کا تمغہ ملتا ہے۔ کیونکہ محمد کے سوائے کوئی دوسرا اس زمین پر مفلح نہیں ہو سکتا۔ یہ اس دنیا کا چاند ہے۔ جو سورج کی روشنی سے فیض حاصل کر کے خلقت کو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو نادان اس حقیقی نور کو نہیں پہچانتے۔ ان کے واسطے شمس ہو کر انہیں ان کا چاند دکھلا دیتا ہے۔

تازہ تصانیف — اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نو تازہ تصانیف بصورت اشتہارات شائع ہوئیں۔ جو سب کی سب اخبار بدر میں وقتاً فوقتاً درج ہو چکی ہوئی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلی کا نام بھی الوصیت تھا۔ اور سب سے آخری کا نام بھی الوصیت ہی ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے

۱۔ الوصیت۔ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء۔ پیشگوئی متعلق زلزلۂ اول۔ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقع ہوا۔
۲۔ الدعوت۔ ۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ آئندہ ایک آنے والے زلزلہ کے متعلق پیشگوئی۔
۳۔ الانذار۔ ۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایضاً
۴۔ الندا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایک زلزلہ شدیدہ اور سیلاب کے متعلق پیشگوئی۔
۵۔ البلاغ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایضاً
۶۔ ضروری گذارش۔ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء۔ گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی متعلق زلزلہ۔ اور اس پیشگوئی پر توجہ کرنے کے فوائد کا اظہار
۷۔ ایک تازہ خط۔ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء۔ ایک سائل کے چند سوالات متعلق بعض پیشگوئیوں کے جوابات۔
۸۔ تبلیغ الحق۔ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ حضرت امام حسین کی شہادت کے متعلق ناجائز کلمات پر تنبیہ۔
۹۔ الوصیت۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ جماعت کو وصیت مقبرہ بہشتی کی بنیاد۔ اور اس میں دفن ہونے کے شرائط۔

کتاب نصرت الحق — حصہ پنجم براہین احمدیہ کا بہت سا حصہ اس سال چھپ گیا ہے۔ مگر ہنوز مکمل ہو کر شائع نہیں ہوا

۱۹۰۵ء میں علاوہ ان تقریروں کے جو

تقریرات اقدس — حضرت اقدس روزانہ اپنے خدام کو یا مخالفین کو بطور وعظ و نصیحت اور حجت پورا کرنے کے فرمایا کرتے ہیں۔ آپ نے مجمع عام میں پانچ لکچر دیئے ہیں۔ ایک آریہ سماج میں۔ ایک مدرسہ میں۔ جو مفسدوں کے شور برپا کرنے کے سبب ادا نہ ہوا۔ اور تین قادیان میں جو دسمبر کے آخری ایام ہوئے۔ ایک مسجد اقصیٰ میں اور دو مہمان خانہ جدید میں۔

اس سال حضرت حجۃ اللہ نے اکتوبر نومبر کے ایام میں ایک سفر دہلی کی طرف کیا۔ واپسی پر راستہ میں دو یوم لدھیانہ ایک یوم امرتسر قیام ہوا۔ کل ایام سفر ۳۰ تھے۔ دہلی کے سفر کے حالات مفصل اخبار بدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے سوائے تمام سال قادیان میں قیام رہا۔ جس میں سے تین ماہ اپریل۔ مئی۔ جون باغ میں قیام رہا۔

اس سال میں مفصلہ ذیل احباب نے ہم کو اپنی جدائی کا غم دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ان کو جنت میں جگہ اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرماوے۔ دو بزرگوں کے نام پہلے درج ہیں۔ اور بعد وہ جن کے نام درج نہیں ہوئے۔

خان صاحب محمد خان مرحوم۔ کپورتھلہ۔ تاریخ وفات ۱ مارچ ۱۹۰۵ء
برادرم محمد افضل صاحب مرحوم ۔ ۱۱ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر شیخ محمد خان صاحب مرحوم ۔ اپریل ۱۹۰۵ء
عزیز محمد شاہ مرحوم پسر قاضی امیر حسین صاحب ۔ مئی ۱۹۰۵ء
مولوی جمال الدین صاحب مرحوم سید والہ ۔ ۲۲ جولائی ۱۹۰۵ء
فاطمہ بی بی مرحومہ زوجہ کلاں حضرت مولوی نورالدین صاحب تاریخ وفات ۔ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۰۵ء
عزیز عبدالقیوم ابن حضرت مولوی نورالدین صاحب تاریخ وفات ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء (جگر کا بدل خدا تعالیٰ نے ۱۲ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبدالسلام کے جسم در روح میں دیا ۔ حضرت فرمایا)
حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تاریخ وفات ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء
منشی وزیر الدین صاحب مرحوم ۔ نومبر ۱۹۰۵ء
مولوی برہان الدین صاحب مرحوم جہلم ۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس سال میں عاجز راقم کی ایک لڑکی سعیدہ بیگم بھی فوت ہوئی

مقدمہ کپورتھلہ — کپورتھلہ میں جو مخالفین نے ایک مسجد میں سے احمدیوں کو نکالنے کی ٹھان کر مقدمہ کھڑا کر رکھا تھا۔ اس میں مسجد احمدیوں کو مل گئی۔ اور مخالفوں کا کوئی دخل و تعلق نہ رہا۔ فالحمد للہ

درس قرآن شریف — درس قرآن شریف حضرت مولوی نورالدین صاحب روزانہ (سوائے جمعہ) کے مسجد اقصیٰ میں دیتے رہے ہیں۔ جس کے سامعین اور حاضرین بعض دن دو دو سو تک ہوتے ہیں۔ یہ درس بہت سے برکات کا باعث۔ بہتوں کے واسطے ہدایت کا موجب۔ کئی لوگوں کے دلوں سے وساوس شیطانی کو دور کرنے والا۔ اور اکثروں کو راہ راست پر لانے والا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مدرس کو جزائے خیر دے۔ اور اس کے متعلمین کو فہم قرآن اور اس پر عمل عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام — مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعلیمی حالت اس سال اچھی رہی۔ گو مالی حالت کے ریزرو فنڈ میں تھوڑا حصہ ہے امداد کی بہت ضرورت ہے۔ ابتدائے سال میں جنوری کے مہینہ میں انسپکٹر مدارس نے مدرسہ کا معائنہ کر کے بہت عمدہ رپورٹ کی۔ فروری کے مہینہ میں مدرسہ کے انتظام میں ایک تغیر واقع ہوا اور وہ یہ تھا۔ کہ انتظام مدرسہ بجائے نواب محمد علی خان صاحب کے ایک کمیٹی کے سپرد ہوا کیونکہ نواب صاحب موصوف اس وقت لاہور چلے گئے ہوئے تھے۔ اور کچھ اور عرصہ تک انہیں اپنے بعض ضروری کاموں کی خاطر لاہور میں رہنا ضروری تھا۔ ان کے ایام گذشتہ لاہور میں یہ عاجز چند ماہ تک قائمقام ڈائرکٹر تھا۔ اور مارچ کے آخیر تک مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر رہا۔ جب کہ یکم اپریل کو میں بدر کا ایڈیٹر مقرر ہوا اور مولوی شیر علی صاحب کو ہیڈ ماسٹری کا چارج دیا۔ پانچ نئے مدرس اس سال مدرسہ میں ملازم رکھے گئے۔ شیخ عبدالحق صاحب بی اے۔ منشی عبدالحق صاحب۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب جو گورنمنٹ اس مدرسہ کی خاطر ملازمت چھوڑ کر یہاں آ گئے ہیں۔ اور منشی غلام محمد صاحب۔ سال کے آخر میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ کی طرف خاص توجہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ میں ایک شاخ دینیات کھولی گئی۔

طلباء شاخ دینیات — اس مدرسہ کے علاوہ ایک درس کتب دینیات کا حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاں خاص ہے۔ جس میں پانچ درس طلباء کو ہمیشہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے تفسیر۔ ترجمہ۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ نحو۔ معانی۔ منطق۔ فلسفہ۔ طب۔ وغیرہ علوم کی تحصیل کرتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے وقت کا اکثر حصہ روزانہ ان طلباء کی تعلیم میں صرف ہوتا ہے۔ ان طلباء کے ہر طرح کے گذارے کی صورت بھی اکثر حضرت مولوی صاحب کے ذمہ ہی ہے جس میں بعض احباب کچھ ماہواری یا وقتاً فوقتاً امداد بھی دیا کرتے ہیں۔ اس سال کے بعض طلباء یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میاں غلام محمد صاحب کشمیری۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید عبدالحی عرب۔ عبدالرحمان صاحب جٹانوی۔ محمد جی ہزاروی۔ محمد شاہ۔ ابو سعید عرب صاحب۔ محمد یار۔

مطب — حضرت مولوی نورالدین صاحب کا مطب جس میں صبح شام بیماروں کو حضرت موصوف دیکھتے ہیں۔ اور دوائی بھی مفت ملتی ہے۔ قادیانی اور بیرونی لوگوں کے واسطے کھلا ہے۔ دور دور سے بیمار لوگ بھی آتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے شفا پا کر جاتے ہیں۔ اس سال بھی یہ مطب بدستور مخلوق کو فیض دیتا رہا۔

رسالہ تشحیذ الاذہان اس سال ہمارا ایک رسالہ تشحیذ الاذہان جاری ہوا جو کہ ماہی میگزین ہے۔ اس کے اڈیٹر برادرم مفتی فضل الرحمان صاحب شاگرد رشید حضرت مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ خدا ان کے کام میں برکت دے اور ان کو دینی و دنیوی فوائد سے متمتع کرے۔

ریویو آف ریلیجنز رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو جو کام دنیا میں کر رہا ہے۔ اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ مخالفوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ اس وقت یہی ایک اسلامی رسالہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کا کام ہند میں اور غیر ممالک میں کر رہا ہے۔ اس کے سوائے الحکم بفضلہ تعالیٰ عمدہ حالت میں ہے۔ خدا اسے قائم اور سرسبز رکھے۔ بدر نے بہت ترقی کی ہے۔ اپریل سے دسمبر تک قریب دو سو نئے خریدار پیدا ہوئے ہیں۔ مگر گذشتہ مشکلات کے سبب منیجر نے اس سال بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ خدا رحم کرے۔ اور اپنی نصرت سے اس کی امداد کرے۔

انجمن اس سال کا انجام ایک خاص انتظام کے ساتھ ہوا جس نے سلسلہ احمدیہ کے قیام کی بنیاد گویا نئے سر سے باندھی ہے۔ اور وہ پیشگوئی کے مطابق مقبرہ بہشتی کا بنانا ہے جس کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی ہے۔

علاوہ اس کے قادیان میں دو نئی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ایک سنٹرل کمیٹی قومی معاملات کے واسطے۔ اور ایک لوکل کمیٹی مقامی ضروریات کے واسطے۔ پہلے کے سکرٹری حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں۔ اور دوسری کے سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب مقرر ہوئے۔

سال گذشتہ کے معاملات پر اس طرح پر ایک مختصر سرسری نظر کرنے کے بعد میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام گذشتہ غلطیوں کو معاف فرمادے۔ اور ہماری پردہ پوشی فرما دے اور گناہوں کی سزا میں گرفتار ہونے سے ہم کو بچا لے اور آیندہ ہم کو نیکی کی توفیق دے۔ اور اپنی رضامندی کے حصول کی راہیں دکھائے جس مطلب کے واسطے اس نے اپنے پیارے بندے کو مبعوث کیا ہے اس کے پورا کرنے میں ہم ناصران دین میں شامل ہوں۔ اور یہ سال آئندہ ہمارے واسطے موجب برکات اور رحمت کا ہو۔ خدا تعالیٰ کے نشانات سلسلہ حقہ کی تائید میں ظاہر ہوں۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا۔ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین

اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء - بیدک الخیر - انک علیٰ کل شیء قدیر۔

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈوئی کے تازہ الیجز میں سے چند فقرات۔ جس یہوداہ اسکریوتی نے یسوع کو پکڑوانے کے واسطے اس کے منہ پر بوسہ دیا تھا۔ ایسا ہی میرے ساتھ بھی میرے بعض مریدوں نے معاملہ کیا۔ انھوں نے بار بار مجھے بوسہ دیا۔ پر میں نے ان کو اپنے شہر سے ہی نکال دیا۔

(معلوم ہوتا ہے اکثر مرید اس سے بیزار ہوتے رہتے ہیں)

اگر میں شیطان ہوتا۔ تو جابجا ڈرانے کی تصویریں کھڑا کرتا تاکہ لوگ ڈر جاویں۔

(آپ شیطان کا استاد بننے کا بھی شوق ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اگر کے کیا ہے تم ہو ہی شیطان)

یہاں بعض عورتیں اپنے خاوندوں کو تنگ کیا کرتی ہیں۔ کہ تم ہم کو اس ڈوئی کے شہر میں کیوں لائے۔ اور بعض خاوند اپنی عورتوں کو تنگ کیا کرتے ہیں۔ کہ تو نے مجھے اس شہر میں آنے کی کیوں ترغیب دی تھی۔

(یہ مریدوں کی دلی حالت کا نقشہ ہے)

میں نے شیطان کا بہت مطالعہ کیا ہے

بہت سے پادری جیب خرچ الگ ہیں جانتے ہیں۔ تو سست کتوں کی طرح دن رات میں اپنا وقت ضائع کرتے پھرتے ہیں

شہر شکاگو بہت گندی حالت میں ہے۔ اس شہر میں گذشتہ سہ ماہی میں اکتیس ۹۴ واقعات قتل ہوئے۔ اور نو سو انچاس آدمیوں پر حملہ مجرمانہ کیا گیا۔

(یہ عیسائی مہذب شہروں کا نمونہ ہے)

جب مسیح آئے گا۔ تو لوگوں کو پاک بنانے پر دس ہزار سال لگے گا۔

چالاک تاش باز پادری۔ امریکہ کے اخبار لیوز مورخہ ۲۵ - نومبر ۱۹۰۵ء میں تاش باز پادریوں کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک شہر میں پادریوں کو تاش کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ دن رات اسی کام میں معروف رہتے۔ لیکن چونکہ عوام میں یہ بات بہت بری سمجھی جاتی ہے۔ اس واسطے خفیہ طور پر تاش کھیلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اتوار سے پہلی رات کو تاش میں مصروف رہے۔ صبح وقت تنگ تھا۔ تاش کو اپنی جیب میں ڈال کر وعظ کرنے کے واسطے گرجا میں چلے گئے۔ ایک پادری صاحب جن کی جیب میں تاش تھی۔ اثنائے وعظ میں ممبر پر کھڑے جوش وعظ میں کچھ ہاتھ جو مارنے لگے۔ تو تاش کے پتے جیب میں سے نکلکر ممبر کی سیڑھی پر جا گرے۔ پادری صاحب بہت ہوشیار تھے سامنے ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی طرف مخاطب ہو کر لگے

دیکھو لڑکے تم لوگوں کی اصلاح کی خاطر مجھے کیسے کیسے ناگوار کام کرنے پڑتے ہیں۔ تم ہی تمہاری خاطر میں یہ تاش گرجے میں لائے تھا ادھر آؤ۔ اور ان پتوں میں سے ایک کو اٹھاؤ۔ لڑکا آگے بڑھا اور ایک پتہ اٹھایا۔ پادری صاحب نے فرمایا۔ بتاؤ یہ کیا ہے۔ لڑکے نے پتے کا نام بتلایا۔ پادری صاحب نے کہا۔ اچھا ایک اور اٹھاؤ۔ اس نے ایک اور اٹھایا۔ پادری صاحب نے کہا۔ اس کا نام بتلاؤ۔ اس نے اس کا بھی نام بتلایا۔ تمام سامعین حیران خاموش رہے کہ کیا معاملہ ہے۔ تب پادری صاحب نے ممبر سے بائیبل اٹھائی اور کھول کر بچے کو کہا کہ پڑھو۔ بچے نے کہا کہ میں نہیں پڑھ سکتا تب پادری صاحب نے نہایت رونی شکل بنائی۔ اور غمگین آواز سے وعظ شروع کیا اور کہا۔ دیکھو یہ تم لوگوں کی عیسائی کا حال ہے۔ تمہارے بچے تاش کے ہر ایک پتے سے آگاہ ہیں لیکن بائیبل کا ایک لفظ نہیں جانتے۔ (رپورٹر کا بیان ہے کہ یہ بالکل سچا واقعہ ہے)

تعدد ازدواج۔ ڈوئی کے آخری اخبار میں تعدد ازدواج پر ایک لکچر چھپا ہے۔ جو ڈوئی کی بیوی نے اپنی شہر کی عورتوں کے سامنے دیا ہے۔ اور اس امر کا اقرار ہے۔ کہ عیسائی ممالک میں زناکاری بہت ہے۔ اور جس فرقہ عیسائی میں تعدد ازدواج کا رواج ہے۔ ان میں یہ بدکاری نہیں پائی جاتی ہے۔ تاہم خود کثرت ازدواج کو ایک بدکاری اور گناہ قرار دیتی ہے۔ اس کا اقرار ہے۔ کہ توریت نے اس کو جائز رکھا ہے۔ لیکن انجیل میں یسوع مسیح نے اس کو منع کر دیا ہے۔ اس پر میں نے اس کو ایک خط لکھا ہے جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار کے ڈاک ولایت کے کالم میں درج کیا جاوے گا۔

پادری کی آر بالڈ میکارتھ پر آٹھ الزام بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے پہلا کثرت شراب نوشی ہے۔ تین عورتوں نے بھی پادری صاحب پر الزام لگائے ہیں۔ (اخبار ٹرتھ سیکر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۰)

جان میڈک صاحب نے اپنے ایک دوست کو جو انہیں عیسائی رہنے کی ترغیب دیتا ہے ایک لمبا خط لکھا ہے جس میں سے چند ایک فقرات ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں۔ دو ہزار سال سے مسیحیت نے دنیا کو کیا فائدہ پہنچایا ہے عیسائیت میں کوئی ایسی بات نہیں جو دنیا کے واسطے مفید ہو سکے۔ بائیبل میں جو اخلاق اور صفات خدا کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان سے (نعوذ باللہ) معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا دیوانہ تھا۔ یسوع اچھا آدمی تھا۔ مگر اس کا کبھی یہ منشا نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر اس دنیا میں آئے۔ آپ مجھے کافر کہنے کے سوائے اور کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کا کام بخوبی واقف ہو اور چکی آرد کے کام میں تجربہ رکھتا ہو۔ سر دست اول انجن کا کام پر اس کو لگایا جائیگا۔ اگر انجن کا کام نہ جانتا ہو تو سکھلا دیا جاویگا۔ تنخواہ معہ خوراک ملیگی درخواستیں بمعہ نقول سندات آنی چاہئیں۔ المشتہر شیخ غلام قادر شیخ نیاز احمد سوداگران وزیر آباد

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

سلسلہ کے واسطے دیکھو بدر نمبر ۳۶ جلد ۱ - مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء

مولوی صاحب کی علالت۔

مین قادیان مین ۲۲- اگست ۱۹۰۵ء کو پونچا۔ اس وقت تین چار روز سے ایک پھنسی جو مٹر کے دانہ کے برابر تھی - مولوی صاحب مرحوم کی پشت پر دونون شانون کی ہڈیون کے درمیان گردن کے قریب دو انچ نیچے جلد پر نمودار تھی۔ اس وقت اس مین کاربنکل کے علامات پورے پورے نہ پائے جاتے تھے۔ مگر تین چار روز کے بعد پورا کاربنکل بن گیا۔ چنانچہ اس کو چیرا دیا گیا۔ مگر یہ کبھی اوپر کو بڑھتا تھا کبھی نیچے کو کبھی داہین کبھی باہین۔ غرضکہ جس طرف بڑھتا اسی طرف چیرا دیا جاتا۔ یہان تک اس ایک کاربنکل کو سات دفعہ چیرنا پڑا۔ ایک دفعہ کلوروفارم سنگھا کر۔ اور چھ دفعہ بغیر کلوروفارم کے۔ اور یہ نہین کہ چیرہ ناکافی طور پر دیا جاتا تھا۔ یا علاج مین کسی قسم کی کمی تھی۔ مگر ذیابیطس کا غلبہ زور سے تھا۔ اس لئے کاربنکل بڑھتا گیا۔ یہان تک کہ گردن کی پچھلی طرف سب کی سب جگہ رک گئی اور سر کے بالون کے اندر بھی سوجن چلی گئی۔ اور گردن کے اطراف مین بھی قریب ڈیڑہ ڈیڑہ انچ سوجن آگے کو بڑھ گئی۔ اس کاربنکل کے علاوہ چار اور کاربنکل نمودار ہوئے۔ دو پشت پر ایک داہین شانہ پر ایک داہین زانو سے اوپر۔ اس کے علاوہ سات پھوڑے جسم کے مختلف مقامات بازو و ٹانگو پر تھے۔ اصل تکلیف کا موجب مولوی صاحب کے لئے پہلا کاربنکل تھا۔ جو ایک پھنسی سے اس قدر بڑھا۔ کہ دونون شانون کے درمیانی حصے کمر کو اور گردن کو اس نے روک لیا۔ اور چیرا جو دیا گیا قریباً ۸- انچ طول مین اور چھ انچ عرض تھا۔ اور قریب ڈیڑہ انچ گہرا تھا۔ یہان تک کہ شروع ایام مین جب کہ اچھی طرح سے زخم بھرا نہ تھا۔ اس کی طرف دیکھکر اکثر لوگون کو ہیبت معلوم ہوتی تھی۔ اور اتنے بڑے زخم کا بھرنا ایک اچنبہ بات معلوم ہوتی تھی۔ مگر خدا کے فضل سے اور مسیح کی دعاؤن سے گردن کی طرف کاربنکل کا بڑھنا بالکل رک گیا اور زخم سب کا سب بھر گیا۔ اور صرف دو سطحی لکیرین زخم کی جگہ پر معلوم ہوتی تھین اور کچھ نہین۔

چار نئے کاربنکل جو تھے۔ ان مین دوائی کی پچکاری کی گئی۔ وہ سب کے سب بیٹھ گئے۔ بازؤن پر اور ٹانگ پر جو پھوڑے نکلے۔ ان سے بھی بہت تکلیف ہوئی۔ ان سب کو یکے بعد دیگر چیرے دئیے گئے۔ علالت کے آخر ایام مین ان سب کو قریباً آرام ہوگیا۔ اور مواد کسی کسی زخم مین سے کبھی تھوڑا نکلتا تھا ورنہ وہ اچھے ہی ہوگئے تھے۔

اس بیماری کے دوران مین کئی روز تک سخت پیچش رہی پاخانہ کے راستہ خون اور پیپ آتا رہا۔ مگر اس سے بھی خدا نے نجات دی۔

خدا کا فضل اور استجابت دعا

مولوی صاحب کی بیماری بہت سخت اور خطرناک تھی۔ اس شدت سے اس کا دورہ ہوا۔ کہ مین ایمان سے کہہ سکتا ہون۔ کہ مولوی صاحب کا اتنی لمبی میعاد یعنی ۸۱ دن تک زندہ رہنا ایک معجزہ تھا۔ اور یہ محض حضرت اقدس علیہ السلام کی دعاؤن کا نتیجہ تھا۔ ورنہ مین خدا کو حاضر و ناظر کر کے کہتا ہون۔ کہ ہم بہت سے ڈاکٹر مولوی صاحب کے معالجہ کے لئے جمع تھے۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی موجود تھے۔ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب کی ایسی نازک حالت ہوتی تھی۔ کہ ہماری طبی نگاہ سے ان کا چند گھنٹے بھی زندہ رہنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ مگر جب کبھی کہ ہم گھبرا کر حضرت اقدس کی خدمت مین ان کی نازک حالت کا ذکر کرتے۔ آپ کبھی کوئی کلمہ یاس یا ناامیدی کا زبان پر نہ لاتے۔ بلکہ ہم سب کو بہت تسلی دیتے۔ اور ہمیشہ یہی فرماتے کہ اللہ تعالیٰ بہت قدرتون کا مالک ہے۔ اس کے فضل کا ہر دم امیدوار رہنا چاہیئے۔ ہمارا بھروسہ تو اسی ذات پر ہے اور آپ دعاؤن مین مشغول ہو جاتے۔ اس مین کچھ شک نہین کہ قضاء و قدر جب نازل ہو جاوے۔ تو اسے کوئی ہٹا نہین سکتا۔ مگر حضرت اقدس کی دعا کا اثر بین ہوتا تھا۔ اور فوراً رذی علامات مین ایک غیر معمولی تبدیلی ہو کر آرام کی صورت ہو جاتی تھی۔ حقیقت مین قضاء و قدر کے ساتھ ایک لڑائی ہی تھی۔ القصہ دعاؤن نے اپنا اثر دکھایا کہ اصل عارضہ کاربنکل کا بالکل اچھا ہوگیا۔ اور درمیانی عوارض بھی اچھے ہوگئے۔ یہان تک کہ خود مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اب مجھے اصل بیماری سے بالکل صحت ہوگئی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تین روز تک چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤن گا۔ مگر چونکہ جب الہام الٰہی ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ یعنی موت کے تیر خطا نہین جاتے۔ قضاء و قدر نے اپنا کام دوسرے رنگ مین کیا۔ یعنی مولوی صاحب کو ذات الجنب ہوگیا جس سے تپ ۱۰۶ درجہ کا ہوا۔ اور الہام الٰہی ۴۷ سال عمر۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کے مصداق ہوئے۔

مین بعض درمیانی امور پیش کرتا ہون کہ جن سے مین امید کرتا ہون کہ مولوی صاحب مرحوم کے لئے جو خدا تعالیٰ نے اس مہلک مرض مین اس قدر تاخیر کی۔ یہ محض ایک خوارق عادت امر تھا اور حضرت اقدس کی دعاؤن کا نتیجہ تھا۔

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو مولوی صاحب مرحوم پر کلوروفارم سونگھا کر اوپریشن کیا گیا۔ یہی سب سے بھاری اوپریشن تھا۔ خاکسار نے یہ اوپریشن کیا تھا۔ اور ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب پروفیسر سرجری آگرہ میڈیکل سکول نے ان کو کلوروفارم دیا تھا۔ اور اوپریشن قریب گیارہ بجے دن کے ختم ہوا تھا۔ اوپریشن کے بعد قریب شام تک مین مولوی صاحب کے پاس بیٹھا رہا۔ ہاتھ پاؤن بالکل سرد ہو گئے نبض بالکل کمزور تھی۔ اور باقاعدہ نہ چلتی تھی۔ کسی وقت ایک دو حرکتین دل کی بالکل ساقط ہو جاتی تھین۔ گویا کہ دل حرکت کرتا کرتا رک جاتا تھا۔ ہوش نہ تھا۔ اور اس کے علاوہ پیٹ مین نفخ بہت تھا۔ اصل مین مولوی صاحب کو ذیابیطس کی وجہ سے عام کمزوری بہت تھی۔ اس کے علاوہ شدت درد و کرب کی وجہ سے کئی دن سے غذا اندر نہ گئی تھی۔ اس پر اوپریشن بڑا بھاری ہوا۔ بہت سا خون گیا۔ کلوروفارم بہت سی مقدار مین سونگھانا پڑا۔ اس لئے ان کی حالت نہایت نازک ہوگئی تھی۔ ہم نے ہر ایک قسم کا علاج کیا۔ کہ دل اپنی اصلی حالت پر آوے۔ اور ہوش آئے۔ مگر کوئی بات کارگر نہ ہوئی۔ اور ان کی عام حالت نیچے ہی نیچے جاتی تھی۔ ہمارے عزیز بھائی ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور بھی قریب چار بجے دن کے لاہور سے تشریف لائے۔ وہ بھی ان کی حالت دیکھکر سخت پریشان و حیران ہوئے۔ اور انھون نے کہا۔ کہ بظاہر ان کے بچنے کی کوئی صورت نہین معلوم ہوتی۔

حضرت اقدس گھڑی گھڑی مولوی صاحب کا حال دریافت کرتے تھے۔ آپ کی خدمت مین ان کی نازک حالت کی اطلاع دی گئی اس خبر کو سننے سے جیسے کہ ایک حقیقی غمگسار اور سچے مشفق کو صدمہ ہوتا ہے۔ آپ کو صدمہ محسوس ہوا۔ اور جیسے کہ والدین کو اپنے عزیز بیٹے کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے۔ واللہ کہ ہم نے اس سے زیادہ اس مسیح مین اپنے روحانی فرزند کے لئے پایا۔ آپ پھر اندر تشریف لے گئے۔ کچھ مشک لائے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب کو دو۔ پھر آپ دعا مین مشغول ہوگئے۔ کہا کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ وہ چاہے۔ تو مردہ مین جان ڈالدے۔ اس کو سب قدرت ہے۔ مشک بھی دیا گیا۔ پیشتر اس کے اس سے بہت زیادہ طاقتور ادویہ دی جا چکی تھین۔ بلکہ جلد مین بذریعہ ہائی پوڈرمک سرنج (یعنے باریک پچکاری) دی جا چکی تھی۔ کچھ اثر نہ ہوا تھا۔ مگر مین اس بات کا شاہد ہون۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب گواہ مین۔ کہ ادہر حضرت مسیح نے دعا کے لئے سجدہ مین سر رکھا۔ اور ادہر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی۔ اصلاح پکڑنے لگی۔ اور ابھی حضرت دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ نبض بالکل درست اور طاقتور ہوگئی جیسے کہ کبھی کوئی ضعف نہ تھا اس وقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے منہ سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا

کرشن کی نبض کا درست ہونا ایک معجزہ ہی تھا کبھی نہیں دیکھا کہ اسہالت کے بعد اس ضعف کی حالت میں اعتدال کہ بالکل رہ چکنے کے بعد پھر کسی کا دل قوی ہو گیا ہو اور حالت درست ہو گئی ہو۔" (باقی آئیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہود ملک روس میں سخت بے امنی پھیل رہی ہو۔ جا بجا گورنمنٹ کے برخلاف کمیٹیاں ہو رہی ہیں۔ قومیں بگڑ رہی ہیں۔ لفتنیل ہو رہے ہیں ہزاروں یہودی تہ تیغ ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں جس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو مغضوب علیہم کہا ہے۔ قرآن شریف میں ان کے متعلق یہ پیش گوئی ہے۔ کہ وہ جا بجا ذلت اور ہلاکت دیکھیں گے اور کوئی ان کا سرپرست نہ ہوگا۔ اور ظاہر سبب عیسائی اقوام کا تعصب اور جاہلانہ غصہ ہے جو کہ وہ غیر مذاہب کے ساتھ رکھتے ہیں تعجب اور ہنسی کی بات ہے۔ کہ باوجود اس قدر مفاسد اور خرابیوں کے جو ملک روس میں پڑی ہوئی ہیں۔ زار روس نے بھی سلطان روم کو کہلا بھیجا تھا کہ مقدونیہ کے معاملہ میں اصلاح کر دو۔

—— ۲۰۔ دسمبر کو تبتی لامہ اور بھوٹانی تونگسا پلوپ نے حضور وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ اور دوسرے دن ہز ایکسیلنسی نے ان سے ملاقات بازدید فرمائی۔

—— میسور کی ایک کان کی پھٹ جانے سے ۹۔ آدمی مر گئے۔ کئی انگریز زخمی ہوئے۔

—— بمبئی کے ساسن مل میں آتشزدگی سے ۳۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

—— بہرام پور کلکتہ میں ایک زیر تعمیر کارخانہ چوب کی عمارت گر گئی۔ جس سے ۲۵۔ آدمی دب گئے۔ ملبہ کھودنے سے ۳ مردہ۔ اور باقی زخمی نکلے۔ انمیں سے زیادہ تر پنجابی کاریگر تھے۔

—— ۳۱۔ دسمبر کو کولمبو میں اسلامیہ کانفرنس کا جلسہ تھا۔ قریب تین ہزار مسلمان شریک تھے۔

—— امیر صاحب کابل کہ معظمہ و مدینہ منورہ میں حاجیوں کی آسائش کے لئے سرائیں بنوا رہے ہیں۔ اب تک مرزا شاہ بیگ انچارج تعمیر تھے اب سید شہزادہ جان کو بھیجا گیا۔ مرزا صاحب رخصت پر واپس آئے

ایک پادری کی روح بل فاسٹ میں ایک پادری نے ظاہر کیا۔ کہ ایک بھوت رات کو دروازے کھٹکھٹاتا رہتا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ ایک متوفی پادری کی روح ہے اور کہا کہ میرے حق میں دعا نہیں کی گئی۔ جس سے میں بھوت بن گیا۔ اس پر پادریوں نے دعا کی۔ تو وہ بھوت وہاں سے چلا گیا۔ اس لئے پادریوں نے آیندہ کے لئے اعلان کر دیا۔ کہ اپنے متوفی برادروں۔ دوستوں کے لئے ضرور دعا کیا کرے۔

زیور سے ہلاکت دہلی میں ایک ستار کے لڑکے کو جو صرف ۲½ روپے مالیت کی انگوٹھیاں کانوں میں پہنے ہوئے تھا۔ کسی ظالم نے مار ڈالا۔ افسوس یہ لوگ بچوں کو زیور پہنانے سے باز نہیں آتے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۳۔ دسمبر کو پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں

حصار ۰۔ ا۔ رہتک ۰ ۱۶ ا۔ گوڑگانوں ۳۔ دہلی ۶۔ کرنال ۴۴ انبالہ ۱۷۔ ہوشیار پور ۲۲۔ لودیانہ ۰ ا۔ فیروزپور ۔۷۔ امرت سر ۹۔ گورداسپور ۶۸۔ سیالکوٹ ۳۵۔ گوجرانوالہ جہلم ۵۔ ریاست پٹیالہ ۳۴۔ ریاست کپورتھلہ ۵۔ ریاست کلسیہ ۲۔ کل میزان صوبہ پنجاب ۳۱۴۔ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں تعداد اموات ۴۴۹۳ تھی

غیر معمولی حوادث ۱۷۔ رمضان المبارک کو قسطنطنیہ میں آندھی کا سخت طوفان آیا جس سے بہت سے جہاز غرق ہو گئے۔ اور مکانوں کے بالاخانے منہدم ہو گئے۔ اور درخت بھی کثرت سے اکھڑ گئے۔ مالی نقصان بہت کچھ ہوا۔ (ذیئ عظیم)

جاپان کے بعض علاقوں میں اس وقت سخت قحط پڑ رہا ہے۔ لوگ فاقہ کشی سے تنگ آکر اپنے بچوں کو دو دو روپے تین تین روپے میں فروخت کر رہے ہیں۔ اور جانوروں کو چرا چرا کر کھا جاتے ہیں۔ آہ! اہل ایشیا کو آفات ارضی و سماوی سے کامل فرصت نہیں ملتی۔ ایک نہ ایک ناگہانی مصیبت ان کے پیچھے ہی پڑی رہتی ہے۔ خدا جانے ان کے اقبال کا آفتاب برج زحل سے نکل کر کب عروج پر پہنچے گا۔ (دلشاد) جب وہ خدا کی رضامندی کی راہوں پر چلنے لگیگا (بدر)

تازہ اخبار

(تازہ خبر) روسی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ سلطنت کے مختلف حصوں میں فسادات اور شورش جاری ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ انقلاب بالکل نہیں دبایا گیا ہے۔ شہر ریڈم میں پولیس کے اعلے افسر پر بم کا گولہ پھینکا گیا۔ جس سے اس کی ٹانگیں اڑ گئیں۔ اور بیوی مر گئی۔

ہندوستان میں تمثیل ہندو یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے بنارس میں نیشنل کانگریس کے ڈیلیگیٹوں نے تحریک کی۔

ہندو یونیورسٹی کے لئے بنارس کے آنریبل منشی مادھو لال نے ۳ لاکھ روپے اور دو ہندوؤں نے کہ جنھوں نے اپنے نام ظاہر نہیں کئے۔ تین تین لاکھ روپے چندہ دینے کا اقرار کیا۔ شاباش خیال ہے۔ کہ اس یونیورسٹی کے قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ روپے چاہئیں۔ جن میں سے نو کروڑ کا تو اقرار ہو گیا۔ باقی اولاکھ روپے کا چندہ اور جمع کیا جائیگا۔

بنارس میں دن دہاڑے ایک شیر بازار میں چلا آیا۔ اور تین چار آدمیوں کو زخمی کر دیا۔

کاٹھیاواڑ کی ریاست جوناگڑھ کے دیوان نے اپنی ریاست میں امتناعی حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ سواد یشی تحریک کی تائید میں کوئی عام جلسہ نہ ہونے پائے۔ اور نہ عام اجتماع میں سوادیشی تحریک کا ذکر کریں۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اس کو سخت سزا دیجائیگی۔

علیگڑھ کالج کو ۲۵ ہزار روپے کا چندہ

ہز ہائینس آغا خان نے علیگڑھ کالج میں ولی عہد سلطنت برطانیہ پرنس آف ویلز کے تشریف فرما ہونیکی یادگار برقرار رہنے کے لئے علی گڑھ کالج میں ایک سائنس اسکول قائم کرنے کے لئے ۲۵ ہزار روپے عطا کئے۔ ہز ہائینس نے نواب محسن الملک سکرٹری علی گڑھ کالج میں عربی تعلیم کا تو پورا پورا بندوبست ہو گیا ہے۔ اب کالج کو سب سے زیادہ ضرورت ایک سائنس کے ایسے اسکول کی ہے۔ کہ جس کی زمانہ حال کے موافق انتظام اور آراستگی ہو۔ یوروپین پروفیسر اس سکول میں رکھے جاویں۔ آغا خان کو امید ہے۔ کہ مسلمان اپنے مقدور کے موافق اس بات کے لئے ضرور چندہ دیں گے۔ کہ جس سے ولی عہد سلطنت کی تشریف آوری علی گڑھ ہمیشہ مسلمانوں کے دل میں جاگزین رہے گی۔

روس کو قرض نہیں ملتا۔ روس نے فرانس میں ۳۲ ملین پونڈ قرض لینا چاہا۔ مگر وزیر اعظم فرانس نے گورنمنٹ روس کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ روس کی پولیٹکل حالت آج کل اچھی نہیں ہے۔ اس لئے فرانس کے مہاجن اس وقت قرض نہیں دے سکتے۔

اسپین میں بدامنی۔ اسپین میں مزدوری کا سوال خوفناک صورت پکڑتا جاتا ہے۔ سیویلی اور زیرز کے شہروں میں فاقہ کش مزدوروں نے بازار لوٹ لئے۔ فاقہ کشوں کی امداد کے لئے تدبیریں کیجا رہی ہیں۔

تین مسلمان لڑکیوں کی اعلی تعلیمی کامیابی

بمبئی یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ حال میں شائع ہوا ہے جس سے تین مسلمان لڑکیوں کا اعلی لیاقت کے ساتھ اس امتحان میں کامیاب ہونے کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ان لڑکیوں کے نام مس سعیدہ ایف احمد۔ مس۔ اے۔ ایم۔ علی اور مس نظیر بیا۔ ایس احمد ہیں۔ ان تینوں نے دوسری زبان علی الترتیب فارسی فرنچ اور سنسکرت لی تھی۔

سلطان المعظم کا اعتراض گورنمنٹ روس سے

روسی کوہ قاف کے شہر طفلس میں مسلمانوں کے قتل عام کی خبر پہنچنے پر باب عالی نے سینٹ پیٹرز برگ میں گورنمنٹ روس سے روس کی ملک میں ایسی بدامنی کی بابت نہایت سخت اعتراض کیا ہے۔ باب عالی نے اعتراض میں یہ بھی شکایت کی ہے کہ روسی حکام آرمینیوں کو ہتھیار تقسیم کرتے ہیں اور ان کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کی ہمت اور جرأت دلاتے ہیں [illegible] عیسائی مسلمانوں کی گھروں میں داخل ہو کر مردوں عورتوں اور بچوں سب کو قتل کر دیتے ہیں۔ اس قتل عام میں بہت سے [illegible]

کشتہ جات و اعمال سنکھ و شنجرف

ولایتی شیشہ دار ادویات سے معالجات کی ایسی ادویات تاثیر وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی کتاب ہندی بھاشا میں ایک نہایت قدیم دوائیں کے استعمال سے سالہا سال کی بے احتیاطی اور مرض کے جسم سے دور ہو جاتی ہیں جس سے اقتباس ایشور عالم جناب مولوی حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کاتب لاہوری کو دستیاب ہوئی ہے چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات سے اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ اکثر نسخے اپنے تجربہ میں لائے جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی دوائی بتلاتے ہیں [illegible] اس کتاب کے مصنف نامی گرامی وید شرما اور سنسکرت کے عالم ہیں حکیم صاحب موصوف نے اپنی تمام عمر بیماریوں اور بیماروں کی ہمدردی اور اکسیری ادویات کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ چھپ چکا ہے اور جو کیمیا گری کے لئے ضرب المثل ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے ہر ایک نسخہ کو [illegible] ایسے مشہور آدمی کی ایک سعی کیمیا کی [illegible] اور کوئی اس سے منفعت حاصل [illegible] کی کتاب کو بہت محنت اور جانفشانی سے ترجمہ اور طبع کرایا ہے۔ اس کتاب میں تمام شمسی و قمری و جواہر وغیرہ وغیرہ کے ۵۰۰ نسخہ جات ہیں جن میں کہ عمر کا بہت بڑا حصہ اور ہزاروں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونا ناممکن ہیں۔ آخیر میں حکیم صاحب موصوف نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجرب و معمول نسخے بھی درج فرمائے ہیں۔ ان سب نسخوں پر قیمت نہایت معمولی ہے اور یہ کتاب ۔ [illegible] مخزن الصحت کارخانہ الحکمت دکان آنن [illegible] لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور جواہرات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب ترکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتہ کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ آخیر میں چند مفید ادویات کے تیار کرنے اور ان کے استعمال کی ترکیب بھی شامل ہے۔ حجم ۲۷ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۴ [illegible]

خواص قرآنی ۔ اصلی و مشتمل قرآنی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص اور مختلف فوائد [illegible] اور دردوں کی ادویات وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس قسم کی آج تک شائع نہیں ہوئی۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کتاب کو [illegible] کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے قیمت علاوہ محصولڈاک [illegible] ڈاک خرچ وغیرہ [illegible]

المشتہر [illegible] مخزن الصحت کارخانہ الحکمت [illegible] لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن ۔ جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت انجیل کے ترجمہ سے پیشگوئیوں کی اشاعت واقعات و تواریخ وغیرہ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ کیا گیا ہے تمام باطل اصولوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ و شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی قیمت بلا جلد ۸ مجلد ۱۰

(۲) ایضاح التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل یہ ورق تمام ترجمہ اور مضامین بیان [illegible] طبع ثانی کی نسبت بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۶ مجلد ۷

(۳) ایضاح القرآن بالقرآن انگریزی طبع ثالث کی وجہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ۸

(۴) تذکرۃ القرآن ۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت [illegible] فیصلہ [illegible]

(۵) تفسیر سورۃ فاتحہ و پارہ الم قیمت ۲ (۶) تفسیر پارہ عم قیمت ۲

(۷) مفتاح القرآن ۔ صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۳ (۸) مفتاح العرب اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۴

(۹) جامع العلوم یعنی میڈیکل سائی کلو پیڈیا اردو حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام ادویہ نظام [illegible] (۳) علم دواسازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] علاوہ محصولڈاک (۱۰) میڈیکل سائی کلو پیڈیا انگریزی ۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible] (۱۱) مفید عام علم طب اور ڈاکٹری کا کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کی ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور قیمت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت [illegible]

(۱۲) تشخیص الامراض ۔ اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) رسالہ اعضاء مخصوصہ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریاں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت [illegible] (۱۴) مفید النساء والصبیان ۔ اس میں بچوں کی تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا دائیوں کے ہاتھ سے [illegible] قیمت [illegible] (۱۵) الذکر الحکیم نمبر ۱۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲ ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ بعد پسند پر کامل ہوا منگوائیں قیمتاً ۔ ہاں [illegible]

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے ۔ جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت فی تولہ ۸

سفوف دندان ۔ اواب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سفوف کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو ۔ دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں کیڑا ہو ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بالکل چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت [illegible] جو عرصہ کو کافی ہے قیمت ۴

سونے چاندی کی گولیاں ۔ یہ وہ اسم بامسمّٰی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ضائع کر چکے ہیں ۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت [illegible] ڈھیلا بنا دیا ہے ۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں ۔ پھر دیکھیں کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں ۔ یہ حبوب علاوہ قوت کے ہی [illegible] تمام جسم پر کرتی ہیں ۔ پس کمزوروں کو آب حیات ہیں ۔ قیمت ساٹھ حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمد مقام بلبیہ گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ۔ ہر روز بالتصویر چھپتا ہے ۔ ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں ۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے ۔ کیونکہ گورنمنٹ اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے ۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو ۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے ۔ قیمت سالانہ صرف [illegible] روپئے چار روپیہ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ

منیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

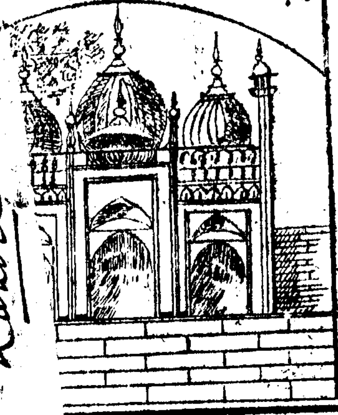

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۳

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — سلسلۃ الجدید ۲

ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہاز بلم خوش باش گلستان	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	چہ گویم با تو گر آئی چادر قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے ‏۵

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے للعہ

معاونین دوم سے عام قیمت پیشگی ۳

عام قیمت سے فی پرچہ – ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے حسب مابعد لی جائے گی نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار پر چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسے معدی نماں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و عتاب

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا ۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ اوّل۔ شرح قیمت اخبار ہذا۔ نظم۔ درس شرائط بیعت۔ صفحہ ۲۔
خدا کی تازہ وحی۔ اخبار قادیان۔ ڈائری۔ صفحہ ۳۔
پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی کو تبلیغ۔ مژدہ! مژدہ!! صفحہ ۴
درس قرآن شریف۔ صفحہ ۵۔ انصار بدر۔ رعایتی قیمت۔ مدعیین اور براہین احمدیہ رعایتی قیمت پر۔ صفحہ ۶۔ وید کو الہامی ماننا موکش کیواسطے ضروری نہیں۔ (حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک سکھ اور ایک آریہ) المفتی۔ صفحہ ۷۔ نئے سال کی طیاری۔ صفحہ ۸۔ شنسکرت لسان الام ہے۔
تصدیق بالرویا۔ رسیدیں۔ صفحہ ۹۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم صفحہ ۱۰ و ۱۱۔ مدرسہ کے متعلق نئی تجاویز۔ صفحہ ۱۲۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۲۳۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۳۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْ کُلَّ شَیءٍ

۲۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ ھُمْ یَتَّقُوْن

ترجمہ۔ تو کہہ دے۔ اللہ۔ پھر سب چیزوں کو چھوڑ دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر۔ اور دوسرے کسی کی پرواہ نہ کر

۳۔ رویا۔ رویا میں مولوی محمد حسین صاحب کو دیکھا۔ کہ کہتے ہیں۔ قطع دابر القوم۔ دل میں خیال گزرا کہ یہ تو دشمن ہے کس قوم کے متعلق یہ الفاظ بولتا ہے۔ تب الہام ہوا۔

قطع دابر القوم الذین لا یومنون

ترجمہ۔ اس قوم کی جڑ کاٹی گئی۔ جو ایمان نہیں لاتے۔

۴۔ رویا میں دیکھا کہ دہلی گئے ہیں۔ اور بخیریت واپس آئے ہیں پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔

الحمد للہ الذی اوصلنی صحیحا

ترجمہ۔ سب حمد اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے صحیح سالم پہنچا دیا

۱۴۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

۲۔ سلام قولاً من رب رحیم

۳۔ ہم مکہ میں مریں گے۔ یا مدینہ میں

ترجمہ (۱) خدا نے ابتدا سے مقدر کر چھوڑا ہے۔ کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے۔ کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے۔ یا مدینہ میں۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا۔ اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنے ہیں۔ کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔

فقرہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سلام" قولاً من رب رحیم۔ مدینہ کی طرف۔

۱۵۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء۔ "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں عموماً صبح کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام سیر کے واسطے تشریف لیجاتے رہے مگر بعد دوپہر آپ کو دوران سر کے سبب بہت تکلیف رہتی ہے چنانچہ ظہر و عصر کی نماز میں بھی کم ہی مسجد میں تشریف لا سکتے رہے ہیں۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز شام کے وقت حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔ جس مسجد کا نقشہ ہر بدر اخبار کے صفحہ اوّل پر دیا جاتا ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں مڈل اور پرائمری کی جماعتوں کے سالانہ امتحان ہو کر نتائج نکل گئے ہیں۔ اور جماعت بندی ہو گئی ہے۔ جو احباب قابل تعلیم لڑکے رکھتے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ضرور اسی مدرسہ میں بھیجیں۔ اور اس کے متعلق مفصل مضمون حضرت مولوی **محمد علی صاحب**۔ ایم۔ اے۔ سکریٹری انجمن مدرسہ کا اسی اخبار کے صفحات ۱۰ و ۱۱ پر بغور مطالعہ کر کے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ یہ سال کا ابتدا ہے۔ اور بچوں کو یہاں بھیجنے کا بہت عمدہ موقع ہے۔ محمد عجب **خان صاحب** تحصیلدار علاقہ سرحد نے اتنی دُور سے اپنے دو لڑکے یہاں پر تعلیم کے واسطے بھیجے ہیں۔ اور ملک مولا بخش صاحب ساکن گورالی ضلع گجرات نے اپنا چھوٹی عمر کا بچہ علی گڑھ سکول سے علیحدہ کر کے دینی تعلیم کی خاطر یہاں بھیج دیا ہے۔ ان اصحاب کی قابل قدر کارروائی پر سب دوستوں کو پورے طور پر عمل کرنا چاہیئے۔ اگر بیرونی احباب اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے سے دریغ کرتے ہیں۔ تو پھر اس مدرسہ کا رکھنا بے فائدہ ہے۔

اخبار بدر کے صفحہ ۳ پر اخبار عام درج نہیں ہو سکے۔ کیونکہ مدرسہ کے متعلق مضمون کا تمام ایک ہی اخبار میں درج کر دینا بہت ضروری تھا۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر ایک ستون سفید طیار ہو کر اس پر وہ نظم لکھی گئی ہے۔ جو اخبار میں درج کی گئی تھی۔

ڈائری

القول الطیب

۱۵۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء۔ جب کم جہاں سے آیا تھا۔ حضور کی خدمت میں اس الہام کا ذکر کر کے کہ وفات کے دن قریب ہیں۔ یہ پڑھا فرمایا۔ یہ وقت تمام متبعین کو دیکھنا پڑتا ہے۔ اور اس میں ایک نشان خدا تعالیٰ کا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ دراصل خدا ہی کی طرف سے ہے۔ بعض لوگ نبی کے زمانہ میں کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ ایک ہوشیار اور چالاک ہے۔ اور وہ کا فساد ہے کسی اتفاق سے اس کی دوکان چل رہی ہے۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جائیگا۔ تب اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دکھاتا ہے۔ اور اس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ سوائے مکہ بادیہ نشین مرتد ہو گئے تھے۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ سخت موت ہے۔ صرف دو مسجدوں میں نماز پڑھی جاتی تھی۔ باقی بند ہو گئی۔ تب خدا تعالیٰ نے ابو بکر کو اٹھایا۔ اور تمام کاروبار اسی طرح جاری رہا۔ اگر انسان کا کاروبار ہوتا۔ تو اس وقت تو بہت نہ رہ ایسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو نمونہ ایک ناکامی اور تباہی اور بدنامی کا ان کی اُمت نے دیکھا تھا۔ اس کی تو کوئی نظیر ہی موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت ثانی کا ایک نمونہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ نبی کے تن ان کے تمام کاموں کی تکمیل نہیں کرتا۔ سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے ہی ہے۔ کہ لوگوں کا خیال کسی اور طرف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کوئی اور بات دکھلاتا ہے۔ جس سے بہتوں کے واسطے صورت ابتلا پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق تمام یہودیوں کو یہی دہوکا رہا۔ کہ وہ نبی بنی اسرائیل سے ہوگا۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق الیاس کا دہوکا آج تک یہودیوں کو لگا ہوا ہے۔ لکھا ہے ایک بزرگ جب فوت ہوئے تو انہوں نے کہا کہ جب تم مجھے دفن کر چکو تو ایک سبز چڑیا آئیگی جس کے سر پر وہ چڑیا بیٹھے وہی میرا خلیفہ ہوگا۔ جب وہ اسکو دفن کر چکے تو اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ چڑیا کب آتی ہے اور کس کے سر پر بیٹھتی ہے۔ بڑے بڑے پرانے مرید جو تھے ان کے دلوں میں خیال گذرا کہ ہمارے ہی سر پر بیٹھیگی تھوڑی ہی دیر میں اتفاقاً چڑیا ظاہر ہوئی۔ اور وہ ایک بقال کے سر پر بیٹھی جو اتفاق سے شریک جنازہ ہو گیا تھا۔ تب وہ سب حیران ہوئے لیکن اپنے مرشد کے قول کے مطابق اس کو لیگئے۔ اور اس کو اپنے پیر کا خلیفہ بنایا۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ لکھا ہے کہ مسیح کئی ہونگے۔ فرمایا جیسا تشابہ فی الصور ہوتا ہے۔ ایسا ہی تشابہ فی الاخلاق بھی ہوا کرتا ہے لکھا ہے کہ ہر ایک صالح کا دل کسی نہ کسی نبی کے دل پر ہوتا ہے لیکن موعود جو آنیوالا تھا وہ صرف ایک ہی ہے۔ فرمایا۔ جو لوگ پہلے سے غلطی پر تھے۔ ان کی غلطی اجتہادی اس میں بھی وہ ثواب پر تھے۔ لیکن ان لوگوں کی ایک مرسل کا مقابلہ کیا ہے اس واسطے یہ خطا پر ہیں

پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی کو تبلیغ

۸۷۶ - بخدمت جناب شاہ صاحب بزرگوار والاتبار حاجی حرمین شریفین

بعد سلام علیکم و تسلیمات فدویانہ التماس - یہ خاکسار ایک مدت تک جناب کا قدم بوس رہا - اور ہمیشہ حسن اعتقاد سے پیش آتا رہا - آپ بھی ہمیشہ مروت اور احسان سے پیش آتے رہے - ۱۹۰۵ء میں خاکسار نے چرچا جناب حضرت مرزا صاحب کا سُنا چونکہ ان کا دعوے ہم دنیاوی لوگوں کی سمجھ و ادراک کے سامنے بہت بڑا دعویٰ معلوم ہُوا - اس لئے اس میں کمال درجہ کا غور کرنا ضروری سمجھا - حتے کہ چند کتابیں حضرت مرزا صاحب کی مطالعہ کر کے (ایک دو مولوی صاحب جن سے نہایت درجہ کا سلوک تھا - ان پر سوالات کئے) بعد نہ ملنے کافی جواب کے خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں دعائیں شروع کیں - معاً سُنا گیا - کہ شاہ صاحب یعنے آنجناب تو مرزا صاحب کے سخت مخالف ہیں - مگر چونکہ خدا تعالےٰ نے ہماری مدد کی - اور ہمارے دل کو تسلی ہوئی - کہ یہ مردان خدا سے ہے - اور سچا ہے - اور وعدہ کے موافق آیا ہے - فوراً قدم بوس ہو کر بیعت کر لی - بعد ازاں دن بدن کل مسائل وفات مسیح علیہ السلام - الہام وحی کشف - عصمت انبیاء بخوبی سمجھ میں آ گئے - دل چاہتا تھا - کہ آپ کی خدمت میں بھی چند ایک مسائل لکھ کر فیصلہ چاہوں - مگر قدرتاً تامل ہوتا رہا - مگر آپ کی نسبت دل میں ہمیشہ یہ افسوس رہتا کہ اہل اللہ میں قدم رکھ کر پھر مخالفت کیوں کرتے ہیں - آخر دل یہی گواہی دیتا ہے کہ شاہ صاحب کو غلطی لگی ہوئی ہے - پھر جب آپ نے سیالکوٹ میں حضرت اقدس کی سخت مخالفت فرمائی - تو اور زیادہ افسوس ہُوا - کہ اگر آپ کو اس مرد خدا کی شناخت نہیں دی گئی تو خاموشی بہتر تھی -

اب سُنا گیا ہے - کہ آپ نے حج کا ارادہ فرمایا ہے - تو خاکسار نے پختہ ارادہ کر لیا - کہ جس وقت آپ حج کو تشریف لے جاویں گے تو وہاں عریضہ لکھا جاوے گا - سو اب خدا تعالےٰ نے عمدہ موقعہ دیا ہے -

اب التماس ذیل ہے - آپ جب آدھی رات کو حرم مبارک میں داخل ہوں - تو بارگاہ رب العزت میں نہایت گریہ وزاری سے بوسیلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دعا کریں - کہ اے پیارے رب مجھکو ظاہر فرما - کہ حضرت مرزا صاحب اپنی دعوے میں حق پر ہیں یا نہ - اور اللہ تعالےٰ سے قسم کھا کر وعدہ کیجئے کہ جو کچھ تو میرے دل پر ظاہر کریگا - میں تیری مخلوقات میں وہی ظاہر کروں گا اگر برعکس بیان کروں گا - تو مجھے ذلیل کر دے - سو خدا تعالیٰ آپ کو بڑی صفائی سے اپنے پیارے کی سچائی ظاہر کریگا - شاہ صاحب ہم اور آپ کے سر پر موت کھڑی ہے نہ معلوم کہ کس وقت اس خدائے لایزال سے معاملہ پڑے - ایسا نہ ہو - کہ اس کے نذیر کے انکار سے دیدار الٰہی سے محروم رہیں - دنیا کا جاہ و جلال دیدار الٰہی کے مقابلہ پر ہیچ ہے - جب خاکسار نے آپ کا دامن پکڑا تھا - تو اسی لیئے کہ کسی طرح نجات ہو - مگر جب اس موعود بزرگ کی خبر ملی - جس پر جناب رسالتمآب رسول اکرم نے سلام بھیجا - تو فوراً اس کی آواز کو سن لیا - اور قبول کیا - اب التجا ہے - کہ خدا تعالیٰ اس نیک رستہ پر ثابت قدم رکھے - اور صد سلام مسیح موعود مبارک پر جس نے دین محمدی کا اصل چہرہ دکھلایا - چونکہ پہلے آپ سے از حد خلوص تھا - اس لئے عاجز کا حق تھا - کہ آپ کو ایسے پاک مقام پر دعا کرنے کے لئے یاد دلاتا - سو یاد دلایا گیا ہے - چونکہ آپ زاہد طبع ہیں - امید کہ غصہ کو کام میں نہ لا کر اور جوش کو جذب کر کے میری نیک نیتی پر حسن ظن کریں گے - اور جواب سے اپنی خیر و عافیت سے ضرور اطلاع فرماویں گے - خاکسار نے محض خداوند تعالےٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر پوری نیک نیتی سے آپ کو عریضہ لکھا ہے - جس کا خدا گواہ ہے - حضرت شاہ صاحب اگر خدا نے آپ کے ارادہ کو خالص پایا - اور آپ کی نصرت کی - تو ضرور آپ پر منکشف کرے گا - خدا کرے کہ ضرور آپ پر اس موعود مبارک کے حالات منکشف ہوں - تا کہ آپ سے ہندوستان پنجاب کے بہت لوگوں کو فائدہ بھی ہو - آمین

اور اگر آپ اس طرح کی دعا اپنے واسطے نہ مانگیں گے اور پھر مخالفت فرماویں گے - تو انشاء اللہ آپ کو کبھی فتح حاصل نہ ہوگی - بلکہ خدائے بزرگ کی آپ کو قسم ہے - کہ آپ حرم مبارک میں دعا فرماویں - اور نواح مکہ شریف و مدینہ منورہ کے اہل اللہ کو تلاش کریں - جو دنیا سے دور کسی گوشہ میں ہوں - خدا چاہے - وہ بھی آپ کی تسلی کریں گے - کیونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود موجب وعدہ مبارک نشانوں کے ساتھ آیا ہے - اور دین محمدی کی تازگی اور روشنی دکھلائی - اور اب آپ عرب میں ہو - جن کی زبان عربی ہے ان سے وضع الحرب کے معنے دریافت کریں - اس کے معنے ہیں - کہ اس مبارک کے زمانہ میں لڑائی نہیں کی جاوے گی - دین کی مدد قلم کی لڑائی سے ہوگی - یا الٰہی بطفیل رسول اکرم شاہ صاحب پر اس مبارک مسیح موعود کی سچائی ظاہر فرما - آمین

مرسلہ آپ کا خادم
خاکسار محمد حسین - لائل پور - غلہ منڈی

مژدہ ! مژدہ !! مژدہ !!!

ہمنے اکثر دیکھا ہے - کہ باہر سے آنے والے مسافر بھائیوں کو بٹالہ سٹیشن پر سواری کی بہت دشواری ہوتی ہے - اور کرایہ بان ان سے بہت کچھ تکرار کرتے ہیں - اور بعض وقت بہت بڑے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - بعض دفعہ یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض احباب کو بوجہ بیماری یا کسی اور وجہ سے یکہ کی سواری ناموافق ہوتی ہے - ایسی تکالیف کے رفع کرنے کے واسطے ہمنے یہاں اپنی جماعت میں ایک ٹمٹم اور ایک تانگہ مہیا کیا ہے - اس لیئے احباب کو حسب ضرورت سواری مل سکتی ہے - جس سواری کے وہ خواہاں ہوں - ٹمٹم تین چار سواریاں بٹھا لیگی - اور تانگہ ایک سے تین سواری تک ۶ روپیہ میں ملے گا - باہر سے آنے والے احباب کو سٹیشن پر اُتر کر پہلے اپنی احمدی سواریوں کی تلاش کرنی چاہیئے اور اگر بفرض محال وہ نہ ہوں - تو پھر دوسرا کرایہ تلاش کریں - اور قادیان سے روانہ ہونے والے احباب کو بھی یہی خیال ضروری ہے -

ہاں جو صاحب اپنے لئے تانگہ یا ٹمٹم بٹالہ سٹیشن پر قبل از وقت مہیا کرانا چاہیں - وہ کافی وقت پہلے بذریعہ خط اطلاع دیں اور اپنے آنے کے ٹھیک وقت سے اطلاع دیں - تو ہم جس قسم کی سواری وہ چاہیں گے - اور ان کے لیئے سٹیشن پر پہنچا دیں گے

خاکسار منشی فضل الرحمٰن - از قادیان - ضلع گورداسپور

نئی کتاب -

رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام چھپکر شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ اختیار الاسلام کا چوتھا حصہ ہے - جس میں نہ صرف مہیپال کی افترا پردازیوں کا استیصال کیا گیا ہے - جو اس نے اسلام اور بانی اسلام پر کی ہیں - بلکہ زبردست اعتراضوں کی فہرست آریہ مذہب کا بھی جواب کم ہے - اور بعض دقیق صداقتوں اور مخفی حقائق معارف پر کامل طور سے روشنی ڈالی گئی ہے - جنہوں نے رسالہ میں مسلمان ہو گیا - دیکھا ہو وہ اسے ضرور دیکھیں قیمت تعلیم الاسلام مع ضمیمہ - اختیار الاسلام حصہ اول دوم سوم - درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئیں [illegible]

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے - جو انجن کے کام سے بخوبی واقف اور چکی آٹا کے کام میں تجربہ رکھتا ہو - سردست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائیگا - آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو - تو سکھلایا جائیگا - تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار خشک ملیگی - درخواستیں معہ نقول سندات آنی چاہیئں -

المشتہر شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد - سوداگران - وزیر آباد

ضمیمہ بدر

مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیساکہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت راستہ مین یہ سورۃ نازل ہوئی۔ جس مین اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ حدیث شریف مین آتا ہے۔ مراجعت کے وقت راستہ مین یہ سورۃ نازل ہوئی۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ سورت سنائی اور فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جسے مین دنیا اور دنیا۔ ۔ ۔ کی چیزون سے زیادہ دوست رکھتا ہون۔ جب اصحاب نے سنا تو انہون نے ایک دوسرے کو اس پر مبارک دی۔ اور خوش ہوئے۔ اس صلح کا نام فتح اس واسطے رکھا گیا کہ اس مین فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اسی صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے۔ اس کی تفصیل یون ہے۔

مکہ کے قبائل مین سے بنوبکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد وعہد مین ہوا تھا۔ اور خزاعہ اسلامیون کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنوبکر اور خزاعہ مین باہم مدت سے جنگ وجدال چلا آتا تھا اس وقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیون کے مقابلہ کے شغل نے ان دونون قومون کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہوگئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہوگیا۔ لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنوبکر مین سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بے خوف وخطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہوگئی۔ وہان کفار مکہ نے پہلے تو ان کی امداد ہتھیارون سے کی۔ اور جب اندھیرا ہوگیا۔ تو بنوبکر کے ساتھ شامل ہوگئے۔ جب بنوبکر کو اہل مکہ کی مدد ہوگئی تو خزاعہ قوم کمزور ہوگئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر مین پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک پٹتے رہے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھکر وہ بھاگ گئے اور انہون نے اپنے امن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق ورواج کے مطابق اشعار مین اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اس طرح عرض کیا

یَا رَبِّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا

اے میرے خدا مین محمدؐ کو قسم دیتا ہون

حِلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْہِ الْاَتْلَدَا

قسم اپنے اجداد اور اس کے آبادی قدیم کی

اِنَّ قُرَیْشًا اَخْلَفُوْکَ الْمَوْعِدَا

ہر آئینہ قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی

وَنَقَضُوْا مِیْثَاقَکَ الْمُؤَکَّدَا

اور توڑ دیا ان لوگون نے تیرے وعدے مضبوط کو

وَزَعَمُوْا اَنْ لَسْتَ تَدْعُوْ اَحَدًا

اور ان لوگون نے یقین کرلیا کہ تو کسی کو نہین پکارتا ہے

فَانْصُرْ ھَدَاکَ اللّٰہُ نَصْرًا اَبَدًا

تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائے

وَادْعُ عِبَادَ اللّٰہِ یَاْتُوْا مَدَدًا

خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئین گے

فِیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ تَجَرَّدَا

ان لوگون مین اللہ کا رسول تنہا ہوگیا ہے

اِنْ سِیْمَ خَسْفًا وَجْھُہٗ تَرَبَّدَا

اگر زمین کے دھنس جانے سے وہ لوگ مغلوب ہوں تو ان کا چہرہ متغیر ہوا

ھُمْ بَیَّتُوْنَا بِالْوَتِیْرِ ھُجَّدًا

انہون نے ہم لوگون پر سوتے ہوئے وتیر پر شبخون مارا

وَقَتَّلُوْنَا رُکَّعًا وَّسُجَّدًا

اور ان لوگون نے ہم سبھون کو رکوع اور سجدہ مین ہلاک کیا

وَزَعَمُوْا اَنْ لَسْتُ اَدْعُوْ اَحَدًا

اور انہون نے جانا کہ ہم کسیکو نہین بلاتے۔

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیون کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور ان کو اس طرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ یَا عَمْرَو بْنَ سَالِم

ادھر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے۔ اور ابوسفیان اپنے رئیس کو اس بداعمالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدبیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابوسفیان کو یقین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی ابھی تک خبر نہین۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل مین ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت مین موجود تھا۔ اس لئے مین چاہتا ہون کہ آپ عہد سابق کی تجدید کرین۔ اس عہدنامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بدعہدیون کو بارہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے مین بنوبکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہنچ چکی تھی آپ نے ابوسفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان نے کہا۔ معاذاللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہین۔ کہ عہد توڑ ڈالین گے۔ تب آپ نے فرمایا۔ الحال سابق عہد وپیمان کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکے کو چلا گیا۔

ابوسفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکے کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولون کا خون بہا دیدو۔ یا بنوبکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہوجاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہین۔ اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہون نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور ان کی بے ایمانی اور خزاعہ کا بدلا لینے کے لئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے مین وہ نرمی اور اخلاقی شریعت کی آپنے پابندی کی۔ جس کی نظیر دنیا مین مفقود ہے۔

فرمایا۔ جو کوئی ابوسفیان کے گھر مین گھس جائے۔ اسے امان۔ جو کوئی مسجد مین چلا جاوے۔ اسے امان۔ غرض مطابق پیش گوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس تمہید کے بعد اب ہم آیات قرآنی کا ترجمہ اور تفسیر لکھتے ہین۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا تحقیق ہمنے تجھے کھلی فتح دی

یہ ایک پیش گوئی ہے۔ جو فتح مکہ مین پوری ہوئی۔ اور جس کی بنیاد صلح حدیبیہ مین رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ جب ایک کام کا ارادہ خدا تعالیٰ قادر کرتا ہے اور پہلے سے اپنے مرسل کو اطلاع دیتا ہے۔ تو اگرچہ وہ کام دیر مین پیدا ہونے والا ہو۔ تاہم چونکہ ازلی ارادہ اس کے واسطے ہو چکتا ہے۔ الہامی کلام مین اس واقعہ کو صیغہ ماضی مین بیان کیا جاتا ہے۔

لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ
تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب ڈھانک دے

ایک اعتراض اور اس کا جواب

پادری اور دیگر غیر مذاہب کے لوگ اپنی ناواقفی کے سبب اس آیت کا حوالہ دیکر اعتراض کیا کرتے ہین۔ کہ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **نعوذ باللہ** ایک گناہ گار انسان تھے۔ جب خدا نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہون کو معاف کردیا۔ تو اس سے کم ازکم

یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلے گناہگار تھے۔ خواہ پیچھے خدا تعالیٰ نے معاف ہی کر دیا۔ اس اعتراض کے چند ایک جوابات اس جگہ دئے جاتے ہیں۔ ناظرین غور سے مطالعہ فرماویں۔

(۱) سب سے اول میں اس جگہ اس واقعہ کو بیان کرتا ہوں۔ جب یہی اعتراض ایک شخص نے حضرت مولوی نور الدین صاحب پر جراة میں کیا۔ آپ کو اس وقت جو جواب اللہ تعالیٰ نے سمجھایا۔ اور آپ نے اس کے ذریعہ سے معترض کو خاموش کرایا وہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو نے کوئی گناہ کیا ہے۔ اور وہ تیرا گناہ اب ہم نے بخش دیا۔ بلکہ اس جگہ فتح مکہ کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم نے تجھے ایک ظاہر اور کھلی فتح عطا کی۔ اور اس فتح کا یہ نتیجہ ہوا (ل۔ نتیجہ کے واسطے آتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے (لك) تیری خاطر (من ذنبك) تیرے گناہ جو قوم نے کئے تھے بخش دئے۔ کیا معنے۔ جب مکہ فتح ہوگا۔ تو وہ قوم جو تجھے اور تیرے ساتھیوں کو بہت دکھ دے کر تیری بہت ہی قصوروار ہو چکی ہے۔ اس قوم کے گناہ بھی تیری ہی خاطر فتح مکہ کے وقت معاف ہو جائیں گے چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت قریش کو بالکل امن دیا۔ اور سب بچ گئے۔ اور کوئی خونریزی نہ ہوئی۔ پس اس جگہ گناہوں سے مراد آن حضرت کے افعال سے نہیں۔ بلکہ آپ کے مخالفین کے ان قصوروں اور خطاکاریوں کا ذکر ہے۔ جو ان لوگوں نے بسبب نادانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کئے تھے۔

(۲) دوسری تفسیر اس آیت شریف کی یہ ہے۔ کہ جب کبھی کوئی نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ تو ایک قوم اس کے مخالفین کی اس کے مقابلہ میں کھڑی ہو جاتی ہے اور وہ ہر قسم کے الزام اس پاک وجود پر لگانے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اعتراض بے جا ہوتے ہیں۔ اور ان کے جواب معقول ہمیشہ دئے جاتے ہیں۔ لیکن دشمن ہمیشہ ان باتوں کو ایسے رنگ میں پیش کرتا رہتا ہے۔ کہ یہ شخص گناہگار اور خطاکار ہے۔ اس نے فلاں بدی کی اور فلاں کام خلاف شریعت یا خلاف اخلاق کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اپنے بندے کی تائید میں ایک ایسا امر نازل کرتا ہے۔ کہ بدگو جھوٹے دشمن جو اور کسی طرح سے نہیں مانتے تھے۔ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور ذلیل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی ایسا نہیں رہتا۔ جو وہ کلمات اس کے حق میں بولے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ جب فرعون کے ملک میں تھے۔ تو فرعون نے آپ پر قاتل ہونے کے اور بے وفا ہونے کے اور کئی قسم کے الزام لگائے حالانکہ وہ الزام درست نہ تھے۔ اور وہ لوگ حضرت موسےٰ کے حق میں ایسی باتیں بولتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ سب ہلاک ہو گئے۔ ایسے موقعہ پر ذنبك کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ گناہ جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک فتح مبین کے بعد ملیامیٹ ہو جاویں گے اور کوئی ان کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہے گا۔ ویتم نعمتہ علیك

اور خدا تعالیٰ اپنے انعام کو تجھ پر پورا کرے گا۔ کوئی نقص باقی نہ رہے گا۔ ویھدیك صراطا مستقیما۔ اور تجھے راہ راست کی کامیابی عطا فرما دے گا۔ تیرے راہ میں کوئی کجی اور بدی باقی نہ رہے گی۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) مولوی عزیز بخش صاحب۔ بی۔ اے نے اپنی قیمت مبلغ للعہ اور اپنے بھائی کی قیمت مبلغ عہ۲ بابت ۱۹۰۶ء پیشگی مرحمت فرمائی۔

(۲) عزیزی چودہری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

استاذی وحبی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیارے و مکرم استاذ آپ نے مجھے نئے سال کی مبارکباد دی۔ میں بھی آپ کو نئے سال اور بدر کی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے۔ ہم اس نئے سال میں بدر کے لئے ایسی ہی ۔ میں ترقی دیکھیں۔ آپ کے مخاطب کرنے سے میرے دل میں تحریک ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر محنت کے میرے دل کے اثر سے یا کہنے سے بدر کے واسطے تین خریدار پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب تھرڈ ایر۔ و شیخ عبد المجید صاحب سکینڈ ایر۔ اسلامیہ کالج۔ شیخ محمد امین صاحب ڈیرنزی سیکنڈ ایر۔ آپ ان صاحبان کے نام تین ماہ کے بعد وی پی بھیج سکتے ہیں۔ والسلام۔ درخواست دعا۔ فتح محمد از لاہور

(۳) بابو علم الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نے چار نئے خریدار دئے ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بابو کرم دین صاحب کلرک میشہ دانو
(۲) بابو عبد اللہ خان صاحب کلرک میس (mess) دانو
(۳) سردار کرپال سنگھ صاحب چودہری میشہ۔ دانو
(۴) ڈاکٹر یوسف علی صاحب ہاسپٹل کمپوڈری کچہ دانو

(۴) محبی اخویم بابو غلام محمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

۷۸۶۔ محبی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت جانبین مطلوب حکیم صاحب قریشی کی دوکان دیکھی مجھے بھی خواہش ہوئی کہ بدر

کے خریدار تلاش کروں۔ مگر تا حال دو ہی خریدار ملے ہیں۔ ان کے نام ۱۲؍ پر اخبار یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جاری فرماویں۔

(۱) میاں عبد اللہ صاحب کمپازیٹر۔ ریلوے پریس سلطانی خرد۔
(۲) میاں عبد الکریم صاحب کمپازیٹر ریلوے پریس لاہور۔ خرد۔

خاکسار غلام محمد احمدی کلرک ریلوے پریس لاہور

(۵) شیخ عبد اللہ صاحب احمدی۔ میڈیکل اسسٹنٹ افریقہ نے قیمت مبلغ صہ روپیہ پیشگی عطا فرمائے۔

(۶) شیخ محمد حسین صاحب احمدی چنیوٹی حال لائل پور اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب لائل پور ہر دو صاحبان اپنی قیمت ۱۹۰۶ء برادر محمد افضل مرحوم کو دے چکے تھے۔ ہر دو صاحبان نے وہ قیمت برادر مرحوم کو بخشدی۔ اور ۱۹۰۶ء کی قیمت پیشگی کے واسطے وی پی طلب فرمائے۔

رعایتی قیمت

دو غریب احمدیوں کو ہم اخبار بدر ۱۹۰۶ء کے لئے صرف عہ سالیانہ فی کس پر دے سکتے ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ مولوی عزیز بخش صاحب نے قیمت اخبار ستہ ان مبلغ للعہ عطا کر دی ہے۔ درخواست قیمت کے ساتھ آنی چاہیئے۔

درثمین اور براھین احمدیہ رعایتی قیمت

میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ بدر کی خریداری کی طرف لوگوں کو زیادہ متوجہ کرنے کے لئے ایک مکمل درثمین چھپوا کر مفصلہ ذیل رعایتوں سے ان کو دی جاوے۔ چنانچہ (۱) جو لوگ بتعداد بدر کی خریداری کی درخواست معہ چندہ سال تمام ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے ان کو کتاب براہین احمدیہ مکمل بے جلد صرف ۱۲ میں اور مجلد ۱۴ میں دیجاویگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ براہین احمدیہ کی بھی درخواست اس عرصہ کے اندر اندر آجاوے۔ (۲) جو لوگ بصورت بالا اخبار بدر اور براہین احمدیہ کی خریداری کرینگے ان سے ایک بڑی رعایت یہ بھی ہوگی۔ کہ درثمین مکمل صرف ۲ میں دیجاویگی۔ یہ تو جناب کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ پہلی رعایتی قیمت براہین کی میعاد گذر چکی ہے۔ اب اسکی اصلی قیمت صہ اور مجلد عہ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایک اور رعایتی اشتہار دیا جاوے۔ کہ اب جو لوگ صرف براہین احمدیہ کی درخواستیں ۳۱۔ مارچ تک بھیجیں گے۔ انکو کتاب براہین احمدیہ ۱۴ میں اور مجلد للعہ میں دی جاویگی۔ البتہ ایسے اصحاب کے ساتھ ایک رعایت کی جاتی ہے۔ کہ کتاب درثمین ان کو صرف ۲ میں دی جاویگی۔

براہین احمدیہ تخمینے سے بہت زیادہ خرچ ہو گیا ہے اور اب انشاء اللہ اسی مہینہ میں شائع ہو جاویگی۔ اس میں ایک تو حضرت اقدس کے حالات براہین کی تمہید صفحوں میں دئے گئے ہیں اور زائد کس مضامین بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ اور چھپائی لکھائی بھی بہت اچھی ہے۔

درثمین کے متعلق۔ ایک مکمل درثمین جس میں حضرت اقدس کے آج تک کے

[illegible]

وید کو الہامی ماننا موکش کے واسطے ضروری نہیں

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک سکھ اور ایک آریہ

ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں احمدی احباب مختلف شہروں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور قادیان میں ایک جلسہ کا رنگ ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے آریوں نے بھی چند سالوں سے قادیان میں سالانہ جلسہ کرنے کی تجویز کی ہوئی ہے۔ پہلے تو جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب کے ساتھ مباحثہ ہوگا۔ اس واسطے دور و نزدیک کے آریہ تماشہ بینی کے واسطے آجاتے تھے۔ مگر اب بھی خصوصاً ایسے آریہ صاحب اکٹھے جمع ہو جاتے ہیں۔ کہ اسلام کو گالیاں دینے میں خاص مشق اور ملکہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے آریوں کو خوش ہو جانے کا کچھ سامان مل ہی جاتا ہے۔ ان باہر سے آنے والے آریوں میں سے ہر سال کوئی نہ کوئی جماعت ایسی بھی ہوتی ہے۔ جو حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے۔ کہ ہم تو زیادہ تر آپ کے درشنوں کے واسطے آئے تھے۔ اور ایسے لوگ عموماً شائستہ ادب سے ساتھ بیٹھتے اور حضور کی باتیں سنتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ آریہ کی چند جماعتیں متفرق اوقات میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتی رہیں۔ ایک دن ان میں سے ایک آریہ کے ساتھ حضرت کی کچھ گفتگو ہوئی۔ جس کا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

آریہ صاحب سے گفتگو کرنے کے وقت درمیان میں ایک سکھ بول اٹھا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ حضرت کے ساتھ کچھ گفتگو کرے۔ مگر آپ نے نرمی کے ساتھ اس کو کہا۔ کہ ہم تمہاری عزت کرتے ہیں۔ اور تمہارے ساتھ ہمارا کوئی مباحثہ نہیں۔ کیونکہ ہم باوا نانک کو ہندوؤں کے درمیان ایک اوتار اور بزرگ مانتے ہیں۔ اور اس کو ایک پاک آدمی سمجھتے ہیں۔ پس جبکہ تمہارے مقصد کو ہم پہلے سے ہی مانتے ہیں۔ تو تمہارے ساتھ مباحثہ کرنے کی ہمیں حاجت نہیں۔ اس کے بعد آپ آریہ کی طرف مخاطب ہوئے۔ جس کا نام پورن چند تھا۔ جو کہ ہوشیارپور کے رہنے والے ایک صاحب تھے۔

حضرت۔ آریوں میں جو لوگ بڑے بڑے لکچر دیتے ہیں اور قوم کی پست حالت کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ ہر ایک قوم اپنے لئے ایک انتہائی مقصد رکھتی ہے۔ سو وہ انتہائی مقصد تمہارے ریفارمروں کا کیا ہے۔ لیکن مصلحین کے مقاصد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دنیوی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دینی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ میرا مطلب اس وقت دینی امور میں اصلاح کرنے والوں سے ہے۔ کہ وہ اپنا انتہائی مقصد کیا رکھتے ہیں۔

آریہ۔ ہمارے مذہب میں دین دنیا سے علیحدہ نہیں۔ دینی لوگ ہی دنیا کے کاموں کو اچھی طرح سمجھ سکتے اور عمدگی سے کر سکتے ہیں۔ اس واسطے ہم دونوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ ہم دنیاداری کی اصلاح دین میں شامل رکھتے ہیں۔

حضرت۔ میں قبول کرتا ہوں۔ کہ جس شخص کی دین میں آنکھ کھلتی ہے۔ وہ دنیا کے معاملات میں بھی راستی اور دیانت اختیار کرتا ہے اور اس کے بغیر دنیا نہیں سنورتی۔ لیکن میرا مطلب اس جگہ صرف دین کے متعلق سوال کرنے اور دنیا کو علیحدہ رکھنے سے یہ ہے۔ کہ دنیا کے واسطے ایک خاص عقل بھی ہوتی ہے۔ مثلاً راج کا کام میں نہیں جانتا۔ میں اس کے کام پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ نہ اس کے کام کی اصلاح کرتا ہوں۔ اگر گورنمنٹ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ ایسا آدمی ملازم رکھتی ہے جس نے اس فن میں بہت محنت اور کوشش کر کے ایک استعداد پیدا کی ہوئی ہوتی ہے کیسا ہی کوئی دہرم آتما ہو۔ اگر وہ سرکاری قانون سے آگاہ نہیں۔ تو جج نہیں بن سکتا۔ اس طرح دنیوی اصلاحوں کی ایک علیحدہ شاخ ہے۔ جیسا کہ لوگ نئے نئے قسم کی ایجادیں کر کے پہلے سے بہتر گاڑیاں اور اوزار اور سامان بناتے ہیں۔ یہ بھی ایک اصلاح ہے۔ ہاں نیک دل لوگ بھی اصلاح کے واسطے ہی آتے ہیں۔ لیکن دنیوی امور میں ان کا دخل ایک عام تعلق تک ہوتا ہے۔ کہ بدچلنی نکل جاوے۔ اور لوگ تمام کام نیک نیتی سے پورے کریں۔ باقی علوم فنون دنیا دار ہی جانتے ہیں۔ دینی مصلح ایک عام اصلاح کرتا ہے۔ جو رفاہ عام کے متعلق ہو۔

آریہ۔ جیسا کہ تمام اشیاء قدرت نے ہمکو دی ہیں۔ جو ہماری دوسری ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ ایسا ہی گیان کے واسطے بھی قدرت نے ہم کو ایک شے دی ہے۔ اور وہ وید ہیں۔ آریہ سماج کا یہ کام ہے۔ کہ ویدوں کی تعلیم کو پھیلائیں۔

حضرت۔ وہ انتہائی نقطہ کونسا ہے۔ جس کی طرف ویدوں کی تعلیم لے جاتی ہے۔

آریہ۔ جسم کی ترقی۔ سماج کی ترقی اور روح کی ترقی۔

حضرت۔ روحانی ترقی کیا ہے؟

آریہ۔ موکش پانا (نجات حاصل کرنا)

حضرت۔ یہ تو سب کا دعویٰ ہے۔ لیکن ایک ادعائی رنگ ہوتا ہے۔ جو صرف خیالی رنگ اور وہم تک محدود ہوتا ہے۔ کہ ہم نے یہ کام کر لیا ہے۔ لیکن اس میں ایک امتیازی رنگ ہونا چاہیئے۔ جس سے تمیز ہو جاوے۔ کہ اس میں نجات ہے۔ اور اس میں نہیں۔ خیر اس وقت ہم ویدوں کی تعلیم پر حملہ نہیں کرتے۔ فرض کرو۔ وہ سب تعلیم عمدہ ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ وہ کسی کی نقل ہو۔ مثلاً جاپان اس وقت ایک طاقت بن گئی ہے۔ لیکن ان کی سب باتیں یورپ کی نقل ہیں ایسا ہی پارسی کہتے ہیں۔ کہ ژند دستا ویدوں سے بھی پرانے ہیں اور ویدوں کی بعض باتیں اس سے ملتی بھی ہیں۔ اس لئے اب سوال یہ ہے کہ اگر ایک **شخص وید کی باتوں پر عمل کرے فلسفیانہ رنگ میں اس کو علم کی طرح حاصل کرے۔ لیکن ویدوں کو الہامی کتاب نہ مانے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھے۔ تو کیا وہ موکش کو حاصل کر سکتا ہے؟**

جیسا کہ دنیوی علوم و فنون کے واسطے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ استاد کس مذہب کا ہو۔ ایک ہندو استاد ہو۔ یا عیسائی ہو یا دہریہ ہو سب مدرسوں میں موجود ہوتے ہیں۔

آریہ۔ ہاں موکش کے واسطے وید کو الہامی ماننا ضروری نہیں۔ جو مثالیں آپ نے دی ہیں۔ وہ درست ہیں۔ اور جیسا کہ اقلیدس کی شکلیں ہیں۔ ہر ایک اس کو سیکھ اور سکھا سکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج ان شکلوں کو درست حالت میں رکھتی ہے۔ باقیوں نے غلطیاں ملا دی ہیں۔ اگر وید پر اسلام عمل کرے۔ تو وہ اچھا ہے بہ نسبت اس ہندو کے۔ جو نہیں کرتا۔

حضرت۔ ہمارا سوال تو صرف اتنا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص وید کو خدا کا کلام نہیں مانتا مگر اس کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔ تو کیا وہ مکتی پائیگا یا نہیں۔

آریہ۔ بے شک مکتی پائے گا۔ فقط

المفتی

۱۱-جنوری کی صبح کو حضرت مسیح بمعہ خدام سیر کرنے کے واسطے باہر نکلے۔ تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ بعد دعا کے ایک شخص نے چند سوال کئے۔ جو اس کالم میں درج کرنے کے لائق ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ قبر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھنا چاہیئے۔

جواب۔ میت کے واسطے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے ان قصوروں اور گناہوں کو بخشے۔ جو اس نے اس دنیا میں کئے تھے اور اس کے پس ماندگان کے واسطے بھی دعا کرنی چاہیئے۔

سوال نمبر ۲۔ دعا میں کون سی آیت پڑھنی چاہیئے۔

جواب۔ یہ تکلفات ہیں۔ تم اپنی ہی زبان میں جس کو بخوبی جانتے ہو۔ اور جس میں تم کو جوش پیدا ہوتا ہے۔ میت کے واسطے دعا کرو۔

سوال نمبر ۳۔ کیا میت کو صدقہ خیرات اور قرآن شریف کا پڑھنا پہنچ سکتا ہے۔

جواب۔ میت کو صدقہ خیرات۔ جو اس کی خاطر دیا جاوے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم اور صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس کی بجائے دعا ہے۔ جو میت کے حق میں کرنی چاہیئے۔ میت کے حق میں صدقہ خیرات اور دعا کا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے۔ لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔

شکریہ۔ بدر کی نصرت کے واسطے کئی دوستوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ نے تحریک فرمائی۔ جن کے خطوط میرے پاس آرہے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں۔ کہ اب بدر کے واسطے اچھے دن آگئے ہیں۔ جن احباب نے تا حال توجہ نہیں فرمائی۔ ان کی طرف بھی نظر ہے۔ کہ جلد ان کی طرف سے خوشی کا پیغام آئے گا۔ والسلام

عزیز

بدر صادق

مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

نئے سال کی طیاری۔

شکر ہے۔ اس خدا کا جس نے ہمیں آج تک اس امر کی مہلت دی کہ ہم اپنی حالت کو درست کرلیں۔ اور اپنی عاقبت کو سنوار لیں۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء کے ریویو سے ظاہر ہے۔ ہمارے بہت سے دوست سال گذشتہ میں ہم میں سے چلے گئے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ سال رواں میں ہم میں سے کس کس کے نام پیغام اجل آجائے گا۔ پس ہمیں ہوشیار ہو جانا چاہئے۔ اور ہر وقت اس دن کے لئے طیار رہنا چاہئے۔ جو ایک نہ ایک ہم سب پر آنے والا ہے۔

پیارے احمدیو! سب سے پہلے سوچنے کے قابل وہ اقرار ہے۔ جس کے سبب سے ہم احمدی کہلاتے ہیں۔ جس کے شرائط اس اخبار کے پہلے صفحہ پر ہر ہفتہ میں لکھے جاتے ہیں۔ نہ صرف اس واسطے کہ تم مخالفین کو دکھاؤ۔ اور اس پر فخر کرو۔ کہ ہمارے اصول ایسے پاکیزہ اور اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ بلکہ اس واسطے بھی کہ تم خود ان کو پڑھتے رہو۔ اور ہمیشہ غور کرتے رہو۔ کہ ان پر کہاں تک تم کاربند ہوئے ہو۔ تم صرف احمدی کہلانے سے احمدی نہیں بن سکتے۔ بلکہ ان خوبیوں سے بن سکتے ہو جو احمد میں تم میں ڈالنا اور دیکھنا چاہتا ہے۔ پس تم کمر ہمت کو چست کرو۔ اور مجاہدہ میں داخل ہو جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر درجہ عظیم عطا فرمایا ہے۔ مجاہدہ کے واسطے اس زمانہ میں یہ ضرورت نہیں رہی۔ کہ تم تلوار کو اٹھا کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ لیکن اور بہت سے مجاہدات ہیں۔ جن کی اس وقت ضرورت ہے۔

۱ - جب تک تم اپنے آپ کو ان مجاہدات میں داخل نہ کرو تم آگے قدم نہیں بڑھا سکتے۔ پس دیکھو سب سے اول نفس کا مجاہدہ ہے۔ اور یہی سب سے مشکل اور اہم ہے۔ اگر اس میں تم کامیاب ہو جاؤ۔ تو پھر کوئی بات تمہارے واسطے مشکل نہ رہے گی۔

یاد رکھو کہ سو کافر حربی کا قتل کرنا آسان ہے۔ ہزار مباحثوں میں مخالف پر فتح پانا سہل ہے۔ لیکن مجاہدہ نفس میں بامراد ہونا ایک بہت بڑا مشکل امر ہے۔ جس کا طے ہونا بجز اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں تھوڑے ہیں۔ جو اس کٹھن منزل کو طے کر کے اپنے مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس منزل کی تکالیف سخت ہیں۔ لیکن اس کا درجہ بھاری ہے۔ اس منزل کی سختیوں کے وقت میں حافظ شیراز چلا اٹھے تھے۔ ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

اس شعر میں حافظ نے نفس کی تینوں حالتوں کو مدنظر رکھا ہے نفس امارہ۔ جو اپنی سرکشی میں ایسا غرق ہے۔ کہ کبھی اس سے نکلنے کی خواہش ہی رکھتا نہیں۔ وہ ایسے لوگوں کی حالت ہے۔ جو جانتے ہی نہیں۔ کہ نیکی کے حصول میں اور وصال الٰہی میں کیا کیا لذات ہیں وہ دریا کے اس کنارے بیٹھے ہیں۔ ان کو خبر ہی نہیں۔ کہ اس پار کس قدر باغات اور میوے اور خوشگوار ہوائیں اور لذات اور جنات اور نہریں اور وصال دوست کی نعمت ہے۔ پس وہ اپنی ردی حالت میں بے ہوش ہیں۔ یہ حالت نفس کی سب سے ادنےٰ حالت ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایک حالت نفس کی وہ ہے۔ جو نہایت اعلیٰ حالت ہے۔ اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ جو دنیوی کدورتوں اور رکاوٹوں سے پاک ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اپنی مرضی ایک کر چکا ہے۔ اس کے واسطے کوئی درمیان حارج نہیں رہا۔ وہ دریا کے اس پار پہنچ گیا ہے جہاں تمام آرام اور اطمینان کے سامان مہیا ہیں۔ پہلا شخص جو اس پار تھا۔ اور دوسرا شخص جو اس پار ہے۔ ہر دو سبکساران ساحلہا میں شامل ہیں۔ وہ دونوں سبکسار ہیں۔ کیونکہ ان پر کوئی بوجھ نہیں کوئی دقت نہیں۔ اپنی اپنی حالت میں خوش ہیں۔ کسی اہم امر کے حصول کی ان کو تڑپ نہیں۔ لیکن مصیبت میں تو گرفتار ہے جس نے اس کنارہ کو برا جان کر چھوڑا۔ اور اس پار کی نعمتوں کا اس کو پتہ لگا۔ اور ایک خوبصورت دلربا کے وصال کی تڑپ اس کے دامن گیر ہوئی پس وہ حصول مقصد کے لئے دیوانہ وار دوڑا۔ اور پہلی ہی منزل میں دریا نظر آیا۔ تب معلوم ہوا۔ کہ ع

عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اور چند قدم دریا میں آگے بڑھا۔ تو ہر طرف سے موجوں نے آن گھیرا۔ رات کی تاریکی۔ دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ گرداب پر گرداب حائل ہوتا ہے۔ ہر دم ڈوبنے کا خوف ہے۔ ایسی بلاؤں میں گرفتار ہوا کہ آگے مشکلات کا سامنا۔ پیچھے مڑنے کے ناقابل۔ تب چلایا اور پکارا ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

یہ حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اور لوگ اسی حالت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بدی کرتے ہیں اور بدی سے پشیمان ہوتے ہیں۔ اور پھر کر بیٹھتے ہیں۔ ایک اعلیٰ منزل کی طرف نظر ہے۔ پر کوئی قدم اوپر کو اٹھتا ہے۔ اور کوئی پیچھے کی طرف گر جاتا ہے۔ ایک کش مکش کی حالت ہے۔ رات کو سوتا ہے۔ اور پختہ عہد کر لیتا ہے۔ کہ آج رات تہجد پڑھوں گا۔ اور کبھی پہرہ چھوڑوں گا۔ پہلی رات کا وقت آیا۔ تو ایسی کاہلی دامنگیر ہوتی ہے۔ کہ اب اٹھتا ہوں اب اٹھتا ہوں۔ کرتے کرتے صبح ہو جاتی ہے۔ پریشان خاطر اور ملامت زدہ ہو کر اٹھتا ہے۔ اور دل ہی دل میں عہد کرتا ہے۔ کہ آج رات تو ضرور اٹھوں گا۔ دوسری رات پھر وہی حالت۔ ایک بدفعل کی عادت پڑ گئی ہے۔ کر بیٹھتا ہے۔ پھر روتا ہے۔ سر پیٹتا ہے دعا کرتا ہے۔ اور دوسرے سے دعا کراتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے توبہ کرتا ہے۔ پھر تھوڑے دنوں کوئی موقعہ آپڑتا ہے۔ تو پھر اسی میں غرق۔ ایسا ہی شخص کسی وقت ملک بن جاتا ہے اور کسی وقت شیطان کا ہم نشین ہو جاتا ہے۔ یہ ایک جنگ کا زمانہ ہے۔ اور یہی مجاہدہ نفس کا وقت ہے۔ جو شخص ایسے وقت میں چستی اور چالاکی کے ساتھ دشمن پر تلوار مارتا رہتا ہے۔ اور اس کے داؤں سے بچتا رہتا ہے۔ تو آخر خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اس کو نفس مطمئنہ کا ڈپلوما عطا کر کے آئندہ ہمیشہ کے واسطے اُسے ایسے جنگوں میں شامل ہونے سے بچا دیتا ہے۔

سو پیارے احمدیو! سب سے پہلی منزل جو تمہارے راہ میں ہے وہ مجاہدہ نفس ہے۔ تم اس جنگ میں لگے رہو۔ یہاں تک کہ خدا تم کو فتح دیوے۔ کیونکہ اس میدان میں بغیر خدا کی دستگیری کے فتح حاصل ہونی ناممکن ہے۔ سال گذشتہ کی لڑائیوں کی اپنی تاریخ بناؤ۔ اور اس پر غور کرو۔ اپنے کمزور مقامات کو دیکھو۔ اور سال آئندہ میں ان کو مستحکم کرو۔ دشمن جن جن راہوں سے پچھلے سال آتا رہا ہے وہ راہ پہلے سے ہی بند کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنا چوکی پہرہ ہر وقت مستعد رکھو اور ہوشیار رہو کہ شیطان کے داؤں بہت ہیں دعا میں لگے رہو۔ تا خدا تمہارا مددگار ہو۔

پھر سوچو اور غور کرو۔ کہ خدا نے تمہیں ایک ایسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ جس کو لوگ تیرہ سو سال (۱۳۰۰) سے ترستے چلے آتے تھے۔ اور ہزاروں اب بھی ترس رہے ہیں۔ اور لاکھوں آئندہ قیامت تک ترستے رہیں گے اور نامرادی میں مر جاویں گے۔ کیونکہ جس نے آنا تھا۔ وہ آگیا پر تھوڑے ہیں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔ جن سے وہ دیکھا جا سکتا ہے۔ اور خدا کے آگے سجدے میں گرو۔ اور شکر کرو۔ کہ تم ان تھوڑوں میں داخل ہو۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اس قدردانی کو اپنے عمل سے دکھاؤ۔ جن میں بعض باتیں جو میرے خیال میں آتی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

اول۔ اس کے ہر ایک حکم پر دل و جان سے قربان ہو جاؤ

دوم۔ اس کے قریب رہنے کی کوشش کرو۔ جس قدر عرصہ تمہیں اپنی زندگی کا اس امر کے واسطے مل سکے۔ اس کے قدموں میں گذار دو۔ کیونکہ یہ دن ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ دنیوی کاموں کا حرج کر کے اس کے چہرہ کو دیکھو۔ کیونکہ یہ چہرہ بہت ہی مبارک ہے۔ اس کی صحبت میں رہ کر اس سے فیضیاب ہو۔

سوم۔ اپنی مالی امداد کے ساتھ اس کے سلسلہ کی تائید کرو جس کی تفصیل سے تم آگاہ ہو۔

چہارم۔ اپنی بیوی بچے رشتہ دار دوست آشنا سب کے واسطے سعی کرو۔ کہ اس کشتی پر سوار ہو کر طوفان ہلاکت سے بچ جاویں

پنجم۔ جب تمہیں اپنے مرشد کے پاس حاضر ہونے کا موقعہ نہیں ملتا تو اس کو اپنے احوال سے آگاہ رکھنے کے واسطے کثرت سے خطوط ہی لکھو۔ اور جواب کا انتظار نہ کرو۔ کیا یہ سودا تمہارے لئے مہنگا ہے۔ کہ ایک پیسہ خرچ کرنے سے تمہارا احوال اس شخص کے سامنے پیش ہو جائے۔ جس کو خدا نے تمام زمین کے باشندوں میں سے اپنے پیغام کے واسطے چن لیا ہے۔ پیارو! یہ بڑی فائدہ مند تجارت ہے۔

ششم۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسی محبت کرو۔ کہ دوسروں کے لئے نمونہ بن جاؤ۔ یہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ تم میں سے اکثر اس کو جانتے اور انپر عمل کرنے والے ہیں۔ آئندہ زیادہ احتیاط کے ساتھ اپنے کام میں ہوشیاری اختیار کرو۔ تاکہ یہ سال تمہارے واسطے بڑی برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہوجاوے

پھر دیکھو۔ اور غور کرو۔ کہ تمہارا مہدی تمہیں ہدایت یافتہ بنانا چاہتا ہے۔ اور اس کا بڑا حکم یہ ہے۔ کہ تم قرآن شریف کے جوئے کو اپنی گردن میں ڈال لو۔ پس تم قرآن شریف کو پڑھو۔ فہم اور عمل کے واسطے پڑھو۔ قرآن کی زبان کو پڑھو۔ تاکہ اس کے الفاظ سے تم آشنا ہوجاؤ۔ خدا کے اس حبیب کے اقوال پاک پڑھو۔ جس کا غلام کہلانا تمہارا مسیح کا فخر ہے۔ وہ تمہارے دل کو روشنی بخشیں گے۔ کیا تم ایسا نہیں کر سکتے کہ قرآن شریف کی منزل کے بعد تم ایک حدیث ہی کم از کم روزانہ پڑھ لو۔ بہت سی کتب حدیث اردو میں ترجمہ شدہ ہیں۔ بخاری ہے۔ مشکوٰۃ ہے۔ ریاض الصالحین ہے۔ بلوغ المرام ہے۔ سب مترجم مل سکتی ہیں اور نہیں تو کوئی ایک چہل حدیث ہی سہی۔

پھر سنو۔ تمہارے مہدی نے بہت سی کتب تمہارے واسطے تصنیف کی ہیں۔ کوئی ایک تھوڑی روزانہ پڑھ لو۔ اور اُس پر عمل کرو۔ تو سال بھر میں دو تین کتابیں ختم ہوسکتی ہیں۔

اور میں کہاں تک لکھوں۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی حالت کے مطابق سب باتیں خود سوچ سکتا ہے۔ اور غور کرسکتا ہے۔ کہ اس کی موجودہ حالت عملی۔ علمی۔ اخلاقی۔ ملی۔ بدنی کیسی ہے۔ اور سال رواں میں کہاں تک اس کو ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں اس مضمون کو دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اے غفور الرحیم ہمارے گناہ بخش۔ ہماری پردہ پوشی فرما گذشتہ سال کی لغزشوں کو معاف کر۔ آئندہ کے واسطے اُن راہوں پر چلا۔ جن سے تو راضی ہوجائے۔ دین محمدی کے ناصروں کی نصرت کر۔ اور ہمیں ان میں سے بنا۔ اپنے رسول مسیح موعود کی مدد فرما۔ اس کے دشمنوں کو ذلیل اور ہلاک کر۔ اپنے وعدوں کو سچا کر کہ تو سچے وعدوں والا ہے ہم پر رحم فرما۔ ہر ایک احمدی کے ساتھ ہو۔ اور اس کی امداد کر اور اس کو نصرت عطا فرما۔ اور اسے حق کے دشمنوں پر فتح دے۔ آمین ثم آمین

سنسکرت لسان الامّ ہے

لاہور کا ایک اخبار پنجاب سماچار ناگری حروف کی تائید میں بہت دور تک چلا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ خود اہل عرب و عجم نے اس کو (سنسکرت کو) ام الالسنہ کہا ہے۔ اردو سے بڑھ کر ناگری کے ہندوستان کے لئے مفید ہونے کے واسطے لمبے لمبے مضامین لکھکر ایڈیٹر صاحب نے بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ یہ فیصلہ تو نہایت آسانی سے ہوسکتا تھا۔ میں آپ کو ایک [illegible] دیتا ہوں۔ آپ ناگری حروف کی تائید میں عملی نمونہ دکھائیں۔ آئندہ [illegible] اردو کے ناگری حروف میں لکھنا شروع کردیں۔ ابھی سال کا ابتدا ہی ہے۔ خریداروں کے واسطے بھی اخبار کا بند کرنا یا جاری کرنا بہت آسان ہوجاوے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آپ کو معلوم ہوجائے گا۔ کہ آپ کی اور آپکے ہم وطنوں کی زبان اردو ہے۔ یا ناگری ہے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا جس ہمدردی پر آپ نے بہت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی ہمیشہ کے واسطے خاموش ہوجائے گا۔

اہل عرب و عجم کا وسیع لفظ آپ نے خوب بولا۔ عجم کو تو رہنے دیں کیونکہ وہ بہت وسیع ہے۔ عرب کے سوائے سب عجم ہے اور اس میں آپ بھی شامل ہیں۔ عرب ہی کو لیں کہ تھوڑا علاقہ ہے۔ اور اس میں سے چند علماء کا براہ عنایت معہ کتاب و صفحہ حوالہ دیں۔ کہ کس اہل عرب نے سنسکرت کو ام الالسنہ کہا ہے۔

فہرست تو آپ کی وسعت علمی سے ہم کو مل جائے گی۔ کیونکہ منقول بات ہے۔ اور آپ اسکے مدعی ہیں۔ ہاں سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق ایک بات مجھے بھی یاد آئی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ صحیح ہو۔ سو عرض کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ بابا آدم نے اپنی شادی ہند میں کی تھی۔ اور بیوی بیاہنے کو یہاں تشریف لائے تھے۔ پس جب بڑی اماں خود ہند کی تھیں۔ تو سنسکرت ام الالسنہ نہیں۔ تو لسان الام تو ضرور ٹھہری۔ آپنے سنسکرت کی تائید میں حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر زبان بھی سنسکرت کا تعلق کچھ ایسے ہی وجوہات سے معلوم ہوتا ہے۔ جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

اس میں ہم کو کلام نہیں۔ کہ سنسکرت ہند کی پرانی زبان ہے اور اسکا سیکھنا بعض ضرورتوں کے واسطے خاص شخصوں کو مناسب ہے۔ لیکن قدرت نے جس زبان کو (Dead language) ڈیڈ لینگویج یعنی مردہ زبانوں میں داخل کردیا ہے۔ اس کی ہر پہلو اکھیڑنا ماہران علوم اشیائے قدیم یعنی اینٹی کویریز کے محکمہ تک محدود رکھنا چاہیئے۔

گیان ودیا

ہم عرصہ سے دھرم پرچارک بڑے زور شور کے ساتھ آریہ پترہ کو جوش دلاتے ہیں۔ کہ گیان ودیا و دھرم کو کنجوروں اور دیگر نیچ انسانوں کے چنگل سے چھڑا کر اعلیٰ اعلیٰ گھروں کو زینت بخشنے کے قابل بنا دیا جاوے۔ تو جہاں ایک طرف مہاتما آنند کی بروھتی ہوگی۔ وہاں دوسری طرف سوسائیٹی کی اخلاقی حالت میں بھی نمایاں ترقی ہوگی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ انتقال جو دھرم پرچارک نے تجویز فرمایا ہے۔ آریہ ورت کو اس اخلاقی زینہ کی دوسری سیڑھی پر پہنچا دے گا۔ جس کی پہلی سیڑھی پر سوامی دیانند نیوگی انتقال کے ذریعہ سے آریہ ورت کو چڑھا گئے ہیں۔

تصدیق بالرویا

۲۰ جنوری سردار خان کی اہلیہ نے خواب دیکھا۔ کہ حکیم شاہنواز خان ایک مٹی کے برتن میں ایک روٹی جس پر کباب ہے تھے۔ اور اس کو ایک اور روٹی سے ڈھانپا ہوا ہے۔ اور کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے لے جا۔ اس نے روٹی لے لی۔ اور روٹی لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مکان پر پہنچے۔ وہ مکان بجانب مغرب ایک باغ کے پاس تھا۔ اس جگہ میری بیوی گئی۔ دیکھا کہ حضرت ابراہیم کی بیوی بیٹھی ہوئی ہے۔ میری بیوی نے پوچھا۔ کہ حضرت صاحب کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ جواب ملا۔ کہ تم کو نہیں ملے۔ میری اہلیہ نے جواب دیا۔ کہ میں پہچانتی نہیں تھی۔ حضرت ابراہیم کی بیوی نے جواب میں کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت لوط علیہ السلام کے گھر لے جا۔ اور وہاں کچھ چند لڑکیوں کو نصف روٹی معہ کباب کھلادی۔ اتنے میں جانب مغرب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام آگئے۔ بہت اونچا قد۔ سفید لباس۔ بھاری پگڑی سیاہ داڑھی۔ گورا رنگ۔ ایسا خوبصورت آدمی میں نے اپنی حیات میں کبھی دیکھا ہی نہیں۔ حضرت ابراہیم صاحب نے جن کے ساتھ ان کے والد بھی تھے۔ سیاہ رنگ۔ چھوٹا قد۔ منہ پر داغ۔ اور میری اہلیہ کو کہا کہ تو کون عورت ہے۔ جواب دیا۔ میں حکیم شاہنواز صاحب کی بیوی ہوں۔ آپکے پاس روٹی لائی ہوں۔ خفا ہوکر بولے۔ تمہارا کوئی بھائی نہیں ہے۔ میں نے جواب میں کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ ابراہیم صاحب نے جواب میں کہا۔ وہ اللہ ہے ہیں۔ میں نے کہا نہیں اللہ تو نہیں ہیں۔ بلکہ [illegible] حضرت ابراہیم صاحب نے کہا کہ [illegible] آدمی بہت بڑا ہوتا ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ حضرت صاحب مرزا غلام احمدؐ کا ماننا ضروری ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں دین کا خوب کام کررہا ہے۔ (راقم برادر حکیم صاحب)

رسید زر

دسمبر ۱۹۰۵ء	میاں احمد الدین صاحب
"	میاں فضل الٰہی صاحب
"	حکیم نور محمد صاحب
"	[illegible] خان صاحب
"	معرفت ناگ پور آؤٹ آفس
۲ جنوری ۱۹۰۶ء	احمد اللہ صاحب
۴ "	نور محمد صاحب دکوار ٹاسٹر
"	حافظ ملک محمد صاحب
"	منشی احمد بخش صاحب
"	محمد یوسف صاحب
"	معراج الدین صاحب
"	[illegible] زمان علی صاحب
"	محمد [illegible] اشتیاق صاحب
"	جمیل احمد خانصاحب (للوراغانتا)
"	غلام نبی صاحب

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت۔ حسن خاتمہ۔ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گزشتہ اشاعت سے آگے

ایسے شخص کے لئے جو تعصب نہ رکھتا ہو حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے اور ان کو ایک باخدا انسان ماننے کے لئے اس ایک ہی نشان میں کافی ثبوت ہے۔ یعنی ہم دنیا میں یہ عام نظارہ دیکھتے ہیں کہ جن شخصوں کو کسی سے بہت محبت اور خاص تعلق ہوتا ہے وہ اس کے لئے رو رو کر تمام دنیوی وسائل استعمال کرتا ہے جس کا نتیجہ سب سے زیادہ برا صدمہ ہوتا ہے۔ اب ہم ایک طرف تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جب مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر پائی تو ان کو اس سے ایسا صدمہ ہوا کہ بلا مبالغہ ان کے حالیین کو جو اس وقت وہاں موجود تھے ایسا صدمہ نہ ہوا تھا۔ دوسری طرف جو معالجہ ہو رہا وہ سب قسم کے حیلے استعمال کر چکے ہیں۔ بعد وہ باربار تجویز کے اسی تدبیر میں لگے رہتے کہ ان کا دل طاقت پکڑے اور جسم میں حرارت غریزی قائم ہو اور ہوش آوے۔ آخر ناچار ہو کر انہوں نے اپنی عاجزی کا اعتراف اس روحانی باپ کے سامنے کیا۔ جس کا کہ ایک نازک اور لائق فرزند جو دینی خدمات میں اول نمبر پر تھا اور خدا کی طرف سے مولانا مولوی کا لیڈر ہونے کا خطاب بھی پا چکا تھا۔ ایسی حالت اضطرار میں جو کچھ حضرت اقدس سے ظہور میں آیا۔ وہ ان کی اصلی قلب کی حالت ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے اسے اس عظیم الشان نشان ماننا ضروری ہے۔ ہم نے بحیثیت طبیب صدہا بلکہ ہزارہا اپنے عزیز ایسی نازک حالت میں دیکھے ہیں۔ اور ان کے لواحقین جب اپنے مریض کی آخری حالت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ (جیسے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی حالت تھی) اور اگر ڈاکٹر یا معالج طبیب کے چہرہ پر بھی مایوسی کے آثار دیکھتے ہیں۔ تو ان کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ان کو کچھ نہ سوجھتا۔ اور اکثر مریض کے مرنے سے پہلے گویا خود مر جاتے ہیں۔ مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر سے مولوی صاحب سے ہر ایک محبت رکھنے والے کو جو اس وقت قادیان میں موجود تھی۔ (جو بلحاظ بشریت کے ضروری تھا) وہ گویا کہ دم حالیین کی گھڑی تھی۔ دنیاوی رشتہ داران کے لحاظ سے ان کے سب سے زیادہ [illegible] والدین تھے۔ اور ان کی دو نو بیویاں [illegible] دی تھی۔ جو ہم عام طور پر لوگوں میں [illegible]

اور چلانے کی آواز آتی تھی۔ اور وہ ایسے اس غم میں مبتلا تھے کہ گویا اپنی طرف سے اس عزیز کے لئے سب وسائل علاج کے منقطع کر بیٹھے ہیں۔ مگر ادھر ہم نے اس خدا کے فرستادہ کا حال دیکھا کہ جیسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ کہ سب سے زیادہ صدمہ ان کو محسوس ہوا۔ ہم ان کے چہرہ کو پڑھ رہے تھے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر ہم میں سے کوئی ہوتا۔ اور اس کے دل میں وہ محبت ہوتی جو حضرت اقدس کو جو اس مرحوم سے تھی۔ تو وہ اس خبر کو سنکر غش کھا جاتا یا حیرت زدہ مبہوت ہو جاتا۔ مگر آپ نے اپنے صبر اور استقلال کا وہ نمونہ دکھایا۔ کہ جس کی نظیر دنیا میں صدہا سال سے مفقود ہو چکی ہے یعنی آپ کوئی لفظ حسرت یا یاس کا زبان پر نہ لائے۔ اور اس یاس کے دم واپسین کی گھڑی میں انہوں نے اپنے ایمان اور خدا تعالےٰ سے سچی محبت اور اس کی رحمتوں اور اس کے فضل سے ایک کامل امید کا وہ نمونہ دکھلایا۔ کہ اس سے سب شکستہ دلوں کی ایک ڈھارس بندھ گئی۔ عام طور پر تو طبیب بیمار دیا کے متعلقین کی تشفی کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر میں سچ کہتا ہوں۔ کہ قریب تھا۔ کہ صدمہ سے ہماری کمر ٹیڑھی ہو جاتی۔ مگر حضرت اقدس نے اپنی قوت قدسیہ سے ہماری کمروں کو سیدھا کیا اور ہم کو پھر ہمارے عزم میں مضبوط کیا۔ اور خود اس منعم حقیقی کی جناب میں دعائیں میں مصروف ہو گئے۔ یہ گویا کہ آپ پر ایک بھاری ابتلا کا انتہا تھا۔ مگر آپ کی ثابت قدمی اور استقلال کو دیکھ کر رحمت الٰہی نے اس جوش سے نزول کیا۔ کہ ایک آن کی آن میں اس مردہ میں کہ جس نے قریباً سات گھنٹے سے ہاتھ پاؤں نہ ہلایا تھا۔ اور جس کے ہاتھ اور پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہو چکے تھے۔ اور نبض بھی الوداع کہتی جاتی تھی۔ نئے سرے سے جان ڈالدی

میں ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کے دوران علالت میں ہم نے بے انداز نشانات دیکھے۔ جن سے کہ اس خدا کے مسیح پر ہمارا ایمان پہلے سے کئی سوگناہ زیادہ مضبوط ہوا۔ اور ہم نے اس ایمان حلاوت کو اپنے اندر اس طرح سے محسوس کیا۔ کہ گویا کہ ہمارے جسم کے ہر ایک ذرہ میں انوار سماوی اور برکات الٰہی کی ایک تجلی جس سے ہمارے ہر رگ و ریشہ نے ایک لذت اٹھائی۔ گویا کہ ہم نے اس زندہ خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ جس کی طرف اس کا مسیح کل اہل دنیا کو بلا رہا ہے۔ (الحمد للہ ثم الحمد للہ)

بوس از جلوہ نمودست گرانی بپذیر

ان واقعات کو تو میں بعد میں مشتہر کروں گا۔ مگر میں اس ایک واقعہ کی طرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اندر کے گند اور آلائش کو دور کرے۔ اور وہ اس نور معرفت کو حاصل کر لیں۔ جس سے ان کے اندر کی سب تاریکیاں دور ہو جاویں اور وہ اس خدا کو پالیں۔ جس کے لئے ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک ہر ایک اہل بصیرت کی تڑپ رہی ہے۔ اور سب اکابر نے ہم کو یہی بتایا ہے۔ کہ اس نعمت عظمیٰ کو پا کر پھر کسی بات کی آرزو نہیں رہتی۔ اور یہ وہ شربت ہے۔ کہ اس کو پینے کے بعد پھر کبھی پیاس نہیں لگتی۔ اور یہ وہ خزانہ ہے۔ کہ جس سے بڑھ کر وہ [illegible]

ہونے کے بعد پھر اور کسی چیز کی بھوک ہی نہیں رہتی۔ اور یہ وہ وصال ہے۔ کہ اس کے بعد فنی ہوتے باقی نہیں رہتی

تشمول انکہ چو کردہ باز

سر گم دو بر آدمی ہمہ راز

اب اگر اس نعمت کو ہی پانا مقصود ہے۔ تو ہم کو قرآن سے اور تاریخ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیشہ سے یہی سنت اللہ چلی آئی ہے۔ کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہمیشہ بشر رسول ہی آتے ہیں۔ اب غور کرو۔ جیسے کہ روحانی ظلمت اس وقت دنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ کیا پہلے بھی کبھی ایسی تاریکی جہان میں تھی۔ آج چالیس کروڑ انسان دنیا میں موجود ہیں۔ جو ایک عاجز انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرتے رہتے۔ اور اس فرد اکمل اور افضل البشر اور خیر الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس زمانہ میں وہ وہ توہین آمیز الفاظ مخالفین مذہب استعمال کر رہے ہیں۔ کہ ان کو سننے سے ایک مومن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس امت میں سے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر امت کہا تھا۔ کئی لاکھ انسان مرتد ہو چکے ہیں۔ اور بجائے کہ وہ کوئی خدمت اسلام کرتے۔ مخرب اسلام بنے ہوئے ہیں اب اے خدا کو چاہنے والے لوگو۔ اور اس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے والو۔ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ امت میں سے کسی کو منتخب کرے۔ کہ وہ اعلائے کلمہ اسلام کرے اور جو اپنی طہارت باطنی اور تعلق باللہ سے اسلام کے ایک مذہب ہونے کا ثبوت اور دلیل اپنے اندر رکھتا ہو۔ بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرے گا۔ اور ایسا ہی قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس دین کی رسول اللہ کے بعد خلفائے رسول سے تائید ہوتی رہے گی۔ تو اب صدی کے سر پر بھی ۲۳ سال گذر گئے ہیں۔ کیا اگر وہ اب بھی وہ مصلح نہ آئے گا۔ تو پھر کس وقت آئے گا۔ اسلام تو مخالفین کے نرغے میں اس طرح پھنسا ہوا ہے۔ کہ اب بھی اگر خدا کی طرف سے نصرت نہ ہو۔ تو پھر اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا۔

پس از ان کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

اب اگر ہمارے جیسے بشر نے ہی رسول ہو کر آنا تھا۔ اور اس امت سے ہی ہونا تھا۔ جیسے کہ حدیث اماکم منکم سے ثابت ہے۔ تو پھر ذرا دائیں بائیں آگے پیچھے نظر مارو۔ کہ کون ہے۔ جو وہ تعلق محبت اور قرب الٰہی کا رکھتا ہے۔ جو اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارہ پر لگا دے۔ اپنے قرب و جوار میں نہیں۔ تو اپنے شہر میں نظر مارو۔ اپنے شہر میں نہیں تو اپنے صوبہ میں نظر مارو۔ اپنے صوبہ میں نہیں۔ تو اپنے ملک میں نظر مارو۔ اپنے ملک میں نہیں۔ تو کل جہان پر نظر مارو۔ اور اگر آپ کو اب بھی وہ مبارک وجود نظر نہیں آتا تو ادھر آؤ۔ میں تم کو بتاتا ہوں۔ کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہی ہے۔ خدا کا برگزیدہ اور سچا خلیفہ و نائب رسول۔ وہی ہے۔ جو اپنے سینہ میں اس امت محمدیہ کے لئے ایک جوش رکھتا ہے۔ کہ جس کی نظیر دنیا بھر میں نہیں۔

وہی ہے کہ اس دین کے لئے اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اپنے اندر ایک ایسی حرارت رکھتا ہے۔ کہ وہ قریب ہے۔ کہ باطل کو کھا جاوے وہی ہے۔ کہ اسلام کے روشن چہرہ سے جہاد کا داغ مٹانے کے لئے آیا ہے۔ جو نادان دشمنوں نے لگانے کی کوشش کی ہے اور وہی ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے ایک قطرہ خون کو گرانا بھی ضروری نہیں سمجھتا۔ وہی ہے۔ کہ جو اپنے دلائل اور براہین سے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ملے ہیں تمام دنیا میں پھر اسلام پھیلائے گا۔ اور اسلام اور قرآن اور محمدؐ عربی کے چہرہ کو دنیا پر ایسا روشن کرے گا۔ کہ وہ اس آخری زمانہ میں ایک آفتاب کی طرح چمکے گا۔ تاکہ ہر کوئی اس کا منہ دیکھ لیگا۔

بمقتاین ابر نصرت را دہندت ای اخی مدنہ
فضائے آسمان ہست این بہر حالت شود پیدا

یہ وہی ہے۔ کہ جو مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ و رسولہ اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں مُردہ تھا۔ اس نے مجھے زندہ کیا ہے اور میرے ساتھ اور صدہا مُردے تھے۔ جو کہ اس کے ہاتھ پر زندہ ہوئے ہیں۔ وہ اپنے نفوس پر آپ شاہد ہیں۔ اس لئے اے ہمارے دوستو اور بھائیو! اگر تم واقعی اپنی رُوحانی موت کو محسوس کرتے ہو۔ تو اس کے پاس آؤ۔ یہ تم کو زندہ کریگا۔ اور تم اس زندہ خدا کا منہ دیکھو گے۔ کہ جس کو نہ پہچاننے کے لئے یہ مردنی تم پر چھائی ہوئی ہے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

مدرسہ کے متعلق نئی تجاویز

اس سال کے اخیر میں مدرسہ کی حالت خاص طور پر زیر بحث آ چکی تھی۔ پہلا سوال یہ درپیش تھا۔ کہ آیا جس صورت میں ہمارے سلسلہ کی اصل غرض اشاعت و تبلیغ اسلام و المعارف دین ہے۔ موجودہ مدرسہ کا قیام جس میں مروجہ تعلیم انٹرنس تک دی جاتی ہے۔ کہاں تک اس سلسلہ کے مقاصد کی تکمیل کا مؤید ہے۔ اور دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ آیا اس مدرسہ کے ذریعہ سلسلہ کی اصل غرض بھی پوری ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ یہاں سے ایسے اشخاص نکلیں۔ جو اعلیٰ درجہ کے علوم عربیہ و دینیہ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور دوسری طرف یورپ کی کوئی سی زبان مثلاً انگریزی یا فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ جانتے ہوں۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام نہ صرف ہندوستان میں ہی بلکہ ہندوستان سے باہر بھی ہو سکے۔ ان دونوں سوالوں پر جماعت احمدیہ قادیان میں خوب بحث ہو چکی تھی۔ مگر اخیر فیصلہ بموجب منشائے حضرت امام علیہ السلام ایام تعطیلات دسمبر تک ملتوی رکھا گیا تھا۔ تاکہ اس وقت جب مختلف احباب مختلف احمدی جماعتوں کے جمع ہوں۔ تو ان میں بھی ان ہر دو سوالوں کو پیش کر کے ان کی رائے لی جاوے۔ اور ان سوالوں کے ہر ایک پہلو پر غور کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جاوے۔ چنانچہ یہ امر تین دن برابر جلسہ میں پیش ہوتا رہا۔ اور بہت سے احباب نے اس پر بحث کرنے میں حصہ لیا۔ سوال اول کے متعلق یہ امر قرار پایا۔ کہ اگرچہ مروجہ تعلیم اس سلسلہ کے خاص اور ممتاز اغراض میں سے ایک غرض نہ ہو۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اس سلسلہ کے چھوٹے بچوں کو ایسے طور پر تیار کرنا کہ وہ زمانہ کی طرح طرح کی زہریلی اثروں سے محفوظ اور اصول اسلام پر مضبوط اور قرآن شریف اور مسائل دینیہ سے واقف اور مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دینے کے قابل اور باطل اصولوں کی تردید پر قادر ہوں۔ اور پھر ساتھ ہی اس کی عملی زندگی ان کی ایک سچے مسلمان کی ہو۔ یہ اس سلسلہ کی ایک خاص غرض ہے کیونکہ یہ بچے جب یہاں سے تعلیم پا کر نکلیں گے۔ تو خواہ وہ حافظ نہ ہوں۔ اور زبان عربی میں کامل مہارت نہ رکھتے ہوں۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ وہ ایسے مسلمان ہوں گے۔ جو دوسرے مسلمانوں کے لئے اور غیر مسلمانوں کے لئے نمونہ ہوں گے۔ احمدی جماعت کا اور نوجوانوں کا وجود ہی دوسروں کے لئے وعظ ہوگا۔ علاوہ ازیں جماعت احمدی کی یہ ایک بڑی اور عظیم الشان ضرورت ہے۔ کہ جس صورت میں یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اور خدائے تعالیٰ کے اس کو بڑی بڑی ترقیاں دینے کے وعدے ہیں۔ تو اس صورت میں اس سلسلہ کا اپنا ایک مدرسہ ہی ہونا چاہیئے۔ بلکہ کالج بھی ہونا چاہیئے کیونکہ جس صورت میں دین کے لئے ایک جماعت کی ہی ضرورت ہے اور کل کی کل جماعت ایک ہی کام میں نہیں لگ سکتی۔ تو اس صورت میں اپنے مدرسہ کے نہ ہونے کی حالت میں جماعت مجبور ہوگی۔ کہ اپنے بچوں کو دوسرے مدرسوں میں بھیجے یعنی مشن کے مدرسے یا سرکاری مدرسے۔ جہاں شدہ تعلیم دین کی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی زہریلی ہواؤں کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور یہ امر ایک اتنی جماعت عظیم الشان جماعت میں سخت قابل افسوس ہوگا۔ بلکہ اس جماعت کو تو ابھی اس کام کے لئے طیار رہنا چاہیئے۔ کہ جیسے جیسے اس کی تعداد میں ترقی ہو جاوے۔ جا بجا مدرسے تعلیم کے لئے قائم ہوتے چلے جاویں۔ اور مرکزی مقام میں ایک کالج یا یونیورسٹی ہو۔ پس ساری جماعت میں ایک مدرسہ کا بھی نہ ہونا ایک ایسا امر ہوگا جو اس جماعت کے لئے سخت افسوس کا موجب ہوگا۔ لہذا باتفاق رائے جلسہ یہ امر قرار پایا۔ کہ ضروری ہے۔ کہ دارالامان میں ایک مدرسہ سرکاری تعلیم دینے کے لئے اور سرکاری قواعد کے موجب چلنے والا ہو تا مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ احمدی جماعت کے بچے یہاں رہ کر سچے احمدی بن کر دکھلاویں اور دنیا کے ساتھ دین میں بھی ترقی کریں چنانچہ اس کی عملی نظیریں اس وقت بھی موجود ہیں۔ کہ جو طالب علم یہاں سے انٹرنس پاس کر کے نکلے ہیں۔ وہ اپنی عملی زندگی میں اور اپنی دینی ترقی میں کالجوں میں ایک ایسا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ جو واعظ سے بڑھ کر کام دے رہا ہے۔ مگر اس ضرورت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ہی منتظمین مدرسہ کے توجہ دلانے پر کہ باوجودیکہ پانچ سال کے عرصہ میں جماعت چند ہزار سے دو تین لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ مگر تعداد طلباء میں ایسی ترقی نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ کسی قدر جماعت کی بے توجہی ہے ان امور کے پیش کرنے پر کل جماعت نے باتفاق اس ضرورت کو بھی تسلیم کیا۔ کہ کل کی کل جماعت اور ہر فرد واحد کا جو اپنے آپ کو اس جماعت میں سمجھتا ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو کسی دوسرے مدرسہ میں تعلیم نہ دیں۔ بلکہ کل کے کل اسی جگہ تعلیم کے لئے بھیجیں۔ کیونکہ جس صورت میں ضرورت قیام اس مدرسہ کی ہی ہے۔ کہ احمدی جماعت کا اپنا مدرسہ ہو۔ تو پھر اگر احمدی جماعت کل کی کل اپنے بچوں کو اس جگہ بھیجنے کے لئے تیار نہیں تو اصل غرض ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جس قدر حاضرین اس جلسہ میں موجود تھے۔ ان سب نے اس ضرورت کو تسلیم کر کے یہ عہد کیا کہ وہ اپنے بچوں کو اسی مدرسہ میں تعلیم کے لئے بھیجنے کا انتظام کریں گے۔ اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی ترغیب دیں گے۔ اور مجبور کریں گے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو انٹرنس تک تعلیم کے لئے اسی جگہ بھیجیں۔

قبل اس کے جو میں دوسری تجاویز کو بیان کروں میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہر قسم کے بچوں کے لئے جو یہاں آئیں گے۔ کیا انتظام سوچا گیا ہے۔ جو بچے بارہ سال کی عمر تک پہنچ گئے ہیں۔ وہ تو بورڈنگ ہوس میں زیر نگرانی دو سپرنٹنڈنٹوں کے رہیں گے۔ جیسا کہ آج کل انتظام ہے ہاں لڑکوں کی تعداد میں زیادتی کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ اور رکھے جا سکتے ہیں۔ چھوٹے بچے جو زیادہ خبرگیری اور زیادہ نگرانی کے محتاج ہیں۔ ان کے متعلق حسب حیثیت دو قسم کا انتظام کیا جاویگا۔ جن کے والدین اپنے بچوں کی پوری اور عمدہ نگرانی کے لئے کافی روپیہ دے سکتے۔ ان کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ان کی مدرسہ میں پڑھائی کے علاوہ ایک پرائیویٹ یعنی الگ نگران ان کا رکھا جاوے۔ ہر پانچ یا چھ بچوں پر ایک ایسا اتالیق موجود ہوگا۔ جس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر وقت ان بچوں کے ساتھ رہے اور ہر طرح پر ان کی خبرگیری اعلیٰ تعلیم کے لحاظ سے۔ صحت کے لحاظ سے کھانے کے لحاظ سے۔ نمازوں کے لحاظ سے۔ ورزش کے لحاظ سے۔ وہ ان کے لئے بطور ایک شفیق باپ کے ہوگا۔ اور ان کو باہر سوزوں اوقات میں سیر کے لئے بھی لیجائیگا۔ اور پڑھائی میں بھی ان کو مدد دیگا۔ یہ صورت ایسی ہوگی۔ جس پر والدین کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا اطمینان ہو۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ایسے آدمی جو اس طرح پر بچوں کو اپنے بچے سمجھ کر ان کی تعلیم اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اور عمدہ طور پر شروع سے ان کی تربیت کریں ہمیں ہمیشہ آ جایا کریں گے۔ چونکہ ایسا آدمی صرف ایک معقول تنخواہ پر مل سکتا ہے۔ اس لئے شروع میں کم از کم تین ایسے طالب علم ہونگے۔ تو یہ انتظام کیا جاویگا۔ ایسے بچوں کے لئے پانچ پانچ چھ چھ کے لئے مکان بھی الگ ہوگا۔ اور تین روپیہ فی بورڈر کے حساب سے معمولی اخراجات کے علاوہ فیس لی جاوے گی۔ دوسری قسم کے وہ چھوٹے بچے ہوں گے۔ جن کے والدین اس قدر فیس نہیں دے سکتے۔

ان سے معمولی فیس بورڈنگ ہوس کی لی جاوے گی۔ نگران کی نگرانی کا انتظام خاص کیا جاوے گا۔ یعنی ہر دس یا بارہ لڑکوں کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ ہوگا۔ جو ان کی صحت اور تربیت کا خیال رکھیگا۔ مگر ان کی تعلیم صرف معمولی مدرسہ کی تعلیم ہوگی۔ بڑی عمر کے بچوں کے لیے ایک وسیع بورڈنگ ہوس موجود ہے۔ جس کے قواعد پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ البتہ اس قدر اور بیان کر دینے کے قابل ہے کہ بعض احباب نے یہ کہا تھا۔ کہ غربا اور عموماً زمیندار اس قدر بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ سو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اول تو بورڈنگ ہوس میں دو یا تین قسم کا کھانا پکتا ہے۔ اور ہر ایک بورڈر کے لیے یہ امر اختیاری ہے۔ کہ وہ جس قدر خرچ دلیسکتا ہے۔ اسی قسم کا کھانا کھاوے۔ علاوہ ازیں ہم یہ بھی انتظام کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ بعض احباب کی خواہش تھی۔ کہ زمینداروں کے لیے بجائے نقدی کے بچوں کا خرچ آٹے۔ اور دال اور گھی کی صورت میں دینا آسان ہوتا ہے۔ سو جو احباب پسند کریں۔ وہ یہ انتظام کر سکتے ہیں۔ کہ اپنے بچوں کا خرچ مثلاً چھ ماہ یا سال کے آٹے یا دال اور گھی وغیرہ کی صورت میں یہاں بھیجدیا کریں۔ اس صورت میں ان کو خرچ خوراک کچھ نہ دینا پڑیگا۔ صرف زائد اخراجات مثل نائی وغیرہ اخراجات اور باورچیانہ اور دھوبی وغیرہ کے خرچ یا فیس باقی رہ جائے گی۔ یہ تجویز عموماً زراعت پیشہ احباب کے لیے بہت مفید ہو سکتی ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ ابتدائے سال ہے اور یہی وقت بچوں کے بھیجنے کا ہے۔ جن احباب کے بچے کسی مدرسہ میں تعلیم پاتے ہوں یا اگر تعلیم نہ پاتے ہوں۔ اور وہ انہیں تعلیم دینا چاہتے ہوں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ فی العزیز ماہ جنوری کے ختم ہونے سے پہلے ان کو اس جگہ تعلیم کے لیے بھیجدیں۔ ہمارے ملک میں ایک عجیب غلط خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم کے لیے خرچ دینے میں والدین اکثر تنگدلی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کی شادیوں وغیرہ کے وقت اسراف سے زیر بار ہوتے ہیں۔ سچ بات یہ ہے۔ کہ وہ وقت ان کی اپنی نمود کا ہوتا ہے۔ ورنہ اگر صرف اولاد کی بہتری منظور ہو۔ تو بیاہ کا فکر کریں نہ کریں۔ اول فکر عمدہ تعلیم کا ہونا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تعلیم کی غرض محض یہی نہیں کہ انٹرنس پاس کر کے نوکری کی تلاش میں لگ جاویں بلکہ ہر ایک انسان کے لیے کسی قدر تعلیم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور اسی لیے اس سال مدرسہ میں دوسری شاخ ایسی کھول لی گئی ہے۔ جس میں مروجہ تعلیم کو کم کر کے عربی اور دینیات کی تعلیم پر زور دیا جاوے گا۔ اور اس کے ساتھ طب سکھائی جاوے گی۔ یا کوئی اور پیشہ۔ مگر اس کے لیے ابھی کوئی انتظام نہیں۔ اگر جماعت کو اس طرف توجہ ہوئی۔ تو انشاء اللہ ایک دو سال میں سب انتظام خود بخود ہو جائے گا۔ جب ضرورت والے پیدا ہوتے ہیں۔ تو سامان بھی اللہ تعالیٰ ان کے لیے پیدا کر دیتا ہے۔ اگر قوم اس امر پر اتفاق کرے۔ کہ کل کے کل بچے قوم کے اسی جگہ تعلیم پاویں۔ خواہ وہ مروجہ سرکاری تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں اور خواہ اردو کی تعلیم کے ساتھ عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ تو مدرسہ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں ایک حیرت انگیز ترقی دکھائے گا۔ گذشتہ ایام جلسہ میں تو اکثر احباب نے اس قدر اس تجویز پر زور دیا تھا۔ کہ تمام کے کل بچے اسی جگہ تعلیم پاویں۔ کہ جو لوگ اپنے بچوں کے لیے یہاں نہ بھیجنے کی کوئی مجبوری بھی ثابت کریں۔ ان پر بھی لازم ہوگا۔ کہ جس قدر فیس مدرسہ کی کسی دوسری جگہ وہ دیتے ہیں۔ اسی قدر فیس اس مدرسہ میں بھی ادا کریں۔ چنانچہ ہمارے ایک معزز دوست نے اسی وقت اس پر عمل بھی کر دیا۔ اور اپنے بچوں کی فیس ماہوار اس سکول میں داخل کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ سوائے شاذ و نادر حالات کے کوئی امر اس راہ میں روک نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے احباب اپنے بچوں کو اسی جگہ تعلیم کے لیے بھیجیں۔

یہ امر بھی قابل تذکرہ ہے۔ کہ پچھلے سال کے اخراجات مدرسہ کے آٹھ ہزار روپے کے قریب ہیں۔ مگر اس سال کئی قسم کے زائد اخراجات کو مدنظر رکھ کر جو طلباء کے بڑھ جانے کی وجہ سے پیش آویں گے۔ اور نیز دیگر وجوہات کے سبب پندرہ ہزار روپیہ کا بجٹ ہمارے معزز احباب نے جو اسی جگہ جمع ہوئے تھے۔ تجویز کیا ہے۔ خرچ کے اس قدر بڑھ جانے کے کئی وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ مدرسہ کے سٹاف کو ضرورت زمانہ کے مطابق کرنے کے لیے ان کا ثبوت کرائے اور بعض ٹرینڈ مدرسین کو لینا ضروری سمجھا گیا۔ جو ایک بڑی وجہ معقول خرچ کے بڑھ جانے کی ہوئی ہے۔ پھر دوسری وجہ عمارت کی ہے۔ کیونکہ جس صورت میں کل جماعت کے بچوں نے اسی جگہ تعلیم حاصل کرنی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اس کے مطابق بورڈنگ ہوس کو بھی وسیع کیا جاوے۔ اور مدرسہ کی عمارت میں بھی توسیع کی ضرورت پیش آوے گی۔ تیسری ضرورت نئی شاخ دینیات کا کھلنا ہے۔ اور بھی بعض وجوہات ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہیں۔

اب میں ساری جماعت کو متوجہ کرتا ہوں۔ اور ہر ایک شہر کی جماعتوں کے اعلیٰ ارکان اور کارکن ممبران کی خدمت میں خاص طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ جس صورت میں اس مدرسہ کا قیام محض اس لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جماعت کے بچے اس جگہ تعلیم حاصل کریں۔ اور اس مدرسہ کو جماعت احمدی کی اہم ضروریات میں سے ایک ضرورت قرار دیا گیا ہے۔ تو اس ضرورت کو اب عملی طور پر تسلیم کرنا چاہیئے۔ زبان سے صرف اتنی بات کہدینے سے کہ اس مدرسہ کا قیام جماعت کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کچھ نہیں بنتا۔ اب عمل کا وقت ہے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے بچے سچے مخلص احمدی اور عملی زندگی میں دنیا کے لیے نمونہ ہوں تو ان کی عمروں کو ضائع نہ کریں۔ اس وقت آپ کے اہم فرائض میں سے جو اولاد کے متعلق ہیں یہ ہے۔ کہ آپ ان کی تعلیم اور تربیت کے اس پہلو کو اختیار کریں جس سے وہ آئندہ نسلوں کے لیے ہادی بنیں۔ اگر آپ نے ان فرائض کو اس حد تک محدود سمجھ لیا ہے۔ کہ آپ ان سے اس قدر محبت کریں کہ وہ آپ سے جدا نہ ہوں۔ تو آپ نے سخت غلطی کھائی ہے۔ ایک قوم جو اس وقت ہمہ تن دنیا میں مصروف اور دنیا پر جھکی ہوئی ہے۔ وہ بھی اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت کو اس قدر مقدم سمجھتے ہیں۔ کہ ایک ماں کو اپنے چھوٹے پیارے بچے کو تعلیم کی خاطر جدا کرنا کچھ بھی دل کو دشوار معلوم نہیں ہوتا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ اولاد سے ایسی محبت کرو۔ جس سے ان کی آئندہ زندگی سنورے۔ اور ایسی محبت نہ کرو جو ہمیشہ کے لیے ان کو تباہ کرنیوالی ہو۔ یہ تو وہ وقت تھا۔ کہ اگر یہاں دنیوی تعلیم کا کوئی انتظام نہ بھی ہوتا۔ تو بھی آپ لوگ اپنے بچوں کو اس جگہ بھیجتے۔ اور ان دنوں کو غنیمت سمجھو۔ کہ خدا کا برگزیدہ مسیح ابھی تمہارے درمیان ہے۔ وہ تمہارے بچے کیسے خوش قسمت ہوں گے۔ جو آئندہ یہ کہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے مسیح کے زیر سایہ ہو کر تعلیم پائی ہوئی ہے۔ اور اس کی مجلسوں میں اکثر بیٹھے ہیں۔ اور اس کی پر حکمت گفتگو اور کلام کو سنا۔ اور اس کے کامل نمونہ کو دیکھا ہے۔ دوستو میں سچ کہتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے صدق دل سے کہتا ہوں کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئیگا۔ پھر اس وقت تلاش کرو گے اور یہ عجیب اقبال موجود نہ ہوگا۔ یہ جو ہر قسم کی تم آسمان سے آئندہ نسلوں کو نصیب نہ ہوگا۔ پس خدا کی ان نعمتوں کا قدر کرو۔ اور سستی اور کاہلی اور جھوٹی محبتوں سے اپنی اولاد کی عمر کو ضائع مت کرو۔ اگر تم نے اولاد کو یہاں رکھ کر ان کو دین پر قربان کر دیا۔ تو وہ اولاد تمہارے لیے ابدی خوش قسمتی کا موجب ہوگی۔ ورنہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد کیسی نکلی اور کیا کام کیے۔ اپنی طرف سے کوشش کرو اور پوری سعی کرو۔ کہ تمہاری اولاد نیک کی صحبت میں رہے۔ پھر دل خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جس طرح چاہے ان کو چلاوے۔ اخیر میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ابتدائے سال ہے۔ اور یہی وقت ہے جو لڑکوں کو یہاں بھیجنا زیادہ مفید ہے۔ تاکہ شروع سال سے ان کی تعلیم ہمارے کورس کے موافق ہو۔ اور تاکہ ان کو دینی تعلیم کی کمی پوری کرنے کا کافی وقت ملے۔ نیز صاحب انسپکٹر کا معائنہ مدرسہ میں ماہ فروری کو ہوگا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس وقت تک احمدی جماعت کے تین چار سو لڑکے یہاں موجود ہوں۔ اس جماعت کی عمدہ حالت کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ دوسرے سوال کا جواب میں ایک حد تک دے گیا ہوں۔ یعنی واعظین اور مبلغین کی ایک جماعت پیدا کرنیکے لیے یہ مدرسہ کہاں تک کام دے سکتا ہے۔ اس کے لیے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ پنجم پرائمری تک تو تعلیم موجودہ رہے اس کے بعد دو شاخیں مدرسہ کی ہوں۔ ایک مروجہ تعلیم کی شاخ جس کے ساتھ لڑکوں کی استعداد کے موافق عربی اور دینیات کی تعلیم لازم ہوگی۔ اور دوسرے دینیات کی شاخ۔ اس دینیات کی شاخ کو ہم بہت ترقی دینا چاہتے ہیں۔ اور اس کے متعلق یہ تجویز ہے کہ اس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں۔ جو علوم دینیہ کو پورے طور پر حاصل کریں۔ اصول علم کلام سے پورے واقف ہوں اور عربی زبان میں اس قدر مہارت رکھتے ہوں کہ اس زبان میں لیکچر دے سکیں اور مضمون لکھ سکیں۔ پھر اس کے ساتھ دو صورتیں ہوں۔ جو لوگ صرف اس ملک کے لیے بطور واعظ تیار کیے جاویں۔ ان کو اس قدر عربی اور دینیات کی تعلیم کے ساتھ طب سکھائی جاوے۔ یا بعض اور پیشے اور سنسکرت وغیرہ زبانیں بھی سکھائی جاویں۔ اور جو لوگ بیرونی ممالک کے لیے تیار کیے جاویں گے۔ ان کو کوئی ایک یورپ کی زبان جیسے انگریزی یا فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ یا جو لوگ جاپان کی لیے تیار کیے جاتے ہوں ان کو جاپانی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن ان سب تجویزوں کی تکمیل کے لیے بہت سا وقت اور روپیہ اور کارکن آدمی درکار ہیں جنکی ہم خدا کے فضل سے یہ امید رکھتے ہیں کہ آہستہ آہستہ میسر آجاویں گے۔ اگر جماعت نے اس طرف پوری توجہ کی۔ تو یہ امور چنداں مشکل نہیں ہیں۔ بالفعل کام کو ہم نے شروع کر دیا ہے۔ یعنی اول جماعت دینیات کی کھولدی ہے مگر قوم کو دنوں میں ڈالی۔ اور وہ ہمہ تن اس مدرسہ کی اعانت مالی امداد سے اور کیا بچوں کے بھیجنے سے۔ تو امید کی جاتی

ہے کہ سال میں ہو جاوے۔ وہ توفیق اللہ باللہ۔ میں امید کرتا ہوں کہ میری یہ تحریر ضائع نہ جاوے گی۔ اور نیز وہ احباب جو جلسہ پر وعدہ کر گئے ہیں۔ اپنے وعدوں کو پورا فرمائیں گے اور دوسرے احباب کو بھی ایسے ہوں۔ جنکو کوئی خاص قسم کی سوال بچوں کے یہاں بھیجنے میں ہو۔ تو وہ بذریعہ خط و کتابت ایسے امور کو طے کر سکتے ہیں۔ اس معاملہ میں کل خط و کتابت بنام ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ہو۔

کشتہ جات و اعمال شگرف و نشست

دکلیس و عقد و قائم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھ کر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر **باوا شام گر صاحب ہیں**۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک عمر بھر کی سر توڑ محنت یوں ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و بکر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور ہزاروں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینجر کارخانہ مخزن الصحت و کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اوپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں۔ حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک

خواص قرآنی ۔ المسمی بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینوں کتابوں کو خریدار کو محصولڈاک و خرچ وی پی وغیرہ معاف ہے

مینجر کارخانہ مخزن الصحت و کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ۸ مجلد ۱۰ہ

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد عہ مجلد ۵ہ

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرہ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۴ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ تقطیعہا جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ملٹری سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ع۱۲ مجلد ل۱۳ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد ۱۳ (۱۱) **مفید عام** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریبا دو چند ہو گیا ہے قیمت عہ

(۱۲) **تشخیص الامراض** اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آ جاتے ہیں یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا نشان

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے ملاحظہ کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی ۔ ۸ر ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہفتہ میں اپنا رنگ دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ر ہے

سنون دندان ۔ تو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھوں میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت چھیتے ہوں بدبو آوے دانت میں لپ لیک معلوم ہوئے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں ۔ یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے نکما بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ حبوب ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں

اسی لئے

تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۱۵ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ

مینجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنے آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بمبہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھاپا گیا

رجسٹرڈ ایل نمبر ٦٧

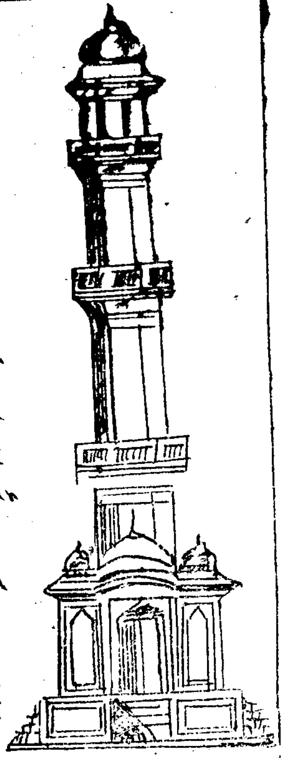

انَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

انه اوى القرية

الحکم

چہ گویم بانو کرانی جہاد رقادیان بینی | دوا برسی شفا بینی بخوش دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

تکیٔ قیمت سالانہ

نمبر ٢٦ | قادیان دار الامان مورخہ ٢٤ جولائی ١٩٠٦ء مطابق یکم جمادی الثانی | جلد (١٠)

فہرست مضامین

(١) کچھ اپنی نسبت - اور - اطلاع - صفحہ اوّل
(٢) ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کے نام کھلا خط - صفحہ ٢
(٣) اِنِّی مُهِينٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ صفحہ ٣
(٤) فرضیت جمعہ اور مچھیانوی مولوی ... صفحہ ٥ تا ٦
(٥) مخدوم الملت کی ایک تحریر ...... صفحہ ٦
(٦) متفرق نوسٹ .... صفحہ ٧
(٧) مشاهیر اسلام .... صفحہ ٨ - ٩
(٨) سچے مذہب کی پہچان -
(حضرت مسیح موعود) کا ایک تازہ خط بنام قاضی ... صاحب ایڈیٹر اخبار ... (بجنور) - روہیلکھنڈ } صفحہ ٩
(٩) مفرح والکشاد صفحہ ١٠
(١٠) اشتہارات صفحہ ١١ تا ١٢

کچھ اپنی نسبت

... ہے کہ سرپرستان الحکم کو یہ عادت ہوگئی ہے کہ جب تک میں انہیں اخبار کی بہتری اور توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہ دلاؤں وہ متوجہ نہیں ہوتے اور سال میں ایک دو مرتبہ اس فریاد و پکار کی بھی ضرورت پڑتی ہے اخبار کی عمدگی اسکی بروقت اشاعت اسکی کتابت - چھپوائی کاغذ اور دوسرے مراتب کا انحصار ہے - کارخانہ کی مالی حالت کے اطمینان بخش ہونے پر - اور یہ منحصر ہے اخبار کی کثرت اشاعت اور اس کے خریداروں کے بروقت چندہ ادا کرنے پر - جب تک یہ باتیں نہ ہوں اسوقت تک ... مہتمم اخبار کے ضروری اخراجات کی فکر میں سرگرداں رہے یا اسکی خوبیوں کے بڑھانے کی فکر میں -

مذہبی اور قومی اخباروں کے لئے اور بھی مشکلات ہوتے ہیں اسلئے کہ وہ ایک خاص دائرہ اور حلقہ کے اندر محدود ہوتے ہیں انکا موضوع خاص اور انکا مقصد مقرر - ایسی حالت میں اگر وہ قوم یا فرقہ جسکا کہ وہ اخبار ہے اس کی طرف پوری توجہ نہ کرے تو اس کی زندگی اور ... کا سوال پیش آجاتا ہے -

خدمت قوم کی اس پر مجھ کو ... بنایا ہے اور جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا کرتا رہیگا مگر میں یہ افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ کوئی سال الحکم پر ایسا نہیں گذرا کہ اسکے بقایا داروں کی فہرست میں ایک معقول رقم درج نہ ہو - اگر بقایا داران کی ... کی جاوے تو پھر الزام قائم کیا جاتا ہے کہ قوم کو بدنام کرتا ہے ... اگر اپنے آپ کو بقایا داران کے رحم پر چھوڑ دوں تو وہ پروا نہیں کرتے زبانی اگر پوچھا جاوے تو اخبار اور اس کے ایڈیٹر کی اسقدر تعریفیں کریں گے کہ حد نہیں لیکن جب قیمت ادا کا سوال آتا ہے تو ...

سخن درین است

سمجھکر خاموش ہو رہتے ہیں اسوقت تک اجرائے اخبار کی تاریخ سے لیکر کوئی تین ہزار روپیہ سے زیادہ کارخانہ کا بقایا ہے - اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کن مشکلات میں سے مجھے گذرنا پڑتا ہے - اگر خدا تعالےٰ کا فضل دستگیری اور پردہ پوشی نہ کرے تو کئی مرتبہ اخبار بند ہوگیا ہوتا -

اس لمبے عرصہ کے تجربہ نے مجھے اس نتیجہ پر پہونچایا ہے کہ آیندہ بلا وجہ معقول کبھی کسی کے نام اخبار بدون وصول قیمت پیشگی جاری نہ کیا جاوے اسلئے سرپرستان ...

مشکلات سرپرستان الحکم کی توجہ کو خصوصیت سے مبذول کرانا چاہتے ہیں - وہ الحکم کے لئے جدید خریدار بہم پہونچائیں کارخانہ الحکم کی کتابوں کے نکلوانے کی سعی کریں - اپنی واجب الادا قیمت بھیجیں - اور دوسروں سے بھجوائیں سودیشی تحریک کی وجہ سے کاغذ گراں ہوگیا ہے اور گراں ہی نہیں کمیاب ہوگیا ہے میں نے پچھلے دنوں چند احباب کو خاص طور پر متوجہ کیا تھا کہ وہ اس وقت مدد دیں تو ایک معقول ذخیرہ کاغذ کا کسی ولایتی کارخانہ سے خرید لیا جاوے مگر چند کے سوا متوجہ ہی نہ ہوئے اسوقت ٢٢×٢٩ کا سفید کاغذ بہت ہی کمیاب ہے اسلئے جس طرح سے ہوگا کام چلایا جائیگا - اور اگر کسی قسم کا کاغذ بھی اس سائز کا نہ ملا - تو پھر تبدیل تقطیع پر مجبور ہوں گا - بہرحال میری اس سرگذشت کے بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ

وہ احباب اپنے فرض کو سوچیں جنکے ذمہ مطبع کا بقایا چلا آتا ہے اور پھر وہ اسپر مزید ظلم یہ کرتے ہیں کہ قیمت طلب پیکٹ واپس کرکے دوہرا نقصان پہونچاتے ہیں وہ

ہے - ١٤ جولائی ١٩٠٦ء کا پرچہ ایسے بقایا داران کے نام وی پی کیا جاویگا - اگر اس مرتبہ بھی واپس کیا تو پھر پرچہ بند کرکے بزرگان ملت کے واسطے بقایا وصول کرلیا جاویگا -

والسلام
خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر و مالک الحکم قادیان

اطلاع

اکثر بھائی ایڈیٹر الحکم کو خرید مکانات کے متعلق لکھتے ہیں انہیں واضح رہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے مکان کے اردگرد کوئی مکان سردست فروختنی موجود نہیں - البتہ یہ تجویز ہے کہ باہر زمین کا ایک وسیع قطعہ خرید کر مکانات بنائے جاویں - پس جو بھائی ایسا کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

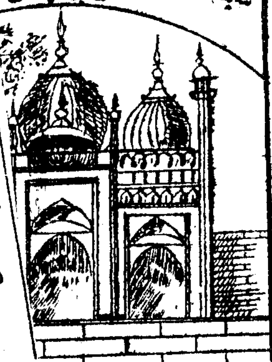

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۴ — نمبر ۴

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش گامد ملستان	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــــہ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } عہ
معاونین درجہ دوم جن کو عہ۲ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ
معاونین درجہ سوم سے تمام قیمت پیشگی عہ۳
عام قیمت البدر سے فی پرچہ - ۲ر
جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب البدل جائے گی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسیدند اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے مینیجر

لوکل ٹکٹ افریقہ عہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
مقتدائے قول او در جاں ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد خشم خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیابی بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسے وعدی نزول عالیجناب — نزد ما کفر است سخت آں ارتیاب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر

حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۔۱۔ نظم شرائط بیعت
صفحہ ۔۲۔ خدا کی تازہ وحی ۔ ڈائری۔
صفحہ ۔۳۔ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے
صفحہ ۔۴و۵۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۔۶۔ انصار بدر ۔ المفتی ۔ اخبار کی بہتری کی تجاویز
صفحہ ۔۷۔ ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیۃ
صفحہ ۸و۹و۱۰ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم
صفحہ ۔۱۱۔ عام اخبار ۔ مرثیہ دربارہ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم
صفحہ ۔۱۲۔ اشتہارات

بدر مسیح

۳۰ ۔ ذوالقعدہ ۱۳۲۳ھ ۔ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء کی سیر میں سنایا۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین وتری الارض یومئذ خامدۃ مصفرۃ۔

اُس دن آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائے گا۔ یعنی آسمان ایک دخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کرے گا۔ اور تو زمین کو دیکھے گا۔ کہ ایک مردہ سی ہو گئی ہے۔ اور راکھ کی طرح بن گئی ہے۔ اور اس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے۔

۲۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ تاتی السماء بدخان مبین

۲۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین

القول الطیب

فرمایا۔ خدا تعالیٰ ایک وحدت چاہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کو بے جا رنج دیتا ہے۔ جھوٹ خیانت یا غیبت میں حصہ لیتا ہے۔ وہ اس وحدت کا دشمن ہے۔

۲۲۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے اپنی تحریر کردہ پہلے سیپارہ کی تفسیر (جو میرٹھ میں چھپ رہی ہے) کا ایک حصہ سیر میں حضرت کی خدمت سنایا۔ معجزات کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا۔

علوم طبعی ہمیشہ ایک رنگ پر نہیں رہتے۔ مگر خدا تعالیٰ کا کلام ہمیشہ سچا ہے۔ پہلے طبعی والوں کا خیال تھا۔ کہ آسمان گردش کرتا ہے۔ اور زمین متحرک ہے۔ اب طبعی والوں کا خیال ہے۔ کہ زمین حرکت کرتی ہے۔ دن بدن کی تحقیقات کا نتیجہ کچھ اور ہی نکلتا چلا آتا ہے۔ ایک بات کو خدائی قول جان کر اس پر پختہ ہو جانا درست نہیں ہے۔ ہر ایک شے کے اصل سبب کو انسان پہنچ نہیں سکتا۔ صرف اس بات پر معجزات کا انکار کرنا کہ یہ بات ہم نے کبھی ہوتے نہیں دیکھی جائز نہ ہو گا۔ انسان قدرت کے سارے قوانین کا علم نہیں ہے۔

فرمایا۔ کہ صرف بدی کو ترک کرنا کوئی درجہ نہیں رکھتا اس کے بالمقابل نیکی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ ایک دوست کے ہاں دعوت کیواسطے گیا۔ اس دوست نے بہت پر تکلف دعوت پکائی اور ہر طرح سے اس کی خاطر کی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوا۔ تو کہنے لگا۔ کہ آپ نے میرے واسطے بہت تکلیف اٹھائی۔ اور عمدہ کھانا کھلایا۔ مگر میں نے بھی آپ پر ایک بھاری احسان کیا۔ میزبان نے کہا۔ کہ آپ بیان فرمائیں۔ تاکہ اور بھی زیادہ آپ کا مشکور اور ممنون احسان ہو جاؤں تب اس نے کہا۔ کہ جب آپ گھر میں نہ تھے۔ اور میں یہاں اکیلا تھا۔ اگر اس وقت میں آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا۔ تو آپ کا کئی ہزار روپے کا مکان اور اسباب سب جل کر راکھ ہو جاتا۔

اس شخص نے ترک بدی پر فخر کیا۔ لیکن اس مثال سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ترک بدی میں کوئی عمدگی اور فخر نہیں۔

عید الضحیٰ اور مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی پرانی اور نئی ضروریات پر گذشتہ ہفتہ کے پرچہ میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اور اب اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں چونکہ عید الضحیٰ کے دن بہت قریب آتے ہیں۔ اس واسطے آپ کو مدرسہ کی امداد کے واسطے عید فنڈ کے چندہ اور مساکین مدرسہ کے واسطے کھال قربانی کی رقم حسب معمول جمع کرنے کے لیے یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ ہر ایک ضلع کی کمیٹی کے واسطے ضروری ہے کہ وہ ہر ایک گاؤں میں اس کام کے واسطے آدمی مقرر کر دے تاکہ مدرسہ کی ضروریات کے واسطے کافی رقم جمع ہو جائے۔

۱۵۔ فروری کو مدرسہ کا معائنہ جناب انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرتسر معہ اپنے ایک نائب کے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ کریں گے۔ شاخ دینیات کھولی جا چکی ہے۔ جس کے واسطے مدرس بھی علیحدہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور طلباء کے واسطے وظائف بھی مقرر کئے گئے ہیں۔ مدرسہ کی عمارت میں بھی بہت سی توسیع کی ضرورت ہے۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت

آج کل بہ سبب دوران سر عموماً اچھی نہیں رہتی بالعموم صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لیجاتے ہیں لیکن کسی کسی دن بہ سبب زیادہ دوران سر کے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ ہوتا ہے

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب چند ضروری تصانیف کے لکھنے میں مصروف ہیں۔ اور معہ اپنے دو فرزندوں کے اس جگہ دارالامان میں فروکش ہیں۔

اختیار الاسلام

حصہ چہارم

اختیار الاسلام حصہ چہارم بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ عبد الغفور مرتد عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپکر شائع ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت اور قبولیت ڈالی ہے کہ ہمارے مخالفین بھی خوبی کلام اور عمدگی جواب پر عش عش کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ تہذیب الاسلام کے کئی جواب نکلے ہیں۔ مگر مرحبا کا تاج تعلیم الاسلام پر ہی ہے ۔۔ خدا مرزا صاحب کو زندہ رکھے جن کے دبستان سے ایسے ایسے ۔۔۔ فیضان حاصل کر رہے ہیں اور آریوں کی گندگی اور مساوس سے ہمیں بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آویں

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود - ۲۷ - دسمبر ۱۹۰۶ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے۔ اور زیادہ بول نہیں سکتا۔ ایک ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی سب عملی حالت۔ مثلاً نماز۔ اور روزہ اور زکواۃ اور حج وہی ہے سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی۔ کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔ لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں کے درمیان ایسی داخل ہو گئی ہیں۔ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ وفات مسیح کا مسئلہ اس زمانہ میں حیات اسلام کے واسطے ضروری ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ بے شک ہر بات پر قادر ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسے امور کے سخت مخالف ہے۔ جو دین کو ضرر پہنچانے والے ہوں۔ حیات مسیح کا مسئلہ اوائل میں صرف ایک غلطی تھی۔ مگر آج کل وہ ایک **اژدہا** ہے۔ جب عیسائیوں کا خروج زور سے ہوا اور انہوں نے مسیح کی زندگی کو ایک قوی دلیل اس کی خدائی کے واسطے پکڑی۔ اور کہا۔ کہ اگر کوئی دوسرا انسان ایسا کر سکتا ہے۔ تو آدم سے لے کر آج تک اس کی کوئی نظیر پیش کرو۔ اور درحقیقت اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ جو عیسائی کہتے ہیں۔ کہ وہ زندہ آسمان پر چلا گیا اور عرش پر بیٹھا ہے۔ تو اسلام کے واسطے ایک ماتم کا دن ہوتا اسلام توحید کے واسطے آیا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی کمزوری باقی رہے۔ خدا تعالےٰ واحد لاشریک ہے۔ اگر کسی دوسرے کو خصوصیت دی جاوے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کی شان میں فرق لاتا ہے اس بات سے دھوکا نہ کھاؤ۔ جو لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ کیا خدا قادر نہیں۔ خدا تعالیٰ بے شک قادر ہے۔ لیکن تمام جہان میں سے کسی ایک شخص کو بعض وجوہ کی خصوصیت دینا جو دوسروں کے واسطے نہیں۔ ایک صریح شرک ہے۔ اور ایسے شخص کو گویا شریک الباری ٹھہرانا ہے۔ جو مسلمان اس زمانہ میں یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ کہ عیسےٰ اب تک زندہ چلا آتا ہے۔ وہ اسلام کے اندرونی دشمن اور اسلام کے واسطے **مار آستین** ہیں۔

توفی کے لفظ کے۔ معنے جب تمام جہان کے انسانوں کے واسطے موت کے ہیں۔ جب خود ائمہ اسلام تمام قوموں کی لغات میں اس لفظ کے معنے موت کے ہیں۔ تو پھر مسیح کے واسطے کیا خصوصیت ہے۔ کہ صرف ایک انسان کے واسطے اس لفظ کے معنے اور ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک موٹی بات ہے اور یہ مسئلہ دراصل ایسا بڑا نہیں ہے۔ کہ اس کے واسطے کسی عظیم الشان مجدد کی ضرورت ہوتی۔ یہی لفظ توفی کا جب کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بولا جاتا ہے۔ تو اس کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں لئے جاتے۔ حالانکہ **اگر کوئی نبی زندہ ہے۔ تو ہمارے نبی کریم** صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ہی ہیں۔ بعض اکابر نے **حیات النبی** پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور ہمارے پاس آں حضرت کی حیات کا ثبوت بھی موجود ہے۔ کیونکہ زندہ نبی وہ ہے۔ جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ جاری ہوں۔ سو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو کبھی ضائع نہیں کیا۔ ہر صدی کے سر پر وہ ایسے آدمی بھیجتا رہا ہے۔ جو مناسب حال اصلاح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ محافظت کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے۔ کہ مجدد پیدا ہوتے رہیں گے جب ایک صدی گذر جاتی ہے۔ اور پہلی نسل اٹھ جاتی ہے۔ اور پچھلے علماء حافظ۔ اولیاء اور ابدال فوت ہو جاتے ہیں۔ تو دین کو تازہ رکھنے کے لیے خدا تعالےٰ اپنی طرف سے نئے آدمی پیدا کرتا ہے۔ ہر صدی کے سر پر ایسے مجدد پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو غلطیوں اور بدعات اور سستیوں اور غفلتوں کو ان کے ذریعہ سے دور کیا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو ملی ہے۔ اور یہی آپ کی حیات پر دلالت کرتی ہے۔ آں حضرتؐ کی برکات کے تاثیر ایسے تھے۔ کہ صحابہ نے جانیں دے دیں۔ اور آج تک لوگ ان برکات سے فیوض حاصل کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسےٰ کی تاثیر کا یہ حال تھا۔ کہ ان کے سامنے ایک شاگرد نے تیس روپیہ لے کر پکڑوا دیا۔ اور دوسرے نے جو سب سے اول نمبر کا حواری تھا۔ منہ پر تین دفعہ لعنت ایسے نازک وقت میں کی۔ پھر یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر اور برکات اور قوت قدسی کا نتیجہ ہے۔ کہ قرآن شریف کی اس قدر حفاظت ہوئی۔ ہر زمانہ میں اور ہر ایک میں ہزاروں لوگ قرآن شریف کو یاد کرتے ہیں۔ اور سناتے ہیں۔ برخلاف اس کے انجیل کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ سچی انجیل کون سی ہے۔ اور جھوٹی انجیل کون سی ہے۔ پھر یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ حضرت عیسےٰ کی حیات کے عقیدہ نے آج تک دنیا میں کیا بنایا ہے۔ اور کیا فائدہ بنی آدم کو پہنچایا ہے۔ سوائے اس کے کہ ۲۰ کروڑ انسان مردہ پرست بن گیا۔ پس پہلوں نے اگر وفات مسیح کے مسئلہ میں اجتہادی غلطی کھائی۔ تب بھی ان کو ثواب ہے۔ کیونکہ مجتہد کے متعلق لکھا ہے۔ کہ **قد یخطی و یصیب**۔ کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب۔ مشیت الٰہی نے ان سے جو کچھ کرایا۔ سو کرایا اس میں بھی اسرار الٰہی تھے۔ خدا نے ایک معاملہ ان سے مخفی رکھا۔ اور وہ غفلت میں رہے۔ خدا جب چاہتا ہے۔ ایک بھید کو مخفی کرتا ہے۔ جب چاہتا ہے۔ ظاہر کر دیتا ہے۔ اب اس زمانہ کے لوگوں پر خدا تعالیٰ نے اس مسئلہ کی حقیقت کھول دی ہے۔ اس وقت اسلام تنزل کی حالت میں ہے۔ اور روز بروز عیسویت کا شکار ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ہی مسائل روز بروز لوگوں کے کانوں میں پھونک پھونک کر وہ ان کو برگشتہ کر دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں چاہا ہے۔ کہ لوگوں کو متنبہ کر دے۔ ایک عیسائی سے پوچھنا چاہیئے اگر سب لوگ مل کر یہ عقیدہ قائم کر لیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی کہ **عیسائیت دنیا سے نابود ہو جائے گی**۔ تعجب ہے کہ عیسائی تو مسلمانوں کی گردن کاٹنے کے واسطے یہ ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اور مسلمان بھی اپنی گردنیں کٹوانے کے واسطے ان کی امداد میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں ان کی مثال یہی ہوتی ہے۔ کہ ؎

یکے بر سر شاخ و بن مے برید

سو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ کہ اس غلطی کو دور کرے۔ لیکن اس سلسلہ کو قائم کر کے اللہ تعالیٰ اور بہت سی غلطیوں کو دور کرنا چاہتا ہے اس وقت **توحید صرف زبان پر** رہ گئی ہے۔ سچا موحد کوئی نظر نہیں آتا۔ ہر ایک دل دنیا کی محبت میں غرق ہو رہا ہے۔ کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام کہا جاتا ہے۔ تو وہ سوچ بچار میں پڑ جاتا ہے۔ اس وقت دین غریب **بے کس و یتیم** ہو رہا ہے۔ یہ کلمہ نہایت موزوں سچا اور بابرکت ہے۔ کہ **حب الدنیا راس کل خطیئۃ** دنیا کی محبت ہر بدی کی ابتدا ہے۔ اکثر لوگ دنیا کی محبت کے سبب ہلاک ہو رہے ہیں۔ ورنہ وہ جانتے ہیں۔ کہ جس مذہب و طریقہ کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ اچھا نہیں۔ اکثر ہندو اور آریہ دل سے جانتے ہیں۔ کہ ان کے اصول اور فروع اچھے نہیں ہیں۔ ہزاروں عیسائی بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ عیسےٰ ایک انسان تھا اور وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن دنیا کی محبت ہے۔ جو انہیں کچھ کرنے نہیں دیتی۔ اور زیادہ تر عیسویت کی امداد میں عورتیں ہیں جو جاہل ہیں۔ کہ شرک عورت سے ہی شروع ہوا ہے۔ اور عورتوں کے ساتھ ہی اس کا قیام ہے۔ یورپ کے عالم اور فاضل لوگ اس کے قائل نہیں رہے۔ اور درحقیقت عیسوی مذہب ہی ایسا ہے کہ فطرت انسانی اس کو دھکے دیتی ہے فطرت اس کو مان ہی نہیں سکتی۔ اگر درمیان میں دنیا کا تعلق اور محبت نہ ہوتی۔ تو ان کا ایک گروہ کثیر آج ہی مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ مدت تک بظاہر عیسائی رہ کر بالآخر مرتے وقت یہ وصیت کر جاتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور ہماری تجہیز و تکفین اسلام کے مطابق ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بدر منیر

۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تأخر

تاکہ خدا تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب کو غفر کرے۔ اس آئیت شریف کا حوالہ دے کر نبیوں کو گنہگار ٹہرانے اور ثابت کرنے کے لئے بہت ہو کے پیاسے اس زمانہ کے عیسائی لوگ جو حملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر کیا کرتے ہیں۔ اس کے دو جواب اوپر دئے جا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ انہیں آیات پر اور اسی مضمون پر ایک عظیم الشان جلسہ میں بشپ لیفرائے کے ساتھ میرا مباحثہ ۱۹۰۰ء میں ہوا تھا جس کا سننا اکثر ناظرین کے واسطے نہائت دلچسپی کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اس واسطے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ مختصر الفاظ میں اس مباحثہ کو اس جگہ درج کر دیا جاوے۔

معصوم نبی

اور

بشپ صاحب

ماہ مئی سنہ ۱۹۰۰ء میں جب کہ میں دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازمت کے سبب لاہور میں قیام پذیر تھا۔ اور مخدومی مکرمی حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے ساتھ ایک مکان بیرون شہر میں رہا کرتا تھا۔ تو ایک دن ہم نے اچانک سنا۔ کہ پادری لیفرائے صاحب نے تمام مسلمانوں کو دعوت کر کے ایک لیکچر دینے کا اشتہار دیا ہے۔ جو کہ انارکلی میں فورمن چیپل میں ہوگا۔ اور جس کا مضمون ہوگا۔ **معصوم نبی** + لیفرائے صاحب اب تک بھی لاہور کے **بشپ** اور پنجاب کے تمام پادریوں کے افسر یعنی **لارڈ پادری صاحب** ہیں۔ اس جلسہ کی خبر سنکر شام کے وقت میں مقام جلسہ پر گیا۔ وہاں لوگ نہائت کثرت کے ساتھ پہلے سے جمع تھے۔ کیونکہ لیکچر دینے والے صاحب بہت مشہور اور عیسائیوں میں ایک مانے ہوئے جید عالم اور مناظرہ و مباحثہ میں بہت مشق رکھنے والے **لارڈ پادری** صاحب تھے۔ اور بالمقابل تمام مولوی صاحبان کو بلایا گیا تھا۔ ہماری جماعت احمدیہ کے چند آدمی بھی موجود تھے۔ مگر ہم میں سے کوئی اس امر کے واسطے طیار ہو کر نہ آیا تھا۔ کہ پادری صاحب کے بالمقابل کھڑا ہو۔ اور یہ بھی خیال تھا۔ کہ وہ جگہ کئی ایک اسلامی انجمنوں کا مرکز ہے۔ جنہوں نے مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنا اپنا فرض قرار دیا ہوا ہے۔ اور بہت سے مولوی جمع تھے۔ وہ صاحبان خود جواب دے دیں گے۔ ہماری جماعت بہی قلیل تھی لیکن اثنائے گفتگو میں مخدومی جناب مولوی عبید اللہ صاحب نے عصمت انبیاء پر چند کلمات فرمائے۔ اور عصمت کے لفظ کو قرآن شریف میں **واللہ یعصمك من الناس** کی طرف اشارہ کیا۔ خیر یہ باتیں سرسری طور پر ہوگئیں۔ اور لیکچر کا وقت قریب ہونے کے سبب ہم لوگ چیپل ہال کو **چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں لارڈ پادری صاحب** بمعہ چند عیسائی انگریزوں اور دیسیوں کے تشریف لائے۔ لوگ بہت کثرت سے جمع ہو چکے تھے۔ کئی ہزار آدمی موجود تہا بنچوں اور گیلریوں کے سوائے بہت سے لوگ زمین پر اور چبوترے پر بیٹھے تھے۔ یا نیچے کھڑے تھے۔ اس قدر آدمی کثرت سے جمع ہو گئے تھے۔ کہ بالآخر باہر کا دروازہ بند کر دیا گیا تہا۔ بشپ صاحب نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ قرآن شریف کی آیات اور احادیث پڑھ پڑھ کر یہ ثابت کرنا شروع کیا۔ کہ تمام انبیاء گنہگار تھے۔ ان کا دعوے تھا۔ کہ میں ہر ایک بات قرآن شریف سے ثابت کروں گا۔ چنانچہ آدم کا ذکر کیا۔ کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ **فعصیٰ آدم**۔ پس آدم نے گناہ کیا ایسا ہی حضرت موسےٰ کا ذکر کیا۔ اور دوسرے انبیاء کا ذکر کیا۔ اور بالآخر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ اور ایک تو قرآن شریف کی یہی آیت پڑھی۔ جو اوپر لکھی ہے اور ایک یہ آیت پڑہی۔ **واستغفر لذنبك وللمومنین والمومنٰت**۔ اور ایک حدیث پڑہی۔ کہ مریم اور اس کے بیٹے کے سوائے باقی سب کی ولادت میں شیطان کا حصہ ہے۔ اور پھر کہا کہ دیکھو تمام انبیاء کے متعلق یہ بیان ہے۔ کہ انہوں نے گناہ کیا تھا۔ خواہ وہ گناہ بعد میں معاف ہی ہو گیا ہو۔ تاہم کیا تو تہا لیکن ہمارے یسوع کے متعلق کہیں یہ لفظ نہیں۔ کہ اس نے کوئی گناہ کیا۔ اور انجیل میں بھی لکھا ہے۔ کہ وہ نور تھا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ دنیا میں اگر کوئی معصوم ہے۔ تو صرف یسوع مسیح ہے۔ باقی سب گنہگار ہیں۔ پس بہائیو ہم کس کو اپنا شفیع بنائیں۔ کیا اس کو جو گنہگار ہے۔ یا اس کو جو بے گناہ ہے۔

بشپ صاحب نے اس تقریر پر قریب دو گھنٹے کے خرچ کئے۔ درمیان میں حدیث کے موقعہ پر بعض مسلمان بولے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ یا صحیح الفاظ اس طرح سے نہیں ہیں مگر بشپ صاحب نے درمیان میں بولنے سے لوگوں کو منع کیا اور کہا کہ بعد میں پندرہ منٹ اس بات کے واسطے رکھے گئے ہیں۔

چونکہ عاجز کو پادریوں کے ساتھ ملنے اور گفتگو کرنے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ کرنے کا بہت موقع ملتا رہا ہے۔ اس واسطے میں بشپ صاحب کے ابتدائے تقریر ہی سے سمجھ گیا تہا۔ کہ یہ دجل کا جال کہاں سے پھیلنا شروع ہوا ہے۔ اور کہاں تک اس کا اثر جائے گا۔ تھوڑے ہی الفاظ سے میں جان گیا۔ کہ بشپ صاحب کہاں سے شروع ہوئے۔ اور کہاں پہنچیں گے میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ حملہ نادان لوگوں کے ایمان پر نہائت سخت ہے۔ لیکن دوسری طرف جب میں نے تکا۔ تو مولوی ملانوں اور انجمن کے بزرگوں میں سے کسی کو میں نے نہ پایا۔ کہ وہ اس وقت کافی جواب دے سکے گا۔ اس خیال نے میرے دل پر ایک بڑا بھاری بوجھ رکھدیا۔ اور دین محمدی کی حمائت نے میرے خون کو جوش دیا۔ میرے پاس اس وقت کوئی کتاب نہ تہی۔ اور نہ کتاب کے دیکھنے کا وقت تہا۔ نہ میں اپنے بزرگ مولویوں کو اور اپنے مرشد ہادی کو جو کسر صلیب کے واسطے مبعوث ہو کر آیا ہے۔ اس وقت اطلاع کر سکتا تہا۔ کہ وہ آوے اور دیکھے۔ کہ نبیوں کے سردار پاکوں کے پاک۔ راستبازوں کے راستباز کو گناہگار اور خطاکار ثابت کرنے کے واسطے کس قدر کوشش کی جا رہی ہے۔ سب طرف میں نے اسلام کو گھرا ہوا پایا۔ اور اس کا کوئی شہسوار میدان کے اندر میں نہ دیکھتا تہا۔ تب میں نے سوچا۔ کہ اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ کیونکہ سب سے دور ہیں۔ پر خدا بہت نزدیک ہے۔ تب میں اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قیام کے واسطے دردناک ہو کر اپنے خدا سے دعا مانگنے لگا۔ اور دو گھنٹہ تک کہ پادری صاحب نے لیکچر دیا۔ میں دعا کرنے اور درود شریف کو پڑھنے میں جوش اور درد کے ساتھ مصروف رہا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت کا نزول مجھ پر کیا۔ اور آئیت **واللہ یعصمك من الناس** کے ایک معنے میرے دل پر نازل فرمائے۔ اور میرے سینہ کو ایک انشراح عطا فرمایا۔ اور سارے بوجھ کو میرے اوپر سے اتار دیا۔ اور مجھے ایک ہمت اور شجاعت عطا کی۔ کہ میں خود اس میدان میں نکلوں۔ تب فریق مخالف کے دلائل مجھے بہت ہی حقیر نظر آئے اور کسی کا رعب تو پہلے ہی سے میرے دل پر نہ تہا۔ پس میں طیار ہو گیا۔ کہ بشپ صاحب کے بیٹھتے ہی میں کھڑا ہو کر اپنی تقریر شروع کروں۔ اور اسلام کی حمائت کروں۔ اور خدا کے حبیب کی عزت کو اس میدان میں قائم رکہوں۔

چنانچہ جیسے ہی بشپ صاحب بیٹھ گئے۔ میں کھڑا ہو گیا سب سے پہلے میں نے لارڈ پادری کو اس طرح توجہ دلائی۔ کہ جیسا کہ انہوں نے خود مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے اپنی تقریر سنائی ہے۔ ایسا ہی میں امید کرتا ہوں۔ کہ پادری صاحب مسلمانوں کو بھی موقعہ دیں گے۔ کہ ان کی تقریریں سنیں۔ (اس سے میرا منشاء یہ تہا۔ کہ آئندہ کوئی عظیم الشان جلسہ کیا جاوے۔ جس میں مسلمانوں کو بھی ایسا دو چار گھنٹہ تقریر کرنے کا موقعہ ہو۔ چنانچہ بعد میں بشپ صاحب کو ایسے جلسہ کے واسطے حضرت مسیح کی طرف سے مدعو

کیا گیا تھا۔ مگر آپ نے نہ مانا۔ اس کا مفصل ذکر اپنے موقعہ پر ہوگا) - پھر میں نے کہا کہ لارڈ پادری صاحب نے دو گھنٹہ تک تقریر فرمائی ہے۔ اور ہمارے واسطے صرف پندرہ منٹ ہیں۔ اتنی لمبی تقریر کا جواب ایسے تھوڑے وقت میں مفصل نہیں ہو سکتا۔ پس میں ایک **مختصر بات** کرتا ہوں۔ جس سے بہت جلد فیصلہ ہوجاوے۔ لارڈ پادری صاحب نے بہت سے انبیاء کا ذکر کیا ہے۔ اور دلائل میں قرآن و احادیث کو لیا ہے۔ حدیث کے متعلق ابھی ایک مسلمان نے اعتراض کیا تھا کہ یہ صحیح نہیں۔ پس یہ بھی ایک بحث طلب امر ہو گیا۔ اس واسطے دلائل میں سے سردست قرآن شریف ہی کو میں رکھتا ہوں۔ جو سب مسائل کا اصل ہے۔ پھر انبیاء میں سے لارڈ پادری صاحب نے آدم سے لے۔ داؤد علیہم السلام بہت کا ذکر کیا ہے۔ اور بالآخر حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ پہلے تمام انبیاء آپ کے اور ہمارے مشترک ہیں۔ سب کو آپ بھی نبی مانتے ہیں۔ اور ہم بھی نبی مانتے ہیں۔ معصوم تھے یا غیر معصوم تھے۔ آپ کے بھی بزرگ تھے اور ہمارے بھی۔ اور وقت تنگ ہے اس واسطے اُن کے ذکر کی بھی ضرورت نہیں باقی رہی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو آپ نبی نہیں مانتے اور ہم ان کو تمام نبیوں کا سردار مانتے ہیں۔ اور عیسائی لوگ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔ اصل جھگڑا آپ کے اور ہمارے درمیان آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہے۔ پس چونکہ وقت بھی تنگ ہے۔ اور اصل مطلب مباحثہ کا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت ہی ہے۔ اس واسطے میں باقی تمام باتوں کو چھوڑ کر اصل مرکز پر گفتگو کرتا ہوں۔ اور اسی قرآن شریف کو لیتا ہوں۔ جسے بشپ صاحب نے دلائل کے واسطے پیش کیا ہے۔

سو واضح ہو۔ کہ قرآن شریف کی آیات کو پیش کرنے کے وقت بشپ صاحب کو ایک غلطی لگی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بشپ صاحب زبان عربی سے ناآشنا ہیں۔ (گو بشپ صاحب کا یہ دعوےٰ تھا۔ کہ میں عربی جانتا ہوں۔ لیکن ان کی عربی دانی ایسی ہی تھی۔ جیسے کہ عموماً انگریزوں کی ہوا کرتی ہے۔ یہاں تک بشپ صاحب مجلس میں قرآن شریف کی سادہ عبارت بھی پڑھنے کی جرأت نہ کر سکے تھے۔ صرف ترجمہ ہی پڑھ دیا تھا۔ اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ بشپ صاحب کی عربی دانی کا جو رعب حاضرین پر ہو۔ اس کو بھی دور کر دیا جائے) قرآن شریف کی ان آیات میں دو الفاظ قابل غور ہیں۔ ذنب اور غفر۔ ان لفظوں کے اگر صحیح معنے کر دئے جاویں۔ تو سب معاملہ طے ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلی غلطی جو بشپ صاحب نے کی۔ وہ لفظ ذنب کے ترجمہ کرنے میں ہے۔ عربی ایک وسیع زبان ہے۔ اور جیسا کہ انگریزی میں Synonyms ہوتے ہیں۔ یعنی مترادف الفاظ جو بظاہر ہم معنے ہوتے ہیں۔ لیکن دراصل ان کے معانی میں بہت فرق ہوتا ہے۔ ایسا ہی عربی میں بھی الفاظ ہوتے ہیں۔ عربی میں اس مفہوم کے واسطے بہت سے الفاظ ہیں۔ مثلاً **جرام۔ جناح۔ اثم۔ خطا۔ ذنب** وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ اُردو ایک محدود زبان ہے۔ اس واسطے اس زبان میں ہر مفہوم کے واسطے جدا جدا الفاظ نہیں ہیں۔ گناہ کا ٹھیک ترجمہ عربی میں جناح ہے۔ اور غالباً یہی جناح کا لفظ بگڑ کر رفتہ رفتہ فارسی زبان میں گناہ بن گیا ہے۔ ایسا ہی جرام کا لفظ ہے۔ جس کے معنے حد سے قطع تعلق کرنے کے ہیں۔ یہ الفاظ جرام اور جناح کبھی قرآن شریف میں یا حدیث میں ہمارے نبی کیا کسی نبی کے متعلق بھی نہیں آئے۔ کبھی کسی نبی سے جرام یا جناح (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں ہوا۔ البتہ ذنب کا لفظ آیا ہے۔ سو ذنب کے معنے اس جگہ گناہ کے نہیں ہیں۔ بلکہ ذنب صرف ایک کمزوری کو کہتے ہیں۔ جو بشری تقاضا ہے۔ کہ بشر کمزور ہوتا ہے۔ وہ آخر انسان ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ایسے اُمور جو انسانی کمزوری کا نتیجہ ہوں۔ کسی نبی سے بھی صادر ہوں۔ لیکن یہ باتیں الٰہی ناراضگی کا موجب نہیں ہیں۔ اور اس واسطے گناہ کے ذیل میں ان کو شامل نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ تو ذنب کا لفظ ہے۔ جس کے مفہوم اور معنے میں بشپ صاحب نے دھوکا کھایا۔ اب میں دوسرا لفظ **غفر** کا لیتا ہوں۔ غفر کے معنے ہیں ڈھانکنا۔ پردہ کرنا۔ بچانا۔ جیسے کہ **مغفر** سپاہی کے سر کے خود کو کہتے ہیں۔ کیونکہ مغفر سپاہی کے سر کو تلوار کی زد سے بچاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا آن حضرت کو یہ کہنا کہ تیرے ذنب کو میں نے غفر کیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ تو تمام نبیوں اور مرسلوں کا سردار اور تمام دنیا کے واسطے میرا رسول اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔ تیرے واسطے لفظ جناح اور جرام وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا۔ یہ سبب بشریت کے ممکن ہے۔ کہ تیرے نزدیک ذنب آوے۔ اور اس کا اثر تجھ پر پڑے۔ لیکن میں نے ذنب کے درمیان اور تیرے درمیان غفر کر دیا یعنی ذنب بھی نہ تیرے نزدیک آیا اور نہ آئے گا۔ پس اسی آیت سے جو بشپ صاحب نے پیش کی تھی۔ یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے۔ اور چونکہ اس قسم کی کوئی آیت حضرت عیسے کے متعلق نہیں آئی۔ اس واسطے ان کی معصومیت کا مسئلہ زیر بحث ہو جاوے گا۔

یہ تو بشپ صاحب کے دلائل کا جواب ہوا۔ لیکن جو پہلو بشپ صاحب نے دلائل کا آج اس جلسہ میں اختیار کیا ہے۔ وہ ناک کو اُلٹا ہاتھ لگانے کا پہلو ہے۔ آپ نے دعوےٰ تو یہ کیا تھا۔ کہ معصوم نبی کون ہے۔ پس سیدھا طریق گفتگو کا یوں تھا۔ کہ بشپ صاحب قرآن شریف میں سے لفظ **معصوم** کا نکالتے۔ اور پھر دکھاتے۔ کہ یہ لفظ حضرت عیسے کے متعلق کیا ہے۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہیں آیا۔ لیکن چونکہ یہ طریق بشپ صاحب نے نہیں اختیار کیا۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس آسان راہ سے بھی دکھا دوں۔ کہ معصوم کون ہے۔ پس اگر سارے قرآن شریف کو اوّل سے آخر تک دیکھا جائے۔ تو لفظ عصمت کا صرف ایک جگہ ایک ہی نبی کے حق میں بولا گیا ہے۔ جہاں خدا اپنے ایک پیارے کو خطاب کرکے کہتا ہے۔ کہ **واللہ یعصمک من الناس**۔ اور خدا اسے تمام جہان کے لوگوں میں سے معصوم قرار دیتا ہے۔ یہ خطاب کس کو ہوا۔ اسی پیارے نبی کو جو ہمارا سردار بلکہ تمام جہان کا سردار اور سب کا ہادی ہے۔ اس کا پیارا نام محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و بارک وسلم اور یہ لفظ معصومیت کا عیسے کے متعلق کہیں قرآن شریف میں بیان نہیں کیا گیا۔ پس ہر طرح سے ثابت ہوا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نبی تھے۔ یسوع کی معصومیت کا ثبوت آپ لوگوں کی گردن پر ہے۔

اگرچہ بشپ صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ آج رات میں جو کچھ تقریر کروں گا۔ وہ سب قرآن شریف کی سند پر ہوگی۔ تاہم چونکہ آپ نے انجیل کا بھی ذکر فرمایا۔ اس واسطے میں بھی اتنا کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ انجیل میں بھی یسوع کے متعلق دوسرے لوگوں کا قول نہیں لینا چاہیئے۔ کہ متی یا مرقس نے اس کے متعلق کیا کہا۔ بلکہ مناسب ہوگا کہ انجیل سے یسوع مسیح کی معصومیت ثابت کرنے کے واسطے خود یسوع مسیح کا اپنا قول لینا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک شخص نے یسوع کو کہا۔ کہ اے نیک اُستاد۔ تو یسوع مسیح نے نیک ہونے سے بھی انکار کیا۔ اور صاف کہا۔ کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو خدا کے سوائے اور کوئی نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک جگہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع کا سلوک اپنی ماں کے ساتھ اور اپنے بھائیوں کے ساتھ بہت بُرا تھا۔ اور اگر انجیل ہی کو دیکھا جاوے تو یسوع معصوم چھوڑ اس قابل بھی نہیں۔ کہ اس کو ایک نبی مانا جاوے یہ تو قرآن شریف کا احسان ہے۔ کہ اس کو کوئی نبی مان سکتا ہے۔ غرض یہاں پر میری تقریر ختم ہو گئی۔ اور مسلمان جو بشپ صاحب کی تقریر سُن کر بہت آزردہ خاطر تھے۔ ایسا معقول جواب سُن کر نہایت ہی خوش ہوئے۔ اور خوشی کے نعرے مارے۔ اور چیرز پر چیرز دئے۔ اور جب میں بیٹھا۔ تو بشپ صاحب اُٹھے۔ مگر انہوں نے میرے جواب کے دوسرے حصہ کے متعلق بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور پہلے حصہ کے متعلق اتنا کہا۔ کہ عربی عجیب زبان ہے۔ کہ گناہ کے واسطے اس قدر الفاظ ہیں۔

تب میں پھر اُٹھا۔ اور کہا۔ کہ بشپ صاحب نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ اور عصمت کے متعلق دو بار اس آیت کو پیش کیا۔ اور بشپ صاحب سے جواب طلب کیا۔

اتنے میں ایک دیسی پادری نے بشپ صاحب کو قرآن شریف میں سے وہ آیت نکال کر دینی چاہی۔ مگر قدرت خدا اس مقام کے بدلے قرآن شریف کا ایک اور مقام نکال کر دیا۔ اور بشپ صاحب کو سمجھایا۔ کہ واللہ یعصمک من الناس کا جو ترجمہ اس مولوی

نے کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ جب بشپ صاحب اُٹھے۔ اور انھوں نے یہ کہکر کہ عصمت کے متعلق جو آیت شریف اس نبی نے پیش کی ہے۔ اس کا ترجمہ صحیح نہیں۔ وہ آیت پڑھی۔ تو آیت کوئی اور ہی تھی۔ مین نے اٹھکر کہدیا۔ کہ یہ وہ آیت نہین تب بشپ صاحب حیران ہوئے۔ اور سب لوگون نے قہقہہ لگایا اور بشپ صاحب نے اپنی کرسی کے پیچھے دیسی پادری کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مجھے اس بھائی نے یہ آیت نکال کر دی تھی۔ مگر خیر ہم ہار جیت کے واسطے نہین آئے۔ اور ہم نے اس آیت پر غور نہین کیا۔ اچھا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مان لیتے ہین۔ مگر باقی نبی تو گناہ گار ثابت ہوئے۔

اس کے بعد ایک اور آدمیون نے چند کلمات کہے۔ تب بشپ صاحب نے جلسہ ختم کر دیا۔ اور ہماری فتح ہوئی۔ آن حضرت کے متعلق آخر بشپ صاحب کو مجبور ہو کر یہ ماننا پڑا۔ کہ قرآن شریف سے ان کا گناہ گار ہونا ہرگز ثابت نہین ہو سکتا۔ اور انجیل کے متعلق جو کلمات مین نے کہے تھے۔ ان کا تو وہ ہرگز جواب دے ہی نہ سکے۔

اس کے بعد بشپ صاحب کا ایک اور لیکچر ہوا۔ جس کا مضمون زندہ رسول تھا۔ اس مین بھی اللہ تعالے نے ہم کو ایک عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ اور ہم نے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہین۔ اور آن حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم اب تک زندہ موجود ہین۔ مگر چونکہ اس جگہ اس ذکر کا موقعہ نہین۔ اس واسطے اسی پر یہ درس ختم کیا جاتا ہے۔

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزا۔

(۱) مخدومی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب سے جناب اس اخبار کے ایڈیٹر ہوئے ہین۔ مجھ کو اس اخبار سے بہت توقع ہو گئی ہے۔ اور شکر ہے کہ میری توقع کے مطابق سب کچھ ظہور مین آ رہا ہے۔ جناب نے جو نئے سال سے سلسلہ مضامین شروع کیا ہے بہت مناسب ہے جس طرح سے اس اخبار کی مدد کے لیئے اپنے آپ کو طیار پاتا ہون جناب میرے نام پر صہ روپیہ قیمت کا اخبار جاری فرما دین۔ فی الحال قیمت مین خود انشاء اللہ تعالے اس مہینہ کے اندر ارسال خدمت کروں گا۔ جناب وی پی کی تکلیف نہ کرین۔ اور خاکسار کے لیئے دعا فرما دین۔ خاکسار تابعدار سید محمد حسین۔

دوسرے کارڈ مین ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک نیا خریدار بھی دیا ہے۔

(۲) برادر عزیز ابو محمد شفیع صاحب بھیروی تحریر فرماتے ہین۔

(۳) ۶۸۷۔ میرے عنایت فرمائے جناب اُستاد صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب آداب و نیاز غلامانہ کے دست بستہ یہ عرض ہے۔ کہ پیشتر ازین جناب اخویم چودہری اللہ داد خان صاحب کی معرفت آپ کی خدمت مین لکھ چکا ہون۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی مولا کریم سے مدد مانگ کر اخبار بدر کی قیمت یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے بجائے ۳ کے صہ روپیہ دیتا رہون گا۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے اس سے زیادہ بدر کی خدمت کرنے کی توفیق دی۔ تو زیادہ خدمت کرون گا۔ لیکن فی الحال پانچ روپیہ قیمت سالانہ دیتا رہون گا۔ اور انشاء اللہ بشرط زندگی ماہ فروری یا ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کی تنخواہ پر پیشگی قیمت ارسال کرون گا۔ تسلی فرما دین۔ بسبب اب نہ ہونے کے ارسال نہ کر سکا۔ ورنہ ابھی روانہ خدمت کر دیتا۔

اور بندہ نے چند ایک صاحبان کی خدمت مین بدر اور میگزین اُردو کے لیئے بہت کچھ کہا ہے۔ اور پھر بھی انشاء اللہ تعالیٰ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگ کر جلدی خریدار بنا دون گا۔ مطالعہ کے لیئے پرچہ بدر و میگزین دیا کرتا ہون۔ آپ ازراہ مہربانی تکلیف فرما کر فی الحال ایک پرچہ اخبار بدر کا سال شروع سے حسب ذیل پتہ پر وی پی کر کے روانہ فرما دین۔

بمقام موضع دھنیانوالہ۔ ضلع و ڈاکخانہ گجرانوالہ۔ نہر اپر چناب بخدمت جناب منشی نبی بخش صاحب ملازم سردار سنت سنگھ صاحب ٹھیکدار مشرف ہو۔

(۳) مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

وی پی ابھی تک نہین پہنچا۔ عہ روپیہ ادا کرون گا۔ ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء کی بابت صہر اور صہر ۱۹۰۶ء کے لیئے تعمیل حکم جملہ عہ۔ شملہ کیا گیا تھا۔ دوکان خدا کے فضل سے مل گئی ہے۔ ۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء تاریخ پیشی مقدمہ ہے۔ دعا فرمائیے۔ اور حضرت کے حضور مین بھی دعا کے لیئے عرض کیجیے گا۔ خاکسار بندہ رحمت اللہ۔ لاہور

(۴) برادر محمد حیات صاحب احمدی ولد منشی جلال الدین صاحب مرحوم نے تین نئے خریدارون کے نام وی پی روانہ کرنے کے واسطے تحریر فرمایا۔

(۵) برادر عزیز فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج نے ایک اور نیا خریدار دیا۔

(۶) راجہ یار محمد خان صاحب پاڑی پور کشمیر سے تحریر فرماتے ہین۔ کہ مین آیندہ قیمت صہ سالانہ دیا کرون گا۔

کیا آپ بدر کے واسطے بہتری کی تجاویز سوچنے اور نئے خریدارون کے پیدا کرنے مین معروف ہین۔ اگر نہین۔ تو اب سہی۔ والسلام

المفتی

(فقہ احمدیہ)

سوال نمبر ۱ لاہور سے ایک دوست نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے۔ مین نے مہر اُس کو دیا۔ نہ بخشوایا۔ اب کیا کرون۔

جواب - مہر اس کا ترکہ ہے۔ اور آپکے نام قرض ہے۔ آپکو ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس کی یہ صورت ہے۔ کہ اس کو شرعی حصص کے مطابق اس کے دوسرے مال کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ جس مین ایک حصہ خاوند کا بھی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اس کے نام پر صدقہ دیا جاوے۔

سوال نمبر ۲ - کیا کسی شرعی ضرورت کے واسطے نماز جمعہ کے ساتھ بھی نماز عصر جمع جائز ہے۔

جواب - جائز ہے۔ گذشتہ دسمبر مین جمعہ کے روز کثرت آدمیون کے سبب اور قبل از نماز ایک عظیم الشان دینی جلسہ مین شمولیت کے سبب کھانا بھی نہ کھا چکے تھے۔ اور نماز جمعہ بھی کسی قدر پچھلے وقت مین ہو سکا۔ اس واسطے حسب الحکم حضرت مسیح موعود جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی گئی تھی۔

اخبار کی بہتری کی تجاویز

درس قرآن شریف - ایک دوست مشورہ دیتے ہین۔ کہ درس قرآن اخبار مین ایسے طرز پر لکھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی چاہے تو ان اوراق کو جدا کر کے ایک علیحدہ جلد بنا سکے۔ یہ تجویز عمدہ ہے۔ گو اس مین یہ مشکل ہے۔ کہ پورے صفحہ کا مضمون جس مین کوئی کمی بیشی نہ ہو۔ ایسے طور پر عموماً ختم نہین ہو سکتا کہ سلسلہ گفتگو پیدا ہو جاوے۔ اور باقی آیندہ لکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ تاہم سورۃ فتح کے ختم ہونے کے بعد جب نئی سورت شروع کیجاوے۔ تو اس امر کا التزام رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو سورۃ شروع کی جائے۔ وہ پوری کر کے چھوڑی جاوے۔

برادرم محمد حسین صاحب اول پنڈی سے مشورہ دیتے ہین۔ کہ ہر اخبار مین روزانہ اوقات نماز لکھے جایا کرین۔ یہ تجویز مجھے پسند آئی ہے امید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس کو پسند کرین گے۔ صحیح اوقات کے متعلق کافی واقفیت حاصل کرنے کے بعد انشاء اللہ ماہ مارچ سے یہ سلسلہ شروع کیا جاویگا۔

رعایتی قیمت پر اخبار - بعض دوستون نے ہم کو قیمت اخبار مبلغ صہ اور للعسری ہے۔ ہم اس کے عوض مین غریب خریدارون کو اخبار عہ اور عہ سالانہ پر دینے کو طیار ہین۔ درخواستین قیمت کے ساتھ آنی چاہیئن۔

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت

رسالہ الوصیت کے متعلق چند ضروری امور قابل اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱) - اول یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے کہ قبرستان بہ اعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجوہ تیار ہو گیا ہے۔ اس وقت تک جائز نہ ہوگا۔ کہ اس کی میت جس نے رسالہ الوصیت کی شرائط کی پابندی کی ہے۔ قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائی جائے۔ بلکہ پل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے طیار ہو جانا ضروری ہوگا۔ اور اس وقت تک میت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جاویگی۔

(۲) - ہر ایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کریں۔ ضروری ہوگا۔ کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں۔ اور تحریر سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں اور ضروری ہوگا۔ کہ وہ کم سے کم دو اخباروں میں اس کو شائع کرا دیں۔

(۳) - انجمن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی دیکھ کر وصیت کنندہ کو ایک سارٹیفکٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دیدیں اور جب قواعد مذکورہ بالا کی رو سے کوئی میت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا۔ کہ وہ سارٹیفکٹ انجمن کو دکھلایا جائے۔ تو انجمن کی ہدایت اور موقع نمائی سے اس کی وہ میت اس موقع میں دفن کی جاوے۔ جو انجمن نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔

(۴) - اس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے۔ نابالغ بچے دفن نہیں ہوں گے۔ کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔ اور نہ اس قبرستان میں اس میت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا۔ جب تک وہ اپنے طور پر کل شرائط رسالہ الوصیت کو پورا نہ کرے۔

(۵) ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ ان کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تاکہ انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آ گئے ہوں۔ ان کو دور کر کے اجازت دے۔

(۶) اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیت کی تمام شرائط پورے کر دئے ہوں۔ ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے۔ کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جاویں۔ اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں۔ کہ اس فوت ہونے کے مقام اور قادیان میں طاعون نہ ہو۔

(۷) یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا۔ کہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جاوے۔ بلکہ ضروری ہوگا۔ کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ پابند احکام الٰہی اور تقویٰ و طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔

(۸) - اگر کوئی صاحب دسویں حصے جائداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو۔ کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو۔ یا کسی اور ملک میں وفات پاویں۔ جہاں سے میت کو لانا متعذر ہو۔ تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا۔ کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہوگا۔ کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جاوے۔ اور اس پر واقعات لکھے جاویں

(۹) - انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا۔ اس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی۔ اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ ترقی دے۔

(۱۰) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے۔ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور پارسا طبع اور دیانت دار ہوں۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا۔ کہ وہ پارسا طبع نہیں یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں۔ یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے۔ اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا۔ کہ بلاتوقف ایسے شخص کو اپنے مجمع سے خارج کرے۔ اور اس کی جگہ کوئی اور مقرر کرے۔

(۱۱) اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے۔ تو اس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں۔ وہ تمام وصیتی مالوں میں سے دئے جائیں گے۔

(۱۲) اگر کوئی شخص وصیت کر کے پھر اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہو جاوے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو۔ پھر بھی جائز نہ ہوگا۔ کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے۔ بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے۔

(۱۳) چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رکھنا ہوگا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔

(۱۴) جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں۔ جو اس کی ہدایت کی تابع ہوں اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں۔ کہ وہاں سے میت کو لانا متعذر ہے تو اسی جگہ میت کو دفن کر دیں اور ثواب کے حصہ پانے کی غرض سے ایسی میت قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت کرے۔ اور اس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اس انجمن کا کام ہوگا جو اس ملک میں ہی ہے۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ وہ روپیہ اسی ملک کے اغراض دینیہ کے لئے خرچ ہو۔ اور جائز ہوگا۔ کہ کوئی ضرورت محسوس کر کے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جاوے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

(۱۵) یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ اور جائز ہوگا۔ کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کر کے اس کام کے لئے کوئی کافی مکان طیار کریں۔

(۱۶) انجمن میں ایسے کم ہمیشہ دو ایسے ممبر رہنے چاہئیں۔ جو علم قرآن و حدیث سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں۔ اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

(۱۷) - اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے۔ مجذوم ہو۔ جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہیں ہے۔ کہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا۔ تو اس کو وہی درجہ ملے گا۔ جیسا کہ دفن ہونے والوں کو

(۱۸) اگر کوئی کچھ بھی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور یہ ثابت ہو۔ کہ وہ ایک صالح درویش آدمی ہے اور متقی اور خالص مومن ہے۔ اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو۔ تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔

(۱۹) - اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے رد کیا جائے۔ تو گو وصیتی مال بھی پیش کرے۔ تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۰) میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنیوالا منافق ہوگا۔

یہ وہ شرائط ضروریہ ہیں۔ جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائیگا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے۔ کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بناویں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں۔ یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں۔ کہ دسواں حصہ جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں اور اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون - کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے۔ کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی

ہوا ہو۔ تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لیئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا۔ کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ کرے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے پس اس میں بھی منافقوں کے لیئے ابتلا رہا ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کے امتحان میں بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا۔ اور اپنا صدق کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گران گذرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت۔ اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوں گے فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کیئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا کی رحمتیں ان پر ہونگی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا۔ قریب ہے۔ پس وہ جو معاینہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جایداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو۔ کہ اس عذاب کے معاینہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لیئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لیئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کیئے جاویں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔

هذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون

والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ

الراقم

خاکسار

میرزا غلام احمد

خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود

۶ جنوری ۱۹۰۶ء

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

(رضی اللہ عنہ)

کی علامات حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لیئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گذشتہ اشاعت سے آگے

۲۔ **دوسرا واقعہ**۔ قریب یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ میں رات کو قریباً دس بجے مولوی صاحب کو دیکھنے گیا۔ اس وقت ان کو سخت ضعف تھا۔ قریباً غشی کی صورت تھی۔ کئی روز سے ہچکی تھی۔ کچھ کھایا نہ تھا۔ نبض بہت کمزور اور بے معلوم تھی۔ میں نے اس وقت حضرت اقدس کی خدمت میں کہلا بھیجا۔ فوراً تشریف لائے۔ سب کیفیت عرض کی۔ اس وقت دعا میں مصروف ہو گئے۔ دوا بھی دی۔ ابھی دعا ختم نہ کی تھی۔ کہ میں نے نبض پر ہاتھ رکھا۔ نبض فوراً طاقتور ہو گئی۔ اور ہوش میں آگئے۔ یعنی دعا کے لیئے ہاتھ اٹھانے ہی کی دیر تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اُسے قبولیت کا شرف بخشا۔ اور جس خطرناک حالت میں میں مولوی صاحب کو چھوڑ آیا تھا۔ ان کی طبیعت فوراً اصلاح پر آگئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کہ یہ ضعف ہوا ہی نہ تھا۔

۳۔ اوپریشن کے بعد زخم کی حالت کئی روز تک خراب رہی۔ اور انگور کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا۔ حضرت نے دعا کی صبح کو دو دیار سنایا۔ کہ مولوی صاحب مرحوم کو حضرت اقدس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ یہ ۹۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے یعنی پانچ روز بعد از اوپریشن۔ اسی روز قریب دس بجے میں جو پٹی لگانے کے لیئے گیا۔ تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ کہ قریباً تمام زخم پر انگور آگیا تھا۔ اس سے پہلے روز انگور کا نام و نشان نہ تھا۔ اور سڑا ہوا مواد اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ یہ بالکل عجوبہ اور خارق عادت بات تھی۔ کہ اتنے بڑے زخم پر جو اس وقت قریب آٹھ اِنچ لمبا اور چھ اِنچ چوڑا تھا۔ ایک دن میں انگور آجائے۔ میرے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال میں یہ قریباً آٹھ دس روز کا کام تھا۔ جو ایک دن میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ اور یہ دعا کا نتیجہ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے شیخ یعقوب علی صاحب و دیگر احباب جو زخم کی حالت کو روز دیکھتے تھے۔ اس حیرت انگیز تبدیلی کے شاہد ہیں۔ اور جو خواب حضرت اقدس ؑ نے بیان فرمائی تھی۔ وہ اس درمیانی صلاحیت طبیعت کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ مگر اس خواب کے اخیر میں حضرت صاحب نے تین بار فاتحہ پڑہی جس سے بعد میں اشارہ مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف معلوم ہوا

۴۔ ایسے ہی ۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو یعنی جس روز کہ پہلا اوپریشن کیا گیا حضرت کو الہام ہوا۔ ستر و بلا۔ اس کا اور مفہوم بھی خاص حضرت اقدس ؑ کی ذات کے متعلق ہوگا۔ جو خدا انشاء اللہ بعد میں ظاہر کرے گا۔ مگر اس الہام کو مولوی صاحب کی طرف منسوب کیا جاوے تو اس میں اس کاربنکل کی صحت کی طرف اشارہ تھا۔ جو بعد میں بالکل اچھا ہو گیا تھا۔ اور یہ ایک بلا تھی۔ جو خدا کے فضل سے بالکل رد ہو گئی تھی۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ موت ہر ایک کے لیئے مقدر ہے۔ اس سے کوئی شخص باہر نہیں۔ وہ دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر اصل مرض جس کا سب کو خیال تھا۔ وہ دور ہو گئی۔

۵۔ مولوی صاحب کو اس دوران مرض میں بڑا سخت ہچکی کا دورہ ہوا۔ جو کئی روز تک رہا کچھ کھا پی نہ سکتے تھے۔ کوئی دوائی کارگر نہ ہوتی تھی۔ خون اور پیپ پاخانہ کے ساتھ آتا تھا۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی یہ رائے تھی۔ کہ انتڑیوں میں زخم ہو گئے تھے۔ اور دوائیوں سے ان کی طبیعت اتنی متنفر ہو گئی تھی۔ کہ پینے سے انکار کرتے تھے۔ آخرکار حضرت اقدس کی دعا سے اس سے بکلی نجات ہو گئی تھی۔ کہ پھر اخیر وقت تک تندرستوں کی طرح سے پاخانہ آتا رہا۔

۶۔ پیشاب کی وہ کثرت تھی کہ اُسے دیکھکر ڈر لگتا تھا۔ دو بڑے بڑے برتن ایک رات میں بھرتے تھے۔ قریباً چودہ پندرہ سیر پختہ پیشاب ان کو چوبیس گھنٹہ میں آتا تھا۔ جس سے بہت خطرہ تھا۔ گو ہر طرح کی ادویہ ذیابیطس کی کی گئی۔ کوئی معتدبہ فایدہ نہ ہوتا تھا۔ مگر حضرت کی دعا اور توجہ سے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کے پیشاب کی مقدار بہت کم ہو گئی۔ یہاں تک کہ مشکل سے ایک دو دفعہ رات کو پیشاب ان کو آتا تھا۔ اور پیشاب کی مقدار قریباً دسواں حصہ کم ہو گئی تھی۔

اور بھی بہت سے حالات ہیں۔ کہ بعض تکلیف دہ عوارض کو اللہ تعالےٰ نے حضرت کی دعا اور توجہ سے دور کیا۔ اور اپنی رحمت اور فضل کا اظہار اس موعود مسیح کے طفیل کیا۔ اور بعض دفعہ ایک کرب اور اضطراب کی حالت کو ایک سکون و راحت کی حالت میں بدل دیا۔ اور یہ اتنے امور ہیں۔ کہ بلحاظ طوالت کے میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ پاس رہنے والوں نے خدا کے فضل سے اس علالت کے ایام میں بہت سے نشان اس مسیح کے ہاتھ سے دیکھے۔ جن سے ان کا بڑا زیادہ ایمان ہوا۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان۔ ان آمنوا بربکم۔ فآمنا ربنا فاکتبنا مع الشاهدین

مولوی صاحب کی علالت میں حضرت اقدس مرزا صاحب کا سلوک

جس روز سے کہ مولوی صاحب علیل ہوئے۔ اس گھڑی تک کہ انھوں نے اس جہان سے اپنے تعلقات کا انقطاع کیا۔ مجھے مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی خدمت میں رہ کر سعادت حاصل کرنے کا اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے موقعہ دیا۔ اور چونکہ حضرت اقدس اپنے خاص کرم اور مہربانی سے مولوی صاحب مرحوم کے متعلق ہر ایک علاج میں اور ان کے کھانے پینے کی ہر ایک چیز کے متعلق خاکسار سے مشورہ لیتے تھے۔ اور مولوی صاحب کی طبیعت بعض اوقات رات کو بگڑ جاتی تھی۔ اس لئے مجھے اس وقت حضرت صاحب کی خدمت میں اطلاع دینے کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور دن میں بھی کئی دفعہ ایسا موقعہ ہوا۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب یا ایک دو اور احباب کے سوائے کوئی نہ ہوتا تھا۔ حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی بیماری میں جو تبدیلیاں ہوتی تھی۔ ان کو اس سے اطلاع دی جاتی تھی۔ ہر ایک دفعہ جب ہم اطلاع دیتے۔ حضرت اقدس خود تشریف لاتے۔ اور حال دریافت کرتے۔ اور بعض اوقات خود بخود تشریف لاتے۔ اور مولوی صاحب کا حال معلوم کرتے۔ اس لئے خاکسار کو خدا کے فضل سے مولوی صاحب کی اس علالت میں حضرت اقدس کے اخلاق اور ان کی محبت۔ اور ایثار جو ان کو اپنے خدام کے لئے ہے۔ اس کے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے بعض اوقات ہم نے حضرت اقدس کو سخت کرب اور گھبراہٹ اور ابتلا کی گھڑیوں میں مولوی صاحب کی نازک حالت اور کی اطلاع دی جب کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمارا وہ پیارا رفیق جس نے اپنی ہر ایک خواہش پر اللہ تعالےٰ کی رضا اور خدمت دین کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور ہمارا وہ حبیب جس نے کہ اپنے وجود کے ایک ایک ذرہ کو امام معصوم اور ہادی برحق کی راہ میں ایک بار نہیں بلکہ صد ہزار بار نثار کیا ہوا تھا۔ اور جو اپنے دل سے ہر ایک دوست کا قدردان تھا۔ جس کو کہ وہ دیکھتا کہ اسے اعلائے کلمۃ اللہ و اشاعت دین کے لئے اعلیٰ سپاہی جوش ہے۔ اس وقت ہم دیکھتے تھے۔ کہ وہ نوجوان جو اپنے شہر کا اور اپنے ملک کا اور اپنی قوم کا اور اسلام کا فخر تھا۔ کہ اس کی کشتی عمر ایسی سخت بیماری کے طوفان میں طلاطم میں پڑی ہے۔

اصل میں یہ وقت ہوتا ہے کسی کی سچی محبت اور اخلاص کو پرکھنے کا۔ نیز اس بات کا کہ اسے خدا تعالےٰ کی قوت پر کیسا ایمان ہے۔ اور اس کا تعلق خدا کے ساتھ کیسا ہے۔ کیونکہ ایسی نازک حالت میں خصوصاً جب کہ معالج ڈاکٹر اور طبیب بھی یاس کے عالم میں ہوں۔ سوائے ایسے لوگوں کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہو۔ کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا اور حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی بیماری میں اپنی کمال محبت اور ایثار کا اور اللہ تعالےٰ پر کامل بھروسہ اور توکل کا نمونہ دکھایا۔ وہ ایک اہل بصیرت کے لئے کافی ثبوت ہے۔ حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے کا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا سچا تعلق ہونے کا اور اس بات کا کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ آج اُمت میں دیکھنا چاہئے۔ تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ چاہے کوئی تمام دنیا میں ڈھونڈے اور میں بعض اوقات کوشش کرتا ہوں۔ اگرچہ جو کچھ کہ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کے کمال اخلاق اور محبت اور مہربانی کا نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں۔ اور حضرت اقدس نے اپنے ایک عزیز مخلص دوست کو بے آرامی میں پاکر جو اپنے نفس پر باوجود اس قدر ضعف اور بڑھاپے اور کمزوری کے ہر ایک قسم کا آرام حرام کر دیا تھا۔ اور ان کو اس عزیز کے لئے جو تڑپ اور دلی توجہ اور اضطراب تھا۔ میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کس طرح سے بیان کروں اور کن الفاظ میں ظاہر کروں۔ البتہ ہمارے دلوں پر اس کا ایک نقشہ ہے۔ اور ہماری روح اور ایمان کو اس سے ایک تر و تازگی پہنچی ہے۔ جو خدا کے فضل سے قیامت تک مٹنے والی نہیں۔ اور اگر کوئی اہل دل دلوں پر نظر ڈال کر حقائق معلوم کر سکتا ہے۔ تو ہم حاضر ہیں۔ اگر باور نہ ہو۔ تو ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھ لے۔ ماسوائے اس کے حضرت اقدس کو خدا تعالےٰ کی جناب میں تضرع اور نیاز اور خشوع و خضوع نہایت درجہ کا تھا دن اور رات میں حضرت صاحب کا بہت کم حصہ ایسا گذرتا ہوگا۔ جو حضرت احدیت کے حضور میں دعا سے خالی ہو۔ اور بعض دفعہ کئی کئی گھنٹہ دعا میں مصروف رہتے اور سجدہ سے سر نہ اٹھاتے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ نقشہ میں کس طرح سے پبلک کے سامنے پیش کروں کہ وہ حضرت اقدس کے حقیقی تبتل الی اللہ اور ان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کو سمجھ سکیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جیسے کہ اس عالم کے باریک در باریک اسرار اور حقائق قدرت کو دیکھنے کے لئے ایک دوربین یا خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے سوائے ہماری آنکھیں بےکار ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے اسرار قدرت کو دیکھنے کے لئے جو کہ ایک دراء الوراء ہستی ہے۔ آنکھیں بےکار ہیں۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک دوربین آنکھ عطا نہ ہو۔ لیکن جو لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں ان کی معرفت کا بھی حاصل کرنا خدا کے فضل کے سوائے ناممکن ہے ہر زمانے میں ہر ایک رسول اور مجدد کے وقت میں لوگوں نے اپنی عدم معرفت کے سبب ٹھوکر کھائی ہے۔ اور قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم سے یہی سنت اللہ ہے۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت محمدیہ کو پہلوں کے نمونے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ وہ اس امام برحق کی مخالفت سے خدا کے عذاب کے نیچے نہ آویں۔ آمین ثم آمین۔

اور وہ مستہزئین میں سے نہ بنیں۔ اور خدا کے خوف اور خشیت کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ آمین۔

(۱)۔ سامان جو مہیا کیا گیا۔ جن لوگوں نے قادیان دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کی آبادی قریباً چار پانچ ہزار ہے۔ وہاں معمولی ضروریات کا مہیا ہونا بھی مشکل ہے۔ یہ جا نیکہ ایسے سخت بیمار کے لئے ہر ایک ضروری چیز بہم پہنچ سکے۔ مگر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اس عزیز بیمار کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ کوشش کا فروگذاشت نہ کیا۔ مولوی صاحب جس چیز کے کھانے کی خواہش ظاہر کرتے۔ حضرت اقدس فوراً آدمی بھیجکر لاہور یا امرتسر سے منگوا دیتے۔ یا اگر یہ خاکسار یا خلیفہ صاحب یا مولوی نورالدین صاحب کسی دوائی یا خاص غذا کے لئے عرض کرتے یا خود حضرت اقدس ان کے لئے کوئی چیز تجویز کرتے تو فوراً امرتسر یا لاہور سے منگوا دیتے۔

مولوی صاحب کے لئے انگور۔ سردے۔ انار وغیرہ۔ ہر ایک قسم کا پھل ہر وقت موجود رہتا۔ مولوی صاحب کو صحت میں ہی ٹھنڈے پانی سے ہمیشہ بڑی محبت رہی ہے۔ یہاں تک کہ موسم سرما میں بھی چھت کے اوپر پانی رکھوا چھوڑتے تھے۔ اور برف کی طرح کا پانی جاڑوں میں پیتے تھے۔ اس بیماری میں چونکہ شروع سے ہی تپ کی شکایت ساتھ ساتھ ہی بعض اوقات حرارت زیادہ ہو جاتی تھی۔ مولوی صاحب کو برف کی بہت ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس لئے حضرت اقدس نے ان کے لئے یہ التزام کیا ہوا تھا۔ کہ اکٹھی دو تین من برف منگوا لیتے۔ اور پھر جب وہ قریب ختم کے ہوتی۔ تو اور آدمی لاہور یا امرتسر بھیجکر اتنی ہی برف منگواتے۔ اور اس ذخیرہ کو کم نہ ہونے دیتے۔ جس وقت کہ مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ ایک من کے قریب برف موجود تھی۔ اور مولوی یار محمد صاحب اور برف لانے کے لئے حضرت کے حکم سے لاہور جانے کو طیار تھے۔ کہ یہ حادثہ ہو گیا

مولوی صاحب کو چونکہ بہت ضعف ہو گیا تھا۔ کوئی ثقیل غذا ہضم نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے ایک مہینہ سے زائد عرصہ سے رات کے لئے حضرت اقدس تین چار مرغ کی یخنی ہر روز تیار کروا دیتے اور گھر سے گرم ... سوپ اس سے علاوہ اکثر تیار کروا دیتے بعد میں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کہ یخنی وغیرہ جو دی جاتی ہے۔ اس میں مقدار بہت ہوتی ہے۔ مگر اصل طاقت کا جزو کم ہوتا ہے۔ انگلینڈ سے تیار ہو کر ایک قسم کا گوشت کا ست آتا ہے (دا اسپیک صاحب کا ونکیہ بیف جوس (Beef Juice

وہ مدت تک مولوی صاحب مرحوم کو دیا گیا۔ ایک شیشی جس میں قریب دو اونس (ایک چھٹانک) کی غذا ہوتی تھی۔ تین روپیہ میں آتی ہے۔ حضرت اقدس نے اس کی کئی شیشیاں ان کے لئے خریدیں بلکہ جس وقت مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ برادرم شیخ رحمت اللہ نے تین شیشیاں اسی غذا کی مولوی صاحب کے لئے بھیجی تھیں۔ خاکسار کو پہنچیں۔ شیخ صاحب کو مولوی صاحب مرحوم سے خاص محبت اور اخلاص رہا ہے۔ چونکہ پہلی شیشیاں اس غذا کی قریب اختتام کے تھیں۔ میں نے شیخ صاحب کو لکھا تھا۔ کہ جلدی بھیجیں۔ انھوں نے فوراً ہی اس کی تعمیل کی۔ اور اس رفیق کی رفاقت اور آخری خدمت میں حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

۲۔ علاج

مولوی صاحب کے علاج کے لئے دو اسسٹنٹ سرجن یعنی خاکسار اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب جو خدا کے فضل سے اپنے علم اور تجربہ کی رُو سے یکتائے دہر ہیں۔ ہر وقت موجود رہتے تھے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور اور ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسر سے مشورہ کے لئے تشریف لائے۔ اور مولوی صاحب کے لئے ہر ایک قسم کی دوائی اور عمل جراحی کے لئے اوزار ادیان جیسی جگہ میں بہم پہنچائے۔ یہاں تک کہ ایک منگوایا تاکہ مولوی صاحب کو کلوروفارم کے سنگھانے کی ضرورت نہ رہے اور اس سے جگہ بے حس کر کے اوپریشن کئے جاویں۔ چنانچہ بعد میں دو تین کاربنکل وغیرہ پر اوپریشن کرنے میں اس سے بہت مدد ملی۔ یہ ایسا اوزار ہے۔ کہ اکثر ہسپتالوں میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

حضرت اقدس نے مولوی صاحب کے علاج میں کثرت سے روپیہ خرچ کیا۔ اور کوئی ایسی چیز باقی نہ رہ گئی تھی۔ کہ جس کی نسبت خیال بھی ہو سکے۔ کہ مولوی صاحب کے علاج کے لئے مفید ہوگی اور علاج کے لئے بہم نہ پہنچائی گئی ہو۔ اور مولوی صاحب کی یہ کیسی خوش قسمتی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے ہر ایک سامان بہم پہنچایا۔ اور علاج کے لئے جو کوشش کی گئی۔ کسی امیر یا نواب کے نصیب ہو تو ہو ورنہ عام اُمرا کے لئے بھی اس قدر کوشش ہونی محالات سے ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح کی برکت سے تھا۔ ورنہ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ اُن کے والد صاحب فرماتے تھے۔ اگر ہم اپنی تمام جائیداد بھی نیلام کر دیتے اور چاہتے۔ کہ ہمارے بیٹے کا اس قدر ڈاکٹر اور حکیم علاج کرتے رہیں اور ان کی خدمت میں دن رات مصروف رہیں۔ تو بالکل ناممکن تھا۔ بلکہ اتنے لمبے عرصہ کے لئے ایک دفعہ دن میں بھی کسی لائق ڈاکٹر کو دکھانا مشکل تھا۔

مگر مولوی صاحب موصوف نے اپنی جان کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں وقف کر دیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے بھی ان کے ساتھ حُسن سلوک میں اس دُنیا میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ احسان کے دل کو کس قدر ٹھنڈک پہنچی۔ اور خدا کی دستگیری اور رحمت سے ان کا دل کس قدر خوش اور پُر حلاوت تھا۔ کہ وہ خود خدا کے اس فضل پر تعجب کرتے اور بار بار کہتے تھے۔ کہ ابھی میں بیمار نہیں ہوا تھا۔ کہ دو ڈاکٹروں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی وقت میں دو مختلف سمتوں سے بھیجا۔ اور وہ دونوں تین ماہ کی رخصت لے کر آئے۔ تاکہ ان کے علاج میں کوئی کمی نہ رہ جاوے اور اس میں بھی ایک بڑا بھاری نشان تھا۔ ورنہ ضرورت پر یکایک رخصت ملنی اور اتنی لمبی رخصت ملنی محال بلکہ ناممکن ہوتی ہے۔ اور میرا ارادہ کسی پہاڑ پر جانے کا تھا۔ مولوی صاحب نے خود مجھے قادیان میں بلایا۔ ان کا وہ خط میں دوسرے موقعہ پر درج کرونگا

گویا یہ ایک منجانب اللہ تحریک تھی جس روز میں قادیان پہنچا۔ وہی دن ان کی بیماری کے شروع کے تھے۔ جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اور وہ بارہا یہ فرماتے کہ اللہ تعالےٰ نے تم کو اور خلیفہ صاحب کو میرے علاج کے لئے بھیجا ہے۔ باسوائے

اس کے مولوی نور الدین صاحب کی موجودگی ان کے واسطے بڑی بھاری تسکین کا موجب تھی۔ یہ تو دنیاوی سامان علاج تھا جو اللہ تعالےٰ نے ان کو میسر کیا۔ اور ان کے سب کے سب معالج ان سے خاص دلی محبت اور اخلاص رکھنے والے تھے جس سے بڑھ کر بیمار کی تشفی کا موجب اور کوئی امر نہیں ہوتا

۳۔ حضرت اقدس کا خاص فضل

ان سب کے علاوہ ان کے لئے روحانی اور جسمانی طبیب خود حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ اور یہ ایسی تسلی تھی۔ اور ایسا خدا کا فضل تھا۔ کہ کسی بڑے سے بڑے دُنیاوی بادشاہ اور شاہنشاہ کو نصیب ہونا محالات سے ہے کیونکہ دُعا کا اثر تب ہی ہوتا ہے۔ جب خاص دلی اضطرار اور تڑپ اس کے شامل حال ہو۔ اور یہ کیفیت بغیر دلی تعلق کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ والدین کی دُعا اپنے بیٹے کے حق میں اکثر قبول ہوتی ہے اسی طرح سے ایک خدا کے برگزیدہ انسان کے دل میں اکثر اپنا گھر کرنا اور اس کے دل میں اپنے والدین سے بھی بڑھ کر سوز و گداز پیدا کرنا تب تک نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے رستہ میں قربان نہ کر دے۔ اور خدا کے رستہ میں جان دینے تک بھی دریغ نہ کرے۔ کیونکہ یہ مامور اور خدا کے پیارے لوگ اسی شخص سے پیار اور محبت کرتے ہیں۔ جو خدا سے وتیا اور ما فیہا کی سب اشیاء سے زیادہ پیار کرے۔ اور وہی لوگ ان کی حقیقی اولاد اور بیٹوں کے زمرہ میں سمجھے جاتے ہیں۔ جو ان کے رُوحانی علوم کے وارث ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرتے ہیں۔ جس کے مقابلہ دُنیا کے اور سب تعلقات ہیچ ہیں۔ الحمد للہ۔ کہ مولوی صاحب ایک جان نثار اور فدائی مرید کے نمونہ تھے۔ اور ان کے سینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور صرف خدا کو راضی کرنے کے لئے اُنہوں نے اپنا سب گھر بار چھوڑ دیا۔ اور ان کی یہی آرزو تھی۔ کہ اس مسیح کے قدموں میں۔ اور دین کی خدمت میں جان نکلے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور اس مبارک اخلاص مند انسان نے اپنی مراد کو پایا۔ اور خدا ہی کے راستہ میں اپنی جان دی۔ اس سے بڑھ کر خوشی اور حمد کا موقعہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرحوم کو (اور ہم سب کو) کو آقا اور مرشد اور امام ایسا دیا۔ کہ اس محب مخلص اور مرید صادق کے اخلاص کے مقابلہ میں وہ محبوب آقا اپنی توجہ اور بذل اور احسان اور ہمدردی اور خاص دلی تعلق اور لگاؤ میں اس محبت سے کسی طرح کم نہ رہا۔ حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی خاطر اپنا ہر ایک قسم کا آرام ترک کر دیا۔ مولوی صاحب کی علالت سے دو چار روز پہلے حضرت اقدس کے سر میں چوٹ لگنے کے سبب قریب دو سیر کے خون جا چکا تھا۔ جس سے سخت درجہ کی نقاہت تھی۔ کئی روز تک مسجد تک بھی نہ جا سکے اور کئی دن کی بے خوابی تھی۔ اس پر مولوی صاحب کی علالت کی وجہ سے حضرت اقدس بہت سی راتیں نہ سوئے اور ان کی بے چینی کی وہی کیفیت تھی۔ کہ جو والدین کی اپنے عزیز سے عزیز بچہ کی سخت بیماری پر ہوتی ہے۔ بلکہ حضرت اقدس کی محبت مولوی صاحب کے والدین اور ان کے ہر ایک رفیق سے بڑھ کر تھی۔ کیونکہ ان کے والدین بھی بوجہ اپنے ضعف کے بعض وقت سو جاتے تھے اور مولوی صاحب کے کرب و اضطراب کی ان کو خبر نہ ہوتی تھی۔ مگر حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی ایسی حالت میں نیند آنی ناممکنات سے معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ حضور کی عمر بھی قریب ستر سال کے ہے علاوہ دوران سر وغیرہ امراض کے بوجہ بہت سے خون نکل جانے کے آپ اور بھی بہت کمزور ہو گئے تھے۔ مگر پھر بھی اپنے آرام پر مرحوم کو آرام پہنچانا مقدم سمجھتے تھے۔ میں نے ایک دن عرض کی۔ کہ حضور خود بہت کمزور ہیں۔ اور حضور کی طبیعت بیمار ہے۔ رات کو کسی وقت آرام فرما لیا کریں۔ تو مجھے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ کس طرح سے ممکن ہے۔ کہ ایسا عزیز اور مخلص رفیق ایسی تکلیف اور کرب میں ہو۔ اور بے چین ہو۔ اور میں سو رہوں۔ مجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا۔

۴۔ اپنی اولاد سے زیادہ عزیز

حضرت اقدس علیہ السلام نے مولوی صاحب کے لئے یہاں تک دُعا کی۔ کہ کئی دفعہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنی اولاد کے لئے ایسی دُعا کبھی نہیں کی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر تقدیر مبرم نہ ہوئی۔ تو ٹل جائے گی۔

مجھے حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوئے قریباً تیرہ چودہ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس اثنا میں مجھے کئی دفعہ بہت عرصہ حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور بارہا میں نے حضرت اقدس کے بچوں کو بہت سخت بیماری کی حالت میں دیکھا ہے۔ بلکہ ایک لڑکی جس کا نام امۃ النصیر تھا۔ وہ شیر خوارگی کی عمر میں ہی بہت سے دن سخت بیمار رہ کر دو تین سال کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ فوت ہو گئی تھی۔ اکثر دفعہ ان بچوں کی سخت بیماری میں حضرت اقدس اپنی اس خاص مہربانی سے جو اس عاجز پر ہے۔ خاکسار کو علاج کے لئے لاہور سے بلوا لیا کرتے تھے اور بعض دفعہ میں خود قادیان موجود ہوتا تھا۔ مگر جہاں تک مجھے علم ہے۔ میں یہ بات حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس کو کبھی بھی اس قدر تڑپ اور اضطراب اور خدا تعالیٰ کی جناب میں تفرع اور ابتہال نہیں ہوا۔ جتنا کہ مولوی صاحب کی علالت پر ہوا۔ ایک دفعہ مجھے خوب یاد ہے کہ صاحبزادہ میاں مبارک احمد کا بخار ۱۰۶ درجہ کا ہو گیا۔ اور اُسے تشنج شروع ہو گئی۔ اور بے ہوش ہو گیا۔ اس وقت میں قادیان میں موجود تھا۔ اور اس پیارے بچے کے علاج میں مصروف تھا۔ (اللہ تعالےٰ اُسے لمبی عمر عطا فرما دے۔ اور حضرت مسیح کا نمونہ ہو آمین) حضرت اقدس کو اس عزیز فرزند کی یکایک کی ایسی سخت علالت سے بیشک بڑا اضطراب تھا اور اس کیلئے دُعا میں مشغول تھے مگر مولوی صاحب کے لئے حضرت صاحب کے دل میں جو سوز و گداز اور تڑپ مشاہدہ کی۔ وہ اس سے بدرجہا زیادہ تھی جو اپنے بچے کے لئے ظہور میں آئی۔ (باقی آئندہ)

عام اخبار

انتخاب ممبران انگلینڈ۔ ہندوستان میں میونسپل کمیٹیوں کے ممبروں کے انتخاب کے وقت جو کچھ ہوتا ہے۔ اس سے آپ لوگ آگاہ ہیں۔ مگر یہ سب انگلینڈ میں انتخاب کے وقت کا ایک نقل ہے۔ آج کل وہاں پارلیمنٹ کے انتخاب کا وقت ہے۔ ۱۲ جنوری کا تار خبر کرتا ہے۔ کہ بعض ممبروں کو لیکچر کا رپھینکا گیا اور تقریر کے وقت کئی ایک کو عوام نے شور و غل کے ساتھ بیٹھ رہنے پر مجبور کیا۔ پارلیمنٹ پر ایک مضمون اگلے اخبار میں شائع ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالےٰ)

ڈوما۔ روسی رعایا کے باغیوں نے جس پبلک پارلیمنٹ کے بنانے پر بالآخر زار کو مجبور کیا ہے۔ اس کا نام ڈوما ہے۔ اس کا اجلاس اس اپریل سے ہوگا۔ اعلےٰ کمیٹی کے ممبر ۶ / ۱ ہوں گے۔

قرضہ۔ پہلے تو خبر تھی۔ کہ روس کو فرانس میں قرضہ نہیں ملتا مگر ۱۲ کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ فرانس نے روس کو چھتیس کروڑ ساٹھ لاکھ فرنک دینا منظور کیا ہے۔ سود ½ ۵ فی صدی ہوگا۔ فرنک قریباً ۱۲ کا ہوتا ہے۔

بمب۔ مقام طفلس ایک ارمنی مکان سے ایک کاسک پر گولہ پڑا جس سے چار آدمی زخمی ہوئے۔ اور ایک لڑکا مرگیا مکان کا محاصرہ کر کے اڑا دیا گیا۔ اندر کے بمبوں کے پھٹنے سے تینتیس ۳۳ آدمی مر گئے۔ اور تین سو زخمی ہو گئے۔

آتشزدگی۔ شملہ کے بازار میں خوفناک آگ لگی کئی سو گز تک دوکانیں جلکر راکھ ہو گئیں۔ دو لاکھ تک نقصان ہو چکا ہے۔ سینکڑوں دیسی دوکاندار بالکل تباہ اور تنگ ہو گئے۔ خدا کی پناہ۔

آتش زدگی۔ کاٹھیاواڑ کی ایک ریاست "لیمڈی" آتشزدگی سے بالکل تباہ ہو گئی۔ محلات شاہی معہ ساز و سامان جلکر خاکستر ہو گئے۔ محلات کے علاوہ تمام شہر ہی جل گیا۔ لوگ بے خانماں ہو کر در بدر پھر رہے ہیں۔ آگ برابر تین روز تک جلتی رہی۔ نقصان کا اندازہ ستر (۷۰) لاکھ تک کیا گیا ہے۔ والیئے ریاست کا نام سر جسونت سنگھ جی فتح سنگھ جی ہے۔ والیئے ریاست اور اس کی رعایا نہایت ہمدردی کے قابل ہے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ اپنی شاہانہ فیاضی سے کام لے کر اپنا نام روشن کرے گی۔

ڈاکٹر جے ایل اے ایمار ڈ ایم۔ آر سی۔ ایس نے زخموں کو راضی کرنے کا ایک نادر طریق ایجاد کیا ہے۔ بجائے مرہم پٹی کرنے کے وہ شیشے کے ٹکڑے کو کاربالک تیل سے بھگو کر زخم پر باندھ دیتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ ایسا کرنے سے زخم بالکل اچھا ہو جاتا ہے۔ اور کوئی نشان نہیں رہتا۔

(حاشیہ پر دستی تحریر:) مکرمی منشی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔۔۔ عبد العلی ایڈیٹر الحکم قادیان

۲۴ جنوری کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ برطانیہ میں لبرل ممبر ۲۶۲ کامیاب ہو گئے۔ مزدوروں کے حامی ۳۴ یونینسٹ ۱۱۴ نیشنلسٹ ۷۹۔

فرانس میں نیا پریزیڈنٹ ایم فیلیز مقرر ہوا۔
فرانس نے نئے سال کے اخراجات جنگ میں ۳۱۱۴ اشرفی کا اضافہ کیا۔

تصادم ریلوے۔ ۲۰ تاریخ کو دو مال گاڑیاں متاثیت زور سے ٹکرائیں۔ انجن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ۳۴ گاڑیوں کا نقصان ہوا۔ تین آدمی مر گئے۔

آتش زدگی۔ ۲۰ تاریخ کو کلکتہ کے ایک کارخانہ میں سخت آتش زدگی ہوئی۔ بہت نقصان ہوا۔

قنوج۔ ایک پاس والے قریہ میں ایک عورت کے ہاں دو لڑکے اور ایک لڑکی ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے آج آٹھ نو روز گذرنے تک صحیح و سالم ہیں تینوں مولود الگ الگ پیدا ہوئے۔ ایک لڑکا چار گھڑی رات گئی ہوا۔ اور دوسرا آدھی رات گذرے۔ تیسری لڑکی چار گھڑی رات رہی۔ تولد ہوئی۔ شان کی خدا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ وفات جناب مولوی صاحب عبد الکریم مرحوم سیالکوٹی خادم حضرت امام الزمان علیہ السلام

مسکئے یار و خادم عیسیٰ مریم کی وفات
جان گئی تن سے نکل اور پھر نہیں سوجھی حیات
بلبل شیریں لوائے گلستان قادیان
عنصری تن کے قفس سے جب اُڑی پاکر نجات
مدح خوان شاخسار باغ جنت بن گئی
از طفیل احمد ثانی و فضل پاک ذات
یعنی حضرت مولوی عبد الکریم اہل علوم
جن کے خوش الحان کا چرچا تھا میان شش جہات
طالب حق انتخاب مومنان رحم دل
عاشق زہد و عبادت شائق صوم و صلات
تھا ہمیں تاج سلیمان ایک بیضہ مور کا
لحن داؤدی سے سنکر سورۂ والمرسلات
وارکالی سے ہوئے جب راہی ملک بقا
زندگی ہی میں ہی سر دنیا وُ دون پر مارلات
شاہ کے قدموں کے نیچے درمیان قادیان
چھوڑ کر کے سیالکوٹ آئے تھے وہ نیکو صفات
حال پرسان مسافر دستگیر بیکسان
وہ مُحَمَّر پیشگاہ حضرت شیرین نکات
تلخ وا ہو سیر و سد شیعیت تھا کلام
اہل سنت کو تھا ان کی بات میں لطف نبات
اہل فارس دم بخود تھے سنکر گفتگو
یوروپین حیران تھے انگریزی میں جب کی تھی بات
اور پنجابی کو تھی وانی بھی باعث رشک کا
چشم سکان عرب کو بند کرتی تھی ثبات
نغمۂ صل علےٰ بر لب عنادل کے لیئے
آشیان ہے گلشن فردوس میں ہر ایک پات
کیا زبردستی کُل من علیہا فان سے
چاک ملک الموت کا بھی ہے گریبان حیات
کُلُّ نفسٍ ذائِقَةُ الموت کی آیت صریح
نوع انسان کی طرف کرتی ہے ایمائے ممات
قصۂ غم یاد آیا اشک بھنے وقت اور
یعنی راوی نے لکھا ہے مار کے سینہ پہ گات
فاتحہ جنت سے پڑھنے آئی روح پنجتن
مرگئے معصوم پیاسے جب لب نہر فرات
وہ پریشان جنگل اذ گرمیٔ نصف النہار
اور وہ لو بہنے ہوکے لاشوں کی وارث کالی رات
بیکفن نازک بدن غلطان بخاک کربلا
چھوٹی چھوٹی مستیں آلودہ خون گل صفات
واقعۂ جانکاہ کو ہی دیکھ زندہ رہ گئے
حضرت عیسیٰ کو یارب کیا ہوا اب لطف حیات
وہ خدا ہے یا فرشتہ یا ہے اجرام فلک
کیونکہ انسان کے لیئے تو ہیں لازم ہے وفات
گر غم آل عبا میں نا سہی یوں ہی سہی
ہر طرح سے پیروے انبیا ہے یہ ثبات
ہے ستم اٹھے جنازہ سید کونین کا
بن کے خادم شاد بیٹھے اور وہ ہو دو حیات
اے اولی الابصار جائے غور ہے غصہ نہیں
کس نے جاری کر دیئے یہ بے سروپا مسئلات
پڑھ شروع سے آیت انا الیہ راجعون
ختم کر قربان تو کہدے کُل روحوں پر صلات

خاکسار سید قربان علی سعافیدار ریاست مالیر کوٹلہ
معروضہ ۶ - جنوری ۱۹۰۶ء

عہ والے خریداروں کی درخواستیں بمعہ قیمت آنی چاہئیں۔

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

دلکلیں و عقد و قائم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گر صاحب ہین۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و دیگر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ اخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہین سان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور اوپدہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید او ویلیت کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین حجم ۷۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک

خواص قرآنی ۔ المسمی بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جلائے ترمل وغیرہ وغیرہ نہایت دضاحت کے ساتھ درج ہین۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۳ر۔ تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک و خرچ وی پی وغیرہ معاف۔

المشتہر مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہائت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** ۔ جس مین تمام اخلاقی و روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مترجمہ سے پیشگوئیونکا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضو نکا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہائت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی و دلو نپر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ۶ مجلد ۶ ہے

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ۳ مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** ۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد ۔

(۴) **تذکرۃ القرآن** ۔ بابت ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر عمدہ بحث قیمتہ فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۳ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی ہو مشاق ہو سکتا ہے قیمتہ ۳ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۱۶ مجلد ۱۸ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** ۔ زیر طبع ہے قیمت ۱۸ مجلد ۲۰ (۱۱) **مفید عام** ۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دئے گئے ہین پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت ۵ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۱۲ر (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء و الصبیان** ۔ اس مین ان تمام دکھون کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہین یا دایان و دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** ۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف یک کھنڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہفتے سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون دندان ۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہین دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑہ مین درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت چھیتے ہون۔ منہ سے بدبو آوے دانت مین اس کا ایک دفعہ لگانا ہے کہ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۴ر

سونے چاندی کی گولیان ۔ یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہین۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوا کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کرین۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین۔ پس کمزور کو آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپ جاتی ہین۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہین اسی لئے تمام حلقون مین نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ہے (لو نے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستون کا پتہ

مینیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین۔

بمطبع [illegible] قادیان میان معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھاپا گیا

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح وقت و آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ | ۷ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق یکم فروری سنہ ۱۹۰۶ء - جمعۃ المبارک | نمبر ۵ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

سرچہ گویم باتو گر آئی بہادر قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	گر دوا بینی و ہم شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو دو دو پرچہ اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۲ پرچہ اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ع۲/ عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲/ جو صاحب ریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کا پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر۔ لوکل عہ۔ افریقہ ص

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفے ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
انبیائے ازخیر لیکے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یکسرمو دوری از ان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ
اس کی نظیر دنیوی رشتوں
اور تعلقوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی
نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ - سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔
پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲و۳۔ خدا کی تازہ وحی۔ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ ہدایات
صفحہ ۳۔ رسیدزر — صفحہ ۴ و ۵ و ۶۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
صفحہ ۷۔ پارلیمنٹ — صفحہ ۹ و ۱۰ و ۱۱۔ ایک خط اور اس کا جواب
صفحہ ۱۱۔ فارم وصیت

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۶ جنوری ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ فرمایا۔ دل میں ان مشکلات کا خیال تھا جو سلسلہ حقہ کی راہ میں ہیں۔ تو الہام ہوا "سفینۃ وسکینۃ"۔ ترجمہ کشتی اور سکینت۔ ۲۔ دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی ہے اور دوسرے خانہ میں اس کی لڑکی ہے۔ وہ عورت مجھے تلاش کرتی ہے اور وہ صندوق گاڑی کی طرح چلتا ہے۔ میں نے اس کو اشارے سے کہا کہ کچھ تغیر کرو۔ تب وہ متامل سی رہ گئی۔

۲۷ جنوری ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ الہام ہوا۔ ورڈ اینڈ ٹو گرلس
۲۔ خواب میں دیکھا۔ کہ گویا ایک انگریز مذکورہ بالا الفاظ بار بار بولتا ہے پھر جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ انگریز نہیں بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں۔ جو الفاظ بول رہے ہیں اور یہی الہام انگریزی میں ہوا۔ اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی یعنی یہ کہ "ایک کلام اور دو لڑکیاں"
۴۔ ایک کتاب دکھلائی گئی۔ اس پر لکھا تھا۔ لائف
۲۸۔ الہام ۔ ۔ ۲۵ فروری کے بعد جانا ہوگا۔
۲۹۔ خواب میں دیکھا۔ کہ زلزلہ آیا ہے اور زلزلہ شدید ہے لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا۔ اور ہم اٹھ کر ایک طرف کو چلے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ بیداری ہے۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ تب میں نے کہا کہ یہ خواب تھی۔

ہدایات برائے وصیت کنندگان

(۱) وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ مولوی محمد علی صاحب سے طلب کریں اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سر نو کریں اور جہاں جہاں جگہ چھوڑی گئی ہے وہاں حسب حالات خود خانہ پوری کریں۔ وصیت کے لئے کاغذ مضبوط لگائیں
(۲) جہاں تک ممکن ہو۔ وصیت کی رجسٹری کرائی جاوے اور وصیت نامہ پر بطور گواہ ورثار وصیت کنندہ کے دستخط ہوں اور ساتھ ہی شہر یا گاؤں کے دو معزز گواہ ہوں۔

(۳) وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ اپنے دستخط یا مہر کے علاوہ نشان انگوٹھا ضرور لگاویں اور جو خواندہ ہیں وہ دستخط بھی کریں۔ مرد اپنے بائیں ہاتھ اور عورت دائیں ہاتھ کا انگوٹھا لگائے

(۴) اگر وصیت کنندہ لکھ سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے وصیۃ لکھنی چاہیئے۔
(۵) وصیت پر اسٹامپ کی ضرورت نہیں ہے۔
(۶) وصیت کنندہ کے اگر کوئی خاص حالات ہوں اور اس میں کسی قانونی مشورہ کی ضرورت ہو۔ تو وہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے جو انجمن کے مشیر قانونی ہیں خط وکتابت کریں
(۷) پنجاب میں جو مالکان اراضی ہیں۔ اور ان کی راہ میں وصیت کرنے میں کچھ دقتیں ہیں۔ تو ان کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس قدر جائیداد کو وصیت کرنا چاہتے ہیں اسے بجائے وصیت کے اپنی زندگی میں ہبہ کر دیں۔ اور ہبہ نامہ پر اپنے ورثار بازگشت کے اگر کوئی ہوں۔ دستخط کرالیں۔ جن سے ایسے ورثار کی رضامندی پائی جاوے اور جائیداد موہوبہ کا داخل خارج مجلس معتمدین کے نام کرا دیں لیکن ایسی صورت میں نئی پیدا کردہ جائیداد کے متعلق ایسا ہی وقتاً فوقتاً کرنا ہوگا۔
(۸) اگر مذکورہ بالا ریزولیوشن میں بھی دقت ہو۔ تو جس قدر جائیداد کی وہ وصیت یا ہبہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی قیمت بازاری مقرر کر کے یا اس کو فروخت کر کے زر ثمن کو یا قیمت مقرر کردہ کو مجلس کار پردازان قبرستان کے حوالہ کر دیں۔ لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہوگا۔
(۹) جو احباب کوئی جائیداد نہیں رکھتے۔ مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں۔ اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔ یہ ان کا اختیار ہے کہ جو چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں اس وقت دیتے ہیں۔ ان کو اس ۱/۱۰ میں شامل رہنے دیں۔ یا وہ الگ کر دیں۔ اگر وہ اپنے موجودہ چندوں کو اس ۱/۱۰ حصہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ تو جس طرح وہ چندہ بھیج رہے ہیں وہ بھیجتے رہیں۔ البتہ ان چندوں کو منہا کر کے جو بچے وہ بقیہ رقم فنانشل سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے نام بھیجیں باقی خط وکتابت اس مجلس کے سکرٹری سے کریں۔ لیکن ان کو وصیت کرنی ہوگی کہ مرنے کے بعد ان کے متروکہ میں سے کم از کم ۱/۱۰ کی مالک انجمن ہو۔

جو صاحب مزید واقفیت قانونی دربارہ وصیت یا ہبہ بہ تعلق مجلس کارپردازان مصالح قبرستان حاصل کرنا چاہیں۔ وہ وصیت یا ہبہ لکھنے سے پہلے خط وکتابت خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے کر سکتے ہیں۔
(۱۰) کل روپیہ چندہ جو قبرستان کے متعلق ہو یا جو زیر اشتہار الوصیت صورتہا متذکرہ بالا میں بھیجا جاوے وہ صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے۔ "فنانشل سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح مقبرہ بہشتی قادیان"
اور کسی شخص کے نام یا پتہ پر نہیں آنا چاہیئے۔
(۱۱) وصیتیں اور ہبہ نامے بعد تکمیل کے سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے نام آنے چاہئیں اور جو احباب اپنی آمدنیوں کا حصہ حسب قاعدہ ۹ دینا چاہیں ان کی اطلاع بنام سکرٹری اور روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مذکور آنا چاہیئے۔ نوٹ۔ یہ وصیت اور ہدایات باجازت حضرت امام علیہ السلام صدر انجمن نے شائع کئے ہیں۔ خاکسار محمد علی از قادیان

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود ۔ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسلام لوگوں کے دلوں میں گھر کر رہا ہے۔ یورپ اور ایشیا کے لوگ اندر ہی اندر اس بات کو بخوبی سمجھ رہے ہیں کہ دیگر تمام ادیان باطل ہیں۔ مگر دنیا سب کو محبوب ہو رہی ہے۔ یہ ایک زہر ہے۔ جو ایک منٹ کیا بلکہ ایک سیکنڈ میں ہلاک کر دیتی ہے۔ بڑا گناہ جو اس زمانہ میں پیدا ہوا ہے وہ حُبِ دنیا ہی ہے۔ یہ ایک باریک زہریلا کیڑا ہے۔ جو کہ خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کے اندرونی فرقے بھی بخوبی جانتے ہیں اور ان کے دل پہچانتے ہیں۔ کہ کس فرقہ کے اصول عمدہ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اس وقت کیونکر راضی ہو سکتا ہے۔ مگر ان کی اندرونی حالتیں خراب ہیں قرآن شریف میں آیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے نبی ان کو کہدے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے ہیں۔ کیا ان کی طرح آنحضرت سود لیتے تھے۔ یا مداہنہ کرتے تھے یا غفلت کرتے تھے۔ یا نفاق کرتے تھے یا دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے۔ یہ سب باتیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان کی حالتیں وہ نہیں رہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی ہوا کرتی تھیں۔ چاہیئے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ اسی طرح زندگی بسر کریں۔ تب سچے مسلمان ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کا مذہب نہیں رہا۔ مگر کتب میں اور آثار میں اسلامی حقیقت موجود ہے صحابہ کی یہ حالت تھی کہ نہ دنیا ان سے پیار کرتی تھی۔ اور نہ وہ دنیا سے پیار کرتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں ایک نئی زندگی حاصل کی تھی۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان لوگوں کا قدم صحابہ کے قدم پر ہے ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا منشا اس سلسلہ کے قیام سے یہ ہے کہ لوگ پھر اس راہ پر چلنے لگیں۔ آج کل تو لوگوں کی یہ حالت ہے کہ تین تین آنہ کے واسطے جھوٹی گواہیاں دیتے پھرتے ہیں۔ کیا وکلاء قسمیہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ عدالتوں میں سچ بولتے ہیں اور سچ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ صرف اپنا پہلو بچا کر جھوٹ سچ جو کچھ ہو بولتے چلے جاتے ہیں۔ کیا یہی دین ہے اور خدا تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ تم مطلق العنان ہو جاؤ۔ اور جھوٹ کو شیر مادر سمجھو۔ خدا نے جھوٹ کو شرک کے ساتھ ملا کر ہر دو کی ایک ہی جگہ ممانعت فرمائی ہے جیسا کہ خدا کو چھوڑ کر کوئی شخص بت کے آگے اپنا سر جھکاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میں اسی کے ذریعہ سے پار ہو جاؤنگا۔ یہ کس قدر خرابی کی بات ہے اگر کہا جاتا ہے کہ تم جھوٹ کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کہ اس طرح تو گذارا نہیں ہو سکتا یہ اور بھی بدبختی کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں کہ وہ گذارا چلا سکتا ہے۔ اس موقعہ پر مثال کے لئے میں اپنی ایک آپ بیتی سناتا ہوں

نوٹ۔ وصیت کی فارم صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرماویں

سچ کی آزمائش

از انجملہ ایک یہ نشان ہے کہ تخمیناً ۲۰ یا ۲۵ سال کا عرصہ گذرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیارام تھا۔ اور وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا۔ ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھدیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کے رو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو۔ رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا۔ کہ رلیارام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھکو بھیجا ہے۔ اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیجدیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی اشارہ تھا۔ کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا۔ وہ ایک ایسی نظیر ہے۔ جو وکیلوں کے کام میں آسکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا۔ انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دیدو کہ ہمنے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیارام نے خود ڈالدیا ہوگا اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائیگا اور دو چار جھوٹے گواہ دیکر بریت ہو جائیگی۔ ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاکخانجات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھدیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلاتوقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانجات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھکو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سنکر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھکو فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھکو نجات دی۔ میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا۔ کیا کرنے لگا ہے۔ تب اس نے

ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا کہ

خیر ہے خیر ہے

رسید زر چندہ

دسمبر ۱۹۰۵ء - مبارک الدین صاحب
" " - ۹۳۸ چودہری غلام محمد صاحب
" " - ۱۰۸ مولوی غلام حسین صاحب
" " - ۹۱۷ مستری عبد الکریم صاحب
" " - ۱۶۹ مستری فیض علی صاحب
" " - چودہری اللہ دتا صاحب نمبردار
" " - فضل محمد صاحب
" " - ۹۸۲ - مولا بخش صاحب
جنوری ۱۹۰۶ء - ہاشم صاحب گرداور
۱۱ " " - ۱۳۲ مولوی الٰہی بخش صاحب
۱۱ " " - ۹۱۹ - بلوخان صاحب
۱۱ " " - ۱۳۱ سید عبد الستار صاحب
۱۱ " " - ۱۹۱ طفیل احمد صاحب
۱۱ " " - ۴۵۵ محمد بنا خان صاحب
۱۱ " " - ۱۲۱ مولوی غلام محمد صاحب
۱۱ " " - ۹۲۲ -
۱۱ " " - ۹۵۲ - عبد الرشید صاحب
۱۱ " " - ۲۶۵ - میاں عبد الصمد صاحب
۱۱ " " - ۳۵ - مرزا گلاب الدین صاحب
۱۱ " " - ۱۲۲ - میاں عبد العزیز صاحب
۱۳ " " - ۱۸۵ - [illegible] صاحب
۱۳ " " - ۱۲ - [illegible] احمد صاحب
۱۳ " " - ۱۱۱ - بابو عطا الٰہی صاحب
۱۳ " " - ۹۵۹ - [illegible] علی صاحب
۱۳ " " - ۹۳۲ - محمد حیات خان صاحب
۱۳ " " - ۱۲۱ - مولوی عزیز بخش صاحب
۱۴ " " - ۱۲ - [illegible] علی صاحب
۱۴ " " - [illegible] صاحب
۱۴ " " - ۲۱ - [illegible] صاحب
۱۴ " " - [illegible] محمد صاحب
۱۵ " " - ۲۵۵ - بابو شاہ الدین صاحب
۱۵ " " - ۳ - حافظ محمد صاحب
۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء - ۲۳۲ - عزیز الرحمان صاحب
۱۵ " " - ۹۰ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۵ " " - ۲۰۲ - خلیفہ رشید الدین صاحب
۱۵ " " - ۱۱۵ - سید یوسف صاحب
۱۵ " " - ۲۹۸ - تاج محمود صاحب
۱۵ " " - ۹۴۵ - عمر الدین صاحب
۱۶ " " - ۱۱۸ - عبد الرحمان صاحب
۱۷ " " - ۹۸۸ - عبد الواحد صاحب
۱۸ " " - [illegible] صاحب
۱۸ " " - ۹۹ - نور احمد صاحب
۱۸ " " - ۱۲ - احمد الدین صاحب
۱۸ " " - ۱۱۸ - بلند خان صاحب
۱۸ " " - ۱۵ - محمد حسین صاحب
۱۸ " " - ۵ - نواب خان صاحب
۱۸ " " - غلام علی صاحب
۱۹ " " - ۱۵ - ڈاکٹر میر محمد حسین صاحب
۱۹ " " - ۲۲ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۹ " " - ۵ - مرزا محمد احسن صاحب
۲۱ " " - ۹۵۷ - خیر الدین صاحب
۲۱ " " - شیر محمد صاحب مدرس
۲۲ " " - محمد شفیع خان صاحب
۲۲ " " - ڈاکٹر یوسف علی صاحب
۲۲ " " - ۱۵۵ - سید ناصر شاہ صاحب
۲۲ " " - ۱۵۵ - شفیق الدین احمد صاحب
۲۲ " " - ۳۲۰ - منشی محمد الدین صاحب
۲۲ " " - ۲۳۲ - محمد میر صاحب
۲۲ " " - ۱۲ - محمد قاسم خان صاحب
۲۳ " " - ۹۶ - قاسم الدین صاحب
۲۳ " " - ۹۳۲ - مرزا امیر صاحب
۲۳ " " - ۹۸ - بابو برکت علی صاحب
۲۴ " " - [illegible] - نذیر احمد صاحب
۲۴ " " - ۱۲۳ - کریم الٰہی صاحب
۲۴ " " - ۹۵۹ - کرم الدین صاحب
۲۴ " " - ۹۷ - کرپال سنگھ صاحب
۲۵ " " - ۱۵۰ - عبد الواحد صاحب
۲۵ " " - ۲۱۷ - محمد عبد اللہ صاحب
۲۶ " " - ۹۸۸ - مرزا محمد یاسین صاحب
۲۶ " " - ۱۱۹ - میاں علی بخش صاحب
۲۶ " " - ۹۶۵ - سید جعفر علی صاحب
۲۶ " " - ۲۵۳ - سید رسول بخش صاحب احمدی

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت ۔ حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جماعت پر شفقت مولوی صاحب مرحوم کی علالت کے ایام میں مولوی مبارک علی صاحب کے ایک لڑکے کے ہیضہ سے فوت ہو جانے کی خبر آئی۔ اس پر حضور نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ ہم تو ہر وقت اپنی جماعت کے مخلص احباب کے رنج و راحت میں حصہ لینے کو تیار ہیں اور جیسے کہ ہم مولوی عبدالکریم صاحب کے لئے دعا میں مصروف ہیں۔ ایسے ہی ہم ہر ایک دوست کے لئے دعا کرنے کو تیار ہیں۔ سب احباب کو اطلاع کر دینی چاہئیے۔ کہ جو سخت بیماری میں ہوں ہم کو اطلاع دیا کریں۔ اور خدا نخواستہ دیری کا احتمال ہو تو بذریعہ تار اطلاع دیا کریں ہم دعا کریں گے۔ خدا قادر ہے۔ وہ اپنے فضل سے دُعا کے ذریعہ سے بیماروں کو بھی شفا دے سکتا ہے۔ میں نے حضرت اقدس کا یہ پیغام بغرض اندراج اخبار شیخ یعقوب علی صاحب تراب کو پہنچا دیا تھا۔ غالباً انہوں نے درج اخبار کیا ہوگا۔

یہ تو حضرت اقدس کا ارشاد اس خاص موقعہ پر تھا۔ مگر ہم نے اپنے سالہا سال کے تجربہ سے دیکھا ہے۔ کہ حضرت اقدس ہر ایک مخلص مرید سے اس کے اخلاص اور محبت کے مقابل اس پر غائیت درجہ کا لطف و مہربانی کرتے ہیں۔ اور اگر خدا نخواستہ کسی پر کوئی مصیبت آجاوے۔ تو اس قدر اس میں ہمدردی اور مروت اور غمخوار توجہ دلی کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ گویا کہ خود اس کے درد اور غم سے حصہ لیتے ہیں۔ اور ان کے لئے اس قدر دعائیں کرتے ہیں کہ بہت کم والدین ہیں۔ جو اپنی اولاد کے لئے اس قدر سوز و گداز رکھتے ہوں۔ جو حضرت اقدس کو اپنے خدام سے ہے۔ بلکہ بارہا حضور نے یہ فرمایا ہے کہ دعا ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک دوستوں کے دُکھ اور درد میں اپنے اوپر نہ لے لوں۔ چنانچہ ہم نے یہ خود دیکھا۔ کہ واقعی حضرت اقدس کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جو ایک سچے مونس و غمگسار اور سچے طور پر بنی نوع انسان سے محبت کرنے والے انسان میں ہونی چاہیئے جیسے کہ انبیاء اور مرسل ہوتے ہیں۔

یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ آج ہم اپنے درمیان اس محبت اور خلق محمدی کا نمونہ اس سچے موعود میں دیکھتے ہیں۔ کہ جو خلق خدا کے لئے اپنی جان فدا کرنی اور ان کے لئے سچی ہمدردی کرنی اپنا عین مقصد سمجھتا ہے۔ رسول اللہ کا عشق جس کی جان ہے اور جو اس اُمت محمدیہ کی بہبودی کے لئے اپنے سینہ میں ایک خاص محبت اور جوش رکھتا ہے۔ اور کیسے ظالم ہیں۔ وہ لوگ جو ایسے دل کو دکھ دیتے ہیں۔ جس کے ہر ایک گوشہ میں خدا اور اس کے رسول کی محبت رچی ہوئی ہے۔

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں۔

نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سُن سُن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ

تیری خاطر ہی یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ

اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

۶۔ دہلی کا سفر مولوی صاحب مرحوم کی علالت سے ایک روز پہلے حضرت ام المومنین صاحبہ کا ارادہ دہلی جانے کا تھا۔ چنانچہ جس روز میں قادیان پہنچا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ حضرت صاحب دو چار روز کے بعد دہلی تشریف لے جانے والے ہیں۔ مگر جب مولوی صاحب کی علالت نے طول پکڑا۔ اور مرض دن بدن ترقی کرنے لگی۔ تو حضرت اقدس نے دہلی جانے کا ارادہ بالکل فسخ کر دیا۔ اور حضرت ام المومنین صاحبہ نے بھی (جو للّٰہی کاموں میں کسی قسم کی مدد سے دریغ نہیں فرماتیں۔ اور ہر ایک مخلص مرید کو اپنے بچوں کے برابر سمجھتی ہیں) یہ مناسب نہ سمجھا کہ مولوی صاحب کی علالت کے ایام میں دہلی جاویں۔ اگرچہ ان کو بعض خانگی امور کی وجہ سے جلدی جانا ضروری تھا۔ مگر انہوں نے مولوی صاحب کی تیمارداری کو مقدم سمجھا۔ ایک روز میں نے حضرت اقدس سے پوچھا۔ کہ حضور کا دہلی تشریف لے جانے کے متعلق کیا ارادہ ہے۔ فرمایا۔ مولوی صاحب کی بیماری کی وجہ سے میں نے اس ارادہ کو ملتوی کر دیا ہے۔ یہ شرط مروت کے خلاف ہے۔ کہ مولوی صاحب کو ایسی بیماری میں چھوڑ کر میں دہلی چلا جاؤں۔

۷۔ خدام کو نصیحت فرمایا۔ کہ جماعت کا فرض ہے کہ وہ مولوی صاحب کے لئے دعا کریں اور یہ بھی فرمایا۔ تم اپنے بھائی کے لئے دعا کرو۔ اور اس طرح سے اپنے بھائی کی مدد کرو

۸۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ حضرت اقدس نے اخیر دم تک مولوی صاحب کے لئے دوا اور دُعا سے کام لیا اور ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے مایوس نہ ہوئے۔

اگرچہ بعض[۱] الہامات صاف موت کی طرف دلالت کرتے ہیں۔ اور بعض خوابوں سے بھی یہی پایا جاتا ہے۔ مگر چونکہ الہاموں میں مولوی صاحب کا نام نہ تھا (اگرچہ بظاہر انہی کی بیماری کی طرف اشارہ معلوم ہوتا تھا) پھر بھی اپنی نیک فال لینے والی طبیعت سے جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے تصریح نہ آئی تھی نہ چاہا۔ کہ ان الہامات کو خود اس عزیز کی طرف منسوب کریں۔ اور اخیر تک خدا کی جناب سے مایوس نہ ہوئے۔ کہ وہ موت میں تاخیر ڈال دے۔ چنانچہ جب کبھی مولوی صاحب کی نازک سے نازک حالت کی ہمنے اطلاع دی۔ یہی فرماتے۔ کہ خدا سے مایوس مت ہو۔ وہ شخص بہت بدقسمت ہے۔ جو اسباب پر بھروسہ کرتا ہے۔ میں تو اس کے فضل پر بھروسہ کرتا ہوں۔

ایک مریض علاج کے متعلق ذکر ہو رہا تھا۔ مجھے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ اس ملک کے اکثر ڈاکٹر یورپ کی آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اس کے متبع ہوتے ہیں۔ مگر ہم ہر وقت خدا کی آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اسی کے اتباع کو اپنے لئے فرض سمجھتے ہیں۔

ایک دن فرمایا۔ مصیبت کے زخم کے لیئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں۔ جیسے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرنا۔

چنانچہ ہم اس بات کو حضرت اقدس کی روزمرہ کی زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ جیسے ان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ ہے۔ موجودہ زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ بالخصوص مولوی صاحب کی بیماری میں تو ہمنے خدا کے عجائبات پر ایمان کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ دیکھا۔ یعنی ایک طرف تو مولوی صاحب کی حالت ایسی نازک ہے اور دوسری طرف الہام ہو رہے ہیں۔ کہ جن سے موت ہی کی خبر آتی ہے۔ مگر پھر بھی خدا کے فضل سے اپنی اُمید کو

حاشیہ[۱] ۔ ۵ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ اذا جاء افواج وسمع من السماء یعنی آسمان سے فوجیں اور زہر اترا۔ ۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ ۴۷ سال عمر انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ کفن میں لپیٹا گیا۔ ۹ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ انا المناما کا ذطیش منہا ہا۔ مولوں کا تیر خطا نہیں جاتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور اس سے بہت عرصہ پہلے کا الہام تھا دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ نیز از بعد مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کوئی روح کہتی ہے۔ "ہمنے وہ جہان چھوڑ دیا ہے" (حضرت اقدس نے فرمایا) اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اس جہان سے گذر جائے گا۔

---

[۲] ۔ مثلاً خواب میں تین بار سورہ فاتحہ پڑھی۔ اور خوابوں کے حصے جن میں مولوی صاحب کو صحت میں دیکھا۔ اس سے درمیانی صحت مراد تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کاربنکل سے بالکل نجات دیدی۔ بہت عرصہ پہلے یہ بھی دیکھا گیا تھا۔ کہ جس چوبارہ میں مولوی صاحب رہتے ہیں۔ وہ چوبارہ گر گیا۔

نہیں لوٹتے۔ اور دعائیں اس درجہ تک کوشش کرتے۔ کہ گویا اس پیارے اور عزیز کے لیئے اپنے آپ کو فنا کر دیا۔ تاکہ اگر کسی طرح سے ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ اس خادم دین کی صحت میں تاخیر ڈال دے۔

گھر میں تو دن رات دعائیں ہی گذرتا تھا۔ ۸ اکتوبر کو فرمایا کہ ہم جنگل میں جا کر دعا کریں گے۔ اور سب جماعت کو حکم دیا۔ کہ وہ ایسا کریں۔ اور علیحدہ علیحدہ ہو کر سجدہ میں گر کر دعائیں مانگیں ممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی کی دعائیں اثر ڈال دے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ایسے اسباب پیدا کر دے۔ جو دفع مرض کے لئے مفید اور معاون ہوں۔ صحت عطا کرنا اس کے اختیار میں ہے۔

اس قدر دعائیں کرنا۔ گویا رات دن دعاؤں میں مصروف رہنا ہر ایک کا کام نہیں۔ سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو خاص خدا سے تعلق اور پیار ہوتا ہے۔ ورنہ ہر کا دل خدا کے ساتھ نہیں ہوتا۔ انہیں دعا کے لئے توفیق ہی نہیں ملتی اور اگر ہاتھ اٹھاتا بھی ہے تو مرے ہوئے دل سے۔ اور پھر نہ کہ اس سے بھی رہ جاتا ہے دعاؤں میں کمال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حصہ تھا یا اب ہم اس کے کامل بروز اور مظہر حقیقی امام زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں دیکھتے ہیں۔ جس کا جی چاہے وہ خود کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر دیکھ لے۔ اور اگر طالب حق مقصود ہو۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ہے کہ ہر ایک سعید الفطرت اسی نتیجہ پر پہنچے گا جس پر ہم پہنچے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ - وما توفیقی الا باللّٰہ

۹۔ حضرت کا پیغام مولوی صاحب کو

یہ ایک عجیب واقعہ قابل ذکر ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم پر جب عمل جراحی کیا گیا۔ تو اس روز سے جیسے کہ میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ حالت نہایت ردی ہو گئی تھی۔ اور بظاہر کوئی بچنے کی امید نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب ساڑھے گھنٹے کی بے ہوشی کے بعد حضرت اقدس کی دعا سے پھر مولوی صاحب کو ہوش آ گئی۔ اور ان کی حالت کو اللہ تعالیٰ نے زور اور زندگی بخشی پھر سے درست ہو گئی۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے نئے سرے سے جان عنایت فرمائی۔ اس سے اگلے دن مولوی صاحب کی حالت بہت اچھی تھی۔ اور کاربنکل کا تمام ردی مواد کاٹ کر پھینک دیا گیا۔ مولوی صاحب اور ان کے تمام احباب اور عزیز اس تبدیلی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجا لائے۔ اس روز جو میں مولوی صاحب کو پٹی لگانے کے لیئے جانے لگا۔ تو حضرت اقدس حسب معمول مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ اور مولوی صاحب کے متعلق استفسار کرتے تھے۔ مجھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو خطرناک حالت سے نجات دی ہے اور اس تکلیف دہ عارضہ سے مخلصی بخشی ہے۔ ہم نے ان کے لیئے بہت دعا کی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو شخص خطرناک اور سخت مرض سے نجات پاتا ہے۔ وہ فرشتوں سے جا ملتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب سے کہنا کہ وہ میرے لیئے بھی دعا کریں۔ کہ میرے جو مقاصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کامیاب کرے۔

میں نے یہ پیغام برادرم مرحوم مولوی عبدالکریم کو سنایا۔ اس وقت اخویم مولوی محمد علی صاحب اور شیخ یعقوب علی خلیفہ رشید الدین صاحب اور چند اور دوست موجود تھے۔ مولوی صاحب مرحوم یہ سنتے ہی چشم پر آب ہو گئے۔ اور حضرت اقدس کے ساتھ اپنے اخلاص اور غلامانہ محبت کے جوش کو روک نہ سکے۔ یہاں تک پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ اور چند منٹ کے بعد جب طبیعت سنبھلی۔ تو فرمایا۔ کہ اس کی سچائی کا یہ کیسا بین ثبوت ہے۔ میں کیا اور میرے لیئے اس قدر شفقت اور کرم کیا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ہمیشہ اپنے وعظوں تقریروں اور تحریروں کو دیکھ کر اپنے اندر ہی اندر سوچا کرتا تھا۔ کہ وہ اخلاص جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ ابھی نہیں ہے۔ لیکن اب اس مرد خدا کی دعاؤں اور توجہ نے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس کا ہمارے لئے دعا کرنا تو اس کا عین فضل ہے۔ لیکن ہمارا اس کے لیئے دعائیں کرنا کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔ ہمارا فرض ہے۔ میں آپ کی اس شفقت کو جب دیکھتا ہوں۔ تو ساری کوفت دور ہو جاتی ہے۔

پھر حضرت اقدس جب ظہر کی نماز کے وقت تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور کا پیغام خاکسار نے مولوی صاحب کو پہنچا دیا تھا۔ اور جو جواب مولوی صاحب نے دیا۔ وہ بھی عرض کر دیا۔

اس پر فرمایا اصل میں مولوی صاحب سے دعا کرانے میں میرا ایک بڑا بھاری مقصد یہ بھی تھا۔ کہ مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ شفا دے۔ اس لئے ہماری یہ مراد تھی۔ کہ اس رنگ میں بھی وہ اپنی شفا کے لئے دعا کریں۔

اللّٰہ اکبر۔ اس پاک امام کو اللہ تعالیٰ نے کیسا پاک دل دیا ہے۔ اور اس کی شفقت اور مہربانی اور ہمدردی اپنے خدام سے کیسی ہے۔ گویا کہ انہیں جزو جان سمجھتا ہے۔ اور ان پر رحم اور فضل اس کی فطرت میں مرکوز ہے۔ یہ نباہ اور وفاداری ان لوگوں کے سوائے کسی میں نہ پاؤ گے۔ جن کو خود خدا نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

۱۰۔ حضرت اقدس کی محبت اور رقت قلب

جو کچھ کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ اس سے حضرت اقدس کی محبت کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم آپ کو کہاں تک دل سے عزیز تھے۔ اور جیسے کہ والدین اپنے پیارے بچوں کا ہم و غم دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے ہی حضرت اقدس کی قلب کی کیفیت تھی۔ کہ وہ مولوی صاحب مرحوم کو اس کرب و قلق کی حالت میں دیکھ نہ سکتے تھے۔ ماسوائے اس کے حضرت صاحب نچلی منزل میں رہتے تھے اور مولوی صاحب مرحوم اوپر بالا خانہ میں رہا کرتے تھے۔ حضرت اقدس سر پر چوٹ لگنے کے سبب سے بہت کمزور ہو گئے تھے اس کے علاوہ کئی راتوں کی بے خوابی اور بے چینی سے اور بھی ضعف زیادہ ہو گیا تھا۔ آپ نے مجھ سے اور دیگر احباب سے بارہا فرمایا۔ کہ میں نے کئی دفعہ شام کی نماز کے لئے وضو اس نیت سے کیا ہے۔ کہ اوپر جا کر نماز پڑھوں گا۔ (موسم گرما میں مسجد کی سقف پر مغرب کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ جو مولوی صاحب کے کمرہ سے بالکل ملحق ہے۔) اور نیز مولوی صاحب کو دیکھوں گا مگر میں ضعف دل کی وجہ سے سیڑھیاں نہیں چڑھ سکا۔

مجھے اس موقعہ پر اپنے چھوٹے بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی بیماری اور حضرت اقدس کی محبت اور درد دل کی کیفیت یاد آ گئی ہے۔ مرحوم ایوب کو بھی مولوی عبدالکریم صاحب سے ایک برادرانہ بلکہ خادمانہ تعلق تھا۔ اور مرحوم مولوی صاحب سے غایت درجہ کی محبت رکھتا تھا۔ اور جیسے کہ وہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا عاشق و شیدا تھا۔ ایسے ہی اپنے ہم رنگ عشاق (مثلاً مولوی صاحب مرحوم) کا بھی فدائی اور جان نثار رفیق تھا۔ اس لئے اس ضمن میں اس مرحوم سے حضرت اقدس کے رحم اور فضل کا کچھ تذکرہ بے جا نہ ہو گا۔ مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم اپنی علالت کے آخری ایام میں خاکسار کے پاس فاضلکا ضلع فیروز پور میں تھا۔ اور اس کو حضرت اقدس کے ملنے کا اس قدر خیال تھا۔ کہ ہر وقت اس کا ان کی طرف دھیان لگا رہتا تھا۔ اور ان کے قدم بوس ہونے کا اسے از حد شوق تھا اور خود اس قابل نہ تھا۔ کہ اتنا لمبا ریل کا سفر برداشت کر کے حضرت اقدس تک پہنچ سکے۔ اس نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ کہ حضور اس جگہ فاضلکا میں آن کر مل جاویں۔ میرا دل بہت چاہتا ہے۔ کہ میں حضور کی زیارت کروں۔ پھر اسی مضمون کا ایک تار بھی دیا۔ حضرت اقدس نے جو جواب اس مرحوم کی طرف لکھا۔ میں اُسے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے کوئی دل ہدایت پا وے۔ اور وہ سمجھ لے۔ کہ ایسا دل بجز خدا کے خاص الخاص پیاروں اور ماموروں کے اور کسی کو عطا نہیں ہوتا تاکہ وہ اس نور کو حاصل کرے۔ جو کہ اس منبع فیوض سے ہر وقت جوش مار نکلتا ہے۔ شاید ہے۔ کہ کسی سعید فطرت پر اس کا پرتو پڑے۔ اور وہ اپنی آلائشوں اور کدورتوں سے پاک و صاف

۱؎ مفصل حالات کے لئے دیکھو سیرت ایوب مولفہ خاکسار جو الحکم میں زیر طبع ہے۔ اور انشاء اللہ جلد شائع ہو گی

ہو کر خدا کی رحمت سے حصہ لے۔ اور ٹھٹھا کرنے والے اور جھٹلانے والے گروہ سے دور رہو۔ آمین۔

خط مفصلہ ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی مرزا ایوب بیگ صاحب و محبی عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت جو میں درد سر اور موسمی تپ سے یکدفعہ بیمار ہو گیا ہوں۔ مجھکو تار ملی جس قدر میں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دعا میں مشغول ہوں۔ اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا امید نہ ہونا چاہیئے۔ میں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا۔ لیکن میں اس تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا۔ میرا دل جلد صدمہ قبول کرتا ہے۔ یہی چاہتا ہوں۔ کہ تندرستی اور صحت میں دیکھوں۔ جہاں تک انسانی طاقت ہے۔ اب میں اس سے زیادہ کوشش کروں گا۔ مجھے پاس اور نزدیک سمجھو۔ نہ دور۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اس درد دل کو بیان کروں۔ خدا کی رحمت سے ہرگز نا امید مت ہو۔ خدا بڑے فضل اور کرم کا مالک ہے۔ اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دور ہے۔ کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرستی میں جلد تر دیکھوں۔ اس علالت کے وقت جو تار مجھکو ملی ہے۔ ایسا متاثر ہوا ہوں۔ کہ قلم ہاتھ سے چلی جاتی ہے۔ میرے گھر میں بھی ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں اس وقت ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا۔ کیونکہ کل سے وہ بھی مبتلا ہیں۔ اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے۔ مشکل سے اندر کچھ جاتا ہے۔ اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے۔ وہ نیچے پڑی ہیں اور میں اوپر کے دالان میں ہوں۔ میری حالت تحریر کے لائق نہ تھی۔ لیکن تار کے درد انگیز اثر نے مجھے اس وقت اٹھا کر بٹھا دیا آپ کا اس میں کیا حرج ہے۔ کہ اس کی ہر روز مجھکو اطلاع دیں۔ معلوم نہیں کہ جو میں نے ابھی ایک بوتل میں دوا روانہ کی تھی۔ وہ پہنچی ہے یا نہیں۔ ... کی معرفت روانہ کی گئی تھی۔ اور یہ معلوم نہیں۔ کہ مالش ہر روز ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ ذرہ ذرہ حال سے مجھے اطلاع دیں۔ اور خدا ... قادر ہے۔ تسلی دیتے رہیں۔ جوزہ کا شوربا یعنی یخنی ... کو ہر روز دیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دستوں کی وجہ یہ ہے کہ کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ والسلام۔ ۲۵ اپریل ۱۹۰۱ء

الراقم۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

یہ وہ خط ہے۔ کہ جو مرحوم ایوب کی عین نزع کی حالت میں پہنچا اور اس ... کو سننے کے بعد فوراً جان دیدی۔ گویا کہ اسے اس خط کا انتظار تھا۔

میں مرحوم ایوب کا واقعہ مختصراً پیش کرتا ہوں کہ اسے سخت ... دو سال تک برابر اُسے سخت تکلیف رہی مہینوں ... رات کو نہیں سویا۔ اور ایسا دبلا ہو گیا تھا کہ مجھے کہا کرتا تھا

کہ بھائی جی۔ اگر کسی میڈیکل کالج کے طالب علم نے ہڈیوں کا علم تشریح پڑھنا ہو۔ تو مجھ پر پڑھ سکتا ہے۔ آخر میں خون کے اسہال جاری ہو گئے۔ مگر اس مرحوم سے جب کسی نے طبیعت کا حال پوچھا تو یہی جواب دیتا تھا۔ کہ الحمد للہ۔ خدا کا بڑا مجھ پر فضل ہے۔ میں خوش ہوں۔ اور اس میں کوئی بناوٹ اور تصنع نہ ہوتا تھا۔ واقعی اس کا چہرہ ہمیشہ بشاش اور خوش رہتا تھا۔ اور آخری دم تک کوئی ملال یا شکوہ شکایت یا یاس کا لفظ اپنے مونہہ پر نہ لایا۔ اپنی والدہ اور ضعیفہ دادی کو ان الفاظ میں تسلی دیا کرتا تھا۔ کہ جس خدا نے مجھے پچیس سال تک ہمیشہ صحت اور تندرستی میں رکھا۔ اب میں تھوڑے دنوں کی بیماری سے اس پر شکایت کروں یہ ہرگز واجب نہیں۔ کہ اس کی شکایت کی جاوے۔ اس کا شکریہ کرو۔ اور اس سے فضل مانگو۔ مرحوم نے اپنی تمام بیماری میں کوئی نماز فوت نہ کی۔ بیماری کے ایام میں قرآن مجید حفظ کرتا تھا صبح کی نماز پڑھ کر فوت ہوا۔ اور اس کا چہرہ اس وقت تبسم کر رہا تھا۔ اور مرنے سے پہلے بالکل ہوش میں تھا۔ اور خود ہی اپنے ایمان واسلام و حضرت اقدس کی فرمانبرداری اور ان کے فضائل کا تذکرہ اور شکریہ کیا۔ اور اپنے منہ سے کلمہ شہادت پڑھ کر۔ قبلہ کی طرف مونہہ کر کے سو گیا۔ اور اپنے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملا۔ جن کا کہ اُسے کمال عشق تھا۔ اور ہر ایک بات میں ان کی اتباع میں لذت اور سرور پاتا تھا۔ وہ خدا کے فضل سے کمال خوبی کے ساتھ اپنی منزل مقصود کو پچیس سالہ عمر میں آج لے کر کے واصل الی اللہ ہوا۔ اور ہم بھی اس کے فضل کے امیدوار ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اس مرحوم کے متعلق حضرت اقدس نے بارہا فرمایا کہ ایوب بیگ اولیاء اللہ کے صفات اپنے اندر رکھتا تھا۔ گویا وہ ایک شیشہ تھا۔ جو لبالب عطر سے پر تھا۔

اب میں نہایت سچے دل سے ان اصحاب سے پوچھتا ہوں جو اپنے اندر تعصب نہیں رکھتے۔ اور صرف خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کے سامنے بلا کم و کاست ایک پچیس سالہ نوجوان کا نمونہ پیش کیا ہے۔ جو اپنی اتنی تھوڑی سی عمر میں صرف چند سالہ تعلق حضرت اقدس سے ایسے اعلیٰ روحانی مدارج پر پہنچ گیا۔ کہ کوئی بڑا اور جوان کہ جو ... خدا کی رضا سے غافل نہ کر سکا۔ اور اس کا دل ایک ... لیے متزلزل نہ ہوا اور وہ اپنے اندر ایسے اخلاق اور عادات کا مجموعہ رکھتا تھا۔ کہ ہر کہ ومہ اور ہم مذہب اور غیر مذہب جن کو اس سے واسطہ پڑا اس کے دلدادہ اور ثناخوان تھے۔ آپ ذرا ... اپنے اندر غور کر کے دیکھیں۔ کہ کیا آپ نے اپنے اندر ... تبدیلی کی ہے۔ جو اس نوجوان نے کی تھی ... رسول ایسا ہی پیارا ہے۔ جیسے اس نوجوان کو تھا۔ اگر نہیں تو بتاؤ۔ کہ پھر اس سے بڑھ کر اور نعمت اس جہان میں مومن کے لئے ہے۔ اور اگر تم اس نعمت سے مالامال ہونا چاہتے ہو تو آؤ۔ اور اس مسیح آخر الزمان غلام احمد کا دامن پکڑو۔ جو کہ آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تم کو پہنچا سکتا ہے۔ اور اس زمانہ میں اس کو اللہ تعالیٰ نے کل جہان میں سے امام زمان منتخب کیا ہے۔ آؤ اور ان نعمتوں سے حصہ لو۔ جو یہ لایا ہے۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ ایک نہیں ایسے صدہا ہیں۔ جو مردہ تھے۔ اور اس مسیح کے ہاتھ پر زندہ ہوئے۔ اور ان میں سے ایک میں ہی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کامل بزرگ کی طفیل ایک روحانی موت کے بعد زندگی عطا فرمائی ... اگر خدا کو پانا چاہتے ہو۔ تو اس کی ... راہ یہی ہے۔ اور اس ... کے مصداق نہ ہو۔

صد حیف کہ آن گروہ عبث بزداں مرا ندید
رفتے چنیں ہم کہ ازیں خاک بگذرم

(باقی آئندہ)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ہے لیکن ... سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ حسب ... اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہو کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت ... سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ... روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک اسٹیمپ دینا پڑے گا۔

اختیار الاسلام

حصہ چہارم

اختیار الاسلام حصہ چہارم جواب تہذیب الاسلام ... عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت و قبولیت ڈالی ہے کہ ہمارے مخالفین بھی خوبی کلام اور دندان شکن جواب پر عش عش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تہذیب الاسلام کے کبھی جواب لکھے ہیں مگر ... تہذیب الاسلام ... کو زندہ کر ... فیضان حاصل کر ... زندگی اور ... کی کوشش ... ہوں۔

درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحمن قادیان آویں

بدر قادیان

مورخہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲ فروری ۱۹۰۶ء

پارلیمنٹ

(زمینی و آسمانی)

آج کل سب اخبارون مین برطانیہ اعظم کی پارلیمنٹ کی تبدیلی کی خبرین کثرت سے لکھی جاتی اور شوق سے پڑہی جاتی ہین۔ چونکہ یہی پارلیمنٹ دراصل تمام سلطنت انگلشیہ پر حکومت کرتی ہے اور اس کے مجوزہ امور اور منظور شدہ قوانین کا رد کرنا گو بادشاہ کے اختیار مین ہے۔ لیکن ان اختیارات کا کبھی ظہور نہین ہوتا۔ اس واسطے ہندوستانی رعایا کے واسطے اپنی اس حکمران مجلس کے حالات سے آگاہ ہونا دلچسپی سے خالی نہین ہے۔ لہذا مختصر الفاظ مین اس کے طرز و طریق اس جگہ بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کیونکہ اکثر عام لوگ ایسی باتون سے آگاہ نہین ہوتے۔

برطانیہ کی حکومت ایک بادشاہ کے ہاتھ مین ہے۔ جو ملک کے قانون کے برخلاف کوئی حکم نافذ نہین کر سکتا۔ اس کے ماتحت دو مجلسین ہین۔ مجلس اُمرا۔ و مجلس عوام۔ اسی کا نام پارلیمنٹ ہے۔ مجلس اُمرا کے ممبر عموماً عمر بھر کے لئے منتخب ہوتے ہین۔ اس مین دو قسم کے لارڈ ہوتے ہین۔ دینی لارڈ اور دنیوی لارڈ۔ یعنی پادری صاحبان۔ اور بڑے بڑے رئیس۔ تعجب ہے کہ وہ بزرگ جو لوگون کو یہ تعلیم دینے کے واسطے مقرر ہین۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا آسان ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت مین داخل ہو۔ خود رئیس اور اُمرا کی مجلس کے ممبر بنتے ہین۔ مجلس عوام یعنی ہوس آف کامنز کا انتخاب سات سال کے بعد ہوتا ہے اور اسی انتخاب کے آج کل دن ہین۔ اس مین تمام ملک مین سے ہر ایک علاقہ سے جن کو یہ حق دیا گیا ہے۔ ایک دو یا زیادہ ممبر عام لوگ کثرت رائے کے ساتھ مقرر کرتے ہین اور ان کا تقرر اس طرح سمجھنا چاہیئے۔ جس طرح ہمارے شہرون مین میونسپل کمیٹیون کے ممبرون کا انتخاب ہوتا ہے۔ اور شہر مین پرچیون اور پرچی والون کا ایک کہرام مچتا ہے۔ برطانیہ مین مختلف قسم کے خیالات ملکی کے لوگ اپنے اپنے قسم کے آدمیون کے حق مین رائے دیتے ہین۔ بڑے فریق دو ہین۔ ایک لبرل یعنی آزادی پسند لوگ۔ جو آئندہ ترقی چاہتے ہین۔ اور گذشتہ طریق حکومت مین مناسب تغیر کے خواہان رہتے ہین۔ دوسرے کانزرویٹو جو قدیم رسومات کی پابندی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔

اور بہت تبدیلیون اور آزادیون کو ناپسند کرتے ہین۔ آجکل کے انتخاب مین لبرل فریق کے ممبر زیادہ ہوتے جاتے ہین اور غالب رائے یہی ہے۔ کہ اس دفعہ پارلیمنٹ لبرل زبردست رہے گی۔ لیکن ان بڑے فریقون کے علاوہ اور چھوٹے چھوٹے فریق بنتے جاتے ہین جو دراصل ان بڑے فریقون مین سے کسی نہ کسی ایک فریق کی شاخ ہوتے ہین۔ مثلاً آج کل ایک نیا فریق مزدوری پیشہ لوگون کے حامیون کا بنگیا ہے۔ جو کہ لیبر رائے ٹس کہلاتے ہین۔ یہ فریق بھی اب ترقی کرتا جاتا ہے۔

ان انتخابات مین بڑی بڑی لڑائیان۔ جھگڑے۔ تقریرین تحریرین۔ اور بعض دفعہ گالی گلوچ اور مار پیٹ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب ایک وزارت کسی امر مین ناکامی حاصل کرتی ہے تو وہ وزارت توڑ ڈالی جاتی ہے۔ اور نئی وزارت قائم ہو جاتی ہے۔ یہ ہے ہماری گورنمنٹ کی انتخابی حکومت کا طرز و طریق۔

اب مین احکم الحاکمین سلطان الارض والسموات کے انتخاب کا کچھ ذکر کرتا ہون۔ بہت سی باتون مین آسمانی انتخاب کا طریق زمینی انتخاب کے بالکل برخلاف ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ خداتعالیٰ کی عجیب قدرت کا ایک نمونہ ہوا کرتا ہے خداتعالیٰ زمینی بندون کی ہدایت کے واسطے ہمیشہ ایک ایسا آدمی منتخب کرتا ہے۔ جو دنیا کا روحانی سردار ہے۔ اور اپنی قوت قدسیہ کے ساتھ سب کو نیکی اور ہدایت اور درجات جاودانی کی طرف لے جائے۔ وہ زمین پر اس ذوالجلال و الاکرام کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے ایک روحانی بادشاہ بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ جو نعمت اس کو عطا کی جاتی ہے۔ اس کے سامنے تمام زمینی بادشاہتین ہیچ ہوتی ہین اسی پر اس زمانہ کے روحانی بادشاہ نے فرمایا ہے۔

آں کس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند
با فر تو فر خسرواں را چہ کند
چوں بندہ شناختہ بداں عز و جلال
بعد از تو جلال دیگراں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند

خدائی انتخاب مین سب سے پہلی عجیب بات یہ ہے کہ مخلوق کی نظرون اور رائون کے بالکل برخلاف ایک ایسا آدمی چنا جاتا ہے۔ جو عوام کی نگاہ مین نہ علم رکھتا ہون۔ نہ بڑی شہرت والا ہو۔ نہ کسی بڑے شہر کا پنچ ہو۔ وہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے۔ جو کہ اگر اس کے زمانہ کے لوگون سے ووٹ لیا جاوے۔ تو ایک شخص کا بھی وہم و گمان اس کی طرف نہ جائے۔ اور کوئی بھی اس کے حق مین اپنا ووٹ نہ دے۔ تب خدا اس کے حق مین اپنا ووٹ دیتا ہے اور اپنے فرشتون کو حکم دیتا ہے۔ کہ اس کے حق مین ووٹ دین۔ اور وہ فرشتے خدا کے نیک بندون کے دل مین تحریک کرتے ہین۔ کہ اس کے حق مین ووٹ دین۔ دنیا کے برسر آمدہ لوگ سخت مخالفت کا جھنڈا اس کے مقابلہ مین کھڑا کرتے ہین۔ اور بلکہ انکار کر اس کے برخلاف دو دلین دیتے ہین۔ اور فتوی لگاتے ہین اور ہنگامہ برپا کرتے ہین۔ اور شور و غل مچاتے ہین۔ اور تقریرین کرتے ہین اور اخبارون مین لکھتے ہین۔ اور خود اس پر پتھر پھینکتے ہین۔ اور اس کو قتل کر دینے کی سازش کرتے ہین۔ اس وقت خدا کی طرف سے ایک پروانہ نازل ہوتا ہے۔ جسمین یہ لکھا ہوتا ہے کہ

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

تب اس کے تمام مخالف خائب و خاسر ہو جاتے ہین۔ اور وہ اکیلا کامیاب ہو جاتا ہے۔

پھر برخلاف دنیوی انتخاب کے قانون کے اس کے برخلاف ایک میجاریٹی یعنی کثرت رائے ہوتی ہے۔ اس کی موافقت مین ایک مائنریٹی یعنی قلت رائے ہوتی ہے۔ اور وہ بھی نہایت غریب کس مپرس مائنریٹی۔ یہ سب کچھ اس واسطے ہوتا ہے کہ دنیا پر ثابت ہو جائے۔ کہ درحقیقت وہ خدا کی طرف سے ہے کہ باوجود اس قدر بے سر و سامانی کے اور اکیلا ہونے اور لوگون کی مخالفت کے پھر وہی کامیاب ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیوی رنگ مین تو ہم صاف دیکھ رہے ہین۔ اور مشاہدہ کر رہے ہین۔ کہ دنیوی اُمور مین وہی فتح پاتا ہے۔ جس کے ساتھ کثرت رائے ہوتی ہے۔ پس اس کے ساتھ یہ ایک معجزہ ہوتا ہے۔ جس سے خلق عاجز ہو جاتی ہے۔ اور دنیا کی نظرون مین وہ ایک خارق عادت امر ہوتا ہے۔ کہ ایک غریب بے کس یتیم کس مپرس انسان باوجود اس قدر مخالف کثرت رائے کے میدان مین فتح پائے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اس انتخاب کی کمیٹی کا امیر دنیوی کمیٹیون کے پریزیڈنٹون کی طرح صرف اس واسطے نہین ہوتا کہ وہ خاموش ہو کر بیٹھا رہے۔ اور نہ ہی کوئی رائے دینے کا اس کو حق نہ ہو۔ صرف اختلاف رائے کے وقت وہ دو رائین دے سکے۔ بلکہ یہ پریزیڈنٹ تمام رائون کا مالک ہے۔ اس کی ایک رائے دوسرون کی تمام رائون سے بڑھ کر ہے۔ وہ چاہے۔ تو کثرت کو قلت کر دے اور چاہے تو قلت کو کثرت کر دے۔ یہ سب کچھ اس واسطے ہے۔ کہ دنیا اس کو جان لے اور اس کو پہچان لے اور اس کو مان لے۔ کہ وہ ہے۔ اور طاقت والا ہے جو چاہے سو وہ کر دینے والا ہے۔ اس انتخاب کی ایک تازہ بتازہ نظیر اس وقت دنیا مین مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود مین موجود ہے جس کے برخلاف سخت مخالفت جاری ہے اب تک واہے۔ مگر وہ دن بدن ترقی کرتا اور فتح پر فتح پاتا چلا جاتا ہے جس کا جی چاہے دیکھے اور نجات حاصل کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک خط اور اس کا جواب

(از محمد سرور)

جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہلے میں آپ کے خط کا خلاصہ درج کرتا ہوں۔ اور پھر اس کا جواب لکھوں گا۔ **خلاصہ خط حکیم صاحب**۔ میں آپکے (مرزا صاحب) کے حالات سے ایسا واقف ہوں۔ کہ جو حضور میں رہتے ہیں۔ شاید وہ بھی کم واقف ہوں گے۔ میں جناب کی نیکی اور خدمت اسلام کا مشکور ہوں۔ اور دل سے معتقد ہوں۔ اور میں نے بہت سے لوگ آپ کی بیعت کے لئے بھیجے ہیں۔ اور آپ ہی بیعت کا ارادہ رکھتا تھا۔ اور اب بھی انکار نہیں ہے۔ پر آپ کا دعوے نبوت یہ آپ کا محال ہے۔ اور محال بمقابلہ قرآن مجید اور عمل رسول اللہ دلیل نہیں ہے۔ میری تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آپ نبی نہیں ہیں۔ اور جو کچھ فرماویں۔ وہ مانتا ہوں۔ پس آپ پر فرض ہے۔ اور مناسب مشورہ بھی یہی ہے۔ کہ آپ سب کام چھوڑ کر علماء دین سے نبوت کا فتویٰ حاصل کریں۔ ورنہ تو پھر یہ دعویٰ چھوڑ کر اور کام کریں۔ اگر ہند کے علماء لائق نہیں۔ تو سلطان روم یا امیر کابل سے فتویٰ لیں۔ تمام شد۔ اس خلاصہ میں تین امر ہیں۔ ۱؎ یہ کہ آپکا دعویٰ نبوت محال ہے۔ اور محال قرآن مجید اور سنت کے مقابل دلیل نہیں۔ ۲؎ یہ کہ علماء کے پاس جاکر فتویٰ نبوت حاصل کریں ۳؎ کہ میں آپکے حالات کا بہت واقف ہوں۔ اور آپ کی نیکی اور خدمت اسلام کا مشکور ہوں۔ اور دعویٰ نبوت کے سوا آپ کی سب باتوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ اور معتقد ہوں۔

۱؎ کا جواب۔ آپنے نہ اس امر کی کوئی دلیل اور سند پیش کی ہے۔ کہ آپکا دعویٰ نبوت محال ہے۔ اور نہ قرآن مجید اور عمل رسول اللہ سے کوئی ایسا امر بیان کیا ہے۔ کہ دعویٰ نبوت اس کے خلاف ہو۔ اور بے دلیل بات قابل التفات بھی نہیں ہوتی۔ پھر حکیم کا خط اور نبوت جیسے نازک مسئلہ پر بحث اور دعویٰ بے دلیل اگر قابل افسوس نہیں۔ تو قابل تعجب تو ضرور ہی ہے۔ پھر یہ دعویٰ بے دلیل ہی نہیں۔ بلکہ محض غلط ہیں۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہیں لکھا۔ اور نہ فرمایا۔ کہ میرے دعویٰ نبوت کی بنا محال پر ہے۔ بلکہ صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کی بنا ان امور پر ہے۔ کہ جن پر سب انبیاء کے دعویٰ کی بنا تھی۔ اور وہ امور انبیاء نے بیان فرمائے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب نے بھی بیان فرما دیئے ہیں۔ پر محال نہ پہلوں نے بیان کیا ہے۔ اور نہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کی بنا قرآن مجید اور سنت اور وحی الٰہی پر ہے۔ اور پھر محض دعویٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ بڑے بسط کے ساتھ اس کو ثابت کیا ہے۔ پر باوجود دعوے واقفیت تامہ کے آپ لکھتے ہیں۔ کہ دعویٰ نبوت محال ہے۔ اور کہ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ پھر قرآن مجید میں ہرگز نہیں آیا۔ کہ آں حضرت صلی اللہ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ بلکہ اس کے خلاف ہے۔ کہ ضرور آئے گا۔ نہ آنے پر اگر کسی نے قرآن مجید کی کسی آیت کو پیش کیا ہے۔ تو وہ خاتم النبیین ہی ہے۔ پر اس کا جواب اسی قدر کافی ہے۔ کہ قرآن مجید میں لفظ **خاتَم** ہے۔ جو بمعنے مُہر ہے۔ نہ **خاتِم** بمعنے ختم کرنیوالا اور مُہر ہونا اس بات کو نہیں چاہتا۔ کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ آپ کے بعد ضرور ہوں۔ جو کہ اس مُہر سے نبی بنیں۔ اور اسی کے ساتھ کام کریں۔ اور پوری آیت پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ **ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین**۔ محمدؐ تم سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مُہر ہیں۔ پس لٰکن کے ماقبل اور مابعد پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ اگرچہ جسمانی طور پر کسی مرد کے باپ نہیں۔ پر روحانی طور پر ان نبیوں کے باپ ہیں۔ جو کہ آپ کی مُہر سے نبی ہوں گے۔ اور اسی سے سب کام کرینگے۔ پس یہ آیت نبیوں کی آمد ضروری قرار دیتی ہے۔ اور ان کی آمد کی نفی کا اس میں اشارہ تک نہیں ہے۔ پھر خداوند کریم نے فاتحہ شریف میں دعا بتائی۔ کہ ہمیں انعمت علیہم کی راہ بتا۔ اور اس پر چلا۔ اور ہر ایک نماز کی ہر ایک رکعت میں اس کو لازم کیا۔ اور قرآن مجید میں خود بتایا۔ کہ انعمت علیہم کون ہیں۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے۔ **اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین**۔ پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس امت میں چاروں قسم کے انعم اللہ علیہم ہو سکتے ہیں۔ کیا بلکہ ضرور ہوں گے۔ ورنہ تو پھر اس دعا پر اس قدر زور دینا بلکہ اس کا سکھلانا بالکل لغو ہے۔ نیز جب سب مانتے ہیں۔ کہ اخیر تین قسم کے منعم علیہم تو اس دعا کے کرنے والے اس امت میں ہو سکتے کیا بلکہ ہوئے بھی ہیں۔ تو پھر کم از کم اس سے ضرور یہ ثابت ہوگا۔ کہ اول قسم کے منعم علیہم بھی ہو سکتے ہیں۔ پھر خداوند کریم نے ان حضرت صلعم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے۔ اور آپ کے خلفاء کو خلفاء موسیٰ کا مثیل قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے۔ **انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا** اور فرمایا۔ **وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم** اور ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ کے خلفاء تو سب انبیاء تھے پس اگر ان حضرت صلعم کے خلفاء کا نبی ہونا ممنوع ہوتا۔ تو یا خدا **کما استخلف الذین من قبلھم** نہ فرماتا۔ یا پھر بتا دیتا۔ کہ وہ نبی نہ ہوں گے۔ پر خدا نے کہا بھی بولا۔ اور ان کی نبوت کی نفی بھی نہ کی اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تو خدا ہے۔ آں حضرت نے بھی جب اپنے ایک ایسے قول میں ایسا اشتباہ پڑتا دیکھا تھا۔ تو اس کو ساتھ ہی رفع فرما دیا تھا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ سفر پر جانے کے وقت آں حضرت نے اپنے اہل بیت میں حضرت علی رضؓ کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ اور بزدلوں کی مانند عورتوں میں رہنا حضرت علی کو کیقدر ناگوار معلوم ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے ان کو تسلی دینے کے لئے فرمایا۔ کہ **انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ**۔ یعنی تم میرے بعد اس طرح خلیفہ ہو۔ کہ جیسے حضرت موسیٰ کے بعد حضرت ہارون نبی خلیفہ تھے۔ اسی طرح آنحضرتؐ کے بعد (یعنی سفر پر جانے کے بعد) حضرت علی بھی خلیفہ ہوں گے۔ لہٰذا آنحضرت نے من موسیٰ کے ساتھ متصل فرما دیا کہ **الا انہ لا نبی بعدی**۔ یعنی اگر فرق ہے تو یہ ہے۔ کہ ہارون موسیٰ کے بعد (یعنی ان کے پہاڑ پر جانے کے بعد) خلیفہ بھی تھے اور نبی بھی تھے پر تم خلیفہ تو ہو۔ لیکن نبی نہیں ہو۔ پس جب کہ آں حضرت نے اس تشبیہ سے ایک حضرت علی کی نبوت ثابت ہوتی دیکھ کر ساتھ ہی اس کے نفی فرما دی۔ تو پھر خدا نے کیوں نفی نہ کی۔ حالانکہ خدا کی بیان کردہ تشبیہ میں تو بہت سے لوگوں کی نبوت ثابت ہوتی تھی۔ حدیث مذکورہ دو امر کی مثبت ہے۔ ۱؎ یہ کہ کسی نبی کے خلیفہ کو کسی دوسرے نبی کے نبی خلیفہ سے تشبیہ دینا اس کی نبوت کا مثبت ہے۔ ۲؎ یہ کہ ایسی تشبیہ کے وقت اگر فی الحقیقت وہ خلیفہ نبی نہ ہو۔ تو پھر اس کی نبوت کی نفی ساتھ ہی کر دینی چاہیئے۔ اور یہی حدیث ہے۔ کہ جس کو راویوں نے مختلف طرزوں پر بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے ایک ٹکڑے کو لے کر اس کے کچھ کے کچھ معنے کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ آں حضرت کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ حالانکہ یہ خاص وقت اور خاص شخص کی نسبت تھی۔ اور اس کو عام کرنا بالکل غلط ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب حضرت عائشہ رضؓ کو علم ہوا۔ کہ لوگوں نے **لا نبی بعدی** کے معنے غلط فہمی سے یہ خیال کر لئے ہیں۔ کہ آپکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو آپ نے لوگوں کو فرمایا۔ **قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی**۔ یعنی یہ تو کہو۔ کہ آں حضرت خاتم النبیین ہیں۔ پر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پس اگر یہ بات سچی ہوتی۔ کہ آں حضرت کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ تو پھر حضرت عائشہ جیسی فاضلہ اور راز دار شریعت کس طرح کہہ سکتی تھیں۔ کہ یہ نہ کہو۔ کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اگر صحابہ رضؓ کو یہ علم ہوتا۔ کہ قرآن مجید کی فلاں آیت میں یا آں حضرت کی فلاں حدیث میں ہے۔ کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو ضرور وہ حضرت عائشہ کا خلاف کرتے۔ اور کہتے کہ ہم آپ کی بات کو کس طرح تسلیم کریں۔ جبکہ قرآن و حدیث موجود ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پر کسی نے ان کا خلاف نہیں کیا۔ اور نہ کسی نے کوئی آیت یا حدیث پیش کی ہے۔ اور حضرت عائشہ کے اس قول سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے یہ نہیں کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ورنہ تو پھر وہ کس طرح کہہ سکتی تھیں۔

کہ خاتم النبیین تو کہو۔ پر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر اس کے علاوہ صحیح حدیثوں میں موجود ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے مسیح موعود کو نبی اللہ فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود آنحضرت کے بعد ہوگا۔ اور اگر یہ کہو۔ کہ مسیح موعود وہی اسرائیلی نبی ہوگا۔ کہ جس کی اُمّت اس وقت ان کو اور ان کی والدہ کو خدا کہتی ہے۔ تو پہلے یہ عرض ہے کہ قرآن نے اس مسیح کی نسبت خبر دی ہے۔ کہ وہ ان کے (قوم کے) گمراہ ہونے سے پہلے فوت ہوا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے حضرت مسیح کا وہ جواب جو کہ وہ قیامت کے دن دیں گے۔ بدیں الفاظ نقل فرمایا ہے۔ **وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم**۔ یعنی میری موجودگی میں انہوں نے مجھے اور میری ماں کو خدا نہیں بنایا۔ ہاں جب تو نے مجھے فوت کر دیا۔ تو اس کے بعد کا مجھے علم نہیں۔ پس اس جواب سے بوضاحت تامہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح پہلے فوت ہوں گے۔ اور ان کی وفات کے بعد ان کی قوم ان کو اور ان کی ماں کو خدا بنائے گی اب چونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی قوم تو ان کو قرآن مجید کے نزول سے پہلے ہی خدا بنا چکی ہے۔ تو ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے حضرت مسیح فوت ہی ہو چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں۔ جو ان کی وفات کی خبر دیتی ہیں پھر آنحضرتؐ نے اپنی رویت کی شہادت دی ہے کہ میں نے معراج کی رات حضرت مسیح کو مُردوں میں دیکھا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت کے سب خلفاء منکم (تم سے) ہوں گے۔ اور آنحضرت نے بھی فرما دیا ہے۔ کہ وہ مسیح موعود امام ہوگا۔ پھر امامکم منکم (تمہارا امام تم سے ہوگا) پھر خداوند کریم نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت کے سب خلفاء حضرت موسیٰ کے خلفاء کی مانند آئیں گے۔ جیسا کہ فرمایا۔ کما استخلف الذین من قبلہم پر حضرت موسیٰ کے خلفاء میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو کہ پہلے نبی اور خلیفہ ہو۔ اور پھر ان کے لئے آسمان پر اموات کے ارواح میں جا بیٹھا ہو۔ اور پھر کسی وقت میں اتر کر پھر حضرت موسیٰ کا خلیفہ بنا ہو۔ یا بن جائے۔ کہ وہ ۱۹ صدیوں سے زیادہ آسمان پر اموات کی ارواح کے ساتھ رہا ہو۔ ہاں الیاس نبی کی نسبت ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ وہ آسمان پر ہے۔ اور مسیح سے پہلے اتر کر حضرت موسیٰ کا خلیفہ بنے گا۔ اور لوگوں کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت الیاس آسمان پر زندہ ہیں۔ اور کسی وقت بذات خود تشریف لائیں گے۔ لیکن حضرت مسیح نے خود فیصلہ کر دیا۔ کہ وہ الیاس فوت ہو گیا ہے۔ اور جس الیاس کے اترنے کی خبر دی گئی تھی۔ وہ یحییٰ ہے۔ جو زکریا کے گھر پیدا ہوا ہے پس دونوں سلسلۂ خلفاء کی اس مشابہت سے جو کہ خدا نے بیان فرمائی ہے۔ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت رسول اکرمؐ کا ایسا خلیفہ کوئی نہ ہوگا۔ جو کہ چند دن کیلئے آسمان پر اموات کی ارواح کے ساتھ رہ کر پھر خلیفہ بننے کے لئے زمین پر اترے۔ اور کہ ایسا کوئی خلیفہ ضرور ہوگا۔ کہ جس کی نسبت الیاس کی مانند پہلے سے یہ خبر مشہور ہو کہ وہ زندہ آسمان پر ہے۔ اور لوگوں کو بھی اس پر یقین ہو

پر آخر ثابت ہو جائے۔ کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ اور یحییٰ کی طرح دوا اس کے نام اور صفات پر خلیفہ بنے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے بذات خود ہرگز ہرگز نہیں آنا۔ نیز قیامت کو وہ جواب دیں گے۔ کہ مجھے قوم کی گمراہی کا کچھ علم نہیں پس اگر وہ دوبارہ آئیں۔ اور چالیس سال دنیا میں رہیں۔ اور کسر صلیب کریں۔ اور کروڑ ہا مسلمان بنائیں۔ تو پھر یوم ینفع الصادقین صدقہم۔ میں خدا کے سامنے ایسا صریح جھوٹ بولیں گے۔ جو کہ نبی تو در کنار ایک ادنیٰ مومن بھی نہیں بول سکتا۔ اور ثانیاً یہ عرض ہے۔ کہ حضرت مسیح اگر لوگوں کے خیال کے مطابق دوبارہ آئیں۔ تو دو حال سے خالی نہ ہوں گے۔ یا نبی نہ ہوں گے یا ہوں گے پہلی حالت میں تو سلب نبوت لازم آئے گا۔ کہ جس کی پہلے کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اور دوم یہ کہ یہ اعتقاد بفتویٰ علماء اسلام کفر ہے۔ سوم یہ کہ حضرت مسیح کی نبوت قرآن مجید سے ثابت ہے لہٰذا اس کے سلب کے لئے کوئی صریح آیت چاہئے۔ جو ندارد ہے چہارم۔ یہ کہ آنے والے مسیح کو آنحضرتؐ نے نبی اللہ فرمایا ہے اور مسلوب النبوت کہنا اس کے خلاف ہے۔ اور دوسری حالت میں خاتم النبیین اور لانبی بعدی کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ جب ان کے یہ معنے ہوئے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور نئے اور پرانے کی تخصیص کا کوئی لفظ نہ خاتم النبیین میں ہے اور نہ لانبی بعدی میں ہے۔ پس ان معنوں کی رو سے جیسی نئے کی نفی ہوگی۔ ایسی ہی پرانے کی بھی نفی ہوگی۔ بلکہ نئے کی آمد اگرچہ ان غلط معنوں کے لحاظ سے منفی ہوتی ہے۔ پر جو صحیح معنے ہم نے بیان کئے ہیں ان کے لحاظ سے اس کی نفی کیا بلکہ جواز ثابت ہوتا ہے۔ پر پرانے کی آمد دونوں معنوں کے رو سے منع ہے کیونکہ وہ آنحضرت کی مُہر سے نبی نہیں بنا۔ بلکہ حضرت موسیٰ کے اتباع سے نبی بنا ہوا ہے۔ بلکہ نئے کے آنے سے جس قدر آنحضرت کی عزت افزائی ہوتی ہے۔ اسی قدر پرانے کے آنے سے آپ کی توہین اور بے عزتی ہے۔ کیونکہ پھر یہ لازم آئے گا۔ کہ آنحضرت تو سب دنیا کو مسلمان نہ کر سکے اور نہ آپ کے خدام ایسا کر سکے۔ یہاں تک آخر خداوند کریم کو یہ ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ جس طرح مسیح کے پرستاروں نے جنرل رائٹ پنشن یافتہ کو تین سال کو ٹرنسوال کی جنگ میں کمان دی تھی۔ تب کامیابی ہوئی تھی۔ اسی طرح میں بھی اپنے پنشن یافتہ دو ہزار سالہ پیر کہن تجربہ کار کو پھر کمان دوں تا اس کام کو سر انجام دے۔ جو کہ محمدؐ اور اس کے اتباع سے ہرگز نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آخر محمد صاحب نے تو یہی فرمایا ہے۔ کہ **ماکنت بدعا من الرسل** یعنی میں اور رسولوں سے کوئی نرالا رسول نہیں ہوں۔ پس ان سے یا ان کے اتباع سے ایسی نرالی فتح اور کامیابی کب ہو سکتی تھی اور حضرت مسیح ہی ہر ایک بات میں نرالے رسول ہوئے۔ حتیٰ کہ اوروں کو سفلی اور ارضی زندگی بھی چند سالہ

میسر ہوئی۔ پر ان کو دو ہزار سالہ زندگی ملی۔ اور وہ بھی آسمان پر اور دن پر روح القدس کبھی کبھی آتا ہے نگاہے آتے ہے پر ان کی خدمت میں ہر وقت حاضر ہے۔ اوروں نے تو ایک کیڑہ بھی نہ پیدا کیا۔ پر آپ پرندوں میں خدا کے حصہ دار ہیں۔ پس اگر اس نرالی فتح کا کوئی حاصل کرنیوالا ہے۔ تو وہی بےمثل اور نرالا مسیح ہے۔ پس اس پرانے نبی کے آنے سے آنحضرت کی عزت جو کہ فی الحقیقت عزت ہے۔ خاک میں مل جاتی ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان زبان سے تو کہتے ہیں کہ آنحضرت افضل الانبیاء ہیں۔ پر ہم سے فضائل ہیں۔ وہ اوروں کو دیئے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ کے اتباع میں تو ایسے فیض کے قائل ہوئے۔ کہ ان کی اتباع سے سینکڑوں نبی بن گئے۔ بلکہ مسیح جیسے نرالے نبی بھی انہی کے فیض اتباع سے تیار ہوئے۔ پر آنحضرت کے اتباع کو ایسا بے فیض قرار دیا۔ کہ اس سے ایک بھی ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا نبی نہیں ہو سکتا بلکہ یوں ہوا۔ کہ اور بہت سے انبیاء توریانی خاندان نبوت ہوئے۔ اور آنحضرت دہلی کے آخری اور خاتم السلاطین بادشاہ کی طرح خاندان نبوت کے تباہ اور برباد کن قرار دئے گئے۔ **نعوذ باللہ من ذالک**۔ علاوہ بریں۔ نبوت کی حقیقت فقط اس قدر ہے۔ کہ خدا سے خبر پا کر خدا کے حکم سے اس کے بندوں کو اطلاع دے اور سب محقق علماء اور صوفیاء کرام اس کے قائل ہیں۔ کہ یہ حقیقت امت محمدیہ کے بعض افراد میں موجود ہوتی رہی ہے۔ پس جب یہ حقیقت موجود ہے۔ تو پھر نفس نام پر بحث کو طول دینا عقلمندوں کی شان سے بالکل بعید ہے۔ ہاں اگر کسی کو اس میں شک ہو۔ کہ کیا محقق علماء اور صوفیاء اس کے قائل ہیں۔ تو ہم اس کو ایسے صریح حوالے بتا سکتے ہیں۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ آپ کا یہ اعتراض کچھ نیا اعتراض نہیں بلکہ پہلے بھی بہت سے انبیاء پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت الیاس کی دوبارہ آمد کی نسبت کتب پاکٹھ میں یہ لکھا ہوا تھا کہ وہ زندہ آسمان پر ہے اور جب تک وہ دوبارہ نہ آئے گا۔ تب تک مسیح نہ آوے گا۔ اور یہود کا بھی یہی عقیدہ تھا جیسا کہ مسلمانوں کا حضرت مسیح کی آمد ثانی کی نسبت عقیدہ ہے۔ پس جب حضرت مسیح نے دعویٰ کیا۔ تو یہود نے بھی اعتراض کیا۔ کہ آپ کا یہ دعوے نبوت کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ کتاب اللہ میں صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ مسیح سے پہلے الیاس ضرور آئیگا اور وہ اب تک نہیں آیا۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح نے ہر چند ان کو سمجھایا۔ کہ وہ الیاس یحییٰ ہے۔ پر انہوں نے ایک نہ مانی۔ اور یہی کہا کہ یہ کتاب اللہ کو اپنی تاویلوں سے رد کرتا ہے اور اب بھی ان کا حضرت مسیح پر سب سے بڑا یہی اعتراض ہے پس اس واقعہ سے جیسا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ اعتراض حضرت مسیح پر بھی یہود نے کیا ہے۔ ایسا ہی یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی نبی کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے یا اس کے دوبارہ آنے کے کیا معنے ہوتے ہیں۔ اور سلسلوں کی مشابہت سے یہ تو ضروری تھا کہ ایک خلیفہ آنحضرت کا بھی ایسا ہو۔ کہ جس کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور دوبارہ آنے کی نسبت الیاس نبی

کی مانند پہلے سے خبر مشہور اور لوگوں کا عقیدہ ہو۔ پر مسیح کا نام خدا نے اس لئے ہیا تا کہ وہ مسیح کے اس فیصلہ کو یاد دلانے والا ہو۔ جو کہ آپ نے کسی نبی کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے یا دوبارہ آنے کی نسبت کیا ہے۔ اور قانون اور ججوں کے فیصلے تو بدلتے ہیں۔ پر خدا کی سنت کا قانون اور فیصلہ کبھی نہیں بدلتا پھر اہل کتاب نے آں حضرت پر بھی یہی اعتراض کیا۔ کہ ان کا دعویٰ کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ نبی جو موسیٰ جیسا آنیوالا ہے۔ کتاب اللہ میں اس کی نسبت لکھا ہوا ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔ اور یہ نبی اسماعیل سے ہیں۔ اس کے جواب میں بہت کچھ بیان کیا گیا۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی وہ دعا بھی پیش کی گئی۔ جو کہ بیت اللہ کے بنانے کے وقت دونوں نے کی تھی۔ اور اس میں مانگا تھا۔ کہ وہ نبی ہم دونوں کی ذریت سے ہو۔ اور ہو بھی مکہ میں۔ اور فلاں فلاں بات کرنے والا ہو۔ پر اہل کتاب اپنے اعتراض سے باز نہ آئے پس آپکا یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں۔ پہلے ہی انبیاء پر ہوتا آیا ہے۔ اور اہل کتاب ہی کرتے رہے ہیں۔

جواب امر ۲ یہ امر بھی آپ نے بے ثبوت لکھا ہے۔ اگر قرآن حدیث سے آپ کوئی ثبوت نہ پیش کر سکتے تھے تو کم از کم کسی معتبر تاریخ ہی سے لکھ دیتے۔ کہ فلاں فلاں نبی نے جب دعویٰ نبوت کیا تھا۔ اور لوگوں نے اس سے انکار کیا تھا کہ یہ دعویٰ خلاف کتاب اللہ ہے۔ تو اس وقت وہ علماء کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تھے۔ اور فلاں نبی کو تو فتویٰ مل گیا تھا لہذا وہ نبی ہو گیا۔ اور فلاں نبی کو جب علماء نے فتوےٰ نہ دیا۔ تو اس نے دعوئے نبوت چھوڑ دیا تھا۔ پر مشکل یہ ہے۔ کہ اگر آپ ساری عمر بھی اس میں صرف کریں۔ تو بھی نہ قرآن و حدیث سے اس کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ اور نہ کسی معتبر تاریخ سے آپ ایسی نظیر پیش کر سکتے ہیں۔ پھر تعجب یہ ہے۔ کہ آپ ایک طرف تو لکھتے ہیں۔ کہ میں دخل در معقولات نہیں دیتا۔ اور پھر دخل بھی دیتے ہیں۔ تو ایسا بے نظیر حکیم۔ اور پھر ایسا مناسب مشورہ۔ جناب حکیم صاحب۔ انبیاء کے جانی دشمن۔ تو علماء امراء و صوفیاء یعنی سجادہ نشین ہی ہوتے رہے ہیں۔ حضرت مسیح پر بھی کفر اور صلیب دینے کا فتویٰ اہل کتاب علماء نے ہی دیا تھا۔ اور جب یہ معلوم ہوا۔ کہ حاکم وقت ہمارے فتوےٰ سے متاثر نہیں ہوتا۔ تو ان کے شیخ الکل صاحب نے اپنے کپڑے پھاڑ لئے پس یہ حضرات انبیاء کے مقابلہ میں ہمیشہ اپنے کپڑوں سے باہر ہوتے رہے ہیں۔ ہاں جب علماء نے حضرت مسیح کے خلاف فتویٰ دیا تھا تو اس وقت حضرت مسیح نے اپنا دعویٰ ترک نہ کیا تھا۔ پر شاید آپ جیسا مناسب مشورہ دینے والا نہ ملا ہوگا۔ انبیاء تو انبیاء ہیں سارے امت کے باخدا لوگ بھی ان حضرات کی زبان درازیوں اور دست اندازیوں سے نہیں بچ سکے۔ آنحضرت کے چار یار کبار اور اہل بیت اور بہت سے صحابہ پر لعن و طعن

اور نکتہ چینی اور تبرا بازی کی کتابوں کے انبار بھی ان ہی حضرات کی زور قلم کا ثمرہ ہیں۔ امام ابوحنیفہ جیسے باخدا امام اور محی الدین سید عبدالقادر جیلانی جیسے ولی بھی ان کے فتوی سے نہ چھوٹے۔ کہاں تک لکھوں۔ اس فہرست کے لیئے ہی ایک دفتر درکار ہے کیونکہ ان حضرات کے کفر کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ آپس میں بھی ان کا جوتہ پیزار چلا ہوا ہے۔ سب فرقوں کے علماء دوسروں کو ضال اور مضل کا فتوی دے رہے ہیں اور آج دن تک نہ کوئی عالم مفتی ان سب کے نزدیک قابل فتوےٰ ثابت ہوا ہے۔ اور نہ کسی انسان یا خدا کی کتاب پر ان کا اتفاق ہوا ہے۔ قرآن عظیم میں سب سے پہلا مسئلہ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ہے پر ان حضرات کا اس پر بھی اتفاق نہیں ہے۔ بہتوں نے اس کو بیاض عثمانی قرار دیا اور کہا کہ اس میں بہت کمی بیشی ہوگئی ہے جسکی وجہ سے ہرگز قابل اعتبار نہیں رہا۔ اور اصل قرآن مجید حضرت علی کے پاس تھا۔ جو کہ مہدی قائم ظاہر کریگا۔ پھر اصول سے لیکر فروع تک حتی کہ توحید میں صفات باری حلال و حرام تک ان کے اختلاف کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ پھر ہر ایک فرقہ دوسروں کے مقابلہ میں تو اپنے اپنے علماء کی بڑی بڑی تقدیس بیان کرتا ہے۔ پر اپنے گھر میں کوئی تو کہہ رہا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے مصداق ہمارے ہی علماء ہیں۔ کوئی ان کی طرف اشارہ کر کے حافظ صاحب کا یہ شعر پڑھ دیتا ہے۔ واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر مے کنند + چون بخلوت میروند این کار دیگر مے کنند۔ پھر قرآن و حدیث نے جس طرح یہود کے علماء کا نقشہ کھینچا ہے۔ اسی طرح آخری زمانہ کے علماء دین متین کے کچھ احوال و خطابات بھی بیان فرمائے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ شر من تحت ادیم السماء علماء ہوں گے۔ پس آپ پر یہ بھی لازم تھا۔ کہ علاوہ امور مذکورہ کے پہلے یہ بھی لکھتے کہ سب فرقہائے اسلام نے فلاں فلاں مولوی صاحبان کو متقی اور باخدا راستباز اور عالم تسلیم کیا ہوا ہے اور سب نے اپنے جمیع امور متنازع فیہا میں ان کا فتوی تسلیم کیا ہوا ہے۔ اور سب ان کے ہر ایک فتوے کو واجب التعمیل مانتے ہیں۔ پر آپ دنیا میں ایک عالم بھی ایسا نہیں بتا سکتے۔ ہاں آپ نے علم کے لحاظ سے بڑے معتبر دو عالم فاضلوں کے نام لیئے۔ جو کہ بخیال جناب علم و تقویٰ کے لحاظ سے تو وہ کبھی کسی کے نزدیک غیر معتبر ہو سکتے ہی نہیں اور وہ دو سلطان روم اور امیر کابل ہیں۔ پر اگر آپ لاہور ہی کے چند شیعہ اور اہل حدیث سے دریافت کرتے کہ کیا آپ لوگ ان دو فاضلوں کا ہر ایک فتویٰ تسلیم کرتے ہو تو بھی جواب سنتے کہ ان جاہل بیدین خارجیوں اور دشمنان اہل بیت یا مشرک مقلدوں کی بات ہم ہرگز نہیں تسلیم کرتے۔ پھر اگر ان کے فتوی پر سب کا اعتبار ہوتا۔ تو اس وقت ملک عرب میں سوائے حنفیوں کے کسی اور مذہب کے پیرو نہ نظر آتے۔ پھر افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ آپ کو اس قدر بھی خبر نہیں۔ کہ یہ دونوں صاحب اپنے مذہب کے لوگوں میں بھی مفتی تسلیم نہیں کیے گئے۔ اور نہ افتاء کے لائق ان کا علم ہے۔ اور نہ اور صفات ہیں۔ جو کہ مفتی کے لیئے ضروری ہیں۔ بلکہ ان کو خود بھی جب ضرورت پڑتی

ہے۔ تو اور مفتیوں سے فتوےٰ طلب کرتے ہیں۔ پھر خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ وارسلناک للناس رسولا وکفی باللہ شہیدا یعنی رسالت اور نبوت کے لیئے کسی مولوی کے فتویٰ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اللہ کی شہادت اس کے لیئے کافی ہے۔ پر آپ باوجودیکہ اس امر کے قائل ہیں۔ کہ کتاب اللہ کے خلاف جو امر ہو وہ قابل اعتبار نہیں ہوتا۔ پھر بھی شہادت اللہ کو نا کافی کیا بلکہ بالائے طاق رکھکر سارا حصر آخری زمانہ کے مولویوں کے فتوی پر رکھتے ہیں۔ جو کہ ہمیشہ سے مول چلتا ہے۔ پھر قرآن سے صاف ثابت ہے۔ کہ نبی اور ان کے خلیفے کسی کے بنائے نہیں بنتے۔ بلکہ خدا خود ان کو بناتا ہے۔ اور آپ علماء کو نبی ساز قرار دیتے ہیں۔ پھر خداوند کریم فرماتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی ہم نے اس لیئے بھیجا ہے۔ کہ لیطاع باذن اللہ (تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جاوے) پر آپ ان کو مولویوں کے مطیع بناتے ہیں۔ پھر خداوند کریم ہم نبی اس لیئے بھیجتے ہیں۔ کہ لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ (تاکہ جو اختلاف لوگوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان میں حکم ہوں) اور آپ بالعکس مختلفین مولویوں کو ان کا حکم قرار دیتے ہیں۔ پھر حدیث صحیح میں ہے۔ کہ مسیح موعود امام اور حکم عدل ہوگا۔ اور آپ مولویوں کو اس کا امام اور حکم بناتے ہیں۔ اگر اس زمانہ کے مولوی فتووں کے لائق ہوتے تو پھر مہدی اور مسیح کے آنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ پس یہ خوب یاد رکھو جو شخص مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرے۔ اور اپنے دعویٰ کا فتویٰ اس وقت کے مولویوں سے طلب کرے تو وہ ہرگز مامور من اللہ نہیں بلکہ وہ اس کارروائی سے خود فیصلہ کرتا ہے۔ کہ مامور من اللہ کے آنے کی اس وقت ضرورت نہیں۔ ان کے فتووں کی تو یہ قدر ہے۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ شائع کیا۔ تو بڑے بڑے علماء دین نے آپ کی نسبت بڑے زور و شور سے تکفیر کا فتوی دیا۔ پس اگر ان کے فتویٰ کا کچھ اعتبار یا اثر ہوتا۔ تو اس وقت جو چند آدمی حضرة اقدس کے ساتھ تھے۔ وہ بھی علیحدہ ہو جاتے۔ اور آئندہ کوئی بھی آپ کی بیعت میں داخل نہ ہوتا۔ لیکن نہ پہلے علیحدہ ہوئے۔ اور نہ آئندہ بیعت میں داخل ہونے سے رکے۔ یہاں تک کہ پہلے انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ اور اب لاکھوں میں۔ اور روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ پھر بنی اسرائیل کے ایک مولوی کے مسلمان ہو جانے سے خداوند تعالیٰ سارے بنی اسرائیل کو وشہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ فرما کر ملزم کرتا ہے اور آپ لوگوں کے بیسیوں مسلم مولوی صاحبان نے اس سلسلہ میں داخل ہونے سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود اور راستباز ہونیکی شہادت دی۔ پر آپ لوگوں نے یہ کہکر ہر ایک کی شہادت کو رد کر دیا کہ بڑا عالم اور نیک تھا۔ پر خدا کی بے نیازی دیکھو۔ اب کیسا گمراہ اور بے دین ہو گیا ہے۔ کہ قرآن کے خلاف کہتا ہے کہ مسیح مر گیا ہے اور قادیان والا مرزا مسیح موعود ہے۔ یا یہ کہ کیا ہوا۔ شیطان نے بھی بہا چودہ علم پڑھے ہوئے تھے۔ اور فرشتوں کا استاد تھا۔ پر آخر گمراہ ہو گیا۔ یا یہ کہ ان پڑھ ہی اچھے ہیں۔ جو زیادہ پڑھتے ہیں وہی خراب ہوتے جاتے ہیں۔ پس جن مولوی صاحبان کے فتوے پر آپ

اس وقت اعتبار کرتے ہیں اگر وہ کسی وقت اس جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو بجائے اس کے کہ آپ اس معتبر شہادت سے فائدہ اٹھائیں یہی فرمائیں گے کہ کیا اچھا آدمی تھا۔ پر خدا کی شان مرزائی ہو گیا۔

امر ۳ کی نسبت اس قدر کہنا کافی ہے کہ میں آپ کی تکذیب تو نہیں کرتا۔ پر آثار اس کے خلاف ہیں۔ کیونکہ جب آپ حضرت مرزا صاحب کی نیکی کے قائل ہوئے جس کی ایک جزو یہ بھی کہ کسی انسان پر کذب افترا نہیں کرتے تو کیا اب انسانوں سے بڑھ کر خدا پر افترا کرنے لگے۔ کہ خدا مجھے کہتا اور بار بار بڑی صفائی سے کہتا ہے کہ تو ہی مہدی اور مسیح موعود ہے۔ ہرقل نے ابوسفیان سے آں حضرت کی راست گوئی کی خبر سنکر آپ کے دعوی نبوت میں صادق ہونے کے لئے یہی استدلال کیا تھا۔ جیسا کہ صحیح حدیثوں میں موجود ہے۔ پس کیا ہی افسوس ہے۔ کہ ایک غیر مسلم کو تو یہ استدلال سمجھ میں آوے اور ایک مسلمان حکیم کے خیال میں نہ آوے اور اگر یہ کہو کہ ہم افترا نہیں کہتے ہیں۔ تو اس کی نسبت یہ عرض ہے۔ کہ حال اس کو نہیں کہتے کہ ایک انسان میں نہ ہو اور وہ خیال کرے کہ مجھ میں ہے یہ تو جنون اور جہالت اور بیوقوفی ہے۔ بلکہ حال اس کو کہتے ہیں کہ جیسا وہ زبان سے کہتا ہے فی الحقیقت ہی وہ امر اس میں موجود ہو اور اسکا پورا پتہ اس سے چلتا ہے کہ حال کو قال کے مقابل استعمال کرتے ہیں پس جب آپ نے یہ تسلیم کیا کہ نبوت کا دعوی حضرت مرزا صاحب کا حال ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ جیسا مرزا صاحب قال سے کہتے ہیں کہ میں نبی اور مسیح ہوں اسی طرح وہ فی الحقیقت نبی اور مسیح ہیں۔ اور جب آپ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہیں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ مرزا صاحب فی الحقیقت نبی نہیں بلکہ نبوت کے دعوے میں خدا پر افترا کرتے ہیں۔ پس یہ دونوں باتیں آپس میں ہرگز جمع نہیں ہو سکتیں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ نبوت حضرت مرزا صاحب کا حال ہے۔ تو پھر آپ نے ان کی نبوت کو تسلیم کیا۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ اور اگر یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی ہیں تو ضرور آپ نے ان کو مفتری علی اللہ قرار دیا۔ جو کہ ان کی نیکی کے قائل کی شان سے بعد المشرقین کے برابر دور ہے پھر جب آپ کہتے ہیں کہ دعوی نبوت کے سوائے اور سب کچھ مانتا ہوں اور نبوت کے سوا مرزا صاحب کا یہ بھی دعوی کہ میں مجدد اور مہدی ہوں اور آپ کے قول مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ان دونوں باتوں کو مانتے ہیں پھر کیسی تعجب کی بات ہے کہ آپ ایک شخص کو مجدد اور مہدی بھی تسلیم کرتے ہیں اور پھر نبوت کا جھوٹا مدعی بھی مانتے ہیں اور یہ بھی کہ وہ قرآن مجید اور عمل رسول کو نہیں سمجھا اور یہ کہ مولوی بلکہ شاہ مدم اور امیر حبیب اللہ اس سے زیادہ اور ٹھیک سمجھتے ہیں اور یہ کہ جب تک یہ اس کی بات پر فتوی نہ دیں تو اس مہدی اور مجدد کی بات قابل اعتبار نہیں پھر تو مہدی اور مجدد کیا ہوا۔ مولویوں اور سلطان عبد الحمید خان اور امیر حبیب اللہ کا بے چارا اس کا چیلہ ہوا۔ نیز یا تو آپ حضرت مرزا صاحب کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہوں گے کہ نبوت آپ کا حال ہے یعنی فی الحقیقت نبی ہیں یا یہ کہ نبوت آپکا قال ہے اور حال نہیں یا یہ کہ آپ کو دونو باتوں میں سے کسی ایک کا علم نہیں ہوگا۔ اول صورت میں آپ نے جن لوگوں کو حضرت اقدس کی بیعت کے لئے بھیجا ہے بہت اچھا کیا ہے پر خود بیعت نہ کرنے میں اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے سخت عتاب کے نیچے آئے اور قاعدہ ہے کہ حق کی معرفت کے بعد بھی جب کوئی اپنا قدم نہیں بڑھاتا تو آخر وہ معرفت اس سے چھین لی جاتی ہے یا اس کی اتباع سے اس کو روک دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جن کے حق میں اتامرون الخ نازل ہوا ان کی نسبت یہ بھی آیا ہے۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ اور یہ کہ افتطمعون ان یؤمنوا لکم الخ اور دوسری صورت میں آپ نے دیدہ و دانستہ بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کیا کہ ایک غیر نبی اور مفتری کو نبی منوایا۔ جو کہ بہت بڑا گناہ ہے اور تیسری صورت میں بھی برا کیا۔ اور لیس لک بہ علم کے عتاب کے نیچے آئے۔ ایسی کارروائی سے بہت توبہ اور استغفار چاہئے اب میں آپ کے جواب کو ختم کرتا ہوں ہاں اس قدر کہنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ ایسے اعتراضوں یا شکوں کے رفع کرنے کا عمدہ طریق یہی ہے کہ چند دن کے لئے آپ یہاں پر تشریف لے آئیں یا حضرت اقدس کی کتابیں غور اور تدبر سے پڑھیں۔ اور سچی استغفار کے بعد حق و باطل میں فرق کرنے کے لئے خدا سے دعا مانگیں۔

فقط۔ الراقم محمد سرور احمدی

فارم وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی ۔۔ ولد ۔۔ قوم ۔۔ سکنہ ۔۔ تحصیل ۔۔ ضلع ۔۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ۔ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ ۔۔ ماہ ۔۔ سنہ ۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا یا سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا کسی مقررہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے۔ یا آیندہ شائع ہونگے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں میں آج کی تاریخ اس جائیداد کے ۔۔ حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت مبلغ ۔۔ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا اپنے مقاصد کے لئے کام میں لاوے۔ اگر میری اولاد یا کوئی اور وارث اس کو نہ دے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مقاصد انجمن کو پیدا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کے مالک تصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق (۴) وصیت ہذا میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب منشاء کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں تمام اخراجات کو انجمن مذکورہ کے حوالہ کرونگا جس کی اطلاع انجمن مذکورہ کی طرف سے میں کر دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہو تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائیز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ یا قادیان ہی نہ پہنچ سکے۔ یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کسی بعض مصالح اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم سمجھی جاوے گی لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال الاش میں جمع کرا چکا ہونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہو سکتے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار بدستور انجمن کو ہوگا۔

نوٹ۔ جو احباب پہلے وصیتیں حضور علیہ السلام کو بھیج چکے ہیں۔ یا مضمون وصیت کے مسودے یا اور ہدایات کے متعلق خطوط لکھے تھے۔ وہ سب اس فارم وصیت اور ہدایات کو ملاحظہ کر کے مطابق اپنی اپنی وصیتیں دوبارہ بھیجدیں اور الگ الگ جوابی خطوط کا انتظار نہ کریں۔

مبارک مخدومی حضرت مولوی شیر علی صاحب ... [illegible]

[illegible]

اِس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض اور سرچشمۂ امراض لکھا ہے۔ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخر کو لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو و میلاپن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرسنہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے نہیں پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طحال۔ درد سر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ مونھ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزہ خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار دیتا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ہفتہ کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ قیمت بکس۔ جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ پانچ روپیہ (للعہ)

المشتہر حکیم منشی محمد عبد العزیز مالک کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت لاہور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ۵ مجلد ۶

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین ہی ہیں طبع ثانی کی نسبت بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۵ مجلد ۶

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کیونکہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ۶

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت سالانہ مجلد

(۵) **تفسیر سورۂ فاتحہ** و پارہ الم قیمت ۶ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قران مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۸ (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی از شتاق ہو سکتا ہے قیمت ۸

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم وظائف (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ایئر سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضا (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم ستیا پر کامل بحث ہے۔ کل قیمت مجلد ... علاوہ محصولڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت ... مجلد ...

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرضوں کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہیں پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت ... (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ...

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور استعمال ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت ... (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں۔ یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ...

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ... (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی دفعہ سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض دندان اور دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ناحق کھو بیٹھے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت کے اعتقاد کمزوری پیدا کر دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھیے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تار برقی درج کی جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کی ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوا کرتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ... (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

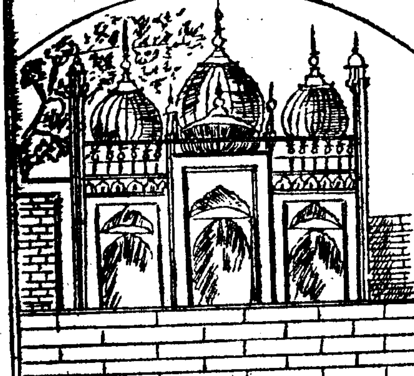

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۶

۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۔ ۹ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء ۔

جمعۃ المبارک

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۶

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ۲

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ۱۲

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسیدیں اخبار میں چھاپی جاوینگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر ۔ لوکل عما ۔ افریقہ عصہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بر او شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسر موئے دوری از آں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا ۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ سہ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ ذی الحجہ مطابق ۹ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۶ء ۔ ۱۔ تتبعہا الرادفۃ

ترجمہ ۔ اس کے پیچھے آئے گی ۔ پیچھے آنے والی ۔ یعنی ایک زلزلہ آیا ۔ اس کے بعد ایک اور آنے والا ہے ۔

۲۔ پھر بہار آئی ۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی ۔

۳۔ واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض ۔

ترجمہ ۔ اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے ۔ وہی زمین میں ٹھہرے گی ۔ یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچانے والے ہیں ان کو زندگی عطا کی جاوے گی ۔

۳۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ رات کے ۳ بجے کے قریب جبکہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا ۔ الہام ہوا ۔

"اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"

فرمایا ۔ اس وقت ہمارا شغل یہی ہوگا ۔ کہ نمازیں پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں ۔

۸۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ تازہ الہام ۔ زمین کہتی ہے ۔ یا نبی اللہ لست لا اعرفک

ترجمہ ۔ اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی ۔

یخرج ہمہ و غمہ دوحۃ اسمعیل فاخفہا حتی تجئ

ترجمہ ۔ اس کا ہم و غم باہر نکال دیگا ۔ اسماعیل کے درخت کو ۔ پس اس کو پوشیدہ رکھ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے

ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا ۔ کہ حضور کو الہام ہوا ۔ کہ ۲۵ ۔ فروری کے بعد جانا ہوگا ۔ تو کیا اب ہم شہر کے باہر کوئی مکان لے لیں ۔ فرمایا اس کا مطلب ہم ابھی نہیں کہہ سکتے ۔ کہ کیا ہے ۔ اور نہ ہم ابھی باہر جانے کے واسطے کوئی مشورہ دیتے ہیں ۔ علاوہ ازیں ایسے خوفناک وقت میں بچ رہنا محض اللہ تعالے کے فضل اور رحم پر منحصر ہے ۔ صرف اندر رہنا یا باہر جانا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا ۔ یہ تو ظاہری اسباب ہیں ۔ اصل بات یہ ہے ۔ کہ سچے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے ۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیئے ۔ استغفار بہت کرنا چاہیئے ۔ اور اپنی حالت میں ایک تبدیلی کرنی چاہیئے ۔ سوائے اس کے کوئی ستر بچاؤ کی نہیں ۔ زلزلہ کے متعلق متواتر الہامات ہو چکے ہیں ۔ خوابیں آئی ہیں ۔ اور بھی بہت لوگوں نے ویسے خواب دیکھے ہیں ۔

قادیان اسکول ٹیم

بٹالہ ٹورنیمنٹ میں شامل ہونے کے واسطے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کی ٹیم اس دفعہ بٹالہ گئی ۔ یہ پہلی دفعہ ہے ۔ کہ اس مدرسہ کے طلبار کھیلوں کے مقابلہ میں شامل ہوئے ۔ مگر باوجود اس کے بعض کھیلوں میں دوسروں سے اچھے رہے ۔ بعض میں اوروں کے برابر اور بعض میں انعام لیا ۔ بالخصوص جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے ۔ کہ ٹورنیمنٹ میں جس قدر استاد اور افسر دوسرے مدارس کے شامل تھے ۔ ان سب نے ہمارے مدرسہ کے طلبار کے حسن اخلاق ۔ نیکی ۔ دینداری کا اعتراف کیا ۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ان کے طلبار بھی قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کا نمونہ اختیار کریں ۔ کھیلوں میں جو کامیابی ہوئی ۔ یہ شیخ عبدالحق صاحب بی ۔ اے ۔ ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول و ماسٹر عبدالرحیم صاحب سپروائیزر آف گیمس کی توجہ اور محنت کا نتیجہ ہے ۔ اس کھیل میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے مفصلہ ذیل طلبار کو انعام ملا ۔

انعام فٹ بال میچ	۶؍	قادیان کی فٹ بال ٹیم کو ملا
رسہ کشی	۶ ؍	” کی ٹیم کو ملا
اکی جمپ	۶ ؍	محمد رفیع خان طالب العلم سوم مڈل
گولہ پھینکنا	۶ ؍	غلام حسین طالب العلم فورتھ ہائی
کوارٹر سائیکل ریس	۶ ؍	محمد رفیع خان
سوگز دوڑ	۶ ؍	عبدالعزیز
بیسٹ کرکٹ فیلڈنگ	۱۲ ؍	منظور علی
بیسٹ فٹ بال فیلڈنگ	۸ ؍	محمد رفیع خان
کپتان کرکٹ	۵ ؍	محمد شفیع

جناب زاہد حسین صاحب رئیس بٹالہ نے ۵؍ روپیہ انعام دیا جس کے واسطے ان کا شکریہ ہے ۔

یوم عید

قادیان میں عیدالضحیٰ کے دن ۵ ۔ فروری ۱۹۰۶ء کو ہوئی لاہور ۔ امرتسر اور دیگر مختلف مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے ۔ مسجد اقصےٰ میں عید کی نماز ادا کی گئی ۔ اور نماز ظہر اور عصر بھی جمع ہو کر مسجد اقصےٰ میں پڑھی گئی ۔ ہر سہ نمازوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود مسجد اقصےٰ میں تشریف لے گئے تھے ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب عید کی نماز پڑھائی اور دو خطبے پڑھے ۔ ایک عید کا خطبہ اور دوسرا نماز ظہر و عصر خطبہ نکاح برادر عزیز محمد اسحاق صاحب بن حضرت میر ناصر نواب صاحب ۔ خطبہ اول میں حضرت مولوی صاحب نے عید کے اجتماع کی فلسفی بیان فرمائی ۔ اور خطبہ نکاح میں مختصر پُرجوش الفاظ میں دعاؤں کے اثر اور دعاؤں کی ضرورت کی طرف اشارہ فرمایا ۔

لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ بابو غلام محمد صاحب ۔ صوفی محمد علیم صاحب ۔ چودہری فتح محمد صاحب ۔ چودہری ضیاءالدین صاحب ۔ مسٹر تیمور ۔ میاں معراج الدین صاحب ۔ حافظ محمد اسحاق صاحب ۔ میاں عبدالحمید صاحب ۔ و دیگر بہت سے دوست تشریف لائے تھے ۔ امرتسر سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب مولوی فضل حق صاحب ۔ ماسٹر مولا بخش صاحب ۔ صوفی صاحب وغیرہ احباب ۔ ایسا ہی اور مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے ۔ جن میں سے بعض اسی دن بعض دوسرے دن واپس چلے گئے ۔ ہر دو تقریریں انشاء اللہ تعالیٰ اخبار میں شائع ہونگی ۔

زار روس اور مسلمان

بظاہر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ زار روس نے اب جان لیا ۔ کہ ان کی حکومت میں جس قدر رعایا ہیں ۔ ان میں سب سے زیادہ وفادار مسلمان ہیں کیونکہ سختی و مصیبت کے وقت (جیسا کہ مسلمانوں کی عام خصلت ہے کہ جہاں رہتے ہیں اور جس سلطنت کے زیر سایہ حکومت رہتے ہیں ۔) یہی مسلمان زار کے مددگار اور پشت و پناہ رہے ۔ اللواء نے روس کے اسلامی اخبار ترجمان سے نقل کر کے لکھا ہے ۔ کہ گورنمنٹ روس کا قصد ہے ۔ کہ ایک خالص اسلامی کالج شہر ولاڈیقفقاز واقع صوبہ کوہ قاف میں قائم کرے ۔ اس اسلامی کالج میں روس کے وہ مسلمان طلبا تعلیم پائیں گے ۔ جو ایف اے اور بی ۔ اے پاس کر چکے ہیں ۔ اس میں عربی علوم اور تمام اسلامی فنون کی تعلیم دیجاویگی اور علوم جدیدہ کی تعلیم روسی زبان میں ہوگی ۔ (البیان)

شراب خانہ خراب ۔ یورپ میں بلجیم کا رقبہ بہت کم میلوں سے زیادہ نہیں ہے ۔ لیکن ایک لاکھ ۔ ۵ ہزار شراب خانے ملک میں موجود ہیں یعنی ہر ۶۰ شخصوں کے لئے جن میں عورتیں اور لڑکے بھی شامل ہیں ایک ایک شراب خانہ بھی ہے ۔ گذشتہ نصف صدی میں بلجیم کی آبادی میں فی صدی ۵۰ کی ترقی ہوئی لیکن شراب خانے فی صدی ۵۰۰ زیادہ ہوئے اہل بلجیم سال میں ۵۵ گیلن شراب پیتے ہیں اور مجموعی مقدار میں دو کروڑ ۴۰ لاکھ ۴۰ ہزار اشرفی شراب میں خرچ کرتے ہیں ۔ یعنی روزانہ ۶۵ ہزار ۶ سو اشرفی کی شراب خرچ ہوتی ہے ۔ فی کس ہر ایک امیر اوسط خاندان کا ۱۲ سیر سالانہ کا حساب بالاوسط ہے ۔ اس شراب خوری و اسراف کا نتیجہ یہ ہے ۔ کہ تعداد جرائم بہت بڑھی ہوئی ہے ۔ مجرموں میں فیصدی ۸۰ خودکشی کرتے ہیں ۔ ۴۰ قید خانے میں رہتے ہیں ۔ ۱۰ فقر و فاقہ میں بسر کرتے ہیں اور ۵۰ فیصدی مجنون اور پاگل ہیں ۔ حقیقت میں اسلام نے شراب کو حرام کر کے نوع انسان پر غیر معمولی احسان کیا ہے ۔ (البیان)

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ۔ خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش ۔ در ہر مکان ندائے جلال محمدؐ است
این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم ۔ یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است
این آتشم ز آتش مہر محمدیست ۔ وین آب من ز آب زلال محمدؐ است

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود - ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

زمانہ گذر جاتا ہے۔ لیکن بات یاد رہتی ہے اس مقدمہ میں (مقدمہ ڈاکخانہ جس کا ذکر گذشتہ اشاعت میں ہو چکا ہے) ہم نے اللہ تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ تو خدا نے ہماری رعایت رکھی خدا تعالیٰ نے جھوٹ کی رعایت نہیں رکھتا۔ جھوٹ جیسی کوئی منحوس شے نہیں۔ سچ والی ہر بات میں فتح ہوتی ہے۔ ہم پر سات مقدمات بنائے گئے۔ سب میں خدا نے ہم کو فتح دی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنے مقدمہ میں سچا تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے سزا پائی اصل بات یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس طرح سزا پاتے ہیں۔ وہ درحقیقت کسی اور جھوٹ کی سزا پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ہاں ایک سلسلہ حساب ہوتا ہے۔ بٹالہ میں مولوی گل علیشاہ صاحب تھے۔ وہ شیر سنگھ کے لڑکے کے استاد تھے۔ اور شیر سنگھ ایک جابر اور ظالم حاکم مشہور تھا ایک دفعہ شیر سنگھ نے ایک باورچی کو کسی ادنیٰ قصور مثلاً ہنڈی میں نمک کی زیادتی پر سخت سزا دی۔ مولوی صاحب سادہ مزاج آدمی تھے۔ اور شیر سنگھ ان کی عزت کرتا تھا اور خاطرداری سے پیش آتا تھا۔ اس واسطے وہ بے تکلف اس کے ساتھ بات کر لیا کرتے تھے۔ سو اس موقعہ پر بھی مولوی صاحب نے شیر سنگھ کو کہا۔ کہ آپ نے تھوڑے سے قصور پر سخت سزا دی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ آپ نہیں جانتے۔ اس شخص نے بہت دفعہ بکرا چوری کھایا ہے۔ ایسا ہی انسان گناہ کسی اور موقعہ پر کرتا ہے۔ اور پکڑا کسی اور موقعہ پر جاتا ہے۔ انسان کے واسطے شامت اعمال کا ذخیرہ رکھا ہوا ہوتا ہے وہی اس کے پیش آ جاتا ہے۔ جو شخص سچائی کو کسی طرح اختیار کرتا ہے۔ اور خدا کے لئے ہو جاتا ہے۔ خدا اس کی محافظت کرتا ہے۔ خدا جیسا کوئی قلعہ نہیں۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں دیتی۔ پیاسے آدمی کو اگر ایک دو قطرے پانی کے دیدئے جائیں۔ یا سخت بھوکے کو روٹی کے ایک دو ٹکڑے کھلا دئے جاویں تو وہ اس سے کے ساتھ بچ نہیں سکتا۔ ناقص اعمال خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ یہ دنیا کے دھوکے ہیں۔ راستباز مرسل ہیسا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ کمال حاصل کرتے ہیں ؎

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

ایک دوائی کے جاننے سے کوئی حکیم نہیں بن سکتا۔ اور ایک سلائی کرنے سے کوئی درزی نہیں کہلا سکتا۔ لوگ خود کم دری دکھلاتے ہیں اور پھر خدا کو طعنے دیتے ہیں۔ اور تھوڑی نیکی کو جتلانا گستاخی میں داخل ہے۔ مخلصین لہ الدین بننا چاہیئے۔ دنیا دار توخیرات بھی کرتا ہے۔ تو لوگوں کی آفرین چاہتا ہے۔ اگر یا نہ ہوتا۔ تو بہت لوگ تھوڑے دنوں میں ولی بن جاتے۔ جو شخص خدا کا ہوتا ہے۔ خدا اس کا ہوتا ہے۔ مگر جو شخص اپنے ناقص اعمال کے ساتھ خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ وہ خود دھوکے میں ہے۔ دنیا میں ایک عقلمند انسان کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ کس طرح کسی کے دھوکا میں آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے۔ جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ ہر وقت لوگوں کو دنیا کا غم لگا ہوا ہے۔ اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ اپنی نوکری میں چست رہتے ہیں۔ لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ خدا کی عظمت کو دل میں قائم رکھنا چاہیئے۔ اکثر لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں۔ دین کے کام میں برسوں صبر کرنے سے کام بنتا ہے۔ صرف پھونک مار دینے سے کام نہیں بن سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیا یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ میں اتنے پر ہی راضی ہو جاؤں گا۔ کہ وہ موکھ سے کہہ دیویں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جاوے۔ اگر یہ سنت ہوتی۔ کہ پھونک مارنے سے سب ولی ہو جاویں۔ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور اپنے اصحاب کو امتحان میں ڈلوا کر ان کے سر نہ کٹوا دیتے۔ وہ بیوقوف ہے۔ جو خیال کرتا ہے۔ کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حلوائے بے دود ہے۔ ہر ایک نعمت محنت اور مشقت کو چاہتی ہے۔ ہندؤں میں ہی دیکھو کس قدر فقر فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی رہبانیت ہوتی ہے۔ اسلام میں خدا تعالیٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں۔ اور ایسا زور نہیں دیا۔ تاہم یہ حکم ہے۔ کہ قد افلح من ذکھا۔ نجات وہی پا سکتا ہے۔ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ بدعت فسق و فجور چوری جھوٹ سب باتیں چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جاوے۔ جس نے دین کو مقدم کیا۔ وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیئے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیئے۔ یہی دین کا خلاصہ ہے۔ جتنے بُرے طریق ہیں۔ ان سب کو ترک کر دینا چاہیئے۔ تب خدا ملتا ہے۔ دنیا میں دراصل کوئی شے بُری نہیں۔ لیکن ہر ایک شے بد استعمالی سے بُری ہو جاتی ہے۔ ورنہ ریا بھی بُرا نہیں اگر خدا کے لئے کوئی ریا کرتا ہے۔ تو وہ بھی ایک نیکی ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ جب کوئی آدمی صدقہ دیتا ہے اور لوگوں کے سامنے دیتا ہے اور دل میں یہ نیت رکھتا ہے کہ لوگ مجھ سے خوش ہو جاویں۔ تب وہ گناہ ہے۔ لیکن اگر دل میں یہ نیت رکھتا ہے۔ کہ میری خیرات کو دیکھ کر دوسروں کے دل میں بھی نیکی کی تحریک پیدا ہو اور وہ بھی صدقہ دیں۔ تو ریا جائز اور موجب ثواب ہے۔ ایسا ہی جو نماز لوگوں کے واسطے لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ وہ تو ریا میں داخل ہے۔ لیکن جو نماز نیک بندوں کی تاثیر صحبت سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے اور حکم خدا اور رسول کے مطابق مسجدوں میں وقت مقررہ پر ادا کرنے کے واسطے پڑھی جاتی ہے۔ اس میں ثواب ہوتا ہے۔ پس مسجدوں میں بھی نمازیں پڑھو۔ اور گھروں میں بھی نمازیں پڑھو۔ ایسا ہی اخلاق بھی محل پر برتے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص کفار کے مقابلہ میں اکڑ کر نکلا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو کسی کا اکڑ کر چلنا پسند نہیں۔ مگر اس وقت اس شخص کا اکڑ کر چلنا پسندیدہ ہے۔ دراصل خدا تعالیٰ نے کوئی شے بُری نہیں بنائی۔ ہر ایک شے کی بد استعمالی اس کو بُرا بنا دیتی ہے۔ تم یہ کوشش کرو۔ کہ ہر ایک قوت کا استعمال اس کے محل پر ہو۔ اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے۔ کہ ہر ایک قوت کو محل پر استعمال کرنا سکھلاتی ہے۔ ان لوگوں پر افسوس ہے۔ جو صرف میٹھی باتیں سنکر فریب کھا جاتے ہیں۔ صادق ہر حالت میں دوسروں کے واسطے شیریں ظاہر نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ ماں ہر وقت بچے کو کھانے کے واسطے شیرینی نہیں دے سکتی بلکہ وقت ضرورت کڑوی دوائی بھی دیتی ہے۔ ایسا ہی ایک صادق معلم کا حال ہے یہی تعلیم ہر پہلو پر مبارک تعلیم ہے۔ خدا ایسا ہے۔ کہ سچا خدا ہے۔ ہمارے خدا پر عیسائی بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو صفات ہم خدا تعالیٰ کے ملتے ہیں۔ وہ سب کو ماننے پڑتے ہیں۔ پادری فنڈر ایک جگہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں عیسائیت کا وعظ نہیں پہنچا۔ تو قیامت کے دن ان لوگوں سے کیا سوال ہوگا۔ تب خود ہی جواب دیتا ہے۔ کہ ان سے یہ سوال نہ ہوگا۔ کہ تم یسوع پر اور اس کے کفارہ پر ایمان لائے تھے یا نہ لائے تھے۔ بلکہ ان سے یہی سوال ہوگا۔ کہ کیا تم اس خدا کو مانتے ہو۔ جو اسلام کے صفات کا خدا واحد لاشریک ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے۔ کہ ہر ایک جنگل میں رہنے والا فطرتاً مجبور ہے کہ اس پر ایمان لائے۔ ہر ایک شخص کا کانشنس اور نور قلب گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ اسلامی خدا پر ایمان لائے۔ اس حقیقت اسلام کو اور اصل تعلیم کو جس کی تفصیل کی گئی۔ آجکل کے مسلمان بھول گئے ہیں۔ اور اسی بات کو پھر قائم کر دینا ہمارا کام ہے اور یہی ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ جس کو لے کر ہم آئے ہیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہ تو آپ ضرور پڑھئیے

کیا آپ نے اخبار کی قیمت سب ادا کر دی ہے؟ کیا آپکے نام کچھ بقایا تو نہیں؟ کیا آپ نے اخبار کے واسطے کوئی نیا خریدار پیدا کیا ہے۔ کیا آپ اخبار کی بہتری کے واسطے کوئی تجویز پیش کر سکتے ہیں؟ -

بدر منیر

مورخہ ۱۴ ذوی الحجہ مطابق ۹ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

(پارہ ۲۶ رکوع ۹)

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار ۲ مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

ویتم نعمته علیك ویهدیك صراطاً مستقیما

اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے ۔ اور تجھے سیدھی راہ دکھاوے یہ فتح اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پورا کرتی تھی کیونکہ مکہ میں فتح اور کامیابی کے ساتھ داخل ہونے کے جو وعدے پہلے سے دئے گئے تھے وہ سب خدا تعالیٰ کے فضل سے پورے ہوئے اور مخالفین اور معاندین کا مونھ بند ہوگیا اور کامیابی کی راہ خدا نے اپنے بندوں کو دکھائی ۔ اور دشمن کے مقابلہ میں ان کو فتحیاب کیا

وینصرك الله نصراً عزیزاً ۔ اور اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا ۔ ایک غالب آنے والی مدد ۔ جس سے تو دشمنوں پر غالب آئے گا ۔ اور عظیم الشان فتح تجھے حاصل ہوگی ۔

هو الذی انزل السکینة فی قلوب المومنین ۔ وہ خدا جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی ۔ جنگ کا موقعہ اور نیز صلح حدیبیہ کا موقعہ ایک بڑی گھبراہٹ کا مقام تھا ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے قلوب میں ایک طمانیت اور سکینت نازل کر دی ۔ جس سے ان کی تمام گھبراہٹ جاتی رہی

لیزدادوا ایماناً مع ایمانهم ۔ تاکہ ان کا ایمان اور بھی ترقی کرے ۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان وارد ہوتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی سچی ہوتی ہے ۔ تو وہ وقت مومنین کے واسطے ایمان میں ایک بہت بڑی ترقی کا موجب ہوتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور قوت اور اقتدار کا یقین بہت بڑھ جاتا ہے ۔ ولله جنود السموات والارض ۔ اور آسمان اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں ۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو کامیاب کرنا چاہتا ہے ۔ تو ہر طرف سے اس کے واسطے فتح مندی کے سامان مہیا کر دیتا ہے تمام زمین اور آسمان اس کی امداد میں نظر آجاتے ہیں ۔ و کان الله علیماً حکیما ۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے ۔ وہ خوب جانتا ہے ۔ کہ وہ کون سے سامان ہیں جو کسی کے واسطے موجب فتح مندی کے ہو سکتے ہیں ۔ لیدخل المومنین والمومنات جنت تجری من تحتها الانهار خلدین فیها ویکفر عنهم سیاتهم وکان ذلك عند الله فوزاً عظیما ۔ تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو اس باغ میں داخل کر دے ۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ وہ اس میں رہ پڑیں گے ۔ اور تمام بری باتیں ان سے دور کر دی جائیں گی ۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بڑی مراد کا حصول ہے ۔ اس آیت شریف میں مسلمانوں کو ایک اور عظیم الشان فتح کی خوش خبری دی گئی ہے ۔ اور یہ اس ملک کے فتح ہونے کی بشارت ہے ۔ جس کو جنت عدن کہتے ہیں ۔ جو دجلہ فرات اور جیحون و سیحون کے پانیوں سے سیراب ہونیوالا ملک ہے ۔

رسید زر

۴ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء - نمبر ۱۴۵ - محمد عبدالرحمان صاحب ـــ سعہ/

۴ - " " - کرم داد خان صاحب ـــ عہ

۴ - " " - محمد عظیم صاحب کلرک ـــ عہ/ ۱۲

۴ - " " نمبر ۱۴۶ - عبدالعزیز صاحب ـــ عہ/ ۱۲

۴ - " " - مرزا رحم علی صاحب ـــ عہ/ ۱۲

۴ - " " - محمد بن محمد خلیل صاحب ـــ عہ/ ۱۲

۴ - " " - محمد اکرم بیگ صاحب ـــ عہ/ ۱۲

۴ - " " نمبر ۱۲۶ - فضل الٰہی صاحب ـــ سے/

۴ - " " نمبر ۱۷۹ - محمد سرفراز خان صاحب ـــ سے/

۴ - " " - کرم الٰہی صاحب ـــ عہ

۵ - " " نمبر ۲۴۳ - مولوی محمد احسن صاحب ـــ مہ/

۵ - " " نمبر ۱۰۲ - میاں دولت علی صاحب ـــ عہ/ ۱۲

۵ - " " نمبر ۲۱ - مولوی ابو عبدالعزیز صاحب ـــ عہ/ ۱۲

۵ - " " نمبر ۱۲۰ - بابو عطا محمد صاحب ـــ عہ/ ۸

۵ - " " نمبر ۳۲۲ - سید صادق حسین صاحب ـــ عہ/ ۱۲

۵ - " " نمبر ۱۲۸ - مولوی عبدالحمید صاحب ـــ سے

" " نمبر ۲۶۷ - نواب دین صاحب ـــ عہ/ ۱۲

" " نمبر ۹۸ - میاں فضل دین صاحب ـــ عہ/ ۱۲

" " نمبر ۹۹۱ - چوہدری نتھے خان صاحب ـــ عہ/ ۱۲

" " نمبر ۱۲۳ - غوث علی صاحب ـــ عہ/ ۱۲

" " نمبر ۲۱۳ - جلال الدین صاحب ـــ عہ/ ۱۲

" " نمبر ۳۱۱ - محمد حیات صاحب ـــ عہ/ ۱۲

" " نمبر ۹۹۹ - عبدالمجید صاحب ـــ عہ/ ۱۲

چون مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند ‏ مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

می درخشم چون قمر تابم چو قرص آفتاب ‏ کور چشم آنان کہ در انکارہا افتادہ اند

بشنوید اے طالبان کز غیب بکشند این ندا ‏ مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند

صادقم وازطرف مولیٰ با نشان ہا آمدم ‏ صد در علم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین ‏ این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

(کے متعلق نظم تصنیف کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کے تواں کردن شمار خوبیٔ عبدالکریم ‏ آں کہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم

حامیٔ دین آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد ‏ عارف اسرار حق گنجینۂ دین قویم

صدق ورزید و بصدق کامل و اخلاص خویش ‏ مورد رحمت شد اندر درگہ رب علیم

گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد ‏ کم بزاید مادرے با ایں صفا در یتیم

مدتے در آتش ہجر فرو افتادہ بود ‏ ایں کرامت بین کہ آن آتش بدل آمد سلیم

زیں عجب تر آنکہ او در صحبتم در چند روز ‏ مظہر اسرار حق شد عارف راز قدیم

گوہر شن چوں آب تابے داشت از فہم رسا ‏ ہرچہ ما گفتیم داخل شد دراں طبع فہیم

دل بدرد آمد ز ہجر ایں چنیں یکرنگ دوست ‏ لیک خوشنودیم بر فعل خداوند کریم

آہ روز چارشنبہ بود بر ما سخت تر ‏ ز آتش سوزاں چو او ما شد جدا یار صمیم

داغ ہجراں و بعمر ہفت و چہل از عمر خویش ‏ ماہ شعبان بود چوں پیش آمد ایں فزع الیم

ایں صدی کو بدر را ماند باوصاف کمال ‏ بود ز و بست و سوئم ور دقت این حشر عظیم

مشربش چوں بود اخلاص و وفا و اتقا ‏ شد وصالش ہم ہمیں تاریخ از فضل حکیم

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار ‏ داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

نیز ما را از بلاہائے زماں محفوظ دار ‏ تکیہ گاہ ما توئی اے قادر رب رحیم

آمین

اگلے اخبار میں اہل حدیث کے متعلق ایک ضروری مضمون ہوگا آپ خود پڑھیں اور اپنے شہر کے اہل حدیثوں کو پڑھائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حبی فی اللہ جناب مفتی صاحب - ذیل میں میں اپنی وصیت تحریر کر کے خدمت میں بھیجتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ اسے اخبار بدر میں شائع کر کے مشکور فرما دیں - اور عند اللہ ماجور ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین - اما بعد رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعدر [illegible] حال میں شائع فرمایا ہے - میں نے غور سے پڑھا اس کے [illegible] دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے آگے کھچ گیا اور یہ سمجھ کر کہ شاید موت کا پیام کسی وقت آ جاوے اور پھر اس وقت کچھ کہنے یا لکھانے کا موقعہ نہ مل سکے - اور اس طرح زندگی کے ایک آخری اور ضروری امر کے اظہار سے قاصر رہ جاؤں میں نے ارادہ کیا کہ اپنی وصیت قلمبند کر کے شائع کروں چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر بقائمی ہوش و حواس ذیل میں اپنی وصیت تحریر کر کے شائع کرتا ہوں - اور سچے دل سے دعا کرتا ہوں - کہ مولا کریم میری اس تحریر کو اپنی رضا جوئی کا ذریعہ بنا دے - آمین

وصیّۃ

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - امنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

(۱) میں صدق دل سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں - کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات و التحیات خدا تعالیٰ کے مظہر اتم اور کل مرسلوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب ہے جس میں ہدایت، نور اور شفا اکمل طور پر بھرا ہے - میرا ان سب خلفائے راشدین اور آئمہ مہدیین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی ایمان ہے - جو اپنے اپنے وقت پر بجانب اللہ حمایت و حفاظت دین متین کے لئے ممتاز و مبعوث ہوئے - جن کے خاتم علیہ صلوٰۃ اللہ وسلام کے مقدس ہاتھ پر بیعت کرنے کا بحمد اللہ مجھ عاجز کو بھی فخر حاصل ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں - کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مسیح و مہدی اور حکم و عدل ہیں جن کی مبارک بعثت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا - والحمد للہ رب السموات و رب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم -

(۲) میری جائیداد جو بفضلہ تعالیٰ میری خود حاصل کردہ ہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ میری وفات کے بعد بتفصیل ذیل تقسیم کی جاوے اول جو قرض میری دستخطی یا از روئے شرعی شہادت ثابت ہو - وہ ادا کیا جاوے - پھر باقی کا نصف یعنی ادا حسب ہدایات رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضور کے مقرر کردہ امین کے ذریعہ اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت دین نبی ذوالاکرام صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کیا جاوے اور یہ نصف اغراض مذکورہ کے لئے بلا توقف حضور ممدوح یا آپ کے مقرر کردہ امین کے حوالہ کیا جاوے - باقی ماندہ نصف جائیداد میرے جائز ورثا پر جو صرف احمدی ہوں نہ غیر بموجب احکام قرآن شریف تقسیم کی جاوے -

(۳) جو زیورات میری وفات کے وقت میری ازدواج کے قبضہ میں ہوں - وہ میری جائیداد متروکہ میں متصور نہ ہوں - کیونکہ وہ ازواج کی ملکیت ہوں گے -

(۴) میری وفات پر میری میت کو بموجب قواعد مندرجہ رسالہ الوصیت ایک چوبی صندوق میں بند کر کے دار الامان قادیان کے مجوزہ قبرستان میں دفن کیا جاوے - اور اگر میری موت قبل از تکمیل قبرستان مقدس ہو تو میری میت کو امانت میں رکھا جاوے - جب تک قبرستان طیار ہو جاوے

(۵) میری ہر دو ازواج بھی بذریعہ میری تحریر وصیت کرتی ہیں - کہ ان کی وفات کے بعد ان کے مال متروکہ کا ایک خمس یا پانچواں حصہ زیر ہدایات رسالہ الوصیت بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے جانشین امین کے سپرد کیا جاوے - اور ان کی تدفین بھی حسب قواعد دار الامان کے قبرستان میں کی جاوے -

(۶) ان وصیتوں میں تغیر و تبدل کرنے کا کوئی شخص مجاز نہیں - البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار ہوگا - کہ کوئی امر بلحاظ احکام شریعت قابل اصلاح دیکھیں - تو اصلاح کر دیں - اور یہ اصلاح بطور جائز ہوگی -

بالآخر میں نہایت انکسار سے دعا کرتا ہوں - کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام میں ہی زندہ رکھے اور اسلام پر ہی وفات دے - اور میری اور میری ازواج کی یہ وصیت ہمارے لئے حصول رضائے الٰہی کا موجب ہو آمین -

اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار

آمین برحمتک و بفضلک یا ارحم الراحمین -

۵ - ذوالحجہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۳۰ - فروری ۱۹۰۶ء

احقر العباد شاہ دین احمدی ولد میاں شیخ احمد صاحب مرحوم متوطن موضع ساہووالہ - ضلع سیالکوٹ - حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے - لارنس پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بارک اللہ

شکر ہے - اس محسن حقیقی کا جس نے اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ انسان کو جوڑا جوڑا بنایا اور صلوٰۃ اور سلام اس نبی کریم پر جس سے بہتر فطرت انسانی کی حقیقت کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہوا - اور نہ ہوگا - اور جس نے فرمایا - لم نر للمتحابین مثل النکاح - نہیں دیکھیگا - تو علاقہ دو محبت کرنیوالوں کے لئے بہتر نکاح سے - آلحمد - آج عید کا دن - دو خوشیوں کا دن ہے - ایک عید کی خوشی اور دوسرے ہمارے دو پیاروں کے درمیان مبارک تعلق کی خوشی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج رات رویا میں دیکھا تھا کہ میاں محمد اسحاق پسر حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صالحہ بی بی بنت صاحبزادہ منظور کے باہمی تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے - سو آج ہی یہ رویا پورا ہوا - حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک خاص جوش کے ساتھ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصیٰ میں جہاں خود حضرت امام بھی رونق افروز تھے - خطبہ نکاح پڑھا اور جانبین پر خدا تعالیٰ کے فضل خاص کا ذکر کیا - خطبہ انشاء اللہ اگلے ہفتہ کے اخبار میں شائع ہوگا - اس وقت ہم سچے دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں - کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دولہا دولہن کے واسطے ان کے معزز والدین کے واسطے تمام خویش و اقارب کے واسطے دوستوں عزیزوں کے واسطے موجب برکت اور رحمت کا کرے اور اس خوشی کی تقریب پر ہم دلی جوش کے ساتھ مبارکباد کہتے ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں میر صاحب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت ام المؤمنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں والدہ محمد اسحاق کی خدمت میں اور اپنے پیارے بھائی ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی خدمت میں (خدا ان کو ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے -) اور پیر جی منظور محمد صاحب کی خدمت میں - عزیز محمد اسحاق کے ساتھ مجھے خاص محبت ہے - خدا اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے - و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین - آمین

"بدر" ۵ - فروری ۱۹۰۶ء

دعا مدد - بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول [illegible] امتحان میں کامیابی کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں -

جرمنی قونصل کا اسلام

مراکش کا سابق جرمن قونصل مسلمان ہوگیا۔ موجودہ قونصل کو اس کے اسلام کی خبر پہنچی۔ تو وہ فوراً اس کے مکان پر آیا۔ اور پادریوں کا بھی ایک گروہ حاضر ہوا اور سب نے چاہا۔ کہ اس کو پھر عیسائی بنالیں لیکن اس نے ان سب کا جواب ان لفظوں میں دیا کہ ”اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ“ قاضی ومفتی ومحتسب اور شاہی اسٹاف کے افسر اور وزیر صیغہ تجارت کو اور خود بادشاہ کو بھی خوشی ہوئی۔ اور بادشاہ نے اس کو بلوا کر خلعت عطا فرمایا۔ اور نہائیت تعظیم وتکریم کی (البیان)

آثار علم وادب

اسلام پر ایک جدید کتاب

ذیل کا مضمون المؤید مورخہ ۲۰ نومبر سے لیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور نے اس کو جنیوا اجرنل مورخہ ۶- نومبر سے نقل کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

اسلام کے متعلق بہت کم کتابیں یورپ وامریکہ میں چھپی ہیں جس سے اسلام کی حقیقت اور اس کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس عنوان پر جو نئی کتاب چھپے۔ ہم اس سے ناظرین کو آگاہ کرتے رہیں۔ ۱۸۹۶ء میں کاونٹ ہنری دی کاسٹری نے حقیقت اسلام کے متعلق ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی تھی۔ جس کی ہم اپنے ناظرین سے معرفی کرانا چاہتے ہیں۔ کاونٹ دی کاسٹری اور میڈم لویس دونوں نے ایک ہی خیال سے عربی قوم اور دین محمدی کے متعلق کتاب لکھوائی۔

میڈم لویس کی کتاب کے مضامین خاص کر لطیف اور دل کش اور پڑھنے میں حد درجہ کے دلچسپ ہیں۔ کیونکہ اس کے شوہر فادر یاسنشہ کے واقعات معلوم ہونے کے علاوہ اس کتاب میں الجیریا وتونس ومصر وشام میں جو سفر دونوں نے کئے ہیں۔ ان کے حالات بھی ہیں۔ اور مسلمانان مشرق اور عیسائیوں اور یہودیوں کے حالات جانچ کر لکھے ہیں۔ میڈم نے مسلمانوں کے عادات واطوار اور ان کی زندگی بسر کرنے وغیرہ کے جو حالات لکھے ہیں۔ وہ تمام کر نہائیت مفید ہیں۔ کیوں کہ ان سے اسلام کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ مصنفہ کتاب عیسائی ہے۔ تو گویا جو اس کی کتاب کا عنوان ہوا۔ ”اسلام ایک عیسائی عورت کی نظر میں“

اس کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے معنی سمجھ گئی ہے۔ اور اس کے پاکیزہ سنن وآداب سے واقف ہے۔ جس کی نگہبان ایک بڑی قوت اور جس کی آئندہ حالت کا زمانہ کفیل ہے۔ یہ بات فادر یاسنشہ نے سمجھ لی ہے۔ حقیقت اسلام کے متعلق وہ ایک مضمون لکھتا ہے۔ کہ اب تک حقیقت توحید کے متعلق جتنے مذاہب نکلے۔ اسلام سب میں زیادہ صحیح اور قوی ہے۔ یہ درحقیقت واقعی بات ہے۔ گو مسلمانوں میں بعض اوہام اور اِدھر اُدھر کی باتیں داخل ہوگئی ہیں۔ لیکن ان کا دین توحید کے معنی میں عیسائیوں کے دین سے اچھا ہے۔ خواہ وہ کیتھولک ہوں یا پراٹسٹنٹ۔

یہی وہ کھولی ہوئی حقیقت ہے۔ جس کو میڈم لویس اپنی کتاب میں علانیہ دکھا رہی ہے۔ اس نے اپنی تحریر کی ابتدا اسی کے اقرار سے کی ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ جو کچھ اس نے اپنے نفس کی تاثیر سے لکھا ہے۔ وہ خدا کے متعلق۔ جو خالق اور ہر چیز کا مدبر اور ہر چیز پر نگہبان اور رحمت والا ہے۔ اس کے اعتقاد کا ثبوت ہے اس کا یہ کہنا لفظاً ومعنیً مسلمانوں سے بالکل موافق ہے۔ مصر میں انگریزوں کی مداخلت کے متعلق وہ لکھتی ہے۔ کہ مصر میں تین قسم کے تسلط ہیں۔ ایک انگریزوں کی مداخلت کا تسلط۔ دوسرا خدیو کا تسلط کہ یہی محبوب بھی ہے۔ تیسرا سلطان روم کا تسلط جو بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس ملک کے مالک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب کے اوپر ہے۔ کوئی مسلمان اگر مصر کے متعلق کچھ کہتا۔ تو مسلمانوں کے دلی خیالات کو اس سے زیادہ عمدگی سے ظاہر نہ کرسکتا ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ میڈم لویس اسلام کی بے انتہا تعریف کرکے عیسائیت کی خوبیوں کا انکار کرتی ہے۔ بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ ہم اہل یورپ کو اس مذہب کی خوبیوں سے جس کو جیسا کہ جاننا چاہیئے۔ ہم نہیں جانتے۔ ہم کو واقف کرے۔ شاید اس سے مشرق اسلام اور مغرب عیسائیت میں تعلقات پیدا ہوکر جو نفس عزیز کا اعلیٰ درجہ کا مقصد ہے۔ (البیان)

نظم

موسےٰ تو ہے ہمارا
ثانی نہیں تمہارا
ہر جا ہے تیری قدرت
ہر دم ہے تیری رحمت
ہر جا پہ تو ہی تو ہے
تیرا نام کو بکو ہے
دنیا نہ راہ پر تھی
گمراہ سر بسر تھی
تھی مصطفےٰ کی امت
احمد نے کی یہ ہمت
کل تھا جو آسمان میں
تو نے اسے جہاں میں
تو نے ہمیں دکھایا
کیوں کر ہو حمد تیرا
میں نے اسے خدایا
وس نے مجھے بھلایا
ہے جان سے بھی پیارا
ڈھونڈا جہان سارا
ہر بات تیری حکمت
مجھ پر بھی آشکارا
ہر جان پہ تیری لو ہے
دیکھا جہان سارا
دین کی نہ کچھ خبر تھی
یاں تھا نہ کوئی چارا
آئی خدا کو غیرت
اس قوم کو سنوارا
آیا وہ تھا وہاں میں
نازل کیا دوبارا
خوش رنگ یہ مسیحا
امکان نہیں ہمارا
تیری مدد سے پایا
دیکھا نشان ہمارا

دشمن جو اس کا آیا
پھر کر نہ زندہ آیا
لیکھو جو آگے آیا
کیا خاک پر بچھایا
آتھم نے سر نگالا
سر اس کا کچل ڈالا
جب کرم دین نے چھیڑا
کیا غرق اس کا بیڑا
دنیا نے جب نہ مانا
طاعون نے ڈی زمانہ
پہنچی وہ کل جہان میں
جس طرح نیستان میں
وعدے جو سب سنائے
کیوں کر کوئی لگائے
ہے نور کا شجر یہ
دنیا کا ہے قمر یہ
اشرف ہے عاصی بندا
ہر دم ہو فضل تیرا
ہر رنج سے بچانا
بھائیوں سے ہر جا بیرا
اے میرے ہادی رازق
اس کا میں ہو کے عاشق
ہو کر تمہارا کا عامل
ہو جائے منشا حاصل
ہر دم ہے یہ تمنا
جس کام میں یہ پہنچا
تو نے اسے بھگایا
ایسا اسے پچھاڑا
خنجر ہے کاری کھایا
دے کر بغل میں آرا
ہوا اس کا منہ بھی کالا
تھپڑ اسے جو مارا
تیرا لگا تھپیڑا
ہوا کیسا پارا پارا
اس کو مسیح نہ جانا
جگ میں کیا اتارا
ہر کون اور مکان میں
گرے آگ کا شرارا
صادق ہیں ہم نے پلے
گن کر حساب سارا
احمد کا ہے ثمر یہ
جوں باغ میں ہزارا
اس کو بھی کرنا چنگا۔
مسعود ہو ستارا
کوئی ابتلا نہ لانا
ہر دم رہے مدارا
مہدی ہے تیرا صادق
دیکھوں تیرا نظارا
ہو جاؤں اس میں کامل
ہو تیرا گر اشارا
حاصل ہو میرا منشار
میں نے الٰہی مارا

محمد علی اشرف ۔۔۔ لاہور

اخبار بدر کس طرح اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو سکتا ہے جب آپ لوگوں کی امداد ہے۔ مجھے اس امر کے اظہار پر بہت ہی خوشی ہے۔ کہ کئی ایک دوستوں نے میری اپیل پر بہت توجہ کی ہے۔ اور اخبار بدر کے واسطے خریدار پیدا کرنے کے لیے بہت سعی کی ہے۔ مگر ہنوز بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جن پر میری نظر ہے۔ کہ وہ اس طرف اپنی کوششوں کو متوجہ کریں۔ اور تا حال ان کی طرف سے صدائے
برنخاست والا معاملہ ہے
دوستو! اٹھو اور توجہ کرو
کہ یہ امداد کا وقت ہے
اخبار بدر کا حال ہمیشہ یہ
نہیں رہے گا کہ
بار بار آپ سے مدد مانگی جاوے

بدقسمت یہود

اے خدا ہمیں یہودی بننے سے بچا

آج کل روس کے ملک میں یہودیوں کا جو حال ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس سے تمام اخبار بین دنیا بخوبی آگاہ ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں بے دریغ قتل کئے گئے۔ اور ان کے بال بچے نہایت بے رحمی کے ساتھ مہذب اور رحیم دل عیسائیوں نے تہ تیغ کر دئے ہیں۔ لاکھوں اس مصیبت کو دیکھ کر اپنا گھر بار مال اسباب وطن چھوڑ کر اور فقط جانیں لے کر دوسرے ملکوں میں بھاگ کر چلے گئے اور غنیمت جانتے ہیں کہ جانیں ہی بچ گئی ہیں۔ تعجب ہے کہ سلطان روم کے ملک میں ایک لڑنی باغی عیسائی سپاہیوں کے ہاتھوں سے مارا جاتا ہے۔ تو سارا یورپ چلا اٹھتا ہے۔ اور چاروں طرف سے فریاد مچ جاتی ہے۔ لیکن لاکھوں غریب یہودیوں کا بے گناہ اور بے قصور خون بہایا جاتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کوئی بازپرس کرنے والا نہیں۔ کوئی ان کی حمایت کرنے والا نہیں یہ کیا سبب ہے کہ زمانہ کی تہذیب کے دعوے بھی بھیڑی خوش قسمت ہی کے کام آتے ہیں ورنہ جس نے ظلم اٹھانا ہوتا ہے۔ وہ اب بھی پہلے سے زیادہ ظلم اٹھا رہا ہے۔ آخر اس قدر ذلت اور خواری کا جو اس قوم یہود کے حصہ میں آئی ہے۔ راز کیا ہے؟

اس کا راز وہی قرآن شریف کی پیش گوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر انبیاء کی مخالفت کی وجہ سے ایک غضب اور لعنت نازل کی ہے یہ قوم خدا کے غضب کے نیچے ہے اور لعنت میں ہے یعنی دربدر خوار رہنے کا عذاب ان کو دیا گیا ہے۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ یہ قوم ساری دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی پیاری قوم ہوتی تھی۔ اس کی خاطر دوسری قوموں کو ہلاک کیا جاتا تھا۔ خدا نے اس قوم کی خاطر فرعون جیسے بادشاہ وقت کو معہ لشکر کے سمندر میں غرق کر دیا۔ اور ایک یہ وقت ہے کہ جب اس قوم نے خدا کے انبیاء کے ساتھ دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کی۔ تو خدا نے ان کو چھوڑ دیا۔ اور اب وہ دربدر ذلیل اور خوار پھرتے ہیں۔ اور قتل ہوتے ہیں اور کوئی ان کی ہمدردی کرنے والا نہیں۔ گویا وہ انسان ہی نہیں ہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہو جاتے ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں۔

اور یہ مصیبت اس قوم پر آج ہی نہیں۔ بلکہ جب کہ ان کے درمیان ان کا آخری نبی آیا جس کا نام عیسیٰ مسیح تھا اور وہ بھی ان کے مردوں میں سے کسی کا نطفہ نہ تھا۔ کیونکہ خدا اس وقت اس قوم پر ناراض ہو چکا تھا۔ اور خدا نے نہ چاہا۔ کہ ان میں سے کسی کا بیٹا آخری نبی اس قوم کا ہو۔ اور پھر آگے وہ نبی خود بھی لاولد ہی رہا اور لاولد ہی مر گیا۔ جس میں یہ اشارہ تھا۔ اس قوم میں سے اب نبوت کے سلسلہ کا خاتمہ ہے اور وہ نبی بھی صرف اس واسطے مبعوث ہوا تھا کہ اپنی قوم کو آگاہ کر دے کہ تمہاری شرارتوں اور بدکاریوں اور سخت دلیوں کے سبب خدا تعالیٰ نے تم میں سے سلسلہ نبوت کو منقطع کر دیا ہے۔ اور اب یہ سلسلہ بنی اسماعیل میں شروع ہوگا پس تم میں سے جو لوگ اس نبی پر ایمان لائیں گے۔ وہ بچائے جائیں گے۔ اور بدستور خدا تعالیٰ کی رحمت میں سے حصہ وافر حاصل کریں گے اور بادشاہتوں کے وارث ہوں گے۔ باقی سب دربدر ذلیل اور خوار ہوتے پھریں گے۔ اور ہلاکت کا راہ دیکھیں گے۔ اس مسیح کے زمانہ سے لے کر آج تک یہ قوم ہلاکت اور تباہی اور ذلت دیکھ رہی ہے۔

ان دنوں یورپ امریکہ کے لکھے پڑھے یہودیوں کی ایک کمیٹی نے اپنی گذشتہ تاریخ جغرافیہ علوم رسوم وغیرہ پر ایک کتاب تالیف کی ہے۔ جو بارہ ۱۲ ضخیم جلدوں میں ختم ہوگی۔ اس میں سے دس جلدیں چھپ چکی ہیں اور ہمارے پاس پہنچ گئی ہیں۔ میں نے اس کا بہت حصہ دیکھا ہے۔ کتاب کیا ہے۔ قرآن شریف کی پیش گوئی کے پورا ہونے کا ثبوت ہے۔ جو صفحہ کھولو یہی نکلتا ہے۔ یہاں مارے گئے وہاں پیٹے گئے۔ اس جگہ خانہ بدر کئے گئے۔ اس جگہ ملک سے خارج کئے گئے۔ کہیں ذلیل ہوئے۔ کسی جگہ قتل ہوئے۔ نہ کوئی بادشاہ رہا۔ نہ کوئی امیر رہا۔ نہ کوئی سلطنت باقی رہی۔ ان کا قصہ پڑھ کر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔ لوگ تعجب کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کس طرح بندر اور سؤر بن گئے تھے۔ یہاں کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بندر کی تو پھر کچھ عزت ہے۔ کہ وہ تماشہ دکھلانے والوں کی روزی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور چڑیا گھر کی زینت ہوتا ہے۔ یہ تو بندر سے بھی گئے گذرے ہوئے۔ کہ سوائے گردن کشی کے مہذب دنیا نے ان کے ساتھ کوئی سلوک ہی نہیں کیا۔ اور سؤر تو اس زمانہ میں بہت کام آتا ہے کیونکہ سارے یورپ امریکہ کا گوشت پوست سؤر ہی سے بنتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ڈوئی نے کہا تھا۔ کہ تم سب چلتے پھرتے بھوت خانے ہو کیونکہ یسوع مسیح نے آدمیوں میں سے بھوت نکال کر سؤروں میں ڈالے تھے اور تم سب ان سؤروں کا گوشت کھاتے ہوتے ہو۔ پس تم سب بھوت خانے ہو۔ سو سؤر کے لئے تو بڑی عزت ہے کیونکہ وہ یورپ میں گوشت کے لئے پالا جاتا۔ اور خوراک اور مکان دیا جاتا ہے۔ لیکن یہودی ذلت کے ساتھ مارا جاتا۔ اور اس کی لاش ذلت کے ساتھ پھینک دی جاتی ہے۔

اس بات کا اس جگہ ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ کتاب جیوئش انسائیکلوپیڈیا یعنی جامع علوم یہود ۱۲ جلد ایک چندہ کر کے یہاں منگوائی گئی تھی۔ لیکن چندہ پورا نہ ہوا تھا اور چاروں جلدوں کی قیمت ابھی ہم نے ادا کر لی ہے قیمت بحساب ... روپیہ ہے اور کل ... روپیہ ہنوز چندہ میں کمی ہے۔ ولایت سے قیمت کے واسطے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اس واسطے احباب سے درخواست ہے کہ تھوڑا بہت جو کچھ کسی سے ہو سکے کوشش فرما کر اس چندہ میں حصہ لینے کی سعی کریں۔ اس کا روپیہ بنام حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے آنا چاہیئے۔

یہ تو یہودیوں کی حالت زار کا ایک مختصر سا نقشہ ہے جس سے خدا کے کلام کے پورا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن اس وقت میرے لئے اس مضمون لکھنے کا محرک صرف یہی نہیں کہ یہود کی تباہ حالت میں قرآن شریف کی پیش گوئی کا پورا ہونا دکھاؤں۔ بلکہ اس وقت میں ایک اور بھاری غم میں مبتلا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ کی آگ ہمارے گھر میں بھی آ لگی ہے۔ جن امور نے اس قوم کو یہ دن دکھایا ہے۔ وہی کرتوت ہماری قوم بھی کر رہی ہے۔ جو اپنے تئیں مسلمان کہتی ہے۔ خدا نے اسلامیوں کو پہلے دن سے یہ دعا سکھلائی تھی۔ کہ یہودیوں کی حالت میں ہو جانے سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا۔ سورہ فاتحہ میں غیر المغضوب کے مقام پر مغضوب سے مراد مفسرین نے یہودی لیا ہے۔ وہ پیش گوئی خدا کے پاک کلام کی یہود کے حق میں پوری ہوئی۔ وہی اب اپنی قوم کے حق میں لگتی ہوئی دیکھ کر دل درد سے بھر جاتا ہے۔

جس طرح ان کے درمیان نزول شریعت موسےٰ کے ۱۴۰۰ سال بعد مسیح پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح ان کے درمیان بھی شریعت محمدی کے نزول کے ۱۴۰۰ سال بعد ایک مسیح پیدا ہوا ہے۔ جس طرح انہوں نے اس کو دکھ دیا تھا اسی طرح یہ اس کے دکھ دینے پر کمربستہ ہیں۔ جس طرح اس کے واسطے قتل کا منصوبہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح انہوں نے اس کے ہلاک کرنے کے واسطے ہر طرح کے منصوبے کئے اور نہ صرف منصوبے ہی کئے۔ بلکہ پتھر پھینک پھینک کر ہلاک کر دینے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ وہ تو کچھ خدائی حفاظت ہی تھی۔ جو بچ گئے۔ ورنہ قوم نے کسی بات میں فرق نہیں رکھا۔ بلکہ اکثر امور میں ان یہودیوں سے بڑھ کر ہی قدم رکھا ہے۔ اس قوم کی یہ حالت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ آئندہ ان کا کیا حال ہوگا۔ اور ان کی پستی اور ذلت اور ہلاکت کس درجہ تک پہنچے گی۔ آہ۔ یہ قوم اپنی ہمسایہ قوم سے عبرت حاصل کرتی اور اس حالت کو نہ اختیار کرتی۔

یہ بھی خدا کا شکر ہے۔ کہ اسلام کا مذہب موسوی شریعت کی مانند مختص القوم اور مختص الزمان نہیں ہے۔ ورنہ ان کی تباہی کے ساتھ ہی اسلام کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ یہ غم تو ہم کو نہیں۔ کہ اسلام دنیا سے مفقود ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ تو قیامت تک رہنے والا دین ہے۔ لیکن غم ہے۔ تو اس بات کا ہے۔ کہ اسلام اس قوم کے گھروں سے نکل کر دوسرے گھروں کو جا رونق دیگا۔

ملت قوم کے ممبرو! ذرا سوچو اور غور کرو۔ جوش کو دور کرو اور ٹھنڈے دل کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر فکر کرو۔ موت کا دن نزدیک ہے۔ اور معاملہ بقا اور فنا کا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں زندگی اور موت کا ہے۔ جلدبازی کی بات نہیں تحمل اور صبر سے کام لو۔ ذرا ذرا بات پر خفا نہ ہو جاؤ۔ ہم نے اسلام سے باہر کوئی قدم نہیں رکھا۔ ہم نے اسلام کو عزت دینے کی ہر ایک راہ اختیار

کی ہے۔ وہی قرآن ہمارا قرآن ہے۔ وہی قبلہ ہمارا قبلہ ہے۔ وہی شریعت ہماری شریعت ہے۔ وہی خاتم النبین ہمارا خاتم النبین ہے آج دنیا میں دشمنوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ اسلام کی حمایت میں اگر کوئی جماعت اس وقت کھڑی ہوئی ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہی ہے جس پادری سارے جہان کو عیسائی کرنے کے واسطے طیار ہے۔ لیکن وہ احمدیوں سے لرزاں اور ترساں ہے۔ آریہ بھی جانتا ہے۔ کہ احمدی کا حملہ بہت جلد اس کی مت مار دے گا۔ احمدیوں نے اسلام کی عزت کے واسطے اپنا روپیہ مٹی کی طرح پھینک دیا ہے۔ احمدیوں نے اپنی نمازوں کو سنوارا ہے۔ اپنے اعمال کو درست کیا ہے۔ راستی اور ایمان کو اختیار کیا ہے۔ اسلام کی سچائی کا نمونہ دنیا کو دکھلا دیا ہے۔ پھر کیا سبب ہے کہ تم اپنی سرسبز شاخ کو کاٹنے کے واسطے کلہاڑا لے کر دوڑتے ہو۔ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ دنیا میں اسلام کا خادم کوئی نہ رہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] شاخ مثمر

پیارو! اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اپنے بال بچوں پر رحم کرو۔ یہودیوں کی سی خصلت اختیار نہ کرو۔ خدا کے مسیح کو دکھ نہ دو۔ اور اس کے فرستادہ کی عزت کرو۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ وہ خدا غیور خدا ہے تمہارا اس کے ساتھ کوئی ٹھیکہ نہیں۔ وہ تمہاری شوخی کی تم کو سزا دے گا۔ اور پھر کوئی تمہیں بچانے والا نہ ہوگا۔ اور تمہارا بھی حال ہوگا۔ جو آج تم [illegible] یہودیوں کا حال ہو رہا ہے۔ خدا تمہیں ہدایت دے۔ اور یہودی بننے سے بچائے۔ فقط۔

انصار بدر

جزاهم الله احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔

جب سے اخبار بدر کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ مخدومی اخویم منشی اللہ داد صاحب اس کے اول درجہ کے انصار میں شامل ہیں سال گذشتہ میں بھی آپ نے کئی دوستوں کے نام اخبار جاری کرایا تھا۔ اور اب بھی اول درجہ کی قیمت پیشگی عطا کی ہے۔ اور دو اور دوستوں کے نام اخبار جاری رکھا ہے۔ جن کا [illegible]

[illegible]

اخی مکرمی معظمی جناب مخدومی برادرم صادق دام برکاتہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چند ایک دیگر عزیزیتوں کی وجہ سے اس سے پیشتر اخبار بدر کے لئے خریدار پیدا کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو سکا جس کا افسوس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب حتی الوسع سعی واجب کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دو عزیزان ذیل کے نام میرے حساب میں پرچہ قیمتاً بدر جاری رکھیں۔

(۱) برخوردار عزیز چوہدری فتح محمد خان طالب علم۔ ایف اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور۔

(۲) عزیزم قرۃ العین سید طفیل حسین [illegible] کلاس میڈیکل کالج لاہور۔

مبلغ للعہ روپیہ چندہ حسب تفصیل ذیل وصول فرما کر رسید صاحب فرماویں تاکہ پیشگی ماہ جنوری ۱۹۰۶ء کے حساب [illegible] چندہ [illegible] ہو جاوے۔

(۱) چندہ عاجز سال ۱۹۰۶ء بحساب [illegible]

(۲) عزیزم چوہدری فتح محمد خان سال ۱۹۰۶ء [illegible]

(۳) برخوردار سید طفیل حسین [illegible]

دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اپنے [illegible] خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ جو حصول حسنات دارین کا موجب ہو۔ والسلام ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۰۶ء

عاجز اللہ داد عفی اللہ عنہ [illegible]

۴۔ منشی نذیر الدین صاحب۔ [illegible]
جس امر کو اللہ تعالیٰ نے بدر کی امداد کے لئے اور نہ صرف بدر کی امداد کے واسطے بلکہ تمام دینی خدمات کے کاموں میں فراخ دلی کے ساتھ امداد دینے کے واسطے خاص توفیق عنایت فرمائی ہے۔ یہ بزرگ دوست [illegible] بدر کے خاص انصار میں سے ہیں۔ سال گذشتہ میں بھی آپ نے خود بھی بدر کی [illegible] کے علاوہ [illegible] کے بیلغ [illegible] عنایت فرمائے تھے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور خدا کے فضل سے ہم امیدوار ہیں۔

۵۔ برادرم محمد حسین صاحب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب مکرم معظمی مخدومی محمد صادق صاحب دام اقبالہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ واضح ہو کہ کل بدر ملا جس میں تحریر تھا کہ شیخ محمد حسین صاحب و شیخ نور اسماعیل صاحب چنیوٹی حال لائل پور نے اپنی قیمت ۱۹۰۶ء برادرم محمد افضل مرحوم کو دے چکے تھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

مرحوم کو دی ہوئی ہے۔ البشارت فاکسار نے بھی ۱۹۰۶ء کی بابت برادرم مرحوم کو دی ہوئی ہے۔ [illegible] کو پیش کرتا ہوں۔ اور ۱۹۰۶ء کی بابت برادرم مرحوم کو دے چکا ہوں۔ اور آپ کی خدمت میں عرض [illegible] ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء کا آخری پرچہ [illegible]

کلکتہ۔ ڈاک خانہ [illegible] بنگال [illegible] محمد حسین [illegible]

اور باقی ہم وطن بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض ہے۔ کہ جنہوں نے [illegible] اور جو بعد میں [illegible] والسلام۔ [illegible]

۶۔ برادرم محمد ذوالفقار علی خان صاحب تحصیلدار تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی طرح [illegible] اور [illegible] کی خریداری [illegible] مطلع فرمایئے۔ میں اور اہل جماعت بفضلہ اچھے اور سلامت ہیں۔

البدر کی جگہ اگر فتاوے امام علیہ السلام اور ہوتا اچھا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمر چالیس [illegible]

[illegible]

[illegible] تعلیم میں [illegible]

[illegible]

[illegible] حسب [illegible] ہوگی۔ درخواستیں [illegible] نام لکھیں۔

جناب منشی [illegible] علی خان صاحب [illegible] بچوں کو نیز نگرانی پر کر تعلیم دلانے کے لئے [illegible] دیگر [illegible] درخواست [illegible] انتظام کر چاہتے ہوں [illegible]

[illegible] والسلام [illegible]

[illegible]

مندرجہ ذیل روایات انشاء اللہ تعالیٰ بہتوں کو مفید ہوں گی کیونکہ فی الحقیقت [illegible]

(۱) حبوب مقوی باہ ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دے کر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دے کر [illegible] کو کام کا بنا دیتی ہیں ۔ [illegible]

(۲) حلوات موصلی ۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے ۔ نہایت مقوی اور [illegible] ۔ [illegible] روپیہ سیر

(۳) [illegible] ۔ جریان و ضعف بچپن کی غلط کاری سے ہو [illegible] ۔ چالیس خوراک [illegible]

(۴) اکسیر [illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

حکیم [illegible] بازار [illegible] سیالکوٹ

کبھی کسی پادری کو اپنے ایسے وعدے میں سچا نہیں پایا ۔ چنانچہ حال میں پادری کوبل صاحب نے ایسا ہی دعویٰ کیا کہ میں شہر اولٹی میں گیا ۔ تو وہاں میں نے وعظ کیا ۔ اور میرے وعظ کے اثر پر ایک دہریہ ایڈورڈ نام توبہ کر کے عیسائی ہوا ۔ اور اس نے اپنی تمام تصنیفات آگ میں جلا دیں ۔ یہ بات سنکر جب میں نے تحقیقات کی ۔ اور میں خود اس شہر میں گیا ۔ اور لوگوں سے بھی دریافت کیا ۔ بلکہ خود مسٹر ایڈورڈ صاحب کو ملا ۔ تو پادری صاحب کے بیان میں بہت جھوٹ پایا ۔ ایڈورڈ صاحب نہ کبھی دہریہ ہوا تھا ۔ اور نہ اس نے توبہ کی ۔ اور نہ اپنی کتب جلائیں وہ [illegible] عیسائی عقائد کا مخالف تھا ۔ اور اب بھی [illegible] کے پاس موجود [illegible] کے لئے [illegible]

شہر [illegible] پادری براؤن صاحب [illegible] ہزار روپیہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] رسالہ [illegible]

[illegible]

انتخاب الاسلام

حصہ چہارم

انتخاب الاسلام حصہ چہارم [illegible] مولفہ [illegible] شائع ہو گیا ہے [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] قبولیت ڈالی ہے [illegible]

مخالفین بھی خوابی کلام اور [illegible] کی جواب پر [illegible] کرتے ہیں ۔ اور لکھتے ہیں کہ تہذیب الاسلام کے کئی جواب لکھے ہیں ۔ مگر [illegible] تعلیم الاسلام یہ بھی [illegible] ۔ .. .. .. خدا مرزا صاحب کو زندہ رکھے جن سے ایمان سے ایسے لئے .. .. فیضان حاصل رہتے ہیں اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] بچانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحمان قادیان آویں ۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر [illegible] لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے ۔ ضمیمہ [illegible] اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے [illegible] خود [illegible] ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے [illegible] سے انکار کرے [illegible] اشتہارات [illegible] ۔ [illegible] اشتہار کی اجرت [illegible]

یادگار [illegible] کریم

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم کے حالات اور خدمات [illegible] وتکمیل و ترکیب سے طبع ہو گیا ہے اس کی [illegible] دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ۔ حضرت اقدس [illegible] پسندیدگی کی نظر سے [illegible] دی ۔ اور [illegible] کوئی امیر یا [illegible] سے خالی ہوگی ۔ اس کے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام نے کمال خورسندی سے فرمایا کہ ہمارا ارادہ لکھنے کا تھا ۔ انہوں نے ہمارے ارادہ کو پورا کر دیا ۔ [illegible] ۔ بندہ [illegible] قیمت پر محمد اسمٰعیل و عبداللہ احمدی تاجران کتب مالیر کوٹلہ سے طلب فرما کر اس کی اشاعت میں حصہ لیں اور خاکسار کو دعائے خیر یاد کریں ۔

خاکسار محمد ذوالفقار [illegible] مالیر کوٹلہ

المفتی

اشرا احمد حسین صاحب نے امرتسر سے چند سوال بھیجے۔ جن کے جواب حضرت مولوی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں

مکرمی و معظمی حضرت حکیم الامۃ ادام اللہ برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کے چند سوالات دریافت طلب ہیں۔ ان کے جواب اگر مناسب تصور فرمائیں تو بذریعہ الحکم یا بدر شائع فرما دیں۔ ورنہ بذریعہ پرائیویٹ چٹھی ہی مرحمت ہوں مہربانی و کرم بزرگانہ ہوگا۔

سوال نمبر ۱۲ حالت جنب۔ حالت مباشرت اور جائے ضرور میں اگر کسی امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر دل میں پیدا ہو تو آیا زبان سے اس کا اظہار بالفاظ الحمد للہ وغیرہ (جو اکثر بے ساختہ ہو جاتا ہے) جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جنبی حالت جنابت میں۔ اور جماع کنندہ حالت جماع میں الحمد للہ کہہ۔ حدیث میں ہے۔ کان صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ۔ البتہ بول و براز میں تصریح سے ثابت نہیں کہ حضور علیہ السلام نے منہ سے فرمایا ہو۔ مگر یہی حدیث سے پتہ لگ سکتا ہے۔

سوال نمبر ۱۳ نماز کے وقت فرض سے بعد کی دو رکعت سنت غیر موکدہ کہلاتی ہیں۔ تو آیا بوقت عجلت و عدم فرصت ان کے ترک سے معصیت لازمی آتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ سنتیں تکمیل فرائض کرتی ہیں۔ ضرورت پر عفو ہو سکتی ہے۔ ورنہ فرائض ناقص رہیں گے۔

سوال نمبر ۱۴ غیر احمدی لوگ جو اپنی جگہ پر عقیدت ہم سے صریح عداوت و مخالفت رکھتے ہیں۔ اگر وہ بڑے اخلاق سے سلام میں پیش قدمی کریں۔ تو ان کے جواب میں وعلیکم السلام کہنے کے علاوہ خود ہی انہیں سلام کہنے میں پیشقدمی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ میں نے تو ایسے اخلاق والے نہیں دیکھے کہ ہمارے امام سے ان کو بغض ہو اور ہم سے محبت۔ ! ہم میں عیب یا ان میں ہر حال اخلاق والے سے اخلاقی معاملہ۔

سوال نمبر ۱۵ اگر کسی عذر شرعی سے غسل جنابت کی بجائے تیمم کر کے نماز پڑھ لی جاوے۔ تو پھر اس کے بعد کی نمازوں سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے۔ یا وہ تیمم باستقلال غسل کا کام دے گیا ہو۔

جواب۔ عذر شرعی کے باعث تیمم عذر شرعی تک محدود ہے جب وہ عذر جاتا رہا۔ تو تیمم باطل ہو گیا۔ پھر غسل کرو۔

سوال نمبر ۱۶ ایک احمدی کتب فروش کے لیے کیا ان کتب کی خرید و فروخت جائز ہے۔ جن کے مضامین کے حسن و قبیح کو کچھ علم نہیں۔ مثلاً بعض ناول اخلاقی یا سراغ رسانی کے کہلاتے ہیں۔ اور نہیں معلوم کہ ان کے بیچ میں حسن و عشق یا فسق کا مخرب الاخلاق کا ٹکڑا بھی رقوم ہے۔ یا نہیں۔ یا عامیانہ قصے فسانے یا مذہبی رنگ کے مذہب دیا لیس قصے وغیرہ یا کتب نجوم۔ و جفر و عملیات

جواب۔ صریح بری کتاب اور خلاف قانون کتاب کا بیچنا جائز نہیں۔ والا فالعموم جائز ہے۔

سوال نمبر ۱۷ ایک احمدی نے ایک ہندو دوکاندار کا کچھ دینا تھا۔ (اندازاً آٹھ روپے) وہ دوکاندار مر گیا۔ اور اس کے رشتہ دار کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ تو اس قرض کے بوجھ سے کیسے سبکدوشی ہو سکتی ہے؟

جواب۔ جس کا دینا ہو اور وہ مر جاوے۔ یا اس کا وارث نہ ہو۔ تو وہ مال صدقہ کر دے۔

سوال نمبر ۱۸ تلاوت قرآن بلا فہم معانی بھی کسی حد تک موجب ثواب ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص کو تمام و کمال کلام مجید کا علم معانی نہیں ہوتا۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جہاں سے اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ وہ مقامات بیچ میں چھوڑتا جاوے

جواب۔ صرف تلاوت قرآن کریم کا بھی حکم فرمایا ہے اتل ما اوحی الیک من الکتاب ہے۔ اس میں حفاظت قرآن کریم ہے۔ اور حفاظت کا ثواب

نورالدین

خدا نعم البدل دے۔ مخدومی ڈاکٹر غلام غوث صاحب سینیر ڈیٹرزی اسسٹنٹ کا لڑکا فضل کریم ۳۰۔ جولائی ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوا تھا۔ اور جس کی پیدائش کی خبر اخبار البدر کے ذریعہ شائع کی گئی تھی۔ ۶۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب کی درخواست پر ان کے افریقہ کے احباب کی اطلاع کے واسطے شائع کیا گیا۔

مقبرہ بہشتی

میں صرف بہشتی دفن ہوگا

ایک دوست سوال کرتے ہیں۔ کہ اشتہار الوصیت میں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جاوے گا" یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کو ذرا کھول کر بیان کیا جائے

سو واضح ہو کہ ان کلمات کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ زمین بجائے خود کوئی ایسی شے نہیں۔ کہ اس میں داخل ہونے والا اور دفن ہونے والا بہشتی بن جائے۔ اور کوئی شخص خواہ کیسے ہی بد افعال رکھتا ہو۔ اور مشرک ہو یا کافر ہو۔ تو اس زمین کی تاثیر اس کو شرک اور کفر سے بچا کر مومن اور بہشتی بنا دے گی۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سچے وعدوں اور پیشگوئی اور الہام الہی کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبول ہو جانے والی دعاؤں کے مطابق خدا تعالیٰ ایسے سامان ہمیشہ بناتا رہے گا۔ کہ صرف وہی لوگ اس قبرستان میں دفن کئے جاویں۔ جو بہشتی ہوں اور جو بہشتی نہ ہوگا۔ اس کے واسطے ایسے اسباب ہی پیدا نہ ہو سکیں گے کہ اس مقبرہ میں دفن ہو سکے۔ پس یہ زمین کسی کو بہشتی بنانے والی نہیں بلکہ برخلاف اس کے بہشتی لوگوں کی خوابگاہ ہونے کی خوش قسمتی نے اس زمین کو بہشتی بنا دیا ہے۔

رسید زر

۳۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ نذیر الدین صاحب ۵ر

اعانت ۵ر

۳۱۔ ” ”	۲۹۳	شیخ محمد رمضان صاحب	۳/ ۱۲
۳۱۔ ” ”	۲۰۲	میر احمد شاہ صاحب	۳/ ۱۲
۳۱۔ ” ”	۱۶	میاں محمد بخش صاحب حجام	۳/ ۱۲
۳۱۔ ” ”	۲۵	مرزا اسا احمد صاحب	۲ر
۳۱۔ ” ”	۲۱۵	حکیم خادم علی صاحب	۳/ ۱۲
۳۱۔ ” ”	۲۸۶	میر جمال الدین صاحب	۳/ ۱۲
۳۱۔ ” ”	۳۰۱	شیخ غلام نبی صاحب	۳/ ۱۲
۳۱۔ ” ”	۲۰۱	ڈاکٹر یعقوب خان صاحب	۳/ ۱۲
۳۱۔ ” ”	۵۰	سید حسین علی صاحب	۳/ ۱۲
۳۱۔ ” ”	۲۹۲	محمد دین صاحب	۳/ ۸
۳۱۔ ” ”	۱۱	میاں فضل الہی صاحب	۳/ ۸
۳۱۔ ” ”		چودھری ملا صاحب	عمر
۳۱۔ ” ”		داد خان صاحب	۳/ ۱۲
یکم فروری ۱۹۰۶ء	۲۶	شیخ محمد مبارک دین صاحب	۳/ ۱۲
” ”	۸۷	انوار الحق صاحب	۳/ ۱۲
” ”	۱۰۲	ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	للعہ
” ”	۲۵۲	میاں مولا بخش صاحب	۵ر
” ”	۵۹۹	خواجہ غفار جو صاحب	۳/ ۱۰
” ”	۱۰۱	میر محمد اسمٰعیل صاحب	۲ر
” ”		عبدالحق صاحب	۱۰/
” ”		نبی بخش صاحب	۵ر

عام اخبار

تار خبر - ۲۰-جنوری - روس میں ۲۲ کو سپاہیوں نے افسر کے مکان پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا۔ ڈاکٹر کلائین نے طاعون کے واسطے نیا ٹیکہ ایجاد کیا ہے۔ ٹیکے نے کیا کیا تھا۔ جو یہ کرے گا۔ افسوس کہ لوگ اصلی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

جنگ میں جاپانیوں کا خرچ گیارہ کروڑ ستر لاکھ اشرفی ہوا اور ... ایک تحفے سے تباہ ہو رہا ہے۔ اور جرنیل روس جنگ میں قتل ہوئے۔ وہ شہید۔

جزیرہ کریٹ والوں نے اہل اٹلی کا ایک سپاہی قتل کر دیا۔ یہ جزیرہ ہی ہمیشہ مفسد رہا۔ سلطان کے قبضے سے تو یورپ نے اس کو نکالا۔ پھر یورپ کو اس نے کوئی سکھ نہیں دیا۔

کرسچین کی موت۔ ڈنمارک کا بادشاہ مر گیا۔ اس کا بیٹا فریڈرک ہفتم بادشاہ بن کر تخت نشین ہوا۔ وزیر اعظم نے بالاخانہ پر چڑھ کر نعرہ لگایا۔ اس کا نام کرسچین تھا۔ لفظ کرسچین کے معنے ہیں۔ عیسائی۔

آتش زدگی۔ کلکتہ میں رالی برادر کے ذخیرے کو آگ لگی ۲۰ لاکھ کا نقصان ہوا۔

تصادم ریل۔ بنگالہ میں دو ریلیں ۱۳ جنوری کو ٹکرائیں۔ کئی جانیں ہلاک ہو گئیں۔ خدا کی پناہ۔

بنگالی بہادر۔ اخبار سول جاپان اور ہند کی فوجی طاقت کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ جاپان میں ۴۶ ملین کی آبادی اور ہند میں ۳۰۰ ملین کی آبادی ہے۔ مگر اس آبادی کو کیا کریں۔ جس میں ۶۰ ملین تو بنگالی ہی ہیں۔ انگریز خوب جانتے ہیں۔ کہ بنگالیوں کا کیا حوصلہ ہے۔

کسی غیر رجسٹری شدہ خط وغیرہ کی رسید کی فیس بجائے ۲ کے ۳ پائی کر دی گئی۔ ڈاکخانہ۔

یہ بات کہ درہ خیبر کی شاخ ریلوے مومندیوں کی مخالفت کے باعث رک گئی ہے۔ غلط ہے۔

امیر صاحب ملاؤں کو وظائف دیتے ہیں۔ کہ وعظوں میں ان کی وفاداری پر بھی مائل کریں۔

اتوار کے روز بریڈلا ہال کے احاطہ میں سودیشی پرچار کا ایک اور جلسہ منایا گیا ہے۔

پنجاب میں بارش کی بدستور جا بجا مانگ ہے۔ نرخ غلہ بھی روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔

دہلی میں ژالہ باری سے بھی صدمہ پہنچا۔ حصار۔ گوڑگانوں۔ ملتان و لاہور میں ٹڈی دل بھی۔

راجپوتانہ میں قحط زدگان کی تعداد قریب ساڑھے ۵ لاکھ ہزار تک بڑھ گئی ہے گوالیار میں ۲۶ ہزار قحط زدوں کو مفت کھانا ملتا ہے اور بھی ۱۲۵۰۰ میں سوموار ہفتہ گذشتہ ساڑھے ۹ بجے بعد دوپہر شاہ پور کانگڑہ میں بھاری بھونچال

آیا تھا۔

سلویہ نام جرمن و خلاق جہاز آبدوز سنرگٹ سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ اس پر فوج لدی تھی۔

یہ جہاز ولاڈی ووسٹاک سے فوج لے کر روانہ ہوا تھا۔ بعد حادثہ پھر واپس لایا گیا ہے۔

اس حادثہ میں دس سپاہی قتل اور ۷ زخمی ہوئے۔ نہ معلوم کتنی آبدوز سرنگیں باقی ہیں۔

جہاز نانکو ریگ تمام فوج راس فوسلکی کے برفانی ساحل پر اتار دی گئی ہے۔ بد حال۔

جاپان سے ۳۰ ہزار روسی قیدی وطن کو پہنچ چکے ہیں۔ اور ... ہنوز باقی ہیں۔

اگلے روز جمعہ سے پیر کو پیرس کے گرجہ سنٹ پائیری پر بھی سخت ہنگامہ ہوا۔ جوش تیز ہے۔

یہ گرجہ مکان پارلیمنٹ کے قریب ہے۔ اس میں تین ہزار آدمی مقابلہ پر آمادہ تھے۔

فوجی سپاہیوں نے دروازوں پر حملہ کیا۔ اندر جھپٹ کر ہر طرح روکنے کی کوشش کی ملکی سپاہی ننگی تلواریں لئے بند کواڑ توڑ کر گھس گئے۔ وہاں خوب ہاتھ صاف کئے تھے۔

کئی دست بدست مقابلے ہوئے کئی نقصان تھے آخر کار گرجہ کا مکان بدقت خالی کرا لیا۔

گرجہ والے جوان دم بخود ہیں۔ وہ اسباب گرجہ کی سرکاری فہرست نہیں بننے دیں گے کچھ ہو۔

مزید ہنگاموں کا خوف طاری ہے۔ تمام ملک فرانس میں مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

لارڈ منٹو

انڈین ایسوسی ایشن کے ڈیپوٹیشن کے سامنے لارڈ منٹو نے جو اسپیچ دی تھی وہ ہموار اور مستند شہرت اور تہذیب کے الفاظ میں ہے اور کسی حیثیت سے اس امر کی جرات دلانے والی نہیں سمجھی جا سکتی کہ تقسیم بنگالہ کے متعلق رعایا کی ناراضی ظاہر کر کے ... کی اور کوشش کی جاوے وہ صاف صاف فرماتے ہیں۔ کہ میں آپ کو گمراہ کروں گا اگر میں آپ کے دل میں کسی طرح سے یہ امید پیدا کروں۔ کہ وہ پالسی پلٹ دی جائے گی۔ آپ یقین کیجئے۔ کہ فوائد اور نقصانات تقسیم کی پوری طرح سے جانچ کر لی گئی ہے۔ اور گو یہ قبول کیا جاتا ہے۔ کہ بعض حالتوں میں مقامی فواید کو نقصان پہنچے گا۔ مگر میرے بہترین خیال میں اس سے عام بہبودی اور دستکاری کے فروغ کو مدد ملے گی۔ اور مجھے تعجب ہوگا۔ کہ اگر جیسا زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ یہ قبول نہ کیا جاوے۔ کہ اس سے بہت فواید حاصل ہوئے ہیں"۔ کیا اس سے بھی بڑھ کے کوئی صاف اور صریح انکار ہو جو ایک مہذب حاکم کی زبان سے نکل سکتا ہے۔

اس کے بعد ان جھگڑوں اور ان شدتوں کا ذکر ہے جو بنگالہ میں رعایا کے ساتھ کی گئیں۔ ان کی نسبت لارڈ منٹو فرماتے ہیں۔ "میں ... معذرت کرتا ہوں۔ مگر میں ... واقعات کا لحاظ کر کے ... ثابت شدہ یا ... تسلیم کر سکتا ہوں۔ کہ جو باتیں ... پہنچا ہے ... عدالتوں میں ... ثابت کریں۔ ... کہ عدالت کی اس ہیچ کیفیت ... معلوم ہوئی۔ یا کسی شکست ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو کارروائی ... کی سہو وہ پوری طرح جائز تھی"۔

مگر ان الفاظ کا مطلب پبلک کو یہ سمجھایا جاتا ہے۔ کہ اس بند دروازہ ... کی مستقل ہوئی پالسی کو وہ پلٹ نہیں سکتے۔ ... کہ تمام بنگالہ تقسیم کے خلاف نہیں ہوتے۔ ... بنگالیوں کا کام ہے کہ دوبارہ جدوجہد شروع کریں اور ... تقسیم ... کے خلاف ناراضی ظاہر ہیں۔ اس کو ... الفاظ ... کا بتاؤ گورنر جنرل بہادر ... ان کا ... نہیں ہے بلکہ بغیر کسی سخت جواب کے ہم ... بیانیاں اور سعایا کو شرے سامنے پڑھنا فساد اور ہنگامہ پیدا کرنے کے معنی ہوا کرتے ہیں۔ فقط

سائنس کے کرشمے - نرالا دودھ - گائے بھینس۔ بکری وغیرہ کا دودھ تو ہم سے تقریباً ہر ایک نے ... پیا ہوگا۔ لیکن مچھلی کا دودھ پینا تو درکنار شاید کبھی سنا بھی نہ ہوگا۔ یہ اپنے طرز کا بالکل نرالا دودھ ہے۔ پروفیسر ... صاحب نے برسوں کے تجربہ کے بعد ویل مچھلی کا دودھ ... میں پوری پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ ویل کو تمام لوگ مچھلی کہتے ہیں لیکن دراصل یہ دودھ پلانے والا دریائی جانور ہے۔ ... صاحب موصوف نے ... ان کو پال رکھا ... ان کا دودھ ... ایک ... ایجاد کی ہے۔ ویل مچھلی کا ... ایک ... مچھلی دن بھر میں تقریباً ساٹھ یا ستر من دودھ ... کی طاقت سے اتنا دودھ ... بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دودھ نہایت ہی شیریں و مفرح گاڑھا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ ... ان صفات میں یہ دودھ جزیرہ جرزی واقع یورپ کی گائے کے دودھ سے بھی بدرجہا اعلیٰ ہوتا ہے۔ لیکن یہی خوب بتایا ہے علم کیمیا کے طریقے سے یہ معلوم کیا گیا ہے۔ کہ اس دودھ میں دافع امراض کے بھی اجزا زیادہ تر پائے جاتے ہیں جن کی باعث لوگ کاڈ لور آئل استعمال کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے اس دودھ کا استعمال کیا ہے وہ بتاتے ہیں کہ یہ دودھ تمام دودھوں سے زیادہ عمدہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اب نیوفونڈلینڈ کے باشندے اس دودھ سے ہر ایک قسم کا تجارتی فائدہ اٹھائیں گے۔ نقط

اصلاح - گذشتہ پرچہ بدر میں صفحہ ۱۰ پر جو ہدایات برائے وصیت کنندگان درج ہیں۔ ان کی سطر اول کے چھاپنے میں غلطی ہوئی ہے۔ اصل عبارت یوں ہے کہ اگر ضرورت ہو تو وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ محمد علی سے طلب کریں اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سر نو کریں جس کا مطلب ہے کہ سادہ کاغذ پر نقل کرنی ضروری ہے۔ اور جیسی ہوئی فارم کی خانہ پری نہیں کی جائیگی پس احباب کے پاس اخبار الحکم اور بدر پہنچ چکے ہیں۔ ان کو مسودے طلب کرنے کی ضرورت ہم کو نہیں۔ کیونکہ مسودے اخباروں میں چھپ چکے ہیں وہاں سے طلب کریں۔ محمد علی۔

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی وبقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض بلکہ سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر بہت دفعہ لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو و میلا پن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے نہیں پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ باد گولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ کھال۔ درد سر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزا پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار دیتا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے دایم کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کالک کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت

لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(١) تفسیر القرآن بالقرآن جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد سے مجلد ہے۔

(٢) حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کیتقطیع میں تمام ترجمہ اور مضامین ہی ہیں طبع ثانی کی حصہ بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد عہ مجلد عہ

(٣) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی طبع ثالث کیونکہ اس میں اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(٤) تذکرۃ القرآن بابت ١٨٩٩ء و ١٩٠٠ء قرآنی مضامین پر بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(٥) تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم قیمت ٦ ر (٦) تفسیر پارہ عم قیمت ٢ ر

(٧) مفتاح القرآن صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ٢ ر (٨) مفتاح العرب اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو دو مہینہ میں جاری اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت عہ

(٩) جامع العلوم یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (١) علم الادویہ (٢) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (٣) علم دواسازی (٤) علم تشریح الامراض (٥) علم طب (٦) علم امراض النسوان (٧) علم امراض الصبیان (٨) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (٩) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (١٠) ائیر سرجری یعنی جراحی حقیقہ (١١) علم قابلہ (١٢) علم اسرار الاعضا (١٣) علم تشریح (١٤) علم حفظ صحت (١٥) پریکٹیکل کیمسٹری (١٦) طب متعلقہ عدالت (١٧) علم سمیات پر کامل بحث ہے۔ کل قیمت بلا جلد عہ مجلد عہ۔ علاوہ محصول ڈاک

(١٠) میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی۔ زیر طبع ہے قیمت عہ مجلد عہ

(١١) مفید عام۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت عہ (١٢) تشخیص الامراض اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بترتیب لغت درج ہے قیمت عہ

(١٣) رسالہ اعضائے مخصوصہ۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت ٨ ر (١٤) مفید النساء والصبیان۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں۔ یا ماؤں دائیوں کی نا سمجھی سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ٢ ر

(١٥) التذکرۃ الحکیم نمبر ١۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ٢ ر (١٦) التذکرۃ الحکیم نمبر ٢۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے قبل ہی قبل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ مشہور سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی دفعہ سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ٨ ہے۔

منجن دندان۔ تو اب کسی کو امراض دندان و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے پھولے ہوں یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ٤

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ضائع کر بیٹھے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بد عادتوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھیئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ المحمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل سوز اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف سے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں مدلل حسب ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے شائع نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

منیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لیئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

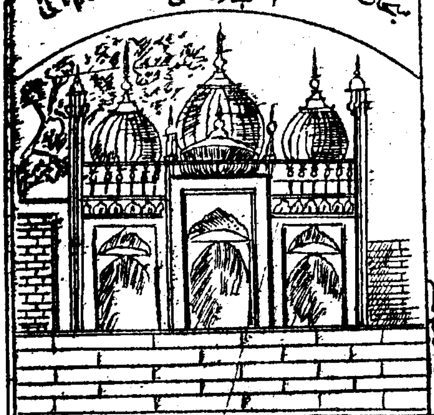

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر — سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

گر چہ گویم با تو گر آئی بچشم در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۱۲ ار

عام قیمت مابعد ہے۔ فی پرچہ ۲ ار جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر۔ لوکل ۱۲عہ۔ افریقہ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدمے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بدرِ مسیح

مورخہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - تازہ الہام - زمین کہتی ہے۔

یا نبی اللّٰہ کنت لا اعرفک

ترجمہ - اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی۔

یخرج ھمہ وغمہ دوحۃ اسمٰعیل فاخفہا حتّٰی یخرج۔

ترجمہ - اس کا ہم اور غم باہر نکال دیگا۔ اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکھ۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے۔

"ایک دانہ کس کس نے کھانا"

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - خواب میں دیکھا گیا تھا۔ کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائے گا۔ اور اگر پانی بھی نہ ملیگا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا۔ میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے۔ اور نہر سے مراد نصرت اور تائید الٰہی ہے۔ جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا۔

۱۰ - فروری ۱۹۰۶ء - دیکھا۔ کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے۔ میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں۔ صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا۔ آسمان کی طرف مونہہ کر کے ایک دو باتیں کیں۔ جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا

بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - الہام ہوا - پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی

ایک پوشیدہ خبر شائع ہونے کی پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - اول کسی نے کہا۔ کرنسی نوٹ پھر ایک کتاب مجھے دی گئی۔ گویا وہ کرنسی نوٹ تھے۔ اور پھر الہامًا میری زبان پر جاری ہوا۔

دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا۔
(فرمایا - اخبار سے مراد خبر ہے)

ہفتۂ قادیان

۱ - حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں۔

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔

۳ - حضرت مولوی محمد احسن صاحب اسی جگہ قیام پذیر ہیں۔ اور بعض ضروری تصانیف میں مصروف ہیں

۴ - اس ہفتہ میں بیرون جات سے خاں صاحب عبد المجید خاں صاحب بمعہ چند دیگر احباب کے کپورتھلہ سے اور دیگر تمام احباب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

مدرسۂ قادیان

۱۴ - فروری ۱۹۰۶ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے جناب رائے صاحب جگل کشور صاحب سینیر اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ امرتسر تشریف لائے۔ عاجز راقم بھی بوجہ اس کے کہ مدرسہ کے معاملات کے ساتھ پرانی دلچسپی ہے۔ صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا۔ صاحب موصوف ایک خلیق افسر ہیں۔ آپ نے جماعت پنجم کا امتحان کیا۔ اور ۱۵ کو بھی مدرسہ کا معائنہ فرمائیں گے۔ ۱۷ کو جناب گاڈ فرے صاحب انسپکٹر تشریف لائیں گے۔ اور مدرسہ کا معائنہ کریں گے۔ باقی حالات ہفتہ آیندہ کے اخبار میں درج کئے جائیں گے

ڈائری

القول الطیّب

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - فرمایا۔ بڑے شکر کی بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو دعائیں کی جاتی ہیں۔ وہ اکثر قبول ہوتی ہیں۔ قضاء و قدر تو رک نہیں سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک کام کرتا ہے۔ لیکن اکثر دعاؤں میں اپنی مراد کے مطابق کامیابی ہو جاتی ہے۔ اور ایک قطعی اور یقینی امر یہ ہے۔ کہ دعا کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہونے والا ہو۔ جواب ضرور مل جاتا ہے۔ خواہ وہ جواب حسب مراد ہو۔ اور خواہ خلاف مراد ہو۔

فرمایا - زلزلہ کے بارے میں میں نے یہ توجہ نہیں کی کہ کب اور کس وقت واقع ہوگا۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اخفا چاہتا ہے۔ انسان کے ملکی رازوں میں بھی اخفا ہوتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے کاموں میں بھی اخفا ہوتا ہے اس واسطے میں ڈرتا ہوں۔ کہ اس کے متعلق زیادہ دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہیں بے ہودگی نہ سمجھی جاوے۔ تاہم اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ وہ دعا کرنے سے ناراض نہیں ہوتا۔ لکھا ہے۔ کہ جب آنحضرت کو کہا گیا کہ اگر تو فلاں اشخاص کے متعلق ستر دفعہ بھی دعا کرے۔ تب بھی قبول نہ ہوگی۔ تو آنحضرت نے کہا۔ کہ میں ستر سے بھی زیادہ دفعہ دعا کروں گا۔ ایسا ہی حضرت ابراہیم نے قوم لوط کے متعلق مجادلہ کیا۔ حالانکہ مجادلہ کرنا سوءِ ادب ہے۔ کیونکہ مجادلہ میں بے دلیل درخواست ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ دعا کا رنگ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ناپسند نہیں فرمایا۔

فرمایا۔ زلزلہ کے متعلق بہت خطرہ ہے۔ اور اس کا علاج بجز دعا کے اور کچھ نظر نہیں آیا۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر سجدہ میں دعائیں کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ میت کے ساتھ جو لوگ روٹیاں پکا کر یا اور کوئی شے لے کر ساتھ قبرستان میں لے جاتے ہیں۔ اور میت کو دفن کرنے کے بعد مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ سب باتیں نیت پر موقوف ہیں اگر یہ نیت ہو۔ کہ اس جگہ مساکین جمع ہو جایا کرتے ہیں اور مردہ کو صدقہ پہنچ سکتا ہے۔ ادھر وہ دفن ہو۔ ادھر مساکین کو صدقہ دے دیا جاوے۔ تاکہ اس کے حق میں مفید ہو۔ اور وہ بخشا جاوے۔ تو یہ ایک عمدہ بات ہے۔ لیکن اگر صرف رسم کے طور پر یہ کام کیا جاوے۔ تو جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا ثواب نہ مردے کے لیے نہ دینے والوں کے واسطے اس میں کچھ فائدہ کی بات ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ کسی شخص کے مر جانے پر جو اسقاط کرتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ بالکل بدعت ہے۔ اور ہرگز اس کے واسطے کوئی ثبوت سنت اور حدیث سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔

نظم میاں محمود احمد صاحب

میاں اسحاق کی شادی ہوئی ہے آج اے لوگو
ہماک منہ سے یہی آواز آتی ہے۔ مبارک ہو
دعا کرتا ہوں میں بھی ہاتھ اٹھا کر حق تعالیٰ سے
کہ اپنی خاص رحمت سے وہ اس شادی میں برکت دے
خدایا اس بنی پر اور بیٹے پر فضل کر اپنا
اور ان کے دل میں پیدا جوش کر دے دین کی خدمت کا
کلام پاک کی الفت کا ان کے دل میں گھر کر دے
نبی سے ہو محبت اور تعشق ان کو تجھ سے
ہر اک دشمن کے شر سے تو بچا لے اے خدا انکو
ہمیشہ کے لئے رحمت کا تیری ان پہ سایہ ہو
ہمیشہ کے لئے ان پر ہوں یا رب برکتیں تیری
دعا کرتا ہوں یہ تجھ سے خدایا سن دعا میری
انہیں صبح و مسا دین اور دنیا میں ترقی دے
نہ ان کو کوئی چھوٹا سا بھی آزار اور دکھ پہنچے
عطا کر ان کو اپنے فضل سے صحت بھی اے مولیٰ
ہمیشہ ان پہ برسا ابر اپنے فضل و رحمت کا
میں اگلے شعر پر کرتا ہوں ختم اس نظم گویا رو
ایمان کے واسطے تم بھی خدا سے کچھ دعا مانگو
بہت بھایا ہے اے محمود یہ مصرعہ میرے دل کو
مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

اخبار وفادار میں ایک نظم مسلمانوں کی موجودہ حالت پر چھپی ہے۔ چند شعر ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

کہاں اب وہ فروغ ملت بیضا رہا باقی
فقط دنیا میں ہے اک نام اسلام کا باقی
ہیں سورج کی یہ کرنیں ڈوبنے والی کوئی دم میں
نہ وہ گرمی نہ وہ تیزی نہ اس میں ہے ضیا باقی
کہاں ہیں وہ عقیدے وہ ارادے کیا ہوئی ہمت
نہ دولت ہے نہ حشمت ہے نہ کچھ صدق و صفا باقی
مسلمان نام کے ہیں ہم نہیں ہم میں مسلمانی
لٹا سب قافلہ یہ رہ گئے ہیں نقش پا باقی
کسی کے ہم شریک حال ہوں یا کام آئیں کچھ
جو ہمدردی کریں ہم میں نہیں اس کا پتا باقی
کریں گے قوم کی کیا خیر خواہی اور ہمدردی
نہ ہو جن میں کہ کچھ بھی بوئے انس اقربا باقی
اسی پر فخر کرتے ہیں اسی پر ناز ہے ہم کو
گئی دولت مگر گھر میں تو ہے اک بوریا باقی
ہماری قوم سوتی ہے کچھ ایسی بے خبر ہو کر
سوا اک سانس کے اور کچھ نہیں اس میں ذرا باقی
کیا حالت آسمانی مصلح کی ضرورت کو ظاہر نہیں کرتی ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نیا عجیب و غریب رسالہ دار الامان سے

ہم نے ایک سہ ماہی رسالہ قادیان سے نکالنا چاہا ہے۔ جس کے **ایڈیٹر** صاحبزادہ حضرت **میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اس رسالہ کا نام **تشحید الاذہان** تجویز فرمایا ہے اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہوا کریں گے۔

(۱) اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کی وہ تقریریں جو آپ کو عورتوں کو وعظ کے طور پر سنایا کرتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً درج ہوا کریں گی (۲) مکتوبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن (۳) مسائل شرعیہ (۴) سوانح مشاہیر اسلام (۵) مخالفین اسلام کے دندان شکن جواب (۶) عربی کی تعلیم کے لئے آسان طریقے۔ وغیرہ وغیرہ۔ پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگا۔ سالانہ قیمت پیشگی ۱۲/ ہے۔

درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحید الاذہان قادیان آئیں

پچیس فروری والے الہام کا مطلب

ایک دوست نے حضرت سے دریافت کیا۔ کہ کیا اس الہام کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہم لوگ پچیس فروری کے بعد باہر میدانوں میں چلے جاویں۔ فرمایا۔ نہیں۔ اس کا یہ مطلب تاحال مجھ پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ اور نہ اس کی بنا پر مکانوں کو چھوڑنا چاہیے۔

مبارک باد

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب قاضی امیر حسین صاحب اول مدرس دینیات کے ہاں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے لڑکے کا نام فضل حق رکھا۔ قریب دس ماہ کا عرصہ گزرا ہے۔ کہ قاضی صاحب موصوف کا جوان لڑکا عزیز محمد شاہ مرحوم فوت ہوا تھا۔ بعد کئی دوستوں نے اور خود قاضی صاحب نے اور اس عاجز نے بھی (کیونکہ قاضی صاحب موصوف کے واسطے دعا کی جاتی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں عظیم صدمہ کے بعد نعم البدل عطا فرماوے۔) یہ خواب دیکھے تھے کہ عزیز محمد شاہ گویا کہیں گیا ہوا ہے۔ اور پھر واپس آگیا ہے۔ اس عالم سے جا کر پھر واپس آنے کے یہی معنے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں ایک لڑکا عطا فرمایا۔ فالحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس فضل حق کو قاضی صاحب اور دیگر لواحقین اور احباب کے واسطے موجب فضل حق بنائے اور اس کو نیکی اور صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(۲) مخدومی مولوی شیر علی صاحب۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام کے لڑکے کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عبد الرحمان رکھا۔ خدا اسے اسم بامسمےٰ بنائے۔ آمین۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۱/ لیکن ۱/ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب ۱/ فیصدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔

اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا

ثناء اللہ کا فیصلہ ہو گیا

آج کل کے اہلحدیث کا نمونہ

ہمہ کارش ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

ثناء اللہ کے فیصلہ سے اس وقت ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ غزنوی وغیرہ مولویوں نے اس پر جو کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ باوجود ثناء اللہ کی بہت کوشش کے تاحال اس کے استاد الاستاد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور پھر خود غزنوی صاحبان جو اصل موجد فتوے کے تھے۔ اب تک اس کے مخالف ہیں اور اس کو کافر جانتے ہیں۔ لیکن اس جگہ فیصلہ سے مراد اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ ابھی ایک تازہ تحریر کے ساتھ اس نے بالوضاحت یہ ظاہر کر دیا ہے کہ احمدی جماعت کی مخالفت میں وہ راستبازی یا سنجیدگی کی کہاں تک پرواہ رکھتا ہے۔

آہ! اسلام کے واسطے یہ کس مصیبت کا زمانہ ہے اور جو ہمارے علماء ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اسلام کی طرف سے بڑی بڑی کتابیں چھاپتے ہیں۔ اخبارین نکالتے ہیں فتوی لکھتے ہیں۔ قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتے ہیں۔ جب ان کے حالات اندرونی ظاہر ہوتے ہیں۔ تو حافظ شیراز کے اس شعر کے مصداق ہوتے ہیں۔ ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ شیراز کے وقت تو شاید خلوت تک ہی معاملہ محدود تھا۔ مگر اب تو بر خلاف عقلمندان بیچ ہندوستان اور دوستان اعلان و ہیں بڑے کے ساتھ یہ شادیں دی جاتی ہیں۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ اس کے رو سے جھوٹھ بول لو۔ چوری کر لو۔ متقی کے متقی بنے رہو گے ایسے ہی بزرگ علماء کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بھیڑیے نے بھی ان کی حالت میں گرفتار ہونے سے پناہ مانگی تھی۔ کیونکہ بھیڑیا تو آخر آپ کو بھیڑیا ہی کہتا ہے اور یہ بھیڑیئے ہو کر بھیڑوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

یہ واقعات نہایت ہی قابل افسوس ہیں۔ مگر اس وقت جس واقعہ کی طرف ہم ناظرین کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ سب سے بڑھ کر تعجب انگیز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ امرتسر سے ایک ہفتہ وار اخبار نکلتا ہے۔ جس کا نام **اہل حدیث** ہے۔ اس اخبار کے مقاصد اور اغراض جو ہونے چاہئیں۔ خود اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ سوائے بدنام کنندۂ نکونامے چند کے اور کوئی بات اس میں پائی نہیں جاتی۔ بالخصوص سلسلہ احمدیہ کے متعلق دروغ بیانی کرنا اور مخلوق کو دھوکہ دینا اس کا شیوہ ہے۔ اس کی نظیریں ہم پہلے بھی دے چکے ہیں جن کا جواب وہ نہیں دے سکا۔ اس اخبار میں کوئی لطیف مضمون تو کبھی ہوتا ہی نہیں۔ البتہ اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ اردو عشقیہ اشعار کی ایک فہرست اپنے پاس بنا رکھی ہوئی ہے۔ اور موقعہ بے موقعہ ہر صفحہ و کالم میں ان اشعار کو ایسے طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں جس سے آپ کی متانت اور بلند خیالی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ اخبار ہفتہ وار حسب الارشاد **مولوی ثناء اللہ صاحب** ان کے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپ کر شائع ہوتا ہے۔

اس اخبار کے پرچہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ کالم ۲ میں اخبار بدر کا حوالہ دے کر اہل حدیث نے اپنی سچائی اور راست گوئی کا ایک عجیب ثبوت دیا ہے۔ اس جگہ ہم بدر کی عبارت اور اہل حدیث کی عبارت ایک دوسرے کے سامنے تحریر کر دیتے ہیں تاکہ ناظرین خود اندازہ کر سکیں۔ کہ اس زمانہ میں اہل حدیث کا نمونہ قائم کرنے والے علماء کس پایۂ اعتبار تک پہنچے ہوئے ہیں۔

نقل اخبار بدر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے اور زیادہ بول نہیں سکتا لیکن ایک ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ **ایک شخص نے کہا۔** کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں اور باقی سب عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے کہ **یہ بات صحیح نہیں۔** کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔

نقل اہل حدیث مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳

خیر آج ہم ناظرین کو خوش خبری سناتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب گرچہ قادیانی گو اتنی مدت خفا سے ہیں۔ لیکن اب مدت کے خوف سے سہمے ہوئے کہیں۔ آپ نے ۲۷۔ دسمبر کے روز جو اپنی سیما کے بیچ میں لیکچر دیا ہے۔ وہ قادیانی اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔ آپ نے اس اپدیش (لیکچر) میں احمدی (مرزائی) اور غیر احمدی میں فرق بتلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

”اس فرقہ (مرزائیہ) میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ (مرزائی) وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی سب عملی حالت مثلاً نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے“

بہت خوب لو صاحب! کوہ کندن و کاہ بر آوردن پورا ہو گیا۔ ہم چاہتے تو اچھی طرح ثابت کرتے۔ کہ آپ نے اس بیان میں کہاں تک راستی سے کام لیا ہے۔ اور اس حصر کرنے میں آپ نے کہاں تک حسب عادت شیرینی سے بولا ہے۔ لیکن آپ بخوف موت مصالحت کی طرف شائد جھکے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس کی تردید کرنے سے کیا مطلب ہم اس لئے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ زمانہ قدیم کے معتزلہ اور زمانہ حال کے نیچری تو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ پھر ان سے تو آپ کو کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی علیحدگی؟

یہ تو ممکن نہیں۔ کہ اہل حدیث نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے کوئی ایسی حدیث تلاش کر لی ہو۔ جس کے رو سے دوسرے کے کلام میں اس قسم کی خیانت کر کے پبلک کو دھوکا دینا جائز ہو گیا ہو۔ کیونکہ نبی کا پاک کلام ایسے ظالمانہ طریقوں کی ہمت افزائی کے واسطے تھا نہ کہ ان کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں یورپ امریکہ میں بڑی بڑی ایجادیں ہو رہی ہیں وہاں ہمارے نئے اہل حدیث کو بھی اپنی جدت طبع سے یہ سوجھا ہو۔ کہ کوئی نئی حدیث بتلائے۔ اور گذشتہ احکام تقویٰ اور دیانت کو منسوخ کر کے ان لوگوں میں شامل ہو جائے۔ جو یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق تھے۔

گو بظاہر اہل حدیث کا یہ کام شرع اسلام کے برخلاف ہے۔ تاہم اس میں بھی شریعت اور قرآن اور حدیث کی ایک خدمت اس اہل حدیث نے خود کی ہے اور اس کے ہم قائل ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے سے آخری زمانہ کے علماء کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ بد سیرت بن جائیں گے اور خدا کے مسیح کی مخالفت کریں گے۔ اس کا ایک اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس ایڈیٹر جوان نے دکھلا دیا ہے۔

ہم کی یہ کارروائی ہمارے اور اس کے درمیان ایک فیصلہ کرتی ہے۔ کیونکہ جب ان لوگوں نے ہماری مخالفت میں یہاں تک

جائز رکھا ہے۔ کہ صریح اور صاف عبارت مین سے آگے پیچھے سے الفاظ کاٹ کر شکل اس شعر کی بنا دین۔ جس نے کہا تھا۔ کہ مین نماز اس لئے نہین پڑھتا۔ کہ قرآن شریف مین حکم ہے لا تقربوا الصلوٰۃ۔ یعنی نماز کے نزدیک مت جاؤ۔ تو ایسے لوگون سے بات چیت کرنا یا ان کی طرف مخاطب ہونے سے کیا فائدہ۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

اغراض

(۱) انجمن ہذا کی غرض اشاعت اسلام اور ان تجاویز کو سوچنا اور عمل مین لانا ہے۔ کہ جن کے ذریعہ اشاعت اسلام ہو سکے اور ایسے افراد پیدا کرنا ہے کہ جن سے تبلیغ اسلام ہو۔

اراکین انجمن ھذا

(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر ایک ایسا فرد جو کسی طرح اس سلسلہ کی امداد کرتا ہو۔ وہ اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

انجمن ھذا کی شاخین۔

(۳) ہر ایک انجمن احمدیہ جو ممبران سلسلہ احمدیہ کسی جگہ قائم کرین وہ اس انجمن کی شاخین ہون گی۔

انجمن کا انتظام

(۴) اس انجمن کا نظم و نسق ایک مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگا۔ جس کا نام مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔

مجلس معتمدین

(۵) مجلس معتمدین کے عہدیدار صدر انجمن احمدیہ کے عہدیدار سمجھے جائینگے

(۶) مجلس معتمدین کے ماتحت انتظام کرنے کے لیے بالفعل چار مجالس انتظامیہ ہون گی۔

(الف) مجلس اشاعت اسلام

(ب) مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

(ج) مجلس تعلیم

(د) مجلس انتظام امور متفرقہ

نوٹ۔ مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت و مصلحت خود ان مجالس مین سے کسی مجلس کی بجائے صرف ایک یا دو یا زیادہ ناظم مقرر کرے اور مجلس نہ بنائے۔

اراکین مجلس معتمدین

(۷) مجلس معتمدین کے اراکین کی تعداد چودہ سے کم نہ ہوگی اور سب کے سب احمدی ہون گے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان چودہ اراکین مین سے دو ممبر ایسے ہون گے۔ جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف ہون تحصیل علم عربی رکھتے ہون اور سلسلہ احمدیہ کی کتابون کو یاد رکھتے ہون۔

اراکین مجلس معتمدین کا تقرر

(۸) اراکین مجلس کا تقرر حسب ضرورت جدید انتخاب یا ان کا اخراج یا تعداد اراکین مین کمی بیشی کل عالی حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود بانی سلسلہ علیہ اپنی زندگی مین خود کرین گے۔

(۹) عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یا ان کی زندگی مین ان کی اجازت سے کمی بیشی تعداد ممبران تقرر ممبران۔ یا اخراج یا انتخاب جدید حسب ذیل ہوگا۔

(الف) جس قدر اراکین مجلس معتمدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی مین مقرر ہو چکے ہین اور وہ آخری وقت تک خارج نہیں ہوئے۔ وہ بدستور ممبر سمجھے جائین گے۔

(ب) اراکین مجلس معتمدین لایف ممبر ہون گے۔

(ج) جدید تقرر۔ یا اخراج باتفاق رائے کل ممبران موجودہ کے ہوگا۔ ممبران کے کل لینے مین جو کسر ہوگی وہ پورا ممبر سمجھا جائیگا

(د) ممبران کی تعداد مین کمی بیشی باتفاق رائے کل ممبران موجودہ ہوگی

(ہ) نئے تقرر کے وقت انتخاب کا یہ طریق ہے۔ پہلے ہر ایک مقامی انجمن احمدیہ کو مجلس معتمدین کی طرف سے جدید تقرر کی اطلاع دی جاویگی اور وہ انجمنین تاریخ اطلاع سے چار ہفتے کے اندر امیدواران اپنی طرف سے تجویز کرکے اس کی اطلاع سکرٹری کو دین گے۔ اور سکرٹری ان کا علم پانچوین ہفتہ مین کل موجودہ اراکین مجلس معتمدین کو دیگا۔ اور وہ چھ ہفتہ گذرنے کے بعد مقامی انجمنون کے تجویز کردہ امیدواران مین سے حسب ضرورت انتخاب کرین گے

نوٹ۔ ایسے تقرر کے لئے امیدوار تجویز کرنے کا حق صرف اسی مقامی انجمن احمدیہ کو حاصل ہوگا۔ جس کو مجلس معتمدین پہلے سے بذریعہ سارٹیفکٹ ایسی اجازت دیگی۔

عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۰) پریزیڈنٹ ایک

جنرل سکرٹری ایک

قانونی مشیر۔ ایک

نوٹ۔ ان عہدیداران کے علاوہ مجلس کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ ایک محاسب مقرر کرے۔ جو کل حسابات کی وقتاً فوقتاً پڑتال کرے۔ یہ ضروری نہین کہ محاسب ممبران مجلس ہی سے ہو

فرائض عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۱) فرائض عہدیداران حسب ذیل ہون گے

(الف) پریزیڈنٹ۔ مجلس معتمدین کا ہر ایک جلسہ بصدارت پریزیڈنٹ ہوگا۔ اور اس کی غیر حاضری مین حاضر جلسہ ممبران مین سے باتفاق رائے دیگر کوئی ممبر بطور پریزیڈنٹ کام کرے گا۔ اور کل رویداد جلسہ گذشتہ ان کے دستخط سے منظور ہوگی۔

(ب) سکرٹری۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت سکرٹری کریگا۔ جس این دیگر مجالس کے سکرٹری اور سے مدد دین گے۔ جلسہ کا انعقاد جلسہ کی رویداد کا لکھنا وغیرہ وغیرہ۔ اور دیگر ان تمام خدمات کا بجالانا۔ جن کا ذکر ان قواعد مین اس کی ذات کے متعلق کیا گیا ہے۔

(ج) قانونی مشیر۔ ہر ایک معاملہ قانونی مین رائے دینا انتقال یا حصول جائداد یا اجارہ وغیرہ کے لئے متعلق مسودات بنانا ہر قسم کے مقدمات جو صدر انجمن احمدیہ کو کرنے ہون ان مین پیروی کرنا یا کرانا وغیرہ۔

مجلس معتمدین کے حقوق اور فرائض

(۱۲) مجلس معتمدین کے حقوق و فرائض حسب ذیل ہون گے۔

(الف) کل جائداد جو صدر انجمن احمدیہ یا اس کی کوئی شاخ کسی جگہ حاصل کرے۔ اس پر مالکانہ اختیار مجلس ہذا کو ہوگا۔ اور جو جائداد آئندہ حاصل کی جائے گی یا فروخت یا اجارہ پر دی جائیگی وہ مجلس ہذا کی طرف سے سکرٹری مجلس کے نام پر ہوگی۔ اسی طرح آئندہ جس قدر رقمین یا ہبہ یا زکوۃ یا مختلف مدات سلسلہ احمدیہ کی آمدنیان ہون گی۔ وہ سب مجلس معتمدین کے نام پہنچینگی

(ب) مجلس ہذا کا اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے امور بالا مندرجہ ضمن الف فقرہ ۱۳ کے انتظام کے لئے اس کام کو کسی ماتحت مجلس کے سپرد کرے یا اس کا کوئی اور انتظام کرے

(ج) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ ان فرائض کے سرانجام دینے کے لئے کام کے بڑھ جانے پر اپنے عہدیدار آنریری یا باہشاہرہ رکھے۔ مشاہرہ سے کسی ممبر یا عہدیدار مجلس ہذا کی حیثیت مین فرق نہ آئیگا۔

(د) کل مقامی انجمنہائے احمدیہ کی نگرانی جہان کہین وہ انجمنین ہون مجلس ہذا کے ماتحت ہو گی۔ اور ان کے معاملات مین دخل دینے کا حق اُسے حاصل ہوگا۔ مجلس ہذا کے فیصلہ جات کی کل انجمنین پابند ہون گی۔

(ہ) صدر انجمن احمدیہ کے لئے نئے قواعد مرتب کرنا یا موجودہ قواعد متعلقہ انجمن ہذا کی ترمیم و تنسیخ اسی مجلس کے ہاتھ ہوگی۔

(و) ماتحت مجالس کے عملدرآمد کے لئے قواعد بنانا اور ان کے لئے عہدیدار تجویز کرنا۔ یا موجودہ عہدیداران کو برطرف کرنا۔

(ز) مقامی انجمنہائے احمدیہ کے مرتبہ قواعد کو منظور کرنا اور ان کو انتخاب ممبران مجلس معتمدین کے لئے سفارش کرنیکا حق دینا۔

(ح) ماتحت مجلسون کے پیش کردہ بجٹ کو منظور کرنا یا اس مین تغیر و تبدل کرنا۔

(ط) مجلس معتمدین کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ جائداد انجمن کو بجز اغراض انجمن کسی اور غرض مین خرچ کرے۔ لیکن وہ اس امر کی مجاز ہوگی۔ کہ سرمایہ انجمن کی افزائش کے لئے ان اموال کو بذریعہ تجارت یا اور کسی طرح ترقی دے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم
مکرمی معظمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
مین ۱۹۰۶ء کی قیمت بدر منشی محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکا ہون ۔ جو مین ان کو چھوڑتا ہون ۔ بدر کا پرچہ اب آپ میرے نام روانہ فرماوین ۔ وہ ۱۹۰۶ء کی پیشگی قیمت کے واسطے وی پی کر دین ۔ والسلام ۔ خاکسار عبد الرحمان کلکتہ

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم
مکرم بندہ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ابتدائے جنوری ۱۹۰۶ء سے اخبار بدر بنام میان ودّاوا ساکنہ موضع مہدی پور ڈاک خانہ کلاس والہ ۔ ضلع سیالکوٹ جاری فرماوین ۔ والسلام ۔ خاکسار ابو محمد عبد اللہ بھیوہ

(۳) بابو محمد امین صاحب طالب علم ویٹرنری کالج نے ایک اور خریدار دیا ۔ فضل حق صاحب ۔ چپاولی ملتان ۔ محلہ لوان شہر معرفت مستری کریم بخش ۔

(۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم
مکرم ومعظم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جب سے بدر میرے نام جاری ہوا ہے ۔ مین خدا کے فضل سے اس کو خاص محبت اور شوق سے پڑھتا ہون ۔ اس کی بہتری اور ترقی اشاعت میری عین دلی آرزو ہے ۔ مین اس کے لئے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہون ۔ اسی واسطے اپنے اخبار بعد پڑھنے کے دوستون کو بطور نمونہ کے مطالعہ کے واسطے بھیجدیتا ہون ۔ خدا چاہے تو مین اپنی کوششون مین ضرور کامیاب ہون گا ۔ انشاء اللہ ۔ فی الحال ایک اخبار میرے چھوٹے بھائی کے نام مفصلہ ذیل پتہ پر جاری فرماوین ۔ اور قیمت بذریعہ وی پی اس سے وصول فرماوین ۔ پتہ اس کا یہ ہے ۔ ڈاکٹر مرزا عزیز الدین صاحب اپیل اسسٹنٹ کنٹبل ڈسپنسری سرگودھ

(۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم
اخویم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح ہو ۔ کہ آپ براہ مہربانی اخبار بدر زر سالانہ ۲ کا وی پی مسمی مولوی محمد عبد القادر صاحب بمقام بوڈ گاؤن منجو ضلع اکولہ ملک برار بلا تعمل روانہ کر دیجیے گا ۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح اپنے محسن ہین ۔ جہان تک ممکن ہو ۔ بملاحظہ عریضہ ہذا کے بہت جلدی وی پی اخبار بدر کا کر دین ۔ جس کا زر سالانہ ۲ ہے اور مجھکو اطلاعاً تحریر فرماوین ۔ اور ان کا نام درج رجسٹر کر لین ۔ والسلام
خاکسار حافظ نور احمد اکولہ

(۶) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم
مخدومی ومکرمی محبی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ۔ مولٰے کریم بدر کو روز بروز ترقی عطا فرمائے ۔ مین بھی آپ کو ایک خریدار دیتا ہون ۔ جو ۲ پر بدر کا خریدار ہوتا ہے ۔ آپ اس کو یکم جنوری ۱۹۰۶ء کے جو نمبر چھپے ہین ۔ ارسال فرماوین ۔ پتہ خریدار بدر ۔ مولوی نور محمد صاحب چاہ واڑیوالہ ۔ موضع امیرپور ۔ ڈاک خانہ کبیر والہ ضلع ملتان اور یکم اپریل کا پہلا پرچہ وی پی بھیجکر قیمت وصول فرمالین ۔
میرے نام آپ نے سال گذشتہ ۲۴ ۔ اگست ۱۹۰۵ء کو بدر جاری کیا تھا ۔ اس تاریخ سے یکم جنوری ۱۹۰۶ء تک جو قیمت بدر ہے تحریر فرماوین ۔ جو بقایا آپ کو بھیجدون نئے سال کی قیمت بھی انشاء اللہ بھیجدونگا ۔ والسلام
خاکسار نور احمد مدرس مدرسہ امدادی بستی وریام

(۷) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے نام اخبار بدر جاری کر دین اور پہلا پرچہ وی پی کر دین ۔ بلکہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے تمام پرچے لکھکر کے وی پی کر دین ۔
مستری عناب الدین ۔ اندرون بھاٹی دروازہ لاہور

(۸) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار بدر کا ایک پرچہ ایک سال کے لئے میری طرف سے مولوی محمد فاضل ۔ کالوالہ ۔ کبیر والہ ملتان کے نام جاری کر دیوین ۔ اور پہلا پرچہ وی پی قیمت طلب میرے نام بھیجکر وصول فرمالیوین ۔ رسید کارڈ وی پی میرے نام بھیجکر رقم وصول کر لین ۔ پھر ان کے نام حسب معمول سال تک پرچہ جاری رکھین ۔ والسلام
خاکسار شیخ محمد دین ۔ سوداگر کپاس ۔ کبیر والہ ۔ ملتان

(۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم
جناب بھائی صاحب مفتی محمد صادق
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ قطعہ خط قبل ازین بخدمت آنجناب ارسال کر چکا ہون ۔ غالباً ملاحظہ جناب سے گذرا ہوگا ۔ تابعدار کے واسطے آپنے ضرور دعا کی ہوگی ۔ مین آج کل مبتلا مرض ۔ . . . ہون ۔ اللہ کا شکر ہے ۔ جس حال مین پروردگار رکھے ۔ راضی برضائے مولا ہون ۔ اللہ تعالٰی خاتمہ بخیر کرے ۔ اس مسیح موعود کی صداقت کے ساتھ دنیا سے ساتھ ایمان کے اٹھائے ۔ میرے واسطے جملہ برادران احمدی جماعت کو بذریعہ تحریر بدر دعائے خیر سے یاد شاد فرماوین ۔ آپ خود بھی اور جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب حکیم الامت سے دعا کے واسطے توجہ دلادین ۔ اور اگر موقعہ مناسب ہو تو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ۔ کیونکہ مین حضور کا خادم ہون ۔ حضور کی دعا میرے حق مین بہترین دوا ہے ۔ میری تو یہ نیت تھی ۔ کہ قادیان مین میرا خاتمہ ہوتا ۔ زیر قدم مبارک مسیح موعود ۔ اب آئندہ جو خدا کو منظور بہتر ہے ۔ مین نے آپ کے واسطے ایک خریدار پیدا کئے ہین ۔
نمونہ کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے ۔ ان کا پتہ یہ ہے ۔ سید موسٰے قاسم حاجی وتا ۔ بمبئی ۔ بھولیسر مارکیٹ ۔
خاکسار محمد عبد الرحمان ۔ بمبئی ۔

پھر افسوس نہ ہے

اگر وقت گذر گیا ۔ کیونکہ ایک ماہ کے اندر ہی اندر قریب نصف کے یہ زبردست کتاب باہر جا چکی ہے ۔ اور اختیار الاسلام سے کہین بڑھ کر تعلیم الاسلام زیادہ مفید اور آریون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے ۔ غالب یقین ہے ۔ کہ تھوڑے عرصہ مین لوگ اس کے لئے ترسین گے ۔ کیونکہ یہ معمولی نہین بلکہ علمی کتاب ہے ۔
قیمت الاسلام مع ضمیمہ ۲ ۵ صفحہ ۔
درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آوین ۔

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ دوستون کو مفید ہون گی کیونکہ فی الحقیقت مفید ہین ۔
(۱) حبوب مقوی باہ ۔ دل ودماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہین ۔ اور اعصاب کو تقویت دیکر بیکے کو کام کا بنادیتی ہین ۔ دو ہفتہ کے لئے عہ ۔
(۲) حلوائی موصلی ۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے ۔ فی سیر تین روپیہ ۔
(۳) دوائی جریان ۔ جو جریان وضعف بچپن کی غلط کاریون سے ہو جاوے اس کے لئے مفید ہے ۔ چالیس خوراک عہ ۔
(۴) اکسیر آتشک ۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے عا ۔ حالات لکھو ۔ تا مطابق اس کے ہدایت ہو ۔
(۵) سرمہ عجیب ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ سبل ۔ خارش چشم ۔ رہ رہ آنکھون سے پانی جاری رہنا ۔ سلاق (پیچ پن) کے لئے ازبس مفید ہے ۔ فی تولہ عہ
(۶) حبوب جدوار ۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے اس کے لئے نہایت مفید ہین ۔ چالیس گولی عہ ۔
اطلاع ۔ دیگر امراض کے لئے بھی بعد تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار
المشتھر
حکیم محمد الدین احمدی ۔ سنانوالیہ ۔ بازار کشمیکان ۔ سیالکوٹ

بنگالہ کے متعلق حضرت مسیح کی پیشگوئی صفحہ دوم پر دیکھو

کیونکہ عیسائیوں کا خداوند مسیح ان کو تعلیم دیتا ہے۔ کہ مجرم کو انتقام لئے بغیر معاف کرو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی تمہاری گال پر طمانچہ مار کر قانون اخلاق کی نافرمانی کرے۔ تو تم انتقام مت لو۔ بلکہ اپنی دوسری گال اس کے آگے کر دو۔ مسیح جب خدائی صفت کو دنیا میں لایا تھا۔ تو معافی کے لئے انتقام اور معاوضہ اور کفارہ کی ضرورت سے بری تھی۔ اس نے اپنے مجرموں پر کمال شفقت اور نرمی اور حلم اور رحم کرنا سکھلانا چاہا تھا۔ تو کیا اس کی یہ نرمی سکھانا عیسائیوں کی طرف سے اس سلوک کی مستحق ہے کہ اس پر لعنتوں کا بوجھ ڈالدیا جائے۔ راقم مضمون نے دو پہلو انتیاک کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسیح کی زندگی (عیسائیوں نے) خدا کے ہاتھ گناہوں کے عوض فروخت کر کے نجات خریدی۔ اور دوسرے یہ کہ مسیح نے جان بوجھ کر سولی پر چڑھ کر موت منظور کی۔ یہ دونو پہلو نہایت شرمناک نتایج کا پیش خیمہ ہیں۔ کیونکہ جو شخص کسی انسان کو کسی کے ہاتھ بیچتا ہے۔ وہ اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۱ سات سال کی قید اور جرمانہ کی سزا دیتی ہے۔ اور ہماری عادل گورنمنٹ انگریزی نے ایک بڑا فخر جو دنیا میں حاصل کیا ہے وہ بُردہ انسان فروشی کی رسم کا انسداد ہے۔ اگر عیسائی صاحبان نے مسیح کو بیچ کر خود کچھ عوض حاصل کیا ہے۔ تو وہ بھی ایسے ہی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔

اور اگر یہ بات تسلیم کی جاوے۔ کہ اس نے اپنے آپ کو خود ہلاک کیا۔ تو وہ خودکشی کی تعریف میں آتا ہے۔ کیونکہ ویبسٹر کی انگریزی ڈکشنری سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص صحت حواس اور تمیز اور بلوغت کی حالت میں جان بوجھ کر اپنی جان ہلاک کرے۔ وہ خودکشی کرتا ہے۔ اور اس کے تدارک کے لئے سرکار انگریزی کی بنائی ہوئی تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۰۵ موجود ہے۔ اگر ایسا واقعہ سرکار انگریزی کے عہد میں ہوتا۔ تو خدا معلوم قانون اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا۔

اور منطق تقابل پر زور دے کر ابدی زندگی کی قدر کے لئے حیات مستعارہ کا مزہ چکھنا ضروری ٹھہرا لینے سے گرے کلارک صاحب نتیجہ کو متعدی ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر یہ ضروری ہی ہو۔ تو بھی تو اس کا فائدہ صرف مسیح کی ذات تک ہی محدود رہتا ہے اس سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دونوں لذات کو چکھنے کے لئے مسیح ہو۔ اور ان کا اثر دوسرے لوگوں میں پہنچ جاوئے۔

گناہوں کا فدیہ طلب کرنا نہایت خفت اور بخل کا کام ہے۔ اور اس قانون فطرت کے خلاف ہے۔ جس پر انسان کو مفطور کیا گیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض کسی فدیہ کی ضرورت کو مان بھی لیا جاوے۔ تو ایسے فدیہ کے لئے کسی کی جان تجویز کرنا ایک سخت حماقت ہے۔ مسیح کی خودکشی کو دنیا کے گناہگاروں کے گناہوں کا معاوضہ سمجھنا معلوم نہیں کس عقلمندی پر مبنی ہے وہ بیچارہ جو بقول عیسائی صاحبان کو چہ گنہ سے بالکل ناآشنا تھا۔ اس کے سر پر ساری دنیا کے گناہوں کی گٹھڑی کس انصاف سے رکھدی گئی۔ اور یہ بات کہ مسیح نے اپنے تئیں آپ اس فدیہ کے لئے پیش کیا محض افترا معلوم ہوتی ہے کیونکہ عہدنامہ اس پہلو میں ساکت ہے۔ اور اگر اس نے ایسا کیا ہے تو وہ بھی حماقت ہے۔ کیونکہ قانون معاوضہ اس کی جان کو دنیا کے گناہوں کے بدلہ میں لینے کا تقاضا نہیں کرتا۔ اور یہ بات بھی غلط ہے۔ کہ اس کے کفارہ نے گناہ کے اثر مٹا دیا۔ جیسا کہ راقم مضمون نے لکھا ہے۔ اصل منشائے کفارہ یہ ہے۔ کہ انسان کو اس منزل تک واپس پہنچا دے۔ جہاں پر یہ گناہ کرنے سے پہلے موجود تھا۔ اور اس امر میں آدم اور حوا کا حوالہ دیا ہے۔ اب جہاں گناہ کرنے سے پہلے آدم و حوا تھے۔ وہ مقام ایسا پاکیزہ تھا۔ کہ وہاں کوئی جرم اور گناہ سرزد نہیں ہو سکتا تھا۔ اور کفارہ کا اثر بھی ہونا چاہئے تھا۔ کہ اس کے بعد دنیا ایک ایسے بہشت میں داخل ہو جاوے۔ جہاں پہلے آدم اور حوا تھے۔ اور جہاں گنہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ بجائے اس کے اس کفارہ کے ماننے والے تمام دنیا کے گنہگاروں سے بڑھ کر گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جس کی تشریح کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ تو پھر جبکہ یہ نتیجہ موہومہ ہی حاصل نہیں۔ تو اس کو موثر ہی کیسے کہہ سکتے ہیں اور اور جب یہ موثر ہی نہیں۔ تو غلط اور لغو ٹھیرتا ہے۔

یسوع کی بے گناہی میں اوصاف کفارہ کا مرکوز ہونے کا مسئلہ بھی غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ اپنے آپ کو آپ ہی بے گناہ سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی دوسرے لوگ اس کے دوست اور رشتہ دار اور ہمسائے اس بات پر گواہی دیتے ہیں۔ وہ تو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے۔ اور انبیاء کی توہین۔ اور شراب خوری اور والدہ کی بے ادبی۔ اور لوگوں کے کھیتوں کی چوری وغیرہ جرائم کا مرتکب اور محرک ثابت ہوتا ہے۔ پس نہ وہ بے گناہ ہے۔ اور نہ وہ کفارہ ہو سکتا ہے۔

(باقی پھر کبھی)

خاکسار معراج الدین عمر احمدی۔ قادیان۔ ۸ فروری ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کی خدمت میں ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام

بعد از السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم تین شخص جماعت احمدیہ مقام مونگ ضلع گوجرات سے تین مدت سے حاضر حضور ہوئے ہیں۔ اپنے عرض حال کے واسطے کوئی موقع اور وقت ایسا کہ تمد نہیں آیا۔ جو اپنے حالات زبانی حضور میں عرض کئے جاتے۔ اس لئے یہ عریضہ خدمت حضور میں پیش کرتے ہیں۔ اول مسمی عبداللہ میں بھی اپنا عرض حال کرتا ہوں کہ مجھ کو حضور سے بیعت ہوئے عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال کا گذرتا ہے۔ اس عرصہ میں مخالفین نے اکثر تکالیف پہنچائی ہیں۔ اور اب بھی پہنچا رہے ہیں۔ کاروبار دنیوی میں بھی ہر طرح سے روک ڈالی ہے ہیں۔ غرضیکہ ہر طرح سے نقصان پہنچانے میں کوشش لیتے کرتے ہیں۔ بلکہ خاص رشتہ دار بھی میرے دشمن ہو گئے ہیں۔ مجھ کو وہاں پر نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ کسی صورت سے مجھ کو وہاں پر گذارہ کرنا نظر نہیں آتا۔ بطور وہاں پر مجبور ہو گیا ہوں۔ اور میری طبیعت بھی خود ان لوگوں سے بیزار ہے۔ میں خود وہاں میں رہنا نہیں چاہتا۔ مگر مجبور پڑا ہوا ہوں۔ اب میری بابت جیسا کچھ حضور انور مناسب سمجھا حکم فرماویں۔ اب مجھ کو کیا کرنا چاہیئے۔ جیسا حکم ہو عمل میں لاؤں۔ دوسرا میرا بھائی احمد دین ہے۔ اس کی بھی ایسی ہی حالت ہے وہ بھی وہاں پر رہنا نہیں چاہتا اور تیسرا امام الدین نامی کشمیری ہے۔ اس کو وہاں پر ہماری جیسی تکلیف تو نہیں ہے۔ مگر دعا کے واسطے وہ بھی عرض کرتا ہے۔ کیونکہ مخالف زیادہ ہیں۔ اور ہم صرف تین شخص احمدی ہیں۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ بے صبری نہ کریں۔ بلکہ اپنے صبر اور استقامت اور نرمی اور اخلاق کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کریں اور نیک سلوک سے پیش آویں۔ اور بہت نرمی کے ساتھ اپنے عقاید کی خوبی اور راستی ان کے ذہن نشین کریں۔ اور اپنا نیک نمونہ ان کو دکھلادیں۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ایذا دہی کی خصلت سے باز آجاویں۔ بہرحالت بے صبری نہیں کرنی چاہیئے۔ اور کچھ صبر اور استقامت سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے دشمنوں کے حق میں ہدایت کی بھی دعا کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا نے آنکھیں عطا کی ہیں۔ اور وہ لوگ اندھے اور دیوانہ ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ آنکھ کھلے۔ تب حقیقت کو پہچان لیں۔ علاوہ اس کے خدا تعالیٰ نے مجھے ایک بڑی نشان کا وعدہ دیا ہے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ جو دنیا کے دلوں کو ہلا دے گا۔ اور وہ بہت سخت ہوگی۔ بہتیرے اس کے صدمہ سے دنیا سے گذر جائیں گے اور بہتیرے ایمان پائیں گے۔ مردے زندہ ہوں گے۔ اور زندے مریں گے۔ اور ضرور ہے۔ کہ جاہل لوگ اپنی ضد پر قایم رہیں جب تک خدا تعالیٰ کا وہ دن آوے اور ایک دنیا کو زیر و زبر کرے۔ سو اس وقت تک اپنے صبر اور نیک چلنی کا لوگوں کو نمونہ دکھاؤ۔ اور بدی کی جگہ نیکی کرو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر ہو۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ سب کے لئے دعا کروں گا۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد - ۹ فروری ۱۹۰۶ء

بھی وہ بڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن خوشی کی یہ بات ہے۔ کہ وہ بیکار بیٹھنا عیب جانتے ہیں۔ جفاکشی ان کی سرشت میں داخل ہے۔ تجارت ان کی نسبتہً وسیع ہے۔ اور صنعت و حرفت میں ہندوستانیوں سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ پردہ کا ان میں بھی رواج ہے۔ شادی و غمی کی رسمیں اکثر سیدھی سادی اور مختصر ہیں۔ تعدد ازدواج و کثرت طلاق کا بہت شیوع ہے

مصری اخبار "الشرق" میں کاسپی سے ایک دلچسپ مضمون ترجمہ ہو کر شائع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اب سے دس برس پیشتر روس میں تعلیمات کا انحصار فقط مذہبی تعلیم پر تھا۔ اور اس میں بھی حدیث و تفسیر بدار و معقولات۔ کم کم اور زیادہ تر صرف و نحو فقہیات کی تعلیم ہوتی تھی۔ علم ادب کا بالکل رواج نہ تھا۔ اور علماء میں بہت کم ایسے مولوی ہوتے تھے جو بلاتکلف عربی میں گفتگو کر سکتے ہوں۔ لیکن اب مسلمان ضروریات زمانہ سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور تمام مفید علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پورا قرآن شریف مع تفسیر کے پڑھایا جاتا ہے۔ اور حدیث و اصول حدیث کا درس بھی فقہ و اصول فقہ کی طرح ہونے لگا ہے۔ تاریخ اسلام اور اسلامی جغرافیہ کا پڑھنا ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے۔ ریاضی و سائنس پر زیادہ توجہ ہے۔ اور ادب میں یہ کیفیت ہے۔ کہ طلبہ مختلف عنوانوں پر جو پہلے متعین کر دئے جایا کرتے ہیں دار العلوم میں بزبان عربی تقریر کرتے ہیں۔ ابھی زیادہ دن نہیں گذرے کہ علماء کا وہ پولیٹیکل جلسہ جو شیخ الاسلام کی صدارت میں اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ مسلمانوں کو جنہوں نے جنگ جاپان میں پوری وفاداری سے کام کیا ہے۔ اپنے جائز مطالبات کو حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ روس سے کسی قسم کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور کیا روش اختیار کرنی چاہیئے اور جس کی خبر "الشرق" مورخہ [illegible] نومبر ۱۹۰۵ء میں چھپ چکی ہے اس میں ایک طالب العلم نے عربی زبان میں نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ "اسلام کی فلاسفی" پر تقریر کی تھی۔ اس تقریر کا ترجمہ روسی زبان میں اخباروں میں بھی شائع ہوا تھا۔ اور اخباروں نے مقرر کی روشن خیالی پر تعجب کیا تھا کہ ان ملایان خشک میں جو بجز مسائل عبادات کے اور کسی فن کی طرف توجہ نہیں رکھتے یا منطقی مذاق کے ایک شخص کا نکلنا حیرت انگیز امر ہے

علاقہ قازان اور کریمیا میں ۴۳ لاکھ تاتاری مسلمان آباد ہیں۔ پہلے یہ لوگ نہایت وحشی جنگجو اور نیم خانہ بدوش خیال کئے جاتے تھے۔ اب ان کی نسبت پروفیسر ویمبری اپنے مضمون بعنوان "تاتاری مسلمانوں کی بیداری" میں لکھتا ہے۔ کہ اس وقت سلطنت روس میں کوئی فرقہ مسلمانوں جیسا صلح جو، محنتی، فرمانبردار، پابند مذہب، اور دیانت دار نہیں ہے ان میں بیشتر تاجر اور کاریگر ہیں۔ بعض ملازمت پیشہ بھی ہیں۔ ان کی دیانت داری اور وفاداری مسلم ہے۔ جس کی وجہ سے عیسائی امراء بھی عموماً انہیں کو ملازم رکھتے ہیں اور عیسائیوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اپنے مذہب میں ایسے راسخ ہیں۔ کہ باوجود روسی حکومت کے سعی بلیغ کے جو ان کے جبراً عیسائی بنانے کے لئے کی جاتی تھی۔ ان کو الٹے یورپین روس کے بیابانی علاقوں کے بت پرست ہم قوموں پر روسی کلیسیا کے کوششوں کے برخلاف جس نے ان لوگوں کے عیسائی بنانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تھا حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ وہ تاجروں کے بھیس میں ان علاقوں میں رات دن پھرتے ہیں۔ اور اپنے وعظ و اخلاق حسنہ سے بت پرست تاتاریوں کو اسلام کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔ چند سال ہوئے تاتاری علاقہ قرغز کے ایک مسلمان نے جرمن فلاسفر شوپنہور کے فلسفہ اور انگریز کاتب ارونگ کی سوانح عمری حضرت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر بسیط نکتہ چینی کر کے ایک مطول خط فارسی زبان میں مجھے بھیجا۔ تو میں اسے پڑھ کر دنگ رہ گیا۔ کہ یورپ کی تالیفات ان لوگوں میں بھی پہنچ گئی ہیں۔ اور وہ اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ ان پر نظر تنقید کر سکیں۔ لیکن اب تو میں اپنے تاتاری دوستوں کے خطوط اور ان کی مطبوعہ تالیفات کثرت سے موجودہ تمدن و تہذیب اور خیالات میں رنگی ہوئی دیکھتا ہوں۔ یورپین اور خاص کر انگریز جو ایشیائیوں کو ابھی تک خواب غفلت میں سمجھتے ہیں۔ ایک حد تک قابل معافی ہیں۔ ان کا ان لوگوں سے نہ چنداں تعلق ہے۔ نہ ان سے کوئی ہمدردی۔ پھر وہ ان کے خیالات سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں۔ سب سے زیادہ قابل تذکرہ ایک سفرنامہ ہے۔ جو محمد فاتح گلمالی نے ۱۹۰۴ء میں جب کہ وہ اورنبرگ کے مسلمانوں کی طرف سے نائب ہو کر باغچہ سرائے (واقع کریمیا) کے تاتاری اسلامی اخبار "ترجمان" کی بیسویں سالگرہ کے جلسہ میں شریک ہونے اور اس کے ایڈیٹر پروفیسر اسماعیل بک کو مبارکباد دینے کے لئے کریمیا گئے تھے۔ لکھا تھا جس میں اس سفر کے دلچسپ حالات درج ہیں۔ یہ سفرنامہ اورنبرگ کے ایک مطبع سے چھپ کر شائع ہوا ہے۔ محمد فاتح ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال آدمی ہے۔ مغربی معاشرت سے بخوبی واقف ہے۔ موجودہ زمانہ کے فاضلوں کے مثل معاملات پر غائر نظر ڈالتا ہے۔ اور ان سے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اس سفرنامہ سے اورنبرگ اور کریمیا کے درمیانی علاقوں کے روسی مسلمانوں کے حالات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حیرت انگیز تغیر کا جو مشرقی خیالات، تمدنی، اخلاقی اور سیاسی معاملات میں واقع ہوا ہے۔ بخوبی پتہ چلتا ہے۔ اس سفرنامہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایشیائی جن کو ہم وحشی اور جاہل کے لقب سے ممتاز کرتے ہیں۔ آج [illegible] اور اسپنسر کے اقوال و حالات اپنی دلائل کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ روسی تاتاری مسلمان یورپین علماء اور فلاسفروں کی کتابیں اور خیالات ہی سے صرف آگاہ ہیں۔ بلکہ خود وہ بھی روشن خیال اور آزاد ہو گئے ہیں۔ (برخلاف ہندوستان کے مسلمانوں کے) کریمیا کے جس عالم نے مروجہ رسم و رواج کے خلاف ذرا بھی اصلاح کی کوشش کی اور قوم میں نئی روح پھونکنی چاہی۔ چاروں طرف سے اس کی تکفیر ہونے لگی۔ اور نیچریت کا لقب اس کو دے دیا گیا۔ یہی تاتاری سیاح محمد فاتح مذہبی خیالات بھی نہایت وسیع و معقول رکھتا ہے۔ اور مسلمانوں سے سخت ناراض ہے۔ کہ وہ اپنی عمر ظاہرداری اور رسم و رواج میں گذار دیتے ہیں۔ اپنے مذہب کی اصلیت و غایت سے بے خبر ہیں۔ ایک مشہور شخص سے روسی مسلمانوں نے سوال کیا۔ کہ از روئے شرع ان کو کس قسم کا لباس پہننا چاہیئے۔ جواب دیا گیا۔ کہ رسول مقبول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) درزی یا فیشن کے استاد تھے نہیں جو لباس و پوشاک کے متعلق بھی تفصیلی احکام صادر فرماتے۔ مذہب کو ایسے معاملات سے کوئی سروکار نہیں وہ سیرت کی اصلاح کرتا ہے۔ ظاہری صورت کا دلدادہ نہیں۔ در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش۔ ان کا علم ادب موجودہ رنگ میں آگیا ہے۔ جدید علوم و فنون اور سائنس کی مختلف شاخوں پر جو کتابیں ان کی زبان میں شائع ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ گذشتہ ۱۰ برس میں ۲۰۰ سو زیادہ کتابیں شعر و سخن اور تاریخ وغیرہ میں شائع ہو چکی ہیں [illegible] کی تعلیم دن بدن پھیل رہی ہے۔ اور یہ انقلابی اثر نہ صرف مشرقی ترکستان بلکہ صحرائے وسط ایشیا کے خانہ بدوش قبائل تک پہنچ گیا ہے۔ دریائے والگا کے نواحی تاتاریوں کی نسبت کریمیا اور جنوبی روس کے تاتاری نسبتاً زیادہ ترقی کر رہے ہیں

اضلاع قاف میں تین لاکھ کی آبادی شیعہ مسلمانوں کی ہے داغستان میں بھی قریب ۵ لاکھ کے شیعہ آباد ہیں۔ اہل تسنن کے کل مذہبی امور کا فیصلہ قازان کے قاضی القضات کے یہاں ہوتا ہے۔ اور اہل تشیع کا مجتہد قاف کے یہاں

ابھی حال کا ذکر ہے کہ شیخ اسماعیل لمنوف آفندی نے شہر باغچہ سرائے واقع کریمیا میں ایک مدرسہ مسلمان مدرسین کی تعلیم کے لئے قائم کیا ہے۔ عربی علوم کے علاوہ مختلف یورپی زبانوں کی بھی تعلیم بھی اس میں لازمی کر دی گئی ہے۔ تاکہ متعلم ایک فاضل دینی و قومی اور ہر قسم کی ضروریات زندگی سے واقف ہو کر نکلے اور زندہ اقوام کی درسگاہوں کی شائستگی میں مقابلہ کر سکے۔ صاحب موصوف کے ساتھ اور بھی بزرگان قوم اس کار خیر میں مشغول ہیں۔

روسی مسلمان بھی ہندوستان کے مسلمانوں کی طرح زکوٰۃ کی رقم مختلف کاموں میں صرف کیا کرتے تھے۔ اور کسی خاص قاعدہ کے پابند نہ تھے۔ کہ جس سے فقط مستحقین کو فائدہ پہنچتا۔ حال میں ایک روسی امیر نے قوم سے درخواست کی ہے کہ زکوات جمع کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی جاوے۔ یہ درخواست پسندیدگی سے دیکھی گئی۔ اور فوراً اس کے لئے ایک

کمیٹی قائم ہوئی اور نیز یہ قاعدہ بھی مقرر کیا گیا۔ کہ جو زکوٰۃ لینے کے مستحق ہوں وہ انجمن سے درخواست کریں۔ اور انجمن ہی مسلمانوں سے زکوٰۃ لیا کرے۔ تمام روسی مسلمانوں نے اس کو بخوشی قبول کر لیا ہے۔ اور اس کی پابندی کا وعدہ کیا ہے۔

مسلمان روسی گورنمنٹ کے ظلم سے سخت تنگ آ گئے تھے۔ جس نے ان کے کل سابقہ حقوق کو غصب کر لیا تھا اور ان کی مذہبی آزادی میں بھی دست اندازی شروع کر دی تھی جس سے مجبور ہو کر ان کو سلطنت عثمانیہ میں ہجرت کرانے کے سوا کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا۔ اور قریب ۸۰۰ لاکھ مسلمانوں کے گورنمنٹ عثمانیہ کے ممالک میں ہجرت کر چکے تھے۔ اور آج تک اس ہجرت کا سلسلہ بند نہ ہوا تھا۔ کہ جنگ روس و جاپان چھڑ گئی۔ روسی فوجی ملازمت جیسے عیسائیوں پر لازمی ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں پر ہے۔ کیتھرائن کے عہد میں مسلمانوں کے ۴ ڈویژن طیار کئے گئے تھے۔ ان کی شجاعت و بہادری اور وفاداری اس قدر مسلم تھی۔ کہ اسکندر دوم نے ۶ کے ۱۲۔ ڈویژن بنائے۔ انہیں کل فوجی عہدہ بلا امتیاز قومیت و مذہب دئے گئے۔ فی الحال روسی فوج میں بہت سے مسلمان افسر ہیں۔ دوران جنگ میں روس کے کل فرقوں میں بغاوت کے آثار کم و بیش نمایاں ہوئے۔ اور جا بجا روسی رعایا نے بلوے اور فساد کئے اور روسی گورنمنٹ سے دہمکی دے کر آزادی کا مطالبہ کیا یہ سب بلوے فساد عموماً عیسائیوں نے کئے مسلمان اس سے بالکل محترز رہے اور حتے الوسع اپنی گورنمنٹ کی مدد کرتے رہے۔ لیکن ظلم کی بہی ایک حد ہوتی ہے۔ جب روسی مظالم حد برداشت سے متجاوز ہو گئے۔ تو انہوں نے بہی بادب تمام ایک درخواست شہنشاہ روس کی خدمت میں ارسال کی۔ اور اپنے سابقہ حقوق کی بازخواست چاہی اور مذہبی آزادی دئیے جانے کی درخواست کی۔ چونکہ مسلمان دوران جنگ میں گورنمنٹ کے خیرخواہ رہے تھے۔ اور اپنے عیسائی بہائیوں کی طرح انہوں نے ملک میں شر و فساد نہ پھیلایا تھا۔ اور نہ زار روس کو دہمکیاں دے کر اور اس کے وزرا کو ڈائنامیٹ سے اڑا کر انقلاب حکومت کی خواہش نہیں کی تھی۔ بلکہ مودبانہ ایک عرضی میں اپنے جائز حقوق کی جو کچھ عرصہ سے گورنمنٹ نے ضبط کر لئے تھے۔ پھر واپس دئیے جانے کی خیر خواہانہ لہجہ پر درخواست کی تھی۔ لہذا زار روس نے توجہ کر کے حکم دیا ہے۔ کہ روسی مسلمانوں کو بہی عام طور سے روسیوں کے برابر حقوق دئیے جاویں۔ چنانچہ فرمان مذکور کی دفعہ ۶۔ ۷ کا یہی مطلب ہے۔ ناظم داخلیہ کو یہ بہی حکم ملا ہے کہ اپنی زیر صدارت ایک کمیٹی قائم کرے کہ روسی مسلمانوں کی جلا وطنی کے اسباب میں غور کرے اور ان کو ایسے حقوق دئے جاویں جس سے یہ شکایت جاتی رہے اور وہ تخت روس کے ساتھ اخلاص رکہیں اور قوموں کی طرح جلائے وطن سے باز رہیں۔

رسید زر

فروری ۱۹۰۶ء نمبر ۱۲۶ شیخ عبدالرحمان صاحب
״ ״ ״ ۲۱۰ حکیم شاہ نواز صاحب
״ ״ ״ ۱۴۰ محمد شفیع صاحب
״ ״ ״ ۴۲۱ متولی رحیم بخش صاحب
״ ״ ״ ۳۲۵ مولوی چراغ الدین صاحب
״ ״ ״ ۱۳۷ میاں غلام حسین صاحب
״ ״ ״ ۴۷ مرزا محمود علی صاحب
״ ״ ״ ۱۰۶ میاں عبدالصمد صاحب
״ ״ ״ ۱۴۷ چودہری کرم الٰہی صاحب
״ ״ ״ ۷۲ بابو فخرالدین صاحب
״ ״ ״ ۵۵ میاں رحیم بخش صاحب
״ ״ ״ ۲۲۵ شیخ خدا بخش صاحب
״ ״ ״ ۱۳۹ سید مظہر علی صاحب
״ ״ ״ ۵۲۶ بابو عبدالرحمان صاحب
״ ״ ״ ۱۵۸ بابو الٰہی بخش صاحب
״ ״ ״ ۵۱۳ ذوالفقار علی خان صاحب
״ ״ ״ ۹۶ منشی گوہر علی صاحب
״ ״ ״ ۶۶ فوجدار خان صاحب
״ ״ ״ عبدالوہاب صاحب
״ ״ ״ ۹۷ عبدالکریم صاحب
״ ״ ״ ۳۸ گلزار محمد صاحب
״ ״ ״ عزیز الدین صاحب

عام اخبار

امیر صاحب کابل نے غالباً ورنگ پر حسب معمول دورہ اپنی قلمرو میں ستعا[illegible]

کشمیر میں عین آغاز بہار میں ۴۸ گھنٹہ برفباری ہوئی۔ برف دو گز سے زیادہ موٹی تھی۔

اسلام آباد کشمیر میں پچھلے ہفتہ سخت آگ لگی۔ دفتر بندوبست جل گیا۔ کاغذات بچا لئے۔

رنگون کے مقدمہ اغوا میں تمام ملزم بری ہوگئے جیوری نے قرار دیا کہ وہ بے قصور ہیں۔

حضور نظام کی بڑی دختر فوت ہوگئیں۔ پرنس آف ویلز کے جلسوں میں ناگہانی بے لطفی تھی۔ دختر صاحبہ نظام کی عمر ۲۳ سالہ تھی نکاح کی تیاریاں بہی گرم تہیں مرض معمولی اور یکبہ تہی۔

وسط ہند میں ۵۴ ہزار خیراتی کاموں پر۔ اجمیر مرواڑہ میں ۴۶ ہزار راجپوتانہ ۳۵ ہزار۔

جمعہ کو رنگون میں چاول کا عظیم و شان کارخانہ جل کر راکھ ہوا نقصان دس لاکھ ہے۔

شاہ سپین کا بیاہ برٹش شاہزادی اینہ کے ساتھ ۲ جون کو ہوگا۔ اہل سپین نہایت بشاش

جمعہ گذشتہ کی خبر کہ روسی مقام پینزہ کا چیف افسر پولیس بہی قتل کیا گیا حالت بدستور ابتر

یمن میں ترکوں کے خلاف بغاوت کا سرغنہ محمد یحیٰی ہے وہ ابھی تک مغلوب نہیں کیا گیا ہے۔

موراکو کی کنفرنس میں تمام طاقتیں فرنچ حقوق کی موافق ہیں جرمن دعوے فضول سمجھے گئے ہیں۔

روسی فرانسیسی اتحاد۔ مجلس مقننہ فرانس میں فرانسیسی روسی تجارتی معاہدہ کے متعلق جو بحث ہوئی۔ اس سے سخت بے اطمینانی پیدا ہوگئی۔ تقریروں میں کہا گیا۔ کہ روس نے فرانسیسی نقدی امداد اتحاد کے معاوضہ میں کچہ بہی نہیں دیا۔ چونکہ روس کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے معاوضہ میں اس سے بہی رعایتیں حاصل کرنا چاہئیں۔

نیا جنگی جہاز (لنڈن ۹۔ فروری) "ڈریڈ ناٹ" نامی نئے جنگی جہاز کے متعلق جسے ملک معظم کل سمندر میں تیرا دیں گے اخبارات میں تفصیلی حالات شائع ہو رہے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں سب جہاز ہیچ ہیں۔

فرانس میں کلیسیا کے فساد۔ ایک سابق عہدہ دار و ایک طالب علم کو دو دو سال قید کی سزا اس وجہ سے بمقام دار سیانہ ہوئی۔ کہ کلیسیا کے اسباب کی فہرست مرتب کرنے کے وقت فساد برپا کیا تھا۔

بغاوت یمن۔ (لنڈن ۱۱۔ فروری) ترکی فوجوں نے مجبور ہو کر قلعہ شکارا پر حملہ کرنے کا ارادہ فسخ کر دیا ہے یہ قلعہ یمن میں ایک ضروری مقام پر واقعہ ہے اور باغی اس پر قابض ہو رہے ہیں۔ ترکوں کی چار توپیں چھن گئیں۔ ایک پاشا قتل اور دوسرے زخمی ہوئے۔

حادثہ۔ پیر کے روز لورپول میں ٹریم سے گاڑی سے حادثہ ہوا۔ کئی لوگ زخمی ہوئے۔ مگر جان کی خیر رہی۔ ۲۶ آدمی ہسپتال میں بہیجے گئے جن میں صرف دس زیر معالجہ رکھے گئے۔ باقی مرہم پٹی کرنے کے بعد رخصت کر دئے گئے۔

آتشزدگی۔ ولسڈن میں فوجی گھوڑوں کے اصطبل کو آگ لگ گئی ہے ۱۰ گھوڑے جلکر مر گئے سو گھوڑے رسے توڑ کر بھاگ گئے ایک گھوڑے کی ٹکر سے ایک آدمی مر گیا۔ گھوڑے بمشکل قابو میں آئے۔

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطباء نے ام الامراض اور سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض [illegible] [illegible]

[illegible] منجن دندان

[illegible] دانت [illegible] [illegible] بہت [illegible] [illegible] دانت موتیوں کی طرح [illegible] ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں [illegible] اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ کھال۔ دردسر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزہ خوشبودار۔ [illegible] مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار دیتا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ایک ہفتہ استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کمل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت لاہور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراض نکار محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت [illegible] مجلد ہے۔

(۲) [illegible] **التفسیر** یعنی تفسیر القرآن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت [illegible] مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن** انگریزی [illegible] اصل تفسیر القرآن کی نسبت [illegible] نکات [illegible] مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible]

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ روپیہ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ روپیہ

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں [illegible] قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے قیمت [illegible] (۸) **مفتاح العرب** [illegible] معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت [illegible]

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلو پیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) [illegible] سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضا (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم [illegible] کل قیمت [illegible] مجلد [illegible]۔ علاوہ محصولڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible]

(۱۱) **معین [illegible]** علم طب و ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے۔ پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible]

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام دواؤں کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت [illegible] (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں۔ یا مائیں دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible]

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں [illegible] خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہے دانت میں [illegible] [illegible] چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو دو ماہ کو کافی ہے صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمےٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو خاتمہ بخش چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی رہ سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوا کرتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقعت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ۴ روپیہ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں بماہتمام معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

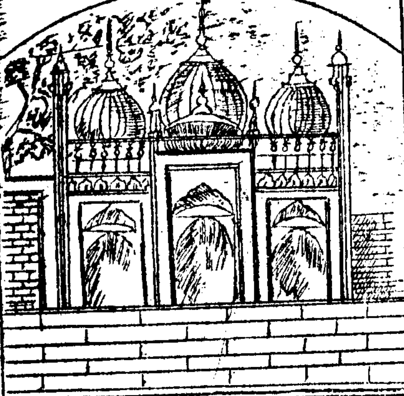

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۲۸ | سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۸

ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۶ء ۔

جمعۃ المبارک

سرچہ گویم با تو آئی چہاد ر قادیان مینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان مینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۶ عام قیمت بعدے ۔ فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے پوسٹ کارڈ آنا چاہیئے ۔ خط کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہیں دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر ۔ توکل علی اللہ ۔ افریقہ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
انتہائے قول او در ہر کمال ہست
اولیائے از خیر رسلے سعاد
آن ہمہ از حضرت احمدیست است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان دل ایمان است
میکند مردودی ازان عالیجناب
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما ازجام اوست
دامن اکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود آنہا راست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کو رست بغفران و ثواب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور و ظلم و خیانت و فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ صفحہ ۳ ۔ احمدی اور غیر احمدی مین کیا فرق ہے ۔ صفحہ ۴ ۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۵ و ۶ ۔ درس قرآن شریف ۔ رسید زر
صفحہ ۷ ۔ خدا کے تازہ قہری نشان کا ایک مقام
صفحہ ۸ ۔ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور
صفحہ ۹ ۔ یاد رکھنے کے قابل ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام
صفحہ ۱۰ ۔ مصری اخبار وں اور رسالوں کا انتخاب ۔ بہرے گونگے
صفحہ ۱۱ ۔ تار کی خبرین ۔ فہرست بیعت کنندگان

بدر مسیح

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی
بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱ ۔ فروری ۔ الہام ہوا ۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا ۔ اب ان کی دل جوئی ہوگی ۔

۱۶ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ ربّ اشف زوجتی هذه واجعل لها برکات فی السماء وبرکات فی الارض ۔

۱۹ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ عورت کی چال ۔ ایلی ایلی لما سبقتانی ۔ بریّت ۔ واذ کففت عن بنی اسرائیل ۔ یہ خیال گذرتا ہے ۔ واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر کار کرے ۔ یعنی مردمیدان بنکر کارروائی نہ کرے ۔ بلکہ چھپ کر عورتوں کیطرح کوئی نقصان پہونچانا چاہے ۔ جس کا نتیجہ آخر بریّت ہو مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے ۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے ۔ اس کے کیا معنے ہین ۔ ایک مردون کی چال ہوتی ہو اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے ۔ یا عورت کیطرح چھپکر کوئی حملہ کرتا ہے اور آخری فقرہ کے یہ معنے ہین کہ فرعون کے شر سے ہمنے بنی اسرائیل کو بچالیا ۔

۱۹ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہین کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے ۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا

"بشیر الدولہ"

فرمایا ۔ کئی آدمیون کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہین کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کیطرف اشارہ ہے ۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میان منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہوجائے ۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبال مند اور صاحب دولت ہو ۔ لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا ۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہین فرمایا ۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا ان مین کئی برس کی تاخیر ڈالدے

ڈایری
القول الطیب

۱۸ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ فرمایا ۔ خدا تعالیٰ ظالم نہین اور نہ انسان کی طرح چڑچڑا ہے ۔ جب کسی کو عذاب ملتا ہے تو وہ دراصل اس انسان کے اپنے ہی اعمال کی ایک حالت ہوتی ہے ۔

ایک شخص نے عرض کی میرے باپ کی دوکان خراب حالت مین ہوگئی ہے ۔ اگر وہ درست ہو جاوے تو مین مرزا صاحب کو مان لون گا ۔ فرمایا ۔ خدا تعالیٰ کو ان باتون کے ساتھ آزمانا نہین چاہیئے ۔ مین تعجب کرتا ہون ان لوگون کی حالت پر جو اس قسم کے سوال کرتے ہین ۔ خدا کو کسی کی کیا پرواہ ہے ۔ کیا یہ لوگ خدا پر اپنے ایمان لانے کا احسان رکھتے ہین جو شخص سچائی پر ایمان لاتا ہے ۔ وہ خود گناہون سے پاک ہونے کا ایک ذریعہ تلاش کرنیوالا ہے ورنہ خدا کو اس کی کیا حاجت ہے ۔ خدا فرماتا ہے ۔ کہ اگر تم سب کے سب مرتد ہو جاؤ ۔ تو وہ ایک اور نئی قوم پیدا کریگا ۔ جو اس سے پیار کریگی جو شخص گناہ کرتا اور کافر بنتا ہے وہ خدا کا کچھ نقصان نہین کرتا اور جو ایمان لاتا ہے ۔ وہ خدا تعالیٰ کا کچھ بڑھا نہین دیتا ۔ ہر ایک شخص اپنا ہی فایدہ یا نقصان کرتا ہے ۔

جو لوگ خدا پر احسان رکھکر اور شرطین لگاکر ایمان لانا چاہتے ہین ان کی وہ حالت ہے ۔ کہ ایک شخص جو سخت پیاس مین مبتلا ہے ۔ پانی کے چشمہ پر جاتا ہے اور وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اے چشمہ مین تیرا پانی تب پیون گا جب کہ تو مجھے ایک ہزار روپیہ نکال کر دیوے ۔ بتاؤ اس کو چشمہ سے کیا جواب ملیگا ۔ یہی کہ جا پیاس سے مر ۔ مجھے تیری حاجت نہین ۔ خدا تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء ۔ ایک دوست نے جو باہر سے تشریف لائے تھے ۔ اس جگہ کی جماعت احمدیہ کے ایک شخص کی کسی عملی کمزوری کی شکایت کی ۔ فرمایا ۔ جیسے جیسے جماعت بڑھتی جاتی ہے اس قسم کے مشکلات بھی پیدا ہوتے جاتے ہین ۔ کیونکہ ہر قسم کے لوگ داخل ہوجاتے ہین ۔ خدا تعالیٰ چاہے تو رفتہ رفتہ ان کی کمزوریان بھی دور ہوجاتی ہین ۔

۲۰ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ امریکہ مین دو جگہ سخت زلزلہ کا ذکر تھا ۔ فرمایا بحالت مجموعی تاریخ مین دیکھا جائے ۔ تو ایسا سلسلہ زلازل جو تمام دنیا پر محیط ہو گیا ہو ۔ کبھی نظر نہین آتا ۔ اس مین ایک تنبیہ ہے ۔ جس سے سمجھنے والے فایدہ حاصل کرسکتے ہین ۔ کسوف خسوف بھی پہلے اس طرف ہوا تھا ۔ پھر دوسرے سال امریکہ مین ہوا تھا

حضرت باوا نانک کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ چولہ اور مسلمانون کی مصاحبت اور دیگر تمام امور صاف بتلاتے ہین ۔ کہ بابا نانک مسلمان تھے ۔ لیکن ان کا اس طرح سے ظاہر نہ ہونا بھی ایک بڑی مصلحت اپنے اندر رکھتا ہے ۔ کیونکہ وہ اس طرح کھلے طور پر تمام تعلقات چھوڑکر مسلمانون مین شامل ہوتے تو اکیلے ہوتے ۔ برخلاف اس کے اب ایک بڑی جماعت کئی لاکھ آدمیون کی ساتھ ہے کہ وہ مسلمان ہین ۔

اخبار قادیان

۱ ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

۲ ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیریت ہین ۔ درس قرآن شریف حسب معمول ہوتا ہے ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب ایک ضروری کام خانگی کے سبب وطن تشریف لے گئے ہین

۳ ۔ اس ہفتہ مین بابو برکت علی صاحب بمعہ برادران لاہور سے بابو محمد الٰہی بابو خیر الدین شاہ صاحب فخر الاسلام کوہاٹ سے بعض دوست دیپ گران سے اور دیگر مختلف مقامات سے تشریف لائے ۔

۴ ۔ اس ہفتہ مین بارش خوب ہوئی ۔ موسم مین خنکی ہے ۔ ہوا تیز چلتی ہے ۔

۵ ۔ سید امیر علی شاہ صاحب اسی جگہ مقیم ہین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً ہر شب آپ کو زیارت ہوتی ہے اور دیگر بزرگ انبیاء کی اور اولیاء اللہ کی تصدیق دربارہ حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے وہ ہر شب دیکھتے ہین ۔ فقط ۔ عرب صاحب کی کتاب لغات القرآن ۲۰۰ صفحہ تک چھپ چکا ہے

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود - ۲۷ - دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر مورخہ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ء

اِن اُمور کے علاوہ جو اُوپر بیان کئے گئے اور بھی علمی اعتقادی غلطیاں مسلمانوں کے درمیان پھیل رہی ہیں جن کا ادا کرنا ہمارا کام ہے۔ مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اور باقی سب نعوذ باللہ پاک نہیں ہیں۔ یہ ایک صریح غلطی ہے۔ بلکہ کفر ہے۔ اور اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت اہانت ہے۔ ان لوگوں میں ذرہ بھی غیرت نہیں۔ جو اس قسم کے مسائل گھڑ لیتے ہیں اور اسلام کو بے عزت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ اسلام سے بہت دور ہیں۔ اصل میں یہ مسئلہ اس طرح سے ہے۔ کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مس روح القدس سے اور ایک مس شیطان سے۔ تمام نیک اور راست باز لوگوں کی اولاد مس روح القدس سے ہوتی ہے اور جو اولاد بدی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ وہ مس شیطان سے ہوتی ہے۔ تمام انبیاء مس روح القدس سے پیدا ہوئے تھے۔ مگر چوں کہ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہودیوں نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ وہ نعوذ باللہ ولد الزنا ہیں اور مریم کا ایک اور سپاہی پنڈلا نام کے ساتھ تعلق ناجائز کا ذریعہ ہیں۔ اور مس شیطان کا نتیجہ ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ نے ان کے ذمہ سے یہ الزام دور کرنے کے واسطے ان کے متعلق یہ شہادت دی تھی۔ کہ ان کی پیدائش بھی مس روح القدس سے تھی چوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کے متعلق کوئی اس قسم کا اعتراض نہ تھا۔ اس واسطے ان کے متعلق ایسی بات بیان کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین عبد اللہ اور آمنہ کو تو پہلے ہی سے ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور ان کے متعلق ایسا خیال وگمان بھی کبھی کسی کو نہ ہوا تھا۔ ایک شخص جو مقدمہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تو اس کیواسطے صفائی کی شہادت کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص مقدمہ میں گرفتار ہی نہیں ہوا۔ اس کے واسطے صفائی شہادت کی کچھ ضرورت ہی نہیں۔

ایسا ہی ایک اور غلطی جو مسلمانوں کے درمیان پڑ گئی ہوئی ہے۔ وہ معراج کے متعلق ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ مگر اس میں جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ صرف ایک معمولی خواب تھا سو یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور جن لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ معراج میں آں حضرت اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے۔ بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود تھا۔ مگر نورانی اور ایک بیداری تھی۔ مگر کشفی اور نورانی جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے کے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا۔ جس کے جواب میں قرآن شریف میں کہا گیا تھا۔ قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا۔ کہدے میرا رب پاک ہے میں تو ایک انسان رسول ہوں انسان اس طرح اُڑ کر کبھی آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔

ایک اور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے۔ کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے قرآن شریف ایک یقینی مرتبہ رکھتا ہے اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے۔ حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے۔ ہاں حدیث قرآن شریف کی تشریح ہے۔ اس کو اپنے مرتبہ پر رکھنا چاہیئے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے۔ کہ قرآن شریف کے مخالف نہ پڑے۔ اور اس کے مطابق ہو۔ لیکن اگر اس کے مخالف پڑے۔ تو وہ حدیث نہیں بلکہ مردود قول ہے لیکن قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے حدیث ضروری ہے قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو عملی رنگ میں کر کے اور کرا کے دکھا دیا اور ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا۔ تو اسلام سمجھ میں نہ آ سکتا۔ لیکن اصل قرآن ہے۔ بعض اہل کشف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ایسی احادیث سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ یا موجودہ احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔

غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجاویں۔ اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصل اسلام پھر دنیا پر قائم کروں۔

یہ فرق ہے۔ ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان۔ ان کی حالت وہ نہیں رہی۔ جو اسلامی حالت تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے۔ ان کے دل ناپاک ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو فقط

یادگار کریم

یہ وہ نظم ہے۔ ۲ بند میں جو مخدومی ثاقب صاحب نے اس دن پڑھی تھی۔ جس دن مولوی حضرت عبد الکریم مرحوم کے صندوق جنازہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعود معہ خدام میدان مقبرہ میں موجود تھے۔ سفید عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ کر طیار ہو گئی ہے جب میرے پاس کل پہنچی تو اس کو پڑھتے ہوئے حضرت مولوی صاحب مرحوم کے حالات زندگی اور وفات کا ایک نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ گیا۔ یہ نظم میرے پاس ریویو کیواسطے آئی ہے مگر وہ میرے ریویو کی محتاج نہیں جب کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرما دیا۔ کہ میرا بھی کچھ لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر اب ضرورت نہیں رہی۔ محمد نواب خان صاحب نے میرے منشا کو پورا کر دیا ہے۔ اگر یہ نظم بصورت کتاب نہ چھپ چکی ہوتی۔ اور چھپوانیوالے صاحبان کا اس پر خرچ نہ ہو چکا ہوتا جو کہ صرف فروخت کتاب سے نکلسکتا ہے تو میں ساری نظم کو اول سے آخر تک درج اخبار کر دیتا۔ اسوقت چند اشعار بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔

آہ اے عبد الکریم اے جانِ قوم
وے نشانِ احمدیت شانِ قوم
قوم دل سے تھی تری جاں پر نثار
اور جان و دل سے تو قربانِ قوم
ٹوٹ بیٹھے تو ملاتا تھا ہمیں
روٹھ بیٹھے تو مناتا تھا ہمیں
توڑتا تھا دشمنوں کے دانت تو
ہنستے تھے جب دین کے احکام پہ
آہ پیارے دوست اے عبد الکریم
ہم ہوں قربان تیرے پیارے نام پر
خلد میں جانا مبارک ہو تجھے
ہو رہا ہے خلد میں ویلکم ترا
شوق مہمانے جنت میں گیا
چھوڑ کر تو ہم کو پیارے میزبان
عیسےٰ احمد کے در پر مر مٹا
اک دم معجز نما کے واسطے

لحن داؤدی ترے قرآن کا ؎ دلگا واں تخت سلیمانی تجھے
آکے پکڑا تونے جب پائے امام ؎ مل گیا تجھ کو امامت کا مقام
کر دیا تونے مسلمان سیالکوٹ ؎ تیرا کیسے ہوئے کا احسان سیالکوٹ
تجھکو رخصت کر کے کرتے ہیں دعا ؎ تو خدا سے خوش ہو اور تجھ سے خدا

اشتہار میں ثاقب صاحب نے اپنی گذشتہ اور موجودہ شاعری پر مفید مضمون لکھا ہے قیمت صرف ۲ آنے۔ مالیر کوٹلہ میں محمد اسماعیل و عبد اللہ احمدی تاجران کتب اور قادیان میں سید عبد الحی عرب سے مل سکتی ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مذہبِ عیسوی کا فرقہ مارمن

اس زمانہ کے عیسوی فرقوں میں سے ایک فرقہ مارمن ہے جس کے بعض حالات سننے کے قابل ہیں۔ اور چونکہ مذکورہ بالا سرخی یعنی **تحقیق الادیان** کے دائرہ کے اندر یہ بات داخل ہے کہ دنیا کے مختلف ادیان اور مذاہب سے بھی وقتاً فوقتاً ناظرین کو آگاہ کیا جائے۔ اس واسطے آج میں اس فرقہ کے حالات کسیقدر تفصیل کے ساتھ درج اخبار کرتا ہوں۔

مارمن عیسائیوں کا پرانا فرقہ نہیں ہے بلکہ انیسویں (۱۹) صدی عیسوی میں ہی اس کی ابتدا ہوئی تھی۔ اس فرقہ کا بانی ایک شخص **جوزف سمتھ** نام تھا۔ جوزف انگریزی میں لفظ یوسف کا بگاڑ ہے۔ اور سمتھ کے لغوی معنے لوہار کے ہیں۔ اس جگہ سمتھ کا لفظ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جوزف کا خاندانی نام سمتھ تھا۔ اور پیدائش پر اس کا نام جوزف رکھا گیا تھا چونکہ اس فرقہ کی کتب میں اس بانی کا نام زیادہ تر جوزف ہی لکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم بھی اس کا نام اختصار کے واسطے صرف جوزف ہی آیندہ لکھیں گے سب سے پہلے ہم مختصراً جوزف کے سوانح لکھتے ہیں۔

جوزف۔ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۰۵ء کو بمقام شرن ضلع ونڈسر واقعہ ریاست ورمانٹ ملک امریکہ شمالی پیدا ہوا تھا۔ وہ ایک غریب کسان کے گھر میں پیدا ہوا۔ جو بہ سبب افلاس کے اپنی اولاد کو چنداں تعلیم نہ دے سکتا تھا۔ اس واسطے جوزف کے واسطے حصول تعلیم کے راہ کچھ کشادہ نہ تھے۔ اور وہ اپنے آبائی پیشہ میں معروف رہتا لیکن اس زمانہ میں عیسائیوں کے درمیان مختلف فرقوں کا باہم بہت تنازعہ ہو رہا تھا۔ اور سخت لڑائی جھگڑے باہم ہمیشہ واقع ہوتے رہتے تھے۔ چونکہ مذہب عیسوی کی بنا کسی خاص شریعت پر نہیں۔ توریت کی شریعت کو خود یسوع کے کفارے نے ترک کر دیا اور یسوع خود کوئی شریعت لے کر نہ آیا تھا۔ صرف چند اخلاقی باتیں تھیں وہ بھی **دفع الوقتی کے نسخے** تھے اور انسان کی فطرت طبعاً ایک قانون اور قاعدہ چاہتی ہے۔ اور وہ قانون خدا کی کتاب میں نہ ملا۔ تو لوگ خود گھڑنے لگے اور من گھڑت کو مقدس اور متبرک کہنے لگے تو خواہ مخواہ اختلاف ہوا۔ اس واسطے ہمیشہ جو کثرت فرقوں کی عیسائیوں کے درمیان عیسائیت کے روز اول سے کر آج تک ہوتی رہی ہے۔ وہ کسی اور فرقہ میں نہیں ہوئی۔ سب سے اول خود یعقوب برادر یسوع اور پولوس رسول کے درمیان اس قدر اختلاف تھا کہ ہر دو کے گرجے جدا جدا تھے۔ پولوس کہتا تھا۔ کہ یعقوب میں عیسائیت سے دخل نہیں زیادہ یہودی کا یہودی ہے۔ پرانے عقائد اور رسومات کی پیروی کرتا ہے۔ ہیکل میں جاتا ہے یعقوب کہتا تھا کہ یسوع کوئی نیا مذہب ہمارے واسطے نہیں لایا وہی شریعت جو موسیٰ لایا تھا اور اسی پر پختہ کرنا اور غلطیوں کو دور کرنا یسوع کا کام تھا وہ موسیٰ کی شریعت کا ایک خادم نبی تھا۔ ہماری رائے میں یعقوب کا مذہب سچا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ دیر تک چل نہ سکا اور چونکہ پولوسی عقائد میں اباحت اور آزادی اور دنیوی آرام اور عیش کا حصہ بہت تھا اس واسطے بالآخر پولوسی عقیدہ دنیا پرستوں کے دلوں پر غالب ہے اور آج کل جو عیسوی عقیدہ دنیا میں رائج ہے اس کو اگر پولوسی مذہب کہا جاوے۔ تو بہت موزوں ہوگا خیر۔ اس جگہ ہم عیسوی مذہب کی تاریخ لکھنے نہیں بیٹھے۔ مطلب صرف اتنا ہے کہ عیسوی مذہب میں فرقے بہت بنتے رہے ہیں اور اب بھی بنتے رہتے ہیں جس کا اصل باعث یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی صحیح جامع شریعت نہیں ہے لیکن اصل بات کی طرف رجوع کرنے سے پہلے میں اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں نے یسوع کی چند اخلاقی باتوں کو **دفع الوقتی کے نسخے** کیوں کہا۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ یسوع کے وقت میں قوم یہود نہایت سخت دل تھی۔ یسوع کو جو ساتھی ملے تھے۔ وہ نہایت کمزور بودے اور کچے تھے۔ اور ایک تو ایسا نمک حرام تھا۔ کہ مبلغ ۳۰ کی لالچ پر اپنے مرشد کو بیچ دیا۔ یہ ایسا واقعہ ہے کہ جس کے بیان کرتے بھی شرم آتی ہے۔ ایسے وقت میں یسوع نے اپنے مریدوں کو چند ایک اخلاقی باتیں جو اس وقت مصیبت غربت اور تنگی کے مناسب حال سکھلائیں۔ مثلاً یہ کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو۔ کوئی کرتہ مانگے تو چادر بھی دیدو وغیرہ۔ یہ سب باتیں دفع الوقتی کے لئے تھیں۔ ورنہ یسوع کوئی شریعت یا عام قانون نہ سکھلاتا تھا۔ اور نہ وہ کوئی قانون سکھلانے کے واسطے دنیا میں آیا تھا۔ اور نہ ایسا قانون عام ہو سکتا ہے اور نہ اس پر کوئی عمل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی کر سکتا تو روس کوریا کے ساتھ سائبیریا بھی ایک حصہ لڑائی کے بغیر جاپانیوں کو دیدیتا اور ہماری سرکار برطانیہ ٹرنسوال کے ساتھ کیپ کالونی بھی بوئرں کو دیدیتی۔ مگر دانا لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ قواعد علم انسانی فطرت کے برخلاف ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ کسی خاص سخت کمزوری کے وقت میں دفع الوقتی کے طور پر ان کا استعمال کیا گیا ہو۔

الغرض امریکہ میں مختلف مذاہب کا ایک بڑا شور برپا تھا جس وقت کہ جوزف نے کچھ ہوش سنبھالی اور اس کے گھر کا کوئی آدمی کسی فرقہ میں شامل ہوتا تھا۔ اور کوئی کسی میں لیکن جوزف ہمیشہ شش و پنج میں رہا۔ اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ کہ کس فرقہ میں داخل ہو۔ ہر ایک فرقہ کی کچھ کچھ خبر رکھتا۔ کبھی کسی کے گرجہ میں جاتا اور کبھی کسی کے گرجہ میں۔ فرقہ میتھاڈسٹ کی طرف نسبتاً اس کا میلان زیادہ تھا لیکن کچھ فیصلہ نہ کر سکتا تھا کہ میں کس میں داخل ہو جاؤں۔

اس وقت **جوزف** کی عمر پندرہ سال کی تھی اور اس کا یہی ... کہ میں مذہب کے متعلق اسی فکر میں تھا۔ کہ کون سا مذہب سچا ہے۔ کہ ایک دن انجیل میں سے یعقوب کا خط پڑھتے ہوئے یہ آیت میری نگاہ سے گذری کہ "اور پھر اگر کوئی تم میں سے حکمت میں قاصر ہووے تو خدا سے مانگے جو سب کو سخاوت کے ساتھ دیتا ہے اور الزام نہیں دیتا ہے کہ اس کو عنایت ہوگی"۔ اس آیت کو پڑھکر میری زندگی کا ایک نیا پہلو شروع ہوا اور میں علیحدگی میں گیا۔ اور ایک بالکل خلوت کی جگہ تلاش کر کے اور اپنے ارد گرد دیکھ کر کہ مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ میں دعا میں مصروف ہوا کہ خدا سے دریافت کروں کہ ... فرقہائے مذہب عیسوی میں سے کون سا فرقہ راہ راست پر ہے۔ میں نے قبل ازیں کبھی دعا نہ مانگی تھی۔ میں اسی دعا میں مصروف تھا۔ کہ مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی۔ کہ فوراً مجھے کسی طاقت نے زور کے ساتھ گرفت کر لیا اور میری زبان بالکل بند ہو گئی۔ میرے ارد گرد تمام بالکل تاریکی چھا گئی اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ میں فوراً تباہ ہو جاؤں گا۔ تب میں نے خدا سے التجا کی۔ کہ اس دشمن سے مجھے رہائی ملے۔ اس وقت ایک روشنی میرے سر کے اوپر نمودار ہوئی اور مجھ پر پڑی اور وہ دشمن جاتا رہا اور میں نے دیکھا کہ میرے سامنے دو شخص کھڑے ہیں۔ اور وہ میرے سر پر ہوا میں معلق ہیں۔ ان میں سے ایک نے میرا نام لے کر اور دوسرے کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے **اس کی سنو**۔ جب مجھے اسی حالت میں بولنے کی طاقت محسوس ہوئی تو میں نے ان اشخاص سے دریافت کیا کہ کون سا فرقہ سچا ہے اور کس میں میں شامل ہو جاؤں۔ تب انہوں نے جواب دیا کہ "تو کسی فرقہ (عیسویت) میں داخل نہ ہو کیونکہ وے سب کے سب جھوٹے ہیں۔ اس کے بعد جب مجھ کو ہوش آئی تو میں نے دیکھا کہ میں پشت کے بل لیٹا ہوا ہوں اور میرا موُنھ اوپر کی طرف ہے۔

یہ ایک حالت مکاشفہ ہے۔ جو جوزف کو حاصل ہوئی اور اس کے باقی سارے سوانح میں کوئی ایسی حالت ہمکو نظر نہیں آتی اس مکاشفہ میں دو باتیں بالخصوص قابل غور ہیں اول یہ کہ **جوزف** کو فقط اتنے پر کہ وہ عیسائیت کے تمام فرقوں سے بیزار ہو اللہ تعالیٰ کی طرف دعا کرنے کے واسطے جھکا۔ اور اس دعا میں اس نے کسی شرک کا بھی استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ اس نے ایک موحد کی طرح خدا تعالیٰ سے دعا مانگی اور مشرک عیسائیوں کی طرح یسوع کو خدا نہیں مانا۔ اس توجہ الی اللہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس کے حق میں وہ الفاظ بولے گئے جو خود حضرت عیسےٰ کے حق میں بولے گئے تھے۔ کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ عیسائی لوگوں نے ان الفاظ کے معانی کے سمجھنے میں بہت غلطی کھائی ہے خود توریت انجیل کا عام محاورہ ہے۔ کہ جو شخص خدا کی طرف جھکتا ہے وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے۔ یہ ایک عام محاورہ ہے۔ اور بیٹے سے مراد فقط پیارے کے ہیں کیونکہ تمام کتب سماوی سے ثابت ہے کہ جب انسان توبہ و استغفار کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے تو خدا اس سے پیار کرتا ہے۔ دوسری بات قابل غور یہ ہے۔ کہ **جوزف** کے سامنے صرف عیسائی مذہب موجود تھا۔ امریکہ

میں اور کل دوسرا مذہب تہا۔ عیسائیت کے سوا دیگر مذاہب کے حالات مفصل ہو گیا بلکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی اور مذہب کا نام ہی کبھی نہ سنا ہو۔ اس واسطے اس کی دعا یہی تہی کہ عیسائیت کے جس قدر فرقے اس وقت دنیا میں ہیں۔ ان میں سے کون سا سچا ہے اس کا جواب جو اسے ملا وہ بالکل صحیح تہا۔ کہ اس وقت **عیسائیوں کا کوئی فرقہ بھی راستی پر نہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔** یہ بالکل سچا کلام ہے کیونکہ اس وقت تو تمام مذہب عیسوی جہوٹا ہے۔ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے پہلے ہی سے عیسائیت میں اس قدر ناپاکی پہیل چکی تہی کہ اصل مذہب عیسوی کا نام و نشان باقی نہ رہا تہا۔ چہ جائیکہ کوئی فرقہ اس وقت سچا ہوتا۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

بدر منور

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء

سورہ فتح

(سلسلہ کیواسطے دیکہو اخبار ۹ فروری ۱۹۰۶ء)

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور عذاب دے اللہ۔ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو۔ اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو۔ جنہوں نے گمان کیا اللہ پر برا گمان۔ ان پر گردش ہے بدی کی اور غضب کیا ہے اللہ تعالےٰ نے انپر اور ان کو دور بدر کیا ہے اور طیار کیا ہے ان کے واسطے دوزخ اور وہ بری جگہ ہے رہنے کی۔ اس جگہ نفاق کا اشارہ ان لوگوں کی طرف ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت حضور علیہ السلام کے ہمراہ نہیں گئے تھے اور انہوں نے خیال کیا تہا۔ کہ اب اس قسم سے مسلمان واپس نہ آئیں گے۔ اور اسی جگہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بہی پہلے سے پیش گوئی کی۔ کہ اس وقت ایک گروہ ایسا بہی ہوگا۔ جو خدا پر بھروسہ رکھنے والا نہ ہوگا۔ اور یہ خیال کرے گا۔ کہ اب تو مسلمان ہلاک ہی ہو جائیں گے۔ ان کا اور مشرکوں کا جو ہلاک ہونے والے اور دربدر ہونے والے تھے ایک ہی سا انجام تہا۔

علاوہ اس عذاب کے جو ان منافقین اور مشرکین کے واسطے مابعد الموت ہو خود اس دنیا میں بہی ان کے واسطے ہلاکت اور تباہی اور دربدر خواری کا ایک عظیم الشان نمونہ نمودار ہوا۔ اول تو خود فتح مکہ کے پہلے تمام بڑے بڑے سرغنہ کفر کے ہلاک ہو گئے۔ اور ان کی اولاد کچھ مسلمان ہو گئی۔ کچھ ذلیل اور تباہ ہو گئی۔ دوئم کچھ لوگ فتح مکہ پر وہاں سے بہاگ کر ملک افریقہ میں چلے گئے۔ اور چونکہ اسلامی نفوذ ہر طرف ترقی کرتا گیا۔ اور افریقہ کے شہروں اور بستیوں میں بہی جا پہنچا۔ تو وہ تاریکی کے دوست اور روشنی کے دشمن وہاں سے بہی بہاگ کر جنگلوں اور بیابانوں میں جا گزین ہوئے۔ جہاں تہذیب سے دور رہ کر رفتہ رفتہ بالکل تباہ ہو گئے۔ اور یورپ کی مہذب قومیں ان کو غلام بنا کر امریکہ اور دیگر مختلف بلاد میں مزدوری کے واسطے لے گئیں۔ اور جس بے رحمی کا سلوک ان کے ساتھ ہوا۔ وہ غضب الٰہی کا ایک عبرتناک نظارہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مشکیں باندھ کر اور پاؤں میں زنجیر ڈال کر جب ان لوگوں کو جہاز پر سوار کر کے امریکہ کی کانیں کھودنے کے لئے لے جاتے۔ تو جہاز پر کہانے کی اس قدر تنگی کی جاتی۔ کہ کئی کئی روز تک ان لوگوں کو بہوکہا رکہا جاتا۔ اور جب یہ بے حس و حرکت ہو کر مردہ سے ہو کر پڑ رہتے۔ اور بڑی بڑی چابکوں سے ان کو مارا جاتا تاکہ وہ اچہلیں اور کودیں اور ان کے خون کا دوراں اور جوش قائم رہے۔ اس قسم کے بہت سے واقعات عیسائیوں کے طریقہ غلامی کی تاریخ کو سیاہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ سب عذاب ان لوگوں پر اس وجہ سے پڑا۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کے رسول کی اطاعت کا جوا اپنی گردن میں ڈالنا نہ چاہا۔ اور اس سے بہاگ نکلے مگر خدا کے آگے سے بہاگ کر کوئی کہاں جا سکتا ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ اور اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ تعالےٰ غالب اور حکمت والا۔ دنیا کے بادشاہوں اور سلطنتوں کو یہ گھمنڈ ہوتا ہے کہ وہ بڑے لشکر والے ہیں۔ یا تعداد فوج رکہتے ہیں۔ لیکن در اصل فتح اسی کو ہوتی ہے جس کے لئے خدا تعالےٰ کی نصرت کے سامان مہیا ہو جاویں۔ تمام انبیاء اور رسل دنیا میں بے سر و سامانی کے ساتھ آئے ہیں۔ اور بڑے بڑے بہاری لشکروں پر فتح پاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی فوجیں ان کی تائید میں ہوتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے تھے۔ جب فرعون کے مقابلہ میں کہڑے ہوئے۔ فرعون کی فوج ایک پرانی جنگی اور قواعد دان فوج تہی۔ موسیٰ کی فوج وہ تہی۔ جنہوں نے ساری عمر تلوار کو ہاتھ نہ لگایا تہا۔ لیکن الٰہی فوج نے جو حضرت موسیٰ کی مددگار تہی۔ ایسا ہاتھ دکہایا۔ کہ فرعون کو اس کے لشکر سمیت غرق کر دیا۔ ایسا ہی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کل ۳۱۳ مسلمان میدان بدر میں نکلے۔ تو مقابل ہزار دشمن تھے۔ کفار سب میدان جنگ کے جوان تجربہ کار اور فنون حرب سے آگاہ تھے۔ اور مسلمان اکثر ناتجربہ کار لوگ تھے۔ کفار کے پاس سب سامان جنگ موجود تہا۔ باوجود ان سب باتوں کے چونکہ خدا کا لشکر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں تہا۔ اس واسطے آپ کی جماعت کو فتح ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا لشکر اگرچہ عوام کو نظر نہیں آتا۔ مگر وہ بہی اندر ہی اندر ایسا کام کرتا ہے۔ کہ دشمنان دین بہی حیران رہ جاتے ہیں۔ جنود اللہ کی امداد مختلف رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کی مثالیں خود اس زمانہ میں موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو اکثر ظہور نشانات کے وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام ہوتا ہے۔ کہ میں اپنے لشکروں کے ساتھ تیری امداد کے واسطے آتا ہوں۔ چنانچہ ان لشکروں کی ایک کارروائی گذشتہ زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی شکل میں نمودار ہوئی۔ اور ابہی ایک اور زبردست کارروائی ہونے والی ہے۔

رب ارنا ما تریتنا ما یوعدون رب فلا تجعلنا فی القوم الظلمین

(باقی اگلے صفحہ پر)

ضرورت

آجکل اخباروں میں لوگ نہایت شوق کے ساتھ ضرورت کے اشتہار کو پڑہا کرتے ہیں اور ایسے اشتہار کے ذریعہ اشتہار دینے والوں اور اشتہار پڑہنے والوں کو عموماً فائدہ حاصل ہو ہی جاتا ہے اس واسطے ہم بہی ایک ضرورت کو اشتہار کے ذریعہ سے ظاہر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہم کو ضرورت ہے اور بہت ضرورت ہے اور جلد ضرورت ہے ایسے صاحبان کی جو بدر کیواسطے نئے خریدار پیدا کر کے انصار بدر میں شامل ہو جائیں۔ درخواستیں آنی چاہئیں بنام

مینیجر اخبار بدر قادیان

انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا

تحقیق ہم نے ہی تجھے بھیجا ہے ۔ گواہی دینے والا ۔ اور خوشخبری دینے والا ۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالےٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے کہ یہ رسول بے شک میری طرف سے ہے ۔ اور رسول کے تین عظیم الشان کاموں کا ذکر فرماتا ہے ۔ اور یہی تین کام ایسے ان کاموں میں کامیابی اس امر کا ثبوت ہے کہ بے شک یہ شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہے ۔ ان میں سے پہلا کام یہ ہے ۔ کہ وہ شاھد ہے تمام صداقتوں کا ۔ گذشتہ کتب اور انبیاء کی تعلیم میں بہت کچھ خلط ملط ہو چکا تھا ۔ سچ اور جھوٹ کا پہچاننا انسانی کوشش کی طاقت سے باہر نکل چکا تھا ۔ یہودیوں کی کتب مقدسہ توریت اور صحف انبیاء کے کئی نسخے بن چکے تھے ۔ سامریوں کا نسخہ اور تھا ۔ یہودیوں اور اسرائیلیوں کے آپس میں سخت نزاع تھے ۔ کوئی ان میں اگر قیامت کا قائل تھا ۔ تو ان کے مقابل قیامت کے منکر بھی تھے ۔ اور یہ ایسی غلطی تھی ۔ کہ تمام نیکیوں کی بیخ کنی بات تھی ۔ اور ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے ۔ تفسیری کلام اصل کلام میں مل چکا تھا ۔ پارسی آتش پرستی اور ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے ۔ آریہ ورت بتوں کے آگے پیشانی رگڑ رہا تھا ۔ بلکہ وید کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے اس قدر فرقے تھے ۔ میں اختلاف رکھتے تھے ۔ کہ ان میں بعد المشرقین کا فرق نمایان تھا ۔ عیسائیوں کا یہ حال تھا ۔ کہ اور مذہب والوں کے تو مختلف اعتقادی فرقے ستر بہتر ہو رہے تھے ۔ اور عیسائیوں کی خود کتب مقدسہ یا انجیل کے مختلف نسخوں کی تعداد ستر بہتر تک پہنچ چکی تھی ۔ ان سب میں سے جھوٹ کو الگ کرنا اور صداقت کو لے لینا یہ اس شاہد کا کام تھا ۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ۔

لطیفہ ۔ ایک دفعہ ایک پادری اور حضرت استاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب ملے ۔ پادری صاحب کو اسلامی کتب کے دیکھنے اور اسلام کے برخلاف کتابیں جمع کرنے کا شوق تھا ۔ اسی ضرورت سے ایک کتاب عدم ضرورت قرآن آپ کے پیش کر دی ۔ رسالہ چھوٹا سا جلد اور اس کا کاتب اور اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی ۔ کہ قرآن شریف کی یہ صداقت توریت میں موجود ہے ۔ وہ انجیل میں موجود ہے ۔ اس آیت کا مطلب وید میں پایا جاتا ہے ۔ اس آیت کا خلاصہ ژند وستا میں مل سکتا ہے ۔ اس طرح مصنف نے بڑی محنت کے ساتھ قرآن شریف کی بعض آیات کو مختلف کتب مقدسہ میں سے تلاش کرنے کی کوشش کی ہوئی تھی ۔ کتاب مختصر تھی ۔ اور پھر مولوی صاحب دیکھنے والے ۔ آپ نے تھوڑی دیر میں ختم کر لی ۔ اور پادری صاحب کا شکریہ کرتے ہوئے ان کی مفید کاروائی کی داد دی ۔ اور فرمایا ۔ پادری صاحب آپ کی کتاب نے قرآن شریف پر میرے ایمان کو بہت ترقی دی ۔ اور مجھے اور بھی یقین بڑھ گیا ۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے ۔ کیونکہ اس قدر دنیا کی مختلف کتابوں کو جمع کرنا ۔ پھر ہر ایک کتاب کی زبان جدا ہے ۔ سنسکرت ۔ پہلوی ۔ عبرانی ۔ سریانی ۔ یونانی وغیرہ وغیرہ سب زبانوں کو سیکھنا پھر ان کتابوں کو بغور مطالعہ کرنا ۔ جن میں سے ایک وید کے مطالعہ کے واسطے کم از کم چالیس سال کا عرصہ بتلایا جاتا ہے ۔ پھر ان سب میں سے صداقتوں کا نکالنا اور ایک جگہ جمع کر دینا در حقیقت عرب کے بادیہ نشین امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام نہ تھا ۔ یہ خدا ہی کا کام تھا ۔ جو سب کتب اور سب زبانوں کا مالک ہے ۔ پادری صاحب اس جمع کرنے کے علاوہ عظیم الشان صداقتوں کے دلائل صرف قرآن کریم دے ۔ اور عقل اور قانون قدرت میں تدبر کرنے کی راہ کھولائی ۔ اگر آگے جس طرح ملکی سلاطین جبر و اکراہ سے کام لیتے ۔ اور مذہبی دیان وین اپنے مسائل کے سامنے کسی کو کلام کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے ۔ اور استاذ شاگردوں کے لئے آزادی کے مجاز نہ تھے ۔ تو اسلام نے افلا تعقلون ۔ افلا تبصرون ۔ افلا یتدبرون القرآن کہہ کر آزادی بخش دی ۔

اس قصہ سے لفظ شاھد کے معنے ناظرین کی سمجھ میں بخوبی لگ گئے ہونگے ۔ پہلا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا ۔ جو بذریعہ قرآن شریف اس وقت دنیا کے سامنے موجود ہے ۔ دوسرا کام آپ کا یہ تھا ۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشیر تھے ۔ کیا معنے ۔ ان لوگوں کو خوشخبری دینے والے جو احکام الہٰی کو مانتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے تھے ۔ ان کیواسطے آپ بشارت سے کر آئے تھے ۔ کہ وہ اس دنیا میں بادشاہ ہونگے ۔ اور دوسرے عالم میں اہل جنت ہونگے ۔ یہ عظیم الشان بشارت اپنے پہلے حصہ میں دنیا کے دیکھتے دیکھتے پوری ہو گئی ۔ اور اس کا پورا ہونا خود دوسرے حصہ کے پورا ہونے کی گواہی دیتا ہے ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد تھے اور مبشر تھے ۔ اور ان ہر دو کاموں میں کامیاب ہونا آپ کے رسول صادق ہونے پر گواہ ہے ۔

تیسرا کام آپ کا یہ تھا ۔ کہ آپ نذیر تھے ۔ یعنی خدا تعالےٰ کے احکام کو نہ ماننے والوں کو ایک عذاب کی خبر دینے والے تھے جیسا کہ عرب کے غریب بے کس بے سر و سامان ابتدائی مسلمانوں کے حق میں یہ پیشگوئی کرنا ایک خارق عادت اور معجزہ تھا ۔ کہ وہ قوموں کے بادشاہ ہونگے ۔ قیصر و کسرےٰ کے خزانے ان کے پاس آئیں گے ۔ اور بادشاہوں کی لڑکیاں ان کے گھروں میں داخل ہونگی ۔ ایسا ہی اس زمانہ کے با سامان اور با عزت لوگوں کے حق میں یہ پیشگوئی بھی ایک معجزہ تھا ۔ کہ وہ اسلام کی مخالفت کے سبب ہلاک ہو جاوینگے ۔ اور ان کا اور ان کے بتوں کا اور ان کے حامیوں کا نام و نشان مٹ جائیگا ۔ گو یہ پیشگوئی بھی اسی طرح پوری ہوئی ۔ اور کفار عرب آپ کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو گئے اور آپ کامیاب ہوئے ۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور آپ کی رسالت پہلا کام یہی تھا ۔ کہ آپ نے حق کو حق اور باطل کو باطل ۔ حالانکہ دنیا نہ جانتی تھی ۔ کہ حق اور باطل میں کس طرح تمیز کرے ۔ پھر حق کو ماننے والوں کے لئے آپ بشیر ہوئے ۔ اور باطل پر چلنے والوں کے لئے آپ نذیر ہوئے ۔ اور اس بشارت اور انذار نے جلد اپنا عملی رنگ دنیا کو دکھایا ۔ جس سے آپ کی صداقت رسالت روز روشن کی طرح چمکنے لگی ۔

رسید زر

فروری ۱۹۰۶ء نمبر ۶۹ ۔ میاں الٰہی بخش صاحب
" " " ۲۹۶ ۔ منشی فیروز علی صاحب
" " " ۲۹۸ ۔ منشی رحیم بخش صاحب
" " " ۱۲۸ ۔ مستری خدا بخش صاحب
" " " ۲۴۲ ۔ چودہری جلال الدین صاحب
" " " ۵۹۷ ۔ میاں خدا بخش صاحب
" " " ۱۱۸۸ ۔ غلام شاہ صاحب
" " " ۔ نور دین صاحب
" " " ۹۸۰ ۔ غلام حسین صاحب
" " " ۷۷۹ ۔ میاں عبد اللہ بن امام الدین صاحب
" " " ۵۵۸ ۔ حافظ محمد دین صاحب
" " " ۱۰۱ ۔ عبد المجید صاحب
" " " ۱۲۲۰ ۔ فضل دین صاحب
" " " ۱۰۱۷ ۔ عبد القادر صاحب
" " " ۹۹۹ ۔ محمد داؤد صاحب لدھی الدین صاحب

عمدہ ۔ مضبوط ۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں ۔

[illegible]
جنوبی امریکہ کے ممالک کولمبیا اور ایکواڈور میں
[illegible] آیا بہت سے شہر تباہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس جگہ کو نقشہ میں دکھایا گیا ہے مفصل حالات
[illegible] یہ ہر دو ممالک عیسائی آبادی
[illegible] عیسائی ہیں
ہر دو ممالک ملکر پنجاب سے سات گنا بڑے ہیں
اور ہندوستان سے قریباً دس ہزار میل کے فاصلہ پر
ہیں۔ ایک ہفتہ تک برابر یہاں زلزلے سے قیامت
کا نمونہ قائم رہا۔

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

قواعد عامہ متعلق مجلس معتمدین

(۱۳) اس مجلس کا اجلاس لازماً سال میں ایک دفعہ ایام تعطیلات ماہ دسمبر میں ہوگا۔ جس میں اراکین مجلس معتمدین کو حتی الوسع اصالتاً حاضر ہونا ہوگا۔ اس کے علاوہ حسب ضرورت سکرٹری مجلس جب چاہے اس مجلس کا انعقاد کر سکتا ہے لیکن انعقاد کی اطلاع اور اسی طرح ہر ایسے امر کی اطلاع جو آئندہ اجلاس میں پیش ہونا ہوگا۔ سکرٹری مجلس ہذا ہر ایک ممبر کو تاریخ اجلاس سے دو ہفتہ پہلے دیگا اور ممبران مجلس کا حق ہوگا۔ کہ وہ اپنی رائے تحریر کر کے سکرٹری کے پاس انعقاد جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے بھیجدیں۔ اور اگر وہ خود نہ آسکیں۔ تو یہ تحریری رائے بمنزلہ ان کی ایک رائے کے سمجھی جاوے گی۔

نوٹ - سکرٹری مجلس معتمدین باتفاق رائے پریزیڈنٹ و باجازت حضرت مسیح موعود اشد ضرورت کیوقت انعقاد جلسہ بلا اطلاع ممبران بیرون جات کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ قورم پورا ہو۔ اور ایسے جلسہ کے فیصلے اگر حضرت اقدس منظور فرماویں۔ تو قطعی ہوں گے۔

(۱۴) بصورت اختلاف رائے۔ پریزیڈنٹ مجلس کی رائے بمنزلہ دو رایوں کے ہوگی۔

(۱۵) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ اپنی طرف سے کوئی کارکن مجلس ضروری امور کے فیصلہ کے لیئے اراکین مجلس میں سے بناوے ان کی تعداد پانچ سے کم نہ ہوگی اور یہی تعداد مجلس معتمدین کی بطور قورم کے کام دیگی۔ ہاں اس کارکن مجلس کے فیصلے بلا منظوری مجلس معتمدین قطعی نہ ہوں گے۔

نوٹ۔ اس کارکن مجلس کے ممبر مجلس معتمدین سال بسال تجویز کرے گی۔

(۱۶) مجلس معتمدین ہر سال اس قدر رقم تجویز کرے گی۔ جس سے زیادہ کوئی فنانشل سکرٹری یا امین اپنے پاس نہ رکھ سکے گا۔

دیگر قواعد متعلق صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا کل روپیہ بنک بنگال میں جمع کیا جاوے گا۔ جو سکرٹری مجلس معتمدین کے نام جمع کرائیگا۔ اور کوئی روپیہ بنک ہذا سے نکالا نہ جائیگا جب تک چک پر صاحب پریزیڈنٹ اور سکرٹری کے علاوہ اور ممبروں کے دستخط نہ ہوں گے۔ ان دو ممبروں کو مجلس معتمدین سال بسال آئندہ کے لئے نامزد کرے گی۔

(۱۸) ہر ایک ماتحت مجلس کے فنانشل سکرٹری یا امین کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر ایک رقم جو رقم مقرر کردہ زیر قاعدہ ۱۶ سے زائد ہو۔ وہ جنرل سکرٹری کے پاس جمع کرادے۔

(۱۹) جنرل سکرٹری ہر ماہ کے اخیر میں وہ روپیہ بنک بنگال میں جمع کرادیگا۔ جو اس کے پاس فنانشل سکرٹری یا امین زیر قاعدہ ۱۸ بھیجدیں گے۔ البتہ اس کے پاس اس قدر رقم بطور سائر خرچ مستقل طور پر رہے گی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کرے گی۔

(۲۰) جس قدر روپیہ مجلس معتمدین بطور بجٹ سالانہ کسی مد کو منظور کردیگی۔ اس سے زیادہ کوئی روپیہ سکرٹری یا پریزیڈنٹ بنک سے نکلانے کا مجاز نہ ہوگا۔ بصورت سخت ضرورت جنرل سکرٹری کارکن مجلس معتمدین سے اجازت تابع منظوری مجلس معتمدین حاصل کر سکتا ہے۔

(۲۱) انجمن کی جائداد انجمن یا کسی مجلس ماتحت کے ممبر کے ذاتی اغراض کے لئے استعمال ہونا سخت ممنوع ہوگی۔

مجلس کارپردازان مصالح قبرستان

(۲۲) اس مجلس کا پریزیڈنٹ سکرٹری منشی قانونی وہی اصحاب ہوں گے جو مجلس معتمدین کے پریزیڈنٹ جنرل سکرٹری اور منشی قانونی ہوں گے البتہ اور عہدیدار وہ ہوں گے۔ جن کو مجلس معتمدین ہر سال آئندہ سال کے لئے تجویز کرے گی۔ لیکن فنانشل سکرٹری مجلس معتمدین کے اراکین میں سے ایک رکن ہوگا۔

(۲۳) مجلس معتمدین کے کل اراکین اس مجلس کے ممبر استحقاقاً ہوں گے البتہ ان کے علاوہ دس کی تعداد تک اور ممبر مجلس معتمدین مقرر کر سکتی ہے۔ جو حتی الوسع مقیم قادیان ہوں گے۔ یہ تقرر سالانہ ہوگا

(۲۴) یہ مجلس معاملات قبرستان میں ان تمام ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو رسالہ الوصیت ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء و ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت مورخہ ۶ - جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ ایسا ہی مجلس ان تمام قواعد و ضوابط اور ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو حضرت اقدس کی طرف سے یا مجلس معتمدین کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہوں گی۔

(۲۵) مجلس معتمدین کو مقبرہ بہشتی کے متعلق نئے قواعد بنانے یا گذشتہ قواعد کی ترمیم کرنے کا ہر وقت اختیار ہوگا۔

مجلس انتظام اشاعت اسلام

(۲۶) اس مجلس کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) ایسی تجاویز سوچنا اور عمل میں لانا جن سے اسلام کی حمایت اور اشاعت میں ایک سلسلہ تصانیف کا انگریزی اردو اور دیگر زبانوں میں طیار ہو اور انہیں غیر اسلامی بلاد اور غیر اسلامی اقوام میں قیمتاً یا مفت حسب مصلحت شائع کیا جاوے۔ ایسی تصانیف میں وقتی ضرورتوں کی ضرورت زیادہ تر قابل ترجیح سمجھی جاویں گی۔

(ب) تبلیغ اسلام کے لئے مختلف بلاد میں مبلغین کا بھیجنا (ایسے مبلغین لازماً سلسلہ احمدیہ کے ممبر ہوں گے۔)

(۲۷) یہ مجلس ان قواعد و ضوابط کے ماتحت ہوگی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کریگی۔ ایسا ہی ہر ایک معاملہ میں مجلس ہذا مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگی۔

مجلس انتظام تعلیم

(۲۸) یہ مجلس مجلس معتمدین کے ماتحت ایسی تجاویز سوچے گی جس سے علاوہ تعلیم مروجہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق مبلغین اسلام پیدا ہو سکیں۔

مجلس انتظام متفرقہ

(۲۹) اس مجلس کے متعلق ان امور کا انتظام ہوگا۔ جو مجلس معتمدین ان کے سپرد کریگی۔

(۳۰) ہر ایک معاملہ میں صدر انجمن احمدیہ اور اس کے ماتحت مجالس اور اس کی کل شاخوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا

نوٹ۔ اگر حسب ضرورت مجلس معتمدین کسی مجلس ماتحت کے اس کے فرائض کسی ایک یا دو یا زیادہ ناظموں کے سپرد کر دے تو ایسے ناظم بھی اسی مجلس کے ماتحت ہوں گے۔

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب ذیل کو مجلس معتمدین کے اراکین اور عہدیدار مقرر فرماتے ہیں۔

مجلس معتمدین

(۱)۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب (بھیروی)۔ پریزیڈنٹ

(۲)۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ سکرٹری

(۳)۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب (قانونی مشیر)

اراکین

(۴)۔ صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب

(۵) مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی

(۶) خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

(۷) سیٹھ عبدالرحمان صاحب۔ مدراس۔

(۸) مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور

(۹) میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ضلع سیالکوٹ

(۱۰) شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویرہوس لاہور

(۱۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن

(۱۲) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن

(۱۳) ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ اسسٹنٹ سرجن

(۱۴)۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن

المشتہر۔ محمد علی سکرٹری مجلس معتمدین انجمن احمدیہ قادیان

۳۱ - جنوری ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح موعود کی بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی دوم پر ملاحظہ فرماوین

یاد رکھنے کے قابل

آجکل احمدیوں کو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کافی ہے۔ مرزا صاحب کی کیا ضرورت ہے ہم بھی نمازین پڑھتے روزے رکھتے قربانیاں کرتے ہیں۔ پس ہم مین اور تم مین کیا فرق ہوا۔

جواب کے لئے ہابیل قابیل کا قصہ جو قرآن مجید مین آیا ہے۔ کافی ہے۔ دیکھو دونون بھائیون نے قربانیاں کین مگر مقبول اسی کی ہوئی۔ جو متقی تھا۔ یہ ایک اصل ہے۔ اس بات کے لئے کہ عبادات صرف متقیون کی قبول ہوتی ہین۔ اور خلیفہ صادق کے منکر متقی نہیں ہوسکتے۔ کہ فرمایا۔ ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون (جو خلیفہ کے منکر ہین وہی تو فاسق ہین) پھر دیکھو۔ کہ حضرت قدرہ حسب حدیث مسلم روحی الله ہین اور سورۃ ابراہیم پارہ چودہ رکوع سوم مین قال الذین کفروا لرسلھم پڑھتے چلے جاؤ اخیر پر لکھا ہے۔ اعمالھم کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف۔ [illegible] کے عملون کی مثال ایسی ہے۔ جیسے راکھ پر [illegible] ہوا [illegible] چلی) سب کا سب اس لئے کھیرا یا گو زبان سے اقرار کرتے ہین کہ اس کی وحی کا انکار کرتے ہین۔ نیز ربوبیت کے تقاضا کو نہین مانتے کہ وہ جیسے جسمانی انتظام کرتے ہین۔ روحانی انتظام بھی وقتاً فوقتاً رسول بھیج کر کرتے رہتے ہین نیز ما انزل اللہ سے کراہت کرنے والوں کے اعمال حبط ہوتے ہین۔ ذالک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم۔ مسیح موعود بھی خدا کی طرف سے نازل ہوئے اور ان پر جو کلام نازل ہوتا ہے۔ اس کو برا کہنے والوں کا یہی حال ہوگا۔ باقی رہا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کافی ہے۔ بیشک مگر یہ بھی انہی کے احکام سے ہے کہ جب خلیفۃ اللہ مہدی ظاہر ہو تو بیعت کرلو۔ پس اس کا انکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ ایسے ہی جب مختلف دلایل سے ثابت ہوچکا کہ آپ پر منجانب اللہ وحی ہوتی ہے۔ تو اس کا انکار خدا تعالیٰ کا انکار ہے۔ نیز ان آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ کا جو آپ پر صادق آتی ہین۔ اس سے بہتر جواب اگر کسی بھائی کو معلوم ہو تو وہ لکھے۔

احمدی۔ گجراتی۔ از [illegible] ضلع گجرات

حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر اسی مضمون پر بدر کے مختلف پرچون مین مسلسل لکھی ہوئی ہے۔

ایڈیٹر

مدرسہ تعلیم الاسلام

جیسا کہ گذشتہ ہفتہ مین اطلاع کی گئی تھی۔ بابو جگل کشور صاحب سینیر اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب ۱۴ اور ۱۵ فروری کو مدرسہ کا معائنہ کیا۔ اور صیغہ پرائمری کا امتحان لیا۔ پنجم پرائمری پر [illegible] لڑکے کامیاب ہوئے ہین۔ اور ان کو انسپکٹر صاحب نے سارٹیفکیٹ عطا کئے ہین۔ ۱۶ کو جمعہ کی رخصت تھی۔ ۱۷ کی صبح کو مسٹر گاڈلے انسپکٹر آف اسکول تشریف لائے۔ اور مدرسہ کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے وقت راقم بھی صاحب بہادر کے ہمراہ تھا۔ صاحب بہادر نے تمام مدرسہ۔ بورڈنگ۔ شفاخانہ۔ بک ڈپو اور لائبریری دیکھی۔ اور عمدہ انتظام اور ایسی جگہ مین ایسے عمدہ اسکول کے ہونے پر تعجب کیا ہے۔ اور فرمایا۔ کہ اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا۔ کہ یہ ایسی عمدہ جگہ ہے۔ تو مین اپنے پروگرام مین یہاں کے واسطے زیادہ وقت رکھتا۔ صاحب بہادر نے مڈل کے ان تمام لڑکون کو جن کو ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے امتحان مین پاس کیا تھا پاس قرار دیا۔ اور ان مین سے چار طلبا کو وظائف کے مقابلہ کیواسطے گورداسپور بھیجنے کے لئے منتخب کیا ہے اور سال گذشتہ ٹورنمنٹ پر ہمارے طلبا نے جو انعام حاصل کیا تھا۔ اس کا بھی خود ذکر کیا۔ اور ایک لڑکے کو جس نے وہاں عمدہ کھیل دکھلائی تھی۔ یاد کیا۔ صاحب بہادر نے مدرسہ کو سرکار کی طرف سے حسب ضرورت معقول امداد دینے کی سفارش کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور لاگ بک ساتھ لے گئے ہین۔ جب واپس آئے گی۔ مزید حالات سے ناظرین کو اطلاع دیجائے گی۔

[illegible]

چونکہ گذشتہ دو ماہ سے بدر مین ایک سال کے ختم ہونے اور دوسرے سال کے شروع ہونے کے سبب دفتر مین کام بہت تھا۔ اور کوئی مستقل کارکن بھی موجود نہ تھا۔ اس واسطے اکثر دوستون کے خطوط کے جواب دینے مین اور تعمیل احکام مین دیر ہو گئی ہے۔ اب صاحب پروپرائیٹر نے منشی محمد افضل صاحب کو جو دفتر کے کام مین اچھا تجربہ رکھتے ہین۔ ملازمت مدرسہ سے واپس دفتر بدر مین بلا لیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ تمام خطوط کے جواب انشاء اللہ وقت پر دئے جاسکین گے۔

ایڈیٹر

سلطنت عباسیہ مین ذمیون کی حالت

ایرانی غلامون کے انتظام حکومت اور سررشتون کی ترتیب مین مشغول ہونے کے ابتدا ہی سے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ عراق و شام کے ذمی (یعنی وہ عیسائی اور یہودی رعایا جو مسلمانون کے امن مین ہون) جو حساب و کتاب و تحصیل و عمل مین ماہر تھے۔ ان امور مین مدد دین۔ اس غرض سے ان کو تنخواہ و انعام کا لالچ دے کر آسانی سے سامان معاش کی ان کے لئے صورت کردی۔ اور ان کا رتبہ اور عزت بھی بڑھا دی۔ سلطنت سے مطمئن ہوکر ذمیون نے بلند اور اگر اپنے عقل اور قلم سے بنی عباس کی خدمتیں [illegible] ہر طرح کی آسانی اور مذہبی آزادی دیکر بیٹھا دی۔ سلطنت عباسیہ کے سررشتون مین بھی ذمی تھے۔ افسر خزانہ بھی ذمی تھے۔ اور حاکم مالیہ بھی ذمی تھے۔

روپیہ کے لین دین کرنے والے اکثر یہودی تھے۔ منشیون مین ایک بڑا گروہ عیسائیون کا تھا۔ اکثر عیسائی سررشتہ فوج مین بھی ملازم ہوتے تھے اور بسا اوقات اس سررشتہ کا افسر بھی عیسائی ہوتا تھا۔ عزت اتنی بڑھی ہوئی تھی۔ کہ سلطنت کے بڑے بڑے مسلمان افسر ان کا ہاتھ چومتے دوڑتے تھے۔ [illegible] سلطنت عباسیہ مین تین عیسائیون کو ملی۔ ان مین ایک [illegible] بن الولید تھا جو خلیفہ معتضد باللہ کے [illegible] وزارت کے رتبہ تک پہونچ گئے تھے خلیفہ متقی باللہ کے زمانہ مین ابو العلاء سعد بن ثابت عیسائی نائب السلطنت کے عہدہ پر ممتاز تھا۔ یہ اعتدال پسندی آسانیان سلطنت فاطمیہ مین بھی [illegible] وہان بڑی عزت تھی کبھی وزارت [illegible] وزارت [illegible]

[illegible]

سلطنت فاطمیہ مین جو لوگ صاحب [illegible] ابراہیم عیسائی [illegible] ان کا کاتب تھا [illegible] زمانہ مین شہر [illegible] اس کا لقب [illegible] اس کے زمانہ مین اتنی بڑھی کہ قریب تھا۔ سلطنت انہین کی ہوجائے۔ اہل کتاب یعنی ذمی [illegible] خلیفہ الحاکم [illegible] کے زمانہ مین صاحب دولت تھے۔ فوج کے منشی اکثر اوقات یہودی ہوتے تھے۔

خلفا و امرا جس کثرت سے ذمی طبیبون دانشمندون ترجمانون اور کاتبون کو ملازم رکھتے تھے اس کی نظیر مشہور حنین عیسائی ہے کہ انہون نے علوم کو یونانی و فارسی و سریانی وغیرہ سے عربی مین نقل کرکے تمام اسلام کی بڑی خدمت کی۔ ... شروع مین خلفائے عباسیہ پادریون کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور انہین ساتھ بٹھاتے تھے خلیفہ ہادی اکثر پادری تیموتاوس کو ایوان خلافت مین بلا کر مذہبی گفتگو اور بحث و مناظرہ کیا کرتا تھا اور مشکل سوالات پوچھا کرتا تھا ہادی کے ساتھ پادری مذکور کے [illegible] ہوئے۔ جو پادری مذکور نے ایک کتاب مین جس کو اسی موضوع مین لکھا تھا درج کئے ہین۔ خلیفہ ہارون الرشید کا بھی یہی طرز عمل تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نیا عجیب و غریب رسالہ دار الامان سے

[illegible] رسالہ [illegible] میرزا بشیر الدین [illegible] تشحیذ الاذہان [illegible] رسالہ [illegible] مضامین [illegible]

(۱) اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] طرز [illegible] غیرہ وغیرہ [illegible] رسالہ قیمت [illegible]

دفتر [illegible] رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان آویں

پھر افسوس ہوتا ہے

اگر [illegible] گذر گیا کیونکہ ایک ماہ کے اندر ہی اندر قریب [illegible] ہو چکی ہے [illegible] اور اختیار الاسلام [illegible] اور [illegible] کے لئے اکثر [illegible] ہوتی ہے [illegible] تھوڑے عرصہ میں لوگ [illegible] نہیں بلکہ علمی کتاب [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قادیان

بڑا ہی اچھا اشتہار

[illegible] الشاء اللہ [illegible] مفید ہوں گی [illegible]

(۱) [illegible] اور معدہ کو تقویت دے کر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دے کر [illegible] کام کا [illegible] کے لئے [illegible]

(۲) [illegible] خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے۔ نہایت [illegible]

(۳) [illegible] وضعف [illegible] کی غلط کاریوں [illegible] کے لئے مفید ہے۔ چالیس خوراک [illegible] بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اطلاع [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
علم کا علم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک [illegible] لیکن عمر [illegible]

[illegible]

مصری اخباروں و رسالوں کا انتخاب

کتب خانہ اسکندریہ

معزز رسالہ المقتبس [illegible] دوست محمد کرد علی [illegible] اپنے ادبی و علمی مضامین کے لئے [illegible] رسالوں میں مشہور ہیں اشاعت کیا ہے ایک فرنسیسی رسالہ سے یہ مضمون نقل ہوا ہے کہ موسیو [illegible] نے دشمنان کتب کے شمار میں منجملہ ان لوگوں کے جنہوں نے کتابیں جلادیں حضرت عمر کا نام بھی لکھا ہے۔ کہ انہوں نے اسکندریہ فتح ہونے پر اپنے عامل کو لکھا کہ کتب خانہ اسکندریہ جلا دیا جائے۔ فرنچ میگزین [illegible]

[illegible] کتب خانہ اسکندریہ [illegible] سے منسوب کیا جاتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] [illegible] کی [illegible]

[illegible] بھی کی گئیں [illegible] اور اس کی [illegible]

[illegible]

رسالہ [illegible] اندازہ کیا گیا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

سلطان [illegible] کا قتل عام

[illegible] کے قتل عام کی خبر پہونچی [illegible] گورنمنٹ [illegible] مسلمانوں کے قتل [illegible] سلطان نے ترکی سفیر روس کو ضروری ہدایتیں کیں کہ [illegible] گورنمنٹ [illegible] کی طرف [illegible] کرے جو مسلمان [illegible] کی حالت [illegible] قائم ہے۔

دعا مدد

بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل سکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تار کی خبرین

۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک

قہری نشان ۔ ۱۶ فروری کے تار خبر سے معلوم ہوا ۔ کہ امریکہ کے ممالک کولمبیا اور ایکوے ڈور مین سخت زلزلہ برابر ایک ہفتہ تک آتا رہا ۔ بہت سے شہر تباہ ہوگئے اور سینکڑون جانین تلف ہوگئین ۔ اللہ تعالیٰ کے قہری عذاب برابر ہر طرح نازل ہو رہے ہین ۔ اس کے بعد بذریعہ تار خبر معلوم ہوا ۔ کہ مقام مارسلی نیک مین بھی نہایت سخت زلزلہ آیا ہے یہ زلازل کا سلسلہ ایسا شروع ہوا ہے ۔ کہ عیسائیون کی انجیل کو پیشگوئی کی طرف متوجہ کرتا ہے ۔

سیستان واقع ایران مین طاعون پھیلی ہوئی ہے

۱۵ فروری ۱۹۰۶ء کو بمقام جمیکا اور سنٹ ونسنٹ سخت زلزلہ آیا

بمقام پانی پت طاعون پھوٹ نکلا ۔ ۱۲ فروری تک ۱۹ آدمی مرچکے ہین ۔

خوفناک چوری ۔ رنگون مین ایک صاحب بہادر کے تین لاکھ کے جواہرات کی چوری ہوئی ۔

ممالک اسلامی ۔ امیر کابل کے افسران زیر عتاب ہین ۔ بعض کے قتل کی بھی افواہ ہے ۔ مصر اور عرب کی سرحد پر کچھہ تنازعہ مابین مصری اور ترکی حکام ہوگیا ہے ۔ انگریزون نے جہاز اور فوجی افسر روانہ کر دیا ہے ۔ اور سلطان روم کو قسطنطیہ مین اطلاع کی ہے ۔ سلطان نے فرمایا ۔ مجھے خبر نہیں کہ ترکی افسر نے کیون ایسا کیا ۔ معاملہ رفع دفع ہونے کی امید ہے

باران رحمت ۔ رہتک کے کل اضلاع مین کم و بیش بارش ہو رہی ہے ۔

عیسائیت کو زوال ۔ فرانس نے جو مذہب کو امور سلطنت سے جدا کر دیا ہے ۔ اس پر پوپ نے بڑی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے ایک سرکلر جاری کیا ہے ۔ مگر کوئی فوجی کارروائی کرنی مناسب نہین سمجھی ۔ اور سمجھتے کیون کہ جب کہ اس زمانہ مین کوئی ایسی بے وقوف سلطنت موجود نہین ہے کہ مذہب عیسوی کی خاطر تلوار اٹھائے ۔

برٹش پارلیمنٹ کے جھگڑے ۔ بلفور صاحب یونینیٹ پارٹی کے افسر ہوگئے ۔ لے بر پارٹی یعنی گروہ مزدوران بہت زور پکڑ رہا ہے ۔

نئی پارلیمنٹ کا افتتاح ۱۹ فروری کو ہوا ۔

جوج روس ۔ روس مین بے امنی کا سلسلہ ہنوز چلا جاتا ہے ۔ اب پولینڈ مین کشت و خون ہو رہا ہے ۔ سینکڑون جانین تلف ہو رہی ہین ۔ بازار بند ہین ۔ مزدوری پیشہ لوگ بیکار پھرتے ہین ۔ سرکاری لوگون کو مارتے ہین ۔ امراء کو لوٹتے ہین ۔

یورپ کی خانہ جنگی ۔ مراکو کانفرنس کا معاملہ کچھہ پیچیدہ ہی نظر آتا ہے ۔ کبھی امید صلح ہو جاتی ہے ۔ پھر کوئی پھیکی پڑ جاتی ہے ۔ جرمن والے بہرحال مراکش مین اپنی ٹانگ اڑانا چاہتے ہین ۔ فرانس والے اس کو برا مانتے ہین دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے ۔ یورپ والون نے اسلامی سلطنتون کو تو کیا لینا چاہا ہے ۔ مگر یہ نوالے آسانی کے ساتھہ حلق سے نہ اترین گے ۔

مشنریون کے بکھیرے ہوئے کانٹے ۔ یہ عیسائی مشنری بھی اس زمانہ کے جنگون کا پیش خیمہ ہین چین مین بمقام نان کنگ دیسیون نے ان پر پھر حملہ کیا ۔ مگر جانین بچ نکلین ۔

باغی نٹال ۔ نٹال مین باغیون کو سخت سزائین دی جا رہی ہین ۔ ان کے گاؤن جلائے جاتے ہین ۔ اور فصلین تباہ کی ہین ۔

غریب خریدار کیلئے عمدہ موقع

منشی قاسم علی صاحب مدرس مدرسہ چک نمبر ۱۲ بلول پور نے عما سالانہ قیمت پر کسی غریب بھائی کے لئے اخبار بدر جاری کرانے کی درخواست کی ہے ان کی درخواست کو منظور کیا گیا ہے ۔ لہذا کوئی غریب احمدی بھائی جو اس رعایت کا مستحق ہو ۔ کارخانہ بدر مین درخواست کرے ۔ قیمت پیشگی آنی چاہئے

محمد افضل ایڈیٹر احمدی محرر بدر قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہین

نور الدین رد ترک اسلام	۴۰/
الوار اللہ	۸/
عدم نجات مذہب پولیسی	۱/
مباحثہ ۔ مابین شیخ اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور و پادری احمد مسیح صاحب واعظ ۔ پی ۔ بی ۔ مشن کیمبرج دہلی	۱/

فہرست بیعت کنندگان

افسوس ہے کہ اخبار بدر کے مالی مشکلات کے ساتھہ یہان اور بے قاعدگیان عمل مین آئین وہان فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا ۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس پر حاوی ہونا مشکل ہے بھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام یہانے خود کرنے پڑتے ہین اور بھی مشکل ہے ۔ کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہین بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہین ۔ عورتین زنانہ مکان مین بیعت کرتی ہین ۔ یا صرف اپنے مردون کے معرفت کوئی سفر مین کرتے ہین ۔ بعضون نے چلتی ریل مین بیعت کی ۔ پھر قادیان مین بھی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہین جو آیا اور جیسا موقع ہوا کبھی صبح اور کبھی شام کبھی دوپہر کبھی رات ۔ جس وقت ہو سکا ۔ اس نے بیعت کر لی اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتھہ تحریر کرنا واسطے مشکل ہے ۔ تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے ۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچھہ نہ کچھہ اظہار ہوتا رہتا ہے ۔ سارا نہین تو تھوڑا ہی سہی کے مقولہ پر عمل کر کے انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ کچھہ نہ کچھہ اس سلسلہ مین درج ہوتا رہے ۔ سردست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہون ۔

مرزا مبارک بیگ صاحب ساکن کلانور
مرزا امیر محمد صاحب ساکن پٹی
سید الطاف حسین صاحب ولد ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہور
بابو فخر الاسلام صاحب حال ساکن کوہاٹ
نعمت خان ساکن ضلع گورداسپور
عبد اللہ ولد خزانہ ساکن سٹروعہ ضلع ہوشیار پور
نظام الدین صاحب ولد حسن ساکن اچیان ہانگشان ضلع گوجرانوالہ
جوایا ولد حاکم ساکن " " "
کرم ولد سجاول " " " "
شاہ محمد ولد نبی بخش صاحب " " " "
بختاور و سوداگر " " " "
سردار ولد حسن " " "
اسماعیل ولد عبد اللہ ساکن لوہر ڈاکخانہ نتال تحصیل پسرور

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے۔ جب انسان کی غذا ہی ہضم نہ ہوئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے [illegible] سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض [illegible] امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ یہی مرض [illegible] دیگر امراض کا باعث ہو کر آخر کار لاعلاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا بہنا بند۔ [illegible] دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت [illegible] سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے نہیں پاتا [illegible] سے ہمیشہ کے لئے بچاتا ہے۔ [illegible]

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ [illegible] درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ [illegible] کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ کا جلنا۔ [illegible] کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ [illegible] جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے اکسیر ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش ذائقہ خوشبودار۔ [illegible] رنگ کو نکھارتا ہے۔ [illegible] عجیب اس میں پایا گیا ہے کہ اگر قبض ہو تو [illegible] اور اگر دست آتے ہوں تو ان کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے [illegible] استعمال سے غذا دوگنی ہو جاتی ہے۔ [illegible] گرسنہ میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس [illegible] قیمت بکس بس میں تین شیشی [illegible]

[illegible] (للعبد)

الشتہر
حکیم منشی محمد عبد العزیز مالک دواخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت
لاہور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جس میں تمام خلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ اور شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے قیمت بلا جلد سے مجلد ہے۔

(۲) باقی التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن جلد کی کتاب میں تمام ترجمہ و مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی نسبت بہت نوٹ و نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی طبع ثالث کیونکہ یہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ہے۔

(۴) تذکرۃ القرآن بابت ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible]

(۵) تفسیر سورۃ فاتحہ و پارہ الم قیمت [illegible] (۶) تفسیر پارہ عم قیمت [illegible]

(۷) مفتاح القرآن صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت [illegible] (۸) مفتاح العرب اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت [illegible]

(۹) جامع العلوم یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری [illegible] کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ (۳) علم منافع الاعضاء (۴) علم [illegible] (۵) علم تشخیص الامراض (۶) علم طب (۷) علم امراض النسوان (۸) علم [illegible] (۹) جنرل سرجری یعنی جراحی [illegible] (۱۰) آئی سرجری یعنی جراحی چشم [illegible] [illegible] علم [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

(۱۰) میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible]

(۱۱) مفید عام۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے جس میں ہر مرض کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) تشخیص الامراض اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible]

(۱۳) رسالہ اعضائے مخصوصہ۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت [illegible] (۱۴) مفید النساء والصبیان۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آتے ہیں۔ یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible]

(۱۵) الذکر الحکیم نمبر ۱۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی دفعہ سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض دارھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوٰی کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ حمیدیہ مقام [illegible] دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان کا سب سے زیادہ [illegible] روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قیمت سالانہ صرف ساڑھے چار روپیہ پیشگی لینے پر جاری ہوتا ہے۔
درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے یہ اخبار نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھئیے

مینجر روزانہ اخبار عام

مطبع پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

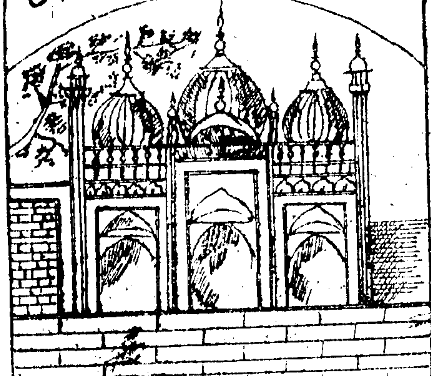

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | آن مسیح وآخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۹

۲۴ محرم سنہ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جمعۃ المبارک

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۹

چہ گویم باتو از آلی چہاد قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا میں شفا بینی بغرض دار الامان بینی۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عسہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ے

معاونین درجہ دوم جن کو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۱۲ار عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائین گے۔ ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیوالے اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام وپیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد وباجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی وایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما ازو یابیم ہر نور وکمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان ودل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است وخسران وتباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر ویسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ وقال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ تین دفعہ کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲و۳ خدا کی تازہ وحی ۔ زلزلہ شدیدہ ۔ اخبار وطن اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز
صفحہ ۴ ۔ نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی دربارہ مسیح موعود ؑ ۔ تیغ اسلام ۔
صفحہ ۵ ۔ درس قرآن شریف ۔
صفحہ ۶ ۔ اب اندھے بھی دیکھنے لگینگے قہر سے نکل بھاگا ۔
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ مخالفت انبیاء کا راز ۔
صفحہ ۱۰ ۔ مراسلات ۔ نماز جنازہ ۔
صفحہ ۱۱ ۔ تار کی خبریں ۔

بدرِ مسیح

مورخہ ۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ ۔ فروری ۱۹۰۶ء الہام "دردناک دکھ اور دردناک واقعہ"

اس کے بعد رویا میں دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ

میری بیوی ایکا ایک مر گئی

یہ سنکر میں اٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کروں کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی ۔

یکم مارچ ۱۹۰۶ء [illegible] زلزلہ آنے کو ہے ۔

فرمایا [illegible] [illegible] زلزلہ کو تباہ [illegible] زلزلہ [illegible]
[illegible]

پھر بہار آئی ۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی

گذشتہ سال کے ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی دفعہ اللہ تعالیٰ کی متواتر وحی سے اس بات کی خبر دی گئی تھی کہ ایک اور شدید زلزلہ آنیوالا ہے ۔ چنانچہ [illegible] رسالہ الوصیت صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں [illegible] [illegible] اخبار بدر [illegible] پیشگوئی علیحدہ اشتہارات [illegible] شائع ہو چکی [illegible] [illegible] بالخصوص اخبار [illegible] [illegible]

بہت ہنسی اڑائی ۔ اور جاپانی پروفیسر اوموری کی بات پر یقین کیا ۔ کہ اب کوئی زلزلہ نہ آئیگا ۔ اور حضرت کی پیشگوئیوں پر ناجائز حملے کئے ۔ لیکن خدا کے مسیح نے اپنے خدا کی بات پر یقین کر کے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے بار بار اس خبر کو شائع کیا ۔ چنانچہ آخری اشاعت رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کی عبارت کو ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے :۔

" اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہو گا مجھے خبر دی اور فرمایا ۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی ۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں صفحہ ۴ ۔

پھر صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں آیا تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئیگا ۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے ۔ اس لئے اسی مہینہ سے یعنی اسی جنوری کے آخیر سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے آخیر تک وہ دن رہیں گے "

یہ الفاظ الہام الٰہی کے ہیں جو خلقت کو بدیوں کے چھوڑنے اور نیکی کو اختیار کرنے کیواسطے توجہ کرنے کے لئے بار بار لکھے گئے ۔ مگر افسوس ہے کہ پہلے انبیاء کے زمانہ کی طرح کسی نے توجہ نہ کی بجز سعید لوگوں کے سو یہ کلام الٰہی ۲۷ اور ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی درمیانی شب کو ایک بجکر بیس منٹ پر پورا ہوا ۔ اور ایک زلزلہ آیا جو پہلے ۴ ۔ اپریل سے زیادہ تیز تھا اور سب لوگ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یقین کیا کہ خدا کی بات کا پورا ہونیکا یہی وقت ہے ۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایسی پیشگوئی زلزلہ کے ساتھ جو رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۴ میں موجود ہے ایک اور پیشگوئی خدا تعالیٰ نے فرمائی جو اسی صفحہ ۱۴ ۔ رسالہ مذکورہ میں درج ہے جو اسی واقعہ زلزلہ کی نسبت خبر دیتی ہے ۔ اور وہ یہ ہے :۔

قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک (دیکھو صفحہ ۱۴ رسالہ الوصیت)

یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک بات ایسی آسمان سے نازل ہو گی جو تجھے خوش کر دیگی سو الحمد للہ والمنۃ کہ وہ بات یہی زلزلہ تھا جو ۲۸ فروری ۶ء کو یعنی اس رات کو جو بدھ سے پہلے آتی ہے بعد آدھی رات کے ڈیڑھ بجے کے قریب آگیا جس نے ہمیں خوش کر دیا اور نادان مکذبوں کو روسیاہ کر دیا فالحمد للہ ثم الحمد للہ ۔ اسی جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس زلزلہ والی پیشگوئی کے بعد نہ صرف اس جگہ ہی زلزلہ آیا ہے بلکہ امریکہ کے مختلف مقامات میں بھی ایسے ہی کئی تمام ہی نہایت تباہ کن زلزلے آ چکے ہیں اور یہ تمام زلزلے اس پیشگوئی کے مطابق واقع ہوئے ہیں جو آخری اشتہار الوصیت میں شائع ہوئی تھی چنانچہ اشتہار الوصیت مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کے یہ الفاظ ہیں

" وہ حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ۔ ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو " اس پیشگوئی کے مطابق علاوہ پنجاب کے امریکہ ۔ کولمبیا ۔ فانی نیک ۔ سینٹ پیری ۔ سینٹ ون سینٹ صوم صوم اور دیگر مختلف مقامات میں زلزلہ آیا ۔ چونکہ آج اخبار کی آخری کاپی کے چھپنے کا دن ہے اس واسطے زیادہ تفصیل اگلے اخبار میں درج ہو گی ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

انشاء اللہ

اخبار وطن اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے اپنے خریداروں میں تحریک کی ہے ۔ کہ اشاعت اسلام کے واسطے رسالہ ریویو آف ریلیجنز سے بہتر کوئی میگزین نہیں ۔ اور مولوی محمد علی صاحب سے یہ خط و کتابت کی ہے ۔ کہ اگر آپ رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کا ذکر نہ کریں ۔ تو میں بہت سے خریدار پیدا کر دوں ۔ اس پر ایڈیٹر صاحب وطن کو ملانوں نے مرزائی کہنا شروع کر دیا ہے ۔ اور ادھر ہمارے بعض دوستوں کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے اس کے متعلق حضرت مولوی محمد علی ایم ۔ اے کی آخری چٹھی جو صاحب وطن کے نام ہے ۔ اور میرے پاس چھپنے کیواسطے آئی ہے ۔ تمام غلط فہمیوں کو دور کرنے کے واسطے کافی ہے

مکرمی مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
تازہ تحریک جو اخبار وطن کے ذریعے ہوئی ہے ۔ اس کے متعلق ہمارے بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ ہمارا جو کچھ اس مصالحت سے منشاء ہے ۔ وہ یہ نہیں کہ ہم اپنے عقیدوں کو چھوڑ دیں ۔ بلکہ یہ ہے ۔ کہ حضرت اقدس کے دعاوی کے دلائل کو ہم الگ ضمیمہ میں بیان کریں گے ۔ باقی رہا اسلام ۔ سو ہم وہی اسلام پیش کریں گے ۔ اور وہی پیش کر سکتے ہیں ۔ جو ہمیں ہمارے پیارے امام نے سکھایا ہے ۔ ہم مردہ اسلام کے قائل نہیں ۔ اور نہ ہیں ۔ اس کو پیش کریں گے ۔ احباب کی مفصل اطلاع کے لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ اس چٹھی کو جو اخبار وطن کو بھیجی گئی ہے ۔ نقل اپنے اخبار میں چھاپ دیں ۔ تاکہ احباب کو اس تجویز کا اصل منشاء معلوم ہو جائے

وھو ھذا

مکرمی ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپکا کارڈ پہنچا ۔ آپ کو معلوم ہے ۔ کہ اس حصہ پنجاب میں جو علماء کے زیر اثر ہے اس سلسلہ کی کسقدر مخالفت ہے ۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہیں ۔ اور شب و روز یہی کوشش ہے ۔ کہ اس سلسلہ کو بدنام کیا جاوے ۔ اگر سلسلہ کی صورت بدلنے میں صرف آپ سے ہی تعلق ہو ۔ تو اور صورت ہے ۔ مگر یہاں بدظنی انتہا تک پہنچی ہوئی ہے [illegible] ان بدگمانیوں کے تدارک کے لئے پہلے معاملہ کو صاف کر لینا اور کھولکر دینا زیادہ مفید ہے ۔ سو اول امر تو یہی ہے جس کو میں گذشتہ خط میں بھی لکھ چکا ہوں ۔ کہ جس صورت میں ضمیمہ یا الگ رسالہ نکالنے کے لئے کثیر اخراجات درپیش ہیں ۔ تو اس کام کو اتنی جلدی کیونکر شروع کیا جا سکتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ ضمیمہ ابھی نکالا جاوے ۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے ۔ کہ ایک قوم جو پانچ سال سے رسالہ کے ابتدائی

اخراجات کی متحمل ہوئی۔ اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں کا نقصان برداشت کرکے اس رسالہ کو جاری کیا ہے۔ نہیں آج اس کل قوم کو الگ کرکے اس رسالہ کو اس مشن سے قطعاً بے تعلق کر دیا جاوے اور ان کو ان کا معاوضہ بھی کچھ نہ دیا جاوے۔ اگر آپ کو صرف اس تجویز کی خاطر کہ آپ نے ریویو آف ریلیجنز کو جو احمدی مشن کا آرگن تھا اس مشن سے الگ کرنا چاہا - مرزائی کہا جاتا ہے تو آپ میری پوزیشن پر بھی غور فرماویں کہ جس مشن کے آرگن کو اس مشن سے الگ کیا جاوے گا۔ اس کے خیالات اس الگ کرنے والے کے متعلق کیا ہوں گے۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ میرے اکثر احباب نے بہت زیادہ حسن ظنی سے کام لیا ہے۔ مگر کثرت سے ایسے خطوط میرے پاس آئے ہیں۔ کہ لوگ حیرانی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ تجویز کیوں کی گئی ہے۔ ابتدائی تجویز میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ یہ صدمہ جو سلسلہ احمدیہ کو ریویو آف ریلیجنز کے الگ کر لینے سے پہنچے گا۔ اس کا ایک چھوٹا سا معاوضہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سلسلہ کے متعلق ہم ایک الگ رسالہ جاری کر دیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اس کا کچھ بھی معاوضہ نہیں۔ اخباروں کے قائم کرنے اور چلانے میں جو دقتیں پیش آتی ہیں ان کا اندازہ آپ تو کر سکتے ہیں۔ پھر آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ تجویز جو منظور کی گئی تھی۔ اس میں اس سلسلہ کو کس قدر بڑی قربانی کرنی پڑی تھی۔ پس اگر یہ چھوٹی سی بات جو پیش کی گئی تھی۔ کہ چونکہ نئے رسالہ کا اجرا کثیر اخراجات کو چاہتا ہے۔ اس لئے جب تک ایک ہزار رسالہ کی امداد کا وعدہ نہ ہو اس وقت تک نئی ترتیب کو شروع نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر بھی بدظنی پیدا ہو سکتی ہے تو میں نہیں جانتا کہ یہ کام کیونکر چلیگا۔ جن لوگوں کے دلوں میں ہماری طرف سے ایسی بدظنی ہے۔ ان کے ساتھ معاملہ کرنا بہت مشکل ہے۔ میں احمدی قوم پر یہ ظلم ہرگز روا نہیں رکھ سکتا کہ ایک تو ان کا رسالہ ان کے سلسلہ سے الگ کیا جاوے اور دوسرے ان کو اس کا معاوضہ بھی کوئی نہ دیا جاوے اور نہ ہی احمدی قوم اس تجویز کے ساتھ ایک لمحہ کے لئے بھی اتفاق کر سکتی ہے۔ پس آپ پسند کریں۔ تو اس امر کا اعلان کر دیں اور اس تحریک کو چھاپ کر شائع کر دیں کہ جب تک ایک ہزار رسالہ کی اعانت کا وعدہ نہ ہوگا۔ جس میں سے پانسو کی قیمت پیشگی وصول ہو جاوے اس وقت تک نئی تجویز عمل میں نہیں آ سکتی۔ افسوس ہے کہ آپ ایک ہی پہلو پر زور دیتے ہیں۔ کہ احمدی قوم کل نقصان برداشت کرے اور دوسرے پہلو پر غور نہیں فرماتے۔

امر دوم - جو آپ نے اس خط میں سوال اٹھایا ہے یہ ہے کہ جس صورت میں میری اس چھوٹی سی استدعا کو بدظنی پر محمول کیا گیا ہے تو آئندہ خدا جانے اس کام میں کیسی کیسی بدظنیاں پیدا ہوں گی اور کیسی کیسی مشکلات پیش آئیں گی۔ اس لئے قبل اس کے جو میں کسی دوسرے کا ایک پیسہ بھی اعانت میں لوں کھول کر بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ بعد میں کوئی دقت اور جھگڑا نہ ہو کہ ہماری طرف سے صرف یہ وعدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے دعوی کے دلائل کو اس رسالہ میں پیش نہ کریں گے اور ان کو ضمیمہ میں پیش کریں گے لیکن یہ بات کہ چھوڑ دیں جو کچھ اس رسالہ میں لکھوں گا۔ اس میں اپنے عقاید کا پابند ہونگا اور یہ منافقانہ کارروائی مجھ سے ہرگز نہ ہو سکیگی کہ اپنے عقاید کو چھپاؤں۔ مثلاً میرا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور یہی ایک خصوصیت ہے جو اس کو تمام دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے اور کہ اللہ تعالیٰ جس طرح سے قدیم زمانہ میں اپنی برگزیدہ بندوں کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے شرف کرتا تھا اسی طرح اب بھی کرتا ہے۔ میں چونکہ علی البصیرت اس عقیدہ پر قائم ہوں۔ اس لئے یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ اسلام کے فضائل اور اس کی خصوصیات کو بیان کرتے وقت میں اس بات کو چھپا لوں اور اس کا ذکر نہ کروں۔ ایسا کرنا میرے نزدیک وہی نفاق ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ ایسا ہی میں اس عقیدہ پر قائم ہوں اور علی البصیرت قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور کسی نبی کو کسی قسم کی فضیلت آپ پر نہیں دی گئی۔ اور آپ کے معجزات بھی سب نبیوں سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ ہیں اور کہ ایسے معجزات جو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ مثلاً مردوں کا زندہ کرنا یہ واقعی اور حقیقی معنوں میں صحیح نہیں ہیں اور نص صریح فیمسک التی قضی علیها الموت کے خلاف ہیں ہاں اس رنگ میں وہ صحیح ہیں کہ آپ روحانی مردوں کو زندہ کرتے تھے یا یہ کہ ایک مریض جس کی حالت بالکل موتی کی طرح ہو گئی ہو۔ وہ آپ کی دعا سے اچھا ہو گیا ہو اور ایسا ہی میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقیدہ پر قائم ہوں کہ کسی بشر کو خدا تعالیٰ اپنی صفات میں شریک نہیں کرتا پس یہ صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی پرندوں کے خالق تھے۔ جیسا کہ عام مسلمانوں کا اعتقاد ہے یا یہ کہ ایک ایسا دجال آئیگا جو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مالک بن بیٹھیگا اور مردوں کو زندہ کریگا اور جہاں چاہیگا بارش برسائیگا ایسے اعتقاد میرے نزدیک مشرکانہ ہیں اور انکی بیخ کنی ہر ایک مسلمان کا فرض ہے نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ یہ امت محمدیہ خیر الامم ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اس امت کے ساتھ سچا وعدہ ہے کہ آنحضرت کے خلفا اسی امت سے ہونگے باہر سے کوئی نہیں آئیگا۔ اور نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا ایسا نہیں آ سکتا کہ اس کو بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ملی ہو اور خدا تعالیٰ کا وہ انعام جس کا دروازہ اس امت کیلئے کھلا رکھا ہے یعنی مکالمہ مخاطبہ کا انعام وہ بدوں وساطت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اب دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہو سکتے اور نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ بزور شمشیر دین پھیلانے کے نہ تھے۔ اور نہ ہی آپ کے کسی سچے جانشین کے جنگ اس غرض کے لئے تھے کہ جو لوگ اسلام کو قبول نہ کریں ان کو تہ تیغ کیا جاوے اور نہ کوئی ایسا شخص آپ کے بعد آنیوالا ہے۔ جو بزور شمشیر دین کو پھیلائے۔ اور جسقدر حدیثوں سے یہ معلوم ہو وہ وضعی ہیں۔ خدا کا دین اس کے نشانوں اور دلائل اور براہین سے ہی پھیلیگا۔ اور میں اس عقیدہ پر بھی قائم ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں جیسا کہ دوسرے تمام انبیاء جو ان سے پہلے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بعد فوت ہو گئے ہیں اور جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر زور نہ دیا جاوے۔ اس وقت تک عیسائی مذہب کی ترقی نہیں رک سکتی۔ حضرت عیسیٰ کی زندگی عیسائی مذہب کا شہتیر ہے۔ میرے نزدیک حضرت عیسیٰ کو زندہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا عیسائی مذہب کی تائید کرنا ہے اور اسلام کی عظمت کبھی قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ غلط عقائد کے خلاف پورے زور سے جہاد نہ کیا جاوے۔

میں نے یہ باتیں اس لئے نہیں لکھیں کہ ان سب کا ذکر ہمارے رسالہ میں آ جائیگا بلکہ اس لئے کہ کسی موقعہ پر بحث کرتے ہوئے اگر ان سوالوں میں سے کوئی سوال میرے سامنے آئیگا۔ تو اسے میں اپنے عقیدہ کے مطابق لکھوں گا اور کھول کر لکھوں گا جس چیز کو الگ کرنا ممکن ہے وہ صرف حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے اور اس دعویٰ کے دلائل اور پیشگوئیاں اور نشانات وغیرہ اور اگر آپ غور کریں گے تو آپ آسانی سے سمجھ لیں گے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ رسالہ کوئی ایسی صورت بن سکے جس میں ان باتوں کا ذکر ہی نہ آئے خواہ انکو درمیان میں لانا میرا مطلب نہیں ہے مثلاً جہاد انکی ضرورت نہ تھی۔ جیسے پردہ۔ تعداد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی سود وغیرہ کے مضامین میں جو لکھے جاتے ہیں انمیں کہیں ان باتوں کا ذکر نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ کوئی شخص مانع نہ تھا۔ مگر ان چند فروعی مسائل پر اسلام محدود نہیں ہزاروں بحثیں ایسی پڑینگی جنمیں ان باتوں کا ذکر آئیگا پس بجائے اس کے کہ بعد میں کوئی عہد شکنی کا الزام مجھ پر لگایا جاوے میں پسند کرتا ہوں کہ یہ بات پہلے سے ہی پیش کر دی جاوے۔ اس کے بعد آپ کے ناظرین میں سے یا دیگر مسلمانوں میں سے جو لوگ مدد دینا چاہتے ہیں اور جب ان کی تعداد حد معین تک پہنچ جاوے۔ تو نئی ترتیب کو شروع کر دیا جاوے۔ میں نے اوپر جو کچھ بیان کیا ہے وہ صرف مثال کے طور پر میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس تحریر کو چھاپ کر اپنے ناظرین کی رائیں اس کے متعلق معلوم کریں گے اس وقت جلدی کرنا مناسب نہیں بلکہ جسقدر دیر سے اور پورا بحث ہو چکنے کے بعد یہ تجویز عمل میں آئیگی اسیقدر دیرپا ہوگی۔ عجلت میں پیچھے نقصان بہت ہوتا ہے والسلام۔ مہربانی کرکے اس جمعہ کے پرچہ میں اسے درج فرما دیں

خاکسار محمد علی۔ از قادیان

نوٹ - میں تو اس بات سے بھی حیران ہوں کہ ان باتوں کو الگ کر کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے کونسا اسلام غیر قوموں کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے ایک ہی امتیازی نشان مذہب اسلام کا ہے اسمیں خدا تعالیٰ کی برکات کا دروازہ ابد تک کھلا ہے ورنہ خالی قصے کسی مذہب کی سچائی ثابت نہیں کر سکتے اس اصول کو چھوڑ کر نہ توحید ہی ثابت ہوتی ہے نہ رسالت۔ اسلام کی توحید کو پھر کیا فضیلت ہے یہودی بھی خدا کو واحد لاشریک مانتے ہیں۔ [illegible] رسالت کا ثبوت اس لئے نہیں رہتا کہ رسالت کی غرض تو یہ تھی کہ رسالت کے چراغ سے دوسرے لوگ اپنے چراغوں کو روشن کریں اگر [illegible] کوئی حصہ اس کی امت کو نہیں پہنچا تو اسکی تعلیم کا فائدہ [illegible] ثابت ہوگی یہی ایک امتیازی نشان اسلام کا ہے اور اس کو چھوڑ کر اسلام کو [illegible]

نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی دربارہ مسیح موعودؑ

برادرم محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کا ایک نسخہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ نسخہ اس نسخہ سے مختلف ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں شائع فرمایا تھا۔ اس نسخہ میں جسقدر تفصیل نام بنام لکھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح اور اصلی نہیں کیونکہ پیشگوئیوں کا عموماً یہ رنگ نہیں ہوتا۔ لیکن کم از کم یہ نسخہ سنہ ۱۲۷۰ ہجری سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی سے پہلے کی لکھی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس سے اور نہیں تو یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح اور مہدی کا عام انتظار جمہور اسلام میں تیرہویں صدی کے آخر اور چودہویں صدی کے ابتدا میں تھا۔ نظم درج ذیل کی جاتی ہے۔

راست گویم بادشاہے در جہان پیدا شود
بعد ازاں مرزا محمد وارثش گردد پدید
چون کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا
بعد ازاں گردد عمر شاہنشہ مالک رقاب
شاہ شاہ در بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
از سکندر چوں رسد نوبت بابراہیم شاہ
باز نوبت ابرہایوں چو رسد از لایزال (لودی)
حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
میرود در ملک ایران پیش اولاد رسول
شاہ شاہاں مہربانیہا کند بر حال او
تا زمان آنکہ او لشکر بیارد سوئے ہند
پس ہمایوں میرسد در ہند و قابض میشود
بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ
چون کند عزم سفر زیں جا سوئے دار البقا
بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند
بر ختہا گردد بعالم ملک او گردد خراب
در تحیر خلق افتند چون جہاں گردد چنین
راستی گمشود کبر و دغل گردد فزوں
ہمچناں دو عشر پایہ بادشاہی او کند
لو بہرا او بر کند از حکم خود اندر جہاں
اندریں آید قضا از آسمان گردد پدید
خلق را فی الجملہ اندر دور رو گردد سکون
ایں چنیں تا چند سال او پادشاہی را کند
از طفیل مقدمش در دور گردد اعتدال
ہمچنیں دہ عشر یک سال او بود آخر فنا
نادر آید ہم ز ایران او ستاند ملک ہند
چون کند عزم سفر سوئے بقا ایں بادشاہ
بعد ازاں شاہ قوی زور است گیتی را پناہ
قوم سکھاں جبر و ستمہا کند بر مسلمین

نام تیمورے بود صاحبقران پیدا شود
والئے صاحب قران اندر زماں پیدا شود
بعد ازاں اخوان شاہ انس و جان پیدا شود
گردد آں ہم مقیش ہم ورآں پیدا شود
پس بدہلی والے ہندوستان پیدا شود
ایں یقیں داں فتنہ در ملک آں پیدا شود
ہم وراں افغان یکے از آسمان پیدا شود
آں کہ نامش شیر شاہ باشد ہماں پیدا شود
تا کہ قدر و منزلت زاں قدرداں پیدا شود
تا وقار و عزتش چوں خسرواں پیدا شود
شیر شاہ فانی شود یورش براں پیدا شود
بعد ازاں اکبر شہ کشور ستاں پیدا شود
وارث او در جہاں شاہجہاں پیدا شود
ثانی صاحب قراں شاہ جہاں پیدا شود
تا کہ یورش خورد پیش آں کلاں پیدا شود
از عجائبہا چہ گرداب جہاں پیدا شود
ہمترے از آسمان آتش فشاں پیدا شود
دوست دشمن میشود شاک اندراں پیدا شود
تا ز فرزنداں کوچک بعد ازاں پیدا شود
والئے از خلق عالم سرفشاں پیدا شود
وانکہ نام او معظم بے گماں پیدا شود
مرہے بر نحسائے مرداں پیدا شود
عاقبت از کوتکے ابدالیاں پیدا شود
غم بدر گردد ز عالم خوش جہاں پیدا شود
آں پسر آید دریں شاہ زماں پیدا شود
قتل دہلی پس بزور تیغ آں پیدا شود
رخنہ اندر خاندانش زیں میاں پیدا شود
او بملک ہند آید حکم آں پیدا شود
تا چہل ایں دور بدعت اندراں پیدا شود

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستان تمام — تا صدی حکمش میان ہندیان پیدا شود
از برائے دفع دجالے ہے گویم شنو
عیسیٰ احمد مہدی آخر زماں پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجری تا زمن ایں گفتہ شد
یک ہزار و دو صد و ہفتاد آں پیدا شود

تمام شد قصیدہ حضرت ولی نعمت اللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تیغ اسلام

اے ہمدردان اسلام۔ کب تک خواب خرگوش سے بیدار نہ ہو گے۔ دیکھئے زمانہ گرگٹ سا رنگ بدلا اور کچھوے کی طرح پاؤں نکالے آج اس بت پرست گروہ (ہنود) نے ایک نہ الادب وار آریہ دھرم گھڑا جس اسلام کیلئے آرا اٹھایا اور آنکھیں دکھلانے لگا۔ جس نے جہالت کی پٹی کو کاٹ کر جہان کی آنکھیں کھولدیں۔ ادھر پادری بھی پاؤں پھیلانے لگے۔ اور اپنی اسی منسوخ شدہ کتاب کی تائید میں گاؤں گاؤں شہر شہر اپنے لکچرار کا دام پھیلانے لگے۔ یوں سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً دیہاتیوں کو اسلام سے ورغلا کر آریہ اور عیسائی بنانے لگے۔ یہ ہی نہیں۔ بلکہ ان باطل مذاہب کے اخبارات نے تو اس ظلم پر کمر کسی کہ الامان۔ ہمارے آقا رسول پاک صاحب لولاک سرور کائنات کی شان مبارک میں ایسی ایسی بے ادبیاں اور گستاخیاں لکھنی شروع کیں کہ جن کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ اُف۔ وہ اسلام جس کے سایہ سے کفار عالم کانپتے تھے۔ اور جسکی صدا سے آسمان گونجتے تھے۔ آج اس پر کیسے کیسے بے جا حملے ہو رہے ہیں۔ ہائے افسوس۔ مسلمان اب بھی کروٹ بدلنے کا نام تک نہیں لیتے۔ ورنہ انکی کیا مجال تھی۔ جو اسلام جیسے جلیل القدر مذہب کے آگے آنکھ بھی ملا سکتے۔ آہ اے اسلامی حمیت تو کدھر چلی گئی اور اے اسلامی ستارے تو کہاں ہے۔ آ۔ اور جلدی دیکھ۔ تیرے طالب ابھی بیدار میں بالکل سو ہی نہیں گئے۔

صوبہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ وہیں سے تیس یا کانہ اخبار مسلمانوں پر چھپتے ہیں افسوس مسلمانوں کی طرف سے ایسے اخبار بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں جو ان بے ادبوں کو ادب سکھائیں اور اپنے ناواقف مسلمان بھائیوں کے دلوں سے وہ شکوک بد (جو ان کی وجہ سے ہوں) مٹائیں۔ چونکہ اب گستاخانہ اخبارات کی تعداد برساتی مینڈکوں کی طرح روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ جن کی ٹرٹراہٹ کی صدا ہر مسلمان کے کان تک پہنچکر ان کا دل دکھا رہی ہے۔ علاوہ ازیں اب بھلا ہم کہاں تک صبر کئے جاویں اور یہ کیونکر اپنی آنکھوں سے دیکھے جاویں۔ کہ ہمارے سچے بے عیب پاک دین پر اور ہمارے پیارے معصوم نبیؐ پر جھوٹے الزام لگائے جائیں۔ اور ہم چپ چاپ بیٹھے رہیں۔ آخر ہمیں اس اسلامی حمیت نے غیرت دلائی۔ تو ہم نے ان دشمنان دین کے سر کچلنے کے لئے اخبار تیغ اسلام فی الحال عشرہ وار جاری کر دیا ہے۔ جو ان بیجا حملہ آوروں کے لئے ایک تیغ آبدار کا حکم رکھتا ہے۔ مضامین بہ تفصیل ذیل ہیں۔ (۱) اسلامی حقانیت (۲) انجیل مروجہ کی تردید (۳) ویدوں کے جال دیا نند کے خصایل (۴) تیغ آبدار بر حملہ کفار (۵) مختلف کار آمد نسخے و نظم با اثر (۶) اسلامی خبریں (۷) عام خبریں۔ (۸) غیر ممالک کی خبریں وغیرہ قیمت سالانہ پیشگی للعہ پرچہ نمونہ اسکے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

خوش خبری۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے پیشتر کے خریداروں کو انعام میں ایک ایک گھڑی ۶ سر گھنٹہ چابی کی انعام میں دیگئی ہے۔ چونکہ اب تیغ اسلام کی اشاعت کو ترقی دینا منظور ہے۔ اس لئے یہ خوشخبری پر اور خوش خبری سنائی جاتی ہے۔ کہ معد ضہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء سے پیشتر جو صاحب تیغ اسلام کی خریداری کے لئے پیشگی قیمت روانہ فرمائیں گے۔ ان سے بجائے للعہ روپیہ کے ہے قیمت اخبار لے کر وہی راسکوپ جیسی گھڑی ۶ سر گھنٹہ چابی کی معہ گارنٹی ۲ سال انعام میں دی جاویگی۔ لیکن یہ رعایت یہ رعایت صرف

۱۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء تک کے لئے ہی ہے۔ بعد انعام پر انعام کے لئے خط و کتابت فضول ہے۔ البتہ کم استطاعت طلبا وغیرہ جو یکمشت جیب ادا نہیں کر سکتے۔ ان سے بطور قسط بھی قیمت اخبار لے کر وہی انعامی گھڑی انعام میں دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ پہلی قسط عہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء سے پیشتر روانہ کریں۔

انعامی گھڑی۔ یہ گھڑی عام گھڑیوں میں شامل نہیں ہے بلکہ اس کے پرزے نہایت ہی مضبوط اور پائیدار ہیں۔ جن پر ہمیں پورا بھروسہ ہے۔ اسی لئے ہم اس کے چلنے کی گارنٹی ۲ سال کی لکھکر دیتے ہیں۔ اس کے پیچھے دو ڈھکنے ہیں۔ جو گرد و غبار سے گھڑی کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ڈائل چینی کا ہے۔ کاغذی نہیں چابی اوپر سے پھرائی جاتی ہے۔ اور سوئیاں بھی اوپر سے ہی پن دبا کر گھمائی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ خوبی یہ ہے۔ کہ اس کا اسپرنگ بیسے چابی دینے کی کمانی نہیں ٹوٹتی۔ خواہ آپ سارے ہی دن چابی گھمائی جاویں۔ کچھ نقصان نہ ہوگا۔ وقت کی ایسی سچی کہ اب تک صدہا انعام میں دی گئیں کسی کی شکایت نہیں آئی۔

خادم الاسلام یامین محمد خان منیجر و ایڈیٹر تیغ اسلام انبالہ شہر (پنجاب)

بدر منور

مورخہ ۱۴ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح۔ پارہ ۲۶۔ رکوع ۹

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ تا کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول تمہارے درمیان ارسال فرمایا ہے۔ جو شاہد ہے اور مبشر ہے اور نذیر ہے (ہر سہ الفاظ کی مفصل تشریح گذشتہ اشاعت میں کی جا چکی ہے) وہ رسول اس واسطے بھیجا گیا ہے۔ کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے حکموں پر عمل کرو۔ اور گذشتہ غلطیاں جو کتب اور مسائل میں داخل ہو گئی ہیں۔ وہ سب دور ہو جاویں۔ اور تم اس رسول کے ساتھ ہو کر اسے قوۃ دو۔ اور دنیا کے اندر نیکی اور ہدایت پھیلانے کے واسطے اس کے ساتھی بنو۔ اور اس کی عزت اور تکریم کرو۔ کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے۔ اور اس کی توجہ سے اور دعا سے تم ہدایت کی طرف کھینچے گئے ہو۔ اور راہ راست پر لائے گئے ہو۔ اور صبح و شام خدا کا شکر کرو۔ اور اس کی تقدیس کرو۔ کہ اس نے تم پر اس قدر فضل اور رحمت کی۔ کہ تمہارے درمیان ایک ہادی مبعوث کیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔

وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا سے ہی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا۔ وہ اپنی جان کو نقصان میں ڈالیگا اور جس کسی نے یہ عہد پورا کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ بڑا اجر عطا فرمائیگا۔ اس آیت شریف میں بیعت الرضوان کی طرف اشارہ ہے جس کا مفصل ذکر اس سورہ فتح کی تفسیر کی تمہید میں (اخبار بدر مورخہ ۱۲۔ جنوری ۱۹۰۶ء) میں کیا جا چکا ہے۔ اور اس واسطے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس جگہ بیعت کے متعلق چند باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی نبی یا مامور یا امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا ابتداء سے ایک اسلامی قاعدہ ہے۔ جو قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور سنت رسول اور عمل خلفائے کرام سے ظاہر ہے۔

۲۔ بیع کے معنے ہیں۔ اپنے آپ کو بیچ دینا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر تصریح کے لئے فرمایا ہے۔ جب ایک شخص کسی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ تو اپنے آپ کو اس کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے۔ اس کی رضامندی کو اپنی رضامندی پر مقدم کرتا ہے۔ ہر حال میں اس کا حکم مانتا ہے۔ اور اس کی خاطر اپنا مال اور جان اور عزت قربان کرنے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتا ہے۔

۳۔ اول بیعت جو اسلام میں ہوئی۔ وہ اسی قسم کی بیعت تھی جس کی سورہ ممتحنہ میں تصریح بھی ہے۔ جہاں فرمایا ہے يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ۔ جس کا نام بیعت رضوان ہے۔ دوم۔ اسلام و جہاد پر بھی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کیا کرتے تھے۔ سوم۔ بیعت ترک معصیت و التزام حسنات پر ہے۔ بلکہ بعض وقت ایسی ہی بیعت ہوتی ہے۔ کہ آپ نے کسی نے کسی سے بیعت لی۔ میں سوال نہ کرونگا۔ جیسا کہ سورہ ممتحنہ میں ذکر ہے۔ یہی تیسرے قسم کی بیعت ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے مریدین سے لیتے ہیں۔ اور جس کے شرائط اخبار کے صفحہ اول پر درج ہیں۔ خلاصہ ان تمام شرائط کا یہ ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

(۴) یہ عہدنامہ دراصل صرف اس انسان کے ساتھ نہیں جس کے سامنے ہم بیٹھتے ہیں۔ اور جس کے ہاتھ پر ہم ہاتھ رکھتے ہیں۔ بلکہ عہدنامہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ جو ہر وقت ہمارے اعمال اور افعال اور خیالات کا شاہد ہے اسی واسطے فرمایا۔ کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ انہوں نے اس قول و قرار کے وقت اپنا ہاتھ خدا کو دیا ہے اور یہ ایک بڑی سخت ذمہ واری کا کام ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو بھی اپنی بیعت لینے کے معاملہ میں جو حکم خدا تعالیٰ سے صادر ہوا ہے۔ اس کے الفاظ یہی ہیں۔ اور اس واسطے احمدی جماعت اس بیعت کے وقت اپنے آپ کو ایک بہت بڑی ذمہ واری میں ڈالتی ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ بلکہ اور لطیفہ ہے۔ کہ مرزا صاحب تو بیعت کے وقت فرماتے ہیں۔ احمد کے ہاتھ پر اقرار کرتا ہوں۔ اور احمد کے ہاتھ کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ انما یبایعون اللہ

ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ

اس کسی شخص کو بھی انکار نہیں

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دارومدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی ہے۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری لاغری سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے ایک تو غذا کا کافی طور پر چبا نہ سکنا دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض اور جمیع امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے یہ نہیں جانتے کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخرش لاعلاج ہو جاتی ہیں بیمار۔

خوشبودار منجن دندان

ہے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست خون کا جانا بند۔ بدبو میلاپن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں کیڑا لگنے نہیں پاتا۔ اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کے امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ باد گولا۔ درد شکم پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ ملال۔ دردسر۔ کھٹے ڈکار دن کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزا پانی چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ جملہ امراض شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھارنے والا ہے علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں۔ تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس کے ایک ماہ کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کامل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت لاہور

اب اندھے بھی دیکھنے لگیں گے

امریکہ کے ایک پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے بقول پروفیسر نہ صرف وہ اندھے جن کی بینائی وسط عمر میں جاتی رہی ہے بلکہ وہ بھی جو مادرزاد اندھے ہیں۔ دیکھنے لگیں گے۔ پروفیسر مذکور کا بیان ہے۔ کہ وہ اس آلہ سے بالکل تیرہ و تاریک کمرہ میں جا سکتا ہے۔ اور اس کے اندر تمام چیزوں کو تاریکی میں اسی صفائی سے دیکھ سکتا ہے۔ جس طرح دن کی روشنی میں وہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ آلہ ٹیلیفون کے علمی اصول پر طیار کیا گیا ہے۔ اور دماغ کے خاص حصے میں اس طرح روشنی داخل کرتا ہے۔ جس طرح ٹیلیفون آواز کو کانوں تک پہنچاتا ہے۔ (صادق الاخبار)

قبر سے نکل بھاگا

ہے تو یہ کہ دنیا کے لوگوں کی مکاری اور چالبازی کی بھی کوئی انتہا نہیں رہی۔ ذیل کا حیرت انگیز واقعہ انتخاب سے نقل کیا جاتا ہے۔

"امریکہ میں ایک ملزم نے حاکم کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا۔ وہ درحقیقت عجیب و غریب ہے یہ تو اکثر سننے میں آیا ہے۔ کہ مختلف وجوہ سے لوگوں نے اپنے دم سادھ لئے اور بظاہر بالکل مردہ بن گئے لیکن یہ شخص سب پر سبقت لے گیا۔ اس نے دم چرا کر اپنے آپ کو صرف مردہ ظاہر کیا بلکہ لوگوں کو اپنی لاش صندوق میں بند کرنے اور اس کو قبر میں دفن کرنے میں بھی منع نہ کیا۔ اس نے اپنے دوستوں کو پہلے سے پڑھا رکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے لاش کے صندوق کے ایک سمت میں دو فیٹ مربع کی کھڑکی بنا دی تھی۔ اور قبر کے ایک پہلو میں سے جو پہاڑی کے قریب بنائی گئی تھی۔ ایک سرنگ بنا دی گئی تھی۔ جس کے ذریعے سے ہوا اندر جا سکتی تھی۔ تجہیز و تکفین کے وقت لاش کو صندوق میں اتارا گیا۔ وہ ایک اور صندوق پر جا کر رکھا گیا۔ جو اس مکار متوفی کے دوستوں نے ایک دن پہلے رکھ دیا تھا۔ اس صندوق میں بھی ایک کھڑکی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ ان دونوں کھڑکیوں کو کھول کر وہ چالباز اس سرنگ کے ذریعہ سے قبر سے باہر نکل آیا۔ اور اس طرح سزائے جرم سے بچ گیا۔ (صادق الاخبار)

اخبار سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر رابرٹ ہچنسن جو ایک مشہور طبیب ہیں۔ وہ غذا کی بے ترتیبی یا زیادہ کھانا کھانے کو بدہضمی کا باعث نہیں قرار دیتے۔ بلکہ دماغی اور جسمانی تکان کو۔ ان کی رائے ہے۔ کہ جس شخص کو بدہضمی ہو۔ اگر اس کا سبب جسمانی بے آرامی ہو۔ تو وہ اپنے جسم کو خوب آرام دے اگر دماغی تکان اس کا باعث ہو۔ تو دماغ کو آرام دیا جاوے

اخبار۔ برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے۔ کہ اگر انگور کو مندرجہ ذیل ترکیب سے کھایا جاوے۔ تو بھوک بڑھتی اور قوت ہضم ترقی کرتی ہے۔ اسے بیچ میں سے دو ٹکڑے کرو۔ پھر بیج اور اس کے ارد گرد کا سفید گودا نکال ڈالو اور رکھ دو۔ اور اس کے گودے کی جگہ شکر بھر دو۔ پھر کوئی ایک گھنٹہ بعد کھاؤ

مکسیکو۔ میں ابھی حال میں ایک ٹوٹنے والا تارہ گرا ہے اس کا وزن کوئی ۵۰ ٹن ہو گا۔

مندرجہ ذیل ترکیب سے جو روغن بنایا جاوے۔ اسے لکڑی کے اوپر لگا دینے سے لکڑی لوہے کی طرح مضبوط اور دیرپا ہو جاتی ہے۔ روغن السی کو جوش دو۔ اور پھر اس میں پسا ہوا کوئلہ ڈال کر تھوڑی دیر تک چلاؤ۔ اور پھر اسے لکڑی پر لگا دو

اگر کاغذ کو خواہ وہ سادہ ہو خواہ وہ لکھا ہوا اور خواہ چھپا ہوا ہو۔ پھٹکڑی کے پانی میں بھگو کر خشک کر لیا جاوے تو پھر اس میں آگ اثر نہیں کر سکتی۔ بعض کاغذ کو کئی دفعہ لگائے جائے۔ اور ہر بار خشک کر لیا جاتا ہے۔ سکے بھی اسی طریقے میں محفوظ کر لئے جاتے ہیں۔

اخبار۔ سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ سگرٹ کثرت سے پینے سے انسان دیوانہ ہو جاتا ہے۔ ایک شخص کو فمن نامی جو سگرٹ بنانے کا کام کرتا ہے۔ اس کا لڑکا کثرت سے سگرٹ پیتا تھا۔ جہاں تک کہ ایک سو سگرٹ دن بھر میں ختم کر دیتا تھا۔ اس نے ایک سال تک سگرٹ بہت کثرت سے پئے۔ جن کو بہر اثر سے وہ آخر کار دیوانہ ہو گیا۔

بعض لوگوں کے پاؤں نہایت بدنما ہو جاتے ہیں۔ انہیں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ یا انگلیاں آگے سے موٹی ہو جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ دو جوڑے جوتوں کو ادل بدل کر استعمال کرتے ہیں۔ اور پاؤں کو روز دھوتے ہیں۔ ان کے پاؤں بدنما نہیں ہو سکتے۔ اگر پاؤں گرم پانی سے دھوئے جاویں۔ تو دھونے کے بعد ہی سرد پانی میں ڈال دئے جاویں۔ تاکہ زیادہ ملائم ہونے کے باعث مڑ نہ سکیں۔

غریب احمدی کیلئے عمدہ موقع

چودہری رستم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ کسی غریب احمدی کے لئے اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہیں۔ لہذا کوئی غریب احمدی جو اس رعایت کا مستحق ہو۔ دفتر اخبار بدر میں درخواست کرے۔ یاد رہے کہ کوئی غیر مستحق شخص درخواست کرنے کو مجاز نہیں۔ خاکسار محمد انصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

درخواست دعا

میاں عبد الرحمان و مراد بخش صاحبان ساکن راولپنڈی اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی بھائیوں سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ایسا ہی میاں عبد اللہ صاحب از حضرو اپنے لئے دعا کراتے ہیں۔

براہین احمدیہ

کتاب براہین احمدیہ چھپ کر قریباً طیار ہو چکی ہے۔ اور عنقریب شائع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ تاکہ جلد فروخت ہو جانے کے سبب بعد میں خریداروں کو مایوس نہ ہونا پڑے

درخواستیں آنی چاہئیں بنام منیجر دفتر بدر قادیان

دُرِّ ثمین

جس میں تمام نظمیں جو اب تک حضرت مرزا صاحب کی شائع ہوئی ہیں۔ اردو اور فارسی صحیح ہو گئی ہیں۔ عمدہ کاغذ پر خوشخط ہوں گی۔ درخواستیں درج رجسٹر کی جاتی ہیں۔

درخواستیں بنام منیجر دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور

بدر صادق

مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

مخالفتِ انبیاء کا راز

قصۂ یوزآسف (یسوع پراگندہ بھیڑوں کو جمع کرنیوالا)

جس کا ترجمہ یورپ کی تقریباً سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ عربی۔ عبرانی۔ سریانی۔ وغیرہ مشرقی زبانوں میں بھی قدیم سے اس کا ترجمہ موجود ہے۔ اس میں بھی اناجیل یونانی کی طرح امثال سے بہت کام لیا گیا ہے۔ اس کی امثال اکثر تو اُن امثال کے ساتھ بہت ہی ملتی ہیں۔ جو ان اناجیل میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن یا تو ان اناجیل کے مولفین یعنی متی مرقس وغیرہ کو یسوع کے سوانح صرف تینتیس ۳۳ سال تک کی عمر کے ہی مل سکے تھے اس کے بعد کے ملے ہی نہیں۔ کیونکہ یہ مورخین متی مرقس لوقا مسیح کے حواریین میں سے نہ تھے۔ بلکہ اس کے زمانہ میں بھی نہ تھے بعد میں سنی سنائی باتوں کے لکھنے والے راوی ہیں۔ اور یا چونکہ یہ اناجیل رومی سلطنت میں شائع کرنے کے واسطے لکھی گئی تھیں اس واسطے مناسب نہ تھا کہ سلطنت نے جس شخص کو صلیب کا حکم دیا ہے۔ اگر وہ کسی تدبیر سے بچ نکلا ہے (گو اس ذریعہ میں حکام کا دخل بھی ہو۔) تو اُس کے بچ نکلنے کے راز کو افشا کر کے اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر مصیبت وارد کی جاوے۔ اس واسطے صلیبی واقعہ کے بعد جو کچھ وعظ و نصیحت کا سلسلہ یسوع کی طرف سے جاری رہا۔ وہ ان اناجیل میں شامل نہ کیا گیا۔ اور علیحدہ اشاعت میں لکھی وہ ایسے رنگ میں شائع ہوا کہ حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ ... کے اسلام کی طرح اس کا صحیح پتہ خواص کے معلومات تک ہی محدود رہا۔ ان وجوہات سے یوزآسف کے قصہ میں جو تماثیل ہیں وہ مروجہ اناجیل کی تماثیل کے سوائے بعض اور ایسی اعلیٰ درجہ کی تماثیل اپنے اندر رکھتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان امثال کا بیان کرنے والا انجیلی امثال کے بیان کرنے والے سے بڑھ کر صاحب تجربہ اور صاحب کشف صاحب حال تھا۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ امثال دو مختلف اشخاص کا کلام نہیں۔ بلکہ ایک ہی شخص کے دو مختلف زبانوں کا کلام ہے۔ اور جو کلام یوزآسف کے نام پر مشہور ہوا ہے۔ وہ آخری عمر اور زیادہ تر تبتل الی اللہ اور توجہ الی اللہ کے وقت کا کلام ہے۔ اس واسطے اس میں ایک خاص برکت اور نور نظر آتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ کلام جلد تر یورپ ایشیا کی زبانوں میں رائج ہو گیا۔ حالانکہ یونانی اناجیل کا ترجمہ تھوڑے ہی عرصہ سے دوسری زبانوں میں کیا جانا شروع ہوا ہے۔ گو ممکن ہے۔ کہ قصۂ یوزآسف کی اس سُرعت اشاعت کا یہ بھی موجب ہوا ہو۔ کہ عیسائی قوم کے خواص خوب جانتے تھے کہ یسوع مسیح کی اصل کتاب البشریٰ جس کو عبرانی میں בשרה بشوراہ کہتے ہیں۔ یہی ہے۔ اور اندر ہی اندر سب نے یہ کوشش کی ہو۔ کہ اس کی اشاعت فوراً تمام ممالک میں پھیل جائے۔ لیکن دراصل اُس کی کثرت اشاعت کا موجب اُس کی تعلیم کی عمدگی اور اُس کے کلام کی برکت اور تاثیر تھا۔

ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ اس مضمون کی سُرخی تو ہے مخالفین انبیاء کا راز۔ اور قصہ شروع ہو گیا ہے۔ یوزآسف کا۔ یہ کیا بات ہے۔ اس واسطے عرض کر دیتا ہوں کہ اس جو قصۂ یوزآسف میں درج ہے۔ اور چونکہ ہمارے ملک کے بعض لوگ اس قصہ کے حالات سے چنداں واقف نہیں ہیں۔ اس واسطے اُن کی اطلاع کے واسطے میں نے قصۂ یوزآسف کے متعلق چند سطریں درج کر دی ہیں۔ اور اب میں اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قصۂ یوزآسف میں سوال جواب کے طور پر ایک تمثیل لکھی ہے جس کا مطلب ہم اس جگہ درج کرتے ہیں۔ سوال یہ کیا گیا ہے کہ انبیاء دنیا میں جب آتے ہیں۔ تو اُس وقت مخلوق دو رنگ کی ہوتی ہے۔ ایک دنیا دار کہلاتے ہیں۔ رات دن اپنے دنیوی کاموں میں غرق رہتے ہیں۔ اور دنیوی دھندوں میں ایسے پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو سر اٹھا کر دین کی طرف ایک نظر کرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ جھوٹھ۔ چوری۔ خیانت۔ غیبت۔ بدگوئی۔ بدمعاملگی۔ سب باتیں کرتے ہیں۔ اور چھپاتے نہیں۔ اور ان باتوں کا اپنی دنیا کے چلانے کے واسطے حکمت عملی نام رکھتے ہیں اور ان کا کرنا ضروری جانتے ہیں۔ یہ لوگ ظاہر و باطن میں دنیا دار مشہور ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو بظاہر دینداری کا اظہار کرتے لیکن دراصل ان میں بھی دنیا داروں کی سب باتیں اُن کے برابر بلکہ ان سے بڑھ کر پائی جاتی ہیں۔ وہ دین کے پیشوا بنتے ہیں۔ لیکن دین ان میں پایا نہیں جاتا۔ (الا ماشاء اللہ۔) ہر طرح کی مکاری۔ فریب۔ دھوکھا۔ وغیرہ افعال شنیع پیسہ حاصل کرنے کے واسطے کر گزرتے ہیں اور دراصل ان لوگوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ جو دنیا دار کہلاتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ دنیا دار بھی ان کو خوب جانتے ہیں کہ یہ ایسے خراب اندرون ہیں۔ لیکن وہ سب باہم ملکر شیر و شکر کی طرح رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے۔ نہ کسی کو آپس میں ستاتے یا دکھ دیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جب کوئی نبی ان میں پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ مخلوق سے کوئی دولت نہیں چاہتا۔ اُن کے دنیوی اموال میں سے کوئی حصہ نہیں لیتا۔ صرف دین سکھاتا ہے۔ نیک باتوں کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے گُر بتلاتا ہے۔ جن سے دین اور دنیا مخلوق کی سنور جاوے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ دنیا کے لوگ اُس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور ہر طرح سے اُس کی ایذا رسانی کے درپے ہوتے ہیں۔ اور اُس کو دُکھ دینے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ سچا دیندار ہے۔ سچائی کو اختیار کرتا ہے۔ سچائی کی طرف بلاتا ہے۔ اور خود بھی سچائی کا نمونہ دکھاتا ہے۔

یہ تو سوال ہے۔ اور اس کا جواب جو تمثیل میں دیا گیا ہے اس کا مطلب کلام یہ ہے۔ کہ دیکھو ایک جانور مر گیا ہے۔ اور اس کی لاش جنگل میں پڑی ہے۔ اور کتے اُس کے کھانے کے واسطے جمع ہو گئے ہیں۔ کچھ جنگل کے کتے ہیں اور کچھ شہر کے ہیں مگر وہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ سب مل کر اُس کے کھانے میں مصروف ہیں۔ گاہے گاہ آپس میں ایک دوسرے کو گھورتے ہیں۔ لیکن اس کے کھانے میں سب لگے ہوئے ہیں اور اس میں غرق ہیں۔ اور ہر ایک اس حرص میں ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں سے زیادہ اور جلد کھائے۔ اس واسطے وہ سب تیز دانت چلاتے ہیں۔ لیکن اتفاق سے وہاں ایک سفید پوش آگذرا۔ وہ لوتھ کی بدبو سے گھبرایا ہے۔ اور جلدی سے اپنی ناک پر کپڑا رکھا۔ اور اپنا قدم تیز اٹھایا۔ کہ وہاں سے گذر جاوے اور لاش کی بدبو کے احاطہ سے دور رہے۔ لیکن کتوں نے جب اس کو دیکھا۔ تو وہ سب اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بھونکنے لگے۔ گویا وہ ان سے لاش چھیننے آیا ہے۔ اور اُس کے پیچھے پڑے۔ اور اُس کو کاٹنا چاہا۔ اور نادانوں نے نہ جانا کہ وہ تو مردہ لاش سے خود بھاگتا ہے۔

یہ صحیح تمثیل اُن لوگوں کی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نبی اور مُرسل پر حملہ کرتے ہیں۔ ان کا حملہ اس واسطے نہیں کہ یہ نبی اُن کو کچھ ایذا دیتا ہے۔ بلکہ یہ اس واسطے ہے۔ کہ اُن کی بدفطرتی کا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ مُرسل الٰہی پر ناجائز حملہ کریں۔ اور اُس کو دکھ دیں اور ستائیں۔ اور اپنے شامت اعمال کے ساتھ اپنے لئے جہنم کے سامان کو پوری طرح سے مہیا کریں۔

پس پہلی وجہ مخالفت انبیاء کی یہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگ نیکی اور ہدایت سے بہت دور جا کر ایک ایسی گندی حالت میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ وہ فطرتاً نور کے دشمن ہوتے ہیں اور تاریکی کے ساتھ پیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کی فطرتوں کا یہ تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وہ انبیاء کی مخالفت کریں۔ اور اُن کو دنیا میں نیکی اور ہدایت کے پھیلانے سے روکیں۔ نبی کا آوازہ اُن کے کانوں میں بالکل ایک اجنبی آواز ہوتا جس کو سننے کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ اور اس واسطے وہ چونک اٹھتے ہیں۔ کہ ہیں یہ کیا ہوا

اس شخص نے کیا بنا دیا۔ تو ہم نے کبھی نہیں سنا۔ اور ایسی بات کی برداشت ہم نہیں کر سکتے۔ وہ نبی کی بات کو سُن کر تنے میں اور بگڑتے ہیں اور شور و غل مچاتے ہیں۔ اور اس کے برخلاف ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں۔ اور تمام ناجائز امور کو اس کی مخالفت میں جائز کر دیتے ہیں۔

دوسرا راز اس مخالفت میں یہ ہوتا ہے۔ کہ نبی کی ضرورت ایسے وقت میں ہوتی ہے۔ جب کہ کوئی قوم تقوےٰ کے راہوں سے دُور جا پڑے۔ اور گذشتہ ملہمین کی بتلائی ہوئی صداقتیں کو رفتہ رفتہ بھول جائے۔ اور جو نقشہ ابتدائے زمانہ نبوت میں تھا۔ وہ بالکل مسخ ہو جائے۔ اور نالائق اور خود غرض لوگ جو دین کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ دین کے امام بن جاویں۔ اُن کی یہ ردی حالت خود اس امر کا ثبوت دیتی ہے۔ کہ وہ جو دوسروں کے مصلح بنتے ہیں۔ خود اس قابل ہیں کہ اُن کی اصلاح کی جائے۔ نبی کے آنے سے پہلے عوام میں ملے جلے وہ اس طرح رہتے ہیں۔ کہ اُن کی خراب حالت اندرونی کا اظہار نہیں ہوتا۔ لیکن نبی کا ظہور اُن کے اندرونے کو باہر نکالکر دکھا دیتا ہے۔ تب وہ اپنے افعال اور حرکات جو نبی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس سے یہ صاف کھل جاتا ہے کہ درحقیقت یہ لوگ سچے راہ پر نہیں چلتے۔ اور اُن کی اس حالت کے دیکھنے سے خود اس بات کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ کہ جس شخص کی مخالفت میں وہ سرگرم ہیں وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور اُس کا سچا رسول ہے۔

تیسرا راز اس مخالفت کا یہ ہے۔ کہ نبی کے آنے سے پہلے وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہیں۔ شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ وہ بھی شیطان کے پیرو ہوتے ہیں۔ پس جھوٹے مدعی میں اور اس کے ساتھیوں میں اور بلکہ اس کے مخالفوں میں ہی سب طرف شیطان ہی کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس واسطے بہت مخالفت جھوٹوں کی نہیں ہوتی۔ مثلاً آج کل جو لوگ جھوٹے گدی نشین اور امام بنے بیٹھے ہیں۔ وہ بجائے خود شیطان کے ساتھی ہیں۔ اور ان کے برخلاف جو لوگ تھوڑا بہت ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹے پیر بنے بیٹھے ہیں۔ اور ہر دو میں ایک دوسرے سے حسد اور خود غرضی کے سوائے اور کوئی وجہ مخالفت نہیں سب شیطان ہی کے پیرو ہیں۔ اِدھر بھی شیطان ہے۔ اور اُدھر بھی شیطان ہے۔ شیطان کی شیطان کے ساتھ جنگ ہے۔ ... اندر سے ملے ہوئے صرف لوگوں پر گٹ ... روپیہ جمع کرنے کی خاطر اکھاڑہ لگتے پھرتے ہیں۔ ... گیا۔ اور کسی میں وہ گر گیا۔ اور روپیہ جو ملا۔ برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ لیکن انبیاء کے وقت اور صورت میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہاں

ایک طرف نبی ہے۔ اور اس طرف شیطان اپنے تمام لشکر کو ساتھ لاکر کھڑا ہے۔ اس واسطے نبی کے برخلاف مخالفت کا جوش بہت بھڑکتا ہے۔ کیوں کہ شیطان کے واسطے یہ موقع ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنا سارا زور اور ساری طاقت اس مقابلہ پر خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے لشکر کو بہت جوش دلاتا ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کو للکارتا اور اُبھارتا ہے۔ کہ یہ وقت ہمارے مرنے کا ہے۔ ... کے واسطے بہت ... ہے۔ کیوں کہ اُس کی موت قریب آ ہوئی ہے۔ اس واسطے اُس کے حملے مایوسانہ ہوتے ہیں۔ یہ وجہ ہے۔ کہ انبیاء کی مخالفت کے جوش سے بڑھ کر اور کوئی جوش نہیں ہوتا۔

چوتھا راز مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی ابتدا میں اکیلا ہوتا ہے۔ اور شروع سے وہ خدا سے خبر پاکر پیش گوئی کرتا ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس کے دعوے بڑے عظیم الشان ہوتے ہیں اور شروع میں اُس کے ساتھ شامل ہونے والے صرف چند ایک غریب لوگ ہوتے ہیں۔ جن سے کوئی اُمید نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی کوششوں سے اُس کے دعاوی کے مقاصد کو پورا کر سکیں۔ اور تمام بڑے بڑے لوگ اُس کے مخالف ہو جاتے ہیں یہ اس واسطے ہوتا ہے۔ تاکہ اُس کی آخری کامیابی ایک معجزہ نما ہو۔ کیوں کہ دنیوی امور کی سنت تو یہ ہے۔ کہ فتح وہ پاتے ہیں جن کے ساتھ آدمی بڑے بڑے ہوں۔ اور رُعب والے اور مال والے اور طاقت والے ان کے حامی ہوں۔ برخلاف اس کے جب کہ نبی باوجود ان سب سامانوں کے نہ ہونے کے فتح پاتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو دنیا پر معجزانہ رنگ میں یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ فی الواقع خدا کی طرف سے ہے۔ ورنہ اس غریب بے سروسامان کے اختیار میں نہ تھا۔ کہ وہ اس قدر کامیابی حاصل کر لیتا۔

پانچواں راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ رسمی عالم اور خاندانی فاضل اور پرانے دولت مند تو پہلے ہی سے مشہور اور باعزت اور آسودہ حال ہوتے ہیں۔ اگر وہ نبی کے ساتھ شامل ہو جاویں۔ تو خواہ مخواہ ان کے دلوں میں یہی خیال آئے گا۔ کہ ہم نے اس نبی سے کیا لیا۔ ہم نے خود اُس کو عزت دی اور مال دیا۔ ان کے قلوب شکر گزاری کی طرف نہیں آ سکتے۔ برخلاف اس کے غریب لوگ اور ناخواندہ لوگ جب اس نبی کے طفیل امیر اور عالم اور عارف بن جاتے ہیں۔ تو وہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں گر جاتے ہیں۔ مثلاً عرب کے اَن پڑھ اور دنیا کے علوم سے ناواقف اور سامان و قواعد جنگ سے جاہل جب قیصر و کسریٰ کے فاتح بنے تو وہ کس قدر خدا تعالیٰ کے حضور میں شکر کے سجدوں میں گرے ہوں گے۔ کہ وہ قوم جس کے متعلق تاریخ شہادت نہیں دیتی۔ کہ انہوں نے کبھی بھی کسی زمانہ میں کوئی ملک فتح کیا ہو۔ تمام مہذب دنیا کے مالک ہو گئے۔ یہ کس کی طفیل تھا۔ ایک اُمی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار انبیاء اور خاتم النبین کی اطاعت کا نتیجہ تھا۔

چھٹا راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ مخالفت جب بڑھتی ہے۔ اور نبی کو بے چارہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ ہر طرف سے اپنے آپ کو بے سروسامان پاکر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے نشانات دکھاتا ہے۔ اور آیات نازل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اگر عرب کے سب باشندے حضرت صدیق اکبر کی طرح آمنا و صدقنا کہنے والے ہوتے تو اس قدر مجموعہ قرآن شریف کا کس طرح نازل ہوتا اور اتنی پیش گوئیاں اور معجزات اور خوارق کیوں کر دنیا کو دکھلائے جاتے ... جس نے مان ہی لیا۔ اُس کے واسطے نشانات کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ابوجہل اور اُس کے ساتھیوں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دکھ دیا۔ اور طرح طرح کی ایذاء پہنچائیں۔ تو آیات اور نشانات نازل ہونے شروع ہوئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ... کہ قرآن شریف حزن کی حالت میں نازل ہوا ہے۔ اس کو حزن کے ساتھ پڑھو۔

ساتواں راز اس مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی جب ابتداء میں مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے پہنچا دے لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اُس کے پاس کافی تعداد آدمیوں کی ہوتی ہے۔ اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہیں اور نہ اتنی جلدی ایسے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہیں۔ جو فوراً دنیا بھر میں اس کی تبلیغ کو پہنچا دیں۔ پس ایسے وقت یہ کام اُس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے۔ جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا زر اور مال اور وقت اور محنت خرچ کر کے اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہنچا دیتے ہیں۔ اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ میں پورے طور پر موجود ہے اس زمانہ میں ایک نہیں بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہیں۔ جنہوں نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے من جملہ اُن کے ایک تو **مولوی ابو سعید محمد حسین** صاحب بٹالوی ہی ہیں۔ جنہوں نے سب سے اول فتویٰ کفر لکھا اور اُس میں خدا کے مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا۔ اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اُٹھائی۔ اور جا بجا پھر کر لوگوں کو سمجھایا۔ اور فتوے پر مہریں کرائیں۔ اور پھر اس فتویٰ کو اپنے خرچ سے چھپوایا۔ اور شائع کیا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش میں ہیں۔ گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے۔ یا شاید زمینی مصروفیتوں کے سبب فرصت کم ملتی ہیں۔ کئی لوگوں کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصوں

سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اس مضمون کے آ پہنچے ہیں۔ کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے۔ مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپکی خبر لگی۔ اُس تصنیف میں کچھ آپ کی عبارت نقل تھی۔ اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت میں ایک روحانیت اور تاثیر تھی۔ مگر جواب ایک خشک اور فضول منطق تھی۔ یہی تحریر ہمارے واسطے موجب ہدایت ہوئی ایسا ہی ایک اور نامی مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جس نے جا بجا کفر کا فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف لکھوایا۔ اور پھر اپنی کتاب میں تحریری مباہلہ شائع کر کے اپنی ہی دعا کے مطابق موت پا کر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسماعیل علیگڑھی تھا۔ ان لوگوں نے فی الواقع بہت مدد کی۔ چند اور لوگ بھی اس کام میں مصروف ہیں مگر وہ ہیچ پوچ اور ان کے جیسے کمینے ہیں جن میں متانت اور سنجیدگی نہیں۔ اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ لیکن بہر حال یہ بھی ہمارے سلسلہ کے خادم ہیں۔ اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب بن رہے ہیں۔

آٹھواں راز مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ دنیا کے اسلئے ہمیشہ انبیاء کے مخالفین ہوا کرتے ہیں کہ ان کی صداقت نمایاں ہو اور کامل شناخت قائم ہو جاوے۔ اور ہر زمانہ میں یہ بات پہچانی جاوے۔ کہ جو کام انبیاء کے ہوتے ہیں۔ آیا وہ کام اس شخص کے ہیں یا نہیں۔ جو سلوک نبی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آیا وہ سلوک اس کے ساتھ کیا جا رہا ہے یا کہ نہیں۔ مثلاً اس زمانہ میں دو فریق موجود ہیں۔ ایک حضرت مرزا صاحب اور ان کے خدام۔ دوسرے آپکے مخالفین ان ہر دو کی کارروائیوں میں سے چند باتیں بطور مثال کے ہم دو بالمقابل کالموں میں لکھتے ہیں۔ اور پھر ایک شخص خود بخود اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ ان میں سے کون سے کام نبیوں کے ہیں اور کون سے کام مخالفین انبیاء کے ہیں۔ مقابلہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاوے گی۔ کہ اس زمانہ میں آیا حضرت مرزا صاحب نبی ہیں یا نہیں۔ اور اُن کے مخالف مخالفین انبیاء میں سے ہیں یا نہیں ہیں۔ اس جگہ مخالفین میں سے ہم صرف قومی مخالفین کو لیتے ہیں جو مسلمان ہونے کے بھی مدعی ہیں۔ اور ان کی کارروائیوں میں سے بھی صرف چند بطور نمونہ باتیں پیش کرتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب اور آپکے متبعین	آپکے مخالفین قومی
کہتے تھے۔ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی جو پیشگوئی حدیث شریف میں تھی۔ وہ اب پوری ہوگئی ہے۔ اور مجدد آگیا	کہتے ہیں۔ کہ حدیث تو ہے پر مجدد کوئی نہیں آیا
کہتے ہیں۔ کہ حدیث میں جو پیشگوئی تھی کہ مہدی کے وقت کسوف خسوف رمضان میں ہوگا۔ وہ حدیث پوری ہوگئی۔ کسوف خسوف ہوگیا اور مہدی آگیا۔	کہتے ہیں۔ حدیث تو سچی ہوگی مگر اصل میں حدیث صحیح نہ تھی۔
کہتے ہیں۔ کہ اب جہاد کی ضرورت نہیں۔ پہلا جہاد بھی اسلام کی طرف سے پیش قدمی کے طور پر نہ تھا۔ صرف مخالفین نے بہت دکھ دیا تھا۔ تب اسلام نے ان کو شر سے روکنے کے واسطے تلوار اٹھائی تھی۔ اب کوئی شخص مذہب کے واسطے تلوار نہیں اٹھاتا اس واسطے مذہبی جنگوں کی ضرورت نہیں۔	کہتے ہیں۔ جہاد جائز ہے
مخالفین اسلام کی ایسی خبر لیتے ہیں کہ کوئی مخالف ان کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا عیسائی ہو یا آریہ یا کوئی اور	مخالفین اسلام ان کو تلاش کر کے [illegible] ہیں۔ اور ان کو اپنا شکار بناتے ہیں
یقین رکھتے ہیں کہ جو لوگ خدا کی طرف جھکتا ہے۔ خدا ان کی سنتا ہے۔ اور ان کو جواب دیتا ہے۔	کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے جواب کا سلسلہ قطعاً بند ہے۔
حضرت مرزا صاحب نے کہا۔ آؤ میں تم کو سناؤں۔ کہ اسلام میں دوسرے مذاہب پر کیا فوقیت ہے	کہنے لگے۔ آؤ۔ اس کی تقریر میں شور مچائیں۔ اور لوگوں کو سننے نہ دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور پتھر پھینکے اور تقریر نہ ہونے دی
کہتے ہیں۔ ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفیٰ ما را امام و پیشوا آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست بادۂ عرفان ما از جام اوست آں رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را بروشد اختتام	کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) کافر ہے۔ دجال ہے۔ ملحد ہے۔ زندیق ہے۔ بے ایمان ہے۔ ملعون ہے وغیرہ وغیرہ
کہتے ہیں۔ حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تم پر طاعون اور زلزلہ کا عذاب آیا	کہتے ہیں۔ لوگ مرا ہی کرتے ہیں۔ ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے
کہتے ہیں۔ ایک اور زلزلہ آنیوالا ہے۔ میں تمہیں پہلے سے اطلاع دیتا ہوں۔ اور خدا کے عذاب سے بچنے کے واسطے توبہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں	کہتے ہیں۔ تو جھوٹا کہتا ہے کوئی زلزلہ نہیں آنے کا۔

یہ مثال کے طور پر چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان اقوال کو گذشتہ تاریخ میں لے جاؤ۔ اور مقابلہ کرو۔ کہ ان میں سے کون سے الفاظ گذشتہ زمانہ میں نوح ابراہیم۔ لوط۔ یسعیا۔ عیسیٰ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں تھے۔ اور کون سے الفاظ ان انبیاء کے مخالفین کے موُنہ میں تھے۔ پس ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کون کس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔

نواں راز اس مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ جو لوگ نبی کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ وہ ایک مدرسہ میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں انہوں نے تمام مشکلات کو طے کر کے اعلیٰ مقام سلوک تک پہنچنا ہوتا ہے۔ اور اس سلوک کے منازل کے درمیان یہ بات ضروری پڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ کچھ ابتلا بھی اٹھاویں تاکہ ان کا ایمان اچھی طرح سے آزمایا جاوے۔ اب یہ ابتلا دوستوں کی طرف سے تو آ نہیں سکتے۔ ناچار اس کے واسطے کوئی دشمنوں کا سلسلہ ہونا چاہئیے۔ اور وہ سلسلہ یہ مخالف پورا کر دیتے ہیں۔ تمام انبیاء کے متبعین ہمیشہ دکھ اٹھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنا صدق اور صفا دکھا کر یہ ثابت کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ کے ساتھ ایک سچی محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین نے آنحضرت کے صحابہ کو کیسے کیسے دکھ دئے۔ اور ہر طرح کے ابتلا میں ڈالا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے وفاداری اور صدق کا ایک ایسا نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہ پہلوں میں موجود ہے اور نہ پچھلوں میں دکھائی دیتی ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں ہم ہر روز سنتے ہیں کہ ناپاک لوگ جماعت احمدیہ کو دکھ دینے میں کیا کیا حیلہ بازیاں کرتے ہیں۔ ہر ایک گناہ کا کام اس جماعت کو دکھ دینے کے وقت ان کے واسطے ایک ثواب کا کام بتلایا جاتا ہے۔

انبیاء کی مخالفت کے راز کو ہم نے اس جگہ مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ اور بھی بہت سی باتیں ہیں لیکن سر دست اتنا بیان کافی ہے امید ہے کہ ناظرین اس سے فائدہ حاصل کرینگے۔ انکے واسطے اور کئی طرح کے راز فہم کے خود بخود کھل جاوینگے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مراسلات

ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈس اینڈ ایگری کلچر صوبہ پنجاب نے ہمارے پاس زمینداروں کے فائدہ کے واسطے شائع کرنے کے لئے چند مفید ہدایات ارسال کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یہ ہدایات کسی انگریزی کاغذ کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر ترجمہ گو مطلب کو ظاہر کر دیتا ہے تا ہم اردو لٹریچر کی ایک اجنبی فارم کو پیش کرتا ہے۔

ہدایات دربارہ ہلاک کرنے سونڈیوں کے جو فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں

(۱) ماہ دسمبر میں دفتر ہذا سے دربارہ جلانے کپاس کے بوٹوں کو اور ہل چلانے اُن کھیتوں میں جہاں کہ فصل کپاس بوئی گئی تھی۔ جاری ہوئی تھیں۔ اور ان ہدایات [illegible] کرنے کی یہ غرض تھی۔ کہ اُس سے کل [illegible] ان جن کے باعث سال ۱۹۰۵ء میں فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچا تھا ہلاک ہو جاویں۔ جس جگہ ان ہدایات پر عمل ہوا ہے وہاں ضرور ہی سونڈیاں اچھی تعداد میں ہلاک ہو گئی ہو نگی مگر یہ بھی یقین ضروری ہے۔ کہ سونڈیوں کی اچھی تعداد بچ گئی ہوگی۔ جو ماہ مارچ میں موسم گرما کے شروع ہوتے ہی نکل پڑیگی۔ ہر ایک جوڑا ایک مہینہ کے عرصہ میں ساٹھ بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ پس اس وقت تک جب کہ آئندہ فصل کپاس کو پھل اور پھول لگیں۔ سونڈیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ اور اُسی قدر فصل کپاس کو نقصان پہنچائے گی۔ جتنا کہ پچھلے سال پہنچایا تھا۔ حتیٰ کہ ان کے روکنے کی کوئی تدبیر عمل میں نہ لائی جاوے۔

(۲) تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی پودہ ہی ہے۔ مگر کپاس سے زیادہ بھنڈی کو چاہتی ہیں۔ ماہ مارچ سے لے کر ماہ جولائی کے اخیر تک جب کہ کپاس کو پھول لگنے شروع ہوتے ہیں سونڈیاں بھنڈی کے پودوں پر گذارہ کریں گی۔ اور اس کی پھلیوں میں گھس جائیں گی۔ اور اس وقت کپاس کو بالکل نہیں چھوئیں گی۔ مگر جونہی کپاس کو پھل اور پھول لگنے شروع ہوں گے۔ سونڈیاں پچھلے سال کی مانند کپاس پر حملہ آور ہوں گی۔ اور سخت نقصان پہنچائیں گی۔

(۳) اس نقصان سے بچنے کے لئے جو تدبیر اب تبلائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ماہ مارچ یا اپریل میں ہر کپاس کے کھیت کے نزدیک بھنڈی پودوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ بویا جاوے۔ اور یہ جھنڈ ہر ایک ایکڑ کپاس کے پیچھے قریباً ۱/۲۰ ہو یا ۵ بھنڈی کے پودوں کا لگانا چاہئے۔ تب ماہ جولائی کے اخیر میں جب کہ سونڈیاں بھنڈی میں موجود ہوتی ہیں۔ ہر ایک بھنڈی کا پودہ بغیر کسی لحاظ کے خواہ وہ سونڈیوں کے پھنسانے کے لئے یا سبزی ترکاری کے لئے بویا گیا ہے کاٹ کر جلایا جاوے۔ مذکورہ بالا طریقہ سے ملک امریکہ جہاں کہ کپاس بہ نسبت اور ملکوں کے بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ ان سونڈیوں کے ہلاک کرنے میں پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ تمام کاشتکاران و زمینداران مل کر حتی الوسع کوشش کر کے اس تدبیر پر عمل کریں گے۔ اور اچھی طرح سے اس علاج کو آزماویں گے

(۴) بھنڈی البتہ ماہ جولائی کے اخیر تک بطور سبزی ترکاری کے استعمال ہو سکتی ہے۔ مگر فصل کپاس کی خاطر یہ ضروری ہے۔ کہ تمام بھنڈی کے پودوں کو کم از کم ماہ جولائی کے اخیر تک یعنی ماہ ساون کے درمیان تک اکھیڑ کر اُن کا ملیامیٹ کر دینا چاہئے۔ ان کو کاٹ دینا ہی صرف کافی نہیں ہے بلکہ وے آگ سے جلا کر بالکل نیست و نابود کر دینے چاہئیں۔

(۵) مناسب ہوگا۔ کہ اس سال بہت زیادہ رقبہ کپاس کا نہ بویا جاوے [illegible] جہاں تک ممکن ہو سکے۔ کپاس کی بجائے دیگر [illegible] زیادہ [illegible] بوئی جاویں۔

نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیاز مند محمد عبد اللہ خان احمدی دوم مدرس عربی مہندر کالج پٹیالہ بعالیخدمت مخدوم مکرم و برادر معظم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کے عرض پرداز ہے

بھائی صاحب! میں نہائت افسوس سے جناب کی خدمت میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت کے ایک بڑے جوشیلے اور باعمل ممبر مولوی حافظ عظیم بخش صاحب آج ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء کی صبح کو بعارضہ نمونیا راہی عالم جاودانی ہوئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ صاحب مرحوم حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اولین خدام میں سے بڑے سچے عقیدتمند اور مخلص تھے اور وہ اس مشن پاک کی اشاعت کا اور اسلام کی خدمت کا اپنے دل میں سچا جوش رکھتے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ کیا اچھا ہو۔ کہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام ان کے نماز جنازہ غائبانہ اصحاب صفہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت [illegible] فرماویں۔ اور آپ ان کی نماز جنازہ کے لئے [illegible] جماعت احمدی کو بذریعہ اخبار گوہر بار بدر ہدایت فرماویں

اور نیز جو وصیت حافظ صاحب نے ۱۵ فروری کو بروز جمعہ بغرض اشاعت ہر دو اخبارات الحکم و بدر فرمائی ہے۔ وہ بھی درج اخبار فرمایا جاوے۔ چنانچہ حافظ صاحب نے جو وصیت ۱۵ فروری روز جمعہ روبروئے حافظ نور محمد صاحب سکرٹری انجمن اخوان الصفاء احمدیہ پٹیالہ و منشی احمد بخش صاحب محرر لاگیان سرکار پٹیالہ و حافظ امام بخش صاحب امام مسجد احمدیہ دوگران واقعہ ڈھک بازار کی تھی وہ ذیل کے الفاظ میں ہے۔ (مجھے مخاطب کرکے) آپ صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں کہہ دیں۔ کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ میرے پاس میری جائداد کچھ کتب مصنفہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور نیز میرے پاس قریباً ایک سو بیگہ زمین زرعی واقعہ موضع بنگہ تحصیل گڑھ شنکر میں موجود ہے۔ فی الحال یہ زمین بارہ تیرہ برس کے لئے ایک کثیر رقم قرضہ میں بطور چکوتہ ایک ہندو ساہوکار کے پاس مکفول ہے۔ یہ زمین سمت ۱۹۷۵ میں اس سے ہمارے پاس واپس ہوگی۔ اس وقت خواہ میں زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ اس زمین میں سے اپنے بھائیوں کا نصف نکال کر یعنی پچاس بیگہ میری مملوکہ ہوگی۔ اس پچاس بیگہ میں سے چوتھائی زمین معہ اپنی تمام کتب وغیرہ اسباب کی چوتھائی کے انجمن اشاعت اسلام قادیان کے نام دیدی جاوے۔

اس زمین پر قبضہ کرانا منشی برکت اللہ صاحب احمدی کا (مجھے اچھی طرح اس بزرگ کا نام یاد نہیں رہا۔ شاید برکت علی یا برکت اللہ کہا تھا) جو کہ تحصیل گڑھ شنکر میں اپیل نگار ہیں اور ہمارے خانگی تمام حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ کام ہوگا۔ اور وہ پیروی کر کے اس پچاس بیگہ کی چوتھائی زمین پر جو قریباً سوا بارہ ۱۲ بیگہ ہوگی۔ انجمن اشاعت اسلام قادیان کو قبضہ کرا دیں گے فقط

یہ آپ اُن کی وصیت ... درج اخبار فرما دیں۔ اور الحکم میں بھی۔ باقی ان کا جو اسباب یہاں ہے۔ اس کی چوتھائی حصہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد فروخت انجمن اشاعت الاسلام قادیان کے نام بھیجدیں گے۔ والسلام۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذارش یہ ہے۔ کہ بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء میری اہلیہ مسماۃ امتیازن کا انتقال ہو گیا ہے۔ لہذا احمدی جماعت کے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کا خواستگار ہوں۔ فقط

عبد المجید احمدی۔ [illegible]

ان مرحومہ کا جنازہ گذشتہ جمعہ کو قادیان میں پڑھا گیا

دعا مطلوب۔ بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تار کی خبرین

(از ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء تا ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۶ء)

پارلیمنٹ انگلستان۔ ۲۰ فروری کو بادشاہ کی افتتاحی تقریر پر بحث ہوئی۔ لبرل فریق نے بیان کیا کہ آئرلینڈ کو سلف گورنمنٹ ۲۰ سال تک دینے کا ہم نے وعدہ کیا ہے۔ جلد اس مسئلہ پر گفتگو شروع کرنی چاہئے۔ کیونکہ حالت آئرلینڈ ہماری سلطنت پر ایک بڑا داغ ہے۔ ہے بر فریق کے سرگروہ نے بیان کیا۔ کہ ہم تو ہمیشہ غربا کا معاملہ سب سے آگے رکھیں گے۔

مورلے صاحب نے ہندی فوج کے انتظام پر پورا غور کر کے ایک مراسلت گورنر جنرل کو روانہ کر دی ہے۔ مگر ہنوز شائع نہیں ہوئی۔

ایک تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورلے صاحب نے لارڈ کچنر والی تجویز کو منظور کیا ہے۔

یورپ کی خانہ جنگی۔ ہنگری کی پارلیمنٹ سرکار سے بگڑ کھڑی ہوئی۔ سرکار نے اس کے اجلاس کو موقوف کیا۔ ممبروں کو اجلاس سے نکلوانے کے لئے فوج سے کام لینا پڑا

معاملہ مراکش۔ پر جرمن فرانس کی تجویز کو نہیں مانتا۔ فرانس میں بہت ناامیدی کا اظہار ہو رہا ہے۔ جرمن نے ایک بینک بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس میں فرانس والوں کا دخل نہ ہو۔ فرانس نے اس کے برخلاف ایک تجویز پیش کر دی۔

معاملہ میں دن بدن پیچیدگی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

شاہ ایڈورڈ۔ سنا گیا ہے۔ کہ ہمارے بادشاہ سلامت قیصر جرمن کی ملاقات کا ارادہ رکھتے ہیں۔

تبت۔ چین نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تبت کو اپنا ایک صوبہ بنائے۔ اور اپنا ایک گورنر اس طرف روانہ کرے

ممالک اسلامی۔ قسطنطنیہ سے ایک نامہ نگار نے انگریزی اخبار کو لکھا ہے۔ کہ سرحد عرب و مصر پر جو جھگڑا اٹھا ہے۔ اس میں سلطان نے اپنے گورنر کا عہدہ اور بھی بڑھا دیا ہے گویا اس کی کارروائی کو پسند کیا ہے۔ تاہم آخری تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے گا۔

اہل یمن سخت بغاوت کر رہے ہیں۔ ترکوں نے مقابلہ میں کچھ نقصان بھی اٹھایا ہے۔

مشہور شہر۔ عسقلان ملک شام میں ایک مشہور شہر ہے کسی زمانہ میں یہاں تجارت کی بڑی بھاری منڈی تھی۔ گردش زمانہ سے اس قدر زوال آیا کہ معمولی بستی کی حالت میں ہو گیا۔ اب پھر آہستہ آہستہ اس کی رونق اور آبادی ترقی پر ہے اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ میں یہ شہر ملک شام کے شہروں میں تیسرے نمبر پر شمار ہونے لگے گا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے عیسائیوں سے یہ شہر چھیننے میں بڑی مصائب برداشت کی تھین۔

طبی مدرسہ۔ دمشق میں ایک طبی مدرسہ ہے۔ اس میں کئی نئی اصلاحوں پر عملدرآمد کرنے کے لئے تعداد مصارف میں توسیع دی گئی ہے۔

محصول معاف۔ گورنمنٹ عثمانیہ نے روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء کا محصول چونگی جو ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ اندرون ملک میں لائی یا لی جاتی ہیں معاف کر دیا ہے۔

تمغے۔ سلطان المعظم نے طرابلس الغرب میں رہنے والے جنگی جہاز کے افسران و سپاہیان کو کئی تمغے نمایاں خدمات کے صلہ میں ارسال فرمائے۔

کمیٹی۔ کتب خانہ (استنبول) کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو ہمراہ افسران سررشتہ تعلیم اس کی اصلاح اور قیمتی کتب کی حفاظت کا نئے سرے سے انتظام کریگی

خواہش۔ عثمانی محکمہ تجارت نے محکمہ تعمیرات عامہ سے خواہش کی ہے۔ کہ ملکی پیداوار غلہ کو ترقی دینے اور عمدہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہتی ہے۔ جس کی کوشش سے غیر ممالک سے غلہ کی درآمد تجارت سرد پڑ جاوے اور مقابلہ کے لئے ہر قسم کی واجبی کوشش کی جاوے۔

تبادلہ ڈاک۔ محکمہ ڈاک دولت عثمانیہ نے ممالک متحدہ امریکہ کے محکمہ ڈاک و تار سے تبادلہ ڈاک کا سمجھوتہ کیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ کئی قسم کی سہولتیں ہو جائیں گی۔

بیمہ۔ قلمرو عثمانیہ میں حکم دیا گیا۔ کہ جو لوگ آتشزدگی کا بیمہ کرانا چاہیں۔ وہ پہلے سرکاری دفتر سے اپنی جائیداد کی تخمینی قیمت کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں اور غیر انشیورنس کمپنیوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ بلا ایسے سارٹیفکٹ کے کسی جائیداد یا مکان کا بیمہ نہ کیا جاوے۔ اس حکم سے یہ غرض ہے کہ کوئی شخص بیمہ کمپنیوں کو فریب نہ دے سکے۔

ریلوے۔ مارچ آئندہ میں بغداد بصرہ ریلوے کے اس حصہ پر بھی کام شروع ہو جائیگا۔ جو مقام بالفور سے شروع ہو کر ریل کی اصلی لائن سے جا ملتا ہے۔

ایران۔ روس کی دیکھا دیکھی ایران کے مولویوں نے بادشاہ سے درخواست کی ہے کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے بادشاہ نے منظور کیا ہے۔ کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے جس کے ممبر مولوی۔ زمیندار اور سوداگر ہوں گے۔

شاہزادہ۔ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو پرنس اور پرنسس نے بنارس کے شہر اور دربار کی سیر کی۔

۱۲ بڑے جوان بہادروں کو تمغے عطا کئے جنہوں نے گذشتہ زلزلہ کے بعد دھرم سالہ میں دب گئے تھے آدمیوں کی جانیں بچائیں۔ اور پھر شہزادہ صاحب گوالیار کو چلے گئے اور بیگم لکھنو۔ ڈیرہ دون کے سیر کو چلی گئی۔

آغا خان۔ پر ایک رشتہ دار عورت نے قریب دو لاکھ روپیہ کی نالش کی ہے۔ ورثہ میں پورا حصہ نہیں ملا۔

نیا سکہ۔ نکل کا جو ایک آنہ کا سکہ جاری ہوگا اس کا وزن ۶۰ گرین یعنی قریباً پونے ماشہ ہوگا۔

وائسرائے۔ ۲۹ مارچ کو کلکتہ سے چلیں گے۔ لکھنو آگرہ، اجمیر سے ہو کر سرگودہ اور مونا (ضلع شاہ پور) کو جائیں گے پھر راولپنڈی اور پشاور سے ہو کر اختتام اپریل سے پہلے شملہ جائیں گے۔

پاگل۔ چند روز ہوئے لنسلن کی ایک ریل میں ایک پاگل صاحب سوار ہو گئے۔ جو شکل و صورت سے مہذب اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہو جانے پر آپ انجیل پڑھنے اور دو زانو ہو کر رونے اور دعا مانگنے لگے۔ اس کے بعد ہمراہی مسافروں کو تھپڑ رسید کرنے شروع کئے۔ اتنے میں اسٹیشن پر پہونچی تو انہیں گارڈ اپنی بریک میں لیگیا وہاں انہوں نے ہر ایک اسباب و پارسل پھینکنے کی کوشش کی منع کرنے پر گارڈ کا گلا پکڑ لیا۔ گارڈ کا شور سن کر دوسرے مسافر مدد کو پہونچ گئے۔ نہیں تو بیچارے کی جان ہی جاتی رہتی۔ آخرکار بمشکل تمام انہیں پولیس کے حوالے کیا گیا۔ اور صاحب مجسٹریٹ نے پاگل خانہ بھجوا دیا تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ صاحب کیمبرج یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہیں۔

پیرس میں مسجد۔ فرانس کے صدر مقام پیرس میں عالیشان مسجد کی تعمیر کا اہتمام ہو رہا ہے۔ اس کے لئے گورنمنٹ فرانس نے مفت زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ بندرگاہ دربند کے متصل ایک ٹکڑا زمین کا پسند کیا گیا ہے۔ جس کی نسبت گورنمنٹ فرانس سے درخواست کی گئی کہ اگر مفت نہیں تو قیمتاً یہ اراضی دیجاوے

بادشاہ ایڈورڈ۔ ہسپانیہ کے بادشاہ الفانسو کی شادی کے متعلق گفتگو کے واسطے بمقام بیارٹز واقع ملک جنوبی فرانس تشریف لیجائیں گے۔

مراکو کانفرنس۔ میں آسٹریا نے جرمنی کی طرف داری سے بیزاری ظاہر کی ہے اور بیان ہے۔ کہ جرمن کو چاہئے کہ فرانس کی باتوں کو مان لے۔

مشنریوں کے بکھیڑے ہونے کا نتیجہ۔ بمقام نان چنگ واقعہ کیانگ سی امریکہ کے مشنریوں پر حملہ ہوا اور ان کو تباہ کیا گیا۔ ایک کنبہ دو جوان اور دو بچے قتل ہوئے۔ باقی بھاگ گئے اب امریکن جہاز لڑائی کو جاتا ہے۔ مشنری ہی ہر جگہ جنگ کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔

فوجی اصلاح پر لارڈ مورلے کا خط شائع ہوا بعض امور میں لارڈ کچنر کے برخلاف کیا گیا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک شے کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری [illegible] جالا پھولا شب کوری دھند وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے [illegible] اور قیمت صرف ۸ ہے۔

منجن دندان - اب کسی کو امراض دارھ و دانت تکلیف نہیں دیتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد [illegible] آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں کیڑا [illegible] لگ گیا ہو مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو [illegible] کافی ہے صرف [illegible]

[illegible] گولیاں - یہ اسم بامسمیٰ ہیں جو صاحبان اپنی قوۃ کو [illegible] یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پر یہ کہ آپ کیوں کیسی کمزوریوں کے شاکی ہو یہ حبوب [illegible] پر کر دیتی ہیں اس کمزوری کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت [illegible]

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمد مقام گلیب گڑھ ضلع [illegible]

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں [illegible] روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش [illegible] موجود ہوتا ہے تازہ و تازہ خبریں اور تاریں ہر روز پہنچائی جاتی ہیں [illegible] ایڈیٹوریل نہایت اعلیٰ درجہ کے رائیں اور واقعات نہایت [illegible] اور معقول [illegible] ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف [illegible] (چار روپیہ) پیشگی دینے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول [illegible] نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیکھو یہ دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ بکمال [illegible] ان شاء اللہ [illegible] سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں [illegible] میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب [illegible] حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھروں میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا میعاد [illegible] دوران آخر۔ وہ جس کے لئے تم منتظر [illegible] گیا ہو اٹھو اس کی اعانت کے واسطے اب۔ حمیت کا یاروہی مقتضا ہو درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ ضرور بہتوں کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر بکثرت کوہ کام کا بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے [illegible]

۲۔ حلوائی موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغذا ہے فی سیر تین روپیہ ہے۔

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک [illegible]

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے بعد حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا پھولا ناخونہ خارش چشم۔ رہنا آنکھوں سے پانی جاری رہنا سلاق [illegible] کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ [illegible]

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار عود کرتا رہتا ہے۔ اس کو یہ نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی [illegible]

اطلاع - دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سنداقوائیہ۔ بازار [illegible] سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تعداد بقدر	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible] لیکن تھوڑے کم اجرت کا اشتہار قبول نہیں کیا جائیگا۔ ضمیمہ بھیجا [illegible] فی صدی [illegible] کے ساتھ تقسیم کیا جائیگا۔ ضمیمہ بھیجنے [illegible] نمونہ ارسال کر کے [illegible] خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس مع سلینہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی ہے [illegible] علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

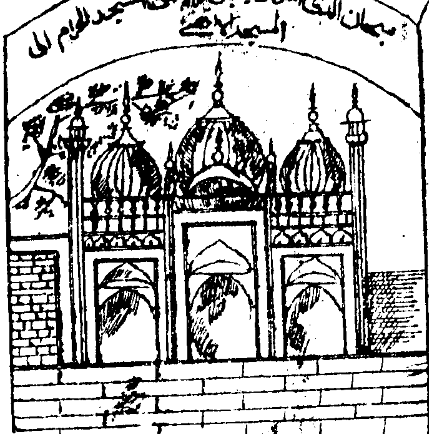

بدر

BADR QADIAN

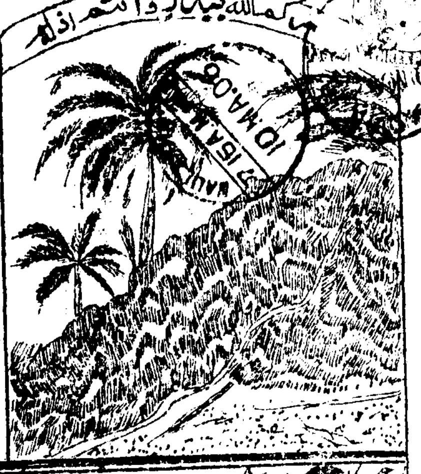

ای جہان منتظر خوش باش کا مدلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح وقت آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۰ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — ۱۲ - محرم سنہ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ع جمعۃ المبارک — نمبر — البدر جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دو ابینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ ــــ عنہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ۱۲ر

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا فرمائیں گے۔ ان سے بحساب بعد لیجائیگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے مینیجر

لوکل ... عہ۔ افریقہ ..... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا ‌ / مصطفے ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ‌ / ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ‌ / بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام ‌ / دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ‌ / جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ‌ / ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ‌ / زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ‌ / آن نہ از خود از ہمان جا می بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ‌ / وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ‌ / ہر زنقابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد ‌ / ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت صمدیت است ‌ / منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ‌ / منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ‌ / آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ‌ / ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکسر مو دوری از ان عالیجناب ‌ / نزد ما کفر است و خسران و تباب

ومن شرائط البیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر ویسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ دوبارہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اصحاب کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳ - زلزلہ کی پیشگوئی۔
صفحہ ۴ و ۵ و ۶ - مولویوں کے اعتراضوں کی حقیقت
صفحہ ۷ - کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں۔؟
صفحہ ۸ - آغاز عیسویت ہندیں۔ مسلمانان چین۔
صفحہ ۱۰ - نصائح حضرت مسیح۔ رسید زر
صفحہ ۱۱ - عام اخبار۔

بدر مسیح

۱۵ - محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۷ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ ھا انّی اٰثرتک
ترجمہ حسب ارشاد۔ میں نے تجھے چن لیا۔

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی

اب مولوی صاحبان کیا فرمائیں گے

موسم بہار میں زلزلہ کے آنے کی پیشگوئی ایک سال سے برابر اخبارات میں اور علیحدہ اشتہارات کے ذریعہ سے شائع ہو رہی تھی۔ مخالف اخباروں (جیسے اخبار اہلحدیث وغیرہ) اور عام اخبارات (اخبار عام۔ اردو اخبار وغیرہ) نے بھی کئی دفعہ اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق یہ پیشگوئی ۲۸ فروری کی رات کو پوری ہوئی۔ اور اس کی تصدیق میں مختلف مقامات سے ہمارے پاس شہادتیں آئیں۔ جن میں سے چند ایک ہم ذیل میں بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔ مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی اور غزنوی صاحبان سے سنا چاہتے ہیں۔ کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ مولوی صاحبان ہماری خواہش کو پورا کریں گے۔ ہاں اتنی گذارش ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کہیں اس مضمون کو اشاعۃ السنہ کے کالموں کے واسطے نہ رکھ چھوڑیں۔ جو کہ شاید سنہ ۱۹۰۹ء کا پرچہ سنہ ۱۹۱۱ء میں نکلے۔ اور اس انتظار میں ایک اور شدید زلزلہ بھی آجائے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ عرض ہے۔ کہ کم از کم اس کے جواب میں اپنے اس [illegible] سے کام نہ لیں۔ جس کے مطابق [illegible] شہادتیں وہ [illegible] چکے ہیں۔ اور جس [illegible] کے مطابق انہوں نے حضرت [illegible] غیر احمدی [illegible] اور غزنوی صاحبان [illegible] ان کی مسجد کی چار دیواری [illegible] ہم بھی سن سکیں۔

ہاں اس زلزلہ کے متعلق ایک بات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے [illegible] کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس میں مکانوں اور جانوں کا وہ نقصان نہیں ہوا جو پچھلے سال میں ہوا تھا۔ سو اس کے جواب میں سمجھنا چاہئے کہ پچھلے سال کے زلزلے نے اس قدر تباہی کر دی تھی۔ اور مکانات گرا دئے تھے کہ دوبارہ مکانات گرنے کے واسطے باقی ہی کہاں تھے [illegible] اور دیگر لوگ بھی [illegible] حسب [illegible] گذارہ کر [illegible] اگر ان کو [illegible] گزند بھی پہنچا ہے تو [illegible] نشان کرتا ہے۔ اب ہم وہ شہادتیں درج کرتے ہیں۔

۱ - [illegible] بجے کر بیس منٹ پر زلزلہ نے رعایا کی رہی سہی امیدوں کو ڈگمگا دیا۔ اس جھٹکے [illegible] جھولنا خفیف تھا۔ وہ ہم قریب پانچ منٹ تک رہا۔ یہ پانچ منٹ پانچ برس کی مصیبت سے کم نہ گذرے تھے۔ نہ معلوم کانگڑہ کی کیا حالت رہی ہوگی۔ خدا اپنا فضل ہی کرے۔ رعایا قحط کی ستائی پہلے ہی تنگ ہے۔ سہارنپور۔ دہرہ دون میرٹھ تک کی خبر ہے۔ (اخبار عام)

۲ - بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج [illegible] ۲۸ فروری کی رات کو وقت ۱۲ بجے کر ۵ منٹ پر زلزلہ شدید آیا کہ میں جب اٹھا۔ تو ہر طرف سے رونے اور چلانے کی آواز آرہی تھی۔ جس مکان میں میں رہتا تھا وہ پتھر کا بنا ہوا تھا اور چھت بھی پتھر کی سلوں کی تھی [illegible] خاکسار [illegible] کہ خدا تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ کہ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ بڑی مشکل سے دروازہ کھولا۔ اور اپنی بیوی و طفل کو لے کر باہر میدان میں جا کر بیٹھے۔ اس وقت کی کیفیت کیا ہی عرض کروں۔ جس وقت زلزلہ زور سے آرہا تھا۔ اور ادھر ادھر مکان گر رہے تھے۔ اور چاروں طرف سے خوفناک گرنے کی آواز آرہی تھی۔ اس کے بعد زلزلہ قدرے تھم گیا۔ تو ہوش [illegible] ہوئے۔ بازار میں آہ و زاری کا بازار گرم تھا۔ کئی آدمی دب گئے تھے۔ جو فوراً نکال لئے گئے۔ صرف [illegible] ہوئے۔ خاکسار ابھی تک باہر میدان میں ہے۔ امید ہے کہ بعد زلزلہ [illegible] آیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور بھی خیریت سے ہوں گے۔ آمین یا رب العالمین

خاکسار کے خیال ناقص میں آتا ہے۔ کہ اس خبر کو اخبار الحکم و بدر میں چھاپ کر دیا جاوے۔ تو بہتر ہے۔ تا کہ مخالفوں پر حجت ہو۔ اس [illegible] مسلمان [illegible] کے بارہ چودہ میں جو اب حضور کے دعوے کو اور حضور کو سچا ماننے لگ گئے ہیں۔ حضور خاکسار کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو ترقی دیوے۔ والسلام

خاکسار [illegible] ابراہیم [illegible] پولیس [illegible] ریاست رامپور

۳ - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

[illegible] السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ [illegible] اس وقت [illegible] سوان بیان ہو وقت شب [illegible] سخت زلزلہ آیا۔ کہ جس کا بیان قابل تحریر نہیں [illegible] دل قابو میں نہیں ہے [illegible] نمام [illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام بچا [illegible]

۴ - مرزا [illegible] صاحب از مقام [illegible] پور ضلع کانگڑہ تحریر فرماتے ہیں۔ ۲۸ فروری کی رات کو قریباً ایک بجے سخت زلزلہ آیا۔ جو ۴ اپریل کے بعد کے زلزلوں سے زیادہ تیز تھا۔ پیشگوئی پوری ہوئی۔

۵ - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب حضرت مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ واقعہ ۲۸ فروری رات گذشتہ تقریباً بارہ بجے رات سخت زلزلہ ہوا۔ چڑیاں بھی اپنے گھونسلے چھوڑ کر مکانات سے باہر ہو گئیں۔ مگر خیریت گذری۔ عاجز کے حق میں حضرت جی سے دعا کرائی جاوے۔ خاکسار [illegible] از [illegible]

دعا - چونکہ عاجز کا امتحان [illegible] کا سر پر ہے۔ اس لئے احباب سے التجا ہے کہ امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ والسلام - خادم [illegible] ایف اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زلزلہ کی پیشگوئی

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے ۔ پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
وہ جو ماہِ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ ۔ تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج ۔ آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا۔ جو ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کر دی تھی سو الحمد للہ والمنۃ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں زلزلہ آنے کو ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا کیونکہ جیسا کہ میں رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۴ میں قبل از وقت لکھ چکا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی سو یہ زلزلہ تھا جس کا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آگیا اور ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے اس لئے میں مکرّر اطلاع دیتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو اپنے خیال میں وہ دن دور نہیں۔ توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے بچو۔ تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائیگا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائیگا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مُہر لگاتے ہیں۔ میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کر دوں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا۔ تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ پیچ خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفاق کا کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا۔ اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بد نصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کر دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خیانتوں سے پُر دیکھتا ہے اس کے بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو اور دعا میں مشغول رہو۔ ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو۔ اور کسی کو دکھ مت دو اور ڈرتے رہو جب تک وہ خوفناک دن آوے جس کا وعدہ دیا گیا ہے تمہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس خوفناک دن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارہ میں لکھا گیا ہو رد کرو کیونکہ اب خدا ان تکذیبوں کا آپ جواب دیگا نیکی کرو۔ بھلائی کرو۔ صدقہ دو۔ راتوں کو اُٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو۔ اور اگر گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے۔ تو ان کی طرف نظر اُٹھا مت دیکھو۔ خدا کے غضب کے دن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں۔ سو تم ڈرتے رہو۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

المشتھر

میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

(یہ اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے اگر کوئی دوست چاہے تو [illegible] سینکڑہ کے حساب سے دفتر بدر سے مل سکتے ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولویوں کے ہتھیاروں کی حقیقت

اور ایک سوال کا جواب

(از [illegible])

خدا کی پاک اور محفوظ کتاب اور اس کے بھیجے ہوئے انبیاء کے حالات پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جب خدا کا کوئی فرستادہ آتا ہے تو وہ عالم الغیب کے اعلام سے اپنی بے کسی اور کمزوری کی حالت میں آئندہ کے لئے [illegible] اپنی ترقی اور کامیابی اور اپنے دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کا اعلان کر دیتا ہے۔ پھر دنیا کے ہر ایک طبقہ کے لوگ اس پر [illegible] مخالفت شروع کر دیتے ہیں اور مادہ کے ذریعہ یقین کر لیتے ہیں کہ اب اس کے لئے کوئی بچاؤ کی راہ باقی نہیں۔ پر باوجود اس کے خداوند کریم اپنے وعدوں کے موافق اس کو ہر ایک خطرناک اور زہریلے [illegible] سے بال بال بچاتا اور ترقی اور غلبہ دیتا جاتا ہے [illegible] اس کی موعودہ ترقی اور کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کی دلیل [illegible] ساطع ہوتا ہے۔ چنانچہ خداوند کریم نے اس استدلال پر متنبہ کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ افلا یرون انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون۔ پر مادہ کے بندے اپنے نفس و طاقت اور سلاح و کثرت اور دیگر اسباب پر مغرور ہو کر امید [illegible] ہیں اور نشانات اور آیات اور دلائل و بینات کی طرح خدا کی اس قوی اور فعلی دلیل کو بھی ردی میں پھینک دیتے ہیں یہاں تک کہ اپنے پہلے بزرگوں کی طرح اخذتهم بغتة وهم لا یشعرون کا مصداق بن جاتے ہیں۔ اور خدا کا فرستادہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی اور ان جندنا لهم الغالبون کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی جب خدا نے اپنے وعدہ کے موافق حضرت مرزا صاحب (روحی فداہ) کو مہدی اور مسیح بنا کر مبعوث فرمایا اور عین وقت اور ضرورت حقہ پر بھیجا۔ تو آپ نے بھی مذکورہ بالا سنت کے مطابق خدا کے اعلام سے اپنی بے کسی اور بے بسی کے زمانہ میں لوگوں کی مخالفت اور اپنے غلبہ اور کامیابی اور ترقی اور دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کا بڑے زور اور تحدی کے ساتھ دنیا میں اعلان کر دیا۔ اس کے بعد دنیا کے ہر ایک طبقہ کے لوگوں نے اپنے پورے زور کے ساتھ آپ کی مخالفت شروع کی اور انتہا درجہ تک پہنچی۔ تکفیر و قتل کے فتوے دئے قتل کے منصوبے باندھے۔ سخت سخت مقدمات دائر کئے [illegible] گئیں اور [illegible] شائع کئے گئے [illegible] اور لوگوں [illegible] ہوئے۔ [illegible] لوگوں اور گدیوں پر روکنے کے لئے آدمی لگائے گئے۔ آپ کی بات بات پر اعتراض ہونے لگے۔ لیکن خدا نے اپنے وعدہ عصمت کے مطابق آپ کو ان کی سب شرارتوں اور منصوبوں سے محفوظ رکھا۔ اور آپ کو وہ کامیابی اور ترقی دی۔ جو کہ موعودہ غلبہ اور کامیابی کے لئے بیّن دلیل ہے۔ ایک عقلمند خیال کر سکتا ہے کہ جس وقت بڑے زور سے مخالفت شروع کی گئی تھی۔ اس وقت آپ کے ساتھ چند ہی آدمی تھے۔ جو کہ انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ پس اگر ان مخالفوں کے مذکورہ ہتھیار کچھ بھی مؤثر اور کارگر ہوتے تو اس کا اثر یہ ہوتا [illegible] کی طرح [illegible] پیشگوئی کے خلاف تباہ ہو جاتے یا کم از کم جو چند اشخاص آپ کے ساتھ تھے وہ بھی آپ کو چھوڑ دیتے یا غایت سے غایت یہی ہوتا کہ اس کے بعد ترقی رک جاتی اور اور لوگ آپ کی بیعت میں داخل ہوتے۔ پر ان سب باتوں کا نام و نشان بھی نہیں دکھلائی دیتا۔ چنانچہ پہلے اگر آپ کے فدائی انگلیوں پر شمار ہوتے تھے تو اب کئی لاکھ ہیں اور جو ہوئے ہیں وہ بھی عموماً ان ہی سے ہوئے ہیں۔ جو کہ ننقصها من اطرافها کا نظارہ بتا رہے ہیں جس کا لازمی نتیجہ خدا کا بتایا ہوا ہے۔ کہ افهم الغالبون پر انہوں نے اپنے بزرگواروں کی طرح (ان تمام دلائل اور براہین کے ساتھ جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلعم سے آپ کے منجانب اللہ ہونے پر پیش کئے گئے اور ان تمام انوار و آثار نشانات اور آیات کے ساتھ جو کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کی صداقت پر شہادت دینے کے لئے ظاہر فرمائے تھے اور ان تمام علامات و امارات کے ساتھ جو کہ خداوند کریم نے اپنے فرستادوں کے لئے مقرر فرمائی ہوئی تھیں۔ یا مہدی معہود اور مسیح موعود کے لئے بالخصوص بیان فرمائی تھیں۔ اور سب کی سب آپ میں پائی گئیں) غلبہ موعود کی اس بیّن دلیل کو ردی میں پھینک دیا اور خدا کی بیان کردہ دلیل کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ اور اپنے سالہا سال کے تجربہ شدہ بے کار و بے اثر ہتھیاروں پر مغرور ہو کر اپنے خیالی غلبہ کا نقارہ بجانے کی امید واثق رکھے بیٹھے ہیں اور بالکل سچ ہے۔ من جرب المجرب حلت به الندامة۔ اگرچہ مخالفوں نے تو نہ اپنے بزرگوں کے عبرتناک قصص سے فائدہ اٹھایا اور نہ اپنے سالہا سال کے تجربہ سے۔ لیکن ہر ایک عقلمند خیال کر سکتا ہے۔ کہ ان سب کے سب ہتھیاروں کے بے کار و بے اثر ہونے کو مشاہدہ کرنے والا اور خدا کی نصرت اور غلبہ دینے کے سب وعدوں پر کامل ایمان رکھنے والا ان سب کی ساری مخالفت اور بالخصوص مولویوں کے ان کفر ناموں کی جو کہ کوڑیوں کے مول بکتے ہیں۔ [illegible] کی [illegible] کیا قدر [illegible] کر سکتا ہے [illegible] اپنے ایک اور خدا [illegible] کر سکتا ہے بلکہ وہ ان کی سب کارروائی کو اپنی [illegible] ترقی [illegible] یقین کرتا ہے اور باعث [illegible] سے نہیں بلکہ ہم [illegible] کہتے ہیں اور یہ بالکل سچ ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ ان کے اعتراض بھی عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱ یا تو از خود ایک بہتان لگا کر اعتراض کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب فرشتوں اور عذاب و ثواب۔ قبر اور بہشت اور دوزخ سے منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میں خدا کا بیٹا بلکہ خدا کا باپ ہوں۔ نعوذ باللہ پس ایسے اعتراض تو بعینہٖ ایسے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ بہت سے خالق بتاتا اور شرک اور بت پرستی کی تعلیم دیتا ہے یا دیا ہے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ توحید کی تعلیم دیتا ہے۔ ۲ یا وہ ایسا ہوتا ہے کہ ساتھ ہی اس کی [illegible] موجود ہوتی ہے۔ پر تعصب سے آنکھیں بند کر کے اعتراض [illegible] دیتے ہیں جیسا کہ ایک مولوی صاحب نے رب کل شیء خادمک پر اعتراض شائع کیا تھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ کہ ایک شے کا جو رب ہے وہ میرا خادم اور غلام ہے۔ حالانکہ اس کے ساتھ کلمات طیبات یہ ہیں۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ (اے میرے رب میری حفاظت کر اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر) جو خدا کے لا انتہا جلال اور عظمت اور حضرت مرزا صاحب کی کامل اور اتم عبودیت کو ظاہر کر کے اعتراض مذکور کی ذرہ بھر گنجائش یا وہم و گمان نہیں رہنے دیتے یا جیسا خسوف و کسوف کے نشان پر اعتراض کیا کہ چاند گرہن پہلی تاریخ کو ہونا چاہئے۔ اور ایسا نہیں ہوا حالانکہ حدیث میں قمر کا لفظ موجود ہے جو کہ پہلی تاریخ کے ہلال پر نہیں بولتے یا جیسا کہ بعض نے اس جواب کے بعد یہ اعتراض کیا کہ حدیث کے تو یہ معنے ہیں کہ قمر ہونے کی راتوں میں سے جو پہلی رات ہے (چوتھی) اس میں گرہن ہوگا۔ اور ایسا نہیں ہوا۔ حالانکہ حدیث کا دوسرا فقرہ یہ ہے وتنکسف الشمس فی النصف منه۔ پس اگر مولوی صاحب کے یہ معنے صحیح ہیں تو اس کے یہ معنے ہونے چاہئیں کہ شمس ہونے کے دنوں میں سے جو دن نصف ہوگا۔ اس میں سورج گرہن لگے گا اور یہ صریح غلط ہیں اور پھر ان سب سے بڑھ کر میں آپ کو امرتسر کے ایک مولوی صاحب کا وہ اعتراض سناتا ہوں۔ جس پر وہ اتراتے ہوئے کہتے ہیں۔ مرزا جی کے مقلدو! اس علم اور سمجھ و دیانت پر بھی ان کو مجدد اور حکم مانتے ہو۔ ام تأمرکم احلامکم بهذا ام انتم قوم طاغون۔ اور وہ اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس نے لکھا تھا کہ عجل جسد له خوار له نصب و عذاب۔ میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ جس طرح گوسالہ سامری عید کے دن جلایا گیا تھا جیسا کہ خروج [illegible] سے ثابت ہے اسی طرح لیکھرام بھی اسلامی عید کے قریب قتل کیا جائے گا اس پر مولوی صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ توریت سے ثابت ہے کہ عید کے دن

خداوند فرماتا [illegible] گوسالہ پرستی کی خبر دی تھی اور [illegible] واپس آ [illegible] کئی روز لگ گئے۔ پس بہر حال گوسالہ [illegible] نہیں [illegible] بلکہ کئی دن بعد بنایا گیا۔ حالانکہ مدارس کی پہلی اول جماعتوں [illegible] کہ اس پہاڑ کی بلندی نصف میل سلہ ہے۔ اور مسیحیوں کی پرانی کتاب گلستان میں بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ قل جبال الالادق طور سنا ۔ لا عظم عند الله قدراً ومنزلاً۔ بہر طرف یہ کہ تورات خروج ۱۹ میں ہے اور خداوند نے موسے سے کہا کہ لوگوں کے پاس جا اور آج اور کل میں انہیں پاک کر اور ان کے کپڑے دھلوا اور تیسرے دن تیار رہیں۔ کہ خداوند تیسرے دن سارے لوگوں کی نظر میں کوہ سینا پر اتر آئیگا۔ ۱۰۔ ۱۱۔ تب موسے پہاڑ سے اتر کر لوگوں کے پاس گیا اور اس نے لوگوں کو پاک صاف کیا۔ انہوں نے اپنے کپڑے دھلوائے [illegible] لوگوں سے کہا کہ تیسرے دن طیار رہو۔ [illegible] سے ست ہو۔ ۱۴۔ ۱۵۔ اور اس سے صاف ثابت ہے کہ دن کے اندر وہ واپس آ گئے تھے۔ اور ابھی اس قدر وقت باقی تھا کہ انہوں نے کپڑے ہی دھلوائے۔ بلکہ اسی باب کی آیت ۲۰ سے ۲۵ تک پڑھو۔ تو صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں اوپر جاتے اور پھر نیچے آ جاتے تھے۔ بلکہ مولوی صاحب نے خروج ۳۲ کی عبارت نقل کی ہے۔ اس میں یہ تو آگیا ہے۔ کہ انہوں عید منائی اور گوسالہ کے آگے قربانیاں کیں۔ اور کھانے پینے کو بیٹھے۔ اور کھیلنے کو اٹھے۔ تب خدا نے موسیٰ کو کہا اتر جا۔ اس کے بعد آیت ۱۵ سے اترنے کا حال یہ لکھا ہے اور موسیٰ پہاڑ سے پھر کر اتر گیا۔ اور جب یشوع نے لوگوں کی آواز جو پکار رہے تھے سنی۔ تو موسے سے کہا کہ لشکر گاہ میں لڑائی کی آواز ہے۔ موسیٰ بولا یہ تو نہ فتح کے شور کی آواز نہ شکست کے شور کی آواز۔ بلکہ گانے کی آواز میں سنتا ہوں۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ لشکر گاہ کے پاس آیا اور بچھڑا اور راگ ناچ دیکھا۔ پس یہ عبارت صاف صاف بتلاتی ہے۔ کہ ابھی عید کے کھیل راگ ناچ میں مشغول تھے۔ کہ حضرت موسیٰ واپس آ گئے تھے۔ (۲) یا وہ اعتراض ایسا ہو تا کہ براہ راست کسی مسلم نبی یا اس کے مسلم حال پر وارد ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہی امرتسری مولوی صاحب لیکھرام والی پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ لیکھرام کی نسبت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی تھی۔ کہ اس کی موت خارق عادت عذاب کے ساتھ ہوگی۔ اور اس پر کوئی خارق عادت عذاب نہیں اترا بلکہ وہ ایک چھری سے قتل ہوا ہے۔ اور ایسی وارداتیں عموماً ہوا کرتی ہیں۔ یہ نہ کوئی ہیبت ناک عذاب ہے اور نہ خارق عادت موت ہے حالانکہ مولوی صاحب کا یہ اعتراض بعینہٖ جنگ بدر پر وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفار کا قتل عذاب تھا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم پھر یہ بھی ثابت ہے۔ کہ بدر میں ان کا قتل ہونا ایک عظیم الشان معجزہ اور خارق عادت تھا۔ جیسا کہ خداوند کریم کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے۔ ما رميت اذ رميت ولكن الله رمى۔ پھر خدا نے اس کو بالخصوص فرقان فرمایا ہے اور بہت سے مقاموں میں اس فرقان کو حضرت موسیٰ کے فرقان اور اس کے مقتولوں کو فرعون اور آل فرعون سے مشابہ بتایا ہے پس جس طرح حضرت موسیٰ کا فرقان معجزہ تھا۔ اسی طرح آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرقان بھی معجزہ ہے۔ پھر خداوند کریم اس کا نام بھی وہی بتایا ہے۔ جو کہ شریعت اور لسان قرآن میں معجزات وخوارق کا نام ہے چنانچہ فرمایا۔ لقد كان لكم آية في فئتين التقتا۔ اور اہل اسلام اس کو معجزہ اور خوارق عادت مانتے بھی ہیں۔ پس اگر خوارق عادت کے یہی معنے ہیں۔ جو مولوی صاحب نے لے کر حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ تو پھر یہ اعتراض براہ راست آن حضرت ؐ (فداہ ابی وامی) پر وارد ہوتا ہے بلکہ حضرت اقدس ؑ کے الہام میں تو کوئی لفظ ایسا نہیں جو کہ بتاتا ہو۔ کہ وہ عذاب خارق عادت ہوگا۔ فقط غضب و عذاب موت وقتل کا ذکر ہے اور بدر کی نسبت تو خدا کے کلام میں موجود ہے۔ ہاں حضرت اقدس کے اپنے کلام میں یہ الفاظ ہیں۔ (جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔) اور یہ عبارت اپنا مطلب خود بتاتی ہے کہ وہ عذاب ان معمولی اور معتاد تکلیفوں سے نہ ہوگا۔ کہ جن سے عادت کوئی انسان خالی نہیں ہوتا جیسا کہ تپ درد سر وغیرہ۔ کیونکہ ایسی تکلیفوں کی نسبت پیشگوئی کچھ قابل قدر نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسی تکلیفوں سے وہ بالا [illegible]ر ہوگا۔ ہاں جن معنے سے جنگ بدر کا قتل خارق عادت عذاب ہے۔ ان معنوں کی رو سے لیکھرام کا قتل بھی خارق عادت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا کے فرستادہ نے مدتوں پہلے قتل کی خبر دی اور پھر تحدیانہ طور پر دی اور پھر محض خدا کی تائید سے پوری ہوئی۔ اور بے شک یہ معجزہ اور خارق عادت ہے۔ اور اس کی نظیر بجز معجزات انبیاء کے ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔ ہاں نامعقول مولویوں کے فتووں سے بے شک ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ پر مذکورہ بالا دو قتلوں کی نظیر ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پس جب ان کے اعتراضوں کا یہ حال ہے۔ تو کیا بہتان کچھ مدت تک دنیا پر پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ یا ساری دنیا کی آنکھیں وہ بند کر سکتے ہیں۔ یا سب دنیا تعصب کی ظلمت میں پھنسی ہوئی ہے یا اگر وہ اپنے اعتراض کے پردے سے صداقت کے آفتاب کو چھپانا چاہیں۔ تو وہ چھپ سکتا ہے کیا اگر ہمالیہ کے پاس کے رہنے والے ایک متعصب اور جغرافیہ سے ناواقف بلکہ مسیحیوں کی ایک معمولی کتاب سے بے خبر نے۔ طور سینا کو ہمالیہ کی اونچی سے اونچی چوٹی پر قیاس کر کے یقینی طور پر یہ کہدیا کہ موسے کے واپس آنے میں بھی کئی روز لگ گئے اور جس کتاب کا حوالہ دیا۔ اس کے آگے پیچھے کو بھی نہ دیکھا۔ تو ایک منصف باخبر بھی اس جہالت میں اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنی پردہ پوشی کریگا۔ یا خرعت کی وہ عبارتیں جو اس کی پردہ دری کے لئے کافی ہیں۔ دنیا پر پوشیدہ رہ سکتی ہیں۔ یا اگر کسی نے تعصب سے اندھا ہو کر ایسا اعتراض کیا۔ جو مسلم راستبازوں پر وارد ہوتا ہو تو ان کو ماننے والے ایسے اعتراض کو حق بجانب تسلیم کریں گے۔ یا سب دنیا کی آنکھوں پر تعصب کا پردہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ یہ اعتراض طالب حق کے لئے ہدایت کی راہ پر ہو جاتے ہیں۔ بلکہ میرا تجربہ ہے کہ بہت سے لوگ جو حضرت اقدس ؑ کی بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ابتدائی محرک ایسے اعتراض ہی ہوا کرتے۔ لہذا جب تک کوئی اور محرک ہو تو ہم لوگ ان کے واہیات اعتراضوں کے جواب پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔

چنانچہ اس وقت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے جس اعتراض کا جواب لکھنے لگا ہوں وہ میں نے مدت سے سنا ہوا ہے لیکن کبھی میرے وہم وگمان میں بھی نہیں گزرا تھا کہ میں یا کوئی اور اس کا جواب لکھے یا یہ کہ لکھنا چاہئے۔ اور اس وقت اس کی تحریک یوں ہوئی۔ کہ کسی شخص نے میرے ایک دوست سے اس کا جواب دریافت کیا تھا۔ اور بوجہ کم فرصتی کے اس نے مجھے دیدیا۔ اب میں پہلے اس اعتراض کو لکھتا ہوں اور پھر جواب لکھوں گا۔ اعتراض کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے غلام دستگیر قصوری کی موت کو اپنی صداقت پر دلیل قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس کی کتاب میں یہ دعا ہرگز نہیں ہے کہ اگر میں حق پر ہوں۔ تو مرزا صاحب پہلے مر جاویں اور اگر وہ حق پر ہیں۔ تو میں پہلے مر جاؤں۔ بلکہ اس کی کتاب میں اسی قدر ہے۔ کہ مرزا اور مرزائیوں کو ہلاک کر اور بس۔ اور استدلال تب ہی صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے بھی دعا کرتا۔

الجواب۔ اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بد دعا کرے۔ جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کے لئے بد دعا کرنا ہی استدلال کے لئے کافی ہے۔ دوم یہ کہ اگر ضروری ہے۔ تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔ امر اول کی نسبت میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ ہرگز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں۔ کہ زبانوں میں زخم پڑ جاویں اور اس قدر رو رو کر سجدہ میں گریں کہ ناک گھس جائے اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں اور پلکیں جھڑ جاویں۔ اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے۔ تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میری پر بد دعا کریگا۔ وہ بد دعا اسی پر پڑیگی۔ اب ہم اس کے مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس پر موت کی

سلہ۔ اگر عیسائیوں کے موافق کوہ سینا ہی تسلیم کیا جاوے تو اس کی بلندی بھی ایک میل ۶۰۰ گز ہے۔

بد دعا کی ضرور کی اور معترض بہی اس کو تسلیم کرتا ہے۔

کیا امام محمدؒ کی دُعا کی طرح قصوری کی یہ بددُعا حضرت مرزا صاحب پر وارد ہو ئی یا کہ حضرت مرزا صاحب کے متحدیانہ دعوے اور پیشگوئی کے موافق خود قصوری پر اُلٹ پڑی۔ حضرت مرزا صاحب پہ ہرگز نہیں پڑی۔ وہ اللہ کے فضل سے کامیاب زندہ ہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے دعوے کے مطابق خود قصوری پر اُلٹ پڑی کہ وہ اپنے کامیاب دشمن کے سامنے ناکام مرگیا اور اپنی موت سے اپنے دشمن کے متحدیانہ دعوے کو ثابت کر کے اس کی صداقت پر دائمی شہادت چہوڑ گیا۔ اور ہمارا یہ دعوے (کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرنے میں کچہ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بہی موت کی بددُعا کی ہو) قرآن مجید سے بہی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بدّدعا کا ذکر تو کیا ہے۔ لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بہی اپنے راستباز بندوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے۔ جو کہ ان راستبازوں کی ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہانتک کہ وہ سیدالمرسلین اور خاتم النبین کو یہ پرتحدی جواب سکہاتا ہے۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا فتربصوا انا معکم من المتربصین۔ علیہم دائرۃ السوء وغیر ذالک۔ پس اگر قرآن کی تبلائی ہوئی مذکورہ بالا دلیل کے لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکہا جاوے۔ تو بہی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بیّن اور برہان ساطع ہے کیونکہ اس کی دُعا کا مفہوم جسقدر کہ معترض کو بہی مسلم ہے اس کے منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی ثبوت اس کی بددعا ہے۔ اور اس کے بعد اس کا ناکام مرجانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ پس جب یہ ثابت ہوگیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لئے ہی دُعا کرے لہذا اب اس کو ثابت کرنے کی بہی ضرورت نہیں۔ کہ اس نے اپنے لئے بہی بدّدعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتلاؤں گا۔ کہ قصوری نے اپنے لئے بہی بدّدعا موت کی ہے۔ اور یقیناً کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں۔ ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہان پر نہ تو مین کا ذکر ہے نہ تم۔ مگر کا نام ونشان ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو فی الواقعہ اور عند اللہ کاذب ہیں۔ ان پر لعنت کریں۔ اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے جس کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل ہوتا ہے اور کاذب ہونے کا وہم وگمان تک نہیں ہوتا اور فریق ثانی بہی تب ہی مباہلہ پر جرأت کر سکتا ہے۔ کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو۔ اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرأت نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ جن کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ پر مدعو فرمایا تہا۔ چونکہ وہ اپنے آپ کے صدق اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب پر یقین نہ رکہتے تہے۔ لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کر سکے تہے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ جو دو فریق مباہلہ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی یقین ہوگا کہ الکاذبین کا مصداق میں نہیں ہوں بلکہ فریق مقابل ہے اور ان کی بددُعا کا یہ مطلب ہوگا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے۔ لیکن باوجود اس کے پہر بہی یہ بددعا عام ہے کیونکہ اس کی علت کذب واقعی قرار دیا ہے نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو۔ پس جس میں یہ کذب واقعی ہوگا اُس پر یہ بددعا پڑیگی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے۔ کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا تو چونکہ بیان پر بہی کذب واقعی علت قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ مقابل کے ساتہ مختص کیا بلکہ اب تک یہ بہی ثابت نہیں ہوا۔ کہ اس میں ہے بہی۔ اور زبان اور شریعت میں یہ قاعدہ مسلم رکہا گیا ہے کہ جب مورد خاص ہو اور علت حکم عام ہو تو حکم عام رہتا ہے۔

لہذا یہ دُعا مقابل کے ساتہ مخصوص نہ ہو گی بلکہ جس میں کذب واقعی پایا جائیگا۔ (خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل رہیگی اس تمہید کے بعد قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱ سطر ۲ سے صفحہ ۲ سطر ۲ تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتہ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزندزادوں کو لیکر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اور سب شرائط بہی میں نے منظور کر لئے تہے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا۔ کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو۔ تب ہم مباہلہ کرینگے۔ تو اس وقت میں نے یقین کر لیا کہ یہ اشتہاری ہیں اور میں مایوس ہو کر واپس چلا گیا پہر اس کتاب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکہتا ہے جیسا کہ تونے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع البحار الانوار کی دُعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تہا ویسا ہی دعا والتجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو ۔۔۔۔ مورد اس آیت قرآنی کا بنا۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین الخ۔ اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں بہی نہ تو میں ہے نہ اگر مگر ہے اور قطع دابر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے جس کی نہ تو داعی کے ساتہ خصوصیت ہے۔ اور نہ مدعو علیہ کے ساتہ ہے اور نہ اس کی مورد بنانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ پہلے الذین ظلموا کا اُنکو مورد بنا اور پہر قطع دابر کا بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہے اس کا قطع دابر کر۔ ان جس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکاذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا۔ اسی طرح قصوری کے نزدیک الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں لیکن جس طرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین اپنے مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بددعا ہے اور خصوص مورد اس کے عموم کو باطل نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ تخصیص نیت و اعتقاد میں ہو یا الفاظ میں ہو اسی طرح اللہم اقطع دابر القوم الذین ظلموا بہی اپنے مفہوم اور علت کے عموم کے لحاظ سے عام بددعا ہے جو کہ فریقین میں سے ہر ایک کو شامل ہو سکتی ہے اور مورد خاص کی تخصیص اس عموم کو باطل نہیں کر سکتی خواہ نیت و اعتقاد تک محدود ہے یا الفاظ میں ہی کی جاوے۔ ہان اگر کوئی قصوری کی تخصیص کو سب اہل زبان اور رسول اور خدا تعالیٰ کی تخصیص سے زیادہ قوی تسلیم کرتا ہو جو سب قواعد کو پامال کر سکتی ۔۔۔ کہ ۔۔۔ رہ سکتی ہو اور پہر تخصیص بہی ایسے مورد کی کہ اس کی موجودہ دعا اور واقعہ شہادت دیتے ہیں کہ علت بددعا اس میں موجود نہیں تو یہ اس کا اختیار ہے لیکن ابہی ہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا اور رسول اور انسانوں کے کلام کے معنے کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بددعا کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو واقعی مصداق ہے اس کا قطع دابر کر اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہے۔

اور جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بہی روایت بالمعنے کثرت کے ساتہ موجود ہے۔ جو کہ علاوہ عامل شریعت ہونے کے من کذب علی متعمداً کا سخت وعید بہی اپنے ساتہ رکہتی ہے تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی عام بددُعا کی روایت بالمعنے کر دی تو کونسا نقص لازم آگیا۔ اور چونکہ موت تو ہر ایک پر آنیوالی ہے۔ لہذا ایسی بددعاؤں میں عرفاً یہی معتبر ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مرجاوے نہ یہ کہ کبہی مر جاوے اسی وجہ سے خداوند تعالیٰ نے ایسے عذابوں میں بہی فانتم منتظرون۔ فرمایا ہے اور یہ مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خداوند کریم وامر بالعرف فرماتا ہے تو اگر اس معروف اور معتبر شرط کو ظاہر کر دیا۔ تو کونسا نقص ہوگیا ہر ایک عقلمند غور کر سکتا ہے۔ کہ اگر قصوری کی اس عام بددُعا کی تفصیل کریں تو بجز اس کے اور کیا ہوگی کہ اگر میں ظالم ہوں یا حق پر نہیں ہوں تو مجہے پہلے ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے یا حق پر نہیں ہے تو اس کو مجہ سے پہلے ہلاک کر۔ علیم نے قطع دابر کر کے اسی شخص کو الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مصداق ثابت کیا ہے کہ جس کو قصوری نے اس کا واقعی مصداق ظاہر کیا تہا یا کہ خود قصوری ہی کا قطع دابر کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ خود ہی اس کا مصداق واقعی تہا تو ظاہر ہے کہ جس کو قصوری نے الذین ظلموا کے عام مفہوم کا مصداق قرار دیا تہا۔ وہ تو اب تک کامیاب زندہ ہے اور محمد طاہر صاحب کے مدعو علیہ کی طرح اس کا ہرگز غارت نہیں ہوا بلکہ کشتی نوح کی طرح اس کا بیڑا بہت انسانوں کی نجات کا ذریعہ ہو رہا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ الذین ظلموا کا مصداق واقعی نہیں ہے۔ جیسا کہ قصوری نے اپنے تصور سے یقین کیا تہا اور نہ اس میں وہ ظلم ہے جو کہ قطع دابر کی علت قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ خود قصوری اپنے کامیاب

دشمن نے سامنے اس بڑے عالم کے شان لینے کے چند ہی روز بعد ناکام ہلاک ہو گیا جس سے صاف صاف ثابت ہو گیا کہ وہ خود ہی الذین ظلموا کا واقعی مورد تھا۔ اور اسی میں وہ واقعی ظلم تھا۔ جو لا قطع دابر کی علت قرار دیا گیا تھا۔ والحمد للہ رب العالمین

اب جواب تو ہو چکا لیکن ہم ناظرین کو ایک عجیب بات بتلانے سے نہیں رکتا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض کرنیوالے وہی مولوی صاحب ہیں جو خروج باب ۳۲ کے حوالجات سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ حضرت موسے کے واپس آنے میں کئی روز لگ گئے ہوں گے نہیں بلکہ لگ گئے۔ حالانکہ خروج میں اس کے خلاف صریح طور پر موجود ہے اور قصوری کی بد دعا پر پھر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ جو ہم معترض صاحب کو قدرے مخاطب کرتے ہیں۔ اور اس کو مناسب خیال کرتے ہیں۔ ہاں جس صاحب نے ہمارے ایک دوست سے جواب طلب فرمایا ہے ان کو اس قدر کہتے ہیں۔ کہ جس طرح آپ نے معترض صاحب کے سوال کا جواب طلب کیا ہے۔ اسی طرح آپ ہمارے اعتراض کا جواب بھی طلب کریں۔ یعنی ہمارے پیش کردہ حوالجات کی تردید کے علاوہ خروج سے کوئی ایسا حوالہ دیا جاوے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ اس وقت واپس آنے میں کئی روز لگ گئے تھے۔ یا کم از کم یہ کہ ایک دن میں اس پہاڑ سے اس لشکر گاہ تک ایک دن میں نہ کبھی آ لی اور نہ آ سکتے تھے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکیں اور انشاء اللہ نہ کر سکیں گے۔ تو پھر ان کو خوف خدا کی نصیحت کریں۔

محمد سرور

مصری اخباروں کا انتخاب

مراکش

[illegible] جرمنی اخبار نے ان اسباب کو بیان کیا ہے جنکی بنا پر جرمنی کی معاملات مراکش میں دخل دینا شروع کیا۔ کہ یہ ایک راز ہے جس کا اب تک کہنا نہیں جاتا [illegible] اخبار نے [illegible] بیان کیا ہے کہ سلطان مراکش تقریباً جرمنی نسل سے ہیں [illegible] کہ حق ہے [illegible] مراکش اہتمام کرے۔ کیونکہ سلطان [illegible] ایک طرف سے ان کا رشتہ جرمنی سے ملتا ہے جرمن [illegible] موسیو [illegible] نے گذشتہ بہار میں مراکش کا سفر کیا تھا۔ اور [illegible] وہ واقعات پیش آئے جن کا اشارہ بیرن [illegible] کتاب [illegible] میں کیا ہے۔ اسی سفر کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے [illegible] اس میں بیان کیا ہے کہ موجودہ سلطان کی دادی کی ماں جرمنی نسل کی تھیں۔ اور ان کا نام [illegible] تھا۔ مقام [illegible] واقع جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ اور اتفاق سے سواحل مراکش پر قید ہو گئیں اور [illegible] میں سلطان مراکش کے ہاتھ پر فروخت ہوئیں لیکن انگریز [illegible] واقعہ سے انکار ہے وہ کہتے ہیں کہ سلطان کی دادی کا یہ نام تھا اور وہ آئرلینڈ کی تھیں۔ اس بنا پر سلطان [illegible] انگریزی نسل سے ہیں اس مسئلہ میں اب تک فریقین میں اختلاف قائم ہے

بدر

قادیان

۱۳ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ مارچ ۱۹۰۶ء

کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؟

لفظ کافر کا اطلاق کن لوگوں پر ہو سکتا ہے

محمد نواب خان صاحب ثاقب کی تصنیف کردہ نظم جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی قبر پر لکھی گئی ہے اور اخبار بدر میں چھاپی گئی تھی۔ اس میں سے محبی ملک مولا بخش صاحب رئیس گورداسپور نے یہ شعر

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحا کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

پیش کر کے بذریعہ خط دریافت کیا ہے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیئے۔؟

چونکہ اس مسئلہ کے متعلق اور بھی بعض لوگ دریافت کیا کرتے ہیں۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر کسی قدر مفصل بحث کر دی جاوے۔

سب سے اول لفظ کافر کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے معنے بلحاظ لغت کے کیا ہیں اور پھر یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ بلحاظ اصطلاح شرعی کے اس کا کیا مطلب ہے۔ اور مسلمانوں کے درمیان عموماً یہ لفظ کن معنوں میں اور کن وجوہات پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اب ہو رہا ہے۔

سو لفظ کافر کے لغوی معنے ہیں ڈھانکنے والا۔ چھپانے والا۔ الکفر ستر الشئ۔ کفر کے معنے ہیں۔ کسی شے کو چھپانا۔ چونکہ جو شخص کسی بات کو نہیں مانتا۔ وہ بھی اس شے کی عظمت اور خوبی اور راستی کو چھپاتا ہے۔ اس واسطے اس کو بھی کافر کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کافر کے معنے ہیں۔ انکار کرنیوالا الکفر ضد الایمان۔ لفظ ایمان کے بالمقابل لفظ کفر ہے۔ ایمان کے معنے ہیں مان لینا۔ اور کفر کے معنے ہیں انکار کر دینا۔

جو شخص خدا تعالیٰ کا حکم مانتا ہے۔ اور شیطان کی ترغیب کو نہیں مانتا۔ وہ خدا کا مومن ہے اور شیطان کا کافر اور جو شیطان کے پھندے میں پھنس جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ٹالدیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کافر ہے۔ اور شیطان کا مومن ہے۔

پس کفر کئی وجوہات سے ہوتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا وہ کفر باللہ کا مجرم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ کفر بالرسول کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ ملائکہ یا کتب یا حشر نشر پر ایمان نہیں لاتے وہ ان خاص باتوں کے کافر ہیں۔ لیکن ایمانیات کی عظیم الشان باتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق رکھتی ہیں۔ کہ ایک کے کفر سے انسان سب کا کافر ہو جاتا ہے اور پھر ایک ایمانی لذت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

مختصراً شریعت کی اصطلاح میں کافر وہ ہے۔ جو دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور لفظ کفر لفظ اسلام کی ضد ہے۔

لیکن اس زمانہ میں جہاں ہمارے علماء کے درمیان اور بہت سی غلطیاں اور نقص وارد ہو گئے ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ ان بزرگوں نے کسی کو کافر بنا دینا بہت آسان سمجھ رکھا ہے۔ اور جس طرح ابتداء اسلام میں ہر مسلمان کے کارناموں میں یہ بات درج ہوتی تھی۔ کہ اس کی بدولت دس بیس کافر مسلمان ہو جاتے تھے۔ اس طرح ان بزرگوں نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی ہے۔ کہ ہر ایک عالم دس بیس کافر اپنی عمر میں بنا ڈالے۔ ذرا ذرا سی بات پر کفر کا فتویٰ دینے کے واسطے کمر بستہ ہو جاتے ہیں [illegible] کسی نے [illegible] تو کافر ہو گیا۔ کسی نے آمین اونچی آواز سے [illegible] کسی نے نماز میں ٹخنہ سے ٹخنہ نہ ملایا تو وہ کافر ہو گیا۔ اور کسی نے مولوی کے وعظ میں اس کی کسی بات پر سوال کر دیا۔ خواہ بات مولوی کی من گھڑت ہی ہو۔ اور خواہ سائل نے سمجھنے کی خاطر ہی سوال کیا ہو تو کافر ہو گیا۔ سکول کے لڑکے نے مسجد میں آ کر کہا کہ زمین گول ہے۔ تو کافر ہو گیا۔ اور اگر چھوٹے بچے کوئی انگریزی کتاب ساتھ لئے کر مسجد میں داخل ہو گیا تو کافر ہو گیا۔ شیعوں کے نزدیک سنی کافر۔ سنیوں کے نزدیک شیعہ کافر۔ مقلدین کے نزدیک غیر مقلدین کافر۔ غیر مقلدین کے نزدیک مقلد کافر۔ کسی کے نزدیک علی گڑھ کے نیچری کافر۔ کسی کے نزدیک ندوہ کے ممبر کافر۔ کسی کے نزدیک قبروں پر جانے والے کافر۔ کسی کے نزدیک نہ جانے والے کافر۔ بیرونی کفر۔ عیسائی۔ یہودی۔ ہندو۔ بدھ۔ جینی آریہ۔ [illegible]۔ پارسی۔ قبطی کا تو باہر رہا۔ یہاں تو سارا گھر ہی کفر سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ ع۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید۔

ان مولویوں کے کفر کے فتوے کسی عظمت اور عزت کے لائق نہیں ہوتے۔ اور ان کی تعداد بالخصوص اس زمانہ میں زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن ایک کفر کا فتویٰ ہمیشہ ملہمین اور مصلحین پر لگتا آیا ہے۔ جنہوں نے خدا سے الہام پا کر دین کی تجدید کی۔ وہ بھی ضرور نشانہ کفر ہوئے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ پیر شیخ عبد القادر صاحب۔ پیر [illegible] مجدد الف ثانی پر سب پر کفر کے فتویٰ لگائے گئے ہیں اور سب سے آخری فرقہ اور جماعت

جس پر کفر کا فتوے لگایا گیا وہ ہماری جماعت یعنی فرقہ احمدیہ ہے۔ اور اس جماعت کا امام یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود ہیں۔ پس جن لوگوں پر کفر کے فتوے لکھے جاتے ہیں۔ وہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو عام علماء جن کا دعویٰ ملہم یا مامور ہونے کا نہیں ہوتا۔ اور دوسرے وہ روحانی علماء جو خدا کی طرف سے مامور اور مصلح قوم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے مگر یہ خود کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے گو ان کے مخالف اپنے اعمال سے خود بخود اس حالت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو حالت کفر ہوتی ہے۔

اس مضمون کے بعد اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں ہمارے مخالفین جو ہمیں کافر کہتے ہیں۔ ان کے واسطے میں چند ایک [illegible] پیش کرتا ہوں جس سے خود بخود ثابت ہو جائے گا کہ [illegible] کیا ہیں۔

(۱) خود ان [illegible] اور ان لوگوں کے مولویوں سے سوال کرنا چاہیے کہ [illegible] کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آسمان سے یا زمین سے [illegible] جب وہ آوے گا۔ تو جو لوگ اس کو نہ مانیں گے۔ وہ مومن ہوں گے یا نہ ہوں گے۔

ہمارے ایمان میں یہ مسیح اور مہدی وہی ہے جس کا وعدہ موعود دیا گیا تھا۔ اور وہ آ چکا ہے۔

(۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ کفر [illegible] کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ بشرطیکہ وہ کافر نہ ہو۔ لیکن اگر وہ کافر [illegible] کفر خود اس کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے جس نے [illegible] دیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے اگر وہ (العیاذ باللہ) خدا کے نزدیک کافر ہیں تب تو علماء کی بات بن گئی۔ اور اگر وہ مومن ہیں (اور فی الحقیقت مومن ہیں) تو پھر یہ کفر لوٹ کر کس پر پڑا؟ بینوا و توجروا۔

(۳) خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائیگا۔ یا مسلمان۔

حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہو اس کا کیا حشر ہوگا۔ آپ ہی بتلائے۔ مگر انصاف شرط ہے۔

مختصر الفاظ میں ہم نے یہ تین سوال اس جگہ پیش کئے ہیں۔ یہ سوال ان علماء کے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔ جو ہمارے مخالف ہیں۔ اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں وہی جواب ہماری طرف سے ان لوگوں کے حق میں ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور مرسل اور مجدد لوگوں کو مومن اور مسلمان بنانے کے واسطے آیا کرتے ہیں۔ ان کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کہ وہ کسی کو کافر بنائیں۔ اور اسی واسطے ناظرین نے کبھی نہ سنا و دیکھا ہوگا۔ کہ انبیاء نے بڑے اہتمام کے ساتھ کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کیا ہو۔ اور اس پر مہریں لگوائی ہوں۔ جیسا کہ آج کل کے علماء کا حال ہے۔ لیکن خدا کے مرسلین ہمیشہ مومنین کی ایک جماعت بنانے کے واسطے آتے ہیں اور اور وہ جماعت خدا تعالیٰ کے حکم سے بنائی جاتی ہے۔ اور اس کے بنانے کی ضرورت یہ ہوتی ہے۔ کہ عام حالت دنیا کی ایسی ہوگئی ہوتی ہے۔ کہ گویا ایمان زمین سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہو تب وہ نبی دوبارہ دنیا میں ایمان قائم کرتا ہے اور جو لوگ اس کی متابعت حاصل کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے حصہ لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اس کی متابعت میں داخل نہیں ہوتے بلکہ مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے خارج رہتے ہیں جو خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

آغاز عیسویت ہند میں۔ ہند میں عیسویت کے آغاز کی تاریخ اخبار نور افشاں نے ایک کالم اخبار میں شائع کی ہے ایسے بڑے عظیم الشان مسئلہ کو صرف ایک کالم میں آغاز کر کے ایک ہی میں ختم کر دینا ہند میں عیسائیت کی اشاعت کے معاملہ کو بہت سخت لیکن بیجا امید میں ڈالتا ہے۔ تاہم اس وقت جو انجام عیسویت کا نظر آ رہا ہے۔ اس کے لحاظ سے امید ہے۔ کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اب آغاز کے کالم کے ساتھ ایک انجام کا کالم لگانے سے عیسویت کی تاریخ پوری ہو جائیگی ہم اس پر بہت کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ صرف ہم معصر نور افشاں کو اس آغاز اور انجام کے متعلق دو نہایت ضروری باتوں کی طرح توجہ دلاتے ہیں۔ جن کے بغیر یہ تاریخ کسی صورت میں کمل اور مفید نہیں ہو سکتی۔ اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے مسیح کا حواری تھوما رسول بھی ہند میں ضرور آیا تھا۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں تشریف لائے تھے اور اسی خاک ہند کو اپنا دائمی خوابگاہ بنایا۔ اور کشمیر جنت نظیر میں اب تک آرام فرما رہے ہیں۔ پس عیسویت کا آغاز ہند میں تھوما حواری کے ساتھ نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح کے ساتھ ہوا اور ایسا ہی ہند میں بلکہ دنیا بھر میں عیسویت کا انجام بھی مسیح کے ذریعہ سے ہی ہونے والا ہے۔ ان ہر دو باتوں کو مدنظر رکھا جاوے تو عیسائیت کی تاریخ میں ہند کا باب سب سے زیادہ دلچسپی رکھنے والا ہے چاہیئے کہ عیسائی صاحبان آیندہ ایسی غفلت نہ کریں۔ کہ ہند میں عیسائیت کی تاریخ کے مضامین لکھتے وقت ان ضروری اور مفید نکتوں کو چھوڑ دیں۔

تھوما کی عظمت۔ نور افشاں مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء کی صفحہ ۴ کالم ۱ میں لکھا ہے۔ کہ تھوما حواری کو جب ہند کے آنے کے واسطے مقرر کیا گیا۔ تو تھوما نے انکار کیا۔ تب یسوع نے تھوما کو ایک ہندوستانی کے ہاتھ تیس روپیہ پر فروخت کر دیا۔ اور اس طرح تھوما کو غلام بن کر مجبوراً ہند میں آنا پڑا۔ گو اس روایت میں تھوما کے اخلاق کو سرکشی اور بغاوت کا جو داغ لگایا گیا ہے وہ یسوع کے حواریوں کی عام عادت کا ایک حصہ ہے۔ تاہم ہند کے واسطے یہ بھی ایک فخر کا مقام ہے کہ جو حواری اس ملک کے واسطے منتخب ہوا۔ اس کی قیمت خود یسوع سے کم نہ تھی کیونکہ یسوع بھی تیس روپیہ پر فروخت ہوا تھا۔ اور تھوما بھی تیس پر فروخت ہوا۔

یسوع ہی تھوما تھا۔ ہند میں تھوما کا آنا تو سب عیسائی علماء تسلیم کرتے ہیں۔ اور پرانی کتب اور تاریخ سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے۔ کہ یسوع ہند میں آیا تھا۔ یسوع کے تیس روپے پر فروخت ہونے کا واقعہ تو اناجیل سے ثابت ہے۔ لیکن تھوما کی تیس روپیہ پر فروخت ہونا کوئی پختہ تاریخی شہادت نہیں رکھتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دو مختلف قصوں کو بیان خلط ملط کیا گیا ہے۔ اصل میں تو وہ یسوع ہی تھا۔ جو تیس روپیہ پر فروخت ہوا۔ اور یسوع ہی تھا۔ جو ہند کو آیا ممکن ہے کہ تھوما بھی آپ کے ساتھ آیا ہو۔ کیونکہ یسوع کی قبر کے ساتھ کشمیر میں ایک اور قبر بھی ہے۔ اس واسطے کسی قصہ نویس نے بات کو مخفی رکھنے کے واسطے یسوع کی بجائے تھوما کا لفظ لکھ دیا۔ آخر استاد شاگرد ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ اور پھر تھوما بھی ہمراہ تو تھا ہی۔ اس طرح اصل واقعہ کسی قدر شبہ میں پڑ گیا۔ اور یہود کے واسطے ولکن شبہ لہم والی بات پوری ہو گئی۔

مسلمانان چین

ہم اس مضمون کو المؤید (نمبر ۴۷۵۰) وطرابلس (نمبر ۶۱۳) و ثمرات الفنون (نمبر ۱۵۴۳) سے انتخاب کر کے شائع کرتے ہیں۔

مسلمانان چین اپنی زبان کے علاوہ ترکی و عربی بھی سیکھتے ہیں مغربی حصہ چین کے اکثر باشندے مسلمان ہیں اور سب زندہ دل ہیں اور کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ غیر زبانیں بہت آسانی سے سیکھ لیتے ہیں گورنمنٹ چین کا برتاؤ بھی ان کے ساتھ اچھا ہے اور خاص طور ان کی طرف میلان رہتا ہے۔ مغربی چینی ولایتوں کے حاکم کل مسلمان ہیں اور چینیوں میں اسلام کا بڑا اثر ہے کیونکہ بدھ مذہب والے بھی عادات و اخلاق میں اپنے ہم وطن مسلمانوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اکثر بڑے بڑے عہدہ دار مسلمان ہیں خصوصاً عہدہ داران

سررشتہ علوم وفنون۔ مسلمان خاص طور پر تجارت اور فوجی زندگی کے شوقین ہیں۔ مشہور چینی جنرل (ماد) مسلمان ہے۔ اسی نے چینی وزیر جنگ کی مدد سے منچوریا کی فوجین یورپی طرز پر مرتب کی تہیں۔ ان فوجوں کے بہترین سپاہی مسلمان ہیں۔ قسطنطنیہ کے اخباروں نے لیدانٹ ہرالڈ کا رسپانڈنٹ سے کہ ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں مضمون نگار نے اجمالاً چین کے حالات لکھنے کے بعد وہاں کے مسلمانوں کی کیفیت لکھی ہے۔ ناظرین کے لئے ہم اسکا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔ وہ لکہتا ہے۔

جنگ ... سے قبل یونان (ایک چینی صوبہ کا نام ہے) مسلمانوں کا ملجا تہا۔ تمام مسلمانان چین وہیں جمع تہے۔ اور وہیں اقامت رکہتے تہے۔ ان میں صناع بہی تہے۔ تاجر بہی تہے۔ اور ارباب حرفت بہی۔ اب لیکن اس جنگ کے بعد جو لوگ زندہ باقی ہیں ان ... وہ رونق ورواج تہا بالفعل ... مسلمانوں کے اکثر علاقے ... منتظم باشان ... کے باشندوں کے حالات سے پوری واقفیت حاصل کی۔ اور اب میرے لئے ممکن ہو کہ ان میں اور بدھ مذہب والوں میں جو دونوں ایک ہی پیشہ اور ایک ہی شغل کرتے ہیں۔ مقابلہ کروں میں ان کی عادتیں اچہی دیکہیں۔ اور ان میں ضعف پایا اس لئے میں کہتا ہوں کہ ۔

اکثر مسلمانان یونان ووتع چین زراعت پیشہ ہیں اور جس زمین کی زراعت کرتے ہیں۔ اس کو زندہ کر دیتے ہیں وہ خود زندہ دل۔ ذہین۔ عمدہ صفات سے موصوف ہیں۔ میں ان کی اکثر جایدادیں دیکہیں۔ سردار ان قبیلہ مجہ سے تعظیم وتکریم سے ملتے تہے۔ ان کے مدرسوں میں دینی ودنیاوی علوم کی تدریس کی کیفیت دیکہکر مجہکو تعجب ہوا ہمیں کے موجودہ حالات کے دایرہ میں منحصر ہیں۔ اور بہت کچھ ان کی عقل جاتی رہی۔

مسلمانوں کی جایدادوں کی صفائی اور مکانات کی ترتیب بہی مجہکو تعجب ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی منزلی زندگی اچہی ہو اور گہر کے ممبروں میں اتفاق رہتا ہے۔ ان جایدادوں کی دوسری جانب بدھ مذہب والوں کی جایدادیں ہیں۔ جو بلحاظ مستقیم صفائی وطہارت کے اعتبار سے اس کے مخالف ہیں۔ اسی وجہ سے ان میں متعدی امراض اور خبیث بیماریوں کی کثرت ہے۔

میں نے کارخانوں کی سیر کرتے وقت دیکہا کہ مسلمانوں کا کام بودہوں سے بہت زیادہ ہے۔ وہ تکلیف پر صبر کرتے ہیں۔ اور ضبط اشتعال میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں بخلاف بدہوں کہ ان میں کاہلی عام ہے۔ غلاظت کا انہیں خیال نہیں۔ اور ان کے حرکات وافعال سے کوئی ایسی بات نہیں ظاہر ہوتی جس سے معلوم ہو کہ ان میں کچہ بہی عقل یا تمیز ہے۔

علاوہ بریں مسلمان طب کے فوائد کی پوری قدر کرتے ہیں اور امور حفظان صحت کا لحاظ رکہتے ہیں۔ اور ایک طبیب ہونے کی حیثیت سے میں نے ان میں یہ خاص کیفیت دیکہی۔

لیکن بودھ مذہب والے بیماریوں کو تقدیری سمجہتے ہیں۔ کہ اُسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اسی وجہ سے اُن میں مسلمانوں سے دس گنا زاید موتیں ہوتی ہیں۔

غرض کہ مسلمانان یونان کی حالت بودھوں سے بہت مختلف ہے مسلمان فضل وکمال سے واقف ہیں۔ اور چیزوں میں امتیاز کر سکتے ہیں۔ اُن میں اور اُن کے ہمسایوں میں کوئی نسبت نہیں۔

انگریزی اخبار اولپ ... وہ لکہتا ہے۔ کہ مسلمانان چین قدیم زمانہ سے علم کے خواہشمند ہیں۔ اور تحصیل علم میں رغبت وشوق سے مشغول رہتے ہیں۔ اکثر تحصیل علم کی خواہش سے ہندوستان یا جزائر جاوہ وسیلون کا سفر کرتے ہیں اور تین زبانیں سیکہتے ہیں عربی۔ ترکی۔ چغتائی زبان۔ ... کے بعد ان میں سے کسی ایک زبان کی مسلمان لڑکوں کو خاص خاص مدرسوں میں جو اسی غرض سے کہولے جاتے ہیں۔ تعلیم دیتے ہیں۔ ساحلی مسلمان باشندے عربی زبان سیکہنے کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں کیونکہ تجارتی معاملات میں اس کی بڑی ضرورت انہیں پڑتی ہے اندرون ملک یا سرحد مغولستان (منگولیا۔ مغولیہ) کے باشندے بیشتر ہمت چغتائی زبان حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں۔

جاپان وروس کی آخری جنگ کے زمانہ میں گورنمنٹ چین نے ملک کی حفاظت ومدافعت کا کام اس فوج کے سپرد کیا تہا جو مسلمانوں سے مرتب تہی۔ اسلام کی امتیازی تربیت کی بدولت اب یہ دیکہنا ممکن ہو گیا ہے کہ چین میں ہی باقاعدہ منظم فوج ہے۔ جو ملکی حقوق کی جانب سے مدافعت کرتی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد البتہ اس وسیع ملک میں دوسرے باشندوں کی نسبت کم ہے۔ لیکن ان کا اثر اور ان کی اہمیت ایسی زیادہ ہے۔ کہ تعداد کو دیکہتے قیاس میں نہیں آتی۔

اہتمام وقت نظر کے قابل یہ بات ہے کہ چین کے اکثر حکام و رؤسا خواہشمند ہوتے ہیں۔ اور فخر کرتے ہیں۔ کہ اپنے لڑکوں کی تعلیم مسلمانوں کے سپرد کریں اور خصوصاً عربی دانوں کے۔ آخری دنوں میں مسلمانوں نے بہت سے مدرسے بنام مدارس ابتدائیہ عمومی کہولنے کی رائے پاس کی ہو۔ کہ علوم اسلام کا دایرہ وسیع اور عام ہو جاوے یہ رائے پسند کی گئی۔ اور اس کی اہمیت وضرورت کی تمام مسلمانان چین نے قدر کی۔ ان مدارس میں اُن مسلمانوں کو تعلیم دی جائیگی جو جاپان کے تجارتی وجنگی اسکولوں میں ختم کر چکے ہیں۔ مزید برآن مسلمانوں نے طلبہ کو قسطنطنیہ بہیجنا بہی شروع کر دیا ہے۔ جہاں کہ وہ اقسام علوم وفنون کے متعلق کافی معلومات حاصل کر کے پہر اپنے وطن واپس آتے ہیں اور اپنے ہم مذہبوں میں ان تعلیمات کو پہیلاتے ہیں۔

ثمرات الفنون کہتا ہے۔ اس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا وہاں بڑا اثر ہے۔ اور ترقی پر ہے۔ گورنمنٹ کو مسلمانوں پر اتنا اعتماد وبہروسہ ہے۔ کہ ملک کی حفاظت ومدافعت کا کام ان کے سپرد کرتی ہے۔ یہ فوج جس کے متعلق اخبار مذکور نے کہا کہ وہ مغولستان کی سرحد پر مفسدوں کے حملے روکتی رہی جنرل ما کے ماتحت تہی۔ اور یورپ کے اکثر اخبارات نے اس کی تعریف کی ہے۔ کہ اہتمام وحسن انتظام میں وہ یورپین فوجوں سے ملتی جلتی ہے۔

بڑی خوشی اس سے دل کو ہوتی ہے۔ کہ مسلمان علم کو عام کرنے اور اس کا دایرہ وسیع بنانے کی طرف ملتفت ہیں۔ اور بڑی زندہ دلی سے علمی ضروریات کی طرف توجہ رکہتے ہیں۔ اور خاص بات یہ ہے۔ کہ اسلامی دنیا سے تعارف وارتباط پیدا کرنا چاہتے ہیں اور بذریعہ طلبہ کے قسطنطنیہ سے اپنے تعلقات مضبوط کر رہے ہیں۔

ہم کو امید ہے۔ کہ علم کے عام ہونے سے اسلام کو بڑے بڑے فایدے ہوں گے۔ اور اس ملک میں جہاں کے لوگ اس فطری دین کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہیں۔ علم سے مدد ملیگی۔ جاپان بسبب اقتضای حالت ایسا دین اختیار کرنا چاہتا ہے۔ جو دنیاوی خوشحالی کا کفیل اور ترقی کی راہ میں اسکا معاون ہو۔ جاپانی آزاد خیال وروشن ضمیر ہیں۔ اور کیفیت معلوم ہونے پر اصل حقیقت ان سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ اور حسن انتخاب سے نہ باز رہیں گے۔ بات اب اس پر موقوف ہے۔ کہ ہمارے چینی بہائی ان کو دعوت اسلام کریں۔ اور اگر وہ ثابت قدم رہے۔ تو خدا اپنے فضل سے ان کی کوشش کامیاب بنائیگا۔

رسید زر

۴ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ع	۱۹۲	شیخ علی محمد صاحب	۱ر
۴ - " "	۴۹۶	سید عالم صاحب	عہ
۴ - " "	۱۱۹	احمد الدین صاحب	عہ
۴ - " "	۱۰۵۳	مولوی محمد فاضل صاحب	ع ۱۲ر
۴ - " "	۲۲	منشی رستم علی صاحب	عہ
۵ - " "	۱۰۴۰	مولوی عبد الصمد صاحب	ع ۱۲ر
۵ - " "	۱۰۴۳	احمد علیخان صاحب	ع ۱۲ر
۵ - " "	۳۸۱	نظام الدین صاحب	ع ۱۲ر
۵ - " "		میان احمد الدین صاحب۔ منارہ پور	۳ر
۵ - " "		مقبول احمد صاحب۔ پشاور	عہ
" "		سید لعل شاہ صاحب نوشہرہ	ع ۱۲ر
۵ - " "		گلاب الدین صاحب۔ رہتاس	۴ر

دعا مدد

بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نصائح حضرت مسیح

جو گھر میں عورتوں کے متعلق بیان فرمائے۔

مرتبہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان)

ایک روز کسی بیار بچے نے کسی سے کہانی کی فرمائش کی۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو کہانی سنانا گناہ سمجھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گناہ نہیں کیونکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی کبھی کوئی مذاق کی بات فرمایا کرتے تھے۔ اور بچوں کو بہلانے کے لئے اس کو روا سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ایک بڑھیا عورت نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا میں بھی جنت میں جاؤں گی۔ فرمایا نہیں وہ بڑھیا یہ سن کر رونے لگی۔ فرمایا۔ روتی کیوں ہے۔ بہشت میں جوان داخل ہوں گے۔ بوڑھے نہیں ہوں گے یعنی اس وقت سب جوان ہوں گے۔ اسی طرح سے فرمایا۔ کہ ایک اصحابی کی داڑھ میں درد تھا۔ وہ چھوارا کھاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چھوارا نہ کھا۔ کیونکہ تیری داڑھ میں درد ہے۔ اس نے کہا میں دوسری داڑھ سے کھاتا ہوں۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک بچے کے ہاتھ سے ایک جانور جس کو حمیر کہتے ہیں۔ چھوٹ گیا۔ وہ بچہ رونے لگا۔ اس بچہ کا نام امیر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **امیر ما فعلت حمیر**۔ اے امیر حمیر نے کیا کیا۔ لڑکے کو قافیہ پسند آگیا۔ اس لئے چپ ہو گیا۔ ایک بچے کی خبر لگی۔ کہ اس نے کوئی شرارت کی ہے یعنی تنکے سے کچھ جلا دیا ہے۔ فرمایا۔ بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے۔ تو بڑا ہو کر اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے۔ تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے۔ کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔ (اس موقعہ پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت صاحب بچوں کو ہر وقت مارنے اور جھڑکتے رہنے سے بھی سخت منع کرتے ہیں۔ ہر ایک کام ایک اندازہ تک ہونا چاہیئے۔ مندرجہ بالا فقرہ سے مراد حضور علیہ السلام کی یہ ہے۔ کہ بچہ کو بالکل آوارہ نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

ایک دن حضور علیہ السلام بیمار تھے۔ ایک شخص کو کچھ چیزیں خاص کی قسم سے لانے کے لئے امرتسر بھیجا جب وہ آیا۔ تو اس وقت حضرت کی طبیعت زیادہ ناساز تھی۔ اس وقت ایک میوہ کی خواہش ہوئی۔ جو اس شخص سے منگوایا تھا۔ لیکن وہ امرتسر سے نہیں لایا تھا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی۔ کہ قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار تشریف لائے اور وہی پھل ساتھ لائے آپ نے فرمایا۔ ہم سے گھر کے لوگوں کو ان چیزوں کے کھانے وقت خیال کرنا چاہیئے۔ کہ آج سے چھبیس یا ستائیس برس پہلے خدا تعالیٰ کا وعدہ شائع کیا گیا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق۔ ان سب لوگوں کے آنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے ان کے آنے کی خبر بھی دی۔ اور یہ بھی اطلاع دی تھی کہ ان کے کھانے کے سامان بھی میں دور دور سے تیرے پاس لاؤں گا۔ ان باتوں کو دیکھ کر کتنا بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کہ خود بخود بغیر ہماری کوششوں کے ہر قسم کے سامان مہیا کرتا ہے۔

ایک روز ایک عورت نے کسی دوسری عورت کا گلہ کیا آپ نے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ بہت بری عادت ہے۔ جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے کہ وہ فراغت سے بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں۔ اور اگر ایسا موقع ہی ملے۔ تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں۔ جو وہ بیٹھ کر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے۔ اس لئے سارا دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک شخص تھا۔ اس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھ کر خوب اس کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ تو دوزخ میں جائیگا قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا۔ کہ کیوں تجھکو میرے اختیارات کس نے دئے ہیں۔ دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں۔ تو کون ہے۔ اچھا جا۔ میں نے تجھکو دوزخ میں ڈالا اور یہ گنہگار بندہ جس کو تو گنہ گار کہا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے۔ اور دوزخ میں جائیگا۔ اس کو میں نے بہشت میں بھیج دیا ہے۔ سو ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی اس کا شکار ہو جاؤں۔

فرمایا۔ دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے۔ اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہیگا۔ کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دیگا۔ اور اس سے پوچھیگا کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا وہ وہ کہیگا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب معاف کئے۔ اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچیگا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے۔ تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملیگا۔ یہ سوچکر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گن دیگا کہ اے خدا میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سنکر ہنسے گا اور فرمائیگا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دیگا۔ کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے۔

رسید زر

۱۶ فروری ۱۹۰۶ء ۔ ۹۹ ۔ الٰہی بخش صاحب عا
۱۶ ۔ ۲۹۶ ۔ منشی فیروز علی صاحب عا/۱۲
۱۶ ۔ ۵۹۵ ۔ رحیم بخش صاحب
۱۶ ۔ ۲۹۴ ۔ جلال الدین صاحب
۱۶ ۔ ۵۳۹ ۔ خدا بخش صاحب
۱۸ ۔ سلطان علی صاحب نمبردار
۱۸ ۔ ۵۶۰ ۔ منشی گلاب الدین صاحب
۱۸ ۔ ۱۵۴ ۔ احمد الدین صاحب
۱۹ ۔ ۲۹۰ ۔ مرزا سلطان احمد صاحب
۲۱ ۔ ۲۱۹ ۔ مرزا الٰہی بخش صاحب
۲۲ ۔ ۶۱۵ ۔ میاں صاحبدین صاحب
۲۲ ۔ ۲۳۹ ۔ یار محمد خان صاحب
۲۲ ۔ ۱۹۳ ۔ سید سرور شاہ صاحب
۲۳ ۔ ۲۵۷ ۔ عنایت اللہ صاحب
۲۳ ۔ ۹۷ ۔ محمد حسین صاحب
۲۴ ۔ ۲۰۳ ۔ عبد العظیم صاحب
۲۴ ۔ ۳۳۲ ۔ سید محمد علی شاہ صاحب
۲۴ ۔ ۶۱۹ ۔ احمد دین صاحب
۲۴ ۔ ۲۴۲ ۔ فیاض علی صاحب
۲۴ ۔ ۵۵۹ ۔ محبوب عالم صاحب
۲۴ ۔ ۳۳ ۔ حافظ فضل احمد صاحب
۲۴ ۔ ۱۰ ۔ مستری محمد دین صاحب
۲۶ ۔ ۹۴۹ ۔ غلام محمد صاحب
۲۶ ۔ ۹۵ ۔ عبد السبحان صاحب
۲۶ ۔ ۹۵ ۔ عبد الرحمان صاحب
۲۶ ۔ ۱۲۵ ۔ حکیم محمد حسین صاحب
۲۶ ۔ ۱۲ ۔ مسٹر محمد علی خان صاحب
۲۶ ۔ ۱۰۳۲ ۔ محمد اشرف صاحب
۲۶ ۔ ۱۹۶ ۔ فضل الٰہی صاحب
۲۶ ۔ ۲۰۳ ۔ محمد علی صاحب
۲۶ ۔ ۱۳۱ ۔ بدیع الدین صاحب
۲۸ ۔ ۶۲۵ ۔ ماسٹر عبد الحق صاحب
۳ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ ۱۸۴ ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب
۳ ۔ ۱۲۵ ۔ عمر الدین صاحب

عام اخبار

ضلع [illegible] میں خیراتی کاموں پر ۹۲۱۷ قحط زدہ ہیں۔ [illegible] کام [illegible] کیا گیا ہے۔

راجپوتانہ میں خیراتی کاموں پر ۹۱۳۸ قحط زدہ ہیں بیکانیر میں ۳ [illegible] برسا ہے۔

وسط ہند میں ۵۷۵ خیراتی کاموں پر ہیں۔ گوالیار میں ۵۰۰ ہیں۔

جمعہ کو کلکتہ میں تقسیم بنگالہ کے خلاف میں جلسے کئے گئے۔ [illegible] برابر گرم ہے۔

[illegible] ۲۹ ہزار پونڈ چاہیئے لندن کو [illegible]۔

[illegible] فرانس میں پھر سے مردم شماری کی جاویگی [illegible] پیدا ہوتی ہے۔

لندن کی خبر [illegible] صاحب برٹش وزیر اعظم کو آرام ہوتا جاتا ہے۔

مسٹر [illegible] اور مسٹر چمبرلین کو بفضلہ آرام ہو رہا ہے [illegible] [illegible] ہو جاویگی۔

زار روس نے حکم دیا ہے کہ [illegible] فسادوں کے فرو کرنے میں [illegible] کو [illegible]۔

آسٹریا کی [illegible] کہ ایسے موقعہ پر فوجیں [illegible]۔

[illegible] ایک خبر آئی تھی۔ [illegible] [illegible] ایک [illegible]۔

[illegible] کی خبر کہ وہاں مارے گرانی اور قحط سالی کے فاقہ کشوں کی تعداد بے شمار ہے۔ اس روز انہیں لوگوں کا ایک گروہ [illegible] اور فاقہ کشی سے عاجز ہو کر دوکانوں پر [illegible] اور وہاں جتنا غلہ اناج پایا لوٹ پوٹ کر لے گئے۔ [illegible] آمد۔ بازاروں میں اکثر دیکھا کہ جو [illegible] روٹی کے ٹکڑوں کو [illegible] جاتے ہیں۔ فاقہ کش لوگ ان کے [illegible] غلہ کی طرح [illegible] افسوس کہ [illegible]۔

روس کی حالت کی ابتری۔ روس کی حالات مسلسل روزمرہ [illegible] کی [illegible] سپاہی جو [illegible] مقام [illegible] ان پر باضابطہ تحقیقات کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ اور چونکہ کارروائی [illegible] ہے۔ [illegible] کی طرف سے پیروی کرنے کو سینٹ پیٹرزبرگ سے بہترین قانونی پیشہ منگوائے گئے ہیں۔ وہ بتلائیں گے کہ بغاوت کے اصل ذمہ وار کون ہیں۔ اور کیونکر اس کی نوبت آئی تھی [illegible] اور خبر آئی ہے۔ کہ پیرس کے ساہوکاران نے یہ بات منظور کی ہے۔ کہ روس کو ۶ فی صدی سود پر ایک عارضی قرضہ [illegible] کروڑ [illegible] کا طلائی سکہ دیا جاوے۔ یہ روس کی فوری ضروریات کے لئے درکار ہے۔ اور چند روز بعد جب روس باضابطہ قرضہ ۴ کروڑ پونڈ کا حاصل کرے گا۔ اس میں سے یہ عارضی قرضہ فوراً ادا کر جاوے گا۔ یہ محض بطور خاص رعایت کے [illegible]۔ ایشیا۔ صوبہ کوہ قاف کے وائسرائے نے زار روس کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ وہ سراسر منحوس ہے۔ کہ تمام صوبہ میں بغاوت کی آگ بے طرح پھیلتی جاتی ہے۔ انقلاب کا زور مثل آندھی کے چھا رہا ہے۔ باغیوں نے تمام سلسلہ ریلوے پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ اور تمام ریلوے پر سٹرائک کی وبا [illegible] ہو رہی ہے۔ تمام ملازم کام چھوڑ بیٹھے۔ اور انتظام بالکل تہ و بالا ہو گیا ہے۔ سٹرائکروں کا زور بے طرح بڑھتا جاتا ہے۔ [illegible] اور [illegible] کے اضلاع میں بھی بغاوت اور سرکشی کا جوش دہقانی لوگوں میں سرایت کر چکا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی مارشل لا جاری کیا گیا ہے۔ اور الیسا [illegible] میں خبر ہے کہ تاتاری و آرمنی آبادی کے درمیان جنگ و جدل کا [illegible] [illegible]۔ افسوس کہ کوئی صورت امن کی نظر نہیں آتی۔ [illegible] کہ یہاں [illegible] فوجیں بھیجی جاویں۔ صوبہ [illegible] میں [illegible] ہو رہی ہے۔ ہنوز اطمینان کی صورت [illegible] ہے۔

پونا [illegible] نہایت سنجیدہ واردات [illegible] آئی۔ رات کے وقت [illegible] آدمی [illegible] پوسٹ ماسٹر [illegible] اور [illegible] نقدی و نوٹ [illegible] [illegible] سب کچھ [illegible] سے بھاگ گئے۔ [illegible] بھی لے گئے۔ یہ ایک بکس جس میں [illegible] پارسل تھے اور ایک پیکٹ کوئین کا۔ اور بھی کئی ایک چیزیں [illegible] گئے۔ پولیس چوکی قریب تھی۔ تاہم غارتوں کے [illegible] پر کوئی مدد [illegible] چوروں کا [illegible] اور کوئین کے پیکٹ سڑک [illegible] پڑے ملے۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔ یہ نہایت دلیرانہ واردات واقعی سنسنی انگیز ہے۔

احمد آباد سے واردات آتش زدگی کی ایک افسوسناک خبر آئی۔ محلہ [illegible] کے مکان پر [illegible] میں ایسی سخت آگ لگی۔ کہ یہاں کا رہنے والا [illegible] کاشی رام [illegible] کی [illegible] بازار میں کود پڑا۔ ہرچند چوٹیں آئیں۔ لیکن جان بر ہو گیا۔ یہ دوکان [illegible] کمپنی کا ایک مشہور ایجنٹ ہے۔ ہرچند خود طلبان کی کاشی رام تو اس طرح کود کر بال بال بچ گئے۔ لیکن ان کی اہلیہ اور ایک سات سالہ نوجوان بیٹا [illegible] آتش زدگی میں جل کر راکھ ہو گئے۔ اس پر تمام شہر میں افسوس چھا رہا ہے۔

ممالک متحدہ میں طاعون

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی بابت ہفتہ مختتمہ ۱۷ فروری کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بعض اضلاع طاعونی میں اموات کی روز بروز ترقی اور شدت ہوتی جاتی ہے۔ مذکورہ بالا ہفتہ میں ضلع وار طاعونی اموات کی تعداد حسب ذیل تھی۔ ضلع الہ آباد میں چھبیس۔ ضلع اعظم گڑھ دوسو اٹھارہ ضلع بلیا ایک اکتر۔ ضلع باندہ تیرہ۔ ضلع بارہ بنکی دوسو اٹھارہ ضلع بریلی بارہ۔ شہر بریلی ایک۔ ضلع بستی اٹھاسی ضلع بنارس انیس۔ شہر بنارس دس۔ ضلع بجنور ایک سو بیالیس۔ ضلع بلند شہر پانچ۔ ضلع کانپور تیس۔ شہر کانپور ایک سو انتیس۔ ضلع ایٹہ پانچ۔ ضلع اناؤ باسٹھ۔ ضلع فرخ آباد پینتیس۔ ضلع فتحپور پچیس۔ ضلع فیض آباد انیس۔ ضلع غازی پور سینتیس۔ ضلع گونڈہ پندرہ ضلع گورکھپور ایک سو چھبیس۔ شہر گورکھپور اکتیس۔ ضلع ہردوئی بیالیس ضلع جونپور انتیس۔ ضلع کھیری تیرہ۔ ضلع لکھنؤ تیس۔ شہر لکھنؤ پانچ۔ ضلع مراد آباد پینتیس۔ ضلع مظفر نگر اکسٹھ۔ ضلع پرتاب گڑھ ستائیس۔ ضلع پیلی بھیت پندرہ۔ ضلع رائے بریلی اکیس۔ ضلع سہارنپور چھبیس۔ شہر سہارنپور پانچ۔ ضلع شاہجہانپور تیس۔ ضلع سیتاپور سات۔ ضلع سلطانپور اکیس۔ ضلع اناؤ [illegible] تیس

اسپین کے بادشاہ سلامت انگلستان کی ایک شاہزادی کو بیاہنے لگے۔ اس کے واسطے یہ ضروری ہوا ہے۔ کہ انگلستان کی شاہزادی رومن کیتھولک [illegible] عیسائیوں میں شامل ہو جاوے۔ چنانچہ [illegible] اداہو گی

ھراکو کانفرنس - میں باہمی فیصلہ ہو جانے کی امید ہو چلی ہے

طاعون - سے ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء کو پنجاب میں مفصلہ ذیل فوتیاں ہوئیں۔

حصار ۲۰ - رہتک ۹۵ - گوڑگانواں ۱ - دہلی ۹

کرنال ۱۵۴ - انبالہ ۴۴ - ہوشیارپور ۱۳۱ - جالندھر ۵

لودیانہ ۶۴ - فیروزپور ۱۶ - منٹگمری ۲ - لاہور ۲۰ - امرتسر ۱۳

گورداسپور ۱۵۲ - سیالکوٹ ۱۴۵ - گوجرانوالہ ۲۴ -

گجرات ۵ - شاہپور ۲ - راولپنڈی ۱ - پٹیالہ ۸،

کپورتھلہ ۱۰ - جیند ۲ - کلسیہ ۷ - میزان ۱۰۴۴

میزان ہفتہ گذشتہ ۸۶۳

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے

مسنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھوں میں ورم ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں ٹیس ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم بامسمی ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہلے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں قیمت سا ٹھہ عدد حبوب ؏۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ حمید مقام گلبدہ ضلع ...

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور مواقعات نہایت مدلل اور معقول و بجا ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۴؁ (ساڑھے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور مشہور روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیکھو میرے دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گزشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ ؍ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نفلیئے وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ بہتوں کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر سُکنے کو کام کا بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے ؏

۲۔ حلوائی موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے۔ فی سیر تین روپیہ ۔

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک ؏

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے ؏۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ لبسل۔ خارش چشم۔ رمد۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (چھپر) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ ۔

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار عود کرتا رہتا ہے۔ اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی ؏

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سنداوالیہ۔ بازار کشمیریاں

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

یکبار	یکماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ماعہ	پورا صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	½ صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	½ کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	¼ کالم

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ؍ لیکن ... سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ ؍ فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ... روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ... روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور لکھا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی ہے۔ علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

۱۷۰۲۱

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

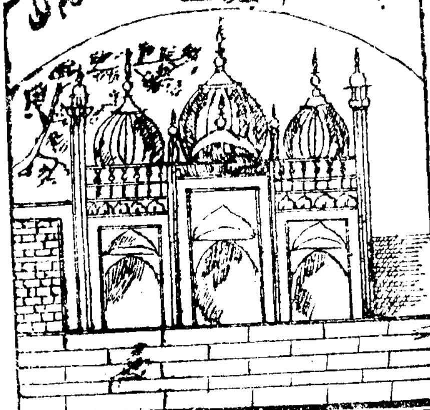

بدر

BADR QADIAN

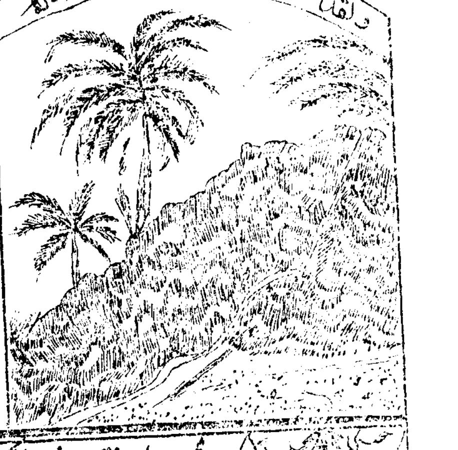

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | نمبر ۱۱

اے ہمی جہان منتظر خوش باش ہندوستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ القدیم جلد ۵ | نمبر ۱۱

محرم سنہ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

چہ گویم بانو گر آئی چہ بادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی ۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۵۰ ؍

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۲ ؍

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۱ ؍

معاونین درجہ سوم یعنی عام قیمت پیشگی ۱۲ ؍

تمام قیمت ابد ... مد ... ہر خریدار صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا فرمائیں گے۔ ان سے بحساب ابد لیجاوے گی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو ... لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جاں ماست
ہر زو ثابت شود ایماں ماست

از ملائک از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات انبیائے سابقین
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکسر مو دوری از آں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

و من اشتراط البیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - ہفتہ قادیان
صفحہ ۳ - زلزلہ والی پیشگوئی کی پورا ہونے پر بیرونی شہادتیں نظم
صفحہ ۴ و ۵ و ۶ - وحدت
صفحہ ۷ - اشاعت اسلام اور ریویو آف ریلیجنز
صفحہ ۸ - ریویو - صفحہ ۹ - تصدیق بالرویا ایک غلطی کی اصلاح
صفحہ ۱۰ - ثناء اللہ نے اپنا فیصلہ آپ ہی کر دیا۔
صفحہ ۱۱ - عام اخبار

[illegible]

۲۰ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۱ - "زلزلہ آنے کو ہے ہمارے لئے عید کا دن"

۲ - رب لا ترنی زلزلۃ الساعۃ - رب لا ترنی موت احد منھم۔

ترجمہ - اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا۔ اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھ کو نہ دکھلا۔

۳ - "جس سے تو بہت پیار کرتا ہے۔ میں اس سے بہت پیار کرون گا۔ اور جس سے تو ناراض ہے۔ میں اس سے ناراض ہون گا" یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچا لے گا۔ تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مبتلا کرے گا۔

۴ - اینما تولوا فثم وجہ اللہ

ترجمہ - جس طرف تیرا منہ ہوگا اسی طرف خدا کا بھی منہ کریگا یعنی جس سے تجھے محبت ہوگی۔ خدا بھی اس سے محبت کریگا اور اسے بچا لے گا۔

۵ - "خدا نے تیری ساری باتین پوری کر دین" یعنی خدا تمام کام تیری مراد کے موافق کریگا۔

۶ - "و اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک"

ترجمہ - اور وہ تمام عذاب جو ان مخالفین - منکرین ظالمین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے بیان کے موافق اس آیت کی بیت میں کہ میری زندگی میں مخالفین کو لبثہ با نکرنے تو بہ کے ان کی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دے گا کیونکہ انہوں نے تقوی سے کام نہ کیا۔

۷ - قل ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین

یعنی کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا محض خدا کے لئے ہے۔ جو رب العالمین ہے۔ نہ کسی اور کام کے لئے۔ اور پھر زلزلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ الہام ہوا۔

۸ - "رب ارنی آیۃ من السماء اکرام مع الانعام"

ترجمہ - اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا۔ اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزت دیگا۔ جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔

نوٹ - مذکورہ بالا الہامات - ۹ - مارچ کے اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے بھی شائع ہو چکے ہیں۔

۱۱ - مارچ ۱۹۰۶ء } چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

۱۲ - مارچ ۱۹۰۶ء - انی مع الافواج اتیک بغتۃ

ترجمہ - میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤن گا۔

۲ - ولنجعل لک سھولۃ فی کل امر

ترجمہ - اور تا کہ ہر بات میں تیرے واسطے ہم آسانی کردیں

۳ - ان ربک فعال لما یرید

ترجمہ - تحقیق تیرا رب کرنیوالا ہے جو کچھ چاہے۔

۱۳ - مارچ ۱۹۰۶ء - ا - مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ۔ مگر عورتیں نہ جاویں۔

۲ - انا اعطینک الکوثر - فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر

ترجمہ - تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا پس نماز پڑھ اپنے رب کے لئے۔ اور قربانی کر۔ تحقیق تیرا دشمن بے نسل ہے

۳ - ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ

ترجمہ - اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو اسے پناہ دے۔

۴ - سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون

ترجمہ - ان کے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ وہ نہیں ایمان لائیں گے۔

۵ - رؤیا - خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب

اپنے ہاتھ میں ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پہل دار ہے اور جب مجھ کو دیا۔ تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا۔ جو بیدانہ شہتوت کے درخت کے مشابہ تھا۔ اور نہایت سبز تھا۔ اور پہلوں اور پہولوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور پھل اس کے نہایت شیرین تھے۔ اور عجیب تر یہ کہ پہول بھی شیرین تھے۔ مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ میں اس درخت کے پھل اور پہول کہا رہا تہا کہ آنکھ کھل گئی۔ میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدا کے ناصر ہے۔ کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کریگا۔ جو فوق العادت ہوگی۔

۱۴ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۱ - انت سلمان و منی یا ذا البرکات۔

ترجمہ تو سلمان ہے اور مجھ سے ہے اے صاحب برکات فرمایا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو کہ آپ نے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا۔

نوٹ - حضرت مرزا صاحب فارسی الاصل ہیں اور آپ کے مسیح موعود ہونے میں آنحضرت کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی ہے کہ مسیح فارسی الاصل ہوگا - اور نیز

۲ - "چمک دکھلاؤنگا۔ تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی زلزلہ کا نشان پانچ مرتبہ ظاہر ہوگا۔

ہفتہ قادیان

۱ - حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

۲ - کتاب چشمہ مسیحی شائع ہو گئی ہے قیمت ۲ر - میر مہدی حسین صاحب ملازم کتب خانہ سے مل سکتی ہے۔

۳ - سردار اقبال سنگہ صاحب برادر سردار فضل حق صاحب جو کہ ۱۸ سال کی عمر کے ہیں۔ اسلام کی خوبیوں پر شیدا ہو کر برضا و رغبت خود پولیس میں اطلاع کر کے ۱۲ - مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے نام محمد اقبال رکھا گیا۔

۴ - اس ہفتہ میں جملہ دیگر مہمانوں کے ایک حاجی الہی بخش صاحب ہیں۔ جو اسی سال حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر واپس آتے ہوئے راستہ میں قادیان میں ٹھہر گئے۔ چونکہ وہ گھر نہیں گئے۔ انہوں نے جلد گھر جانے کے واسطے حضرت سے اجازت طلب کی۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ آپ چند دن اور یہاں قیام فرماویں۔

فرمایا۔ اللہ تعالی کی طرف سے جب کوئی سلسلہ قائم ہوتا ہے تو وہ بھی ایک حج کی جگہ ہوتا ہے۔ لکھا ہے۔ بایزید اپنے ایک مرید کو جو حج کا ارادہ رکھتا تھا کہا کہ تو میرے گرد سات مرتبہ طواف کر یہی تیرا حج ہو جائیگا۔

زلزلہ والی پیشگوئی کے پورا ہونے پر پیروں شہادتیں

(۶) از دفتر اخبار "ارشاد" میرٹھ شہر
نمبر ۲۶۳/۱۳ ۔ ۸ مارچ ۱۹۰۶ء
مکرمی تسلیم نیاز۔

۲۸ اور ۲۷ - ۲۸ فروری کی درمیانی شب کو زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا کہ الامان! تمام در و دیوار کشتی کی مانند ڈگمگانے لگے۔ اور ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کا ہیبتناک نقشہ تمام اہل میرٹھ کی آنکھوں کے روبرو کھچ گیا۔ ہندو رام رام۔ مسلمان الامان پکارنے لگے۔ میرا (راقم) مکان اس زلزلہ کا نشانہ بنگیا۔ ایک دیوار ترق گئی۔ مجھے اس زلزلہ کے آنے سے خوشی اور رنج دونوں ہوئے رنج اس اندیشہ سے ہوا کہ کہیں ۴ - اپریل کی طرح خدانخواستہ زیادہ نقصان نہ ہوا ہو۔ اور خلق خدا ضائع نہ ہوئی ہو خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک دعوی کی تصدیق اچھی طرح سے ہوگئی۔ جسے وہ پہلے سے بطور پیشین گوئی پبلک پر ظاہر کر چکے تھے۔ میں نہ تو آپکے فرقہ کا ممبر ہوں۔ اور نہ مرزا صاحب کا مرید۔ تاہم چونکہ انصاف پسند شخص ہوں۔ اس لئے یہ مختصر تحریر اطلاعاً ارسال خدمت ہے۔ "ارشاد" میں احمدی خبروں کے لئے علیحدہ کالم وقف ہے۔

(۷) حضرت اقدس حضرت عبدالقادر قادیانی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یا حضرت عبدالقادر قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ میں اپنے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں نے بہار کے زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوتی ہوئی ۲۸ فروری کی رات کو دیکھ لی ہے۔ اور آئندہ کے زلزلہ کی پیشگوئی پر سچے دل سے ایمان لاتا ہوں۔ چونکہ میں اس قدر گنہگار ہوں کہ شاید اس وقت میرے برابر کوئی بشر نہ ہوگا۔ اس لئے بادب گذارش کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے دعا فرماویں۔

میرا پختہ یقین اس بات پر ہے۔ کہ بغیر حضور کی دعا کے میری بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ اے عبدالقادر قادیانی۔ اے رسول اللہ تو مستجاب الدعوات ہے۔ دعا کریں۔ کہ بیتہ (؟) دالاں جس سے آپ کی مخالفت کی باتیں سنتا ہوں۔ خدا ایمان عطا فرماوے۔ عاجز رکن الدین مدرس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ

چھاؤنی انبالہ میں خشمناک عذاب

(منقول از الحکم)

یوں تو خدا کے سچے رسول حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کے ناپاک سمندر میں ہر ایک ملک کے مخالف غوطے کھا رہے ہیں۔ اسی طرح انبالہ توپخانہ بازار بھی اسی ہلاک مرض میں گرفتار ہے۔ مگر یہاں مخالفت۔ جہالت۔ تعصب۔ ہر سہ نے اپنا دخل کر رکھا ہے۔ تعصب کا یہ حال ہے۔ کہ چند احمدی جو نو وارد تھے۔ مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ اور ملاں سے دریافت کیا کہ محمد یوسف احمدی کا مکان کون سا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ مکان بتلاوے کہنے لگا۔ تم ہرگز اس کے پاس نہ جانا اور نہ اس سے ملنا۔ وہ تو مرزائی ہے۔ اگر تم ملو گے۔ تو تم بھی مرزائی ہو جاؤ گے۔ جہالت کا یہ حال ہے۔ کہ دیوتوں تک کی پرستش کرتے ہیں۔ مخالفت کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کسی دس برس کے بچے کے روبرو حضرت مرزا صاحب کا ذکر کیا جاوے۔ تو وہ گالیاں دینے لگتا ہے۔ اور بڑوں کا تو کیا کہنا۔ اول تو لوگ اس قابل ہی نہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب کو سمجھ سکیں۔ اور اگر دو چار ایسے بھی ہیں۔ تو عوام کو بہکاتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی کتابیں مت پڑھو۔ ان پر جادو کیا ہوا ہے۔ اور حضرت اقدس کی شان پاک میں بیہودہ الفاظ نکالتے رہتے ہیں۔ ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کے عظیم الشان زلزلے نے ان لوگوں کی زبانیں بند کر دی تھیں۔ مگر جب زلزلہ کو ایک عرصہ گذرنے لگا۔ تو ان کی خباثت کا تھرما میٹر بھی ۱۲۰ درجہ پر ترقی کر گیا۔ اور یہ مخالفین جب مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے پرزور۔ دندان شکن لیکچروں سے بھی جب اپنی خباثت سے باز نہ آئے۔ تو خدا کے سچے وعدے کا ظہور ہوا۔ اور اس پاک معبود نے ایک قہری نشان ظاہر کیا۔ یعنی تاریخ ۲۲ فروری ۱۹۰۶ء کو بوقت ساڑھے ۴ بجے شام پلیگ کارنٹین کے پاس سے دھواں نکلنا شروع ہوا۔ اور آسمان کی جانب روانہ ہوا۔ اس دھوئیں میں اس قدر روشنی تھی۔ جیسے کہ بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ اور ایسی گڑگڑاہٹ تھی۔ جیسے توپیں سر ہوتی ہیں۔ یہ دھواں شمال سے اٹھ کر جانب جنوب روانہ ہوا۔ اس کے راستہ میں ایک پختہ عمارت تھی۔ جہاں چیچک کا ٹیکہ لگایا جاتا تھا۔ اس کی چھت کو صاف اڑا دیا۔ بس اسی پر خیر نہیں ہوئی۔ وہاں سے یہ خدا کا زبردست نشان گورنمنٹ کچہری پر جا پڑا۔ جو اس جگہ سے قریباً ۲ فرلانگ تھی۔ اس پختہ عمارت کی چھت کو بالکل اڑا دیا اور احاطہ کی ایک دیوار کو گرا دیا۔ اور دو تین آدمیوں کو خفیف سی چوٹیں بھی آئیں۔ اور یہاں پر چار ریل گاڑی کھڑی تھیں جس میں تین کو الٹ دیا اور ایک عظیم الشان گیکر کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا۔ اور ۷ - ۸ کیکروں کے تنے توڑ دئے۔ ترانوہ جو اس جگہ گرا ہوا تھا۔ اس کا ایک پلڑا قریب ایک فرلانگ باہر کھیت میں گرا۔ اس کے بعد پولیس کی چوکی کے بمقدرہ کو گرا کر یہ دھواں غائب ہو گیا۔ مخالفین کے دلوں میں اس قہری نشان نے ایک بڑی گھبراہٹ پیدا کر رکھی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم اپنے مامور کے طفیل سے ان آسمانی عذابوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ۲۴۔ فروری ۱۹۰۶ء

رقیمہ نیاز

احقر نصیر احمد و شیخ محمد یوسف احمدی کمسریٹ ایجنٹ توپخانہ بازار کیمپ انبالہ

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

اخی مکرم جناب مفتی محمد صادق صاحب زاد عنایتہ۔
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مولوی عبدالکریم صاحب شہید مرحوم کے متعلق چند ابیات درج اخبار بدر فرما کر مشکور فرماویں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی عبدالکریم خوش خصال ۔ نیک بخت و پارسا شیرین مقال
کردہ ہجرت از سر صدق و یقین ۔ آمد در قادیان با نور دین
نزد مہدی از سر صدق و صفا ۔ کمر بستہ بخدمت سالہا
شد بفیض مہدی آخر زمان ۔ عالم و متبحر قرآن دان
بر سر اعدائے دین شمشیر تیز ۔ آنچنان می زد کہ کردے ریزریز
کردہ تالیفے خلافت راشدہ ۔ در گسستہ تار و پود رافضہ
لیکچرے ہم داد در کافہ انام ۔ خوب واضح کرد اصلاح عوام
چونکہ عاشق امام وقت بود ۔ ہم بوعظ و خطبہ ذکرش می نمود
ہمچنین احقاق حق را می نمود ۔ روز و شب ابطال باطل کار بود
وارد دنیا نیست چون دلم قیام ۔ از قضا ناقص لاجرم آمد پیام
اولاً سرطان بپشتش رو نمود ۔ حملہ او گرچہ صعب و سخت بود
لیک بود اعجاز آن مہدی وقت ۔ از دعائیش رفع شد آن مرض سخت
گشت ذات الجنب من اورا پدید ۔ شد بعمر چہل و ہفت آخر شہید
ماہ شعبان بد گذشتہ یازدہ ۔ نیز بست و سہ قرن چاردہ
خادم مہدی امام آخرین ۔ چوں سپردہ جان باجان آفرین
آمد از عالم بالا ندا ۔ آمدی خوش آمدی صد مرحبا
چونکہ او در دین حق خادم بدہ ۔ مدفن او شد بہشتی مقبرہ
اے خداوندم بنام مصطفے ۔ سید کونین احمد مجتبے
بخش بر مولوی عبدالکریم ۔ جنت الفردوس یا رب الکریم

احقر العباد۔ محمد حسین خان ہلوادری - از مانڈ کوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وحدت

رقم زدہ میاں معراج الدین عمر صاحب

(جو ہفتہ وار جلسہ احمدیہ لاہور میں ۲۶ فروری ۱۹۱۱ء کو پڑھا گیا تھا)

خدا ایک ہے۔ یہ ایک ایسا جملہ ہے۔ کہ جس کے ماننے سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کی بے انتہا صفتیں اپنے اپنے محکموں میں جدا جدا کام کر رہی ہیں۔ رحیمیت رحمانیت خالقیت ربوبیت ستاریت وغیرہ صفتیں جن کا شمار اور حساب انسانی قلم نہیں کر سکتا۔ اور کوئی دفتر ان کو گنجائش نہیں دے سکتا۔ یہ تمام محکمے اپنے کام اس طریق پر کر رہے ہیں کہ ایک دوسرے کو خبر بھی نہیں ہونے پاتی۔ کہ وہ کام کر لیتا ہے البتہ بعض کو بعض سے صرف اتنا تعلق ضرور ہے۔ جہاں تک اس کے خیالی کاموں کے انصرام کے لئے اشتراک واقعہ۔ مثلاً رحمانیت کے صیغہ میں رحیمیت کو دخل نہیں۔ کیونکہ وہاں تو اسباب درخواست وریاضت وتقاضائے بالفعل کے موجود ہونے سے پہلے احسان کی انتظار کے بغیر ہی کام کر دیا جاتا ہے۔ اور اس محکمہ میں بالفعل درخواست وریاضت والتجا ضرور ہے بھی باضابطہ اور صحیح اور جائز وسائل اور ذرائع سے پیش کرنے پر جتنا مرضی ہوتی ہے۔ کام کیا جاتا ہے۔ لیکن ربوبیت۔ خالقیت۔ توابیت۔ ستاریت ان دونوں صفتوں سے ملتی ہے۔ کیونکہ یہ محکمے بے مانگے بھی کام کرتے اور درخواست پر بھی کام کر رہے ہیں۔ مثلاً انسان اپنی اس حالت میں جب کہ والدہ کے رحم میں ہوتا ہے۔ یا اس حالت میں کہ جب وہ پیدا ہو کر شیر خوار کی عمر بسر کرتا ہے۔ تو اس وقت کون سی محنت یا خدمت یا تجارت یا صنعت وحرفت یا درخواست ہوتی ہے۔ کہ جو اس کی پرورش کا سامان کرے اور اس کے لئے ضروریات پیدا کرے۔ اور ہر ایک آفت اور بلا سے اس کو بچاوے۔ اور اس کی خطاؤں پر پردہ ڈالے پس اس وقت ربوبیت وخالقیت وغیرہ رحمانیت ہی کے محکمے کے ماتحت ہو کر یہ فرض ادا کرتے ہیں۔ اور پھر جب وہ ایسی عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ جب درخواست یا ریاضت تقاضا کر سکے۔ تو یہ اوصاف رحیمیت کے محکمے سے جو جو احکام نافذ ہوتے ہیں۔ ان کی تعمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح بیشمار اوصاف الٰہی دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے بعض بعض سے کم تعلق اور بعض بعض سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کی ہیئت اجتماعی کا نام توحید ہے۔ اور وہ سب اسی ایک ذات میں مجتمع ہیں۔

خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کو مختلف اجزا سے مرکب پیدا کیا۔ اور ہر ایک مخلوق طرح طرح کے اجزاء سے ترکیب دے کر بنائی۔ اور ہر ایک جزو میں ایک علیحدہ خاصیت رکھدی۔ اور کئی خاصیتوں کو ملا کر پھر ایک ہستی بنادی ایک چھوٹی سے چھوٹی مخلوق کے اجزاء بھی احاطۂ تحریر میں لانے مشکل ہیں۔ گویا بجائے خود وہ ایک دنیا آباد ہوتی ہے اس ہستی کی زندگی صرف اس بات پر قائم ہوتی ہے۔ کہ وہ تمام اجزاء جن کی ترکیب سے وہ بنی ہوئی ہے۔ اپنے اپنے کام میں اتفاق اور یکجہتی کے ساتھ لگے رہیں۔ اور اپنے حدود منصب سے تجاوز کر کے افراط تفریط اختیار نہ کریں اور جب ان میں سے وہ حالت وحدت مفقود ہونے لگتی ہے تو اس ہستی پر خزاں آنی شروع ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ موت وارد ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت وہ اجزاء بھی جو اس فساد میں شریک نہ ہوئے تھے۔ اس جرم میں تہ تیغ ڈالے جاتے ہیں کہ انہوں نے وحدت قائم کرنے کی کوشش کیوں نہ کی ہزارہا انسان آپ نے مرتے دیکھے ہوں گے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ اس لئے مرے ہیں کہ ان کی ہستی کے سارے اجزاء بگڑ گئے تھے۔ ہرگز نہیں! صرف چند اجزاء کے بگاڑ نے تمام دنیاوی جسم کو خاک میں ملا دیا۔ اور جو بے قصور تھے لیکن انہوں نے وحدت توڑنے والوں کو سنبھالا نہ تھا وہ بھی ان کے ساتھ ہی خاک میں ملا دیئے گئے۔

ایک ذرہ سے لے کر ساری انسانی مخلوقات کے وسیع دائرہ تک اللہ تعالیٰ کی قدرت وحدت کا تقاضا کرتی ہے باوجود اختلاف طبائع واختلاف خواص واختلاف اجسام واختلاف اشکال وہ ہر ایک ہستی کے ذرات کو یک جہتی کی سلک میں منسلک کر کے دن رات ہمارے سامنے زندگی اور کامیابی کے نمونے پیش کر رہی ہے۔ اور طرح طرح سے انسان کو سمجھا رہا ہے۔ کہ وحدت ہی ایک اصلی غرض اور علت غائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے وحدت کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ اور وحدت ہی کے مکتب میں اس کو تربیت کی۔ اور چاروں طرف اس کے لئے وحدت آموز کتابیں کھول کر رکھیں۔ کہ جدھر نظر کرے۔ ادھر وحدت ہی وحدت کے نمونے اور سبق ملیں۔ صحیفہ قدرت وحدت ہی کی رنگ آمیزی سے ہوا معلوم ہوتا ہے۔ گل وگلشن کی رونق وحدت ہی میں نظر آتی ہے۔ ورنہ اگر ایک خوش نما پھول کو خواص اور اجزاء علیحدہ علیحدہ کئے جاویں۔ یا باغ کے سب پیڑ متفرق طور پر زمین میں منتشر کر دئے جاویں۔ تو نہ وہ خوشبو ہوا کی رہتی ہے۔ اور نہ وہ رونق وعزت باغ کی ہی رہتی ہے۔ یہ جمعیت ہی ہے۔ کہ جس نے بلبلوں کو شیدا کیا۔ اور رنگین شاعروں کی لسان کو انتہائی نکتہ حاصل کیا۔ ایک قوم کو دوسری قوم پر اسی وحدت کے ذریعے فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ تمام علوم وفنون وحدت ہی کی بدولت بڑھے اور پھلے پھولے ہیں۔ ورنہ یہ حروف متفرق طور پر جدا جدا کس قدر وقیمت کے ہیں۔ ان کی وحدت سے ہی لطیف سے اعلیٰ امور حیطۂ تحریر میں محفوظ ہوئے۔ اور کلام ضبط میں آئے۔ یہاں تک کہ خدا کا کلام خود بھی انہیں حروف کی وحدت سے ہم تک پہنچا۔

خدا تعالیٰ نے (جو ہر ایک کمال کا مظہر اور جامع اور سرچشمہ ہے) انسان کو عقل ونقل کا جوہر دے کر ان کو مدنی الطبع اس لئے بنایا ہے۔ کہ ایک دوسرے کا رنگ و بو اختیار کر کے اور باہمی تفرقوں اور فسادوں سے بچ کر وہ ایک وحدت اور جماعت بنے رہیں۔ تمام نبوتوں کے سلسلوں اور اعلیٰ اخلاقی تعلیموں کی علت غائی یہی وحدت ٹھہرتی ہے۔

وحدت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے۔ کہ یا تو مالکیت کی صفت درمیان میں سے اٹھا دی جاوے۔ اور یا حقوق کی حفاظت کا ایسا انتظام ہو کہ کوئی دوسرے کا حق دبانے نہ پائے کیونکہ حق تلفی موجب فساد اور شقاق وتفرقہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں انسان کو خلیفہ فرمایا ہے۔ اس خلافت کی ذیل میں حقوق مالکیت اور ان کی حفاظت کا علم مرکوز رکھا گیا ہے۔ کیونکہ دو ہی مفہوم ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان دنیا پر خدا کا خلیفہ ہے۔ اور اسی لئے وہ تمام دوسری مخلوقات سے بڑھ کر خواص دے کر آیا ہے۔ انسان کے سوا فرشتوں سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ کیڑے تک جن جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی اپنی فطرتوں اور جبلتوں کے تقاضا سے اپنے کام کر رہے ہیں گویا وہ ان کاموں کے لئے ایسے مجبور ہیں۔ کہ ان کے سوا کچھ کرنے کا نہ تو ان میں خیال ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ کچھ کر ہی سکتے ہیں کسی حیوان کے بچے کو اپنی سوسائٹی اور اپنی ماں اور باپ سے کتنا دور اور بے خبر ہی کیوں نہ رکھو۔ اور کیسی ہی غیر جنس مخلوق میں کیوں نہ پرورش کرو۔ لیکن وہ اپنی طبیعت اور حالت میں کچھ بھی تبدیلی نہیں کریگا۔ ہم نے ایک دفعہ دو نیل گاؤں کے بچے اور کئی دفعہ ہرن کے بچے اپنے ایک گاؤں میں رکھے۔ اور ان کی بڑی خاطر اور خدمت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ ایک ایک گائے رکھی ہوئی تھی۔ لیکن وہ اس حالت فطری میں ایسے مجبور تھے۔ کہ ہماری پرورش اور گائے کے دودھ کے اثر کا کچھ حصہ ہی نہ پایا۔ اور آخر کچھ بعد دیگرے موقعہ پا کر جنگل میں بھاگ گئے کئی دفعہ بطخ یا کسی اور جانور کے انڈے مرغی کے نیچے سینے کے لئے رکھے جاتے ہیں اور جب بچے نکل آتے ہیں۔ تو وہ اپنی آبائی رسم وعادت کو جبلت سے ہی لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ اور مرغی سے کچھ بھی نہیں سیکھتے۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ بطخ کے وہ بچے

ہو مرغی کے بچے اس کے اپنے بچوں کے ساتھ پیدا ہوئے تھے پانی سامنے آنے پر جھٹ اس میں کود کر پیرنے لگ گئے اور ماں (یعنی مرغی) باہر کھڑی حیرت سے تاک رہی ہے اور اپنی زبان حال سے ان کو اس خطرے سے نکل آنے کے لئے بلا رہی ہے۔ لیکن وہ ان کے لئے خطرے کا مقام نہیں غرض تمام حیوانی دنیا جس سے انسان مستثنیٰ ہے۔ اپنی فطرت کے تقاضوں کو باکراہ پورے کر رہی ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ جس قدر اپنے عہدے۔ تعلقات اور حقوق کے لحاظ سے کوئی کمتر ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کو اپنے فرائض ادا کرنے میں دوسرے کا جبر اور اثر ماننا پڑتا ہے۔ اور جتنا عظمت اور فوقیت کی طرف قدم مارتا جاتا ہے۔ اسی قدر اس کے حقوق بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اکراہی صورت بدلتی جاتی ہے۔ اور آزادی اور اختیار وسیع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی حال انسان اور حیوان بلکہ ساری مخلوقات کا ہے۔ یہ تمام مخلوقات اپنے اپنے فرائض ادا کرنے میں اکراہ اور جبر سے کام کرتے ہیں۔ اور اس لئے ان کی پرورش کے سامان بھی اکراہی اور جبری ہی ہیں۔ یعنی ان کو اپنے پیٹ بھرنے کے لئے کسی کسب اور ہنر۔ ریاضت وغیرہ کی ضرورت نہیں رکھی گئی۔ اور نہ کوئی ذمہ واری ان پر ڈالی گئی ہے اور نہ ہی عقل و نقل کا مادہ ان کو دیا گیا ہے۔ اور اس لئے ان کو کسی شے کا مالک بننے کا حق نہیں دیا گیا۔

لیکن برخلاف ان کے انسان کی فطرت ایسی ملائم اور نقش پذیر بنائی گئی ہے۔ کہ عکسی شیشے کی طرح فوراً دوسرے کے اخلاق و حالات و گفتار و رفتار وغیرہ کا اثر قبول کر لیتی ہے اور قدرت نے اس کی ایسی رعایت رکھی ہے۔ کہ اس کو ان کی طرح مجبور نہیں بنایا۔ بلکہ ایک حد تک آزادی اور اختیار انتخاب دیا گیا ہے۔ اور جیسے کسی مشین کی تعدیل اور رہنمائی کے لئے ایک مقیاس لگا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کو اس اختیار کی قوت میں ہدایت اور تعدیل کے لئے نور قلب بخشا گیا ہے۔ یہ نور قلب ایک خاصۂ انسانی ہے۔ جس سے حیوان محروم ہیں اور اپنی شکم پروری کے لئے اس کو ریاضت کرنا سکھایا گیا ہے اور مالک بننے کی طاقت اور جوہر اس میں رکھے گئے ہیں۔ خلافت کا دوسرا مفہوم یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں انسان کی فطرت کا حال بیان کیا ہے۔ کہ انسان میں ہم نے ایک ایسا وصف ... دیا ہے کہ وہ دوسری مخلوقات پر تصرف جما کر مالک بنے۔ اور اس ملکیت کے تحفظ کا یہ سامان کیا ہے۔ کہ جو قرابت بلحاظ خون و میراث مسلم ہو۔ وہ ایک شخص مالک کے ختم ہو جانے کے بعد اس کی ملکیت پر جانشین ہوں۔ گویا یہ ایک ایسی مخلوق ہے۔ کہ ایک دوسرے کا خلیفہ بننے کا اس کو حق دیا گیا ہے۔ اور صلبی اور خونی قرابت کا حقدار بنانا ہی انصاف تھا۔ صلبی اور خونی قرابت سے مراد وہ رشتہ ہے۔ جو مرد کے نطفہ اور عورت کے خون سے

قائم ہوتا ہے جس کی تشریح کرنے کی اس جگہ گنجائش بھی نہیں۔ اور ضرورت بھی نہیں۔ گنجائش تو بوجہ ضرورت اختصار نہیں اور ضرورت اس لئے نہیں کہ کچھ نہ کچھ ہر صاحب میرا مطلب ضرور سمجھ گیا ہوگا

اب سب سے پہلا فرض قدرت کا یہ تھا کہ انسان کے ان حقوق کی خود بھی حفاظت کرتی اور دوسری طرف جہاں تک اس کے اختیار کا تعلق تھا۔ اس کو محفوظ کرنا تعلیم کرتی مشکل امر اس میں یہ تھا کہ وہ ذریعہ جس سے یہ حق پیدا اور قائم ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا مخفی در مخفی تعلق ہے۔ جس کو خود مخدوف و خلیفہ دونوں ہی یقینی طور پر ثابت اور معین نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو محفوظ اور معین اور یقینی کرنے کے لئے یہی ایک ذریعہ قرار دیا۔ کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ایسا پابند کیا جاوے کہ جس میں اختلاط نطفہ کا اشتباہ باقی نہ رہے۔ اس لئے دونوں کے درمیان ایک تعین اور معاہدے کو ضروری کیا۔ اور اس عقد عہد کے لئے تشہیر لازمی ہوئی۔ اور اس سے غرض یہ رکھی گئی تاکہ عام طور پر یہ بات معلوم رہے۔ کہ فلاں عورت سے فلاں مرد کا ایسا تعلق ہو گیا ہے۔ کہ اس کے شکم سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ اس مرد کا ہوگا۔ اور اس کی خلافت اس بچہ کو ... طبعی حق کے پہنچے گی۔ اس کی خلاف ورزی کے لئے جو نقض وحدۃ کا بڑا بھاری باعث ہے۔ سخت تعزیر رکھی گئی۔ کیونکہ اس بڑے بڑے مظالم اور خطرناک حق تلفیاں واقعہ ہوتی ہیں مثلاً اگر حیوانوں کی طرح انسانوں میں بھی تعیین زوج کا مادہ نہ ہوتا۔ تو نتیجہ یہ ہی ہوتا۔ کہ جو جس وقت جس جگہ جس کے ہاتھ چڑھنے وقت کے لئے چاہتا۔ تعلق زوجیت رکھکر علیحدہ ہو جاتا۔ اور ایسی ہی حالت ہوتی۔ جو آج کل حیوانوں کی دیکھی جاتی ہے۔ نہ کسی بیوی کا خاوند پر حق ہوتا اور نہ خاوند کا بیوی پر اور نہ اولاد کا والدین پر اور نہ والدین کا اولاد پر۔ ایک مشکل تو انسان کو یہ پڑتی کہ چونکہ عام حیوانوں کی طرح یہ پیدا ہوتے ہی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت عرصہ تک اپنی پرورش کے لئے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔ تو اس عالم صغر سنی میں اس کا خاتمہ ہی ہو جاتا۔ اور دوسرے سلسلہ مالکیت و خلافت قطعی طور پر مفقود اور مقطوع ہو جاتا۔ اور پھر انسان و حیوان میں فرق ہی نہ رہتا۔ یا انسان ہی نہ رہتا۔

حفظ حقوق کی یہی ایک راہ تھی۔ کہ عورت کے لئے ایک معین زوج تمام سوسائٹی میں مشہور ہو۔ جیسا کہ خاوند کا معین نہ ہونا تباہی کا موجب ہے۔ ایسا ہی اس تعلق کا مخفی ہونا خطرناک نقصوں کا باعث ہے۔ کیونکہ مخفی تعلق والے خاوند کے مر جانے کی صورت میں اس کے ترکہ کا اس عورت کی اولاد کو تنازعہ کی صورت میں حقدار ثابت کرنا مشکل بلکہ قریباً ناممکن ہے غرض یہی مصالح الٰہی تعیین زوج اور شہرت عقد میں ہیں۔ اور قدرت

نے اس بات کا علم بھی بہت مخفی رکھا ہے۔ کہ کب اور کس وقت کسی مرد سے ایسا نطفہ خارج ہو سکتا ہے۔ جو نشو و نما پاکر بچہ بن سکے۔ اور کب اور کس وقت اس عورت میں اس کو استنبسال کی قوت غالب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہوا۔ کہ یہ تعلق مستقل اور دائمی ہو اور زن و مرد کی فطرت میں اس کی حفاظت کی خاصیت رکھدی۔ جس کا نام غیرت ہے

یہ انتظام اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں وحدت قائم رکھنے کے لئے فرمایا۔ اور دونوں شقوں سے اس کو مضبوط کیا ظاہری جسمانی انتظام اور باطنی روحانی انتظام دونوں پختہ کئے پھر اس کی خلاف ورزی کی سخت سزا دینے کی خاصیت انسان کے اندر رکھدی۔ یہاں تک کہ انسان اس جوش میں آکر بدبخت مجرم کو مار دینا اپنی مردانہ غیرت کا صحیح استعمال سمجھتا ہے۔ اور عورت میں بھی اپنی عفت کا بچانا اعلیٰ درجہ کی خوبی رکھی گئی۔ بعض لوگ جو غیروں کا نطفہ اپنی منکوحہ بیویوں کے شکم میں لے کر اس کو اپنی اولاد سمجھتے ہیں۔ یا جو اپنی عورتوں کو دوسروں کے ساتھ ہم بستری کراتے ہیں۔ یا جو لوگ کچھ عرصہ کے لئے جوش شہوانی مٹانے کے لئے کسی کو اجیر مقرر کرتے ہیں۔ وہ دراصل انسانی فطرت کے لیول سے بہت نیچے گرے ہوئے ہیں۔ ان میں اور حیوان میں صورت و شکل کے سوائے کوئی فرق نہیں۔ ان کے ذمہ سخت حق تلفیوں کا جرم ثابت ہے۔ پس خدا کے کلام نے عقد نکاح کا انتظام اور زنا کا انسداد اسی لئے کیا ہے۔

درحقیقت حق تلفی وحدت توڑنے کا بڑا بھاری موجب ہوتی ہے کیونکہ غاصب جب کسی کا حق چھینتا ہے۔ تو اس وقت ہی وحدت ٹوٹتی ہے۔ اور جب مغصوب اپنا حق کھوتا ہے۔ تو اس وقت بھی اس کا دل کدورت اور کینہ اور بغض سے پر ہو جاتا ہے۔ اور وحدت قائم نہیں رکھ سکتا۔ اگر کوئی شخص کسی کی کوئی شے چوری کرے۔ یا خیانت اور ظلم سے کسی کی حق تلفی کرے تو ذاتیک فساد ڈالتا ہے۔ اور ناحق تفرقہ کی بنیاد قائم کرتا ہے۔ ایسا ہی تمام جرائم کا حال ہے۔ اور کلام خدا نے مکتوب طور پر اور فعل خدا نے مرکوز طور پر ان کے روکنے کا انتظام اسی لئے کیا ہے۔ اسی لئے سود کو حرام کیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان میں دو خاصیتیں رکھی ہوئی ہیں۔ ایک تو روحانی کیفیت ہے۔ اور دوسری جسمانی کیفیت ہے۔ روحانی کیفیت سے تو یہ اپنا پیوند خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ اور اس کو ایسی حد تک ترقی دے سکتا ہے۔ کہ جس سے دوسری کوئی مخلوق تجاوز کر ہی نہیں سکتی۔ بلکہ وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ اور جسمانی کیفیت سے تمام مخلوقات سے تعلق رکھنا پڑتا ہے۔ دراصل انسان کی روحانی کیفیت جسمانی حالت کے زیر اثر ہوتی ہے کیونکہ انسان کو اپنی قوتیں استعمال کرنے کی آزادی دی گئی ہے اور نیکی و بدی کے نتیجوں کا اس کے سر پر دار و مدار ہونا اسی وجہ سے ہے

اور ذمہ واریوں کا سلسلہ اس لئے ہی بڑا ہوا ہے چونکہ زیادہ کثرت سے جسمانی قویٰ کا استعمال کرتا ہے۔ اس لئے وہ غلبہ پا جاتی ہیں۔ انسان اپنی اختیاری حالت میں ایسا ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ کہ فطرت کے سچے تقاضوں کو توڑ اور نور قلبیہ کی رہنمائی سے لاپرواہ ہو کر ایسے افعال کا مرتکب بن جاتا ہے جو وحدت کے نقیض ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اس کو سنبھالنے کے لئے اور اس میں وحدت بحال رکھنے کے لئے انبیاء نازل فرمائے۔ انبیاء کا نزول اسی زمانہ میں ہوتا ہے جب عداوت۔ دشمنی تفرقہ کے پیدا کرنیوالے تمام اسباب جمع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جناب سرور کائنات ہمارے ہادی و محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود ایسے زمانہ میں ہی تشریف لائے تھے۔ اور اب بھی ایسے ہی زمانہ میں خلیفة المومنین حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے لباس میں آپ کا نزول بحثت اس چودھویں صدی میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وکیف تکفرون وانتم تتلی علیکم ایات اللہ وفیکم رسولہ ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منھا کذلک یبین اللہ لکم ایاتہ لعلکم تھتدون۔ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولئک ھم المفلحون۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات۔ واولئک لھم عذاب عظیم۔ ھذا بیان للناس وھدی وموعظة للمتقین ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس ولیعلم اللہ الذین امنوا ویتخذ منکم شھداء واللہ لا یحب الظالمین۔ ولیمحص اللہ الذین امنوا ویمحق الکافرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصابرین۔ یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا۔ ان اللہ مع الصابرین۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون۔ ولو شاء ربک لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین۔ الا من رحم ربک ولذلک خلقھم۔ وتمت کلمة ربک لاملئن جھنم من الجنة والناس اجمعین۔

یعنی تم کس منہ سے انکار کا حوصلہ کرو گے۔ تمہارے تو آیات اللہ اچھی طرح ذہن نشین کی گئی ہیں۔ تمہارے ہی ہاتھ میں عہد اللہ تھم اور لیکھرام کے واقعات ہوئے۔ کلارک اور محمد حسین سے جنگ میں فتح پائی۔ کرم دین مقہور ہوا۔ تمہاری آنکھوں نے کسوف و خسوف دیکھا۔ تمہیں دجال اور یاجوج ماجوج دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور تمہاری ان آنکھوں نے نبیوں کے سردار تمام دنیا کے محسن صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور ان کے بروز مسیح موعود و مہدی کو دیکھا۔ ان ہاتھوں نے ان کا دامن پکڑ کر برکت پائی۔ تم میں وہ خدا کا رسول موجود ہے۔ جو کوئی خدا کو محکم پکڑے گا وہی صراط مستقیم پر ہدایت یافتہ ہے۔ اے لوگو! تم جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ اور ہر ایک طعن و تشنیع کو برداشت کر کے ایمان لے آئے ہو۔ اب یہی مناسب ہے کہ تم خدا کے لئے ایسا تقویٰ اختیار کرو۔ کہ جو حق تقویٰ ہے۔ اور رات دن ہی اپنے انجام کی فکر کرو۔ کہ موت تمہیں ایسی حالت میں پائے کہ اس وقت تم مسلمان ہو۔ اور اس پاک سلسلہ اسلام کو جو خدا کی رسی ہے۔ سب کے سب وحدت اور اتفاق سے اکٹھا زور لگا کر پکڑو۔ اور مضبوط پکڑو اور خبردار تم میں کوئی وسیلہ نہ ہو اور زور لگاتے میں کمی کر کے پھوٹ کا موجب نہ ہو۔ اور خدا کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم بغض اور عداوت کی بھٹی میں جل رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے تھے۔ خدا نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہارے دلوں میں الفت و الدی اور اس کینہ و حسد و بغض و تفرقہ کی کالی رات سے نکال کر اپنی نعمت کے خوان پر وہ مبارک صبح دکھائی۔ کہ تم دشمن ہو کے تھے اور بھائی بھائی بن کر رہنے۔ یہ تفرقہ ایک ایسی آگ تھی۔ جو نہایت ہی خطرناک تھی۔ اور جس میں گر جانے سے تمہارا بچاؤ نہ تھا۔ تم اس کے کنارے پر ایسی حالت میں کھڑے تھے کہ یہی گمان ہو رہا تھا۔ کہ اب گرے۔ اب گرے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تم پر احسان کیا۔ کہ تم کو وہاں سے بچا لیا۔ اور یہی وہ راستہ ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے نشانات اور قدرت نمائی کے کرشمے کھول کھول کر دکھاتا ہے۔ تاکہ تم اسی راہ پر چلتے رہو۔ اور خدا نے تمہیں اسی لئے انتخاب کیا ہے۔ کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ جو تبلیغ حق پر کمر بستہ ہوں۔ اور بھلائی کی طرف لوگوں کو منادی کریں۔ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کا بیڑا اٹھائیں۔ ایسی جماعت یقیناً کامیاب اور بہرہ مند ہوگی۔ اور ہوشیار رہو کہیں تم ان لوگوں کی طرح مت بنو۔ جنہوں نے نشانات دیکھ کر بھی آپس میں اتفاق نہ کیا۔ اور وحدت قائم نہ کی بلکہ پھٹے رہے ایسے لوگ سخت عذاب میں ہوں گے۔ سمجھدار لوگوں کے لئے بیان اور متقین کے لئے یہ موعظت نصیحت ہے۔ کہ تم اس کام میں دل مت ہارو۔ سستی مت کرو۔ ہمت اور ہوشیاری سے کام کرتے جاؤ گے۔ تو تمہارے آگے کوئی حزن نہیں آئے گا۔ اور اگر تم ایمان اور ثبات قدم سے کوشش کرو گے تو کامیابی اور غلبت تمہیں حاصل ہوگی کیا ہوا اگر تمہیں ہی کسی وقت کوئی زخم لگ گیا۔ غور کرو۔ ان لوگوں کو بھی تو اسی طرح زخم لگے ہیں۔ اور گھبراؤ مت۔ یہ دن تو خدا باری باری پھیر پھیر کر لوگوں میں لاتا ہے تاکہ ایمان والوں کا کھلے طور پر پتہ لگ جائے۔ اور تم ہی گواہ ہو جاؤ۔ اور جن کے اندر ظلم بھرا ہوتا ہے خدا ان سے بیزار ہے۔ اور اس طرح ابتلاؤں میں ڈالنے سے ایک یہ بھی غرض اللہ کی ہے۔ کہ ایمان لانیوالوں میں سے ہر ایک عیب اور نقص نکال کر ان کو خالص بنا دے۔ اور کافروں کو مٹا دے۔ جنت میں داخل ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ تم نے یہ گمان کر لیا ہوگا کہ چپکے سے ہی جنت میں داخل کر دئے جاؤ گے۔ یہ بات نہیں جنت میں بغیر اس بات کے واضح کر لینے کے کہ تم میں مجاہدہ کرنیوالے کون ہیں۔ اور ثابت قدم صابر کون ہیں۔ داخل نہیں کئے جاؤ گے۔ اے ایمان والو جب تمہیں کسی جماعت سے مقابلہ ہو تو اپنی جمعیت اور وحدت بڑی ثابت قدمی سے قائم رکھو۔ اور اپنی ہمت اور کثرت پر بھروسہ مت کرو۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ اور اسی کو بہت یاد کرتے رہو۔ اسی طرح سے تم جیت جاؤ گے اور جو حکم تم کو خدا اور اس کا رسول فرمائے اس کی اطاعت اپنا مقدم فرض سمجھو۔ اور سنو! اور غور کرو! آپس میں جھگڑے مت کرو۔ خدا کے لئے اپنے جھگڑوں کو ہمیشہ ملتوی اور باہم صلح کر لو۔ اور ایک ہو جاؤ۔ نہیں تو اسی نحوست میں کام کرنے کے لائق نہ رہو گے۔ تمہارے قویٰ ضعیف اور سست ہو جائیں گے اور تمہاری عزت اور وقعت اور آبرو اور اعتبار سب جاتے رہیں گے پس چوکنے ہو کر ثابت قدم رہو۔ کیونکہ ثابت قدموں کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ ظالموں اور حق تلفی کرنیوالوں کی مجالس کے رکن مت بنو۔ اور نہ ان کے یار بنو۔ بلکہ ان کی طرف جھکو بھی مت۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو جس آگ سے ان میں کینہ ہے وہ تم کو بھی لگیگی خدا کے سوا تمہارا کون دوست ہو سکتا ہے۔ اگر تم باز نہیں آؤ گے تو خدا کی طرف سے تمہیں نصرت نہیں دی جائیگی۔ اگر رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن مشیت ایزدی ایسی ہی ہے۔ کہ جن لوگوں پر خدا نے رحم کر کے ان کو نور معرفت اور فہم ہدایت بخشا ہے۔ ان کے سوا یہ لوگ ہمیشہ اختلاف میں رہیں۔ یہ لوگ اسی لئے پیدا ہوئے۔ خدا کی بات پوری ہوئی کہ جہنم کو ان لوگوں اور جنوں سے بھر دیگا۔

[illegible] غور کرو۔ نماز اور حج اور [illegible] ہے اس کا فرض سمجھے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح دوسرے [illegible] درجہ کے احکام اور فرائض [illegible] چاہیئے۔ کہ ایک ہی اور [illegible] وحدت قائم رہے۔ نمازوں میں جماعت اور جمعہ

اور کبھی ادا حج میں جماعت اور یک رنگی اور زکوٰۃ میں اغنیاء سے اموال لے کر فقراء کو دینا اور ان کی حیثیت کی [illegible] کرنا اور روزہ رکھکر بھوکھ پیاس اور ہر شے کے وجود ہوتے ہوئے ان کے استعمال کی قدرت کو اپنے پر بند کر کے خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے وحدت کی ترغیب اور تعلیم پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہی ہے۔

غرض کہ مامور کی علت غائی ایک یکدل پاک صاف فہمیدہ جماعت بنانا ہے۔ اس مقدسوں کے سردار محمد مصطفےٰ علیہ الف الف تحیۃ نے بھی ایک جماعت بنائی تھی۔ اور جیسے ہمارے امام آن حضور کا بروز ہیں۔ ہم کو بھی

اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم

نے حوصلہ دے رکھا ہے۔ کہ ہم ان کے بروز بننے کے امیدوار لیکن کیا ہماری امید اس طرح بر آسکتی ہے۔ جس طرح ہم کام کر رہے ہیں کیا یہی دین پروری ہے۔ کہ کل اسی مسجد میں ہم نے بڑے جوش وخروش سے ایک انجمن بنائی۔ عہدہ داروں کا انتخاب کیا۔ قواعد بنانے کے لئے سب کمیٹی تجویز کی۔ اور زبانی طور پر ہر ایک امر پورا کیا۔ لیکن وہ کمیٹی کہاں ہے۔ اس نے کیا کیا ہے۔ اور کیوں نہیں کچھ کیا۔

کیا کوئی خاص عہدہ دار اس کا ذمہ دار ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ سب لوگ اس کے ذمہ دار ہیں اے مکرمو! اے بزرگو! اے احمد کے پیارو! اے محمد کے متبعو! اٹھو۔ اب بھی وقت ہے۔ کچھ کر دکھاؤ گے۔ تو اپنا ہی کچھ سنوارو گے ورنہ سے

قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

یاد رکھو۔ دیکھو تم نے مامور کو پہچانا ہے۔ خویش واقارب اور قوم اور برادری کو اس کی خاطر چھوڑا ہے اب بیچ اور پیت کا ویلا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری نسبت بھی حضور سرور کائنات کو خدا کے حضور شکایت کرنی پڑے کہ یارب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا یہی وحدت اور قومیت ہے۔ جس کے لئے امام اس اہتمام سے نازل ہوا ہے۔

میں نے سنا ہے۔ کہ آٹے کے متعلق جو کارروائی اس مسجد میں ایک پچھلے ہفتہ میں ہوئی تھی۔ اس سے بعض احباب دل برداشتہ ہو گئے ہیں۔ اے کام کرنیوالے معزز بزرگو! اختلاف آرا ہوا کرتا ہے۔ تجاویز نامنظور ہو کرتی ہیں۔ قوم سخت سست بھی کہا کرتی ہے۔ مگر [illegible] نہیں کہ ثابت قدمی سے ایثار اور اخلاص سے [illegible] عزیمت سے کام کرنیوالوں کے حوصلے پست [illegible] ہمارے مضمون کا دائرہ وسیع کرنے کی ضرورت ہے [illegible]

حوصلے ہی تو بڑھا دو مخالفت اس لئے نہیں ہوئی تھی کہ کام ہی بند ہو جاوے۔ اور سلسلہ انجمن ہی درہم برہم ہو جاوے آپ لوگوں نے تو بہت کچھ دیکھا ہے۔ لیکن جتنا آگے دیکھنا ہے۔ اتنا نہیں۔ اگر کوئی رنج کسی کی طرف سے ہے تو وہ معاف کر دیں۔ اور کام کو اسی قوت سے ہاتھ میں لیں جس کے ساتھ انجمن قائم کی تھی۔

اے اس تجویز کی مخالفت کرنیوالو! سنو! اسلام کو اس وقت ضرورت ہے۔ کس کی؟ مال کی جان کی۔ کیا ایک مٹھی آٹا بھی دینا تم کو گوارا نہیں۔ اب تو دین تمہارے دروازوں پر فقیروں کی طرح آتا ہے۔ کیا اس کی یہی قدر ہے۔ کہ ایک مٹھی آٹے سے ہی جھگڑاتے ہو۔ اور طرح طرح کے حیلوں سے بات کو ٹالنا چاہتے ہو۔ یہ باتیں ہونے اور کام چلنے دو۔ یہ مت کہنا کہ میری بات ختم ہو گئی ہے۔ ابھی بہت کچھ کہنا ہے۔ مگر وہ پھر کبھی

اشاعت اسلام اور ریویو آف ریلیجنز

اخویم مفتی محمد صادق صاحب سلمکم ربکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اخی مکرم خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ کا خط الحکم مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۹۰۶ء میں میری نظر سے گذرا میرے صلح پسند بھائی نے بہت کوشش کی ہے کہ فیصلہ طے ہو جاوے۔ اور انہوں نے اپنی جماعت کے بھائیوں کی دلداری میں بھی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا ہے۔ مجھے خوب معلوم ہے خواجہ کمال الدین اس دل ودماغ کا انسان ہے۔ کہ اس کے دل میں نفرت۔ رنج رخنہ کے لئے جگہ ہی نہیں ہے۔ خدا نے اسے صلح اور محبت کا وکیل بنا کر دنیا میں بھیجا ہے لیکن ان تمام امور پر کامل غور کرنے کے بعد بھی میں تیار نہیں ہوں۔ کہ بحیثیت احمدی ہونے کے اس رائے کو مان لوں جب تک خود حضرت امام علیہ السلام قطعی منظوری نہ دیں۔ ریویو ہمارا پرچہ ہے۔ ہم خدا کے دین کے انصار ہیں۔ ہماری جانیں۔ دولتیں اس کام کے لئے حاضر ہیں۔ اگر [illegible] بھائی محمد علی صاحب نے اشاعت کے لئے [illegible] تیار کرلی ہیں اور [illegible] مایوسی ہو چکی ہو [illegible] برداشت نہیں کرسکتی۔ [illegible] ہو جاتیں کریں۔ [illegible] اور صورتیں [illegible] کہ ہم ریویو کے ذریعہ سے اس اسلام [illegible] اصول کو الساقی [illegible] تسلیم کیا جاوے

ہم اس اسلام کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جو زندہ مذہب ہے اور جس کا زندہ رشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اصولی بحثیں اخلاق کے متعلق بہت ہو چکی ہیں۔ آسمانی کتب کے مفہوم سمجھنے کے لئے دنیا کی عقلیں ہمیشہ کوشش کرتی ہیں۔ اور کبھی متفق نہیں ہوتیں۔ آخر اسلام کی اشاعت سے ایمان کا دنیا میں قائم کرنا ہی تو مراد ہے یا کچھ اور۔ کیا ایمان۔ طلاق وازدواج۔ غلامی۔ اخلاق فاضلہ۔ سود شراب۔ زنا اور ایسے ہی اور اخلاقی وتمدنی تعلیم سے قائم ہو سکتا ہے؟ یہ مانا کہ ایسی تعلیم کسی اور مذہب میں نہ ہو۔ اور یہ بھی مان لیا کہ دنیا اس مقابلہ میں اسلامی اصولوں کو قبول کرلے۔ اور عملدرآمد بھی کرنے لگے۔ تو کیا خدا پر ایمان قائم ہو جائیگا۔ جو اصل مقصود تعلیم محمدی اور اسلام کا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قرآن شریف کو آسمانی کتاب ماننے اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی وپیغمبر ماننے سے کیا ایمان قائم ہو سکتا ہے؟ کیا موجودہ نسل مسلمانوں کی ان امور میں متفق نہیں ہے؟ تو کیا پھر وہ سب کے سب آسمان پر مومن سمجھے جاتے ہیں۔؟ اگر یہ سب باتیں ہیں۔ تو پھر مصلح کی ضرورت کیا اور تقوےٰ کے لئے ماموروں کی کیا حاجت؟ اصل یہ ہے۔ کہ ایمان جب ایمان کہلاتا ہے اور اثر خیز ہوتا ہے۔ جب باری تعالیٰ کی ہستی پاک پر جو نہاں درنہاں پردوں میں ہے۔ ایسا یقین ہو۔ جیسا کہ موجودات مشہودات پر بلکہ میں کہتا ہوں کہ مشہودات موجودات سے زیادہ یقین کی ضرورت تکمیل ایمان کے لئے ہے۔ کیونکہ ہم سم الفار اور آگ کے تیز اثروں سے بخوبی واقف ہونے پر بھی ان سے بعض وقت نہیں بچتے۔ اور قصداً ہلاکت میں پڑتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر ایمان ہونے ہوئے قصداً ہلاکت کی راہوں میں انسان نہیں پڑتا یعنی اللہ تعالیٰ پر اس درجہ یقین ہو۔ کہ کسی طرح بھی ہم معصیت کے قریب نہ جاسکیں چاہے ہم کتنا ہی چاہیں۔ یا ہم کسی طرح کسی تحریک کسی جوش سے کبھی اس قدر مغلوب نہ ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے خوف سے ایمن ہو جائیں۔ ایسے یقین اور اطمینان کے لئے مجدد کسی مذہب کے اصولوں کی خوبی نسبتاً یا تکمیل قانون مذہب یا سہولت عملدرآمد کی یا مطابقت اصول مذہب وقانون فطرت کافی نہیں ہے۔ نہیں ہوئی۔ نہیں ہوگی نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن شریف میں اپنے جلال وعظمت اپنے شہنشاہی کے ثبوت میں جو کچھ فرماتا ہے۔ وہ یہ ہے

یسبح للہ مافی السمٰوات ومافی الارض

الملک القدوس العزیز الحکیم (دعوے)

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم

یتلو علیھم اٰیٰتہٖ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ ۔ (ثبوت)

یہ تو مانی ہوئی بات ہے ۔ کہ بادشاہ بغیر لوازمات شاہی کے بادشاہ نہیں مانا جاسکتا ۔ پس مامور ۔ مرسل ۔ نبی ۔ ولی یہی وہ ذاتیں ہوئی ہیں ۔ کہ خدا کے نشانات جن کے ذریعہ سے دنیا کو پہنچتے ہیں ۔ اور ان نشانوں کو زمانہ کے حالات سے مطابقت کرا کر ۔ زمانہ کے اعمال کا نتیجہ ثابت کرکے مامورین اللہ تزکیہ نفوس کرتے ہیں ۔ اور ایمان کی تخم ریزی کرتے ہیں ۔ پھر اعمال صالحہ سے جو الکتاب کی تعلیم سے معلوم ہو سکتے ہیں ۔ نیکی اور طرح اس ایمانی کشت زار کی آبیاری ہوتی ہے ۔ تب وہ کشت زار الحکمت کے انمول پھل لاتی ہے ۔ اور ایسا انسان حکیم مانا جاتا ہے

میں اپنے جماعت کے بھائیوں سے پوچھتا ہوں ۔ کہ ہم کو دنیا کے سامنے ناقص ادھورا اسلام پیش کرنا چاہیئے ؟ یا کامل ؟ ناقص تو وہ ہے ۔ جس میں صرف اصولاً خوبیاں اور ترقی کے مدارج زبانی ذریعہ معلوم ہو سکیں ۔ کامل وہ ہے کہ ایسا علم ہونے پر عمل کی توفیق ہو ۔ اور زندہ خدا کا قرب حاصل ہو سکے ۔ اس کی زندگی کو ہم مشہودات سے زیادہ محسوس کرنے والوں میں ہوں ۔ تا یقین پیدا ہو ۔ اور وہ یقین ایک طرف بدیوں سے بیزار کرے ۔ اور دوسری طرف نیکیوں سے آراستہ کرے ۔

اب سوال یہ ہے ۔ کہ ریویو کی اشاعت ممالک غیر میں حضرت مسیح موعود کی وحیوں کے بغیر کرنا چاہیے ۔ یا الہامات امام ربانی کے ساتھ ؟ ۔ اسلام کی کامل صداقت تو جبھی ہو سکتی ہے جب ہم اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیوند ثابت کر سکیں مسلمان تو ایشیا میں اور یورپ میں اور دیگر ممالک میں مسلمان معہ اپنی کتاب کے موجود ہیں ۔ پھر کیا ان کی موجودگی اسلام کے لئے کچھ کر سکی ؟ کچھ نہیں ۔ قرآن شریف کا افسانہ کی حیثیت سے گذر کر ایک پُر تاثیر نسخہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مزکی موجود ہو ۔ اس کی شناخت ہو ۔ اور اس کے فیضان صحبت اور اس کے ذریعہ پہنچے ہوئے نشانات آسمانی سے تزکیہ ہو اور ایمان اس طرح قائم ہو ۔ اب کیا احمدی جماعت اسے پسند کرتی ہے ۔ کہ حضرت اقدس کی پیشین گوئیاں ریویو سے علیحدہ کرکے ریویو کو دنیا میں پھیلایا جاوے ؟ اس کا جواب جماعت احمدیہ کا مامورین اللہ کی مرضی پر چھوڑنا چاہیئے ۔ کلیا میں گوڑہ ہونے سے کیا سود ۔ احمدی پبلک کی رائے اگر نہیں لینا منظور ہے تو حکم امام ربانی لینا چاہئے ۔ اگر امام اقدس ایسا حکم دیتے ہیں ۔ تو بے شک ہمیں فرض ہے کہ ہم تعمیل کریں یہ نرالی پیش گوئیاں جو آج تک ریویو میں شائع ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں کیا اسلام کو زندہ نہیں ثابت کرتیں ۔ کیا ہندوستان کے ذریعہ امریکہ کے ہیبت ناک گند نرے مصدق نہیں ہوئے اور اسلام کی بابرکت تاثیرات نے ان دلوں میں جو غور و فکر کے عادی ہیں ہیجان نہ کی ہوگی جبکہ مہینوں بلکہ سالہا سال پہلے سے ایک خدا کا مرسل اللہ تعالیٰ کے حضور سے خبریں پا کر دنیا کو ڈرا رہا ہے اور پھر جو کہتا ہے وہ پورا ہو رہا ہے ۔ ایسی صورت میں اسلام پھیلا معلوم ہوتا ہے یا مل بیسل ۔ مسٹر جارج ہیملٹن بیکن کے فلسفہ کی طرح ہم قرآنی تعلیم کو پیش کریں ۔ تا فلسفی دماغ والے وہ بھی بعض افراد غور کرلی والے سمجھیں ۔ یا سمجھ سکیں ۔ باقی دنیا ایسے ہی نا آشنا رہتے جیسے آج تک ہے ۔ یا یہ عمدہ ہے ؟ میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ ہم ناخنوں سے کیونکر گوشت کو جدا کر سکتے ہیں ۔ فرض کیا جاوے ۔ کہ ریویو اس طور پر نکلے ۔ کہ جس طرح وطن کے ایڈیٹر کی خواہش ہے یا ہمارے بھائی کمال الدین صاحب کی تجویز ہے تو کیا ہوگا ؟ اسلام پھیلیگا ۔ لوگ مسلمان ہوں گے ۔ پھر مسلمان ہو کر کیا کریں گے ۔ وہی جو موجودہ مردہ گروہ اسلام کا کر رہا ہے ۔ ایسے گروہ کے پھیلنے سے اسلام اور خدا کا دین کیونکر پھیلے گا ۔ ہم تو اصحاب محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے انسان و مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں ۔ وہی مفہوم اسلام ہے ۔ اس کا کیا ذریعہ ہوگا ۔ صابون منصالح لگا کر کسی تالاب میں کپڑے کو ڈالدو ۔ چھینٹے تک پڑا رہ کر گل تو جاوے گا ۔ مگر صاف نہ ہوگا ۔ صاف کرنے کے لئے غسال کی ضرورت ہے ۔ جب مزکی کے ذکر کو آپ اس حصہ سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں ۔ جو بلاد غیر میں جاویگا ۔ تو پھر کیا فایدہ اسلام کو پہنچا ؟ ۔ مرزا صاحب مدظلہ کے دعوے اور ان کے ثبوت اس کی بابت اور باتیں نہ لکھئے ۔ بلکہ پچھلا حصہ جس میں آسمانی وحی ہوتی ہے ۔ وہ کیوں کر ریویو سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے اور اگر وہ الگ کرتے ہیں ۔ تو پھر آپ دعوت کس چیز کی دیتے ہیں ۔ اور اس چیز میں بجز ایک خوبی کے دوسری خوبی صداقت یا پُر تاثیر ہونے کی نہ ہوگی ۔ تو اس کی کشش ہی کیا ہوگی ۔ دل کھینچنے والی چیز تو صداقت ہے ۔ اس کا ثبوت تو آپ غائب ہی کئے دیتے ہیں پھر رہیگا کیا ۔

اس سادگی پہ کون نہ مٹ جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں ۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے بھائی خواجہ کمال الدین صاحب اس پر غور کریں گے ۔ اور پبلک احمدی کی تسکین کے لئے کچھ مزید تجویز سوچیں ۔ ورنہ یہ ظلم ہے ۔ کہ ہم سے توقع کی جائے ۔ کہ ہم اپنے آقا سے دور رہ کر خوش رہ سکیں ۔ ۲۵ سال سے ہم کو وابستگی سکھائی جا رہی ہے ۔ اب ہم سے دور باش ۔ کیا جاتا ہے ۔ میں سچ کہتا ہوں ۔ کہ موت زیادہ اچھی ہے ۔ اس سے کہ ہم مسیح موعود کے ذکر کو اپنے سے دور کردیں ۔ رہا ضمیمہ ہمارے آنسو پونچھنے کے لئے لگانا ہے ۔ ورنہ اس سے فائدہ ہی کیا ۔ ریویو کی ہستی سے پہلے الحکم حضرت اقدس کی وحیوں اور تقریروں کو لکھتا چلا آتا ہے بدر موجود ہے ۔ خود حضرت کی تصانیف ہیں ۔ ہم کو ضمیمہ ریویو کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ فضول قومی روپیہ برباد ہو ۔

میں جملہ برادران سے اپیل کرتا ہوں ۔ کہ وہ سوچ لیں ۔ تب فیصلہ دیں ۔ اگر آپ دو ہزار روپیہ ریویو کے ہم جاری کرانا چاہتے ہیں ۔ تو منیجر ریویو ہم کو اطلاع دیں ۔ کہ وہ کہاں بھیجیں گے ۔ کیا جنگلوں میں بھیجیں گے ۔ اشاعت کی ترقی بتدریج ہوتی ہے ۔ مزید ترقی کے لئے کیا جماعت احمدی ایسی بے غیرت ہے ۔ کہ دولت کو قبر میں لے جائے گی ۔ اس کام میں صرف نہ کرے گی ۔

الراقم
ذوالفقار علی خان انسپکٹر ۔ از میرٹھ

ریویو
رسالہ تشحیذ الاذہان

اس رسالہ جدیدہ کا اشتہار اخبار بدر میں احباب کئی ہفتہ سے پڑھ رہے ہیں ۔ اس رسالہ کا پہلا نمبر یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہو گیا ہے ۔ یہ رسالہ اول سے آخر تک دل چسپ اور قابل مطالعہ ہے ۔ مگر سب سے زیادہ کم یاب اور بیش قیمت حصہ اس رسالہ کا ہے ۔ جو اس کے سب سے آخری صفحوں میں درج کیا گیا ہے ۔ یعنی حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح جو آپ گھر میں عورتوں کو دیا کرتے ہیں اس ڈائری کو صرف اسی رسالہ کا لائق اور قابل عزت ایڈیٹر ہی نباہ سکتا ہے ۔ اور دوسرے کا کام نہیں ۔ اس رسالہ میں اگر دوسری کوئی مفید بات بھی نہ ہوتی ۔ تب بھی ان دو صفحوں کی خاطر یہ رسالہ اس قابل ہے ۔ کہ اس کو سر آنکھوں پر رکھ لیا جاوے ۔ لیکن اس کے سوائے دوسرے مضامین بھی مفید اور دلچسپ ہیں ۔ قیمت صرف ۱۲ آنے ۔ اور رسالہ سال میں چار دفعہ نکلے گا ۔ بہتر ہوتا کہ یہ رسالہ ماہواری ہوتا ۔ عربی سیکھنے کے آسان فقرات کے واسطے بھی اس میں دو صفحہ رکھے گئے ہیں ۔ اور وہ فقرات خود حضرت مسیح کی تصنیف میں ۔ میرے پاس یہ رسالہ ریویو کے واسطے آیا ہے ۔ مگر بجائے کسی رائے زنی کے اس کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی ہے ۔ کہ اس کے ایڈیٹر صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں ۔

تصدیق بالرؤیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ہے کہ میں نے ایک رویا دیکھی تھی۔ مگر میں نے اوائل میں شنا ہوا تھا۔ جیسا کہ دیہاتی ملّاؤں اور مشائخ کا خیال ہے۔ کہ خوابوں کو پوشیدہ رکھنا ثواب ہے اور ظاہر کرنے میں ناکامی ہے۔ اس لئے میں نے خواب کو پوشیدہ رکھا۔ پھر جب میں بیعت کرنے پر طیار ہوا تو خواب کو بیان کر دیا۔ مگر کسی اخبار میں مشتہر نہ کرا سکا۔ ایک دن احباب کی مجلس میں ہر ایک بھائی اپنی اپنی سرگذشت بیان کر رہے تھے۔ کہ کس کس نے کیا کیا نشان حضرت اقدس کا دیکھا۔ میں نے بھی اپنی خواب کا حال کہہ سنایا۔ اس وقت ایک بھائی نے کہا کہ یہ خواب تو گواہی تھی۔ اور ایسی گواہی کو پوشیدہ رکھنا بڑا گناہ ہے۔ تم نے کیوں اس کو مشتہر نہ کرایا۔ اب آپ کی خدمت میں بغرض تشہیر بھیجی جاتی ہے۔ براہ مہربانی اپنے اخبار گوہربار میں مشتہر کر کے ممنون فرماویں۔ (دیکھا) تخمیناً چار سال کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ اس سے پہلے میں گلہ بانی کرتا تھا اور گاؤں سے باہر اپنے مویشی کے ساتھ دن رہتا تھا۔ میرے دل میں شوق ہوا کہ کچھ تعلیم حاصل کروں۔ اس غرض سے موقعہ پاکر میں تعلیم یافتہ آدمیوں کی مجلس میں آنا شروع کیا۔ اور قاعدہ اردو بھی شروع کیا۔ اسی غرض سے میں مولوی محمد یمین صاحب کے پاس ہی آیا کرتا تھا۔ وہ میرے سامنے حضرت اقدس کی نسبت گفتگو کرتے رہتے تھے۔ اس طرح جس شخص سے بن پڑے۔ میں قاعدہ کا سبق حاصل کر کے بدستور باہر چلا جاتا۔ ایک دن مولوی صاحب محمد یمین نے ایک پرچہ اخبار کا مجھے دیا۔ اس کا مطالعہ کیا کرو۔ تاکہ کچھ مہارت ہو جاوے۔ اس وقت میں بعض حروف بھی پہچان نہ سکتا تھا۔ انہیں ایام میں جبکہ گاؤں سے باہر مویشی خانہ میں رات کو تھا۔ تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ جو کہ میری اپنی زمین کے پاس ایک خشک نالہ ہے۔ اس وقت وہ دریا کی طرح بہ رہا ہے۔ ایک شخص مسمی عبداللہ نے مجھے کہا ہے۔ کہ جس شخص کو تم مرزا صاحب کہتے ہو۔ وہ فلاں جگہ بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے دریافت کر کے ان کے پاس گیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ سید مرزا شاہ ہے جو کہ ہمارے گاؤں کا باشندہ ہے۔ میں نے واپس آکر مسمی عبداللہ کو کہا کہ وہ تو مرزا شاہ سید ہے۔ مرزا صاحب تو نہیں۔ اس نے قسم اٹھائی کہ وہی مرزا ہے۔ میں پھر دوبارہ گیا اور غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مرزا شاہ نہیں کوئی اور شخص ہے۔ میں نے ... ان کی آمد کی تاکہ میری طرف متوجہ ہو وین۔ پس انہوں نے میری طرف دیکھا ... اس بزرگ کا ... جب ... گیا میں نے السلام علیکم ... تیسیا ... انہوں نے جواب ... پھر ... کہ ان کی بغل میں ایک کتاب ہے ... اس کتاب کا نام پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اس کتاب کا نام انشاء ہے ... میں نے عرض کیا کہ آپ تو بڑے عالم شخص ہیں میں یہ کتاب انشاء کس لئے رکھی ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہ کسی شخص کو دوں گا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے بہت شوق ہے یہ کتاب مجھے ہی دیجئے پھر انہوں نے جواب دیا کہ تم اس کتاب کو پڑھ نہیں سکتے۔ میں دوبارہ سہ بارہ طالب کتاب کیا۔ پس انہوں نے کتاب مجھے دیدی اور کہا کہ اس کو پڑھو اگر پڑھ سکتے ہو تو لے لو۔ میں نے کتاب لیکر پڑھنا شروع کیا اور ایک صفحہ کے قریب پڑھ کر سنائی اور معلوم ہوا کہ وہ کتاب انشاء کا غذات کارروائی عدالت بخط شکستہ ہے میں کتاب لیکر روانہ ہوا۔ دو چار قدم چلا تھا کہ انہوں نے مجھے آواز دی اور بلالیا کہ آؤ یہ کتاب میں تمہیں پڑھا دوں کیونکہ ملاں لوگ تم سے مخالف ہوں گے اور تم کو نہ پڑھا ئیں گے۔ پس میں واپس ان کے پاس گیا۔ تو قریباً ایک گھنٹہ کے عرصہ میں مجھے کتاب انہوں نے ختم کرادی۔ پھر ایک مٹی کی ڈولی جو کہ ان کے پاس پڑی تھی۔ انہوں نے اٹھا کر مجھے دی کہ جاؤ اس دریا کے وسط سے بھر لاؤ مگر در نامت تو ہرگز نہیں ڈوبیگا پس میں گیا اور دریا کی عین وسط سے پانی بھر لایا اگرچہ میں اصل میں ڈرتا تھا کہ دریا کا ... معلوم نہ ہوتا تھا اس وقت ... عصر کے مقام پر تھا۔ انہوں نے پانی کا برتن مجھ سے لیا اور برتن مذکور کو سورج کے مقابل کر کے دیکھا۔ پھر فرمایا اب اس کو پی لو میں نے کہا کہ ... پی لیں۔ میں اور سوں (؟) آؤنگا۔ پھر فرمایا کہ نہیں تم پی لو۔ میں سارا پانی پی گیا پس انہوں نے فرمایا۔ اب جاؤ۔ میں چلا آیا۔ اور اپنی چادر جوتی۔ ڈولی مذکورہ اور مویشی لے کر اسی دریا سے گذرا اور کنارے پر پہنچ کر اپنے کپڑوں کو نچوڑنے کی غرض سے پکڑا مگر کپڑے بالکل خشک پایا۔ جب معلوم ہوئی تو انہوں نے مسکرا کر کہا ابھی اس کو یقین نہیں آیا۔ حالانکہ میں اس کو کہہ چکا تھا۔ کہ تم خشک گذر جاؤ گے۔ مگر پھر بھی کپڑے نچوڑتا ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔

جب صبح ہوئی تو گاؤں میں آیا اور کتاب کارروائی عدالت پڑھی جس طرح کہ میں نے رؤیا میں پڑھی تھی اسی طرح اس کو پڑھ لیا کوئی سوچ ... کی حاجت نہ ہوئی۔ پھر اخبار میں بھی صاف طور پر پڑھنے کی طاقت اسی دن سے ہو گئی۔ جن لوگوں کو میری حالت اور لیاقت اور عبارت خوانی معلوم تھی وہ مجھ سے دریافت کرنے لگے کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ایسی جلدی عبارت پڑھنے کی تجھے لیاقت ہو گئی مگر میں نے حال نہ بتایا بعد چندی مولوی محمد یمین صاحب کو کسی تقریب پر میں نے خواب سنا دیا۔ تو انہوں نے یعنی مولوی محمد یمین صاحب نے کہا کہ جس شخص نے تجھے خواب میں تعلیم کی ہے اگر وہ سامنے آوے تو تم شناخت کر سکو گے۔ میں نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ تب انہوں نے مجھے ایک کاپی دکھائی جس پر تین تصویریں عکسی تھیں۔ کہ ان میں سے کس تصویر کے ساتھ وہ شکل ملتی ہے۔ میں نے ٹھیک حضرت صاحب کی تصویر پر نشان دیا۔ تب انہوں نے کہا کہ بیشک یہی ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر۔ پس میں نے اول بذریعہ خط بیعت کی۔ اور پھر جب دارالامان پہنچا۔ تو حضرت اقدس کا چہرہ مبارک دیکھ کر شناخت کر کے خداوند کریم کا شکر بجا لایا۔ اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ اب میں آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ اس خواب کی تعبیر ظاہر ہو سکتی ہے جو دوسیاں باتیں اس خواب میں سوال و جواب اور سورج دریا وغیرہ کا ذکر ہیں۔ ان کا کیا مطلب ہوگا۔ اگر گنجائش ہو تو وہ بھی درج اخبار فرماویں امید ہے کہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ فقط۔

ایک غلطی کی اصلاح

گذشتہ جمعہ کے اخبار میں محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی کی بھیجی ہوئی ایک نظم بنام "دو پیدا شود" شائع ہوئی تھی۔ جہاں تک ... تحقیقات کا دائرہ پھیلتا ہے۔ اس نظم پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظم الہامی نہیں کسی شاعر کی طبع زاد ہے۔ اور اس کو ... دینی کے ایک بزرگ کامل سے منسوب کر رکھا ہے۔ ہر ایک پہلو پر غور کرنے سے یہ نظم الہامی ثابت نہیں ہوتی۔ اصول دقواعد زباندانی اور فصاحت و بلاغت سے بہت گری ہوئی ہے۔ اور اس کی تفصیل اسماء اور تعیین زمانہ اور بالکل پیچاریخی واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کو ... نہ تو الہامی امور سے مس اور پیشگوئیوں کے علم سے آگاہی تھی تاریخیں میں تو غلط اور واقعات میں تو خلاف حقیقت صرف آتا اور اس کو الہامی ہونے کی ... پر دلیل ... نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ... کی نسبت پیشگوئی صحیح ... پیشگوئیوں ... قدر کثرت اور تواتر سے اسلامی لٹریچر میں موجود ہیں کہ کسی شخص کا ان کو اپنی نظم و نثر میں درج کر لینا ہی صرف اس کی تصنیف کو الہامی ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی جب تک کہ دوسرے قرائن اور شہادات ... گواہی نہ دیں ہمیں افسوس ہے کہ یہ بے وقعت ... غلطی سے شائع ہو گئی۔ والسلام۔ خاکسار معراج الدین عمر احمدی۔

اس نظم کے متعلق اور بھی بعض دوستوں نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ یہ کیوں درج اخبار کی گئی ہے۔ میں نے اس کو درج کرتے ہوئے ہی خود لکھ دیا تھا کہ صحیح اور اصلی نہیں ہے۔ بعض ناظرین نے یہ خیال کیا ہے کہ چونکہ اس نظم کے اخیر میں مسیح موعود کے ظہور کا سنہ دیا ہے اور وہ سنہ درست نکلا اس واسطے میں نے اس ساری نظم کو شاید صحیح یا الہامی سمجھ لیا ہے لیکن یہ بات درست نہیں میں جیسا کہ لکھ چکا ہوں یہ نظم اول سے آخر تک ایک لفظ بھی میرے نزدیک نعمت اللہ ولی کی تصنیف نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میاں معراج الدین صاحب نے لکھا ہے کسی شاعر کی طبعزاد ہے شاعر بھی غالباً تیرھویں صدی ہجری کے ... میں نے جس غرض کے واسطے اس نظم کو درج کیا تھا وہ غرض جیسا کہ میں نے اس وقت بھی بیان کی تھی یہ ہے۔ کہ مسیح موعود و مہدی معہود کی تیرھویں صدی کے آخر میں ظاہر ہونے کے متعلق علمائے ظاہر اور باطن میں اس قدر یقین قائم ہو چکا ہوا تھا اور جمہور اسلام میں یہ تاریخ مہدی کے ظہور کی اس زور و شور کے ساتھ مشہور ہو چکی تھی اور تمام مسلمین میں یہ بات اس حد تک زبان زد خلائق ہو چکی تھی کہ ہر ایک مصنف اور مولف جو اس مضمون کو لیتا وہ اس تاریخ کو پورے وثوق کے ساتھ اپنی تصنیف میں درج کرتا۔ اس تاریخ کا درست آنا اس نظم کا الہامی ہونا ثابت نہیں کر سکتا لیکن اس نظم کا جعلی ثابت ہونا اور بھی اس امر کی وقعت کو بڑھاتا ہے کہ گذشتہ اولیاء اللہ نے مہدی کے ظہور کا جو وقت مقرر کیا تھا وہ اس قدر مشہور ہو چکا تھا کہ ایک جعلساز نے بھی اپنے زمانہ میں اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ (ایڈیٹر)

ثناء اللہ نے اپنا فیصلہ آپ ہی کر دیا

لیجئے راز بھی افشا ہو گیا

اپنا فیصلہ آپ کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے خودکشی کرلی ہے۔ یہ ہمارا منشا نہیں اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی ایسا کریں۔ کیونکہ وہ تو ایک نہایت ضروری کام میں مصروف ہیں اور وہ کام اشاعت سلسلہ حقہ کا ہے۔ گو مخالفانہ رنگ میں ہی ہو۔ کیونکہ ابتدا سے یہ قاعدہ چلا آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرسلین کے وقت دو گروہ فوراً ہو جاتے ہیں۔ جو سعید ہوتے ہیں۔ وہ اس مرسل کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لاکر اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتے ہیں اور جو شقی ہوتے ہیں۔ وہ چونکہ اپنے شامت اعمال کے سبب اس لائق نہیں ہوتے۔ کہ خدا کے مرسل کے اصحاب اور ناصرین میں شامل کئے جائیں۔ اس واسطے ان کو اس کام میں لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا وقت اور محنت اور زر خرچ کرکے اس تبلیغ کی مخالفت میں شور مچائیں۔ اور جس نے نہیں سنا۔ اس کو بھی سنائیں۔ اور جس کے کان تک تبلیغ نہیں پہنچی۔ اس کے کان تک بھی پہنچائیں۔ اگرچہ اس خدمت میں اعلیٰ درجہ کا حصہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے استاد الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی متوفی اور پھر مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری لے چکے ہیں۔ جنہوں نے اس راہ میں اپنی جان بھی دے کر سلسلہ حقہ احمدیہ کی تصدیق میں ایک نشان پیدا کیا۔ اور غزنوی صاحبان اور پیر مہر علیشاہ صاحب وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مگر ان میں سے بعض بیچارے مر کھپ گئے ہیں۔ اور بعض تھک کر رہ گئے۔ اس واسطے اب ان کی جگہ چند ایسے لوگوں نے لی رکھی ہے۔ جن کی وہ مثال ہے۔ کہ بلی کے پیچھے چوہے کی سلطنت۔ اور انہی بیچاروں میں ایک مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی ہیں۔ سو فیصلہ سے مراد اس جگہ یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے پوری صفائی کے ساتھ اپنی ایک ایسی کارروائی کا بذریعہ اپنے اخبار کے اقرار کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ آج کل اہل حدیث کا درجہ دیانت و تقوی کہاں تک بڑھا ہوا ہے۔ اور الفاظ اسلام۔ اور اہل حدیث کے ان لوگوں کے نزدیک کیا معنے ہیں۔ اور یہ لوگ علماء کے گدی نشین ہو کر علم دین کو کس طرح بدنام کر رہے ہیں۔ گو مولوی ثناء اللہ صاحب کے واسطے یہ کارروائی کوئی نئی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے ایسے ہی کام کرنے کے عادی ہیں۔ اور نوجوان اہل حدیث نے [illegible] کے پالیسی باز رنگ کی طرح اسلام کو بھی ایک پالیسی باز اور پولیٹیکس کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ تاہم یہ کارروائی اس کی پہلی کارروائیوں سے کچھ بڑھ کر ہے۔

ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ دسمبر کے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک تقریر میں احمدی اور غیر احمدی میں فرق بتلایا تھا۔ اور اس تقریر کو ان الفاظ سے آپ نے شروع کیا تھا۔

"کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں"

یہ مضمون اخبار بدر مورخہ ۲۶۔ جنوری میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس دیانت اور امانت کے ساتھ جو آج کل کے مولویوں کا شیوہ ہے۔ مضمون کے شروع میں سے الفاظ "کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا"۔ اور مضمون کے آخر میں سے "سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں" صاف اڑا دیا۔ اور درمیانی الفاظ لے کر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا اور پبلک کو ایک صریح دھوکا دیا۔ اور شور مچایا۔ کہ دیکھو مرزا صاحب نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ ان کے اور ہمارے درمیان صرف مسئلہ وفات مسیح کا فرق ہے۔

جب اس پر میں نے اخبار "بدر" میں پھر مضمون لکھا اور مولوی صاحب موصوف کی خیانت صریح کو لوگوں پر ظاہر کیا تو پہلے آپ نے اخبار اہل حدیث میں یہ نوٹ لکھ مارا۔ کہ اس میں ایک راز ہے۔ جو پھر ظاہر ہو گا۔ یہ نوٹ لکھ کر کوئی تین چار ہفتہ تک تو آپ بغلیں جھانکتے رہے۔ کہ اب کیا کریں۔ ایسی بے ایمانی کی کالک کو کس طرح چھپائیں۔ مگر شکر ہے۔ کہ بہت سوچ بچار کے بعد اس سیاہی کو چھپانے کی آپ کو راہ مل گئی۔ مگر وہ راہ ایسی ہے۔ کہ کوئی ایک سیاہ داغ کو چھپانے کے واسطے سارے منہ پر ہی کالک مل لے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "وہ ہم نے تسلیم کیا۔ کہ وہ قول جو مرزا صاحب کی طرف ہم نے نسبت کیا۔ وہ درحقیقت ان کا نہ تھا۔ مگر ان کی دیگر تصنیفات سے ثبوت بھی دیدیا"

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ نے پرچہ اہل حدیث میں دیگر تصنیفات کا حوالہ دیا تھا۔ یا خاص اس تقریر کا حوالہ دیا تھا۔ یہاں تک کہ اخبار کی تاریخ بھی لکھدی تھی۔ جس میں وہ چھپا تھا۔ اور اخبار بدر کے باقی الفاظ بھی بعینہ نقل کئے تھے۔

اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ کارروائی ہم نے اس واسطے کی کہ تا معلوم ہو جاوے۔ کہ بدر کا ایڈیٹر مرزا صاحب کا حکم مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ اہل حدیث وغیرہ کو جواب مت دیا کرو۔ یہ عذر بھی آپ کا بدتر از گناہ ہے۔ دیکھئے اخبار اہل حدیث کی پیشانی پر کیا لکھا جاتا ہے۔

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم

صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

شاید آپ کے نزدیک کسی کے کلام میں تحریف کرکے الٹے معنے کر لینے دغا میں داخل نہیں۔ اور اخبار بدر کے ایڈیٹر کے ایمان کی تحقیقات کی آپ کو اتنی فکر ہوئی۔ کہ اس کے تابع فرمان مسیح موعود ہونے یا نہ ہونے کے واسطے آپ کے مذہب میں حیلہ و فن بھی جائز ہو گیا۔ اور ساتھ ہی صد شکر بھی قائم رہا۔

شاباش! ابو الوفا شاباش۔ پہلے تو اہل حدیث کے لیڈر اور ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین صاحب تھے۔ مگر اب یہ لقب تجھ کو ملنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تجویز جو تجھ کو سوجھی ہے اور کسی کو نہ سوجھی تھی۔ کہ اخبار کے سرے پر لکھدے۔ کہ ہمارے مذہب میں دغا اور فن جائز نہیں۔ اور اخبار کے اندر اس کا نام ساز رکھ دے۔ پھر آپ بات کو ٹالنے کے واسطے اور بے شرمی کو دور کرنے کے واسطے مولوی غلام دستگیر اور اسماعیل علی گڈھی کے مرے ہوئے مُردے اکھیڑنے لگے ہیں اور مجھے چیلنج کرتے ہیں۔ کہ یہ ثابت کرو۔ اور وہ ثابت کرو۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ بھلا اب ان باتوں سے کیا بنتا ہے۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

نور الدین رد ترک اسلام ۱۰/

انوار اللہ ۸/

عدم نجات مذہب پولوسی ۳/

مباحثہ۔ مابین شیخ الہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح صاحب۔ واعظ۔ پی۔جی مشن کیمبرج دہلی ۱/

حمائل التفسیر۔ مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم۔بی۔ مجلد ۱/۸

درخواست دعا

جملہ برادران احمدی خاکسار کے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی اطاعت کی توفیق دے اور روحانی ترقی عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین کاتب اخبار بدر

بسمہ نمبر ۳ جیا

بسم اللہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کفارہ

"امپرو وسٹ ایرا" ایک انگریزی ماہواری رسالہ ہے جو عیسائیوں کی سرپرستی میں شہر سالٹ لیک اوڈاہ سے شائع ہوتا ہے۔ گذشتہ مہینے کے پرچہ میں ایک پادری گرسے کلارک نامی نے "کفارہ اور اس کی کیوں ضرورت ہوئی" کے عنوان سے ایک مضمون چھپایا ہے جس میں اس بات پر زور دیا ہے۔ "کہ خدا کا قانون ایک اصول صداقت ہے۔ اور تمام اجزا اس کے یہ صداقت ترکیب پاتی ہے۔ خدا کے تصرف خالقیت سے باہر ہے۔ اگر وہ خود بھی اسی کے ماتحت ہے۔ اس لئے وہ اس کو بدلنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اور اس کو انسان کی خوشنودی اور بہبودی سے بڑی دلچسپی ہے اور انسان ہمیشہ خوش رہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن خوشی کے بغیر قدردانی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور قدر اسی شئے کی ہوتی ہے۔ جو قیمت ادا کرکے حاصل کی جائے۔ اور اس کے مقابل کی شئے کا ذائقہ لیا جاوے جیسا کہ ابدی زندگی کی قدر حیات مستعارہ کا مزہ چکھنے سے ہوتی ہے۔ اور یہ سب قانون انتخاب کے ماتحت ہیں۔ اور آدم وحوا کے گناہ کرنے کی پاداش میں انسان کو قانون اخلاق کے ماتحت کیا گیا۔ ایک طرف تو یہ قانون نافرمانی کا نتیجہ بنایا۔ اور دوسری طرف باریک طور سے اس کو اس خوشی کے حاصل کرنے کی جڑھ قرار دیا۔ انصاف کا تقاضا یہی ہوا۔ کہ قانون کی نافرمانی کا فدیہ ادا کیا جاوے۔ اور تمام نوع میں سے مسیح نے اپنے تئیں اس فدیہ کے لئے پیش کیا۔ لیکن یہ فدیہ کیا تھا؟ یہ فدیہ موت تھی۔ اور کوئی گنہگار اس موت کو اختیار کرنے کے قابل نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ کیونکہ ہر ایک تو ان میں اپنے ہی قرض میں دبا ہوا تھا۔ یہاں یسوع مسیح نے آپ اس فدیہ کو قبول کیا۔ اور اس سے نافرمانی کا اثر دور ہو گیا۔ اور معصومیت گناہ کا کفارہ ہو کر موت کی اس حالت کو جو ابدی زندگی تقاضا کرتی تھی دور کر دیا۔

اگرچہ وہ خدا کا بیٹا تھا لیکن اس نے مصیبت میں اطاعت کرنا سیکھا۔ اور اپنا آپ لوگوں کے لئے قربان کرنا سکھلایا۔ اور اس طرح کامل ہو کر ابدی نجات کا موجب بنا۔ اس کا یہ فعل اس بات کیلئے قابل قدر نہیں۔ کہ اس نے تو لوگوں کے لئے جان دی۔ (کیونکہ ایسے تو اور بھی ہیں۔ بلکہ اس لئے قابل قدر ہے۔ کہ اس نے اپنی بے گناہ زندگی کو گنہگاروں کے لئے قربان کیا۔"

یہ ہے گرسے کلارک کا مضمون۔ ہمیں افسوس آتا ہے کہ پادری صاحبان ابھی تک اس مکروہ مسئلہ کی تائید میں طرح طرح کی ... ... نہ گرفتاران دام کو خوش کرنے سے

... ... بہ پر بھی افسوس آتا ہے۔ کہ جو اس

حسم کی بقدرت ... شرائط رکھتے ہیں۔ ہم اس جگہ اس بحث کو چھیڑنا نہیں چاہتے کہ خدا کا قانون کیا ہے؟ اور اس سے کیا مراد ہے کیونکہ اس طویل بحث کو شروع کرکے نفس مضمون سے ہمیں بہت دور جانا پڑے گا۔

البتہ اس جگہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ کیا وہ قانون خدا جس کی طرف راقم مضمون نے اشارہ کیا ہے۔ کسی ایک متنفس کے خواہ وہ بے گناہ اور معصوم ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے آپ کو مار ڈالنے سے تمام دنیا کے یا کم از کم اپنے ملو ... کے یا اگر وہ خود گنہگار ثابت ہو۔ تو اس کے اپنے ہی گناہوں کا معاوضہ ہو سکتا ہے؟ ہم اس بات کو ماننے کے لئے بالکل طیار ہیں۔ کہ انسان طبعی اور اخلاقی قانونوں کے ماتحت ہے۔ اور ان قوانین کی حدود بدیہیات اور محسوسات سے پار نہیں گذرتی۔ اور یہ بات ماننے کے لئے ہم طیار نہیں کہ خدا اپنے قانون کو بدلنے پر قادر نہیں۔ جیسا کہ راقم مضمون نے بیان کیا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ وہ ہر ایک طرح کی قدرت رکھتا ہے۔ اور اس کی عادت قدرت "لا تبدیل لکلمات اللہ" سے ظاہر ہو رہی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ قانون الٰہی کے کون سے پہلو کو مسیح کے پر گرسے کلارک نے چسپاں کیا ہے؟ کیونکہ خدا کا قانون "لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ" سے عیاں ہے) کسی کے بدلے دوسرے کی جان لینے کا تقاضا نہیں کرتا۔ ہر ایک رنج اور دکھ اور ہم اور غم اور خوشی اور فرحت اور جھوٹ، اور نقصان اور الم وغیرہ جو کسی خاص متنفس کو پہنچتے ہیں ان کی اس کے ... میں ہے جو اس کے حواس اور قوار اور جسم اور روح پر وارد ہے دوسرا خواہ کوئی کیسا ہی وفادار قریبی اور فدائی کیوں نہ ہو حصہ نہیں پا سکتا۔ کبھی ایسا نہیں دیکھا گیا۔ کہ اگر بازار میں چلتے گرسے کلارک کے سر پر پتھر لگ کر کوئی سخت زخم آ جاوے اس سے خون جاری ہو جاوے۔ تو وہ زخم اس کے کسی بڑے درد خواہ دوست یا والدہ و والد یا بھائی یا بیوی کے اس حصہ جسم پر بھی ہو گیا ہو۔ اور اسی جگہ سے خون بھی جاری ہونے لگ گیا ہو۔ اور ویسا درد بھی محسوس ہونے لگ گیا ہو۔ وہی گورنمنٹیں جو گرسے کلارک کی ہم مذہب کا اس کو فخر بخشتی ہیں۔ ہر ایک جرم کی سزا کے لئے تشخیص اصل مجرم میں سخت احتیاط سے کام لیتی ہیں بلکہ اگر کوئی ایسا شخص کسی جرم کا اقبال کرے۔ جس کا مرتکب عدالت کی تحقیقات میں وہ ثابت نہیں ہوتا۔ تو اس کو مواخذہ نہیں کیا جاتا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ مہذب حکومتوں کے قوانین ہمیشہ صحیفہ فطرت کی منشاء کے موافق وضع کئے جاتے ہیں۔ اگر یہ جائز ہوتا کہ گرسے کلارک کی زناکاری۔ جھوٹھ وغیرہ کی سزا کسی اور کو دی جائے۔ تو پھر تو سلسلہ حقوق اور ضرورت عدالت و حکومت واحتیاج نظم ونسق وتمدن عالم نہ رہتی خدا تعالیٰ نے کی خاص خاص اشخاص اور اقوام کو بڑی بڑی حکومتیں دے کر دنیا کے بڑے بڑے حصص ان کے

ماتحت کرنے میں یہی حکمت ہے۔ تا کوئی بے گناہ کسی گنہگار کے بدلے میں سزا نہ پا جائے۔ اور کوئی ظالم کسی معصوم کا حق نہ چھین لے۔ پھر بقول گرسے کلارک۔ خدا کو یہی منظور ہے۔ کہ انسان خوش رہیں۔ تو یہ مسلّم امر ہے۔ کہ خوشی اور امن انصاف سے قائم رہتی ہے۔ جہاں یہ اندھیر گردی ہو کہ کسی زبردست شریر کے جرم میں کوئی بے دوش مسکین پکڑا جاتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ تو وہاں کیا خوشی رہ سکتی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں یہ لوگ بیٹھ کر عیش اڑائیں اور بیچارہ بے یار و بے مددگار و بے سر و سامان ... کو ان کے عوض میں پکڑ کر سولی دیا جاوے۔ یہ لوگ ذرا آنکھیں کھولتے۔ اور اس بیچارے کی گت بنانے سے باز آتے۔

ایک اور عجیب بات جو راقم مضمون نے ... کہ خوشی بغیر قدردانی نہیں ہوتی۔ اور قدردانی بغیر ... نہیں ہو سکتی۔ اور لوگوں کے گناہوں سے نجات کی ... کی قیمت میں مسیح کی جان دیدی۔

راقم مضمون نے یہ ایک عجیب بات پیش کی۔ خداوند یسوع مسیح کے اپنے خیالات اور تعلیم ہی کے ... گناہوں سے نجات کے لئے معاوضہ کی ضرورت ... کی مفتوں کو ... کرتا ہے۔ مسیح تو تعلیم کرتا ہے ... مانگو۔ کہ اے خداوند تو جو آسمان پر ہے ... جس طرح ہم اپنے گنہگاروں کو بخشتے ... تمام عیسائیوں کا ہر روز ورد ہے۔ اس کا ... ہے۔ کہ مسیح نے اپنی قوم کے آئندہ ... دعا سکھا کر ان کو ملزم کر دیا۔ اس دعا میں ... اپنے گنہگاروں کی بخشش کی مثل ظاہر کیا۔ ... مشبہ اور لازم وملزوم کے طور پر ہیں۔ اور یہ ... ہے۔ کہ عیسائی صاحبان جن کے گناہ اور ... وہ اس معافی کی قیمت اور کفارہ نہیں لیتے ... تعلیم اور منشاء ہی ایسی ہے۔ اور ... ہوا ہے۔ تو پھر خدا کو ایسا بخیل ... ... بھی معافی تو ویسی ہی کر ... ... وہ ضرور لے۔

اس بات کا ...

دعا سکھائی۔ ...

ہے۔ کیونکہ اگر ...

جیسا کہ ان ...

ہوتی ...

گناہ ...

صورت ...

کفارہ ...

ہوا ...

لکھنؤ کے مشہور مفید و دلچسپ میگزین البیان میں مسلمانان روس پر ایک دل چسپ مضمون شائع ہوا ہے جس کا ذیل میں درج کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

مسلمانان روس

کریمیہ کا مشہور اسلامی اخبار "ترجمان" جو ترکی و روسی زبانوں میں چھپتا ہے لکھتا ہے کہ روس کے مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل لکھتا

یورپی روس

ریاست	تعداد نفوس
ہی ترخان	۳۰۷۰۰۹
بالسکی	۱۲۹۵۲۸
[illegible]زان	۱۲۵۸۴۸
اورنبرگ	۳۶۲۷۹۹
پیرم	۱۴۸۴۶۰
سامارا	۲۵۸۰۱۳
سامارا [illegible]	۹۷۳۷۷
[illegible]	۱۳۱۸۵۳
[illegible]	۱۹۰۵۱۴
روفا	۹۸۹۲۸

ان شہرون کے علاوہ بخفور و[illegible] اور ازان [illegible]
اور [illegible] کے مسلمانوں کی بھی تعداد شامل کر لی جائے
تو یورپ میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۵۵۵۶۳۵ [illegible]

ایشیائی روس

ریاست	تعداد
[illegible]	۴۲۰۴۳
آکامولینسک	۴۳۱۲۱
[illegible]	۸۳۸۰۹
[illegible]	۶۱۶۶۳
[illegible]	۸۹۳۰۲
[illegible]	۱۴۱۳۴۱۱
[illegible]	۴۱۲۸۳۶
[illegible]	۴۱۲۸۹۹۵
	۱۵۶۱۴۷۶
	۶۹۰۸۶۵۰

اکاکیا)

باطوم کوتائس	۱۱۷۶۲۷
ستاوروپول	۳۸۲۹۵
تیرسکی قفقار شمالی	۴۸۶۴۶۲
تفلیس	۱۸۹۶۵۷
اچرنومور	۳۱۱۰
ایروان	۳۵۲۳۵۱
کل قفقار	۳۲۰۸۸۵۷
کل سائبیریا	۱۲۶۰۸۶

	۶۷۸۳۵۲
	۵۴۰۹۶۱
	۵۵۲۸۴۸
	۱۴۵۷۸۱
	۱۰۴۳۱۳

اس حساب کل روسی مسلمانوں کی تعداد ۱۳۸۷۹۴۷ ہوگی اس کے علاوہ ملین مسلمانان بخارا اور ۶۵۰ ہزار مسلمانان خیوا روس کے ماتحت ہیں جن کو ملا کر ۱۷ ملین ۵ سو ۴۰ ہزار تعداد ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تعداد آج کے ۱۷ برس قبل کی ہے۔ اور بموجب سرکاری تخمینہ کے اس عرصہ میں چار ملین کی زیادتی ہوئی ہے۔ یعنی اب ۲۰ ملین مسلمان روس میں موجود ہیں جن میں ۱۲ ملین سنی ہیں اور قریباً ۷ ملین شیعہ وغیرہ۔

روس میں مسلمانوں کے بہت سے مدرسے ہیں۔ جن میں مدرسہ [illegible]، مدرسہ اوباجی، مدرسہ شمس الدین، مدرسہ الغ مول، دارالعلوم باکو میں علوم قدیمہ کے ساتھ فنون جدیدہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ مذہبی مقدمات کا تصفیہ شیخ الاسلام کے ہاتھ میں ہے۔ مساجد و مکاتب کی باقاعدہ نگرانی ہوتی ہے۔ اور سررشتہ اوقاف و سررشتہ زکوۃ عمدہ اصول پر قایم ہے۔

روس میں چار سربرآوردہ اسلامی اخبار ہیں۔ ترجمان جو قرم (کریمیا) سے ترکی و روسی زبانوں میں نکلتا ہے۔ قزان مخبری جو ترکی میں قزان سے جاری ہوتا ہے۔ کاسپی جو باکو میں چھپتا ہے اور مشرقی روس جو تفلیس سے شائع ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی اخبار ہیں۔ لیکن ابھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ علمی مذاق کو زیادہ ترقی نہیں ہوئی۔ کیونکہ کوئی علمی رسالہ مسلمانوں کا نہیں شائع ہوتا۔ جنگ روس و جاپان کے بعد سے اب تک مسلمانوں کو بہت سی عنایتیں اور امتیازات سلطنت روس نے عنایت فرمائے ہیں اور خود مسلمان بھی بیدار ہو کر علوم جدیدہ کے لئے کالج و اسکول اور علوم قدیمہ کے لئے مدارس و مکاتب قائم کر رہے ہیں۔ خاص قابل ذکر یہ امر ہے کہ اس سال جتنے مدارس وغیرہ کھولے گئے ہیں سب اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ اور ان میں علوم جدیدہ کے ساتھ اسلامی تعلیمات اور فلسفۂ اخلاق کی تعلیم کا بھی معقول بندوبست کیا گیا ہے اور مدرسوں کے قیام و بقا کے واسطے صرف چندوں پر ہی نہیں کفایت کی گئی۔ بلکہ ہر مدرسہ کے لئے جایدادیں خرید کر کے وقف کر دی گئی ہیں۔ جس سے اُمید ہے کہ ہندوستان کی درس گاہوں کے مقابلہ میں جن کا قیام صرف کورا توکل ہے۔ روس کی تعلیم گاہیں زیادہ مستحکم اور فائدہ بخش ثابت ہوں گی۔ اخبار ترجمان کے دیکھنے سے (جو [illegible] کے مبادلہ میں آنریبل نصیرالدین

آفندی شہر باغچہ سرائے واقع کریمیا سے و[illegible] البیان مصنوعی ہے اور جو خوش قسمتی سے میرے مطالعہ میں بھی گذرتا ہے) معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کے مختلف شہروں میں اس سال میں اسکولوں کی بنیاد پڑی ہے۔ اور جو خاص طور پر قابل ذکر بھی ہیں۔ ان کی تعداد ۵ سے کم نہیں۔ مسلمانوں کا یہ بھی قصد ہے۔ کہ جدید علوم و فنون یورپ کے ترجمہ کا بھی ایک محکمہ قایم کریں۔ اور اس کے ساتھ ترکی زبان میں علوم اسلام کی ایک سائیکلو پیڈیا بھی مرتب کریں۔

ایرانی اخبار خلاصۃ الحوادث لکھتا ہے۔ کہ ڈیڑھ کروڑ مسلمانان روس میں زیادہ اور بہت زیادہ آبادی سنی مسلمانوں کی ہے۔ جو بیشتر اضلاع قازان اور نبرگ میں سکونت پذیر ہیں اور اضلاع کوہ قاف میں جس کو غلطی سے آج کل لوگ قوقاز کہتے ہیں چار لاکھ شیعوں کی آبادی ہے۔ اور ولایت داغستان میں بھی جو پہلے ایران کے ماتحت تھا تخمیناً پانچ لاکھ یا اس سے زائد اہل تشیع آباد ہیں۔ (صحیح تعداد وہی ہے جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں) اہل تسنن کے کل مذہبی امور کا تصفیہ قاضی القضاۃ قازان کے یہاں ہوتا ہے۔ جس کو گورنمنٹ نے تمام روسی مسلمانوں کا شیخ الاسلام مقرر کیا ہے۔ اور اہل تشیع مجتہد قاف کے یہاں رجوع ہوا کرتے ہیں مسلمان اپنے مدارس اور مساجد خود بنوا لیا کرتے امور متعلق نکاح و طلاق و میراث وغیرہ کا تصفیہ عدالتو[illegible] ہوتا۔ بلکہ اس کا پورا پورا اختیار قضاۃ اور مفتیوں کو ہو[illegible] منجانب سرکار مامور بکار ہیں۔ اگر تصفیہ قاضی و مفتی سے [illegible] کو رضامندی نہ ہو تو اس کو عدالت سرکاری میں مرافعہ کا [illegible] ہے۔ جہاں پر کسی امام کی صدارت میں وہ معاملہ قطعی ط[illegible] روئے شرع محمدی طے ہو جاتا ہے۔ قلمرو روسیہ کے م[illegible] کی زبان ترکی اور تاتاری زبان سے مخلوط ہے۔ اور کچھ ع[illegible] ہے۔ کہ عربی نہ سمجھنے والوں کے لیئے ان کی زبان میں قرآن کا ترجمہ کرایا گیا ہے۔ روسی فوج ملازمت کے لیئے جب مکلف ہیں۔ ویسے ہی مسلمان۔ عہد کیتھراین میں مسلما[illegible] چھ ڈویژن تیار ہوئے۔ انھوں نے میدان کارزار [illegible] شجاعت دکھلائے۔ کہ سرکار کے دل میں ان کی جگہ ہو[illegible] دوم نے پھر کے دس ڈویژن بنائے۔ سرکار کو ان پر اور انہیں کل فوجی عہدے بلا امتیاز قومیت و مذہب ہیں۔ فی الحال روسی فوج میں ۴۰ ہزار مسلمان داخل ہیں محمد سلطان مفتی قزان کی درخواست پر شہنشاہ روس منظوری دی ہے۔ کہ بصرف سرکار ہر فوج میں امام [illegible] تاکہ اہل فوج کی مذہبی ضروریات کی ادائی میں کوئی دقت [illegible] پائے۔

مسلمانان روس مذہب کے بڑے پابند ہوتے ہیں ہمدردی کا مادہ بھی ان میں کم نہیں۔ ہاں ایک افسوس ہے۔ کہ غفلت و غرور میں ہندوستان کے مسلما[illegible]

(باقی صفحہ ۱۰ پر دیکھو)

عام اخبار

جنرل غلام حسین سپہ سالار افواج اشمار۔ بیمار تہا۔ جلال آباد مین فوت ہوگیا ہے۔

صاحب امیر کابل دورہ کونار سے واپس آئے۔ جلال آباد سے واپسی کی ہنوز خبر نہین ہے۔

پنجاب مین گورہ فوج کی جفاکشی مین اول رہنے۔ ۲۸ میل فاصلہ ۹ گہنٹہ ۳۵ منٹ مین طے کیا۔

راجپوتانہ کے خیراتی کامون پر قحط زدہ بقدر چہ ہزار بڑھ گئے۔ ایک لاکہ ۴۳ ہزار نوسو ہین۔

الور مین ہی تین خیراتی کام جاری کئے گئے۔ وسط ہند مین بھی تعداد قحط زدگان بہت ہے۔

رہتک مین چار دن کامون پر ۵۰۰۸ قحط زدہ مصروف ہین ہفتہ سابق مین ۶۱۹۲ تھے۔

لارڈ کرزن صاحب ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ کے آنریری ممبر مقرر کئے گئے ہین۔

حضور پرنس آف ویلز نے کوہ مسوری پر متصل گرجہ کے ایک پیڑ بطور یادگار لگایا ہے۔

سوڈان مین کریمہ ابوحامد ریلوے جاری کی گئی۔ صوبہ ڈنگولہ بحیرہ قلزم پر کشادہ ہوگا۔

مراکو کانفرنس مین پولیس کے سوال پر آسٹریا کے ڈیلیگیٹ نے ایک تجویز پیش کی۔ ناگوار ہے۔

مطلب یہ کہ مراکو مین سپین و فرانس کی پولیس رہے۔ لیکن ایک ڈچ انسپکٹر جنرل کے ماتحت رکہی جاوے۔

جرمن ڈیلیگیٹ نے اس کی تائید کی اور کہا کہ چین و مقدونیہ مین بہی ایسا ہی انتظام خاطرخواہ ہے۔

ڈچ کا انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کرنا فرانس کو نامنظور ہے۔ اسکا فیصلہ اب قریب نظر آرہا ہے۔

گورنمنٹ ایران پر واضح کیا گیا ہے۔ کہ یہ وہ معاملہ ہی جس کا اپیل برٹش فارن آفس ہی سن سکتا ہے۔

یہ معاملہ ایسا نہین ہی کہ ہیگ کی پنچایتی کانفرنس مین پیش کرین۔ امید کہ زیادہ طوالت نہ ہوگی۔

برٹش شاہزادی اینہ کتہالک مذہب اختیار کرکے ہمراہ اپنی والدہ کے سپین سباشین سے واپس وطن ہوئین۔

اب شاہ سپین کے ساتہہ شادی کی تیاریان ہین۔ اس کے بعد پرنسس اینہ کا نام ملکہ وکٹوریا قرار پایا۔

ترکی ٹوپی اجلاس ہائی کورٹ مین ۔ سیلون کی

ہائی کورٹ مین اس بات پر گرم بحث پیدا ہوئی ہے۔ کہ وہان کسی مسلمان بیرسٹر کو ترکی ٹوپی پہنکر اجلاس مین حاضر ہونے اور پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت نہین ہے۔ ایک بیرسٹر محمد کریم عبدالقادر ترکی ٹوپی پہن کر اجلاس مین داخل ہوا۔ تو ججان نے بند کردیا۔ مسلمان بیرسٹر نے عذر کیا۔ کہ اسلام مین کسی مجلس مین ننگے سر رہنا خلاف شریعت ہے۔ اور وہ ننگے سر عدالت مین نہین رہ سکتے اس مین سراسر خلاف مذہب خیال کرتے ہین۔ انہون نے عذر کیا کہ ہندوستان کے ہائی کورٹون مین اس کی بندش نہین ہی۔ تب یہان کیون ننگے سر پر مجبور کیا جاتا ہے ججان سیلون نے مشورہ کرکے قرار دیا۔ کہ ہندوستان کی ہائی کورٹون مین اس کی بابت ایک دستور نہین ہے۔ کہین اجازت ہے اور کہین اس کی اجازت نہین ہے۔ مسٹر عبدالقادر نے اس کی بابت بمبئی ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس طیب جی سے دریافت کیا۔ انہون نے صاف تحریر فرمایا ہے۔ کہ بمبئی ہائیکورٹ مین تمام مسلمان ایڈوکیٹ ترکی ٹوپی پہنتے ہین۔ ایسے ہی ہندو ایڈوکیٹ اور پارسی ایڈوکیٹ بہی سر پر دیسی لباس رکہتے ہین۔ وہ ہرچند دیگر لباس مین فرنگی طرز اختیار کرتے ہین۔ لیکن ننگے سر نہین رہتے۔ اور اس پر کبھی اعتراض نہین کیا گیا ہے۔ مسٹر جسٹس طیب جی خود اپنی بابت بہی لکہتے ہین۔ کہ جب وہ ہائی مین ایڈوکیٹ تھے۔ برابر پگڑی اور بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین چارہ جوئی کرتے تھے۔ اور عدالت کی طرف سے کبھی اس طرف توجہ نہین کی گئی۔ کسی جج ہائی کورٹ کو اس کا نقص نہین سوجہا۔ اور کبھی اعتراض نہین کیا گیا ہے مسٹر جسٹس طیب جی نے ان مسلمان بیرسٹرون کے نام بہی دیدیئے۔ جو ٹوپی یا پگڑی اور نیز بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین پیروی مقدمات کرتے ہین۔ ایسی صورت مین وہ حیران ہین۔ کہ سیلون کے ججان کو اعتراض کی کیسے سوجہی ہے بخلاف اس کے معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ہائی کورٹ کلکتہ مین اس کی ممانعت نہین ہے۔ یہان پر تمام ایڈوکیٹون اور بیرسٹرون کو برہنہ سر آنا اور پیروی مقدمات کرنا پڑتا ہے۔ سیلون مین اس کی بابت بڑا ایجی ٹیشن پہیل رہا ہے۔ اور وہان تمام آبادی کے لوگ مسٹر عبدالقادر کی حمایت مین ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ مسلمانون کو ننگے سر چارہ جوئی کرنے کی ابتری سے محفوظ رکہین۔ اور اس کی بابت ولایت مین بہی فریاد کی جاویگی۔ بشرطیکہ یہان کی مزید شنوائی مین پہلو تہی کی جاویگی۔

انبالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ ایام محرم مین تعزیہ کے لیجانے کی بابت ایک ہنگامہ تک نوبت آئی۔ مسلح پولیس کی کمک نے بروقت پہنچکر اس کو دبادیا۔ حتی کہ جنگی فوج کے منگوانے کی ضرورت پیش آئی۔ لیکن اس کے پہنچنے تک فساد فرو ہوچکا تہا۔ سنی لوگون نے ایک تعزیہ بنایا تہا اور وہ اس کو اس رستے سے خواہ مخواہ لے جانا چاہتے تھے۔ کہ جہان سراسر ہندون کی ہی دوکانین دو طرفہ پائی جاتی ہین۔ حالانکہ جو رستہ تعزیون کے گذرنے کے لئے سرکاری طور پر قرار دیا گیا تہا۔ اس مین وہ بازار شامل نہین تہا۔ مسلمان لوگ زور دیتے تھے۔ کہ ضرور اسی طرف سے تعزیہ گذارین گے۔ حالانکہ سرکاری لیسنس (اجازتنامہ) مین وہ بازار شامل نہ تھا۔ لیکن اس کی کچہہ پرواہ نہ کرتے تھے تعزیہ کے ساتہہ خلقت کا ہجوم بے شمار تہا۔ اور ہرچند پولیس نے باز رکہنے مین تمام زور صرف کردیا۔ لیکن وہ لوگ ایک نہین مانتے تھے۔ اور اپنے ارادے پر ڈٹ رہے تھے۔ کہ ضرور ادہر ہی سے تعزیہ لیجائین گے۔ تعزیے کے ہمراہ انبوہ خلائق بڑھتا جاتا تہا اور (بقول انگریزی اخبار) وہ چاہتا تہا۔ کہ پولیس پر طاقت کا وار کرے۔ لیکن اس مین ناکام رہے پچہلے سال بہی یہان پر ایک فساد برپا ہوا تہا۔ اسی خیال سے بنظر احتیاط ایک دستہ مسلح پولیس کا بہی ڈیوٹی پر تعینات کیا گیا تہا۔ اس مسلح پولیس کو دیکہکر خلقت اور بہی پرجوش ہوگئی۔ اور اپنے جوش کو ضبط نہ کرسکی وہ لاٹہیان لے کر مسلح پولیس پر ٹوٹ پڑے اور جن کے پاس لاٹہیان نہ تہین۔ وہ اینٹ پتہرون سے وار کرتے تھے مسلح پولیس نے اس نازک وقت پر قابل تعریف طاقت برداشت کا ثبوت دیکر غلبہ پایا۔ یعنے بلوائیون کو بڑہنے نہ دیا۔ علاوہ اس موقعہ پر مسٹر چپل صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس بہی ایک اور دستہ مسلح پولیس کی فوج کا لے کر موقعہ پر پہنچے۔ اور تب بلوہ ہاتہون ہاتہہ فرو ہوگیا۔ جنگی فوج بہی منگوائی تہی۔ لیکن جیسا کہ لکہہ چکے ہین۔ اس کے آنے پر بلوہ فرو ہوگیا تہا۔ تمام افسران ضلع و دیگر عہدیداران نے تعزیون کا جلوس شہر کے صدر بازار سے گذرتا ہوا دیکہا۔ اب بالکل امن امان ہے۔ اور بلوہ مذکور کی پاداش ۱۹ آدمی پکڑے گئے ہین۔

ایک شہادت

مکرم بندہ! اگرچہ مین ایک عیسائی مت کا سٹوڈنٹ ہون لیکن تاہم مین انصاف کی رو سے آپ کو آپکے سکول تعلیم الاسلام کی نسبت مبارکباد دیتا ہون اگر اس مین ایسے ہی سٹوڈنٹ ہین جیسا کہ مین نے میان معید احمد صاحب کو پایا۔ مین نے بہت سے سٹوڈنٹ دیکہے ہین اور بہت سارون سے مذہبی معاملات کی نسبت میری بحث ہوئی ہی۔ لیکن جیسی کہ طبع رسا اور منہ پہیر دینے والی تقریر ان کی ہی کبھی نہین دیکہی

عاجز کیلف سٹوڈنٹ سیالکوٹ چہاونی

اطلاع۔ اخبار بدر کی روانگی کیواسطے جمعہ کا دن مقرر کیا گیا تہا لیکن تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ جمعہ کے دن کارکنان مطبع کو اخبار کی روانگی مین مشغول رہنے کی سبب نماز جمعہ کی طیاری مین دقت ہوتی ہی اس واسطے آئندہ اخبار بجائے جمعہ کے جمعرات کو نکلا کریگا۔ اور ہفتہ آئندہ کا اخبار معمول سے ایک دن پہلے آپ کو پہنچیگا اور آئندہ انشاءاللہ ہر جمعرات کو اخبار نکلا کریگا۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما کرشمہ شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری [illegible] دھند جالا پھولا شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا [illegible]

[illegible]

منجن [illegible] دانت [illegible] کلیف نہیں دیتے [illegible] دانت کے سوڑھے [illegible] دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت [illegible] پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال [illegible] مرض نہیں رہتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس [illegible]

[illegible]

[illegible] یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحب اپنی قوت کو [illegible] قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء [illegible] عقد العین نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے [illegible] کہ آپ کیوں کرہی کمزوری کے شاکی ہو [illegible] پر کرتی ہیں پس کمزور کے [illegible]

المشتہر حکیم مرزا [illegible] حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ [illegible] مقام [illegible] ضلع [illegible]

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

[illegible] روزانہ پیسہ اخبار کہ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک [illegible] تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز [illegible] اعلیٰ درجہ کے ہیں اور تعاقبات رابطہ [illegible] تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار [illegible] دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ [illegible] ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے [illegible] چار روپیہ پیشگی کے پرچہ جاری ہوتا ہے [illegible] منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

[illegible] دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے [illegible] اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے [illegible] نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

[illegible] روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے [illegible] گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ ۱۹۱۵ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب [illegible] حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا جس کی قیمت ۱۲ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] فصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے۔ جو گھر پہنچ کئے جاتے ہیں یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے تحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ [illegible] مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں۔

۱۔ محبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور [illegible] کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر [illegible] ہیں وہ ہفتہ کیلئے عا

۲۔ حلوائی موصلی۔ خاص [illegible] تیار کیا گیا [illegible] مقوی اور مغلظ ہے۔ فی سیر تین روپیہ [illegible]

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف پیدا ہو گیا ہو اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک۔ عہ

(۴) اکسیر [illegible]۔ بدن کی ضرب کے آرام ہو جاتا ہے عا۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا پھولا ناخونہ خارش چشم۔ روہے آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (چھپر) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ۔ عہ

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار [illegible] کرتا رہتا ہے۔ اس کو نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سند الوالید۔ بازار [illegible]

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تفصیل جگہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ثلث کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible] لیکن [illegible] کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ چھپوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے پہلے نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں کہ پڑھا کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

اسسٹنٹ سرجن قیمتی سے [illegible] علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر

قادیان سے طلب فرماویں

[illegible] قادیان میں [illegible] کے لئے چھاپا گیا۔

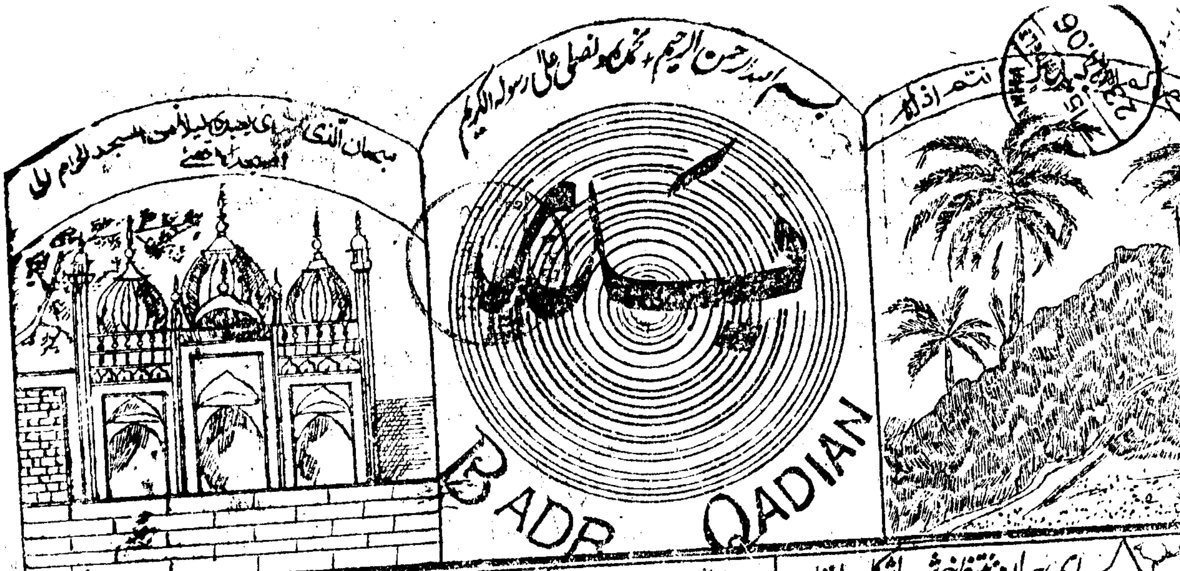

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸	آں مسیح و آخر مہدی آخرزمان
چہ گویم با تو گر آئی چہ ادر قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی ۔

نمبر ۱۱ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

۲۱ محرم ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۵ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء جمعۃ المبارک

نمبر ۱۱ — سلسلۃ القدیم جلد

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عنہ
معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ
عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ ر ہو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے۔ ان سے بحساب ما بعد لی جاوے گی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئیے۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید قیمت اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو ناظر اللہ ملرو یافت کرنا چاہئیے مینیجر
نوٹ ۔۔۔ تمام افریقہ ۔۔۔ عہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از شقیا است
یکسر دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ومن شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ وقال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع ۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئیے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ (۳ بار)۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ (۳ بار)۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ تین بار اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳ - ایک پرانے دوست کو خط - اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں
صفحہ ۴ - یورپ امریکہ میں دہریت کے پھیلنے کا کون ذمہ وار ہے؟
صفحہ ۵ - درس قرآن شریف
صفحہ ۶ - مدرسہ معین الاسلام - میں کس قدر کا پولیس باہر بھیجنے کا انتظام کر سکتا ہوں - آثار علم و ادب۔
صفحہ ۷ و ۸ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلامی اخبارات - رسید مد
صفحہ ۹ - ایک دجال کی کارروائی - اشتہار - مولوی اسمٰعیل کا فرار
تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام - ڈاک ولایت
صفحہ ۱۱ - عام اخبار۔

بدر مسیح

مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۱ - مارچ ۱۹۰۶ء - آج بروز یکشنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں - اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے - اُس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں - اتنے میں مَیں نے محمود احمد کو دیکھا - اُس کے ساتھ ایک انگریز ہے - وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا پہلے اُس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں - پھر اُس چوبارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر مَیں کام کرتا ہوں - گویا اُس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے - اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے - اُس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اس چوبارہ میں جائیں - انگریز تلاشی کرے گا اور میرے دل میں گزرا کہ اس میں صرف وہ کاغذ بستہ پڑے ہیں - جو نو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھے گا اتنے میں آنکھ کھل گئی معلوم نہیں - اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے - اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا - یعنی یہ الہام ہوا تھا۔

مکر عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی - بریت اذکففت عن بنی اسرائیل۔

مَیں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کریگا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دھوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریت ہوگی - مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ مَیں نے پہلے دیکھا اور جو مَیں نے اب دیکھا اس کے کوئی اور معنے ہوں لیکن ظاہری معنے یہی ہیں - واللہ اعلم۔

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے - کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے - یعنی اس ابتلاء کا خاتمہ اچھا ہوگا - اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا - اور اپنی نصرت سے ابتلاء سے رہائی دے گا - اور آخر یہ ابتلاء نشان کی صورت میں ہو جائے گا۔

ڈائری

القولُ الطیّب

۱۹ - مارچ ۱۹۰۶ء - فرمایا - اس فکر میں ہوں اور توجہ کرتا ہوں کہ اگر پتہ لگ جائے کہ کس ماہ میں آئندہ زلزلہ آنیوالا ہے تو یہ پھر ایک بڑا نشان ہو جاتا ہے - متعصب آدمی کا تو کیا ذکر ہے - لیکن غور کرنیوالے کیواسطے یہ ایک بڑا نشان ہے۔

فرمایا - عیسائیوں کے خدا سے تو آدم ہی اچھا رہا - کیونکہ آدم کے سامنے تو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا - اور ایک شیطان جس نے سجدہ نہیں کیا تھا - وہ ذلیل کیا گیا اور نکالا گیا - برخلاف اس کے عیسائیوں کا خدا شیطان کے پیچھے پیچھے لگتا پھرا اور شیطان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اس نے مجھے سجدہ نہیں کیا تھا - اسواسطے ذلیل ہوا اور پھانسی دیا گیا۔

فرمایا - عیسائی لوگ یسوع کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا - حالانکہ بے گناہ ہونا کوئی خوبی نہیں - خوبی تو اس میں ہے - کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے تعلقات ہوں - اور انسان قرب الٰہی کو حاصل کرے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا - کہ یسوع کی لوگ حد سے زیادہ ناجائز عزت کریں گے - اس واسطے پہلے ہی سے اس کا وہ حال ہوا - جس سے ہر بات میں اس کا عجز اور کمزور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فرمایا - ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰے کا یہ قول کہ فلما توفیتنی اس کے یہ معنے ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا - اگر قیامت کے دن حضرت عیسٰے یہ کلمہ بولے گا - تو گویا وہ کبھی فوت ہی نہیں ہوگا - کیونکہ قیامت کے دن بھی آسمان پر ہی جانے کا ذکر ہوگا - مرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہیں - اور اگر اس آیت کے یہ معنے لئے جائیں کہ جب میں فوت ہو گیا یعنی مر گیا - لیکن موت قیامت کے دن وارد ہوگی - تو اس سے یہ لازم آتا ہے - کہ عیسائی آج تک نہیں بگڑے - اور ان کا مذہب راستی پر ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا - کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نمازیں تو پڑھتے ہیں - لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے - فرمایا - صحابہ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تھیں - یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں۔

فرمایا - ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح ہاتھ میں رکھا کرتا تھا اور کوچہ میں سے گذر رہا تھا - راستہ میں ایک بڑھیا نے دیکھا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے - اس نے کہا کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے - اس نے اسی جگہ تسبیح پھینک دی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں - ان کو کون گن سکتا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں -

زلزلہ کے متعلق آپ نے ایک اور اشتہار لکھا ہے جو کتاب کی صورت میں زیر طبع ہے - اور آپ نے ایک نظم بھی لکھی ہے جو عنقریب شائع ہوگی۔

اس ہفتہ میں بابو فخر الدین صاحب میانی سے خان صاحب عبد المجید خاں کپورتھلہ سے - دو شخص ملک کاغان سے اور دو شخص ملک اسکردو سے بعض دوست ریاست نابھہ سے اور ایک شخص افغانستان سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ایک پرانے دوست کو خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مخدومی مخدوم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک زمانہ تھا کہ آپ اور ہم ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ ایک ہی برتن سے کھانا کھاتے تھے ایک استاد کے پاس سبق پڑھتے تھے۔ وقت فرصت ایک ہی جگہ بیٹھکر میٹھی میٹھی باتیں کرتے تھے۔ وہ ایک وقت تھا اور گذر گیا لیکن خدا کی صد رحمت ہو حضرت مولوی نورالدین صاحب پر جنہوں نے ہم کو بالآخر ایک ایسی لڑی میں پرو دیا کہ دور ہوں یا نزدیک ہوں۔ پھر ہم فخر کر سکتے ہیں کہ ایک ہی تسبیح کے ہم دانہ ہیں۔ یہ فخر مجھکو بھی حاصل ہے۔ اور آپ کو بھی حاصل ہے۔ اور اسی فخر نے جو ابو فخر الدین کی شکل میں مجسم ہو کر اس وقت میرے سامنے آیا ہے مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ کو خط لکھوں اور ایسا خط لکھوں کہ آپ کو قادیان کی طرف کھینچ لاوں۔ میں کیا اور میرا ... کیا۔ مگر نہیں معلوم بابو فخر الدین صاحب کو آپ کے ساتھ کس قدر محبت ہے۔ کہ اس محبت نے مجھ پر اثر ڈال ہی دیا کہ میں آپ کو خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔ کسی عزیز دوست مہربان کو قادیان آنے کے واسطے میں ... بڑھکر اور کیا ترغیب دے سکتا ہوں کہ میں خود اپنی تمام گھرتی باڑی چھوڑ کر قادیان میں آ بیٹھا ہوں۔ میرے ساتھ کے ملازم شدہ کلرک اس وقت ڈیڑھ سو۔ دو سو روپیہ تک لے رہے ہیں اور اچھے عہدوں پر ہیں مگر جس بات کو میں نے پایا ہے۔ لاہور رہ کر کئی ہزار کی بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور میانی تو لاہور سے بھی بہت دور ہے اور کوٹ احمدی والا پیر میانی سے بھی آگے۔ خدا نے تو اپنا احمد قادیان میں نازل کیا ہے اور تعجب ہے کہ آپ کا احمدی والا یوں میانی کے پاس ہے حالانکہ وہاں میں تو وہ چیز رکھی جاتی ہے جسکو گلانا اور نابود کرنا مقصود ہو۔ خدا نہ کرے کہ آپ ایسی حالت میں گرفتار ہوں۔ لیکن جس قدر بے تعلقی پیدا کر رہیں آپ نے ترقی کی ہر ... ضرور ایک مایوسی کی حالت ہے۔ پیارے مخدوم تھوڑی دیر کیواسطے تمام خیالات کو جدا کر کے اور علیحدہ بیٹھکر ذرا سوچیں اور تصور باندھیں اور فرض کریں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہیں۔ پھر آپ کو کیا کرنا چاہئے کیا آپ کے دل میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہے یا نہیں کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو ... یا اور وہ کرتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور صدق دل کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر آپکی وہ خواہش سچی ہے۔ تو اس کو پورا کرنیکا اب وقت ہے اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے۔ اگر چند روپیوں کے خرچ کرنیسے اگر تھوڑے سے سفر کی صعوبت اٹھا کر بلکہ میں کہتا ہوں کہ بہت سا مالی نقصان اٹھا کر بلکہ میں پھر کہتا ہوں کہ سارا گھر بار بیچکر آپ اس رسول کی صحبت کا شرف حاصل کریں۔ تو یہ سودا آپ کو مہنگا نہ پڑیگا اور ہرگز مہنگا نہ پڑیگا۔ اس سے زیادہ میں وہ لفظ کہاں سے لاؤں۔ جو آپ دنیوی زنجیروں کو توڑ دیں۔ ہاں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اس حقیقت اور معرفت کو شناخت کریں اور اس سے فائدہ حاصل کریں جو حضرت امام کے قدموں میں رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ والسلام خادم محمد صادق قادیان

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں

ذیل کا خط مفصلہ ذیل مولوی صاحبان کے نام روانہ کیا گیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ ایسی صاف پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر یہ لوگ کیا فرماتے ہیں۔

بخدمت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر۔ مولوی عبدالجبار صاحب امرتسر۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی۔ بابو الٰہی بخش صاحب لاہور۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ۔ مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی۔ سکرٹری صاحب انجمن نعمانیہ۔

مولوی صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ امام ناحضرت مرزا صاحب نے زلزلہ کے متعلق ایک پیشگوئی اپریل ۱۹۰۵ء میں شائع کی تھی۔ جس کے یہ الفاظ تھے۔

”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“

یہ پیشگوئی نہ صرف ایک بار بلکہ کئی بار بذریعہ اخبارات الحکم و بدر و ریویو و علیحدہ اشتہارات کے شائع ہوئی اور سال بھر ہوتی رہی اور نہ صرف ہمارے ہی اخبارات نے اس کو شائع کیا۔ بلکہ اخبار عام اور پیسہ اخبار اور پنجہ فولاد اور اہل حدیث اور بعض آریہ اخبار وں نے اور ہندوؤں کے اخباروں نے بھی اس کو مخالفانہ رنگ میں شائع کیا اور سال بھر تک برابر اس کی اشاعت ہوتی رہی۔

اب یہ پیشگوئی بصراحت تمام ۲۸ فروری کی رات کو پوری ہوئی ہے۔ اور اخبار سول اور اخبار عام اور دیگر انگریزی اور اردو اخبارات سے اور پرائیویٹ خطوط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ۴ اپریل والے زلزلہ سے ہرگز کم نہ تھا۔ بلکہ بعض جگہ اس کا زور زیادہ محسوس ہوا۔ ضلع شملہ میں کئی جانیں تلف ہوئیں اور کئی جگہ مکانات گرے۔ باوجود یکہ ۴ اپریل کے زلزلہ کی تباہی کے بعد تباہ شدہ علاقہ میں عموماً نئے مکانات کے بنانے کا سلسلہ اور مکانوں میں رہنے کا سلسلہ لوگ ختم ہی کر چکے تھے۔ پس اس پیشگوئی کے متعلق مفصلہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱)۔ پیشگوئی کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سال بھر اس قسم کا زلزلہ پھر نہ آئیگا۔ بلکہ دوسرے سال کے موسم بہار میں اس قسم کا زلزلہ آئیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۲)۔ وقت کے متعلق یہ تعیین کی گئی تھی کہ موسم بہار کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۳)۔ وقت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ تعیین بھی کر دی تھی کہ ۲۵ فروری کے بعد زلزلہ آئیگا۔ حالانکہ بہار کا موسم ابتدائے فروری سے شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن بہار کی تعیین کے درمیان ایک اور تعیین یہ ہو گئی کہ ۲۵ - فروری کے بعد ... گا۔ الہام الٰہی ہے کہ ”۲۵ - فروری کے بعد یا ہوگا“ جو شائع ہو چکا ہے ظاہر ہوتا ہے۔

(۴)۔ ”خدا کی بات پھر پوری ہوئی“ اس کلمہ میں پھر کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ پہلا زلزلہ بھی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ایک نشان تھا اور دوسرا بھی ایک نشان ہی ہوا۔ اور وہ بھی خدا کی بات تھی اور یہ بھی خدا کی بات۔ اس کلمہ سے پہلے زلزلہ کی سچائی پر اور اس پیشگوئی کی منجانب اللہ ہونے پر اس پیشگوئی نے مہر لگا دی۔ اور اس کا ثبوت دیا۔

ایسے صریح نشان کے پورا ہونے کے بعد میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں اور آپ سے سننے کا مشتاق ہوں کہ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ اخبار میں بھی میں نے یہ بات لکھی تھی۔ مگر اس خیال سے کہ خاص خط آپ کے دل پر خاص اثر کریگا۔ میں نے یہ نامہ لکھا ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور جواب دینگے

محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور۔ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء

مناجات بحضرت باری عز اسمہ از تازہ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے سر و جان و دل و ہر ذرہ ام قربان تو
بر دلم بکشا ز رحمت ہر در عرفان تو

فلسفی کز عقل می جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خرد ہا آں رہ پنہان تو

از حریم تو ازیں ہا ہیچکس آگہ نشد
ہر کہ آگہ شد شد از احسان بی پایان تو

عاشقان روئے خود را ہر دو عالم میدہی
ہر دو عالم ہیچ پیش دیدۂ غلمان تو

یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است سوئے حجۂ برہان تو

یک نشان بنما کہ تا نورت درخشد در جہان
تا شود ہر منکر ملت محامد خوان تو

گر زمین زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمیں دارم کہ کم گردد رہ رخشان تو

گفتگو و بحث در دیں درد سر بسیار ہست
قصہ کوتہ کن بآیات عظیم الشان تو

از زلازل جنبشے دہ فطرت اغیار را
تا مگر آیند ترساں سوئے آں ایوان تو

چشمۂ رحمت رواں کن در لباس زلزلہ
تا کسے سوزد نہ بینم این بندۂ گریان تو

[illegible]

... مطابق ۲۲ مارچ ...

یورپ امریکہ میں دہریت کے پھیلنے کا ذمہ وار کون ہے؟

آج کل یورپ امریکہ کی مہذب دنیا کا جو حال ہے وہ اخباروں اور رسالوں اور سیاحوں کے سفرناموں اور کتابوں اور اس ملک میں آنے والے انگریزوں کے ذریعہ سے دنیا پر بخوبی روشن ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ایسے طالب علم اور تعلیم یافتہ لوگ اُن ممالک کے مدارس میں ہوں گے۔ جو خدا تعالیٰ پر ایمان اور عقیدہ رکھتے ہوں۔ اکثر تو سرے سے اس بات کے ہی منکر ہیں۔ کہ اس عالم کا کوئی خدا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) سائنس والوں کے نزدیک یہ ایک فیشن ہو رہا ہے۔ کہ سائنس دان خدا کا منکر ہو۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں۔ وہ بھی اس کی اعلیٰ اور افضل صفات اور پاک اور مقدس ناموں کے [illegible] منکر ہیں۔ بلکہ ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ خدا سے [illegible] ان کے نزدیک وقت کو ضائع کرنا ہے [illegible] اپنے دنیوی کاموں میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ ساتواں دن جو عبادت کے لئے آتا ہے وہ بہتیرے سیر و تماشا میں گذار دیتے ہیں اور جو چند ایک گرجا کی زیارت کے واسطے تشریف لیجاتے ہیں۔ وہ بھی کچھ مخفی اغراض اپنے دل میں رکھتے ہیں اور مخفی اغراض نہ بھی ہوں۔ تو بھی باجا سننے اور گیت گانے کے لطف کا خیال دامن گیر ہوتا ہے فرانس نے گرجوں کو سلطنت سے بالکل بے تعلق کر دیا ہے اور خوب کیا ہے۔ امریکہ میں یہ شور برپا ہے کہ مدارس میں بائیبل ہرگز نہ پڑھائی جاوے۔ اس سے بچوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ عام طور پر انبیاء کا نام بہت ہی بے ادبی سے لیا جاتا ہے۔ اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے۔ کہ اس کا باعث کیا ہے۔ کہ یورپ میں اور امریکہ میں جس قدر تہذیب اور تعلیم کی ترقی ہوتی جاتی ہے [illegible] چلی جاتی ہے۔ اور [illegible] سے انکار ہوتا چلا جاتا ہے

اس امر کا باعث تلاش کرنے کے واسطے پہلے اول یہ دیکھنا [illegible] اور غور کرنا چاہیئے کہ الفاظ مذہب اور خدا کا مفہوم یورپ اور امریکہ کی مہذب دنیا میں کیا ہے۔ کیونکہ جس چیز سے انسان نفرت کرتا ہے۔ یا محبت کرتا ہے۔ تو اس کے نام کے لفظ کے سبب سے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے صفات کے مفہوم کے لحاظ سے کرتا ہے۔ مثلاً انسان سانپ کو جہاں پائے۔ اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔ اور اسے باہر پھینک دیتا ہے۔ لیکن دوسرے انسان کو جہاں پائے۔ اس کے ساتھ اُنس کرتا ہے۔ تو سانپ کا نام اگر انسان رکھا جاتا اور انسان کا نام سانپ رکھا جاتا۔ تو ناموں کی طرف کوئی توجہ نہ کرتا۔ اور ہر ایک اصلی شکل اور صفات کے مفہوم پر ایک دوسرے کے ساتھ دوستی یا دشمنی کا برتاؤ کرتا۔ پس کسی شے کے ساتھ محبت یا عداوت کے تعلق کے واسطے صرف الفاظ اور نام قابل توجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے اصل مفہوم کو لینا چاہیئے۔ اس بات کو مدنظر رکھکر اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ مغرب کی مہذب دنیا کے نزدیک **مذہب** کسے کہتے ہیں اور خدا کا کیا مفہوم ہے۔ سو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان ممالک نے مدتوں سے صرف ایک مذہب ہی دیکھا ہے یعنی **عیسوی** اور جو خدا سالہا سال سے پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ **یسوع** ہے اور بس۔ اُن کے نزدیک مذہب کے معنے ہیں **عیسویت**۔ اور خدا کے معنے ہیں یسوع۔ یسوع کے سوائے اور کوئی خدا ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا اور عیسویت کے سوائے اور کوئی مذہب ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

ان باتوں پر غور کرنے کے بعد ہر ایک صاحب انصاف بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر یورپ نے خدا کا انکار کیا ہے تو دراصل اُن کا قصور نہیں بلکہ یہ قصور خود اُس مذہب کا ہے بلکہ یہ قصور خود اُس فرضی خدا کا ہے جو ان کے سامنے پیش ہوا۔ ایک حیثیت وجود جو پیشاب کی نالی سے باہر نکل کر روتا چیختا چلاتا بچوں میں کھیلتا۔ مار پیٹ کھاتا۔ یہودیوں سے [illegible] خوراک کا محتاج۔ پانی کا محتاج۔ ہوا کا محتاج اور پھر ایسا محتاج کہ رات گذارنے کو مکان نہیں [illegible] کھاتا اور [illegible] کیا کہ [illegible] بالآخر ... تو [illegible] ہے۔ اگر وہ یہ ڈینگ مارتے [illegible] خدا ہوں۔ تو ایسے خدا کا منکر کس جرم کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے؟ کسی کا بھی نہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اگر خدا اور مذہب کا انکار کیا ہے۔ تو یہ امر قابل تعجب نہیں بلکہ قابل تعجب تو یہ ہے۔ کہ وہ اب تک ایسے خدا کو مانتے کس طرح سے رہے اور ایسے مذہب پر وہ اتنی مدت تک قائم کس طرح سے رہے۔

پس یورپ امریکہ کی دہریت کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے۔ ان ممالک میں اور تو کوئی مذہب پہنچا ہی نہیں۔ جو مذہب ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ وہ عیسائی مذہب ہے، اور جو خدا ان کو بتلایا گیا ہے۔ وہ **یسوع** ہے۔ اگر وہ ایسے خدا کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے۔ ضرور تھا۔ کہ بالآخر ان کے عقائد کا یہ حال ہوتا۔ جو کہ اب ہو رہا ہے۔ اور در اصل اسلام کے سوائے تمام مذاہب کا آخری نتیجہ دہریت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سچے صفات کا انکار رفتہ رفتہ انسان کو اصل حقیقت سے بہت دور ڈال دیتا ہے۔ اے خدا ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام ہی پر وفات دے۔ آمین۔

سورج دو دفعہ دکھائی دیا

ایک مشہور سیاح کا بیان ہے۔ کہ دنیا میں صرف ایک جگہ میں نے عجیب اور غیر معمولی تماشا سورج کو دو دفعہ طلوع ہونے کا دیکھا میں ایک دفعہ سوئٹزرلینڈ کی پہاڑی موسومہ رگی پر سوتا تھا اور سورج کے طلوع ہونے کا نورانی نظارہ دیکھنے کے لئے اٹھا برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی جس کی چوٹیاں ابھی تک تاریکی سے نظر نہیں آتی تھیں۔ لیکن نمودار ہونے والی صبح کی گلابی رنگت ان کی چوٹیوں پر ظاہر ہو کر آہستہ آہستہ سے اِدھر اُدھر پھیلنے لگی پھر ایکایک دس منٹ میں سورج طلوع ہوتا دکھائی دیا لیکن یہ بالکل زرد اور پھیکا تھا۔ گویا سورج کے اور ہمارے درمیان کہر کا ایک وسیع بادل چھایا ہوا تھا۔ جب سورج افق کے بالکل اوپر آگیا۔ تو روشنی بجائے بڑھنے کے کم ہوتی چلی گئی۔ اور آخیر کو بالکل پھیکی ہو گئی۔ لیکن تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر اصلی سورج بھی دکھائی دیا۔ کیونکہ جو کچھ پہلے نظر آیا تھا وہ گویا جھوٹی روشنی یا ہماری نظر کا دھوکہ تھا۔ جہاں تک کہ ہم نے دنیا کی سیر کی ہے کہیں ایسا حیرت انگیز واقع نہیں دیکھا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں عمر بھر ہرگز نہیں بھولیگا (اوورسیز گزٹ)

ایڈیٹر۔ پہلے جو دکھائی دیا تھا وہ سورج کا انعکاس تھا خود سورج نہ تھا۔

بدر منور

۱۸ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

رکوع ۲ پارہ ۲۶ رکوع ۱۰

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء)

اس رکوع کا ترجمہ کرنے سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو تقریر بطور تمہید کے فرمائی تھی۔ اس کا درج کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب کبھی خدا تعالیٰ کا کوئی مرسل زمین پر آتا ہے۔ اور کوئی حق کی بات مخلوق الٰہی کے سامنے بیان کی جاتی ہے۔ تو اس وقت لوگ عموماً تین قسم کے ہو جاتے ہیں۔ گویا ان کے تین فرقے بن جاتے ہیں۔ پہلا فرقہ مصدقین کا ہوتا ہے۔ جو اس حق کو سچ جان کر تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اس حق لانے والے کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اور ہر طرح سے اس کی امداد کرتے ہیں۔ اور اس کی نصرت کرتے ہیں۔ پھر خود اس فرقہ کے لوگ تین درجے کے ہوا کرتے ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو اس کو فوراً مان لیتے ہیں۔ صرف اس کا چہرہ دیکھکر پہچان جاتے ہیں کہ یہ راستباز ہے۔ ان کو کسی معجزہ اور کرامت کے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کا دل ایک ایسا نور معرفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ وہ نبی کا دعویٰ سنتے ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اول درجہ کے مصدقین ہیں۔ ان کی مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود میں تھی۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو مان تو جاتے ہیں۔ مگر کسی قدر دلائل سننے کے بعد اور تھوڑی بہت تحقیقات میں مصروف رہنے کے بعد بالآخر تسلیم کر لیتے ہیں۔ تیسرے درجے کے وہ لوگ ہیں۔ جو بہت شبہات پیدا کرتے ہیں۔ لیکن بالآخر دلائل اور معجزات اور نشانات دیکھکر مان ہی لیتے ہیں اور خدا کے فرستادہ کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ یعنی تین درجے کے لوگ ہیں جو فرقہ مصدقین میں شامل ہیں۔ اور یہ سب کے سب سعید لوگ ہوتے ہیں اور اس فرقہ کا نام سعادتمندوں کا فرقہ ہے۔

دوسرا فرقہ وہ ہے۔ جو بالکل اس کے برعکس چلتا ہے اور وہ شقی لوگوں کا فرقہ ہے۔ جو منکرین کا فرقہ ہے اور مکذبین کی جماعت ہے۔ اس کے بھی تین مدارج ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو سننے ہی بغیر سمجھے اور سوچے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور بغیر دلیل کے فوراً تکذیب پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس مخالفت کے لئے کوئی دلیل نہیں اور نہ وہ دلیل کی پرواہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے صرف ایک لفظ "لا" کا پڑھا ہوا ہوتا ہے۔ گویا ان کی فطرت میں ہی تکذیب رکھی ہے۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو بات سنتے ہیں اور دلائل ان کو دئے جاتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی دلیل ان کو فائدہ نہیں دیتی بلکہ ان کے شبہات پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے درجے کے وہ لوگ ہیں جو مباحثات کرتے ہیں۔ اول میں نرم ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مخالفت میں بڑھ کر پکے مخالف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ تصدیق کنندوں کے تین درجات ہیں۔ ایسا ہی مکذبین کے تین درجات ہیں۔

ان کے علاوہ ایک تیسرا فرقہ بھی ہے۔ جو نہ مصدقین میں شامل ہوتا ہے اور نہ مکذبین میں۔ یہ وہ فرقہ ہے۔ جو نہ ساتھ دے سکتا ہے اور نہ کھلے میدان مخالفت کی جرات اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ وہ ہیں۔ جن میں اخلاقی حوصلہ نہیں نہ اقرار ہے اور نہ انکار ہے۔ کوئی ادہر کا ملا تو ادہر کی باتیں سن لیں۔ اور دلی زبان سے ہاں ہاں کرتے رہے اور ادہر گئے تو وہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ یہ گروہ منافقین کا گروہ ہے۔ اور اس رکوع میں جو آگے آتا ہے اس گروہ منافقین کا ذکر ہے۔

سیقول لک المخلفون من الاعراب شغلتنا اموالنا و اھلونا فاستغفر لنا۔ یقولون بالسنتھم ما لیس فی قلوبھم۔ قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا۔ بل کان اللہ بما تعملون خبیرا۔

ترجمہ۔ قریب ہے۔ کہ اعراب میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ اب کہیں گے کہ اموال اور اہل وعیال کی مشغولیوں نے ہم کو روک رکھا۔ آپ ہمارے واسطے خدا تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ انہیں کہہ دو اگر خدا تعالیٰ تمہیں ضرر پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے۔ تو اس کے حضور میں تمہارے لئے کون مالک ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری کرتوتوں سے باخبر ہے۔

یہ ان منافقین کا ذکر ہے۔ جو صلح حدیبیہ والے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گئے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو عذر کرنے لگے۔ مثلاً کوئی کہتا گھر کے لوگ اکیلے تھے۔ مکان غیر محفوظ تھا۔ چور چکار کا خطرہ تھا۔ اس واسطے ہم حضور کے ساتھ نہ جا سکے۔ ورنہ ہم تو بڑی خوشی سے حضور کے خادم بننے کو اور اپنی جانیں دینے کے واسطے تیار ہیں۔ اب حضور ہمارے واسطے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس سستی کو معاف کرے۔ ایسے ہی عذر کئے۔ مگر خدا تعالیٰ دلوں کا واقف ہے۔ اس نے اپنے رسول کو اطلاع کی کہ یہ جھوٹے ہیں۔ صرف زبان سے باتیں بکتے ہیں۔ ان کے دل درست نہیں ہیں۔

بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الی اھلیھم ابدا و زین ذلک فی قلوبکم و ظننتم ظن السوء وکنتم قوما بورا۔

ترجمہ۔ بلکہ تم نے گمان کیا کہ یہ رسول اور مومنین اپنے اہل وعیال کی طرف واپس نہ آئیں گے۔ یہ بات تمہارے دلوں کو بھلی لگی۔ اور تم نے بہت برا گمان کیا۔ اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

منافقین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کی تھوڑی سی جماعت ہے۔ مکہ کو جاتے ہیں۔ کفار کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے ان کے ساتھ جانے کی ہم کو ضرورت ہی کیا ہے۔ ایسے بدگمانیوں نے خود ان کو ہی ہلاک کر دیا۔

ومن لم یؤمن باللہ و رسولہ فانا اعتدنا للکفرین سعیرا۔

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ضرور کفار کے واسطے دوزخ تیار کیا ہے۔ یہ دوزخ کفار کے اس دنیا میں بھی ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ ان کے انجام سے ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے۔

وللہ ملک السموات والارض یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء وکان اللہ غفورا رحیما۔

اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہ جسے چاہے بخشتا ہے جسے چاہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ یہ آیت شریف ان لوگوں کو جو حال پر ظلم کر چکے ہیں۔ ایک راہ مخلصی بتلاتی ہے۔ تمہاری حالت گو ایسی ہے کہ اس کا انجام جہنم ہے تاہم اب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اگر تم اب بھی خدا کی طرف رجوع کرو اور توبہ کرو۔ تو وہ غفور الرحیم ہے۔ اور تمہارے واسطے بہتری کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔

دعا مدد

ابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل سکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مدرسہ معین الاسلام

ہمارے پاس خبر پہنچی ہے۔ کہ سہارنپور میں ایک مدرسہ بنام مندرجہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ غیر مذاہب کے جواب دینے کے واسطے واعظ بنائے جاویں۔ اور اس مدرسہ میں سردست ایک سنسکرت کا پنڈت زبان سنسکرت پڑھانے کے واسطے ملازم رکھا گیا ہے۔ ان پنڈت صاحب کا پہلا نام بابو جگن ناتھ تھا یہ ... صاحب تھا ... پور کے ضلع کے باشندے ہیں۔ اور اب وہ مسلمان ہو کر اپنا نام عبد السلام رکھتے ہیں۔ پنڈت عبد السلام صاحب کے زیر تعلیم ایک جماعت ہے اور اس مدرسہ کے تجاویز اور مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ یہ مسلمان عربی کے فارغ التحصیل طلبہ کو اس مدرسہ میں وید وشاستر کی پوری تعلیم دی جاوے گی۔

۲۔ بعد تکمیل نصاب سنسکرت انجمن اپنے سرمایہ سے چاروں ویدوں کا ترجمہ کر کے پبلک میں شائع کرے گی۔

۳۔ عند الضرورت اپنے طلبہ کو مختلف مقامات میں مناظرے کے لئے روانہ کریں گے۔

۴۔ کافی سرمایہ ہو جانے پر اشاعت اسلام کے لئے مختلف بلاد و امصار میں روانہ کریں گے۔

۵۔ آئیندہ بے تفکرات معاش سے بے فکر رہنے کے لئے طلبہ کو معقول وظائف دیں گے۔

کاش مسلمانوں کو ان امور کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ لیکن خواہ کچھ ہی کیا جاوے۔ جب تک یہ لوگ اس طریق کو اختیار نہ کریں گے۔ جو خدا نے بتلایا ہے اور جس اشاعت اسلام کے ... داخل نہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تب تک کوئی کامیابی کا ... لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

نئے خریدار

اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کا سلسلہ جو جنوری کے ... جوش پر تھا۔ آج کل پھر ٹھنڈا پڑا ہوا ہے اس واسطے پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر ایک خریدار اس امر کو اپنا فرض جانے کہ ... پیدا کرے۔ ... سالانہ کوئی بڑی قیمت نہیں۔ صرف ... دوستوں کی خاطر ہم نے یہ قیمت مقرر کی ہے اور ہم ... بات پر بھی ... لوگ بجائے یکدفعہ بوجہ اٹھانے کے چار چار آنہ ماہوار ٹکٹ ہی روانہ کر دیا کریں رسید برابر اخبار میں شائع ہوتی رہی گو قیمت احتیاط سے کہ ... لیکن اگر گمشدہ ...

میں کس قدر کاپیاں کے باہر بھیجنے کا انتظام کر سکتا ہوں

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے۔ منشی ذوالفقار علی خان صاحب کو جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے۔ کہ جس قدر کاپیوں کے باہر بھیجنے کا مینجر رسالہ انتظام کر سکے اس قدر کاپیاں بھیجنے کے لئے قوم کو تیار رہنا چاہئے۔ پس میں ان کو یہ خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ دو ہزار کاپیوں کے بھیجنے کا انتظام فی الفور کر سکتا ہوں۔ میں نے جو کبھی یہ کہا تھا۔ کہ زیادہ کاپیوں کے لئے ابھی کوئی انتظام نہیں ہوا وہ صرف جاپان کے متعلق تھا۔ جہاں ہم نے چاہا تھا کہ سو یا دو سو کاپی جاوے مگر بسبب پورے پتوں کے نہ ملنے کے ساتھ کاپیوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اگرچہ جاپان کے متعلق بھی ابھی میں اس کوشش میں ہوں۔ کہ وہاں بھی زیادہ کاپیاں جا سکیں۔ مگر صرف جاپان پر زور دیتے جانا میرے نزدیک غلطی ہے۔ ہم کو ابھی زیادہ زور انگلستان امریکہ پر ہی دینا چاہئے اس سال کے ابتدا سے مجھے ایک نئی تجویز سمجھ میں آئی ہے جو اگر خدا کی نصرت اور توفیق شامل حال ہو۔ تو بہت مفید ثابت ہو گی۔ بجائے افراد کو کاپیاں بھیجنے کے آئیندہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ شہور پرچے سوسائیٹیوں۔ کلبوں۔ لائبریریوں۔ کالجوں اور سکولوں کے ریڈنگ روم وغیرہ ایسے مقامات پر بھیجے جاویں۔ جہاں ایک ایک پرچہ کے کئی کئی ہزار کی نظر سے گذرنے کا امکان ہو۔ یہ سلسلہ ایسا وسیع ہے۔ کہ اگر قوم آج ... ہزار رسالہ بھیجنے کیلئے بھی تیار ہو۔ تو تھوڑا ہے پس میں اس کام کو منشی ذوالفقار علی خان صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ کہ وہ پورے جوش سے یہ تحریک کریں کہ کم از کم اس سال دو ہزار کاپی باہر جا سکے۔ یہ طرز بھیجنے کی جو اب اختیار کی گئی ہے میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیونکہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گذر سکیگا۔ اسی قدر زیادہ امید فائدہ کی ہو سکتی ہے۔ چونکہ کام کو بانٹ کر کرنے کا اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام بھی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت سی ضروری تحریکیں نہیں ہو سکیں۔ یا التوا میں پڑی رہتی ہیں اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحبان الحکم و بدر و منشی ذوالفقار علی خان صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہوں کہ قوم کی متفقہ کوشش کے آگے دو ہزار کی تعداد کچھ بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر اس سال یہ قدم رکھا گیا۔ تو امید ہو سکتی ہے کہ آئیندہ سال پانچ ہزار تک کاپیاں ہم بھیج سکیں گے جو جوش احمدی قوم نے اپنی تحریروں میں دکھایا ہے۔ اب اس کو عملی پیرایہ میں اور دوسروں کی بجائے جس کا وعدہ ہمیں غیر احمدی احباب کی طرف سے ملتا تھا۔ دو ہزار کاپیاں بھیجکر دکھائیں کہ حمایت اور اشاعت اسلام کا جوش جو دراصل ان کو اپنے پیارے امام کے جوش کا تھوڑا سا حصہ ملا ہے۔ دوسرے لوگوں سے کس قدر بڑھ کر اس جماعت کے دلوں میں ہے۔ میں انشاء اللہ یہ انتظام کروں گا کہ جس قدر کاپیوں کا چندہ آتا جاوے۔ اسی قدر کاپیاں باہر بھیجتا رہوں۔

خاکسار محمد علی۔ مینجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔

آثار علم و ادب

عربی زبان اور اسکے لہجے

معزز معاصر "المقتبس" کا بیان ہے کہ سویڈن کے کاؤنٹ آف لینڈبرگ نے فرانسیسی زبان میں ایک رسالہ لکھ کر مؤتمر المستشرقین یعنی اورینٹل کانفرنس کے چودھویں اجلاس میں جو الجزائر میں منعقد ہوا تھا پیش کیا تھا۔ اورینٹل کانفرنس کی حالت اور اس کے اجلاس کی پوری کیفیت البیان سال گذشتہ کے کسی نمبر میں ہم مفصل لکھ چکے ہیں ناظرین اس کو ملاحظہ فرماویں۔ مؤلف صاحب مشرقی زبانوں اور خاصکر عربی زبان کے بڑے عالم ہیں اور بلاد عرب میں ان کے بہت سے دوست ہیں جن سے دوران سفر میں ان سے تعارف ہوا خاصکر مصر و شام و جنوبی الجزیرہ میں اکثر کتابیں بھی جو تمدن کی مفید ہیں لکھی ہیں اور طلبہ نے ان سے فائدہ بھی اٹھایا ہے

اس کتاب کو فرانسیسی کے دو مشہور عالم سلفستری ساسی دکا ترمیر کی تعریف سے شروع کیا ہے جنہوں نے عربی زبان کو کثرت تعلیم و تدریس کی وجہ سے یورپ کا ایک علم بنا دیا۔ انہیں کے ذریعہ سے جرمنی میں بھی عربی تعلیم پہنچی اور وہاں بھی لوگوں کو اس کے سیکھنے کا شوق ہوا اور اہل جرمن نے اس زبان کی عمدہ خدمت کی اور پھر تمام یورپ میں اس کا چرچا پھیل گیا۔ ۵۰ برس سے مؤلف کو اس زبان کی طرف توجہ ہے اور ایسا شوق ہے کہ بعض لوگ بقول مؤلف اس کو اس زبان کو حاصل کرنے پر جس کا عام لہجہ در کنار فصیح لہجہ کی بھی تحقیر کی جاتی ہے مجنون کہتے تھے۔ برسوں کے بعد جو عربی کے لہجوں کی اصلیت دریافت کرنے اور اسلام کے قبل شعر و سخن کی حالت سے بحث کرنے اور یمن و شام کے تاریخی آثار سے مطلع ہونے میں گذری مجھے یقین ہوا کہ یہ زبان جو آج بولی جاتی ہے قبل اسلام بھی پھیلی ہوئی تھی اور عرب اس زمانہ میں جاہل وحشی نہ تھے۔ اور نہ ناچیز ہونے کے بعد چیز بنے تھے۔ کچھ نہ کچھ ان کے صاحب علم ہونے کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ معما سبا کی چٹانوں اور ذرب و جبار والوں نے ہزار ایسے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن پر ان کے خطوط موجود ہیں اور یہ خطوط مسند کے خط حمیری کے پہلے کے ہیں۔

(البیان)

ہم تک نہ پہنچیں بلکہ بیچ ہی میں گم ہو جاویں۔ تو ہم اس امر کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ عموماً ہم کو ٹکٹ پہنچ ہی جاتے ہیں۔ والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلامی اخبارات

مجھے اس وقت یہ ثابت کرنے کے لئے کسی طویل بحث اور دلائل و براہین پیش کرنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اسلام فی الحقیقت ایک زندہ ۔ زبردست ۔ اور خدا تعالیٰ کا برگزیدہ دین حق ہے۔ کیونکہ قطع نظر اس سے کہ عقل ونقل سے اس کے افضل ترین ادیان موجودہ ہونے پر مُہر لگ چکی ہے جسے زمرۂ اسلامی دنیا کے کروڑ ہا نفوس بشرح صدر تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے بھی اکثر ارباب بصیرت اہل الرائے اس کی صداقتوں اور محاسن کی شہادت دے چکے ہیں اور دے رہے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ باوجود اتمام حجت ہو چکنے کے ابھی تک کروڑوں مخلوق اس پر ایمان لانے کی نعمت سے محروم ہی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی امر کا صرف جان لینا یا سمجھ جانا اور چیز ہے۔ اور اس پر کاربند ہونا چیزے دیگر۔ گویا محض سرسری علم ۔ بصیرت کے درجہ کو پہنچا ہوا پختہ یقین اور عمل جدا جدا چیزیں ہیں۔ چنانچہ اس وقت ہزاروں لاکھوں غیر مذاہب کے لوگ دنیا میں ایسے موجود ہیں۔ جو عملی طور پر اسلام کی بعض ہدایتوں اور صداقتوں کے قائل ومداح ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ یہ دراصل دین الفطرت کے محاسن اور برکات سے ہیں مثلاً توحید ۔ نیکوکاری ۔ راستگفتاری ۔ تدبر ۔ نیت ۔ عزم و استقلال ۔ انسانی ہمدردی ۔ باہمی خوش معاملگی ۔ حق جوئی ۔ انصاف پسندی ۔ صاف گوئی اور آزادی رائے وغیرہ وغیرہ ۔ اور برعکس اس کے اتنے ہی بلکہ شاید ان سے بھی زیادہ آدمی اب اس وسیع دنیا میں ایسے ہوں گے کہ گیا میں جو داخل اسلام ہونے پر بھی ۔ اور اسلام کے نام لیوا کہلا کر بھی جان بوجھ کر اس کے احکام کو کھلم کھلا ٹالنے میں ذرا نہیں ڈرتے بلکہ اب تو تمسخر تک ہے ان کی شوخی و بے باکی ۔

اور ناخدا ترسی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ چلی ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ ان پر چونکہ دین اتم کی حجت تمام ہو چکی ہے اس واسطے وہ بہ نسبت دیگر اقوام و ملل کے امر و نواہی میں زیادہ خوف خدا سے کام لیتے ۔ مگر برخلاف ازیں انہوں نے تو خشیۃ اللہ کو علی العموم ایسا ہی بالائے طاق رکھدیا ہے جیسے کہ ایک مادہ پرستی پر ایمان رکھنے والا دہریہ کر سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو تو دہریئے بھی بعض بے حیائی کے کاموں یا ناسزا حرکات کے اتنی دلیری سے مرتکب نہیں ہوتے کیونکہ وہ کم ازکم ایسی باتوں کو اخلاقی برائی اور سوسائٹی کا گناہ سمجھتے ہیں۔ مثلاً کھلے خزانے شراب پینا ۔ سیہ کاریاں کرنا جھوٹی گواہیاں دینا ۔ خلق خدا کو دھوکے سے لوٹنا ۔ خدا کے پاک بندوں کی شان میں سب وشتم بکنا ۔ بڑی دلیری سے بدمعاملگی کرنا ۔ کج خلقی و ناخدا ترسی کو روا رکھنا ۔ صوم وصلوٰۃ کو بڑی بے باکی و صفائی سے ٹالنا ۔ جاہلانہ اور فاجرانہ حرکات میں عوام کالانعام کا ساتھ دینا وغیرہ وغیرہ ۔ ہم عیسائیوں کو الزام دیتے ہیں کہ انہوں نے کفارہ کے ناپاک عقیدہ سے دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیلائی ہیں ۔ مگر مسلمانوں کی حالت ایک طرح ان سے بھی زیادہ شرمناک قابل ملامت ہے کہ خدا اور اس کا رسول (صلعم) تو ایمان کے ساتھ عمل صالح کو ضروری و لازمی قرار دیں حتی کہ ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ قرآن مجید میں کہیں بھی ایمان کے نرے زبانی جمع خرچ کو تنہا بتلایا گیا ہو ۔ بلکہ جہاں امنوا آیا ہے وہاں عملوا الصٰلحٰت بھی ضرور ہی موجود ہوگا۔ اور مسلمان ہیں کہ کفارہ پر ایمان رکھنے والے ضالین کی طرح خالی اقرار باللسان پر تکیہ کر بیٹھے ہیں کہ بس بہشت کا پٹہ لکھا گیا اب عمل صالح کی کیا ضرورت ہے ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ خیر اس موقعہ پر اسلام کی حقیقت اور افضلیت ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں ۔ خاص کر جبکہ اسلامی اخبارات ۔ لیکچرار ۔ ایڈیٹر ۔ جن کی طرف ہمارا روئے سخن ہے۔ عموماً خود بھی اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں ۔ اگرچہ بدنصیبی سے ان میں بعض عملی یا اعتقادی دہریے بھی ہوں ۔

یہاں اس پرچہ میں خامہ فرسائی کرنا ہمارا مقصود بالذات نہیں کہ آیا ان تمام حامیان دین اور محبان ملت نے عام طور سے حمایت دین اور حب ملت کا فی الاصل کہاں تک حق ادا کیا ہے۔ بلکہ اس جگہ ہمیں صرف ایک بارۂ خاص میں ان کی حُب وحمایت کو دیکھنا ہے۔

معزز ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی اخباری دنیا میں کچھ عرصے سے اشاعت اسلام کا چرچا ہو رہا ہے۔ بہت سے اہل قلم زور کے ساتھ یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں ۔ کہ مہذب اور روشن خیال اقوام یورپ وغیرہ پر اگر اسلام کی صداقتیں اور محاسن معقولیت اور متانت سے پیش کئے جائیں اور یہ ثابت کیا جاوے کہ جہاں اکثر دیگر مذاہب بحالت موجودہ عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے نزدیک قابل قبول نہیں رہے ۔ وہاں اسلام بفضلہ روز بروز برحق ثابت ہوتا جاتا ہے ۔ حتی کہ آج کل کی حیرتناک انسانی ترقیات اور سائنس و فلسفہ بھی سب کے سب مل کر اس کی بنیادوں کو جو خود خدا تعالیٰ لایزال کی ڈالی ہوئی ہیں ۔ ذرا نہیں ہلا سکتے ۔ تو ممکن ہے کہ شائستہ قومیں اس دعوت کو خوشی اور شکرگزاری سے قبول کریں ۔ کیونکہ صلیب پرستی وغیرہ کے گندہ اور مجروح عقیدوں سے ان کے اکثر و بیشتر سمجھدار افراد بکلی بیزار ہو چکے ہیں ۔

اس معاملہ میں کسی نے تو (خاص کر جاپان کی طرف) اسلامی مشن کا بھیجا جانا تجویز کیا ۔ اور کسی نے حقیقت و صداقت اسلام پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کا بکثرت بلاقیمت شائع ہونا ۔ لیکن بعض حاضرین نے جن کو ہم فہمیدہ ۔ روشن خیال ۔ آزاد طبع ۔ اہل الرائے ہونے کے علاوہ حق گو اور انصاف پسند بھی مانتے ہیں مگر ایک حد تک ۔ یہ بات قرار دی کہ ریویو آف ریلیجنز کو جو اس وقت حمایت و اشاعت اسلام کی خدمت مہذب ممالک میں بوجہ احسن انجام دے رہا ہے ۔ حتی کہ بعض کی رائے میں یہ مہتم بالشان کام اس معقولیت ۔ متانت اور زور وشور کے ساتھ اب تک کسی اسلامی پرچہ سے بھی نہیں بن پڑا ۔ بلاد یورپ وغیرہ کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کا آرگن مانا جاوے ۔ اور متفقہ قومی اعانت سے اس کی وہاں ایک بڑے پیمانہ پر بااستقلال اشاعت ہوتی رہے ۔ اخبار وطن لاہور کے باہمت ایڈیٹر صاحب نے تو یہاں تک بیڑا اٹھایا کہ اس کار خیر میں اس قدر امداد ہم اپنی گرہ سے دیں گے اور اپنے خریداروں سے دلائیں گے ۔ لیکن افسوس کہ بہتوں کو جنہیں حمیت اسلام کے بڑے بڑے دعوے ہیں ۔ اتنی بھی توفیق نہ ہوئی کہ زبانی باتوں سے ہی اک صریح اور مسلمہ امر حق کی تائید کر گذرتے ۔

یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ ریویو موصوف سلسلہ حقہ احمدیہ کا آرگن ہے ۔ ان کی زبان وقلم سے اس کی واقعی خوبیوں کا اعتراف کرنا بھی ان کے مشرب میں کفر ہے ۔ کاش یہ نادان چشم بصیرت رکھنے اور سلیم الفطرت ہوتے ۔ تو اور کچھ نہیں اتنا ہی سوچتے کہ احمدی سلسلہ یا ان کے لفظوں میں قادیانی مشن اگر (نعوذ باللہ) حق پر نہیں بلکہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے ۔ تو پھر اس کے لیڈروں کو دین حق کی پر زور خدمت وحمایت کی ایسی توفیق کہاں سے مل جاتی جسے یار و اغیار سب مانتے ۔ اور داد دیتے ہیں ۔ اسلام کی جو عمدہ خیز فلاسفی اسے سوجھی ہے ۔ دین الفطرت کی تائید میں جیسے جیسے زبردست اور ساکت دلائل اور کتاب اللہ کے جو جو حقائق و معارف یہ فرقہ اور اس کا امام (علیہ السلام) پیش کرتا ہے ۔ ان تک اوروں کی عقول و اذہان کی رسائی کیوں نہیں؟ کیا اس وقت مسلمان علماء قرآن و حدیث کا گھاٹا پڑا ہوا ہے ۔ لاکھوں نہیں تو ہزاروں اب بھی اس ایک ہی ملک میں موجود ہوں گے ۔ لیکن اصل میں بات یہ ہے ۔ کہ مامور من اللہ امام وقت کے انکار کا وبال و نکال ہے ۔ جو انہیں سچی بصیرت سے اور مغز کتاب اللہ کے فہم سے محروم کر رہا ہے ۔ اگر ان میں اہل نظر ہوتے ۔ اگر ان کی باطنی آنکھیں روشن ہوتیں ۔ تو امام علیہ السلام کی بھی شناخت کر لیتے کہ عین ضرورت کے وقت آسمانی تائیدوں ۔ نصرتوں ۔ اور نشانوں کے ساتھ آیا ہے ۔ تب قرآنی حقائق و معارف بھی ان پر کھولے جاتے ۔

اسی لحاظ سے ہم ان حضرات پر بھی افسوس کئے بدون نہیں رہ سکتے جنہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق بار بار ریویو کو پسند [illegible] کرتے رہتے رائے دی کہ اس میں باقی تمام بانی مشن کے دعاوی کا بالکل ذکر ہی نہ ہوا کرے یا اگر ہو تو ان کے لئے ایک علیحدہ ضمیمہ جاری ہو۔ جو صرف مرزائی (یعنی احمدی) خریداران ریویو کے پاس جایا کرے اور اس کی جو کاپیاں غیر ممالک کو بھیجی جاویں۔ ان میں وہ ضمیمہ نہ شامل کیا جاوے۔ ہمارے افسوس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ توفیق الٰہی کا جو اصول یا معیار ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اسے ان حضرات نے یا تو سمجھا ہی نہیں۔ یا عمداً نظر انداز کر دیا۔ اگر صورت اولیٰ ہو تو انہیں سلسلہ احمدیہ کی نسبت کوئی رائے [illegible] کتاب اصول و سنت انبیاء کا بغور مطالعہ کرنا چاہئیے دوسری صورت میں گمان غالب یہی ہوگا کہ انہوں نے اپنے دنیوی کاروبار کی کساد بازاری سے ڈر کر ایک سلسلہ حقہ کی تائید سے گریز کیا۔ اور اس صورت میں ہم تو ان کے [illegible] قابل قبول سمجھتے ہیں۔ نہ ان کی امداد [illegible] کیونکہ وہ بالکل [illegible] تحسین ناشناس [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک دین کا خود حامی ہے۔ وہ اس کی تائید و اشاعت کے خاطر خواہ سامان بغیر ایسی امداد کے بھی بہم پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کی تائید و نصرت کا کام [illegible] کسی نہ کسی شکل میں ظاہر ہو کر رہے گا۔

مولانا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو کی جو چٹھی اس بارہ میں [illegible] شائع کی تھی۔ وہ خاکسار [illegible] کی ناچیز رائے کے مطابق تھی۔ [illegible] خواجہ کمال الدین صاحب نے جو اطلاع ایڈیٹر صاحب اخبار وطن کو دی۔ کہ بالآخر علیحدہ ضمیمہ کی تجویز پاس ہوگئی ہے [illegible] ومالحصل قریباً یہی تھا۔ اس کی اصلیت افسوس کہ ٹھیک ٹھیک اب تک معلوم نہیں ہوئی۔ ممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی منظوری کسی ضرورت و مصلحت سے دیدی ہو۔ جو میری عقل ناقص میں اب تک نہیں آئی۔ ورنہ مولوی محمد علی صاحب تو خیر ایک محترم ہستی ہیں مجھ جیسے ناچیز ممبر جماعت احمدیہ کی طبیعت بھی یہ گوارا نہیں کرتی۔ کہ دعوت اسلام میں اس سلسلہ حقہ کا ذکر نہ آنے دیا جائے۔ چہ جائیکہ خود حضرت ممدوح جو اس جماعت کے امام ہیں۔ ان کی غیرت اسے گوارا کرے جس سے اخباری حضرات کو طرح طرح کی چہ میگوئیوں اور طعنہ زنیوں کے موقعے ملسکتے ہیں۔

چنانچہ اخبار وکیل امرتسر نے (جس کے ایڈیٹوریل سٹاف میں خاکسار راقم بھی چند سال تک رہا ہے اور یہی وجہ ہے [illegible]

اس کے ساتھ ہی [illegible] خاص [illegible] دی [illegible] سوال کے عنوان سے [illegible] اشاعت اسلام کی مجوزہ سکیم میں اپنے دعاوی سے دستکش [illegible] آگے میں میرے نزدیک ایسے معقول دلائل [illegible] میں دور اندیشی و سکوت اختیار کرنا چاہئیے تھا تاوقتیکہ پوری تحقیق کر کے اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا جاتا کہ واقعی حضرت مرزا صاحب اپنے دعاوی چھوڑنے پر آمادہ ہوگئے جس کا ہمیں کبھی اور کسی طرح بھی یقین نہیں آسکتا۔ محض جداگانہ ضمیمہ کی منظوری اگر وہ فی الحقیقت کسی مصلحت سے دیدی گئی ہو۔ ترک دعاوی کے مرادف ہرگز نہیں سمجھی جاسکتی جس کی اصلیت پر امید ہے کہ ہمارے قومی آرگن الحکم اور بدر حوالہ تفصیل روشنی ڈالیں گے۔

غرض کہ سلسلہ احمدیہ کے بارہ میں یہ حال ہے۔ ان اسلامی اخبارات کا جن کو معقولیت اور متانت کا [illegible] دعوے ہے [illegible] میں عوام کو طول بخشنے ہی [illegible] ان کا ماخذ [illegible] پیغاما تار ہوتے ہیں۔ جن کی [illegible] اپنے سے سننے میں آئی ہیں۔ لیکن سلسلہ احمدیہ کے مرکز کی صحیح خبریں بہم پہنچانے کی کوشش انہیں پوری معلوم ہوتی ہے۔ نہ ضرورت۔ مگر بایں ہمہ عقل و معقولات [illegible] نہیں جاتا۔ بات یہ ہے کہ [illegible] ان کا سیاسی عقیدہ و ایمان ہے۔ یا گورنمنٹ [illegible] کے عمال پر جا بیجا حملے اور نکتہ چینیاں کرتے [illegible] بنیا ایک مقدم فرض اہم سمجھ رکھا ہے۔ [illegible] کے ساتھ استہزاء اور بے سوچے سمجھے عیب [illegible] الٰہ دین والی "فدائیان قوم" کے لئے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔ جس کا ثبوت ملتے نہ جیسے [illegible] رہتے ہیں۔ تو وہ اخبار جن میں ذرا ظہور متانت، معقولیت یا مآل اندیشی کی صلاحیت ہے۔ کبھی کبھی کہا ہی دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں۔ کبھی کبھی کی ایک وجہ میرے خیال میں یہ ہوگی کہ انہیں قومی ورکروں سے اتنی فرصت نہیں۔ ورنہ شاید اس کار خیر میں زیادہ حصہ لیتے۔ حالانکہ قوم کبھی قوم بن نہیں سکتی جب تک کہ وہ کتاب و سنت میں غور و تدبر کر کے اصول اتحاد کے مطابق ایک مسلمہ امام کے ماتحت بانی قوم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بلکہ خود خدائی قوم کے بتائے ہوئے سیدھے رستہ پر نہ چلے۔ اور اس کے ثبوت میں کہ قوم نے وہ صراط مستقیم کو چھوڑ دیا ہے ہم خود انہی "فدائیان قوم" کی بہتیری تحریریں پیش کر سکتے [illegible] جو مسلمانوں کو محتاج اصلاح تو سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے نزدیک کسی منجانب اللہ مصلح و مامور کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہمارا [illegible]

رفارمیشن [illegible] کام کل ہو جائے گا۔ حالانکہ غیر مامور رفارمروں کی سوادکیہی [illegible] مساعیاں [illegible] ہیں۔ مگر مسلمانوں کے تنزل و اضمحلال اور خرابیوں کی اصلاح میں ان کی ناکامی بالبداہت ہماری خیال کی زندہ شہادت پیش کر رہی ہے۔ ان لوگوں کے قومی مرکز کا آرگن (علیگڑہ گزٹ) یہاں تک خاکسار راقم کو معلوم ہے اب تک اس بحث میں ساکت رہا ہے۔ خدا جانے کہ اس کی اصلی وجہ کیا ہے۔ مگر اس سے عمدہ [illegible] چھچھور پن کے بالمقابل کم از کم اس کی متانت کا ضرور پتہ لگتا ہے۔ اگرچہ متانت بھی جبھی تک قابل تحسین سمجھی جاسکتی ہے۔ جب تک کہ اخفائی حق و [illegible] سکوت [illegible] اس کے درجہ کو نہ پہنچے۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ ان سب اسلامی اخباروں کو معرفت امام کی توفیق اور حق و باطل کی تمیز عطا فرماوے۔ اور اس طرح ان [illegible] کوششیں بھی جو مسلمانوں کی بہبودی کے لئے قومی [illegible] بیشتر [illegible] آمین

خاکسار احمد حسین احمدی۔ فرید آباد [illegible]

رسید زر

۹ - مارچ سنہ ۱۹۱۴ء	[illegible]	سلطان احمد خان صاحب	[illegible]
۹	"	محمد حسین صاحب	[illegible]
۱۰	[illegible]	خواجہ کمال الدین صاحب	[illegible]
"	[illegible]	حاجی امیر الدین صاحب	[illegible]
"	[illegible]	سیٹھ [illegible] خان صاحب	[illegible]
"	۱۰۴۳	غلام دستگیر صاحب	[illegible]
۹	[illegible]	منشی محمد صاحب	[illegible]
۹	[illegible]	مستری قطب الدین صاحب	[illegible]
۹	[illegible]	غلام حمید صاحب	[illegible]
۱۰	۹	اصغر علی صاحب	[illegible]
۱۲	[illegible]	محمد ابو الحسن صاحب	[illegible]
۱۲	۱۰۴۷	سید ولایت شاہ صاحب	[illegible]
۱۳	۱۰۴۶	چراغ الدین صاحب	[illegible]
۱۳	۲۳۲	غلام احمد صاحب	[illegible]
۱۳	۱۰۵۶	مراد علی صاحب	[illegible]
۱۴	[illegible]	منشی بہادر علی صاحب	[illegible]
۱۴	[illegible]	اسد اللہ صاحب	[illegible]
۱۴	[illegible]	منشی عبد الغفور صاحب	[illegible]

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مذہب عیسوی کا فرقہ مارمن

(سلسلہ کیواسطے دیکھو نمبر ۳۰ ۔ ۲۰ فروری ۱۹۱۳ء)

اس فرقہ کے بانی جوزف سمتھ کے مختصر حالات ہم آگے درج کر چکے ہیں۔ یہ شخص اس فرقہ کے درمیان نبی اور رسول مانا جاتا ہے۔ سب سے پہلا الہام جو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت جس قدر فرقے مذہب عیسوی کے دنیا میں موجود ہیں وہ سب کے سب غلط راہ پر ہیں۔ اور سب سے خدا ناراض ہے۔ سمتھ صاحب کو الہام ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو کم از کم اس میں شک و شبہ نہیں کہ یہ الفاظ بجائے خود درست اور صحیح ہیں۔ کہ عیسائیوں کا کوئی فرقہ راہ حق پر نہیں ہے۔

یسوع امریکہ میں اس فرقہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح بعد واقعہ صلیب امریکہ میں نمودار ہوا تھا۔ اور وہاں کے لوگوں کی ہدایت کی تھی۔ اور اس کے صحف اور بائیبل اب تک وہاں موجود ہے اور اس کا ترجمہ بھی چھاپ کر شائع کیا گیا ہے جس کو بک آف مارمن [illegible] کہتے ہیں [illegible] نے انگلینڈ سے منگوائی ہے۔ اس میں انبیاء کے قصے [illegible] کے ساتھ بعینہ اسی طرح درج ہیں۔ اور علاوہ ان انبیاء کے جن کا ذکر بائیبل میں موجود ہے کچھ نئے قسم کے نام بھی ہیں۔ یسوع کے زمانہ میں غالباً ایشیا کے امریکہ جانے کے واسطے کوئی راستہ کھلا نہ تھا۔ لیکن یہ صحیح ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نے ایک لمبی عمر پائی تھی۔ اور کچھ ٹھیک تاریخ معلوم نہیں۔ کہ وہ کب ہندوستان میں آئے۔ اس واسطے کہہ نہیں سکتے۔ کہ ہندوستان میں پہنچنے سے پہلے اور کشمیر میں سکونت اختیار کرنے کے ماقبل آپ کہاں کہاں گشت کرتے پھرتے رہے ہوں۔

تعدد ازدواج ایک خاص مسئلہ اس فرقہ کا جس کے سبب سے یہ فرقہ بہت ہی مشہور ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا ایمان اور عقیدہ اور باوجود سخت مخالفت کے یہ عمل ہے۔ کہ عورتیں بہت کر لی چاہئیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے جن کی میرے ساتھ خط و کتابت ہے مجھے اپنی تصویر بھی بھیجی ہے جس کے ساتھ اس کی پانچ بیویوں کی تصویریں بھی ہیں۔ اور وہ پانچوں بیویاں ایک ہی وقت میں اس کے پاس ہیں۔ ان لوگوں کا مذہب ہے اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے [illegible] کی عورتیں رکھا کرتے تھے وہ سب کی سب ان کے [illegible] میں [illegible] بلا تکلفی کے ساتھ غیر عورتوں کو [illegible] جائز نہیں ہو سکتا۔ امریکہ کے دوسرے عیسائی ان بیچاروں کو اس عقیدہ کے سبب بہت کچھ دکھ پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو بدمعاش قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ للکار کر عیسائی دنیا کو [illegible] کرتے ہیں۔ کہ تم میں سے کون ہے جو بدکاری سے بچا ہوا ہے اور اس بدکاری کا جو یورپ میں پھیلی ہوئی ہے اصلی موجب یہی ہے کہ ایک سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں لانا عیسائی دین کے مطابق منع ہو چکا ہوا ہے۔

موجودہ بائیبل اس فرقہ کے عقاید کے مطابق موجودہ بائیبل بالکل اصلی حالت پر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ تحریف اور تغیر ہو چکا ہے اور کئی ایک صد اقتیں اب اس میں شامل نہیں ہیں۔ جو کہ ابتدا میں تھیں لیکن مارمن کی کتاب کے ساتھ ملکر یہ درست ہو جاتی ہے اور اپنی حالت پر آجاتی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

گستاخ مہذب دنیا یورپ امریکہ کی مہذب دنیا میں ان گستاخ لوگوں کا گروہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اور زور پکڑتا جاتا ہے۔ جو یسوع مسیح کے حق میں بہت سخت کلامی کرتے ہیں۔ اور ایک افراط و تفریط کا مجموعہ قائم ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو پادری لوگ یسوع کو خدا بناتے ہیں اور دوسری طرف عیسائیوں میں سے [illegible] لوگ بکثرت پیدا ہو رہے ہیں۔ جو یسوع کا نام نہایت گستاخی سے لیتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر اس جگہ میں اخبار [illegible] ۱۰ فروری ۱۹۱۳ء میں سے ایک شخص کے چند الفاظ کا ترجمہ کرتا ہوں جو کہ اپنے آپ کو ایل۔ کے۔ ڈبلیو کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ جو کوئی یسوع کے قدم بقدم چلیگا۔ وہ ضرور ناکام ہوگا۔ جیسا کہ یسوع ناکام ہوا۔ تمام دنیا کی تاریخ میں نامرادی کی کوئی مثال یسوع کی نامرادی سے بڑھکر نہیں ہے۔ یسوع کو کسی امر میں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ وہ ہر امتحان میں فیل ہوتا رہا۔ والدین کے حقوق کی ادا کرنے میں وہ فیل ہوا۔ ہم وطنی کے حقوق کی ادائگی میں فیل ہوا۔ نبوت کے کام میں فیل ہوا۔ وعظ کے پیشہ میں فیل ہوا۔ انسانیت کے خواص دکھانے میں فیل ہوا۔ نجات دہندہ بننے کی کارروائی میں فیل ہوا۔ اس کا دوالہ اس شخص کی طرح نکلا جس پر ہزاروں کا قرضہ ہو۔ اور جائداد ایک کوڑی بھی نہ ہو۔ جھوٹے معجزات دکھا کر مفت میں روٹیاں اڑاتا رہا۔ ساری عمر میں کبھی اپنی محنت سے روٹی نہ کمائی۔ اس کی کہانی اخلاق کو بگاڑنے والی ہے۔ اور مرد وزن اور بچوں [illegible] جلیوں پر بڑا اثر ڈالتی ہے۔ اس کا مقولہ کام [illegible] اس کا دوبارہ [illegible] کے لائق نہیں۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک ان الفاظ کا [illegible] ایک نبی کے [illegible] جو اپنے [illegible] دل خون ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ ذخیرہ انجیل میں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے۔ اور یسوع کی طرف خدائی کا جو دعویٰ منسوب کیا جاتا ہے۔ وہی لوگوں کو مجبور کر رہا ہے۔ کہ اس کے حق میں ایسے واقعات کہنے شروع کریں۔ یہ بھی انگریزوں کی جرأت ہے۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ ورنہ ایک مسلمان باوجود ان تمام گالیوں کے سننے کے جو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ پاکوں کے سردار اور پاک بازوں کے امام کے حق میں پادری لوگ نہایت [illegible] سے مسلمان کبھی ایسا نہیں کرتے۔ کہ حضرت مسیح کے حق میں ایسے کلمات بولیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو جواب دینے کے ہم [illegible] سے وہ عذاب [illegible] تاکہ ان کو نصیحت حاصل ہو۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

حمائل التفسیر۔ مجلد	مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب	قیمت سے ر
تفسیر القرآن بالقرآن	؍؍ ؍؍	سے ر
تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی	؍؍ ؍؍	صہ ر
تذکرۃ القرآن۔ مجلد	فی سال	۶
مفتاح القرآن	مصنفہ عبد الحکیم خان صاحب ایم اے	۴ ر
مفتاح العرب	؍؍ ؍؍	۸ ر
جامع العلوم	؍؍ ؍؍	؍؍ مجلد للعہ بلا جلد ۵
میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی	؍؍ ؍؍	مجلد سے بلا جلد للعہ
مفید عام	؍؍ ؍؍	عہ
تشخیص الامراض	؍؍ ؍؍	تہ ر
رسالہ اعضائے مخصوصہ	؍؍ ؍؍	۸ ر
مفید النساء و الصبیان	؍؍ ؍؍	۳ ر
الذکر الحکیم نمبر ۱		۲ ر
نور الدین		۸۰ ر
انوار الصمد		۸ ر
تشحیذ المؤمنین		۴ ر
تفسیر سورہ جمعہ		۳ ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم		۷ ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس		۴ ر
الفرقان		۲ ر

ایک دجالہ کی کارروائی

کیا اب بھی مسلمان عیسائی مسوں کو اپنے گھر میں جانے دیں گے؟

ایک تازہ واقعہ جو آج کل دہلی میں ہوا ہے وہ سنانا ہوں گذشتہ دنوں سے دہلی شہر میں مسوں کا یہ کام جاری ہے۔ اکثر گھروں میں مسلمانوں کے جا کر تعلیم صنعت و حرفت کے بہانہ سے اپنی انجیل کی منادی کرتی رہتی ہیں۔ جس کا نتیجہ شدہ شدہ یہ ہوا کہ ... نوعمر نوجوان لڑکیاں مسلمانوں کی ورغلائی گئیں۔ اس کا بہت شور و غل ہوا۔ مگر مسلمان ناکام رہے۔ آخری واقعہ ماہ رمضان میں یہ پیش آیا کہ ایک مسلمان معروف بہ لونب برٹ والا جو کہ ... عاشق میں رہتا ہے کہ مس صاحبہ اس کی نوجوان ناکتخدا لڑکی کو تعلیم و تربیت سکھلانے کے واسطے نہیں۔ بلکہ عیسائی بنانے کے لئے آیا کرتی تھیں۔ اور ان ایام آمد و رفت میں ان کا جادو دختر ناکتخدا پر پورا اثر کر گیا۔ والدین دختر نے اس کی شادی کی طیاری کر کے تاریخ نکاح مقرر کر دی۔ جو بہت تھوڑے دنوں کی تھی مس صاحبہ کو اس کا علم ہوا انہوں نے جانا کہ بعد شادی اس مسیرہ کو لے جانا دشوار ہوگا۔ کیونکہ ایک مستقل دعویدار اس کا خاوند موجود ہو جاوے گا۔ مناسب ہے کہ ابھی بی بی نیل مرام اس کی شوہر کے اس کو کافور بنا دیں۔ چنانچہ جب کہ شادی میں چند ہی روز باقی رہے۔ تو صبح کی بھیڑ نے اس دختر کو برضا مندی اس کے گھر ... گاڑی میں سوار کرا مشن ... داخل کیا اور رضامندیٔ صحبت و اخلاق سے اس کو چھپایا۔ دختر کے والدین و برادران حقیقی نے مطلع ہونے پر زنانہ مشن میں دختر کو واپس لینا چاہا۔ مگر مس تھاربرن صاحبہ منتظمہ مشن نے بذریعہ چٹھی ان کو حوالہ پولیس کر دیا۔ جہاں سے چالان ہو کر عدالت مسٹر کرتی سنگھ صاحب مجسٹریٹ ... ان کو دلاسا تسلی دیکر ... کر دیا۔ اور کہا کہ جاؤ۔ اگر دعویٰ ہے تو بذریعہ عدالت وصول دختر کا استغاثہ کرو۔ بتحریک چند علمار دہلی یعنی مولوی عبد الحمید صاحب وا... مولوی شرف الحق وغیرہ والد دختر نے ایک باضابطہ استغاثہ عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میں اغوار دختر نابالغہ کا دائر کر دیا۔ صاحب ممدوح نے وہ عرضی اسی عدالت میں جس سے پہلے چالان پولیس کا فیصلہ ہوا تھا سپرد کرائی۔ وہ عرضی قریباً دو ماہ تک زیر تجویز رہی جب

سے دختر مفرورہ بخوبی مس صاحبان سے مانوس ہو گئی۔ اور قابل اطمینان مس صاحبہ وہ مذہب عیسائی میں داخل ہو چکی۔ تو استغاثہ مذکور کسی فریق کی درخواست سے عدالت کرتی سنگھ صاحب سے منتقل ہو کر خود صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں آگیا۔ اور جہاں پر اس کا آخری فیصلہ ہوا۔ والد دختر کو کسی نامعلوم ذریعہ سے یہ اطمینان دلائی گئی کہ اگر تیری لڑکی تیرے سامنے آجاوے گی۔ تو وہ ضرور تیرے ساتھ چلی آوے گی۔ پس تو صرف یہ کوشش کر کہ میری لڑکی جو عرصہ دراز سے مسوں کے پاس ہے۔ مجھ کو ملوائی جاوے۔ اگر وہ میرے ساتھ چلنے پر رضامند ہو گئی تو مجھ کو مل جاوے۔ اور اگر مس صاحبہ کے ساتھ رہنے پر رضامند ہوئی۔ تو مس صاحبہ کو مل جاوے۔ اس ودم افتادہ پدر دختر نے یہی بیان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھوا دیا۔ اس بنا پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے باطمینان دختر کو معہ مس صاحبہ عدالت میں بلوایا اور تھوڑی دیر کے لئے اجازت دی کہ اپنے والد سے علیحدہ گفتگو کر لے۔ اس کے بعد بیان ہوگا۔ والد بزرگوار نے نہایت ہی منت و خوشامد عرض معروض اپنی مہربان دختر کی خدمت میں کی۔ ہمراہ تھے مولوی شرف الحق صاحب۔ مگر اس نامہربان دختر نے صاف جواب دیا کہ اے ... باپ۔ میں تیرے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ خواہ تو مر جا یا قید ہو جا یا جو کچھ کر۔ اس کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بمواجہ فریقین دختر ... کا بیان لکھا جس کا ... یہ ہے۔ کہ میرے باپ اور بھائی مجھ ... بازار میں پیشہ کرانا چاہتے ہیں۔ اور حرام کاری کے ذریعہ سے مجھ سے کھانے میں کما کر کھاویں۔ اس لئے یہ کام مجھ کو منظور نہیں ہے۔ میں برضامندی اور خوشی سے بلا تحریک غیری ایسے ماں باپ کو جو حرام کاری مجھ سے کرانا چاہتے ہیں۔ چھوڑتی ہوں۔ اور اپنی مخدومہ و محترمہ ہمدم و غمگسار مس ولیم یا مس تھاربرن صاحبہ کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔ میری عمر بائیس ۲۲ سال کی ہے والدین جو پندرہ سالہ مجھ کو بتلاتے ہیں۔ غلط ہے۔ پس یہ بیان لکھا۔ اور دعویٰ ڈسمس۔ دختر حوالہ مس صاحبہ ماں باپ بھائی محروم و نامراد بخانہ واپس۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس پر آج کل دہلی میں مسلمانوں کے گرما گرمی سے جلسے ہو رہے ہیں۔

دوسری تازہ خبر۔ میرزا حیرت مجدد دہلوی نے استغاثہ ہارپیٹ کا ان ملزمان پر دائر کر دیا جنہوں نے خود بندوبست کو ہارپیٹ کی تھی۔ اس کے دوسرے دن ملزمان نے بھی حضور کے برخلاف استغاثہ مضبوط

وجوہات سے دائر کر دیا۔ تاریخ پیشی قریب ہے۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ حیرت نے اخبار میں مس ملر پیالی کی نسبت یہ تحریر فرما دیا تھا۔ کہ ہم کوئی دعویٰ نہیں کریں گے۔ مگر نہ معلوم کسی الہام کی بنا پر یا خواب حیرت کی یہ استغاثہ آپ نے دائر کر دیا ہے۔ جس سے رہی سہی عزت بھی برباد ہو جاوے۔ فقط

قاسم علی احمدی

یہ اشتہار نارووال میں تقسیم کئے گئے۔

اشتہار (اختصاراً)

مولوی اسماعیل کا فرار

جملہ احباب مسلمانان نارووال پر عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بخوبی واضح ہے کہ مولوی اسماعیل جو حلدی اپنے تئیں جماعت حنفیہ کا بانی سمجھتا ہے۔ بار بار جماعت احمدیہ کی جانب بذریعہ تحریرات کے لکھتا تھا کہ اگر آپ لوگوں کو تحقیق حق کا کچھ بھی شوق ہے۔ تو آؤ اور ہمارے مقابلہ کے لئے میدان بحث میں نکلو اور حضرت مسیح ابن مریم کی حیات و وفات اور نیز مرزا صاحب کے مہلہ ہادی کی ہر ایک پہلو پر بحث کر کے تمام افراد اہل اسلام پر واضح کریں کہ از روئے قرآن کریم و احادیث صحیحہ کے احقاق حق بجانب کس فریق کے ہے۔ اور ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر ایک رقعہ کا جواب یوں ہی تحریر کیا جاتا تھا کہ ہم دونوں فریق کو مناسب نہیں کہ بازار میں اکھاڑے لگا کر دیگر مذاہب سے اسلام پر ہنسی کرائیں۔ مگر آپ بار بار ہماری ہر تحریر کا یوں جواب فرماتے گئے کہ مجھ کو نہیں میٹھا خفیہ جنگ کرنا ہم کو قطعاً منظور نہیں ہے جب تک آپ لوگ دو صحابہ کرام کے مثیل بنتے تھے صحابہ ہی کی طرح بلا دھڑک میدان میں نہ نکلیں۔

پس ہم آخر کار جماعت احمدیہ نے مولوی اسماعیل کو مجبور کرنے پر آپ کی بار بار کی درخواست سے علانیہ بحث کرنے کو قبول کر لیا اور ایک جوابی تحریر مع مندرجہ شرائط طریق مباحثہ کے مولوی صاحب کی خدمت میں ارسال کر دی جس میں خلاصۃً یہ لکھا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی جانب سے **احمد الدین** ہی مقرر رہیگا۔ اور تم خود آپ یا جس کو چاہیں کھڑا کر سکتے ہیں ... ہر فریق دو دو گھنٹے تقریر کریگا وغیرہ۔ جبکہ ہمارا یہ رقعہ مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچا تو آپ ہماری مستعدی بحث کے لئے دیکھ کر حواس باختہ سا ہو گئے اور وہ جوش جو پہلے ابولہب کی طرح میں شعلہ زن ہو رہا تھا یکبارگی ہی کالعدم ہوا اور اپنے تئیں محض ایک لاف زن سمجھ کر شہر میں لگے مولویوں کے پاس جانے کہ کوئی ہے جو آج مسیح کی حیات ثابت کرنے کے لئے احمدیوں سے بحث کرے لیکن سب نے انکار کر دیا۔ بالآخر جب مولوی صاحب اپنے شہر والوں سے مایوس ہو گئے تو دیگر بلاد کی طرف سوچنے لگے کہ کس عالم کو منگوایا جاوے جنہی کہ سوچتے سوچتے آپ کی نظر دو علمار پر پڑی جو موضع ... ضلع گورداسپور میں متمکن ہیں۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ ہم روزہ ... جو آج سے قریباً پونے دو ماہ کی ہوتی ہیں بحث کو کوئی فرصت نہیں پاتے پھر کہیں سے گشت کرتے ہوئے جناب مولوی خدا بخش صاحب تشریف آور ہوئے مگر انہوں نے کہا کہ طبع کارروائی کیواسطے مبلغ ۲۵ جمع کرو۔ تب مباحثہ کرونگا۔ اسماعیل کو توفیق نہ ہوئی کہ کر سکے اور بالآخر آج مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء کا یوم آگیا لیکن کوئی عالم دین تشریف آور نہ ہوا۔ اب ہم مولوی اسماعیل صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ہم کو مقابلہ کے لئے بلا کر کہاں لگیا۔ خدا تعالیٰ

عام اخبار

ہندوستان میں پچھلے ہفتہ طاعون سے ۸۵۰۴ فوتیاں ہوئیں۔ ہفتہ سابق میں ۷۷۰۰ تھیں۔

پچھلے ہفتے پنجاب میں طاعون سے ۳۶۲۱ فوتیاں تھیں۔ صوبجات متحدہ میں ۱۸۹۷ تھیں۔

حضور ویسرائے ۲ - اپریل کو دہلی ہوکر سرگودہ میں ٹھہریں گے ۱۰ کو نوشہرہ سے پشاور پہنچیں گے۔

بدھوار کو کلکتہ میں سخت طوفان۔ بارش کے ساتھ اولے بھی پڑے۔ وسط مارچ غیر معمولی ہے۔

کارخانجات بمبئی میں کام کرنے کے گھنٹے

لنکاشایر کے کارخانہ دار پارچہ بافی کی طرف سے ایک ڈپوٹیشن کل مشر مارلے کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو بتلایا۔ کہ بمبئی کے کارخانجات پارچہ بافی میں زیادہ گھنٹوں تک کام کیا جاتا ہے۔

مراکو کانفرنس۔ الجزائر کے اجلاس ملتوی ہوگئے اور جلد اس کے شکست ہونے کے آثار نظر آتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ براہ راست تصفیہ کریگی۔

فلپائن میں لڑائی۔ واشنگٹن کی سینیٹ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے فلپائن میں عورتوں اور بچوں کے قتل کئے جانے کے متعلق مکمل رپورٹ طلب کی گئی۔

یادگار نلسن۔ ٹرافالگر کے معرکہ کارزار کے متعلق نیلسن نے جو نقشہ اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا اور جو ایک صدی سے گمنام پڑا ہوا تھا۔ لندن میں ۳۶۰۰ پونڈ میں نیلام ہوا۔

پلیگ۔ پلیگ کا زور روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ بقول بہار ٹائمز کے صوبہ بہار میں اموات کی ہفتہ وار تعداد سات ہزار سے نو ہزار تک ہوگئی ہے۔ خدا رحم کرے۔ خاص میرے محلہ میں روزانہ ایک نہ ایک کیس ہو ہی جاتا ہے۔

اورنگ آباد دکن۔ محرم حال کو یہاں ایک عبرت انگیز واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ عصر کے وقت ایک درویش فاقہ کش مسافر شکل مسمی فدا حسین ایک شخص نے بوہرہ کی دکان واقع چوک پر اپنی فاقہ کشی کی تکلیف کا اظہار کرنا شروع کیا۔ لیکن جب بوہرہ مذکور اسے ایک پیسہ دینے لگا۔ تو درویش نے نہ لیا اور اپنی حالت زار دکہلائی۔ جس پر خفا ہوکر دوکاندار نے اس کو برا بھلا کہا۔ اور بہ سختی نکلوا دیا۔ اس پر فقیر غریب نے قبلہ رخ ہوکر کچھ بد دعا کی۔ اور چلتا ہوا۔ اتفاق دیکھئے۔ کہ بوقت ۱۱ بجے شب کے بوہرہ مذکور کے مکان سے ایک آگ کا شعلہ نمود ہوا جس نے نصف گھنٹہ کے عرصہ میں اس کی دوکان اور ہر دو مکانات عالی شان کو تمام اسباب تجارت وغیرہ کے جلا کر خاکستر کردیا۔ اس کے بعد دوسرے بوہروں کی دوکانات و مکانات کی طرف بھی آگ رجوع ہوئی اور ۳ گھنٹہ کے عرصہ میں تخمیناً چالیس عمارات عالی شان کو معہ تمام اسباب کے جلا دیا تعلقدار صاحب ضلع معہ دیگر عہدہ داران مقامی بروقت آ پہنچے۔ اور ہزاروں آدمی بھی کمک کو موجود ہوگئے۔ مگر آگ کے شعلے آسمان تک موج زنی کرتے رہے۔ دور دور تک کوئی کھڑا نہ رہ سکتا تھا۔ تخمیناً پچاس لاکھ روپیہ سے زیادہ نقصان کا اندازہ ہے۔ یہاں کے جملہ بوہرہ متمول و تجارت پیشہ ہیں اور شہنشاہ عالمگیر کے زمانہ میں گجرات و سورت وغیرہ سے آئے ہوئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ بجز کثیر مالی نقصان کے جانی نقصان کچھ ہوا۔ سچ ہے۔

آتش سوزاں نہ کند با سپند
آنچہ کند دود دل دردمند

تحصیل جگادہری (ضلع انبالہ) ۲۸ فروری کی شب کے بھونچال میں موضع دودہ پور ضلع انبالہ تحصیل جگادہری کے سارے آدمی رات کو سوئے ہوئے مرگئے صرف تین آدمی بچے تحقیقات ہورہی ہے

موضع نبیڑ ضلع سہارنپور میں جو ایک کنواں سوکھا پڑا تھا۔ وہ بھی زلزلہ کی رات کو بھر گیا۔ اور آج تک اس میں پانی موجود ہے۔

آتشزدگی۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء کو کلکتہ میں جہاز مرشد پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ آگ سن کے گٹھوں میں لگی تھی۔ مسافر بچ گئے۔ سن کے گٹھوں اور چائے کے صندوقوں کو پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ چائے کے ۲۰۶ صندوقوں میں سے ۳۰ اور سن کے ۱۳۰۵ گٹھوں میں سے تقریباً نصف اچھی حالت میں ہیں۔ باقی صندوق بھیگے ہوئے اور ناقص حالت میں ہیں

لاہور - ۱۵ - مارچ ۱۹۰۶ء "تین ماہ کے قریب نیند" تعجب ہے۔ کہ لاہور میں ایک یورپین ریلوے گارڈ برابر تین ماہ تک سوتا رہا ہے اور اس عرصہ میں ایک بار بھی نیند سے بیدار نہیں ہوا۔ ساتھ ہی تعجب ہے۔ کہ کسی اخبار میں بھی آج سے پہلے اس کا ذکر نہیں چھپا۔ حالانکہ یہ صاحب ۵ - نومبر ۱۹۰۵ء کو ریل کی نوکری سے کر رات بھر جاگتے رہنے کے بعد سوگئے تھے اور پھر ایسے سوئے۔ کہ ان کے جاگنے کی کوئی امید نہ تھی۔ کئی یورپین ڈاکٹروں نے انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ ڈاکٹروں نے مایوس ہوکر مریض کو اس کی قسمت پر چھوڑ دیا۔ البتہ پچکاری سے اس کے اندر یخنی داخل کرتے رہے۔ آخر ایک حکیم صاحب کی تجویز سے [illegible] ایک ہی دن میں [illegible] بیدار ہوگیا۔ ڈاکٹروں کو تحقیقات کرنی [illegible]

ہے یا کچھ اور۔

آتش زدگی۔ موری دروازہ کے باہر بدررو کے اوپر سرکی بندوں کے محلہ میں چار بجے کے بعد آگ لگ جلنے سے قریباً چھ سات سو روپیہ کے پولے جل گئے۔ پمپ فوراً پہنچ گیا۔ اور زیادہ نقصان نہیں ہونے پایا۔

دنیا کا اختتام ہونے والا ہے؟

افسوس ہے کہ ایک تو لوگ زلزلہ سے پہلے ہی ہراسان اور پلیگ سے برباد ہورہے ہیں ان پر مسٹر گور رائل اسٹرانامیکل سوسائٹی کے ممبر کی یہ رائے کہ دنیا کا اختتام نزدیک ہے۔ نہایت خوفناک ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ سورج ایک ستارہ سے ٹکرانیوالا ہے۔ جو اس کے قریب آرہا ہے۔ گیارہ سال کے بعد یہ ستارہ ۴۰ ہزار میل کے فاصلہ پر آجاوے گا۔ اور ۱۳ سال کے بعد یہ ستارہ نظام شمسی کے بورغیں سیارہ کے راستہ میں سے گزریگا۔ بعدازاں ایک ایسی ٹکر لگے گی جس سے سورج اور وہ ستارہ دونوں ذرہ ذرہ ہوکر ہوا کی شکل میں تبدیل ہوجائیں گے۔ تو یہ گمنہ میں دونوں ستاروں کا خاتمہ ہوجائے گا ٹکرانے سے اس قدر گرمی پیدا ہوگی کہ نہ صرف زمین بلکہ دیگر سیارے بھی جل جائیں گے۔

راجپوتانہ میں خیراتی کاموں پر ۲۲۷۱۰۱ تعداد روہ میں وسط ہند میں ۵۸ ہزار ہیں۔

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ امسال ۱۴ یا ۱۶ - اپریل بنارس میں قرار پایا۔ کامیابی ہوگی۔

بمبئی میں مرزا علی اکبر خان دولت ایران کے قائمقام قنصل مقرر ہوئے۔ وہ تسلیم کئے گئے۔

جمعہ گزشتہ کو ایک نہایت خوفناک حادثہ ریلوے وقوع میں آیا۔ ٹیپوٹ لینڈ کا سٹیشن مشہور ہے۔ اس سخت حادثہ تصادم سے چالیس مسافر ہلاک ہوگئے ان میں سے ۱۵ مسافر جل کر راکھ ہوگئے۔

آسٹریلیا کے شہر سڈنی کے بارونق بازار میں جمعہ کو طاعون کی ۵ وارداتیں واقع ہوئیں۔

آسٹریلیا کی ڈاک کا ارنوٹ نام دخانی جہاز چلنز پہنچا۔ اس پر بھی ایک کیس طاعون پائی گئی ہے۔

فارموسا جنوبی چین میں تباہ کن زلزلہ

تار خبر ۱۸ - مارچ ۱۹۰۶ء - بمقام کاگی واقعہ فارموسا سخت زلزلہ آیا کئی سو مکانات تباہ ہوگئے۔ اور سینکڑوں جانیں تلف ہوگئیں۔

تمام دنیا میں ہر طرف سے زلازل کی خبریں آرہی ہیں مگر آریا لوگ اور اس کے ہم مشرب مولویوں کے نزدیک پیشگوئی تبھی پوری ہوسکتی ہے جب کہ خاص مہاراج صاحب کے گھر میں زلزلہ آوے اور پھر وہ بھی ان کے گھر میں آوے۔ افسوس ہے کہ کفار قدیم کی طرح ان لوگوں

[illegible]

صداقت کا جھنڈا

اِس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ رہے

منجن دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت چلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑے لگ گئے ہوں مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند روز کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۴ جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحب اپنی قوت کو فاقہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے ان کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ بلا کے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں ... فروگذاشت ... قیمت ... محمود حبوب تھا۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ حیات مقام گلیانہ تحصیل ... گجرات

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کے ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کی رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول سمجھے جاتے ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے ملک پسند اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ر سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے کمتوبات: امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات نشاء اللہ ... مفید ... کی جاتی ہیں ... مفید ہیں۔

۱۔ حبوب ... تقویت باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اس ... تقویت دیکر ... کو ... کام ... ہیں ... عا

۲۔ حلوائی ... خاص ترکیب سے تیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے فی سیر تین روپیہ ...

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک ۱۲

(۴) اکسیر آتشک۔ بدوں کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے ... حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ رمد۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (چرچرا پن) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ ۔ ۱ر

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی ۱۲

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین آنکھ ... سنداتوالیہ۔ بازار کشمیریاں

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۵ر سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہئیے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ... روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ... روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فایل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنے آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

اسسٹنٹ سرجن قیمتی ... علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

30 MA 06

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۱۳ — سلسلہ الجدید جلد ۲ — نمبر ۱۳ — سلسلہ القدیم جلد ۵

۳ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

چہ گویم با تو گر آئی چہ اندر قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | ای جہان منتظر خورش باش کاندر میستان | آن مسیح وعدہ آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۱۳ - مارچ ۱۹۰۶ء - مقام او مبین از راہ تحقیر
بدورانش رسولان ناز کردند

۲۴ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۱ - رفیقوں کو کہدیں کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔

۲ - قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ

ترجمہ - کہا تیرے رب نے کہ تحقیق وہ آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے خوش کرے گی

۲۶ - مارچ ۱۹۰۶ء - فرمایا - آج زلزلہ کیوقت کے لئے توجہ کی گئی تھی۔ کہ کب آویگا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور یہ الہام ہوا۔

رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا

یعنی اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اس کا وقت کچھ پیچھے ڈال دے۔ قاعدہ نحو کے مطابق ھذا کی جگہ ھٰذہٖ چاہیئے تھا۔ مگر اس جگہ ھٰذا سے مراد ھذا العذاب ہے۔ کیونکہ اصل غرض تو عذاب ہے ورنہ زلزلے تو پہلے ہی آچکے ہیں۔ پھر بعد اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔

"رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ"

یعنی ای میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کردے یعنی ایسا کر کہ عذاب کی آگ میرے حکم میں ہو جاوے جس کو میں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو میں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔ فقط۔

چشمہ مسیحی

کے طیار ہونے سے پہلے حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ بعد چھپنے کے یہ اخبار میں درج ہو جائے چونکہ عیسائی پادریوں کے عام شر سے مسلمانوں کو بچانے کے واسطے اس مضمون کی کثرت اشاعت ضروری ہے اور کتاب کی صورت میں یہ مضمون بہت تھوڑی تعداد میں چھپا ہے اور کتاب کی یکدفعہ ایسی اشاعت ہو بھی نہیں سکتی جیسی کہ اخبار کی ہو جاتی ہے اور اخبار اکثر مخالف و موافق سب تک پہنچ جاتا ہے اس واسطے ضروری سمجھا گیا کہ حضرت سے اجازت حاصل کر کے اس مضمون کو اخبار میں درج کر دیا جائے اور چونکہ ایسے ضروری اور مفید مضمون کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھاپنے میں وہ لطف سلسلہ مضمون کا نہیں رہتا اس واسطے ایک ہی پورا اخبار اس مضمون کیواسطے وقف کیا گیا۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے شہر کے دیگر مسلمانوں اور عیسائیوں کو یہ اخبار ضرور ملاحظہ کرائیں۔

معذرت۔ معزز نامہ نگاروں کے چند مفید اور ضروری مضامین ہمارے پاس آئے ہوئے ہیں مگر بسبب کمی گنجائش درج اخبار نہیں ہو سکے۔

اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

دربارہ پیشگوئی زلزلہ

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنیکو ہے — پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانیکو ہے
وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ — تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانیکو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج — آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے
کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی — اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانیکو ہے
کس نے مانا مجکو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں — زندگی اپنی تو ان گالیاں کھانیکو ہے
کافر و دجال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں — کون ایماں صدق اور اخلاص سے لانیکو ہے
جسکو دیکھو بدگمانی میں ہی حد سے بڑھ گیا — گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانیکو ہے
چھوڑتے ہیں دیں کو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار — سو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانیکو ہے
ہاتھ سے جاتا ہے دل دیں کی مصیبت دیکھکر — پر خدا کا ہاتھ اب اس دل کو ٹھہرانیکو ہے
اس لئے اب غیرت اسکی کچھ تمہیں دکھلائیگی — ہر طرف آفت کا ہاتھ پھیلانیکو ہے
موت کی رہ بھولی اب تو دیں کو کچھ مد — ورنہ دیں اے دوستو اک دن مرجانیکو ہے
یا الٰہی عالم تیار ہو سب یا آزمایئں — ایک عبد العبید ہی اس دیں کو جھٹلانیکو ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چشمۂ مسیحی*

وہ کتاب جس کا مَیں نے عنوان میں چشمہ مسیحی نام رکھا ہے درحقیقت وہ یہی کتاب ہے جس کو ہم ذیل میں لکھیں گے ہمیں کچھ ضرور نہ تھا کہ حضرات پادری صاحبوں کے عقاید کی نسبت کچھ تحریر کرتے کیونکہ ان دنوں میں ان کے اکابر یورپ اور امریکہ کے محققوں نے وہ کام خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو ہمیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور وہ لوگ اس خدمت کو بہت خوبی سے ادا کر رہے ہیں کہ عیسائی مذہب کیا چیز ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے۔ مگر ان دنوں میں ایک ناواقف مسلمان کا بانس بریلی سے مجھ کو خط پہنچا ہے اور وہ اپنے خط میں کتاب ینابیع الاسلام کی نسبت جو ایک عیسائی کی کتاب ہے ایک خوفناک ضرر کا اظہار کرتے ہیں افسوس کہ اکثر مسلمان اپنی غفلت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے اور وہ برکات جو خدا تعالیٰ نے ہم پر نازل کئے یہ لوگ بالکل اس سے بے خبر ہیں۔ اور نادان مولویوں نے ہمیں کافر کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے۔ اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے۔ جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ† ہے۔ جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائے گی۔ اور تاریکی کا خاتمہ ہے اور کچھ ضرور نہ تھا کہ پادری صاحبوں کے ان بوسیدہ خیالات پر کچھ لکھا جاتا۔ لیکن ایک شخص کے اصرار سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ یہ مختصر رسالہ لکھنا پڑا۔ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین

اور یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں‡ اور ہم ان یہودیوں کے ان اعتراضات کے مخالف ہیں جو آج کل شائع ہوئے ہیں مگر ہمیں یہ دکھلانا منظور ہے کہ جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰ ع اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بدطریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے رُو سے کسی مذہب پر حملہ نہیں کر سکتا تو بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ناحق کی تہمتوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سو اسی قسم کے صاحب ینابیع الاسلام کے حملے ہیں۔ دنیا کی محبت سے یہ خراب عادتیں پیدا ہوتی ہیں ورنہ اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف اسلام ہی ہے جس کی برکات تازہ بتازہ موجود ہیں اور یہ اسلام کے پاک چشمہ کی ہی برکت ہے کہ وہ زندہ خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے ورنہ وہ مصنوعی خدا جو سری نگر (محلہ خان یار) کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔

اب ہم بریلی کے صاحب راقم کی طرف متوجہ ہو کر اپنی مختصر رسالہ کو تحریر کرتے ہیں۔ واللّٰہ الموفق

الراقم

میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی۔ یکم مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ونبیہ العظیم

السلام علیکم۔ بعد ہذا واضح ہو کہ میں نے آپ کا خط بڑے افسوس سے پڑھا جس کو آپ نے ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام نام کی پڑھنے کے بعد لکھا۔ مجھے تعجب ہے کہ وہ قوم جن کا خدا مُردہ جن کا مذہب مُردہ جن کی کتاب مُردہ اور جو روحانی آنکھ کے نہ ہونے سے خود مُردے ہیں اُن کی دروغ اور پُرافترا باتوں سے اسلام کی نسبت آپ تردد میں پڑ گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو یاد رہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صرف خدا کی کتابوں کی تحریف نہیں کی بلکہ اپنے مذہب کو ترقی دینے کے لئے افترا اور مفتریانہ تحریروں میں ہر ایک قوم سے سبقت لے گئے چونکہ ان لوگوں کے پاس وہ نور نہیں جو سچائی کی تائید میں آسمان سے اترتا اور سچے مذہب کو اپنی متواتر شہادتوں سے دنیا میں ایک صریح امتیاز بخشتا ہے اس لئے یہ لوگ ان باتوں کو لئے مجبور ہوئے کہ لوگوں کو ایک زندہ مذہب یعنی اسلام سے بیزار کرنے کے لئے طرح طرح کے افتراؤں اور مکروں اور فریبوں اور دھوکہ دہی اور محض جعلی اور بناوٹی باتوں سے کام لیا جاوے۔ اے عزیز! یہ لوگ سیاہ دل لوگ ہیں جن کو خدا کا خوف نہیں اور جن کو منصوبے دن رات اسی کوشش پر ہیں کہ کسی طرح لوگ تاریکی سے پیار کریں اور روشنی کو چھوڑ دیں۔ میں سخت تعجب میں ہوں کہ آپ ایسے شخص کی تحریروں سے کیوں متاثر ہوئے۔ یہ لوگ اُن ساحروں سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے موسیٰ ع نبی کے سامنے رسیوں کو سانپ بنا کر دکھا دئے تھے۔ مگر چونکہ موسیٰ ع خدا کا نبی تھا اس لئے اُس کا عصا اُن تمام سانپوں کو نگل گیا۔ اسی طرح قرآن شریف خدا تعالیٰ کا عصا ہے وہ دن بدن رسیوں کے سانپوں کو نگل جاتا ہے اور وہ دن آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ان رسیوں کے سانپوں کا نام و نشان نہیں رہیگا۔

صاحب ینابیع الاسلام نے اگر یہ کوشش کی ہے کہ قرآن شریف فلاں فلاں قصوں یا کتابوں سے بنایا گیا ہے یہ کوشش اُس کی اس کوشش کی ہزارم حصہ پر بھی نہیں جو ایک فاضل یہودی نے انجیل کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے کی ہے۔ اس فاضل نے اپنے خیال میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ انجیل کی اخلاقی تعلیم یہودیوں کی کتاب طالمود اور بعض اور چند نبی اسرائیل کی کتابوں سے لی گئی ہے اور یہ چوری اس قدر صریح طور پر عمل میں آئی ہے کہ عبارتوں کی عبارتیں بعینہ نقل کر دی گئی ہیں اور اس فاضل نے دکھلا دیا ہے کہ درحقیقت انجیل مجموعہ مال مسروقہ ہے۔ درحقیقت اس نے حد کر دی اور خاص کر پہاڑی تعلیم کو جس پر عیسائیوں کا بہت کچھ ناز ہے طالمود سے اخذ کر کے لفظ بلفظ ثابت کر دیا ہے اور دکھلا دیا ہے کہ یہ طالمود کی عبارتیں اور فقرے ہیں اور ایسا ہی دوسری کتابوں سے وہ مسروقہ عبارتیں نقل کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے چنانچہ خود یورپ کے محقق بھی اس طرف دلچسپی سے متوجہ ہو گئے ہیں اور ان دنوں میں نے ایک ہندو کا رسالہ دیکھا ہے جس نے یہ کوشش کی ہے کہ انجیل بدھ کی تعلیم کا سرقہ ہے اور بدھ کی اخلاقی تعلیم کو پیش کر کے اس کا ثبوت دینا چاہا ہے اور عجیب تر یہ کہ بدھ لوگوں میں وہی قصہ شیطان کا مشہور ہے جو اُس کو آزمانے کے لئے کئی جگہ لئے پھرا۔ پس ہر ایک کو یہ خیال دل میں لانے کا حق ہے کہ تھوڑے سے تغیر سے وہی قصہ انجیل میں بھی بطور سرقہ داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰ ع کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے جس کو ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ اس صورت میں ایسے معترضین کو اور بھی حق پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایسا خیال کریں کہ اناجیل موجودہ درحقیقت بدھ مذہب کا ایک خاکہ ہے یہ شہادتیں اس قدر گذر چکی ہیں کہ اب مخفی نہیں ہو سکتیں۔ ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ ع کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) جس کے

---

* اس نام کے یہ معنے ہیں کہ مسیح ع کا یہ چشمہ ہے کیونکہ مسیح کی تعلیم جو دنیا سے گم ہو گئی وہ موجودہ عقاید نہیں سکھلاتی تھی بلکہ یہ مسیحی لوگوں کی خود ایجاد تعلیم ہے اس لئے اس کا نام چشمہ مسیحی رکھا گیا۔ منہ

† اس جنگ کے لفظ سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ تلوار یا بندوق سے یہ جنگ ہوگا وجہ یہ کہ اب اس قسم کے جہاد خدا تعالیٰ نے منع کر دیئے ہیں کیونکہ ضرور تھا کہ مسیح موعود ع کے وقت میں اس قسم کے جہاد منع کئے جاتے جیسا کہ قرآن شریف نے پہلے سے یہ خبر دی ہے اور صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی نسبت یضع الحرب - منہ

‡ ہماری قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں افسوس اگر حضرات پادری صاحبان تہذیب اور خدا ترسی کو کام لیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہ دیں تو دوسرے فرقے مسلمانوں کی طرف سے بھی اُن سے بیس حصے زیادہ ادب کا خیال رہے۔ منہ

[illegible] یہودیوں نے اس سے کوئی معجزہ نہیں ہوا محض [illegible] پیشگوئی [illegible] جو اکثر جھوٹی نکلی ہیں کیا بارہ حواریوں کو [illegible] کے موافق [illegible] بہشت میں نصیب ہو گئے۔ کوئی پادری صاحب جواب دیں کہ کیا [illegible] حضرت عیسیٰ کو ان کی پیشگوئی کے موافق مل گئی جس کے لئے ہتھیار بھی خرید کئے گئے کوئی تو ہو۔ اور کیا اسی زمانہ میں حضرت مسیحؑ اپنے وعدے کے موافق آسمان سے اتر آئے [illegible] ہوں اتر آ کیا ان کو آسمان پر دوبارہ نصیب نہیں ہوا [illegible] علماء کی [illegible] [illegible] مردہ ہو کر بچ گئے اور پھر پوشیدہ طور پر بھاگ کر ہندوستان کی راہ سے کشمیر میں پہنچے اور وہیں فوت ہو گئے۔ [illegible]

پھر تعلیم کا یہ حال ہے کہ تالمود سے نقل اس کے اس پر چوری کا الزام لگایا گیا جو انسانی قویٰ کی [illegible] ایک شاخ حلم اور درگذر پر انجیل کی تعلیم زور دیتی ہے [illegible] ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو کچھ انسان کو قدرت نے عطا کیا ہے کوئی [illegible] بیکار نہیں ہے اور ہر ایک انسانی قوت اپنی اپنی جگہ پر عین مصلحت سے پیدا کی گئی ہے [illegible] جیسے کسی وقت اور کسی محل پر حلم اور درگذر عمدہ اخلاق میں سے سمجھے جاتے ہیں [illegible] غیرت اور انتقام اور مجرم کو سزا دینا اخلاق فاضلہ میں سے شمار کیا جاتا ہے نہ ہمیشہ درگذر اور عفو قرین مصلحت ہے اور نہ ہمیشہ سزا اور انتقام مصلحت کے مطابق ہے۔ یہی قرآنی تعلیم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفی و اصلح فاجره علی الله یعنی بدی کی جزا اسی قدر [illegible] بدی کی گئی مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصلاح مقصود ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور درگذر کی ترغیب دی گئی ہے [illegible] دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ تمدن کا چل رہا ہے پامال کر دیا ہے اور انسانی قویٰ کے درخت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر زور دیا ہے اور باقی شاخوں کی رعایت [illegible] تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے [illegible] بد دعا کی۔ اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا اور دوسروں کو یہ [illegible] خود اس قدر بد زبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی

[illegible] طرح انسان کی پرورش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرین مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے پس درحقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانون قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں [illegible] یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو خدا تعالیٰ کے فعل [illegible] ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ نرمی اور درگذر نہیں بلکہ وہ مجرموں کو طرح طرح کے عذابوں سے سزایاب کرتا ہے [illegible] بھی ذکر ہے ہمارا خدا صرف حلیم خدا نہیں بلکہ وہ حکیم بھی ہے اور اس کا قہر بھی عظیم ہے [illegible] سچی کتاب وہ ہے جو اس کے قانون قدرت کے مطابق ہے [illegible] [illegible] سے [illegible] کبھی مشاہدہ نہیں کیا [illegible] مخلوق [illegible] ایسا معاملہ کیا ہو اور کوئی عذاب [illegible] [illegible] لوگوں [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] [illegible] لوگوں [illegible] [illegible] ان کو ہلاک کر دیا اور [illegible] [illegible] لوطؑ کی قوم کو [illegible] [illegible] الله [illegible] خدا [illegible] اخلاق اپنے اندر حاصل کرنا ہی کمال انسانی ہے۔ اگر ہم [illegible] کہ خدا سے بھی [illegible] کوئی نیک خلق ہم میں پیدا ہو تو یہ بے ایمانی اور [illegible] کی گستاخی ہے اور [illegible] پر ایک اعتراض ہے۔

اور پھر ایک اور بات بھی غور کرو کہ خدا کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار سے گناہ معاف کرتا ہے اور نیک لوگوں کی شفاعت کے طور پر دعا بھی قبول کرتا ہے مگر ہم نے خدا کے قانون قدرت میں کبھی نہیں دیکھا کہ زید اپنے سر پر پتھر مارے اور اس سے بکر کی درد سر جاتی رہے پھر ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح کی خودکشی سے دوسروں کی اندرونی بیماری کا دور ہونا کس قانون پر مبنی ہے اور یہ کون سا فلسفہ ہے جس سے ہم معلوم کر سکیں کہ مسیح کا خون کسی دوسرے کی اندرونی ناپاکی کو دور کر سکتا ہے۔ بلکہ مشاہدہ اس کے برخلاف گواہی دیتا ہے کیونکہ جب تک مسیح نے خودکشی کا ارادہ نہیں کیا تھا تب تک عیسائیوں میں نیک چلنی اور خدا پرستی کا مادہ تھا مگر صلیب کے بعد تو جیسے ایک بند ٹوٹ کر ہر ایک طرف دریا کا پانی پھیل جاتا ہے یہی عیسائیوں کے نفسانی جوشوں کا حال ہوا کچھ شک نہیں کہ اگر یہ خودکشی مسیح سے بالارادہ ظہور میں آئی ہے تو بہت بیجا کام کیا۔ اگر وہی زندگی وعظ و نصیحت میں ختم کرتا تو مخلوق خدا کو فائدہ پہنچتا۔ اس بیجا حرکت سے دوسروں کو کیا فائدہ ہوا۔ ہاں اگر مسیح خودکشی کے بعد زندہ ہو کر یہودیوں کے روبرو آسمان پر چڑھ جاتا تو اس سے یہودی ایمان لے آتے۔ مگر اب تو یہودیوں اور تمام عقلمندوں کے نزدیک مسیح کا آسمان پر چڑھنا محض ایک افسانہ اور گپ ہے۔

اور پھر تثلیث کا عقیدہ بھی ایک عجیب عقیدہ ہے کیا کسی نے سنا ہے کہ مستقل طور پر اور کامل طور پر تین بھی ہوں اور ایک بھی ہو اور ایک بھی کامل خدا اور تین بھی کامل خدا ہوں عیسائی مذہب بھی عجیب مذہب ہے۔ کہ ہر ایک بات میں غلطی اور ہر ایک امر میں لغزش ہے پھر باوجود ان تمام تاریکیوں کے آئندہ زمانہ کے لئے وحی اور الہام پر مہر لگ گئی ہے اور اب ان تمام انجیل کی غلطیوں کا فیصلہ حسب اعتقاد عیسائیوں کی وحی جدید کی رو سے تو غیر ممکن ہے کیونکہ ان کے عقیدہ کے موافق اب وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اب تمام مدار حضرت اپنی اپنی رائے پر ہے جو ہر حالت اور تاریکی سے مبرا نہیں۔ اور ان کی انجیلیں اس قدر بیہودگیوں کا مجموعہ ہیں جو ان کا شمار کرنا غیر ممکن ہے مثلاً ایک عاجز انسان کو خدا بنانا

---

* یہودیوں کے اس بیان کی خود حضرت مسیحؑ کے قول میں تائید پائی جاتی ہے کیونکہ حضرت مسیحؑ انجیل میں فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کے حرامکار مجھ سے نشان مانگتے ہیں ان کو کوئی نشان نہیں دکھایا جاوے گا۔ پس ظاہر ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ نے کوئی معجزہ یہودیوں کو دکھلایا ہوتا تو ضرور وہ یہودیوں کی اس درخواست کے وقت ان معجزات کا حوالہ دیتے۔ منہ

* جو لوگ مسلمان کہلا کر حضرت عیسیٰؑ کو مع جسم عنصری آسمان پر پہنچاتے ہیں وہ قرآن شریف کے برخلاف ایک [illegible] بات منہ پر لاتے ہیں قرآن شریف تو آیت فلما توفیتنی میں حضرت عیسیٰ کی موت ظاہر کرتا ہے اور آیت قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا میں انسان کا مع جسم عنصری آسمان پر جانا ممتنع قرار دیتا ہے پھر یہ کیسی جہالت ہے کہ کلام الٰہی کے مخالف عقیدہ رکھتے ہیں۔ توفی کے یہ معنے کرنا کہ مع جسم عنصری آسمان پر اٹھائے جانا اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی۔ اول تو کسی کتاب لغت میں توفی کے یہ معنے نہیں لکھے کہ مع جسم عنصری آسمان پر اٹھایا جانا پھر ما سوا اس کے آیت فلما توفیتنی قیامت کے متعلق ہے یعنی قیامت کو حضرت عیسیٰؑ خدا تعالیٰ کو یہ جواب دیں گے تو اس سے لازم آتا ہے کہ قیامت تو آ جائیگی مگر حضرت عیسیٰؑ نہیں مریں گے اور مرنے سے پہلے ہی مع جسم عنصری خدا کے سامنے پیش ہو جاویں گے قرآن شریف کی یہ تحریف کرنا یہودیوں سے بڑھ کر قدم ہے۔ منہ

* قرآن شریف نے ہمیشہ عفو اور درگذر جائز نہیں رکھا کیونکہ اس سے انسانی اخلاق بگڑ جاتے ہیں اور [illegible] نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس عفو کی اجازت دی ہے جس سے کوئی اصلاح ہو سکے۔ منہ

اور دوسروں کے گناہوں کی سزا میں اس کے لئے صلیب تجویز کرنا اور تین دن تک اس کو دوزخ میں بھیجنا۔ اور پھر ایک طرف خدا بنانا اور ایک طرف کمزوری اور دروغ گوئی کی عادت کو اسکی طرف منسوب کرنا چنانچہ انجیلوں میں بہت سے ایسے کلمات پائے جاتے ہیں جن سے نعوذ باللہ حضرت مسیح کا دروغگو ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً وہ ایک چور کو وعدہ دیتے ہیں کہ آج بہشت میں تو میرے ساتھ روزہ کھولے گا اور ایک طرف خلاف وعدہ اسی دن وہ دوزخ میں جاتے ہیں اور تین دن دوزخ میں ہی رہتے ہیں ایسا ہی انجیلوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیطان آزمائش کے لئے مسیح کو کئی جگہ لئے پھرا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مسیح خدا بنکر بھی شیطان کی آزمائش سے بچ نہ سکا اور شیطان کو خدا کی آزمائش کی جرأت ہوگئی یہ انجیل کا فلسفہ تمام دنیا سے نرالا ہے۔ اگر درحقیقت شیطان مسیح کے پاس آیا تھا تو مسیح کے لئے بڑا عمدہ موقع تھا کہ یہودیوں کو شیطان دکھلا دیتا کیونکہ یہودی حضرت مسیح کی نبوت کے سخت انکاری تھے وجہ یہ کہ ملاکی نبی کی کتاب میں سچے مسیح کی یہ علامت لکھی تھی کہ اس سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا میں آ جائیگا مگر الیاس نبی دوبارہ دنیا میں نہ آیا اس لئے یہودی اب تک حضرت عیسیٰؑ کو مفتری اور مکار کہتے ہیں۔ یہ یہودیوں کی ایسی حجت ہے کہ عیسائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اور شیطان کا مسیح کے پاس آنا بھی یہودیوں کے نزدیک مجنونانہ خیال ہے۔ آخر مجبوراً بعض الہی [illegible] ایک قسم ہے اس جگہ ایک محقق انگریز نے یہ تاویل کی ہے کہ شیطان کے آنے سے مراد یہ ہے کہ مسیحؑ کو تین مرتبہ شیطانی الہام ہوا تھا مگر مسیح شیطانی الہام سے متاثر نہیں ہوا ایک شیطانی الہاموں میں سے یہ تھا کہ مسیحؑ کے دل میں شیطان کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ وہ خدا کو چھوڑ دے اور محض شیطان کے تابع ہو جائے مگر تعجب کہ شیطان خدا کے بیٹے پر مسلط ہوا اور دنیا کی طرف اس کو رجوع دیا حالانکہ وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے اور پھر خدا ہونے کے برخلاف وہ مرتا ہے کیا خدا بھی مرا کرتا ہے اور اگر محض انسان مرا ہے تو پھر کیوں یہ دعویٰ ہے کہ ابن اللہ نے انسانوں کے لئے جان دی۔ اور پھر وہ ابن اللہ کہلا کر قیامت کے وقت سے بھی بے خبر ہے جیسا کہ مسیحؑ کا اقرار انجیل میں موجود ہے کہ وہ باوجود ابن اللہ ہونے کے نہیں جانتا کہ قیامت کب آوے گی باوجود خدا کہلانے کے قیامت کے علم سے بے خبر ہونا کس قدر بیہودہ بات ہے بلکہ قیامت تو دور رہی اس کو تو یہ بھی خبر نہ تھی کہ جس درخت انجیر کی طرف چلا اس پر کوئی پھل نہیں۔

اب ہم اصل امر کی طرف رجوع کر کے مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ایک وحی اگر کسی گذشتہ قصہ یا کتاب کے مطابق ہو جائے یا پوری مطابق نہ ہو یا فرض کرو کہ وہ قصہ یا وہ کتاب لوگوں کی نظر میں ایک فرضی کتاب یا فرضی قصہ ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحی پر کوئی حملہ نہیں ہو سکتا جن کتابوں کا نام عیسائی لوگ تاریخی کتابیں رکھتے یا آسمانی وحی کہتے ہیں یہ تمام بے بنیاد باتیں ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں اور کوئی کتاب ان کی شک و شبہات کے گند سے خالی نہیں اور جن کتابوں کو وہ جعلی اور فرضی کہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی نہ ہوں اور جن کتابوں کو وہ صحیح مانتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی ہوں خدا تعالیٰ کی کتاب ان کی [illegible] نہیں ہے خدا تعالیٰ کی سچی کتاب کا یہ معیار نہیں ہے کہ ایسی کتابوں کی [illegible] جاوے عیسائیوں کا کسی کتاب کو جعلی کہنا ایسا امر نہیں ہے کہ جو [illegible] ثابت ہو چکا ہے اور نہ ان کا کسی کتاب کو صحیح کہنا کسی باضابطہ ثبوت پر مبنی ہے۔ [illegible] اور خیالات ہیں۔ لہٰذا ان کے یہ بیہودہ خیالات خدا کی کتاب کے معیار نہیں ہو سکتے۔ بلکہ معیار یہ ہے۔ کہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کتاب خدا کے قانون قدرت

اور قوی معجزات سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گذشتہ معجزات کو پیش کریں بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہوگئی اور معجزات نابود ہوگئے اور ان کی امت خالی اور تہی دست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ صلعم اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز میں مشرف ہوتا ہوں اب ہوشیار ہو جاؤ اور سوچ کر دیکھ لو کہ جس حالت میں دنیا میں ہزارہا مذہب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو کیونکر ثابت ہو کہ وہ درحقیقت منجانب اللہ ہیں آخر سچے مذہب کے لئے کوئی تو مابہ الامتیاز چاہیئے اور صرف معقولیت کا دعویٰ اس مذہب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ معقول باتیں انسان بھی بنا سکتا ہے اور جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو اپنے قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کی [illegible] ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہو تا معلوم ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے سو یہ مذہب اسلام ہے وہ خدا جو پوشیدہ در پوشیدہ اور نہاں در نہاں ہے اسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیروؤں پر وہ ظاہر ہوتا ہے جو درحقیقت سچا مذہب [illegible] سچے مذہب پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں جن مذاہب کا [illegible] قصوں پر ہے وہ بت پرستی سے کم نہیں ان مذاہب میں کوئی سچائی کی روح نہیں ہے اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اگر وہ اب بھی بولتا اور سنتا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو یقیناً وہ اب سنتا بھی نہیں گویا اب کچھ بھی نہیں سو سچا وہی مذہب ہے کہ جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے خداشناسی ایک نہایت مشکل کام ہے دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتہ لگا دیں کیونکہ زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور ہونا چاہیئے اور ہے میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس اس وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن شریف ہے جو صرف خداشناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھلا دیتا ہے اور کوئی کتاب آسمانی [illegible] ایسی نہیں ہے کہ اس پوشیدہ وجود کا پتہ دے۔

مذہب سے غرض کیا ہے!! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی [illegible] پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی [illegible] پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر [illegible] حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت [illegible] جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا اور اصل مقصود اس راہ میں [illegible]

نوٹ: اس زمانہ میں یہودی لوگ الیاس نبی کو دوبارہ دنیا میں آنے اور آسمان سے اترنے کے ایسے منتظر تھے جیسے آج کل ہمارے سادہ طبع مولوی حضرت عیسیٰ کے آسمان سے اترنے کے منتظر ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کی تاویل کرنی پڑی اسی وجہ سے یہودی اب تک ان کو سچا نبی نہیں جانتے کہ الیاسؑ آسمان سے نہیں اترا اس عقیدہ کی وجہ سے یہودی نور اسلام سے محروم ہوئے اب اسی طرح خام میں مسلمان گرفتار ہیں یہ سراسر یہودیوں کا رنگ ہے غرض اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ منہ۔

[illegible] دنیا میں ایک قرآن ہی ہے جس نے خدا کی ذات اور صفات کو خدا کے اس قانون قدرت کے مطابق [illegible] کے فعل کو دنیا میں پایا جاتا ہے اور جو انسانی فطرت میں [illegible] ضمیر میں منقوش ہے [illegible] ورقوں میں محبوس ہے اور جس تک انجیل نہیں پہنچی وہ اس خدا سے بے خبر ہے لیکن جس خدا کو قرآن شریف [illegible] کوئی شخص ذوی العقول میں سے اس سے بے خبر نہیں اس لئے سچا خدا وہی خدا ہے جس کو قرآن نے پیش کیا ہے جس کو [illegible] انسانی فطرت اور قانون قدرت سے رکھا ہے۔ منہ۔

خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو۔ اور پھر پوری محبت ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کونسا مذہب اور کونسی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے۔ انجیل تو صاف جواب دیتی ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے اور یقین کرنے کی راہیں مسدود ہیں اور جو کچھ ہوا وہ پہلے ہو چکا اور آگے کچھ نہیں مگر تعجب کہ وہ خدا جو اب تک اس زمانہ میں بھی سنتا ہے وہ اس زمانہ میں بولنے سے کیوں عاجز ہو گیا ہے کیا ہم اس اعتقاد پر تسلی پکڑ سکتے ہیں کہ پہلے کسی زمانہ میں وہ بولتا بھی تھا اور سنتا بھی مگر اب وہ صرف سنتا ہے مگر بولتا نہیں ایسا خدا کس کام کا جو ایک انسان کی طرح جو بڈھا ہو کر بعض قویٰ اس کے بیکار ہو جاتے ہیں امتداد زمانہ کی وجہ سے بعض قویٰ اس کے بھی بیکار ہو گئے اور نیز ایسا خدا کس کام کا کہ جب تک تختی سے باندھ کر اس کو کوڑے نہ لگیں اور اس کے منہ پر تھوکا نہ جاوے اور چند روز اس کو حوالات میں نہ رکھا جاوے اور آخر اس کو صلیب پر نہ کھینچا جائے۔ تب تک وہ اپنے بندوں کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ ہم تو ایسے خدا سے سخت بیزار ہیں جس پر ایک ذلیل قوم یہودیوں کی جو اپنی حکومت بھی کھو بیٹھی تھی غالب آگئی ہم اس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک مکہ کے غریب بیکس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اسی زمانہ میں تمام جہان کو دکھا دیا یہاں تک کہ جب شاہ ایران نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تو اس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہدے کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ ایک طرف ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ رومی کا ایک سپاہی اس کو گرفتار کر کے ایک دو گھنٹہ میں حوالات میں ڈال دیتا ہے اور تمام رات کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور دوسری طرف وہ مرد ہے کہ صرف رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا اس کے مقابلہ پر بادشاہوں کو ہلاک کرتا ہے یہ مقولہ طالب حق کے لئے نہایت نافع ہے۔ کہ یار غالب شو کہ تا غالب شوی ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مردہ مذہب ہے۔ ہم ایسی کتاب سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مردہ کتاب ہے اور ہمیں ایسا خدا کیا فیض پہنچا سکتا ہے۔ جو مردہ خدا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں اور وہ خدا جس کو یسوع مسیح کہتا ہے کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور مسیح کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے ہیں۔ مگر ہر ایک حملے میں دشمن ناکام رہے اور مجھے پھانسی دینے کے لئے منصوبہ کیا گیا۔ مگر میں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہر ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا اور میرے لئے اس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے اور ہزارہا نشانوں سے اس نے مجھے ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے۔ جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے۔ کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اسی کے نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے۔ ہمارے پر محض اسی نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونیکا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بھی بڑھ کر ہو سکتا ہے لیکن کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم تو ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے کفر خود تمہارے اندر ہے اگر تم اس آیت کے معنے سمجھتے کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ تو ایسا کفر منہ پر نہ لاتے۔ خدا تو تم کو یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو۔ کیونکہ ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہو سکتا ہے پس یاد رہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے دوسرے مذاہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کی جاتی ہیں گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اپنی انا الموجود کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا پس اس رسول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو شناخت کیا۔

بالآخر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا اخت ہارون ہونا آپ پر بد اثر ڈالتا ہے۔ میری نگاہ میں آپ کی بہت ناواقفیت ظاہر کرتا ہے۔ اس بیہودہ اعتراض پر پہلے علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر استعارہ کے رنگ میں یا اور بنا پر خدا تعالیٰ نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرایا تو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا جبکہ قرآن شریف بجائے خود بار بار بیان کر چکا ہے کہ ہارون نبی حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا اور یہ مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ تھی۔ جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان واقعات سے بے خبر ہے اور نعوذ باللہ اس نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرانے میں غلطی کی ہے کس درجہ کے خبیث طبع یہ لوگ ہیں کہ بیہودہ اعتراض کر کے خوش ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ مریم کا کوئی بھائی ہو جس کا نام ہارون ہو۔ عدم علم سے عدم شے تو لازم نہیں آتا۔ مگر یہ لوگ اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے اور نہیں دیکھتے کہ انجیل کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تھا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینہ کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا۔ تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہیگی پھر کیوں عہد شکنی کر کے اور اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا تیسرا اعتراض یہ ہے کہ توریت کی رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی وہ لوگ جو تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید ان کو یوسف کے اس نکاح کی اطلاع نہیں۔ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم کے رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدمؑ بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے القصہ حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی۔ اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی افسوس اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق کے شبہات شائع کئے پس اگر کوئی اعتراض قابل حل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا ہارون بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی لفظ نہیں کہ ہارون نبی کی مریم ہمشیرہ تھی صرف ہارون کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہودیوں میں یہ رسم تھی کہ نبیوں کے نام تبرکاً

رکھے جاتے تھے یہودی یہ پیشگوئی کیا کرتے تھے کہ مریم کا کوئی بھائی ہوگا جس کا نام ہارون ہوگا اور اس بیان کو محل اعتراض سمجھنا سراسر حماقت ہے۔

اور قصہ اصحاب کہف وغیرہ اگر یہودیوں اور عیسائیوں کی پہلی کتابوں میں بھی ہو اور اگر فرض کر لیں کہ وہ لوگ ان قصوں کو ایک فرضی قصے سمجھتے ہوں تو اس میں کیا حرج ہے آپ کو یاد ہے کہ ان لوگوں کی مذہبی اور تاریخی کتابیں اور خود ان کی آسمانی کتابیں تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں۔ آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ یورپ میں ان کتابوں کے بارے میں آج کل کس قدر ماتم ہو رہا ہے اور سلیم طبیعتیں خود بخود اسلام کی طرف آتی جاتی ہیں اور بڑی بڑی کتابیں اسلام کی حمایت میں تالیف ہو رہی ہیں چنانچہ یہی انگریز امریکہ وغیرہ ممالک کے ہمارے سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ آخر جھوٹ کب تک چھپا رہے پھر سوچنے کا مقام ہے کہ وحی الٰہی کو ایسی کتابوں کی اقتباس کی کیا ضرورت پیش آئی تھی خوب یاد رکھو کہ یہ لوگ اندھے ہیں اور ان کی تمام کتابیں اندھی ہیں تعجب کہ جس حالت میں قرآن شریف ایسے جزیرہ میں نازل ہوا جس کے لوگ عموماً عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں سے بے خبر تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اُمّی تھے تو پھر یہ تہمتیں انجناب پر لگانا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے بکلی بےخوف ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ پر کس قدر اعتراض ہوں گے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائبل اور طالمود کی عبارتوں سے ایسی پُر ہے کہ ہم لوگ محض قرآن شریف کے ارشاد کی وجہ سے اُن پر ایمان لاتے ہیں ورنہ اناجیل کی نسبت بڑے شبہات پیدا ہوتے ہیں اور افسوس کہ انجیلوں میں ایک بات بھی ایسی نہیں کہ جو بلفظہٖ پہلی کتابوں میں موجود نہیں اور پھر اگر قرآن نے بائبل کی متفرق سچائیوں اور صداقتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا تو اس میں کون سا استبعاد عقلی ہوا اور کیا غضب آگیا۔ کیا آپ کے نزدیک یہ محال ہے کہ یہ تمام قصے قرآن شریف کے بذریعہ وحی کے لئے گئے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب وحی ہونا دلائل قاطعہ سے ثابت ہے اور آپ کی نبوت حقہ کے انوار و برکات اب تک ظہور میں آرہے ہیں تو کیوں شیطانی وساوس دل میں داخل کئے جاویں کہ نعوذ باللہ قرآن شریف کا کوئی قصہ کسی پہلی کتاب یا کتبہ سے نقل کیا گیا ہے کیا آپ کو خدا تعالیٰ کے وجود میں کچھ شک ہے یا آپ اس کو علم غیب پر قادر نہیں جانتے اور میں بیان کر چکا ہوں کہ عیسائیوں اور یہودیوں کا کسی کتاب کو اصلی قرار دینا اور کسی کو فرضی سمجھنا یہ سب بے بنیاد خیالات ہیں نہ کسی نے اصلی کی اصلیت کا ملاحظہ کیا اور نہ کسی نے جعل ساز کو پکڑا۔ اس کی نسبت خود یورپ کے محققین کی شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں ایک اندھی قوم ہے جن میں ایمانی روشنی باقی نہیں رہی اور عیسائیوں پر تو نہایت ہی افسوس ہے جنہوں نے طبعی اور فلسفہ پڑھ کر ڈبو دیا۔ ایک طرف تو آسمانوں کے منکر ہیں اور ایک طرف حضرت عیسیٰ کو آسمان پر بٹھلاتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ اگر یہود کی پہلی کتابیں سچی ہیں تو ان کی بنا پر حضرت عیسیٰ کی نبوت ہی ثابت نہیں ہوتی مثلاً سچے مسیح موعود کے لئے جس کا حضرت عیسیٰ کو دعویٰ ہے۔ ملاکی نبی کی کتاب کے رو سے یہ ضروری تھا کہ اس سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا میں آتا۔ مگر الیاس تو اب تک نہ آیا درحقیقت یہودیوں کی طرف سے یہ بڑی حجت ہے جس کا جواب حضرت عیسیٰ صفائی سے نہیں دے سکے یہ قرآن شریف کا حضرت عیسیٰ پر احسان ہے جو ان کی نبوت کا اعلان فرمایا۔ اور کفارہ کا مسئلہ تو حضرت عیسیٰ نے آپ رد کر دیا ہے جبکہ کہا کہ میری یونس نبی کی مثال ہے جو تین دن زندہ مچھلی کے پیٹ میں رہا اب اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت صلیب پر مر گئے تھے تو ان کو یونس سے کیا مشابہت اور یونس کو ان سے کیا نسبت اس تمثیل سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر مرے نہیں صرف یونس کی طرح بےہوش ہو گئے تھے اور نسخہ مرہم عیسیٰ جو قریباً تمام طبی کتابوں میں پایا جاتا ہے اس کے عنوان میں لکھا ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ کے لئے طیار کیا گیا تھا یعنی ان کی چوٹوں کے لئے جو صلیب پر آئی تھیں۔ اگر در خانہ کس است ہمیں قدر بس است۔

خاتمہ رسالہ نجات حقیقی کے بیان میں

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ کے اخیر میں نجات حقیقی کا کچھ ذکر کیا جائے کیونکہ تمام اہل مذاہب کا کسی مذہب کی پیروی سے یہی مدعا اور مقصد ہے کہ نجات حاصل ہو مگر افسوس کہ اکثر لوگ نجات کے حقیقی معنوں سے بےخبر اور غافل ہیں عیسائیوں کے نزدیک نجات کے یہ معنے ہیں کہ گناہ کے مواخذہ سے رہائی ہو جائے لیکن دراصل نجات کے یہ معنے نہیں ہیں اور ممکن ہے کہ ایک شخص نہ زنا کرے نہ چوری کرے نہ جھوٹی گواہی دے نہ خون کرے اور نہ کسی اور گناہ کا جہاں تک اس کو علم ہے ارتکاب کرے اور باایں ہمہ نجات کی کیفیت سے بےنصیب اور محروم ہو کیونکہ دراصل نجات اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے جس میں شرط ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے لیکن بسا اوقات انسان اپنی غلط کاریوں سے ایسی چیزوں میں اپنی اس خوشحالی کو طلب کرتا ہے کہ جن سے آخر کار تکلیف اور ناخوشی اور بھی بڑھتی ہے چنانچہ اکثر لوگ دنیا کی نفسانی عیاشیوں میں اس خوشحالی کو طلب کرتے ہیں اور دن رات مے خواری اور شہوات نفسانیہ کا شغل رکھ کر انجام کار طرح طرح کی مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آخر کار سکتہ فالج رعشہ اور کزاز اور یا انتڑیوں یا جگر کے پھوڑوں میں مبتلا ہو کر اور یا آتشک یا سوزاک کی قابل شرم مرض سے اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں اور چونکہ اس کے کہ ان کی قوتیں قبل از وقت تحلیل ہو جاتی ہیں اس لئے وہ طبعی عمر سے بھی بےنصیب رہتے ہیں اور انجام کار ان کو اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے کہ جن چیزوں کو انہوں نے اپنی خوشحالی کا ذریعہ سمجھا تھا وہ اصل وہی چیزیں ان کی ہلاکت کا موجب تھیں اور بعض لوگ دنیوی عزت اور نام وری کے بڑھانے اور مراتب مناصب کے طلب کرنے میں اپنی خوشحالی دیکھتے ہیں اور اپنی زندگی کے اصل مطلب سے ناآشنا رہتے ہیں لیکن آخر کار وہ بھی حسرت سے مرتے ہیں اور بعض اسی خواہش سے دنیا کا مال اکٹھا کرتے رہتے ہیں کہ شاید اسی میں خوشحالی پیدا ہو مگر انجام یہ ہوتا ہے کہ اس اپنی تمام اندوختہ کو چھوڑ کر بڑے درد اور دکھ کے ساتھ اور بڑی تلخیوں کے ساتھ موت کا پیالہ پیتے ہیں اور طالب حق کے لئے جو قابل غور سوال ہے وہ یہی سوال ہے کہ سچی خوشحالی کیونکر حاصل ہو جو دائمی مسرت اور خوشی کا موجب ہو اور درحقیقت سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس خوشحالی تک پہنچا دے سو ہم قرآن شریف کی ہدایت سے اس عمیق در دقیق نکتہ تک پہنچتے ہیں کہ وہ ابدی خوشحالی خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت اور پھر اس یگانہ کی پاک اور کامل اور ذاتی محبت اور کامل ایمان میں ہے جو دل میں عاشقانہ بیقراری پیدا کرے۔ یہ چند لفظ کہنے کو تو بہت تھوڑے ہیں لیکن ان کی کیفیت بیان کرنے کے لئے ایک دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے کہ صحیح معرفت حضرت عزت جلشانہٗ کی کئی نشانیاں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی قدرت اور توحید اور علم اور ہر ایک خوبی اور صفت پر کوئی داغ نقص کا لگایا جائے کیونکہ جس ذات کا ذرہ ذرہ پر حکم ہے اور جس کے تصرف میں تمام فوجیں روحوں اور تمام ہیکل زمین و آسمان کی ہے وہ اگر اپنی قدرتوں اور حکمتوں اور قوتوں میں ناقص ہو تو عالم جسمانی اور روحانی کا کام چل ہی نہیں سکتا اگر نعوذ باللہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ذرات اجسام کی تمام طاقتیں اور ارواح اور ان کی تمام قوتیں خود بخود ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم اور توحید اور قدرت تینوں ناقص ہیں۔ وجہ یہ کہ اگر تمام ارواح اور ذرات خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پیدا شدہ نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو کہ خدا تعالیٰ کو ان اندرونی حالات کا علم ہے اور جبکہ اس کے علم پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ اس کے برخلاف دلیل ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہماری طرح خدا تعالیٰ بھی اُن چیزوں کی اصل کنہ سے بےخبر ہے اس کا علم ان کے پوشیدہ در پوشیدہ اسرار پر محیط نہیں ہے صاف ظاہر ہے کہ جیسے مثلاً ایک معالج پہلے سے طیار کی جاتی ہے یا اپنی نظر کے سامنے ایک شربت یا گولیاں یا چند دواؤں کا عرق طیار کرتا ہے تو بوجہ اس کے کہ ہم خود

اُس نسخہ کے بنانے والے ہیں ہمیں ان تمام دواؤں کا پورا علم ہوتا ہے اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ یہ فلاں اور فلاں فلاں وزن کے ساتھ اس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے لیکن اگر کوئی عرق یا گولیاں یا شربت ایسا مجہول الکنہ ہو جس کو ہم نے بنایا نہیں اور نہ ہم اُن اجزا کو جدا جدا کر سکتے ہیں تو ہم ضرور اُن مواد اصلی سے بے خبر ہوں گے اور یہ بات بدیہی ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کو ذرات اور ارواح کا بنانیوالا مان لیا جائے تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ بالضرور خدا تعالیٰ کو ان تمام ذرات اور ارواح کی پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ وہ خود ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانیوالا ہے اور بنانیوالا اپنی بنائی ہوئی چیز سے بے خبر نہیں ہوتا لیکن اگر یہ صورت ہو کہ وہ ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانیوالا نہیں ہے تو کوئی برہان اس پر قائم نہیں ہو سکتی کہ اس کو ان تمام قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے۔ اگر تم بغیر دلیل کے کہو کہ اس کو علم ہے تو یہ ایک تحکم ہے اور محض ایک دعوےٰ ہے لیکن جیسا کہ یہ دلیل ہمارے ہاتھ میں ہے کہ بنانیوالا ضرور اپنی بنائی ہوئی چیز کا علم رکھتا ہے اس کے مقابل پر کونسی دلیل آپ کے ہاتھ میں ہے کہ جو چیزیں اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے بنائی نہیں اس کو ان کی تمام پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم ہے کیونکہ وہ چیزیں خدا تعالیٰ کی وجود کا عین تو نہیں تا جیسا کہ اپنے وجود پر اطلاع ہوتی ہے ان پر بھی اطلاع ہو۔ بلکہ وہ تمام چیزیں آریہ سماج کے اعتقاد کے رُو سے اپنے اپنے وجود کی آپ ہی خدا ہیں اور آپ ہی انادی اور قدیم ہیں اور بوجہ غیر مخلوق اور قدیم ہونے کے پرمیشر سے ایسی بے تعلق ہیں کہ اگر اُس پرمیشر کا مرنا بھی فرض کر لیں تو ان چیزوں کا کچھ بھی حرج نہیں کیوں کہ جس حالت میں پرمیشر ان قوتوں اور طاقتوں کا پیدا کرنیوالا نہیں تو وہ چیزیں اپنی بقا میں بھی پرمیشر کی محتاج نہیں جیسا کہ اپنے پیدا ہونے میں محتاج نہیں اور خدا تعالیٰ کے دو نام ہیں۔ ایک حیّ۔ دوسرا قیوم۔ حیّ کے یہ معنے ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔ اور قیوم کے یہ معنے ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا۔ پس خدا تعالیٰ کے نام قیوم سے وہ چیز فائدہ اٹھا سکتی ہے جو پہلے اس کے نام حیّ سے فائدہ اٹھا چکی ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ چیزوں کو سہارا دیتا ہے نہ ایسی چیزوں کو جن کے وجود اور ہستی کو اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوا۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنیوالا مانتا ہے اسی کا حق ہے کہ اس کو قیوم بھی مانے یعنی اپنی پیدا کردہ کو اپنی ذات سے سہارا دینے والا۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنے والا نہیں جانتا۔ اس کا حق نہیں ہے کہ اس کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ وہ ان چیزوں کو ان کے رہنے میں سہارا دینے والا ہے کیوں کہ سہارا دینے کے یہ معنے ہیں کہ اگر اس کا سہارا نہ ہو وہ چیزیں معدوم ہو جائیں اور ظاہر ہے کہ جن چیزوں کا اس کی طرف سے وجود نہیں وہ چیزیں اپنے بقائے وجود میں اُس کی محتاج بھی نہیں ہو سکتیں اور اگر وہ بقائے وجود میں محتاج ہیں تو اُس وجود کی پیدائش میں بھی محتاج ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ کے یہ دونوں اسم حیّ و قیوم اپنی تاثیر میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں کبھی علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ پس جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ خدا روحوں اور ذرات کا پیدا کرنیوالا نہیں وہ اگر عقل اور سمجھ سے کچھ کام لیں تو ان کو اقرار کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ ان چیزوں کا قیوم بھی نہیں یعنی وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سہارے سے ذرات یا ارواح پیدا ہوئے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے سہارے کی محتاج وہ چیزیں ہیں جو اس کی پیدا کردہ ہیں۔ مگر جو اپنے وجود میں اس کا محتاج نہیں اس کے سہارے کی کیوں حاجت پڑ گئی۔ یہ تحقیق بے دلیل ہے اور ہم ابھی یہ بھی لکھ چکے ہیں اگر ذرات اور ارواح قدیم سے انادی اور خود بخود مانا جائے تو اس بات پر کوئی دلیل قائم ہو سکتی کہ خدا تعالیٰ کو ان کے پوشیدہ خواص اور دقیق در دقیق طاقتوں اور قوتوں کا علم ہے اور یہ کہنا کہ چونکہ وہ ان کا پرمیشر ہے اس لئے اس کو ان کے پوشیدہ خواص اور طاقتوں کا علم ہے یہ صرف ایک دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی گئی اور کوئی برہان پیش نہیں کی اور نہ کوئی رشتہ عبودیت اور ربوبیت کا ثابت کیا گیا۔

بلکہ وہ اُن کا پرمیشر ہی نہیں ہے۔ بھلا جس کا کوئی رشتہ خالق ہونے کا ذرات اور روحوں سے نہیں وہ ان کا پرمیشر کا ہے کا ہوا اور کن معنوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ روحوں اور ذرات کا پرمیشر ہے اور یہ اضافت کس بنا پر ہو سکتی ہے کہ خدا روحوں اور ذرات کا پرمیشر ہے یا تو اضافت ملک کی ہوتی ہے جیسے کہا جاوے کہ غلام زید یعنی زید کا غلام۔ سو مملوک ہونے کی کوئی وجوہ چاہئیں اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں آزاد چیزوں کو جو اپنے تئیں قدیم سے آپ رکھتی ہیں۔ پرمیشر کی بلاوجہ ملک قرار دیا جائے اور یا اضافت کسی رشتہ کی وجہ سے ہوتی ہے جیسا کہ کہا جائے کہ پسر زید۔ لیکن جبکہ ارواح اور ذرات کا پرمیشر کے ساتھ کوئی رشتہ عبودیت اور ربوبیت نہیں تو یہ اضافت بھی ناجائز ہے اور اس حالت میں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایسے بے تعلق روحوں کے لئے نہ تو پرمیشر کا وجود کچھ بھی مفید ہے اور نہ اس کا عدم کچھ مضر ہے بلکہ ایسی حالت میں نجات جس کو آریہ سماج والے مکتی کہتے ہیں بالکل غیر ممکن اور ممتنع امر ہے کیوں کہ نجات کا تمام مدار خدا تعالیٰ کی محبت ذاتیہ پر ہے اور محبت ذاتیہ اُس محبت کا نام ہے جو روحوں کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مخلوق ہو۔ پھر جس حالت میں ارواح پرمیشر کی مخلوق ہی نہیں ہیں تو پھر ان کی فطرتی محبت پرمیشر سے کیوں کر ہو سکتی ہے اور کب اور کس وقت پرمیشر نے ان کی فطرت کے اندر ہاتھ ڈال کر یہ محبت اس میں رکھدی یہ تو غیر ممکن ہے وجہ یہ کہ فطرتی محبت اس محبت کا نام ہے جو فطرت کے ساتھ ہمیشہ سے لگی ہوئی ہو اور پیچھے سے لاحق نہ ہو جیسا کہ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے جیسا کہ اس کا یہ قول ہے۔ الستُ بربکم۔ قالو بلیٰ۔ یعنی میں نے روحوں سے سوال کیا کہ کیا میں تمہارا پیدا کنندہ نہیں ہوں تو روحوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں اس آیت کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسانی روح کی فطرت میں یہ شہادت موجود ہے۔ کہ اس کا خدا پیدا کنندہ ہے۔ پس روح کو اپنے پیدا کنندہ سے طبعاً و فطرتاً محبت ہے۔ اس لئے کہ وہ اسی کی پیدائش ہے اور اسی کی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ یعنی روح کا خدائے واحد لاشریک کا طلبگار رہنا اور بغیر خدا کے وصال کے کسی چیز سے سچی خوشحالی نہ پانا یہ انسانی فطرت میں داخل ہے یعنی خدا نے اس خواہش کو انسانی روح میں پیدا کر رکھا ہے جو انسانی روح کسی چیز سے تسلی اور سکینت بجز وصال الٰہی کے نہیں پا سکتی پس اگر انسانی روح میں یہ خواہش موجود ہے۔ تو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ کہ روح خدا کی پیدا کردہ ہے جس نے اس میں یہ خواہش ڈالدی مگر یہ خواہش تو درحقیقت انسانی روح میں موجود ہے اس سے ثابت ہوا کہ انسانی روح درحقیقت خدا کی پیدا کردہ ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر دو چیزوں میں کوئی ذاتی تعلق درمیان ہو اسی قدر ان میں اس تعلق کی وجہ سے محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ ماں کو اپنے بچے سے محبت ہوتی ہے اور بچے کو اپنی ماں سے۔ کیونکہ وہ اس کے خون سے پیدا ہوتا ہے اور اس کے رحم میں پرورش پاتا ہے پس اگر روحوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق پیدائش کا درمیان نہیں اور وہ قدیم سے خود بخود ہیں تو عقل قبول نہیں کر سکتی کہ ان کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو اور جب ان کی فطرت میں پرمیشر کی محبت نہیں تو وہ کسی طرح نجات پا ہی نہیں سکتیں۔

اصل حقیقت اور اصل سرچشمہ نجات کا محبت ذاتی ہے جو وصال الٰہی تک پہنچاتی ہے وجہ یہ کہ کوئی محب اپنے محبوب سے جدا نہیں رہ سکتا اور چونکہ خدا نور ہے اس لئے اس کی محبت سے نور نجات پیدا ہو جاتا ہے اور وہ محبت جو انسان کی فطرت میں ہے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی محبت فانی انسان کی محبت ذاتی میں ایک عاشق عادت جوش بخشتی ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے ایک فنا کی صورت پیدا ہو کر لقا باللہ کا نور پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات کہ دونوں محبتوں کا باہم ملنا ضروری طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہے کہ ایسے انسان کا انجام فنا فی اللہ ہو اور خاکستر کی طرح بے وجود ہو کر (جو حجاب ہے) سراسر عشق الٰہی میں روح غرق ہو جائے۔ اس کی مثال وہ حالت ہے کہ جب انسان پر آسمان سے صاعقہ پڑتی ہے تو اس آگ کی کشش سے انسان کے بدن کی اندرونی آگ یکدفعہ باہر آ جاتی ہے تو اس کا نتیجہ جسمانی فنا ہوتا ہے پس دراصل یہ روحانی موت بھی اسی طرح دو قسم کی آگ کو چاہتی ہے ایک آسمانی آگ اور ایک اندرونی آگ اور دونوں کے ملنے سے وہ فنا پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے بغیر سلوک تمام نہیں ہو سکتا یہی فنا وہ چیز ہے جس

پر سالکوں کا سلوک ختم ہو جاتا ہے اور جو انسانی مجاہدات کی آخری حد ہے۔ اسی فنا کے بعد فضل اور موہبت کے طور پر مرتبہ بقا کا انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ ملا انعام کے طور پر ملا یعنی محض فضل سے نہ کسی عمل کا اجر ۔ اور یہ عشق الٰہی کا آخری نتیجہ ہے۔ جس سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی ہے اور موت سے نجات ہوتی ہے ہمیشہ کی زندگی بجز خدا تعالیٰ کے کسی کا حق نہیں وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے پس انسانوں میں سے اسی انسان کو یہ جاودانی زندگی ملتی ہے جو غیروں کی محبت سے اپنا تعلق توڑ کر اور اپنی محبت ذاتی کے ساتھ خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر ظلی طور پر اس سے حیات جاودانی کا حصہ لیتا ہے اور ایسے شخص کو مردہ کہنا ناروا ہے کیونکہ وہ خدا میں ہو کر زندہ ہو گیا ہے۔ مردے وہ لوگ ہیں۔ جو خدا سے دور رہ کر مر گئے۔ پس سخت کافر اور بے دین اور مشرک وہ لوگ ہیں۔ جو بغیر پانے محبت ذاتی اور وصال الٰہی کے تمام ارواح کی نسبت انادی اور قدیم زندگی کے قائل ہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ کسی چیز کو بجز خدا کے کوئی ہستی نہیں محض خدا ہے جس کا نام ہست ہے۔ پھر اس کے زیر سایہ ہو کر اور اس کی محبت میں محو ہو کر واصلوں کی روحیں حقیقی زندگی پاتی ہیں اور اس کے وصال کے بغیر زندگی حاصل نہیں ہو سکتی اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کافروں کا نام مُردے رکھا ہے اور دوزخیوں کی نسبت فرماتا ہے۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیھا ولا یحییٰ ۔ یعنی جو شخص مجرم ہونے کی حالت میں اپنے رب کو ملیگا۔ اس کے لئے جہنم ہے نہ اس میں مریگا اور نہ زندہ رہیگا یعنی اس لئے نہیں مریگا کہ در اصل وہ تعذیب ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا وجود ضروری ہے اور اس کو زندہ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ حقیقی زندگی وصال الٰہی سے حاصل ہوتی ہے اور حقیقی زندگی عین نجات ہے اور وہ بجز عشق الٰہی اور وصال حضرت عزت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر غیر قوموں کو حقیقی زندگی کی فلاسفی معلوم ہوتی۔ تو وہ کبھی دعویٰ نہ کرتے کہ تمام ارواح خود بخود قدیم سے اپنا وجود رکھتی ہیں۔ اور حقیقی زندگی سے بہرہ ور ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ علوم آسمانی ہیں اور آسمان سے ہی نازل ہوتے ہیں اور آسمانی لوگ ہی ان کی حقیقت کو جانتے ہیں۔ اور دنیا ان سے بے خبر ہے

اب ہم پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ چشمہ نجات ابدی کا وصال الٰہی ہے اور وہی نجات پاتا ہے کہ جو اس چشمہ سے زندگی کا پانی پیتا ہے اور وہ وصال میسر نہیں آسکتا۔ جب تک کہ کامل معرفت اور کامل محبت اور کامل صدق اور کامل ایمان نہ ہو اور کامل معرفت کی پہلی نشانی یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے علم کامل پر کوئی داغ نہ لگایا جائے اور ابھی ہم ثابت کر چکے ہیں کہ جو لوگ روحوں اور ذرات اجسام کو انادی اور قدیم جانتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو کامل طور پر عالم الغیب نہیں سمجھتے اسی وجہ سے فلاسفر یونان کے جو روحوں کو انادی اور قدیم سمجھتے تھے یہ عقیدہ رکھتے تھے جو خدا تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں۔ کیونکہ جس حالت میں ارواح اور ذرات عالم قدیم اور انادی اور خود بخود ہیں اور ان کے وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو کوئی دلیل اس پر قائم نہیں ہو سکتی کہ ان کی دقیق در دقیق طاقتوں اور قوتوں کا اور پوشیدہ اسرار کا خدا کو علم ہو۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ علم کامل جو اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں کے پوشیدہ حالات کی نسبت مع تمام کیفیات اور تفاصیل کے ہو سکتا ہے۔ اس کے برابر ممکن نہیں کہ دوسری چیزوں کے پوشیدہ حالات بتمام و کمال معلوم ہو سکیں بلکہ دوسرے علوم

میں غلطی اور غلطی کا احتمال رہ سکتا ہے۔ پس اس جگہ روحوں اور ذرات کے انادی اور قدیم کہنے والوں کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ علم ارواح اور ذرات کا جو خدا کی شان کے مناسب حال ہو یعنی جیسا کہ خدا کا کامل ہے وہ علم بھی کامل ہو اس عقیدہ کی رو سے (کہ جو روحوں اور ذرات کو قدیم اور انادی جانتے کا عقیدہ ہے ان کے پرمیشر کو حاصل نہیں اور اگر کوئی کہے کہ حاصل ہے تو یہ بار ثبوت اس کے ذمہ ہے کہ دلیل واضح سے اس کو ثابت کرے نہ محض وحشی لوگوں کی طرح۔ کہ جس حالت میں روحیں قدیم سے خود بخود اور اپنے وجود کی آپ خدا ہیں تو اس صورت میں گویا وہ تمام روحیں کسی علیحدہ محلہ میں مستقل قبضہ کے ساتھ رہتی ہیں اور پرمیشر علیحدہ رہتا ہے کوئی تعلق درمیان نہیں اور اس امر کی وجہ کچھ نہیں بتلا سکتے کہ تمام روحیں اور تمام ذرات باوجود انادی اور قدیم اور خدا خود بخود ہونے کے پرمیشر کے ماتحت کیونکر ہو گئیں کیا کسی لڑائی اور جنگ کے بعد یہ صورت ظہور میں آئی یا تو خود بخود روحوں نے کچھ مصلحت سوچ کر اطاعت قبول کر لی اور عجیب ان کے عقیدہ کے پرمیشر دیا لو اور نیا کاری تو ضرور ہے۔ مگر پھر بھی وہ رحم کرتا ہے نہ انصاف کیونکہ وہ محض اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے مکتی یافتہ روحوں کو ہمیشہ کے لئے نجات نہیں دیتا وجہ یہ اگر ہمیشہ کیلئے وہ ان کو نجات دیدے تو اس سے لازم آتا ہے کہ کسی وقت تمام روحیں نجات پا کر بار بار دنیا میں آنے سے فراغت پا جاویں اور پرمیشر کی یہ خواہش ہے کہ دنیا کا سلسلہ بھی جاری رہے تا اس کی حکومت کی رونق بنی رہے اس لئے وہ کسی روح کو ہمیشہ کی نجات دینا نہیں چاہتا بلکہ کوئی روح اوتار یا رشی یا منی کے درجہ تک بھی پہنچ گئی ہو پھر بھی بار بار اس کو آواگون کے چکر میں ڈالتا ہے۔ مگر کیا ہم خداوند قادر و کریم کی طرف ایسے صفات رذیلہ منسوب کر سکتے ہیں کہ ہمیشہ وہ اپنے بندوں کو دکھ دیکر خوش ہوتا ہے۔ کبھی بھی تمام ان کو رہا نہیں چاہتا۔ خدائے قدوس اور پاک کی نسبت اس قدر بخل منسوب نہیں ہو سکتا افسوس ایسے بخل کی تعلیم عیسائیوں کی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں۔ جو شخص عیسیٰ کو خدا نہیں کہے گا وہ جاودانی جہنم میں پڑیگا مگر خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ کفار ایک مدت دراز تک عذاب میں رہ کر آخر وہ خدا تعالیٰ کے رحم سے حصہ لیں گے جیسا کہ حدیث میں بھی ہے۔ یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد و نسیم الصبا تحرک ابوابھا۔ یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اس میں کوئی بھی نہیں ہوگا اور نسیم صبا اس کے کواڑ ہلائیگی۔ اسی کے مطابق قرآن شریف کی آیت ہے الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید۔ یعنی دوزخی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے لیکن جب خدا چاہیگا تو ان کو دوزخ سے مخلصی دیگا کیونکہ تیرا رب جو چاہتا ہے کر سکتا ہے یہ تعلیم خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطابق ہے کیونکہ اس کی صفات جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی وہی زخمی کرتا ہے اور وہی مرہم لگاتا ہے اور یہ بات نہایت نامعقول اور خدائے عزوجل کی صفات کاملہ کے برخلاف ہے کہ دوزخ میں ڈالنے کے بعد ہمیشہ اس کے صفات قہری جلوہ گر ہوتی رہیں اور کبھی صفت رحم اور عفو کی جوش نہ مارے اور صفات کرم اور رحم کے ہمیشہ کے لئے معطل کی طرح رہیں بلکہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک مدت دراز تک جس کو انسانی کمزوری کے مناسب حال استعارہ کے رنگ میں ابد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ دوزخی دوزخ میں رہیں گے اور پھر صفت رحم اور کرم تجلی فرمائیگی۔ اور خدا اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیگا اور جس قدر خدا کی مٹھی میں آجاویں گے سب دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ پس اس حدیث میں بھی آخر کار سب کی نجات کی طرف اشارہ ہے کیونکہ خدا کی مٹھی خدا کی طرح غیر محدود ہے جس سے کوئی بھی باہر نہیں رہ سکتا۔ یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے ہیں کبھی انسان خدا کی صفات جلالیہ اور استغنائے ذاتی کی پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل یوم ھو فی شان۔ پس یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ ایسا گمان کیا جائے کہ بعد اس کے کہ مجرم لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے پھر صفات کرم اور رحم ہمیشہ کے لئے معطل ہو جائیں گی۔ اور کبھی ان کی تجلی نہیں ہوگی کیونکہ صفات الٰہیہ کا تعطل ممتنع ہے بلکہ حقیقی صفت خدا تعالیٰ کی محبت اور رحم ہے اور وہی ام الصفات ہے اور وہی کبھی انسانی اصلاح کے لئے صفات جلالیہ اور غضبیہ کے رنگ میں جوش مارتی ہے اور جب اصلاح ہو جاتی ہے تو محبت اپنے رنگ میں [illegible]

[illegible]

ؔ انسان چونکہ بوجہ اپنی بشریت کی کمزوری کے ایسے عمل بجا نہیں لا سکتا جن کی انتہا اور غیر محدود نعمتوں کا حق ادا ہو جائے اور بغیر حصول ان نعمتوں کے بھی وہ حقیقی نجات پا ہی نہیں سکتا اس لئے انسان جب اپنی قوت اور طاقت کی حد تک مجاہدہ ادا کر لیتا ہے تب عنایت الٰہی اس کی کمزوری پر رحم کر کے محض فضل سے اس کی دستگیری کرتی ہے اور نعمت کے طور پر وصال الٰہی کا وہ انعام اس کو دیتی ہے جو پہلے اس سے راستبازوں کو دیا گیا تھا۔ منہ

[illegible]

یہ تو آریہ سماج والوں کی خدا دانی کی تعلیم ہے اور اس تعلیم کی رو سے [illegible] ہر ایک جو خدا [illegible] خطاب [illegible] عزت پاتا ہے [illegible] اس [illegible] کے لائق نہیں [illegible] پرمیشر کا بڑا پیارا اور مقرب ہو [illegible] اور رشی [illegible] پھر اواگون کے چکر [illegible] کیڑے مکوڑا بن جاتا ہے جاودانی نجات کبھی اس کو نصیب نہیں [illegible] بعد در بدر اواگون کے عذاب کا دھندہ [illegible] تو خدا تعالیٰ [illegible] ایک طرف تمام ارواح اور ذرات تو اور خود بخود ہونے میں اس کے شریک [illegible] دوسری طرف پرمیشر [illegible] بخیل قرار دیا گیا کہ باوجودیکہ طاقت رکھتا ہے اور سب [illegible] مگر پھر بھی کسی کو نجات ابدی دینا نہیں چاہتا۔

پھر انسان کو پاک ہونے کے بارے میں جو کچھ وید نے سکھلایا ہے اس کی تمام حقیقت نیوگ کی تعلیم سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ آریہ اپنی منکوحہ عورت کو اولاد کی خواہش سے کسی دوسرے مرد سے ہم بستر کرا سکتا ہے اور جب تک وہ عورت شدہ کام سے گیارہ بچے حاصل نہ کرے وہ اس بیگانہ مرد سے ہر روز ہم بستر رہ سکتی ہے۔ اب ہم اس جملہ معترضہ سے اپنے اصل مطلب کی طرف آتے ہیں اور وہ یہ کہ آریوں کے اصول کے مطابق ان کا پرمیشر عالم الغیب نہیں ہو سکتا اور ان کے پاس پرمیشر کے عالم الغیب ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

ایسا ہی عیسائی عقیدہ کے رو سے خدا تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے کیونکہ جس حالت میں حضرت عیسیٰ کو خدا قرار دیا گیا ہے اور وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ میں جو خدا کا بیٹا ہوں مجھے قیامت کا علم نہیں ہے پس اس سے بجز اس کے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ خدا کو قیامت کا علم نہیں کہ کب آوے گی۔

پھر دوسری شاخ معرفت صحیحہ کی خدا تعالیٰ کی کامل قدرت کا شناخت کرنا ہے لیکن اس شاخ میں بھی آریہ سماج والے اور حضرات پادریان اپنے خدا پر داغ لگا رہے ہیں۔ آریہ سماج والے اس طرح سے کہ وہ اپنے پرمیشر کو روحوں اور ذرات عالم کے پیدا کرنے پر قادر ہی نہیں جانتے اور نہ اس بات پر قادر سمجھتے ہیں کہ ان کا پرمیشر کسی روح کو جاودانی مکتی دے سکے۔

ایسا ہی حضرات پادری صاحبان بھی اپنے خدا کو قادر نہیں سمجھتے کیونکہ ان کا خدا اپنی مخلوق کے ہاتھ سے مار کھاتا رہا۔ زندان میں داخل کیا گیا۔ کوڑے لگے۔ صلیب پر کھینچا گیا اگر وہ قادر ہوتا تو اپنی ذلتیں باوجود خدا ہونے کے ہرگز نہ اٹھاتا اور نیز اگر وہ قادر ہوتا تو اس کے لئے کیا ضرورت تھی کہ اپنے بندوں کو نجات دینے کے لئے یہ تجویز سوچتا کہ آپ مر جاوے اور اس طریق سے بندے رہائی پاویں جو شخص خدا ہو کر تین دن تک مرا رہا اس کی قدرت کا نام لینا ہی قابل شرم بات ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ خدا تو تین دن تک مرا رہا لیکن اس کے بندے تین دن تک بغیر خدا کے ہی جیتے رہے۔

اور پھر ان لوگوں کی توحید کا یہ حال ہے کہ آریہ سماج والے تو ذرہ ذرہ اور تمام ارواح کو خود بخود موجود ہونے میں اپنے پرمیشر کے شریک ٹھہراتے ہیں اور ان کے وجود اور بقاء کو محض انہیں کی طاقت اور قوت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہ محض شرک ہے۔

رہے عیسائی سو ان کا یہ حال ہے کہ وہ صریح توحید کے برخلاف عقیدہ رکھتے ہیں یعنی وہ تین خدا مانتے ہیں یعنی باپ بیٹا روح القدس اور یہ جو ایک اسی [illegible] کہ ہم تین کو ایک جانتے ہیں [illegible] یہ بیہودہ [illegible] کوئی عاقل [illegible] نہیں کر سکتا [illegible] تینوں خدا مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں [illegible] بیہودہ خدا ہیں [illegible] حساب [illegible] سکتے ہیں اس قسم کا حساب [illegible] نہیں بتایا جاتا ہے کہ کوئی منطق یا فلاسفی سمجھا سکتی ہے کہ ایسے مستقل تین ایک کیونکر ہو گئے [illegible] جو انسانی عقل سے بہتر ہے [illegible] انسانی عقل خوب جانتی ہے کہ اگر تین کو تین کامل خدا کہا گیا تو تین کامل کو [illegible] بہرحال تین ہی [illegible] رہیں گے نہ ایک۔ اور اس تثلیث کے عقیدہ کو نہ صرف قرآن شریف رد کرتا ہے بلکہ توریت بھی رد کرتی ہے کیونکہ وہ توریت جو موسیٰ کو دی گئی تھی اس میں اس تثلیث کا کچھ بھی ذکر نہیں اشارہ تک نہیں ورنہ ظاہر ہے کہ اگر توریت میں تین خداوں کی نسبت تعلیم ہوتی تو ہرگز ممکن تھا کہ یہودی اس تعلیم کو فراموش کر دیتے کیونکہ اول تو یہودیوں کو توحید کی تعلیم یاد رکھنے کے لئے سخت تاکید کی گئی تھی یہاں تک کہ حکم تھا کہ ہر ایک یہودی اس تعلیم کو حفظ کرے اور اپنے گھر کے چوکھٹوں پر اس کو لکھ چھوڑیں اور اپنے بچوں کو سکھاویں پھر علاوہ اس کے اسی توحید کی تعلیم کے یاد دلانے کے لئے متواتر خدا تعالیٰ کے نبی یہودیوں میں آتے رہے اور وہی تعلیم سکھلاتے رہے پس یہ امر بالکل غیر ممکن اور محال تھا کہ یہودی لوگ باوجود اس قدر تاکید اور اس قدر تواتر انبیاء کے تثلیث کی تعلیم کو بھول جاتے اور بجائے اس کے توحید کی تعلیم [illegible] کتابوں میں لکھ لیتے اور وہی بچوں کو سکھاتے اور آئندہ آنے والے صدہا نبی بھی اسی توحید کی تعلیم [illegible] تازہ کرتے۔ ایسا خیال تو سراسر خلاف عقل و قیاس ہے۔ میں نے اس بارہ میں خود کوشش کر کے [illegible] یہودیوں سے حلفاً دریافت کیا تھا کہ توریت میں خدا تعالیٰ کے بارے میں آپ لوگوں کو کیا تعلیم دی گئی ہے کیا تثلیث کی تعلیم دی گئی تھی یا کوئی اور۔ تو ان یہودیوں نے مجھے خط لکھے جو اب تک میرے پاس موجود ہیں اور ان خطوں میں بیان کیا کہ توریت میں تثلیث کی تعلیم کا نام و نشان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں توریت کی وہی تعلیم ہے جو قرآن کی تعلیم ہے پس افسوس ہے ایسی قوم پر جو ایسے اعتقاد پر اڑی بیٹھی ہے کہ نہ تو وہ تعلیم توریت میں موجود ہے اور نہ قرآن شریف میں ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تثلیث کی تعلیم انجیل میں بھی موجود نہیں انجیل میں بھی جہاں جہاں تعلیم کا بیان ہے ان تمام مقامات میں تثلیث کی نسبت اشارہ تک نہیں بلکہ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتی ہے چنانچہ بڑے بڑے معاند پادریوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ انجیل میں تثلیث کی تعلیم نہیں اب یہ سوال ہوگا کہ عیسائی مذہب میں تثلیث کہاں سے آئی اس کا جواب محقق عیسائیوں نے یہ دیا ہے کہ یہ تثلیث یونانی عقیدہ سے لی گئی ہے۔ یونانی لوگ تین دیوتاؤں کو مانتے تھے جس طرح ہندو ترے مورتی کے قائل ہیں اور جب پولوس نے یہودیوں کی طرف رخ کیا اور چاہا کہ وہ یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح یونانیوں کو عیسائی مذہب میں داخل کرے۔ اس لئے اس نے یونانیوں کے خوش کرنے کے لئے بجائے تین دیوتاؤں کے تین اقنوم اس مذہب میں قائم کر دیئے ورنہ حضرت عیسیٰ

حاشیہ کالم اول ۔ وہ اعتقاد جو قرآن شریف نے سکھایا ہے یہ ہے کہ جیسا کہ خدا نے ارواح کو پیدا کیا ہے ایسا ہی وہ ان کے معدوم کرنے پر بھی قادر ہے اور انسانی روح اس کی موہبت اور فضل سے ابدی حیات پاتی ہے نہ اپنی ذاتی قوت سے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اپنے خدا کی پوری محبت اور پوری اطاعت اختیار کرتے ہیں اور پورے صدق اور وفاداری سے اس کے آستانہ پر جھکتے ہیں ان کو خاص طور پر ایک کامل زندگی بخشی جاتی ہے۔ اور ان کے فطرتی حواس میں بھی بہت تیزی عطا کی جاتی ہے اور ان کی فطرت کو ایک نور بخشا جاتا ہے جس نور کی وجہ سے ایک فوق العادت روحانیت ان میں جوش مارتی ہے اور تمام روحانی طاقتیں جو دنیا میں وہ رکھتے تھے موت کے بعد بہت وسیع کی جاتی ہیں اور نیز مرنے کے بعد وہ اپنی خدا داد مناسبت کی وجہ سے جو حضرت عزت سے رکھتے ہیں آسمان پر اٹھائے جاتے ہیں جس کو شریعت کی اصطلاح میں رفع کہتے ہیں لیکن جو مومن نہیں ہیں اور جو خدا تعالیٰ سے صاف تعلقات نہیں رکھتے یہ زندگی ان کو نہیں ملتی اور نہ یہ صفات ان کو حاصل ہوتی ہیں اس لئے وہ لوگ مردہ کے حکم میں ہوتے ہیں پس اگر خدا تعالیٰ روحوں کا پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ اپنے قادرانہ تصرف سے مومن اور غیر مومن میں یہ فرق دکھلا نہ سکتا۔ منہ

ﷲ شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا ہمیشہ اپنی قدرت کے نمونے ہمیں دکھاتا ہے تا ہمیشہ ہمارا ایمان تازہ ہو جیسا کہ اس ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ سے پہلے چار دفعہ متفرق زمانوں میں مجھے اپنی وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ پنجاب میں ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے سو وہ شدید زلزلہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو منگل کی صبح کو آ گیا اور وہ موسم بہار تھا اور پھر اس خدائے قادر نے مجھے اطلاع دی کہ پھر موسم بہار میں شدید زلزلے آنے والے ہیں سو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو عین موسم بہار میں ایک شدید زلزلہ آیا چنانچہ کوہ منصوری میں اس قدر اس کا صدمہ محسوس ہوا کہ لوگ بے حواس ہو گئے اور انہیں ایام میں امریکہ کے بعض حصوں میں بھی ایک شدید زلزلہ آیا جس سے کئی شہر ہلاک ہو گئے پس خدا درحقیقت وہی خدا ہے جو اپنی وحی کے ذریعہ سے اپنی زندہ قدرتیں ہم پر ظاہر کرتا ہے اور ایسی ہزارہا پیشگوئیاں ہیں جو خدا کی وحی [illegible] مجھ پر ہوئی ظاہر

کی بلاکو بھی معلوم نہ تھا کہ اقنوم کس چیز کا نام ہے اُن کی تعلیم خدا تعالیٰ کی نسبت تمام نبیوں کی طرح ایک سادہ تعلیم تھی کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے۔ دراصل پولوسی مذہب ہے نہ مسیحی۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی اور وہ جب تک زندہ رہے۔ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتے رہے اور بعد ان کی وفات کے ان کا بھائی یعقوب بھی جو ان کا جانشین تھا اور ایک بزرگوار انسان تھا توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ اور پولوس نے خواہ نخواہ اس بزرگ سے مخالفت شروع کردی اور اس کے عقائد کے مخالف تعلیم دینا شروع کیا اور بانجام کار پولوس اپنے خیالات میں یہانتک بڑھا کہ ایک نیا مذہب قائم کیا اور توریت کی پیروی سے اپنی جماعت کو بکلی علیحدہ کردیا اور تعلیم دی کہ مسیحی مذہب میں مسیح کے کفارہ کے بعد شریعت کی ضرورت نہیں اور خون مسیح گناہوں کے دور کرنے کے لئے کافی ہے۔ توریت کی پیروی ضروری نہیں اور پھر ایک اور گند اس مذہب میں ڈالدیا کہ ان کے لئے سور کھانا حلال کردیا۔ حالانکہ حضرت مسیحؑ انجیل میں سور کو ناپاک قرار دیتے ہیں تبھی تو انجیل میں ان کا قول ہے کہ اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو۔ پس جبکہ پاک تعلیم کا نام حضرت مسیحؑ نے موتی رکھا ہے تو اس مقابلہ سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پلید کا نام انہوں نے سور رکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یونانی سور کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ آج کل تمام یورپ کے لوگ سور کھاتے ہیں اس لئے پولوس نے یونانیوں کے تالیف قلوب کے لئے سور بھی اپنی جماعت کے لئے حلال کردیا حالانکہ توریت میں لکھا ہے کہ وہ ابدی حرام ہے اور اس کا چھونا بھی ناجائز ہے۔ غرض اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیحؑ تو وہ بے نفس انسان تھے جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ کوئی ان کو نیک انسان کہے۔ مگر پولوس نے ان کو خدا بنا دیا جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ کسی نے حضرت مسیح کو کہا کہ اے نیک استاد انہوں نے اس کو کہا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے ان کا وہ کلمہ جو صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت ان کے منہ سے نکلا کیسا توحید پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے نہایت عاجزی سے کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا کیا جو شخص اس عاجزی سے خدا کو پکارتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ خدا میرا رب ہے اس کی نسبت کوئی عقلمند گمان کرسکتا ہے کہ اس نے درحقیقت خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے محبت ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے بسا اوقات استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ ان سے ایسے کلمات ان کی نسبت کہلاتا ہے کہ نادان لوگ ان کی ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں چنانچہ میری نسبت مسیح سے بھی زیادہ وہ کلمات فرمائے گئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یا قمر یا شمس انت منی و انا منک۔

٭ ایک دفعہ میں نے کشفی رنگ میں دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو کہ اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہوجائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے اسی طرح ایک دفعہ مجھ کو خدا نے مخاطب کر کے فرمایا۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق۔ یعنی تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے اور تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جس کو دنیا نہیں جانتی تب مولویوں نے اپنے کپڑے پھاڑے کہ اب کفر میں کیا شک رہا۔ اور اس آیت کو بھول گئے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم۔ منہ

یعنی اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اب اس فقرہ کو جو شخص چاہے کسی طرف کھینچے لیکن اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ اول خدا نے مجھے قمر بنایا کیونکہ میں قمر کی طرح اس حقیقی شمس سے ظاہر ہوا اور پھر آپ قمر بنا کیونکہ میرے نور اور بیعت اس کی جلال کی روشنی ظاہر ہوئی اور ہوگی یعقوب حضرت عیسیٰ کا بھائی جو مریم کا بیٹا تھا وہ درحقیقت ایک راستباز آدمی تھا وہ تمام باتوں میں توریت پر عمل کرتا تھا اور خدا کو واحد لاشریک جانتا تھا اور سور کو حرام سمجھتا تھا اور یہودیوں کی طرح بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتا تھا اور جیسا کہ چاہیئے تھا وہ اپنے تئیں ایک یہودی سمجھتا تھا صرف یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت پر ایمان رکھتا تھا لیکن پولوس نے بیت المقدس سے بھی نفرت دلائی آخر خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسکو پکڑا اور ایک بادشاہ نے اسکو سولی دیدیا اور اس طرح اس کا خاتمہ ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اس لئے وہ سولی سے نجات پاگئے اور خدا تعالیٰ نے ان کو سولی پر سے زندہ بچا لیا لیکن چونکہ پولوس نے سچائی کو چھوڑ دیا اس لئے وہ لکڑی پر لٹکایا گیا۔ یاد رہے کہ پولوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ان کا جانی دشمن تھا اور پھر آپ کی وفات کے بعد جیسا کہ یہودیوں کی تاریخ میں لکھا ہے اس کے عیسائی ہونے کا موجب اس کی اپنی بعض نفسانی اغراض تھیں جو یہودیوں سے وہ پوری نہ ہوسکیں اس لئے وہ انکو خرابی پہنچانے کے لئے عیسائی ہوگیا اور ظاہر کیا کہ مجھے کشف کے طور پر حضرت مسیحؑ ملے ہیں اور میں ان پر ایمان لایا ہوں اور اس نے پہلے پہل تثلیث کا خراب پودہ دمشق میں لگایا اور یہ پولوسی تثلیث دمشق سے ہی شروع ہوئی اسی کیطرف سے احادیث نبویہ میں اشارہ کر کے کہا گیا کہ آنے والا مسیح دمشق کی مشرقی طرف نازل ہوگا یعنی اس کے آنے پر تثلیث کا خاتمہ ہوگا اور انسانی دل توحید کیطرف رغبت کر آجائیں گے اور مشرق طرف سے مسیح کا نازل ہونا اس کے غلبہ کیطرف اشارہ ہے کیونکہ روشنی جب ظاہر ہوتی ہے تو تاریکی پر غالب آجاتی ہے اور صاف ظاہر ہے کہ اگر پولوس حضرت مسیح کے بعد ایک رسول کے رنگ میں ظاہر ہونیوالا تھا جیسا کہ خیال کیا گیا ہے تو ضرور حضرت مسیح اس کی نسبت کچھ خبر دیتے خاص کر کے اس وجہ سے تو خبر دینا نہایت ضروری تھا کہ جبکہ پولوس حضرت عیسیٰ کی حیات کے تمام زمانہ میں حضرت عیسیٰ سے سخت برگشتہ رہا اور ان کو دکھ دیتا رہا کئی طرح کے منصوبے کرتا رہا تو ایسا شخص ان کی وفات کے بعد کیونکر امین سمجھا سکتا ہے بجز اس کے کہ خود حضرت مسیح کی طرف سے اس کی نسبت کھلی کھلی پیشگوئی پائی جاتی اور اس میں صاف طور پر درج ہوتا کہ اگرچہ پولوس میری حیات میں میرا سخت مخالف رہا ہے اور مجھے دکھ دیتا رہا ہے لیکن میرے بعد وہ خدا تعالیٰ کا رسول اور نہایت مقدس آدمی ہوجائیگا بالخصوص جبکہ پولوس ایسا آدمی تھا کہ اس نے موسیٰ کی توریت کو برخلاف اپنی طرف سے نئی تعلیم دی سور حلال کیا ختنہ کی رسم جو توریت میں ایک ابدی رسم تھی اور تمام نبیوں کا ختنہ ہوا تھا اور خود حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا وہ رسم حکم بھی منسوخ کردیا اور توریت کی توحید کی جگہ تثلیث قائم کردی اور توریت کے احکام پر عمل کرنا غیر ضروری ٹھہرایا اور بیت المقدس سے بھی انحراف کیا تو ایسے آدمی کی نسبت جس نے موسوی شریعت کو زیر و زبر کردیا ضرور کوئی پیشگوئی چاہیئے تھی لیکن جبکہ انجیل میں پولوس کے رسول ہونے کے بارہ میں خبر نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اسکی عداوت ثابت اور توریت کے ابدی احکام کا وہ مخالف تو اس کو کیوں اپنا مذہبی پیشوا بنایا گیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ پھر معرفت کے بعد بڑی ضروری نجات کے لئے محبت الٰہی ہے یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنیوالے کو دنیا میں جانتا ہے محبت محبت کو جذب کرتی اور اپنی طرف کھینچتی ہے جس شخص کو کوئی سچے دل سے محبت کرتا ہے اس کو اختیار کرتا ہے کہ وہ دوسرا شخص بھی جس سے محبت کی گئی ہے اس سے دشمنی نہیں کرسکتا بلکہ ۔۔۔ شخص کو جو اپنے دل سے محبت

٭ یاد رہے کہ قادیان جو میری سکونت کی جگہ ہے دمشق کی مشرقی طرف ہے سو یہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ منہ

رکھتا ہے اپنی اس محبت کے اطلاع بھی نہ دے تب بھی اس قدر تاثیر تو ضرور ہوتی ہے کہ وہ ہو اس سے دشمنی نہیں کرسکتا اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے اور خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزارہا لوگ ان کی طرف کھینچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہانتک کہ اپنی جان بھی ان پر فدا کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ نبی نوع کی بھلائی اور ہمدردی ان کے دل میں ہوتی ہے یہانتک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈالکر بھی ان کی آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کردیتی ہے پھر جبکہ انسان باوجودیکہ وہ عالم الغیب نہیں دوسرے شخص کی مخفی محبت پر اطلاع پالیتا ہے تو پھر کیونکر خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے کسی کی خالص محبت سے بیخبر رہ سکتا ہے محبت عجیب چیز ہے اسکی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کردیتی ہے سچی اور پوری اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے ساتھ تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ تقصیر کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بیتاب رہتا ہے اور بعد اور دوری کی شدت ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر خون نہ کر زنا نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے بلکہ وہ ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کیطرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کسی وقت بھی خدا تعالیٰ سے الگ رہے اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر سرزد ہو تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محب صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہوجائے اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس پر صبر نہیں کرسکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دور کیوقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنیوالے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے اور استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعف بشریت انسان سے صادر ہوسکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہوچکا خدا تعالیٰ اس کے بد نتائج اور زہریلی تاثیرات سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عز و جل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حیّ و قیوم کی پاکیزگی کا

[illegible]

تک اس کے نفس پر پڑ جاتا ہے بلکہ تمام [illegible] پر اس کی جیت [illegible] تب وہ تجلیات الہیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور [illegible] ربوبیت [illegible] ہے اس کے ذریعے سے وہ اسرار [illegible] میں ظاہر ہوتے ہیں چونکہ وہ خدا جس نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے تخیل نہیں ہے بلکہ اس کے فیوض دائمی ہیں اور اس کی اسماء اور صفات کبھی معطل نہیں ہو سکتے اس لئے وہ بشرط التقویٰ اور مجاہدہ جو کچھ اولین کو دیا ہے [illegible] کو دیتا ہے جیسا کہ خود اس نے قرآن شریف میں دعا سکھلائی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم یعنی اے ہمارے خدا ہمیں وہ سیدھی راہ دکھلا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا فضل اور انعام ہوا۔ اس آیت سے یہ معنے ہیں کہ وہی فضل اور انعام جو تمام نبیوں اور صدیقوں پر پہلے ہو چکا ہے وہ ہم پر بھی کر اور اپنے فضل سے ہمیں محروم نہ رکھ۔ یہ آیت اس امت کو اس قدر عظیم الشان امید دلاتی ہے جس میں گذشتہ امتیں شریک نہیں ہیں کیونکہ تمام انبیاء کے متفرق کمالات تھے اور متفرق طور پر ان پر فضل اور انعام ہوا اب اس امت کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ ان تمام متفرق کمالات کو مجھ سے طلب کرو۔ پس ظاہر ہے کہ جب متفرق کمالات ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو وہ مجموعہ متفرق کی نسبت بہت بڑھ جائیگا اسی بنا پر کہا گیا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تم اپنے کمالات کی رو سے سب امتوں سے بہتر ہو۔

اب یہ بھی جاننا چاہئے کہ یہ کمالات متفرقہ اس امت میں جمع کرنے کا کیوں وعدہ دیا گیا اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فبھداھم اقتدہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کا اقتدا کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کریگا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائیگا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کریگا ضرور ہے کہ ظلی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔ پس اس دعا کے سکھلانے میں جو سورہ فاتحہ میں ہے یہی بات ہے کہ کاملین امت جو نبی جامع الکمالات کے پیرو ہیں وہ بھی جامع الکمالات ہو جائیں لیکن افسوس ان لوگوں پر جو اس امت کو ایک مردہ امت خیال کرتے ہیں اور خدا تو جامع الکمالات ہونے کے لئے ان کو دعا سکھلاتا ہے مگر وہ محض مردہ رہنا چاہتے ہیں ان کے نزدیک یہ کفر کی بات ہے کہ مثلاً کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میری طرف بھی مسیح ابن مریم کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔ ان کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے کیونکہ قیامت تک خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے۔ تعجب کہ یہ لوگ اس قدر تو مانتے ہیں کہ اب بھی خدا تعالیٰ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا مگر یہ نہیں مانتے کہ اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا لا بالہ اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو پھر سننے پر بھی کوئی دلیل نہیں خدا تعالیٰ کی صفات کو معطل کرنیوالے سخت بد قسمت لوگ ہیں اور در حقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنے کر سکتے ہیں کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھے وہ سب بند ہو گئے اور اب خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ کی خواہش

تو یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں ہمارے سید و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں جبکہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ بن مریم کا مثیل کوئی نہیں آ سکتا تھا اس لئے ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالیٰ دوبارہ دنیا میں لائیگا اور اس اعتقاد صرف یہ گناہ نہیں بلکہ دو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں [illegible] ان کو یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص بجائے تیس برس کے پچاس برس بھی آنحضرت صلعم کی پیروی کرے تب بھی وہ مرتبہ نہیں پا سکتا گویا آنحضرت صلعم کی پیروی کوئی کمال نہیں بخش سکتی اور خیال نہیں کرتے کہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ خدا کا یہ دعا سکھلانا کہ صراط الذین انعمت [illegible] دینا [illegible] ان کا اعتقاد ہے کہ [illegible] خاتم الانبیاء [illegible] اور وہی [illegible] اور نہیں سمجھتے کہ اس پیشگوئی سے خدا کا [illegible] جیسا کہ [illegible] امت میں مثیل [illegible] ویسا ہی اسی امت میں مثیل [illegible]

[illegible] نعمت اللہ علی الکاذبین کیا یہ لوگ [illegible] [illegible] پس [illegible] کا دروازہ بند ہے مگر اسلام مذہب زندہ ہے [illegible] قرآن شریف میں مسلمانوں کو سورۃ فاتحہ میں گذشتہ نبیوں کا وارث ٹھہرایا اور وہ دعا سکھلائی [illegible] نبیوں کو [illegible] وہ طلب کریں مگر جس کا نام [illegible] [illegible] ان لوگوں نے اپنی [illegible] ان لوگوں کا تمام برکات [illegible] [illegible] گھونٹ بھی اس [illegible]

اب پھر ہم اپنے کلام کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ نجات کا سرچشمہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں محبت اور معرفت ہے اور معرفت ایک ایسی چیز ہے کہ جسقدر معرفت زیادہ ہوتی ہے اسیقدر محبت بھی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ محبت کے جوش مارنے کا باعث حسن یا احسان دیہ دونوں چیزیں ہیں جن کی وجہ سے محبت جوش مارتی ہے پس جبکہ انسان کو خدا تعالیٰ کی حسن اور احسان کا علم ہوتا ہے اور وہ اسبات کا مشاہدہ کر لیتا ہے کہ ہمارا خدا اپنی نا محدود ذاتی خوبیوں کی وجہ سے کیسا حسین ہے اور پھر کس طرح پر اس کے نا متناہی احسان ہم پر احاطہ کر رہے ہیں تو اس علم کے بعد بالطبع انسان کی وہ محبت جو ازل سے اس کی فطرت میں مرکوز ہے جوش مارتی ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ سب سے زیادہ جمال یا کمال سے متصف اور متواتر احسان اور افاضہ کی صفت سے موصوف ہے ایسا ہی بندہ جو اس کا طالب ہے معرفت ان صفات کے اس سے ایسی محبت کرتا ہے کہ کسی کو اس کا ثانی نہیں سمجھتا نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر اس کو وحدہ لا شریک جانتا ہے اور اسکی خوبیوں اور اخلاق کا عاشق ہو جاتا ہے اور گو محبت الٰہی کا تخم ازل سے انسان کی سرشت میں رکھا گیا تھا مگر اس تخم کی آبپاشی معرفت ہی کرتی ہے کیونکہ کوئی محبوب بجز معرفت کے اور تجلیات حسن اور جمال اور اخلاق اور وصال کے کسی عاشق کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا اور جب معرفت تامہ حاصل ہو جاتی ہے تبھی وہ وقت آتا ہے کہ محبت الٰہی کا ایک بھڑکتا ہوا شعلہ انسان کے دل پر گرتا ہے اور یکدفعہ اس کو خدا کی طرف کھینچ لیتا ہے [illegible] محبوب ازلی کے آستانہ پر عاشقانہ انکسار کے ساتھ گرتی ہے اور حضرت احدیت کے [illegible]

[illegible] جیسا کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ معرفت تامہ جناب الٰہی کی بجز وحی الٰہی اور مکالمہ اور مخاطبہ حضرت احدیت اور ایسے عظیم الشان نشانوں کے جو وحی الٰہی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں اور خدا تعالیٰ کی اس قدیم پرلا [illegible] اسکی الوہیت اور قدرت کو کھلا کھلا انسان پر حاصل نہیں ہو سکتی وہی معرفت ہے جس کے حق کے طالب بھوکے اور پیاسے ہیں اور یہی معرفت ہے جس کے بغیر اکثر مر جاتے ہیں [illegible] وہ معرفت اسلام میں موجود نہیں اور گویا اسلام ایک خشک اور مردہ مذہب ہے لعنت اللہ علی الکاذبین بلکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ ہے اور اپنے پیرو کو زندگی بخشتا ہے [illegible] دنیا میں ہی خدا دکھلا دیتا ہے اس کی برکت سے ہم وحی الٰہی پاتے ہیں اور اسکی برکت سے بڑے بڑے نشان ہم سے ظاہر ہوتے ہیں دنیا کو تمام مذہب مر گئے انہیں کچھ بھی برکت اور روشنی نہیں انکے ذریعہ سے ہم خدا کیساتھ گفتگو نہیں کر سکتے ان کے ذریعہ سے ہم خدا کے معجزانہ کام نہیں دیکھ سکتے کوئی ہے!! جو ان برکات میں ہمارا مقابلہ کرے۔ منہ۔

[illegible] حضرت عیسیٰ بن مریم تو ان دونوں [illegible] کا جامع نہیں ہو سکتا کیونکہ امتی وہ ہوتا ہے جو محض نبی متبوع کی پیروی سے کمال پاوے مگر حضرت عیسیٰ تو پہلے کمال پا چکا [illegible] اور وہ سر اس [illegible] قرآن شریف کی نص صریح کے برخلاف حضرت عیسیٰ کو زندہ تصور کرنا [illegible] قرآن شریف میں صریح یہ آیت موجود ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم [illegible]

[illegible]

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کا مد لشان | جلد ۲ نمبر ۱۴ اپریل ۲۸۸ | اں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۴ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — ۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ـ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء — نمبر ۱۴ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گویم باتو گر آئی چادر قادیان بیسنی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ [illegible]

معاونین درجہ اول جنکو عمر بھر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } [illegible]

معاونین درجہ دوم جنکو عمر بھر پانچ جلدوں کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم ہے بلحاظ عام قیمت پیشگی عا ۱۲

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۳ جب تا پانچ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد ازاں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو فوراً خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر

لوکل [illegible] غا۔ افریقہ [illegible] صر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

ومن شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر لیگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ ربی انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(کاتبہ محمد حسین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ۔ زلزلہ کی پیشن گوئی
صفحہ ۳۔ ڈائری۔ آثار علم و ادب۔ صفحہ ۴۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۵۔ ایک کھلی چٹھی بنام مسٹر زنگی (؟) ایسوسی ایشن۔ صفحہ ۶۔ غزل در مدح حضرت سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعودؑ
صفحہ ۷۔ زندہ خدا اور زندہ مذہب۔ صفحہ ۸۔ جماعت احمدیہ اور اس کی برکات
صفحہ ۹۔ خدا تعالےٰ کے ایک احسان کا ذکر۔ صفحہ ۱۰۔ خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب
صفحہ ۱۲۔ عام اخبار۔

بدر قادیان

مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ۔ مطابق ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریب ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ "میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا"

۲۸۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی

اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے۔ وقت مقرر تک۔ فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے۔ اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ تاخیر کتنی ہے۔

۳۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

انّ اللہ قد منّ علینا

کل خواب میں مولوی عبد الکریم صاحبؓ دیکھا۔ اور میں انہیں کہتا ہوں۔ دعا کرو۔ دشمنوں پر خدا مجھے غلبہ دے۔ اور سپہر آج دیکھا۔ کہ وہ میرا نام لے کر کہتے ہیں کہ کیوں لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور کیوں نہیں مانتے اور بڑے جوش اور غضب سے کہہ رہے ہیں۔

اور چند روز ہوئے۔ میں نے دیکھا تھا کہ ایک انگریز ہمارے گھر میں داخل ہوا ہے ساتھ محمود ہے گویا تلاشی لینا چاہتا ہے اور پاس ہمراہ میر ناصر نواب صاحب کھڑے ہیں وہ اشارہ سے مجھے کہتے ہیں کہ یہ انگریز حاکم ہے تلاشی کی غرض سے آیا ہے میں دل میں کہتا ہوں کہ اس جگہ تلاشی کیلئے کونسی مشتبہ چیز ہے صرف ہماری تصانیف کے مسودات ہیں معلوم نہیں اس خواب کی کیا تعبیر ہے مگر ناصر اور محمود کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ اگر کوئی امر مکروہ بھی ہے تو انجام اچھا ہے ایسی خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں یہ ضرور نہیں کہ تلاشی سے مراد تلاشی ہی ہے بلکہ کوئی اور پوشیدہ جستجو اس سے مراد ہو سکتی ہے۔ جس کا انجام ظاہری بریت اور صفائی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔ انا نبشرک بغلام۔ نافلۃ لک۔ ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشگوئی

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن — زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں — پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانیکے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو — ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانیکے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اسکی کیا دکھلائے گی — خود بتائیگا انہیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بارؔ — یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن
طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں — اس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانیکے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے — اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن
اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب — گود میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن
کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں — فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن
اے مرے یار یگانہ اے مری جاں کی پناہ — کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانیکے دن
پھر بہار دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر — کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانیکے دن
دل چڑھے ہیں دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے — اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانیکے دن
دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر — اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن
چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا — کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے — کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا — آگئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو — ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن
اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہوگیا ہے بے نشاں — مل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن
میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر — آگئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن
جب سے میرے ہوش غم سے دیں کے ہیں جاتے رہے — طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن
چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف — پھر زمیں بھی ہوگئی بیتاب تھرانے کے دن
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا — لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی وہ اے مرے یار اب نہیں — میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن
دوستو! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی — آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا — اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے — پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے — اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں — ابتو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت — اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

ؔ خدا تعالےٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے ہیں وہ یہ ہیں "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی پنج مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئے گا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔

میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ

ڈائری

القول الطیب

یکم اپریل ۱۹۰۶ء - وحی الٰہی نَخْرُجُ اللّٰہُ اِلٰی دِنْیِہٖ مَسمّہٗ کا ذکر کیا فرمایا۔ اس سے پہلے دن دعا کے رنگ میں الہام ہوا تھا کہ ربّ اخر وقت ہٰذا - دوسرے دن اس دعا کی قبولیت کے اظہار میں یہ الہام ہوا خود ہی اللہ تعالیٰ دعا کراتا ہے۔ اور خود ہی اس کو قبول کرتا ہے

طریق ادب | ڈاکٹر نور محمد صاحب نے ذکر کیا - کہ لاہور میں ایک شخص [illegible] کتاب مجھ سے ذکر کیا - کہ پنجاب میں کسی فقیر نے پیشگوئی کی ہے [illegible] فلاں تاریخ کو زلزلہ آئیگا اور وہ تاریخ قریب ہے [illegible] کہا کہ اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ایک رسول بھیجا ہے جب تک اس کے ذریعہ سے کوئی خبر نہ ملے۔ ہرگز کوئی دوسری بات قابل اعتبار نہیں۔ حضرت نے فرمایا یہی طریق ادب ہے۔ ایسے لوگوں کی باتوں پر جو فقیر بنے پھرتے ہیں یقین کر لینا ایک الحاد ہے اور ایمان سے خارج ہونا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو آپ ہی [illegible] ... لائے اور اسی کے ذریعہ سے تمام [illegible] کو پہنچا دے تو پھر کسی دوسرے شخص کو درمیان میں لانا درست نہیں کرنا کہ اس کو زلزلہ کے دن کی خبر دی گئی ہے یہ ایک شرک کی بنیاد ہے۔ ہمیں جب زلزلہ کے متعلق الہام ہوا تب ہم خیموں میں گئے - اور اب جب اس کی تاخیر کی خبر دی گئی - تو ہم واپس اپنے مکانوں میں آگئے ہیں - [illegible] نکتہ نواز ہے۔ ایسا ہی تاخیر [illegible] بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ تھوڑی سی بات ہے۔ مگر وہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہے۔

ایک نئی تصنیف | فرمایا ہم ایک نیا رسالہ لکھنا شروع کیا ہے جس کا نام حقیقۃ الوحی ہوگا۔ بعض لوگ الہام [illegible] کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ [illegible] الہام کی حقیقت کیا ہے [illegible] ذکر [illegible] اور سمندر [illegible] کو

بجلی | [illegible] فرمایا مجھے بھی کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ جب سخت [illegible] اسوقت بجلی کا کیا حال ہوگا فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کی اس واسطے مخالفین کی [illegible] جائیں [illegible] میں اور بھی تیزی دکھائیں گا

[illegible] | فرمایا [illegible] ایک لاکھ ہے چھپلت اور ایک [illegible] ہونگے تو اس کے زلزلہ والی [illegible] اس نظم میں ہم ان لوگوں کو نیک نصائح کی ہیں مخلوق کو توبہ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اسلام کی طرف دعوۃ کی [illegible] لکھا ہے کہ مجھے اس رسالہ [illegible] نہیں تو کیا وہ نہیں چاہتا کہ لوگ [illegible]

امریکہ میں ایک سعید | فرمایا - امریکہ ایسی جگہ ہے جس میں رشد کے لوگ حق کو قبول کرنیوالے کم ہوتے ہیں۔ آج وہاں سے ایک خط آیا ہے جس میں ایک شخص لکھتا ہے کہ میں کتاب چشمہ مسیحی پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام کے واسطے اس قسم کی تائید اور اخلاص ایک مفتری کی تحریر میں نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے میں آپ کے مریدوں میں شامل ہوتا ہوں۔ میرا نام مبائعین میں لکھا جاوے۔ فرمایا مجھے خوشی ہوئی۔ کہ اس کتاب کے ذریعہ سے ایک جان بچ گئی۔

آثار علم و ادب

اطالین مدرسوں میں عربی زبان

(ماخوذ از البیان)

ایسی حالت میں کہ عربی زبان اور اسلامی علوم قریب ہے کہ لوح وجود سے مٹ جائیں۔ ... ہم دیکھتے ہیں کہ اطالین علماء اور ان کی علمی سوسائٹیوں کو علوم و زبان عربی کی طرف خاص توجہ ہے۔ المحاضرہ نے ایک اطالین عالم (ڈاکٹر انسا بانو) کی درخواست کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ جو اس نے سررشتہ تعلیم کی منتظمہ کمیٹی سے کی تھی اور اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ مشرقی مسلمانوں کے دلوں میں اہل اطالیہ کی محبت کا بیج بونا چاہیے۔ اسکی صورت اس نے یہ بتائی۔ کہ اسلامی علوم و آداب کی تعلیم کے ذریعہ سے قولاً و فعلاً جس طرح ہو سکے۔ مسلمانوں کی عقلی ترقی کا سامان کرنا چاہیے۔ کیوں کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس مقصد کو پادریوں اور عیسائی پیشوایان مذہب کے متعلق کرنے سے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ جس سے اصل غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔

یہ مقصود نہیں ہے کہ یہ مسلمان یوروپین تمدن کے رنگ میں رنگے جائیں۔ وہی وضع اختیار کریں اور انہیں کا اخلاق سیکھ کر اپنے دینی اور ادبی و مذہبی خوبیوں کو پس پشت ڈال دیں بلکہ غرض علمی مذہبی رنگوں سے خواہ بظاہر ان میں غلو بھی ہو۔

اس درخواست کی بنا پر مجلس کی رائے یہ ہے کہ مشرق کو اطالین مدرسوں میں فقہ اسلام کا درس دیا جایا کرے تاکہ مسلمان لڑکے بھی ان میں پڑھیں۔ کیوں کہ اب تک اطالین مدارس مسلمانوں سے خالی تھے۔ صرف اطالین ہی ان میں آتے تھے۔

ڈاکٹر مذکور کو تعجب ہے کہ عربی کی تعلیم سال گذشتہ میں قاہرہ کے گورنمنٹ مدرسوں سے اٹھا لی گئی لہذا اٹلی کو مناسب ہے کہ وہ علوم اسلامیہ و فنون یورپ کا جامع کالج قائم کرے جس سے مسلمان فارغ التحصیل ہو کر نکلیں اور دنیا میں اس کی خوبیاں بیان کریں یہ بات کسی یورپی سلطنت نے ابتک نہیں کی ہے۔

ڈاکٹر مذکور نے یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ تدریس کیلئے علماء جامع ازہر کو منتخب کرنا چاہیے۔ اور نصاب تعلیم اور ضروری کتابوں کی تالیف میں ان سے مدد لینی چاہیے۔ اس قسم کے مدرسے ممالک عثمانیہ و شمالی افریقیہ و جزیرہ نمائے عرب ملک صومال (صومالی لینڈ) اور ان تمام شہروں میں قائم ہونے چاہئیں۔ جن میں ایطالیہ کی پولیٹکل یا تجارتی مصلحتیں ہیں۔

سلہ معاذ اللہ۔ یہ آپ نے کیا کہا۔ عربی زبان اور اسلامی علوم انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک دنیا میں قائم رہیں گے

(ایڈیٹر بدر)

---

۴۸۶ - جناب ایڈیٹر صاحب بدر - بندگی - گذارش ہے کہ محلانوالا - ضلع امرت سر میں بتاریخ ۲۷ کی شب کو بوقت نیم شب بڑے زور کا زلزلہ آیا - یہ سب کچھ ہمارے اعمالوں کا ہی نتیجہ ہے - لیکن افسوس کہ ہم لوگ نہ تو اپنے اعمال درست کرتے ہیں اور نہ خدا کے قہری نشانوں سے جو امام الزمان کی تصدیق میں ظاہر ہوتے ہیں - کچھ عبرت پکڑتے ہیں۔ فقط -

خاکسار چوہڑ مل - محلانوالہ ضلع امرتسر - ۲۹ - فروری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم اکبر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آج ۹ - مارچ ۱۹۰۶ء کے بدر میں حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب قبلہ کا مضمون دیکھکر مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی - خدا ایسے دینی بہادروں اور ہماری جماعت کے سرداروں کو تا دیر ہمارے سر پر قائم و سلامت رکھے - آمین یہ عریضہ ان کو دکھا دیجئے - اور میری جانب سے مبارکباد کہدیجئو عبد القدوس کو بھی آج ہی بذریعہ خط اس مضمون کی طرف متوجہ کیا ہے۔

عریضہ نگار اکبر شاہ خاں - از نجیب آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از خاکسار خدا بخش احمدی - بدر ۵۹۷ خریداری

اخویم جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اس وقت میں نے بوقت ۱۰ بجے رات مضمون چٹھی بھائی صاحب منیجر ریویو آف ریلیجنز اقرار وغیرہ ہمراہ اڈیٹر اخبار وطن پڑھ کر دل میں نہایت جوش آیا۔ آپ براہ مہربانی نظر اصلاح کر عریضہ اس ناقص عقل کا ملاحظہ فرما کر اگر مناسب ہووے - تو اخبار میں درج فرمایا جاوے - ورنہ آپ مختار ہیں - بھائی صاحب اول یہ کہ قرآن مجید تو وہی ہے - جو پہلے تھا اور آپ لوگ بھی اسی دنیا میں موجود تھے - علم قرآن شریف جیسا کہ آپ لوگوں کے دل میں اب ڈالا گیا ہے - کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ قبل ماننے امام پاک کے آپ لوگ عالم قرآن تھے - آپکا جواب ہے کہ نہیں - صرف ماننے مامور من اللہ سے اللہ صاحب نے علم قرآن و فلاسفی اسلام عطا فرمائی ہے - اور اسلام کا چہرہ صاف دکھایا پس جائے غور ہے جبکہ قرآن شریف کی امداد و حفاظت اللہ صاحب نے وجود پاک حضور اقدس حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام سے موافق وعدہ خود کی ہے جس کلام پاک کا وہ خود محافظ تھا پس آپ لوگوں کی بحث فلاسفی رنگ میں کیسی ہی ہو خواہ دیگر پیرایہ میں تائید اسلام میں جب تک بیچ میں نام پاک پیارا حضور اقدس مامور من اللہ کا جو قرآن کی جان ہو کر آیا ہے نہ لیا جاوے - کیا وقعت رکھیگی آپ اپنی تجاویز سے روپیہ نہیں بڑھا سکتے - جبکہ خود اللہ صاحب وعدہ تائید اسلام بذریعہ اپنی پیاری مامور کے فرمایا ہے۔ پس آپ خلل نہ دیں والسلام

بَدرِ منوّر

۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۰ - سورہ فتح رکوع ۲)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سیقول المخلفون اذا انطلقتم الیٰ مغانم لتاخذوھا ذرونا نتبعکم یریدون ان یبدلوا کلم اللّٰہ قل لن تتبعونا کذلکم قال اللّٰہ من قبل فسیقولون بل تحسدوننا - بل کانوا لا یفقھون الا قلیلا -

ترجمہ - اب کہیں گے تجھے وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے جب تم چلوگے غنیمتوں کی طرف کہ ان کو لے لو ہمیں اجازت دو کہ تمہارے پیچھے چلیں - یہ لوگ چاہتے ہیں کہ بدل ڈالیں اللہ تعالےٰ کے کلام کو - انہیں کہہ دے تم ہرگز پیچھے نہیں جاسکتے یہی بات تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے پہلے سے فرمادیا ہے پھر کہیں گے بلکہ تم تو ہمارے ساتھ حسد کرتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کو سمجھ کم ہے -

اس آیت شریف میں غنیمت سے مراد غنیمت خیبر ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد جلد مسلمانوں کے ہاتھ لگی وہ منافقین جو حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس واسطے نہیں گئے تھے کہ اس میں مسلمانوں کو شکست ہوگی اور سب ہلاک ہوجائیں گے - بہتر ہے کہ ہم اپنی جگہ بیٹھے رہیں فتح خیبر کے وقت فتح کو یقینی دیکھکر اور مال غنیمت کی لالچ پر کہنے لگے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ جاتے ہیں - اس آیت شریف میں ایک پیش گوئی ہے کہ اب تم خیبر کو فتح کروگے اور اس میں سے تم کو بہت مال غنیمت ہاتھ لگے گا - دوسرا منافقین کے حال سے پہلے سے آگاہی دی گئی ہے کہ یہ لوگ اب مال کے لالچ کے سبب تمہارے ساتھ جانا چاہیں گے - لیکن اب ان کو ساتھ نہیں لے جانا چاہئیے - جب مومن منافقوں کو ساتھ نہ لے جائیں گے - تو منافق کہیں گے کہ یہ بہ سبب حسد کے ہم کو ساتھ نہیں لے جاتے - یہ بات غلط ہے اور منافقوں کے منہ سے بہ سبب کم فہمی کے یہ بات نکلی مومن ایسے نہیں ہوتے - کہ ایسے معاملات میں حسد کریں

یہ تو منافقوں کو ان کی کرتوت کی خدا تعالیٰ نے سزا دی ہو

قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الیٰ قوم اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون - فان تطیعوا یوتکم اللّٰہ اجراً حسناً - وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذاباً الیماً -

ترجمہ - اعراب میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے انہیں کہدو کہ عنقریب تمہیں بلایا جائے گا ایسی قوم سے جنگ کرنے کے واسطے جو بہت سخت جنگ کرنے والی ہوگی یا تو تم انہیں قتل کر ڈالوگے یا وہ تمہاری تابعداری اختیار کرلیں گے اگر اس وقت تم نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلا دیگا اور اگر تم نے پہلے کی طرح منہ پھیر لیا تو پھر تمہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔

وہ منافقین جو صلح حدیبیہ کے وقت موت کے ڈر سے اور شکست کھانے کی بدظنی کے سبب نہ گئے تھے ان کے واسطے اب یہ حکم ہوا ہے کہ پھر ایک موقع آنیوالا ہے - جہاں فتح تو یقینی ہے مگر بظاہر مخالف بڑا جنگ جو اور بہادر نظر آئیگا اگر تم نے اپنی اصلاح کی اور خدا تعالیٰ کے وعدے پر یقین کیا اور ایمان لائے اور اس جنگ میں شامل ہوئے تو تمہاری پہلی غلطی معاف ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر دیگا اور اگر پھر بھی ایسی ہی کمزوری دکھائی تو خدا تعالیٰ ایسوں سے راضی نہیں ہوتا اور اس صورت میں تمہارے واسطے عذاب اور دکھ ہوگا۔

اس آیت شریفہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب ایک شخص ایک دفعہ کسی امتحان میں فیل ہوجاتا ہے تو دوبارہ جب تک اسی قسم کے امتحان میں کامیاب ہوکر اپنا صدق نہ دکھلائے - صرف زبانی معافی کام نہیں آسکتی - مومن کے واسطے ابتلاؤں میں گذرنا ضروری ہے - جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوسکتا ہے -

لیس علی الاعمیٰ حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج - ومن یطع اللّٰہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتھا الانھار - ومن یتول یعذبہ عذاباً الیماً -

ترجمہ - اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر اور نہ مریض پر کوئی تنگی - اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ اس کو جنت میں داخل کریگا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو کوئی اعراض کریگا - اسے دردناک عذاب کرے گا -

جہاد میں جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہے اس سے اندھے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکھے گئے ہیں - شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی - یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے - جو اس کی برداشت کرسکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی اخویم جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

ہمارے واجب التکریم اور قابل عزت وتوقیر لائق افسر حضرت مخدومی مولوی محمد علی صاحب کے اکثر خطوط اسکول اور بورڈنگ ہوس کے متعلق بدر اور الحکم میں طبع ہوچکے ہیں - چونکہ کمیٹی کی طرف سے بورڈنگ ہوس کا انتظام آج کل خاکسار کے سپرد ہے - اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذیل کی چند سطور عام اطلاع واقفیت کے اظہار کی غرض سے بذریعہ اخبار سب بھائیوں تک پہنچادی جاویں - اس بات کا اظہار بھی بے موقعہ نہ ہوگا - میں ایک عرصہ سے مدرس کا کام کرتا ہوں اور قادیان سے باہر رہ کر طلبا کی اندرونی و بیرونی حالات کا خوب مطالعہ کیا ہے پس میرا بیان خیر خواہی - نیک نیتی اور تجربہ پر مبنی ہے جو خصوصیتیں میں نے قادیان کی بودوباش میں دیکھی ہیں میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں - صفحہ دنیا پر آج ہرگز ہرگز کہیں کسی نوعمر بچے میں نہیں پائی جاسکتی - کیا یہ باتیں قابل رشک نہیں میں چھوٹے سے بڑے تک سب بچے ۱ - نمازوں کے پابند ۲ - قرآن کے شیدائی - ۳ - گالی گلوچ سے متنفر ۴ - تہجد گذاری کے خواہشمند - ۵ - اسلام پر عاشق - ۶ - مسائل شرعیہ سے واقف ہوں - وغیرہ وغیرہ - پس ہر ایک خادم سلسلہ کا فرض ہے کہ اپنے پیارے بچوں کو اوصاف مذکورہ سے متصف کرنیکے لئے اپنے پاک امام کے زیر سایہ رکھکر تعلیم دلاویں -

اب میں موجودہ ٹائم ٹیبل (تقسیم اوقات) اور خرچ ماہوار لکھ دیتا ہوں تاکہ ہر ایک صاحب کو بار بار دریافت کرنیکی تکلیف نہ اٹھانی پڑے -

تقسیم اوقات

۵ بجے صبح - جاگنا - ۵ ½ بجے سے ۶ تک - نماز صبح ۶ بجے سے ۶ ½ تک - تلاوت قرآن شریف

۶ ½ سے ۷ ½ تک مطالعہ - ۷ ½ سے ۸ تک ... کھانا ۸ سے ۸ ½ تک - آرام - ۸ ½ سے ۳ بجے تک - اسکول ۳ بجے شام سے ۴ تک - کرکٹ وغیرہ ۴ سے ۴ ½ تک - عصر - ۴ ½ سے ۵ ½ تک درس قرآن - ۵ ½ سے مغرب تک - فٹ بال وغیرہ - مغرب سے ۷ ½ تک کھانا - ۷ ½ سے ۸ ½ تک - آرام - ۸ ½ سے ۹ ½ تک نماز عشا - ۹ ½ سے ۱۰ تک مطالعہ - ۱۰ سے ۵ تک آرام -

خرچ خوراک

درجہ اوّل	خاص کھانا اوسطاً	۶
درجہ دوم	گوشت - دال	للعہ
درجہ سوم	دال گوشت	۳ - گاہے گاہے گوشت

فیس بورڈنگ ہوس - ۱۲ - واخلہ جو پہلی دفعہ دینا پڑتا ہے - ۱۲ - بورڈنگ ہوس کی طرف سے ایک صندوق اور ایک چارپائی کرے لگانے کیلئے کھونٹیاں - مطالعہ کمروں میں لیمپ وغیرہ چیزیں مفت ملتی ہیں - ... دھوبی وغیرہ کا خاص انتظام کیا گیا ہے - چھوٹے بچوں کیلئے پرائمری فقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک کھلی چٹھی بنام گڈزنی ایسوسیئشن

واقعہ امرتسر۔ لاہور۔ سجانپور۔ اور جلال آباد

قرآن شریف میں سورۃ المومن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص گذرا ہے جو مومن خصلت تھا۔ اس نے چند گر خدا کے ہر مرسل کے پہچاننے اور اس پر ایمان لانے کے متعلق بتلائے ہیں۔ چنانچہ اس نے انہی کو مدنظر رکھ کر اپنی قوم کو وعظ کیا۔ لیکن بدبخت قوم نے اس کی پرواہ نہ کی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ موسیٰ علیہ الف الف سلام والا کامیاب ہوا۔ اور وہ قوم معہ اپنے بادشاہ فرعون کے ہلاک ہوگئی۔ آج وہ زمانہ ہے۔ کہ اس قوم کے بادشاہ کے نام کو بھی کوئی نہیں جانتا۔ کہ اس کا کیا نام تھا۔ فرعون مصر کے ہر بادشاہ کا لقب تھا۔ نام نہیں۔ جیسے روس کے بادشاہ کا لقب زار ہوتا ہے۔

اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک رسول موجود ہے۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور قرآن شریف میں سورۃ المومن پڑھنے سے میرے دل میں ایک خاص جوش پیدا ہوا ہے اور ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور چاہا کہ اس مومن بھائی کی تقلید کر کے جس کی خدا وند کریم نے قرآن شریف میں تعریف کی ہے میں بھی بقدر اپنے ایمان کے اپنی قوم کو اور بالخصوص مکرمی محمد دین برادر خود۔ منشی غلام احمد [illegible]۔ منشی غلام نبی صاحب منصف۔ منشی جیان محمد صاحب [illegible]۔ حافظ تاج محمد۔ منشی عمر حیات۔ چراغ الدین صاحب [illegible]۔ منشی محمد عمر صاحب [illegible] وکیل گورداسپور [illegible] اس مرسل [illegible] زمانہ و رسالت (آگاہ ہیں) کو اپنی اصول [illegible] تبلیغ کرنے کے لئے جرأت کروں۔ کہ میری [illegible] و بالخصوص مذکورہ بالا اصحاب اس معاملہ پر غور فرماویں۔ [illegible] زمانہ میں [illegible] بہت ہوتی ہے لیکن شریف آدمی [illegible] کے اس قول پر عمل کرے۔ کہ [illegible] اس کو حاصل کرنا چاہیئے“

اس [illegible] میں اپنی قوم [illegible] خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سعید الفطرت میری اس تحریر سے جو میں نے ہمدردی اور درد دل [illegible] فائدہ حاصل کریں گے۔ اے میری قوم [illegible] موجود ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے [illegible] خدا کا کلام خدا کی وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے تو تم اس کی مخالفت نہ کرو۔ اس کو ہلاک نیست و نابود اور تباہ کرنے کے درپے نہ ہو کیونکہ اگر وہ جھوٹا ہے تو سب سے بڑھ کر خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ خود اس کو ہلاک کریگا۔ ایسا کہ روئے زمین پر اس کا کوئی نام بھی نہ لیگا کیونکہ قرآن مجید کو پڑھو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس شخص سے زیادہ ظالم اور بدطینت آدمی کون ہو جو یہ کہے۔ کہ میں خدا کا مرسل ہوں اور مجھے خوابیں سچی آتی ہیں۔ مجھ پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے حالانکہ وہ نہ ہی تو مرسل خدا ہو اور نہ سچی خوابیں آتی ہوں اور نہ ہی خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا ہو پس جب وہ ظالم ٹھہرا تو خدا خود ہی اس کی خبر لیگا کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین۔ خدا ظالم کو کامیاب نہیں کرتا۔ اس کو ہلاک و نیست و نابود کر دیتا ہے۔ پس اگر یہ مدعی بھی نعوذ باللہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑیگا۔ اگر کوئی بیچارہ اس پر حسن ظنی سے ایمان لائے گا تو اس کا کچھ نہ بگڑیگا اور اگر وہ سچا ہے جیسا کہ زمانہ دراز کے اس کے دعویٰ نے جتا دیا کہ وہ ضرور سچا ہے تو جو وعیدوہ عذاب کی تمہارے لئے کرتا ہے وہ ضرور خدا کی طرف سے تمہاری مخالفت کی وجہ سے تمہیں ملکر رہیگی جیسا کہ آج سے پہلے تمہاری آنکھوں کے سامنے اس کے اکثر مخالف ناکام ہو کر مر گئے اور یہ کامیاب ہے۔ اے میری قوم کیا اس بات سے خوف نہیں کہ اگر خدا کا عذاب آگیا جس کا یہ وعدہ دیتا ہے۔ تو پھر خدا کے سوا تمہیں کون بچا سکے گا۔ اے میری قوم کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لیکھرام۔ مولوی غلام دستگیر قصوری۔ آتھم۔ مولوی نیکی اور اور بہت سے اس کے مخالفوں کا کیا حال ہوا۔ اور ان سے ہی پہلے غور کر کے دیکھو کہ خدا کے پہلے مرسلوں کی مخالف قومیں یہود۔ قوم نوح۔ عاد اور ثمود کا کیا حال ہوا۔ قوم لوط کا کیا انجام ہوا۔ خدا کے مرسل کی مخالفت کی وجہ سے ایسا عذاب الٰہی ان کی بستی پر نازل ہوا۔ کہ وہاں اس زمانہ سے آج تک ایک جھیل ہے جس کا نام جھیل مردار ہے۔ وہاں نہ کوئی جانور زندہ رہ سکتا ہے نہ کوئی گھاس کی قسم سے اگ سکتا ہے۔ پس میں ڈرتا ہوں کہ تمہیں بھی عذاب الٰہی نہ چھو جائے۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نیک راہ پر بلاتا ہوں اور کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور آگاہ کرتا ہوں کہ جن کوششوں میں رات دن لگے رہتے ہو۔ وہ تو صرف اسی دنیا سے وابستہ ہیں جو چند روزہ ہے اور آخر خدا کے حضور جانا ہے۔ اس بادشاہ کے حضور حاضر ہونے کے لئے کوئی تحفہ و رڈالی ضرور چاہیئے۔ جس صورت میں کہ ان دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کے پاس جانے کے لئے فکر سے تحفے لے جاتے ہو کیا یہ کسی کا قول سچا ہے۔ ”دہ دنیا وہاڑے چند آخرت کو معاملہ با خداوند“ یہ گھر عارضی ہے اور آخرت کا گھر دائمی اور مستقل گھر ہے۔ اے میری قوم! اگر کوئی ذرہ بھی بدی کرتا ہے تو اس کا بدلہ پاتا ہے اور اگر کوئی نیکی کرے۔ خواہ کوئی مرد ہو یا عورت مومن ضرور ہو۔ خدا اس کو آرامگاہ میں داخل کرتا ہے اور بلا حساب رزق دیتا ہے۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور اگر تم مجھے کوئی اور راہ سوائے اس کے دکھاؤ تو وہ یقیناً دوزخ کی راہ ہے۔ اور میں بفضل خدا نہ مانوں گا۔ کیونکہ میں نے اپنی عمر کا ایک حصہ صرف کر کے اس نجات کی راہ پر یقین حاصل کر لیا ہے۔ تم مجھے سوا اس بات کے اور کیا بتا سکتے ہو۔ کہ میں خدا کے ساتھ شرک کروں۔ خدا کا انکار کروں اور قبر پرستی اور پیر پرستی کروں اور میں تو تمہیں اس راہ پر بلاتا ہوں۔ جو سراسر کامیابی کی راہ ہے اور خدا عزیز غفار کی طرف بلاتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ خدا کے مرسل کو مان لو جس کی یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا کو ایک جانو۔ اور اس کے ساتھ کسی شریک نہ جانو۔ نہ کسی پیر کو نہ رسول کو اور نہ ولی کو وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کا برگزیدہ رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور میں مسیح موعود ہوں۔ میں غلام احمد ہوں کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ بلکہ اپنے آقا و مولیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل درآمد کرانا چاہتا ہوں۔ یعنی قرآن مجید اور صحیح حدیثوں پر اور یہ کہ بت پرستی نہ کرو۔ اور کسر صلیب کرنا میرا کام ہے اس کام میں میری پیروی کرو اور تقویٰ و طہارت اختیار کرو کہ یہی سچی راہ ہے۔ جو خدا چاہتا ہے۔ جن باتوں کی طرف تم مجھے بلاتے ہو۔ اس کی کوئی دلیل دنیا و آخرت میں نہیں ہے یاد رکھو ہم سب نے خدا کے حضور جانا ہے پس جو کوئی خطا کار ہوگا دہی جلتی ہوئی آگ میں پڑے گا۔ یاد رکھو ان باتوں کو جو میں نے تمہیں کہی ہیں اور میں خدا پر بھروسہ رکھکر کہتا ہوں کہ جو سعید الفطرت ہیں۔ وہ ضرور اس نیکی کو اختیار کریں گے۔ پس اس معاملہ کو میں اپنے خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ جو نیست سے ہست اور ہست سے نیست کرتا ہے۔ اور دور زمین میں پڑے ہوئے بیجوں کو نشوونما کرتا ہے۔ اے میری قوم خدا کے مرسل کی تصدیق میں ایک دو باتیں پیش کرتا ہوں۔ تم ان پر غور کرو۔ جب یہاں اس ملک میں کوئی طاعون کا نام بھی نہ جانتا تھا تو اس نے خدا سے اطلاع پا کر کہا کہ اس ملک میں بھی طاعون پھیلیگی۔ اور سخت پھیلیگی۔ اور وہ میرے لئے نشان ہوگی۔ چنانچہ تم نے دیکھ لیا کہ طاعون پھیلی اور سخت پھیلی۔ گھرانے کے گھرانے تباہ ہوگئے۔ اور اس کے مخالف کئی تو ہلاک ہوگئے اور بہت سے اس جماعت میں داخل ہوئے۔ اور ان کے لئے نشان عظیم ہوا۔ پھر اس نے خدا سے اطلاع پا کر یہ کہا۔ عفت الدیار محلھا و مقامھا۔ کہ روئے زمین پر تمام جگہ خواہ عارضی سکونت ہو اور مستقل تمام خدا کے عذاب کے نیچے آکر ہلائی جائے گی اور پھر فرمایا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ چنانچہ تم نے ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ دیکھ لیا جو قیامت کا نمونہ تھا۔ اور تمام طرف موتا موتی کا نعرہ سنا گیا پھر دوبارہ اس نے کہا کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آئیگا۔ جس کے الفاظ وحی الٰہی میں یوں ہیں۔ ”دو پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“۔ وہ بھی تم نے دیکھ لیا۔ کہ ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو بہار کے ایام میں زلزلہ آیا اور سخت آیا۔ ریاست رام پور کا حال پڑھو۔ گھروں کے گھر تباہ ہوگئے

امریکہ میں بہت سے شہر غارت ہوگئے فارموسا واقعہ چین میں سخت ہلاکت وقوع میں آئی۔ ضلع انبالہ میں ایک گاؤں کے تمام لوگ سوئے ہوئے مکانوں کے نیچے دب مر گئے۔ اب کیسا افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ دنیا میں ہماری تباہی آجاوے اور بہت سی جانیں تلف ہو جائیں اور اخباروں میں ایک شور عظیم برپا ہو جائے۔ لیکن لوگ تجربہ حاصل ہو جانے پر بھی خدا کے اس مرسل کے آئندہ کے انذار کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ اور اس کی ہمدردی کی پکار کو نہ سنیں۔ بلکہ بجائے اس کے وہ استہزا سے کام لیں۔ افسوس کہ ضد اور تعصب نے حق اور راستی کی راہ سے کیسا منہ پھیر دیا ہے۔ پھر ایک اور سوچنے کے قابل بات یہ ہے۔ کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد مرزا صاحب نے دوبارہ پیشگوئی کی تھی کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آنے کو ہے تو بہت سے دانا انگریزوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ اب زمین اپنی اصلی حالت پر ہے۔ زمانہ دراز تک کوئی زلزلہ نہیں آئے گا اور اطمینان دلایا۔ افسوس کہ مادی دنیا کے لوگ ان کی باتوں پر بھول کر خدا سے غافل ہو گئے۔ اور اس کی کلام کی پرواہ نہ کی۔ پس وہ کون سی ہستی تھی جس نے اس قدر مدبر اور علم طبقات الارض کے ماہروں کے مقابلہ میں ایک مرزا صاحب کی بات کو پورا کر دیا جس کے پاس ان علوم کا کوئی سرو سامان نہیں۔ پس آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں وہ خدا کی ہستی ہے۔ جو اپنا کلام اس پر نازل فرماتی ہے۔ وہ خدائے ذوالجلال اپنے برگزیدوں کی خاطر جب کوئی نشان دکھلانا چاہتا ہے۔ تو قاعدہ اور قانون کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور تمام دنیا کے مقابلہ میں اپنی باتیں انکی زبانی پوری کر کے خارق عادت اور اپنی قدرت اور ہستی کا ثبوت دیتا ہے وہ بات جو قابل غور ہے اور جس کی طرف میں آپ لوگوں کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب پھر خدا نے اس پر اپنا کلام نازل کر کے فرمایا ہے کہ "[illegible] زلزلہ آنے کو ہے" اور اس کی نسبت آپ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور فیصلہ کن ہے جیسی صورت میں دو دفعہ پہلے تجربہ کر چکے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ ہر ایک عقلمند اور نیک آدمی اس بات کو مان لے کیونکہ جب دو دفعہ پہلے زلزلہ آچکا اور طاعون سخت پھیلی۔ تو اب وہ زلزلہ جس کا وعدہ دیا ہے۔ ضرور آئے گا۔ کیونکہ ہر ایک جاننے والا جانتا ہے۔ کہ جب اربعہ متناسبہ کی رو سے تین چیزیں معلوم ہوں۔ تو چوتھی کا وجود بھی یقیناً ماننا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے جب تین باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ تو چوتھی بھی ضرور انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو کر رہے گی اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ مومن آدمی کا کام ہے کہ ایک سوراخ سے جب ایک دفعہ ڈسا جاوے۔ تو دوسری بار اس سے پرہیز کرے۔ مرزا صاحب نے ساری دنیا کو تبلیغ کی ہے اور میں خاص اپنی قوم کو محض للہ یہ پیغام پہنچاتا ہوں اور اپنا درد دل آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مبارک انسان وہ ہے۔ جو کسی کی خیر خواہی کی بات کو اور نیک امر کو تسلیم کرے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدا نخواستہ عذاب الٰہی آپ لوگوں کے حصہ میں نہ ہو۔ خدا آپ لوگوں کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین ثم آمین

آپ لوگوں کے خیر اندیش

خاکسار محمد نصیب احمدی۔ قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ حضرت مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عاجز راقم جب اکونہ میں ملازم تھا۔ تو ایک دن [illegible] وقت امیر لکھنوی کا یہ مصرع نظر سے گذرا۔ مصرع

اب ظہور مہدی آخر زماں نزدیک ہے۔

پس اس پاک مہدی پر ایمان لانے والی روح نے نور ذیل کے چند اشعار موزوں کرائے۔ امید کہ آپ کے اخبار گوہر بار میں انہیں ایک کونہ مل جائیگا۔ والسلام

آپکا خادم۔ عبد الرحیم نور ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام۔ ۱۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل در مدح حضرت سیدنا و امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

طالبو! تم کو مبارک جانِ جاں نزدیک ہے
سر کے بل آؤ چلیں، وہ آستاں نزدیک ہے

لن ترانی ہو چکی وقت تجلی آ گیا
اہل دل دیکھو کہ لے در آسماں نزدیک ہے

ہم کو دل دے کر ملی دلدار کے دل میں جگہ
اب جو دیکھیں دل میں اپنے دلستاں نزدیک ہے

سر پہ ڈوں تجھکو جگہ یا آنکھ پہ پھیلاؤں میں
خود ہی آ کر بیٹھ جاؤ جو مکاں نزدیک ہے

خانۂ دل میں کیا گھر جب ہوا قرب جلی
صحن اقرب کی صدا ہے [illegible] نزدیک ہے

چشم نرگس ہے شوقِ دیدِ گل آنکھ لیں
باغ میں کس گل کی آمد باغباں نزدیک ہے

کس کے نذرانے کو لے گل تو لئے سر پر ڈالیاں
کس کی تشریف آوری ای بوستاں نزدیک ہے

واہ رے رعب و لائیت ہو گا عالم بے بہا
خیر مقدم کس کا ہے صاحب نظر نزدیک ہے

مہر و ماہ نے رخ پہ اپنے کس لئے ڈالی نقاب
کس کی آمد کراں مہر و جواں نزدیک ہے

پھول جھڑی کیسے لگی ڈھدار سہرا کیوں گندھا
[illegible] شادی [illegible] نزدیک ہے

ہاں سنا ہے کہ [illegible] امیر [illegible]
[illegible] آخر زماں نزدیک ہے

چرخ چارم سے اُتر کر مژدہ لایا نرمیں
ہند والو! کہ مسیح قادیاں نزدیک ہے

[illegible] دابۃ الارض پلیگ
بہر تادیب و عذاب منکراں نزدیک ہے

[illegible] جاگو سوا نیزے پہ سورج آ گیا
[illegible] حشر [illegible] جہاں نزدیک ہے

[illegible] کی طرح عصیاں کا نپ اٹھی زمیں
ابا پیٹ دوزخ کی بہر عاصیاں نزدیک ہے

کر کے استغفار دل سے ہاتھ دامن تھامیں
اس کے قدموں میں چلو باغ جناں نزدیک ہے

خواب غفلت میں گذاری کیوں عمر عزیز
بے نشاں بن کے جو دیکھو بے نشاں نزدیک ہے

[illegible] ہم نے دیکھی طلعت بدر منیر
مطلع نور خدا ہے آسماں نزدیک ہے

[illegible] شیدا فراق [illegible] میں تو [illegible]
آنکھ والے [illegible] آسماں نزدیک ہے

دیکھ لیتا ہوں تصور میں شہ [illegible]
کوچہ دل سے ترا عالی مکاں نزدیک ہے

بندۂ عاصی کا حق گو تیرے در سے دور ہے
جان اور دل سے مگر [illegible] نزدیک ہے

دم سے جن کے دم میں بیدم قالبوں [illegible]
دمبدم روح القدس تاں ان کی ہاں نزدیک ہے

نقد ایماں شب کی تاریکی میں جب لٹنے کو تھا
غیب سے آئی ندا پاسباں نزدیک ہے

منزل دین گھر گئی جب لشکر کفار سے
نصرت حق نے کہا صاحبقراں نزدیک ہے

روشنی سے دور ہو کر بیٹھے ہو خاموش کیوں
آؤ دیکھو تیر روشن بیاں نزدیک ہے

کیوں رہے جاتے ہو ڈر و اور لپک کر آؤ تم
جانتے ہو [illegible] قادیاں دارالاماں نزدیک ہے

دل سے اس ہادی دوجہاں کو رہبر مان لے
وقت رحلت اب ترا ای کارواں نزدیک ہے

تنبیہ

[illegible] کہ بعض لوگوں کو کئی دن پہلے بذریعہ خاص خط اطلاع دیجاتی ہے کہ اخبار کی قیمت کی وصولی کے واسطے آپ کے نام اخبار وی پی کیا جائے گا۔ اگر آپ نہیں چاہتے۔ تو اطلاع کر دیں وقت کافی دیا جاتا ہے کوئی جواب نہیں آتا اور پھر وی پی واپس کر کے [illegible] کو نقصان اور تکلیف مفت میں دیجاتی ہے۔

بدر صادق

مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

زندہ خدا
اور
زندہ مذہب
سلسلہ احمدیہ کی ضرورت

دنیا میں اس وقت سب سے زیادہ مشہور اور کثیر التعداد ممبر رکھنے والے مذاہب تین مانے گئے ہیں۔ اسلام۔ عیسائی۔ بدھ۔ چوتھا اس کے ساتھ ہندوؤں کو لے لو کیونکہ وہ ہمارے ہمسائے ہیں۔ ہر چہار مذاہب کو سامنے رکھ کر اس وقت ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان مذاہب کے ہوتے ہوئے کیا ضرورت تھی کہ مذہبی دنیا میں ایک نیا سلسلہ قائم کیا جائے اور اس کا ایک نیا لیڈر ہو اور وہ ایک نئی جماعت ہو۔

یہ ایک نہایت وسیع مضمون ہے اور کسی نئے فرقہ مذہب کی ضرورت کو ثابت کرنا ہو تو ایک کتاب بلکہ کئی کتابوں کو لکھنا ہوتا ہے لیکن اس وقت ہم تمام فروعات کو چھوڑ کر صرف اصول کو لیتے ہیں بلکہ اصول میں سے بھی صرف ایک اصل کو جو سب سے اعلیٰ اور اہم اور ضروری ہے۔ اختیار کرتے ہیں اور پھر اس اصل میں کی بھی ایک شاخ کو مدنظر رکھتے ہیں جو دراصل تمام مذاہب کی جڑ ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ تمام مذہب خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہم کو کیا سکھاتے ہیں اور آیا ان کی یہ تعلیم ہماری فطرت کو تشفی دے سکتی ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا خدا ہے۔ اور اگر ہے تو اس کے ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اس کے جواب میں بدھ مت کہتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ بدھ خدا تھا اور وہ ہمارے درمیان تھا اور ہم میں رہا اور پھر مر گیا اور کبھی نہ کبھی پھر بھی جنم لیگا لیکن تمام انسان دنیا میں پیدا ہوتے اور زندگی بسر کرتے اور مر جاتے ہیں۔ بلحاظ انسانی خواص کے ان میں اور بدھ میں کوئی فرق نہیں بتلایا جاتا پھر اس کی زندگی کے متعلق اس قسم کے قصے مشہور ہیں جنکا کوئی ثبوت نہیں۔ قصوں اور ناولوں کو کوئی کیا کرے۔ اور موہوم بات کی پیروی سے ہماری روح کیونکر تشفی پا سکے جبکہ آج دنیا میں ہمارے سامنے موجود نہیں۔ ہم میں سے کوئی اس کے متعلق گواہی نہیں دے سکتا کوئی نہیں کہتا کہ یہ میری چشم دید بات ہے اس کو ہم کس طرح یقین کریں۔ اگر انسان خدا بن جاتا ہے تو اب لاکھوں کروڑوں انسان موجود ہیں کیا یہ زمانہ ایسا ہی برا زمانہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں کہ خدا بن جاوے۔ بدھ خدا تھا تو بدھ کہاں ہے کیا اب اس خدا میں یہ طاقت نہیں رہی کہ انسان بن جاوے یا کیا اب انسان کو ضرورت نہیں رہی کہ اس کے درمیان کوئی خدا ہو۔

ہندو بھی یہی کہتا ہے کہ خدا کے ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ وہ ایک دفعہ کرشن کی شکل میں ہمارے سامنے نمودار ہوا تھا۔ کبھی تو آدمی کی شکل پر سونڈ ہاتھی کا سا لگا ہوا تھا ایک دفعہ رام کی شکل میں دنیا میں مدتوں رہ گیا۔ جب کہ اس نے شادی بھی کی تھی اور راون اسکی بیوی کو راون چھین کر لے گیا تھا۔ ایسا ہی تینتیس کروڑ بار وہ دنیا میں کسی نہ کسی کے گھر میں پیدا ہوا مگر اب کسی کے گھر جنم نہیں لیتا۔ اول تو ایسے خدا کا ہم نے کرنا بھی کیا ہے جو خود ہی ہم سے بڑھ کر محتاج ہو۔ لیکن اگر وہ کبھی اس طرح دنیا میں نمودار ہوا کرتا تھا۔ تو وہ اب سنت کہاں گئی اور کیا وجہ ہے کہ ہم ان سب قصوں کو الف لیلا کی کہانیاں یا داستان امیر حمزہ کے ناول کی طرح نہ سمجھیں۔

عیسائی کہتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ دور کی بات نہیں ہے صرف انیس سو سال کا عرصہ گذرا ہے کہ اس نے ایک بڑھئی کے گھر میں جنم لیا تھا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ تیس سال تک وہ بجز لکڑی کاٹھ کا فرنیچر بنانے یا کسی کی چارپائی اور پیڑھی مرمت کرنے یا بچوں کے واسطے لکڑی کے کھلونے طیار کرنے کے اور کیا کرتا رہا۔ لیکن اس کے بعد تین سال تک اس نے لوگوں کو ایسے علم اور بردباری کی تعلیم دی جس پر آج تک کوئی عمل نہیں کر سکا اور بارہ دوست اپنے ساتھ جمع کئے جنہیں سے ایک نے دشمنوں کے ہاتھ پکڑوا دیا اور وہ تھا تو خدا پر اپنے باپ خدا کے آگے رات بھر روتا رہا کہ مجھے سولی سے بچا اور اس بوڑھے بے رحم نے ایک نہ سنی کیونکہ وہ منصف ہے اور یہودیوں نے پکڑ کر اسے صلیب پر کھینچ دیا۔ اور وہ مر گیا۔ لیکن کچھ پرواہ نہیں وہ کہہ گیا ہے کہ میں پھر آؤں گا اور جلد آؤں گا۔ اس نسل کے لوگ زندہ ہوں گے کہ میں آؤں گا۔ اس نسل کے لوگ تو مر کھپ گئے۔ اور اس کے بعد اور بھی بیسیوں نسلیں مر کھپ گئیں۔ خیر وہ جلد آئیگا۔ وہ خدا تھا۔ اس کو جھوٹ کا الزام نہیں دینا چاہیئے۔ اس نے کہا تھا۔ میرے آنے کے وقت زلزلے بہت آئیں گے۔ زلزلے تو اب آ ہی رہے ہیں۔ دیکھو اب وہ بھی آیا کہ آیا۔ یہ خدا کی ہستی کا بڑا اعلیٰ ثبوت ہے۔

یہ ثبوت جیسا کچھ ہے اس پر کچھ بحث کرنے کی ضرورت نہیں اور ہم اب مسلمانوں کو لیتے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں خدا ہے اور ضرور ہے کیونکہ وہ اپنے برگزیدہ اور نیک بندوں کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے ان کی دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے اور جواب دیتا ہے اور اپنی ہستی پر نشان دکھلاتا ہے۔ بہت خوب۔ یہ تو بڑی عمدہ بات ہے۔ لیکن کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل کیا ہو۔ نہیں اب تو نہیں ہو سکتا۔ یہ بات تو ختم ہو چکی۔ پہلے خدا بولا کرتا تھا۔ مگر اب وہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ اب خدا کسی سے ہمکلام نہیں ہو سکتا۔

لیجئے اب خدا کی ہستی کا کیا ثبوت دنیا میں رہا۔ کیا خدا کی ہستی کا یہ ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ صلیب پر مر گیا۔ کیا اس کی ہستی کا یہ ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سنہ ہجری تک علے صاحبہا التحیۃ والسلام تک دنیا کے برگزیدوں کے ساتھ ہم کلام ہوا کرتا تھا۔ اگر پرانے قصوں پر ایمان ہے تو پھر کس قصے کو مان لیا جاوے۔ اور کس کا انکار کیا جاوے۔ ان تمام مذاہب نے دراصل خدا تعالیٰ کی ہستی کا صاف انکار کر دیا ہے اور اس واسطے ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ کوئی ایسا سلسلہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بین ثبوت دے وہ سلسلہ

سلسلہ احمدیہ

ہے جس کو غیور خدا نے خود اپنے ہاتھ سے بنایا ہے جس کا لیڈر خدا سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کے واسطے تمام دنیا کو ہلا دینے والے نشانات دکھلائے جا رہے ہیں۔ کوئی ہے۔ جو زندہ خدا کو پانا چاہتا ہے۔ تو مردوں کی پرستش کو چھوڑ دے اور خدا کے فرستادہ رسول احمد کے ذریعہ اس سچے زندہ خدا کو پا لے۔

---

۷۸۶ بخدمت شریف اخویم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جناب کی خدمت میں ایک کارڈ ارسال کیا اور کچھ عبارت کارڈ کی [illegible] اور آپ سے مشورہ طلب کیا مگر جواب سے محروم رہا۔ آج اخبار الحکم مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء کا مطالعہ کیا اور خطوط مولوی محمد علی صاحب بنام ایک ایڈیٹر غیر احمدی کو پڑھ کر دل نہایت خوش ہوا۔ مگر ساتھ ہی خواجہ صاحب کی تحریر پڑھنے سے نہایت رنج ہوا بلکہ اہل یورپ کی تمام جماعت افسوس کرتی ہے۔ امید ہے کہ یہ کارروائی حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور پیش نہیں ہوئی۔ آپ ذرا غور فرمائیں کہ مولوی محمد علی صاحب کو خدا نے اس قدر طاقت علمی عملی بخشی۔ تو کس کی خاطر۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے زیر سایہ رہنے سے۔ ورنہ پہلے مولوی صاحب نے کوئی ایسی کارروائی نہیں دکھلائی اور یہ تحریر فرما دیں کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا مشن اسلام کے باہر ہے یا اسلام میں داخل ہے اگر اسلام میں داخل ہے تو باہر نہیں ہو جاتے اور وسط سطر میں حضرت اقدس کا نام مبارک آوے تا لوگوں کو معلوم ہو کہ اسلام کس کے ذریعہ چل رہا ہے اور مولوی صاحب کس کے زیر سایہ ہیں اس وقت تک جس قدر اشاعت رسالہ کی حضرت اقدس کے ارشاد سے بیرونجات میں مخالفوں کو مفت ہوئی اس میں جماعت نے حسب الوسع خدمت بجالانے میں کوتاہی نہیں کی اور آئندہ دست بدعا ہیں کہ خدا ہم کو قوت دے کہ ہم سب ملکر اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں نہ معلوم کہ ایک ایڈیٹر مخالف کو لکھنے سے ضمیمہ کی تجویز کریں جب ہم احمدی فرقہ کا ایمان ہے کہ اشاعت اسلام اور خوبیاں اسلام کے بیان کرنا اور تجدید دین حضرت اقدس علیہ السلام کا

[illegible]

جماعت احمدیہ اور اکابر ملت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

" اکابر ملت " سے میری مراد وہ احمدی بزرگان دین نہیں ہیں جنہوں نے اپنی تمام دنیوی وجاہت و عزت اور شہرت پر خاک ڈال کر اور زمانہ بھر کے لعن طعن کو بطیب خاطر گوارا کر کے حضرت امام الزمان علیہ السلام کی معرفت۔ تصدیق اور ان کے اتباع و صحبت کو غنیمت سمجھا ہے اور اسی لئے یہ سہل گذرے۔ کہ ان میں سے بعض نے اپنے اس امام کی خاطر قادیان جیسی " گمنام " بستی میں ہی طرح اقامت ڈالدی ہے۔ اور اکثر وں نے گو مستقل قیام اپنے اپنے وطن مالوف میں ہی رکھا ہے لیکن دین و ملت کی تمام تر فلاح و بہبود کا مرکز اسی چھوٹی سی بستی کو قرار دیا ہے اور جس قدر جلدی جلدی ان سے بن پڑتا ہے قادیان آنے اور امام برحق کے فیض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کو عین سعادت خیال کرتے ہیں اس لئے کہ عامۂ مسلمین کے پندار میں تو یہ لوگ ان کا [illegible] داخل اسلام ہی نہیں [illegible] چہ جائیکہ انہیں کوئی اعزاز و امتیاز دیا جائے بلکہ میری مراد وہ حضرات ہیں جنہیں موجودہ مسلمانوں کی قومی مجالس اور اغراض و مقاصد میں ان کے اہل قلم نے چیدہ و برگزیدہ " یا کریم آف سوسائٹی " ([illegible]) کا بھی عظیم الشان رکھا ہے مثلاً نواب محسن الملک بہادر۔ شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب۔ مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی۔ منشی ذکاءاللہ صاحب دہلوی۔ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب شروانی رئیس بھیکن پور وغیرہم جن کے نام ہوئے نامی اکثر قومی جلسوں میں بڑی عزت اور اکرام اور احترام سے لئے جاتے ہیں جن کی قابل قدر تصنیفات و تحریرات اور پرزور تقریریں لوگ ہمہ تن گوش ہو کے پڑھتے اور سنتے ہیں جنہوں نے اپنی عمر عزیز کا ایک معقول حصہ اسلامی تاریخ کے مطالعہ اور فلاح و بہبود قوم کی تدابیر پر غور و خوض کرنے اور ان کے [illegible] میں صرف کیا ہے۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے انہوں نے ہمارے اس سلسلہ حقہ کے مخالف یا موافق تا حال صراحتہً اور علانیۃً کچھ نہیں کہا۔

یہ بات اگرچہ بظاہر کچھ غیر متعلق سی معلوم ہوگی کہ میں نے اپنی قریباً پچیس سالہ عمر کے ایک بڑے حصے یعنی زمانہ طالب علمی اور [illegible] اخبار نویسی میں موسومہ بالا بزرگان قوم کی [illegible] تصنیفات و تحریرات [illegible] [illegible] استفادہ کیا ہے [illegible]

[illegible] علی گڑھ [illegible] دہلی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] خاص طور پر [illegible] ان کی بزرگی اور احترام و عظمت کا میں ہمیشہ معترف رہا ہوں بلکہ اعتراف کیلئے [illegible] میں سے ایک بزرگ (یعنی مولانا شبلی) سے تو مجھے محمڈن کالج علی گڑھ کی ایف۔ اے کلاس میں کچھ عرصہ تلمذ کا بھی مشرف حاصل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ شرفائے اہل اسلام میں اُستاد کا درجہ باپ کے برابر مانا گیا ہے اسی طرح کم و بیش دوسرے بزرگوں سے بھی مجھ کو دماغی فیض پہنچتا رہا۔ لیکن اہل نظر۔ ارباب بصیرت کے نزدیک ان واقعات کی اہمیت ہی اس بات پر کافی دلیل ہے۔ کہ اس غیر متعلق سی بات کا ذکر درمیان میں لانا فضول و بے وجہ نہیں کیونکہ میں اپنے خیال میں ان بزرگوں کا کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی طرح ممنون احسان ہوں اور اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص فضل و انعام کی وجہ سے مجھے سچی مسرت حاصل ہے چاہتا ہوں کہ اپنے رنگ میں اس احسان کا بقدر امکان شکریہ ادا کروں جو ذکر احسان کے بغیر مخل و مہمل ہوتا کاش یہ بزرگان قوم میرے ناچیز شکریہ کو حسب دلخواہ قبول فرمادیں۔ اور اس فضل و انعام اور سچی سعادت و مسرت سے حصہ لینے میں کماحقہ سعی فرمائیں جو خوش نصیبوں کو امام وقت کی شناخت۔ تصدیق اور اتباع سے حاصل ہوتی ہے اور اسی صورت میں مجھے اطمینان ہو سکتا ہے کہ ان بزرگوں نے میرا ہدیہ خوردانہ عملی طور پر قبول فرمایا۔

قوم کے محترم بزرگو! اگرچہ آپ نے اب تک اس بارہ میں جہاں تک مجھے معلوم ہے کھلے طور پر کوئی قول فیصل نہیں دیا۔ لیکن میرے خیال میں یہ تو ممکن نہیں کہ امام وقت کی آواز تاحال آپ کے کان میں نہ پہنچی ہو ضرور ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود (علیہ السلام) کا ذکر خیر اور ان کے مہتم بالشان دعاوی براہ راست نہ سہی بالواسطہ طور پر نیم نیم ہی آپ نے کبھی نہ کبھی سُنے ہونگے۔ بس آپ سے بعد تعظیم و ادب مؤدبانہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اس مسئلہ پر کسی وقت خالی الذہن ہو کر متوجہ تام غور فرمایا ہے یا نہیں۔ اگر کسی وجہ سے آپ صاحبان کو اب تک اس اہم معاملہ پر متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا تو اب بھی کچھ نہیں گیا وقت ہے کہ آپ سب صاحب جمع ہو کر یا اپنی اپنی جگہ پر الگ الگ ہی سہی مگر جس قدر جلد ممکن ہو اس سوال کو حل کریں کہ بحالت موجودہ قوم مرحوم کو کسی مامور من اللہ مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں اور آیا جو شخص بلکہ وقت موعودہ امام اور مامور و مصلح ہونے کا مدعی بن کر بیس پچیس سال سے برابر نہ صرف اپنی قوم بلکہ جمیع اقوام کو سچے اور زندہ خدا کے زندہ مذہب اسلام کی دعوت کر رہا ہے وہ برحق ہے یا آپ کے خیال میں وہ شخص ایک مفتری علی اللہ کذاب ہے؟

[illegible]

[illegible]

فرصت کبھی خرابی صحت وغیرہ کے باعث قاصر رہا اور ممکن ہے کہ انہوں نے کل امر ہوں یا دفاتر ہیں اس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حکمت و مصلحت ہو۔ اب جبکہ خدائے قادر کریم نے مجھے توفیق و فرصت عطا فرمائی ہے میں نے ضروری سمجھا کہ بجائے پرائیویٹ عریضوں کے اس کھلی چٹھی کے ذریعہ تاکہ اگر خدانخواستہ آپ نہیں تو اور ہی کوئی سعید الفطرت اس سے فائدہ اٹھائے۔ عرض مدعا کروں۔

آپ کی مسلمہ قابلیتیں اور فاضلانہ معلومات و وسعت نظر کو ملحوظ رکھکر یہ تو مجھے ہرگز باور نہیں آتا۔ کہ آپ لوگ اس مذہبی معاملہ پر غور و توجہ کرنیکا دل و دماغ نہ رکھتے ہوں۔ نیز آپ صاحبان کی نسبت یہ خیال ہی ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بلکہ قوم مسلمانان کے لیڈر کہلا کر آپ خدائے بزرگ و برتر کے ان سچے وعدوں سے بے خبر ہوں جو ہزار سال سے برابر اس کے برگزیدہ مامورین صادقین کی معرفت ہوتے آئے جنکی اس کے [illegible] رسول کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) نے بھی بشارت دی اور جن کا دنیا بھر کے قریباً تمام پاک نوشتوں کو بغور دیکھنے سے اس وقت ہی صاف طور پر پتہ لگتا ہے۔ اور اتمام حجت قبل میں یہ بھی ماننے کو طیار نہیں۔ کہ آپ لوگ نفس مذہب کی حقیقت کو لایعنی ڈھکوسلا سمجھتے ہوں یا تمام روشن صداقتوں پر اپنی ہی محدود عقل و فہم کو حکم قرار دیکر موجودہ سلسلہ حقہ احمدیہ کو ناقابل توجہ گورکھ دھندا اور فضول قصہ فسانہ جانتے ہوں اور یہ بھی ایک میری کیا کسی سلیم الایمان شخص کی عقل فتویٰ نہ دے گی کہ آپ جیسے عالم۔ فاضل اور قابل بندگان ملت خشیۃ اللہ اور متقیانہ اور مومنانہ تدبر سے بکلی عاری اور بے پروا ہوں۔

آپ لوگوں کو یہ بتانا گویا لقمان کو حکمت سکھانا ہے کہ دنیا کی تمام عزت و وجاہت اور شہرت عارضی و فانی ہے اور ہر قسم کی فضیلتیں و قابلیتیں ہیچ ہیں۔ اگر صراط مستقیم کی ہدایت اور صادقین کی معرفت و معیت نصیب نہ ہو جو انجام بخیر کا موجب ہوتی ہے پس اگرچہ میں آپ صاحبان کی دنیوی عظمت و قابلیت کو بخوبی سمجھتا ہوں کیونکہ مجھے کئی سال کے تجربہ ایڈیٹری نے اس سے کماحقہ واقف ہونیکا موقعہ دیا ہے لیکن مجھے خوف ہے کہیں آپ اُس عظیم ذمہ داری اور جوابدہی سے بے فکر نہ ہوں جو صاحب علمیت و فضیلت اور اکابر ملت ہونے کی حیثیت سے آپ پر عاید ہوتی ہے وہ یہی کہ اپنی قوم کو جس کے آپ لیڈر کہلاتے ہیں۔ اس شخص کے بارہ میں اپنی قطعی رائے اور عملی تصدیق یا عدم تصدیق سے دھوکے میں نہ رکھیں جو بیسیوں برس سے باواز بلند کہہ رہا ہے کہ میں اس وقت اُمت مرحومہ کا موعودہ امام ہوں اور خدائے قادر و قاہر کی طرف سے مامور ہو کر کہتا ہوں کہ جو مجھے نہ مانیگا اور شوخی و بے باکی سے میری تکذیب کریگا وہ دین اسلام اور رسول خیر الانام کا دشمن ہو کر گویا خدا سے جنگ کریگا کیونکہ خدا اس سے فرما چکا ہے کہ " دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی

سچائی ظاہر کر دیگا" (براہین احمدیہ)

یہی نہیں کہ یہ بڑے دعوے ہی دعوے اور من مانی باتیں ہوں بلکہ یہ کہ آسمانی و زمینی نشانات بھی اس کے دعاوی کی تصدیق و شہادت کے لئے موجود ہیں۔ طاعون و زلازل کے زور آور حملے شہادت دے رہے ہیں اس کے جھٹلانے والوں کو دھمکا رہے ہیں۔ کسوف و خسوف اس کی سچائی پر مہر کر چکے۔ کتاب مقدس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے بیان کردہ وہ تمام مفاسد و حالات جو اس زمانہ اور اہل زمانہ کے باب میں مرقوم ہیں۔ صاف طور پر بتا چکے کہ آنے والا ضرور ہے کہ آگیا ہو۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسیح موعود کے جو آثار مندرج تھے، وہ سب ہوتے نظر آرہے ہیں۔ مدعی کا روز افزوں فروغ برابر اس بات کا ثبوت دے رہا ہے کہ وہ مفتری علی اللہ نہیں بلکہ فی الحقیقت برحق اور موعود ومسعود و مامور من اللہ ہے ورنہ بموجب سنت اللہ کے وہ کبھی کا خائب و خاسر اور گمنام و نشان ہو جاتا۔ پھر ہزاروں لاکھوں بندگان خدا اس پر ایمان لاکر اس کے اتباع و معرفت کو اپنی عین خوش قسمتی خیال کرتے ہیں جو سارے کے سارے مسلمان ہی نہیں بلکہ جن میں بعض تو ملنے سے پہلے ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ سکھ وغیرہ غیر مذاہب کے نام لیوا تھے اور ساتھ ہی صدہا خدا ترس اہل اللہ اس کی سچائی کی گواہی دے چکے ہیں۔

پس اگر آپ کے نزدیک یہ سلسلہ جھوٹا اور نری دکانداری نہیں تو کیا وجہ آپ کھلے طور سے اس کی تصدیق نہ کریں اور سچوں کا ساتھ نہ دیں ہ کیا آپ کے نزدیک خدا کا یہ فرمانا (نعوذ باللہ) لغو ہے۔ کہ "سچوں کا ساتھ دو" اور اگر خدانخواستہ آپ اس سلسلہ کو جھوٹی دہوکے بازی ہی سمجھتے ہیں تو کیا وجہ کہ آپ ہزارہا خلق اللہ کو اس دہوکے سے بچانے کے لئے اپنی مہر سکوت نہیں توڑتے؟ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں یعنی یا تو آپ جان بوجھ کر تصدیق حق سے جی چراتے ہیں جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوں گے کہ آپ کو خدائے قادر و قاہر کے مقابلہ میں دنیا کی یہ آنی اور فانی عزتیں اور وجاہتیں زیادہ تر عزیز ہیں اور یہ حالت انجام بخیر اور رضائے مولیٰ کی راہ میں بڑی خطرناک روک ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے یا یہ کہ آپ کے قلوب و ضمائر اس سلسلہ کو برسر کذب و افترا مان کر بھی اس کی پرزور دعوت اور روشن کامیابی سے مرعوب ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ یہ بھی عقلاء کے نزدیک سخت شرمناک کمزوری و بزدلی سمجھی جائے گی۔ تو گویا بہر حال اب وقت آگیا ہے کہ آپ لوگ بھی مثل دیگر مولویوں یا علمائے امت کے اپنی مہر سکوت توڑیں اور اپنی قابل رحم قوم کے ہزاروں افراد کو اندیشہ ناک مذبذب سے بچائیں جن میں سے اکثر تو آپ کے اتباع سے یا آپ کی طرح ایک قسم کی غفلت بے پروائی میں پڑے ہوئے ہیں اور بعض اس سلسلہ حقہ کی مخالفت ناحق اپنے حق میں کانٹے بو رہے ہیں بالعموم امید رکھتے ہیں ایسے بھی ہوں گے جن کے دل جلدی یا بدیر آفتاب صداقت کی تیز شعاعوں سے موم ہو کر اسے قبول کر لینگے اور بالآخر مائل ہو جائیں گے جو ہمارے خیال میں کے پندار میں بڑا بھاری قومی نقصان ہوگا جیسا کہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ "وہ اچھے اچھے نیک بخت۔ دیندار۔ متقی۔ پرہیزگار۔ نو تعلیم قابل فہیم۔ اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی عقلوں پر نہ جانے کیا پردہ پڑ جاتا ہے کہ آخر مرزا (حضرت امام علیہ السلام) کا جادو چل جاتا ہے"۔ اس قومی نقصان کا ارباب اگر مقتدایان ملت کا ذمہ نہیں تو اور کس کا ہے؟

اے معزز و محترم بزرگو! میں آپ سے آخر میں پھر کمال عجز و ادب التماس کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی ذات خاص کے لئے نجات و ہدایت کی کوئی ایسی صورت سوچ لی ہے۔ جس کے ہوتے کسی موعود مامور مصلح اور امام وقت کی حاجت نہیں تو

خدارا

اُن ہزارہا افراد قوم کی خاطر ہی اس مشکل سوال کو حل کیجئے۔ جو آپ کو اپنا دنیوی لیڈر مانتے ہیں اور آپ کی لیڈری میں بہت سیدھے رستہ پر پڑ سکتے ہیں یا ہلاکت کی راہ سے بچ سکتے ہیں مجھے اس بارہ میں اور بہت کچھ کہنا تھا۔ مگر فی الحال اسی پر بس کرتا ہوں۔

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی منیجر رفیق ایجنسی امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کے ایک احسان کا ذکر

۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت میں سویا ہوا تھا کہ میری زبان پر مندرجہ ذیل انگریزی فقرہ جاری کیا گیا۔

(A Colliery accident last night) جس کے معنے ہیں ایک کوئلہ کی کان کا حادثہ۔ گذشتہ رات کو دو تین دفعہ یہ کلمہ میری زبان پر جاری ہوا جس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ میں نے اس کا ذکر اسی روز بعض صاحبوں سے کیا مثلاً صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ چودہری فتح محمد ایف۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور اور نیز انٹرنس کی دونوں جماعتوں میں میں نے اس کا ذکر اسی روز کر دیا کہ ایسا فقرہ آج صبح میری زبان پر جاری کیا گیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے سکینڈ ماسٹر قادیان کو بھی اس کی خبر تھی۔ سو خدا تعالیٰ نے اس بات کو عجیب طور سے پورا کیا۔ ۱۳۔ مارچ کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یہ وحشت ناک خبر شائع کی گئی کہ فرانس کے ملک میں کوئلہ کی کانوں کے پھٹنے سے ایک خوفناک مصیبت نازل ہوئی اور اندازہ کیا گیا ہے کہ ۱۱۵۰ آدمی اس حادثہ سے ہلاک ہوئے لندن کا ۱۰۔ مارچ کا تار ہے جو اخباروں میں شائع کیا گیا مگر ابھی میں یہ تحقیق نہیں کر سکا کہ یہ مہیب ناک واقعہ جس کی تفہیم قادیان میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو اطلاع دی گئی کس تاریخ کو واقع ہوا۔ دہریہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرتے ہیں لیکن ہم دہریہ کے قول کو کس طرح مانیں جبکہ خدا تعالیٰ براہ راست اپنی ہستی کا ثبوت ہمیں دیتا ہے۔ دنیا خدا کو مانتی ہے مگر رسمی طور پر۔ مگر خدا کا کس قدر فضل ہے۔ کہ وہ اپنی ہستی کا بلاواسطہ ہمیں ثبوت دیتا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے میں خدا تعالیٰ کے اس احسان کا شکر بھی کرتا ہوں مگر جب اپنی عملی حالت کو دیکھتا ہوں تو بہت شرمندگی حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ ایسے صحیح ثبوت اپنی ہستی کے دیتا ہے۔ تو چاہئے کہ ہم اپنی عملی حالت میں دوسروں سے ممتاز ہوں۔ نہایت افسوس کی بات ہوگی۔ کہ باوجود خدا تعالیٰ کے ان احسانوں کے اور ان نشانوں کے پھر بھی ہم اپنی عملی حالت میں کوئی تبدیلی نہ دکھلاویں۔ سو جبکہ مجھے خدا تعالیٰ کے اس انعام کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے ساتھ ہی خوف بھی ہوتا ہے کیونکہ ہم پر دوسرے لوگوں سے زیادہ اتمام حجت ہو چکی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکھوں نشان ہم دیکھ چکے ہیں اور اگر ہم اپنی حالتوں میں کوئی تغیر پیدا نہ کریں تو ہماری حالت بہت ہی قابل افسوس ہوگی اس کے لئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنی چاہئے۔ اور اسی کا فضل مانگنا چاہئے۔ اس معاملے میں اپنے سارے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس عاجز کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے عملی حالت درست کرنے کی توفیق بخشے اور نعماءوں کے لئے مجھے موجب شکر نہ بنائے۔ پھر میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی میرے لئے دعا مجھ پر احسان فرماویں خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میرے اس خواب کے گواہوں میں سے ایک ہندو طالب علم پرشوتم چند نام بھی ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی انٹرنس کلاس میں پڑھتا ہے وہ آریہ ہے قادیان کے آریوں کو چاہئے کہ اس سے پوچھیں کہ آیا فی الواقعہ اس نے یہ خواب مجھ سے قبل از وقت سنا تھا یا نہ۔ اور پھر غور کریں کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا پرمیشور بے زبان اور مردہ ہے اور مسلمانوں کا خدا زندہ ہے اور بولتا ہے۔

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ قادیان

۷۸۹۔ مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب بدر سلامت

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ مندرجہ خط درج اخبار بدر فرما کر خاکسار کو ممنون و مشکور فرماویں۔

آپ کا تابعدار محمد شفیع گوڈون کلرک میڈیکل سٹور ڈپو سیالکوٹ چھاؤنی

---

* مولوی صاحب کا یہ الہام ہمیں پہلے بھی سنا ہوا تھا۔ ایڈیٹر

خط - بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب - بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ کہ وہ اخبار **اہل حدیث** جو اسی ماہ مارچ میں ۹ - تاریخ کے روز شائع ہوئے ہیں خاکسار نے پڑھے ہے۔ اس میں سے ایک مضمون کو جس کا ہیڈنگ یہ ہے کہ "کیسا بھاری ٹیکس" پڑھ کر چند ایک سوالات دل میں پیدا ہوئے۔ اُمید ہے۔ کہ آپ بذریعہ اخبار ان کے جواب سے مشکور فرمائیں گے لیکن جواب متانت سے پُر ہو۔ لایعنی جواب کی مجکو ضرورت نہیں اور حسب عدہ خود قرآن و حدیث کے مطابق (جیساکہ آپ اخبار پر لکھتے ہیں کہ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلّم داشتن

ہو۔ مرزا صاحب نے جو اپنے مریدوں کو ۱/۱۰ حصہ جائداد و آمدنی کا دینے کا حکم و تاکید کی ہے۔ اس کو اپنے **شدادی بہشت** کا لالچ قرار دیا ہے اور سخت ٹیکس تجویز فرمایا ہے۔ تو اس پر خاکسار کی عرض ہے۔ کہ اگر ۱/۱۰ حصہ آمدنی و جائداد کا دینا سخت ٹیکس اور شدادی بہشت ہے۔ تو جس نے یہ حکم فرمایا ہے۔ کہ لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا مما تحبون (سورۃ آل عمران) یعنی جب تک اپنی پیاری سے پیاری چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جب تک تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے اور نیز یہ کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللّٰہ وتجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یغفر لکم من ذنوبکم ویدخلکم فی جنٰت تجری من تحتھا الانھار ومسٰکن طیبۃ فی جنٰت عدن۔ ذالک الفوز العظیم ۵ (سورۃ الصف) یعنی مسلمانوں میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں۔ جو تم کو آخرت کے دردناک عذاب سے بچائے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں لڑا دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو۔ ایسا کروگے۔ تو خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور نیز عمدہ عمدہ مکانات میں کہ وہ مکانات ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر ایسا ہی سورہ نساء میں جو کچھ لڑنے اور مال جان خرچ کرنے پر انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جس پر عمل درآمد کر کے بہت سے صحابہ نے جانیں اور مال نثار کئے وہ الگ رہے۔ چونکہ خاکسار نہ تو مرزا صاحب کا مُرید ہے اور نہ انصاف سے الگ ہونا اپنا مشرب سمجھتا ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ کیا ہم اس کو شدادی بہشت کے وعدہ نہ سمجھیں کہ جس کے سبب ہزاروں جانیں تہ تیغ ہوئیں جن کو ہم آج بڑے فخر سے شہدا کہتے ہیں۔ کیا اس کے بالمقابل ۱/۱۰ حصہ شدادی بہشت ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں تو کیا اب ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باغی ہو جائیں جس نے نہ صرف ۱/۱۰ حصہ ہی طلب کیا بلکہ پیاری پیاری اشیاء کے علاوہ جانیں بھی مانگیں جس کا قرآن و احادیث میں مفصل ذکر ہے اور ایسا ہی صدیق اکبرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ کے مالوں کا خرچ کرنا اظہر من الشمس ہے تو کیا اب ہم ان سب کو جنہوں نے مال اور جانیں خرچیں۔ لالچی اور شدادی بہشت کے خواہاں سمجھیں یا کیا؟ مفصل کیفیت سے آگاہی بخشیں نیز یہ کہ اخبار پر تو آپ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلّم داشتن

لکھاتے ہیں اور اخبار کے اندر قرآن اور احادیث پر ہی اکتفا نہ کرتے ہیں - یہ کیا بات ہے۔ کیا اخبار کی سجاوٹ کے لئے یہ شعر لکھاتے ہیں یا اخبار کا اعتبار جمانے کے لئے؟ اگر اخبار کی سجاوٹ کے لئے ہے تو خیر ورنہ سخت افسوس ہے۔ کہ ایک مولوی اور ابوالوفا ہو کر یہ کارروائی۔ براہِ مہربانی جواب سے مطلع فرماویں ورنہ سخت افسوس ہوگا۔ فقط - والسلام

الراقم
خاکسار محمد شفیع - میانمیر

یادگار کریم مفت منگاؤ

اخویم محبی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی چھاونی انبالہ نے ۱۰۰ جلدیں اور برادرم حافظ محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر سری نگر کشمیر نے ۳۰ جلدیں اور خود انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ نے متعدد جلدیں اس غرض سے خاکسار کے سپرد کی ہیں کہ یہ ان احمدیوں کو مفت تقسیم کر دی جائیں جو مرحوم مولانا رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ ہر جگہ کے انجمن احمدیہ کے سکرٹری یہ تکلیف فرماویں کہ چونکہ ۸ نسخوں کے لئے ۱/۲ کا ٹکٹ کافی ہوگا اس لئے اس حساب سے ٹکٹ بھیجکر متعدد نسخے منگا کر بچھڑے ہوئے دوست سے روحانی ملاقات کریں اور دل سے دعا کریں کہ مرحوم کو خدا جنت کے اعلےٰ مقام میں جگہ دے۔
خاکسار محمد نواب خاں ثاقب میرزا خانی سکرٹری انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ

ضروری اطلاع

قادیان میں چندہ بھیجنے والے احباب ہمیشہ ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) - لنگر خانہ کا چندہ حضرت اقدس کے نام بھیجیں اور دوسرے مدات کا روپیہ آپ کے نام ہرگز نہ بھیجیں۔

(۲) - مدرسہ کا چندہ بنام امین مدرسہ تعلیم الاسلام - میگزین کی خریداری کا اور اشاعت اسلام کا روپیہ بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز زکوٰۃ کا روپیہ بنام امین زکوٰۃ فنڈ۔ بہشتی مقبرہ کے متعلق کل روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان۔ آنا چاہیئے اور کسی شخص کے نام پر نہ آنا چاہیئے۔

(۳) خط و کتابت مدرسہ کے متعلق کل بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور بہشتی مقبرہ یا وصیتوں وغیرہ کے متعلق یا وصیتوں کا بھیجنا بنام سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہونی چاہیئے

درخواست دعا

برادرم منشی عبد الحی صاحب سنوری امرتسر سے تقویت ایمان کے لئے اور مکرمی راجہ یار محمد خاں صاحب ولد راجہ عطاء محمد صاحب احمدی پاڑی پور کشمیر اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی احباب کی خدمت میں دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ بھائی ان کے لئے دعا فرماویں گے۔

رسید زر

تاریخ	رسید نمبر	نام	رقم
۱۵- مارچ ۱۹۰۶ء	۱۰۴۶	مولوی عبد اللہ صاحب	عہ ۱۲/
″	۱۰۸۰	غلام حیدر صاحب	عہ ۱۲/
۱۶	۱۰۶۹	عبد العزیز صاحب	عہ ۱۲/
″		سید صاحب	حہ ۸/
″	۱۰۸۱	الٰہ دیا صاحب	عہ
″		غلام محمد صاحب	عہ ۱۲/
۱۹	۴۹۵	محمد مقبول صاحب	سے/
″	۱۰۷۵	عماد الدین صاحب	ت
″	۱۳۱۴	محمد الٰہی صاحب	سے ۲/
۱۹	۸۰۵	محمد حسن صاحب	عہ ۱۲/
″	۴۲۰	ڈاکٹر فضل احمد صاحب	صہ/
″	۹۰۱	غلام نبی صاحب	عہ ۱۰/
″	۹۸۷	علی احمد خاں صاحب	عہ ۱۲/
۲۰	۶۴۶	بوٹے خاں صاحب	عہ
۲۱	۱۰۲۴	تاج الدین صاحب	عہ ۱۲/
۲۱	۳۷۱	عبد المجید صاحب	عہ ۱۲/
۲۱	۹۶۰	اسمٰعیل آدم صاحب	سے
۲۱	۸۱۳	شاہ محمد صاحب	عہ
۲۲	۹۵۲	کریم بخش صاحب	عہ ۱۲/

عام اخبار

حضور لاٹ صاحب پنجاب راولپنڈی کو تشریف لے گئے۔ وہان سے ۹ تاریخ کو لاہور واپس آئیں گے۔

پچھلے ہفتہ شملہ کے مال بازار مین اور آگ لگی۔ دو فرنگی ذخائر جل گئے نقصان تیس ہزار۔

ہندوستان مین وبائے طاعون سے پچھلے ہفتہ ۴ ۶ ۴ ۵ ۱ فوتیان ہوئین بیشی ۶ ہزار ہے۔

پچھلے ہفتہ طاعون سے پنجاب میں ۲ ۸ ۳ ۳ ۴ فوتیان تھیں صوبجات متحدہ میں ۸ ۷ ۹ ۳ تھیں۔

کرنل غلام رسول خان کابل سے براہ پشاور بمبئی پہنچے وہاں امیر صاحب کے ایجنٹ مقرر کئے گئے۔

بمبئی کے جزیرہ الیفنٹہ میں ایک سرنگ اڑاتے تھے۔ اتنی انسانی جانوں کا سخت زیاں ہوا۔

۶۰۰ پونڈ کے بارود کے پھٹنے سے دس دیسی ہلاک ۶ سخت اور ۴۰ مزدور کمتر مجروح ہو گئے ہیں۔

کلکتہ مین طاعون کی ترقی پر گھبرا رہے ہیں۔ یومیہ فوتیان ۳۰۰ و ۴ سے بھی بڑھتی جاتی ہیں۔

حضور پرنس و پرنسس آف ویلز جمعرات کو سوئز پر اترے۔ اب وہ قاہرہ کی سیر فرما رہے ہیں۔

منڈالے نام دخانی جہاز رنگون سے آتا تھا۔ نہر سوئز مین ریتی پر بیٹھ گیا۔ کوشش جاری کہ سطح آب پر آئے۔ بباعث اس حادثہ کے نہر کی گذرگاہ بند ہو گئی۔ جہاز کا بوجھ اتار کر ہلکا کر رہے ہیں۔ تار خبر۔

جاپان میں ناکاشیما کی کان کوئلہ پھٹ گئی۔ ۲۵۶ کان کن ہلاک ہو گئے ہیں۔

ترکی مصری تنازعہ متعلق قبضہ تابہ کا سلسلہ جاری ہے گورنمنٹ عثمانیہ خالی نہیں کرتی ہے۔

بخلاف اس کے ترکی فوجیں جو یروشلم مین مقیم ہیں ان کو روانگی تابہ کا حکم ہوا کہ قبضہ قائم ہے

روس میں ابتر حالت کا سلسلہ جاری ہے فنلینڈ کا روسی گورنر جنرل عہدہ سے مستعفی ہو گیا ہے۔

روس میں رعایت کی پالیسی کو پھر بدلنے لگے اسی کی ناراضگی سے گورنر جنرل نے علیحدگی اختیار کی ہے۔

اس تبدیل پالیسی سے رعایا سے روس پھر بیزار ہو رہی ہے فنلینڈ کو فوجیں بافراط بھیج رہے ہیں۔

موراکو کانفرنس کی کارروائی بوجہ احسن جاری ہے، ۸ اپریل کو معاہدہ پر سب دستخط ہو جائیں گے۔

ورتھینگر۔ پلیگ کے زور سے شہر میں سناٹا چھا گیا ہے۔ لوگ شہر چھوڑ کر باغوں اور گاؤں میں چلے گئے ہیں۔ شہر خالی ہونے پر بھی چالیس پچاس آدمی روز مرہ فوت ہوتے ہیں پلیگ کے باعث پوسٹ آفس شہر سے لہریا مین اٹھ گیا ہے۔ سردی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔

آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی عقل پر اب تک جہالت کا پردہ پڑا ہے۔ ان کو جب کھانا میسر نہیں آتا۔ تو سانپ پکڑ کر پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں ان کی بوری بوری آنکھوں کو خداوند کریم نے آنا نور دیا ہے۔ کرۂ زمین تو در کنار گھاس اور درختوں کے پتوں کے نشانات سے سانپ تلاش کر لیتے ہیں۔ شب کو یہ وحشی راستہ سونگھتے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے رفتہ رفتہ سانپ کا سوراخ معلوم کر لیتے ہیں۔ اگر وحشی کی شکل دیکھ کر سانپ اپنے بل میں گھس جائے۔ تو یہ ایک قسم کا بین بجا کر اسے مست کر لیتے ہیں جیسے ہی سانپ بل سے منہ نکالتا ہے۔ لاٹھی مار کر اس کا سر تن سے جدا کر کے کچا کھا جاتے ہیں۔

سری نگر کشمیر کی خبر ہے۔ کہ بارش نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے اس باعث دریائے جہلم خوب طغیانی پر ہے تعجب ہے کہ بارش پیچھا نہیں چھوڑتی ہے کوہ مری کے آگے سڑک کشمیر کے چار نہیں بلکہ پانچ پل بہہ گئے ہیں اور پانچ روز تک یہاں کی ڈاک بالکل بند رہی ٹونگہ کی آمد و رفت بھی فی الحال ملتوی ہے، مرمت کا کام کرتے ہیں لیکن بارش مہلت نہیں دیتی۔ کشمیر میں اب تک سردیوں کا زور تیزی پکڑ جاتا ہے۔ سری حضور مہاراجہ صاحب سوم ہفتہ اپریل تک سری نگر میں رونق افروز ہوں گے اس باعث سری نگر میں رونق کا جوبن ہوگا۔ بخلاف اس کے جموں میں بے رونقی کا اندیشہ ہے۔

خبر آئی ہے کہ نوا سکوشیا مین سمندر میں طوفان کے باعث ایک جہاز غرق ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ یورپ کے دو پہاڑ آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے ہل رہے ہیں اور عنقریب خطرہ ہے۔ کہ ان کے نیچے کئی گاؤں آکر دب جائیں گے۔ بعض لوگ گاؤں چھوڑ کر بھاگ بھی گئے ہیں اور بعض گاؤں جلدی خالی کئے جا رہے ہیں۔

فریدکوٹ کی ریاست کا انتظام رئیس کی نابالغی کے زمانہ میں ایک کونسل کرے گی۔ راجہ برج اندر سنگھ والی ریاست ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پائیں گے۔

نیشنل بنک لاہور کے ایک چپراسی کو دس ہزار روپیہ کے نوٹ رجسٹری شدہ خط میں ڈاک مین ڈالنے کے لئے دئے گئے چپراسی نے وہ تمام نوٹ لفافہ مین سے نکال کر چھپا دیئے۔ لیکن راز کے افشا ہونے پر اس نے پولیس سے اپنے جرم کا اقبال کر کے وہ سب نوٹ پولیس کو بتا دیئے۔

عوام کے ایک مسلح گروہ نے وارسا کے جیل خانہ پر حملہ کر کے ایک محافظ کو مار ڈالا اور دو زخمی کر کے سب پولٹیکل قیدیوں کو چھوڑ دیا۔

ماسکو کے بنک مین ۲۰ مسلح روسیون نے داخل ہو کر اور ملازمون کو ڈرا کر ۸ لاکھ پچاس ہزار سکہ روبل لوٹ لئے۔

جاپان نے انگلستان مین نئے جنگی جہاز بنوائے ہیں اور ان مین سے دو جہاز کہ جن کے نام "کٹیما" اور "کٹوری" مین بن کر تیار ہو گئے ہیں ان دونوں جہازوں کو جاپان لے جانے کے لئے جاپانی ملاح اور افسر لنڈن مین آئے ہین ملنڈن کا رپورٹس لکھا ہے ال مین جاپانی ملاحوں کی دعوت کرے گی۔

اخبار بدر ۔ ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ حجم ۱۲ صفحہ۔ حضرت اقدس کے تازہ الہامات۔ مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن۔ مسیح موعود کی ڈائری۔ ڈاک ولایت یعنی یورپ امریکہ مین اشاعت اسلام کی خبرین۔ فقہ احمدیہ۔ نامہ نگاروں کی تحریریں۔ دنیا کی تازہ خبروں کا مجموعہ۔ قادیان کی خبرین۔ مفید ایڈیٹوریل وغیرہ ہر طرح کے دلچسپ اور مفید مضامین شامل ہوتے ہیں۔ قیمت امدادی درجہ اول ۱۲ عمہ۔ درجہ دوم ۸ عہ۔ درجہ سوم ۵ عہ۔ عام قیمت ۳ عہ ہے۔ اور ایسی تھوڑی ہے کہ سالیانہ آمد و خرچ کے تخمینہ مین مالک اخبار کو بہت سا روپیہ اپنی گرہ سے ڈالنا پڑتا ہے۔ چونکہ ہفتہ وار نکلتا ہے۔ اس واسطے ماہ مارچ مین پانچ پرچہ نکلے۔ سال میں انشاء اللہ باون ۵۲ پرچہ نکلیں گے تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس کی تعداد اشاعت کے بڑھانے میں کوشش کریں۔ مالک غریب بہت نقصان برداشت کر چکا ہے اور ہنوز کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ اللہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں قصور ضلع لاہور کا رہنے والا ہوں اور نو مسلم ہوں جماعت میں داخل ہو کر کل شرائط بیعت منظور کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اسی سلسلہ مین مغفرت کرے مین حضرت صاحب کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی مسعود کو مانتا ہوں اور آپ کے منکروں کو کافر خیال کرتا ہوں اور دجال جو آنا تھا وہ آچکا اور مین نے دجال کا گدھا بھی دیکھ لیا ہے اور میری اہلیہ بھی بیعت مین داخل ہوئی ہے۔ قاضی حبیب اللہ کی دعا در کار ہے

خاکسار دین محمد نو مسلم۔ ساکن قصور تلعی گر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ از جانب اللہ دتا نمبردار سکنہ سیالوالی متصل خانا لوالی خریدار بدر واضح ہو۔ کہ ہمارے گاؤں میں سے ایک شخص مسمی شادی قوم ترکھان جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخلص مرید تھا۔ ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو فوت ہو گیا ہے۔ براہ مہربانی بدر میں اس کے جنازہ کی بابت احمدی جماعت میں شائع کر دیں

گذارش احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل زر اور نام اور نمبر خریداری ضرور درج فرمایا کرین تاکہ روپیہ کے اندراج مین تکلیف نہ ہو بعض وقت کام کی کثرت سے کوپن پر نام لکھنا یاد نہیں رہتا اور موجب تکلیف ہوتا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کبھی امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑا ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے یہ مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۸ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ذرا تھکے ہوئے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلےٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ر ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۲۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط و کتابت کر کے طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئیے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہو گی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہو گا اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئیے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ر فیصدی لیا جائیگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے۔ کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی درندگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ارزاں تر رعایت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۳۲ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ عہ ۲

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمسار سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً نشست اعضاء کو اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پیرا ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو

[illegible]

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنے کا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلےٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد۔ کونین۔ زعفران۔ کوکا۔ دامیانا۔ سونا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی شیشی ۱۰۰ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

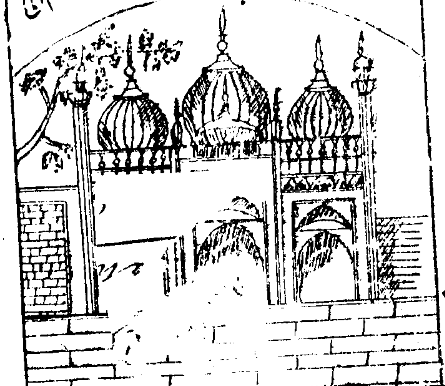

بدر

BADR – QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کان دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۹ | ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۵

۱۷ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء

سلسلہ القدیم جلد ۵

رحیم بخش ماڈل پرنٹنگ پریس میں چھپ کر قادیان سے شائع ہوا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا میں شفا ہمیں نہ غرض دار الامان میں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عمہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پرانا ... جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو ... پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲/۸۔ عام قیمت بعد سے ... ۳ ... سالانہ ... اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب ... لی جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ... ٹکٹ آنا چاہیے۔ خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔ مینجر

لوکل ... عا۔ افریقہ ... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی وایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت ہست
معجزات او ہمہ حق اند وراست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - ایک تازہ عظیم الشان نشان -
صفحہ ۳ - وطن کا اقبال اور ادبار -
صفحہ ۴ و ۵ و ۶ - ایک دوست کے خط کا جواب -
صفحہ ۷ - ... مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ
صفحہ ... - مراسلات - صفحہ ۹ - وطن اور میگزین
صفحہ ۱۰ - میں احمدی کیوں ہوا؟
صفحہ ۱۱ - عام اخبار

بدر مسیح

۱۷ - صفر ۱۳۲۴ھ - مطابق ۱۲ - اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸ - مارچ ۱۹۰۶ء - "اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی"

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈالدی ہے - وقت مقرر تک

نوٹ - یہ الہام گذشتہ پرچہ میں بھی شائع ہوا تھا مگر اس میں لفظ مسمّٰی غلط لکھا گیا تھا - اس لئے دوبارہ اس اخبار میں چھاپا گیا -

۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - یَاْتِیْکَ الفَرَجُ

ترجمہ - تیرے پاس خوشی اور کشائش آئے گی -

۸ - اپریل ۱۹۰۶ء - رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ -

ترجمہ - خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے

۲ - یُرِیْکُمُ اللّٰہُ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ -

ترجمہ - خدا تعالیٰ تمہیں وہ زلزلہ دکھائیگا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا - یعنی اس میں بہت جانوں کا نقصان ہوگا یہ نہیں کہ حقیقت میں قیامت آجائے گی بلکہ یہ معنے ہیں کہ دنیا پر سخت صدمہ ہوگا اور بہت جانیں تلف ہوں گی -

۹ - اپریل ۱۹۰۶ء - ان میں سے بعض الہامات مکرر ہیں یعنی پہلے بھی ہو چکے ہیں اور آج پھر بھی ہوئے -

۱ - رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ - (ترجمہ اوپر پڑھیو)

۲ - یُرِیْکُمُ اللّٰہُ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ - (ترجمہ اوپر دیکھو)

۳ - اُرِیْکَ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ -

ترجمہ - میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا - جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا -

۴ - یَسْئَلُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ - قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ وَلَا یُرَدُّ مِنْ قَوْمٍ یُعْرِضُوْنَ -

ترجمہ - تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بات سچ ہے - کہہ ہاں مجھے میرے ربّ کی قسم ہے اور اعراض کرنیوالی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلیگا -

۵ - نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ -

ترجمہ - خدا سے مدد اور کھلی فتح -

۶ - اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا -

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے -

۷ - ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

ترجمہ - وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ - تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے -

۵ - اپریل ۱۹۰۶ء - وقت صبح -

"اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ"

ترجمہ - امراض پھیلائی جائیں گی اور جانیں ضائع کی جائیں گی

فرمایا - یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے - معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب سے متعلق ہے -

ایک تازہ عظیم الشان نشان

[illegible] عبرتناک نظارہ

جموں کا مدعی رسالت مطابق پیشگوئی طاعون [illegible]

اپریل ۱۹۰۶ء میں جموں کا ایک شخص جس کا نام چراغ دین تھا اور جو اس وقت سے پہلے اپنے آپ کو احمدی جماعت کا ممبر کہتا تھا اس بات کا مدعی ہوا کہ میں خدا کا ایک رسول ہوں اور میرا کام یہ ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح کرا دوں اسکی ... پاس رسالت کو دعوی کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اس بد قسمت کے بد انجام کے متعلق چند الہامات ہوئے جو ۲۳ - اپریل ۱۹۰۲ء کو کتاب دافع البلاء کے صفحہ ... والغایت ۲۴ میں شائع ہوئے تھے - ان صفحات میں سے وحی الٰہی اور اس کے ترجمہ کے اصل الفاظ مندرجہ کتاب ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں -

"وہ چراغ دین کی نسبت میں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ غنودگی سی غنودگی ہو کر مجھ کو خدائے عزوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا -

"نزل بہ جبیز"

یعنی اس پر جبیز نازل ہوا - اور اسی کو اس نے الہام یا رویا سمجھ لیا - جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمینگی اور فرومائگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ لفظ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں -

"وہ رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغ الدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا -

اِنِّیْ اُذِیْبُ ... - مَنْ یُرِیْبُ

میں فنا کر دوں گا - میں غارت کر دوں گا - میں غضب نازل کروں گا - اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوی سے توبہ نہ کی -"

یہ پیشگوئی بصراحت تمام اس شخص کے نہایت تباہ حالی کے ساتھ فنا ہونے کو بتلا رہی تھی اور ان الہامات کے شائع ہونے کے بعد اس شخص کا جو برائے نام تعلق اس جماعت کے ساتھ تھا وہ بھی ٹوٹ گیا اور رفتہ رفتہ وہ سخت مخالفین میں شامل ہو گیا اور عیسائیوں کی تائید میں کتابیں لکھتا رہا اور عیسائی اس سے بہت خوش تھے لیکن اب مطابق اس پیشگوئی کے مطابق نہایت ہی بد حال سے وہ غارت ہو گیا ہے اول تو اس کے ہر دو بیٹے اس کی آنکھوں کے سامنے طاعون کے خوفناک عذاب میں مبتلا ہو کر مر گئے اور ان کے بعد وہ بھی اسی مرض طاعون میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گیا اور دنیا کے واسطے ایک عبرتناک نظارہ چھوڑ گیا ہے یہ پیشگوئی چار سال کے اندر اپنے ظاہری الفاظ میں اس طرح سے پوری ہوئی ہے کہ کسی مخالف کیواسطے بھی کوئی گنجائش اس کے انکار کی نظر نہیں آتی - دیکھئے ہمارے مولوی صاحبان کا اب کیا حال ہوتا ہے اور وہ کس طرح ... تہمتوں سے جو خط اس کی موت کے متعلق ہم کو آیا ہے وہ اب ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور زیادہ مفصل حالات اگلے پرچہ میں ... ناظرین ہوں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم

سیدی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چراغ دین ساکن جموں مصداق الہام نزل بہ جبیز نے دافع البلاء کی اشاعت کے بعد جن جن پیرایوں میں حضور سے عداوت شروع کی تھی وہ مخفی نہیں چنانچہ اس نے ایک کتاب موسوم بہ منارۃ المسیح شائع کی جس میں اس نے اپنے اندرونی بغض کے انگار اگلے ہیں آجکل وہ ایک اور کتاب چھپنے کا اہتمام کر رہا تھا جو اول الذکر سے بدرجہا بدتر تھی - زبانی توہین کا بھی اس نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ہوا تھا غرض اس نے اپنے آپ کو ہر طرح سے ملزم ٹھہرالیا اور آخرالامر خدا تعالیٰ کے مرسل کی فرمودہ کے مطابق زیر دفعہ انی اذیب - من یریب مرقومہ دافع البلاء گرفتار ہو کر اپنی پاداش کو پہنچا اسکے دو ہی لڑکے تھے جو یکے بعد دیگرے طاعون سے فنا ہوئے چھ سات روز کے بعد ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء وہ خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو کر غارت ہوا - الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے مرسل کا فرمایا حرف بحرف پورا ہوا اور ہمارے لئے ایک تازہ نشان ظاہر ہوا آجکل شہر میں طاعون کثرت سے ہے عاجز کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وطن کا اقبال اور ادبار

(واقعہ میگزین اور اخبار وطن کی مختصر تاریخ)

مسیح اول نے فرمایا تھا کہ "نبی بے عزت نہیں مگر وطن میں" اور جو سلوک اہل وطن کے ہاتھوں اُس خدا کے نبی نے دیکھا۔ اُس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں بطور جملہ معترضہ اتنا کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اگر بقول آج کل کے عیسائیوں کے مان لیا جاوے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر ہی فوت ہوگئے اور وہاں سے بچکر آخری عمر عزت کے ساتھ کشمیر میں بسر نہیں کی۔ تو پھر انجیل کی دیگر پیشگوئیوں کی طرح حضرت عیسےٰ کی یہ پیش گوئی بھی نعوذ باللہ جھوٹی ہوگی اور پھر اس مثل کے الفاظ بھی اس طرح بدل دینے چاہئیں کہ نبی کے واسطے کوئی عزت نہیں کیونکہ پھر تو یسوع کی لائف معلومہ میں کوئی بات بھی عزت کی نہیں پائی جاتی۔

یہ تو مسیح اول کا حال تھا مگر مسیح ثانی کے ساتھ بھی اُس سے کم نہیں گذری فرق ہے تو صرف اتنا کہ مسیح محمدی ہونے کے سبب [illegible] ایک ایسی گورنمنٹ کے ملک میں مبعوث کیا گیا ہے جو رومیوں کی طرح یہودیوں سے دبنے والی نہیں ورنہ یہ لوگ بھی جو کچھ ان کی ارادے اور خواہشیں میں کر گذرنے کا موقعہ پائیں تو فریسیوں سے بڑھ کر اپنا قدم رکھتے۔

اس کی مثال ایک تازہ ترین واقعہ میں خود اس اخبار نے دی ہے جو وطن کے نام سے ہی موسوم ہے اور ہندوستان کے اسلامی وطن کا ایک آرگن کہلاتا ہے۔ گو بجائے عام اسلامی مضامین کے وہ زیادہ ترکی جھگڑوں کو اپنے صفحات میں لیٹے ہوئے ہوتا ہے جن کے ساتھ ہند کے مسلمانوں کو کوئی خاص تعلق نہیں تاہم اس اخبار کے ایڈیٹر صاحب کے ساتھ جو خط و کتابت میگزین کے متعلق ہوئی اُس سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہو چکے ہیں اور چونکہ اس تجویز کو جو وطن نے خود ہی [illegible] خود ہی واپس کر لیا ہے اور اس کا خاتمہ ہو چکا ہے اس واسطے مناسب [illegible] ہوں کہ اس کی مختصر کیفیت اول سے آخر تک درج کر دوں اگرچہ یہ کیفیت اُن خطوط اور مضامین کا خلاصہ ہی ہے جو اس عرصہ میں اخبارات الحکم اور بدر میں شائع ہوتے رہے ہیں۔

اس تحریک کی اصل بنا وہ خطوط [illegible] جاپان سے جاپان کو گئے ہوئے مسلمانوں نے ہند کے مختلف اخبارات کو بھیجے کہ جاپان مسلمان ہونے کو تیار ہے۔ تم کچھ کر سکتے ہو تو کر لو اب وقت ہے۔ یہ خطوط مختلف اخباروں میں چھپتے رہے کچھ عرصہ کے بعد پھر اخباروں میں مضامین نکلے جن میں جاپان سے یہ شکایت درد مند الفاظ میں شائع ہوئی کہ باوجود ہماری بار بار کی تحریر اور تحریک کے مسلمانوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔ صرف ایک ریویو آف ریلیجنز ہے جس کے ایڈیٹر نے کئی سو پرچے بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ اس بات نے [illegible] مسلمانوں کی وہ حالت ہوئی جو لارڈ بشپ کے مقابلہ کے وقت ہوئی تھی جبکہ بشپ موصوف نے زندہ رسول پر ایک لیکچر دیا۔ اور مسلمانوں کو مقابلہ کے واسطے چیلنج کیا۔ تو انہیں سوائے اس کے کچھ بن نہ آئی کہ سلسلہ احمدیہ کی طرف رجوع کریں اور بالآخر اسی سلسلہ کے ایک خادم نے بشپ صاحب کو لاجواب کر کے اسلام کی عزت قائم رکھی۔ جاپانی خطوط پڑھ کر لوگ اس بات کے قائل ہوئے کہ غیر ممالک میں بھیجنے کے لائق اگر کوئی رسالہ ہے تو یہی ریویو ہے چنانچہ صاحب ایڈیٹر وطن نے بھی ان الفاظ میں اس بات کو مانا "یہ رسالہ بڑے پایہ کا رسالہ ہے اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور تحقیق ہوتی ہے جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے اسی لئے ہم نے جاپان اور امریکہ میں بھیجنے کے لئے اس کو تجویز کیا ہے" خود ہی ایڈیٹر صاحب ریویو حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو بغیر اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی تحریک ہو خط لکھا کہ میں خود بھی مدد دوں گا اور اخبار کے ذریعہ اوروں سے بھی دلاؤں گا آپ ریویو میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر نہ کیا کریں تو ہم اس کو غیر ممالک میں بھیجنے کے واسطے چندہ جمع کریں گے۔ مولوی محمد علی صاحب کی غیرت نے اس بات کو گوارا نہ کیا اور انہوں نے صاف جواب دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس سلسلہ کا تذکرہ خود اسلام کی حمایت ہے اور میں کسی ایسے شخص سے جو ہم سے بغض رکھتا ہے ایک پیسہ بھی نہیں لینا چاہتا۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر وطن نے پھر اصرار کیا کہ ضرور کوئی تجویز مصالحت کی کی جاوے یہ خط و کتابت جاری تھی کہ اسی اثنا میں خواجہ کمال الدین صاحب یہاں تشریف لائے چونکہ خواجہ صاحب اسلام کی اشاعت کے واسطے تجاویز سوچنے کا شوق رکھتے ہیں انہوں نے یہ تجویز نکالی کہ میگزین کے دو حصے کر دئیے جائیں ایک حصہ میں حضرت مسیح موعود کا تذکرہ نہ ہو اور غیر احمدیوں کا چندہ صرف اسی پر خرچ ہو۔ خواجہ صاحب نے یہ تجویز حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں [illegible] عرض کی اور حضور علیہ السلام نے اسکو منظور کر لیا چنانچہ ایڈیٹر صاحب وطن کو اور احمدی برادران کو اس کی اطلاع کی گئی۔ جب یہ خبر شائع ہوئی تو ایک طرف تو ہماری جماعت کے غیرتمند لوگوں نے جوش کھایا اور کثرت سے خطوط آنے شروع ہوئے کہ ہمیں ہرگز منظور نہیں کہ میگزین کی کوئی ایسی شکل بنائی جاوے جس میں حضرت امام علیہ السلام کا ذکر نہ ہو چنانچہ بعض خطوط اخبار بدر میں بھی شائع کئے گئے ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک بعض خطوط جن میں اس تجویز پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب کا نام لیا گیا ہے بسبب کمی گنجائش دیر تک دفتر میں پڑے رہے اور ایسے وقت چھپے جب کہ مولوی محمد علی صاحب کے مفصل خطوط اس معاملہ کے متعلق شائع ہو چکے تھے جس سے خیال ہو سکتا ہے کہ شاید کسی نے مولوی صاحب موصوف کے بیان پر تشفی نہ پاکر پھر یہ خطوط لکھے ہیں حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ خط دیر کے آئے ہوئے تھے لیکن پھر بھی ان خطوط کے لکھنے والوں نے ضرور ایک غلطی کھائی کیونکہ طریق ادب یہ تھا کہ وہ پہلے دریافت کر لیتے۔ کہ آیا اس بات کو حضرت امام کی منظوری کے بعد قبول کیا گیا ہے یا حضرت تک بات پہنچائی ہی نہیں گئی صاحب ایڈیٹر ریویو تو بہت ہی محتاط ہیں میرے نزدیک کوئی ناظم کسی کام سلسلہ احمدیہ کا ایسے امور کو بغیر خاص منظوری حضرت امام کبھی قبول نہیں کر سکتا یہ تو جماعت احمدیہ کا حال ہوا۔

دوسری طرف ملانوں نے شور مچایا شروع کیا کسی نے ہمکو کوسنا شروع کیا کہ انہوں نے روپیہ جمع کرنے کا ڈھنگ نکالا ہے حالانکہ بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کسی کی امداد کی محتاج نہیں اور کسی نے لکھا کہ انشاء اللہ غلطی کرتا ہے اس سے مرزا صاحب کے مشن کی اشاعت ہو جائیگی یہاں تک کہ خود مولوی انشاء اللہ بھی گھبرائے اور خط میں لکھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مرزائی ہو گیا اور یہ بھی لکھا کہ آپ سوائے میرے بھی نہ لکھیں اور اخبار وطن میں ہی صرف دو سو خریدار میگزین کیواسطے مانگا۔ مخالفین کا یہ شور دیکھ کر مولوی انشاء اللہ صاحب کی بزدلی کو محسوس کر کے مولوی محمد علی صاحب نے سوچا کہ یہ لوگ تو ذرا ذرا بات پر ہمارے مضامین پر بھی اعتراض کریں گے اس واسطے انہوں نے مولوی انشاء اللہ صاحب کو ایک مفصل خط لکھا اور ظاہر کیا کہ اگرچہ ہمارے مضامین میں حضرت مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کا کوئی ذکر نہ ہوگا تاہم ہمارا طریق مباحثہ وہی ہوگا۔ جو ہمارے دین اور ایمان کے مطابق ہو نہ کہ منافقانہ طریق۔ اور نیز ایسی تحریک کے واسطے کم از کم آپ ایک ہزار خریدار پیدا کریں تب ہم اس میگزین کو آپ کے حسب منشاء کرنے کا نقصان اٹھا سکتے ہیں اور نیز یہ کہ ضمیمہ ضرور نکالا جاویگا۔ اور بچنے کو حیلے کا بہانہ۔ صاحب وطن تو پہلے ہی گھبرا رہے تھے کہ کس طرح اپنی بات کو واپس لیں انہوں نے اخبار میں اپنی تحریر کا پہلو بدلا۔ اور یا تو ریویو کی اور اس کے لائق ایڈیٹر کی اتنی تعریف ہو رہی تھی اور یا فوراً ایڈیٹر ریویو پر بے جا حملے شروع کر دئیے۔ خیر اس میں ہم انکو معذور سمجھتے ہیں ضرور تھا کہ وہ اپنے ڈاریں شامل ہونے کے واسطے اس کا رنگ پوری طرح اختیار کرتے اس طرح یہ سب معاملہ طے ہوا مگر ریویو کے واسطے ایک خاص ترقی کا موجب ہو گیا بہت سے احباب نے نئے خریدار پیدا کئے۔ خانصاحب محمد عجب خان نے عجیب غیرت کا کام کیا وہ لکھتے ہیں کہ جس قدر روپیہ وطن کی تحریک سے آپکے پاس آیا ہے وہ سب میں دا کرنا ہوں مگر تعجب ہے کہ باوجود اشتہار کے وہ رقم صرف [illegible] کی نکلی ہے اور پھر اس سے بھی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ انشاء اللہ فرماتے ہیں کہ بہت سا روپیہ اس مد میں میگزین کو جا چکا ہے پھر خانصاحب محمد ذوالفقار علی صاحب کا خط میرٹھ سے میرے پاس آیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص بطور ایجنٹ کے مقرر کیا جاوے جو ہندوستان میں سفر کر کے ریویو کیواسطے تحریک کرے اور یکصد روپیہ اس کے اخراجات کی مد میں دینے کے واسطے وہ خود طیار ہوئے ہیں جس قوم میں ایسے مستعد اور بہادر آدمی موجود ہیں اسکو ضرورت ہی کیا ہے کہ کسی غیر کی بات کی طرف توجہ کرے۔ جو ذرا ذرا سی بات پر بگڑنے کو طیار ہیں شکر ہے کہ یہ معاملہ ایسی طرح انجام پذیر ہوا ہے جو سلسلہ کیواسطے ایک ترقی کا موجب ہے اور مخالفین کے ایک منحوس اور ناگوار تعلق سے بچنے کا باعث ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین

ایک دوست کے خط کا جواب

(رقم زدہ شیخ نور احمد صاحب۔ بی۔ اے وکیل)

مسیح موعود پر ایمان لانے کی ضرورت

مکرمی مخدومی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اب میں آپکے اصل سوال کے جواب کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ آپکا یہ سوال ہے۔ کہ ایک شخص مرزا صاحب کی اُن معانی کو تسلیم کرتا ہے جو وہ قرآن شریف اور احادیث کے کرتے ہیں تو کیا صرف یہ تسلیم کر لینا کافی نہیں ہے اور کیا مرزا صاحب کی نبوت " اور بری از خطا ہونا" کے عقیدہ کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ایک شخص یقین رکھتا ہے کہ مذہب کے بارے میں جو وہ تعلیم دیتے ہیں وہ عام طور پر فلسفیانہ اور سچی ہے۔ اور کہ ان کی تفسیر قرآن شریف اور معانی احادیث کے درست ہیں اور وہ باایں نماز گزار بھی ہے۔ روزے بھی رکھتا ہے اور اسلام کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مسیحائی کا دعوے مہدی نہیں ہے۔ تو کیا وہ دوزخی ہے۔ اور اس کی نجات نہیں ہوگی۔ میں نے آپ کے سوال کے الفاظ بلاکم وکاست لکھ دئے ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ سب سے پہلے میں نجات کے متعلق لکھوں کہ آیا نجات کس طرح سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ماحصل آپکے تمام سوال کا مدار نجات ہے۔ کہ صرف وہ کام کرنا چاہیئے۔ جس سے نجات ہو سکے اس لئے میں صاف الفاظ میں لکھتا ہوں کہ نجات اسلامی عقیدہ کے مطابق ہمارے اعمال پر منحصر نہیں ہے۔ میں اس کے متعلق قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہو جائیگا۔ کہ بموجب قرآن شریف کی تعلیم کے نجات ہمارے اعمال نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ حج پر منحصر نہیں ہے اور جو یہ خیال کرتا ہے کہ میں بوجہ اس کے کہ اعمال بجا لاتا ہوں یقینی طور سے نجات پا جاؤں گا۔ بلاشک یہ سخت غلطی پر ہے۔ نجات منحصر ہے صرف خدا کے فضل پر۔ پس جب پر خدا کا فضل ہوگا وہی نجات پاتا ہے۔ ووقٰھم عذاب الجحیم فضلاً من ربّک سورۂ دخان۔ رکوع ۳۔ اور سورہ حدید۔ رکوع ۳ میں ہے۔

سابقوا الی مغفرۃ من ربّکم وجنۃ عرضھا کعرض السماء والارض اُعدّت للذین اٰمنوا باللہ ورسلہ ط ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذوالفضل العظیم

نجات صرف رحم اور فضل سے ہے اور رحم اور فضل کا مستحق ایماندار ہے۔ انّ رحمۃ اللہ قریبٌ من المحسنین۔

ایمان کے پھل نیک اعمال ہیں۔ پس کل اعمال یا اکثر اعمال اگر عمدہ ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ان عمدہ اعمال کے عامل کا ایمان بڑا مضبوط اور قوی ہے۔ جب ایمان بڑا قوی ہوا۔ تو بہت بڑے فضل کا جاذب ہوگا کفر فضل کا جاذب نہیں ہے۔ بلکہ فضل کو روکتا ہے۔ جیسے ایک اندھیری کوٹھڑی کی دیواریں اور چھت سورج کی روشنی روکتی ہیں۔

خداوندی فضل کو کون چیز جذب کرتی ہے اور کس کے ذریعہ ہم محض فضل سے نجات پا سکتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ایمان فضل ربانی کو جذب کرتا ہے۔

فامّا الّذین اٰمنوا باللہ واعتصموا بہٖ فسیدخلھم فی رحمۃٍ منہ وفضلٍ۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے انکو خداوند کریم فضل و رحمت میں داخل کریگا۔ (ماخوذ از فصل الخطاب)

مخدومی مولوی نورالدین صاحب نے اس کی مثال یوں لکھی ہے۔ کہ نجات اور فضل اور ایمان کی مثال بعینہٖ وہی ہے۔ کہ ایک شخص جس کی آنکھیں تندرست ہیں۔ ایک ایسے مکان میں جو بالکل بند ہے بیٹھا ہے اور کہیں اس مکان میں روشنی آنے کا راستہ نہیں۔ اب اس شخص کو ایک نہایت عزیز اور پیارے دوست کا دیدار مطلوب ہے اور وہ دوست بھی اس مکان میں موجود ہے اور ظاہر ہے کہ روشنی کے بدوں وہ اپنے دوست کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اور اس دوست کی دید ار سے اس طالب دیدار کے دل اور روح کو کوئی راحت نہیں ملسکتی جب تک روشنی نہ آوے اور دوست کا چہرہ نہ دکھلاوے۔ روشنی لینے کے لئے مختلف ذریعہ ہیں۔ یا تو اس مکان میں روشندان لگالے۔ یا چراغ وغیرہ سے کام لے۔ غرض کوئی چیز روشنی کی جاذب ہی نہیں تو روشنی دیدار لینے میں امداد نہ کریگی۔ گو روشنی دیکھنے کا آلہ فی الحقیقت ہو جب روشندان یا چراغ وغیرہ سے روشنی لیوے تو دوست کی دیدار سے وہ دیدار کا طالب آرام پا سکتا ہے۔ ایسا ہی دیدار الٰہی سے آرام تو نجات ہے اور وہ روشنی فضل و کرم خداوندی ہے ایمان ایک روشندان چراغ ہے جو فضل کی روشنی کو کھینچتا ہے اور ایمان کو اس روشنی کا جاذب قرآن نے بھی کہا ہے

اللہ ولیّ الّذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔

پس جس قدر مومن کا ایمان بڑھتا ہے۔ اسی قدر بڑے فضل کو جذب کرتا ہے اور اسی حاصل کرتا ہے۔ جیسے جس قدر روشندان اور فتیلہ بڑا ہوگا۔ اسی قدر زیادہ روشنی کو کھینچیگا۔ یہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ نیک اعمال اور سچا ایمان ایک دوسرے کو لازم و ملزوم ہیں۔ سچا ایمان نیک اعمال کا بیج ہے اور اچھے بیج کا ضرور اچھا ہی پھل ہوتا ہے۔

اب اس امر کے ظاہر کر دینے کے بعد میں آپکے سوال کی طرف پھر توجہ کرتا ہوں۔ تو اس کو بہت ہی مہمل اور لایعنی دیکھتا ہوں قصور معاف۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھ سکا کہ جب مرزا صاحب کے معانی جو وہ قرآن شریف اور احادیث کے کرتے ہیں۔ آپ تسلیم کرتے ہیں اور جب آپکا قرآن شریف اور احادیث پر ایمان ہی ہے تو پھر مرزا صاحب کی شناخت میں کیا دقت پڑتی ہے اور کن مشکلات کا سامنا پیش آتا ہے۔ اسی قرآن شریف کی آیات جنکی تفسیر مرزا صاحب کی آپ قبول کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ آخری وقت میں جب نصاریٰ کا غلبہ ہوگا۔ اور تاریکی علم دین سے ہو جائے گی۔ تو ایک امام پیدا ہوگا۔ جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلیگا واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم اور اسکی جماعت میں صحابہ کا رنگ ہوگا اور وہ طہارت اور پرہیزگاری سے زندگی گذاریں گے اور پھر احادیث میں ایک ایسے شخص کی بشارت دی گئی ہے جو عیسوی دم ہوگا اور وہ اصلاح خلق کریگا اور امت محمدیہ کا ایک فرد کامل ہوگا اور ایمان کو ثریا سے بھی اتار لاویگا اور پھر احادیث میں چند نشانات بتلائے گئے ہیں کہ وہ کب امام آویگا۔ وہ اس وقت آویگا جبکہ علم دین اسلامیوں سے اُٹھ جاویگا۔ جہالت پھیلی ہوگی۔ علماء و فقراء دین فروشی کریں گے ان میں تقویٰ و طہارت بالکل نہیں ہوگی۔ حج بند کیا جاویگا۔ طاعون پھیلیگی۔ نئی سواری نکل آویگی جس سے اُونٹ بیکار ہو جاویں گے۔ اور کسوف خسوف ماہ رمضان میں لگیگا چاند کو چودھویں تاریخ کو اور سورج کو اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ کبھی اس سے پہلے نہ ہوا ہوگا۔ اب دیکھو یہ کیسے کھلے نشانات ہیں۔ یہ نشانات عام لوگوں کے لئے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ جیسے لوگوں کے لئے تو صرف تعلیم کا دیکھنا کافی ہے۔ میں کہتا ہوں ایک شخص تجدید دین کے لئے کھڑا ہوا ہے اور اصلاح خلق کرنا چاہتا ہے اس کے ساتھ اگر کوئی نشان نہ بھی ہو اور وہ خود اس قابل ہو کہ اپنا اسوہ حسنہ پیش کر کے نمونہ بن سکے اور ہماری فراست اس کو قبول کر لیوے تو اس سے بڑھ کر کیا اور نشان ہے۔ امام کا اپنا وجود ہی نشان ہوتا ہے۔ اس کے لئے مخالفین ہوتے ہیں مصائب آتے ہیں۔ لیکن وہ کوہ وقار ہوتا ہے۔ اول قوت اخلاق۔ دوم قوت امامت۔ سوم بسطت فی العلم۔ چہارم قوت عزم۔ پنجم قوت اقبال علی اللہ۔ ششم کشوف اور الہامات کا سلسلہ۔ یہ اوصاف امام الوقت کے لئے ضروری ہیں۔ اور جس فرد میں یہ پائے جاویں وہ امامت کا مستحق ہے۔

آپ تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی معانی و معارف قرآن شریف اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ آپ قبول کرتے ہیں کہ احادیث کی معنے مرزا صاحب کے درست ہیں آپ مانتے ہیں کہ مذہب اسلام کی متعلق جو کچھ وہ بیان فرماتے ہیں بالکل درست ہے۔ تو پھر اس سے لازم آتا ہے کہ مذہبی معاملات میں وہ خطا سے بری ہیں اور اگر کوئی خطا ہوئی ہے تو اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔

سنئے۔ نبوت بروزی مرزا صاحب کی ہے میں تسلیم کرتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب رسول اکرم کے اس زمانہ میں بروز ہیں۔ اور ایسے بروز ہمیشہ ہر زمانہ میں آتے رہتے ہیں مثلاً سید عبدالقادر جیلانی امام ربانی اور مجدد الف ثانی بھی اپنے اپنے وقتوں میں بروز ہو گزرے ہیں۔ ہاں لیکن اس بروز کا جو غلبہ صلیب کے وقت آنا تھا۔ حضرت رسول اکرم نے خدا سے وحی پا کر اس کا مسیح نام رکھدیا۔ اب اس میں کونسا حرج واقعہ ہو گیا۔ مسیح بھی ایک نبی تھا اور موسوی شریعت کی تابع تھا۔ مرزا صاحب محمدی شریعت کے تابع ہیں اور دین اسلام کی تجدید کرنے کو مامور ہوئے ہیں اور کسر صلیب کے لئے۔ جہاں تک اندرونی اصلاح

اُن کا تعلق ہے ان کا نام مہدی رکھا جا سکتا ہے اور جہاں تک کسر صلیب سے تعلق ہے ان کا نام مسیح رکھا جا سکتا ہے اور اسی جہت سے وہ مہدی بھی ہیں اور مسیح بھی۔ اب بتلائیے اس میں غیر معقول بات کون سی ہے۔ آپ خود ہی انصاف کریں اگر آپ کا ایمان ہے کہ رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ برحق رسول تھے اور قرآن شریف خدا کا کلام ہے تو یہ مامور من اللہ بھی اسی کی تصدیق کے لئے آیا ہے اور عین وعدہ کے مطابق۔ گویا اس کے آنے میں رسول عربی کی صداقت ہوئی ہے۔ اب اگر آپ کو رسول عربی کی صداقت کا پاس ہے اور یہ بھی منظور ہے کہ خدا کے وعدے سچے ثابت ہوں اور قرآن اور حدیث کے معنے معقول کئے جاویں تو آئیے مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت کیجئے اور ان کے ہاتھ میں بیعت کیجئے وہ آپ کو کوئی نیا کلمہ نہیں پڑھائیں گے نہ نئی طرز کی نماز نہیں سکھلائیں گے لیکن ہاں ان کی فیضان صحبت سے آپ متقی اور سچے مسلمان ہو جائیں گے اور خدا پر پورا ایمان ہو جائے گا اور ایسا ایمان جو گناہ سوز ہوگا۔ بھلا کبھی آپ نے زہر بھی کھایا ہے اگرچہ شہد میں ہو اس کی وجہ کیا۔ وہی یقین کہ زہر قاتل ہے اور نتیجہ موت۔ پھر اگر خدا پر ایمان ہے تو گناہ کیوں سرزد ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو گناہ سوز ایمان اسی مسیح کے انفاس قدسیہ کی طفیل آہستہ آہستہ نصیب ہو جاوے گا خدایا اپنا رحم ہمارے شامل حال کر۔ اور مجھ کو ایسا ہی ایمان عطا فرما۔ آپ اس امتی کو جو دین برحق کی فتح کے لئے آیا ہے کیوں نبی کہنے سے گریز کرتے ہیں جبکہ رسول اکرم نے اس کو نبی اللہ کر کے پکارا ہے کسی مولوی سے بھی دریافت کر لو کہ آنیوالا مسیح نبی اللہ ہوگا یا نہیں تو پھر جب ثابت ہوا کہ آنیوالا یہی ہے تو کیوں نبی اللہ کے لفظ سے ہچکچاتے ہو جب آپ اس مسیح پر ایمان لائیں گے تو خدا کا فضل شامل حال ہوگا اور ایمان بالرسل ضروری ہے۔ بلکہ جزو ایمان ہے اور میں دکھلا چکا ہوں کہ ایمان، فضل، نیک اعمال میں ایک گہرا تعلق ہے جو آخر کار نجات کا باعث ہو جاتے ہیں۔

قرآن شریف میں تو معمولی انسانوں کو بھی مرسل کر نام سے پکارا گیا ہے مثلاً جو حضرت لوط کے پاس گئے تھے۔ وہ مرسلوں ہی تو تھے۔ پھر یہاں کیا دقت واقعہ ہوتی ہے۔ کہ ایک عظیم الشان انسان کو جو صدی کے سر پر حسب وعدہ آیا ہے اور جس کا نام خود حضرت رسول اکرم نے نبی اللہ رکھ دیا ہے۔ آپ اس کا لقب اس کو نہیں دینا پسند کرتے۔

اب میں آپ کے مذاق حکیمانہ یا فلسفیانہ کے مطابق اس لفظ کے بارے عرض کرتا ہوں کہ رسول اللہ وہ ہے جو خدا کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے نشانات لے کر آوے۔ اور عقائد خلق اللہ درست کرے اور ان میں ایمان کی تخم ریزی کرے اب بتلاؤ اگر ایسا انسان اب بھی ثابت ہو تو آپ اس لقب سے ملقب کریں گے یا نہ۔ کیا وجہ ہے کہ پہلے تو لاکھ رسولوں کی ضرورت پیش آتی رہی اور اب کے ایک مامور کی بھی نہیں۔ آخر فطرت انسانی تبدیل تو نہیں ہوگئی لیکن ہاں ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف مکمل کتاب ہے اور دین کی تکمیل ہو چکی ہے اب جو رسول آویگا یا مامور آئیگا۔ وہ صرف تجدید دین کے لئے اور امت محمدی میں سے ایک کامل فرد ہوگا۔

اچھا اب اس الزامی سوال کا مجھے جواب دیں کہ ایک یہودی کہتا ہے کہ توریت کو میں تسلیم کرتا ہوں حضرت موسےٰ کے اقوال کو تسلیم کرتا ہوں میں کیوں قرآن پر عمل کروں اور کیوں رسول خدا کو نبی مانوں جب قرآن میں جملہ ہدایات توریت سے چرائی ہوئی ہیں۔ یا کیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو مانوں جبکہ وہ کوئی نئی بات پیش نہیں کرتے بلکہ توریت کے تابع ہیں پس یہ ہمیشہ سوال ہمیشہ ہر نبی کے منکرین کرتے چلے آئے ہیں اور آخر منکرین پر خدا کا عذاب ایک وقت آجاتا ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کوئی نئی شریعت لائے تھے لیکن ان کے انکار سے کیوں یہودی "ضربت علیھم الذلۃ و المسکنۃ" کے مصداق ہو گئے۔ انکار ماموریں کا آخر کار یہی نتیجہ ہے جب آپ مرزا صاحب کی تعلیم کو درست تسلیم کرتے ہیں اور ان کو راستباز انسان سمجھتے ہیں تو پھر بیعت میں کیا عذر ہے بیعت سے غرض افاضۂ علوم روحانیہ اور تقویت ایمان ہے افسوس ان لوگوں کے حال پر جو اس قدر محروم رہے۔ آپنے دیکھا کہ ایمان بڑی چیز ہے۔ ایمان ہی جاذب فضل ہے اور فضل جاذب نجات اور ایمان کا نتیجہ نیک اعمال۔

پس ماموریں پر ایمان لانا بڑا ضروری ہے۔ میں نے آج جلدی میں یہ چند سطور لکھ ڈالی ہیں امید کہ آپ غور کریں گے اور حضرت اقدس کی کتب سے فائدہ اٹھاویں گے اور سعید القلب ہو کر ایمان اس مسیح پر لاویں گے جو محمدی مسیح ہے اور اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ثابت کرنے کے لئے آیا ہے اگر آپ میرے پاس ہوتے تو بہت سے امور بیان کرتا بوجہ اپنے پیشہ کے اتنی فرصت کہاں کہ آپ کے ہر ایک اعتراض کا یا اس سوال کا ہر پہلو پوری نظر ڈالی جا سکے۔ لیکن ہاں اتنی عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور ان کا اس جسم عنصری سے آسمان پر نہ جانا بلکہ ان کا صعود روحانی مثل دیگر انبیاء علیہم السلام ایک عقلی مذہب ہے جس کی تائید میں سائنس اور فلسفیانہ اور دیگر علوم مذہبی دست بستہ تائید کے لئے کھڑے ہیں۔ اس میں اگر مرزا صاحب روشنی نہ بھی ڈالتے تو کوئی بڑی بات نہیں تھی ہاں مرزا صاحب نے جب مسلمانوں کی روحانی حالت کو تنزل میں دیکھا اور ان کی روحانی ترقی کے لئے ان کے روحانی قوی کو جوش آیا اور خدائی تائید پاکر اور خدا کا حکم حاصل کر کے جب آپ اس میدان میں نکل آئے اور اصلاح خلق و اصلاح اہل اسلام کا مشکل بڑا اٹھایا اور یہ بوجھ آپ کے سر پر طوعاً و کرہاً بلا آپ کے منشاء کے رکھا گیا ورنہ مرزا صاحب کے پہلے حالات اور ابتدائی زندگی بالکل اس امر پر کافی روشنی ڈال رہی ہے کہ آپ کو کسی قسم کا نمود یا شہرت دنیاوی کا خیال نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے ابتدائی زمانہ کو خلوت اور گوشہ نشینی میں گذار دیا اور آپ ہرگز ان آج کل کے برائے نام مسلمان کی طرح۔ قوم قوم کبھی بھی سٹیج پر کھڑے ہو کر پکارنے والوں میں سے نہ تھے بلکہ آپ تنہائی پسند اور خلوت کو عزیز رکھنے والوں میں سے تھے اور اس کے ثبوت میں ہمارے پاس آپ کے ابتدائی اور جوانی کی زندگی کے تمام واقعات ہیں۔ اور اس امر کے ثبوت میں وہ لوگ اب تک زندہ موجود ہیں جنہوں نے انکی ابتدائی زندگی کو دیکھا۔ ایسی حالت میں مرزا صاحب کو خدا کے حکم کے تابع ہو کر اصلاح خلق اور اصلاح اہل اسلام کا کام سپرد کیا گیا۔ اب ان واقعات کے پیچھے ضروری تھا کہ پہلے ان عقائد کی غلطیوں کو مسلمانوں سے دور کیا جاتا۔ جو کافہ اہل اسلام میں اشاعت پذیر ہو گئی ہیں اور جنکی وجہ سے قوم کے مزاج میں تعصبات اور اوہام باطلہ اور شرک اور بدعت نے ان کا رنجہا ہو رہا تھا۔ بلکہ تسلط پکڑ چکا تھا۔ چنانچہ اول توجہ جو مرزا صاحب نے کی وہ عقائد حقہ اسلامیہ کا پھیلانا تھا اور اس کے ذریعہ سے اسلام کو جو حضرت رسول اکرم نبی علیہ الصلوۃ والسلام لیکر آئے تھے دنیا میں پیش کرنا تھا اور یہ زمانہ بھی چاہتا تھا کہ کوئی ایسا ریفارمر آئے جو موجودہ دنیوی ترقیات اور سائنس سے فائدہ اٹھا کر تکمیل اشاعت دین اسلام کرے۔ اسی ضمن میں لازمی پڑ گیا کہ اسلام کی صداقت کو اور اس فرق کو جو اسلام اور دیگر مذاہب مروجہ میں پایا جاتا ہے۔ بیّن دلائل سے ثابت کیا جاوے۔ اس لئے ثانیاً ضروری ہو گیا کہ اسلام کی فوقیت دیگر مذاہب پر جتلائی جاوے اور اسلام کی اس تیز تلوار کا حملہ دیگر مذاہب مروجہ پر کیا جاوے جو اس وقت بڑے زور سے تمام دنیا میں شائع ہیں۔ اور دیگر ایسی اقوام کو اسلام کی تعلیم پہنچائی جاوے جو اسلام سے ناواقف ہیں یا ان کو اسلام مشنریان یورپ جن کا تعصب مشہور ہے۔ کے ذریعہ پہنچا ہے اور آپ تو ماشاء اللہ عقلی آدمی ہیں اور تاریخ مڈل (زمانہ وسطی یورپ) کے بھی واقف ہیں۔ آپ کو معلوم ہے یا ہونا چاہیئے کہ کس طرح یورپ کے پادری زمانہ وسطی میں کروسیڈ کے جنگوں میں اسلام کے برخلاف لوگوں کو ابھار ابھار کر میدان جنگ میں لاتے تھے اور اسلام اور اسلامی اقوام کی نسبت کیا کیا غلط رائیں قائم کرتے تھے وہی خیالات اسلام کی نسبت ابا عن جد ورثہ کے طور پر اب تک یورپ میں چلے آتے ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی مسئلہ کو خواہ وہ کیسا ہی حقانیت اور صداقت پر مبنی ہو نفرت سے دیکھا جاتا ہے یورپ باوجود اس قدر تہذیب اور روشنی کے اس تعصب سے اب تک اپنے دامن کو پاک نہیں کر سکا۔

اب اگر ایسے لوگوں کو جن میں سے ایک مسٹر سیل صاحب ہی مدراس میں ہیں۔ الزامی طور پر وہ اعتراضات جو وہ اسلام کی نسبت پیش کرتے ہیں۔ عیسائی مذہب موجودہ پر وارد کر کے دکھلائی جاویں۔ تو کون سی قباحت ہے۔ بلکہ استدلال کا طریقہ اور جواب دینے کا سب سے موثر اور گھر کو آگ لگا کر جلا دینے والا اور مخالف کا منہ بند کر دینے والا طریقہ تو الزامی جواب ہی ہوتا ہے۔ جس کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔[1]

[1] مخدومی! اعتراض کیا تھا کہ مسٹر سیل کے برخلاف مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے آرٹیکل میں سختی سے کام لیا ہے اور اپنی تائید میں مضمون "اور مدراس" کو جو انگریزی اخبار میں پیش کیا تھا۔ اس اخبار نے بھی یہی اعتراض پیش کیا تھا۔ اس کا جواب اسی خط کے پہلے حصہ میں دیا گیا ہے مختصر طور پر جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جواب دینے کے دو ہی طریقے ہیں۔ الزامی اور تحقیقی۔ الزامی جواب سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ معترض کو اپنے گھر کی فکر پڑ جاتی ہے اور اس کے اپنی معتقدات کے مطابق وہی امر اس کے اپنے مسلمہ اصول سے نکال کر دکھایا جاتا ہے اور اس کے بعد تحقیقی اور اصل جواب پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں حق و معرفت

اب اس کے بعد جو اصلاح ہونی چاہیے تھی وہ خود اخلاق کی تعلیم ہے اور مسلمانوں کو اصلی معنے میں مسلمان بنانا۔ میں نے تسلیم کر لیا کہ آپ بفضل خود عقائد میں نہایت درجہ کی صداقت جو مرزا صاحب پیش کر رہے ہیں۔ پہلے ہی سے مؤید اور ہمزبان ہیں۔ یہ بھی میں نے تسلیم کر لیا کہ آپ پہلے ہی سے اشاعت اسلام کے کام میں مرزا صاحب کا ۴ تہ بٹانے کو مستعد طیار ہیں۔ لیکن میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ کو کسی زندہ اسوہ حسنہ کی ضرورت نہیں ہے جس کو پیش نظر رکھ کر یا جسکی صحبت میں رہکر آپ فیضان حاصل کریں۔ اور کیا آپ کی تمدنی و معاشرتی معاملات اس درجہ تک پہنچ گئے ہیں کہ آپ بغیر کسی کی ہدایت اور اقتدار کے خود بخود چلنے کے قابل ہیں۔ ہر ایک شخص نمونہ کا محتاج ہے اور دیکھئے ہم ایک زندہ نمونہ آپ کے پیش کرتے ہیں۔ وہ زندہ نمونہ جو اسلام کا خادم ہو کر اسلام کا نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنے آیا ہے اور جس کے ہاتھ پر مقدر ہے کہ کسر صلیب ہو اور اسلام کی بہار کے دن آویں اور جسکی دعا ہی صرف کفر کو مارنے اور تباہ کرنے والی ہو۔ کہیں یہ تو بتلائیے کہ ہدایات محکمہ بندوبست و قواعد طریقہ بندوبست تو سب موجود ہیں پھر کیا ضروری ہے کہ مہتمم بندوبست [illegible] ایک اعلیٰ افسر ہدایات دینے والا دنیا کے کاموں میں جب ذرا ذرا سی جزوی باتوں میں ہم کو ضرورت دوسروں کی ہدایات کی پڑتی ہے تو کیا روحانی امور میں یہی سلسلہ جائز نہیں ہے۔ پس اس وقت یہی ضرورت ہے کہ کوئی اعلیٰ درجہ کا افسر روحانی ہو جسکی زیر ہدایات ہو کر ہم اعلیٰ درجہ کی روحانی ترقی کریں اور میں آپکو [illegible] مرزا صاحب کے سوا [illegible] ایک نمونہ بننے کے قابل ہو پیش کریں اور پھر ہم دیکھیں گے کہ آیا وہ مرزا صاحب سے اعلیٰ درجہ کا روحانی استاد [illegible] اور اگر ہم اس امر میں تحقیق کر کے اس نتیجہ پر پہنچ گئے تو ہم فوراً ایسی [illegible] ہدایات پر عمل کرنیکو تیار ہو جاویں گے [illegible] ہمارے پاس ہدایات موجود ہیں لیکن ہمکو ضرورت ہے ایسی قدسی نفس کی جو ہم کو اپنی کشش مقناطیسی کے ذریعہ اپنی طرف کھینچ لیوے۔ اور ہم میں ایک نئی روح پھونک دیوے اور ہمارے مردہ دلوں کو زندگی [illegible] میں جان ڈال دیوے۔ اور میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ مرزا صاحب کے بالمقابل زمانہ کوئی قدسی نفس انسان پیش نہیں کر سکیگی جس نے ہزاروں معجزہ سے مردوں کو زندہ کیا ہو اور جس کے ہاتھ پر اور جسکی تائید میں ہزار در ہزار نشانات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں اور جسکی صداقت پر آسمان و زمین نے گواہی دی ہو اور جس کے شامل حال [illegible] نصرت اور فضل الٰہی شامل حال ہو پس جب آپکو ایسا آدمی [illegible] نہیں ہے تو کیوں مرزا صاحب کی صحبت میں آنے اور پیروی کرنے سے آپکو گریز ہے قرآن شریف فرماتا ہے کونوا مع الصادقین [illegible] کہ صادق انسان کی معیت اختیار کرو۔ پس آپ تو قرآنی احکام کو تسلیم کرتے ہیں اب ہم بھی تو دیکھیں آپ [illegible] آلی عملی طور سے صداقت کریں گے زبان سے کہدینا کہ ہم مرزا صاحب کے تمام معانی و معارف کو تسلیم کرتے ہیں آسان ہے لیکن دل سے جب تک آپ اس کی تصدیق نہ کریں گے آپ مرزا صاحب کی شناخت نہیں کر سکتے آپ دل سے اعتراف کریں پھر ہم ہی ثبوت دینے کو تیار ہیں کہ وہی وہ آخری حکم اور عدل مرزا صاحب [illegible] اور آپکو انکی بیعت کے بغیر چارہ نہیں ہے مرزا صاحب بار بار فرماتے ہیں کہ میں اسلام کا ادنیٰ خادم [illegible] احمد عربی کا غلام ہوں اور کہ مجھے غلامی کی طرف نسبت دیگئی ہے تو پھر آپ کو اس غلام کو تسلیم [illegible] کہ غلام اپنے آقا و مولیٰ سرور عالم کی خدمت گزاری میں لگا ہوا ہے اور شب و روز اسی غم میں گداز ہو رہا ہے کہ کسی طرح سے دین پھیلے اور اسلام کا بول بالا ہووے۔ آپ کو بھی تو لازم ہے کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے غلام کے ساتھ ہو کر اور اسکی جماعت میں شامل ہو کر آقا و مولیٰ کے دین کی خدمت کریں اس غلامی کی وجہ سے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ مرتبہ پایا کہ صدیق کہلایا بادشاہ عرب و عجم حضرت فاروق اعظم بھی تو اس آقا و مولیٰ استاد اعظم کے غلام اور شاگرد ہی تو تھے اس غلامی میں جو فخر ان اکابر خلفائے کو حاصل ہوا بھلا بتلائیے تو سہی انکی نظر میں کسی بادشاہ کو بھی [illegible] حاصل ہوا اب اخیر دور میں پھر احمد عربی کا غلام۔ احمد عربی کا عصا فصاحت و بلاغت ہاتھ میں لیکر میدان میں کھڑا ہے اور تمام ادیان مخالفین کے بسامان کو چیلنج کر رہا ہے کہ آؤ کشتی لڑو لیکن کوئی مقابلہ میں نہیں نکلتا اور جو نکلتا ہے وہ سرکی کھاتا ہے اسکی مبارک لبوں پر چشمہ معارف و حقائق جاری ہے۔ برکت اس کے پاؤں چومتی ہے اس کے در و دیوار سے نور برس رہا ہے اور خدا کا ہاتھ اس کے سرپر ہے صالحین اور متقین کی جماعت اس کے اردگرد جمع ہو رہی ہے اسکی تبلیغ کا ڈنکا دور دور بج رہا ہے اب آپ کہتے ہیں کہ اس اکھاڑہ میں اس غلام کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہونیکی کیا ضرورت ہے۔ تو کیا آپکا منشا ہے کہ ہم شکست خوردگان کے جھنڈوں کے نیچے جاکر پناہ لیں یا ہیجڑوں کی صف میں جاکر شامل ہو جاویں نہیں نہیں اور

زمانہ پکار رہا ہے کہ آؤ اس غلام احمد عربی کے قدموں پر جان قربان کرو اور نجات کا راستہ پاؤ دنیا میں فتح حاصل کرو اور عاقبت میں سرخرو رہو۔ پس ایسے انسان عظیم الشان کو جو حضرت رسول اکرم کی چادر اوڑھے ہوئے ہے اور جو فنا فی النبی ہو چکا ہے ہم کہتے ہیں کہ وہ نبی اللہ ہے تو کیا گناہ ہے بلکہ عین صداقت ہے اور اس خدائی انسان کی عظمت مقصود ہے جو عرب کے شہر ام القریٰ میں پیدا ہو کر خاتم الرسل والنبیین ہوا۔ اب میں اخیر میں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی اپنی اشتہار تبلیغ الحق مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے چند فقرات اقتباس کر کے یہاں آپ کے ملاحظہ کیلئے درج کرتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ حضرت مرزا صاحب کی بعثت سے کیا مطلب اور مقصود ہے اور میرے آنے کی غرض صرف یہی نہیں کہ میں ظاہر کروں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو یہ مسلمانوں کے دلوں سے ایک روک کا اٹھانا اور سچا واقعہ انپر ظاہر کرنا ہے بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جاویں اور انکو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جاوے اور انکی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور انکے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جاوے اور اگر مخالف سمجھتے تو عقائد کے بارہ میں مجھ میں اور ان میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا اب آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم کس غرض کیلئے حضرت اقدس کی بیعت میں ہیں اور وہ ہماری بیعت لیکر ہمکو کیا کرنا چاہتے ہیں مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور تمام مدبران قوم و علماء اسلام بالخصوص ایسے ہم خیال لوگ اس امر کا اعتراف کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کی حالتیں خراب ہیں بلکہ [illegible] ایک ہیرو آف اسلام تو مسلمانوں کی موت کا فیصلہ بھی [illegible] اہل اسلام مر چکے ہیں اور شعرا قوم کے مرثیے پڑھے جا چکے ہیں اب ایسی حالتیں کیا ضروری نہیں کہ خداوند کریم اپنے وعدہ کے مطابق اسلام کی حفاظت کے لئے کوئی انسان مزکی النفس بھیجے جو اصلاح اہل اسلام کرے اور ان کو پھر اس چشمہ ہدایت پر لیجاوے جس سے وہ [illegible] کیا ضروری نہیں ہے کہ پھر مسلمانوں کو توحید کا سبق پڑھایا جاوے اور ان کی علمی اور عملی حالت کو درست کیا جاوے کیا آپ کے خیال میں انگریزی علوم محض پڑھنے سے مسلمانوں کی عملی حالت درست ہو جاویگی یا انمیں وہ حالت پیدا ہو جاوے گی جسکی طرف قرآن شریف رہبری کرتا ہے ہرگز نہیں سابقہ تجربہ تو مایوسی دلا رہا ہے آئندہ کیلئے کوئی وجہ ایسی امید پیدا نہیں ہوئی جس سے محض انگریزی تعلیم کے رواج عام مسلمانوں کی عملی حالتیں درست ہو جاویں ضرورت یہ ہے کہ ایسا پاک قدسی نفس والا انسان پیدا ہو کہ جسکی انفاس [illegible] سے وہ روح اہل اسلام میں پیدا ہو جاوے جس سے ان کیلئے اخلاق اور انکی تمدنی زندگی درست ہو [illegible] شریعت حقہ کی بھی [illegible] درست نہیں ہو سکتی شریعت حقہ کو درست طور پر پیش کرنیوالا اس وقت سوا حضرت مرزا صاحب کی ذات [illegible] ایسا انسان بھی [illegible] اچھا آپ کوئی دوسرا بہتر انسان دکھلا دیں تو ہم اس کی جانچ پڑتال کرنیکے لئے بالکل مستعد اور تیار ہیں [illegible] زمانہ جہالت میں تمام قسم کی عیوب انسانی میں مبتلا ہو کر [illegible] انکی حالت [illegible] مزکی النفس انسان کا اعجازی اثر اب خدا نے ارادہ کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب [illegible] کے ذریعہ سے تمام اہل اسلام کی علمی و اخلاقی و تمدنی و معاشرتی و عملی حالتوں [illegible] اسلام [illegible] کا کلام رہنمائی کر رہا ہے۔ کیا آپ مرزا صاحب کی جماعت کی اخلاقی [illegible] عقائد اور دیگر لوگوں کی اخلاق و عقائد میں کوئی مابہ الامتیاز ملاحظہ نہیں کرتے [illegible] درخت ہمیشہ [illegible] شناخت کیا جاتا ہے ہم اپنے عقائد کو بھی ایک معقول اور عقل انسانی کے سامنے پیش کرکے سچا فلسفہ اسلام پیش کر سکتے ہیں [illegible] پر فخر کر سکتے ہیں بلکہ فلسفی اور طبعی بھی سوائے تسلیم خم کرنیکے کوئی چارہ نہیں دیکھیگا لیکن کیا دوسرے مسلمانوں کے عقائد اسی طرح کے ہیں کیا ان کے عقائد میں شرک اور رسوم پرستی کی بو نہیں ہے ہے اور ضرور ہے ہمکو فخر ہے کہ جس اسلام کو حضرت مرزا صاحب نے پیش کیا ہے وہ ٹھیٹ اسلام ہے اور تمام مہذب ممالک میں اس اسلام کی اشاعت ہو سکتی ہے لیکن [illegible] مخالفین کے پاس صرف پوست ہی پوست ہے اور مغز نہیں۔ کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ آپکو ضرورت ایسے انسان کی نہیں ہے جو آپ کو ہر قسم کے گندوں سے پاک کرے اور آپکو اس چشمہ حیوانی تک پہنچا دے جسکو پی کر انسان حیات جاودانی حاصل کرتا ہے پس یہی دعویٰ مرزا صاحب کا ہے۔ آئیے اور ایک دفعہ کچھ عرصہ رہکر حضرت اقدس کی صحبت کا فیضان حاصل کیجیے اور دیکھئے کہ وہ کیا کیا اعجازی طور پر اپنی جماعت کو اس چشمہ حیوانی تک پہنچانیکی کوشش میں لگے ہوئے ہیں آخر دنیاوی کام بھی تو آپ کرتے ہیں اور زندگی کا بہترین حصہ اپنے دنیاوی ترقیات و علوم کے حصول کیلئے خرچ کر دیا ہے کچھ عرصہ روحانی تاثیرات کو حاصل کرنیکے لئے اور محض دین اور خدا اور رسول خدا کی خوشنودی کی خاطر اپنے عزیز وقت میں سے تھوڑا سا اسکو خرچ کریں قادیان کتنی دور ہے کیوں آپ اپنے شبہات کو خود مامور من اللہ کے سامنے بیان نہیں کرتے کیا مامور من اللہ سے خدانخواستہ دشمنی ہے یا کوئی تعصب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۔ ہوتی ہے تمام مناظرات میں یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اور ایسی کتابوں میں بھی جو مذہبی مناظرات پر لکھی گئی ہیں یہی اصول مدنظر رکھا جاتا ہے مسٹر سیل سخت مخالف اسلام اور اس کے حملے بالکل بیجا اور بیہودہ ہیں اسکے برخلاف فراسمنٹی سے کام لینا از حد ضروری تھا اگرچہ ان [illegible] کو بھی سخنی نہیں قرار دیتا۔ اگر کوئی تپ سے بیمار ہو اور اس کو کونین کھلائی جاوے۔ تو حکیم پر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ کیوں دوائی دیگئی ہے۔ بلکہ فائدہ کڑوی دوائی سے ہی ہوتا ہے

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی علالت، تسلیم اور اُس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۵ مورخہ ۲- فروری ۱۹۰۶ء)

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہمیشہ مامورین مجددین کی ان کے زمانہ میں مخالفت ہوئی ہے۔ اور ان کو کفر کے فتوے دئے گئے ہیں اور بعد میں لوگوں کی آنکھیں کھلی ہیں اور پھر جوق در جوق ان کی اتباع میں داخل ہوئے ہیں مگر اس وقت کا ماننا چنداں فائدہ مند نہیں ہوتا۔ مبارک وہ ہیں جو اس مامور کے ہوتے ہوئے اس کی قدر کرتے ہیں اور اس کے فیض صحبت سے حصہ لیتے ہیں۔ اے نوجوانو۔ اٹھو اور خدا کے لئے غور کرو اور اس سے دعا مانگو کیونکہ یہ تمہارے لئے مصلح آیا ہے اگر تم اس سے بے بہرہ رہے تو پھر تمہاری بدقسمتی کا کیا ٹھکانا ہے۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
نفاق و اختلاف ناشناساں از میاں خیزد
کمال اتفاق و خلت و الفت شود پیدا
بجنید از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی
ز بہر ناصران دین حق نصرت شود پیدا

۱۱- رضاء بالقضاء مولوی صاحب مرحوم کی علالت کے زمانہ میں اس قدر کوشش اور ان کے لئے اضطراب اور درگاہ الٰہی میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعا کا اسوہ حسنہ تو آپ مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اب اس وقت کی حالت قابل نوٹ کرنے کے ہے۔ کہ جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو کیا حضرت اقدس نے ان کی وفات پر کمزور دل لوگوں کی طرح جزع فزع کیا؟ یا صبر استقلال اور رضاء بالقضاء کا نمونہ دکھایا۔ جو کہ ایک مامور میں پایا جانا ضروری ہے۔ اب میں آپ کے سامنے اس آخری گھڑی کا نقشہ پیش کرتا ہوں۔

گیارہ اکتوبر ۱۹۰۵ء بدھ کے روز جیسا کہ میں نے پہلے ہی ذکر کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب کی حالت اگرچہ بہت نازک تھی اور وہ انکی زندگی کا آخری دن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان پر حضرت اقدس کا ایمان بالکل پکا اور غیر متزلزل تھا۔ ظہر کے وقت جب نماز سے پہلے ان کی سخت نقاہت کا ذکر ہوا۔ حضرت اقدس خود جا کر اپنے گھر میں سے دوا لائے۔ اور مولوی صاحب کے لئے خاکسار کو دوا دی کہ نماز ظہر کے بعد مولوی صاحب کو جا کر پلا دینا (کیونکہ نماز سے پہلے مولوی صاحب کو غنودگی تھی) ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہو۔ وہ چاہے تو مردہ[۵] میں جان ڈال دے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو گئے تو مولوی صاحب مرحوم کا ماموں زاد بھائی منشی محمد اسمٰعیل گھبرایا ہوا آیا۔ اور کہا کہ مولوی صاحب کی حالت بہت بگڑ گئی ہے۔

اس پر خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب اور بھی چند احباب مولوی صاحب کو دیکھنے کو گئے وہ گھڑی ہمارے اوپر سخت دردناک گھڑی تھی جس کے تصور سے اب بھی دل پر ایک خاص اثر اور رقت طاری ہو جاتی ہے وہ آخری گھڑی تھی۔ کہ ہم نے اس حبیب کو دیکھا۔ اس وقت وہ ہم لوگوں سے انقطاع کرکے اس ملک جاودانی کی طرف سدھار رہے تھے۔ اور اپنے رب کے حضور حاضر ہونے کو تھے مرحوم نے تو اپنی شرط وفا کو پورا کیا۔ اور اپنے آقا و مولیٰ مسیح زماں کے قدموں میں جان دی جس کے لئے کہ اس نے اپنا گھر بار خویش و اقارب چھوڑے تھے۔

برآں سرم کہ دل و جان فدائے تو بکنم
کہ جان بیار سپردن حقیقت یاریست

مولوی صاحب مرحوم تو اپنی مراد کو پہنچے۔ کہ انہوں نے عین خدمت دین اور اشاعت اسلام میں جان دی۔ اور بے شک ہمارے لئے بھی شکریہ کا مقام تھا۔ کہ وہ اس جہان کے ابتلاؤں سے چھوٹ کر ہمیشہ کے لئے دار الامن میں داخل ہوئے۔ مگر انکی جدائی ہمارے لئے ازبس شاق تھی۔ کیونکہ ان کا وجود ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب تھا اور وہ ہمیشہ ہم کو روحانی ترقیات کے لئے بڑی بڑی زبردست تحریکیں کرتے رہتے تھے۔ بالخصوص یہ خیال کہ آئندہ ہم ان کے پیارے منہ سے خدا کا پیارا اور زندگی بخش کلام نہ سن سکیں گے۔ انکی موت کا نظارہ دیکھ کر اور دنیاوی زندگی کی بے ثباتی کا نقشہ مشاہدہ کرکے ہمارے دل ایسے بھر آئے کہ ہم اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں دیوانہ وار بے اختیار ہو کر آ پڑے۔ اُس وقت کی ہماری حالت کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ ہمارے دل اس حبیب کی جدائی کو کس طرح سے محسوس کر رہے تھے۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مستورات کے رونے چلانے کی آواز سنکر

حضرت اقدس باہر نکل آئے اور خاکسار کو بلایا خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب حاضر ہوئے۔ اُس وقت ہمارا دل اس طرح سے بھرا ہوا تھا۔ کہ ہمارے منہ سے اچھی طرح سے آواز بھی نہیں نکلتی تھی۔ ہم نے عرض کی کہ اب صرف کوئی دم باقی ہے۔ مولوی صاحب کی اب زندگی ہو چکی۔ اس وقت حضرت اقدس نے ہم کو نہایت درد انگیز الفاظ کے ساتھ اس طرح مخاطب کیا "صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے مگر بے نیاز بھی ہے یہی مقدر تھا جو ظہور میں آیا۔ خدا تعالیٰ کی رضاء پر شاکر رہو"۔ یہ حاصل بالمطلب ہے۔ اس تقریر کا جو حضرت اقدس علیہ السلام نے اس وقت فرمائی۔ مجھے ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہے۔ جو بہت پُر درد تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تحمید اور تقدیس اور اس کے شکر اور احسان سے پُر تھے۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت اقدس کو اس جماعت کے فخر اور مسلمانوں کے لیڈر مرحوم کی جوانی کی موت کا سخت صدمہ ہوا مگر اس پر بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھا۔ اور اس مصیبت پر بھی اس کا شکر کیا۔ اور سب کو یہی تلقین کی کہ اس کی قضاء و قدر سے پوری صلح رکھیں اور کوئی کلمہ یاس یا نا اُمیدی کا منہ پر نہ لائیں۔

اس میں یہ غور کرنے کی بات ہے کہ وہ عزیز جس کے لئے اخیر تک حضرت اقدس درد سے دعائیں اور ہر ایک قسم کے علاج سے انتھک کوشش میں مصروف رہے اور جس سے آپ کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبت تھی جوں ہی رونے اور چیخنے کی آواز سنی۔ گھبرا کر باہر مسجد کے صحن میں نکل آئے اور موت کی خبر پا کر ان کے منہ سے خدا کی عظمت اور جبروت اور اس کے شکر کے سوائے اور کچھ نہ نکلا ذرا اپنے روزمرہ کے مشاہدہ سے اس امر کا موازنہ کرو۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب کبھی کوئی ایسا عزیز مر جاتا ہے تو اس وقت رونے چلانے اور ہائے افسوس کے سوائے اور کچھ نہیں ہوتا خدا کا نام اکثر بعد میں یاد آتا ہے مگر دوسری اس امام کا حال دیکھو کہ اپنے صبر اور خدا پر ایمان اور بھروسہ کا ایسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا اور اپنے قول ایمان اور خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر سے سچی صلح کا نمونہ دکھایا کہ عملی علوم پر اس الہام کا بھی مصداق اپنے آپ کو ثابت کیا۔ قل امرت وانا اول المومنین

میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس مبارک اسوہ اور نمونہ کی عظمت کا اپنے دلوں میں ذرا خیال کرو کہ وہ پیارا اور حبیب جس کے لئے حضرت اقدس نے اپنے اوپر آرام حرام کر رکھا۔ اور ان کی ۱۵ دن کی لمبی بیماری میں ایک رات میں سوئے تھے اور ہر وقت اسی کوشش میں اور خیال میں لگے رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انکو شفا دے مگر جب خدا کی قضاء و قدر کو دوسرے رنگ میں پورے ہوتے ہوئے دیکھا۔ ایک سیکنڈ بالکل بطور قرۃ العین کیلئے بھی اس نا موافقت کا اظہار نہ کیا اور جونہی کہ سنا کہ اس کا انتقال ہو گیا زبان سے یہی کہا کہ ہم اس خداوند کی رضا پر شاکر ہیں اور کسی قسم کی بے چینی یا بے صبری آپ سے ظہور میں آئی ورنہ اس ضعیفی کی علم میں اتنا عظیم الشان صدمہ ایک دنیا دار کی ہلاکت کا موجب ہو سکتا ہے یا کم از کم ایک دنیا پرست کو زندہ درگور ہی کر دیتا ہے۔ مگر خدا کے لئے ذرا غور کرکے دیکھو اور سوچو کہ کیا اس قسم کا نمونہ ایسی سخت مصیبت کی گھڑی میں سوائے انبیاء مرسلین کے یا ایسے لوگوں کے کہ جو ان کے رنگ میں رنگین ہوں کبھی کسی ایسے شخص سے کہ جو معاذ اللہ دنیا کا کیڑا ہو اور مفتری علی اللہ ہو ظہور میں آسکتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

---

[۵] اس جگہ مردہ سے مراد ایسا مردہ ہے کہ جس کی نبض و تنفس وغیرہ کچھ رکے ہوئے قریباً ساقط ہو گئے ہوں۔ اور بظاہر مردہ ہو حقیقی مردہ مراد نہیں ہے کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی الذین اتبع الھدیٰ واجتنبوا من سبیل ۔ البغی والھوی ۔ اما بعد ۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خاں ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی ناظرین بدر کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ میری نظر سے ایک اشتہار موسومہ عبرۃ لاولی الابصار ۔ شاہ جہان پور کا رفتہ رفتہ جنوری ۱۹۰۶ء میں گذرا جس میں کمترین کے کھلے خط کا حوالہ تھا ۔ مجھ کو اگرچہ اس کے جواب کی ضرورت نہ تھی ۔ کیونکہ مجیب صاحب نے خود مقولہ شیخ سعدی رح کا تحریر فرمایا ہے ۔ ؎

آنکس کہ زقرآن وخبر زو نہ رہی

اینست جوابش کہ جوابے ندہی

اور ومن ادعی حقیقۃ او مجازاً صار دجالا فرمایا (جو شخص کہ دعوے کرے حقیقت یا مجاز کا ہو جاتا ہے دجال لعنتی) اس صورت میں خود مجیب صاحب بھی دجال ہوئے کیونکہ کوئی شخص دو حالتوں سے خالی نہیں یا وہ معنے حقیقی لیگا یا مجازی اور کوئی عبارت ان دو حالتوں سے خالی نہیں رہ سکتی ۔ اس وجہ سے اور بھی مجھ کو جواب کی ضرورت نہ تھی ۔ کہ خود مجیب صاحب مصداق دجال ہیں ۔ رہ حوالہ اشتہار میں سو روپیہ کا جو دیا گیا ہے اس کی حالت بھی غالباً یہ ہے ۔ کہ سو روپیہ کو ٹھی لمیٹڈ میں جمع ہیں ۔ لیٹڈ چونکہ انگریزی لفظ ہے ۔ پہلے اس کے معنے جاننے چاہیئے تھے ۔ خود روپیہ جمع کرنیوالا ۔۔ اپنا راس المال بھی پا نہیں سکتا ۔ چہ جائیکہ اشتہار کا روپیہ ۔ اور جو شخص کہ طمع پر جواب دینے والا ہو ۔ اس کی حالت بھی ظاہر ہے ۔ اور مجیب صاحب نے اقتباس جن عبارات کتب جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود سے کیا ہے ۔ اس میں بھی بہت بڑی دیانت سے کام لیا ہے ۔ مجیب صاحب کو بہ نظر انصاف یہ چاہیئے تھا کہ اصل عبارت کو مع مبتدا وخبر کے بحوالہ صفحہ کے اہل تحقیق حضرات منصفین کے سامنے پیش کر دیتے نہ کہ اپنے خود ساختہ مضمون سے پبلک کو دھوکا دیتے ۔ عبارت سے کچھ مطلب نکلے ۔ اور مجیب صاحب بطور دجل کے پبلک کو دھوکہ دہی کے طور پر اس اشتہار میں کچھ اور ہی تحریر فرما دیں ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

میرے نزدیک اگر ناظرین باتمکین ان کتابوں کا مطالعہ کریں جن کا حوالہ مجیب صاحب نے دیا ہے ۔ یا تو مجیب صاحب سے منگا کر خود ملاحظہ فرماویں ورنہ ان کتابوں کو میرے پاس سے طلب فرما کر معائنہ فرماویں تو بہت مناسب ہوگا ۔ غالباً ان عبارات کے عکس اس کے مفہوم کو پاویں گے اور اس فریب یا بلی سے جس کا مطالبہ شرعاً ان پر بھی ہے ۔ محفوظ رہیں گے ۔ ہمارے مجیب صاحب ایسے جوش میں آئے جو اس تحریر میں ایسے الفاظ بھی تحریر کر دیئے ۔ کہ جن کے سبب سے وہ زیر دفعات تعزیرات بھی آ سکتے ہیں ۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے دوست کو متنبہ کردوں ۔ غالباً اس کا باعث یا تعصب یا نادانی ہوگا ۔ گو میں مجیب صاحب کو آگاہ کرتا ہوں ۔ کہ زیادہ طیش میں عقل سلیم اور انصاف پسند باقی نہیں رہتی ۔ اعتدال سے کام لینا چاہیئے ۔ اور علماء کو تو خصوصاً اخلاقی نمونہ دکھلانا بہت ضروری ہے اور چونکہ مجیب صاحب نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا ہے ۔ کہ ہم حکیم صاحب اور نیز تمام ذریات کادیانی سے ملتمس ہیں ۔ کہ اول کتب محدود کر دی جاویں جس کی تحریر پر انکار نہ کیا جاوے ۔ زاں بعد ائمہ کرام و علماء عظام الخ معلوم ہوتا ہے کہ مجیب صاحب نے میرے کھلے خط کو ملاحظہ نہیں فرمایا اور بغیر دیکھے جواب تحریر فرما دیا ۔ اس میں صاف تحریر ہے ۔ کہ قرآن شریف کی آیت قطعی الدلالت سے حضرت عیسیٰ کا بجسد عنصری زندہ ہونا اور ستہ ضروریہ کا پایا جانا ثابت کیا جاوے ۔ ورنہ حدیث صحیح مرفوع متصل سے تعجب ہے ، کہ مجیب صاحب کتاب کے محدود کرنے کا الخ مطالبہ فرماتے ہیں کیا قرآن شریف سے اعلےٰ کوئی کتاب ہے ۔ اور خود حضرت مجیب صاحب مصداق ؎

آنکس کہ زقرآن وخبر زو نہ رہی ۔ این است جوابش کہ جوابے ندہی

کے ہوئے یا نہیں ۔ ہم کو کوئی ضرورت جواب کی نہ تھی ۔ مگر صرف اس خیال سے کہ جواب تو اس اشتہار کا دیتا نہیں ہوں ۔ میں حضرات ناظرین کی خدمت میں ملتمس ہوں ۔ کہ وہ خود اس کو ملاحظہ فرما کر اور کمترین کے عریضہ کو معائنہ فرما کر آپ اپنی خدا داد عقل سے فیصلہ کر لیں گے ۔ رہ یہ کہ جناب مجیب صاحب تحریر فرماتے کہ علماء پر ایسے ضدی جاہل کم فہم کو ذی فہم بنانا واجب نہیں ۔ لہذا عرض ہے ۔ کہ حضرت مجیب صاحب کے اول تو اس عبارت سے کمال درجہ کی تہذیب ٹپکتی ہے اور نام نامی میں مع ابو المکارم تحریر فرمایا گیا ہے ۔ جو کچھ بزرگی اور تہذیب اس عبارت میں ہے وہ ظاہر ہے ۔ بعد ازاں عرض ہے ۔ کہ مجیب صاحب حدیث من سئل عن علم وھو یعلمہ الخ (جو شخص سوال کیا جاوے کسی علم سے اور وہ اس کو جانتا ہو اور نہ بتلا دے تو اس کو آگ کی لگام دی جاوے گی ۔) پر خیال اور غور فرماویں ۔ آخر میں مجیب صاحب نے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ حکیم صاحب نے خوشامدانہ عبارت حکام کی نسبت لکھی ہے ۔ جناب والا میں نے خوشامدانہ عبارت تحریر نہیں کی اور میں کسی جلد دی خدمت کا خواستگار یا خواہشمند نہیں ہوں اور نہ اب تک کوئی اس کے خلاف ثابت کر سکتا ہے ۔ میں نے جو واقعی حالت ہی تحریر کی ۔ میں لو آپ صاحبوں کی طرح منافقانہ حالت پسند نہیں کی ۔ یہ آپ ہی صاحبوں کو زیبا ہے ۔ کہ دل میں یہ خیالات مرکوز ہوں کہ عیسےٰ یا مہدی صاحب آویں گے اور تمام نصاریٰ کو قتل کر کے ان کی عورتیں اور مال غنیمت لا کر آپ صاحبوں کو مرحمت فرماویں گے اور آپ صاحب بآرام تمام اپنی مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے رہیں گے ۔ اور وہ اس قدر مال آپ کو دیں گے ۔ کہ کوئی قبول بھی نہیں کرے گا ۔ مال کی کثرت اور نصاریٰ کی حالت تو ظاہر ہے مگر اس پر بھی خیال فرمانا چاہیئے ۔ کہ جس کی بابت کسی حدیث صحیح کی سند نہیں صرف آپ صاحبوں کا ساختہ وپرداختہ ہے کہ ایک حصہ بغیر لڑے ۔ نصاریٰ کا مقابلہ نہیں کریں گے اور بھاگ جاویں گے اور ایک حصہ لڑ کر بھاگ جاویں گے اور ایک حصہ لڑیں گے جن میں سے ۹۹ فیصدی قتل ہو جائیں گے ۔ ایک باقی رہے گا اور اس حالت میں مال جو چھوٹا ہوا ہوگا ۔ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا ۔ جناب والا اس حالت میں کیا مسلمانوں کا ہی وجود مثل عنقا کے نہ ہوگا اور نصاریٰ میں سے تو کوئی باقی ہی نہیں رہے گا ۔ اور پھر آپ صاحبوں کے حسب منشاء اگر امام مہدی صاحب یا عیسےٰ نہ ہوں گے ۔ تو حکم پھر کیسے ہوں گے بلکہ متبع ہوں گے ۔ اگر حکم ہوں گے ۔ تو کیا اب ان سے بر سر پرخاش نہ ہوں گے ۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ۔ یکاد یقتلونہ ۔ اور اگر نہ ہوں گے ۔ تو نصاریٰ کے مقابل آپ صاحبوں میں سے کس قدر لڑنے کو نکلیں گے اور پھر اگر نکلیں گے بھی تو ان میں سے ۹۹ فیصدی قتل ہو جاویں گے ۔ تو پھر مسلمان کس قدر باقی رہیں گے ۔ نتیجہ یہ کہ کوئی انسان باقی نہیں رہے گا اور پردہ یعنے عیسےٰ جزیہ بھی قبول نہیں کریں گے اور سب کو ایکدم سے بغیر ملزم بنائے اور بغیر بینہ اور ثبوت کے قتل ہی شروع کر دیں گے اور کسی کو امان بھی نہ دیں گے ۔ بجز قتل یا اسلام کے دوسرا کام نہ ہوگا ۔ مگر ہم قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پاتے ہیں کہ اگر مشرکین میں سے کوئی پناہ مانگے ۔ تو اے رسول اس کو پناہ دو ۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ ۔ اور یہ بھی اس میں پاتے ہیں ۔ کہ لا تقاتلوا المشرکین حتی یقاتلوکم فیہ ۔ یعنی مشرکین سے پہلے لڑائی میں تم پیشقدمی مت کرو ۔ اگر وہ لڑ بیٹھیں ۔ تو ان سے لڑو ۔ یعنی دفاعی حالت اختیار کرو ۔ تعجب ہے ۔ کہ قرآن شریف پیشقدمی کو منع کرتا ہے اور انجیل میں تو یہ حکم ہے ۔ کہ اگر کوئی داہنے گال پر طمانچہ مارے تو بایاں گال سامنے کر دینا چاہیئے مگر لطف یہ ہے کہ عیسےٰ موعود صاحب دونوں کو بالائے طاق رکھ دیں گے ۔ قرآن شریف کو تو اس طرح پر کہ پیشقدمی کریں گے اور انجیل کو اس طرح پر کہ اس میں تو انتقام کی بھی اجازت نہیں اور طرہ یہ کہ نبی بھی ہوں گے اور دونوں حکموں کے خلاف بھی کریں گے ۔ شاید تمادی ایام سے انجیل بھی بھول جاویں اور قرآن شریف سے تو ان کو واسطہ ہی نہ ہوگا ۔ کیونکہ حضرت ﷺ کا قول الی رسول الی بنی اسرائیل قرآن شریف تو بنی اسمٰعیل پر نازل ہوا ہے ۔ اگر آپ فرماویں کہ امام مہدی صاحب ایسا کریں گے ۔ تب بھی یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ ان کو تو کوئی حق بوجہ امتی ہونے کے قرآن شریف کے خلاف کام کرنے کا نہیں ہو سکتا ۔

اب میں زیادہ طوالت دینا نہیں چاہتا ۔ مختصراً عرض ہے ،

کہ کیا آپ اس کا ثبوت قرآن شریف یا حدیث صحیح سے دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں جزیہ کے اٹھا دیئے جانے اور بجبر و استکراہ مسلمان بنالے اور اماں نہ دینے کا فلاں آیت میں حکم یا اجازت ہے۔ تو مہربانی فرما کر مجھ کو بھی مطلع فرمایئے۔ اس حالت میں کمترین آپ کا ہم خیال بن جاوے گا ورنہ جناب والا میں منافقانہ حالت کو پسند نہیں کرتا۔ کہ دل میں تو یہ باتیں مخفی ہوں کہ ہم کو مال اور عورتیں اور غنیمت ملے گی اور ہم تمام املاک اور نصاریٰ کی کوٹھیوں اور کارخانوں کے مالک بنیں گے اور ظاہرداری میں یہ خوشامدانہ الفاظ کہ ہم تابعدار اور فرمانبردار ہیں۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ میں نے واقعی بات تحریر کرنا مناسب جانا۔ نہ منافقانہ۔ اس کو آپ صاحب جس طرح سے چاہیں۔ تعبیر کریں۔ فقط

والسلام من اتبع الہدیٰ

وطن اور میگزین

ذیل میں میں اپنے معزز دوست حکیم محمد حسین صاحب قریشی کا خط چھاپتا ہوں جو حکیم صاحب موصوف نے ایڈیٹر صاحب وطن کو لکھا تھا اس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری جماعت کو سلسلہ کی تائید میں کس قدر غیرت ہے اور اسلام کی اشاعت کے لئے کتنا جوش ہے اور وطن کی تجویز کو ۔۔۔۔ کس امید پر منظور کر نا وہ پسند کر سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ممالک غیر میں اشاعت اسلام

اشاعت اسلام غیر ممالک کے متعلق پچھلے دنوں میں جو خط و کتابت سلسلہ عالیہ سے ایڈیٹر صاحب وطن کی رہی ہے۔ اور اس کے متعلق وطن نے جو آخری فیصلہ چھاپا ہے۔ اس میں میری ایک چٹھی یا مضمون کا بھی مجملاً ذکر کیا گیا ہے۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ چٹھی بجنسہٖ بدر میں چھاپ دی جاوے تا میرے بھائیوں کو کم سے کم کوئی مغالطہ نہ ہو۔ اور انہیں علم ہو جاوے کہ ان کے ایک ادنیٰ خادم بھائی کی اس کے متعلق شروع میں ہی کیا خیالات تھے۔ لہٰذا وہ مضمون بجنسہٖ شامل ہذا ہے بدر کی تازہ اشاعت میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں۔

میرے پیارے ایڈیٹر وطن خدا تمہارے ساتھ ہو۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ۹۔ فروری کا وطن خصوصاً وہ سلسلہ خط و کتابت جو آپ نے زیر عنوان "ایک ضروری خط و کتابت اور اس کا نتیجہ" شائع فرمایا تھا۔ میں نے جس شوق و ذوق سے دیکھا۔ اس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے۔ کہ اپنی جماعت احمدیہ کے ہفتہ وار جلسہ منعقدہ ۱۰ فروری ۱۹۱۳ء میں میں نے نہایت خوشی کے ساتھ باآواز بلند پڑھ کر سنایا یہ خوشی اس لئے نہیں۔ کہ آپ نے پرچہ مذکور میں اپنے ناظرین کو ریویو آف ریلیجنز کے دو سو خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ یا اس سے ہمارے سلسلہ اور مقاصد کی کوئی بڑی تکمیل ہوتی ہے۔ سلسلہ کے متعلق تو آپ نے پہلے ہی شرط لگا دی تھی کہ رسالہ میں اس کا ذکر تک نہ ہو۔ گو میں جانتا ہوں کہ جہاں تک اللہ تعالےٰ نے اس معاملہ میں آپ کو فہم عطا کیا ہے۔ آپکی نیت نیک ہے اور حق کی اشاعت کا جوش آپ کے دل و دماغ میں جوش زن ہے۔ جو آپ کو یہاں تک لایا ہے۔ کہ آپ نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی کہ مبادا اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے متعلق قادیانی احمدی جماعت سے مشورہ کرنے کے جرم میں یا ان کے کسی کام کی تعریف کرنے کی پاداش میں کوئی خدائی فوجدار یہ یا اسلام کا ٹھیکہ دار۔ کفر کا فتویٰ نہ دیدے۔ اور یہی میری خوشی کی اصل بنا ہے۔ میں تہ دل سے اور بڑی قدر کرنے کی وجہ سے آپکی اس جوانمردی اور اشاعت اسلام کے لئے ایک جوش رکھنے والی طبیعت کے لحاظ مرحبا۔ صد مرحبا۔ اور جزاکم اللہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے جس روز پرچہ مذکور پڑھا اسی دن آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی جناب سے دعا بھی کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں۔ کہ اے مولا تو تو ہر چیز کا مالک ہے۔ ذرہ ذرہ پر تیری قدرت کا تصرف ہے۔ ہر دل تیرے قبضہ و قدرت میں ہے۔ اپنے رحم سے اپنے فضل سے تو میرے دوست مولوی انشاء اللہ خاں ایڈیٹر وطن کو وہ راہ مستقیم عطا فرما جس کا ذکر تیری پاک کتاب فرقان حمید کی پہلی سورۃ کی اس آیۃ شریفہ "صراط الذین انعمت علیہم" میں موجود ہے۔ آمین ثم آمین اللّٰھم انی اسئلک من فضلک و رحمتک۔ فانھما بیدک۔ لا شریک لک۔ لا یملکھا احد سواک فانک تعلم ولا اعلم و تقدر ولا اقدر۔ و انت علام الغیوب

میرے خیال میں ہر ایک احمدی جس کو حضرت مرزا صاحب سے سچا تعلق ہے۔ اور جو اس وقت اشاعت اسلام کے مسئلہ کو ان کے وجود مقدس سے محض وابستہ سمجھتا ہے (جیسا کہ میرا ایمان ہے) اگر اس کو یہ نہ بتایا جاوے۔ کہ قادیان کی بزرگ جماعت نے ایک بڑے خرچ کو اپنے ذمہ ڈال کر شرط (طور پر) اسے منظور کر لیا ہے تو وہ اسے بڑی حقارت کی نظر سے دیکھیگا اور وہی جواب دیگا۔ جو میرے قابل تعظیم و تقلید بھائی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے آپ کو اپنے پہلے خط میں دیا تھا۔ اور اگر کسی واحد شخص کی ہم میں سے یہ رائے ہوتی۔ تو میں خود تو اسے قومی مجرم سے کم خیال نہ کرتا۔ لیکن میرے پیارے محترم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پلیڈر کے خط مطبوعہ وطن مذکور کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ بزرگان ملت آپ کی اس تجویز کو ایک حد تک منظور فرما ٭ لیا ہے اور غالباً یہ آپ کی حسن نیت کا پھل ہے پچھلے دنوں میں جبکہ میں اور خواجہ صاحب موصوف قادیان میں تھے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے آپ کی اس تجویز کے متعلق ذکر فرمایا۔ تو معاً جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے۔ اس تجویز سے اختلاف کیا۔ اس کے بعد مجھے وہاں ٹھہرنے کا زیادہ موقع نہ ملا۔ اب خواجہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی حسن نیت رنگ لائے بغیر نہ رہی اور وہ تجویز منظور ہو گئی۔ اب یہ تو میں دعا کرتا ہوں اور کروں گا بھی کہ مولا کریم اپنے فضل سے آپ کو اس نیک ارادے میں کامیاب کرے۔ اور آپ کے ہاتھ بٹانے کے لئے اس عظیم الشان کام میں ایک مقتدر جماعت آپ کے ساتھ کام کرنے والی کھڑی کر دے۔ تب تو شاید یہ کام چل نکلے۔ ورنہ جو طرز آپ نے اس کام کو چلتا کرنے کی غرض سے اختیار کی ہے۔ میری سمجھ ناقص میں نہیں آتا کہ اس میں کامیابی ہو۔ آپ نے صرف ایک سال کے لئے دو سو پرچہ کی قیمت وطن کی برادری سے (وہ بھی اگر آپ کی آواز سنی گئی) حاصل کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ گو آپکی طرف سے اتنی کوشش کرنا بھی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بسا غنیمت اور خصوصاً ایسے ادبار کے زمانہ میں جبکہ مسلمان اپنے پیارے مذہب کی طرف سے ہمہ تن پنبہ بگوش ہیں قابل تحسین و شکر گزاری تھی۔ لیکن میرے پیارے دوست جو بات آپ نے احمدی جماعت سے منوائی ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ ہیچ تھی۔ خصوصاً احمدی جماعت کی نگاہ میں نہیں جچ سکتی۔ کیونکہ اس نئے انتظام میں اور اپنے مشن کے متعلق ایک علیحدہ ضمیمہ نکالنے میں انہیں ایک بڑے خرچ کا بار برداشت کرنا پڑے گا۔ دو سو پرچہ کی کیا حقیقت تھی۔ اگر آپ بمعیت دیگر چند احباب کے پوری توجہ سے کام لے کر ہمہ تن غیرتمندی کے ساتھ کمربستہ ہو جاویں تو دو ہزار پرچہ کی قیمت بھی وصول کر لینا میں سمجھتا ہوں اتنے بڑے ہندوستان میں کوئی بڑی بات نہیں۔ البتہ وصول کرنے والا چاہیئے۔ دو سو پرچے کی قیمت تو سو روپیہ اور وہ بھی سر دست ایک سال کے لئے تو آپ صرف اپنے کوچہ سے اپنے پڑوس سے نہیں۔ بلکہ دیوار بدیوار والے مکان یعنی لاہور کے مشہور و معروف خیر مجسم میاں رکن الدین صاحب رئیس اعظم سے ہی وصول کر سکتے ہیں۔ اگر آپ انہیں اپنا ہمخیال بنالیں اور انہیں سمجھا دیں۔ کہ اسلام کو اس وقت آپ کے تھوڑے سے روپیہ کی ضرورت آ پڑی ہے۔ وہ بڑے غیرتمند انسان ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا

٭ یہ منظوری حضرت اقدس کی اجازت سے تھی۔

کہ اگر ان کے خیال میں آجائے تو وہ اس نہایت حقیر سی رقم سے دریغ کریں۔ پچھلے سال جبکہ شیخ محمد اسحاق صاحب تاجر پارچہ نے جاپان سے یہاں کی اخبارات کے ذریعہ مسلمانوں اسلامی انجمنوں اور سوسائیٹیوں کو پُر درد الفاظ میں توجہ دلائی۔ تو میرے رفیق شفیق قابل تعظیم بھائی مولوی محمد علی صاحب نے اپنے دوستوں سے جاپان و یورپ میں رسالہ کی مفت اشاعت کے لئے امداد طلب کی۔ تو چند ہی روز میں اس غریب لیکن دل کی غنی قوم سے کئی ہزار روپیہ اکٹھا کر لیا۔ اور اب غالباً پانسو سے زیادہ رسالہ بلا قیمت یورپ وغیرہ بلاد غیر میں ماہواری پہونچنے لگا۔ اس لئے میں دوستانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک ایسی قوم کی نظر میں جو اپنے جان و مال اشاعت اسلام کی غرض سے فدا کرنے کے لئے حضرت میرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ دو سو پرچہ کسی بڑی وقعت سے نہ دیکھا جاویگا۔ ابھی پرسوں کا ذکر ہے۔ کہ میرے دوست چودہری شہاب الدین صاحب پلیڈر کے مکان پر وطن کی اس قدر دانی کا ذکر ہوا۔ تو چودہری صاحب نے نہایت جوش سے فرمایا کہ افسوس۔ مسلمانوں نے اس پرچہ کی کچھ قدر نہ کی۔ کم سے کم یہ پرچہ ایک لاکھ چھپ کر دنیا میں تقسیم ہونا چاہیئے واقعی چودہری صاحب کا یہ فرمانا بالکل درست اور واجب العمل ہے۔ افسوس کہ میں اس وقت موجود نہ تھا یہ میرے ایک دوست کی روائت ہے۔ اگر میں وہاں ہوتا۔ تو چودہری صاحب سے اتنا تو ضرور عرض کرتا کہ حضرت آپ نے بذات خاص اس مقصد عظیم کے حاصل کرنے کے لئے کتنی کوشش کی ہے۔ تو آخر انہیں بھی کچھ توجہ ہوتی اور میری رائے ہے۔ کہ ضرور ہوتی۔

سوائے میرے دوست اگر آپ کو اللہ تعالے نے یہ جوش عطا کیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ فخر آپ کے حصہ میں آئے۔ تو آپ کمر ہمت باندھکر انجمن اور چودہری صاحب جیسے جوان ہمت بزرگوں کو ساتھ لیجئے۔ اور جس کو چاہیں اپنے ہمخیال کیجئے۔ اور پہلے اپنے اہل وطن پر احسان کیجئے۔ تو صرف لاہور ہی سے آپ کو ہزار پرچہ کی قیمت کا مل جانا چنداں مشکل امر نہیں ہے۔ اگر ہمت سے کام لینے پر آپ آجائیں گے۔ تو جس جگہ پہنچیں گے۔ انشاء اللہ خالی نہ آئیں گے۔ نو سو روپیہ کی رقم ان صاحب سے کر جنکا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ سیدھے بھائی دروازہ بازار حکیماں میں فخر رئیسان لاہور سید فقیر قمر الدین صاحب کے ہاں جا ڈیرا لگائیں اور وہاں سے جب تک ایک ہزار روپیہ کا ڈھیر نہ لگوا لیں۔ نہ اٹھیں۔ اور پھر گدایان اسلامی بن کر کچکول لے کر در بدر پھریں۔ اور جو کچھ جس سے ملے۔ بخوشی قبول کیجئے۔ کر بھلا سو ہو بھلا کا نعرہ لگائیں۔ اس دربدری میں میں آپکے ساتھ ہونے کو اپنا فخر خیال کروں گا۔ پھر لاہور میں کامیابی حاصل کرنیکے بعد وطن کی برادری کے سامنے اس نظیر کو پیش کریں۔ وطن کے ناظرین جو آپ کے جوش و

اخلاص اور صدق نیت سے بخوبی سالہا سال سے واقف ہیں۔ یا جو اسلام سے سچا تعلق رکھتے ہیں اور کلام الٰہی کی سچی عزت کرنے کے دعویدار ہیں اور اس نور۔ ہدایت اور روشنی کو اقوام یورپ وغیرہ میں پھیلانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہرگز ہرگز خصوصاً ایسے نازک وقت میں بخل سے کام نہ لیں گے۔ آخر ان میں بہتیرے حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد ہونے کا فخر رکھتے ہوں گے۔ اگر ان میں سے ایک بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال قائم کرنے والا غیر تمند خلف الصدق نکل آیا۔ تو بس بفضلہ بیڑا پار ہے۔ علاوہ ازیں میری ناقص رائے میں عام طور پر اہل وطن کے ۳ درجے مقرر ہونے چاہئیں۔ یعنی ۵ ۔ ۱۰ ۔ ۲۰ ۔ آپ اپنے ناظرین سے استفسار کریں۔ جو جس نمبر میں یا درجہ کے ماتحت بخوشی و حسب استطاعت لینا چاہیں۔ وہ آپ کو زیادہ سے زیادہ دس یا پندرہ مارچ تک اطلاع دیں اور آپ اخیر مارچ کا پرچہ رقم معہودہ کے عوض بصیغہ وی۔ پی روانہ کر دیں اور یہ رقم وصول کر کے ان بزرگوں یعنی سرپرستان ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ کر دیں تب تو یہ کام امید ہے۔ کہ خداتعالےٰ کے احسان و کرم سے حسب خواہش چل نکلیگا۔ اور عنقریب انشاء اللہ وہ زمانہ آپ دیکھ لیں گے۔ کہ یورپ کی قومیں آپ کے اس احسان کی شکر گزار ہوں گی۔ یہ وقت ہے۔ کہ مسلمان اپنی غیر تمندی کے جوہر دکھائیں۔ ورنہ باتوں ہی باتوں میں زبانی جمع خرچ سے اپنی ہنسی نہ اڑائیں۔ آخر ادبار و ذلت کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے؟ یہ ان لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ جو اس میں حصہ لیں گے ورنہ یہ بوٹا تو خدا کا لگایا ہوا ہے۔ اس کی حفاظت کا بھی وہ خود ذمہ وار ہے۔ یہ پھل لائے گا اور بڑا شیرین پھل لائیگا۔

بمفت این اجر نصرت را دہندت ای اخی ورنہ
قضاء آسمان است این بہر حالت شود پیدا

ہاں ایک ضروری عرض کے بعد اس کو ختم کرتا ہوں اور پھر حسب ضرورت اگر موقع ہوا۔ انشاء اللہ وقتاً فوقتاً اور وہ بھی اگر آپ پسند فرما دیں گے۔ تو عرض خدمت کرتا رہوں گا۔

ضروری عرض جو میں سب سے اوپر لکھنا بھول گیا ہوں۔ یہ ہے کہ وہ لوگ جن سے آپ کو اس مد میں بڑی اُمید ہو سکتی ہے آپ ڈپٹی حافظ مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ہیں گذشتہ ستمبر میں جبکہ میں اپنے پیارے امام و مرشد حضرت مرزا صاحب کے ہمراہ دہلی میں تھا۔ اس وقت مجھے جو ڈپٹی صاحب موصوف کے خیالات کا موازنہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگر میں صحیح اندازہ پر پہونچا ہوں تو میرا یقین ہے کہ وہ آپ کو اس کام میں سب سے بڑی مدد دینے والے ہوں گے۔ آپ ان کی خدمت میں اپنی حاجت کو نہیں بلکہ اسلامی ضرورت کو پیش کریں کیوں کہ ایسے بزرگان قوم و اسلام ہم سے زیادہ اور بدرجہا اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ یہ سارے اموال ہم نے یہاں ہی چھوڑ جانے ہیں۔ اگر ہم آج ایک حصہ ان کا بخوشی اور محض رضائے الٰہی کے لئے نہیں چھوڑتے۔ تو عنقریب خداتعالےٰ یہ سب کچھ چھوڑا دیگا۔ اور ہمیں سوائے چھوڑ دینے کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ والسلام۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

خادم ملت ۔ حکیم محمد حسین قریشی۔ حویلی کابلی مل لاہور

میں احمدی کیوں ہوا؟

اس بات کو ہر ایک اہل عقل جانتا ہے۔ کہ جب گرمی کی شدت حد سے گذر جاتی ہے۔ تو اس کے بعد خداتعالیٰ مینہ برساتا ہے اور مردہ زمین میں جان پڑتی ہے۔ اسی طرح جب ضلالت و گمراہی کے پھیل جانے سے دنیا میں عام طور پر۔ امساک روحانیت ہو جاتا ہے۔ تو خداتعالیٰ روحانی مینہ برساتا ہے۔ جیساکہ وہ قرآن شریف کی سورہ نحل میں فرماتا ہے۔ وما انزلنا علیك الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون واللّٰہ انزل من السماء ماءً فاحیا بہ الارض بعد موتھا ان فی ذالك لآیۃ لقوم یسمعون۔

یعنی یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی کہ تا ان لوگوں کا رفع اختلاف کیا جائے اور امر حق کھول کر سنا دیا جاوے اور حقیقت حال یہ ہے کہ زمین ساری کی ساری مر گئی تھی۔ خدا نے آسمان سے پانی اتارا اور نئے سرے سے اس مردہ زمین کو زندہ کیا۔ یہ ایک نشان صداقت اس کتاب کا ہے۔ پر ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں یعنی طالب حق ہیں۔

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ روحانی بارش اعلیٰ درجہ کی ہوئی یعنی قرآن شریف نازل ہوا۔ عیسائی اور تمام مخالفین اسلام بھی اس بات کو بوضاحت تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر تمام دنیا میں ضلالت و گمراہی بدرجہ اتم پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس خدا نے جو وحدہ لاشریک ہے اور جس کے کاموں میں وحدت پائی جاتی ہے۔ اور اسی طرح کہ جس طرح وہ امساک باران اور شدت گرما کے بعد مینہ برساتا ہے۔ اپنے پاک کلام کی روحانی بارش سے اس ضلالت و گمراہی کو زائل کیا۔ اس سنت اللہ پر جس قدر غور کیا جاتا ہے۔ ہر زمانہ میں اس کی نظیریں دستیاب ہوتی ہیں۔ بنی اسرائیل کی ضلالت فرعون کے دعویٰ خدائی کی گمراہیوں کے وقت خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجدیا جنھوں نے تمام ضلالتوں کو زائل کر دیا۔ یہودیوں کی گمراہیوں کے بڑھ جانے پر حضرت عیسے علیہ السلام بھیجدیا۔ اسی طرح کوئی ایسا زمانہ مثال میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دنیا میں ضلالت و گمراہی حد سے متجاوز ہوئی ہو۔ اور کوئی خدا کا فرستادہ ہدایت کے لئے موجود نہ ہوا ہو۔ اسی طرح اسلام کو جس زمانہ میں کوئی مصیبت پیش نہیں آئی۔ اور جب ضلالت و گمراہی بڑھی۔ فوراً کوئی

نہ کوئی مجدد خدا نے پیدا کر دیا اور کوئی شخص یہ بات ثابت نہیں کر سکتا کہ مذہب الاسلام کو کوئی پریشانی پیش آئی ہوا اور اس کے ازالہ کے لئے کوئی مصلح پیدا نہ ہوا ہو۔ اور یہی منشا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کا کہ ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد مذہب اسلام میں پیدا ہوتا رہے گا۔ اب ہمارے زمانہ میں عیسائیوں اور آریوں وغیرہ کے حملے اسلام پر اس کثرت اور جوش کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ اور اس قدر اسلام میں ضلالت و گمراہی پھیلی ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک کسی صدی میں کوئی مثال اس کی نظر نہیں آتی تو تعجب ہے کہ جس خدا نے ذرا ذرا سی ضرورتوں اور گمراہیوں کے وقت اسلام میں مجدد پیدا کئے۔ اور ایک صدی کبھی کسی مجدد کے وجود سے خالی نہ چھوڑی اس خدا نے اس وقت ایسی سخت ضرورت اور ایسی عظیم الشان مصیبت کے وقت اپنے مقررہ کردہ قانون قدرت اور اپنی قدیمی سنت اور رسول کی پیشگوئی کے خلاف کیوں اپنی روحانی بارش نہیں کی اور کیوں کسی عظیم الشان مجدد کو پیدا نہیں کیا؟ بس یہ ایک مذکورہ بالا خیال اس بات کے لئے کافی محرک ہوا۔ کہ میں مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو اس صدی کا عظیم الشان مجدد اور اپنے تمام دعاوی میں بالکل سچا اور راستباز سمجھوں چنانچہ خدا کا شکر ہے۔ کہ مجھ کو شرف بیعت حاصل ہوا اور میں حضرۃ کے زمرۂ خدام میں شامل ہوا۔ میں ہر قسم کے تعصب سے علیحدہ ہو کر نہایت راستی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ میرا اس پر کامل ایمان ہے اور کافی تحقیق کے بعد ایمان ہے کہ تمام دنیا میں حضرۃ اقدس علیہ السلام کے سوا کوئی اس صدی کا مجدد پیش نہیں کیا جا سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھ کو اس چودھویں صدی کے عظیم الشان صدی کے عظیم الشان مجدد یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ اے وہ لوگو جو اس مسیح موعود کو شناخت کرنے سے غافل اور محروم ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا۔

الراقم

ڈاکٹر عبد المجید خان - از نجیب آباد

اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کی آنکھیں بھی ڈاکٹر صاحب ممدوح کی طرح کھول دے۔ اور ہدایت پر لاوے۔ ایڈیٹر بدر

درخواست دعا

میاں عبد العزیز صاحب چھٹی رساں چک مولود الہ اپنے لئے احمدی احباب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ابتلاء سے بچاوے۔

ہفتہ قادیان

حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب جو درس قرآن شریف روزانہ دیا کرتے ہیں۔ اس کا ایک اور دور ۸- اپریل ۱۹۰۶ء کی شام کو پورا ہوا۔ اور پھر نیا دور ۹- اپریل ۱۹۰۶ء کو شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو تکمیل تک پہنچائے اور سنانے والے اور سننے والوں کے واسطے موجب برکات اور رحمت کا کرے آمین

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اپنے بعض ضروری خانگی امور کو طے کرنے کے بعد واپس قادیان دار الامان میں پہنچ گئے اور خدمات دینی میں مصروف ہیں۔ جمعہ گذشتہ کو آپ نے مسجد مبارک میں خطبہ کے درمیان عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا پر ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جو انشاء اللہ اگلے پرچہ میں مختصر طور پر درج ہوگی۔

حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن ریاست مالیرکوٹلہ جو کئی سالوں سے اپنا تمام مال اسباب دین کے راہ میں دے کر اور وطن سے ہجرت کر کے قادیان میں رہتے تھے۔ ۹- اپریل کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ حضرت امام علیہ السلام نے مرحوم کا جنازہ پڑھا۔ اور آپ کو مقبرہ بہشتی میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کے مزار کے پاس دفن کیا گیا۔ حاجی صاحب موصوف بڑے دیندار آدمی تھے۔ اور اپنا مال و جان سب اللہ کے راہ میں قربان کر چکے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین

اس ہفتہ میں محمد ظہور الدین صاحب اکمل گولیکی سے اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے قادیان تشریف لائے۔

عام اخبار

پچھلے ہفتہ پنجاب کے کم از کم آٹھ ضلعوں میں ژالہ باری سے فصلوں کو نقصان ہوا۔ موسم ابر آلود ہے۔

حصار۔ رہتک۔ گوڑگانوں۔ دہلی۔ جالندھر۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ میانوالی میں اولے پڑے ہیں۔ اس پر افسوس۔

لائل پور میں گیہوں کی فصلوں کو سنڈی کھا رہی ہے۔ [illegible] تنگی سے بھی اس کی فصلوں کا نقصان ہے۔

جمعرات گذشتہ کی مزید بارش سے سڑک کشمیر متصل کوہالہ [illegible] ہو گئی ہے۔ ڈاک کے رستے بند ہے۔

کشمیر کی خبر ہے کہ [illegible] ڈاک سمیت [illegible] وہاں بھی موسم ابر آلود ہے آمد و رفت بند ہے۔

رہتک کے خیراتی کاموں پر قحط زدگان کی تعداد ۲۲۴۵ ہو۔ بمقابلہ ہفتہ سابق ۱۱۰ زیادہ۔

فریخ حادثہ گان کے یتیموں و بیوگان کی مدد میں ہمارے حضور شاہ قیصر ملک نے بھی ۲۰۰ پونڈ دیئے۔

جمعہ گذشتہ جرمنی کے مقام بلیک فارسٹ میں ایک ہوٹل جدید کی عمارت دفعتاً سر بسجود ہو گئی۔

عمارت ہوٹل کو گرم کرتے تھے کہ تمام عمارت یکدم بیٹھ گئی۔ بیالیس آدمی مردہ نکالے گئے بدقسمتی ہے۔

مکتی فوج کے بانی جنرل بوتھ نے لندن میں ظاہر کیا کہ وہ التدبیر آئندہ میں جاپان پر مذہبی دھاوا کریں گے اور امید ہے۔ کہ روس کی طرح شکست کھائیں گے۔

کلکتہ میں گذشتہ تین ماہ کے عرصہ میں جو چوہے اجرت پر مروائے گئے ان کی تعداد ستائیس ہزار سے زیادہ تھی۔ ہر ایک زندہ چوہا لانیوالے کو دو آنے دی جاتی تھی اس کے علاوہ جو چوہے ہر روز [illegible] گلی کوچوں میں مردہ پائے گئے ان کی تعداد ۳۸۱۷ تھی [illegible] کل ۳۰ ہزار ۳۸۷ چوہے ایک سہ ماہی میں فنا کئے گئے [illegible] برابر جاری ہے لیکن اب اجرت فی چوہا [illegible] ایک آنہ کر دی گئی ہے۔

اڈیسہ کے قصبہ بھدرک سے بھی ایک افسوسناک مذہبی فساد کی جگر خراش خبر آئی ہے۔ ہندوؤں کا مذہبی جلوس باجے گاجے سے جا رہا تھا کہ بعض مسلمانوں نے روکنا چاہا اور یہاں تک نشست ہشت کی نوبت آئی کہ سواری کی مورتی بھی نہ معلوم کہاں گم ہو گئی۔ پولیس کے سپاہیوں کو بھی کسی قدر چوٹیں آئیں اصلیت کی بابت کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ جوش کیونکر پیدا ہوا تھا۔ پولیس نے کئی آدمی اس ہنگامہ کے جرم میں گرفتار کئے ہیں

جدید صوبہ بنگالہ کے مسلمانوں کے حق میں خبر ہے کہ ایک خاص رعایت منظور کیا چاہتے ہیں کہ انٹرنس پاس شدہ مسلمانوں کو امتحان پلیڈری کے لئے تیار ہونے کی اجازت دیجائے معمولی طور پر پلیڈری امتحان کے لئے بی۔ اے کی قید ہے لیکن مسلمانوں کے حق میں اس معیار کو آسان تر کریں گے۔ خود سر بمفیلڈ فلر صاحب بہادر کو اس کا خیال پیدا ہوا ہے۔ این ہم غنیمت است!

کشمیر میں شکر کرتے ہیں کہ خدا خدا کر کے بارانی موسم سے نجات حاصل ہوئی ہے ان متواتر بارشوں سے ڈاک کا انتظام برہم تھا۔ دریا کی طغیانی بھی خوب زوروں پر تھی کوہ مری کی سڑک جا بجا پر سے چھپے اڑ گئے۔ ایک ٹوکہ پر ڈاک تھی خبر ہے کہ وہ بہ گیا۔ ۱۲۔ مارچ کا اخبار یکم اپریل تک نہیں پہنچا۔ کئی بڑے بڑے پل سڑک کشمیر کے بہ گئے۔ مسافروں کو رستے میں سخت مصائب پیش آئیں۔ لوگ خوش ہیں کہ سری حضور ۱۸- اپریل کو جموں سے روانہ کشمیر ہوں گے۔ آپ کی برکت سے کشمیر کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ اب موسم روز بروز خوش گوار ہے اور جاڑے کی سختیاں ہو چکیں۔ پر ہوا و جمعرات گذشتہ کی مزید بارش نے اور بھی نقصان سڑک کا کر دیا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کر

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کرتے ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بیسارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸

سنون دندان۔ لو اب کیکو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑہ میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیسے کہ اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لبِ گڈھ ضلع دہلی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۸	۱۳	۵
½ صفحہ	۷۰	۴۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط و کتابت کرنی میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ چھوڑ کر اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہو گی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہو گا اشتہار کی عبارتیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ روپیہ فیصدی لیا جائیگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ آنے سالانہ ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کی جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے۔ کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی درندگی اور اعتراضات کی بوچھاڑ شب و روز دکھہ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ایام تک رعائت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام ضمیمہ ۱۵ صفحہ ۸

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۳

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے زمانہ کی تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلے درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا ہو تو یکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۴ روپیہ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز باقاعدہ لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستری الٰہی بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سُستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس کی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتی ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے دانا ؤں نے **برقی طاقت** کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضا کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی **ولایت سے وہی بجلی منگا کر** ہزاروں ایسے لوگوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کو **بجلی کا روغن طلا** تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ ہاتھ لگانے سے خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض ہو دفع

[illegible]

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ **فاسفورس کی گولیاں** جسمانی کمزوری کو دفع کرنے اور بدن کو اعلے درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سُرعت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے کٹتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک ۱؎ ڈیڑھ روپیہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

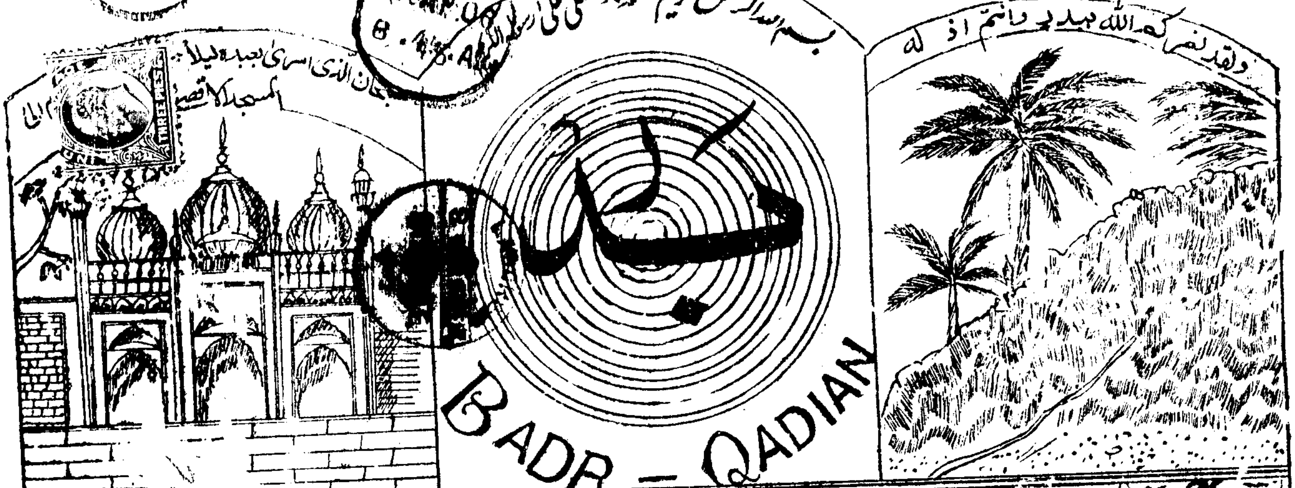

سلسلہ الجدید جلد ۲ | نمبر ۳

ای جہان منتظر خوش باش کا مدلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | اں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء

چہ گویم با تو گر آئی چاور قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلہ القدیم جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

دالیان ریاست و گورنمنٹ عــــہ
معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ـــہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۸ پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے } لاعــہ
معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی ع ۱۲
عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ پیسہ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب پیشگی لی جاویگی۔ نمونہ کی پرچہ کے واسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر۔
لوکل ۔ ۔ عا۔ افریقہ ۔ ۔ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدمے دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر الله ربي من كل ذنب واتوب اليه۔ رب اني ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی دربارہ زلزلہ - صفحہ ۳ - ڈاڈوئی جھوٹی رسول کاذب کا بد انجام - صفحہ ۴ - حضرت مسیح کا ایک خط - نظم بخدمت مسیح موعودؑ صفحہ ۵ - قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین - صفحہ ۶ - چراغدین کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ - صفحہ ۷ - چشمۂ مسیحی کی اشاعت قصور میں - ایک پادری کی کرتوت - اشاعت میگزین کے واسطے ایک تجویز - صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰ - حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم - صفحہ ۱۱ - عام اخبار

بدر مسیح

۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء - (۱) رؤیا - دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے
(۲) دو مرتبہ الہام ہوا - زلزلہ آیا - زلزلہ آیا۔
(۳) عالم خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آ رہا ہے (۴) الہام ہوا
اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا
ترجمہ - ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء - تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ
ترجمہ - اللہ کی قسم - بے شک خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا ہے اور ضرور ہم خطا کار تھے۔

۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء رؤیا - دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے جس کی گردن گمھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔ وہ میرے پیچھے دوڑا۔ میں ایک اونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا۔

خدا قاتل تو باد - مرا از دست تو محفوظ دارد

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا میں اس سانپ پر سوار ہوں اور اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ الٹ کر مجھے کاٹے۔ تب میں نے زیادہ تر سر کے قریب سے اس کو پکڑا تا کہ وہ کاٹ نہ سکے۔ فقط
فرمایا۔ اس رؤیا میں کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا۔ مگر نامراد رہے گا۔

۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء - الہام - اِنِّیْ حَفِیْظُکَ
یعنی میں تیری نگہبانی کروں گا۔

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشگوئی

(چونکہ زلزلہ کے متعلق دوبارہ سہ بارہ الہامات ہوئے ہیں اور نیز پہلی دفعہ اس نظم کے لکھنے میں کچھ غلطی ہو گئی تھی اس واسطے دوبارہ یہ نظم درج [illegible] اخبار کی جاتی ہے - یہ نظم ایک لاکھ پرچہ پیسہ اخبار میں بھی شائع ہو چکی ہے۔

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن — زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں — پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو — ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی — خود بتائے گا انہیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار* — یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن
طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں — اس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے — اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن
اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب — گود میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن
کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں — فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن
اے مرے پیارے [illegible] اے میرے جان کی پناہ — کر وہ دن اپنے کرم سے دین کے پھیلانے کے دن
پھر بہار دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر — کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن
دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے — اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن
دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر — اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن
چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا — کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے — کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا — آ گئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو — ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن
اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں — دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن
میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر — آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن
جب سے میرے ہوش غم سے دیں کے ہیں جاتے رہے — طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن
چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف — پھر زمیں بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا — لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی وہ اے پیارے اب نہیں — میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی — آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا — اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے — پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے — اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں — اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن
خدمت دیں کو تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت — اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

* خدا تعالیٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے یہ ہیں "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی پانچ مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئیگا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔ خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی

ڈائری

القول الطیب

(رقم زدہ اکمل صاحب آف گولیکی)

۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک۔ کے متعلق ایک شخص نے پوچھے۔ تو فرمایا۔ ایک جن کا عرش بلقیس کے لانے میں استبعاد کیا ہے اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں جن کا خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں آتا۔ ہم تو یہی جانتے ہیں۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ ایک واقعہ کا انکار صرف اپنے محدود ناقص تجربے کی بنا پر نہایت بری بات ہے۔ دیکھو جب تک تار برقی نہ نکلی تھی۔ اس وقت اگر کوئی بیان کرتا۔ کہ ایک سکینڈ میں اتنی دور تک خبر پہنچ جاتی ہے تو کون یقین کرتا۔ مگر اب جب مشاہدہ میں آگیا تو سب نے مان لیا۔ ویسے ہی خدا کی لاانتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ تو خدا کے بعض افعال اگر سمجھ میں نہ آئیں۔ تو ان کا انکار نہیں چاہیئے بلکہ سچے دل سے ایمان لانا چاہیئے۔ کیوں کہ جتنا کسی کو خدا پر یقین ہوتا ہے اتنی ہی وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جیسی ایمان کی حالت ہو ویسی ہی اسے اسباب بہم پہنچاتا ہے۔ خود ہم نے خدا کی ایسی قدرتوں کے نمونے دیکھے۔ دیکھو عبد الصمد سنوری والا کرتا جس پر بغیر کسی ظاہری اسباب کے سرخ نشان پڑ گئے تھے اور ہم نے کشف میں دیکھا کہ دستخط کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی سے وہ چھینٹا پڑا۔ ایسا ہی دانت میں سخت درد تھا۔ طبیب نے مشورہ دیا۔ علاج دندان اخراج دندان مگر بعد ازاں الہام ہوا۔ فاذا مرضت فھو یشفین۔ تو معاً وہ درد جاتا رہا۔ ایسا ہی میں ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا حتی کہ سورۃ یٰسین بھی تین دفعہ سنائی گئی۔ میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ کچھ تسبیحیں پڑھ کر دریا کی ریت اور پانی بدن پر ملوں۔ چنانچہ ایسا کرنے پر وہ بیماری جاتی رہی خدا پر کامل ایمان پیدا کرو۔ تاکہ ایسے شبہات سے نجات ہو یہ خلاصہ ہے اس تقریر کا جو حضور علیہ السلام نے فرمائی۔

(ضروری) ۔ عرض کیا کہ جب کوئی مسلمان مر جائے تو اس کے بعد جو فاتحہ خوانی کا دستور ہے اسکی شریعت میں کوئی اصل ہے یا نہیں فرمایا نہ حدیث میں اس کا ذکر ہے نہ قرآن شریف میں نہ سنت میں۔ عرض کیا گیا کہ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ دعائے مغفرت ہی ہے۔ فرمایا۔ نہ اسقاط درست نہ یہ طریق ہے درست ہے۔ کیوں کہ بدعتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے ... [illegible]

جھوٹی رسول کا ذبکا انجام

[illegible] کے دعوی نبوت و قصہ عبرتناک ناظرین گذشتہ اخبار میں مطالعہ کر چکے ہیں کتاب دافع البلاء میں جو پیش گوئی اس کے متعلق شائع کی گئی تھی۔ اس کی عبارت بالتفصیل صفحہ ۳ پر درج کی گئی ہے۔ اور اس کے انجام کے متعلق جو دوسرا خط جموں سے آیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار منارۃ المسیح میں اس بدقسمت نے یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح الدجال ہے۔ یہ کتاب ماہ مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر میں چھپی تھی اور اس کی اشاعت کو ہنوز ایک سال ہی ہوا تھا کہ اس پر ایسا عذاب وارد ہوا۔ کہ مرتے وقت وہ خدا سے بھی منکر ہو کر واصل جہنم ہوا پیش گوئی کے الفاظ ایسی صراحت سے پورے ہوئے کہ جس طرح پہلے سے کہا گیا تھا۔ اس کو قولنج بھی ہوئی اور حلق بھی بند ہوا۔ اور جب مرض طاعون کی پیش گوئی کے رسالے کے ساتھ اس کا ذکر بطور مثال کے پیش کیا گیا تھا۔ اسی مرض طاعون میں آخر وہ گرفتار ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کا نوازش نامہ شرف صدور لایا۔ نہایت خوشی ہوئی چراغدین کے حالات دریافت کرنے کے واسطے میں اس کے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں یعقوب مسیحی امریکن مشن کے پادری سے ملاقات ہوئی یہ شخص اس کا بڑا انیس تھا چراغ دین عموماً اس سے مجلس رکھتا تھا۔ یعقوب مسیحی اس کی تصانیف کا از حد ثناخواں ہے۔ چراغ دین نے نور الہدےٰ منارۃ المسیح چھپوا کر شائع کی تھی۔ اور ایک کتاب اعجاز محمدی کے چھپوانے کے درپے تھا۔ کچھ کاپیاں بھی لکھی گئی تھیں اور کتاب چھاپہ خانہ میں جا چکی تھی مگر اجل نے اسے فرصت نہ دی وہ کامیاب ہو۔ اعجاز محمدی میں چکڑالوی اور سرسید احمد صاحب اور حضرت مرزا صاحب کا تذکرہ ہے۔ یعقوب کہتا ہے کہ اگر کوئی مرزائی اسے بغور دیکھے تو اس کے دیکھنے کے بعد وہ مرزائی نہیں رہ سکتا کتاب کیا موتیوں کی لڑی ہے وہ خواہشمند ہے کہ یہ کتاب کسی طرح چھپ جائے حتیٰ کہ اپنی جیب سے چھپوانے کو تیار ہے۔ منارۃ المسیح اگر یعقوب نے چھپوائی تھی۔ اس نے دو صد پچاس روپیہ اپنی گرہ سے صرف کئے تھے۔ اس کی کتابیں ایسی ہیں کہ کسی شخص کو اس کی طرز تحریر گراں نہیں گذرتی اس نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام "اغراض مرزا" رکھا ہے۔ اسے اعجاز محمدی کے چھپنے کے بعد چھپوانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص زندہ رہتا تو کچھ کا کچھ کر کے دکھا دیتا۔ مگر خدا نے اسے مہلت نہیں دی غرض نعقوب اس کا نہایت مداح ہے۔ میرے خیال میں یہ شخص

مسیحی سنت کی طرح بالکل پالیسی پر چلتا تھا۔ زندگی میں اس کی حالت نہایت ردی اور ذلیل تھی اس کی عورت پر لوگ یاری آشنائی کا الزام لگاتے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ اس زندگی میں ہی خراب ہو۔ یہ شخص مقروض تھا۔ اس کی حالت یہاں تک گری ہوئی تھی۔ کہ اس کی اور اس کی بچوں کی تکفین پر چندہ کیا گیا تھا۔

یعقوب مسیحی سے مل کر بعد ازاں میں چراغ دین کے مکان پر پہنچا۔ وہاں اس کی عورت اور دو ایک محلہ دار عورتیں موجود تھیں ان سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ بروز ہفتہ چراغدین کے دونوں لڑکے فوت ہوئے سوموار ۱۰ بجے کے قریب وہ اپنے بچوں کا افسوس کر رہا تھا کہ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ عورتوں کا خیال ہے کہ اُسے طاعون نہیں ہوا۔ بلکہ وہ بچوں کے غم والم سے مرا ہے بخار کے بعد اس نے کھانا چھوڑ دیا تھا۔ گاہے گاہے ساگودانہ کے چند کاشک کھلائے گئے۔ بعد میں وہ بھی نہیں۔ بیماری کے دوسرے روز مسہل کرایا مگر پاخانہ نہ آیا۔ پھر تیسرے روز مسہل کرایا گیا۔ اور قبض کشا نہ ہوئی۔ اس کی زبان سیاہ ہو گئی تھی۔ چوتھے روز اس نے الہام میں سنگترہ اور گلاب کے پھول دیکھے۔ صبح کو اپنے ہی خواب کے مطابق ایک سنگترہ اور دو غنچہ گلاب منگائے۔ اتفاق سے گلاب کے پھول دستیاب نہ ہوئے۔ سنگترہ کی کوئی ایک پھانک اس نے کھا لی۔ اس کے بعد کے روز اس نے انار منگوایا اور اس کے بھی چند دانہ کھائے۔ ساتویں روز اُسے نمونیا ہو گیا۔ سینہ پر بہت سا بلغم جم کر بعض دفعہ سانس رکتا تھا۔ نویں روز بدھ وار ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو وہ مر گیا۔ مرنے سے پیشتر اس سے پوچھا کہ کسی چیز کی خواہش ہے۔ تو اس نے برف مانگی۔ چنانچہ لا کر تھوڑی سی کھلائی گئی۔ دوران بیماری میں اس نے ایک دو گھونٹ دودھ پیا۔ عام رائے یہی ہے کہ اس نے کچھ نہیں کھایا اور پاخانہ مطلق نہیں آیا۔ ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ شروع میں اسے پلیگ فیور تھی اور ساتویں روز اُسے نمونیا پلیگ ہو گیا۔ کل نو روز بیمار رہا ہے۔ دوران بیماری میں اس کا پیٹ پھول گیا تھا مرنے کے بعد تو اچھا خاصہ سوج گیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر رات رکھا جاتا۔ تو پیٹ شاید پھول کر پھٹ جاتا۔ بدھ کو وہ چار بجے مرا ہے اور اسی وقت دفن کیا گیا تھا بیماری سے پہلے بہت لوگوں کے روبرو اس نے بچوں کے افسوس میں کہا کہ اب خدا بھی میرا مخالف ہو گیا ہے ایام بیماری میں بھی گاہے گاہے ایسے لفظ بولتا رہا۔ ڈاکٹر کے روبرو کہا کہ اب خدا پر مجھے کوئی امید نہیں۔ یہ کہنے پر کہ خدا فضل کرے گا۔ اس سے فضل مانگو۔ عموماً وہ ایسے الفاظ بولتا تھا۔ جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے۔ نہایت تحقیقات سے دریافت کیا ہے اور بالکل راست ہے۔

راقم عاجز قاضی عبد الرحیم۔ نقشہ نویس محکمہ نہر جموں

مورخہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کا ایک خط

معزز ناظرین بدر کو ۔ بفضلہ اللہ تعالیٰ۔ کوئی ساڑھے تین سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ پنجاب کی ایک مشہور درس گاہ کے صاحبزادے نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عریضہ لکھا جس کا مضمون اس کے جواب سے ظاہر ہے۔ حضرت نے کمال توجہ سے دو ورق اپنے دست مبارک سے نوازش نامہ لکھ کر ارسال فرمایا جو تا حال بیاض پر ظاہر نہ ہوا۔ میں نے بڑی مشکل سے اس کی نقل بہم پہنچائی۔ امید ہے کہ سعید روحیں اس سے مستفید ہوں گی آپ کا نیازمند غلام ظہور الدین۔ ککس آف گوریکے ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم حافظ ... صاحب سلمہ ربہ ۔ ۱۷ جون ۱۹۰۶ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا خط پہنچا۔ واضح ہو کہ اکثر لوگ دعا کے اصول سے بے خبر ہیں۔ اس لئے اپنے مقاصد سے محروم رہتے ہیں۔ دعا میں یہ شرط ہے۔ کہ اس شخص سے جس سے دعا کرانا چاہتا ہے۔ اور جو حقیقت میں مقبول درگاہ الٰہی ہے۔ پورا پورا تعلق ارادت اور محبت کا پیدا کرے اور اس پر ثابت کر دے کہ وہ ایسا ہی ہے تا دعا کرنے والے کی توجہ کامل طور پر اس کی طرف ہو جائے کیونکہ جو لوگ خدا کے مقبول بندے ہوتے ہیں وہ زبانی باتوں سے متوجہ نہیں ہو سکتے جب تک سچی ارادت مشہود نہ کریں اور کسی کو اپنا وارث نہ پائیں۔ پھر دوسری دعا کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسے شخص سے جو بطور شفیع درمیان ہو کر دعا کرتا ہے۔ ہرگز ہرگز اس سے جلدی نہ کی جاوے گو سات سال ہی گذر جائیں جو دنیا کی عمر کا ایک عدد ہے۔ ایسے لوگ بہت امید سے کیا جاتا ہے۔ کہ آخر اپنے مطلب کو پاتے ہیں۔ مگر جلدی کرنے والے اپنے مطلب کو نہیں پاتے۔ دوسرے یہ کہ جیسا کہ آسمان سے ایک انقلاب کا ارادہ ہو رہا ہے کہ تا غلط کار اور بدعتی مسلمانوں کو کم کرے اور سچے مسلمان جو کتاب اللہ کے موافق چلتے ہیں۔ ان کو زیادہ کرے تو پھر آپ دنیا کے اسباب سے ڈر کر کیوں اس سلسلہ سے دور رہتے ہیں کیا بجز خدا تعالیٰ کے کوئی اور بھی قادر ہے جس سے ڈرنا چاہئے۔ یقین ہے کہ اگر آپ سچے دل سے پورے جوش سے پورے صدق سے پورے وفا سے اس سلسلہ میں داخل ہوں تو کچھ مدت کے بعد خدا تعالیٰ آپ کے لئے کچھ بندوبست کر دیگا۔ کیونکہ زمین و آسمان دونوں اس کے اختیار میں ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھلے کھلے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا اور سب مال دولت اور اقارب کی کچھ بھی پروا نہ کی آخر تیس برس کے بعد خدا نے ان کو بادشاہ کر دیا جو شخص مرد بن کر خدا کی طرف آتا ہے اس پر رحم کیا جاتا ہے گو کچھ دنوں کے بعد ہی ہو۔ اور جو شخص صدق سے ذلت ... عزت ... نہیں ہوتی ... مخلوق

کو خدا کا شریک ٹھہراتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ ناقص الدین رہتا ہے۔ اور امن سے زندگی بسر کرتا ہے۔ جماعت میں نہیں رہ سکتا ڈرتا ہے کہ کسی کو اطلاع نہ ہو۔ دیکھو طاعون کے دن ہیں غضب الٰہی مشتعل ہے۔ اصل حق کو خوب تحقیق کر لو۔ اور پھر اپنی سب عزت اس پر قربان کر دو۔ اور اس کے لئے ذلت اٹھاؤ گالیاں سنو تا آسمان پر تمہاری عزت ہو۔ اور عقدہ سربستہ کھل جائے والسلام

غلام احمد ۔ ۱۸ جون ۱۹۰۶ء

بخدمت مسیح موعود و مہدی معہود

ای پناہ دین حق اے مہدی آخر زمان
اے امام اتقیا اے رہبر والا مکان
اے کہ از فضل خدا گردید حاجت مستجاب
رحمتش نازل شود بر روی تو از آسمان
ذات پاکت گشتہ بہر طالبان معرفت
چشمۂ فیضان حق شد تربہ است دار الامان
حلم و رفق و بردباری ہست ذاتی جوہرت
دشمنان را نیک خواہی دوستان را مہربان
بیکسان را دستگیری گمرہان را رہ نما
بحر عرفان تو جاری گشت بہر این و آن
اولیا را خاتمی و حجۃ اللہ بر زمین
ظل سبحانی و عنوان معرفت را میزبان
دین و ملت را تو لی حامی و ناصر بالیقین
ناخدائے کشتی اسلام ہستی بے گمان
از دمت پامال کردی فتنۂ دجال را
آرے ہستی بیشک موعود شاہ مرسلان
آمدی آنگہ کہ تاریکی عصیان گشتہ بود
بر رخ عالم محیط و دین ہمچوں داستان
احمد مختار و رکشفت مدام آموزگار
عقل اول سایہ افگن بر وجودت ہر زمان
اولیاء ان مستفیض از فیض بے پایان تو
عالمان بے بدل ہرا ... خوان
تو مست نور سیاست شد ... نور و ضیا
شوکت اسلام پیدا گشت باز اندر جہان
گشت از ظلمت نمایاں نور فرقان حمید
کیش باطل گشت مدفون زیر تیرہ خاکدان
گرچہ اندک در وصف آن بیان آموختی
لیک بخشیدت خدا ... در تا ... زبان
در حقیقت ... در معارف بے مثال

برتو گردد منکشف از عون حق سر نہان
تیغ برہان تو از شمشیر آہن تیز تر
زین سبب نبود ترا حاجت بہ شمشیر و سنان
بہر آزار تو کوشید ند اعدائے مگر
صدق تو پیدا شد و بردند خسران و زیان
عیسوی و نانکی و آریہ پیشت سپر انداختند
مولویان مخالف ہم نکردند امتحان
پیش رب ذو المنن تا کذب شان گشتی عیان
خیر چراغ دین دستگیر و اسمٰعیل دلیکہرام
آتھم و جعفر کہ بود او ساکن ہندوستان
این ہمہ از مرگ خود کردند ثابت بر جہان
کز خدائے پاک داری طاقت و تاب و توان
منکسف شد آفتاب و منخسف شد ماہتاب
در مہ رمضان تا کہ از بہر تو باشد نشان
وابہ و طاعون ظاہر گشت وقت دعوت
نی الحقیقت شد گواہ بر صدق تو کون و مکان
چون تو کے نا یدا ما می تا قیامت بود از بہ
بر دشمنان جہل تو افتد عذاب جان ستان
از نشان ہائے صداقت سر ترا اشنا ختم
پیر ذات دیدم چو دانستم کہ ہستی راز دان
مدتے شد گشتہ ام در پنجۂ شیطان اسیر
آمدم اکنون گر از نفس امارہ بجان
ملجا و ماوی نمی یابم بجز دروازہ ات
کن دعا حاصل شود تسکین خاطر آنچنان
کز تکالیف زمان ناید غمے بر خاطرم
واز سرور جان فزا باشم بدنیا و رجان

خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ احمد دین منشی فاضل زمیندار شادیوال ضلع گوجرات حال نقلنویس دفتر ضلع سیالکوٹ

ضروری بات

منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر صاحب اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم منی آرڈر درج کر دیا کریں کیونکہ اس کے بغیر بڑی دقت ہوتی ہے۔ کثرت کام کی وجہ سے بعض وقت کوپن پر منی آرڈر سے نقل کرانا رہ جاتا ہے اور عدم پتہ ہو کر وہ منی آرڈر امانت میں رکھنا پڑتا ہے اور اس شخص کے حساب میں روپیہ جمع نہیں ہو سکتا چونکہ کئی ایسی رقموں کو بھی درج حساب در درج اخبار کر دیا جاتا ہے تاہم فرستندہ کے نام پر درج نہیں ہو سکتیں ۔ مینجر

مطبع ... سراج الدین سکنہ جموں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

کیا دعویٰ بے دلیل قابل قبول ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کیا جائے کہ اسلام ہی ایک ہے جو زندہ مذہب ہے ۔ اور یہی ہے جس کے سچے اور محکم اصولوں پر چل کر انسان نجات حاصل کرتا ہے اور یہ نہیں کہ نجات کی امید موت کے ساتھ وابستہ ہے ۔ بلکہ نجات نقد پیش کرتا ہے کہ اسی دنیا سے نجات یافتہ انسان کو اس کے اظلال اور آثار محسوس ہونے لگتے ہیں ۔ اور اس کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں اور بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے ۔ یعنی دنیا ہی میں بشارتیں عطا ہوتی ہیں ۔ حزن و خوف ان سے دور کیا جاتا ہے ۔ ان کو استقامت ملتی ہے ۔ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا ہے اور آئندہ کی خبریں ان کو بتلائی جاتی ہیں ۔ پس دعوے تو اتنا بڑا دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے ۔ اور دلیل کوئی نہ دی جاوے ۔ صرف یہ کہدیا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے ۔ اور نجات اسی میں ہے یہ صرف دعویٰ ہے ۔ جب تک اس پر دلیل نہ ہو ۔ یہ دعوے قابل قبول نہیں ہو سکتا ۔ اور دلیل یہی ہے کہ کوئی ایسا شخص پیش کیا جاوے جو اسلام پر پوری طرح عمل درآمد کرنے سے وارث الجنۃ اور نجات یافتہ کہلانے کا مستحق ہو اور اس میں وہ سب باتیں موجود ہوں جو ایک نجات یافتہ شخص میں ہوا کرتی ہیں یعنی اسے دنیا میں ہی بشارتیں عطا ہوتی ہوں ۔ حزن و خوف اس سے دور کیا گیا ہو ۔ استقامت بدرجہ اولیٰ اس میں موجود ہو ۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہو ۔ اور آئندہ کی خبریں اس کو بتلائی جاتی ہوں ۔ سو الحمد للہ کہ آج ہم میں ہمارا امام موجود ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں ۔ اور جس کا وجود اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر ایک کافی و شافی دلیل ہے اور وہ کل دنیا کے لئے برہان ہے ۔ پس کسی اخبار کے ایڈیٹر کی یہ تجویز پیش کرنی کس قدر لغو ہے ۔ کہ ریویو آف ریلیجنز میں اسلام کی اشاعت کے متعلق تو مضامین لکھے جائیں مگر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کا تذکرہ نہ ہو ۔ گو ریویو کے کارکنان نے بھولے بھالوں کو فریب لانے کی خاطر ایسی تجویز کو حضرت امام علیہ السلام کی منظوری کے بعد قبول ہی کر لیا ہو ۔ ... فروغ دین ... کی علامت ہے تاہم ... ان کو مناسب تھا کہ وہ ایسی بات پیش کرتے ۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ کوئی ... کہ دعوے تو پیش کرو مگر دلیل نہ پیش کرو ۔ مذہب کا اصل مطلب ... بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دینا ۔ اور یہی ... ضروری نکتہ ہے ۔ جہاں اسلام کی اصلی چمک نظر آتی ...

سب اور سارے مذاہب کی تکذیب پر اور اسلام کی صداقت پر مہر لگ گئی ہے اور یہ بھی کہ سارے مذاہب شکست فاش کھا جاتے ہیں ورنہ مختلف باتوں پر دوہ ۔ طلاق وغیرہ پر توجہ میگوئیاں چلی جاتی ہیں ۔ اور نہ یہ کسی مذاہب کی صداقت کے معیار قطعی طور پر قرار پا سکتے ہیں ان باتوں پر تو بحث کرنے سے صرف مطلب ہے ۔ اسلام کا حسن ظاہر کرنا اور اس کے مختلف اصولوں کی خوبیوں کا مخالفین پر اظہار کر دینا ۔ گو ان اصولوں کی خوبیوں اور حسن کو اس مذہب کی صداقت کی تائید میں پیش کر سکتے ہیں ۔ مگر صداقت کا سارا دارومدار ان پر نہیں ہو سکتا ۔ صداقت کا دارومدار اسی پر ہے کہ جو مذہب اپنی صداقت منوانا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرا دے ۔ صرف لفاظی سے نہیں ۔ بلکہ واقعی طور پر ۔ اور ایسے وجود پیش کرے جو اس کے اصولوں پر کاربند ہو کر باخدا انسان بن گئے اور نجات پا گئے ۔ تا وہ اس کے دعوے پر بطور دلیل کے ہوں ۔ ورنہ دعوے بلا دلیل ہے ۔ یوں تو یہودی اور عیسائی وغیرہم بھی نجات نجات پکارتے ہیں ۔ مگر وہ دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں چنانچہ خدا کے کلام میں نہایت فصیح و بلیغ طور پر حجت تمام کی گئی ہے ۔

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

ترجمہ ۔ اور ان اہل کتاب نے جو کہا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کے سوائے کوئی بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوگا ۔ ان کے یہ ڈھکوسلے ہیں (خیالی پلاؤ ہیں) ان سے کہدو کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو ۔ تو کوئی برہان یعنی دلیل پیش کرو ۔ برہان سے یہی مراد ہے کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم ہی وارث الجنۃ ہیں ۔ اور نجات یافتہ ہیں تو کوئی ایسا شخص پیش کرو جس میں نجات یافتہ لوگوں کی علامات پائی جاتی ہوں ۔ جس پر نزول ملائکہ ہوتا ہو ۔ اور اسے آئندہ کی خبریں بتائی جاتی ہوں ۔ اور استقامت سے اسے حصہ ملا ہو ۔ حزن و خوف اس سے دور کیا گیا ہو اور اسے بشارتیں عطا ہوتی ہوں تا وہ شخص تمہارے مذہب کی صداقت پر بطور دلیل اور برہان کے ہو اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ دعویٰ نرے ڈھکوسلے اور خیالی پلاؤ ہیں جن کو کوئی قبول نہیں کر سکتا ۔ اب دیکھیو یہاں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے اس طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا یہی ثبوت ہے ۔ کہ ہر زمانے میں اور اب بھی خدا تعالیٰ اسی طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کرتا چلا آتا ہے کہ اسلام میں ہر وقت ایسے لوگ دنیا میں موجود رہے ہیں جن کا وجود ثابت کرتا رہا ہے کہ نجات اسلام ہی میں ہے ۔ اور ان میں چونکہ نجات یافتہ ہونے کی کل علامات موجود تھیں اس لئے وہ اسلام کی طرف سے بطور دلیل اور برہان کے تھے ۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ہمارے امام و آقا علیہ السلام کے وجود میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے برہان پیش کیا ہے پھر کس قدر بدنصیبی ہے کہ جس دلیل اور برہان کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ہم اُسے ہی چھپا دیں اور نرا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کریں ۔ اگر نرا دعوے ہی پیش کرنا تھا ۔ تو پھر امام کے وجود کی کیا ضرورت تھی ۔ نعوذ باللہ منہا ۔

یہی تو دلیل ہے کہ جہاں کل مذاہب کا منہ بند ہو جاتا ہے ۔ ؎

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

ایک دفعہ ایک نوجوان جوشیلے آریہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ انہیں اپنی سماج کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ اس شہر میں لیکچر دیں اور آریہ سماج کی صداقت کو ثابت کریں ۔ میں نے پوچھا ۔ کہ مذہب کا اصلی مطلب کیا ہے ۔ کہنے لگے کہ خدا سے ملنا ۔ نجات ۔ میں نے کہا کہ اگر اثنائے لیکچر میں کوئی من چلا آپ سے پوچھ بیٹھا کہ کیوں صاحب کل مذاہب سے آپ ہمیں علیحدہ کر کے اپنے مذہب میں داخل تو کرنا چاہتے ہیں ۔ مگر پہلے یہ تو بتائیں کہ آپ یا آپ کی سماج کے کسی بڑے مقدس نے بھی خدا پایا ۔ ... حاصل کر لی ۔ اور اس میں باخدا اور نجات یافتہ انسان کی ... علامات پیدا ہو گئیں تو آپ کیا جواب دیں گے ۔ یہی کہ ... اگر کہو گے کہ ... تو اس شخص کو پیش کرو ۔ اور نہیں کر سکتے تو آپ کے سارے دعوے نری لفاظیاں ہیں ۔ ہرگز قابل قبول اور لائق اعتبار نہیں آپ کو دوسرے مذاہب پر کوئی فوقیت نہیں مل سکتی ۔ جب تک آپ نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کریں ۔ اس کے بعد ان آریہ صاحب کا لیکچر ہوا ۔ خدا جانے انہیں توفیق نہ ملی یا حوصلہ نہ پڑا ۔ اگر انہوں نے میری پیش کردہ بات کا خیال رکھا تو انشاء اللہ العزیز تمام عمر لیکچر دینے کا حوصلہ نہیں پڑیگا ۔

سو جب بلا دلیل کے دعویٰ پیش کرنا خود خدا تعالیٰ کے قول کے مطابق نرے ڈھکوسلے ہیں تو پھر کسی اخبار کے لائق ایڈیٹر کا اس بات پر زور دینا کہ دعوے بلا دلیل پیش کیا جائے ۔ کیسا عجیب در عجیب ہے ۔ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ مردہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے اور اگر یہ نہیں چاہتے بلکہ چاہتے ہیں کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے ، تو پھر محض زبان سے کہنا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے دعویٰ بلا دلیل ہے ۔ جب تک نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کیا جاوے جس کا وجود اس بات کا ثبوت ہو کہ واقعی اسلام کا خدا زندہ خدا اور اسلام کا نبی زندہ نبی ہے اور قرآن کریم زندہ کتاب ہے ۔ اور اس طرح اسلام کی زندگی پر مہر لگ جائے اور ایسا شخص الحمد للہ کہ ہم میں موجود ہے اور وہ وہی ہے جو آج

ہمارا امام ہے مگر آہ۔ کس بیدردی کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ کہ اسی شخص کو دنیا کے سامنے نہ پیش کرو۔ دوسرے لفظوں میں گویا یہ کہ اسلام میں سے اس کی روح نکال کر بیجان نفس کو دنیا کے سامنے پیش کرو کیا یہ اسلام کی خیر خواہی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس دلیل کو جو خدا نے اسلام کی صداقت پر دنیا کے سامنے پیش کی ہے چھپاتا ہے۔ جو سخت غلطی ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے خود ہی اس غلطی کی اصلاح کر دی اور اخبار کے ایڈیٹر صاحب جب اسلام کی زندگی کا نام آیا تو خود ہی نکل گئے افسوس ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود جو بطور برہان اور خنجر کے ہے۔ اس پر تو مسلمانوں کو ناز کرنا چاہئیے تھا کہ آج اس شخص کے وجود کو پیش کر کے ہم اس دنگل میں جو مذاہب کا لگا ہوا ہے کل مذاہب پر فتح پاتے ہیں۔ اس وجود کو تو بطور فخر اور ناز کے پیش کرنا چاہئیے۔ نہ کہ چھپانا چاہئے۔ مجھے تو جب یہ خیال آجایا کرتا ہے۔ تو میری روح وجد کرنے لگتی ہے۔ کہ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر کہ اس ضلالت کے طوفان میں کیسی مستحکم دلیل ہمیں عطا کی ہے خدا تعالیٰ اس حجۃ الاسلام کو دیر تک ہم میں رکھے اور اسلام کا غلبہ اس شخص کے ہاتھ پر ہو۔ اور ہمیں اس شخص کے خدام میں خدا تعالیٰ آخرت میں کھڑا کرے۔

الراقم

احمد کے در کا بھکاری۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ

چراغ دین کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ

(منقول از دافع البلاء مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

رات اسی شخص چراغدین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلا اور اسلام کے لئے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرادے اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کر دے اور ابن مریم کا ایک حواری بنکر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کریگا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے۔ اور تاج خاص الیوم اکملت لکم دینکم کا اپنے سر پر رکھا ہے [illegible] یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر [illegible] محرف اور مبدل ہیں اور تمام بھلائی قرآن میں ہے [illegible] اور آج آسمان کے نیچے بجز قرآن حمید کے اور کوئی کتاب نہیں [illegible] عقل اور نا تمام [illegible]

کی ہتک عزت ہے۔ گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے نادانی سے یہ نہیں سمجھتا کہ گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرا کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے اسی طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں۔ کسی کو دعویٰ نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلاوے۔ . . . . . قریباً تیس سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس نے (چراغدین) تو صرف چند ماہ سے پیدائش لی ہے اور میں اس کی شکل بھی اچھی طرح سے شناخت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کون ہے اور نہ وہ ہماری صحبت میں رہا۔ . . . . . میں تو جانتا ہوں کہ وہ ان تمام کوچوں سے محروم ہے۔ نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خود ستائی پر آمادہ کیا ہے۔ بس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے۔ . . . . . چراغدین کی نسبت یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجکو خدائے عزّوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ نزل بہ جبیز یعنی اس پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی کو اس نے الہام یا رویا سمجھ لیا۔ جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اتر سکے۔ اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمینگی اور روزہ مانگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں اور بخل کے آثار موجود ہیں اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ یا تمنا اور آرزو کے وقت القاء شیطان ہوتا ہے اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی دماغی آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر القاء ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اس لئے الٰہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جبیز ہے اور علاج توبہ و استغفار اور ایسے خیالات سے اعراض کلی ہے ورنہ جبیز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ منہ۔

رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔ اِنّی اُذیبُ مَن یُّرِیب میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی۔ اور خدا کے انصار میں جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عذر تقصیر نہ کرائی کیوں کہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا۔ حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔ اصحاب الصفّۃ وما ادراک ما اصحاب الصفّۃ۔

اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں کہ دانت اس کو نہ توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور حلق سے مشکل سے اترے اور امعا کو بیمار اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغ الدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں۔ مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے۔ ان پر مائدہ نازل ہوا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے بڑا حصہ ہے۔

مائدہ چیزیست دیگر خشک نان چیزے دگر
خوردنی ہرگز نباشد نان خشکت اے بے ہنر
دوستان را مائدہ بدہند از مہر و کرم
پارہ ہائے خشک نان بیگانگاں را نیز ہم
نیز ہم پیش سگاں آں خشک ناں نے افگنند
مائدہ از لطف ہا پیش عزیزاں مے برند
ترک کن ایں خشک ناں را ہوش کن فرزانہ باش
گر خرد مندی پئے آں مائدہ دیوانہ باش

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے ایک مدرس جونیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔
درخواستیں آویں بنام۔ سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء	۱۰۶۶	ارتضیٰ علی صاحب	ے
۲۸	۸۲۵	محمد امام الدین صاحب	عا ۱۲ر
۲۸	۱۰۲۵	محمد فاضل صاحب	عا
۲۹	۱۰۸۸	رحمت علی صاحب	عا ۱۲ر
۲۹	۱۰۴۰	مہتاب الدین صاحب	عا ۱۲ر
۲۹	۴۰۰	محمد حسین صاحب	ے
۲۹	۱۰۱۱	سید نعمت علی شاہ صاحب	عا ۱۲ر
۲۹	۱۴۶	عبد اللہ صاحب	عا
۲۹	۹۹۵	قاضی عبد الرحیم صاحب	عا ۱۲ر
۳۱	۱۰۹۶	حافظ شیر محمد صاحب	عہ
۳۱	۵۵۰	محمد عبد الرحمان صاحب	عا ۸ر
۳۱	۶۲۶	غلام رسول صاحب	عا
یکم اپریل ۱۹۰۶ء	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	عا
۲	۱۴۹	محمد افضل صاحب	عا ۱۲ر
۲	۱۰۴۳	یوسف علی صاحب	عا ۱۲ر
۲	۱۰۹۴	محمد خان صاحب	عا ۱۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں آپکے اخبار گوہربار میں چند سطور واسطے اندراج تحریر کر کے بھیجتا ہوں امید ہے - آپ ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو جوڑ کر ضرور درج فرما دینگے - فقط - والسلام

چشمہ مسیح کی اشاعت قصور میں

آپکے اخبار میں چشمہ مسیح کا اشتہار پڑھکر جماعت احمدیہ قصور نے مشورہ کیا کہ چشمہ مسیح کی بہت سی کاپیاں منگوائی جاویں اور ان کو مفت تقسیم کرا دیا جاوے - اور جس دجل کو پادری واعظین گلی گلی کوچوں کوچوں میں لئے پھرتے ہیں اس کو طشت از بام کیا جاوے - چنانچہ اسی وقت چندہ جمع کر کے ۵۰ عدد کاپیاں قادیان سے منگوانے کیواسطے خط تحریر کر دیا گیا - اور پھر جناب خان بہادر جناب شیخ میراں بخش صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و سب جج بہادر جو اس سلسلہ عالیہ سے نہایت درجہ کی دلچسپی رکھتے ہیں - انہوں نے بھی ۲۰ عدد کاپیاں منگوا کر مفت تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء کو کل ۷۰ عدد کاپیاں بذریعہ وی پی پہنچ گئی تھیں - پھر جلسہ ہوا کہ ایک عام جلسہ کیا جاوے - اور اس میں چشمہ مسیح کو پڑھ کر سنایا جاوے چنانچہ اسی وقت ایک اشتہار بعد منہ بولنے پریس کے قلمی لکھکر تمام شہر کے دروازوں پر اور دیگر جگہ پر چسپاں کیا گیا - جس کا مضمون یہ تھا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک پادری کی کرتوت

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

صاحبان - اہل اسلام اور عیسائیت کا مدت سے مقابلہ چلا آیا ہے مگر اب مذہب عیسوی کا خاتمہ قریب ہے کیونکہ اب روشنی کا زمانہ آگیا ہے اور خود یورپ کے محققین نے انجیل پر حملے کرنے شروع کر دئے ہیں جو پبلک پر پوشیدہ نہیں - مگر ہندوستان کے سیاہ رنگ کے پادری اب بھی مردہ خدا کو پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ مدت سے مر کپ چکا ہے - حال میں ایک پادری نے رسالہ ینابیع الاسلام نام لکھکر شائع کیا ہے - جس میں اس نے مسلمانوں کے دل دکھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور قرآن پاک پر بیجا حملے کر کے اپنی اندرونی بخل کو ظاہر کیا ہے - جس کو پڑھکر ہر ایک مسلمان کا دل کباب ہو جاتا ہے - چنانچہ ینابیع الاسلام کا جواب اس باغیرت مرد نے یعنی ہمارے آقا و نامدار حضرت سیدنا بروح القدس حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام قادیانی نے نہایت تہذیب اور حقائق و معارف سے تحریر فرمایا ہے - اس لئے ہماری منشا ہے کہ اس کو عام پبلک میں جلسہ کر کے سنا دیا جاوے چنانچہ بروز جمعہ مطابق ۶ - اپریل ۱۹۰۶ء بر مکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار احمدی بیرون دروازہ موری ۵ بجے شام کے شروع ہوگا - اس لئے آریہ و عیسائی و اہل اسلام کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف فرما کر روحانی فیض اٹھاویں

نوٹ - کسی صاحب کو جلسہ میں بحث کرنے کی اجازت نہیں ہے

المشتہران

جماعت احمدیہ قصور - ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء

۶ - اپریل ۱۹۰۶ء کو ۵ بجے شام مکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار عدالت قصور جلسہ شروع ہوا - ہم کو امید نہ تھی کہ لوگ آئیں گے کیونکہ اس شہر کے لوگ دنیا کے کاموں میں غرق ہیں اور سود نے ان کے دلوں کو مسخ کر دیا ہوا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بعض روحیں سعید الفطرت بھی ہیں - لیکن ہماری امید کے برخلاف لوگ جمع ہو ہی گئے - معلوم ہوتا ہے - مولوی غلام دستگیر قصوری کے مباہلہ کی موت نے لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا ہے - خیر ۵ بجے شام کے یہ عاجز جماعت کے حکم سے چشمہ مسیح کو سنانے کے واسطے اٹھا اور باواز بلند [illegible] کو سنایا گیا - آریہ اور اہل اسلام کی تعداد اچھی ہو گئی تھی - مگر افسوس مردہ پرست کچھ ایسے گھبرا گئے تھے کہ شکل تک نہ دکھائی - بلکہ اندرمل کو منع کر دیا کہ وہاں نہ جانا - خیر ہم نے قریب ۸ بجے شام جلسہ برخواست کیا لوگوں نے بڑی خوشی سے سنا - بلکہ مجھ کو تو بعض روحیں مستعد پائی جاتی ہیں جلسہ میں جو لوگ آئے ہوئے تھے - جلسے کے وقت سب کو ایک ایک کاپی چشمہ مسیح کی دی گئی - یعنی جو لوگ پڑھ سکتے تھے - باقی کاپیاں عیسائیوں کے گھروں میں ان کو پہنچا دی گئیں اور غیر مسلمین جو شہر میں آتے ہیں - ان کو بھی ایک ایک کاپی دی گئی اور شہر کے روساء اور وکلاء و دیگر عہدہ داران جوڈیشل وغیرہ کو بھی دی گئی - گویا اس وقت قصور میں عیسائیوں کے واسطے ماتم کا دن ہے کیونکہ ان کے مردہ خدا کی وہ قلعی کھلی گئی جس کو وہ چھپاتے پھرتے تھے -

مگر افسوس کہ بعض نام کے مسلمان اس جلسہ میں صرف اس واسطے شریک نہ ہوئے کہ یہ تصنیف آقائے نامدار حضرت سیدنا بروح القدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود قادیانی کی ہے - بلکہ اسی پر بس نہیں کی اشتہار پڑھکر گالیاں نکالی گئیں یہ [illegible] روح القدس کا - مگر وہ یاد رکھیں کب تک خدا کے نور کو سینہ کی پھونکوں سے [illegible] کریں گے - وہ نہیں بجھیگا - وہ جس کا م کے واسطے آیا ہے اس کو [illegible] کر کے رہیگا - اور [illegible] بزبان خود [illegible] غلام دستگیر [illegible] کی طرح آپ مرزا صاحب کے ان کے واسطے راستہ صاف کر جاوینگے - یہ کہتے ہیں کہ زلزلہ کیوں نہیں آیا - گویا خود عذاب مانگتے ہیں - یا اللہ تو ان کو ہدایت دے اور ان کو پہچان دے کہ تیرے مسیح موعود کو پہچان لیں - والسلام

خاکسار قاضی حبیب اللہ احمدی - از قصور - ۷ - اپریل ۱۹۰۶ء

اشاعت سلسلہ کیواسطے ایک تجویز

مجھے ۲۲ کا جلد ملا - اس میں اخویم مولوی محمد علی صاحب کا خط ہے - آپ مجھے کوئی فہرست ایسی دے سکتے ہیں جہاں جماعت ہو - پنجاب - ہندوستان - بنگال - بمبئی - حیدرآباد - سب کی - الحکم سے بھی آپ امداد لے سکتے ہیں - ایسی فہرست پہنچنے پر ایک خاص انتظام کروں گا - یا تو ڈپوٹیشن یا لکچرر اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو اپنے پاس سے خرچ ڈپوٹیشن میں دوں - اگر مولوی محمد علی صاحب اس تجویز کو پسند فرما دیں - یا مجھ سے سو روپیہ فنڈ میں لے لیں - ۹ ہزار روپیہ دو پرچوں کے لئے درکار ہے - ۹۰ شخص سو سو روپیہ دیویں تو سہل ہے - ۹۰ شخص ایسے ہیں اور ضرور ہیں - میں تو بہت کم حیثیت شخص ہوں - صرف ۵۰ روپیہ تنخواہ پاتا ہوں جب میں پیٹ کاٹ کر سو روپیہ دیتا ہوں - تو حیثیت مجھ سے عیالدار کے مقابلہ میں اور لوگ چندہ کیوں نہ دیں - آپ مجھے اس کے متعلق لکھیں کہ کیا تدبیر کی جاوے آیا ڈپوٹیشن مناسب ہے یا فہرست کھولنا اور ایسے اشخاص کو لکھنا مناسب ہے -

ذوالفقار

رسید زر

۲۲ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۲۴۷ - محمد بخش صاحب
۲۲ - " " - ۹۸۳ - محمد شریف صاحب ۱۲/
۲۲ - " " - ۲۵۸ - حافظ محمد دین صاحب ۸/
۲۲ - " " - [illegible] - اللہ لوک صاحب ۲/
۲۲ - " " - [illegible] - نورالدین صاحب ۸/
۲۵ - " " - ۵۴ - مرزا غلام حیدر بیگ صاحب عہ/
۲۵ - " " - ۵۴ - شیخ فضل کریم صاحب ۶
۲۶ - " " - ۱۰۴۳ - محمد نصیر علی شاہ صاحب ۱۲/
۲۶ - " " - ۱۲۸ - عبداللہ و اللہ بخش صاحبان ۱۲/
۲۶ - " " - ۱۹۱ - علی بخش صاحب للعہ ۸/
۲۶ - " " - [illegible] - مستری امام الدین صاحب ۸/
۲۶ - " " - ۴۷۹ - محمد الدین صاحب عہ
۲۹ - " " - ۱۰۱ - منشی عبدالحی صاحب عہ ۸

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

کی علالت، حُسنِ خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہلِ تقوےٰ اصحاب کے لیے مُفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خدا کی رحمت اور نمازِ جنازہ جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو قریباً ۲½ بجے دن کا وقت تھا اور جونہی کہ مولویصاحب کی رُوح نے پرواز کیا یکایک سُرخ رنگ کا بادل مغرب سے اُٹھا اور رفتہ رفتہ تمام محیطِ آسمان ہوگیا۔ اور جونہی کہ مولوی صاحبؒ کا جنازہ مدرسہ کے نزدیک کھلے میدان میں لے گئے اور کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ اس وقت نرم سی آندھی چلنی شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا ہر طرف سے آتی ہے اور عین مولوی صاحب کے جنازہ کی جگہ اس کا زور کم ہوجاتا ہے۔ ہوا کی اس خاص حرکت میں ایک قوت ارادی پائی جاتی تھی گویا کہ خدا کے فرشتے ہوا کو دھکیل کر اس جگہ لاتے تھے تاکہ وہ بھی اس مبارک انسان کے جنازہ میں شامل ہوں اور اس سچے مومن پر صلوٰۃ کہیں اور خدا سے اس کے لئے رحمت اور مغفرت کے طلبگار ہوں۔ اور جونہی کہ مولویصاحبؒ کے مُنہ پر سے کفن اُتارا گیا تاکہ لوگ آپ کا مبارک اور نورانی چہرہ دیکھیں۔ آسمان سے بوندیں ٹپکنی شروع ہوئیں۔ چونکہ یہ مولویصاحب کی آخری زیارت تھی اس لئے قریباً سب احباب جو اس جگہ موجود تھے۔ اپنے جوشِ محبت سے چشم پُرآب تھے اور بعض بے اختیار ہو کر رو رہے تھے اور آسمان سے بھی جو قطرے گرتے تھے وہ بالکل رونے سے مشابہ تھے گویا کہ اس وقت ہمارے سامنے ایک ایسے مومن کا نمونہ تھا کہ جس کے مرنے پر زمین اور آسمان دونو روتے تھے۔

مولویصاحبؒ کے انتقال کے بعد آسمان پر بادلوں کا چھا جانا بالکل ایک غیر معمولی امر تھا۔ یہ بادل ۱۱۔ اکتوبر بعد از دوپہر سے شروع ہوکر اگلے روز صبح کے قریب گیارہ بجے تک رہے۔ یعنی جب کہ مولویصاحبؒ کو دفن[1] کرنے سے ہم لوگ فارغ ہوئے اور اس سے پہلے بھی مطلع بہت سے دنوں سے برابر صاف تھا۔ اور کوئی بارش کا موسم نہ تھا اور بعد میں بھی صاف ہی رہا۔

جیسے کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ حضرۃ اقدسؑ کی طبیعت چوٹ لگنے کے باعث بہت سا خون نکل جانے کیوجہ سے اور کئی راتوں کی بے خوابی اور بے آرامی سے بہت ضعیف اور کمزور تھی اور بوجہ دوران سر اور ضعف قلب کے اور بھی اس قابل نہ تھے کہ سیڑھیاں چڑھ سکیں یا اُتر سکیں اور یہی وجہ تھی کہ چونکہ مولوی صاحب موصوف اُوپر کے چوبارہ میں رہتے تھے۔ جہاں کہ انہوں نے اپنی بیماری کے ایام کاٹے۔ حضرت اقدسؑ نے بارہا چاہا اور کوشش کی کہ انکو اوپر کی منزل میں بحالت بیماری جا کر دیکھیں۔ مگر آپ ان کو نہ دیکھ سکے۔ لیکن جب مولوی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ حضرت اقدس نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس عزیز کا جنازہ خود نہ پڑھا دیں اور وہ پیارا جس کے علاج میں کسی قسم کا دقیقہ کوشش کا آپنے نہ چھوڑ رکھا تھا (اور جن کی کہ ۱۵ روز تک ایسی مہلک بیماری میں زندگی بھی حضرت اقدس کی دعا ہی کا نتیجہ تھی۔) آپنے یہ نہ چاہا کہ اس مرحوم کیلئے اس آخری دعا اور خدمت میں حصہ نہ لیں۔ اس لئے حضرت اقدس اپنے اوپر جبر کرکے اور بہت سی تکلیف گوارا کرکے مشکل سے نیچے اُترے اور نمازِ جنازہ کے لئے[2] تشریف لے گئے

جس وقت کہ حضرت اقدس اس مرحوم کے جنازہ کے پاس پہنچے اس وقت کا نظارہ بھی قابل ذکر ہے۔ کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے جمع تھے جونہی کہ حضرت اقدس پہنچے۔ مولوی صاحب کی نعش تک دو رویہ قطار میں لوگ کھڑے ہوگئے تاکہ حضرت مرحوم تک پہنچ سکیں۔ اس وقت مولویصاحب مرحوم کے مُنہ پر سے کفن ایک طرف کیا گیا۔ حضرت اقدسؑ کچھ عرصہ تک مرحوم کے چہرہ کی طرف دیکھتے رہے اور مرحوم کے لئے دعا میں مشغول رہے۔ اس وقت ایسے محسن آقا کو اپنے جان نثار خادم کے سرہانے کھڑے دیکھکر (جس نے کہ اپنے عشق اور وفا کو اپنے مولیٰ کے قدموں میں جان دے کر اتمام کو پہنچایا اور اس بزرگ نے بھی اپنی مہربانی اور الطاف کا ایک ایسا نمونہ دکھایا کہ وہ آیندہ نسلوں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہوگا) سب حاضرین کے دل رقت سے بھر گئے اور سب پر ایک محویت کا عالم چھا گیا اور بعض دوست اور عزیز اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور پھوٹ پھوٹ کر رو دئے یہ وقت بھی حضرۃ اقدس کیواسطے ایک بڑا نازک وقت تھا اور یہ ایک سخت ابتلاء اور آزمائش کی گھڑی تھی اور یہ ایک ایسا امتحان تھا جس سے کہ سوائے خدا کے پاک بندوں کے اور کوئی پورے طور پر عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔

اب میں ایک عام مشاہدہ کی بات پیش کرتا ہوں۔ جس کسی کا ادنیٰ سا قبیلہ یا خویش و اقارب یا سوسائٹی ہی کیوں نہ ہو۔ اُس نے بھی یہ حالت دیکھی ہوگی کہ اگر کسی دنیادار کا کوئی عزیز سخت بیمار ہوا اور وہ بیماری کے ایام میں باوجود کوشش کے اسے نہ دیکھ سکا ہو اور اگر اُسے دیکھنا نصیب ہوا ہو تو بعد مرگ جب اس کا جنازہ لے جا رہے ہوں۔ ہر ایک نیک طینت اور شریف انسان جو انسانی حالات کی مختلف کیفیات کو اپنے لئے ایک سبق حاصل کرنے کے لئے مطالعہ کرنے کا عادی ہے یا لوگوں کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے ایسے مواقع میں شامل ہوتا ہے وہ اس نظارہ کو اور جو ایسے وقت میں دل کی حالت ہوتی ہے خوب سمجھ سکتا ہے اور جیسے کہ وہ اس واقعہ کو پڑھے گا۔ اس کی آنکھوں کے آگے وہ نظارہ پھر جائے گا۔ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایسی حالت میں والدین اور رفقا اکثر بے صبری کا اظہار کرتے ہیں یا ان کے مُنہ سے یاس اور ناامیدی کے کلمات نکلتے ہیں یا ان کو رونے اور چلاّنے کے سوائے اور کچھ نہیں سوجھتا مگر حضرت اقدس نے کمال صبر اور رضا بالقضاء کا نمونہ دکھایا کہ اس درد انگیز حالت کے وارد ہونے پر بھی سوائے اس کے کہ مرحوم کے لئے دعا کی اور کوئی لفظ مُنہ سے نہ نکالا۔ حالانکہ مرحوم مولویصاحب حضرت اقدس کو اپنی اولاد بلکہ اس سے بھی زیادہ عزیز تھے۔ اور ان کی محبت اس مرحوم کے ساتھ اس کے والدین سے بھی زیادہ تھی اور نمازِ جنازہ بڑے استقلال سے خود پڑھائی اور اس میں مرحوم کے لئے بہت دیر تک دعائے مغفرۃ کرتے رہے۔ اللّٰھم اغفرہٗ واکرم نزلہٗ۔ واحسن مثواہٗ آمین۔

شدت ابتلاء میں رضا بالقضا اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت اقدسؑ کو مولوی صاحب مرحوم کی مفارقت سے بہت صدمہ ہوا اور جنازہ پڑھ کر جب گھر تشریف لے گئے۔ تو فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین میرے پاؤں کے نیچے سے نکلتی جاتی ہے۔ جیسے کہ زلزلہ آتا ہے۔ اور یہ بلحاظ بشریت کے ضروری تھا۔ کیونکہ حضرت اقدس کو مولویصاحب مرحوم سے جو محبت تھی کسی دنیاوی رشتہ میں اس کی نظیر ملنی محال ہے۔ باوجود اس قدر صدمہ کے آپ کی زبان سے ہر وقت سوائے خداتعالےٰ کے صبر اور شکر کے اور کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا۔ بلکہ مجھے اچھیطرح سے معلوم ہے کہ گھر میں مستورات کو خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اور اس کی تقدیر سے سچی صلح کرنے کے لئے اور اس کو اپنا رب اور مربی سمجھنے کے لئے ہر وقت تلقین کرتے تھے اور حضرت اقدسؑ کی دعا و نصائح ہی کا نتیجہ تھا کہ مستورات نے خصوصاً مولویصاحب کی ہر دو بیویوں نے جن کا کہ بہت بڑا سہارا مولویصاحب کے دم سے تھا (کیونکہ انکی اولاد* بھی کوئی نہ تھی)۔

---

[1] مولویصاحبؒ کا جنازہ چونکہ قریب شام پڑھا گیا تھا اور قبر تیار نہ تھی اس لئے اگلی صبح کو دفن کئے گئے۔ منہ

[2] حضرت اقدس علیہ السلام کے دستِ تو دعائے تو ترحم زخدا۔ پھر کیسا مبارک ہے وہ کہ جسکا جنازہ خود حضرت مسیح موعود پڑھیں۔

* مگر خدا کے فضل سے مولویصاحب کی روحانی اولاد کثرت سے ان کے لئے دعا کرنیوالی۔ اور انکی روح کو ثواب پہنچانیوالی اب بھی موجود ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے آپکے فیض صحبت سے اسلام کو اور اسلام کے سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے سچے نائب امام زمان حضرت مسیح موعود

کوئی جزع وفزع نہ کیا جیسے کہ عام طور پر اس ملک میں مستورات کا دستور ہے۔

اس وقت مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا نقشہ یاد آتا ہے کہ جو حدیث میں سرور کائنات کے فرزند ابراہیم کی وفات کے تذکرہ میں مذکور ہے۔ حضرت اقدس ؑ کی مولوی صاحب کے وفات کے موقعہ پر وہی حالت تھی۔ جو اس دردناک واقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی ہوگی۔ جو کہ آں حضرت کے مفصلہ ذیل الفاظ سے پائی جاتی ہے۔ جو اس پیارے بچہ کی نعش کو جوش محبت سے بوسہ دینے کے بعد حضور نے فرمائے۔

ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون

یعنی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے بھرا ہوا ہے اور ہم اس واقعہ پر سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہتے کہ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہم اس پر راضی ہیں اور اے ابراہیم تیرے فراق سے ہم غمگین ہیں۔

رضا بالقضا کا ثمرہ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے صدمات سے جیسے کہ حضرت اقدس ؑ کو پہنچا۔ بعض لوگ مارے غم کے نیم دیوانہ ہو جاتے ہیں اور بعض کے اعصاب کو اس قدر ضعف پہنچتا ہے کہ گویا جوانی میں بوڑھے ہیں اور بڑھاپے موت کا منہ دیکھتے ہیں یا زندہ درگور ہو جاتے ہیں اور بعض طرح طرح کے عوارض اور بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یا کم از کم کئی روز تک ان کو اس غم اور فکر سے نجات نہیں [illegible] اور ہر وقت یہی تذکرہ اور رونا ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کی قضا و قدر پر سچے دل سے راضی ہو جاتے ہیں۔ ان پر اس کی رحمتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دل پر ایک ٹھنڈک اور سکون نازل کرتا ہے۔ ایک آن کی آن بیشک بتقاضائے بشریت ان کے دل پر صدمہ ہوتا ہو مگر اس کے بعد فوراً ان کے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قوت اور شجاعت دی جاتی ہے اور وہ صبر اور استقلال کے ساتھ اس مصیبت کو برداشت کرتے ہیں اور وہ ایک آن کے لئے بھی خدا تعالیٰ پر بدظن نہیں ہوتے اور اس کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہوتے۔ اس کے صلہ میں [illegible] ان کو ان بد نتائج سے محفوظ رکھتا ہے کہ جن سے کہ ایک دنیادار [illegible] کی رحمتوں سے مایوس انسان اپنے لئے ایک [illegible] اور ہلاکت کا منہ دیکھتا ہے۔ دوسرے جہان میں [illegible] ان کی دستگیری کرتا ہے۔ اور ان کے لئے اپنے فضل سے ایسے اسباب مہیا کر دیتا ہے کہ وہ آگے سے زیادہ خوشحال ہو جاتے ہیں اور ان کا [illegible] کام اللہ تعالیٰ ادھورا نہیں چھوڑتا اور جو کچھ کہ وہ خدا کی راہ میں کھوتے ہیں اس سے بڑھ کر ان کو دیا جاتا ہے

اور اس اگلے جہان میں جو کچھ کہ وہ پاتے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولئک علیہم صلوٰت من ربہم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون یعنی ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اپنی صلوٰۃ (یعنی درود) بھیجتا ہے۔ اور اپنی رحمت انپر نازل کرتا ہے اور اصل ہدایت یافتہ یہی لوگ ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کے ماقبل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ۔ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیہم صلوٰت من ربہم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے سچے ایماندار اور متقی ہونے کا اس سے بڑھ کر کوئی اور عملی ثبوت نہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی خوف۔ بھوک۔ نقصان مال۔ نقصان جان یا نقصان ثمرات کی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ اس پر بھی صبر کرے اور خدا کی رضا پر شاکر رہے اور ایسی مصیبت کے نازل ہونے کے وقت یہ کہے کہ ہمارا سب کچھ خدا ہی کا ہے۔ اور ہم نے خود بھی اسی کی درگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا صاحب مرحوم کی بیماری میں حضرت اقدس ؑ کو ابتلا کے ان تمام مدارج کو طے کرنا پڑا اور انہوں نے اعلیٰ درجہ کا نمونہ اپنے خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کی رضا پر راضی رہنے کا دکھایا۔ یہ تو حضرت اقدس کے اپنے صبر و استقلال کا نمونہ ہے جو [illegible] دیکھا۔ دوسرا غور طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا [illegible] وعدہ مومنین کے ساتھ ہے اور اس صبر کے صلہ میں ان پر صلوٰۃ اور رحمت نازل کروں گا وہ حضرت اقدس کے حق میں کس طرح ہوا۔ اب میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اصل [illegible] سچے واقعات پیش کرتا ہوں۔ (جیسے کہ میں نے [illegible] کے لئے جو کر لکھا ہے۔ سچ لکھا ہے اور خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ سچ لکھا ہے [illegible] مبالغہ سے کام نہیں لیا اور ہرگز نہیں لیا) [illegible] کوئی واقعات کی بنا پر اپنے [illegible] حضرت اقدس [illegible] ہونے پر ثبوت کی تلاش [illegible] کھول [illegible] [illegible] سمجھے کہ [illegible] خدا کی رحمت اور فضل [illegible] ہوگا۔ [illegible] اس جہان اور [illegible]

ہیں خدا کی لعنت اور غضب سے حصہ لیگا۔ ربنا لا تجعلنا منہم۔ آمین۔

حضرت اقدس کو جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے اس بیماری کے ایام میں مختلف رویا و الہامات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے انجام سے اطلاع ملتی رہی۔ جس سے کہ اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی ان کے دل کو آہستہ آہستہ اس قضا و قدر کے قبول کرنے کے لئے تیار کیا۔ (جیسے کہ پہلے تفصیلاً بیان ہو چکا ہے) وفات سے چند روز پہلے یہ الہام بھی ہوا کہ تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا یعنی کیا تم اس دنیاوی زندگی کو پسند کرتے ہو (مولوی صاحب کی طرف اس میں اشارہ تھا جن کے لئے دعا کیجاتی تھی کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنے قضا و قدر کو ٹالدے یا اس میں عرصہ تک تاخیر ڈالدے) کیونکہ ہمیشہ سے یہی طریق انبیاء علیہ السلام کا چلا آیا ہے جب کبھی کوئی مصیبت یا غم آنے والا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے فضل سے کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ حیات دنیا پر بہت زور نہیں دینا چاہیئے [illegible] اس قابل ہے۔ کہ اس سے دل توڑ کر اس جگہ دل لگایا جاوے۔ جہاں حیات ابدی ملتی ہے۔ پھر مرحوم مولوی صاحب کی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے یہ الہام ہوا تھا کہ ارید الخیر یعنی میں خیر کا ارادہ رکھتا ہوں یہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرۃ اقدس و کل جماعت کی تسلی کے لئے الہام تھا جس سے مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف اشارہ تھا اور اس میں یہ بھی اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وفات سے احمدی جماعت کو کوئی ضعف نہ پہنچنے دیگا۔ اسی کے ساتھ ہی یہ بھی الہام تھا کہ

یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنی خدا ہی کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ حد سے زیادہ کسی انسان سے محبت کرنی بھی ایک آدمی کو معبود بنا لینے کے برابر ہوتی ہے۔ یہ جماعت کے لئے اسی قسم کی

٭ بعض رویا اس قسم کے تھے کہ اس وقت ان کے معنے صحت کے سمجھے گئے تھے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان سے درمیانی صحت مراد تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب مرحوم کو اصل مرض یعنی کاربنکل سے تو قریباً بکلی صحت دیدی تھی مگر دوسرے الہامات میں موت کی تصریح تھی اور وہی تقدیر مبرم تھی [illegible] سے پوری ہوئی کہ مولوی صاحب مرحوم بالاخانہ میں رہتے تھے۔ انکی عادت تھی کہ جب سوتے تھے اکثر مکان کے [illegible] دروازے کھلے رکھتے تھے۔ رات کو چلتی کھلی رہی [illegible] ذات الجنب کا عارضہ ہو گیا جیسے کہ ان [illegible] کا تلطیش سمجھا تھا۔ کفن میں لپیٹا گیا۔ وغیرہ وہ ۴۷ سال کی عمر [illegible] انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کے الہام ہو [illegible]

نصیحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جیسے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکرؓ نے سب صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ من کان یعبد محمداً فان محمد قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ یعنی جو کوئی کہ محمد رسول اللہ کی پرستش کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمد رسول تو فوت ہو گیا مگر جو خدا کی عبادت کرتا تھا۔ اس کے لئے خدا اب بھی اسی طرح سے زندہ ہے اور اس پر موت ہرگز اور کبھی بھی وارد نہ ہوگی۔ اس الہام میں یہ بشارت بھی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی خود ربوبیت کرے گا۔ اس سے مایوس مت ہو۔ یہ تھی خدا تعالیٰ کی صلوٰۃ اور رحمت جو حضرت اقدس پر مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے ابتداء سے لے کر انتہا تک ہوتی رہی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو اس صدمہ کو صبر و استقلال و ہمت مردانہ کے ساتھ قبول کرنے کے لئے طیار کیا اور ہمیشہ سے نصرت الٰہیہ حضرت اقدس کے اسی طرح سے شامل حال رہی ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتے ہیں۔

ہاں خداوند کریم و دلبر و محبوب من
داد و ہر دم مید ہد تسکیں مراچوں غمگسار

اور یہ اس الٰہی تسکین اور تسلی اور صلوٰۃ اور رحمت ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت اقدس نے اس شجاعت کے ساتھ سانحہ عظیمہ کو قبول کیا اور یہ نہیں کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ) تصنع کے ساتھ صبر کا اظہار کرتے تھے۔ یا صبر کی تعلیم دیتے تھے۔ بلکہ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ان کے بدن میں قوت معلوم ہوتی تھی اور ان کے چہرہ سے اور طرز کلام سے اعلیٰ درجہ کی شجاعت کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ اور الٰہی ربوبیت کا ایک نمایاں اثر حضرت اقدس میں معلوم ہوتا تھا یعنی اس قدر صدمہ کے بعد اس ضعیفی کے عالم میں بظاہر عام مشاہدہ کے رو سے یہ ضروری معلوم ہوتا تھا کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ) پہلے سے زیادہ کمزور ہو جاتے اور کئی دن کے بعد جا کر ان کی طبیعت سنبھلتی۔ مگر ہم نے بالکل اس کے برعکس + دیکھا کہ مولوی صاحب کی بیماری کے ایام میں تو حضرت اقدس [illegible] چل پھر سکتے تھے اور قریب چھ ہفتہ کے جمعہ کی نماز کے لئے بھی جامع مسجد میں نہ جا سکتے تھے مگر مولوی صاحب کی وفات کے ایک دن بعد ہی ان میں اتنی قوت ہو گئی کہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے اور اس کے بعد قریباً ہر روز باہر سیر کو تشریف لاتے رہے اور کئی روز تک جماعت کو اپنی ہر ایک تقریر میں صبر اور استقلال اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کی تعلیم دیتے رہے اور سب کو ہر طرح سے تسلی اور تشفی دیتے تھے۔

خدام کو نصیحت عین اس وقت کہ ہم مولوی صاحب مرحوم کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ حضرت اقدسؑ کے بڑے صاحبزادے میاں بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدسؑ کی طرف سے پیغام لائے کہ حضور علیہ السلام نے خاکسار اور جماعت کے دیگر سارے احباب کو فرمایا کہ دفن سے فراغت حاصل کر کے چھوٹی مسجد میں آ جاویں چنانچہ سب اس جگہ جمع ہوئے اور حضرت اقدس تشریف لائے اور جماعت کو یوں مخاطب کیا۔

مومن پر جب دکھ آوے شکر کرے کہ اس سے بڑھ کر نہیں آیا۔ اُمّ سلمہ کا پیارا خاوند جب مر گیا۔ اس کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے بہتر مجھے کوئی چیز مل سکتی ہے؟ کہا ایمان بڑی چیز ہے۔ نا امید نہ ہو۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور صبر کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس صبر کا اسکو ایسا اجر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور سید الکونین افضل البشر فخر الاولین والآخرین کی بیوی ہوئیں پھر اس کو اس شکر کی قدر معلوم ہوئی۔

پھر فرمایا ہمیشہ اپنے رب کا خوف دل میں رکھو اور کسی چیز سے ایسا پیار نہ کرو۔ کہ خدا کی راہ میں اُسے دینے سے تمہارے دل میں کوئی ہرج واقع ہو۔ خدا کی راہ میں ہمیشہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے تم کو حصہ ملیگا۔ پھر فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ یعنی صبر کرنے والوں کے لئے حضرت اسماعیل اور ہاجرہ کے نمونہ کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ کس طرح سے اُن پر مصائب ٹوٹ پڑیں اور کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی قدر دانی کی کہ جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جان اور مال اور وطن اور ہر ایک چیز قربان کر دینے پر خدا کی رضا کو مقدم کیا تھا۔ انکو کیسا اجر ملا کہ ان کی ذریت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ہر ایک خیر و خوبی سے انکو حصہ دیا۔ اور اب تک انکی یادگار ہیں ان مقامات کو حج کے ارکان میں شامل کیا جو ہمیشہ تک یادگار رہیگا۔ پھر فرمایا کہ جو کوئی خدا کی راہ میں کچھ کھوتا ہے اسکو بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے دن ایسے حادثات اپنے صحابہ میں پیش آتے تھے جیسے کہ ہم کو مولوی صاحب مرحوم کا حادثہ پیش آیا۔ ایک روز آپ کے ستر قاری شہید کئے گئے مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو دل ہی ایسا دیا تھا۔ کہ وہ سب باتوں کی برداشت کرتے تھے۔ اور کسی کو اگر اس قدر غم پہنچتا جس قدر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔ تو وہ انہی غموں سے ہلاک ہو جاتا۔ فرمایا صحابہ ہر وقت خدا کی راہ میں جان فدا کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور دنیاوی زندگی کی مطلق کوئی پرواہ نہ کرتے تھے اور ہر وقت شہادت کے منتظر رہتے تھے۔ قرآن کریم نے ان کا خوب نقشہ کھینچا ہے کہ منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر۔ یعنی ان میں سے بعض ہیں کہ خدا کی راہ میں جان فدا کر چکے ہیں اور بعض ابھی انتظار میں ہیں فرمایا۔ ایک صحابی کا بھائی جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ وہ کھجور کھانے لگا تھا۔ کہا تف ہے اے نفس تجھ پر۔ تیرا بھائی تو شہید ہو گیا ہے اور تو کھجوریں کھاتا ہے۔ کھجوریں پھینک دیں اور میدان جنگ میں جا دھسا۔ بہت لڑا اور شہید ہو گیا۔ فرمایا دنیا کی زندگی کو پیار نہ کرو۔ صحابہ کا نمونہ ہمیشہ مد نظر رکھو اور مصائب پر صبر کرو۔ خدا کی درگاہ سے نعم البدل پاؤ گے۔ فرمایا۔ ایک صحابی محنت کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کا ایک ہی بچہ تھا۔ اس کے پیچھے مر گیا۔ جب وہ شام کو گھر پر واپس آیا۔ اس کی بیوی (یعنی اس بچہ کی ماں نے) نے اس پر ظاہر نہ کیا کہ بچہ کا انتقال ہو گیا ہے تاکہ اس کو صدمہ نہ ہو۔ خوش خوش اپنے خاوند کا خیر مقدم کیا۔ حسب سابق اس کو کھانا کھلایا۔ اسکی خدمت میں مصروف رہی۔ رات کو خاوند سے جماع کیا۔ فرشتہ نے آواز دی کہ اس صبر کے بدلہ ایک بچہ اللہ تعالیٰ تجھے عطا کریگا جو ایماندار اور کتاب کا محافظ ہوگا۔

خدا تعالیٰ پر نظر رکھو وہی سب نظاروں کا مالک ہے وہی تمہاری دستگیری کریگا۔ جو شخص اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی خدا کی نذر کرتا ہے اس کے اندر کوئی آلائش نہیں رہتی۔ مومن کو چاہیئے کہ خدا کو اختیار کرے اور اس زندگی کو خدا کے لئے سمجھے۔

خدا تعالیٰ دونوں پلڑوں کو دیکھتا ہے یعنی دین اور دنیا۔ مومن اور غیر مومن میں فرقان پہلے انسان اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ پھر آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کے اس نمونہ سے ایک سبق میں نے جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس سلوک کا نمونہ پیش کیا ہے جو مولوی صاحب مرحوم کی علالت میں ان سے ظہور میں آیا۔ یہ ایک کافی ثبوت ہے ان کے ایک اعلیٰ درجہ کے مسلمان اور مؤید من اللہ ہونے کا۔ کیا اس قسم کی وفاداری اور نباہ کبھی کسی مفتری

---

* مولوی صاحب کی بیماری کے تین آخر کے دن یعنی جس روز پھنسی نکلی حضرت اقدس کو الہام فزع عیسیٰ ومن معہ۔ یعنی حضرت مسیح موعود اور ان کی جماعت پر ایک بڑا اندوہ ناک حادثہ پیش آئیگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی زندگی کے اس طور سے خاتمہ کی طرف اشارہ تھا۔ جیسے کہ بیان کیا گیا۔

+ حضرت اقدس کے ساتھ یہ قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیماری اور صدمہ کے بعد اکثر اوقات فوراً پہلے سے قوت اور ہمت دیتا ہے اور یہ امر خارق عادت ہے میں نے خود کئی مرتبہ حضرت اقدس کو بعض عوارض میں سخت ضعف اور کمزوری کی حالت میں دیکھا۔ مگر معاً اصل عارضہ کے دور ہو جانے کے بعد انہیں پوری قوت اور طاقت پائی ہے جیسے کہ کبھی بیمار ہی نہ ہوئے تھے اور کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت دنوں تک آپ کے اندر کوئی غذا نہیں گئی مگر عارضہ کے رفع ہونے کے بعد انکو ایسی طاقت میں پایا کہ جیسے کوئی عارضہ ہی نہ تھا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس عرصہ میں گویا کہ ہر وقت اعلیٰ سے اعلیٰ غذا کھاتے رہے تھے اور حضرت اقدس کے نمونہ سے میں خیال کرتا ہوں کہ حضور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ والذی ہو یطعمنی ویسقین۔ یہی معنے رکھتا تھا کیونکہ اصل میں کوئی روحانی غذا ہوتی ہے کہ جو اس قدر کہ عوارض و شدائد مصائب کی حالتوں میں بھی ان لوگوں کی قوت کو قائم رکھتی ہے ورنہ جس قسم کی مخالفت اور تکالیف اور شدائد مصائب کی یہ لوگ گروہ برداشت کرتا ہے اور کسی انسان کا دل و گردہ نہیں کہ سوائے خدا کے اس خاص فضل کے انکی برداشت کر سکے۔ منہ

ان اللہ سے کوئی تعلق دور میں آیا ہے۔ اور ایسی شدید مصائب کہ اللہ تعالیٰ نازل فرماتا اور پھر وسوسہ اور اس کی تنسالیت کا ظلم کا نمونہ دنیا میں نے آنکھ کے سامنے پیش کیا ہے کہ آیا کہیں ایسے انسان سے ظہور میں آیا ہے جو مؤید من اللہ نہ ہو بلکہ اس پر افترا کرنے والا ہو؟ خوب سوچو اور غور کرو: اور اللہ تعالیٰ سے استقامت چاہو کہ وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائے۔ اور دعا کرو کہ خدا کے مامور کی مخالفت یا اس کی صحبت سے بے بہرہ رہنے کی حالت میں خاتمہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مر جاوے اور اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے وہ جہالت یعنی بے ایمانی کی موت مرتا ہے اور مومن کیلئے یہ سخت محرومی کا موجب ہے کہ اس کا خاتمہ اس طور سے ہو۔

مبارک وہ ہیں جو سعید الفطرت ہیں ان کے لئے بشارت ہو۔ کہ وہ ضرور خدا کے فضل سے ہدایت پاویں گے چاہیئے کہ وہ خدا کی جناب میں دعا میں لگے رہیں اور اس سے ہر وقت استقامت چاہیں۔ آمین۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہمان مردم
کہ او مجدد این دین و رہنما باشد
لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد
عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند
کہ ہر کجا کہ غنی سے بود گدا باشد
گلے کہ رو ئے خزاں را گہے نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد
منم مسیح بہ آگے بلند سے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد
مقدر است کہ ز نسے بریں اویم زمین
ہزار ہا دل و جان بر رہم فدا باشد
زمین مردہ ہمیں خواست صیوی الفاس
زوعظ بے عملاں خود اثر کجا باشد
کشادہ اندر فضل گر کنوں نالی
زنا مساعدئے بخت نارسا باشد

(باقی آئندہ)

ریویو

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شائقین قرآن شریف کو مژدہ

لغات القرآن کا پہلا حصہ چھپکر شائع ہو گیا

قرآن شریف خدا کی پاک کتاب عربی زبان میں ہے اور ہر مسلمان کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے معانی کو سمجھے اور اس پر عمل کرے اہل ہند کے واسطے یہ امر مشکل ہے جب تک کہ قرآن شریف کی لغات کے ترجمہ سے ان کو آگاہی حاصل نہ ہو۔ پھر کسی زبان کی لغات کی پوری تشریح اس کا تثنیہ اور جمع اور اس کی مثالیں صرف اسی زبان میں بیان ہو سکتی ہیں دوسری زبان میں بیان نہیں ہو سکتیں۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر عرب صاحب عبدالحی کے دل میں خیال آیا کہ لغات القرآن کی ایک ایسی جامع کتاب طیار کی جاوے جو باوجود ان تمام صفات کے پھر اہل ہند کے واسطے مفید ہو سکے یہ بات صرف اس طرح سے حاصل ہو سکتی تھی کہ کتاب عربی میں ہو اور ساتھ ساتھ ترجمہ اس کا اردو میں ہو۔ عربی تو عرب صاحب کی مادری زبان تھی اور پھر حضرت مولوی نورالدین صاحب کا کتب خانہ ان مخدوم کی مہربانی سے ان کے لئے کھلا تھا لیکن اردو کے واسطے انہوں نے ایک لائق سند یافتہ اور سخن عالم مولوی محمد ور شاہ صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک کتاب **لغات القرآن** کو طیار کیا ہے جس کے چھپانے پر ایک زر کثیر خرچ ہوا ہے۔ کتاب تمام حروف یعنی الف سے عین تک ۲۸۸ صفحہ میں پوری ہو گئی ہے اور بعض دوستوں کے مشورہ سے اس کو حصہ اول کر کے شائع کر دیا گیا ہے اور باوجود اس قدر ضخامت اور اس قدر محنت اور خرچ کے قیمت صرف عہ رکھی گئی ہے چونکہ اس کتاب کو سب نے بہت پسند کیا ہے اور صرف ۵۰۰ جلد چھپوائی گئی ہے۔ اس واسطے جو صاحبان خریدنا چاہیں جلد درخواستیں بنام مصنف صاحب قادیان ارسال فرماویں۔ دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ وی پی منگوانا زیادہ محفوظ امر ہے۔ والسلام

ایک تحریک

مولوی محمد یکین صاحب داتہ سے تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک ٹائیٹل پیج چھپوا کر تقسیم کیا جائے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت بھی ہو جائے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ مینجر

درس قرآن

بعض دوستوں کی تحریک سے جن میں ایک ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی ہیں اس خیال میں ہوں کہ درس کی تمام اخبار کے ساتھ چند صفحات اور بڑھائے جاویں جن میں صرف درس قرآن ہی ہو۔ علاوہ اس کے جو خرچہ ہوا کرتا ہے جو صاحب چاہیں ان صفحات کو خرید فرماویں اور جو نہ چاہیں نہ لیں صاحب یہ ہر پرائیٹر کے ساتھ ہی ایسا معاملہ میں خط و کتابت ضروری ہے اور ناظرین اخبار کی بھی رائے طلب کی جاتی ہے۔ مینجر

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت خیر و عافیت سے ہیں اور عموماً روزانہ صبح اور نماز ظہر و عصر کے وقت باہر بیٹھتے ہیں۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کا نیا دور شروع ہے۔ اس دور میں آں مخدوم بالخصوص ہر درس میں یہ دکھاتے ہیں کہ سارا قرآن شریف سورۃ الحمد کی تفسیر ہے۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پیر گولڑوی کے جواب میں ایک رسالہ مختصر لکھا ہے اور اس میں پیر صاحب کی بیماری کے علاج کے واسطے ایک لطیف نسخہ بھی لکھا ہے۔

عام اخبار

ہولناک آتش فشانی اور زلزلہ۔ اٹلی و یورپ میں

ہفتہ گذشتہ کو سخت زلزلہ آیا اور غضب کی آتش فشانی ہوئی تمام رصدگاہ اور ریلیں برباد ہو گئیں۔ چند سائنس دان عین وقت پر جان بچا کر گئے۔ کئی دیہات منہدم ہو گئے۔ کوہ وسوویس سے ۳۴ میل تک چاروں طرف اندھیرا چھا رہا ہے۔ ۹ تاریخ کو آتش فشانی تھم گئی اور ہر چند نیپلز پر خاک برسنا بند ہے مگر بھونچال آ رہے ہیں۔ جن سے بے شمار جانیں اور سینکڑوں مکانات تہ و بالا ہو گئے ہیں۔ نیپلز کے در و دیوار اور چھتوں پر کئی کئی انچ خاک جم گئی۔ ندی لاوا جو ۳ فٹ گہری اور ۲ فٹ چوڑی تھی۔ چلنے سے بند ہو گئی۔ ڈیوک آف اوسٹا نے امن قائم رکھنے اور تباہ شدوں کو مدد دینے کے لئے فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ لیمکی خبر ہے کہ شاہ عمانوئیل اٹلی بذات خاص وسووِیس پہنچے۔ راکھ کے انباروں سڑکوں کی بربادی اور بے شمار لاشوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ نظارہ جگر خراش تھا۔

ژالہ باری سے نقصان

کانپور میں اس غضب کی ژالہ باری ہوئی کہ اسٹیشن پر سگنل کے چند ستون بھی گر پڑے۔

امرتسر میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہوا سیالکوٹ میں بیماری بارش نے نقصان پہنچایا ہے۔

پچھلے ہفتہ مختتمہ ۶۔ اپریل میں ہندوستان میں وبائے طاعون سے قریب ۶۰ ہزار مرے (۶۰۰۲۰)

پچھلے ہفتے طاعون سے پنجاب میں ۲۸۵۸۵ موتیں ہوئیں صوبجات متحدہ میں ۱۴۰۰۰ فوتیاں۔

صداقت کا جھنڈا

ہم کارخانے اوّل ہی اصل ہندوستانیوں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸

سنون دندان۔ لو اب کیکو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چیستے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے ہی بفضل بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے ہر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۸

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم با مسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہوں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لبگڑھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار کے ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے ہاتھ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ (بارہ روپئے چار آنہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان اللہ بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱۲/۱
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱۲/۱	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بنا برہ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے
(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔
(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی
(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتمیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔
(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی ہوگی
(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ر فیصدی لیا جائیگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔
(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو ہی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی ورزش اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دیکھنی پڑتی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب کے ارپام تک رعایت کی جائیگی معززہ احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین و ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۲۸ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ عہ

درخواستیں۔ بنام ناشر عبد الرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس کی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس قبیح فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی نوانگشت اعضا کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ جو آدمی بیمار ہے دور ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ اپنی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے جلد بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض ہو دوسرے

[illegible]

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ **فاسفورس کی گولیاں** جسمانی کمزوری کو دفعہ کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین زعفران کوکا کینس وامیکا سونا فاسفورس فنجرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سُرعت دانت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے کٹتی ہے یہ ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنے کا پتہ یہ ہے۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

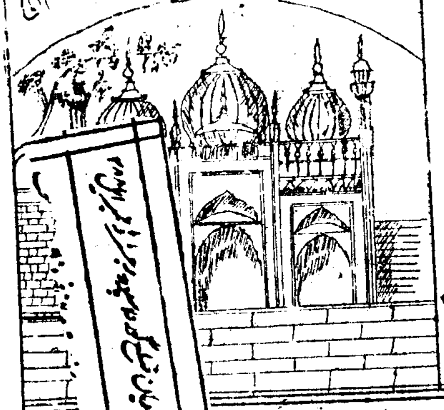

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کا مدلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر

ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۱

سلسلۃ القدیمہ جلد ۵

چھپ گیا بانوگرافی چھاپہ قادیان میں | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا میں شفا ہی غرض دار الامان میں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو تاجیات اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو تا بہ جاری اجرائیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی ... عام قیمت بالعد ... فی ... اب جو صاحب تاریخ اجراء ایکٹ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ نمونہ کی پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینجر

لوکل ... دفتر ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احمدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ قرآں بیانش بالیقین
سر ز انکارے کند از شقاوت راست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - ڈائری - اخبار قادیان -
صفحہ ۳ - امر تسری اخبار - نجیب آباد کے مولویوں کو چیلنج -
صفحہ ۴ - ڈاک ولایت -
صفحہ ۵ - خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشان - کاذب مسیح کا بد انجام
صفحہ ۶و۷ رسید زر - کھلی چٹھی بنام نیاز احمد صاحب میرٹھی -
صفحہ ۸ - تصدیق بالردیا - انصار بدر سے ضروری التماس -
صفحہ ۹ - خط
صفحہ ۱۰ - سچی بشارت -

بدرِ مسیح

یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویا میں دیکھا - کہ زندہ ہو گئے ہیں -

فرمایا - اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کوئی ایسا نشان دکھائے - جس سے دین اسلام کی زندگی مخلوق پر ثابت ہو جائے -

۲۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - فرمایا آج رات بیماری کی حالت میں الہام ہوا تھا -

"اِشْفِنِیْ مِنْ لَدُنْکَ وَارْحَمْنِیْ"

ترجمہ - مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر -

فرمایا - چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا -

"وَیْلٌ لَّھٰذِہِ الْاِمْرَاَۃِ وَبَعْلِھَا"

ترجمہ - اس عورت کے لئے عذاب مقدر ہے اور اس کے خاوند کے لئے بھی -

اخبار قادیان

شیخ ضیاء اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ سرکاری مانسہرہ قادیان پہنچ گئے ہیں اور مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں سیکنڈ ماسٹر و ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول مقرر کئے گئے ہیں - شیخ صاحب ایک لائق اور تجربہ کار ممبر صیغہ تعلیم کے ہیں - کئی جگہ انہی کے حسن انتظام سے نئے مدارس قائم ہوئے اور جہاں کہیں وہ رہے - ان کے انتظام اور تعلیم پر افسر اور ماتحت اور طلبا ہمیشہ خوش رہے - امید ہے کہ ماسٹر صاحب کے یہاں آنے سے مدرسہ کی حالت انتظامی اور تعلیمی میں نمایاں ترقی ہوگی -

کتاب لغات القرآن - مصنفہ سید عبد الحی صاحب عرب شائع ہو گئی ہے - گذشتہ اخبار میں اس پر مفصل ریویو کیا جا چکا ہے - احباب کو چاہیے کہ اس کتاب کو جلد خرید کر کے فائدہ حاصل کریں - قیمت صرف ۸؍ حصہ اول ہے - جو شائع ہو چکا ہے -

اس ہفتہ میں شیر محمد صاحب بی - اے سپرنٹنڈنٹ دفتر مشیر مال جموں سے - حکیم محمد دین صاحب - متی نواب خان صاحب - فضل دین صاحب گوجرانوالہ سے - مخدوم محمد صدیق صاحب احمدی والہ - حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - حکیم نور محمد صاحب لاہور - وکیل عظیم اللہ صاحب حیدرآباد دکن سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لائے -

ڈائری

القول الطیب

۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء فرمایا - یہ دن ایسے ہیں کہ گویا آسمان کی زمین کے ساتھ کشتی ہے - بالکل غیر معمولی دن ہیں اور غیر معمولی واقعات ہر طرف سے پیش آ رہے ہیں اور اپنے غیر معمولی ہونے میں روز بروز بڑھتے جاتے ہیں - کہیں زلازل ہیں - کہیں طوفان آ رہے ہیں کہیں لڑائیوں میں مخلوق ماری جاتی ہے - کہیں طوفان سے لوگ تباہ ہو رہے ہیں - کہیں آگ لگ رہی ہے - مگر افسوس کہ لوگ ان سب باتوں کو معمولی سمجھ کر اپنی غفلت میں حسب معمول سوئے ہوئے ہیں اور کچھ فکر نہیں کرتے -

خداتعالیٰ کا منشا اور ہے اور لوگوں کے ارادے کچھ اور ہیں راستباز اطاعت اور اعمال سے پہچانا جاتا ہے جس صورۃ میں ہم ان لوگوں کے سامنے نشان پیش کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث کے نصوص دکھاتے ہیں اور پھر وہ انکار کرتے ہیں - تو وہ لوگ راستباز نہیں کہلا سکتے - خدا کو کیا پرواہ ہے - کہ یہ لوگ تعداد میں زیادہ ہیں - اللہ تعالیٰ کثرت اور تعداد کے رعب میں نہیں آتا - قلیل من عبادی الشکور - دیکھو حضرت نوحؑ کے وقت کس قدر مخلوق غرق آب ہوئی - اور ان کے بالمقابل جو لوگ بچ گئے - ان کی تعداد کس قدر تھی -

فرمایا - پیرزادگی کا مرض دق اور سل سے بدتر ہے کیونکہ ان میں رعونت اور تکبر کا مادہ ہوتا ہے - اور خواہ مخواہ ایک عظمت اپنی دکھلاتے ہیں اور فقیری کا دم مارتے رہتے ہیں -

۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - فرمایا - بعض لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے مانگے ہوئے معجزات ان کو دکھلائے جائیں یہ درست نہیں - اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں جس حد تک خداتعالیٰ کا قانون قدرت تشفی دینے کا ہے اگر اس حد تک تشفی نہ ہو جائے تو پھر وہ خدا کے لائق انسان ہو جاتا ہے -

فرمایا - خداتعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ ان کو قبول کرے گا - باقی جو لوگ اپنی ضد پر قائم رہتے ہیں اور شقاوت کی راہ سے انکار کرتے ہیں - وہ راستباز نہیں ٹھہر سکتے -

فرمایا - دینی عقل اور ہے اور دنیوی عقل اور ہے جو لوگ دنیوی عقل میں ریاضت کرنے والے ہیں وہ یہ دعوے نہیں کر سکتے - کہ ان کو ساتھ ہی دینی عقل بھی حاصل ہو گئی ہے - بلکہ دینی عقل تقویٰ سے تیز ہوتی ہے -

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے - لا یمسہ الا المطہرون جسقدر پاکیزگی بڑھتی ہے - اسی قدر معرفت بھی بڑھتی جاتی ہے

۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - فرمایا - خداتعالیٰ اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرنا چاہتا ہے - جیسا کہ کوہ طور پر تجلیات الہیہ کا نشان دکھایا گیا تھا - ایسا ہی اب بھی دکھایا جائے گا - جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا - وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں - کہ تو بھی ایک رسول ہے - جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا بجز طوری مشاہدات کے اب دنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے -

امرتسری اخبار

اہل حدیث کے ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ نے اپنے دہلوی خریدار حافظ محمد فاروق صاحب کے ایک معقول استفسار کے جواب میں جو جواب لکھا ہے وہ ناظرین بدر کی دلچسپی کے لئے بجنسہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ مولوی صاحب ثناء اللہ اپنے اور ہمارے طریق اندراج کو غور سے دیکھیں گے۔

سوال نمبر ۴۴۔ عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا یا نہیں؟ اگر آپ کا انتقال نہیں ہوا تو قرب قیامت جو نازل ہونا سنا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔ اگر صحیح ہے تو عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے یا اپنی شریعت بموجب انجیل پھیلائیں گے؟ اگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے تو ان کا پیغمبری کا درجہ رہے گا یا نہیں؟ اور میدان حشر میں کس درجہ میں ہوں گے؟ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو امت ہوئے۔ پیغمبری کا درجہ نہ رہا اگر پیغمبری کا درجہ رہا۔ تو خاتم النبین ہونے میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام و شک پڑتا ہے۔ مہربانی فرما کر عقلی و نقلی جواب دیں۔

(حافظ محمد فاروق از دہلی۔ خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۴۴۔ قرآن و حدیث کے ظاہری معانی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔ مَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا۔ یعنی کافروں نے حضرت مسیح کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اسے اٹھا لیا اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ جتلا رہا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ کا رفع کسی ایسی طرح سے ہوا ہے کہ لوگوں کی نظروں اور خیالوں میں مستبعد اور خلاف قانون قدرت ہے۔ جیسے کہ سر سید احمد خان اور ان کے فیضیاب مرزا صاحب قادیان کہتے ہیں۔ اسی لئے عزیزًا حکیمًا۔ کا لفظ لگایا گیا ہے ورنہ اگر رفع بالموت ہوتا تو کیا مستبعد تھا یہ تو عموماً ہر ایک صالح اور غیر صالح انسان کو پیش آتا ہے پھر اس استبعاد کے رفع کرنے کو عَزِیْزًا حَکِیْمًا کیوں فرمایا پس حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور قریب قیامت تشریف لائیں گے اور اسلامی شریعت کی تابعداری کریں گے جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہم السلام کے تابع تھے باوجود اس کے نبی تھے۔ وَجَعَلْنَا اَخَاہُ ھٰرُوْنَ نَبِیًّا۔ کوئی نبی اگر کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت اس کی مسلوب نہیں ہو جایا کرتی یہ تو ناواقفوں کے خیالات ہیں کیا جتنے نبی آئے ہیں وہ سب اپنی اپنی کتاب اور شریعت الگ لائے ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ اپنی نبوت سابقہ کے اعتبار سے نبی تھے۔ مگر بوقت نزول امتی ہوں گے اور قیامت کو بھی نبی ہوں گے اور امت محمدیہ کا بھی فخر ان کو حاصل ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ (اہلحدیث)

اب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث ہی بتائیں کہ آپ کے اس جواب سے استفسار کنندہ کی کیا اور کس طرح تسلی ہوئی ہوگی۔ یوں تو اس جواب میں حسب معمول مَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ سے حضرت مسیح ؑ کے صعود جسمی کو اپنے زعم میں ثابت کر دیا ہے مگر اس فرضی صعود پر جو اعتراض وارد ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جس خیالی رفع پر آپ اتنے ہوئے ہیں اس کا قرآن کریم میں کہیں ذکر بھی ہے یا محض ضد اور تعصب سے ہی کام لیا جا رہا ہے اور نہیں تو کم از کم اتنا ہی سوچا ہوتا کہ قرآن مجید میں یہ معاملہ کون سی بنا پر ذکر کیا گیا ہے اور وہ بنا آیا جسمی رفع کو چاہتی ہے یا روحانی کو۔

میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے آپ کے دعوے علمی پر اس وقت بڑی حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب آپ کے اس استدلال کو پڑھتا ہوں کہ وہ یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے" گویا آپ کے نزدیک اگر آسمان پر بچا لینے کی بجائے زمین پر رکھا جائے۔ تو نعوذ باللہ خدا غالب اور حکمت والا نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ نہیں بلکہ ہمارا تو اس بات پر قوی ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خواہ آسمان ہو۔ خواہ زمین ہر ایک جگہ پر یکساں متسلط و متصرف ہے۔ ہمارے اس اعتقاد کے رو سے تو خدا کا غالب اور حکمت والا ہونا جلدی سمجھ میں آ جاتا ہے۔ کہ خدا بڑا ہی غالب اور زبردست ہے۔ کہ باوجود تمام دشمنوں کے موجود ہونے کے بھی اس نے اپنے پاک نبی کو بچا لیا۔ مگر آپ کے محدود عقیدہ پر تو ایک سچے معترض کو اس اعتراض کا موقع ملتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ ؑ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ تو یہودیوں کو کیوں نہ معذور سمجھا جائے باقی رہا۔ "خلاف قانون قدرت" سو آپ کا یہ بے معنی استدلال بھی غلط اور بے محل ہے۔ ع

بھلا قانون قدرت کا یہاں ذکر و تعلق کیا۔
ذرا کچھ سوچ کر لکھنا میرے دوست ثناء اللہ

تعجب ہے کہ حضرت نوح ؑ کو طوفان عالمگیر سے بچانے کیواسطے زمین پر اسباب مہیا ہو گئے۔ حضرت موسےٰ کو فرعون کے لشکر سے محفوظ رکھنے کے واسطے زمین پر جگہ مل گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت ہجرت قاتلوں کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے زمین پر ہی طیاری ہو گئی۔ لیکن مسیح یسوع کے وقت میں زمین پر کوئی گنجائش باقی نہ رہی کہ وہ بچ سکتے اور بالآخر انہیں آسمان کی طرف ہی کھینچنا پڑا۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

دیگر آپ کے اس جواب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صاحب کتاب نہیں مانتے حالانکہ آپ کے مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ؑ پر جو کتاب اتری تھی اس کا نام انجیل تھا۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی اس صریح غلطی کا اقرار کریں گے اور اسی ضمن میں ہم آپ کے اس عقیدہ کو بھی وضاحت سے سننا چاہتے ہیں کہ جس حالت میں حسب آیت وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰہُ بِھَا وَلٰکِنَّہٗٓ اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ۔ غیر صالح کا رفع ناممکن ہو تو پھر آپ جس آیت یا حدیث کے رو سے غیر صالح انسان کا رفع مانتے ہوئے ہیں۔ اس سے ہمیں بھی اطلاع دیں۔

سوم۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک اسرائیلی مسیح کا دوبارہ آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ابھی ہر ایک اہل کتاب کا اس پر ایمان لانا مقدر ہے۔ اس لئے میں ملتمس ہوں۔ کہ وہ اپنے اخبار اہل حدیث کے ذریعے آیات۔ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ۔ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْھِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ یَّسُوْمُھُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ کی تطبیق سے مطلع فرمادیں

الراقم
خاکسار محمد حسین۔ مسافر احمدی

نجیب آباد کے مولویوں کو چیلنج

اگرچہ یہ عاجز کئی سال سے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے ادنیٰ غلاموں کے زمرہ میں شامل ہونے کا فخر رکھتا ہے مگر جنوری سنہ ۶ء کی شروع تاریخوں میں جبکہ عاجز اور اخویم نظام الدین صاحب دونوں دارالامان حاضر ہو کر اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے بعد واپس نجیب آباد آئے تو خاص طور سے نجیب آباد کے اکثر کند ذہن لوگوں نے ہم دونوں احمدیوں کی مخالفت اور خدا کی پاک اور ناجی جماعت کی تردید میں اہتمام کرنا شروع کیا۔ چنانچہ اول المخالفین جناب احمد اللہ خان صاحب اور اس عاجز کے درمیان جو جو رسل و رسائل ہوئے۔ اس سے ناظرین الحکم بخوبی واقف ہیں جناب احمد اللہ خان صاحب اور ان کے گروہ کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ نجیب آباد والوں میں سے چند مستعد اور نیک روحیں حق کی جانب اور کھچ آئیں اخویم ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب و اخویم منشی عبد العلیم خان صاحب وغیرہ کی وجہ سے ہماری قلیل مگر مستعد جماعت یہاں کے جبہ پوش واعظین کی نگاہوں میں خار کی طرح کھٹکنے لگی اور اب انہوں نے مسجدوں میں سلسلہ حقہ کی مخالفت میں وعظ بیان کرنے شروع کر دیئے مگر وہ یاد رکھیں اور خوب یاد رکھیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے ہرگز ہرگز خدا کی روشن کی ہوئی مشعل کو گل نہ کر سکیں گے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ۔ کا نظارہ ایک دن دنیا دیکھے گی اور ضرور دیکھیگی بلکہ دیکھ رہی ہے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ ان لوگوں نے اپنے اخلاق اس قدر بگاڑ لئے ہیں کہ یہودیوں کے علماء شاید کی

نمایاں سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ ہماری جماعت کے بعض بے پڑھے لکھے آدمیوں کو چھیڑنا اور اپنی مولویت دکھانا۔ ہر اعتراض کو ہنسی میں اڑانا یا اعتراض سن کر خواہ مخواہ ناک بھوں چڑھانا اور غصہ دکھانا ان لوگوں نے اپنا وطیرہ قائم کر رکھا ہے۔ جبہ پوش مولویوں کے معتقدین اور ہمارے مخالفین عام لوگ اس تاک میں رہتے ہیں کہ کسی بیچارے احمدی کو ایسی جگہ دیکھیں کہ جہاں ان کے کوئی خود پرست مولوی بھی کہیں قریب ہی موجود ہوں۔ بس پھر کیا تھا اس بیچارے احمدی کو مولوی صاحب کی خدمت میں فوراً ہی پیش کر کے اور سب مل کر پھبتیاں اڑا کر اور ایک نیک مسلمان کا اپنے رندانہ الفاظ سے دل دکھا کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے فلاں قادیانی کا خوب مذاق اڑایا۔ افسوس یہ لوگ ٹھٹھا کرنے والوں کے انجام پر غور نہیں کرتے جن سے کہا جائے گا۔ ذالکم بانکم اتخذتم ایٰت اللّٰہ ھزوا وغرتکم الحیوۃ الدنیا فالیوم لا یخرجون منھا ولا ھم یستعتبون۔ اگرچہ آج کل ہم لوگوں کو مباحثے کرنے اور لڑنے جھگڑنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ خدا خود اپنی قہری تجلیوں سے اس سلسلہ کی حقانیت ثابت کرنے والا ہے مگر اس وقت چند عزیز بھائیوں کے ارشاد اور چند ناقابل برداشت روایتوں کے سننے کی وجہ سے میں ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ پڑھ کر بذریعہ اخبار بدر یہ چیلنج سب نجیب آبادی مولویوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں (کسی خاص مولوی کو مخاطب نہیں بناتا جس مولوی کا جی چاہے) کہ آپ لوگوں سے تقریری مباحثہ میں اس لئے مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ کو کانوا بہ یستھزءون کا مصداق پاتا ہوں۔ لہذا تقریری مباحثہ میں سوائے تضیع اوقات اور بدمزگی کے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ ہاں تحریری مباحثہ کے لئے میں بالکل مستعد و تیار ہوں اگر کچھ غیرت و حمیت کا مادہ اور دین کی حمایت کا جوش ہو تو آؤ اور حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے بعد دوسرے مسائل کے متعلق تحریری مباحثہ کرو۔ نہیں تو اپنی کم لیاقتی کو چھپائے ہوئے خاموش بیٹھے رہو اور خفیف الحرکاتی سے باز رہو اور یاد رکھو کہ اگر ناخنوں تک کا بھی زور لگا دو گے۔ تو حق کے طالبوں کو حق کی جانب سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا سکو گے۔ بعض مولوی صاحبان یہ بھی فرمائیں گے کہ یہ شخص ہمارا مد مقابل نہیں۔ قادیان سے مرزا صاحب کو بلاؤ تو ان سے مباحثہ کریں گے مگر میں کہتا ہوں کہ ایسا فرمانے کے وقت ان کو اپنے موٹے جسم سے بھی زیادہ موٹے نفس کی پیروی چھوڑ کر خدا و رسول کی مرضی کو ہی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ باقی اگر ضرورت ہوئی تو ایسا کہنے والے حضرات کی وجاہت اور مایۂ لیاقت و مبلغ علم کی قلعی ہی کھول دی جائے گی۔ اگر عقل اور انصاف سے کام لیا جاوے۔ تو جماعت کا ایک بے پڑھا لکھا آدمی ان مولویوں کے معتقدات کی غلطیاں ان پر ظاہر کر کے ساکت کر سکتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ولقد مکنٰھم فیما ان مکنٰکم فیہ وجعلنا لھم سمعا و ابصارا وافئدۃ فما اغنیٰ عنھم سمعھم ولا ابصارھم ولا افئدتھم من شیء اذ کانوا یجحدون بایٰت اللّٰہ وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون۔

الراقم

اکبر شاہ خان۔ احمدی۔ نجیب آباد

ڈاک ولائیت

پروفیسر جے ایس لولینڈ صاحب نے اخبار لائٹ آف ٹرتھ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء میں جو شہر شگاگو واقعہ ملک امریکہ سے نکلتا ہے عیسائیت پر ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں سے چند سطور بطور نمونہ اس جگہ ترجمہ کر دی جاتی ہیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ جس ملک سے ہمارے مشنری بہادر ہم کو عیسائی بنانے آتے ہیں ان کے اپنے ملک میں تعلیم یافتہ گروہ کا عیسوی دین کے متعلق کیا خیال ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ ”بائبل ایک تاریخی قصہ ہے جس میں کچھ جھوٹے فسانے بھی درج ہیں۔ کچھ اخلاقی اصول بھی ہیں اور کچھ مذہبی باتیں ہیں اور بعض باتیں اس میں عمدہ ہیں لیکن افسوس ہے کہ انہیں عمدہ کو عیسائی لوگ نہیں مانتے۔ مثلاً بائبل کے بنیادی تمدنی قوانین میں سے ایک یہ ہے۔ کہ سود خواری حرام ہے اور بیاج لینے والا گناہ گار ہے۔ شریعت کے اس حکم کی مخالفت تمام عیسائی اور یہودی کرتے ہیں۔ مسیح کے زمانہ کے بعد بھی کچھ عرصہ تک عیسائی لوگ اس حکم کے پابند رہے تھے اور وہ سود کھانے کی عادت نہ رکھتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ انہوں نے سود خواری کو جائز اور حلال کر لیا“۔

اسی مذکورۃ الصدر اخبار میں آر۔ اے ڈیگ صاحب ساکن شہر الامیڈا واقعہ ریاست کیلیفورنیا تحریر فرماتے ہیں ”بہت غور اور فکر اور تاریخ حال اور گذشتہ مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں۔ کہ موجودہ عیسویت بالکل جہالت اور کفر سے بھری ہوئی ہے۔ یسوع ایک غریب انسان تھا۔ غریبوں کے ساتھ رہتا تھا۔ امیر اگر کوئی اس کے پاس آنا بھی چاہتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ جا اپنا تمام مال و متاع فروخت کر ڈال پھر میرے پاس آ وہ کسی رسم کا پابند نہ تھا۔ اس نے کبھی ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا کہ آدم نے گناہ گار ہو کر سب کو گناہ گار کر دیا ہے برخلاف اس کے آج کل کے عیسائی امیرانہ اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور رات دن روپیہ بٹورنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اگر آج یسوع دنیا میں آوے تو وہ ہرگز ان کے گرجوں میں جانا پسند نہ کرے گا اور ہرگز تسلیم نہ کرے گا کہ ان میں سے کوئی بھی عیسائی ہے“۔

ایک صاحب جو اپنا نام ایل۔ کے۔ ڈبل یو۔ لکھتے ہیں امریکہ کے شہر نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں تیس سال سے اس حیرانی میں پڑا ہوا ہوں کہ کس طرح بعض لوگ جو بظاہر سر میں دماغ اور عقل رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ بائبل فی الواقعہ کوئی قابل اعتبار کتاب ہے؟ اگر کسی قابل افسوس سبب سے یہ بے ہودگی قوم میں داخل ہو گئی ہے تو ہرگز مناسب نہ ہو گا کہ اس عقل اور روشنی کے زمانہ میں اس کو اپنے درمیان موجود اور قائم رہنے کی اجازت دی جائے۔ میرے نزدیک دنیا میں ایک فرد بشر بھی ایسا نہ ہو گا جو کہ معقول طور پر یہ ثابت کر سکے کہ بائبل کلام الٰہی ہے۔ اس زمین پر کبھی کسی خدا نے جنم نہیں لیا اور نہ کبھی خدا پر موت وارد ہوئی ہے۔ بہتر ہو گا کہ اس قسم کی کتابوں کو جن میں خدا کے تولد اور مرجانے کے قصے درج ہیں اکٹھا کر کے آگ لگا دی جائے یا حقہ نوش صاحبان کو آگ جلانے کے واسطے دے دی جاویں۔ دنیا میں کوئی کتاب بائبل سے بڑھ کر جھوٹی احمقانہ اور خراب نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب گرجوں میں رکھی جاتی ہے۔ حالانکہ اس میں بعض عبارتیں ایسی ناپاک ہیں کہ کسی مہذب مجلس میں ان کا پڑھا جانا شرم ہے۔ عیسوی کلیسیا کو شرم کرنی چاہیئے کہ وہ کس کتاب کو ہاتھ میں لے کر دنیا کے سامنے نمودار ہوئی ہے“

ملک بلجیم کے شہر برسلز کے اخبار لا پینسی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بائبل کے جھوٹے اور ناقابل اعتبار ہونے کے واسطے کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہیں۔ اس مطلب کے حصول کے واسطے صرف بائبل کا پڑھنا ہی کافی ہے۔

جہاں اس قسم کے مضامین لکھے جا رہے ہیں وہاں معلوم نہیں کہ بیچاری بائبل کا کیا حشر ہونے والا ہے۔

جان ریمزبرگ صاحب نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ امریکہ میں جتنے بڑے تاریخی آدمی گذرے ہیں جو اپنی عظمت اور ملک کو فائدہ پہنچانے کے .. لحاظ سے تمام تاریخی آدمیوں سے بڑھ کر امریکہ میں قابل عزت مانے گئے ہیں اور وہ سب کے سب عیسوی مذہب کے مخالف تھے۔

ڈوئی۔ امریکہ کا مدعی نبوت بہ سبب فالج کے بار بار کے دوروں کے اپنے آباد کردہ شہر کو چھوڑ کر جزیرہ جمیکا میں چلا گیا ہے۔ وہاں اس نے بینک میں سے رفتہ رفتہ بہت سا روپیہ نکالنا شروع کیا تھا۔ مگر کارکنان بینک جو اس کے مرید ہیں۔ اس کی نیت بد کو دیکھ کر بگڑ کھڑے ہوئے۔

خداتعالیٰ کی قہری تجلی کا نشان

امریکہ کی زمین میں ہولناک اور تباہ کن زلزلہ

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کی صبح کو سان فرانسسکو واقعہ ہوجات متحدہ براعظم امریکہ شمالی میں نہایت خوفناک اور تباہ کن زلزلہ کا عذاب نازل ہوا۔ اور تین منٹ تک رہا۔ لوگ بستروں سے نکل کر بھاگے۔ بالخصوص شہر کے تجارتی حصہ پر سخت تباہی آئی ۱۸۔ اپریل تک جو تار کی خبریں آچکی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سو آدمی مرچکا ہے اور ایک ہزار آدمی زخمی ہے۔ لیکن فوت شدوں کی پوری تعداد ہنوز معلوم نہیں ہوئی۔ کیونکہ لاشیں دبے ہوئے مکانات کے نیچے سے نکل رہی ہیں۔ یہ عذاب نہ صرف زلزلہ تک محدود رہا۔ بلکہ عین زلزلہ ہی کے صدمہ سے مکانات کو آگ لگ گئی۔ جو اب تک جل رہے ہیں اور جو مکانات زلزلہ سے بچ نکلے تھے وہ آگ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ ایک ہوٹل جس کی عمارت پانچ منزل تھی زمین کے ساتھ مل گئی اور اس کے نیچے چھتیس آدمی دب گئے اور ایک اور مکان کے نیچے اسی آدمی دب گئے یہ زلزلہ تمام مغربی ریاستوں میں محسوس ہوا۔ اور خود زلزلہ کے متعلق تحقیقات کا محکمہ جو واشنگٹن میں تھا۔ نہایت زور سے دھکے دیا گیا اور ہلایا گیا۔

بعد میں ۱۹۔ اپریل کے تار سے معلوم ہوا کہ ایک ہزار آدمی مرچکے ہے اور تمام شہر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ محکمہ تار اور ڈاک خاک میں مل گیا ہے۔ اس واسطے خبریں جلد نہیں آسکتیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ قریباً بتیس ۳۲ کروڑ روپے کا نقصان ہوچکا ہے۔ ایک لاکھ آدمی بے خانماں پھر رہا ہے۔ نہ کھانے کو کچھ ملتا ہے اور نہ رہنے کے واسطے کوئی جگہ ہے۔ سخت دھواں چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ تمام ہوٹل اور تھیٹر اور مشہور مکان زمین سے مل گئے ہیں۔ علاوہ اس کے شہر سینٹ روزا میں دو سو م چکے ہیں اور دس ہزار بے سروسامان پھر رہے ہیں۔

یہ خداتعالیٰ کے قہری نشانات ہیں۔ جو کہ بہت زور کے ساتھ تمام دنیا کو ہلا رہے ہیں۔ کبھی یورپ میں۔ کبھی امریکہ میں۔ کبھی ایشیا میں۔ اب تو کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا جس میں زلزلہ کی کوئی نہ کوئی خبر سنی جائے۔ آخر زمین کو ہو کیا گیا ہے۔ کیا یہ غیر معمولی واقعات بغیر کسی محرک کے ہیں اور بغیر کسی ارادی ذات کے حکم کے سب کچھ اتفاقی رنگ میں ہی ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ دنیا سوچے اور غور کرے۔

ضروری اطلاع۔ براہین احمدیہ کی چہار جلد اب بفضل خدا ندکرم چھپ چکی ہیں اور جلدی ہو رہی ہے سب سے پہلے ایڈیشن کے بالکل مطابق ہے۔ ساتھ حضرت اقدسؑ کی سوانح ہے۔ احباب جلد درخواستیں دفتر بدر قادیان میں بھیجدیں

کاذب مسیح کا بدانجام

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں۔

ناظرین۔ گذشتہ پرچوں میں پڑھ چکے ہیں کہ جموں کے باشندے چراغ دین کا جس نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا کیا انجام ہوا حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کی مخالفت میں کئی ایک ملّاں اُٹھے اور بعض نے ملہم ہونے کا بھی دعویٰ کیا مگر کسی نے ان میں سے اتنا بڑا دعوے نہ کیا تھا جتنا کہ چراغدین جمونی نے کیا تھا۔ کیونکہ اس شخص کا دعویٰ تھا کہ میں مسیح ہوں اور مرزا صاحب مسیح نہیں ہیں اور میں رسول ہوں اور مرزا صاحب رسول نہیں ہیں یہ رسالت کا دعوے بالمقابل حضرت اقدس ؑ مرزا صاحب صرف یہی ایک شخص نے کیا اور طاعون کے عذاب کے ساتھ ایسی جلد اس کی ہلاکت ہوئی کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اب مخالف مولوی صاحبان کیا کہ سکیں گے۔ اور اس عظیم الشان نشان کو کس طرح سے جھٹلا سکیں گے۔ یہ نشان ایسا صاف اور کھلا اور روشن ہے کہ اگر اس کا بھی انکار کیا جائے۔ تو پھر انبیاء سابقہ کا کوئی نشان بھی ماننے کے قابل نہیں رہتا۔ چراغدین کی عمر کوئی بڑی نہ تھی وہ کوئی دائم المریض نہ تھا۔ مگر ناگہانی اس پر ایک عذاب وارد ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے مخالفین پر وارد ہوا کرتا ہے۔ کاش کوئی عبرت پکڑنے والا اس قصہ سے عبرت پکڑے اور اپنے آپ کو جہنم میں گرنے سے بچاوے۔

خداتعالیٰ اپنے صادق بندے کی تائید میں اس قدر نشانات دکھا رہا ہے۔ کہ مخالفین معاند بدخواہ کے واسطے بجز توبہ کرنے اور یا ڈوب کر مرجانے اور خودکشی کر کے واصل جہنم ہونے کے اور کوئی تیسری بات باقی نہیں ہے۔

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے ایک مدرس سینیئر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔
درخواستیں آویں۔ بنام سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک تحریک

مولوی محمد امین صاحب واتہ سے تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک اک ... چھپوا کر تقسیم کیا جاوے اور ... درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت

بھی ہوجاوے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ مینجر

غریب کی کون مدد کرتا ہے؟

وہی جسے خدا توفیق دے۔

ہمارے پاس بہت سی ایسی درخواستیں دفتر میں موجود ہیں جو غریب احمدیوں نے مفت اخبار طلب کرنے کے لئے ارسال کی ہیں۔ لیکن چونکہ دفتر میں سردست اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ اپنی گرہ سے مفت اخبار ارسال کرے۔ اس واسطے وہ درخواستیں بغیر تعمیل کے پڑی ہیں۔ ہاں اگر ذی استطاعت احمدی ایسے غریب احمدیوں کی مدد میں بہت سا حصہ لیں تو کارخانہ بھی کچھ رعایت ہو کر ان کے نام بدر جاری ہوسکتا ہے اور ان کے اور ان کے ذریعہ دیگر بہت سے لوگوں کو تبلیغ ہو کر اس کام میں تمام مدد کرنے والوں کو ثواب ہوسکتا ہے۔ حال ہی میں جناب حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآبادی نے ایسے دو غرباء کے نام بدر جاری کرنے کے لئے مبلغ للعہ روپیہ مرحمت فرائے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اس کارخیر کی تقلید میں اور بھی بہت سے صاحب توفیق لوگ حوصلہ سے کام لیں اور غرباء کو فائدہ پہنچائیں۔ والسلام

خاکسار
محمد نصیب۔ احمدی۔

عربی اخبارات سے

سلطنت برطانیہ کا جائزہ۔ سلطنت برطانیہ کی پیمائش اور مردم شماری کے نتیجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۶۱ء میں سلطنت کا رقبہ ۸۵ لاکھ میل مربع سے تجاوز نہ کرتا تھا ۱۸۶۱ء اور ۱۸۷۱ء کے مابین اس رقبہ میں جو زیادتی ہوئی اس کا حال تو معلوم نہیں۔ البتہ ۱۸۸۱ء کے بعد ہندوستان اور افریقہ کے اندر رقبہ ترقی کر گیا اور اب نوآبادی وغیرہ کو شامل کر کے اس کا رقبہ (۱۱۹۰۳۰۷۸) میل مربع تک پہونچ گیا ہے گویا ۴۰ سال کے اندر اس رقبہ میں چالیس فیصدی کی بیشی ہوئی اور جب اس کا روئے زمین کی کل خشکی سے مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے یہ اس کے چھٹے حصے سے زیادہ ہے سلطنت کے باشندوں کی تعداد ۱۸۶۱ء میں پچیس کروڑ نوے لاکھ تھی جو ۱۹۰۱ء میں چالیس کروڑ تک پہنچ گئی یہ بیشی کثرت پیدائش یا بمقابلہ اموات کے موالید کی زیادتی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ زیادہ تر اس کا سبب یہ ہے کہ انگلستان کے قبضہ نے ملک بہت داخل ہوئے اس میں شک نہیں کہ تعداد موالید بہ نسبت تعداد اموات کے زیادہ ہی ہے مگر چند سال سے اس میں کمی آگئی ہے اور یہ کمی سلطنت برطانیہ ہی پر منحصر نہیں ہے بلکہ جملہ سلطنتوں کو عام ہے اس کے بعد رپورٹ میں مختلف مذاہب کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی تعداد تین کروڑ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماویں

تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب	۴ر
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۱ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس۔ " " " "	۳ر
سواء السبیل۔ " " " "	۱ر
کشف الالتباس۔ " " " "	۰ر
ایقاظ النائمین۔ " " " "	[illegible]
موعظۂ حسنہ۔ " " " "	[illegible]
صیانۃ الناس۔ " " " "	۱۰ر
سر الشہادتین۔ " " " "	۱ر
الفرقان۔ " " " "	۲ر
عاقبۃ المکذبین۔ " " " "	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم۔ سواء السبیل حصہ اول مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی	۴ر
قول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	۱ر
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۵ر
رویائے صالحہ۔ " " "	۴ر
شہادت آسمانی حصہ اول دوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۶ر
وفات مسیح۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی	۲ر
پنجابی کامن۔ مستورات کے لہجہ پر	۰ر
نظم برائے مستورات	۰ر
لکچر لاہور۔ مصنفہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام	۲ر
عدم نجات مذہب پولوسی	۰ر
مباحثہ۔ مابین شیخ الٰہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی مشن کیمبرج دہلوی	۲ر
تشخیص الامراض۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔ ایم۔ بی	عا
مفید النساء والصبیان۔ " " "	۳ر
رسالہ اعضائے مخصوصہ۔ " " "	۸ر
نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب	۸ر
انوار اللہ۔	۸ر
چشمۂ مسیح	۱ر

ضروری اطلاع

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور دیگر اخراجات کارخانہ کو چلانے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس واسطے جن احباب کے نام قیمت اخبار بدر باقی ہے ان کے نام بہت دن پہلے اطلاع دیکر وی۔ پی ارسال ہوئی ہیں پس التماس ہے کہ وہ احباب وی۔ پی وصول کر کے کارخانہ کی اعانت فرماویں ایسا نہ ہو کہ وی۔ پی واپس آکر کارخانہ کو اور نقصان پہنچے۔ والسلام

رسید زر

۶۔ اپریل ۱۹۰۶ء	۱۳۸	فقیر شاہ صاحب	[illegible]
۹ " "	۶۶۶	محمد شفیع صاحب	صہ
۹ " "	۱۰۱۳	رحیم بخش صاحب	عہ
۱۰ " "	۱۰۳۱	غلام محمد صاحب	عا
۱۰ " "	۱۱۰۶	مولا بخش صاحب	عہ
۱۱ " "	۲۱۱	ماسٹر عبدالرحیم صاحب	عا
۱۱ " "	۸۳۱	سید سرور شاہ صاحب	عہ
۱۱ " "	۹۶۸	محمد سعیدالدین صاحب	صہ
۱۱ " "	۱۱۱	شہامد علی خان صاحب	عا
۱۱ " "	۲۸۲	جمال الدین صاحب	کلہ
۱۱ " "	۹۲۵	غریب خان صاحب	عا
۱۲ " "	۶۰۱	غلام نبی صاحب	عہ
۱۲ " "	۱۲۵	اللہ دتا صاحب	عا
۱۲ " "	۱۰۹۹	غلام نبی صاحب	سے
۱۲ " "	۱۱۰۰	عطا الٰہی صاحب	عا
۱۳ " "	۱۱۰۳	عبداللہ جان صاحب	عا
۱۴ " "	۱۸۴	شیخ رحمت اللہ صاحب	۴ر
۱۶ " "	۱۰۴۲	عبدالکریم صاحب	عا
۱۶ " "	۱۱۰۵	محبوب عیسیٰ صاحب	عہ
۱۶ " "		نامعلوم الاسم	۴ر
۱۷ " "	۸۵۲	دین محمد صاحب	۲ر
۱۸ " "	۵۶	شیخ نیاز احمد صاحب	سے
۱۸ " "	۱۰۴۴	منشی محمد اروڑا صاحب	تا
۱۸ " "	۱۴۵ و ۹۲۴	حافظ غلام رسول صاحب و محمد یوسف صاحب	[illegible]
۱۸ " "		حافظ غلام رسول صاحب بابت ۲ اخبار	للعہ
۱۸ " "	۲۲۸	حکیم فضل الدین صاحب	سے
۱۸ " "	۹۴	ہاشم علی صاحب	۱۳ر
۱۹ " "	۱۱۱۶	مرزا عزیز احمد صاحب	سے
۱۹ " "	۱۰۳۷	بہاول الدین صاحب	۸ر
۱۹ " "	۹۲۵	سردار خان صاحب	عا
۱۹ " "	۹۴۳	نورالدین صاحب	۸ر

احباب

احباب منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم مرسلہ ضرور درج کیا کریں تاکہ حساب و کتاب میں فرق نہ پڑے اور روپیہ بھیجنے والوں کے نام کے آگے وہ رقم درج نہ ہونے سے دوبارہ تقاضا نہ ہو جائے۔ والسلام

کھلی چٹھی بنام نیاز احمد صاحب میرٹھی

جناب من! آپ کا ایک مضمون "پیری مریدی" مندرجہ عصر جدید بابت نومبر و دسمبر ۱۹۰۵ء اس عاجز کی نظر سے گذرا۔ مجھے مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نیک نیتی سے محض مخلوق خدا کی فائدہ کیلئے یہ مضمون لکھا ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک حد تک جناب کا خیال بہت درست ہے مگر جیسا اس زمانہ کا دستور ہے کہ بغیر کامل تحقیقات کے رائے قائم کرلینا منظور طبع ہوتا ہے لوگ ذرا پیش و پس نہیں کرتے ذرا ذرا سی تحریکوں پر رائے قائم کرلیتے ہیں اور بسا اوقات افراط تفریط میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ سے بھی لغزش ہوئی ہے میں جناب کے اس حصہ مضمون پر اس عریضہ میں کچھ لکھتا ہوں جو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔

"ان واقعات کے ذکر سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کسی خاص بزرگ پر کوئی اعتراض کروں بلکہ میرا مقصد عام طور پر یہ ظاہر کرنا ہے کہ کل پیر و مرشد بیانتک کہ مرزا قادیانی بھی باوجود دعوے پیغمبری اپنے مریدوں اور معتقدوں کو کوئی خاص راستہ نہیں بتاتے اور نہ کسی خاص بات کے کرنے اور کوئی بری بات چھوڑ دینے کا ان سے اقرار لیتے ہیں اور نہ کسی مرید سے اس کے بیجا افعال کی بازپرس کرتے ہیں اور نہ پھر اس کو اپنے زمرہ سے خارج کرتے ہیں اگر پیر مرشد چاہیں تو اپنے اثر سے عام مسلمانوں کو بڑی حد تک راہ راست پر لا سکتے ہیں اور بری عادات ان سے چھڑا سکتے ہیں۔" ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریدوں کے گروہ میں بھی بدچلنی۔ بد اخلاقی اور گنہگاری موجود ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معمولی پیر و مرشد خود کوئی عمدہ مثال پیش نہیں کرتے اور بڑے بڑے مقدس بزرگ اپنے مریدوں کو کوئی خاص راستہ حسب اقتضائے شریعت نہیں بتاتے کہ جس سے وہ دین و دنیا دونوں میں سرخرو و کامیاب ہو سکیں۔

مضمون بالا پر جہاں تک میں غور کرتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں کیوں ایسے ارباب قلم پیدا ہو گئے ہیں کہ بے سمجھے بوجھے انات شناب جو جی چاہا لکھ مارا عقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان کسی مجلس میں ایسی لغویات نہ کہے کہ وہ راستی سے دور ہو اور عرف عام میں اس کی عدم صداقت یا تعصب پر محمول ہو یا خود بینی پر چہ جائیکہ آپ سا ذی شعور انسان میرٹھ میں رہ کر جہاں آپ کے شناسا احمدی موجود ہیں مرزا صاحب مد ظلہ کی تحریریں کثرت سے پہنچتی ہوں اخبارات ہفتہ وار آتے ہیں۔ ہزار دہا اشتہار گلی کوچوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ لائبریری میں الحکم آتا ہو خود جناب کی خدمت میں اس عاجز نے دسمبر کا پرچہ پہنچایا ہو جس کے ہر صفحہ اول پر مرزا صاحب کا مذہب مرزا صاحب کی شرائط بیعت درج ہوں با ایں ہمہ الیسلسلہ پر بیعت بھی [illegible] مرزا صاحب کا مرید نہایت بدچلن اور گنہگار ان کی نگاہ [illegible] بد اعمالیوں کے آپ کو ایسا ستایا کہ آپ یہ سمجھے [illegible]

آپ کی خدمت میں اس عاجز کو بھی شرف نیاز حاصل ہے اور کئی سال سے ہے۔ پھر آپ کی دیوار کے بیچ حامد حسین خاں کلرک ابکاری ضلع میرٹھ رہتے ہیں جن سے اُٹھتے بیٹھتے آپ کا تعارف ہوتا ہے۔ آپ کے عزیز مرد اور عورت ان سے اور ان کے اہل و عیال سے ملتے رہتے ہیں۔ یہ نوعمر نوجوان ۲۵ سال سے زیادہ عمر نہیں رکھتے۔ گذشتہ قیام دہلی میں حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں ان کے پچھلے اعمال اور موجودہ حال دونوں سے آپ باخبر ہیں ایک زمانہ ان کے انقلاب حال کا معترف اور ان کے تقوے سے متاثر ہوا ہے۔ لیکن افسوس آپ کا دل ان نظاروں سے بھی نہ پسیجا۔ کیا آپ مہربانی فرما کر کسی میرٹھ والے احمدی کو بتا سکتے ہیں کہ وہ رنڈیوں کی صحبت میں رہتا ہو یا شرابخور ہو یا زانی ہو یا جھوٹی گواہیاں دیتا ہو یا کم از کم صوم و صلوٰۃ کا پابند نہ ہوتا ہو یا کسی بیچ سے اس کی یا اس کے گھر والوں کی بدچلنی خلقت پر ظاہر ہوئی ہو۔ اور عدالت تک پہنچی ہو۔ میں اور جماعت احمدیہ میرٹھ آپ کی مشکور ہوگی اور ضرور اس شرمناک مثال کا حال حضرت مرزا صاحب کے حضور میں پیش کیا جاویگا۔ مجھے تعجب ہے، کہ ایڈیٹر شحنہ جیسا دشمن سلسلہ احمدیہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ علی گڑھ کے تعلیم یافتوں میں احمدی بمقابلہ غیر احمدیوں کے زیادہ پابند شریعت ہوتے ہیں۔ پھر آپ کو کس طرح یہ بات محسوس ہوئی؟ حضرت مرزا صاحب نے ہزاروں بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تقوٰی سے دُور ہے وہ مجھ سے نہیں اور میرا نہیں وہ ایک خشک شاخ ہے جو کاٹ دی جائیگی۔ اگرچہ بعض کی رائے میں آپ کی یہ تحریر عدم واقفیت پر نہیں بلکہ ہٹ دھرمی اور تجاہل عارفانہ پر دلالت کرتی ہے مگر میں پھر بھی نیک ظن ہوں اور اطلاعاً آپ کو صرف پچھلے اشتہار کے چند فقرے نقل کرتا ہوں جو دوسری مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کے لئے شائع ہوا ہے۔ "یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائے گا۔ اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ بھی تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دیسکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مُہر لگاتے ہیں میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دلوں میں داخل کروں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ میں ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت رحیم اور کریم اور وفادار خدا ہے لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر پیار اور پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا سو اگر تم پوشیدہ بیچ خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤگے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی وہ ہو کاندے کہ یہ وہ می کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لائے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعوے کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں اور خدا اس کے دامن کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خیانتوں سے پُر دیکھتا ہے۔ اگر آپ کے پہلو میں پُر درد اور انصاف پسند دل ہے تو آپ چیخ اٹھیں گے کہ آپ نے اس بزرگ واجب الاحترام کی شان میں بڑا ظلم کیا۔ کجا آپ کے خیالات اور کجا حضرت اقدس کی تعلیم۔ عملی نمونہ جو حضرت اقدس نے پیش کیا ہے اس کی بابت مخالف موافق عام طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ نہایت بے نظیر ہے بڑے سے بڑا دشمن اسلام بھی مانتا ہے کہ مرزا صاحب تقوٰی کی تصویر پر حقی ہیں اور شرح محمدی نے گویا آپ کے وجود میں صورت پکڑی ہے مگر افسوس کہ آپ بے خبر رہے اور اب تک آپ نے اس شئے سے سبق نہ حاصل کیا۔

گر خداوند کہ پردہ کس درد • میلش اندر طعنۂ پاکان کند

بالا معہ اشتہار دوم مارچ آپ کی خدمت میں دفتر بدر سے پہنچیگا امید ہے کہ صفحہ اول نظر سے گذرے گا اور آپ شریفانہ ندامت کو کام میں لاکر اس حرکت ناشائستہ سے باز رہیں گے اور اس مرد کامل کی صحبت میں اور تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو دلوں کے پاک کرنے کے لئے **ماموں** ہوا ہے اور اس خطرناک زمانہ کا امام ہے اور مسیح موعود ہے۔ مجھے غور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اثر بد آپ پر خواجہ غلام الثقلین کی صحبت سے پڑا ہے۔ خواجہ صاحب کو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس قدر عداوت اور بغض ہے کہ سارا علم ساری عقل ان کی اس جگہ بیکار ہو جاتی ہے اور ان کی قلم سے ایسے نازیبا الفاظ اور ایسی بیہودہ باتیں نکلتی ہیں کہ معمولی قرآن خواں بھی جن سے احتراز کرتا ہے۔ مثلاً یہ ناعاقبت اندیش کج طبیعت آپ کے اسی مضمون کے نیچے نوٹ لکھتا ہے "پنجاب کے ایک قصبہ میں جو ایک صاحب نبوت و رسالت اور ابن اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ انہوں نے تو یہ غضب کیا ہے کہ حمامۃ البشریٰ میں لکھدیا ہے کہ یحمدک ربی من فوق العرش "خدا عرش کے اُوپر سے میری حمد کرتا ہے" حالانکہ حمد صرف خدا کی ذات کے لئے ہے۔ " اب آپ ہی کہئے کہ یہ ناداں عرفان کے کوچہ سے ایسا ہی ناآشنا ہے جیسا کوئی اندھا مادر زاد سورج کی روشنی سے نابلد پھر اس پر کلام اللہ کے سمجھنے سے قاصر کیوں کہ پاک باطنی سے بے نصیب اور بغیر پاک باطنی کے فہم کلام اللہ ناممکن ہے جیسا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون باوجود ان باتوں کے پکے نرا اسول پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس روش سے بجز نقصان اٹھانے کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ عربی پڑھی ہے۔ مسلمان کا فرزند ہے مسلمانوں میں پلا اور بڑھا اور آج تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی صفات انسانوں میں بھی عطیہ الٰہی سے ہوتی ہیں اور ان کی خاص صورت ہوتی ہے مثلاً خالق تو اللہ ہی ہے مگر خالق کی صفت ناقص طور پر انسانوں میں بھی منجانب اللہ ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے لئے۔ احسن الخالقین۔ اب ظاہر ہے کہ خالقیت کی صفت اوروں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک محدود حالت میں عطا فرمائی ہے جامع خالق ذات تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے مگر خدا داد طاقتوں سے انسان طرح طرح کی صورتیں پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کامل کو اس کے افعال حسنہ کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل ایک رتبہ بخشتا ہے جس رتبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کی حمد کرتا ہے۔ چنانچہ لفظ "**محمد**" گواہ ہے پھر سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ اس راہ اور اس مقام کی تفصیل فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق الیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا۔ اب اس کوتاہ بین سے کوئی پوچھے کہ تلاوت قرآن شریف کبھی نصیب ہوتی ہے۔ کبھی قانون شہادت اتنی فرصت دیتا ہے کہ الٰہی رموز پر غور کیا ہو اور آسمانی شہادتیں سمجھ میں آئی ہوں۔ سچ یہ ہے

انکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
ہست در شان امام پاکبازاں نکتہ چین

لفظ محمود کا مادہ اس سے دریافت کرنا چاہیئے اور پھر اس نوٹ کو اس کے سامنے رکھکر پوچھنا چاہیئے کہ وہ کون چیز ہے جو آپ کے دل میں سے ساری خوبیوں کو نکال کر جانشین ہوئی ہے۔ تو غالباً تسلیم کر لیگا کہ "کبر" نعوذ باللہ۔ کس قدر تحریف کا مادہ ہے کہ مرزا صاحب پر اس الہام زیر بحث کے معنے میں کھلتا ہے کہ میں نے خدا پر احسان کیا۔ الامان۔ افسوس ہے کہ آپ پر اس صحبت نے کچھ اثر ڈالدیا اور الحمد للہ کہ میرٹھ خواجہ صاحب کی علیحدگی سے پاک ہوگیا۔ **میرٹھ**۔ **مالیرکوٹلہ** اب لکھنؤ کی باری ہے۔ خدا جانے۔ تقدیر بد کہاں کہاں لیے پھرتی ہے۔ کہلوا کر رسوا کرے گی۔ کیونکہ کمینوں کی سزا یہ ہوتی ہے۔ اور جیتے میں تو دکھا دیں گے کہ یا اس نے مراجعت کی اور توبہ کی یا ناکام و نامراد ہو کر دنیا کو چھوڑنا پڑا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس عریضہ پر غور فرما کر اس سے فائدہ اٹھائیں گے

میں ہوں آپ کا خیر طلب

ذوالفقار علیخان۔ انسپکٹر ابکاری میرٹھ

تصدیق بالرؤیا

از شہر پشاور۔ محلہ نو۔ دروازہ ڈبگری

بخدمت اقدس حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں نے اپنی تمام عمر میں شاید ہی حقیقی دینداری کی طرف توجہ کی ہوگی۔ اور شاید ہی کبھی تھوڑے سے ارکان ظاہری کی پابندی کی ہوگی۔ بلکہ میری گذشتہ عمر سراسر لہو ولعب میں گذر چکی ہے مگر میں خداوند تعالیٰ کا ہزار در ہزار شکر کرتا ہوں جس نے محض اپنے اکرام وافضال سے بلا کسی میرے عمل نیک کے مجھے اس سلسلہ میں شریک ہونے کی توفیق دی ورنہ کجا مجھ جیسا نابکار غلط کار اور کجا یہ نعمت الٰہی میں نے بہت تھوڑے دنوں سے حضور کے سلسلہ کی گفتگو سنی تو ساتھ ہی یہ خیال اور آرزو پیدا ہوئی کہ اے خدا اگر حضرت میرزا صاحب مامور ہیں تو مجھے وہ آنکھ دے جس کے ذریعہ میں انہیں پہچان لوں۔ سو الحمد للہ کہ عرصہ آٹھ دن کا ہوتا ہے کہ جمعہ کی رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ پشاور کے ایک بازار قصہ خوانی میں ہوں اور ایک مسجد کے نزدیک کھڑا ہوں۔ دفعۃً زمین نے بڑے زور شور سے ہلنا شروع کر دیا اور یہ ہلنا ایسا نہ تھا جیسا کہ زلزلوں میں ہوا کرتا ہے بلکہ زور زور سے جھونکے پر جھونکے آ رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا زمین بالکل نابود ہونے والی ہے۔ عمارات گر رہی ہیں اور لوگ متوالوں اور دیوانوں کی طرح ہو ہو ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں۔ دہشت اور خوف کے غلبہ سے لوگ بچنے کی آس کو توڑ بیٹھے ہیں۔ غرضیکہ اس واقعہ کو صحیح طور پر لکھنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد مذکور کے اوپر ایک اونچی عمارت بنی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک اونچا گنبد ہے جو بالکل اپنی جگہ پر بدستور کھڑا ہے۔ نہ اس کو کوئی حرکت ہے اور نہ ان چند آدمیوں کو جو اس کے تلے بیٹھے ہوئے ہیں کچھ اضطراب۔ میں بخیال خود یہ کوشش کر رہا ہوں کہ اگر ممکن ہو اور گنبد والوں میں میرا کوئی آشنا نکل آئے تو میں بھی اس کے اندر چلا جاؤں۔ مگر مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ میر بدر شاہ صاحب اپیل نویس جو میرا ہم محلہ ہے۔ اس کے اندر ہے۔ اس کو دیکھ کر میں نے پکارا کہ میں بھی گنبد کے اوپر آ جاؤں۔ تو انہیں کچھ سوچ کر جواب دیا کہ ہاں اگر تم چندہ دیا کرتے ہو۔ تو آ جاؤ۔ میں حیران اور مایوس ہو کر دل میں کہنے لگا کہ میں نے تو آج تک کوئی چندہ نہیں دیا۔ اس بات کے بعد بہت جلدی میں جاگ پڑا اور زیادہ فکرمند ہو گیا۔ آخر کار نتیجہ یہ نکالا۔ کہ خداوند کریم آپ کے سچے پیروں کو دنیوی عذابوں سے بھی بچائے گا۔ اس کے بعد میں میر صاحب مذکور کو ملا اور اپنا خواب سنایا۔ الغرض کہ آئندہ آپ مجھ سے ضرور ماہواری چندہ لیا کریں اور ایک سہ چندہ ایک ماہ اسی وقت دے دیا۔ مختصر یہ کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ اس زمانہ کے امام اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں سو میں بیعت کا یہ خط لکھتا ہوں اور خاص دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تاکہ میری اصلاح دارین ہو اور تاکہ ہر قسم کے عذابوں اور تکلیفوں سے بچا رہوں میں حضور کو بڑی صدق اور منت سے عرض کرتا ہوں کہ میں اپنے گذشتہ افعال اور چال چلن سے بہت پشیمان ہو رہا ہوں اور ناگفتہ بہ حالت میں ہوں۔ ہاں اگر خداوند تعالیٰ کا فضل اور آپ کی باثر دعا میرے رفیق حال ہوں تو اس روگ سے رہائی پا سکتا ہوں نیز حضور از راہ شفقت کچھ نصیحتیں جن پر کہ میں کاربند ہوں تحریر فرما دیں۔ اور نیز ثبات قدم اور استقلال کے لئے ساتھ ہی دعا فرما دیں۔ نیز یہ عریضہ اگر اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو جاوے تو میری طرح گم گشتگان کے لئے ہدایت کا سبب ہوگا۔

آپ کا خادم

مستری خدا بخش۔ ساکن پشاور۔ محلہ نو۔ دروازہ ڈبگری

انصار بدر سے ضروری التماس

سال رواں کے شروع سے بعض خاص احباب نے اعانت بدر میں جو دلچسپی حاصل کی ہے وہ قابل رشک ہے۔ اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے خدا کے فضل پر امید ہے کہ اگر ہمارے احباب نے ایسی توجہ فرمائی تو بدر کافی اشاعت تک پہونچ جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن ایک بات آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کرنی ضروری ہے اور آپ صاحبان کو اس پر بہت کچھ توجہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ کارخانہ کا بڑا حرج ہو رہا ہے۔ وہو ہذا

بعض احباب بڑی کوشش اور ہمدردی سے خریدار اخبار بدر پیدا کرتے ہیں لیکن قیمت کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں کرتے نہ ہی تو پیشگی لے کر ارسال کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے کسی خاص وقت پر قیمت ادا کرنے کا وعدہ لیتے ہیں۔ بعض میرے دوست تو یہاں تک بھی کرتے ہیں کہ ان سے اتنا بھی ذکر نہیں کرتے کہ اخبار کی کچھ قیمت بھی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب کچھ عرصہ کے بعد مثلاً ایک دو ماہ کے بعد قیمت کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو بعض تو لکھ دیتے ہیں کہ ہم نہیں خریدتے بند کر دو اور بعض لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے کب جاری کرنے کو لکھا تھا۔ اور کوئی بیچارا یہ لکھ دیتا ہے کہ میں تو احمدی ہو گیا ہوں۔ مجھ سے کیوں قیمت مانگتے ہو اگر قیمت چاہیئے تو بند کر دو۔ ایسا اکثر وقوع میں آتا رہتا ہے پس ایسی صورت میں اکثر اوقات وہ لوگ روپیہ ارسال نہیں کرتے اور کارخانہ کا بڑا نقصان ہوتا ہے اور قیمت کی ادائیگی کا کوئی بھی ذمہ وار نہیں ہوتا۔ اگر ہم جاری کرنے والے احباب سے مانگیں تو خود ہمارے دلوں میں بھی اکراہ سا معلوم ہوتا ہے اور ان دوستوں کی رنجیدہ خاطر ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگرچہ اکثر احباب اعانت بدر کے لحاظ سے قیمت بھیج دیتے ہیں لیکن اگر کسی سے بھی وصول نہ کریں تو پھر کارخانہ تھوڑی تھوڑی سی رقم کر کے بہت سا نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہم ان جاری کرانے والے احباب کو تحریر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ جہاں دوست خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں قیمت کے وصول فرمانے کی بھی تکلیف فرما کر مزید مشکور فرما دیں یا کم از کم قیمت کے وصول کرنے کا کوئی احسن بندوبست کر دیا کریں۔ تا کارخانہ کو نقصان نہ پہونچے۔ اس بارہ میں جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب میرٹھ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ میاں فضلدین صاحب حکیم گوجرانوالہ نے بدر کی اعانت میں بڑا حصہ لیا ہے۔ ان صاحبان نے جس قدر خریدار عطا فرمائے ان سے قیمت بھی وصول فرما کر مشکور فرمایا اور ایسا ہی اور بھی اکثر احباب نے ایسا ہی کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا۔ قیمت پیشگی وصول ہونے سے بہت فائدہ ہے۔ اخبار وقت پر نکلتا ہے۔ قلت روپیہ سے اخراجات کارخانہ کی جو تشویش صاحب پروپرائٹر اور مینیجر اور ایڈیٹر اور کارکنان کارخانہ بدر کو ہوتی ہے۔ اس سے نجات ملتی ہے۔ پس احباب سے التماس ہے کہ جہاں وہ بدر کے لئے خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں ان خریداروں سے قیمت وصول کرنے کی تدابیر کو بھی عمل میں لا کر مزید مشکور فرمایا کریں۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر بدر۔ ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

رسید زر

۴ اپریل ۱۹۰۶ء	۷۸۱	منشی عبدالرحمان صاحب	عا ۱۲ار
۴ " "	۹۶۳	مولوی غلام رسول صاحب	عا ۱۲ار
۵ " "	۸۱۹	منشی داؤد خان صاحب	۳ر
۵ " "	۹۰۷	محمد ابراہیم صاحب	عہ
۵ " "	۹۸۳	غلام دستگیر صاحب	عا
۶ " "	۱۱۰۶	غلام محمد و عبداللہ صاحب	عا ۱۲ار
۷ " "	۱۷۹	فیض احمد صاحب	عا ۱۲ار
۷ " "	۳۵۲	محمد عجب خان صاحب معہ قیمت ۹۳۶	معہ ۱۲ار
۹ " "	۱۰۷۹	محمد اشرف	عا ۱۲ار
۹ " "	۱۰۹۱	پیر اندتا صاحب	عا ۱۲ار
۹ " "	۹۸۳	سلیمان خان صاحب	عا ۱۲ار
۹ " "	۱۰۹۵	اسد علی صاحب	عا ۱۲ار
۹ " "	۹۸۲	غلام احمد صاحب	عا ۱۲ار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں نے بذریعہ کارڈ حضرت اقدسؑ سے بیعت کرلی ہے مگر دیر سے آپ کی ملاقات کو دل تنگ ہوا ہے۔ مگر کیا کروں رخصت نہیں ملتی کیوں کہ ڈاک خانہ کے محکمہ میں بڑی مشکل ہے۔ اس لئے جب کسی کو ضرورت پڑتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا سرٹیفکیٹ دیکر اپنا کام کر لیتے ہیں خواہ ڈاکٹر اُن سے کچھ لیوے یا نہ لیوے مگر بصورت ڈاکٹر بھی اس زمانہ کے ایسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ کپڑے بھی اتار کر ہمیں دیدے۔ الغرض حضرت اقدسؑ کو دل ہر وقت ملنے کو چاہتا ہے اور رخصت ملنی محال ہے بلکہ مشکل ہے فیصلہ کرو کہ اس طرح سرٹیفکیٹ دے کر رخصت لینا جائز ہے یا نہیں۔ جواب سے مطلع فرمادیں۔ راقم ......

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ پ۲۔ یعنی نہ کھاؤ اپنے مالوں کو باہم جھوٹے طور پر (ناحق) اور نہ ڈالو وہ مال حکام کی طرف یعنی یہ ڈالنا ایسا ہے جیسے کسی کو اعلیٰ درجہ سے نیچے گرایا جاوے۔ اسی طرح یہ مال ہی جو تمہارے قیام کا باعث ہیں۔ گڑھے میں مت پھینکو۔ دلو کے معنے ہیں ڈول جو کنوئیں میں لٹکایا جاتا ہے۔ تاکہ کھاجاؤ تم ایک حصہ مرغوب چیز کا بطور رشوت والے کے یا بذریعہ رشوت ڈگری حاصل کرنے کے یا کسی اور طرح سے جو باطل ہے اور تم جانتے ہو خصوصاً رشوت تو ایک ایسی فطرتی بدی ہے۔ کہ لینے والا دینے والا۔ دلانے والا ہر ایک اس کے بدی اور باطل ہونے کا قائل ہے۔ دوسرا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا۔ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا۔ پ۵۔ خبردار رہو کر سنو اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مال باہم باطل طور پر ہاں اگر تجارت ہو باہمی رضامندی فریقین سے۔ اور اس طرح ایک دوسرے کا مال ضائع کرنے سے اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ یعنے ایسے باطل کے طور پر مال کمانے کا نتیجہ تمہاری اپنی ہلاکت ہی ہوگی بے شک اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ رحیم ہے۔ یعنے باطل سے روکتا ہے۔ تاکہ تم اس سے رُک کر ہلاکت سے بچو اور جائز مال کمانے کی کوشش کرو کہ وہ سچی محنت کو ضائع نہ کرے گا۔ اور جو شخص باوجود منع کے بھی یہ کام کرتا رہے گا۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے حدود کو توڑتا ہے اور باوجود اس کے خلق اللہ پر ایسے کاموں سے ظلم بھی ہے۔ تو اس کو ہم ضرور نار میں داخل کریں گے۔ ان آیات سے رشوت کی سخت ممانعت پائی جاتی ہے۔ جو اقسام باطل میں سے ایک بدترین قسم ہے۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی والرائش رواہ احمد وغیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے دینے والانے والے تینوں پر لعنت کی ہو اس کے علاوہ ممانعت رشوت دینے دلانے لینے میں اور بھی بہت احادیث ہیں جن کو بلحاظ اختصار ذکر نہیں کیا گیا۔

پس بہترین تدابیر تقوےٰ اور دعا ہے۔ تقوےٰ کی نسبت اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً۔ پ۲۸۔ اللہ تعالیٰ متقی کو ہر ایک مصیبت اور تکلیف سے نکال دیتا ہے اور دعا کے متعلق اس سے بڑھ کر اور کیا لکھوں۔ خود اللہ تعالےٰ جو اصدق الصادقین اور لایخلف المیعاد ہے۔ وعدہ فرماتا ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ پ۲۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کیا کرتا ہوں مگر اس قبولیت دعا کے لئے شرط ہے کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو ایسا بناوے کہ لائق قبولیت اس کی دعا ہو۔ دوسرا دعا کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین ہو بلکہ اللہ تعالےٰ صرف قبولیت دعا کا وعدہ ہی نہیں فرماتا۔ بلکہ دعا نہ کرنے والے پر ناراض بھی ہوتا ہے۔ جیسے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ۔ پ۱۹۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہدے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے اگر تم دعا نہ کرو۔ دعا کرنے والوں کو یہ بھی یقین کامل چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کچھ کرسکتا ہے کوئی کام اس کے ہاں غیر ممکن اور مشکل نہیں اگرچہ ظاہری اسباب اس کے کیسے ہی خلاف ہوں۔ فَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ پ۱۱۔ اللہ تعالیٰ سے اور کون اپنے وعدہ کا عہدہ وفا کرنیوالا ہے۔ اور مشکلات کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ پ۱۳۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ پ۱۲۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ پ۱۳۔ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ پ۱۷۔ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ پ۱۲۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ پ۲۔ یعنی اللہ تعالےٰ جس لکھی ہوئی چیز کو چاہے محو کر دے اور بن لکھی کو لکھدے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے یہاں تک کہ وہ اپنے حکم پر بھی غالب ہے اور اس کے کسی فیصلہ اور حکم کا اپیل نہیں ہوتا۔ جو کچھ کہ کرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں اس واسطے جو چاہے کرسکتا ہے۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں بعض وقت اس کی حکمت کا یہی مقتضیٰ ہوتا ہے کہ آدمی کی دعا ایسے رنگ میں منظور نہیں کرتا جس طرح وہ دعا کرتا ہے کیوں کہ وہ علیم خبیر عالم الغیب والشہادہ عواقب امور کو جانتا ہے اور اپنے بندوں پر رحم کرکے بدیوں اور نقصانوں سے جو اس دعا کے منظور ہونے کی حالت میں دعاکنندہ کو پہونچ سکتے تھے۔ اس سے بچالیتا اور اس کے عوض اس کو کسی اور رنگ میں منظور کرلیتا ہے۔ جیسے ماں مہربان اگر بچہ اس سے آگ کا انگارہ مانگے تو وہ نہیں دیتی اور اس کے عوض عمدہ مٹھائیاں اور کھلونے یا جو کچھ مناسب ہو پیش کر دیتی یا دیدیتی ہے۔ پس اگر کسی کی دعا کا اثر محسوس نہ ہو تو گھبرانا نہیں چاہیئے اور تیز دعا میں جلد بازی بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ دعا میں جلد بازی بھی موجب محرومی ہے بعض وقت نادان انسان دعا کو اخیر تک پہونچا کر رہ جاتا ہے جیسے ایک کنواں کھودنے والا سارا کنواں کھودے مگر جب پانی ایک ہاتھ پر رہ جاوے تو وہ تنگ آکر چھوڑ دے کہ اب تک تو پانی نہیں نکلا۔ اب کہاں سے نکلے گا۔ تو وہ اس کی محرومی کی علامت ہے۔ غرض دعا اپنے تمام شرائط ولوازم کے ساتھ کی جاوے تو اس کے برابر اور کوئی آلہ تیز اور کارگر نہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ بشرط زندگی وصحت وتوفیق الٰہی ایک مستقل ومفصل رسالہ متعلق دعا وآداب وشرائط دعا وغیرہ کے لکھوں۔ واللہ ولی التوفیق وھو حسبی ونعم الوکیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وصل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولنا وھادینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واحمد صلی اللہ علیہ وسلم والہما اجمعین۔ نفلدین حکیم۔

دوسرا خط

حضرت شیخنا المکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ مہربانی ذیل کے سوال کا جواب عنایت فرماکر مشکور فرمادیں "غیر مذاہب کے لوگوں میں سے بعض خدا کو واحد لاشریک مانتے ہیں اور مخیر اور نیک دل ہیں کیا ان کی نجات ہوگی؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اوّل جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانتا (جو ہمہ خوبی ہمہ رحم ہیں اور خوبی اور اصلاح کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں) اس کو نیک دل کہنا جائز ہی کب ہے۔ کیا وہ کافر نعمت نہیں ہے۔ جن خوبیوں کو وہ خوبیاں سمجھ کر پسند اور عمل کرتا ہے کیا وہ خوبیاں اس کی اپنی عقل کی ایجاد ہیں۔ یا انہیں بزرگان دین اور رحمۃ للعالمین کی برکت سے بالواسطہ ہویا بلاواسطہ۔ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔ پ۶۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کا۔ اس طرح کہ چاہتے ہیں کہ فرق کریں درمیان اللہ کے اور اس کے رسولوں کے یعنے وہ چاہتے ہیں کہ خدا کو مانیں اور اس کے رسولوں کو نہ مانیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اصل میں وہ خدا تعالےٰ کے بھی منکر ہیں اور رسولوں کے بھی منکر ہیں۔ جیسے گورنمنٹ

کے گورنر کا منکر خود گورنمنٹ کا بھی منکر اور باغی سمجھا جاتا ہے اور بتلاتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں بعض کے ساتھ یعنے اللہ تعالےٰ کے ساتھ یا اللہ تعالیٰ اور بعض انبیاء کے ساتھ اور ہم انکار کرتے ہیں کل انبیاء یا بعض انبیاء کے ساتھ اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ میں کوئی راستہ نکال لیں۔ یہ لوگ سچ مچ کے کافر ہیں اور ایسے بے ایمانوں کے لئے ہم نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جیسے کہ ان لوگوں نے ہمارے رسولوں کی عزت نہیں کی بلکہ اہانت کی۔

دوسرا فیصلہ۔ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ پ۴ع۱۴ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بے حکمی کرے اور اللہ تعالیٰ کی حد بندیوں کو توڑے۔ اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ پڑا رہے۔ ان کے لئے عذاب ذلیل کرنے والا ہوگا کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی عزت نہیں کی۔ جبکہ بے فرمان کے لئے عذاب ہے تو جو سرے سے رسول کو مانتا ہی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سننا ہی نہیں چاہتا اس کا کیا حال ہوگا اور نیز ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کا بھی اعلےٰ درجہ کا بے فرمان ہے۔ اس کی بے فرمانی صرف بے فرمانی تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ایسا باغی ہے۔ کہ فرمان سننا ہی نہیں چاہتا۔ کیا کوئی کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر اس کے قوانین سے ایسا سخت انکار کر سکتا ہے اور کیا ایسے انکار کے بعد وہ باغی قرار نہیں پاتا۔ و پھر بھی مخیر اور نیک دل کہلاتا ہے۔

تیسرا فیصلہ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا۔ پ۲۶ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے ان کو جنات میں داخل کرے گا جن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں اور جو روگردانی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دکھ کی مار دیگا۔

چوتھا فیصلہ۔ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ پ۲۴

کیا یہ منکر لوگ ان ملکوں میں سیر نہیں کرتے۔ جہاں انبیاء اور ان کے منکرین گذر چکے ہیں پھر غور کریں کہ کیسا بد انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے منکرین گذر چکے ہیں وہ بڑے قوی اور بڑے آثار والے تھے۔ اپنے ملک میں سو ان کو اللہ تعالےٰ نے ان کے گناہوں کے سبب گرفتار کر لیا اور ان کا بچانے والا کوئی نہ تھا۔ یہ گرفتاری اس لئے ہوئی کہ ان کے پاس ہمارے رسول کھلے کھلے نشان لائے تھے۔ سو انہوں نے رسولوں کا انکار کیا۔ اس سبب سے اللہ تعالےٰ نے گرفتار کر لیا۔ بیشک اللہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ غرض قرآن مجید ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے کہاں تک لکھا جاوے جیسے ہر ایک انسان اپنی تمام دنیوی ضرورتوں میں آسمان کا محتاج ہے۔ پانی۔ ہوا۔ روشنی وغیرہ۔ اسی طرح روحانی امور میں بھی آسمان کا ہی محتاج ہے۔ کوئی شخص صرف اپنی عقل سے بلا امداد آسمان کوئی دینی کام نہیں کر سکتا ذرا غور تو کرو۔ جن لوگوں نے صرف عقل کے ذریعہ نجات کو حاصل کرنا چاہا ہے۔ انہوں نے کیسی کیسی غلطی کھائی۔ مثلاً ساکت مت والا دام مارگے۔ اپنی ماں بہن لڑکی وغیرہ محرمات ابدی سے جماع کرنا ثواب سمجھتا ہے۔ یہ ہے صرف عقل کی ایجاد آریہ نے اپنی عقل سے نکالا تو اعمال میں نیوگ جیسا گندہ اور غیرت سوز مسئلہ نکالا۔ اور عقائد میں سناتن دھرم کو اس لئے ترک کرکے کہ اس میں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پوجا ہے۔ اور شرک کی تعلیم ہے۔ مدعی توحید بنے مگر لا معدود و لا محدود اجزا و جیو کو خدا تعالےٰ کا شریک مانا یہ ہیں عقل کی تجاویز اس کے نظائر ہر مذہب باطلہ میں بھی بکثرت پائے جاتے ہیں عیسائیوں کا کھانا۔ پینا۔ ہگنا۔ موتنا [illegible]

باوجود اس کے جب وہ انبیاء کا منکر ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ آخرت کا بھی منکر ہو جو یوم الدین ہے۔ اس کی کوئی بات ہی قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ پس ایسا شخص مخیر اور نیک دل کہلانے کے کب لائق ہو سکتا ہے۔ باوجود اس کے وہ مشرک بھی ہے یعنی دنیا میں معاشرت اور خدا تعالیٰ کے بندوں کی بلا کسی قاعدہ کے تو ہو ہی نہیں سکتی۔ جب وہ قانون الٰہی کو انبیاء سے نہیں لیتا تو خود ساختہ قانون پر وہ ضرور چلے گا۔ تو گویا شریعت بنانے میں خدا تعالیٰ کا بھی شریک بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مشرک کے لئے ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ پ۵۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز نہیں بخشیگا اور سوائے اس کے جس کو چاہے بخش دیگا۔ اب سوائے شرک کے کبیرہ سے کبیرہ زنا۔ شراب۔ چوری وغیرہ سخت گناہوں کا بخشا جانا ممکن اور شرک کا بخشا جانا بلا توبہ جب ناممکن ہوا تو وہ ان شریروں سے بھی بدتر ہوا۔ پس اس کو مخیر اور نیک دل کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا جواب اتنا ہی کافی ہے ورنہ صرف قرآن مجید ہی اس قدر ایسے آدمی کی تکفیر کرتا ہے۔ کہ جس کا بیان اس مختصر خط میں سما نہیں سکتا۔ وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

فضل دین حکیم از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سچی بشارت

دنیا پر روشن ہے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی اور بعد میں کیا ہوئی اور یہ غیر معمولی تبدیلی اور ترقی محض اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک انفاس کے تزکیہ سے انہوں نے خدا کی کامل اور اتم ہدایت (یعنی قرآن مجید) کی سچی معرفت حاصل کی۔ کے اس کی سچی اتباع کی تھی اور پھر جب وہ اتباع اہل اسلام میں نہ رہی تو خدا کے وعید کے مطابق وہ روحانی اور جسمانی عروج بھی رو بتنزل ہو گیا۔ یہاں تک موجودہ حالت تک نوبت پہنچی۔ کہ جس کا خاکہ اسلامی اخبار اور اسلامی لکچرار آج کل کس قدر کھینچ رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے پھر بھی کتاب اللہ سے اس قدر بے اعتنائی کی گئی کہ رفتہ رفتہ اس کی سچی معرفت بھی مفقود ہو گئی لیکن چونکہ اسلام وہ مذہب نہیں تھا۔ کہ لوگوں کی بے اعتنائی کے ساتھ خدائے ذوالجلال بھی اس سے بے اعتنا ہو جائے۔ بلکہ یہ وہ پاک مذہب ہے کہ جسکی حفاظت کا خود اس نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور صاف طور پر یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ جب آخری زمانہ میں لوگوں کی بے اعتنائی آخری حد تک پہنچ جائیگی۔ اور اس کی اس حالت کو دیکھکر بیرونی حملے بھی اس زور سے کئے جائیں گے کہ بہت سے لوگ یقین کر اٹھینگے کہ اب اس کا خاتمہ ہے تو میں اس وقت اس کی خبر گیری اور دستگیری کرونگا اور اپنے خاص فضل سے بنا کر دنیا میں بھیجونگا۔ تاکہ وہ بیرونی حملوں کا دفاع اور اندرونی علتوں کی اصلاح کرکے پھر قرآن مجید کی معرفت دنیا میں قائم کرے اور سچی اتباع کی روح لوگوں میں پھونکدے۔ چنانچہ خداوند کریم کے فضل سے وہ موعود الٰہی آج ہم میں موجود ہے اور خدا کے زبردست نشانوں اور تائیدوں اور نصرتوں سے موید ہو کر اپنے مفوضہ خدمات کو بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے پاس مخلصین کی ایک جماعت ہے۔ جو کہ رات دن اسی فکر میں رہتی ہے۔ کہ آپ کے پاک مذہب اور کلمات طیبات کو جو کہ عین قرآن ہے یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کی وہ اصلی دلربا اور جلالی صورت ہے جو کہ فیج اعوج کے نسخ و مسخ سے معرے اور مبرے ہے جیسی کہ وہ حضرت خاتم النبین کے وقت میں معرے اور مبرے تھی کسی طرح موافقین و مخالفین تک پہنچائے چنانچہ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت سے رسالے اور اخبارات جاری کئے گئے ہیں اور نئی نسل کو اس فیض سے بہرہ یاب کرنے کے لئے ایک خاص ناظم التعلیم کمیٹی قائم کی گئی کہ جس کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم الاسلام میں قوم کے بچے ہاں سچے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں جو آپ کے رنگ سے رنگین حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے کافی فائدہ حاصل کر رہے ہیں یا یوں کہو کہ خدا کے تازہ نضل افضل سے بہرہ ور ہو کر اس کے لئے تیار ہو رہے ہیں کہ صلح اور امن کے ساتھ خدا کے پاک دین کی روشنی کو دنیا کے اقطار میں پہنچائیں لیکن باوجود اس کے اس وقت تک اس امر کا کوئی انتظام نہ ہوا تھا۔ کہ حضرت مولانا صاحب کے درس قرآن سے باہر کے اصحاب پورے طور پر متمتع ہو سکیں۔ جو بشارت میں نے عنوان پر لکھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس ضرورت عظمیٰ اور عامۂ کبیرہ کے پورا کرنے کیطرف اس محسن قوم ناظم التعلیم کمیٹی نے اپنی توجہ مبذول فرما کر یہ تجویز پاس فرمائی ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام

طرح ہی جو پہلے گذر چکے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے۔

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کر دے تو پوری

تو واحد یگانہ۔ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو ملنے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے بندہ حضوری

خداتعالیٰ کے احسان وکرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنا لیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں رہا۔ اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہوں گے کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی۔ جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہ ہو۔ اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے،

کہ جب بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی۔ تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے یہاں تک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرنجات کے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کر دی۔ اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر وتبدل سے اشتہار جاری کر دئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہی چیز ہے جس کی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھ دیا کہ اب اس کی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

خداتعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے تا یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزاق صرف وہی ذات ہے۔ جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے بہانتک لوگوں نے دہوکہ کھایا۔ کہ :۔

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپکا اشتہار نصف قیمت کا فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں۔ تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپنے دہوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ ومحنت ایسی اجازت ہی دیتی ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کی پڑھنے سے آپکو مذکورہ بالا علم تو ہو گیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپکی نظر سے گزریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کی کیا منشا رہی

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدیں یہ آپکا اختیار ہے اور خداتعالیٰ سب کا رزاق ہے یا مرتو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اسکا معاوضہ پائیگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کے واسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ ایخدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تمنے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا۔ ورنہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک تجربت دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں (وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میاں سنگھ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیری کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچو لو کہ کون کامیاب ہو گیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تمنے کسی مکر وحیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد ولجاجت سے کسی کو اپنا ہمخیال بھی بنا لیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی رو سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ دل کے بھید اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے،

کہ کم سے کم آپ ایسے ہوکر میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھ کر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ سمجھیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خریدنا یا نہ خریدنا یہ آپ کا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ یہ نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور۔ کیونکہ اسکا ایجاد کرنیوالا میں خاکسار ہوں اور ہندوستان میں

[illegible]

صداقت کا جھنڈا

اس دوا خانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کر

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کرتے ہی فوراً اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا، کمزوری بینائی، دھند، جالا، پھولا، شب کوری، ناخونہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ر

سنون وندان۔ اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑوں میں درد ہو یا خون آتا ہو یا دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پیپ ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہو صرف ۸ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیں کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہوں یہ حبوب جلد سے اثر کرتے ہیں اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد حبوب ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز مہیا کی جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۷۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲ ½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱ ¾
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱ ¾	۱ ⅛
فی سطر	۸	۴ ½	۲ ¼	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ علاوہ ازیں خط و کتابت میں بھی طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے دفتر میں آ جانی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) [illegible] روپیہ سے کم نہ ہوگی [illegible] میں انکی قیمت حسب حیثیت ہوگی

(۶) [illegible] ضمیمہ [illegible] تو دیا جاوے [illegible] ضمیمہ کی مزدوری اور اجرت کے ساتھ ارسال ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کے ساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے ان کی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام** کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدہ دہنی اور اعتراضات کی بوچھاڑ شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہتے ہیں لہذا ایسے احباب کے ارمان پر ترک رعایت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دینی ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۸ر اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۳ر

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس کی آدمی کی جو ہر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض لگ جاتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذراسی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے **برقی طاقت** کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی نہ صرف سست اعضا کو اندر گھس کر گرم کر دیتی ہے بلکہ حکیم تبالی بھی **ولایت سے وہی بجلی منگا کر** ہزاروں لوگوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا اور جو آدمی یہاں دور رہتے ہیں ان کے لئے **بجلی کا روغن طلا** تیار کیا ہے بجلی جسم میں ہو کر پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتے ہیں کیونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو

[illegible]

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین رداسیانہ۔ کوکا کولا دامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت ضعف باہ بلکہ ضعف باہ فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے **قیمت فی شیشی** ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ **مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب**

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

اخبار بدر قادیان ضلع گ
خریدار نمبر ۱۲۱ بخدمت
مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ
چراغ دین صاحب

گورداسپور رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۹۹
حکیم محمد حسین صاحب
لنڈا بازار مکان میاں
لاہور

بدر

BADR QADIAN

نمبر ۱۸ — سلسلۃ القدیم جلد ۵ | سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۱۸

۸ ربیع الاول ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ مئی ۱۹۰۶ء روز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

چہ گویم باتو گر آئی چو در قادیاں بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی	ای جہان منتظر خوش باش کہ مد دستان	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان

چوں کہ ڈاکٹر عبد الحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ مین داخل تھا۔ نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کین منہ پھیر لیا۔ بلکہ اپنے خط میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بے جا تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھکو ایک حرام خور اور بندۂ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانیوالا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ اور بہت سی ایسی گالیاں دیں۔ جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں۔ جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیش گوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے۔ کچھ چیز نہیں۔ مجھکو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں۔ جو پوری ہو جاتی ہین۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار مین گنجائش نہین۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پروا نہیں کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغاباز۔ حرام خور۔ مکار۔ شکم پرست اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے۔ اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر سمجھ کر ثابت کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مُضر ٹھہرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اُس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست ہی میں مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں۔ تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار (جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے) ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندۂ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔ اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی قدرت کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اسی اشارہ پر ختم کرتا ہوں۔ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا تعلمون۔

اب چوں کہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تھا۔ اس لئے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس سے بکلی قطع تعلق کرلیں اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین آمین آمین

المشتہر

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

بدر کے خریداروں کو ایک مژدہ

براہین احمدیہ کے رعایتی قیمت پر خریدنیکا ایک نادر موقعہ

براہین احمدیہ خوشخط عمدہ سفید کاغذ پر پہلی ایڈیشن کے صفحہ بصفحہ مطابق چاروں جلد چھپ کر طیار ہو چکی ہے جس کے ساتھ انڈکس یعنی فہرست مضامین قیمت مکمل کتاب ہر چہار جلد صہ مجلد للعہ لیکن بدر کے نئے خریداروں کیواسطے للعہ اور للعہ رعایتی قیمت رکھی گئی ہے پرانے خریدار جو دو نئے خریدار پیدا کردیں وہ بھی اس رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں ضروری شرط یہ ہے کہ ایسی رعایت صرف ان کیلئے ہے جو قیمت اخبار اور کتاب پیشگی ارسال فرماویں۔ وی پی منگوانا ہو تو دو روپیہ کے ٹکٹ درخواست کے ساتھ آنے چاہئیں۔ منیجر بدر قادیان

کاتبہ حاجی محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - تمام جماعت احمدیہ کے لئے اعلان
صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳ - درس قرآن شریف۔ اخبار بدر ایک لاکھ۔
صفحہ ۴ تا ۱۱ - ایک خط کا جواب۔ شیعہ اور سنیوں میں فیصلہ کی راہ
صفحہ ۱۲ و ۱۳ - ایک تازہ پیش گوئی۔
صفحہ ۱۴ - اشتہارات۔

بدر مسیح

۸ - ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۳ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء ۔ (۱) ربّ لا تضیع عمری و احفظنی من کلّ آفۃ ترسل الیّ ۔

ترجمہ - اے رب میری (اور اس کی عمر) کو ضائع نہ کریو اور مجھے اُن تمام آفات سے محفوظ فرمائیو - جو میری طرف بھیجی جاویں۔

(۲) انّہ نازل من السماء ما یغنیک

ترجمہ - تحقیق خدا آسمان سے وہ چیز اُتارنے والا ہے جو تجھے غنی کر دے گی۔

(۳) اریک ما یرضیک

ترجمہ - تجھے وہ چیز دکھلاؤں گا - جو تجھے خوش کر دیگی۔

(۴) عندی حسنۃ ھی خیر من جبل۔

ترجمہ - میرے پاس بھلائی ہے - جو پہاڑ سے بہتر ہے۔

(۵) الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیئٍ قدیر۔

ترجمہ - کیا تو نہیں جانتا - کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

(۶) "آسمان سے دُودھ اُترا ہے - محفوظ رکھو۔"

۲۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - (۱) "تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے"

(۲) اللہ خیرٌ من کلّ شیئٍ -

ترجمہ - اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز سے بہتر ہے۔

۲۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - (۱) "دشمن کا بھی ایک وار نکلا"

(۲) و تلک الایام نداولھا بین الناس۔

ترجمہ - یہ دن (خوشی و غم یا فتح یا شکست کے) ہم (نوبت بہ نوبت) لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں

ہفتہ قادیان
دار الامان

۱ - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ خاندان رسالت بفضل خداوند کریم خیریت سے ہیں اور حسب معمول ظہر اور عصر کی نمازیں باہر تشریف فرما ہوتے ہیں۔

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب اور دیگر تمام بزرگان ملت خیریت سے ہیں - مولوی صاحب ہر روز حسب معمول بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں درس قرآن شریف دیتے ہیں - مولوی محمد احسن صاحب اپنے کام تصنیف میں ہمہ تن مشغول ہیں - خدا انہیں جزائے خیر دے - آمین

ویسے تو حضرت مولوی نور الدین صاحب حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے امامت کراتے ہیں لیکن چونکہ خدا کے فضل سے خود اپنے قادیانی احباب بھی اس قدر کثرت سے ہیں - کہ ایک مسجد میں سما نہیں سکتے اور پھر جمعہ کے روز دیہاتی لوگ بھی کثرت سے جمع ہو جاتے ہیں - اس واسطے بحکم حضرت اقدس مولوی نور الدین صاحب مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ پڑھاتے ہیں - اور خود حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام چھوٹی مسجد میں بامامت حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی نماز جمعہ ادا کرتے ہیں - ایک خطبہ میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے وعظ میں ایک لطیفہ بیان فرمایا - جو مجھے بہت پسند آیا - اس لئے وہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - فرمایا کہ جہاں قرآن شریف میں حضرت موسےٰ علیہ السلام اور ساحروں کے مناظرہ اور مقابلہ کا ذکر ہے - وہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ الفاظ کہہ کر آخر کو حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے - قالوا آمنا بربّ ھارون وموسیٰ یعنی کہ ہم حضرت ہارون اور موسےٰ کے ربّ پر ایمان لائے مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام مقدم اور ہارون کا نام موخر آنا چاہیئے تھا کیونکہ وہ افضل پیغمبر تھے اور حضرت ہارون ان کے ممد تھے - لیکن ان کے برخلاف کہنے کی یہ وجہ تھی اور اس میں یہ لطیفہ تھا کہ چونکہ فرعون اپنے آپ کو ربّ کہلاتا تھا اور یہ بھی دعوےٰ کیا تھا کہ میں حضرت موسےٰ کا بھی ربّ یعنی پرورش کنندہ ہوں - جیسا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اس نے کہا کہ الم نربّک فینا ولیداً یعنی کہ کیا ہم نے تیری بچپن میں ربوبیت نہیں کی تھی - پس اس قول سے انہوں نے اس کے اس قول کو اور اس کے ربّ ہونے کو باطل کر دکھلایا کیونکہ اگر وہ یہ کہتے - کہ ہم حضرت موسےٰ اور حضرت ہارون کے ربّ پر ایمان لائے تو ممکن تھا - کہ وہ بے وقوف یہ سمجھتا - کہ موسےٰ کا ربّ ہونے کا تو میں ہی دعوےٰ کرتا ہوں - پس مجھ پر یہ لوگ ایمان لائے ہیں - بلکہ انہوں نے اس کے برخلاف کہہ کر اس کو اور اس کے دل کو آگ لگا دی اور اس کی تمام کوششوں کا شیرازہ جو حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں کرتا تھا - اُدھیڑ دیا - کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائے ہیں بلکہ اس ربّ پر ایمان لائے ہیں - جو حضرت ہارون اور موسیٰ علیہم السلام کا ربّ ہے اور تیری ہم کچھ بھی پروا نہیں کرتے - خواہ تو ہمیں کیسا ہی عذاب دے - کیونکہ تیرا عذاب صرف اسی دنیا یعنی ہماری زندگی سے ہی وابستہ ہے لیکن آخرت کا عذاب بڑا اور ہمیشہ رہنے والا ہے - پس ہم خدا کو ہی اختیار کرتے ہیں - درحقیقت یہ بہت عمدہ لطیفہ ہے اور اس سے فرعون کے ربّ ہونے کا پورا پورا ابطال ہوتا ہے - اور معلوم ہوتا ہے - کہ مولوی صاحب کا یہ خطبہ خدا کی جناب میں بہت مقبول ہوا کیونکہ اس خطبہ کے بعد حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا - انّا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔

۳ - حضرت مولوی محمد علی صاحب بھی خدمت دین میں مشغول اور مصروف ہیں - آپ کا خدمت دین بجالانا ہر ایک کے لئے قابل رشک ہے۔

۴ - خدا کا ہزار ہزار شکر ہے - کہ اس نے احمدی قوم کے لئے ایک اور بڑا خوشی کا موقع عطا فرمایا ہے - وہ یہ ہے - کہ امسال تعلیم الاسلام سے پانچ لڑکے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے ہیں - ان میں سے تین کامیاب ہوئے ہیں - یہ نتیجہ دیگر مدارس کی نسبت بہت ہی عمدہ ہے - کل لڑکے ۵۰۰۳ کے قریب شامل ہوئے ہیں جن میں سے ۱۲۰۰ کے قریب پاس ہوئے ہیں - یہ بھی خدا کا شکر بجا لانے کا ایک موقع ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جہاں اپنے پاک سلسلہ کی تائید میں اور نشان دکھلاتا ہے وہاں ایک یہ بھی ہے - الحمد للہ علیٰ ذلک

خاکسار محمد نصیب احمدی۔

ریویو

کاشف الرموز موجز القانون کی فارسی ایک شرح ہے جس کا پہلا حصہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے - مصنف صاحب کے منشا اور خود شرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ چار جلدیں یہ شرح ہوگی۔

موجز القانون ایک درسی مشہور کتاب ہے - بے ریب طب یونانی کے طلبۃ العلم کو اس کی ضرورت ہے - لاہور گمٹی بازار - مکان حکیم احمد دین مصنف شرح خلف الرشید حکیم اللہ دین صاحب مرحوم جو ایک مشہور اور فرد طبیب لاہور کے تھے سے ایک روپیہ پر مل سکتی ہے۔

نور الدین از قادیان

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بدر منشور

۸ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار ۱۳ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء)

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۔ وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۔ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔

ترجمہ ۔ بے شک ضرور اللہ تعالیٰ راضی ہوا مومنوں سے جبکہ وہ تجھ سے بیعت کرتے تھے ۔ درخت کے نیچے پس جانا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے پس ان پر تسکین نازل کی ۔ اور انہیں ثواب عطا کیا ایک فتح نزدیک کا اور بہت سی غنیمت عطا کی جسے وہ لیں گے اور ہے اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ۔

(لَقَدْ) کا لفظ ہمیشہ تاکید کا اظہار کرتا ہے ۔ اس لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ قسم کھاتا ہے کہ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے کہ اس وقت جو اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں شامل ہیں اور ان کی تعداد [illegible] ان سے راضی ہوا اور وہ سب سچے مومن تھے ۔ یہ آیت [illegible] کے عقائد کی خوب تردید کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت علی [illegible] ایک دو ان کے ساتھیوں کے سوائے باقی سب منافقوں کا گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو رہا تھا ۔ اگر وہ لوگ منافق ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں اپنی رضامندی کا الیسا اعلیٰ سارٹیفکیٹ ان کے لیوں عطا کرتا ۔ اس جگہ چودہ سو اصحاب کے سچے مومن ہونے اور ان پر الطاف نازل ہونے کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے اور ان کے مومن ہونے کے چار دلائل اس وقت بیان کئے گئے ہیں ۔

(۱) ان پر سکینت نازل ہوئی صلح حدیبیہ پر جو بشر الٰہ متور ہوئے وہ اگرچہ بظاہر مومنوں کے واسطے خوش کن نہ تھے تاہم ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے انشراح ان کی قبولیت کے واسطے پیدا کیا ۔

(۲) ان کو فتح قریب کا وارث بنایا گیا ۔ بہت جلد ان کو ایک بڑی فتح کا وعدہ دیا گیا اور وہ وعدہ انہیں پر پورا ہوا ۔

(۳) مغانم کثیرہ کے وہ مالک ہوئے ۔ حسب وعدہ خداوندی بہت مال غنیمت ان کے ہاتھ لگا ۔

(۴) تین بھی مغانم کثیرہ ان کو وعدہ دیا گیا جیسا کہ اگلی آیت وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ سے ظاہر ہے ۔

فتح قریب سے مراد فتح مکہ ہے اور اس سے پہلے ایک فتح فتح خیبر کی بھی ہوئی ۔ غزوہ خیبر ۷ ہجری میں ہوا جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللّٰہ اکبر خربت خیبر ۔ اور انہیں ایام میں فدک والوں نے نصف مال یہود سے اسلیم کر لی تھی ۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۔

ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وعدہ دیا ہے بہت سی غنیمتوں کا پس جلدی دی تم کو یہ غنیمت ۔ اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روکے تاکہ نشانی ہو مومنوں کے واسطے اور تاکہ تمہیں سیدھی راہ دکھاوے کَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ یعنی اس نے لوگوں کو اس بات سے روکے رکھا کہ تمہیں ایذا پہنچائیں اور بالآخر تمہیں ان پر فتح عطا فرمائی یہ ایک نشان ہوا جس سے مومنوں کے ایمان میں ترقی ہوئی کیونکہ ایک چھوٹی سی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق بڑی ترقی عطا فرمائی اور ہنوز وہ جماعت چھوٹی ہی تھی کہ ایسے کثیر التعداد دشمنوں پر فتح دی اور انہیں ایسے راہ پر چلایا جس سے وہ کامیاب ہوئے اور ان کے دشمن ذلیل و خوار ہوئے اور ہلاک ہوئے ۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۔

اور تمہیں اور نعمتیں عطا کیں جن پر تم قادر نہ ہوئے ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے اس پر احاطہ کر لیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے یعنی ان دشمنوں پر تم فتح نہیں پا سکتے مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو تمہارے شامل حال ہوگا ۔ تمہیں فتح دیگا اور بڑے بڑے دشمنوں کو مغلوب کر دیگا کیونکہ خدا کی قدرتیں ہر شے پر وسیع ہیں ۔

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۔

اور اگر جنگ کریں کافر تمہارے ساتھ تو وہ ضرور پیٹھ پھیر جائیں اور پھر کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ پائیں ۔ کافر اور مشرک بزدل ہوتا ہے ۔ مومن کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا ۔ اللہ تعالیٰ ضرور مومن کے مقابلہ میں اس کو شکست دیگا اور نیچا دکھائیگا ۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ کفار جب مغلوب ہو جائیں گے تو کوئی ان کا یار اور مددگار نہ ہوگا اور وہ ذلیل ہو کر رہ جائیں گے ۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۔

ترجمہ ۔ یہ قانون الٰہی جو پہلے سے اسی طرح چلا آتا ہے ۔ اور قانون الٰہی کو تو کبھی بدلا ہوا نہ پاوے گا یعنی خدا تعالیٰ نے جو پیشگوئی کی ہے وہ پوری ہو کر رہے گی ہمیشہ سے خدا کے نبی فتحیاب اور کامیاب ہوتے چلے آئے ہیں اور ان کے مخالف اور دشمن مغلوب اور ہلاک ہوتے رہے ہیں ایسا ہی اب بھی ہوگا ۔ بعض لوگ نادانی سے اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ معجزات کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ کوئی امر خلاف قانون قدرت نہیں ہو سکتا ۔ سو ان کو سمجھنا چاہئے کہ معجزات قانون الٰہی کے برخلاف نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی عین قانون الٰہی ہوتے ہیں جس سے انسان ناواقف ہے ۔

اخبار بدر ایک لاکھ

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اخبار بدر نے جس طریق میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کا بیڑا اٹھایا ہے ان کو ایسی خوش اسلوبی سے نباہ رہا ہے کہ عام طور پر اس کی قبولیت چار سو طرف بڑھتی چلی جاتی ہے لیکن جس باذاق قوم کا یہ آرگن ہے ۔ اس کی شان تقاضا کرتی ہے کہ ایسا اخبار لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو ۔ ہمکو اللہ تعالیٰ کے فضل پر پورا بھروسہ ہے کہ اس بات کو پورا کرنے کے لئے وہ اس برگزیدہ قوم کے دلوں میں بدر کے لئے دن بدن زیادہ محبت اور قبولیت ڈالے گا ۔ ہماری قوم بڑی قدردان قوم ہے اور اپنے امام مسیح و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی منشار کو پورا کرنے میں دل و جان سے ہمیشہ طیار رہتی ہے ہم کبھی بھی مایوس نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ اخبار حضرت ممدوح کے حکم کو اپنے اجراء کی زندگی سمجھتا ہے اور حضور علیہ السلام بارہا اس کی اشاعت کی نسبت کیلئے خواہش ظاہر فرما چکے ہیں آپ کے منہ کی باتیں کبھی ضائع نہ ہوں گی ۔ ہم کو کامل یقین ہے کہ احمدی قوم اپنے امام کی خواہش پوری کرنے میں بدل و جان کوشش کر رہی ہے ۔

ان دنوں میں مولوی محمد یمین صاحب داتوی نے دلی محبت اور اخلاص سے بھرے ہوئے الفاظ میں تحریک پیش کی ہے کہ بدر کا ایک پرچہ ایک لاکھ چھپا یا جاوے ۔ فی الواقعہ ایک ایسی تجویز ہے کہ جس کی طرف ہر ایک احمدی برادر کو توجہ کرنی چاہئے اتنی بڑی عظیم الشان قوم کا پرچہ ایک لاکھ نکلنا کچھ مشکل بات نہیں پھر خصوصاً جہاں تبلیغ اور اشاعت کے لئے جان و مال تک قربان کرنے پر ہر متنفس تلا ہوا ہو جو پرچہ اس کا ایک لاکھ نکلیگا اس کے مضامین کا خاص اہتمام اور التزام کیا جائیگا جس میں اکثر ایسے مضامین ہی ہوں گے جو حضرت مسیح موعود اور حکیم الامۃ اور دیگر بزرگان ملت کی قلم سے خاص طور پر اس پرچہ کے لئے لکھے ہوئے ہونگے ۔ اگر احمدی قوم ذرا توجہ کرے تو بدر کا ایک لاکھ پرچہ نکلنا کچھ بھی مشکل نہیں کیونکہ اس کے دو ہی ذریعے ہیں ایک یہ کہ اشتہارات اور ضمیمون کے ذریعہ سے اس کی اعانت کیجاوے اور دوسرے بطور اعانت اس کے لئے ڈونیشن دیئے جاویں چنانچہ یہ سلسلہ بفضل خدا شروع ہو گیا ہے اور سب سے پہلے اس تحریر میں جناب میاں

ایک خط کا جواب

شیعہ اور سنیوں میں فیصلہ کی راہ

(از محمد سرور)

جناب غلام باقر خان صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکے دوازدہ اعتراضوں میں سے اکثر وہی ہیں جوکہ مذہب تشیع کے ہمزاد ہیں۔ اور شیعہ سنیوں کے صدہا سالہ جنگ کا مرکز اور ان کے غور و فکر اور تیز رو قلموں کا جولان گاہ رہے ہیں اور فریقین نے ایک دوسرے کی تردید میں جو انبار در انبار کتابیں اس وقت تک تحریر کی ہیں ان کا اصل موضوع یہی رہی ہیں لیکن تاہم ہنوز اول کا مصداق ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا فیصلہ کی اصل راہ پر قدم نہیں مارا یا تعصب کے تنگ و تاریک گھر سے قدم باہر نہیں نکالا۔ فیصلہ کی اصل راہ خدا کی محفوظ جامع محکم کتاب سے ملتی تھی۔ جوکہ سب اقوام کے ما ھم فیہ مختلفون میں فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن ایک فریق نے جب محسوس کر لیا کہ اس کا فیصلہ میرے خلاف ہے تو اس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور ان علینا جمعہ و قرآنہ کو پس پشت ڈال کر اس کو بیاض عثمانی اور غیر محفوظ محرف و مبدل قرار دیکر اعتبار کے منصب سے گرا کر بنا رفیصلہ ان اخبار و آثار پر رکھدی جوکہ انسانی دست مال ہونے سے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا کے مصداق ہونے کے علاوہ اپنی صحت و سقم اور اعتبار و بے اعتباری کا کلی سہارا چند انسانوں کے خودساختہ قوانین مختلف فیہا پر رکھ کر ظن کے پہلو کو دوبالا کرتی ہیں اور چونکہ اختلاف مذکور کی ابتدا ان ہی سے شروع ہوئی تھی اور بخلاف کتاب اللہ کثرت اختلاف ان میں موجود تھا اور خود غرضوں نے اس کا ذخیرہ اور بھی زیادہ کر دیا تھا تو جب زیادہ پھیلائی گئی تو بجائے فیصلہ کے مزید اختلاف کا موجب ہوئیں۔ فریق ثانی بھی چونکہ حدیث کو قرآن مجید پر قاضی تسلیم کرتا تھا۔ لہذا اس نے بھی ایک ایسی حدیث کے رعب میں آکر (جوکہ ان علینا جمعہ کے مخالف ہونے سے یقیناً قابل رد تھی) اور چالاک حریف کی چالاکی کا ڈالا ہوا دانہ دام تھی) حضرت عثمان کو جامع القرآن تسلیم کرکے حریف کے باریک در باریک منصوبہ کی جال میں ایسا پھنسا کہ قرآن مجید کو حکم ماننے اور منوانے کی جرأت نہ کرسکا۔ فریق اول نے اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایک داؤ بھی کھیلا کر چند متشابہات کی خودساختہ تاویلوں سے تمسک کرکے فریق ثانی کو ان کی جواب دہی میں مشغول کرکے فیصلہ کن محکمات سے اس کی توجہ کا رخ بدل دیا۔ اس میں شک نہیں کہ سارے نزاع کی جڑ خلافت کا مسئلہ ہے اور وہ بھی خلافت نبوت کا۔ دنیا کی سب خلافتوں اور نیابتوں پر غور و فکر کرنے سے ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ نبوت اور خلافت نبوت میں مدارج کے لحاظ سے خواہ کچھ ہی فرق کیوں نہ ہو لیکن اس امر میں یہ دونوں برابر ہیں کہ جو اصل کے لئے حق انتخاب رکھتا ہے وہی خلافت کے لئے انتخاب کرنے کا مجاز ہوگا اور جو اصل کے لئے انتخاب کا اختیار نہیں رکھتا وہ خلافت کے لئے انتخاب کرنے کا مجاز ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا اور اس میں بھی کہ جو طریق تحصیل اصل کیلئے مقرر ہے۔ وہی خلافت کے لئے بھی ہونا چاہئیے اور جو اصل کے لئے نہیں وہ خلافت کے لئے بھی نہیں ہوسکتا۔ سنت اللہ پر نظر کرنے سے صاف صاف ثابت ہے کہ نبوت کے لئے انتخاب کرنا خدا کا کام رہا ہے اور کسی مخلوق کو اس انتخاب میں ہرگز دخل نہیں ہوا اور کتاب اللہ کی شہادت بھی یہی ہے۔ فرشتوں نے جب آدم کے انتخاب پر اتجعل فیہا من یفسد فیہا الخ کہا تو یہی جواب ملا کہ انی اعلم ما لا تعلمون۔ اور آنحضرت کے انتخاب پر جب اہل کتاب نے بنی اسرائیل سے نہ ہونے کا اعتراض کیا تو بغیاً ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ۔ نازل ہوا اور جب کسی نے علی رجل من القریتین عظیم کہا تو جواب دیا۔ اھم یقسمون رحمۃ ربک نحن قسمنا الخ اور یہ کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ بلکہ قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت سے لیکر آدم تک جب خدا نے کسی نبی کا انتخاب کیا ہے تو مخلوق کے بعض افراد نے انتخاب الہی میں اپنے انتخاب کے دخل دینے سے ٹھوکر کھائی ہے۔ ہاں جو سعید تھے۔ وہ فرشتوں کی طرح لا علم لنا کہہ کر سجدہ اطاعت بجالائے پر جو شریر تھے۔ وہ ابلیس کی مانند انا خیر منہ کہہ کر اپنی بات پر اڑے رہے اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن گئے۔ قرآن سے حصول بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ نبوت فضل ہے پس خدا جس بندے کو چاہتا ہے دیدیتا ہے اور ارث اور وصیت کو اس میں ہرگز دخل نہیں ہے اور نہ قرابت قریبہ کا اس میں کچھ اعتبار ہے ورنہ تو بہت سے انبیاء کی نبوت سے انکار کرنا پڑیگا کہ جن کے حق میں نہ وصیت ہے اور نہ ان کو حق ارث کا استحقاق ہے اور نہ قرابت قریبہ رکھتے ہیں۔ جیسے حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت مسیح۔ آنحضرت۔ جب اصل میں قرآن مجید اور سنت اللہ کا یہ فیصلہ صاف صاف موجود ہے تو پھر خلافت کا فیصلہ اسی کے مطابق ہونا چاہئیے یہ ہمارا قیاس ہی نہیں بلکہ قرآن مجید اور سنت اللہ نے خلافت کے متعلق صریح طور پر یہی فیصلہ دیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ الخ یہاں پر خداوند کریم نے صاف فرما دیا ہے کہ آں حضرت کے سب خلفاء میں خود بناؤں گا اور نہ اس آیت میں ہے اور نہ کسی اور میں کہ آپ کے خلفاء قاعدہ ارث یا وصیت وغیرہ سے خلیفہ بنیں گے۔ بلکہ اس آیت میں ہی بتا دیا کہ بناؤں گا بھی اسی طرح کہ جس طرح تم سے پہلوں میں سے بنائے تھے اس کے مطابق جب ہم پہلے خلفاء کی نسبت سنت اللہ کو دیکھتے ہیں۔ تب بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ خود خلفاء کو بناتا رہا ہے اور ہمیں کوئی ایک خلیفہ بھی پہلوں سے ایسا نہیں ملتا کہ جس کی نسبت اصل (نبی) نے وصیت کی ہو پر کسی ظالم منافق نے اس وصیت کو پورا نہ ہونے دیا ہو بلکہ زبردستی خود مسند خلافت پر بیٹھ کر کامیاب ہوا ہو پھر اس کے مرنے پر ایک اور غصب کرکے کامیاب ہو پھر اسی طرح اس کے بعد تیسرا اور پھر تیسرے کے بعد اصل وصی کی نوبت آئی ہو اور مسند خلافت پر قدم رکھتے ہی پھر بغاوت اور فتنہ برپا ہوگیا ہو۔ پس جب اصل (انبیاء) پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ بنانا خدا کے انتخاب اور اس کے بنانے پر مبنی ہے اور وراثت یا وصیت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے اور قرآن مجید سے بھی یہی ثابت ہے اور کما استخلف الذین من قبلہم کے مطابق پہلے خلفاء پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہے تو اب ہم نے اسی قدر دیکھنا ہے کہ خدا نے کس کو بنایا ہے کیونکہ ایسا تو نہ کبھی ہوا ہے کہ خدا نے ایک کو نبی یا خلیفہ بنایا ہو اور کوئی ظالم خدا پر غالب آکر اس کو خلیفہ نہ بننے دے بلکہ خود مسند خلافت پر بیٹھ جائے اور نہ خدا کی قدرت پر نظر کرکے ایسا ہونا ممکن تصور ہوسکتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا نے جس کو خلیفہ بنانا تھا وہی بنا ہوگا نہ اور۔ اور فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ۔ ہاں ایک فریق یہ کہتا ہے کہ ان تینوں نے خلافت غصب کی تھی لیکن چونکہ سلسلۂ انبیاء پر نظر کرنا اور سلسلۂ خلفاء امم سابقہ پر غور و فکر کرنا اور کتاب اللہ اور سنت اللہ ثابت کرتے ہیں کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اور یہ بھی کہ کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے کہ خدا ایک کو اپنے وعدہ کے مطابق اپنے نبی کا خلیفہ بنائے اور ایک ظالم زبردستی اس کو غصب کرلے پھر علاوہ بریں کامیاب بھی ایسا ہو کہ خلیفہ برحق کو بھی اپنے وقت میں وہ کامیابی نصیب نہ ہو۔ لہذا وہ غاصب نہیں بلکہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ ہی ہیں ہاں انبیاء و خلفاء اور سنت اللہ و کتاب اللہ پر نظر کرنے سے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح انبیاء اور پہلے خلفاء کے انتخاب پر نکتہ چینی اور اعتراض ہوئے ہیں اسی طرح یہاں پر بھی ہوں سو اس ضرورت کو غاصب کہنے والوں نے پورا کر دیا۔ خداوند کریم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفوں کی علامتیں بھی آیت مذکورہ کے بعد بیان فرمائی ہیں اور وہ یہ ہیں ۱؎ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم۔ ۲؎ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ ۳؎ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا۔ اور یہ تینوں ہی علامتیں تینوں میں ایسی اعلیٰ اور اکمل پائی گئی ہیں کہ جس طرح آں حضرت کی کامیابی کی نظیر کسی اور نبی میں نہیں ملتی۔ اسی طرح ان تینوں باتوں میں ان تینوں کی مثال پہلے خلفاء میں نہیں ملتی۔ ہاں چوتھے خلیفہ حضرت علی میں یہ ضروری علامتیں کمزور کیا بلکہ قریباً ایسی ہی مفقود تھیں جیسی کہ بعض ضروری باتیں حضرت مسیح میں مفقود تھیں پر اس کی وجہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ خدائے علیم جانتا تھا کہ ان کے اتباع نے ان کی شان میں غلو کرکے ان کو خدا کا شریک بنانا ہے لہذا خدائے علیم ان کو ان کے ہم جنسوں سے بھی بہت کچھ گرا کر رکھا تاکہ یہ کمی ان کے غلو کے لئے

دائمی جاری رہے۔ پس جس طرح حواریوں اور شیعان علی کی وفاداری جیسے کچھ ان صاحبان کو ملا ہے وہ دنیا پر روشن اور آپکے کلام سے ثابت ہے۔ اسی طرح ان کی محبت سے ان دونوں صاحبون کو جو ملا ہے وہ یہ ہے کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے ہم جنس انسانوں کی ہمسری سے ہی گرے جاتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے ان علامات کے بعد یہ ہی بیان فرمایا ہے۔ کہ اگر ہم کسی کو خلیفہ بنائیں اور دین مرضی کی تمکین ہی اس کے لئے کرکے اس کے من جانب اللہ ہونیکی ہم شہادت دین پھر تبدیل خوف بالامن کرکے دوسری شہادت دین۔ اور باوجود کامیابی اور بے خوف وخطر ہونے کے پھر ہی وہ اپنی عملی حالت سے اپنے مخلص بندہ ہونے کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دے اور کوئی پھر ہی اس کو خدا کا بنایا ہوا خلیفہ نہ تسلیم کرے۔ بلکہ اس کو منافق ظالم غاصب قرار دے تو اس کا کیا حکم ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون۔ علاوہ بریں خلفاء ثلثہ کو غاصب اور ان کے ہم مشربوں اور مددگاروں کو منافق تسلیم کرنے سے اول تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ سب انبیاء سے ناکام ونامراد ترین نعوذ باللہ من ذالک آن حضرت تھے جو کہ سید ولد آدم اور افضل الرسل اور خاتم النبیین ہیں کیوں کہ نظیر کے لئے ایسا کوئی رسول نہیں ملتا کہ جس کی اس قدر لمبی اور سر توڑ کوشش کا نتیجہ ہوا ہو کہ مومن تو دس بیس ہوں اور منافق ہزاروں اور پھر منافق ہو کر زبردست ہی ایسے کہ نہ زندگی میں نبی کو اپنے حسب منشاء رکھنے کرنے دین حتی کہ حق دار وصیت کے حق میں وصیت تک ہی نہ لکھنے دین اور نہ اس کی وفات کے بعد اس کے یا اس کے وصی برحق کے ارادے پورے ہونے دین حتی کہ قبر میں بھی اس کو دم نہ لینے دین اور اس کے وصی برحق سے خلافت غصب کرکے اور اس کے جگر گوشہ کو قسم قسم کے دکھ دیکر قبر میں بھی اس کے پہلو بہ پہلو جا پاؤں پسارین جبکہ وہ غاصب آن حضرت اور آپ کے وصی برحق اسد اللہ الغالب مولیٰ مشکل کشا پر غالب رہے تو پھر اس نظارہ کو دیکھ کر کیوں کر یہ امید ہو سکتی ہے کہ وصی برحق کی اولاد سے کوئی مہدی کامیاب ہوگا اور ان بہادر غاصبوں کی ذریت اس سے غصب کریگی۔ دوم یہ کہ قرآن مجید کی ان سب آیات کی تکذیب کرنی یا ماننی پڑتی ہے جو لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم ولعنہم اللہ۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا۔ ان یتولوا یک خیراً لہم وان یتولوا یعذبہم اللہ عذاباً الیماً فی الدنیا والاخرۃ وما لہم فی الارض من ولی ولا نصیر۔ کی طرح صاف بتاتی ہیں کہ منافقون کے لئے خداوند تعالیٰ نے دنیا میں ہی ذلت اور لعنت اور عذاب مقرر کیا ہوا تھا بلکہ جس طرح کفار کی تباہی کے انتظار کا حکم اہل اسلام کو دیا گیا تھا۔ اسی طرح منافقون کے نسبت بھی حکم تھا اور یا ایہا النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم فرما کر جہاد میں بھی ان کو کفار کے ساتھ شریک کر دیا تھا اور خاص کر مدینہ کے منافقون کے لئے تو خاص وعدہ تھا۔ ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمہم نحن نعلمہم سنعذبہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم۔) کہ دنیا میں ان کو دو دفعہ عذاب دیا جائیگا۔ لیکن باوجود اس کے جو سب منافقون کے سردار تصور کئے جاتے ہیں۔ نہ ان کو مومنوں کے ہاتھ سے کوئی عذاب ملا اور نہ خدا نے خود عذاب دیکر اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور نہ ان کو دنیا میں ذلت دی نہ ان سے آن حضرت نے یا آپ کے سچے وصی نے جہاد کیا اور نہ ان پر یہ صادق آیا کہ روئے زمین پر ان کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔ بلکہ ان سب باتوں کے بالعکس ہوا۔ عزت وہ ملی جسکی ولله العزة ولرسوله وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ عزت منافقون سے چھن کر برائے نام ہی نہ رہے گی۔ اور اللہ کے رسول اور سچے مومنون کو وہ عزت ملیگی جو کہ ان کے مالک حقیقی کی عزت کا سکہ عرب وعجم کے دلوں پر بٹھلائے گی۔ ان کے ہاتھوں سے اوروں کو عذاب ملا ہے پر اوروں کے ہاتھ سے ان کو ہرگز کوئی عذاب نہیں ملا۔ خدا نے بجائے عذاب کے ان پر وہ فضل اور انعام کیا کہ جس کے نہ ملنے سے لاکھوں گھروں میں اب تک ماتم قائم ہے۔ آنحضرت نے ان سے جہاد نہیں کیا۔ بلکہ آپ ان کے ذریعہ سے اوروں کے ساتھ جہاد کرتے رہے اور آپ کے وصی نے تو بجائے جہاد خود ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کی سچی اطاعت کی بجائے دوست اور مددگار نہ ہونے کے ان کے وہ دوست اور مددگار ہوئے جنہوں نے دوستداران علی ومحبان حسین کی طرح بے وفائی کے داغ سیاہ کو نہ بٹہ لگی اور مزدوری کے آنسوؤں سے دھونے یا سیاہ رومالوں سے پونچھنے یا ناکامی پر حسرتوں کی آہیں بھرنے یا ان کے بامراد اور کامیاب حریف پر تبرا بازی سے طفل تسلی کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہنے دی بلکہ اپنے مال وجان اور پوری طاقت سے ان کی وہ مدد کی کہ اپنی زندگی میں ان کی فتح مندی اور کامیابی سے اپنا دل خوش اور آنکھیں سرد کرلیں۔ پس جبکہ سلسلۂ انبیاء اور سلسلۂ خلفاء اور کتاب اللہ اور سنت اللہ اور وعدہ آلہی سے ثابت ہے کہ آپکے خلفاء اللہ تعالیٰ نے خود بنائے تھے اور یہ بھی کہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کی خلافت نہ کبھی کسی نے غصب کی ہے اور نہ کوئی کر سکتا ہے اور پھر باجماع کافۃ الناس یہ ہی ثابت ہے کہ آنحضرت کے بعد حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان خلیفہ ہوئے۔ پھر خدا نے جو علامتیں اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کی بیان فرمائی تھین وہ سب کی سب اہل اسلام اور غیر اہل اسلام کی متفقہ شہادت سے ایسی اکمل اور اتم طور پر ان میں موجود تھین کہ جس کی نظیر کسی اور خلیفہ میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پھر نفاق کے جو جو آثار کتاب اللہ نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک اثر کا بھی کوئی اثر ان میں پایا نہیں جاتا بلکہ ان آثار نفاق کے نقائض اور اضداد جو کہ کمال ایمان کے نشان ہیں۔ تواتر کے ساتھ بوجہ اتم واکمل موجود تھے۔ تو پھر ان کے خلیفۂ نبی برحق ہونے میں شک وشبہ کی کونسی گنجائش ہو سکتی ہے۔ یا باوجود اس کے جو شخص ان کو منافق غاصب قرار دے کر ان کے خلیفۂ نبی ہونے سے انکار کرے۔ تو کس طرح کوئی یہ وہم کر سکتا ہے کہ وہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون۔ کے فتوے کا مصداق نہین جو کہ خداوند کریم نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہوا ہے۔ پس یہ وہ سچی راہ ہے جو کہ کتاب اللہ اور سنت اللہ اور عقل سے ثابت ہوتی ہے اور جس سے یہ نزاع بآسانی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ جب خلافت کا فیصلہ ہو گیا تو اب ان مطاعن کے فیصلہ کی راہ بتاتا ہوں جو کہ اشرار کے خود کردہ معانی کی بنا پر خلفاء ثلثہ پر کئے گئے ہیں۔ یا ازواج النبی خصوصاً حضرت عائشہ پر کرتے ہیں مطاعن کی نسبت فیصلہ کرنے کی آسان تین راہیں ہیں۔ ۱ یہ کہ جس پر طعن کیا جاتا ہے۔ پہلے اس کے منصب پر بحث کی جائے اگر اس کا منصب وہ ثابت ہو جائے جو کہ عموماً ایسے امور سے منزہ اور پاک ہوتا ہے جو طعن میں مذکور ہیں تب یقین کرنا چاہیئے۔ کہ اس طعن کی بنا کسی افترا یا غلط فہمی پر ہے اور اگر ایسا ثابت نہو تو پھر اور طریق سے طعن کے حق یا باطل ہونے کی نسبت غور کیا جائی مثلاً جن انبیاء کی نبوت دلائل یا قرآن مجید کی تسلیم سے اہل اسلام کے نزدیک ثابت ہے اس میں شک نہیں کہ مخالف ان پر بڑے بڑے طعن ہی کرتے ہیں پر کسی مسلمان کے وہم وگمان میں بھی یہ خیال نہیں گذر سکتا کہ شاید ان میں سے کوئی بجا ہو۔ اور نہ بجز ذب ودفع کے نفس ایمان کی لحاظ سے ان کی تحقیق کی طرف وہ متوجہ ہوتے یا ہونے کی ضرورت خیال کرتے ہیں بلکہ اس کے مخالفین کے سب طعنوں کی سب تفصیل یا جواب معلوم ہونے سے پہلے ہی اس پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ کہ جو طعن لوگوں نے ان پر کئے ہیں یا قیامت تک کریں گے وہ افترا اور غلط ہیں اسی طرح حضرت علیؓ کے مخالفوں نے آپ پر بڑے بڑے طعن اور الزام لگائے ہیں۔ پر جن لوگوں کے نزدیک دلائل کی رو سے ان کا خلیفۂ نبی ہونا ثابت ہے وہ جواب تو درکنار مطاعن کی تفصیل کے علم سے بھی پہلے اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ سب بیجا ہیں اور فی الحقیقت یہی ایک راہ ہے۔ جس سے اعتراضوں کا مادہ قطع ہوتا ہے ورنہ اس کے سوائے خواہ کیسا ہی کوئی جواب دے اول تو اعتراض در اعتراض ہوتا رہتا ہے اور اگر ایک اعتراض کا جواب مل گیا تو کوئی اور اعتراض پیش کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو شخص کسی کو دلائل سے راستباز تسلیم کر لیتا تو پھر اس کی نسبت اس کے اعتراضوں کا سلسلہ بالکل ختم ہو جاتا ہے اگرچہ اس نے دلائل کے علاوہ ایک اعتراض کا بھی جواب نہ سنا ہو اور بدوں دلائل سے کسی کی راستبازی کا قائل نہیں ہوتا۔ خواہ ہزار جواب ہی

ہی کو سناؤ۔ پراس کے اعتراضوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ عالیہ کہ ہر ایک شے کے لئے کوئی خاص اثر یا آثار ہوتے ہیں کہ اشتباہ کے وقت ان آثار سے اس کا امتیاز ہو جاتا ہے پس جس امر کے ساتھ طعن کیا جاتا ہے۔ اگر ان آثار کے لئے متضاد اور متناقض ہو جو اس شخص میں مشاہدہ کئے جاتے ہیں۔ تو یقیناً اس طعن کی بنا کسی افترا یا غلطی پر ہوگی کیا بلکہ ضرور ہے اور اگر متضاد اور مخالف نہ ہو تو پھر اور وجوہات سے اس کی تحقیق کر لی چاہیئے۔ مثلاً قرآن مجید نے انبیاء کے آثار بیان فرمائے ہیں۔ اور جب ایک مدعی نبوت میں وہ آثار مشاہدہ کئے گئے اور بلا اختلاف کافۃ الناس کی شہادت سے ثابت ہو گئے۔ تو اس کے بعد کوئی ایسا طعن اس کی نسبت قابل سماعت نہ رہے گا جو کہ ان آثار یا بالفاظ دیگر نبوت کے مخالف ہو۔ یہ کہ کسی شخص یا اشخاص یا کسی وصف یا اوصاف سے متصف کی نسبت خدائے غالب اور عالم الغیب اس طعن یا کل اس قسم کے طعنوں سے بریت کا فتویٰ دیدے یا طعن کرنے والوں کے لئے تو بیخ یا وعید نازل فرمادے یا کوئی عذاب کی مثال قائم کر دے۔ مثلاً حضرت عیسےٰ اور ان کی والدہ کی نسبت فرمادیا۔ ومطہرک من الذین کفروا۔ اور یہ کہ وبکفرہم وقولہم علیٰ مریم بہتاناً عظیماً۔ اور یہ کہ وامہ صدیقہ۔ تو خدا کی بریت کے بعد پھر طعن کی گنجائش ہرگز نہیں رہتی۔ یہاں کے لئے جو خدا کی کتاب کو کتاب اللہ ... کرتے ہوں۔ خلفاء ثلثہ کے مطاعن کا فیصلہ ایک نہیں بلکہ تین پہلوؤں سے بڑی آسانی کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اسی ثابت کرتا ہے کہ اصل اور اول (انبیاء اور خلفاء سابقین) کے حال کے استقرا اور قیاس سے کہ کتاب اللہ اور سنت اللہ اور ان آثار سے (جو کہ اللہ علیم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفوں کے بیان فرمائے ہیں) خلفاء ثلثہ کے لئے خلافت نبوت کا رفیع منصب ثابت ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ جو مطاعن ان پر وارد کئے جاتے ہیں وہ خلافت کے رفیع منصب کے متضاد اور مخالف ہیں اور یہ بات دونوں فریق کے نزدیک مسلم ہے بلکہ یہ سب مطاعن اس غرض سے کئے جاتے ہیں کہ جب ان میں یہ امور تھے تو پھر وہ خلافت نبوت کے قابل نہیں یا کم از کم خلیفہ نہیں اور جواب بھی اسی غرض سے دئے جاتے ہیں تاکہ قابلیت خلافت کی نفی ثابت نہ ہو۔ تو جب خلافت مذکورہ بلا یقینی امور سے متفقہ طور پر ثابت ہو اور یہ مطاعن (کہ جن کی ساری بنا ظنی آثار متخالفہ کے مختلف فیہا معانی پر ہے) ان کے منصب خلافت کے متضاد اور مخالف ہیں۔ تو یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ سب مطاعن بے جا اور غلط ہیں۔ جیسے کہ وہ سب مطاعن غلط ہیں جو کہ باوجود متضاد نبوت ہونے کے ان انبیاء پر کئے گئے ہیں کہ جن کی نبوت دلائل یقینیہ سے ثابت ہے یا جیسے وہ مطاعن بے جا اور افترا ہیں۔ جو کہ حضرت علی کے ثابت شدہ منصب کے متضاد اور مخالف ہیں۔ میں ہی ثابت کر چکا ہوں۔ کہ خداوند کریم نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کے جو آثار بیان فرمائے ہیں یا جو آثار اس نے اپنے راستبازبندوں کے بیان کئے ہیں وہ ابوجہ اکمل

داکمل خلفاء ثلثہ میں تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور ان کے پائے جانے میں کسی موافق یا مخالف کا خلاف نہیں ہے اور منافقوں کے جس قدر آثار بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک اثر بھی ان تینوں میں موجود نہیں بلکہ ان سب کے اضداد موجود ہیں جو کہ اعلیٰ درجہ کے راستبازوں کے آثار ہیں۔ پس جب آثار خلافت ثابت ہیں اور آثار نفاق کی نفی بلکہ اضداد ثابت ہیں جو راستبازی کے آثار ہیں تو یقیناً ثابت ہوا کہ وہ سب مطاعن افترا محض اور غلطیاں ہیں جو باوجود ان آثار ثابتہ کے متضاد اور مخالف ہونے کے بعض خود غرضوں کے بنائے ہوئے آثار ظنی اور متخالف آثار کے خود ساختہ معانی پر مبنی ہیں۔ جیسے کہ وہ مطاعن متضاد غلط ہیں جو کہ انبیاء کے آثار ثابتہ کے خلاف ہیں۔ افسوس کہ ... میں حضرت علی کا نام نہیں لے سکتا کیونکہ منصب خلافت کے جو آثار قرآن مجید نے ذکر فرمائے ہیں۔ افسوس کہ ... کی نسبت ان آثار کے پائے جانے کا ثبوت تو درکنار ان کے مجبوبوں کی شہادت سے بھی کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتا کیا بالکل پایا ہی نہیں کیونکہ کوئی شہادت نہیں دیتا کہ شیعہ مذہب کی ... ان کو ایسی دی گئی تھی۔ جو کہ خلفاء ثلثہ کو ان کے دین مرضی کی تمکین دی گئی تھی ... کہ حضرت سیدہ کے پاک زوج کی خوشنودی کے لئے اپنے وقت میں فدک بھی واپس نہ کر سکے اور نہ یہ کہ ان کے لئے تبدیل خوف بالامن کما حقہ ہو گئی تھی۔ پر یاد رہے اس سے ان کی شان میں کوئی نقص نہیں عاید ہوتا ہے جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آگے اس کی وجہ بیان کریں گے۔

جب یہ ثابت ہے کہ خلفاء ثلثہ کے لئے وہ امور اعلیٰ درجہ کے ثابت ہو چکے ہیں جو کہ خداوند علیم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کے نشان مقرر فرمائے تھے۔ اور قرآن مجید میں ومن کفر بعد ذلک فاولٰئک ہم الفاسقون صاف اور بین فتوےٰ ہے کہ امور مذکورہ کے پائے جانے کے بعد جو ان کی خلافت کا انکار کریگا یا ایسے طعن کرے گا کہ جن سے انکار خلافت منظور ہوگا یا لازم آئیگا تو وہ یقیناً کامل فاسق اور خدا کی حکم عدولی کرنے والا ہوگا۔ تو اس سے یقیناً ثابت ہو گیا کہ خلفاء ثلثہ پر (امور مذکورہ پائے جانے کے بعد) جو مطاعن پیش کئے جاتے ہیں وہ سب افترا اور غلط ہیں اور وہ خدا کی اس کھلی شہادت کے ساتھ ان سب مطاعن سے بری اور پاک ہیں اور طعن کرنے والے فاولٰئک ہم الفاسقون کے سچے فتوےٰ کے ماتحت ہیں۔ پہلے انبیاء کے خلفاء پر کفر کرنے سے بھی طعن کرنیوالے خطر عظیم میں ہیں۔ قرآن مجید نے بار بار اور کثرت کے ساتھ ان لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ جنہوں نے رسولوں اور ان کے خلفاء کا انکار کیا اور ان پر طعن کئے اور اس پر خداوند کریم نے ان پر عذاب نازل فرمایا اور اخروی عذاب کی وعید فرمایا یا لعنت وارد کی یا غضب کیا جس سے آنحضرت اور آپ کے ان خلفاء سے انکار کرنے والوں یا ان پر طعن کرنے والوں کا پتہ لگتا ہے کہ جن کے استخلاف کے وعدہ میں۔

کما استخلف الذین من قبلہم فرما کر قیاس کی راہ بتادی تھی اور ومن کفر بعد ذلک فاولٰئک ہم الفاسقون فرما کر یہ بھی بتادیا تھا کہ پہلوں کی مانند ان کے منکر اور طعن کرنے والے بھی ہوں گے جیسے کہ پہلوں کے ہوئے تھے اور وہ بھی پہلوں کی طرح فاسق ہوں گے۔ لیکن سارے قرآن مجید میں ایک شخص کا ایک بار بھی ذکر نہیں کیا کہ جس نے کسی نبی کے وصی برحق کی خلافت غصب کی ہو جیسا کہ اس کے عذاب دنیوی یا اخروی کا ذکر ہوا اور نہ وعدہ استخلاف میں کوئی ایسا لفظ ذکر فرمایا کہ جس سے یہ پتہ چلے کہ خلفاء پر طعن کرنے والوں کی طرح خلافت حقہ کا کوئی غاصب بھی ہوگا۔ عذاب کا وعید تو درکنار ہے کسی غاصب خلافت کا اشارہ بھی نہیں کیا۔ پس جب نہ کسی پہلے غاصب خلافت کا ذکر کیا ہے اور نہ آئندہ کسی غاصب کا ذکر فرمایا ہے اور منکر خلافت اور طاعن خلفاء کا نہایت پرعبرت نظارہ پہلوں میں سے کثرت کے ساتھ بیان فرمایا۔ اور آئندہ بھی ایسے لوگوں کی خبر دی اور وعید کے ساتھ دی ہے۔ حالانکہ منکر اور طاعن سے غاصب ہزار درجہ بدتر ہے تو کیا اس سے ایک عقلمند نہیں خیال کر سکتا کہ غاصب خلافت نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ اس کا کوئی خطرہ ہے اور منکر اور طاعن ہوئے ہیں اور ہوں گے اور پہلوں پر بھی خدا کا غضب ہوا اور آئندہ پر بھی ہوگا۔ لہذا ہوشیار ہوں کہ کہیں طعن کر کے پہلوں کی طرح فاسقین میں داخل ہو کر مورد غضب و عذاب نہ ہو جاویں۔ پہلوں کے احوال قصہ کہانی کے طور پر قرآن مجید میں درج نہیں ہوئے بلکہ عبرت کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور وہ عبرت بھی آنحضرت کے زمانہ تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک ممتد ہے۔ ازواج النبی خصوصاً حضرت عائشہ پر جو مطاعن کئے جاتے ہیں ان کا فیصلہ بھی ان راہوں سے بڑی آسانی اور صفائی کے ساتھ ہو جاتا ہے ازواج النبی کے منصب اور آثار پر مفصل بحث کرنے کی گنجائش نہیں۔ پر اس قدر آپ کو بتا دیتا ہوں کہ قرآن مجید صاف شہادت دیتا ہے کہ خلفاء نبی کی طرح ان کا منصب ہی اس امر کی دلیل ناطق ہے کہ ان پر جو طعن کیا جائے وہ یقیناً افترا اور غلط ہے۔ سورہ نور میں جہاں پر حضرت عائشہ کی نسبت افک کا ذکر ہے۔ وہاں پر خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسہم خیراً وقالوا ہذا افک مبین۔ پھر فرمایا۔ لولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بہذا سبحانک ہذا بہتان عظیم۔ یہاں پر خداوند کریم نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ ازواج النبی اور خصوصاً عائشہ کی وہ شان ہے کہ مسلمانوں پر لازم تھا کہ نفس طعن کے سننے سے سوا کسی تحقیق اور شہادت اور قرائن کے کہدیتے کہ یہ افک مبین اور بہتان عظیم ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ ازواج النبی کا منصب ہی ایسے طعنوں کا جواب اور تردید ہے۔ ورنہ خدا کیوں فرماتا کہ مومنوں پر لازم تھا کہ سنتے ہی اس کو بہتان اور وہ بھی عظیم کہدیتے اور افک اور وہ بھی مبین قرار دیتے۔ بلکہ سچا تک بڑھانے سے صاف ثابت ہوتا کہ

کہ ازواج النبی پر ایسا طعن لگانے سے اسی قدر نہیں کہ ازواج النبی کے ثابت شدہ منصب رفیع کے خلاف ہے۔ بلکہ اس میں خدا کے قدوس پر بھی عیب اور نقص لازم آتا ہے ورنہ تو پھر سبحانک کہنے کا کونسا مقام تھا۔ ان سب آیات کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بے شک خدا کے قدوس پر بھی اس سے عیب لگتا ہے۔ کیونکہ آگے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات۔ والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات اُولٰئک مبرؤن مما یقولون۔ یعنی جب خدا کا یہ قائم کردہ اصل اور قاعدہ ہے تو اس مسلم قاعدہ سے نفس سنتے ہی تمہیں معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ عائشہ طیبہ ہے اور طیب اور طیبہ ایسے طعنوں سے بری اور پاک ہوتے ہیں۔ لہٰذا عائشہ اس سے پاک اور بری ہے اور یہ محض بہتان ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی اس طعن کو سچا خیال کرے۔ تو اس سے لازم آئیگا کہ یا اس قاعدہ میں خدا نے غلطی کھائی ہے یا یہ کہ آن حضرت طیب نہیں۔ اور خدا نے ان کو طیب کہنے میں غلطی کی ہے۔ لہٰذا خدا نے یہاں پر سبحانک فرما کر صاف بتا دیا۔ کہ یہ طعن ایک ازواج النبی کے منصب یعنی طیبات ہونے کے خلاف نہیں بلکہ ان سے خدا کی قدوسیت پر بھی حرف آتا ہے پس ان آیات سے صاف ثابت ہوا کہ ازواج النبی طیبات ہیں لہٰذا ان پر طعن کرنا تو درکنار اس کو سن کر بھی اس سے [illegible] کا احتمال بھی ترک کرنا چاہئے بلکہ سنتے ہی کہہ دینا چاہئے کہ افک مبین اور بہتان عظیم ہے۔ آیت تطہیر اگرچہ اہل بیت پنجتن پاک کے لئے مخصوص تسلیم کی جاوے پھر وہ طیبات کی طرح اعلیٰ درجہ کی پاکی اور طہارت کو ثابت نہیں کرتی۔ کیونکہ اول تو وہاں پر تطہیر ہے جو چاہتی ہے کہ پہلے ان میں کوئی ایسے امور ہوں جن کی تطہیر کی ضرورت ہو پھر وہاں پر ارادہ تطہیر ہے نہ تطہیر۔ پھر وہاں پر یرید (ارادہ کریگا) ہے نہ اراد (ارادہ کیا ہے) اور طیبات تو صاف بتاتا ہے کہ طہارت ان کی ذاتی اور خدا داد ہے۔ پس جب تطہیر والوں پر طعن جائز نہیں کہ جن کی تطہیر کا ابھی ارادہ کرے گا۔ تو ان پر طعن کی کس طرح گنجائش ہو سکتی ہے جو کہ طیب ہیں اور ان کے طیب ہونے کی خود خدا نے شہادت دی ہے بلکہ اپنی قدوسیت اور ان کے طیب ہونے کو تلازم و ملزوم قرار دیا ہے نیز خود خدا نے طیب ہونے سے کہدیا کہ طعن سنتے ہی کہدینا چاہیئے کہ یہ بہتان ہے اب انپر طعن کی نسبت خدا کا فتویٰ سے سنئیے۔ طیبات کے بعد خداوند کریم نے صاف فرمایا ہے۔ اولٰئک مبرؤن مما یقولون۔ خدا کے علم الغیب جانتا تھا کہ افک والوں کے بعد بھی ایسے ہوں گے جو کہ ازواج النبی پر ان کے طیبات ہونے کے خلاف شان طعن کریں گے لہٰذا اس نے مبرؤن کے بعد میں ہذا الافک نہیں فرمایا بلکہ مما فرمایا جو کہ سب اہل زبان اور لسان شرع میں عام ہے اور قیامت تک کے طعنوں کو شامل ہے اور مما قالوا بھی نہیں فرمایا جو کہ گذشتہ مطاعن سے مخصوص ہو بلکہ فرمایا تو یہ کہ مما یقولون یعنی یہ طیب اور طیبات ان سب طعنوں سے بری ہیں جو کہ لوگ کہتے ہیں یا آئندہ قیامت تک کہیں گے اسی وجہ سے صاف فرمایا یحفظکم اللّٰہ ان تعودوا لمثلہ ابداً ان کنتم مومنین۔ اب آپ کے ان سوالوں کا جواب تو ہو چکا ہے جو کہ خلافت یا مطاعن خلفاء ثلثہ یا مطاعن ازواج النبی کی نسبت ہیں لیکن میں نمبروار بھی آپ کے سوالوں کے جواب میں کچھ مختصراً لکھتا ہوں پر میں بتا چکا ہوں۔ کہ فیصلہ کی یہی راہ ہے جو کہ میں تحریر کر چکا ہوں۔

سوال ۱۔ بعد نبی کریمؐ خلافت منصوص من اللہ ہے۔ یا جائز بالاجماع۔ اگر منصوص من اللہ ہے تو کون حقدار ہے یا نبی کریمؐ کسی کو مقرر فرما گیا تھا۔ یا اجماع امت پر چھوڑ گئے

جواب۔ کتاب اللہ اور سنت اللہ اور انبیاء و خلفاء سابقین پر قیاس کرنے سے صاف ثابت ہے کہ آن حضرت کے بعد خلیفہ کا انتخاب اور تقرر خدا کا کام تھا اور خدا نے وعدہ بھی یہی فرمایا تھا۔ کہ میں خود بناؤں گا اور بناؤں گا بھی ویسے جیسے میں نے پہلوں میں سے بنائے تھے۔ اور کتاب اللہ اور سنت اللہ اور انبیاء و خلفاء سابقین کے استقراء سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ خلافت نبوت خدا جس کو دینا چاہتا ہے وہی خلیفہ بنتا ہے نہ کبھی وہ غصب ہوئی نہ ہوگی اور نہ ہو سکتی ہے۔ تو اب ہم نے اسی قدر دیکھنا ہے۔ کہ وعدہ الٰہی کے موافق ہوا تو کون ہوا۔ تو سب موافق اور مخالف جانتے اور مانتے ہیں۔ کہ آن حضرتؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمان ہوئے اور خدا نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کی جو آثار و نشانات مقرر فرمائے تھے وہ بھی ان میں اکمل اور اتم طور پر سب کے سب پائے گئے جو کہ خدائے علیم کی وہ فعلی شہادت ہے جس سے سب انبیاء و رسل اور ان کے خلفاء کی نبوت رسالت خلافت ثابت ہوئی ہے جس کی نسبت خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ وارسلنٰک للناس رسولاً وکفٰی باللّٰہ شہیداً۔ ہاں جب خدا نے ان کو بنانا تھا تو اس کے ظاہری اسباب بھی خداوند علیم حکیم نے مہیا کر دئے چنانچہ کچھ تو آنحضرتؐ سے ایسی باتیں اور ایسے امور ظاہر کرا دئے جن سے قابل اعتبار صحابہ نے یہی سمجھا کہ آپ کے بعد ابوبکرؓ ہی خلیفہ ہے یا ہونا چاہیئے اور کچھ یہ کہ خدا نے قابل اعتبار صحابہ کے دلوں کو اس پر متفق کر دیا۔ کہ وہ ابوبکرؓ کی بیعت کر لیں۔ پر ان کو خلافت دینے یا خلافت کے اثبات میں کچھ دخل نہیں۔ بلکہ دینے اور بنانے والا خدا ہے اور ثبوت اس کا ان کا ہو جانا اور خدا کی فعلی شہادت ہے اور وہ آثار ہیں جو کہ خدا نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کے لئے پورے کرنے کا وعدہ دیا تھا۔ اور وہ ان میں بوجہ اتم پورے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ سب موافق اور مخالف اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء۔

سوال ۲ کا خلاصہ

بوقت رحلت جب آپ نے وصیت لکھنے کے لئے قلم دوات اور کاغذ طلب کیا۔ تو امیر عمر نے یہ کہہ کر روک دیا۔ کہ اس پر غلبہ مرض ہے اور ہذیان کہہ رہا ہے حالانکہ آپ کے شان میں ما ینطق عن الھویٰ الخ وارد ہے۔

جواب۔ قلم دوات کی روایت سے تین امور ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱) حضرت علیؓ کی خلافت کی وصیت۔

(۲) حضرت عمرؓ کا مانع تحریر ہونا۔

(۳) آنحضرتؐ کے رفیع شان کی نسبت ہتک آمیز الفاظ بولنے سے حضرت عمرؓ کا نفاق ظاہر ہونا۔ امر اول کی نسبت تو یہاں پر کوئی اشارہ کنایہ بھی نہیں نہ اس میں خلافت کا ذکر ہے نہ اس کے متعلق وصیت کرنے کا ذکر ہے اور نہ حضرت علیؓ کا یہاں نام ہے بلکہ حضرت عمر کے حسبنا کتاب اللہ کہنے پر آنحضرتؐ کا خاموش رہنا اور تحریر کا ارادہ فسخ کر دینا یہ بھی صاف قرینہ ہے کہ آن حضرت یہی تحریر کرانا چاہتے تھے۔ نیز آنحضرتؐ کی بعثت اور قرآن مجید کی تنزیل کی اصل غرض تو یہی تھی کہ لوگ ہدایت پر قائم ہو جاویں اور ضلالت سے بچ جاویں اور عقل باالکل باور نہیں کر سکتی۔ کہ جس بات کے ساتھ ضلالت سے دائمی نجات ملتی ہو خدا اس کے بیان کرنے سے بخل یا قصور کیا ہو یا اس کے نزول سے پہلے اس نے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی یا لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ کی صدا بلند کی ہو۔ لیکن اس کتاب میں کوئی ایسی آیت نہیں کہ جس کے یہ معنے ہوں کہ علی کو اگر خلیفہ مان لوگے۔ تو پھر کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ ہاں اس میں اگر ہے تو یہ ہے کہ اگر قرآن مجید سے تمسک کروگے تو تم گمراہ نہ ہوگے پس اس سے بھی صاف پایا جاتا ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہے تو قرآن مجید کی اتباع کی وصیت تاکید کی غرض سے لکھواتے تھے۔ جیسی کہ انبیاء کی شان ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ووصّٰی بہا ابراھیم بنیہ ویعقوب یٰبنی ان اللّٰہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ الخ پس اگر آپ کے اور ہم جنسوں کی وصایا پر نظر کی جائے۔ یا خاص اس کی وصیت کو مد نظر رکھا جائے۔ جو ابو الانبیاء ہے اور اس کا اسوہ حسنہ مامور بہ ہے تو بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ وصیت اتباع قرآن کی نسبت تھی۔ جو کہ آپ کا ورثہ تھا۔ انسان اسی چیز میں وصیت کرتا ہے جو اس کا ورثہ ہوتا ہے اور شیعہ سنیوں کی متفق علیہ حدیث ہے کہ علماء ورثۃ الانبیاء ہیں اور یہ کہ ان کا ورثہ درہم و دینار نہیں ہوتے بلکہ علم ہوتا ہے اس سے بھی قرآن مجید ہی کی نسبت یہ وصیت ثابت ہوتی ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ خلافت کی نسبت تھی تو یہاں پر تعین خلیفہ کی نسبت ہرگز نہیں بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ یہی لکھوائی ہوں کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ پس جس کو خدا بناوے اس کا انکار نہ کرنا اور چونکہ ان سب باتوں کیلئے قرآن مجید کافی تھا لہٰذا آپ نے حضرت عمر سے حسبنا کتاب اللہ سنکر اس ارادہ کو فسخ فرما دیا اور اگر…

ہ نوٹ۔ مومن نام بتانے والوں کیلئے۔ "ان کنتم مومنین" اور "ومن الناس من یقول آمنا" بہت ہی قابل غور ہیں۔

چنانچہ جس کتاب کی یہ حدیث ہے اسی میں یہ حدیث بھی موجود ہے کہ حضرت عباس نے حضرت علیؓ کو کہا کہ میں ایسا سمجھتا ہوں کہ آپ کل تو لوگوں کی لاٹھی کے نیچے ہو گا اس لئے بہتر ہے کہ حضرت کے پاس ہم چلیں۔ پس اگر ہمارا حق ہو تو وصیت کرالیں ورنہ خیر۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر ہم نے دریافت کیا تو آپ ضرور ہم کو محروم کر دیں گے لہذا میں نہیں دریافت کرتا۔ پس حضرت علی کے خلیفہ بننے کی قطعی ناامیدی تو خود ہی حضرت علیؓ کے اس قول سے ثابت ہے۔ رہا امر دوم۔ تو وہ یہ ہے کہ آپ حضرت ابوبکرؓ کے لئے خلافت کی وصیت کرنا چاہتے تھے۔ اس کی نسبت بھی اس کتاب میں حدیث موجود ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور اس کے بیٹے کو بلا کر ابوبکر کے لئے خلافت کی وصیت کر دوں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اور مومن ابوبکر کے سوا دوسرے کسی کو ہرگز نہیں چاہتے۔ لہذا میں نے نہ بلایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر کا جواب آنحضرت کے منشاء کے بالکل مطابق تھا کیوں کہ آپ نے اپنے پہلے ارادہ کے ملتوی کرنے کی یہی وجہ بیان فرمائی۔ اس بیان سے امر ثانی کی نسبت بھی فیصلہ ہو گیا۔ کیوں کہ ہر ایک صورت میں حضرت عمرؓ آپ کے منشاء کے موید تھے نہ مانع۔ ہاں بصورت خلافت والی صورت میں حضرت علی کا منشاء ہی حدیث مذکورہ کے مطابق ہی تھا کہ نہ میں اور قلم دوات والی حدیث میں صاف لکھا ہے کہ حضرت عمر کی رائے کے موافق بہت سے اور بھی بہت سے تھے۔ ہاں نیت میں بے شک فرق ہے۔ حضرت عمر تو آپ کی تکلیف بے ضرورت کی وجہ سے چاہتے تھے کہ تحریر نہ ہو اور حضرت علی اس وجہ سے کہ قطعی اور ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں گے۔ میرے خیال میں ہمارے محبان علی کہلانے والے بہت احسان فراموش ہیں کیوں کہ اگر حضرت عمر خود غرضی کو چھوڑ کر آپ کی بے فائدہ تکلیف دہی کی وجہ سے نہ بولتے اور مذکورہ بالا دو حدیثوں کے مطابق حضرت علی کو محروم اور حضرت ابوبکر کو وصی لکھا جاتا۔ تو محبان علی کہلانے والوں کی یہ موجودہ مزخرف عمارت کی بنا اسی وقت اکھڑ گئی ہوتی۔ پر انہوں نے بجائے شکریہ کے الٹا آپ پر الزام لگا دیا۔ اب رہا امر سوم۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت عمرؓ کے ثابت شدہ منصب اور آثار کے چونکہ خلاف ہے۔ لہذا یا تو یہ محض افترا ہے یا اس لفظ کا مطلب غلط سمجھا گیا ہے نیز یہ آنحضرت کی شان کے بھی خلاف ہے کیوں کہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ قرآن مجید کے غلبہ اور نصرت اور فتح اور کامیاب ہونے کے وعدوں کے خلاف ایسے مغلوب اور مخذول اور خائب و خاسر اور ناکام تھے کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ کہ آپ نے جس سخت کو بڑی محنتوں اور جانفشانیوں سے ساری عمر خرچ کر کے قائم کیا تھا۔ اب اپنے جانشین کے حق میں اس کی وصیت کرنا چاہتے ہیں۔ پر ایک منافق ایسا غالب ہے کہ وہ آپ کو کچھ کرنے نہیں دیتا۔ بلکہ اس نازک وقت میں نہایت سخت الفاظ منہ پر کہے رہا ہے اور نہ کوئی اہل مجلس میں سے اور نہ خاندان کے ممبروں سے کوئی آپ کی حمایت ذرا بھر بھی کرتا۔ کیا غیرت میں آکر کچھ کر سکتا ہے اور نہ اس منافق کو اٹھا سکتا ہے یہاں تک کہ اسی حسرت میں اور ناکامی کے عالم میں آپ اپنے پیاروں کو ظالموں غاصبوں کی تلوار کی دھار کے نیچے دیکھتے دیکھتے اور سخت سے سخت الفاظ سنتے ہوئے اس جہان سے چل بسے۔ پھر سب مومنوں اور خصوصاً اسد اللہ الغالب مولا مشکل کشا کی شان سے بھی بعید ہے کہ ان کی موجودگی میں ان حضرت کو ایسے نازک وقت میں ایسے سخت الفاظ بولے جاویں پر وہ ایک ذرہ بھر بھی غیرت نہ کھائیں۔ خصوصاً جبکہ منافقوں کے حق میں جہاد کا بھی صریح حکم قرآن مجید میں موجود تھا کیا دعویٰ مردان کو محبان علی کے برابر بھی غیرت اور حمیت اور محبت نہ تھی۔ ایسی زندگی سے تو موت ہزار درجہ بہتر تھی۔ کہ وہ اپنے سامنے ایسے کلمات آنحضرت کے حق میں سنتے اور پھر خاموش رہتے بلکہ اگر نعوذ باللہ بقول شیعہ حضرت عمر کو منافق ہی فرض کیا جاوے تو بھی حضرت عمر کی شان سے بعید ہے کیوں کہ خداوند کریم نے منافقوں کی نسبت قرآن مجید میں یہ خبر دی ہوئی ہے کہ لانتم اشد رھبۃ فی صدورھم من اللّٰہ۔ پس تو وجہ ہوئی ہے کہ وہ بطور تقیہ جب مومنوں کو ملتے۔ تو امنا کہتے تھے یہ تو کبھی ہو سکتا ہی نہیں کہ یہ منافق اور پھر مومنوں کے سامنے آنحضرت کو ایسے سخت کلمے کہے۔ پھر حضرت عمرؓ کا اپنی ساری عمر میں آنحضرت کی نسبت کبھی ایسا گستاخانہ کلمہ نہ کہنا بھی صاف بتاتا ہے۔ کہ یہ افترا یا غلط فہمی ہے۔ بلکہ کہیں سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ حضرت عمرؓ نے کبھی الرجل کے لفظ کے ساتھ آن حضرت کو یاد کیا ہو۔ پس یہ بھی صاف بتاتا ہے کہ یا یہ افترا ہے یا غلط فہمی ہے۔ ان سب امور کے ساتھ جب اس امر پر بھی غور کیا جائے کہ راوی خود بیان کرتا ہے کہ اس موقعہ پر بہت سے بڑے بڑے صحابہ موجود تھے اور پھر واقعہ بھی نہایت ضروری اور عظیم الشان تھا لیکن باوجود اس کے روایت کا سلسلہ ایک شخص تک پہنچایا جاتا ہے تو پھر کم از کم اس قدر تو ضرور کہنا پڑتا ہے کہ روایت ہرگز قابل اعتبار نہیں لیکن جب دیکھا جاتا ہے کہ یہ آنحضرت کی شان کے خلاف ہے پھر حضرت عمرؓ کے ثابت شدہ منصب اور آثار ثابتہ مشاہدہ کے خلاف ہے پھر سب موجود صحابہ خصوصاً شیران خدا ان پنجتن و سرداروں کے منصب اور شان بلکہ ان کی غیرت و ایمان کے بھی خلاف ہے اور اسی خلافت کے باعث ان سب آیات و احادیث کے بھی خلاف ہے جو کہ امور مذکورہ کی نسبت ہیں تو صاف کہنا پڑتا ہے کہ یہ محض افترا ہے اور بالفرض اگر افترا نہیں تو پھر لامحالہ یہ معنے غلط ہیں چونکہ امور مذکورہ کے مخالف ہونے کی وجہ سے ہرگز ہرگز قابل تسلیم نہیں ہیں۔ رہا یہ سوال کہ پھر اس کے صحیح معنے کیا ہیں جو امور مذکورہ کے خلاف نہ ہوں پس اس کی نسبت کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ الرجل کا لفظ خود سارے مطلب کو کھول دیتا ہے کیونکہ جب حضرت عمرؓ کی عادت اور شان سے صاف ثابت ہے کہ وہ آنحضرت کو الرجل سے یاد کرتے تھے اور نہ کرنا دونوں کی شان سے موزوں ہے لہذا اس کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ حضرت عمرؓ نے ایک تو یہ فرمایا کہ جس مرض کے لئے آپ تحریر کی تکلیف اٹھاتے ہیں اس کے لئے کتاب اللہ کافی ہے اور دوسرا یہ کہ اگر تحریر سے تاکید کا خیال ہو تو ہمارے لئے کتاب اللہ کافی نہیں وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مرض کی شدت کے وقت آدمی ہذیان بھی کہا کرتا ہے۔

سوال ۱۳ کا خلاصہ۔

اصحاب ثلثہ آنحضرت ؐ کے جنازہ میں کیوں شامل نہ ہوئے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ طمع دنیوی اور ریاست ان پر غالب تھی اور آنحضرت کی دردخواہی ان میں ہرگز نہ تھی۔

جواب۔ افسوس کہ اعتراض کو تو ان کی الی الصدور تک وسیع کر دیا پھر اعتراض بھی ان پر کہ اگر وہ فی الحقیقت خلیفہ ہوں اور یقیناً ہیں تو پہلے خلفاء پر اعتراض کرنے والوں کی طرح نہایت خطرناک وعید کے مورد بننے میں کچھ شبہ نہیں پر جس بناء پر اعتراض ہے۔ اس کی سند ندارد کیا۔ ایسے خطرناک اعتراض کے واسطے بڑی پختہ اور یقینی شہادت کی ضرورت نہیں ہے کیا بازاری گپوں کی بناء پر ایک عقلمند ایسا اعتراض کر سکتا ہے بلکہ ایسے امور میں تو معمولی آثار جواز قسم احاد ہوتی ہیں وہ بھی قابل اعتبار نہیں ہوتیں کیوں کہ دوسرے کو ایسی صورت میں یہ حق پہونچتا ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ ان پر اعتراض کو تسلیم کرے کہ جن کی خلافت قرآن مجید اور سنت ابتداء سے ثابت ہے ابتداء سے ایسی ظنی اور معارض کتاب اللہ اور مخالف سنت اللہ خبر واحد کو کسی ایسے شخص کے دل و دماغ کی ساخت قرار دیدے جو کہ یفشی الکذب کے زمانہ کا ہے اور جس کے ہم مشربوں اور ہمدردوں نے ہزارہا نظائر قائم کر کے ثم یفشی الکذب اور من کذب علی متعمداً کی ضمن پیشگوئی کو پورا کیا ہے اور ہر ایک فرقہ کے تجربہ کار علماء نے ان کے خود ساختہ اخبار کے انباروں کو ردی میں پھینکا ہے پھر علاوہ اس کے اعتراض کے لئے اور بہت سے امور کی ثبات کی ضرورت تھی جو نہیں کی گئی۔ ۱ یہ کہ آنحضرت پر نماز جنازہ ایک دفعہ پڑھی جا سکتی تھی اور دوبارہ جائز نہ تھی۔ ۲ اگر دوبارہ بھی جائز تھی۔ تو پھر یہ کہ انہوں نے پھر بھی نہیں پڑھی۔ ۳ یہ خلیفہ اور امام کے سوائے کس کے پیچھے پڑھتے۔ ۴ یہ کہ سب پر فرض عین تھے۔ ۵ یہ کہ باوجود یہ سننے کے کہ انصار اپنے میں سے خلیفہ بنانے لگے ہیں۔ پھر بھی ان پر لازم تھا کہ نماز جنازہ کی انتظار میں وہاں ہی بیٹھے رہتے اور جو آنحضرت ؐ نے فرمایا ہوا تھا کہ الائمۃ من قریش وغیرہ اس کے قائم کرنے کی فکر نہ کرتے۔ ۶ یہ کہ انصار کے خلیفہ بنانے سے پہلے ہی ان کو خبر تھی اس کے روکنے کے لئے انصار کے پاس نہ جاتے ۷ یہ کہ جب وہ انصار کے پاس گئے تھے اس وقت ان کو یقینی طور پر معلوم تھا کہ خلیفہ بنانے سے پیچھے ہی پڑھیں گے نیز یہ کہ ہمارے آنے کی انتظار نہ کریں گے یا یہ کہ پھر کے پیچھے بھی ہمیں اطلاع نہ دیں گے۔ غرض کہ اور بہت سے امور ہیں کہ اس اعتراض کے لئے ان کا ثابت کرنا ضروری ہے تاکہ یہ ثابت ہو کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ اس فرض عین وقتی واجب التقدیم کو ایک غیر ضروری امر کے لئے ترک کیا ہے اور نہ پھر وہ اس کو بعد میں ادا کر سکتے تھے اور نہ انہوں نے ادا کیا ہے بلکہ ان امور کا خلاف ثابت ہے

بلکہ اس میں اگر کوئی شکایت ہو سکتی ہے۔ تو حضرت علی پر کہ جب وہ تجہیز سے فارغ ہو گئے تھے اور جانتے تھے کہ بہت سے مہاجر اور انصار غیر حاضر ہیں تو تھوڑی دیر توقف کرتے یا کسی کو کہہ کر ان کو خبر کر دیتے لیکن ان پر بھی شکایت نہیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت پر صلوٰۃ کا پڑھنا قیامت تک اور مشرق مغرب تک کے مسلمانوں پر لازمی امر ہے اور سب کا جمع ہونا ناممکن ہے۔ سب سے زیادہ عجیب بات اس اعتراض میں یہ ہے کہ خلافت وہ شے ہے کہ شیعہ کے نزدیک نجات کا دار و مدار ... اور اس کو نہایت رفیع مقام اور معظم اور مکرم یقین کرتے ہیں۔ لیکن اعتراض کے لئے اس کو بھی دنیا کی وجاہت اور بدترین اشیاء اور قابل نفرت اور واجب الترک چیز بتاتے ہیں۔ کیا عجیب ہے۔ حضرت علی اگر اس کے لئے کوشش کریں تو وہ جہاد اور افضل الاعمال ہے۔ ابوبکر، عمر، عثمان کریں تو وہ وجاہت دنیا کے طالب حریص اور طامع بنائے جاویں یہ جدا بات ہے کہ وہ کس کا حق ہے۔ پر خلافت نبوت تو بری شے نہیں ہے لیکن اگر اس کو برا شے جانیں تو طالب وجاہت اور طامع کس طرح کہیں۔ پھر باوجودیکہ شامل نہ ہونے کے بہت سے وجوہات موجود ہیں۔ پھر بھی جاہ پسندی اور طمع کو اس کی وجہ قرار دیدیا۔ حالانکہ کتاب اللہ اور سنت اللہ سے ان کا ثابت شدہ منصب اور ثابت شدہ آثار اس کی تردید کرنے کے لئے کافی ہیں۔ جیسا کہ میں بار بار بیان کر چکا ہوں۔

سوال ۵ کا خلاصہ۔

حضرت فاطمہ کو فدک سے محروم کر کے خلیفہ اول نے ایسا ناراض کیا کہ دم مرگ اس سے ہم کلام نہیں ہوئیں بلکہ وصیت فرمائی کہ ابوبکر کو ہمارے جنازہ میں شامل نہ ہونے دینا جیسا کہ بخاری میں موجود ہے۔ حالانکہ آنحضرت نے فرمایا ... الفاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی اور یا الفاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی من اذانی فقد اذا اللہ من اذا اللہ فقد کفر ... ان احادیث کی تائید یہ آیت کرتی ہے ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ و اعد لہم عذابا عظیما۔

جواب۔ جب کتاب اللہ، سنت اللہ اور شہادت اللہ سے یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت ابوبکر خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ ہی تھے تو اس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ اذا اللہ اور یؤذون اللہ وغیرہ کا مورد نہیں جس روایت کی بنا پر ان کو ایسا کہا جاتا ہے یا وہ افترا محض ہے یا اس کے معنے غلط کئے گئے ہیں۔ یؤذون اللہ جو لوگ ہوتے ہیں ان کی نسبت خداوند کریم نے صاف فرما دیا ہے کہ دنیا اور آخرۃ میں ان پر لعنت ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ دنیا میں ملعون ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ وہ لوگ (کہ جن پر خدا نے دنیا میں لعنت کی ہے) دنیا میں ذلیل و خوار و ناکام ہوں نہ یہ کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کی طرح معزز و منصور اور فائز اور مظفر ہوں اور کامیاب بھی خلافت خاتم الانبیاء پر۔ پھر ہوئے بھی تو بقول شیعہ اسد اللہ الغالب کے مقابلہ پر۔ پس اگر یہ خلافت کوئی بری شے ہے۔ تو پھر اس پر اس قدر حسرت اور رونا اور واویلا کیوں ہے۔ اور اگر فضل اور رحمت ہے تو اس کو وہ شخص کس طرح لے سکتا ہے کہ جس کے لئے شیعہ کی نہیں بلکہ اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں ہونی چاہیئے۔ اور جو لہم فی الدنیا خزی و لہم فی الاخرۃ عذاب عظیم کا مصداق ہونا چاہیئے پس جبکہ اس کو یہ خلافت ملی ہے اور ضرور ملی ہے اور وہ مظفر اور فائز ہوا ہے اور منصور ہوا ہے۔ تو اس سے یقیناً ثابت ہوا کہ وہ یؤذون اللہ کا مصداق ہرگز نہیں اور جب یؤذون اللہ کا مصداق نہیں تو پھر من اذانی کا بھی نہیں اور جب اذانی کا نہیں تو تو اذاھا کا بھی ہرگز نہیں جب قرآن مجید کے بیان کردہ آثار ثابتہ یقین دلاتے ہیں کہ ابوبکر من اذاھا (فاطمہ) میں سے ہرگز نہیں۔ تو پھر ہم کیوں کر کسی کے کہنے سے یہ مان سکتے ہیں۔ کہ ابوبکر نے فاطمہ کو ایذا دی اس میں کوئی عقلمند شک نہیں کر سکتا کہ حدیث من اذاھا یا من اغضبہا۔ کا وہ شخص ہرگز مورد نہیں بن سکتا جو کہ کتاب اللہ کے حکم کے موافق کسی فرض کو بجا لائے اور حضرت فاطمہ اس پر اس وجہ سے غضب لائیں بلکہ ایسا کرنا حضرت فاطمہ کی شان کے خلاف ہوگا اور یہ ناراض ہونا اس شخص کے حق میں ہرگز مضر نہ ہوگا کیونکہ معصیۃ اللہ میں کسی انسان کی اطاعت جائز نہیں ہے اور جس بات میں حضرت سیدہ کا حضرت ابوبکر پر ناراض ہونا بیان کیا جاتا ہے وہ ایسی ہی بات ہے کیونکہ اس میں شک نہیں کہ فدک مال فے میں سے تھا اور مال فے کی نسبت قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔ ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ و للرسول و لذی القربی و الیتمی و المساکین و ابن السبیل کی لا ... للفقراء المھاجرین ...... والذین تبوؤا الدار والایمان... والذین جاؤ من بعدہم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا۔ پھر فرمایا کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ اس میں بہت سے لوگوں کا حق تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک نہ تھا اور نہ اس میں وراثت جاری ہو سکتی تھی اور نہ اس کا ہبہ ہو سکتا تھا۔ پس جبکہ حضرت ابوبکر پر خلیفہ ہونے کی حیثیت سے فرض تھا کہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں اور تنازع کی صورت میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اور فدک میں بہت سے لوگوں کا حق تھا اور کسی کا ملک نہ تھا اور حضرت ابوبکرؓ نے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر کے یتیمی اور مساکین وغیرہ مومنوں کے مال کی حفاظت کی اور ان کا مال حضرت سیدہ کو ناحق نہ دیا تو کیا اس پر حضرت سیدہ کا ناراض ہونا ان کی شان کے موزون ہو سکتا ہے یا ان کی اس انوکھی ناراضگی سے حضرت ابوبکر کو کچھ نقصان ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ جبکہ خلیفہ نے (کہ جس کی اطاعت حضرت سیدہ پر بھی ایسی فرض تھی جیسی کہ زید عمر پر) قرآن کے مطابق فیصلہ کر دیا۔ تو اس میں خلیفہ پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا البتہ حضرت سیدہ پر ضرور اعتراض ہو سکتے ہیں یا یوں کہو۔ کہ ان کی شان پر داغ آتا ہے اول یہ کہ آپ اس قدر بے علم تھیں کہ قرآن مجید کا واضح ترین مسئلہ بھی آپ کو معلوم نہ تھا۔ دوم یہ کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے وہ حدیث پیش کی جو کہ شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی کے باب صفۃ العلم میں درج ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کا ورثہ درم و دینار نہیں ہوتا۔ بلکہ علم ہوتا ہے۔ تو اس کے مناقض ہبہ کا دعوی کر دیا۔ سوم یہ کہ جب شہادت طلب ہوئی۔ تو اپنے خاوند اور ایک عورت کو پیش کر دیا اور کیا بھی اس امر میں کہ جہاں ان کی شہادت کا اثر یتیموں مسکینوں وغیرہما کے حق پر وارد ہوتا تھا۔ چہارم یہ کہ جب کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مطابق خلیفہ نے فیصلہ دیا تو بجائے تسلیم کے اور لا یجدوا فی انفسہم حرجا کے الٹی حق ناراض ہو گئیں پنجم یہ کہ ناراض بھی ہوئیں تو خلیفہ رسول پر کہ جس کی اطاعت ان پر فرض تھی ششم یہ کہ اصول کافی کے مطابق قرآن فی بیوتکن کے خلاف گدھے پر سوار ہو کر چالیس دن تک مدینہ کے کوچوں بلکہ ہر سب مہاجرین اور انصار کے پاس جاتی رہیں ہفتم یہ کہ باوجود حرص کی یہ حد کہ بموجب فروع کافی سات گاؤں آپ کے قبضہ میں موجود تھے۔ لیکن پھر بھی فدک پر اس قدر تکرار اور ذلت کو برداشت کرنا ہشتم اصول کافی کی روایت کے مطابق آنحضرتؐ نے حضرت سیدہ سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہارا حق چھینا جائے تو صبر کرنا اور غصہ نہ کرنا۔ پر فدک کے لئے اس کے برعکس بے صبری اور غصہ کیا جس کی کوئی حد نہیں پس بجائے اس کے کہ حضرت سیدہ پر اعتراض وارد ہوں کیوں یہ نہ کہا جائے کہ اس قصہ پر تعصبی المذہب کے لوگوں نا خود غرض لوگوں نے بہت کچھ حواشی چڑھا دئے ہیں اور اصل واقعہ بالکل صاف ہے جس سے حضرت سیدہ پر کوئی بڑا الزام عاید نہیں ہوتا۔ ہاں اس واقعہ سے ایک بات خوب ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب حضرت سیدہ حضرت علیؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ساتھ لیکر حضرت ابوبکرؓ کے پاس فیصلہ ... لے گئیں اور خلافت جو کہ اس سے ہزارہا درجہ افضل اور اعلیٰ تھی۔ اس کے لئے حضرت علیؓ آپ کے پاس دعوی نہ لے گئے تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب صاحبان حضرت ابوبکر کو خلیفہ تسلیم کرتے تھے ورنہ کیا وجہ کہ افضل کا دعوی دائر نہ کریں اور ادنیٰ کے لئے اس قدر زور لگائیں میرے خیال میں اس واقعہ پر حواشی چڑھانے والوں سے تین بڑے بھاری قصور ہوئے جس سے اعتراض میں نقص رہ جاتا ہے اول یہ کہ انہوں نے یہ نہ روایت بنائی کہ ابوبکر نے ... حضرت سیدہ کو محروم کر کے فدک یا فدک کے محاصل اپنے ملک اور تصرف میں لے آیا تھا اور جب تک یہ نہ ہو تب تک ابوبکر کی نیت پر مزہ دار حملہ نہیں ہو سکتا۔ دوم یہ کہ انہوں نے یہ روایت نہ بنائی کہ جب حضرت مولیٰ مشکل کشا منصب خلافت پر بیٹھے تھے تو سب سے اول یہ کام کیا تھا کہ فدک کو آل سیدہ میں واپس کر دیا تھا تاکہ مولیٰ مشکل کشا پر یہ اعتراض نہ رہتا کہ آپ نے حضرت سیدہ کی روح پاک کو اس رنج و الم اور غیظ و غضب سے آرام نہ دیا

کہ میں کے بعد از وفات باقی رہنے کے یقین سے حضرت سیدہ نے وصیت
کی تھی کہ ابوبکر میری صلوٰۃ جنازہ سے روکا جاوے لیکن اگر میں اس
وقت اپنی جدہ ماجدہ حضرت سیدہ کے پاس ہوتا تو ضرور اس قدر عرض کر
دیتا کہ صلوٰۃ جنازہ تو ایک دعا ہے پھر کیا آپ نے خداوند کریم سے اس کا کچھ بھی
بندوبست کرایا ہے کہ اگر وہ ابوبکر کو سامنے دروے نہیں روک سکتا تو
کم انکم وآل محمد سے تو ضرور روک دے۔ تاکہ بیچ وقت صلوٰۃ کی دعا سے
آپ کی روح کو دکھ اور رنج والم پہونچا کر نعیم جنت کو آپ پر منغص نہ کرے
سوم یہ کہ ان کو چاہئیے تھا کہ من اغضبہا الخ اور من اذاہا
کے عوض کوئی اور آیت لاتے بتلاتے کیونکہ یہ دونوں آنحضرتؐ کے
اس خطبہ کا ایک ٹکڑا ہیں جو کہ آنحضرتؐ نے اس وقت پڑھا تھا جبکہ حضرت
مولیٰ مشکل کشا ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے لگے تھے اور اس خبر سے
حضرت سیدہ کو نہایت درجہ کی ایذا پہونچی اور آپ غضب کی حالت میں
آنحضرت کی خدمت میں آئیں اور سب واقعہ بیان کیا تو آنحضرتؐ نے
صحابہ کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ الفاطمۃ بضعۃ
منی الخ۔ تو اب نقص یہ ہے کہ جب ابوبکر پر اعتراض کرتے ہوئے یہ
حدیث پڑھی جاتی ہے تو اس کا سارا شان نزول ذہن میں آکر اس طرف
خیال کو لیجاتا ہے کہ اس کے اول مورد یا یوں کہیئے کہ اصل مورد خاص
حضرت مولیٰ مشکل کشا ہیں جس سے آپ کی کسرشان کی معصیت کا
ارتکاب لازم آتا ہے۔ سوال نمبر ۵ کا خلاصہ۔ آنحضرتؐ نے حکم اور مروان
بن حکم کو مدینہ سے نکال دیا تھا اور پہلے دو خلیفوں نے اور بھی دور نکال دیا۔
لیکن حضرت عثمانؓ نے تینوں کا خلاف کر کے مروان کو کیوں واپس بلالیا۔
جواب۔ چونکہ حضرت عثمان کا خلیفہ خاتم النبیین ہونا کتاب اللہ اور سنت اللہ
اور شہادت اللہ سے ثابت ہے لہذا ایسی روایت محض افترا ہے جس سے لازم
آئے کہ خلیفہ نبی نے نبی کی حکم عدولی کی ہو آنحضرت کی زندگی میں حکم اور مروان
نہ مدینہ میں رہتے تھے اور نہ آپ نے ان کو مدینہ سے نکالا ہے بلکہ یہ محض جھوٹ
اور افترا ہے ہاں بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے حکم کو مکہ سے نکال دیا تھا
لیکن بہت سے وجوہات سے ثابت ہے کہ یہ روایت ہی سراسر غلط ہے۔ بلکہ بعض
روایتوں میں صاف لکھا ہے کہ وہ نہیں نکالا گیا اور یہ امر ثابت شدہ ہے کہ حکم
فتح مکہ کے دن مشرف بالاسلام ہوا تھا اور یہ بھی ثابت شدہ امر ہے کہ فتح مکہ
کے دن آنحضرتؐ نے حضرت یوسف کی طرح لاتثریب علیکم الیوم پڑھکر سب کو
معافی دیدی تھی اسی وجہ سے فتح مکہ کے دن کے مسلمانوں کو طلقاء کہتے ہیں اور حکم
کی استثناء ان احادیث معتبرہ میں ہرگز نہیں ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے
کہ وہ نہیں نکالا گیا پھر اس کا کوئی قابل اخراج جرم بھی ثابت نہیں ہے اور اگر فرض
کیا جاوے کہ وہ مکہ سے نکالا گیا تھا تو پھر یہ بات ثابت نہیں کہ یہ اخراج دائمی تھا
زنا جیسے بدترین گناہ میں بھی اخراج ایک ہی سال تک ہے اور پھر یہ بھی ثابت نہیں
کہ رسول اللہ کی سلطنت کی قلمرو سے نکالا گیا تھا جس شہر سے ہوا کا اخراج قرآن مجید کے
حکم سے ہوا تھا وہ بھی تو ساری قلمرو سے نہ نکالے گئے تھے اور حکم تو آخر مسلمان تھا اور
نہ یہ ثابت ہے کہ جس حد سے اس کو باہر نکالا گیا تھا مدینہ منورہ اس کے اندر تھا اور پھر
یہ بھی ثابت نہیں کہ توبہ و اصلاح اور شفاعت سے بھی اس کا واپس ہونا جائز
نہ تھا بلکہ بعض روایتوں میں صاف آیا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شفاعت

پر آپ کی زندگی میں حکم کی واپسی کا حکم صادر ہو گیا تھا اس علاوہ فتح مکہ کے وقت
مروان کی عمر سات سال کے قریب تھی جس پر وہ مکلف نہ تھا اور کلا
تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ قرآن مجید کا عام فتویٰ ہے پس اگر یہ سب باتیں فرض
بھی کی جاویں تو بھی مروان اس حکم کے نیچے ہرگز نہیں آسکتا اور نہ صغر سنی کو باعث
والد کیساتھ باہر چلے جانے سے اس کا واپس کرنا ممنوع یا حکم عدولی کا باعث ہو
سکتا ہے چونکہ مروان پر بہت کچھ بیجا حملے کئے گئے اور کئے جاتے تھے لہذا خداوند کریم
نے ایک مدت تک سلطنت کو اس کے خاندان کے قبضہ میں کر کے اس کا معاوضہ
بوجہ احسن کر دیا ہے۔ سوال نمبر ۶ کا خلاصہ خلفاء کا آپس میں اتفاق تھا یا نفاق؟
اگر اتفاق تھا تو پھر حضرت علیؓ نے حضرت عثمان کا قاتل کیوں شہ دیا یا یہ ماننا پڑیگا
کہ حضرت عثمان کا قتل ہونا جائز تھا اور اسی وجہ سے حضرت علیؓ نماز جنازہ
میں بھی شریک نہ ہوئے تھے۔ جواب۔ ہمیں یقین ہے کہ آنحضرتؐ کے کسی خلیفہ
میں کسی قسم کا نفاق نہ تھا اور ہرگز نہ تھا۔ ہاں شیعہ اس بات پر زور دیتے ہیں
کہ حضرت علیؓ کے دل میں نفاق تھا اپنی جماعت میں تو خلفاء ثلثہ کو ظالم غاصب
خارج از دائرہ اسلام وغیرہ کہا کرتے تھے پر ان کا سر ان کی بیعت بھی کر لیتے تھے
اور اظہار وفاداری کرتے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھا کرتے تھے لیکن چونکہ
اذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا و اذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم
ان لوگوں کا کام ہے جو اپنے آپ کو مومن کہلائیں گے اور فی الحقیقت وہ مومن
نہ ہوں گے بلکہ لہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون کا مورد ہوں گے اور حضرت علی
اس جماعت سے ہرگز نہ تھے لہذا ہم یقین کرتے ہیں کہ حضرت علی میں نفاق نہ
تھا نیز کتاب اللہ اور سنت اللہ اور شہادت اللہ سے ثابت ہے کہ حضرت
عثمان خلیفہ خاتم الانبیاء تھے پس اگر حضرت علی ان کے منکر اور مخالف ہوں
تو بموجب حکم قرآن مجید فاولٰئک ہم الفاسقون کی جماعت سے ماننا پڑیگا
جو کہ آپ کی شان کے یقیناً خلاف ہے پس اس سے صاف ثابت ہے کہ قاتل عثمان
کے حوالہ نہ کرنے کا باعث نفاق علی قرار دینا محض افترا اور غلط اور بدظنی ہے
جو کہ ان سب آیات و سنت اللہ اور آثار ثابتہ کے متضاد اور مخالف ہے
جو کہ ان دونوں کے منصب رفیع کی مثبت ہیں علاوہ بریں نفاق کو سبب قرار دینا
تب ہی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ ثابت کیا جائے کہ قاتل نہ دینے کا اور کوئی سبب نہیں ہو
سکتا حالانکہ اب تک یہ ثابت نہیں کیا گیا۔ علاوہ بریں یہ بھی ثابت کرنا ضروری
ہے کہ حضرت علی کو یقیناً قاتل معلوم تھا یا جسکو فریق ثانی قاتل خیال کرتا تھا وہ
حضرت علی کے نزدیک بھی یقیناً قاتل تھا یا کم ازکم اس کا قاتل ہونا قرار یا شہادت
سے ثابت ہو چکا تھا۔ اور یہ بھی کہ جو قاتل مانگتے تھے وہ مقتول کے جائز ولی تھے
اور یہ بھی کہ اصول سیاست کے خلاف ان کا مطالبہ نہ تھا بلکہ اسی طور پر مطالبہ کرتے
تھے جو کہ آداب شریعت اور اسلوب سیاست کے مطابق تھا لیکن نہ معترض نے
ان امور کو ثابت کیا ہے اور نہ کر سکتا ہے بلکہ ان کے خلاف ثابت ہے اصل بات
یہ ہے کہ باعتراض حضرت عثمان کے قتل کے جواز کیلئے کیا گیا ہے لیکن اگر یہ امور
ثابت ہو جاویں تو پھر بجائے جواز قتل نفاق علی ثابت ہو جاتا ہے پر چونکہ شیعہ
نے نفاق کا نام تقیہ رکھ کر جواز کیا بلکہ فرض قرار دیدیا ہے کہ جس کا تارک حضرت
امام حسینؓ تھے لہذا یہ ان پر گراں نہیں گزرتا لیکن قرآن کا صاف فتویٰ ہے کہ ایسا
کرنیوالے اگرچہ اپنا نام مومن رکھتے ہیں پر وہ مومن نہیں شاید و من الناس
من یقول میں مضارع اسی لئے اختیار کیا گیا ہے رہا جنازہ تو اول اس کا ثبوت

کیا ہے دوم ایسے مقصدہ میں آپ کا شریک ہونا مناسب تھا یا بروقت جنازہ آپ کو خبر دی
گئی تھی یا آپ کیلئے کوئی بات نہ تھی یہ امور ہیں جبتک ان کا فیصلہ نہ ہو تو نفس
جنازہ نہ پڑھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ جواز قتل یا عدم جواز صلوٰۃ کے قائل
تھے کیا حضرت عثمان کی زندگی میں آپ کے پیچھے حضرت علی نے کبھی نماز نہیں پڑھی
یا وہ نعوذ باللہ منافقانہ کارروائی تھی اسد اللہ الغالب اور مشکل کشا اور پھر یہ
کارروائی۔ سوال نمبر ۷ کا خلاصہ۔ حضرت علی اور معاویہ کے جہاد میں آپ کیا
فرماتے ہیں حالانکہ ایک مومن کے قتل پر ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم
آیا ہے اور دنیا میں سزا بدل قتل کرنی ہے۔ جواب۔ قرآن مجید میں قتل عمد کی سزا قتل اور جہنم ہے
اور خطا کی تحریر رقبۃ الخ ہے باوجود اس حکم کے آنحضرتؐ کے زمانہ میں بہت دفعہ
یہ صورت پیش آئی ہے کہ اجتہادی غلطی سے ایک مسلمان نے دوسرے کو قتل کیا ہے
لیکن نہ قتل عمد کی قاتل کو سزا دی گئی ہے اور نہ قتل خطا کا کفارہ ادا کرنیکا حکم دیا
گیا ہے۔ حضرت علی اور امیر معاویہ کے معاملہ میں جہاں تک غور کیا جاتا ہے اسکی بناء
امیر معاویہ کی ایک اجتہادی غلطی پر ہے اور آج دن تک جس قدر اس جنگ پر لکھا
گیا قتل عمد کی کوئی تسلی بخش دلیل پیش نہیں کی گئی پس جبکہ یہ اجتہادی غلطی کی بناء
پر تھا تو اس کا حکم بھی وہی ہے جو ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔ سوال نمبر ۸ کا خلاصہ
قرآن مجید میں قرن فی بیوتکن وارد ہے اور حضرت عائشہ اس کے خلاف
اونٹ پر سوار ہو کر مجمع عام میں گئیں جبکہ حضرت علی سے جنگ کے لئے گئی تھیں۔
جواب۔ اگر اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر جا کر انہوں نے قرن فی بیوتکن
کے خلاف کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ قرن الخ کے معنے ہرگز نہیں ہیں کہ گھر
سے بالکل باہر قدم نہ رکھیں کیونکہ یہ ثابت شدہ بات ہے کہ آنحضرتؐ کی موجودگی
میں وہ اپنے گھر سے باہر جاتی رہی ہیں حتیٰ کہ حج اور جہاد میں بھی گئیں اور کلا
تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ قرن کے معنے خود بتا دیتا ہے اور اگر یہ
مطلب ہے کہ اونٹ پر سوار ہو کیں یا مجمع میں کیوں گئیں تو یہ بھی کوئی ممنوع امر
نہیں ہے کیونکہ جہاد کی اور حج کی مجمع عام میں اونٹ پر ہی سوار ہو کر جاتی رہی ہیں
اور اگر یہ مطلب ہے کہ ستر کے خلاف کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نے
جو ستر فرض کیا ہے ہرگز ثابت نہیں کہ حضرت عائشہ نے اس کا خلاف کیا ہے
اور نہ اونٹ پر سوار ہونا یا چادر منہ اور گریبان پر ڈالکر مجمع میں جانا ستر کے
خلاف ہے میں پہلے شیعہ کی معتبر کتاب کے حوالہ سے بیان کر چکا ہوں کہ حضرت
سیدہ گدھی پر سوار ہو کر چالیس دن تک فدک کے لئے خانہ بخانہ پھرتی رہی ہیں
ہاں البتہ اس قدر فرق تھا کہ حضرت عائشہ شتر سوار تھیں اور حضرت سیدہ
خر مادہ پر سوار تھیں اور بس۔ سوال نمبر ۹ کا خلاصہ۔ ان الارض یرثہا
عبادی الصالحون۔ میں ارض سے مراد بیت المقدس یا زمین شام ہے اور
یزید پلید اس کا بادشاہ ہوا اور امامین شریفین اس کی سلطنت سے محروم رہے۔
جواب۔ یزید پلید اور اس کے بہت سے ہم جنسوں کا ارض مقدسہ کا بادشاہ ہونا
ہی اس امر کی کافی شہادت ہے کہ اس کے یہ معنی صحیح نہیں ہیں جو کہ آپ نے خیال
کئے ہوئے ہیں نیز یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ زبور کی اس پیشگوئی کے بعد مدتوں
تک مشرک لوگ بھی اس کے بادشاہ رہے ہیں اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس
کے یہ معنے ہرگز نہیں ورنہ اگر یہ معنے صحیح ہیں تو پھر قرآن مجید کے ماننے والوں
میں ایک اسی آیت سے سب مذہبی نزاعوں کا فیصلہ ہو سکتا ہے کیونکہ
قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ جو شام یا بیت المقدس کا بادشاہ ہو وہ صالح اور

استغفار کا خاص بندہ ہوگا پس جس مذہب اور جس ملک انسان وقت کا بادشاہ ہو یقین کرنا چاہیئے کہ وہ مذہب حق ہے اور خدا کا پسندیدہ ہے اور اس کے مخالف مذہب سب جھوٹے ہیں چنانچہ اس آیت چونکہ مدتوں سے وہاں کے بادشاہ سنی بلکہ خصوصاً حنفی ہیں لہذا ماننا چاہیئے کہ اور سب مذاہب باطل ہیں فقط ایک حنفی مذہب ہی حق پر ہے حالانکہ آج دن تک اس پر کسی نے فیصلہ نہیں کیا ہیں اس سے بھی ثابت ہے کہ یہ معنے صحیح نہیں ہیں۔ زبور پر غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دو بھائیوں میں سے ایک بھائی کے دو باغوں کی تقسیم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی ایک پیشگوئی ہی جو کہ حضرت عمر کے ہاتھ سے خدا نے پوری کرادی اور بیت المقدس صلیبی جنگوں کی تاریخ اگر درست ہے تو ماننا پڑیگا کہ ایک وقت تک عیسائی ہی عباد صالحین ہو گئے تھے اور جو ہم نے معنے بیان کئے ہیں انپر کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ سوال ۱۰ کا خلاصہ۔ آنحضرت چار سے سات تک تمام جنازہ پڑھا کرتے تھے۔ ثبوت کے لئے صحاح ستہ موجود ہے بلکہ ائمہ اربعہ تو پانچ تکبیر پر متفق رہے ہیں پس آپ لوگ چار سے زیادہ کا ابطال کس طرح کرتے ہیں۔ جواب یہ محض افترا ہے ہمارے امام علیہ السلام نے کبھی چار سے زیادہ کا ابطال نہیں کیا۔ مگر آپ کا یہ طریق ہے کہ جو امر حدیث سے ثابت ہو ملانوں کی طرح اس کے خلاف کم بات دہلیں۔ سوال ۱۱۔ بعد از نبی خیر البشر کون ہے۔ جواب۔ آپ رنج تو ہوں گے لیکن الحق احق ان یتبع خیر البشر بعد از نبی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود ہیں اس کا بڑا ثبوت تو یہی ہے کہ سب کی مانی ہوئی حدیث ہے کہ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم۔ یا یہ کہ ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً یا اماماً حکماً۔ الخ۔ اس حدیث میں اگرچہ ساری امت داخل ہے جیسا کہ خطابات شرعیہ میں ہوتا ہے پہلے اور حقیقی مخاطب یقیناً صحابہ ہیں جن میں ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور حسن اور حسین رضوان اللہ علیہم بھی داخل ہیں آنحضرت نے سب مخاطبین کا امام مہدی و مسیح موعود کو قرار دیا ہے اور اس کو امام افضل ہوتا ہے اسی وجہ آنحضرت نے فرمایا کہ سب سے بہتر میری امت اور یہ پہلے کا اور ابوبکر و عمر و علی و حسین علیہم السلام کو آنحضرت نے نبی نہیں فرمایا مسیح کو نبی اللہ رسول فرمایا ہے الہٰی دلائل کی بناء پر جبکہ محمد بن سیرین سے دریافت کیا گیا کہ مہدی افضل ہے یا ابوبکر تو آپ نے جواب میں فرمایا۔ ما ابوبکر فانہ اعظم من بعض انبیاء بنی اسرائیل علاوہ بریں ابوبکر و علی اور حسین علیہم السلام نے ہرگز یہ بیان نہیں کیا کہ خدا نے مجھے اپنی وحی میں فلاں فلاں سے افضل فرمایا۔ اور حضرت مرزا صاحب نے خدا کی وحی کی بناء پر سب دنیا میں شائع کردیا کہ میں حسین اور ابن مریم سے افضل ہوں اور دلائل قاطعہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت مرزا صاحب شرف مکالمہ الہیہ رکھتے ہیں تاں کوئی نہ مانے یا غور نہ کرے تو یہ ہماری اختیار سے باہر ہے نیز فضیلت کا فیصلہ خدمات مفوضہ سے ہوتا ہے اور دنیا جانتی ہے کہ فتنہ دجال وہ عظیم الشان فتنہ ہے کہ جس سے سب انبیاء اپنی امتوں کو ڈراتے رہے اور آنحضرت نے بھی اس کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے پس قتل دجال وہ عظیم الشان خدمت ہے کہ جسکی مثل امام حسین یا حضرت علی تو کیا حضرت عمر اور حضرت ابوبکر سے بھی نہیں ہوئی نیز فضیلت کی بناء اجتباء الٰہی پر ہوتی ہے۔ جو کہ خدا کے اس کلام سے ظاہر اور ثابت ہوتا ہے جو اس بندہ پر اتارا جاتا ہے اور ان صاحبوں کی کوئی ایسی وحی نہیں جو کہ حضرت مسیح موعود کی وحی کی طرح اعلیٰ اجتباء پر دال ہو۔ پھر فضیلت کا پتہ خدا کی نشانوں سے لگتا ہے اور خدا نے جسقدر نشانات کا اظہار مسیح اور مہدی موعود کیلئے کیا ہے ان صاحبوں کیلئے ہرگز ایسا نہیں کیا ہاں چونکہ خداوند کریم جانتا تھا کہ جس طرح میرے اور مجتبیٰ بندوں کی فضیلت پر ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہی ہوں گے یہ بھی اسیطرح مسیح موعود سورہ جمعہ میں جہاں مہدی کا ذکر کیا ہے وہاں اس کا بھی جواب دیا ہے جو آنحضرت پر اعتراض کرنیوالوں کو جواب دیا تھا کہ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔ اور پھر یہ ماننے والوں کو مثل الذین حملوا التوراۃ الخ سے بھی پہلے مسیح کو نہ ماننے والوں کی مثل تیو ورنہ تم بھی ویسے ہی ہو گے۔ سوال ۱۲ کا خلاصہ۔ آیت انا عرضنا الامانۃ علی السموات الخ کی آپ کیا تاویل کرتے ہیں۔ جواب اس آیت کریمہ کی تفسیر حضرت اقدس نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں صفحہ ۱۶۰ سے صفحہ ۱۶۲ تک بڑی بسط کیساتھ تحریر فرمائی ہے اگر کامل شخص وہاں پر ہو تو اس سے یہ کتاب لیکر آپ دیکھ لیں یہاں پر میں اسی کتاب کی تھوڑی سی عبارت لکھدیتا ہوں اور وہ یہ ہے سو امانت تو یہی اور انسان ظلوم جہول بھی ان معنوں کرکے جو ہم بیان کر چکے ہیں ایک نور ہے اس لئے نور ذی نور کو قبول کرلیا۔ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ہیں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسیقدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل برطبق آیت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا۔ اس ساری امانت کو جناب

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہوگئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھتی جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولائت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا طیار کرکے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی ہی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو وے۔ مکمل برقی سٹ جسمیں روغن طلاء برقی۔ روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے اسکی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے صرف تین روپیہ پانچ آنہ مع محصولڈاک درخواست آنے پر فہرست مفت۔

ولائت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کولاکس وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان استعمال سے جریان۔ احتلام سرعت۔ رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے جس پر لگا ہوا ہے میڈان انگلینڈ۔ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک ڈیڑھ روپیہ (عہ)

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہیئے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کرتے ہی رفتہ رفتہ اپنا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت دھند جالا پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اسطرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی یا دانت کے مسوڑہے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۸ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ وہ اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ضائع دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بد اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ آزماکر جیب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کو کمزوری کی شکایت ہے یہ حسب حلق سے اترتا ہی اپنا تمام اثر پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کیلئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ حبوب للعہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام و ڈاکخانہ ضلع گجرات پنجاب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک تازہ پیشگوئی

الہام الٰہی۔ "دشمن کا بھی ایک وار نکلا"۔ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔ یعنی کوئی ایسا امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کی کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائے گا اور وہ امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کے ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا کہ کفار کو سخت شکست آئی اور نامی افسر اور سرگروہ ان کی فوج کے اس لڑائی میں مارے گئے۔ جیسا کہ ابوجہل۔ یہ خوشی تو مومنوں کو پہونچی۔ پھر دوسری مرتبہ کفار کی خوشی کی نوبت آئی اور اُحد کی لڑائی میں دردناک شہادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا اس وقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے۔ یہ خیال بھی آیا کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی۔ تب اُن کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔ یعنی اگر تم کو اُحد کی لڑائی میں دکھ اور تکلیف پہونچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی اور ایسا ہی دکھ اور نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ یہاں تک کہ جس کو امیر فوج بنا کر لائے تھے یعنی ابوجہل وہ بھی کھیت رہا اور بڑے بڑے کافر مارے گئے پھر اگر اس کے مقابل امیر حمزہ شہید ہوئے اور دوسرے بزرگ صحابی نے شربت شہادت پیا تو اس قدر بالمقابل صدمہ دیکھنا ضروری تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی قانون قدرت ہے کہ کبھی کافر فتح کئے جاتے ہیں اور کبھی مومن تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ اُس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلا مومنوں کے لئے پیش آجاتا ہے جو کافر مارے خوشی کے اُچھلتے پھرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس اپنی وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہیں اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولہا بین الناس ان کو بھی کچھ خوشی پہنچائی جاوے۔ سو اس الہام کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائے گا اور وہ نشانات اس تھوڑے عرصہ میں ہماری تائید میں ظاہر ہوئے جو ہماری خوشی کا موجب اور مخالفوں کے رنج کا موجب تھے وہ بہ تفصیل ذیل ہیں اول سب سے پہلے مسمی کرم دین ساکن بھیں ضلع جہلم کے مقدمات میں دو رحمت کے نشان خدا تعالیٰ کے ظاہر ہوئے پہلے وہ مقدمہ ہے جو کرم دین مذکور نے جہلم کی عدالت میں بصیغہ فوجداری مجھ پر دائر کیا تھا اس میں خدا تعالیٰ نے قبل فیصلہ اس مقدمہ کی مجھے خبر دی کہ کرم دین مذکور ناکام رہے گا اور شکست کھائیگا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ چنانچہ ابھی مقدمہ زیر تجویز ہی تھا کہ میں نے اپنی کتاب مواہب الرحمان میں اس پیشگوئی کو چھاپ کر شائع کر دیا اور جب میری طلبی جہلم کی عدالت میں ہوئی تو میں کئی نسخے اس کتاب کے ساتھ لے گیا اور قبل فیصلہ مقدمہ لوگوں میں تقسیم کر دئے اور قادیان میں بھی جہلم کے جانے سے پہلے کئی نسخے اس کتاب کے تقسیم کئے اور ایک نسخہ حسب دستور گورنمنٹ میں بھی بھیجدیا۔ اور آخر پیشگوئی کے مطابق کرم دین کے مقدمہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت جہلم نے اس کو خارج کر دیا۔ یہ پہلا نشان ہے جو ظاہر ہوا۔ پھر ایک اور مقدمہ کرم دین مذکور نے فوجداری میں میرے پر گورداسپور کی عدالت میں دائر کیا اور اس پر بھی ہماری جماعت میں سے ایک شخص کی طرف سے ایک فوجداری مقدمہ دائر ہو گیا۔ ان مقدمات کے فیصلہ سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ انجام کار میں کرم دین کے مقدمہ سے بری کیا جاؤں گا مگر وہ سزا پا جائیگا چنانچہ وہ پیشگوئی میں نے قبل فیصلہ مقدمہ کے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کرا دی اور ایسا ہی ظہور میں آیا کہ کرم دین سزا پا گیا اور میں انجام کار بری کیا گیا اور یہ دو نشان تھے۔ جو ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوئے۔ اور پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھکا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا یہ خبر بھی میں نے قبل از وقت الحکم اور بدر کے ذریعہ سے شائع کر دی چنانچہ ۴- اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ زلزلہ آیا۔ جس کی نقصان رسانی کی تفصیل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ یہ چوتھا نشان تھا۔ جو ظاہر ہوا۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ موسم بہار میں ایک اور غیر معمولی زلزلہ آئے گا اور وہ ۲۰- فروری ۱۹۰۶ء کے بعد آئیگا۔ چنانچہ ۲۸- فروری ۱۹۰۶ء کا دن گذرنے کے بعد رات کو بوقت ڈیڑھ بجے وہ زلزلہ آیا۔ جس سے بہت سے گھر مسمار ہوئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ اور یہ **پانچواں نشان** تھا جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا۔ پھر ایسا اتفاق ہو گیا کہ ایک شخص چراغدین نام جموں کا رہنے والا جو ابتدا میں میرا مرید تھا مرتد ہو گیا اور پادریوں کے ساتھ ایک خطرناک اختلاط اس کا ہو گیا اور اس نے پیغمبری کا دعویٰ بھی کیا۔ تب میں نے اس کی نسبت بددعا کی اور مجھے خدا تعالیٰ سے الہام ہوا کہ خدا اُسے فنا کر دے گا اور اس کو غارت کرے گا اور اُس پر غضب نازل کرے گا اور اشارہ کیا گیا کہ وہ طاعون سے مرے گا۔ اسی لئے میں نے طاعون کے رسالہ میں کہ جو طاعون کے بارے میں میں نے لکھا تھا جس کا نام دافع البلاء ہے یہ پیشگوئی درج کی چنانچہ وہ اپنی کتاب منارۃ المسیح کے ایک برس بعد جس میں مجھے اس نے دجال قرار دیا ہے اس قہر میں گرفتار ہوا۔ کہ اول دو لڑکے اور ایک لڑکی اس کی طاعون سے مری۔ اور پھر ۴- اپریل ۱۹۰۶ء کو خود طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گذر گیا۔ اور یہ **چھٹا نشان** تھا۔ جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور نشان ظہور میں آیا۔ کہ اس نے اپنی طرف سے صریح لفظوں میں مباہلہ کیا اور اپنا ذکر کر کے اور میرا نام لے کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو مفتری اور حق کا دشمن ہے خدا اس کو فنا کر دے اور حق اور باطل میں فیصلہ کر دے۔ اُس کی اس دعا پر صرف دو تین روز ہی گذرے تھے کہ وہ خدا کے مواخذہ کے نیچے آ گیا۔ اور ایک دردناک عذاب کے ساتھ مرا۔ بھلا اس سے زیادہ دردناک کونسا حادثہ ہوگا کہ پہلے اس نے اپنے عزیز دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی آنکھ کے سامنے مرتی دیکھی اور اس پر مصیبت حادثہ کو مشاہدہ کر لیا کہ اب اس کی قطع نسل ہو گئی اور کوئی اس کی نسل میں سے باقی نہیں رہا اور پھر بعد اس کے اسی طاعون سے بصد حسرت آپ موت کا پیالہ پیا اور ایمانی حالت کا یہ نمونہ دکھایا کہ دونوں لڑکوں کے مرنے کے بعد اس کے کلمات یہ تھے کہ اب خدا ہی میرا دشمن ہو گیا۔ یہ **ساتواں نشان** تھا جو ظہور میں آیا۔ پھر بعد اس کے ایک اور نشان ظاہر ہوا کہ ایک شخص ڈوئی نام جو امریکہ کے صیہون نام ایک شہر میں رہتا تھا اور پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور الہام کا بھی مدعی تھا۔ میں نے اس کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا اور بہت تکبر دکھلایا اور میں نے اس کی نسبت انگریزی رسالہ میں شائع کیا۔ کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ چنانچہ امریکہ کے اخباروں میں بھی یہ مضمون شائع ہو گیا۔ اب وہ کچھ عرصہ سے فالج کے مہلک مرض میں گرفتار ہو گیا اور ساری پیغمبری اس کی دریا برد ہو گئی اور چراغدین کی طرح اس نے بھی ثابت کر دیا کہ جھوٹا پیغمبر کس طرح جلد پکڑا جاتا ہے۔ اور اب امریکہ سے خبر آئی ہے۔ کہ وہ قریب المرگ ہے۔

٭ نوٹ۔ اسی کے ہم رنگ واقعہ عبد اللہ آتھم اور لیکھرام تھا عبد اللہ آتھم تعین شرطی پیشگوئی کے موافق مرا مگر پہلے ہی سے مخالفوں نے اس بات پر بہت خوشی ظاہر کی کہ وہ میعاد کے اندر نہیں مرا پس یہ معاملہ ایسا تھا جیسا کہ حضرت عیسیٰ کی نسبت "شبہ لہم" کا معاملہ تھا خدا کو منظور تھا کہ بموجب اپنے قانون قدرت وتلک الایام نداولہا بین الناس مخالفوں کو خوشی پہونچا دے کیونکہ ہم نشانوں نے ان کو غمگین کر دیا تھا اور یہ خوشی بھی قائم نہ رہی کیونکہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی جو منہ بند

یہ آٹھواں نشان ہے کہ جو خدا تعالےٰ نے میری تائید میں ظاہر کیا۔ ایسا ہی خدا نے مجھے اپنی پاک وحی سے خبر دے کر فرمایا تھا

اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویران کردی

جس میں یہ اطلاع دیگئی تھی کہ بہت سے دشمن مریں گے اور ان کا گھر ویران ہوجائے گا۔ چنانچہ مجھ کو سیالکوٹ وغیرہ کتنے مقامات سے خط آئے ہیں۔ کہ اس سال میں کئی سخت طبع اور ناپاک دل دشمن جو سخت متعصب تھے معہ عیال و اطفال اس جہان سے گذر گئے۔ جن کی تفصیل کسی مستقل رسالہ میں انشاء اللہ درج کی جائے گی۔ یہ نواں نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے اس سال میں میری تائید میں ظاہر فرمایا۔ پھر میں نے اپنے متواتر اشتہارات میں بار بار شائع کیا تہا۔ کہ دنیا میں سخت سخت زلزلے آئیں گے اور بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہوں گے اور بہت موت ہوگی۔ چنانچہ ایسے زلزلے فارموسا چلین اور سان فرانسسکو ملک امریکہ اور اٹلی میں آگئے اور وہ درحقیقت ایسے خوفناک ہیں کہ جو شخص پہلے میرے اشتہارات کو پڑہے گا اور پہر ان زلزلوں اور عام تباہی کا نظارہ اس کی نظر کے سامنے آجائے گا تو اس کو بہر حال اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ وہی پیشگوئیاں ہیں جو پہلے میری طرف سے ہوچکی ہیں۔ یہ تین نشان ہیں۔ جن کے ملانے سے بارہ نشان ہوتے ہیں جو ان دنوں میں ظہور میں آئے اور پانچ اور زلزلوں کا وعدہ ہے۔ جن کی انتظار کرنی چاہیئے۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ اگر یہ زلزلے امریکہ وغیرہ کے اس شخص یعنی اس عاجز کی تائید اور تصدیق کے لئے آئے ہیں۔ تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ان ملکوں کے لوگ تو اس کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو جھوٹ ہے کہ وہ لوگ میرے نام سے بے خبر ہیں۔ امریکہ کے مشہور اور نامی اخباروں میں کئی دفعہ میرا اور میرے دعویٰ کا ذکر آچکا ہے۔ بلکہ انہیں اخبار والوں نے لکہا تہا کہ پنجاب سے فلاں شخص ڈوئی کو جو پیغمبری کا دعوے کرتا ہے۔ مباہلہ کے لئے بلاتا ہے اور ڈوئی اس سے بھاگتا ہے۔ اس صورت میں وہ بے خبر کیونکر ہوسکتے ہیں۔ ماسوا اس کے جبکہ تمام دنیا کے زلزلوں کی نسبت ان زلازل سے پہلے جو ابظہور میں آئے میری پیشگوئیاں شائع ہوچکی ہیں۔ اور قبل واقع ہونے ان زلزلوں کے انگریزی میں وہ رسالے میری جماعت کے لوگوں کو جو انگریز ہیں اور امریکہ کے بعض حصوں میں رہتے ہیں۔ پہنچ چکے ہیں۔ اور اس ملک میں عام طور پر بھی وہ رسالے شائع ہوچکے ہیں۔ تو اس صورت میں امریکہ کے لوگ ان پیشگوئیوں سے بے خبر کیونکر ہوسکتے ہیں۔ ماسوا اس کے ان ممالک میں محض قہری طور پر زلزلے آئے ہیں اور چونکہ ان زلازل کی نسبت پیشگوئیاں پہلے ہوچکی ہیں۔ اس لئے وہ لوگ اس نشان سے انکار نہیں کر سکتے۔ ہاں جو موتیں ان میں واقع ہوئی ہیں۔ وہ ان کے گناہوں اور فسق و فجور کی وجہ سے ہیں اور یہ زلزلے میری طرف سے ان کو رہنمائی کرتے ہیں۔ کیونکہ میں نے ہی قبل از وقت ان کو ان آفات کی خبر دی ہے۔ غرض ہلاک ہونے والے اپنے سابق گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور جنہیں پیشگوئی کی خبر ملے گی۔ ان کے لئے وہ نشان ہوا۔ اگر وہ اس نشان کو ٹال دیں گے۔ تو پھر کوئی اور عذاب آئیگا۔

اب جبکہ یہ دس نشان تازہ بتازہ ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوچکے ہیں اور دشمنوں کو بہت کوفت اور ہم و غم پہنچا ہے۔ تو مذکورہ بالا الہام میں خدا تعالےٰ پیشگوئی کے طور پر فرماتا ہے کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا۔ جو کسی قدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہوجائے گا۔ معلوم نہیں کہ وہ کیا امر ہے اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یہی ہماری عادت ہے۔ کہ کبھی ہم دشمن دین کو بھی خوش کر دیا کرتے ہیں جیساکہ خادمان دین کو خوش کرتے ہیں۔ لیکن انجام پرہیزگاروں کے لئے ہوتا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعودؑ

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی درندگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے۔ وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ارباب تک رعایت کی جاوے گی۔ معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تاکوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵۲ صفحہ۔ اختیار الاسلام ہر سہ حصہ درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آویں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہوگیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلا کریگا جس کی قیمت ۱ر پیشگی ہے علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔ ترسیل زر و درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہونی چاہئیں۔

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۳ر۔ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر روزانہ اخبار عام لاہور۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۳۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲¾	۱	۲

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اسواسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا حرج ہے (۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں۔ (۳) اشتہار متواتر دیا جائیگا یہ اجرت سے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے لئے زائد اجرت چارج ہوگی (۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا (۵) اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالیانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لیئے اشد ضروری ہے۔

الٰہی میں کیوں کر کروں شکر تیرا | تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اتنا | زمیں اور سما میں ہے ذرّے کا جتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں | ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولےٰ | میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
قلم جب لیئے میں نے اَب ہے اٹھالی | تو واقف ہے اس سے جو اس میں ہے لالی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا | جو مانے تجھے اس کا غم کرنیوالا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری | تو قادر توانا ہے۔ بندۂ حضوری

خداتعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر اپنے لیئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ٹھگی نہیں اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لیئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہوں گے۔ کیوں کہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زوداثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونیکا چرچا نہو۔ اس لئے اس کے متعلق مین زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ جب بعض نادان بھائیون نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے یہاں تک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہماری اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہٖ نقل ہی کردی اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کردئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاًیہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے۔ جس کی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتی ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اس کی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت ؟ الا اشتہاران کے نام سے دنیامین کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خداتعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرمادے تا یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آوین اور سمجھین کہ رزاق صرف وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہاں تک لوگوں نے دہوکہ کھایا کہ:۔

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدین تب انکو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دہوکہ کھایا ہے۔ ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہین نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بالاندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپکو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گزریگا تو یقیناً آپکو معلوم ہو جائے گا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کا کیا منشاء ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے۔

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدین یہ آپکا اختیار ہے اور خداتعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اس کا معاوضہ پائیگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کے واسطے ایک نصیحت کرتا ہوں۔

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہین جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب بننا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا ورنہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہین ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہین بحوالہ خدا کرتا ہوں (واللّٰہ عزیز ذو انتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب دوا میاں سنگھ لال ممیزی کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا مین اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اُسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہوگیا اور وہ سرنگو کیا ملا؟ فرض کرو اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد ولجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنالیا تو مت سمجھو کہ یہ بالی ایسی ہی ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کی قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہین پاسکتے کیونکہ وہ دل کی بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے۔

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آوین کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھیں کہ خواہ وہ ہماری اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو یہ سمجھ لین کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے۔ پھر خرید و یا نہ خرید و۔ یہ آپ کا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھیئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت **لاہور**۔ کیونکہ اس کا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان مین کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام **مفرح عنبری** ہے۔ مورخہ ۱۸۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

بدر پریس قادیان مین میان معراج دین عمر پرو پرائیٹر کیلئے چھاپا گیا۔

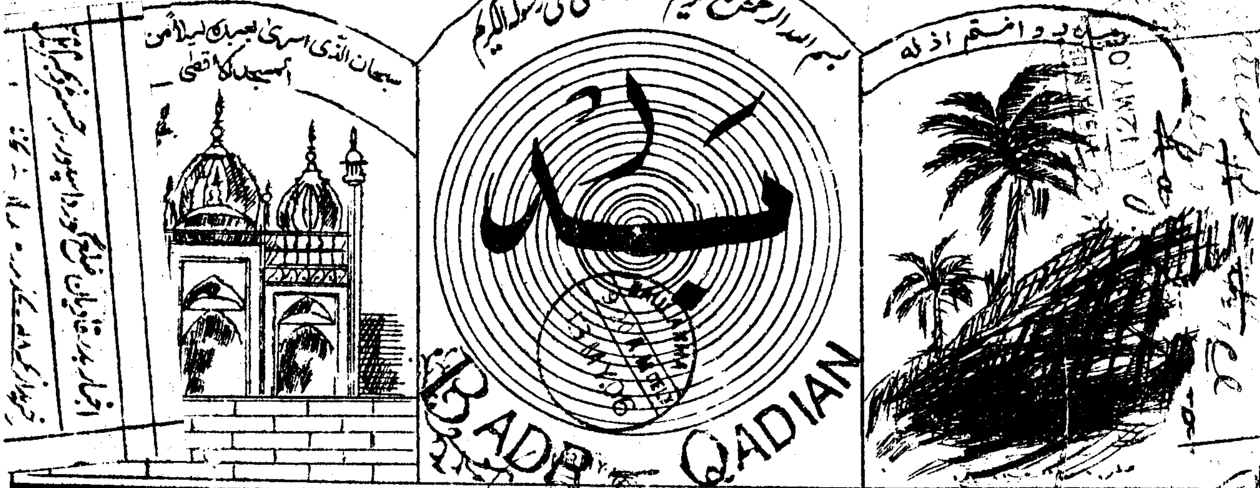

ایجہان منتظر خوش باش کامد ولستان | رجسٹرڈ نمبر ل ۲۸ | آں مسیح در آخر مہدیٔ آخر زمان

نمبر ۱۹ | ۱۵۔ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۹

سلسلۃ القدیم جلد ۵ | بروز جمعرات | سلسلہ الجدید جلد ۲

چہ گویم با تو گر آئی چو یار در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ـــ
معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـــ
معاونین درجہ دوم جنکو ۴ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـــ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۳ عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراسے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائینگے ان سے بحساب مابعد لیجاوے گی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے تو پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زرِ خبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر
نوٹ ۔۔ عا ۔۔۔ افریقہ ۔۔۔ صہ

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط رجسٹری یا منی آرڈر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے

آؤ عیسائیو ادہر آؤ ۔ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ۔

شہر دہلی میں ایک نابینا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب سے ۔۔۔ و تحریری مباحثہ کرکے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کرکے ۔۔۔ تسلیم تو ۔۔۔ ذکر سے ۔۔۔ اب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم واجعلنا منہم آمین
اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم۔ آمین۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للّٰہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ و افضل انبیائہ و صلالۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللّٰہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون۔

امّا بعد

۴ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح نابینا سے ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ آپ ۔۔۔ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے الہام اور ایما کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کرچکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کیا ہے کہ مباہلہ کو ناکہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہر حال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری نسبت ۔۔۔ درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے۔ غور سے پڑھا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لئے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کرچکا ہوں۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کرچکا ہوں۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۶۴ تا ۱۳۲ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے جس نے اس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کرسکتا ہوں کہ جب لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ۔ واقفیت رسوخ و اثر کی وجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ کہ جو

کرشنہ ناتھم محمد حسین کاتب قادیانی

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ بھی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیجا دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہوگا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جا دے گا۔ اگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہو گی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

بدر مسیح

۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَام

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کو لاوٹن کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے۔ اور اس پر پسیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا "یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا دے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں"۔ پھر الہام ہوا

"اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جاویں گے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیش گوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہو گئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے۔ کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک شبہات کلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

پھر ۶ مئی سنہ ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا حَقًّا۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات مت کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں اس قدر دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلیگا۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مریگی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ الہام

"کیمیا کی لطافت کا نسخہ"

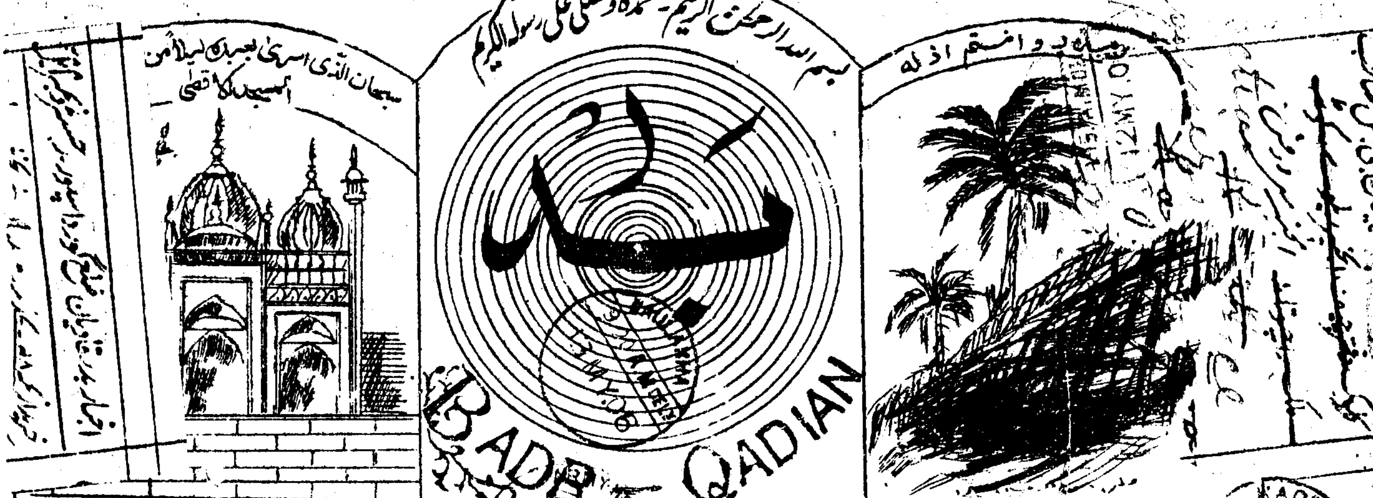

ایں زماں منتظر خوش باش کامد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ل ۱۰۰ آں مسیح در آخر مہدیٔ آخر زمان

نمبر ۱۹ | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۹

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | بروز جمعرات | سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چو بادر در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ ۔ ﷲ

معاونین درجہ اول جن کو ۲۵ روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ﷲ

معاونین درجہ دوم جنکو ۱۰ روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے لعہ

معاونین درجہ سوم سے رعایتی قیمت پیشگی ۲ روپیہ ۱۲ آنہ

عام قیمت للعہ فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کے واسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

یورپ ... ۱۲ ... افریقہ ... ﷲ

اطلاع

اخبار بدر کی بابت کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعودؑ کے نام نہیں ہونی چاہیئے

آؤ عیسائیو ادھر آؤ ۔ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ ۔

شہر دہلی میں ایک نابینا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب سے تحریری مباحثہ کر کے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کر کے ... ب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم آمین

اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم۔ آمین۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر رسلہ وافضل انبیائہ وصلالۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللّٰہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون۔

اما بعد

۷ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح واعظ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی نے شائع کیا ہے جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے الہام اور ارشاد کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کر چکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ غدر کرکے ہی اس مباہلہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہرحال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری ... درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے۔ غور سے پڑھا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا نتیجہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لئے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کر چکا ہوں۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کر چکا ہوں۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۳۲ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے۔ جس نے اس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں کہ جب لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ۔ واقفیت رسوخ و اثر کی وجہ سے زیادہ قوم میں قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ جو

کرتیا ثم محمد حسین احمدی

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ بھی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیجا دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہوگا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جاوے گا۔ اگر ... درخواست ان کی طرف سے ہو۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مشتہر

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

بدر قادیان

۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَام

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کو لا دوائی کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بندکی ہوئی ہے۔ اور اس پر ریشیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی۔ لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا وے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں۔ پھر الہام ہوا

"اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جاویں گے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔ ان معنوں کی بنا پر اس پیش گوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے بہار کے ایک دن خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہوگئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پالیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک و شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔

(واللہ اعلم بالصواب)

پھر ۶ مئی سنہ ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّہُمْ مُغْرَقُوْنَ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا حَقًّا۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں غرق ہیں اور دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلیگا۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی سنہ ۱۹۰۶ء - الہام

"کلیمیا رکی لطافت کا نسخہ"

* * *

تمام اخبار

پچھلے سال پنجاب میں جو مویشی سانپوں و جنگلی جانوروں نے ہلاک کئے ۔ ۵۸۹۱ تھے۔

مظفر گڑھ سے قحط زدگان جاپان کی امداد کا ۱۰۰ روپیہ چندہ کر کے بھیجا گیا۔

سکندر آباد میں بھی مخزن بارود کے اڑنے کا خوفناک حادثہ ہوا تین آدمی بھی ہلاک ہوئے

ایک کاشتکار گرد ور کے درخت پر جا پڑا ۔ جمعرات گذشتہ دن کس رات کا وقت ۔ دھماکہ عظیم۔

رنگون کی خبر کہ میجر آنسلو صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کیا و کیٹو بخار سے فوت ہوگئے ۔ ۴۸ سال

سنیچر کو بھوانی پور (کلکتہ) میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ تین انسانی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

کلکتہ میں ایک پولیس کنسٹبل گرفتار ۔ لڑکیوں کو چرا کر لے جاتے تھے انسپکٹر دار بھی معطل کیا گیا۔

میونسپلٹی رنگون اور سات انسپکٹران صفائی مقرر کرے گی۔ تنخواہ ۴۰۰ یا ۵۰۰ ہوگی

ڈاکٹر ستیہ یاتحسن مشہور عالم جاپان میں مر گئے ۔ مدراس میں ان کی یادگار قائم کریں گے

دو لوں جاپانی عیسائی سیاح ہندوستان کا دورہ کر کے مدراس سے سیلون کو پہنچ گئے۔

حضور پرنس آف ویلز ہمراہ حضور پرنسس صاحبہ سوموار گذشتہ کو جبرالٹر میں رونق افروز ہوئے۔

لاہور میں موسم نہایت نا قص ۔ دن کو باوجود گرد وغبار کے گرمی خوب رات کو ابھی اور خنکی نمایاں ہے ۔ ۳۰ تاریخ کو شہر لاہور میں باقاعدہ کی ہوا کی چار فوتیاں تھیں۔

ہمارے حضور شاہ قیصر نیپلز سے براہ خشکی لندن کو واپس گئے وسوویس پہاڑ بھی دیکھ لیا ہے۔

ٹرکی و مصر کے جھگڑے کے کارن تمام مصر میں مفسدانہ اشتہارات چھپ رہے ہیں۔ مساجد میں بھی ہیں۔

ان اشتہاروں میں خلیفہ سلطان کی تعریف اور انگریزوں کی نسبت سخت گالیاں درج ہیں۔

انگریزوں کے خلاف تمام مسلمانوں کا جوش چمکا رہے ہیں۔ اس جھگڑے کو مذہبی رنگت دیتے ہیں۔

روئے زمین کے تمام مسلمان سلطان کو خلیفہ مانتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کو کمال تدبر اندیشی کی ضرورت ہے۔

بیگم کی خبر ملی کو پائی کہ حضرت خدیو مصر قاہرہ سے تیز ڈریپ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ حالت نازک۔

سوموار شب کو برٹش پارلیمنٹ میں سالانہ بجٹ پیش کیا گیا خالص بچت ۳۰ لاکھ پونڈ ہے۔

قومی قرضہ کی تخفیف محصول کھانڈ کی تنسیخ پر صرف کریں گے۔ محصول چائے میں بھی ایک پنی گھٹا دی ہے۔

جو سرکاری سال ختم ہوا اس میں تمام اخراجات نکال کر خالص بچت ۳۴ لاکھ ۶۶ ہزار پونڈ ہے۔

جدید سال رواں میں کل آمدنی محصولات وغیرہ سے ۱۴ کروڑ ۴ لاکھ ۷۲ ہزار پونڈ اندازہ کی گئی۔

خرچ کی کل مقدار ۱۴ کروڑ ۱۷ لاکھ ۷۲ ہزار پونڈ ہے اور نیز فالتو خرچ ۴ لاکھ ہے۔

برٹش کے قومی قرضے کی مقدار ۷۵ کروڑ پونڈ ہے یعنی ۱۱ ارب ۲۵ کروڑ روپیہ ہے۔

جنگ ٹرانسوال کی وجہ سے قومی قرضہ ۶۳۸ ملین سے ۷۹۸ ملین پونڈ تک بڑھ گیا تھا۔ عظیم زیرباری۔

اس قومی قرضے کے سود میں برٹش گورنمنٹ کو ہر سال ۴۵ کروڑ روپیہ دینا پڑتا ہے۔ گھٹانا لازم۔

جو سرکاری سال ختم ہوا ہے۔ اس میں قومی قرضہ ایک کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ گھٹایا گیا ہے۔

۲۰ لاکھ پونڈ سررشتہ ڈاک کی ترقی میں لگایا ہے۔ تاکہ فی پونڈ بقدر ایک پنی گھٹا دی گئی ہے۔

تخفیف محصولات سے ۲۰ لاکھ پونڈ کی کمی اندازہ کی جاتی ہے یعنی تین کروڑ روپیہ کے برابر۔

پیرس میں جو خطوط دستیاب ہوئے ان سے عظیم سازش کا پتہ لگایا گیا۔ بہت لوگ پکڑے گئے۔

دن کو دھوپ تیز ہوتی ہے رات کو خنکی اپنا رنگ دکھاتی ہے جو صحت کے مضر ہے۔

وزیر آباد ۔ چند روز کا ذکر ہے کہ یہاں قوم مہرہ کا ایک شخص نو بجے رات کو طاعون سے مر گیا تھا۔ مرحوم کے عزیز و اقارب دوسرے روز دس بجے صبح لاش مرگھٹ لے گئے۔ لیکن خداوند کریم کی قدرت دیکھئے کہ جیسے چتا پر لاش رکھ کر آگ لگانے کا وقت آیا ۔ مرحوم کے بدن میں جان آگئی۔ وارثان نے لاش واپس لے جانا مناسب نہ سمجھا مرگھٹ کے مکان میں ہی ایک رات اور ایک دن تک رکھی مگر وہ بوقت شام دوبارہ مر گیا۔ یہ موت عجیب ہوئی ہے۔ اس کا چرچا زبان زد خاص و عام ہے۔ (اخبار عام)

کوئی تعجب نہیں۔ ایسے واقعات ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ظلم و ازحد سخت افسوس ! کہ اگر مریض کے بچنے کی امید بھی ہوگی۔ تو بے رحم وارثان پہلے ہی سے رخصت کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں ایسے توہمات مضر ثابت ہوتے ہیں

موضع گھٹیالیاں میں ۲۱ اپریل کو سات کھتری مسلمان ہو گئے ہیں۔ اس باعث یہاں کے کھتریوں میں سخت کھلبلی مچ گئی ہے نا معلوم لوگوں کو تبادلہ مذہب کیا فائدہ ہوتا ہے۔ ان مذہبی جھگڑوں نے ہی تو ہندوستان کا بیڑا غرق کیا ہے مگر افسوس کہ اب بھی لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں (اخبار عام)

مامور کا زمانہ ہو اور مامور کے زمانہ میں غیر معمولی ہلچل ہوا کرتی ہے یہ سنت اللہ ہے۔ عیسائیوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے اور سوچنے کی جگہ ہے باوجود اس کے کہ وہ ہر طرح سے مذہب عیسوی کے پھیلانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں ہر ایک جگہ ان کے مرد اور عورتیں وعظ کرتی ہیں روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں لیکن نتیجہ الٹا پڑ رہا ہے کہ لوگ آئے دن ان کے گندے اصول کفارہ اور حیات مسیح کے مسئلہ سے متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے دین اسلام کی توسیع کے لئے نہ ہی تو روپیہ خرچ ہوتا اور نہ ہی غیر مذاہب لوگوں میں وعظ ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی خدا ترقی کر رہا ہے اور ترقی بھی وہ جو غیر معمولی ہے اور یہ اسبات کی دلیل ہے ۔ کہ خدا کے نزدیک یہ مذہب سچا ہے اور پسندیدہ ہے اور دنیا میں اس کے پھیلانے کا اس نے خود ذمہ لیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلام

بمبئی میں دو شخص بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی جوڈیشل عدالت میں ۱۲ ۔ ۱۴ روپیہ ماہوار کی ... اسامیوں پر کام کر رہے ہیں۔ (صنعت و حرفت سے لاپرواہی کا نتیجہ ہے)

امتحان انٹرنس پر واویلا ۔ امتحان انٹرنس کے غیر معمولی خراب نکلنے پر چاروں طرف سے شور مچ رہا ہے اور واویلا ہو رہا ہے یہ امتحان اب کے سال غیر معمولی سخت تھا جیسا کہ پہلے دکھایا جا چکا ہے کہ قریب ۵۰۰۰ میں سے ایک تہائی یعنی ۱۷۰۰ کے قریب امیدوار پاس ہوئے ہیں۔ امیدواروں کے اس خوفناک قتل عام پر ہائے ہائے کا شور بلند ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے اس وبا سے بچایا۔ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے کہ پانچ لڑکوں میں سے تین لڑکے پاس ہوئے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ مرزا عزیز احمد ۔ قاضی عبد اللہ اور سمیع اللہ خاں۔ جو فیل شدگان بھائیوں کو بھی خدا کا شکر ہی بجا لانا ضروری ہے۔ کیوں کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہمارے سکول تعلیم الاسلام کے استادوں کی محنت اور جانفشانی جیسا کہ انٹرنس کے نتیجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ قابل قدر ہے ہمارے معزز ممبران کمیٹی کو ان کے حقوق کی خاص نگہداشت چاہیئے۔ سنا گیا ہے کہ اکثر لڑکے جنرل فالج میں فیل ہوئے ہیں اور بعض اخبار مثلاً ٹریبون اخبار عام وغیرہ چاہتے ہیں کہ سہ ماہی یا ششماہی کے بعد فیل شدگان کا ایک امتحان لے کر ان کی تلافی کی جاوے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ممتحن پہلے ہی سے ہر پہلو پر خوب غور و فکر کر لیا کریں تا وہ بعد کے اس قدر واویلا اور شور کے سننے اور شکایات سے بچے رہیں۔

شملہ میں ۱۹ اپریل گذشتہ کو ایک کمپونڈر کے ہاتھ سے ایک لڑکا ہلاک ہو گیا۔ وجہ یہ ہے کہ اس نے اس بچہ کو بجائے کھانسی کی دوا دینے کے کار بالک ایسڈ جو کہ ایک زہریلی دوا ہے پلا دیا اور وہ ہلاک ہو گیا یہ ایک خطرناک حادثہ ہوا ہے۔ سبب کہ دوا دیتے وقت خدمت۔

ایک مفید سبق

میرے ایک بھائی حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت مبارک میں تحریر کرتے ہیں کہ جب میں نے ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کے ارتداد کی خبر سنی۔ تو میں حواس باختہ سا ہو گیا اور حیران رہ گیا کہ یا الٰہی یہ کیسا معاملہ ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ میں پریشان ہی تھا اور اسی سوچ بچار میں تھا کہ مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جگہ سے تحریر مل گئی۔ جس کے پڑھنے سے تسکین ہوئی۔ اور یقین ہوا کہ آپ کے کلمات طیبات کا پورا ہونا ضروری تھا بلکہ وہ کلمات پورا ہونے پر آپ کے مصدق ہیں۔

مولوی فضل دین صاحب نے جو کچھ لکھا ہے درست ہے فی الواقعہ ایسے امور بعض کو تردد میں ڈالتے ہیں۔ لیکن خدا اپنے فضل و کرم سے ہر ایک صاف دل کے لئے نجات کی اور تسکین کی راہ نکال دیتا ہے۔ جیسا کہ ان کی خدا نے رہنمائی فرمائی۔ میں نے وہ مقام اس کتاب سے نکال کر دیکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کس طرح اپنے برگزیدوں کی باتیں پوری کر کے عقلمندوں کے ایمان کی زیادتی کا باعث قرار دیتا ہے اور دنیا میں اسے نشان قائم کر کے اپنی سچائی کا ثبوت دیتا ہے اور جس طرح سنار اس سونے کو جو کھرا اور کھوٹا باہم ملا جلا ہو کٹھالی میں ڈال کر کھرے کو کھوٹے سے بالکل الگ کر دیتا ہے۔ ایسے ہی خدا وند کریم ہر ایک مامور کے وقت میں حق اور باطل میں فرق کر دکھاتا ہے اور اسے بالکل علیحدہ کر دیتا ہے۔ تا لوگوں میں حق اور باطل کی راہ نمایاں کر کے دکھاوے اور مامور کا زمانہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک عظیم الشان اس وقت تہلکہ مچ جاتا ہے۔ جس کا باعث بھی یہی ہوتا ہے کہ تا اس کے ساتھ والوں اور دشمنوں میں فرق ہو اور خدا نہیں چاہتا کہ کھرے اور کھوٹے آپس میں سانجھے چلے رہیں ایسا ہی یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے مامور کے رفیقوں اور دشمنوں کو الگ کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ آپس میں ملے جلے رہیں اور جن کے دل میں گند ہے اور بظاہر وہ اس کے رفیق ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ان کی اس خراب حالت کا لوگوں پر اظہار کر کے ان کو اس برگزیدہ سے کاٹ دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی صفت ہے۔ کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون

پس جس شخص کے دل میں کوئی نقص ہو۔ وہ خدا کی اس صفت پر ایمان لا کر اپنی اصلاح کی فکر کرے ورنہ وہ نقص آہستہ آہستہ بڑھ کر جب درخت بن جاتا ہے اور جڑ سے کاٹا نہیں جاتا۔ تو پھر خدا کی اس صفت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور تمام دنیا اس کے اس گند سے خبردار ہو جاتی ہے اور ایسا شخص خدا کے برگزیدہ کا ساتھ دینے کے قابل نہیں رہتا۔ آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کا غضب جوش مارتا ہے اور ایسا شخص دنیا سے [illegible]

کر دیا جاتا ہے۔ ذیل میں وہ خط دوستوں کے فائدہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ محمد نصیب احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے محسن و حکیم امت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۰۶ء میں ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۱۱ و ۱۲ پڑھ رہا تھا۔ کہ تذکرۃ الشہادتین کے آخری حصہ میں حضرت امام کی "ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے" سرخی کے نیچے اگلے صفحہ میں جو صفحہ ۴۶۳ ریویو جلد ۲ ہے یہ فقرہ پڑھتا ہوں۔

"مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے چہرہ باطن پر کوئی داغ جذام ہے۔۔۔۔ میں بہت خوش ہوں گا۔ اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں۔۔۔۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔

یہ فقرہ جن پر میں نے لمبی لکیر کھینچی ہے معاً پڑھتے ہی میرا خیال عبد الحکیم کی طرف منتقل ہو گیا اور کارڈ نہ لکھنے اور ملاقات نہ کرنے سے اور بھی زیادہ یقین ہوا کہ عبد الحکیم اس گروہ میں ضرور شامل ہے۔ اس کے بعد پھر مکرر میں نے اس حصہ کو پڑھنا شروع کیا۔ تو اس میں یہ فقرہ "اور اگر دلوں میں غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آ جاوے۔ تو تھیں اور پے در پے ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہوتی رہتی ہے" اور اس کی چند سطر [illegible] کے اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ میں داخل تو ہیں [illegible] کہ ان کو [illegible] نصیب ہوئی ہے۔ ان کے [illegible] صاف نہیں ہیں۔ امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخر کار وہ گند سے صاف ہو جائیں گے اور یا خدا تعالیٰ ان کو اس سلسلہ پاک سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مریں گے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔

اب میرا مطلب یہ ہے کہ جماعت میں سے اس پیشین گوئی کے مطابق خطرناک پہلو شروع ہوا ہے۔ عبد الحکیم اور چراغ دین اس کا مصداق اول قرار پائے ہیں گو اس وقت تک علے الاعلان ان دو آدمیوں کا پتہ لگا ہے۔ مگر حضرت امام کے الفاظ سے ہی خوفناک ہیں اور ان سے پایا جاتا ہے کہ علم الٰہی میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ گو ابھی تک وہ لوگ ہمارے علم میں نہیں ہیں۔

والسلام

[illegible]

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ عنایت مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔

۱۔ جن اصحاب کے بچے بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں ان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ خرچ ماہوار پیشگی ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ارسال فرما دیا کریں۔ ماہوار رپورٹ کا انتظار نہ کیا کریں۔ کیونکہ رپورٹ بعد حساب اور تعطیل کے دن دیکھ کر لکھی جاتی ہے روپیہ نہ ہونے سے ادھار لینا پڑتا ہے۔ جس میں نقصان اور تکلیف ہوتی ہے۔ حساب کی کمی بیشی بعد میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۲۔ امتحان سالانہ امسال بجائے فروری کے نومبر میں ہوگا۔ اس لئے جن اصحاب کو اپنے بچے تعلیم الاسلام میں بھیجنے منظور ہوں وہ فوراً بھیجدیں ورنہ تعلیم کا حرج ہوگا۔

۳۔ ایک انگریزی مڈل پاس احمدی کی ضرورت ہے۔ جسے فسٹ مڈل کے ایک لڑکے کو ننگل وال میں رہ کر پڑھانا پڑے گا۔ تنخواہ آٹھ روپیہ خوراک ساتھ ملے گی۔

۴۔ ایک سقہ اور ایک بھنگی کی تعلیم الاسلام بورڈنگ ہوس کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ سقہ ۵ روپیہ اور خوراک تنخواہ بھنگی چار روپیہ اور خوراک۔

درخواستیں بنام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس آنی چاہئیں۔

عبد الرحیم سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

اپنے پیارے محسن خدا کے پیارے کلام کے عاشقوں اور احکم الحاکمین ذوالجلال کے واجب التعمیل پروانے قرآن حمید کے قدر دانوں کے لئے عظیم الشان

بشارت

مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف سے تعلیم الاسلام نام ایک ماہوار رسالہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ تعالیٰ جاری ہو کر ہر ایک ماہ کی آخری تاریخ کو شائع ہوا کرے گا جس میں رئیس المفسرین حضرت مولانا مولوی نور الدین کا درس معہ مفید مضامین و حالات مدرسہ و مشاہیر اسلام درج ہوگا۔ جس کے ایڈیٹر جناب مولوی محمد سرور شاہ صاحب مدرس عربی و دینیات تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ہوں گے۔ قیمت عیؔ (ڈیڑھ روپیہ)

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر رسالہ تعلیم الاسلام قادیان ہونی چاہئے۔ چونکہ یہ ساری قرآن شریف کی تفسیر ہوگی اور اسی وجہ سے درس کے صفحوں کا نمبر بھی جدا رکھا ہے۔ لہذا اس کی خریداری ابتدا سے شروع کرنی بہت ضروری ہے۔

المشتہر

شیر علی۔ بی۔ اے

ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ایک سربستہ راز کھلتا ہے

عداوت اور بے جا مخالفت ایک تاریک غبار ہے۔ جو دل و دماغ کو مکدر کر کے انسان کو صحیح نتائج پر پہنچنے سے روکدیتا ہے۔ میں اس آئین اور دستور سے ناواقف نہیں۔ جو ہمیشہ سے خداتعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور راستبازوں کے مقابل ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ہر قسم کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جاتا۔ جہاں ایک طرف ان کی ایذا رسانی کی تجویزیں کی جاتی ہیں۔ وہاں دوسری طرف مختلف طریقوں سے لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روکا جاتا۔ اور ان کی مجلسوں سے بدظن کیا جاتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ انبیاء و رسل کی تاریخ پڑھو اور ان کے مخالفین کے واقعات پر نظر کرو۔ لیکن آخر محض الحق ہو کر رہتا ہے اور وہ شریر مخالف اپنی زبان سے خواہ حالی ہو یا قالی کہہ اٹھتے ہیں۔

انا کنا خاطئین

اس زمانہ میں بھی جب خداتعالیٰ نے وعدہ کے موافق اپنے مامور کو بھیجا۔ تو اسی سنت قدیم کے موافق اس کی مخالفت کے لئے بھی تدابیر کی گئیں۔ مگر وہ خداتعالےٰ کے وعدہ کے موافق كتب الله لاغلبن انا ورسلي ۔ ہر میدان میں مظفر و منصور ہوا۔ اور مخالفین اپنے منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ میں اس وقت ان مکائد کی تصریح نہ کروں گا۔ جو اس کی مخالفت میں بداندیش مخالفوں نے استعمال کئے۔ صرف ایک خاص امر کا تذکرہ کرنا میرا مقصود ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سال گذشتہ میں ایک اخبار اہل حدیث نام میں ایک مضمون اس عنوان سے پڑھا "میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا"۔

اس میں ایک مولوی عبداللہ نام نے اپنے قیام قادیان کے کچھ حالات لکھے ہیں۔ مجھے خیال تھا کہ ایڈیٹر صاحب الحکم اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔ لیکن انہوں نے سکوت اختیار کیا۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ مضمون مسکت اور واقعات غیر معمولی تھے۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ ایسی لایعنی تحریروں پر نوٹس لینا تضیع اوقات ہے۔ مجھے ایڈیٹر اہل حدیث پر بھی افسوس ہے کہ باوجودیکہ اسماء الرجال پڑھے ہوئے ہونے کے مدعی ہیں اور اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے ان کی تنقیدی قوت اور بھی بڑھ جانی چاہیئے تھی۔ مگر انہوں نے کالجیب علی بل لبغض معاویہ۔ پر عمل کر کے اس سلسلہ مضمون پر کسی قسم کا غور کئے بدون چھاپ دیا۔ چنانچہ اگر ضرورت پڑی تو میں ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو اس مضمون کے متعلق لکھ کر بتاؤں گا۔ کہ وہ کہاں تک قابل توجہ ہے۔ لیکن بہر حال میں نے خاموشی کے ساتھ اس مضمون کو چھپنے دیا اور پڑھتا رہا۔ اب جبکہ مضمون مذکور ختم ہو چکا۔ تو ضروری ہوا کہ مضمون نویس صاحب کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا جاوے اور ناظرین حیران رہ جائیں گے جب یہ تماشا پبلک میں کھلے گا۔ اگر اہل حدیث کے ایڈیٹر میں کچھ بھی دیانت و خداترسی ہے تو اسے چاہیئے کہ اس راز سربستہ کے انکشاف سے اپنے ناظرین کو بھی محظوظ کریں۔ مگر میرا خیال ہے۔ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عداوت اور بے جا مخالفت نے ان کے دل و دماغ کو پراگندہ کر چھوڑا ہے۔ وہ کبھی یہ جرأت نہ کریں گے۔ راقم مضمون مذکور نے بڑے شد و مد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کی۔ اور اہل حدیث میں اس مخالفت کے غبار کو شائع کیا۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ جن ایام کے واقعات اس نے اہل حدیث میں شائع کئے ہیں۔ انہیں ایام میں مندرجہ ذیل خط وہ ڈیرہ غازیخاں کے ایک احمدی شخص کو لکھتا ہے۔ یہ خط ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈاکخانہ قادیان میں پوسٹ ہوا ہے اور ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈیرہ غازیخاں میں تقسیم ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ جواباً سچ سچ گذارش ہے۔ کہ باقتضائے بشریت۔ و عدم موجودگی کسی ایسی دلیل کے جو معاذ اللہ مرزا صاحب کی افترا پردازی پر دال ہو بوجوہ ذیل جو میں یہاں قلمبند کرنے سے معذور ہوں۔ میں مرزا صاحب کی راستبازی کا یقین کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ الہامی مضمون کی نسبت وہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا۔ میرے نزدیک اس میں ان کی ہرگز خلاف بیانی نہیں ہوا کرتی بلکہ سچ سچ کہتے ہیں۔ میں انہیں ان حالات سے جو اب تک مجھے حاصل ہوئے اور نیز ان کے چلن سے انہیں اشرف جانتا ہوں اور اس وقت تک کی دیکھ بھال و گفت و شنید سے بھی میرا خیال ہے کہ ان کی بیعت میں شامل ہونا شاید حسرت کا موجب ہو گا مرزا صاحب ع کا معاملہ میرے نزدیک ایسا نہیں کہ اسے خفیف سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ چونکہ احادیث و قرآن کو وہ بھی بدل و جان مانتے ہیں اور عام دنیا کی طرح قرآن کی بعض آیات یا بعض صریح احادیث کے ظاہر اور متبادر معنے سے تاویل کرنا مجھ پر شاق ہوتا ہے۔ لہذا جب تک کہ میں ان احادیث و آیات کو کسی مستند احمدی یا خود مرزا صاحب ع سے فیصلہ نہ کر لوں۔ آخری مذہب اس بارہ میں نہیں رکھ سکتا۔ ابھی لاہور سے واپس آیا ہوں اور یقیناً یہاں رہوں گا۔ گو پہلے چلا جانا ہی مناسب معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایف۔ اے کا امتحان نہیں دیا تھا بوجہ پوری تیاری نہ ہو سکنے کے۔ میری کرسی اور لیمپ وہاں مولوی کے پاس ہیں تاکہ خراب نہ ہو جاویں۔ میں انہیں بیچنا چاہتا ہوں لہذا آپکا ارادہ ہو تو دے لیں۔ دو دو روپیہ ان کی اصلی قیمت ہے۔ اور ہر دو نئی ہیں کپڑے سے پونچھ لینے سے چمک سکتی ہے۔ جو قیمت مناسب خیال کریں۔ مجھے عذر نہ ہوگا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ یا جس قدر آپ کہیں۔ مجھے منظور ہے۔ اگر نہ لیں تو مولوی صاحب موصوف وہ بیچکر قیمت آپ کے حوالہ کر دیگا۔ جو بچے گا۔ میں خود فوراً روانہ خدمت کرونگا۔ ذرا تسلی کریں۔ مولوی صاحب کو میں نے لکھ دیا ہے۔

راقم۔ عبداللہ۔ از قادیان

اب یہ خط ناظرین کے سامنے ہے وہ اس پر غور کریں۔ اور بتائیں کہ یہ شخص اپنے قیام قادیان میں اپنی تحقیقات اور تفتیش کا نتیجہ کیا پیش کرتا ہے۔ اس خط کے لکھنے میں اس کو کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پھر یہاں سے جانے کے بعد جس کے وجوہات میں پھر ضرورتاً بتلاؤں گا۔ اس نے جو کچھ اہل حدیث میں لکھا ہے اس کی کیا وقعت رہ سکتی ہے؟ اب دو باتوں میں سے ایک ضرور غلط ہے۔ یا تو اس نے اہل حدیث میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل بیہودہ اور لغو ہے۔ اور یا اس خط میں جو کچھ لکھا ہے محض نفاق سے لکھا ہے۔ وہ خود اپنے لئے جو نام تجویز کرے۔ اس کا اختیار ہے۔ اہل حدیث میرے اس مضمون کو چھاپ دے اور اس سے اس کا جواب طلب کرے۔ کہ اب وہ کیا کہتا ہے۔ میں اس کے مضامین پر بھی ایک آرٹیکل لکھوں گا۔ اگر توفیق ملی۔ اور اہل حدیث نے بذریعہ اخبار وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلہ مضامین کو اہل حدیث میں چھاپ دیگا۔ یہ ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اور ان کی کرتوتیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اگر اس قسم کی مخالفت سے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کو بدنام کر کے لوگوں کو گمراہ کریں۔ تو وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ لعنت الٹ کر انہیں پر پڑے گی۔ اور ان کے اندرونی حالات کو طشت از بام کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ خدا سے ڈریں اور ایسی کرتوتوں سے باز آویں۔ خداتعالیٰ کے اس سلسلہ کو ایسی بیہودگیوں سے یقیناً کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ یہ اس کے سرسبز کھیت میں کھاد کا کام دیں گی۔

اتقوا الله ان كنتم مؤمنين

راقم۔ واقعات حقہ پر غور کرنیوالا جرنلسٹ

نماز جنازہ

منشی عزیز الرحمان صاحب کے والد فوت ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے غائبانہ نماز جنازہ ادا کریں۔ منشی عزیز الرحمان صاحب ایک بڑے جوشیلے احمدی ہیں۔

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے ایک سینیر ٹرینڈ گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ احمدی کو ترجیح دی جاویگی۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظم در وفات مسیحؑ

(مصنفہ مولوی حکیم شیر محمد صاحب مرحوم)

مولوی صاحب موصوف موضع ہوجن تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور کے رہنے والے تھے جب حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے براہین احمدیہ تصنیف کی۔ تو اس کتاب کو پڑھنے کے بعد حضرت اقدس ؑ کے ارادتمند اور بہت آمدورفت رکھنے والوں میں سے ایک یہ بھی تھے اور اول مرتبہ جب آپ دہلی تشریف لے گئے۔ تو یہ بھی ہمراہ تھے۔ آپ کے پرانے خادموں میں سے تھے۔ حضرت اقدس ؑ سے انہیں ایک خاص اُنس و محبت تھی۔ دین کے خادم تھے۔ اور اپنے ضلع میں خدا کے اس سلسلہ کو پھیلانے کا دل میں بہت جوش تھا۔ جیسا کہ اس نظم سے بھی پایا جاتا ہے اور علاوہ علم و فضل و دینداری اور تقوے کے حاذق طبیب ہونے کی وجہ سے اپنے ضلع بھر میں مشہور و معروف تھے۔ اور لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شاگرد ہونے کا ان کو فخر حاصل تھا۔ اور مولوی صاحب کو بھی ان سے بڑی محبت تھی۔ آخرکار حضرت اقدس ؑ کی صداقت کا دم بھرتے ہوئے قریباً پچاس سال کی عمر میں ۱۹۰۴ء میں بقضائے الٰہی اس جہان سے رخصت ہوئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی صاحب مرحوم کا اخلاص اس سے بھی ظاہر ہے کہ اپنی وفات سے پہلے انہوں نے وصیت کی تھی۔ کہ میری زمین کا نصف حصہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کیلئے وقف کیا جاوے۔ چنانچہ ان کی بیوہ ہر سال زمین کی پیداوار کی نصف قیمت حضرت اقدس ؑ کی خدمت میں بھیجدیا کرتی ہے۔ ان کی وفات کا بھی عجیب نظارہ تھا۔ وفات تک پورے ہوش میں رہے۔ اور قرآن شریف لے کر وعظ کر رہے تھے۔ اور ابھی انگلی قرآن شریف میں ہی تھی کہ جان دیدی۔ ازالہ اوہام میں جن مخلصین کا نام حضرت اقدس ؑ نے لکھا ہے۔ ان میں ان کا بھی نام ہے۔ سلسلہ کی تائید میں انہوں نے پنجابی نظم میں ایک نہایت مفید تصنیف کی تھی۔ اور ان کے اقربا کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو چھاپ کر مفت شائع کردیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرماوے۔ تا ان کی یادگار دنیا میں قائم رہے۔

ان کے بھتیجے جناب ماسٹر شیر علی صاحب بی۔ اے۔ ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان احمدی احباب کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں

علیک السلام اے مسیح الزمان
علیک السلام اے سراج منیر
دریں دور تاریکی و گمرہی
تولی شمع بزم ہدیٰ در جہان
رسیدی بوقتے کہ باید رسید
الا ایضاری برفت از جہان
کسانیکہ بر آسمانش برند
چہ گویند زندہ است عیسیٰ ہنوز
نمرد و بچرخش خداوند برد
بایں جسم خاکیست بر آسمان
خدا شکل عیسیٰ بآنکس بداد
کشیدند حالی دریں گیر و دار
عزیز علی کل شیٔ قدیر
نجات مسیح از کف دشمنان
بایں حیلہ و فن خدائے ودود
چرا برزمین جائے اخفا نبود
چگونہ بہ قرآں شہ مرسلین
ازیں افترائے ناپاک دور
نیابی نشان در کتاب خدا
بود از کتاب خدائے یگان
دلیل اگر باورت نیست آر از دل
قبولت اگر نیست تفسیر ما
بخواں از بخاری کلام رسول
دگر آیت آلعمران بخواں نیز
بتفسیر ایں قول رب جہاں
کہ اینجا است موت از توفی مراد
بقرآں توفی بجز اینکہ جا
نباشد مرادش بجز قبض جاں
چرا قبض جسم است اینجا مراد
چہ در قول یزداں چہ قول رسول
توفی بجز معنے قبض جاں
پس آنجا کہ در حق عیسیٰ بود
چو قانون قدرت چنیں اوفتاد
مسیح ابن مریم چساں زندہ ماند
چو رفت از جہاں سید انبیا

تولی در جہان ہادی گمرہان
کہ افتادگان را شدی دستگیر
بحق کافتاب ہدایت تولی
ضیا بخش دلہائے ظلمانیان
چو ابری کہ در خشکی آید پدید
خدا ایشاں او برد بر آسمان
بایزد کہ بردند میرد نہ
بود بر سپہر دوم جاہ دور
سلیمی بجایش با عدا سپرد
فغاں زافترا ہائے ایں جاہلاں
خدو خال او برد جو شن نماد
یہودش بدانستہ عیسیٰ بدار
کہ افتادگاں راست ہر جا ظہیر
ندانست جز بردن آسمان
رہا بید عیسیٰ ز دست یہود
کہ عیسیٰ رہا شد ز دست یہود
ز دشمن نگہداشت نعم المعین
کہ از ذات قدوس یزداں است دور
نہ در قول پاک نبی الورا
وفات مسیح بن مریم عیاں
فلما توفیتنی را بخواں
بیا سوئے تفسیر خیرالورا
کہ گفتہ کہ قال عیسیٰ اقول
کہ از موت عیسیٰ دہندت نشان
بود ابن عم نبی نکتہ دان
بپیش در بخاری بصدق بیداد
ہر جا کہ ایراد کردہ خدا
کتاب خدا تا با آخر بخواں
چو در قبض جان وضع او اوفتاد
چہ در گفتہ شاعراں مُحول
نیاید صحاح دو داویں بخواں
دگر معنیش عاقلی چوں کند
کہ از دار دنیا برفت آں کہ زاد
ازیں سنت او را چہ فارغ نشاند
خدا قد خلت گفت در من مضی

مسیحا ہم اندر خلت داخل است
مردہ شدا ز کلمۂ غیر احیا عیان
مسیحا الٰہ ابنہ راست چوں
اگر زندہ اش دانی اے راز دان
کہ نیست آں خدا نیست چیز جدا
بقرآن خدائے علیم و خبیر
بہ کانا زصدیقہ و ہم مسیح
کہ عیسیٰ و ہم مادرش بندہ اند
چو بودند باشندہ ایں مقام
چو کانا بود معنی اے ہوشمند
چو مریم بمرد و بدنیا نماند
چو حق گفت کاے زمرۂ آدمی
مسیحا چرا خارج از وی بماند
از انگونہ آیات قرآں بس است
ہم اندر احادیث خیرالوری
محمد بخاری و ابن حزم
ہم آں مالک اندر اشمہ علم
ز لفظ توفی ہمہ واقف اند
کسے کو دریں دار فانی رسید
ہمیں است قانون یزداں پاک
کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند
بسا حیلہ ہائے کہ انگیختند
ز تحریف قرآں نہ ترسیدہ اند
نہ پاک از تفضیحت نہ خوف خدا
کہ تا از حیاتش ثبوتے دہند
ولاکن نہ از وحی رب حکیم
حیات کسے چوں نیاید ثبوت
ہراں کس کہ آمد بود رفتنی
ہم از قول یزداں و قول نبی
کہ ہر کس کہ در شد بکام اجل
رشیدی کہ قرآں شدش رہنمول
چو عیسیٰ بمرد و نیاید دگر
امامی کہ اخبار خیرالبشر
امامست از امت مصطفیٰ
چو تجدید دین رسول کریم
پس او فردی از اہل تجدید دان

کلام خدا جملہ را شامل است
کہ معبود غیر خدا مردگان
چساں ماند از غیر احیا بروں
بلزوم نصارا بشنو ہم زبان
وگر غیر دانی بموتش گرا
کہ افتادگاں را بود دستگیر
بیاں می نماید بقول فصیح
بہ سنت ما سر افگندہ اند
بقانون ما یاکلان الطعام
عیاں شد کہ اکنوں بعالم نیند
مسیحا ز کانا بروں چوں بماند
حیات شما نیست جز در زمی
چہ قانون حق بر سپہرش نشاند
کہ موت مسیحا ازو ثابت است
بیان وفات است بسیار جا
ہم آں مہبط وحی را ابن عم
امام قوی پایہ و محترم
بموت مسیحا از آں قائلند
پس از مدتے محملش برکشید
ہمیں است آئین ایں تیرہ خاک
برفتند و بسیار و برگشتہ اند
بسا خاک بر فرق خود بیختند
اگر کام پالی درد دیدہ اند
نہ اندیشہ از اخذ روز جزا
پس انگاہ بر آسمانش برند
نہ از سنت اللہ نہ عقل سلیم
بجز ذات حی الذی لا یموت
مسیحا چساں زندہ ماند اے ولی
باصحاب تحقیق شد منجلی
دگر رہ نسازد بدنیا محل
پئی زندگاں خواندہ الا یرجعون
دریں دیر ناپائدار اے پسر
بدور پسیں مید ہد زو خبر
کہ شد مسلکش راہ خیرالوری
بود منصب آں امام علیم
نہادند نامش مسیح الزمان

---

[1] بیگناہی۔ [2] اقول کما قال العبد الصالح کنت علیہم شہیداً الی فلما توفیتنی (دیکھو بخاری) [3] قال ابن عباس متوفیک ممیتک (دیکھو بخاری) کل من علیہا فان۔ [4] ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

[5] ما المسیح ابن مریم الا رسول الی قولہ کانا یاکلان الطعام [6] زمی مخفف زمین۔ [7] ابن عباسؓ۔ [8] یعنی مراد و معنے و جائے استعمال از امید نند [9] ثبوت عدم رجوع موتے بدنیا۔ (باقی آئندہ)

اہل ہند اب تو خواب سے جاگو

دیر سے سو تمہیں ہوا کیا ہے؟

کون ہے جو کہ ان تباہیوں سے واقف نہیں جو آج دنیا میں واقع ہو رہی ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے طاعون نے وہ تباہی ڈالی ہے۔ کہ ایک فاقہ مست غریب سے لے کر مخمل کے گدوں پر بیٹھنے والے اور نرم نرم بچھونوں پر سونے والے امیر تک کو اپنے ہاتھ پاؤں کی پڑ گئی۔ اور مہربان گورنمنٹ انگلشیہ تک اپنی رعایا کی بربادی کو دیکھ کر چیخ اٹھی۔ کہ الامان یہ کیسی بلا و مصیبت ہے۔ جو کہ اہل ہند پر اچانک آ پڑی ہے۔ یہ کون سی بیماری ہے۔ کہ جس کا کوئی علاج ہی نہیں۔ لاکھ صفائیاں کرو اور کتنے ہی شدومد کے ساتھ حفظان صحت کے قواعد پر عمل کرو لیکن پیچھا چھوڑنے میں ہی نہیں آتی۔ مختلف علاج نکالے گئے۔ اور سینکڑوں راہیں اس بلا سے بچنے کے لئے سوچی گئیں۔ لیکن جو کوشش کی گئی۔ وہ الٹی پڑی۔ اور جو تدبیر کی گئی۔ وہ بے سود پائی گئی۔ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی جانیں ضائع ہو گئیں لیکن کوئی بات ایسی سمجھ میں نہ آئی۔ کہ جس سے اس بیماری میں مبتلا ہونے والے شفا پا سکیں۔ آخر بعد کوشش و سعی کے ایک ٹیکہ ایجاد کیا گیا۔ اور جس کی نسبت خیال کیا گیا کہ جو اس ٹیکہ کو لگوائے گا۔ اس کو طاعون سے بالکل نجات ہو جائے گی ہزاروں پر اس ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا اور نتیجہ پر مطمئن ہو کر بڑی دلیری کے ساتھ یہ فیصلہ دیا گیا۔ کہ اب طاعون چند روز کا ہے لیکن ابھی اس بات کو کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ کہ اس علاج کا بھی بھانڈہ پھوٹ گیا۔ ملکووال کے مقام پر اس نے وہ مہلک اثر پیدا کیا کہ کل ہندوستان پر حیرت اور افسوس کے بادل چھا گئے۔ یہاں تک کہ خود گورنمنٹ کو بھی اس سے بدظن ہونا پڑا یا تو حکم تھا کہ سب لوگ جبراً ٹیکہ لگوائیں۔ اور یا پھر اختیار دیا گیا۔ کہ جس کی مرضی ہو لگوائے اور جو نہ پسند کرے۔ اس پر کوئی الزام نہیں۔ یہ طاعون کی تباہی کیا کم تھی۔ کہ ایک اور آفت ایسی پڑی۔ کہ جس نے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو شمالی ہند میں وہ سخت زلزلہ آیا۔ کہ علاوہ لاکھوں روپیہ کے مالی نقصانات کے ہزاروں انسان مکانوں اور پہاڑوں کے نیچے دب کر مر گئے۔ کانگڑہ اور دھرم سالہ میں خون کی ندیاں بہ گئیں طاعون نے تو زیادہ تر غریب لوگوں پر ہاتھ صاف کیا تھا۔ لیکن اس زلزلے سے نقصان اٹھانے والے اکثر امرا تھے۔ کہ جنہوں نے اپنی شان و شوکت کے گھمنڈ میں اونچی اونچی اور آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتیں بنا رکھی تھیں۔ چند سیکنڈ میں خدائے غیور نے وہ ان کا نام و غرور خاک میں ملا دیا۔ اور وہ عمارتیں کہ جو ابھی ہوا میں کھڑی تھیں۔ وہ زمین پر گر گئیں اور یہ جو کچھ ہوا۔ اس خدا کے برگزیدہ رسول اور مامور کی پیش گوئیوں کے مطابق ہوا۔ جس کا کہ چودہ برس سے زیادہ کا دعویٰ ہے کہ خدا نے دنیا کی ردی اور تباہ حالت دیکھ کر مجھ کو مبعوث فرمایا ہے اور اس کا دعوے ہے کہ خدا میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور اس نے مجھ کو اپنے کمال فضل و عنایت سے مسیح موعود اور مہدی معہود کا درجہ عطا فرمایا ہے پس وہ جو ایمان لائیں گے وہ آئندہ کی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور جو میرا انکار کریں گے خدا کے غضب کے نیچے آ جائیں گے اور خدا کے عذاب کی چکی کے نیچے پیسے جائیں گے۔ ان کی شان و شوکت خاک میں ملا دی جائے گی اور وہ جن باتوں پر غرور کرتے ہیں وہ ان سے چھین لی جائیں گی اور خدائے قہار کا قہر انہیں اس وقت تک تباہ اور برباد کرتا رہے گا۔ جب تک وہ چلا نہ اٹھیں اور اپنے گناہوں سے باز نہ آئیں اور شرک کو نہ چھوڑیں۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ نہیں ٹلیگا۔ یہاں تک کہ ہو گا۔ کہ زبان ہو کر بول اٹھیں گے کہ "و یا مسیح الخلق عدوانا"۔ پس اے میرے بھائیو اے غافل اہل ہند کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا ہر ہر لفظ پورا ہو رہا ہے۔ دیکھو خدا کیسا زبردست ہے۔ جو کچھ کہ اس نے اپنے مامور کی زبانی کہا تھا۔ اس کو کس طرح پورا کر رہا ہے۔ پس اس دن سے خوف کھاؤ۔ جبکہ وہ موعود زلزلہ آوے گا جو کہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور جس وقت کہ توبہ کا دروازہ بند کیا جاوے گا اور جبکہ دنیا سے اکثر شر برباد و دور کیا جائے گا وہ دن جبکہ خدا انصاف کرے گا جبکہ اس دن تمام شریر یکدم اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اور وہ جنہوں نے ذرہ سی بھی کوئی بھی نیکی کی ہوگی۔ خدا سے اس کا بدلہ پائیں گے۔ اے غافل قوم اب تجھے کیا ہو گیا۔ جبکہ وہ تمام نشانیاں جو کہ مسیح کے لئے بتائی گئی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو گئیں تو پھر کیا وجہ کہ تم اس شخص کا انکار کرتے ہو۔ کہ جس کے ہاتھ پر خدا نے سینکڑوں کیا ہزاروں معجزے دکھائے ہیں ہاں ذرا سوچو تو سہی۔

حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا
کیا شک ہے تم کو ماننے میں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا۔

وہ نام جو کہ تم کسی کا رکھتے ہو اس کو بڑی خوشی سے قبول کیا جاتا ہے لیکن اگر خدا نے اپنے کسی برگزیدہ کا نام عیسیٰ یا مہدی رکھ دیا تو اس قدر خفگی ظاہر کرنے سے کیا مطلب۔ کیا تم تو کسی کا نام رکھنے کے لئے اجازت نہ لیتے خواہ وہ جیسے ہو یا موسیٰ۔ ابراہیم ہو یا اسحٰق۔ لیکن خدا کے قادر مطلق جو کہ ہر چیز پر قادر ہے وہ مجبور ہے اور اس کو اجازت نہیں کہ وہ کسی اپنے بندہ کا نام عیسیٰ یا موسیٰ رکھ دے۔ کون سی بات ہے کہ جو قرآن و حدیث کے برخلاف تم کو مجبور کر رہی ہے کہ تم حضرت عیسیٰ کو آسمان پر بھی جا کر بٹھاؤ اور اس مسیح موعودؑ کو جس کو خدا نے مبعوث کیا ہے۔ جھٹلاؤ اور طرح طرح کی تکلیفیں اس کو پہنچاؤ؟ خدا کے فرمان کے برخلاف کون سی مصیبت ہے۔ کہ جو تم کو اس کے ماننے سے روکتی ہے۔ تم اپنی تباہی کے در پے کیوں ہو رہے ہو کیا تم نے ایک دن مرنا نہیں اور کیا تم کو خدائے تعالیٰ کے روبرو ایک روز جوابدہی کیلئے کھڑا نہیں ہونا پڑے گا یہودی کہتے ہیں کہ ہم اس روز اگر خدا نے ہم سے سوال کیا کہ تم نے عیسیٰ ابن مریم کو کیوں نہیں مانا تو ملاکی نبی کی کتاب اس کے آگے پیش کریں گے اور کہیں گے کہ اس نبی کے ذریعے تو نے ہم کو اطلاع دی تھی کہ جب تک الیاس نبی دوبارہ آسمان پر سے نہ آوے مسیح نہیں آویگا۔ اس لئے جب تک کہ الیاس نہ آتا ہم کس طرح مسیح کو مان لیتے وہ ایک جھوٹی حجت کے پیش کرنے کی تسلی رکھتے ہیں لیکن تمہارے پاس کیا ہے جس کو تم پیش کر سکتے ہو۔ خدائے تعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس کے لئے متوفی کا لفظ استعمال فرمایا ہے لیکن تم تو ماننے میں آتے ہی نہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کیسے خیالات ہیں اور تم کیا سمجھے بیٹھے ہو۔ خدا کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں ہے۔ دیکھتے ہو کہ کس طرح یہودیوں پر بوجہ اس کے کہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کے انعاموں کی قدر نہ کی خدا کا عذاب نازل ہوا۔ اسی طرح تم بھی اپنی حد سے گذر رہے ہو۔ یاد رکھو کہ یہودیوں سے زیادہ لعنت تم پر پڑے گی اگر تم خدا کے آگے اپنے ماتھے نہ رگڑو گے۔ کیونکہ یہودیوں پر تم سے تھوڑے انعامات ہوئے تھے جس قدر تم پر انعامات ہوئے ہیں اور جس قدر تمہارے لئے آسانیاں رکھی گئی ہیں اسی قدر سخت عذاب ہوں گے۔ بہت کچھ ہو چکا ہے اور بہت کچھ ہونے والا ہے۔ دیکھو اس مامور من اللہ کی پیش گوئی کے مطابق تمام دنیا میں زلزلے آ رہے ہیں اور جیسا کہ اس نے قبل از وقت پیشگوئی کی تھی کہ تمام دنیا میں سخت زلزلے آئیں گے۔ ویسا ہی ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ ایشیا میں زلزلے یورپ میں زلزلے۔ امریکہ میں زلزلے۔ کون سی جگہ ہے۔ کہ جہاں زلزلے نہیں آئے۔ پیچھے جو زلزلے آئے ان سے تو سب دنیا واقف ہے۔ ابھی ایک سخت زلزلہ امریکہ میں آیا ہے جس کی تباہی کے جگر خراش حالات کو پڑھ کر دل کانپ اٹھتا ہے سینکڑوں جانیں یکدم تباہ ہو گئیں۔ تمام سانفرانسسکو ایک عبرت کا مقام بن گیا۔ ابھی تو زلزلے کی تباہی ہی تھی کہ نہ معلوم کس سبب سے شہر کو آگ لگ گئی۔ اور امریکہ کے بڑے بڑے مغرور امرا کے مکانات کہ جن کو دیکھ کر کہ ہم بادشاہوں کو تنخواہ دے سکتے ہیں وہ اس طرح جل کر راکھ ہو گئے ہیں کہ نام و نشان باقی نہیں رہا۔ (میں خیال کرتا ہوں کہ اس وقت تمام دہریوں کو بھی خدا کی ہستی کا یقین ہو گیا ہو گا خواہ پیچھے پھر بھول جاویں) جب آگ سے ڈر کر لوگ سمندر کی طرف بھاگے۔ کہ چل کر

تحت پڑی ہیں دلیں تو خدا کی قدرت نے اپنا ظہور پھر ایک دفعہ سمندر کے پانی کی لہر کے رنگ میں دکھایا اور جو کچھ باقی تھا بہ کر لے گئی اور کئی انسانی جانیں ضائع ہوئیں کیا یہ قہر خدا کے نمونے نہیں کیا ان سے خدا کے غضب کے آثار نہیں نظر آتے پھر تم کیوں سو رہے ہو اٹھو اور جلدی کرو۔ دعائیں کرو اور خدا سے مدد مانگو۔ تم کو اس بات سے کیا کہ عیسیٰ مرے یا موسیٰ۔ جب تمہارا نبی جو کہ سب نبیوں سے عالی رتبہ اور سب سے زیادہ خدا کا مقرب تھا فوت ہو گیا۔ تو یقینی امر ہے کہ سب نبی پہلے ہی فوت ہو چکے۔ رسول کریم پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ موسیٰ کی قوت قدسیہ تو ایسی زبردست تھی کہ چودہ سو برس کے بعد اس نے اپنی امت کی تباہی کے وقت اپنا ایک مثیل پیدا کر لیا۔ لیکن جب میری امت پر ایک ایسا وقت پڑے گا کہ ان کو بھی سختی کے ساتھ ایک مصلح کی ضرورت محسوس ہو گی۔ اس وقت میری امت سے کوئی ایسا شخص پیدا نہ ہو سکے گا۔ جو ان کو سہارا دے سکے اور تباہی کے گڑھے گرنے سے بچائے۔ صحابہ تو جیتے ہی مر جاتے اگر وہ جانتے کہ نبی کریم تو فوت ہو گئے اور حضرت عیسیٰ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ پھر تم یہ کیوں ایک نیا مسئلہ بنا کر اس پر ضد کرتے ہو۔ خدا کے لئے ہوش کرو اور عاجزی سے خدا کی درگاہ میں سر جھکاؤ اور اس کے رسول برحق کے آگے ان الفاظ میں اقرار کرو کہ "یا مسیح الخلق عدوانا" ورنہ یاد رکھو کہ خدا کا فیصلہ کا دن قریب ہے۔ اس دن پچھتانا لا حاصل ہو گا۔

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو ۔۔ تو سمجھائیگا خدا

راقم میرزا بشیر الدین محمود احمد قادیان

بٹالوی امرتسری غزنوی۔ بوپڑی سے استفسار

فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ

وسوف ینبئہم اللہ بما کانوا یصنعون

آج ہمارے سامنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۵ء اور اشتہار مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۶ء مشتہرہ حکیم محمد دین امرتسری بنام "غزنوی جرگہ" مطبوعہ مطبع اہل حدیث رکھا ہے۔ اخبار مذکور کے صفحہ ۵ میں ایڈیٹر اہل حدیث نے اشاعۃ السنہ بٹالوی پر ریویو کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے جس میں بٹالوی کی راستبازی کا شکریہ مولوی ثناء اللہ نے ایک واقعہ کی بابت ادا کیا ہے

وھو ھذا

"ہم اخیر میں آپ کی راستبازی اور بے لاگ نصیحت دینے کا قائل نہ ہوں۔ تو شاید ناشکری ہو گی کہ آپ نے معمولی بات کو بھی سے محض مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اشاعۃ السنہ کے ذریعہ خریدار خوش الحان واعظ کی بداطواری بھی لکھدی ہے جنانچہ آپ فرماتے ہیں :- کہ

"یہ ایک دلکش آواز والا واعظ ایک اجنبی عورت کو اڑا کر ہمارے گھر میں لایا اور ظاہر کیا کہ میری منکوحہ ہے میں نے اسے اپنے مکان میں رہنے نہ دیا تو وہ ایک صوفی منش (نور الدین) کے گھر میں لے گیا۔ جہاں سے اس کو اس کا اصلی خاوند آن کر لے گیا۔ (ملخصاً صفحہ ۲۴۳)"

اس شکریہ ادا کرنے کے بعد بٹالوی کے اس اظہار واقعہ کو جو واعظ کی بابت اشاعۃ السنہ زیر ریویو میں درج تھا نقل کر کے امرتسری نے مندرجہ ذیل درخواست بٹالوی سے کی ہے۔

"پبلک آپ کے اس اظہار کی شکرگذار ہے لیکن اگر آپ ایسے واعظ کا نام بھی ظاہر کر دیتے تو ڈبل شکریہ کے مستحق ہوتے کیونکہ ایک تو اس سے وہ فائدہ بین طور پر حاصل ہوتا جس کے لئے آپ نے ظاہر کیا ہے کہ مسلمان ایسے واعظوں سے بچیں۔ دوسرا اس قضیہ مہملہ کا اطلاق واشتباہ غیر مجرموں پر نہ رہتا۔ بہر حال اگر پہلے اس کا نام ظاہر نہیں کیا تو امید ہے کہ آئندہ کسی پرچہ میں ظاہر کر دیں گے یا بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار کو مطلع فرما دیں گے تاکہ اہلحدیث کے ذریعہ اظہار کیا جاوے کیونکہ محدثین کے ہاں ایسے بدمعاش راویوں کی جو پڑتال ہوتی ہے۔ اس میں نام کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔ انتہی بلفظہ۔

روحانی فرزند (ثناء اللہ) کی درخواست روحانی باپ (محمد حسین) نے کسی مصلحت کی جو بدمعاش راوی کا نام نہیں بتلایا مگر آپ کے روحانی بھائی حکیم محمد دین نے اشتہار مذکورۃ الصدر میں اس گمنام واعظ کا نام ظاہر کر کے بتلا دیا ہے۔ کہ چشم بد دور یہ میر واعظ پنجاب ہیں بڑے واعظ ہی نہیں اور آپ کا نام نامی مولوی محمد علی صاحب میر واعظ اہل حدیث ہے۔ جو غزنوی جرگہ کے امام نہایت منہ زور اور بدلگام ہیں۔ اشتہار کی عبارت یہ ہے۔

"ہم نے پچھلے اشتہار میں لکھا تھا کہ میر جی اگر گالیاں بکنے سے باز نہ آئے۔ تو ہم بھی ان کے پاکیزہ حالات پبلک کو سنائیں گے کیونکہ محدثین کا یہی اصول ہے کہ نالائق اور بدکار راویوں کے حالات پبلک کے سامنے دکھایا کرتے ہیں اور قانون سرکاری بھی ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ایسے بدمعاشوں کی بدمعاشی سے مسلمانوں کو مطلع کریں جو دین کے لباس میں بیدینی کیا کرتے ہیں۔ انہیں سے ہم مولوی محمد حسین صاحب کے اشاعۃ السنہ سے ایک واقعہ بتلاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ میر جی اس کا کیا جواب دیتے ہیں اور اپنی معمولی [illegible] سے باز آتے ہیں یا نہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب کی تحریر کا ملخص یہ [illegible]

مقطوں میں یہ ہے کہ محمد علی واعظ میرے مکان پر ایک جوان عورت کو لے آیا اور کہا کہ یہ میری منکوحہ ہے۔ آپ اسے رکھیئے۔ میں تاڑ گیا کہ یہ اس کا شکار ہے اس لئے میں نے ان کو کہنے سے انکار کیا آخر وہ اس شکار کو شیخ نور الدین صوفی کے مکان پر چھوڑ کر کسی اور شکار کی تلاش میں چلا گیا۔ بعد میں اس عورت کے وارث آن پہنچے اور اس کو ساتھ لے گئے۔ اہا اس کا تو میر جی کو بڑا رنج ہوا ہو گا" میر جی کہو تو یہ سچ ہے؟ انتہی بلفظہ بقدر ضرورت۔

اب سوال یہ ہے کہ محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور غزنوی جرگہ اور محمد علی بوپڑی سب کے سب اہل حدیث۔ مومن۔ راستباز۔ وارث انبیاء۔ مصداق حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہیں یا نہیں؟

اس کا جواب انہی مومنین صادقین سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ براہ مہربانی ہر چہار ائمۃ الکفر مندرجہ ذیل امورات ذیل خود کا صداقت سے بھرا ہوا مدلل بہ قرآن و حدیث فیصلہ کن مسکت خصم جواب بذریعہ اخبار اہل حدیث یا مطبوعہ اشتہار شائع کر کے اس گتھی کو کھولدیں۔

بٹالوی صاحب سے یہ استفتاء ہے۔ کہ آپ کی روایت مندرجہ اشاعۃ السنہ جس کی نقل اہل حدیث نے اخبار میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار میں درج کی ہے جس کو ہم اوپر بعینہ نقل کر چکے ہیں۔ صحیح روایت ہی نہیں؟ محمد علی بوپڑی ایک اجنبی عورت کو اپنی منکوحہ بیان کر کے تمہارے پاس چھوڑنے کے لئے لایا تھا یا نہیں؟ تمہارے انکار پر اس کو نور الدین صوفی کے سپرد کر کے چلا گیا (جس کو اس کا خاوند آکر نور دین صوفی کے مکان پر سے واپس لے گیا یا نہیں؟

اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ایسا شخص عند الشرع کس خطاب و القاب کا مستحق ہے۔ آیا۔ اہل حدیث۔ متبع سنت و قرآن۔ مومن متقی۔ میر واعظ۔ محب خدا اور رسول صلعم یا فاسق۔ فاجر۔ بدکار دین فروش۔ دشمن سنت و قرآن؟ **بینوا توجروا**

امرتسری اہلحدیث اور اس کے بھائی حکیم محمد دین سے یہ استفسار ہے۔ کہ بٹالوی کی روایت بغیر کسی قضیہ یا علانیہ عداوت کے محمد علی کی نسبت ہے اور یہ راوی تمہارے ایمان و تحقیق کے رو سے راستباز صادق قابل وثوق ہے یا نہیں؟

اگر ہے۔ تو اس نے نام جو ظاہر نہیں کیا یہ عمل اس کا خلاف طریق محدثین ہے یا نہیں؟

اور جبکہ یہ روایت صحیح ہے تو آپ کا فتوے ایسے واعظ کے حق میں اہل حدیث۔ صادق۔ مومن ہونے کا ہے یا فاسق فاجر بدمعاش بدکار۔ دشمن قرآن و حدیث کا؟ **بینوا توجروا۔**

غزنوی جرگہ سے یہ استفتاء ہے۔

(۱) بٹالوی و محمد دین و [illegible] مولوی کی یہ روایت محمد علی میر واعظ کے حق میں قابل استناد قابل اور صحیح ہے یا مجروح؟

(۲) اگر مجروح ہے تو ثالث مولوی کا یہ تہمت اور الزام ایک سچے متبع سنت پر لگانا عند اللہ و عند الرسول اس کی شان مولویت و متبع قرآن و حدیث ہونے کے برخلاف ہے یا نہیں؟

(۳) اگر صحیح ہے۔ تو میر واعظ ایسے چال چلن سے۔ اہل حدیث مومن۔ راستباز ہوگا یا فاسق فاجر بدکار بدمعاش؟ بینوا توجروا

محمد علی بوپڑی اصل ملزم سے یہ سوالات ہیں کہ

(۱) آیا یہ روایت۔ تمہاری بابت جو بٹالوی نے اشاعۃ السنہ میں اور ثناء اللہ نے اہل حدیث میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء میں بیان کی ہے صحیح ہے یا غلط؟

(۲) اگر یہ صحیح ہے۔ تو ایسا چال چلن رکھنے والا۔ عامل بالحدیث متبع سنت و قرآن ہوتا ہے۔ یا فاسق۔ فاجر۔ بدمعاش۔ بدکار؟

(۳) اور اگر یہ غلط ہے۔ تو ان راویوں کے حق میں عند اللہ و عند الرسول تمہارا کیا فتویٰ ہے یعنی یہ ثقہ عادل۔ مومن یا معتبر اہل حدیث ہیں یا کاذب۔ خائن و مفسد؟

(۴) اور تم نے اس روایت کی تغلیط و تردید و تضعیف کن کن دلائل اور ذرائع سے اب تک کی۔

ا۔ آیا بذریعہ عدالت اپنی بریت کے لئے کوئی چارہ جوئی کی؟

ب۔ یا بذریعہ اخبارات و اشتہارات اس کی تردید کی؟

ج۔ یا علماء قوم سے اپنی صفائی کی شہادت حاصل کر کے ان راویوں کے کذب کا فتویٰ حاصل کیا؟

د۔ یا بذریعہ زبانی گفتگو کے بمواجہ عوام و خواص کسی جلسہ میں اپنی بریت ظاہر کر کے سرٹیفکیٹ بریت حاصل کیا؟

جب تک کوئی معقول دلائل ذرائع بالا میں سے آپ دکھلا دیں گے تب تک اس الزام سے بریت آپ کی عقلاً و نقلاً۔ قانوناً و شرعاً محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ پس آپ مفصل طور سے ہم کو ہمارے سوالات کے جواب عطا فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہو دیں۔ فقط۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

اگر بٹالوی۔ یا امرتسری یا غزنوی یا بوپڑی نے ہمارے اس استفسار کا کچھ جواب نہ دیا۔ تو پھر ہم اس پر ایک بسیط مضمون لکھکر ہر چہار بزرگوں کے حالات ملک پر کھولیں گے جو انہیں کے بیان کردہ ہوں گے۔ فانتظروا۔

راقم عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

نوٹ۔ قبل ازیں تین مضمون ہمارے امرتسری کے پاس مطبوعہ بغرض حصول جواب پہنچ چکے ہیں۔ جن کا ابھی تک نام مرشد نے نام بھی نہیں لیا۔ اور ہم نے ابھی قلم کو رکھ نہیں دیا انشاء اللہ امرتسری ٹھیکہ دار کی ہم پوری پوری پردہ دری کریں گے۔

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"زلزلہ آنے کو ہے"

(از حکیم محمد سعید احمدی جواہر میلا پور)

اک قیامت کا نمونہ زلزلہ آنے کو ہے
قدرت حق پھر کرشمہ اپنا دکھلانے کو ہے
کیا سنو گے تم مسیح وقت کا اب قیل و قال
سر پہ جب شیطان ملعون سا بکانے کو ہے
چھوڑ دو تکذیب کا اس کے خیال اے دوستو!
حق تعالےٰ خود صداقت اس کی چمکانے کو ہے
لاکھ تم سر پیٹ لو پر یہ نہ ٹل جائے کبھی
یہ خدا کی وحی ہے جو پوری ہو جانے کو ہے
خلق کی تخویف کو ہی آ رہے ہیں زلزلے
ورنہ بندوں پہ وہ اپنے رحم فرمانے کو ہے
آج کل طاعون بھی اور یہ ہیں زلزلے
کوئی دن آسمان بھی آگ برسانے کو ہے
اس کے ہی مامور سے کرتے ہو تم جو شوخیاں
کیا تم [illegible] منہ حق کو [illegible]
افترا ہے کذب کا [illegible]
یہ جو سمجھے ہیں پھر اب وہ [illegible] جانے کو ہے
احمد مرسل کا وہ بھی امتی ہے اک سا
فخر سے وہ امتی اپنے کو کہلانے کو ہے
تاکہ تم اس کے ہو دل سے معتقد اور جاں نثار
یہ شریروں کی شرارت کو دکھلانے کو ہے
مان لو اس کو کہ یہ حق کی طرف سے ہے مسیح
ورنہ ذات حق بھی اس کو جلد منوانے کو ہے
احمد مرسل کی پیشین گوئی پوری ہو چکی
اونٹنی بیکار اب یثرب میں ہو جانے کو ہے
ہوگیا ہے چاند سورج کے گہن سے آشکار
ہے یہی مہدی نہ کوئی دوسرا آنے کو ہے
مل گئی اس کو حیات جاودانی لا کلام
جو فرشتے [illegible] اس وقت یاں پانے کو ہے
اب نہ حاجت کچھ رہی جنگ خونریز کی
یہ قلم ہے جوہر تلوار بتلانے کو ہے
ہوگئی اسلام کی کیا فتح و نصرت آشکار
دم ہے اس کے تاب میں [illegible] مرجانے کو ہے
اللہ اللہ کیا یہودوں کے مشابہ ہے یہ قوم
ابن مریم کو یہ ان کی طرح جھٹلانے کو ہے
کہتے ہو ختم نبوت ہو چکی ہے ہر طرح
یہ بھی کہتے ہو کہ پھر عیسیٰ نبی آنے کو ہے
مستعاروں کو حقیقت پر جو کرتا حمل ہے
عقل سے کیا بہرہ یارو ایسے دیوانے کو ہے
واصل حق ہو چکا ہے جب مسیح ناصری
مسند احمد پہ وہ پھر کس لئے آنے کو ہے
کل صفات ذات باری سے ہے وہ جو متصف
اب مسیح ناصری معبود بن جانے کو ہے
بے غذا زندہ رہا ہے اور رہے افلاک پر
کچھ تغیر جسم میں اس کے نہیں آنے کو ہے
منتظر ہر دم رہو تم شوق سے مثل یہود
ابن مریم ایلیا سا چرخ سے آنے کو ہے
یا خدا کیا شرک کی شامت ہے پھیلی دین میں
تیری جو توحید ہے وہ دل سے مٹ جانیکو ہے
ہاں اب اسلام بھی اک مردہ مذہب ہوگیا
جس میں وحی حق کا چشمہ خشک ہو جانیکو ہے
[illegible] اسلام کی ہر خدا اب کچھ خبر
نکبت و ادبار کی اس پہ گھٹا چھانیکو ہے
کفر کے ہر نخل پہ باد بہاری ہے وزاں
پر چمن اسلام کا ہیہات مرجھانے کو ہے
آگیا ہے دین حق پہ کس غضب کا انحطاط
ہر [illegible] اس کو [illegible] ہو چکانے کو ہے
خواب غفلت سے ذرا جاگو مسلمانو یہاں
کسوت اسلام کو اب آگ لگ جانے کو ہے
کیوں نہیں لیتے خبر دین کی بزرگانِ منعمو
مال و زر کیا اس جہان کا دل کے بہلانے کو ہے
جلد بلوا اے مسیحا تیرے اس بیمار کو
ہجر سے جو آہ یاں جی سے گذر جانیکو ہے
موت عیسےٰ کو کیا جب ہیں تو ایسا آشکار
مذہب تثلیث پر اب موت آجانیکو ہے

درخواست دعا

جناب سید سرور شاہ صاحب دانہ ضلع ہزارہ بیمار ہیں اور ایسا ہی راجہ شیر محمد صاحب علیل الطبع ہیں۔ ان ہر دو احباب کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اس واسطے عرض ہے۔ کہ ان احباب کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ سید صاحب دین کی تائید۔ نصرت اور اس کی خدمت کے لئے بڑے مستعد اور کام کے آدمی ہیں۔ خدا ان دونوں دوستوں کو آرام دے۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی۔

کچھ اپنی نام نہاد ہمدرد ٹرکس ایسوسی ایشن کو

ایک تازہ عظیم الشان نشان

ہم نے اپنی تمام قوم اور خصوصاً بعض افراد قوم کی خدمت میں اس سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی صداقت میں عمدہ عمدہ نشان پیش کرکے محض ہمدردی اور خیر خواہی سے عرض کیا تھا۔ کہ وہ اس بارے میں تدبر کریں۔ اور اپنی جان پر اور اہل و عیال پر رحم کرکے خدا کی طرف خیال کریں اور توشہ آخرت کے طیار کرنے میں بھی اگر سارا نہیں۔ تو کچھ وقت تو ضرور دیویں۔ لیکن مجھے یہ بات معلوم ہونے پر سخت رنج ہوا کہ میری قوم میں ایسے اشخاص بہت ہی کم ہیں جو اپنے تئیں ان دینی امور کی تہ تک پہنچائیں۔ یا اگر یہ کہا جاوے کہ بالکل ہی نہیں تو بھی بجا رہو گا۔ لیکن یہ امر میری امید کے برخلاف ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ میں اکثروں کو جانتا ہوں۔ کہ وہ دنیاوی مشکل سے مشکل امورات کے تصفیہ کے لئے ایک خاص دل و دماغ رکھتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اگر وہ خدا کے لئے اپنی توجہ کو اس طرف مبذول کریں۔ تو خداوند کریم ان کے لئے ہدایت کی راہ نہ دکھاوے اور صراط مستقیم پر نہ چلاوے۔ بلکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی ہمارے لئے کوشش کرے۔ تو ہم اس کے لئے ہدایت کی راہ نکال دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔

اگرچہ مجھے رنج پہنچا اور سخت پہنچا ہے لیکن تاہم میں چاہتا ہوں اور مصمم ارادہ ہے۔ کہ اگر خداوند کریم نے مجھے توفیق دی۔ تو میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں حضرت مرزا صاحب کی تائید میں جو نشان خدا تعالےٰ ظاہر فرماتا ہے۔ وہ پیش کرتا رہوں۔ ممکن ہے کہ کان میں بات پڑتے پڑتے خداوند کریم کسی سعید روح کو ہدایت دیوے اور وہ نیکی کی طرف کوئی قدم اٹھاوے۔ چنانچہ حال ہی میں میں ایک اور عظیم الشان پیشگوئی تحریر کرتا ہوں۔ جو چار اپریل ۱۹۰۶ء کو پوری ہوئی اور خدا نے اس نشان سے بھی اپنے پاک امام کی تائید فرمائی اور وہ یہ ہے۔

۱۲ اپریل ۱۹۰۲ء کا ذکر ہے کہ ایک شخص مسمی چراغدین ساکن جموں جو پہلے حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ مرتد ہوگیا اور اس نے مشہور کیا کہ میں موجودہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرانے کے لئے مامور ہوا ہوں اور خدا کا رسول ہوں اور مجھ پر الہام نازل ہوتا ہے۔ جب یہ تحریر حضرت مرزا صاحب کو پہنچی۔ تو آپ نے لکھا۔ کہ یہ تیرا دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ کیوں کہ اے ناظرین آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جس صورت میں کہ موجودہ عیسائی اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ اور اس کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی کوششیں کرتے ہیں۔ ہمارے خدا اور اس کے پاک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور ہتک کرتے ہیں۔ اور آپ کے ازواج مطہرات پر طرح طرح کے بے جا حملے کرتے ہیں اور تہمتیں لگاتے ہیں اور اسلام کے لئے غضب میں دانت پیس رہے ہیں اور ہمارے خدا کے پاک کلام قرآن مجید پر ہر ایک قسم کے ناشائستہ اعتراض کرتے ہیں تو اس حالت میں ایسا کون باغیرت مسلمان ہے کہ جو ان سے صلح کرنے کا ارادہ اپنے خیال میں لائے۔ میرے خیال میں تو دین سے سخت غافل مسلمان بھی ایسا ارادہ کرنے کو کن دخیال کرے گا۔ اور دوسری یہ بات لکھی کہ اگرچہ بعض نبیوں کے وقت کوئی دوسرا نبی بھی مبعوث ہوتا رہا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ ؑ کے وقت میں حضرت ہارون ؑ۔ لیکن جس طرح قرآن شریف کے ہوتے امت محمدیہ کو کبھی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی اور نبی اللہ کی حاجت نہ رہی تھی۔ بلکہ آپ کے ذریعہ ہی خدا تعالےٰ نے دین کو تکمیل دی۔ جیسے فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ ایسے ہی میرے زمانہ میں بھی خدا نے کسی دوسرے مامور کی ضرورت نہیں رکھی۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہوگا۔ تیسری یہ بات لکھی۔ کہ اگر ایسے خیالات کے آدمی کو الہام ہوتا ہے تو وہ القاء رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ جس کو اس نے دھوکا میں ڈالا ہے۔ پس آپ نے اس وقت ایک رسالہ جس کا نام دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء ہے۔ تصنیف کیا اور اس میں اول حصہ میں طاعون کا اصل علاج بتایا۔ اور لوگوں کو اس خدا کے غضب سے ڈرایا اور اخیر میں چراغدین کا حال مفصل تحریر کرکے اس کو خدا کے غضب سے ڈرایا اور لکھا کہ اگر یہ اپنے ان خیالات سے باز نہیں آئیگا۔ اور توبہ نہیں کرے گا تو خدا کے مواخذہ کے نیچے آئیگا۔ لیکن اس بدبخت کے سر پر بدبختی سوار تھی۔ جس کا پورا علم خدا کو تھا۔ اس واسطے خدا نے اپنے راست باز نبی کو سچا کر دکھلانے اور جھوٹے مامور کو تباہ کرنے کی خاطر اسی وقت اس کی ہلاکت سے قریباً چار سال پہلے اپنا کلام حضرت مرزا صاحب پر نازل فرمایا جو آپ نے پیشگوئی کے رنگ میں اس رسالہ میں عام طور پر شائع کر دیا۔ اور اس رسالہ کو کثرت کے ساتھ چھپوا کر شائع کیا تا سعادت مند اس کو پڑھ کر اس کے پورا ہونے کے وقت گواہ رہیں اگر کسی نے اس وقت نہ پڑھا ہو تو اب یہ رسالہ کہیں سے لے کر ہر ایک شخص پڑھ سکتا ہے اور تسلی پا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ نبی سے مراد میری اس زمانہ میں یہ نہیں کہ کوئی نئی شریعت لاتے ہو بلکہ نبی سے مراد اس زمانہ میں یہ ہے کہ خدا سے خبر پا کر لوگوں کو اطلاع دینے والا۔ وہ خدا کا کلام یہ ہے

نزل بہ جبیز۔ یعنی چراغدین پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی جبیز کو اس نے رد باریا الہام سمجھ لیا ہے اور جبیز کی تشریح حضرت مرزا صاحب نے یہ فرمائی کہ جبیز در اصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں۔ کہ دانت اس کو نہ توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور امعا یعنی انتڑیوں کو پھاڑے اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے یعنی میرے مخلص مریدان پر مائدہ نازل ہورہا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے ایک بڑا حصہ ہے۔

اور پھر یہ بھی الہام ہوا تھا کہ انی اذیب۔ من یریب۔ یعنی میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی اور خدا کے انصار میں جو سالہا سے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عفو تقصیر نہ کرائی کیوں کہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی۔ کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا حالانکہ خدا نے بار بار۔ براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔

اصحاب الصفہ وما ادراک ما اصحاب الصفہ

پس اس موقع پر بالمقابل دو شخص ہیں۔ جو دعوی رسالت ہیں پس طالب حق کے لئے کیسی کھلی راہ ہے۔ کہ اب ان دونوں کے انجام کا منتظر ہو کر خدا اپنی تائیدات کس کے شامل حال کرکے اس کی نصرت کرتا ہے اور کس کو تباہ کرتا ہے کیونکہ اس کی جناب سے سچا اور جھوٹا یکساں فیض نہیں پا سکتا چنانچہ اس خدا نے جس کی ہمیشہ سے سنت چلی آئی ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور مومنوں کی مدد کیا کرتا ہے اور اس کے دشمنوں کو اس کے سامنے ہی ہلاک کرتا ہے ایسا ہی کر دکھلایا کہ اپنے کلمات جو اس نے اپنے اس برگزیدہ رسول کی معرفت لوگوں پر ظاہر فرمائے تھے۔ ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو پورا کرکے حق کو ظاہر کیا اور بطلان کو ملیامیٹ کر دیا۔ جیسا کہ اس کا فرمان ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا معہ فی الحیٰوۃ الدنیا اور جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اور وہ یوں واقع ہوا کہ گذشتہ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کو چراغدین ساکن جموں کے دو لڑکے اور ایک لڑکی خدا کے غضب میں یعنے طاعون میں مبتلا ہو کر مرگئے اور اس سخت صدمہ پہنچا اور پھر خود سخت طاعون میں ماخوذ ہو کر دو دن کے بعد اس جہان سے کوچ کر گیا اور طالبان حق کے لئے ایک بڑا نشان چھوڑ گیا۔ ایک شخص نے اس کی بیوی سے اور محلہ داروں سے دریافت کرکے اس کی بیماری اور پھر موت کے حالات تحریر کئے ان سے پیشگوئی کے سارے الفاظ بالکل پورے ہوتے ہیں وہ لکھتا ہے ... اس کے ... مرے تو ... لوگوں کو ... خدا کا ... ہوگیا ہے اور چند ...

بیمار ہوا تو بیمار ہوتے ہی اس کا گلا پکڑا گیا۔ پہلے اسے فیور پلیگ ہو گیا۔ بعد ازاں نمونیا پلیگ ہو گیا۔ اور اس سے کچھ کھایا پیا نہیں گیا۔ اور اگر بعد مشکل کچھ کھایا بھی۔ تو اس سے کچھ حلاوت نہ پہنچی۔ بلکہ الٹا نقصان۔ اور کہ اس نے بیماری کے دنوں میں پاخانہ نہ پھرا۔ بلکہ سخت قبض رہا۔ اور وہ اسی اس حالت میں یہ کہتا رہا۔ کہ خدا پر اب مجھے کسی قسم کی امید نہیں ہے۔ اگرچہ پاس کے لوگ اسے کہتے رہے کہ خدا سے فضل طلب کرو۔ وہ فضل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے وہی الفاظ ہوتے تھے۔ غرض کہ یہ حالات جو اس شخص نے اس کی بیوی۔ محلہ دار وغیرہ۔ اور اس ڈاکٹر نے جو کہ بغرض علاج رہا تھا۔ دریافت کر کے لکھے ہیں۔ اس پیش گوئی کے بالکل مطابق پورے ہوئے ہیں۔ جو آج سے چار سال پہلے شائع کی گئی تھی

اب میں اپنی قوم کی خدمت میں یہ سارے حالات اور واقعات پیش کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا اب بھی متلاشی حق کے لئے سیدھی راہ نہیں کھلی؟ ضرور ہے۔ اگر خود کوئی شخص اس کے دیکھنے کے لئے آنکھیں نہ رکھتا ہو۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ نہ خدا کا۔ کیا کوئی منجانب اللہ جو کہ اپنے دعوے میں سچا ہو۔ خدا کی نسبت ایسا گمان رکھ سکتا ہے اور خدا سے مایوس ہو سکتا ہے۔ خواہ کیسی ہی سخت تنگی حالات اور امتحان کا زمانہ ہو۔ اور مصیبتوں سے پامال کیوں نہ ہو جاوے؟ اکثر انبیاء گذرے ہیں۔ جن کو سخت سے سخت انتہا درجہ تک تکالیف پہنچی ہیں۔ مگر وہ اپنی زبان پر خدا کی نسبت کوئی شکایت کا کلمہ نہیں لائے اور آخر کو کامیاب ہوئے۔ بہت سے ایسے لوگ ہوں گے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جن کو سخت طاعون ہوا۔ یہاں تک کہ ان کے ناریشہ اس کی زندگی سے نا امید ہو بیٹھے۔ اور سورہ یٰسین بھی ان پر پڑھی گئی۔ مگر آخر کو وہ بچ گئے۔ ایک شخص کے ایسا دعوے کرنے پر اس سے ایسے کلمات نکلنے اور خدا کا منکر ہو کر مرنا یہ اس کے منجانب اللہ نہ ہونے کی دلیل ہے اور خدا سے نبی اور رسول تو الگ رہے۔ ایک مومن بھی نا امید اور مایوس نہیں ہو سکتا۔ ہاں کافر لوگ خدا کی رحمت اور فضل سے نا امید اور مایوس ہوتے ہیں۔ دوسرے خدا کے برگزیدہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں صرف اس قدر لکھ دینا کافی ہے۔ کہ خدا اپنے فضل سے دین اور دنیا میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب ؑ پر چار سال پہلے پیشگوئی کے رنگ میں نازل ہوا۔ اور وہ چھاپ کر عام طور پر شائع کیا گیا۔ اور بالکل ہو بہو اس کے مطابق پورا ہوا۔ اگر کسی کو شک ہو۔ اور وہ جرأت کر سکتا ہو۔ تو اس کی مثل کچھ کر دکھائے۔ تا لوگوں کو پتہ لگ جائے اور لوگ اس کی اس مثال سے فائدہ اٹھا دیں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں اور مجھے خود ایسا یقین ہے۔ جیسے ایک اور ایک دو کا یقین ہے۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ اور خدا ہی اس کا پورا کرنے والا ہے اور حضرت مرزا صاحب ؑ (جانم فدائت) اس زمانہ میں خدا کے سچے رسول ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لائے تھے۔ اس پر لوگوں سے عمل درآمد کرانے کے لئے آئے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ جو ان کو محبت اور عشق ہے اسی کے باعث یہ سب رتبہ پایا ہے اور خدا نے اپنی برکات اور فضل نازل فرمائے۔ اور اپنے پاک کلام سے مشرف فرما رہا ہے۔

خوش قسمت وہ آدمی ہے۔ جو عبرت حاصل کرے اور خدا سے ڈرے اور صادق کا ساتھ دے۔ بدبخت وہ جو خدا کے ہر نشان کو بے پرواہی سے دیکھتا ہے۔ اس کی بھی خدا کی نظر میں کوئی قدر نہیں اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے اس معاملہ کو سوچیں اور ضرور سوچیں۔ خدا آپ لوگوں کو ہدایت دے۔ اور حق کی راہ دکھائے

آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد نصیب احمدی قادیان

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے ملاحظہ کی غرض سے عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو کا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم قبل انکھول پانی بہنا کمزوری بصارت دھند جالا پھولا شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر **سنون دندان** تو اب کسی کو امراض داڑھ دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چھیدے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں نیا ایک دفعہ لگانے ہی مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مریض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۸ر **سونے چاندی کی گولیاں**۔ یہ دوا اسم با مسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا جن کی اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کی شاکی ہوتے ہیں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں سب کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت سا ٹھ حبوب عہ۔ **المشتہر** [illegible]

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ اس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل اور دماغ اور جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بھوک نہیں لگتی اور منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض لگ جاتی ہے اور دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے دلی پژمردگی بڑھتی جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دھڑکتا ہے غرضیکہ اس امراد فعل سے وہ وہ تکالیف پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی زرد حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو کے مکمل بنتا ہے (جس میں روغن طلا برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت باوجود بیش قیمت ادویات کے صرف تین روپیہ آٹھ آنہ معہ محصول ڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنے کا پتہ مینیجر دواخانہ سورج پرکاش۔ مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد کوئین ڈامیانہ کوکا نغس وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی شیشی ۲۴ گولی معہ محصول ڈاک ڈیڑھ روپیہ (عہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمت فی ڈبیہ عمہ

ایک انکشاف

وزن ۵ تولہ
خوراک ۲ ماشہ

جس کا یاد رکھنا آپ کیلئے اشد ضروری ہے

الٰہی میں کیوں کر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق ۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر بجا تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھالی
مراد میں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو مانے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے ۔ بندہ حضوری

خداتعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر پہنچ کے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ہے مخفی نہیں اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت ۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہونگے ۔ کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنی قوت کی بے مثل ہونیکا چرچا نہ ہو اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گڑ گڑی ہونے لگی اور بعض نے بیانتک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے ہماری اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کر دی اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کیجاتی ہے حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خداتعالیٰ اپنے فضل سے ان کی حالت کی اصلاح فرمادے تاکہ یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رازق حقیقت میں وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے ۔

ان اشتہاروں سے بہتیرے لوگوں نے دھوکہ کھایا کہ ۔

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپکا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دھوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہے کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دیسکیں ۔

خیر! آمدم برسر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپکی نظر سے گذریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار کے دینے والے کا کیا منشاء ہے ۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ ان کی دوائی نہ خریدیں یہ آپکا اختیار ہے اور خداتعالیٰ سب کا رازق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ۔ ویسا ہی اسکا معاوضہ پائے گا ۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا اور نہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی ۔

مثال کیطور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں ۔

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو ۔ تو پھر تمہیں بحوالہ خدا کرتا ہوں (واللہ عزیز ذوانتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب کسی ادمیانگ نے میرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیانے اسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب تقریباً ہر ایک اشتہار میں میرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہو گیا اور دوسروں کو کیا ملا ۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنالیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار کا واقف ہے ۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دھوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھا خواہ وہ ہمارے اشتہار سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو یہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی اپنی خود غرضی ہے پھر خریدو یا نہ خریدو یہ آپکا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے ۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت **لاہور** کیونکہ اس کا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام **مفرح عنبری** ہے ۔ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء

مطبع میگزین قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۴ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا وہ اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں ۵ مئی کے اشتہار میں مینے اس دعوت کو قبول کیا۔ بدیں شرط کہ لاہور کلکتہ مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کیواسطے ان کے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہے چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دیگئی ہے لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تاکہ ان کا کوئی جھوٹا عذر بھی باقی نہ رہے اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار ہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نکریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ چھ... کے اخبار پایونیر یا سول میں مشتہر ... مغلوب ہوا ہر چہار بشپ جاویگا۔ یہ بات کہ ... اس واسطے کہتے ... احمد مسیح ایک گمنام آدمی ہے اور جب تک بشپ صاحبان اس کو اپنا قائم مقام نہ بناویں قوم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا لیکن اب معاملہ بہت آسان کر دیا گیا ہے امید ہے کہ بشپ صاحبان پورے غور و فکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کر لیں گے۔

مکرر آنکہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائیگی۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود۔ قادیان

۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

ڈائری

القول الطیب

۱۰ مئی ۱۹۰۶ء۔ احمد مسیح عیسائی کے حضرت کو مباہلہ کے واسطے بلانے کا ذکر تھا۔ (جس کا جواب منظوری گذشتہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے) فرمایا۔ مباہلہ ایک آخری فیصلہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نصاریٰ کو مباہلہ کیواسطے طلب کیا تھا مگر ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اب بھی عیسائیوں کے دلوں پر حق کا رعب طاری ہے اور امید نہیں کہ کوئی بشپ مباہلہ کے میدان میں آوے لیکن اگر کوئی آئیگا۔ تو ہمیں یقین کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بڑی کامیابی دیگا۔ مباہلہ دشمن ... ایک اعلیٰ درجہ کا ہتھیار ہے۔

فرمایا اس زمانہ میں مسلمانو ... فضول ہے ...

نکلے گا۔ کوئی کہتا ہے رات میں سے ایک فرد ہوگا۔ کوئی کہتا ہے وہی پہلے ہی مسدی ہوگا۔ غرض اس قدر اختلاف کے ساتھ تعجب ہے کہ پھر یہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ آنے والا حکم ہے وہ تمام بحثوں کا خاتمہ کرتا ہے اور اختلافی امور کے درمیان میں سے ایک سچی راہ پیش کرتا ہے اور وہی ماننے کے قابل ہے۔

۸ مئی ۱۹۰۶ء۔ بوقت عصر۔ فرمایا۔ جب تک کہ انسان بالکل خدا کا نہ ہو جائے۔ وہ کچھ نہ کچھ عذاب اس دنیا میں پاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد دنیوی آرائش اور آرام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور اس میں مصروف ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنی عملی حالت کو درست کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف پورے جوش اور طاقت کے ساتھ جھک جاویں۔

فرمایا۔ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں برا بھلا کہنے میں جلد بازی نہ کرو۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے۔ پھر یکدفعہ ایک تبدیلی کا وقت ان پر آجاتا ہے جیسا کہ ان کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے نطفہ ہوتا ہے۔ پھر خون کا لوتھڑا اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی ... ہے۔ ایسے ہی انبیاء کے ... سب لوگوں کو تمام مراحل کرنے پڑتے ہیں۔ مامور من اللہ کی صحبت سے انسان ... پھر سلسلہ بیعت کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔ سلسلہ ... کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے ... غور کرو۔ جب کافر مومن بن سکتا ... نہیں بن سکتا۔ انسان پر کئی ... ہوتے ہیں۔

۲۴ اپریل ۱۹۰۶ء ... میں قریب ایک ... اذان نماز ... کہ حضرت ...

تحقیق ادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یسوعی نبی ڈوئی کا بیڑا غرق

ملک امریکہ سے جو تازہ اخبار اس ڈاک میں آئے ہیں ان میں نبوت کے جھوٹے مدعی ڈوئی کی سیاہ کاری اور تباہی کے عجائب قصے درج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ڈوئی کو اپنے بالمقابل بذریعہ قبولیت دعا کے سچے اور جھوٹے کا فیصلہ کرنے کے واسطے دوسری بار بلایا تھا تو اس وقت حضرت نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اگر تو میرے مقابلہ پر نہ آئے گا۔ تب بھی خدا تجھے ذلیل کرے گا۔ سو اللہ تعالیٰ ... بات پوری ہوئی۔ دیکھو جھوٹا کتنی جلد گرفتار ہوتا ہے۔ ... کا کذب کیسے ہی تھوڑے عرصہ میں دنیا پر کھل ... ڈوئی کو دعوے کئے ہوئے ہنوز پانچ سال ... نہ ہوئے۔ چراغ دین جمونی جو رسالت کا ... وہ بھی ایک سال کے اندر اندر فنی النار ... حقیقت سنیئے۔

... شہر بنایا تھا جس کا نام اس نے ... علاوہ اب اس کا ارادہ ... ی بنالے۔ کچھ تو اس ... تھا۔ کچھ اس ... بہت ... ایسے کچھ دیر ... کے ساتھ ... ر ...

کی بیوی نے اپنے خاوند کو رتھ ہوفر کے ساتھ ناجائز اختلاط میں دیکھا۔ جس سے میاں بیوی کے درمیان ان بن سی ہوگئی۔ ... میں ڈوئی نے رتھ ہوفر کو اس امر پر آمادہ کیا کہ اس کے ساتھ شادی کرے اور خود اس قسم کی تجاویز سوچیں کہ اپنی پہلی بیوی کو کسی طرح طلاق دیدے۔ کیونکہ عیسائی عقائد کے مطابق وہ دو بیویاں ایک وقت میں نہیں رکھ سکتا تھا۔ ڈوئی کے اخبار کی نائب ایڈیٹرہ کا بیان ہے۔ کہ ڈوئی نے مجھے بار بار اس قسم کی ترغیب دی تھی۔ کہ اخبار میں ایسے مضامین لکھے جاویں۔ جن سے امریکہ کی عورتیں تعدد ازدواج پر راضی ہوجاویں اور وہ خود بھی چاہتا تھا کہ کئی ایک عورتوں کو اپنے نکاح میں لائے۔ مگر ملک کے رسومات سے خائف تھا۔ یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ دراصل ڈوئی صاحب رتھ ہوفر کے ساتھ نکاح کرچکا تھا اور یہ نکاح ملک سکاٹ لینڈ میں ۱۹۰۴ء میں ہوا تھا لیکن وہ نکاح عام طور پر گرجہ میں نہیں ہوا تھا۔ بلکہ دو گواہوں کے سامنے آپس میں ہی فیصلہ ہوگیا تھا۔ نکاح کی رسم صرف سادگی کے ساتھ اس طرح سے ادا ہوگئی تھی۔ کہ ڈوئی نے رتھ ہوفر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہدیا کہ یہ میری سچی اور قانونی بیوی ہے۔ آج کل وہ عورت شہر برن واقع ملک سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ اس عورت کا بھائی ملک اٹلی میں شراب بیچتا ہے۔ اس نے ایک دفعہ اپنی بہن کو شراب کی بوتلوں کا ایک صندوق بطور تحفہ کے روانہ کیا۔ جس کو ڈوئی اور رتھ ہوفر نے مل کر پیا۔ یہی ڈوئی ہے۔ جس نے اپنے مریدوں کے درمیان شراب کو حرام کیا ہوا ہے۔

... کے شہر میں ڈوئی پر ... الزام لگائے گئے۔ جن میں سے بعض مختصر طور پر یہ ہیں۔ (۱) پہلی بیوی کو طلاق دے کر میکسیکو میں سات نئی بیویاں رکھنا چاہتا ہے۔ (۲) نوجوان لڑکیوں کو بزرگانہ برکت کا بوسہ دینے کی مذہبی رسم اس نے ایجاد کی تھی (۳) سات عورتیں پاس رکھتا تھا۔ (۴) جماعت کے فنڈ میں سے ... کا غبن کیا (۵) ایک عورت پر عاشق ... (۶) ... اپنے واسطے ایک ... (۷) ... اسی ہزار روپیہ ...

... رکھیرہ ... ذخیرہ

ان خبروں کو سن کر ڈوئی نہایت غصہ سے بھرا ہوا اپنے شہر کو واپس جا رہا ہے اور اس کا ارادہ ہے۔ کہ اپنے جانشین کو موقوف کردے گا۔ اور اپنی بیوی اور لڑکے کو شہر سے نکال دے گا۔ اُدھر جانشین اور بیوی اور لڑکے نے یہ تجویز کی ہے کہ جس وقت ریل سے اترے۔ اس کو پکڑ کر فوراً پاگل خانہ میں بھیج دینا چاہیئے۔ یا غبن کا مقدمہ اس پر بنانا چاہیئے۔ دیکھیئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

پادری ٹوفر اینڈرسن صاحب نے اپنے وعظ میں فرمایا تھا۔ کہ یہودیوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہودی لوگ جرم کے بہت مرتکب ہوتے ہیں۔ اخلاقی جرموں کے سبب جو لوگ قید ہوتے ہیں ان میں سے ۸۲ فیصدی یہودی ہوتے ہیں۔ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب پادری صاحب کی اس تقریر کی خبر پاکر پادری کو ایک خط لکھا ہے جس میں مہذب الفاظ میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ پادری صاحب نے جھوٹ بولا ہے۔ انہوں نے کوئی ایسا کلمہ نہیں بولا۔ پادریوں کی ہمیشہ عادت ہے کہ اپنے مذہب کو فروغ دینے کیواسطے غیر مذاہب اور غیر اقوام کے متعلق جھوٹے قصے گھڑتے رہتے ہیں۔ اگلے دن ایک پادری نے امریکہ میں عورتوں کو اسلام سے نفرت دلانے کے واسطے برملا لکچر میں یہ جھوٹ بولا۔ کہ مذہب اسلام کے مطابق کوئی عورت بہشت میں نہیں جاسکتی۔ خدا ایسے جھوٹوں کو غارت کرے۔

ایک لاکھ اشاعت بدر

۸۸۷ ۔ مکرم بندہ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک لاکھ پرچہ کی اشاعت کو میں نے مناسب پایا اور عزت کی نظر سے دیکھا۔ اگر اس تجویز کو جمعی جماعت قبول کرلے اور اپنے چندوں سے اور امداد سے اس قابل بنادے۔ تو میں آپ کو اس فنڈ میں مبلغ ... دو لگا۔ اور پرچہ ایک لاکھ کی اشاعت والا آپ میرے نام بذریعہ وی۔ پی بھیجکر روپیہ وصول کرلیں۔ زیادہ خیریت۔ مولا بخش از گورالی

مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بدر کے ایک لاکھ اشاعت کے متعلق جو تجویز سوچی گئی ہے یہ از بس ضروری ہے ... اصل محرک تجویز نے مجھے اور رحیم صاحب سید حیات علی شاہ کو بھی ... نے چندہ کی تعداد معین کرو۔ اس لئے میں آپ کو ... پختہ ہوجاوے۔ تو تھوڑا روپیہ مجھ سے ... صاحب نے ... روپیہ تسلیم کرلے ... نگے۔ سید محمد سرور شاہ از ... وہ ہر کہ باقی بھائیوں سے

بدرِ منثور

۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ مئی سنہ ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۸ جلد ۶ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۰۷ء

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔

ترجمہ۔ وہی خدا ہے جس نے روک رکھے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں ان پر غالب کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ جب کہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے۔ اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آ پڑا۔ مگر وہ گروہ گرفتار ہو گیا۔ اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اٹھانے سے بچ رہے۔ بعد میں بہ سبب صلح ہو جانے کے ان کو چھوڑ دیا گیا اس طرح کفار بھی بچ رہے اور مسلمان بھی بچ رہے اور کوئی کشت وخون آپس میں نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو نرمی کا سلوک ہو رہا تھا یہ اس کا نتیجہ تھا ورنہ کفار تو ایسے ہی کرتوت ہمیشہ کرتے تھے۔ وہ قابل سزا ہو چکے تھے۔

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

ترجمہ۔ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اور تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا۔ اور قربانی روکی گئی اس بات سے کہ حلال ہونے کی جگہ پر پہنچے۔ اور اگر ایسے ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے اور ناواقفی کے سبب انہیں بھی کچل ڈالتے۔ پھر اس بے خبری کے سبب تمہیں ایذا پہنچتی تو کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسے چاہے۔ اگر مسلمان ایک طرف ہو جاتے۔ تو بے شک ہم عذاب کرتے۔ ان میں سے کفار کو دردناک عذاب۔ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدے کو بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جن میں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو چکے تھے۔ اور بعض ہنوز مخفی تھے۔ بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے۔ کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جانے والے تھے۔ اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی۔ تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا۔ تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا۔ اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا۔ تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہو چکی تھیں۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔

ترجمہ۔ جب کہ کفار نے اپنے دلوں میں ایک محبت پیدا کی جو جاہلیت کی محبت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر ایک تسکین نازل فرمائی اور تقوے کی بات ان کو لازم کر دی اور وہ اسی کے بہت حق دار اور لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والا ہے۔ کیا معنے۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی۔ اور ایسے شرائط پیش کئے۔ جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم کئے اور یقین کر لیا کہ اس میں ہمارے واسطے بہتری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہم کو ہی فتح دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نماز جنازہ

۱۔ میاں کریم بخش رفوگر مرحوم ساکن لاہور ۴ مئی سنہ ۱۹۰۷ء کو فوت ہوئے۔ منشی ہدایت اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور سے ان کے نماز جنازہ کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ ۲۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ احباب نماز جنازہ کی درخواست حافظ صاحب کرتے ہیں (۳) برادر محمد امین صاحب پراچہ ساکن بھیرہ کی زوجہ مرحومہ کا جنازہ بمعہ ہر دو مذکورہ بالا جنازوں کے ۱۱ مئی جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ حضرت اقدس نے پڑھایا ۴۔ عاجز راقم (محمد صادق) کی لڑکی آمنہ بیگم جو اگست سنہ ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۷ء کی شام کو ۷ بجے کے قریب فوت ہو گئی۔ ۱۲ مئی کی صبح کو جنازہ پڑھا گیا۔ اور دفن کی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے۔ ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے۔

ایک زیادتی یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵۰ صفحوں میں شامل ہیں۔

ایک اور زیادتی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا۔ تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھونگا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہو گئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے

ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد ور خواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعائت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور مواز ی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر روانہ کردیں گے انکو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دیجائیگی

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ

ا۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کران کے چندے بھجوا دیں۔

ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراج دین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہوسکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ مینیجر بدر۔

گذارش قابل توجہ

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور کارخانہ کے اخراجات چلانے کے لئے روپیہ موجود رہنا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہوسکتا ہے۔ کہ احباب اخبار کی قیمت بذ پیشگی عطا فرماویں اس واسطے مجبوراً ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ جہاں تک ہوسکے اپنے آپ کو اس بات کا پابند کریں کہ خریداروں سے قیمت اخبار پیشگی لی جائے۔ چنانچہ بعض وجوہات کے باعث مجبور ہونے پر ہم نے سلسلہ دار خریداروں کے نام اس مضمون کے کارڈ دفتر سے شائع کئے کہ یا تو خود قیمت بھیجدیں۔ یا فلاں تاریخ کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار رہیں اور یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب یکمشت روپیہ نہ دے سکے۔ تو دو بار کرکے ہی ادا کردے۔ اور اگر کسی وجہ سے سردست قیمت ادا کرنے سے معذور ہی ہو۔ تو وہ بذریعہ کارڈ دفتر میں اطلاع دیدے۔ تاکہ اس کے نام وی۔ پی ارسال نہ کیا جاوے۔ اس پر بعض احباب نے تو خود ہی قیمت بھجوائی۔ اور بعض نے وی۔ پی وصول کرکے مشکور فرمایا لیکن ان دوستوں پر کیسا افسوس ہے کہ جنہوں نے باوجود ایسی تاکید کے اپنی معذوری کی اطلاع ایک پیسہ کے کارڈ پر نہ دی۔ اور خاموشی سے یہ خیال کرکے کہ وہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار ہیں۔ ان کے نام وی۔ پی جاری ہو گئے اور انھوں نے واپس کردئے۔ اور بجائے کچھ فائدہ پہنچانے کے الٹا دہرا نقصان کارخانہ کو پہنچایا۔ ایسے لوگوں پر کیا امید کی جاوے۔ کہ وہ اخبار کے بہتری کے خواہاں ہیں۔ پس احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اخبار کی قیمت بذ پیشگی ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ اور آئندہ اس معاملہ میں وہ اچھی طرح کام لیں اور کارخانہ اخبار بدر کے اعانت سے حصہ لیں۔ اگر کسی صاحب کو وی۔ پی لینا منظور نہ ہو تو فوراً اطلاع کرنی چاہیئے کیوں کہ کافی وقت پہلے دیکر خط لکھا جاتا ہے۔ مینجر۔

دینیات کا پہلا رسالہ

جس کو حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے اور شیخ یعقوب علی صاحب نے چھپوایا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں نماز کی دعائیں۔ تیمم۔ اذان۔ وضو۔ اوقات نماز۔ فرائض سنن نماز۔ وغیرہ کے سب ضروری مسائل درج ہیں اور اخیر میں قرآن شریف کی چند آخری سورتیں بھی درج ہیں۔ غرض ابتدائی بچوں کے واسطے نماز کے سکھلانے کا پورا مجموعہ ہے رسالہ ۲۰ صفحہ کا ہے۔ اور قیمت ا/ ہے۔

دعا مدد۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمشیرہ بیمار ہے احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے۔

رسید زر

۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ نمبر ۵۳۹۔ محمد عمر صاحب	للعہ/
۲۲۔ " " نمبر ۱۱۰۱۔ بابو کریم بخش صاحب	عہ/
۲۳۔ " " نمبر ۱۰۵۱۔ محمد بخش صاحب	عا/۱۲
۲۳۔ " " نمبر ۱۰۲۵۔ الٰہی بخش صاحب	ے
۲۳۔ " " نمبر ۶۶۹۔ ولی محمد صاحب	عہ/
۲۳۔ " " نمبر ۸۵۴۔ جان محمد صاحب	عا/۱۲
۲۳۔ " " نمبر ۹۹۴۔ محمد دین صاحب	عا/۱۲
۲۴۔ " " نمبر ۱۰۲۴۔ حکیم محمد یٰسین صاحب	عا/۱۲
۲۴۔ " " نمبر ۳۰۳۔ راجہ شیر محمد صاحب	صہ
۲۵۔ " " نمبر ۱۰۱۵۔ نور محمد صاحب	۵/۱۲
۲۵۔ " " نمبر ۱۱۲۲۔ محمد یار صاحب	عہ/
۲۶۔ " " نمبر ۱۴۸۵۔ رحیم بیگ صاحب	عا/۱۴
۲۷۔ " " نمبر ۹۰۲۔ امیر محمد صاحب	ے/۳
۲۷۔ " " نمبر ۶۶۲۔ عبدالرحمان صاحب	عہ/
۲۸۔ " " نمبر ۱۶۲۔ سید سرور شاہ صاحب	عا/۱۲
۲۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ نمبر ۴۳۵۔ گلاب الدین صاحب	۳/

حضرت مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اگر مناسب خیال کریں۔ تو مندرجہ ذیل تجویز شائع فرماویں۔

ایک عمدہ تجویز

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد خطوط اور خصوصاً چندوں کی رسیدوں کے آنے میں خاص قسم کی لاپروائی ہو رہی ہے جس کا دفعیہ میرے خیال میں ضروری ہے۔ مرحوم ڈاک کے کام میں نہایت چست تھے اور چندوں کے جمع کرنے۔ تقسیم کرنے اور پھر سب کو رسیدیں بھیجنے میں بڑے اعلیٰ درجہ کے محتاط تھے۔

ا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر دارالامان کے احباب میں سے ایک صاحب سب کے مشورہ سے پبلک یا جنرل امین مشتہر کر دیا جاوے اور بیرونجات کے احباب پر چندے ان کے نام روانہ کر دیا کریں اور وہ چندوں کو بموجب تفصیل تقسیم فرما کر فرستندہ کے نام بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں۔ جس سے کہ دل کو تسکین اور چندہ کے پہونچ جانے کی خوشی ہوتی ہے نیز ہر روز جو بیرونجات کے احباب بہ سبب ناواقفی دیگر مدوں کے چندے حضرت اقدس کے نام بھیج کر کے آپ کی تضیع اوقات کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی دارالامان میں نامزد نہیں ہے کہ جس نے ہر قسم کے چندے تقسیم کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہو اس بات کی اطلاع تو میں نے اکثر بدر اور الحکم میں پڑھی ہے کہ مدرسہ کا روپیہ امین مدرسہ کے نام۔ لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام اور یتیم خانہ کا روپیہ فلاں شخص کے نام۔ اور فلاں مد کا روپیہ فلاں کے نام آیا کرے۔ لیکن اس طرح علیحدہ علیحدہ روپیہ بھیجنے میں جو کچھ خرچ پڑتا ہے۔ اس کی بابت کبھی بھی توجہ نہیں کی گئی ہے۔

قطع نظر ان احباب کے جو ہر ایک مد میں پانچ روپیہ ماہوار۔ یا اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔ اکثر اصحاب ایسے بھی ہیں کہ جن کا مجموعہ چندہ ماہوار دو تین روپیہ ہوتا ہوگا۔ پس اگر وہ تین روپیہ کو چار مدوں میں بھیجنا چاہے تو کیا اسے ہر ایک کے نام علیحدہ علیحدہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میرے خیال میں یہی بہتر طریقہ ہو کہ مشتہر شدہ امین کے پاس چندہ بھیجکر تفصیل بذریعہ خط یا کارڈ روانہ کی جاوے تاکہ امین مذکور تقسیم کر کے ہر ایک مد کے امین سے ایک کارڈ پر رسید لیکر کارڈ بنام فرستندہ بھیجدے۔ ہاں اس طرح رسیدی کارڈوں کیواسطے یا تو امین صاحب کے پاس کوئی علیحدہ مد ہو یا فرستندگان جوابی کارڈ پر تفصیل تحریر فرمایا کریں جو کہ بہت ہی مناسب ہے۔

۲۔ یہ کہ دارالامان سے ایک ماہواری رسالہ نکلا کرے جس میں تمام احباب چندہ دہندگان کی رقوم چندہ معہ مفصل پتہ درج ہوں یا یہ سمجھیں کہ ہر ایک مد کے رجسٹر کی ماہواری نقل شائع ہوا کرے خواہ پھر اسی رسالہ کو بعض دیگر مضامین سے بھی آراستہ کر لیا جا سکتا ہو۔ اس میں تین فائدے ہیں۔

ا۔ اپنی جماعت کے احباب سے واقفیت پیدا ہوتی ہو اور محبت بڑھتی ہے

ب۔ جوشیلے احباب کے چندوں کی رقمیں دیکھکر قدرتاً چندہ زیادہ دینے کی تحریک پیدا ہوتی ہو۔

ج۔ جن احباب کے نام بقایا ہو ان کے نام بقایا درج ہو جاوے تاکہ وہ آئندہ وقت پر چندہ روانہ کرنے کی کوشش کیا کریں۔

۳۔ یہ کہ بیرونجات کیواسطے ایک واعظ کی اشد ضرورت ہے جو کہ ان مختلف جگہوں میں جا کر وعظ کیا کرے جہاں اپنی جماعت کے لوگ تو بستے ہیں لیکن بہ سبب ناواقف ہونے ضروریات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چندوں کے ادا کرنے میں سست ہیں یا بالکل نہیں دیتے۔ نیز واعظ صاحب بعض ضروری مسائل کی بابت بھی وعظ فرما کر ایک قسم کی تبلیغ کیا کریں اور ہر ایک احمدی سے حسب توفیق چندے کا اقرار کرا کے امین مذکور کے پاس اس کا نام روانہ کرا کر ماہواری رسالہ میں شائع کرا دیا کریں۔ جبکہ حضرت اقدس ایک دھیلا تک چندہ قبول فرماتے ہیں۔ تو پھر کیوں نہ ہر ایک احمدی کو حسب توفیق چندہ دینے کا عادی کیا جاوے۔ میرے خیال میں بہت سے گاؤں کے گاؤں ایسے ہوں گے جہاں سے ایک پیسہ بھی چندہ کبھی نہیں آیا۔ حالانکہ وہ احمدی ہیں اور اگر ان سے طلب کیا جاوے تو بڑی خوشی سے دینگے لیکن یہ سوال کہ ان کی طرف سے پھر کیوں چندہ نہیں آتا اس کی یہی وجہ ہے کہ ان بیچاروں کو خبر ہی نہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں چندہ کی بھی ضرورت ہے۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ مختلف انجمنوں کے واعظ مختلف شہروں میں جاتے ہیں اور دلخطاب اور لکچر سنا کر بہت سا روپیہ اکٹھا کر کے لیجاتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ میرے خیال میں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ ضروریات کو زبانی بیان کرتے ہیں جس سے لوگوں میں ایک تحریک پیدا ہوتی ہے اور چاروں طرف سے چندہ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر رسالہ کی ماہواری اجراء کی تجویز نہ ہو جاوے۔ تو پھر امین صاحب کو علیحدہ علیحدہ رسیدیں بھیجنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

اگر علیحدہ رسالہ جاری کرنے میں خرچ زیادہ پڑنے کا احتمال ہو تو پھر مولوی شیر علی صاحب جو ایک ماہواری رسالہ "رتعلیم الاسلام" جاری فرمانے لگے ہیں۔ اسی کے آخر میں چند ورق بڑھا کر ہر ایک مد کے چندوں کے رجسٹروں کی نقل شائع ہو جایا کرے جو کہ امین صاحب تیار کر کے ان کو دیدیا کریں گے بیشک اس طریقہ سے نہایت ہی کم خرچ ہوگا۔

امید ہے کہ دارالامان کے صاحب خصوصاً اور دیگر احباب عموماً ان سطور پر غور فرما کر اگر مناسب خیال فرماویں تو کچھ کارروائی شروع کریں گے۔ والسلام

عاجز۔ سید قاضی غلام حسین ویٹرنری اسسٹنٹ گورنمنٹ کیٹل فارم حصار۔

پاک شاعری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ میں نے چند اشعار مدحیہ در شان امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام تصنیف کئے ہیں لہذا بعد اصلاح اپنے اخبار صداقت آثار کے کسی کونہ میں جگہ دیکر ممنون ومشکور فرماویں۔

اشعار مدحیہ

دل میں ہے میرے بھری دید کی حسرت تیری
کس طرح دیکھوں میں وہ چاندسی صورت تیری

پھر دیا مارے حیا منہ کو چھپانے اپنے
آکے جب آپ دیکھے جو بنی نور کی صورت تیری

جب تجھے اہل زمیں مانیں نہیں کیا غم ہے
آسمانوں پہ ملک کرتے ہیں عزت تیری

اس کا کر سکتے ہیں کیا اے میرے مولا دشمن
جب حفاظت میں اُسے رکھتی ہے نصرت تیری

ہوتے ہیں یاں در پہ تیرے زندہ ہزاروں مردے
کیا عجب کیمیا ہے صحبت وقربت تیری

قادیان جیسے امان تو نے بنایا یا رب
کس کو معلوم یہ تھی قدرت وحکمت تیری

چھوڑ دولت کو تیرے در پہ پڑے ہیں کتنے
کھینچ لائی ہے وطن سے انہیں رغبت تیری

یوں تو گھر بیٹھے بہت بکتے ہیں پیر وملا
قادیاں جاتے نہیں دل میں ہے دہشت تیری

دین کو تو ہی ثریا سے زمین پر لایا
کیسے نادان ہیں جو کرتے نہیں حرمت تیری

تجھ کو خالق نے عجب رتبہ عالی بخشا
کتنے اُمرائے زمان کرتے ہیں خدمت تیری

پادری، مولوی اور نیچری سارے بھاگے
تاب لائے نہ کوئی دیکھ وہ جرأت تیری

تو محمد کا ہے پیارا ہے خدا کا مرسل ؛ اس لئے ہوتی عالم میں ہے شہرت تیری

ودستوں پر جو کرم ہے تو تعجب کیا ہے ؛ دشمنان تیری جو ہیں ان پہ ہے رحمت تیری

دھوم آتا ہی چلا حق کی بشارت دیکے ؛ بادشاہ کپڑوں سے ڈھونڈیں گے برکت تیری

ہے وہی بندہ رب اور نبی کا امت ؛ اپنے دل میں جو سدا رکھتا ہے الفت تیری

میں سمجھتا ہوں یقین مرتد وملعون اسکو ؛ دل میں جو اپنے رکھے میرزا کلفت تیری

فکر ہے دین کا تجھکو تو ہی غلام احمد ؛ نام ہے جیسا ترا ویسی ہے خدمت تیری

دین کے کام میں تو عمر گھٹائی اپنی ؛ اس بڑھاپے میں بھی اللہ ری ہمت تیری

خاک پا تیرا ہوں تو مجھکو بلا لے در پر ؛ اب ستاتی ہے مجھے ہر گھڑی فرقت تیری

راقم۔ سید رسول بخش احمدی۔ المتخلص خاکپا۔ مدرس مدرسہ گیرنگ کلعہ خورد

ایک مکی عرب کا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا

اور اس کی شہادت

اما بعد عرض کرتا ہے۔ امیدوار رحمت نواب احمد رشید نواب مجھ کو ایک زمانہ ہوا کہ ہندوستان میں وارد ہوں۔ ہر قسم کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق رہا۔ ازاں جملہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے متعلق بہت کچھ مختلف باتیں سنتا رہا۔ موافق بھی مخالف بھی۔ مگر بکثرت ان کے مخالف ہی رائیں سنتا رہا۔ چونکہ ان کی کوئی تصنیف و تالیف کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اور زیادہ تر مخالفوں سے ہی ملنا جلنا رہتا تھا۔ اس لئے میں بھی انکار و مخالفت پر تلا ہوا تھا۔ مگر صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ یعنی کبھی قلم نہیں اٹھایا۔ اور الحمد للہ زبان سے بھی کبھی کوئی سخت کلمہ شاید نہ نکلا ہوگا۔ مگر پھر مخالفت مخالفت ہی۔ مجھ کو بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوا جبکہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک خواب دیکھا تھا جس میں میں نے امام مہدی علیہ السلام سے بیعت کی تھی۔ اور اس خواب کا ظہور کا ہمیشہ منتظر رہتا تھا۔ اس کے بعد میں نے متعدد مقامات و مختلف اوقات میں کچھ آوازیں سنیں۔ کچھ خواب دیکھے۔ مگر حضرت اقدس کی خبر بھی جب تک میرے کان میں نہیں پہنچی تھی رفتہ رفتہ جب ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے یہ سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں ہیں جنہوں نے دعوے مسیحیت و مہدویت کیا ہے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی کہ اندازہ سے باہر اور خاصکر مخالفین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوا۔ مگر اذا اراد اللہ امرا ھیأ اسبابہ کے موافق حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی۔ جب میں پنجاب میں پہنچا۔ تو قریب تین ماہ کے امرتسر رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی حضرت اقدس کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سنتا تھا۔ الغرض ایسی حالت میں یکایک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے حیات و وفات مسیح کے متعلق کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی۔ بحث ناتمام رہی۔ دوسرے روز پر ملتوی ہوئی۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ شب کو میں نے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھیرا تھا۔ بلا تامل یہ کہدیا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جا کر جناب مرزا صاحب سے ہی ہوگا۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا۔ کہ جس قدر جلدی ہو سکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا۔ ماہ میں بلکہ پہنچکر بھی بہت سی باتیں میرے دل میں کھٹک رہی تھیں وہ باتیں خود بخود دل سے نکلنی شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ بجز راست باز مدعی کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ قادیان دار الامان میں پہنچ کر دوسرے روز حضرت اقدس (روحی فداہ) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ جو کیفیت مجھ کو حاصل ہوئی۔ اس کو موافقت کے لئے میں ان لفظوں میں ادا کرتا ہوں (ترا در نہانی ندانی) یا کسی کا شعر ہے۔

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

بدر کی پیشانی پر شعر لکھا ہوا ہے۔

چہ گویم با تو از جہاد قادیان ہی

دو امینی شفا بینی خوش دار الامان بینی

بالکل سچ ہے۔ میری زبان پر یہ شعر ہر وقت جاری رہتا ہے۔ دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے بیعت کر لی۔ اس وقت میری زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ہذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلہا ربی حقا) اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں ہماری راستی تجھ کو ابھی بیعت کرنے کی نہیں تھی۔ ہم چاہتے تھے کہ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کر لیتا۔ تو بہتر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا۔ کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی۔ اس کے بعد آپ نے تمام کتب خانہ کو حکم فرمایا کہ جو تصنیف میں مانگوں مجھ کو دی جاوے۔ چنانچہ اکثر تصنیف میں نے لیں۔ ازاں جملہ حمامۃ البشریٰ جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہدینا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے۔ اور واقعی یہ تقریر اور یہ تحریر خارق عادت سوا معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مخالفین کو نظر نہیں آتا۔ بجز اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ (و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور) یہاں پہنچ کر مجھ پر جو کیفیتیں وارد ہوئیں۔ ان کا بیان میں نہیں کر سکتا۔ وفات مسیح جس کا میں سخت مخالف تھا۔ اس کے متعلق مجھ کو عجیب عجیب مضامین سوجھنے لگے اور مجھ کو خود یہ امر محسوس ہوتا ہے کہ ایک چشمہ فیض ہے۔ جو میرے دل پر گر رہا ہے۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے پیش کش ناظرین ہے میں دوپہر کو ایک روز حسب عادت سو کر جو اٹھا تو یہ مضمون میرے دل میں جوش مار رہا تھا۔ اور یہ ساری عمر میں پہلا اتفاق تھا۔ یکایک میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی کیا ضرورت ہے۔ تو میرے خیال میں مندرجہ ذیل ضرورتیں معلوم ہوتیں۔

ایک تو یہ کہ آپ اپنے پیروؤں کو کافروں پر غلبہ بخشیں۔

دوم یہ کہ اپنی شریعت کو دوبارہ قائم کریں۔

سوم۔ یہ کہ تثلیث کا ابطال کریں۔ اب اس کی تفصیل سنئیے۔ پہلی شق تو اس وجہ سے باطل ہے کہ تحصیل حاصل ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی وعدہ فرمایا ہے۔ دوم۔ آپ کے پیرو آپ کے مخالفوں پر غالب ہی ہیں۔ تو وہ دوبارہ تشریف لاویں۔ یا نہ لاویں۔ دوسری صورت کا بطلان بین ہے۔ کہ اب کوئی دوسری شریعت قائم کرنے والا نہیں آوے گا۔ رہا یہ کہ وہ شریعت محمدیہ ہی کو آکر مستحکم کریں گے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ ایک مجدد سے بخوبی نکال سکتا ہے چنانچہ نکالتا چلا آیا ہے۔ تیرہ سو برس سے اس کام کے لئے ایک جلیل القدر پیغمبر کو دو ہزار سال تک آسمان پر بیٹھا کے مدد اب اس کو نازل کرے اور میں بلا کسی استخفاف کے یہ کہتا ہوں کہ بھلا جب ان سے اپنی تو بنیری نہ ہو گی اور سدا ناکامیوں سے ہی کام پڑا۔ تو بھلا دوسرے کی کیا سنبھالیں گے اور اپنے اتباع کو کیا عزت اور غلبہ بخشینگے۔ (سارے کہ مخواست از بہار تش پیداست) اگر وہ اس قابل ہوتے۔ تو اسی وقت کچھ کر دکھاتے۔ مگر یہ تو اللہ میاں ہی کو منظور نہ تھا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنی اتباع کا غلبہ دیکھیں اور خوش ہوں اور اپنے دشمنوں کی ذلت دیکھیں۔ تو بھلا اب دو ہزار سال کے بعد کیا کریں گے کیونکہ نہ تو وہ دشمن جن کے ہاتھوں سے ان کو تکلیفیں پہنچیں۔ موجود ہیں کہ ان سے اگر بدلا لیں گے نہ کوئی دوسری وجہ ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ رہی تیسری صورت۔ تو اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں جب عالم یا مجدد کو خدا کھڑا کر دیوے وہ اس کی بیخ کنی باحسن الوجوہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ مشاہدہ ہے تو یہ بھی کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے جو ان کے دو ہزار سال بعد آسمان سے تشریف آوری کی مقتضی ہو۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ان کا ابطال تثلیث کرنا ایک خاص اثر رکھے گا اس وجہ سے کہ ان کو ہی خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ تو جب وہ خود ان کے اس عقیدہ کا بطلان ظاہر کریں گے۔ تو بہت کچھ اثر مترتب ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس بات پر دلیل کیا ہوگی کہ یہ وہ ہی عیسیٰ ابن مریم سلام اللہ علیہ ہیں جن کو ہم خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔ کیونکہ ان کے نزول آسمانی کو اگر مان لیا جاوے تو اس وقت تمام دنیا تو موجود ہوگی نہیں اگر ہوگی بھی تو بالفرض متعدد اشخاص ہی ہووینگے۔ تو ان کی تصدیق کون کرے گا۔ نہ ماننے والے جب نہ مانیں گے پھر ایک فضول سی بات ٹھہری۔ اور ان کا دوبارہ آنا لغو سا ہو گیا۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا یہ امر ممکن نہیں۔ تو اس کا

جواب ہم یہ دیں گے۔ کہ امکان مستلزم وقوع نہیں ہے۔ جو ہم خواہ مخواہ تسلیم کرلیں اور جب امکان ہی رہ گئے تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کو خدا یہ شرف بخشے۔ اور مسیح ابن مریم بنا دے جب یہ بھی ممکن ہے اور وہ بھی۔ تو جو عقل سے زیادہ اقرب ہوگا۔ ہم تو اس کو ہی پسند کریں گے۔ اب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سب سے اول یہ دریافت کرتے ہیں۔

حضرات مکفرین سے کہ حضرت اقدس نے ارکان دین میں سے کسی رکن کا نعوذ باللہ انکار کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ حاشاہ عن ذالک۔ اچھا اصول دین میں سے کسی اصل کے ساتھ مخالفت کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ پانچوں ارکان اسلام کو وہ مانتے ہیں۔ شرائط ایمان کے متکفل ہیں۔ اگر ان کی اور حضرات مکفرین کی مخالفت ہے۔ تو صرف ایک مسئلہ حیات و وفات مسیح میں ہے۔ تو کیا کوئی شخص ہم کو یہ بتا سکتا ہے۔ کہ حیات مسیح علیہ السلام کا اقرار کرنا ارکان اسلام میں سے ہے یا اصول دین میں سے ہے ہرگز نہیں۔ پھر اس کے انکار سے انسان کافر کیونکر ہوسکتا ہے۔ اگر کوئی اور وجہ اس کے علاوہ ہو تو کوئی صاحب ہم کو سمجھا دیں۔ کیونکہ اصول و فروع میں حضرت مرزا صاحب کا وہی طرز عمل ہے۔ جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا و صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تھا۔ وہ مدعی نبوت تشریعی نہیں سرور کائنات کے ختم نبوت سے انکاری نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اتباع کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور انہی کے غلامی کا دم بھرتے ہیں پھر یہ کفر کہاں سے آگیا کوئی صاحب یہ معما حل کر دیوے تو بڑی ہی مہربانی ہو۔ افسوس دنیا میں انصاف نہیں ہے۔ مگر میں اوروں کو تو بعد کہوں گا۔ پہلے میں خود ایسا تھا۔ مگر بعد الحمد مجھ پر اللہ تعالیٰ نے تحقیق کا وہ ایسا رکھا ہے کہ جب تک خوب چھان بین نہیں کر لیتا۔ کبھی کوئی حکم قائم نہیں کرتا۔ اگرچہ میں مخالف ضرور تھا مگر نہ ایسا کہ خواہ مخواہ کوئی حکم لگاتا۔ چنانچہ اس کا انجام یہ ہوا کہ آج سے چوبیس پچیس روز پہلے میں مخالفین کے گروہ میں تھا اور آج اپنے آپ کو ایک جان نثار غلام و خادم سمجھتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر ہوتا ہے یہ کس چیز کی برکت ہے تحقیق کی فقط میں آج بیس روز سے حضرت اقدس کی تصانیف لطیفہ کا مطالعہ کر رہا ہوں اور بڑی کوشش اور جانفشانی سے دیکھتا ہوں اور شب و روز اسی میں مستغرق رہتا ہوں کہ کوئی بات تو ایسی نظر پڑے جس سے شبہ ہی کسی قسم کا وارد ہوسکے۔ مگر مجھے اس وقت تک ایسی کوئی بات نظر نہ آئی۔ آخر کو میں نے یہ سمجھ لیا کہ یا تو مخالفین کو خدا نے عقل سے بے بہرہ کیا ہے اور یا مجھے وہ باتیں نظر نہیں آئیں جن کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہے مگر یہ تکفیر حقیقتاً تکفیر سیأت ہے چونکہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے (ویکفر عنکم سیأتکم) کا تو

تمہارا کام اس سے نکال رہا ہے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ (چشم بد اندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر) اے لوگو۔ خدا سے ڈرو قیامت آنی والی ہے خدا کو کیا جواب دو گے کیونکہ دیکھو کہ اگر بالفرض حضرت اقدس نے جو دعوے کیا ہے وہ غلط ہی ہو تو ہم کو یہ بتاؤ۔ کہ ان سے بیعت کرنے کا قیامت میں ہم پر کیا وبال پڑے گا۔ کیوں کہ وہ شرک کی تعلیم نہیں کرتے۔ خدانخواستہ راہ ضلال نہیں بتاتے پھر ہمارا کیا نقصان ہوا ان کو ماننے سے اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچے نکلے تو بتاؤ قیامت میں دست حسرت کون ملیگا۔ بہرحال درصورت صدق دعوے ہمارے پانچوں بلکہ سر دونوں گھی شکر میں اور درصورت کذب ہمارا گرہ سے کیا خرچ ہوا؟ کچھ بھی نہیں رہا۔ تم دونوں حال میں [illegible]۔ اب بتاؤ کون اچھا ہم یا تم۔ انصاف سے کام لینا چاہیئے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ جو کچھ فرماتا ہے۔ اپنے کلام پاک میں وہ فرمان مثال و نظیر سے بتاتا ہے۔ دیکھو مومن آل فرعون کا قصہ خدا نے بیان فرمایا وہ کیسی تمہارے لئے دیکھو کیا فرماتا ہے۔ (وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم فان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم) یہ تعلیم خداوندی ہے کیوں نہ ہم بھی ایسا کہیں اور کریں۔ اگر اس میں کوئی نقص ہو تو ہم کو بتاؤ ورنہ تم ہمارا کہا مان جاؤ۔ اب ہم ایک معیار اور بتاتے ہیں۔ دیکھو ان کی تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ملا کر دیکھو اگر ایک ہے۔ تو پھر ماننے میں کیا عذر ہے اور اگر اس کے خلاف ہے۔ تو بے شک چھوڑ دو بلکہ ہم کو بھی وہ مخالفت بتا دو۔ تو ہم بھی اس سے رجوع کریں۔ مجھے ایک زمانہ تک حیات و وفات مسیح کے متعلق بڑا اشتباہ رہا۔ مگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں اور واقعی قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے۔ جس سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہوسکے۔ جس قدر آیتیں ہیں ان سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہود کا جو دعوے ہے کہ ان کو صلیب دی گئی تھی۔ غلط ہے بلکہ اپنی طبعی موت سے مرے مثلاً آیۂ کریمہ (انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ) اس میں ایک تو توفی ہے۔ ایک رفع الی اللہ ہے۔ ایک تطہیر ہے ایک متبعین کو مخالفین پر غالب کرنا ہے۔ ہر ایک ان میں سے واقع ہوگیا اور جس ترتیب سے یکے بعد دیگرے لفظاً واقع ہیں۔ اسی طرح سے یکے بعد دیگرے ظہور میں آئے۔ پہلے توفی ہوئے۔ پھر رفع ہوا پھر تطہیر ہوئی اور پھر آپ کے متبعین کو بھی غلبہ ہوگیا۔ اب بتائیے۔ کہ وہ تشریف لاویں گے

کیوں اور کیا ضرورت باقی رہی ہے۔ دوسری آیت (فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم) یہ صاف ظاہر ہے کہ قیامت سے تعلق رکھتی ہے اور یہاں وفات کے معنے موت ہی کے ہیں پھر دوسری آیت میں توفی بمعنی رفع مع الجسم العنصری کیسے ہو جاوے گا۔ تیسری آیت (وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ) اس میں صاف ظاہر ہے کہ موت کی نفی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اس بات کی نفی کی گئی ہے۔ کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ رہی آیت (وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا۔) اس آیت میں ضمیر حضرت مسیح کی طرف عائد ہونے میں کلام ہے کسی نے قرآن کی طرف راجع کیا ہے۔ کسی نے آنحضرت کی طرف کسی نے حضرت مسیح کی طرف۔ اکثر مفسرین نے اسی ضمیر کے مرجع میں اختلاف کیا ہے پھر ہم کیوں کر خواہ مخواہ حضرت مسیح کو ہی مرجع ضمیر ٹھہرا لیویں۔ اور کم از کم جب مفسرین کا اختلاف ہوگیا۔ تو کسی صورت سے نتیجہ نہیں رہا کیوں کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اور کچھ مہربانی فرما کر کوئی شخص ہم کو اس آیت کے معنے ہی ذرا سمجھا دیوے۔ کہ وان من اہل الکتاب سے کیا مراد ہے آیا کہ دنیا میں جب سے اہل کتاب کا وجود آیا ہے۔ قیامت تک جس قدر ہوئے اور ہوویں گے۔ ان کی موت سے قبل تو یہ تو یقیناً باطل ہے۔ کیوں کہ کروڑوں اہل کتاب مر گئے۔ بے ایمان لائے ہوئے اور مرتے چلے جاتے ہیں اب یہ کہو کہ ان کے نزول من السماء کے وقت جس قدر اہل کتاب روئے زمین پر موجود ہوویں گے۔ سب آپ پر ایمان لاویں گے تو یہ بھی محال ہے۔ کیوں کہ تمام روئے زمین کے اہل کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ایمان لائے نہیں۔ حضرت مسیح پر کیسے ایمان لے آویں گے۔ نیز خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ (اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ) اور یہ فرمانا (وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ) صاف بتلا رہا ہے۔ کہ کافروں کے فرقے قیامت تک رہیں گے۔ اگر آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنے کئے جاویں کہ سب حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے۔ تو اس سے قرآن شریف کے بیان میں اختلاف لازم آتا ہے۔ گویا وہ کسی جگہ کچھ کہتا ہے اور دوسری جگہ اس کے مخالف بیان فرماتا ہے۔ بھلا غور تو کرو کہ جب ان کو صاحب شریعت بنا کر بھیجا گیا تھا۔ تو اس وقت تو ایک آدمی بھی ایمان نہیں لایا اور اب تمام روئے زمین کے یہود ایمان لے آویں گے اور جبکہ ہم یہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہود نے ٹھوکر کھالی۔

اور ان کی کتاب میں جبکہ یہ لکھا ہے کہ مسیح اس وقت آویگا جب ایلیا آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ ایلیا نہیں آیا لہذا وہ مسیح کو بھی نہیں مانتے کیونکہ وہاں تو ایلیا کا مثیل آیا۔ اور کتاب میں نفس ایلیا لکھا تھا تو ہم کہتے ہیں جب ہمارے پاس ایک یہ نظیر بھی موجود ہو تو کیا وجہ کہ ہم ان کی طرح مسیح کے آسمان سے نازل ہونے کے منتظر رہیں اور جب وقت ہاتھ سے جاتا رہے۔ کف افسوس ملنے کے سوا اور کچھ بھی نہ آوے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے اور بنظر خیر خواہی ہم لوگوں کے لئے یہ لکھتے ہیں۔ (فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر) مجھے تو امید ہے کہ جو شخص میری اس تحریر کو بنظر انصاف دیکھیگا وہ ضرور انشاء اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ اٹھائیگا ویسے رہی ہٹ دھرمی اور ضد۔ تو اس کا علاج کوئی نہیں اس کا علاج خدا کرے اور پھر جب وہ شخص یہ کہتا ہو کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ کھلے نشان اپنے ساتھ رکھتا ہوں چنانچہ کسوف و خسوف جس کو تمام دنیا نے دیکھا اور جس کا منتظر ایک جہان تھا وہ بھی وقوع میں آگیا۔ پھر اس کے ماننے میں کیا تامل ہو سکتا ہے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کو نشانوں کی حاجت کیا ہو حضرت صدیق اکبر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا نشان طلب کیا تھا اور واقعی صدیقیت اسی سے تو عبارت ہو کہ بلا کسی نشان و معجزہ کے دیکھے ایمان لے آئے ورنہ ان میں اور دوسروں میں جو نشان یا معجزہ دیکھکر ایمان لائے فرق ہی کیا رہتا۔ ہمارا تو یہ خیال ہو کہ ہم نے خدا کے اس مامور کو بدوں کسی نشان طلب کرنے اور دیکھنے کے مانا اور قبول کیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم کو خدا ابھی قبول کریگا اور ضرور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور واقعی نشان طلب کرنا تو میرے خیال میں ضعف یقین کی دلیل ہو کیونکہ حق تو اپنے ساتھ ایک ایسی روشنی رکھتا ہے۔ جس کا اثر فوراً قلب پر پڑتا ہے۔ بشرطیکہ ذرا سی بھی صلاحیت و قابلیت ہو ورنہ وہ (فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا) والا مضمون ہو جاتا ہے نہ کوئی نشان فائدہ دیتا ہے نہ کوئی معجزہ۔ جیسا کہ ابوجہل وغیرہ میں مشاہدہ ہو۔ وقس علی ھذا اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔ اور ہم کو تو زیادہ اس بات کا خیال ہو کہ دنکل گیا سانپ اب لکیر پیٹا کر والا مضمون نہ ہو جائے (یاحسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ نہ کہنا پڑے۔ ہائے افسوس وہ پیر جو اپنے مریدوں کو سوائے شرک کے اور کچھ تعلیم ندیں۔ دنیا کے کئی قبر پرست بگڑا گدا یا غوث یا قطب یا اللہ کے بدلے پکارنے والے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے والے تو لوگوں سے بیعت لیویں اور لوگوں کو بھی ان سے بیعت کرنے میں کوئی تامل نہ ہو۔ اور ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو مامور من اللہ بھی کہتا ہے اور تعلیم بھی وہی دیتا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اس سے انکار ہو اور اس پر کفر کے فتوے دئے جاویں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اب میں اس رسالہ کو اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ شاید اس سے کسی کو نا ید فائدہ پہنچ جاوے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ قریب ہے کہ تم میرا کہا یاد کرو گے اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں وہ سب کے حال سے خوب آگاہ ہے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین حررہ الراجی عفو ربہ التواب احمد رشید نواب الاحمدی کان اللہ لہ وذالک فی ۲ من شھر ربیع الاول ۱۳۲۴ من ھجرۃ من لہ العز والشرف۔ بقریہ قادیان من اقطار پنجاب۔ ضلع گورداسپور۔ فقط

نجیب آباد میں طوفان بدتمیزی

جن لوگوں کو اخی المکرم اکبر شاہ خان صاحب احمدی ہیڈ مولوی انگلش اسکول نجیب آباد اور حکیم احمد اللہ خان صاحب نجیب آبادی کے مباحثات اور مناظرانہ مضامین سے واقفیت حاصل ہو وہ کس قدر بخوبی اندازہ فرما سکتے ہیں کہ نجیب آباد والوں کے دل حقانیت کے قبول کرنے کے لئے کس قدر ناقابل ہیں آج کل جناب اخی المعظم حضرت منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر بدایونی وارد حال نجیب آباد کے تھی بہت شہر کے عام آدمیوں کے دلوں میں رنج کی ھیئی بھڑک اٹھی کہ ایک لجنت کائیں کائیں کرکے چاروں طرف سے آمادہ یورش ہو گئے۔ ہم احمدی لوگوں نے نہایت تہذیب و سنجیدگی کے ساتھ مختلف طریقوں سے اس امر کا اعلان کیا کہ تم اپنے مولویوں کو اس بات پر رضامند کر لو۔ کہ وہ مناسب طریقہ سے انعام تقسیم کریں۔ اگر ہمارا غلطی پر ہونا ثابت ہو گیا تو پھر تمہاری یہ شورش بھی ایک حد تک جائز ہو سکے گی۔ مگر بلا تحقیق یہ وحشیانہ پن کی باتیں قابل اعتراض اور انصاف سے بعید ہیں چنانچہ اخبار بدر میں بھائی اکبر نجیب آبادی نے اپنا چیلنج بھی شائع کرا دیا جو ناظرین بدر کی نظر سے ضرور گذرا ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کچھ ایسے قفل دلوں پر لگا دئے ہیں کہ نجیب آباد والے راہ حق پر کسی طرح آنا ہی نہیں چاہتے۔ بتاریخ ۲۷۔ اپریل بروز جمعہ نجیب آباد کی جامع مسجد میں ایک نظم جس کو کسی طرح نظم نہیں کہہ سکتے (ردیف و قوافی اور وزن کسی چیز کا جس میں پتہ نہیں چلتا) پڑھی گئی جس میں حضرت اخی المعظم منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر بدایونی احمدی کو برا کہنے کی خاص طور سے کوشش کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ رزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ ان احمدی لوگوں سے سلام علیک ترک کر دو۔ اور ان کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ بھی موقوف کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ دراصل یہ نمیٹی لوشن ان تمسالی شہریوں کا اپنی گیدڑ بھبکیوں سے کچھ نہ کر سکنے اور شہر کے منصف مزاج ذی عقل لوگوں کے سوا ان پست فطرت جہال کو ابھی سے شرمندہ ہونے کا موقع مل رہا ہو اور یقیناً ذلیل ہوں گے بھائی مضطر صاحب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر اور ذی لیاقت شخص ہیں اور آپ وہ مضطر بدایونی ہیں جو اپنی ذکمال شاعری اور جادو نگاری کے سبب ملک میں اعلیٰ درجہ کی شہرت رکھتے ہیں اور انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بڑے بڑے معرکے سر کئے ہیں۔ بھائی اکبر نے باوجودیکہ وہ آجکل اپنی ہمشیرہ کی سخت علالت اور چند دیگر پریشانیوں میں مصروف ہیں بھائی مضطر کے متعلق جامع مسجد میں نظم پڑھے جانے کا حال سنکر ان کو ایک خط لکھا اور اس میں ایک قطعہ بھی فی البدیہہ قلم برداشتہ لکھا۔ صرف وہ قطعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ احمدی بھائی ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا ہم کو استقامت عطا کرے۔

قطعہ

مرے پیارے مرے مضطر مرے مونس مرے ہمدم
سنا ہے کچھ اثر جہال کے دل پر نہیں ہوتا
وہ آمادہ ہیں سب ملکر تیری ایذا رسانی پر
ہوا ہے جب سے برپا کم یہ شور و شر نہیں ہوتا
مری خواہش ہو خاموشی سے تو خاموش کر ان کو
کہ کیڑوں کے مقابل کوئی شبر نر نہیں ہوتا
عدو کی بدزبانی سے نہیں گھٹتا کبھی رتبہ
کہ قیمت میں کبھی بغدے سے کم خنجر نہیں ہوتا
شغال و سگ کی جانب ملتفت ہوتا نہیں ضیغم
خیال عاقل کو کچھ پاگل کی باتوں پہ نہیں ہوتا
عدا کے مبلغ علم و لیاقت سے ہیں سب واقف
اثر جہال کی باتوں میں رتی بھر نہیں ہوتا
گدھا جس پر کتابیں ہوں لدی عالم نہیں ہرگز
کہ چوپایہ کبھی انسان کا ہمسر نہیں ہوتا
خدا کی معرفت کچھ مولویت کو نہیں لازم
کوئی دنیا کی سیاحی سے اسکندر نہیں ہوتا
تجھے غیروں سے کیا نسبت وہ ہمرتبہ نہیں تیرے
کہ قیمت میں برابر لعل کے پتھر نہیں ہوتا
اگر بزدل نہیں ہیں وہ تو بتلائے کوئی باعث
مقابل کوئی کیوں ان میں سے اے مضطر نہیں ہوتا
مرا چیلنج شائع ہو چکا ہو بدر میں چھپکر
مگر کوئی مقابل شہر کے اندر نہیں ہوتا
کسی سے سن بھی لیتا ہوں کہ تو رنجیدہ خاطر ہے
تو کچھ آرام حاصل مجھ کو اے مضطر نہیں ہوتا
یہ وقت امتحاں ہے ای بیا در مستقل رہنا ؛ کہ کم ہمت کبھی دنیا میں شیر نر نہیں ہوتا
نتیجہ نیک ہی جہال کی یورش کا نکلیگا ؛ فسان پر جب نہیں کستا رواں خنجر نہیں ہوتا
نجیب آباد والوں کی کمینہ پن کا شکوہ جب ؛ تجھے ہوتا کہ جب جو دیاں اکبر نہیں ہوتا

الراقم۔ عبد العلیم خان احمدی نجیب آبادی

احمدی احباب کے حالات

لاہور۔ برادر ظفر حسین صاحب امتحان ہاسپٹل اسسٹنٹ میں کامیاب ہو کر میانمیر میں ملازم ہوئے۔

دہلی۔ عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ۔ احمد مسیح اندھے عیسائی نے حضرت مسیح موعود کو جو مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے اس کا جواب میر قاسم علی صاحب نے خوب دیا ہے۔ اُمید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کو پسند کریں گے۔ میر صاحب لکھتے ہیں کہ مسیح کے ساتھ مباہلہ کے واسطے اصل تو خود مسیح ہی چاہئے۔ پر ۲۰۰۰ برس کا مردہ زندہ ہو۔ اور یسوع کا آسمان پر جانا ایک وہمی اور خیالی افسانہ ہے۔ اس واسطے بطور تنزل اس کے نائب یعنی پوپ کو مباہلہ کے واسطے بلا لو۔ اور اگر پوپ کی ہمت نہیں پڑتی۔ تو کسی ہندوستان کے بشپ کو ہی یہ پیالا پلاؤ۔ ہم شوق کے ساتھ انتظار میں ہیں کہ پادری صاحبان اب کیا کرتے ہیں۔

زمین کو کیا ہو گیا؟

سان فرانسسکو میں زلزلہ اور آتش زدگی کی تباہی کی خبریں تازہ ڈاک ولائت میں آئی ہیں ولائت کا انگریزی نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ ایک ہی رات میں یہ شہر نینوا اور صور کے کھنڈرات کے ساتھ مل گیا ہے پنجاب کی تباہی ایسی سخت نہ تھی۔ جیسی کہ یہاں ہوئی۔ ایک عظیم الشان دولت مند شہر آناً فاناً خاک سیاہ ہو گیا ہے۔ پانچ ہزار آدمی مر چکے ہیں۔ دو لاکھ اشخاص بے خانماں پھر رہے ہیں۔ ۵۰ کروڑ روپیہ کے قریب کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ بہت سے شہر اور گاؤں تباہ ہو چکے ہیں۔ لیکن تار ڈاک کا انتظام درست نہ ہونے کے سبب کچھ تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ پہلے تو عالم لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ زمین کا ابتدائی زمانہ ابتدا میں جوش میں تھا اور زلازل اور آتش فشانیاں واقع ہوتی تھی۔ اور رفتہ رفتہ زمین کا چھلکا پختہ ہو گیا ہے۔ مگر اب تو یہ سب باتیں غلط معلوم ہوتی ہیں۔ علم زلزلہ کے عالم زلزلہ واقع ہونے کے بعد کہہ سکتے ہیں کہ یہ کیوں آیا مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ قدیم الایام کے پہاڑ اسی طرح ساکن کھڑے رہیں گے یہ مصیبت کا دن ہم پر اس طرح آتا ہے جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے۔

لاہور سے بشپ صاحب کی زیر نگرانی جو رسالہ مذہبی نکلتا ہے اس میں اُنہوں نے اس بات کا رونا رویا ہے کہ پارلیمنٹ میں ۲۰۰ ممبر زیر ضمیر ہیں بمشکل ۱۰۰ ایسے ہیں جو کلیسائے انگلستان کے سچے حامی نہیں ہیں۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸/

سنون دندان۔ لو اب کیوں امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں پیپ ایک دفعہ لگائیے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴/

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بداعمالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کی شاکی ہوں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پھول پر کر دیتی ہیں پس کمزور کیلئے آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہائت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا حامی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت ۸ ماہی صرف ہے (ساڑھے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ: مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام لاہور۔

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریاں مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بد فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے۔ بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دھڑ جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اسکو گرم کر دیتی ہے۔ پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہائت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلاء تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے۔ تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے۔ تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے۔ اور مرض دور ہوئے مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت باعتبار مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنے معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

ولائت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہائت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہائت مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین۔ ڈامیانہ۔ کوکا نخس۔ دامیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں انکے استعمال سے جریان۔ احتلام سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ۔ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو قیمت فی شیشی ۴۲ گولی معہ محصولڈاک عہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش۔ مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ضعف بصارت کے لئے سچا تریاق

سُرمۂ جست

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرضی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں۔ اور نہ کسی جنگلی سنیاسی کا بنایا ہوا ٹوٹکا ہے۔ البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے۔ جو تمام کے تمام حکمائے سلف وحال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے۔ اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجب برکت سمجھ کر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ کہ ضعف بصارت۔ دُھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کرکے فائدہ اُٹھا دیں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ اور بلاضرورت بھی ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کرکے فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہیئے۔

صرف ایک پوڑیہ کے خریدار معہ محصول ڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجدیں۔

قیمت فی پوڑیہ ۴ماشہ ۔ پوری ایک درجن پوڑیہ کے خریدار سے صرف دو روپے (عہ) صرف چار آنہ (۴؍)

محصول بذمہ خریدار

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت لاہور

چھپہ پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کیلئے چھپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR - QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۲۱ سلسلۃ الجدید جلد ۲

۲۹- ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نمبر ۲۱ سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی	ای جہاں منتظر خوش باش کامد دلستان	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

صفحہ ۱- دو عظیم الشان نشان
صفحہ ۲- خدا تعالیٰ کی تازہ وحی
میڈیکل اسکول لاہور کے خارج شدہ طلباء کو حضرت مسیح موعود کی نصیحت
صفحہ ۳ و ۴ و ۵ و ۶
خط و کتابت
صفحہ ۷- اخبار بدر ایک لاکھ مفت براہین احمدیہ
صفحہ ۸- بشیر کی بشارت
صفحہ ۹تا۱۰ خطبہ بروز جمعہ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء
صفحہ ۱۱-
آنکھ کے پانی سے کچھ کرو اس کا علاج
آسمان اے دوستو اب برسا ہے آگ
صفحہ ۱۲-۱۳-۱۴- رسید زر و اشتہارات

دو عظیم الشان نشان

کوئی ہے جو ایمان لائے؟

ان دنوں میں دو پیشگوئیاں ایسی صفائی سے پوری ہوئی ہیں۔ کہ امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اُن سے ضرور فائدہ حاصل کریں گے۔ گو ازلی بدبخت ان میں بھی اپنی روگردانی کے واسطے کوئی نہ کوئی بحواس کرہی ڈالیں گے۔

(۱) اس کے متعلق آئندہ کسی اخبار میں مفصل درج ہوگا۔ سردست مناسب نہیں سمجھا گیا کہ تھوڑی سی جگہ میں ایسے مضمون کو ختم کیا جاوے

(۲) مختلف زلازل کے متعلق جو کئی ایک پیشگوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل اس بڑے زلزلے کے عنقریب ایک ایسا زلزلہ بھی آنے والا ہے جو دو دفعہ محسوس ہوگا۔ یہ پیشگوئی ۱۹- اپریل ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر اور نیز اخبار الحکم اور میگزین میں شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ۲۰- مئی ۱۹۰۶ء کو قریب پونے پانچ بجے شام کے دو دھکے زلزلے کے چند سکینڈ کے وقفہ کے ساتھ محسوس ہوئے۔ جن میں سے پہلا خفیف تھا۔ اور دوسرا تیز تھا۔

(مفصل آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر مسیح

۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء - ۱ - رویا میں دیکھا کہ کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے

"اب آپ پیچھا نہیں چھوڑتی"

۲ - الہام ہوا -

"زندگی کے تار"

اس وحی آلہی کی تھوڑی دیر بعد سیٹھ عبدالرحمان صاحب کا مدراس سے تار آیا جس [illegible] سیٹھ صاحب کی بیماری میں افاقہ کی خبر تھی - فرمایا - پہلے خدا کا تار پہنچا - اور پیچھے بندوں کا - اس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا کہ جس مضمون کا تار روانہ کیا گیا تھا اس مضمون سے خدا نے اطلاع دیدی -

۲۰ - مئی ۱۹۰۶ء

۱ - انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً

ترجمہ - میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آونگا

۲ - اُریک زلزلۃ الساعۃ

انی احافظ کل من فی الدار

ترجمہ - میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا - جو قیامت کا نمونہ ہوگا -

میں ان سب کی حفاظت کرونگا جو اس گھر میں ہیں

۲۲ - مئی ۱۹۰۶ء

تُرد علیک انوار الشباب - سیاتی علیک زمن الشباب - وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء من مثلہ - ترد علیہا روحہا وریحانہا -

یعنی تیری طرف نور جوانی کے یعنی قوتیں جوانی کی رد کی جائیں گی اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئے گا

یعنی جوانی کی قوتیں [illegible] اگر تم اسے [illegible] ہو [illegible] اس نشان سے [illegible] تو اس کی نظیر پیش کرو - اور تیری بیوی کی [illegible] بھی صحت اور تازگی رد کی جائے گی - فقط

ان الہامات کا باعث یہ ہے - کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے بجز دو وقت ظہر اور عصر کی نماز کے نیچے بھی نہیں جا سکتا - اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں - یا فکر کروں - تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے - جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے اور جسمانی قوٰی ایسے مضمحل ہو گئے ہیں - کہ خطرناک حالت ہے - گویا مسلوب القوٰی ہوں اور آخری وقت ہے - ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے - امراض رحم و جگر دامنگیر ہیں - پس میں نے دعا کی تھی - کہ خدا تعالیٰ وہ مجھے پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے - تا میں کچھ خدمت دین کر سکوں اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دعا کی تھی - اس دعا پر یہ الہام ہوئے ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے - خدا تعالیٰ ان کے بہتر معنے جانتا ہے - صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے - کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحت عطا فرمائے گا اور نیز وہ قوتیں عطا کریگا جن سے میں خدمت دین کر سکوں - واللہ اعلم بالصواب

اور اس میں یہ بھی خوش خبری ہے - کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کریگا -

میڈیکل اسکول کے خارج شدہ طلبا کو حضرت مسیح موعود کی نصیحت

میڈیکل اسکول کے جن طلبا نے اپنے استادوں سے ناراض ہو کر اتفاق کر کے مدرسہ جانا بند کر دیا ہے ان میں سے دو طالب علم (عبدالحکیم صاحب اور ایک اور) قادیان میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ۱۶ - مئی کو حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ گذشتہ اور پرنسپل کا ۱۹ مئی تک داخل ہو جانے کی اجازت دیدینے کا ذکر کیا - آپ نے فرمایا کہ آج کل اس قسم کی کارروائیاں گورنمنٹ کے ساتھ بغاوت کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور ان سے بچنا چاہیئے - میرے نزدیک اب اس معاملہ کو ترقی نہیں دینا چاہیئے - اور پرنسپل صاحب کی اجازت سے فائدہ حاصل کر کے داخل ہو جانا چاہیئے - جن استادوں کے ساتھ تم نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے - ان کو اندر ہی اندر ضرور تنبیہ کی گئی ہوگی - اور امید نہیں کہ وہ آئندہ تمہارے ساتھ برا سلوک کریں - گورنمنٹ ایسے لوگوں کو بغیر باز پرس نہیں چھوڑتی - گو عام اظہار ایسی بات کا نہ کیا جاوے علاوہ اس کے تمہیں چاہیئے - کہ اگر انہوں نے بد اخلاقی کی ہے - تو تم ان سے اخلاق سیکھو - اور اگر تمہیں کبھی ایسی افسری کا موقع ملے - تو تم اخلاق کا برتاؤ اپنے شاگردوں اور ماتحتوں کے ساتھ کرو - اور جو قسمیں تم نے مدد پر کھائی ہیں وہ ناجائز ہیں - ناجائز قسم پر قائم رہنا گناہ ہے - خدا نے اسلامی شریعت میں یہی حکم دیا ہے - کہ ناجائز قسموں اور ناجائز اقراروں کو توڑ دیا جاوے - وقت کو ضائع کرنا اچھا نہیں - اپنے آپ کو پریشانی میں مت ڈالو - اور اپنے مدرسہ میں داخل ہو جاؤ -

---

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے -

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور مادری زبان اسکی عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اس لئے میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے - قیمت بھی قلیل ہے

قیمت [illegible] مرزا غلام احمد

خط و کتابت

یہ خطوط مولوی نور دین صاحب کی خدمت میں بعض احباب نے بغرض جواب بھیجے تھے۔ انہوں نے بہ سبب کم فرصتی کے حکیم فضل دین صاحب کو جواب لکھنے کے واسطے دئے۔ اور حکیم صاحب نے مفصلہ ذیل جوابات تحریر فرمائے ہیں۔

سوالات

جناب مولوی نورالدین صاحب۔ السلام علیکم

۱۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ جو خط آپ نے میری طرف لکھا ہے اس میں صرف السلام علیکم بھی نہیں لکھا۔ جو طریقہ سنت اور اہل اسلام کا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

۲۔ جو کہ آپ نے یہ عبارت لکھی ہے۔ ذبح میں حکیم ہے۔ اوفردالااوداج لفظ حکیم اور اوفردا کے کیا معنے ہیں۔ حدیث میں تو اوفردا نہیں ہے

۳۔ شراح نے لفظ اوداج سے جو جمع ہے۔ بطریق تغلیب کے ودجان اور حلقوم اور مری مراد لی ہے اور تمام فقہا نے متون اور شروح اور فتاوے میں ذبح کے باب میں یہ چار عروق ذکر فرمائے ہیں اور آپ نے اوداج سے جو جمع ہے۔ صرف ودجان ارادہ فرمایا ہے اس کی کیا سند ہے۔

۴۔ دلیل مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کی بیسوں کتابیں میں لکھی گئی ہے اور اس خط میں لکھنے میں نہیں آئی۔ آپ کوئی دلیل صریح لکھیں۔ گو مجمل اور مختصر ہو۔

۵۔ آپ مسیح موعود سے جو احادیث میں مذکور ہے۔ مثیل مسیح مراد لیا ہے نہ عینی۔ اس کی کیا وجہ ہے اور سند۔ حالانکہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے جو مشہود بالخیریت ہیں۔ ہرگز کسی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ مراد مسیح بن مریم موعود سے مثیل ہے نہ عین۔

۶۔ لفظ نزول جو احادیث میں مذکور ہے۔ آپ اس سے بروز جو معنے مجازی ہیں مراد لیتے ہیں۔ نہ معنے حقیقی اس کی کیا سند ہے اور وجہ تعذر معنے حقیقی کے جو شرط ارادہ معنے مجازی کے ہوتا ہے کیا ہے۔

۷۔ رفع سے جو آپ رفع رتبی ارادہ کرتے ہیں نہ رفع جسمی۔ اس کی کیا سند ہے۔ حالانکہ کسی مفسر نے کسی زمانہ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مراد رفع سے رفع رتبی ہے نہ رفع جسمی اور پھر وجہ تخصیص بالذکر رفع رتبی کے عیسے علیہ السلام کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ جو رفع کل انبیاء میں پائے جاتے ہیں اور پھر مرجع ضمیر رفعہ اور مرجع ضمیر ما قتلوہ کے متحد ہے۔ جو وہ جسم عیسے علیہ السلام کا ہے۔ ایک سے جسم اور دوسرے سے رتبہ ارادہ کرنا تعسف اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے اور بالکل غیر موجہ ہے اور یہی لفظ رفع کا جو موصول بہ الیٰ ہے نص ہوتا ہے رفع جسمی میں احتمال رفع رتبی کا نہیں رکھتا۔

۸۔ آپ جو معتقد وفات عیسے علیہ السلام کے ہیں نہ حیات کے۔ اس کی کیا سند ہے۔ تمام مفسرین خصوصاً حضرت ابن عباس رضؓ قائل حیات کے ہیں۔ اسی واسطے آیۃ میں قائل تقدیم تاخیر کے ہیں۔

۹۔ یہ آپ کو بوجہ احسن معلوم ہو کہ کل جوابات ان سوالات کے بنقل و سند وتفسیر اور حدیث اور کتب علماء معتبرین کے لکھیں بلا نقل و سند بالکل مسلم نہ رکھیں گے اور جوابات عندیات واہیات وسفسطیات سے شمار کئے جائیں گے اور پایہ اعتماد سے ساقط اور باطل اعتبار کریں گے۔

۱۰۔ آپ کے مرید منشی محمد حسین نے زور شور سے کہا تھا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام کا باپ تھا۔ جو وہ یوسف نجار ہے۔ اسی واسطے آپ کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ آپ نے تو انکار لکھا ہے۔

العارض فقیر نور اللہ ساکن مقام آستانہ ضلع جھنگ۔

الجواب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ **قولہ**۔ جو خط آپ نے میری طرف لکھا ہے۔ السلام علیکم نہیں لکھا۔ **اقول**۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۱۶ یعنی جو سلام و دعائے سلامتی پر مشتمل ہے وہ ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو مامورین مرسلین کی ہدایت کے تابع ہوں۔

قولہ۔ اوفردالاوداج صرف ودجان ارادہ فرمایا ہے

اقول۔ عربی میں دو پر بھی جمع بولا جاتا ہے۔ جیسے فاخرجہما مما کانا فیہ وقلنا اہبطوا بعضکم لبعض عدو امام ثوری رح قطع ودجین کافی سمجھتے ہیں۔ حدیث میں انہار الدم ہے یعنی خون بہانا۔ مگر مجرے طعام نہ مجرے خون مجرے خون صرف ودجین ہی ہیں۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام

قولہ۔ دلیل مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے بیسیوں کتابوں میں لکھے گئے ہیں۔ مگر اس خط میں نہیں آسکے۔

اقول۔ اول تو وہ دلائل اس قدر ہیں۔ کہ خطوط میں سمانے کی گنجائش نہیں۔ دوسرا آپ جب مانتے ہیں کہ بیسیوں کتابوں میں دلائل لکھے گئے اور آپ کو ان سے فائدہ نہیں ہوا۔ تو اب آپ کو مولوی نورالدین صاحب کا خط کیا مفید ہو سکتا تھا۔ تیسرا اگر اب بھی آپ کو ان دلائل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو ان بیسیوں کتابوں کو دوبارہ مطالعہ فرمادیں۔ چوتھا۔ اگر وہ زیادہ طول معلوم ہوں تو آپ الحکم ۱۴ جنوری ۱۰ فروری ۱۷ اپریل ۲۴ اپریل سے میرے مضامین ملاحظہ فرمادیں

قولہ۔ آپ نے مسیح موعود سے جو احادیث میں مذکور ہے مثیل مسیح مراد لیا ہے۔ حالانکہ کسی نے صحابہ تابعین تبع تابعین سے مثیل کا لفظ نہیں لکھا۔

اقول۔ کیا آپ نے صحابہ تابعین تبع تابعین کے اقوال کو بالاستیعاب دیکھ لیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ دوسرا صحابہ تابعین تبع تابعین نہایت ہی محتاط تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لگایا۔ الفاظ پیشگوئی پر ایمان لائے۔ کیونکہ پیشگوئی کے معنے سوائے عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا اور وہ جب کسی امور کو بھیجتا ہے۔ تو اس کو وہ اطلاع دیتا ہے تب اس کے اصلی معنے معلوم ہوتے ہیں۔

ان اللہ عندہ علم الساعۃ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول ۲۹ یعنی ہر ایک موعودہ ساعت کا علم خاص اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ سو وہ اپنے غیب پر کسی کو بھی غالب نہیں کرتا۔ ہاں کسی رسول کو اگر کوئی غیب تبلانا پسند کرے۔ تو اس کو وہ غیب تبلا دیتا ہے کیونکہ وہ امور حکم ہوتا ہے یعنی جس قدر اختلاف متعلق پیشگوئیوں کے یا سوائے اس کے ہوتے ہیں۔ ان کا فیصلہ کرنا اس کا کام ہوتا ہے اور اس کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔ پیشگوئیوں کے الفاظ محتمل المعانی ہوتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان کے معانی قبل از وقوع کئے ہیں۔ اور اس پر اصرار کیا ہے۔ ان پر فباؤا بغضب علیٰ غضب کا فتویٰ لگ گیا ہے۔ یہود نے حضرت مسیح ؑ کو صرف اس لئے نہ مانا۔ کہ ملاکی نبی کی کتاب سے نزول ایلیا بجسدہ العنصری سمجھکر اس پر اصرار کیا اور اصلی معنے عالم الغیب کے سپرد نہ کئے جیسا کہ آج کل کے مولوی بعینہ طابق النعل بالنعل یہی نزول بجسدہ عنصری کا جھگڑا کرتے اور پیشگوئی کا علم حوالہ بخدا نہیں کرتے۔

تیسرا۔ صحابہ تابعین تبع تابعین ائمہ اربعہ وفات مسیح پر متفق تھے جیسا کہ ان بیسوں کتابوں میں مفصل ثبوت موجود ہے۔ پھر وہ کس طرح بعینہ اسی مسیح کے منتظر رہ سکتے تھے۔ ایسا نادان کون ہے کہ ایک شخص کے مرنے کا بھی یقین کرے اور اس کے پھر آنے کا بھی۔ حالانکہ کوئی مردہ واپس نہیں آتا چنانچہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔ تو حضرت عمر رضؓ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ تو انہوں نے ممبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا۔ کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پجاری ہے۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا پجاری ہے تو اللہ حی ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۴

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول سے بڑھکر نہیں۔ اور کل رسول مر چکے ہیں۔ صحابہ اس آیت کو سن کر ایسے حیران ہوئے کہ گویا آج ہی یہ آیت نازل ہوئی اور لگے ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور ایک دوسرے سے سنکر اس آیت کو پڑا ہ

تعجب ہو ہر نے۔ بخاری مصری صہ ۱۵ جلد اول۔ کیا اب اس سے صحابہ کا اتفاق مسیح کی موت پر ثابت ہوا یا نہیں۔ باقی تابعین۔ سو تابعین اور تبع تابعین کے لفظ پر غور کرو کہ جس بات پر صحابہ کا اجماع ہو اگر تابعین اس پر اتفاق نہ کریں۔ تو وہ تابعین رہ ہی نہیں سکتے۔ اسی طرح تبع تابعین و ائمہ اربعہ کا بھی اس پر اتفاق ہے۔ وقال مالک ان عیسیٰ مات مجمع البحار جلد اول صہ ۲۸۶۔ اب باقی آئمہ نے اس مسئلہ میں حضرت امام مالک کے ساتھ اختلاف نہیں کیا۔ باوجودیکہ تھوڑے تھوڑے جزوی مسائل پر باہم اختلاف ہے۔ اور نہ ان کے شاگردوں نے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ متوفیک ممیتک۔ بخاری مصر جلد ۲ صہ ۹۳۔ امام بخاری کی شہادت کہ معنے متوفیک ممیتک کو فلما توفیتنی کے ساتھ ملا کر بیان کئے۔ سوائے اس کے ان بیسیوں کتابوں میں اس قدر ثبوت وفات مسیح موجود ہے کہ اگر انسانی سمجھ سے بہت ہی بالاتر بھی یہ مسئلہ ہوتا۔ تو اس کے ماننے کے لئے یہی وہ ثبوت کافی تھے۔ شاید آپ کو یہ خیال ہو کہ کوئی مردہ زندہ ہو کر دنیا میں آتا ہے۔ اس لئے وہ بھی زندہ ہو کر آئیں گے۔ تو یہ امر بھی بالکل خلاف قرآن ہے۔ وحرام علی قریۃ اھلکنا ھا انھم لا یرجعون۔ پ۱۷۔ یعنی جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اس پر اب واجب ہو چکا ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے۔ الم یروا کم اھلکنا قبلھم من القرون انھم الیھم لا یرجعون پ۲۳۔ دیکھو تو سہی۔ کس قدر طاقتوں کو ہم نے ہلاک کیا۔ کہ وہ انکی طرف ہرگز واپس نہیں آسکتے۔

حتی اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون۔ پ۱۸۔

جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو وہ آرزو کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار دنیا میں مجھے واپس بھیج تاکہ میں نیک کام کروں جو میں نے نہیں کئے۔ ہرگز نہیں یہ بات ہے جو منہ سے اس نے کہدیا اس کے آگے تو ایک عظیم الشان پردہ ہے اور وہ پردہ قیامت تک رہیگا۔

فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت۔ پ۲۴ جس نفس پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ اس کو واپس نہیں بھیجتا۔ بلکہ روک رکھتا ہے

چوتھا۔ آپ ہی ایما فرماویں۔ واذ قلتم یا موسیٰ لن نؤمن لک۔ پ۱۔ اذ قلتم یموسیٰ لن نصبر علی طعام واحد پ۱ واذ قتلتم نفسا۔ پ۱ واذ نجینٰکم من ال فرعون پ۱ واذ فرقنا بکم البحر فانجینٰکم پ۱ ثم اتخذتم العجل پ۱ وغیرہ جسقدر قرآن مجید میں بنی اسرائیل مخاطب ہیں کیا یہ بعینہ وہی ہیں۔ جو حضرت موسیٰ کے وقت تھے۔ یا ان کی مثل ہیں اگر مثل ہیں۔ تو یہاں خطاب بالفظ مثل کیوں ہے۔

قولہ ۱۰۔ لفظ نزول جو احادیث میں مذکور ہے۔ اب اس سے بروز جو معنے مجازی ہیں مراد لیتے ہیں نہ معنے حقیقی اس کی کیا سند ہے۔

اقول۔ لفظ نزول کی تحقیق الحکم ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء میں میں نے لکھدی ہے۔ آپ وہاں سے دیکھ لیں۔ دوسرا سوال آپ کا نامکمل ہے۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ نزول کے معنے حقیقی اور مجازی کسی آیت یا حدیث کے حوالہ لکھکر اعتراض کرتے۔ تیسرا۔ اگر آپ کے نزدیک حقیقی معنے یہی آسمان سے نازل ہونا۔ تو آپ فرماویں۔ انزل لکم من الانعام پ۲۳ کے کیا معنے ہیں۔ اگر اس کے حقیقی معنے نزول کے ہیں کہ پہلی جگہ کو خالی کر کر نئی جگہ اختیار کرے تو اس حدیث کے کیا معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آخر ثلث اللیل میں ہر رات اترا کرتا ہے زمین زمین پر تو ہر وقت ثلث اللیل رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ہر رات کس طرح اترتا ہے وہ تو ایک دفعہ اتر کر پھر واپس جا ہی نہیں سکتا۔ پھر کلام الٰہی کا نزول حقیقی معنوں میں کس طرح ہوا۔ کیا اب قرآن مجید علم الٰہی میں نہیں رہا۔ چھٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول آپ کے حقیقی معنے کے مطابق کس طرح ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم ایات اللہ پ۲۸ اللہ تعالیٰ نے تم پر ذکر نازل کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھتا ہے

قولہ۔ رفع سے جو آپ رفع رتبی مراد لیتے ہیں۔ نہ رفع جسمی اس کی کیا سند ہے حالانکہ کسی مفسر نے کسی زمانہ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مراد رفع سے رفع رتبی ہے نہ رفع جسمی۔

اقول۔ کیا آپ کو بھی کسی اپنے دعوے کی سند پیش کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ کسی سوال میں کوئی حوالہ کسی کتاب کا تو دیا ہوتا مناسب تو یہ تھا۔ کہ اس قدر عظیم الشان حصر کے ساتھ بطور نمونہ قرآن مجید احادیث کا حوالہ دیتے۔ آپ ہی فرماویں۔ ولو شئنا لرفعناہ بہا۔ پ۹۔ میں رفع رتبی مراد ہے یا جسمی۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ پ۱۸ میں ان گھروں کی عزت مراد ہے یا ان کی اینٹ لکڑی مٹی۔ خافضۃ رافعۃ پ۲۷۔ میں کونسا رفع مراد ہے۔ وفرش مرفوعۃ پ۲۷ میں عالی خاندان کی عورات مراد ہیں یا فرشوں کے کپڑے دریاں وغیرہ اٹھائی جاویں گی۔

دوسرا مرجع ضمائر حقیقت انسانی ہوتی ہے نہ جسم مع الروح نہ صرف جسم نہ صرف روح۔ مثلاً ایک شخص خواب میں لاہور جاتا ہے اور وقت بیان کہتا ہے کہ میں لاہور میں گیا۔ کیا اس کا جسم خواب میں چارپائی پر تھا یا لاہور گیا تھا۔؟

تیسرا۔ جب کہا جائے کہ فلاں آدمی مر گیا تو اس کا جسم اور روح دونوں مرجاتے ہیں۔ چوتھا۔ انسان کا جسم ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور غذا اس کی بدل ما یتحلل ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ حکماء کا اتفاق ہے کہ سات برس کے بعد یہ موجودہ جسم بالکل تحلیل ہو کر نیا بن جاتا ہے اس سے سارا کا سارا نیا جسم موجود ہو جاتا ہے۔ اگر حقیقت انسانی یہی جسم ہے تو چاہیئے کہ نام بھی ہر ایک انسان کا سات سال کے بعد بدل جاوے بلکہ ہر آن نام کے حروف میں تغیر ہوتا رہے مثلاً بجائے نور اللہ کے کوئی اور نام ہو جاوے۔

پانچواں۔ مضاف مضاف الیہ میں مغائرت شرط ہے جب انسان کہے کہ میرا سر میرا ہاتھ۔ تو اگر ضمائر سے مراد جسم مع روح ہے۔ تو اس کے معنے ہوں گے۔ میرا میں میرا میں۔ پس معلوم ہوا کہ جسم کوئی اور چیز ہے اور یہ ضمیر متکلم کوئی اور چیز ہے۔ چھٹا۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء پ۴ یعنی نہ گمان کرو شہدا کو کہ مر گئے وہ تو زندہ ہیں۔ حالانکہ ان کے جسم بظاہر مرے ہوئے نظر آرہے ہیں پھر زندہ کیا چیز ہے۔ ساتواں۔ مما خطیئاتھم اغرقوا فادخلوا نارا۔ پ۲۹ قوم نوح اپنے گناہوں کے سبب غرق ہو کر داخل ہوئی نار میں۔ اگر ضمیر غائب سے مراد جسم مع الروح ہے تو جسم تو سامنے پانی پر تیرتے نظر آرہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ دوزخ میں داخل ہو گئے۔ آٹھواں۔ فالیوم ننجیک ببدنک پ۱۱۔ یعنی اے فرعون آج تیرا بدن اونچے پر ڈالدیں گے۔ اب بدن اور ہے اور مخاطب فرعون۔ اور یہ نہیں فرمایا۔ کہ تجھے اونچے پر ڈالدیں گے۔ نواں۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک۔ پ۳۰۔ اے نفس مطمئنہ پھر آ اپنے رب کی طرف۔ کیا یہاں بھی مع بدن ہی جاویگا۔ یا کوئی اور چیز جاویگی۔ دسواں۔ جب موتیٰ خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ تو اس وقت ان کا جسم قبر میں ہوتا ہے مگر کہا جاتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی کو دیکھا۔ کیا اس کا وہ جسم بھی ساتھ ہوتا ہے۔ تلک عشرۃ کاملہ۔ آپ لکھتے ہیں کہ کسی مفسر نے نہیں لکھا اول یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ دوسرا آپ ایمان سے کہیں۔ آپ نے کل دنیا کے تفاسیر دیکھ لئے ہرگز نہیں۔ تیسرا اب تفسیر کبیر کو دیکھیں۔ وہ اس رفع پر کس قدر اعتراض کرتا ہے اور کوئی جواب نہیں بنتا۔ بھلا آپ ہی فرماویں۔ اگر رفع الی اللہ سے مراد جسم کا آسمان پر جانا ہے۔ تو احیاء عند ربھم پ۴ تو اس سے بڑھ کر ہے۔ دوسرا الی یا الیہ سے اگر خدا تعالیٰ کی طرف مع جسم جانا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ مع المتقین مع الصابرین۔ معکم اینما کنتم۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہے۔ کیا مسیح بھی ساتھ ہے۔ تیسرا۔ کیا اللہ تعالیٰ آسمان دوم پر ہے جہاں مسیح ہے۔ چوتھا۔ کیا اللہ تعالیٰ جسمانی ہے۔ تاکہ جسم اس کے پاس جاوے۔ پانچواں۔ خدا کی طرف جانے سے آسمان کی طرف جانا کس طرح ثابت ہوا۔ کیا انی ذاھب الی ربی کے معنے یہ ہیں کہ میں آسمان پر جاتا ہوں خدا تعالیٰ کے پاس۔

قولہ۔ پھر وجہ تخصیص بالذکر رفع رتبی کے عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ کوئی نہیں۔ جو رفع رتبی کل انبیاء میں پائے جاتے ہیں۔

اقول۔ وجہ تخصیص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے کسی برگزیدہ کی نسبت کوئی اعتراض باقی رہے اس لئے وہ بعض انبیاء و اولیاء کی نسبت حسب ضرورت بعض خاص الفاظ کے ذریعہ ان کی تطہیر کر دیتا ہے جس کی تفصیل بطور نمونہ

عرض ہے۔ اول - وماکفر سلیمان پ ۱ سلیمان نے کفر نہیں کیا۔ کیا باقی انبیاء نعوذ باللہ کفر کیا کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس لئے فرمایا کہ حضرت سلیمان ع کو یہود کافر سمجھتے تھے۔

دوسرا - انہ کان صدیقا نبیا - پ ۱۶ یعنی حضرت ابراہیم بڑا راستباز نبی تھا۔ کیا باقی انبیاء نعوذ باللہ راستباز نہیں ہوتے۔ یہ صرف اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ کسی زمانہ میں حضرت ابراہیم ع کی طرف تین جھوٹ منسوب کئے جاوینگے سو فرمایا۔ کہ جو تین جھوٹ بولے کیا وہ بھی صدیق کہلا سکتا ہے

تیسرا - وایدناہ بروح القدس پ ۱ ہم نے عیسے کے اپنے کلام پاک کے ساتھ تائید کی۔ تمام انبیاء اور اولیاء کو کلام الٰہی کے ساتھ تائید ہوتی ہے۔ چونکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا نبی اور ملعون سمجھتے تھے۔ نعوذ باللہ منہا۔ کیونکہ استثنا پ ۲۱/۲۳ میں ہے۔ کہ جو کاٹھ (سولی) پر لٹکایا جاوے۔ وہ ملعون ہوتا ہے۔ اور استثنا پ ۱۸/۲۰ میں ہے کہ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے اور یہی وجہ تھی کہ جب عیسے صلیب پر لٹکائے گئے۔ تو وہ بہت گھبرائے اور غنائے الٰہی سے ڈر کر بے اختیار بول اٹھے۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ اے میرے اللہ اے میرے اللہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس وقت ان کو تو اپنا ایمان سلب ہونے کا خوف پیدا ہوا کہ استثنا پ ۲۱/۲۲ کے مطابق مصلوب ملعون (کافر) ہوتا ہے دوسرا ان کو اپنے مشن کا قطعاً دنیا سے نیست و نابود ہو جانے کا خوف ہوا کیونکہ بعد صلیب موافق مخالف بالاتفاق موافق استثنا پ ۱۸ و ۲۰ جھوٹا نبی اور کافر یقین کریں گے تیسرا - یونس نبی والی پیشگوئی مندرجہ متی پ ۱۲/۴۰ بھی غلط ٹھہرتی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح قبر میں زندہ داخل کئے جاوینگے اور زندہ ہی نکلیں گے اور پیشگوئی کا جھوٹا نکلنا بموجب استثنا ر ۱۸ کی علامت جھوٹے نبی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی حالت میں حضرت مسیح کو تسلی فرمائی کہ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا پ ۳ کہ میں تجھے وفات دونگا۔ یعنی تو صلیب پر قتل نہیں ہوگا اور پھر زیادہ تسلی کے لئے بشارت دی کہ تیری روح بعد وفات دیگر انبیاء و اولیاء کی طرح میری طرف اٹھائی جاوے گی کیونکہ کفار کی روح اسفل السافلین میں جاتی ہے اور مومنین کی اعلیٰ علیین میں ان دونوں فقروں سے ایمان اور نبوت قائم رہنے کی بشارت دی اور استثنا ر پ ۲۱/۲۳ و ۱۸ کے متعلق جو منکرین کا اعتراض ہوگا اس سے بھی میں تجھے پاک کر دونگا۔ چنانچہ ایدناہ بروح القدس اور ما قتلوہ وما صلبوہ فرما کر اس اعتراض سے بھی پاک کیا یعنی ہم نے اس کو کلام پاک کیا تھ تائید کی تھی کسی کافر کو کلام الٰہی کے ساتھ تائید نہیں ملتی اور تمہارا قتل کا دعوے بھی جھوٹ ہے اور مشن کے متعلق بشارت دیکھو فرمایا کہ تیرے سچے تابعین۔ بلکہ برائے نام جو تیرے تابع کہلائیں گے۔ ان کو بھی ان منکروں پر قیامت تک فائق رکھونگا۔ غرض روح القدس کی تائید کو خصوصاً بیان کرنے میں یہ حکمت الٰہی تھی۔

چوتھا - امہ صدیقۃ پ ۶ حضرت مسیح کی والدہ صدیقہ ہے کیا دیگر انبیاء کی والدہ صدیقہ نہ تھیں۔ حضرت موسیٰ کی والدہ کو وحی بھی ہوئی تھی۔ واوحینا الی ام موسی پ ۲۰ یعنے ہم نے والدہ موسےٰ کی طرف وحی کی تھی۔ غرض اس خصوصیت کی یہ ہے۔ یہود علیہم اللعنۃ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح اور ان کی والدہ دونوں کی تطہیر فرما دی۔

پانچواں - وایدہم بروح منہ پ ۲۸ یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو اپنی کلام کے ساتھ تائید کی۔ حالانکہ کلام کا نزول دیگر مومنین پر بھی حسب وعدہ الٰہی جس کا ذکر قرآن مجید میں بکثرت موجود ہے ہوتا ہے۔ مگر اس تخصیص میں حکمت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو علام الغیوب ہے جانتا تھا کہ فرقہ شیعہ و خوارج صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نسبت بدزبانی کریں گے ان کی بریت اور تطہیر کے لئے یہ الفاظ فرمائے کیونکہ مسلمان اس پر متفق ہیں کہ کلام الٰہی کے ساتھ کافر و منافق کی تائید نہیں ہوتی۔ غرض ایسے الفاظ قرآن مجید میں بکثرت ہیں استیعاب کا متحمل یہ خط نہیں ہو سکتا۔

قولہ - پھر مرجع ضمیر رفعہ اور مرجع ضمیر ماقتلوہ کی متحد ہے جو جسم عیسے علیہ السلام ہے۔ الی آخرہ۔

اقول - مرجع ضمائر۔ کے متعلق سوال ۳ میں جواب دیا گیا

قولہ - رفع جب موصول بالی ہوتا ہے۔ رفع جسمی میں احتمال رفع رتبی کا نہیں رکھتا۔

اقول - آپ نے اپنے دعوے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ دوسرا - باقی رافعک - میں کاف خطاب اور رفعہ اللہ میں ہائے ضمیر غائب۔ سو اس کی نسبت سوال ۳ کے جواب میں مفصل لکھا گیا۔ تیسرا - رفعتہ الی السلطان - قربتہ - دیکھو صراح منتہی الارب تاج العروس - جو تھا۔ فناکلہ ولا نرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لا نستاذنہ فی اکلہ او ناکلہ ولا ندخرہ - مجمع البحار بحوالہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ مطہرک من الذین کفروا - یعنی منکروں کی بدگوئی سے تجھے پاک کروں گا

اب اس جگہ اللہ تعالیٰ نے یہود کا دعویٰ اور اعتراض نقل فرما کر تطہیر فرمائی کہ - قولہم انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ پ ۶ یعنی یہود بڑے زور اور دعوی اور یقین کے ساتھ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے مسیح عیسے بن مریم کو جس کو تم رسول اللہ کہتے ہو قتل کر دیا - خلاصہ بیان دعوی یہود یہ ہے کہ بموجب استثنا ر پ ۲۱/۲۳ مصلوب ملعون ہوتا ہے۔ اس لئے مسیح نعوذ باللہ ملعون ہے کہ ہم نے اس کو صلیب پر قتل کیا دوسرا بموجب استثنا ر ۱۸ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے اس لئے وہ جھوٹا نبی ہے تیسرا بموجب استثنا ر ۱۸ اگر کسی نبی کی پیشگوئی پوری نہ ہو تو وہ جھوٹا ہے اور اس کی پیشگوئی یونس نبی والی مندرجہ متی پ ۱۲/۴۰ کہ تین روز زندہ زمین میں رہوں گا جھوٹی نکلی۔ اس لئے مسیح جس کو تم رسول اللہ کہتے ہو۔ جھوٹا نبی بلکہ ملعون ہے۔ یہی ہے دعویٰ یہود کا۔ جس کو وہ لفظ انا اور قتلنا سے موکد کرتے ہیں۔ آپ ہی ایمانا غور فرماویں کہ کیا اس کا جواب دعوی یہی ہو سکتا ہے کہ اس کو ہم نے آسمان پر اٹھا لیا ہرگز نہیں بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت تو تب ثابت ہو کہ ان کا صلیب پر نہ مرنا اور صلیب سے زندہ اترنا ثابت ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وما قتلوہ بمقابلہ قتلنا کے فرمایا کہ انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ پھر یہود کے بنائے دعوی کی تردید میں فرمایا۔ وما صلبوہ یعنی تمہارا دعوی ہے کہ بذریعہ صلیب قتل کیا گیا۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں صلیب یہ تھی کہ ایک لکڑی میں تھوڑی فاصلہ پر دو لکڑیاں لگا دیتے ہیں جس کی شکل یہ ہے۔

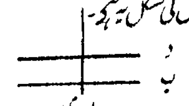

لکڑی الف زمین میں مضبوط گاڑ لکڑی جاتی یا بجائے لکڑی الف کے کسی درخت میں لکڑی ب ج و د ہ لگا دیتے چنانچہ فرعون نے کہا کہ ولاصلبنکم فی جذوع النخل - پ ۱۶ تم کو صلیب دونگا نخل کے تنہ پر - لکڑی ب ج پر مصلوب کے دائیں بائیں پھیلا کر دونوں ہاتھ وپاؤں میں میخیں لگا دیتے اور اسی کو چارمیخ کرنا کہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وفرعون ذی الاوتاد پ ۲۳ یعنی فرعون چارمیخ کرنے والا۔ اور یہ طریق صلیب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی موجود تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا پ ۶۔ اگر آج کل کی صلیب ہو تو اس سے انسان چند منٹ میں مرجاتا ہے۔ اس لئے او کا لفظ اور یقتلوا کا لفظ زائد ہو جاتے ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ کے بعد بھی مدت تک یہی صلیب تھی۔ چنانچہ کنز الدقائق میں ہے۔ کہ اگر راہزنی اور قتل دونوں کام کرے تو اس کو تین روز زندہ صلیب دیا جاوے۔ بعدہٗ اس کا پیٹ نیزے سے چاک کیا جاوے تاکہ مرجاوے غرض اللہ تعالیٰ ان کو ما صلبوہ کہہ کر ملزم ٹھہراتا ہے کہ قتل صلیب کی دو صورتیں ہیں یا تو صلیب پر چند روز لٹکا رہے اور سوکھ سوکھ کر پیاس۔ بھوک دھوپ سردی سے مرجاوے یا نیزہ سے اس کی ہڈی توڑی جاوے یا پیٹ چاک کیا جاوے۔ تو فرمایا۔ ماقتلوہ حسب رواج ہڈی

توڑ کر یا پیٹ چاک کر کر قتل بھی نہیں کیا یوحنا ۱۹ ۔ وما صلبوہ دوسری صورت یہ تھی کہ صلیب پر چند روز لٹکا رہے اور سوکھ کر مر جاوے وہ بھی نہیں ہوا ۔ یوحنا ۱۹ ۔ لوق ۲۳ ۔ صلب آگ یا دھوپ میں جلانا تاج العروس ۔ اب ماصلبوہ کے یہ معنے کہ نہ کہ صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے یہ تواتر قومی کے خلاف ہے عیسائی باوجودیکہ ان کا خدا ملعون ثابت ہوتا ہے صلیب کا انکار نہیں کر سکتے اور لعنت کی تاویل کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے وجہ یہود کی غلط فہمی کو بیان فرمایا ۔ ولکن شبہ لہم یعنے مسیح مشابہ ہو گیا اس شخص کے جو صلیب پر سوکھ کر مر جاوے ۔ لوق ۲۳ مرقس ۱۵ چلا کے دم چھوڑ دیا ۔ چونکہ مسیح نے سارا دن بھوک پیاس میں رہ کے پھر چار میخ کا سخت درد و تکلیف برداشت کیا ۔ اس لئے ان کو غشی ہو گئی ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ کوئی آدمی ان کا شبیہ بنکر مصلوب ہو گیا ۔ اس لئے کہ اول کوئی جملہ سوائے مسند الیہ کے مکمل نہیں ہوتا ۔ اب شبہ لہم کے معنے آپکے مذاق پر یہ ہوئے کہ مانند بنایا گیا ان کے لئے ۔ کون بنایا گیا ۔ اس کا ذکر نہیں ۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۵۰ دوسرا ۔ اس سے سفسطہ لازم آتا ہے جس سے تمام شرائع و عقود باطل ہوتے ہیں ۔ مثلاً زید ۔ بکر سے قرضہ مانگتا ہے ۔ تو بکر کوئی وجہ یقین کی نہیں پاتا ۔ کہ فی الواقعہ مانگنے والا خود زید ہے یا کوئی اس کی شبیہ بن کر آ گیا ۔ اسی طرح تجارت ۔ زراعت سلطنت نکاح خصوصاً نبوت کوئی بھی قابل اعتبار نہیں رہتی ۔ تفسیر کبیر صفحہ ۳۵۰ ۔ تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۸۴ و ۴۸۳ میں ہے ۔ کہ آسمان پر لے جانے کی کوئی ضرورت نہ تھی ۔ الف اسی سفسطہ لازم آتا ہے ب حضرت جبرئیل ہر وقت چونکہ مسیح کے ساتھ رہتا تھا ان کے ایک پر کا ایک سرا ساری جہان کی ہلاکت کیواسطے کافی تھا وہ چند گرفتار کنندوں کے لئے بھی کافی نہ ہوا ج ۔ جب احیائے اموات وغیرہ پر حضرت مسیح کو قدرت تھی تو چند گرفتار کنندوں کی اماتت کی قدرت نہ تھی جو احیاء سے بدرجہا آسان ہے بلکہ کم سے کم ان کو بیمار یا مفلوج ہی کر دیتے ۔ د ۔ جب اللہ تعالیٰ انکی رفع جسمانی کرنا چاہتا تھا ۔ تو شبیہ کی کیا ضرورت تھی ہ ۔ ایک بیگناہ کو قتل کرانے کی کیا ضرورت تھی یہ تو ظلم ہے وما ربک بظلام للعبید ۔ و ۔ جب القاء شبہ ہو گیا اور لوگوں نے اس کو مسیح سمجھ لیا تو یہ معجزہ تو نہیں بلکہ یہ تو دھوکہ ہے جو حکمت الٰہی اور اسم القادر کے خلاف ہے ۔ ز ۔ تواتر قومی باوجود سخت اختلاف کے صلیب دیئے جانے پر گواہ ہے اس کے انکار سے طعن فی التواتر لازم آتا ہے اور اس سے کوئی شریعت کا کام ثابت نہیں ہو سکتا ح ۔ تواتر سے ثابت ہے کہ ابن زمانہ کی ملیٹ ویر تک مصلوب زندہ رہتا تھا اگر وہ مصنوعی تھا تو اس نے کیوں واویلا اور اپنی بیزاری و بیگناہی ظاہر نہ کی اور اپنی بچاؤ کی کوشش کرتا اور اگر حواری تھا تو جب اس کو رفع معلوم ہو گیا اس وقت اس کو مسیح کے بچنے کا یقین ہو گیا تھا پھر تو واویلا کر کر اپنی جان بچاتا ۔ پھر اللہ تعالیٰ انا قتلنا کے تشدد کا ایک اور جواب دیتا ہے کہ دونوں فریق یہود و نصاریٰ جن کا باہم نتیجہ صلیب میں اختلاف ہے یہود کہتے ہیں کہ مسیح نعوذ باللہ مطابق استثنار ۲۱ و ۲۳ جھوٹا نبی و ملعون تھا جب ہی تو اس کو قتل کر دیا ۔ عیسائی کہتے ہیں وہ ابن اللہ تھا تمام لوگوں کی لعنتوں کو لیکر خود اپنی مرضی سے مصلوب ہوا اور اسی دنیا میں آیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں فریق کو معاملہ صلیب میں شک ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ اس شک کو اور بھی موکد فرماتا ہے مالہم بہ من علم قتل کے معاملہ میں انکو ہرگز کچھ بھی یقین نہیں ۔ الا اتباع الظن ہاں یہ اسی ظن کی پیروی کرتے ہیں جو وقت صلیب یہ مشابہ بالموتی غشی کے سبب ہو گئے تھے ۔ وما قتلوہ یقیناً یعنی مسیح علیہ السلام کے قتل کے علم کا انہوں نے احاطہ نہیں کیا ۔ قتلوا الشئ علموا صراح منتہی الارب یعنی ان لوگوں کو شک اور ظن ہی ہے ہرگز یقین نہیں ۔ الف خود مسیح اپنی موت سے انکاری ہے متی ۱۲ مچھلی یونس نبی کی طرح ابن آدم بھی تین دن زمین میں رہیگا متی ۲۸ زمانہ یعنی عمر کے تمام ہونے تک تمہارے ساتھ رہونگا جس سے سفر کشمیر ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی کہ ان کے ساتھ کوئی اور بھی کشمیر کو آیا ہے چنانچہ کشمیر میں ان کی قبر کے ساتھ اور بھی ایک قبر ہے ۱۶ ۔ کیا ضرورت تا کہ مسیح یہ دیکھ او تشاوی اس کے ہی صاف معلوم ہوتا ہے کہ صلیب صرف تکلیف تھی موت نہ تھی ۲۴ مجھے چھو اور دیکھو کیونکہ روح کو جسم اور ہڈی نہیں جبکہ بعد صلیب پیروں کے کنارہ پر حواریوں کو ملے تھے ۔ انتہائے صورت یہ کہ یہود کو گمان گذرا کہ مر گئے تھے یوحنا ۱۹ لوق ۲۳ مرقس ۱۵ یہود کا شک متی ۲۷ وہ دغا باز کہتا تھا کہ جی اٹھونگا متی ۲۷ پہرہ والوں نے پہرہ دار کا منہ اون کو کہا کر لاش چرائی گئی ۔ جب پہلے سے لہو اور پانی نکلا یوحنا ۱۹ ۔ اب اللہ تعالیٰ اصل مقصود جواب دعویٰ کا بیان فرماتا ہے ۔ بل رفعہ اللہ الیہ یعنی حسب وعدہ الٰہی متوفیک ثم رافعک الیّ یعنی بعد موت رفع کروں گا ۔ اللہ تعالیٰ مومنین کی موت پھر اس کی روح کو رفع فرمایا ۔ اور لفظ بل سے انکے دعوے کا آخری الکافر ہونا یعنی دونوں ملعون ۔ کافر نہ جھوٹا نبی تھا بلکہ مقربین کی روح کی طرح اسکی روح کا بھی رفع ہو گیا ۔ وکان اللہ عزیزاً حکیما یعنی اللہ تعالیٰ ایسا ڈرپوک اور عاجز نہیں کہ مسیح کو یہود کے ہاتھ سے زمین پر نہ بچا سکے اور یہود سے ایسا ڈر جاوے کہ زمین پر کسی جگہ بھی مسیح کو امان نہ دے سکے

حاشا وکلا و تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیرا اعیکما

بلکہ وہ عزیز ہے اس نے اپنی حکمت سے اسی جگہ ان کے سامنے بچا لیا اور وہ کچھ بھی نہ کر سکے اور آسمان پر لینا حکمت کے خلاف ہے

قولہ ۔ آپ جو معتقد وفات مسیح علیہ السلام کے ہیں نعیاذ کے اس کی کیا سند ہے

اقول ۔ آپ ذرا ایمان اور شرم سے کام لیں ہم ذمہ دار ہیں کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا ثبوت دیں یہ ایک معمولی بات ہے سارے آدمی پیدا ہوتے اور اپنے زمانے کیمطابق عمر پا کر مر جاتے ہیں اس کا ثبوت تو آپکے ذمہ ہے کہ آپ اس خلاف سنت اللہ کا ثبوت دیں نص صریح غیر ماول و غیر محتمل المعانی سے اور یہی قاعدہ ہے کہ ثبوت کا ذمہ دار وہی ہوتا ہے جو خلاف عادت ایک نئی بات کہتا ہے ۔ دوسرا جن مسیحیوں کتابوں کا آپ حوالہ دیتے ہیں کیا ان میں ثبوت وفات مسیح کچھ کم ہے تیسرا آپ تمام انبیاء کی موت کا ثبوت دیں جس کو آپ تسلیم بھی کرتے ہیں جو ثبوت ان کی وفات کا ہوگا وہی ثبوت ہم وفات مسیح کا بھی دیدینگے اور باوجود اس کے کسی قدر ثبوت ہم نے ذکر بھی کیا ہے ۔

قولہ ۔ تمام مفسرین خصوصاً حضرت ابن عباس قائل حیات مسیح کے ہیں ۔

اقول ۔ اس سے آپکا کمال علمی خوب ثابت ہوتا ہے ۔ آپنے تو وہی بات کہدی کہ ۔ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

ذرا بخاری کو کھولکر دیکھو تو لیا ہوتا ۔ دیکھو بخاری باب تفسیر القرآن زیر آیت فلما توفیتنی قال ابن عباس متوفیک ممیتک کا لکھا ہے اب کیا یہی قول حیات مسیح کا ثبوت ہے پھر تمام مفسرین کا دعویٰ بھی غلط ہے کوئی محقق مفسر اپنی تفسیر میں حیات مسیح کے متعلق بیان نہیں کیا جبکہ گواہ کو اپنی شہادت پر خود اعتبار نہیں وہ شہادت قابل اعتبار ہوتی ہے دوسرا شہادت بھی انکی سماعی ہے ۔ تیسرا شہادت سماعی بھی اقوال مختلفہ سے بھری ہوئی ۔ ذرا تفسیر کر کے شہادت پڑھو تو زیر آیت متوفیک و رافعک الیّ کی ۔ ذرا اسی مقدمہ کو عدالت تک لیجاؤ اور یہی شہادت پیش کرو مثلاً زید کے قتل کا الزام عمر پر ہے عمر کہتا ہے میں نے زید کو قتل نہیں کیا بلکہ وہ آسمان پر چڑھ گیا ہے خالد گواہ ملزم کہتا ہے کہ بکر کہتا ہے کہ وہ سو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا اور میں نے عابد سے سنا تھا وہ کہتا ہے کہ مر گیا تھا تین ساعت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا ہے اور میں نے قادر سے سنا ہے کہ سات ساعت مرا رہا اور میں نے خالد سے سنا ہے چالیس ساعت اور قائم سے سنا ہے تین روز اور دائم سے سنا ہے چالیس بعد مرنے کے پھر زندہ ہو کر زمین سے کوچ اٹھیگا یا عدالت اس کو ثبوت تصور کر کے عمر کو مقدمہ قتل سے بری کر دیں گے کیا یہ گواہ صاحب معتبر اور قابل اعتبار سمجھے جائیں گے ۔ یا علاج دماغ کے لئے پاگل خانہ بھیجے جائیں گے یہ تو تمہارے ثبوت میں

قولہ ۔ آیت میں تقدیم تاخیر ۔ اقول اگر کوئی ثبوت حیات مسیح ہے تو پھر آیت کی تقدیم تاخیر کی کیا حاجت کیا یہ تحریف نہیں دوسرا ۔ تیرہ سو سال میں جس قدر مفسر یا قاری گذرے ہیں کسی کے نزدیک بھی یہ تقدیم تاخیر ہے اس کا ثبوت دو ۔ تیسرا اگر تقدیم تاخیر فرض بھی کریں تو پھر کیا حضرت عیسیٰ زندہ ہو جاویں گے پوری آیت اس طرح ہے کہ اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و مطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۔ یہ چار وعدے ہیں اب ہم متوفیک کو اپنی جگہ سے اٹھا کر رافعک کے پیچھے رکھدیتے تو معنے آیت کے یہ ہوئے اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اٹھا لونگا اور پھر وفات دونگا اور پھر تیری تطہیر کرونگا ان اعتراضوں سے جو تیرے منکر تیرے متعلق کریں گے اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر فائق رکھونگا قیامت تک ۔ اب قرآن مجید میں تطہیر حضرت مسیح کی اللہ تعالیٰ نے کر دی اور انکی وفات چونکہ تطہیر سے اول ہے اس لئے وہ قبل نزول قرآن مجید فوت ہو چکے اگر لفظ متوفیک مطہرک من الذین کفروا کے بعد رکھا جاوے تو معنے آیت کے یہ ہونگے کہ اے عیسیٰ میں تیرے رفع کرونگا پھر تیری تطہیر کرونگا پھر تجھے وفات دونگا پھر تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک فائق رکھونگا اب تبعین مسیح مسلمان ہیں حقیقی طور پر اور نصاریٰ ہیں ادعائی طور پر اللہ تعالیٰ دونوں منکرین مسیح یعنی یہود پر فائق ہیں اور اس فوقیت سے پہلے رفع و وفات ہے تو پھر بھی حضرت مسیح تو فوت ہو چکے ۔ اور اگر لفظ متوفیک کو جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کے بعد کہا جاوے تو معنے آیت کے یہ ہوئے کہ اے عیسیٰ میں تجھے اٹھا لونگا پھر تیری تطہیر کرونگا پھر تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر فائق رکھونگا قیامت تک پھر تجھے وفات دونگا ۔ تو اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح جب لوگ زندہ ہوں گے قیامت کے دن اس روز مریں گے اور دنیا میں دوبارہ نہیں آئیں گے اب فرمائیے تقدیم تاخیر سے آپ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ چونکہ وفات مسیح کے متعلق خود حضرت حجۃ اللہ اس قدر لکھ چکے ہیں کہ اس سے بڑھکر کوئی نہیں لکھ سکتا اس لئے میں اس بحث کو از سر نو لکھنا بے ادبی سمجھتا ہوں و نیز حضرت نے کل ثبوت قرآن مجید حدیث اور ائمہ سے لکھا دو ممکن نہیں تا آگے

مو خذ ۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی کتابیں حضرت کی آپ پڑھ بھی چکے ہیں فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یومنون ۔ اب لکھنا فضول ہے ۔ قولہ آپکے مرید منشی محمد حسین الی آخرہ ۔ اقول ۔ بشارت کا جواب آپ نے دیانت سے فرماوین ۔ وصل وسلم علیٰ سیدنا و مولانا و ہادینا محمد و علیٰ آلہ اجمعین ۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا ۔ و ہب لنا من لدنک رحمۃ

اخبار بدر ایک لاکھ مفت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار بدر کی ایک لاکھ کاپی چھپنے کے متعلق پچھلے دو پرچوں میں تحریک ہوئی ہے جو نہایت ہی مبارک تحریک ہے۔ میں اس کے متعلق اپنی ناچیز رائے کا اظہار کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

اگر اس اشاعت سے جناب کی یہ مراد ہے کہ ایک لاکھ خریدار اخبار کے ہو جاویں۔ تو میرے خیال میں یہ امر قبل از وقت ہے کیونکہ تمام امور بتدریج ترقی پاتے ہیں۔ اگرچہ ہم کو برابر مستعدی سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہر وقت یہی کوشش ہو کہ سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں خریدار بنیں۔ مگر یہ بات ایسی نہیں کہ مہینہ دو مہینہ میں سرانجام ہو جاوے۔ حالانکہ دل یہ چاہتا ہے کہ اخبار کا پرچہ ایک لاکھ بہت ہی جلدی نکلے۔

میری سمجھ میں جو بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ اخبار کا ایک لاکھ پرچہ غیر معمولی طور پر یعنی علاوہ ہفتہ وار اشاعت کے چھپوایا جاوے۔ جس کے مضامین صرف حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی کا اظہار اور جتنے نشانات کے ابتک پورے ہو چکے ہیں۔ ان کا مختصر ذکر ہو۔ اخبار کے آٹھ صفحہ یا دس صفحہ اسی مضمون میں خرچ ہوں اور پھر یہ پرچہ تمام ہندوستان و دیگر بلاد میں جہاں اردو خوان اصحاب ہیں مفت تقسیم کیا جاوے۔ یہی منشا ہمارا ہے۔ (اڈیٹر)

اول تو مشہور آدمیوں ۔ رئیسوں ۔ مولویوں ۔ تجار وغیرہ کے نام جہاں تک ہو سکے معلوم کر کے اخبار ان کے نام جاری ہو۔ باقی عہدہ کے لحاظ سے مثلاً تحصیلدار صاحب یا ڈپٹی انسپکٹر۔ پوسٹ ماسٹر وغیرہ عہدہ سے اخبار تمام ہندوستان میں کثرت سے شائع کیا جاوے۔ تاکہ ایک اعلان اور ڈھنڈورے کی طرح یہ تبلیغ ہندوستان کے ہر کونے میں پہنچ جاوے۔ کیا عجیب کہ بہت سے ناواقف یا سلیم الطبع اشخاص میں غور و فکر کرنے کی تحریک اس اعلان سے ہو جاوے۔ کیونکہ انسان بار بار کی یاد دہانی سے ہی ہوشیار ہوتا ہے۔ اس قسم کا اعلان بہت ہی مفید ہوگا۔ کیونکہ اس میں صرف حضرت اقدس ہی کا ذکر اور نشانات۔ مثلاً طاعون ۔ زلزلہ کا حال ہوگا اور امید ہے کہ بہت نیک اثر کرے گا۔

اب سوال خرچ کا ہے۔ میرے خیال میں کسی سٹیم پریس میں ایک لاکھ کاپی یکدم چھپوانے میں بہت کم خرچ ہوگا اور قریب ایک لاکھ پیسے ہی سمجھ لیجئے اور جس کے لئے ایک لاکھ پیسے محصول ڈاک کے لئے اور درکار ہیں۔ یعنی کل دو ہزار روپیہ درکار ہیں۔ جو گشت چندوں سے وصول ہوں۔ ہر ایک صاحب اپنی توفیق کے موافق ایک مقررہ تعداد اخبار کی اپنی طرف سے شائع کرادیں۔ اور جب چندہ ایک لاکھ پرچہ کا پورا ہو جاوے تو پھر یہ اہتمام کیا جاوے۔ اس طرح اگر قوم کوشش کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ مہینہ دو مہینہ میں ایک لاکھ اشاعت کاپی کی نکلکر تمام ہندوستان میں شائع ہو سکتی ہے۔

میں اپنی طرف سے بالفعل دو سو پچاس کاپی کی قیمت اور محصول ڈاک دینے کو تیار ہوں۔ اگر اس طرح اور خریداران بقدر توفیق حصہ لیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام بہت جلد ہو جاوے۔ امید ہے کہ احباب تحریک کریں گے۔ والسلام

خاکسار میرزا محمد شفیع ۔ ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ
ڈاک خانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان

دیگر عرض ہے کہ سٹیم پریس میں چھپوانے کا ذکر میں نے اس وجہ سے لکھا ہے۔ آپ کا پریس میرے خیال میں اس خدمت کا متحمل نہیں۔ اگر پریس میں اسقدر چھپ سکتی ہے تو اور بھی بہتر ہے۔

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے۔ **ایک زیادتی** یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً دس صفحہ میں شامل ہیں۔ **ایک اور زیادتی** یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن [illegible] میرے تخمینہ سے بہت زیادہ لگ گئی [illegible] قیمت میں کتاب کو دینا میرے لئے مشکل ہو گیا لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے۔ جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصول ڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر کے روانہ کر دیں ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپیہ میں بھیجا دی جاویگی۔

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ ۔ آ ۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں۔ ب ۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں

معراج الدین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کیخدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکیگی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ منیجر بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشیر

کی

بشارت

مبارک ! مبارک !!

صاحبزادہ بشیر احمد سلمہ اللہ الاحد کی شادی کی تقریب پر جو قافلہ ۱۰ مئی کی صبح کو پشاور کی طرف روانہ ہوا تھا (جسکا ذکر ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء کے اخبار میں کیا گیا ہے) وہ مع الخیر آج نماز ظہر کے وقت قادیان دارالامن والامان میں داخل ہوا جس پر ہم خلوص دل کے ساتھ مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت ام المومنین کی خدمت میں۔ اور مبارکباد کہتے ہیں جناب میر ناصر نواب صاحب کی خدمت میں اور والدہ کا برادر محمد اسحٰق کی خدمت میں اور تمام اہل بیت کی خدمت میں اور تمام احباب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں مولوی غلام حسن صاحب کی خدمت میں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے مولود مسعود کے اس تعلق کا فخر عطا فرمایا ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اے قادر خدا تو اس رشتہ کو جانبین اور ان کے متعلقین کے واسطے ان رحمتوں اور برکتوں کا موجب کر جو تو اپنے خاص بندوں پر انعام کیا کرتا ہے کہ تو مالک ہے سب آسمانوں کا اور زمینوں کا۔ اور تو نے ہی ایک پاک تعلق مرد اور عورت کے درمیان پیدا کیا۔ ہم اس مبارک نامہ کو اس مبارک جوڑے کیواسطے اس مسنون دعا پر ختم کرتے ہیں۔

اللّٰھم بارک فیھما وبارک علیھما وبارک لھما فی نسلھما۔

آمین ثم آمین۔

"بدر"

۱۶ مئی ۱۹۰۶ء - بروز بدھ

خطبہ بروز جمعہ ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

بعد خطبہ ماثورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

وَاتْلُ علیھم نبا الذی اٰتینٰہُ اٰیٰتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین - ولو شئنا لرفعنٰہُ بہا - ولٰکنہ اخلد الی الارض واتبع ھوٰہ - فمثلہ کمثل الکلب - ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث - ذٰلک مثل القوم الذین کذبوا بایٰتنا فاقصص القصص لعلھم یتفکرون - سَاءَ مَثَلًا القوم الذین کذبوا بایٰتنا وانفسھم کانوا یظلمون من یھد اللہ فھو المھتدی ومن یضلل فاولٰئک ھم الخاسرون - پ ۹ ع ۱۲ -

ترجمہ مع التفسیر - واضح ہو کہ تکذیب کے دو درجہ ہیں - اول درجہ تکذیب کا تو یہ ہی ہے - کہ انسان اپنی فطرۃ صحیحہ کو کھو بیٹھے جو عطیہ الٰہی ہے اور اس کو محض بیکار کر دیوے کیونکہ ہر ایک انسان ذوالعقل کی بناوٹ اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ بغیر پہنچنے رسولوں کی رسالت کے بحکم کل مولود یولد علی الفطرۃ کے اللہ کی توحید اور ربوبیت خالصہ کو سمجھ سکتا ہے ورنہ اس کی کیا وجہ کہ فوٹوگراف کا بنانیوالا یہ توقینیاً جانتا ہے کہ بغیر کاریگر کے فوٹوگراف خود بخود نہیں بن سکتا - پھر یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ انسان حیوان ناطق جس کو اپنے وجود اور تربیت میں ہر لحظہ اور ہر آن میں ایک خالق اور رب کی سخت ضرورت ہے وہ خود بخود موجود ہو گیا ہو اور خود بخود اس نے تمام مراتب تربیت انسانیت کے حاصل کر لئے ہوں - دیکھو جس وقت انسان محض نطفہ تھا - معہذا اس میں تمام قوائے ظاہری اور باطنی اور اعضائے جسمی موجود تھے جو اب پیدا ہو گئی ہیں پس وہ نطفہ ہی بزبان حال گواہی دے رہا ہے کہ ایک خالق اور رب اس کا بالضرور ایسا موجود ہے جس نے اس نطفہ میں یہ تمام اعضائے جسمی اور قوائے ظاہری اور باطنی ان اسی میں مرکوز کئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیتوں میں - الست بربکم قالوا بلیٰ میں اس امر کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے پس جبکہ فطرت انسانی ہی اس طرح کی واقع ہوئی ہے - جو ابتدائی حالت نطفگی سے ایک خالق اور رب کا وجود ضروری سمجھتے ہیں تو اسی فطرت صحیحہ کی طرف رجوع نہ کرنا اور اس کی شہادت کو دربارہ توحید اور الوہیت خالصہ الٰہی کے قبول نہ کرنا یہ بھی تکذیب ہے اور اس تکذیب پر بھی کوئی عذر انا کنا غافلین کا مسموع نہ ہوگا اور نہ تقلید آبا و اجداد کی کہ انما اشرک اٰباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم عذر ہو سکیگا - دوسرے درجہ کی تکذیب جو اس سے قباحت میں بہت بڑھ کر ہے وہ ہے جو ان آیات مذکورہ میں بیان فرمائی گئی ہے کہ اے پیغمبر ان لوگوں پر اس شخص کا حال بھی تلاوت کر کر سنا دو۔ جس کو ہم نے اپنی آیات اور نشانات بھی دئے تھے پس وہ ان آیات سے ایسا نکل گیا جیسا کہ سانپ کینچلی سے یا بکرے سے کھال علیحدہ کر دی جاوے

پس شیطان اس کے پیچھے جا لگا تو وہ سخت گمراہیوں میں سے ہو گیا - ف - مفسرین میں اس شخص کی نسبت بڑا اختلاف ہے کہ یہ کون شخص تھا - شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ یعنے بلعم باعورا کہ کتب الٰہی خواندہ بود بعد ازاں باغوائے زن خود ایذار حضرت موسےٰ قصد کرد وملعون شد تفسیر کبیر میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے ابتدائی بعثت کے وقت میں ایک شخص امیہ بن ابی الصلت تھا جس کو کتب سابقہ کے علم سے یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ اس وقت میں ایک رسول عظیم الشان مبعوث ہونیوالا ہے اور اس کو یہ گمان بھی تھا - کہ وہ رسول میں ہی ہوں گا جبکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ رسالت فرمایا - تو اس کو بڑا رشک اور حسد پیدا ہو گیا اور کم بخت کافر ہی مرا - یہ شخص وہی امیہ بن ابی الصلت ہے - جو عرب میں بڑا مشہور شاعر تھا اور جس کی نسبت آں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اٰمن شعرہ وکفر قلبہ - یعنی شعر تو اس کا ایمان لے آیا تھا - مگر دل اس کا کافر ہی رہا - یہ اس لئے فرمایا کہ یہ شخص اپنے شعروں میں اللہ تعالےٰ کی توحید بیان کیا کرتا تھا اور توحید الٰہی کے دلائل بھی دیا کرتا تھا اور بیان اعمال صالحہ اور احوال آخرت یعنی جنت و نار کا ذکر بھی ان شعروں میں کیا کرتا تھا اور بعض مفسرین کا قول ہے - کہ یہ آیت ابو عامر راہب کے حق میں نازل ہوئی ہے جس کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق کا لقب دیا تھا - غرضیکہ اس آیت کا مصداق کوئی ہو خواہ بلعم باعورا ولی مستجاب الدعوات ہو یا امیہ بن ابی الصلت شاعر موحد ہو یا ابو عامر راہب ہو - جس نے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے دنیا کو ترک کر دیا تھا یا اور کوئی ہو بہرحال اس آیت سے صریح یہ امر معلوم ہوتا ہے - کہ مامور من اللہ کی مخالفت میں سب مخالف مردود ہو جاتے ہیں - اس کے مقابلہ میں نہ کسی کی ایسی ولایت مقبول ہو سکتی ہے جو مستجاب الدعوات کے مرتبہ پر پہنچ گئی ہو - جیسا کہ بلعم باعورا تھا جو حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا - یا کوئی شخص فصیح و بلیغ شاعر ہو جو توحید الٰہی کو اپنی قصائد اور اشعار میں نظم کرتا ہو مقبول ہو سکتا ہے اور نہ کوئی راہب اور زاہد مخالف مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سرسبز ہو سکتا ہے - بلکہ مامور من اللہ کا مکذب اور مخالف خائب و خاسر نامراد اور مردود درگاہ الٰہی ہی ہو جاتا ہے - جیسا کہ یہ تینوں شخص باوجود ہونے صاحب ولایت کاملہ کے اور باوجود ہونے موحد عابد - زاہد کے مردود ہو گئے جیسا کہ آیت زیر تفسیر میں عبرت حاصل کرنے کے لئے ان کا قصہ ارشاد ہوا ہے اور اگر غور کیا جائے - تو وہ شخص جو صدہا آیات و نشانات صداقت کے دیکھ چکا ہو بلکہ اپنی زبان اور قلم سے ان صدہا نشانات کو دنیا میں تبلیغ بھی کر چکا ہو - اس کی تکذیب موجب عذاب ہونے میں سب سے زیادہ بڑھ کر ہوگی دیکھو اہل کتاب کو جو حافظ اور مفسر تورات وغیرہ کے تھے انہیں کو اولٰئک ھم شر البریہ فرمایا گیا ہے اور اسی طرح

میں مولویان مکذبین مسیح موعود کو علماؤھم شر من تحت السماء کلام نبوت میں وارد ہوا ہے - پھر آیت ہذا کے الفاظ پر غور کرو اول تو لفظ انسلاخ کا فرمایا گیا ہے جس کا مفہوم ایک جاندار کی کھال کا ادھیڑا جانا ہے - دیکھو جس ذی روح کو کہ مسلخ کیا جاوے - اس کو کس قدر تکلیف ہوگی اور وہ حیوان مسلوخ کیسا مکروہ اور قبیح معلوم ہوتا ہے - اس جگہ انسلاخ اسی لئے ارشاد فرمایا گیا ہے - کہ نشانات الٰہیہ کو دیکھ کر پھر بھی ان کا مکذب ہو جانا ایسا ہے - جیسا کہ جاندار کی کھال ادھیڑی جاوے اور اس سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ ایسا مکذب پھر مصدق بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جبکہ کسی جانور کی کھال ادھیڑ لی جاوے تو پھر وہ کھال اس ذی جان کے جسم پر دوبارہ نہیں لگ سکتی اور یہ بھی مفہوم ہوا کہ قبل انسلاخ کے اس کھال کو اس جاندار کے ساتھ کمال اتصال تھا - معہذا پھر بعد انسلاخ کے مباینت تامہ ہو گئی - پھر ایسا مکذب کیوں کر مصدق ہو سکتا ہے - الا من شاء اللہ -

دوسری مذمت ایسے مکذب کی یہ ارشاد فرمائی گئی کہ اب اس کے پیچھے شیطان ایسا لگ گیا کہ وہ خود شیطان بن جاویگا کیونکہ ایک قراءت میں فاتبعہ الشیطان - باب افتعال سے بھی آیا ہے یعنے شیطان اس کا متبع ہے اور وہ شیطان کا بھی باپ یعنی متبوع ہے - دیکھو اللہ تعالےٰ کو ایسے مکذب کی کس قدر مذمت منظور ہے - پھر تیسری مذمت ایسے مکذب کی فرمائی گئی کہ وہ غوی اور غاوی ہو چکا یعنی سخت گمراہ ضدی ہو گیا کیونکہ غاوی اس کو کہتے ہیں کہ جس کی ہدایت پانے کی امید نہ رہی ہو - اور لفظ غوغا کا مادہ بھی یہی غوایۃ ہے - جو جنگ و جدال اور شور و شر پر دال ہے بخلاف لفظ غبی کے کیونکہ اس کے مفہوم میں صرف سادگی اور بے وقوفی داخل ہے - لا غیر - دیکھو صراح صحاح وغیرہ کو - چوتھی مذمت ایسے مکذب کی یہ فرمائی گئی ہے کہ وہ زمین ہی میں لگ گیا - یعنی دھس گیا - اور چپک گیا - تفسیر کبیر وغیرہ میں لکھا ہے کہ قال اصحاب العربیۃ اصل الاخلاد اللزوم علی الدوام وکانہ قیل لزم المیل الی الارض ومنہ یقال اخلد فلان بالمکان اذا لزم الاقامۃ بہ انتہیٰ - پانچویں - مذمت اس کی یہ فرمائی گئی ہے - کہ کتے کے ساتھ اس کو تشبیہ دی گئی جو اخس الحیوانات ہے - چھٹی مذمت ایسے مکذب کی یہ ارشاد ہوئی - کہ کتے کی اس حالت کے ساتھ اس کی حالت متشابہ ہے - جو بدترین حالت ہے یعنی زبان نکال کر ہانپتے رہنا - وہ بھی ہر ایک حال میں خواہ اس کو کسی شکار کرنے کے لئے دوڑایا جاوے یا نہ دوڑایا جاوے مگر زبان نکال کر وہ ہانپتا ہی رہتا ہے - پھر خود ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے افعال ذم کے ساتھ اس مثل کی مذمت فرمائی کہ یہ مثل ایسے مکذبین کی بہت ہی بری مثل ہے وغیرہ وغیرہ اس بیان سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ انبیائے اولوالعزم کے وقت

میں بھی ایسے مکذب گذرے ہوئے ہیں جو سب طرح کے نشانات
دیکھ کر بلکہ خود ان نشانوں سے مامور من اللہ کی حقیت کو ثابت
کر کر تصدیق کر چکے تھے۔ جس پر الفاظ اٰتینٰہ اٰیاتنا دال ہیں
پھر بھی وہ مکذب ہو گئے ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ان
آیات میں اس قدر مذمت فرمائی ہے۔ کہ اس سے بڑھکر کسی اور
مکذب کی شاید ہی فرمائی ہو اور یہ سنت اللہ قدیم سے جاری ہے
اب دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ حضرت مسیح کے وقت میں موافق
اسی سنت اللہ کے کوئی ایسا فرد کامل مکذبوں کا بھی موجود
ہے یا نہیں۔ جواب اس کا یہی ہے۔ کہ کئی شخص موجود ہو گئے ہیں
دور کیوں جاتے ہو۔ دیکھو ایک تو وہ جس نے ریویو براہین احمدیہ
کا لکھا۔ اور تائید و تصدیق میں کوئی دقیقہ اس نے فروگذاشت
نہیں کیا تھا۔ یہ شعر بھی اوسی ریویو میں لکھا ہوا ہے۔ کہ ؎
سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے
دوسرا شخص وہ ہے۔ جس نے ایک بڑی تفسیر طول طویل لکھی تھی
جس تفسیر میں کثرت سے آیات اللہ کو تائید و تصدیق مسیح موعود
میں تحریر کیا تھا۔ اور اٰتینٰہ اٰیاتنا کا مصداق تہا وہ بھی مکذب
ہو چکا ہے۔ جس کی تکذیب اخبار بدر وغیرہ میں طبع ہو چکی۔ یہ
مضمون میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ کوئی صاحب یہ وہم
اپنے دل میں نہ لاویں کہ ایسے لوگوں کا بدل جانا اس مسیح
موعود سے اس کی صداقت اور حقیت میں کچھ فرق پیدا کرتا ہو
حاشا وکلا بلکہ یہ تو سنت اللہ ہے جو قدیم سے ہوتی چلی آئی ہے
اور قیامت تک رہی گے۔ اسی لئے یہاں پر لعلہم یتفکرون
وغیرہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ لوگ ہمیشہ غور اور فکر کرتے رہیں کہ
ایسے تکذیب سے صداقت اور حقیت صادق میں کسی طرح
کا فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ ایسے امور میں تفکر کرنے سے ایک طرح کی
صداقت پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب حضرت موسیٰ کے وقت سے
لے کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک ایسے لوگ
پیدا ہوتے رہے۔ جیسا کہ احوال بلعم باعورا اور امیہ بن ابی الصلت
سے واضح ہو گیا۔ تو کارخانہ نبوت میں ایسے مرتدین کا وجود واسطے
ظہور نشانات کے ہی سنت اللہ میں داخل ہو گیا۔ ونعم ما قیل ؎
در کارخانہ عشق از کفر ناگزیر است۔ آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد
اور جو ایسا مکذب ہو جاوے وہ مامور من اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ
سکتا۔ بلکہ وانفسہم کانوا یظلمون کا مصداق ہو جاتا ہے
جو کوئی اس امر کا منکر ہوا۔ اپنا کچھ کھویا کسی کا کیا گیا۔ اب
فرمایا جاتا ہے۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو انہیں آیات کی تصدیق
کی برکت سے اس کا مرتبہ بلند کرتے۔ مگر اس نے دنیا کی ذلت
اور پستی کو اپنے لازم حال کر لیا۔ اور اپنی خواہش نفسانی کے
پیچھے ہو لیا تو اس کی مثل کتے کی سی مثل ہے کہ اگر [illegible]
جھینے کا بار ڈالو تب بھی زبان کو باہر نکال کر ہانپتا رہتا ہے
اور اگر اس کو اسی کی حال پہ چھوڑ [illegible] تب بھی [illegible]

ہوئے ہانپتا رہتا ہے یہ ہے مثل ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری
آیتوں اور نشانوں کو جھٹلایا تو اے پیغمبر یہ قصے بیان کرتے رہو
تاکہ یہ لوگ کچھ سمجھیں۔ سوچیں۔ ف۔ ان آیات سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ آیات الٰہی کی تصدیق کرنا اور ان کے موجب
عملدرآمد کرنا باعث رفع درجات کا ہے اور تکذیب آیات اللہ
کی اور ان سے اعراض کرنا موجب ذلت اور پستی کا ہے چونکہ
انبیاء آیات اللہ کے مبلغ ہوتے ہیں تو ان کا رفع بطریق اولیٰ
ہوا کرتا ہے اور ان کے متبعین کا رفع بسبب اتباع مقتضا
ان آیات کے ان کو حاصل ہوتا ہے اور ان کے مکذبین کو
دنیا اور آخرت میں بجز عذاب شدید کے اور کچھ حاصل نہیں
ہوتا چنانچہ یہ تینوں امر اللہ تعالیٰ نے آیت یا عیسیٰ انی
متوفیک الآیہ میں بیان فرما دئیے ہیں۔ رفع عیسیٰ کا فوقیت
متبعین کے کافروں اور مکذبین کو عذاب شدید دنیا اور
آخرت میں۔ اٰتینٰہ اٰیاتنا سے معلوم ہوتا ہے کہ بالضرور علم
آیات الٰہیہ اس کو دیا گیا تھا۔ خواہ وہ آیات اللہ اور
حجج و براہین توحید کے ہوں۔ یا اسم اعظم یا الہامات یا اجابت
دعا وغیرہ ہو۔ جیسا کہ تفاسیر میں لکھا ہے۔ بہرحال علم
الآیات کا اس کو حاصل تھا۔ پھر بھی ایک نبی کی مخالفت سے
مردود درگاہ ہو گیا۔ قصہ آدم اور ابلیس کا جو متعدد جگہ
پر قرآن شریف میں مختلف اسلوبوں سے۔ بیان فرمایا ہے
اس کا لب اور خلاصہ بھی یہی ہے۔ یہ آیات اہل علم کے لئے
بلکہ ان لوگوں کے لئے جو ملہم بھی ہیں۔ بڑی عبرت دلانے
والی ہیں۔ کہ مامور من اللہ کے مقابلہ اور مخالفت میں جو
ان کے الہامات ہوں یا علمی شبہات ہوں ان کا اتباع
صرف اتباع ہوا کا ہی لاغیر۔ کیونکہ ان کے الہامات میں
اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حفاظت نہیں ہوتی ہے بلکہ
شیطانی دخل ان الہامات میں اکثر ہو جاتا ہے جس کا نام
اتباع ہوا ہے اور اس کا ازالہ نہیں کیا جاتا۔ بخلاف مامور
من اللہ کے الہام کے کہ ان کے الہاموں میں اللہ تعالیٰ
کی طرف سے بڑی حفاظت کی جاتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ
فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ
رصدا۔ یعنی اللہ تعالیٰ چلاتا ہے۔ مامور من اللہ کے
الہامات کے پیچھے چوکیداروں کا پہرہ۔ تاکہ اس میں
شیطانی دخل نہ ہونے پاوے۔ اور اس مسئلہ الہامات
کو ہم نے کتاب آیات الرحمان لنسخ ما یلقی الشیطان
میں ایسا بیان کر دیا ہے۔ جس سے درمیان الہامات عوام
غیر ماموریں اور الہامات ماموریں من اللہ کے ایک مابہ الامتیاز
حاصل ہو جاوے [illegible] یہ مسئلہ بڑا ہی حق ہے کہ مطلقاً
[illegible] جب تک کہ اس کی ثبوت پر
[illegible] اور نشانات آسمانی و زمینی

اس کے ثبوت پر قائم نہ ہو لیویں۔ اور سر اس میں کہ غیر ماموریں میں
بھی استعداد الہامات اور رویا کی اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے یہ ہے کہ کارخانہ
نبوت کی ایک نظیر ان میں موجود ہو تاکہ اس نظیر پہ قیاس کر کر کارخانہ
نبوت کی تصدیق کریں اور ان پر اتمام حجت ہو جاوے اور یہ عذر نہ
کر سکیں کہ انا کنا عن ہذا غافلین۔ یعنی فی اصل الفطرۃ فلم
یوثر فینا اقوال الرسل۔ اور پھر ایسا مکذب جو بعد پہنچ جانے
آیات اللہ کے تکذیب کرے اس کا ہدایت پر آنا معلوم نہیں
ہوتا۔ کیونکہ ایسے شخص کے لئے اتباع اپنے ہوا و ہوس کا مانند طبعی [illegible]
امور کے ہو جاتا ہے جیسا کہ کتے کی حالت ہوتی ہے کہ ہر حالت
میں زبان نکالکر وہ ہانپتا رہتا ہے۔ یعنی یہ ہانپنا کتے کا ایک طبعی
امر اس کا ہے۔ جو اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ سر اس میں یہ ہے
کہ سوائے کتے کے اور کسی جانور میں ایسی حالت نہیں پائی جاتی
ہے۔ مگر ہاں بوقت وقوع مشقت اور تعب کے البتہ ایسی
حالت اور حیوانات میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کتے کا قلب
کچھ ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ اندر کی ہوائے گرم کو باہر نکالنے
کی قوت اس میں بہت ضعیف ہے۔ علی ہذا القیاس باہر
سے ہوائے بارد کے جذب کرنیکی قوت بھی اس میں بہت ضعیف
ہے اس لئے نہ تو ہوائے بارد کو باہر سے پوری طور پر جذب کر سکتا ہے
اور نہ ہوائے گرم کو اندر سے باہر نکال سکتا ہے اور جو شخص
اپنی ہوا و ہوس کا اتباع کرتا ہے۔ اس کا بھی ایسا ہی حال ہو جاتا ہے
کہ جو اس کے اندر مواد ردیئے فاسدہ اور حادہ فضلات واجب الاخراج
ہیں جو باعث پیدا ہونے اخلاق ردیہ کے ہیں نہ ان کو بسبب
اتباع اپنی ہوا کے باہر نکال سکتا ہے جس سے روح انسانی کو تفریح
حاصل ہو۔ اور نہ باہر سے اہل حق کے نصائح کو جو مثل ہوا بارد
کے ممد حیات روحانی ہیں۔ اخذ کر سکتا ہے۔ دیباچہ گلستان میں
کیا عمدہ بات لکھی ہے۔ کہ ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات است
و چوں بر می آید۔ مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است
و بر ہر نعمتے شکرے واجب۔ اسی لئے ایسا مکذب مامور من اللہ
کا بہت جلد رسوا اور تباہ اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نہ اس کو
تفریح روح انسانی کی حاصل ہوتی ہے اور نہ امداد حیات باقی کی میسر
ہوتی ہے۔ اسی لئے تاکیداً آگے فرمایا جاتا ہے کہ کیسی بری
مثل ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا
وہ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔ یعنی نہ مامور من اللہ پر و
نعم ما قیل ؎
حملہ بر خود میکنی ای سادہ مرد۔ ہمچو آں شیری کہ بر خود حملہ کرد
دیکھو چراغدین کو اس نے اپنی تکذیب سے مامور من اللہ کا کیا بگاڑا۔
جو کچھ اس نے تکذیب کر کر ظلم کیا وہ اپنی ہی اولاد یعنی فرزندان و
دختران اور اپنے نفس پر کیا چراغدین کے گھر کا بے چراغ ہو جانا بڑی عبرت
کا مقام تھا جیسا پر بعض کو توجہ نہ ہوئی تفسیر ابوالسعود وغیرہ میں
بلعم باعورا کے حالات میں لکھا ہے کہ جب اس نے حضرت موسیٰ کی

تکذیب کی اور ان کے واسطے بد دعا کرنے کے بجد مشغول ہوا تو اس کو ایک قلبی مرض ایسا عارض ہوگیا کہ شل کتے کے اس کی زبان نکل آئی اور مثل کتے کے ہانپتے ہانپتے ہی مرگیا۔ یہ مرض بعید نہ سمجھو کیونکہ امراض کا کیا ٹھکانا ہے اور ان کو کون شمار میں محدود کر سکتا ہے مولوی روم فرماتے ہیں ؎

بازکن طب را بخوان باب العلل۔ تا ببینی لشکر تن را عمل
جملہ ذرات زمین و آسمان۔ لشکر حق اند گاہ امتحان
خاک قاروں را چو فرمان در رسید۔ با زر و تختش بقعر خود کشید
آب دریا چوں با مر حق بتاخت۔ اہل قبطی را ز سبطی وا شناخت
نار ابراہیم را دنداں نبود۔ چوں گزیدہ حق بود چونش گزد
ہود گرد مومناں خطے کشید۔ نرم می شد باد کانجا می رسید

اب آگے یہ فرمایا جاتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی رو براہ ہوتا ہے اور جس کو وہ بھٹکا دے وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے۔ ف۔ مطلب یہ ہے کہ رسول کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہدایت لائے ہیں اس کے مضبوط پکڑنے سے ہی انسان رو براہ ہوتا ہے اور اپنے خیالات اور ہوا و ہوس کے اتباع سے منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس نے اپنی ہوا و ہوس کو معبود قرار دے لیا نہ اللہ تعالیٰ کو۔ کما قال اللّٰہ تعالیٰ۔ افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بجز خسر الدنیا والآخرۃ کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور چونکہ ذرائع ہدایت کے یعنی قرآن مجید اور رسول کریم خاتم النبیین اور فطرت صحیحہ کو اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کے لئے دنیا میں بھیجا ہے جس کی اتباع سے اہتدا حاصل ہوتا ہے اور نیز قوائے نفسانی و شہوانی و غضبانی بھی انسان میں اوسی اللہ تبارک و تعالیٰ نے پیدا کیں ہیں جس کی پیروی سے انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسناد ہدایت اور اضلال کی طرف اللہ تعالیٰ کی کیجاتی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان کو اپنے افعال اختیاریہ میں کچھ دخل ہی نہ ہووے اور محض مجبور ہی ہو۔ کلا وحاشا۔ ورنہ پھر انہیں آیات میں فانسلخ۔ اخلد الی الارض۔ کذبوا بآیتنا یظلمون وغیرہ کی اسناد انسان کی طرف کیوں کی گئی ہے یعنی چونکہ انسان سے یہ امور قبیح وقوع میں آجاتی ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اضلال یعنی منزل مقصود کو نہ پہنچنا ہی ظہور میں آتا ہے۔ اور اگر بندہ اتباع ہدایات الٰہیہ میں سعی و کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے انہیں آیات کے ذیل یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ والذین یمسکون بالکتاب واقاموا الصلوٰۃ انا لا نضیع اجر المصلحین۔

کتبہ محمد احسن۔ روز جمعہ۔ یازدہم مئی ۱۹۰۶ء

ضرورت ہے ۔ ایسے احباب کی ۔۔ بیار کے واسطے نئے خریدار پیدا کر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجی اخویم جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید کہ جناب مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر باعث مشکوری ہوں گے۔

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

دوستو! یہ اس دردمند دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ یہ اس پاکباز شخص کا کلام ہے۔ جسے دعوے ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں تمہاری اصلاح کے لئے آیا ہوں میں بشیر ہوں میں نذیر ہوں میری اطاعت میں بشارت ہے۔ میری مخالفت میں عذاب ہے۔ میرے خدا کا ہاتھ میرے ساتھ ہے۔ میں اس سے ہوں وہ مجھ سے ہے۔ میں اس شہنشاہ عظیم الشان کا سفیر ہوں۔ جس کی حکم عدولی سے خسر الدنیا والآخرۃ کا جیل ملتا ہے۔ میں کہتا ہوں تم مان جاؤ۔ اصلاح کر واب وقت ہے ورنہ ع

ابھی اگر نہ سمجھو۔ تو سمجھائے گا خدا

پیارو۔ دنیا نہ سمجھی۔ اس شخص پر ہنسی کی گئی اللہ بھیجے ہوئے کی عزت کا پاس نہ کیا گیا۔ آخر نتیجہ وہی ہوا۔ جو اس آسمانی انسان نے قبل از وقت بتایا تھا۔ دیکھو صفحہ ۸۹ مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء فالقی الرعب فی القلوب مرۃ

پس او در دلہا ترس انداخت

بالطاعون المفصص التبار۔ وطورا بزلازل گاہے بطاعون کہ در جائے شدہ ہلاک کنندہ است و وقتی بزلزلہا کہ دیوارہا

سجدت لہا جدران الدیار۔ واخری بطوفان ممالک بسبب آں بر زمین افتاد۔ و وقتے دیگر بسبب طوفان

نار ی انشقت بہ الجبال۔

آتش کہ بدان کوہ ہا پارہ پارہ شدند۔

یعنی طاعون زلازل آگ طوفان وغیرہ کے لشکروں کا دھاوا ہوگا۔ صاحبو! یہ حملہ شروع ہوگیا اور عرصہ سے ہو رہا ہے۔ دیکھو حال ہی میں سان فرانسسکو تباہ ہوگیا۔ ویسوویس نے ستم ڈھایا۔ سپتی نے ملک تباہ کر دیا۔ ہندوستان ان آفتوں سے محفوظ نہیں جیسا کہ ذیل کے خط سے ظاہر ہو رہا ہے

آج کل اس علاقہ میں ہیضہ بہت شدت سے پھیلا ہوا ہے کوئی مقام کوئی گاؤں اور گھر باقی نہیں رہا اور عجیب تر یہ ہے کہ جس گھر میں شروع ہوتا ہے۔ سارا گھر صاف کر کے تب چھوڑتا صدہا مکان ویران ہو گئے جن میں پہلے بیسیوں آدمی تھے ان گھروں میں ایک آدمی باقی نہیں رہا۔ یہاں کے لوگ ہیں کہ اس قسم کا ہیضہ کبھی نہیں ہوا۔ دیکھیں کہ ...

سارا خاندان صاف کر کے تب باہر قدم رکھتا ہے۔ علاوہ اس کے ایک نیا غضب خدا نازل ہوا ہے اور وہ یہ کہ عرصہ پندرہ سولہ روز سے زیادہ گزرا۔ یکبیک آگ لگنا شروع ہوئی اور ایک ایک دن میں آٹھ آٹھ دفعہ آگ لگتی ہے اور برابر اب تک یہی سلسلہ جاری ہے۔ اور اکثر ایسے گھروں سے آگ کے شعلے خود بخود اٹھے ہیں کہ جن میں۔ مہینوں سے کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ خود بخود یکبارگی آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جہاں آگ لگنے کے بعد دریافت کرو۔ تو یہی پتہ چلتا ہے کہ بلا سبب آگ لگی ہے۔ اس آگ نے بلرام پور میں عجیب ... پیدا کر رکھا ہے لوگ اپنے گھروں کا اسباب باہر مکانوں کے نکالے پڑے ہیں۔ سینکڑوں گھر خاک سیاہ ہو گئے ہیں۔ ۲۶۔ اپریل سے آگ لگنی شروع ہوئی ہے۔ آج ۱۵۔ مئی ۱۹۰۶ء تک برابر ہر روز دو چار مرتبہ آگ لگتی ہے اور دو چار گھر خاک سیاہ کر کے بجھتی ہے۔ ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو جو آگ محلہ گداہوں میں لگی بہت بڑی خوفناک تھی جس نے سینکڑوں گھر جلا کر ایک بڑا میدان کر کے بوہا محلہ میں پہنچی۔ اور ہر ایک شے صاف کرتی ہوئی صدہا مکان ویران کر کے مولوی ابوالیاس احمد زمان خان کے مکان کے قریب پہنچکر تھم گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کے مسیح کی دعا کی برکت سے مولوی صاحب محفوظ رہے۔ یہ آگ ہر روز دو چار مقام میں دن کو لگتی ہے۔ جس کو بہت آدمیوں نے لگتے ہوئے دیکھا ہے کہ خود بخود بیچوں بیچ مکان کے چھپر کے اوپر سے شعلہ بھڑک اٹھا۔ علیم نامی ایک کوچبان جو گاڑی لئے جا رہا تھا۔ پوربیا تالاب پر اس نے پہنچکر دیکھا۔ کہ خود بخود ایک شعلہ زمین سے اڑ کر ایک مکان کے بیچ چھپر پر پہنچا۔ یہ عجیب واقعہ دیکھ کر کوچبان نے گاڑی روک لی اور مع دو سائیسوں کے دوڑ کر آگ بجھانے لگا۔ وہاں سے آگ اڑ کر دوسرے مکان کے چھپر پر پہونچی۔ اور پانی کی طرح ہر طرف پھیل گئی۔ اسی طرح ... آدمیوں نے دیکھا۔ غرضیکہ ہر روز ہر ایک ... ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قہر سے ہم گنہ ... جیسے لوگ۔ حضرت امام عا... طرح طرح سے جھٹلانے اور ... نازل ہونی شروع ہو ... ہم گنہگار ...

پس عزیزو! اپنے نفوس میں تبدیلی پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پر ایمان لاؤ اور تعلقات کو معمولی مت خیال کرو۔ دیکھو پھر پچھتانا بے سود ہوگا۔ ع

انت سے کچھ نہ بنے جب پڑیاں چگ جیں کھیت

کارروان دنیا میں درد دل سے کہتا ہوں ۔ نہ

مان لے اس ہادی ومہدی کو رہبر مان لے

وقت رحلت اب تیرا اے کاروان نزدیک ہے

آپکا خادم۔ عبدالرحیم احمدی فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان سابق سکینڈ ماسٹر اکونہ ضلع بہرائچ

رسید زر

۳ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ نمبر ۹۶۶۔ عبدالمجید خاں صاحب

۳۔ ۔ ۔ ۔ غلام حسین صاحب

۳۔ ۔ ۔ ۸۵۴۔ فرمان علی صاحب

۴۔ ۔ ۔ ۹۱۳۔ مسٹر کرم الدین صاحب

۶۔ ۔ ۔ ۲۱۳۔ محمد قاسم صاحب

۷۔ ۔ ۔ ۔ غلام احمد صاحب

۷۔ ۔ ۔ ۔ حبیب اللہ صاحب

۷۔ ۔ ۔ ۹۱۶۔ محمد افضل صاحب

۷۔ ۔ ۔ ۱۹۱۔ میاں عبدالصمد صاحب

۷۔ ۔ ۔ ۱۰۵۹۔ محمد یعقوب صاحب

۷۔ ۔ ۔ ۹۶۴۔ میاں عبدالکریم صاحب

۔ ۱۱۸۱۔ برکت علی صاحب

۹۶۷۔ میاں عبداللہ صاحب

غلام رسول صاحب

نا یعقوب بیگ صاحب

صاحب

صاحب

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ سرمہ ہر گرہ استعمال کے اول ہی دن سے اپنا جادو کا اثر دکھلانا شروع کرتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل انکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت دھند جالا پھولا شب کوری دغیرہ وغیرہ اسطرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف

سنون دندان بولاب کسی کو امراض داڑھ دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑہ میں فساد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں پس آئے صرف لگائیے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۱۲

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم باسمی ہے جو صاحبان اپنی قدرت کو ناکام دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت سات عدد حبوب عہ۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احتیاط مقام ببگڑھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر ہفتہ ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں اسمیں درج کی جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام طبقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۔ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ و مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر۔ روزانہ اخبار عام

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتی ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت لاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے فاضلوں نے برقی طاقت کے ذریعہ اسکا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں ایسے مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے جو آدمی بیمار دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کرتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں۔ اس علاج سے بیمار بہت جلد درست ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے۔ تاکہ خون اور قوت کی شرہے اور مرض دور ہوئے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی روغن مالش باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ تجربہ دو دوایات کے تین روپیہ پانچ آنے ۔ ک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت۔

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء۔ مثلاً فولاد۔ کونین۔ ڈیامیانہ کوکاکس۔ دامیکا۔ سونا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ

۱۲۔

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے

دوائی خانہ۔ سورج کالج ضلع گوجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و نبیہ العظیم

اعلان حق

لکھنے کو تو بڑے بڑے دلائل ہیں اور کہنے کو بڑی بڑی باتیں مگر جب باطل کی کثرت اور افراط نے لوگوں میں حق و باطل کے تفرقہ کا احساس ہی باقی نہ رہنے دیا ہو اور اظہار حق کے الفاظ اخفائے حق اور افشائے باطل میں اس زور اور شدت سے استعمال کئے جاتے ہوں کہ حق و باطل کا تفرقہ فی نفسہ مشکل بلکہ ممتنع ہو گیا ہو۔ تو کیا ہو؟ یہ بھی ہو یہ اعلان حق ہے اور کو ہر شخص کے کانوں تک اس کے پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے مگر یہ مخصوص نہیں کرتے ہے وقلیل ما ہم جن کے دل میں سچی اور راستی کی آرزو اور جو حق و باطل اور راستی اور ناراستی میں تمیز کریگا خدا [illegible] لطیف تک پہنچیں بہت سی داستانیں رنگین بیانیاں انشاپردازیاں سحرطرازیاں دیکھ چکے ہو۔ زمین و آسمان کے قلابے ملانے والے سبز باغ دکھلانے والے دجل و التباس کے اعلےٰ ترین نمونے جو فروشی گندم نمائی کے خاکے لمبے بلند بانگ و در باطن ہیچ کے چربے ملاحظہ کر چکے ہو اور مذکورہ بالا انواع و اقسام کے سر تا پا فریب اور سراسر سراب پرست سار روپیہ لٹا اور لٹوا چکے ہو اور سادروں کو لٹتے دیکھ رہے ہو۔ مگر شاید ابھی دل نہیں بھرے اور ابھی تک یہ بھی محسوس نہیں کیا گیا کہ حق و باطل اور صداقت و دجل جدا جدا چیزیں ہیں۔ شکست رنگ شباب و [illegible] رعنائی [illegible]

+ آؤ اور ہماری مفرح یاقوتی کے اعلان حق کو سنو اور اس کا تجربہ کرو تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ مفرح یاقوتی تمہارے اور ادویہ کی نسبت سابقہ مشاہدات اور تجربات سے جدا ہے [illegible]

[illegible]

کامیابی اور مفرح یاقوتی کے ایک ہی معنے ہیں ہر ایک شخص جو ایک کام میں

اُس کا مقصود و مطلوب ہو کامیاب ہونا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ کامیابی کے واسطے محنت شاقہ کی ضرورت ہے اور محنت شاقہ کے واسطے اعضائے رئیسہ کی مضبوطی اور حافظہ اور ذہن و ذکا کی خوبی اور عمدگی درکار ہے نیز ضروری ہے کہ محنت کے وقت ملال اسر دگی پژمردگی تکان بد و کسل لاحق نہ ہو میں بوثوق تمام کامیابی کے خواہشمندوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مذکورہ بالا جملہ ضروریات کے واسطے مفرح یاقوتی کا استعمال ایسا ثابت شدہ اور نہایت ہی صحیح اور تیر بہدف و معتبر علاج ہے اور انشاءاللہ عنقریب وہ دن دکھلا دیتا ہے کہ مصطلحات اور لغات کی کتابوں اور عام بول چال میں کامیابی اور مفرح یاقوتی ہمیں مرادف لکھے پڑھے جاوینگے مفرح یاقوتی میں غیر ملکی معدنی اور زہریلی اجزا کا میلو کسی قسم کے جعل التباس کا مطلق دخل نہیں یہ نو صرف بیش مفرح اور مقوی ادویہ سے بنائی گئی ہے اس کا نسخہ پبلک کی تشفی کے واسطے ذیل میں دیا جاتا ہے۔ یاقوت مروارید زہر مرجان فیروزہ یشب عقیق بسد لاجورد مومیائی معدنی فادزہر فولاد ورق نقرہ و طلا عنبر اشہب کستوری زعفران صندلین چدوار ختائی عود صلیب زرنب اسارون سنبل مصطگی قرنفل سعد تخم بادرنجبویہ پوست ترنج گل سرخ کل بنفشہ کشنیز سیوتی زنجبیل قاقلہ خیر بوا خولنجان شقاقل ثعلب مصری تخم کرفس بہمن سفید بہمن سرخ دارچینی عود غرقی زرنباد گل گاؤزبان بسباسہ اندرجو جوز بوا بزرالبنج تودری سانیج ہندی ابریشم درونج اشنہ مرزنجوش فقاح اذخر بلیلہ کابلی بوزیدان سورنجان ریماہی ستاوری برگ پان مہر منقیٰ نیم مہر مختانی کیوڑہ گلاب سیب تمامبا سیبی ابا [illegible] غرق نارنج وغیرہ وغیرہ

مفرح یاقوتی !

مفرح یاقوتی !!

مفرح یاقوتی !!!

قیمت فی ڈبیہ ۵ تولہ قیمت [illegible] تین ڈبیہ قیمت ایک درجن [illegible]

مفرح یاقوتی جس قدر اعلےٰ درجہ کی فرح مقوی اور ہی ہے اسی قدر اعلےٰ درجہ کی لطیف [illegible] والطباق ہے اور [illegible] آدمی ہر ایک موسم میں [illegible]

[illegible]

مفرح یاقوتی بڑھتی ہے خون صالح پیدا ہوتا ہے [illegible] معدہ مثانہ کو طاقت ملتی ہے اسلئے اگر کوئی دوائی مرض [illegible] ہو سکتی ہے تو صرف یہی مفرح یاقوتی ہے [illegible] مفرح یاقوتی ہی ایک دوائی ہے جو قوت روحانی و جسمانی [illegible] مفرح یاقوتی [illegible] ضعف کمزوری سستی اور تکان کا استیصال کرتی ہے مفرح یاقوتی نے جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان [illegible] اپنے واسطے ہی مخصوص ثابت کر [illegible] کرنے والوں کے دل کو سرور اور [illegible] ان کے طبعی [illegible] مفرح یاقوتی [illegible]

مفرح یاقوتی سست کو چست اور چست کو چستی بخشتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھلاتی ہے [illegible] مفرح یاقوتی [illegible]

[illegible]

مفرح یاقوتی [illegible] کی جگہ صرف ہمارے نام [illegible] یاقوت سے بڑھ کر [illegible] مفرح یاقوتی [illegible]

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

[illegible] کی سبقت ہم صرف اسا ہی کہتے کہ دمن از بیگانگاں ہرگز نہ نالم - کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشکور ہونگا ۔ کوئی بھائی اپنی جماعت میں پڑھکر سنادیں

کچھ مفرح عنبری کی نسبت

منجانب محمد اسماعیل صاحب احمدی اینڈ برادرس ماسٹر ٹیلرز فسٹ بڈفورڈ شائر رجمنٹ جھانسی ۔ حال قلعہ میاں سنگھ ۔ ۱۳ مئی ۱۹۰۶ء ۔

مکرمی جناب حکیم صاحب سلکم اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ قبل ازیں مفرح عنبری آپ سے منگائی تھی ۔ جس کے استعمال سے توقع سے زیادہ فائدہ ہوا ۔ دہلی سے مفرح یاقوتی و معجون مفرح الارواح و حب مقوی وغیرہ منگاکر استعمال کئے ۔ مگر جو فوائد آپ کی تیار کردہ مفرح عنبری میں پائی گئی ہیں ۔ وہ اور ادویہ میں کالعدم ہیں ۔ لہٰذا مہربانی فرماکر ایک ڈبیہ مفرح عنبری جلد ارسال فرمادیں ۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا حویلی کابلی مل ۔ لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراجدین عمر کے لئے چھاپا گیا

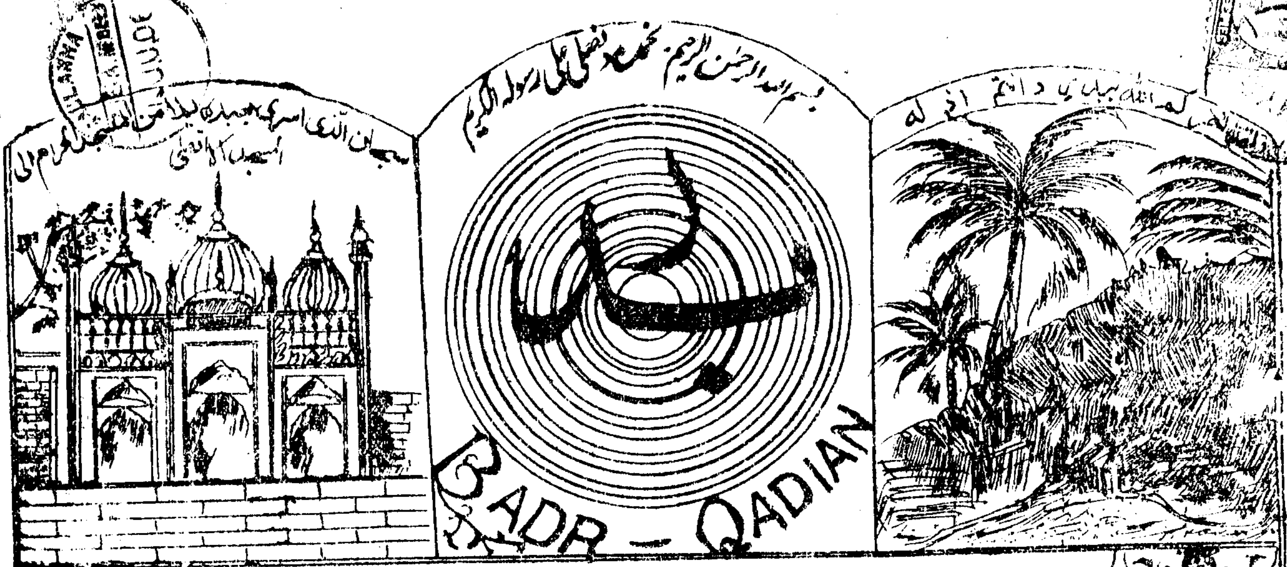

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

سلسلۂ قدیم جلد ۵ نمبر ۲۲ | سلسلۂ جدید جلد ۲ نمبر ۲۲

۷ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ ۔ مئی ۱۹۰۶ء

جہرات

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

چہ گویم با تو از گراں درِ چہ تا قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	ای جہان منتظر خوش باش کاں دلستان	آں مسیح و مہدیِ آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک اور عظیم الشان نشان

مولود مسعود

نصیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

اجعلہ ربِّ رضیا

سب حمد اُس خدائے قادر کے لئے ہے جو علام الغیوب ہے۔ اور اپنے رسولوں کو غیب کی خبریں عطا فرماتا ہے۔ اس وقت اس نے اپنا مسیح دنیا میں بھیجا ہے تا کہ زبردست نشانات کے ساتھ اس کی قوی ہستی کو ثابت کیا جائے اور جب سے سلسلہ احمدیہ قائم ہوا ہے۔ نشانات پر نشانات دکھلائے جا رہے ہیں۔ لیکن گذشتہ چند ماہ سے یعنی جب سے یہ الہام ہوا ہے۔ کہ میں پچاس یا ساٹھ نشان دکھلاؤں گا۔ نشانات الٰہی کی بارش بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ الحمد للہ کہ ان مبارک نشانات میں سے جو ایک آج دیکھنے میں آیا۔ وہ ایک بڑی خوشی کا موقعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آج ۲۶ ۔ مئی ۱۹۰۶ء کو قریب ۷ بجے شام کے صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے گھر میں پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ یہ پیشگوئی سب سے اول جس زمانہ میں کی گئی تھی۔ اس کو قریب تین۳ سال کے گذر چکے ہیں اور اس کے الفاظ یہ تھے کہ ترٰی نسلاً بعیدا ۔ پھر ۲۶ ۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو الہام الٰہی نازل ہوا۔

اِنّا نبشرک بغلامٍ ۔ نافلۃ لک ۔ نافلۃ من عندی ۔

ہم تجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں وہ تیرے لئے نافلہ ہے وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے پھر ۵ ۔ اپریل ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں یہ وحی الٰہی شائع ہوئی تھی۔ کہ انا نبشرک بغلامٍ ۔ نافلۃ لک ۔ اور اسی اخبار میں حضرت اقدس کی زبانی اس کی تعبیر صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہونیکی شائع کی گئی تھی اس آیت اللہ کے پورا ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدہ میں گرتے ہوئے شکر کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اُمّ المومنین اور حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ان کے متعلقین اور جمیع احباب احمدیہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو اپنے فضل و کرم سے تندرستی اور نیکی کے ساتھ دراز عمر عطا فرماوے اور جیسا کہ ظاہر ہیں وہ ایک نبی کی اولاد ہے ایسا ہی باطنی ورثہ انبیاء کا بھی اُسے نصیب ہو ۔ آمین ۔ "بدر" ۲۷ ۔ مئی ۱۹۰۶ء

نوٹ ۔ اس خوشی کی تقریب پر ایک پرچہ اخبار بدر ایک سال کیواسطے کسی غریب کے نام منتظم کی طرف سے جاری ہوگا ۔ درخواستیں مینجر کے نام آئیں۔

کاتبہ محمد حسین عمری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

نوٹ۔ پریس کی غلطی سے یہ صفحہ یہاں چھپ کر لگ گیا۔ اسے صفحہ ۱ کی جگہ پر ملاحظہ ہوں۔ منیجر

لاجواب مفرح یاقوتی

قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ) للعہ ۳ ڈبیہ لعہ ۱۱ درجن للغہ

یہ مفرح قریباً چالیس مقوی اور مفرح ادویہ اور بیش قیمت اجزا یاقوت زمرد مروارید فیروزہ مرجان کہربا اور مشک عنبر زعفران جدوار ریگماہی فادزہر وغیرہ سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتی ہے۔ ہر قسم کے ضعف ناطاقتی اور سخت کمزوری کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے روح کی ایک لطیف غذا ہے مفرح مقوی قوےٰ اور اعضائے رئیسہ دل۔ دماغ۔ جگر اور احشا کی تقویت کرتی ہے اور حرارتِ غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہے۔ دل کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے۔ غم و حزن بھولے سے بھی پاس نہیں آنے پاتے۔ طبیعت بشاش رہتی اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں۔ عقل ہوش حواس تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ کسل سستی غفلت نسیان تکان افسردگی اور ملال کو دور کرتی ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت اور تحریک دیتی ہے دماغی کام کرنے والوں کو بہت بڑی مدد اس سے مل سکتی ہے ضعف دماغ کی جتنی بیماریاں ہیں اُن کے لئے یہ خاص علاج ہے نوجوانی کی غفلتوں کے نتیجے فرومایہ عادات اور چھپی مایوس کر دینے والی کمزوری وہم جنون اور منشیات کی بدعادت اس کے استعمال سے دور ہوتی ہے جوانی کی گئی ہوئی قوت پھر آجاتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھاتی ہے خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے قوت روحانی اور جسمانی کو زائل ہونے نہیں دیتی لطیف اور لذیذ اس قسم کی ہے کہ ایک دفعہ منہ سے لگ جائے پھر اس کے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی تمام قسم کی مقویات اور مفرحات میں خواہ وہ کسی نام سے نامزد اور کسی وصف سے موصوف ظاہر کی جائیں مفرح یاقوتی فوائد اور خاصیت میں ان سب سے اعلےٰ اور برتر ہے جس کی تصدیق بڑے بڑے نامی حکیموں اور لائق ڈاکٹروں اور معزز حکاموں اور عام پبلک نے بڑے زور سے کی ہے مفرح یاقوتی منگوانے والے کو ترکیب استعمال کی ہدایت مفصل فوائد اور مفصل طبی شہادتوں کی کتاب بھی بھیجی جاتی ہے +

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ میں سے چند یہ ہیں:۔ حبوب جواہر عنبری۔ جیون بوٹی۔ کحل الجواہر۔ مرہم عیسےٰ۔ حب مسکین۔ نواز سیاک ٹانک ...

آئینۂ صحت نما مفت	حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور۔ نولکھا	جنتری سنہ ۱۹۰۶ء مفت

آریوں کی اصلیت

آرین قوم اور ان کی زبان کے متعلق آخری رائے

موسیو ذکلن سے جو کولمبیا یونیورسٹی واقع شہر نیویارک میں علم الاجتماع کے پروفیسر ہیں۔ آریوں کے متعلق ایک لیکچر دیا ہے۔ ہم اس کا اقتباس المقتبس سے کرتے ہیں۔

آرین قوموں کو یہ مناسب نہیں کہ غیر قوموں پر فخر کریں اور اپنے اصل و نسل پر یہ سمجھکر نازاں رہیں کہ دوسروں سے ہم ممتاز ہیں۔ اس لئے کہ تحقیق سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ اقوام آریہ کی اصلیت کا مرجع جنس واحد ہو۔ جن آریوں کو اقوام آریہ کی صف میں ہم شمار کرتے ہیں ان میں مابہ الاشتراک قومیت نہیں ہے بلکہ بعض عقلی امور میں اور انکی زبانوں کا مرجع اصل واحد ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں کہ آریہ ایک قوم ہے۔ نہیں۔ یہ ایک قسم کی تہذیب (کلچر) کا نام ہے جس کو آرین شاخوں میں ایک نے دوسرے سے اقتباس کیا۔

آریوں کے جائے نشوونما میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کو ہندوستان کو بتلاتے ہیں اس لئے کہ آرین زبانوں کا مرجع سنسکرت سمجھتے ہیں جو قدیم ہندؤں کی زبان تھی اور بعض لیتھوانیا (روس کا جنوبی مغربی حصہ) کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ قدیم ترین آرین زبانیں سنسکرت سے کہیں زیادہ لیتھوانیا کی زبان سے ملتی جلتی ہیں۔ غیر معمولی تحقیقات کرنے اور دلائل کی تنقید کے بعد علماء کی رائے قرار پائی کہ ساحل دریائے ڈنیوب کی نشیبی زمین آرین تہذیب کا مقام نشوونما ہے۔ اس کی شاخیں چاروں طرف یہیں سے پھیلی ہیں۔ جنوبی سمت یونان اور اس کے بعد ایشیائے کوچک تک۔ مغرب میں اٹلی و اسپین و گالیا تک۔ شمال میں جنوبی روس و شمالی کوہ قاف تک آرین شاخیں پہنچ گئیں اور پھر وہاں سے بحر خذر (کاسپین سی) کی شاخ عبور کر کے ایران کے بالائی حصہ سے ہوتی ہوئی ہندوستان میں پہنچیں۔ ہندؤں کے علوم و آداب کی جس نے تحقیقات کی ہے وہ دیکھ سکتا ہے کہ ہندؤں کی اکثر باتیں ایرانیوں سے ماخوذ ہیں۔ اقوام آریہ کے متعلق یہ آخری رائے ہے۔ اس کے مقدمات و دلائل بہت طویل ہیں۔ جس کے تذکرہ کا یہاں موقع نہیں ہے۔ آریوں کے نشوونما اور دنیا میں ان کے پھیلنے کے متعلق یہ بہترین رائے ہے۔ واللہ اعلم (البیان)

آثار علم و ادب

قرآن کریم کی ایک نئی کرامت

جس قدر علم بڑھتا ہے۔ علمی مباحث کو ترقی ہوتی ہے اور معلومات وسیع ہوتے ہیں۔ علماء پر کھلتا جاتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم فلاح دینی و دنیوی کے لئے بہترین تعلیم ہے۔ قرآن نے دیکھا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو خود بہت کم دودھ پلاتی ہیں۔ لہذا انہیں ترغیب کے ساتھ ہدایت کی کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلایا کریں۔ لیکن اکثر عورتوں نے یہ ہدایت قبول نہیں کی اور بچوں کو بخیال نخوت و خودداری اور لطف صحبت کی خواہش سے دودھ پلانے والیوں پر چھوڑ رکھا تاکہ دودھ کے لئے لڑکوں کے رونے سے رات ان کی آسائش میں خلل نہ واقع ہو۔ علمائے عمران اور طبیبوں نے اس مسئلہ کی تحقیقات کرنا شروع کی ہے (ملاحظہ ہو الہلال نمبر ۱) بڑی کاوش کے بعد پتہ چلتا ہے کہ جس قوم کے بچے اپنی ماؤں کے آغوش میں تربیت پاتے ہیں اور ان کے دودھ سے پلتے ہیں وہ بہ نسبت دوسروں کے زیادہ صحیح البدن و قوی الجسم ہوتے ہیں۔ جرمنی کے ڈاکٹروں نے اپنے ملک میں اس کی اچھی طرح سے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکے جو اپنی ماؤں کے دودھ سے نہیں پلتے ہیں ان کی موتیں بہ نسبت ان لڑکوں کے جو اپنی ماؤں کے دودھ سے پلتے ہیں۔ بیس گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ ناروے میں اس کے متعلق جو شمار ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن خاندانوں میں کہ لڑکے اپنی ماؤں کی گود میں پلتے ہیں مدافعہ و مقابلہ امراض کی ان میں زیادہ قوت ہوتی ہے۔ یہ قرآن حکیم کی ایک نئی حکمت و کرامت ہے جس قدر اس کے مباحث میں تدقیق سے تفکر کیا جائے اس کی ہر شاخ و برگ کی لطافت بڑھتی جائے گی مشرقی اقوام میں جن میں دستور ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو خود دودھ پلاتی ہیں اس فلسفی تعلیم کا بخوبی اثر ظاہر ہوا اس لئے کہ سال اول تمام ہونے کے قبل جس قدر بچوں کی موتیں ہوتی ہیں ان کی اوسط فی ہزار ایک سو ہے۔ حال آں کہ انگلستان میں فی ہزار ۱۵۴ جرمنی میں فی ہزار ڈھائی سو بچے مرتے ہیں (البیان)

ثناء اللہ امرتسری کی تہذیب کا مقابلہ

ہمارے پاس ایک معزز دوست کی ایک مراسلت پہنچی ہے جس میں امرتسری اہل حدیث کی سرگروہی کا دعوی کیا گیا ہے اور اس کے غیر مہذب اور گندے الفاظ کا مقابلہ کس قدر سختی کے ساتھ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آئندہ وہ ایسی بدتمیزی سے باز آجاوے۔ میرے خیال میں ہمارے مکرم دوست کی یہ کوشش بے فائدہ ہے کہ امرتسری تہذیب کا جوش بجائے کم ہونے کے اور بھی زیادہ ہو جائے گا اور ہم یا ہماری جماعت کا کوئی آدمی بھی ہرگز یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ گالیاں دینے کے کام میں ان لوگوں سے برابری کر سکے۔ اس واسطے میں مناسب نہیں جانتا تھا کہ ایسی تحریروں کے واسطے بدر کے کالموں کو کھول دوں۔ بھلا میں اپنے دوست سے سوال کرتا ہوں کہ تم ہزار سختی کرنا ہو۔ جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اس تقوے پر عمل شروع کر دیتے ہیں جس کے رو سے چوری، زنا، جھوٹھ سب جائز ہو جاتا ہے۔ وہاں تم کیا کرو گے کیونکہ تم تو حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر ان سب باتوں سے توبہ کر چکے ہو۔ اور تقوے کی تمام باریک راہوں پر عمل درآمد کرنے کا اقرار کر چکے ہو۔ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کا حکم ہے۔ کہ گالی کے مقابلہ میں گالی مت دو۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں سے خود بخود سمجھ لیگا۔ سردست ان کو بھی ایک خدمت میں لگا یا گیا ہے جو مخالفت میں شور مچا کر تبلیغ کا کام ہے۔ پس ان کو اپنا کام کرنے دو۔ اور ان کی بدزبانیوں سے مت گھبراؤ۔ کہ وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اگر یہ لوگ ایسے بداخلاق نہ ہوتے تو بالمقابل ایک نیک اخلاق والی جماعت کے قائم کرنے کی خدائے حکیم و علیم کو کیا ضرورت پڑتی۔ ان لوگوں کی آزار دہی کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ غیور خدا ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے

حسبنا اللہ نعم المولی و نعم الوکیل

زلزلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پرسوں شام کے ۸ بجے ایک چھوٹا سا جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا مگر جو زلزلہ کے دو تین جھٹکے آج قریباً ۴ بجے دن کے محسوس ہوئے نہایت خوفناک معلوم ہوئے اور پہلا جھٹکا تو ایسا تھا جیسا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا تھا۔ الحمد للہ۔ کہ خیر گذری۔ والسلام

نیازمند۔ مولا بخش

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

۱۸۔ مئی ۱۹۰۶ء کو وقت ۵ بجے شام کے اول زمین سے ایک آواز سخت ہیبت ناک توپ کی طرح آئی۔ اور پھر زلزلہ ہوا۔ جو ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلے سے زیادہ معلوم ہوا۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان کہ اخیر مئی تک خطرناک دن ہیں۔

خاکسار

مرزا رحیم بیگ احمدی از دہرم سال

بحارِ منوّر

۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح رکوع ۴

پارہ ۲۶ - رکوع ۱۲

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

تحقیق سچ کر دکھلایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی خواب کو حق کے ساتھ۔ ضرور تم مسجد حرام میں داخل ہوگے انشاء اللہ امن سے۔ سر منڈاتے ہوئے اور بال کتراتے ہوئے نہ تمہیں کوئی خوف ہوگا۔ پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہ جانا تم نے پس اس سے پہلے ایک قریب کی فتح کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کی بنا پر آپ نے حج کا ارادہ کیا تھا۔ وہ خواب سچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے سچا ثابت کر کے دکھایا۔ سچے خوابوں کا نمونہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں بہت قائم کیا ہے تاکہ صداقت نبوت کا نمونہ مخلوق میں پایا جائے اور رویاء کم و بیش سب کو ہوتے ہیں تاکہ انبیاء کا انکار نہ ہو لیکن اس معاملہ میں عام خواب بینوں اور انبیاء کی مثال اس طرح سے ہے جیسا کہ ایک شخص کے پاس صرف ایک روپیہ ہے اور دوسرے کے پاس کروڑہا روپیہ ہیں یا ہر ایک شخص کم و بیش کوئی نہ کوئی نسخہ کسی بیماری کا جانتا ہے مگر وہ اتنے سے طبیب نہیں کہلا سکتا کئی بدبخت لوگوں کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے۔ خدا ہم کو بچائے۔

انشاء اللہ۔ یہ مثل ایک شاہی محاورہ کے ہے سلاطین کے فرامین میں اس قسم کے محاورات استعمال ہوتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔

ترجمہ۔ وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا تاکہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہی دینے والا تمام ادیان دنیا پر اسلام غالب آیا۔ دنیا میں دین کے بڑے مرکز دو تھے۔ ایک ایران اور دوسرا شام۔ آریہ لوگ بھی ایران بلکہ ہند کو آئے اور ہند سے بدھ مذہب چین کو گیا۔ اس طرح یورپ اور افریقہ کا مذہب شام کے ماتحت تھا۔ ہر دو مرکزوں کو اسلام نے فتح کیا اور سب پر غالب آیا اور پھر اس آخری زمانہ میں اسلام کی فتح تمام ادیان پر ہو رہی ہے جبکہ ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی تائید میں خوارق اور کرامات دکھلائے جا رہے ہیں۔ اگر کوئی دوسرا مذہب بھی دنیا میں زندہ ہے تو وہ مقابلہ میں آوے اور اپنی زندگی کا ثبوت دکھلائے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۔

محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں یعنی اس کے اصحاب وہ کفار پر شدید ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں ان کی نشانی ان کے چہروں پر سجدات کے اثر سے۔ یہ ان کی مثال ہے۔ توریت میں اور انجیل میں ان کی ایسی مثال ہے جیسے ایک کھیتی ہے جو نکالتی ہے اپنی سوئی پھر قوی کرے اس کو پس موٹی ہو جائے پس کھڑی ہو جائے اپنی جڑ پر خوش لگتی ہے کھیتی کرنے والوں کو تاکہ غیظ میں لائے بہ سبب اُن مسلمانوں کے کفار کو یہ وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کے واسطے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے۔

محمد رسول اللہ۔ محمد ہی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور محمد ہی ہو سکتا ہے دوسرا نہیں ہو سکتا۔ محمد کے معنے ہیں وہ شخص جس میں خوبیاں ہی خوبیاں ہوں۔ ایسا ہی آدمی اللہ تعالیٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔

مَعَهٗ۔ جتنے آدمی آپ کے ساتھ تھے۔ اس میں اصحاب کی تعریف ہے اور روافض کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ سوائے ایک دو شخصوں کے باقی سب آپ کے ساتھ کافر اور منافق ہی جمع تھے۔

اشداء۔ شدید وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر دوسرے کا اثر نہ ہو مسلمان اپنے اسلام میں ایسے پختہ تھے کہ کفار کا ان پر کوئی اثر پڑ نہیں سکتا تھا

اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ان کے چہروں پر ایک نور نظر آتا تھا۔

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ۔ توریت میں صحابہ کا ذکر ہے اور ان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دس ہزار قدسی ہیں۔

فِي الْاِنْجِيْلِ۔ متی میں خدا کی سلطنت کو رائی کے دانے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

لیغیظ۔ مخالف کو نبی کی ترقی پر غضب آیا کرتا ہے جیسا کہ آجکل آ رہا ہے۔

نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مفتی صاحب جی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

التماس ہے کہ میری والدہ ۲۰۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو فوت ہو گئی ہے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست ہے اور نیز اخبار بدر میں میری اس درخواست کو کسی کونہ میں جگہ دیویں۔ خداوند کریم آپ کو جزائے نیک دیوے۔ آمین۔ والسلام

عبد العظیم پٹواری خریدار بدر نمبر ۶۰۴ بمقام سلانکے ضلع سیالکوٹ

حضرت مسیح موعود نے مرحومہ کا جنازہ ۲۵۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔

۷۸۶

ڈیر مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر سلامت باشند۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل مضمون درج اخبار فرما کر خاکسار کو مشکور فرماویں والسلام

آپ کا تابعدار خاکسار محمد حسین از میاں میر

"یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟"

آج بتاریخ ۱۰۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء اتفاق سے جناب جیمس مسیح صاحب واعظ اے۔ پی مشن کے مکان پر میرا جانا ہوا اور واپسی کے وقت مسٹر جیمس مسیح صاحب نے چند ایک ٹریکٹ مجھ کو از راہ شفقت عنایت کئے جس کی سرخی یہ تھی۔ "کہ تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو؟" اور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے چھپے ہوئے تھے۔ چونکہ یہ ٹریکٹ صرف دو ورق تھے۔ میں نے اس میں سے ایک کو پڑھا اور خوب غور سے پڑھا اور پھر اس لحاظ سے کہ چونکہ یہ ٹریکٹ اپنے عنوان سے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ سوال ہر ایک پڑھنے والے سے ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ جس غرض کے لئے جناب مسٹر جیمس مسیح نے خاکسار کو عنایت کئے ہیں اس کو پورا کر کے اس سوال کے جواب سے سبکدوش ہوں اور یہ مناسب سمجھا کہ بجائے اس

کے کہ اس سوال کو بوجہ راقم مضمون سرٹیفکیٹ کے نزدیک بڑا اہم اور مشکل سوال ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی تحریر میں بیان کرتا ہے) ہم اپنے طور پر حل کریں۔ یسوع مسیح کے الفاظ میں حل کر دیا جاوے۔ تو نہایت اعلےٰ و انسب ہوگا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے اپنے اس مضمون کی یہ سرخی رکھی ہے۔ کہ "یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا" کیونکہ جب مسیح ایک بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو اس لائق نہیں پاتا۔ کہ وہ اپنے آپ کو ایسا ویسا خیال کرے تو اس کی نسبت بے جا باتیں بنا کر اور اس پر حاشیہ چڑھا کر کچھ کا کچھ بنانا گویا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہونا ہے۔

راقم مضمون ٹریکٹ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ بڑا اور اہم اور ضروری سوال ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ بائبل کے پڑھنے سے اور مسیح کی لائف اور سیرت پر نظر ڈالنے سے یہ سوال ایسا ہلکا ہو جاتا ہے کہ نہ تو یہ اس لائق رہتا ہے کہ اس کو اہم اور ضروری سوال کہا جاوے اور نہ بڑا مشکل کیونکہ موجودہ عیسائیوں کے عقائد کے بموجب یسوع مسیح رومی سلطنت میں ہیرودیس کے زمانہ میں بیت اللحم یہودیہ میں ایک عورت کے پیٹ سے نکلا۔ اور معمولی طور پر جو کچھ بچوں کو دانت نکلنے وغیرہ اور ہر طرح کے امراض چیچک وغیرہ کی صعوبتیں بھگتنی پڑتی ہیں بھگت کر اس حالت کو پہنچا جو جوانی کہلاتی ہے مگر نوجوانی کے عالم کا اس کا حال اس وقت تک کا جس کو تیس برس کی عمر کہتے ہیں معلوم نہیں کہ خبر نہیں کس کس طرح کی سختیوں اور نفسانی جذبات کے حملوں سے کنا بہر کیف قریباً تیس برس کا جب ہوا۔ تو بموجب عقائد موجودہ عیسائیوں کے اس کے دل میں کچھ ایسی سمائی کہ اس نے خدا اور خدا کے بیٹے ہونے کا دعوے کر دیا یہ دعوے اس قسم کا تھا کہ ہر ایک اہل بصیرت تعجب کی نظر اس پر کر سکتا تھا کیونکہ وہ ان کے سامنے کل کے دن پیدا ہوا تھا اور یہی وجہ تھی کہ بعض اس کے رشتہ دار اس کو بے خود خیال کرتے تھے کیونکہ یہ کلمات اس قسم کے تھے کہ ان کو بے خودوں کی طرف منسوب کرنا ہے زیبا ہے اس پر چند ایک آوارہ مزاج انسان ایمان بھی لائے تھے جو کہ صرف بعض دنیاوی طمع کے باعث ایمان لاتا تھا۔ جس کا آخر نتیجہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کیونکہ جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک یہودی کے زیر سایہ رہ کر ایک یہودی عورت کے خون سے پرورش یافتہ نے خدائی کا دعویٰ کر دیا ہے۔ تو ان کو سخت تعجب ہوا۔ کیونکہ ان کے ہاں لکھا تھا کہ خداوند خدا پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے اور کہ انسانی روپ دھارنا اس کی شان الوہیت کے خلاف ہے۔ اور کہ خداوند خدا نے کبھی ایسا لایعنی فعل نہیں کیا کہ خود بخود روپ دھار کر ایک عورت کے پیٹ میں نو ماہ رہکر حیض کھا کر چلاتا پیٹتا ہوا نکلا ہو اور بچپن کی تمام صعوبتوں کی برداشت کیا ہو وغیرہ۔ غرض چونکہ یہ دعوے ان کے عقائد کے بموجب اور نص صریح کتاب مقدس کے خلاف اور خدا کے قانون مستمرہ کے خلاف تھا۔ اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ ایسے مدعی کا امتحان لیں تاکہ معلوم ہو کہ خداوند خدا میں تو ایسی طاقتیں اور قوتیں ہیں کہ اس پر کوئی خالق نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی بات اور کام کو کوئی رد نہیں کر سکتا یہ مدعی الوہیت کیا کرتا ہے۔ الغرض اسی قسم کے خیالات کے سبب وہ پکڑا گیا جن کے ساتھ ایک شاخ یہ بھی کھڑی ہوگئی تھی کہ یسوع بادشاہ وقت سے لوگوں کو برگشتہ کر کے خود بادشاہ بننے کا مدعی ہے۔ چنانچہ جب یہ مقدمہ پیلاطوس کی عدالت سے فیصلہ ہو کر ... ... یسوع کو صلیب دینے کے لئے یہودی لے گئے۔ اور اس کو صلیب پر لٹکا تو اس کے پکڑنے کے وقت تمام وہ لوگ بھاگ گئے۔ جو اس پر ایمان لائے تھے۔ اور ایک نے تیس روپیہ (۳۰ روپیہ) سے گرفتار کرایا اور ایک نے سامنے کھڑے ہو کر انکار کیا اور لعنت کی وغیرہ۔ یہودیوں نے یسوع سے صلیب دیتے وقت کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو صلیب پر سے اتر آ۔ مگر وہ صلیب سے نہ اتر سکا۔ اور آخر بڑی سختی کے ساتھ بقول عیسائی صاحبان ایلی ایلی لما سبقتانی کہتا کہتا یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ دنیا سے رخصت ہو کر ثابت کر دیا کہ خدا بننے کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر جب جان پر بن آئی۔ تو اس وقت خدا اور خدا کا بیٹا بننا بھول گیا اور اس وقت ازلی اور ابدی خدا یاد آ گیا اور اس طرح اس نے ثابت کر دیا کہ دراصل وہ عاجز مسکین خدا کا بندہ تھا۔ خدا یا خدا کا بیٹا وغیرہ نہ تھا۔ جیسا کہ آگے چل کر ہم اس کے قول و فعل سے ثابت کر کے دکھائیں گے خیر! یہ تو عیسائیوں کی خوش فہمی ہے۔ جو انہوں نے از خود یسوع مسیح پر احسان کر کے اس کو بغیر اس کے دعاوی کے ایک طرف تو خدا اور خدا کا بچہ بنا کر اس کو عجیب و غریب انسان بنانے کی بزعم خود کوشش کی اور دوسری طرف اس کو ملعون اور لعنتی بنا کر ابدی سزا کا وارث اور اس کو خدا کا دشمن اور خدا کو اس کا دشمن و بیری ٹھہرایا۔ جیسا کہ لفظ لعنت کے مفہوم سے ظاہر ہے مگر اناجیل کے ملاحظہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نہ تو اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا اور نہ اپنے آپ کو عجیب و غریب انسان۔ جیسا کہ ہمارے خوش فہم ٹریکٹ کے راقم صاحب نے ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کر کے یسوع کو مرہون منت کرنے کی بابت توضیح کر کے مدعی سست و گواہ چست والے مقولہ پر عمل درآمد کیا ہے کیونکہ اناجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہونا اور عجیب و غریب انسان بننا تو الگ رہا۔ یسوع تو اپنے آپ کو نیک انسان ہونے کے لائق بھی نہیں سمجھتا تھا جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب اس کے پاس ایک نے آ کر کہا کہ اے نیک استاد میں کون سا نیک کام کروں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے (یسوع نے) اسے کہا۔ تو

"کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا"

اب اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا یعنی یہی کہ خدا اور خدا کا بیٹا ہونا تو الگ چیز اور بات ہے۔ وہ ایسا شخص بھی نہیں کہ اپنے آپ کو اپنے قول کے مطابق خیال کر سکے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ہر شخص اپنے دل اور اندرون کا حال خوب جانتا ہے اور ممکن ہے۔ کہ یہ خیال اس کا اس کے نزدیک صحیح اور درست ہوگا جب یہ حال ہے تو ہم کیسے یہ بات کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ یسوع دراصل خدا اور خدا کا بیٹا اور عجیب و غریب انسان تھا اگر ہم ایسا خیال کریں۔ تو کیا مدعی سست اور گواہ چست والی مثال نہیں ہوتی؟

پھر آگے ملاحظہ فرمایئے کہ یسوع اپنے آپ کو بے گناہ بھی نہیں سمجھتا تھا۔ جیسا کہ عیسائی نادانی سے خواہ مخواہ اس کو بے گناہ بنانے کے لئے خدا تعالےٰ کے تمام انبیاء کو گنہگار ثابت کرنے کی بے جا محنت کر کے وقت کو ضائع اور کلیسیا کا روپیہ تباہ کرتے ہیں کیونکہ یسوع نے جب تک یوحنا کے ہاتھ پر توبہ کا بپتسمہ لے کر گناہوں کا اقرار نہیں کر لیا وہ اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ وہ راست بازوں راستی کا شعار ہو سکے چنانچہ جب وہ یوحنا کے پاس گناہوں کا اقرار کرنے اور بپتسمہ لینے کے لئے گیا تو اس نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ دراصل یسوع ایسی حیثیت نہیں رکھتا کہ بغیر یوحنا کے آگے گناہوں کا اقرار کرنے کے وہ راستباز ہو سکے جیسا کہ انجیل متی باب ۳ آیت ۱۶-۱۷ سے ثابت ہوتا ہے اور اس کی ایک بڑی دلیل باور کرنے کی یہ ہے کہ کیوں اپنے آپ کو نیک اور مقدس نہیں خیال کرتا تھا۔ اس وجہ سے کہ اس کو شراب پینے کی عادت تھی اور بالمقابل اس کے یوحنا جس کے آگے یسوع نے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسمہ پایا وہ نہ روٹی کھاتا تھا اور نہ مے پیتا تھا جیسا کہ لوقا باب ۷ آیت ۳۳، ۳۴ سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ یسوع کو بعض ایسی عورتوں سے خلا ملا رکھنے کی عادت ... ... تھی جن کے چال چلن پر لوگوں کو جائز نکتہ چینی کرنے کا حق حاصل تھا جیسا کہ متی باب ۱۱ آیت ۱۹ سے ثابت ہے۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جماعت احمدیہ نارووال اور ایک مولوی دہلوی

مورخہ ۲۔ مئی ۱۹۰۶ء کے دن ایک مولوی مسمّی عبدالحمید جو اپنے تئیں دہلوی ظاہر کرتے تھے نارووال میں آئے اور ہمارے مخالفین میں ایک شور برپا کر دیا۔ کہ میں محض مرزائیوں ہی سے بحث کرنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ کی بہت سی لاف وگزاف پر یقین کرکے ہمارے مخالفین نے ہماری جانب ایک رقعہ لکھا کہ آؤ جس طرح سے تشفی کرنی چاہو کر لو۔ اور ہم نے رقعہ کا جواب یوں تحریر کیا کہ بحث کے لئے ہم بالکل طیار ہیں۔ مگر بحث اوّل مسیح کی حیات ووفات پر ہونی چاہیئے۔ اور ہر دو فریق کو دو دو گھنٹے تقریر کرنے کا مجاز ہونا چاہیئے۔ اور سامعین چُپ چاپ ہو کر بغیر کسی شور وشر کے سنیں گے۔ اس پر مولوی صاحب نے ہمارے رقعہ کا جواب یوں تحریر فرمایا کہ ہم اوّل حضرت مسیح کی حیات ووفات میں بحث ہرگز نہیں کریں گے۔ بلکہ مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر گفتگو شروع کی جاوے گی۔ اور بعد ازاں حضرت مسیح کی حیات ووفات پر بحث ہوگی۔ اس پر مولوی صاحب کو ہر چند سمجھایا گیا۔ کہ جب تک پہلے آپ کا مسیح کی حیات جسمانی افلاکی کی بابت انتظار نہ چھوٹے۔ اور اس سے قطع تعلقی نہ ہو۔ تب تک مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر بحث کرنا ہی عبث ہے اور تضیع اوقات کا موجب ہے لیکن مولوی صاحب اپنی ہی ضد پر مضبوط ہوتے چلے گئے حتےٰ کہ شہر کے لوگوں نے بھی انکو سمجھایا۔ کہ سب سے مقدم مسیح کی حیات ووفات پر ہی بحث ہونی چاہیئے۔ اور بعد ازاں مرزا صاحب کے دعوے پر۔ مگر مولوی صاحب مسیح کی حیات جسمانی کو ثابت کرنے سے ایسے ہراساں ہوتے تھے۔ جیسا کوئی موت کے سامنے سے فرار کرتا ہے۔

القصہ مورخہ ۳ ماہ مئی ۱۹۰۶ء کے روز ہم نے ایک اشتہار لکھکر جابجا بازاروں میں چسپاں کر دیا۔ کہ جو کوئی ہمارے مخالفوں میں سے مولوی وغیرہ حضرت مسیح کی حیات جسمانی آسمانی کو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت کرے ہم اس کو بطور انعام کے مبلغ ۵۰ روپیہ نقد عطا کریں گے۔ اور نیز کسی دیگر مسیح موعودؑ کا انتظار نہ کریں گے

اور پھر ہم نے مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء کو مولوی صاحب مذکور کو دعوت کا ایک اشتہار دیا۔ جس میں لکھا تھا کہ آج شام کے بعد ہم مسیح کی وفات پر لکچر دیں گے اور آیات بینات اور احادیث صحیحہ سے استدلال کریں گے۔ اور بعد ازاں حضرت مرزا صاحب کے دعوے پر بنصوص قطعیہ کوشش کریں گے اور حسب وعدہ ہمارا لکچر ہوا۔ لیکن مولوی صاحب دہلوی تشریف آور نہ ہوئے۔ اور کسی اور شخص نے ذریعہ وعظ کے نوٹ لگائے مگر نوٹوں کا جواب دینے کے لئے آپ نے کوئی وعظ نہ کیا۔ اور انجام یوں ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے قوم کو ندامت دیکر ۷ مئی ۱۹۰۶ء کے روز دہلی کی راہ کو اختیار کیا۔ الحمدللہ علےٰ ذالک۔

الراقم —
جماعت احمدیہ نارووال ضلع سیال کوٹ
۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

رسید زر

اصلاح

گذشتہ نمبر میں مندرجہ ذیل زر قوم کا غلط اندراج ہو گیا تھا صحیح اصل اندراج اس طرح سے ہے:

نمبر ۱۱۰ ۔ بابو کریم بخش صاحب
نمبر ۱۰۵۰ ۔ محمد بخش صاحب

---

۷ مئی ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۱۱۳۱ ۔ شبیر محمد صاحب
۷ ۔ نمبر ۳۶۴ ۔ محمد فضل صاحب
۷ ۔ فضل الدین صاحب
۷ ۔ نمبر ۹۳۰ ۔ امام الدین صاحب
۷ ۔ نمبر ۸۲۲ ۔ محمد عبدالرحمان صاحب
۷ ۔ نمبر ۳۴۹ ۔ عبدالرحیم صاحب
۷ ۔ نمبر ۱۱۲۸ ۔ رمضان علی صاحب
۷ ۔ نمبر ۹۲۳ ۔ نورالدین صاحب
۸ مئی ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۱۱۲۶ ۔ احمد علی صاحب
۸ ۔ نمبر ۸۳۵ ۔ محمد الدین صاحب
۹ ۔ نبی بخش صاحب
۹ ۔ سید جلال صاحب
۹ ۔ نمبر ۱۰۵۹ ۔ ایوب خان صاحب
۹ ۔ نمبر ۸۸۶ ۔ ڈاکٹر علم الدین صاحب
۹ ۔ نمبر ۱۱۸۹ ۔ محمد دین صاحب
۹ ۔ دوست محمد صاحب

۱۰ مئی ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۵۲ ۔ حکیم سرفراز حسین صاحب
۱۰ ۔ نمبر ۱۱۰۰ ۔ محمد قاری صاحب
۱۰ ۔ منشی کرم الدین صاحب
۱۰ ۔ نمبر ۸۴۷ ۔ مہر علی صاحب
۱۰ ۔ نمبر ۱۵۵ ۔ عبداللہ صاحب
۱۱ ۔ نورالدین صاحب
۱۲ ۔ محمد اکرم صاحب
۱۲ ۔ قربان حسین صاحب
۱۲ ۔ نصیر احمد صاحب
۱۲ ۔ نمبر ۲۱۲ ۔ محمد علی خان صاحب
۱۲ ۔ نمبر ۷۹۱ ۔ محمد عبداللہ صاحب
۱۲ ۔ محمد افضل صاحب
۱۶ ۔ نمبر ۶۸۷ ۔ گلن خان صاحب
۱۶ ۔ نمبر ۱۱۶۰ ۔ غلام محی الدین صاحب
۱۶ ۔ نمبر ۱۱۳۳ ۔ ارشاد علی صاحب
۱۷ ۔ عبدالرحیم صاحب
۱۷ ۔ نمبر ۸۸۷ ۔ عبداللہ جان صاحب
۱۷ ۔ خیرالدین صاحب
۱۷ ۔ نمبر ۱۱۳۶ ۔ مولا بخش صاحب
۱۸ ۔ نمبر ۸۵۹ ۔ محمد اکرم صاحب
۱۰ ۔ نمبر ۱۱۳۱ ۔ عبدالقادر صاحب
۱۸ ۔ نمبر ۹۵۸ ۔ عبدالواحد صاحب
۱۸ ۔ نمبر ۸۵۶ ۔ نواب خان صاحب
۱۸ ۔ نمبر ۹۲۷ ۔ اسداللہ شاہ صاحب
۱۹ ۔ نمبر ۱۱۳۷ ۔ عبدالکریم صاحب
۱۹ ۔ نمبر ۷۹۵ ۔ محمد ابراہیم صاحب
۱۹ ۔ نمبر ۸۶۶ ۔ محمد حسین صاحب
۱۹ ۔ نمبر ۸۵۲ ۔ دین محمد
۲۰ ۔ نمبر ۱۳۲ ۔ غلام رسول صاحب
۲۱ ۔ نمبر ۹۰۹ ۔ رحمت علی صاحب
۲۱ ۔ نمبر ۲۳۹ ۔ حبیب الرحمٰن صاحب
۲۱ ۔ نمبر ۱۱۵۰ ۔ مدد علی صاحب
۲۱ ۔ نمبر ۷۵۷ ۔ شیخ حسین صاحب
۲۳ ۔ نمبر ۸۰۱ ۔ غلام رسول صاحب
۲۳ ۔ نمبر ۹۳۹ ۔ سلطان خان صاحب
۲۳ ۔ نمبر ۱۱۴۵ ۔ عبدالکریم صاحب
۲۳ ۔ نمبر ۷۹۷ ۔ عباس علی خان صاحب
۲۴ ۔ نمبر ۹۹۲ ۔ محمد صدیق صاحب

(بقیہ مضمون صفحہ ۵)

نیز اس کو اپنی ماں سے بھی تلخ کلامی سے بولنے کی عادت تھی حال آں کہ وہ خود دوسروں کو نصیحت کرتا تھا کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرو۔ جیساکہ متی باب ۱۹ آیت ۱۹ سے آشکارا ہے مگر خود اس پر عملدرآمد کرنے سے عاری تھا۔ جیساکہ اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب اس کو خبر دی گئی کہ تیری ماں اور بھائی آئے ہیں۔ تو اس وقت وہ صاف منکر ہو گیا اور کہا کہ "کون ہے میری ماں اور کون ہے میرا بھائی" متی باب ۱۲ آیت ۴۸۔ ایسا ہی اس نے اپنی ماں کو ان الفاظ میں مخاطب ہو کر کہا کہ "اے عورت تجھے مجھ سے کیا کام" یوحنا باب ۲ آیت ۴ وغیرہ غرض اس قسم کی بہت سی مثالیں اناجیل سے ملتی ہیں کہ جن کے سبب یسوع نے اپنے آپ کو نیک کہلانے سے انکار کیا اور کہ وہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا۔ اور ہے بھی یہ بات بڑی بے جا۔ کہ جو شخص شیطان کے پیچھے پیچھے چلا جاوے اور شیطان سے آزمایا جاوے وہ کیوں کر نیک ہونے اور کہلانے کی جرأت کر سکتا ہے؟

ماسوا اس کے عیسائی صاحبان تو یسوع پر احسان کر کے اس کو اس قابل خیال فرماتے ہیں کہ وہ پرستش کے لائق ہے جیساکہ صاحب راقم ٹریکٹ نے لکھا ہے کہ "مسیحی لوگ نہ صرف اس کو (یسوع کو) بے حد تعظیم و تکریم کے سزاوار سمجھتے ہیں بلکہ علی رؤحانی پرستش کے لائق بھی جانتے ہیں۔" ٹریکٹ صفحہ ۲ و ۳۔ مگر اناجیل کے دیکھنے سے یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ آیا فی الواقعہ یسوع اس قسم کا تھا کہ اس کی روحانی یا جسمانی پرستش کر کے اس کو خواہ مخواہ ایک بت بنا کر بت پرستوں کی ریس کی جاوے۔ انجیل متی میں یسوع کے شیطان سے آزمائے جانے کے بیان میں یہ تحریر ہوا ہے کہ جب شیطان نے دنیا کی ساری بادشاہتیں دکھلا کر کہا کہ اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے۔ تو یہ سب کچھ تجھے دوں گا۔ تو یسوع نے اس کو یہ جواب دیا کہ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اس اکیلے کی بندگی کر۔ متی باب ۴ آیت ۸ تا ۱۰۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یسوع کا ہرگز ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا کہ ازلی ابدی خدا کے سوائے اور کوئی بھی ایسا موجود ہے یا ہو سکتا ہے کہ جس کو سجدہ کیا جاوے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یسوع ان احکامات کو جو توراۃ میں ہیں یعنے یہ کہ خداوند تمہارے باپ دادوں کے خدا نے تم سے کہا کہ سن لے۔ اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے۔ تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ" استثنا باب ۶ آیت ۴ و ۵۔ اور کہ میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہ ہووے تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے مت بنا۔ اور تو انہیں سجدہ نہ کرنا۔ اور نہ اس کی بندگی" استثنا باب ۵ آیت ۷۔۸۔۹ ہرگز ہرگز منسوخ نہیں ہیں جیساکہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے کہ "یہ مت خیال کرو۔ کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابیں منسوخ کرنے کو آیا ہوں۔ منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پورا کرنے کو آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک نقطہ یا شوشہ توریت کا نہ مٹیگا۔ جب تک سب پورا نہ ہو لے پس جو کوئی ان حکموں میں سے چھوٹے کو ٹال دے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلائے۔ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔" متی باب ۵ آیت ۱۷۔۲۰۔

پس اس مذکورۃ الصدر عبارت سے ظاہر ہے کہ اگر یسوع نے تعلیم دی اور بیان کیا کہ وہ خدا اور خدا کا بچہ ہے تو یسوع بموجب اپنے اس قول کے اس قابل نہیں رہا کہ وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیں گے۔ چہ جائیکہ عجیب و غریب انسان ہو کیوں کہ یہ تعلیم کتاب مقدس کے برخلاف ہے۔ اور اگر یسوع نے اپنے آپ کو خداوند اور خداوند کا بچہ تو الگ بات ہے۔ نیک کہلانے کے لائق بھی نہ سمجھا اور نہ یوحنا کے آگے گناہوں کا اقرار کرنے کے بدوں راست باز بنا خیال کیا۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ موجودہ جم غفیر عیسائیاں یسوع مسیح کی بھیڑیں نہیں ہیں بلکہ یسوع مسیح سے برگشتہ اور اس کی تعلیم سے مرتد ہو چکے ہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح کا عقیدہ تھا۔ کہ اکیلے خدا کی بندگی کی جاوے اور اس اکیلے کو سجدہ کیا جاوے اور کہ تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت نہ بنا اور نہ ان کو خدا کے برابر خیال کر کے سجدہ کر جیساکہ توریت سے ثابت ہے اور یسوع مسیح توریت کے حکموں پر چلنے کی ہدایت بھی کیا کرتا تھا جیساکہ اس نے ایک سائل کو جواب میں مندرجہ ذیل نصائح توریت سے اقتباس کر کے بتلائیں تھیں۔ کہ "تو خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے ماں باپ کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیساکہ آپ کو" متی باب ۱۹ آیت ۱۸ تا ۲۰۔

پس ثابت ہوا۔ کہ موجودہ عیسائیوں کا یسوع کو خدا اور خدا کا بچہ بنانا اور اس کو عجیب و غریب خیال کرنا ایسا ہی ہے جیساکہ ہندوؤں اور دوسرے بت پرستوں کا اپنے من گھڑت دیوتاؤں اور ٹھاکروں کو ان کے ایمار کے خلاف لائق پرستش جان اور مان کر پوجا پاٹ کرنا۔ ورنہ دراصل وہ اس لائق نہیں ہیں اور نہ انہوں نے آپ کو اپنی زندگی میں قولاً و فعلاً اس طرح کا ثابت کرتے تھے۔ کہ ان کی پوجا کی جاوے غرضیکہ جب یسوع خود اس بات کا قائل نہیں کہ وہ خدا یا خدا کا بچہ اور عجیب و غریب انسان ہے تو یہ سوال کہ "تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو"۔ کیا حقیقت رکھتا ہے؟ مجھنی!

کیا ہم یسوع مسیح کے ایمار کے خلاف اس کو کچھ کا کچھ سمجھیں؟

میرے خیال میں سوال اس طرح ہونا چاہیئے تھا کہ یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟ اور کیا خیال کرتا تھا؟ سو یہ بات تو ہم نے یسوع کے قول و فعل سے ثابت کر دی ہے کہ یسوع مسیح قول سے اپنے آپ کو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے اور اپنے فعل سے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسمہ پاتا ہے۔ ایک ایسے آدمی کے ہاتھ پر کہ جو نہ خود ہی راست باز اور بے عیب ہے بلکہ اس کے والدین بھی راست باز اور خدا کے حکموں پر بے عیب چلنے والے تھے۔ جیساکہ اناجیل سے ثابت ہے۔ اس لئے جو کچھ یسوع مسیح تھا اور جو کچھ یسوع مسیح اپنے آپ کو خیال کرتا اور یقین کر کے ایمان رکھتا تھا عیسائی کہلانے والوں کو چاہیئے کہ ویسا ہی اس کو خیال کریں تاکہ مدعی سست گواہ چست والا معاملہ نہ ہو۔

عیسائیوں کا خیر خواہ
محمد حسین احمدی از میاں میر

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی .... چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت .... دفتر البیان لکھنؤ
زبان .... عربی مع ترجمہ اردو

(نوٹ) یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور بے قیمت تھی۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے۔ ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے۔ صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں۔ اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں۔

(درخواستیں باجازت ویلو آنی چاہئیں)

چندہ لنگر

سب چندوں سے بڑھ کر تمام احباب کو اس چندہ کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے کیونکہ اس کا خرچ سب سے زیادہ ضروری اور سب سے زیادہ مقدار میں ہے۔ روپے براہ راست حضرت کی خدمت میں آنا چاہیئے رسید منی آرڈر پر حضرت خود دستخط کرتے ہیں لیکن لنگر کے چندہ کے ساتھ اور کوئی رقم شامل نہ کی جاوے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا خط

بنام

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ یہ ایک ایسی عبارت ہے، جو صریحاً ایک جگہ قرآن کریم میں موجود نہیں اور سلاماً اچھے لوگوں کے خطاب میں نہیں آیا ۔ اس لئے عرض ہے ۔

جناب من ! آپکا خط دس صفحہ کا مجھے پہنچا ۔ میں نے جواب دینے میں جلدی چاہی تھی مگر میں نے اپنے دل میں بہت سوچا تو جوش کو بھی ساتھ نہ پایا ۔ اس لئے متامل ہوا ۔ اب بہت دن گذر گئے اور یقین ہو گیا کہ اس وقت کوئی جوش میرے قلب پر نہیں ۔ تو خط لکھنے بیٹھا ۔ ہاں اس وقت مجھے تھوڑا سا زکام ہے مگر مجھے یقین ہے کہ آپ ایسے رائے العلیل علیل پر محمول نہ کرینگے ۔ آپ کے سارے خط کا مضمون میں نے تین حصوں پر تقسیم کر دیا ہے ۔

پہلا حصہ وہ ہے ۔ جس میں آپنے ایک عقیدہ بیان فرمایا ہے اور اس کی بنیاد عقل ۔ فطرت ۔ اور قرآن پر رکھی ہے

دوسرا حصہ وہ ہے ۔ جس میں آپنے مرزا پر اعتراض کئے

تیسرا حصہ ۔ مرزائیوں پر سطاعن کا ہے ۔ میں نے آپ کی وہ خط وکتابت نہیں پڑھی جو آپنے مرزا جی سے کی ہے ہاں ایک آپکا آخری خط مسجد میں ملا ۔ جسے میں نے سرسری نظر سے دیکھا ہوں کہ اس اصل پر بحث مقدم ہے ۔ جس کے باعث آپنے مرزا اور مرزائیوں پر مطاعن شروع کئے ہیں اس لئے میں اسی پہلے حصہ کی طرف توجہ کرتا ہوں آپنے مجھ سے فرزندی کا دعوے کیا ہے اور حسن ظن کو کام میں لائے ہیں اگر یہ حسن ظن اب تک کچھ قائم ہے ۔ تو یہ خط بے ریب ایک مخلص انسان کا خط ہے ۔ جس کو فطرتاً اللہ تعالے پر ایمان اور شرک سے نفرت تھی اور قدرت نے اس کو ایسے سامان دئے کہ جوں جوں وہ ترقی کرتا گیا ساتھ ہی اس کو جناب الٰہی سے محبت اور شرک سے پوری نفرت ہوئی ۔ گو مجھے ڈر ہے کہ آپ جس جوش سے اخباری دنیا میں پیسہ اخبار سے تعلق پیدا کیا ہے وہ اس میرے مضمون کی طرف متوجہ ہونے سے سدراہ نہ ہو ۔ کیوں کہ یہ ایک قانون الٰہی کا نترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ۔ ہمیں قرآن میں نظر آتا ہے پھر ہم کی تصدیق تجربہ سے ان بیابانوں میں نظر آتی ہے مزامیں ایک آپکے ساتھ امتحان میں بے دلہ مبتلا ہوا ۔ اور اس کے کو

اس کی محبت بشتت نے اپنے نتائج سے بے محروم کر دیا اور اس طرح کے ہزارہا مصدقات نظر آتے ہیں ۔ اب میں اصل بات عرض کرتا ہوں ۔

آپنے جو قاعدہ نجات کا تجویز کیا ہے وہ آپکے ان لفظوں سے مجھے معلوم ہوا ہے ۔ تمام انبیاء ہادی خلائق ہیں نہ مدار نجات ۔ پھر آپ کہتے ہیں ۔ رب العالمین الرحمن الرحیم الی اخرہ ۔ اس کے علوم پر کون محیط ہو سکتا ہے ۔ پھر اس کی رحمت ومغفرت کے لا انتہا قوانین کسی ایک انسان کے ماتحت کیسے ہو سکتے ہیں اور اس سے بڑھ کر اور کون سا شرک ہو سکتا ہے ۔ اگرچہ آپکے اس کلام میں مدار نجات کا لفظ گول مول ہے مگر لا انتہا قوانین رحمت ومغفرت کا فقرہ اس کو حل کر دیتا ہے ۔ ان آپکے فقرات سے نجات کا دائرہ بہت بڑا وسیع ہے اور تمام الٰہی کتابیں اور تمام رسولوں کی تعلیمات آپ کی اس تحریر سے رد ہو سکتی ہیں ۔ کیوں کہ خدا کی رحمت ۔ مغفرت کی لا انتہا قوانین ان محدود کتابوں اور محدود انسانوں کے ماتحت نہیں ہو سکتے پس ان کی کارروائی بھی آپکے نزدیک بہت بڑا شرک ہوا ۔ پھر آپ نے مرزا اور مرزائیوں کو ومن اظلم ممن ذکر بایات ربہ ثم اعرض عنہا انا من المجرمین منتقمون کی آیت سے مجرم اور مجرم کے ساتھ محل انتقام تجویز فرمایا اور اپنے اس اصول کو غیظ وغضب کے باعث بھول گئے کہ رب العالمین الرحمن الرحیم ۔ اور اس کی رحمت ومغفرت کے لا انتہا قوانین مرزا اور مرزائیوں کو نجات نہیں دے سکتے ۔ اس ڈاکٹر سے بڑھ کر عبد الحکیم خاں کا کیا شرک ہو سکتا ہے کہ اس کے کہنے کی خلاف ورزی سے مرزا اور مرزائیوں سے انتقام لیا جاوے اور تمام انبیاء کی خلاف ورزی سے انتقام نہ ہو اور وہ مدار نجات نہ ہوں

پھر آپنے اس وسیع دائرہ نجات کو تنگ کر دیا اور یہ کہا ہے کہ توحید ۔ ایمان بالیوم الآخر اور اعمال صالحہ مدار نجات آخرت ہیں ۔ رب العالمین کے لا انتہا قوانین مغفرت کو ہم ایک طرف رکھیں تو کیا تعجب تھا ہے پر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید مسلمانوں کو ملزم کرنے کے لئے آپنے یہ لکھدیا ہے ۔ پھر آپنے آگے چلکر دائرہ نجات کو وسیع بھی کیا ہے اور تنگ بھی کر دیا ہے جہاں یہ لکھا ہے کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ۔

حکیم اور خاں اور پھر ڈاکٹر صاحب ۔ شرک معاف نہ ہو یہ کیا بات ہے کیا اس کے لا انتہا قوانین نجات میں مشرک کی نجات کا کوئی قانون نہ ہو بلکہ ضرور ہونا چاہیے کیونکہ وہ رب العالمین الرحمن الرحیم ہے ۔ ایک انسان نے اگر ایسا کہا ہے ۔ تو آپکے نزدیک اس کا کہنا جنہ ہی کیا

ہے اور وہ مدار نجات کب ہے ۔ جیسا کہ تم نے کہا ۔ پھر خدا کا منکر تو مشرک بھی نہیں اس کے لئے تو نجات کا دروازہ آپ کے نزدیک بند ہو ہی نہیں سکتا ۔

پھر آپنے تیرہ کروڑ مسلمان پر رحم فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ تیرہ سو سال میں یہ تیرہ کروڑ مسلمان تیار ہوئے ہیں سب کو نجات حاصل کرنا چاہیئے ۔ حکیم و ڈاکٹر صاحب وہ ازب اللہ کے بندے اس وقت موجود ہیں ۔ تیرہ کروڑ اگر محمد رسول اللہ ؐ کے باعث تیار ہوئے ہیں تو وہ ارب اسکی مخلوق ورڈاروں کے طریق پر سے لاکھوں برس اور معلوم نہیں کہ کب سے وہ تیار ہوتے ہیں ان سب نے اگر نجات نہ پائی تو تیرہ کروڑ چیز ہی کیا ہے اور ایک آیت ۔ وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون ۔ ایسی عجیب آیت ہے کہ قرآن میں موجود ہے اور سرdست بظاہر آپ کو مسلم ہی ہوگی ۔ تیرہ کروڑ مسلمانوں میں سے اس آیت کے بموجب اکثر مشرک ہوں گے اور مشرک نجات نہیں پاسکتا ۔ پھر یہ تیرہ سو سال میں تیار ہوئے اور ان میں سے اکثر مشرک نکلے اور مشرک کو نجات نہیں ۔ پھر ان انبیاء کی خلاف ورزی کے متعلق ہم آپ کو ایک آیت سناتے ہیں ۔

ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناہم بالباساء والضراء لعلہم یتضرعون فلولا اذ جاءہم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبہم وزین لہم الشیطان ما کانوا یعملون فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون ۔

اس آیت پر غور کرو ۔ رسولوں کے ارسال کے وقت جہاں پکڑا جاتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ امریکہ اور یورپ اور جزائر کے زلازل اور طاعون اور آتش زدگیاں اور لڑائیاں مرزا کی طرف منسوب کرنے شرک ہیں ۔ حکیم [redacted] خاں مرسل تو اس وقت مامور ہوتے ہیں جب دنیا علے العموم غفلت کے نیچے دب جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے اعراض کرکے بکلی دنیا کی طرف لوگ جھک جاتے ہیں ۔ خدا کا رحم بعد فضل ان مجرموں میں سے بعض کو بچانے کے لئے مرسل مقرر فرماتا ہے کیا نوح اور موسے کے آنے بغیر فرعون اور قوم نوح ہلاک ہو گئی تھی ۔ کیا مکہ والوں کو یہ کہنا کہ ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم ۔ کوئی مجنون کی بڑ تھا نہیں ۔ سورہ نوح کا ابتدا پڑھو جہاں لکھا ہے ۔ فاتقوا اللہ واطیعون ۔ اگر وہ کوئی مدار نجات نہ تھا تو اس کی اطاعت چیز ہی کیا تھی ۔ پھر آپ نے ایمان بالآخرۃ کو نجات کا مدار تجویز فرمایا ہے اور یہ نہ خیال کیا کہ آپ کا دائرہ نجات تنگ ہو جاتا ہے سنیئے ۔ قرآن شریف نے ایمان بالآخرۃ کے لوازمات رہا کے بھی معدان لوازمات سے مدار نجات کو اور بھی بہت

تنگ کر دیا ہے اور وہ آیت یہ ہے۔ والذین یومنون بالاخرۃ یومنون بہ وھم علی صلوتھم یحافظون
یہاں ایمان بالآخرت کو ملزوم بتایا ہے اور ایمان بالقرآن اور محافظت علی الصلوۃ کو لازم قرار دیا ہے اور یہ تو آپ کی فطرت کہتی ہوگی۔ کہ لازم و ملزوم جدا نہیں ہوتے ہونگے
آپ نے قتل عمد کی سزا کہیں قرآن میں دیکھی ہوگی اگر یاد نہ ہو تو میں اسی خط میں یاد دلا دیتا ہوں۔ ومن یقتل مومناً متعمداً فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذاباً عظیماً
پھر ایک اور آیت ہے۔ جو چھٹے سیپارہ کے ابتدا میں ہے۔
ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نومن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا۔ اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکفرین عذاباً مہینا۔ اس کو آپ ملاحظہ فرماویں۔
آپ تو ابھی میرے روحانی فرزند ہیں۔ اور مسیح کو مسیح و مہدی بھی مانتے ہیں۔ اگر ابی و استکبر کا کوئی مادہ اللہ تعالے کے فضل سے آپ میں نہ ہو۔ تو جو قاعدہ نجات کا آپ نے لکھا ہے۔ اس کی غلطی اتنے میرے بیان سے بھی ظاہر ہوسکتی ہے۔ اور اگر ہٹ کے اسباب بہت ہیں۔ اور اب آپ مخالفت کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور لا ترکنوا الی الذین الخ کی بھی پروا نہ کی۔ تو زیادہ مباحثات سے بھی کام نہیں نکلتا۔
نجات فضل سے ہے اور یہی مدار نجات ہے اور اس فضل کا جاذب تقویٰ ہے اور اس تقوے کا بیان لیس البر میں ہے۔ آپ اس پر غور کریں۔ کیونکہ تقوے سے نجات کا ہونا تو آیہ کریمہ وینجی اللہ الذین اتقوا اور ثم ننجی الذین اتقوا سے ظاہر ہے اور اس تقین کے بعد کہ نجات تقوٰی سے ہے یہ کہنا کہ تقویٰ ان امور کی پابندی کا نام۔ تو آپ کا وہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے۔
لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ والموفون بعہدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون
اس آیت کریمہ کے درمیان تقوے کے چند اصل بیان ہوئے ہیں۔ جن میں شاید مذاہب کا بھی کہیں ذکر آیا ہو اور دوسری آیت ثم ننجی الذین اتقوا ظاہر کرتی ہے کہ مدار نجات تقوی ہے۔ لاانتہا قوانین نجات کے لئے نہیں۔ پھر مرکز نجات کا مسئلہ تو ہمیں صرف انبیاء کے ذریعہ ہی معلوم ہو سکتا تھا اور اس کا دوسرا کوئی راستہ نہیں اور دنیا میں نجات بخلاف آپکے منشا کے بہت ہی کم لوگوں میں نظر آتی ہے آپ اپنا ہی حال دیکھیں۔ بڑی محنتوں کے بعد تو آپ ڈاکٹر اور مصنف کتب اور صاحب اولاد ہوئے۔ مگر بی بی۔ بچوں اور ریاست والوں سے نجات ملی یا نہ ملی۔ آپکا دل ہی جانتا ہوگا۔
میں اس پہلے حصے سے ایک حد تک جواب دینے سے سبکدوش ہوا ہوں اگر یہ حصہ آپکے لئے کچھ بھی مفید ہوا تو اس کی تفصیل کو بھی تیار ہوں۔ اور باقی حصوں کے جواب دینے کو طیار رہوں گا۔ اور اگر اس حصہ کے متعلق ہی مجھے بھی سنانا ہو۔ کہ میں دودھ مانگتا ہوں اور مجھے زہر پلایا جاتا ہے۔ میں قریب ہوتا ہوں اور مجھے دور کیا جاتا ہے اور میں اپنا بنتا ہوں اور مجھے اجنبی کہا جاتا ہے تو میں مصلحت نہیں سمجھتا۔ کہ باقی حصوں کا جواب دوں یا اس کو اور زیادہ کروں۔
اگر امام صاحب کے حضور شوخی کرنے سے پہلے مجھ سے براہ راست آپ خط و کتابت کرتے تو مجھے بہت پیارے الفاظ بولنے کا موقعہ ملتا۔ مگر محبوب پر سخت کلامی کو ایک محب فطرتاً پسند نہیں کرسکتا اور وہ معذور بھی ہے۔ پھر خدا کے لاانتہا قوانین مغفرت بھی موجود ہیں۔ اس لئے میں یقین کرتا ہوں کہ میرا کوئی لفظ بھی ایسا نہ ہوگا جو میرے لئے نجات سے محروم کرنے والا ہو۔ قرآن کریم سے الگ ہو کر آپ بہت قوانین ایجاد کرسکتے ہیں۔ مگر قرآن کے ماتحت ہو کر ایسا کرنا آپکے لئے محال ہے۔ قرآن ایک مفصل کتاب ہے اگر ایک شخص کو ایک مقام پر کوئی آیت متشابہ معلوم ہو تو اس کے لئے اور بہت سے محکمات موجود ہیں جو ام الکتاب کا کام دے سکتے ہیں مگر کج بحثی سخت مرض ہے۔

گورنمنٹ کے واسطے فرمانبرداری کا اظہار کا دن
ایمپائر ڈے

۲۴ مئی ۰۶ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں ایمپائر ڈے منایا گیا اور بڑے انتظام کے ساتھ ایک جلسہ مدرسہ کے صحن میں کیا گیا جس میں علاوہ طلباء مدرسین کے شہر کے امراء اور رؤسا بھی شامل ہوئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو اس جلسہ کے لئے بذریعہ ایک درخواست کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے مدعو کیا تھا مگر صاحب بہادر نہ آسکے اس واسطے صدر مجلس جناب مرزا محمد افضل بیگ صاحب انسپکٹر محکمہ پلگ ڈیوٹی حال رخصتی قادیان کو بنایا گیا اس جلسہ کا افتتاح قرآن خوانی سے ہوا۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے حکومت برطانیہ کے برکات پر وعظ فرمایا اور شیخ ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام صیغہ مڈل نے اپنی کتاب برکات سلطنت برطانیہ کا حصہ مذہبی آزادی پڑھ کر سنایا جو طلباء کیواسطے اور بالخصوص بچوں کو سنانے کے لئے بہت ہی موزون مضمون تھا۔ ماسٹر صاحب یہ کتاب عنقریب شائع کرنے والے ہیں اور امید ہے کہ اس کے چھپنے پر صیغہ تعلیم اس کتاب کو ٹکسٹ بک میں شامل کرے گی۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے اور مولوی عبید اللہ صاحب بسمل مدرس فارسی نے برکات سلطنت برطانیہ پر نظمیں پڑھیں اور طلباء نے ممانعت جہاد پر نظمیں پڑھیں اور اخیر میں صاحب پریزیڈنٹ نے سلطنت برطانیہ کے برکات پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ جس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اسی جلسہ میں مرزا محمد افضل بیگ صاحب موصوف نے تیس روپیہ کے تین انعام ان طلباء کے واسطے اپنی طرف سے مقرر فرمائے۔ جو برکات دولت برطانیہ پر سب سے عمدہ مضمون تحریر کریں اور جو طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اول نکلے۔ اس کے واسطے کالج میں پڑھنے کے لئے دو سال کے لئے صہ ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب موصوف کو اس اسلامی خدمت کے عوض میں جزائے خیر دے۔
اس وقت اس بات کا ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ ایمپائر ڈے کے اصل مقصد کو دلی جوش کے ساتھ پورا کرنیوالی جماعت دنیا بھر میں جماعت احمدیہ سے بڑھ کر نہیں ہے اس کا ظاہری ثبوت ایک یہ ہے کہ ایک انسان کے دل پر جس قدر کہ اور حکومت اس کے مذہبی عقائد کی ہوتی ہے اس قدر اور کوئی حکومت ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اس جماعت کے لیڈر نے اپنے لٹریچر میں بتاکید سلطنت برطانیہ کے برکات پر دیا ہے وہ تمام متفرق مضامین تعداد میں اس قدر ہیں کہ اگر ہندوستان کے تمام اپنی اپنی تقریروں کی بجائے حضرت مرزا صاحب کی کتابوں اور اشتہاروں اور تحریروں میں سے سلطنت کی خیرخواہی کا ایک ایک مضمون لے لیتے۔ تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہی سب کے واسطے کافی ہوجاتے۔
صبح کو جلسہ ہوا اور لڑکوں میں شیرینی تقسیم ہوئی اور جھنڈا لگایا گیا اور شام کو چراغان کیا گیا اس جلسہ کی ظاہری آراستگی اور زیب و زینت کی طیاری میں ماسٹر عبد الرحیم اور ماسٹر ضیاء اللہ صاحب نے جو کو اس قسم کے معاملات میں خاص تجربہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

یسوع کے آخری کلمات ۔ پادری ڈاکٹر اگس ٹن ڈوپلگین نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ یسوع کے آخری کلمات لما سبقتانی کے جو معانی عام طور پر بیان کئے جاتے ہیں وہ درست نہیں ہیں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے بہت مدت تک اس کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یسوع مسیح جو زبان عام طور پر بولتا تھا۔ وہ ایک ملی جلی زبان تھی جو اس وقت یہودیوں کے درمیان بولی جاتی تھی یعنی نہ تو وہ قدیم عبرانی تھی اور نہ پورے طور پر کلدانی یا سریانی تھی بلکہ قریباً ایک نئی زبان پیدا ہو گئی تھی۔ جس کا نام تھا **مایا زبان**۔ اور یہی **مایا** زبان یسوع بولا کرتا تھا۔ متی اور مرقس نے اگرچہ یسوع کے آخری الفاظ کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ لیکن یوحنا نے جو خود موجود تھا ان الفاظ کو بیان نہیں کیا بلکہ یوحنا نے یہ بیان کیا کہ یسوع کے اس قسم کے الفاظ تھے۔ کہ اب خاتمہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں۔ کہ ان الفاظ کے معانی مایا زبان کے مطابق یہ ہیں۔ اب میں بے ہوش ہوتا ہوں **سیاہی میرے چہرے کو ڈھانکتی ہے**۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کی نسبت یہ بیان کرنا کہ وہ مرتے وقت خدا سے ناامید ہو گیا تھا۔ بہت بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جب عیسائی عقائد کے مطابق وہ خود خدا تھا۔ تو پھر اس نے کس اور خدا کو طلب کیا اور کس خدا نے اس کو چھوڑ دیا تھا پھر آخری وقت میں ایسے ناامیدی کے الفاظ تو ایک معمولی متوکل نیک آدمی بھی نہیں بولتا۔ چہ جائیکہ یسوع نے اس قدر ناامیدی کے الفاظ استعمال کئے ہوں۔

ہماری رائے میں ڈاکٹر صاحب کی تحقیقات قابل قدر ہے اور عیسائی دنیا کے واسطے مناسب ہے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ یہ درست ہے۔ کہ اگر یسوع نبی تھا یا کم از کم ایک متوکل نیک انسان تھا۔ تو ایسی مایوسی کے الفاظ اور خدا تعالےٰ پر ناامیدی کا کلمہ اس کے منہ سے نہیں نکلنا چاہیئے تھا کیوں کہ خدا کے پاک کلام میں لکھا ہے کہ خدا سے ناامید ہونے والا شیطان ہوتا ہے۔ گو عیسائی لوگ اپنی موہوم نجات کے سبز باغ کی نفسانی خواہش کی خاطر اس بات پر بھی فخر کرتے ہیں کہ عیسائیوں کا خدا وند ملعون ہو گیا۔ ملعون ہونا اور شیطان بننا ایک ہی مفہوم رکھتا ہے) تاہم ایک فہیم اور باادب انسان کبھی اپنے بزرگوں کے حق میں ایسا لفظ بولنا پسند نہیں کرتے۔ جو معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں یعنی یہ کہ اب میں بے ہوش ہو گیا ہوں۔ یہ صحیح معلوم ہوتے ہیں کیوں کہ یسوع در اصل صلیب پر مرا نہ تھا بلکہ ایک بے ہوشی کی سی حالت میں وہاں سے اتارا گیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ ہوش پاکر وہاں سے چلا آیا تھا۔ اس کے واسطے یہ مقدر تھا کہ وہ اپنے وطن میں عزت پا نہیں سکتا پس وہ غیر ملکوں کو چلا گیا اور اسرائیل کی پراگندہ بھیڑوں کو کشمیر کی وادی میں تلاش کیا۔ یسوع کے آخری کلمہ کا یہ آخری حصہ کہ اب میری **روسیاہی ہوئی**۔ بہت ہی ناگوار کلمہ ہے لیکن روحانی لوگ اسباب کو سمجھ سکتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ناامیدی کے اظہار سے بڑھکر ناگوار یہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس روسیاہی سے یسوع کی مراد یہ تھی کہ یہودی لوگ تو اب مجھے ضرور ایک کاذب یقین کریں گے اور میری تمام پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہو گئیں۔ اور وہ یقین کریں گے۔ کہ بائبل کے حکم کے مطابق میں جھوٹا ہوں کیوں کہ کاٹھ پر میرا مر جانا مشہور ہو جائے گا۔ اس واسطے ملک میں میری بہت ہی سخت روسیاہی ہوگی۔

(ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء)

پادریوں کی تعداد قید خانوں میں ۔ مسٹر ڈکسی ایک تھیٹر کے تماشہ کن ہیں۔ انہوں نے عیسائیوں کے نوجوانوں کی انجمن کا ممبر بننا چاہا تھا۔ مگر انجمن نے انکار کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی کہ تماشہ والوں کے اخلاق برے ہوتے ہیں ہم ایسے لوگوں کو اپنی جماعت میں داخل نہیں کرنا چاہتے اس پر ڈکسی صاحب نے ایک اشتہار دیا ہے اور اس میں یہ دعوے کیا ہے۔ کہ

اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ بداخلاقی کی وجہ سے قید کی سزا پانے والوں میں تماشہ کن لوگوں کی تعداد پادریوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ تو میں اس شخص کو تین ہزار ایک سو پچیس روپیہ نقد انعام دوں گا۔ ڈکسی صاحب کا یہ دعوے ہے کہ تھیٹر والے اس قدر سزایاب نہیں ہوتے جس کثرت سے کہ عیسائیوں کے پادری سزایاب ہوتے ہیں چنانچہ اپنے دعوے کی تصدیق میں انہوں نے صوبجات متحدہ امریکہ کے بڑے بڑے قید خانوں کی ایک فہرست شائع کی ہے اور دکھلایا ہے۔ کہ ہر ایک صوبہ میں کس قدر تماشہ گر جیل میں ہیں اور کس قدر پادری ہیں۔ اس فہرست کے مطابق اس ملک میں ۳۴۲ پادری جیل خانوں میں قیدی ہیں اور تماشہ گروں میں سے صرف ۱۹ ہیں۔ اس کے بعد بہت سے پادریوں کے نام شائع کئے ہیں۔ جن کی طرف زنا۔ چوری خیانت وغیرہ کے اجرام نہایت خوفناک صورت میں منسوب کئے گئے ہیں اور وہ جرم ایسے شرم ناک ہیں کہ میں پسند نہیں کرتا کہ اخبار کے کالموں کو ایسے گندے مضمونوں کے ترجمہ کے ساتھ پر کروں۔ تعجب ہے کہ جب امریکہ پر عیسائی اخلاق کا یہ اثر پڑا ہے تو کس جرأت اور حوصلہ کے ساتھ یہ لوگ ہندوستان کو عیسائی بنانے کے واسطے آتے ہیں۔

ایک جدید مذہب	ہندوستان میں عیسائی لوگ

نہایت جوش اور خروش سے مذہبی اشاعت کو جامہ طوالت پہنانے میں کروڑ ہا روپیہ خرچ کرنے کے علاوہ جائز اور ناجائز سرگرمی دکھلا رہے ہیں لیکن جس یورپ سے عیسائیت کا آغاز ہوا ہے۔ وہاں عیسائیت کی روز بروز نازک حالت ہوتی جاتی ہے۔ روئے زمین میں عیسائیوں کی سب سے بڑی سلطنت روس ہے۔ آج کل یہاں میر لوائیٹ نام کا ایک جدید مذہب پیدا ہوا ہے۔ اس مذہب کے اصول صرف دو ہیں اول گوشت خوری سے پرہیز۔ دوسرے دنیوی جاہ و جلال سے نفرت ہے۔ اہل روس نے اس جدید مذہب کا استقبال نہایت گرمجوشی سے کیا ہے۔ جس کی اس سے بڑھ کر کھلی شہادت نہیں ملسکتی کہ صرف دو ماہ میں پولینڈ کے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمیوں نے عیسائیت کو خیرباد کہکر جدید مذہب قبول کیا ہے۔ مزید لطف یہ ہے کہ میر لوائیٹ کے ممبران میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو بذات خود واعظ ہیں۔ اس مذہب کی سرپرستی میں پچاس ہزار سے زیادہ سپیکر عیسائیت کے خلاف علانیہ وعظ دے رہے ہیں۔ ان لوگوں نے روس کے کئی مقامات پر گرجے منہدم کر دئے ہیں انہیں واقعات پر ہم کہتے ہیں کہ عیسائیوں کو پہلے یورپ میں مذہبی عقائد کے چراغ روشن کرنا چاہئیں۔ بعد ازاں ہندوستان میں۔ (عام)

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک سینیر ٹرینڈ مدرس کی

درخواستیں

جلد بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان آنی چاہئیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - ایک اور عظیم الشان نشان۔
صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳ - آریوں کی اصلیت۔ آثار علم و ادب۔ ثناء اللہ امرتسری کی تہذیب کا مقابلہ۔ زلزلہ۔
صفحہ ۴ - درس قرآن شریف۔ نماز جنازہ۔
صفحہ ۵ - ۷ - یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟
صفحہ ۶ - جماعت احمدیہ نارووال اور ایک مولوی دہلوی
صفحہ ۸ - ۹ - حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب۔ گورنمنٹ کیواسطے فرمانبرداری کے اظہار کا دن۔ ایمپائر ڈے۔
صفحہ ۱۰ - ڈاک ولایت۔ ضرورت
صفحہ ۱۱ - ۱۲ - اشتہارات۔

بدرِ مسیح

۷ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ مئی ۱۹۰۶ء

هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الزَّلْزَلَة۔
بَلْ يَأْتِيْهِمْ بَغْتَةً

اگر چاہوں۔ تو اُس دن خاتمہ۔
اس کے بعد ایک علیحدہ الہام ہوا۔

دو چار ماہ

ترجمہ۔ مذکورہ بالا عربی الہامات کا یہ ہے۔ کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے۔ بلکہ اُن کے پاس اچانک آئے گا۔

۲۷ مئی ۱۹۰۶ء - اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ

وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا

ترجمہ - میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالوں گا اس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جس کا یہ مطلب تھا۔

جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا۔

۲۷ - مئی ۱۹۰۶ء

الہام: "آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں"

ایک دوست کا ذکر تھا جس پر بہت سے دنیوی مشکلات گر رہی ہیں فرمایا۔ یہ الہام اُسی کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔

چودہری الہ داد صاحب مرحوم

ہمارے معزز دوست اور بھائی جناب چودہری الہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز کو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت میں لے اور جنت میں اچھی جگہ نصیب فرماوے آپ اپنے سترہ دن تک بخار میں مبتلا رہ کر ۲۷ مئی ۱۹۰۶ء کی صبح کو چار بجے کے قریب جب کہ موذن نے اللہ اکبر کہا اپنی جان اپنے مالک حقیقی کو سونپ دی۔ اللّٰھم اغفرہ وارحمہ۔ چودہری صاحب موصوف اکتوبر ۱۹۰۱ء اپنی مستقل سرکاری ملازمت اعلیٰ مقام دنیوی عروج کی خواہشوں کو لات مار کر دین کی خاطر قادیان میں ایک قلیل تنخواہ پر راضی ہو کر بیٹھ رہے اور تب سے ایک دن کے واسطے بھی اپنے وطن کو نہیں گئے تھے آپ کی عمر قریب ۳۳ سال کے تھی۔ میگزین کی خدمت جس خوبی اور محنت کے ساتھ وہ بجا لاتے رہے وہ عیاں ہے اور اس کے علاوہ مدرسہ کی امانت کی خدمت اور پھر انگریزی کی خدمت بھی بجا لاتے رہے اور کچھ مدت مدرسہ میں آنریری ٹیچری کا کام بھی کرتے رہے۔ مرحوم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ چودہری اللہ داد صاحب بڑے مخلص تھے ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہوتا ہے۔ صاحب موصوف نے اپنی وصیت ہنوز تحریر نہ فرمائی تھی لیکن حسب الحکم حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود کا وہ رویا آپ کے حق میں پورا ہوا۔ جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر کے ساتھ دو اور قبریں ہیں ایک دوسری قبر میاں الٰہی بخش صاحب کی ہے یہ پیارا دوست بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتا تھا جن کا کچھ ذکر کسی آئندہ کے اخبار میں کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا مہمان نواز تھا دوستوں کا سچا دوست تھا۔ اس کا دل احمد کی محبت سے پُر تھا۔ خدا تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور آپ ہی ان کا محافظ ہو۔ آمین صاحب موصوف کی جو خدمت ایام علالت میں ان کے دوست ابو سعید عرب صاحب نے اور چودہری فتح محمد صاحب نے کی وہ برادرانہ محبت اور دلی تعلق کا ایک خاص نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

دُعا ملاد - ہمارے دفتر کے محرر منشی شیخ محمد نصیب چند روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

تلاش گم گشتہ - چودہری نعمت علی خاں صاحب احمدی اصل متوطن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور حال ملازم چوب منڈی جنگلاں ضلع جہلم کچھ عرصہ سے پاگل ہو کر کہیں چلے گئے ہیں۔ تلاش کیا گیا ہے پتہ نہیں ملا اگر کسی بھائی کو ان کا پتہ ہو۔ تو اطلاع دیں یا اپنے پاس ٹھہرا کر سٹروعہ ضلع ہوشیارپور میں چودہری غلام قادر خاں صاحب احمدی کو اطلاع دیں پھر سٹروعہ سے آدمی آ کر لے جاوے گا۔

خدائے عزّوجل کی پاک وحی ایک نئے مخالف شدہ کے بارہ میں۔ پڑھنے والے سمجھ لیں۔

وحی اللہ

۳۰ مئی ۱۹۰۶ء - ۱۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔

۲۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

۳۔ رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّکَاذِبٍ

ترجمہ۔ اے میرے رب تو سچے اور جھوٹے میں فرق دکھلا دے۔

۴۔ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ

ترجمہ۔ تو ہر ایک اصلاح کرنے والے اور سچے کو دیکھتا ہے۔

معذرت - پریس مین کی غلطی سے صفحہ لاتھو پر لگ گیا چونکہ یہ آخری کاپی تھی اور وقت تنگ تھا اس واسطے نہ دوبارہ وقت پر لکھ سکتے۔

چند ضروری سوالات اور اُن کے مفید جوابات

سوال - وہ کون سی دوائی ہے۔ جس کی کامیابی کو دیکھ کر بعض لوگوں نے قریباً اُسی قسم کے نام کی دوائیوں کے اشتہار دینے شروع کر دئے ہیں۔ ؟

جواب - **مفرّح عنبری**

سوال - وہ لوگ نقلی دوائی کے بیچنے میں کامیاب ہونے کا کیا ذریعہ اختیار کرتے ہیں ؟

جواب - چیز ناقص ڈالتے ہیں - پر ظاہر کرتے ہیں کہ کامل ہے اور پھر قیمت بھی کم مانگتے ہیں۔ تاکہ خریدار جلد پھنس جاوے۔

سوال - اس سے کس کو نقصان ہوگا ؟

جواب - پبلک کو۔ جو خریدیں گے۔

سوال - اور بیچنے والے کو؟

جواب - اس کو سب سے زیادہ نقصان ہے۔ کیوں کہ دھوکہ تو چھپا نہیں رہتا اور ایمان پہلے ہی سے دُور۔

سوال - اور اصل مالک و موجد مفرح عنبری کو؟

جواب - کچھ نقصان نہیں۔ وہ چیز عمدہ ہے۔ اس میں ملک اور اہل وطن کا فائدہ ہے۔ لوگ سالہا سال کا تجربہ کر چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ انشاء اللہ اُسے ضائع نہ کرے گا۔

مفرّح عنبری قیمت ڈبیہ پانچ روپیہ وزن ۵ تولہ خوراک ۲ ماسہ

ملنے کا پتہ - حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

نوٹ

اس مفرّح کی خوبیوں میں شکریہ کے خطوط کثرت سے آچکے ہیں۔ جنمیں سے بعض اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لیے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

چہ گویم باتو گرائی چہاد رقادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲ | قی وابینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۳ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۲۳ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۴۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

اے جہان منتظر خوش باش کامد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } ۵

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ ۴

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۲

عام قیمت بابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ... عا۔ افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالی جناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر لیگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنی ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ سو بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

صفحہ ۳۔ ڈائری۔ القول الطیب

صفحہ ۴، ۵۔ مسیح موعودؑ کے نصائح عورتوں کو گھر میں۔

صفحہ ۶۔ خط چودہری اللہ داد صاحب مرحوم بنام ابو سعید عرب

ضیاء الاسلام۔ قطعہ۔ فیصلہ کی آسان راہ

صفحہ ۷۔ زندہ نبی۔

صفحہ ۸۔ مراسلات

صفحہ ۹۔ فوجی گورنمنٹ توجہ فرمائے

صفحہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ اشتہارات

بدر مسیح

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ جون ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۳۱ مئی ۱۹۰۶ء کو فرمایا۔ چند روز ہوئے میں نے دیکھا تھا۔

رؤیا۔ بہت سے زنبور ہیں اور میں ان کو کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں۔

۴۔ جون ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا کہ میں ایک جگہ ہوں اور وہاں ایک چادر ایک اونچی جگہ پر رکھی ہوئی ہے۔ اتنے میں ایک چڑا آیا اور اس چادر پر بیٹھ گیا تب میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ جس طرح بنی اسرائیل کے واسطے آسمان سے پرند اترتے تھے اسی طرح ہمارے واسطے ہے۔

۵۔ جون ۱۹۰۶ء۔ الہام

۱۔ مَا اُرْسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخْزٰی بِہِ اللّٰہُ قَوْمًا لَا یُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ۔ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے ایک قوم کو رسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے۔

۲۔ یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ

ترجمہ۔ خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ نبوت کی روح اس پر ڈالتا ہے۔

۳۔ الہام۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور درس قرآن روزانہ مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب چند خانگی ضروریات کے سبب وطن کو تشریف لے گئے ہیں ایسا ہی حکیم فضل دین صاحب چند روز کے واسطے بھیرہ تشریف لے گئے ہیں

۴۔ مولوی محمد سعید صاحب بمعہ دیگر حیدر آبادی صاحبان کے واپس وطن کو چلے گئے۔ اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی بابو غلام محمد صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ بابو عبد القادر صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور سے اور دیگر بہت سے اصحاب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے

۵۔ شب درمیانی ۴ و ۵ جون ۱۹۰۶ء عشاء کے قریب ایک ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیا۔ جس کی روشنی نہایت تیز تھی اور غیر معمولی سے رنگ اس میں سے نکلے

دعا مدد۔ منشی محمد نصیب صاحب محرر دفتر بدر قریب دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ لیکن اب پہلے کی نسبت بہت آرام ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفاء کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ منشی صاحب کی بیماری کے سبب بعض خطوط کی تعمیل میں دیری ہوئی ہے۔ امید ہے کہ احباب معاف رکھیں گے۔

خط و کتابت

خط و کتابت کے وقت تمام خریداران کے واسطے ضروری ہے کہ اپنا نمبر خریداری اپنے نام کے ساتھ ضرور لکھا کریں

ورنہ تعمیل ارشاد میں وقت پیدا ہوتی ہے اور دیر ہوتی ہے۔ مینجر بدر

ارسال زر

بدر اخبار کے متعلق یا کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کے متعلق جو قادیان سے نکلتے ہیں ارسال زر یا کوئی اور خط و کتابت ہرگز حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نہیں ہونی چاہئے۔ جو لوگ اخباروں کے متعلق کوئی بات حضرت اقدسؑ کو لکھتے ہیں یا اخباروں کے متعلق آپ کے نام روپے روانہ کر دیتے ہیں۔ ان کو ڈرنا چاہئے کہ حضور کے وقت میں بے جا مداخلت کر کے وہ موجب تکلیف ہوتے ہیں۔ حضور ایسے معاملات میں کوئی دخل نہیں رکھتے۔

مینجر بدر

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں یہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

قیمت ۱۲ — مرزا غلام احمد

ڈائری

القول الطیب

۳۱ - مئی ۱۹۰۶ء - فرمایا تین چار روز ہوئے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بہت سے چھوٹے زنبور ہیں اور میں ان کو مارتا ہوں اس سے مراد یہی مخالف دشمن ہیں - جو احمق ہیں اور غوغا مچاتے ہیں یہ بھی حکمت الٰہی ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالےٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جوش دیا کہ خلقت کو ہدایت دیں اور ان کو راہ راست پر لا دیں اور دوسری طرف ابو جہل جیسوں کو جوش دیا کہ مخالفت میں شور و غوغا مچائیں - مذکورہ بالا رویاء کے مطابق مخالفوں کی تباہی بذریعہ دلائل اور بذریعہ نشانات الٰہی کے ہے - دشمن خود بخود ہلاک ہو رہے ہیں - کیوں کہ یہ زمانہ تلوار کا نہیں - خدا آپ سامان پیدا کرتا ہے -

حیدرآباد کے مولوی محمد سعید صاحب نے اپنے ابتلاؤں کا ذکر کیا - فرمایا - جب تک انسان ابتلاء کی برداشت نہ کرے - خدا کے پاس اس کو درجہ نہیں مل سکتا -

فرمایا - ہم غریب اور ضعیف ہیں نہ تلوار ہمارے ہاتھ میں ہے اور نہ ہم اس امر کے واسطے مامور ہیں - کہ تلوار چلائیں - اور نہ ہمارے پاس جنگ کے سامان ہیں لیکن ہماری تلوار آسمان پر ہے - دنیا میں جس عظیم الشان انقلاب کو ہم چاہتے ہیں کہ لوگ خدا کی طرف جھکیں اور اس کی ہستی پر ایمان لاویں وہ ہمارے اختیار میں نہیں - کتابوں کے لکھنے سے کچھ نہیں ہوتا - گو ایک ہرے بھرے باغ کی طرح دلائل کا مجموعہ ہم نے اکٹھا کیا ہے لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا خدا تعالےٰ اپنے فضل سے کچھ کرے گا - میرا قلب محسوس کرتا ہے کہ اس وقت دنیا ایسی سخت غفلت میں پڑی ہوئی ہے کہ بغیر الیم اور شدید عذاب کے ماننے والے نہیں - حدیثوں سے ثابت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ نہیں فرمایا - کہ آنے والا مسیح مردوں کو زندہ کرتا پھرے گا - بلکہ یہ فرمایا کہ زندوں کو مارے گا (جیسا کہ طاعون و دیگر نشانات میں ہلاکت ہو رہی ہے)

۳۰ - مئی ۱۹۰۶ء - فرمایا - ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس پر اللہ تعالےٰ کے کسی نہ کسی اسم کا پرتوہ ہوتا ہے - مسیح موعود پر اللہ تعالےٰ کے غالب ہونے والے نام کا پرتوہ ہے - صوفیوں نے یہی لکھا ہے - کہ آنے والا مسیح ہمیشہ فتح پائے گا اور کبھی مغلوب نہ ہوگا - دشمن ہر چند اس کی مخالفت کریں - مگر وہ ایسا وجود ہے کہ اس کو ہمیشہ فتح ہی ہوگی - شکست تو اس نے کھائی ہی نہیں

ڈاکٹر عبد الحکیم کا ذکر تھا - فرمایا - جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات ہو سکتی ہے - وہ جھوٹا ہے - خدا تعالیٰ نے جو بات ہم کو سمجھائی ہے وہ بالکل اس کے برخلاف ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو - تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے - بغیر متابعت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا - جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں ان کی کبھی خیر نہیں - اس کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ تفسیر لکھنے بیٹھتا کیوں کہ نہ تو ظاہری علوم سے اس کو کچھ حصہ تھا اور نہ باطنی طہارت اور پاکیزگی کو وہ حاصل کر چکا تھا - اسی واسطے میں نے کبھی اس کی تفسیر کو نہیں پڑھا کیوں کہ اس میں تضیع اوقات ہے ایسے آدمی کی کتاب کو پڑھنا صرف اپنے وقت کو خراب کرنا ہے - جاہل آدمی پھر متکبر کبھی نیک انجام نہیں پا سکتا -

فرمایا - چند سال ہوئے کہ مجھے الہام ہوا تھا -

سر انجام جاہل جہنم بود - کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

فرمایا - اللہ تعالیٰ جب ایک باغ لگاتا ہے اور کوئی اس کو کاٹنا چاہتا ہے تو خدا اس شخص پر کبھی راضی نہیں ہو سکتا مدت کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں - مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں - وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا جب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں - اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور ان کی کھالیں اتری ہوئی ہیں تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی - اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے -

فرمایا - اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں - جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں - اور ان کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں - خدا تعالےٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا - اور ان کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا -

فرمایا - یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اس کا سر کٹا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے - ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ ان کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہیگا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے - لیکن ان کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں - جس سے یہ مراد ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی - اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اتری ہوئی ہے - اس سے یہ مراد ہے - کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور ان کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے

فرمایا - اگر ہم افترا کرتے ہیں تو خدا خود ہمارا دشمن ہے اور ہمارے لئے بچاؤ کی کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی - لیکن اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے ہے اور مصائب اسلامی کے واسطے اللہ تعالےٰ نے خود ایک سامان بنایا ہے - تو اس کا مقابلہ خدا تعالےٰ کو کس طرح پسند آ سکتا ہے بڑا بد قسمت ہے - جو اس کو توڑنا چاہتا ہے

فرمایا - یہ لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بے ادبی سے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالےٰ کے جلال کے اظہار کے واسطے ہے اور نادان نہیں جانتے کہ جب تک خدا کے نبی اور اس کے رسول کا جلال نہ ہو - خدا کا جلال وہ کس طرح ظاہر کر سکتے ہیں -

ابن مریم - کے لفظ کے متعلق حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک لطیفہ بیان کیا - کہ جب مخالف لوگ اپنی بول چال میں کسی پر ناراض ہوتے ہیں - تو اسے کہتے ہیں سور کا بچہ اور الو کا پٹھا - تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے واسطے یہ جائز رکھتے ہیں - کہ ایک انسان کو ایسا برا نام دیویں - اور مسیح [illegible] کے واسطے یہ جائز نہیں رکھتے کہ وہ کسی کو مریم کا بچہ کہدے - حالانکہ ایک نیک نام ہے

فرمایا - اگر ڈاکٹر عبد الحکیم کو تقوے صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا - کیوں کہ وہ اس کا اہل نہیں ہے - اس کی تفسیر میں ایک ذرہ روحانیت نہیں - اور نہ ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے -

فرمایا - صلیب ہی خطا کار ہے کہ وہ اول یسوع پر غالب آئی اور اس کو مردہ سا کر دیا اور پھر اس کی امت پر غالب آئی - اور اس کو اپنا پرستار بنایا اس واسطے صلیب ہی اس قابل ہے کہ توڑی جاوے

فرمایا - الہام الٰہی کی عبارت عموماً مقفی ہوتی ہے اور اس میں ایک شوکت ہوتی ہے اور اس میں سے کلام الٰہی کی ایک خوشبو آتی ہے -

چودھری اللہ داد صاحب مرحوم - کا ذکر تھا - فرمایا -

کہ قبرستان کے متعلق جو الہام الٰہی تھا۔ کہ انزل فیہا رحمۃ اس کے مستحق چودہری صاحب موصوف بھی ہوئے

فرمایا۔ توحید آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ جو لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں (جیسا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں وغیرہ جو کہتے ہیں کہ آں حضرت پر ایمان لانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہود و نصاریٰ خود بخود نجات پا جائیں گے) ان کو کبھی توحید مل ہی نہیں سکتی۔ سارا قرآن شریف اس سے بھرا ہوا ہے جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں خداتعالیٰ ان کے اندر سے ایمان کی کیفیت کو سلب کر لیتا ہے

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ نبی ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تمام اکابر اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ اس امتِ مرحومہ کے درمیان سلسلہ مکالماتِ الٰہیہ کا ہمیشہ جاری ہے۔ اس معنے سے ہم نبی ہیں ورنہ ہم اپنے آپ کو اُمتی کیوں کہتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے۔ وہ صرف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پہنچ سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں ایک اصطلاح کے جدید معنے اپنے پاس سے بنا لینا درست نہیں ہے۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنے والا مسیح نبی بھی ہوگا۔ اور اُمتی بھی ہوگا۔ اُمتی تو وہ ہے جو آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے فیض حاصل کر کے تمام کمال حاصل کرے لیکن جو شخص پہلے ہی سے نبوت کا درجہ پا چکا ہے۔ وہ اُمتی کس طرح سے بن سکے گا۔ وہ تو پہلے ہی سے نبی ہے۔

سائل نے سوال کیا کہ اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اُنہو[ں] نے صرف ایک کا نام نبی رکھا ہے۔ اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نبی نہیں رکھا اس سوال کا جواب دینے کا اس واسطے میں ذمہ وار نہیں ہوں۔

۲۷۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ چودہری اللہ داد صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ بڑے مخلص آدمی تھے۔ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے۔

فرمایا۔ جو الہام الٰہی نازل ہوا تھا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے ان میں سے ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تھے دوسرے چودہری صاحب معلوم ہوتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ جو رؤیا دیکھا گیا تھا۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر کے پاس دو اور قبریں ہیں۔ وہ بھی پورا ہوا۔ ایک قرالٰہی بخش صاحب ساکن مالیر کوٹلہ کی بی بی اور دوسری چودہری صاحب مرحوم کی بی بی۔

مخالف ملہموں کیواسطے فیصلہ کی آسان راہ

وہ خود ہی مباہلہ کریں

الہام الٰہی۔ اُریحک ولا اُجیحک واخرج منک [illegible]ماً کا ذکر تھا۔ جس کے معنے ہیں۔ میں تجھے راحت دُوں گا اور تجھے بڑھاؤں گا اور تجھے تباہ نہ کروں گا۔ اور تجھ سے ایک قوم نکالوں گا

فرمایا۔ اس وحی الٰہی کو مدنظر رکھ کر ہمارے مخالف ملہمین آسانی کے ساتھ فیصلہ کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ خداتعالیٰ نے ان لوگوں کو جواب دیا ہے جو اس کوشش میں ہیں کہ ہم کو بے نشان کر دیں۔ خداتعالےٰ نے ان کا رد کر دیا ہے یہ خداتعالےٰ کی محبت اور فضل وکرم کے خاص الفاظ ہیں جو کاذب کے حق میں نہیں بولے جاتے اب مخالف ملہموں کے واسطے راستہ آسان ہے۔ چاہیئے کہ وہ خدا کی طرف سے ایسا الہام شائع کریں کہ یہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔ ایک تازہ مثال ایسے ملہم کی تو چراغدین کے وجود میں قائم ہو چکی ہے اور بھی جو چاہے۔ آزمائش کر لے۔ ہم تو خداتعالےٰ کی ہزار حلف کھا کر کہتے ہیں۔ کہ یہ جو ہم پر نازل ہوا یہ خداتعالےٰ کا کلام ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف خداتعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ ایک خدا کا نشان ہے اور فیصلہ کی آسان راہ ہے۔ جس کا جی چاہے۔ اختیار کرے۔

مسیح موعودؑ کی نصائح عورتوں کو گھر میں

رقم زدہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت جون ۱۹۰۶ء)

غیبت غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اُٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں۔ لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔ عورتوں کی خاص سورت قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔ فرمایا کہ عورتوں میں چند عیب بہت سخت ہیں اور کثرت سے ہیں ایک شیخی کرنا کہ ہم ایسے اور ایسے ہیں پھر یہ کہ قوم پر فخر کرنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی عورت ہے یا فلاں ہم سے نیچی ذات کی ہے۔ پھر یہ کہ اگر کوئی غریب عورت ان میں بیٹھی ہوئی ہے تو اس سے نفرت کرتی ہیں اور اس کی طرف اشارہ شروع کر دیتی ہیں کہ کیسے غلیظ کپڑے پہنے ہیں۔ زیور اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ عورت پر اپنے خاوند کی فرمانبرداری فرض ہے نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اٹھا کر وہاں رکھدے اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ پر رکھدے تو پھر اس کا خاوند اس کو کہے کہ پھر اس کو اصل جگہ پر رکھدے تو اس عورت کو چاہیئے کہ چوں وچرا ذرا نہ کرے۔ بلکہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔ فرمایا کہ عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیوں کہ مرد پر بھی ان کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا کہ بالکل کرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر اس کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔ فرمایا کہ دیکھو موچی ایک جوتی میں بددیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے کہ اس سے کچھ بچ رہے تو جورو بچوں کے پیٹ پالوں۔ سپاہی لڑائی میں جا کر سر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورو بچوں کا گذارہ ہو۔ فرمایا کہ بڑے بڑے عہدے دار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں وہ کیا ہوتا ہے عورتوں کے لئے ہوتا ہے عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہیئے کپڑا چاہیئے مجبوراً بیچارے کو کرنا پڑتا ہے لیکن خدا نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے یہاں تک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو۔ تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اور بھی دو۔ کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے پس لازم ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

قرآن شریف کے ترجمہ کی بابت ذکر ہوا تو فرمایا دیکھو متوفی کے معنے ہمارے مخالف مولوی مرنے کے کرتے ہیں۔ لیکن جب مسیح کے بارہ میں یہ لفظ آجاوے۔ تو اس کا اور ہی مطلب بتاتے ہیں کہ آسمان پر مع جسم عنصری کے چڑھ گیا حضرت یوسف اور آں حضرتؐ کے بارہ میں جب یہ لفظ آجاوے تب تو وفات کے معنے وہی موت کئے جاتے ہیں افسوس! چاہیئے تو تھا کہ اگر معنے یہی ہوتے تو آنحضرت صلعم کے لئے بدلے جاتے

فرمایا۔ قرآن شریف تو بتاتا ہے۔ کہ آسمان پر جانا تمہارا ناممکن ہے جیسا کہ آں حضرتؐ کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کہدے کہ میں ایک بشر رسول ہوں میں آسمان پر کیوں کر چلا جاؤں اور پھر قرآن شریف میں ہے۔ **مستقر ومتاع الی حین**۔ پھر فرمایا کہ مخالف مولوی ہماری مخالفت میں معراج کی حدیث پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت عائشہؓ کا مذہب تھا کہ جو کوئی کہتا ہے کہ آں حضرت صلعم مع جسم عنصری آسمان پر گئے وہ آں حضرتؐ پر تہمت لگاتا ہے۔ اسی طرح اور آئمہ اور اصحاب کرامؓ کا بھی یہی مذہب رہا ہے کہ آں حضرتؐ ایک نورانی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے نہ اس جسم کے ساتھ ایسا ہی شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی یہی مذہب تھا اور

فوجی گورنمنٹ توجہ فرمائے

ٹرنسپورٹ ویٹرنری اسسٹنٹ

مدت سے میرا خیال تھا کہ ٹرنسپورٹ ویٹرنری اسسٹنٹوں کی حالت زار کا کچھ ذکر کروں مگر چند در چند وجوہات سے میرے اس ارادہ کو غیر معمولی التوا ہوا۔ چونکہ میں عرصہ تک اس محکمہ میں ملازم رہ چکا ہوں۔ اس لئے جو کچھ میں لکھوں گا وہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر ہوگا غرض صرف یہ ہے۔ کہ ایک تو پبلک اور میرے دیگر ہم پیشہ بھائیوں کو آگاہی ہو۔ دوم یہ کہ فیاض گورنمنٹ اس فرقہ کی حالت پر توجہ فرمائے۔ ہر محکمہ کے نقائص اور شکایات وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبارات گورنمنٹ کے نوٹس میں آتے رہتے ہیں۔ مگر اس غریب فرقہ کی حالت زار پر نامی اخباروں نے بھی کبھی بھولے سے چار آنسو نہیں بہائے۔ ؎

کچھ ایسی کم تو بارش ابر کرم نہیں
قسمت کی بات سبزۂ تربت جو نم نہیں

انسانی ڈاکٹروں کو ایسے مریض سے واسطہ پڑتا ہے جو اپنی مرض اور اس کے اسباب خود اپنے معالج کو سمجھا دیتا ہے مگر ویٹرنری اسسٹنٹ کو ایسے مریض سے نپٹنا ہوتا ہے۔ جو اپنے ڈاکٹر کی منت سماجت کرنے کی بجائے دولتیوں سے خاطر کرتا اور سینگوں سے ڈانٹ بتاتا ہے اسی لئے انسانی معالج کو تشخیص وغیرہ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ مگر ویٹرنری اسسٹنٹ اپنے خاموش اور وحشی مریض کے صرف حالت دیکھکر ہی مرض کا سراغ لگاتا ہے۔ اس کا بھولا مریض دوائی کے اچھے برے اثر سے بھی تو مطلع نہیں کر سکتا! باوجود ان دقتوں کے بعض سخت وبائی اور مہلک امراض کے معالجہ میں جس قدر کامیابی ان لوگوں کو حاصل ہوئی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو بھی بعینہ ویٹرنری اسسٹنٹوں کے مڈل یا انٹرنس پاس کرنے کے بعد تین سال تک کالج اٹنڈ کر کے ڈپلومہ حاصل کرنا ہوتا ہے باوجود اس صورت کے ان کی تنخواہ اور عہدوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹوں کی تنخواہ ۲۵ روپے سے لے کر ایک سو روپے تک۔ اور عہدہ وارنٹ افسر سے لے کر کمیشنڈ افسر تک ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہوس رنٹ۔ پونی الونس اور کئی قسم کے بھتے دئے جاتے ہیں عموماً دیکھا گیا ہے کہ تھرڈ گریڈ ہاسپٹل اسسٹنٹ کی تنخواہ تو صرف پچیس روپیہ ہوتی ہے مگر ایلونس وغیرہ مل ملا کر اس کی آمدنی ساٹھ ستر روپیہ ماہوار تک بیٹھ جاتی ہے۔ ریلوے میں سفر کرنے پر سکینڈ کلاس ریلوے وارنٹ ملتا ہے بمقابلہ اس کے ویٹرنری اسسٹنٹ کی تنخواہ تیس روپے ماہوار سے شروع ہو کر صرف پچاس پر ختم ہو جاتی ہے۔ بس پر بھی ترقی کے قواعد کچھ ایسے پیچیدہ ہیں کہ سکینڈ گریڈ ویٹرنری دفعداروں کو جن کا نام لسٹ کے اخیر پر ہوتا ہے فسٹ گریڈ ہونے کی توقع رکھنی فضول ہے ایسا ہی اخیر کے تھرڈ گریڈ والوں کا فسٹ گریڈ ہونا تو درکنار سکینڈ گریڈ ہونا بھی محال ہوتا ہے رینک (عہدہ) اول سے آخر تک صرف دفعدار رہتا ہے جو کہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ میں ایک معمولی عہدہ خیال کیا جاتا ہے پونی ایلونس کچھ نہیں ملتا۔ کہاں پر صرف ایک روپیہ ماہوار معمولی ڈرایور کی طرح کمانڈ بھتہ دیا جاتا ہے۔ قبل ازیں گورنمنٹ عالیہ نے ۳ روپے میل مارچنگ بھتہ منظور فرمایا تھا اب وہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ ریلوے میں سفر کرنے پر تھرڈ کلاس ریلوے وارنٹ ملتا ہے۔ ۱۹۰۱ء میں بذریعہ سرکلر گورنمنٹ نے انٹر کلاس ریلوے وارنٹ منظور فرمایا تھا۔ اب خدا جانے کس قصور پر پھر تھرڈ کلاس کر دیا گیا ہے۔

ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو چھوڑ کر جب اسی محکمہ ٹرنسپورٹ پر نظر ڈالی جاتی ہے تو بھی ان لوگوں کی حالت بمقابلہ عملہ ٹرنسپورٹ ابتر پائی جاتی ہے جہاں کہ ایک معمولی درابی جس کو صرف سات روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے ساٹھ روپیہ تک بعہدہ رسائیدار ترقی کر سکتا ہے۔ سواری کے لئے ماونٹ پونی اور سائیس صرف رسائیدار کو ہی نہیں بلکہ انیس روپیہ تک کے دفعدار کو دیا جاتا ہے۔

ویٹرنری اسسٹنٹ کو گو عہدہ دفعدار دیا گیا ہے مگر معلوم نہیں کہ بمقابلہ اور دفعداروں کے سواری سے کیوں محروم رکھا گیا ہے حالانکہ اول الذکر کے فرائض منصبی موخر الذکر کی نسبت سخت اور نازک تر ہوتے ہیں جبکہ ایک ٹرنسپورٹ دفعدار عمدہ خدمات انجام دے کر کمیشنڈ افسری تک ترقی کر سکتا ہے تو خدا معلوم بیچارے ویٹرنری دفعداروں نے کیا قصور کیا ہے کہ اس کے واسطے ترقی نہیں۔

تین تین ماہ کے لمبے سفروں میں پیدل ہمیں روزانہ منزل پیدل طے کر کے پڑاؤ پہنچتے ہی سینکڑوں جانوروں کا ملاحظہ اور مریضوں کا علاج کرنا کس قدر تکلیف دہ ہے

اب انہی کے ہم پیشہ سول ویٹرنری اسسٹنٹوں کو لیجئے جو ایک ہی کالج کے تعلیم یافتہ اور ایک ہی قسم کے سند یافتہ ہوتے ہیں اور جن کے فرائض جنگی محکمہ کے مقابلہ میں نہائت آرام دہ ہوتے ہیں

سول ویٹرنری اسسٹنٹ مبلغ بیس روپیہ سے لے کر ایک سو بیس روپیہ تک ترقی کر سکتا ہے اور اس حالت میں عہدہ گزٹڈ افسر سمجھا جاتا ہے۔ تنخواہ کے علاوہ مبلغ دس روپیہ سے لے کر مبلغ ۲۵ ماہوار تک پونی ایلوس۔ ریلوے میں سفر کرنے پر ڈبل انٹر کلاس سے لے کر ڈبل سکینڈ کلاس تک کرایہ اور رہائش کے لئے نہائت عمدہ اور فراخ سرکاری مکان دیا جاتا ہے۔ ٹرنسپورٹ ویٹرنری دفعداروں کی طرح ایک بارہ فٹ مربع کوٹھڑی میں بند نہیں کر دئے جاتے۔ اپنے سول بھائیوں کی حالت دیکھ کر بہت سے لائق اور قابل آدمی محکمہ ٹرنسپورٹ کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور نئے گریجوایٹ اس محکمہ کی حالت دیکھکر ملازمت کرنا پسند نہیں کرتے۔

سول کے مقابلہ میں دیگر فوجی ملازموں کو ہر طرح کی رعائتیں اور تنخواہیں زیادہ دینی پڑتی ہیں۔ ورنہ سول چھوڑ کر ایسے محکمہ میں جہاں ہر وقت صعوبتیں جھیلنی اور جہاں جوکھوں میں ڈالنی پڑتی ہے کون ملازمت کرنا پسند کر سکتا ہے

ہم نے مختصر طور پر اس محکمہ کے ویٹرنری اسسٹنٹوں کے حالات لکھے ہیں۔ اگر مفصل طور پر ان کی تکلیفات کا ذکر کیا جاوے تو مضمون طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے آخر میں گورنمنٹ کو بڑے زور سے توجہ دلاتا ہوں کہ ان لوگوں کی حالت زار کی بہت جلد اصلاح فرمائی جاوے ان کی پوزیشن سول ویٹرنری اسسٹنٹوں سے کسی حالت میں کم نہ ہونی چاہیئے۔ جن کو تنخواہ ایک سو بیس روپیہ تک ملتی ہے اور وہ گزٹڈ افسر کے عہدہ تک ترقی کر سکتے ہیں اور جس حالت میں ٹرنسپورٹ کے باقی دفعداروں ہاسپٹل اسسٹنٹوں اور سول ویٹرنری اسسٹنٹوں کو پونی ایلونس یا گورنمنٹ پونی دیا جاتا ہے تو انہیں بھی اس رعائت سے محروم نہ رکھا جاوے۔

راقم۔ ٹرانسپورٹ کا ایک پرانا ملازم

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے دو سینیر ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے ایک انگریزی پڑھانے کے لئے اور ایک ریاضی پڑھانے کے لئے یہ مدرسہ باقاعدہ منظور شدہ مدرسہ ہے اور سرکاری معائنہ کے ماتحت ہے طلبا کو سرکاری وظائف ملتے ہیں درخواستیں آدین بنام ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان ۔

چودہری الہ داد صاحب مرحوم کی سوانح کو عرب صاحب ابوسعید لکھنا اور جمع کرنا چاہتے ہیں اگر کسی صاحب کے پاس چودہری صاحب مرحوم کا کوئی خط وغیرہ ہو تو عرب صاحب کو ارسال فرمادیں

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی .. .. چار روپیہ (للعم)
مقام اشاعت .. .. دفتر البیان لکھنو
زبان .. .. عربی مع اُردو ترجمہ

نوٹ۔ یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور قیمت تھی۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے۔ صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اُردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں۔ اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں

(درخواستیں باجازت دلوآنی چاہئیں)

دُعا مدد

محمد ثناء اللہ صاحب سیلوری اپنی بیمار والدہ کیواسطے اور اپنے واسطے جو چند مشکلات میں گرفتار ہیں احباب کی خدمت میں دُعا کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں فرزند نرینہ سے محروم رہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ کی اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاوے گا۔ اور فرزند پیدا ہونے کے بعد اُن سے نذرانہ لیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں۔ بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے۔ جس کی ملک بھر میں دہوم مچ گئی ہے۔ اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر۔ محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماران

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اوّل ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو کا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸/

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ ودانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت جیسے ہوں مُنہ سے بدبو آتی ہو دانت ہیں پس ایک دفعہ لگنے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۸/

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ناتحہ دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے آپ کیونکر اپنی کمزوری کے ... ہی ہو یہ حبوب حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت سات عدد حبوب عل

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ حمیدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی درج ہوتا ہے تازہ تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کے ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کے ہیں رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو آپ ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ ہر وقت پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر۔ روزانہ اخبار عام

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے۔ کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے۔ منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن ملن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے۔ ذراسی آہٹ سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزار ہا مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء تیار کرکے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی ہی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو۔ مکمل برقی سٹ جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنے کا پتہ ہے۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انکی نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین۔ ڈائمیانہ۔ کولا نٹ وامیکا۔ سونا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سُرعت رقت منی ضعف باہ ضعف اعصاب۔ فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دہوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی بکس ۵۰ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ۔

مفرّح یاقوتی

قیمت فی ڈبیہ (للعہ) جس میں پانچ تولہ مفرح یاقوتی ہوتی ہے

قیمت تین ڈبیہ (للعہ)

قیمت ایک درجن (للعہ)

یاقوت - مروارید - زمرد - مرجان - فیروزہ - یشب - عقیق - بسد - لاجورد - ورق نقرہ - ورق طلا - فادزہر - عنبر - مُشک - زعفران - مومیائی - فولاد - جدوار - عود صلیب - زرنب - اسارون - سنبل - سعد - درونج - اُشنہ - مرزنجوش - فقاح اذخر - ساذج - تودریین - ابریشم - ہلیلہ زنگی - سورنجان - بوزیدان - تخم بادرنجبویہ - صندلین - گلسُرخ - پوست اُترج - الائچی خورد - پوست بیرون پستہ - گل سیوتی - خولنجان - شقاقل - ثعلب مصری - تخم فرنجمشک - طباشیر - کہربا - قرنفل - کبابچینی - بہمنین - دارچینی - عود غرقی - زرنباد - گل گاؤزبان - بسباسہ - اندرجو - جوزبوا - ریگماہی - بزرالبنج - برگ پان - مویز - روغن بادام - آملہ - سیب - بہی - شیرخشت - کیوڑہ - گلاب وغیرہ سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتی ہے - ہر قسم کے ضعف ناطاقتی اور سخت کمزوری کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے روح کی ایک لطیف غذا ہے - مفرح - مقوی قویٰ اور اعضائے رئیسہ دل - دماغ - جگر اور احشا کی تقویت کرتی ہے اور حرارت غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہے - دل کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے - غم و حزن پھٹکنے سے بھی پاس نہیں آنے پاتے - طبیعت بشاش رہتی اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں - عقل ہوش حافظہ ذہن ذکا کو ترقی دیتی ہے - کسل سستی غفلت نسیان تکان افسردگی - اور ملال کو دور کرتی ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت اور تحریک دیتی ہے دماغی قلبی تناسلی قوت نہایت قوی ہو جاتی ہے نوجوانی کی غفلتوں کے نتیجے فرومایہ عادات اور چھپی مایوس کر دینے والی کمزوری وہم - جنون اور منشیات کی بری لت اس کے استعمال سے دور ہوتی ہے اور بدن کی برباد شدہ رطوبات اور طاقت پھر عود کر آتی ہے لطیف اور لذیذ اس قسم کی ہے کہ ایک دفعہ مُنہ سے لگ جائے پھر اس کے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی - **اس** کے اجزا کو یونانی اور ڈاکٹری اطبا نے اکسیر مانا ہوا ہے اور یہ **مفرح یاقوتی** جو تمام اکسیروں کا مجموعہ ہے تمام مقویات و مفرحات میں خواہ وہ کسی نام سے نامزد اور کسی وصف سے موصوف ظاہر کی جائیں فوائد اور خاصیت میں سب سے اعلےٰ اور برتر ہے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور نو لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک سچّی بات کا اظہار

میں جو **مفرح یاقوتی** کا مشتہر ہوں کون ہوں حکیم ہوں صرف نام کا حکیم نہیں بلکہ میں نے طب کی تحصیل کی ہے اور چار سال پنجاب یونیورسٹی کے جماعت اطبا میں تعلیم پائی - عالیجناب افسر الاطبا حکیم **حسام الدین** لاہوری جن کا امرتسر میں بہت بڑا مطب تھا اور جناب حکیم ضیاء الدین اور حکیم ہجا... صاحب جیسے باکمال نامی گرامی پشتینی خاندان حکیموں کی خدمت میں سالہا سال رہ کر تکمیل تحصیل علم طب کی اور پانچ سال متواتر اُن کی زیر نگرانی اُن کے مطبوں میں پریکٹس کر کے تجربہ حاصل کیا اور شناخت ادویہ و علم ادویہ اور دوا سازی میں خاص مہارت حاصل کی اور جناب حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب کے طبی درس میں کئی ایک طب کی بڑی بڑی کتابیں پڑھیں اور حضرت خلیفہ حکیم الامّت پادشاہی حاذق حکیم مولانا مولوی **حکیم نور الدین صاحب** سے طبی استفادہ اور مجربات حاصل کئے اُستادوں نے آپ علیحدہ مطب میں مجھے بٹھایا اور اب سولہ سال سے اپنا مطب کر رہا ہوں اور کئی لوگوں کو طب پڑھائی بھی ہے اور میرے شہر میں ہر طبقہ کے لوگ مجھے طبیب مانتے ہیں اور شہر میں کئی ایک گھرانوں کے گھر کا حکیم بھی ہوں **میں** اُس خاندان سے ہوں جن کو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے کی خدا تعالےٰ نے نسلاً بعد نسلاً فطرت عطا کی ہوئی ہے اور جن کی فیاضی کا ملک پر سکہ بیٹھا ہوا ہے **میں** سترہ اٹھارہ سال سے خدا کے اُس پاک احمدی سلسلہ میں داخل ہوں - جو دنیا کو دجالیت اور بے ایمانی کے گڑھے سے نکالنے اور راست بازی سکھانے کے لئے قائم ہوا ہے - **میں** بڑے بڑے احمدی بزرگ اور غیر احمدی اصحاب کو اپنی اس عادت پر گواہ رکھتا ہوں کہ **ناقص تو کیا بلکہ متوسط درجہ کی دواؤں کا** اپنے مرکبات میں استعمال کرنا قطعی حرام سمجھتا ہوں **میں** علےٰ وجہ البصیرت ایماناً کہہ سکتا ہوں کہ میں اپنے مرکبات میں اصلی اور اعلےٰ اجزا مہیا کرنے میں سعی بلیغ کیا کرتا ہوں **میں** اعلےٰ مرکبات سے تیار کردہ دواؤں کو اس لئے بہت ارزاں فروخت کرتا ہوں کہ تا ہر طبقہ کے لوگ آسانی سے خرید کر فائدہ اُٹھا سکیں - میری تجارت میں ارزانی بے علت ہے جس کا جی چاہے آزما لے - **میری مفرح یاقوتی** ایسے اعلےٰ اجزا سے تیار ہوتی ہے جن سے بہتر اجزا میسر نہیں آسکتے - اور اس کی تاثیرات ایسی سریع اور دیرپا ہیں - کہ کوئی مرکب مفرح اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی - نسخہ بھی شائع کر دیا گیا ہے تا ناظرین خود دیکھ سکیں - البتہ ترکیب اور اوزان محفوظ ہیں **کب سے مفرح یاقوتی جاری ہے** **۱۸۹۶ء** سے جب میں نے علیحدہ مطب کرنا شروع کیا - **ثبوت** اُس زمانہ کے اشتہارات - جبکہ اس سے پہلے ہمارے کسی معترض کی مفرح کا اشتہار دنیا میں تھا دھوکا مت کھاؤ اور مفرح یاقوتی کے سوا دوسری مت خریدو

...ی آبیاری سے چمن میں پھول کھلتا ہوں	خدایا باور ہو شاخ نخل آرزوئے دل	...حسین تن ہم مریضا ہوں	...درانی کا

کا

خاص تحفہ

یاقوت۔ مروارید۔ شاخ مرجان۔ زہر مہرہ خطائی۔ یشب۔ کہربا۔ ورق نقرہ۔ کیوڑہ و گلاب۔ سیب۔ ...

وغیرہ وغیرہ کا

لاجواب مرکّب

مُفرّح دلکشاء

یہ اُن قدردانِ ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جن کو اپنی برباد شدہ صحت خداتعالےٰ کے فضل و کرم سے مفرح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں۔ کیوں کہ مفرح عنبری کے استعمال کا موقع بسبب گرم ادویہ مثل مُشک اور زعفران وغیرہ کے ۱۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کے بعد نصف مئی تک ہوتا ہے البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں ان کے لئے کوئی حرج نہیں۔

مفرح دلکشاء کا نرخنامہ حسب ذیل ہے

قیمت ایک ڈبیہ تین روپے (عـہ)
قیمت تین ڈبیہ آٹھ روپے (ـہ)
قیمت چھ ڈبیہ پندرہ روپے (ـہ)
قیمت ایک درجن ستائیس روپے (ـہ)

مفرح دلکشاء میں خداتعالےٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ سالہا سال سے مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آتے ہیں اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے۔ کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرح عنبری تو سردیوں میں اور مفرح دلکشاء گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔

مفرح دلکشاء جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک۔ سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلےٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت و تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدائے خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے یہ ضعف۔ بےچینی۔ دل کا دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا۔ سانس کا پھولنا پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرح دلکشاء وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن۔ جریان۔ رقت و سُرعت کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول دیرینہ و مزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کے لئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے۔

مفرح دلکشاء میں وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اس لئے امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں جاگیرداروں ججوں۔ وکیلوں تحصیلداروں۔ منصفوں۔ مدرسوں۔ پولیس و فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلبا ریا جن کو صحت کی قدر ہے اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے۔

مفرح دلکشاء چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات و سبز جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسموں یا اُن جگہوں میں جہاں طاعون۔ ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرماں برداری کے ساتھ اسکا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کے لئے واجب اور لازمی ہے حفظ ماتقدم کے طور پر اس سے بڑھ کر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے۔

مفرح دلکشاء حکماء اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزاء سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جن کا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہوگئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اس کو اگر استفادہ حاصل کرنا چاہیئے۔

مفرح دلکشاء سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کے ساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی دوسرے صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قوائے مضمحل ہوگئے ہوں انہیں ضرور اس کے استعمال بفضلہ صحت حاصل کرنی چاہیئے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشاء
کارخانہ رفیق الصحت

لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا

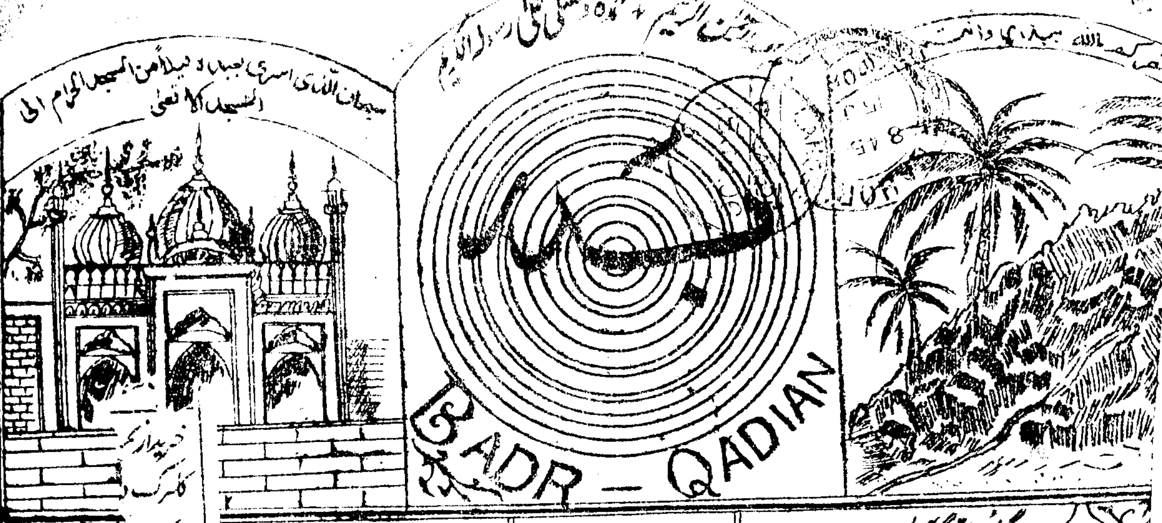

چہ گویم باتو گر آئی بہ قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۲۴

۲۱ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۴ ۔ جون ۱۹۰۶؁ء عیسوی

سلسلہ الجدید جلد ۲ | سلسلہ القدیم جلد ۵

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستاں | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ للعہ

معاونین درجہ اوّل جنکو عار پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عار پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عار

عام قیمت بعدہ فی پرچہ ۲ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

نوکل ...... عا افریقہ ...... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایلہامے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یکقدم دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خداتعالیٰ کی تازہ وحی۔
صفحہ ۳۔۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک پرانا خط
صفحہ ۵۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔
صفحہ ۶۔ براہین احمدیہ۔
صفحہ ۷۔ نظم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل۔ جو ایمپائر تھیٹر کے جلسہ میں پڑھی گئی۔
صفحہ ۸۔ ڈاک ولایت۔ زلزلہ کے متعلق پیش گوئی۔
صفحہ ۹۔ برکات دولت برطانیہ۔
صفحہ ۱۰۔۱۱۔۱۲۔ اشتہارات

بدر مسیح

۱۲۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء

خداتعالیٰ کی تازہ وحی

۷۔ جون ۱۹۰۶ء۔ بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔

(۱) بشیر الدولہ۔ (۲) عالم کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور انکی تعبیر اور تفہیم یہ ہے۔

(۱) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کیلئے بشارت دینے والا ہوگا اس کے پیدا ہونے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئینگی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کریگا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئیگی۔ ✻

(۲) عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کیلئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائیگا اور اس لحاظ سے کہ عامہ لوگوں کیلئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔ خداتعالیٰ کے الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دنیا کے سرکش لوگوں کیلئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں ہوگا مگر لڑکا ضرور ہوگا کیونکہ وہ خدا کا نشان ہے اور اگر دنیا پر جلد عذاب کا وقت آپہنچا ہے یعنی عذاب عظیم کا وقت۔ تب ابھی لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام بشیر الدولہ اور شادی خان اور کلمۃ اللہ خان ہے اور عالم کباب ہوگا اور وہ دنیا کیلئے نیکوں کے لئے اور نیز بدوں کے لئے خدا کا نشان ہوگا یہ اسی قسم کا نشان ہے جیسا کہ یسعیاہ نبی نے خرقیاہ بادشاہ کے لئے فرمایا تھا اور خداتعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عنقریب دو نشان ظاہر ہونگے پس اگر دو نشان ظاہر ہونیوالے جو عنقریب ہیں وہ اور ہیں تو اس صورت میں بھی اب کی دفعہ انکے گھر میں لڑکی پیدا ہوگی نہیں تو اب کی دفعہ ہی لڑکا پیدا ہوگا اور وہ خدا کا نشان ہوگا اور اس کیساتھ ایک دوسرا نشان ظاہر ہوگا اور وہ لڑکا نیکوں کے لئے اور اس سلسلہ کیلئے ایک سعد ستارہ کیطرح مگر بدوں کیلئے اس کے لئے برخلاف ہوگا اسی تاریخ کے اور الہامات یہ ہیں

(۱) رب ارنی انوارک الکلیہ

ترجمہ۔ اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا۔

(۲) انی انرتک واخترتک

ترجمہ۔ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

(۳) وانہ نازل من السماء ما یرضیک

ترجمہ۔ اور آسمان سے ایک ایسا امر اتریگا جو تجھے خوش کریگا

۴۔ دو نشان ظاہر ہوں گے

۵۔ اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا (کسی کیطرف اشارہ ہے)

۶۔ انا اخذناہ بعذاب الیم۔ ہم دردناک عذاب کے ساتھ اس کو پکڑیں گے۔

۷۔ خدا انہیں سلامت رکھے۔

۸۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

ترجمہ۔ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جنکو ہم آسمان سے وحی کریں گے

۹۔ یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق

ترجمہ۔ ہر ایک دور کی راہ سے آئیں گے ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔

۱۰۔ سلام علیکم طبتم ترجمہ تم پر سلام تم پاک ہو

۱۱۔ ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس

ترجمہ اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے چاہئے کہ ان سے بدخلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے

۱۱۔ جون ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ رؤیا۔ دیکھا کہ بیس پچیس سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں منہ ان سے پھیر لیا اور ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا۔ رؤیا میں عورت سے مراد اقبال اور فتحمندی اور تائید الٰہی ہوتی ہے اس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی۔ فرمایا اسمیں اشارہ ایک پرانے رؤیا کیطرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد میں نے دیکھا کہ میں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس بتیس ۳۲ سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلا جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں

۲۔ ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا

لمن الملک الیوم۔ للہ الواحد القہار

ترجمہ۔ آج ملک کس کا ہے۔ اللہ تعالیٰ واحد قہار کا ہے

۳۔ مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ملکی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور انپر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے انا اخذناک بعذاب الیم۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا +

۱۳۔ جون ۱۹۰۶ء الہامات۔ (۱) یکاد البرق یخطف ابصارھم (۲) بربادی۔ خوش بادی۔

✻ نوٹ۔ رات کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں (۱) ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا (۲) دوسرے کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتداء سے مقرر تھا اور اسی زمانہ میں پورا ہو جائیگا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو اور گذشتہ الہام ... ٹوٹ گیا۔ اسی پیشگوئی کو سامنے کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں اور جب کلمہ ... ہوگا تو ... پوری ... جو کہ کلمہ دو ...

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا خط

(منقول از تشحیذ الاذہان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم • نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عاید باللہ الصمد غلام احمد بخدمت عزیزی اخویم خان صاحب محمد علی خاں صاحب سلمہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - عنایت نامہ پہنچکر موجب مسرت وانشراح خاطر ہوا - اگرچہ طبیعت اس عاجز کی کسی قدر علیل تھی اور نیز ضعف بہت تھا - مگر میں نے نہ چاہا کہ آپ کو بہت انتظار میں رکھوں اس لئے بلحاظ اختصار آپ کے سوالات کا جواب دیتا ہوں

(۱) - جو شخص اس عاجز سے بیعت کرے اس کو قال اللہ وقال الرسول کا پابند ہونا ضروری ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ حنفی ہو یا شافعی وغیرہ وغیرہ - مگر یہ نہایت ضروری ہے کہ اللہ جل شانہ کے کلام عزیز پر ایمان لاوے اور جہاں تک ممکن ہو - اس پر عمل کرے اور آثار صحیحہ نبویہ کی اتباع کرے

(۲) بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا پابند ہونا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق اور قرآن شریف من جانب اللہ کتاب اور جامع الکتاب ہے کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے - مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے - ان کا شمار خاص اللہ جلشانہ کو معلوم ہے - رہی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت وامامت وخلافت کبھی ختم نہیں ہو گی - یہ سلسلہ ائمہ راشدین اور علماء ربانیین کا کبھی بند نہیں ہو گا - کسی کو گذشتہ لوگوں سے بجز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع فضائل وکمالات میں بے مثل نہیں کہہ سکتے اور ممکن نہیں کہ کسی کمال نوع کی خدمتگذاری میں آئندہ اس سے بہتر پیدا ہوں جزئی فضیلت کے لحاظ سے بعض لوگ بے مثل ٹھہر سکتے ہیں - جیسے صحابہ اور اہل بیت کی یہ فضیلت جو انہوں نے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہائی کے وقت میں ایسی وفاداری دکھلائی - کہ اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہا دیا - آنحضرت کے چہرہ مبارک کو دیکھا اور اسی چہرہ سے عاشقانہ زندگی بسر کی اور اسلام پر پہلے پہل مخالفوں کے حملے ہوئے تو جانوں کو ہتھیلی پر رکھکر ان کو روکا اور اسلام کو زمین پر جمایا - اور اسلامی ہدایتوں کو زمین پر پھیلایا اور کفر کے زور کو مٹایا اور قرآن شریف کو دیانت اور امانت سے جمع کر کے تمام ملکوں میں رواج دیا اور اسلام کی صداقت پر اپنے خون سے مہریں کر کے اس دار فانی سے کوچ کر گئے - بلاشبہ ان کی اس فضیلت کو بعد میں آنے والے نہیں پاسکتے - وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء مگر اس کے سوا ہر ایک کمال کے حاصل کرنے کیلئے دروازے کھلے ہیں - خدا تعالے کے مقبول اور نہایت اعلیٰ درجہ کے پیارے بندے اور امام الوقت اور خلیفۃ اللہ فی الارض اب بھی ایسے ہی ہو سکتے ہیں - جیسے پہلے ہوئے تھے - اور اب بھی خدا تعالے کے انعام واکرام کی وہ راہیں کھلی ہیں جو پہلے کھلی تھیں نبوت ورسالت بھی ظلی طور پر حاصل ہو سکتی ہیں جس قدر سالک کی استعداد ہو گی - ضرور پرتو اس کا پڑیگا زندہ اسلام - اسی عقیدہ کا نام ہے مگر جو لوگ امامت وخلافت وصدیقیت کو پہلے ہی ما موروں پر ختم کر چکے ہیں ان کے ہاتھ میں اب مردہ اسلام ہے یاد رکھو کہ اسلام کی بےجان تصویر ان کے ہاتھ میں ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ جو مذہب آئندہ کمالات کے دروازے بند کرتا ہے وہ مذہب انسانی ترقی کا دشمن ہے - قرآن شریف کی رو سے انسان کی ہماری دعا یہی ہے کہ وہ روحانی ترقیات کا خواہاں ہو - غور سے پڑھنا چاہیئے اس آیت کو اھدنا الصراط المستقیم - صراط الذین انعمت علیہم - دوسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ مجرد کسی قسم کے رشتہ سے خواہ کسی رسول سے ہو - کوئی فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی - بلکہ فقط رشتہ کی فضیلت پر ناز کرنا نامردوں کا کام ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ذوالقربیٰ میں سے ہر ایک شخص جو قابل تعریف ہے وہ رشتہ کے لحاظ سے ہرگز نہیں - وقال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم - تیسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے - کہ قرآن شریف اب تک ہر ایک قسم کی تصرف سے بکلی محفوظ ہے اور کوئی ایسا قرآن نہیں جو کوئی شخص اس کو غار میں لے کر اب تک چھپا بیٹھا ہے یہ ان لوگوں کا بہتان ہے جن کو خدا تعالےٰ کا خوف نہیں - چوتھے یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے - ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا - جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی من جانب اللہ بتا سکتے۔

بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ ہم قرآن شریف سے اسی قدر محبت اور عشق پیدا کریں گے جس قدر ہمیں ان بزرگوں کے امین ہونے پر ایمان ہو گا - اگر ہم ذرا بھی کمالات ایمانیہ میں ان کو کم سمجھیں گے تو وہی کمی قرآن شریف کی عظمت کے بارہ میں ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی یہی وجہ ہے کہ جس پیار اور محبت سے سنت جماعت کے لوگ قرآن شریف کو پڑھتے ہیں اور بعد اس کے حفظ کر لیتے ہیں یہ بات شیعہ لوگوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی - مثلاً مجھے تخمیناً معلوم ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک لاکھ سے زیادہ سنت جماعت میں سے قرآن شریف کا حافظ ہو گا مگر کیا کوئی اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ اس ملک میں شیعہ لوگوں میں سے دس پندرہ بھی حافظ ہیں ؟ مگر میرے خیال میں ایک حافظ بھی نہیں اس کا کیا سبب ہے ؟ وہی ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم - پس اس سے معلوم ہوا کہ ان بزرگواروں کو بنظر تخفیف دیکھنے میں سراسر ایمان کا گھاٹا ہے - والعاقل تکفیۃ الاشارۃ - پانچویں بیعت کے لئے یہ ضروری عقیدہ ہے کہ شرک سے بکلی پرہیز کرے اگر یہ تمام عقائد کسی شیعہ میں پائے جاویں تو بلاشبہ اس کی حالت اچھی ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بیعت میں داخل ہو۔

بیعت کے مقاصد میں سے ایک بھاری مقصد یہ ہے کہ انسان راہ راست پر آوے اور خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈر کر ہر ایک طریق ناانصافی کو چھوڑ دیوے جو شخص عمداً ناانصافی پر قائم رہنا چاہتا ہے وہ دراصل حقیقت بیعت سے غافل ہے ہم اس مسافرخانہ میں تھوڑے عرصہ کے لئے آئے ہیں اور اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ اپنے اخلاق اور عقائد اور اعمال کو درست کر کے اور حسب مرضیات الٰہی اپنے نفس کو بنا کر اس مولیٰ کریم کی رضامندی حاصل کریں - سو ہر ایک بات میں یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ کیا ہمارے قول اور فعل ظلم اور زیادتی سے خالی ہیں یا ہم انصاف کا خون کر رہے ہیں جن بزرگ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضعف وناتوانی اور تنہائی اور غربت کے ایام میں آنجناب کی رفاقت اختیار کی اس رفاقت اور اس ایمان کے پاس کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں - اپنی ریاستوں اور ملکیتوں سے بے دخل کئے گئے - وطن سے نکالے گئے اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے صدق سے اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالا - ان کی شان کو جیسا چاہیئے نہ سمجھنا سخت درجہ کی ناانصافی ہے - درحقیقت اگر ہم انصاف سے دیکھیں اور عدالت کی نگاہ سے نظر کریں - تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے مقدس ہیں - ہر ایک شخص کی فضیلت یا تو اس کے حسن خدمات کے اور ذاتی لیاقتوں کے

ہوا کرتی ہے۔ سو جیسے صحابہ کرام کی فضیلت اس قاعدہ مستمرہ کی رو سے بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے کسی اور دوسرے کی فضیلت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں آکر کیا وہ صرف اس قدر ہے کہ ایک نابکار دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہ کی اور اسی کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ مگر یہ ایک شخصی ابتلاء ہے جو انہیں پیش آیا۔ اگر اس کو صدیق اکبر کی ان جانفشانیوں کے ساتھ جانچا جاوے جو انہوں نے تمام عمر محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اکمل اور اتم طور پر پوری کی تھیں تو کیا شخصی ابتلاء کو کچھ اس سے نسبت ہو سکتی ہے۔ اللہ جلشانہ کا کسی سے رشتہ نہیں ہے۔ جو شخص اعلیٰ درجہ کی وفاداری اور خدمت گزاری کریگا وہی اس کا مقرب ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا۔ البتہ نواسے زندہ رہے ہیں۔ جیسے حضرت فاطمہ کی اولاد یا دوسری بی بیوں کی اولاد۔ سو خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کے مدارج ان کے اعمال کے موافق ہیں۔ خواہ نخواہ کا درجہ کسی کو دیا نہیں جاتا۔ جو شخص محض خدا تعالےٰ کے لئے کسی سے محبت کرتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ خدا تعالےٰ سے خوف کر کے دیکھے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اس نے کیا کیا عمدہ کام کیا ہے ناحق فضیلت ان کو نہ دیوے کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ محض رشتہ سے کیوں کر فضیلت پیدا ہو جاتی ہے خاص کر کے ذرا سے رشتہ سے۔ جو نواسہ ہوتا ہے۔ کنعان حضرت نوحؑ کا بیٹا تھا اور آذر حضرت ابراہیم کا باپ پس کیا انہیں یہ رشتہ کام آیا؟ پس یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اہل بیت ہونا اپنے نفس میں کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ بے شک امام حسن و حسین ان لوگوں میں سے ہیں جن لوگوں کو خدا تعالےٰ نے ان کی راستبازی کی وجہ سے کامل کیا ہے نہ اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں کیوں کہ نواسے تو اور بھی تھے۔ نواسہ ہونا خدا تعالےٰ کے نزدیک یا خلقت کے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہے۔ لیکن بلاشبہ کمالات صدیقی و فاروقی کے مقابل پر حسینی کمالات متنزل ہیں ان بزرگواروں نے اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسلام کی شوکت کو دنیا میں قائم کیا اور وہ جانفشانی کے کام کئے جو نبی اور رسول کرتے ہیں جو شخص ان کے احسانات کا منکر ہووے وہ خدا تعالےٰ کا کافر نعمت ہے اگر ہم ذبح بھی کئے جاویں تو ہرگز راستی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ عوام کا قاعدہ ہے کہ وہ کورانہ تقلید پر چلتے ہیں یہ سراسر غلط ہے تمام صحابہ کرام کے مناقب سے کتابیں بھری پڑی ہیں اور قرآن کریم شامل ہے۔ صدیق اکبر اور عمر فاروق کے حق میں اس قدر تعریفی کلمات نبوی پائے جاتے ہیں کہ گویا ان دونوں بزرگوں کو نبی قرار دیا گیا ہے مگر ہماری نظر میں مجرد مناقب کوئی چیز نہیں۔ صرف طرح طرح کے پیرایوں میں سچے مومنوں کی تعریفیں کی ہیں اور اس بات کا فیصلہ کہ ان میں سے زیادہ بزرگ کون ہے ان بزرگوں کی خدمات سے کرنا چاہیئے۔ اسی طرف اللہ جلشانہ ہدایت فرماتا ہے۔ اب اصل کلام یہ ہے کہ بیعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان ہر ایک قولی و فعلی و اعتقادی ناانصافی سے بکلی دست بردار ہو جاوے۔ کیوں کہ راہ راست حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اگر بہرحال اسی راہ پر قائم رہنا ہے جو تقلیدی طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ تو پھر بیعت سے حاصل ہی کیا ہے۔ ؎

ہر کجا شمع ہدایت یافتی پروانہ باش
گر خردمندی بے راہ ہدیٰ دیوانہ باش

(۴) اگرچہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا اور دست بستہ کھڑا ہونا قانون فطرت کے رو سے بندگی کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے ہیں تو نماز ہو جاتی ہے۔ مالکی بھی شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ مسنون وہی طریق ہے جو اوپر بیان ہوا اس قدر اختلاف بیعت کی کچھ حارج نہیں اگرچہ حدیث صحیحہ میں اس کا نام و نشان بھی نہیں۔

(۵) یہ ہمیشہ سے قاعدہ رہا ہے کہ نشانوں کے چاہنے والے دو ہی قسم کے آدمی ہوتے ہیں یا غایت درجہ کے دوست یا غایت درجہ کے دشمن یعنی جب کوئی انسان مقبول خدا تعالےٰ سے غایت درجہ کی دوستی و محبت اختیار کرے یہاں تک کہ اس کی راہ میں قربان ہو جائے اور اس کی خاک ہو جائے۔ تو وہ اپنے حوادث اور مصائب کے وقت یا تکمیل مدارج کے لئے رحمت کے آثار دیکھتا ہے اور اس کی برکت اور محبت سے جذبات نفسانی کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور ذوق اور محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اور دنیا کی محبت کم اور ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے نشانوں کے ذریعہ سے اس پر ظاہر کرتا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص محبوبان اور مقبولان الٰہی میں سے ہے۔ اور عادت اللہ قدیم سے ایسی ہی جاری ہے کہ جب اس درجہ پر کسی کی ارادت پہنچ جائے۔ تو اس کا ایمان کامل کرنے کے لئے کسی قسم کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ پیشتر از مائش صدق کے محققین حقیقت پر نظر ڈالتے ہیں۔ عوام جلدی سے کسی کو کافر اور کسی کو بے دین کہدیتے ہیں۔ اور محققین اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔ اگر ہم صدیقی اور فاروقی خدمات کو جو اپنی زندگی میں انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کیں۔ لکھیں۔ تو بلاشبہ وہ ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں لیکن اگر ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمات کو لکھنا چاہیں تو کیا ان دو تین فقروں کے سوا کہ وہ ایک نزاع کی وجہ سے کربلا میں روکے گئے اور شہید کئے گئے۔ کچھ اور بھی لکھ سکتے ہیں۔ بے شک یہ کام ایسا عمدہ ہوا کہ ایک فاسق دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہیں کی مگر اعتراض تو یہ ہے کہ وہ اپنے باپ بزرگوار کے قدم پر کیوں نہ چلے۔ باپ نے تو بقول شیعوں کے تین فاسق آدمیوں کے ہاتھ پر جو بزعم ان کے مرتد سے بھی بدتر تھے اور بقول ان کے صرف معمولی بادشاہوں میں سے تھے۔ بیعت کر لی اور بیٹے نے تو اپنے باپ کے طریق سے اعراض کر کے ایک فاسق کی بھی بیعت نہیں کی اور انکار ہی میں جان دی۔ بہرحال یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ جو امام صاحب کو پیش آگیا اور بڑا بھاری ذخیرہ ان کے درجے کا صرف یہی ایک حادثہ ہے۔ جس کو محض غلو اور ناانصافی کی راہ سے آسمان تک کھینچا جاتا ہے اور وہ بزرگوار صحابہ جو رسولوں کی طرح دنیا میں کام کر گئے۔ اور ہر میدان میں جان فدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ ان سے بقول آپ کے لاپرواہی تو آپ کا طریق ہے۔ یہ فیصلہ تو آسانی سے ہو سکتا ہے چوں کہ دنیا دار العمل ہے اور میدان حشر میں مراتب بلحاظ اعمال ملیں گے۔ پس جس کے دل میں امام حسین و حسن کی وہ عظمت ہے کہ اب وہ دوسرے صحابہ سے لاپرواہ ہے اس کو چاہیئے کہ ان کی خدمات شائستہ دین کی راہ میں پیش کرے۔ اگر ان کی خدمات کا پلہ بھاری ہے تو بلاشبہ وہ دوسرے صحابہ سے افضل ٹھہریں گے۔ ورنہ ہم اس بات کے تو قائل نہیں ہو سکتے۔ کہ خواہ نخواہ کسی کو افضل ٹھہرایا جاوے اور یہ خیال کرنا کہ ان کی فضیلت یہی کافی ہے کہ وہ نواسے ہیں۔ یہ خیال کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ نواسہ ہونا کچھ بھی چیز نہیں۔ ایک ذرا سا رشتہ ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی لڑکیاں تھیں اور نواسے بھی کئی تھے۔ کس کس کی ہم پرستش کریں۔ یہ آیت کریمہ ہمارے لئے کافی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ مجھے اللہ جلشانہ نے کھولدیا ہے کہ اس زمانہ کا اتقا صدیق اکبر ہے۔ بعض لوگوں کو یہ بڑا دہوکہ لگا ہوا ہے

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گذشتہ سہ ماہی میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے تعلیمی اور انتظامی معاملات میں ایک نمایاں ترقی ہوئی ہے جس کا کسیقدر ذکر کرنا قوم کے واسطے بہت خوشی کا موجب ہوگا لڑکوں کی تعداد میں اس قدر تھوڑے سے عرصہ میں ایک غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ گذشتہ فروری کے اخیر میں کل تعداد طلباء ایک سو چالیس کے قریب تھی جو کہ اب ایک سو نوے کے قریب ہے۔ اس ترقی کا موجب مدرسہ کے لائق کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی وہ تقریر اور تحریک ہے۔ جو دسمبر کے جلسہ میں کی گئی تھی اور جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ قادیان سردست ایک گاؤں ہے۔ جس میں اپنی جماعت کے لڑکے بہت ہی کم ہیں اور یہ مدرسہ صرف ان کی خاطر قائم نہیں کیا گیا بلکہ تمام جماعت احمدیہ کے واسطے یہی ایک مدرسہ ہے۔ جو حسب منشائے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام احمدی بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دینے کے واسطے بنایا گیا ہے۔ اس تحریک پر بہت سے احباب نے اپنے جگر گوشوں کو اس مقدس اثر کے نیچے بھیج دیا ہے۔ اور امید ہے کہ باقی احباب بھی اپنے عزیزوں کو بہت جلد بھیج کر اپنے دائمی ایمان کے واسطے ایک نیک اور برگزیدہ جماعت بننے میں قوم کو امداد دیں گے۔

اس وقت بورڈنگ ہوس مختلف شہروں کے نوعمر بچوں سے اس طرح بارونق ہو رہا ہے جس طرح کہ ایک باغ میں رنگا رنگ کے پودے کھل رہے ہوتے ہیں۔

برادر حبیب احمد جو کہ فرزند کشمیر ہے۔ بابو عبد الرحمن صاحب کا لڑکا افریقہ سے۔ محمد عجب خاں تحصیلدار کے صاحبزادگان ٹوچی ویلی سے۔ شیخ حسن صاحب کا عزیز حیدر آباد دکن سے۔ محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار کا بیٹا گجرات سے۔ ڈاکٹر الہی بخش صاحب حال وارد ایران کا فرزند رشید۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب حال ملازم جدہ ملک عرب کا بھائی۔ ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کے دو صاحبزادے۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا بھائی ضلع کرنال سے۔ جمعدار ولی محمد صاحب کا بیٹا برہما سے۔ شیخ نور احمد صاحب کے تین لڑکے چنیوٹ سے۔ خیر الدین صاحب گارڈ کے لڑکے کوہاٹ سے۔ چودہری حاکم علی صاحب کے تین فرزند ضلع شاہپور سے۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور میاں معراج الدین صاحب عمر اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے صاحبزادگان لاہور سے۔ صوفی غلام محمد صاحب کا لڑکا امرت سر سے۔ ملک مولا بخش صاحب کا لڑکا (اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اسے عمر و عافیت عطا کرے) گورداسپور سے۔ منشی محمد یوسف صاحب کا لڑکا مردان سے۔ بابو محمد عیسے صاحب کا بھائی۔ اور حافظ محمد اسحاق صاحب کا برادر زادہ بھیرہ سے۔ مولوی محمد حسین صاحب کا صاحبزادہ کپورتھلہ سے۔ بابو جمال الدین صاحب ٹریفک کنٹرولر ملتان کے دو لڑکے۔ میاں قطب الدین صاحب کا بیٹا ریاست پٹیالہ سے۔ بابو امام الدین صاحب مرحوم کے دو لڑکے جہلم سے۔ ڈپٹی انسپکٹر عنایت اللہ صاحب کا لڑکا شاہ پور سے۔ وغیرہ وغیرہ اس قدر مختلف شہروں کے طلباء کا ایک جگہ جمع ہوکر پڑھنا احمدی بچوں کے درمیان باہمی محبت اور الفت کے بڑھنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ یہ سب طلباء ایک ساتھ ہوکر پانچ نمازیں مسجد اقصے میں پڑھتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے روزانہ درس قرآن شریف میں شامل ہوتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ نیک استادوں کی صحبت میں رات دن گذارتے ہیں۔ اللہ تعالے کا فضل سب کے شامل حال ہو اور ان کو آئندہ نسلوں کے واسطے نیک نمونہ بنائے۔ آمین

پیارے ذوالفقار علی خاں کے دو پیارے جو باوجود اس قدر صغر سنی کے وطن (رامپور) سے اتنی دور پھینکے گئے ہیں۔ نہیں بلکہ وطن کو بھلا دینے والی جگہ میں رکھے گئے ہیں جب وہ حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہوکر بچوں کی سادگی کے لہجہ میں اپنے باپ کے واسطے دعا کی درخواست کیا کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود نہایت شفقت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت اولاد کے فوائد کا ایک سماں بندھ جاتا ہے۔ مسیح اول نے بھی کہا تھا کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ کہ آسمان کی بادشاہت ایسوں کے لئے ہے یعنی ان کے لئے جو بچوں کی طرح اپنے آپ کو گناہوں سے بے خبر بنائیں اس نے تو صرف کہا تھا۔ لیکن مسیح ثانی نے اس پر ایک عملی کارروائی کی ہے اور ایک ایسا محکمہ قائم کیا ہے۔ جس میں کم سن بچوں کی تربیت اور تعلیم ایسے پاک اثر کے ماتحت کی جاتی ہے کہ وہ بڑے ہوکر نیکی اور تقوے میں بھی بڑے ہو جاویں۔

مدرسہ کے اسٹاف میں لائق اور تجربہ کار استادوں کی ایزادی کی گئی ہے جیسا کہ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ صاحب جو کہ کئی جگہ حسن انتظام کی ہیڈ ماسٹری کے سبب صیغہ تعلیم کے مشہور اور لائق ممبر ہیں۔ اور مامون خاں صاحب جو ورزش ماسٹر ہیں اور نہایت محنت کے ساتھ مدرسہ کے وقت میں اور مدرسہ کے وقت کے باہر طلباء کی جسمانی ورزش میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

مدرسہ کی موجودہ عمارت میں بھی کئی نئے کمرے بنائے گئے ہیں اور اس کے علاوہ ایک وسیع زمین مدرسہ کے واسطے ایک شاندار عمارت بنانے کے واسطے خرید کی گئی ہے۔ مریض طلباء کی خاطر ایک ڈسپنسری کھلی ہے جس میں ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب نہایت محنت اور توجہ کے ساتھ بیمار بچوں کی خبر گیری کرتے ہیں۔ سرکار نے منظور فرمایا ہے کہ وظیفہ خوار طلباء کو اس مدرسہ میں سرکاری وظائف ملا کریں۔

سال رواں کے نتائج امتحانات کے عمدہ رہنے کے سبب مولوی سرور شاہ صاحب۔ مولوی عبد اللہ صاحب قاضی امیر حسین صاحب۔ منشی سکندر علی صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب کی تنخواہوں میں ترقی کی گئی ہے۔ گو یہاں کے مدرسین صرف دینی خدمت کے ادا کرنے کی خاطر برائے نام تنخواہوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ کئی ایک یتیم اور مسکین طلباء بھی یہاں رہتے ہیں جن کا تمام خرچ انجمن احمدیہ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔

مدرسہ کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کے ممبر حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ نواب محمد علی خاں صاحب۔ رئیس مالیر کوٹلہ۔ اور مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہیں۔ ایسے بزرگوں کا نام ہی مدرسہ کی بہتری اور نیک انجام کے واسطے انشاء اللہ پوری گارنٹی ہے۔

غرض مدرسہ کی حالت ہر طرح سے نہایت ہی قابل تشفی ہے اور جن احباب نے تا حال اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے کا ارادہ نہیں کیا ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اس عمدہ موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے انہیں بہت ہی جلد کوشش کرنی چاہیئے۔

میں دیکھتا ہوں کہ جو بچے کچھ عرصہ تک یہاں رہتے ہیں۔ وہ تقوے میں خاص ترقی کرتے ہیں اور ایک اسلامی محبت اور غیرت کا جوش ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے بیرونی مدارس کے طلباء میں جو خرابیاں بد صحبتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان سب سے وہ اللہ تعالے کے فضل سے محفوظ رہتے ہیں۔ صبح سویرے اٹھ کر بعد نماز فجر تمام بورڈنگ ہوس کے طلباء تلاوت قرآن شریف میں مصروف رہتے ہیں اور ہر طرح سے تمام دینی امور کی پابندی کی جاتی ہے۔

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے

ایک زیادتی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵۰ صفحوں میں شامل ہیں

ایک اور زیادتی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہوگئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہوگیا۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے میں ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱- جو صاحب ۱۵- جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصول ڈاک اور پونے تین روپے قیمت اخبار بدر روانہ کر دیں گے۔ ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دی جائے گی

۲- بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ

الف- دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوادیں۔

ب- ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراج الدین عمر

جن صاحبان نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب عمر کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں معہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں۔ ان کو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہوسکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ - مینجر بدر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲⅛
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۳	۰	۴	۱¾	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴)۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۵۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۵۰ روپیہ سے کم نہو۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی۔

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ روپیہ لیا جاویگا۔ ٹکٹ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری

نظم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل جو ایمپائرڈے قادیان کے جلسہ میں پڑھی گئی

لطف ایزدیں کہ اندر یک قرآن کردہ قریں
راست شد تو لیکہ در قرآن خود فرمودہ بود
فاش گویم تا بدانی کیست ماہ و کیست مہر
معدلت در جہان قیصر شد ز فضل حق خمیر
قیصر و مہدی ما کردند تسخیر قلوب
آں شہ عادل صولت ایں بود داؤد شان
آں مسیحا را غلام و ایں مسیحا را مثیل
آں ظہیر دوست است و ایں نصیر ملت است
قلب اعداقاب مسیحا را بہم لشکر فتند
تیغ قیصر را دغا مر گشتہ مہدی را عطا
بے گماں گر تیغ قیصر محو کرد آثار ظلم
تیغ قیصر گوہر آگن است از دُرِّ عدن
صدد مکنون گر مدفون گنج قیصر است
بہر نشر دین و دولت در میان ملک و قوم
از قوانین ملک را گر دادہ قیصر انتظام
از زمین گر بہ ثریا برد قیصر علم و فن
قیصر ہندوستان ماشد اگر شاہ زمین
ساختہ قیصر کہ دنیا راست از ایں کے توی
فتنہ از قیصر بود لرزاں چو برگ از صرکال
کرد قیصر گر بدنیا امن را خاطر نشان
قدر قیصر عہد مہدی ہر دو اندر روزگار
عہد مہدی بالیقین از بہر اُمت یمن بسر
گر سراں بر درگہ قیصر فرو آرند سر
ملک قیصر رفتہ ہمچوں ہیبت مہدی تا بروں
قیصر ازار د صلیب عیسوی بر آستان
سرکشاں بر سدہ د ایوان قیصر بوسہ زن
چوں نیازہ زہرہ حاسد رود بہ ماں از بیم شاں
ہست قیصر بہر نشر دین مہدی را نصیر
ملک دنیا سر بسر در دست قیصر زیر گشت
خود میں گر تابہ [illegible] میدارد سہ چشم را
ملک [illegible] قیصر بدولت زیر حکم
یادگی [illegible] بود بس یا میدار
[illegible] مہدی [illegible] دست قیصر را [illegible]
[illegible] حضرت شیر [illegible]
[illegible]
آں [illegible] مسیح
ناصر الاسلام [illegible] المہدی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آفتاب مشرق و مہتاب مغرب بر زمین
جمع گردند مہر و مہ بدور آخریں
قیصر و مہدی کہ ایزد ہر دو را کردہ گزیں
کرمت در ذات مہدی شد ز لطف حق عجیں
آں بعمل و ایں بفضل و آں بداد و ایں بدیں
ایں بود چوں ابن مریم آں بچہ پور آتیں
آں شہنشہ ایں نبی دا راست آں عیسیٰ ست ایں
ایں فراز صدر تمکیں آں فراز صدر زین
مہدی از تیر دعا و قیصر از شمشیر کیں
آں سیاست را ضمان و ایں سلامت را ضمیں
ملک نمودہ خامۂ مہدی عقلانت بالیقیں
خامۂ مہدی گہر ریز است از دُرِّ ثمیں
صد در مضمون است اندر مخزن مہدی نہیا
ہر دو را اینک عنایت کرد ایزد میگزیں
از براہیں دادہ مہدی قوم را حبل المتیں
علم و دیں آمد ز مہدی از ثریا بر زمیں
مہدی آخر زماں باشد امیر المومنین
ساخت مہدی کہ رضیتے راست از دیگر زمیں
صلح از مہدی بود خنداں چو گل از فرو دیں
کرد مہدی بر عالم صلح را خاطر نشیں
آں رعایا را اماں و ایں برایا را امیں
عصر قیصر مہمات را گیسا راست و ہمیں
قدسیاں سا ئیدہ بر درو از مہدی جبیں
ہیبت مہدی رفتہ ہمچوں ملک قیصر تا بچیں
مہدی ما دست موسیٰ دارد اندر آستیں
سر فرازاں بر در ایوان مہدی بوسہ چیں
شیر حق مہدی بود قیصر بود شیر عریں
بہر نشر امن مہدی ہست قیصر را معیں
ملک دیں در دست مہدی سر بسر گشتہ رہیں
مہدی از الہام اندر پیش دارد دوربیں
ملک معنی ہست مہدی را بدیں سان نگیں
کز بعدش گشتہ عیسیٰ نازل از چرخ بریں
صد تحیت باد بر مہدی بقیصر آفریں
ورنہ [illegible] نیک دانی شہرت گزیں
[illegible] تیغیں
[illegible] صاحب تاج و نگیں
[illegible] امام المتقین
[illegible] الامیں
[illegible] حق [illegible] از انگبیں
صد درود صد سلامش باد از روح الامیں

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دفتر البیان لکھنو
زبان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عربی معہ ترجمہ اردو

نوٹ ۔ یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور چھ قیمت تھی ۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپے ہے ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے ۔ صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں ۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں ۔ (درخواستیں باجازت دلوائی جائیں)

دعا مدد

منشی محمد نصیب صاحب محرر دفتر بدر قریب دو ہفتہ سے بیمار ہیں لیکن اب پہلے کی نسبت بہت آرام ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفا کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ۔ منشی صاحب کی بیماری کے سبب بعض خطوط کی تعمیل میں دیری ہوئی ہو امید ہے کہ احباب معذور رکھیں گے ۔

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اعلیٰ درجہ کا ہے ۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقعت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور مشیر خواہ ہے اگر اب تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی دو روپے ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے
درخواستوں کا پتہ ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پرانا اور عمدہ پرچہ روزانہ اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔
مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

کتب برائے فروخت } جن کتابوں کی دوست کو ضرورت ہو [illegible] قیمت [illegible] کتابت کرکے منگوا سکتے ہیں ۔ کتابیں یہ ہیں ۔ [illegible] اغانی ۔ رضی شرح شافیہ ۔ رضی شرح کافیہ ۔ [illegible] محمد علی [illegible]

عمدہ مضبوط ۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش غلام حسین والا کالا
کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے
طلب فرمائیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈوئی۔ کے متعلق تازہ ڈاک ولائیت میں خبر آئی ہے کہ وہ دل کی بیماری میں گرفتار ہے اور اس کے بچنے کی اُمید نہیں اخبار ٹریتھ سیکر لکھتا ہے کہ یسوع کی طرح ڈوئی بھی لوگوں کو بیماری سے نجات دیتا تھا۔ مگر اپنے آپ کو نجات نہیں دیسکتا۔

پادری ٹسلن صاحب نے شہر پونیا واقعہ ملک امریکہ کے گرجا میں اپنے وعظ میں یہ فرمایا تھا کہ یسوع کے کنواری سے پیدا ہونے کا قصہ غلط ہے اور اس کی خدائی والی بات بھی جھوٹھ ہے اس کے سبب سے اس گرجہ کے نمازیوں میں بہت شور بپا ہو رہا ہے اور پادری صاحب پر کفر کا فتوے لگایا جا رہا ہے۔

میکسم گورکی۔ جو روس کا ایک مشہور ریفارمر ہے اس نے امریکہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ اس زمانہ میں عیسائیت ایک غلاموں کا مذہب جو خود غلام ہیں اور دوسروں پر ظلم کرنے کے واسطے عیسائیت کی پناہ تلاش کرتے ہیں۔

ارلنسٹ ہیکل صاحب نے اشتہار دیا ہے کہ مجھ پر پادریوں نے ایک جھوٹھا الزام لگایا ہے کہ میں عیسائی ہو گیا ہوں میں ہرگز عیسائی نہیں ہوا میرے خیالات عیسائیت کی مخالفت میں اب بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔

پادری چارلس ہال پیری صاحب جو کہ شہر کیمبرج ماس واقعہ ملک امریکہ کے پادری تھے۔ چند لڑکیوں کے ساتھ بدارتکاب کے سبب گرجہ سے علیحدہ کئے گئے

مسلمان اسپین میں۔ ایک صاحب جو کہ اپنا نام اپل ایس تبلاتے ہیں ولائیت کے اخبار ایگ ناسٹک جنرل مورخہ ۱۹۔ مئی ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اب جب کہ ہماری شہزادی ہسپانیہ کی ملکہ بننے والی ہے اگر اُس ملک کے کچھ حالات اس جگہ بیان کئے جاویں۔ تو ناظرین کے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے ہسپانیہ اس وقت ایک خوب ملک ہے لیکن اگر اہل ہسپانیہ مسلمانوں کو اپنی بے وقوفانہ اور مجرمانہ بغاوت کے ساتھ نکال دیتے تو یہ ملک آج بہت ہی خوب ہوتا۔ ہسپانیہ میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک علم و ہنر کی مشعل کو روشن رکھا حالانکہ اُس وقت باقی سارے یورپ میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی مسٹر سٹینلے لین پول نے ہسپانیہ میں مسلمانوں کے متعلق جو لکھا ہے۔ اس میں سے چند سطرین اس جگہ نقل کرتا ہوں۔

صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ماتحت ہسپانیہ کا ملک قریباً آٹھ سو سال تک تمام یورپ کے واسطے ایک مہذب اور شائستہ سلطنت کی زندہ مثال تھا۔ اُس کے صوبے زرخیز تھے اور فاتحین کی دانائی اور محنت کے سبب وہ کوئی سو گنا عمدہ پھل لاتے تھے۔ بے شمار نئے شہر مسلمانوں کی سلطنت کے سبب بن گئے تھے جن کے نام آج تک قدیم سلطنت کی یادگار ہیں۔ ہنر۔ علم۔ سائنس ایسے وقت میں اس جگہ ترقی پر تھے۔ جیسا کہ باقی یورپ میں کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا تھا۔ مسلمانوں کی شاگردی اختیار کرنے کے واسطے لوگ فرانس۔ جرمنی اور انگلستان تمام ممالک سے یہاں آتے تھے۔ یہاں کے سرجن اور ڈاکٹر دنیا میں مشہور تھے اور عورتیں بھی ڈاکٹر پیشہ ہوتی تھیں۔ ریاضی۔ علوم نجوم۔ نباتات۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ قانون سب کی تکمیل ہسپانیہ مین ہوتی تھی۔ اور صرف ہسپانیہ ہی میں ہوتی تھی۔ زراعت کے عملی کارخانے۔ آب پاشی کے عملی ذرائع۔ قلعہ بندی جہاز سازی۔ اعلےٰ درجہ کے کارگہ۔ لوہاروں کے کارخانے کمہاروں کے کارخانے سب کے سب اسلامی ہسپانیہ میں اپنے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جنگ کے ہنر میں بھی ویسا ہی کمال تھا۔ جیسا کہ ایام صلح کی دستکاریوں میں ان کے جہازی بیڑے بحیرہ روم پر حکمراں تھے۔ غرض ایک سلطنت کو عظیم الشان اور اقبال مند کرنے کے لئے اور شائستہ بنانے کے واسطے جن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب اسمیں موجود تھین۔"

ہمارے دوست عبدالحق سورائٹ صاحب نے جزیرہ نیوزیلنڈ سے ایک اخبار بنام آک لینڈ ویکلی نیوز کا ایک پرچہ بھیجا ہے جس میں سان فرانسسکو کے زلازل کے بیان کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق زلزلہ کا تذکرہ ریویو آف ریلیجز کے حوالہ پر دیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

زلزلہ کے متعلق پیشگوئی

ایک ہندوستانی نبی

ہندوستان سے ایک ماہواری رسالہ بنام ریویو آف ریلیجز نکلتا ہے جس میں سخت زلازل کے متعلق ایسی پیش گوئیاں درج ہیں جن کا ذکر سان فرانسسکو کے زلزلہ پر روشنی ڈالنے کے واسطے کرنا خاص دلچسپی کا موجب ہوگا یہ پیش گوئیاں کرنے والے مرزا غلام احمد صاحب ہیں جو کہ ہندوستان میں ایک مذہبی فرقہ کے امام ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا دعوی ہے۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اور انہی الہامات کی بنا پر انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی موت کا وقت قریب ہے اور یہ بھی شائع کیا ہے کہ بدکاروں کو سخت سزا دی جائے گی۔ ان کے الہامات کے شائع شدہ الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی تلخ زندگی ہو جائے گی۔

پھر مرزا صاحب نے اپریل ۱۹۰۵ء کے ریویو میں بھی ایک خوفناک زلزلے کی خبر دی تھی جس کے یہ الفاظ ہیں۔ "مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا ...... وہ قریب ہو یا بعید ہو وہ پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے۔" وہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو زلزلہ ہند میں آیا۔ اس کے متعلق بھی پانچ ماہ پہلے سے اطلاع دی گئی تھی۔

ضیاء الاسلام

اگر اب تک آپ نے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس میں محاسن اسلام کے متعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ خود مخالفوں کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہے اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو حملے اسلام پر ہو رہے ہیں انکی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور اسی سائنس و فلسفہ سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہائت ہی مہذب اور متین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکات اور خوبیاں اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات سے قوم میں نئی رُوح پھونکنا آخری حصہ میں علم دوست حضرات کی دلچسپی کے واسطے اخلاق۔ تمدن۔ تاریخ۔ معاشرت۔ صنعت و حرفت کے مضامین لکھنا غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے ہر عربی مہینہ کی ٹھیک ۱۵ تاریخ کو ۴۰ صفحہ خواہ ۵۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ ۲ طلباء و داعظین سے ۱ معہ محصول پیشگی پورا چندہ ادا کرنیوالے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی ۲ مفت۔

المشتہر۔ مینجر ضیاء الاسلام۔ مراد آباد

برکات دولت برطانیہ

مندرجہ ذیل نظم صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد خلف الرشید حضرت مسیح موعود دام اللہ برکاتہم نے ایمپائر ڈے کی تقریب پر کہی - ایڈیٹر

یاد ایام کہ تھے ہند پہ اندھیر کے سال
ہر گلی کوچہ پہ ہر شہر پہ آیا تھا وبال
روز روشن میں لٹا کرتے تھے لوگوں کے مال
دل میں اللہ کا تھا خوف نہ حاکم کا خیال
ہر طرف شور و فغاں کی ہی صدا آتی تھی
سخت سے سخت دلوں کو بھی جو تڑپاتی تھی

رحم کرنا تو کجا ظلم ہوا تھا ... پیشا
لوگ بھولے تھے کہ ہے نام مروت کس کا
چارسو ملک میں تھا شور شغب و غوغا
بلکہ سچ ہے کہ نمونہ وہ قیامت کا تھا
کبھی آتا نہ کوئی دوست کسی دوست کے کام
دل سے تھا محو ہوا مہر و محبت کا نام

سلطنت میں بھی تزلزل کے نمایاں تھے نشان
صاف ظاہر تھا کہ ہے چند دنوں کی مہمان
قاضی و مفتی بھی کھو بیٹھے تھے اپنا ایمان
رحم و انصاف کے وہ نام سے بھی تھے انجان
ایسے لوگوں سے تھا انصاف کا پانا معلوم
خیال انصاف کا تھا جن کے دلوں سے معدوم

افسر فوج لڑائی کے فنوں میں چوپٹ
منہ سے جو بات نکل جائے پھر اس پر تھی ہٹ
رہتی آپس میں بھی ہر وقت ہی ان کی کھٹ پٹ
تھے وہ بتلاتے ہر ایک دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ
پر کوئی موقع لڑائی کا جو آجاتا تھا
صاف ہر کوئی وہاں آنکھیں چرا جاتا تھا

سلطنت کچھ تو انہیں باتوں سے بیجان ہوئی
کچھ لٹیروں نے غضب کر دیا آفت ڈھائی
اک طرف مرہٹوں کی فوج ہے لڑنے کو کھڑی
دوسری جا پہ ہے سکھوں نے بھی شورش کر دی
چاروں اطراف میں پھیلا تھا غرض اندھیرا
لشکر یاس نے ہر سمت سے تھا آگھیرا

لٹتے پھرتے رہیں آپس میں امیر اور وزیر
کیوں پسیں گھن کی طرح ساتھ غریب اور فقیر
مدعا ان کا تو لڑنے سے ہے بس تاج و سریر
ہاتھ میں یاروں کے رہ جائے گی خالی کفگیر
ان غریبوں کو امیروں نے ڈبویا افسوس
بات جو بیت چکی اس پہ کریں کیا افسوس

الغرض چین کلیجے کو نہ دل کو آرام
رات کا فکر لگا رہتا تھا سب کو سر شام
صبح کو خوف کہ ہو آج کا کیسا انجام
رات دن کاٹتے اس طرح سے تھے وہ ناکام
دل سے ان کے یہ نکلتی تھیں دعائیں دن رات
یاالٰہی تیرے فضلوں کی ہو ہم پر برسات

انپہ ڈالی گئی آخر کو تلطف کی نظر
دل کا فور اڑا دل سے جو تھا خوف و خطر
یک قلم ملک سے موقوف ہوئے شورش و شر
نہ تو رہزن کا رہا کھٹکا نہ چوروں کا ڈر
پھائے رکھے گئے وہ ان مرہم کافوری کے
دئے جاتے تھے جہاں زخم جگر کے چوکے

قوم انگلش نے دیا آ کے سہارا ہم کو
بحر ادبار سے ہے پار اتارا ہم کو
ورنہ صدموں نے تو تھا جان سے مارا ہم کو
آگے مشکل تھا بہت کرنا گذارا ہم کو
ہند کی ڈوبی ہوئی کشتی ترائی اس نے
اک کی بگڑی ہوئی بات بنائی اس نے

رحم وہ ہم پہ کئے جن کی نہیں کچھ گنتی
جن میں سے سب سے بڑی مذہبی ہے آزادی
ساتھ لائے یہ ہزاروں نئی ایجادیں بھی
جو نہ کانوں تھیں سنی اور نہ تھیں آنکھوں دیکھی
عدل و انصاف میں وہ نام کیا ہے پیدا
آج ہر ملک میں جسکا کہ بجا ہے ڈنکا

شیر و بکری بھی ہیں اک گھاٹ پہ پانی پیتے
نہیں ممکن کہ کوئی ترچھی نظر سے دیکھے
ایک ہی جا پہ ہیں سب رہتے برے اور بھلے
کیا مجال ان سے کسی کو بھی جو صدمہ پہنچے
سب جو آپس میں ہیں یوں ہو رہے شیر و شکر
اس لئے ہے کہ نظر سب پہ ہے ان کی یکسر

ہند میں ریل انہوں نے ہی تو جاری کی ہے
آمد و رفت میں جس سے بہت آسانی ہے
صیغہ ڈاک کو انہوں نے ترقی دی ہے
ملک میں چار طرف تار بھی پھیلائی ہے
تاکہ انصاف کے پانے میں نہ ہو کچھ دقت
منصفوں اور ججوں تک کی بھی کی ہے کثرت

علم کا نام و نشان یاں سے مٹا جاتا تھا
شوق پڑھنے کا دلوں میں سے اٹھا جاتا تھا
کوئی عالم کبھی اس ملک میں آجاتا تھا
دیکھکر اس کا یہ حال اشک بہا جاتا تھا
یہ وہ بیمار تھا جس کو سبھی رو بیٹھے تھے
ہاتھ سب اس کی شفایابی سے دھو بیٹھے تھے

پر وہ رب جس نے کہ سب کچھ ہی کیا ہے پیدا
نہ تو ہے باپ کسی کا نہ کسی کا بیٹا
سارے گندوں سے ہے پاک اور ہے واحد یکتا
نہ وہ تھکتا ہے نہ سوتا ہے نہ کھاتا پیتا
رحم کرتا ہے ہمیشہ ہی وہ ہم بندوں پر
کرسئ عدل پہ بیٹھے گا جو روز محشر

جو کہ قادر ہے جسے کچھ بھی نہیں ہے پروا
ٹھیک کر دے اسے دم میں کہ ہو جو کچھ بگڑا
دیکھکر یہی یہ حالت اسے جب رحم آیا
دیکھو انگلینڈ سے اس قوم کو یاں لے آیا
جس نے آتے ہی وہ نقشہ ہی بدل ڈالا ہے
جس جگہ خار تھا اب واں پہ گل لالہ ہے

سلسلے ہر جگہ تعلیم کے جاری ہیں کئے
شہروں اور گاؤں میں اسکول بکثرت کھولے
کالجوں کے بھی ہیں شہروں میں کھلے دروازے
ہر جگہ ہوتے ہیں اب علم و ہنر کے چرچے
کام وہ کر کے دکھایا کہ جو ناممکن تھا
آئے جب ہند میں وہ کیا ہی مبارک دن تھا

قوم انگلش تری سب قوموں پہ ہے تک تھا
اس لئے تجھ پہ ہمیں ناز ہے سب سے بڑھ کر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولاد مردوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مر کر پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ فرزند نرینہ کو روتے ہیں ان کو تسلی دی جاتی ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی۔ اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو۔ تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو اتنا ہم نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا۔ اور فرزند پیدا ہونے کے بعد ان سے نذرانہ لیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا کل کارخانہ یہ ہے جس کی ملک بھر میں شہرت پہنچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر۔ محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

صداقت کا جھنڈا!

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو کا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ر

منجن دندان۔ اب کسی کو مرض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت [illegible] ہو۔ یا درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں کیڑا [illegible] ایک دفعہ لگا دینے پھر مریض کھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ [illegible] ۴ر

[illegible] چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمّٰی ہے جو صاحبان اپنی [illegible] یا جن کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت [illegible] کو ڈھیلا کر دیا ہے [illegible] [illegible] استعمال کریں [illegible] کیوں کر اپنی کمزوری [illegible] اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہیں [illegible] عدد جیب خاص (دو روپے) [illegible]

[illegible] محمد حسین [illegible] کارخانہ [illegible]

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے۔ منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے [illegible] کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے۔ [illegible] دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا ہے جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں دور رہتے ہیں ان کے واسطے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جائیں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی [illegible]

[illegible] دوائی [illegible] درخواست آنے پر فہرست مفت [illegible]

[illegible] مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین ڈامیانہ۔ کولاکنس۔ دامیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف [illegible] دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکا نہ ہووے قیمت فی بکس ۲۴ گولی معہ محصولڈاک عہ (ڈیڑھ روپیہ)

ایک بے نظیر دوائی

جس کے اجزاء کو نہایت محنت کے ساتھ حاصل کر کے

ہمنے طیار کیا ہے - اور اس کا نام

جیون بوٹی

رکھا - اس کی دوسری جزو کا نام زد جام عشق ہے

قیمت فی شیشی مع جزو دوم جام عشق
تین روپے

قیمت چھ شیشی پندرہ روپے
محصولڈاک بذمہ خریدار

ہمارے کارخانہ میں یہ دوا خاص ترکیب کے ساتھ ایک عرصہ سے بنائی جاتی ہے اور بیشمار لوگ اس سے کلی فائدہ حاصل کر چکے ہیں اور بہت سے مایوس العلاج مریض ہمارے زیر علاج رہ کر اس کو آزما چکے ہیں اور کثیر التعداد خریداروں میں سے ایک نے بھی اس کے غیر مفید ہونے کی کبھی شکایت نہیں کی ہر ایک کی شہادت ہے کہ یہ تیر بہدف دوا ہے اور مردمی کی کالعدم حالت کے لئے سچ مچ کی جیون بوٹی - اس کو استعمال کر کے کوئی شخص محروم اور مایوس نہیں رہا - اگر آپ نوعروسی کی سچی خوشی قدرت کی سب سے بڑی منشا کی تکمیل - بقائے نسل سے جوش شباب - لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں - اگر آپ بڑھاپے میں زور جوانی اور قوت مردمی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس جیون بوٹی کا استعمال کریں - جو جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہے

جیون بوٹی کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ جسم کا وزن ایک ہی مہینہ میں تین سیر بڑھ جاتا ہے بدن کو وزن کروا کر آزمائیں

جیون بوٹی کے استعمال سے زور قوت تندرستی اور جوانی کی تمام کیفیتیں پھر موجود ہو جاتی ہیں - جوانی کی پیدا کی ہوئی بیماریاں کمزوریاں رنگ کی زردی اور دوسرے عام اور خاص اعضا کی سستی اور ناطاقتی باقی نہیں رہتی - معدہ قوی ہاضمہ درست ہو کر غلبہ روح ورنگ و خون کی جودت سے تناسلی قواء نہایت قوی ہو جاتے ہیں -

جیون بوٹی کے استعمال سے وہ لوگ جو طاقت رجولیت مفقود ہو جانے کے باعث زندہ درگور رہنے کو غنیمت شمار کرتے تھے یا شادی کرانے سے بوجہ ندامت خانہ بدوش پھرتے تھے پھر از سر نو جوانمرد اور قوی مرد ہو گئے اور کئی اجڑے ہوئے گھر آباد اور بے اولادوں کی مرادیں بفضل تعالیٰ حاصل ہو گئیں - (آئینہ صحت نامت)

جیون بوٹی کا ایک ایک قطرہ عنین کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے اور قوائے متناسلہ و میہیجہ میں اس کے چند روز پینے سے اس قسم کی سریع التاثیر تحریک ہوتی ہے کہ مردہ طاقت رجولیت گویا نیستی سے ہستی کی صورت میں آجاتی ہے -

جیون بوٹی کے استعمال سے بدن دن بدن سرخ اور طیار ہوتا چلا جاتا ہے اور حوصلہ اور قوت اس قدر پیدا ہوتی ہے کہ انسان کا دل خود بخود اچھلنے اور کودنے پر آمادہ رہتا ہے - دودھ اور گھی دل مانگے ہضم ہوتا ہے -

جیون بوٹی کے استعمال سے زندگی کا لطف اور شباب کا مزہ از سر نو حاصل ہوتا ہے - اعضائے تولید کے عصبی نقص سلسل بول اعضاء کا رعشہ کمی خون اور جملہ جسمانی کمزوریوں کے لئے لاثانی دوا ہے ایک دفعہ ضرور اس کی آزمائش کرنی چاہئیے +

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور نولکھا سے طلب کرو (جنتری ۱۹۰۶ء مفت)

نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا	نوائے دلکش تحقیق حق ہردم میں گاتا ہوں	خدایا بارور کر شاخ نخل آرزوئے دل	تری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں

گرمی کا

خاص تحفہ

یاقوت - مروارید - شاخ مرجان - زہر مہرہ خطائی - یشب - کہربا - ورق نقرہ - کیوڑہ - گلاب - بید مشک - صندل - چپ

وغیرہ وغیرہ کا

لاجواب مرکب

مفرّح دلکشا ء

یہ ان قدردانان ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جن کو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مفرّح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرّح عنبری کا بدل چاہتے ہیں کیوں کہ مفرّح عنبری کے استعمال کا موقع بہ سبب گرم ادویہ مثل مشک اور زعفران وغیرہ کے ۱۵ اگست کے بعد نصف مئی تک ہوتا ہے البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی حرج نہیں۔

مفرّح دلکشا کا نرخ نامہ حسب ذیل ہے

قیمت	قیمت	قیمت	قیمت
ایک ڈبیہ تین روپے (عہ)	تین ڈبیہ آٹھ روپے (سعہ)	چھ ڈبیہ پندرہ روپے (پندرہ)	ایک درجن ستائیس روپے (ستائیس)

مفرّح دلکشا ء میں خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ سالہا سال سے مفرّح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آتے ہیں اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرّح عنبری تو سردیوں میں اور مفرّح دلکشا گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔

مفرّح دلکشا ء جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اس کی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک۔ سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلیٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت و تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدائے خلق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے یہ ضعف بے چینی۔ دل کا دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا سانس کا پھولنا۔ پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرّح دلکشا وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن۔ جریان۔ رقت و سرعت کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول دیرینہ و مزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کے لئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے

مفرّح دلکشا میں وہ جوہر ہے جو دماغی۔ سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اس لئے امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں تحصیلداروں۔ منصفوں مدرسوں پولیس و فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلباء یا جنکو صحت کی قدر ہے اس مونس شفیق کو ہر دم اپنی جیب میں حمائل کے ساتھ رکھنا چاہئے جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے۔

مفرّح دلکشا چونکہ اکثر نباتی و معدنی ترفایات و سرد جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسموں یا ان ملکوں میں جہاں طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرمانبرداری کیساتھ اس کا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کیلئے واجب اور لازمی ہے حفظ ماتقدم کیطور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا تو مشکل ہے

مفرّح دلکشا حکماء اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزاء سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض در موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کیخاطر عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جنکا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اس کو آکر استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔

مفرّح دلکشا سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کیساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی حادثہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قویٰ مضمحل ہو گئے ہوں۔ انہیں اس کے استعمال سے بفضلہ صحت حاصل کرنی چاہئے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرّح عنبری و مفرّح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں سراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

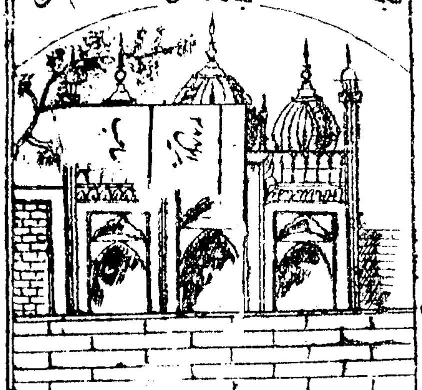

بسم اللہ ... نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸	دوا بینی، شفا بینی، غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۵ — نمبر ۲۵

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۱ جون ۱۹۰۶ء عیسوی

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ـ عہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـ ۵ عہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعدہ فی پرچہ ۲ پر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ان سے بحساب بعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے ...یوم اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہ ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

لوکل ... عہ افریقہ ... صہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاءاست

یکقدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم کروں گا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت شدہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

جیون بوٹی

جیون بوٹی

ہو الشافی

یہ وہ شاندار دوائی ہے ۔ جس کا تجربہ بڑے بڑے
آدمیوں نے کیا ہے ۔ اور جس کے فوائد کے مایوس مریض بھی
قائل ہیں ۔ بدن میں خون صالح پیدا کرنا ۔ موٹا تازہ کرنا ۔ تمام
ضعف اور سستی کو دور کرنا ۔ نادانی
کے زمانہ کی خرابیوں کو دور
کرنا ۔ خاص قوتوں کو بڑھانا ۔ جن
لوگوں کو بہت دماغی محنت کرنی
پڑتی ہے اُن کی صحت کو قائم رکھنا
اور گئی ہوئی صحت کو واپس لانا یہ اس دوائی کا کام ہے

جیون بوٹی

قیمت فی شیشی مع تیبوب ز دجام عشق ۔ تین روپے

المشتہر

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ

مرہم عیسیٰ نولکھا

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - جیون بوٹی
صفحہ ۳ - خدا تعالےٰ کی تازہ وحی - اخبار قادیان
صفحہ ۴ - القول الطیب - ڈائری
صفحہ ۵ - براہین احمدیہ
صفحہ ۶ - مراسلات - رسید زر
صفحہ ۷ - الاھدی الا عیسےٰ کا ثبوت قرآن سے
صفحہ ۸ و ۹ نظم - رپورٹ جلسہ جماعت احمدیہ ضلع گوجرات
صفحہ ۱۰ - اناجیل کی بے اعتباری
صفحہ ۱۱ - ۱۲ - اشتہارات

بدر مسیح

۲۸ - ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۱ - جون ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۴ - جون ۱۹۰۶ء

واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون

ترجمہ - اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت مچاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔

۱۶ - جون ۱۹۰۶ء - زلزلہ آنے کو ہے

۱۹ - جون ۱۹۰۶ء

میاں منظور محمد کے اس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا - بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔

(۱) کلمۃ العزیز

(۲) کلمۃ اللہ خاں

(۳) وارڈ

(۴) بشیر الدولہ

(۵) شادی خاں

(۶) عالم کباب

(۷) ناصر الدین

(۸) فاتح الدین

(۹) ھذا یوم مبارک

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں کتاب حقیقت الوحی کے چھاپے کا انتظام کیا جا رہا ہے
۲ - حضرت حکیم الامت کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ میں ہوا کرتا ہے۔
۳ - اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب معہ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ماسٹر احمد حسین صاحب بابو نور الدین صاحب وغیرہ امرتسر سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

عاجز راقم (محمد صادق) کے گھر میں شب درمیانی ۱۵ و ۱۶ جون ۱۹۰۶ء کو یعنی جمعہ کے دن کے بعد کی رات میں ایک بجے کے قریب لڑکی پیدا ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔

معذرت

آج کل بوجہ بدر قسمتی کے اخبار کے واسطے کاغذ کے مہیا کرنے میں بہت سے مشکلات ہو رہے ہیں۔ پروپرائٹر صاحب کو کتنے عرصہ سے نہایت تاکیدی پیغام بھیجے جا رہے ہیں کہ لاہور سے کاغذ جلد ارسال فرما دیں مگر اب تک کاغذ نہیں آیا۔ اس واسطے اگر ہفتہ آئندہ کا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے۔ تو احباب معاف رکھیں۔ اس سال میں اخبار بدر اللہ تعالےٰ کے فضل سے برابر باقاعدہ وقت پر بلا ناغہ نکلتا رہا ہے۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایسا لکھنے کی ضرورت پڑی ہے۔

منیجر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۲	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۲	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۲	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۲	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲

۱ - یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کمی رعایت نہ ہو سکیگی - بیفائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔
(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں
۳ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔
۴ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے - ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا
۵ - اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہئیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

اعلان - بھائی جان عبد العزیز رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے فراہمی چندہ ریویو اور اخبار بدر کے اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے ہندوستان میں سفر کریں گے - احباب ان کی امداد دیں +

اشتہارات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تازہ تصنیف [illegible]
[illegible]

لطائف القرآن

یہ کتاب [illegible] عربی [illegible]
کہ [illegible]
[illegible] کتاب [illegible]
کہ [illegible] اس کتاب کے [illegible]
اور [illegible] کی ہے اور [illegible]
اور [illegible] مادری زبان عربی ہے [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] میرا خیال ہے [illegible]
جو [illegible] زبان [illegible] ہو جاتی ہیں اور میری [illegible]
[illegible] کتاب [illegible] قیمت بھی قلیل ہے۔ قیمت [illegible]

مرزا غلام احمد

ڈائری

القول الطیب

آجکل کے ایک مشہور [illegible] کا ذکر [illegible] کہتا ہے کہ ان دونوں مسلمان واعظوں کی مجلس میں لوگ نہیں آتے لیکن اگر رنڈیوں کا راگ ناچ ہو تو ہزار ہا آدمی جمع ہو جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہ بات درست ہے۔ لیکن اس کا اصل باعث وہ نہیں سمجھتا۔ آجکل کے وعظ کرنے والے بھی ایسے ہیں کہ وہ نہایت درجہ کے دنیادار اور بےعمل اور بدکار ہیں۔ اور ان کے وعظ میں نہ کوئی تاثیر ہے اور نہ کوئی لذت ہے اور نہ کوئی کشش ہے۔ برخلاف اس کے رنڈیوں کے راگ میں خراب کاروں کے واسطے ایک لذت ہے گو وہ ظاہری ہے اور بدی کی طرف ہے۔ مگر لوگ ایک ظاہری لذت کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ اگر واعظین کے وعظ میں کشش اور لذت ہوتی تو وہ سب کو کھینچ کر اپنی طرف لے آتے۔ [illegible]

[illegible] ایک [illegible] باتوں [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک [illegible] معقول بات ہے [illegible] انسان کے
[illegible] معقول بات [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] دیکھا [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس کو ایک [illegible] دے [illegible]
[illegible] دوسروں کو اپنی طرف کھینچے [illegible]
طرف کھینچے [illegible]
اور کرامات دکھا کے اور نشانات کے ذریعے لوگوں [illegible] ایمان کو پختہ کرے [illegible]
سے کوئی ایک بات بھی نہیں پائی جاتی۔

تو وہاں لوگ کہتے ہیں کہ امام کی ضرورت کیا ہے۔ لوگ نماز حج وغیرہ فرائض اپنی اپنی جگہ ادا کرتے ہیں مگر یہ لوگ جو ایسا کہتے ہیں [illegible] ان کے درمیان جو اندرونی خرابیاں اور بدعملی [illegible] ہیں ایسے لوگوں کا ذکر کیا۔ وہ اختلافات ان کے درمیان کیا پائے جاتے ہیں [illegible] ہے [illegible] خراب [illegible] ہیں۔ ایمان نہیں [illegible] قرآن [illegible] حال ہے کہ [illegible] ایسا [illegible] کہ کوئی [illegible] کے گھر میں پیدا ہوئے تھے اور جن کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھا گیا تھا اب گرجوں میں بیٹھ کر ایک خدا کے ساتھ دو اور تین خدا بناتے ہیں اور مردوں کی پرستش کرتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) گالیاں دیتے ہیں۔ اسلامی سلطنتوں کا یہ حال ہے کہ سب سے زیادہ فخر سلطان روم پر کیا جاتا ہے جو رات دن یورپ سلطنت سے خوف زدہ رہتا ہے اور بمشکل اپنی زندگی کے دن کاٹ رہا ہے۔ وہ کونسی خوش قسمتی کی بات ہے جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پائی جاتی ہے۔ ہر پہلو سے ان کے حالات پر رونا آتا ہے۔ ایک اہل رائے ان کے حال سے بالکل ناامیدی ظاہر کرتا ہے۔

دشمن بداندیش صرف عداوت کے سبب ہماری ہر بات اور ہر فعل پر اعتراض کرتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] خیال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible] کی آگ [illegible]
[illegible] تمہارے ساتھ لڑائی کرو [illegible] بادشاہ حیران ہوا اور اس نے پوچھا کہ تو ایک [illegible] کس طرح میرے ساتھ لڑائی کریگا۔ فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کرونگا۔ بادشاہ نے کہا کہ میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کہکر وہ واپس چلا گیا۔ غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔ گزشتہ انبیاء کے زمانہ میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی۔ مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اسلام کے واسطے اب یہی ایک راہ ہے جس کو خشک ملا اور خشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائینگی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ نادان دشمن جو سیاہ دل ہے وہ کہتا ہے کہ انکو سوائے سونے اور کھانے کے اور کچھ کام ہی نہیں۔ مگر ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمدللہ کہ جیسی کہ میں چاہتا تھا ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے۔

ایک زیادتی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵۰ صفحوں میں شامل ہیں

ایک اور زیادتی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگا دی گئی ہے۔

جب میں نے اسکو چھپانا شروع کیا تھا تو پہلے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اسکی قیمت پانچ روپیہ رکھونگا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہو گئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے اسلئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپیہ میں ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے۔ جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعایت

چار حصص براہین احمدیہ کے جن لوگوں کے پاس ہیں

۱- جو صاحب [illegible] اپنے چار حصے براہین احمدیہ کی قیمت وہ ادا کر چکے ہیں وہ صرف ایک سال کی پیشگی قیمت اخبار بدر روانہ کر دیں گے انکو براہین احمدیہ صرف [illegible] میں دیا جاویگا۔

۲- بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار [illegible] میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ

(۱) دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں۔

(ب) ۱۹۰۵ء کا چندہ جس قدر انکے ذمہ باقی ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں

[illegible]

جن صاحبان نے اپنی درخواستیں بابت براہین احمدیہ [illegible] خدمت میں لاہور کو بذریعہ رسالہ [illegible] معہ قیمت [illegible] ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی [illegible] ہو سکیگی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور بھیجدی ہیں۔ باقی خریدار قادیان کو دفتر بدر سے ملیگی۔ [illegible] منیجر بدر

رسوم جاہلیت

کتاب جناب عمدۃ الافاضل مولوی [illegible] جو [illegible] اسلام سے پہلے [illegible] رسوم [illegible] تفصیل بیان کی ہے۔ اس کتاب کی اصلی خوبیاں تو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اتنی بات [illegible] کہی جا سکتی ہے کہ اس بارہ میں اردو میں [illegible] کوئی جامع کتاب شائع نہیں ہوئی۔ سر سید مرحوم نے خطبات احمدیہ میں جاہلیت کی بعض رسوم لکھی ہیں لیکن [illegible] کا مصداق ہیں۔ اس کتاب میں تمام رسوم جمع کر دی گئی ہیں جسکی مفصل فہرست کتاب کے ساتھ شائع ہوگی یہاں اسکی بعض سرخیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) جاہلیت کے ادیان و عقائد جسمیں موحدین۔ یہود و نصاریٰ و دہریہ مجوس۔ ستارہ پرست۔ آفتاب پرست و مادہ پرست زنادقہ۔ بت پرست۔ اور صابئین وغیرہ فرقوں کے عقائد کا ذکر ہے (۲) جاہلیت کے مشہور بت۔ بت پرستی کی ابتدا بتوں کی پوجا کا طریق (۳) جاہلیت کے جلسے (۴) جاہلیت کی عیدیں (۵) نکاح کا طریق اور اسکی اقسام (۶) ولیمہ (۷) عبادت کا طریق جسمیں جاہلیت کی نماز روزہ حج اور عمرہ کی مفصل کیفیت [illegible] ہے (۸) طلاق۔ ایلا۔ ظہار۔ اور خلع کا مفصل بیان (۹) قتل چوری اور زنا کی سزا (۱۰) قسامت (۱۱) جاہلیت کے جوئے کی مفصل کیفیت (۱۲) لڑکیوں کو زندہ درگور کرنیکی رسم (۱۳) النسی کی رسم (۱۴) میت کی رسمیں (۱۵) جاہلیت کی مجلس (۱۶) تعمیر۔ تعصب۔ تقلید [illegible] کا بیان (۱۷) ماتم و مرثیہ (۱۸) [illegible] (۱۹) تمام عادات (۲۰) خرافات۔ رہبانیت اور تخیلات

ان بابوں کے علاوہ اور سیکڑوں باتوں کا بیان ہے اس کتاب کے دیکھنے سے اسلام کی اصلی خوبی معلوم ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے جاہلیت کی کن کن امور میں اصلاح کی اور عرب اسلام سے پہلے کیسے تھے اور اسلام نے [illegible] کیا ہو گیا۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسکے دیکھنے سے [illegible] عرب جاہلیت کے مشہور اور نامور شعراء کا کلام [illegible] معلوم ہوتا ہے مصنف نے ہر رسم جس شاعر کے کلام سے [illegible] اس رسم کے ساتھ درج کر دیا ہے یہ کتاب عام شائقین کے [illegible] اور عربی شعر کے دلدادہ کو خصوصاً [illegible]

یہ کتاب [illegible] کاغذ [illegible] کی تقطیع پر چھپنی شروع ہو گئی [illegible] صفحوں کی تعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکتی لیکن یہ یقینی ہے کہ ڈیڑھ سو سے زائد ہو گی اسکی قیمت عہ ہو گی لیکن جو حضرات ۱۵ جولائی تک درخواست بھیجینگے انکو محصول ڈاک معاف ہو گا شائقین اس موقع کو ہاتھ سے نہ دیں۔

المشتہر
منیجر دارالکتب [illegible] انارکلی متصل کوتوالی لاہور

مراسلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

معظم و مکرم اخیم جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ وہ نظم جو کہ دس جون ۱۹۰۶ء کے اخبار الحکم کے صفحہ ۲ پر عبد العزیز خان عزیز مکذب و داغی شاگرد داغ دہلوی مرحوم نے پیسہ اخبار مورخہ ۲۶۔ مئی ۱۹۰۶ء ہفتہ وار کے صفحہ ۴ پر طبع کرائی تھی اور جسکی تکذیب ہمارے معزز بھائی میر قاسم علی صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی ۔ و مصدق نے بہت زور کے ساتھ نظم میں کی ہے۔ اس فقیر کی نگاہ سے گزری جس میں دربارہ پیشین گوئی زلزلہ کاذب کی خوب تکذیب کی ہے۔

قادر ذوالجلال صادق کی تصدیق آج ہی کر دکھلائی ۔ اب بھی اگر عزیز مکذب و داغی اس سے شرمندہ نہوں تو گویا بڑے باحیا ہیں۔ اے عزیز مکذب آج کیا خوب جلد آپ کے اس شعر کی تکذیب بذریعہ زلزلہ خداوند عز و جل نے فرمائی ہے۔ شعر عزیز یہ ہے ۔

ہے غلط آئے نہیں ہیں زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

اچھا اب بھی اس افترا کو چھوڑو گے یا نہیں ۔ آج تاریخ ۱۳ جون ہے اور وقت شب ہے اور دس بج کر ۴ منٹ گزرے ہیں کہ ایک سخت دھکہ زلزلہ کا ایسا لگا ہے۔ کہ جس سے مومنوں کے دل تو ضرور دہل گئے ہوں گے اور عزیز مکذب تو ۔ زلزلہ آنا قدرتی بات ہے حادث نہیں کے مصداق ہیں اس سے ان کو کیا غم ہوگا۔

یہاں پر یہ دھکہ ٹھیک تخمیناً ۳ منٹ تک رہا ہے۔

میرے بھائی عزیز محمد عبد العزیز احمدی جو کہ اس وقت نماز عشاء پڑھ رہے ہیں ان کو نماز پڑھنی شروع ہو گئی اور تمام قصبہ کے درخت ہل گئے اور طاؤسوں سے جو کہ درختوں پر بیٹھے تھے پھڑ پھڑا ڈالے گویا ان کے پیر شاخوں پر جمنے مشکل ہو گئے چونکہ قصبہ ہذا میں درخت بہ نسبت بہتات سے ہیں اس واسطے پرند ان پر بہت سوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے میں نے اس وقت پرندوں کا ذکر کیا۔ باہر محلہ میں انسانوں کا بھی شور جو کہ زلزلہ کے بارہ میں تھا کچھ کم نہ تھا۔ بلکہ بلاقی چپراسی دیوانی جو میرے قریب رہتا ہے بمع اپنے اہل و عیال اپنے مکان کی چھت پر جو کہ خام ہے سونے کے واسطے گیا ہوا تھا اور جب زلزلہ کا دھکہ محسوس ہوا ۔ تو اپنی اہلیہ سے دہشت ناک آواز سے کہنے لگا ۔ چندو کی ماں رام رام بھج ۔ اور آج ہی ہمارے مخالف ہمارا مذاق اور ہنسی کے واسطے صفحہ ۲ الحکم جس میں کہ مکذب و مصدق کے اشعار دربارہ زلزلہ تھے ہم سے طلب کر کے لے گئے تھے ۔ امید کہ اس نشان آسمانی سے وہ بھی شرمندہ ہو کر مومن بننے کی کوشش کریں گے اور غور کریں گے کہ کیسے کیسے فتوحات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زلزلہ کی پیشگوئیوں کی ثابت ہو رہی ہیں ۔

رقیمہ نیاز

خادم فقیر عبد الرحمٰن ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ میرٹھ حال رخصتی ۔ بلب گڑھ ضلع دہلی ۔

رسید زر

- ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء ۔ عطار محمد صاحب
- ۲۴ ۔ ۱۱۱ ۔ آلٰہی بخش صاحب
- ۲۴ ۔ ۸ ۔ نور احمد صاحب مدرس
- ۲۴ ۔ سردار خان صاحب
- ۲۴ ۔ احمد جہان صاحب
- ۲۴ ۔ محمد صدیق صاحب
- ۲۵ ۔ میر عابد علی شاہ صاحب
- ۲۵ ۔ عبد الکریم صاحب
- ۲۵ ۔ قادر خان صاحب
- ناظر ضیاء الدین صاحب قادیان
- ۲۷ مئی ۱۹۰۶ء ۔ منشی اللہ دتا صاحب
- ۲۸ ۔ منشی نبی بخش صاحب
- ۲۸ ۔ محمد دین صاحب
- ۲۸ ۔ مہر دین احمد دین زمیندار
- ۲۹ ۔ منشی محمد اعظم صاحب
- ۲۹ ۔ عبد الرحمٰن صاحب
- ۲۹ ۔ شوق محمد صاحب
- ۳۰ ۔ مولا بخش صاحب
- ۳۱ ۔ عبد الرحمٰن صاحب
- یکم جون ۱۹۰۶ء ۔ نجم الدین صاحب
- وحید علی صاحب
- قاضی سلطان احمد صاحب
- شیخ محمد حسن صاحب
- ۲ ۔ منشی رحمت خان صاحب
- ۳ ۔ عبد الحی خان صاحب
- ۴ ۔ ڈاکٹر ظہیر احمد خان صاحب
- ۷ ۔ مولوی محمد حسین صاحب اجرت اشتہار
- ۱۰ جون ۱۹۰۶ء ۔ عبد الخالق صاحب
- شیخ فتح محمد صاحب
- ملک شاہباز خان صاحب
- ۱۰۰۱ فتح محمد صاحب
- ۱۲ ۔ محمد یمین صاحب
- ۱۲ ۔ ۵۵۲ ۔ میر اکبر صاحب
- ۱۲ ۔ [illegible]
- ۱۲ ۔ مولوی محمد احسن
- ۱۲ ۔ عبد الغنی امام الدین صاحب
- ۱۲ ۔ فدا علی خان صاحب
- ۱۲ ۔ نظام الدین صاحب
- ۱۲ ۔ رحمت محمد خان صاحب
- ۱۲ ۔ عبد العزیز صاحب
- ۱۲ ۔ امام بخش صاحب
- ۱۳ ۔ بابو محمد حسین صاحب
- ۱۳ ۔ میاں اعظم صاحب
- ۱۴ ۔ میاں محمد الدین صاحب کونسل جدہ
- ۱۴ ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ / اجرت اشتہار
- ۱۵ ۔ محمد سعید صاحب ہوشنگ آباد
- ۱۶ ۔ مدد علی خان صاحب
- ۱۶ ۔ امام خان صاحب
- ۱۶ ۔ عبد الرحمٰن صاحب
- ۱۶ ۔ بھائی جان عبد العزیز صاحب
- ۱۸ ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی / اجرت اشتہار
- ۱۹ ۔ سلطان احمد اجرت اشتہار معرفت شیخ محمد نصیب صاحب

نمونہ مفت ملتا ہے نمک سلیمانی جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج قیمت فی شیشی ۸ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر سے طلب کرو۔ پچاس روپیہ انعام ۔ اس صاحب کو دئے جائیں گے جو ہمارے نمک سلیمانی کو معدہ کی کسی مرض کیلئے غیر مفید ثابت کرے قیمت فی شیشی ۸ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر + ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئیے ۔ نمک سلیمانی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے قیمت فی شیشی ۸ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر + عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک سلیمانی کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر +

نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السّلام اے ہادیٔ راہِ ہُدےٰ
السّلام اے معدنِ صدق و صفا
السّلام اے قامعِ کذب و دروغ
السّلام اے منبعِ نورِ خدا
السّلام اے دافعِ شرک از جہان
السّلام اے دافعِ جور و جفا
السّلام اے ابرِ فضلِ ذوالجلال
السّلام اے مظہرِ انوارِ ما
السّلام اے مہدیٔ آخر زمان
السّلام اے جلائے تو دار الشفا
السّلام اے رہنمائے گمرہاں
السّلام اے مخزنِ اسرارہا
السّلام اے پیشوا اے مومناں
السّلام اے قاطعِ زنّارہا
السّلام اے مفخرِ ہندوستان
السّلام اے سرورِ اہلِ وفا
السّلام اے خوئے تو خوئے نبیؐ
السّلام اے روئے تو شمس الضحےٰ
السّلام اے موئے تو عنبر فشاں
السّلام اے روئے تو بدر الدجےٰ
السّلام اے دافعِ ظلمات و کفر
السّلام اے شافعِ روزِ جزا
السّلام اے فخرِ سردارِ رُسلؐ
السّلام اے پس روِ تو اولیا
السّلام اے شمعِ جمعِ آخرین
السّلام اے یاورِ ہر دو سرا
السّلام اے کعبۂ انوارِ حق
السّلام اے قبلۂ اہلِ صفا
السّلام اے شہرِ دین آباد شد
السّلام اے بحرِ انوارِ آلہ
السّلام اے گلبنِ باغِ نبی
السّلام اے دستگیرِ دوسرا
السّلام اے فتنہ را شد پشت خم
السّلام اے صلح در ارض و سما
السّلام اے در گہت دار الامان
السّلام اے سایۂ لطفِ خدا
السّلام اے قادیان آراستی
السّلام اے قاتلِ کفارہا
السّلام اے بیکساں را کس توئی
السّلام اے دردِ دلہا را دوا
السّلام اے کانِ عرفان السّلام
السّلام اے لعلِ تاباں رہنما
از طفیل مقدمت مے شد خلاص
ہمچو مریم ز الزامات ما
کور چشماں را نظر سوئے سما
مہر از مغرب بیاید بہر ما
لیک خورشید جہان از شرقِ ہند
جلوہ زد از گفتۂ خیر الورےٰ
شپراں را دیدۂ حق بین کجا
نور بینند از در و دیوارہا
کے شود منظور در درگاہِ تو
کفش بردارے کنم شام و صبا
در دلِ مہجور ہست ایں آرزو
یک نظر کن چشمِ رحمت برکشا

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر علاقہ چرار شریف
طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی قادیان دار الامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رپورٹ جلسہ جماعت احمدیہ ضلع گجرات

چند ہمدردان ملت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت کو پڑھ کر یہ تجویز قرار دی کہ ہر دو ماہ کے بعد ایک خاص مقام پر جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد کیا جاوے جہاں قرب و جوار کے احباب و اصحاب جمع ہو کر اپنی بہتری کی تجاویز و بہبودی کی تدابیر سوچیں اور اپنے میں جو جو نقص ہیں۔ ان کو محسوس کرکے دور کرنے کی کوشش کریں اور آپس میں برادرانہ تعلقات محبت قائم اور رشتۂ اخوت کو مستحکم کرکے آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں داخل ہوں سب سے بڑھکر یہ کہ اشاعت اسلام وغیرہ مدات کی خاطر چندہ باقاعدہ قائم کیا جائے اور اس کے متعلق پر زور تحریک کی جائے

پچھلے دنوں مقام ہیلاں میں ایک مختصر سا جلسہ ہوا مگر بوجہ نہ ہونے کسی منتظم و مہتمم کے ابتدائی حالت میں رہا۔ اب خداتعالےٰ کے فضل و کرم سے دوسرا جلسہ موضع رتمل تحصیل پھالیہ میں مجبی مرحوم ڈاکٹر رحمت علی صاحب غفر اللہ کے بھائی پیر برکت علی صاحب کی سعی جمیلہ سے انعقاد پذیر ہوا چونکہ یہ مقام حضرت نوشہ صاحب علیہ الرحمتہ کے مزار کی وجہ سے یوں بھی ایک بت کدہ ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی توحید و جلال کا بالخصوص ذکر کرنے کے لئے ضرور یہ جلسہ یہیں ہونا چاہیئے تھا۔ (بت کدہ میں نے اس لئے کہا کہ بچشم خود میں نے آدمیوں کو صف بستہ گوہر شاہ کی قبر پر امت مرحومہ کے ناخلفوں کو سجدہ کرتے دیکھا۔ اللہ اکبر۔ رسول الثقلین کی امت اور یہ کرتوت۔ بخدا جگر پھٹ گیا اور چشم پُر آب ہو گئی۔ جب یہ رنج وہ دل شکن سین دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ابھی کوئی زلزلہ آتا ہے۔ اور اس مقام کو اُلٹ دیتا ہے۔ جو لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں امام کی کیا ضرورت۔ لوگ بدستور متقی پرہیزگار ہیں وہ اس نظارے کو دیکھیں اور آہ حسرت بھریں) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پیر امام الدین صاحب نے تمام قرب و جوار میں دورہ کرکے اپنے بھائیوں سے شمولیت کے لئے دستخط کرائے اور دو یا دو سہ بارہ یاد دہانیاں کیں۔ گو تاریخ مقررہ پر اکثر صاحبان نے الکریم اذا وعد وفا یعنی والذین بعہدہم کی تعمیل کرکے نہ دکھائی۔ مگر تاہم کافی بلکہ کافی سے بڑھکر رونق ہو گئی۔ ان نہ آنے والوں میں سے صوفی غلام رسول صاحب کے وعدہ خلافی کو خاص طور سے نوٹ کیا گیا۔ جو سب کی رنجیدگی کا موجب ہوا۔ گو میں اپنے پیارے بھائی پر حسن ظن رکھتا ہوں مگر ان سے کوئی خاص اطلاع حال نہیں پہنچی۔ ایسا طرز عمل اور بھی قابل افسوس ہو جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی آف گجرات باوجود ضعف و نحافت و دائمی علالت کے ایسے کوس کا سفر برداشت کرکے دو دن پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی باوجود اپنی بیوی کی خوئیدگی کے اپنے چھوٹے بچے کو کندھوں پر اٹھائے (کیونکہ وہ ان کے بغیر تنہا نہ رہ سکتے تھے) ایک دن اوّل پہنچ گئے۔ آپ ایک واعظ خوش بیان ہیں۔ اور آپ کا وعظ شرک و بدعت کی تردید سے لبریز بعض لطائف کے سبب مزادے جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ جماعت کی توجہ سے ان کی خانہ آبادی ہو جائے۔ تو پھر وہ آزاد ہو کر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت ادا کر سکیں گے اور قاضی صاحب کے مضامین احمدی گوجراتی کے نام سے تو دو تین سالوں سے الحکم و بدر کے ناظرین دیکھتے ہیں ان سے انٹروڈیوس کرنے کی ضرورت نہیں۔

جمعہ ۸۔ جون ۱۹۰۶ء کی دوپہر تک رجوعہ۔ ہیلاں۔ دہیر وغیر ذالک سے احباب آ گئے۔ خطبہ سے پہلے قاضی صاحب نے یا ایھا الذین امنوا لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون۔ پر چند منٹ تقریر دلپذیر کی۔ اور گوش دل سے سننے کی ہدایت کی۔ ورنہ ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون کا زجر

موجود ہے۔ خطبہ حافظ وزیرآبادی نے پڑھا آپ نے آل عمران ع ۱۴ کا وعظ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم سے شروع کیا۔ دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے۔ اس بات کی چند مثالیں دے کر موجودہ نسل کو ان کے خلائف قرار دیتے ہوئے جتایا کہ موت ہر پر کھڑی ہے پس دوڑو اور جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ ایک مرتبہ سر پر پانی کے لئے اتنی کوشش اور جنت (جس کا رتبہ آسمان وزمین سے بڑا ہے) کے لئے یہ سستی۔ یہ زمین متقیوں کے لئے ہے۔ جن کی یہ صفات ہیں۔ خوش حالی و تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں یہاں پر آپ نے انفاق فی سبیل اللہ کے ثواب و برکات کے متعلق بہت سی آیتیں مثل مثل الذین ینفقون اموالہم کے سنائیں۔ وہ اسی زمانہ کی طرف اشارہ ہے پس تم بیعت کے اقرار پر نظر کرکے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم آہ پر پورا پورا عمل کر دکھاؤ۔ پھر والکاظمین الغیظ پر کچھ تقریر کی۔ اور انیرتی ولا تھنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین پر اسے ختم کیا اور ہمت سے کام لینے کی تاکید کی۔ بعد از نماز جمعہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قرآن شریف سے افتتاح ہوا۔ بعد ازاں قاضی صاحب نے اپنی تقریر مسئلہ خیرات پر سامعین کی رعایت کے خیال سے پنجابی زبان میں شروع کی۔ پورے سوا دو گھنٹے تک آپ نے نہایت بسط سے اس کے تمام پہلوؤں کو دکھایا۔ یہ تقریر علیحدہ چھپیگی۔ فی الحال اس کے عنوان بطور خلاصہ بتائے جاتے ہیں (۱) جنت الذین ینفقون فی السراء والضراء کے لئے ہے (۲) جو سونا چاندی دباتے اور فی سبیل اللہ خرچ نہیں کرتے ان کے لئے عذاب ہے۔ ترش روئی کے سبب ماتھے پر داغ اور بے رخی کے سبب پہلو پر اور پیٹھ پھیرنے کے سبب پشت پر داغ لگایا جائے گا۔ ایسا ہی جو بخل اختیار کرتے اور لوگوں کو بھی بخل کی تحریک کرتے اور خدا کے انعام چھپاتے ہیں۔ ایسے کافروں کے لئے عذاب ذلت ہے۔ (۳) قارون کا حال قرآن کریم سے اور اس کا انجام۔ باغ والوں کا قصہ (سورہ ن) (۴) دولت مندی بخیلوں کے لئے وبال جان ہے۔ انما یرید اللہ لیعذبہم بھا فی الحیوۃ الدنیا۔ (۵) دولتمند کئی نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے (۶) خدا کے دین میں پہلے اس اذلنا بادی الرای۔ میں داخل ہوتے ہیں (۷) دینے کے قواعد۔ من۔ اذی۔ ریا۔ خبیث شے سے خالی ہو۔ فقر سے مت ڈرو۔ کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے۔ محض ابتغاء وجہ اللہ ہو (۸) خیرات کے مصارف۔ مستحق غیر مستحق کی تمیز۔ سوال کرنا ایک ذلت ہے۔ (۹) تمام باتوں سے بچنے کے لئے اپنے امام موعود کے پاس بھیجدے نہ ریا نہ من نہ اذی نہ مستحق و غیر مستحق کا جھگڑا ہے۔ جب نقود ایمان سپرد کر دئے تو یہ نقود تسلیم کرنے میں کیا تامل ہے؟ (۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چندہ وصول کرتے۔ اس وصول کرنے کا قرآن میں (۱۱) منافقین کے اس چندہ کی نسبت اعتراضات (۱۲) چندے کو چٹی سمجھنے والے اور موجب قربات جاننے والے دو فریق زمانہ نبوی میں (۱۳) جنگ تبوک کا حال حضرت ابوبکر و عمر۔ عثمان رضی اللہ عنہم کی مالی جانی امداد۔ ابو عقیل الضارے کا قصہ غرض یہ تقریر بلحاظ علے طرز استدلال و شستگی بیان و جامعیت و متانت کے قابل قدر تھی۔ بعد نماز عصر چھ سات رزولیوشن پاس ہوئے اور سب بھائیوں نے اقرار کیا کہ ہم نماز اپنے اول وقت پر باجماعت ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنے اور جمعہ کے لئے کاروبار دنیاوی چھوڑ کر بالضرور مسجد میں حاضر ہو جانے اور اپنے گھر کی مستورات کو نمازی بنانے میں خاص کوشش کریں گے (۲) چندہ خاص اہتمام سے باقاعدہ بھیجیں گے۔ چنانچہ قاضی صاحب کی تقریر کے انجام پر ۱۲ روپیہ کے قریب چندہ جمع بھی ہو گیا تھا (۳) ایک دوسرے کی ہمدردی شادی و غمی تجہیز و تکفین و جنازہ کے لئے چار چار پانچ پانچ کوس سے بھی بشرط ضرورت کاروبار چھوڑ کر حاضر ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ بعض جگہ ایک دو آدمی احمدی ہوتے ہیں اور مخالف ان کی چارپائی تک اٹھانے کے روادار نہیں ہوتے۔ اتباع رسم و رواج ایسے مواقعہ پر چھوڑ کر محض سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں گے۔ رشتہ ہمدیاں آپس میں کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔

عشاء کے وقت حافظ صاحب کا عام وعظ ہوا۔ رکوع تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ والا تھا شرک و بدعت کی پورے طور سے تردید کرتے ہوئے حضرت امام الزمان علیہ السلام کی صداقت و دجال وغیرہ کی حقیقت بیان کی گئی۔ جو پسند ہوئی۔ صبح قاضی صاحب نے بعد نماز فجر قل ھو اللہ پر ایک لطیف تقریر کی اور اسے ثلث القرآن کہنے کا سبب بتاتے ہوئے ایک لطیفہ بیان کیا کہ ملاں کا خیال ہے۔ جو عیسی علیہ السلام کے صفات ہیں۔ ان کے رو سے یہ سورۃ ان پر صادق آتی ہے۔ جو بڑی بھاری غلطی ہے۔ موضع رجوعہ میں جہاں پچھلے دنوں ایک بھاری جماعت تھی اور اب بوجہ نہ ہونے کسی اہتمام کنندے کے کچھ سستی جا رہی تھی ایک مسجد کی بنا کی تحریک کی گئی کیونکہ پہلی مسجد سے مخالفین روکتے ہیں۔ یہ تجویز بھی بہت زور لگانے کے بعد منظور ہوئی اور آئندہ جلسہ بھی اگست کو وہیں قرار پایا۔ پیر صاحب نے دعوت و مہمان نوازی کا انتظام یعنی اپنی میزبانی کے فرائض کو بوجہ احسن ادا کیا۔ اور تمام حرج مشتہر اٹھایا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام اضلاع میں ایسے ہی جلسے ضرور ہوا کریں۔ پھر امید ہے کہ عبدالحکیم ایسوں کو بے ہودہ اعتراضات کا موقعہ نہ ملیگا۔

سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع گوجرات

۱۱ - جون سنہ ۱۹۰۶ء

التماس

اگر کسی صاحب کے پاس پیارے حضرت چودہری اللہ داد خاں صاحب مرحوم طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کی تصویر الگ یا گروپ میں ہو تو وہ براہ عنایت ومہربانی عاجز کے پاس ارسال فرماویں۔ بعد نقل اصل بمعہ یک کاپی نقل کے واپس ارسال ہو گی۔

عاجز ابو سعید عرب از قادیان

نماز جنازہ

مستری نصیر محمد صاحب ساکن شہر رڑکی اس عالم فانی سے انتقال کر گئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں۔

محمد حیات ایف کلاس از رڑکی کالج

کتب برائے فروخت

چند کتابیں کسی دوست کی اس جگہ برائے فروخت موجود ہیں۔ جو رعایتی قیمت پر مل سکتی ہیں اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو راقم سے خط وکتابت کرکے فیصلہ کر سکتے ہیں کتابیں یہ ہیں۔ روضتہ الصفا۔ فتوحات مکیہ۔ حیوۃ الحیوان اغانی۔ رضی شرح شافیہ۔ رضی شرح کافیہ۔ عنترہ بن شداد اعجاز خسروی۔ بہار عجم۔ محمد علی از قادیان

عمدہ - مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ وخراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

اناجیل کی بے اعتباری

یورپ کے محققین کی مہربانی سے آئے دن انجیلوں کا ذکر کوئی نہ کوئی ٹکڑا مصر یا بابل یا شام کے کھنڈرات میں سے نکلتا رہتا ہے۔ معلوم نہیں بیچاری انجیل کی قسمت کیسی تھی۔ جو شہروں کے تباہ ہونے کے ساتھ ہی تباہ ہو گئی اور اب انیس سو سال کے بعد اس کے پھٹے اور پراگندہ اوراق نکلنے شروع ہوئے ہیں کیا یہ کتاب بھی دنیا میں کسی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جانے کے لائق ہو سکتی ہے۔ ذیل میں ہم ایک تازہ انجیل کا ذکر چھاپتے ہیں جو کہ ایک دوست نے ارسال فرمایا ہے۔

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل میں سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور سے ایک مضمون ترجمہ کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں یہ مضمون حال کا چھپا ہے۔ جس سے عیسائیوں کی گمراہی اور ضلالت پر روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ خود مضمون سے معلوم ہو گا کہ بڑے بڑے پادریوں میں اس سے بہت کچھ کھلبلی پیدا ہو گئی ہے۔ یہ لوگ ہمارے جائز اعتراض پر کہ ان کے پاس اصلی انجیل نہیں ہے۔ بہت کچھ بے جا طور پر ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش بے فائدہ کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے ہاتھوں سے "ایک گم شدہ انجیل" کے عنوان سے مضامین لکھ کر اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں۔ اور میں وہ ترجمہ پیش کرتا ہوں اور آپ کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے معزز ناظرین اس امر کی طرف توجہ مبذول فرماویں کہ اس قسم کے مضامین جو اخباروں میں چھپتے رہتے ہیں ان کو یکجا طور پر اکٹھا کرنے کی سعی فرماویں۔ اور پھر وہ سب مضامین ایک کتاب کی صورت میں یکجائی طور پر چھپوائے جائیں میری ناقص رائے میں اس سے کسر صلیب میں بہت کچھ مدد ملے گی۔

ایک گم شدہ انجیل

حضرت مسیح کے ایک وعظ کے ٹکڑے کا دریافت کیا جانا۔ ڈیلی میل لکھتا ہے کہ یہ بات کہ ڈاکٹر بی۔ پی گرنفل اور ڈاکٹر اے۔ ایس ہنٹ صاحبان نے شتری ہے کہ ایک گم شدہ انجیل کا ٹکڑہ جنوبی مصر کے ایک مقام مسمّٰی آکسیرنکس میں پایا گیا ہے۔ پادریوں کے حلقے میں سخت گھبراہٹ پیدا کر رہی ہے کیونکہ یہ ٹکڑا مسیح کے عین ان وعظوں سے جو اس نے کئے تھے۔ بہت کچھ ملتا جلتا ہے۔ ڈیلی میل کے ایک وکیل نے خود اس ٹکڑے کو کوئینز کالج آکسفورڈ میں ملاحظہ کیا ہے۔ یہ ایک قسم کے لکھنے کے چمڑے کا چھوٹا سا ٹکڑہ ہے۔ کرم خوردہ اور سولہ صدیوں کی مدت دراز کے باعث زرد شدہ ہے۔ لیکن ابھی تک بالکل صاف صاف پڑھا جا سکتا ہے۔ تحریر بہت ہی باریک ہے لیکن یونانی حروف کا اور ابتدائی حروف کا سرخ رنگ بالکل واضح واضح ہے۔ ڈاکٹر گرنفل صاحب کا قول ہے کہ یہ یقیناً ان اناجیل کا حصہ نہیں ہے جو اب تک دستیاب ہیں۔ لیکن میں اس کی مذہبی حیثیت کو پیشوایان مذہب پر چھوڑتا ہوں۔ علمی رو سے یہ ٹکڑہ بہت اچھی طرح سے لکھا ہوا ہے۔ اس صفحے پر کوئی قریباً تین سو لفظ ہیں۔

اس کا آغاز ایک تقریر کے وسط سے شروع ہوتا ہے۔ یسوع اور اس کے شاگرد ایک ہیکل میں داخل ہوئے ہیں اور وہاں ایک فریسی سے دو چار ہوتے ہیں جو ان کو اس لئے ڈانٹتا ہے کہ وہ وضو کے بعض حصے کو عمل میں نہیں لائے۔ یسوع فریسی سے پوچھتا ہے کہ اس نے کیا کیا ہے اور اس کے جواب میں وہ وضو کے بارے مسائل کو بیان کرتا ہے یہ بات ہمارے لئے بہت دلچسپی کی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی کوئی سند ایسی نہیں ملی ہے جیسے کہ فریسی بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد یسوع بڑے زور سے [illegible] بعض ظاہری صفائی کی تردید کرتا ہے۔ [illegible] شاگردوں [illegible] ایک اور نیا امر جو اس ٹکڑے سے ظاہر ہوتا ہے ہیکل کے ایک حصے کا نیا نام ہے کہ جس کو ہیگنیٹرین کہتے تھے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس کا پہلے کبھی ذکر نہیں تھا۔

آکسیرنکس میں ایک دفعہ خانقاہیں تھیں جن میں چار ہزار راہب رہا کرتے تھے اور ہر دو ڈاکٹر صاحبان وہاں مٹی کر ڈھیروں میں کام کر رہے ہیں۔ جو ایک دفعہ اس شہر کے طومار خاک ہے۔

مرسلہ عاجز منشی اللہ دتا لیدر مرچنٹ سیالکوٹ

امریکہ۔ امریکہ کے انگریزی اخبار پوشٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی علی منصور جو الجیریا کے باشندے اور ہارورڈ کالج کے گریجویٹ ہیں۔ شہر بوسٹن واقع صوبہ متحدہ امریکہ میں ایک جامع مسجد کی تعمیر کے لئے کوشش کر رہے تاکہ وہاں کے ۵۰۰ مسلمانوں کے لئے ایک جامع اسلامی تنظیم کر سکیں۔ حاجی صاحب ان کو دین اسلام کے اصول اور انگریزی زبان کی تعلیم بھی دیں گے۔

ممالک عثمانیہ کی خبریں

سلطان روم نے علمی درجہ کے ۹۲ تعلیم یافتہ لڑکوں کو دنیا کے اعلیٰ درسگاہوں میں کہ وہاں علوم عالیہ کی تحصیل ختم کر کے اپنے ملک میں علمی اصلاح سالف سے آراستہ ہو کر واپس آئیں۔ ان کی ترتیب حسب ذیل ہے۔ جرمنی میں ۱۸۔ انگلستان ۱۴۔ فرانس ۱۲ امریکہ ۴۔ بلجیم ۶۔ جاپان ۸۔ آسٹریا ۳۔

سلانیک۔ عثمانی حکومت نے شہر سلانیک میں ایک بڑے طبی کھولنے کا قصد کیا ہے۔ اس کالج میں علم طب کے ۱۴ قسموں کا درس دیا جائے گا

فلوریشہ سلطان روم ایک عالی شان شفاخانہ شہر فلورینہ میں بنوانے والے ہیں۔ جو بہت جلد تعمیر ہو گا۔

بصرہ۔ بصرہ میں سلطان نے ایک مدرسہ بننے کا حکم دیا ہے اور چونکہ ان اطراف کو مدرسہ کی سخت ضرورت ہے لہذا لوازم تعمیر کے بہت جلد فراہم کر دینے کا حکم صادر ہوا ہے شہر سیزر واقع صوبہ بابِ میں بھی ایک مدرسہ بننے والا ہے۔

قوصود۔ گورنمنٹ ٹرکی نے ایک کمیٹی اس لئے قائم کی ہے کہ صوبہ قوصودہ میں اشاعت علوم و تعمیم مدارس کے لئے جو ضروری وسائل درکار ہیں ان کی رپورٹ کرے

حدیدہ۔ برف کا ایک بڑا کارخانہ حدیدہ واقع بابِ یمن میں کھلا ہے۔ جو بڑے بڑے کارخانوں سے عظمت میں ملتا جلتا ہے۔

حربیہ عثمانیہ۔ جو جہاز کہ ترسانہ (کارخانہ جہاز سازی) واقع قسطنطنیہ میں زیر تعمیر تھے وہ طیار ہو گئے اور جن توپوں کی طیاری کا کارخانہ کراپ کو سلطان کی گورنمنٹ نے حکم دیا تھا۔ ان میں بھی بعض طیار ہو گئیں۔ منیجر کارخانہ نے گورنمنٹ کو خبر دی ہے کہ بالکل نئے طرز کی بھدی بھاری توپوں کی ایک مقدار طیار ہے۔

صاموراا۔ صوبہ صامورا کے مسلمانوں نے صوبہ مذکور کے فقرا و مساکین کی اعانت کے لئے ایک خیراتی انجمن قائم کرنے کا قصد کیا ہے۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرادیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کردیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اپنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر دیا جاویگا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نفرماویں۔ بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا کارخانہ یہ ہے جس کی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے۔ اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر محمد حسین طبیب۔ احمد آبادی مہتمم کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کردیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ ر

سنون دندان۔ تو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے۔ کیوں کہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہو صرف ۴ ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمّی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ضائع کرچکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کردیا ہے یا کثرت اعصاب کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے کہنا کی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کردیتی ہیں۔ کمزور کیلئے آبحیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۵ ر

المشتہر حکیم سردار حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ۔ ضلع دہلی۔

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی	چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت	دفتر البیان لکھنو
زبان	عربی مع اردو ترجمہ

نوٹ۔ یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور ہے قیمت تھی سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے۔ ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں۔

(درخواستیں باجازت ویلیو آنی چاہئیں)

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

منیجر۔ روزانہ اخبار عام لاہور

ضیاء الاسلام

اگر اب تک آپ نے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس میں محاسن اسلام کے متعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ مخالفوں کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہے اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو حملے اسلام پر ہو رہے ہیں انکی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور اسی سائنس و فلسفہ سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہایت ہی مہذب و رنگین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکات اور خوبیاں اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات سے قوم میں نئی روح پھونکنا آخری حصہ میں علم دوست حضرات کی دلچسپی کیواسطے اخلاق۔ تمدن تاریخ۔ معاشرت۔ صنعت و حرفت کے مضامین لکھنا۔ غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے۔ ہر عربی مہینہ کی ٹھیک پندرہ تاریخ کو۔ ۴۸ خواہ ۵۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ ۲ طلباء و واعظین سے عہ معہ محصول پیشگی پورا چندہ ادا کرنیوالے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی عہ مفت۔

المشتہر۔ منیجر ضیاء الاسلام۔ مراد آباد

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو ایسی باتوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اسقدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی چھا جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اسکا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضاء کے اندر گھس کر اسکو گرم کردیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی بڑی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کردیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی ہی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو وے۔ مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت۔

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد۔ کونین۔ ڈامیانہ۔ کوکا نکس۔ دانیکا۔ سونا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سُستی۔ رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہووے۔ قیمت فی بکس ۴۸ گولی معہ محصولڈاک ۱۸ (ڈیڑھ روپیہ)

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ یہ ہے۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا	نوائے دلکش تحقیق حق ہر دم میں گاتا ہوں	خدایا بار ور کر شاخ نخل آرزوئے دل	تری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں

گرمی کا خاص تحفہ

... مرجان - زہر مہرہ - خطائی - یشب - کہربا - ورق نقرہ - کیوڑہ - گلاب - بید - صندل ...

وغیرہ وغیرہ کا

لاجواب مرکب

مفرّح دلکشاء

یہ اُن قدردانان ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جن کو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مفرح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں کیونکہ مفرح عنبری کے استعمال کا موقع بہ سبب گرم ادویہ مثل مشک اور زعفران وغیرہ کے اسوڈگسٹ کے بعد نصف مئی تک ہوتا ہے البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی حرج نہیں۔

مفرّح دلکشاء کا نرخ نامہ حسب ذیل ہے

قیمت	قیمت	قیمت	قیمت
ایک ڈبیہ تین روپے (سے)	تین ڈبیہ آٹھ روپے (سے)	چھ ڈبیہ پندرہ روپے (۱۵ے)	ایک درجن ستائیس روپے (۲۷ے)

مفرّح دلکشاء میں خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ سالہا سال سے مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آئے ہیں اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے کسی قدر ذیل کی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرح عنبری تو سردیوں میں اور مفرح دلکشاء گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔

مفرّح دلکشاء جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اس کی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک۔ سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلیٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت و تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدا نے خاص نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف۔ بے چینی۔ دل کا دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا سانس کا پھولنا۔ پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرّح دلکشاء وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن۔ جریان۔ رقت و سرعت کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول دیرینہ و مزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کے لئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے

مفرّح دلکشاء یہ وہ جوہر ہے جو دماغی۔ سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اس لئے امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ تحصیلداروں۔ منصفوں۔ مدرسوں پولیس و فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلبہ یا جن کو صحت کی قدر ہے اس بیش بہا تحفہ کو ہر دم اپنی جیب میں ساتھ رکھنا چاہئے جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے۔

مفرّح دلکشاء چونکہ اکثر نباتی اور معدنی ترقیات و سرد جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسموں یا ان بستیوں میں جہاں طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرماں برداری کے ساتھ اس کا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کیلئے واجب اور لازمی ہے حفظ ماتقدم کیطور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے

مفرّح دلکشاء حکما اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزا سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کیلئے عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جنکا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے تندی حالت ہو گئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اس کو اکر استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔

مفرّح دلکشاء سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کیساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی قدر صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قوی مضمحل ہو گئے ہوں۔ انہیں ضرور اس کے استعمال سے بفضلہ صحت حاصل کرنی چاہئے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشاء کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں [illegible] کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر

بدر

BADR – QADIAN

منتظر خوش باش کآمد دلستاں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | آں مسیح دورِ آخر مہدی آخر زماں

۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جون و ۵ جولائی ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

نمبر ۲۶-۲۷-۲۸

سلسلۃ القدیم جلد ۵

چھپوا کر یا تو گراں چھاپا قادیان میں | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان میں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی عہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت بھجوا نہ روانہ کرینگے ان سے بحساب بعد لیجاویگی

نمونے کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

... عہ ... از لقہ ... منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و الہامے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت ماست
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یکقدم دوری از آں عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ ربی انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ معذرت۔ اخبار قادیان۔
صفحہ ۳۔ ڈائری۔
۔ ۴ و ۵ و ۶۔ حربہ آسمانی
صفحہ ۷۔ اخبار کے مشکلات۔ رسید زر
صفحہ ۸۔ تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام
صفحہ ۹ و ۱۰ خدا کے نبی کی بے اصول مخالفت
صفحہ ۱۱۔ ضرورت الامام
صفحہ ۱۲ و ۱۳ ایک سکھ نے باوا نانک علیہ السلام کا مذہب اختیار کر لیا
صفحہ ۱۴-۱۵-۱۶۔ اشتہارات

بدر مسیح

۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۲- جولائی ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

ماہ جولائی ۱۹۰۶ء

۱۔ ادعونی استجب لکم۔

ترجمہ۔ مجھ سے دعا مانگ میں قبول کروں گا

(۲) انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔

ترجمہ۔ میں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا

شب ماقبل ۸۔ جون ۱۹۰۶ء۔ میرا لڑکا مبارک احمد بعمرہ کی شدت عوارض کی وجہ سے سخت تکلیف میں تھا اور شدت خارش میں اپنے بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا۔ اور نیند نہیں آتی تھی۔ اور سخت اضطراب اور گھبراہٹ تھی۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی۔ ابھی میں دعا میں مشغول ہی تھا کہ کشفی حالت مجھ پر طاری ہو گئی اور دیکھا کہ مبارک احمد کے بستر پر چھوٹے چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور ہیں اور اس کو کاٹ رہے ہیں تب ایک شخص نے وہ سب جانور بستر پر سے اٹھا کر ایک چادر میں باندھ دئے اور کہا کہ ان کو پھینک دو۔ پھر کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا آرام میں آ گیا اور تکلیف کا نام و نشان نہ رہا اور آرام سے سو گیا اور صحت یاب ہو گیا

فالحمد للہ علیٰ ذالک

معذرت

معزز ناظرین۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اخبار بدر دو ہفتہ غیر حاضر رہا۔ جس کی وجہ کسی قدر پرچہ ۲۵ میں عرض کی گئی تھی اور بعض اور وجوہات بھی ہوئے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں ان دو پرچوں کی کمی پوری کرنے کے واسطے تین چار ہفتوں کے اخبارات میں زائد صفحے بڑھائے جائیں گے چنانچہ یہ پرچہ بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے۔ ایسا ہی بعض وجوہات اس قسم کے پیدا ہوتے رہے ہیں کہ گذشتہ چند پرچوں میں ترتیب مضامین کی طرف کافی توجہ نہیں ہوئی اور نیز کثرت اشتہارات کے سبب بعض اشتہار متن میں آ گئے۔ چونکہ کارخانہ کا مطبع یعنی چھاپنے والی کل ایک ہی ہے۔ اس واسطے زائد اوراق لگانے کا انتظام جلدی سے نہ ہو سکتا تھا اور بعض دوستوں کو شکائت کا موقعہ ملا۔ لیکن اب ان سب باتوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اشتہارات کے صفحے جدا کر دئے گئے ہیں وہ متن میں نہیں آئیں گے اور مضامین کی طرف بھی خاص توجہ کی گئی ہے۔ البتہ کاغذ کے واسطے بسبب سودیشی کے بہت عمدہ انتظام نہیں ہو سکا۔ یعنی چکنا کاغذ نہیں ملا۔ تاہم میں اس کوشش میں ہوں کہ اگر چکنا تھوڑا ہی مل جاوے۔ تو کم از کم الہامات ڈائری اور درس قرآن کے واسطے چکنا کاغذ استعمال کیا جائے اور باقی مضامین کے واسطے یہی کاغذ ہے۔ امید ہے کہ معزز ناظرین یہ چند روزہ بے قاعدگی کارخانہ کو معاف کریں گے۔ کاغذ کے واسطے میں نے ایک معزز دوست میر منشی محمد مقبول صاحب کی معرفت بہت کوشش کی کہ لکھنؤ سے اکٹھا مل جاوے مگر باوجود منشی صاحب کی بہت سعی کے کارخانہ لکھنؤ پیپر نے عذر کیا کہ بسبب سرکاری کام کے ہم کئی ماہ تک آپ کو کاغذ نہیں دے سکتے۔

منیجر

درس قرآن شریف۔ سورہ فتح کی تفسیر جو بدر میں لکھی جاتی تھی پوری ہو چکی ہے اور اب میں نے سوچا ہے کہ آخری پارہ قرآن شریف کا پڑھنے میں بہت آتا ہے۔ ہر نماز میں عموماً آخری پارہ کی سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن اس پارہ کی کوئی تفسیر اپنے سلسلہ میں کسی نے شائع نہیں کی۔ لہذا بدر میں آخری پارہ کی تفسیر شروع کی جاوے گی اور ہر پرچہ میں دو صفحے صرف تفسیر کے واسطے خاص کئے جاوینگے جو وقت ضرورت علیحدہ بھی ہو سکیں گے یہ تفسیر انشاء اللہ اگلے نمبر سے شروع ہو گی۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے تین چار روز سے نماز ظہر و عصر کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لا سکتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں ایک پادری صاحب کا خط آیا ہے جو ظاہر کرتے ہیں کہ محض حضور کی تعلیم کے ذریعہ سے اُن پر عیسوی مذہب کا بطلان ثابت ہو گیا ہے۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں روزانہ ہوتا ہے۔

۳۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بتقریب موسمی تعطیلات کے ۱۵۔ جولائی کو اکیس یوم کے واسطے بند کیا جاوے گا۔

دعا مدد۔ چونکہ اس خاکسار کا سالانہ امتحان پولیس ٹریننگ سکول عنقریب ہونیوالا ہے اس لئے ملتجی ہوں کہ بذریعہ اخبار گوہر بار بدر کے احمدی احباب سے درخواست دعا کامیابی کرا دیں۔ میں عنائیت ہو گی۔

خاکسار قطب الدین احمد احمدی ڈپٹی انسپکٹر لائن پولیس مسہ پٹیالہ

ڈائری

القول الطیّب

ایک فرقہ مذہبی کا ذکر آیا کہ وہ صرف چند باتوں کے ترک پر زور دیتے ہیں اور بس۔ فرمایا۔ یہ تعلیم ناقص ہے صرف ترک سے وصول نہیں ہوتا کیوں کہ ترک مستلزم وصول نہیں۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ ایک شخص نے لاہور جانا ہے اور گورداس پور نہیں جانا۔ صرف اتنے سے کہ وہ گورداس پور نہیں گیا۔ یہ امر حاصل نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ لاہور پہنچ گیا ہے۔ ترک معاصی اور شے ہے۔ اور نیکیوں کا حصول اور قرب آلہی دوسری شے ہے۔ عیسائیوں نے بھی اس معاملہ میں بڑا دھوکا کھایا ہے۔ اور اسی واسطے انھوں نے کفارہ کا غلط مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ کہ یسوع کے پھانسی ملنے سے ہمارے گناہ دور ہو گئے۔ اول تو یہ بات ہی غلط ہے۔ کہ ایک شخص کا پھانسی ملنا سب کے گناہ دور کر دے۔ دوم اگر گناہ دور بھی ہو جاویں۔ تو صرف گناہ کا موجود نہ ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔ بہت کیڑے مکوڑے اور بھیڑ بکریاں دنیا میں موجود ہیں۔ جن کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ لیکن وہ خدا تعالےٰ کے مقربوں میں سے نہیں شمار ہو سکتے اور ایسا ہی کثرت سے اس قسم کے [illegible] لوگ موجود ہیں۔ جو کوئی گناہ نہیں کرتے نہ چوری نہ زنا نہ جھوٹھ نہ بدکاری نہ خیانت لیکن ان گناہوں کے نہ کرنے کے سبب وہ مقربان آلہی میں شمار نہیں ہو سکتے۔ انسان کی خوبی اس میں ہے۔ کہ وہ نیکیاں اختیار کرے اور خدا کو راضی کرنے کے کام کرے اور معرفت آلہی کے مدارج حاصل کرے۔ اور روحانیت میں ترقی کرے اور ان لوگوں میں شامل ہو جاوے۔ جو بڑے بڑے انعام حاصل کرتے ہیں۔ اس کے واسطے قرآن شریف میں دونوں باتوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک ترک گناہ اور دوم وصول قرب آلہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ابرار کی دو صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کافوری شربت پیتے ہیں۔ جس سے گناہوں کے جوش ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور پھر زنجبیلی شربت پیتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے راہ میں مشکل گھاٹیوں کو طے کرتے ہیں وہ آیت کریمہ اس طرح سے ہے

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا۔ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا۔ یُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا۔

ایسے لوگ جو خدا میں محو ہیں۔ خدا نے ان کو وہ شربت پلایا ہے۔ جس نے ان کے دل اور خیالات اور ارادات کو پاک کر دیا۔ نیک بندے وہ شربت پی رہے ہیں۔ جس کی ملونی کافور ہے وہ اس چشمہ سے پیتے ہیں۔ جس کو وہ آپ ہی چیرتے ہیں اور میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ کافور کا لفظ اس واسطے اس آیت میں اختیار فرمایا گیا ہے کہ لغت عرب میں کفر دبانے اور ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انہوں نے ایسے خلوص سے انقطاع اور رجوع الی اللہ کا پیالہ پیا ہے کہ دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ تمام جذبات دل کے خیال سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور جب دل ان نالائق خیالات سے بہت ہی دور چلا جاوے اور کچھ تعلقات ان سے باقی نہ رہیں۔ تو وہ جذبات بھی آہستہ آہستہ کم ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ نابود ہو جاتے ہیں۔ سو اس جگہ خدا تعالےٰ کی یہی غرض ہے اور وہ اس آیت میں یہی سمجھاتا ہے۔ کہ وہ اس کی طرف کامل طور سے جھک گئے وہ نفسانی جذبات سے بہت ہی دور نکل گئے ہیں اور ایسے خدا کی طرف جھکے کہ دنیا کی سرگرمیوں سے ان کے دل ٹھنڈے ہو گئے اور ان کے جذبات ایسے دب گئے جیسا کہ کافور زہریلی مادوں کو دبا دیتا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ لوگ اس کافوری پیالہ کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جن کی ملونی زنجبیل ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ زنجبیل دو لفظ سے مرکب ہے یعنی زنا اور جبل سے اور زنا لغت عرب میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل پہاڑ کو۔ اس کے ترکیبی معنے یہ ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ گیا اب جاننا چاہیئے کہ انسان پر ایک زہریلی بیماری کے فرو ہونے کے بعد اعلےٰ درجہ کی صحت تک دو حالتیں آتی ہیں۔ ایک وہ حالت جبکہ زہریلی مواد کا جوش نکلی جاتا رہتا ہے۔ اور خطرناک مادوں کا جوش رو باصلاح ہو جاتا ہے اور سمّی کیفیت کا حملہ بخیر و عافیت گذر جاتا ہے اور ایک دہلک طوفان جو اٹھا تھا نیچے دب جاتا ہے۔ لیکن ہنوز اعضاء میں کمزوری باقی ہوتی ہے۔ کوئی طاقت کا کام نہیں ہو سکتا۔ ابھی مردہ کی طرح افتان و خیزاں چلتا ہے۔ اور دوسری وہ حالت ہے کہ [illegible] اصل صحت عود کر آتی ہے اور بدن میں طاقت بھر جاتی ہے اور قوت کے بحال ہونے سے یہ حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ [illegible] بلا تکلف پہاڑ کے اوپر چڑھ جاوے اور نشاط خاطر سے اونچی گھاٹیوں پر دوڑتا چلا جاوے۔ سو سلوک کے تیسرے مرتبہ میں یہ حالت میسر آتی ہے

ایسی حالت کی نسبت اللہ تعالےٰ آیت موصوفہ میں اشارہ فرماتا ہے۔ کہ انتہائے درجہ کے باخدا لوگ وہ پیالے پیتے ہیں جن میں زنجبیل ملی ہوئی ہے۔ یعنی وہ روحانی حالت کی پوری قوت پاکر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں حیرت ناک جانفشانیاں دکھلاتے ہیں۔

اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ علم طب کی رو سے زنجبیل وہ دوا ہے۔ جسے ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے گویا وہ کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے۔ اور ایسی گرمی پہونچاتی ہے۔ جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔ ان متقابل آیتوں کے پیش کرنے سے جن میں ایک جگہ کافور کا ذکر ہے اور ایک جگہ زنجبیل کا خدا تعالےٰ کی یہ غرض ہے کہ تا اپنے بندوں کو سمجھائے کہ جب انسان جذبات نفسانی سے نیکی کی طرف حرکت کرتا ہے تو پہلے پہل اس حرکت کے بعد یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کے زہریلے مواد نیچے دبائے جاتے ہیں اور نفسانی جذبات رو بکمی ہونے لگتے ہیں جیسا کہ کافور زہریلے مواد کا جوش بالکل جاتا رہے گا۔ اور ایک کمزور صحت جو ضعف کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ حاصل ہو جاتی ہے۔ تو پھر دوسرا مرحلہ یہ ہے۔ کہ وہ ضعیف بیمار زنجبیل کے شربت سے قوت پاتا ہے اور زنجبیلی شربت خدا تعالےٰ کے حسن و جمال کی تجلی ہے۔ جو روح کی غذا ہے۔ جب اس تجلی سے انسان قوت پکڑتا ہے تو پھر بلند اور اونچی گھاٹیوں پر چڑھنے کے لائق ہو جاتا ہے اور خدا کی راہ میں ایسی حیرتناک سختی کے کام دکھلاتا ہے کہ جب تک یہ عاشقانہ گرمی کسی کے دل میں نہ ہو ہرگز ایسے کام دکھلا نہیں سکتا۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جگہ ان دو حالتوں کے سمجھانے کے لئے عربی زبان کے دو لفظوں سے کام لیا ہے۔ ایک کافور جو نیچے دبانے والے کو کہتے ہیں اور دوسرے زنجبیل جو اوپر چڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ اور اسی راہ میں یہی دو حالتیں سالکوں کے لئے واقع ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

آج میری نظر سے ایک رسالہ الموسوم بہ "ابطال مرزا یعنی ضربت عیسوی" جو بجواب چند مضامین ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء عیسائیوں کی جانب سے شائع ہو چکا ہے۔ گزرا۔ یہ اُن اباطیل کا مجموعہ ہے جو عیسائی رسالہ "ترقی" میں ماہوار چھپتے رہے تھے۔ راقم ان ہفوات کا مسٹر اکبر مسیح کنتری عیسائی ہے۔ یہ شخص برخلاف[1] تعلیم انجیل مصنوعی کے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ السلام پر مُنہ آیا ہے اور نہایت گندہ دہانی سے نجاست پر منہ مار مار کر مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اس کی لغویات پر تعاقب کریں گے اور بعض مواضع میں اگر ناظرین کچھ مرارت پاویں جو لازمہ حق گوئی ہے تو حسب تعلیم خاتم الکتب کامل و مکمل قرآن مجید "جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا" کے مطابق جانیں میں بہت شائق تھا۔ عیسائیوں کی اس گفتگو کے سننے کا جو عدم مصلوبیت مسیح ابن مریم کے قاہرانہ دلائل کے بارہ میں بمقابلہ کاسر الصلیب قاتل الدجال حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے احمد مسیح نابینا مشہور واعظ و لیکچرار دلقول اخبار نور افشاں لدھیانہ احسن الناظرین۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی سے بالمشافہ پانچ ہفتہ تک اس صلیبی موت مسیح میں گفتگو کی تھی جس کا مفصل تذکرہ الحکم میں پے در پے شائع ہوتا رہا ہے۔ احمد مسیح نے ہمارے مقابلہ میں سگِ زردی نے چاٹ کر لبراد شغال بن کر سے الف میم کے کاسہ لیسی سے جان چھڑانی چاہی تھی مگر شیر کے پنجہ سے مخلصی محال ناچار آپ نے سر جلسہ بکرسٹھ ہال میں اقرار کر لیا کہ "اگر میں ہار گیا تو کیا ہوا میری قوم تو نہیں ہار گئی" اس پر اس خادم مسیح الزمان علیہ السلام نے نابینا واعظ سے یہ کہا۔ ؎

[1] پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں انکا بھلا کرو اور جو تمہیں دکھ دیں ستاویں ان کے لئے دعا مانگو متی ۵ باب ۴۴۔ پھر ہر کوئی جو میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے اپنا گھر ریتی پر بنایا اور مینہ اتری سے گر پڑا متی ۷ باب ۲۶۔ الزام مت لگاؤ تا تم پر الزام نہ لگایا جاوے۔ کیونکہ جو الزام تم لگاتے ہو وہی تم پر لگایا جاویگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا متی باب ۷ آیت ۱ و ۲

تم احمد مسیح اپنی ہمت نہ ہارو
ذرا دل کو مضبوط رکھو برادر
رہائی کی اپنی کوئی راہ سوچو
اب اکبر مسیح کو بلاؤ یہاں پر
اسے ساتھ لے کر علی قدر طاقت
لگا دیست زور پھر دونوں مل کر
مگر جان لو یہ نہ کچھ کر سکو گے
نہ موت صلیبی کا اُٹھے گا چھپر
تمہاری خزاں کے وہ دن آ گئے ہیں
جو اس باغ کیوا سطے تھی مقدر

مگر افسوس بیچارے نابینا نے اپنے بھائی کو اس میدان کا مرد نہ سمجھ کر ہماری اس دعوت کو قبول نہ کیا۔

بعد اس مناظرہ نابینا کے مجھے اکبر مسیح کے رسالہ ابطال مرزا کے دیکھنے کا بنظر تعمق بہت وقت ملا۔ اور میں نے اس کو خوب غور سے کئی بار دیکھا۔ اِلّا دلائل سے معرّا علمیت سے بے بہرہ انسانیت سے کورا مجذوبوں کے بڑ کی طرح خبط بے ربط اور شیطان کی آنت کے مانند پیچ در پیچ پایا۔ ہماری دانست میں یہ رسالہ خود اپنی تردید تھا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایسی لچر تحریر کی جس کو مسلمان اور یہود بھی مردود مانتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کی تھی جس سے شائد آپ کا دماغ کبر و نخوت سے متعفن ہو کر بدبو پھیلانے لگا۔ اس لئے ہم تمہارا یہ بے بنیاد مکان بھی مسمار کئے دیتے ہیں تو اپنی دونوں آنکھیں کھول کر نہیں اپنی ایک ہی آنکھ کھول کر خوب دیکھ لیجیے کہ آپکے بزعم خود سنگین محل کو یہ ناچیز احمدی ایک ہی حربۂ آسمانی سے کیسے زمین سے ملائے دیتا ہے۔ ہر ایک مسئلہ پر جداگانہ مضمون لکھکر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی انتہائی سر توڑ کوشش کو بے سود ہونا بذریعہ اخبار بدر ثابت کیا جائیگا۔ آج بحول اللہ و قوتہ آپکے رسالہ کے صفحہ ۸ سے ۱۰ تک کا جواب لکھتا ہوں اور اس سلسلہ میں صرف نفس مطالب اصل مابہ النزاع پر خامہ فرسائی کروں گا طول بے معنی اور لغاویر لایعنی سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ آپ کی پہلی کوشش ان صفحات بالا میں اس پر صرف ہوئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے تعین مدت صلیب میں دانستہ کذب سے کام لیا ہے جس کے ثبوت میں نہایت عرق ریزی سے چند اقوال حضرت مسیح موعود کے ریویو اور ازالہ اوہام سے پیش کر کے ان کا تناقض دکھلایا ہے۔ جو آپ کی قصور بصیرت کا پورا ثبوت ہے۔ پہلے ہم اس کو نقل کرتے ہیں۔

نصرانی "مرزا صاحب نے مسیح کے صلیب پر رہنے کی مندرجہ ذیل مدت بیان کی ہے جو نہایت لغو ہے" ملخصاً

(۱) مسیح تین گھنٹہ صلیب پر رہا۔ (۲) تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اتارا گیا (۳) قریباً دو گھنٹے سے بھی کم وقت رہا (۴) نہایت تھوڑا عرصہ صلیب پر رہا (۵) چند منٹ میں ہی صلیب سے اتار لیا۔

احمدی قبل اس کے کہ یہ اقوال باہم متناقض ہیں یا نہیں۔ پہلے میں آپ کے الہامی کتب انجیل اربعہ کے چند ایک مقامات پیش کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا ایسا ہے۔ اختلاف اقوال مسیح محمدی میں ہی پایا ہے سنئے [illegible] اور عرض کروں گا۔

(۱) گلیلی عورتوں نے پیچھے پیچھے جا کر اس قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ اس کی لاش کس طرح رکھی گئی ہے اور لوٹ کر خوشبو دار چیزیں اور عطر تیار کیا" لوقا ۲۳ باب ۵۵-۵۶

(۲) جب سبت کا دن گذر گیا تو مریم مگدلینی اور مریم اور سلومی نے خوشبودار چیزیں مول لیں" مرقس ۱۶ باب ۱

لوقا کہتا ہے کہ جمعہ کے روز قبر کو دیکھکر سبت سے پہلے آئیں تو خوشبودار چیزیں تیار کیں اور مرقس کا بیان ہے کہ ہفتہ یعنی سبت گذر جانے کے بعد خوشبودار چیزیں مول لیں" اکبر مسیح بتلادیں کیا مرزا صاحب کے اقوال ایسے ہی مختلف ہیں جیسا کہ الہامی انجیل؟

(۱) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندھیرا تھا قبر پر آئی" یوحنا ۲۰ باب ۱

(۲) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئیں" مرقس ۱۶ باب ۲

یوحنا مریم کا تنہا جانا تڑکے اندھیرے میں لکھتا ہے اور مرقس تین عورتوں کا سورج نکلتے قبر پر جانا کہتا ہے" یہ اختلاف الہام میں کیسا ہے؟

(۱) مریم مگدلینی نے قبر پر آکر پتھر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکھا" یوحنا ۲۰

(۲) مریم مگدلینی اور دوسری مریم اور سلومی نے قبر پر جا کر پتھر کو ڈھلکا یا ہوا دیکھا" مرقس ۱۶ باب ۴

(۳) ان عورتوں نے قبر پر جا کر پتھر کو قبر پر سے لڑھکا ہوا پایا" لوقا ۲۴ باب ۲

(۴) سبت کے بعد ہفتے کے پہلے دن ...... مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر پر آئیں تو دیکھا زلزلہ آیا اور فرشتے نے آکر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا ...... فرشتے نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو" متی ۲۸ باب ۱

لوقا کئی عورتوں کا اور متی صرف ہر دو مریم کا قبر پر جانا لکھتا ہے اور یوحنا۔ مرقس۔ لوقا۔ عورتوں کے جانے سے پہلے پتھر کا قبر سے ڈھلکا ہوا ہونا ظاہر کرتا ہے اور متی ہر دو مریم کے سامنے فرشتے اور زلزلہ کا آنا اور فرشتے

کا پتھر کو ڈہلکا
یا الہامی غلطی

(۱) ... سف ... مرقس ...
(۲) دو فرشتوں کو (دکہی)
(۳) حیران تھیں تو ہمارے پاس
(۴) مریم مگدلینہ نے آسمان سے ... سفید تھی ... متی
مرقس کہتا ... جوان کو سفید پوشاک ... مریم نے جہک کر ... اس نے مریم کا اندر ... کو قبر میں جاکر سب ... کو پہر دو شخص ان کے ... فرماتے ہیں کہ ہر دو مریم ...

نا بیان کرتا ہے۔ شاید یہ ایک دفعہ کا واقعہ نہو ... ہے؟

... دو مریم اور سلومی نے قبر میں جاکر ایک جوان کو ... پوشاک پہنے دہنی طرف بیٹھے دیکھا اور گہبرا گئیں مرقس ۱۶ باب ۵

... مگدلینہ نے قبر پر روتے ہوئے جہک کر نظر کی تو ... سفید پوشاک میں سرہانے پائتانی دیکھا یوحنا ۲۰/۱۲

... نے قبر کے اندر جاکر مسیح کی لاش نہ پائی تو ... دیکھتی ہیں کہ دو شخص براق پوشاک پہنے ہوئے ... کھڑے ہیں" لوقا ۲۴/۴

... دو دوسری مریم نے دیکھا کہ زلزلہ آیا اور ایک فرشتے ... اتر کر پتھر ڈہلکا کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی پوشاک ... متی ۲۸/۳

... ہے کہ تینوں عورتیں قبر کے اندر گئیں تو ایک شخص ... پہنے دیکھا یوحنا کا بیان ہے کہ صرف ... دیکھا۔ تو دو فرشتے ... بیٹھے دکہائی دئے ... نہیں مانا اور لوقا کا اظہار ہے ... مسیح کو نہ پایا تو حیرانی میں تہیں ... نظر آئے۔ متی صاحب ... فرشتے نے آسمان سے ... اترکر پتھر ڈہلکا یا نہ مریم قبر میں ... اتریں نہ فرشتے نے قبر کو ... دیکھا سب فرمائے۔ اس سے زیادہ اختلاف کیا ہوگا کہیں قبر میں ایک جوان نظر آتا ہے کہیں دو شخص۔ کبہی وہ بیٹھے کبہی کھڑے ... سے حاضر ہوتے ہیں۔ کا ہے سامنے تشریف لاتے ہیں۔ کیوں جی مسٹر اکبر مسیح ایسی گواہیوں کی شہادت پر مسیح کو پہانسی دیا جاتا ہے؟

(۱) سب سے پہلے وہ مریم مگدلینہ کو ملا" مرقس ۱۶/۹
(۲) مریم کو قبر پر جبکہ وہ فرشتوں سے باتیں کر رہی تھی ملا" یوحنا ۲۰/۱۴
(۳) مریم مگدلینہ اور دوسری مریم کو جبکہ وہ قبر سے واپس شاگردوں کو خبر دینے آتی ہیں دونین تہیں ملا اور ان کو سلام کہا۔ انہوں نے اس کے پاس آکر قدم پکڑے سجدہ کیا" متی ۲۸/۹

مرقس اور یوحنا کہتے ہیں کہ مسیح قبر سے اٹھ کر سب سے پہلے صرف مریم کو ملا۔ اور ملاقات بہی قبر پر ہی ہوئی۔ متی کا بیان ہے کہ ہر دو مریم کو ملا جبکہ وہ قبر سے واپس جا رہی تہیں اور ان کو سلام بہی مسیح نے کیا۔ لوقا کسی کا ملنا ان میں سے نہیں لکہتا۔ اکبر مسیح صاحب تبلادیں کہ وہ مریم کو یا ہر دو مریم کو قبر پر ملا یا راستے میں باغبان کے بہروپ میں کیوں تہا؟ شاید جلالی لباس کی وجہ سے ہوگا ہم کو بیان ملہمان اناجیل آپ کا قول مندرجہ صفحہ ۹ ... جو ... ذرا بہتا

ہونا جہوٹھ پچہونا جہہ بہی کا سرہانا ہے" زبان حال سے پڑہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں "ایک جوان" لکہا یہ لغو تہا "دو شخص" لغو تر تہا اور پہر "ایک فرشتہ" لغوترین تہا نہیں ہم بہول گئے۔ مصنفان اناجیل کی لغویت مبالغہ سے بہی بڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ لکہتے ہیں "پہر اور بہی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اور اگر وہ جدا جدا لکہے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ وہ کتابیں دنیا میں نہ سما سکتیں۔ یوحنا ۲۱/۲۵

الہامی اختلافوں کے بعد آپ کے مفسرین کا اختلاف بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔ دیکہو خزانۃ الاسرار تفسیر انجیل متی۔ مصنفہ پادری ارکلارک۔ و مولوی عماد الدین مطبوعہ ۱۸۷۵ء لودیانہ مشن پریس۔

(۱) کیوں کہ جمعہ کو بعد زوال کے کہ قریب عصر کے تہا دہ دفن ہوا اور اتوار کو علے الصباح جی اوٹہا" ص ۲۱۶
(۲) پھر نوین گہڑی یعنے تیسرے پہر اس کو یوسف نے دفن کیا" ص ۵۴۴
(۳) پس وہ مصلوب ہوا تہا جمعہ کے روز چھ بجے شام سے پیشتر" ص ۵۰۶

دیکہئے پہلے "قریب عصر" دفن ہونا مانا پہر کہا "نو بجے" "آخر چہ بجے شام سے پیشتر" پہر قطعی حکم لگا دیا۔ یہ اقوال اس جگہ بغرض اظہار اختلاف نقل کئے ہیں۔ آگے چلکر ہم نے آپ کے ابطال میں بہی ان کو درج کرنا ہے۔ ابہی سے نہ ڈر جانا۔ مفسرین کے اختلاف کے بعد خود بدولت کا بہی اختلاف نقل کرتا ہوں۔ حضرت اقدس کے اقوال میں جو اختلاف آپ کو نظر آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اپنے عیسائی منطق سے اس کو سمجھ لیجئے گا۔

(۱) "پس معلوم ہو گیا کہ صلیب دئے جانے سے جان دینے تک چہ گھنٹے سے بہی زیادہ مدت گذر چکے تھے۔
رسالہ ابطال مرزا ص ۹۹
(۲) مسیح نے ... پورے چہ گھنٹے رہکر جان دی" ص ۱۰۱
(۳) نو گھنٹے سے زائد مدت مسیح صلیب پر رہا" ص ۱۰۱
(۴) پورے نو گھنٹے صلیب پر لٹک چکے" ص ۱۰۱

کتنی مدت مسیح نے صلیب پر رہ کر جان دی۔ پہلے تو لکہا "نو گھنٹہ سے زاید" پہر کہا "پورے ۹ گھنٹے" جان دینے کا وقت لکہا "چہ گھنٹے سے بہی زیادہ" پہر اس کی اصلاح کی۔ "پورے ۶ گھنٹے" بیان کئے اور ترقی بیان تک فرمائی کہ اگر صلیب دیتے دیتے ہی مر جاتے۔ تو تعجب نہ تہا کیونکہ آپ نیم مردہ تو پہلے ہی ہو چکے تھے" ص ۱۰۱

اب ہم آپ کے مزعومی اختلاف کو جو مرزا صاحب علیہ السلام

کے اقوال میں نظر آتا ہے۔ مطابق کر کے دکہلاتے ہیں۔ سنئے

نصرانی پہلے تو مرزا نے مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہنا مانا۔ ص ۹۴ پہر کہا کہ تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا گیا۔ جلد اول ص ۳۴۲ اور بالآخر زیادہ سوچ سمجھ کر آپ نے اصلاح کی۔ اور مسیح کے صلیب پر نہایت تہوڑے عرصہ رہنے پر قطعی حکم لگا دیا" ص ۱۹۲

احمدی مرزا صاحب علیہ السلام نے ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ فروری ۱۹۰۲ء جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۵۴ سطر ۳ و ۴ میں اس طرح لکہا ہے۔ کہ "مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہکر نہ مرنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے" اور ریویو جلد اول بابت ۱۹۰۲ء اگست کے پرچے کے صفحہ ۳۴۲ سطر ۱۳ و ۱۴ میں یہ لکہا ہے۔ کہ "اصل حقیقت صرف اس قدر ہے کہ وہ صلیب پر مرا نہیں۔ واقعات صاف گواہی دیتے ہیں۔ کہ مرنے کی کوئی بہی صورت نہیں تہی۔ تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اوتارا گیا۔ اور پرچہ مئی ۱۹۰۳ء جلد دوم کے صفحہ ۱۹۲ سطر ۱۱ و ۱۲ میں رقم فرمایا ہے۔ کہ "ان کے علاوہ مسیح کا صلیب پر نہایت تہوڑا عرصہ رہنا۔ اور صلیب کے بعد کے واقعات سے ... ... اور کوئی نتیجہ نکالا ہی جاسکتا کہ مسیح صلیب پر ہرگز نہیں مرا" ان تین جگہ کو لکو کہ "مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہنا" اور "تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا جانا" اور "نہایت تہوڑا عرصہ صلیب پر رہنا" کذب کہنا اکبر مسیح جیسے کاذب عیسائی ہی کا کام ہے۔ جو مجموعہ اکاذیب اناجیل کا پیرو ہے۔ کیا تین گھنٹہ کو تہوڑا عرصہ کہنا یا تین گھنٹہ کے اندر اس واقعہ کا پورا ہونا لکہنا بہی کوئی جہوٹ میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے۔ اگر مسیح کا چہ ورق میں اثبات موت مسیح کا مضمون لکہنا۔ یا چہ ورق کے اندر اس مضمون کو ختم کر دینا۔ یا چند اوراق میں اس مضمون کو بیان کرنا" کمزوری کی دلیل ہے تو ان ہرسہ اقوال کو جہوٹ کہنا اپنی بدحواسی کا اقرار کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا یہ جہوٹ نہیں ہے بالکل صحیح ہے۔ جیساکہ ہم ان کی شہادتیں مسلمہ نقل کر کے ثابت کرینگے۔ فانتظر۔

نصرانی پہر اس سخن کی بہی اصلاح کی اور کہا کہ قریباً دو گھنٹے سے بہی کم وقت رہے۔ ص ۹۴

احمدی اس قول کے کرنے میں آپ نے عیسائی اصول مذہبی کا ثبوت بہی علاوہ جہالت کے دیدیا ہے دیکہو ریویو جلد ۲ نمبر ۲ کا صفحہ ۹۴ سطر ۱۷ جس میں لکہا ہے "نہ ان کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بلکہ قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہے۔ اسمیں "سے بہی کم" نہیں لکہا محرف نے دو گھنٹہ تک کو "دو گھنٹے سے بہی کم وقت" نقل کیا۔ جو سراسر بددیانتی ہے۔ ہمارے پاس اس وقت

اخبار کے مشکلات

اخبار کا جاری کرنا آسان - پر چلانا مشکل ہے - اور بند کر دینا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے - جاری کرنا تو اس واسطے آسان معلوم دیتا ہے - کہ پرانے اخباروں کی ترقی اور رونق ایک لکھے پڑھے ہوشیار آدمی کو جس کا کوئی ایک آدھ مضمون بھی کسی اخبار میں چھپ چکا ہو - حوصلہ دلاتی ہے کہ جب فلاں اخبار اس شان و شوکت سے چل رہا ہے - تو میرا اخبار کیوں نہ چل نکلے گا - حالانکہ میں مضمون بھی اس سے بہتر بہم پہنچا سکتا ہوں ایک اخبار جو مدت سے چل رہا ہے - اس کے گذشتہ مشکلات اور موجودہ اندرونی دقتوں سے باخبر ہونے کے سبب صرف ظاہری حالت کی عمدگی دوسرے کو یہ ترغیب دیتی ہے کہ ایک نئے اخبار کے نکال دینے کی تا حال گنجائش ہے - اس دھوکے میں آکر ہندوستان میں آئے دن نئے اخبار نکلتے رہتے ہیں - اور بند ہوتے رہتے ہیں - کوئی ایک سال چلتا ہے کوئی دو سال اور کوئی چند ماہ کی زندگی پوری کرکے اپنا نام اخباروں کی فہرست میں چھوڑ جاتا ہے

اخبار کے چلانے میں جو مشکلات ہیں ان میں سے سب سے بڑی اور سب سے پہلی مشکل یہ ہے - کہ ہندوستان میں عام رواج یہ ہے - کہ اخبار کی قیمت لوگ پیشگی نہیں دیتے بلکہ بعد میں دیتے ہیں اور یہ ایک ایسی رسم پڑ گئی ہے جس کے دور کرنے کے واسطے بعض اخبار والوں نے پیشگی قیمت دینے والوں کے لئے نقد اور کتابوں کی صورت میں انعام دینے کا طریقہ بھی ایجاد کیا ہے گو یہ ایجاد اور بھی اس امر کی ممد ہوئی ہے کہ اخبار کی قیمت پیشگی نہ وصول ہو - اب سوچنے کا مقام ہے - کہ ایک شخص کو سال بھر کے واسطے ہر ہفتہ میں ایک اخبار روانہ کیا جاتا ہے - اور ہر ہفتہ اس پرچہ کے کاغذ - لکھائی - چھپائی - ڈاک - اڈیٹری - انتظام وغیرہ پر روپیہ خرچ ہوتا ہے - پریس بنایا جاتا ہے اور ایک معقول رقم خرچ ہوتی ہے - لیکن خریدار ہے کہ جب تک سال کے پورے پرچے اس کے پاس نہ پہنچ جاویں وہ قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتا - بلکہ بعض بزرگ تو ایسے بھی ہوتے کہ وہ سال کے گزر جانے کے بعد بھی قیمت ادا کرنے کا نام بھی نہیں لیتے - پس جب تک کہ سال بھر کے اخراجات کی رقم پہلے سے فنڈ میں جمع نہ ہو جائے - تب تک اخبار کا ٹھیک طور پر چلنا نہایت مشکل ہے - اگر ایک دفعہ یہ قاعدہ بنا دیا جاوے - کہ کسی صاحب کے نام اخبار بغیر پیشگی قیمت لئے ادا کرنے کے روانہ نہیں کیا جاوے گا - تو میں ڈرتا ہوں کہ کم از کم پچاس فیصدی خریدار یک قلم پرچہ بند کرا دیں گے گو اس بند کرانے کے واسطے وہ معقول الفاظ میں معذرت بھی کریں - لیکن خریداری کی تعداد ضرور نصف رہ جائے گی -

یہ مشکل تو مالک اور ناظم کے واسطے ہے اور ایک مشکل ایڈیٹر کے واسطے ہے - جس کے مضامین پڑھنے کے واسطے ہر ہفتہ میں کئی سو آدمی منتظر بیٹھے ہوتے ہیں - اور ہر ایک ان میں سے نکتہ چینی کا ایک حق رکھتا ہے - سینکڑوں آدمی - ہر ایک کا مزاج مختلف - علم - عقل استعداد مختلف جب ایک اخبار باہر جاتا ہے - تو ایڈیٹر کو مثل طبیب کے مختلف اور متضاد اقوال سننے پڑتے ہیں - کوئی تو اتنی تعریف کرتا ہے - کہ ایڈیٹر کو خود بھی یقین نہیں آتا - کہ اس کے مضامین ایسے عمدہ ہیں - اور کوئی ایسی ہجو کرتا ہے کہ ایڈیٹر کو بھی یہ شبہ پڑ سکتا ہے کہ وہ اس قابل ہی نہیں کہ ایڈیٹری کر سکے - اب ایک آدمی جو نبی نہیں مامور نہیں ولی نہیں - اتنے آدمیوں کو یک دفعہ خوش کر سکے تو کس طرح کر سکے -

مضامین کے متعلق ایک خاص مشکل اُن مضامین میں ہے جو باہر سے آتے ہیں - ہر ایک شخص جو مضمون لکھتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میرا ہی مضمون سب سے عمدہ ہے اور وہ فرض کر لیتا ہے کہ ایڈیٹر سب سے اول میرے ہی مضمون کو درج اخبار کریگا - لیکن اگر بہ سبب عدم گنجائش یا بہ سبب ناپسندیدگی وہ مضمون درج نہ ہو سکے - تو صاحب مضمون کے واسطے ایک سخت ناراضگی کا باعث ہو جاتا ہے -

پھر بعض مشکلات اخبار کے اس قسم کے ہیں جو خاص قادیان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں - کیونکہ یہ ایک گاؤں ہے - یہاں نہ پریسمین مل سکتا ہے نہ کل کش نہ کاتب نہ پتھر نہ کاغذ نہ سیاہی - ہر ایک شے وقت ضرورت باہر سے منگوانی پڑتی ہے - اگر کوئی چیز اتفاقاً خراب ہو جاوے یا کم ہو جاوے تو جب تک امرتسر یا لاہور سے منگوائی نہ جائے کام بند -

یہ نہایت ہی مختصر الفاظ میں دو چار مشکلات کا میں نے اس جگہ ذکر کیا ہے - اور اسی قسم کے مشکلات ہیں جنہوں نے اخبار بدر کو دو ہفتہ کے لئے بند کرایا ہے - جس کے عوض میں ناظرین .. اخبار کو پورا حصہ دینے کے واسطے میں نے یہ تجویز سوچی ہے - کہ آئندہ تین چار اخباروں میں سے ہر اخبار میں چار صفحے بڑھائے جاویں اور اشتہارات کے صفحات بھی ان سے علیحدہ کر دئے گئے ہیں اس طرح صفحے بھی پورے ہو جاویں گے - اور یک دفعہ ایک ہی اخبار پر بوجھ نہیں پڑے گا -

یہ تو اخبار کا جاری کرنا اور چلانا ہوا - باقی رہا اخبار بند کرنا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ مشکل امر ہے - کیونکہ چلتے ہوئے اخبار میں اخبار والے کا خریداروں کے ساتھ ایک حساب شروع ہو جاتا ہے - کسی سے کچھ لینا ہے اور کسی کا کچھ دینا ہے - اگر اخبار بند ہو جاوے تو جن سے لینا ہے اس کی وصولی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور جو لوگ قیمت دے چکے ہیں - ان کو اب اخبار تو مل ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ تو بند ہوتا ہے اور قیمتیں بھی واپس نہیں مل سکتیں کیونکہ اگر قیمتوں کے واپس دینے کے واسطے روپیہ ہوتا تو اخبار بند کیوں ہوتا - اس طرح مالک نہ صرف ایک دنیوی نقصان میں پڑتا ہے بلکہ ساتھ ہی ایک دینی نقصان اس کے سر پر پڑتا ہے - اللہ تعالےٰ ایسی مشکل میں گرنے سے ہمارے اخباروں کو بچائے رکھے - آمین

رسید زر

۱۹-جون ۱۹۰۶ء - [illegible] امرت سر میڈیکل شاپ اجرت اشتہار [illegible]
۱۹ " " " " مولوی نور محمد صاحب [illegible]
۱۹ " " " ۷۰۵ - حمز اللہ خاں صاحب [illegible]
۱۹ " " " ۲۷۳ - قدرت اللہ صاحب [illegible]
۲۵ " " " [illegible] حافظ غلام رسول صاحب [illegible]
۲۶ " " " [illegible] حکیم محمد حسین صاحب اجرت اشتہار [illegible]
۲۷ " " " [illegible] - نبی بخش صاحب [illegible]
۲۹ " " " [illegible] - مولوی بوٹیخان صاحب ۱۲ر
۳۰ " " " [illegible] - مرزا عبد الکریم صاحب [illegible]
۳۰ " " " ۷۰۳ شیخ خدا بخش صاحب [illegible]
۳۰ " " " ۱۳۶۱ - عبد القادر صاحب [illegible]
۳۰ " " " ۷۰۶ - نور الحسن صاحب [illegible]
۳۰ " " " ۵۰۶ محمد الدین صاحب [illegible]
۳۰ " " " ۱۱۱۲ - نواب الدین صاحب [illegible]
۲-جولائی ۱۹۰۶ء - ۷۱۵ - میاں صاحبدین صاحب [illegible]
۲ " " " ۷۲۰ - مولوی جلال الدین صاحب [illegible]
۲ " " " ۱۰۴۳ - منشی محمد عظیم صاحب [illegible]
۲ " " " ۱۰۸۷ - حکیم مرزا عوض بیگ صاحب [illegible]
۲ " " " [illegible] - مستری شہاب الدین صاحب [illegible]
۴ " " " ۷۹۵ - میاں خیر الدین صاحب [illegible]
۴ " " " ۱۴۳ - ماسٹر کرم الدین صاحب [illegible]
۴ " " " ۷۲۱ - چوہدری شیخ محمد صاحب [illegible]

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

شہر یروشلم میں عیسائیوں کی سخت جنگ ہوئی۔ ایک طرف کلیسائے یونانی تھی اور دوسری طرف کلیسائے فرانسیسی جھگڑا اس بات پر اٹھا کہ کوہ زیتون پر گرجہ کرنے کا کس کو حق حاصل ہے۔ امریکہ کا اخبار رائے دیتا ہے کہ حضرت سلطان معظم کو چاہئے کہ ان جھگڑالو عیسائیوں کے درمیان امن قائم رکھنے کے واسطے اپنی پولیس کی فوج میں ترقی کرے۔

مقام ڈولٹ صوبہ مین ملک امریکہ کے اخبار ٹربیون نام کے ایڈیٹر صاحب نے جن کا میل نام ہے۔ پادریوں کو چیلنج کیا ہے کہ اگر انکی دعاؤں میں .. کوئی قبولیت ہو سکتی ہے تو وہ پبلک کے سامنے اس کا ثبوت پیش کریں۔ امید کہ نہیں کہ کوئی پادری اس دعوت کو قبول کر سکے۔ کیونکہ عیسوی مذہب اب کوئی زندہ مذہب نہیں ہے۔

ڈاکٹر اے۔ ایم۔ لیفٹ صاحب۔ اخبار ٹربتھ سیکر مورخہ ۲ جون ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "یسوع نے اپنے پیچھے کوئی تحریر نہیں چھوڑی اور تعجب یہ ہے کہ دنیا میں سولہ[16] مصلوب منجی گزرے ہیں یعنی سولہ شخص تاریخ دنیا میں اس قسم کے موجود ہیں جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کو نجات دینے آئے تھے۔ مگر وہ سب کے سب خود پھانسی دئیے گئے تھے۔ ان میں سے ایک یسوع مسیح ہے اور پندرہ[15] اور تھے۔ ان میں سے کسی کی بھی اپنی کوئی کتاب موجود نہیں یسوع کی جو انجیلیں مشہور ہیں وہ یسوع کے مرنے کے بہت عرصہ بعد لکھی گئی تھیں اور دوسری صدی عیسوی تک ان اناجیل کو کوئی شخص الہامی نہ مانتا تھا۔ جو اخلاقی تعلیم یسوع کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور جس پر فخر کیا جاتا ہے کہ ایسی تعلیم اور کہیں نہیں پائی جاتی وہ عبارتیں لفظ بلفظ مسیح سے ہزار سال پہلے کی کتابوں میں موجود ہیں بلکہ بعض باتیں دوسروں کے مونھ سے عمدہ پیرایہ میں نکلیں اور جس رنگ میں یسوع نے ان کو پیش کیا وہ کسی قدر گرے ہوئے اخلاق کا نمونہ ہے۔ بدھ کی اخلاقی تعلیم کا جس قدر اثر اس کے پیروں پر ہوا اور جس کثرت سے بدھ مذہب پھیلا ہے وہ بات عیسوی مذہب کو ہرگز نصیب نہیں ہوئی حالانکہ بدھ مذہب کے پھیلانے کے واسطے ایک قطرہ خون بھی زمین پر نہیں گرایا گیا اور برخلاف اس کے دین عیسوی کو جبراً قبول کرانے کے واسطے تلوار اور آگ سے کام لیا جاتا تھا۔

مذکورہ بالا اخبار میں ہنیری وائٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ مشہور فلاسفر مل نامی نے کیا خوب کہا تھا کہ عیسائی لوگ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یسوع کی عبادت کرتے ہیں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن دراصل عیسائی مذہب اس خدا کا منکر ہے جو کہ ابراہیم اسحاق اور یعقوب کا خدا تھا۔ ٹامس پین اور دیگر منکرین مذہب عیسوی کے ساتھ بہت کچھ سختی کی گئی تھی۔ لیکن فی زمانہ اعلےٰ تنقید بھی کام کر رہی ہے جو کہ اس وقت لوگوں نے کیا تھا۔ یسوع کا کنواری سے پیدا ہونا اور آسمان پر جانا وغیرہ۔ یہ تمام عقائد اب آہستہ آہستہ نکلتے چلے جاتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ جلد تر سب مفقود ہو جائیں گے۔ کیا یہ دعوے کسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے کہ یسوع مسیح ہمارے واسطے ایک کامل نمونہ تھا؟ ہرگز نہیں۔ جو کچھ اناجیل موجودہ میں یسوع کے اقوال اور افعال بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح ہرگز کامل نمونہ نہ تھا۔ جو اخلاقی افعال یسوع کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور ان پر فخر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک بھی اصلی اس کا قول نہ تھا بلکہ اس سے بہت پہلے زمانہ کے لوگوں کا قول تھا وہ مشہور سنہری قاعدہ جس پر بہت ناز کیا جاتا ہے کہ یسوع کے سوائے کسی کے منہ سے نہیں نکلا یعنی تو دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کر جیسا کہ تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ کیا جاوے یہ قاعدہ کم از کم سات مختلف بزرگوں نے یسوع مسیح سے پہلے بیان کیا تھا اور لطف یہ ہے کہ ان کی طرز بیان اور پیرایہ کلام یسوع سے بہتر تھا۔ یسوع کی اس تعلیم میں بھی ایک کمزوری ہے۔ اور سخت نقص ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا مذاق علم اور عقل مختلف ہوتا ہے۔ اس فقرہ میں یہ سکھایا گیا ہے کہ تم خواہ مخواہ لوگوں کے کام میں مداخلت کرو۔ اگر تمہارا مزاج اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ تم ترش چیز کو پسند کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری دعوت ترش اشیاء کے ساتھ کیا کریں تو پھر اس قاعدہ کے مطابق یسوع تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم بھی لوگوں کو ترش کھانے کھلایا کرو حالانکہ ترش کھانا دوسروں کے واسطے ناموافق اور مضر اور ناپسند ہو سکتا ہے اس سے بدرجہا بہتر وہ خلق ہے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تقسیم فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں تو دوسرے کے کام میں بیجا مداخلت نہ کر اور دوسرے کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کر جو تو نہیں چاہتا کہ تیرے ساتھ کیا جائے۔

مورتی کا عاشق۔ امریکہ کا اخبار جیل کونٹی پریس بیان کرتا ہے کہ کوہ شیل کے گرجہ کے پادری صاحب کے متعلق جنکا نام سیٹبلر ہے ایک ہولناک خبر شائع ہوئی ہے جس کے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف کا اپنے گرجہ کے حلقے کی ایک عورت کے ساتھ جو مسٹر سی ای مور کی بیوی ہے ناجائز تعلق پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے سبب سے پادری صاحب کو ناچار استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب اس علاقہ کے ایک مشہور پادری ہیں ان کی فصاحت اور پراثر وعظ کے سبب ان کا گرجہ بہت رونق پر تھا۔ ان کی تقریر سننے کے واسطے دور دور سے لوگ ان کے گرجے میں نماز پڑھنے کے واسطے آتے تھے اور انہوں نے اپنی لیاقت کے سبب اردگرد کے گرجوں اور پادریوں کو مات کر رکھا تھا۔ پادری صاحب کے معتقد ان پر نہایت خوش تھے۔ ہر ایک زمیندار اور باغبان اپنی زمین اور باغ کا سب سے عمدہ پھل ہر موسم میں پادری صاحب کی نذر کیا کرتا تھا اور وہ اس میں اپنے باغ اور زمین کی برکت جانتا تھا۔ کہ پادری صاحب اس کا پھل کھائیں۔ خوب پلی ہوئی مرغیاں پادری صاحب کے باورچی خانہ میں تحفہ کے طور پر اکثر بھیجی جاتی تھیں۔ گرجہ کی کمیٹی پادری صاحب کی تنخواہ میں ہمیشہ ترقی کرتی رہتی تھی ہر ایک شخص پادری صاحب سے خوش تھا اور پادری صاحب کو دوست بنانے کا طریقہ خوب یاد تھا۔ پادری صاحب کے گرجہ میں بہت باقاعدہ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک مسٹر مور کی بیوی تھی (جس کو ہم آسانی فہم کے واسطے اس جگہ مورتی کہہ دیتے ہیں۔ ایڈیٹر) بارش ہو۔ آندھی ہو۔ دھوپ ہو بہر حال مورتی گرجے میں اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی تھی وہ سب سے پہلے گرجے میں داخل ہوتی تھی اور سب سے آخر گرجے سے باہر اپنا قدم رکھتی تھی اور یہ امر مورتی کے تقدس کا ایک ثبوت مانا جاتا تھا۔ مورتی کا جسم موٹا ہے لیکن وہ ایک خوبصورت شکل کی عورت ہے اور چالیس سال سے اس کی عمر کم ہے۔ یہ ٹھیک معلوم نہیں ہوا کہ پادری صاحب کا مورتی کے ساتھ کب سے یہ تعلق ہے۔ لیکن قیاس کیا گیا ہے کہ یہ تعلق قریب ایک سال سے ہے یعنی جب سے کہ نماز میں مورتی کا جوش بڑھا ہوا دکھائی دیتا ہے جماعت میں سے کسی کو ان پر شبہ نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ افشائے راز سے ایک تہلکہ مچ گیا ہے معلوم نہیں کہ کس وجہ سے مور صاحب کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا۔ ایک دن اچانک وہ چند معزز محلہ داروں کو اپنے گھر بلا لیگیا اور ان کے سامنے وہ کاغذات رکھ دئے جو کہ اس کو اپنی بیوی کی میز کے خانے میں سے ملے تھے اور جنہوں نے تمام واقعہ پر پوری روشنی ڈالدی وہ سب عشقیہ خطوط تھے۔ جو پادری صاحب نے مورتی کو لکھے تھے۔ اور ان میں اپنے تعلق کا پورا پورا اظہار کیا تھا سب نے مل کر اس جگہ یہ فیصلہ کیا کہ پادری صاحب کو گرجہ سے نکالدیا جاوے اور مسٹر مور نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیگا یہ ہفتہ کا دن تھا۔ اور دوسرا دن ایتوار کا تھا اس

واسطے یہ تجویز ہوئی کہ اس ایت وار کا گرجہ ہمارے۔ تو پہر دوسرا پادری تلاش کیا جاوے۔ چنانچہ وہ سب دوسرے دن گرجے میں گئے۔ اور اُسی پادری صاحب کے پیچھے نماز پڑہی۔ پادری صاحب کا نہایت پرجوش وعظ سُنا جس سے دوسرے سامعین پر بہت اثر ہو رہا تہا اور سب سے زیادہ موری وجد میں آرہی تہی۔ لیکن جو لوگ اس راز سے آگاہ ہو چکے تہے۔ وہ اندر ہی اندر غصہ سے بہرتے جاتے تہے کہ یہ کیا ریاکاری کا نظارہ دکہایا جا رہا ہے۔ گرجہ حسب معمول ختم ہُوا۔ اور سہ پہر کو وہ لوگ پادری صاحب کے مکان پر گئے اور تمام باتیں بیان کیں۔ لیکن پادری صاحب نے صاف انکار کیا اور نہایت دلیری سے جواب دیا۔ لیکن ان لوگوں نے صاف کہا کہ اگر آپ استعفےٰ نہ دیں گے تو یہ معاملہ عدالت تک پہنچے گا۔ اس واسطے ناچار پادری صاحب نے استعفےٰ دیا۔ اور مور صاحب نے اپنی موری کو طلاق دیدی۔

یہ ہے نتیجہ بے پردگی کا۔ اور مردوں عورتوں کے بے تکلف خلا ملا کا۔

آرچ ڈیکن سن کلیر صاحب نے ہینی میگزین میں شور مچایا ہے کہ انگلستان میں سبت کے دن کی بڑی بے ادبی کی جاتی ہے۔ پادری صاحب لکھتے ہیں کہ ایت وار کے دن لوگ بجائے گرجا گہر جانے کے۔ بگیوں پر سوار ہو کر سیر کرنے اور موٹر گاڑی چلانے پر لگاتے ہیں۔ دریائے ٹیمز پر ایت وار کے دن میلہ لگتا ہے۔ وضعدار لوگ اپنا سفر ایت وار کے دن ہی شروع کرتے ہیں۔ ناچ کے جلسے بہی ایت وار کے دن ہی ہوتے ہیں۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ سارے یورپ کا یہی حال ہے۔

جان ای ریمبرگ صاحب اخبار اگینا سٹک جنرل موءرخہ ۱۶- جولائی ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ قدیم مذاہب جن میں انسانوں کو اور جانوروں کو اور بتوں کو خدا بنایا جاتا تہا اور مانا جاتا تہا دن بدن زوال پکڑتے جاتے ہیں اور یہی حال عیسوی مذہب کا بہی ہو رہا ہے۔ قدیم دیوتاؤں کا جو انجام ہوا وہی انجام عنقریب عیسائیوں کے خدا یسوع کا ہونے والا ہے۔

مسٹر ڈوئی اپنا شہر چہوڑ کر اور دو گاڑیاں اسباب کی لدوا کر وہاں سے چلا گیا ہے۔ ابہی تک یہ نہیں معلوم ہوا۔ کہ کہاں جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے نبی کی بے اصول مخالفت

میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے جب میں دیکہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑہنے والے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت اور پہر بے اصول مخالفت کرتے ہیں۔ بے اصول مخالفت میں نے اس لئے کہا ہے کہ یہ صاحبان مخالفت کرنے سے پہلے ہرگز نہیں سوچتے کہ اس کی زد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑیگی یا کس پر۔ اِن باتوں کا مطلق خیال نہیں۔ بس مرزا صاحب کا نام آیا اور ان کے تن بدن میں مرچیں لگ گئیں۔ جوش غضب میں باولے ہو گئے اور جو جی میں آیا کر دیا۔ اور جو زبان پر آیا کہدیا۔ تین مہینے ہوئے کہ چراغ دین جمّوں کا رہنے والا جہوٹے الہام کا مدعی مر چکا۔ مگر جب انہوں نے سُنا کہ اس کی موت حضرت امام صادق علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے۔ تو جہٹ تردید شروع کر دی۔ اب موت سے تو انکار ہو ہی نہیں سکتا یہ کہنے لگ گئے کہ طاعون سے نہیں مرا۔ مرتے وقت اس کا چہرہ نورانی تھا۔ جیسا کہ سچے مسلمانوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کا ایک محضرنامہ بھی تیار ہو کر سراج میں شائع ہوا ہے۔ جس کے شروع میں لکہا ہے ہم جمّوں کے ہندو مسلمان تصدیق کرتے ہیں مگر اخیر میں صرف دو تین ہندوؤں کا نام ہے۔ ہاں ایک پادری صاحب کا بہی ہے اور وہی اصل سے نقل کرنے والے ہیں۔ یہ بات بالخصوص غور کرنے کے قابل ہے کہ پادری کیوں چراغ الدین کے معاملہ میں زیادہ اخرست لیتے ہیں اور کیوں ہر موقعہ پاس کی جا ریبار تائید کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ چراغ الدین عیسائیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ تجلی (عیسائیوں کے مشہور و مستند رسالے) میں دو ورق بالخصوص اس کے نام پر رکہے گئے ہیں۔ کیا کسی اور سچے مسلمان کی مثال بہی دی جاسکتی ہے جس کی فوتیدگی کو عیسائیوں نے یہاں تک محسوس کیا ہو کہ اس کی یادگار میں رسالہ کا ایک حصہ وقف کر دیا ہے اور اس کی تعریف میں کالموں کے کالم سیاہ کر دئے ہوں۔

اور پہر چراغ الدین کے مزعوم مطاع و متبوع حضرۃ سید المرسلین کی نسبت انہی مسیحیوں سے پوچہئے۔ کہ وہ کیا رائے رکہتے ہیں۔ کیا چراغ الدین کی تعریف کرنے والے وہی نہیں۔ جو ہمارے سید و مولےٰ کو عیاذاً باللہ "الدجال" کہتے ہیں۔ پنجابی میں اکہشل ہے۔ سری نال ویر۔ پوشلی (دم) نال صلح۔

تعجب ہے۔ کہ آقا کی نسبت یہ عقیدہ اور غلام سے دوستی۔ حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ :-

لاتجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حادّ اللہ ورسولہ۔ اور صحابہ کرام کی تعریف میں ہے۔ اشدّاءُ علے الکفار۔ اور فرمایا۔ ولیجدوا فیکم غلظۃً۔ پس آپ سوچ سکتے ہیں۔ کہ چراغ الدین کا مذہب کیا تہا۔ اور پہر یہ کہلی پوشیدہ بات نہیں۔ جنہوں نے "منارۃ المسیح" اس کی تصنیف دیکہی ہے وہ اس کے عقائد سے خوب واقف ہیں کہ اس کا مذہب تہا "قرآن مجید" محض تنہا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتہہ بائیبل پڑہنا بہی ویسی ہی ضروری ہے۔ چنانچہ تجلّے ماہ مئی میں لکہا ہے۔ دو باتوں پر ان کا ایمان نہائیت ہی واثق تھا۔ اور اس ایمان کے ساتہہ وہ اپنے خدا سے ملے۔

بائبل اور قرآن کو بالکل برابر ایک ہی کتاب کے دو جزو سمجہتے تہے۔ اور دونوں کی تلاوت کرتے ان میں کوئی تفریق روا نہ رکہتے تہے۔

اصل اسلام عیسویت ہے اور عیسویت اصل اسلام ہے۔ حضرت مسیح کا نزول ثانی جو روحانی طور پر ہونے والا ہے۔ حضرت مسیح امامت کریں گے وہ اس عقیدہ کو الہامی ایمان جانتے تہے۔ نیز یہ کہ مسیح کلمۃ اللہ تہا۔ وہ صلیب پر ہی فوت ہو گیا۔ (کیا یہی مسلمانوں کے عقائد ہیں) اس کے صلیب پر مارے جانے سے نیکی کی توفیق جو آدم کے گناہ کے سبب چہین لی گئی تہی۔ واپس دی گئی۔ وغیرذالک اب ایسے عقائد کو دیکہ کر پہر بہی اگر ہمارے مسلمان بہائی محض حضرت امام موعود کی مخالفت میں عیسائیوں کی تائید کرتے جاویں تو سوا اس کے ہم اور کیا کہیں۔ کہ خدا مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کیونکہ وہ جوش تعصب میں خود اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ گویا ظاہر کرتے ہیں کہ سچے مسلمانوں کے یہی عقائد ہیں۔ جو کہ اوپر بیان ہوئے اور پہر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی رسالت کا جہوٹا مدعی ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس سے متعلق مواخذہ نہیں کرتا۔ بحالیکہ منارۃ المسیح میں صاف لکہا ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور نزول مسیح تو روحانی طور سے ہوگا۔

(واقعی یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے) اور اس تنزل کا جو کام ہے وہ اس عاجز کے ہاتھوں سے ہوگا۔ پھر اخیر میں مہدی موعود کے ایسے نشانات لکھے ہیں اور ان احادیث کی کچھ ایسی تاویلیں کی ہیں جو جمہور علماء کے بالکل برخلاف ہیں اور اس سے صاف ٹپکتا ہے کہ دراصل مہدی ہونے کا خود مدعی ہے تعجب کہ اسی دعوے کے سبب وہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کرتے ہیں اور انہیں مسلمان تک نہیں سمجھتے اور یہی دعوے چراغدین سے ہے۔ پھر دوسرے عقائد اس کے علاوہ مگر اس کی تائید برابر کئے جاتے ہیں۔ خیر اس سے بعد کچھ نہیں تو یہ پیشگوئی تو پوری ہوگئی کہ اخیر زمانے میں اپنی مسلمانوں سے یہودیوں اور عیسائیوں کے مثیل ہوجائیں گے اور پھر باایں ہمہ باہم تباغض اور شحنا جاتا رہے گا۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود کے برخلاف۔ عیسائی۔ مسلمان۔ آریہ وغیرہم کیسے متفق ہوجاتے ہیں یہ بھی ایک دلیل ہے ہمارے امام کی صداقت پہ۔ باقی رہا۔ اصل مقصود جس کے لئے یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ اس میں ہرگز کامیابی نہیں ہوئی۔

طاعون سے فوتیدگی کے سبب اگر کوئی مسلمان وہ حدیث (قطع نظر اس سے کہ اس کے اصل معنے کیا ہیں اور وہ کہاں چسپاں ہے) پیش کردیتا جس میں لکھا ہے کہ طاعون کی موت سے مرنے والا شہید ہے تو پھر کوئی بات تھی۔ مگر الحمد للہ کہ اس کی خود ہی تردید کردی۔ پھر لطف یہ کہ جو وجہ علالت کی لکھی وہ اس کی قوت ایمانیہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ چنانچہ اس محضرنامہ میں لکھا ہے کہ اپنے بچوں کے مرنے کے غم میں بیمار ہوکر فوت ہوا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ قرآن مجید میں یہ مومنوں کا نشان نہیں لکھا کہ وہ بچوں کے غم میں گھٹتے گھٹتے بیمار ہوکر مرجایا کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ:۔

اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہر تاریخ میں سچے مسلمان کا تم حوالہ نہیں دے سکتے۔ جو محض اپنے بچوں کے غم میں مرگیا ہو۔ جس شخص کو خدا پر کامل یقین ہو۔ اس کو ایسا صبر دیا جاتا ہے کہ وہ مطلق اس بات کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ دیکھئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت ہوئے مگر کیا آپ [illegible] فوت ہوگئے؟

[illegible]

اور پھر دم نزع جو الفاظ آخری زبان سے نکلے وہ بھی اس معاملہ پر روشنی ڈالتے ہیں واقعی سچے مسلمان یہی پڑھا کرتے جیسا کہ تجلے میں لکھا ہے کہ یہی کہا آسمان آسمان آسمان۔ اور دم چھوڑ دیا۔ ان حالات کو پڑھتے ہوئے فرمائیے۔ طاعون سے نہ مرنے کے انکار نے کیا نفع دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی۔ تو بہرحال پوری ہے۔ خدا نے فرمایا۔ "میں تباہ کردوں گا" دو جوان لڑکوں کا آنکھوں کے سامنے ایک ہی دن میں مرجانا۔ اور چراغدین کا اپنے کو اس واقعہ کے متعلق لکھنا جیسے کہ تجلی میں ہے اب دنیا سے میرا قطع تعلق ہوچکا (کچھ نہیں رہا) ان الفاظ کو پورا کررہا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا۔ میں فنا کردوں گا۔ ہلاک کردوں گا۔ سو یہ بھی ظاہر ہے کہ چراغدین منارۃ المسیح کے شائع کرنے کے بعد ایک سال تک ہی مرگیا طاعون سے مرایا نہیں۔ اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ آخر مر تو گیا۔ اور مرا بھی پیشگوئی کے بعد اپنا کام (جس کے لئے وہ اپنے تئیں مامور سمجھتا تھا) کرنے سے پہلے ناکامی کی حالت میں پس ان محضرناموں کی تیاری کی .. .. .. کیا ضرورت تھی۔

غرض مجھے رہ رہ کے افسوس آتا ہے کہ ہمارے بھائی مخالفت میں اس قدر کیوں اندھے یعنی از خود رفتہ ہورہے ہیں کہ وہ کچھ لکھتے ہوئے اسلام کی صداقت وحقیقت کا بھی خیال نہیں کرتے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کو حضرت مسیح صادق نے اپنی جماعت سے خارج کردیا اور وہ بھی کسی قدر تردد کے بعد مخالف ہوگئے۔ اب یہ لوگ ان کی تعریف کررہے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ جماعت سے خارج کرنے کی کیا وجہ ہے اور آیا جس عقیدہ کی بنا پر ان کو خارج کیا گیا ہے کیا وہ تمام اہل سنت وجماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے (کیوں ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار آپ فرمائیے) یعنی یہ کہ مدار نجات محض توحید ہے۔ نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانا یا مسیح پر (دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۱) پھر مسیح کی وفات کے وہ ابھی تک قائل ہیں اور نزول کے متعلق بھی انشاء اللہ غالباً یہی عقیدہ ظاہر کریں گے۔ جو چراغدین نے کیا تھا۔ یاد رکھئے کچھ اور رنگ نکالیں۔ کیونکہ لاہور آپ نے اپنا الہام سنایا۔ کہ دجالی فتنہ۔ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ عجب نہیں کہ دیں کہ میں ہی وہ مسیح ہوں یا کم از کم مجدد مائۃ حاضرہ ہی بن جائیں اس بات کا انتظار کیجئے۔ پھر یہ آپ لوگ تو زیادہ تر اسی لئے حضرت مسیح موعود کے مخالف ہیں کہ وہ الہام وحی کے [illegible]

[illegible]

یہ باتیں میں نے صرف اس لئے لکھیں کہ کم از کم ہمارے مسلمان بھائی بے اصول مخالفت کر کے دوسرے مذاہب والوں کا ٹھوکر تو نہ بنیں۔ اور منہ سے ایسی باتیں تو نہ نکالیں جس سے اسلام پر حملہ ہوتا ہو۔ اور غیر مسلم اس سے سند پکڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کے لئے میں نے پیسہ اخبار میں ایک مضمون دیا تھا۔ جو افسوس ہے۔ ایڈیٹر نے شائع نہ کیا حالانکہ اس میں ایک تو اس الزام کی تردید ہے۔ جو مجھ پر ایک جودھپوری مولوی کی طرف سے لگایا گیا تھا کہ میں (اکمل) گویا اس کی تحریروں کا جواب نہیں دے سکا۔ اور مسیح موعود سے (لہذا مجھے اس دن زندہ نہ رکھے) برگشتہ ہونے کو تیار ہوں کیونکہ اس نے مجھ پر کوئی سوال کیا ہی نہیں بلکہ میں نے خود کئی دفعہ حضرت صاحب کے عقائد کی نسبت استفسار کیا اور وہ جواب نہیں دے سکا۔ چنانچہ جواب نہ دینے کا اقرار۔ اسی پرچہ اخبار (پیسہ) میں موجود ہے اور دوسرا کچھ ڈاکٹر مذکور کی نسبت لکھا تھا اور ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ باوجود ان عیوب کے موجود ہونے کے وہ مرزا صاحب کو مسیح موعود کیوں کر تسلیم کرتا ہے حالانکہ بالاتفاق نبی گناہ سے معصوم ہوتا ہے۔ اور نہ اس بات کی سند ملتی ہے کہ کوئی نبی اپنے فرض تبلیغ میں سستی کرے۔ کیونکہ ایسا ہونا اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ اور لا ینال عھدی الظالمین کے برخلاف ہے اور یہ بھی میں نے لکھا تھا کہ جب ڈاکٹر مذکور کے بیس سالہ تحقیق کا یہ حشر ہے۔ تو اب ہم اس کی موجودہ رائے کو کیوں کر تسلیم کرلیں۔ خدا جانے کل اس کی بھی تردید کرے۔ افسوس وہ مضمون ایڈیٹر صاحب نے نہ چھاپا۔ بایں ہمہ۔ وہ مولوی لکھتا ہے۔ کوئی احمدی مجھ سے پیسہ میں مکالمہ کرے۔ پیسہ جب ہمارے ضروری مضمون بھی نہیں چھاپتا۔ اور ہمارے برخلاف جھوٹے الزاموں کی بھی تردید نہیں کرتا۔ تو پھر دوسرے مضمون کب شائع کرے گا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل۔ گولیکی ضلع گوجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرو

۱- الذکر۔ مصنفہ مولوی شیخ عبد الرحیم صاحب جس میں اسمائے الٰہی اور نماز اور احادیث کا ترجمہ ہے ایک مفید مجموعہ ہے۔ قیمت ۱؎ [illegible]

نور الدین۔ جو مصنف صاحب کی [illegible] کے بعد دوبارہ [illegible] کتاب [illegible]

قیمت [illegible]

ضرورت الامام

ذیل میں ہم ایک مراسلت درج کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت ہے اور آیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قول کہ مسلمان یہودیوں کی سیرت اختیار کریں گے پورا ہوا ہے یا نہیں اور اگر پورا ہوا ہے تو آیا یہودیوں کے واسطے کسی مسیح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج میں ایک کتاب (Census) سینس آف انڈیا ۱۹۰۱ مشتمل برحالات بلوچستان حصہ اول جس کے مؤلف ایک انگریز آر۔ ہیوگس بُلر صاحب ہیں پڑھ رہا تھا۔ مذاہب بلوچستان کے بیان پر جب پہنچا تو صفحہ ۴۴ پر ایک قصہ کوہ مراد کے مہدی اور اس کی جماعت کا میری نظر سے گذرا چونکہ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے میں یہ قصہ ناظرین بدر کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں امید ہے کہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ والسلام

خاکسار محمد یوسف احمدی۔ اسلامیہ سکول پشاور

کوہ مراد کا مہدی
اور
اُس کی جماعت

یہ فرقہ جس کو ذکری کہتے ہیں ایک عجیب گروہ ہے اس کے بہت سے پیرو مکران میں آباد ہیں۔ اس کا اثر لاس بیلہ میں حال ہی میں پھیلا ہے جہاں اس کے معتقدین کی تعداد خصوصاً سمندر کے ساحل پر کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ لوگ اپنے تئیں مسلمان بتاتے ہیں مگر عقیدہ باطل پرستی اور بُت پرستی کے معتقدات سے لبریز ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کا قرآن شریف پڑھنا صرف اہل اسلام اور ان کے درمیان رابطہ اتحاد کے قائم رکھنے کے لئے ہے ورنہ باقی تمام عملی معاملات میں ان کے اور مسلمانوں کے درمیان نمایاں فرق ہے۔

سیتھیان اقوام کے گروہ دائیس (Dais) سگتائی اور ساقی وعلاوہ بریں قبیلہ ساجدی کی تمام قوم پر اسکا بمعہ اپنی شاخ ساقا کے اس کی جماعت کے پیرو ہو گئے ہیں ملکی بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی نسلیں گذری ہیں کہ اس جماعت کی بنیاد ایک ملا رحمت یا دوست محمد نامی نے ڈالی یہ شخص ایرانی بلوچستان میں کسی کشمش نامی گاؤں سے آیا تھا اور پھر کوہ مراد نامی پہاڑ کی طرف جو تربت کے نواح میں ہے چلا گیا جہاں اس نے جا کر سکونت اختیار کی اور اس وقت ایک فارسی کتاب نظم ونثر میں لکھی اور اس کتاب کو درخت برکھو یا ببول کے نیچے زمین میں دفن کر دیا اور لوگوں میں یہ افواہ اڑا دی کہ مجھے معجزہ کے طور پر ایک کتاب درخت کے نیچے سے ملی ہے اور ساتھ ہی دعوی کر دیا کہ مہدی موعود یا امام دوازدہم میں ہوں جس کے ظہور کے تمام نیک مسلمان منتظر ہیں اسی وقت سے ذکریوں کا خیال ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تبلیغ ختم ہوگئی اور وہ آخری اور سب سے بڑا رسول نیا ایمان قائم کرنے والا ظاہر ہو چکا وہ اصول جو اس نئے رسول نے سنائے ان جہلا اور باطل پرستوں میں جن کے ساتھ اس کو سابقہ پڑا اثر کر گئے اور اس کے پیرؤں کی ایک خاصی تعداد ہو گئی۔

ذکری لوگ نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا یا زکوٰۃ دینا مذہبی فرائض میں سے لازمی نہیں خیال کرتے وہ نیز حج کعبہ کی بجائے جو مکہ معظمہ میں ہوا کرتا ہے کوہ مراد متصل تربت کا حج کرنے جاتے ہیں اور مکہ کے حجر اسود کی طرح انہوں نے بھی ایک پتھر اس پہاڑ میں نصب کیا ہے۔ اور اس کو بوسہ دیتے ہیں جب کوئی ذکری مر جاوے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ اہل اسلام مردے کا چہرہ کعبہ کی طرف لحد میں پھیرتے ہیں ویسا ہی یہ لوگ اپنے مردے کا چہرہ کوہ مراد کی طرف موڑ دیتے ہیں فردوس بریں کی ایک راہداری جو ملا لکھ کر دیتا ہے۔ اس کی بغل کے نیچے رکھ چھوڑتے ہیں اور برکھو یا ببول کی لکڑی کا مقدس ٹکڑا اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیتے ہیں۔ . . . . . .

چند مکانات علیحدہ ذکر کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اور ان کو ذکرانہ کہتے ہیں جہاں ذکری لوگ دو صفوں میں کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی طرف رخ کرتے ہیں اور مندرجہ ذیل جملے دوہراتے ہیں۔

صف اوّل۔ لاالہ۔ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں
صف دوم۔ الّا اللہ۔ اگر ہے تو صرف اللہ ہی ہے
صف اول۔ حسبی ربی۔ مجھے خدا ہی کافی ہے
صف دوم۔ جل اللہ۔ خدا بڑے جلال والا ہے
صف اول۔ مافی قلبی۔ میں ظاہر کرتا ہوں کہ میرے دل میں کچھ بھی نہیں
صف دوم۔ غیر اللہ۔ سوائے اللہ کے
صف اول۔ ہادی۔ ہمارا پیشوا کون ہے۔
صف دوم۔ مہدی۔ مہدی ہے۔

یہ جملے تکرار کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اسمیں ذکر میں شامل شدہ ذکری خوب جوش میں آجاتے ہیں۔ ہر جمعہ کی رات کو اور ہر ماہ کی چودہویں رات کو ذکر کے جلسے ہوا کرتے ہیں۔ اس جلسہ کو کشتی کہتے ہیں مکان کے وسط میں آگ جلا دیتے ہیں اور مرد اور عورتیں اس کے اردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر بجائے اس کے کہ وہ یہ کہیں کہ لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو وہ یہ کہتے ہیں لا الہ الا اللہ کانت آمنہ محمد رسول اللہ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ماں خدا کی مرسولہ تھی اور بعد ازاں اپنی پیشوا مہدی یا رسول جدید کا نام لے کر ذکر شروع کر دیتے ہیں اور اس آگ کے اردگرد اچھلتے اور ناچتے ہیں یہاں تک کہ مجنونانہ جوش میں آجاتے ہیں اور آخر کے وقت اندھا دھند ان عورتوں پر لپکتے ہیں سہم بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا کہ وہ ان کی کیا رشتہ دار ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو یہ لوگ جدا ہو کر اپنے اپنے مکانوں کو چلے جاتے ہیں۔

یہ رسم کثرت کے ساتھ کوہ مراد میں اس وقت ہوتی ہے جبکہ کوئی جمعہ کی رات چاند چودہویں تاریخ کو ہو۔ ماہ ذی الحج میں اس گروہ کے پیرو سالانہ حج ادا کرنے کو جاتے ہیں جہاں بعض رسوم جو اہل اسلام جو حج کعبہ کے وقت ادا کرتے ہیں بطور نقل ادا کئے جاتے ہیں۔ طواف کعبہ کی بجائے طواف کوہ مراد اور حجر اسود کے بوسہ کی بجائے ایک نصب کردہ پتھر کو چومتے ہیں + ذکری ملانوں کا بڑا اقتدار مانتے ہیں اور ملاں بھی اپنے دام اقتدار سے دولت وصول کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے ملا ہر ایک شخص کی جائداد کے عشر کا مالک ہوتا ہے جب کوئی ذکری شادی کرتا ہے تو ملا کو ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جو زمان سابق میں میراسی سگنیر (Sagnior) اور انگریزی میں لارڈ آف مینور (manor) کو حاصل تھے۔ ان کا خیال ہے کہ عورت کا مطمئن اور مطہر ہونا ملا کے ساتھ میل ملاپ پر دارومدار رکھتا ہے یہ بات بھی قابل الذکر ہے کہ یہ حقوق ملا صاحب سے چند روپے دیکر خریدے بھی جا سکتے ہیں ملاؤں کا یہ بھی دعوی ہے کہ فردوس بریں کے دروازہ میں داخل ہونے دینا یا روکنے کا حق ان کو حاصل ہے اور انہوں نے ایک خاص قاعدہ مقرر کیا ہے جس کے ذریعہ سے وہ مریدوں سے کچھ روپے لیکر ان کو بہشت میں داخل ہونے کی راہداری یا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

نکاح اصولاً ملا ہی باندھتے ہیں اگر ملا دستیاب ہو سکے تو یہ رسم کہ دولہا یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ملا کے مکان پر ایک خالی مشک لیکر جاتا ہے تو ملا فیس لیکر اپنی پھونک اس خالی مشک میں بھر دیتا ہے اور مشک کا منہ بڑی احتیاط سے باندھ کر واپس دلہن کے پاس لے آتا ہے اور مشک کے منہ کو کھول کر دلہن کے چہرہ پر وہ ہوا چھوڑ دیتا ہے جونہی کہ وہ ہوا اس کے چہرہ کو محسوس ہوتی ہے تو بس سمجھ لیتے ہیں کہ بس اب شادی کی تکمیل ہوگئی۔ جب کوئی ملا کسی ذکری کے گھر جا داخل ہوتا ہے تو سب اس کے ہاتھ پاؤں پر اوندھے پڑ جاتے ہیں اور تب تک نہیں اٹھتے جب تک کہ ملا پیٹھ پر تھپڑ نہ مارے۔ ہر ایک لڑکا جسکی عمر چھ سال کی ہو جاتی ہے ملا کے پاس مریدوں میں شامل کرنے کو لے جاتے ہیں ملا اس کی پشت پر تھپڑا مارتا ہے اور وہ جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ ملانوں کو بڑا صاحب کرامات خیال کیا جاتا ہے ان کے عطا کردہ تعاویز ہر ایک قسم کے مرض مصیبت اور پلید روح کے اثر کا یقینی علاج سمجھا جاتا ہے۔ تمام عمر کے گناہوں کی معافی ملا کو کچھ روپے دیکر حاصل کر لیتے ہیں۔ ملا کی طاقت عالم برزخ سے پرے تک پہیلی ہوئی مانی جاتی ہے۔ اگر ملا راضی ہو تو مُردوں کے نام صدقات اور

ایک سکھ نے باوا نانک علیہ السلام کا مذہب اختیار کر لیا

سورن سنگھ محمد یوسف ہو گیا

سردار سورن سنگھ صاحب ساکن ضلع امرت سر آریوں اور سکھوں کے اندرونی حالات اور مذہب کی جانچ پڑتال کے بعد بالآخر آدگرنتھ سے روشنی حاصل کر کے اور باوا نانک علیہ الرحمۃ کی ہدایت پر عمل کر کے داخل اسلام ہوئے ہیں اس تبدیلی مذہب کے باعث ان کو ہر طرح کی ایذا جسمانی اور مالی پہنچائی گئی اور دُکھ دیا گیا مگر چونکہ ان کا دل اسلام کی خوبیوں پر مائل ہو چکا تھا۔ کوئی امر ان کو اسلام میں داخل ہونے سے مانع نہ ہو سکا۔ شیخ صاحب گرنتھ اور سکھوں کے مذہب کی کتب کے بڑے عالم ہیں اور انہوں نے کئی سال خرچ کر کے باقاعدہ اُستادوں کی خدمت میں بیٹھ کر یہ علوم حاصل کئے۔ شیخ صاحب موصوف اپنی ملازمت سے رخصت حاصل کر کے کچھ عرصہ کے لئے قادیان آئے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے ہیں جو ان کے صدق کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی ایک بڑی دلیل ہے کیوں کہ جب خدا تعالےٰ نے دیکھا کہ ایک شخص نے محض اس کی رضا کی خاطر اس قدر دُکھ اٹھایا ہے تو اس کے واسطے ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ اسلام کے اس فرقہ میں داخل ہوا جو اصل اسلام اپنے اندر رکھتا ہے۔ شیخ صاحب نے مسجد اقصےٰ میں ۲۹ جون کو ایک لیکچر اپنے حالات پر دیا۔ جس کا خلاصہ انہوں نے خود اخبار بدر کے واسطے لکھکر ہم کو دیا ہے اور ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ کوئی اور سکھ بھائی بھی اس سے فائدہ اُٹھائے اور مسلمانوں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہو۔ (ایڈیٹر)

اِدہر آؤ صاحب ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز ناظرین! اس میں کوئی کلام نہیں کہ انسان کو خداوند کریم نے اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ مگر جو فطرتی کمزوری انسان کے گلے کا ہار ہو گئی ہے وہ ذرا بھی آگے نہیں بڑھنے دیتی۔ منسان تو چاہتا ہے کہ میں آگے بڑھوں جہاں تک کہ الٰہی قرب حاصل کر سکوں۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہیئے کہ ایسی کمزوریوں سے ہر وقت ہوشیار رہے۔ نیز جب سے اس عاجز نے عقل اور ہوش سنبھالا ہے اور انسانیت کا جامہ پہنا ہے۔ مجھے یہی دھن رہی ہے کہ کسی طرح ست مارگ (صراط مستقیم) کا پتہ ملے۔ چنانچہ میری اس جستجو کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے گڑھوں سے گذر کر باہر آیا اور گڑھے بھی اس قدر عمیق تھے کہ ان سے نکلنا محال تھا مگر فضل الٰہی میرے شامل حال تھا۔ مجھ کو ان گڑھوں سے ایسا نکالا جیسے چاہ سے یوسف۔ خدا کی قدرت شاید اسی واسطے میرا نام بھی یوسف ہی رکھا گیا۔ پہلا گڑھا آریوں کا تھا اور خوب غور اور خوض کیا گیا لیکن اس کی تعلیم اس قدر پایۂ تہذیب سے گری ہوئی تھی۔ جیسے میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی خاندانی اور مہذب آدمی اس کو ہرگز قبول نہیں کرے گا بلکہ نفرت کی نگاہ سے دیکھکر کوسوں دور بھاگیگا۔ اوّل ان کی وید کی تعلیم میں سے ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بانی نے آریوں کو ایسا بے لگامی کا سبق دیا اور پانڈو اور کورو کی مثال مہاتموں اور رشیوں کے لئے ایک سیدھی سڑک بنا دی ہے جس سے اس کی خواہش تھی کہ کوئی شخص بھی اس دنیا سے پاک اور پوتر ہو کر بے لوث نہ جاوے اور یہی تعلیم تھی جس نے سکھوں و برہمنوں اور ساہوکاروں وغیرہ کی خانگی زندگی پر اپنا اثر ڈالا اور ایسی بے شرم زندگی کو پاک اور پوتر سمجھا گیا۔ مگر باقاعدہ شادی یا دواہ کی ضرورت نہیں اور اس میں یہ بھی کوئی قید نہیں کہ مرد کا بلا عورت اور عورت کا بلا مرد ہونا ضروری ہے بلکہ جب کبھی عشق جوش مارے اور قوت شہوانی غالب ہو۔ تو مرد یا عورت غیر عورت یا مرد بلا تمیز ہم بستر ہو سکتے ہیں واہ رے دیانند تیرا برہم چریہ نظم

جستجو سے تیری جنت کا بطلان ثابت ہوا
بیہودہ باتوں سے تیرا ہنر و فن ثابت ہوا
آج تک دعوے پہ جس کے تھا مدار زندگی
وائے محرومی وہی پیمان شکن ثابت ہوا
نیوگ کا دل دادہ نکلا زن شہوت پرست
شیخ تھے جو ہم تہمتن ثابت ہوا

اب صاحبان ذرا ویدکی حقیقت کی طرف توجہ مبذول فرمادیں۔ سری گنیش آئینمہ۔ یہ منتر سام وید کا جو پریس کانشی کے صفحہ ۱۵ میں جہاں سے اتر سنھتا شروع ہوتا ہے اور تمام ویدوں کے ہر ایک منڈل اور سوکت کے شروع میں آتا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے۔ گنیش دیوتا کو سلام۔ گویا بسم اللہ ویدوں کی یہی ہے۔ اے مترجمو! اگر آریہ دھرم سچا ہوتا اور وید الشہید کا کلام ہوتا۔ تو پرمیشور کے نام سے شروع ہوتا نہ گنیش دیوتا کے نام سے اگر وہ پرمیشور کا نام ہے تو کس نے رکھا ہے اور معلوم ہوا کہ اس سرشٹی مان سے دیوتا افضل ہے تو کہ اس کے نام سے ویدوں کو شروع کرتا ہے اور ہندو مخلوق بھی پرمیشور کے نام کی بجائے اسی کو یاد کرتی ہے۔ دوئم۔ اوم پرماتما اینما۔ یعنی پرماتما کو سلام۔ اگر پرماتما الیشور کا نام ہے اور تمام آتما اس سے نکلی ہیں تو معلوم ہوا کہ پرمیشور روحوں کا چشمہ ہے اسی وجہ سے اس کو جگت آتما کہتے ہیں پھر کیا ہے الیشور کی فضیلت اور پرماتما سے اگر کوئی بڑی روح مراد ہے۔ تو پرمیشور ہے۔ سوم۔ جو سام وید کا پہلا منتر ہے سوامی دیانند جی نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ ہے اگنی تم گیان سروپ ہو۔ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وید کا کرتا۔ (بنانے والا) کوئی پروہت ہے پرمیشور نہیں کیوں کہ یہ اگر خدا کا کلام ہوتا تو اس میں یہ الفاظ نہ ہوتے کہ میں اگنی کی تعریف کرتا بلکہ یہ الفاظ ہوتے کہ اگنی وغیرہ پرمیشور کی تعریف کرتی ہیں یہ رگ وید کی پہلی منڈلی بہومکا سائیس تیر سوال منتر جو ہے۔ دہرم سبھا والوں نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ کہ بڑے دیوتوں کو سلام چھوٹے دیوتوں کو سلام بوڑھے دیوتوں کو سلام۔ دیانندیو! یہ بھی پرمیشور کا کلام نہیں ہو سکتا کیوں کہ وہ بھول چوک سے پاک ہے اور اس کی ذات کے سوا کوئی پوجا جانے کے لائق نہیں وہ خود معبود ہے دیوتاؤں وغیرہ کا پوجاری نہیں ہو سکتا۔ یہ وید کے کرتے کی لیاقت کا نقصان ہے کہ وہ بڑے اور چھوٹے اور سب کو سلام بھی کر گزرا مگر یہ نہ بتلایا کہ جن کو میں سلام کرتا ہوں کیا وہ دیوتا ہیں یا پرمیشور یا حیوان یا بندے۔ بڑے پرمیشوروں کو سلام چھوٹے پرمیشوروں کو سلام نوجوان پرمیشوروں کو سلام اور ہم سب پرمیشوروں کو حتے المقدور سلام کرتے ہیں واہ رے دیانند تیری بھیرتی۔

اس اندھیر نگری سے تنگ ہو کر جب میں نے پھر حق کے لئے جستجو کی۔ تو سکھوں کے گڑھے میں پھنس گیا اور آدگرنتھ صاحب کو اوّل تا آخر خوب غور اور خوض کے ساتھ پڑھا۔ تو اس کو اسلامی تعلیم سے بھرپور پایا۔ سو چند شلوک باوا نانک جی بطور نمونہ کے عرض کرتا ہوں۔

آدگرنتھ شلوک صفحہ ۱۳۴۹ –

اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
اک نور تیں سب جگ اُپجیا کون بھلے کون مندے

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک نور پیدا کر کے اس نور سے تمام کائنات کو پیدا کیا پس پیدائش کی رُو سے تمام ارواح نوری ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ باوا صاحب آواگون (تناسخ) کے ہرگز ہرگز قائل نہ تھے۔ دوم۔ صفحہ ۵۶۵ آدگرنتھ

وید پڑہت برہما موئے چاروں وید کہانی
سادہو کی مہما وید نہ جانی

یعنی برہما بھی وید پڑھ کر مر گیا اور حیات جاودانی حاصل نہ کر سکا۔ چاروں وید سراسر کہانی ہیں اور یاوہ گوئی ہیں۔ پھر

باوا نانک جی صاحب فرماتے ہیں آدگرنتھ صفحہ ۵۴۳ کر

ہندواناں اور مسلماناں کاناں دوناں دہین جوگی نا

اس سے یہ مقصود نہیں کہ مسلمان درحقیقت خدا کی شناخت سے کورے تھے۔ نہیں نہیں ہرگز ہرگز نہیں کیونکہ جس زمانے میں باوا صاحب پیدا ہوئے تھے وہ فیج اعوج کا زمانہ تہا اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اس گئے گزرے وقت میں بہی جب کہ اکثر مسلمان رسم وعادت کے طور پر مسلمان تھے اور اسلام کی حقیقت ان میں نہیں پائی جاتی تہی تاہم اس گئے گزرے وقت میں بہی مسلمان ہندوؤں کی طرح بالکل اندہے نہ تھے لیکن چونکہ بہ سبب بُعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں بہت خرابیاں پیدا ہوچکی تہیں اس واسطے ان کی روشنی گویا نصف باقی رہگئی تہی۔ تاہم یک چشم والا بینا کہلا سکتا ہے اور یہاں جوگی سے مسلمان صوفی مراد ہیں۔

آ ہا ہا اس جگہ باوا صاحب کیسے صاف لفظوں میں اسلام کی شہادت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

(ک) کلمہ یاد کرو اور نہ بہاکہو بات۔

نفس ہوائی رکن دین نس سے ہوویں مات۔

دوئم۔ (لام) لعنت برسر تنہاں جو ترک نماز کریں۔

تہوڑا بہت کھٹیا ہتھوں ہتھ گویں۔

یعنی اُن لوگوں پر لعنت ہے جو نماز کو ترک کریں جو کچہ تہوڑا بہت حاصل کیا تہا اس کو دست بدست ضائع کیا۔ ہائے افسوس مگر بعد میں نہیں کہ سکہ صاحبان باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتے اور باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتے اور باوجود سننے کے نہیں سنتے۔ مگر اس میں بہولے بہالے سکہوں کا کیا قصور ہے چنانچہ پنجابی میں مثل مشہور ہے کہ جس لائی گلیں اوسے نال اٹھ چلی۔ سو ہمارے سکہ بہائیوں کا حال ہے کیونکہ بعد میں باوا گوبند سنگہ صاحب نے اس تعلیم کو دوسرے پہلو میں بدل دیا۔ چنانچہ میں ایک شلوک باوا نانک جی کا اور ایک شلوک باوا گوبند سنگہ جی کا برائے مقابلہ بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ آدگرنتھ میں صفحہ ۵۴۵ باوا نانک جی توحید کی کیا خوب داد دیتے ہیں۔ شلوک۔

دوسر کاہے سمرئے جمے تے مرجا

اکو سمرو نانکا جو جل تہل رہیا سما

مگر ساتہ ہی آدگرنتھ میں اسی صفحہ پر گرو گوبند سنگہ صاحب کس دشمنی سے باوا نانک جی کی توحید کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ شلوک۔

اکال پرکہ کے حکم سے تبہی چلایا دے پنتھ

سب سکہن کو حکم ہے گرو مانیو گرنتھ

اور پہر باوا نانک جی آدگرنتھ صفحہ ۹۷۲ میں فرماتے ہیں۔ شلوک

ایک بہگارت بہگوان جیہہ پرانی کے نا ہیں من

جیسے سوکر سوان نانک جا نو تا ہیں تن

یعنی جس انسان کے دل میں خدا کی محبت نہیں وہ انسان سور اور کتے سے بہی بدتر ہے۔ مگر کیسے تعصب تیرا ستیاناس ہو یہ اس گرو کا حکم ہے جس کے چیلوں کا یہ سن بہا تا کہا جاتا ہے جس کو باوا صاحب نے تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکمّا شمار کیا ہے۔ ابہی سکہ صاحبان انصاف آپ کے ہی اوپر چہوڑتے ہیں۔ آپ صرف دس منٹ کے لئے بے تعصب ہوکر اور خدا کو حاضر ناظر جان کر بروئے انصاف خود ہی نتیجہ نکالیں کہ جو باوا گوبند سنگہ جی نے آپ لوگوں کے دلوں میں ایک مخالفانہ اور منافقانہ جوش پیدا کردیا ہے وہ کہاں تک تمہارے نجات پانے کا موجب ہوسکتا ہے

پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ جیسا کہ مہاتما نانک جیسے صالح آدمی نے اسلام کی شہادت دی ہے تو اس میں کوئی کلام نہیں کہ اگر کوئی سچا مذہب دنیا پر ہے تو **اسلام** ہے۔ پس میں نے خالصہ دہرم کو بہی سلام کیا۔ آج فقط اسلام ہی صفحہ ہستی پر اندرونی اور بیرونی خوبیوں کا ایک ایسا مستقل اور زندہ مذہب ہے جو اپنے صادر من اللہ ہونے پر بڑے بڑے واضح اور قاطع دلائل پیش کرکے حق کے تلاش کرنے والوں کو معقول طور پر تسلی اور اطمینان کرا سکتا ہے اور ذات باری تعالےٰ کو واجب الوجود اور واجب الاطاعت ثابت کرکے اس سے قرابت پیدا کرنے کے ڈہنگ اور ان کے نتائج سے طالب صادق کو پورے طور پر شانتی دیتا ہے۔ بالخصوص اس حالت میں جبکہ نادان آریہ کا ویدی ایشور جو کہ بزعم ان کے نہ خالق ہے نہ با اختیار ہے اور باوجود سرو شکتی مان کہلانے کے معطل ہے۔ میں امید رکہتا ہوں کہ اگر یہ صبح سے روٹی مانگنے والے اور ہمارے ہوم کے پجاری جو صبح شام مردہ انسانوں سے سہائتا چاہنے والے ہیں صرف دس منٹ کے لئے بے تعصب ہوکر پنتھ پائی کو بالائے طاق رکہہ کر (بے تعصب ہوکر) اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر اسلامی نماز کے ساتہ جو اللہ کے نام سے شروع ہوکر اللہ کے نام پر ختم ہوتی ہے اور جو کہ کم از کم پانچ دفعہ روزانہ دربار باری تعالےٰ میں حاضر کرکے عرض معروض پیش کرنے کا موقعہ دیتی ہے اپنی عبادت کا مقابلہ کریں۔ تو میں گمان نہیں کرسکتا کہ وہ حقانیت پسند اور انصاف پرست دل جس میں روز اول سے توحید کا تخم بویا گیا ہو نظر کرنے کے بعد کبہی بہی قرآنی تعلیم سے استغنی اختیار کرسکے۔ معزز حاضرین ہر ایک فرزند دل اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ مذہب کا تبدیل کرنا کچہ آسان بات نہیں۔ اس کے ثبوت میں یہ کہدینا ہی کافی ہوگا کہ اپنے پیارے مہربان والدین بہائیوں اور بہنوں اور دیگر رشتہ داروں سے کس چیز نے چہوڑایا گہر کے عیش وآرام سے کس نے محروم کرایا۔ والدین کی ناز ونعمت کو ترک کرنا اور غیروں کے جور وستم کس نے دکہلائے وہ کون سے بے بہا جواہرات تھے جس کی طمع میں والدین کی درد انگیز آہوں کی کچہ پروانہ کی گئی وہ کونسا پیارا خزانہ تہا جس کے عوض غیروں کی گالیاں اور طعن بسر وچشم منظور کئے گئے۔ وہ کونسا امولک رتن تہا۔ جس کی خاطر جو نہایت پیارے تھے وہ نہایت خطرناک دشمن بن گئے۔ صرف صراط مستقیم یا ایکیل ست مارگ کی خاطر مگر معلوم اسی کو ہوتی ہے جس کے دل پر گزرتی ہے یا ورودل کے لئے تو کسانی ہوتی ہے۔ نیز ہم نے پہلے تمام نفع نقصان کا اندازہ لگا لیا تہا۔ اور بعد میں حلقۂ اسلام میں پاؤں رکہا اور اب تو یہ حالت ہے۔

بیٹھے ہیں تیرے در پہ تو کچہ کرکے اُٹھیں گے

یا وصل ہی ہوجائے گا یا مرکے اُٹھیں گے

ویسے تو باوا صاحب کی تعلیم سے ہی میرے دل کو پوری پوری شانتی ہوگئی تہی مگر ماسٹر صاحب عبدالرحمان نومسلم کے اختیار الاسلام نے ٹہیک میرے لئے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔

میں ہوں آپ کا سیوک

محمد یوسف مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام (سابق سورن سنگہ برہمچاری)

براہین احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح مسیح موعود و فہرست مضامین

قیمت صمہ

اخبار بدر کے خریداروں کو جو نئے خریدار ہوں اور قیمت پیشگی ارسال فرمادیں یا پرانے خریدار ہوں تو تمام بقایا ادا کر چکے ہیں۔ رعایتی قیمت یعنی چار روپے (للعہ) پر پوری کتاب دی جائیگی یہ ایک خاص رعایت ہے جو اخبار کی ترقی کی خاطر کی گئی ہے

درخواستیں بمعہ قیمت جلد آنی چاہئیں بنام

مینجر اخبار بدر

قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر دیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا سے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

لاکھ شہادات کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر مرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکل قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ در حقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی میرے خیال میں ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد

قیمت عہ

ضیاء الاسلام

اگر اب تک آپنے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اسمیں محاسن اسلام کیمتعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ مخالفوں کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہے اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو اعتراضات اسلام پر ہوتے ہیں انکی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور انہی سائنس و فلسفہ سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہایت ہی مہذب اور متین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکات اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات سے قوم میں نئی روح پھونکنا آخری حصہ میں علم دوست حضرات کی دلچسپی کیواسطے اخلاق تمدن تاریخ معاشرت صنعت حرفت کے مضامین لکھنا غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے ہر عربی مہینہ کی ٹھیک پندرہ تاریخ کو خواہ ۴۸ یا ۵۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

قیمت سالانہ عہ طلباء و واعظین سے عہ معہ محصولڈاک پیشگی پورا چندہ ادا کرنیوالے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی عہ مفت۔

المشتہر

مینجر ضیاء الاسلام - مراد آباد

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضا رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذراسی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضا کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے۔ پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضا کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں اُن کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ ہے اور مرض دور ہووے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصول درخواست آنے فہرست مفت

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریاں کو دور کرنے اور بدن کو اعلی درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کیونکہ ان میں نہایت ہی مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکا نکس ولا میکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ۔ تاکہ کسی کو دہوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی بکس ۴۴ گولی عہ معہ محصولڈاک

مذکورہ ادویات طلب کرنیکا پتہ۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک موسی جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج پچاس روپیہ انعام اس صاحب کو دئے جاوینگے جو ہمارے نمک موسی کو معدہ کے کسی مرض کے غیر مفید ثابت کرے ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئے نمک موسی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک موسی کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ر انگریزی دیونانی میڈیسن کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اشاعت اعلی درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۳ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریاں مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صندوقچہ طبیب خانہ

جس میں ہر عمر اور حالت کے انسان کی صحت بحال کرنے اور ڈیڑھ دو سو بیماریوں کے علاج کے لئے ایسی نادر اور عجیب وغریب یونانی اور انگریزی ادویہ موجود ہیں جن کے بےنظیر طور پر موثر کارگر اور سریع التاثیر ہونے کو تمام فاضل اطبا بیک زبان تسلیم کرتے ہیں سفر میں اور حضر میں کسی طبیب کی محتاجی کے بغیر اپنا اور اپنے گھر کا اپنے متعلقین اور غربا کا علاج آپ ہی کر لو تندرستی کی تندرستی اور آرام کا آرام۔ یہ ایک بےنظیر ایجاد ہے اور اس کی ہر ایک قبیلہ دار انسان کو سخت ضرورت ہے۔ یہ صندوقچے ولایتی بکسوں کی طرح خوبصورت مضبوط اور اعلےٰ قسم کے طیار کئے گئے ہیں۔ ایک کتاب ترکیب استعمال ادویہ جس کا نام کتاب طبیب خانہ ہے اس کے ہمراہ ہے اور ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا انسان بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے مریض کو خطرات معلقہ سے بچا سکتا ہے اس لئے اس صندوقچے کا ہر ایک عیالدار کے پاس ہر حالت میں ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ یہ بکس امراض کے علاج کا ایسا طبیب حاذق ہے جو دوسرے معالج سے بےپرواہ کر دیتا ہے جس کے پاس بکس موجود ہو وہ بغیر حاجت کسی دوسرے حکیم کے بیماریوں کا کاری علاج آپ کر سکتا ہے۔ مریض کا رفیق و مونس دردمند کا سہارا اکھیا کا چارہ ہے تو یہ بکس ہے آپکے لئے حافظ صحت آپ کے عیال کی صحت کا بیمہ تو کیا بلکہ ایک خاصہ گھر کا دوائی خانہ ہے گھر میں ایک حکیم حاذق سفر میں حکیم در بغل اور رفیق صحت ہے اس صندوقچے کی موجودگی جہاں ایک طرف معمولی امراض میں دوڑ دھوپ اور حکیم طبیب ڈاکٹر کی تلاش اور ادویات کی بہم رسانی کے تردد خرچ اور تفکر سے مطلق بےپرواہ کر دیتی ہے وہاں دوسری طرف وقت پر کسی لائق معالج اور معتبر دوائی کے دستیاب نہ ہو سکنے کی وجہ سے زندگی کے تلف ہو جانے یا کم از کم تکلیف میں پڑنے کا جو احتمال اور بیماری کے بڑھنے کا جو خطرہ ہوتا ہے وہ بھی دور ہو جاتا ہے جتنی ادویہ ہر ایک گھر میں ہر دم رکھنے اور سفر میں ساتھ لے جانے کے قابل ہیں وہ سب اس صندوقچہ میں موجود ہیں جب کسی وقت اپنے گھر میں یا اپنے کسی رشتہ دار کے ہاں یا کسی اپنے غریب ہمسایہ کو کسی مرض نے گھیرا ہو تو فوراً اطلاع پاتے ہی آپ اس (صندوقچہ) کو کھولیں اور کتاب ترکیب پڑھیں پھر مرض موجودہ کے لئے جو دوا آپ کو اس بکس میں ملے اس کو ترکیب مندرجہ کے مطابق استعمال کریں۔ خدا چاہے تو مخلصی حاصل ہوگی نہ عطار کے پاس جائیں اور نہ طبیب کا در کھڑکائیں اس طرح سے کم استطاعتوں کی امداد ہوگی اور اپنی وقت بےوقت مرض سے رہائی۔ اس سے بڑھ کر فیاضی اور خیرات اور کیا ہو سکتی ہے کوئی عقلمند گھر اس سے خالی نہ رہے۔ کوئی مسافر بغیر اس کے سفر کو نہ جائے

صندوقچہ طبیب خانہ ... امراض ... حاملہ غیر حاملہ اور بچوں کی دوائیں ... ایسی منتخب کر کے رکھی گئی ہیں ... سے زیادہ ... تکمیل کی بنا ...

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

یا حفیظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یا رقیق

میرے ہادی و مرشد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام

نیز کل اہل دل

مخلص احباب کی خدمت میں درخواست

ایک ثابت شدہ امر حق کو محض لالچ - حسد - اور بے ایمانی سے مشتبہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے

آپ صاحبان دعا فرماویں - کہ قادر خدا - علیم بذات الصدور خدا حق کا بول بالا کرے - اور حق کے مخالف باطل کو نیست و نابود کرے -

المشتہر

حکیم محمد حسین ع قریشی - موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا - کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل - ڈبی بازار - لاہور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے زیر اہتمام چھاپا گیا)

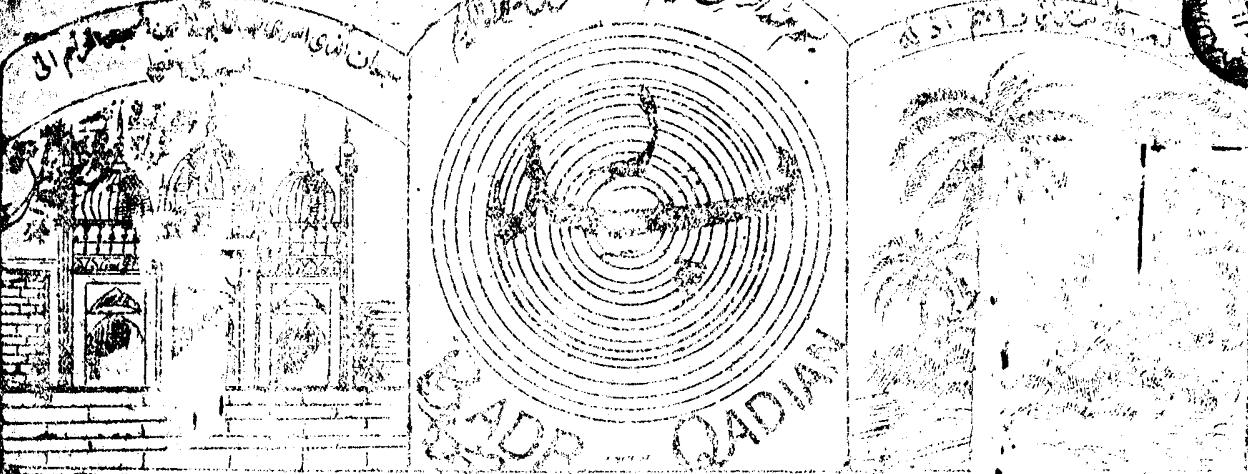

قادیان پنجاب خوش خطی خرچ ہندوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۸ | [illegible]

۲۲ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ [illegible] ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء

سلسلہ الہدیم جلد ۵ نمبر ۲

[illegible] | ایڈیٹر محمد افضل | [illegible]

20 JUL 06

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ سے ۵۰
[illegible] جنکو عام اخبار
[illegible] حاصل ہے } عہ
معاونین [illegible]
[illegible] حاصل ہے } للعہ
عام قیمت [illegible] معاونین
[illegible]
[illegible] اندر قیمت اخبار نہ
[illegible] ان سے حساب باجد لیجائیگی
[illegible] آنا چاہیے
خط وکتابت کے واسطے جواب کا کارڈ آنا چاہیے
جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے تیرہ دن
کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل
سکیگا [illegible] اخبار میں چھاپی جائیگی
[illegible] کرنے کے بعد اگر
[illegible] کرنا چاہیے
[illegible] منیجر

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

[illegible]

اسم نیم از فضل خدا
اندریں ملت آمدہ مز مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر او شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہماں جا ست بود
آں نہ از ما ہم از وحی [illegible]
وصل دلدار ازل بے او محال
[illegible]
ہر چہ گفت آں حق ربّ العباد
منکر آں مستحق لعنت است
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مورد لعن خدا ست
معجزات و سچ حق اندر [illegible]
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
معجزات انبیاء سابقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
برسر از جان و دل ایمان ما ست
[illegible]
یکقدم دوری ازاں عالی جناب

شرائط بیعت

[illegible]
[illegible] شرک سے مجتنب رہیگا
[illegible] بدنظری اور
[illegible] طریقوں سے بچتا
[illegible] مغلوب نہ ہوگا
[illegible] نماز [illegible]
نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار
کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے
احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد
بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً
اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا
نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ
ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ
کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا
اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے

[illegible]
[illegible] قدم آگے بڑھائیگا ششم
[illegible]
[illegible] کو بکلی چھوڑ دیگا اور
[illegible] مسکینی سے زندگی
بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی
اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی
اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا
نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول
رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں
اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ
اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت
در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا
اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ
اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ [illegible] آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش [illegible] آمین۔ اس کے بعد [illegible] حاضرین جلسہ بیعت کنندہ اور [illegible] کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲- اخبار قادیان - سچے مذہب کی پہچان
صفحہ ۳- ڈائری
صفحہ ۴- حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط
صفحہ ۵ و ۶- درس قرآن شریف
صفحہ ۷- کیا سکھ دہرم عالمگیر مذہب ہے
صفحہ ۸- تصویر - علمائے زمانہ - قلعہ کانگڑہ - قاری شاہ سلیمان
صفحہ ۹- عبد الحکیم مرتد کا شور شر
صفحہ ۱۰- حضرت مسیح موعودؑ کے نام ایک پادری صاحب کا خط
صفحہ ۱۱-۱۲- حربہ آسمانی - ریویو
صفحہ ۱۳- بدر النسار - اسلامی خوش خبری یسلسلہ حقہ کے نئے ممبر-
صفحہ ۱۴- ۱۵- ۱۶- مشتہارات-

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اصحاب مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں- اور خادموں کو وعظ و نصائح سے شرف فرماتے ہیں-

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تاحال اپنے وطنوں میں ہیں- امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاوین گے-

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہین- ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں- مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۲ روز کے واسطے بند ہو گیا ہے- اکثر مدرسین و طلباء اپنے اپنے وطن کو چلے گئے- ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی معہ اہل بیت اپنے وطن کو گئے ہین-

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہو کر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہین- اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل مین کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماوین-

اس ہفتہ مین بابو عطاء الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر کالا سوئے- بابو فخر الدین صاحب کلرک میاں میر وغیرہ بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خاں- جموں- علاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے-

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے- مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی- خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے- اور تقوے و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے-

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے- دنیا مین اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں- ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے- حضرت نے فرمایا-

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے- انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے- جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان مین ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کریگا- کہ رات کو ایسے مکان مین جا کر سوئے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے مین جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا- اگر کسی گاؤں مین طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا- جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل مین ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب کی اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے- انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کرسکتا- پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے- اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں- یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں- یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے- ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے- اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے- ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے- دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے- تو وہ صد روپیہ دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا- یہی مثال ان نادانوں کی ہے- جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں- جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے- وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں- جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں- ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹھ نہ بولو اور سچی گواہی دو- اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دین اور بیچ ڈالیں- خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے- آج کل جو مذاہب لوگوں مین رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں- یعنی ایک قومیت کی بیخ کی جاتی ہے- ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے- اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے- اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے- جس مذہب مین صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا- اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں- خدا تعالےٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے- پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہین- جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں- اور یہ بڑی قوت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار مین ہے جس کو چاہے- قوت عطا فرماوے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے- استقامت شرط ہے- ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو- تو اُسے پا لو گے-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - اخبار قادیان - سچے مذہب کی پہچان
صفحہ ۳ - ڈائری
صفحہ ۴ - حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط
صفحہ ۵ و ۶ - درس قرآن شریف
صفحہ ۷ - کیا سکھ دہرم عالمگیر مذہب ہے
صفحہ ۸ - تصویر - علمائے زمانہ - قلعہ کانگڑہ - قاری شاہ سلیمان
صفحہ ۹ - عبد الحکیم مرتد کا شور شر
صفحہ ۱۰ - حضرت مسیح موعودؑ کے نام ایک پادری صاحب کا خط
صفحہ ۱۱ و ۱۲ - حربہ آسمانی - ریویو
صفحہ ۱۳ - بدا لنسار - اسلامی خوش خبری سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - مشتہارات -

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اور اب مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں۔ اور خادموں کو وعظ و نصائح سے مشرف فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تاحال اپنے وطنوں میں ہیں۔ امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاوین گے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہین۔ ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۲ روز کے واسطے بند ہو گیا ہے۔ اکثر مدرسین و طلبا اپنے اپنے وطن کو چلے گئے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی بمعہ اہل بیت اپنے وطن کو گئے ہین۔

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہو کر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہین۔ اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل مین کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماوین۔

اس ہفتہ مین بابو عطار آلہی صاحب اسٹیشن ماسٹر کالا موسے۔ بابو فخر الدین صاحب کلرک میاں میر و دیگر بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خاں۔ جموں - ملاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی۔ خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے۔ اور تقوے و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے۔

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے۔ دنیا مین اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے۔ حضرت نے فرمایا۔

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم آلہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے۔ جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان مین ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرات نہ کریگا۔ کہ رات کو ایسے مکان مین جا کر سوے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے مین جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا۔ اگر کسی گاؤں مین طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں مین جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل مین ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے۔ انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کرسکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں۔ یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے۔ ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کرسکے۔ ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے۔ تو وہ صد در صد دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے۔ جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا وہ آلہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے۔ وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹھ نہ بولو اور سچی گواہی دو۔ اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دین اور بیچ ڈالیں۔ خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام آلہی کی بے قدری کرتا ہے۔ آج کل جو مذاہب لوگوں مین رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں۔ یعنی ایک قومیت کی پیچ کی جاتی ہے۔ ورنہ سچا مذہب وہی ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے۔ اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے۔ جس مذہب مین صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا۔ اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہین۔ جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں۔ اور یہ بڑی ہمت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار مین ہے جس کو چاہے۔ قوت عطا فرما دے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے۔ استقامت شرط ہے۔ ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو۔ تو اُسے پا لوگے۔

ڈائری

القول الطیب

ہمدردی کا رنگ ۱۴- جولائی ۱۹۰۶ء - ایک معزز خاندانی ہندو دیوان صاحب جو صرف حضرت کی ملاقات کے واسطے قادیان آئے تھے - قبل نماز ظہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے - اور خواہش ظاہر کی کہ ان کو کچھ نصیحت کی جائے - حضرت نے فرمایا - ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے - اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپکے [illegible] یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے - اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں - تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے - ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا روزے چند ہے - اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے - تو تمام جھوٹھی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں اور انسان خدا کی طرف اپنا دل لگاتا ہے - لمبے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے - کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں - جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے - تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رک جاتا ہے - خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے [illegible] ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے - اس واسطے [illegible] دنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان پر [illegible] سکتے ہیں -

طاعون اور زلزلہ دیکھو اس وقت ملک میں طاعون پھیلی ہوئی ہے [illegible] خداتعالے نے مجھے اس کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع دی تھی - جب کہ یہاں طاعون کا نام ونشان بھی نہ تھا - اسی وقت میں نے لوگوں کو اس کے متعلق اطلاع کر دی تھی - یاد رکھو - جب غفلت اور دنیا پرستی بہت بڑھ جاتی ہے - تو پھر تباہیوں کے آنے کا وقت ہوتا ہے - میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ جب تک یہ لوگ شرارت کو نہ چھوڑ دیں گے اور اپنی اصلاح نہ کریں گے اور اپنے اخلاق درست نہ کریں گے - تب تک یہ بیماری ملک سے دور نہ ہوگی - ایسا ہی دو [illegible] بلا زلزلہ کی ہے [illegible] ہمارے ملک کے لوگ اس قسم کے خوفناک زلزلوں سے کبھی آگاہ نہ تھے - کبھی اتفاقی کوئی زلزلہ آجاتا تھا لیکن اب نہایت خوفناک زلزلے آتے ہیں اور خداتعالے نے مجھے بار بار اطلاع دی ہے کہ ہنوز ایک سخت تباہ کن زلزلہ آنیوالا ہے - جس سے یہ مطلب ہے کہ لوگ کسی طرح خداتعالے کی طرف رجوع کریں وہ سب جس نے پیدا کیا ہے - اس کی طرف متوجہ ہو جائیں - جب انسان خدا کی طرف جھکتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں - اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اور خوفناک صدموں کے وقت وہ بچایا جاتا ہے -

بدظنی سارے گناہوں کی جڑ بدظنی ہے - [illegible] جب کافر لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے [illegible] کہ یہ تمہاری بدظنی کا نتیجہ ہے - خدا کا رسول تمہارے پاس آیا - اس نے تمہیں نیکی کی بات سکھائی توبہ اور استغفار کا سبق دیا - پر تم نے اس کی مخالفت [illegible] اور اس پر بدظن کر کے کہا کہ تجھے خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوتا - تو سب با[illegible] اپنے پاس سے بنا کر کہتا ہے - دیکھو [illegible] ہم خدا سے خبر پا کر مخلوق کو اطلاع دیتے ہیں کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے تم نیکی اختیار کرو - بدیوں سے بچو - اپنی اصلاح کرو اور خدا سے [illegible] رو تا کہ تم مصیبت کے وقت میں بچائے جاؤ - اور تم پر رحم کیا جاوے - اس کے جواب میں یہ لوگ [illegible] روں میں اور خطوں میں ہم کو گندی گالیاں دیتے اور ہر طرح سے ستانے کی کوشش کرتے ہیں اور [illegible] دیتے ہیں اور کہتے ہیں - کہ تو جھوٹھا ہے اور افترا [illegible] ہے مگر ہمارا فرض ہے - کہ خداتعالے نے جو خبر دی ہے وہ ہم ان لوگوں کو پہنچا دیں ایک شخص ایک گاؤں میں رہنے والا یقیناً جانتا ہے کہ صبح ہوتے یہ گاؤں ہلاک ہو جائے گا پھر اگر وہ گاؤں کے رہنے والوں کو اس طوفان سے مطلع نہ کرے تو کیا کرے یہی حال حضرت نوح ؑ کے زمانہ میں ہوا تھا جب کہ حضرت نوح ؑ کشتی بناتے تھے تو لوگ ہنستے تھے اور ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو یہ کیسا دیوانہ ہے کہ خشکی پر شہر میں کشتی بناتا ہے مگر وہ نہ جانتے تھے کہ وہ خود ہی غلطی پر ہیں اور حضرت نوح کی کارروائی درست اور راست ہے - اسی طرح آج کل بھی گو امساک باراں ہے مگر قسم قسم کے طوفانوں سے اور زلازل سے دنیا پر عذاب آنے والے ہیں - جیسا کہ پہلے زمانوں کی تمام [illegible] ارتیں اور مفاسد آج کل جمع ہو گئے ہیں ایسا ہی پہلے زمانوں میں جو عذاب اور بلائیں متفرق وقتوں میں وارد ہوا کرتی تھیں وہ سب کی سب اس زمانہ میں جمع ہو گئی ہیں - جب قدر قانون بڑھتا جاتا ہے - ساتھ ہی فریب اور دھوکہ بھی بڑھتا جاتا ہے - سرکار اس واسطے قانون بناتی ہے کہ ملک میں امن پھیلے - شریر لوگ اسی قانون میں سے ایک ایسی بات نکالتے ہیں کہ ان کو اپنی شرارت کے پورا کرنے کا اور بھی موقعہ مل جائے - اگر کوئی کسی کا قرضدار ہوتا ہے [illegible] یہی فکر میں رہتا ہے کہ قرضہ کی میعاد گذر چکی ہے اور نہیں سوچتا کہ خدا [illegible] کوئی میعاد [illegible]

غیر مذہب والوں سے سلوک مذکورہ بالا ہندو صاحب نے عرض کیا کہ مجھے تو لوگ ڈراتے تھے کہ مرزا صاحب تو کسی کے ساتھ بات نہیں کرتے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بدخلقی سے پیش آتے ہیں - میں نے یہ سب بات اس کے برخلاف پائی ہے اور آپ کو اعلیٰ درجہ کا خلیق اور مہمان نواز دیکھا ہے -

حضرت نے فرمایا - لوگ جھوٹھی خبریں اڑا دیتے ہیں - ہمیں خداتعالے نے وسیع اخلاق سکھلائے ہیں بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ ہم پوری طرح سے آپ کے ساتھ اخلاق حسنہ کا اظہار نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کی قومی رسم کے مطابق ہمارا کھانا کھا لینا جائز نہیں ایسے ہندو مہمانوں کے کھانے کے انتظام ہم کسی ہندو کے ہاں کر لیا کرتے ہیں - لیکن اس کھانے کی ہم خود نگرانی نہیں کر سکتے - ہمارے اصول میں داخل نہیں کہ اختلاف مذہبی کے سبب کسی کے ساتھ بدخلقی کریں اور بدخلقی مناسب بھی نہیں کیونکہ نہایت کار ہمارے نزدیک غیر مذہب والا ایک بیمار کی مانند ہے - جس کو صحت روحانی حاصل نہیں پس بیمار تو اور بھی قابل رحم ہے - جس کے ساتھ بہت خلق اور حلم اور نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے - اگر بیمار کے ساتھ بدخلقی کی جاوے تو اس کی بیماری اور بھی بڑھ جائے گی - اگر کسی میں کجی اور غلطی ہے - تو محبت کے ساتھ سمجھانا چاہیئے

ہمارے بڑے اصول دو ہیں - خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

بنام قاضی نذر حسین صاحب ایڈیٹر اخبار قلقل

(بجنور۔ روہیل کھنڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ط
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبی ایڈیٹر صاحب۔ السلام [illegible] میرے دعوے [illegible] آپ کے پرچہ اخبار قلقل میں [illegible] کی نسبت جو مضمون شائع ہوا ہے میں افسوس [illegible] کرتا ہوں کہ اس کے جواب میں مجھے مفصل تحریر کی فرصت نہیں ہے۔ چند ماہ سے بیمار ہوں اور ابھی بہت کمزور ہوں یہ سچ ہے کہ میرا دعوےٰ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونیکا ہے میں اپنی کتابوں میں ثابت کرچکا ہوں کہ یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام انیس سو برس سے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور کسی زمانہ میں واپس آکر دنیا کی عدالت کریں گے بلکہ قرآن شریف تصریح سے فرماتا ہے کہ وہ فوت ہوچکے ہیں۔ جیساکہ آیت فلما توفیتنی سے ظاہر ہے یہ تو خدا تعالےٰ کا قول ہے اور اس کی تائید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا رویت موجود ہے کیونکہ آنجناب نے حضرت عیسیٰ کو معراج کی رات میں ان انبیاء میں دیکھا ہے جو ان سے پہلے وفات پاچکے تھے اور پھر قرآن شریف میں سورہ نور میں فرماتا ہے کہ کل خلیفے اس اُمت کے اسی اُمت میں پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے اور وہ زندہ نہیں ہیں بلکہ مر گئے ہیں اور ان کی آمد ثانی کا خیال سراسر باطل اور طمع خام ہے اور میری طرف سے یہ صرف دعوےٰ نہیں بلکہ صدہا نشانوں سے جو خدا کی طرف سے ظہور میں آچکے ہیں میری سچائی ثابت ہے اگر میں خدا کی گواہی کے بغیر دعوےٰ کرتا ہوں۔ تو جھوٹا ہوں اور اگر خدا کے کلام سے حضرت عیسےٰؑ کا زندہ ہونا ثابت ہے تو میں جھوٹا ہوں اور اگر میں ضرورت کے وقت نہیں آیا تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن یہ سب میری سچائی کی علامتیں ثابت ہوچکی ہیں اسلام ایک نہایت تنزل کی حالت میں ہے کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن۔ اور خدا نہیں چاہتا کہ اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے۔ اس لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوبارہ اسلام میں زندگی کی رُوح پھونکے جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ ان کی سچائی پر صدہا علامتیں ہوتی ہیں۔ ان کی تعلیم ایک کامل بصیرت پر مبنی ہوتی ہے وہ اپنی طاقت عملی کی وجہ سے لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں ان میں ایک خارق عادت کشش پائی جاتی ہے اس لئے ان کی قوت جاذبہ ہزارہا سعیدوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ان کے لئے خدا تعالیٰ آسمانی نشانوں کو ظاہر کرتا ہے تا ان کی سچائی پر گواہ ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت غائی کو پالیتے ہیں۔ اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی غرض ظہور میں نہ آجائے۔ پس اگرچہ پہلی چار علامتیں میرے دعوے کے متعلق ثابت ہوچکی ہیں۔ لہٰذا میری تعلیم علیٰ وجہ البصیرت ہے اور اسلام کا پاک اور خوبصورت چہرہ ظاہر کرتی ہے اور میری طاقت عملی میری استقامت سے ظاہر ہے کہ میں پچیس برس سے لعن طعن مخالفوں کا نشانہ ہو رہا ہوں۔ میرے پر خون کے مقدمات کئے گئے اور گورنمنٹ کو اکسایا گیا اور کفر کا فتویٰ بنا[illegible] دیا گیا اور مجھے سخت د[illegible] دیا گیا۔ پھر وہ کون سی چیز تھی جس نے میری استقامت [illegible] کو بحال رکھا کیا وہ خدا کے ساتھ پاک تعلق نہ تھا۔ اور جو مجھ میں قوت کشش وغیرہ [illegible] بھیجی ہے وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب میں نے [illegible] کی طرف دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اب میرے [illegible] لاکھ سے زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے اور جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گذرتا باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے۔ کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا۔ جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیئے تھا۔ تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا۔ اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام

فقط — غلام احمد

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

یہ کلمہ اسلامی دنیا میں بہت بولا جاتا ہے اور اکثر استعمال ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو صرف رسمی طور پر اس کلمہ کو بولتے ہیں گویا ایک تعجب کے اظہار کے وقت یا کسی فعل ناپسند کے سننے پر ان کا یہ تکیہ کلام ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ اس کے معنے کیا ہیں اور اس کی حقیقت کس طرح سے ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی فہم اور آگاہی کے واسطے اس مبارک کلمہ کے معنے اور بیان اختصاراً درج اخبار کر دئے جاویں۔

اس کلمہ میں دو لفظ بالخصوص غور کے قابل ہیں ایک حولؔ اور ایک قوۃؔ اس کلمہ کا قائل ہر دو کی نفی کرتا ہے کہ یہ ہر دو باتیں مجھ میں نہیں پائی جاتیں حول کے معنے ہیں۔ بدیوں سے پھرنا اور قوۃ کے معنے ہیں۔ نیکی کو اختیار کرنا۔

انسان جب حالت بد سے نکل کر خوبی کی طرف آتا ہے۔ تو اس کے واسطے طے کرنے کے لئے دو ضروری مرحلے ہوتے ہیں۔ ایک بدیوں کا ترک اور دوسرا نیکیوں کا حصول۔ اس کلمہ کے ذریعہ سے انسان اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے کہ میری یہ حالت کمزوری اور ضعف کی ہے کہ نہ تو مجھ سے بدیاں چھوٹ سکتی ہیں اور نہ میں نیکیاں اختیار کر سکتا ہوں۔ ہاں ایک ہی راہ نجات کی میرے واسطے ہے یعنی الا باللہ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ اور اس کے فضل کے ذریعہ سے اور اس کی رحمت کی دستگیری سے یہ دونوں عزتیں مجھے حاصل ہو سکتی ہیں۔

اس کلمہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک دعا ہے کہ اے خدا بدیوں کا ترک اور نیکیوں کا حصول صرف تیرے فضل کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں اور ہم اپنے بازو کی قوت سے جنت میں نہیں جاسکتے۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست ● تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ دلبر کو توڑنیوالی اور انسان کو متکبر ہونے سے بچانیوالی اس واسطے کہتے ہیں کہ اس کلمہ کے پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے کیونکہ شیطان کا سب سے پہلا گناہ تکبر ہی تھا اور اب لوگوں کے گمراہ کرنے کے واسطے اس کا سب سے بڑا دام بھی تکبر ہے اسلئے جب انسان تکبر کو چھوڑتا ہے اور عجز اور انکسار کرتا ہے اور اقرار کرلیتا ہے کہ وہ خود تو کچھ نہیں اللہ نہ کرے [illegible] جب خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت [illegible] اور شیطان اس [illegible]

پیغامِ مسیح

درس قرآن شریف سورہ والناس پارہ ۳۰ رکوع ۳۸ + اخبار بدر

بِسْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ⑥

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود لوگوں کے برائی وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی سے جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینوں کے جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ

اس طرح دعا کر۔ جن ہو یا آدمی ہو۔ جو انسان کی ترقی کو روک کر اُسے پیچھے ڈ... کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور اس کے وسوسے کی بدی سے میں اُس خدا کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں۔ جو انسانوں کا پرورش کنندہ اور ان کا ... ن کا معبود ہے۔

اس سورۂ شریف میں اللہ تعالےٰ کی تین صفتوں کا بیان کیا گیا ہے۔ رب - ملک - الٰہ - اور پھر ان ہر سہ صفات کے اُس پرتوہ کی طرف بالخصوص اشارہ کیا گیا ہے۔ جو کہ انسان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کیا معنے۔ وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کو تمام قوی ظاہری اور باطنی عطا فرمائے اور پھر اُن قوی کی تربیت کے واسطے ہر قسم کے سامان مہیا کئے۔ جنین تھا تو ماں کے پیٹ کے اندر ہی اُسے غذا پہنچائی۔ پیدا ہوا۔ تو ساتھ ہی ماں کی چھاتیوں میں اپنی غذا کا ذخیرہ موجود پایا۔ اُسے چھوڑا تو ماں باپ اور اقربار کو اپنے سامان خوردنی پوشیدنی کے مہیا کرنے میں معروف بڑا ہوا اور محنت مزدوری کی تو خدا نے اس برکت ڈالی۔ اس نقطہ میں اپنے اصلی مربی کیا انتہا احسانات کو یاد کرنے کے بعد اس انسان اپنے اس خدا کو یاد کرتا ہے۔ جو اس کا حفیظ ہے۔ اسی کے قبضۂ قدرت میں تمام زمین اس کی کل ہے چاہے۔ تو ایک آن میں زلزلہ سے پاش پاش یا اور جس طرح چاہے سب کو فناہ کر دے۔ بلکہ ان کو پھر پیدا کر دے تمام انسانوں کے دل بھی اسی کے قابو میں ہیں۔ وہ بادشاہ حقیقی ہے ہر ایک انسان کا شدوں خیالات اس کی نگاہ میں ہیں بغیر اس کے اذن کے کوئی کسی کو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکے ہے۔ وہ ملک الناس ہے پس وہ جو ہمارا ... اور وہ جو ہمارا مالک ہے اور سلطان ہے وہی

لائق ہے کہ ہمارا اللہ ہو اور معبود ... عبادت کی جاوے۔ اسی سے ... چاہئیں اور اسی کی تعریف ... آگے جھکایا جاوے۔

... مخلوق ہیں اور ... رہتے ہو ... ان پر ... ے۔ پتھر کے بت تو ہمارے اپنی گھڑے ... ہم خود ان کی تربیت کرتے ہیں اور موت کرتے ہیں جس طرح چاہیں ان کو ... بناتے ہیں اور جہاں چاہیں ان کو رکھتے ہیں ... برہمن کے قابو میں آیا تو اس نے زری کے کپڑے پہنا دیئے اور سونے کے زیوروں سے مرصع کر دیا اور محمود کے ہاتھ لگا تو اس نے کاٹ کر جوتیاں رکھنے کے واسطے دہلیز کے باہر گاڑ دیا۔ رومن پادری نے اپنے سونے کا کاٹ کیا اور گرجے میں سجایا تو اس کے پراٹسٹنٹ بھائی نے اپنے باپ دادوں کی بے وقوفی پر مضحکہ اڑانے کے واسطے اُسے عجائب گھر میں رکھ دیا۔ سو بتوں کا تو ذکر ہی کیا جب کہ خود بت پرست ہی بتوں کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ باقی رہے عناصر اور حیوان اور انسان جن کی بعض بیوقوف لوگ پوجا کرتے سو سب کے سب خود محتاج تھے اور اپنی عمر گذار کر مر گئے۔ نہ ان میں سے کسی نے ہماری ربوبیت کی اور نہ کوئی ہمارا مالک اور ملک تھا اور نہ کوئی ہمارا معبود ہو سکتا ہے ظاہری بادشاہوں کی حکومت ظاہر حالات پر ہے چور چوری سے پکڑا گیا۔ تو اس کو سزا مل گئی لیکن چور جب چوری کی نیت کرتا ہے اور کسی کی عمدہ شے دیکھ کر دل میں ارادہ کرتا ہے کہ موقعہ پڑے اٹھا لے اس

وقت اور اس کی نیت اور ارادے کو بجز خدا کے کون دیکھ رہا ہے۔ پس حقیقی بادشاہ وہی ہے۔ اس دعا میں انسان اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اس تعلق کو یاد کرتا ہے کہ اے خدا تو ہی میرا پرورش کنندہ ہے اور تو ہی میرا بادشاہ ہے اور تو ہی میرا معبود ہے۔ پس میں تیرے ہی حضور میں اپنی یہ درخواست پیش کرتا ہوں کہ نیکی کے حصول کے بعد جو انسان کے دل میں ایسے بُرے خیالات آتے ہیں کہ اس کو نیکی سے پیچھے ہٹا... ہیں۔ ان خیالات کے شر سے مجھے بچا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وسوسہ ہونا ضروری ہے پر جب تک انسان ان ... بچا رہے یعنی ان کو اپنے دل میں ... اُن پر قائم نہ ہو۔ تب تک کوئی حرج نہیں ... شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں عرض کی کہ میرے دل میں ... پیدا ہوتے ہیں کیا میں ان سے ... فرمایا۔ فقط بُرے خیال کا ... گنہگار نہیں کرتا یہ شیطان کا ... بعض انسان جو شیطان کی ... دلوں میں بُرے خیالات ... ہیں پس فقط ان کی بات ... کر دینے سے کوئی گ... گنہگار ہوتا ہے جو اس ... عمل کر لیتا ہے۔

... ... ب سیارے میں لہٰذا سے وقت اگر انسان بائیں طرف تہوک دے اور اللہ پڑہے تو وہ وسوسہ فوراً دور ہو جاتا ہے۔ عاجز راقم نے بہی اس کا بارہا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے

ایک پیشگوئی سورۂ الناس قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور اس کا مضمون آخری زمانہ میں ایک بڑے فتنہ سے خدا تعالیٰ سے پناہ مانگنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ فتنہ **خناس** کا ہے لوگوں کے دلوں میں قسما قسم کے وساوس ڈال کر ان کو پیچہے ہٹانے کی کوشش کرے گا کیونکہ یسوع کو ... بنانے اور اس کی پوجا کرنے کا فتنہ زمانہ نبوی سے ... دنیا میں پہیلا ہوا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور ... کی خرابیوں کو دنیا پر ظاہر کر کے اس کا زور مٹا دیا تہا۔ یہاں تک کہ خود نور اسلام کی چمکار سے متاثر ہو کر عیسائی قوم میں اس قسم کے ریفارمر پیدا ہو گئے تہے جنہوں نے اپنی قوم میں سے یسوع اور مریم کے بت بنانے اور ان کی پوجا کرنے کی رسم کو مٹانے کی کوشش کی اور اس کوشش میں بہت کچہ کامیابی بہی حاصل کی دوسری طرف لاکہوں عیسائی اپنے مذہب کی خرابیوں سے آگاہ ہو کر اس سے بیزار ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تہے غرض اسلام وہ مذہب تہا جس نے دیگر باطل ادیان کے ساتہ دین عیسوی کو بہی پست کر دیا تہا۔ لیکن آخری زمانہ میں عیسائیت کا فتنہ ایک نئے رنگ میں مخلوق ... آکر موجود ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ مسلمانوں ... اور اسلام سے پیچہے ہٹا کر پہر اسی پرانی ... یہ **خناس** تعلیم دیتا ہے کہ ہمارا مسیح ہے چنانچہ عیسائیوں کی کتابوں میں ہے۔ **ربنا المسیح**۔ اور یسوع کا نام بادشاہ یعنی ملک بہی ہے اور اس کی ... ہے گویا کہ وہ الٰہ یعنی معبود ہے ... کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

ملک الناس اور **الٰہ الناس**

کی صفات حمیدہ کا ذکر قرآن شریف ... اس کی وحدانیت کے بارے میں ... سورت چہوڑ کر اس طرح

اللہ الصمد لم یلد ... کفوا احداً

کہ وہ اللہ ایک ہے ... وہ بے احتیاج ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی کنبہ قبیلہ ہے۔ اس سورۃ سے یہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ جنگ کا زمانہ نہ ہوگا اور اسلام سے لوگوں کو روگردانی کرانے کے واسطے کوئی لڑائی اور ظاہری جنگ کی کارروائی نہ ہوگی۔ جیسا کہ پہلے کیا جاتا تہا بلکہ دلوں میں تشکیک اور شبہات ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ مخالفوں کا اثر ظاہری جسم پر نہ ہوگا بلکہ **صدور الناس** پر بذریعہ وساوس ہوگا اور وہ ... ڈالنے والے خناس دو قسم کے ہوں گے ایک ... لوگ جن کے وساوس موٹے رنگ کے کذب اور بہتان کے ساتہ ہیں یہ خناس تو ... ہے۔ لیکن ایک بڑا خناس جو شریر اس ... مخفی ہے۔ لیکن اپنی شرارت ... کی اندر ... اسی واسطے اس کو جنس کہا گیا ہے وہ ... مجموعہ فلسفی اور جزوی سائنس دان ... اور سائنس سے بے خبر ہیں اور ... فلسفہ ... تعلیم یافتہ گروہ کو خفیہ ... میں دہریت کی طرف کہینچ کر لے جا رہے ہیں۔ ... حال کہ بظاہر مذاہب سے اپنے آپ کو بے تعلق ظاہر کرتے ہیں مگر باطن میں مذہب کے سچے اصول کو اکہاڑنے کے درپے ہیں۔

اس سورۃ شریف سے یہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ محض دعا کے ذریعہ سے دور ہوگا چنانچہ اس کی تائید میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ کفار مسیح موعود کے دم سے مریں گے اور حضرت مرزا صاحب سے میں نے بارہا سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ اس قدر فتنہ کا مٹانا ظاہری اسباب کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ ہمارا بہروسہ صرف ان دعاؤں پر ہے جو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں کرتے ہیں خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور وہ خود ہی ایسے سامان مہیا کرے گا کہ کفر ذلیل ہو جائے گا اور اسلام کے واسطے غلبہ اور عزت کے دن آ جائیں گے

لطیفہ کسی نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ابتدا حرف **ب** سے ہوا ہے اور آخر حرف **س** کے ساتہ ہوا ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ... قرآن شریف انسان کے واسطے **بس** ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ**۔ ترجمہ۔ اس کتاب میں کسی شے کی ... نہیں رہی۔ اس مضمون کو کسی نے فارسی میں اس طرح ادا کیا ہے۔

اول و آخر قرآن ز چہ با آمد و سین
یعنی اندر دو جہان رہبر ما قرآن بس

لطیفہ۔ نسفی کہتا ہے کہ اس سورۂ شریف میں سب سے پہلے جو لفظ ناس آیا ہے۔ اس سے مراد اطفال ہیں اور ناس ثانی سے مراد نوجوان لوگ ہیں اور ثالث سے مراد بوڑہے ہیں۔ اور چہارم سے مراد صالحین ہیں اور پنجم سے مراد مفسدین ہیں۔ کیا معنے۔ کہ میں اس خدا کے حضور میں پناہ گزین ہوتا ہوں جو **رب الناس** ہے۔ چہوٹے ناتوان بچوں کے واسطے بہی تمام سامان پرورش کرتا ہے اور **ملک الناس** ہے یعنی نوجوان جوشیلے لوگ سب اس کے قابو میں ہیں۔ **الٰہ الناس** ہے۔ جب آدمی بڑا ہوتا ہے اور چالیس سال سے زیادہ عمر پاتا ہے۔ تب اس کے عقائد اور معرفت کمال کو پہنچتے ہیں اور عادتیں نیکی پر پختہ ہو جاتی ہیں اور اپنے خدا کی عبادت میں یکتا ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا معبود وہی خدا ہے۔ اس خدا کے حضور میں میں خناس کے وساوس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ جو **یوسوس فی صدور الناس**۔ نیک لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال دیتا ہے **من الجنۃ والناس** وہ خناس کچہ جن ہیں اور کچہ مفسد انسان ہیں۔

یہ ایک عجیب دعا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے خود ہم کو سکہائی ہے۔ اس کے کسی قدر ہم معنے وہ دعا ہے جو دوسری جگہ قرآن شریف میں آئی ہے اور وہ اس طرح سے ہے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا

اے ہمارے رب بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت کی توفیق عطا فرمائی ہمارے دلوں کو کج نہ کر یعنی ایک دفعہ جس نیکی کو ہم حاصل کریں وہ استقامت کے ساتہ ہمارے اندر قائم رہے

یہ سورۂ شریف قرآن شریف میں سب سے آخری دعا ہے۔ کہ اے اللہ تعالیٰ یہ قرآن جس کے پڑہنے کی تو نے ہم کو توفیق دی ہے اب ایسا کر کہ ہمارے دل اس پر ایمان کے واسطے ایسے پختہ رہیں کہ اس کلام کے متعلق کوئی وسوسہ اور بد خیال کبہی ہمارے دل میں نہ آنے پاوے اور ہم اس پر عمل کریں اور تیرے نیک بندوں میں شامل ہو جاویں قرآن شریف کے ذریعہ سے رحمٰن خدا نے کس قدر رحمت دنیا پر نازل فرمائی تمام احکام شرعیہ۔ گذشتہ بزرگوں کی نیک مثالیں طریق دعا۔ غرض ہر شے ضروری کی تعلیم دی گئی ہے

(سورۃ الناس کی باقی تفسیر اگلے اخبار میں درج ہو گی)

کیا سکھ دہرم عالمگیر مذہب ہے؟

ہمعصر رہنمائے خالصہ نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ سکھ مذہب عالمگیر مذہب ہے اور دوسرا کوئی مذہب اس قابل نہیں کہ تمام مخلوق اس کو قبول کر سکے یہ دعوے ہے اور اس کے دلائل یہ بیان کئے گئے کہ سری گرو نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے۔ اور سکھ دہرم کے اصول یہ ہیں کہ صرف پرماتما کی پرستش کریں۔ مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں۔ سب کے ساتھ ہمدردی کریں کل مخلوقات کو بھائی جانیں کسی مذہب کو برا نہ کہیں۔ پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکھیں وغیرہ۔ یہ وجوہات ہیں۔ جن کے سبب سے سکھ مذہب کے عالمگیر ہونے کا دعوے پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ عیسائی انجیل کے اخلاق کیطرح کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری گال پیش کی جاوے اور کوئی ایک کوس بیگار لے جانا چاہے۔ تو خواہ مخواہ دو کوس ہی جاؤ۔ اس قسم کی اخلاقی تعلیم ان بچوں یا ناعاقبت اندیشوں کو ظاہر نظر میں پسندیدہ معلوم ہوتی ہے جو نہیں جانتے کہ تمدن کے اصول کیا ہیں۔ اور انسان کو جو قوتیں خداتعالے نے عطا فرمائی ہیں اور ان قوتوں کے جو فطری تقاضے ہیں۔ ان کو پورا کرنا انسان کا فرض ہے۔ پھر تعجب تو یہ ہے۔ کہ جو لوگ ان اصول کو پیش کرتے ہیں نہ وہ خود ان پر عمل کرنے والے ہیں اور نہ ان کے بزرگوں میں سے کبھی کسی نے ان پر عمل کر کے دکھایا اور نہ ممکن ہے کہ تمدنی دنیا میں ان پر عملدرآمد ہو سکے۔

مثال کے طور پر خالصہ کے رہنما صاحب اپنے اسی اخبار کے اسی صفحہ کو ملاحظہ کریں۔ جس پر یہ لکھا ہے کہ سکھ دہرم کے اصول میں سے ایک یہ ہے۔

کسی مذہب کو بُرا نہ کہیں

اس اصول پر عمل کر کے اسی صفحہ پر ہندو دہرم کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"اُس کے اصول بہت بودے ور فضول ہیں"

"شاید بودا اور فضول کہنا ان کے نزدیک برا کہنے میں شامل نہیں ہے"

آپ لکھتے ہیں کہ سکھ مذہب کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ بابا نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے یہ تو کبھی نہیں ہوا کہ کسی مصلح نیک مرد کو کل دنیا مان لے۔ اول تو ماننے نہ ماننے کا ثبوت یہی کافی ہے کہ دنیا بھر میں سکھ صرف ہندوستان میں ہیں۔ اور ہندوستان میں سے بھی صرف پنجاب میں اور پنجاب کے بھی صرف بعض ضلعوں میں اس صورت میں کوئی جانتا ہی کیا ہے کہ سکھ مذہب بھی دنیا میں کوئی حیثیت رکھتا ہے یا نہیں۔ مگر خیر اس بات کو جانے دو۔ سکھ صاحبان اپنے ہی وطن اور علاقہ کے جوشیلے فرقے آریہ کے گرو سوامی دیانند کی کتاب کو ذرا کھول کر پڑھیں کہ اُس نے باوا صاحب کے حق میں کیا کیا کلمات بولے ہیں اور لفظوں کو جانے دو۔ ایک مورکھ کا لفظ ہی لو۔ جو دیانند نے باوا صاحب کے حق میں بولا ہے۔ کیا ایسا شخص جو مورکھ ہو۔ عالمگیر مذہب کا بانی ہو سکتا ہے؟

پھر آپ سکھ مذہب کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ سکھ مذہب پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکھتا ہے۔ اس سے خالصہ ایڈیٹر کی یہ مراد ہے کہ سکھ صاحبان اپنے بدن کے بال نہیں کٹواتے رہیں سکھ صاحبان کے ساتھ بہت بے تکلفی کی ملاقات کا کبھی موقع نہیں ملا۔ اور ہم مان لیتے ہیں کہ وہ انسان کی اصلی صورت کو قائم رکھتے ہیں یعنی ان قدرتی بالوں کو جو انسان کے بدن پر پیدا ہوتے ہیں کبھی نہیں کٹواتے۔ اور اس نال اور آنول کو جو بچے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ مدت العمر اپنے پیٹ پر باندھے رکھتے ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کو جو قدرتاً بڑھتے رہتے ہیں کبھی نہیں کٹواتے۔ یہ سب کچھ ہم مان لیتے ہیں مگر ہم کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ اس میں کون سی خوبی مذہبی رنگ کی ہے۔ کیونکہ تمام چرند پرند اور جنگل کے بعض جانور بعض باتوں میں ایسا ہی کرتے ہیں لیکن یہ بات ان کیواسطے کسی خوبی کی نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ جو حیوانات انسانوں کے قبضے میں رہتے ہیں ان کا آرام اور صحت اسی میں دیکھا جاتا ہے کہ خاص موسموں میں بعض کے بال کٹوائے جاتے ہیں یا ناخن درست کرائے جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو جانور کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ خیر اس معاملہ میں چونکہ خالصہ صاحبان زیادہ تجربہ کار ہیں اس واسطے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پہلو پر کافی روشنی ڈالنے کی سعی فرماوینگے۔

لیکن خالصہ صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہب کے معنے صرف یہ نہیں کہ چند ایک اخلاقی باتیں بیان کر دی جاویں۔ اگر صرف اتنے کا نام مذہب ہے۔ تو پھر سعدی کا کریما اور چھوٹے چھوٹے پندنامے اور نصائح کی کتابیں سب کی سب بجائے خود ایک مذہب کا بانی ہونے کا دعوے کر سکتی ہیں۔ عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو انسان کے واسطے اس کے تمام رُوحانی قوی کی پرورش کے ذرائع بتلائے۔ اور تمام دنیا میں ہر ملک کے رہنے والے اور ہر آب و ہوا میں پرورش پانے والے اُس پر عمل کر سکیں اور تمدن انسانی کے ہر ایک سٹیج پر یعنی محکوم ہونے کی صورت میں اور حاکم ہونے کی حالت میں ہر مقام پر انسان کی راہبری کرے۔

اس جگہ مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ جو حضرت مولوی نورالدین کے ساتھ پیش آیا اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک سکھ سردار نے جو آپ کے پاس اپنے بعض اغراض کی وجہ سے بہت آیا جایا کرتا تھا ایک مجلس میں جہاں مذاہب کی خوبیوں کا تذکرہ تھا۔ آپ کی خدمت میں یوں عرض کیا کہ گرنتھ صاحب ایک ایسی کتاب ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں صرف توحید الٰہی اور اخلاقی باتوں کا تذکرہ ہے اور [illegible] اس قابل اعتراض نہیں۔ پس ماننے کے قابل صرف یہی ایک مذہب ہے۔ اور آپ کو چاہیئے کہ آپ اس مذہب میں داخل ہو جاویں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ بے شک ہم تو ہر ایک راستی کو قبول کرنے کے واسطے ہر وقت طیار ہیں۔ آپ اپنی ماں یا بہن کے ساتھ شادی کریں۔ اس شادی کے جلسہ میں ہم ہی شامل ہو کر اُسی جگہ پوہل لے لیں گے (یعنی سکھ بن جائینگے) وہ حیران ہوا کہ یہ کیا جواب ہے اور سمجھ نہ سکا۔ تب مولوی صاحب نے اس کو سمجھایا کہ سچا اور عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو صرف اخلاق کو نہ بیان کرے۔ بلکہ تمام قواعد شریعت متعلق عقاید اخلاق اور تمدن بیان کرے۔ جب گرنتھ آپکے نزدیک کامل کتاب ہے اور اس میں یہ نہیں لکھا کہ ماں بہن کے نکاح ناجائز ہے۔ تو اس کے رُو سے تو [illegible] تب سردار صاحب نے فرمایا یہ بات اور [illegible] والوں سے لے لیں گے۔ مولوی صاحب [illegible] پھر ایسے مذہب کو قبول کرنا نامناسب ہے۔ [illegible] مذہب کا محتاج ہے۔

ایسا ہی عیسائیوں کا مذہب ہے جنہیں اگر کوئی تھپڑ سے کُرتا مانگے تو جُبہ بھی دیدو ان لوگوں کے واسطے درست تھا جو تنہائی کی حالت میں تھے اور دشمنوں کے آگے نہ رکھتے تھے اور ڈرتے ڈرتے اپنا

لیکن آج اگر عیسائی سلطنتیں اس پر عمل کر کے اپنا سچا عیسائی ہونا ثابت کرنا چاہیں تو ایک آن میں تمام سلطنتیں ان کے ہاتھ سے نکل جاویں۔ معمولی بات ہے۔ جاپان روس سے کوریا مانگتا تھا۔ اگر روس سچا عیسائی ہوتا تو کوریا ہی دیتا اور اس کے ساتھ سائبیریا کا ملک بھی روس کی نذر کرتا مگر ایسا کون کر سکتا ہے۔ پس دو باتوں میں سے ایک بات درست ہے۔ یا تو عیسوی مذہب ایسا ہے۔ کہ کوئی اس پر عمل کر ہی نہیں سکتا اور یا دنیا میں آج کوئی سچا عیسائی نہیں ہے۔ ہر دو صورتوں میں یہ مذہب عالمگیر مذہب یا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا مذہب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہی حال سکھ مذہب کا ہے۔ بلکہ عیسائیوں کے پاس تو پھر توریت کی شریعت کا مجموعہ موجود ہے۔ گو وہ عمل کرنے کے واسطے نہیں لیکن سکھوں کے پاس تو کوئی کتاب بھی شرعی قوانین کی موجود نہیں۔

ہاں ایک صورت میں سکھ مذہب عالمگیر مذہب کہلا سکتا ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ سکھوں کے گرو باوا نانک صاحب تھے۔ اور جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے باوا صاحب موصوف دل سے سچے مسلمان تھے۔ اور رات دن اپنے گلے میں ایک چولا رکھا کرتے تھے۔ جس پر من جملہ دیگر آیات قرآنی کے ایک یہ آیت لکھی ہوئی تھی کہ

اِنّ الدّین عند اللّٰہ الاسلام

ترجمہ۔ سچا دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے

اسلام ہی باوا صاحب کا مذہب تھا۔ پس اگر ہمارے خالصہ ایڈیٹر صاحب اپنے مضمون کی سُرخی یوں جمائیں کہ

باوا نانک صاحب نے مذہب عالمگیر اختیار کیا تھا

بات ہر حالت میں صحیح ثابت ہوگی اور ہم ہر طرح سے کہ خالصہ صاحب کی اس معاملہ میں تائید کریں۔ اگرچہ ہی باوا صاحب موصوف نے بصراحت یہ ظاہر ۔ وہ ایک کلمہ گو اور نماز کے پابند مسلمان تھے ۔ب لان کے اسلام کی ایک زندہ گواہی آج تک ۔۔ اور خالصہ صاحبان کے واسطے ضروری ہے ہ ہمارے مضامین پر پورا غور کر کے اپنے دین اِزم اور آریہ اِزم سے بکلی خالص کر کے دہ بن جاویں۔

ے جو تا ہے سکھوں کا تاج

یہی کابل ل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے کہ نذرین سے معمور ہے
جو دُور اس سے اُس سے خدا دور ہے
یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اس وقت مشہور ہے
ذرا سوچو سکھو یہ کیا چیز ہے
یہی چھوڑ کر وہ ولی مر گیا
نصیحت تھی مقصد ادا کر گیا
اُسے مردہ کہنا خطا ہے خطا
کہ زندوں میں وہ زندہ دل جا ملا
یہ تحریر چولہ کی ہے اک زبان
سنو وہ زبان سے کرے کیا بیان
کہ دینِ خدا دینِ اسلام ہے
جو ہو منکر اس کا بد انجام ہے
تجھے چولے سے کچھ تو آوے حیا
ذرہ دیکھ ظالم کہ کرتا ہے کیا
گرو جس کے اس رہ پہ ہو دین فدا
وہ چیلہ نہیں جو نہ دے سر جھکا
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا
وصیت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ اسلام ہم اپنا دین رکھتے ہیں
محمدؐ کی رہ پر یقین رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا
تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا

تصویر۔ پرچہ اہل حدیث کو حضرت اقدس کے اُس فوٹو پر جو ولایت بھیجنے کے واسطے لیا گیا تھا۔ اعتراض کرتے ہوئے اور اُسے خلاف شرع قرار دیتے ہوئے بہت جلد اپنی جیب کے پیسوں کی طرف دھیان آگیا تو فرماتے ہیں "الضرورت تقدر بقدرها"۔ ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے۔ مثلاً ایک شخص لق و دق جنگل میں ہے۔ جہاں پر کوئی چیز کھانے کی اس کو میسر نہیں ہو سکتی ہے۔ تو بحکم قرآن اس کو سور مردار کا کھانا جائز ہے۔ مگر آبادی میں آن کر جائز نہیں۔ اسی طرح روپیہ پیسہ پر جو تصویر ہے۔ سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے"۔ روپے پیسے کے واسطے سور اور مردار کی مثال آپ کو خوب سوجھی۔ اور سلطنت کے حکم کی مجبوری کی بھی خوب کہی۔ بھلا آپ کو اپنے دین کے واسطے روپے پیسے کا سؤر رات دن بغل میں رکھنا جائز ہے تو ایک شخص کو دینی ضرورت کے واسطے یورپ امریکہ کو اپنی تصویر بھیجنا جائز نہیں ہے جہاں اس قسم کے با فراست انسان موجود ہیں۔ ایک کا خط میرے پاس موجود ہے۔ جس نے صرف تصویر دیکھ کر یہ پہچان لیا تھا کہ یہ شخص مسیح موعود ہے۔ اصل میں بات یہ ہے۔ کہ ہمارے گوشہ نشین اس علم سے بے بالکل بے بہرہ ہیں کہ بذریعہ تصاویر دنیا میں کیسے کیسے مفید کام ہو رہے ہیں۔ تمام وہ تصویر اور مصوری.. گناہ ہے۔ جو بت پرستی کے واسطے اور دیگر بد نیتوں سے کی جاتی ہے۔ ورنہ الاعمال بالنیات کو دیکھنا چاہیئے۔

علمائے زمانہ۔ امرتسر کے محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر نے بذریعہ ایک اشتہار کے جس کا نام اعلان حق رکھا ہے۔ اور جو کہ پرچہ اہل حدیث میں بھی چھپا ہے مولوی لوگوں کو دین کی آڑ میں نفسانیت کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے والا بتلا کر اور بعض خاص واقعات کا ذکر کر کے اپنی کسی خاص مسجد میں ایسے مولویوں کو وعظ کرنے سے روکا ہے۔ اور عام مسلمین کو بھی ان مولویوں سے بچنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ "یہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ ... دین واسلام کی باگ **علماء بے باک** کے ہاتھ میں دی جاوے۔ بلکہ اپنی حفاظت ہم پر خود واجب ہے۔ کیوں کہ تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ زمانہ کی آزادی نے اکثر علماء آزاد منش کے خیالات **کو اسلام کی تخریب میں** مصروف کیا ہوا ہے"۔

قلعہ کانگڑہ جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے صدمہ سے گر کر بالکل منہدم ہو گیا تھا اب اس کی مرمت نہیں کی جائے گی اور قلعہ کے کھنڈرات اس عظیم الشان نشان مسیح موعود کی گواہی دینے کے واسطے ہمیشہ موجود رہیں گے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے واسطے موجب عبرت ہوں۔

قاری شاہ سلیمان پھلواری نے ندوۃ العلماء سے علیحدگی کا اعلان بذریعہ اخبار کر دیا ہے۔ یہ نہیں ظاہر فرمایا کہ علماء سے کنارہ کشی سے اُن کی مراد کیا ہے۔ آیا وہ خود اب عالم نہیں رہے یا باقی سب کو وہ اب عالم نہیں سمجھتے؟ غالباً وہ پچھلی بات بیان کریں گے۔ گو حق یہ ہے کہ ہر دو یکساں ہیں۔

نو مسلم۔ مومباسا میں ایک متمول انگریز خاندان کا ایک نوجوان ابطیب خاطر مسلمان ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماوے۔

سلطان روم کی لڑکی بیمار ہو گئی تھی۔ اب آرام ہے۔

عبد الحکیم مُرتد کا شور و شر

ڈاکٹر عبد الحکیم کو مرتد کہنے سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کا پہلے مُرید تھا۔ اور اب نہیں رہا۔ بلکہ وہ اس واسطے بھی مرتد ہے۔ کہ پہلے وہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا انسان کی نجات کے واسطے ضروری جانتا تھا۔ اور اب اس کا یہ عقیدہ ہے کہ حصول نجات کے واسطے اور بہشت میں داخل ہونے کے لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر ایمان لانا نہ پہلے کبھی ضروری تھا اور نہ اب ضروری ہے۔ اُسی کے نزدیک یہودی۔ عیسائی۔ آریہ۔ سناتن برہمو۔ جینی۔ بُدھ۔ سب اپنی جگہ نجات کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اُس کے اس عقیدہ کو اخبار اہل حدیث نے تو غلط قرار دیا ہے۔ گو بہ سبب اُس بغض کے جو پرچہ اہل حدیث کے ایڈیٹر کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ہے ڈاکٹر عبد الحکیم کے مضمون کو اپنی اخبار میں شائع کر دیا ہے مگر لاہور کے بعض مسلمانوں نے اس کی امداد ہر طرح سے کی ہے اور اس کی تعریف میں لمبی لمبی تقریریں کی ہیں۔ جن میں سے ایک مشہور مسلمانوں کے اخبار نویس ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار ہیں۔ ممکن ہے کہ منشی محبوب عالم صاحب کا بھی یہی مذہب ہمیشہ سے ہو۔ یا اب ڈاکٹر صاحب کی محبت کے اثر سے ہو گیا ہو۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ کیونکہ ہم تو پہلے سے جانتے ہیں۔ کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت کی شامت ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر بالآخر اس جگہ تک پہنچا دے گی۔ جہاں پہنچنا ان کے واسطے یہود کے مثیل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اب ہمارا سوال یہ ہے کہ جس صورت میں تمام مذاہب اپنی اپنی جگہ نجات پا سکتے ہیں۔ اور ایک یہودی حضرت [illegible] کو نہ مان کر بھی بہشت میں چلا جائے گا۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایک احمدی ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو نہ ماننے کے سبب وہ کچھ قرار دیا جاتا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب اپنے لیکچروں اور تقریروں میں بیان فرماتے ہیں۔ بھلا ڈاکٹر صاحب ہی بتلائیں یا ان کے نئے دوست منشی محبوب عالم صاحب اس امر پر روشنی ڈالیں کہ جب آنحضرت کے ماننا کوئی ضروری امر نہیں تو ڈاکٹر عبد الحکیم کے ان الہامات کا ماننا کیوں ضروری ہے۔ جن کے نہ ماننے سے لوگ کافر قرار دئے جاتے ہیں۔

باقی رہا۔ ڈاکٹر صاحب کو سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں شہر بشہر سرگرداں پھرنا اور جا بجا مخالفانہ تقریریں کرنا اور رسالجات شائع کرنا۔ سو ڈاکٹر صاحب یاد رکھیں اور دنیا گواہ رہے کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ تمام جدوجہد بیکار جائیگا۔ اور الٰہی سلسلہ کو وہ ایک ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور بالآخر وہ اپنے پہلے گذرے ہوئے ساتھیوں کی طرح سخت ناکامی کا مُنہ دیکھیں گے۔ اے ڈاکٹر عبد الحکیم جس عمارت کو خدا تعالیٰ بنانا چاہتا ہے اور بنا رہا ہے۔ اس کے گرانے کے واسطے تو سارا زور لگا اور اپنے تمام ساتھیوں کو جمع کر اور ہر طرف سے اپنے واسطے مددگار بنا۔ پر یاد رکھ کہ تو اس زبردست ہاتھ کے مقابلہ میں ایک مردہ کیڑے سے بڑھ کر قوت نہیں رکھتا۔ ہمارے نزدیک تمہارے جیسوں کا وجود کسی نقصان یا غم کا موجب نہیں بلکہ ہم جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ تم لوگ بھی خدا کی طرف سے سلسلہ حقہ کے واسطے ایک خدمت پر لگائے گئے ہو کیونکہ تمہارا شور و غوغا بہتیروں کو جو ہنوز بے خبری میں تھے۔ خبردار کر رہا ہے۔ اور لوگوں کو اس امر اہم کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ پس اٹھو اور اپنا پورا زور خرچ کرو۔ اور ان لوگوں کو جو تھک کر سو گئے ہیں۔ مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بابو الٰہی بخش صاحب۔ پیر گولڑوی صاحب وغیرہ ان کو بھی جگاؤ۔ اور ڈھارس بندھواؤ۔ کہ ہنوز ہل چل کا سامان باقی ہے۔ خاموش بیٹھ رہنا مناسب نہیں۔

دنیا خود دیکھ لیگی کہ انجام فتح کس کے ساتھ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجی ام محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ چند اشعار در مدح امام زمان علیہ السلام ارسال خدمت اند۔ برائے مہربانی در اخبار گوہر بار درج فرمودہ ممنون و مشکور فرمائید۔

نظم

اے مسیح و مہدی دور زمن
[illegible] امام و مرشد و ماہ اے من
آمدی اے مہدی آخر زماں
در مقام پاک جائے قادیاں
آمدی اے [illegible] رہبر ہر دو جہاں
آمدی اے رہنما ہر گمرہاں
آمدی اے آفتاب پُر ضیا
آمدی تا [illegible] را بخشی ضیا
آمدی اے احمد آخر زماں
آمدی اے پیشوائے قادیاں
آمدی اے غمگسار دین ما
آمدی بر وعدۂ رب السما
در تو تابد نور حق لا مکاں
بر تو بارد آسماں صدہا نشاں
مرحبا اے خادم دین نبی
مرحبا اے مقبل رب غنی
مرحبا اے دستگیر بے کساں
مرحبا اے ہادی راہ جناں
زندہ کردی دین احمد اے امام
حکم تکفیرت چرا کردند عام
عامیاں از حکمت حق غافل اند
گر گروہ عالمان تو فاضل اند
من چہ گویم وصف تو اے نیک نام
خود چو صفت کردہ آں خیر الانام
کن دعا بہر من مسکین فقیر
اے امام با صفا روشن ضمیر

عبد الغنی۔ از گلگت۔

خوفناک حادثہ ۲۹ مئی کو قصبہ بامرو ضلع گنٹنا احاطہ مدراس میں ۲۰۷ مکانات حادثہ آتش زدگی سے خاکستر ہو گئے۔

نو مسلم ڈاکٹر اورکسر نیف جو ایک ذی علم آدمی مانا جاتا ہے مسلمان ہو گیا ہے۔ اور اس کی بیوی نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے۔

کاسک۔ عیسائی کثرت سے مسلمان ہو رہے ہیں

جس کو خدا رکھے اُسے کون مار سکتا ہے۔ چلتی گاڑی میں ایک ظالم نے ایک مسافر کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دریائے سندھ میں پھینک دیا۔ جہاں ایک کشتی والا بمعہ کشتی موجود تھا۔ اس نے جھٹ دریا سے نکال کر کشتی میں ڈال دیا۔ مجرم پانچ سال قید با مشقت کی سزا پا گیا۔

ایک پادری صاحب کا خط
بنام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر اور تقریر دن بدن دجال کو پگھلا اور گلا رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت کے ابر کی خوشبو آنے لگی ہے ہر طرف سے عیسائیت کو تباہ کرنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں خود یورپ امریکہ عیسائیت کی مخالفت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ادہر جاپان کے بادشاہ کے مسلمان ہونے کی خبریں نیک فال پیدا کر رہی ہیں۔ ذیل میں ہم ایک پادری صاحب کا خط شائع کرتے ہیں۔ جو حضرت کے نام آیا ہے۔ عنقریب پادری صاحب خود ہی اپنا نام پبلک ظاہر کریں گے۔ (ایڈیٹر)

عالی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمدؑ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو۔ کہ میں ایک عیسائی تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے میں آپ کے معاملہ میں غور کر رہا تھا۔ اور چونکہ ایک احمدی میرے پاس اکثر آیا جایا کرتے تھے وہ اکثر آپ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور گاہے گاہے کتابیں بھی دیا کرتے تھے۔ مجھے آپ کی نسبت شوق بہت بڑھ گیا۔ اگرچہ پہلے پہلے میں نے بہت سی باتوں میں مخالفت بھی کی۔ لیکن چونکہ احمدی دلایل کچھ ایسے زبردست ہیں کہ مجھے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ میں اس بات پر ہرگز مطمئن نہ تھا کہ کفارہ کافی ہے اور کہ نجات اس سے حاصل ہو سکتی ہے لیکن اب میں یہ کہنے کے قابل ہوں کہ ہاں اسلام ضرور نجات دلاتا ہے کیونکہ وہ سکھاتا ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں قربان کرو۔ پس اگر خدا ہے اور یقیناً وہ ہے۔ تو یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے پر فدا ہونے والے کو کبھی ضائع نہیں کرتا میں اس مسیح کی لعنتی موت کا قائل نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ مسیحؑ کی یہ ہتک ہے۔ اور انجیل سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ ضرور صلیب پر یا صلیب کے صدمہ سے مر گئے ہوں اور خود مسیح کے صلیب پر چڑہائے جانے کے باعث خدا کی ناراضمندی اور غضب کا زلزلہ کی صورت میں ظاہر ہونا کافی ثبوت ہے کہ خدا نے اُسے ضرور اس لعنتی موت سے بچایا ہو۔ کیونکہ اس کی ناراضگی کی حالت میں کب کوئی کام ہو سکتا اور اگر وہ کفارہ پہ خوش ہوتا۔ تو ہرگز اپنی ناراضگی زلزلہ اور تاریکی کی صورت میں نہ دکہاتا۔ میرے عیسائی دوست تو مجھے ضرور بھلا بُرا کہیں گے مگر میں ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ توریت وانجیل دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ پھر اگر آپ مسیح نہیں تو چاہیئے کہ کوئی اور ہی مسیح ہو مگر چونکہ تمام نشانات آپ کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں۔ میں مجبور ہوں کہ آپ کو ہی مسیح مان لوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اب بذریعہ خط ملتجی ہوں۔ کہ آپ مجھے اپنی بیعت میں لے لیجئے اور میرے حق میں دُعا کریں کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو اور میرا انتقال اسلام پر ہو اور حشر ونشر آپ کے ساتھ ہو۔ اور میں اب صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور مسیح ایک رسول ہیں۔ اور آں حضرت (محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء کے سردار ہیں اور یہ کہ آپ وہی ہیں جن کی بابت توریت انجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب مری پہ مری اور قحط پر قحط پڑے گا۔ اور جا بجا سخت بھونچال آویں گے اور چاند اور سورج اور ستاروں میں نشانات ہوں گے۔ تب ایک شخص آئے گا جو مسیح ثانی ہوگا۔ جیسے کہ ایلیا کا آنا تہا اسی رنگ میں مسیح کا آنا ہوگا۔

اب جو نام تجویز فرماویں وہی رکھوں +

ڈاک ولائت

اناجیل کی زبان۔ ڈبلیو ہنری بر صاحب بہت تحقیقات کے بعد فرماتے ہیں کہ زمانہ ربیۃ الیونی سے پہلے علوم یونانی کی تحصیل کا کوئی رواج نہ تہا اور ریوسی میں کی تاریخ پہلے یونانی میں لکھی نہ گئی تہی۔ بلکہ پندرہویں صدی میں کسی شخص نے اس کو یونانی زبان میں ترجمہ کیا تہا۔ ایسا ہی اناجیل بھی پہلے یونانی زبان میں لکھی نہ گئی تہی۔ بلکہ بعد میں ان کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا گیا تہا۔

یہ بات بر صاحب کی بہت درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ یونانی یسوع اور اس کے ساتھیوں کی مادری زبان نہ تہی۔ اور نہ یسوع کے زمانہ میں یہ رواج ہی تہا کہ لوگ یونانی زبان کی تحصیل کریں۔ اوّل تو یہود اپنی مقدس زبان کے متعلق بہت ہی متعصب تھے اور عبرانی کے سوائے کسی دوسری زبان کے سیکھنے کو جائز ہی نہ جانتے تھے۔ دوم۔ اگر کسی مجبوری کے سبب ان کو کوئی زبان سیکھنی بھی پڑتی۔ تو وہ حاکم وقت کی زبان ہو سکتی تہی۔ یعنی لاطینی نہ کہ یونانی۔

حقوق النساء جے اوسٹی فن س صاحب نے اخبار سرچ لائٹ میں اس بات کو ثابت کیا ہے۔ کہ دین عیسوی سے بڑھ کر کوئی مذہب عورتوں کے حقوق کو زائل کرنے والا اور ان کی حالت کو تباہ کرنے والا نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ مدت تک پادریوں کا یہ مذہب تہا کہ عورتوں میں کوئی رُوح نہیں ہوتا۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ یورپ میں تہذیب عیسوی مذہب کے قبول کرنے کا نتیجہ ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ بلکہ یورپ میں تہذیب اس امر کا نتیجہ ہے کہ دانا لوگوں نے بائبل کے غلط عقائد کو چھوڑ کر سائنس کی طرف توجہ کی اور علم طبعیات کے ذریعہ حقائق قدرت کو تلاش کیا۔ اور بائبل کی باتوں پر ایمان لانا ترک کر دیا۔

یسوع جو عیسوی مذہب کا بانی تہا۔ اس نے خود ایسا ظلم کیا کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ہی قطع کر دیا۔ گویا کہ یہ ایک گناہ تہا۔ اور ساری عمر میں نکاح نہ کر کے ایک بہت بری مثال اپنے مریدوں کے واسطے قائم کی۔ جس کے مطابق عورتیں عیسائی کلیسیا میں بہت ہی ذلیل ہو گئیں۔ کیونکہ کوئی مقدس آدمی نکاح کرنا اپنے واسطے جائز نہیں جانتا۔ پھر یسوع نے اپنی ماں کو حقارت آمیز الفاظ سے خطاب کر کے ماں کی بے عزتی کی ایک بری مثال دنیا میں قائم کر دی۔ آج کل یورپ میں عورتوں کو جس قدر آزادی حاصل ہے یہ سب ان لوگوں کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے جنہوں نے بائبل کے اقوال اور مسائل کی پرواہ نہ کر کے قوم میں کوشش کی۔

پادری جانسٹن صاحب جو نیویارک کے ایک گرجہ کے پیش امام ... میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر ہر ایک شخص یسوع مسیح کی زندگی کی ... ل اختیار کرے۔ تو دنیا سے تمام تجارت۔ سائنس زراعت تمام کاروبار یکدفعہ مفقود ہو جاویں۔

پروفیسر تھیوڈور کم صاحب نے اپنی کتاب کا دوسرا ... ائع کیا ہے اور اس حصہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ ... بہت سی باتیں جعلی ڈال دی گئی ہیں جو پہلے اس ... ں۔ اس میں لکھا ہے کہ یسوع کے بعد چند سال ... ل میں دخل بے جا برابر ہوتا رہا ہے قیاس کرنے ... کہ جس کتاب میں تیرہ سال تک بے جا تبدیل و داخلت کی ... اس کا کیا حال ہو گیا ہوگا ان کا قول ہے کہ متی کی بعض آیات سنہ عیسوی میں ڈالی گئی تہیں۔

... بس نیٹ صاحب فرماتے ہیں کہ پادری لوگ دوسروں ... کو وعظ کرتے ... ہیں مگر خود کچھ نہیں کرتے کوئی ذہین اور فہیم آدمی ... ان کی باتوں ... میں نہیں کر سکتا۔ گذشتہ ۲۵ سال کے اندر قریب چار ہزار ...

حصہ ش ... بائبل ہو ... میں نہ تہا ... تک بائبل ... کی بات ... جا چکی ہو ... انجیل میں ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

گذشتہ اشاعت سے آگے

باقی حساب یوں سمجھ لیجئے۔ ۱۲ بجے مقدمہ عدالت پلاطوس میں پیش ہوا۔ جس پر دو گھنٹہ کم از کم صرف ہوئے۔ ۲ بجے سپاہیوں کے حوالہ مسیح کیا گیا۔ انہوں نے جو کچھ کرنا تھا اور کیا اس کا کچھ حال پہلے میں لکھ چکا ہوں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ان کی کارروائی میں صرف ہوا۔ اب تین بج گئے۔ تو مسیح صلیب پر چڑھایا گیا اور بوقت عصر جو درمیان ہے۔ چار پانچ بجے کے دفن ہوگیا۔ یہ قریباً دو گھنٹے نہیں ہوئے۔ تو کیا ہوا۔ پس بموجب اس قول کے مرزا صاحبؑ نے قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ اگر آپ اس قول کی بھی تکذیب کریں گے۔ تو بعد دیکھنے دلائل تکذیب کے ہم حضور علیہ السلام کا قول دو گھنٹہ تک رہنا بھی چھوڑ دیں گے مگر اس سے مرزا صاحب کے قول کی تکذیب نہیں ہوگی کیونکہ وہ ایک مذہب عیسوی اور عیسائی مفسر کے تفسیر کے مطابق دو گھنٹہ فرماتے ہیں۔

تیسرا دعوی حضرت اقدس علیہ السلام کا "دو تین گھنٹے صلیب پر رہنا" ہے اور یہ حد انتہائی ہے مدت صلیب مسیح کی جس سے زیادہ نہ مرزا صاحبؑ نے فرمایا۔ اور نہ آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ اس کا ثبوت بھی آپ لیجئے۔

انجیل یوحنا باب $\frac{19}{14}$ میں لکھا ہے کہ "پلاطوس ...... مسند پر بیٹھا اور فسح کی تیاری کا دن تھا۔ اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مسیح کا مقدمہ بھی پیش ہوا تو ۹ بجے صلیب پر کیسے چڑھایا گیا۔ دو گھنٹہ فیصلہ مقدمہ کے ایک گھنٹہ سپاہیوں کے مذاق و ٹھٹھے کا۔ ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک تو یہ وقت نکل گیا۔ ۶ بجے سے پیشتر بوجہ سبت کے اس کو دفن کیا گیا تھا۔ اس کا ثبوت کہ چھ بجے سے پیشتر وہ دفن کیا گیا لوقا $\frac{23}{54}$ میں لکھا ہے کہ یوسف نے جب مسیح کو قبر میں رکھا تو وہ تیاری کا دن تھا۔ اور "سبت کا دن نزدیک تھا"۔ پس ۳ بجے وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور چھ بجے سے قبل وہ دفن ہوچکا۔ تو تین گھنٹے سے بھی کم وقت صلیب پر رہا یا نہیں۔ اس پر آپ مرزا صاحب علیہ السلام کے دونوں قول پیش کرکے دیکھ لیں۔ یعنی "دو تین گھنٹہ تک صلیب پر رہنا" اور "دو تین گھنٹے کے اندر صلیب سے اتار لیا"، کیسے صادق اور راست آتے ہیں۔ تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا لٹکنا ہرگز ہرگز ثابت نہیں کر سکتے ہو۔ دیکھئے ہم ایک اور ثبوت آپ کو دیتے ہیں کہ مسیح پانچ بجے ہی گاڑا گیا۔ کتاب تعلیم الایمان (جو ایک امریکن عیسائی ڈاکٹر جان مکڈول کے انگریزی تصنیف مطبوعہ ۱۸۳۸ء) کا ترجمہ اردو ہے اور مطبع امریکن مشن لودیانہ میں ۱۸۶۰ء کو چھاپی گئی اس کتاب میں عقائد یقینی عیسائیوں کی لکھی گئی ہیں۔ اس کے صفحہ ۹۷ پہلی فصل میں لکھا ہے "کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یہودیوں کے سبت سے پہلے یعنے جمعہ کے دن مصلوب ہوا اور قریب تیسری پہر دن کے یعنی تخمیناً تین بجے کے وقت جان بحق ہوکے نئی گیارہویں گھڑی یعنی شام کے پانچ بجے گاڑا گیا۔ انتہی بلفظہ

اور عماد الدین د کلارک بھی قریب عصر اس کا دفن ہونا لکھتے ہیں ص۲۱۶ تفسیر انجیل متی۔ بارہ بجے مقدمہ کا پیش ہونا عدالت پلاطوس میں یوحنا کے بیان سے ثابت ہے بارہ سے ۵ بجے تک کل پانچ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان پانچ گھنٹوں میں ایک ملزم عدالت میں بھی پیش ہوچکتا ہے۔ حکم قتل بھی صادر ہوجاتا ہے۔ اسباب قتل بھی ناگفتہ بہ طور پر بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ پھانسی پر لٹکایا جاکر اوتارا بھی جاتا ہے۔ دفن بھی کر دیا جاتا ہے سب کچھ پانچ گھنٹہ میں ہی ہوتا ہے۔ اگر تین گھنٹہ اس کو صلیب پر رکھو تو دو گھنٹہ بقایا کارروائی کے لئے بالکل ناکافی ہیں۔ اور اگر تین گھنٹے کم از کم کارروائی کے لئے فرض کرلو۔ تو دو گھنٹہ کے قریب وہ صلیب پر رہتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ مسٹر اکبر مسیح کا نو گھنٹہ اور ۶ گھنٹے والا راگ ان کی ہے۔ مسلمہ کتب سے بے سرا ثابت ہوگیا ہے۔ فالحمد للہ علی احسانہ۔

اکبر مسیح کا۔ نو گھنٹے تک مسیح کو صلیب پر لٹکائے رکھنا تو ہم نہایت محکم طور سے غلط ثابت کر چکے ہیں اور ضرورت باقی نہیں رہی تھی کہ اس کے دلائل کا نقض کیا جاوے مگر ...... تا بخانہ پہونچا کر چھوڑنے کی غرض سے تردید دلائل اکبری بھی کئے دیتے ہیں۔

نصرانی۔ نو بجے صبح کے مسیح کو صلیب پر چڑھایا ہے اور اس کی دلیل آیت ۲۵ باب ۱۵ مرقس سے نقل کی ہے "اور تیسرا گھنٹہ تھا۔ کہ انہوں نے اس کو صلیب دی"۔ ص۹۹

پھر تین بجے تک مسیح کا زندہ لٹکنا بیان کیا ہے "نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی"

مرقس $\frac{15}{34}$

اس کے بعد کچھ وقفہ معلوم ہوا نہ معلوم کس قدر موت "یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر جان دی" مرقس $\frac{15}{37}$ یہاں تک معلوم ہوا کہ چھ گھنٹے سے زائد عرصہ گذر گیا مگر صلیب پر سے ابھی نہیں اتارے گئے۔

احمدی۔ یوحنا نے $\frac{19}{14}$ میں لکھا ہے کہ مقدمہ عدالت پلاطوس میں جب پیش ہوا۔ تو "فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مقدمہ بھی پیش ہوا تو نو بجے صلیب دیا جانا از روئے انجیل غلط ہوگیا۔ یوحنا چشم دید شہادت دیتا ہے۔ دلیل اول رد ہوئی۔

دلیل دوم سوم یعنی ۳ بجے کے بعد مسیح نے چلا کر جان دی بھی غلط ہے۔ لوقا $\frac{23}{44}$ میں کہتا ہے "قریب بساعت ششم بود کہ ہمہ مرز و بوم را ظلمتی فرو گرفت و تا بساعت نہم باقی بود ...... و عیسیٰ باواز بلند فریاد نمودہ گفت۔ کہ اے پدر من روح خود را بدستہائے تو مے سپارم۔ و این را گفتہ وفات نمود" کتاب بچان تازہ بزبان فارسی مطبوعہ ۱۸۳۷ء اس سے ظاہر ہے کہ ۳ بجے جان دی نہ کہ بعد تین بجے کے۔ اور تعلیم الایمان بھی اسی کے موافق تعلیم دیتی ہے کہ "وہ تین بجے کے وقت جان بحق ہوا" ص۱۹۷

نصرانی۔ قریباً تین گھنٹے موت کے بعد بھی مسیح صلیب پر رہا" ص۹۹۔ کیونکہ لکھا ہے "شام کو یوسف نے پلاطوس سے لاش مانگی۔ مرقس $\frac{15}{42}$ اور جب اجازت مل گئی تو لوٹ کر صلیب پر سے اس کو اتارا۔ لوقا $\frac{23}{53}$ اور شام کے ۶ بجے بعد لاش صلیب پر سے اتارے گئے"

احمدی۔ یہ بھی غلط ہے۔ یوسف نے لاش خود نہیں اوتاری۔ بلکہ حسب درخواست یہود آغاز سبت سے پہلے تینوں کو صلیب پر سے اتار کر ٹانگیں توڑ کر بھالا مار فارغ ہوچکے تھے۔ تب یوسف کو لاش دی گئی۔ مدنہ بتاؤ کہ یہودیوں کی درخواست کی تعمیل یوسف کی التجا سے پہلے ہوئی تھی یا بعد میں۔ ظاہر ہے کہ پہلے ہوئی تھی اور بعد میں یوسف کو لاش دی گئی۔ چوروں کی ٹانگیں توڑنے اور مسیح کو بھالا مار چکنے اور صلیب پر سے اتارے جانے کے بعد یوسف لاش لے گیا دیکھو یوحنا $\frac{19}{38}$ اور بعد اس کے یوسف آرمتیا پلاطوس سے اجازت لے کر یسوع کی لاش لے گیا" اور یہودی ہرگز ایسا نہ کر سکتے تھے۔ کہ ۶ بجے کے بعد ان کو صلیب پر سے اترواتے کیونکہ چھ بجے کے بعد ہی ایک منٹ گزرنے پر بھی سبت شروع ہوجاتا تھا۔ پس تو

یہ ہرگز درست نہیں کہ ۶ بجے کے بعد ان کو اتارا - نیز دیکھو تفسیر انجیل متی ص۲۱۶ و تعلیم الایمان ص۱۷۹ کہ وہ عصر کے قریب یا پانچ بجے ہی دفن ہو چکا تھا۔"

خلاصہ جواب احمدی

اکبر مسیح نے "دو باتیں اس بیان مدت صلیب میں لکھی تھیں
اول یہ کہ مرزا صاحب نے "تین گھنٹہ" اور "دو گھنٹہ" اور "تھوڑا عرصہ" اور "چند منٹ" تک مسیح کا صلیب پر رہنا لکھا ہے - جو بوجہ اختلاف بیان کے کذب ہے
دوم - یہ کہ مسیح گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ صلیب پر رہا ہے دیکھو رسالہ ابطال مرزا ص۹۸ تا ۱۰۰

ہم نے اختلاف اقوال کی بابت یہ ثابت کر دیا کہ یہ متناقض نہیں ہے بلکہ آپ کی کتب سے بھی یہ اوقات متعین ہوتے ہیں - تفسیر انجیل متی ص۵۱۴ سے چند منٹ اور تعلیم الایمان ص۱۷۹ و تفسیر مذکور کے صفحہ ۲۱۶ سے تین گھنٹہ اور دو گھنٹہ ثابت ہوتے ہیں اور ان تمام اوقات کو تھوڑا عرصہ کہنا اُردو کا صحیح محاورہ ہے۔
اور نو گھنٹے سے زائد کی بابت انجیل یوحنا اور تفسیر متی و تعلیم الایمان سے ثابت کر دیا کہ دو یا تین گھنٹے سے زیادہ مسیح کا صلیب پر رہنا ثابت نہیں ہوتا۔" اب ہم مندرجہ ذیل خلاصہ جواب کا جواب الجواب اکبر مسیح سے پوچھتے ہیں

۱- جو اختلافات ہم نے اناجیل سے بطور نمونہ پانچ کے قریب نقل کئے ہیں ان کی مطابقت کیوں کر ہوتی ہے؟
۲- تین اختلاف تفسیر انجیل متی مصنفہ پادری کلارک و عماد الدین کے مطابق کر کے دکھلاؤ؟
۳- چھ گھنٹے اور نو گھنٹے کو آپ نے مخلف لکھا ہے یہ اختلاف ہے یا نہیں؟
۴- انجیل یوحنا باب ۱۹/۱۴ میں بارہ بجے کے قریب مقدمہ مسیح کا پلاطوس کی عدالت میں پیش ہونا لکھا ہے یا نہیں؟
۵- تفسیر انجیل متی باب ص۲۱۶ میں جو وقت عصر مسیح کا دفن ہونا لکھا ہے یہ کس دلیل سے ہے غلط ہے یا صحیح؟
۶- تعلیم الایمان ص۱۷۹ میں کلام الٰہی کے حوالہ سے پانچ بجے مسیح دفن کیا جانا لکھا ہے - سچ ہے یا جھوٹ؟
۷- چوروں کی ٹانگیں اور مسیح کی پسلی صلیب پر سے اُتار کر توڑی تھیں یا صلیب کے اوپر ہی؟
۸- اس کارروائی کے بعد یسوع کی لاش دی گئی یا اس سے پہلے؟
۹- یہودیوں کی درخواست لاشیں اُتارنے کی تعمیل ۶ بجے سبت کے آغاز سے پہلے ہوئی یا بعد اور یوسف کو لاش کب ملی؟
۱۰- پلاطوس کی عدالت میں اور سپاہیوں کے ہاتھوں میں اور صلیب دینے کے مقام تک پہنچنے میں کس قدر عرصہ آپ تجویز کرتے ہیں -؟
۱۱- ۶ بجے کے بعد سے سبت شروع ہوتا یا نہیں؟

الراقم

غلام غلامان عاجز قاسم علی احمدی خادم مسیح موعود علیہ السلام

سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

مورخہ ۲۶ - جون ۱۹۰۶ء

ریویو

خزینۃ المعارف - جلد اوّل - اس کتاب میں سورہ فاتح کی اُن دو تفسیروں کو ایک جگہ جمع کر کے چھاپا گیا ہے - جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ اور کرامات الصادقین میں درج فرمائی تھیں کرامات الصادقین عربی زبان میں ہے - مگر اس کتاب میں اُردو خوانوں کی آسانی کے واسطے صرف اُردو ترجمہ کر کے لکھا گیا ہے - حضرت صاحب کی بیان فرمودہ تفاسیر کے جمع کرنے کا یہ ایک عمدہ سلسلہ ہے - جس کو حکیم فضل الدین صاحب نے شروع کیا ہے - اس کتاب میں سردست سورہ فاتح کی دو تفسیریں ہیں - اور آیندہ جلدوں میں اور تفسیریں ہونگی یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ پر چھپی ہے اور قیمت ۵ ر رکھی گئی ہے - قادیان میں عرب صاحب عبد المحی کے پاس سے مل سکتی ہے۔

الذکر - یعنی اسماء الٰہیہ اور نماز کا ترجمہ جس کو شیخ عبد الرحیم صاحب نومسلم شاگرد حضرت مولوی نورالدین صاحب نے تصنیف و تالیف کر کے بعد تصحیح مولانا صاحب موصوف چھاپ کر شائع کیا ہے - اس میں ہر صفحہ پر تین مضامین درج کئے گئے ہیں - اسمائے الٰہی اور ان کا ترجمہ اور نماز اور اس کا ترجمہ اور ارکان ایمان وغیرہ درج ہیں - کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے - اور چھپائی عمدہ ہے - قیمت صرف ۲ر ہے - یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے

مبادی الصرف والنحو - از تصنیف حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب جس میں صرف اور نحو عربی کے قواعد اُردو زبان میں طلبا کے فہم کے واسطے لکھے گئے ہیں اس کتاب کا مفید ہونا اس سے ظاہر ہے کہ یہ کس عالم کی تصنیف ہے - قیمت ۱۰ر - یہ کتاب عرب صاحب عبد المحی عرب قادیان سے مل سکتی ہے۔

گلدستہ احمدی - یعنی سی حرفی در مدح حضرت مسیح موعود مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے پنجابی نظم ہے - قیمت ۱ر عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے - یہ نظم بہت عمدہ ہے - اس میں سے ایک بند بطور نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ق - قادیان وچہ رسول آیا جسدی دھمی ہے دو ہم جہان اندر
خبراں جیدیاں وچہ صحیفیاں دے نالے باب حدیث قرآن اندر
رُوح ہر مسلمان دے دیکھ جسدے خورم خوشی دینال آسمان اندر
مومن وچہ جہان دے مست پھردے جیویں بلبلاں مست بستان اندر

سیف حق - پنجابی نظم - از تصنیف میاں محمد چراغ صاحب - در مدح حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود پنجابی زبان میں حضرت مسیح کے دعاوی کی تصدیق اور دلائل میں یہ عمدہ کتاب ہے - بالخصوص زمینداروں کو سنانی چاہیئے - کہ وہ اس زبان کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں - قیمت ۲ر عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

اظہار الحق - مصنفہ میاں اللہ بخش صاحب از سیدوالہ - پنجابی نظم - در تائید و مدح حضرت مسیح موعود قیمت ۱ر عرب صاحب موصوف سے ملسکتی ہے

تعلیم الاسلام مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب پر مولوی شیر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی کسی کتاب پر ریویو نہیں کیا مگر شیخ عبد الرحمان صاحب نے مجھے کہا کہ تم اس کتاب کو پڑھ کر ضرور ریویو لکھو ان کی خوشنودی کے لئے اس کتاب کو اکثر مقامات سے ریویو کے لئے پڑھا - اس کتاب میں آریہ کے اعتراضات کو بہت خوبی سے رد کیا گیا ہے اور جن جن آیات پر مخالف آریہ نے حملہ کرنا چاہا ہے - ان کی نہایت بسط سے تفسیر کی گئی ہے - عام فہم مثالوں سے مشکل مضامین کو صاف کیا گیا ہے - میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے ان کے خیالات کو ایسی خوبی سے ادا کرنے والا اور دوسروں تک پہنچا کر ان پر اتمام حجت کرنیوالا پیدا کیا ہے - شیخصاحب کی طرز تحریر پر زور ہے اور مخالف کو کچلنے اور روندنے کا خوب ڈھنگ جانتے ہیں - (ریویو لمبا ہے اختصاراً چند کلمات لکھے گئے - کیونکہ زیادہ گنجائش نہیں)

بدر النساء

چوں کہ بدر کے ناظرین میں بعض معزز احمدی خواتین بھی شامل ہیں ۔ اس واسطے مین مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کی خاطر بدر کے ایک دو کالم ہر ہفتہ مین خاص کئے جاوین ۔ جن مین بالخصوص اس قسم کے مضامین ہون جو عورتوں کے واسطے خاص طور پر مفید ہون ۔ یا خود معزز بہنوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہون ۔

یورپ امریکہ مین جہان پادری لوگوں نے اسلام کے برخلاف جہوٹھی باتیں بناکر اپنا منہہ کالا کیا ہے وہاں ایک یہ بات بھی ان ممالک کے درمیان شائع کی ہے کہ اسلام کے مذہب کے رو سے عورتون کا روحانیت میں کوئی حصہ نہین اور عورتین بہشت مین داخل نہ ہوسکین گی ۔ بلکہ موت کے ساتھہ ہی ان کا روح فنا ہوجائے گا ۔ اور ان کے واسطے آیندہ کوئی جزا و سزا کا طریق باقی نہین ہے ۔ یہ ایک ایسا صریح کذب ہے ۔ جو دجال کی بھاری دجالیت پر دلالت کرتا ہے لیکن حال مین ان پادریون کا فریب دنیا پر کہلتا جاتا ہے ۔ چنانچہ تہوڑا عرصہ ہوا ہے ۔ کہ جرمن مین ایک محقق نے ایک مفصل لکچر اس مضمون پر دیا تہا ۔ کہ اسلام کے رو سے عورتون کے واسطے روحانی ترقی کا میدان مردوں کی مانند کشادہ ہے ۔ اور اسلام مین بہت سی عورتین اس قسم کی گزر چکی ہین ۔ جو بہ سبب حصول معرفت الٰہی اور قرب الٰہی کے ولی اور خدارسیدہ مانی جاتی ہین ۔

قرآن شریف سے ثابت ہے ۔ کہ عورتین اللہ تعالےٰ کے خاص فضل یعنی وحی الٰہی سے حصہ پاتی ہیں چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ماں کو وحی ہوئی تھی ۔ کہ اس بچہ کو صندوق میں ڈال کر دریا مین پہینک دے اور اس مقدس عورت کا اس وحی پر عمل درآمد کرنا اور اپنے لخت جگر کو دریا میں ڈال دینا اس کے اعلےٰ ایمان اور خدا کے وعدوں پر پورے یقین کی ایک خاص قابل رشک مثال ہے ۔

الغرض ۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کالم ناظرین کیواسطے خاص دلچسپی کا موجب ہوگا اور احمدیہ خواتین اس معاملہ مین بدر کی امداد فرماوین گی ۔ جو احمدی خواتین خود مضامین لکھہ سکتی ہین ۔ ان کو چاہیئے کہ عورتون کے متعلق مضامین تحریر کرکے اخبار بدر مین چہاپنے کے واسطے ارسال فرماوین ۔ اگر مضامین مین کوئی معمولی غلطی ہوئی ۔ تو وہ درست بھی کر دی جائے گی ۔ مگر مضمون مختصر ہو اور عموماً ایک کالم سے زاید نہ ہو ۔

اسلامی خبریں

شاہ جاپان اور اسلام ۔ بعض اخبارون مین یہ خبر بہت سرگرمی کے ساتھ شائع کی جارہی ہے ۔ کہ جاپان مین عنقریب ایک مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا ۔ کہ مکاڈو مسلمان ہوجائے گا ۔ کیونکہ جاپان اپنے گذشتہ مذہب یعنی بدھ دہرم کی بت پرستی سے متنفر ہوچکا ہے اور بذریعہ ایک خاص کمیشن کے عیسائیت کے متعلق بھی فیصلہ کرچکا ہے کہ یہ مذہب اس قابل نہین کہ اس کو قبول کرلیا جاوے اور اسلام ہی ایک پاکیزہ مذہب ہے ۔ جس کے قبول کرنے سے اس کو تسلی ہوسکتی ہے ۔ بعض اخبار والوں نے تو یہاں تک لکھہ دیا ہے ۔ کہ شاہ جاپان نے اسلام کو قبول کرلیا ہے ۔ خدا کرے یہ خبر صحیح ہو ۔

ہمارے آریہ اخبار اہی سے اس خبر کو سنکر بہت تلملا رہے ہیں اور مسلمانوں کو کوسنے اور گالیاں سنانے کا ایک ذریعہ بنا رہے ہیں اس میں شک نہیں کہ آریہ صاحبان کو **میکاڈو آف جاپان** کے ساتھہ خاص محبت اور الفت ہے ۔ گو وہ محبت اور الفت کسی پولٹیکل چال پر مبنی ہو تاہم ایک ایشیائی طاقت کو اہل ایشیا کا محبت کی نظر سے دیکھنا کہا جاسکتا ہے کہ ایک قدرتی بات ہے ۔ بشرطیکہ اس بات کو نظر انداز کردیا جاوے کہ آریہ بھائیوں کو اپنی دیگر ایشیائی سلطنتوں (افغانستان ایران ۔ روم) کے ساتھہ کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن اگر میکاڈو مسلمان ہوجاوے اور خدا کرے کہ ضرور ہوجائے ۔ تو ہمارے نزدیک آریہ بھائیوں کے واسطے کسی غم اور رنج کا موقعہ نہین بلکہ اپنے بزرگوں اور باپ دادوں کی ایک نیک عادت کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے انہیں ایک عمدہ موقع دو طور پر حاصل ہوجائے گا ۔ کیوں کہ اول تو یہ ظاہر ہے کہ ہند میں کروڑوں مسلمان جو ہوئے وہ انہیں آریہ بھائیوں کے باپ دادے تھے ۔ اور اگر یہ لوگ بھی اپنے باپ دادوں کے طرز طریق پر عمل کرکے اسلام کو قبول کرلین گے تو ایک عمدہ مذہب بھی اختیار کرلین گے اور میکاڈو کی دوستی بھی قائم رہیگی ۔ ہم خرما و ہم ثواب اور جو لوگ باوجود ہندو رہنے کے میکاڈو کے خیرخواہ بنین گے اور جاپان مین جاکر رہائش اختیار کرلین گے وہ بھی اسی طرح عزت و عظمت حاصل کرلین گے جیسا کہ اسلامی بادشاہوں نے ہندو رعایا [illegible] کیا تہا اور ہر طرح سے انکی خاطر تواضع کی تھی پس آریون کیواسطے میکاڈو کے مسلمان ہونے مین کوئی نقصان نہ ہوگا بلکہ ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ رہیگا ۔ برخلاف اس کے اگر وہ بدھ مذہب پر قائم رہا تو یاد رہے کہ بدھ وہ مذہب ہے جو ویدوں کا جانی دشمن اور اہل وید کا مخالف قاتل گذرچکا ہے اس سے آریوں کو ضرور ڈرنا چاہیئے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

افسوس ہے کہ اخبار بدر مین جہاں اور بے قاعدگیاں عمل مین آئیں وہاں فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا ۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس کا حاوی ہونا مشکل ہے ۔ پھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام بجائے خود کرنے پڑتے ہیں اور بھی مشکل ہے کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہیں بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہیں عورتین زنانہ مکان مین بیعت کرتی ہین یا صرف اپنے مردوں کی معرفت کوئی سفر میں کرتے ہیں ۔ بعضوں نے چلتی ریل میں بیعت کی ۔ پھر قادیان مین بھی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہین جو آیا اور جیسا موقع ہوا کبھی صبح کبھی شام ۔ کبھی دوپہر کبھی رات جس وقت ہوسکا ۔ اس نے بیعت کرلی ۔ اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتھہ تحریر کرنا کسی کے واسطے مشکل ہے تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہوسکتا ہے ۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچھہ نہ کچھہ اظہار ہوتا رہتا ہے "سارا نہین تو تھوڑا ہی سہی" کے مقولہ پر عمل کرکے انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جاوے گی کہ کچھہ نہ کچھہ اس سلسلہ مین درج ہوتا رہے ۔

سردست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہوں ۔

میاں محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ عبدالعزیز صاحب سکنہ پریتی پور [illegible]

میاں احمد دین صاحب ولد میاں سلطان احمد صاحب ساکن بسول تحصیل چکوال ۔ ضلع جہلم

مرزا احمد بیگ صاحب ولد مرزا نبی بخش صاحب ساکن [illegible]

مرزا غلام محمد صاحب " " "

مرزا علی محمد صاحب ولد مرزا عمر بیگ صاحب " "

مرزا حسین بیگ صاحب ولد مرزا سنہی بیگ صاحب " "

میاں نور علی صاحب ۔ ساکن چوڑی ضلع گوجرات

رمضان معرفت شاہ محمد صاحب مدرس بن باجوہ

غریب شاہ معرفت حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد [illegible]

ضرورت ہے

اور نہایت سخت ضرورت ہے

اگر آپ کو مشتہارات کے دیکھنے اور پڑھنے کی عادت نہین۔ تب بھی اس ضرورت کے اشتہار کو ضرور مطالع فرماوین یہ منیجر آپ کی خدمت میں سفارش کرتا ہے۔ کہ آپ ضرور پڑھین۔

اخبار بدر کے واسطے ایسے خیر خواہون کی ضرورت ہے جو اخبار بدر کی بہتری کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرین۔ اور انصار بدر مین اپنا نام لکھائیں۔ اتنی بڑی جماعت احمدیہ میں اتنی تھوڑی اشاعت آپ لوگوں کی سعی نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ ہر ایک خریدار بدر کا فرض ہے کہ کوئی نہ کوئی نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمیں بہت سے ایسے دوستون کے نام یاد ہیں جو ہم جانتے ہین کہ اخبار کے سچے دل سے خیر خواہ ہین اور ہر طرح سے اس کی وکالت کے لئے طیار ہین مگر انہوں نے کبھی کوئی خریدار پیدا نہین کیا۔ اگر اس عرضداشت پر بھی توجہ نہ ہوئی۔ تو پھر ایسے اصحاب کا نام لکھکر ان کو توجہ دلائی جاوے گی۔

منیجر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراوین خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کردیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو۔ تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاوے۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

لاکھ شہادات کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق منصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے مین نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔

قیمت عہ — مرزا غلام احمد

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک سلیمانی

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک سلیمانی جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج۔ پچاس روپیہ انعام۔ اس صاحب کو دئے جاوین گے جو ہمارے نمک سلیمانی کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کری۔ ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئے نمک سلیمانی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک سلیمانی کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ر۔ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلی درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ چونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے نہ دیکھا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ آنے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ سے طلب فرماوین

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہین رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی تیلی ہوکر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی ہر وقت میلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کردیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں ایسے مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہین ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کرکے بھیجدیتے ہین جو کہ پانی خارج کردیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو۔ اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہوجاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اکثر بھی کمزور ہوجاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو دے مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) اسکی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ۸ روپے معہ محصول۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلی درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ انمین نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکا نکس و امیکا نکسوفاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہین ان کے استعمال سے جریان احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہوکر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ، تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی بکس ۲۴ گولی عہ معہ محصولڈاک

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مفرح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامۃ فاضل اجل علامۃ العلما ۔۔۔ حاذق طبیب

لقمان زمان مولنا مولوی حافظ حاجی حکیم نورالدین صاحب بھیروی

دار الامان قادیان

کی تصدیق

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ
مرہم عیسےٰ صاحب بے ریب مفید ہے میں نے
اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے
اللہ تعالےٰ اِن کے کارخانہ میں برکت دے۔
مرہم عیسےٰ کی طرح اِن کے کارخانہ میں بعض ادویہ
بہت عمدہ ہیں۔" نورالدین قادیان ۲ جولائی ۱۹۰۶ء

قیمت فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے چار روپیہ

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرہم عیسےٰ

مرہم کیا ہے ایک معجزہ ہے جس نے تمام جہان میں وہ شہرت و عزت پائی ہے جو آجتک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی اگر آپ دُنیا بھر میں سب سے اچھا پُر تاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں گنج خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطان رحم وغیرہ کے لئے ہزارہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ کے حکما کا متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مبارک مرہم اس کارخانہ سے منگائیے۔ جو اس کو خالص اجزا سے طیار کرنے کا ذمہ وار ہے طبی جہان اس کی کامیاب تاثیرات کا ممنون ہے یہ اسم باسمےٰ مشہور آفاق مرہم سوائے کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کے دُنیا بھر میں کہیں نہیں بنتا۔ **قیمت** ڈبیہ خورد ۱۲؍ کلاں عہ

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ کے نام یہ ہیں جوب جواہر عنبری۔ جیون بوٹی۔ کحل الجواہر۔ مفرح یاقوتی۔ مرہم عیسےٰ روغن شفا۔ شربت مفرح حیات۔ مسکین نواز۔ نمک سلیمانی۔ تریاق دق روغن درد گردہ۔ ضد الحمی۔ دوائی دافع کرم شکم۔ فنجنوش۔ جوب مسیحی روشن بصر قرص مردی۔ دوائے سرفہ۔ عرق شفا۔ جیبی ڈاکٹر وغیرہ کے لئے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

ضعف بصارت کے لئے تریاق

سرمہ جست

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرشی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں اور نہ کسی جنگل سنیاسی کا بتایا ہوا ٹوٹکا ہے البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے جو تمام کے تمام حکمائے سلف و حال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجب برکت سمجھ کر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں کہ ضعف بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ صحت کی حالت میں ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہئیے۔

صرف ایک پوڑیہ کے خریدار معہ محصولڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجیں

قیمت فی پوڑیہ ۶ ماشہ صرف چار آنہ (۴)

محصول ذمہ خریدار

پوری ایک درجن پوڑیے کے خریدار صرف دو روپے (عہ)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

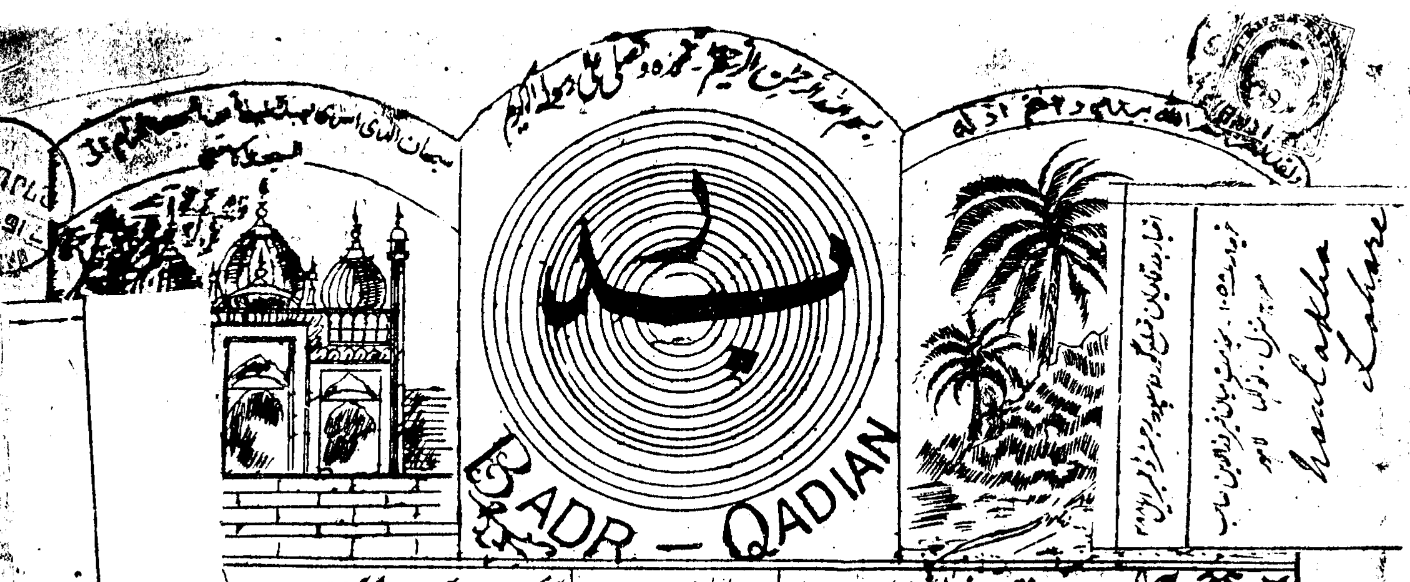

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۰ — ۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ (بر مذہب حصولِ تسلیم) | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عار پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵ﷲ

معاونین درجہ دوم جن کو عار پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت بعد نی پرچہ عار معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی عار جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ ادا کریں گے ان سے بحساب بعد لیجائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

نوٹ۔ ۔ ۔ المرقوم ۔ ۔ ۔ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ملتزم ہر نیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
مقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ملائک از خبر دادہ معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں منکر دین خدا است
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - اخبار قادیان - نشان زلزلہ - بدالفسار
صفحہ ۳ - ڈائری
صفحہ ۴ - وصولی قیمت اخبار - ایک نومسلم کا خط
صفحہ ۵ - ۶ - درس قرآن شریف
صفحہ ۷ ۸ شادی خانہ آبادی - خدا مبارک کرے
صفحہ ۹ - قصیدہ - استقامت - خودکشی گناہ ہے۔
صفحہ ۱۰ - ۱۱ -
صفحہ ۱۲ - حضرت مسیح موعود کا عورتوں کیواسطے نصیحت نامہ
صفحہ ۱۳ - عام اخبار
صفحہ ۱۴ - ۱۵ تا ۱۶ اشتہارات

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں حضرت نماز ظہر میں مسجد مبارک میں تشریف لاتے ہیں۔ لیکن بعد اس کے چونکہ دوران سر کے سبب تکلیف رہتی ہے اس واسطے عصر کے وقت شاذ و نادر تشریف لا سکتے ہیں۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول ہر روز نماز عصر کے بعد مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ پہلے تین پارے گذشتہ پیر کے دن ختم ہوئے اس ہفتہ میں منشی محمد اروڑا کپور تھلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بابو عطاء الٰہی صاحب اپنے وطن کو واپس چلے گئے۔

ماسٹر فقیر اللہ صاحب جو پہلے مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس تھے اور کچھ عرصہ سے میانوالی محکمہ بندوبست میں کام کرتے تھے۔ دفتر ریویو آف ریلیجنز کے ہیڈ کلرک مقرر ہو کر قادیان واپس آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تقرر ان کے واسطے اور دفتر میگزین کے واسطے موجب خیر و برکت کا کرے۔

حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ انجینیرنگ اسکول لاہور موسمی تعطیلات کی تقریب پر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر رہنے کے واسطے قادیان آ گئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کے تین شاگرد بھی ہیں۔

نشان زلزلہ

پروفیسر اوموری صاحب تو کہہ ہی گئے تھے کہ اب ہندوستان سو سال تک زلازل کے خطرات سے پاک ہے مگر بات وہی سچی نکلی جو خدا نے اپنے رسول کی معرفت فرمائی تھی اور آئے دن ہندوستان میں زلازل کی خبر کہیں نہ کہیں سے آ ہی جاتی ہے۔ چنانچہ شب درمیانی ۲۰ و ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء کے قریب دو بجے رات کے ایک نہایت تیز دھکہ زلزلے کا لگا۔ جس کے متعلق مختلف شہروں سے خبریں آئی ہیں جن میں سے بعض ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ دیکھئے یہ زلزلہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو خود محسوس ہوا ہے یا آپ ایسے ہی غفلت کی نیند سویا کرتے ہیں۔ کہ پہلے کی طرح اب بھی آپ کو اپنی اہلیہ کی خبر کی تکذیب ہی کرنی پڑی۔ اخبار اہل حدیث کے آنے سے معلوم ہوگا۔ جس کے وہ ایڈیٹر ہیں۔

(۱) - قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ از لاہور ۲۱ - جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات کے دو بجے ایک عجیب نظارہ تھا۔ پہلے روز سے گرد و ند ہوئی پھر زلزلہ آیا۔ تین چار جھٹکے لگے تھے کہ تمام لوگ اپنے بستروں سے الگ ہو گئے۔ توبہ توبہ کی صدائیں آنے لگیں۔ پرندوں نے درختوں کو چھوڑ کر خلا میں اڑنا شروع کیا اور ان کی آوازیں اور خطرہ میں ڈال رہی تھیں۔ خدا خدا کر کے زلزلہ مدہم ہوا تو جان میں جان آئی۔ دیکھئے! منکر اس زلزلے سے کیا سبق لیتے ہیں۔ یا بڑے زلزلہ کا انتظار کرتے ہیں۔

آج ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں۔ اگر کوئی بڑا زلزلہ بھی آ گیا۔ تو کیا بڑی بات ہے۔

(۲) برادر محمد حیات صاحب وزیرآباد سے تحریر فرماتے ہیں
از وزیرآباد - مورخہ ۲۱ - جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مجبی جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - گذشتہ شب رات کے ۲ بجے پر یہاں زلزلہ کی تیز حرکت محسوس ہوئی۔ اکثر شہر کے مرد و زن بیدار ہو کر استغفار استغفار پکارنے لگ گئے۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے اور مخالفین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق رفیق حال ہو۔ آمین۔

بحضور حضرت اقدس علیہ السلام دعا کے لئے عرض کریں حضرت حکیم الامت کی خدمت میں سلام عرض فرما دیں۔

خاکسار محمد حیات احمدی۔

(۳) سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں آج رات قریب ۲ بجے رات زلزلہ کا اچھا دھکہ محسوس ہوا۔ ایک خاص گڑگڑاہٹ اور شور ساتھ تھا۔ غافلوں کو بیدار کرنے کے سامان ہیں۔ اللہ تعالیٰ مخالفوں کی آنکھیں کھولے۔ اور ہم عاجزوں کے ایمان میں ترقی بخشے۔

(۴) اخبار عام لاہور لکھتا ہے۔ کہ "جمعہ و سنیچر کی درمیانی رات قریب ۲ بجے رات لاہور میں ایک سخت زلزلہ محسوس ہوا بڑے زور کے دھکے تھے۔

(۵) پیسہ اخبار لاہور لکھتا ہے۔ ۲۰ - جولائی ۱۹۰۶ء کی رات کو قریب ۲ بجے کے زلزلہ آیا۔ پہلا جھٹکا نہایت سخت اور پریشان کرنے والا تھا دوسرا اس سے ہلکا تھا مگر دیر تک رہا۔

ایسا ہی اور بھی بہت سے مختلف مقامات سے اس زلزلہ کے متعلق خبریں آ رہی ہیں جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام شائع ہوا ہے کہ :-

"چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار"

تب سے اس قسم کے تین زلزلے آ چکے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ زلازل انہیں پانچ نشانوں میں داخل ہیں تو اس قسم کے دو اور زلزلے آئیں گے اور پھر ایک سخت ہوگا لیکن زلازل کے متعلق بہت سے الہامات ہو چکے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ پانچ ان کے بھی علاوہ ہوں۔ اس زلزلے کے متعلق جو ۲۱ جولائی کو آیا۔ ۱۶ جون ۱۹۰۶ء کا الہام پہلے سے خبر دیتا تھا۔ جو اس طرح سے ہے۔ کہ زلزلہ آنے کو ہے۔

مہلت

میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں ایک ایسے لڑکے کے پیدا ہونے کے متعلق جو پیشگوئی تھی کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے۔ دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ اس تباہی کو ہنوز اللہ تعالیٰ نے اور پیچھے ڈال دیا ہے یعنی ان کے گھر میں فی الحال لڑکی پیدا ہوئی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ دنیا کے سرکش لوگوں کے لئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں ہوگا مگر ضرور ہوگا۔

(دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء)

ڈائری

القول الطیب

گناہ کی فلسفی ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ دنیا میں لوگ بہت گنہگار ہوں گے۔ مگر میرے جیسا گنہگار تو کوئی نہ ہوگا میں نے بڑے بڑے سخت گناہ کئے ہیں۔ میری بخشش کس طرح ہوگی۔ حضرت نے فرمایا۔ دیکھو۔ خدا جیسا غفور الرحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالے پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں ایک اور امت پیدا کروں گا۔ جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالے کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے۔ مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین

اللہ تعالے ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالے نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا اور خدا کی طرف نہ جھکتا۔ تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا۔ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا۔ کہ جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا۔ جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے۔ وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے جب انسان سے گناہ ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کر کے خدا تعالے کی طرف جھکتا ہے۔ جس طرح مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیز میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پر اس کے اندر ڈبو تی ہے۔ جس میں زہر ہے۔ پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو۔ کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے عاجزی اور تضرع سے خدا تعالے کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے۔ وہ خدا کی طرف جھکتا ہے۔ تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے۔ کہ گویا اُس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور نیت صادق کے ساتھ چاہیئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہوگا۔ گو بعد میں بہ سبب کمزوری کے ہو جاوے۔ لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے یہ پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا۔ تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن خدا تعالے اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ ان کو انعام دیوے۔ انعام حاصل کرنے کے واسطے امتحانوں کا پاس کرنا ضروری ہے۔

نماز کے اندر دعا فرمایا۔ نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالے کے حضور دعا کرو سجدہ میں بیٹھ کر رکوع میں کھڑے ہو کر ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرو۔ بے شک پنجابی زبان میں دعائیں کرو۔ جن لوگوں کی زبان عربی نہیں اور عربی سمجھ نہیں سکتے ان کے واسطے ضروری ہے کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کی بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالے سے دعائیں مانگے اور عربی دعاؤں کا اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے۔ نماز کو صرف منتر منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو۔ خدا تعالے سے دعا کرو کہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔ آج کل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں یہ بدعت ہے۔ جس نماز میں تضرع نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں۔ خدا تعالے سے رقت کے ساتھ دعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے۔ جس میں دعا کا مزا آجاوے۔ خدا کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ کہ رقت طاری ہو جائے۔ جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتوے لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے۔ ایسے ہی خوف زدہ دل کے ساتھ اللہ تعالے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے۔ وہ ایک لعنت ہے۔ جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالے فرماتا ہے

”ویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون“

لعنت ہے۔ ان پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصلی ہے۔ جس میں مزہ آجاوے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے۔ جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔

ان الحسنات یذہبن السیات

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہے۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دیدیتا ہے۔ اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالے تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ کبھی کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسےٰ نے خوب مثال بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں معروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی تھی اور اس سے انصاف چاہتی وہ بار بار ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور اس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اُسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائیگا۔ استقامت شرط ہے۔

۱۷ - جولائی ۱۹۰۴ء - ڈاکٹر عبد الحکیم کا ذکر تھا - فرمایا - وہ ہم سے ہی کیا پھرا ہے وہ تو خود اسلام سے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی پھر گیا ہے افسوس تو ان مولویوں اور مسلمانوں پر ہے - جو اسلام کا دعوے کر کے ایک ایسے آدمی کی حمایت کرتے ہیں - اور اس کا ساتھ دیتے ہیں - جو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی ضروری نہیں جانتا - اور اس کے نزدیک گویا آنحضرت کے وجود کا ہونا نہ ہونا برابر ہے - افسوس ہے کہ ہمارے بغض کے سبب یہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں کہ خود ہی اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں -

فرمایا - چراغ دین مسیح بنتا تھا - عیسائیوں نے اس کی امداد کی - مگر خدا کے مسیح کے بالمقابل وہ ناکام رہا - ہمارا دعوے بھی مسیح ہونے کا ہے لیکن ہمارے ساتھ عیسائی لوگ سخت عداوت رکھتے ہیں - اور چراغ دین کا دعوے بھی مسیح ہونے کا تھا مگر اس کی امداد اور نصرت میں کھڑے ہو گئے - وجہ یہ ہے کہ وہ جھوٹھا تھا اور یہ بھی جھوٹے ہیں - جو انسان کو خدا بناتے ہیں - جھوٹھا جھوٹھے کا حامی اور ناصر بن جاتا ہے - لیکن صادق کا ساتھ صرف وہی لوگ دے سکتے ہیں - جو راستباز ہوں اور ایسے لوگ ہمیشہ تھوڑے ہوتے ہیں -

وصولی قیمت اخبار

۱۹۰۴ء نصف سے زائد گذر چکا ہے اور بہت سے احباب کی طرف سے قیمت اخبار تا حال وصول نہیں ہوئی اس واسطے ایسے احباب کی خدمت میں اخبار وی پی بھیجنے کی تجویز کی گئی ہے - ہر ایک صاحب کی خدمت میں کم از کم پندرہ روز پہلے اطلاع کی جاتی ہے کہ فلاں پرچہ آپ کے نام وی پی کیا جائے گا - اتنے دن پہلے اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے - کہ اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے وی پی لینے کے واسطے طیار نہ ہوں تو فوراً ہم کو اطلاع کر دیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں وی پی اپس آوے اور مطبع کو الٹا نقصان ہو - دیگر چوں کہ دفتر کے محرر صاحب رخصت پر ہیں اور عارضی محرر ایک بالکل ناتجربہ کار اور ناواقف آدمی ہے - اس واسطے ممکن ہے کسی صاحب کے حساب میں کچھ غلطی ہو تو فوراً ہمیں اطلاع کی جائے - احتیاط تو بہت کی جاتی ہے حتی الوسع میں خود حساب دیکھ لیتا ہوں مگر مجھے اتنی فرصت نہیں کہ ہر ایک وی پی کے وقت حساب کے تمام رجسٹروں کی پڑتال کروں - اس واسطے خریداروں کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ ان کارڈوں کے جوابات جلد عنایت فرماویں جو صاحب خط کا جواب نہ دیں گے سمجھا جائے گا وہ وی پی لینے کے واسطے طیار ہیں -

ایک نو مسلم کا خط

سکھ سردار غور فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضور اقدس جناب امام الوقت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آداب وقدم بوسی کے بعد مدعا خاطر و داستان سرگذشت پیش حضور ہے اور وہ یہ ہے - کہ خاکسار سکول موضع سمبڑیال میں تعلیم پاتا تھا - اور میں گرنتھ صاحب بھی پڑھتا تھا کیونکہ میں جرم سے ہندو تھا - احگان جھوں کی اولاد میں سے تھا - گرنتھ پڑھتے پڑھتے میرے دل میں کچھ شک توحید کے بارے میں پڑ گیا اور میں نہایت مجبور ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالدیا کہ اب قرآن شریف پڑھو میں نے اپنے استاد سے جو اسکول میں تعلیم دیتا تھا مولوی تھا اس سے کہا کہ مجھ کو قرآن شریف سکھا دو - مولوی صاحب نے بباعث میرے والدین انکار کیا کیونکہ ایک طرف میرے والدین رہتے تھے اور دوسری طرف میرے نلکے اور تیسری طرف میرے سسرال - میں نے استاد سے بہت عجز و انکسار کیا تو آپ نے پوشیدہ رات کو قرآن شریف کی تعلیم دینی شروع کی - بفضلہ تعالیٰ رات رات ہی نو ماہ تک بندہ نے قرآن شریف ختم کر لیا اور اسکول کی تعلیم پاتا رہا جب بندہ نے خوب غور سے قرآن شریف اور گرنتھ کا مقابلہ کیا - تو قرآن شریف میرے دل کو سچا معلوم ہوا - اور میرے دل میں اس کلام پاک کی سچائی گھس گئی اب میرا دل یہی چاہتا ہے کہ بال بال سے صدا اس پاک کلام کی نکلتی رہے - بسوئے مطلب آمدم - جب بندہ نے خوب سچائی قرآن شریف معلوم کر لی - اور جوش محبت قرآن شریف غالب ہوا - تو بندہ اپنے والدین کے گھر گیا اور ان کو کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو انہوں نے منع کیا اور کہا تم کو اسی واسطے علم پڑھایا گیا ہے کہ تو اب اپنی ذات کو داغ لگاتا ہے اور ہم کو شرمسار کرتا ہے - بندہ نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز اب نہیں رک سکتا - کیوں کہ میں نے اسلام کو سچا دیکھا ہے اور تمہارا مذہب جھوٹھا ہے - تو میرے باپ اور باپ کے بڑے بھائی نے ارادہ میرے قتل کا کیا اور مجھ کو صاف کہدیا کہ اگر تو باز نہ آئے گا تو ضرور تم کو قتل کر دیں گے - بندہ نے بباعث خوف قتل اور دوسرا شوق دین احمدی رات کو وہاں سے بسوئے لاہور گریز کیا - لاہور میں آتے بفضل خدا مشرف باسلام ہو گیا - بندہ کو از بس عشق وشوق اللہ کے ملنے کا ہے - بہت درویش فقیر بیعت اپنی دینے کے ڈھونڈے - مگر کوئی نہ ملا - اب چند روز ہوئے ہوں گے بندہ کو دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا اور سوچا تو آپ کے ایک مرید محمد یسین احمدی گنجوی کے نام مشہور تھے پایا اور دل ان کے ہاتھ پر بیعت دینے کو تیار ہو گیا جب عرض کی گئی تو آپ نے کہا - آج بیعت لینے والا جہان پر سوائے امام الوقت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے - جو قادیان شریف میں اللہ تعالے نے بھیجے ہیں - کوئی نہیں - اور آپ کے تابعدار اور غلام اور مرید ہیں - تم بھی وہاں آں حضور کی بیعت میں داخل ہو جاؤ - سو ان کا یہ کلمہ میرے دل میں اثر کر گیا - اسی وقت یا دوسری صبح کو یہ درخواست حضور کی خدمت میں بھجوائی گئی - سو آپ اس خاکسار کو بیعت میں داخل فرما کر جماعت احمدیہ میں جگہ عنایت فرماویں اور دعا میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے کریں - تا مجھ سے اللہ تعالے دین احمدی کے احکام بخوبی پورے کراوے اور استقامت نصیب کرے - نیز حضور عالی بندہ طالب حق ہے اور کچھ طمع نہیں - آپ اللہ کے پیارے اور نبی ہیں میری واسطے سفارش بدرگاہ خداوند کریم کر کے اللہ تعالیٰ سے میرا سلوک کرا دیویں - اور ملا دیویں - کیوں کہ میں آج تک کفر میں تھا اور کوئی خبر نہ تھی - اب اللہ تعالے نے میرے نصیب کو یاور کیا - اور دین محمدی میں داخل کر کے آپ تک پہنچا دیا میری طرف سے آپ کو آداب اور السلام علیکم قبول باد - اور جس شخص کے ذریعہ اس خاکسار نے آپ کو پہچانا ہے اس کے حق میں بھی آپ نیک دعا فرماویں کہ اللہ تعالے اس کو صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے راستہ پر چلاوے اور استقامت دے - سب احمدی بھائیوں کو السلام علیکم اور مبارک ہو کہ یہ خاکسار گمراہی سے بفضلہ نکل کر اسلام میں داخل ہوا -

نواب دین سابق منشی سنگھ ولد سردار وڈھاوا سنگھ راجپوت

بالا رمنور

تفسیر سورۃ الناس

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس سورۃ شریف کے شروع میں انسان کا نام تین بار لیا گیا ہے۔ اور ہر بار اللہ تعالیٰ کا ایک جدا نام اُس پر رکھا گیا ہے۔ یعنی پہلی دفعہ ربّ الناس کہا گیا ہے۔ دوسری بار ملکِ الناس فرمایا ہے اور تیسری بار الٰہ الناس مذکور ہوا ہے۔ یہ ہر سہ صفاتِ الٰہیہ انسان کی تین مختلف حالتوں کیطرف اور اللہ تعالیٰ کے تین فیضانوں کیطرف جو انسان کی ان حالتوں پر وارد ہوتے ہیں اشارہ کرتی ہیں۔

انسان بلحاظ اپنی روحانی ترقی یا تنزل کے تین درجے رکھتا ہے۔ سب سے ادنیٰ درجہ کا انسان وہ ہے جسے کچھ خبر نہیں کہ حصولِ نیکی اور حصولِ معرفتِ الٰہی کیا شے ہے اور وہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ ایسے شخص کے واسطے نیکی بدی سب برابر ہے۔ اگر وہ بدی کرتا ہے تو اُسے کبھی کچھ فکر نہیں ہوتا کہ میں بدی کرتا ہوں۔ اُس کا نفس اُس پر نہ صرف غالب ہے بلکہ پوری طرح اُس پر حکمران ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ دین اور دینداری کیا لطف اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور نہ دینداروں کی محبت اختیار کرتا ہے اور نہ اس کو کبھی یہ خواہش ہی پیدا ہوتی ہے کہ [illegible] دیندار بنے۔ وہ اپنی حالت میں مثل ایک بے خبر کے پڑا ہے جس نے معرفت کا کبھی نام بھی نہیں سنا۔ یہ شخص نفسِ امّارہ کے ماتحت ہے۔ پر خدا تعالیٰ ان سب کے واسطے ربّ الناس ہے۔ یعنی وہ سب کی پرورش کرتا ہے۔ جو لوگ [illegible] خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اور دہریہ ہیں اُن سب کی بھی پرورش کرتا ہے جو سختی کے ساتھ اسکی ہستی کا انکار کرتے ہیں [illegible]۔ اور اُس کے پیاروں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اُن سب کی بھی [illegible] پرورش کرتا ہے۔ گو ایسے لوگوں کے واسطے ایک [illegible] عذاب کا بھی بالآخر آجاتا ہے۔ مگر سر دست وہ سب اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت سے فائدہ حاصل کرتے ہیں [illegible] لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ ربّ الناس ہے۔ جو [illegible] نیکی کرتے ہیں اُنکی پرورش ہوتی ہے جو بدی کرتے ہیں [illegible] انکی پرورش ہوتی ہے۔ بارش آتی ہے تو نیک و بد سب کے کھیت کو سیراب کر جاتی ہے اور سورج نکلتا ہے تو کافر اور مومن سب کو روشنی دیدیتا ہے۔ ہوا چلتی ہے تو مسلم اور غیر مسلم سب کو اپنا فائدہ پہونچا دیتی ہے۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کی ربوبیت عام ہے۔ وہ تمام جہان کے لوگوں کا رب ہے۔ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔ امیر ہو یا غریب ہو۔ دانا ہو یا بیوقوف ہو۔ عالم ہو یا جاہل ہو۔ بادشاہ ہو یا رعایا ہو۔ ہر ایک کو اسکی ربوبیتِ عامہ سے حصہ دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ ربّ الناس ہے۔

درمیانہ درجہ کے لوگ جو درجہ اوسط سے اوپر کے درجہ میں ہیں وہ ہیں جن کو معرفتِ الٰہی کا شوق پیدا ہوگیا ہے۔ انہوں نے جان لیا ہے کہ نیکی عمدہ شے ہے اور وہ خواہش رکھتے ہیں کہ اپنی موجودہ حالت سے نکلیں اور ترقی کریں اور آگے قدم رکھیں۔ بدیوں کو چھوڑ دیں اور نیکیوں کو اختیار کریں۔ لیکن ان کا نفس ہنوز ان پر غالب ہے۔ وہ بدی سے پرہیز کرتے ہیں مگر بسبب کمزوری پھر بھی کسی کسی وقت بدی میں گر جاتے ہیں۔ اُٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ پھر اُٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ یہی حالت انکی ہوتی رہتی ہے۔ وہ دل سے سچی توبہ کرتا ہے کہ آئندہ یہ کام نہ کرونگا لیکن نفس کے جذبہ کے وقت پھر کر بیٹھتا ہے اور خدا تعالیٰ کی غفاری اور ستاری کیطرف پھر جھکتا ہے۔ اور اُسکی رحمت کے حضور میں فریادی ہوتا ہے اور اپنی کمزوری کے سبب نالاں رہتا ہے۔ اور شب و روز اس فکر میں سرگرداں پھرتا ہے کہ کب وہ وقت آئیگا کہ پھر بدی اُس کے قریب کبھی نہ آئیگی۔ وہ اقرار کرتا ہے کہ میں ایک بادشاہِ حقیقی (ملکِ الناس) کی حکومت کے ماتحت ہوں اور اُس کے قوانین کی فرمانبرداری مجھ پر واجب ہے۔ اسواسطے وہ قواعدِ شرعیہ کی پابندی کیواسطے ہر وقت سعی کرتا رہتا ہے۔ لیکن اپنی کمزوری اور اپنے ضعف کے سبب غلطی کر بیٹھتا ہے اور اپنے بادشاہ سے معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا نفس لوّامہ ہے وہ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ لیکن اس غلطی پر راضی نہیں رہتا بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور غمگین ہوتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ میں نے کیوں ایسا کام کیا۔ اور پھر توبہ کرتا ہے اور ہر دفعہ اسکی توبہ سچے دل کے ساتھ ہوتی ہے اور توبہ کے وقت وہ کبھی وہم نہیں رکھتا کہ دوبارہ یہ کام کریگا۔ اسیواسطے خدا تعالیٰ اُس پر رحم کرتا ہے اور اسکی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

اس سے بڑھ کر درجہ والے وہ لوگ ہیں جو ہر طرح سے تمام گناہوں کو چھوڑ چکے ہیں اور اُن کے نفسانی جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ اور اب کوئی بدی اُن کو دکھ نہیں دیتی بلکہ وہ آرام اور اطمینان کے ساتھ اپنے خدا کی بندگی میں مصروف ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرا چکے ہیں اور اسکی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک اُن کے دل میں باقی نہیں رہا۔ اور انہوں نے اُس واحد خدا کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور کو بدل و جان قبول کر لیا ہے اور نہایت نیک نیتی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدود اور قانون اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا اور نیز وہ تمام صداقتیں اور پاک معارف جو اسکی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اسکی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء پہچاننے کے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نفسِ مطمئنہ رکھتے ہیں اور یہ سب اس کے ہیں کہ اُن کے افعال اقوال حرکات خیالات عبادات وغیرہ میں ان کا مقصود محبوب اور معبود صرف اللہ ہی ہے جو کہ الٰہ الناس ہے۔

انسان کے ان ہر سہ درجات اور حالات کیطرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ان ہر سہ حالات کو صوفیا نے اپنی تجربہ کردہ باتوں کے ذکر کے ساتھ عجیب عجیب پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ حافظ شیراز نے نفسِ لوّامہ کی مشکلات پر نگاہ کر کے اس مضمون کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

شبِ تاریک و بیمِ موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا

حافظ شیراز نے اس شعر میں انسان کی ان تین حالتوں کو ظاہر کیا ہے اور اسکی تمثیل کے واسطے دریا اور اس کے دو کناروں کے نظارہ کو لیا ہے۔ کچھ لوگ دریا کے اس کنارے پر ہیں۔ کچھ اُس کنارہ پر پہونچ گئے ہیں کچھ کشتی میں بیٹھے ہوئے ہنوز اس فکر میں ہیں کہ اُس کنارے تک پہنچ جائیں۔ ایک کنارہ تو ویران سا ہے اسمیں کوئی شاندار مکان ہے اور نہ پھل پھول ہیں اور اسمیں رہنے والے جاہل لوگ ہیں جو دوسرے کنارے کی نعمتوں اور عمدہ اشیاء سے بیخبر ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ دوسرے کنارہ پر کیا کیا آرام کے ذرائع ہیں۔ پس وہ اپنی حالت میں غافل ہیں اور انکو یہ خواہش بھی نہیں کہ دوسری طرف جا دیں اور ان لوگوں میں جا کر شامل ہو دیں جو دوسرے کنارے پر رہتے ہیں۔ [illegible] اپنے موجودہ حال میں ویسے ہی چپ [illegible] دوسرے کنارے پر وہ لوگ ہیں جو دریا [illegible] تکالیف اور مصائب کو جھیل کر اپنے [illegible] تک پہونچ چکے ہیں اور اب آرام کے

ان کو کوئی دکھ اور مصیبت نہیں ہے اور نہ ان کے لئے وہ بے امنی اور غفلت کی حالت ہے جو اس کنارے والوں کے لئے ہے اور نہ ان کے واسطے وہ خطرات اور ہر وقت کا خوف ہے، جو کشتی والوں کے لاحق حال ہوتا ہے بلکہ وہ ان تمام مشکلات میں سے گذر چکے ہیں اور تمام مصائب کو عبور کر چکے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جو حالت مطمئنہ کو حاصل کر چکے ہیں اور ان کا نفس نفس مطمئنہ ہے۔ اور پہلے لوگ وہ تھے جن کا نفس نفس امارہ تھا پس دریا کے دو کناروں پر دو قسم کے لوگ آباد ہیں۔ ایک کنارے پر وہ ہیں جو نفس امارہ رکھتے ہیں اور دوسرے کنارہ پر وہ ہیں جو نفس مطمئنہ رکھتے ہیں۔ حافظ شیراز نے ان ہر دو کو اپنے شعر میں سبکسار کہا ہے کیونکہ ایک کو معرفت کی خبر ہی نہیں اور دوسرے کو معرفت حاصل ہو چکی ہے پس وہ دونوں سبکسار ہیں کیوں یہ اپنے بوجھ اتار چکا ہے اور اس نے ہنوز بوجھ اٹھایا ہی نہیں لیکن مشکلات میں وہ شخص ہے جو درمیان میں ہے۔ کیونکہ اس نے رذیل حالت میں رہنا پسند نہ کیا اور اعلیٰ حالت کیطرف جانا چاہا لیکن راستہ میں مشکلات کا دریا ایسا آگیا ہے جسمیں ہر طرف سے موجیں ہیں۔ اور رات اندھیری ہے اور گرداب گھیرے ہوئے ہیں اور ہر وقت خطرہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے یہ درمیانی حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اس کو معلوم ہو گیا ہے کہ نفس مطمئنہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ ان لوگوں کی صحبت نے جو نفس مطمئنہ حاصل کر چکے ہیں یا ان کے حالات عجیبہ کے سننے سے اس کو رغبت پیدا ہوئی ہے کہ میں بھی نیک بن جاؤں اور ان لوگوں کے درمیان شامل ہو جاؤں۔ اور بظاہر پہلی نظر میں اس کو بہت ہی آسان سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں منزل کو آسانی کے ساتھ طے کرونگا اور ایسا ہی بن جاؤنگا جیسے کہ وہ لوگ ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں میں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس راہ میں بہت مشکلات ہیں اور بدیوں کا ترک کرنا اور نیک بن جانا آسان بات نہیں ہے۔ ایسے وقت میں چلا اٹھتا ہے ع

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

۔ چاروں طرف سے اپنے آپ کو دیکھتا ہے تب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حصول کوئی آسان امر نہیں ہے۔ کو لو ایک فقرہ ہے اور وہ بھی ایک

چھوٹا سا لیکن جب معلو اقرار افسـ طرف ہے کہ عہد تھوڑ پر جاتا

ر میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس پر عمل شروع ہوتا ہے تب اسکی حقیقت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک ملازم کسی دفتر کا ایک کے بعد اپنے دفتر میں جاتا ہے اور ایک طرف ور دیتے ہیں کہ یہ کام فوراً کرو اور دوسری نماز کا وقت آ جاتا ہے۔ اسوقت معلوم ہو جاتا ین کو دنیا پر مقدم کرنے کے کیا معنے ہیں۔ یا ایک ہ دار سرکاری جس کے خرچ بہت ہیں اور تنخواہ ی ہے وہ جب اس اقرار کے بعد اپنے کام ہے اور آمدنی کو کم پاتا ہے اور خرچ زیادہ ہے اور رشوت کے وسائل کھلے ہیں اور کوئی منع کرنیوالا نہیں اسوقت، کو معلوم ہوتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ رات کے وقت جب سردی کا موسم ہو اور گرم بستر کے اندر آدمی لیٹا ہوا ہو اور ہر ایک سامان آرام مہیا ہو۔ اور تہجد کا وقت اور خدا کے یاد کرنے کا وقت آ جائے اور دل نہ چاہے کہ بستر سے اٹھے اسوقت انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ میرا دین مقدم ہے یا دنیا مقدم ہے۔

غرض سلوک کی راہ میں سب سے مشکل مرحلہ وہی ہے جو نفس لوامہ کو طے کرنا پڑتا ہے کیونکہ اسکو شیطان کے ساتھ اور اس کے لشکر کے ساتھ ایک جنگ در پیش ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ وہ اس کو واپس اپنی حالت ردی پر لے جائے۔ کیونکہ وہ جیسا کہ اس سورت میں بیان کیا ہے **خناس** ہے یعنی انسان کو نیچے ہٹانا چاہتا ہے اور اسکو رذیل حالتیں ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ شیطان بعض انسانوں کی صورت میں ہیں اور بعض بد روحیں ہیں جو کہ انسان کو خراب حالت میں ڈالنے کے واسطے اس کے دلمیں طرح طرح کے وساوس ڈالتے ہیں جسکا ذکر اس سورہ شریف میں اسطرح ہے کہ یوسوس فی صدور الناس یعنی لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔ ان سے پناہ مانگنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہ سورہ بطور کلمات دعائیہ کے نازل فرمائی ہے تا کہ ان کو پڑھکر اور خدا تعالیٰ سے پناہ مانگ کر انسان بد حالت میں پڑنے سے بچ جاوے

اے خدا تو اپنے فضل و کرم سے ہماری دستگیری فرما اور اس جماعت کے ممبروں کو نفس مطمئنہ عطا فرما۔ اور جو لوگ اس سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے انکی بھی آنکھیں کھول تا کہ وہ اس پاک راہ کو پہچان کر اسکی صداقت کا فائدہ حاصل کریں اور خدا کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہو کر رحمت الٰہی سے حصہ وافر حاصل کریں۔ آمین ثم آمین

امراض سینہ کا علاج

میں خیال کرتا ہوں کہ امراض سینہ مثلاً سل۔ کھانسی۔ وغیرہ کے واسطے اس سورہ شریف میں ایک دعا ہے۔ کیونکہ آجکل ڈاکٹروں نے یہ تحقیقات کی ہے کہ پھیپڑے میں ایک باریک کیڑے ہوتے ہیں جنکو جرم کہتے ہیں۔ جب وہ پیدا ہو جاتے ہیں تب پھیپڑا زخمی ہو کر سل کی بیماری اور کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن بھی ایک باریک اور مخفی شے کو کہتے ہیں اس سورہ میں ان اشیاء کے شر سے پناہ چاہی گئی ہے جو سینے کے اندر ایک خرابی پیدا کرتے ہیں۔ ناظرین اس کا تجربہ کریں لیکن صرف جنتر منتر کی طرح ایک دعا کا پڑھنا اور پھونک دینا بیفائدہ ہے۔ سچے دل کے ساتھ مطلب اور معنے کو سمجھ کر یہ سورہ بطور دعا کے مریض اور اس کے معالج اور تیمار دار پڑھیں اور مریض کے حق میں دعا کریں تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور بخشنے والا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایسے بیماروں اس کلام پاک کے ذریعہ سے شفا حاصل ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس سورہ شریف میں چھ آیتیں اور بیس کلمے اور اسی حروف ہیں۔

اس سورۂ شریف کے شان نزول کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آج کی رات مجھ پر اس قسم کی آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی میں نے کبھی نہیں دیکھیں وہ معوذتین ہیں۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن و انس کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے مگر جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ نے اور طرح اس امر کے متعلق دعا کرنا چھوڑ دیا اور ہمیشہ ان الفاظ میں دعا مانگتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوا کرتے تو ان معوذتین سورتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے

اس کے بعد دوسرے ہفتہ میں سورہ فلق کی تفسیر ہدیہ ناظرین ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بدر صادق

۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء

شادی خانہ آبادی

نکاح کرنا بقائے نسل انسانی کے واسطے اور اصول تمدن اور معاشرت کے قائم رکھنے کیلئے ایک ضروری اور لابدی امر ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جو شخص میری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ میرا نہیں۔ یہ ایک ایسی مفید اور ضروری رسم ہے کہ فارسیوں نے اس کا نام شادی رکھا ہے۔ گویا کہ تمام خوشیوں کا مجموعہ انسان کے واسطے اس پاک تعلق میں پیدا ہو سکتا ہے اور یہ وہ خوشی ہے۔ جو انسان کے واسطے ایک گھر کے آباد ہونے کی بنا ڈالتی ہے اور اسی واسطے اس کو شادی خانہ آبادی کہتے ہیں لیکن اس جگہ نکاح کا ذکر چھیڑنے سے میرا یہ منشا نہیں کہ نکاح کے فلسفہ اور اس کے مسائل اور اس کی خوبیوں اور مقاصد ونتائج پر بحث کروں۔ بلکہ اس وقت میرا مطلب اس مضمون کے لکھنے سے صرف یہ ہے۔ کہ ناظرین کو دکھایا جاوے کہ نکاح سنت طریق کے مطابق جس کا عملی نمونہ پھر اس زمانہ میں حضرت امام نے کر دکھایا ہے۔ کس طرح ہونا چاہیے اور لوگوں نے اپنی نادانی سے کس طرح اس پاک رسم کو بجائے خانہ آبادی کے خانہ بربادی بنا رکھا ہے۔ نبیوں کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ فرمایا تھا۔ کہ ہر ایک کام جو یہودیوں نے کیا وہ بالآخر مسلمان بھی کریں گے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جب غیر قوموں میں جا کر بود و باش اختیار کرتے تو رفتہ رفتہ اس قوم کی تمام بد رسومات اور ناجائز طریقوں کو اپنے اندر رائج کرتے اور ان کے ایسے پابند ہوتے کہ گویا وہی ان کے مذہبی احکام تھے۔ یہی حال بعینہٖ آج مسلمانوں کا ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں کی تمام رسومات شادی اور موت کے موقع کی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں اور ایسی راسخ ہو چکی ہیں کہ گویا یہی ان کا دین اور ایمان ہے کسی کی موت کے وقت بین کرنے سر اور چھاتی پیٹنا سب عورتوں کا مل کر ایک سُر کے ساتھ کچھ بین کرنا اور ساتھ ساتھ ایک تال پر پیٹنا۔ برسوں تک سوگ کرنا۔ چارپائی پر نہ سونا۔ عیدوں کے دن خاص طور پر ماتم کرنا یہ سب رسوم جو اصل ہندوؤں کی ہیں اب مسلمانوں میں عام طور پر رائج ہیں اور بڑے زور شور کے ساتھ ان کی پابندی کی جاتی ہے اور جو لوگ ان رسومات کو ادا نہ کر سکیں ... ہتک ... جا ... کے گیت سننے وغیرہ ... ہیں جن کا نام و نشان ... مگر اب اچھے اچھے بز... میں یہ سب ناپاک ر...

※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

خدا مبارک کرے

ہم نہایت خوشی سے اس خبر کو آج شائع کرتے ہیں کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے صاحبزادہ اخویم میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور کا نکاح حضرت میر ناصر نواب صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ کی دختر نیک اختر سے ہو گیا ہے جیسا کہ گذشتہ اخبار بدر میں لکھا گیا تھا کہ میر صاحب موصوف اسی تقریب پر سکندرراؤ ضلع علیگڈھ کو گئے ہوئے تھے اور اب بخیر و عافیت دلہن کو لیکر واپس پہنچ گئے ہیں اللہ تعالےٰ اس تعلق کو دولھا اور دلہن اور جانبین کے متعلقین کیواسطے اپنی خاص رحمت اور فضل کا موجب بنائے اور اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اور حضرت ام المومنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں ہم حضرت میر صاحب اور اخویم ڈاکٹر صاحب موصوف اور عزیز محمد اسحاق صاحب اور انکی والدہ صاحبہ کی خدمت میں اور تمام احمدی جماعت کو مبارکباد کہتے ہیں اور بالآخر سب کے واسطے دعا کرتے ہیں کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

"بدر"

قادیان - ۱۹ - جولائی ۱۹۰۶ء

ادا کی جاتی ہیں اور ان کے ادا کئے بغیر گویا تکمیل ہی نہیں ہو سکتی۔

ملک کے دنیوی ریفارمر بھی آج کل اس رائے پر پہنچ چکے ہیں کہ مسلمانوں کی تباہی کے جو اسباب ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شادی اور مرگ کے موقعہ پر ناجائز رسومات کے سبب بہت ہی فضول خرچی کی جاتی ہے اس فضول خرچی نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایسا خراب کیا ہے۔ کہ کروڑوں روپیہ کی زمین ہر سال مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر ہندوں کے قبضہ میں چلی جاتی ہیں۔ اور زمیندار قوم دن بدن ذلیل اور مفلس ہوتی چلی جاتی ہے۔ سرکار انگلشیہ نے بڑی دانائی اور دور اندیشی کے ساتھ یہ کوشش کی ہے کہ پرانے زمیندار تباہ نہ ہونے پاویں۔ اور ان کی یادگاریں قائم رہیں اور ان کی اولاد در بدر بھیک نہ مانگے۔ مگر جب کسی کے سر پر بدقسمتی کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ تو کسی کی ہمدردی اس کے واسطے کیا کر سکتی ہے۔ غرض شادی کی فضول خرچیوں نے ہند کے مسلمانوں کو بہت ہی نقصان پہنچایا ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شادی کے موقعہ پر نہایت سادگی اور صفائی کے ساتھ رسم نکاح ادا ہو جاتی تھی۔ سب سے اول بموجب حکم خدا عورت کے واسطے مہر کا مہیا کرنا مرد کے واسطے ضروری تھا اور اس کے واسطے بھی نہ زمین فروخت کرنے کی حاجت تھی اور نہ گھر کا سامان گرو رکھنے کی ضرورت تھی۔ بلکہ بغیر تکلف اپنی توفیق کے مطابق جو کچھ کسی کو میسر آگیا۔ وہی مہر میں دے دیا جاتا تھا۔ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اس کے نکاح کے وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ کہ مہر کے واسطے کچھ لے آؤ۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا۔ اپنے گھر میں جاؤ اور اہل و اقارب سے دریافت کرو اور کچھ لاؤ۔ اگرچہ ایک لوہے کی انگوٹھی ہو۔ وہ گیا اور خالی واپس آگیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ بالآخر آپ نے دریافت کیا کہ تجھے کچھ قرآن شریف یاد ہے۔ اس نے کہا ... یاد ہے۔ فرمایا وہ حصہ اس عورت کو بھی یاد کرا دے۔ یہی مہر ٹھہرا۔ اس حدیث شریف میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابی کو اپنی ناداری کے ذکر کرنے میں کوئی عیب نہیں معلوم ہوا۔ پھر آں حضرت نے یہ نہیں فرمایا کہ اچھا تمہارے پاس نہیں ہے تو جا کر قرض لے آ جیسا کہ آج کل کے دنیادار کیا کرتے ہیں۔ سنت کے مطابق بعد نکاح کچھ شیرینی تقسیم کرنا مثلاً کھجوریں اور ولیمہ کرنا یعنی دوستوں کو دعوت دینا اور کھانا کھلانا جائز ہے مگر یہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق ہے نہ کہ بطور قرض کے چنانچہ ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نکاح کے موقعہ پر ولیمہ اسی طرح سے ہوا تھا۔ کہ سب صحابی جو کچھ کسی کے پاس تھا اپنے اپنے گھر سے کھانے کے واسطے لے آئے۔ اور سب نے مل کر اور ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔

شادی بیاہ کے متعلق فضول رسموں کے اڑانے کے واسطے اور سنت نبوی کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بہت سی نظیریں قائم کر دی ہیں۔ آپ کے گھر میں آپ کے دو صاحبزادوں کی شادی گذشتہ چند سالوں کے درمیان ہمارے سامنے ہوئی ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سے بیرونی اور ساکنان قادیان کی شادیاں اس جگہ قادیان میں ہو چکی ہیں۔ ہر ایک شادی ایسی ہوتا ہے کہ طرفین کی رضامندی کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب یا کوئی دوسرے مولوی صاحب عموماً مسجد میں ایک خطبہ پڑھتے ہیں۔ جس میں نکاح کی ضرورت اور فوائد پر اور اصول معاشرت پر وعظ فرمانے کے بعد دولہا دلہن اور ان کے والدین کے نام لے کر اور مہر کی تعداد بیان کرکے اعلان نکاح کرتے ہیں۔ اور طرفین سے رضامندی کا اقرار لیتے ہیں۔ اس کے بعد حسب توفیق نکاح والے کچھ شیرینی تقسیم کر دیتے ہیں اور توفیق والے بعض دوستوں کو یا سب کو جیسا موقع ہو یا جیسا ان سے ہو سکے بطور ادائے سنت نہ بطور رسم اور بیاجی کچھ کھانا کھلا دیتے ہیں۔ یہ دعوت دنیوی دعوتوں کی طرح اس نیت سے نہ کھائی جاتی ہے اور نہ اس نیت سے کھلائی جاتی ہے کہ کھانے والے کل ضرور اس کے عوض میں اپنی کسی شادی کے موقع پر کھانا دیں اور اگر نہ دیں تو یہ ان کے سر پر بطور قرض کے قائم رہے گا۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد کی شادی پر میں خود وہاں گیا تھا۔ کیونکہ ان دنوں خلیفہ رشید الدین صاحب جن کے گھر میں صاحبزادہ صاحب کی شادی ہوئی تھی وہاں ملازم تھے اور صاحبزادہ بشیر احمد کی شادی کو ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں۔ ہر دو موقعہ پر دس پندرہ آدمی دولہا کے ساتھ گئے اور نکاح کرکے لے آئے۔ کسی موقع پر حضرت صاحب خود تشریف نہیں لے گئے اور نہ اس کو ضروری سمجھا گیا۔ کسی موقع پر بھی نہ ڈھول بجا نہ باجا۔ نہ آتش بازی نہ سہرا نہ گانا اور کوئی رسم رسوم ادا ہوئی۔ حسب توفیق ادھر سے لڑکی کے واسطے کپڑا زیور دیا گیا اور ادھر سے بھی حسب توفیق لڑکی اور لڑکے کے واسطے زیور کپڑا دیا گیا۔ نکاح ہوا۔ دعا کی گئی۔ ولیمہ ہوا اور بس۔

جماعت احمدیہ کے ممبروں کے واسطے ضروری ہے کہ شادی کے موقعہ پر زمانہ کی بد رسومات سے بچتے رہیں اور اپنے رشتہ داروں کے رعب کے نیچے نہ آ جاویں۔ جو ہنوز اس سلسلہ پاک میں داخل نہیں ہوئے اور اپنے دوسرے رشتہ داروں کو بد رسوم میں شامل ہونے کے واسطے مجبور کرتے ہیں۔

اگلے دن کا ذکر ہے۔ ایک دوست نے بذریعہ خط حضرت سے دریافت کیا کہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور اس کے ہاں شادی کی ایک تقریب ہے۔ مجھے اس موقعہ پر ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت نے فرمایا۔ رشتہ داروں کے ساتھ غمی اور شادی کے موقعہ پر ہمدردی کرنا اور ساتھ دینا ضروری ہے۔ سوائے ایسے رشتہ داروں کے جو سلسلہ حقہ کی سخت مخالفت کے درپے ہوں اور دشنام دہی کیا کرتے ہوں۔ ایسوں کے ساتھ تعلق رکھنا مناسب نہیں۔ باقی جو معمولی لوگ ہیں۔ اور معمولی طور پر اپنے دنیوی رنگ میں مصروف ہیں نہ مخالف ہیں نہ موافق ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ غمی و شادی میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے ہاں ایسے وقت بھی یہ احتیاط ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کی بدعت اور غیر شرع امر میں انسان شامل نہ ہووے اور کسی ناجائز بات میں حصہ نہ لے مثلاً وہ کنجریوں کا ناچ کراتے ہیں۔ تو اس مجلس میں نہ بیٹھے اور اگر کسی مجمع میں سلسلہ حقہ کے برخلاف تذکرہ ہو اور ہنسی ٹھٹھا کیا جائے۔ تو اس جگہ سے اٹھ آوے یا اور کوئی بدعت کی رسم وہ لوگ کریں۔ تو ان میں شریک نہ ہو۔ باقی جائز اور شرعی امور میں اپنے رشتہ داروں کی ہمدردی کرے اور ان کے ساتھ اخلاق سے پیش آوے۔ خواہ وہ اس سلسلہ کے ممبر ہوں یا نہ ہوں بلکہ ہمارا تو یہ اصول ہے کہ دیگر مذاہب۔ ہندو۔ عیسائی کے ساتھ بھی اخلاق اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔ وہ سب لوگ بیمار ہیں ان کی بیماری کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان پر رحم کرنا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بجناب اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب مخالفین کی ہجو گوئیاں سنتے سنتے کلیجہ پک گیا اور دل اکتا گیا تو قلب میں تحریک پیدا ہوئی۔ کہ ان کی بیہودہ گوئی کا جواب دیا جاوے مگر معاً یہ خیال آیا۔ کہ بدی را بدی سہل باشد جزا خاموشی اختیار کی۔ مگر چونکہ طبیعت کو لگاؤ تھا اور مدتوں شعر گوئی یعنی حسن و عشق اور گل و بلبل کے فسانوں میں خامہ فرسائی کی تھی۔ لہذا اچھی شاعری کے لئے ایک خاص تحریک قلبی نے آمادہ کیا۔ چنانچہ اس پریشانی و عجلت کی حالت اور قلیل مدت میں جو کچھ سرانجام سخن ہو سکا۔ پیش کش خدمت ہے۔ اگرچہ ہدیۂ گل بہ بوستان آوردن کا مرتکب ہوں تاہم امید تحسین و چشم آفرین رکھتا ہوں۔ کیا عجب کہ حضور ہم لوگوں کیواسطے دعا فرماویں اور ہماری کشتی گرداب مصائب سے نکل کر ساحل کامیابی و کامرانی پر پہنچے۔ بعد ملاحظہ بغرض انطباع اخبار بدر میں بھجوا دیا جاوے۔

حد ادب۔ فقط۔ عریضہ نگار خاکسار نعمت اللہ خان۔ مضطر۔ احمدی از نجیب آباد مقیم برچھو کی چنگی۔

قصیدہ

شرف حاصل ہے مجھکو اس شہ والا نسبت کا
ملک افلاک پر پڑھتے ہیں خطبہ جس کی نصرت کا

وہ یکتائے زمانہ ہے زمانہ اس کا شاہد ہے
بشر آیا نہیں بعد نبی اس شان و شوکت کا

یہ وہ مہدی برحق ہے مثیل ابن مریم ہے
رسول اللہ نے مژدہ سنایا تھا جس کی بعثت کا

یہ وہ نائب ہے سرکار رسل یہ وہ ہے ہادیٔ مطلق
کہ اس سے راستہ ملتا ہے بھولوں کو ہدایت کا

جسے بھیجا ہے حق نے اُسے مژدہ وہ یاں آئے
تماشا دیکھ لے آکر ظہور حق کی قدرت کا

عیاں ہیں خوبیاں اسلام کی اس ذات اقدس سے
کوئی دن میں جہاں سے کوچ ہے اب شرک و بدعت کا

مٹاتا ہے دلوں سے کفر و ظلمت کی سیاہی کو
چکھاتا ہے مزہ لوگوں کو ایمانی حلاوت کا

شریعت کا نبی پاک کی وہ ہی مجدد ہے
خدا نے سر پہ اس کے تاج رکھا ہے امامت کا

نشان تائیدیں دکھلاتے ہیں ارض و سما کیا کیا
کلام پاک سے اثبات ہے اس کی صداقت کا

اُسے بھیجا ہے خالق نے کہ تا مخلوق کو اسکی
چلن سکھلائے وحدت کا طریقہ اسکی طاعت کا

وہ طاعت میں خدا کی رات دن مصروف رہتا ہے
مجھے ہے ناز دم بھرتا ہوں میں اس کی اطاعت کا

مگر حیران ہوں جہال کی ایذا رسانی سے
کہ حد سے بڑھ گیا ہے شور و شر ان کی بغاوت کا

کوئی کافر سمجھتا ہے کوئی گمراہ کہتا ہے
سنا ہے حال جب سے منکروں نے میری بیعت کا

سنائیں گالیاں صدہا لگائیں تہمتیں کیا کیا
اٹھا رکھا نہ کوئی بھی دقیقہ میری ذلت کا

برا کہنے میں مقصد رات دن مصروف رہتے ہیں
انہیں ہاتھ آگیا ہے مشغلہ میری مذمت کا

مجھے دیں گالیاں مجھکو کہیں تحقیر کے کلمے
مجھے منظور جو ہو مقتضا ان کی شرافت کا

برا کم بخت کیوں یہ حضرت اقدس کو کہتے ہیں
نہیں پہچانتے کیوں مرتبہ ان کی فضیلت کا

یہودیت میں حد سے بڑھ گئے ہیں ایک دن آخر
انکے سامنے پھل پائیں گے اپنی شرارت کا

خدا کے نیک بندوں کو برا کہتے ہیں یہ ظالم
انکو خوف محشر کا نہ ہے خطرہ قیامت کا

جسے بھیجا گیا پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا
سدا سے یہ ہی خاصہ ان کی اس طبیعت کا

اگر احمد کو جھٹلایا تو جھٹلایا محمد کو
منکر امامت کا وہ ہے منکر نبوت کا

بروز احمد مرسل ہے گویا خود ہی احمد ہے
مثیل مصطفیٰ کو ہی لقب زیبا نبوت کا

سمجھتے کیا ہیں موذی یاد رکھیں بچ نہیں سکتے
جواب ان سے خدا لیگا ضرور ان کی حماقت کا

مجھے رہ رہ کے ان کے حال پر افسوس آتا ہے
بھرین دم مولویت کا عقیدہ رکھیں بدعت کا

مزا اک ایک کو اس بد زبانی کا چکھا دیتا
اگر ہوتا نہ مجھ کو پاس حضرت کی نصیحت کا

وگرنہ یہ مخالف چیز کیا ان کی حقیقت کیا
ابھی شیرازہ دیتا توڑ ان کی مولویت کا

جسے سردار لشکر دین کا حق نے بنایا ہے
میں اک مرد بہادر فرد ہوں اس کی جماعت کا

ٹھہر جائے مرے آگے کہاں یہ تاب دشمن کو
نمونہ کوئی ادنیٰ سا جو دیکھے میری جرأت کا

میری دہشت سے تھر تھر کانپتے ہیں مدعی میرے
یہ ان پر رعب چھایا ہے میری تیغ شجاعت کا

ہے دیکھا بارہا میں چیلنج سب نے بھائی اکبر کا
نہ آیا جوش میں کیوں مادہ کچھ بھی ان کی غیرت کا

جھجکتے کیوں ہیں منکر ہو کے بنکر سامنے آئیں
اگر کچھ حوصلہ رکھتے ہوں دل میں قابلیت کا

کسی کو پیٹھ پیچھے یوں برا کہنا جہالت ہے
نہیں شیوہ شرافت کا طریقہ ہے رذالت کا

خدایا تجھکو روشن ہے جو کچھ ہے ذہن گندلی ہے
سناؤں حال کیا جاہل کے بغض و عداوت کا

خدایا تو نگہبان ہے خدایا تو محافظ ہے
خدایا آسرا ہم کو ہے بس تیری حمایت کا

خدایا باز یہ آتے نہیں بیہودہ گوئی سے
لحاظ ان کو شرافت کا نہ انکو پاس عزت کا

خداوندا کہاں تک سختیاں جھیلوں مصائب کی
دکھا اب منتظر ہوں فیصلہ اپنی عدالت کا

امام پاک کے در پر تو اب مضطر کو پہونچا دے
خداوندا بہت مشتاق ہوں اس کی زیارت کا

استقامت ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں اپنی حالت زار پیش کر کے دعا کے واسطے درخواست کی۔ حضرت نے اس کو مفصلہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذوق شوق عبادت اور حضور نماز وغیرہ حالات کے بارے میں صرف یہ طریق رکھنا چاہیئے کہ ہمیشہ نمازوں میں اپنے لئے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ کے کام بہت آہستگی سے ہوتے ہیں وہ جلد بازی کو پسند نہیں کرتا۔ جس طرح یہ امر خطرناک ہے کہ انسان کاہل ہو دے اور ہر عبادت کا مزہ نہ آوے۔ اس سے بڑھ کر یہ امر خطرناک ہے کہ انسان جلدی کرے اور خدا کو آزماوے بلکہ چاہیئے کہ انسان سچے دل سے توبہ اور استغفار میں لگا رہے۔ گو دعائیں برس برس گذر جاویں اور کوئی نشان قبولیت دعا کا ظاہر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ بے نیاز ہے۔ صبر کے ساتھ ہر ایک کو اس کا پھل دیتا ہے۔ اور میں تو اپنی نمازوں میں اپنی جماعت کے ہر ایک فرد کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ کسی وقت تو دعا سنی جاوے گی۔

خودکشی گناہ ہے ایک شخص نے اپنے مصائب اور تکالیف کو ناقابل برداشت بیان کرتے ہوئے ایک لمبا خط حضرت صاحب کی خدمت میں لکھکر یہ ظاہر کیا کہ میں بہ سبب ان مصائب کے ایسا تنگ ہوں کہ خودکشی کا ارادہ رکھتا ہوں۔ حضرت نے جواب میں اس کو لکھا کہ خودکشی کرنا گناہ ہے۔ اور اس میں انسان کیواسطے کچھ فائدہ اور آرام نہیں ہے۔ کیونکہ مرنے سے انسان کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ ایک نئے طرز کی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر انسان اس دنیا میں تکالیف میں ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی نارضامندیوں کو ساتھ لے کر اگر دوسری طرف چلا جائے گا۔ تو وہاں کے مصائب اور تلخیاں اس جگہ کی مرارت سے بھی بڑھ کر ہیں۔ پس ایسی خودکشی اس کو کیا فائدہ دے گی۔ انسان کو چاہیئے کہ صبر کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا مانگنے میں مصروف رہے اور اپنی حالت کی اصلاح میں کوشش کرے اللہ تعالیٰ جلد رحم کر کے تمام بلاؤں اور آفتوں سے اس کو نجات دیگا۔

تحقیق الادیان و تبلیغ اسلام

ڈاک ولائت

بائبل مردہ کتاب بمقام لیوکس رج واقعہ ملک امریکہ کے پادری جارج صاحب پوائر نام نے ایک اتوار کو گرجے کے اندر اثنائے وعظ میں اپنی محنت کی تحقیقات کا نتیجہ پبلک کے سامنے پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ بائبل ایک مردہ کتاب ہے یعنی اس پر ایمان لانے کا زمانہ پیچھے رہگیا ہے۔ اب آئندہ ایسی کتاب کو ماننا اور اس پر عمل کرنے کا خیال کرنا ایک فضول امر ہے یہ سن کر متعصب حاضرین اٹھ کھڑے ہوئے اور پادری صاحب کو مار کر گرجہ سے باہر نکال دیا بلکہ دور تک ان کے پیچھے اینٹ پتھر مارتے ہوئے دوڑتے گئے اور شور مچاتے ہوئے۔ چلے گئے۔ شاباش مسیح کی بھیڑو! شاباش!!

پنڈت کرشنا صاحب امریکہ کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے شہر کینس میں جب پہنچے۔ تو وہاں کے گرجہ کے پادری صاحب نے ان کو اجازت دی کہ ان کے گرجہ کے اندر لیکچر دیں۔ پنڈت صاحب نے موقع کو غنیمت جان کر ہندوستان کے مشنریوں کی ناقابلیت کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اور اہل امریکہ سے درخواست کی کہ وہ ان بزرگوں کو ملک امریکہ میں ہی رہنے دیں اور کہا کہ ہندوستان کو ایسے آدمیوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر بعض متعصب عیسائی ناراض ہوگئے اور بیچارے پادری صاحب کو جنہوں نے پنڈت کو گرجہ میں کتھا کرنے کی اجازت دی تھی۔ استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب نے بہت عذر کیا کہ پنڈت انگریزی اچھی طرح نہیں جانتا۔ مگر یسوع کی بھیڑیں کہاں ماننی تھیں۔ پنڈت بھی نکالا گیا اور پادری صاحب بھی موقوف۔ امید ہے پادری صاحب اس خوش اخلاقی کو دیکھکر مذہب عیسوی کو خیرباد کہہ بیٹھے ہوں گے۔

عیسائی رحم دلی کا نمونہ اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ ایک مشنری جو افریقہ کے جنوبی ساحل پر ۴۵ سال تک مشن کا کام کرتا رہا ہے اب شہر نیویارک کو واپس چلا گیا ہے۔ اور اس نے ایک عجیب قصہ بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بلجیم کی گورنمنٹ اس ملک کے اصلی باشندوں پر سخت ظلم کرتی ہے ان کے ظلم کا یہ طریقہ ہے۔ کہ سرکاری سپاہی اصلی باشندوں کو حکم سنا دیتے ہیں کہ اتنا ربڑ اتنے دنوں کے اندر ہم کو مہیا کر دو۔ اگر وہ لوگ اتنا ربڑ مہیا نہ کر سکیں تو ان کے بچوں اور بیویوں کو گرفتار کر کے چمڑے کے کوڑوں کے ساتھ ایسا سخت مارا جاتا ہے۔ کہ ان کا بدن خون آلودہ ہوجاتا ہے۔ یہ رحم دل عیسائیت کا تازہ نمونہ ہے کاش کہ یورپ کی دوسری سلطنتیں رعایا کے سلوک کرنے کا نیک طریقہ ہماری برٹش گورنمنٹ سے سیکھیں۔

آزادی نسوان پر شاہ اٹلی کی والدہ کی رائے جو ایک امریکن اخبار نویس کے ساتھ گفتگو کرنے کے وقت ظاہر ہوئی اور جسے پیسہ اخبار نے مصری اخبار اللواء سے ترجمہ کیا ہے۔ اس سے کچھ اقتباس کرکے ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ پبلک کو معلوم ہوجائے کہ یورپ میں بھی سب لوگ بے ہودہ آزادی کے خواہش مند نہیں ہیں۔ بلکہ دانا لوگ ہر معاملہ میں مناسب حد بندی کو پسند کرتے ہیں۔

ملکہ نے فرمایا۔ جس خیال کا نام لوگوں نے آزادی نسوان رکھ چھوڑا ہے یہ سراسر حماقت ہے اور محض جہالت نے لوگوں کو ایسا خیال دلایا ہے۔ ورنہ عورت خواہ وہ ترقی اور عظمت کے کتنے ہی بلند زینہ پر کیوں نہ چڑھ جائے اس کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان صفات سے ہرگز دور نہ ہو۔ جو جنس نسوان کے لئے باعث امتیاز ہیں۔ عورت مالدار ہو یا غریب۔ شریف یا کمینی۔ اس کا فرض یہ ہے کہ اپنی حد سے آگے نہ بڑھے اور اپنے دل میں مردوں کی برابری کا خیال کبھی نہ لائے۔ اگر عورت کی تربیت اور تعلیم ایسے اصول پر کی جائے کہ وہ قدیم مجبوری و ذلت اور جدید آزادی و عزت کے بین بین حالت میں رہے۔ تو یہ سب سے عمدہ حالت ہوگی۔ بے شک عورت کو علم حاصل کرنے اور کاروبار سیکھنے کی آزادی دی جائے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے کنبہ والوں کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس کو زندگی کی مشکلات جھیلنے میں اپنے باپ بھائی یا شوہر کی امداد پر بہر حال بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عورت عام طور پر مرد کے وسیع تجربوں میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جس عورت کو مادری محبت کا شعور نہیں۔ دراصل وہ زندگی کے ایک پرلطف حصہ سے محروم ہے بیشک بعض اسباب ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن سے کچھ عورتوں کو بچہ کشی کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ مگر بیاہی ہوئی عورت جو دنیا کو اپنی نسل سے آباد بنانے میں بخل کرتی ہے وہ اپنے کنبہ اور ملک پر سخت ظلم کرتی ہے۔

عورت کے لئے سب سے مفید اور اہم تعلیم دینی تعلیم ہے۔ جس لڑکی کے دل میں بچپن سے دین کے پاک قواعد راسخ کر دئے جاتے ہیں۔ وہ جوان ہوکر بہ نسبت اس نوجوان اور کنواری لڑکی کے۔ جو دینی قواعد سے جاہل ہے۔ بہت زیادہ اپنی آپ عزت کر سکے گی۔ اور دینی اصول سے بے خبر لڑکی غیر خوشبودار پھول کے مشابہ ہوتی ہے۔

جو مرد شادی کرنے کو زندگی کا ضروری مقصد مانتے ہیں۔ ان کے لئے عورت ایک قوی بازو اور مددگار ہے۔ نیک مزاج عورت مرد کو اس کے کاروبار میں بہت قابل قدر اعانت دیتی ہے اور اسے مشکلات سے ہراساں نہیں ہونے دیتی۔

انسانی زندگی کے لئے آرام و راحت گویا بہار کا موسم ہوتا ہے اور جو شادی جانبین کے اتفاق و محبت پر مبنی ہو وہی حقیقی راحت ہے۔ اس لئے محبت کرنے والی بیوی اور دلدادہ شوہر دونوں ایک دوسرے کے معین و ناصر ہوں گے۔ اور تیز فہم۔ نیک مزاج بیوی شوہر کے دل کی مالک۔ اس کے آرام جان اس کے گھر کی باعث رونق اور اس کو خوشی رکھنے والی ساتھی ہوگی۔ جو نہ صرف شوہر کی دنیا بلکہ اس کے دین کو بھی بارونق بنا دے گی۔

جاپان اور روس روسی علماء کو جاپان بلانے کے واسطے مفصلہ ذیل خط لکھا گیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ روس کے معزز عالموں میں سے ایک یا دو فاضل شخص جاپانی کانفرنس مذاہب منعقدہ ٹوکیو دار السلطنت جاپان کو اپنی شرکت سے عزت بخشینگے۔ تاکہ وہ کانفرنس کے سامنے اسلام کی حقیقت ظاہر کریں۔ انجمن ان عالموں کو درجہ اول کے مصارف سفر دیگی۔ اور پندرہ روبل (تقریباً چالیس روپے) روزانہ مصارف خوراک وغیرہ کے لئے۔ البتہ یہ شرط کی جاتی ہے۔ کہ آنیوالے علماء حسب ذیل علوم میں مہارت رکھتے ہوں۔

علوم دینیہ عربی زباندانی فلسفہ قدیم و جدید کے ماہر ہونے کے علاوہ ان کو نصاریٰ یہود اور بدھ مذہب کے علماء سے مناظرہ کرنے پر پوری قدرت ہونی چاہیئے اور فرانسیسی زبانوں سے کوئی ایک زبان بھی ان کو آتی ہو۔ اگر ہماری دعوت قبول کریں تو ان کو لازم ہے یا ترجمان کے دفتر سے خط و کتابت کریں جس کے بعد بی سفیر مقیم سینٹ پیٹرزبرگ ان کے ساتھ معاملات طے ہوں گے (صاموکورا)

بلاد اسلامی

قبضۂ مصر انگلستان کے بعض مشہور اور مستند اخباروں نے بوضاحت ظاہر کر دیا ہے کہ کسی کو بھی یہ خیال نہیں کہ انگریز مصر کو خالی کر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نیپولین کا یہ قول تھا کہ ہندوستان پر تصرف قائم رکھنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ مصر پر قبضہ رہے۔

سودیشی مسلمان کلکتہ کے چند مسلمانوں نے سودیشی خیالات کی حمایت کے واسطے اور تقسیم بنگالہ کی مخالفت کے واسطے ایک انجمن مفید الاسلام نام قائم کی ہے۔ اس انجمن نے ہند کے دوسرے مسلمانوں سے امداد چاہی ہے۔ ہم نہیں امید کر سکتے کہ اس انجمن کی کارروائی اسلامیوں کے واسطے کسی فایدہ کا موجب ہو۔ بلکہ بجائے مفید ہونے کے وہ مضر ہے

تحقیقات فرانس کے ایک اخبار والوں نے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر کے باہر بھیجا ہے کہ ہر جگہ مسلمانوں کے صحیح حالات کی تفتیش کرے۔

شیخ مہر علی خاں رئیس ہوشیارپور جو سلسلہ حقہ کی صداقت میں ایک بڑے نشان پر گواہ تھے۔ ۱۴ - جولائی ۱۹۰۶ء کو رحلت فرما گئے۔

دجالہ کی کارروائی انبالہ میں ایک مسلمان کی عورت مشنریوں کے دام تزویر میں پھنس کر عیسائی ہوگئی۔ خاوند نے بہت زور لگایا کہ واپس لے لے مگر بے کار۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہرگز اپنے گھروں میں مشنری لیڈیوں کو نہ آنے دیا کریں

ایک مصری مظلوم اخبار وطن ناقل ہے کہ مصر کے ایک ترجمان انگریز بدمعاش نے سخت ظالمانہ دہوکہ دیا۔ وہ بطریق سیر مصر میں آیا اور ترجمانی کے لئے اس مصری کو ملازم رکھا۔ ایک دن مصری نے اس سے کہا۔ میرے پاس چند پیالے قدیم زمانہ کے ہیں۔ جن کی قیمت یہاں کے تاجر فی پیالہ دس پونڈ دیتے ہیں۔ انگریز نے کہا کہ مجھے دکھانا۔ دیکھ کر کہا یہ تو کچھ قیمت نہیں۔ لندن چلو وہاں وہ چند دام مل جائیں گے۔ مگر بدین شرط کہ میرا کرایہ واپسی تم دو۔ مصری احمق نے مان لیا۔ دونوں پہلے جہاز پر لورپول گئے اور وہاں سے بذریعہ ریل لندن۔ انگریز کو اس نے جہاز اور ریل کا درجہ اوّل کا کرایہ دیا۔ اور خود درجہ سوم میں سفر کیا۔ لندن پہنچ کر ظروف بھی اس سے لے لئے اور چنپت ہوگیا۔ اب مصری وہاں پردیس میں اپنی قسمت وحماقت پر رو رہا ہے۔ اور انگریز کا کچھ پتہ نہیں۔ پولیس تلاش کر رہی ہے اور مصری عبد اللہ کوئلیم کے ہاں خیرات کی روٹی کھا رہا ہے۔ جو اُسے واپس بھیجنے کے لئے چندہ بھی جمع کر رہے ہیں۔

جاپان مصر سے احمد علی جرجاوی افندی ایڈیٹر اخبار الرشاد جاپان کو روانہ ہوئے ان کے ساتھ ایک عالم ٹیونس سے اور امام شیخ احمد کلکتہ سے جائیں گے۔

خدیو مصر - ملک فرانس کی سیر میں مصروف ہیں۔

نو مسلمہ - بلند شہر میں ایک ہندو عورت معہ اپنے بچوں کے اور ایک خدمتگار عورت کے مشرف باسلام ہوئی۔

یہ کس کی آواز ہے احمد مسیح نابینا ساکن دہلی اور میر قاسم علی صاحب احمدی کے درمیان جو مباحثہ اسلام اور عیسائیت کے متعلق ہوا تھا اور جس میں عیسائی نے اپنی شکست کو خود تسلیم کیا تھا اور حضرت کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا تھا اور حضرت نے اس چیلنج کو قبول کیا تھا بدین شرط کہ کوئی بشپ اس نابینا کو اپنا مختار بنا دے۔ اس پر امرتسری اہل حدیث راے زنی کرتا ہوا عیسائی کے دعوی کو صحیح اور حضرت کے اشتہار کو فرار قرار دیتا ہے۔

اس وقت ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح اور دجّال کے درمیان جنگ ہوگا تب آسمان سے آواز آئے گی کہ مسیح کو فتح ہوئی اور شیطان کہے گا کہ دجّال کی فتح ہوئی۔ کیا ناظرین بتلا سکتے ہیں کہ امرتسر سے کس کی آواز آئی ہے۔

جاپان میں اسلام مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر نے ولایت جاتے ہوئے عدن کے ڈاکخانہ سے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں سے ایک کاغذ جاپان میں اسلام کے متعلق بھیجا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کے واسطے ذیل میں کیا جاتا ہے

شیخ مشیر حسین آنریری سیکرٹری اطلاع دیتا ہے۔ کہ پین اسلامک سوسائٹی کے ممبروں کے لئے یہ خبر نہایت فرحت افزا ہے۔ جو شہر برلن سے آئی ہے کہ جاپان سچ مچ اس فکر میں ہے کہ اسلام کو اپنا شاہی مذہب بنائے۔ بے شک سر دست یہ خبر ایسی نہیں کہ اس پر پورا اعتبار کر کے بہت فخر کیا جاوے۔ تاہم چونکہ اسلام ایک بہادر اور اعلیٰ مذہب ہے اور اسلامی تہذیب ایشیائی باشندوں کے واسطے سب سے زیادہ مناسب حال ہے۔ اس واسطے اگر جاپان آیندہ دنیا کے ملکی معاملات میں ایک اعلیٰ اور ممتاز حصہ لینا چاہتا ہے یا ایشیائی دنیا کو پھر نشو ونما دینا چاہتا ہے۔ تو اس کے واسطے ضروری ہوگا کہ جلدی سے یا دیر سے اس مذہب کو اختیار کرے۔ جس نے روما اور ایران کی بڑی سلطنتوں کو الٹ دیا تھا اور جس نے صحرائے عرب کے خانہ بدوشوں کو تین بڑے بڑے اعظموں کا فاتح اور مہذب بنا دیا تھا۔ سیکرٹری بیان کرتا ہے کہ جاپان کے واسطے دو راہ کشادہ ہیں۔ یا تو وہ یورپ کی تہذیب اور مذہب کو اختیار کر کے یورپ کی دوسری طاقتوں کی مشابہت میں غرق ہو جاوے یا اسلام کا زندہ کُن اور جاندار مذہب اختیار کر کے ایشیا کی تہذیب اور جلال کو پھر بحال کرے اور خود اس تہذیب کا سردار بنے اگر جاپان نے عیسوی مذہب اختیار کر لیا۔ تو اس کے واسطے نہ تو مشرق میں کوئی ایسی عزت ہے اور نہ مغرب میں جس کی وہ نقل کریگا لیکن اگر جاپان چاہتا ہے کہ وہ دنیا بھر میں ایک ثابت طاقت بن جائے۔ تو اسے مناسب ہے کہ اس سادہ قوت بخش اور اعلیٰ مذہب کو اختیار کرے۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب تھا۔ اُس **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** کا مذہب جو دنیا میں سب سے بڑا ریفارمر سب سے بڑا فاتح۔ سب سے بڑا حکمراں۔ ایک قوم کا بانی اور ایک **سلطنت کا بانی تھا۔** جاپان کو چاہیئے کہ اُس خالد کا مذہب قبول کرے جس نے ایشیا میں ایران جیسے **ملک کو فتح کیا** پھر جاپان کو چاہیئے کہ اس عمر کا مذہب قبول کرے جو افریقہ میں فراعنہ کی زمینوں **کا فاتح تھا۔** اور اُس محمد ثانی کا مذہب اختیار کرے۔ جس نے یورپ میں قسطنطنیہ جیسے **مضبوط شہر کو** فتح کر لیا۔ جو فائدے جاپان کو اسلام کی قبولیت سے حاصل ہوں گے۔ وہ جاپان کے مدبران سلطنت سے مخفی نہیں ہیں۔ جاپان موجودہ حالت میں باوجود اس قدر ترقی اور کامیابی کے ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ جس کا اثر دنیا کے صرف اس کونے تک محدود ہے۔ جہاں وہ واقع ہے۔ لیکن اسلام کو قبول کرنے سے وہ یکبارگی دنیا کی ایک بڑی طاقت ہو جاویگی۔ اور روئے زمین کی آبادی کا پانچواں حصہ اس کا حامی مددگار ومعاون بن جائے گا۔

سرحدی کمیشن :۔ مصری سرحدی کمیشن مقام رفح میں آگئی ہے ممبران کمیشن چار دن یہاں قیام کر کے پھر عریش کو روانہ ہوں گے اور امید ہے کہ بہت جلد کام ختم ہو جائے۔ (اللواء)

بدر النساء

حضرت مسیح موعود کا عورتوں کے واسطے نصیحت نامہ

(ایک پرانی تحریر سے اقتباس)

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ و انا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے۔

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہئیے۔

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانپ کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے۔ اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارا ہے اس کو چاہئیے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

۵۔ عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لائے اور پس پشت یعنی اس کے پیچھے اس کی خیر خواہ نہ ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں۔ ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے۔ یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہئیے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہئیے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔

۶۔ عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں۔ اور بندۂ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں۔ مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔ پھر جو شخص اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے۔ تو اس کو کیوں برا کہا جاوے ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

رسید زر

۷ جولائی ۱۹۰۶ء	۱۰۹۰	نعمت خان صاحب
۷	"	جماعت احمدیہ گجرات
۹	۶۲	جناب وزیر علی خان صاحب
۹	۶۲۶	چودھری اکبر علی صاحب
۱۰	"	عبدالعزیز صاحب امرتسر
۱۲	"	چودھری محمد حسین صاحب
۱۳	"	شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم
۱۴	۶۱۵	عبداللہ صاحب سنوری
۱۴	۱۱۱۲	مصری خان صاحب
۱۴	۱۱۲۵	عبدالخالق صاحب
۱۴	"	منظور الہی صاحب
۱۴	"	ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب
۱۴	"	منشی مولا بخش صاحب
۱۶	"	ڈاکٹر غلام غوث صاحب
۱۸	"	معرفت شیخ محمد نصیب قیمت ایک خریدار از ...
۱۸	"	میراں بخش صاحب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

۱۔ براہین احمدیہ۔ ہر چہار جلد معہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین۔ قیمت ... رعایتی بدر کے خریداروں کے واسطے للعہ ایک خریدار صرف ایک کتاب لے سکیگا

۲۔ نور الدین۔ رد آریہ۔ مصنف کی نظر ثانی کے بعد دوبارہ چھاپی گئی ہے۔ قیمت ...

جنگ مقدس۔ روئداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عبداللہ آتھم عیسائی طرفین کی تقریریں درج ہیں۔ قیمت رعایتی ...

عام اخبار

میڈیکل کالج لاہور کے امتحان ایل۔ ایم۔ ایس میں ۷۶ میں سے ۲۹ پاس ہوئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں ۲۰۳۶ فوتیاں طاعون سے ہوئیں اور پنجاب میں ایک سو فوتیاں۔

مدراس میں متصل پیرامبور حادثہ ریلوے سے ایک مال گاڑی پاش پاش ہوگئی ہرج بھی ہوا۔

افسوس کے ساتھ سنا گیا ہے کہ اسلامیہ ہائی اسکول لاہور کے طلبار نے ایکاکر کے اسکول جانا بند کر دیا ہے۔ جھگڑا ایک ادنےٰ بات پر یعنی رخصتوں کی زیادتی پر۔ مسلمان طلبار کے واسطے مناسب نہ تہا کہ ایسے برے فعل میں بنگالیوں کی نقل کرتے۔

سری نگر میں کالج بنایا گیا۔

نامہ نگار اخبار عام سری نگر کے متعلق لکھا ہے کہ ۵ اجولائی ۱۹۰۶ء اتوار کے دن گرمی معمولی حد سے پرواز کر کے اپنے پورے معیار پر پہنچی اور اس قدر گرمی پڑی کہ تن پر کپڑے بہاری معلوم ہوتے تھے۔ رات کو قریباً بوقت ۱۱ بجے طوفان باد اس زور سے چلا کہ کیا لکھا جاوے۔ بڑے بڑے درخت چنار اور دیگر درختان اس طوفان نے گرا دئے۔ چھت اور مکانات اس طرح ہلتے تھے گویا کہ زلزلہ آتا تہا بدقسمتی سے رات کو صفاکدل میں دریا کے کنارہ پر آگ نمودار ہوئی اور بہت سی تعمیرات کو جلا کر تہم گئی۔

چند روز ہوئے آگرہ کا ایک مشہور مالک مطبع اور تاجر کتب عبد الغفور اور پریس مین محمد ایوب علی گڑھ میں مارڈالے گئے تھے اور ان کی لاشیں جلادی گئی تھیں پولیس نے مجرموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے یہ کام ایک اور کتب فروش کے کہنے سے کیا تہا۔

لکھنؤ میں سہ شنبہ سے پنجشنبہ تک ۹۔ ۱ انچ بارش ہوئی۔ جس سے بہت سے مکانات گر پڑے

چیرا پونجی میں ۹ اور ۱۵ جولائی کے مابین ۱۰۶ انچ بارش باوسط ۱۵۔ انچ روزانہ ہوئی ہے۔

والشو موپت (مدراس) کے اسٹیشن پر ایک مال گاڑی ایک ٹکر سے جا لڑی۔ جس کے صدمہ سے انجن اور کئی گاڑیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔

بنگال۔ ناگپور کے یورپین گارڈ نے ایک باورچی کو مار ڈالا۔

امرت سر میں لالہ رام چند متمول نے ایک عجیب ترازو ایجاد کی ہے۔ جس سے سونے کی آمیزش کا صحیح پتہ مل جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سونے میں دوسری دہات ملا دے تو وہ زیور اس ترازو پر تولے جانے سے اس آمیزش کا حال فی الفور دریافت ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی ترازو یورپ میں ایجاد ہوتی۔ تو موجد کو لاکہوں روپیہ کا فائدہ پہنچ جاتا۔

بمبئی میں آتشزدگیوں کی متواتر وارداتوں سے وہاں کی بیمہ کمپنیوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ چند ہی ہفتوں میں قریباً پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان بیان کیا جاتا ہے۔ اس لئے بیمہ کمپنیوں نے تنگ کر اپنی شرح وصولی بمقدار ایک ثلث اور بڑہا دی ہے بیمہ کی وجہ سے مالکان کارخانہ تو نقصان سے بچ گئے۔ مگر کمپنیوں کو اس نقصان کا زیر بار ہونا پڑا۔

کابل بازار میں پچھلے ہفتے بڑی بہاری آتشزدگی ہوئی ایک سو سے زیادہ مکانات اور دکانیں راکھ ہوگئیں۔

افغانستان میں تمام بڑے بڑے دریا طغیانی پر ہیں پچھلی سرما کی عظیم برفباریوں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے

ہندوستان کے سابق وائسرائے کی بیوی لیڈی کرزن کا ۱۸۔ جولائی کو انتقال ہوگیا۔ ڈیڑھ سال سے بعض عوارض ایسے لاحق ہوگئے تھے۔ جنہوں نے پچھلے دنوں ایک نئی بیماری پیدا کردی۔ ڈاکٹروں کی عام رائے ہے کہ ضعف قلب سے انتقال ہوا۔

روس میں بدامنی اور شورش کے آثار بدستور پائے جاتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مجلس وزارت بہت جلد مستعفی ہو جائے گی۔ صوبہ وروینس میں کسانوں نے فساد کی آگ بھڑکا دی ہے۔ زمیندار بہاگ رہے ہیں۔

سینٹ پیٹرزبرگ کی فوج نے کام بند کر دیا ہے۔ سپاہی بازاروں میں گشت لگا کر عام اشتعال پیدا کر رہے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی نے یہ قانون پاس کر کے کہ آیندہ سے پرائیویٹ طلبار کو یونیورسٹی کے امتحانات میں شامل ہونے کا حق حاصل ہوگا۔ تعلیم کو جو صدمہ پہنچایا ہے۔ اس کے لئے کسی زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں مگر تاہم یہ غنیمت ہے۔ ایک سال کے بعد اس قانون پر عملدرآمد ہوگا۔ پرائیویٹ طلبار کو ابھی ایک سال کے لئے اور موقع دیا جاتا ہے کہ وہ امتحان میں شریک ہو کر قسمت آزمائی کریں۔ مگر ساتھ ہی چند شرائط بھی ہیں جن کے بغیر کوئی طالب علم شریک نہیں ہوسکتا۔

ینبوع سے مدینہ منورہ تک تار برقی لین مکمل ہوگئی افتتاحی رسم ایک بڑی مجلس میں ادا کی گئی جس میں تمام اعیان شہر شریک تھے۔ سلطان المعظم کی سلامتی اور دولت علیہ کی ترقی کی دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

شریف علی پاشا جدید شریف مکہ کی نسبت ظاہر خبریں آرہی ہیں۔ کہ اس کے تدبر اور دانشمندی سے اہل مکہ نہایت خوش ہیں۔ شریف عون الرفیق مرحوم نے مکہ معظمہ میں جس قدر زیارت گاہیں اور مقابر تھے ان کو یہ کہہ کر منہدم کرا دیا تہا۔ کہ "خانہ کعبہ کے جوار میں انسان کی پرستش گاہوں کی ضرورت نہیں" اس حرکت سے اہل مکہ جو ایک مدت سے ان زیارت گاہوں کے عادی ہو رہے تھے۔ سخت برہم ہوئے۔ مگر علی پاشا نے آتے ہی ان تمام زیارت گاہوں کو پھر قائم کر دیا ہے۔ جس سے تمام لوگ خوش ہوگئے ہیں۔ اور شریف کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔

قاہرہ سے ایک نیا اخبار نکلنے والا ہے جو شترکہ سرمایہ سے جاری ہوگا اور جس کا مقصد نہ صرف قوم کی اصلاح بلکہ وسایل ترقی واشاعت تعلیم پر عملدرآمد کرنا ہوگا۔ آٹھ ہزار پونڈ جمع ہوچکے ہیں۔ اور لوگ نہایت شوق سے حصے خرید رہے ہیں۔

سلطان المعظم نے فرانس کے ایک مشہور کارخانے سے سولہ تار پیڈو کشتیاں تیار کرائی تھیں جن میں سے چار کشتیاں مکمل ہو کر دار السعادت پہنچ گئی ہیں۔ سلطان المعظم نے ان کی ساخت کو دیکھ کر نہایت پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور حکم دیا کہ چند ماہ کے لئے نصف فرانسیسی ملاح ان میں ملازم رکھے جاویں تاکہ ترکی ملاح اچھی طرح اس کے کیل پرزوں اور چلانے کے طریقے سے واقف ہو جائیں۔

۱۴۔ جنوری ۱۹۰۷ء کو سورج گرہن ہوگا۔ سائبیریا اور تبت میں سورج گرہن سالم دکہائی دیگا

۔ ریاستہائے شان کے اندر مویشیوں کے درمیان سخت بیماری پہیلی ہوئی ہے۔ ۹۰ فی صدی مویشی غارت ہوچکے ہیں۔ بھینسوں پر سب سے زیادہ تباہی ہے۔ اور اس سبب سے قحط کا احتمال ہے۔

زار روس نے ڈوما یعنی پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے اور ۵۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو نئی پارلیمنٹ بنائی جائیگی اس کی وجہ غالباً یہ ہوئی ہے کہ موجودہ پارلیمنٹ عوام کی امداد میں تہی اور زار کے حق میں نہ تہی۔

آتش زدگی۔ سکاٹ لینڈ کے شہر ڈنڈی میں سخت آگ لگی بیان کیا جاتا ہے کہ ساٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگیا ہے۔ شراب کا ایک کارخانہ جل گیا ہے۔

ضعف بصارت کے لئے سرمہ تریاق

سرمہ جست

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرضی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں اور نہ کسی جنگلی سنیاسی کا بتایا ہوا نو نسخہ ہے البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے، جو تمام کے تمام حکمائے سلف و حال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجب برکت سمجھکر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں کہ ضعف بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ صحت کی حالت میں ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہئے۔

صرف ایک پوڑیہ کے خریدار معہ محصولڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجدیں

قیمت فی پوڑیہ علاوہ صرف چار آنہ (۴؍)

محصول ذمہ خریدار

پوری ایک درجن پوڑیہ کے خریدار صرف دو روپے (عہ)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا۔ کارخانہ رفیق الصحت لاہور

حید پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا۔

ملکہ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر مولوی صاحب سید عبد الحی کو دیا تھا

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری رائے میں یہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ٹکٹ کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرائیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ پر تحریر کر دیں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوا سے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی اشتہار تصور نہ فرمائیں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

کارخانہ بوٹ و گرگابی

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا۔ عمدہ لگایا جاتا ہے۔ کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش کام طیار کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

عبد اللہ عبد الرحمان کارخانہ بوٹ گرگابی

نمونہ مفت ملتا ہے نمک موسلی جوامراض معدہ کا قطعی و لفیس علاج ہے پچاس روپیہ انعام اس صاحب کو دئے جاوینگے جو ثابت کر دے کہ نمک موسلی کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کرے ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہیئے نمک موسلی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں۔ نمک موسلی کے استعمال سے قیمت فی شیشی [illegible] انگریزی

ویمانالی میڈیسنز کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل ارشاد اعلیٰ درجہ کا ہے مضامین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقعت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت ہر ایک کا دلی دوست ہے اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپ نے نہ دیکھا ہو تو ایک پرچہ ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی ستریان

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض لگ جاتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے دانا لوگوں نے بجلی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے ہمارے حکیم صاحب نے بھی دیسی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا ہے [illegible] ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو کے مکمل برقی سٹ جس میں روغن طلا برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ۔/ معہ محصول درخواست آنے پر فہرست مفت

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ انمیں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین۔ دارچینی۔ کو کا نکس دامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت نعمف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی بکس ۴۸ گولی عہ/ معہ محصولڈاک

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مفرّح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامتہ فاضلِ اجل علامتہ العلما حاذق طبیب لقمان زمان مولانا

مولوی حافظ حاجی حکیم نورالدین صاحب بھیروی

دارالامان قادیان

کی تصدیق

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ مرہم عیسےٰ صاحب بے ریب
مفید ہے میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان
کے کارخانہ میں برکت دے۔ مرہم عیسےٰ کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ بہت
عمدہ بنتی ہیں

نورالدین قادیان ۷- جولائی ۱۹۰۶ء

قیمت ۔ فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے **چار روپیہ**

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (نولکھا)

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۳۱

۱۱- جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲ - اگست ۱۹۰۶ء

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۳۱

چہ گویم بانو گرآئی چہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جن کو بیٹھ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو سال پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرین گے ان سے بحساب بعد لیجاوے گی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے تو پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ... عا... افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند راست
منکر آں صید و اہمن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس علیہ السلام بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ لیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین

اس کے بعد آپ ... متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ تعلیم الاسلام
صفحہ ۳ ۔ ڈائری ۔ القول الطیب ۔
صفحہ ۴ ۔ حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا خط
صفحہ ۵ و ۶ ۔ بدر صادق ۔ تجلی
صفحہ ۹ و ۱۰ ۔ مراسلات ۔ سکھوں اور آریوں پر اتمام حجت ۔ ڈاکٹر کی ولایت
صفحہ ۱۱ ۔ بلاد اسلامی ۔
صفحہ ۱۲ ۔ بدر النساء ۔ حضرت مسیح موعود کا عورتوں کے واسطے نصیحت نامہ
صفحہ ۱۳ ۔ عام اخبار
صفحہ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدر مسیح

۱۱ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء ۔ فرمایا آج مجھے ایک الہام ہوا اُس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے، اور وہ یہ ہے

"ایک دم میں دم رخصت ہوا"

یہ الہام ایک موزون عبارت میں ہے، مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ میں بعد از نماز عصر ہوتا ہے اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر شیخ نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر ظفر حسین صاحب بنوں سے ۔ شیخ تیمور صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب طالب علمان اسلامیہ کالج لاہور ۔ خلیفہ نور الدین صاحب جموں سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

رسالہ تعلیم اسلام کا پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے

آسمان پر ابر چھایا رہتا ہے اور ہر روز تھوڑی بہت بارش ہو جاتی ہے۔

ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم رخصتوں کی تقریب پر باہر گئے ہوئے ہیں اور مختلف شہروں سے ان کے لیکچر دینے کی خبریں آ رہی ہیں ۔ ماسٹر صاحب کا لیکچر اس مضمون پر ہوتا ہے کہ وہ سکھ مذہب کو چھوڑ کر مسلمان کیوں ہو گئے ۔ اس طرح وہ ایک مفید کام میں مصروف ہیں ۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے ان کے ایک لیکچر کا خلاصہ اسی اخبار میں درج کیا گیا ہے

معذرت افسوس ہے کہ اس دفعہ صفحہ ۵ و ۶ وقت پر طیار نہیں ہو سکا اس واسطے یہ صفحات اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

جاپان حضرت کی خدمت میں یہ ذکر آیا کہ جاپان اس امر کے واسطے بہت طیار ہے کہ اس میں اشاعت اسلام ہو فرمایا ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب تک اس معاملہ میں ہم کو حکم نہ ہو یا خبر نہ دی جائے ہم کچھ کر نہیں سکتے چھوٹے چھوٹے معاملات میں جب خدا تعالےٰ ہم کو اطلاع دیتا ہے تو ایسے بڑے کام میں وہ کیوں ہم کو اطلاع نہ دیگا ۔ اگر انسان خود بخود اپنی رائے سے کام کرے تو اس میں خدا کی طرف سے نصرت اور برکت کی امید نہیں ہوتی مگر جب خدا تعالےٰ خود کسی کام کو کرنا چاہتا ہے ۔ تو اس کے واسطے تمام سامان بآسانی میسر آ جاتے ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ جاپان کے واسطے کوئی کتاب لکھی جاوے ۔ پہلے ہم اس امر کے متعلق توجہ کریں گے ۔ پھر جو خدا کو منظور ہو۔

تعلیم الاسلام

رسالہ تعلیم الاسلام جس کا اشتہار اخبار بدر میں چھپا تھا اس کا پہلا پرچہ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ ۴۰ صفحہ پر شائع ہوا ہے جن میں سے قریب ۳۴ صفحے تفسیر قرآن شریف پر مشتمل ہیں تفسیر ابتدائے قرآن شریف یعنی سورۃ فاتحہ سے شروع کی گئی ہے اور اس کے لکھنے والے فاضل اجل حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب اول مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام و ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام ہیں لیکن تفسیر کا اکثر حصہ وہ ہے جو حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ درس قرآن میں بیان فرمایا کرتے ہیں جہاں ایڈیٹر صاحب رسالہ پابندی کے ساتھ حاضر ہو کر ساتھ ساتھ نوٹ لکھتے رہتے ہیں چونکہ ایڈیٹر صاحب موصوف خود بھی تحصیل علوم عربیہ باقاعدہ طور پر ہندوستان میں کر چکے ہوئے ہیں اور علوم عربیہ میں بڑی مہارت رکھتے ہیں اس واسطے انہوں نے اس تفسیر کے لکھنے میں صرف مولانا موصوف کے درس کے نوٹوں پر اکتفا نہیں کی ۔ بلکہ اپنے علم و فضل اور دیگر کتب دینیہ کے مطالعہ سے بھی کام لیا ہے اور تفسیر کے لکھنے میں اتنی احتیاط کی ہے کہ جہاں حضرت مولوی حکیم صاحب کے درس کو تحریر کیا ہے وہاں حرف ح لکھدیا ہے اور دوسری جگہ حرف م لکھدیا ہے ۔ جس سے مراد محمد سرور شاہ ہے۔ رسالہ کے آخیر میں مدرسہ کے متعلق اخبار بھی درج ہیں اور شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ الہامات بھی درج ہیں ۔ غرض ہر طرح سے رسالہ کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ نفس مضمون رسالہ پر ریویو کرنے کی نہ مجھے لیاقت ہے اور نہ ضرورت ۔ صاحب درس قرآن اور صاحب ایڈیٹر کے نام اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہیں کہ یہ رسالہ کیسا ہے اور آئندہ کیسا ہو گا ۔ زیادہ تشفی کے واسطے ناظرین خود ایک پرچہ منگوا کر دیکھ لیں۔

صاحب ناظم رسالہ نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبروں کو میں اطلاع دیدوں کہ بعض صاحبان کی خدمت میں رسالہ تعلیم الاسلام بطور نمونہ کے اس امید پر روانہ کیا گیا ہے کہ وہ ضرور اس کی خریداری کی خواہش کریں ۔ ایسے صاحبان کیواسطے مناسب ہو گا کہ وہ اپنی رضامندی سے مطلع فرماویں تاکہ ان کا نام درج رجسٹر کر دیا جاوے اس رسالہ کا چندہ سالانہ عہ مقرر کیا گیا ہے جو کہ پیشگی آنا چاہیئے۔

تمام درخواستیں خریداری کے لئے بخدمت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام آنی چاہئیں ۔ جو کہ اس رسالہ کے مینجر ہیں ٭

ڈائری

القول الطیب

۲۵ - جولائی ۱۹۰۶ء - امرتسر کے ایک شریف خاندان کا ایک ممبر حضرت کی خدمت مین حاضر رہا - تنہائے گفتگو مین حضرت نے کہا کہ کیا آپ امرتسر مین ہمارے لیکچر مین موجود تھے -

شریف - مین اس لیکچر مین موجود تھا اور آپ کی کرسی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا - نادانون نے شرارت کی مگر اس وقت ان کو کون سمجھاتا -

حضرت اقدس - ہاں اس وقت ان لوگون کا سمجھانا محال تھا - اس وقت تو ان لوگون کا وہ حال تھا - جیسا کہ تاجرون کا قصہ ہے کہ چند تاجر کسی جگہ راہ مین جاتے تھے کہ قزاقوں نے ان پر حملہ کیا - تجارتکے ہمراہ ایک حکیم بھی تھا کسی نے حکیم کو کہا کہ ان کو نصیحت کر - حکیم نے جواب دیا کہ اس وقت ان لوگون کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے یہ نفس پرستی مین ایسے اندھے ہین کہ ان کو اس وقت کوئی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی - ہمارا منشاء اس لیکچر مین یہ تہا کہ اسلام کی خوبیان بیان کی جائین - مگر افسوس ہے کہ ان لوگون نے شرارت کی -

شریف - ان کا قصور ہی کیا ہے - وہ اندھے ہین ان کو بصیرت نہین -

حضرت اقدس - زیادہ تر افسوس تو علماء پر ہے جو عوام کو دھوکہ مین ڈالتے ہین - دیکھو اسلام پر کس قدر انحطاط کا زمانہ ہے - کہ علماء کی حالت ایسی گندی ہو

شریف - علماء کیوں ایسا نہ کرین جب کہ ان کے واسطے ذریعہ معاش صرف اسی مین ہے - آپ نے دیکھا یا سنا ہوگا کہ آج کل امرتسر کے مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت امام ابو حنیفہ کے حق مین کیسے کیسے خراب کلمات لکھ کر اشتہار دے رہا ہے - یہی علماء لوگ اسلام مین فتنہ ڈالتے ہین -

حضرت اقدس - آئمہ کے حق مین سخت کلامی کرنا بہت ہی نامناسب امر ہے - جس زمانہ مین یہ بزرگ گذرے ہین - اگر وہ دین کی خدمت نہ کرتے تو ہزارہا غربا پیدا ہو جاتیں - یہ لوگ اسلام میں بطور چار دیواری کے تھے - انہوں نے جو کچھ کیا خدا کے واسطے کیا اور شریر لوگون کو حد سے بڑھنے سے بچایا - ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے - ان لوگوں نے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا - اور بے نفس ہو کر اسلام کی خدمت کی - ان لوگوں کی طرح وہ نہ تھے کہ ہر وقت دنیا کو مقدم رکھتے -

خواجہ کمال الدین صاحب - ان علماء کا تو یہی نمونہ کافی ہے - جو ثناء اللہ نے عدالت کے اندر حضور کے برخلاف گواہی کی خاطر دکھایا - (یعنی بیان کیا کہ جھوٹھ چوری زنا جو کچھ مسلمان کرے اس کے تقوی مین کچھ فرق نہین آتا - ایڈیٹر)

شریف - ان لوگون میں دنیا طلبی ہے - دین نہین رہا

اس کے بعد اس شریف مرد نے اپنے بعض ذاتی امور کے واسطے دعا کے لئے حضرت کی خدمت مین درخواست کی - جس پر حضرت نے فرمایا

اصول دعا

میں آپ کے واسطے انشاء اللہ دعا کروں گا - مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہون کہ اصول دعا مین سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو - تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہین ہو سکتی - جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا دراصل اختیاری امر نہین ہے - دعا مین کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے - دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور مین توجہ کرنے مین کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے مین مشغول رہے بار بار یاد دلائے - خاص تعلق پیدا کرے - صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا - دعا بڑی شے ہے جب کہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے - تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہین مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار مین نہین کہ کسی کے واسطے دل مین درد پیدا کرے - ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ مین جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی - صوفی کے دل مین درد پیدا ہوا اور اسی جگہ خداوند تعالےٰ کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل مین درد کیون پیدا کر دیا -

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسے ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑین - ان سب کا آخری علاج دعا ہے خدا تعالےٰ ہر شے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کر سکتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شے پر اس کا قبضہ ہے انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے - اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سے فائدہ پہنچا دیتا ہے لیکن خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہین دے سکتا مگر دعا کا معاملہ ایسا نہین کہ انسان دور سے گولی چلاوے اور چلا جائے - بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہیئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے - دیکھو بازار مین آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لو اور کہو کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے - دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہین -

ہم تو چاہتے ہین اور خواہش رکھتے ہین کہ تمام بنی نوع کے واسطے دل مین سچا درد پیدا ہو جاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ مین نہیں نہ اپنے واسطے نہ عزیز واقارب کے واسطے نہ بیوی بچے کے واسطے - ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا کے فضل پر منحصر ہے - لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے کہتے ہین کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحب ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب لیئے دعا کرانے کیواسطے گیا تو انہون نے فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چاول لے آیا - اس شخص کے دل مین خیال آیا کہ عجیب ولی ہے مین اس کے پاس اپنا مطلب لیکر آیا ہون تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا جب وہ کہا چکے تو انہون نے اس کیواسطے دعا کی اور اس کی مشکل حل ہو گئی - تب نظام الدین صاحب نے اس کو تلایا کہ مین نے تجھ سے دودھ چاول اس واسطے مانگے تھے - کہ جب تو دعا کرانے کیواسطے آیا تھا تو میرے واسطے ایک بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل مین تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا اس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلق محبت پیدا کرنے کیواسطے میں نے یہ بات سوچی تھی -

ویسا ہی توریت مین حضرت اسحاق کا قصہ ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجھے کھلا تا کہ مین تجھے برکت دون اور تیرے واسطے دعا کروں - اس قسم کے بہت سے قصے اولیاء کے حالات مین درج ہین اور ان مین حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنے اور دعا کرانے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے -

انسان پر جسقدر مصائب مالی یا جانی وارد ہوتے ہین وہ سب خدا تعالیٰ کی رضامندی کے سبب ہوتے ہین انسان کو چاہیئے کہ اپنی حالت مین تبدیلی - - - خدا کو راضی کرے تب تمام تکالیف دور ہو جاتی ہین دنیا کی تمام اشیاء اور تمام دل انسانوں کے خدا کے قبضہ قدرت مین ہین - دیکھو جب تم کسی کے گھر مین جاؤ اور گھروالا امیر رئیس ہو تو اس کے تمام نوکر تمہاری خاطر کرین گے اور تمہارے ساتھ ادب سے پیش آوین گے لیکن اگر تم آقا کو ناراض کر دو تو کوئی نوکر تمہاری پرواہ نہ کریگا بلکہ سب بےعزتی کرنے پر آمادہ ہو جاوین گے -

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک پرانا خط

مخدومی اخویم چودہری اللہ داد صاحب مرحوم جب شاہپور مین رہتے تھے۔ تو انہوں نے اپنے بعض ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین ایک عریضہ لکہا تہا۔ جس کے جواب مین حضرت اقدس نے مفصلہ ذیل جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے۔ اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے۔ وہ خدا تو قادر ہے۔ کہ ایک دم مین مشکلات آمدہ کو حل کرے مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کسی بنا پر کسی حد تک اس کا ابتلاء چاہتے ہین۔ اُن مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکہو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم مین دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں مین اپنی ہی زبان مین ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام مین رکوع میں سجود مین التحیات مین ہر ایک وضع مین دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہین ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے۔ اس کو کسیقدر ابتلاء کا مزہ چکہاتا ہے تا اس کی آنکہ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہنچین اور در حقیقت کوئی دُکھ دُکھ نہین صرف ایمان کا قصور دُکھ ہے صدق دل سے اپنے تئین خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجہو کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہین۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان مین خدا سے معافی چاہو تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہین کوئی اس دروازہ کے راہ سے نہین آتا جس کو یہ سب کچہہ دیکہنا نہین پڑتا بلکہ اس سے زیادہ خدا طاقت بخشے۔ چندروز دنیا بے مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت مین اپنا صدق دکہلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات مین خوبی نہین کہ بہت جزع فزع کرکے مخلص چاہیئے بلکہ اس مین خوبی ہے کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلانا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔ از قادیان

۲۰۔ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء

شدہی

آریہ مسافر۔ نالاں ہے کہ ہمارے آریہ بہائی کھلے دل کے ساتھ غیر قوموں کو اپنے اندر ملانے مین ہماری امداد نہیں کرتے اور صرف چند آریہ ایسے مین جو شدہی مین حصہ لیتے ہین ورنہ عموماً آریہ بہی شدہی سے نفرت رکھتے ہین۔ اس کی اصل جڑ یہ ہے کہ ہندوازم یا آریہ ازم یا ویدازم ایک قومی مذہب ہے یا بالفاظ دیگر ایک قومیت ہے نہ کہ کوئی مذہب۔ آریہ جب آریہ ورت مین داخل ہوئے۔ تو انھوں نے ہند کے اصلی باشندون کو کبھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہین کی بلکہ ان کو مارنے ذلیل کرنے اور جلاوطن کرنے کے درپے ہمیشہ رہے۔ نہ ان کے ساتھ مل کر کھانا جائز نہ وہ وید پڑھ سکتے نہ وہ علم سیکہہ سکتے نہ وہ پوجا پاٹ مین شریک ہو سکتے۔ اسی سے رفتہ رفتہ چہوت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ اگر چہوت کے ابتدا اور اصلیت پر آریہ اخبار روشنی ڈالین تو امید ہے کہ شدہی کا مسئلہ بھی خود بخود حل ہو جائے گا۔

ہندو لفظ کی اصلیت

"ناگری پرچارنی سبہا بنارس" کے ماہواری رسالہ "سرستی" بابت ماہ جون مین لفظ کی اصلیت و معنوں پر ایک طویل مضمون درج ہوا ہے۔ جو کہ پنڈت دہرمانند مہا بہارتی کے ایک بنگالی مضمون سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ لفظ ہندو [illegible] کا ابتدائی منبع ژند اوستہا ہے۔ اس قدیم پُستک مین اصل لفظ ہندو [illegible] لکھا ہے یہودیوں نے اپنی زبان عبرانی میں لے کر ہنہ [illegible] کر دیا۔ عبرانی کا سندو یونانی مین پہلے ہندکوس اور پھر بگڑ کر انڈکس [illegible] ہو گیا۔ جس کا انگریزی انڈیا بن گیا۔ ہندوکش سے اٹک کے کنارے تک رہنے والے لوگوں نے جو کہ پارسی نسل کے ہین اپنی بولی پشتو مین جو کہ فارسی سے بہت ملتی ہے ژند اوستہا کے لفظ ہندو [illegible] کو ہندو [illegible] کی شکل مین بدل دیا۔ پشتو مین اس کے معنے ہین۔ جاہ و جلال۔ اقبال۔ طاقت و رعب وغیرہ۔ تاتک کے پہلے یہ لفظ [illegible] ہندو سندہو [illegible] ہنتُو اور [illegible] ہندو تک رہا۔ سکھ دہرم کے بانی گورو نانک کے سپاہی سکہوں نے آخر اسے جندو [illegible] کے روپ مین بدل دیا۔

پرماتما کی ہستی

ایک آریہ پریم نارائن صاحب پرماتما کی ہستی پر ایک مضمون آریہ مسافر مین شائع کرتے ہین اور عقلی دلائل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دینا چاہتا ہے۔ سب سے پہلی دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ دنیا مین ہر ایک شے مرکب نظر آتی ہے۔ لیکن ان اجزاء کا ترکیب دینے والا کون ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ از خود مرکب ہو گئین۔ تو خلاف عقل ہے۔ آریہ کی عقل بھی عجیب ہے۔ کہ اجزاء کا از خود پیدا ہو جانا اس کے خلاف نہین۔ لیکن از خود مرکب ہو جانا اس کے خلاف ہے۔ اگر از خود مرکب ہونا مشکل اور محال ہے۔ تو از خود پیدا ہو جانا تو اس سے بھی بڑھ کر مشکل اور محال ہے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ آریہ صاحب خدا کو جوڑنے جاڑنے والا مانتے ہین۔ مگر پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ کی ضرورت نہین مانتے

دہرم پال جیسوں کو ایک آریہ کی نصیحت

مین دیکہتا ہون کہ آج کل تبدیل مذہب کا واقعہ ایک عجیب تماشا ہو رہا ہے۔ کہیں اخبارون میں خم ٹھونکے جاتے ہین کہیں اشتہارون کے ذریعہ سے چیلنج بازی ہوتی ہے۔ کہین فساد انگیز تقریرین کی جاتی ہین کہیں دل آزار تحریرین شائع ہوتی ہین۔ الغرض اس قدر شور وشغب مچایا جاتا ہے اور اتنا طوفان اٹہایا جاتا ہے۔ کہ ایک ناواقف بیچارے آدمی کو بجائے اس کے کہ مذہب سے محبت پیدا ہو اگر اس کے نام سے نفرت ہو۔ تو عجب نہیں یہ دیکہہ کر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مذہب حقیقت مین کوئی ایسی ہی بُری چیز ہے۔ جس کے ساتھ ان سب بیہودگیوں کا ہونا لازمی ہے یا آں کہ ایسا کرنے والوں کی غلطی ہو؟

میرا خیال ہے کہ فی زمانہ زیادہ لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو باوجود مدعی ہونے کے نہ تو مذہب کی حقیقت سے واقف ہین اور نہ اُس کی علت غائی سے آگاہ۔ ورنہ اس طوفان بے تمیزی کی نوبت نہ آتی۔

بدرِ صادق

۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

تجلّی

اس سال کے ابتدا سے لاہور کی عیسائی ریلیجس بک سوسائیٹی کی طرف سے ایک نیا ماہوار رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا نام ہے **تجلی**۔ جب یہ رسالہ نکلنا شروع ہوا۔ تو اسی وقت ہمارے پاس برائے ریویو بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے بعد بھی برابر آتا ہے بلکہ ایک دفعہ اس کے کارکنان مین سے ایک صاحب نے بذریعہ خط کے بھی اس پر ریویو کرنے کے واسطے یاددہانی کرائی تھی اور اس خط مین یہ سفارش بھی کی تھی۔ کہ ایسا ریویو نہ لکھنا۔ جیساکہ ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز نے لکھا۔ مین نے مناسب نہ سمجھا کہ ایسے رسالہ پر جو پنجاب کے معزز پادریون کی طرف سے نکالا گیا ہے۔ ریویو کرنے مین جلدی کرون۔ یا دو چار سطرون مین اس ریویو کو ختم کر دون۔ جیساکہ بعض اخبار نویسون نے کیا۔ اور گو اس کا رنگ ڈھنگ سب پہلے ہی پرچہ سے نمایاں ہو رہا تھا تاہم یہی بہتر معلوم ہوا کہ دو چار پرچے اور بھی دیکھ لئے جاوین۔ اور پھر کچھ کم فرصتی کے سبب دیر ہو گئی۔ لیکن اب اس سب دیر کی کسر انشاء اللہ ایک ہی دفعہ نکال دی جاوے گی۔ اور مذکورہ بالا عیسائی سوسائیٹی کے معزز عہدہ داروں کی خواہش تو ہر طرح سے پوری ہی پوری ہے۔ کیونکہ کہاں مشہور آفاق ریویو آف ریلیجنز کے لائق اور فاضل ایڈیٹر کی قلم جس نے یورپ امریکہ مین جاکر عیسویت کی بیخ و بنیاد کو بھی ہلا دیا۔ اور کہاں اس مکرم اور مخدوم قوم کے اس خادم کی عقل و فکر۔ تاہم حسب توفیق بندہ بھی ہر وقت حاضر ہے۔ کہ جسقدر ہو سکے۔ عیسائی صاحبان کی خدمت کرتا رہے۔

سب سے پہلے مجھے یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین تجلی کا نام سنکر حیران نہ ہو جاوین کہ جو دین و مذہب اس قسم کے احکام جاری کرکے اپنے پیروون کو ذلت اور گمنامی کی تاریکی مین ڈالتا ہے۔ کہ تھپڑ کھاتے چلے جاؤ اور ایک اور گال جپ چاپ پھیرتے چلے جاؤ۔ اور بیگار کے بیت رہو۔ کوئی ایک کوس لے چلے۔ تو دو کوس بھی چلو۔ اس مذہب کے بزرگون نے اپنے رسالہ کا نام تجلی کیون رکھا۔ کیونکہ تجلی کے دو چار پرچون کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تجلی اسی قسم کی ہے جیساکہ یسوع کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو خداوند گدہی کے بچے پر سوار ہوکر کس جلال کے ساتھ شہر یروشلم مین داخل ہوا۔

اس عیسائی رسالہ کی بنا اس طرح سے ہوئی کہ لاہور کی اسی عیسائی سوسائیٹی کی طرف سے چند سالون سے ایک ماہوار رسالہ ترقی نام نکلتا تھا۔ جس مین ہر طرح کے مذہبی۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ علمی مضامین شائع ہوتے تھے۔ لیکن چونکہ عیسوی دین و مذہب کو علم اخلاق تاریخ اور تمدن کے ساتھ کچھ تعلق نہین بلکہ عیسوی مذہب ان کا قاطع دشمن ہے۔ اس واسطے پادری صاحبان نے نہایت دانائی کے ساتھ مذہبی حصّہ کو علمی حصّہ سے علیحدہ کرکے اپنے رسالہ ترقی کے دو حصّے کرکے اس طرح سے اشتہار دیا ہے۔

ترقی یا علمی حصّہ	ایک علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی ماہوار رسالہ حجم ۴۸ صفحہ
قیمت ۱۲ سالانہ	
تجلی یا مذہبی حصّہ	اس مین مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جاے گی حجم ۴۰ صفحہ
قیمت ۱۲ سالانہ	

اس طرح مذہبی حصہ کو علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی حصون سے علیحدہ کرنے مین پادری صاحبان نے بڑی دانائی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ عیسوی مذہب کے متعلق کئی صدیون کی یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ کوئی عیسوی حکومت اور صیغہ ترقی نہین پکڑ سکتا ہے۔ جب تک مذہب کو اس سے جدا نہ کر دیا جاوے۔ چنانچہ یورپ کے تمدن اور تہذیب کی ابتدا اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس تاریخ سے کہ مدبران قوم نے مذہب کو سلطنت سے جدا کر دیا۔ اور مذہب کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ قائم نہ رہنے دیا۔ ہماری دانا گورنمنٹ برطانیہ نے اس معاملہ مین سب سے بڑھ کر اور سب سے اوّل حکمت سے کام لیا ہے اور مذہب کے معاملات کو سلطنت سے بالکل جدا کر دیا ہے۔ تب سے برطانیہ حکومت دنیا مین پھیلنی شروع ہوئی۔ اور انگریزون کو دن بدن دنیوی امور مین ترقی ہونے لگی۔ اور بات بھی دراصل یہ بہت معقول ہے۔ مین ریلیجس بک سوسائیٹی لاہور کے ممبرون اور کارکنون کو مبارکباد کہتا ہون کہ انہون نے بھی انتخاب مین نہایت دانائی کے ساتھ کام لیا ہے۔ کہ جن کو علم۔ اخلاق۔ تاریخ اور تمدن ہر چہار کو مذہب سے جدا کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ امر کسی صورت مین موزون نہ ہوتا کہ ایک ہی رسالہ مین ایک کالم مین کوئی علمی اور سائینٹفک مسئلہ آج کل کی تحقیقات کے مطابق لکھا جاتا اور دوسرے کالم مین دیو مالون کی سی بڑ لگائی جاتی۔ کہ تین ایک ہے اور ایک تین ہے یا یہ کہ زید پھانسی مل گیا ہے اس واسطے بکر بہشت کو جائے گا۔ بے شک ترقی کے کالمون کی اس مین ہتک تھی کہ اس کے ایک کالم مین روم اور یونان کی معتبر تاریخ کا کوئی واقعہ ہوتا۔ تو دوسری طرف اس قسم کے بے اعتبار تاریخی قصون کے حوالے درج ہوتے۔ جیساکہ متی اور مرقس نے لکھے ہین کیونکہ آج تک یہ بھی معلوم نہین ہوا کہ یہ قصہ نویساں یعنی متی اور مرقس کون اصحاب تھے۔ کس زمانہ مین تھے۔ بعض عیسائی محقق تو کہتے ہین کہ اس نام کے لوگ تو غرض تھے۔ مگر یہ قصے خواہ مخواہ اُن بے چارون کے نام پر منسوب کئے گئے ہین۔ دراصل ان لوگوں نے کوئی ایسا قصہ نہین لکھا تھا۔ اور بعض محقق فرماتے ہین۔ کہ بے شک ان لوگون نے یعنی متی مرقس لوقا نے کچھ کتابیں عبرانی زبان مین لکھی تو تھین۔ مگر اب وہ مفقود ہو چکی ہین۔ اور دنیا مین کہین نہین مل سکتین اور موجودہ اناجیل کسی اور شخص نے یسوع سے سو دو سو سال بعد مین لکھ ڈالی تھین۔ وہ حقیقت سیاست رسالہ ترقی کو حقارت آمیز بنا دیتی کہ اس مین ایک طرف تمدن اور تہذیب کے اعلیٰ اصول بیان کئے جاتے کہ اس طرح شہر بنانا چاہئے اور اس کا ایسا نقشہ رکھنا چاہیے کہ آج سے سو سال تک بھی اس شہر کا بڑھنا اور ترقی کرنا اس کی صحت مین کسی طرح ہرج نہ ہو اور دوسری طرف اسی رسالہ مین یہ لکھا جائے۔ کہ کل کا فکر مت کرو۔ کل اپنا فکر آپ کرے گا۔ اس مین کوئی کلام نہین ہو سکتا کہ ایک ہی رسالہ مین یہ ظاہر کرنا کہ مباحثہ مین باہم اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور دوسرے کالم مین یہ لکھنا کہ مخالفون کو سانپو اور سانپون کے بچون کہنا۔ خداوند کے اخلاق کا نمونہ ہے۔ رسالہ کی وقعت کو خاک مین ملا دیتا ہے۔ لیکن ہم ہر طرح سے عیسائی صاحبان کو اس کاروائی کی داد دیتے ہین کہ انہون نے علم۔ اخلاق۔ تمدن اور تاریخ کو مذہب عیسوی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور یہ امر انکی ترقی کیواسطے ایک نیک فال ہے۔

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ترقی کا نام عیسوی مذہب کے واسطے اور اس کے مضامین کے لئے کوئی غیر موزون نام نہیں ہے۔ کیونکہ اس قوم نے ہمیشہ اپنے دینی معاملات مین ترقی کی ہے اور گو اس ترقی کی رفتار بہت آہستہ ہے۔ تاہم امید کرتے ہین کہ رفتہ رفتہ یہ قوم ترقی کرتی ہوئی اصل اور عمدہ حالت پر آجائے گی۔

کیونکہ ایک زمانہ عیسوی مذہب پر وہ تھا کہ نت نئی انجیلیں گھڑی جاتی تھیں جو کچھ کسی کے جی میں آیا۔ اس نے لکھ ڈالا۔ یہان تک کہ انجیلوں کا مجموعہ ستر اسّی تک پہنچ گیا۔ تب چند پادریون نے مل کر اس معاملہ میں اصلاح کی۔ اور اپنے خیال اور رائے کے مطابق یا جیسا بعض محققین نے لکھا ہے۔ صرف قرعہ اندازی کے ذریعہ سے چند ایک کو رکھ لیا۔ اور باقی سب کو جلا دیا اور اس طرح ایک خاص مجموعہ اناجیل کا دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جو آج کل موجود ہے۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ عیسویت پر وہ تھا کہ گرجوں مین پتھر اور دھات کے بت رکھے جاتے تھے اور ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ پادری لوگ عمر بھر نکاح نہ کرتے تھے۔ پوپ کو روپے دے کر بہشت مین داخلہ کے واسطے سارٹیفکٹ لے لیا جاتا تھا۔ پادری لوگ گرجا مین روٹی اور شراب پر کچھ منتر پڑھ دیتے تھے۔ تو وہ فی الحقیقت یسوع کا گوشت اور خون بن گیا ہوا سمجھا جاتا تھا۔ لوگون کو زبردستی عیسائی بنایا جاتا تھا۔ یہان تک کہ اسلام کی روشنی سے چمک حاصل کر کے چند ریفارمر یورپ مین کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان ناپاک رسومات کو مذہب عیسوی سے نکال دینے مین ایک حد تک کامیابی حاصل کی۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر ایک زمانہ وہ آیا کہ عیسوی دنیا نے عیسوی مذہبی اصول کو دنیا کی ترقی کا حارج پا کر اس کو سلطنت سے علیحدہ کیا۔ علمی مجلسون کو اس سے پاک کیا۔ یہ بھی ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر آج ایک زمانہ ہے کہ بڑے بڑے پادری گرجون مین کھڑے ہو کر یہ وعظ کرتے ہین کہ بائبل کلام الٰہی نہین ہے بلکہ چند لوگون کی اپنی تصنیف ہے اور کہ بائبل اس زمانہ مین ماننے کے قابل نہین ہے۔ اور کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ دنیا کا نجات دہندہ [illegible] بنی آدم کے واسطے ایک کامل نمونہ تھا اور اس قسم کے آدمی یورپ امریکہ مین بہت پیدا ہو رہے ہیں جو ان خیالات کی تائید مین [illegible] اور یہ بھی ایک گونہ ترقی ہے۔

الغرض عیسوی مذہب [illegible] اپنے اعتقادات اور عملیات مین ترقی کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ وہ جلد اس نقطہ تک پہنچ جاوے۔ کہ اسلام مین داخل ہونے کے قابل ہو جاوے۔ اور اس لحاظ سے عیسوی رسالہ کے واسطے ترقی کا لفظ بے شک موزون تھا۔ لیکن اس جگہ ہمارے اس مضمون کا منشا یہ نہیں کہ رسالہ ترقی پر ریویو کیا جاوے۔ بلکہ ہم رسالہ تجلی پر ریویو کرنے بیٹھے ہین۔ اس واسطے ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین۔

یہان تک تو ہم نے رسالہ کے نام پر بحث کی ہے۔ اب [illegible] رسالہ کا مقصد۔ جو یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس میں مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جاوے گی۔ یہ فقرہ پڑھ کر ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ دین عیسوی کی بنا کس عظیم الشان فلسفہ پر مبنی ہے جس کے واسطے ایک رسالہ نکالنے کی ضرورت پڑی تمام لب لباب دین عیسوی کا دو لفظوں مین ہے۔

الوہیت یسوع[1] ۔ اور کفارہ[2] ۔ الوہیت یسوع کے یہ معنے ہین کہ یسوع خدا تھا۔ جیسا کہ قدیم زمانہ کی جہالت کی بعض قومیں بتوں اور انسانوں کو خدا بنا لیتی تھین۔ اور بالخصوص رومیون اور یونانیوں میں بہت سے دیوی دیوتے مانے جاتے تھے۔ اور ابتدائے زمانہ عیسویت میں رومی سلطنت شام کے ملک پر حکمران تھی۔ اس واسطے ان کی دیکھا دیکھی ابتدائی زمانہ کے جاہل عیسائیون نے اپنے پیغمبر کو [illegible] خدا کا لقب دے دیا۔ تاکہ وہ اس بات مین اپنے ساتھی بت پرستون سے پیچھے نہ رہین۔ اور انہیں کی طرح یسوع کا بت بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ وہی گلے پڑا ڈھول عیسائی قومین آج تک بجاتی چلی آتی ہین۔ یہ ہے فلسفہ الوہیت مسیح کا۔ باقی رہا کفارہ سو اس کی حقیقت تک پہنچنے کے واسطے بھی کسی باریک فلسفہ کی تلاش کی ضرورت نہین کیونکہ اس کی ابتدا اس طرح سے ہوئی تھی۔ کہ یسوع کا یہ دعوے تھا کہ مین یہودیون کے واسطے خدا کی طرف سے ایک رسول اور بادشاہ بن کر آیا ہون۔ یہود کو اس کا یہ دعوے جھوٹا معلوم ہوا ان کے ہان توریت مین لکھا تھا کہ جو شخص صلیب پر مر جاتا ہے وہ ملعون ہوتا ہے۔ پس انہوں نے یسوع کو جھوٹا [illegible] ثابت کرنے کے واسطے ہر طرح سے کوشش کر کے بذریعہ عدالت اس کو صلیب پر چڑھوا دیا [illegible] یا کہ وہ مر گیا۔ اور جو صلیب پر مر گیا وہ لعنتی ہوتا ہے۔ یعنی خدا سے دور اور شیطان کا قریبی۔ عیسائی بیچارے غریب اور کمزور تو تھے ہی۔ اور ساتھ ہی لالچی اور بزدل ایسے تھے کہ ایک نے تیس روپے لے کر گرفتار کرا دیا۔ دوسرے نے [illegible] پر کہا کہ مین اس لعنتی کو نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔ انہون نے باہم مشورہ کیا کہ اگر ہم یہ کہین کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا اور جب اترا تو صرف بے ہوش تھا۔ بعد میں اچھا ہو گیا ہے۔ تو یہودی بڑے سخت ہین اور حاکم غیر ملک کے لوگ ہین۔ وہ پکڑ کر ہم کو پھانسی دے دینگے بہتر ہے کہ مان لو کہ وہ مر گیا۔ لیکن ہمارے گناہوں کے واسطے مر گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ یہ ہے کفارہ کی جڑ اور تاریخ اور اس کا فلسفہ۔

اس کے بعد ہم نہیں سمجھ سکتے کہ عیسوی مذہب کے واسطے کس قسم کی فلسفیانہ بحث کی ضرورت [illegible]۔

ہاں اخلاقی تعلیم کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ سو اس کا فلسفہ ظاہر ہے۔ یسوع خود [illegible] اور اقرار کرتا تھا کہ مین صرف ایک قوم کے واسطے آیا ہوں۔ میری رسالت صرف چند روزہ ہے۔ بعد مین وہ نبی آنے والا ہے۔ سو جب تک یہود کمزور ہین اور غریب ہین۔ ان کے واسطے یہی اخلاق پسندیدہ ہین کہ ماریں کھاتے جاویں اور خاموش رہین۔ کسی کے آگے سر نہ اٹھائیں جس طرح ہو سکے اپنی مصیبت کے دن کاٹیں۔ یسوع کا ہرگز منشا نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر دنیا پر آیا ہے اور اس واسطے اس نے تعلیم بھی ایسی ہی دی۔ جو مختص القوم اور مختص الزمان تھی۔ اگر انجیلوں کو پڑھ کر دیکھا جاوے تو ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یسوع صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑون کو جمع کرنے آیا تھا یعنی یہود جو اپنے آباواجداد کے مذہب سے بہک چکے تھے ان کو سمجھانا اس کے مشن کا مقصد تھا اور بس۔ غیر قوموں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق مطلقاً نہ تھا بلکہ غیر قوموں کو تعلیم دینے سے وہ ہمیشہ بڑے زور سے انکار کرتا رہا۔ ہاں اس کا فرض تھا کہ جہان کہین اس زمانہ مین یہود پائے جاتے تھے ان سب ملکوں مین گشت لگائے اور یہود کو تبلیغ کرے اور ایک آنیوالے نبی کی خوشخبری سنائے چنانچہ اس نے افغانستان اور کشمیر کے ملکوں کا [illegible] اختیار کیا

[illegible] (باقی آئندہ)

مراسلات

ایک شہادت

جناب ایڈیٹر صاحب ۔ تسلیم ۔ اگر مناسب ہو تو چند سطور اپنے اخبار مین درج فرماکر مشکور فرماوین ۔ مین خداکو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتاہون کہ حضرت امام الوقت مسیح زمان مہدی دوران مجدد وقت مسیح موعود کرشن مہاتما عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعامین وہ اثر ہے کہ جس کا میری ناقص زبان سے بیان نہین ہو سکتا ۔ مین نے خود تجربہ کرلیاہے کہ آپ وہی بزرگ ہین کہ جس کا وعدہ ہر ایک قوم کو دیاگیا تھا مین نے چار دفعہ مصیبتون کے وقت آپ سے دعا کے واسطے عرض کی ۔ آپ کی دعا سے خدا نے بندہ کو ہر ایک خطرات بلا اور ابتلار سے بچایا ۔ امید ہے کہ میرے دیگر مہربان بہی اس پاک اور مقدس بزرگ سے فائدہ اٹھاوین گے بدبخت ہے وہ شخص جو ایسے بزرگ کو برائی سے یاد کرے ۔ زیادہ حد سلام ۔

آپ کا تابعدار چوہڑمل منور محلا نوالہ ۔ مورخہ ۲۲ ر جولائی ۱۹۰۶ء

سکھوں اور آریون پر اتمام حجت

برادر طفیل محمد خان صاحب احمدی کریام ضلع جالندہر سے اطلاع دیتے ہین کہ ان کی مدت کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے اور ان کی درخواست کے مطابق ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم (سابق مہر سنگہ) مصنف اضیاءالاسلام نے وہاں جاکر سکہوں اور آریوں کے واسطے ایک لیکچر دیا ۔ پولیس کا انتظام تھا اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا ۔ لیکچر کا خلاصہ یہ تہا کہ سکہہ مذہب کے بانی باوا نانک صاحب نے اسلامی بلاد میں بڑے بڑے سفر کئے اور اپنی تالیفات مین کلمہ ۔ درود اور نماز پڑہنے کی بہت تعریف کی اور بے نمازوں کو سور اور کتے لکہا جس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ ان جانورون کو مسلمانوں کی طرح ناپاک جانتے تھے نہ کہ آج کل کے سکہہ صاحبان کی طرح سور کا کہانا جائز جانتے تھے اور مدت تک مکہ معظمہ مین فردکش رہے ۔ جو کہ ایک صادق مسلمان کا کام ہے ورنہ اتنے بڑے سفر کی تکلیف بے فائدہ کون اٹہاتاہے اور پھر بغداد شریف مین مدتوں قیام رکھا کیونکہ بغداد اس زمانہ مین اسلامی جاہ و حشمت اور حکومت کا صدر مقام تھا اور لاکہوں علماء اسلام کے اس شہر میں گذرے ہین پہر باوا صاحب موصوف بخارا مین بہی قیام پذیر رہے ۔ چنانچہ ان ملکوں مین اب تک باوا صاحب مشہور ہین ۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر بزرگون اور اولیاء کی خانقاہوں پر جاکر فیض حاصل کرتے رہے پہر چولا صاحب جس پر کلمہ شریف اور قرآن کی آیات لکھی ہین وہ بہی ان کے اسلام کا گواہ آج تک موجود ہے اور کہین بہی یہ ثابت نہین کہ انہین ہندوں کی کوئی بات بہی ۔

رسید زر

۲۴ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء حکیم مقصود علی صاحب ۱۱۲۴ عہ

۲۵ ۔ " " نبی رستم علی صاحب ۱۲ ر

۲۵ ۔ " " میاں غلام احمد صاحب ۱۲ ر

۲۵ ۔ " " سید محمد حکیم صاحب عہ

۲۵ ۔ " " راجہ خان صاحب ۱۱۵۹ عہ

" " ممتاز الدین صاحب ۱۱۶۵ عہ ۱۲ ر

۲۶ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء نعمت خان صاحب عہ ۱۲ ر

۲۶ ۔ " " عبد الرحمان صاحب عہ ۱۲ ر

۲۶ ۔ " " مولا بخش غلام حسین صاحب للعہ

۲۶ ۔ " " فتح الدین صاحب ۱۲۸ عہ ۱۲ ر

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بدھ اور یسوع کا قصہ ہم رنگ

ولایت کے بعض محققین کا یہ مذہب ہے کہ موجودہ انجیلوں کے قصے دراصل بدھ کے قصے ہین جو قدیم سیاحون نے ہندوں کی کتابون مین سے نقل کرکے شام کے ملک مین پہیلا دئے اور اس طرح عیسوی مذہب کی بنا صرف ایک غیر ملک کے فسانے پر ہے چنانچہ اس کے ثبوت مین ایک اخبار مین یسوع اور بدھ کے قصون مین سے چند واقعات بالمقابل ایسے بیان کردئے ہین جو کہ بالکل مشابہ ہین چنانچہ ان مین سے بعض اس جگہ نقل کئے جاتے ہین ۔

نسب نامہ

بدھ	یسوع
بدھ کے متعلق ایک نسب نامہ بیان کیاجاتا ہے جس کے ذریعہ سے اسے ایک مہاراجہ مہاساممتہ سے ملایا جاتاہے اور جس شخص کے ذریعہ سے یہ نسب نامہ بالآخر بدھ تک ملتاہے یعنی سدھودانا وہ بدھ کا باپ نہ تہا بلکہ صرف اس کی ماں مایہ دیوی کا خاوند تہا ۔	یسوع کا نسب نامہ تمام بنام ایک بادشاہ (داؤد علیہ السلام) تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے یہ نسب نامہ جس شخص کے ذریعہ سے یسوع تک پہنچتاہے (یعنی یوسف) اس کے متعلق یہ بیان کیاجاتاہے کہ وہ یسوع کا باپ نہ تہا بلکہ صرف اس کی ماں مریم کا خاوند تہا ۔

مکاشفہ

بدھ	یسوع
مایا دیوی کو ایک خواب آیا اور آسمان سے ایک ہاتھی آکر اس کے پہلو مین داخل ہوگیا	مریم کو مکاشفہ ہوا جس مین فرشتہ نظر آیا اس نے بتلایا کہ تو حاملہ ہوتی ہے

دانا لوگ

بدھ	یسوع
بدھ کی پیدائش پر دیویاں دیوتے اور شہزادے اور برہمن جمع ہوئے اور اپنی نذرین اس کے آگے پیش کین ۔	یسوع کی پیدائش پر مشرق سے دانا لوگ آئے اور انہون نے یسوع کی خدمت مین حاضر ہوکر نذرین گذرانی

بادشاہ کینہ کر

بدھ	یسوع
مہاراجہ بمبارسہ نے دریافت کیاکہ آیا کوئی ایسا شخص پیدا ہواہے جو اپنی عظمت کے سبب شہرت پانیوالا ہے ۔	ہیرودیس کو تلاش ہوئی کہ ہیا بچہ کہان پیدا ہواہے اور اس نے نجومیوں سے دریافت کیا ۔

ہیکل مین

بدھ	یسوع
استیا نام برہمن کود ہمالیہ سے آیا اور بدھ کا بدھ ہونا تسلیم کیا	سرداد کاہن شمعون نے ہیکل مین یسوع کو لیا ۔

مباحثہ

بدھ	یسوع
بدھ جنگل مین جاکر فقیرون کے ساتھ مباحثہ کرتاتہا ۔	یسوع بارہ سال کی عمر مین ہیکل کے فقیہوں کے ساتھ گفتگو کرتا تہا ۔

روزہ

بدھ نے چالیس دن روزہ رکھا	یسوع نے چالیس دن روزہ رکھا۔

آزمائش

بدھ کی آزمائش مارا نے کی	یسوع کی آزمائش شیطان نے کی۔

بپتسمہ

بدھ نے دریائے نرنگا میں اشنان کیا اور آسمان سے آواز آئی	یسوع نے دریائے یردن میں بپتسمہ لیا اور آسمان سے آواز آئی

برکت

بدھ کا وعظ سلیتا دی ونزا برکات کے ساتھ شروع ہوتا ہے	پہاڑی وعظ برکت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

اول مریداں

بدھ کے پہلے مرید روسا کا برہمن کے مرید تھے	یسوع کے پہلے مرید یوحنا بپتسمہ دینے والے کے مرید تھے۔

علاوہ ازیں یسوع کے زمانہ میں بلکہ اس سے بہت پہلے بدھ مذہب ملک شام میں پہنچ چکا تھا اور بدھ مذہب کی تبلیغ ان ممالک میں عام طور پر ہو چکی تھی۔

انجیل لوقا لوقا کی انجیل کے متعلق بعد تحقیقات یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ انجیل حضرت عیسے علیہ السلام سے ۱۴۰ سال بعد تصنیف کی گئی تھی۔ سنہ ۲۰۲ عیسوی میں یہ خیال کیا گیا تھا کہ اس کتاب کا مصنف لوقا ہوگا۔ ورنہ قبل ازیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس کا لکھنے والا کون ہے۔ یہ کتاب عیسائیوں کے درمیان جب شائع ہوئی تو اس پر کسی مصنف کا نام نہ تھا یہ وہ انجیلیں ہیں جو آج دنیا کے سامنے بطور کتب مقدسہ کے پیش کی جاتی ہیں۔ نہ لکھنے والے کا پتہ۔ نہ معلوم کس زبان میں لکھی گئی تھیں۔ ایک معمولی فسانہ کے رنگ میں ایک قصہ ہے۔ اور آج وہ کتب مقدسہ میں شامل کی جاتی ہیں۔ اس کتاب میں خود یہ بات لکھی ہے کہ چونکہ دوسروں نے یسوع کے قصے لکھے ہیں اسی واسطے سنی سنائی بات میں بھی لکھنے بیٹھا ہوں۔ کیا سنی سنائی بات کا نام الہامی کلام ہو سکتا ہے پھر اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ خدا کے پاک کلام قرآن شریف کے ساتھ جس کا لفظ لفظ خدا کی طرف سے نازل ہوا۔ اور ہزاروں حافظوں نے ہر زمانہ میں اپنے سینہ کے اندر اس کی حفاظت کی۔ خود لوقا نے کہیں یہ دعوے نہیں کیا کہ اس نے یہ کتاب الہام الٰہی کے ذریعہ سے لکھی وہ تو بیچارہ خود بیان کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی اور دوسروں سے سن سنا کر اس نے یہ کتاب لکھی ہے۔

انجیل متی یہی حال بلکہ ایک تاریخی محقق کے واسطے اس سے بھی بدتر متی کی انجیل کا حال ہے۔ اس کے متعلق عام عقیدہ اور مانی ہوئی بات یہ ہے کہ اس کا لکھنے والا کوئی عبرانی تھا اور اس نے عبرانی زبان میں یہ انجیل لکھی تھی اور وہ بھی حضرت عیسے سے ستر اسی سال بعد۔ لیکن آج دنیا بھر میں اصل عبرانی انجیل نہیں ملتی۔ یہی یونانی کے ترجمے ہیں۔ پھر ترجمہ تو ترجمہ کرنیوالا خیال ہے۔ معلوم نہیں خود مصنف کا کیا منشا رکھا اور ترجمہ کرنے والے نے کیا سمجھا ترجمہ کے مشکلات کو ہر ایک شخص جو کسی دوسری زبان مثلاً فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ انگریزی جانتا ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس کتاب کو جو کسی کتاب کو جو کسی نے یونانی میں لکھا اور ترجمہ کر دیا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا کس طرح سے کلام الٰہی کہا جا سکتا ہے

افسوس ہے کہ یورپ کے دانا مشہور لوگ پادری بن کر ایسی بے عقلی کی بات کرتے ہیں کہ انسان کے قول کو خدا کا کلام قرار دیتے ہیں اور ایسی بے اعتبار کتابوں پر یقین کر کے اپنے دین کو خراب کرتے ہیں۔

ڈوئی اس ڈاک میں امریکہ سے جو اخبار آئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی کا مقدمہ عدالت میں پیش ہو گیا ہے۔ لیکن بہ سبب بیمار ہونے کے وہ خود چل کر عدالت کے کمرہ تک نہیں جا سکتا بلکہ اس کو ایک آرام کرسی میں جس کے نیچے پہیہ لگا ہوا ہوتا ہے بٹھلا کر عدالت کے کمرہ میں لے جاتے ہیں وہ بہ سبب بیماری اور غم کے بہت ہی دبلا ہو گیا ہے۔ عدالت کے کمرہ میں اظہار دیتے ہوئے وہ کئی دفعہ رو پڑا اپنی گذشتہ زندگی کے متعلق اس نے عدالت میں یہ بیان کیا "اس وقت میری عمر ساٹھ کی ہے۔ میں اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا تھا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کی تھی۔ صیحون کی بنیاد میں نے پہلے پہل ۱۸۹۶ء میں شکاگو میں رکھی تھی۔ وکیل نے سوال کیا کہ صیحون بنانے اور یہ سلسلہ قائم کرنے کا خیال سب سے اول کس کے دل میں پیدا ہوا۔ تو ڈوئی نے روتے ہوئے جواب دیا۔ کہ یہ خیال میرے ہی دل میں اول اول آیا تھا میرے مخالف کہتے تھے کہ میں نے کبھی اپنی عمر میں روپیہ نہیں کمایا یہ جھوٹ ہے۔ میری ساری عمر روپیہ کمانے ہی میں گذری۔ میں نے نوے ہزار ڈالر بیس کے کارخانہ میں ڈالا تھا۔ میں نے کوئی زمین اس شہر میں کسی کے ہاتھ فروخت نہیں کی بلکہ ہر ایک ٹکڑہ زمین جب دیا گیا تھا تو گیارہ سو سال کے واسطے اجارہ پر دیا گیا۔ خریدار گیارہ سو سال تک اس زمین کو استعمال کرے گا۔ اور پھر زمین اس سے واپس لی جاوے گی۔

ناجائز پیدائش ڈوئی کی پیدائش کے متعلق جب عدالت میں سوال کیا گیا تو اس نے بیان کیا کہ میری پیدائش سے کل چھ ہفتہ پہلے میری ماں نے بوڑھے ڈوئی سے شادی کی تھی وہ بوڑھا ڈوئی جس کو میں اپنا باپ خیال کرتا تھا۔ مگر میں اس کا نطفہ نہ تھا بلکہ میں ایک اور شخص کا نطفہ ہوں جو کہ فوج میں ملازم تھا۔ میری ماں نے اس شخص کے ساتھ شادی کر کے مجھے یہ نام دلوایا جو کہ ایک شرم کی بات ہوئی۔ میرے واسطے اور میری ماں کے واسطے (یہاں ڈوئی زار زار رونے لگا)

الیاس کس طرح بن گیا میں ایک دن الیاس کے متعلق کچھ غور و فکر کر رہا تھا اور ایک خواب دیکھ رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ تم آج ایک عظیم الشان لیکچر دو گے۔ جس کے واسطے تم کو الہام ہوا ہے میں نہیں جانتا تھا۔ کہ کس طرح اس شخص کو یہ بات معلوم ہوئی مگر مجھے خیال ہو گیا کہ یہ الیاس کی آمد کا وقت ہے اور کہ میں الیاس ہوں۔ اس وقت سے رفتہ رفتہ میں الیاس بن گیا مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ ٹھیک کس وقت میں الیاس بن گیا۔

میری لڑکی کی وفات نے مجھے شکستہ کر دیا ہے۔

موت کے بعد واپسی ہر ایک جو ناکام اور نامراد مرتا ہے وہ یہ دعوے کر جاتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر دنیا میں آوے گا۔ حضرت عیسے کے متعلق بھی عیسائیوں نے یہ دعوے اسی واسطے گھڑ رکھا ہے کہ صلیب پر مر جانا ایک لعنتی موت ہوتی ہے۔ ڈوئی نے بھی عدالت میں یہ بیان کیا کہ میری صحت بہت ناقص ہے اور بعض اوقات

مجھے یہ خیال آتا ہے کہ مین مرنے لگا ہون۔ لیکن اگر مین مر گیا تو پھر مین دوبارہ دنیا مین آؤنگا۔ اور اپنے مخالفون کو سزا دون گا۔

ڈوئی کے سلسلہ کی تباہی

عام طور پر یورپ و امریکہ کے دانا لوگ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہین کہ اب ڈوئی کا سلسلہ بالکل تباہ ہو جائے گا۔ اس کے شہر کو چھوڑ کر لوگ بھاگے ہوئے جاتے ہین۔ اور بنک کا جو افسر تھا جس کے سر پر بنک کا سارا کام چل رہا تھا۔ وہ بھی استعفٰے دینے کو طیار ہے۔ سچ ہے کہ جھوٹھ کے پاؤن نہین اور اب امید نہین ہو سکتی کہ یہ آدمی زیادہ عرصہ تک ٹھہر سکے۔ اس کے واسطے اب آخری تباہی کا وقت آگیا ہے۔ خدا کے مسیح نے سچ فرمایا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ مین نہ آئے گا تب بھی تو پکڑا جائے گا کیونکہ تجھ پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔

پادری مرلن صاحب نے جو کہ بیکر یونیورسٹی کے پریزیڈنٹ ہین اپنا عقیدہ بائبل کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب بلحاظ تاریخ سائنس اور فلسفہ کے اس قابل نہین ہے کہ اب اس کو مانا جائے۔

ایسا ہی فارڈنگھم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مہذب اور شائستہ زمانہ بائبل کو نہین مان سکتا علم والے پہچان جاتے ہین کہ یہ کتاب جہالت سے بھری ہوئی ہے۔ روحانی لوگ ان باتون کو نہین مان سکتے۔

اخبار شریمتی سیکر۔ ایک فرانسیسی مورخ کی سند پر لکھتا ہے کہ یہ ایک جھوٹھا الزام ہے کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے سکندریہ کا کتب خانہ جلایا تھا اور اس کے جلانے مین بڑا حصہ بشپ تھیوفائل کا تھا۔ عیسائی لوگ ہمیشہ کتب خانے جلایا کرتے ہین۔ چنانچہ ہسپانیہ مین مسلمانون کے بڑے بڑے کتب خانے عیسائیوں نے جلائے تھے۔

ڈاکٹر بیرسن صاحب ساکن ... سوٹا تحریر فرماتے ہین کہ میرے خیال مین یسوع کو ایک مرض جنون کا تھا اور اسی وجہ سے اس کی توجہ بہت بڑھی ہوئی تھی اور اسی توجہ کے سبب وہ بیماریون کا علاج کرنے مین کامیاب ہوا کرتا تھا۔ اس مرض کو انگریزی مین ... کہتے ہین

ایک صاحب امریکہ کے ایک اخبار مین ایک سوال پیش کرتے ہین کہ روح کیا شے ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ میرے سوال کا جواب کوئی شخص بائبل کے رو سے نہ دیوے کیونکہ بائبل کو اس زمانہ کا کوئی فہیم آدمی کلام الٰہی نہین مان سکتا۔

بلاد اسلامی

مسجد۔ شہر بوسٹن واقعہ ملک امریکہ مین جہان مسلمان کثرت سے آباد ہین۔ ایک بڑی مسجد بننے لگی ہے۔

اسلام تبت مین

ایک عربی اخبار لکھتا ہے کہ مسلمان تجار کے سبب جو ترکستان اور روس سے تبت کو جاتے ہین اس ملک مین اسلام کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔

حلب

مین ایک مدرسہ دستکاری کھولا گیا ہے جسمین پارچہ بافی کی تعلیم دی جائے گی۔

ہیضہ

حیدرآباد دکن مین ہیضہ کی شکایت ہے۔

جاپان

مین اسلام کے چرچا کی خبرین پڑھ کر آریہ اخبار بہت تلملا رہے ہین۔ اور ابھی سے مسلمانون کو کوسنا شروع کر دیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

ایک نومسلم

پیسہ اخبار کا بیان ہے کہ برٹش انگریزی علاقہ مشرقی افریقہ کے مقام ممباسہ سے ایک صاحب لکھتے ہین کہ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ ایک یورپین صاحب جو ہریڈ فورڈ یارکشایر کے ایک معزز عیسائی خاندان مین پیدا ہوئے۔ یہان ممباسہ مین آئے اور گورنمنٹ سروس اختیار کی۔ عرصہ تک آپ نے جنوبی اور وسطی افریقہ کی سیاحت کرتے رہے۔ دوران سفر مین دین اسلام کی خوبیوں نے ان کے دل مین گھر کیا اور بعد تحقیقات کامل اس مذہب سے ان کی محبت ایسی بڑھی کہ علانیہ مشرف باسلام ہو گئے اور اپنی معزز و معقول مشاہرہ والی سرکاری ملازمت کے جانے کا بھی انہوں نے کچھ خیال نہ کیا بلکہ دین کے ایسے شیدائی بنے کہ بقیہ زندگی اسی کی خدمت مین گذارنے کا عہد کر لیا۔ آج صاحب موصوف تحصیل علم عربی و دینیات کی غرض سے بمبئی روانہ ہوئے ہین۔ آپکا اسم مبارک شیخ محمد بن کریمیٹری ہے۔ امید واثق ہے کہ مسلمانان بمبئی ان معزز نومسلم کے ساتھ بہ لطف و مدارات پیش آوین گے اور انہین اخلاق اسلامی کا اعلیٰ نمونہ دکھائین گے لیکن بمبئی پہنچ کر صاحب موصوف کے لئے یہ نظارہ سخت دل شکن نہ ہوگا کہ وہان کے ایک نامی مولوی صاحب جیل خانہ بھیجے گئے ہین اور بہت سے محترم و باہنر علما رین زور شور سے مقدمہ چل رہے ہین۔ افسوس! اے کاش مسلمان ہوش مین آئین اور اپنی حرکات ناشائستہ سے اپنے پاک مذہب پر بدنامی کا

وصبہ نہ لگائین۔

پانچ کابلی

لکھنؤ مین ۵ کابلی ہوئے ہین۔ اور کہتے ہین کہ ہمین سلطان المعظم نے ہندوستان مین متعین کیا ہے تاکہ مسلمانون کو ہمین نہ ترشنے اور نماز کی پابندی کی تاکید کرین یہ لوگ درے اور قینچیان لئے پھرتے ہین اور سر بازار اور گھرون مین گھس کر مسلمانون کو پکڑتے اور لبین تراش دیتے ہین۔ پولیس نے ہنوز مداخلت نہین کی۔ ان لوگون کا یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ سلطانی فرمان پر تمام سلاطین اسلام اور ملک معظم کے دستخط ہین۔

براہین احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح مسیح موعود فہرست مضامین قیمت صہ۔ اخبار بدر کے خریدارون کو چار روپے پر پوری کتاب دی جائیگی یہ ایک خاص رعایت ہے جو اخبار کی ترقی کی خاطر کی گئی ہے درخواستین بمعہ قیمت جلد آنی چاہئین۔ بنام

مینجر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

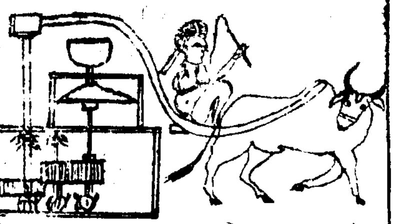

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین۔ یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ اور دوم مبلغ ہے۔ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کی دیپڑنے والے بھی تیار ہین۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر النساء

حضرت مسیح موعود کا عورتوں کیواسطے نصیحت نامہ

(ایک پرانی تحریر سے اقتباس)

گذشتہ سے پیوستہ

۷۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

۸۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقوےٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں سے خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

۹۔ ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے۔ کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

۱۰۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے۔ بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں۔ کوئی مرد نہ کھاوے یا حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ جس کی انتہا نہیں۔ والسلام علی من اتبع الہدےٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از راہ الطاف اس مضمون کو جلدی شائع فرمائیے۔

مورخہ ۲۰ جولائی کو شب کے ۹ بجے اس زور سے زلزلہ کے دو تین جھٹکے آئے کہ میری آنکھ کھل گئی حضرت اقدس کے الہام مجھے یاد آنے لگے گھبرا کر اٹھ بیٹھی خدا کی یاد میں مصروف ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان ابھی تہ وبالا ہوئے چاہتے ہیں۔ نیچر کا تار و پود حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا اور بار بار یہی زبان پر آتا تھا کہ مامور من اللہ کی باتیں کبھی جھوٹی نہیں ہوتیں جب زلزلہ ٹھہرا تو ۔۔ مکذب کا شعر یاد آیا۔ ؎

ہے غلط آنے نہیں ہیں زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

صاحب اگر زلزلہ آنے کے دن نہ تھے تو پھر کیوں پے در پے زلازل آنے شروع ہو گئے امریکہ وغیرہ میں تو زلزلے آئے۔ تو مخالفان سلسلہ احمدیہ نے یہ من گھڑت ڈھکوسلے بنائے کہ وہ مہدی کے نشانات نہیں بلکہ آتش فشاں پہاڑوں کے باعث وہاں زلزلے آتے ہیں مگر اب پنجاب میں کون سا آتش فشاں پہاڑ پھوٹ نکلا جس نے یہاں پر بھی مسیح کی پیش گوئیوں کو پورا کر دیا افسوس صد افسوس کہ تم چاند پر مٹی ڈالنی چاہتے ہو مگر یاد رکھو کہ تمہارے چھپانے سے کبھی چاند چھپ نہیں سکتا ضرور ہے کہ اس کی شعاعیں دنیا کو منور کریں گی۔ تعصب کا ستیاناس ہو جس نے تم کو اندھا کر دیا ہے اور قرآن کریم پر بھی غور خوض کرنے کا موقعہ نہیں دیتا۔ فرقان حمید صاف صاف بتلا رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی ہے مگر الہام کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

"اے بنی آدم جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اور ہمارے احکام پڑھ پڑھ کر تم کو سنائیں تو ان کا کہا مان لینا کیونکہ جو شخص ان کے کہنے کے مطابق پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی حالت کی اصلاح کرے گا۔ تو قیامت کے دن نہ تو ان پر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طور پر آزردہ خاطر ہوں گے۔"

اب اے مخالفین بتلاؤ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی تو پھر خداوند تعالیٰ کو اس آیت کے اتارنے کی کیا ضرورت تھی یا تو (معاذ اللہ) خدا صاحب بھول گئے ان کو لکھنا چاہیئے تھا کہ جب عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں تو اے بنی آدم ان کو مان لینا مگر جب خداوند کریم فرما رہا ہے کہ اے بنی جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اس سے یہ مراد ہے کہ ماموریت اور پیغمبری خدا نے بنی آدم ہی کی دی ہے تو پھر کوئی بنی آدم ۱۹۰۰ برس تک آسمان پر زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ آج تک کسی بنی آدم نے اتنی لمبی عمر نہیں پائی۔ سو اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ سلسلہ الہامات منقطع نہیں ہو گیا اور میرے آقا حضرت مرزا صاحب ضرور پیغمبر ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیغمبری ختم نہیں ہوئی اگر پیغمبری ختم ہو جاتی تو یہ آیت کبھی نازل نہ ہوتی۔ اے حاسدو ضرور تمہیں ایک دن پچھتانا پڑے گا۔ کارکنان قدرت یہ سب تمہاری تباہی کے سامان کر رہے ہیں۔ آؤ ہوش کرو سمجھ جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ جس سلسلہ کو خدا کا زبردست ہاتھ بنا رہا ہے۔ تم توڑ نہیں سکتے۔

اخیر میں میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ عورتوں کے واسطے علیحدہ کالم چھوڑ دیا امید ہے کہ میری تعلیم یافتہ بہنیں ضرور اس کالم کو زینت بخشتی رہیں گی۔

راقمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ۔

جنگ مقدس۔ روئداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعودؑ و عبد اللہ آتھم عیسائی طرفین کی تقریریں درج ہیں قیمت ۱۲ آنے
تفسیر سورۃ جمعہ۔ بیان فرمودہ حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ قیمت ۲ آنے
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب جس میں اسمائے الٰہی

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مندرجہ ذیل ریویو تحریر فرما کر سید عبد الحی صاحب عرب کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد۔ قیمت عہ

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو فکر کی ضرورت نہیں اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر دویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی

موجد کارخانہ بقای نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمنے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبد اللہ عبد الرحمن کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار [illegible] باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک رنگین کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں [illegible] اعلی درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت [illegible] مقبول کی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار [illegible] کیا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف [illegible] ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام۔ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز پیسہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ پرچہ روزانہ اخبار عام ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر۔ روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش کم ہو جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آ گھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی یہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے بھلاوے تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیماری بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوا ارسال کیجاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی [illegible] اور مرض دور ہو کر مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلا برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ تجربہ ادویات کے ہے معہ محصول رخصت آنے پر فہرست مفت۔

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلی درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین۔ ڈامیانہ۔ کوکانکس۔ دارچینی سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہو قیمت فی بکس ۴۴ گولی معہ محصول ڈاک ع۸

جیون بوٹی

قیمت فی شیشی جام عشق مع حبوب جام عشق زرد تین روپے

قیمت فی شیشی معجون مع حبوب ۵ عہ

مع ورق طلا کشتہ ۱۲ عہ

اس کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی مہینے میں جسم کا وزن ۲ سیر بڑھ جاتا ہے۔ امتحان کر کے دیکھو

جیون بوٹی مردی و رجولیت کی حالت اور قوت پیدا کرنے چہرے کی سرخی اعلیٰ طاقت و توانائی اور جوانی کو قائم رکھنے کے لئے طبی دنیا میں بے نظیر ایجاد ہے۔ قوی مرد بنانا ہے قیاس کا تجربہ کرو۔ وہ لوگ جن کی حالت مردی کالعدم ہو یا پیرانہ سالی کے رنگ میں زندگی بسر کر رہے ہوں اور نئی شادی ہوئی ہو یا بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ ہو کہ وہ حلال پر مردی کی قوت کو صرف کر سکیں وہ ایسی حالت میں اس کا استعمال کر کے دیکھیں جو ان کے لئے مسیحائی کا کام دیگی۔ اس زندگی بخش دوائی کے کھانے کے ساتھ ہر ایک شخص ... وہ پر صحت طاقت جو ایک پورے انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے تا ایک نہایت قوی مرد ... میں جو قوت رجولیت حد درجہ میں پائی جاتی ہے وہ اسے حاصل ہو سکتی ہے۔ کئی مایوس نئی زندگی حاصل کر بیٹھے ہیں۔ یہاں تک کہ کئی اس وقت ان میں سے صاحب اولاد بھی ہیں

کحل الجواہر

یہ سرمۂ جواہر بیش بہا اور نایاب مقوی بصر ادویہ اصلی ممیرہ سرمۂ اصفہانی مونگا موتی سونا چاندی اور بیش قیمت جواہرات سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتا ہے آنکھوں کی بیماریوں اور ضعف بصارت کے واسطے لاثانی علاج ہے۔ پہلے کحل الجواہر کا امتحان اور اس میں جلد کامیابی کیسے ہو سکتی ہے؟ نگاہ ناپ کر کحل الجواہر لگائیے دو ہفتہ کے اندر روشنئ آنکھ اور قوت بصارت بہت بڑھ جائیگی۔ آنکھ کے جملہ نقص دور ہونگے۔ عینک کی ضرورت نہیں رہیگی دھند ڈھلکہ آنسو بہنا سرخی سوزش کھجلی آنکھوں کے سامنے کا اندھیرا پلکوں کے اندر کے دانے وسرخی کو ہا بجی لکھنے پڑھنے سے آنکھوں کو تکان بہت جلد رفع کرتا ہے۔ اس سرمہ کو متواتر لگانے سے پھر کمزور نگاہ سے سوئی میں تاگا بہت جلد ... پڑوال۔ سبل۔ جالا۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخونہ۔ ککرے آنکھوں میں ... جانے کو۔ پلکیں گر جانے والی بیماری کو مفید ہے۔ کمزور آنکھ کو قوت دیتا ہے آنکھوں کا میل اور مواد صاف کرتا ہے اور جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ رات اور دن محنت اور مطالعہ یا باریک کام کرنے سے آنکھیں خراب نہیں ہوتیں **قیمت فی ماشہ** عہ ۳ ماشہ کی ... [illegible]

نمک سلیمانی

یہ نمک معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتا اور اس کی قوتوں کا محافظ ہے۔ اس سے بھوک بڑھتی اور غذا اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے انسان صحیح و تندرست رہ سکتا ہے۔ کمی اشتہا پیٹ کا درد بدہضمی بند ہیضہ نفخ بادگولہ درد ریاح کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا جی متلانا اور تمام بیماریاں جو معدہ اور جگر کی سستی سے پیدا ہوتی ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ گنٹھیا کو بھی مفید ہے گردے اور مثانہ کو قوت دیتا ہے آنکھوں میں روشنی کو بڑھاتا ... نسیان ... داغ تمام دور کرتا ہے داغ غم و ہم و زہر ہے۔ **قیمت فی شیشی** ... [illegible]

شربت مفرح حیات

عجب تاثیر ہے ... جواں ہے حرز طفلاں ہے اس کے استعمال سے وہ قوے قوی ہو جاتے ہیں۔ جن کے موجود ہونے سے عقل ہوش حواس حافظہ وغیرہ تیز ہوتے ہیں ضعف ناطاقتی سستی دور ہو جاتی ہے انسان کی صحت کی محافظ دوائی ہے تقویت اعصاب کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوائی نہیں چند روز میں ہی دل دماغ جگر معدہ میں پوری طاقت آجاتی ہے اور ان کا فعل نہایت قوی ہو جاتا ہے وجع المفاصل۔ درد کمر نزلہ زکام زردی و بے رونقی چہرہ۔ نسیان۔ مالیخولیا مراقی۔ خفقان۔ رعشہ۔ فالج۔ کمی خون سیلان بول سرعت احتلام وغیرہ کے لئے واقعی اکسیر ہے۔ لطف یہ کہ اس سے مغز اور حرام مغز اور ہڈیوں کے گودے کو اس قدر طاقت پہنچتی ہے کہ ہڈیوں کے خزانے گودے سے نہایت پر اور ٹھوس ہو کر ہڈیاں مضبوط ہونے لگتی ہیں اور پٹھوں میں یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ مضبوطی سے کام دینے لگتے ہیں یہ ایک بہت ہی عمدہ مفید ترین نرواٹن ٹانک دوا ہے **قیمت فی شیشی** عہ

حبوب مسکین نواز

حبوب کیا ہیں سنیاس کا نچوڑ ہیں کایا کلپ بوٹیوں کی مرکب گولیاں ہیں جوگیوں سنیاسیوں کی گھوڑے چڑھی یہی گولیاں ہیں کیسہ دراز مسیحائے صادق سیاہ گولی بھی انہی کا نام ہے بعض اشتہاری مصنوعی حکیموں کی دکان کی ساری پونجی یہی گولیاں ہیں۔ جن کی صحیح ترکیب اور اصل اجزا کی پہچان سے بھی وہ واقف نہیں یہ گولیاں صرف اسی کارخانہ میں ہی صحیح ترکیب اور اصل ادویہ کو مہیا کر کے بنائی جاتی ہیں۔ جو قریباً سو سوا سو بیماریوں کے لئے کاری علاج ہیں جس گھر میں یہ گولیاں موجود ہوں اُس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں فی ڈبیہ عہ

مرہم علیسے

مرہم کیا ہے سچ مچ کا معجزہ ہے جس نے تمام جہاں میں وہ شہرت پائی ہے جو آج تک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی اگر آپ دنیا بھر میں سب سے اچھا پر تاثیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں جوڑوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں نغ خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطان رحم وغیرہ کے لئے ہزار ہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ اطبا کا متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو مرہم اس کارخانہ سے منگائیے۔ ڈبیہ خورد ۲ آنہ کلاں ۸ عہ

مفرح یاقوتی

کامیابی اور مفرح یاقوتی کے ایک ہی معنی ہیں ہر ایک شخص ہر ایک کام میں جو اُس کا مقصود و مطلوب ہو کامیاب ہونا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ کامیابی کے واسطے محنت شاقہ کی ضرورت ہے اور محنت شاقہ کے واسطے اعضاء اور قویٰ کی مضبوطی اور حافظہ اور ذہن و ذکا کی خوبی اور عمدگی درکار ہے نیز ضروری ہے کہ محنت کے وقت ملال افسردگی پژمردگی تکان اور کسل لاحق نہ ہو میں بوثوق تمام کامیابی کے خواہشمندوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مذکورہ بالا جملہ ضروریات کے واسطے **مفرح یاقوتی** کا استعمال ایک ثابت شدہ اور نہایت ہی صحیح اور تیر بہدف علاج ہے اور انشاء اللہ عنقریب وہ دن دکھلائی دیتا ہے کہ منصطلحات اور عام بول چال میں **کامیابی اور مفرح یاقوتی** آپس میں مرادف یکدگر لکھے پڑھے جاوینگے۔ مفرح یاقوتی میں غیر ملکوں کے معدنی اور زہریلی اجزا کا اور کسی قسم کے دجل والتباس کا قطعاً دخل نہیں یہ تو صرف دیسی مفرح اور مقوی ادویہ سے بنائی گئی ہے جن میں **یاقوت۔ مروارید۔ مرجان۔ زمرد۔ فیروزہ** کہربا۔ کستوری۔ عنبر۔ زعفران۔ ورق نقرہ۔ **ورق طلا** وغیرہ قیمتی اجزا شامل ہیں

مفرح یاقوتی وزن ۵ تولے قیمت ڈبیہ للعہ

جس قدر اعلیٰ درجے کی مفرح مقوی اور مبہی ہے اسی قدر اعلیٰ درجے کی لطیف نفیس خوش ذائقہ خوشگوار مرغوب القلوب والطبائع ہے اور ہر ایک آدمی ہر ایک موسم میں اپنی صحت اور قوت اور زندگی کی حفاظت اور تقویت اعضائے رئیسہ کے لئے بغیر کسی قسم کی پرہیز کے استعمال کر سکتا ہے۔ مفرح یاقوتی کا رتبہ تمام مقوی اور مفرح ادویہ میں جو آجکل مستعمل و مروج ہیں بالاتر ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت دیتی ہے اور دماغی قوے اور ظاہری و باطنی حواس کو تیز و روشن کرتی ہے سستی غفلت اور نسیان کو دور کرتی ہے اور دماغ نخاع اور اعصاب کی کمزوری اس کے استعمال سے کافور ہوتی ہے اور جیسی کہ وہ بذات خود اعلیٰ دوائی ہے ایسے ہی اس کے استعمال سے استعمال کرنے والے کو اعلیٰ اور مفید خیالات سوجھنے لگتے ہیں اور مردانہ ہمت پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مفرح یاقوتی اور بلند خیالی آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ مفرح یاقوتی کے استعمال سے طاقت توانائی اور حرارت غریزی بڑھتی ہے خون صالح پیدا ہوتا ہے جسم پرورش پاتا ہے دل دماغ اور جگر کی تقویت ہوتی ہے گردہ شش معدہ مثانہ کو طاقت ملتی ہے اس لئے اگر کوئی دوائی مربی بدن کے معزز خطاب سے مخاطب ہو سکتی ہے تو صرف یہی مفرح یاقوتی ہے اور بس۔ مفرح یاقوتی ہی ایک دوائی ہے جو قوت روحانی و جسمانی کو زائل نہیں ہونے دیتی اور قوت روحانی و جسمانی کا زوال باعث ہے ہجوم امراض کا۔ اس لئے مفرح یاقوتی اور ہجوم امراض آپس میں دو متناقض اور متضاد امور ہیں مفرح یاقوتی ہر ایک قسم کے ضعف کمزوری اور تکان کا استیصال کرتی ہے۔ مفرح یاقوتی نے جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہونے کی وجہ سے مصرعہ مشہورہ "عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کے لئے" اپنے واسطے ہی مخصوص ثابت کر دیا ہے۔ مفرح یاقوتی معشوقوں کی طرح اپنے استعمال کرنے والوں کے دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشتی ہے اور ان کے طبعی قوائے میں نمو اور چہرہ میں ملاحت اور آنکھوں میں رسیلاپن اور رنگ بدن میں خوشنما سرخی پیدا کر کے خود ان کو خوبصورتی کے لحاظ سے معشوق بنا دیتی ہے۔ مفرح یاقوتی ضعیف الباہ لوگوں اور کار از رفتہ بوڑھوں اور کثرت جماع وغیرہ سے ناکارہ شدہ نوجوانوں کی بڑی بھاری معاون بلکہ از سر نو زندگی بخش ہے۔ مفرح یاقوتی بوڑھوں کو جوان جوانوں کو نوجوان سست کو چست اور چست کو پھرتیلا بناتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھلاتی ہے۔ خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے۔ مفرح یاقوتی میں صرف جوانی اور عیاشی کی پیدا کی ہوئی بیماریوں کے استیصال کا خاصہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ صالح اور پاکباز نوجوانوں میں علم و ہنر کی تشویق اور کثرت محنت کی تحریص پیدا کرنے میں عدیم النظیر ہے اور ہجوم افکار اور جانکاہ محنتوں کی وجہ سے جو شکایات از قبیل ضعف دماغ و ضعف بصر و اختلاج قلب وکسل اعضا پیدا ہوئی ہوں اُن کو اور دیگر ہر قسم معدہ شش سینہ کے عوارض کو دور کرنے میں معدوم المثال ہے۔ مفرح یاقوتی کے استعمال میں صرف جوانوں ہی کی راحت کا سامان موجود نہیں ہے بلکہ بوڑھے بھی استعمال کر کے کمر اور گردن کے خم چہرہ کی جھریاں۔ اعضا کا رعشہ دور کر سکتے ہیں اور درد کمر اور کھانسی اور نزلہ اور بدہضمی اور کثرت بول کی شکایت سے نجات پا سکتے ہیں۔ مفرح یاقوتی کا استعمال کرنے والے بوڑھے بے لطفی اور پژمردگی اور ناہوشوں سے خاص موقعہ کی شرمندگی نہیں دیکھینگے۔ مفرح یاقوتی میں یہ وصف بھی ہے کہ کمزوری اعصاب یا کسی اور وجہ سے جو دل کی کمزوری اور ہول۔ جی کا گرنا علالت معدہ۔ کلیجہ جلنا۔ بھوک نہ لگنا کھانا کھانے کے بعد دل ڈوبنا لاحق ہوتا ہے یہ سب مفرح یاقوتی کے استعمال سے اتفاقاً مستاصل اور کالعدم ہو جاتا ہے۔ کمی و خرابی خون سے جب جسم پھیکا اور ناتوان ہو گیا ہو اور چہرہ کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے تب مفرح یاقوتی کا استعمال فوائد اور منافع کثیر بخشتا ہے۔ مفرح یاقوتی کا استعمال نشہ آور اشیا مثلاً افیون چانڈو مدک گانجا چرس شراب وغیرہ کے استعمال کرنے والوں اور مذکورہ بالا نشی اشیا کے برباد کردہ اور زندہ درگور لوگوں کے واسطے فی الواقع آب حیات ہے۔ جتنی طبعی رطوبتیں زائل اور برباد ہو چکی ہوں مفرح یاقوتی کے استعمال سے معاً از سر نو ملتی ہیں اور ان کی رونق و تازگی واپس آجاتی ہے مفرح یاقوتی یقیناً مرض کے سبب اور مادہ فاسد کو جسم سے دفع کرتی ہے اور طبیعت میں مرض کا مادہ دور کرنے کے لئے طاقت و قدرت پیدا کرتی ہے اس لئے کامل وثوق پورے دعوے اور کلی یقین کے ساتھ خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا عوارض و امراض کے استیصال اور علاج کے لئے ہی مفرح یاقوتی سریع الاثر کثیر المنافع و عدیم النظیر ہے۔ مفرح یاقوتی منگانے والے کو ترکیب استعمال کی ہدایت مفصل فوائد اور طبی شہادتوں کی کتاب بھی دی جاتی ہے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم علیسے نولکھا لاہور

عام اخبار

افواہ ہے کہ لندن کی انڈیا کونسل مین بابو آرسی دت صاحب ہندوستانی ممبر مقرر ہون گے۔

آتش زدگی مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ۔ دوشنبہ واقع ۱۶۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو ۹ بجے شب کے جبکہ ہوا زور شور سے چل رہی تھی۔ بازار بقہ تحصیل مانسہرہ (ہزارہ) یکا نک مین آگ لگی اور تمام بازار مین پھیل گئی۔ ۵ گھنٹہ تک آگ برابر جلتی رہی۔ بعد مین بڑی کوشش سے فرو کی گئی۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ لکھا جاتا ہے۔

آیندہ اجلاس نیشنل کانگریس شہر کلکتہ مین ہوگا۔

امریکہ کے ایک شہر مین ایک پاگل تار بابو ایک تارگھر مین جا گھسے۔ اصلی تار بابو موجود نہ تھا۔ ہر طرف تارین دینی شروع کردین اور احکام جاری کر دئے جن سے فوراً تمام ملک میں کھلبلی مچ گئی۔ مگر جلد پکڑے گئے اور امن ہوگیا۔

مردہ زندہ ہوا محی الدین نامی گاڑی بان قصبہ ہاروی احاطہ بمبئی ۱۴ تاریخ صبح اچانک مر گیا۔ اہل محلہ نے تجہیز و تکفین کا سامان کیا۔ جب غسل دے کر کفن پہنانے لگے تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لوگ ہکے بکے رہ گئے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ مین اس اثنا مین عجیب عجیب قدرت کے مشاہدے دیکھتا رہا ہون مگر لوگون کی توجہ اب ادہر ہو چکی تھی۔ یہ اگلے دن آخر مر ہی گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یسوع مسیح پر بھی صلیب پر بے ہوشی کی بیماری طاری ہو گئی تھی۔ پھر ایک دو دن مین اچھے ہوگئے اور آخر کشمیر مین جان بحق ہوئے

مخبر۔ امرت سر لکھتا ہے۔ مسلمانوں کے دو گروہ کثیر تعداد مین ہین۔ ۲۰۔ اپریل سے آجتک ان مین اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ جانبین میں کدورتین بڑھتی چلی جاتی ہین۔ حال مین کوچہ ڈیگران کشٹرہ مہان سنگھ کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ شروع ہو گیا ہے طرفین کا روپیہ عدالت مین ضائع ہو رہا ہے۔ رؤسا امرت سر یا انجمن اسلامیہ کے معزز رکن تا حال کوئی قابل اطمینان انتظام نہیں کر سکے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۱۴۔ جولائی کے اندر طاعون سے ۹۶۷ موتین ہوئین۔ احاطہ بمبئی ۲۰۰ ریاست میسور ۵۴۔ پنجاب ۸۳۔ صوبجات متحدہ ۱۴ بنگال ۱۴۔ برہما (دو ہفتہ کے اندر) ۲۰۰۔

جاپان جاوالی ترکی کونسل کو جو جاپانی زبان جانتے ہین۔ سلطان المعظم کا حکم ہوا ہے کہ وہ جاپان مین جا کر مذہبی کونگریس مین شامل ہون۔

کانسی کے سکے پیسے۔ دھیلے۔ پائیاں۔ اب تانبے کی نہ بنا کرین گی۔ کیونکہ تانبہ کی جگہ کانسی کا رواج ہندوستان مین ہونے والا ہے۔ جس کے پیسے پائیاں دھیلے ٹکسالوں مین بنا کرینگی

زار بڑے محتاط ہوگئے انگریزی بیڑہ روس مین جانے والا تھا زار روس نے اس لیے منع کر دیا آج کل جاہل رعایائے روس کا جوش ہے کہیں ان سے ایسی حرکت نہ ہو جاوے۔ جس سے دونون سلطنتون مین کشیدگی واقعہ ہو۔ فی الواقع زار نے بہت اچھا کیا۔

امیر کابل نے جدید شہر جبل السراج مین برقی طاقت پیدا کرنے کو ایک برقی انجینیر بھی منگوایا ہے جو فرنگی ہے۔ یہ طاقت دریا سے پیدا کرینگے۔ اسلحہ و گولہ بارود کے کارخانے کابل سے اٹھا کر جبل السراج مین قائم کرین گے۔

یہ نیا شہر خاص کابل سے شمال کی طرف ۲۵-۳۰ میل فاصلے پر ہے یہ عجائبات کا مجموعہ ہوگا۔

مصر مین پھر انگریزوں کے خلاف جوش پھیل رہے ہین۔ چند عیسائیوں کو زدوکوب کیا گیا ہے۔

مہاراجہ کشمیر کے بلانے پر مہاراجہ بنارس کشمیر آنے والے ہین اور اپنے ساتھ اپنے ولی عہد کو بھی لاوین گے۔ آپ پشاور اور درہ خیبر کی بھی سیر کرین گے۔

۱۴۔ جنوری کو سرب سورج گرہن ہوگا تبت اور سائبیریا مین یہ کل گرہن صاف نظر آوے گا۔

گورنمنٹ جرمنی اپنے سفیر جنوبی و مغربی ایران مین رکھنے کا انتظام کر رہی ہے۔ یہ بھی اپنی ٹانگ ایشیا مین اڑاتے ہین۔

حبیبیہ اسکول کابل کے متعلق امیر نے دربار مین بڑی سپیچ دی۔ اور کہا کہ اب تک اس کی کیوں ترقی نہ ہوئی۔ آپ نے سرداروں کو تعلیم کی بابت بہت نصیحتین کین اور کہا کہ خدا نے چاہا تو یہ اسکول تمام افغانستان کے علوم کا مرکز ہوگا۔

بمبئی والے چاہتے ہین کہ ابتدائی تعلیم بچوں کو لازمی اور مفت دینی چاہیے کاش تمام انڈیا اس رائے کو تسلیم کرے۔

طہران مین ایک مولوی صاحب قید کئے گئے شاگرد طلبا نے انہیں جبراً چھڑا لیا لیکن کئی طالب علم مارے گئے شہر مین اضطراب تھا وہ اب رفع ہوگیا ہے۔

یمن کے باغیون کے لئے ستر ہزار فوج ترک جائے گی۔

امیر کابل نے فوج کے سپاہیوں کی چھانٹ کی ہے جو سپاہی بڈھے کمزور کام کرنے والے نہ تھے ان کو نکال کر باہر کیا۔

اسکاٹ لینڈ مین ایک مچھلی کے پیٹ سے دس لاکھ سات ہزار انڈے نکلے۔

پچھلے سال ہندوستان کی ریلوں پر جو حادثے ہوئے۔ ان کی تفصیل اس طرح بتلائی گئی ہے ٹرینوں کے حادثوں سے تین مسافر ہلاک ہوئے اور ایک سو چالیس زخمی تھے۔ دیگر حادثوں سے ۵۱۱ ہلاک اور ۳۵۶ زخمی تھے۔ ملازمان ریلوی سے ۳۲۳ ہلاک اور ۵۷۷ زخمی تھے اور اپنی حماقت اپنی بے احتیاطی یا عمداً کی ذیل مین ۸۶۳ آدمی ہلاک اور ۲۲۰ زخمی ہوئے یہ نہ تو مسافروں سے تھے نہ ملازموں سے۔ گویا کہ کل ۱۷۰۵ آدمی قتل اور ۱۲۹۳ زخمی ہوئے تھے۔

پنجاب مین گورنمنٹ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹرون کی اسامیوں کا نیا انتظام آخر کار جاری کر دیا گیا ہے کل اٹھائیس اسامیاں ہین ان مین ۹ ہندؤں کے لئے اور ۹ مسلمانون کے لئے اور تین سکھوں کے لئے اور سات فرنگیون یا یوریشینون کے لئے ہین۔ سب سے زیادہ شرح تنخواہ کی ۴۰۰ روپیہ ماہوار تک قرار دی گئی ہے۔ اس کے متعلق لالہ سندر داس سوری ایم۔ اے ہین۔ جو لاہور مین سنٹرل ماڈل سکول مین بطور قایم مقام کے کام کرتے ہین۔ لیکن اصل مین ہائی سکول امرت سر کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے ہیں کمترین درجہ تنخواہ کا جو ایک سو روپیہ کا تھا وہ ایک چالیس روپیہ کا قرار دیا گیا ہے اور ترقیوں کی مقدار کم از کم ۲۵ روپے اور زیادہ سے زیادہ ۸۰ روپے قرار دی گئی ہے اس جدید انتظام کی وجہ سے اخراجات مجموعی دو ہزار ماہوار کا اضافہ کیا گیا ہے۔

نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا	نوائے دلکشِ تحقیق حق ہر دم سنا تا ہوں	شہدا یا بارو رکر شاخِ نخل آرزوئے دل	تیری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں

یاقوت مروارید۔ (مرجان۔ زہر مہرہ۔ خطائی۔ یشب۔ کہربا۔ ورق نقرہ۔ کیوڑہ۔ گلاب۔ سیب و صندل وغیرہ وغیرہ کا لاجواب مرکب)

موسم گرما کا — مفرح دلکشا — خاص تحفہ

یہ اون قدردانِ ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ جنکو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مفرح عنبری کے طفیل واپس ملی ہے۔ اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں۔ کیونکہ مفرح کے استعمال کا موقع بسبب گرم ادویہ مثل مشک و زعفران وغیرہ کے ۱۵۔ اگست کے بعد سے نصف مئی تک ہوتا ہے۔ البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔

مفرح دلکشا کا نرخ نامہ حسب ذیل ہے

قیمت ایک ڈبیہ تین روپے (۳ ؎)
قیمت تین ڈبیہ آٹھ روپیہ (۸ ؎)
قیمت چھ ڈبیہ پندرہ روپے (۱۵ ؎)
قیمت ایک درجن ستائیس روپے (۲۷ ؎)

وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ خوراک ۳ ماشہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مفرح دلکشا

میں خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام نوجوان ہیں۔ جو آپ سالہا سال سے مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کر کے آپکی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ اور سے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں۔ صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرح عنبری تو سردیوں میں اور مفرح دلکشا گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔

مفرح دلکشا جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک صریح تاثیر تحریک ٹھنڈک سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلے و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ قوت و تفریح حاصل ہوتی ہے کہ گویا خدائی خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ یہ ضعف بے چینی۔ دل کا دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا۔ سانس کا پھولنا پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک تحفہ اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرح دلکشا وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن جریان۔ رقت و سرعت و کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول۔ دیرینہ و مزمن سوزاک۔ غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کیلئے ایک اکسیر کا کام دینے والا ہے ضرور تجربہ کیجئے۔

مفرح دلکشا میں وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اسلئے امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں تحصیلداروں منصفوں۔ مدرسوں۔ پولیس وغیرہ فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلباء یا جنکو صحت کی قدر ہے۔ اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے جہاں طبیعت گھبرائی۔ یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے۔

مفرح دلکشا چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات و سرد جواہرات کا مرکب ہے۔ اسلئے تمام وبائی امراض یا ان موسموں میں جہاں طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو۔ خدائے کریم کی فرمانبرداری کے ساتھ اس کا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کیلئے واجب اور لازمی ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے۔

مفرح دلکشا حکما اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ وہ تو خود ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ کس مرض اور کس موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے۔ جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جن کا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے زردی حالت ہو گئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اسکو منگا کر استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔

مفرح دلکشا سے وہ لوگ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا خون کی قے کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی دوسرے صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی ناگفتہ بہ مرض سے قوی مضمحل ہو گئے ہوں انہیں ضرور اسکے استعمال سے ...

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا
کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

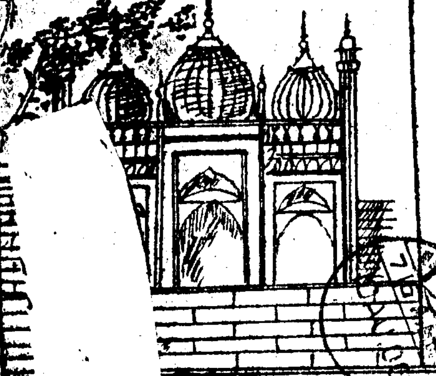

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح و ور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۲ | نمبر ۲

۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۹ اگست ۱۹۰۶ع

سلسلہ الجدید جلد ۲ | سلسلہ القدیم جلد ۵

ہرچہ گویم با تو گر آئی چو بدر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو چار پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہوگا صہ

معاونین درجہ دوم جنکو چار پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ پر جو چھپا

تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔/ کا ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ... منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمد از مادریم / ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست / بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن / جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود / آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست / ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد / ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت عزت است / منکر آں مستحق لعنت است

معجزات حق اندر واست / منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات رسل سابقین / آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از دل ہمی ایمان ماست / ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالی جناب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کرنے والوں کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - ہفتہ قادیان
صفحہ ۳ - اشعار مدحیہ در شان امام الزمان سلمہ الرحمان ڈائری
صفحہ ۴ - مرتد ڈاکٹر
صفحہ ۵ و ۶ - درس قرآن شریف -
صفحہ ۷ - تجلی -
صفحہ ۸ - ۹ - ۱۰ - چودہری اللہ داد صاحب مرحوم
صفحہ ۱۱ - ڈاکٹر عبد الحکیم
صفحہ ۱۲ - بدخواتین - بلاد اسلامی
صفحہ ۱۳ - عام اخبار -
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - اشتہارات

بدر مسیح

۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۶ء - دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے پھر الہام ہوا -

اِنّی اُحافظ کل من فی الدار

ترجمہ - میں حفاظت کرنیوالا ہوں ان سب کی جو دار میں ہیں -

(۲) - اَرَدْتُ اَنْ استخلف فخلقتُ اٰدم

ترجمہ - میں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو خلیفہ بنایا -

۵ - اگست ۱۹۰۶ء - دن کیوقت یکدفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہو گیا اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا اور سخت درد ہوتی تھی خیال گزرا کہ یہ فالج کی قسم نہ ہو تب دُعا کی گئی تو الہام ہوا -

(۱) ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر

(۲) ان اللّٰہ لا یخزی المومنین

ترجمہ - خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کرتا -

اور ابھی صبح نہیں ہوئی تھی کہ خارق عادت طور پر صحت کلی ہو گئی -

فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک -

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اس ہفتہ مین علیل رہی - مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت آرام ہے

اس ہفتہ مین ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب و برادر محبوب عالم صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی ومیاں نبی بخش صاحب و محمد علی اشرف صاحب لاہور سے ومیر حامد شاہ صاحب سیال کوٹ سے اور بعض دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمتین حاضر ہوئے -

میر حامد شاہ صاحب - کتبہ سیال کوٹ سے لائے جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر نصب کیا جائے گا - اس پر حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ نظم درج ہے -

مدرسہ تعلیم الاسلام ۴ - اگست ۱۹۰۶ء بروز شنبہ کھل گیا - مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر ماسٹر عبد الرحیم صاحب وغیرہ دیگر استاد صاحبان اور اکثر طلبار جو ایام رخصت مین باہر گئے ہوئے تھے واپس آ گئے - بعض طلبار تاحال واپس نہیں آئے ان کے والدین کو چاہیے کہ بہت جلد ان کو قادیان روانہ کردین تاکہ ان کی تعلیم کے کام مین حرج نہ ہو - امتحان کے دن بہت قریب آرہے ہین -

مولوی احمد نور صاحب شاگرد مولوی عبد اللطیف صاحب اپنی شادی کی تقریب پر جہلم تشریف لے گئے ہین - شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اور مفتی فضل الرحمن صاحب مولوی احمد نور کے ساتھ گئے ہین -

---

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب بدر - السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ - مجلس ناظم التعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئیندہ کل روپیہ بورڈنگ کے طلبار کا بجائے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام کے ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے نام آیا کرے اور ہیڈ ماسٹر یہ روپیہ حضرت مولوی نور الدین کے پاس جمع کرادیا کرے اور حسب ضرورت مولوی صاحب موصوف سے روپے لے کر خرچ کیا جایا کرے - آپ ازراہ مہربانی بذریعہ اخبار اس نئے انتظام سے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کے سرپرستوں کو مطلع کردین تاوہ آئیندہ ہیڈ ماسٹر کے نام روپیہ بھیجا کرین -

شیر علی - ہیڈ ماسٹر - عفی اللہ عنہ -

منصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ملسکتی ہین

تحفۃ المومنین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس - " " "	۳ر
سواء السبیل - " " "	۱۰ر
کشف الالتباس - " " "	۱ر
ایقاظ النائمین - " " "	۱ر
موعظت - " " "	۱ر
صیانۃ الناس - " " "	۱۰ر
سر الشہادتین - " " "	ار
الفرقان - " " "	۲ر
قول الصیجابلی - مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	ار
عاقبۃ المکذبین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	ار
السر المکتوم - مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۵ر
رویا - " " "	۴ر
شہادت بی حصہ اول و دوم " " "	۲ر
مجموعہ الوسواس حصہ اول و دوم - سواء السبیل حصہ اول مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی	۲ر
اعجاز احمدی مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	ار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ چونکہ چند اشعار میں نے تصنیف کئے ہیں امید کہ آپ کے اخبار صداقت آثار میں بعد اصلاح شائع فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں گے ۔

اشعار مدحیہ در شان امام زمان سلمہ الرحمان

تاثیر کیا ہی میرزا تیرے سخن میں ہے
آب حیات تیرے ہی گویا دہن میں ہے
تشبیہ کس سے دوں دُرِ دندان کو تیرے
اب قدر ایک ذرہ نہ دُرِ عدن میں ہے
جو لوگ تیرے در پہ ہیں کہتے ہیں رات دن
یہ کیسی جا ہے اس کی نہ لذت وطن میں ہے
ہندوستان کا رتبہ بڑھا تیرے فیض سے
اب اُس کو فخر سارے زمین و زمن میں ہے
حاضر ہیں تیرے در پہ ہر اک فن کے استاد
اب قادیان کو ناز ہر اک علم و فن میں ہے
تیرا وجود راہ ہدایت کا ہے چراغ
نور نبی کا ظہور تیرے پاک تن میں ہے
وحدت کے باغ کا تو عجب ایک پھول ہے
مانند تیرے گل نہیں باغ و چمن میں ہے
کس طرح تجھ کو دیکھوں یہی فکر ہے مجھے
ہے زر نہ میرے پاس نہ طاقت بدن میں ہے
جو خاکپائے خادم مہدی ہے بالیقین
اس کا بھی ذکر ہوتا ہر اک انجمن میں ہے

عریضہ نیاز
سید رسول بخش احمدی ۔ المتخلص خاکپا ۔ مدرس مدرسہ کیرنگ ضلع پوری (اوڑیسہ)

دُعا مدد ۔ برادرم محمد اکرم صاحب از جانگیریاں اپنے لڑکے غلام احمد کے واسطے صحت کے لئے دعا کی درخواست احباب احمدیہ کی خدمت میں کرتے ہیں ۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب جو بعد تصحیح دوبارہ امرتسر میں طبع ہوئی ہے ۔ آریوں کے رد میں قیمت ۔
تفسیر سورہ جمعہ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۴

ڈائری
القول الطیب

فرمایا ۔ میرے ساتھ عادت اللہ یہ ہے کہ جب میں کسی امر کے واسطے توجہ کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں تو اگر وہ توجہ اپنے کمال کو پہنچ جائے اور دُعا اپنے انتہائی نقطے کو حاصل کرے ۔ تب ضرور اس کے متعلق کچھ اطلاع دیجاتی ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ جب انسان خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہے تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندگی کی دُعا قبول کرتا ہے ۔ لیکن بعض دفعہ خدا تعالےٰ اپنی بات منواتا ہے ۔ دو دوستوں کی آپس میں دوستی کے قائم رہنے کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ کبھی اس نے اُس کی بات مان لی اور کبھی اُس نے اس کی بات مان لی ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہمیشہ ایک ہی دوسرے کی بات مانتا رہے اور وہ اپنی بات کبھی نہ منوائے ۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ ہمیشہ اس کی دعا قبول ہوتی رہے اور اسی کی خواہش پوری ہوتی رہے ۔ وہ بڑی غلطی کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے قرآن شریف میں دو آیتیں نازل فرمائی ہیں ۔ ایک میں فرمایا ہے ۔ ادعونی استجب لکم ۔ تم دعا مانگو ۔ میں تمہیں جواب دوں گا دوسری آیت میں فرمایا ہے ۔ **ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع** ۔ الخ ۔ یعنی ضرور ہے تم پر قسما قسم کے ابتلا پڑیں اور امتحان آئیں اور آزمائشیں کی جاویں تاکہ تم انعام حاصل کر نیکے مستحق ٹھہرو ۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے ۔ لیکن جو لوگ استقامت اختیار کرتے ہیں خدا ان کو ضائع نہیں ہونے دیتا ۔ دعا کے بعد کامیابی اپنی خواہش کے مطابق ہو یا مصلحت الٰہی کوئی دوسری صورت پیدا کر دے ہر حال میں دعا کا جواب ضرور خدا تعالےٰ کی طرف سے مل جاتا ہے ۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ دعا کے واسطے اس کی حد تک جو ضروری ہے تضرع کی جاوے اور پھر جواب نہ ملے ۔

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو ۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام میں کروں گا تو یہ تلوار میرے سر میں لگے گی پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے ۔ اس کو یقین ہے کہ وہ تلوار اس کو دُکھ دے گی ۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے ۔ تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے ۔ خدا تعالےٰ کی یہ سنت نہیں کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے جب ۴ ۔ اپریل کا زلزلہ آیا ۔ تو ہمارے عزیز محمد اسماعیل میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تھا ۔ جب زلزلہ آیا ۔ تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا ۔ لیکن جب زلزلہ گذر گیا اور ہوش ٹھکانے لگے ۔ تو پھر کہنے لگا ۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے کہ میں نے رام رام کہا ۔ خدا تعالےٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دے دیتے ہیں ۔ خدا تعالےٰ نے ہم کو خبر دی ہے کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ دن دنیا کے واسطے ایک غیر معمولی دن ہوگا جس سے لوگ جان لیں گے ۔ کہ خدا موجود ہے ۔ لوگ شیطانی خیالات میں ایسے بڑھے ہوئے ہیں کہ ایک قدم پیچھے نہیں ہٹانا چاہتے مگر خدا تعالےٰ جب چاہتا ہے تو وہ ایسی ہیبت ڈالدیتا ہے کہ لوگ تمام بدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ جب تک خدا کسی کو نہ کھینچے وہ کس طرح کھینچا جا سکتا ہے ہمارا بھروسہ تو صرف خدا پر ہے وہ قوم جو ہم کو کافر کہتی ہے ۔ اس سے ہم امید ہی کیا کر سکتے ہیں ۔ خدا ہی سچا بادشاہ اور سچا حکمران ہے جب تک کہ آسمان پر کچھ نہیں ہوتا زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا ۔

فرمایا ۔ طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے ۔ کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے ۔ کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے ۔ لیکن یاد رکھو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے ۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے ۔ بیماری کے وقت چاہیئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنیوالا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتلا دیتا ہے یہ اس کا فضل ہے ۔

یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب جن کی بیوی کل شام کو فوت ہو چکی ہے۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حافظ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آپ پر اپنی بیوی کے مرنے کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ اب آپ صبر کریں تاکہ آپ کے واسطے ثواب ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کی خدمت بہت کی ہے باوجود اس معذوری کے کہ آپ نابینا ہیں آپ نے خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔ مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن سب کے ساتھ یہی حال ہونیوالا ہے مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسٰے نے لعزر کے متعلق بیان کیا ہے

لعزر والا واقعہ ہم اس جگہ انجیل میں سے نقل کر دیتے ہیں اور وہ اس طرح سے ہے۔

"ایک دولتمند تھا جو لال اور مہین کپڑے پہنتا اور روز روز شان و شوکت سے عیش کرتا تھا اور لعزر نام ایک غریب آدمی جو ناسوروں سے بھرا تھا۔ جسے اس کی ڈیوڑھی پر ڈال جاتے تھے اور وہ آرزو رکھتا تھا کہ ان ٹکڑوں سے جو دولتمند کی میز سے گرتے تھے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے آکے اس کے گھاؤ چاٹتے تھے اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے اسے لے جا کے ابراہام کی گود میں رکھا اور وہ دولتمند بھی موا اور گاڑا گیا اس نے دوزخ کے درمیان عذاب میں ہو کے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور ابراہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو۔ اور اس نے پکار کے کہا کہ اے باپ ابراہام مجھ پر رحم کر اور لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی سے بھگو کے میری زبان ٹھنڈی کرے کیونکہ میں اس لو میں تڑپتا ہوں۔ تب ابراہام نے کہا کہ اے بیٹے یاد رکھ کہ تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا اور لعزر بری چیزیں۔ سو اب وہ تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے اور ان سب کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا ٹھہرا گیا ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہارے پاس جایا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ وے لوگ جو وہاں ہیں۔ اس پار ہمارے پاس آسکتے تب اس نے کہا پس اے بابا میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اسے میرے باپ کے گھر بھیج۔ کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں۔ تاکہ ان پر گواہی دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وے بھی اس عذاب کی جگہ میں آویں۔ ابراہام نے اسے کہا کہ ان کے پاس موسیٰ اور انبیا ہیں چاہیے کہ وے ان کی سنیں۔ اس نے کہا نہیں اے باپ ابراہام پر اگر کوئی مردوں میں سے ان کے پاس جاوے تو وے توبہ کریں گے۔ اس نے اسے کہا کہ جب وے موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنتے۔ تو اگر مردوں میں سے کوئی اٹھے۔ تو اس کی نہ مانیں گے۔"

نماز میں دعا نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہیئے کیوں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سورہ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہیئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہیئے اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں۔ لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں تاکہ حضور دل پیدا ہو جاوے۔ کیوں کہ جس نماز میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں آج کل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دعا کی جاوے۔ نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں نماز خود دعا ہے۔ دین و دنیا کے تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہیئے۔ نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جا سکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح۔ سجدہ میں بعد تسبیح۔ التحیات کے بعد۔ کھڑے ہو کر رکوع کے بعد۔ بہت دعائیں کرو تاکہ مالا مال ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ دعا کے واسطے روح پانی کی طرح بہ جاوے۔ ایسی دعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ یہ دعا میسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔ دعا ایک علاج ہے۔ جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ غلط خیال ہے۔ ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

اخویم مولانا مولوی مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ متکلف خدمت ہوں کہ براہ مہربانی چند سطور درج اخبار صداقت آثار فرما کر مشکور فرما دیں۔

۱۔ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پندرہ یوم سے لبی کے شفاخانہ میں مامور ہے۔ لبی میں آتے ہی اس نے بڑا شور و شر برپا کیا لمبے لمبے لیکچر حضرت اقدس کی مخالفت میں بیان کرنے شروع کئے۔ لوگوں کو اپنے رسالے دکھلائے اور زبانی اپنے عقائد بیان کئے اور مسجد میں امامت کرانے لگے جس کا نتیجہ یہ سنا گیا کہ:-

لوگوں نے تقریباً دس یوم کے بعد ڈاکٹر صاحب کو تنگ کیا بدیں وجہ کہ آپ صریح طور پر رسالت حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے بایں طرز انکاری ہیں کہ بغیر رسالت آن حضرت صلعم کے نجات مل سکتی ہے۔ جس کا جواب ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ دیا کہ جب میں مرزا صاحب کی مخالفت میں تحریریں لکھ رہا تھا۔ مخالفت نے مجھے اس امر پر توجہ نہ کرنے دی اور یہ غلطی واقعی مجھ سے ہوئی میرا نجات کی نسبت یہ عقیدہ نہیں ہے۔ جو میں نے اپنے رسالہ جات میں شائع کیا ہے۔ عجیب عقائد ہیں جو نت نئے گھڑے جاتے ہیں۔

اب میں نجات کے بارے میں سابقہ تحریر کے برخلاف لکھ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب کو چاہیئے کہ وہ پورا زور لگا دیں اور جس طرح چاہیں مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کے برخلاف تحریریں لکھیں مگر وہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ تھوڑے دنوں میں انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور اب تو آن حضرت سے انکاری ہیں اگر اب بھی تناسیر فروخت نہ ہوئیں تو بہتر ہے کہ خدا سے انکاری ہوں مگر سلسلہ الٰہی اور ربانی سلسلہ کو کچھ بگاڑ نہیں سکتے بفضلہ کرتا ہوں ڈاکٹر صاحب کے ان عقائد پر کہ بوجہ نہ فروخت ہونے تناسیر کے مرزا صاحب کے مخالف ہوئے اور مرزا صاحب کی مخالفت میں رسول اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور اب چند وجوہات سے اپنے نئے عقیدہ نجات کو بدلنا پڑا ہے ناظرین غور فرماویں کہ یہ لیاقت اور قابلیت اور دیانت ڈاکٹر صاحب میں موجود ہے۔ تس پر ملہم ہونے کا دعویٰ اور ڈاکٹر صاحب کے لمبے لمبے لیکچروں کا یہ اثر ہوا کہ جو چھوٹے سے قصبہ لبی میں سے جہاں حضرت اقدس کا ذکر اذکار بہت کم تھا وہاں بہت سے لوگ تحقیق کے درپے ہو گئے چنانچہ آج ہی ایک شخص برکت علی نامی کہ ہندو بستے تھے حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے ڈاکٹر صاحب کے ہم نہایت مشکور ہیں کہ ان کی اس تحریک سے سلسلہ حقہ کو ایک مدد تائید ہو رہی ہے اور امید ہے کہ عنقریب بہت سی نیک روحیں جس سے حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوں اب ڈاکٹر صاحب قیاس کریں کہ ان کا دعویٰ دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔ خاکسار قدرت اللہ۔ سنوری۔

درس قرآن

سُورۃ الفلق

اس سورہ شریف کی تفسیر سے پہلے اس امر کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورہ کے شان نزول میں بعض مفسروں نے یہ بیان کیا ہے کہ کسی یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور اس قسم کے جادوگروں کے شر سے محفوظ رکھنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی۔

اس واقعہ کو اگر احادیث میں دیکھا جائے اول تو اس حدیث کا راوی صرف ایک شخص ہے یعنی ہشام حالانکہ اتنے بڑے واقعہ کے واسطے ضروری تھا کہ کوئی اور صاحب بھی اس کا ذکر کرتے۔ دوم اگر یہ واقعہ صحیح بھی ہو تو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت پر اس جادو کا کچھ اثر ہو گیا تھا۔ یا آنحضرت نے ان جادو کرنیوالے لوگوں کا کچھ بگاڑا یا ان کو گرفتار کیا تھا۔

ہاں اسمیں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں اس قسم کے آدمی ہوا کرتے ہیں جن کا یہ پیشہ ہوا کرتا ہے کہ وہ لوگوں پر جادو کیا کریں۔ اور یہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو خفیہ سازشوں اور شرارتوں کے ذریعہ سے لوگوں کو سزا دیتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ان کے پاس آیا ہے اور وہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔ اسواسطے ان کے پاس اپنی یہ خواہش لاتا ہے کہ میرا دشمن مرجائے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو جائے یا مجنون ہو جائے۔ تو وہ اس شخص کو ویسے ہی کوئی تعویذ سا بنا دیں گے یا کوئی تاگہ گرہیں ڈال کر دیدیں گے اور کہدیں گے کہ یہ کسی طرح اپنے دشمن کو کھلا دو یا اسکے گھر ڈالدو یا اور کوئی بات اس قسم کی بتلا دیں گے۔ لیکن در اصل یہ صرف ایک ظاہری بات اس شخص کو دھوکھا دینے والی ہوگی اور خفیہ طور پر وہ اس کے دشمن کو کسی دوائی وغیرہ کے ذریعہ سے بیمار کرنے یا مجنون کرنے یا ہلاک کرنے پر کمر باندھیں گے اور کسی نہ کسی حیلہ سے اس کام کو پورا کر کے اپنے جادوگر ہونے کا لوگوں کو یقین دلائیں گے۔

دوسرے قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو توجہ کے ذریعہ سے اس معاملہ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دوسروں کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ بھی ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہے ہیں اور آجکل اس گروہ کی ایک بڑی جماعت امریکہ میں موجود ہے۔ ان کا مطلب بھی سوائے شرارت کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے پیشہ کو مخفی رکھتے ہیں ورنہ گورنمنٹ ایسے لوگوں کو ہر جگہ گرفتار کر کے سزا دیتی ہے ایسے لوگوں کی شرارتوں سے بچنے کے واسطے انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ ہوشیار رہے اور ہوشیاری کا سب سے عمدہ اور اعلےٰ طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں انکی شرارت سے پناہ مانگی جائے۔

اس سورہ شریف سے پہلے سورہ اخلاص ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی توحید کا تذکرہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ان دو سورتوں میں اس فیضان کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے انسان پر وارد ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر نہ ہونے کی ایک ظاہر دلیل یہ ہے کہ آنحضرت کو مسحور کہنا تو قرآن شریف میں کفار کا قول کہا ہے جو کہ جھوٹا قول ہے اور نیز خدا تعالیٰ کا کلام ہے واللہ یعصمک من الناس پھر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی یہودی کا جادو آنحضرت پر چل جاتا۔

اسجگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بیماری کے وقت بیمار کے حق میں دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے استفاذ کرنا طریق سنت ہے۔ دوا کرنا بھی ضروری ہے مگر اس کے ساتھ دعا بھی چاہیئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ قال ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا من الاوجاع کلها والحمی هذا الدعاء بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار و شر حر النار۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ تمام دردوں اور بخار کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔ اللہ کے نام سے ساتھ جو کریم ہے خدا عظیم کی پناہ مانگتا ہوں کہ رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

اسطرح خدا تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگنے کی دعائیں بہت سی احادیث میں وارد ہیں جنمیں سے بعض معہ ترجمہ اس جگہ نقل کیجاتی ہیں۔

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ
پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت کی اس چیز کی برائی
مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ سَبْعًا بِسْمِ اللّٰہِ
جو پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں میں سات بار کہو اللہ کے نام کے
اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ
منتر پڑھتا ہوں کہ تجھ پر ہر چیز سے جو ایذا دے تجھکو بدی سے
کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ
ہر جان کے اور آنکھ سے حسد کرنیوالے کی اور شفا دے تجھکو
بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ
اللہ کے نام سے منتر پڑھتا ہوں تجھ پر پناہ میں دیتا ہوں میں تم دونوں کو
التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَّ مِنْ
اللہ کے کلموں کی جو پوری ہیں بدی سے ہر شیطان اور جانور ایذا دینے
کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ
والے کی اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کی سے مانگتا ہوں اللہ عظمت
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ + بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ
والے سے جو صاحب ہے عرش بڑے کا کہ شفا دے تجھکو۔ ساتھ نام اللہ بڑائی
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ
والے کے پناہ چاہتا ہوں اللہ کی جو عظمت والا ہے بدی سے ہر رگ جوش
وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ + رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ
مارنیوالی کے اور بدی سے دوزخ کی گرمی کے۔ رب ہمارا اللہ ہے جو
فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ
آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا حکم ہے تیرا آسمان اور
وَ الْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ
زمین میں جسطرح ہے رحمت تیری آسمان میں بس کر رحمت
رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَایَانَا
اپنی زمین میں بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور چوک
اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ
ہماری تو ہے صاحب پاکوں کا اتار رحمت اپنی رحمت میں سے
رَحْمَتِکَ وَ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ عَلٰی ھٰذَا
اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر
الْوَجَعِ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَاُ لَکَ
اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیرے
عَدُوًّا وَّ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ اَللّٰھُمَّ
راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کو اے اللہ
اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ
جلا تو مجھکو کہ جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے واسطے اور مار مجھکو
اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ + اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
جسوقت ہو موت بہتر واسطے میرے۔ اے اللہ تیری پناہ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرْکِ الشَّقَاءِ
مانگتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے
وَ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
فیصلہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ اے اللہ تحقیق میں پناہ چاہتا ہوں
مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ
غم سے اور ناتوانی اور سستی سے اور نامردی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ
وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَۃِ الرِّجَالِ +

مدرسہ اسفورل

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ الفلق پارہ ۳۰ رکوع ۳۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ

کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ رب صبح کے اس چیز کے شر سے جو پیدا کیا ہے اور شر اندھیر کرنے والے کے سے جبکہ چھپ جاوے

وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

و شر پھونکنے والیوں کے سے گرہوں میں اور شر حسد کرنے والے کے سے جبکہ حسد کرے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ اسطرح سے دعا مانگ میں اپنے اُس پروردگار کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں جو اندھیرے کو دور کر کے صبح کی روشنی پیدا کرتا ہے اس کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں اُن تمام چیزوں کی بدی سے جو پیدا ہوئی ہیں۔ اور اندھیرا کرنیوالے کی شرارت سے جبکہ وہ چھپ جاوے اور انکی شرارت سے جو گرہوں میں پھونکیں دیکر مخلوق الٰہی کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد پر کمر باندھے۔

یہ سورہ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔ اسمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد پانچ آیتیں ہیں اور تیئیس ۲۳ کلمے ہیں اور تہتر ۷۳ حروف ہیں۔

فلق۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ پھٹ کر پیدا ہو جیسا کہ دانہ جو کہ زمین میں بویا جاتا ہے اور جب اس کو نمی پہونچتی ہے تو وہ پھٹ جاتا ہے اور اسمیں سے ایک بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی فلق صبح کو بھی کہتے ہیں کہ رات کی تاریکی پھٹ جاتی ہے اور اسمیں سے صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ زجاج کا قول ہے الفلق الصبح۔ لان اللیل ینفلق عنہ الصبح و یفرق۔ فعل بمعنے مفعول۔ فلق صبح کو کہتے ہیں کیونکہ رات سے صبح نکلتی ہے اور جدا ہوتی ہے۔ اسجگہ فعل مفعول کے معنوں میں آیا ہے۔ اسکی مثال ہے ھو ابین من فلق الصبح۔ ایسا ہی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں بیان ہوا ہے کہ وہ فالق الاصباح ہے رات کے وقت جب تمام دنیا پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو بادشاہ اور سپاہی امیر اور غریب سب برابر ہو جاتے ہیں۔ تاریکی میں شناخت نہیں ہو سکتی کہ دشمن کون ہے اور دوست کون ہے کونسی چیز مفید ہے اور کونسی چیز ضرر دینے والی ہے لیکن جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے تو انسان

اور اس چیز سے مجھے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور اس سے نقصان کا احتمال ہو سکتا ہے گویا اسمیں انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار اگرچہ ہم اپنی نادانی اور بے علمی اور گناہگاری کے سبب ایک ظلمت اور تاریکی در تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن تیری وہ ذات ہے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دیتی ہے اور روشنی اور نور پیدا کر کے دکھ دینے والی چیزوں سے انسان کو بچانے والا تو ہی ہے پس تو ہی ہم پر رحم فرما کیونکہ تیرے حضور میں ہم تمام تاریکیوں کے شر سے پناہ گزین ہوتے ہیں قال الراغب فی لغات القرآن۔ الفلق شق الشیء و ابانۃ بعضہ عن بعض یقال فلقتہ فانفلق۔ قال تعالیٰ فالق الاصباح وقال فالق الحب والنوی وقال فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق وقولہ تعالیٰ قل اعوذ برب الفلق الفلق بالتحریک قیل ھو ضوء الصبح و انارتہ والمعنی قل یا مخاطب اعتصم و امتنع برب الصبح و خالقہ و مدبرہ و مطلعہ متی شاء علی ما یری من الصلاح فیہ و یقال ھو الخلق کلہ لانھم ینفلقون

بالخارج من اصلاب الاباء وارحام الامہات کما ینفلق الحب من النبات ویقال الفلق ما ینفلق عن الشیء وھو یعم جمیع الممکنات لانہ جل شانہ فلق ظلمۃ عدمھا بنور ایجادھا

ترجمہ۔ فلق کسی شے کے پھٹنے کو یا بعض سے بعض کو جدا کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عربی میں کہتے ہیں فلقتہ فانفلق یعنے اسے پھاڑا پس وہ پھٹ گیا۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الاصباح صبح کا پھاڑنیوالا ظاہر کرنیوالا نمودار کرنیوالا اور ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الحب والنوی دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والا اور اُن سے درخت بنانیوالا اور ایسا ہی قرآن شریف میں آیا ہے فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق۔ پس ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنی جماعت کو دریا میں سے چل پس وہ دریا پھٹ گیا اور جماعت کے واسطے راستہ ہو گیا اور لشکر صاف نکل گیا۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق کہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ پروردگار فلق کے اس جگہ لفظ فلق حرف لؔ کی زبر کے ساتھ ہے اور اس کے معنے ہیں صبح کی روشنی اور اس کا چمکنا اور

اس کے یہ معنے ہیں کہ اے مخاطب حفاظت طلب کر اور پناہ مانگ اس رب کے حضور میں جو صبح کا رب اور خالق اور مدبر ہے اور اس کے چڑھانے والا ہے جب چاہے اور جس کے لئے اسمیں صلاحیت دیکھے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اسجگہ فلق سے مراد تمام مخلوقات ہے کیونکہ وہ سب کا سب مذکر کے اصلاب سے اور مونث کے ارحام سے نکلے ہیں۔ ایسا ہی دانہ پھٹتا ہے تو اس سے سبزی نکلتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فلق وہ ہے جو کسی شئے سے پھٹ کر جدا ہوتی ہے اور یہ عام ہے تمام مخلوقات پر کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے عدم کی ظلمت کو پھاڑ کر اس کو وجود کی روشنی میں لاتا ہے۔

اور فلق کے ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو ذات صفحہ عالم سے ان ظلمات اور تاریکیوں کو محو کرنے اور مٹا دینے پر تمام قدرت رکھتی ہے اسے یہ بھی طاقت اور قدرت ہے کہ جو شخص عاجزی کے ساتھ اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے پناہ جو ہوتا ہے وہ اس کے تمام خوف اور دہشت کو دور کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں صبح کا طلوع ہونا آغاز فرحت و سرور کی مثال ہے کہ جسطرح آدمی تمام رات طلوع فجر کا انتظار کرتا ہے اسیطرح خایف و عاید نجاح و فلاح کے طلوع صبح کا انتظار کرتے ہیں۔ بہر تقدیر خدا تعالیٰ کے حضور پناہ مانگنی چاہیئے تمام مخلوق کی برائی سے۔ موذی آدمی جن درندے وحشی جانور سانپ بچھو وغیرہ سے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب اس سورہ شریف کے عجائب فوائد میں بیان کرتے ہیں کہ ایکدفعہ لاہور میں ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیں مجھے کام ہے۔ چنانچہ وہ مجھے مسجد چینیاں میں لے گیا اور مسجد میں داخل ہونے سے پہلے بیان کیا کہ چند لوگ جمع ہیں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ایک غیر معمولی مجمع ہے اور مباحثہ کے واسطے اکھاڑا بنایا گیا ہے۔ قبل ازیں مجھے ہرگز خبر نہ تھی کہ اس کام کے واسطے میں اسجگہ لایا گیا ہوں۔ میں نے ہنوز نماز پڑھی نہ تھی میں نے ان لوگوں کو کہا کہ یہ گفتگو کا موقع ہے معلوم نہیں کہ اسمیں کتنی دیر ہو جائے آپ لوگ نماز پڑھ چکے ہوا اور میں نے ہنوز نہ پڑھی ہے۔ اسواسطے بہتر ہے کہ میں پہلے نماز پڑھ لوں۔ اس سے میرا منشا تھا کہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کر لوں اور پھر ان کے ساتھ گفتگو کروں۔ کیونکہ بغیر امداد الٰہی کچھ کام نہیں بن سکتا۔ چنانچہ وضو کر کے میں نماز میں کھڑا ہوا اور یہی سورہ فلق پڑھنی شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی سے دعا کی

کہ اے خداوند کریم تو رب الفلق ہے ایک رائی کے دانے کو جو ناکارہ سمجھکر پھینک دیا جاتا ہے اور بیکار جانا جاتا ہے اور کوئی اسکی طرف توجہ نہیں کرتا اگر تو چاہتا ہے تو وہی دانہ ایک بڑا درخت بن جاتا ہے اور اسکی شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں اور ہزاروں لوگ اس کے سائے کے تلے آرام کر سکتے ہیں۔ اے خدا اگر میں ناکارہ گٹھلی کیطرح ہوں تو تو رب الفلق ہے۔ تو مجھپر رحم فرما۔ اور میری پرورش کر۔ غرض اسیطرح بہت دعا کرکے اور نماز کو ختم کرکے میں ان لوگوں میں آ بیٹھا تب خدا تعالیٰ کے عجائب کاموں کا اظہار اسطرح سے ہوا کہ وہ شخص جو میرے ساتھ مباحثہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس نے بجائے اس کے کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کسی مسئلہ کا ذکر شروع کرتا ایک اور حدیث جو ان معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی تھی پیش کر دی اور کہا کہ آپ اس کا مطلب مجھے سمجھا دیں میں نے ان تمام لوگوں کو جو جمع تھے سنا دیا کہ دیکھو یہ حدیث حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی اور یہ ایک علیحدہ بات ہے جو اس شخص نے پوچھی ہے۔ اس شخص نے بھی کہدیا کہ ہاں یہ جدا امر ہے۔ مباحثہ بعد میں دیکھا جائیگا سردست میں اس حدیث کا مطلب مولویصاحب سے سمجھ لوں۔ سامعین اسپر برانگیختہ ہوئے اور اس شخص پر خفا ہو کر چلے گئے۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ نے مجھکو ان کے شر انگیز منصوبہ سے محفوظ رکھا۔

کعب حبار فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ایک لق و دق جنگل ہے اسکا نام فلق ہے جب وہ کھولا جاتا ہے تو سارے دوزخی اسکی شدت گرمی کیوجہ سے چیخنے لگتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ دوزخ کی تہ میں ایک کنواں ہے جسے فلق کہتے ہیں۔ اسپر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جب وہ اٹھا دیا جاتا ہے تو اسمیں سے ایک ایسی سخت آگ نکلتی ہے جس سے خود جہنم چیختی ہے علاوہ اس کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں مگر سب سے صحیح تر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فلق صبح کو کہتے ہیں یا دانہ اور گٹھلی کے پھوٹنے اور اگنے کا نام ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب کنوئیں میں ڈالے گئے تھے۔ تو آپ کے گھٹنے میں سخت درد ہوا (شاید گرنے کے سبب چوٹ لگی ہو) ایسا سخت درد ہوا کہ تمام رات جاگتے ہوئے گذری۔ یہانتک کہ طلوع صبح کا وقت ہو گیا تب ایک فرشتہ نازل ہوا جس نے آپ کو تسلی دی اور کہا کہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگو وہ اس درد کو دور کر دیگا۔ حضرت یوسف نے اس فرشتے کو کہا کہ تو دعا کر میں آمین کہونگا۔ چنانچہ اس فرشتے نے دعا کی اور حضرت یوسف نے آمین کی۔ تب خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور وہ درد تھم گیا اور ان کو آرام ہو گیا۔ تب حضرت یوسف نے دعا کی

کہ اسوقت جسقدر بیمار ہیں اور تکلیف میں ہیں ان سب کو آرام دیا جائے فرشتے نے اس دعا پر بھی آمین کی اور کہتے ہیں یہی سبب ہے کہ صبح کے وقت ہر بیمار کو تھوڑا بہت افاقہ ہو جاتا ہے وہ دعا حضرت یوسف کی مفصلہ ذیل الفاظ میں تھی۔

یا عدتی فی شدتی و یا مونسی فی وحشتی
اے میرے ہتھیار میرے مصائب اور اے میرے مونس میری وحشت
و یا راحم غربتی و یا کاشف کربتی
اور اے رحم کرنیوالے میری غربت پر۔ اور اے میری گھبراہٹ کے دور کرنیوالے
و یا مجیب دعوتی و یا الٰہی و اله ابائی
اور میرے دعا کے قبول کرنیوالے۔ اور اے میرے معبود اور میرے باپ دادوں کے معبود
ابراهیم و اسحٰق و یعقوب۔ ارحم صغر سنی
اے ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کے معبود میری چھوٹی عمر پر رحم فرما
و ضعف رکنی و قلة حیلتی یا حی یا قیوم
اور میرے ضعف رکن پر رحم فرما۔ اور میرے حیلہ کے کم ہونے پر رحم کر۔ اے حی۔ اے قیوم
یا ذو الجلال و الاکرام
اے صاحب جلال اور اکرام

من شر ما خلق۔ جو کچھ خدا نے پیدا کیا۔ اس کے شر سے۔ یعنی تمام پیدائش الٰہی میں جو اشیاء انسان کے واسطے مضر اور خراب اور تکلیف دہ ہیں ان سب سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ چاہتا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ شر ما خلق سے مراد شیطان ہے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی شئے انسان کے واسطے موجب شر اور دکھ اور تکلیف نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ شر ما خلق سے مراد جہنم ہے گویا کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور جہنم سے پناہ چاہتا ہے۔ بہر حال اسمیں تمام موذی اور دکھ دینے والے اور خدا سے دور رکھنے والے اشیاء سے خدا کے حضور پناہ مانگی گئی ہے خواہ وہ شیطان ہو یا جن یا موذی حیوان مثل بچھو سانپ شیر وغیرہ۔

غاسق۔ اندھیرا کرنیوالا۔ ہر ایک چیز جو تاریکی اور ظلمت پیدا کرے۔ غاسق رات کو کہتے ہیں اور غسق تاریکی کو کہتے ہیں کیونکہ رات تاریکی پیدا کرتی ہے۔ اسواسطے وہ غاسق ہے اور غسق برد کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ رات بہ نسبت دن کے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ غاسق ثریا کو بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا گرنا عموماً وبا اور بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور غاسق سورج کو بھی کہتے ہیں جبکہ غروب ہو جاوے اور چاند کو بھی کہتے ہیں۔

جبکہ اس کو گہن لگے ۔ غاسق سانپ کو بھی کہتے ہیں جبکہ وہ کاٹ کہائے اور ہر ایک ناگہان آنیوالی چیز جو ضرر پہنچائے ۔ یا بھیک مانگنے والا جبکہ وہ تنگ کرے تو اسکو بھی غاسق کہتے ہیں ۔ غرض ہر ایک چیز جو انسان کو ظلمت روحانی یا جسمانی میں ڈالے اس کو غاسق کہتے ہیں ۔ جب رات بہت تاریک ہو تو عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں **غسق اللیل** اور جب آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں تو کہتے ہیں **غسقت العین** اور جب زخم پیپ سے بھر جائے تو کہتے ہیں **غسقت الجراحۃ**

وقب کے معنے ہیں چھپ گیا ۔ وقب کے اصلی معنے ہیں کسی شئے میں داخل ہونا ۔ ایسا کہ وہ نظر سے غائب ہو جاوے ۔

حدیث شریف میں آیا ہے روی ابو سلمۃ عن عایشۃ انہ اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدھا واشار الی القمر وقال استعیذی باللہ من شر ھذا فانہ الغاسق اذا وقب

ابو سلمہ نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ کا ہاتھ پکڑا اور چاند کیطرف جبکہ وہ کسوف میں تھا اشارہ کرکے فرمایا کہ اسکی شر سے اللہ تعالیٰ کی حضور پناہ مانگ کہ یہ اندہیرا کرنیوالا ہے جبکہ چھپ جائے ۔

النفثت فی العقد ۔ گرہوں میں پھونکنے والیاں

النفثت النفخ مع ریق ۔ نفث کے معنے ہیں پھونکنا جس میں تھوک بھی ہو ۔ گرہ میں پھونکنا جیسا کہ جادوگر لوگ تاگو میں گرہیں ڈال کر پھونکتے ہیں ۔ اور لوگوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ اس کا اثر ہوتا ہے ۔ گرہ میں پھونکنا اور گرہ دینا یہ ایک محاورہ ہے ۔ جس کے معنے ہیں کسی کام میں رکاوٹ ڈالنے کے واسطے کوشش کرنا جیسا کہ وہ لوگ جو جادوگری کا پیشہ رکھتے ہیں ۔ اپنی جھوٹھی جادوگری میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے خفیہ تدابیر کرتے ہیں ۔ ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ فلاں آدمی کو ہم نے جادو کے ذریعہ سے بیمار کر دیا ہے اور دراصل کسی خفیہ ذریعہ سے اس قسم کی دوائیاں اس شخص کو کھلا دیتے ہیں ۔ جن سے وہ بیمار ہو جائے پس ایسے خفیہ شریر لوگوں کی شرارت سے بچا رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے

حاسد ۔ حاسد وہ ہے جو یہ خواہش کرے کہ دوسرے کے پاس جو عمدہ شئے ہے وہ اس کو مل جاوے ۔ بسا اوقات اس حد میں اس شخص کو نقصان پہونچانے کی بھی خواہش اور کوشش کرتا ہے جس کو اس نعمت کا مالک دیکھتا ہے ۔

لفظ حاسد کو اس جگہ نکرہ رکھا ہے معرفہ نہیں رکھا ۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ حسد ہمیشہ برا نہیں ہوتا ۔ بلکہ اگر نیکیوں کے حصول کے واسطے حسد کیا جائے تو وہ حسد محمود ہے ۔

اِس سورۃ میں انسان کے جسمانی فوائد کے واسطے دعا ہے اور اگلی سورۃ میں روحانی فوائد کی باتیں مندرج ہیں ۔

یہ سورۃ بھی بجائے خود ایک جامع دعا ہے جنمیں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگی گئی ہے ۔

(۱) تمام مخلوقات کے شر سے
(۲) تاریکی کرنیوالی اشیاء کے شر سے
(۳) مخالفانہ مخفی تدابیر کرنے والوں کے شر سے
(۴) حاسد کے شر سے

فقرہ اول میں دراصل سب شامل ہیں ۔ اور فقرہ دوم وسوم وچہارم اسکی تشریح ہیں ۔ یعنی وہ تمام چیزیں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں ان میں جو امر اس قسم کا ہے کہ کسی انسان کے واسطے موجب تکلیف اور دکھ اور ضرر ہو سکتا ہے ان سب سے خدا تعالیٰ ہم کو بچائے اور محفوظ رکھے ۔

دنیا میں جسقدر مفاسد پیدا ہوتے ہیں وہ یا تو بسبب تاریکی اور ظلمت کے پھیل جانے کے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی تھی لوگ روحانیت کی باتوں سے بے خبر تھے ۔ نصاریٰ مریم اور یسوع اور حواریوں کے بتوں کی پوجا کرتے تھے ۔ ایرانی آتش پرستی میں مصروف تھے کئی کروڑ دیوی دیوتاؤں کے آگے پیشانی رگڑنے میں مصروف ہو رہے تھے تب آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور دنیا میں چمکا اور مخلوق الٰہی کے واسطے موجب ہدایت کا ہوا ۔ سو یا تو مفاسد خود تاریکی کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اور یا مخالف دشمن لوگ شرارت کے ساتھ تاریکی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور فاسد لوگ ازروئے حسد کے فساد مچا کر اصلیت کو چھپانا چاہتے ہیں یہی حال ہر زمانہ میں اور ہر نبی اور مامور کے وقت ہوتا ہے ۔ آجکل بھی زمانہ میں ایک بڑی تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور تمام قومیں اصلیت کو چھوڑ کر گمراہی کیطرف جا رہی ہیں اسواسطے ضرورت کے موافق خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں بھی ایک نور پیدا کیا ہے جو تمام ظلمات کو دور کر دیتا ہے ۔ اور مخلوق کو ہدایت کے راہ پر لاتا ہے ۔ اس کے مخالف چاہتے ہیں کہ حق پر پردہ ڈالدیں اور لوگوں کو ہدایت کے حصول سے محروم رکھیں ۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پورا کرے گا اور اپنے بندے کی صداقت کو روز روشن کیطرح نمایاں کرنا اُسی خدائے قادر کا کام ہے جسکو کوئی روک نہیں سکتا

اس سورہ شریف میں جو قرآن شریف کی آخری سورتوں میں سے ہے اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک بڑا فتنہ ہوگا ایک بہت بڑا شر اٹھے گا ۔ اور وہ ایسے وقت میں ہوگا ۔ جب کہ اللہ تعالیٰ زمانہ میں سے تاریکی کو دور کرنے کے واسطے ایک صبح کو نمودار کرے گا کیونکہ وہ رب الفلق ہے اور رات کے بعد دن کو لاتا ہے ۔ اور تاریکی کے بعد نور پیدا کرتا ہے ۔ اُس شر سے بچنے کے واسطے تمام مسلمانوں کو ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیے ۔ کیونکہ وہ بڑا بھاری شر ہے ۔ اُس شر کا پیدا کرنے والا خفیہ کارروائیاں بہت کرے گا اور چھپ چھپ کر اپنی سازشیں دین حق کے برخلاف نہایت جد وجہد کے ساتھ کرے گا ۔

چنانچہ ظاہر ہے کہ جسقدر خفیہ کارروائیاں مشن کا دجال اسلام کے برخلاف کرتا ہے ۔ ایسی کارروائیاں پہلے کبھی کسی نے نہیں کیں ۔ ایسے ایسے راہوں سے اسلام پر حملہ کرنے کے واسطے کوشش کیجاتی ہے کہ عوام تو سمجھ بھی نہیں سکتے کہ اس معاملہ میں کیا درپردہ شرارت ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے جس نے نمودار ہو کر ان تمام پردوں کو پھاڑ دیا ہے اور دجال کا دجل کھول کر لوگوں کو دکھا دیا ہے تاکہ مخلوق الٰہی اس کے شر سے بچی رہے اور اس کے پھندے میں نہ آئے ۔

افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خدا تعالےٰ کے اس نور کو اپنی مونہہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ نور الٰہی ضرور غالب آئے گا اور اس کے مخالف سب نامراد اور ناکام مریں گے ۔

(احمد بیگ)

تجلّی

عـــ۲ـــ

گذشتہ پرچے مین ہم رسالہ تجلی کے نام اور مقصد پر مفصل بحث کر چکے ہین۔ اب اس پرچے میں اس کے بعض مضامین پر مختصر ریویو کیا جاتا ہے۔

سب سے اول اس امر کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ میں انجیل کے متعلق جو عقیدہ پادری صاحبان نے بیان فرمایا ہے وہ ان کی حالت کے جلد رو باصلاح ہونے کی طرف اچھی اُمید دلاتا ہے۔ اسلامی عقائد کے مطابق کہ انجیل حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی۔ عیسائیوں سے ہمیشہ مطالبہ کیا جاتا تہا کہ قرآن شریف میں جس انجیل کا ذکر ہے وہ پیش کرو تو عیسائی لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ یہی انجیل جو ہمارے پاس موجود ہے۔ یہی حضرت عیسےٰ کی انجیل ہے۔ اور اس پر ایمان لانا مسلمانوں کا فرض اہم ہے۔ اگرچہ اس بات کا ہمیشہ کافی جواب دیا جاتا تہا کہ اس انجیل پر تو خود لکھا ہے کہ متی مرقس اور لوقا کی انجیل تاہم عیسائی لوگ ہٹ دہرمی سے ہمیشہ یہی جواب دے دیا کرتے تھے کہ اس کے سوائے اور کوئی انجیل نہ تہی اور مسیح کی انجیل یہی ہے۔ لیکن اب اس رسالہ کے نمبر ۲ صفحہ ۱۱۱ میں نہایت صفائی کے ساتھہ یہ لکھا گیا ہے کہ "نہ تو خود

مسیح نے کوئی لکھی ہوئی کتاب چھوڑی نہ رسولوں (یعنی حواریوں) نے کوئی ایسی بات لکھی۔

جو مسیحیوں کے درمیان وہی حیثیت رکھے۔ جو مثلاً یہودیوں کے درمیان توریت کو یا محمدیوں کے درمیان قرآن کو ہے۔ موجودہ اناجیل مین فوراً نہ مسیح کے حالات یا اقوال کو اس طور پر قلمبند کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ مسیح کی زندگی کی کامل تاریخ یا اس کے اقوال کا کامل مجموعہ کہلانے کے لائق سمجہا جائے بلکہ ان کی طرز تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ

فقط مسیح کے ان اقوال یا حالات کا جو رسول اپنے وعظ و نصیحت مین بیان کیا کرتے تھے مجموعہ ہیں جو رسولوں کے ہمراہی یا سامعین بطور یادداشت کے لکھہ لیا کرتے تھے۔"

اس عبارت مین پادری صاحبان نے نہایت وضاحت کے ساتھہ انجیل کی (ڈیفی نیشن) یعنی تعریف کر دی ہے اور صفائی کے ساتھہ بتلا دیا ہے کہ موجودہ اناجیل نہ یسوع نے لکھی نہ لکھائی نہ اس کے زمانہ میں لکھی گئی نہ حواریوں نے لکھی نہ لکھائی۔ بلکہ یہ صرف ان یادداشتوں کا مجموعہ ہے جو حواریوں کے سامعین بطور نوٹس کے لکھہ لیا کرتے تھے۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ ایسی کتاب کیا اس قابل ہے کہ اس کو کتب مقدسہ مین شامل کر لیا جاوے کجا ایک الہامی کلام جو نبی پر نازل ہو اور نبی خود اس کو اپنے سامنے لکھائے اور یاد کرائے اور کجا نبی کے بعد تیسری پشت کے ایک ریپورٹر کے نوٹس۔ پھر اس لکھنے والے کا شاید پتہ نہیں کہ کون تہا۔ نیک اہتا یا بد تہا۔ مخالفوں میں سے تھا یا موافقوں مین سے تہا ممکن ہے کہ کسی مخالف نے لکھی ہو جیسا کہ آج کل اخبار نویسوں کے ریپورٹر ہر ایک وعظ اور لیکچر کے نوٹس اپنے اخبار کے واسطے لکھہ لاتے ہین۔

اس مین شک نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجائے خود صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ بلکہ وہ موسےٰ کی شریعت کے ایک خادم تھے اور ان کا مشن اس سے بڑھ کر نہ تہا کہ ایک آنے والے عظیم الشان صاحب شریعت آخری نبی کی خوش خبری دین اور بنی اسرائیل پر حجت تمام کر کے ان کے درمیان نبوت کا خاتمہ کر دیں اور وہ انجیل یعنی خوش خبری جو حضرت عیسےٰ لائے وہ یہی پیش گوئی کی خوش خبری تھی اس لحاظ سے یہ ضروری نہ تہا کہ ان پر کوئی کتاب نازل ہوتی اور دراصل ان پر کوئی کتاب نازل ہوئی ہی نہیں۔ لیکن ان کے اقوال جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ بہی صرف اس صورت مین قابل اعتبار ٹھہر سکتے ہین۔ جبکہ ان کے راوی قابل اعتبار اور ثقہ اور معروف آدمی ہوں برخلاف اس کے اناجیل کے مصنفین کا اول تو پتہ ہی نہیں کہ وہ بزرگ کون تھے کہاں کے رہنے والے تھے۔ کس قماش کے آدمی تھے بعض محققین یورپ کے نزدیک تو ان کا کوئی وجود ہی نہ تہا۔ یہ سب فرضی اور جعلی قصے مین جن کی کوئی بنیاد ہی نہین۔ لیکن بعض محققین کی یہ رائے ہے کہ متی مرقس وغیرہ لوگ تو گذرے ہیں لیکن انہوں نے کوئی ایسا قصہ نہیں لکھا جو ان اناجیل مین موجود ہے بلکہ ان قصوں کے لکھنے والے اور لوگ تھے اور خواہ مخواہ یہ قصے ان کے نام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں غرض یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ عیسائی صاحبان نے بالآخر یہ بات مان لی ہے۔ کہ موجودہ اناجیل دراصل انجیلین نہین ہین بلکہ سنے سنائے قصے مین جو مسیح سے بہت زمانہ بعد ایسے لوگون نے لکہے تہے جو حواریوں کے وعظوں کے سامعین تھے اور بس۔

جیسا کہ ضروری تہا اس رسالہ کا ایک حصہ ہمیشہ ایک فسانے پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ ایک جہوٹا قصہ ہے یہ قصہ متواتر ہر رسالہ مین درج ہوا کرتا ہے اور رسالہ کے چند ورق ہر ماہ اس قصے سے پر ہوتے ہین۔ اس کو میں نے ضروری اس واسطے کہا ہے کہ عیسائی قوم کو جہوٹے قصوں اور افسانون کے ساتہ اس قدر تعلق اور دلچسپی ہے۔ کہ عیسائی لٹریچر کا یہ جزو اعظم ہے۔ یورپ امریکہ مین ہزاروں بزرگ عیسائی ایسے ہین جن کا پیشہ یہی ہے کہ وہ رات دن جہوٹے قصے لکہا کریں اور ان کی فروخت سے اپنا پیٹ بہرا کرین اس کی بنا عدالت اناجیل سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے میرا مطلب یہ نہین کہ انجیل ایک جہوٹا قصہ ہے گو بعض محققین کی یہ بہی رائے ہے کہ موجودہ انجیل صرف جہوٹے قصے یا ناول تھے۔ کسی بیوقوف نے ان کو مذہبی کتاب سمجہ کر ان پر اپنے مذہب کی بنیاد ڈال لی۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو۔ کم از کم اس امر مین کسی کو انکار نہیں اور خود عیسائی لوگ اس بات کے قائل ہین کہ تیسری صدی میں کوڑیوں ایسی انجیلین موجود تہین جن مین سے موجودہ اناجیل کو بطور قرعہ اندازی کے چہانٹ لیا گیا تہا اور اس قرعہ اندازی کا طریقہ بعض لوگ اس طرح بیان فرماتے ہین کہ تمام انجیلون کو ایک میز پر رکھ کر ایک بشپ صاحب نے ان انجیلوں کو زور سے ایک لکڑی ماری جو کتابین میز کے نیچے جا پڑین وہ جعلی اور جہوٹی سمجہی گئین اور جو میز کے اوپر رہ گئین وہ سچی اور اصلی خیال کی گئین۔

بہرحال اس مین شک نہیں کہ ابتدا زمانہ مین بہت سی اناجیل اس قسم کی لکھی گئی تہین جو کہ جہوٹی اور جعلی تہین اور اس لحاظ سے جہوٹے قصوں اور فسانوں کی ابتدا عیسائی دین مین

خود انا میں سے ہی شروع ہوئی تھی اور وہ طریق آج تک ایسا مقدس اور پاک خیال کیا جاتا ہے کہ بہتیرے ریش دار اور بے ریش پادری جو سچائی کے بڑے مدعی ہوتے ہیں۔ دین عیسوی کے پھیلانے کی خاطر ایک جھوٹا قصہ اور افسانہ لکھدینا ایک ثواب عظیم خیال کرتے ہیں۔

غالباً اسی لحاظ سے اس رسالہ میں ایک افسانہ کا ہمیشہ لکھا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک رسالہ میں اس کا ایک حصہ ضروری درج ہوتا ہے۔

چراغدین اس رسالہ کی تازہ خصوصیات میں سے یہ ہے کہ چراغدین ساکن جموں جس کو عیسائی صاحبان مولوی چراغدین صاحب کر کے لکھا کرتے ہیں اور جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق طاعون سے مر گیا تھا اس کی یادگار قائم کرنے کے واسطے اس رسالہ میں چند ورق خاص کئے گئے ہیں۔ ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ ایک مسلمان کے ساتھ عیسائیوں کو ایسی دلچسپی کس طرح سے پیدا ہو گئی کہ اس کی یادگاریں مذہبی رسالہ میں قائم ہونے لگیں۔ سو واضح ہو کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ چراغدین دراصل پوشیدہ عیسائی تھا اور اس کے عقائد اور میل ملاقات اور محبت کے تعلقات سب عیسائیوں کے ساتھ تھے۔ اور اس میں مسلمانوں والی کوئی بات نہ تھی۔ سوائے اس کے مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے سبب اور مدت العمر ان کے درمیان رہنے کے سبب وہ بظاہر اسلامی لوگ میں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس کا تعلق دلی دراصل مسلمانوں کے ساتھ کچھ نہ تھا۔

علاوہ ازیں بڑا سبب اس امر کا کہ عیسائیوں نے اس کی یادگار قائم کی ہے یہ ہے کہ اس کا دعوے مسیح ہونے کا تھا۔ اور اپنے اس دعوے میں اس کو ویسی ہی ناکامی ہوئی جیسی کہ یسوع کو اپنے دعوے میں ناکامی ہوئی تھی۔ جس طرح یسوع بغیر اس کے کہ کسی معاملہ میں بھی اس کو فتح حاصل ہوئی ہر طرف سے ذلت اور نامرادی کا منہ دیکھ کر بقول یہود و نصاریٰ صلیب پر مارا گیا اور لعنتی موت مارا۔ اسی طرح چراغدین بھی مسیح ہونے کا دعوے کر کے اور بغیر اس کے کہ کوئی کام ایسا کر دکھاتا جس سے اس کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ایک بیکسی کی حالت میں ناکامی اور نامرادی کے ساتھ۔ اپنے دو بیٹوں کو طاعون سے مرتا دیکھ کر چند روز میں خود بھی طعمۂ طاعون ہو گیا اور اس کے تمام [illegible] میں مل گئے پس چونکہ عیسائیوں کو بہ سبب شامت اعمال ہمیشہ ایسے ہی مسیح اور نبی ملتے آئے ہیں جو بالآخر ناکام رہیں اور اپنے مخالفوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا ہو کر ناکام مر جاویں۔ اس واسطے انہوں نے اس مسیح کو بھی بڑی خوشی کے ساتھ اپنے بزرگوں میں شامل کیا اور اپنے رسالہ میں اس کی یادگار قائم کر دی۔ اس لحاظ سے ہم عیسائیوں کی دانائی کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں یادگار کے واسطے یسوع کا ٹھیک نمونہ قائم کر دیا ہے

بالآخر ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ رسالہ ہر طرح سے مذہبی دنیا میں ایک دلچسپ رسالہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے عیسائی دین کی حقیقت پر روشنی پڑتی رہے گی اور اصل حالت کھلتی رہیگی۔ اور اگر مناسب دیکھا گیا تو ہم بھی انشاء اللہ اس کی خدمت گاہے گاہے کرتے رہیں گے۔

رسید زر

۲۴ - جولائی ۱۹۰۶ء - ۱۱۲۴ - حکیم مقصود علی صاحب ۱۲/ع
۲۵ - " " " - منشی رستم علی صاحب ۷/
۲۵ - " " " - میاں غلام احمد صاحب ۱۲/ع
۲۵ - " " " - سید محمد حکیم صاحب عہ
۲۵ - " " ۱۱۵۹ - راجہ خان صاحب ۱۲/ع
۲۶ - " " ۱۱۶۵ - ممتاز الدین صاحب ۱۲/ع
۲۶ - " " " - نعمت اللہ خان صاحب ۱۲/ع
۲۶ - " " " - عبد الرحمان صاحب ۱۲/ع
۲۶ - " " مولا بخش غلام حسین صاحب اجرت اشتہار عہ
۲۶ - " " ۱۳۵ - فتح الدین صاحب ۱۲/ع
۲۶ - " " ۹۶۹ - احمد علی صاحب ۱۲/ع
۲۷ - " " " - چودہری مولا بخش صاحب قیمت براہین ۱۲/ع
۲۸ - " " " - عزیز الرحمان صاحب ۱/ع
۲۸ - " " ۲۰۸ - غوث محمد صاحب ع
یکم اگست ۱۹۰۶ء - ۱۴۳ - محمد افضل صاحب ۱۲/ع
" " " ۲۵ - سردار احمد صاحب ۱۲/ع
" " " - محمد امیر صاحب ۸/عہ
" " " ۱۹۵ - غلام حیدر صاحب ۱۲/ع
" " " ۱۵۱ - قاضی خواجعلی صاحب ۱۲/ع
" " " - فیاض علی صاحب ۶/عہ
" " " ۲۸۸ - محمد بخش صاحب ۱۲/ع
" " " ۴۹۰ - عبد العظیم صاحب ۱۲/ع

چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم

اس مرحوم بہائی کا ایک خط مجھے ملا ہے جو کہ انہوں نے شاہ پور کی سرکاری ملازمت مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار مشاہرہ کی چھوڑ کر قادیان میں مبلغ ۲۵ ماہوار کی ملازمت قبول کرنے کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اجازت حاصل کرنے کے واسطے لکھا تھا۔ چونکہ اس خط سے مرحوم کے سوانح اور ان کے اخلاص اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو امید ہے کہ بہتوں کے واسطے ایک نمونہ بنے اس واسطے ہم وہ خط معہ اس کے جواب کے جو حضرت نے لکھا۔ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اس خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرحوم کا یہ دلی مدعا تھا کہ قادیان میں اس کی موت ہو۔ چنانچہ اس کی خواہش خدا تعالے نے پوری کی اور بہشتی مقبرہ میں اس کو جگہ ملی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحضور منبع علوم ربانی و مخزن انوار و فیوض رحمانی واقف رموز حقانی و کان گوہر معانی حضرت اقدس مرسل یزدانی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ حضور کے حکم سے اپنے درد دل کی داستان گذارش بندگان عالی کرنے کی اجازت ہوئی ہے۔ اس واسطے کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا۔

۲۔ اس امر کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا کہ خاکسار کے دل میں عرصہ دراز سے شعلہ محبت بھڑکا ہوا تھا۔ سال ۱۸۹۴ء یعنی ایام طالب علمی سے جبکہ خاکسار ابھی انٹرینس میں تعلیم پاتا تھا۔ محض اللہ تعالے کے فضل و کرم سے حضور کے ساتھ تعلق اخلاص مندی نصیب ہوا جس کو اب چودہواں سال جا رہا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس تعلق میں روز افزوں ترقی ہی ہوتی چلی آئی۔ اور یہ رشتہ دن بدن مستحکم ہی ہوتا گیا اور بتدریج محسوس ہوتا گیا کہ اس پیوند کی مضبوط رسی کے ذریعہ عالم تاریکی سے ایک بین روشنی کی طرف کھینچا جا رہا ہوں اور الفت و محبت قلبی نے تو ایسی ترقی کی۔ کہ چھ سات سال سے بڑے جوش کے ساتھ یہی دلی خواہش رہی کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو کہ بقیہ ایام زندگی حضور کی بابرکت اور سراپا نور خدمت میں گذاروں۔ جس سے دین و دنیا کی اصلاح ہو کر حسنات دارین سے مستفیض و بہرہ مند ہوں

کیونکہ جب ایسا مبارک زمانہ پایا ہے اور ایسی نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی ہے۔ تو اس کی قدر نہ کرنا اور ایسی نعمت الٰہی سے وقت پر متمتع نہ ہونا محض شومیٔ قسمت کا باعث ہے۔

۳۔ چوں کہ دل میں بڑے ذوق کے ساتھ اس امر کی گدگدی و چاہت لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد دل و دماغ نے یہی مشورہ و فتوے دیا۔ کہ مرسل صادق کے مبارک قدموں ہی میں زندگی گذارنا تمہارا مقصود بالذات ہونا چاہیئے اس لیئے اس غرض کے حصول کے لئے کئی بار یہاں دارالامان کے مقیم احباب و برادران کو تصدیعہ دیتا رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ نومبر ۱۹۰۵ء میں مکرمی اخویم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ایک ایسی صورت پیدا بھی کر دی تھی کہ خاکسار اسی وقت مستقل طور پر یہاں آجاتا۔ مگر کچھ ناسازیٔ قسمت و مخالفوں کی سعی سے اس وقت کامیابی کا مونہہ دیکھنا نصیب نہ ہوا کیوں کہ اس وقت مخالف آریہ افسروں نے عمداً وقت پر رخصت سے استفادہ نہ کرنے دیا۔ حالانکہ اس وقت حضور کی جانب سے بھی آنے کے لئے اجازت ہو چکی تھی۔

اس وقت عاجز کو نہایت ہی مکرم و محسن و فخر قوم جناب مخدومی مکرمی مولوی عبدالکریم صاحب نے جن الفاظ سے خاکسار کو خطاب کیا تھا وہ الفاظ اب تک عاجز کے لوح قلب پر نقش بر سنگ کی طرح منقش ہیں جو یہ ہیں۔ "جج و ونج دونو ہاتھ آویں۔ پھر آنے میں کیا تامل ہے۔ اس نعمت کے لینے میں ہرگز توقف نہ چاہیئے"۔

سو واقعی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جب ہر دو چیزیں حاصل ہو جاویں پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے اول الذکر کے لئے تو مامور و مرسل الٰہی کی صحبت و خاکپائے کا شرف کافی۔ امر دوم کے لئے وجہ معاش کا ذریعہ۔ جب وہ دونوں مل جاویں۔ پھر اور کسی چیز کی کیا ضرورت؟

۴۔ وہ پہلا موقعہ تو جاتا رہا تھا کیوں کہ میرے توقف کرنے سے مکرمی مفتی صاحب کی تجویز ہو گئی۔ مگر اس کے بعد بھی دل میں یہی تڑپ لگی رہی۔ کہ کسی طرح اس ہادی و مہدی زمان کے مبارک قدموں میں رہنے کا موقعہ ملے دل خاکسار تو پہلے ہی سے آتش محبت سے شعلہ زن ہوا ہوا تھا۔ مگر اب یہاں آکر اور کچھ عرصہ یہاں رہ کر سچے دل کے ساتھ محسوس کیا ہے۔ کہ خصوصاً میرے جیسے مذاق کے انسان کے لئے دارالامان سے باہر رہنا تو زندگی کا عبث گذارنا ہے۔

خاکسار پہلے دو ماہ کی رخصت لے کر آیا تھا مگر دو ماہ کے گذرنے پر ہرگز دل نہ چاہا کہ وطن کو رخ کروں۔ کیوں کہ وطن میں بے وطنی اور قادیان میں وطن نظر آتا ہے۔ مجبوراً تین ماہ کی اور رخصت لی۔ اس صورت میں اب چوتھا ماہ جا رہا ہے۔ اب تو دن بدن دل کی یہ حالت ہے کہ یہاں سے نکلنا ایک موت نظر آتا ہے۔ رات دن اسی دعا میں تھا کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ معمولی گذارہ چل سکے۔ تو حضور کے مبارک قدموں میں رہنے کی سبیل بن جائے۔ جو اصلی مدعا ہے۔ الحمد للہ کہ ایک ایسا امر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جس سے خاکسار کے گذارہ کی بھی پوری صورت پیدا ہو گئی ہے اور انتظام بھی مستقل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دفتر میگزین میں کلرک کی جگہ خالی تھی۔ وہاں میرے قدیمی مکرم و محسن جناب مخدومی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے عاجز کے لئے صہ ۲۵ ماہوار کی مستقل تجویز فرمائی ہے اور کل بالمواجہ پختہ وعدہ فرمایا ہے اور خود آپ ذمہ اٹھایا ہے کہ جب تک میگزین کا وجود ہے بشرط زندگی اقل درجہ صہ ۲۵ روپیہ ماہوار تک میں تنخواہ دینے کا ذمہ دار ہوں اور اگر اس میگزین کے کام میں ترقی ہوتی گئی جو ضرور بفضلہ تعالے ہو گی۔ تو اس میگزین کی ترقی کے ساتھ تمہاری بہبودی و ترقی کا خیال بھی رہے گا اصل تو وہی رازق حقیقی ہی ہر کسی کا کفیل ہے اور اپنے سچے دل و ایمان کے ساتھ اسی کی کفالت پر نظر ہے اور نابکار جیسے متوکلوں کا تو خاص اسی پر ہی بھروسہ ہے مگر مولوی صاحب موصوف نے بھی جو وعدہ فرمایا ہے اور ذمہ داری اٹھائی ہے۔ اس پر بھی خاکسار کو پوری تسلی ہو چکی ہے اول تو جس قادر مطلق کے ارادے و منشار سے اس میگزین کا پودہ لگایا گیا ہے وہ خود ہی اس کی ترقی۔ استحکام و بحالی کی صورت و ذرائع پیدا کرتا رہے گا اور بفضلہ تعالے اس پودہ کی جڑیں پورا استحکام پکڑیں گی۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہو گی اور یہ بڑی عمر پائیگا۔ بفرض محال اگر کوئی صورت دگرگوں بھی ہو تو میگزین کی عمر بالمقابل ہماری اپنی عمر کے کیا ہستی ہے۔ خاکسار خود اپنی عمر پر کیا اعتبار کر سکتا ہے یہی غنیمت ہے کہ یہ چند روزہ ایام زندگی صادق مامور کی پاک صحبت و معیت میں گذر جاویں اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت غیر متناہی حاصل ہو سکتی ہے

۵۔ یہ صہ ۲۵ ماہوار کی جو تجویز ہوئی ہے اس میں عاجز کا بخوبی گذارہ چل سکتا ہے۔ خاکسار بچپن سے بالکل سادگی سے زندگی بسر کرنے کا عادی ہے۔ اگر اللہ تعالے کے فضل سے کوئی صورت فراخی نکل آوے تو وہ تو اس جواد کریم کا خاص رحم ہے۔ اس کی نعمت کے لینے سے کون انکار کر سکتا ہے ورنہ ویسے تو میں معمولی قلیل سے قلیل چیز پر بھی اکتفا کر سکتا ہوں۔

خاکسار تو اس کو ایک خاص ترحم و فضل الٰہی سمجھتا ہے کہ ایک تو گذارہ کے لئے صورت نکل آئی۔ دوم پیارے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک عمدہ موقعہ حاصل ہوا۔ جو عین دلی منشا رہا اور جس کے عرصہ سے درپے تھا۔

۶۔ یہ مسئلہ کہ جس نیک کام کرنے کے لئے صافی نیت و سچے دل کے ساتھ انسان کوشش کرتا ہے خواہ بظاہر وہ کیسا ہی مشکل کام ہو۔ اللہ تعالے "الاعمال بالنیات" کی بنا پر اس کو اس کام میں ضرور ہی کامیابی بخشتا ہے۔ آج عاجز کو روز روشن کی طرح کھل گیا ہے۔ خاکسار کئی سال سے اس مدعا کے درپے تھا۔ مگر اب چار پانچ ماہ سے تو برابر اس مدعا کے حصول کے لئے خلوص نیت سے دعا میں لگا رہا کئی دفعہ استخارہ کئے اور دعاؤں میں نوبت ہی کثرت کی۔ ان دعاؤں و استخاروں کے بعد خوابیں بھی دیکھیں۔ جن سب کا ماحصل یہی تھا کہ اس جگہ دارالامان میں رہنا مفاد دارین کے لئے ضروری ہے اور اسی میں کامیابی ہو گی۔ بلکہ بعض اوقات دعا کی حالت میں غنودگی سی آئی اور اس غنودگی میں اس فائز المرامی کا تمام نقشہ دکھلایا گیا۔ مگر باوجودیکہ متواتر اس قسم کی خوابیں آ رہی تھیں۔ مگر پھر بھی خاکسار دعاؤں میں لگا رہا۔ ان تمام کیفیات کا تذکرہ مجملاً اپنے قدیمی عزیز بھائیوں برادرم مکرم مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ و برادرم مخدوم مفتی محمد صادق صاحب سے کیا جو میرے ہموطن و ابتدائے بچپن کے عزیز اور ابتدائی واقف ہیں۔ ان کا بھی خاکسار کے ساتھ اتفاق رائے تھا کیوں کہ وہ ابتدا سے جانتے تھے۔ کہ خاکسار کس مذاق و مشرب کا آدمی ہے اور یہ بھی ان کو بخوبی معلوم تھا کہ عاجز کی فطرت بھی اس امر کی مقتضی ہے۔ اور مناسبت رکھتی ہے کہ دارالامان میں رہے۔

بہر فائدہ خاکسار حضور کی خاص دعاؤں سے بھی استفادہ و استفاضہ کر ہی رہا تھا۔ انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کے حصول کے لئے ذرائع خود بخود پیدا کر دئے اور ایک صورت گذارہ بھی نکل آئی یہ سب بطفیل دعائے آں قبلہ دارین کے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے ورنہ یہ نابکار عاجز کس رعایت کا مستحق تھا کہ اس قدر ذمہ داری کے وعدہ بھی دئے جا رہے ہیں۔

اس قادر مطلق سچے مربی و حقیقی محسن کے ہزار ہزار سجدات شکر بجا لاتا ہوں۔ جس نے اس خوشی کے دن دیکھنے کی امیدیں دلائی ہیں اور اسی ذات ستودہ صفات جامع کمالات پر بھروسہ ہے کہ وہ بے نیل المرام عاجز کو نہ چھوڑیگا۔

اب تک سے پختہ امید لگنے لگی ہے کہ رحمت الٰہی سے کچھ بعید نہیں ہے کہ عاجز جیسے ناکارہ کو جلدی ہی مستقل طور پر اس نعمت سے متمتع ہونے کا موقعہ نصیب کرے۔

۷۔ جس قدر حال عرض ہوا ہے وہ صرف خاکسار کی اپنے ذاتی مفاد تک محدود تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہ اگر خاکسار کو اس جگہ دار الامان میں رہنا نصیب ہو جاوے تو صرف یہی نہیں ہوگا کہ اس کا فائدہ خاکسار کے وجود تک ہی محدود رہے گا۔ بلکہ اس کا فائدہ خاکسار کی بڑی برادری و رشتہ داری تک بھی اگر فضل ایزدی شامل حال ہوا تو پہنچ سکیگا۔ بلکہ رفقاء احباب بھی اس کے اثر سے خالی نہ رہیں گے۔

سر دست میرے بھائیوں کے لڑکے جو ۹۔۱۰ کے قریب ہیں میری اس جگہ رہائش کے توسل سے اس جگہ دار الامان کے سکول میں آکر داخل ہو جاویں گے اور اس جگہ تعلیم پاویں گے۔ ان کا یہاں آنا صرف میری یہاں کی رہائش سے وابستہ ہے اور میرے اور ان کے تعلق سے دیگر متعلقین کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی جو بفضلہ تعالیٰ ان کی ہدایت و فیض یابی کا باعث ہوتی جاوے گی اور اس تعلق سے کیا عجب ہے کہ اس نواح کے اور بھی بہت سے لڑکے اس جگہ آکر تعلیم پاویں کیونکہ ابتدا میں صرف تحریک چاہیئے۔ پھر پیچھے خود بخود کام چل پڑتا ہے۔ اس وقت تک کوئی ذریعہ تحریک کا اس طرف پیدا نہیں ہوا۔ اپنی جانب سے تو کوشش ہے۔ آگے اس کوشش میں خود اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالیگا۔ اس طرف کی مہر شاہی و اوہام تزویر کا اثر اسی طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] جب تک طلباء و دیگر لوگ اس جگہ کی آمد و رفت کے ذریعہ سے تبدیلی خیالات نہ کریں اور یہاں کے روحانی خیالات سے متاثر و منور نہ ہوں تب تک مہر شاہی مزورانہ طلسمات کا زنگ ان کے زنگ آلودہ دلوں سے محو و زائل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کرے کوئی ایسی ہی سبیل پیدا ہو کہ مہر شاہی بت ان کے دلوں کے مندروں سے ٹوٹ جائے۔ آمین ثم آمین۔

۸۔ باقی رہا معاملہ ابتلاء۔ ابتلاؤں سے بچانا بھی اسی ذات مقدس کا کام ہے اور اسی سے ہر وقت دعا ہے کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہر مصیبت و ابتلاء سے محفوظ و مامون رکھے۔

ویسے تو ابتلاء کا میدان ہر جگہ وسیع ہے کسی خاص جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ اسی ذات جامع کمالات ہی کا تصرف ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی جگہ خالی نہیں بلکہ مقابلتہً یہ دار الامان کی سرزمین اور جگہوں کی نسبت ابتلاؤں کی سپر ہے۔ کیا بلحاظ روحانیت ہو کیا بلحاظ جسمانیت ہو۔ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لئے تو آب زلال حیات ابدی کا حوض کوثر موجود ہے جس کے پینے سے ابد الآباد تک پیاس نہیں لگتی۔ جسمانیت کے لحاظ سے یہاں کے تیار شدہ دل تو کچھ ایسے ابتلاؤں کی برداشت بھی کر سکتے ہیں۔ اور یہاں کے سکول معرفت کے تعلیم یافتہ روحیں ایسے ابتلاؤں سے چنداں گھبراتی نہیں ہیں۔ ورنہ کسی دیگر جگہ کے جیفۃ الدنیا کے طالب کو تو اگر ذرا سا بھی ابتلاء آ جائے۔ تو اس کو اپنے وجود تک ہوش نہیں رہتی۔ دور کیوں جائیں۔ خود ہمارا اپنا واقعہ سال ۱۹۰۵ء کا حضور کو بخوبی یاد ہوگا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک مقدمہ ... ہو گیا تھا جس کے واسطے حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے بہت کچھ عرض کیا تھا۔ اور بطفیل دعائے آں حضرت بفضلہ تعالیٰ انجام کار بریت و مخلصی تو ہو گئی تھی۔ مگر سال بھر کی مقدمہ بازی سے جس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور جس قدر خرچ کی زیر باری ہوئی تھی وہ حاجت بیان نہیں۔ اڑھائی ہزار روپیہ سے بڑھ کر خرچ مقدمہ ہو گیا تھا۔

وہاں شاہ پور میں خاکسار کی موجودہ حالت بھی کچھ ابتلاء سے کم نہیں ہے۔ جو ... افسر ہے۔ بوجہ عناد مذہبی کے سخت مخالف ہے۔ خود ... بھی اس کے ورغلانے سے ایسی کوشش میں ہیں کہ اگر موقعہ لگے تو نہ صرف موقوفی تک اکتفا کریں بلکہ اس سے بڑھ کر نقصان پہنچا دیں۔ معمولی بجا آوری فرائض الٰہی تک میں سخت تنگی کرتے ہیں۔ چنانچہ [illegible] مرزا اللہ بخش صاحب و جناب حافظ محمد اسحاق صاحب سب اور سیر خود یہ تمام حال مشاہدہ کر آئے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس ایسے سینکڑوں دنیوی ابتلاء ہیں۔ جو دنیوی اشغال کی حالت میں انسان کو ان میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ یہاں دار الامان میں تو اللہ تعالیٰ کا ہر طرح سے فضل ہے۔ کہاں دار الامان کی رحمت خیز سرزمین اور کہاں جیفۃ الدنیا کا دیگر زرد بوم عالم۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

۹۔ جملہ حالات کو بہ حیثیت مجموعی زیر نظر لانے کے بعد خاکسار کے دل میں تو ایک ایسا جوش پیدا ہوا ہوا ہے کہ

مرنا قبول مگر دار الامان کی سرزمین سے قدم باہر رکھنا محال۔ بلکہ ایک قیامت سے کم نہیں۔

اگرچہ پہلے حضور کی ایک دفعہ اجازت ہو چکی ہوئی ہے کہ خاکسار اس جگہ آ جاوے اور اسی [illegible] اب یہ دوسرا موقعہ پیش آیا ہے۔ مگر موجودہ موقعہ کے لئے بھی حضور کی منظوری ضروری خیال [illegible] مؤدبانہ خواستگار اجازت ہوں۔ اور ساتھ ہی ملتجی دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ اس رہائش میں برکت ڈالے اور جن اغراض کی بناء پر یہ سعی کار خیر کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات حسنہ سے اس احقر کمترین خادم حضور کو بہرہ مند فرما دیں۔ کیا ہی خوش قسمتی کی وہ گھڑی ہوگی۔ جس لمحہ میں اس دہن مبارک سے حکم اجازت نفاذ پاکر اس خادم کی روح و روان کی تر و تازگی و شادابی کا باعث ہوگا۔ اور اس نیم مردہ جسم و جان میں از سر نو روح حیات پھونکی جاوے گی۔ کیونکہ اس حکم اجازت پر ہی نابکار کی آئندہ قسمت کا فیصلہ ہے اور یہ حکم اب ایسے اجلاس سے صادر ہونا ہے جس کے آگے کوئی اپیل ہی نہیں

حسن اتفاق سے آج روز جمعہ آ گیا ہے۔ اس واسطے یہ بھی ایک فال سعید خیال کر کے اس عریضہ نیاز کے ذریعہ علی الصباح ہی شرف باریابی حاصل کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ چونکہ تقسیم برکات کا دن اور اعلیٰ انعام الٰہی کے عطا ہونے کی گھڑی ہے۔ اس واسطے امید ہے کہ اس سخاوت مجسم در سے خاکسار کی یہ مؤدبانہ گذارش خالی از قبولیت نہ جاوے گی۔ والسلام

جواب باصواب کا منتظر حضور کا کمترین خادم

احقر العباد اللہ داد عفی اللہ عنہ اکاؤنٹنٹ کلرک شاہ پور حال قادیان

معروضہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء

مذکورہ بالا خط کا جواب

از جانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ میں نے آپ کا خط اوّل سے آخر تک تمام پڑھ لیا ہے۔ اگرچہ سرکاری نوکری جو پچاس ۵۰ روپے آپ کو ملتے ہیں ایک ظاہر بین شخص کی نظر میں اس کو چھوڑنا اور ۲۵ روپیہ پر جو وہ بھی ابھی ایک ظنی بات ہے قناعت کرنا دنیوی مصلحت کے برخلاف ہے۔ لیکن آپ جیسا آدمی جو استقامت اور اخلاص اور توکل علی اللہ کا ہنر اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس کے لئے درحقیقت ان خیالات سفلیہ کی پیروی کرنا ضروری نہیں ۔ یہ سچ ہے کہ عمر ناپائیدار اور اس جگہ کی صحبت از بس غنیمت ہے اور بہرحال خدا تعالےٰ رزاق ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر یہ فرض کر لیں۔ کہ کسی دن میگزین کا سلسلہ بند ہو جائیگا۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل کا سلسلہ بند نہیں ہو سکتا۔ ؎

بگذار از راہ حکمت بہ بندد درے

کشاید بفضل و کرم دیگرے

سو آپ کے صدق و ثبات پر نظر کر کے میری رائے یہی ہے۔ کہ آپ توکلاً علی اللہ اس نوکری کو لعنت بھیجیں اور یہی بہت غنیمت سمجھیں اور بالفعل ۲۵ روپیہ پر قناعت کریں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء

ڈاکٹر عبد الحکیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انی مہین من اراد اھانتک

اس میں شک نہیں کہ خدا تعالےٰ کے جو وعدے ہیں اور اسکی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں۔ وہ شخص بڑا ہی نامنصف اور جاہل ہے جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کتب مذہبی کو چھوڑ کر صرف تاریخ کا مطالعہ کیا جاوے۔ تو صاف پتہ ملتا ہے کہ سرکش مخالفوں نے انبیاء اور ماموروں پر کبھی فتح نہیں پائی بلکہ ہمیشہ نامراد اور ذلیل ہوئے ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو دیدہ و دانستہ تکذیب نہیں کرتے اور بعض صداقتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہرگز سخت معاملہ نہیں کرتا۔ مگر وہ لوگ اس امر سے بالکل بری بھی نہیں اگر کوئی صداقت سمجھ میں نہ آوے تو اس کا سمجھنا انسان کا لازمی فرض ہے۔ آہستہ آہستہ عقلی اور دماغی قوتیں ترقی کر کے درجہ کمال کو پہنچتی ہیں ہر شخص کو حقائق اور معارف کی تلاش میں اور جستجو میں اپنی عقل سے کام لینے کا اور اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا کر نیک دعا کرنے کا اختیار ہے جو شخص اپنی عقل سے کام نہیں لیگا یا دعا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا۔ کہ وہ عرفانیت سے محروم کیا جاویگا

تھوڑے عرصہ سے ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے حضرت اقدسؑ کی نسبت نہایت ناپاک خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اب ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے محققانہ رنگ میں مخالفت کی ہے یا نفس امارہ کی ان کے خیالات میں طغیانی ہے۔ میرے نزدیک جو بحثیں یا مخالفتیں خدا تعالےٰ کے لئے کی جاویں۔ وہ نہایت ہی مبارک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک مقام پر خوب مولوی حکیم نور الدین صاحب کو نمونۂ اسلام کے لقب سے ملقب کیا ہے اور اس سے قرآنی نکتے حاصل کر لیتا فخر ہے اس اقرار سے ڈاکٹر صاحب کی معلوم نہیں کیا مراد ہے آیا مولوی صاحب کی ظاہری صورت نمونۂ اسلام ہے یا ان کی باطنی اور ظاہری ہر دو حالت۔ حضرت نور الدین صاحب تو ڈاکٹر صاحب کے عرصہ تک روحانی اور جسمانی تعلق رہا ہے۔ پس ایسی حالت میں ڈاکٹر صاحب کا فقرہ نمونۂ اسلام صورت ظاہر پر ہرگز چسپاں نہیں ہوتا اب میں ڈاکٹر صاحب سے عجز کے رنگ میں دریافت کرتا ہوں کہ جو نمونۂ اسلام حقیقی طور سے ہوتا ہے کیا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے مقدس کلام میں فرماتا ہے کہ شیطان کا متقیوں پر تسلط نہ ہوگا چہ جائیکہ ایسے شخص بے ریا اور فرشتہ سیرت کہ جو فی الواقع نمونۂ اسلام ہے پچیس سال تک ضلالت پر قائم رکھے اگر درحقیقت آپ کے نزدیک مولوی صاحب نمونۂ اسلام ہیں تو یہ عجیب منطق ہے کہ مرزا صاحب کے مرید ہو کر مولوی صاحب کو نمونۂ اسلام قرار دیا جاوے اور مرزا صاحب کو دجال۔ سب سے بڑھ کر آپ کا وہ ارشاد قابل غور ہے کہ اگر مرزا صاحب توبہ کریں تو میں دوبارہ بیعت کر لونگا تاریخ کی ورق گردانی سے مجھے تو کوئی ایسا قانون نہیں ملا۔ کہ کوئی امام برحق سے توبہ کرا کر مرید داخل بیعت ہوا ہو یہ سعادتمندی آپ کے حصہ کے لئے خاص مخصوص تھی کیوں کہ یہ طریقہ آپ کا انسانی عقول سے کچھ بالاتر معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے جو حضرت صاحب کو دجال ثابت کرنا چاہا ہے۔ آپ نے بڑا ظلم کیا ہے آپکی اس کارروائی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے نفس امارہ کے زیر تابع ہو کر سخت ٹھوکر کھائی ہے اور آپکی ٹھوکر کچھ اس قسم کی معلوم ہوتی ہے جس سے آپ کا روحانی طور سے جانبر ہونا بالکل مشکل نظر آتا ہے مگر ہاں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت گھیر لے اگر درحقیقت دجالوں سے حمایت اسلام اس درجہ کی ہونی جائز ہے اور ان کا یہی منصب ہے تو اسلام کو ایسے بہت سے دجالوں کی ضرورت ہے میں ایک لحظہ کے لئے ماننے کو تیار نہیں کہ ایسے جھوٹے شخص کو جو اللہ کی طرف سے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کرے اور وہ درحقیقت مسیح موعود نہ ہو اللہ تعالےٰ پچیس سال تک بلا سزا کے چھوڑ دے اور نیز اس کو توفیق حمایت اسلام کی اس درجہ عطا فرماوے کہ فریق مخالف بالکل عاجز ثابت ہو گئے اگر دجالوں سے اس شان سے حمایت اسلام کا ہونا اور روزمرہ افترا کرنے پر سزا کا نہ ملنا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک روا ہے تو انبیاء میں اور دجالوں میں ڈاکٹر صاحب کوئی معیار نہیں قائم کر سکتے ڈاکٹر صاحب ذرا غور فرماویں کہ مسیح موعود آکر کیا کام کریگا اور اس کا کیا منصب ہوگا ہاں اس امر سے مجھکو اختلاف ہے جو میری بعض مکرم بھائیوں نے آپکے خیالات کو سنکر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب حقیقی طور سے ایک منٹ کے واسطے بھی مرزا صاحب کا مرید ہوا ہی نہیں حقیقی طور سے مراد ان کی اگر خدا کا علم ہے تو میں اپنے بھائیوں کا مؤید ہوں اگر خدا کا علم مراد نہیں بلکہ انسانی سمجھ اور علم۔ کی رو سے تصفیہ کیا ہے تو یہ امر مشاہدہ کے بالکل منافی ہے۔ اس بات کو مخالف یا موافق بغیر تسلیم کئے نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ حق پر قدم مارنیوالا اور انصاف پسند ہو کہ وہ حضرت اقدس کے مخلص مریدوں میں بلحاظ انسانی علم کے شامل تھا اس کو مرتد ہونے سے قبل سال دو سال ہرگز مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں شبہ نہ تھا اگر شبہ کا ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو جو کچھ اس نے مختلف رسالوں مضمونوں یا کتابوں میں حضرت اقدس کی تائید لکھی وہ ایک منافقانہ کارروائی ٹھہرتی ہے مگر ہر ایک فعل کی ایک شان ہوتی ہے اور ہر ایک شان سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے اس قدر تائید کرنی ہرگز اس امر کی مقتضی نہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کے علم میں یا حضرت اقدسؑ کے علم میں مخلص مرید نہ تھا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شیطانی قوت باریک سے باریک راستہ سے گھس جاتی ہے اسکو گھسنے کی جگہ ملنی چاہیئے اگر کوئی شخص صدق دل سے حضرت صاحب سے محبت اور اخلاص رکھتا ہے مگر وہ اپنے عیوب باریک اور موٹوں پر غور نہیں رکھتا تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک دن مقدس لوگوں سے مقابلہ کریگا اور صداقت ثابت شدہ کو چھوڑ کر نفسانی پیروی پر اترانا ایسے آدمی سے ذرا بھی بعید نہ ہوگا۔ مثلاً کسی شخص کی طبیعت میں تکبر نے غلبہ کیا ہوا ہے یقیناً اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ تکبر کی راہ سے ہلاک ہوگا اب دیکھنا ہم نے یہ ہے کہ عبد الحکیم ڈاکٹر کیا اسلئے وہ کونسے اسباب ہیں جن سے وہ مرتد ہوا ہے ہم ان مریدین پر بھی جنہوں نے رسول اکرمؐ کے زمانہ

بدرِ خواتین

(لوگوں کا مال کھاتے ہیں)

ڈاکٹر عبد الحکیم جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ ہمارے حضرت جی براہین احمدیہ و سراج منیر کا روپیہ کھا گئے چندے وغیرہ کا حساب نہیں دیتے۔ کیا یہ اعتراض نیک نیتی سے ہے ہرگز نہیں اوّل جنھوں نے ان کتابوں کا پیشگی روپیہ دیا ان کیطرف سے کبھی مطالبہ نہیں ہوا۔ بس مدعی سست گواہ چست۔ دوم۔ ایسے الزام او سچے پیغمبروں پر بھی لگائے جاتے ہیں۔ جنھیں معترض سچا مانتا ہے۔ مثلاً حضرت موسےٰ پر اعتراض ہے کہ فرعونیوں کا زیور عید کے لئے لیا پھر واپس نہ دیا۔ سوم۔ اس کا جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے خود دیا تھا اور بذریعہ اشتہار شائع کیا تھا۔ جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے "اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن کریم بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے تئیس ۲۳ برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خدا تعالےٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈالدی۔ تو اس میں کونسا حرج تھا اور اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے ۱۰ لئے گئے ہوں اور جن سے پچیس ۲۵ روپے لئے گئے ہوں وہ تو صرف چند ہی انسان ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہو کر خریداروں کو دئے گئے۔ کچھ بہت نہیں بلکہ عین موزون ہے اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق کے شور و غوغا کا خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دیدیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالے کرے اور اپنی قیمت لے لے چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں واپس کردیں اور قیمت لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا مگر ہمنے قیمت دیدی اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی نازبرداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر طیار ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خدا تعالےٰ نے ہم کو فراغت بخشی" باوجود اس جواب کے پڑھنے کے پھر بھی کوئی اعتراض کرتا جاوے تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ بدنیتی سے اعتراض کرتا ہے۔ حق کی طلب نہیں رکھتا۔ جب اشتہار بھی دیدیا کہ جس نے روپے واپس لینے ہوں دھرے لے۔ تو پھر یہ کہنا کہ روپیہ کھا گئے سخت بیحیائی ہے۔ باقی رہا چندے کا حساب نہ دینا یہ بھی جھوٹ ہے اول اس لئے کہ چندے کے کئی فنڈ ہیں۔ مدرسہ کے لئے جو روپیہ بھیجا جاتا ہے اس کا حساب جناب امین مدرسہ کے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی میگزین کے چندے کا اس کے مینجر صاحب کے پاس۔ جو خاص نذرانہ حضور کا ہے وہ خانگی معاملہ ہے۔ اس کے حساب کی ضرورۃ ہی نہیں ہے۔

بھلا فرمایئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو چندہ آتا تھا۔ اس کا حساب کون رکھتا تھا۔

راقمہ۔ احمدی خاتون گولیکے گجرات

بلادِ اسلامی

کمیشن حد بندی مصر و ترکی طور سینا کی حد بندی کرنیوالی کمیشن قریب ترا پنے کام ختم کر کے بہت جلد اپنے اپنے مقاموں کو واپس آئیگی اور موقع سے روانہ ہونے کے پہلے اپنا فیصلہ نافذ کرے گی۔ (المؤید)

حلب ریلوے ملک شام کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حماہ سے حلب تک ریلوے لین بالکل تیار ہو گئی ہے۔ اور آیندہ ماہ اگست کے آخر میں اس کا افتتاح بھی ہوگا۔ (المؤید)

گرمی بسر کرنے کا نیا مقام ترکی مقبوضات میں جزیرہ روڈس کی آب و ہوا بہت اچھی ہے اور اس سال اکثر مصر کے متمول باشندے وہاں گرمی کا موسم بسر کرنے کے لئے گئے ہیں جس سے توقع ہے کہ یہاں کی رونق ترقی پا جائیگی (المؤید)

جلالتمآب سلطان المعظم نے مختلف ممالک سے آنے والے غریب حاجیوں کے واسطے مکہ مکرمہ میں ایک مکان اور ایک شفاخانہ بنوانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ شفاخانہ میں تین سو پلنگوں کی گنجائش رکھی جائے گی (المؤید)

یمن۔ میں کچہ ترکی سپاہ کو باغی ہو جانے کی خبر کا سرکاری طور پر بھی تردید شائع ہو گئی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شد الطبیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

میاں مولا بخش صاحب ولد میاں میر الدین صاحب ساکن مدھ رانجھا ضلع شاہ پور

میاں خدا بخش صاحب ولد اللہ دتا صاحب ساکن ادرہمہ ڈاک بہاہڑہ " "

میاں غلام قادر صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب ساکن گجو چک ڈاک خانہ سکلانے ضلع سیال کوٹ

میاں عالم شیر ولد بلبول ساکن نلی ڈاک خانہ کھٹہ ضلع شاہ پور

میاں احمد دین صاحب ولد سردار صاحب سکنہ جیون پل ضلع گجرات

سید عبد اللہ صاحب ولد میر محی الدین صاحب سکنہ اینکلان ضلع امرتسر

سید بدر الدین صاحب ساکن کریام ضلع جالندھر

میاں عبد السبحان صاحب ولد ساون ساکن سیکھوان ضلع گورداسپور

میاں حشمت علی صاحب ساکن بھیر دیپی ضلع گورداسپور

میاں رحیم بخش صاحب ولد محمد وارث صاحب ساکن کلاس والا تحصیل پسرور

میاں غلام حیدر صاحب ولد " " " "

میاں عبد اللہ ولد میاں حاجی صاحب۔ ساکن اللے دی پنڈی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

میاں شاہ محمد صاحب ولد میاں محمد یار صاحب سکنہ پٹھالہ۔ تھانہ ڈنگہ۔ ضلع گجرات۔

میاں برکت اللہ صاحب ولد میاں محمد حسین صاحب سکنہ کوٹلی ٹبہ ڈاک خانہ کوٹلی لوہاران۔ ضلع سیال کوٹ

ننھے خان صاحب ولد امیر بخش صاحب لاہور

بہاؤ الدین صاحب۔ چھوڑ۔ ضلع سیال کوٹ

محمد عبد الحفیظ صاحب۔ از کرنال

شاہ دین صاحب موضع داتہ ڈاک خانہ ستراہ ضلع سیال کوٹ

امام الدین صاحب۔ دہیرکے کلان ضلع گوجرات

عمر بی بی " " " "

زوجہ محمد بخش صاحب۔ دوالیال ضلع جہلم

برکت اللہ صاحب۔ قصبہ بسی۔ ریاست۔ پٹیالہ

کالو خان ولد میر خان صاحب۔ قصبہ ماچھی واڑہ تحصیل سمرالہ

باوا دیوی چند صاحب سٹردہ تحصیل گڑھشنکر

خیر الدین ولد سراج الدین صاحب۔ ڈسکہ ضلع سیال کوٹ

محمد علی صاحب بمقام چک نمبر ۳۲/۲ ل۔ ضلع لائل پور

نور محمد صاحب " " " "

عبد اللہ صاحب " " " "

فاطمہ بی بی " " " "

پچھلے ... کیس ۸۰ ہ بچے اور فوتیں
کی کل تعداد ۲
پنجاب میں ... ۱۴ فوتیاں۔ صوبجات
متحدہ میں ۱۶ ۔ ... ن نہیں۔
مشن سکول گجرات ... چہر برکت رام بی۔ اے نے
راولپنڈی میں دین عیسوی ... کیا۔
علی گڈھ کالج میں عربک ... یسر کے عہدے پر مشرقی
علوم کے مشہور ماہر ایک ... فرنگی مقرر کئے گئے۔ وہ
جرمنی کی گاٹنن یونی ورسٹی ... پروفیسر شوالی صاحب
ہیں، یہ عہدہ لازم طور پر پُر کیا گیا ہے اور اس کے لئے
لوکل گورنمنٹ کی طرف سے تنخواہ کی مزید مدد دی جاویگی
وہ یہ شرط تھی کہ کوئی مستند فرنگی عالم مقررہ کیا جاوے۔ جو
عربی زبان کی تعلیم سائینس کے مطابق دیسکتا ہو۔

ہنلسہ کے موضع بونہ میں آتش زدگی سے ۱۵۰ دکانیں راکھ ہوگئیں۔

ریلوے سٹیشن ملتان پر ایک دیسی گارڈ مع لڑکی کے احاطہ سے گذرتا تھا۔ انجن میں کچل کر مرگیا۔

کثیر بارشوں کے سبب اہل شملہ چیخ اٹھے۔ ریلوے کی سڑک بند سڑک تانگہ محفوظ ہے۔

بمبئی کے امتحان پلیڈران میں ۲۱۷ سے صرف ستائیس پاس ہوئے۔

کو نور میں بدمست فرنگی کو اندھا دھند فائر کرنے کے لئے ... روپے جرمانہ ہوا اس کے نوکر کو ...

مسٹر ایل بی وارڈ صاحب صوبجات متحدہ کے اکونٹنٹ جنرل کے عہدے پر تبدیل کئے گئے

بمبئی شہر میں ہیضہ کا زور بڑھ گیا۔ دودھ وخوراک کی آمیزش ہی اس کا باعث پایا۔

برما میں سلسلہ تار بند

عظیم بارشوں نے سلسلہ تار برما کا برہم کر دیا ہے کوئی پیغام تار محکمہ ٹیلگراف اپنے ذمہ پر نہیں بھیجتا۔ نہ وہ ہندوستان کے کسی اسٹیشن سے مکتوب الیہ کو پہنچانے کا ذمہ وار ہے اور نہ فرستندہ کو جواب دہی کا + تار مدراس۔ کلکتہ۔ اور آسام کی طرف سے جانا ناممکن ہے۔ کیوں کہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں جس طرف سے پیغام پہنچ سکے ایسے موقعوں پر بے تار کے برقی پیغام کا سلسلہ نہایت مفید تصور کیا جاتا ہے۔ دیکھیں یہ سلسلہ کب تک قائم ہو کر درست ہوتا ہے۔ ممانعت صرف ڈیلفارڈ

پیغام کی ہے۔

چین میں قحط

جاپان میں ابھی تک قحط نے سر اٹھانے نہیں دیا تھا کہ چین سے بھی منحوس خبریں آنے لگیں ہر روز دنگے فساد ہو رہے ہیں چاول کی بوریاں دن دہاڑے چونکیداروں کو مار مار کر لوٹے جاتے ہیں اور پولیس کی کچھ پیش نہیں چلتی۔ ابھی تک فغفور کی طرف سے کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ آئندہ فصلوں کی حالت بھی خراب ہو رہی ہے دیہات تباہ اور برباد ہو رہے ہیں۔ شہر لٹ رہے ہیں۔ عنقریب سرکار قحط زدگان کے واسطے انتظام کرنے والی ہے۔

حیدرآباد دکن کے ایک با اثر مسلمان ملا عبدالقیوم نے حجاز ریلوے کے لئے چندہ جمع کرنے میں سب سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی۔ یعنی سب سے زیادہ رقم فراہم کرکے روانہ کی ہے + اب آپ نے ایک اور مفید کام کا بیڑا اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے چندہ جمع کرکے دس لاکھ روپیہ بہم پہنچائیں اور اس رقم کے مستقل سود سے لائق اور ہونہار مسلمان نوجوانوں کے لئے جاپان اور امریکہ میں تعلیم کی تکمیل کے لئے وظائف بہم پہنچائیں

شملہ میں بھاری بارشوں سے بہت نقصان کی خبر آئی ہے۔ ۲۴ گھنٹہ تک لگاتار برستا رہا۔ اس زور شور کی بارش سے شملہ میں بہت جگہ ٹیلے آ پڑے ہیں کئی مکانات پُرخطر اور غیر مامون قرار دئے گئے ہیں جائداد کا بہت نقصان خیال کیا جاتا ہے۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کی تاریں بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں۔ شملہ کالکا سڑک کا سلسلہ تار بند کٹ گیا ہے اس باعث کچھ خبر دوبارہ حالت سڑک ریلوے کی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ عام خیال ہے کہ اس سڑک پر بھی بہت سے ٹیلے پھسل کر آ پڑے ہیں اس باعث آمد و رفت پھر ملتوی رکھنی پڑی ہے۔ جمعے کے روز علی الصباح ایک ٹونگہ کالکا میں پہنچا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ سڑک ہنوز محفوظ و مامون ہے۔

مقدونیہ کے مشکلات

سر ید ورڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں اس امر پر زور دیا کہ مقدونیہ کے معاملات میں دول کا اتحاد ضروری ہے یہ غلط ہے کہ وہاں کوئی ترقی نہیں ہوتی۔

ایران میں فساد

نیا ایرانی وزیر اعظم پولٹیکل اور مالی اصلاحات پر غور کر رہا ہے۔

معاملات روس

۳۰ اگست کرانسٹیٹ کی باغی سپاہ میں ۴۰۰ سفری مینا اور ۲۵۰۰ ملاح تھے۔ اول الذکر نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا پھر یکایک قلعہ کانسٹین ٹائن کے سوئے ہوئے توپخانہ کے سپاہیوں پر حملہ کیا اور افسروں کو گرفتار کر لیا مگر گولہ اندازی کرنے سے انکار کیا اور اس طرح باغیوں کو سخت شکست برداشت کرنی پڑی۔ حکام قلعہ کے پاس وفادار سپاہ کافی سے زیادہ تھی

فرانس و ٹرکی

فرانس نے ٹرسی پولی کی سرحد پر تخلستان ... جانت ... کے ترکی قبضہ کے خلاف سخت اعتراض کیا ہے۔ بابعالی نے اپنے جواب میں کہا کہ یہ جانت ٹرسی پولی کا اصلی جزو ہے اس لئے اس پر ہمارا قبضہ جائز ہے۔

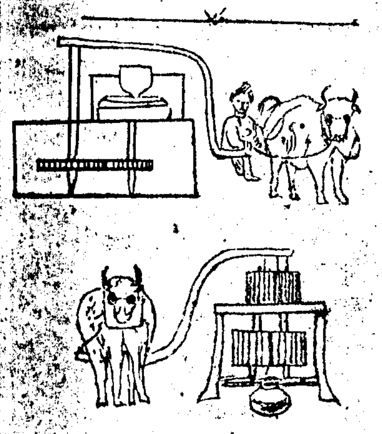

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین۔ یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ اڑھائی گھنٹہ ۲۰ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ... اور دوم مبلغ ... مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضائع کرکے مایوس خاطر ہوگئے ہوں لہٰذا نہیں قسم ہے خداوند کریم کی

اسکی آزمائش نہ کریں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر دلعزیز

یاقوت مروارید عنبر جان لیشب کھربا کستوری زعفران

وغیرہ وغیرہ کا مجرب اور مشہور آفاق ہر دلعزیز مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے — مُردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے — جوانی کی روح بڑھانے کی جان

مفرح عنبری

خوراک ۲ ماشہ

قیمت ڈبیہ پانچ روپے (صہ) — قیمت تین ڈبیہ تیرہ روپے (سلعہ) — قیمت اکیدرجن پچاس روپے (صہ)

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہوکر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہوجاتے ہیں۔ خیالات اعلےٰ و مفید و جھتے ہیں۔ دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالےٰ نے نئی زندگی عطا کی ہے ضعف دل۔ بے چینی۔ پراگندہ خیالی۔ وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے +

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان رقت و سرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے۔ جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا۔ کثرت مباشرت جو دماغ۔ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے۔ وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے +

مفرح عنبری جنکے اعصاب میں سبب اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آجائے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے +

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادۂ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں نیز کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے +

مفرح عنبری اُن مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور لاغر پیدا ہوکر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضائع ہوجاتے ہیں۔ یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے۔ تاکہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پاکر گوہر مقصود حاصل کریں +

مفرح عنبری کمزور۔ نحیف البدن بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوش رنگ اور خوشبودار مٹھائی کی مٹھائی اور دوائی کی دوائی ہے +

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ دردِ سر۔ ہسٹیریا (بادِ گولہ) کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر اور دماغی طاقت کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور (حویلی کابلی مل)

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے زیر اہتمام چھپا گیا

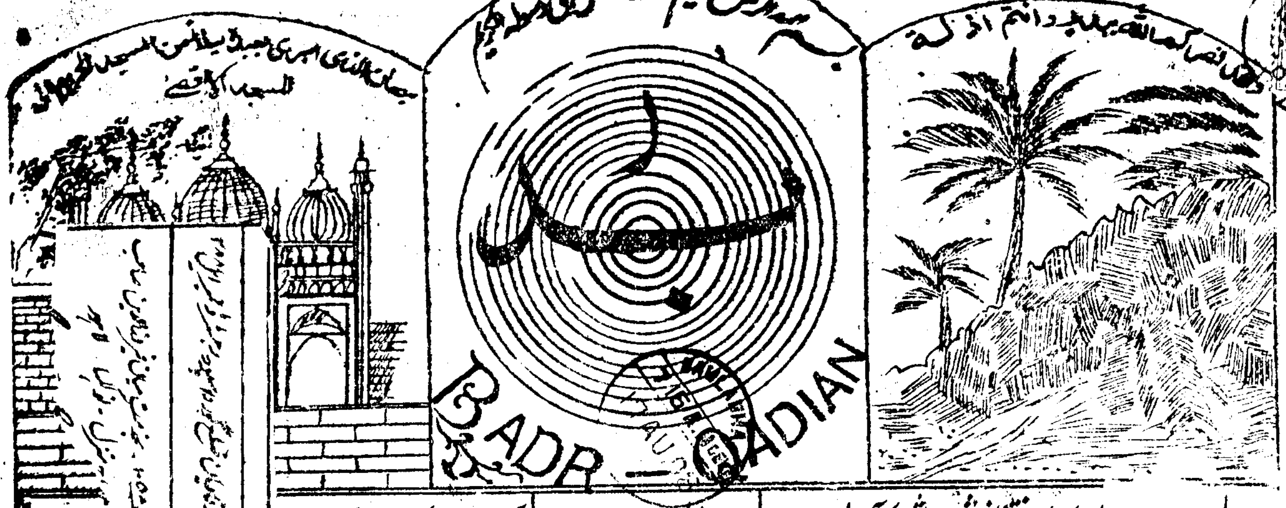

گر ایجان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۲

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — ۲۸ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ ۔ اگست ۱۹۰۶ء — سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ
معاونین درجہ اول جنکو ہی پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ
عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲ جو حساب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے حساب مابعد لیجاویگی۔ نمونے کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔
لوکل ۔۔ عا افریقہ ۔۔ صہ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود ہماں جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات و ہمہ حق اندر راست ۔ منکر آں معدود نعش خدا ست (?)
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از شقیاء است
یکقدم دوری ازاں عالی جناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب بیعت تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ
آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے آئندہ تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور ان کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ دوم ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ اخبار قادیان ۔ چراغدین اور عیسائی صاحبان
صفحہ ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ رپورٹ جلسہ احمدیہ رجوعہ ۔ اصحٰب السفینہ
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ اخبار وطن اور انبیاء پر اعتراضات
صفحہ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ بلاد اسلامی ۔ نظرے عبرت اثرے
صفحہ ۱۲ و ۱۳ بدر خواتین ۔ ایک بریلوی مولوی صاحب ۔ بقایا داران توجہ فرماوین
صفحہ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدرِ مسیح

۲۵ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ ۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء اور اُس سے ماقبل دو چار روز کے الہامات یہ ہیں ۔

(۱) دیکھ مین آسمان سے تیرے لیے برساؤں گا اور زمین سے نکالونگا پر وہ جو تیرے مخالف ہین پکڑے جائین گے *

(۲) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے ۔

(۳) وَیۡلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ

ترجمہ ۔ ہر ایک چغل خور عیب گیر پر سخت لعنت ہے ۔

(۴) ۔ سأکرمك اکراما عجبا ۔ والقی بہ الرّعب العظیم

ترجمہ ۔ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دوں گا اور اس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا ۔

۵ ۔ یاتون من کل فج عمیق ۔ یاتیك من کل فج عمیق ۔

ترجمہ ۔ لوگ دور دراز سے تیرے پاس آئیں گے اور دور دور سے ہدیے آئیں گے ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں ۔

۱۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء کو بعد از نماز عصر نئے مہمان خانہ کے اوپر مولوی غلام محمد صاحب سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج قادیان کا نکاح محمد شادی خان صاحب کی لڑکی (مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی بیوہ) کے ساتھ ہوا ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا اور حضرت اقدس مسیح موعود بھی جلسہ نکاح میں تشریف رکھتے تھے ۔ مبلغ صہ/ مہر مقرر ہوا ۔ اختتام نکاح پر حضرت نے بمعہ جماعت دعا کی اور اسی وقت بارش بھی شروع ہو گئی جس پر حضور نے فرمایا کہ یہ ایک مبارک فال ہے کہ نکاح کے وقت آسمان سے رحمت الٰہی کا نزول ہوا ۔

اس ہفتہ میں مولوی فضلدین صاحب لاہور سے چودہری حاکم علی صاحب بہلواں سے بابو نعمت خاں صاحب و بابو یعقوب خان صاحب جہلم سے حکیم محمد یٰسین صاحب میانمیر سے و دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔

ہر روز رحمت الٰہی بصورت باران نازل ہوتی ہے ۔ زمینیں خوب سیراب ہو گئی ہیں اور جوہڑ پُر ہو رہے ہیں ۔

چراغدین اور عیسائی صاحبان

اخبار نور افشاں مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء میں پادری یعقوب مسیح صاحب نے ایک محضر نامہ شائع کیا ہے جس میں چند مسلمانوں کے دستخط ہیں جو اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ چراغدین کی بیوی بدچلن نہیں ہے اور وہ طاعون سے نہیں مرا اور اس کی دونوں بیٹیاں زندہ ہیں اور کہ یہ خبریں اخبار بدر میں غلط شائع ہوئی تھیں ۔ ہمیں ان تفصیلی امور کے ساتھ کوئی خاص دلچسپی نہیں ۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے ہمارا اصل سوال پھر بھی قائم ہے کہ اسکی موت ایک نامرادی کی موت تھی یہاں تک کہ جس کتاب پر بڑا ناز کیا جاتا ہے کہ اس نے بڑی اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی ہے اس کا ایک ورق بھی نہ چھپا تھا کہ اس کو موت نے آلیا ۔ اب اس کے بعد بھی بظاہر کوئی امید نہیں

* یہ جو فرمایا کہ پکڑے جائیں گے اس سے مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں کے سامنے ملزم اور لاجواب و ساکت ہو جائیں گے ۔

(رپورٹ جلسہ احمدیہ گجرات)

بمقام (وجوعہ)

وجوعہ تحصیل پھالیہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے مرحوم احمدی ہمارے آقا مسیح و مہدی علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے زندہ ثبوت ہیں۔ کیونکہ ایک وقت تمام دنیا کے عیوب سارے جہان کی خرابیاں ان کے فخر کا موجب تھیں۔ اور پھر جب توفیق الٰہی رفیق ہوئی۔ تو یمشون علے الارض ھونا و الذین یبیتون لربھم سجدًا وقیامًا کے مصداق بنے۔ حتیٰ کہ مخالفین نے بھی تسلیم کر لیا کہ واقعی ان کا مرشد بڑا زبردست مزکی ہے جس نے انہیں ایسا نیک دل متقی انسان بنا دیا انہی کے اولاد اور بھائی بندوں میں سے اب بھی بہت سے آدمی وہاں ہیں جو اپنے کسی جہتم کے محتاج ہونے کی وجہ سے سست پڑ گئے تھے۔ مگر انہیں رتل اور ہیلوں کے جلسے نے جناب سیدت مآب کی نیم شبی دعاؤں کی برکت سے جگا دیا۔ اور وہ بھی اس بات کے خواستگار ہوئے کہ قرب و جوار کے بھائی ۱۳ اگست کو یہاں جمع ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تاریخ مقررہ پر رتل۔ ہیلاں۔ مونگ۔ رسول۔ نگھال۔ سعد اللہ پور۔ ٹنگ۔ گولیکے۔ گورالی۔ وزیرآباد سے تمام یا بعض احباب باسوائے جماعت ڈنگہ (وجہ شمولیت نامعلوم) آ گئے۔

خطبہ میرے قدردان مہربان حافظ غلام رسول صاحب نے پڑھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے (۱) تقوے کی تعریف یہی نجات کا موجب ہے (۲) شرک و بدعت سے بچتے رہو۔ کسی گناہ کا کرنا بھی من وجہ شرک ہے (۳) غلبہ تعداد پر نہیں بلکہ ایمان و تقوے پر موقوف ہے (۴) خدا کے دین کو یکرنگ ہو کر اختیار کرو۔ اپنے تمام کام شریعت کے مطابق کرو۔ رسم و رواج کی پروا نہیں چاہئے۔ دنیاوی عزت کی چنداں وقعت نہیں۔ عزت وہی ہے جو خدا کیطرف سے ہو (۵) عورتوں سے حسن معاشرت (۶) عملی نمونہ درست کرو۔ عشا کے وقت بھی ملک مولا بخش صاحب کی تحریک سے انکی ایک مختصر تقریر کے بعد اخلاق حسنہ پر وعظ کیا اور اسمیں بتلایا کہ ہمارے نبی سے کسی یہودی نے قبل از وقت مقررہ سختی سے قرض کا تقاضا کیا سخت سست بھی کہا مگر آپ نے حضرت عمرؓ کو روک دیا کہ آپ سزا نہ دیں (۲) طائف والوں نے پتھروں سے زخمی کیا۔ آپ نے ان کے لئے دعائے خیر کی (۳) مکہ والوں پر کامل غلبہ پاکر انہیں یوسفؑ کی طرح معاف کر دیا۔ اسی طرح ہمارے امام ہیں کہ اتنی مخلوق خدا ہر روز ہر روز آتی ہے آپ ہر ایک سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں کئی لوگوں نے مقدمے کئے بدنیتی سے جھوٹیاں گواہیاں دیں مگر آپ نے معاف کر دیا۔ شام سے پہلے بھی حافظ روشن علی صاحب مقیم قادیاں کی ایک تقریر پڑھی گئی آپ نے آسمان زمین۔ ہوا۔ کشتی وغیرہ سے خدا کی توحید اور اس کا رحمٰن و رحیم ہونا ثابت کیا اور توجہ دلائی کہ بعض اشیا خدا نے اپنی صفت رحمانیت سے مہیا کر دی ہیں اب ان سے فائدہ اٹھانا انسان کے اپنے اختیار میں ہے جس سے اس ذات کے رحیم ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کوئی تین گھنٹے تک ہیچمدان کج مج زبان۔ اکمل کی بھی ایک ٹوٹی پھوٹی تقریر ہوئی۔ بہت سا بیان باقی رہ گیا۔ جسقدر سمع خراشی کا موقع ملا۔ اس کا ایک حصہ تو مکمل طور سے بدر میں اصحٰب السفینہ کے عنوان سے درج ہے۔ ملاحظہ فرمایئے اور باقی کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس کشتی پر سوار ہونے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تقوی کا لباس پہن لو۔ و لباس التقوی ذالک خیر۔ ہاں اس تقوے کا توشہ ساتھ لے چلو فان خیر الزاد التقوی۔ اس سفر کے لئے صراط مستقیم اختیار کرو۔ ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل۔ کچھ محصول بھی دینا چاہیے یعنی چندہ جس کا موزون وقت یہی ہے ورنہ بعد ازاں سونے کا پہاڑ اسوقت کی ایک مٹھی جو کے برابر نہ ہوگا۔ مگر خدا کو تمہارے چندوں کی ضرورت نہیں واللہ الغنی بلکہ تم ہی اس کے محتاج ہو وانتم الفقراء نہ دوگے تو یستبدل قوما غیرکم (وہ کوئی اور قوم پیدا کرے گا جو تم جیسے نہ ہوں گے۔ اس کشتی کے نوح کی معرفت کے لئے خدا نے دو گواہ **آسمان و زمین** دیئے ہیں **خسوف کسوف ماہ رمضان** کے ذریعے فلک نے شہادت دی کہ ھذا مھدی خلیفۃ اللہ اور طاعون و زلزلے کے وسیلے سے زمین پکار اٹھی۔ کہ آنیوالا آچکا۔ سیدھے بال۔ گندم گوں رنگ (عیسےٰ ابن مریم کا حلیہ پچھلے دار بال۔ سرخ رنگ حدیث میں آیا ہے) روشن پیشانی اونچی ناک۔ حلیہ فرما دیا تاکہ اس کشتیبان کو پہچاننے میں دقت نہ ہو۔ پھر حقیقی مومن بننے کی تاکید اور عرض کیا گیا کہ طوفان سے بچنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم میں کوئی "ظلم" کا مادہ نہ ہو شرک سب سے بڑھ کر ظلم ہے تم ایاک نستعین کے مطابق خدا ہی سے حاجات کے وقت امداد طلب کرو۔ مردوں سے استمداد نہ کرو۔ کہ وہ بھی تم سے بندے ہیں اور خود خدا کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے ترساں ہیں ہماری تکالیف کو دور نہیں کر سکتے اس مضمون کی بہت سی آیات پڑھی گئیں۔ تقریر کے بعد عشا چندہ ہوا۔ جو دیہات کے اعتبار سے ایک معقول رقم ہے غرض جلسہ بڑی خوبی سے ختم ہوا اور ہم سے ایسے جلسوں کو اپنے حق میں بہت ہی مفید پایا۔ باہم تعارف سے محبت بڑھتی ہے اتحاد اور زیادہ مستحکم ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی آپس میں رشتے ناطے کرنے کی تحریک ہوتی ہے۔ صالحین جماعت کا نمونہ دیکھکر اپنی عملی حالت درست کرنیکا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ تبادلہ خیالات کے علاوہ چندے کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے۔ جلسہ غیر ضروری سمجھنے والے ان برکات پر غور کریں۔ رتل میں ہم نے کلمہ گو مسلمانوں کی توحید کا حال دیکھا تھا کہ قبر پہ صف باندھ کر سجدہ کیا۔ یہاں ایک سنت ختنہ دو روز سے ادا ہو رہی تھی۔ بہت بیہودہ رسومات اور فضول خرچیوں میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں

عین راہ میں ایک قبر بنا کر راستہ روکا ہوا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا بذریعہ خواب کسی کو معلوم ہوا یہاں بزرگ کا مزار ہے ان توہمات و بدعات سے خدا کی پناہ۔

آئندہ جلسہ بمقام گورالی قریب کھاریاں ریلوے سٹیشن ۲ ستمبر کو ہوگا

محمد ظہور الدین اکمل گولیکے ضلع گجرات

اصحٰب السفینہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا فَاَخَذَھُمُ الطُّوْفَانُ وَھُمْ ظٰلِمُوْنَ۔ فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَۃِ وَجَعَلْنٰھَا اٰیَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

خدا تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے ہم نے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا۔ پس وہ نو سو پچاس سال انہیں رہا۔ پھر ان لوگوں کو طوفان نے آ لیا کیونکہ وہ حقوق اللہ و حقوق العباد میں نقصان کرنیوالے تھے عذاب کے وقت ہم نے نوح اور کشتی والوں کو نجات دی اور کشتی کو تمام جہانوں کے لئے نشان عظیم الشان بنایا:۔

یہ قصہ (واقعہ) تو تقریباً ہر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ نوح علیہ السلام کی تبلیغ جب انتہائے حد تک پہنچ گئی چنانچہ وہ خود بیان کرتے ہیں قال نوح رب انی دعوت قومی لیلاً و نہارًا فلم یزدھم

دعائی الا فرارا ۔ و انی کلما دعوتھم لتغفر لھم جعلوا اصابعھم فی اذانھم واستغشوا ثیابھم واصروا واستکبروا استکبارا ۔ (اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو شب و روز دعوت کی ۔ مگر جتنا میں نے بلایا اتنا ہی وہ پیچھے ہٹے اور جب میں نے دعوت کی کہ اللہ کیطرف رجوع کرو ۔ تاکہ تو انہیں مغفرت کرے تو اپنے کانوں کو انگلیوں میں ڈالتے تاکہ آواز تک نہ سنیں اور کپڑے اوڑھ لیتے (گویا میری صورت دیکھنے کے روادار نہیں) اور اپنی گمراہی پر جمے رہے اور بڑے تکبر سے اکڑے رہے ۔ اور جو کبھی ایک آدھ وعظ سنا بھی تو رقیق اعتراض کرنے لگتے ۔ یا بیہودہ الزامات دینے لگتے ۔ ما ھذا الا بشر مثلکم (تم جیسا ہی ایک بندہ ہے) یرید ان یتفضل علیکم (چاہتا ہے کہ تم سے برتر بن بیٹھے) ولو شاء ربنا لانزل ملئکۃ (خدا چاہتا ہے تو کوئی فرشتہ بھیجدیتا) ما سمعنا بھذا فی اٰباءنا الاولین (ہم نے اپنے اگلے باپ دادا سے یہ باتیں نہیں سنیں) ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین ۔ (اس شخص کو تو ایک خبط یا جنون ہو گیا ہے کہ دن رات ایک ہی ذکر ہے ۔ اچھا کچھ مدت تک اس کا انتظار کرو ۔ اسوقت حضرت نوحؑ کی دعا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا (اے میرے رب اس سرزمین پر ایک کافر بھی نہ چھوڑ ۔ کیونکہ یہ تو اب اس حد تک پہونچ گئے کہ دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے (باوجود اتنی نافرمانیوں کے ان پر عذاب نہیں آیا) اور انکی اولاد بھی بدکار اور کافر ہی پیدا ہوگی (کیونکہ والدین کا کوئی نیک نمونہ نہیں) قبول ہوئی اور طوفان آیا اور ایسا طوفان کہ کافروں کی جڑ بنیاد کاٹ دی ۔

اب ہم نے اس آیت میں یہ تدبر کرنا ہے کہ کلام الٰہی میں یہ قصہ کیوں بیان ہوا ۔ اور تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ما کنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھذا (یہ غیب کی باتیں ہیں (نوح کا قصہ) جو ہم تیریطرف وحی کرتے ہیں نہ اسے تو جانتا تھا نہ تیری قوم اس سے پہلے کا اطلاق کیونکر ہو سکتا ہے ۔ نوح کا طوفان تو ایک خاص احاطہ میں آیا نہ کل روئے زمین پر ۔ کیونکہ عذاب کے مستحق وہی تھے جن پر نوح علیہ السلام کی تبلیغ ہو رہی تھی ۔ نہ کہ کل دنیا (وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا) تو پھر یہ کشتی آیۃ للعالمین کیونکر بن گئی ۔

سنئے حضرات ! ؎

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

نام تو نوح علیہ السلام کا ہے مگر در اصل یہ نبی کریم صلعم کی نسبت پیشگوئی اور تسلی ہے ۔ کہ گھبرانے کی بات نہیں ۔ نوح علیہ السلام نے تو ہزار برس تبلیغ کی اور اسّی کے قریب مسلمان ہوئے پس دس سال سے کم عرصے میں اگر تھوڑے مسلمان ہوئے ہیں ۔ تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ یہ رسول کا فرض نہیں کہ بہت سے مسلمان بنائے بلکہ اس کا فرض تو ما علی الرسول الا البلاغ وان علیک الا البلاغ کے مطابق صرف کلام الٰہی کا پہنچا دینا ہے ذرہ وہ مخالف بھی غور کریں جو کہا کرتے ہیں مرزا صاحب اگر مسیح موعود ہیں تو کتنے لوگوں کو مسلمان کیا ؟ بہت جلد طوفان ہاں خون کا طوفان آیا چاہتا ہے جسمیں یہ کفار غرق ہو جائیں گے ۔ اور ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نجات دیں گے بالخصوص ان مظلوم صحابیوں کو جو کفار مکہ کی ایذاؤں سے تنگ آکر کشتی کے ذریعہ ملک حبشہ میں چلے گئے ہیں ۔ چنانچہ یہ پیشگوئی من وعن پوری ہو گئی کہ وہ اصحاب جو سمندر کے ذریعے ہجرت کر کے حبشہ میں چلے گئے تھے اور اسطرح اصحاب السفینہ بنے تھے بخیر و عافیت واپس آ گئے ۔ پھر اس کے بعد یہ پیشگوئی ایک اور رنگ میں پوری ہونے والی تھی ۔ جو اس زمانہ سے متعلق تھی ۔ وہ اسطرح پر کہ آپ کو بتلایا گیا ایک ہزار برس آپکی امت میں بھی نوح کے زمانہ کیطرح فیج اعوج کا غلبہ رہیگا ۔ مگر یہ ہزار تین سو برس کے بعد ہوگا کیونکہ حدیث میں ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ۔ یعنی تین صدیوں تک اچھا زمانہ رہیگا اس کے بعد فتنے اٹھیں گے ۔ اور رفتہ رفتہ اسلام کا چہرہ چھپنے کے قریب ہو جائیگا ۔ پس تیرہ سو برس تک ایسی حالت ہو جائیگی کہ (وھم ظالمون) کے پورے پورے مصداق ہو جائیں گے ۔ ظالم کہتے ہیں اسے جو کسی کے حق میں کمی بیشی کرے ۔ اور قوموں نے تو جو کچھ کیا ۔ کیا ۔ اپنے ہی بھائیوں کو دیکھیے کہ خدا تعالٰے کی صفات اور خاصوں سے ایک عاجز بشر (مریم کے بیٹے) کو موصوف کیا گیا ہے یہ کسقدر غضب کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ تو اپنی توحید کے بارے میں فرماتا ہے قل ھو اللہ احد ۔ اعلان کردو کہ وہ اللہ ایک ہی ہے جو باعتبار اپنی ذات و صفات کے یگانہ ہے) اور یہ لوگ کہیں کہ نہیں عیسٰے علیہ السلام اپنی ماں کا ایک ہی بیٹا تھا ۔ اور اسمیں کئی ایک ایسی صفتیں پائی جاتی ہیں جو کسی اور میں نہیں پائی گئیں (۱) تائید روح القدس یعنی ہر وقت جبرائیل علیہ السلام کا آپ کے ساتھ رہنا (۲) خالق الطیور ہونا (۳) مردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) تقریباً دو ہزار برس سے بجسد العنصری دنیا کے تمام آدمیوں کے خلاف آسمان پر بیٹھنے والا (۵) ایک ایسا نبی جس کے ہاتھ تمام جہان کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے (۶) لایزال ولایموت زمانہ کے اثر سے بالکل محفوظ ۳۳ برس کا آسمان پر گیا اور یہی عمر ہوگی جبکہ نازل ہوگا (۷) غیب کے جاننے والا ۔ غرض اس قسم کی کئی باتیں انسے منسوب کی گئی ہیں جن سے لیس کمثلہ شیء کا گمان گذرتا ہے ۔ پھر اپنی صفت میں فرماتا ہے اللہ الصمد اللہ کو کسی کی حاجت نہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام بھی بے محتاج ہیں کیونکہ تمام حاجات کی اصل طعام ہے اور وہ دو ہزار برس سے باوجود زندہ ہونے کے طعام سے مستغنی و منزہ ہے مگر یہ کیسا جھوٹ ہے خدا تعالےٰ خاص طور سے بیان فرماتا ہے کانا یاکلان الطعام (دونوں ماں بیٹا کھانا کھاتے) پھر فرمایا ما جعلنٰھم جسدا لا یاکلون الطعام (ہم نے ایسا وجود بخشا ہی نہیں کہ وہ کھانا نہ کھائیں) تیری صفت بیان کی لم یلد ولم یولد ۔ عیسٰے علیہ السلام بھی بلا باپ پیدا ہوئے اور انکی اولاد بھی نہ کوئی تھی ۔ ولم یکن لہ کفوا احد اس کا کوئی ثانی ۔ کفو نہیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام کا بھی کوئی بھائی بہن نہ تھا ۔ اب ایک عیسائی تو ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو خوب گھیر سکتا ہے ۔ لیکن ہم تو صاف کہتے ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس کا نمونہ دوسرے نبیوں میں موجود نہ ہو ۔ اور کوئی ایسی صفت نہ رکھتے تھے ۔ جو صرف انہی سے خاص ہو ۔ روح القدس کی معیت تو ہر ایک نبی سے ہوتی ہے بلکہ مومنوں سے بھی جیسا کہ فرمایا ایدناھم بروح القدس (ان کو روح القدس سے تائید دی) مگر اس معیت سے یہ مراد نہیں کہ جبریل آسمان سے اتر کر ساتھ ساتھ ہیں کیونکہ کوئی فرشتہ آسمان سے بذاتہ اتر کر نیچے نہیں آتا ۔ بقولہ تعالیٰ وما منا الا لہ مقام معلوم ہم میں سے ہر ایک ایک مقام مقرر ہے آسمان میں جس سے ہٹتے نہیں ۔ اور خالق الطیور محی الموتے ہونا ان مشہور معنوں کے ساتھ تو بالکل غلط ہے یہ اس لئے کہ قرآن مجید میں اختلاف ہیں لو کان من عند غیر اللہ

لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا جبکہ ایک جگہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہ خالق کل شیء (کیا انہوں نے خدا کی مانند کچھ پیدا کیا اور انپر مخلوق مشتبہ ہوگئی کہ وہ اللہ ہی ہر شئے کا خالق ہے) پھر فرمایا اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شیء سبحنہ و تعالی عما یشرکون (اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تمہیں رزق دیا پھر تم کو مارتا ہے پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے شریکوں (عیسےٰ ہو یا کوئی اور) میں سے کوئی ہے جو یہ کام کرسکتا ہے پاک ہے ان باتوں سے اپنے ثانی سے اور اس سے جسے شریک بناتے ہیں) پھر پڑہو۔ اناخن نحی الموتی۔ انہ ھو یحی الموتی۔ ربی الذی یحیی و یمیت (وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے) اور مردوں کے زندہ ہونے کے متعلق فرمایا۔ انھم لا یرجعون (وہ کبھی دنیا میں واپس نہیں آئیں گے) فیمسک التی قضی علیہا الموت۔ (جسپر موت طاری ہو اسکی روح روک لیجاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ کوئی اللہ کے سوا خالق ہے نہ مردے زندہ کرنیوالا۔ اچھا تو پھر اخلق لکم من الطین کے کیا معنے ہوئے یہی کہ پرندے کا نمونہ بنانے اور اسمیں خارق عادت عقل سے کوئی انتظام ہوتا کہ ایک جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہہ جا پڑتا نہ جان پڑتی۔ نہ وہ ہوبہو پرندہ بنتا۔ دوم یہ معنے کہ میں مادہ پرست انسانوں کو جو روحانیت نہ ہونے کے سبب نری مٹی کے پتلے ہی تھے بلند پرواز انسان بناتا ہوں۔ اور احی الموتی کے معنے ایک تو یہ نہیں کہ سکتے جنکی نسبت عام نظر فتوی دیدے کہ مر چکا۔ یا قریب المرگ بیماروں کو انکی صحبت سے شفا ہو جاتی تھی۔ دوم مردہ دلوں کو زندہ کرتے اور یہ سب سے بھاری معجزہ ہے اور زندہ پر مردہ کا اطلاق قرآن شریف میں عام ہے۔ فرمایا۔ انک لا تسمع الموتی۔ وما انت بمسمع من فی القبور (تو ان کو نہیں سنا سکتا جو مردے ہیں یا قبروں میں) کفار سے خطاب ہے (۲) یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (اے مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو جب وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے)

ایسا ہی دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر ہونا آیات کلام الہٰی کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ حضرت عیسےٰ ایک **بشر رسول** تھے اور آدم کی اولاد سے جسکی نسبت ارشاد ہے فیھا تحیون و فیھا تموتون (تم اسی زمین میں ہی زندہ رہتے ہو اور اسی میں مرو گے) ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین (تمہارے لئے زمین میں ہی جائے قرار اور موت تک اور ساز و سامان زندگی ہے) پس ان نصوص بینہ کے ہوتے ہم کیونکر ایسی بات کو تسلیم کریں جسکی قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کوئی اصل نہیں اور کیوں نہ متشابہات کو محکمات کی ماتحت کرلیں قطع نظر اس کے کہ بل رفعہ اللہ الیہ میں نسبت رفع اللہ کیطرف ہے جو آسمان پر ممکن نہیں۔ نیز سیاق سباق اس رفع کو رفع روحانی (جو بعد موت ہر کسی کو حاصل ہوتا ہے) سے مخصوص کر رہا ہے کیونکہ یہ ملعونیت کے الزام کے رد میں وارد تنزیل ہوا ہے۔ علاوہ ازیں او ترقی فی السماء) سوال کفار کے جواب میں سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا (میرا رب ایسی خلاف سنت جسمیں حکمت ایمان بالغیب زائل ہو جائے باتوں کے دکھانے سے پاک ہے) ایک سنۃ اللہ بیان کر رہا ہے کہ کوئی بشر نہ آسمان پر بجسد العنصری گیا نہ جائیگا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (اور اللہ کی سنت میں تو کبھی تبدیلی نہ پائیگا) اور تمام جہان کے لوگوں کا یکدم مسلمان ہو جانا خلاف ہے آیت و اغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ (اور ہم نے انمیں روز قیامت تک۔ دشمنی اور بغض بھڑکا دیا) کے نیز اس آیت کے ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقھم (اگر تیرا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی مذہب بنا دیتا۔ اور یہ سب ہمیشہ مختلف رہیں گے ہاں جسپر تیرا رب رحم کرے اس اختلاف سے نکال لے۔ اور اسی لئے ان کو پیدا کیا) اور بالجبر لا یقبل الا السیف والاسلام (یا تلوار یا اسلام) مسلمان کرنے کو رد کرتی ہیں کئی آیتیں از انجملہ لا اکراہ فی الدین۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کافر ہو جائے) افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین (کیا تو لوگوں کو مومن ہونے پر اکراہ کریگا) باقی رہا لا یبول ولا یموت ہونا۔ اس عقیدہ کی تردید کرتی ہے یہ آیت ماجعلنا لبشر من قبلک الخلد (ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے بھی خلد ایک حالت پر رہنا نہیں بنایا) اور نیز لا تبدیل لخلق اللہ کے مطابق بشری خواص بشر سے تک منفک نہیں ہوسکتے۔ ساتویں خصوصیت غیب جاننے کی تھی جس آیت سے یہ مطلب سمجھا جاتا ہے اس کے معنے کرنے سے پہلے مفصلہ ذیل آیات پڑھ لینی چاہئیں

(۱) وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو (غیب کی کنجیاں (خزانے) اسی کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا) من یعلم الغیب فی السموات والارض الا اللہ (اللہ کے سوا آسمان و زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا) اور رسول صلعم کو یہ کہنے کا ارشاد ہے لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہونچتی) (۲) لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ (میں غیب نہیں جانتا اور نہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں) پس ہم کیونکر تسلیم کرلیں کہ عیسےٰ علیہ السلام عام طور سے جو کچھ کوئی کھا کے آتا۔ یا گھر میں جمع کرتا آپ بتا دیتے اس سے تو یہ تھے کہ یہودیوں کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی۔ اور وہ تھے اکلون للسحت (حرام کھانے والے)۔ حرام مال جمع کرنیوالا۔ آپ نے اگر ان کو بتایا کہ تمام اموال جو خلاف شرع طریقوں سے حیلے بنا کر جمع کیا ہے اور کھا رہے ہو یہ ناجائز ہے پس یہی تھا کھانے اور خزانے کے متعلق ان کا خبر دینا۔ اور یہی نبی کے شان کے مطابق ہے

اس تمام تشریح سے واضح ہو چکا۔ کہ جو غیر معمولی صفتیں عیسےٰ بن مریم سے منسوب کرتے ہیں وہ بالکل خلاف واقعہ اور محض خدا تعالےٰ کا فی ہیں۔ یہ بڑا صریح ظلم ہے کہ خدا کی صفتیں ایک عاجز بندے کو دیجائیں۔ اس ظلم کے طوفان ضلالت کے وقت ایک نوح (خدا کا سلام اور درود اسپر اور اسکی آل پر) مبعوث ہوا ہے اور اس نے ایک کشتی بنائی ہے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا تعالےٰ کے حکم سے چنانچہ اس نے فرمایا اور یہ حکم براہین احمدیہ میں درج ہے واصنع الفلک باعیننا۔ چنانچہ اسی کے مطابق میرے آقا ہمارے امام نے ایک رسالہ "کشتی نوح" نام بھی لکھدیا جسمیں اس کشتی پر سوار ہونے کے شرائط درج ہیں۔ مبارک وہ جو اسمیں بیٹھکر اپنے تئیں ہر طرح کے طوفانوں سے محفوظ کرلیتا ہے اس بات کے ثبوت کے لئے کہ واقعی اس کشتی پر سوار ہونے سے آدمی طوفان سے بچ جاتا ہے کئی واقعی گذر چکے ہیں۔ طاعون بھی ایک طوفان تھا اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اس سے دن دگنی رات چوگنی ترقی دے اللھم زد فزد۔ ۴ اپریل کا زلزلہ بھی اسی طوفان کی ایک شان تھا اس سے بھی تمام احمدی بحکم الہام لا یموت نفس من رجالکم محفوظ رہے

اس کے علاوہ آتش فشاں پہاڑوں (آسمان اسے غالباً اب آگ برسانے کو ہے۔ آگ بجھ کانے کے دن) ... طوفان سے ہم احمدی بفضلہ محفوظ رہے ہیں بحالیکہ ... کوئی نامی گرامی شہر اس سے نہیں بچا۔ ابھی ایک اور بڑا طوفان باقی ہے جس کے لئے یہ کشتی پچھلے واقعات کی بنا پر پورا پورا امن اور دارالامان ہے۔ اور انہی خصوصیتوں کے سبب "کشتی نوح" کو اللہ تعالیٰ علیم و حکیم نے آیۃ للعالمین فرمایا کیونکہ اب رسل و رسایل کی سہولتوں کے سبب مامور من اللہ کی تبلیغ مشرق سے مغرب زمین کے اس سرے سے اس سرے تک پہنچ جاتی ہے۔ اسی لئے ایک عالمگیر طوفان آتا ہے اور اس سے پہلے بھی بلیات عالمگیری ہیں۔ اور کشتی ... صرف یہی کشتی ایسے طوفان سے بچنے کا ذریعہ ہے اور ان حالات پر نظر کرکے اس نوح کی کشتی کو جو کہ ایک ابتدائی محدود واقعہ تھا۔ آیۃ للعالمین کہا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اب سب بھائیوں کو اور اس عاجز کو اس کشتی پر سوار رہنے کی توفیق دے آمین یا رب العالمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

محمد ظہور الدین اکمل گولیکی ضلع گجرات

تمباکو نوشی

مسٹر فرینک سوان آنریری سیکرٹری اینٹی سگرٹ لیگ برمنگھم نے سگرٹ نوشی کی بابت ایک کافی وشافی تحقیقات کی ہے اور اس کے متعلق بڑی واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ ... کہ ... نسل پر سگرٹ نوشی کے باعث ایک ایسی بڑی بلا نازل ہونے والی ہے جو شراب نوشی کی بلا سے روز بروز بڑھتی ہوئی ہے مزید برآں اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ نوجوانوں میں جو سگرٹ پینے کی عادت پھیلی ہوئی ہے وہ ایک بلائے عظیم ہے۔ وہ لڑکوں کا خون چوس رہی ہے اور قومی مردانگی کا ناس مار رہی ہے۔

جب مسٹر آسٹن چیمبرلین انگلستان میں وزیر خانہ کے منصب پر مامور تھے تو انہوں نے بیان کیا تھا کہ "سلطنت برطانیہ میں ایک آنہ والے پیکٹوں میں دس کروڑ ... سگرٹ ... فروخت ہو جاتے ... پیکٹ لڑکوں اور نوجوانوں کے ... فروخت کئے جاتے ہیں۔ یہ دس ... سگرٹ اصل میں زہر کی دس کروڑ ... گولیاں ہیں۔

برطانیہ سگرٹ نوشی میں یوماً فیوماً ترقی کر رہی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے برطانیہ میں تمباکو پی جاتی تھی اس کا اوسط ایک پونڈ فی کس سالانہ تھا لیکن آج کل کا اوسط اس سے کوئی دگنے سے زیادہ ہے۔ اس ملک میں ۰۰۰ ۷۶۴۵۵۸ پونڈ سالانہ کی تمباکو استعمال کی جاتی ہے اور کل روپیہ جو تمباکو کی نسوار (ہلاس) تمباکو اور سگرٹ پر خرچ کیا جاتا ہے تعداد میں ۲۵ کروڑ پونڈ ہے۔ یہ رقم اس رقم سے جو برطانیہ میں مختلف مشنوں کو قوم کی طرف سے دیجاتی ہے ۱۲ گنی ہے۔ گذشتہ دس سال میں سگرٹ نوشی ۱۵۰ فی صدی ترقی کر گئی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ لڑکے اور نوجوان سستے داموں کے سگرٹ جو دلربا پیکٹوں میں فروخت کئے جاتے ہیں کثرت سے پینے لگ گئے ہیں۔ جہاں کسی لڑکے کے ہاتھ ایک آنہ کا سکہ آیا۔ اس نے بے دریغ سگرٹ کا ایک پیکٹ خرید کر پینا شروع کر دیا۔ سگرٹ فروشوں کی دوکانوں کی تعداد بھی حیرت انگیز تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ ہر گلی کوچہ میں بہت سی دکانیں کھل گئیں اور کھلتی جاتی ہیں۔ برطانیہ میں مردوں کی نصف تعداد سگرٹ پیتی ہے۔ اور ہر تیس سگرٹ پینے والوں کے پیچھے سگرٹ کی ایک دوکان ہے۔ ابھی حال میں لندن میں ایک سگرٹ فروش کی دکان کا امتحان کیا گیا تو جتنے لوگ سگرٹ لینے آتے تھے انہیں آٹھ آدمیوں میں ایک مرد تھا اور سات لڑکے۔ یہ شوقین لوگ سر میال میکنزی کی جو امراض حلق کا ایک بے نظیر ماہر اور معالج تھا۔ اس رائے سے بالکل ناواقف تھے۔ کہ جتنی شکلوں میں تمباکو استعمال کیجاتی ہے ان میں حلق کے لئے سب سے زیادہ مضر سگرٹ نوشی ہے۔"

سگرٹ کا تمباکو لب سے ملتے ہی تر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ جسم میں یہ سب سے زیادہ جاذب عضو ہے اس لئے تمباکو کا عرق ان میں جذب ہوکر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور بدہضمی اور طرح طرح کے دیگر امراض پیدا کرتا ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ تمباکو سے کوئی ۸۰ مرض جنمیں نابینائی بھی شامل ہے پیدا ہوتے ہیں۔ اور برطانیہ میں تمباکو کے اثر سے ہر سال ۲۰ ہزار جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ جو لڑکے سگرٹ پیتے ہیں ان کے اخلاقی قویٰ بالکل خراب ہو جاتے ہیں اور ان کو طرح طرح کے برے افعال کی طرف یوں ہی رغبت ہو جاتی ہے۔ جیل خانوں کے نقشوں سے ظاہر ہوا ہے کہ قیدیوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے بری زندگی کی ابتدا تمباکو نوشی سے کی تھی۔ ایک قیدخانہ میں ۶۰۰ قیدیوں میں سے جو شراب پی کر جرائم کے مرتکب ہوئے۔ پانسو ایسے تھے جن کو نشہ کی عادت تمباکو نوشی کے باعث پڑی تھی۔ ایک ڈاکٹر نے سگرٹ پینے والے تیس لڑکوں کا جن کی عمر ۹ سے ۱۵ سال کی تھی طبی معائنہ کیا تو ۲۲ کو سخت بدہضمیوں اور امراض میں مبتلا اور شراب نوشی کیطرف مائل پایا۔ انہیں یہ خواہش تمباکو نوشی نے پیدا کر دی تھی۔

جب امریکہ اور اسپین میں جنگ چھڑی تو والنٹیر بھرتی کئے گئے۔ جو لوگ بھرتی ہونے آئے انہیں سے جسمانی ناقابلیت کے لحاظ سے اس تعداد کی نسبت ۱۹۰۶ء کی سول وار میں ناقابل قرار دیئے گئے تین گنے ناقابل ٹھہرائے گئے ان لوگوں میں ۹۰ فیصدی سگرٹ پینے والے تھے۔ جب بوئروں اور انگریزوں میں جنگ ہوئی تو ضلع مانچسٹر میں ۱۱ ہزار آدمیوں نے والنٹیر بن کر جنگ میں جانا چاہا ان میں سے ۸ ہزار کو ڈاکٹروں نے دیکھتے ہی نامنظور کیا اور آخرکار صرف ۱۱۰۰ جوان منظور کئے گئے نامنظور کئے ہوؤں میں سے سب کے سب ایسے لوگ تھے جنہوں نے لڑکپن ہی سے تمباکو نوشی کے ذریعے اپنے جسمانی قوٰی کو خراب کر لیا تھا۔

بدر صادق

۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

اخبار وطن اور انبیاء پر اعتراضات

نقاش ہے یا نقال؟

خدا کی شان! جب کسی قوم کے بُرے دن آتے ہیں تو چھوٹے کیا بڑے ۔ جاہل کیا عالم ۔ عوام کیا خواص ۔ سب کے مذاق کا سٹینڈرڈ ایسی پستی اختیار کرتا ہے کہ سنجیدگی اور متانت کے بڑے بڑے مدعی بھی اپنی مجالس میں اور تصنیف و تالیف میں مسخراپن اور تمسخر بازی کو جزو اعظم بنائے بغیر رہ ہی نہیں سکتے ۔

اخلاق کے مسائل پر غور کرنے والوں کے واسطے یہ مسئلہ نہ صرف دلچسپ ہوگا بلکہ اس کا حل انکشافات علوم کا موجب ہوگا کہ قوم میں ایک سربرآوردہ شخص ہے ۔ تجربہ کار ہے ۔ زمانہ ۔۔۔ ہے ۔ لیڈروں کی طرح سب میں مانا جاتا ہے ۔ معزز خاندان سے ہے اس کی دانائی و زیرکی کا ایسا شہرہ ہے کہ وہ ابوالحکم کہلاتا ہے ۔ ناگہاں کچھ ایسی کارروائیاں اس سے سرزد ہوئیں کہ اس کا نام ابوجہل رکھا گیا اور ایسا رکھا گیا کہ قیامت تک اس کا یہی نام ہو گیا ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ شخص شروع سے ہی ایسا تھا ۔ اور اسے اپنی جہالت کے ظہور کا پہلے کوئی موقعہ نہیں ملا تھا ۔ یا یکدفعہ اس کے مزاج میں کوئی ایسا تغیر واقع ہوا کہ وہ اس خطاب کا مستحق ہو گیا ۔ سردست ہمارے اس آرٹیکل کا یہ مدعا نہیں کہ اس سوال کو حل کیا جاوے تاہم اس امر کی طرف ناظرین کو توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خطاب کی تبدیلی کے وقت بھی ایک گروہ ایسا موجود ہے جو اس کی ان باتوں پر ہی تحسین کرنے کے واسطے دل و جان کے ساتھ طیار ہے جو اس کے لئے اس نئے خطاب کے دلانے کا موجب ہو رہی ہیں ۔

پنجاب کے ان اخباروں میں سے جو مسلمانوں کی اڈیٹری میں نکلتے ہیں ۔ اخبار وطن ایک متین اور سنجیدہ اخبار ہونے کا مدعی اور ایک اسلامی اخبار ہونے کا دعویدار ہے نہ صرف دنیوی رنگ میں بلکہ دینی رنگ میں بھی ۔ کیونکہ سلطان روم کی مدح خوانی کے گیت گانے کے علاوہ قرآن شریف کی تفسیر بھی اس میں لکھی جاتی ہے اور ہر طرح کی اسلامی خبروں کو جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اب کچھ عرصہ سے اس کے اڈیٹر صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف اپنی عنان توجہ کو پھیرا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے کیونکہ دنیاداری کے رنگ میں اخبار کے چلانے اور جاہلوں کے درمیان بہت سے خریدار پیدا کرنے کے واسطے یہ لابد ہو چکا ہے کہ اس سلسلہ کی مخالفت میں کچھ نہ کچھ لکھا جاوے اور مولوی انشاء اللہ صاحب نے مولوی محبوب عالم صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح اس کار خیر میں بلحاظ زمانہ کے سابقین کا حصہ نہیں لیا ۔ تاہم اُمید ہے کہ وہ اپنے حُسن لیاقت اور اس پر اپنے لائق نامہ نگاروں کی نقاشی کی امداد کے ساتھ اس پیلوسٹ ہی اپنے اخبار کو سب سے بڑھ کر دلچسپ بنانے کی کوشش میں کامیاب ہو جاویں گے ۔ اور اس ہی ظرافت کے ساتھ تعداد اشاعت بھی اعجاز ۔۔۔ گی ۔ پس انہوں نے اس طرز جدید کے اختیار کرنے میں جو کچھ سوچا خوب سوچا اور اس میں ہمیں بھی خوشی ہے کیونکہ مخالفت کا شور و شر مخلوق الٰہی کو ہمیشہ حق کی طرف رجوع دلاتا ہے ۔ اگلے دن کا ذکر ہے ایک شخص کا راست پٹیالہ میں سے خط آیا وہ صاحب لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم کے شور و غوغا نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کے دیکھنے کا شوق دلایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ میں بیعت میں داخل ہوتا ہوں ۔ زیادہ تر خوشی اس واسطے بھی ہے کہ لاہور میں ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار) نکلتے معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت میں واہی تباہی بکتے اور ڈھنڈورا پیٹتے میں شب و روز سرگرداں رہا کرتے تھے ۔ اب کچھ عرصہ سے معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہیں ۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا ۔ وطن جیسا مانا پرانا اخبار ۔ پانچ ہزار سے زائد کی اشاعت ۔ ایسا لائق اڈیٹر ۔ ایسے قابل نامہ نگار سلسلہ احمدیہ کی خبروں میں مصروف ہو گئے ۔ ۔۔۔ کیں نکالی دیں ۔ نقلیں بنائیں ۔ ۔۔۔ سوانگ رنگ لیں ۔ جو کچھ کریں ۔ اشاعت تو کرتے ہیں ۔ یہ خدا کے کام ہیں وہ سب کو اپنے برگزیدہ کی خدمت میں لگاتا ہے ۔ طوعاً او کرہاً سب کو اس کام میں ہاتھ بٹانا ہی پڑتا ہے ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

پس اس طرز جدید کا اختیار کرنا صاحب وطن کے واسطے ضروری تھا ۔ اور ہم مان لیتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر متانت اور سنجیدگی کو چھوڑنا اور اپنے اخبار کو پنچ بہادر بنا دینا ان کا فرض تھا ۔ لیکن ہم ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں کہ جس صورت میں آپ کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور قرآن شریف کی تفسیر اس میں لکھی جاتی ہے تو برائے خدا اس کے کالموں میں ایسے اعتراض تو نہ لکھے ہوتے ۔ جو خود اسلام اور بانی اسلام اور کتاب اسلام پر کفار کیا کرتے ہیں ۔ شائد پبلک کے مذاق کو پورا کرنے کے شوق میں آپ کو اس طرف توجہ نہ ہوئی ہو یا نقاش صاحب کوئی ایسے معتبر بزرگ ہوں کہ ان کا مضمون بغیر پڑھنے کے کاتب کو دے دیا گیا ہو کہ اسے ایڈیٹوریل کی جگہ دی جاوے ۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو توجہ دلاؤں کہ آپ اس تازہ مضمون پر جو ۳ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں نکلا ہے ۔ ایک دفعہ نظر ثانی فرماویں ۔

جناب نقاش صاحب کی تمسخر بازی کے ہزلیات کا جواب لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے ساتھیوں کو یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے اور ہم تو مدت سے یہ گالیاں سُن رہے ہیں ۔ وطن کے کالموں نے ہمارے واسطے کوئی نئی بات پیدا نہیں کی ۔ ہاں اس ساری عبارت کے درمیان جو اصل اعتراضات ہیں ان کو میں اس جگہ لیتا ہوں اور وہ یہ ہیں ۔

(۱) خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ وہ کسی انسان کی تعریف میں کوئی کلمہ فرمائے ۔ پھر مرزا صاحب کی اپنی تعریف میں بعض الہامات کیوں نازل ہوتے ہیں ۔

اس اعتراض کو نقاش صاحب کی منقش عبارت نے اس طرح ادا کیا ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات میں غیور و متکبر خدا ایک انسان ضعیف البنیان کی شان میں قصیدہ خوانی کر کے غلو و اطراء کا کمال دکھاتا ہے ۔

(۲) خدا تو رحم کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کو عذاب نہیں دیتا ۔ پھر مرزا صاحب کی پیشگوئیوں میں عذاب الٰہی کی خبریں خدا کی طرف سے کیونکر دی جاتی ہیں ۔ اس اعتراض کو وطن کے

لائق نامہ نگار اس طرح ادا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس میں "ارحم الراحمین و احسن الخالقین اپنے بندوں کو زلزلہ۔ طاعون۔ ہیضہ۔ چیچک اور طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کے اندر مات بھیجنے کی بشارت دیتا ہے"

(۳) بعض الہامات کے بظاہر کوئی خاص معانی نہیں ہوتے"

(۴) بعض الہامات ایسے فقرات میں ہیں جو پہلے ہی کسی کتاب میں موجود ہیں۔

اس اعتراض کو وطن کے سنجیدہ نامہ نگار حضرت کے ایک الہام تنزلزل درایوان کسرےٰ فتاد کو نقل کرکے اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

"جس طرح ہمارے مکاتب میں بوستان مروج ہے۔ اسی طرح عالم بالا کے مدارس کے نصاب میں بھی یہ بہترین تصنیف داخل ہے اور ممکن ہے کہ خدا نے الہام کے روز روح الامین کو اسی مصرع کا قاصد بناکر قادیان دارالامان بھیجا ہو"

(۵) بعض الہامات کے متعلق کچھ عرصہ تک حضرت مرزا صاحب کو خود بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس کے متعلق ہے۔ اس اعتراض کو جناب وطن نے ان مہذب الفاظ میں تحریر فرمایا ہے۔ "ہمیں حیرت تو مرزا صاحب کے اس خدا پر ہے۔ جسے علام الغیوب ہونے کا دعویٰ ہے اور جس کے نزدیک ماضی و مستقبل مترادف ہیں کہ باوجود اپنی غیب دانی کے پورے چار مہینے تک منظور محمد کی تعریف و تعیین نہ کرسکا۔

یہ ہے خلاصہ اُن تمام اعتراضات کا جن کو سجانے اور رونق دینے کے واسطے اخبار وطن کے تیرہ کالم سیاہ کئے گئے اور اس قدر تمسخر کا لباس عبارت آرائی کو پہنایا گیا ہے۔ کہ ان کا جواب دینا تو در کنار ان کا دہرانا بھی ایک شریعت کے قلم کے واسطے زیبا نہیں۔

اگر قرآن شریف اور احادیث نبوی اور تاریخ انبیاء و اولیاء سابقین کی طرف دیکھا جاوے اور ان سے فائدہ حاصل کیا جاوے۔ تو ان میں سے کوئی اعتراض ایک مومن مسلمان کے مونہہ سے نکل نہیں سکتا۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ انبیاء اور کتب مقدسہ کا حوالہ سنکر مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار بھی اپنے [illegible] دیتا [illegible] کو اسی طرح [illegible]

کہ ایک مشہور اسلامی اخبار کے اڈیٹر صاحب نے ہمارے ایک بزرگ قوم کے ساتھ مسئلہ تعدد ازدواج پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو خود مذہب اسلام کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں صرف ایک قومی امداد کے واسطے اخبار لکھا جاتا ہے۔

پس اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ نقاش صاحب اور ان کے دوست صاحب وطن جھنجھلا کر قرآن شریف کو اور بانیٔ اسلام ہی کو جواب نہ دے بیٹھیں تو اعتراض اول یعنی "غیور و متکبر خدا کے ایک انسان ضعیف البنیان" کی تعریف کرنے کے متعلق میں ان کی توجہ کتب مقدسہ کے ان مقامات کی طرف پھیرنے کی کوشش کرتا جہاں انسانوں کو سید اور صادق اور صدیق اور رؤف الرحیم (یعنی صفات رحمانی) انّک لعلی خلق عظیم۔ اور وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ اور دیگر اس قسم کے صفات سے یاد کیا گیا ہے اور وہ حدیثیں پیش کرتا۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لولاک لما خلقت الافلاک کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔ اور قرآن شریف کی وہ آیت پیش کرتا۔ جہاں حضرت خاتم النبین کو فرمایا گیا ہے کہ تو تمام بنی آدم کو اپنا عبد کرکے پکار اور کہہ یا عبادی۔ اور توریت کے وہ مقامات دکھاتا۔ جہاں خدا کے بیٹے اور پوتے موجود ہیں اور ایسی مخلوق دکھاتا جس کو میکائیل کہا گیا ہے۔ (عبرانی زبان میں میکائیل کے معنے ہیں۔ می۔ ک۔ اللہ۔ وہ جو خدا کی مانند ہے) اور بائبل کی یہ پیشگوئی دکھاتا کہ آنے والے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خدا کہا گیا ہے۔

ایسا ہی اعتراض دوم کے متعلق کہ مرزا صاحب کے الہامات میں مخلوق کو ارحم الراحمین خدا زلزلہ طاعون کی بشارت کیوں دیتا ہے۔ کتب سماویہ کا حوالہ دیا جاتا اور قرآن شریف کی وہ آیات پیش کی جاتیں۔ جن میں کفار مکہ کے متعلق ہلاکت اور تباہی کی پیشگوئیاں درج ہیں اور اس قسم کے فقرات دکھائے جاتے کہ "بشرہم بعذاب الیم" اور حضرت موسےٰ نے فرعونیوں کے واسطے بار بار ٹڈی۔ وبا۔ خون کی بارش طاعون۔ پادشاہوں کے مرجانے کے متعلق جو پیشگوئیاں کیں وہ یاد دلائی جاتیں۔

تیسرا اعتراض کہ بعض الہامات کے معانی عام فہم نہیں ہوتے۔ اس کے واسطے بھی خدا کے

پاک کلام میں سے الم۔ اور حم۔ اور طس اور ق۔ اور الر وغیرہ آیات قرآنی پیش ہوسکتی تھیں۔ مگر مجھے وہی خوف لاحق حال ہے کہ کہیں معزز اہل وطن قرآن کو بھی جواب نہ دے بیٹھیں اور رہی سہی برائے نام اسلامی حمیت کو بھی خیرباد نہ کہدیں۔ اس واسطے میں اس قسم کے جوابات پر زور نہیں دیتا۔

ایسا ہی اس اعتراض کے جواب میں کہ مرزا صاحب کے کسی الہام کے الفاظ پہلی کسی کتاب میں بھی موجود ہیں۔ یہ آسان تھا کہ بزرگ نقاش کو نادان پادریوں کے اعتراضات کی طرف توجہ دلائی جاتی جو کہ انہوں نے قرآن شریف پر کئے ہیں اور سورہ قمر کے بعض الفاظ کو قدیم اشعار میں دیکھا جاتا۔ اور انجیل کے فقرات کو طالمود میں پڑھا جاتا۔ مگر میں ڈرتا ہوں کہ آج تو وطن کے کالموں کو حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت میں کالا کیا جاتا ہے تو کل یہ اخبار کہیں کہلے بندوں اسلام کا ہی دشمن نہ بن بیٹھے۔

علیٰ ہذا القیاس یہ اعتراض کہ چار ماہ تک مرزا صاحب کے خدا کو معلوم نہ تھا کہ اس الہام میں محمد منظور کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے جواب میں آسان تھا کہ انبیائے سابقہ کے حالات کی طرف رجوع کیا جاتا کہ بقول نقاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سالہا سال تک ہجرت کے مقام کو بجائے مدینہ کے تہامہ کیوں خیال فرماتے رہے اور یعقوب نبی کو اتنی عمر روتے گذری۔ پھر یہ معلوم نہ ہوا کہ یوسف کہاں ہے۔

غرض ایک مسلمان کے واسطے تو ان اعتراضات کے پیش کرنے کا کوئی موقع نہ تھا اور اگر کسی نے نادانی سے یا کم علمی سے یا مضحکہ کے طور پر صرف ایک شغل کے لئے یہ اعتراض لکھ دئے تھے۔ یا مولوی انشاء اللہ صاحب کی غیر حاضری میں کہیں چھپ گئے تھے تو مذکورہ بالا جوابات کی طرف اشارہ ہی کافی ہے کہ آئندہ مولوی صاحب خود ہی اس کا ازالہ کردیں۔ مگر زمانہ سخت ہے۔ اور بے جا آزادی کی بدبو نے بہتوں کے دماغ خراب کر رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ کتب سابقہ کا حوالہ مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار اور معزز ناظرین وطن کے واسطے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظرے عبرت اثرے

وکیل مورخہ ۲۶ جولائی میں ایک نظم بعنوان "نظرے خوش گزرے" شائع ہوئی ہے۔ جسے پڑھ کر ہمیں اُن لوگوں کے حال پر نہایت افسوس آیا جو ایک صادق کی تکذیب و مخالفت میں خود ہی دائرہ اسلام سے بھی خارج ہوئے جاتے ہیں قبل اس کے کہ اصل اشعار کے نفس مضمون پر جرح کریں۔ تمہیدی امور مین ہم وکیل کے روپوش و بزدل نامہ نگار اور اس کے مداح و موید صاحب اخبار کے عبرت انگیز رویہ کی سرسری جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ راقم نظم نے جنہین غیر سے اتنی بھی اخلاقی جرأت نہ تھی کہ آخر مین اپنا پورا پورا نام و نشان تو بتا دیتے اگر ہمارا خیال صحیح ہے تو انہوں نے اپنے نزدیک شوخ نگاری و ظرافت کو کام فرما کر اصلی نام کی جگہ "نقاش" لکھ دیا ہے۔ چونکہ وہ بعض احمدی احباب سے محض بطور رسم ظاہری صاحب سلامت رکھتے ہوں گے اس واسطے گویا انہوں نے اپنی پندار مین ہمارے حال پر یہ بڑا کرم فرمایا۔ کہ ایک اہانت آمیز اور دل آزار نظم لکھ کر اخبار میں اسے اپنی ذات والا صفات سے منسوب نہین کیا لیکن ہماری رائے میں تو یہ بھی ایک خفیف حرکت ہے جو سراسر اُن کی بزدلی پر دلالت کرتی ہے کاش کہ وہ اپنا نام بجائے نقاش کے خفاش رکھتے جو ان کے اس طرز عمل کیلئے مناسب حال بھی ہوتا کہ آفتاب صداقت سمت الراس پر چمک رہا ہے اور ان کی آنکھوں میں ایسی چکاچوند لگی ہے کہ اس کی روشنی میں آنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ خود بینی و ناخدا ترسی کی تاریکی میں چھپ چھپ کر منہ چڑاتے ہیں مگر افسوس وہ بھی ایسا بےہودہ کہ اس کی تضحیک اپنے ہی اوپر پڑتی ہے۔

عنوان کے نیچے نقاش صاحب نے سب سے پہلے یہ لایعنی جملہ لکھا ہے:۔

"الفیل بالفیل وما ادراک بالفیل"
"لہ اذناب و خرطوم طویل"

انسپکٹر جج نے وزیر مصر کو رپورٹ بھیجی کہ سلطانی فوج کی موجودگی سے امسال نہایت امن وامان رہا۔

اخبار ترجمان لکھتا ہے کہ علاقہ قازان کے شیخ الاسلام نے ایک مجلس عام کے انعقاد کے لئے علمائے سنت والجماعت و علمائے شیعہ کو جمع کیا تاکہ بعد بحث ومباحثہ ایک ایسی حد فاصل بین مقرر کر دی جاوے کہ سنی و شیعہ مین اختلاف جزئی کی وجہ سے تنافر و بغض نہ رہے۔ آخر کار مجلس مین علمائے نے مل جل کر ایسا فیصلہ کر لیا اور اختلاف دور ہوا۔

روسی اخبار الغت لکھتا ہے کہ سلطنت چین ۱۸ ولایات پر تقسیم ہے اور ہر ایک ولایت میں ایک گورنر رہتا ہے جسے چینی زبان میں دائلک کہتے ہین۔ ان ولایات میں سے جو بڑی بڑی ولائتیں ہین۔ ان سب کی گورنری پر مسلمان مامور ہیں۔ چنانچہ ولائت قونل۔ کوکشین۔ دونون کے والی مسلمان ہیں۔ اور سابق الذکر والی کا باشندگان چین پر خاص اثر ہے اور شہنشاہ چین سے بھی اس کے دوستانہ تعلق ہیں۔ کوکشین کا والی ایک ۲۲ سالہ نوجوان مسلمان ہے۔ جو والی قونل کا داماد اور علوم جدیدہ سے پوری طرح بہرہ یاب ہے۔ آقصود کورن۔ طورفان وطوفسون۔ فرہ شہر کی ولائتوں پر بھی مسلمان گورنر ہیں۔ بلکہ ان ولائتوں کے دیگر عہدہ دار فوج بھی سب کے سب مسلمان ہی ہیں۔ اور ان دنوں اور بھی زیادہ مسلمان بھرتی کئے جارہے ہیں۔

سائپرس پال مال گزٹ نے روس و انگلستان کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع کیا ہے اور اس کے آخر میں لکھا ہے کہ چونکہ اب مصر بموجب عہدنامہ فرانسیسی انگریزی کے برٹش حمایت میں آگیا ہے اور انگریزی جرار فوج وہاں متعین ہے۔ لہذا جزیرہ سائپرس کی جنگی اہمیت بہ نسبت سابق کے اب کم ہو گئی اور اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سائپرس ترکی کو واپس کر دیا جاوے یا کسی اور سلطنت مثلاً یونان کو اس کے ساتھ چند شرطین کر کے دے دیا جاوے۔

بغداد ایک ترکی رعیت نے شہر بغداد و موضع عظمیہ کے درمیان ٹرام وے لائن جاری کرنے کی درخواست کی تھی اس کو اس شرط پر اجازت دی گئی ہے کہ کمپنی کے شرکا کو سلطنت عثمانیہ کی رعیت ہونا لازمی ہے۔

نمائش مصنوعات بغداد میں چینی کے صنعتی سرمائے کی نمائش ہونے والی ہے۔ جس کے لئے شہر کوتاہیہ کے کارخانوں میں اہتمام کے ساتھ کام جاری ہے۔ نمائش میں چینی دستکاریاں علی العموم پیش ہون گی۔

قرآن اور فونوگراف سلطان روم کو یہ خبر پہنچی کہ پیشہ وران فونوگراف لوگوں کو فونو میں آیات قرآنی سنایا کرتے ہیں اور ان میں گانے کا طرز پیدا کر دیتے ہیں چونکہ شرعاً آیات قرآنی کا شمار اقسام طرب میں ناجائز ہے لہذا حکم ہوا کہ قطعی طور پر یہ روک دیا جاوے اور اس کے لئے ضروری احتیاط ہو۔

الجزائر جن لوگوں کو یورپین گورنمنٹوں سے مذہب کی بابت خوف ہے وہ اس خبر کو غور سے سنین گے کہ گورنمنٹ فرانس نے الجیریا کے اسلامی مکتبوں مین قرآن شریف کی تعلیم روک دی ہے اور چند مسجدین جو تعلیم قرآن کے لئے مخصوص تھیں بند کر دی ہین اور سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہر شہر میں عربی و فرانسیسی کی تعلیم کے لئے مکتب بنائے جاوین ہمارے نزدیک اس خبر کے پھیلنے مین کوئی غرابت نہین اس لئے کہ ہندوستان مین بھی جاہل عوام مین یہ بےہودہ افواہ مشہور ہے۔ کہ علی گڑھ کالج مین گورنمنٹ عربی کی تعلیم اپنی زیر نگرانی اس لئے دینا چاہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی مکاتب ٹوٹ جاوین ظاہر ہے کہ یہ افواہ لغویت سے خالی نہین۔

افغانستان کی آمدنی افغانستان کی آمدنی ایک کروڑ ۳۴ لاکھ روپیہ ہے۔ جس مین ۳۰ لاکھ روپیہ ملکی مصارف مین خرچ ہوتا ہے اور باقی ایک کروڑ تیرہ لاکھ فوجی مصارف وغیرہ کے لئے بچ رہتا ہے۔ یہ رقم علاوہ اس اٹھارہ ہزار روپے کے ہے۔ جو گورنمنٹ ہند سالانہ وظیفہ کے نام سے شاہ افغانستان کو دیا کرتی ہے۔

ریاست بڑودہ میں تعلیم بڑودہ کی خودمختار ریاست میں یکم اگست سے ابتدائی تعلیم لازمی ہو گئی ہے تعجب ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے ہندوستان میں ابھی

کافی نہ ہو ۔ اور ممکن ہے کہ ان صاحبان کو خود قرآن پر ہی یہ اعتراض وارد ہوتے ہوں اور حضرت مرزا صاحب کا نام لینے کا صرف بہانہ ہی درمیان میں رکھدیا ہو ۔ اس واسطے نقلی پہلو کو چھوڑ کر عقلی پہلو کے لحاظ سے بھی کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ جس کو ہم زیادہ تفصیل کے ساتھ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالے درج کرینگے ۔

بلاد اسلامی

حجاز ریلوے ۹ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو منیر کاظم پاشا مہتمم تعمیرات حجاز ریلوے لین نے بذریعہ تار برقی سلطان روم کی خدمت مین ذات الحج کے اسٹیشن تک جو (۶۰۸) کیلومیٹر کے موقع پر ہے ۔ لین کے مکمل ہوجانے کی خوش خبری ارسال کی (اللوء)

سلطان سے بغاوت ترکی قلمرو کا ایک جزیرہ سامو س نام ہے یہاں کے لوگوں نے فرانس ، انگلستان ، اور روس کے سفیروں کو ایک میموریل بھیجکر اس بات کی تحریک کی تھی کہ انہیں آئینی حکومت اور ٹرکی گورنمنٹ کی ماتحتی سے آزادی دلوا دی جاوے ۔ لیکن سفیران دول مذکورہ نے ان کی یہ درخواست اس لئے رد کر دی کہ یہ خواہش قابل پسند نہیں تھی اور موقع بھی اس بات کے لئے مناسب نہیں کہ دولت علیہ کو کسی نئی الجھن میں ڈالا جاوے ۔ (اللوء)

ترکی محصول جنگی کا اضافہ انگلستان نے محض اس خیال سے ہنوز منظور نہیں کیا ہے کہ اس کے پندار مین یہ زائد آمدنی طے شدہ مصرف کے علاوہ دوسرے کاموں پر لگائی جائیگی اسی واسطے وہ باب عالی سے اس کے مصرف کی تشریح کرانی چاہتا ہے (اللوء)

ٹرکی اور ایرانی سرحد پر جو کمیشن کام کر رہی ہے اس کی امداد کے لئے پرتو پاشا کا وہان جانا اس امر کا مقتضی ہے کہ وہ جنگی لحاظ سے معاملہ کا تصفیہ کرینگے کیونکہ باب عالی ایرانیوں کی بات ہرگز نہ مانیگا ۔ اور دول یورپ کو خواہ مخواہ دخل دینا پڑیگا ۔ (اللوء)

طرابلس الغرب میں ایک جرمن فوجی کپتان کے گشت لگانے کی خبر بالکل بے بنیاد تھی ۔ خود جرمن اخبارات اس کی تردید کر رہے ہیں ۔ (اللوء)

روس میں مسلمانوں کے اخبارات جنگ جاپان و روس سے پہلے صرف ایک اسلامی اخبار "ترجمان" نامی شہر باغچہ سرائے " سے شائع ہوتا تھا ۔ اس کی کوششوں کا یہ پھل ہوا کہ روسی مسلمانوں میں واقعات عالم معلوم کرتے رہنے کا جوش ترقی کر چلا اور جنگ کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے مطابع کی آزادی ملتی ہے ایک سال کے عرصہ میں بیس سے زائد اخبار مسلمانوں نے جاری کر لئے اور ان سے یہ فائدہ ہوا کہ اب عام طور پر مسلمانان روس میں بیداری کے آثار عیاں ہو چلے ہیں کیا اب بھی اخبارات کو ملک کا سچا خادم نہ مانا جائیگا (المؤید)

جرمنی مراکش میں اخبار طان اپنے نامہ نگار طنجہ کا یہ بیان شائع کرتا ہے کہ مولائے عبدالعزیز سلطان مراکش نے ایک جرمن تاجر مقیم طنجہ کو جو ان کا مقرب ہے ۔ کانفرنس الجزیرہ کے مقرر کئے ہوئے بنک میں اپنا نائب بنانے والے ہین فرانس میں یہ خبر نہایت بے چینی پھیلا رہی ہے اور اگر یہ صحیح ہوئی تو ضرور ہے کہ مسئلہ مراکش از سر نو ابھر آئیگا ۔ جرمن سفیر ہیور روزان مراکش مین اپنی حکومت کا اثر بڑہانے کی سخت کوششیں کر رہے ہیں ۔ (اللوء)

مصر اور اٹلی کے مابین دو سال کی گفتگو کے بعد ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے ۔ جس پر بطرس پاشا عالی وزیر خارجیہ مصر اور مارکوئس سلوتر کانسل جنرل اٹلی کے دستخط ہوئے ہین (اللواء)

جاپان و ٹرکی سلطان روم نے بیرن سو یاما ھیو ندیم میکاڈو کو تمغہ مجیدی درجہ دوم ۔ موسیو اوہا افسر محل شاہی اور ڈاکٹر ایٹو ممبر مجلس علوم و فنون کو مجیدی درجہ سوم اور پروفیسر تسو سہ یہ کو نشان عثمانی درجہ چہارم عطا کیا ہے ۔

ٹائمز کا بیان ہے کہ یمن مین ترکی فوج کی بغاوت کی خبر صحیح ہے ۔ سرکاری تردید قابل اعتبار نہیں چنانچہ ایک ترکی جرنیل بروقت انتظام نہ کرنے کے جرم میں کورٹ مارشل کے حکم سزا موت کا مستوجب قرار پایا اور گولی سے مروا دیا گیا ۔ اس کا بیان ہے کہ جدید امیر حایل متعب نے شیخ مبارک والی کویت کو لکھا ہے کہ ابن مسعود والی ریاض سے اس کی صلح کرا دے اور کروادی دجلہ میں عرب قبائل کی سرکشی روبہ ترقی ہے ترکی حکام کچھ انتظام نہیں کر سکے ۔

جدید ایرانی وزیر اعظم مشیر الدولہ نے سیاسی و مالی اصلاحات کا وعدہ کیا ہے انگریزی حکومت نے بھی دربار ایران کو رعایا کے مطالبات قبول کرنے کا مشورہ دیا تھا ۔ انگریزی سفارت خانہ میں پناہ گزینوں کی تعداد ۱۳ ہزار تک پہونچ گئی تھی ۔

ترکی جنگی جہاز ترکوں نے جس طرح اندر ہی اندر راز دارانہ صورت مین اپنی ترکی فوج کو اس اعلیٰ پیمانہ پر پہنچا دیا کہ یورپ کی عظیم الشان سلطنتیں اسے بڑی فوجی قوت سمجھنے لگیں ۔ اسی طرح ترک اندر ہی اندر اپنی بحری قوت کے بڑہانے مین لگے ہوئے ہیں اور وہ کسی آئندہ یورپی جنگ میں ضرور ایک معقول جنگی جہازوں کا بیڑا مخالف کے سامنے لے آئینگے ۔ کارخانہ کروزر میں جو ترکی جنگی جہاز ابھی تیار ہوا ہے قسطنطنیہ کے سمندر میں پہنچ گیا ہے ۔ اس پر جھنڈے اڑ رہے ہیں اسی کارخانہ کو باب عالی نے بارہ تارپیڈو بوٹ بننے کا حکم دیا ہے ۔ جو عنقریب تیار ہو جائینگے ۔

قبول اسلام سندھ میں عمائدین اور لائق اصحاب کی ایک کمیٹی بشمول علمائے سندھ قبول اسلام کا کر رہی ہے ۔ وہاں کے نومسلموں کی فہرست اختصار کے ساتھ ذیل مین درج کی جاتی ہے

نام موضع	نام اصلی	اسلامی نام	تعداد کنبہ
گوہر آباد	رکھی پسر مدریہ	اللہ رکھا	۱۲
دیرانہ	مصری پسر پنجو	محمد علی	
"	دریا و بہیرو	خدابخش ۔ محمد صفر	۱۵
گوہنہ گوکمار	گرڑ و بہارو	محمد بخش ۔ محمد عزیز	۱۹
"	چھتو و ستو نور اوند	شریف ۔ لطیف اللہ داد	۳۴
"	سراوند ۔ جسو ۔ نانو	الٰہ بخش ۔ گل محمد ۔ حسن دینا	
"	ہیار ۔ ہیرا ۔ ملوک	حسن بخش ۔ محمد حسن ۔ محمد بخش	۱۵
"	ہانی	جان محمد	
لاڑکانہ	بکھو ولد جہنہ	ولی محمد	۳

میزان کل ۱۱۲

(عیدل)

یہ گویا قرآن مجید کی ایک ایسی وزن کی آیت کریمہ کا خاکہ اُڑا کر اللہ تعالےٰ کے کلام پاک کا استخفاف کیا ہے جو سچے تو ایک طرف رہے۔ نام کے مسلمانوں کے لئے بھی ایک نہایت شرمناک اور عبرت انگیز امر ہے۔ کیا وکیل کے یہ منشی فاضل ایڈیٹر صاحب اس کا کوئی معقول جواب دے سکتے ہیں کہ اونہوں نے اپنے اخبار میں جو با ہمیت اسلمانوں کا ایک مشہور و مسلمہ آرگن کہلاتا ہے۔ ایسی لغویات کو کیوں درج ہونے دیا؟ سنین ماضیہ میں اخبار مذکور بعض بڑے بڑے مہتم بالشان اسلامی معاملات پر زور و شور سے خامہ فرسائی کرتا رہا ہے۔ جس سے ایک سیدھا سچا مسلمان یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ وکیل کا ایڈیٹوریل سٹاف دین حق کی حمایت اور امت مرحومہ کی اصلاح و ہدایت کا حقیقی جوش حرارت اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ لیکن حال کی بعض تحریرات سے تو (جو وکیل میں وقتاً فوقتاً خود ایڈیٹر یا اس کے نامہ نگاروں کیطرف سے شائع ہوئیں) ان کے مسلک اور خیالات باطنی کا کچھ اور ہی پتہ چلتا ہے۔ ابھی تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ وہ بصیغہ ایڈیٹوریل رسول کریمؐ سے انحراف و استغنار کی حمایت میں زور قلم دکھلا چکے ہیں آج ان کی دینداری اور حمیت اسلامی کا ایک نیا ثبوت یہ ملا ہے کہ ایک شخص نہایت بے باکی و دریدہ دہنی سے قرآن شریف کا استخفاف کرتا ہے اور وہ اپنے خاص کالموں میں اس کی تعریف کرتے ہیں اور بفخر و مسرت اس کو اپنے اخبار میں جگہ دے کر ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں کہ:۔

"ہمارے خوش مذاق دوست وکیل کے اس نمبر کو دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے"

ہمیں نہایت تعجب اور افسوس ہے کہ ایک ایسا متین و سمجھدار وقائع نگار جیسے کہ ایڈیٹر صاحب وکیل اخباری دنیا میں کہلاتے ہیں باوجود اس رائے پر مصر ہونے کے کہ مفید و کارآمد مضامین کو دلچسپ خیالات پر ترجیح دینی چاہیئے اور کہ نظموں کی اشاعت پر زیادہ توجہ اخباری مقاصد کو پامال کرنے والی ہے۔ اول تو محض عامیانہ مذاق کا تتبع کرکے یہ اعلان دے کر اپنے آئندہ کے لئے یہ رائے قائم کرلی ہے کہ کبھی کبھی چٹخارہ دار چٹنی بھی وکیل کے خشک دسترخوان پر چن دی جاویگی"

پھر اسپر طرہ ایک قابل ملامت غلطی یہ کہ محض تمسخر کے چٹخاروں کی خاطر کلام الٰہی کا استہزار بھی جائز رکھے۔ اِنّا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اگر قوم کی وکالت اور دین وملت کی حمایت کا حق یونہی ادا ہوا کرتا ہے۔ تو سلام ہے ایسی وکالت اور حمایت کو۔

"نظر سے خوش گزرے" کے غیر متند مصنف نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اپنی اس تک بندی میں جملہ مذاہب کی مسلمہ صداقتوں اور خود سنت اللہ پر بڑے سخت شرمناک حملے کئے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ اٹھتا ہے مثلاً وہ کہتا ہے کہ فلک نے اب اپنے دل میں ٹھانی ہے کہ دروغ و عزت توام ہوں اور راستی کی نشانی ذلت ہو۔ گویا اس شخص کے نزدیک منجانب اللہ تو کچھ ہوتا ہی نہیں بلکہ محاورہ شعراء کو عقیدہ بناکر وہ مانتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ فلک کی مرضی سے ہوتا ہے اور خدا جو دراصل ایک فوق الفوق۔ مدبر بالارادہ۔ قادر مطلق اور غیور ہستی ہے۔ فلک کی کارروائیوں میں کچھ مزاحمت نہیں کرتا یا کر سکتا۔ خواہ وہ اپنے کلام پاک میں ہزار وعدے اور وعید دے چکا ہو کہ جھوٹوں پر لعنت اور سچ کی فتح و عزت ہوتی ہے مگر حضرت نقاش تمام پاک نوشتوں اور جملہ صادقین و متقین کی مسلمہ صداقت کو پس پشت ڈالکر خدا کی خدائی کو بھی نیچا دکھانا چاہتے اور آج قوم کو یہ نیا سبق دیتے ہیں "سفیہ" ہو تاکہ "کامرانی" حاصل ہو۔ "پاجی" بنو تاکہ مدعی ارغوانی اُڑانے میں آئے "دروغ" اختیار کرو تاکہ "عزت" پاؤ "راستی" کے پاس نہ پھٹکنا کہ مبادا "ذلت" نصیب ہو۔ وغیرہ وغیرہ

نامہ نگار نے نہایت بے باکی اور نا خدا ترسی سے ہمارے امام علیہ السلام کو بپردہ ہی پردہ میں بہت ہی سخت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اس کے جواب میں ہم بجز اس کے اور کیا کہیں کہ اللہ تعالےٰ ہی اُسے اُس کا پورا پورا اجر دے۔ ہم اس نظم پر لفظ بلفظ جرح کرنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ وہ مجموعہ ہفوات و ہزلیات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اور جو شخص ایک انصاف پسند و خدا ترس دل لے کر اس پر بنظر تعمق غور کرے گا۔ وہ بخوبی معلوم کر سکیگا کہ ناظم نظم کو پاس [illegible] ۔۔۔ اسلام ۔۔۔

سنت انبیار اور عادت اللہ سے کچھ بھی تعلق اور آگاہی نہیں ہے ورنہ اس قدر شوخ چشمی سے حضرت اقدس کے دعاوی و نشانات پر سفیہانہ نکتہ چینی وطعنہ زنی نہ کرتا۔

وکیل کہتا ہے "ہمارے دوست چاہتے ہوں گے کہ نقاش کی صورت سے پردہ اٹھا دیا جاوے مگر حضرت کا ارشاد ہے۔ ع

ہر کہ دارد میل دیدن در سخن بیند مرا"

ہم وکیل کی اس نیک دلی اور راز داری کی تو تعریف کرتے ہیں کہ ایک کمزور دل والی پردہ نشین ہستی کو میدان میں لاکر اس کا پردہ فاش کرنا نہیں چاہتا مگر کاش اُسے اس نیک دلی کے ساتھ یہ سوچنے کی حمیت بھی عطا ہوئی ہوتی کہ ایسے مسخروں کی حمایت اور سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں وہ کتاب اللہ۔ سنت انبیار اور خود خدا کے ساتھ سوء ادب کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پاک سلسلہ کی بیسیوں برس سے برابر تائید و نصرت فرما رہا ہے۔

ہمیں معلوم ہوا اور وہ خود بھی کئی بار صاف طور جتا چکا ہے کہ وکیل کوئی مذہبی پرچہ نہیں بلکہ صرف قومی اخبار ہے اور نفاق آمیز مضامین کی اشاعت اس کے مقاصد کے منافی ہیں پھر اب جو اسمیں بعض مضامین سلسلہ احمدیہ کے خلاف تعصب و تنفر پیدا کرنیوالے چھپنے لگے اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ اس چرچے سے اخبار کی کچھ اشاعت بڑھے اور اسے قوم میں رسوخ و فروغ حاصل ہوگا لیکن یاد رہے کہ یہ خیال بالکل باطل ہے۔ اور طمع خام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اس وقت ہم کئی ایک اخباروں کے نام بتلا سکتے ہیں جنہوں نے سلسلہ حقہ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا اور آخر کار خائب و خاسر ہو کر بھونک بھونک کے چپ ہو گئے۔ وکیل جیسے بھاری بھرکم اور معاملہ فہم اخبار کے لئے ایسے بدنصیب و بدانجام معاصرین کا اتباع کچھ نازیبا و نامبارک سا معلوم ہوتا ہے۔ آگے اس کے ایڈیٹر صاحب مختار ہیں اپنا نفع و ضرر خود سوچ سکتے ہیں۔

آخر میں ہم پھر اس بات کو بصراحت بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس امام برحق کیساتھ مخالفت یا غیریت اختیار کی ان کا انجام تو عبرت ناک ہوتا ہے کہیں دوران مخالفت میں بھی اُن سے اکثر باتیں ایسی سرزد ہو جاتی ہیں جو انہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخالف بلکہ خود اسلام کا بھی دشمن ثابت کرتی ہیں یہ کیسی عبرت کا مقام ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو ایسی باتوں سے بچاوے۔ [illegible]

[illegible]

بدر خواتین

پردہ

کچھ لوگ تو وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ پردہ بالکل نہیں چاہیئے۔ یہ تفریط ہے۔ اس کی تردید تو الحکم میں صاحبزادہ صاحب بھائی محمود سلمہ نے خوب کر دی دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو پردہ میں ایسی سختی کرتا ہے کہ بے کس بے بس مستورات کی صحت کا خیال بھی نہیں۔ اس پر افسوس کی بات یہ کہ پھر بھی پردہ خدا اور رسول کے حکم کے موافق نہیں۔ کیونکہ وہی جو غیر مرد کی آواز تک سننا پردے کے خلاف سمجھتی ہیں۔ اور جو اپنی عورتوں کا نام تک لینا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں (حالانکہ عام مجالس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور ان کی بیویوں یعنی اپنی ماؤں کا نام بے تحاشا بلند آواز سے سناتے ہیں) اپنے گھروں میں محض ایسے غیر محرموں کو آنے دیتے ہیں اور رکھتے ہیں جن سے پردہ فرض ہے مثلاً کوئی ایسا لڑکا جس کو بچپن میں پالا تھا اور اب وہ بالغ ہو کر بڑا ہو گیا ہے۔ دیور شوہر کا بڑا بھائی غیر قوم کی عورتیں جن سے شرعی پردہ جائز بلکہ ضروری ہے۔ پردہ کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ چار دیواری کے اندر گھٹ گھٹ کر مر جاویں اور ضرورت کے وقت بھی باہر نہ نکلیں۔ اسلام کے ایسے احکام نہیں کہ جن پر عام طور سے عمل نہ ہو سکے اگر یہ بات ہے تو پھر اس دین میں تمام جہان کے آدمی کس طرح اور کیونکر شامل ہو سکتے ہیں حکم الٰہی وہ ہوتا ہے۔ جس پر بلا کسی غیر معمولی تکلیف کے آسانی سے عمل ہو سکے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ "نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی کو مگر اس کی طاقت کے مطابق" اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ عمد تم سے ہماتی چاہتا ہے نہ سختی"۔ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک عالم فاضل جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ سات زبانیں جاننے والا حیدرآباد دکن میں مسلمان ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اسلام کو اس لئے اختیار کیا کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے۔ جس پر آسانی سے عمل ہو سکتا ہے۔ عیسائیوں کی انجیل کی یہ تعلیم ہے۔ "کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسری بھی کر دو یا کوئی کوٹ اتارے تو کرتہ بھی دے دو"

بظاہر تو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے مگر کیا کسی بس یا مشنری پادری نے ایسا کر کبھی دکھایا غرضکہ حکم الٰہی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اس پر عام لوگوں کو عمل کرنا دشوار ہو۔ بڑے بڑے دولتمندوں اور بعض شہریوں کو چھوڑ کر دیہات کو دیکھو تو ان میں عورتیں مردوں کے ساتھ آدھا کام کرتی ہیں۔ اور مجبوراً انہیں کنوؤں پر کپاس چلنے روئی بینے پانی بھرنے جانا پڑتا ہے۔ تو اب اگر یہ حکم ہو اندر بیٹھی مر جاؤ یا باہر نکلو تو ڈولی میں بیٹھ کر یا ایسی طور سے منہ سر لپیٹ کر کہ کچھ دکھائی نہ دے۔ تو کام کس طرح ہو سکے۔ پس اصلی شرعی پردہ یہ نہیں جو بعض خاندانوں میں رواج پا گیا ہے بلکہ یہ کہ بلا ضرورۃ باہر نہ نکلیں وقرن فی بیوتکن کے یہی معنے ہیں کہ جب نکلیں تو اچھی طرح سے دوہری بکل مار لیں۔ یدنین علیہن من جلابیبہن۔ اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھریں نہ عام مردوں کے مجمعے میں جائیں جیسے میلے وغیرہ۔ ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی۔ جب کسی سے کلام کریں تو دبی زبان سے نہ کریں۔ فلا تخضعن بالقول۔ یہ نبی پاک کی بیبیوں کو حکم ہے جو ہمارے بہتر نمونہ ہیں نہ ہم ان سے اچھی ہیں نہ ان سے بڑھ کر قدم ماریں۔ زینت کے جو مقامات خود بخود مجبوراً ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ ان کے ظاہر ہونے کا گناہ نہیں۔ مثلاً اوپر کا لب ناک اور نصف سے کم پیشانی لا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا بالکل منہ کو کفن کی طرح لپیٹنے کا حکم ہوتا تو پھر آنکھوں کو نیچی اور آدھی کھلی ہوئی رکھنے کا حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔ یغضضن من ابصارھن۔ مومن مردوں کو بھی یہی حکم ہے۔ یغضوا من ابصارھم اس قدر پردہ ہر مومنہ کر سکتی ہے اور یہی اسلامی پردہ ہے۔

راقمہ خاکسار احمدی خاتون از گولیکے ضلع گجرات

شکریہ ۔ احمدی خاتون از گولیکے اور اہلیہ ملک کرم الٰہی ہر دو کا شکریہ ہے کہ انہوں نے بدر خواتین کے کالموں میں قلمی امداد میں سب سے اول حصہ لیا ہے اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ امید ہے کہ دیگر لکھی پڑھی معزز بہنیں بھی اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی ایڈیٹر صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔ والسلام۔

عاجز عبد الرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

ایک بریلوی مولوی صاحب

چوں خدا خواہد کہ پردۂ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں کند

بریلی میں ایک شہرت طلب انسان ہے جس کا نام ملا احمد رضا خاں مشہور ہے آپ نے کچھ عرصہ سے ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ سردار کاہن اور فریسیوں کی طرح مسیح کے شاگردوں کو ہر طرح کی اذیت اور ضرر پہنچایا جاوے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ایک قلمی فتوے سے تمام شہر کے مسلمان پیشہ وروں کو احمدیوں کی خدمت سے روک دیا ہے۔ سقے پانی نہیں دیتے۔ ایک ہندو کمہاری سے پانی لیا جاتا ہے۔ یا خود بھرا جاتا ہے دھوبی کپڑا چھونا گناہ سمجھتا ہے۔ قصاب گوشت دینا حکم عدولی تصور کرتا ہے۔ پسنہاری آٹا پیسنے کو گناہ کبیرہ خیال کرتی ہے۔ مزدور کام کرنے میں قانون رضا رکے کسی دفعہ کے نیچے آنے کا خوف رکھتے ہیں۔ ایک احمدی گھر سے باہر نکلا تو اس کے پیچھے شور ہے "وہ کافر ہے۔ سور ہے۔ یہچھو ہے۔ مرزائی ہے۔ لاحول ولا قوۃ وغیرہ" یہ ہیں وہ سلوک جو مولوی صاحب موصوف کے پاک ارشاد سے غریب احمدیوں کے ساتھ کئے جاتے ہیں جن سے تنگ آ کر آخر ایک غریب معہ اہل و عیال وطن مالوف سے ہجرت کر کے اپنے آقا و امام کے قدموں میں آ گرا ہے۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ یسوع کے حواریوں کی طرح مسیح محمدی کے مرید بھی تنگ آ کر اپنے آقا سے برگشتہ ہو جاویں گے استغفر اللہ۔

ع
یہ بہادر ہیں کہیں آنکھ چرانے والے

اس ذات شریف کا ظلم اور احمدیوں کی استقامت ہی مخالفوں کے لئے حضرت امام علیہ السلام کی صداقت کا نشان تھی اور لازم

تھا کہ اس جناب توبہ کرتے اور مخالفت سے باز رہتے۔ مگر انی مھین من اراد اھانتک کا کوڑا ان کو کب باز رہنے دیتا تھا۔ آخر غیر مقلدوں سے بھی ہٹے۔ کمرہ عدالت کی بھی سیر کرنی پڑی کرسی باوجود مانگنے کے نہ ملی۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ۔ اس پریشانی اور سرگردانی کی حالت میں آپ حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں جو گت بنی اور جس جھوٹ و حیلہ سازی سے اس خود پرست انسان کو کام لینا پڑا وہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے یہ عبارت غیر مقلدوں کے ایک مطبوعہ خط آمدہ از مکہ معظمہ سے لی گئی ہے۔

بعد چند روز کے یہ سنا گیا کہ اونہوں نے کوئی رسالہ لکھا ہے۔ اور اس پر بعض علماء کی مہریں کرائی ہیں اور اس کی تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ ایک رسالہ قادیانی کے رد میں لکھا ہے اور اس پر شیخ صالح کمال نے تقریظ لکھی اور اس کے بعد اور بعض علماء نے لکھی ان کے نام بھی [illegible] گئے۔ جب یہ متحقق ہو گیا تو شریف صاحب کے کان تک یہ پہنچایا گیا کہ آپ نے مطلقاً [illegible] منع کر دیا تھا اور اب [illegible] تقریظیں لکھیں اور مہریں لگائیں بعض حاضرین نے کہا وہ [illegible] اس مسئلہ پر نہیں ہے۔ وہ دوسرا مسئلہ ہے یعنی قادیانی کا رد اور شریف صاحب نے خاص علم غیب کے متعلق منع فرمایا تھا۔ اس پر شریف صاحب تو خاموش ہو گئے۔ لیکن جس نے یہ تقریر کی تھی اس نے کہا نہیں سیدنا نے مطلقاً ان کی تحریر پر مہر لگانے کو منع کیا تھا چنانچہ میں نے اسی طرح سب کہدیا تھا اور تمام شہر میں اسی طرح شائع ہو گیا۔ اس کلام کے بعد شریف صاحب نے بھی اس کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں ہم کو بھی یاد تو ایسی ہی ہوتی ہے کہ مطلقاً منع کیا تھا اس پر محرک نے پھر تحریک کی کہ جناب اگرچہ اونہوں نے دوسرے مسئلہ پر مہریں ثبت کرائی ہوں لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ ان کی قدیمی عادت ایسی ہے کہ ایک مسئلہ کی تصدیق کرا کے پھر اس کے ساتھ متعدد اور بڑھا کر سب کو ذیل تصدیق میں شامل کر کے طبع کرا دیتے ہیں۔ اس کی نظائر ہند میں ہو چکی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ایسے شخص کی تحریر پر جس کی ایسی عادت ہو۔ مجددیت کا خبط دماغ میں سمایا ہو ہر طرز عمل میں اپنا متبوع اور مقتدا ہونا مطلوب ہو ہرگز یہاں سے کسی طرح تصدیق ہونا مناسب نہیں کیونکہ اس تحریر کے ذریعہ سے ہندوستان میں جا کر اپنے مفاسد [illegible] میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہے۔ اس پر شریف صاحب نے فرمایا کہ اچھا وہ رسالہ تو منگانا چاہیئے دیکھیں کس کس نے کیا کیا اس پر لکھا ہے اور اس خطاب میں سید محمد نائب الحرم اور فقیہ احمد مفتی حنابل کی طرف اشارہ کیا ان دونوں نے وہ رسالہ مولوی صاحب بریلوی سے طلب کیا اول تو انہوں نے نیت و عمل کی بعدہ صاف انکار کر دیا۔ نائب الحرم وغیرہ اس خیال میں ہے کہ شریف صاحب سے حکمنامہ لے کر جبراً لیا جاوے اونہوں نے یہاں سے کوچ کر دیا اور جدہ جا کر بیٹھ رہے۔ چنانچہ جدہ گئے ہوئے کئی روز ہو گئے اور آج معلوم ہوا کہ اب تک جدہ ہی میں ہیں ایک شخص کے پاس یہاں مکہ میں ان کا خط بھی آیا ایک شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ وہاں اونہوں نے یہ ظاہر کیا ہے اور مشتہر کر دیا ہے کہ مکہ میں میرے مخالفین نے بہت زور لگایا۔ لیکن میں سب پر غالب آیا اور تمام مکہ کے علماء اور اکابر میرے معتقد اور مرید ہو گئے حتی کہ شریف صاحب بھی [illegible] مرید ہو گئے [illegible] کے جانے کے بعد یہ ہوا کہ شریف صاحب کو ان لوگوں پر عتاب ہوا جنہوں نے رسالہ قادیانی پر مہریں لگائی تھیں بالخصوص شیخ صالح کمال پر زیادہ یہاں تک کہ ان کو مجلس شوریٰ سے خارج کر دیا یہاں شریف صاحب کے یہاں مقدمات شرعیہ کے [illegible] ایک مجلس شوریٰ بھی ہے۔ شیخ صالح کمال بھی اس میں شامل تھے اسی وقت وہ اس مجلس سے برخاست کئے گئے۔ افندی [illegible] شریف مرحوم ہی کے وقت سے ہیں برخاست کر دئے گئے تھے یہ کیفیت مولوی صاحب بریلوی کی صحیح صحیح بلاکم و بیشی کے بیان کی گئی ہے۔ اس میں ذرا تفاوت نہیں ہاں اگر کاتب الحروف کہیں کوئی لفظ بھول گیا ہو تو ہو سکتا ہے لیکن وہاں [illegible] کا تحفظ یقینی ہے ؎

ناظرین! ایک طرف اس شخص کی مخاصمت اور دشمنی کا خیال فرماویں کہ مکہ جیسے پاک شہر میں بھی اس کی اندرونی [illegible] کم نہیں ہوئی اور دوسری طرف انی مھین کے آسمانی نوشتے کا بھی دھیان کریں کہ وہ کس طرح عصائے موسیٰ کی طرح سانپ بن کر تعاقب کر رہا ہے

حج شریف سے جب واپس تشریف لے آئے ہیں مولوی صاحب مکہ ظرافت سے شروع کر دئے ہیں جب کی عدم موجودگی سلسلہ مذکور میں کسی قدر کمی کا باعث ہوئی تھی مگر یقین غالب ہے کہ مولوی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت سے اپنے نامۂ اعمال میں کچھ اور نیکیاں زیادہ کریں گے (جیسا کہ ان کا اعتقاد معلوم ہوتا ہے) اور جماعت جہلا کو اپنے سردار کی خوشی اور فرمانبرداری کا موقعہ ملیگا۔ مگر یاد رہے۔ ع۔

رنگ لاویگی ہماری آہ ظالم ایک دن

سنا گیا ہے کہ آپ کی تشریف آوری پر اسٹیشن سے لے کر شہر تک سڑک سجی ہوئی تھی۔ سبیلیں لگی ہوئی تھیں۔ آپ ہاتھی پر سوار بڑے کر و فر سے چلے آتے تھے۔ یہ شان و شوکت کا استقبال کیوں نہ ہوا۔ محض اس لئے کہ آپ احمدیوں کے خلاف فتوے لائے ہیں ورنہ جس [illegible] شرمساری اور ناکامی سے آپ کو مقدس زمین سے واپس آنا پڑا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد مبارک کی زیارت بھی نہ ہوئی اس قابل تھا کہ ان کو وہی خطاب و القاب دئے جاتے جن سے احمدیوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ کیا گورنمنٹ عالیہ اب بھی توجہ نہ فرماوے گی ؟

عاجز عبدالرحیم — ۔۔۔ اگست ۱۹۰۳ء

بقایا داران توجہ فرماویں

وہ تمام اصحاب جن کی طرف سے تا حال قیمت اخبار بابت سال رواں وصول نہیں ہوئی اونکی قیمت کی طرف جلد توجہ مبذول فرماویں بعض خریدار ایسے ہیں کہ ان کی طرف سے تا حال گذشتہ سال کی قیمت بھی وصول نہیں ہوئی اور لطف یہ کہ ان کی طرف وی۔ پی ارسال کیا جاتا ہے۔ تو وہ بھی واپس آتا ہے اور خط لکھا جاتا ہے تو جواب ندارد۔ ناچار اخبار بند کیا جاتا ہے۔ مگر گذشتہ تو آنا چاہیئے۔ ایسے خریداروں کے نام آیندہ کسی اخبار میں شائع کئے جاویں گے۔

لاکھ شہادتوں کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مندرجہ ذیل ریویو تحریر فرمایا عرب صاحب سید عبد الحی کو بہاری

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد — قیمت ۸ آنہ

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک ولکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل لشان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا ملی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے جسکی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معمارا

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبد اللہ عبد الرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

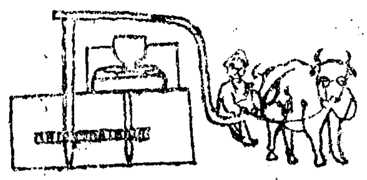

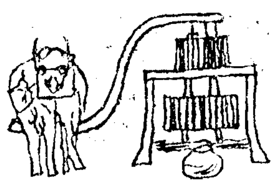

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۱ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱ اور دوم مبلغ ۔ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس۔ 〃 〃 〃	۳ر
سواء السبیل۔ 〃 〃 〃	۱۰ر
کشف الالتباس 〃 〃 〃	۰ر
ایقاظ النائمین 〃 〃 〃	۵ر
موعظہ حسنہ 〃 〃 〃	[illegible]
صیانۃ الناس 〃 〃 〃	۱۰ر
سر الشہادتین 〃 〃 〃	۱ر
الفرقان 〃 〃 〃	۲ر
عاقبۃ المکذبین۔ 〃 〃 〃	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ 〃 〃 〃	۴ر
نور الدین۔ مصنفہ مولوی نور الدین صاحب	۸ر
تفسیر سورۂ جمعہ۔ 〃 〃 〃	۲ر
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	۵ر
اعجاز احمدی۔ 〃 〃 〃	۱ر
رویائے صالحہ۔ 〃 〃 〃	۴ر
شہادت آسمانی حصہ دوم۔ 〃 〃 〃	۴ر

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوائیوں کی نسبت چند معزز اصحاب و رؤسا کی شہادتیں

جناب مولوی حبیب احمد صاحب احمدی رئیس موضع چنتھی گاڑہ ضلع سہارنپور کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علےٰ خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین - اما بعد از احقر زمان حبیب احمد بخدمت اخویم حُبی فی اللہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - ادویات معرفت احقر کے حکیم فیض محمد صاحب نے کارخانہ جناب کی منگائی تھیں اُن سب کو اُنہوں نے اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کیا ہے اور بفضل خدا جملہ ادویہ مفید ثابت ہوئی ہیں جو کچھ صفات جناب نے اپنی مختصر فہرست میں اُن کے بیان فرمائے وہ اُن سے بڑھ چڑھ کر نافع نکلی ہیں - حکیم صاحب موصوف چند بار بسبیل تذکرہ تعریف فرما چکے ہیں - الحمد للہ ثم الحمد للہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تعلیم کے آپ اچھے نمونہ ثابت ہوئے ہیں اگر ہماری قوم کے جملہ پیشہ ور ایسے ہی نیک نمونے اپنی حالت عملی کے دنیا کو دکھلا دینگے تو ضرور ہے کہ یہ الٰہی جماعت دنیا کے قلوب کو مسخر کرے اور چونکہ مشیت ایزدی ارادہ کر چکی ہے کہ یہ جماعت دنیا پر غالب آوے جس کے آثار ابھی سے مرتب ہونے شروع ہو گئے ہیں آپ کی عملی حالت میرے ایمان کو تازہ کرتی اور دعا کی طرف متوجہ کرا کر اشارہ کرتی ہے کہ آپ جیسی نیک چلنی درگاہ رب العزت ہمیں بھی نصیب کرے - شہر لاہور جس میں سینکڑوں اشتہاری طبیب بستے ہیں جو آئے دن اشتہاروں اخباروں رسالوں میں اپنی خانہ ساز ادویات کی صفت میں شاعرانہ ڈینگ مارا کرتے ہیں - اُس میں جناب جیسا سچا طبیب موجود ہونا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے - اب میں آپ کی ادویات کی سچی تاثیرات پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ دو بوتل کلاں ماء اللحم طیوری اور ایک بکس طبیب خانہ بذریعہ وی پی اسٹیشن ریلوے سہارنپور بندہ کے نام بہت جلد ارسال فرمائیے - بلٹی کارڈ پر دے کر مال چھڑا لیا جاویگا +

جناب حکیم فیض محمد صاحب سہارنپور سے تحریر فرماتے ہیں

مخدوم مکرم جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ادویات موجودہ بکس طبیب خانہ استعمال میں آ رہی ہیں خلق خدا کو نفع عام ہو رہا ہے خداوند کریم آپ کو خوش و خرم رکھے اور اس کوشش نفع رسانی خلق اللہ کا اجر عظیم عطا فرما دے حب اکسیر نمبر ۳ مندرجہ پرچہ ترکیب دوبہ طبیب خانہ خرچ ہو چکی ہیں واقعی تیر بہدف ہیں لہٰذا درخواست ہے کہ حبوب مذکور دو شیشی کلاں بذریعہ وی پی ارسال فرما کر ممنون فرمائیے اور تین بڑی شیشی جیون بوٹی آپ جلدی ارسال کر دیں چند احباب کی سفارش ہے بعد استعمال اس بکس کے اور بکس کلاں منگاؤنگا مگر آپ ارسال کرنے میں توقف نہ فرمائیں کیونکہ میری پاس ضرورت دوا کا بہت ...

عالیجناب مولوی فاضل شمس العلما مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کلانوری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور - فیلو پنجاب یونیورسٹی تحریر فرماتے ہیں :-

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی نسبت ذاتی تجربہ کے رو سے میری یہ رائے ہے کہ یہ مفرح مقوی اعضائے رئیسہ و معدہ اور بالخصوص مقوی باہ ہے [illegible] بدن و نسیان و ماندگی کے لئے ایک عمدہ دوا ہے اعصاب و دماغ و قلب کو بے حد طاقت دیتی ہے نہایت لذیذ و خوشبو و خوشگوار و تفریح بخش یاقوتی ہے - نیز مرہم عیسےٰ کا استعمال ضربات اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی پر کیا گیا - بیشک مرہم نہایت سریع الاثر اور غایت درجہ کی مفید ہے - بقلم خود محمد عبد الحکیم کلانوری ۲ - اگست

عالیجناب مولوی حاجی محمد صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام حیدر آباد دکن

جناب من - تسلیم - آپ کی مرسلہ شیشی روغن شفا جو مرض سنگریزہ وغیرہ کے واسطے ہے استعمال کی گئی بہت ہی فائدہ ہوا ہے اللہ تعالےٰ آپکے ہاتھ میں شفا دے اور آپ کے کارخانہ میں برکت ہو - ایک شیشی کی اور ضرورت ہے براہ کرم روغن شفا کی ایک شیشی جس کی قیمت تین روپے چار آنے ہے حیدر آباد دکن افضل گنج - گول جنگلہ بخدمت مولوی حاجی صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیے گا - جب پارسل روانہ کریں تو حسب ذیل مجھے اطلاع فرمائیے گا تا کہ میں اُس کے وصول کرنے کے ... وزیر محمد خان اہلکار تعمیرات ضلع ورنگل حیدر آباد دکن

عالیجناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار و رئیس موضع جھارا لوالہ تحصیل ڈسکہ تحریر فرماتے ہیں :-

میرے مہربان اور مخدوم حضرت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم ... السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ الحمد للہ کہ جناب کا ایجاد کردہ بکس طبیب خانہ دو دفعہ منگوایا گیا حسب ترکیب تحریر جناب کے بندہ نے بہت سارے مریضوں کے معالجہ بذریعہ بکس ہذا کیا میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ جتنے مریضوں پر میں نے اس کی دوائیوں کو برتا سب مریض تندرست ہو گئے - واقعی اس بکس کی ہر ایک دوائی تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے - بلکہ مرہم عیسےٰ کو میں نے ایک بیمار عورت کی آنکھ میں لگوایا جس کو ایک عرصہ سے بیماری تھی خداوند کریم نے اُس کو بھی شفا دے دی براہ مہربانی ایک بکس ... بذریعہ ...

نقل رقعہ میاں عبد السبحان و عبد الرحمان میر صاحب احمدی سوداگر رنگ لاہور ٹکسالی دروازہ

مخدوم حکیم مرہم عیسےٰ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ - میں نے آپ کی جیون بوٹی اور طلاء استعمال کیا اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے قوت باہ کے لئے نہایت بے نظیر ہے - ایک شیشی جیون بوٹی معہ حبوب و جام عشق حال ... قیمت ... ارسال ...

عالیجناب سیٹھ علی محمد صاحب بن حاجی اللہ رکھا سیٹھ جوہر جنرل مرچنٹ چھاؤنی بنگلور ابراہیم سٹریٹ سے تحریر

فرماتے ہیں - سابق چھ ڈبیاں مرہم عیسےٰ و مفرح یاقوتی منگوائی گئی تھیں سب احباب نے دست بدست لے لیں خدا کی عنایت سے سبھوں کو فائدہ ہے بجناب اب صرف طاعون پر تجربہ کرنے کے لئے مرہم عیسےٰ کی ضرورت ہے برائے مہربانی آدھی درجن ڈبیا کلاں مرہم عیسےٰ بذریعہ وی پی جلد روانہ فرمائیے - مشکور ہونگا +

عالیجنابہ منجھلی بیوی صاحبہ بالقابہا ریاست دتاولی

سے تحریر فرماتی ہیں جناب حکیم صاحب فیض رسان خلائق حکیم محمد حسین صاحب ... ادائے آداب و تسلیمات کے بعد واضح ہو کہ جو مرہم عیسےٰ کی ڈبیاں آپنے روانہ کی تھیں مرہم فی الواقع بہت عمدہ اور نہایت اکسیر ہے جس سے فوراً آہی مرض کو شفا ہوئی اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا -

عالیجناب شیخ محمد فضل الٰہی صاحب رئیس اعظم صدر راولپنڈی

تحریر فرماتے ہیں - جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم دو تین روز کا عرصہ ہوا کہ واسطے گولی سیاہ (حب مسکین نواز) جو بخار اور امراض جگر کے لئے از حد مفید ہے آرڈر ارسال کیا تھا امید ہے کہ آپنے روانہ کر دی ہونگی - اب تین روپے کی اور بھی گولیاں بنام قاضی حشمت علی صاحب لال کرتی بازار راولپنڈی وی پی بھیجدیں - اور اگر روانہ نہ کی ہوں تو ایک ہی جگہ پانچ روپے کی سیاہ گولیاں بھیجدیں - ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے اور اور لوگوں کو بھی دی ہیں بخار اور امراض جگر وغیرہ کے لئے نہایت اکسیر ہیں - پارسل بہت جلد روانہ کر دیں +

جناب حکیم محمد زمان صاحب احمدی ڈیرہ نواب صاحب قادیان

سے تحریر فرماتے ہیں :- میں نے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ کا پاکٹ کیس (جیبی ڈاکٹر) قیمتی پانچ روپیہ والا منگوا کر بہت سے مریضوں پر اس کی دوائیوں کا استعمال اور تجربہ کیا ہے بیشک اُس کی دوائیں میں نے نہایت مفید اور سریع الاثر پائی ہیں - سفر کی حالت میں حفظ صحت کے لئے اس کا پاس ہونا ضروری ہے

عالیجناب عبد الرشید صاحب احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ

خاکسار نے ایک مرتبہ قبل اس سے سرمہ کحل الجواہر ایک شخص جھنڈا سنگھ جی کے واسطے طلب کیا تھا اُس سرمہ سے لگانے والے کو بہت فائدہ ہوا اور چونکہ آپ کا سرمہ بہت قیمتی ہے بعدہٗ اُس نے میرے سے سرمہ منگایا بالکل دام اکارت گئے لہٰذا درخواست ہے کہ ازراہ کرم ایک تولہ سرمہ کحل الجواہر بذریعہ وی پی بنام جھنڈا سنگھ بہت جلد روانہ فرما کر بندہ کو مشکور فرماویں - والسلام

جناب قاضی حبیب اللہ صاحب احمدی ساکن چھترانہ تحصیل شکر گڑھ حال وارد لاہور ملازم پاؤنیر لیدر ورکس کمپنی

نے آپ سے مفرح یاقوتی کی ایک ڈبیہ جو نمونے کے طور پر لی تھی گو گرمی کی شدت ہے مگر مجھ کو اس کے کھانے سے بہت سا فائدہ معلوم ہوا ہے قوت باہ کے واسطے تو یہ اکسیر ہے علاوہ قبض کشا ہونے کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے تمام دن دل خوش رہتا ہے - اس سے پہلے آپ کا نمک سلیمانی لے کر کھایا در حقیقت یہ نمک سلیمانی ہاضمہ کے واسطے اکسیر ہے جتنی غذا کھائی جائے فوراً ہضم ہو جاتی ہے

جناب صفدر علی صاحب پٹواری حلقہ نرالی والی پٹی نمبر ۲ بمقام خاص کلانور اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرہم

عیسےٰ کا استعمال خنازیر کی بیماری پر کیا گیا خدا کے فضل سے مریض کو پوری صحت ہو گئی ایک اور بیمار اسی قسم کا ہے مرہم عیسےٰ کی دو ڈبیہ ...

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضائع کر کے مایوس خاطر ہو گئے ہوں نہیں قسم ہے خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمائش نہ کرلیں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے بے نظیر ثابت ہو چکا ہے

یاقوت مروارید جان لیشب کہربا کستوری زعفران

وغیرہ وغیرہ کا مجرب اور مشہور آفاق بے نظیر مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے — مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے — جوانی کی روح بڑھاپے کی جان ہے

مفرح عنبری

مفرح عنبری

مفرح عنبری

قیمت فی ڈبیہ پانچروپے (صہ) — قیمت تین ڈبیہ تیرہ روپے — قیمت ایک درجن پچاس روپے صہ

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلے و مفید سوجھتے ہیں۔ دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالے نے نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف دل۔ بے چینی۔ پراگندہ خیالی۔ وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے +

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان۔ رقت و سرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے۔ جو دوسری دواؤں کی طرح عارضی نہیں ہوتا۔ کثرت مباشرت سے جو دماغ۔ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے۔ وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے +

مفرح عنبری جنکے اعصاب بوجہ کثرت اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آجائے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے نظیر مرکب ہے +

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادہ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں نیز کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہردم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے +

مفرح عنبری اُن مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور لاغر پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضایع ہو جاتے ہیں۔ یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے تاکہ بفضل خداوندکریم ان موذی امراض سے نجات پا کر دیر مقصود حاصل ہو +

مفرح عنبری کمزور۔ نحیف البدن بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوش رنگ اور خوشبودار مٹھائی کی مٹھائی اور دوائی کی دوائی ہے +

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ دردسر۔ سرگیری (بادگولہ) کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر اور دماغی طاقت کے لئے بہترین اکسیر ہے +

فاں بہادر

عبدالحمید خان صاحب رئیس اعظم بدر (پشاور)

السلام علیکم مفرح عنبری کی چند ڈبیہ کے استعمال کرنے کے بعد آپ کے فواید مجھے مجبور کرتے ہیں کہ مفرح عنبری کی اطلاع دوں ایک نظیر مرکب اور بیک یقینا ... دوائی ... پالیس سال ... میں کبھی ... میں نہیں ... خیال ... کمزور اور طاقتور ... یکساں فائدہ مند ہے اور ... جس قدر اس دوائی کی ایجاد پر فخر کریں بجا ہے۔ صرف ایک ہی دوائی بموجب اشتہار کے درست پائی ہے

ایسے ہی ہزاروں سرٹفکیٹ قابل ملاحظہ ہیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور (حویلی کابلی مل)

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

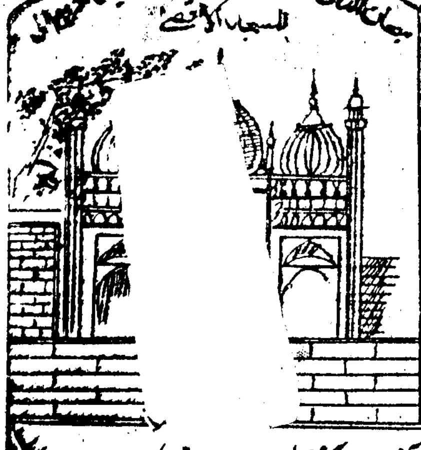

بدر

BADR — QADIAN

سرایجہان منتظر خوش باش کا مد ولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۳۳

۳ ۔ رجب سنہ ۱۳۲۴ ھجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲ اگست ۱۹۰۶ ع

نمبر ۳۴ سلسلۃ القدیم جلد ۵

رچہ گویم باتو گر آئی بدارالامان قادیان مبنی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مبنی شفا مبنی غرض دار الامان مبنی

BAULAKHA 15 A 24 AU 06

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صـہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ پر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُنسے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونے کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہین ملیگا

رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے ۔

لوکل ۔ ۔ عا افریقہ ۔ ۔ صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات و ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ ایمان دل و جان ماست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شد
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب ہیرا کہ ہست
آں ہمہ از خود ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں مستحق لعنت است
منکراں مردود لعن خدا ست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی ۔ اخبار قادیان
صفحہ ۳۔ ۶۔ وصیتین ۔ ریویو ۔ صفحہ ۴۔ ۵۔ خدا سچے کا حامی ہو۔
صفحہ ۷۔ ۸۔ ۹۔ وطن اور اخبار پر اعتراضات ۔ رسید زر
صفحہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ نظم ۔ بلاد اسلامی ۔ صفحہ ۱۳۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۳۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۱۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۱۔ شب گذشتہ کو مَین نے خواب مین دیکھا کہ اس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے اور ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے اس قدر مین کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے اُن مین سے گروہ ابھی کر رہے ہین جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہین مگر نامراد رہے اور مین اپنے لڑکون شریف اور بشیر کو کہتا ہون کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کرین گے اور وہ آیت یہ ہے ۔ "واذا بطشتم بطشتم جبارین"

پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی ۔

(۲) الہام ہُوا

نُصِرتَ بالرُّعبِ قالوا کات حین مناص

ترجمہ ۔ رعب کے ساتھ تیری نصرت کیگئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہین ۔

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہُوا ۔

صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کریگا

اخبار قادیان

حضرت اقدس مع بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

بارش خوب ہو رہی ہے

اس ہفتہ مین بابو نور الدین صاحب اوور منشی جعفر علی صاحب امرت سر سے بابو غلام محمد صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی وغیرہ احباب لاہور سے ملک مولا بخش صاحب بمعہ اہل بیت گورالی سے ملک سمند خان صاحب ملک کرم الٰہی صاحب بمعہ برادر خورد اہل بیت بھیرہ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ۔ اگست شائع ہو گیا ہے ۔ اس رسالہ مین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خط بنام شاہ مصر کا فوٹو درج کیا گیا ہے یہ اصلی خط ۱۸۵۸ء مین مصر کی ایک خانقاہ سے ملا تھا اور اب قسطنطنیہ مین محفوظ ہے ۔

بخدمت حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ از راہ مہربانی رسالہ تعلیم الاسلام کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ اپنے اخبار مین درج فرما کر ممنون فرماوین

مجلس ناظم التعلیم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ تعلیم الاسلام صرف اُنہی لوگوں کے نام روانہ کیا جاوے ۔ جو پیشگی قیمت ادا کرین یا پہلا پرچہ وی پی بھیجنے کی اجازت دین ۔

شیر علی عفی اللہ عنہ ۔ منیجر رسالہ تعلیم الاسلام ۔ ۱۴۔ اگست ۱۹۰۶ء

درخواست نماز جنازہ

مسماۃ برکت بی بی اہلیہ عبد المجید خان ٹھیکیداری دہلی کی مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۰۶ء کو بوقت دس بجے صبح کے فوت ہو گئی ہے عرصہ ایک سال بیمار رہ کر ۔ مرحومہ کے لئے مغفرت اور نماز جنازہ غائب کے لئے درخواست ہے ۔ سید محمد علی شاہ کاٹھ گڑھ

وصیتین

جب اشتہار الوصیّت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تو انہیں دنوں مین مریدان با اخلاص کی وصیتیں حضرت اقدسؑ کے پاس آنی شروع ہوگئین۔ لیکن وہ انجمن جس کے متعلق حضرت اقدسؑ نے اپنا منشا ریہ شائع کیا تہا کہ یہ کل کاروبار اس کے سپرد ہو کچھ دن بعد بنی۔ چنانچہ اس انجمن یعنے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد ۲۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی اجازت اور منظوری کے بعد شائع ہوئے۔ ان قواعد کی رُو سے مقبرہ کا اہتمام اور وصیتون کا لینا یا ان کے وصول کرنے کا انتظام کرنا مجلس کارپرداز مصلح قبرستان کے سپرد کیا گیا۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کام کرتی ہے چنانچہ جب کچھ وصیتین سکرٹری مجلس کارپرداز کے پاس جمع ہوگئین تو ان کو مجلس میں پیش کیا گیا مگر معلوم ہُوا کہ بہت سی وصیتین بعضے نقصوں کے سبب دوبارہ لکھوانے کے قابل ہیں اور یہ فیصلہ ہُوا کہ ہر ایک وصیت دفتر سکرٹری میں موصول ہونے کے بعد انجمن کے مشیر قانونی خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بہیجی جایا کرے تاکہ اگر کوئی نقص اس میں ہو وہ رفع ہو سکے۔ چنانچہ وہ تمام وصیتین خواجہ صاحب کے پاس بہیجی گئیں اور پھر اُن مین سے کمل ہو کر واپس پہونچ گئی ہین اور اس لئے اب حسب منشائے مسیح موعود علیہ السلام ان کو ہر دو اخبارون یعنے الحکم اور بدر مین چھپوانا شروع کیا جاتا ہے۔ گنجائش کے مطابق یہ وصیتین ہر ہفتہ شائع ہوتی رہین گی۔ اسی توقف کی وجہ سے جو مجھے وصیتوں کے شائع کرنے مین ہُوا بعض لوگوں نے جلد بازی کر کے یہ لکھدیا تہا کہ چند وصیتین آکر اب یہ سلسلہ بند ہوگیا ہے۔ اُمید ہے کہ ان وصیتوں کے چھپنے سے ایسے جلد باز خود بخود نادم ہون گے یہ سلسلہ وصیتون کا ایسا ہی جو انشاء اللہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا بلکہ الہی سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ترقی کرے کے بدزبان مخالفون کا مُونھ کالا کرے گا اور وہ دیکھ لین گے کہ ان سے اشاعۃ اسلام کی توفیق چھینی جاکر اللہ تعالےٰ نے کس طرح اس خدمت کے لئے اسی سلسلہ کو جسے وہ اپنی ہی بے ایمانی کی وجہ سے مفتریون اور کذابون کا سلسلہ ٹھہراتے ہیں ممتاز کرتا ہے بحمد اللہ اسی سلسلہ کے امام و رہبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیرؤون کے لئے اشاعۃ اسلام کی ایک ایسی راہ کھولدی ہے جو دن بدن ترقی کرنے والی راہ ہے ان احباب کی خدمت مین جنہون نے ابتک وصیتین لکھکر نہین بھیجین ہین یہ التماس کرتا ہون کہ اس معاملہ مین تساہل سے کام نہ لین۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہین۔ ایسا نہ ہو کہ اجل کا پیام آجاوے اور ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے۔ وصیتین حتے الوسع چھپے ہوئے فارم کے مطابق ہوں لیکن جن احباب کی کوئی جائیداد غیر منقولہ نہین ہے۔ انہین تفصیل جائداد دینے کی ضرورت نہین ہے بلکہ وہ وصیت مین صرف اس قدر لکھدین کہ جس قدر جائیداد ان کی موت کے وقت ثابت ہو۔ اس کا دسوان یا جونسا حصہ وہ دینا چاہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیا جاوے۔ جو احباب ہبہ کرنا چاہیں۔ یا اپنی جائداد موجودہ کا حساب کر کے اس کا حصہ اپنی زندگی مین ہی دینا چاہیں تو یہ سب سے آسان راہ ہے۔ کیونکہ اس سے انجمن بہت سی زیر بار ہونے سے بچی رہے گی۔ وصیتوں کے شائع کرتے وقت میں اس بات کا بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجہتا ہون کہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ اپنے مکانات قیمتی ایک ہزار روپیہ جو قادیان مین واقع تھے۔ سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے نام زبانی ہبہ کر کے قبضہ مجلس کارپرداز کو دید یا ہوا ہے۔ یہ ذکر مین نے اس لئے کیا ہے کہ وصیتوں میں اس کا ذکر نہین آئیگا اس کے علاوہ بعض اور دوستون نے بھی مکانات اور زمینین ہبہ کی ہیں۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ پھر کسی وقت دی جاوے گی یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہبہ اور وقف کے متعلق ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ کل جائیداد یا جسقدر حصہ اس کا چاہے کرے۔ لیکن وصیّت تیسرے حصّے سے زیادہ کی نہ ہونی چاہیئے باقی حق ورثہ ہے۔

خاکسار
محمد علی سیکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین مسمی محمد حسن ولد کرم دین قوم آرائیں ساکن اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی و رضا مندی سے آج بتاریخ ۵۔ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ آج ہی سے میری زندگی میں اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کی کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ مین نے رسالہ الوصیۃ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا پابند ہوں جو اس میں درج ہیں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا اور جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں یا آئندہ شائع ہون گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے بعد میری ورثاء ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۱) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے

(الف) مکان جس کا حدود اربعہ یہ ہے کہ شمال مکان امیر بیگ۔ مشرق ڈھاب۔ جنوب مکان شادی کشمیری۔ مغرب شارع عام۔ یہ مکان قادیان دارالامان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ جو مین نے دو ماہ ہوئے کہ ہبہ زبانی بحق مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے قبضہ مکان موہوبہ دو ماہ ہوئے کہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ پنجاب انجمن مذکور کو دیا ہے۔ شرط یہ ہے کہ جب تک مین زندہ رہوں اس مکان میں رہوں اور موازی ۱ؔ ماہوار بطور کرایہ دیتا رہون گا۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرماوین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا سچے کا حامی ہو

امین

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذّاب مکّار شیطان دجّال شریر حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنیوالا قرار دیا ہے اور کوئی عیب ایسا نہیں جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گذرا اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی۔ بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کیبارہ میں لیکچر دئے اور لاہور امرتسر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع اقسام کی بدیاں عام مجلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اڑایا۔ غرض ہمنے اسکے ہاتھ سے وہ دکھ اٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبد الحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائیگا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ کذّاب اور مفتری ہے۔ مینے اسکی ان پیشگوئیوں پر صبر کیا۔ مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونیکی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائیگا جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اسکی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور در حقیقت اسمیں

قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذّاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اسکی عظمت اور جلال سے بیخوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اسکی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھکر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خان نے سمجھا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھکو ایسی ذلت کی موت نہیں دیگا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی۔ میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لئے میں اسوقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خاں کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اسکا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں:۔

میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی جو اخویم مولوی نوردین صاحب کیطرف اپنے خط میں لکھتے ہیں انکے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں مرزا مسرف کذّاب اور عیّار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اسکی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔" ✣

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کیطرف سے میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ✣ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے ✣ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا ✣ ربّ فرّق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق" ✣

✣ اس میں میاں عبدالحکیم خاں نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی۔ منہ

✣ خدا تعالےٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرے کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ منہ

✣ اس فقرے میں عبدالحکیم خاں مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

✣ یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں اُمّت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

✣ یعنے اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر ۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی ۔ [date line, illegible] ۱۹۰۶ء ۔ [illegible] جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

(ب) میری زمین قریباً پانچ گھماؤن موضع اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور مین واقع ہے اور جس پراس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اُس زمین کے پانچوین حصے کو جو نہری ہے بحق مجلس مذکور ہبہ کرتا ہوں اگر اس کے متعلق انجمن مذکور کوئی الگ کاغذ لکھوانا چاہے۔ تو سب لکھنے کو طیار ہوں۔

(ج) میری تنخواہ مبلغ ۲ے روپیہ ہے اس مین سے بھی ایک روپیہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو دیتا رہون گا۔ انجمن کو اختیار ہوگا کہ اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرلے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرلے یا فروخت نکرے تو اس موہوبہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) مین اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جن کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ا وصیت میں کیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے۔ دارالامان قادیان مین پہنچاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں اُن اخراجات کے متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکورہ کے حوالے کردون گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرادوں گا اور اگر ان اخراجات کے لینے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ دُرست و قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۶ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کراچکا ہونگا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرید کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا

فقط۔ مورخہ ۵۔ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد	گواہ شد
محمد حسن احمدی ولد کرم الدین آرائیں ملازم دفتر میگزین قادیان	الہ داد ہیڈ کلرک میگزین قادیان
گواہ شد	گواہ شد
جمال الدین ولد محمد صدیق ساکن موضع سیکھوان ضلع گورداسپور بقلم خود	عبدالرحیم سکینڈ کلرک میگزین قادیان ضلع گورداسپور

ریویو

حکیم حاذق یہ رسالہ ماہوار زیر ادارت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسٰے واقع نولکھا لاہور نکلتا ہے۔ جس مین مفید طبی مضامین اور مجرب نسخہ جات کے علاوہ ایک مشہور انگریزی کتاب کا (جو ہر سال بعد ترمیم نئی چھپتی ہے اور سرکاری طور پر شائع کی جاتی ہے) اُردو ترجمہ باقاعدہ طور پر لگایا جاتا ہے۔ اس کتاب کے صفحات بھی جدا رکھے ہین تاکہ ناظرین اخیر مین ان اوراق کو نکال کر ایک علیحدہ کتاب کی صورت مین ترتیب دے سکین اس رسالہ ماہواری کا پڑھنا اطبّا اور غیر اطبّا کے واسطے مفید ہوگا۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔

نمک سوسا کی ایک شیشی منیجر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرت سر نے ہمارے پاس ہمارے ریویو ارسال کی تھی اس نمک کو امراض معدہ۔ بدہضمی ہیضہ وغیرہ کیواسطے مجرب بیان کیا جاتا ہے۔ استعمال کیا۔ ایک دو موقعہ پر بدہضمی اور درد شکم پر اس کا استعمال کیا گیا تو بہت مفید پایا۔ قیمت فی شیشی ۸ر اور مذکورہ بالا پتہ پر ملسکتی ہے۔

ادعیہ قرآن شریف منظوم۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جو برادر محمد افضل خان صاحب مرحوم مغفور کے زمانہ مین اخبار کے ساتھ ایک ایک ورق کرکے ہدیہ ناظرین کی جاتی تھی برادر مرحوم کی وفات کے بعد اس کا مسودہ دفتر مین نہ ملنے کے سبب اس کتاب کا اخبار کے ساتھ نکلنا بند ہوگیا عرب صاحب عبدالحی نے اب وہ کتاب بہ تمام کمال چھپوا کر شائع کی ہے چونکہ ناظرین بدر پہلے سے اس کتاب کی خوبیوں سے واقف ہین اس واسطے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین مختصراً یہ کہ قرآن شریف کی تمام دُعاؤں کا پہلے اُردو نثر مین ترجمہ کیا گیا ہے پھر اُردو نظم مین اُسی ترجمہ کو تفسیری طور پر برادر محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے نہایت خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اس کے شروع میں اکمل صاحب موصوف کی ایک تازہ نظم بنام تصدیق المسیح بھی ہے کتاب کی چھپائی عمدہ ہے قیمت ۲ر ہے اور دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

بدر صادق

۱۳ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء

وطن اور انبیاء پر اعتراضات

۳

گذشتہ نمبر میں ہم نے یہ دکھایا تھا کہ اخبار وطن کے نامہ نگار نقاش صاحب نے جو اعتراضات بظاہر حضرت مسیح موعود پر کئے ہیں وہ ان کی طرف سے مسیح موعود پر نہیں بلکہ تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد ایک مسلمان کے واسطے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کلام کر سکے مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ کہ وطن کے لائق نقاش صاحب اور ان کے دوست ایڈیٹر صاحب وطن زمانہ کی بد ہوا سے متاثر ہو کر اندر ہی اندر خود بھی یہ اعتراضات انبیاء کے حالات پر رکھتے ہوں اور مرزا صاحب کے ذکر کا صرف بہانہ ہی ہو۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور خدا تعالےٰ کے ساتھ ان تعلقات پر ایک مضمون لکھا جاوے۔ شائد کہ کسی کے واسطے موجب تشفی اور ہدایت ہو۔

واضح ہو کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور مصیبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمت الٰہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے جیسے جب امساک باران سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے۔ تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے اور جب وباء سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں۔ تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے۔ یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجے میں کوئی قوم گرفتار رہتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریاد رس پیدا ہو جاتا ہے پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالےٰ اپنی طرف سے کسی بندے کو بصیرت کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے۔ اس کی اصلاح کرے۔ اس میں اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ پروردگار جو قیوم عالم کا ہے۔ اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سہارے اور آسرے سے ہے کسی اپنی فیض رسانی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بے کار اور معطل چھوڑتا ہے بلکہ ہر ایک صفت اس کی اپنے موقعہ پر فی الفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ان گمراہوں کے دلوں کو جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدہا سال کی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ زمین خشک اور مردہ سے تشبیہ دے کر اور کلام الٰہی کو مینہ کا پانی جو آسمان کی طرف سے آتا ہے۔ کہہ کر اس قانون قدیم کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو امساک باران کی شدت کے وقت میں رحمت الٰہی بنی آدم کو برباد ہونے سے بچا لیتی ہے اور یہ بات جتلا دی کہ یہ قانون قدرت صرف جسمانی پانی میں محدود نہیں۔ بلکہ روحانی پانی بھی شدت اور صعوبت کے وقت میں جو پھیل جانا عام گمراہی کا ہے۔ ضرور نازل ہوتا ہے۔ اور اس جگہ بھی رحمت الٰہی آفت قلوب کا غلبہ توڑنے کے لئے ظہور کرتی ہے سو مخلوق کی خیر خواہی کے واسطے عین ضرورت کے وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسی مخلوق میں سے کسی ایک کو اس امر کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور توفیق بخشی جاتی ہے کہ وہ ہمہ تن مخلوق الٰہی کی اصلاح کی طرف مصروف ہو جاوے اور اپنی ساری توجہ اور سارا زور اور ساری قوت اسباب کی طرف لگا دے۔ کہ خلقت کی اصلاح کرے۔ وہ انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے۔ لیکن خدا کی طرف سے اُسے ایسی توفیق عطا کی جاتی ہیں کہ جو باتیں دوسروں کو محال اور ناممکن نظر آتی ہیں وہ اس کی عقد ہمت کے آگے آسان ہو جاتی ہیں۔

لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انبیاء دُنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں وہ اگرچہ بسبب معرفت تام اور یقین تام کے جو موہبت الٰہی سے ان کو حاصل ہوتا ہے اور بسبب اس کے کہ وہ اپنے سارے دل و جان کے ساتھ ایک خدا کے ہو رہتے ہیں۔ خدا کے خاص اور برگزیدہ بندے بن جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ ان کے ساتھ وہ خاص معاملہ کرتی ہے۔ جو دوسروں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ وہ انسان ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام صفات جو انسانیت کے ساتھ لازم ہوتی ہیں مثلاً کھانا پینا وغیرہ وہ سب ان کے لازم حال ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مصلحین کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ دُنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ہر طرف گناہ گاری کے کام موج مار رہے ہوتے ہیں اور لوگوں کو خدا بھول گیا ہوا ہوتا ہے اور جو لوگ خدا پرستی یا عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ صرف رسم کے طور پر خدا کی عبادت کرتے ہوتے ہیں ورنہ معرفت کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ دین صرف ایک چھلکا سا رہ جاتا ہے جس میں مغز نہیں اور شریعت صرف ظاہری باقی ہوتی عملی رنگ نہیں ہوتا۔ سب لوگ دنیا کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور خدا کی محبت کسی کے دل میں موجزن نہیں ہوتی۔ ایسے وقت میں خدا تعالےٰ کسی ایک بندے کو اپنی شناخت کا ذریعہ بنا کر دنیا میں مبعوث کرتا ہے اور چونکہ خدا کی گم شدہ معرفت دوبارہ دنیا میں اس کے ذریعہ سے قائم کی جاتی ہے۔ اس واسطے اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کے القاب عطا ہوتے ہیں کہ انت منی و انا منک یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس فقرہ کے حصہ اوّل یعنی انت منی کے معنے تو ظاہر ہیں کہ تو مجھ سے ہے یعنی موہبت الٰہی نے تجھے رسول بنایا اور تیرے واسطے عجائب کام دنیا کو دکھلائے۔ تاکہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ کوئی اس کا خالق بھی ہے۔ جس کی عبادت سب کے واسطے واجب ہے اور دوسرے فقرہ یعنے انا منک کے یہ معنے ہیں کہ دنیا تو مجھے بھول گئی تھی اور سب لوگ پستی اور ذلت کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے تھے۔ ہر ایک شخص اس بات کا تابعدار بن بیٹھا تھا۔ لیکن تو نے میری معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ یہاں تک کہ لوگوں کا ایمان مجھ پر پختہ ہوا۔ اور لوگ جاننے لگے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا کہ ابنائے فارس میں سے ایک شخص

ایسا شخص پیدا ہوگا کہ ایمان جو زمین سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ اس کو پھر دوبارہ دنیا میں قائم کردیگا۔

اس قسم کا سلسلہ انبیاء کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ ایک مدت گذرنے کے بعد اصل حالت سے واقف لوگ نہیں رہتے اور گمراہی شروع ہوجاتی ہے۔ اس واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد پیدا ہوتا ہے جسے امام الزمان کہا جاتا ہے اور امام الزمان اس شخص کا نام ہے۔ جس کی روحانی تربیت کا خدا تعالے متولی ہوکر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کے معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کرکے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پاکر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافرخانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالے کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں۔ ان کو بھی اعلے درجہ کے قوے بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں اور باایں ہمہ چونکہ اللہ تعالے جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا۔ اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلے درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے۔ ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے اور امامت کے واسطے جو ضروری امور ہیں۔ مثلاً قوت اخلاق بسطت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ وہ سب اس میں پائے جاتے ہیں اور ان خوبیوں اور خواص کے لحاظ سے اللہ کی طرف سے بطور گواہی کے اس کے چند وصفی نام رکھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ عام ظاہر ہے دنیا کے بادشاہ اپنے کارکنوں کو بلحاظ ان کی بہادری اور خدمتگذاری کے خطاب عطا کرتی ہے۔ گو ظاہری گورنمنٹوں کے خطاب ممکن ہے کہ بے محل اور بعض دفعہ بے موقع ہوں اور جس شخص کو دئے جاویں وہ اس قابل نہ ہوں لیکن الہی گورنمنٹ جو ایک حکیم اور علیم گورنمنٹ ہوتی ہے اور ہر ایک کے ظاہری اور باطنی حالات سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس کے عطا کردہ القاب اور خطابات میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جس شخص کے حق میں وہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اس شخص کی اندرونی خوبیوں اور قابلیتوں اور لیاقتوں کا وہ ایک اظہار ہوتا ہے۔ جس سے پبلک پہلے ازیں غافل ہوتی ہے۔

اللہ تعالے کی حکمت کاملہ نے آسمان اور زمین کے قانون قدرت اور دنیا کی باہمی سوشل اور پولیٹیکل حالات کے نظاروں میں بے شمار اس قسم کی مثالیں قائم کردی ہیں جن سے روحانی عالم کے عجائبات کا سمجھنا انسان کے واسطے آسان ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام الہی میں بار بار تاکید ہوتی ہے کہ قدرت الہی کے نظاروں پر تدبر کرو۔ چنانچہ لا آف نیچر میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب راتیں بہت تاریک ہوتی ہیں تو پھر چاند کے نکلنے کے دن قریب آجاتے ہیں اور جب قحط سالی بڑھ جاتی ہے تو پھر آسمان پر بارش کے آثار نمودار ہوجاتے ہیں۔ ایسا ہی جب زمین پر گمراہی بڑھ جاتی ہے۔ تو وقت آجاتا ہے کہ خدا کی طرف سے اس گمراہی کے دور کرنے والا کوئی پیدا ہو۔

اسی طرح روحانی گورنمنٹ کی ادنے اور ناقص مثال دنیوی گورنمنٹوں میں موجود ہے۔ مثلاً جیسا کہ خدا تعالے کا الہام اپنے خاص بندوں پر نازل ہوتا ہے۔ ایسا ہی شاہی احکام وزیراعظم کو سنائے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے تمام دنیا پر پہنچ جاتے ہیں۔ اب اگر ایک زمیندار جس کے پاس محصول وصول کرنے کے واسطے ایک ادنیٰ چپڑاسی بھیجا جاتا ہے۔ وہ زمیندار یہ اعتراض کرے کہ محصول کا مالک بادشاہ ہے۔ پس جب تک خود بادشاہ میرے پاس نہ آوے اور مجھے اپنی زبان سے یہ حکم نہ سنا دے۔ میں اس حکم کو مان نہیں سکتا۔ تو ظاہر ہے کہ اس زمیندار کو بجز اس کے اور کچھ جواب نہ دیا جاوے گا کہ چار جوتیاں لگا کر اسے زنجیر میں جکڑ کر کے جیل خانہ میں ڈالدیا جاوے ''جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا''۔ ایسا ہی شاہی احکام بعض دفعہ ایسے الفاظ میں ہوتے ہیں کہ وہ ہر ایک کے واسطے عام فہم نہیں ہوتے بلکہ قانون انگریزی کا یہ حال ہے کہ قانون کے متعلق ایک فہم پیدا کرنے کے واسطے کئی سال لا کالج میں تعلیم پانا ضروری ہوتا ہے اور پھر بھی وکلا کی بحثوں کے بعد ماتحت عدالت جو فیصلہ کرتی ہے۔ اعلے عدالت اس فیصلہ کو غلط قرار دیتی ہے اور قانون کے ایک لفظ کے معنے اور تشریح پر بسا اوقات مہینوں اور برسوں بڑے بڑے بیرسٹر اور جج گفتگو کرتے رہتے ہیں اور فیصلہ نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قانون کی آخری تفہیم اور ترجمہ کا حق گورنمنٹ نے قانوناً اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور رعایا کسی قانون کے معنے کچھ ہی سمجھے۔ مگر صحیح معنے وہی قرار دئے جاتے ہیں۔ جو بوقت تنازع گورنمنٹ خود کرے۔

ایسا ہی گورنمنٹ کے بعض احکام کسی ضرورت کے سبب خاص اوقات میں بطور سائفر کوڈ کے استعمال ہوتے ہیں۔ اور ملک کی بہتری اور گورنمنٹ کی بہبودی اسی میں ہوتی ہے کہ ان کے مطالب سے عام لوگ خاص وقت تک آگاہ نہ ہوں اور یہ بات ان عوام کے فائدہ کے واسطے ہی کی جاتی ہے۔ نادان آدمی کا کام ہوتا ہے کہ اس قسم کی باتوں پر اعتراض کرے دانا لوگ اگرچہ اس راز میں شامل نہ ہوں وہ اس بات کے اقرار کرنے والے ہوتے ہیں کہ یہ سب کچھ صحیح ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے کیا خوب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص کا اعتراض ہمیشہ اس کے اپنے ہی حالات اور واقعات میں اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ چور بھی چوری کو جاتے ہیں تو آپس میں یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ جو مال ہاتھ آوے یہ وہ سب ایک جگہ جمع کیا جاوے اور پھر باہم مل کر تقسیم کیا جاوے کوئی اس میں خیانت نہ کرے اور نہ اس میں چوری کرے۔ اگر اس حاصل شدہ مال میں سے کوئی چور اپنے واسطے علیحدہ مال رکھ لے۔ تو اس کو چور اور خائن سمجھ کر بے اعتبار قرار دیا جاتا ہے اس طرح خدا تعالے نے ان کو ایک سبق سکھاتا ہے کہ چوری بری چیز ہے اور اس کا اختیار کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح سے دنیادار لوگ جو انبیاء پر اور ان کے حالات پر اعتراض کرتے ہیں ان

سکے واسطے خود ان کے حالات میں ایک واعظ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کیونکہ تمام وہ کام جو اعتراض کے رنگ میں وہ پیش کرتے ہیں خود ان سب پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اپنے ہی حال و قال میں ان سب کو موجود پاتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے اور نہیں سوچتے اور بے ہودہ طور پر اعتراض کئے چلے جاتے ہیں۔

خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہے۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کے واسطے تمام سامان آرام اور راحت کے مہیا کئے۔ بچہ تھا اس کی پرورش کے واسطے والدین موجود تھے۔ خوراک کے واسطے ماں کی چھاتیوں میں دودھ موجود تھا۔ پھر خدا نے بصارت دی۔ ہاتھ پاؤں دئے۔ عقل عطا کی۔ غرض خدا تعالےٰ کے انسان پر بے انتہا احسان ہیں۔ باوجود اس قدر احسانوں کے اگر انسان اپنے محسن کی نافرمانی کرے اور اس کے آگے گستاخی کرے تو وہ کیا اس قابل نہیں کہ اس کو عذاب دیا جاوے اور اگر وہ عذاب پاوے۔ تو کیا اس سے خدا تعالےٰ کے رحیم اور کریم ہونے میں کچھ نقص پیدا ہو جائے گا۔ حاشا و کلا۔ انسان ظاہری طور پر اپنے روزانہ حالات میں کیا مشاہدہ کرتا ہے۔ اچھا بھلا مضبوط آدمی جب ایک ردی غذا کھا لیتا ہے۔ تو اس کو فوراً دردِ شکم کا عذاب دیا جاتا ہے۔ یا تو مزے سے بیٹھا خوش خوش باتیں کر رہا تھا یا تو پیچ کے ساتھ فرش پر لوٹنیاں لگا رہا ہے اور ایسی دہائی مچاتا ہے کہ محلہ داروں پر بھی آرام حرام کر دیتا ہے۔ ایسا بتلائیے کیا اس کو اس بدپرہیزی کی سزا ملنے کے سبب خدا تعالےٰ کے رحیم و کریم ہونے میں کوئی فرق آ گیا ہے؟ ہرگز نہیں وہ رحیم اب بھی رحیم ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ لیکن اس کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ وہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ جو عین انصاف پر مبنی ہوتی ہے۔ ظالم کو سزا دینا مظلوم پر رحم کرنا ہوتا ہے بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ خدا چڑچڑا نہیں کہ کسی کو سزا دے۔ ایسا اعتراض سراسر حماقت کی نشانی ہے۔ وہ عذاب تو خود عذاب پانے والے کے عملوں کا نتیجہ ہے۔ کیا ایک ممتحن جب امتحان کا پرچہ دیکھتے ہوئے ایک نالائق کو فیل کر دیتا ہے۔ تو اس فیل کرنے کے وقت اس کے دل میں چڑچڑا پن یا گھبراہٹ یا تکلیف ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طالب علم کی تحریر خود ایک نتیجہ پیدا کر دیتی ہے۔ گو اس نتیجہ کو تحریر میں لانے والا وہ ممتحن ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی جج جب کسی کو پھانسی کا حکم دیتا ہے تو وہ حکم اس مجرم کے اپنے اعمال بد کا نتیجہ ہوتا ہے نہ کہ جج کے چڑچڑا پن کا نتیجہ۔ جہاں تک تاریخ عالم کا پتہ لگتا ہے۔ شریر قوموں پر ہمیشہ سے عذاب ہوتے چلے آئے ہیں اور بدکار قومیں زلازل اور طوفان سے قسما قسم کے عذابوں سے ہلاک ہوتی چلی آئی ہیں۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ کسی قوم کو عذاب نہیں دیتا۔ جب تک کہ ان کے درمیان پہلے اپنا رسول نہ بھیجے جو کہ آنے والے عذاب سے ان کو ڈرا کر آخری حجت ان پر پوری کر دیتا ہے۔ قوم تو اپنی بدکرداریوں کے سبب خود ہی اس قابل بن چکی ہوتی ہے۔ کہ اس پر عذاب نازل ہو۔ رسول کا آنا تو ایک رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ مگر ان کے واسطے جو اس رحمت کو قبول کریں۔ لیکن جو لوگ اس رحمت سے بھی انکار کریں۔ ان کا بدیوں کا پیالہ لبریز ہو کر وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں۔

غرض انبیاء کا طریق ہمیشہ سے ایک ہی چلا آتا ہے اور ان کے مخالف شیطان اور اس کے لشکر کے سپاہی بھی ہمیشہ ایک ہی طریق پر وہی اعتراضات بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ انبیاء کا طریقہ خدا کی قدرت کے قوانین کے مطابق اور فطرت انسانی کے ہمیشہ موافق ہوتا ہے اور انجام کار فتح ہمیشہ انہیں کے ہاتھ پر رہتی ہے۔

سردست اتنا لکھنا کافی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو پھر زیادہ لکھا جائیگا۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

رسید زر

۲۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۴۶۲ ۔ نور احمد صاحب
۳۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۱۱۴۹ ۔ حسن موسیٰ خان صاحب
۳۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۱۷ ۔ محمد بخش صاحب
۳۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۲۰۱ ۔ اللہ داد صاحب
۳۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۸۱۶ ۔ مہر الدین صاحب
۴۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۹۳۸ ۔ نواب دین صاحب
۴۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۳۴۵ ۔ گلاب الدین صاحب
۴۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۹۵ ۔ نذیر حسین صاحب
۴۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۶۱ ۔ محمد ابراہیم صاحب
۵۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۶۶۳ ۔ حسین بخش صاحب
۶۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۶۵ ۔ اللہ بخش صاحب
۶۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۳۰۸ ۔ محمد اسماعیل صاحب
۷۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۱۰۵ ۔ محمد ابراہیم صاحب
۷۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۳۴۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب
۸۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۴۸ ۔ خان محمد صاحب
۸۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۹۱ ۔ غلام محمد صاحب
۸۔ ؍؍ ؍؍ ۔ خواجہ علی صاحب
۸۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۸۴ ۔ عبد اللہ صاحب
۸۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۳۴۳ ۔ عبد العلی صاحب
۸۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۶۱۴ ۔ ولی محمد صاحب
۸۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۵۵ ۔ محمد یٰسین صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۵۸ ۔ محمد اسماعیل صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ شمس الدین صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۱۷ ۔ محمد اکبر خان صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ عبد المنان صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۲۹ ۔ نور محمد صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ فضل الٰہی صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ فضل الٰہی صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ محمد ابراہیم صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ محمد ولایت خان صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ عبد الرحیم صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ نور دین صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۸۲۶ ۔ عمر الدین صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ مولا بخش صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۷۶۹ ۔ ولی محمد صاحب
۹۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۵۸ ۔ فضل کریم صاحب
۱۱۔ ؍؍ ؍؍ ۔ ۵۰۳ ۔ مراد بخش صاحب

۱۱ اگست سنہ ۱۹۰۶ء	۷۳۲	رحمت خان صاحب	۶/۱۵
۱۱ اگست سنہ ۱۹۰۶ء	۱۴۴۷	صدر الدین صاحب	۶/۱۲
۱۱ " "	۵۷۵	جیون خان صاحب	۶/۱۲
۱۱ " "	۵۹۱	صالح محمد صاحب	۶/۱۲
۱۱ " "	۷۹۲	تاج الدین صاحب	۶/۱۲
۱۱ " "	۳۹۱	عبد الستار صاحب	۶/۱۲
۱۱ " "	۸۲۲	محبوب عالم صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۸۱۳	شاہ محمد صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۱۱۶۴	کریم اللہ صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۵۹۶	پھول محمد صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۳۶۰	غلام محمد صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۶۸۹	فضل دین صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۲۳۹	احمد حسین صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۳۶۶	عبد اللہ خان صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۵۸۳	عظیم الدین صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۸۱۵	شیر محمد صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۶۳۲	محمد حسین صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۵۳۶	ملا صاحب	۶/۱۲
۱۳ " "	۹۶۵	عبد العزیز صاحب	۶/۱۲
۱۴ " "	۶۸۶	نظام الدین صاحب	۶/۱۲
۱۴ " "	۶۴۹	فضل الٰہی صاحب	۶/۱۲
۱۴ " "	۲۸۶	محمد عبد اللہ صاحب	۶/۱۲
۱۵ " "	۱۱۸۲	اخوند محمد رمضان صاحب	
۱۵ " "		سعید محمد صاحب	۶/۱۲
۱۵ " "	۹۸۳	محمد یوسف صاحب	۶/۱۲
۱۵ " "	۵۵۸	محمد عبد اللہ صاحب	۶/۱۲
۱۵ " "	۲۹	فتح خان صاحب	۶/۱۲
۱۵ " "	۷۶۶	عبد الواحد صاحب	۶/۱۲
۱۵ " "	۵۳۳	رحیم بخش صاحب	۶/۱۲
۱۵ " "	۱۲۰	عطا محمد صاحب	۶/۱۲
۱۶ " "	۵۶	محمد الدین صاحب	۶/۱۲
۱۶ " "	۳۶۶	غلام نبی صاحب	۶/۱۲
۱۶ " "	۳۴۸	عبد الغنی صاحب	۶/۱۲
" " "	۵۴۳	عبد اللہ صاحب	۶/۱۲
" " "	۶۰۷	اللہ دتا صاحب	۶/۱۲
" " "	۱۱۶۹	غلام حیدر صاحب	۶/۱۲
" " "		محمد صادق صاحب	۶/۱۲
" " "	۹۱۴	اللہ بخش صاحب	۶/۱۲
" " "	۷۶۸	علی محمد صاحب	۶/۱۲
" " "	۳۶۹	[illegible]	۶/۱۲
۱۸ اگست سنہ ۱۹۰۶ء	۱۲۵۴	[illegible] رشید صاحب	۶/۱۲
۱۸ " "	۱۱۹۵	[illegible] صاحب	۶/۱۲
۱۸ " "	۱۲۸۴	بزرا صاحب	۶/۱۲
۱۸ " "	۱۲۶۵	حیدر شاہ صاحب	۶/۱۳

نظم

(مصنفہ اکمل از گولیکی)

جو الہام ملک کے تمام الہی سے اپنی طرف سے حضرت مسیح موعود کی حضور میں ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کو پڑھی

ہو درود آپ پر افلاک سے آنیوالے
اپنی امت کو ہلاکت سے بچانے والے
آگیا ہم کو یقین مہدی معہود ہے تو
اے میرے راہ ہدایت کے دکھانیوالے
صدق ہو کر آگیا عالم میں مسیحا تم ہو
دم اعجاز سے مردوں کو جلانیوالے
تو نے تبلا یا محمد ہی ہے اک زندہ نبی
اے الوہیت عیسے کو مٹانیوالے
تو نے اعجاز نبی از سر نو زندہ کیا
افوج عرب و عجم بن کے دکھانیوالے
تیرے چہرے سے برستے ہیں پیاپے انوار
ہو بہو شکل مسیحا نظر آنے والے
اپنے ہاتھوں سے تجھے حق نے معطر ہے کیا
باغ توحید کا دنیا میں کھلانے والے
ہم کو بے وارث ہے تو دیا بیدار کیا
خواب غفلت سے ہمیں آکے جگانیوالے
آفرین کہتا ہے ہمت پہ تیری کل عالم
غم امت کو اکیلے ہی اٹھانے والے
ایک حق کے لئے سب کو ہے بنایا دشمن
انگلیاں کاٹتے ہیں سارے زمانیوالے
جم گیا تیر اسکا اے میرے سلطان قلم
فاتح ملک سخن نام رکھانے والے
گرم جوشی سے تیری آریہ عیسائی و سکھ
پڑگئے ٹھنڈے سبھی جوش دکھانیوالے
جبکہ ختم رسل سرور عالم مانے
کہاں کے حضرت عیسے ہوئے آنیوالے
خاک میں کرتے ہیں وہ اپنے نبی کو مدفون
چرخ پر حضرت عیسے کو چڑھانیوالے
تو نے سمجھایا تو فی کے ہیں معنے مرنا
شاہد آیات و احادیث کو لانیوالے
عزت فرقہ نسوان کو کیا ہے قائم
تیری احسان ہوں سے قدر بڑھانیوالے
سارا کنبہ تیری خدمت میں ہے حاضر آیا
کر دعا ان کے لئے راہ دکھانے والے
میرے سرتاج کرم کے لئے ہو خاص دعا
اور جماعت میں انہیں ساتھ ملانیوالے
اک سہیلی ہے میری بہن سکینہ بیگم
ہو دعا اس کے لئے راہ بتانے والے
الغرض جتنے ہیں ناقص سبھی اکمل ہو کر
پہنچیں معراج ترقی پہ زمانے والے
بخش مولا تو خطائیں ہو الٰہی کا کرم
کر نصیب میں ظفر فتح دلانیوالے

نظم

ہو مبارک کیوں نہ گو بختی ہے اب طرف نے المسیح
قوم غفلت میں پڑی ہے تا جگائے المسیح
کوئی جا باقی نہیں ہے جس جگہ پہنچی نہیں
قادیان سے جو ہے نکلی اب ندائے المسیح
مہدی معہود کا ہے کب تلک اب انتظار
قادیان میں جا کے دیکھو وہ ہیں آئے المسیح
جانب افلاک ہیں اب کیوں لگا ہیں دوستو
آنے والے جو تھے وہ تو ہیں آئے المسیح
وہ نہ زندہ ہو کبھی جو مرچکا ہے ایک بار
ابن یسوع کی مدت قرآن میں دکھائے المسیح
بات پوری ہو چکی جب اس رسول پاک کی
کس نے دعوےٰ ہے کیا اب بجز سوائے المسیح
تذکرہ مریم کے بیٹے کا عزیزو چھوڑ دو
کان دھر کر تم سنو جواب سنائے المسیح
جو خبر ہو وحی حق سے اس زمانے کے لئے
تم یقین سمجھو کہ وہی یہ بتائے المسیح
دین میں جو بدعتیں اور پڑگئے ہیں اختلاف
انہیں قرآن کے دلائل سے مٹائے المسیح
دین سے جو بے خبر ہیں اور ہیں وہ مردہ دل
ان کو پانی زندگی کا یہ پلائے المسیح
بن کے شیطان دے رہے ہیں کیوں ایمان گالیان
جبکہ فلک پر ہو رہی ہے اب ثنائے المسیح
اس خودی سے باز آؤ ورنہ تم جل جاؤ گے
آک غضب بھڑکا رہا ہے اب خدائے المسیح
مرگئے تم دشمنی میں پر نہ بگڑا اس کا کچھ
ہر جگہ اس یار سے ہیں یہ بچائے المسیح
کب خدا نے چھوڑا ان کو کس جگہ نہ کی مدد —

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

اے ہمہ نورِ خدائے پاک ذات ۔ جلوہ گر بر ذاتِ تو از شش جہات
اے مہ تاباں چرخِ دینِ حق ۔ مہرِ اوجِ عزت و تمکینِ حق
اے کہ از آیاتِ قرآن مجید ۔ جان ہا اندر تنِ مردہ دمید
سرِ آیاتِ کتابِ پاک را ۔ کس چو تو نہ کشود اے مردِ خدا
دستِ تو دستِ ید بیضا نمود ۔ خامہ ات سرِ عصا را سر کشود
از تو اے ماہِ درخشانِ جہاں ۔ شد مذاہب ہائے باطل چوں کتاں
چو برافرازد علم نورِ سحر ۔ چارۂ ظلمت را نباشد جز مفر
جلوہ گر گردد چو نورِ آفتاب ۔ شب چراغے گم کند از خویش تاب
نقل مثلِ اصل کے آرد بہا ۔ آب آمد - شد تیمم نا روا
گل چو اندر گلستان بندد رنگ ۔ جائے خود خالی نماید خار زار
قطرۂ ناچیز را نبود شمار ۔ در بر دریائے ناپیدا کنار
آں جواہر ہا کہ زاید از صدف ۔ بے تکلف - از کجا آرد خزف
صبحِ دینِ حق چو در عالم دمید ۔ کفر اندر پردۂ ظلمت خزید
عیسوی آید بہ پیشِ احمدی؟ ۔ اینچہ حرفِ عقل باشد ای اخی
شبپران آریائے پُر ریا ۔ ہمچو کوراند در پیشِ ضیا
آنچہ تو خواہی خدا خواہد بجان ۔ آنچہ تو جوئی بیابی در زمان
آنچہ حق فرمود میگوئی ہماں ۔ اے ترا گفتہ [illegible] بزبان
از تو میخواہد حفیظِ خستہ جان ۔ دارُوئے [illegible] وردِ نہان
تو دعا را از پئے او از خدا ۔ خواہ - اے دانائے رازِ کبریا
اے دعائیت دارُوئے دردِ نہاں ۔ مرہمِ عیسیٰ پئے دلِ خستگاں
بہرِ من زیست دعائے کن دراز ۔ در حضورِ بادشاہِ کارساز
تا من از فضلِ خدائے دو جہاں ۔ بے تکلف پاس سازم امتحان
گوہرِ مقصود افتد در کنار ۔ از جنابِ حضرت پروردگار

غلام عقیدت آگین محمد عبد الحفیظ - آمین - کرنال

غزل از نتیجہ طبع خاکسار عبد العلیم خاں احمدی نجیب آبادی المتخلص بہ نیّر المتشاور من المضطر البدایونی

ہمارے کام سارے اب تو آساں ہوتے جاتے ہیں
سنا ہے احمد اللہ خاں سہارنپور کو بھاگے ہیں
غلام اکبر و یعقوب علی کے ترجمے دیکھے
دلوں میں حق باقی ہی نہ باقی نور چہروں پر
صفائی بستیوں کی کر رہے ہیں زلزلے دیکھو
کیا طاعون نے برباد کیسے شہروں کو

نجیب آباد سے دشمن گریزاں ہوتے جاتے ہیں
ہیں جتنے ہم میاں ان کے پریشاں ہوتے جاتے ہیں
کہ ناکامی سے خود اپنا پشیماں ہوتے جاتے ہیں
مخالف گویا اپنے مثلِ حیواں ہوتے جاتے ہیں
بھرے گھر اک جنگل کس طرح ویراں ہوتے جاتے ہیں
مگر آباد اب شہرِ خموشاں ہوتے جاتے ہیں

خدا کی مہربانی بس ہمیں کافی ہے اے نیّر
نہیں کچھ غم جو معتوبِ عزیزاں ہوتے جاتے ہیں

غزل از نتیجہ طبع محمد عبد العلیم خان نیّر احمدی نجیب آبادی تلمیذ حضرت مضطر بدایونی احمدی۔

بڑی تلاش سے عیسیٰ کا اب نشان نکلا ۔ کہ قادیاں میں وہ محبوبِ انس و جاں نکلا
نزول گاہ میں عیسیٰ کی شک تھے کیا کیا کچھ ۔ خدا کے حکم سے آخر وہ قادیاں نکلا
امام وقت ہے وہ میرزا غلام احمد ۔ وہی جہان میں بس اک مہدیِ زماں نکلا
وہ ہے حبیبِ خدا اس کے عیب چینوں کی ۔ سزا کے واسطے طاعون و ہیضہ خاں نکلا
عجب بلا کی وہ اپریل کی چہارم تھی ۔ عدو کے منہ سے بھی جب حرفِ الاماں نکلا
گھر دن سے بھاگے ہیں اسطح سے فلک سب ۔ کہ جس کو دیکھا رکا ہوئے زباں نکلا
غلام اس کے ہیں لقمان و رشکِ افلاطوں ۔ کہ جس کو دیکھا وہ علامۂ زماں نکلا
مخالفین نہ کوئی بھی سامنے ٹھہرا ۔ مقابلہ کو جب عبد المجید خاں نکلا
مصیبتوں میں بھی ثابت قدم رہا کیا کیا ۔ بڑا ہی مردِ بہادر وہ نوجواں نکلا
ہے اک برادرِ اخلص مرا بنام اکبر ۔ بتاؤ اس کے مقابل کوئی کہاں نکلا
مقابلہ پہ بلایا تھا اس نے غیروں کو ۔ مگر نہ سامنے اس کے کوئی جواں نکلا
ہے ایک میرا مطاع و مکرم و محسن ۔ وہی تو راج بدایوں میں خوش بیاں نکلا
جو نام پوچھو تو ہے نعمت اللہ خاں مضطر ۔ وہی تو رہبرِ عبد العلیم خاں نکلا
اسی نے فنِ سخن میں کیا ہے کامل ۔ اسی کے فیض سے یہ گنجِ شائگاں نکلا
مخالفو ہے یہ [illegible] کہ نہ وہ ڈرا ہرگز ۔ بہادروں میں یگانہ وہ پہلواں نکلا
مخالفوں کو یہ دہشت ہے وہ بجود ہیں سب ۔ ہمارا نام جہاں میں جہاں جہاں نکلا

یہ آرزو ہے مرا سر ہو اور پائے امام
مرا یہ حوصلہ نیّر ابھی کہاں نکلا

بلادِ اسلامی

امیر صاحب کابل کی سیاحت ہند گو ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں صاحب فرمانفرمائے دولت خداداد افغانستان کی مجوزہ سیاحت ہند کے متعلق نہ ابھی سرکاری طور پر ہندوستان میں کوئی اعلان کیا گیا نہ دربار کابل سے ان کے عزم بالجزم کی کچھ خبر آئی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ غیر سرکاری طور پر گورنمنٹ ہند امیر صاحب کی تشریف آوری کے بارہ میں اپنا بخوبی اطمینان کر چکی ہے اور ان کے استقبال و مدارات کی ابتدائی تیاریوں پر بھی متوجہ ہوگئی ہے چنانچہ لنڈن کی ایک تازہ تار برقی مظہر ہے کہ لارڈ منٹو بہادر نے ایک چھ سلنڈر والی نہیر موٹر گاڑی جو بہترین نمونہ کی ہے امیر ممدوح کے دربار راولپنڈی کی خاطر طلب فرمائی ہے۔ (پیسہ اخبار)

جھمر دالٹوں کی فریاد وانشوائے کے واقعہ میں ایک انگریز کپتان کے متعلق اور دو دیگر افسروں کے مجرم ہونے پر معرکے

دہقانیوں کو جس قسم کی سخت اور غیر قانونی سزائیں دی گئیں۔ اس پر مصر کی اخبارات کا شور وفریاد مچانا اور واویلا کرنا کسی طرح ناجائز نہ تھا مگر جب پارلیمنٹ کے آزاد خیال و منصف مزاج ممبروں سے نے حکومت سے بازپرس شروع کی اور وزیر خارجہ انگلستان نے جناب لارڈ کرومر سے کیفیت طلب کی تاکہ ممبروں کا اطمینان کیا جا سکے۔ تو واقعہ کی صحت اور سزاؤں کی بیدردی نے لارڈ ممدوح کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ سزاؤں کی واجبیت ثابت کرنے کے لئے باشندگان مصر میں مذہبی جوش و تعصب کا ہیجان ظاہر کریں اور حادثہ دنشوائے کو اسی عام تعصب کا نتیجہ قرار دے کر نہ صرف ان غیر قانونی سزاؤں کو قرین مصلحت ٹھہرائیں بلکہ آیندہ بھی ایسی عقوبتوں کا راستہ صاف کریں۔

افسوس ہے کہ لارڈ کرومر کی ترکیب اراکین لبرل وزارت کی ناواقفیت کے باعث چل گئی اور سر ایڈورڈ گرے نے ایک تقریر میں بر سر اجلاس پارلیمنٹ مصریوں کو متعصب اور انگریزوں کا دشمن قرار دیا۔ جس پر اخبارات مصر میں ایک کھلبلی پڑ گئی ہے اور وہ نہایت زور و شور سے اس الزام کی تردید کر کے برٹش حکومت کے انصاف کو نام دھرتے ہیں۔

افسوس! جارج ٹاؤن (برٹش گی آنا) میں شیخ عبد الوہاب صاحب نومسلم کا انتقال ہو گیا۔ اس سے چند روز پہلے شیخ صاحب مرحوم نے ہمیں اپنی اہلیہ کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔ مرحوم برٹش گی آنا میں اشاعت اسلام کے متعلق نہایت سرگرمی کے ساتھ خدمت انجام دیتے تھے اور بہت کچھ جوش اور سچے مسلمان تھے۔ خداوند کریم انہیں غریق رحمت کرے۔

رنگون کی انجمن حامی اوقاف نے اپنے کلرک کے جلسے پر باضابطہ کارروائی شروع کر دی ہے چنانچہ سورتی مسجد کی جائداد وقف (جو یہاں کی سب سے بڑی موقوفہ جائداد ہے) کے متولی کو نوٹس دیا گیا تھا کہ آپ اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ جس کے جواب میں انہوں نے مسٹر کاؤس جی مشہور بیرسٹر کو اپنا وکیل کر کے یہ نوٹس دیا ہے کہ ہم اس انجمن کو باضابطہ نہیں جانتے۔ اس لئے ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہاں اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ اسی طرح دیگر اوقاف کے متولیوں کو بھی نوٹس دئے گئے ہیں اور ان سے اسی قسم کے جواب موصول ہوئے ہیں۔ بعض نوٹس لینے سے جان بچاتے پھرتے ہیں۔ انجمن سرگرمی سے اپنے کام میں مشغول ہے۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ شاہ جہان کا تخت طاؤس نادر شاہ ایران لے گیا مگر ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ یہ تخت اب دولت علیہ کے قبضہ میں ہے۔ اور قسطنطنیہ میں موجود ہے۔

سلطانی حکم کے بموجب دمشق (شام) میں جو کارخانہ حجاز ریلوے کے متعلق قائم کیا گیا تھا۔ اب بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ کیوں کہ ریلوے سامان کے علاوہ اب اس میں مختلف اقسام کے جدید اسلحہ بھی تیار ہو سکیں گے۔

سلطنت عثمانیہ مڈل اور ہائی اسکولوں کے قیام پر ہر سال پانچہزار پونڈ صرف کرتی تھی۔ سلطان المعظم کو ترقی و اشاعت تعلیم کا جس درجہ شغف ہے۔ اس کا اندازہ ایک اس خبر سے بھی ہو سکتا ہے کہ اب آیندہ سے دس ہزار پونڈ صرف کیا جاویگا۔

ترکی مصری کمیشن ابھی رافع میں مقیم ہے۔ ترکی کمشنر عقبہ سے رافع تک بخط مستقیم حد مقرر کرنے کے مخالف ہیں۔

سلطان المعظم نے محمد پاشا چرکس کو مارشل کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ جو سلطان کے ممتاز ایڈیکانگ اور ایک اعلیٰ افسر ہیں۔

جنرل پرتو پاشا کی صدارت میں جو کمیشن آستانہ سے بغداد اور عراق روانہ ہوئی تھی۔ اس کی نسبت بعض انگریزی جرائد لکھتے ہیں کہ یہ کمیشن اپنی تحقیقات اور تفتیش کو صرف بغداد اور عراق عرب تک ہی محدود نہ رکھے گی بلکہ وہ ایک جرار فوج لے کر وسط عرب کو جائیگی اور اس طوائف الملوکی کا خاتمہ کر دے گی۔ جس کی بدولت آئے دن مسلمانوں میں باہمی خون ریزیاں ہوتی رہتی ہیں۔

نہر زبیدہ۔ سلطان روم نے نہر زبیدہ کی مرمت کے واسطے ایک کمیٹی قائم کی ہے اور خود دو ہزار اشرفی اس میں چندہ دیا ہے۔

ایران کی اصلاحات

شاہ ایران نے اعلان کیا ہے کہ مجمع واضع آئین و قوانین قائم کیا جائے گا۔ جس میں تمام گروہوں کے منتخب ممبر ہوں گے۔

پناہ گزین سوا سے دو سو کے برٹش سفارتگاہ سے چلے گئے ہیں۔ مولوی لوگ طہران کو واپس آ رہے ہیں۔

افسوس ہے کہ سرحد پار کے علاقہ دیرین پھر فساد برپا ہو رہے ہیں۔ جن سے کو انڈین گورنمنٹ کے

فائدہ کو کچھ صدمہ پہنچنے کا اندیشہ نہیں۔ لیکن روز بروز یہ بات عیان ہوتی جاتی ہے کہ موجودہ خان کا چھوٹا بھائی میاں گل ایک روز اسے امارت سے برطرف کر دے گا۔

شیعہ سنی کا تنازعہ

فیض آباد کے مشہور شیعہ و سنی کے مقدمے میں جن سے نے ہیں صوبجات کے مسلمانوں میں کسی قدر جوش پیدا کیا تھا۔ مسٹر ہوبنس صاحب دوسرے جوڈیشل کمشنر نے امر جولائی کو فیصلہ صادر کیا اور مولوی مقبول احمد کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ اور ۵۰۴ تعزیرات ہند ایک ہزار روپیہ کا جرمانہ بحال رکھا اور قرار دیا کہ عدالت ہائے ماتحت نے جو کچھ رائے قائم کی وہ صحیح تھی اور وہ مداخلت نہیں کرنی چاہتے۔ امید ہے کہ آیندہ ایسے رویہ سے اجتناب کیا جاوے گا کہ جو حد درجہ کی غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ آج کل احتیاط کی اس نازک زمانہ میں بہت ضرورت ہے۔ تخمینہ کیا جاتا ہے کہ شیعہ سنیوں کے مقدمہ میں درمیان تیس و چالیس ہزار روپیہ کے صرف ہوا۔ اور مہینوں فریقین کو پریشانی رہی۔ (ہندوستانی)

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	ششماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

یہ اُجرت پہلے سے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی بے فائدہ خط وکتابت سے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے لئے زائد اُجرت چارج ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک والایت

جاپان و اسلام اخبار اکلشمین لکھتا ہے قسطنطنیہ کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ میکاڈو کی درخواست کے مطابق سلطان روم کی طرف سے ایک مشن جاپان کو جا رہا ہے۔ میکاڈو نے سلطان کو اور دیگر یورپین طاقتوں کو اطلاع کی ہے کہ تحقیقات مذہب کے واسطے جو کمیٹی جاپان میں قائم کی گئی تھی اور جس کا کام بسبب جنگ کے سات سال تک ملتوی رہا تھا۔ اس کمیٹی نے اپنی کارروائی پھر شروع کر دی ہے۔ اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ تحقیقات کرے کہ دنیا میں سب سے عمدہ مذہب کونسا ہے تاکہ وہی مذہب جاپان میں اختیار کر لیا جاوے۔ اس انجمن کا پہلا جلسہ ٹوکیو میں جون ۱۹۱۱ء کو ہوا ہوگا۔ ترکی مشن کے دو کام ہوں گے۔ ایک مذہبی اور دوسرا پولیٹکل۔ علاوہ اس مشن کے بڑے بڑے لائق ترک ہوں گے۔ [illegible] یہ بھی مسئلہ پاس ہوگا کہ ایک ترکی سفیر جاپان میں رہا کرے۔ اور ایک جاپانی سفیر روم کے ملک میں رہا کرے۔ ترکی مشن میں ایک صاحب مسٹر اے پی ٹامس ہیں۔ جو قریباً پانچ سال سے اسلام قبول کر چکے ہیں اور ان کا اسلامی نام عبدالرحمن رکھا گیا تھا۔ اس بزرگ نے نومسلم ہو کر اسلام کی بہت خدمت کی ہے اور وہ جاپان میں پہنچ چکے ہیں اور اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ صاحب جاپانی مذہب کے تمام حالات سے اچھی طرح واقفیت پیدا کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے مذہب اسلام پر ایک مفید کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ سید عثمان علوی صاحب مفتی جاوا کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب کانگریس کے پیش کی جاوے گی۔ ان کا یقین ہے کہ اسلام کا مذہب جاپانی خیالات کے واسطے بہت موزون ہے۔

اخبار نیوزی لینڈ ٹائمز کا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ ذرد قوم کی عورتیں اپنی پہلی حالت میں بہت پاک دامن تھیں مگر جب سے عیسائی ہو گئی ہیں۔ اخلاقی حالات میں ان کے درمیان بہت بڑا تغیر پیدا ہو گیا ہے۔

پادری کریپسی صاحب فرماتے ہیں کہ عیسائی مذہب کا حال عجیب ہو رہا ہے۔ ہفتے کے چھ دن روزانہ ۲۴ گھنٹے تو ہمارے بچوں کو مدرسوں اور کالجوں میں وہ تعلیم دی جاتی ہے جو سائنس اور عقل کے مطابق ہے۔ بعد ساتویں دن صرف ایک آدھ گھنٹہ کے واسطے گرجا کے اندر یہ سکھایا جاتا ہے کہ ایک انسان خدا تھا وہ پھانسی مل گیا اور ہم سب پھانسی سے چھوٹ گئے۔ بتلاؤ اس آخری تعلیم کا اثر بچوں پر کیا ہو سکتا ہے۔

ہمارے مخالفین نے کس طرح اپنے ہی حق میں کفر کا فتوےٰ دیا

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ خط

(منقول از رسالہ پیسہ اخبار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور

اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا۔ میں نے اس کو سنا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں کر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں۔ تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتاء تیار کیا اور وہ استفتاء مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور اونہوں نے فتوےٰ دیا کہ یہ شخص اور اس کی جماعت کافر ہیں۔ اگر مر جاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہیئے۔ پھر بعد اس کے قریباً دو سو مہر تکفیر کی اس فتوے پر مولویوں کی لگائی گئیں۔ یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اس پر مہریں لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے۔ بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے۔ تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھہرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس بات کی سبقت نہیں ہوئی۔ کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اس کا فتوے پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا۔ ہم نے کوئی کاغذ ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں گذرتا ہو کہ اس کو کیوں کافر کہا جائے تو اس کے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اشتہار شائع کر دے۔ کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں جانتا۔ بلکہ وہ لوگ کافر ہیں۔ جنہوں نے ان کو کافر ٹھہرایا۔ اسی بات کا ہمارے مکفروں مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصل اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ پنجاب ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا۔ اور عدالتوں میں بھی لکھا دیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر اس میں ہمارا کیا گناہ ہے ان کو پوچھ کر دیکھ لیا جاوے وہ خود ... ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اگر ہم نے اس فتوے کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا۔ تو وہ کاغذ پیش کرنا چاہیئے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتوے کے مسلمان جانتا ہے۔ تو کیونکر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے۔ اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے۔ پس یہ ہے اصلیت اس امر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کے لئے مجبور ہوئے والسلام۔ نقل دستخط میرزا غلام احمد صاحب
خاکسار مرزا غلام احمد

درخواست دعا میرے نہائیت ہی پیارے محب اور عزیز بھائی میاں غلام حیدر صاحب ساکن راجیکی جو ایک مخلص احمدی اور نہایت ہی نیک اور بے شر آدمی ہیں تین چار ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی مبتلا ہیں۔ ان کے لئے احباب عاقد ہاویں کہ اللہ تعالیٰ شفا بخشے

الملتجی خاکسار غلام رسول راجیکی ضلع گجرات

ایک شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر جناب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات متعلقہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے۔ اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد

قیمت ۱۲؎

کارخانہ تقائی نسل انسانی ہو ہو

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ ودلے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ تقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

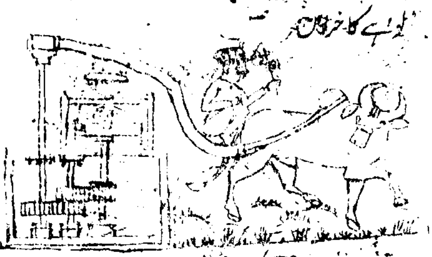

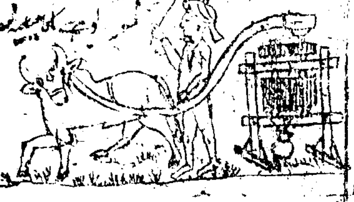

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ اور دوم مبلغ ۱۲؎ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمارے یہاں منصوری پیاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اور رنگ طیار ہو سکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبد اللہ و عبد الرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کے سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلی درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت سب کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۱۲؎ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

- نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۸ر
- تفسیر سورہ جمعہ ۔ " " ۴ر
- جنگ مقدس۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۸ر
- الذکر۔ مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم ۲ر
- تشحیذ المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر
- اعلام الناس ۔ " " ۳ر
- سوار السبیل ۔ " " ۱ر
- کشف الالتباس ۔ " " ۱ر
- القاطع الثانیین ۔ " " ۲ر
- موعظہ حسنہ ۔ " " ۸ر
- صیانۃ الناس ۔ " " ۱ر
- سر الشہادتین ۔ " " ۱ر
- الفرقان ۔ " " ۲ر
- ماتبتہ المکذبین ۔ " " ار
- مجموعہ ازالۃ الوسواس ۔ " " ۴ر
- السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب ۸ر
- اعجاز احمدی ۔ " " ار
- رویائے صالحہ ۔ " " ۴ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

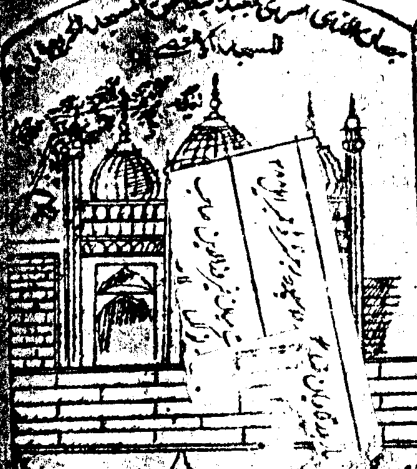

بدر

BADR — QADIAN

ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدی دوران

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۳۵

۱۰ - رجب سنہ ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق اگست ۱۹۰۶ع

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۳۵

گرچہ گویم با تو گرائی چادر قادیان ببین | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی تو مرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... سبب
معاونین درجہ اول جنکو کہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صہ
معاونین درجہ دوم جنکو کہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ
عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ پر جو حساب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی
نمونے کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے
خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے
جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملیگا
رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔
اوکل ... افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
انبیاء را از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت ہست
معجزات و ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شد
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سبزہ کہ ہست
آں نہ از خود ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقیاں است
نزد ما کفر است و خسران و تباہ

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ ہفتہ قادیان

صفحہ ۳۔۴۔۵۔۶۔ درس قرآن شریف

صفحہ ۷۔۸۔ آریہ سماج کی دینی کتب

صفحہ ۹۔ رفع جسم عنصری کے ابطال پر ایک لطیفہ

صفحہ ۱۰۔۱۱۔۱۲۔ الذکر الحکیم نمبر ۴ پر ریویو

صفحہ ۱۳۔ بدر خواتین۔

صفحہ ۱۴۔۱۵۔۱۶۔ اشتہارات۔

بدر مسیح

۱۰۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء "آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا" یعنی عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونیوالا ہے۔

۲۵۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ **شفیع اللہ**

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع۔

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت بسبب دوران سر و دورہ درد گردہ ایک دن بہت علیل رہی۔ لیکن اب خیر و عافیت ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ محکمہ تعلیم کے ایک لائق کارکن اور محنتی ممبر بابو نذر محمد صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس نے تین دن تک کیا اور تمام جماعتوں کا امتحان کیا اور ورزش اور ڈرل اور کرکٹ اور فٹ بال کا میچ دیکھا۔ اور مدرسہ کے متعلق اپنی رائے بہت عمدہ ظاہر فرمائی۔ جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی۔

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب۔ میاں معراج الدین صاحب۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسےٰ لاہور سے۔ ایک صاحب افغانستان سے جو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ماسٹر محمد دین صاحب اور ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر میانوالی سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

طلب مشورہ

موجودہ ترتیب اخبار کے مضامین کی یہ ہے۔ کہ صفحہ ۲ پر یعنی ٹائیٹل کے اندر کے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی۔ درج ہوتی ہے۔ مگر میرے خیال میں رنگین کاغذ پر چھپائی اور سیاہی ایسی عمدہ اور خوبصورت نہیں اٹھتی۔ جیسا کہ سفید کاغذ پر اس واسطے میرا جی چاہتا ہے۔ کہ خدا کی تازہ وحی بجائے صفحہ ۲ کے صفحہ ۳ پر ہوا کرے اور صفحہ ۲ پر اس کے بجائے ڈاک ولائیت درج کیجائے اس معاملہ میں احباب کی کیا رائے ہے۔ عام طور پر تو یہ دیکھا گیا ہے کہ ٹائیٹل کے ہم رنگین صفحے اخبار والوں نے اشتہارات کیواسطے وقف کئے ہوئے ہیں۔ مگر اس اخبار کیواسطے یہ امر موزون نہ ہوگا۔ لہذا اشتہارات کیواسطے آخری صفحے ہی مناسب ہوں گے۔

منیجر۔

ایک نشان پورا ہوا

بنگالیوں کی دل جوئی کی گئی

فروری ۱۹۰۶ء میں جب کہ تقسیم بنگالہ کے سبب تمام ہندوستان میں ایک شور برپا تھا اور بنگالہ سے خبریں آتی تھیں۔ کہ بندے ماترم کے سبب بنگالیوں پر بہت ظلم کیا جا رہا ہے اور ہر طرف سے شور و غوغا برپا تھا۔ سرکاری پولیس بنگالیوں کی بری طرح سے خبر لے رہی ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود نے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام پا کر یہ پیشگوئی شائع کی تھی۔ کہ :۔

بنگالیوں کی دل جوئی کی جائے گی۔

چنانچہ یہ پیشگوئی خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے اس اخبار کے نمبر ۷ مورخہ ۱۶۔ فروری ۱۹۰۶ء کو اور پھر دوبارہ ۲۳۔ فروری ۱۹۰۶ء کے اخبار میں شائع کی گئی تھی۔ اور اس کے الفاظ یہ تھے۔

۱۱۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ الہام ہوا **پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی۔**

یہ پیش گوئی اخبار بدر کے سوائے اخبار الحکم اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو میں بھی شائع ہوئی تھی اور اس کے سوائے اخبار عام لاہور اور بنگالہ کے بعض اخباروں میں بھی شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کے مطابق اب چھ ماہ کے بعد وہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے اور اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور نے بھی یہ بات چھاپ دی ہے کہ مشرقی بنگالہ کے پرانے لفٹنٹ گورنر صاحب (جن پر بنگالی سخت ناراض تھے) کے استعفے منظور کرنے پر نئے لفٹنٹ گورنر صاحب جو مقرر ہوئے ہیں ان کو سرکار کی طرف سے تاکید کی گئی ہے کہ بنگالیوں کی دل جوئی کریں

کیا اخبار اہل حدیث کا ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور پیسہ اخبار اور وکیل اور وطن فرما سکتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں ان کو کوئی شبہ ہے گو امید نہیں کہ ان نشانات سے وہ لوگ فائدہ اٹھائیں کیونکہ پہلے انبیاء بھی جب نشانات دکھاتے تھے۔ تو مخالف بجائے فائدہ حاصل کرنے کے اور بھی دشمنی میں پکے ہو جاتے تھے لیکن ممکن ہے کہ کمزور اور سعید الفطرت

بدر منور

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ اخلاص پارہ ۳۰ رکوع ۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۲) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (۳)

کہو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (۴)

اور نہیں ہے اس کے لئے برابری کرنیوالا کوئی

تفسیری ترجمہ

اے رسول اس طرح کہو اور اقرار کرو اور یقین کرو اور لوگوں کو وعظ کرو کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے، واحد اور یگانہ ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ کسی کا محتاج نہیں۔ بے نیاز ہے۔ کسی کی اسے کوئی پرواہ نہیں۔ اس نے کوئی بیٹا بیٹی نہیں جنا اور نہ خود اس کو کسی نے جنا تھا۔ اور نہ اس کا کوئی کنبہ قبیلہ شریک برادری والا اور برابری کرنے والا ہے۔

یہ سورہ شریف مکی ہے۔ یعنی مکہ معظمہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس میں بسم اللہ شریف کے بعد چار آیتیں ہیں۔ اس کے الفاظ پندرہ ہیں۔ اور حروف سینتالیس ہیں

هُوَ۔ ہو بھی اللہ تعالےٰ کا نام ہے توریت میں زیادہ تر یہی نام خدا تعالےٰ کا آتا ہے۔ عبرانی میں اس کا ترجمہ لفظ یہوواہ سے کیا جاتا ہے۔ مگر عبرانی زبان کے ایک مردہ زبان ہونے کے سبب ٹھیک تلفظ اور اصلیت کے متعلق بہت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ عبرانی حروف میں اس کو اس طرح سے لکھا جاتا ہے۔

יהוה

ی ہ و ہ

چوں کہ ابتدائی طرز تحریر زبان عبرانی میں حروف پر حرکات دینے کا رواج نہ تھا۔ اس واسطے ٹھیک طور پر معلوم نہیں رہا۔ کہ توریت میں یہ لفظ کس طرح سے پڑھا جاتا تھا بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ یاہ ہے۔ بعض کہتے ہیں یاہو ہے بعض کے نزدیک یہوواہ ہے۔

آج کل کے یہودی اس لفظ کو خدا تعالےٰ کا ایک خاص مقدس نام مانتے ہیں اور بغیر خاص اوقات نماز اور روزہ کے اس لفظ کا منہ پر لانا گناہ جانتے ہیں۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چوں کہ عبرانی زبان عربی زبان سے بگڑ کر بنی ہے۔ اس واسطے یہ لفظ دراصل یا هو تھا۔ هو اللہ تعالےٰ کا نام ہے اور یا حرف منادی ہے۔ جیسا کہ دعا میں کہا جاتا ہے۔ اے خدا۔ یا اللہ۔ اسی سے بدل کر انگریزی میں جہوواہ Jehovah بن گیا ہے الغرض هو اللہ تعالےٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

اَحَدٌ۔ احد کے معنے ہیں ایک۔ اکیلا۔ ایک ہی۔ عربی زبان میں واحد کے معنے بھی ایک ہیں اور احد کے معنے بھی ایک ہیں۔ لیکن یہ اس ایک زبان کے عجائبات میں سے ہیں کہ لفظ احد صرف اللہ تعالےٰ کے صفات میں بیان ہوتا ہے۔ اور خدا کے سوائے دوسرے کی صفت میں کبھی بولا نہیں جاتا۔ پھر ایک فرق واحد احد میں یہ ہے کہ جہاں واحد کا لفظ بولا جاوے۔ وہاں سمجھا جاتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا اور تیسرا بھی ہے۔ لیکن احد کے بعد دوسرا کوئی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کہیں کہ لا یقاومہ واحد۔ ایک آدمی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو خیال میں آ سکتا ہے کہ دو آدمی مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن جب کہا جائے کہ لا یقاومہ احدٌ۔ تو اس کے معنے ہیں کہ اس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

اللّٰه۔ یہ نام خدا کے واسطے عربی زبان میں اسم ذات ہے۔ خدا تعالےٰ کا خاص نام ہے۔ جو صرف اسی کی ذات پر بولا جاتا ہے۔ دوسری کسی زبان میں خدا تعالےٰ کے واسطے کوئی ایسا خاص نام نہیں۔ جو صرف

اللہ تعالے کے واسطے بولا جاتا ہو اور ایک مفرد لفظ ہو اور کسی دوسرے کے واسطے کبھی استعمال نہ ہوتا ہو۔ مثلاً انگریزی زبان مین اللہ تعالے کے واسطے دو لفظ بہت بولے جاتے ہین۔ ایک گاڈ God اور دوسرا لارڈ Lord سو ظاہر ہے کہ گاڈ God کا لفظ انگریزی زبان مین تمام رومی اور یونانی اور ہندی بتوں پر بولا جاتا ہے اور دیوتاؤن کے واسطے بھی استعمال ہوتا ہے اور لارڈ کا لفظ تو ایسا عام ہے کہ ایک معمولی فوج کا افسر بھی لارڈ ہوتا ہے اور ایک صوبے کا حاکم بھی لارڈ ہوتا ہے۔ بلکہ ولائیت میں پارلیمنٹ کے اعلے حصے کے تمام ممبر لارڈ ہی ہوتے ہین۔ ایسا ہی فارسی زبان مین اللہ تعالے کے واسطے کوئی خاص لفظ نہیں۔ جو لفظ زیادہ تر اللہ تعالے کے واسطے بولا جاتا ہے۔ وہ خداوند ہے خدا ایک مرکب لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں خود آ۔ جو خود بخود ہے اور کسی نے اس کو جنا نہین اور فارسی لٹریچر میں یہ الفاظ اوروں کے واسطے بھی استعمال مین آتے ہیں۔ ایسا ہی سنسکرت زبان مین جس قدر اللہ تعالے کے نام ہین وہ سب صفاتی نام ہین کوئی اسم ذات نہیں ہے یہاں تک اس سورۂ شریف کی پہلی آیت کے الفاظ کے معانی کی ہم نے تشریح کر دی ہے

قل ھو اللہ احد ۵ کہہ دے اے محمدؐ اور تمام جہان میں منادی کر دے کہ وہ اللہ ایک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ اس کی صفات میں کوئی اس کی مانند ہے نہ یسوع اللہ تھا نہ رام نہ کرشن۔ نہ بُدھ۔ اور نہ کوئی اور۔ ہمیشہ سے ایک ہی اللہ ہے اور ہمیشہ تک ایک ہی اللہ ہوگا۔ ایک ازلی ابدی خدا

اللہ الصمد۔ صمد وہ ہے۔ جس کے سامنے لوگ اپنی حاجتین پیش کرتے ہین۔ اس صورت مین صمد بمعنے مصمود ہے جیسا کہ قبض بمعنے مقبوض آتا ہے۔ اِس کے معنے ہین وہ سردار جس کے لوگ محتاج ہین یہ لفظ ان معنوں میں عربی زبان کے لٹریچر میں مستعمل ہے۔ چنانچہ دو شعر بطور مثال کے اس جگہ نقل کئے جاتے ہین:

الا بکر ناعی بخیر بنی اسد
بعمرو بن مسعود و بالسید الصمد

خبر دار صبح کو موت کی خبر دی خبر دینے والے نے۔ بنو اسد کے اچھے آدمیوں سے جن کا نام عمرو بن مسعود اور بڑے سردار کی
ایسا ہی ایک اور شاعر کا قول ہے۔

علوته بحسامی ثم قلت له
خذها حذیف فانت السید الصمد

مین اپنی تلوار سے کر اس پر چڑھ گیا۔ لے اس کو اے حذیفہ کیونکہ تو بڑا سردار اور صاحب روا ہے۔

پس صمد اس سردار کو کہتے ہین۔ جس کی طرف وقتِ حاجت قصد کیا جاوے۔ چون کہ اللہ تعالے تمام انسانوں کو سب حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے قدرت تام رکھتا ہے۔ اِس واسطے اس کی صفت مین یہ لفظ استعمال کیا گیا۔ اِسی لحاظ سے سید سردار کو بھی کہتے ہین۔ کیونکہ تمام قوم اپنے سردار کی محتاج ہوتی ہے حضرت ابن عباس کی حدیث سے بھی ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ جس مین لکھا ہے کہ جب یہ سورۂ شریف نازل ہوئی۔ تو اصحاب نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صمد کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔

ھو السید الصمد الذی یصمد الیه فی الحوائج۔ وہ سردار ہے۔ جس کی طرف لوگ احتیاج کے وقت قصد کرتے ہین۔

پھر لغت عربی میں صمد اس کو کہتے ہین جس کا جوف نہ ہو یعنے اس کے اندر کوئی چیز نہ جا سکے۔ نہ اس مین سے کوئی چیز نکلے۔ ایسا ہی صمد اس شفاف پتھر کو بھی کہتے ہیں جس پر گرد غبار نہ پڑ سکے۔ مفسرین نے مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے لفظ صمد کی تفسیر کئی طرح سے کی ہے۔ جن مین سے بعض کو اس جگہ نقل کیا جاتا ہے۔

(۱) صمد وہ عالم ہے۔ جس کو تمام اشیاء کا علم ہو اور وہ بجز ذات الٰہی کے دوسرا نہین۔

(۲) صمد حلیم کو کہتے ہین کیونکہ سید وہی ہو سکتا ہے۔ جو حلم اور کرم کی صفات اپنے اندر رکھتا ہو۔

(۳) صمد وہ سردار ہے۔ جس کی سرداری اور سیادت انتہائی اعلے درجہ تک ہو (ابن مسعود و ضحاک)

(۴) صمد۔ خالق الاشیاء ہے (اصم)

(۵) صمد وہ ذات ہے۔ جو چاہے سو کرے اور حکم کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ اس کے حکم کو کوئی پیچھے نہین کر سکتا اور اس کی قضاء کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ (حسین بن فضل)

(۶) صمد وہ شخص ہے۔ جس کی طرف لوگ حاجت کے وقت رغبت کرتے ہین اور مصیبت کے وقت اس کے پاس اپنی فریاد لے جاتے ہین (سدی)

(۷) سید المعظم کو صمد کہتے ہین۔

(۸) صمد غنی کو کہتے ہین

(۹) صمد وہ ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہ ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف مین مذکور ہے۔ وھو القاھر فوق عبادہ۔

(۱۰) صمد وہ ہے جو نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ پر دوسروں کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے (قتادہ)

(۱۱) حسن بصری کا قول ہے۔ کہ صمد وہ ہے جو لم یزل ہے اور لایزال ہے اور اس کے واسطے زوال نہین۔

(۱۲) صمد وہ ہے۔ جس پر موت نہین اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا اور آسمان و زمین کی میراث اُسی کی ہے۔ (ابی ابن کعب)

(۱۳) صمد وہ ہے۔ جس پر نیند کا غلبہ نہین۔ اور نہ اُس سے سہو صادر ہوتا ہے (یمان و ابو مالک)

(۱۴) صمد وہ ہے کہ جن صفات سے وہ متصف ہوتا ہے۔ دوسرا کوئی نہین ہو سکتا (ابن کیسان)

(۱۵) صمد وہ ہے۔ جس مین کوئی عیب نہ ہو (مقاتل ابن حیان)

(۱۶) صمد وہ ہے۔ جس پر کوئی آفت نہین پڑ سکتی (ربیع بن انس)

(۱۷) صمد وہ ہے۔ جو تمام صفات مین اور تمام افعال مین کامل ہو (سعید بن جبیر)

۱۸۔ صمد وہ ہے۔ جو غالب ہو مغلوب نہ ہو (جعفر صادق)

(۱۹) صمد وہ ہے۔ جو سب سے مستغنی ہو (ابو ہریرہ)

(۲۰) صمد وہ ہے کہ خلقت اس کی کیفیت پر مطلع ہونے سے ناامید ہو۔

(۲۱) صمد وہ ہے۔ جو نہ جنتا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا۔ کیونکہ جو جنتا ہے۔ لامحالہ اس کا وارث ہوتا ہے اور جو خود جنا گیا ہے وہ ضرور مرتا ہے۔ گویا صمد کے بعد کلمہ لم یلد و لم یولد۔ اس کا بیان۔ معنی اور تشریح

ہے (ابوالعالیہ)

(۲۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہین - انه الكبير الذی ليس فوقه احدٌ - صمد وہ کبیر ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہین۔

تفاسیر میں صمد کے معنے اور تشریح اور بہی بیان ہوئی ہے - بخوف طوالت اِتنے پر اکتفا رکیا گیا۔ اس سورہ شریف کی دوسری آیت ختم ہوئی۔

اللہ الصمد - اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ کسی کا محتاج نہین سب اس کے محتاج ہین - وہ کسی کا مخلوق نہین۔ سب اس کی مخلوق ہین۔ سب کی حاجتون کو پورا کرتا ہے وہ سب کی کیفیت جانتا ہے۔ کوئی اس کی کیفیت کا عالم نہیں - وہ سب پر احاطہ کئے ہوئے ہے کسی کا احاطہ اس پر نہین - سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک ہین۔

لم یلد ولم یولد - نہ وہ جنتا ہے اور نہ جنا گیا ہے - نہ اس کا کوئی ولد ہے اور نہ وہ کسی کا ولد ہے - اس آیت شریف میں ان تمام مذاہب باطلہ کا بالخصوص ردّ ہے جن مین اللہ تعالےٰ کے بیٹے اور اولاد مانی جاتی ہے - جیساکہ اِس زمانہ کے عیسائی یسوع مسیح کو ولد اللہ اور ابن اللہ کہتے ہین - اِس پر ایک سوال ہوا ہے - کہ اس آیت مین اللہ تعالےٰ نے لم یلد پہلے کیون رکھا اور لم یولد پیچھے کیوں رکھا - اِس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر مشرکین کا یہ مذہب ہوتا ہے کہ فلاں شخص خدا کا بیٹا تھا یا فلان عورت خدا کی بیٹی تہی - مگر یہ نہین کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص خدا کا باپ تہا یا فلاں عورت خدا کی ماں تھی - گو عیسائیون کے جاہل فرقہ نے اس شرک مین کمال پیدا کیا ہے - کیون کہ ان کے درمیان مریم کو خدا کی ماں کہا جاتا ہے اور ایک بڑا فرقہ عیسائیون کا اب تک مریم کی پرستش کرتا ہے۔

ولم یکن له کفواً احد - اور نہ اُس کے واسطے کوئی کفو ہے - کفو کے لغوی معنے ہیں نظیر اور مثل - عرب بہی بولا کرتے ہیں - ھذا کفولک اے نظیرک - یہ تیری کفو ہے - حضرت ابن عباس فرماتے ہیں - لیس له کفو ولا مثل - مجاہد کا قول ہے - کہ کفو سے مراد صاحبہ یعنی جورو ہے - جیساکہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے۔

بدیع السموات والارض انی یکون له ولداً ولم تکن له صاحبة وخلق کل شیء الخ - وہ آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا ہے - اس کا ولد کہاں سے آگیا - جبکہ کوئی اس کی جورو نہیں اور اُس نے ہر شے پیدا کی ہے اور ہر شے اس کی مخلوق ہے نہ کہ اولاد۔

یہان تک ہم نے اس سورہ شریف کے الفاظ کے معانی اور اُن کی تشریح مفصل بیان کر دی ہے - اب اس سورہ کے مضمون پر اور اس کے فوائد اور عجائبات پر کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

یہ سورہ شریف باوجود مختصر ہونے کے بڑے عظیم الشان مطالب اور مضامین پر مشتمل ہے - لکہا ہے کہ سورۂ الحمد سارے قرآن شریف کا خلاصہ ہے اور آخری دو سورتین معوذتین آخری دُعائیں ہین - اور قرآن شریف کا متن سورۂ بقرہ سے شروع ہوتا ہے اور سورۂ اخلاص پر ختم ہوتا ہے اِس صورت میں یہ سورۃ قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور لُطف یہ ہے کہ یہ سورۃ آخری زمانہ کے عظیم الشان فتنہ عیسائیت سے بچنے کے واسطے ایک بڑا ہتہیار ہے - اس سورۃ میں اللہ تعالےٰ کی توحید پر بالخصوص زور دیا گیا ہے - کہ وہ ایک خدا ہے اس کا کوئی بیٹا نہین اور نہ اسکا کنبہ قبیلہ ہے - اس میں عیسوی مذہب کی تردید کی گئی ہے - کیونکہ دین عیسوی کا تمام دارومدار تثلیث پر ہے - کہ ایک خدا باپ ہے اور ایک خدا بیٹا ہے - اور ایک خدا رُوح القدس ہے - عیسائیون نے ایک کنبہ خدایان مقرر کیا ہے کوئی باپ ہے کوئی بیٹا ہے - کوئی روح القدس ہے - مگر اللہ تعالےٰ نے ان سب کی تردید کی ہے کہ خدا وہ ہے جو لم یلد ہے - کسی کا باپ نہین - اور لم یولد ہے کسی کا بیٹا نہین اور لم یکن له کفواً احد ہے نہ اس کے برابر کوئی روح قدس وغیرہ ہے -

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً اَحَدٌ - ان ہر سہ کلمات کے ساتھ تثلیث کو ردّ کر دیا گیا ہے - اور اس ردّ کی دلیل الفاظ اَحد اور صَمد مین بیان کی گئی ہے - کیون کہ جو ایک ہے - وہ تین کس طرح ہو سکتا ہے اور جو یگانہ ہے اس کے ساتھ دوسرا تیسرا اس کی مانند کیونکر بن سکتا ہے اور وہ صمد ہے - کسی کا محتاج نہین - یسوع تو کہانے پینے کا محتاج تہا بہوک سے ایسا لاچار ہو جاتا تہا کہ جیسا انجیلون مین لکہا ہے - جس درخت پر سے پہل نہ ملے - اس درخت کو بہی دیوانون کی طرح گالیان دینے لگ جاتا تہا - معلومات کا یہ حال تہا - کہ کہنے لگا کہ مجہے علم نہیں دیا گیا کہ قیامت کب ہو گی - باوجود بڑی خواہش اور دُعا کے صلیب سے اپنے آپ کو بچا نہ سکا - وہ جو محتاج ہے - وہ صمد نہین ہو سکتا اور جو صمد نہین وہ خدا نہین - وہ احد ہے اس نے اپنی ہستی کو ثابت کرنے کے واسطے اور اپنی قدرت تام دکہانے کے واسطے آخری زمانہ مین اس فتنہ کے بالمقابل ایک سلسلہ قائم کیا ہے - جو احد اور صمد خدا کی پرستش کو دنیا مین قائم کرتا ہے اور بالخصوص اُس مذہب اور فرقہ کو دنیا سے اکہیڑتا ہے جس کا یہ دعویٰ ہے - کہ خدا باپ ہے اور خدا بیٹا ہے اور خدا رُوح القدس ہے - اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس سورۂ شریف کو قرآن شریف کے آخر مین رکہ کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ یہ ہو گا - کہ تین خدا مانے جاوین گے ایک خدا کا باپ بنایا جاوے گا - ایک خدا کا بیٹا بنایا جاوے گا - اور ایک تیسرا بہی ہو گا جو ان کی مانند اور مثل ہو گا (ایک روایت مین ہے - کہ عیسائیون ہی نے سوال کیا تہا کہ آپ کے خدا کی کیا صفات ہین اور اُن کے سوال کے جواب مین یہ سورۃ نازل ہوئی تہی) اس فتنہ کو مٹانے والا وہ شخص ہو گا - جو خدا کو احد اور صمد مانتا ہو گا - اور اس امر کو

مثل کے آگے ثابت کرے گا کہ خدا صمد ہے اپنے بندوں کی حاجت پوری کرتا ہے۔ بندے اپنی ضرورتوں کے وقت اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ اُن کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے اور خوارق میں سے آپ کی دعاؤں کی قبولیت ہے جس میں مقابلہ کے واسطے تمام جہان کے عیسائیوں آریوں وغیرہ کو بارہا چیلنج دیا جا چکا ہے مگر کسی کی طاقت نہیں کہ اس مقابلہ میں کھڑا ہو سکے۔

چونکہ تمام شرائع اور عبادات کا اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالے کی ذات اور صفات اور افعال کی معرفت حاصل ہو اور اس سورہ شریف سے اس کی ذات کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس واسطے اس کو حدیث شریف میں ثلث القرآن یعنی قرآن شریف کا تیسرا حصہ کہا گیا ہے۔ بلحاظ ان عجائبات اور فوائد کے جو کہ اس سورۃ شریف سے مستنبط ہوتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لانے سے جو راہ سلوک کی طے ہوتی ہیں۔ اُن کے لحاظ سے اس سورۃ شریف کے بہت سے نام رکھے گئے ہیں۔ کثرت بھی اس بات کا شاہد ہے کہ اچھے ناموں کی زیادتی تعداد مسمی کے شرف اور مزید فضیلت پر بھی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ کچھ نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) سورۃ التفرید۔ کیونکہ اللہ تعالے کے ایک فرد ہونے اور تثلیث وغیرہ کی تردید میں ہے۔

(۲) سورۃ التجرید۔ کیونکہ اللہ تعالے کے ایک اور لاثانی ہونے کا اس میں بیان ہے۔

(۳) سورۃ التوحید۔ کیونکہ توحید ایسا واضح بیان کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔

(۴) سورۃ اخلاص۔ اور یہ نام زیادہ تر مشہور ہے۔ کیونکہ اس صورت میں خالص اللہ تعالیٰ کی توحید کا اور صفات اضافیہ اور سلبیہ کا ذکر ہے اور سوائے خدا تعالے کے جلال کے بیان کے اور کسی امر کا اس سورۃ شریف میں ذکر نہیں ہے۔ جو کوئی اس کے بیان پر پورا ایمان رکھے۔ وہ اللہ کے دین میں مخلص ہے۔

(۵) سورۃ النجاۃ۔ کیونکہ اس پر پورا ایمان لانے سے .. اور اسی یقین پر مرنے سے کہ خدا ایک ہے۔ انسان نجات پاتا ہے اور دوزخ سے بچتا ہے برخلاف اس کے عیسائیوں نے نجات اس میں سمجھی ہے کہ خدا تین بنائے جائیں لیکن اللہ تعالے نے ان کا رد کیا ہے کہ نجات اس میں ہے۔ کہ خدا تعالے کو ایک مانا جاوے۔

(۶) سورۃ الولایۃ۔ کیونکہ یہ سورۃ پورے علم اور عمل اور معرفت کا ذریعہ ہو کر انسان کو درجہ ولائت تک پہنچاتی ہے۔

(۷) سورۃ النسبۃ۔ کیونکہ اس سورۃ کے شان نزول میں ذکر ہے کہ کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ کہ آپ کے معبود کا نسب نامہ کیا ہے۔ تب یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(۸) سورۃ المعرفۃ۔ کیونکہ اللہ تعالے کی معرفت اسی کلام کی معرفت کے ساتھ کامل ہوتی ہے جابر کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور نماز میں قل ہو اللہ احد کی سورۃ پڑھی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان هذا عرف ربه۔ بیشک اس شخص نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اس سے سورۃ کا نام سورۃ المعرفۃ ہوگیا۔

(۹) سورۃ الجمال۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان اللہ جمیل یحب الجمال۔ اللہ تعالے کے جمال کے متعلق جب سوال کیا گیا تو جواب ملا کہ وہ احد صمد لم یلد لم یولد ہے

(۱۰) سورۃ المقشقشۃ۔ مقشقشہ کے معنے ہیں بری کرنے والا۔ جب کوئی بیمار شفا پاتا ہے تو اہل عرب کہتے ہیں۔ تقشقش المریض عما به بیمار نے اس سے نجات پائی۔ جس میں وہ گرفتار تھا۔ چونکہ یہ سورۃ شرک اور نفاق سے انسان کو بری کر کے خدا تعالیٰ کا خالص بندہ بنا دیتی ہے اس واسطے اس کا نام مقشقشہ رکھا گیا۔

(۱۱) سورۃ المعوذۃ۔ کیونکہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون کے پاس تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اس سورۃ کو اور سورتوں کے ساتھ ملا کر تعوذ فرمایا۔

(۱۲) سورۃ الصمد۔ کیوں کہ اس میں صمد کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ہے۔

(۱۳) سورۃ الاساس۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد قل ھو اللہ احد پر ڈالی گئی ہے اس بات کی سمجھ قرآن شریف کے اس مقام سے بخوبی آ سکتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے تثلیث اور ایک انسان کو خدا بنانے اور خدا کا بیٹا بنانے کی بھاری خرابی اور نہایت شرارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عقیدہ ایسا ناپاک ہے کہ تکاد السموات یتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جاوے اور پہاڑ گر جاویں۔ پس [illegible] کہ باطل عقیدہ دنیا و مافیہا کی [illegible] اور بربادی کا موجب ہے۔ تو اس کے بالمقابل توحید اس کی [illegible] اور آبادی کا باعث ہے ایسا ہی قرآن شریف میں ایک اور جگہ آیا ہے کہ لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا۔ اگر زمین و آسمان کے اندر اللہ کے سوائے کوئی اور معبود ہوتا تو ان میں فساد پڑ جاتا۔ فساد کی دوری اسی سے ہے کہ ان میں توحید قائم کی جاوے۔

(۱۴) سورۃ المانعۃ۔ حضرت ابن عباس سے [illegible] ہے کہ شب معراج میں اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے تجھے سورۃ اخلاص عطا کی ہے۔ جو کہ عرش کے خزانوں کے ذخیروں میں سے ہے اور عذاب قبر سے روکتی ہے

(۱۵) سورۃ المحضر۔ کیونکہ اس کے پڑھنے کے وقت فرشتے اس کے سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

(۱۶) سورۃ المنفرۃ۔ کیونکہ شیطان اسے سن کر بھاگ جاتا ہے

(۱۷) سورۃ البراءۃ۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو یہ سورۃ پڑھتا تھا فرمایا کہ تو آگ سے بری ہو گیا۔

(۱۸) سورۃ المذکرۃ۔ کیوں کہ یہ سورت انسان کو خدا تعالیٰ کی توحید یاد دلاتی ہے۔ اور غفلت سے نکالتی ہے

(۱۹) سورۃ النور۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک شے کے لئے ایک نور ہوتا ہے۔ اور قرآن شریف کا نور قل ھو اللہ احد ہے۔

(۲۰) سورۃ الامان۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جس کسی نے کہا۔ لا الہ الا اللہ وہ اللہ کے قلعہ میں داخل ہوا اور جو قلعہ میں داخل ہوا۔ اُس نے امان پائی۔

یہ بیس نام ہیں باقی حصہ تفسیر کا آئیندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جاوے گا۔

بدرِ صادق

۱۰ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۶ء

آریہ سماج کی مذہبی کتب

مین

جہاد کی تعلیم

اس نام کا ایک چھوٹا رسالہ لاہور کے دید آشرم کی دہریہ پارٹی نے اپنے ہم وطن نیم دہریہ الموسوم بہ آریہ کی موجودہ پُرجوش لڑاکی سپرٹ کے اظہار مین شائع کیا ہے اور وید ون سے اس جوش کی تائیدی اور تاکیدی سندات پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ آریہ ہمیشہ سے ایسے ہی اخلاق کا نمونہ دکہاتے رہے ہیں۔

یہ رسالہ برائے ریویو ہمارے پاس بھیجا گیا ہے اور اس کے بعض مضامین اس قابل ہیں کہ ان پر روشنی ڈالی جاوے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ اس کے اوراق پر ریویو کیا جاوے۔ یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیو سماجیوں نے بوجہ کم علمی کے اور ناواقفی کے اس رسالہ کا نام جہاد کی تعلیم رکھنے مین ایک بڑی غلطی کہائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مصنف رسالہ نے ایک دو جگہ ضمناً اسلامی جہاد کے مسئلہ پر بھی ناجائز حملہ کیا ہے۔ واضح ہو کہ لفظ جہاد کے معنے لڑائی اور جنگ کے ہرگز نہیں ہین بلکہ جہاد کے معنے ہیں۔ سعی اور کوشش کرنا۔ چنانچہ اس کی مثالین قرآن شریف مین بہت موجود ہین۔ مثلاً ایسے مومن کو جس کے والدین مومن نہ ہوں۔ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے قرآن شریف مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔

وان جاھدٰک علیٰ ان تشرک بی ما لیس لک بہٖ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا۔ کہ اگر تیرے والدین اس معاملہ مین تیرے ساتھ جھگڑین اور کوشش کرین کہ میرے ساتھ تو کسی اور کو شریک بنا جو کہ تجھے اسکا علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ مان۔ علاوہ ازین دنیاوی معاملات مین ان کے ساتھ نیک سلوک کر۔ ایسا ہی ایک جگہ قرآن شریف مین آیا ہے کہ **من جاھد فانما یجاھد لنفسہٖ**۔ جو کوئی کسی امر میں سعی کرتا ہے۔ اس کا فائدہ اس کی جان کو پہنچتا ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے۔ کہ **جاھدوا باموالکم وانفسکم**۔ جس سے ظاہر ہے کہ جہاد مال کے ساتھ بھی ہوتا ہے یعنے اللہ تعالے کے راہ مین مال خرچ کرنا بھی ایک جہاد ہے۔

ایسا ہی اور بہت سی آیات اور احادیث اور عربی لٹریچر سے ثابت ہے کہ جہاد کے اللہ تعالیٰ کی رضا مین کوشش کرنے کو کہتے ہین ہاں چونکہ ایسے دشمن کی مدافعت کرنا جو دینی عداوت کے سبب قوم کے گھر بار کو اور بال بچوں کو دکھ دیتا ہے۔ یہ بھی ایک نیکی کا کام ہے اور خدا تعالے نے انسان کی فطرت مین یہ بات رکھ دی ہے کہ وہ اپنے اوپر ناجائز حملوں کو روکے۔ اس واسطے اصطلاح اسلامی مین اس فعل کا نام بھی جہاد رکھا گیا۔ اور چوں کہ دید دھرم کے ہندو اسلامی حالات سے ناواقف ہین۔ اس واسطے اس بات کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ اسلامی جہاد کیا چیز ہے اور اسلام مین اس کی کیا ضرورت پڑی تھی۔

در سو واضح ہو کہ اسلام کو پیدا ہوتے ہی بڑی بڑی مشکلات کا سامنا پڑا تہا اور تمام قومیں اس کی دشمن ہوگئی تہین جیساکہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکہائی دیتا ہے۔ تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں مین ضرور ایک قسم کا بغض اور حسد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

یہی اسباب تھے۔ جنہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین مشرکوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے عالموں کو نہ محض حق کے قبول کرنے سے محروم رکھا بلکہ سخت عداوت پر آمادہ کر دیا۔ لہٰذا وہ اس فکر مین لگ گئے کہ کسی طرح اسلام کو صفحۂ دنیا سے مٹاوین اور چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے۔ اس لئے اُن کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزین ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ کیسلئ وہ زمین پر قائم ہو بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اُٹھا نہیں رکھا تہا اور ان کو خوف یہ تہا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جاوین اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جاوے۔ سو اسی خوف سے جوان کے دلوں مین ایک خطرناک صورت مین بیٹھ گیا تہا۔ نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور مین آئین اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بیرحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں مین ذبح کئے گئے۔ اس پر خدا تعالے کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہین بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا تب اس خدا نے جو نہین چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بیرحمی حد سے گذر جاوے۔ اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں

[illegible] کی اجازت دیتا ہوں اور
[illegible] ظالموں کو بے سزا نہیں
چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں
جہاد نام رکھا گیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو
قرآن شریف میں [illegible] موجود ہے یہ ہے:۔
اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ
علیٰ نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم
بغیر حق [illegible] ان مظلوم لوگوں کو جو
قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے
گئے [illegible] اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی
اور اللہ قادر ہے [illegible] جو مظلوم کی مدد کرے۔ الجزو نمبر ۱۷
سورۃ الحج۔ مگر یہ حکم مختص الزمان والوقت تھا ہمیشہ
کے لئے نہیں تھا بلکہ اس زمانہ کے متعلق تھا جبکہ
اسلام میں داخل ہونے والے بکریوں اور بھیڑوں
کی طرح ذبح کئے جاتے تھے۔
[illegible] اور اس کی حقیقت یہ
کہ [illegible] الفاظ میں تحریر کئے
ہیں۔ برخلاف اس کے [illegible] دشمنوں کو اور
غیر مذہب والوں کو [illegible] والوں کو قتل کرنے
لوٹ دینے [illegible] طرح طرح کی ایذا دینے
کے [illegible] جہاد کا لفظ رکھنا
ایسا ہی ہے [illegible] کوئی نکاح رکھے
[illegible] جو کہ اسلامی
مسائل [illegible] اس سے
[illegible] غیر قوموں کے
ساتھ [illegible] سے
[illegible] اس کا بیان عمدہ
پیرایہ میں [illegible] کتاب میں کر دیا ہے اس
میں شک نہیں [illegible] طرف مذہبی آزادی
کا چرچا ہو رہا ہے [illegible] لوگ جو مذہبی
اختلاف کے سبب غیر مذہب والوں کو دکھ دینے میں بہت
ہی بڑھے ہوئے تھے وہ بھی اب مذہبی معاملہ میں
کسی کو دکھ نہیں دیتے [illegible] اپنے دشمن میں وید کی تعلیم
کی کوشش کرنا [illegible] عزت کو ہی
خاک میں ملا دینا [illegible] ہندوؤں میں مشہور ہے
کہ [illegible] سے ہمارا مذہب
بگڑ [illegible] مقرر کیا تھا [illegible]
وہ ہندوؤں کا [illegible] اور سخت دشمنیاں
کرتا تھا۔ اگر [illegible] پڑتی ہے کہ وہ
ایسا کرتے [illegible] کہ ویدوں میں

نیوگ کا مسئلہ اور غیر آریہ قوم کو ہر طرح سے دکھ اور ایذا پہنچانے کا مسئلہ نکال کر دیانند نے ویدوں کے ساتھ وہ دشمنی کی ہے کہ ویدوں کے ماننے والے بیچارے مارے شرم کے مونہہ چھپائے پھرتے ہیں۔

اس جگہ وید اور شاستر کے اس قسم کے منتروں میں سے جن کو دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ چند ایک کا بطور نمونہ کے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

اس وید نندک ناستک کو جاتی
پنکتی اور دیش سے باہر کر دینا
چاہیئے۔ سملاس ۳ صفحہ ۵۳

یعنی جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے ان
کو قوم سے نکال دو۔ قطار سے نکال
دو اور ملک سے بھی نکال دو۔

شاید یہی سبب ہے کہ دیانند نے باوا نانک صاحب کے حق میں ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کیونکہ باوا صاحب موصوف ویدوں کو نہیں مانتے تھے اور اس کے مضامین کو غلط جانتے تھے۔

پھر رگ وید بھاشیہ مطبوعہ ۱۹۳۵ بکرمی کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے۔

اور جو ناستک۔ نندک وادھورت
مش ہیں وے سب ہم لوگوں
کے نواس ستھان سے دور چلے
جاویں۔ کنتو نیچے کر کے اور
دیشوں سے بھی دور ہو جائیں
او تہارت ادھرمی پرش کسی دیش
میں نہ رہیں۔

اس میں حکم ہے کہ جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے وہ صرف آریوں کے دیش سے نہ نکالے جاویں بلکہ کسی دیش میں بھی ان کو رہنا نہ ملے۔ خوب! ساری زمین کے آپ گھر بیٹھے ہی مالک بن بیٹھے۔ ویدوں کا منکر کسی دیش میں ہی نہ رہے۔ خیال کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عقل کی بات ہے کہ اپنے دشمن کو حکم ہو رہا ہے کہ وہ کسی ملک میں بھی نہ رہے شاید ایسے ہی احکام وید سے اثر پذیر ہو کر نوجوان آریوں کے خون میں جوش پیدا ہو رہا ہے اور آریہ مسافر میگزین اس قسم کی نظمیں بے دھڑک شائع کرتا ہے کہ:۔

آریہ ویر دو قدم آگے بڑھاؤ تم بھی
دھرم رکھشا کے لئے سیس کٹاؤ تم بھی
جسم فانی کی کرو وا ہیں نہ مطلق پرواہ
شوق سے زخم کوئی سینے پہ کھاؤ تم بھی
ہو رہے چاروں طرف سے ہیں ہزاروں حملے
نکلو میدان میں اب خون بہاؤ تم بھی

پھر [illegible] نند جو صاحب رگ وید کے ایک منتر کے دیا کھیان میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر ویدوں کے منکرین کے حق میں فرماتے ہیں کہ:۔

ان سب دشٹوں کو آپ مول سہت
نشٹ کر دیجئے۔ یعنی ان کو جڑوں سمیت
نیست و نابود کر دیا جائے۔

پھر دیانند صاحب ویدوں کی تفسیر کرتے ہوئے صفحہ ۱۸۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مخالف لوگ یا تو ہماری شکھیا یعنی تعلیم
قبول کریں یا اُن کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے
یا ہمارے بس میں ہو کر رہیں۔

پھر اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۹۲ پر دیانند صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ویدوں کا حکم ہے کہ دشمنوں کا مال اور اسباب لوٹ لو اور عورتیں بھی چھین لو اور گھی کے کپے بھی لے لو۔

غرض اس قسم کے بہت سے احکام ہیں جن میں دشمنوں کو الٹی بری طرح سے مارنے اور لوٹنے اور دکھ دینے کی تاکید کی ہے۔ جن میں سے بعض اس مختصر رسالہ میں لفظ بلفظ نقل کئے گئے ہیں۔

جو ویدک دھرمیوں سے محبت نہ کرے وہ بھی
تباہ ہو۔ ویدک دھرمیوں کے دشمن بھسم بھوت
ہوں۔ خدا ویدک دھرمیوں کا ساتھی اور ان
کے دشمنوں کا دشمن ہے۔

یہ رسالہ جیون پریس لاہور سے مل سکتا ہے اور قیمت [illegible]

رفع جسم عنصری کے ابطال پر

ایک لطیفہ

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ پ ۲۹

ترجمہ: چڑھتے ہیں فرشتے اور روح زمین سے اپنے رب الافلاک کیطرف ایک دن میں اندازہ گنتی اس کی کا پچاس ہزار برس دنیوی کے ہے۔

آیت مذکورہ بالا سے صاف اور صریح اور واضح ثبوت ملتا ہے کہ ملائکہ اور روح جن کی روحانی رفتار خدا تعالے نے ایسی تیز تر فرمائی ہے کہ وہ ایک دن کے اندر ہی زمین سے افلاک تک جو بڑی مسافت طویلہ ہے۔ طے کر جاتے ہیں۔ جس مسافت طویلہ کو عالم جسمانیات سے کوئی جسم کثیف انسان وغیرہ کامل پچاس ہزار برس میں جو دنیا کے سال ہیں۔ طے کر سکتے ہیں۔ اس سے صاف سمجھ آتی ہے کہ اگر حضرت عیسے اس عالم جسمانیات سے جسم عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز کر گئے ہیں۔ تو آیت بالا کی رو سے پچاس ہزار برس کی مسافت طویلہ کو ابھی تک انہوں نے طے نہیں کیا ہے کیونکہ آپ کو تو قریباً عرصہ دو ہزار برس کے ہی ہوا ہے اس لئے وہ ضرور ابھی تک راستہ میں کسی طبقہ حارہ یا زمہریر وغیرہ میں ہوں گے۔ اُمید ہے کہ اگر ہمارے مخالف ابھی کسی تیز دوربین سے آپ کو جاتے ہوئے دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں اور ان کو بصد منت اور الحاح کے واپس بھی کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے۔ تو وہ ان کی تمام دلی اُمیدوں کو جوان کے واپس ہونے کی رکھتے ہیں۔ خاک میں ملا دیں گے۔ کیونکہ آیت مرقومہ بالا کی رو سے تو ان کو پچاس ہزار برس فقط چڑھائی در پیش ہے اور نزول کو بھی اتنی ہی مدت چاہیئے یعنے آپ کی آمد و رفت کے لئے کم از کم ایک لاکھ برس کی فرصت چاہیئے اور آپ کے رفع ہو جانے کے دن سے آج تک قریباً دو ہزار برس کے ہوا ہے۔ پس اس حساب سے اگر حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نزول کریں گے بھی تو کم از کم ۹۸ ہزار برس کو کریں گے۔ متفکر دانی آیات کہ خدا تعالے نے اور پھر بڑے بڑے محققین کی تحقیقات سے اور نیز قرآن کریم کی آیت وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ۔ سے ثابت ہو چکا ہے کہ خدا تعالے نے زمین میں ایک کشش رکھدی ہے جو تمام جسمانیات اشیاء کثیفہ کو اپنی طرف کھینچتی رہتی ہے۔ کوئی چیز پتھر وغیرہ کو اگر کوئی اوپر کو پھینکے۔ تو اس کو ضرور زمین اپنی طرف اپنی کشش کے ذریعہ سے واپس لے آتی ہے اور اگر کوئی چیز مجسم اوپر کو چلی بھی جاوے۔ تو طبقات حارہ یا زمہریر میں جا کر اس کا وجود ذرہ ذرہ خاکستر کی مانند ہو کر زمین پر ہی گر پڑتا ہے۔ پس خدا تعالے نے اپنی پاک کتاب میں ہم کو بڑی وضاحت سے سمجھا دیا ہے۔ کہ اگر کوئی چیز آسمان سے نزول کر سکتی ہے۔ تو وہ ملائکہ اور روح ہیں بموجب آیتہ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ۔

اور پھر فرمایا۔ اگر کوئی چیز عالم جسمانیات سے آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے۔ تو وہ بھی ملائکہ اور روح ہیں۔ بموجب آیت تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ۔

پس اگر خدا تعالے نے کسی آیت میں کسی انسان وغیرہ اور اشیاء کثیفہ ارضی کے لئے ایسا ہی مجسم عروج فرمایا اور پھر اسی کا نزول بھی لکھا ہے۔ تو وہ آیت پیش کرنی چاہیئے۔ ورنہ ایسے بیہودہ عقیدہ سے جو مثل عقاید یہود و نصاریٰ کے ہے توبہ کر کے حضرت عیسے کو موافق قرآن و احادیث کے مثل سائر انبیاء کے وفات یافتہ سمجھنا چاہیئے۔

آج تک تم نے جس قدر حضرت عیسے کی حیات آسمانی کو ثابت کرنے کے لئے خدا تعالے کی پاک کتاب کی مخالفت میں فوجیں باندھ کر جنگ اور لڑائی کی ہے کسی اہل حق پر مخفی نہیں ہے۔

اور خدا تعالے کی پاک کتاب بھی جس قدر آپ لوگوں کے لئے آئے دن نئے رنگ کی آیت ابطال حیات مسیح کے بارہ میں پیش کر کر شکست پر شکست اور ذلت پر ذلت اور تمام ناکامیوں کے مونہہ دکھلاتے ہیں کسی اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ جو کوئی خدا تعالیٰ اور اسکی کتاب اور اس کے رسول کے ساتھ ہتھیار باندھ کر لڑائی کرتا ہے وہ اسی دنیا میں ہر رنگ کا عذاب چکھایا جاتا ہے۔ اور تمام ناکامیوں کے جہنم میں جل کر نامراد ہی ہلاک کیا جاتا ہے۔

خاکسار احمد الدین احمدی از نارووال

میاں جعفر زٹلی ۱۶۔ اگست کے اخبار بدر میں اخبار وطن کے آرٹیکل پر لکھتے ہوئے جو لکھا گیا تھا کہ یہ لاہور میں ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار) لکھتے۔ معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت میں واہی تباہی لکھنے اور ڈھنڈورا پیٹنے میں شب و روز سرگردان رہا کرتے تھے اب کچھ عرصہ سے معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہیں۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا۔ وطن ...... ،، اس کے متعلق ہمارے پاس ایک کارڈ پہنچا ہے جو ملا بخش مالک اخبار جعفر زٹلی کی طرف سے ہے اس کارڈ میں لکھا ہے کہ میں تو جیتا جاگتا صحیح سلامت ہوں۔ خدا نے جس کام کے واسطے پیدا کیا ہے میں اس میں ہمیشہ سرگرم ہوں اور جب تک میرے دم میں دم ہے۔ مرزا کا پیچھا نہ چھوڑوں گا ،، خوب ہے کہ آپ زندہ ہیں مگر ہم نے کب کہا تھا کہ آپ مر گئے ہیں۔ آپ جیسے مخالفین کی کارروائیاں تو اس سلسلہ کو رونق دے رہی ہیں۔ خدا اپنے صادق کے لئے اس کے دشمنوں سے بھی کام لیتا ہے

رسید زر

۲۰۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ ۱۱۸۷ امام الدین صاحب عمر

۲۰۔ ۔۔ ۔۔ ۔ ۴۴۷۔ بابو نور الدین صاحب ۶

۲۱۔ ۔۔ ۔۔ ۔ ۵۲۲۔ حسین بخش صاحب ۶/۱۲

۲۱۔ ۔۔ ۔۔ ۔ ۵۵۹۔ خواجہ غفار جو صاحب ۶/۱۲

۲۱۔ ۔۔ ۔۔ ۔ ۹۰۔ حاکم علی صاحب ۶/۱۲

۲۱۔ ۔۔ ۔۔ ۔ ۴۲۶۔ فضل الٰہی صاحب ۶/۱۲

۲۱۔ ۔۔ ۔۔ ۔ ۴۲۵۔ سردار علی صاحب ۶/۱۲

۲۱۔ ۔۔ ۔۔ ۔ ۴۴۳۔ فضل شاہ صاحب ۶/۱۲

۲۲۔ ۔۔ ۔۔ ۔ ۱۱۹۳۔ نذیر محمد صاحب ۶/۱۲

درخواست دعا احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ از راہ کرم برادرم محبوب عالم صاحب کے لئے جو ایک نوجوان اور صالح احمدی ہیں۔ دعا فرماویں کہ خداوند کریم حسنہ دنیا اور حسنہ آخرت عطا فرماوے۔

عاجز محمد نصیب احمدی محرر اخبار بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے۔ اخبار بدر میں چھاپ ممنون فرماویں۔ والسلام۔ فقط

الملتمس۔ صادق حسین مختار عدالت سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

الذکر الحکیم نمبر ۴ پر ریویو

رقم زدہ حکیم سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدی اٹاوہ سابق ایڈیٹر و مہتمم و پرائیٹر اخبار اظہار الحق

ناظرین اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ پہلے حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرید تھے اور اب مرتد ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حال میں ایک رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۴ شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے ارتداد کے وجوہ قلمبند کئے ہیں اور وہ خط و کتابت بھی درج کی ہے۔ جو حضرت امام صاحب اور ان کے مابین ہوئی ہے۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل پیج پر ڈاکٹر صاحب نے یہ التماس درج کی ہے۔ کہ "وہ سب صاحب اپنی اپنی رائے سے مجھے بھی اطلاع دیں تاکہ مجھے اصلاح و اثبات خیالات موجودہ میں امداد ملے"

اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں بھی اس رسالہ پر بطور ریویو کے کچھ لکھوں۔ ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سے التماس ہے کہ جس پرچہ میں یہ ریویو شائع ہو۔ اس کی کاپی ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں بھی بھیج دیں تاکہ ڈاکٹر صاحب کو رد و اثبات خیالات موجودہ میں شاید کچھ مدد مل جائے۔ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط المستقیم۔

اب میں پہلے ڈاکٹر صاحب کے وہ اقرارات درج ذیل کرتا ہوں جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اپنے رسالہ میں درج فرمائے ہیں۔ بعد ازاں ان وجوہ کو نقل کروں گا جن کی بنا پر ڈاکٹر صاحب مخالفت پر کمربستہ ہوئے اور پھر دکھلاؤں گا کہ وہ وجوہ کہاں تک معقول و پُرزور ہیں اور آیا وہ اصل وجوہ ارتداد ہیں یا ڈاکٹر صاحب کے مرتد ہو جانے کے کچھ اور ہی اسباب ہیں اور حضرت امام زمان سلمہ الرحمٰن بقول ڈاکٹر صاحب خود بخود بگڑ بیٹھے یا فی الواقع ڈاکٹر صاحب اسی قابل ہو گئے تھے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خارج کئے جاویں۔

ڈاکٹر صاحب کے اقرارات

(۱) ڈاکٹر صاحب نے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا خط صفحہ ۵، ۶، ۷ میں شائع کیا ہے۔ اس خط میں حضرت مسیح موعود نے ڈاکٹر صاحب کو یہ ارقام فرمایا تھا۔

"پھر باوجود اس مخالفت کے آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کے مسیح موعود ہونے کا مصدق ہوں۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو آپ مصدق ہی ہیں اور ایک طرف آپ ان تمام تعلیموں کے مخالف ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی خاص وحی سے میرے پر ظاہر ہوتے ہیں۔ تمام نبی وصیت کرتے آئے ہیں۔ جو مسیح موعود کے احکام کو دل سے قبول کرو۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی نصیحت کی ہے۔ اور مسیح موعود کا نام حکم رکھا ہے۔ مگر آپ بات بات میں مخالفت اور مقابلہ سے پیش آتے ہیں کیا یہی تصدیق ہے"

اس عبارت کے لفظ موعود پر ہندسہ ۱ لکھکر ڈاکٹر صاحب حاشیہ پر یہ تحریر فرماتے ہیں۔

"میں اُن تمام احکام کو قبول کرتا ہوں۔ جو قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوں نہ کہ مخالف اسی شرط پر بیعت کی تھی"

(۲) خط و کتابت کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا ایک خط اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۲۔ ۲۴ میں شائع کیا ہے۔ اس خط کے ایک مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا تھا۔ "بہرحال جبکہ خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور اس نے مجھ کو قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے"

ڈاکٹر صاحب نے اس عبارت کے لفظ قبول پر ہندسہ ۱ لکھکر حاشیہ پر یہ تحریر فرمایا ہے "یہ اس قدر تو صحیح و آمنّا بہ۔ مگر ان بیچاروں کا کیا قصور جن پر آپ کی دعوت نہیں پہنچی۔ اور اگر پہنچی تو مخالف یا ضعیف و ناقص صورت میں"

(۳) ڈاکٹر صاحب اپنے دوسرے خط کے صفحہ ۱۱۔ ۱۲ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھتے ہیں

"میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں اور جو لوگ جماعت میں مولوی نور الدین صاحب کا نمونہ ہیں اور قرآن مجید کے ہر ارشاد پر علیٰ التناسب عامل ہیں واجب التعظیم اور واجب الاطاعت سمجھتا ہوں"

"...... ایک مولوی محمد حسین بیگ میرے خالہ زاد بھائی تھے۔ حضور کے سخت مخالف تھے ان کی نسبت مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ اگر مسیح الزمان کی مخالفت پر اڑا رہا۔ تو پلیگ سے ہلاک ہو جائیگا اس کی سکونت بھی شہر سے باہر ایک کشادہ صاف ہوا دار مکان میں تھی۔ یہ خواب میں نے اس کے حقیقی بھائی اور چچا اور دیگر عزیزوں کو سنا دیا تھا۔ ایک سال بعد وہ پلیگ سے ہی فوت ہوا......"

"میں نے حضور کی تائید میں جو ناچیز خدمت کی وہ یہ ہے۔ کہ قریباً چھ ہزار روپیہ صرف کرکے قرآنی تفاسیر اردو انگریزی میں شائع کی"۔ جس میں حضور کے متعلق تمام تائیدی مضمون جو مختلف کتابوں میں شائع ہوئے۔ موقعہ بموقعہ درج کئے گئے ہیں...... اس قدر مصارف کثیرہ کے کام کے واسطے میں نے کوئی چندہ بھی طلب نہیں کیا بلکہ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے کھانے پینے میں ہر طرح سے حتے الامکان تنگی کرکے اپنی تنخواہ اور مفید عام کی آمد سے یہ کام کیا اور لنگر اور اسلامیہ سکول قادیان میں چندہ بھی ادا کرتا رہا اگرچہ میں زیر بار بھی ہوا اور مقروض بھی بنا اور میری بیویاں اور بچے کھانے پینے میں بہت تنگ ہوئے مگر میں نے اس اسلامی خدمت کو ہی مقدم سمجھا لوگوں نے مجھے یہ بھی نصیحت کی اور خطوط بھی بکثرت آئے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے متعلق اس میں سے مضامین نکالے جاویں تو اس تفسیر کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے بلکہ بعض مسلمان مشنریوں نے اپنی زندگی اس کی امداد میں وقف کرنی ظاہر کی مگر میں نے توکل بخدا ان تمام باتوں کو نظر انداز کیا اور خلاف ایمان کوئی بات نہیں کی خواہ ظاہری نظر میں لاکھوں کا نقصان نظر آیا مگر خدا کریم کی اندرونی امدادوں پر بھروسہ رہا۔ اور ہے۔ اللہ کریم میرے ساتھ ہے میری مخلصانہ اور بے ریا خدمتوں کو

خوب جانتا ہے۔"

(۴) ڈاکٹر صاحب اپنے ایک خط اسمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

"میں نے یہ کب کہا کہ مولوی نورالدین صاحب کے سوائے احمدی جماعت میں کوئی عملی رنگ نہیں رکھتا بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں تو ہزار ہا پکے اور با عمل اشخاص ہوتے ہی ہیں ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ مقابلۃً آپ کی جماعت میں سعید اور رشید بہت زیادہ ہیں ۔۔ ۔۔ ۔۔ یہ بھی سچ ہے کہ جماعت احمدی میں بہت سے نمازوں میں روتے اور بہت التجائیں کرتے ہیں"

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس آخری خط کے جواب میں جس میں حضرت صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بیعت سے خارج کر دیا ہے ڈاکٹر صاحب صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں۔

"میرے جو عقائد ابتدائی زمانہ میں تھے بعینہٖ وہی اب ہیں۔ اور آپ کی عزت و عظمت بلحاظ جزو رسالت کے میرے اندر وہی ہے جو اس وقت تھی"

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعلان جو ۳۔ مئی کو الحکم و بدر میں شائع ہوا ہے اس کو نقل کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۱ میں لکھتے ہیں"

"میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں آپ کے الہامات کو مانتا ہوں ۔۔ ۔۔ ۔۔ آپ محض ایک تمثیلی نبی اور امتی نبی ہیں اور بس ۔۔ ۔۔ ۔۔ میں آپکا دشمن ہرگز نہیں ہوں بلکہ آپ کی سلامتی اور سچی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ خداوند عالم نے میرے سینہ کو خود اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے اس لئے مجھے اب تک آپ کی طرف سے کوئی لغزش نہیں وہی ایمان کہ آپ مثیل مسیح ہیں۔ مسیح ہیں مثیل انبیاء ہیں میرے دل میں جب بھی تھا اور اب بھی ہے۔"

(۷) ڈاکٹر صاحب نے صفحہ ۴۳ میں مولانا حکیم نورالدین صاحب کا ایک خط درج کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

جناب عبدالحکیم خاں۔ اسسٹنٹ سرجن بالقابہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اللہ تعالیٰ کے عجائبات ہیں جو ہم نے آپ کے متعلق دیکھیں۔ مرزا صاحب آپ کی اس تفسیر تک تو مسیح و مہدی تھا۔ اب دجال و ضال ہو گیا۔ تو آپ کا استقلال اور آپ کی تحقیق گذشتہ کی بے ثباتی تو ظاہر ہو گئی۔ آئندہ موجودہ حالت پر آپ ٹھہریں گے یا ترقی کریں گے۔ آئندہ ظاہر ہوگا۔ تمہارے متعلق ایک حیرت زدہ انسان

نورالدین۔ ۲۔ مئی ۱۹۰۶ء

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں۔

میری تحقیق گذشتہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ میں اسی طرح حضرت مرزا صاحب کو مسیح الزمان اور ملہم من اللہ مانتا ہوں۔ آپ کو اسلام کا عملی نمونہ اور عالم قرآن جانتا ہوں ۔۔ ۔۔ ۔۔ (۲) تمام انبیا پیغام رسان اور ہادی خلائق ہوئے ہیں نہ کہ مدار نجات ایسا ہی حضرت مرزا صاحب ہیں (۳) حضرت مسیح الزمان کو مسیح و مہدی مانتا ہوں ساتھ ہی بشر بھی ۔۔ ۔۔ ۔۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ مسیح کا خلاف نہایت ہی خطرناک امر ہے (۴) آپ دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات انبیائے بنی اسرائیل کی وحی کے مشابہ ہیں۔ (۵) مگر میں تو اے نورالدین تیرا ہی روحانی فرزند ہوں۔ جو پہلے تھا۔ مسیح کا مرید ہوں اور تم سب کے لئے سلامتی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں"

(۶) ۔۔ ۔۔ ۔۔ والسلام۔ والسلام۔ والسلام۔ الف۔ الف۔ سلام علیکم و علی المسیح۔ و علے کل من لدیکم۔

ڈاکٹر صاحب کے یہ اقرارات پڑھ لینے کے بعد ناظرین اب اُن وجوہ واسباب کی طرف توجہ فرماویں۔ جو بقول ڈاکٹر صاحب اس خط و کتابت کے محرک ہوئے۔ جس کا نتیجہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ اعلان ہے جو الحکم و بدر میں ۳۔ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا۔

خط و کتابت درج کرنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے اُن وجوہ واسباب کی تشریح و تفصیل فرمائی ہے۔ اُس کا خلاصہ نمبروار ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) جماعت احمدی میں خاص مرزا صاحب کے اذکار کا جوش ایسا غالب ہو گیا ہے۔ کہ تسبیح و تقدیس اور تحمید و تمجید باری تعالیٰ قریب قریب مفقود ہو گئی۔ مرزا صاحب بھی اپنی تعریف اور وفات مسیح کو مقدم سمجھتے ہیں۔

(۲) (مرزا صاحب) تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو سال میں پیدا ہوئے ہیں بلا تبلیغ کامل خارج از اسلام سمجھنے لگ گئے ہیں۔

(۳) میں نے (ڈاکٹر صاحب) توحید و عظمت باری تعالیٰ پر تین یا چار ہی لیکچر دئے تھے۔ ان کو احمدی لوگ گھبرائے۔ اور ایک شخص عبدالغنی خاں نام نے جماعت کی طرف سے کہا کہ آپ مرزا صاحب کا ذکر کیوں نہیں کرتے۔ میں نے جواب دیا کہ ابھی تو حمد ہو رہی ہے ۔۔ ۔۔ ۔۔ حمد کے بعد نعت رسول اللہ علیہ وسلم پھر مناقبت مرزا صاحب ہو گی۔ مگر ان باتوں سے پکے احمدی مطمئن نہ ہوئے اور روز بروز واویلا بڑھتا گیا ۔۔ ۔۔ ۔۔ ان حالات سے مجھکو سخت افسوس ہوا۔

(۴) مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی پٹیالہ تشریف لائے اور اونہوں نے اول میرے کہنے سے قرآنی عظمت اور قرآنی تعلیم کی ضرورت پر لیکچر دئے۔ پھر جماعت احمدیہ کے اصرار سے وعظ میں قرآن شریف سے مرزا صاحب کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ثابت کرنا شروع کیا۔ اس سے میرا افسوس اور مایوسی اور بھی زیادہ ہو گئی۔

(۵) جب مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر الوطن کی تحریک پر مولوی محمد علی و خواجہ کمال الدین صاحبان وغیرہ نے یہ تجویز پاس کی اور شائع کی کہ ریویو آف ریلیجنز قادیان میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں۔ جن کو خاص مریدوں کے نام جاری کیا جاوے۔ یا دیگر ایسے اشخاص کے نام جو اس کے خود خواستگار ہوں۔ اس تجویز کی اشاعت سے میرا دل قدرے ٹھنڈا اور میں نے کہا کہ ہماری جماعت میں عالی خیال اور عالی ظرف لوگ بھی ہیں۔ اور اب یہ کام قرآنی رنگ اور خدائی آئین پر چلیگا۔ اور ہمارا پیغام احسن اور بلیغ صورت میں تمام دنیا کو پہنچے گا مگر وہ تمام خوشی خاک میں مل گئی۔ جب پکے مرزائیوں یا مرزا کے شیدائیوں نے اس تجویز کے خلاف شور مچانا شروع کیا اور وہ تجویز خاک میں مل گئی۔ مولوی محمد علی صاحب کو مرزائیوں کا شور دبانے کی غرض سے اپنے اقرار و عقائد شائع کرنا پڑے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

معزز ناظرین! ڈاکٹر صاحب نے یہ وجوہ و اسباب تحریر فرمائے ہیں۔ جن کی بناء پر اونہوں نے غیظ و غضب میں آکر سلسلہ عالیہ احمدیہ ربانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخالفت کی ٹھہرائی۔ اور باوجود اقرارات مندرجہ بالا پٹھانی کا وہ جوش دکھلایا کہ سخت ترین کفار کے بھی کان کاٹے۔ وجوہ مذکورہ بالا کے قلمبند کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "دل میں آرزو تھی۔ کہ قادیان پہنچ کر خالص قرآنی مضامین اور اسی کی ترتیب و تناسب پر لیکچر دیا کروں گا ممکن تھا کہ ان لیکچروں سے ہی یہ مانو مانیا اور اکسنٹریسٹی دور ہو کر کل قرآن مجید کا مذاق پیدا ہو جاوے۔ مگر میں زیادہ صبر نہ کر سکا اور مضامین ذیل پر ایک خط میں نے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکھا۔ چونکہ اصل خط کی نقل میرے پاس موجود نہیں اور میری بار بار کی درخواستوں پر حضرت مرزا صاحب نے اس کو واپس بھی نہیں کیا اور نہ نقل بھیجی اور نہ اخباروں میں شائع کرایا بلکہ اپنے خیالات سے ہی ایک اعلان بدر اور الحکم میں ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع کرایا۔ اس لئے میں اپنی یادداشت کی بناء پر وہ خط ذیل میں درج کرتا ہوں"

اس تحریر میں ڈاکٹر صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وجوہ متذکرہ بالا کے پیش آنے پر ایک خط میں نے مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بے قراری اور جوش کی حالت میں لکھا۔ ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب کو یہ شکایت ہے۔ کہ میرا اصل خط مرزا صاحب نے شائع نہیں کرایا نہ واپس کیا نہ نقل بھیجی مگر میری رائے میں حضرت مرزا صاحب ایسا کرنے کے لئے کسی طرح مجبور نہیں کئے جا سکتے تھے۔ نہ ڈاکٹر صاحب کو اس قسم کے مطالبہ کا کوئی حق حاصل تھا۔

تاہم ڈاکٹر صاحب کی تسلی کے لئے ڈاکٹر صاحب کے اس خط کو جو انہوں نے اپنی یادداشت کی بناء پر لکھا ہے اور جسے وہ پہلا خط تسلیم کرتے ہیں وہی اصل خط تسلیم کئے لیتا ہوں۔ جو انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو لکھا تھا۔ اگرچہ ناظرین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے زد سے بچنے کے لئے اس خط کو جو یادداشت کی بناء پر لکھا ہے بہت کچھ سوچ سمجھ کر اور حتی الامکان پہلو بچا کر لکھا ہو گا۔ کیونکہ پہلا خط جو مرزا صاحب کے پاس بھیجا گیا۔ وہ ڈاکٹر صاحب نے نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکھا تھا۔

اب ڈاکٹر صاحب نے حضرت اقدس سے خط و کتابت شروع کرنے کے لئے جو وجوہ محرک قلمبند فرمائے ہیں ناظرین میں سے ڈاکٹر صاحب کو یہ حق حاصل ہو کہ اپنے روحانی باپ اور مسلمہ امام و ملہم من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود کی شان میں وہ طرز تحریر اختیار کریں جو نیک ایمان دار ذی علم اور شریف آدمی ہرگز اختیار نہیں کر سکتا۔ میری رائے میں ڈاکٹر صاحب کو کوئی ایسا حق حاصل نہ تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے باوجود اقرارات مذکورہ بالا کے حضرت امام صاحب کی خدمت میں جو شوخی و گستاخانہ روش اختیار کی ہے۔ وہ ان کے علم و فضل دیانت و امانت و تہذیب و شرافت کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔

طرفہ تر یہ کہ وجوہ مندرجہ بالا میں سے پہلی وجہ ایسی ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب کی محض جودت طبع کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب پر واجب ہے کہ اپنے بیان کی تصدیق حضرت مرزا صاحب یا اکابر ملت احمدیہ کی تحریرات سے کراویں۔

دوسری وجہ کا بھی یہی حال ہے۔ خود حضرت مرزا صاحب اپنے دوسرے خط میں ڈاکٹر صاحب کو لکھتے ہیں۔

"بہرحال جبکہ خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔"

اور پھر ان جملوں کی تشریح اسی خط کے اخیر پر اس طرح فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے۔ جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔"

باقی وجوہ کو حضرت مرزا صاحب سے براہ راست کچھ تعلق نہیں۔ پس ڈاکٹر صاحب کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو غصہ آیا وہ محض بے جا تھا۔ افسوس ڈاکٹر صاحب کو یہ خیال نہ آیا کہ شتابکاری اور غصہ بڑے شیطان ہیں۔

اب میں ڈاکٹر صاحب کے خط کے وہ جملے جن کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

"دوم۔ آپ کا وجود خادم اسلام ہے نہ کہ وجود اسلام۔ پس اپنے وجود کی خاطر اصل اشاعت اسلام کو روکنا حکمت و دانائی کے خلاف ہے"

"پنجم۔ محض ایک مسئلہ وفات مسیح اور آمد مسیح یا پیشگوئیوں پر تمام زور خرچ کرنا اور باقی اجزائے اسلام کو نظر انداز کر دینا یا غیر ضروری و حقیر سمجھنا سخت نادانی بلکہ تنگ خیالی تنگ ظرفی اور ضد و تعصب میں داخل ہے"

"ششم۔ اس وقت جبکہ مریدوں کی تعداد زیادہ ہو چکی ہے۔ سب سے مقدم یہ امر ہے کہ ان کی اخلاقی اور ایمانی .... اصلاحوں کی طرف خاص توجہ کی جاوے اور بجائے خالی باتوں خالی دعوؤں اور کاغذی پتنگ بازی کے اسلام کا عملی نمونہ ایک فیصدی بھی ہو جاویں۔

ہشتم۔ قرآنی تعلیمات کو مردہ اسلام قرار دینا انتہا درجہ کی بے باکی اور بدفہمی ہے افسوس کہ خالص قرآن کو تو مردہ اسلام قرار دیا گیا۔ اس سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کیا توہین ہو سکتی ہے۔ اگر احمد اور محمد جدا نہیں تو جس رنگ میں محمدی تعلیم تیرہ سو سال تک دنیا میں جاری رہی اس کو کیوں مردہ اسلام قرار دیا گیا کیا قرآن مجید میں ہزارہا پیشگوئیاں اور علمی اسرار موجود نہیں۔ جن کی تصدیق ہر زمانہ میں ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے اس سے بڑھ کر قرآن اور اسلام کی اور کوئی توہین نہیں ہو سکتی کہ اس کی حیات کا دارومدار ایک شخص کی ذات پر منحصر تھا جو آج تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہوا۔ پس یہ نہایت ہی رذیل اور گستاخانہ کلمات تھے۔ جو کلام الٰہی کی نسبت شائع ہوئے اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید کو شفا نور اور حیات بخش فرماتا ہے مگر احمدی جماعت اس کو مردہ کلام بے اثر اور بودا کلام قرار دیتی ہے۔ اسی توہین قرآن اور اسلام کا نتیجہ ہے جو یہ اعتراض آپ پر پلٹ پڑے۔

نہم۔ افسوس! اس معاملہ میں احمدی جماعت نے ایسی تنگ خیالی اور ضد و تعصب کا نمونہ دکھایا کہ ساری قوموں سے سبقت لے گئے۔

دہم۔ ...... میں اس قدر طول طویل عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا اگر میں اپنی

جماعتیں تزکیہ نفس اصلاح اخلاق اور قرآنی تعلیم کی طرف سے سخت رنجیدہ کی غفلت اور لاپروائی نہ دیکھتا اور کہیں قرآن و اسلام کی اشاعت اخبار وں میں نہ پڑہتا اور خالی باتوں اور دعووں اور یکسوئی جنون کا رنگ ان کے اقوال و افعال میں مشاہدہ نہ کرتا۔

اب میں پبلک کی انصاف پسند طبائع سے اس امر کا فیصلہ چاہتا ہوں کہ آیا کوئی خداترس شریف و نجیب تعلیم یافتہ مسلمان اس بات کا شرعاً و اخلاقاً مجاز ہو سکتا ہے کہ اپنے پیر و مرشد روحانی باپ و سلسلہ امام مہدی و مسیح موعود و ملہم من اللہ اور اپنے روحانی بھائیوں کی شان میں ایسے سخت و درشت الفاظ استعمال کرے۔ جیسے کہ ڈاکٹر صاحب نے استعمال کئے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ کوئی شریف و خداترس آدمی ڈاکٹر صاحب کو ایسے رذیل و گستاخانہ الفاظ استعمال کرنیکا ہرگز مجاز قرار نہ دیگا۔ پس میری رائے میں اگر حضرت مرزا صاحب قبلہ صرف اسی خط کی بنا پر ڈاکٹر صاحب کو اپنی جماعت سے خارج کر دیتے تو بھی بالکل بجا اور درست ہوتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شفیق باپ اور ناصح استاد کی طرح ڈاکٹر صاحب کے نہایت گندے اور سخت ناپاک خط کا جواب کمال مہربانی اور نرمی سے تحریر فرمایا ہے بایں ہمہ افسوس کا مقام ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا جنون ترقی پر ترقی کرتا گیا حتیٰ کہ آخری خطوں میں اونہوں نے سخت کلامی اور دریدہ دہنی اور افترا پردازی کی حد ہی کر دی آخر مجبور ہو کر حضرت مرزا صاحب نے ان کو جماعت سے خارج کر دیا اور اس اخراج کا اعلان الحکم و بدر میں شائع کرا دیا اور یہی ہونا چاہیئے تہا۔

ڈاکٹر صاحب نے تو دیکھئے امام معصوم پر یہ ظلم و ستم روا رکہنے پر بھی خان بہادر الذکر الحکیم نمبر ۲ کے شروع میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجھ سے خود بخود ناگوار گئے ہیں تو ان کی تحریر پر یہ مقولہ یاد آتا ہے کہ

اذا لم تستحی فقل ما شئت۔

ایہا الناظرین! جو شخص ایسے صاف و صریح جھوٹ کی نجاست کہا سکتا ہے کیا وہ راستباز و ملہم من اللہ ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں پس ڈاکٹر صاحب کی تحریر کیا قابل اعتبار ہو سکتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنی اس حرکت بیجا پر دل ہی دل میں خود ہی نادم ہوئے ہیں اس لئے آپ نے جگہ صفحہ ۲ پر معذرتاً لکھتے ہیں کہ میں نے اس کو (یعنی خط کو) دو پہر کے وقت میں غلبہ غیظ کے وقت لکہا تہا۔ مگر میری رائے میں غدر گناہ بدتر از گناہ والی کہاوت ہے۔ (باقی آئندہ) راقم صادق حسین صادق اٹاوی

بدر خواتین

نوٹ۔ برادر شہاب الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار میں یہ نوٹ دیدیا جاوے۔ کہ جو صاحب عورتوں کی طرف سے مضمون روانہ کریں۔ ان کو یہ احتیاط ضرور کرنی چاہیئے کہ مضمون خود خواتین کا اپنا لکہا ہوا اور اپنے ہاتھ سے لکہا ہوا ہو۔ گو اس میں کسی حد تک مردوں نے اصلاح کر دی ہو تو مضائقہ نہیں لیکن احمدی اخبار میں ایسا ہرگز نہ ہونے پائے جیسا کہ اور جگہ بعض دفعہ ہو جاتا ہے کہ مضمون لکہے تو مرد اور عورت کے نام پر شائع کرا دے۔ امید ہے کہ احباب اس تحریک کو پسند کرینگے اور اس پر عملدرآمد رکہینگے۔

ایڈیٹر۔ بیاہ کے وقت چہوٹی لڑکیوں کا گیت گانا اور ڈہول یا دف بجانا ممنوع نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کیونکہ خصوصیت نکاحوں میں بسا اوقات بہت فساد نکلتے ہیں۔ ہاں آتشبازی ناچ رنگ گانا باندھنا وغیرہ رسومات ناجائز اور غیر شرعی سب بیجا اخراجات سے جو صرف ریا کیواسطے اور رسم کے طور پر ہوتے ہیں بچنا چاہیئے۔

عورتوں کے حقوق کے متعلق جو کچہ معزز بہن نے کہا وہ بجا ہے مگر اخبار کے وارث میں خریدار۔ خریداروں میں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی۔ اگر میں یہ خیال کروں تو پہر خواتین کے حصہ میں کالم کا گذارہ قریباً ۱۰۰۰ کے اخبار نکلتا ہے جنمیں سے بمشکل تین چار پرچے عورتوں کی طرف جاتے ہیں یا ان کی خاطر منگوائے جاتے ہیں۔ یہ بھی نہ سہی اگر ہمکو یہ معلوم ہو جاوے کہ جسقدر مرد اخبار بدر پڑہتے ہیں اس سے چوتہائی تعداد بہی عورتوں کی ایسی ہے جو اخبار پڑہتی یا پڑہ سکتی ہیں تو ضرور اخبار کا بہت سا حصہ عورتوں کیواسطے وقف کیا جاوے سردست ایک کالم ہی صرف اس لئے رکہا گیا ہے کہ عورتوں کے درمیان اخبار پڑہنے کا طریقہ جاری ہو جاوے علاوہ ازیں بدر کا اکثر حصہ اب بہی ایسا ہے جس سے مرد اور عورتیں برابر فائدہ حاصل کر سکتی ہیں مثلاً خدا کی تازہ وحی۔ حضرت مسیح موعود کی ڈائری۔ درس قرآن شریف وغیرہ بہرحال ہم بہنت غلام محمد کے مشکور ہیں کہ اس نے اخبار کی طرف توجہ کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اخی مکرم جناب مفتی صاحب سلمہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ برخورداری نے بڑی محنت سے ایک مضمون تیار کر کے ارسال خدمت کیا ہے امید کہ آنجناب فائدہ عام پر نگاہ رکہکر یا برخورداری کا دل بڑہانے کا خیال رکہکر اسے قریب کی اشاعت میں شائع فرمادینگے۔ مہربانی ہوگی والسلام
خاکسار غلام محمد پہلوری از وزیرآباد

وزیرآباد میں اصلاحی طرز کا بیان

دردیکہ فلک باما چہ کردی + بساط عیش و اقبالم را بزردی

میری پیاری بہنو! قوم کی اصلاح گہر سے ہی شروع ہوا کرتی ہے گہر کے لفظ سے مطلب عام طور پر عورت سے لیا جاتا ہے مرد اصلاح میں خواہ کتنی کوششیں کریں مگر جب تک ہم ان کا ہاتہ بازو بنکر امداد نہ دیں اس وقت تک کامیابی معلوم۔

وزیرآباد کی ایک تول توم کے زنی نے میرے دیکہنے کی یہ بات ہے کہ ترک رسومات پر حلف تک اٹہائی مگر دسوں کا ایک جوٹیلی اور پیز کہانا اور اس کے ساتہ ساتہ سریلی آوازوں سے مستورات کا رات کے وقت بالاخانوں پر چڑہکر گانا جب تک میں پہلے بیان کر چکی ہوں بند نہ ہوا۔ وہ کیوں؟ اس لئے کہ عورتوں نے مردوں کا ساتہ نہ دیا یاد رکہنا چاہیئے کہ گاڑی بغیر دو ہم خیال بیلوں کے چل ہی نہیں سکتی مختلف خیال کے بیل نہ صرف گاڑی کے پرزے پرزے کر دینگے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مالک کو مالی نقصان کا زیر بار کر دینگے۔ علیٰ ہذا القیاس دنیا کی بیل گاڑی میں جہاں جہاں اختلاف مزاج کا مسئلہ درپیش ہو گیا ہو وہاں سے

گہٹا سر پر ادبار کی چہا رہی ہے + فلاکت سماں اپنا دکہلا رہی ہے

ایمان سے کہنا کیا رسول اللہ نے ہمیں موجودہ مروجہ طرز بیان سکہائی تہی؟ یا دریا وہ طرز سکہائی تہی کہ جس کا ذکر میں ذیل میں چلکر کرونگی میرا دل دریا کی طرح نہ رکنے والی روانی کو چاہتا ہے مگر مجہے ایک طرف طوالت مضمون سے آپ کی طبیعتوں کے اکتا جانیکا اندیشہ دامنگیر ہے اور دوسری طرف ایڈیٹر صاحب کی وہ مہربانی مانع ہے کہ جو انہوں نے تقسیم حصہ اوراق کے بہلوں میں عورتوں کے ساتہ یا اگر لکہوں تو سچ ہے کہ بے زبان فرقہ کیساتہ کی ہے۔ آہ! بانیٔ اسلام نے تو تیسرے حصہ کی مالک عورت کو بنایا تہا دو حصے مردوں کو دئے تہے مگر ہمارے انصاف پسند ایڈیٹر صاحب نے اس سراپا ہدایت یافتہ فرقہ کو بارہ یا سولہ صفحوں میں سے صرف ایک صفحہ ہی عنایت فرمایا ہے مانا کہ عورتیں مضمون کم بہیجتی ہیں مگر کیا ان کی اصلاح کیلئے مردوں کو قلم اٹہانا گناہ ہے؟ تاہم ایڈیٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ انہوں نے دوسرے اخباروں کی طرح ہمیں بالکل ہی اخبار سے کاٹ کر نہیں پہینک دیا۔ افسوس کہ میں نفس مضمون سے بہت دور نکل گئی ہوں۔ اس لئے اب پہر بر سر مطلب آتی ہوں اور اپنے درد دل کا اظہار ایک معزز شاعر کے الفاظ میں یوں ادا کرتی ہوں

کہو نا کیہ اپنی آنکہیں کہاں تہی قوم مسلم
گم ہوئی جاتی ہے تجہسے عزت دنیا و دین
ایک رونا ہو تو رو دیں۔ رو دیں گے کس کس کو ہم
اب تو گویا کل ہماری ایک بہی مسجد ہی نہیں
اپنی اپنی دہن میں ہیں سرور بہر برباد دہیر
منزل دنیا و دین سے ہیں سبہی فارغ نشین
گرچہ چہکوایا زمانہ نے ہمیں سب تلخ و ترش
پر نشان اب تک نہیں پندار کا اترا نہیں
قوم کے شیرازۂ الفت کو توڑا بغض نے
جس کو دیکہو باہمی الفت دل میں برہمیں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کیمتعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر مولوی صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔

مرزا غلام احمد۔ قیمت ۱۲

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مفصل حالات۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چسپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آجتک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ بلینہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بلینہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو نہایت کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماران

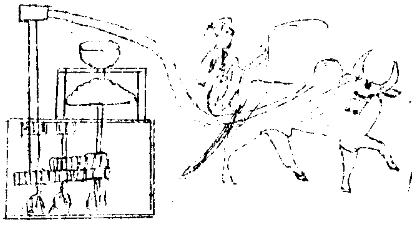

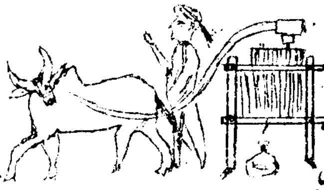

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۔ اور دوم مبلغ ۔ مبلغ ۔ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوش خط۔ سفید اعلیٰ کاغذ۔ قیمت صہ خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں۔ بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ ۲

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الہی۔ اور احادیث۔ قیمت ۲

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم ۶

مباحثہ مابین شیخ اللہ دین واعظ انجمن حمایت الاسلام۔ و پادری احمد مسیح صاحب واعظ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج۔ دہلی۔ ۱

عدم نجات مذہب پولوس ۔

انوار العبد۔ ۸

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۸

تفسیر سورۂ جمعہ ″ ″ ″ ۴

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴

اعلام الناس ″ ″ ″ ۳

سوالسبیل ″ ″ ″ ۱

کشف الالتباس ″ ″ ″ ۔

ایقاظ النائمین ″ ″ ″ ۔

موعظہ حسنہ ″ ″ ″ ۔

صیانۃ الناس ″ ″ ″ ۱

سر الشہادتین ″ ″ ″ ۱

الفرقان ″ ″ ″ ۲

عاقبۃ المکذبین ″ ″ ″ ۱

مجموعہ ازالۃ الوساوس ″ ″ ″ ۴

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ۵

اعجاز احمدی ″ ″ ″ ۱

رویائے صالحہ ″ ″ ″ ۴

چٹھی مسیح ″ ″ ″ ۱

القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۲؎ ۸

ای جہان منتظر خوش باش کامدلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸ | آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زماں

سلسلہ الجدید جلد ۲ — نمبر ۳۶

۱۷ - رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ - ستمبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

نمبر ۳۶ — سلسلہ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہ با قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲؎ ۸

عام قیمت مابعد ہے رفی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چہپے تو خط لکہکر دریافت کرنا چاہیئے۔

نوکل .... عہ - افریقیہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ترتیب مضامین مین تبدیلی

مشورہ طلب امر۔ جیساکہ گذشتہ اخبار مین بھی ناظرین سے مشورہ طلب کیا گیا تھا صفحہ ۲ یعنی ٹائیٹل کے اندر کا صفحہ بہ سبب رنگین کاغذ ہونے کے خدا کی تازہ وحی کے واسطے موزون نہین معلوم ہوتا کیونکہ اس قسم کے کاغذ پر چھپائی ایسی عمدہ نہین اٹھتی۔ جیساکہ سفید کاغذ پر۔ اس واسطے اس ہفتہ مین بطور نمونہ اس صفحہ پر ڈاک ولایت لکھی جاتی ہے۔ احباب اپنے مفید مشورہ سے امداد فرماوین۔ خدا کی تازہ وحی کے صفحہ ۳ پر لکھنے مین ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ وہ صفحہ سب سے آخر چھاپا جاتا ہے اور اس کے بالمقابل صفحہ ۶ تازہ اخبار عام کے واسطے کام آسکتا ہے۔

مینجر

ڈاک ولائت

چار بیویان۔ ایک صاحب جیمس کویز باغ ساکن شہر واشنگٹن ملک امریکہ کے حال مین مرگئے ہین۔ ان کے بعد ظاہر ہوا کہ ان کی چار بیویان تھین یا تو وہ مارمن تھے۔ یا قدرتی ضروریات نے ان کو اس امر پر مجبور کیا تھا۔ کہ اس فطرتی مسئلہ تعدد ازواج پر عمل کریں۔

دجال کا جلانا ڈاکٹر اتچ چارلٹن بیسٹین صاحب نے ایک کتاب شائع کی ہے جس مین اوہنون نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ زمین مین سے اجزاء اکٹھے کرکے ایک جاندار پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بعض دیگر پروفیسرون نے اس کی تائید کی ہے اور تجربے کئے جارہے ہین کیا اب بھی وہ بات پوری نہین ہوئی کہ دجال جلائیگا اور مارے گا۔ اس مین ان نادانون کے واسطے

بھی ایک سبق ہے۔ جو کہتے ہین کہ جب انسان مر جائیگا۔ تو پھر کس طرح زندہ ہوگا۔ خدا کے کلام اور نبی کے قول کو سننا اور ماننا تو بدبختون کے واسطے مشکل ہے۔ لیکن یورپ کی آواز ضرور ہے کہ ان کو پیاری لگے۔ اور سب کچھ منواوے۔

سینٹ راکو عیسائیون کا ایک مقدس بزرگ اس نام کا گزرا ہے۔ ممکن ہے اپنی جگہ کوئی نیک بخت راہب ہو۔ لیکن آج کل اس کا بت بنایا جاتا ہے اور اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے بت کی پرستش زیادہ تر کنواری لڑکیان اور بیاہی ہوئی عورتین کرتی ہین۔ ان عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عورت کو اچھا خاوند دلانا اور خاوند کے تعلقات کو پرمحبت کر دینا اس بزرگ کی عبادت سے اور اس کے آگے نذر و نیاز رکھنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ حال مین امریکہ کے ایک شہر مین اس کے ایک بت پر تنازع ہوکر معاملہ جنگ و جدال تک پہنچا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔ کہ یہ بت ایک گرجا مین مدت سے نصب تھا۔ بعض لوگوں نے اس کے واسطے ایک خاص جگہ بنائی۔ اور اس کو وہاں لے گئے جس پر جھگڑا ہوا۔ اور آخر جو فریق اس کو گرجا مین ہی رکھنا چاہتا تھا وہ غالب آیا۔

آمد مسیح ایک شخص ہیٹ ملر (H. Miller) نام انیسوین صدی کے ابتدا مین گذرا تھا۔ جو اپنے آپ کو نبی کہتا تھا۔ اور اس کا دعویٰ تھا کہ مین نے بائیبل کی پیشگوئیون سے حساب کیا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ دنیا کے خاتمہ اور یسوع مسیح کے آنے کا دن سنہ ۱۸۴۳ء مین ہے اس کی اس بات کو سنکر بہت سے لوگ اس کے مرید بن گئے لیکن جب سنہ ۱۸۴۴ء گذر گیا تب لوگ برگشتہ ہوگئے اس وقت اس نے مشتہر کیا کہ حساب کرنے مین مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔ بائبل کے رو سے دوبارہ حساب کرنے سے جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح سنہ ۱۸۷۵ء مین آئیگا۔ ملر کے بعد اس کے شاگرد پادری تھرمن (Rev: Thurman) نے نبوت کا دعوے کیا اور کہا کہ میرے استاد سے بھی غلطی ہوئی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ مسیح سنہ ۱۸۷۵ء مین ضرور آجائیگا اور دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا۔ قریب تیس ہزار آدمی اس کے ساتھ شامل ہوگئے۔ لیکن جب سنہ ۱۸۷۵ء بھی خالی گزر گیا۔ تو وہ لوگ برگشتہ ہوگئے لیکن تھرمن پادری صاحب نے اشتہار دیا کہ اس مین ایک حساب کرنے کی غلطی تھی۔ اصل تاریخ مسیح کی آمد کی بائیبل کے رو سے سنہ ۱۹۱۷ء ہے تھرمن صاحب تو مرگئے اب ان کے جانشین پادری رسل صاحب ہین۔ (Russell) ۔ پادری رسل صاحب فرماتے ہین کہ مین نے خود سارا حساب کیا ہے اور اس حساب کے رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تھرمن صاحب کو بھی غلطی لگی تھی۔ یسوع مسیح کے آنے اور دنیا کے خاتمہ کی اصل تاریخ سنہ ۱۹۱۴ء ہے ان تاریخون سے اور اس قدر شور و غل سے کم از کم یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ کی اس زمانہ مین آمد کے متعلق جو تحریک قلوب کے اندر تمام دنیا پر ہورہی ہے وہ خالی از مطلب نہین۔

غلط تعداد پادری میک کورڈ (McCord) نے پلائی موتھ کے گرجا کے واعظ کے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے جس کا سبب وہ یہ بیان کرتے ہین کہ اس گرجا کی کارکن کمیٹی نے اپنے رجسٹرون مین ممبرون کی تعداد ۱۸۰۰ دکھلائی تھی مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اصل تعداد صرف ۱۲۶ تھی۔ مذہبی معاملہ مین مردم شماری کا طریق عیسائیون کے درمیان ایسا ہی چلا آیا ہے اسی طرح سے عیسائی لوگون نے عیسائیون کی تعداد دنیا مین مسلمانون سے بڑھ کر دکھائی ہے۔

ڈوئی جرمنی کے ملک مین ڈوئی کے جسقدر مرید تھے

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کیواسطے ہر دو بقیمت صمہ

اخبار بدر کی سالیانہ قیمت ۱۲ ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صمہ رہے کل ۱۲ ہوئے۔ لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کر دے۔ اس کو براہین احمدیہ ۱۲ مین دی جاوے گی۔ اور اخبار بھی ۱۲ مین دی جاوے گی۔ کل صمہ ہوئے۔

مینجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ ۔ [illegible] شرائط بیعت ۔ [illegible]
" ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ حالت اخبار ۔
" ۵ ۔ بلاد اسلامی
" ۷ ۔ [illegible] ایک مدرسہ تعلیم الاسلام
" ۱۱ ۔ شعر و سخن
" ۱۳ ۔ [illegible] ۱۵ ۔ ۱۶ اشتہارات
صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت
" ۴ ۔ ڈائری ۔ وصیت ۔ انصار بدر
" ۵ ۔ اخبار عام
" ۹ ۔ ۱۰ ۔ تفسیر قرآن
" ۱۲ ۔ بدر خواتین

خدا کی تازہ وحی

۴ ستمبر ۱۹۰۶ء اِنّی مع الرّوح اٰتیک بغتۃً

ترجمہ ۔ میں روح کے ساتھ اچانک تیرے پاس آ ؤنگا

رؤیا ۔ فرمایا آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوغہ زریں جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے مجھے دیا گیا ہے ۔ ایک چور اس چوغہ کو لیکر بھاگا ۔ اس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا اُس [illegible] چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا بعد اس کے [illegible] کتاب کی شکل میں ہو گیا جس کی [illegible] معلوم ہوا کہ چور اُس کو اس غرض سے لیکر بھاگا تھا کہ اس [illegible] کر دے

فرمایا اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کر دے ۔ مگر ایسا نہیں ہو گا ۔ اور تفسیر کبیر جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اسکی یہ تعبیر ہے کہ وہ ہمارے لئے موجب عزت اور زینت ہو گی ۔ واللہ اعلم

حالتِ اخبار

ضرورتِ امداد

پیارے ناظرین ۔ قادیان کے گاؤں میں سے جہاں شہر سے بمشکل عام ملسکتا ہے اور نہ کاغذ اور نہ ضروریات مطبع کی کوئی دکان موجود ہے ایسی جگہ سے اخبار نکالنا کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے ۔ اس سال کے شروع سے لیکر آجتک اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی پرچہ اخبار کا بیوقت نہیں نکلا ۔ ہر ایک پرچہ ٹھیک وقت پر جمعرات کے دن شائع ہوتا ہے

سوائے اس کے کہ دو پرچے [illegible] کے سبب [illegible] کے عوض میں نامہ کاغذ ملکر [illegible] اخبار بدر پہلے ۸ صفحہ کا تھا ۔ صفحہ اول و آخر اشتہارات و [illegible] جاتا تھا اور صرف ۵ یا ۶ صفحے مضامین کے ہوتے تھے اُسوقت قیمت بھی سالیانہ [illegible] ۔ اسکی بجائے اب ۱۶ صفحے اخبار کے ہیں چار صفحے اشتہار وغیرہ کے نکال کر باقی ۱۱ یا ۱۲ صفحے مضامین کے لئے وقف ہیں ۔ گویا پہلے کی نسبت اخبار کا حجم دگنا سے زیادہ ہو گیا ہے ۔ [illegible] کا فرق ہے یعنی قیمت [illegible] رکھی گئی ہے ۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ صفحوں کی زیادتی سے کاغذ اجرت مصالح ۔ کار و فتر ہر کام میں خرچ کسقدر بڑھ جاتا ہے ۔ لیکن ان تمام اخراجات کی زیادتی کے مقابلہ میں آمد بہت کم ہے ۔ اور اس تھوڑی آمد میں اخبار کا چلنا مشکل ۔ خدا رحم کرے اس کے پروپرائیٹر میاں معراج الدین صاحب پر جنہوں نے باوجود اسقدر نقصان کی برداشت کے اخبار کو جاری رکھا ہے مگر آخر کب تک انسان عاجز اور کمزور ہے ۔ اور اتنے بڑے کام کا سنبھالنا اکیلے آدمی کی قوت سے باہر ہے ۔ ایسے کام جماعت کی امداد کے ساتھ چل سکتے ہیں ۔ [illegible] ایسی نہیں مطلب کیا ہے کہ خواہ مخواہ کسی پر بوجھ ڈالا جائے ۔ بلکہ یہ کہ قوم کے درمیان اخبار کے دیکھنے کا مذاق پیدا کیا جائے اور اخبار کے واسطے ایسے نئے خریدار پیدا کئے جائیں ۔ جو قیمت پیشگی ادا کریں ۔ تعداد خریدار ونیں ترقی ہو اور قیمت پیشگی وصول ہوتی رہے تو اس میں قوم کا بھی بھلا ہے اور کار خانہ کیواسطے بھی استقامت کی صورت ہے ۔ اگر اسوقت زیادہ نہیں تو صرف ایسے دوست پیدا ہو جائیں جو زیادہ نہیں تو بارہ ماہ کے اندر دس دس خریدار بنا دینے ذمہ لیں تو اس سال کے آخر تک ایک ہزار خریدار پیدا ہو سکتا ہے ۔ ایک ہزار خریدار کا مانگنا کوئی بڑی بات نہیں ۔ بلکہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں مانگنے کو بھی اُٹھا تو کیا مانگا ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہنوز جماعت ضعیف اور کمزور ہے اور نہایت [illegible] کے ساتھ جو کام ہو سکتا ہے اس سے بڑھکر درخواست کرنا مناسب نہیں اگرچہ مجھے امید واثق ہے کہ [illegible] جماعت [illegible] نکلیں گے جو اس کام کو جلد پورا کر کے [illegible] میں چاہتا ہوں کہ خدمت کے طور پر ان بزرگوں کے خصوصیت کے ساتھ نام [illegible] جن سے اسطرف توجہ کی خاص امیدیں ہیں ۔ اور وہ یہ ہیں ۔

(۱) خواجہ کمال الدین صاحب بی ۔ اے ۔ وکیل چیف کورٹ جو اخبار بدر کے خاص ہمدرد اور خیر خواہ بلکہ [illegible] (۲) حکیم [illegible] صاحب [illegible] جو اکثر نئے خریدار پیدا کرتے [illegible] (۳) [illegible] صاحب [illegible] جہاں جاتے ہیں اخبار کیواسطے ضرور خریدار پیدا کرتے ہیں (۴) ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر (۵) شیخ عبدالغفار صاحب [illegible] (۶) چودہری مولا بخش صاحب فارن سیکرٹری سیالکوٹ (۷) میاں فضل الدین صاحب ہیڈ ڈاک خلفزوال (۸) مولوی مدثر شاہ صاحب اپیل نویس پشاور (۹) حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی ۔ (۱۰) ماسٹر [illegible] صاحب جہلم (۱۱) حافظ غلام رسول صاحب وزیرآباد (۱۲) حافظ محمد صاحب [illegible] (۱۳) برادر بابو بشیر محمد صاحب [illegible] (۱۴) خلیفہ نورالدین صاحب جموں (۱۵) منشی احمدالدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ ۔ جو کسی زمانہ میں اخبار بدر کی بہت امداد کیا کرتے تھے (۱۶) بھائی جان عبدالعزیز صاحب دہلوی (۱۷) چودہری رستم علی صاحب انبالہ (۱۸) منشی عبدالعزیز صاحب سہارنپور (۱۹) ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب دہلی (۲۰) محمد نواب خان صاحب ثاقب ۔ مالیرکوٹلہ (۲۱) قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانہ (۲۲) خانصاحب عبدالمجید خانصاحب ۔ کپورتھلہ (۲۳) مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخاں (۲۴) مولوی میر محمد سعید صاحب ۔ حیدرآباد دکن (۲۵) سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی (۲۶) بابو غلام محمد صاحب ۔ [illegible] (۲۷) مولوی عبداللہ صاحب پٹیالہ (۲۸) بابو عبدالرحمٰن صاحب افریقہ (۲۹) حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ (۳۰) خانصاحب نواز حسین خانصاحب شاہ آباد (۳۱) [illegible] الدین صاحب [illegible] (۳۲) قاضی حبیب اللہ صاحب [illegible]

جنازہ غائب ۔ چودہری رحمٰن علی صاحب احمدی ساکن [illegible] ضلع ہوشیارپور کی اہلیہ اور سید [illegible] الدین صاحب [illegible] کی فوت ہو گئی ہیں جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ انکا جنازہ پڑھا جاوے

ڈائری

القول الطیب

یکم ستمبر ۱۹۰۶ء۔ ایک اخبار کی مخالفانہ اور تعصب اور جھوٹ سے بھری ہوئی تحریر پیش ہوئی۔ فرمایا
"یہ لوگ لکھ لیں جو کچھ ان کا جی چاہتا ہے۔ مگر کب تک۔ آخر کار سچائی سچائی ہے اور جھوٹ جھوٹ ہے اور دنیا کے سامنے جلد کھل جائیگا کہ حق پر کون ہے۔ اور جھوٹے خود بخود مٹ جائیں گے کیونکہ جھوٹ کو کبھی فروغ نہیں ہو سکتا۔

فرمایا تعجب ہے ان لوگوں پر کہ نہایت بے باکی سے کہہ دیتے ہیں کہ کوئی زلزلہ نہیں آئیگا۔ یہ سب پیشگوئیاں جھوٹی ہیں۔ ان کو چاہیئے تھا کہ انتظار کرتے اور ایسی جلدبازی سے تکذیب نہ کرتے۔ دنیوی عدالتوں میں ایک مقدمہ پیش ہوتا ہے تو اسکے بھی انسان خوف زدہ رہتا ہے اور بیہودہ گوئی سے یہ نہیں کہتا پھرتا کہ مجھکو ڈگری حاصل ہو جائیگی چہ جائیکہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں مقدمہ پیش ہے اور یہ لوگ اتراتے پھرتے ہیں۔

فرمایا کہ مخالفت ہمیشہ راستبازوں کی ہوتی ہے جھوٹے کی کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ بلکہ لوگ اُن کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور یہ سنت اللہ ہے ہر نبی کے زمانہ میں کوئی نہ کوئی جھوٹا مدعی بھی ضرور پیدا ہوتا ہے۔ حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں بھی دو اور شخصوں نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا تھا۔ مگر یہودیوں نے ان دونو کی کچھ مخالفت نہ کی اور نہ اُن کو کچھ ستایا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے پڑ گئے اور اُن کو دکھ دیا اور مقدمہ بنایا۔ اور سخت مخالفت کی اور بالآخر صلیب پر چڑھا کر چھوڑا۔

ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو کفار عرب نے ہرگز اسکی مخالفت نہ کی نہ اس کو ستایا نہ دکھ دیا۔ بلکہ کئی لاکھ آدمی اس کے ساتھ ہو گئے بر خلاف اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت سخت تکلیفیں دیں اور شہر سے نکال دیا اور قتل کے منصوبے باندھے۔ اور ہر طرح کی ایذا کے درپے رہے۔ یہی ہمیشہ سے سنت اللہ جاری ہے، کہ سچے کے ساتھ ایک دو جھوٹے مدعی بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ سچا باوجود سخت مخالفتوں کے کامیاب ہو سکتا ہے اور جھوٹا باوجود اس کے کہ اسکی کوئی مخالفت نہیں ہوتی ناکام اور نامراد مرتا ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی ہمارے دعوے کیساتھ کئی ایک جھوٹے مدعی الہام اور وحی الٰہی کے پیدا ہوئے ہیں جنمیں سے بعض نہایت نامرادی کے ساتھ مر بھی گئے ہیں جیسا کہ لاہور میں ایک شخص مہدی ہونیکا دعویدار تھا۔ اسکی کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ لاہور میں ایک شخص ملا الٰہی بخش بھی الہام کا مدعی ہے۔ اپنے الہامات شائع کرتا ہے کوئی اسکی مخالفت میں اشتہار نہیں دیتا۔ نہ اس کو ستایا جاتا ہے نہ دکھ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔ لیکن ہمارے مقابلہ میں شیطان کو ہلاکت نظر آتی ہے اسواسطے وہ لوگوں کو مخالفت پر جوش دلاتا ہے۔ یہی قدیم سے خدا تعالیٰ کی سنت چلی آتی ہے۔ صادق کی مخالفت سخت ہوتی ہے تاکہ اسکی کامیابی ایک بڑا نمایاں اشتہار ہو۔

وصیت مولوی حافظ محمد اکرم صاحب احمدی مرحوم

مرسلہ محمد افضل صاحب سکنہ کملہ

(الوصیت) اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ واشہد ان جمیع انبیاءہٗ ورسلہ حق من عند اللہ وملائکتہ حق وجمیع کتبہ حق واشہد ان سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلعم خاتم الانبیاء وکتابہ القرآن نور وہدی خاتم جمیع الکتب۔

اس کے بعد میں اپنے تمام ورثاء کو عموماً اور والد صاحب کو خصوصاً وصیت کرتا ہوں کہ جب میں اس دنیا سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جاؤں تو میرے بعد میرے اوپر کوئی بلند آواز سے جزع و فزع نہ کرے اور نہ خیال کریں کہ میرے اوپر گھر کا یا گھر والوں کے رزق کا دارومدار تھا اللہ تعالیٰ رازق مطلق ہے میری زندگی میں اور میرے بعد کوئی میری ایسی خوبی ذکر نہ کریں جو مجھ میں نہ ہو میں احمدی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود رئیس قادیان کا مرید یعنی ادنیٰ غلام ہوں اور مسیح ناصری کو فوت شدہ اور ان کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں اسلئے میرے انتقال کے بعد فوراً حضرت کو جنازہ کیواسطے لکھ دیں اور اس خط میں لکھیں کہ یہ خط اخبار میں چھپ جائے اور حضرت اور سب جماعت میرا جنازہ پڑھیں اور سب کو اسلام علیکم لکھدیں اور اسکے تجہیز تکفین یوں ہو کہ احمدی میرے جنازہ کا پیش امام ہو دوسرا ہرگز ہرگز نہ ہو اور غسل بھی حتی المقدور احمدی دے مگر جنازہ کا پیش امام ہرگز کوئی غیر احمدی نہ ہو دوسروں کا اختیار ہے کہ احمدیوں کے پیچھے جنازہ پڑھیں اول والد صاحب کا حق ہے کہ وہ جنازہ پڑھاویں تیسری تکبیر کے بعد وہ دیا یا گھنٹہ تک میرے واسطے استغفار کریں اور مغفرت مانگتے رہیں اور دفن کرکے جب چلنے لگیں تو سب دعا حساب کی آسانی اور آسمانی مغفرت البقر کی ویتک توجہ سے کریں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا میرا اہل عیال خدا کو بہت یاد کرے نماز کا ترک چھوڑ دو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کا سنگی ہوگا۔ تم الوصیت یہ وصیت نامہ اسکی جیب میں ملا۔

انصار بدر

ڈاکٹر ممتاز علی صاحب۔ افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں "بندہ ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کوئی خریدار بدر کے لئے پیدا کروں۔ بللہ الحمد کہ خداوند کریم نے میری امداد فرما کر ایک خریدار بہم پہونچا دیا ہے جس سے میری کمر ہمت آئندہ کے لئے اور بھی چست ہو گئی ہے۔ اور مجھے قرار نہیں ہو گا جب تک آپ کو ہفتہ وار خریدار نہ دے لوں۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور اُن کو اپنے وعدہ کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اس قسم کے چند ایک اور مددگار اور مربی اخبار کے پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اخبار بہت ہی جلد اعلےٰ ترقی پر پہنچ جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے جو نیا خریدار دیا ہے اُن کا اسم گرامی یہ ہے۔
جناب حوالدار صاحب روڈ بنجال کمپنی ع۱ کنگز افریقن رائفلز ۲ع۔ ایسا ہی اور بعض احباب نے کوشش کرکے خریدار بہم پہونچا کر ہمیں شکرگذاری کا موقع دیا ہے۔ ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔
منشی محمد حسن صاحب خوشنویس قادیان یک۔ خواجہ کرمداد صاحب یک۔ منشی عزیز الرحمٰن صاحب منصوری یک۔ عبدالواحد خانصاحب سیالکوٹ یک۔ میر عابد علی شاہ صاحب بدوملی یک۔ منشی وزیر خاں صاحب چاندا یک۔ غوث محمد گولیکی یک۔ امام الدین و جمال الدین صاحبان سیکھواں یک۔ ڈاکٹر نیف قادر صاحب کپورتھلہ ایک۔ ایک صاحب آف گولیکی یک۔ علاوہ اس کے انہوں نے عدر بطور امداد بدر وہاں کی جماعت سے وصول کرکے ارسال کیا ہے۔

ضروری اطلاع

یہ اطلاع ایک اشد ضرورت کے موقع پر دیجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ کچھ مدت سے الگ جمع کیا جاتا ہے جسمیں سے اس سلسلے کے غریب طلباء کو جو کالجوں میں اور اس اسکول میں تعلیم پاتے ہیں امداد کی جاتی ہے اور جسمیں سے بعض ابن السبیل کے راہ کا خرچ اور غرباء مسکین کا کفن دفن کیا جاتا ہے۔ یہ تمام اخراجات اس فنڈ سے کئے جاتے تھے۔ لیکن فنڈ میں اس وقت روپیہ ختم ہوگیا ہے جس سے اُن غریب طلباء اور متذکرہ بالا ضروری اخراجات کے لئے سخت مشکل پڑگئی ہے جو صرف اسطرح ہی دور ہوسکتی ہے کہ ہر ایک صاحب ذی ثروت اس کام کو اہم سمجھکر اسکی طرف خاص توجہ کرے اور جو زکوٰۃ اس کے ذمہ ہے وہ امین زکوٰۃ فنڈ کے نام جلد ارسال کردے کیونکہ دیر سے بہت اخراجات بند پڑے ہیں اس کا تدارک کیا جائے ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہر ایک **صاحب ذی ثروت** نے کچھ بھی توجہ اسطرف کی تو ان اخراجات کے لئے اتنا کافی سٹاک جمع ہو جائیگا جو کئی مہینوں تک کافی ہو سکیگا۔

نور الدین امین زکوٰۃ فنڈ

مکرمی مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے اخبار میں عکس مکتوب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑھکر بعض دوستوں نے دریافت کیا ہے کہ ایک کاپی شیشہ میں لگوانے کے لئے مل سکتی ہے یا نہیں تو آپ براہ مہربانی بذریعہ اخبار یہ امر شائع کردیں کہ اس عکس کی تھوڑی سی کاپیاں رسالہ سے بچی ہوئی ہیں جو ۲ آنہ فی کاپی کے حساب سے ملیں گی۔ اگر کوئی دوست خریدنا چاہتے ہوں تو جلدی منگوالیں۔ ورنہ پھر نہیں مل سکیں گی۔ آسانی کے لئے اس عکس کے دوسری طرف موجودہ رسم الخط میں مکتوب کی عبارت سطر بسطر دیدی گئی ہے۔

منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

بلادِ اسلامی

روس میں قبول اسلام کی خواہش۔ مصر کی تازہ ڈاک کے اخبارات میں بحوالہ ترکی اخبار بنام "اقدام" یہ مبارک خبر معلوم ہوئی کہ روسی صوبجات قزان، ارق اور سیمبرسک کے رہنے والے آتش پرست لوگوں نے حکومت زار کو اس امر کی اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اسپر زار نے انکی مردم شماری کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قبول اسلام کے خواہشمند ونکی تعداد دس لاکھ ہے۔ "اگر اخبار اقدام کی یہ روایت صحیح نکلی اور روسی باشندوں کے قبول اسلام کی جو مثالیں حال میں پیش آئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے اسکی صحت چنداں بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتی تو اسبات کو نادرات زمانہ میں شمار کرنا غلط نہ ہوگا" اس سے خداتعالیٰ کے عجیب کاموں کا پتہ لگتا ہے کہ وہ کس طرح باوجود دشمنوں کی کوشش مخالفانہ کے اس زمانہ میں اسلام کو ترقی دینا چاہتا ہے

فرانس و مراکش۔ مصری اخبارات کے ذریعہ خبر آئی ہے کہ فرانسیسی سپاہ برخلاف معاہدہ مراکش کے حدود میں بڑھ آئی ہے

روس میں اسلام۔ روسی ضلع اوفا کے ایک قصبہ آرکرجینا کی ۲۵۰ آتش پرستوں نے علامہ شاکر جان آفندی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ روسی مسلمان ان نئے برادران دین کی بڑی خبرگیری و اعانت کررہے ہیں اور اسی وجہ سے معلمین انکی بستیوں میں بھیج کر اور مسجدیں بنوا کر ان کو احکام دینی سے واقف ہونے اور مراسم شرعیہ ادا کرنے میں سہولتیں بہم پہونچائی ہیں

روس میں مسلمانوں پر ظلم۔ مشہور مصری اخبار اخبار لکھتا ہے کہ قوزان اور کرزگیز کے مسلمانوں کو روسی عیسائیوں کے ہاتھ سے نہایت سخت مصائب برداشت کرنی پڑی ہیں اور حکام میں سے کوئی ان کا انصاف نہیں کرتا۔ روسیوں نے انکی سرسبز زمینیں چھین لی ہیں اور انہیں وسائل معاش سے بھی محتاج کردیا ہے۔ آخر تنگ آکر مسلمانوں نے مقابلہ کیا ہے اور غاصبوں کو پسپا کردیا ہے اور بعض املاک ان سے واپس لے لی ہیں۔

ندوۃ العلماء روس۔ روس کے اسلامی علماء نے باہم ملکر اپنے دینی و دنیوی فلاح کے اسباب پر غور و بحث کرنے کے لئے ایک مجلس قائم کی ہے جس کا نام ندوۃ العلماء رکھا ہے۔

ایران۔ ایران میں خیال ہے کہ شاہ اپنے سابق وزیر اعظم مرزا اصغر علی خاں امین الدولہ کو جلد بلاکر پھر اس منصب پر سرافراز کرنیوالے ہیں۔ وہ جب سے معزول ہوئے ہیں۔ مختلف ممالک عالم کی سیاست میں مشغول ہیں اور اسطرح ان کا تجربہ و علم بہت بڑھ چکا ہے۔ موجودہ جدید وزیر اعظم مشیر الدولہ پہلے وزیر خارجیہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ جدید انتظام کے ضروری مصارف کے لئے باجازت روس انگریز متمولوں سے قرض لینا چاہتے ہیں۔

ترکی و مصری سرحد۔ اخبار ٹائمز لنڈن لکھتا ہے کہ تعین سرحد کے کمیشن کے ترک ممبر سرحد کی معاہدہ میں "قریب" کے لفظ کے معنے اپنی مرضی کے مطابق نکال رہے ہیں اور انگریزی و مصری اعتراضوں کے باوجود بھی مصری علاقہ کو غصب کرلینا چاہتے ہیں۔

تنازع ٹریپولی۔ ساڑھے چار سو آدمی کی فریخ مہم دلوتہ میں لیکر ایک کرنیل کی زیر نگرانی طاسینی کو جانت کو روانہ ہوگئی ہے۔

ترکی فرانسیسی جھگڑا۔ اخبار اللواء رقمطراز ہے فرانس کا دعویٰ ہے کہ صحرائے جانت ترکی قلمرو میں داخل نہیں ہے۔ نہ وہاں کبھی ترکی حاکم رہا اور نہ اس علاقہ سے حکومت عثمانیہ نے کوئی خراج وصول کیا۔ اور فرانس کو ۱۸۹۵ء کے انگلش فریخ معاہدہ میں صریحی طور پر اس اراضی کا حقدار مانا گیا ہے۔ کیا خوب ہے ملکی فتوحات کا یہ کتنا اچھا بہانہ ہے کہ فلاں شخص نے اس جگہ کو میری ملک تسلیم کرلیا ہے کیا دولت انگلشیہ اُس علاقہ کی مالک تھی کہ اُس نے یہ صحرا بلا تکلف فرانس کو بخشدیا۔ ترکی کو کیا خبر تھی کہ فرانس ایک غیر آباد ریگستانی جگہ کے لئے محض اسوجہ سے کہ وہ طرابلس کی سرحد پر ہے اُدھر پیش قدمی کریگا۔ ورنہ وہ یہاں بڑی بھاری چھاونی قائم کردیتی اور خراج لینا تو جب ممکن تھا کہ یہاں کے باشندے مالدار ہوتے وہ تو غریب و فاقہ مست ہیں۔ اُن سے کوئی کیا وصول کرے بہرحال جب فرانس جانت پر قبضہ کرنیکی دلیل یہ پیش کرسکتا ہے کہ ترکی اسپر پہلے سے قابض نہیں تھی تو کیا وجہ ہے کہ ترکی بھی فرانس کے سابق قبضہ نہونے کی دلیل پیش کرنے سے فائدہ اٹھائے

(بیسہ اخبار)

انتخاب الاخبار

صاحب امیر کابل ۱۷ دسمبر کو جلال آباد سے روانہ پشاور ہو کر بجے آگرہ کی ملاقات کے لیے۔ امیر صاحب بمبئی کراچی کوئٹہ نہ جائیں گے۔ براہ پشاور واپس جائیں گے۔ امیر صاحب کی غیر حاضری میں انتظام سلطنت سردار نصر اللہ خاں و سردار عنایت اللہ خاں چلائیں گے

دہلی کے سٹیشن شاہدرہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ ... لوٹ لیا۔ دو مجروح ایک مقتول ہوا۔

ہندو کالج بنارس کے طلبا ایام تعطیل میں کالج کے لیے ..... روپیہ جمع کر سکے ہیں۔

منگلوار گذشتہ کو ۱۱ بجے شب کو ایک زلزلہ محسوس ہوا تھا۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۲۱۱۳ فوتیاں ہوئیں احاطہ بمبئی میں ۱۲۸۸ فوتیاں تھیں۔

احمد آباد میں گجرات جننگ فیکٹری میں آگ لگی پچاس ہزار کا نقصان ہوا ہے۔

امریکن علاقجات تاکنہ و ریکہ میں جمعرات کو سخت زلزلے آئے۔ سرحد پیرو تک محسوس ہوئے۔ وہاں ایسی گھبراہٹ و سنسنی ہے کہ بیان ناممکن۔ سب لوگ باہر چھپر کھٹ نہیں سوتے ہیں۔ مکانات مسمار۔

یہ بات طے پا چکی ہے کہ حضور وائسرائے شملہ سے اترتے ہوئے کشمیر کی سیر کریں گے۔

دہلی شاہدرہ ریلوے کو سٹیشن شاہدرہ سے ایک سنگین واردات کی خبر آئی ہے۔ ایک گروہ ڈاکوؤں نے یہاں کے اسسٹنٹ انجنیئر پر حملہ کیا ایک سائیس وہیں قتل کیا گیا۔ اور بھی دو آدمی ایسے سخت مجروح ہیں کہ بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس کے بعد ڈاکو لوگ پانچ ہزار روپیہ نقد تھا وہ لوٹ کر لے گئے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے

کوہ آبو۔ چہارشنبہ گذشتہ کو بعد دوپہر چار بج کے پچاس منٹ پر ایک زلزلہ اس سے آیا۔ گویا کوہ آبو پاش پاش ہونے والا ہے۔

دربھنگا اور اس کے حوالی میں سخت سیلاب آ نکلی خبر ملی ہے۔ ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ ڈاک غرق ہو گئی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے بہت سے پل اور عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ کل شہر میں پانی ہی پانی ہے۔ لوگ درختوں کے تلے چھپتے پھرتے ہیں غریبوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہے۔ ابتک موسلا دھار بارش ہو رہی ہے تھمنے کے کوئی آثار نہیں۔ ایسی مصیبت دربھنگہ میں کبھی نہیں پڑی تھی۔ راجہ دربھنگہ کے محلسرائے کی عمارتوں کے قریب بھی پانی بھرا ہوا ہے۔

تجویز ہے کہ امرتسر سے براہ ڈسکہ ایک شاخ ریلوے وزیر آباد تک تیار کیجائے۔

پیرو میں زلزلہ۔ ٹاکنا اور ایکا میں سخت زلزلہ آیا جس کا اثر پیرو کی سرحد تک پہونچا۔ لوگ سخت دہشت زدہ ہو گئے ہیں اور کھلے چھپر کھٹ نہیں سوتے ہیں۔

وفات۔ لیڈی کیمل بنیرمن موجودہ وزیر اعظم کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ ملک معظم نے ہمدردی کا خط بھیجا۔

روس کیحالت۔ سوی برگ کی بغاوت پر جو فوجی عدالت بیٹھی تھی۔ اُس نے انیس سپاہیوں اور تین سوال نمبر دالوں کو توپ سے اڑانے کی سزا دی اور باقی ۵۵۹ سپاہیوں کو مختلف سزائیں دی گئیں۔ موت کے حکم کی تعمیل آج سے پہلے کو ہوئی ہے۔

زار کے حکم سے وزیر اعظم کا خاندان شاہی سرمائی محلوں میں پناہ گزین ہو گا۔

آدمی کا سینگ۔ اخبار "اہرام" (مصر) کے دفتر میں ایک شخص ایک چھوٹا سا سینگ لایا۔ جو دو سال سے علی حسن نامی ایک آدمی کی ریڑھ کی ہڈیوں کے اگلے سرے پر جو داہنے شانے کی چوڑی ہڈی سے ملحق تھا خود بخود نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ آدمی دریائی تھا اور اسکی عمر ۲۵ سال کے قریب تھی یہ سینگ رفتہ رفتہ بڑھتا گیا۔ اور چونکہ وہ بتاتا ہے کہ ۱۵ ماہ سے حجام کے ہاتھوں سے کٹوا دیا کرتا تھا اس لیے کچھ عرصہ بعد وہ اسقدر سخت ہو گیا کہ حجام اُسے کسیطرح کاٹ نہ سکا۔ آخر ایکسال یونہی بڑھتا گیا جس کا طول ڈھائی انچ اور اسکی موٹائی ایک انچ تک پہنچ گئی۔ اب یہ شخص ڈاکٹر صادق آفندی حکیم کے مطب میں بغرض علاج آیا اور انہوں نے جراحی عمل کر کے وہ سینگ نکال لیا یہ بعینہ کسی جانور کا سینگ معلوم ہوتا ہے۔ مریض کی صحت بہت اچھی ہے اور اب وہ آرام پا رہا ہے اور اس بات کا چرچا عام طور پر پھیلا ہوا ہے (لسان الحال)

پیرزادہ حکیم ظہور الحسن صاحب گنگوہی ۱۷ اگست کو انتقال فرما گئے۔

حجاز ریلوے لین۔ اسوقت (۳۶۵) کیلو میٹر تک تیار اور مکمل ہو چکی ہے۔ مٹی کا کام (۴۴۶) کیلو میٹر تک ہو گیا اور ابتک اس لین کے لئے (۱۲۹۱۲۳۴۹۵) قرش چندہ جمع ہوا اور (۸۶۰۰۴۲۵۰) قرش اس میں سے خرچ ہوا ہے باقی وزیر خانہ کی تحویل میں جمع ہے اور تمام اطراف عالم کے مسلمان بڑی کشادہ دلی سے اس لین کی تعمیر کے لئے مسلسل چندہ بھیجتے جاتے ہیں (اللواء)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۵ اگست کے اندر ہندوستان میں طاعون سے ۳۱۳۱ موتیں ہوئیں بمبئی ۱۲۸۸ مدراس ۱۲۴۴ بنگال ۱۰۰ ممالک متوسط ۱۰۹ ریاست میسور ۲۸۰ اندور میں دو ہفتہ کے اندر ۱۷۳ موتیں ہو چکی ہیں۔

آتشزدگی۔ ۲۹ اگست کو صبح کیونٹ ڈیرہ دون چھاؤنی میں آگ لگ گئی۔ اور رجمنٹل سکول جل گیا۔

کارڈ کے متعلق ضروری احتیاط۔ کارڈ کے ایکطرف مضمون خط لکھا جاتا ہے اور دوسری طرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے جسطرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے اُس کے پورے دو حصے کرنے چاہئیں۔ دائیں ہاتھ کے نصف میں سوائے پتہ لکھنے کے اور ٹکٹ لگانے کے اور کچھ نہیں لکھنا چاہئے۔ بائیں ہاتھ کے نصف میں جو چاہو لکھو۔ بعض لوگ کارڈ کے پتہ والی طرف اوپر یا نیچے ایک لمبی سطر لکھ دیتے ہیں۔ یا ایک لمبی سطر چھپوا دیتے ہیں۔ ایسے کارڈ بیرنگ ہو جایا کریں گے۔ نصف میں لکھنے کا اختیار ان کارڈوں پر ہے جو مہر کاری بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ سرکاری بنے ہوئے کارڈوں کا نصف کاتب نہیں لے سکتا۔ اُنمیں پتہ والی طرف زیادہ سے زیادہ کاتب اپنا نام اور پتہ لکھ سکتا ہے اور بس۔ دوسرا کوئی مضمون نہیں چاہئے۔

ہم اراکہ گذشتہ کو جامع مسجد دہلی میں ایک عورت قوم کلال ساکن کھتر کی فراشخانہ عمر ۲۰ سال نے دین اسلام قبول کیا پھر دوسری عورت مسماۃ جانکی بنت سبنارام قوم کلال حال علیبائی ساکن کشمیری دروازہ عمر ۳۵ سال بھی مشرف اسلام ہوئی اسکا نام شریفا خانم رکھا گیا (کرزن گزٹ)

دہلی میں کوکن فروشی کا رواج برابر بڑھتا جاتا ہے مردوں سے گذر کے عورتیں اور بچے بھی کھانے لگے ہیں اور انکی حالت سخت خراب ہو گئی ہے حکام ضلع کو فوراً اسپر توجہ کرنی چاہئے ورنہ سخت نقصان پہنچے گا۔ (کرزن گزٹ)

مشرقی بنگال کا قحط زوروں پر ہے۔ موٹے چاول کا بھاؤ پانچ چھ سیر فی روپیہ ہے۔

دھرم سالہ میں مشہور ہے کہ سردار گوردیال سنگھ نے معافی حاصل کی اور کہ وہ عنقریب واپس آ جائیں گے۔

دہلی میں گوشت کی فروخت کے جدید قواعد باعث مخالفت عامہ کے بالائے طاق رہ گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ صادق

۱۶ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

سٹرائیک

مغربی تہذیب کے اُستادوں نے جو نیک اور بد نمونے اپنے ہندوستانی شاگردوں کے واسطے قائم کئے ہیں اور یورپ امریکہ سے روزانہ اور ہفتہ وار اور ماہواری سبقوں کے ذریعہ سے اُنکی تعلیم دی ہے اور اُس تعلیم میں پختہ کرنے کے بعد رفتہ رفتہ انکو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ اپنے سبقوں کو عملی رنگ میں لائیں۔ انہیں سے ایک سٹرائیک ہے۔ سٹرائیک کیا ہے؟ کسی کارخانہ یا محکمہ یا مدرسہ کے تمام ملازمین اور کارکن اور طلبا اپنے افسروں پر ناراض ہو کر تمام کام یکدفعہ چھوڑ دیں اور کام بند ہو جاوے تو اس کو سٹرائیک کہتے ہیں۔ سٹرائیک (Strike) ایک انگریزی لفظ ہے اور انگریزوں ہی کے زمانہ میں ہندوستانیوں نے اُس کو عملی رنگ اختیار کیا ہے۔ اس کا ترجمہ لفظ بغاوت کے ساتھ کیا جائے تو پورے طور پر صحیح ترجمہ ہوگا کیونکہ بغاوت کا مفہوم بلحاظ اُس ضرر اور نقصان کے جو بغاوت کرنیوالا پہنچاتا ہے زیادہ سخت ہے۔ بغاوت میں مالک کے مال کو لوٹنا اور اُس پر بجا قبضہ کرنا اور ہر طرح سے اُس کو نقصان سب باتیں شامل ہیں مگر سٹرائیک میں صرف اتنی بات ہے کہ چونکہ مالک یا منتظم بعض باتوں میں ہمیں تکلیف دیتا ہے اور ہمارا کہنا نہیں مانتا۔ اسواسطے ہم سب ملکر اس کے کام کو چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وہ مجبور ہو کر ہماری بات مان لے۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ سٹرائیک تہذیب زمانہ کی بغاوت ہے۔ سٹرائیک کے واقعات آئے دن یورپ امریکہ میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ زیادہ تر امریکہ میں اسکا رواج ہے اور پھر یورپ کے تمام ملکوں میں اور آجکل روس میں اِسکا بہت زور ہے بلکہ وہاں پورے معنوں میں بغاوت کی خبریں آرہی ہیں اور بغاوت بھی سخت بغاوت۔ کچھ عرصہ سے ہندوستان میں بھی اس کا رواج ہو چلا ہے اور بنگالی مہاشوں کی مہربانی سے ہندوستان کے ہر گوشہ میں یہ آگ لگ رہی ہے۔ لیکن جہاں تک گذشتہ واقعات شہادت دیتے ہیں

سٹرائیک ہندوستانیوں کیواسطے اُسطرح فوائد پیدا نہیں کرسکتا جسطرح کہ یورپ امریکہ والوں کو اس سے فائدہ ہو جاتا ہے اور اس کا موجب بظاہر یہ ہے کہ اُن ممالک میں جب ایک محکمہ کے ملازمین کام چھوڑ دیتے ہیں تو مالک محکمہ کو دوسرے آدمی نہیں مل سکتے۔ کیونکہ ملک میں باہمی مزدور اور ملازم پیشہ لوگ ایکدوسرے کیساتھ اسقدر اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی جگہ کام کرنا پسند نہیں کرتا جہاں سے پہلے ملازمین نے سٹرائیک کرکے کام چھوڑ دیا اور مجبوراً مالک کارخانہ کو وہی آدمی اُن کے مطالبات پورے کرکے دوبارہ ملازم رکھ لینے پڑتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں جبکہ ایک صوبہ میں سٹرائیک ہوتا ہے تو دوسرے صوبہ کے آدمی بخوشی پہنچ جاتے ہیں اور کام چل جاتا ہے۔ ہاں اتنا فائدہ ضرور ہو جاتا ہے کہ دوسرے ملازمین کے حق میں کچھ سہولت ہو جاتی ہے لیکن پہلوں کی قربانی پڑ جاتی ہے۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے اکثر کارخانے اور محکمے سرکاری یا نیم سرکاری ہیں اور سرکار بھی وہ جو خدا کیطرف سے مقدر ہے کہ ہزاروں کوس سے آکر ہندوستان پر حکومت کرے۔ جس خدا نے انگریزوں کو حکومت دی ہے۔ اس نے ساتھ ہی اقبال اور رعب بھی عطا کیا ہے۔ پس انکی مخالفت میں کسطرح کوئی کامیاب ہو سکتا ہے۔ میڈیکل کالج کے طلبا کے سٹرائیک پر حضرت مسیح نے ان احمدی طلبا پر ناراضگی کا اظہار فرمایا تھا جو دوسرے طلبا کے ساتھ شامل ہوئے تھے اور حکم دیا تھا کہ وہ کالج میں واپس چلے جائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ احمدی جماعت کیواسطے کبھی جائز نہیں کہ کسی ایسے سٹرائیک میں شامل ہو۔

دنیا دار لوگ اپنی اسی عادت کے مطابق خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کے مقابلہ میں سٹرائیک کیا کرتے ہیں۔ کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ اُن کے ساتھ ملنا بات چیت کرنا کھانا پینا یہ سب حرام کر دیا کرتے ہیں۔ . . . . اور چاہتے ہیں کہ اسطرح انکو اپنے قابو میں کرلیں۔ مگر یہ خدا کے برگزیدہ رسولوں کی صداقت کا نشان ہوتا ہے کہ وہ کامیاب ہوتے ہیں چنانچہ اسکا ایک تازہ نمونہ اس زمانہ میں موجود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ایک بڑا بھاری سٹرائیک ملانوں اور پیرزادوں نے کیا مگر وہ سب روز بروز غائب خاسر ہو رہے ہیں اور خدا کے رسول کا سلسلہ ہر وقت ترقی کر رہا ہے۔ فالحمد للہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

جیساکہ گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں وعدہ کیا گیا تھا جناب بابو نذر محمد صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس سرکل امرتسر کی رائے کا ترجمہ جو کہ بعد معائنہ مدرسہ تعلیم الاسلام اپنے رائے بک میں لکھی ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

میں نے ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ اگست ۱۹۰۶ء کو غیر امدادی ہائی اسکول قادیان کا معائنہ کیا۔ اسوقت ۲۴۳ طلبا درج رجسٹر ہیں ایک سکھ ۵ ہندو اور ۲۳۷ مسلمان ہیں۔ معائنہ سال گذشتہ سے ۲۸ زیادہ ہیں۔ زیادتی سیکنڈری اور پرائمری دو نوں ڈیپارٹمنٹوں میں ہوئی ہے۔ ۱۴ لڑکے میرے امتحانوں کے وقت حاضر تھے اسکول فیس اور چندہ سے چلایا جاتا ہے۔ ماہوار فیس ۹۰ روپیہ ہے۔ عملہ سکول اور سائر خرچ وغیرہ پر ۵۴۳ روپیہ ماہوار خرچ ہے مدرساں جماعت دینیات کی تنخواہ اور اخراجات ہوسٹل گرما اس کے علاوہ ہیں۔

بورڈنگ ہوس میں ۱۷ طالبعلم ہیں۔ جنکو کافی طور سے جگہ دیگئی ہے۔ بورڈنگ ہوس کا اندرونی انتظام قابل اطمینان ہے۔ طبی امداد مہیا کیگئی ہے۔ سکول کے ساتھ ایک شفاخانہ ہے جو کہ بلاشبہ اسکول کا ایک بڑا جزو ہے۔

بورڈنگ ہوس میں ایک پراکٹر و سپرنٹنڈنٹ دو چپڑاسی ایک سقا اور ایک خاکروب ہیں اور قریباً ۷۶ روپیہ عملہ کا خرچ ہے۔

یہ اسکول ایک مذہبی اسکول ہے اور خصوصاً مسلمان لڑکوں کے مفاد کیغرض سے قائم کیا گیا ہے اسمیں دینیات کی بھی ایک جماعت ہے جو خوشی کا مقام ہے۔ اُس مولوی جماعت میں زیادہ تر پرائمری پاس شدہ بھرتی گئے ہیں۔ اس جماعت کو طلبا خوشی سے ڈرل کرتے ہیں اور دوسرے لڑکوں کے ساتھ کرکٹ اور فٹ بال کھیلتے ہیں۔ اسکول کا ڈسپلن (ضبط) بہت اعلیٰ ہے اور اتحادی جوش پایا جاتا ہے۔ طلبا عمدہ لباس پہنتے ہیں اور عادات اور اطوار میں تربیت یافتہ ہیں۔ بڑے لڑکے خصوصاً مڈل اور ہائی کے طلبا خوش مزاج اور صاف دل ہیں

[illegible] کی حالت بہت اطمینان بخش طور [illegible] ہے [illegible] ایک فٹ بال [illegible] اسکول [illegible] اور ایک دوسری ٹیم [illegible] جو [illegible] موخر الذکر ٹیم میں سابق [illegible] اور بعض دیگر اصحاب تھے۔ اسکول [illegible] سرگرمی دکھائی اور میچ جیت [illegible] سرگرمی سے کھیلا جاتا ہے۔ ڈرل [illegible] لیکن چند چیدہ لڑکے ہیں جو جمناسٹک [illegible] شوق سے کرتے ہیں جیسے کہ دوسری [illegible] ہیں۔ برتن نیڈر وانشگ یارس رنگز و نیڈز اور ڈمبلز جو فائدہ کی چیزیں ہیں مہیا دینی چاہئیں۔ جمناسٹک ماسٹر یہاں ماموں خانصاحب سینئر جمناسٹک سرٹیفکٹ رکھتے ہیں اور اپنے فن میں ہوشیار ہیں۔

عمارت اسکول عمدہ حالت میں ہے تجویز ہے کہ ایک شاندار عمارت گاؤں کے باہر تعمیر کیجاوے۔ اسکول کی عام حالت اچھی ہے اور ضروری اشیاء بہم پہونچائی گئی ہیں۔ ایک عمدہ لائبریری اور ریڈنگ روم اور بک ڈپو ہے۔ جس سے کہ منتظمان مدرسہ کی قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔

معلم دینیات اور کلرک کے علاوہ بشمولیت جمناسٹک ماسٹر ۱۲ مدرسین ہیں جنمیں سے دو ٹرینڈ اور تین سند یافتہ ہیں۔ ہیڈ ماسٹر مولوی شیر علی بی۔ اے قابل آدمی ہیں اور انگریزی بہت اچھی طرح پڑھا سکتے ہیں سیکنڈ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ سررشتہ تعلیم کا ایک بڑا تجربہ رکھتے ہیں وہ ٹرینڈ سند یافتہ ہیں۔ تھرڈ ماسٹر شیخ عبدالرحمن ایک صاحب علم انڈر گریجوایٹ ہیں۔ مولوی یار محمد اول مدرس ریاضی ایک بڑے باللیاقت آدمی ہیں وہ بی۔ او۔ ایل ٹرینڈ سند یافتہ ہیں انہیں انگریزی کی خاصی لیاقت ہے اور وہ اس زبان کے علم کو بڑھانے میں کوشاں ہیں۔ فورتھ ماسٹر مولوی عبدالرحیم آمدہ از صوبجات متحدہ آگرہ واودھ ایک تجربہ کار شخص ہیں۔ باقی مدرسین میں سے سوائے معلمان جماعت ادنے ایک انٹرنیس پاس اور دوسرے تعلیم کا تجربہ رکھنے والے ہیں۔ ایک قابل آدمی مولوی عبید اللہ صاحب اورینٹ ٹیچر ہیں جو مڈل اور ہائی میں کام کرتے ہیں۔ آپ بڑے خوبیوں کے عالم اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان منشی فاضل پاس کیا ہوا ہے اسطرح یہ معلوم ہو جائیگا کہ اس درسگاہ کی حالت کے مطابق قابل آدمی بہم پہونچانے کی کوشش کیگئی ہے عملہ اسکول میں درحقیقت بادت سے دور رہنے والے لوگ ہیں جو کہ اعلےٰ تنخواہوں کے خواہاں نہیں ہیں۔

گذشتہ امتحان انٹرنس میں پانچ امیدوار بھیجے گئے اور انمیں سے تین پاس ہو گئے۔ میں نے تمام جماعتوں کے اکثر مضامین مندرجہ فہرست مضامین کا امتحان لیا۔ میرے خیال میں اسکول کیحالت تعلیم بہیئت مجموعی اچھی ہے۔

انگریزی ریاضی فارسی۔ تاریخ جغرافیہ ہائی کلاسوں میں عموماً قابل اطمینان ہے۔ طلباء انگریزی اور اردو کا تلفظ صحیح طور سے ادا کرتے ہیں۔ انگریزی اور اردو ورنیکلر ٹرانسلیشن (ترجمہ در ترجمہ) عمدہ طرح سے کیا گیا۔ فورتھ ہائی کو فارسی نظم پڑھانے میں زیادہ توجہ درکار ہے۔ جماعت پنجم ہائی کا ایک لڑکا عبرانی پڑھتا ہے۔

مڈل ڈیپارٹمنٹ کی جماعت دوم حساب میں کمزور ہے۔ جماعت سوم کے لئے اردو ترکیب میں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں ان جماعتوں کی تعلیم عمدہ ہے۔ جماعت اول کی انگریزی خاصی ہے اور جماعت دوم و سوم کی بہت عمدہ۔ موخر الذکر جماعتوں کو شیخ ضیاء اللہ صاحب پڑھاتے ہیں۔ جو ایک پرانے تجربہ کار سند یافتہ مدرس ہیں تمام درجوں کی رائٹنگ کاپیوں کو تھوڑے وقت کے بعد اکٹھا کر لینا اور اسکول میں رکھنا [illegible] طلباء کو محض زیر نگرانی مدرس لکھنے کے لئے دیجاویں اسطرح خراب ہونے سے بچ جائینگی۔

اپر پرائمری جماعتیں کمزور [illegible] پانچ لڑکے [illegible] جماعت کا انکو [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] ناقابل اطمینان ہے۔

جماعت دوم میں حساب معمولی اور زبانی [illegible] خاصے ہیں۔ بعض لڑکے الفاظ تلا شتہ کرکے پڑھتے ہیں۔ لکھنا قابل اطمینان ہے مگر آسان املا بھی خراب ہے۔

جماعت سوم املا خاصہ ہے مگر خوشخطی میں ضعف جماعت ابھی اصلاح کی محتاج ہے۔ پڑھنا عموماً قابل اطمینان ہے۔ زبانی حساب کمزور اور [illegible] حساب ناقابل اطمینان ہے۔

جماعت چہارم کی انگریزی [illegible] طور پر [illegible] پڑھائی ہوئی ہے انگریزی خوشخطی خاصی اور پڑھنا قابل اطمینان ہے۔ املا خاصی حساب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

پنجم۔ حساب خاصہ۔ زبانی حساب نکالنے کے لئے گر سیکھنا چاہئے۔ انگریزی پڑھانا قابل اطمینان ہے انگریزی خوشخطی خاصی ہے۔ املا قابل اطمینان اور جغرافیہ بہت اچھا نہیں ہے۔

پانچ لڑکوں کی ایک جماعت جسے سپیشل کلاس کہا جاتا ہے بہت توجہ کی محتاج ہے۔ انمیں سے بعض لڑکے پانچویں جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور باقی جو کمزور ہیں علیحدہ پڑھائے جاتے ہیں۔ اسکول کے رجسٹروں کی حالت عموماً قابل اطمینان ہے۔ احتیاط کرنی چاہئے کسی ایک ڈیپارٹمنٹ کے طلباء اس وقت خارج کر دیئے جائیں جبکہ وہ دوسرے اعلےٰ طبقہ میں ترقی پا جائیں۔

اسکول میں قریباً پنجاب کے تمام اضلاع کے لڑکے پڑھتے ہیں اور بعض ممالک متحدہ آگرہ اور اودھ اور بعض پشاور سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ مولوی محمد علی جو ایک فاضل ہیں اس ترقی کن درسگاہ کے انتظام کے باعث تعریف کے مستحق ہیں۔

بعض طلباء نے تالی۔ مڈل اور اپر پرائمری نے خوش الحانی سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی (جو یہاں درحقیقت ایک بزرگ وجود ہیں) نظمیں پڑھکر سنائیں“

دستخط۔ نذر محمد اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس امرتسر
۲۷ اگست ۱۹۰۶ء

قبل از سماعت منظوری میونسپل کمیٹی [illegible] جلد بنجائیگی۔ سپرنٹنڈنٹ [illegible]
+ زمین خریدی جاچکی ہے۔ اس [illegible] کام شروع ہو جائیگا۔ فورتھ ماسٹر

اذان القرآن۔ حصہ اول قیمت [illegible] جو خریدار [illegible] بدر کے واسطے ایک نیا خریدار پیدا کر دے اس کو یہ کتاب دفتر بدر سے صرف [illegible] میں ملیگا۔ یہ ایک خاص رعایت ہے۔

بدر منشور
مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ اخلاص

(گذشتہ سے پیوستہ)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اِنّی اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ۔ میں اس سورۃ (اخلاص) سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا حبك ایاها ادخلك الجنة ۔ اسکی محبت تجھے بہشت میں داخل کردیگی ۔ ایسا ہی اور بہت سی حدیثوں میں اس سورہ شریف کی تعریف آئی ہے کہ یہ قرآن شریف کے تیسرے حصہ کے برابر ہے اور اس کے پڑھنے کے بڑے بڑے فوائد ہیں ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سورۃ شریف میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر ہے اور تمام انبیاء اور رسول جو خدا تعالیٰ کیطرف سے مبعوث ہوتے ہیں ان کی بعثت کا اصل منشا یہی ہوتا ہے کہ توحید الٰہی کو دنیا میں قائم کریں کہ ایک خدا کی عبادت میں مخلوق کو لگا دیں اور غیر اللہ کی محبت اور [illegible] کو دلوں سے نکالدیں [illegible] کو خدا کا بندہ بنا دیں [illegible] اصل [illegible] اور گناہ اسی سے [illegible] انسان سے [illegible] خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسری چیز کی محبت یا اس کا خوف غالب آجاتا ہے [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ کیا سبب ہے کہ ایک انسان جب جانتا ہو کہ سوراخ کے اندر ایک زہریلا سانپ ہے تو وہ ہرگز اس سوراخ میں اپنی انگلی نہیں ڈالتا ۔ اور جب جانتا ہے کہ اس زہر کے کھانے سے میں مرجاؤنگا تو خواہ کوئی کتنا ہی زور لگا کے اس زہر کو ہرگز منہ پر نہیں لا سکتا تو پھر کیا سبب ہے کہ انسان باوجود اس اقرار کے کہ خدا ہے اور ایک واحد خدا سب کا مالک اور خالق ہے پھر گناہ کرتا ہے ۔ اس کا سبب یہی ہے کہ معرفت الٰہی اس کو پورے طور سے حاصل نہیں جب معرفت پورے طور سے حاصل ہو جائے تو پھر ممکن ہی نہیں کہ انسان گناہ کے نزدیک جا سکے ۔

بخاری شریف میں ایک حدیث آئی ہے حضرت انس

روایت ہے کہ ایک شخص انصاری [illegible] امامت نماز کی کرتا تھا ۔ نماز پڑھانے کے وقت جب وہ کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا تو اس کو سورۃ اخلاص سے شروع کرتا یعنی پہلے سورۃ اخلاص پڑھتا اور بعد اس کے کوئی دوسری سورۃ یا کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا ۔ ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا ۔ دوسرے اصحاب اس معاملہ میں اس پر اعتراض کرتے اور کہتے کہ کیا تو دوسری سورتوں کو کافی نہیں سمجھتا کہ اس سورۃ کو ہر حال ساتھ ملا ہی دیتا ہے ۔ اور یا تو اس کو چھوڑ دے اور یا اس سورۃ کو ہی پڑھا کر ۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیتا کہ تمہارا اختیار ہے کہ مجھے امام بناؤ یا نہ بناؤ میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں لیکن اس سورۃ کا پڑھنا ترک نہیں کر سکتا ۔ لوگ اس کو دوسروں سے افضل جانتے تھے ۔ اور بہر حال اس کو ہی امام بنانا پسند کرتے تھے ۔ اسواسطے یہ جھگڑا اسیطرح رہا ۔ یہانتک کہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچائی گئی ۔ آنحضرت نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ اے فلاں تجھے کونسی بات اس سے مانع ہے کہ تو اپنے ساتھیوں کا کہنا مانے اور ہر رکعت نماز کے اندر تو نے سورۃ اخلاص کا پڑھنا کس واسطے اختیار کیا ہے ۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ انی احبها ۔ مجھے یہی سورۃ پیاری لگتی ہے ۔ تب آنحضرت نے فرمایا حبك ایاها ادخلك الجنة ۔ اس کا پیار کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا ۔ فقط [illegible] کی وجہ یہی ہے کہ اس سورۃ شریف کے ساتھ [illegible] کرنا خدا تعالیٰ کی توحید کے ساتھ محبت کرنا ہے اور [illegible] جب آپکو محتاج جانکر ایک خدا کیطرف اپنی احتیاج کو لے جاتا ہے جو شخص تمام دنیا کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھکتا ہے خدا تعالیٰ اُس کو دنیا وما فیہا سے اس کو بے احتیاج کر دیتا ہے اور اپنے فضل سے اس کے سارے کام پورے کر دیتا ہے [illegible] اللہ تعالےٰ کی توحید کے عقیدہ میں کمال پیدا کرنا انسان کو تمام مشکلات سے بآسانی نکال لیجاتا ہے لیکن بعض ناواقف لوگوں نے دھوکا کھایا ہے اور وحدت وجود کیطرف جھک گئے ہیں ان کا خیال ہے کہ ہر ایک چیز جو ہم کو نظر آتی ہے خدا ہے ۔ ہر ایک [illegible] خدا ہے اور صرف خدا ہی ہے باقی اور کچھ نہیں ۔

[illegible] حضرت مرزا صاحب [illegible] فرمایا کرتے ہیں کہ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے [illegible]

خود خدا کے خالق بنتے ہیں اور اپنی عقل سے خدا تعالیٰ کی کیفیت یہ ایک حالت کرنے کا دعوےٰ کرتے ہیں ۔ گویا انہوں نے مانند ایک جراح کے خدا کو نعوذ باللہ چیر پھاڑ کر دیکھ لیا ہے ۔ اور اسکی تمام حالت پر آگاہ ہو گئے ہیں ۔

یہ بہت برا عقیدہ ہے ۔ ہاں وحدت شہود کا عقیدہ درست ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت ایسی بیٹھ جائے کہ کسی دوسرے کی اُس کو پرواہ ہی نہ رہے ۔ اور خدا تعالےٰ کے ساتھ عشق اور محبت کا ایسا درجہ حاصل ہو جائے کہ بغیر خدا تعالےٰ کے ہر شئے اُس کو ہیچ نظر آئے اور خدا تعالےٰ کی وحدت پر اُس کو پورا یقین ہو کہ وہی ایک اس قابل ہے جس کی عبادت کیجاوے اور جس کی اطاعت کے واسطے اپنی جان کو قربان کر دیا جائے ۔ دراصل تمام بدیوں کی جڑھ شرک ہی ہے ۔ جلی ہو یا خفی ہو ۔ جب انسان کسی دوسرے انسان کو اپنا حاجت روا یقین کرتا ہے اور اُس کی طرف اس طرح جھکتا ہے کہ گویا اُس کے بغیر کوئی اُس کا کام کرنیوالا نہیں تو وہ توحید کے برخلاف اپنا قدم رکھتا ہے اور ایک طرح شرک میں گرتا ہے ۔ صاف شدہ [illegible] خدا پر اپنے یقین کو قائم رکھتا ہے [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے ۔

[illegible] ایمان وحدت کو پیدا نشین
کار حق [illegible] با خدا [illegible] شستن

* * *

ہر دم از [illegible] عالم آوازیست
کہ کسی [illegible] بانی [illegible] ساز بیست
نہ کسی او را شریک و انبازیست
نہ بکارش دخیل و ہمرازیست
این جہاں را عمارت انداز نیست
در جہاں به ترامت و حمتازیست
[illegible] شریک [illegible] و قدیر
[illegible] بصیر

سُورۃُ تَبَّتْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝۲

ہلاک ہوویں ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ نہ کفایت کیا اُس سے اُسکے مال نے اور اُسکی کمائی نے

سَیَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّ امْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

وہ جلد داخل ہوگا آگ میں جو شعلہ والی ہے اور اُسکی جورو اُٹھانیوالی لکڑیونکی اُسکی گردن میں رسی ہے بٹی ہوئی

بامحاورہ ترجمہ - اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اِس سورۂ شریف کو شروع کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ جو سب کی پرورش کرتا ہے اور محنت کرنے والیکو اُسکی محنت کا پھل دیتا ہے۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں جن کے ساتھ وہ بدی کے کام کرتا ہے اور وہ تو ہلاک شدہ انسان ہے۔ کیونکہ ایسے بدعمل اُسے کب تک مہلت دیں گے۔ وہ سب مال جو اُس کے پاس ہے اور سب کچھ جو اُس نے کمایا ہے ان میں سے کوئی شے وقت عذاب کام نہ آئے گی۔ وقت قریب آتا ہے کہ وہ آگ میں ڈالا جائے گا اور یہی حال اُسکی عورت کا ہوگا جو لکڑیوں کے گٹھے اُٹھایا کرتی ہے اُسکی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے

اِس سورۂ شریف کا نام سورۂ تبّت ہے اور اس کو سورۂ ابی لہب بھی کہتے ہیں۔ یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں اتری ہے۔ اِس سورۃ میں بسم اللہ کے بعد پانچ ۵ آیتیں اور تئیس ۲۳ کلمات اور اکیاسی ۸۱ حروف ہیں۔

تشریح و معانیٔ الفاظ - **تَبَّتْ**۔ ہلاک باد۔ نابود ہو۔ نابود ہو جائیں۔ یہ لفظ تباب سے مشتق ہے۔ تباب کے معنے ہیں ہلاکت۔ عرب میں ایک محاورہ ہے شَابَةٌ اَمْ تَابَةٌ اسی معنی میں یہ لفظ قرآن شریف میں اور جگہ بھی آیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وما کید الکٰفرین الّا فی تباب۔ کفار کی تدابیر کا نتیجہ ان کے حق میں سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں۔ کافر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اُسکی تمام تدابیر ضائع جاتی ہیں۔ تَبَّتْ کے دوسرے معنے نقصان اور گھاٹے کے ہیں۔ **فتح البیان** میں تبّت کے معنے خَسِرَتْ وخَابَتْ وضَلَّتْ لکھا ہے یعنی گھاٹے میں پڑا اور نامراد ہوا اور گمراہ ہوا۔ قرآن شریف میں کفار کے حق میں ہے وما زادوھم غیر تتبیب۔ انکو کچھ زیادہ نہ ملا یعنی کچھ فائدہ نہیں صرف نقصان ہی ہوا۔ غرض تبّت کے دو معنے ہیں۔ ہلاکت اور نقصان اور گھاٹا اور مآل ہر دو معنوں کا ایک ہی ہے۔ تباہی ناکامی اور نامرادی۔ **یَدَا**۔ ہر دو دست۔ دونوں ہاتھ۔ یَدٌ کا تثنیہ ہے۔ ید کے معنے ایک ہاتھ۔ یدان کے معنے دو ہاتھ۔ ایدی کے معنے بہت ہاتھ۔ تَبَّتْ یَدَا کے معنے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں۔ **ابی لہب**۔ کفار مکّہ کے اکابر میں سے ایک شخص تھا۔ رشتہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ ابی لہب اسکی کنیت تھی اور اسکا اصل نام عبد العزّٰی تھا۔ عرب میں ہر شخص کو بسبب عزّت کے کنیت سے بلاتے تھے۔ اور اصل نام کی بجائے اکثر لوگ کنیت کے ساتھ زیادہ معروف ہوتے تھے۔ **لہب** کے معنے ہیں شعلہ اور اب کے معنے باپ۔ **ابی لہب** کے معنے ہوئے شعلہ کا باپ۔ بعض کا قول ہے کہ اُس نے تکبر کے طور پر اپنے لئے یہ کنیت پسند کی تھی۔ ابولہب اِسواسطے بھی اُسے کہتے تھے کہ اُس کا چہرہ بہت سرخ تھا۔ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا۔ اور بسبب کبر کے سوائے اِس کے یہ نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توحید کا وعظ فرماتے تھے اور یہ بت پرست تھا۔ رات دن حضرت کو تکلیف دینے کی درپے رہتا تھا۔ جو لوگ باہر سے آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنا چاہتے انکو آگے جاکر راستہ ہی میں ملتا اور بڑے تکلف اور تکبر کیساتھ باتیں کرتا ہوا انکو سمجھاتا کہ دیکھو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہے۔ ہم اُس کے چچا ہیں۔ وہ ہمارا بیٹا ہی ہے ہم اُسکا علاج کر رہے ہیں۔ تم اُس کے پاس مت جاؤ۔ بعض کو کہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کسی نے جادو کیا ہوا۔ ایسے جادو زدہ شخص کے پاس جاکر تم کیا لوگے بہتر ہے کہ یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ اِسطرح کی باتیں بنا بنا کر لوگوں کو واپس کرنے کی کوشش کرتا رہتا۔ بعض بدقسمت اس کا کہنا مان لیتے اور واپس چلے جاتے اور جو لوگ زیادہ ہوشیار ہوتے وہ تو کہتے کہ ہم تو اُس کو ملنے کیواسطے آئے ہیں۔ کچھ ہی ہو۔ اب تو ملاقات کرکے ہی واپس جائیں گے۔ ایسے لوگوں پر خفا ہوتا اور پھر جنہیں ہلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا اور بعض کے کانوں میں روئی ڈال دیتا کہ اچھا تم ضرور جانا چاہتے ہو تو جاؤ مگر اُسکی باتیں نہ سننا کیونکہ اسکی باتوں میں ایک جادو ہے وہ تمپر اثر کر جائیگا تو تم بھی اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ایک صحابی کیساتھ ایسا ہی کیا اور اُسکے ساتھ ایک آدمی بھی بھیجا کہ جلد اُس کو واپس لے آنا۔ زیادہ دیر تک وہاں بیٹھنے نہ دینا۔ ورنہ (نعوذ باللہ) خراب ہو جائیگا۔ مگر وہ خدا کا بندہ ہوشیار آدمی تھا۔ اُس نے تھوڑی دور جاکر اُس آدمی کو واپس کر دیا کہ تم جاؤ۔ میں خود اپنا راستہ تلاش کر لونگا۔ اور روئی کو کانوں سے نکال کر پھینک دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(عبد ل)

شعر و سخن

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کی خدمت میں قبل از نماز عصر ۲۳ اگست کی شام کو عاجز راقم نے عرض کیا تھا کہ حضور نے فرمایا کہ اخبار میں شعر و سخن بھی چاہیئے۔ کیونکہ بعض لوگ نثر پڑھتے ہیں اور بعض نظم سے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن نظم ایسے آدمیوں کو چاہیئے جو اس فن میں خوب مہارت رکھتے ہوں۔ عروض قافیہ سے آگاہ ہوں اور نظم مؤثر ہو اور سلسلہ حقہ کے متعلق ہو۔ فرمایا جماعت کے اندر ایسے لوگوں کو تاکید کرنی چاہیئے کہ وہ ہفتہ وار اس قسم کی عمدہ نظمیں لکھکر روانہ کیا کریں۔ حضرت کے اس حکم کی تعمیل میں آئندہ اخبار میں شعر و سخن کا سلسلہ جاری رکھا جائیگا۔ جو احباب اس فن میں مہارت تام رکھتے ہوں انکی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی نظمیں ارسال فرمایا کریں۔ اس وقت میں صاحبزادہ حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ایک قصیدہ درج اخبار کرتا ہوں جو کہ صاحب موصوف نے مجھے اس مطلب کے واسطے عطا کیا ہے۔

قصیدہ

وہ قصیدہ میں کروں وصفِ مسیحا میں رقم
میں وہ کامل ہوں کہ سن لے میرے اشعار کو گر
میں کسی بحر میں دکھلاؤں جو اپنی تیزی
کھولتا ہوں میں زباں وصف میں اس کے یارو
جان ہے سارے جہاں کی وہ شہ والاجاہ
وہ مسیحا ہی ترا اے میرے پیارے عیسےٰ
فیض پہنچا ہے کا ہے تو نے اٹھایا بیڑا
تاج ... کی سر پہ ہے ... تیرے
شان و شوکت کو تری دیکھ کے حساد شریر
کونسا معرکہ ہے جو نہیں دشمن تیرا
کونسا چھوڑا ہے حیلہ تیری رسوائی کا
پر تری پشت پہ وہ ... ہے جس کے کہنے میں خدا
جب کیا تجھ پہ کوئی حملہ تو کھائی ہی شکست
مٹ گیا تیری عداوت کے سبب بیچارے
بھنبناہٹ کیوں انہوں نے یہ لگا رکھی ہے
کر نہیں سکتے یہ کچھ بھی ترا اے شاہ جہاں
چرخ نیلی کی کمر بھی ترے آگے ہے خم
جسکا جی چاہے مقابل میں وہ آکر دیکھے
حیف ہے قوم ترے فدا نہیں اور عقلو نہیں
ہاں اس شخص سے تو بغض و عداوت رکھتے
نام تک اسکا مٹا دے جس نے تو کو نشان
دیکھکر تیرے نشانات کو اے مہدی وقت
مال کیا چیز ہے اور جان کی حقیقت کیا ہے

فخر مجھیں جسے لکھنا کبھی میرے دستِ قلم
پھینکدے جام کو اور چومے میرے پاؤں کو جم
عرفی و ذوق کے بھی ہاتھ وہاں ہو ویں قلم
جس کے اوصاف حمیدہ نہیں ہو سکتے رقم
منبع جود و سخا ہے وہ میرا ابر کرم
فخر سمجھیں تیری طاعت کو بھی ابن مریم
لوگ سمجھے ہیں تیرے وقت میں نام خاتم
نصرت و فتح کا ... ہے سر پر ...
خون دلکو ہیں اگر پیتے تو کھاتے ہیں غم
کون ہے جو کہ ... عداوت سے ...
ہر جگہ کرتے ہیں ... تیرے ...
جسم سے کہ گئے ہیں ... کبھی ہوتا سر خم
ہار وہ ان کو پڑی ہے کہ نہیں باقی دم
کوئی بیتا نہیں اب دنیا میں نام آتھم
چیز کیا ہیں یہ مخالف ہیں پشہ سے بھی کم
ہفتخوان بھی جو یہ بنجائیں تو تو ہے رستم
فیل کیا چیز ہے اور کس کو میں کہتے ضیغم
دیکھنا چاہتا ہے کوئی اگر ملک عدم
دوستن میں جو کہ ترے انپہ تو کرتی ہے ستم
رات دن جسکو لگا رہتا ہے تیرا ہی غم
اس کا ہر بار مگر آگے ہی پڑتا ہے قدم
آج انگشت بدندانی ہے سارا عالم
آبرو تجھ پہ فدا کرنے کو تیار ہیں ہم

خرقہ ہیں گو معاصی میں ہم اے پیارے مسیح
آج دنیا میں ہر اک سمت ... پھیلی
... گری کرتے ہیں اکثر عوام الناس ہیں لوگ
کوئی اتنا تو بتائے کہ یہ اترانے ہیں کیوں
کچھ نہیں بات مگر ہے یہ تکبر کا سبب
اپنی کم علمی کا بھی علم ہے کامل انکو
صاف ظاہر ہے جو آتی ہے یہ آواز صنم
ہاں تو اسلام کی قوم کی ہے یہ حال ہوا
لاکھوں انسان ہوئے دین سے خارج ہیہات
کفر نے کر دیا اسلام کو پامال غضب!
ایسی حالت میں بھی نازل نہ ہو گر رحم خدا
چاروں اطراف میں دشمن ہی نظر آویں جب
دین اسلام کی ہر بات کو جھٹلائیں جب
عاشق احمد و دلدادہ مولائے کریم
پر وہ غیور خدا کب اسے کرتا ہے پسند
اپنے وعدہ کے مطابق تجھے بھیجا اس نے
تیرے ہاتھوں سے ہی دجال کا ٹوٹیگا زور
دجل کا نام و نشاں دنیا سے مٹجائیگا
جو کہ ہیں تابع شیطان نہیں انکی پروا
جبکہ وہ زلزلہ جسکا کہ ہوا ہے وعدہ
... نہیں ہوگی خبر اور کہیں ... گے
تیری سچائی کا دنیا میں بجیگا ڈنکا
تیرے اعدا ہوں دوزخ میں بھی پاوینگے

یار ہو جائیں اگر لوگ یہ کچھ بھی کرم
پھنس گئی پنجۂ شیطاں میں ہے نسل آدم
نہ تو اللہ کا ہی ڈر ہے نہ عقبےٰ کا غم
بات کیا ہے کہ یہ پھرتے ہیں یوں خوش و خرم
ان کو خیال تو نہیں جو کچھ ہے تو وہ انکا ہی وہم
ڈالتے ہیں انہیں دھوکے میں مگر وہم و درم
ان کے حالات کو لکھتے ہوئے روتی ہے قلم
اور رواں کفر کا اڑتا ہے ہوا میں پرچم
آج اسلام کے ہر گھر میں پڑا ہے ماتم
شرک نے لےلی ہے توحید کی جا واستم!
کفر کے جبکہ ہوں اسلام پہ حملہ پیہم
کوئی مونس نہ ہو دنیا میں نہ کوئی ہمدم
احمد پاک کے حق میں بھی کریں سب و شتم
حسرت و یاس سے مرجائیں بہ چشم پرنم
دینِ احمد ہو تباہ اور ہو دشمن خرم
امتِ خیر رسل پر ہے کیا اس نے کرم
شرک کے ہاتھ ترے ہاتھ سے ہونگے قلم
دینِ اسلام میں آجائیگا سارا عالم
ایک ہی حملہ میں کھل جائیگا سب انکا بھرم
ڈالدیگا تیرے اعدا کے گھروں میں ماتم
... بادشاہوں کے ترے سامنے ہونگے سر خم
پر جگہ تیرے مریدوں کی ہے باغِ ارم

التجا ہے یہ میری آخر میں یہ اے پیارے مسیح
حشر کے روز تو محمود کا ہو ہمدم

ؔ حضرت کا الہام ہے۔ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

ؔ حضرت کا ایک خواب ہے کہ ایک ہاتھی ہے اور وہ چاروں طرف لوگوں کو مارتا پھرتا ہے اور جب میرے پاس آتا ہے تو سر جھکا لیتا ہے اور عجز ظاہر کرتا ہے

دعا

برادر محمد حیات صاحب احمدی۔ بعض ابتلاؤں میں گرفتار ہیں جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

عبدالقادر کشمیری۔ ایک نوجوان لڑکا ہے جو کہ قادیاں سے چوری کے اشتباہ میں نکالا گیا تھا۔ لاہور سے خبر آئی ہے کہ وہاں بھی کسی شخص کی چوری کر کے بھاگ گیا ہے۔ احمدی برادران ایسے شخصوں سے ہوشیار رہیں۔

نماز جنازہ۔ برادر محمد سلیم اللہ ساکنہ جاوہ احمدی فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہم اجرنی فی مصیبتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے والد کی درخواست ہے کہ جنازہ کی تحریک کیواسطے اخبار بدر و الحکم میں سب بھائیوں کو اطلاع دیجاوے۔

بدر خواتین

احمدی خاتون گو لیکے کے متعلق ایک دوست نے اعتراض کیا تھا کہ یہ مضمون اس کا اپنا لکھا ہوا نہیں۔ ایک عورت کی لیاقت سے بڑھکر ہے۔ اس پر احمدی خاتون نے جو خط ہم کو لکھا ہے اس کا اقتباس چھاپ دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور وہ یہ ہے۔

"مختصر حال عرض ہے کہ میری والدہ صاحبہ جو قاضی صاحب کی پھوپھی ہیں اچھی تعلیم یافتہ ہیں اور میرے ابا جان بھی چونکہ پہلے کوئی لڑکا نہ تھا ابا جان نے مجھے چھ سات سال تک بڑی توجہ اور محنت سے پڑھایا اور میں نے اردو کی کئی کتابیں اور فارسی میں گلستان بوستان سکندر نامہ تک پڑھا اور عربی صرف کی ایک دو کتابیں دیکھیں قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھا اس کے بعد جہاں میں بیاہی گئی ہوں وہاں بھی تمام خاندان تعلیم یافتہ اور پڑھنا پڑھانا ان کا پیشہ۔ قاضی صاحب کو تو آپ جانتے ہیں ان کے علم و فضل سے واقف ہیں ان کے پاس پچیس سے زیادہ اخبار آتے ہیں وہ سب میں اول سے آخر تک چار پانچ سال سے دیکھتی ہوں اپنے سلسلے کے اخبار بدر الحکم بھی ۱۹۰۳ء سے باقاعدہ نظر سے گذرتے ہیں رسالہ ریویو بھی اس کے علاوہ کئی علمی ادبی رسالے ان کے نام آتے ہیں جو سب میں پڑھتی ہوں اور حضرت جی کی کتابیں اردو بھی پڑھیں اور پڑھتی ہوں۔ قاضی صاحب جن کے گھر ہوں انکی زندگی ہی مضمون نگاری کے لئے وقف ہے بوجہ کم فرصتی کے کئی دفعہ وہ مجھ سے اپنے مضامین نقل کراتے ہیں اور خط لکھواتے ہیں ان کی کئی کتابوں کے مسودے میں نے پڑھے جو ابھی چھپی نہیں مثلاً حضرت جی کی تائید میں انہوں نے دو بڑی کتابیں ۴۰۰ ورق تک کی لکھی ہیں جو میرے سوا کسی نے نہیں دیکھیں پھر ہمارے گھر میں دن رات چرچہ ہی دین کا رہتا ہے اور حضرت جی کا ہی ذکر اذکار ہوتا رہتا ہے شام کے بعد کھانا کھا کر قاضی صاحب اور میرے ماموں جان یعنی والد بزرگوار قاضی صاحب کسی دینی مسئلہ پر آپس میں کلام کرتے ہیں اور مخالفوں کے اعتراضوں کا ذکر ہوتا ہے اور پھر ان کے جواب بھی دیتے ہیں۔ اسقدر سامان حاصل ہونے پر ایک عورت میں کچھ نہ کچھ لیاقت پیدا ہو جاتی ہے اگر مجھ میں ہو جائے تو کیا تعجب ہے جس مضمون (لوگوں کا مال کھاتے ہیں) پر شک ہوا اس کے دو حصے تو میں نے ایام الصلح سے نقل کئے اور دو باتیں میں نے اور لکھیں جو میں نے قاضی صاحب اور ماموں صاحب سے عشاء کے وقت جبکہ وہ آپس میں اس مضمون پر کچھ باتیں کر رہے تھے سنی تھیں اور لفظ بھی کوئی مشکل تو نہیں تھے قاضی صاحب کے مضمون آپ کے پاس آتے ہیں دستخط کا فرق آپ دیکھ سکتے ہیں اور طرز تحریر بھی۔ مگر یہ خیال ہونا چاہئے کہ ایک ہی گھر کے رہنے والے اور صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے ان کے سوا اور کوئی یہاں مضمون نویس ہے ہی نہیں۔ میں بعض اوقات تو حضرت جی کی کوئی کتاب پڑھتی ہوں تو جوش آجاتا ہے اور مضمون لکھ لیتی ہوں پھر لکھکر اصلاح کروا لیتی ہوں اگر ان کو فرصت ہو تو اصلاح کر دیتے ہیں ورنہ کہہ دیتے ہیں کہ ایڈیٹر خود اصلاح کر لیں گے کبھی فرصت ہو تو مجھے خود بتا دیتے ہیں کہ یوں مضمون لکھو۔ اور پھر کچھ باتیں دلیلیں سنا دیتے ہیں اور میں سننے کے بعد لکھ لیتی ہوں بعض باتیں میں ان کے مضامین سے یا الحکم بدر رسالہ سے یاد رکھتی ہوں یا دیکھ لیتی ہوں اور بعض کی نسبت میں ان سے دریافت کر لیتی ہوں کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہے یہ مسئلہ کسطرح ہے بس اسطرح مضمون لکھا جاتا ہے سچ سچ عرض کر دیا۔"

کلمہ طیبہ

یوں تو ہماری ہر ایک مسلمان بہن کہ دینی ہو کہ [illegible] دل سے کلمہ پڑھتی ہوں مگر کلمہ کے معنے بھی سمجھے ہیں یا نہیں اس کے دو حصے ہیں ایک لا اله الا الله جس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یعنی ہم اس کے سوائے کسی اور کی فرمانبرداری نہ کرینگی اسی کے احکام پر چلینگی اس کا جواب محمد رسول اللہ ہے کے دوسرے معنی یہ ہیں یعنی جیسے اس نے اپنے سچے نبی کی معرفت طریقہ بتلایا بس اسی طریق پر اپنے عزیزوں کی شادی و غمی کے موقع پر چلونگی۔ اب سوال یہ ہے کیا میری بہنیں اسیطرح اپنے رشتہ داروں کے بیاہ اور ماتم کرتی ہیں جسطرح رسول اللہ صلعم اور ان کے زمانہ کے مسلمان کرتے تھے اگر نہیں تو وہ ابھی کلمہ کس منہ سے پڑھتی ہیں کیونکہ کلمہ پڑھنے کے تو یہ معنے ہیں کہ آج سے بعد ہم اپنے خیالوں اور رسموں کی پیروی نہ کرینگی بلکہ اپنے رسولوں کے سردار آخرالزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرینگی چونکہ شادی غمی مروجہ رسموں میں بہت کچھ ہم مستورات کا دخل ہے اسلئے مفصلہ ذیل اصلاحیں پیش کیجاتی ہیں اگر قبول افتد زہے عز و شرف۔

(اول) شادی بیاہ میں کنگنا باندھنا اور اس تقریب پر تیس چالیس روپیہ کا گڑ بانٹنا (دوم) ماشیاں کرنا اور مانی دو مانی غلہ گندم کی گھنگھنیاں اور بال کر ضائع کرنا (سوم) وڑ (عام دعوت) اتنی بڑی تھی اور بے سلیقگی سے دینا کہ میزبانوں کو تکلیف مہمانوں کو سخت بدمزگی کیا ہیں تمیں گھنٹوں کی پکی ہوئی نیم خام کچی روٹی اور سالن کھانے کے قابل رہتا ہے اور کیا ہیں بدتمیزی سے یہ روٹی کھائی اور کھلائی جاتی ہے وہ جاری رکھنے کے لائق ہے۔ (چہارم) کیا برات کی تیاری کے وقت گھڑولی بھرنے کی رسم قابل نفرت نہیں کہ ایک نائن ایک گھڑا اور اس پر ایک برتن رکھکر اٹھا کر چلتی ہے اس کے آگے آگے چوڑے مصلی ڈھول بجاتے ہیں اور پیچھے پیچھے تمام برادری کی عورتیں کیا بیاہی اور کیا کنواری گاتی اور نہایت فحش سٹھنیاں بکتی جاتی ہیں کنوئیں پر پہنچکر ناچتی اور ڈھول بجانے والوں سے ہاتھا پائی کی نوبت پہونچاتی ہیں اور ہمارے مجبور مرد ہیں کہ ان بد رسموں کو نہ صرف جائز جانتے ہیں بلکہ خود شریک ہوتے ہیں (پنجم) کیا برات سمدھانے گھر پہنچنے پر جو وہاں کی لڑکیاں اسکی خاطر تواضع کرتی ہیں وہ جائز ہے اور کوئی شریف عورت اور اسکو بہتر بد کی نگاہ سے دیکھتا ہے (ششم) کیا ڈولی پر پیسے بکھیر کر پیچھے پھینکنا پیسوں کو ضائع کرنا نہیں کیا اس حرکت کی بجائے مستحق کی مدد بہتر نہیں (ہفتم) کیا دولہن کی ڈولی آنے پر گھر کی روٹی تقسیم کرنے کی رسم قابل ترمیم نہیں اور کیا کھچڑی کوئی کہانی سالن ہے جو ایک یاد دو دن چپاتیوں پر دھر کر دیا جاتا ہے (ہشتم) کیا کھانا کھولتے وقت دولہا دولہن کو آپس میں [illegible] آنا اور گھی گھر میں پھینکنا کر دینا ایک فضول بات نہیں۔

احمدی خاتون [illegible] گجرات

(ل ... عید)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط سفید اعلےٰ کاغذ قیمت صرف خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں۔ بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ ۲ر

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم ۷ر

مباحثہ مابین اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔جی۔ مشن کیمبرج دہلی ار

انوار الصمد ۸ر

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور دین صاحب ۸ر

تفسیر سورہ جمعہ // // ۴ر

تحفۃ المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر

اعلام الناس // // // ۳ر

سواء السبیل // // // ۱ر

کشف الالتباس // // // ۰ر

القاء الساکین // // // ۲ر

موعظہ حسنہ // // // ۱ر

صیانۃ الناس // // // ۱ر

سر الشہادتین // // // ۱ر

الفرقان // // // ۲ر

عاقبۃ المکذبین // // // ۱ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس // // // ۴ر

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب ۵ر

اعجاز احمدی // // ۱ر

رد بابائے صالح // // ۴ر

جنتھی مسیح // // ۱ر

القول الصحیح۔ مصنفہ ایت اللہ صاحب شاعر ۱ر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلایق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک ٹکٹس کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اسکا ایڈیٹوریل نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس و رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ روپے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اسلئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت قلیل ہے۔ قیمت عہ

مرزا غلام احمد

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کر دینگے ان کا علاج اندک خرچ و داکٹر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار نہ تصور فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماراں

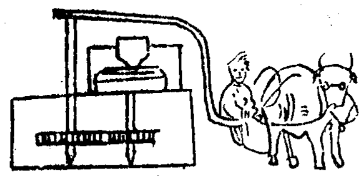

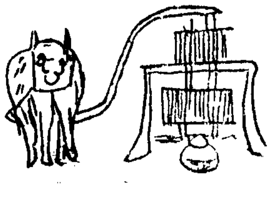

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ عہ روپیہ اور دوم مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کا دور والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے ایک رعائیت

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹراروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخین اور اُن کیمطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیاں اور دقتیں پیش آتی تھیں۔ اور وقت ضائع ہوتا تھا۔ اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلی سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے۔ جسمیں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی عیسوی ہجری۔ فصلی۔ سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہین اور اس کیمطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جا سکتی ہین۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے۔ جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اس کے ساتھ ایک عجیب وغریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعائیت ۲ پائی فی سال کے حساب سے چار روپے رکھی ہے۔ لیکن اخبار بدر کے خریدارون کیلئے خاص رعائیت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندۂ اخبار دفتر بدر مین بھجوا دینگے اُن کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو تین تین روپے مین یہ جنتری دیجاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر بین پہنچ جاوین۔

خاکسار معراج الدین عمر

(عدد)

کامیابی و مفرح یاقوتی کے ایک ہی معنی ہیں

ہر ایک شخص ہر ایک کام میں جو اس کا مقصود و مطلب ہے کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کامیابی کے واسطے محنت شاقہ کی ضرورت ہے۔ اور محنت شاقہ کے واسطے اعضاء اور قوے کی مضبوطی اور حافظہ اور ذہن و ذکا کی خوبی اور عمدگی درکار ہے۔ نیز ضروری ہے کہ محنت کے وقت ملال و افسردگی پژمردگی تکان اور کسل لاحق نہ ہو۔ میں بوثوق تمام کامیابی کے خواہشمندوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا جملہ ضروریات کے واسطے **مفرح یاقوتی**۔ کا استعمال ایک ثابت شدہ اور نہایت ہی صحیح اور تیر بہدف علاج ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب وہ دن دکھلائی دیتا ہے کہ مصطلحات اور عام بول چال میں کامیابی اور مفرح یاقوتی آپس میں مرادف بلکہ ہم معنی سمجھے جاویں گے **مفرح یاقوتی** میں غیر ملکوں کے معدنی اور زہریلے اجزاء کا اور کسی قسم کی ردل و التباس کا قطعاً دخل نہیں۔ یہ تو صرف **دیسی** مفرح اور مقوی ادویہ سے بنائی گئی ہے جنمیں یاقوت۔ مروارید۔ مرجان۔ زمرد۔ فیروزہ۔ کہربا۔ کستوری۔ عنبر۔ زعفران۔ ورق نقرہ۔ ورق طلاء وغیرہ قیمتی اجزاء شامل ہیں۔

مفرح یاقوتی

وزن ۵ تولے

جس قدر اعلیٰ درجہ کی مفرح مقوی اور مبہی ہے اسی قدر اعلیٰ درجہ کی لطیف نفیس خوش ذائقہ خوشبودار اور مرغوب القلوب والطبائع ہے۔ اور ہر ایک آدمی ہر ایک موسم میں اپنی صحت اور قوت اور زندگی کی حفاظت اور تقویت اعضاء رئیسہ کے لئے بغیر کسی قسم کی پرہیز کے استعمال کر سکتا ہے۔ مفرح یاقوتی کا رتبہ تمام مقوی اور مفرح ادویہ میں جو آجکل مستعمل و مروج ہیں بالاتر ہے۔ [illegible]

مفرح جواہرات

قیمت فی شیشی دو روپے عا

[illegible]

جام عشق جیون بوٹی

[illegible]

کحل الجواہر

[illegible]

مرہم عیسیٰ

[illegible]

حبوب مسکین نواز

[illegible]

نمک سلیمانی

[illegible]

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (زنانہ)

مفرح عنبری کی نسبت منتخبہ نمونہ اخبارات

غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

خان بہادر

عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈہ ضلع رائے پور

تحریر فرماتے ہیں: - عنایت فرمائے حکیم صاحب! اسلام مسنون۔ آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈہ نے منگائی تھی۔ انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی۔ آپ مہربانی کرکے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرمائیے

(دستخط) سید بخشش محمد
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقدار و رئیس ندا انگریزی مچھی

کا ترجمہ: - ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔ دو سال کی بگڑی ہوئی صحت مجھے اسکے استعمال سے واپس ملی ہے۔ مہربانی کرکے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سوہن لال کے نام روانہ فرمادیں +

عالیجناب فخر الدین صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھ: - تحریر فرماتے ہیں کرم عنایت و کرمفرمائے بندہ جناب حکیم صاحب۔ تسلیم قبول ہو۔ میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔ اسکی تعریف امکان سے باہر ہے۔ مجھ کو بحد فائدہ بخشا اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہو گئی ہیں۔ خداوند کریم جزائے خیر دے۔ میں نے اکثر اشتہارات سے ادویات منگوائی ہیں مگر سوائے روپیہ خراب کرنے اور نفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فائدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب منشی و مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ "مفرح عنبری کی چھ عدد

ڈبیاں پہنچیں۔ ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۶ ڈبیہ اور بھیجد یجئے" اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ "مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرمادیں۔

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سررشتہ نظامت

شیخاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں۔ میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کر رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے۔ لیکن افسوس کرتا ہوں۔ کہ رئیس کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دے کر خراب کرتے ہیں۔ اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے آپکے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے۔ واقعی مفرح عنبری بذاتہ ایسی ہے کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔ میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ: - میں تصدیق کرتا ہوں۔ جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں۔ **بعد اسکے** آپنے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں۔ اور پھر تحریر فرمایا کہ "مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا۔ اور بعد استعمال نہایت تعریف کی۔ لہذا آپ ایک درجن ڈبیہ صہ روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرمادیں" اور **تیسری** دفعہ پھر تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیں +

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار

و آنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی۔ استعمال عمل میں آیا۔ بفضلہ تعالے جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے۔ اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے۔ اس نے در اصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہے جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

عالیجناب سید نور الحسن صاحب رجسٹرار کلیا گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں: مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فائدہ بخشا۔ فرحت بے اندازہ ہوتی ہے۔ اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے۔ میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے۔ نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے۔ غرضیکہ خیالی آبحیات سنا کرتا تھا مفرح عنبری نے اصل کر دکھلایا

عالیجناب محمد کریم خان صاحب سوداگر اسپیان بنگلور

تحریر فرماتے ہیں: - میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کرچکا ہوں۔ میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فائدہ ہوا ہے۔ بیشک مفرح عنبری سے بڑھکر ہندوستان کی تمام دوائیوں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہوگی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے۔ اس سے بھی زیادہ پایا ہے۔ اور خدا کی قسم کہ میں کوئی آپکے خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

خان بہادر

عالیجناب سید علی خان صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتے ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ۔ میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا۔ اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا۔ اُس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا۔ اُن میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں اُن کو دیا۔ اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی گئی اُس کو بھی فائدہ ہوا واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے۔ اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے۔ لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ فرمادیں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حیدر حسین صاحب رجسٹرار صدر شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں "آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی انچ ایک مریض محمد مخدوم صاحب ہیڈ ساٹر ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا۔ صاحب موصوف مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا۔ قلت اشتہا و ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی۔ مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہو تا گیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلے جانے لگے۔ اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا۔ میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہو گیا ہے انشاء اللہ تعالے یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی۔ آج ایک مہاجن کا خط دربارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے۔ آپ مہربانی کرکے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر اُن کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجکر مشکور فرمادیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور (موچی دروازہ)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر
قادیان
BADR QADIAN

لقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة

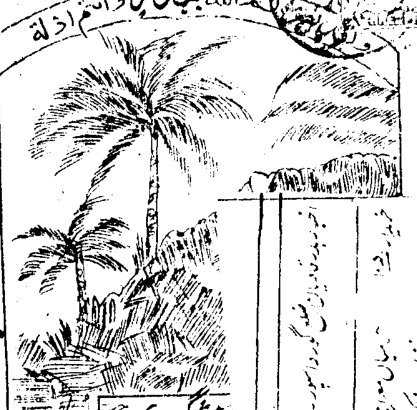

پیشگی عہ

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مهدئ آخر زمان

سلسلة الجدید جلد ۲ — ۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبها التحیة والسلام مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء — نمبر ۳۰ — سلسلة القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چه گویم با تو گر آئی درّ پنہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی الله عنه | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی } عہ

معاونین درجہ دوم جنکو ہے پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

لوکل ..... عہ - افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمده از مادریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
عهد او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے که ہست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت ماست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شده سیراب سیرابے که ہست
آن نه از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچه زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچه گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچه در قرآن بیانش بالیقین
ہر که انکار کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاک ولائیت

ڈوئی - تازہ ڈاک امریکہ میں خبر آئی ہے۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ والی واہ کے ساتھ ہنوز چل رہا ہے۔ ڈوئی کے مرتد مریدنے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ڈوئی مجنون ہے مگر وہ جنون ایک خاص امر میں ہے جسکو انگریزی میں **مانومینیا** کہتے ہیں۔ ایک مشہور ڈاکٹر جو دماغی تحقیقات کے علم کا فاضل ہے اِس شہادت کے واسطے عدالت میں طلب کیا گیا تھا۔ اُس ڈاکٹر نے یہ شہادت دی ہے کہ ڈوئی کا دماغ درست نہیں رہا اور وہ مرض مانومے نیا میں گرفتار ہے۔ ڈاکٹر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ چونکہ یہ جنون ایک خاص بات میں ہے اسواسطے ممکن ہے کہ ایسے جنون کا گرفتار کوئی بڑا کام بھی کرلے اور کسی بڑے محکمہ کے انتظام کو پورا کر دکھادے۔ لیکن باوجود اس کے ہر وقت یہی خطرہ رہتا ہے کہ وہ کسی وقت کوئی کام ایسا کرے جس سے یہ سارا کاروبار سخت نقصان اٹھائے اور خطرے میں پڑ جاوے۔ جج نے اِس شہادت کے سننے کے بعد کہا کہ کم ازکم یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ ڈوئی اس قابل نہیں کہ اتنے بڑے شہر اور اس کے کارخانوں کا انتظام اس کے ماتحت رکھا جاوے۔ لیکن برخلاف اس کے والی واہ بھی اِس امر کا جائز حقدار نہیں کہ وہ تمام کاروبار اس کے سپرد کر دیا جاوے اسواسطے جب تک آخری فیصلہ نہ ہو جائے یہ جائداد ایک ثالث کے قبضہ میں دیدینی چاہئے جو کہ سرکار کیطرف سے مقرر کیا جاوے۔ چنانچہ ایک آدمی فوراً مقرر کیا گیا۔ اور مقدمہ کی تاریخ ڈالی گئی۔ لیکن ڈوئی کی درخواست پر کہ میں اتنی مدت سے اِس کارخانہ کے کام پر مصروف رہا ہوں اس کا معاوضہ مجھے ملنا چاہئے عدالت نے فیصلہ کیا کہ بیشک وہ حقدار ہے کہ اُسے کچھ ملے لیکن تاحال یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کیا ملے۔

اس کے بعد ۶ راگست سنہ ۱۹ء کے اخبار و غیرہ بات شائع ہوئی کہ ڈوئی زینہ سے گر کر نیچے آ پڑا ہے اور اُسکی حالت بہت نازک ہے۔ جب سے اُسے فالج گرا ہے وہ خود اپنے زور سے چل پھر نہیں سکتا اِسواسطے ایک آرام کرسی بنائی کہ اُس کو نوکر اٹھاکر ادھر اُدھر لیجایا کرتے ہیں۔ اُس نے ایک بڑا وعظ کرنیکا ارادہ کیا تھا۔ اور اِس وعظ کے واسطے ملازم اُسے آرام کرسی پر اٹھاکر نیچے لا رہے تھے کہ ایک ملازم کا پاؤں زینہ پر سے پھسل گیا اور وہ بمعہ کرسی گر پڑا اور ڈوئی کرسی سے گر کر لڑکتا ہوا نیچے فرش پر جا پڑا اور بالکل بے ہوش ہوگیا۔ وہ لیکچر موقوف کیا گیا۔ اور اِس خبر کو ہر طرح سے چھپانے کی سعی کیگئی۔ سنا گیا ہے کہ ڈوئی کی بیوی ان حادثوں سے صدمہ زدہ ہوکر مفقود الحواس ہوگئی ہے اور اس نے واہی تباہی بکنا شروع کیا ہے دیکھو کاذب کا انجام کیسا بُرا ہے۔ ڈوئی کا دعوےٰ تھا کہ میں خداوند یسوع کا فرستادہ رسول ہوں اور تھوڑے دنوں میں اسکا سلسلہ چمک اٹھا تھا۔ لیکن اب رسول کی رسالت اور اس کے خداوند کی خدائی کی حقیقت خوب کھل رہی ہے۔

تحریف درانجیل - ولایت کا اخبار پیو ولیکریسو تھنکر لکھتا ہے کہ جب چھاپہ خانہ نہ ہوتا تھا تو اسوقت پادری لوگ انجیلیں قلمی لکھا کرتے تھے اور اپنی خواہشوں کے مطابق درمیان میں بعض الفاظ گھٹا اور بڑھا بھی دیا کرتے تھے چنانچہ مرقس کی انجیل میں ایک پورا باب اسیطرح بڑھا دیا گیا تھا۔ اور زانیہ کو سزا نہ دینے والی آئتیں کسی پادری نے اسواسطے درج کردی تھیں کہ اُنکی اپنی خرابیوں پر اُن کو گرفتار نہ کیا جاوے۔

انجیل میں طالمود کے فقرات - عیسائیوں کو بڑا فخر ہے کہ یسوع مسیح نے بعض ایسے کلمات فرمائے ہیں کہ اُنکی مثال پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ مگر اب معلوم ہوتا جاتا ہے کہ وہ تمام فقرات یسوع نے یہودیوں کی کتابوں سے سیکھے تھے (یا اُس طرز تحریر کو اختیار کیا جائے جو عیسائی لوگ اپنی نادانی اور تعصب سے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے حق میں استعمال کیا کرتے ہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے دوسری کتابوں سے چرائے)۔ اُن فقرات میں سے ایک یہ پیش کیا جاتا ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپکو + جے سمنز صاحب ساکن کونیٹی کٹ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ فقرہ بعینہ طالمود میں درج ہے۔ اور طالمود میں اس فقرہ کے متعلق ایک قصہ بھی لکھا ہے اور وہ قصہ اسطرح سے ہے کہ ربی ہلیل ایک فاضل یہودی تھا۔ اس کے علم اور فضل کا شہرہ سُن کر ایک شخص اُسکی آزمائش کے واسطے ایسے وقت میں گیا کہ ربی موصوف سبت کی تیاری میں تھا اور اُسے فرصت نہ تھی تب اُسی شخص نے کہا کہ میں تیرے پاس اسواسطے آیا ہوں کہ تو اِسی جگہ کھڑے کھڑے مجھے یہودی مذہب کی تعلیم سنادے۔ تب ربی نے کہا کہ "اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپ سے"۔

کیا کوئی یسوع دنیا میں گذرا ہے - لیونارڈو نکولا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اناجیل کے قصے جسطرز سے لکھے گئے ہیں۔ اُن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقط ناول ہیں یعنے جھوٹے قصے ہیں۔ اور دراصل کوئی وجود ایسا دنیا میں نہیں گذرا جس کا نام یسوع ہو۔ یسوع کے متعلق ہر سہ مشہور واقعات کو لے لو۔ اُس کے پکڑ وانے کیواسطے ایک آدمی مقرر کیا گیا کہ شناخت کرے حالانکہ ایسے بڑے مشہور آدمی کے واسطے یہ بات ضروری نہ تھی۔ پطرس نے یسوع پر لعنت کی تو اسوقت مرغ بولا۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودی اپنے مقدس شہر میں مرغ نہیں رکھا کرتے تھے۔ سردار کاہن نے یسوع کا مقدمہ جس طرز سے کیا وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودیوں کا طرز عدالت اس طرح سے ہرگز نہ تھا۔

علاوہ ازیں سردار کاہن کے ہاں صرف کاہنوں اور لاویوں کے مقدمات فیصل پاتے تھے۔ ہر ایک شخص مقدمہ بازی کے واسطے سردار کاہن کے پاس نہ جا سکتا تھا۔ یسوع کے زمانہ کے کسی مورخ نے یسوع کا ذکر نہیں کیا صرف یوسی فس نے کیا۔ سو اول تو یوسی فس یسوع کے زمانہ میں نہ تھا۔ بعد میں پیدا ہوا۔

اور دوم یوسی فس کی کتاب میں پادریوں کا جعل ثابت ہے کہ پادری صاحبان نے خود ہی یوسی فس کی کتاب میں یہ باتیں لکھدی تھیں +

درخواست نماز جنازہ بھائی عبدالعلیم خان احمدی نجیب آبادی کی والدہ اور ہمشیرہ فوت ہوگئی ہیں احباب اُن کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت ۔ صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ ۔ ڈائری ۔ صفحہ ۵ ۔ اس نوٹ کو شائع کردیں ۔ بلاد اسلامی
صفحہ ۶ ۔ انتخاب الاخبار ۔ صفحہ ۷ و ۸ ۔ تشحیذ الاذہان
صفحہ ۹ و ۱۰ ۔ درس قرآن شریف ۔ صفحہ ۱۱ ۔ خدا سے ڈرو
صفحہ ۱۲ ۔ وصیت ۔ صفحہ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۴ ۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ایک تازہ نشان

ناظرین نے ۲۳ ۔ اگست ۱۹۰۶ء کا الہام ۔ ۳۰ ۔ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں پڑھا ہوگا اور وہ اس طرح سے تھا ۔ **آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا** ۔ یعنے عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے ۔ اس اخبار کی اشاعت کے ساتویں دن یعنی ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کو یہ نشان خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا اور اس کے ظاہر ہونے سے پہلے پھر زیادہ تفصیل کے ساتھ اس کے متعلق ایک خواب میں خبر دی گئی ۔ جو کہ وقوعہ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود نے گھر میں بہت اشخاص کے سامنے ذکر فرمائی تھی ۔ اور وہ اس طرح سے ہے ۔ "میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحٰق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اس کو اپنے گھر میں بلاتی ہیں مگر میں نے اُسے اندر نہیں آنے دیا ۔ اور میں نے کہا کہ میں نہیں آنے دیتا اس میں ہماری بے عزتی ہے ۔ دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہیں آسکا یعنی خدا نے اُس بلا کو ٹال دیا ۔ پھر الہام ہوا ۔ **اِنّی اُحافظ کلّ من فی الدار** ترجمہ ۔ میں اُن سب کی حفاظت کروں گا ۔ جو اس گھر میں ہیں ۔ علاوہ اس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب میں دکھایا گیا ۔ جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا ۔ اور یہ بھی دیکھا ۔ کہ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے ۔ جو کہ ٹوٹ گیا ہے ۔ یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تھا ۔ لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہیں دُعا سے اور ٹل سکتے ہیں قطعی حکم نہیں ہوتا ۔ ان خوابوں کے بعد حضرت نے میر صاحب کو جو لاہور جانے کو طیار تھے ۔ روک دیا کہ ابھی نہ جاویں ۔ اور ان کو کہدیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل و عیال کے متعلق ایک بلا آنیوالی ہے میں ڈرتا ہوں کہ وہ بلا سفر میں نازل ہو اور موجب شماتت اعدا ہو جائے اس کے گواہ خود میر صاحب و دیگر گھر کے لوگ ہیں چنانچہ یہ بات سنکر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور میں جانا ملتوی کردیا اور جب صبح ہوئی تو پیش گوئی کے مطابق عزیز محمد اسحاق کو سخت بخار ہو گیا اور اُس بخار کے ساتھ رانوں میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آگیا اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب معالج تھے مگر ہر دو ران میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے ۔ تب حضرت مسیح موعود نے دُعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو بائیں گھنٹہ سے زیادہ نہیں گذرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیاں بھی گم ہو گئیں ۔ گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا ۔ اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اب میاں محمد اسحاق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہیں ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

فرمایا ۔ اِن دِنوں کتاب حقیقۃ الوحی میں نشانات جمع کر رہا ہوں ۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہیئے خدا تعالیٰ نے اس خیال کو بھی جلد پورا کر دیا ۔

فرمایا ۔ عبد الحکیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اِس واسطے وہ دکھایا گیا دشمن کی خواب میں گھر کے اندر داخل ہو جانے کی تعبیر کسی دکھ اور موت سے ہوتی ہے سو میں نے خواب میں کہا کہ میں اُس کو نہیں آنے دُونگا یعنی میری دُعا نے اُس مصیبت کو ٹال دیا ۔

فرمایا ۔ اِنّی احافظ والا الہام جو اس خواب کے ساتھ تھا ظاہر کرتا ہے [illegible]

فرمایا ۔ ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء والا رؤیا (جو ۶ ستمبر کے اخبار میں شائع [illegible] کیا تھا) **کہ ایک چور ہمارے چوغہ کو لیکر بھاگ گیا مگر اسکے پیچھے کوئی آدمی بھیجا گیا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا** ۔ اس رؤیا میں بھی اس واقعہ کی خبر دیگئی ہے کیونکہ طاعون کا حملہ ہماری اس پیشگوئی پر حملہ تھا کہ خدا اس گھر کے رہنے والوں کی حفاظت کریگا اور دُعا نے اس حملہ کو دور کیا اور ہماری عزت قائم رہی ۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء ۔ وحی الٰہی بوقت فجر (۱) لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی ۔ (۲) **امین الملک جے سنگھ بہادر** (۳) **ربّ لا تبق لی من المخزیات ذکرا** ۔ ترجمہ اے میرے ربّ رسوا کرنیوالی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ (۴) ون کے وقت کا الہام **پیٹ پھٹ گیا** ۔ (معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق الہام ہے) (۵) رؤیا ۔ دیکھا صاف دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے جو لڑکا لیکر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس نے حاشیہ پر سکر ہے ذرہ پڑھ لینا اس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے ۔ **دشمن نہایت اضطراب میں ہے** ۔

ڈائری

الفضل الطیب

۹ ستمبر ۱۹۰۶ء - فرمایا - ہمارے سامنے جو کام ہے وہ آسان نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے ہمارے دو کام ہیں اندرونی طور پر قوم کو درست کرنا تقوے و طہارت کا گم شدہ راستہ انکو دوبارہ دکھانا اور اس پر چلانا - اور دوسرا بیرونی حملوں کو رد کرنا اور کسر صلیب کرنا - یہ ہر دو کام ایسے مشکل ہیں کہ بغیر اللہ تعالے کے خاص معجزہ نما کاموں کے معمولی انسانی کوششوں سے کبھی یہ کام پورا نہیں ہو سکتا - ہمارے بے وقوف مخالف نادانی کے ساتھ مسیح کو آسمان پر چڑھائے بیٹھے ہیں اور خیال نہیں کرتے کہ اتنے عرصہ تک اس نامعقول عقیدہ نے کیا فساد ڈالا ہے - جو آیندہ اس عقیدہ فاسدہ کی پیروی سے اُن کو کچھ حاصل ہو جائے گا - خدا تعالےٰ علیم اور حلیم اور عمیق اور دقیق باتوں کا واقف کار ہے - اس کی حکمت نے جو راہ اختیار کی ہے اسی پر چلنے سے اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے -

یسوع تو فوت ہو چکے کہ انکے نام پر اس قدر شرک ہوتا ہے اب انکی آمد میں اسلام کیواسطے کوئی فائدہ کی صورت نہیں بن سکتی - اسلام کے واسطے بیرونی اور اندرونی فساد اس **حد تک پہنچ چکے** ہیں - کہ ظاہری عقل کے مطابق تو اب یاس اور نا امیدی کے سوائے اور کچھ باقی نہیں ہے - دین کی اشاعت کے سوائے جو سامان اور طاقتیں عیسائیوں کے پاس ہیں کہ ایک ایک کتاب کو کئی کئی لاکھ چھاپتے ہیں اور مفت تقسیم کرتے ہیں - وہ بات مسلمانوں کو کہاں حاصل ہے - یہاں تو ایک چھوٹا رسالہ چھاپنا ہو - تو اس کے واسطے بھی سامان بمشکل حاصل ہوتا ہے - غرض ظاہری دولت اور طاقت اور سعی کے ذریعہ سے ہم فتح نہیں پا سکتے - بلکہ ہمارا ہتھیار ہے صرف دعا اور توجہ الی اللہ - یہ بھاری مہم صرف دعا کے عظیم الشان ذریعہ سے سر ہوگی - ڈاکٹر عبد الحکیم نادانی سے اعتراض کرتا ہے - کہ یہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں - کیوں ایسا نہیں کرتے کہ شہر بشہر گشت کریں - یہ اس کی غلطی ہے - اگر میں جانتا کہ ملکوں میں پھرنے سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے - تو میں ضرور ہی ایسا کرتا - حدیث شریف میں دجال کے متعلق آیا ہے - کہ **لا یدان لاحد بقتالها** - اُس کے ساتھ جنگ کرنے کے ہاتھ کسی کے پاس نہ ہوں گے - زمینی اسباب کے ساتھ ہم اس دجل کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ زمینی اسباب خود اسکے پاس بہت ہیں - ہمارے پاس کوئی ایسا اعلےٰ ہتھیار ہونا چاہیئے - جو اس کے پاس نہ ہو - تب تو ہم فتح پا سکتے ہیں - آج کل مخلوق پر دنیا کی محبت حد سے زیادہ غالب ہے - اُس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں - اور اسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے لکھا ہے کہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دنیا کی محبت ہے بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہیں -

فرمایا - اللہ تعالےٰ نے ہم کو سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی - کہ اے خدا نہ تو ہمیں مغضوب علیہم میں سے بنائیو اور نہ **ضالین** میں سے - اب سوچنے کا مقام ہے کہ ان ہر دو کا مرجع حضرت عیسیٰ ہی ہیں - مغضوب علیہ وہ قوم ہے - جس نے حضرت کے ساتھ عداوت کرتے اور ان کو ہر طرح سے دکھ دینے میں غلو کیا اور ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کے ساتھ محبت کرنے میں غلو کیا اور خدائی صفات اُن کو دیدیئے - صرف ان دونوں کی حالت سے بچنے کے واسطے ہم کو دعا سکھلائی گئی ہے - اگر دجال ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا - تو یہ دعا اس طرح سے ہوتی - کہ غیر المغضوب علیہم ولا الدجال - یہ ایک پیش گوئی ہے جو کہ اس زمانہ کے ہر دو قسم کے شر سے آگاہ کرنے کے واسطے مسلمانوں کو پہلے سے خبردار کرتی ہے - یہ عیسائیوں کے مشن ہی ہیں جو کہ اس زمانہ میں ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں - کہ اسلام کو سطح دنیا سے نابود کر دیں اسلام کے واسطے یہ سخت مضر ہو رہے ہیں اور باوجود ایسے سخت صدمات کے دیکھنے کے پھر خیالی اور وہمی باتوں کے پیچھے پڑنا اور دجال کو کسی اور جگہ تلاش کرنا غلطی میں داخل ہے - ہمارے سامنے تو ایک ایسا خطرناک دجال موجود ہے کہ اس کی نظیر پہلی امتوں میں موجود نہیں - کوئی انسانی طاقت اور ہاتھ اُس کو زیر نہیں کر سکتا - ہاں خدا کے ہاتھوں سے یہ کام ہوگا یہ کام جو ہمارے درپیش ہے - اور جس کا ہم نے ذمہ لے لیا ہے کہ ہم کسر صلیب کے واسطے آئے ہیں یہ ہمارے لئے **کوئی تھوڑا اسا غم نہیں** - کیونکہ ہمارا اصل کام پورا نہ ہو تو پھر معجزات اور کرامات بھی کچھ شے نہیں ایک طبیب اگر بیمار کا علاج نہیں کر سکتا اور بازی اچھی لگا لیتا ہے - تو یہ امر اس کی طبابت کے دعوے کو مفید نہیں ہو سکتا - پس ہم کو بڑا غم جو دامنگیر ہے وہ یہی ہے کہ کسر صلیب کا کام پورا ہو جائے - دوسرا پہلو غم کا اندرونی قوم کے متعلق ہے جو سیدھی بات کو الٹا سمجھتے ہیں - **اور دوست کو دشمن خیال کرتے ہیں** - افسوس تو یہ ہے کہ ہماری دشمنی کی خاطر آنحضرت کے ساتھ بھی دشمنی کرتے ہیں اور جو بات آنحضرت کے حق میں تائید کی ثابت ہو وہ اگر ہم میں پایا جاوے تو اس ثبوت سے بھی انکار کر جاتے ہیں مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت کہ اگر رسول خدا تعالےٰ پر اپنی طرف سے کوئی بات بنا تا تو فوراً ہلاک کیا جاتا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک بڑی دلیل ہے کہ دعوے نبوت کے ساتھ آپ ۲۳ سال تک کامیاب ہی ہوتے چلے آئے بہت سے اکابر نے اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کیا ہے - مگر اب چونکہ یہ دلیل ہمارے سلسلہ کی بھی تائید کرتی ہے اس واسطے اس سے قطعاً انکار کر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کوئی دلیل ہی نہیں مفتری بڑی مہلت پا سکتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ دلیل تو ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے خاص ہے - دوسرے انبیاء کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں نادان نہیں جانتے کہ کیا دلیل بھی خاص اور مخصوص ہوا کرتی ہے - جو دلیل خاص ہے وہ تو بجائے خود ایک دعوی ہے نہ کہ دلیل - ایسی ہی غلطی عیسائی لوگ کیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بات یسوع کے متعلق پیش کی جاتی ہے کہ اُس نے فلاں کام کیوں کیا تو کہدیتے ہیں کہ وہ تو خدا تھا اور اس کیواسطے جائز تھا جو چاہتا کرتا - بیوقوف نہیں جانتے کہ دعوی خدائی تو بجائے خود ایک دعوی ہے نہ کہ دلیل - دعوی بطور دلیل کے کس طرح پیش ہو سکتا ہے - سو جھوٹا دعوی والا کبھی سرسبز نہیں ہوا - کبھی کسی کاذب کو اتنی مہلت نہیں ملی جتنی کہ آنحضرت کو ملی افسوس آتا ہے کہ ہماری عداوت کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی دشمنی کی جاتی ہے - جو تبدیلی ہم اس وقت قوم کے درمیان چاہتے ہیں وہ کسی آسمانی طاقت کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے ورنہ زمینی لوگوں کے اختیار میں نہیں کہ وہ عظیم الشان امر کر دکھلائیں ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا - جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالےٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگی - جسقدر عظیم الشان فتوحات ہوئے کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں - قوم کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے - تقوے اور طہارت کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے - تب ہی کچھ بن سکیگا +

حضرت مخدومی مکرمی مولوی محمد علی صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ

اس نوٹ کو شائع کردیں۔

بعض احباب کے استفسار پر یہ امر عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ دسواں حصہ آمد میں جو اشتہار الوصیت کے ماتحت دیا جاوے گا۔ یہ صورت ہوگی کہ جو احباب چاہیں۔ اس دسویں حصہ میں سے لنگر خانہ۔ مدرسہ اور اعانت میگزین کا چندہ وضع کرنے کے بعد بقیہ مجلس کارپرداز کو دیں۔ لیکن ان مدات کے سوا جن کا حساب دفتر میں رہے گا اور کسی مد میں یا کسی رسالہ یا اخبار کی قیمت کا جو روپیہ دیا جاوے گا۔ وہ محسوب نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کی آمد کا دسواں حصہ سات روپیہ ہے۔ تو اسے اختیار ہے۔ کہ اس میں سے مثلاً عہ لنگر خانہ میں اور عہ مدرسہ میں عہ اعانت میگزین میں دے اور باقی تین روپے مجلس کارپرداز کو دے۔ ایسے احباب کے ناموں کا ایک رجسٹر الگ رہے گا۔ جس میں ان کے متعلق کل حساب وکتاب رہے گا اور قبرستان میں دفن ہونے کے متعلق ان کے وہی حقوق ہوں گے۔ جو وصیت کرنے والوں کے حقوق ہوں گے۔ ایسے تمام احباب کو سرٹیفکیٹ بھی دئے جاویں گے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ باقاعدہ ماہوار یا ششماہی جیسی صورت ہو وہ اپنی آمد کا دسواں حصہ بھیجتے رہیں۔

خاکسار محمد علی

ضرورت

چونکہ شیخ ضیاء اللہ صاحب جو چھ ماہ کی رخصت لیکر آئے ہوئے تھے۔ واپس جانے والے ہیں۔ اس لئے مدرسہ میں ایک گریجوایٹ یا سینیر سرٹیفکیٹ استاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں بنام سیکرٹری مجلس ناظم التعلیم آنی چاہئیں۔

شیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

درمیان قسطنطنیہ و سینٹ پیٹرسبرگ | **روسی ممالک**

کی شورش سے آج کل جو دقتیں اور مشکلات پیش آرہی ہیں۔ ان سے وہاں کے باشندے مسلمان عیسائی وغیرہ سب ہی پریشان ہیں۔ اور چونکہ روسیوں کی طرح مسلمانوں کو بھی خطرہ میں گھر جانے کا اندیشہ تھا اس لئے سلطان روم نے ترکی سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کو حکم دیا ہے کہ روسیوں کی حرکت کی بڑی ہوشیاری سے نگرانی کرتا رہے۔

سلطنت عثمانیہ کی چونگی | سلطنت عثمانیہ کے محصول چونگی میں

فیصدی تین۔ بڑھانے کے متعلق جو وعدہ زیر بحث تھا باب عالی نے اس کے تمام شرائط منظور کر لئے ہیں۔ وزارت خارجیہ نے محاصل کا اندازہ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زیادتی کی وجہ سے تنہا انگریزی تجارت سے کم از کم ایک لاکھ ۸۷ ہزار ۵۰۰ پونڈ کی رقم عثمانی حکومت کے قبضہ میں آیا کرے گی۔

[illegible] | سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ ایک شفاخانہ نجف اشرف میں [illegible] کے لئے تعمیر ہو اور [illegible] کا حکم دیا ہے۔ [illegible] جاری کی [illegible] اہم مقام ہے۔

مصر | یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ مصر میں انگریزی فوج [illegible] ہزار رہا کرے گی۔

چین | [illegible] ہزار مسلمان [illegible] چینی شہر [illegible] کا ایک [illegible] مسلمان سے [illegible] کرتا ہے۔ اردو سی اسلامی اخبار الفت کے کارخانہ میں بھی گیا۔ خود یہ سے حجاز ریلوے کے لئے معقول چندہ جا چکا ہے۔

روسی | مسلمان اپنی اصلاح میں آج کل بہت سرگرمی سے ساعی ہیں۔ کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا جس میں مصری اخبارات سے ان کی کسی مساعی جدیدہ کا ذکر نہ کیا ہو۔

ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ تاج محل آگرہ کے مینار جو سنگ مرمر کے ہیں اور مزید کمال ہے

کہ جس زور کو اوپر بیٹھ کر ہلایا جاوے صرف وہی نہیں ہلتا بلکہ اس کے مقابل کا مینار بھی اس کی حرکت سے متحرک ہو جاتا ہے۔

پچھلے ہفتہ میں ترکی جہاز موسوم بہ بزم عالم و تیر مژگان۔ عبد القادر جو حال ہی میں خریدے گئے ہیں۔ فوج لے کر حدیدہ کو جاتے ہوئے نہر سویز سے گذرے۔ پہلے میں ڈھائی ہزار سپاہی تھے اور دوسرے پر ڈیڑھ ہزار اور تیسرے پر ڈھائی ہزار۔

قازان مخبری اخبار لکھتا ہے کہ مسلمانان قبرس میں بھی کچھ کچھ زندگی کے آثار محسوس ہونے لگے ہیں۔ ابھی سے تعلیم کی طرف متوجہ نظر آتے ہیں حال میں امرا اور متمولین نے ایک عام جلسہ کر کے غریبوں اور محتاجوں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے واسطے یہ تجویز کی کہ انہیں بھی مدارس عالیہ ترکی میں بغرض تعلیم چندہ سے بھیجا جایا کرے۔ تاکہ وطن میں وطن پرستوں اور قومی خدمت کرنے والوں کی کافی تعداد پیدا ہو سکے۔

قسطمونی | میں بیادگار عید جلوس سلطانی ایک ابتدائی مدرسہ اور ایک نارمل سکول کھولا گیا اور بحکم سلطانی بروصہ کے مضافات قرق آغاچ میں ایک ایک مڈل سکول اور ایک ہائی سکول کا افتتاح بھی اسی دن ہوا۔

علاقہ طرابزون کے ایک گاؤں کرہ سون کی مسجد کے واسطے سلطان المعظم نے جیب خاص کے صرف سے عمدہ قسم کا آہنی فرش طیار کرایا ہے۔

۱۱۔ اگست کو تمام سفرائے دول نے اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے سلطان کی مزاج پرسی کی رئیس التشریفات نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جلالتمآب کی طبیعت رو بصحت ہے۔

تازہ تار ہے کہ ۱۴۔ اگست کو جناب ممدوح نے سفرا کو شرف ملاقات نہ بخشا کیونکہ طبیعت قدرے ناساز تھی۔

مشیر الدولہ جدید صدر اعظم ایران کی عمر تقریباً ۴۲ سال کی ہے اور آپ نے آج تک کبھی یورپ میں قدم نہیں رکھا۔ لیکن معہذا آپ اس قدر عالی دماغ اور ہوشمند ہیں۔ کہ آپ ہی نے ایران میں یوروپین طرز نظام قائم کیا اور طہران میں علمی و سیاسی کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور آپ ہی وزارت خارجہ کے زمانہ میں یہ تجویز پیش کی کہ سیاسی عہدہ کسی کو اس وقت تک نہ دیا جاوے جب تک کہ وہ یورپ کے مدارس میں چند سال نہ گذار چکا ہو۔

انتخاب الاخبار

امیر صاحب کے ہمراہ کابل کے مشہور مدبران سردار عبدالقدوس خان مرزا حسین خان بھی ہوں گے۔

حضور لیڈی منٹو دہلی میں وکٹوریہ زنانہ ہسپتال کھولینگی اور ایک زنانہ ہسپتال کی بنیاد رکھی۔

پچھلے ہفتے ہند میں اڑہائی ہزار سے زیادہ فوتیاں طاعون سے تھیں شہر پونا ۳۹۹۔

کولمبو میں چار ہزار ٹن کے ذخیرہ کیروسین میں آگ لگی سب راکھ ہو گئے۔ بخوبی بیمہ شدہ تھا۔

روس میں جمعرات کو ایک سرکاری حکم نافذ ہوا۔ اس میں گورنمنٹ کی پالیسی واضح کی گئی ہے۔

انقلاب پسندوں کے جرائم زیادہ سختی سے مٹائے جاویں گے۔ اور اصلاحیں فیاضی سے جاری کیجاویگی اس سرکاری اعلان میں وعدہ دیا گیا ہے کہ تمام یہودی فضول بندشوں سے آزاد کئے جاویں گے۔

ایک اور نمایاں وعدہ بھی دیا گیا ہے وہ یہ کہ پولینڈ و صوبجات بالٹک کو بھی پارلیمنٹ دی جاوینگی۔

آخیر میں لکھا ہے کہ انتظام پولیس اور دیگر سرکاری محکموں میں ضرور اصلاحیں کریں گے۔

دربنگہ میں دو ہزار گاؤں طوفان سے برباد ہو گئے

انتقال مارہرہ ضلع ایٹہ کے مشہور صوفی بزرگ سید شاہ ابوالحسین صاحب کا یکم ستمبر کو انتقال ہو گیا۔

سیلاب ۔ دریائے ہگلی کے غیر معمولی چڑہاؤ کی وجہ سے کلکتہ کے جنوبی حصہ میں سیلاب آیا ہوا ہے۔

طاعون :۔ ہفتہ مختتمہ یکم ستمبر کے اندر طاعون سے ۲۵۲۲ موتیں ہوئیں۔ بمبئی ۱۳۸۸ پونا ۳۹۹۔ وسط ہند ۳۰۳ (زیادہ تعداد شہر اندور میں) صوبجات متحدہ ۲۵۰۔ وسط ہند ۱۹۰۔ بنگال ۱۱۵۔ برہما ۱۱۲۔ ریاست میسور ۱۰۳۔

ازالہ حیثیت ۔ کلکتہ کے ورنیکلر روزانہ اخبار سندھیلک کے ایڈیٹر پر کلکتہ کے ایک کارخانہ کے منجر مسٹر ملکم نے ازالہ حیثیت کا دعویٰ دائر کر دیا ہے

ہڑتال کھڑک پور میں بنگال ناگپور ریلوے کے ۱۵ ہزار آدمی ہڑتال پر ہیں۔ مگر کوئی سخت حادثہ پیش نہیں آیا۔

جوتی چور ۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ شہزی مسجد لاہور میں ایک جوتی چور پکڑا گیا جس نے ایک نمازی کی نئی جوتی جو قریباً چار روپیہ کی ہوگی۔ چرائی تھی۔ ہر روز اس مسجد میں دو تین جوتے چوری ہوتے ہیں۔ خادم مسجد نے بڑی کوشش کی کہ اس کو کوتوالی میں پہنچایا جاوے۔ مگر لوگوں نے اس پر رحم کر کے اس کو چھوڑوا دیا۔ (پیسہ اخبار)

سیلاب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

عالی جناب حضور مقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ نیاز مند آج ۱۴ دن کے بعد دورہ سے واپس آیا ہے۔ جمعہ کو ۳۱ تاریخ اس قدر بارش ہوئی۔ کہ کچھ ٹھکانہ نہیں رہا۔ رعیہ سے پسرور قریباً ۱۹ کوس ہے۔ دس گھنٹہ میں یہ سفر طے کیا۔ چاروں طرف عالم آب تھا۔ سڑکوں پر پانی گھٹنوں گھٹنوں بہتا تھا دس گھنٹہ تک بارش رہی۔ سڑکوں کے ناقابل گذر ہو جانے کی وجہ سے دورہ ملتوی ہوا۔ مجھے بار بار یاد آتا تھا۔ اور بڑے ذوق سے دوہراتا تھا۔ آسمان سے برساؤں گا۔ زمین سے اُگاؤں گا۔ آندھیاں چلیں گی۔ زلزلے آئیں گے۔ اب ایک حصہ تو پورا ہو گیا۔ خدا جانے اور پردۂ غیب میں کیا ہے۔ اللہ ہم عاجزوں پر رحم کرے اور اپنی حفاظت میں رکھے حضور عالی وقت دعا ہے۔ اس عاجز کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک آفت سے بچاوے اور ایمان سلامت رکھے۔ اور اگر موت ہی جلدی مقدر ہے۔ تو حضور کے ساتھ یقین کامل اور صدق تام کی حالت میں موت ہو۔

خاکسار عاجز میر حامد شاہ از سیالکوٹ

آئندہ موسم حج میں ہندوستان کے مسلمان حاجیوں کو رستے میں صرف پانچ روز کا کوارنٹین ہوگا۔ یہ اس شرط پر ہوگا کہ مسافروں کا ڈس انفکشن ہو چکا ہے ورنہ وہی پرانی مشکل ہوگی۔

لنڈن میں خیال کرتے ہیں۔ کہ امیر صاحب کابل کا ہندوستان آنا محض معمولی بقعہ ہے۔

روس کے زیر نیچے سرحد افغانستان محفوظ ہے لہذا اب امیر کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔

حیدرآباد کے متصل دریائے سندھ کی طغیانی سے بہاری بند ٹوٹ گیا۔ طوفان پانی سے عظیم تباہی۔

فرنگی ڈاکٹر بیرنگ نے جو علاج تپدق کا ایجاد کیا تھا وہ تجربہ میں سراسر ناقص ثابت ہوا۔ جس مریض کا علاج ڈاکٹر بہرنگ کے اصول پر کیا تھا اس کا مرض بعد علاج اور بھی ابتر رہا۔

خاص سینٹ پیٹرز برگ میں جمعہ کو انقلاب پسندوں کی کمیٹی تھی۔ روسی گورنمنٹ کے تازہ اعلان پر غور کی گئی۔ قرار پایا گیا کہ قتل اور دھمکی کی پالیسی جاری رکھی جاوے۔ جب تک کہ گورنمنٹ نیچا نہ دیکھیگی نہیں چھوڑیں گے۔

یہ بھی قرار پایا کہ روس کے تمام بڑے بڑے وزرا قتل کئے جاویں۔ ہر ایک کو ایک ایک کام دیا گیا ہے حیران ہیں کہ پولیس ایسے جلسوں کا پتہ نہیں لگا سکتی ہے۔ ان کا خفیہ محکمہ ہے۔ مطبع ہے۔ ملازم ہیں ضابطہ ہے۔

اس کے بعد اور خبر آئی۔ روسی اخبار لکھتے ہیں۔ کہ صوبجات میں مالی حالت نہایت تاریک۔ خزانہ خالی دہقان لوگ فرنٹ ہیں اور چھوٹے بڑے زمیندار بھی ٹیکس نہیں دیتے۔ تحصیلدار بھی پریشان ہیں۔

لنڈن کے اخبار سینڈرڈ کا نامہ نگار مسٹر فریزر ان دنوں وارسا میں ہے۔ وہاں گرفتار کیا گیا ہے۔

فرانس کے لاٹ پادریوں پر پوپ بہت خوش ہیں اُنکی فرمانبرداری پر ناز کرتے ہیں۔

پوپ نے فرنچ پادریوں کو برکت کا خط بھیجا اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ اس پر پادریوں کا خون بڑھ گیا پادری لوگ فرنچ گورنمنٹ کے قانون کی کچھ پرواہ نہ کریں گے۔ بدستور پوجا کریں گے۔ سرکار کیا کریگی۔ وہ سرکار کو اجازت دیں گے کہ جو چاہے کرے لیکن اپنا طریق نہ چھوڑیں گے۔ اسی پر سب متفق ہیں۔

چین میں باکسروں کی شورش

شانگہی کا مراسلہ مظہر ہے کہ وادی یانگسی کے لوگوں میں اضطراب کے آثار نمایاں ہیں۔ ملک کے اندر سفر کرنا خالی از خطرہ نہیں۔ دے دو یو میں بے چینی نمایاں ہے۔

باکسروں کا ایک گروہ قصبہ ٹسا یو نہ سین پر حملہ آور ہوا۔ اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ مشنریوں اور دیسیوں نے یامین میں آکر پناہ لی ہے۔

ایک جرمن لفٹنٹ سفر کرتا ہوا اس شہر میں پہنچا اور چینی سپاہیوں کو ساتھ لے کر حملہ کیا۔ باکسر لیڈر قتل کئے گئے اور باقیماندہ لوگوں کو بھی منتشر کر دیا۔

بدرِ صادق

۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

تشحیذ الاذہان

ذہنوں کا تیز کرنا۔ حیوانات کو خدا تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے۔ کہ ان کو طبعاً وہ ذہن اور ادراک اور فہم کی عطا کی جاتی ہیں جن میں چنداں کمی بیشی کی گنجائش نہیں رکھی جاتی۔ لیکن انسان کو خدا تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اس کے ذہن کے واسطے ترقی اور نشو و نما کا ایک بڑا وسیع میدان اس کے آگے ہر وقت کھلا موجود ہے۔ انسانی ذہن کو اگر کسی کام پر لگایا جاتا ہے تو وہ اور بھی ترقی کرتا ہے۔ اس کی تازہ مثال اس امر میں موجود ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایک کل بناتا ہے۔ تو دوسرے اس میں ہر وقت کانٹ چھانٹ کر کے کچھ نہ کچھ ترقی کی راہ نکالتے رہتے ہیں اور انہیں پرانی کلوں میں زیادتی اور ترقی کے واسطے آئے دن گورنمنٹ گزٹ میں نئے نئے ایجاد رجسٹری ہوتے رہتے ہیں۔ غرض انسانی ذہن بہت ترقی کر سکتا ہے۔ اور انسان کا فرض ہے۔ کہ اس کو اس ترقی میں پورا حصہ لینے میں امداد دے۔ اس کام کو بچوں اور نوجوانوں کے درمیان بہم پہنچانے کے لئے اس جگہ ایک انجمن کوئی چھ سال سے قائم ہے۔ جس کی موجودہ صورت میں کہہ سکتا ہوں کہ سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کی شکل میں جلوہ نما ہو رہی ہے۔ اس انجمن کے لائق اور معزز ممبروں نے ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو اس انجمن کا سالیانہ جلسہ منعقد کیا۔ جو پورے آٹھ بجے کے ساتھ قریب چار گھنٹہ میں ختم ہوا۔

صدر جلسہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب تھے جن کے وسیع اخلاق کی ہمدردی بچوں اور نوجوانوں کو بھی اپنے احسان اور شفقت کے پروں کے نیچے لئے ہوئے ہے۔ اور حاضرین جلسہ میں احباب ساکن قادیان مدرسہ کے استاد اور طلبار کے علاوہ باہر کے آئے مہمان بھی شامل تھے۔ سب سے اول قاری صاحب نے نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سنایا جو دلوں سے انقباض کے قفل توڑتا تھا۔ اس کے بعد صاحب صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ جس سے مختصراً چند باتیں لکھی جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ اس انجمن سے مجھے ہر طرح سے خوشی ہے اور کوئی پہلو رنج کا نہیں۔ خوشی کے اسباب میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ بچپن سے جن باتوں کی مجھے خواہش رہا کرتی تھی۔ کہ وہ اس طرح سے ہو۔ اور خدا تعالےٰ نے ان سب کو اپنے فضل و کرم سے پورا کیا۔ ان میں سے ایک یہ انجمن بھی ہے گو درمیان میں اس میں ایک وقفہ ہو گیا تھا۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ یہ وقفہ بہرحال فائدے کے واسطے ہے۔ اور ترقی کا موجب ہے۔ نہ کسی نقصان کا باعث۔ اللہ تعالےٰ کے صفات میں سے دو صفتیں القابض۔ الباسط ہیں۔ بعض صفات الٰہی اس قسم کی ہیں۔ کہ ان کو اکیلا نہیں پڑھنا چاہیئے بلکہ دونوں نام اکٹھے لینے چاہیں۔ جیسا کہ النافع الضار ہے۔ ایسا ہی القابض الباسط ہے۔ اللہ تعالےٰ جو کچھ ہم سے لیتا ہے۔ اُسے بہت زیادہ کر کے ہم کو واپس دیتا ہے۔ قبض جو ہے وہ بسط کے لئے ہے۔ اور اس واسطے بڑے فضل کا موجب ہے۔ دن کو ہم کام کرتے ہیں رات کو ایک قبض ہوتا ہے۔ یہ سب خدا تعالےٰ کی کامل حکمت سے ہے۔ اس انجمن کے ابتدائی سرگرم ممبر شیخ عبد الرحمان قادیانی تھے جن کو اس درمیانی وقفہ سے بہت صدمہ پہنچا تھا۔ اور اب ان کو بالخصوص خبر دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔

دوسرا موجب خوشی کا اس انجمن کے معاملہ میں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے خود اس کا نام تشحیذ الاذہان رکھا۔ تیسرا موجب خوشی کا یہ ہے کہ اس کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ نے میاں محمود احمد کے دل میں جوش ڈالا۔ محمود کے مبارک لفظ میں خود ایک نیک فال ہے۔ اس قسم کا تفاءل درست ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تفاءل لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کفار نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا اور آپ نے مکہ سے ہجرت فرمائی۔ تو کفار عرب نے آپ کے قتل کے واسطے انعام مقرر کیا کہ جو کوئی آپ کو قتل کرے اس کو ایک سو اونٹ انعام دیا جاوے گا عرب کے مفلس قلاش اور اوباش لوگوں سے اتنا بڑا انعام کیا کچھ نہ کرا سکتا تھا۔ ہر ایک کے دل میں اس انعام کے حاصل کرنے کے واسطے ایک جوش پیدا ہوا تھا اور سب چاروں طرف دوڑ پڑے۔ اُن میں سے ایک شخص بریدہ نام ستر آدمی ساتھ لے کر مدینہ کے راستہ میں جا پہنچا۔ جہاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بمعہ اپنے رفیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جا رہے تھے۔ آپ کو جب معلوم ہوا کہ یہ شخص بریدہ ہے۔ تو آپ نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ہمارے واسطے ٹھنڈک ہے اور کوئی تکلیف نہیں۔ لفظ بریدہ سے جو برد سے نکلا ہے۔ آپ نے تفاءل لیا پھر وہ شخص سامنے آیا۔ تو آپ نے پوچھا کہ من انت تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ اسلم تب آپ نے فرمایا کہ بس ہم سلامت نکل گئے کوئی دشمن ہم کو گرفتار نہ کر سکیگا۔ تب بریدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ من انت۔ تو آپ نے جواب دیا

محمد بن عبد اللہ رسول اللہ

میں محمد ہوں۔ عبد اللہ کا بیٹا۔ اور اللہ کا رسول بریدہ پر آپ کے اتنا ہی فرمانے کا ایسا اثر ہوا کہ بمعہ اپنے ستر آدمیوں کے اُسی جگہ مسلمان ہو گیا اور اپنی پگڑی اتار کر ایک بانس پر باندھی اور اس کا جھنڈا بنا کر آپ کے آگے آگے مدینہ تک گیا غرض اس قسم کا تفاءل جائز ہے اور یاد رکھو۔ کہ ہر ایک امر میں جو شروع کیا جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ مشکلات ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن جو شخص ہمت اور استقلال کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کے کام میں برکت دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ ادھر کوئی کام شروع کیا جاوے اور اُسی وقت اس کا نتیجہ بھی حاصل ہو جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر مشکلات کا سامنا کیا تھا۔ یوسف ہی کی مثال بچوں کے واسطے کافی ہے کہ وہ بھی بچہ تھا جب سے اُس پر تکالیف وارد ہونے لگیں۔ یہ اجتماع بہرحال مفید ہے۔ تم دعاؤں میں لگے رہو اور نفس کا مقابلہ کرو۔ اس انجمن کا ہونا مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچوں کے واسطے منجملہ ان فوائد کے ہے۔ جو یہاں کے طلبار کو حاصل ہے۔ ایک زمانہ آئیگا کہ جن لوگوں نے اپنے بچوں کو یہاں نہیں بھیجا وہ بہت افسوس کریں گے۔ تم دعاؤں میں مصروف رہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں برکات عطا کرے۔

حضرت مولوی صاحب موصوف کے [illegible] کے بعد [illegible] اور انجمن کی مختصر تاریخ سالی [illegible] ہوئی تھی۔ پھر نواب محمد علی خان صاحب سابق [illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام نے اس کو [illegible] لیکن چند ایک اجلاس [illegible] اس کے بعد اب پھر جاری ہوا اور [illegible] ہے اور اس کا واخلہ [illegible] عمر [illegible] ہوا مقرر ہے [illegible] کے چھپنے کے اخراجات نکل سکیں) اس کے بعد صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب نے ایک پُر جوش اور پُر زور تقریر صداقت کے مسئلہ پر کی۔ اور اس زمانہ کے مفاسد پر اور حضرت مسیح موعود کے دشمنان دین کی بدسلوکی کا رقت آمیز الفاظ مین نقشہ کھینچا۔ اثنائے گفتگو مین انہون نے فرمایا کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ کوئی کافر اسلام کے حق مین ایک ذرا سا کلمہ گستاخانہ نہین بول سکتا تھا۔ چہ جائیکہ آج لاکھوں کروڑوں کتابیں شائع کی جاتی ہین جن مین برملا بانی اسلام علیہ الصلوٰة والسلام کے حق مین سخت سے سخت ناپاک الفاظ لکھنے والے کے قلم سے نکلتے ہین۔ اسلامی زمانہ مین ایک دفعہ عیسائیون نے حضرت عائشہ کے قصہ پر اعتراض کرنا چاہا۔ تو ایک خفیہ مجلس قائم کر کے ایک مولوی صاحب کو بلایا۔ اور نہایت ادب کے ساتھ اپنا اعتراض پیش کیا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ دیکھو دو عورتین ہمارے سامنے ہین۔ ایک مریم اور ایک عائشہ۔ ہر دو پر کچھ الزام لگایا گیا ہے۔ مریم کنواری تھی۔ اور اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ عائشہ بیاہی ہوئی اور اس کی اولاد نہین ہوئی۔ اب بتلائیے کہ یہ الزام کس پر زیادہ پختہ ہو سکتا ہے۔ وہ خاموش ہو گئے۔ اس طرح مولوی صاحب نے ان کو سمجھایا۔ کہ ایسا اعتراض کرنا صرف خبیث اور ناپاک آدمیون کا کام ہے۔ مریم کو اگر ہم اس الزام سے بری جانتے ہین تو قرآن شریف کے فرمانے کے مطابق ایسا ہی حضرت عائشہ کی بریت بھی قرآن شریف نے ہی کی ہے۔ اخیر میں میان صاحب موصوف نے فرمایا کہ تم اپنے مخالفون کا مقابلہ نہ تلوار سے کر سکتے ہو کیونکہ یہ تلوار کا وقت نہین اور نہ دولت کے ساتھ کر سکتے ہو کیونکہ دولت تمہارے پاس نہین اور نہ کسی اور ظاہری شے سے کر سکتے ہو۔ ہان تم اپنے دلون کو پاک اور صاف کرو اور خدا کی محبت میں اپنے دلون کو جلا دو۔ تب اس سے ایک خوشبو نکلے گی۔ جو تمہارے دلون کو مسخر کرے گی۔

اس کے بعد چودھری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور کی تقریر ہوئی۔ چودھری صاحب موصوف نے قرآن شریف کی چند آیتین پڑھ کر دعوت الی اللہ کی ضرورت پر عمدہ گفتگو کی۔ اس کے بعد شیخ تیمور صاحب نے ضرورت امام پر اور زمانہ کی پُر فساد حالت پر تقریر کی۔ بعد ازاں محمد شفیع صاحب طالب علم ہائی کلاس تعلیم الاسلام نے مدعیان اسلام کی موجودہ حالت اور ان کی اصلاح پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا اور اپنے عمدہ طرز بیان سے حاضرین مجلس جلسہ کو خوش کیا۔ اس کے بعد شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم صاحب طالب علم ہائی کلاس تعلیم الاسلام نے رد تناسخ پر اپنا مضمون پڑھا۔ جو بہت ہی لطیف اور دلچسپ تھا۔ شیخ صاحب کے مضمون مین سے چند بطور نمونہ نقل کی جاتی ہین۔

۱۔ آریہ سماجیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ جب انسان کسی جنم مین نیک اعمال کرتا ہے۔ تو اس کو دوسرے جنم مین اچھے ثمرات ملتے ہین اور جو بُرے اعمال کرتا ہے۔ اس کو بُرے۔ اب ہم اسی پیمانہ سے ان کے مذہب کو ناپنا چاہتے ہین۔ یعنی ہم دیکھتے ہین کہ اس وقت کل ہندوستان مین ایک ایسی قوم حکمران ہے۔ جو آریہ سماجیون کے نزدیک کبھی نجات پا ہی نہین سکتے اور ایک بہت ہی بُری جون مین انہون نے جنم لیا ہوا ہے۔ جن کے ساتھ وہ چھو کر کھانا بھی پسند نہین کرتے۔ مگر وہ زمانے کا بادشاہ ہین اور بڑی خوشحالی سے زندگی بسر کر رہے ہین۔ اور آریہ لوگ ان کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہے ہین اور وہ جو چاہیں آریون سے کروا سکتے ہین۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پچھلے زمانہ جنم مین بڑے نیک اختر اور رشد ارسیدہ شخص تھے۔ جس کے سبب ان کو یہ خوشحالی نصیب ہوئی۔ مگر افسوس ہے آریہ لوگوں پر کہ حالانکہ وہ اس عقیدہ کے قائل ہین مگر پھر بھی ان کو بُرا سمجھتے ہین۔ حالانکہ اگر وہ نیک تھے تو خدا نے ان کو اچھے مذہب مین پیدا کیا۔ ان کی نیکی کی وجہ اس واسطے چاہیئے کہ آریہ لوگ عیسائی مذہب کو فوراً اختیار کر لین۔ ورنہ اس عقیدہ سے توبہ کرین۔

۲۔ اے تناسخ کے ماننے والو ذرا سوچو اور ہم کو بتلاؤ کہ اگر ایک شخص کی ماں مر گئی ہے اور وہ کسی شخص کے گھر مین پھر عورت پیدا ہو گئی ہے اور اس کی شادی کسی ایسے شخص کیساتھ ہونے لگی ہے جس کو ویدک مذہب جائز قرار دیتا ہے۔ تو کیا آپ بتلا سکتے ہین کہ ان کے گلے مین یہ لٹکا ہوا ہے۔ یا ان کے ماتھے پر لگا ہے کہ ان کا آپس مین یہ رشتہ ہے۔ اس واسطے ویدک اصول کے مطابق ان کی شادی ناجائز ہے۔ تو پھر جب ایسا نہین ہوتا تو تم ان کو کس طرح روک سکو گے۔ غرض تناسخ کے ماننے والوں کو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ کئی دفعہ انہون نے اپنی بہنون اور ماؤں سے بھی شادی کی ہوگی۔

۳۔ آریون کے اس اصول کے مطابق وہی انسان نجات پا سکتا ہے جس نے وید کو کنٹھ کیا ہوا ہو مگر ہم دیکھتے ہین کہ کسی پنڈت نے بڑی جانفشانی سے وید کو یاد کیا ہے تو جب وہ مر جائیگا اور اس کے بعد جب پیدا ہوگا تو اس کو وہ پچھلا سارا وید آنا چاہیئے تا کہ وہ نجات حاصل کر سکے مگر ہم نے تو نہ کبھی سُنا اور نہ کبھی دیکھا کہ کوئی ایسا شخص کبھی پیدا ہوا ہو۔ جو کسی قسم کے علم سے واقفیت رکھتا ہو جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کوئی ایک ہندو بھی نجات نہین پا سکتا اور مذہب کا سارا دارو مدار نجات پر ہوتا ہے غرضیکہ تناسخ کے ماننے والے ہمیشہ دوزخ کی آگ مین ہی جلتے رہین گے اور کبھی بھی نجات کا منہ نہین دیکھینگے۔

اس کے بعد میان نذیر احمد طالب علم نور تھ ہائی تعلیم الاسلام نے اپنا مضمون سلسلہ حقہ کی تائید مین پڑھا۔ اس کے بعد عبد الرحمن طالب علم فورتھ ہائی نے اپنا مضمون پڑھا اور اس کے بعد عبد العلی بھیروی ساکن فورتھ ہائی نے تعلیم النسوان پر مضمون پڑھا یہ صاحب آخری لیکچرار تھے جس کے بعد حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب صدر جلسہ نے جلسہ کے کارکن اور لیکچرار بچون کو ان کے نقائص سے آگاہ کیا اور مشفقانہ نصیحت آنکو آئندہ کیواسطے مفید اور ضروری سبق عطا کیے جن مین سے ایک یہ تھا کہ بچون کیواسطے مناسب نہین کہ ایسے اعلیٰ مضامین پر بحث کیا کرین جو بچون کی ضرورت اور حد سے بڑھ کر ہین جیسا کہ تعلیم نسوان کا مضمون اور اگر بچے کسی اعلیٰ مضمون کو لین تو اس کے صرف عام فہم پہلو کو لینا چاہیئے اور اس کی تدقیق بحث مین نہین پڑنا چاہیئے جیسا کہ حدوث کا مسئلہ ہے۔ آپ نے شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم کے مضمون تناسخ پر بہت پسندیدگی کا اظہار فرمایا مگر فرمایا کہ شیخ صاحب نے مضمون کو ایسے لطیف اور دقیق پہلو سے لیا ہے کہ میرے سوا تھوڑے ہی لوگوں نے اس کو سمجھا ہوگا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کمیٹی نے چندہ کی رقم بہت زیادہ رکھی ہے جس سے لوگون کیواسطے اس مین شامل ہونا مشکل ہوگا۔ اس امر کیطرف بھی آپ نے توجہ دلائی کہ لڑکون کیواسطے مناسب نہین کہ مضمون نویسی کے کام مین حد سے بڑھ کر اپنے اصلی فرائض مین غفلت کرین بلکہ اس کو ایک حد کے نیچے رکھنا چاہیئے۔

کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ممبرون کو اور نہ صرف ان کو بلکہ ان تمام انجمنون اور کمیٹیون اور محکموں کو حضرت مولوی صاحب موصوف کے اس ارشاد کیطرف جلد تر عملی رنگ مین توجہ کرنی چاہیئے۔ عہدون کے نام مقرر کرنے مین بہرحال انگریزی الفاظ کی تقلید کرنا ضروری نہین بلکہ ان نامون کیواسطے عربی الفاظ کو لینا چاہیئے۔ کیونکہ عربی نامون مین ایک برکت ہوتی ہے۔

ایک صاحب کے اس مضمون پر کہ مسلمانون نے حضرت مسیح کی قدر نہیں کی فرمایا کہ یہ بالکل ایسی بات نہین جیسا کہ دکھایا جاتا ہے۔ آخر اس قدر مخلوق جو امام کی بیعت مین شامل ہوئی ہے وہ مسلمانون ہی مین سے ہے اور ان مین سے ایک مین ہون کہ اگر کوئی مجھے ایک لاکھ روپیہ روزانہ دینا چاہے۔ تو ایک دن کے واسطے مین قادیان سے جدا ہونا پسند نہین کرسکتا۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اور تمام جلسہ اول تا آخر کامیابی کے ساتھ پورا ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ تبت

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ نمبر اخبار میں الفاظ تبت اور یدا کے معانی اور تشریح بیان کی گئی ہے اور ابولہب کا کچھ مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ سو جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ ابولہب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے اور دکھ دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ ربیعہ بن عباد سے روایت ہے۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ دیکھا تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتدائے زمانہ رسالت میں دیکھا کہ آپ سوق ذی المجاز میں کہ رہے تھے۔ اے لوگو! تم لا الٰہ الا اللہ کہو تو تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ بہت سے لوگ آپ کے پاس جمع تھے اور آپ کا وعظ سن رہے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک شخص سرخ چہرے والا اور احول لوگوں کو بہکاتا تھا کہ یہ شخص صابی ہے۔ اور جھوٹ بولتا ہے۔ جدھر آنحضرت جاتے وہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جاتا۔ .. اور لوگوں کو بہکاتا کہ یہ شخص تم کو لات اور عزیٰ کی عبادت سے منع کرتا ہے۔ اس کے پیچھے مت جاؤ۔ اور اس کی پیروی نہ کرو۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تبلیغ کی تو اس نے سختی سے انکار کیا۔ تب آپ نے خیال کیا کہ یہ متکبر آدمی ہے۔ لوگوں کے سامنے اس کو سمجھانا مفید نہیں پڑتا۔ شاید کہ اس کو علیحدگی میں سمجھایا جاوے۔ تو ہدایت کے راہ پر آ جاوے۔ اور جہنم میں گرنے سے بچ رہے۔ اس واسطے آپ رات کے وقت اس کے مکان پر گئے۔ اور ایسا کرنے میں آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی سنت کو ادا کیا۔ کیونکہ حضرت نوح نے کہا تھا کہ انی دعوت قومی لیلا و نہارا میں نے رات کے وقت بھی انہیں تبلیغ کی اور حق کی طرف بلایا اور دن کو بھی بلایا۔ جب آنحضرت اس کے مکان پر پہنچے۔ تو کہنے لگا کہ شاید آپ نے دن کے وقت جو کچھ کہا تھا۔ اس کے متعلق عذر کرنے کے لئے اس وقت آئے ہیں۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے ادب سے بیٹھ رہے۔ اور اسے اسلام کی طرف بہت تبلیغ کی پر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے زمانہ بعثت میں تبلیغ عام طور پر نہ کرتے تھے۔ یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔ اپنے قریبی قبائل کو آنے والے عذاب سے ڈرا تب آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور پکارا اے آل غالب۔ تب قبیلہ غالب کے لوگ جمع ہو گئے۔ اور ابولہب نے کہا۔ یہ آل غالب آ گئے۔ اب بتا تیرے پاس کیا ہے۔ تب آپ نے پکارا۔ یا آل لوی۔ اس وقت قبیلہ لوی جمع ہوا۔ پھر ابولہب نے وہی کلمات کہے تب آپ نے آل مرہ کو پکارا۔ اسی طرح کہ آل کلاب اور آل قصی کو پکارا۔ ہر دفعہ ابولہب ایسا ہی کہتا رہا۔ جب سب جمع ہو گئے تب آپ نے فرمایا۔ ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین وانتم الاقربون اعلموا انی لا املک لکم من الدنیا حظا ولا من الآخرۃ نصیبا الا ان تقولوا لا الٰہ الا اللہ فاشہد بہا لکم عند ربکم۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی قبائل کو ڈراؤں۔ سو تم میرے قریبی ہو۔ تم یاد رکھو کہ میں نہ دنیا میں تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہوں اور نہ آخرت سے تمہیں کچھ حصہ دلا سکتا ہوں۔ جب تک کہ تم اس بات پر ایمان نہ لاؤ کہ معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں اگر تم میرا یہ کہنا مان لو۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس معاملہ میں تمہارے حق میں شہادت دوں گا۔ ابولہب یہ سن کر کہا تبا لک الہذا دعوتنا۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی واسطے تو نے ہم کو پکارا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس ہلاکت کی بد دعا جو ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی تھی الٹ کر خود اسی پر پڑی یہ ایک مباہلہ تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کافر نے کیا تھا اور اس قسم کے مباہلوں کی مثالیں خود اس زمانہ میں بھی کئی ایک قائم ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی غلام دستگیر قصوری کا مباہلہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ کیا تھا اور ایک کتاب میں لکھا تھا کہ اگر وہ جھوٹے ہیں۔ تو وہ ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کو جھوٹا کہنے میں میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں۔ چنانچہ اس کے بعد بہت جلد وہ ہلاک ہو گیا۔ ایسا ہی علی گڑھ کا مولوی اسمٰعیل مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے ہلاک ہوا اور ایسا ہی جمال والا چراغ دین عیسائیوں کا دوست اور خود مسیح ہونے کا مدعی وہ بھی مباہلہ کے بعد واصل جہنم ہوا۔ پھر آجکل ڈاکٹر عبد الحکیم نے اس مباہلہ میں پیش دستی کر کے حضرت مسیح موعود کے حق میں تین سال کے اندر مر جانے کی پیشگوئی کی ہے۔ دنیا عنقریب دیکھے گی کہ اس کا یہ کہنا کس کو جھوٹا اور کس کو سچا ثابت کر کے دکھا دیتا ہے۔ مگر جن بدقسمتوں نے پہلے اس قدر واقعات سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ وہ اب کیا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔

وتب اور ہلاک ہو گیا وہ۔

یہاں تک اس سورۃ شریف کی اول آیت کے الفاظ کے معانی اور تشریح ہو چکی۔

تبت یدا ابی لہب وتب۔ ہلاک ہوں ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ۔ ہر دو ہاتھ سے مراد اس کا سارا وجود ہے یا اس کا دین اور دنیا۔ یا اس کی اولاد ہے۔ کیونکہ اس کو نہ دنیا میں کوئی آرام پہنچا نہ دین کے معاملہ میں اس کو کوئی کامیابی حاصل ہوئی۔ ہر طرف سے وہ خائب و خاسر ہی رہا۔ ابن عقاب نے لکھا ہے کہ تبت کے معنے صفرت ہیں یعنی خالی رہے۔ ہاتھوں کی طرف اشارہ اس واسطے کیا ہے کہ اس کا خیال تھا کہ میرا ہاتھ غالب رہے گا۔ اور میں رسول اللہ کے مقابلہ میں فتحمند رہوں گا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کو عذاب کے

ساتھ جلد موت دی۔ بعض نے لکہا ہے کہ تبت سے اشارہ اس کے بیٹے عتبہ کی طرف ہے اگر بیٹے کی طرف اشارہ ہو تو بیٹے کی ہلاکت بھی باپ کی ہلاکت ہے اور واقعات یہ ہیں کہ دونوں ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بیٹے عتبہ کا ذکر ہے کہ وہ تجارت کیواسطے شام کو گیا ہوا تہا۔ وہان سے اہل قافلہ کے ذریعہ سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ تم محمدؐ کو جاکر کہدینا کہ مین اُس وحی کا کافر ہوں جو تم پر اُتری ہے اور شرارت مین ہمیشہ مبالغہ کیا کرتا تہا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق مین بدعا کی تھی۔ کہ اللھم سلط علیہ کلباً من کلابك چنانچہ ایک جنگل مین شیر نے اُسے پھاڑ کھایا

الغرض ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سخت دشمن تہا ہمیشہ ایذادہی کے درپے رہتا تھا اور آپکے حق مین ہلاکت کی بد دُعا کیا کرتا تہا وہی بددعا بالآخر اُلٹ کر اُس کے اپنے سر پر جا پڑی اور وہ دین و دنیا مین خائب خاسر ہوکر ہلاک ہوگیا۔

ما اغنی عنہ۔ نہ کفایت کیا اُس سے۔ اُس کے کسی کام نہ آیا۔ ہیچ دفع نہ کرد ازاو۔

مالہٗ وما کسب۔ اس کا مال اور جو کچھہ اُس نے کمایا۔ ماکسب۔ کے معنے ہین جو کچھہ اس کی کمائی ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد اس کی اولاد ہے **ما اغنی عنہ مالہ وماکسب**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت مین کوئی چیز اُس کے کام نہ آئی۔ خدا کے عذاب سے نہ اس کو اپنا مال چھوڑا سکا اور نہ اس کی اولاد اس کے کسی کام آئی۔ اِس مین ایک پیشگوئی بھی ہے کہ باوجود مالدار ہونے کے اور صاحب اولاد ہونے کے اور قوم کے درمیان معزز ہونے کے اس کی تمام کوششیں جو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت مین کر رہا ہے۔ سب کی سب اکارت جائینگی۔ وہ اپنی کسی کوشش مین کامیاب نہ ہوگا بلکہ ایک نامرادی کی موت مرے گا۔ اِس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بڑا بھاری نشان ہے، کیونکہ یہ آیات ایسے وقت نازل ہوئی تہیں۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ شریف مین رہتے تھے۔ اور صرف چند آدمی آپکے ساتھ تھے اور بظاہر کوئی رُعب آپکا لوگوں پر نہ تہا۔ بلکہ سب لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے اور ایذا دیتے اور تمام قوم آپکی دشمن تھی اور اپنے کیا بیگانے سب بگڑے ہوئے تھے۔ کوئی شخص مسلمانوں مین داخل ہونے کی جرأت بمشکل تمام کرسکتا تہا۔ جو مسلمان ہوجاتا۔ وہ بھی اپنے آپ کو خفیہ رکھتا۔ غرض ایسے وقت مین جب کہ دنیادار بنظر بظاہر حالات کرکے یہ خیال کرتے تھے۔ کہ یہ سلسلہ ایسا کمزور ہے کہ آج ٹوٹا یا کل ایسے وقت مین یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ خداتعالےٰ اسکو کامیاب کرے گا اور یہ اشد دشمن ابولہب جیسا قوم کا سردار بھی نامرادی کے گڑھے مین گرجائے گا۔ یہ خداتعالےٰ کے عجائبات کے نمونے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ اپنے بندوں کی سچائی دنیا پر روشن کردیتا ہے اور وہ دکھلادیتا ہے کہ بے شک یہ اس کی طرف سے مبعوث ہے۔ ورنہ ایک انسان عاجز کا یہ حوصلہ نہین کہ ایسی بے کسی اور بے بسی کے وقت مین اتنا بڑا دعوےٰ کرے۔ خداتعالیٰ ظاہر مین لوگون کو دکہائی نہین دیتا پر وہ اپنے عجائب در عجائب کامون سے پہچانا جاتا ہے۔ جس زمانہ مین حضرت مرزا صاحب قادیان کے گاؤن مین ایک گوشہ نشین شخص تھے۔ اور ایک مہمان بہی کبہی آپ کے پاس نہ آتا تہا اور رات دن تنہائی مین خدا کی عبادت کرتے ہوئے گزرتی تہی۔ اُس وقت خدا نے یہ الہام کیا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئین گے اور دور دور سے تحائف اور ہدایا بہی تیرے لئے لائین گے۔ اس وقت ممکن ہے۔ کہ خود ملہم کو بہی اِس پر تعجب ہوا ہو۔ کہ مجھے تو نہ کوئی جانتا ہے اور نہ مین چاہتا ہون کہ مجھے کوئی جانے اور مین تو اس کو دوست رکہتا ہون کہ خلوت مین بیٹھا رہوں اور اپنے خدا کی عبادت مین مصروف رہوں۔ یہ کیا بات ہے کہ دور دور سے لوگ آئین گے اور تحفے تحائف بھی لائین گے مگر قدرتِ خداوندی اِسی طرح سے ہے کہ جو دنیا کو خدا کے واسطے لات مارتا ہے۔ دنیا اسی کی خادم بنائی جاتی ہے اور جو اُس کے پیچھے دوڑتا ہے وہ اس کے آگے سے بھاگتی ہے۔ اور اس کو ہمیشہ حسرت اور ناکامی کی حالت مین رکہتی ہے۔

سیصلی ناراً۔ جلد داخل ہوگا آگ مین۔ زود باشد کہ درآید بآتش۔ عنقریب آگ مین ڈالا جائیگا۔ نار سے مراد دو طرح کی آگ ہے۔ اول۔ اسی دنیا مین نامرادی اور ناکامی کیساتھ ہلاکت کی آگ کہ باوجود راتدن کی جان توڑ کوششوں کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا اور وہ ترقی ہر وقت اُس کے دل کو ایک سوزش اور جلن مین ڈالتی تہی اور آخر اس کی موت بھی طاعون سے ہوئی جو کہ ایک عذاب کی موت ہے اور اس دنیا کے عذاب کے ساتھ آخرت کے عذاب کی جو پیشگوئی کی گئی ہے اس کا سچا ہونا امر اول کے پورا ہوجانے سے ثابت ہوتا ہے۔

ذات لہب۔ شعلون والی۔ وہ آگ جس سے شُعلے نکلتے ہیں۔ اِس جگہ لہب کے لفظ مین یہ خوبی ہے کہ جس شخص کا نام ہی ابولہب تہا جو کہ اس نے تکبر و غرور کے سبب اپنے لئے پسند کیا ہوا تہا۔

پس آیت شریف پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری آیت تو صیغہ ماضی مین بیان کی گئی ہیں کہ وہ ہلاک ہوگیا اور اِس آیت شریف مین صیغہ استقبال استعمال کیا گیا ہے کہ وہ آگ مین داخل ہوگا۔ اس مین کیا حکمت ہے۔ سو واضح ہو کہ دراصل یہ ایک پیشگوئی ہے اور جس وقت سنائی گئی اس وقت ابولہب چنگا بھلا تھا اور بڑے زور مین تہا۔ اور قوم مین معزز تہا اور آنحضرت ایک بے کسی اور بے بسی کی حالت مین تھے۔ لیکن اللہ کے رسول کی تکالیف کو دیکھ کر آسمان پر یہ فیصلہ ہوچکا تہا کہ ان تکالیف کا اب خاتمہ ہوجاوے اور ابولہب ہلاک ہوجاوے چونکہ کوئی کام زمین پر نہین ہوتا جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہووے اس واسطے جس امر کا فیصلہ آسمان پر ہوجاوے۔ اسکو ہوگیا ہوا بتایا جاتا ہے کیونکہ وہ خدا کا حکم ہے اور یقینی پیشگوئی ہے اور حتمی وعدہ ہو اِس واسطے پہلے سے منادی کی گئی کہ ابولہب ہلاک ہوگیا۔

حضرت ابورافع فرماتے ہین کہ مین عباس بن عبدالمطلب کا غلام تہا۔ اور ہمارے گہر مین اسلام داخل ہوچکا تہا کیونکہ حضرت عباس مسلمان ہوچکے تہے اور ام الفضل بہی اسلام مین داخل ہوگئی تہی۔ اور مین بہی مسلمان ہوگیا تہا۔ لیکن ہم لوگ قوم سے ڈرتے تھے اور عام طور پر اپنے اسلام کو ظاہر نہ کرتے تھے کہ زمانہ ابتدائی تہا اور لوگ سخت دکھ دیتے تھے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ابولہب خود نہ گیا تہا۔ بلکہ اپنی جگہ اور آدمیوں کو بھیجدیا تھا۔ جب خبر آئی۔ کہ جنگ بدر مین مسلمانون کو فتح ہوئی۔ تو ہمین عزت پیدا ہوئی اور ہم بہت خوش ہوئے مین اور ام الفضل ایک جگہ بیٹھے تھے اوپر سے ابولہب آیا اور وہ بہی بیٹھ گیا۔ اِتنے مین ابوسفیان جنگ سے واپس آیا۔ ابولہب نے اُس سے جنگ کی کیفیت پوچھی ابوسفیان نے من جملہ اور باتون کے بیان کیا کہ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے مقابلہ مین کچھہ گورے رنگ کے سوار بہی تہے جو آسمان اور زمین کے درمیان میں تھے۔ مین نے کہا کہ وہ خدا کے فرشتے تھے میرا یہ کہنا تہا کہ ابولہب اُٹہا اور مجھے مارنے لگا لیکن ام الفضل نے مجھے چھڑایا اور ابولہب کو مارا اور لعنت ملامت کی اِس کو سات دن

[illegible]

خدا سے ڈرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

محترم و مکرم جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض خدمت یہ ہے کہ آپ ملہ راہ ق لذا اگر اس ماجز کے ناچیز مضمون کو بدر صادق کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرمائینگے تو قبول افتد زہے عز و شرف۔ وھو ہذا۔

ہوا ظاہر نشانِ آسمانی
مبارک اے امام قادیانی

کاش وہ خوابیدہ قوم جو اس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کرنے کو طیار رہتی ہے کبھی خواب غفلت سے بیدار ہوکر ذرہ آنکھیں کھولکر دیکھے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ آہ! نابکار فقہا کے پنجہ ظلم سے انتہا درجہ کا خدا کے فرستادہ کو رنج پہنچایا ہے اور کیسی کیسی گندی گالیاں مسیح آخرالزمان کو دیگئیں اور دی جا رہی ہیں۔

اے یاوہ گو ملاؤ و سوادہ نشینو تم نے کون سے تکفیر بزنکلے نہ کیے دجال کافر ملحد کتا [illegible] بندر تم نے ایک صادق کو خطاب دیا لیکن اس خدا نے جو ہمیشہ سے اپنے دریائے غیرت نے جوش مارا۔ کہیں طوفان کہیں طاعون کہیں زلزلہ اور کہیں سیلاب کا ایک ایسا نشان ظاہر کیا کہ تمہاری زبان سے بھی الامان الحفیظ نکلوا دیا۔ کیا یہ وہ نشانات نہیں کہ وہ قبل از وقت جس بات کو کہتا ہے وہ ہوکر ہی رہتی ہے۔ کیا تم بھول گئے ۱۹۰۵ء کے زلزلے کا واقعہ بھول گئے کیا یہ زلزلہ نمونہ قیامت نہ تھا۔ الہی اللہ کیسا خوفناک وقت تھا کہ بڑے بڑے مضبوط اور پائدار مکان گر گئے اور ہزاروں جانیں تلف ہوگئیں ہر چہار طرف ایک ہی کہرام مچا تھا کہ قیامت آگئی۔ زمین غضب الہی سے کانپ رہی تھی۔

پس اے پیارو! ہوشیار ہو جاؤ اور سمجھ لو کہ تمہاری کور چشمی در رہا کا۔ کیونکہ تمہاری تباہی کے خدا نے تمہارے چہار طرف موجزن ہے۔ اس نے تمہاری ناگفتہ بہ حالت کو دیکھکر دستگیری کی پر تم نے نہ مانا اور بیجھے ہٹ گئے۔ اس نے تمہاری رہنمائی کے لئے آفتاب بھیجا تاکہ ظلمت سے نور کیطرف آؤ۔ پر تم نے آنکھ بند کرلی اور تم میں چمگادڑ اور الو کی خاصیت آگئی۔ اس نے مرزا غلام احمد صاحب کو تمہارا پیشوا اور امام بناکر تمہاری تائید کے لئے بھیجا۔ پر صد افسوس کہ تم نے نخوت و تکبر سے اسکی اطاعت سے مونہہ پھیر لیا اور اسکی ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا

یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔

علاوہ تمہارا انہیں کوئی قصور نہیں چونکہ یہ بندہ خدا مثیل مسیح موسوی ہے اور انہیں مماثلت کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کیا تو یہودیوں کے اہل علم فضلا نے کو رہتا دست بردار ہوکر بیہودہ خیالات اور جھوٹے روایات پر عملدرآمد کرکے چھاپ مرتد یہ کفر کا فتویٰ دیا اور بڑے بڑے فتنے برپا کئے حتی کہ بیارے کو سولی کا چڑھوا دیا لیکن پھر کہی فتح و ظفر خدا کے بندہ ہی کا رہا اور کامیابی کا تاج اسی صادق کے سر پر رکھا گیا اور عبداللہ غوث ہی نام رہے۔ اسیطرح مسیح محمدی کی بھی گذشتہ بزرگان ملت قرآن سے جنہیں سے اہل ایمان مالا مال تھے اور جنکی وجہ سے مومن ہر میدان میں مظفر اور منصور تھے) دست بردار ہی کا سر ٹیکٹ حاصل کرکے ... توہمات پرستی کی ڈگری حاصل کی جنکی وجہ سے مسیح محمدی علیہ السلام پر کفر کے فتوے دیئے گئے اور ہزار ہا انواع و اقسام کے بہتان لگائے گئے حتیٰ کہ جالوں کی نوبت پہونچی (دقیہ سبیل اس قوم کا اہل سے لی ہے) فالحمدللہ ذالک بیشتر اسے اشعار اور کتاب البشارات کے لیکن جب ایمان لایا جانا کہ خدا کا ہاتھ سب کے اوپر ہے اس امام کا سایہ کُل ہے ... کے ... ہم وہ کامیاب ہوگا۔ آپ تو کسی ... قتل پر ہوگیا۔ اور تمہارا اٹھا کہ ... گرتا ہوگا اور بازی ... گیطرف ... ہوگئے ... ہو جاؤ گے ... علامت ... ہیں یعنی حضرت محبوب سبحانی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہام ۱۳ اگست ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا کہ ... چیلنگی اور سخت زلزلے آئیں گے ... سیلاب کا واقعہ دربھنگہ میں آیا جیسا اس خط مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۸ء سے منکشف ہوتا ہے وہ خط بجنسہ درج ذیل ہے۔

یہاں (دربھنگہ) کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ عرصہ چار روز سے تمام شہر خدا کے غضب میں مبتلا ہے سیلاب الیسا دور و شور سے آگیا کہ سڑکوں پر کشتیاں چل رہی ہیں۔ ہزار ہا مکان گر گئے جنکا نام و نشان تک نہیں ہے۔ جنکا سامان کچھ ادھر ہے بعینہ ایک تالاب کے اندر معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے بوڑھوں کا قول ہے کہ ایسا سیلاب ساری عمر نہیں آیا۔ ہر محلوں میں دس دس مکان کے لوگ ایک جگہ جمع ہیں سخت مصیبت میں جانیں پڑگئی ہیں ہمارا صرف ایک مکان بچگیا ہے اسکی بھی یہ قلعہ ہے کہ پانی چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہے ہمدم یہ خوف ہے کہ ایسا نہو مکان ایکدم بیٹھ جائے۔ الخ

علاوہ ازیں دیکھو سانس فرانسسکو اور والپریزو اور سسلی کی تباہی و بربادی

پس اے مولوی صاحبو میں از راہ ہمدردی کہتا ہوں کہ یہ زلزلہ اور سیلاب باواز بلند مسیح موعود و مہدی مسعود کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اب تعصب کے جبہ و قبہ کو اتار پھینکدو اور زبان و قلموں کی بجائے خراش زخموں سے خدا کے فرستادہ کو صدمہ مت دو۔ اب تقویٰ اور صلح اپنی روش اختیار کرو۔ عبدالطاغوت مت بنو۔ دیکھو تمہاری کشتی منجھدار میں اب ڈوب رہی ہے اس کے لئے ایک ناخدائی شہ پر ضرور ہے۔ وہ تم میں موجود ہے پر تم نے پہچانا نہیں اس خدا کے رحیم و کریم کے سچے سبب سے شتابی کرو کہ اب بھی تمکو مہلت ملی ہے۔ وہ خدا جلد باز نہیں ہے اس وقت کی قدر کرو کہ ابھی تک دروازہ کھلا ہے ایک وقت ایسا آئیگا کہ تم کو سوائے دست تاسف ملنے اور خون کے آنسو بہانے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ ما علینا الا البلاغ۔

خاکسار محمد شمس الہدیٰ طالبعلم تھرڈ کلاس گورنمنٹ اسکول مونگیر

الوصیت - برادر مفتی فضل احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ رسالہ الوصیت بمعہ ضمیمہ خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھپا ہوا خلیفہ نورالدین صاحب جموں سے ملسکتا ہے قیمت فی رسالہ ... جو احباب مفت تقسیم کرنے کے واسطے اکٹھا خرید یں انکو فی رسالہ ... کے حساب سے ملیگا۔

ضرورت - ملک مولا بخش صاحب گورالی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کو ایک استانی کیفر ورت ہے جو ضلع گجرات (گجرات) لڑکیوں کو سوم پرائمری تک تعلیم دے سکے تنخواہ عث روپیہ ہوگی اور اسکے علاوہ مکان اور کھانا بھی درخواستیں بنام ... جانی چاہئیں۔ احمدی خاتون کو ترجیح دیجائیگی

وصیت

مفصلہ ذیل وصیت سکرٹری صاحب انجمن اشاعت اسلام نے برائے اشاعت بھیجی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں مسمی فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن سرادہ تحصیل غازی آباد ضلع میرٹھ کا ہوں۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور اپنے قلم سے لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کو جو اس میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی یا آئندہ شائع ہوں گی۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد ان تمام ہدایات ضابطہ قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو کھیوٹ نمبر ۶۲ [illegible] بگھہ اراضی ہزی جمعی [illegible] واقع موضع سرودی تحصیل غازی آباد ضلع میرٹھ میں نصف سے قدرے زیادہ ہے جس پر اس وقت تک میرا مالکانہ قبضہ ہے اور میرے حصہ میں سے دوسرے کو مداخلت نہیں اور اس وقت تک ہر طرح کی بار کفالت سے بری ہے میں آج کی تاریخ اس جائداد کے جملہ ٹکڑوں کے حصہ اپنے کو مع جملہ حقوق کے یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائداد اس وقت جسکی قیمت عام خرید وفروخت کے شرح سے مبلغ [illegible] روپیہ کی ہے اور میری جو [illegible] میری جائداد ہے۔ یہ وصیت کردہ جائداد ان کی دسواں حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات کو قبول کر کے یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری اس جائداد کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرلیں یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع حاصل کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر خرچ کی تاریخ کے بعد میں کوئی اور جائداد علاوہ مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ تو اس میں بھی بقدر دسواں حصہ کے بحق انجمن مقبرہ بہشتی کے نام وصیت سمجھی جاوے گی۔ اور اس وقت دو مکان پختہ و خام رہائشی جو قصبہ سرادہ ضلع میرٹھ میں واقع ہیں۔ کرایہ پر آباد کرائے جاویں گے۔ دیہات میں رسم نہیں۔ کرایہ پر کوئی آباد نہیں۔ اور کسی معقول قیمت کو فروخت ہوتا ہے۔ اس اپنی پس ماندگان کو جو حسب ذیل ہیں۔ ان کی رہائش کے واسطے مستثنےٰ کرتا ہوں۔ ان ہر دو مکان کا کوئی حصہ اس وصیت ہذا میں درج نہیں ہے۔ فرزند۔ دختر۔ زوجہ۔ اس کے سوا جو اور جائداد میں پیدا کروں جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۵ میں وصیت ہذا میں کیا ہے۔ ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنیکے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی تکمیل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کروں گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کراؤں گا۔ اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی آمدنی سے الگ نہ کرسکوں ویسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوگی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھکو اس وقت علم نہیں ہے۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائداد متروکہ وصول ہوتے ہیں۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن
قصبہ سرادہ ضلع میرٹھ بقلم خود
نشان انگوٹھا

گواہ شد — گواہ شد

عبدالرحمان ولد شیخ حبیب علی
قوم شیخ۔ ساکن سرادہ
ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ

عبدالسمیع ولد عبدالرحمان
شیخ ساکن سرادہ
ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلیٰ کاغذ قیمت عہ خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف | قرآن شریف کی تمام دعائیں بمعہ ترجمہ اور تفسیر منظوم اُردو میں۔ قیمت ۲/

الذکر | نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲/

جنگ مقدس | روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم۔ قیمت ۸/

مباحثہ | مابین لالہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱/

انوار الدین ۸/

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور دین صاحب ۸/

تفسیر سورہ جمعہ " " " " ۴/

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴/

اعلام الناس " " " " ۳/

سواء السبیل " " " " ۱/

کشف الالتباس " " " " ۱/

ایقاظ النائمین " " " " ۱/

موعظہ حسنہ " " " " ۱/

صیانۃ الناس " " " " ۱/

سر الشہادتین " " " " ۱/

الفرقان " " " " ۲/

عاقبۃ المکذبین " " " " ۱/

مجموعہ ازالۃ الوسواس " " " ۴/

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵/

اعجاز احمدی " " " " ۱/

رویائے صالحہ " " " " ۴/

القول الفصیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱/

حیات مسیح ۱/

عدم نجات مذہب یسوع ۱/

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبرین اور تاربین ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کی ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت و وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رعایا اور گورنمنٹ دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو فرط کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کردینگے ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماراں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کہ لغات مشکلہ فرقان حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد قیمت عہ

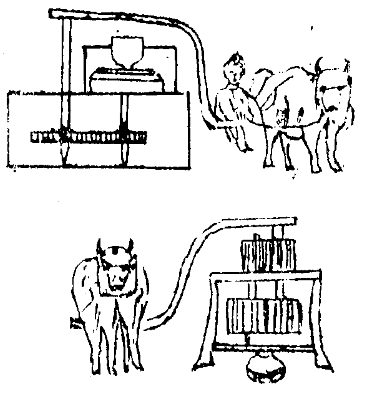

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمینہ معہ من ۲۴ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول ... مبلغ ... مبلغ ... مبلغ ... آنے ... وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے ... والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے دو رعائتوں کا موقعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری ۔ سب رجسٹروں ۔ وکیلوں ۔ مختاروں ۔ عرائض اور اپیل نویسوں رئیسوں ۔ تاجروں ۔ ساہوکاروں ۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور ان کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنیکے لئے جو سرگردانیں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس ۱۲۵ برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی

عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی ۔ سمتی

تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینہ سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اسکی قیمت بغرض رعایت ایک پائی فی سال کے حساب سے بھی کم یعنی ؎ (مجلد ؎عہ) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھجوا دینگے ان کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو ڈھائی ڈھائی روپے میں یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن ۔ حصہ اول ۔ مصنفہ عبد الحق صاحب عرب جسکی اصل قیمت عہ ہے دفتر بدر سے ان خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کردیں یہ کتاب صرف ۱۲ میں ملسکتی ہے ۔ کارخانہ بدر نے زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعائتی حق حاصل کیا ہے۔

مینجر اخبار بدر قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

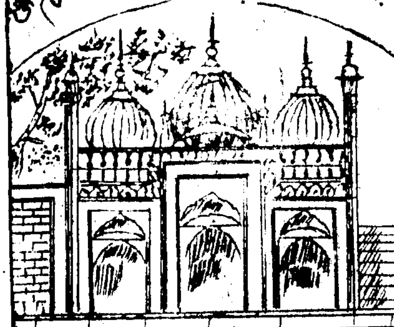

بدر
قادیان
BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد ولستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۶

نمبر ۱

۔ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

سلسلہ جدید جلد ۲

سلسلۃ العیم جلد ۵

چہ گویم باتو گر آئی چہ ہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } سہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملیگا۔ رسید زر اخبار مین چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چہپے تو خط لکہکر دریافت کرنا چاہیئے۔

لوکل ..... عہ ۔ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او درجان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفی مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پہیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجہیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

بائبل کا الہام۔ پوپ نے ایک کمیٹی مقرر کی تہی۔ کہ بائبل کی پہلی پانچ کتابون کے متعلق تحقیقات کرے۔ کہ یہ کتابین کس نے لکہی تھین کمیٹی نے اب اپنی رپورٹ بعد تحقیقات پیش کی ہے جس مین یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ کتابین لکہی تو حضرت موسے کی ہین۔ مگر ساری الہامی نہین ہین۔ بلکہ بعض عبارتین ہین۔

اب مشکل یہ پڑے گی۔ کہ الہامی کو غیر الہامی سے علیحدہ کس طرح کیا جاویگا۔

مذہب عیسوی کا پول۔ ایس اے آلڈرج صاحب ساکن شہر مچیگن۔ امریکہ کے اخبار ٹرتھ سیکر مین تحریر فرماتے ہین۔ جیسے جیسے میری عمر بڑہتی جاتی ہے۔ مین عیسوی مذہب کے پول اور اس کی ریاکاری سے زیادہ تر واقف ہوتا جاتا ہون۔ عیسوی مذہب کی ساری بنیاد صرف ایک شخص کی بے وقوفی کی خواب پر منحصر ہے۔ عیسوی مذہب ناممکن باتون سے بھرا پڑا ہے۔ اور علاوہ اس کے اس مین بہت سی بے حقیقت باتون کا مجموعہ ہے۔ یہ بہی ثابت نہین ہوتا۔ کہ آیا دراصل کوئی یسوع تہا بہی یا نہیں۔ حضرت محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھ ایک حقیقت رکہتے۔ ان کی پیدائش زندگی اور وفات انسانون کیطرح سے تھے۔ لیکن یسوع کے سارے کا قصہ ناممکنات اور بیہودہ قصون سے بھرے ہوئے ہین۔

یسوع مسیحی نہ تہا ولائت کے میگزین ہیرٹ جنرل مین پادری اینڈرسن صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس مین پادری صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یسوع خود بہی عیسائی نہ تہا اور جو مذہب اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اُس کو ماننے والا اور اُس پر چلنے والا خود بہی نہ تہا۔ شکر ہے کہ پادری صاحبان کو بہی یہ فہم پیدا ہو چلا ہے۔ کہ یہ سب تانا بانا فرضی ہے۔ کیون نہ ہو۔ زمانہ میں ہوا ہی ایسی چلی ہے۔ کہ اس قسم کے مذہب کو قبول کرنا اور زیادہ تر اس پر قائم رہنا اب مہذب اور دانا قومون کے واسطے ممکن نہین معلوم ہوتا

اعلیٰ مسیحی پادری گرفن صاحب رسالہ نارتھ امریکن ریویو تحریر فرماتے ہین کہ سب سے عمدہ اور اعلیٰ مسیحی وہ نہین ہین جو گرجون مین وعظ سنتے ہین اور نہ وہ ہین جو کہ گرجون مین وعظ کرتے ہین بلکہ وہ ہین جو دنیا مین کوئی نمایان کام اپنے ملک کی بہبودی کے واسطے کرتے ہین۔

گویا پادری صاحب کے نزدیک اگر کوئی معمار اپنی معماری کے کام مین کمال پیدا کرے تو وہ سب سے اعلےٰ درجہ کا مسیحی ہے گرجے مین جانا یا عبادت کرنا یا بائبل پڑھنا کوئی ثبوت مسیحی ہونے کا نہین ہو سکتا۔

لغات القرآن
حصہ اول
اصلی قیمت عہ۔ بدر کے واسطے ایک نیا خریدار بنانے والے کے دیئے صرف ۱۲؍ یہ وہ کتاب ہے جسکی تعریف بہت سے اخبارون مین چھپ چکی ہے اور ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے۔ جو اہل زبان ہے۔ کتاب عربی مین ہے۔ ساتھ ہی اُردو ترجمہ ہر صفحہ پر موجود ہے۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔ جلد

رینن عام طور پر مشہور ہے کہ ملک فرانس کا مشہور فلاسفر رینن۔ جس نے یسوع مسیح کی مخالفت مین چند ایک کتب تصنیف کی ہین۔ دہریہ تھا اور خدا تعالیٰ کا منکر تھا۔ مگر اب اس کی ہمشیرہ نے ایک مضمون چھپوایا ہے۔ اور اس کی بعض پرانی تحریرین دے کر ثابت کیا ہے کہ وہ دراصل دہریہ نہ تہا۔ بلکہ موحد تہا۔ ہان یسوع کی خدائی کا منکر تہا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ یورپ کے اکثر دہریہ اسی قسم کے ہین۔ کہ وہ اُس خدا کے منکر ہین۔ جو یسوع کے وجود مین اُن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جو کہ فی الحقیقت اسی قابل ہے کہ اُس کا انکار کیا جاوے۔

نیا فرقہ عیسوی بعض لوگون نے یہ کوشش کی تھی۔ کہ دین عیسوی کی ترمیم کر کے عقائد کا نقشہ ایسا طیار کیا جائے جو کہ اکیسوین اور بائیسوین صدی تک کے لوگون کے مذاق کے موافق ہو۔ بعض لوگون نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس پر گارنٹ صاحب نے ایک مضمون لکہا ہے۔ کہ ہمین الہام کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ کیونکہ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ اور اس واسطے نئے عقائد کی فہرست طیار کرنی چاہیئے۔

شراب ۱۹۰۱ء مین ۵۱۵ ملین گیلن شراب کا استعمال ہوا۔ جن مین سے پانچوان حصہ جرمنی والون نے پیا۔ اور تیرہوان حصہ برطانیہ اعظم نے نوش کیا۔ شراب کی قیمت ۵ر سے لے کر عہ گیلن تک ہے۔

مسٹر الیف ایچ باک ول صاحب رسالہ نائنٹینتھ سنچری مین تحریر فرماتے ہین کہ الیاس نے پہاڑ پر جو آگ کا معجزہ دکہایا تہا۔ وہ مٹی کے تیل کے ذریعہ سے تہا۔ معجزات کو ثابت کرنے کا اچہا ذریعہ نکالا ہے

ڈاکٹر فورسنھ صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہم ایک حقیقی خدا کے محتاج ہین نہ کہ ایک خیالی خدا کے۔ جیسا کہ یسوع مسیح تہا۔

اٹلی مین یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ گرجے کو سلطنت سے جدا کر دیا جاوے جیسا کہ دوسرے ملکون مین ہو رہا ہے امید ہے کہ پوپ اس کی سخت مخالفت کریگا مگر اب کون سنتا ہے تمام دنیا کا میلان اس طرف ہو رہا ہے کہ اب عیسائیت کو صفحہ دنیا سے اُٹھایا جاوے ہر جگہ عیسوی مذہب کمزور ہو رہا ہے اور کچھ ہوا ہی ایسی چل پڑی ہے جس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنا ایک رسول اس زمانہ مین پیدا کر دیا ہے۔ جس کی توجہ اور ہمت اس امر کے درپے ہے۔ کہ کسر صلیب کرے۔ یعنی صلیبی مذہب کو دنیا سے اُٹھا دے اس کی دعاؤن کا نتیجہ ہے کہ خود عیسائی قوم کے افراد مذہب عیسوی کی بیخ و بنیاد اکہیڑنے کے درپے ہین ہر روز یورپ امریکہ سے جو آواز آتی ہے اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ عیسائیت اب دنیا سے رخصت ہونے کو ہے سوائے اس کے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ۵ - خلیفہ رشید الدین صاحب
کا اعلیٰ ہمت اسد - بابا و اسلامی
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ - اگر یہ نہ ہوتا
صفحہ ۸ - خدا تجھے خوش کرے گا اے
تشحیذ الاذہان و ریویو - ریویو زر
صفحہ ۹ - ۱۰ - درس قرآن شریف
صفحہ ۱۱ - ۱۲ - شعر و سخن - دینیات

پرچہ

یکم شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

(۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء) - فرمایا - گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے - جس پر لکھا ہے - ربّ کل شئ خادمک - ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں - مگر اس پر لکھا ہے - خیر -

۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء (روز دوشنبہ) (۱) قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ - وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ -

ترجمہ - تیرے رب نے فرمایا ہے - کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنیوالا ہے - جو تجھے خوش کردیگی - اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے -

(۲) قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ - اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکَ - اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ہُمْ مُّحْسِنُوْنَ -

ترجمہ - اللہ تعالےٰ نے تیری دعا سن لی - تیری دعا قبول کی گئی - اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے - جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں -

(۳) بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ اِلْہَامِکَ وَوَحْیِکَ وَرُؤْیَاکَ

ترجمہ - برکت دی اللہ تعالےٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں -

(۴) کَتَبْتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَۃً - وَکَتَبْتُ لَکَ رَحْمَۃً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ -

ترجمہ - تجھ پر ایمان لانیوالوں کے لئے میں نے رحمت لکھ دی ہے - اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھی ہے -

(۵) نُزِیْدُ فِیْ رَحْمَتِکَ وَصِدْقِکَ وَوَفَائِکَ - لَدَی نُزِیْدُ بَرَکَاتٍ - (یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں -)

ترجمہ - تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات میں زیادتی کی جائے گی -

(۶) کُلٌّ مُّکَذِّبٌ جَآءَ - یٰٓاَیُّہَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَہْلَنَا الضُّرُّ - وَجِئْنَا بِبِضَاعَۃٍ مُّزْجٰۃٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا - اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ -

ترجمہ - سب مکذب آئے اور کہنے لگے - اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں - اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں - پس ہمیں پورا ماپ تول دے - اور ہم پر صدقہ کر - تحقیق اللہ تعالےٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے -

(۷) مَا اَنَا اِلَّا کَالْقُرْاٰنِ وَسَیَظْہَرُ عَلٰی یَدَیَّ مَا ظَہَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ -

ترجمہ - میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے - کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا - جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا -

(۸) - رویا - دیکھا - کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جارہا ہوں - اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں -

(۹) خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا -

(نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے)

(۱۰) رویا - دیکھا - کہ ایک بھونچال آیا - کچھ دہشت ناک معلوم ہوا - اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آگئے - مبارک میرے ساتھ تھا - اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوش نما برس رہے تھے -

خلیفہ رشید الدین صاحب کا نصیحت نامہ

بنام

مُرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے ایک کارڈ اپنے پُرانے واقف رفیق ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام لکہا ہے جو کہ بمعہ جواب کے ذیل مین شائع کیا جاتا ہے:۔

میرے عزیز اور محترم دوست خلیفہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اعلاناً الذکر الحکیم مع والمسیح الدجال آپنے ملاحظہ فرمائے ہون گے۔ رات مین نے خواب میں دیکھا کہ آپ مرزا صاحب سے تائب ہوگئے ہین۔ اس پر مین آپسے بغلگیر ہوا اور الحمد للہ چندبار پڑہی اور دعا کی۔

مین نہین جانتا۔ کہ اس خواب کا وقت ابہی آ گیا ہے یا نہین۔ براہ مہربانی مجھے اطلاع دین کہ مرزا صاحب کی نسبت اور دیگر مسلمانوں کے قطع سلام ونماز ورشتہ داری کی بابت اور تمام مسلمانوں کو غیر ناجی سمجھنے کی بابت آپ کا اب کیا خیال ہے۔ امید کہ اپنے ایک پرانے ہمراز اور یکرنگ دوست کو مفصل جواب سے مشکور فرماوین گے۔

مجھے مرزا صاحب کے خلاف خوابات بڑی کثرت سے اور شدت وتواتر ہ کے ساتھ آرہے ہین جو عنقریب شائع ہون گے۔ والسلام

خاکسار عبد الحکیم خان ایم۔بی۔ اسسٹنٹ سرجن

ازمقام مبی۔ ریاست پٹیالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

ازخاکسار رشید الدین آگرہ ۱۲۔ ستمبر ۱۹۰۶ء

بنام ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدٰی۔ اما بعد واضح ہو کہ کارڈ آپ کا پہنچا۔ شائد آپکے خواب کی یہ تعبیر ہو۔ کہ آپ ہی راہ راست پر آجاوین اور پھر توبہ کرکے حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی مسعود قبلہ وکعبہ مرزا صاحب سلمہ کے خادمین مین داخل ہوکر اس قابل ہوجاوین کہ آپ اور ہم پھر بغلگیر ہو۔ یہ تعبیر اس واسطے کی گئی ہے کہ اول تو

یہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ خواب جیسے رات کو دیکھے جاتے مین۔ ویسے ہی ہو بہو واقع نہین ہوجاتے اور دوم آپ کے خواب تو خصوصاً ہی تعبیر طلب ہین۔ آپ کو یاد ہوگا کہ زمانہ طالب علمی مین جب ہم اور آپ میڈیکل کالج لاہور مین پڑہاکرتے تھے (معلوم نہین یاد ہو کہ نہ ہو) آپ نے رویاء دیکھی تھی۔ کہ امتحان آخری ڈاکٹری مین آپ اول رہے اور یہ عاجز رشید الدین دوم رہا۔ جب نتیجہ امتحان نکلا تو آپ بحساب تعداد نمبر مضامین اول نہ رہے اور یہ عاجز تو آٹھوان ہی پاس ہوا تہا۔ پہر اس کی تعبیر کی گئی۔ جو آپ کو یاد ہوگی۔ اور یہ بہی آپ کو یاد ہوگا کہ آپکے خواب یا پیش گوئیان کبہی بالکل واقع نہین ہوئیں۔ مثلاً جب آپ نے متواتر رویاء دیکھکر مجھہ کو انہین دنون میں اطلاع دی تھی۔ کہ آپ کا نکاح میری ہمشیرہ سے ہوگا۔ اور اُن دنون مین شاید میری ہمشیرہ ابھی کہین منسوب نہین ہوئی تہین۔ اور بعد میں آپنے اس بارہ مین بہت کوشش کی تھی۔ بلکہ اپنے لڑکے کے واسطے بھی آپ نے ہمارے خاندان مین رشتے ڈہونڈے۔ لیکن آپ کو کامیابی نہ ہوئی اور اب پندرہ سال گذرنے کو آتے ہین۔ اور آپ کی یہ پیش گوئی پوری ہوتی نظر نہین آتی۔ بلکہ محال ہو گئی۔ تو فرمایئے۔ کہ اس کی بہی کچہ تعبیر یا تاویل ہے جب آپکے طالب علمی کے دنون کی خوابون کی یہ حالت ہو۔ تو اب تو اُن کا کچہ اعتبار ہی نہین۔ اُن دنوں مین تو آپ متقی مسلمان تھے۔ خدا کا خوف آپ مین زیادہ تہا۔ اور آپ اپنے آپ کو اور اپنی رائے کو کچہ زیادہ نہ سمجہتے تھے۔ کم گو تھے۔ صالحین کو گالیان نہین دیاکرتے تھے۔ محنت وریاضت کیاکرتے تھے آپ کے پاس روپیہ نہ تہا۔ کوئی مطبع نہ تہا۔ خداوند تعالے پر توکل زیادہ تہا۔ کوئی تجارت نہ تہی اور نہ آپ کی کوئی کتابین چھپی تھین۔ اور نہ آپ مصنف کہلاتے تھے۔ اور نہ آپ کو چندان علم تہا۔ معمولی فارسی دان منشی تھے اور عربی سے تو آپ بالکل بے بہرہ ہی تھے ہان قرآن شریف کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی۔ اور اس کے تراجم اُردو یا انگریزی آپ ضرور دیکہا کرتے تھے۔ کوئی آپ کی اپنی تفسیر نہ تھی اور پہر ان دنون مین آپ ڈاکٹر بہی نہ کہلاتے تھے نہ امراء و دنیا دارون کی مجلسون مین آپ بیٹہا کرتے تھے۔ کہانا بہی رزق حلال ہوا کرتا تھا۔ تب آپ صفائی دیکہنے گاؤن مین دورہ بہی نہ کیا کرتے تھے اور نہ غریب رعایا پر تشدد کیا کرتے بلکہ برعکس اس کے آپ مین حلم۔ انکساری اور خاکساری اور کم گوئی زیادہ تہی۔ مین پہر کہتا ہون۔ کہ جب اُن دنون مین آپ کے خوابون کی وہ حالت تہی۔ جو مین نے اوپر بیان کی ہے۔ تو اب کیا اعتبار ہے؟ آپ للہ سوچین اور غور کرین۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ اور کیون ساری محنت کو ایسی جلدی برباد کر دیا۔ آپ تو قرآن کریم مین پڑہاکرتے تھے۔ کہ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا۔ ولا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا

اگر فرض کیا کہ آپ کو کوئی معاملہ ناگوار گذرا تہا۔ یا بظاہر آپ کی کسی نے توہین کی تہی۔ تو صبر کیا ہوتا اور صالحین کی استغنار ذاتی پر ہی اس کو محمول کیا ہوتا اور آپنے آپ کو ہیچ سمجہا ہوتا اور یہ خیال کیا ہوتا کہ دنیا میں مجھہ سے اچھے ڈاکٹر اور حکیم اور روپیہ والے اور کتابون والے اور مطبع والے اور جاہ وحشمت والے موجود ہین۔ جو حضرت اقدس سلمہ کے حلقہ بگوش ہورہے ہین۔ اُن سے ہی مشورہ کر لیا ہوتا۔ اور اپنی رائے کی ایسی پچ نہ کی ہوتی۔ جب حضرت اقدس نے آپ کو توبہ کے لئے کہا تہا۔ تو اپنے خیال سے توبہ ورجوع کر لیا ہوتا اور درحقیقت آپ کا خیال کہ بغیر وسائل رُسل علیہم السلام کے نجات اور عرفان اور کامل توحید اور عشقی توحید حاصل ہوسکتی ہے۔ بالکل غلط ہے خصوصاً بغیر ذریعہ افضل الرسل وسید المرسلین والنبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ اُمی ونفسی وابی۔ یہ سخت ہی کفران نعمت و صریح شرک ہے۔ آپ کو معلوم رہے۔ کہ صرف "خدا ایک ہے" "خدا ایک ہے" کہنے سے نجات نہین ہوجاتی جب تک کہ عملی اور عشقی طور سے اُس کو اپنی ذات پر وارد کرکے نہ دکہلایا جاوے۔ اور اپنے نفس اور رائے کو ہیچ نہ سمجہا جاوے اور اپنے ہر کاروبار مین شرک خفی وجلی کو دور نہ کیا جاوے اور عملی طور سے یہ ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ مگر غور کرنے پر اور متابعت کرنے پر اعمال وطریق زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ کیونکہ جب تک اسوہ حسنہ نہ ہو اور کوئی نمونہ بن کر نہ دکہلاوے۔ آپ کیسے معلوم کرسکتے ہین کہ عشقی توحید جس سے نجات ہوتی ہے وہی ہے جس کے آپ کاربند ہین۔ یا غیر؟ کیا الفاظ "توحید"

فٹ نوٹ۔ ہاں یہ بات تو ضرور تھی۔ کہ آپ اور "حکیم جی" تو ضرور تب ہی کہلاتے تھے۔

ولا الٰہ الا اللہ۔ زمانہ جاہلیت کی عورتیں بھی موجود نہ تھے۔ یا عرب لوگ اُن کو استعمال نہ کیا کرتے تھے بلکہ تک ... الفاظ کا استعمال ہوتا تھا۔ مگر باوجود اس کے بھی وہ مشرک ہی تھے۔ کیونکہ ان کے رگ و ریشہ میں ان کے اعتقادات میں ان کے اعمال و رسوم میں شرک بسا ہوا تھا۔ اور نہ ان کے پاس کوئی نمونہ تھا۔ جو کامل توحید سکھلاتا۔ لیکن جب حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلا۔ کہ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ جس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ جس طرح میں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔ اور کر کے دکھلا دیا ہے اُسی طرح اگر کوئی کہے اور پھر کر کے دکھلا دے اس کو نجات ہے۔ تب ہی عرب کی نجات ہوئی یعنے محمدی توحید سے نجات ہے۔ ایرا وغیرا نتھو خیرا کی خیالی توحید سے نجات نہیں ہو سکتی۔ اور نہ عبد الحکیمی توحید سے۔ جب تک انسان آدم توحید حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کما کامل تعلق نہ پیدا کرے اور اُنکی ذات میں محو ہو کر کامل متبع نہ بن جاوے اور انہیں کو ساری اپنی دین و ایمان کا ذریعہ نہ سمجھے اور شکر گزار نہ ہو جاوے۔ ایسے شخص کو نہ عرفان ذات الٰہی ہو سکتا ہے اور نہ کامل توحید ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ قرآن شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے ہی ہم کو معلوم ہوا ہے۔ اور جتنے الفاظ و آیات وغیرہ اس میں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا تعلق ذات مبارک آنحضرت سے ہے۔ اگر اس میں یہ لکھا ہے کہ کوئی ہو یہودی ہو۔ نصاریٰ ہو وغیرہ اگر وہ خدا پر ایمان لاوے گا۔ وہ نجات پاویگا۔ تو اُس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اس خدا پر اس طریق سے ایمان لاوے گا۔ اور عملاً کر کے دکھلا دیگا۔ جس کو جس طرح حضرت محمد رسول اللہ نے پیش کیا ہے۔ (یعنی آنحضرت کے واسطے سے ایمان لائے) اور ایمان لا کر عملاً دکھا دیا ہے۔ یعنے جب تک کر کامل متبع سنت محمدی کا نہ ہوگا۔ نجات نہ ہوگی افسوس ہے۔ کہ جس توحید اور نجات پر آپ کو غرہ ہے اور آپ اس پر فخر کرتے ہیں۔ وہ سوائے نفس پرستی اور شرک اور جہنم کے میری رائے میں اور کچھ نہیں۔ سو آپ کو چاہیئے۔ کہ توبہ کریں اور حق کی طرف رجوع کریں۔ پیشتر اس کے کہ لیست التوبۃ علی الذین الی۔ الخ کا وقت آجاوے۔ یاد رہے کہ ساری توحید ایک جاننے میں ہے۔ جب آپ نے انبیاء و رسل دادلیا کو خدا سے الگ سمجھا۔ جن کی نسبت ہے کہ ... اولیائی تحت ردائی۔ اور ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ان کی تعریف آپ نے غیر خدا کی تعریف سمجھے اور پھر آپ منہ سے الحمد للہ بھی کہتے رہے تو فرمائیے۔ سے

بریں عقل و دانش بباید گریست

آپ نے پڑھا ہوگا۔ کہ ان الذین یریدون ان یتفرقوا بین اللہ ورسلہ۔ اولٰئک ھم الکافرون۔ یہی آپ کی توحید اور نجات ہے۔ سو لازم ہے۔ کہ آپ ایسی توحید سے توبہ کریں اور محمدی توحید کی طرف آجاویں تاکہ آپ کی نجات ہو۔

اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقدس مرزا صاحب سلمہ میں بروز کیا ہے۔ تو اس وقت مرزائی توحید ہی محمدی توحید ہے اور اسی سے نجات ہے۔ باقی رہے جزوی مسائل سو وہ توحید کے سمجھنے سے پیچھے انشاء اللہ سب کے سب حل ہو جاوینگے۔

جب آپ نجات کے لائق نہیں گے اور یہی ایسی دنیا میں جنت مل جاویگی۔ بہ فحوائے آیت ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ تو پھر کاہے کو آپ اُن لوگوں سے تعلقات بڑھاوینگے۔ جن کو یہ رتبہ قرب کا حاصل نہیں۔ فرقان حمید میں ہے "انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا" "انما ینھٰکم اللہ الی اخرہٖ" "اذا جاءک المنافقون الخ" "انا برءٰؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ" "وکونوا مع الصادقین"

آپ غور فرمائیے کہ دیگر مسلمان جن کا آپ اپنے خط میں ذکر کرتے ہیں۔ اُن کی حالت کیا ہے؟ کیا وہ مقربان الٰہی سے ہیں۔ یا راندہ درگاہ الٰہی؟ بظاہر نظر آتے ہیں اگر آپ کو وہ صالحین نظر آتے ہیں تو اُن سے تعلق و رابطہ بڑھائیے نہیں تو الگ رہیے

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار۔ رشید الدین

بلاد اسلامی

اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی آیندہ سیاحت ہند کسی خاص ملکی غرض پر مبنی نہیں ہے۔ ان میں اور ہم میں عہد و پیمان بدستور قائم ہیں اور مانچوریا کی بزیمتوں۔ موجودہ خانہ جنگی اور جاپان کے ساتھ ہمارے نئے عہدنامہ نے آیندہ پیچیدگیوں کے احتمال کو بہت کچھ کم کر دیا ہے اور انہی وجوہ سے امیر صاحب کو بھی بہ نسبت سابق بہت اطمینان ہے۔

ریوٹر طہران سے تار دیتا ہے کہ ۵۰ مشہور لیڈر انگریزی سفارت گاہ میں جا کر پناہ گزین ہوئے۔ اُن کا ارادہ ہے کہ جب تک شاہ کجکلاہ علماء کے مجوزہ فرمان پر دستخط نہیں کریں گے اور سابق وزیر اعظم کو ملک بدر نہیں کریں گے۔ ہم یہاں سے نہیں ٹلیں گے۔ طہران کے بازار بند ہیں۔ اور عوام الناس کا سفارتخانہ پر اجتماع ہو رہا ہے

ٹرکی اور بلغاریہ کا تنازع آشتی سے فیصل ہو گیا ہے۔ بلغاریہ نے صلح پسند رویہ اختیار کر لیا ہے۔

مغادر واقع مراکو میں بغاوت ہو گئی۔ قبائل قصبہ پر حملہ کر رہے ہیں۔ فرانسیسی وزیر نے ایک کشتی جہاز اُدھر روانہ کر دیا ہے۔ باقی دول کے قائم مقاموں نے بھی اپنی اپنی سلطنتوں کو جنگی جہاز روانہ کرنے کے لئے تار دئے ہیں۔ بعد کی خبر ہے کہ سرکاری افواج بھی باغیوں کیساتھ ملگئی ہے۔

ایران کی پارلیمنٹ

ابھی تک مجوزہ ایرانی پارلیمنٹ کے قیام کی بابت مفصل حالات دنیا پر مشتہر نہیں ہوئے۔ البتہ شاہ کے فرمان بنام وزیر اعظم سے پتہ لگتا ہے کہ مجوزہ مجلس میں اراکین خاندان شاہی سے لے کر مزارعین تک سب کے قائم مقام لئے جاوینگے۔ اور وہ تمام بڑے بڑے سرکاری و پبلک معاملات میں گورنمنٹ کو مشورہ دیگی اور ملک و قوم کو فلاح و بہبود کے لئے اصلاحی تجاویز پیش کریگی۔ عدالتوں میں بدستور شرع شریف کے مطابق فیصلے ہوں گے اور حکومت کے تمام صیغے بالفعل اُسی طرح برقرار رکھے جائیں گے۔ وزیر اعظم مجوزہ پارلیمنٹ کے لئے ضوابط مرتب کرکے مجلس مذکور ہی کی منظوری سے انہیں نافذ کریں گے جیسا کہ امید ہو سکتی ہے۔

انتخاب الاخبار

فرمان امیر صاحب

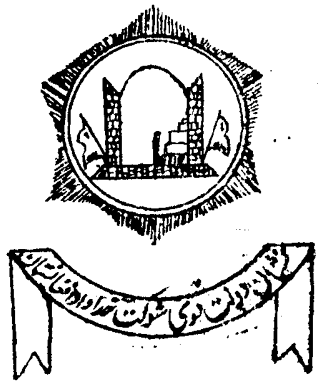

بر ضمائر اخلاص مظاہر معتبرین و منصبداران و صاحب منصبان نظامی و ملکی و خوانین و جمیع رعایائے دولت خداداد افغانستان پوشیدہ و مخفی نماناد چوں سرکار والاے ما شما مردم افغانستان را ہم شریک و دین شریک و دولت شریک دانستہ و میدانیم و نمے خواہیم کہ در ہیچ امور ملکی و ملتی شمایان ناواقف بودہ باشید۔ چنانچہ درسن گذشتہ سیلان ئیل ۱۳۲۳ھ کہ دوست محبت نشان سرلوئیس ڈین با جمعیتے از طرف دولت ہم عہد شما برائے استحکام عہدنامہ سابقہ شما بحضور انور والاے ما حاضر شدہ و استحکام مذکور را بعنوان سابق از طرفین محکم نمودیم و از برائے استحضار خاطر شمایان بطریق اختصار باطلاع دادہ بودیم کہ جمیع شما اقوام از فقرہ مذکور آگاہ خواہید بود۔ حال چوں از راہ اتحاد و ہم عہدی دو ... از طرف دولت ہم عہد شما کہ دولت بہیہ برطانیہ باشد خط و مراسلہ بقسم دعوت دوستانہ ... برائے سیر و شکار علاقہ ہندبرین مضمون رسید کہ چوں عہدنامہ طرفین در سال گذشتہ تمام شدہ و استحکام پذیرفتہ۔ ہرگاہ از راہ اتحاد و دوستی دولتے و ہم عہدے تشریف آور باین علاقہ شدہ۔ بعد از ملاقات دوستانہ و سیاحت ہندوستان و شکار باز گشت و مراجعت در علاقہ خود اختیار نمودہ ... لہذا چوں قبول چنیں دعوت و ملاقات از مدتے دولت و ملت ہمزد ... مے باشد۔ لہذا دعوت شان را قبول نمودہ قبول فرمودیم۔ و وعدہ نمودیم کہ انشاء اللہ خدا بخواہد در غرۂ ماہ ذیعقدہ الحرام ۱۳۲۴ھ از مقام جلال آباد روانہ شدہ۔ چند یوم ادائے آن ضیافت را نمودہ بخیر بازگشت بمسکن و مقام خود انشاء اللہ تعالیٰ خواہد فرمودیم۔ لہذا لازم و ضرور دانستہ شمایان را ازیں دعوت واقف نمودہ بسیار خاطر جمعی مے دہیم۔ کہ الحمد للہ عہدنامہ شمایان و مطالب دولتے آنچہ کہ بودہ در سال گذشتہ تمام شدہ این دعوت و قبولی صرف از برائے دوستی مے باشد۔ زیادہ از خداوند تعالےٰ بہر حال شمایان را مرفہ الحال خواہانم۔ فقط۔ تحریر یوم سہ شنبہ۔ سلخ ماہ جمادی الثانی ۱۳۲۴ ہجری نبوی"

جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی میں کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ مگر سپاہ کا رویہ بہت اعلیٰ بتایا جاتا ہے۔ قیصر بہت ہی خوش ہیں۔

حالات روس (۱۶ ستمبر ۱۹۰۶ء لندن) جنرل ٹریپاف سکتہ کے مرض سے مر گیا۔

(بعد کی خبر) اوڈیسہ میں بدمعاش لوگ باشندوں کو ستا رہے ہیں۔ طلباء اور یہودیوں پہ حملے کرتے اور لوٹتے ہیں۔ پولیس کچھ نہیں کرتی۔

کیوبا میں سرکشی (۱۵ ستمبر) سرکاری سپاہ اور باغیوں کے درمیان ایک خونخوار لڑائی ہوانا کے قریب ہوئی۔ جس میں آخر الذکر کو شکست برداشت کرنی پڑی۔

(بعد کی خبر) مسٹر ٹیفٹ ۱۶ ماہ رواں کو مع اپنے نائب مسٹر بیکن کے کیوبا کو روانہ ہو گئے تاکہ تحقیقات کر کے امن قائم کریں۔ چار اور امریکن کروزر کیوبا کو روانہ ہو گئے۔

حکومت کریٹ فرانس کے صیغہ خارجہ نے شاہ یونان کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں مذکور ہے کہ دول ایک نیا ہائی کمشنر قائم کرنا چاہتی ہیں۔ اور وہ پرنس جارج کا استعفا قبول کرنے کو طیار ہیں۔

(بعد کی خبر) دول کے قنصل بیان کرتے ہیں کہ جب ہائی کمشنر کریٹ سے مستعفی ہو جائیگا۔ تو شاہ یونان ایک امیدوار نامزد کریں گے۔ جس کے واسطے دول کی منظوری حاصل کرنی پڑیگی۔

سندھ میں سیلاب بدکس راک کا بند ٹوٹ جانے سے قریب جو ... لوگوں پر ایک آفت آ گئی ہے۔ بہت سے مویشی اور بچے بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ فصلیں برباد۔ بہت سے دیہات تباہ ہو گئے ہیں۔ انجنیر لوگ بند باندھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک اور مقام سے بند توڑ دیا گیا ہے۔ دریائے سندھ اب طغیانی پر نہیں ہے۔ اس لئے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔

قحط ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر کے الہ آباد ڈویژن میں امدادی کام پر ایک ہزار اور خیراتی امداد پر ایک لاکھ ۴۲ ہزار آدمی تھے۔ آگرہ ڈویژن خیراتی امداد ۹ ہزار۔ اجمیر اور بمبئی میں علی الترتیب ۳۱۰۰ اور ۷۰۰۰ کی کمی ہوئی۔ بنگال کے ۹ ضلعوں میں غلہ کا نرخ چڑھ گیا ہے۔

طغیانی شنبہ اور یک شنبہ گذشتہ کو کانپور میں کثرت سے بارش ہوئی۔ گنگا طغیانی پر آئی اور کئی جھونپڑیاں بہا لے گئی۔ مگر کسی کی جان کا نقصان ہوا۔

آتشزدگی برہامو (زبر ہما) میں ایک خوبصورت مذہبی مکان میں آگ لگ جانے سے پچیس ہزار کا نقصان ہوا۔

مکانوں کا گرنا ۱۳-۱۴-۱۵ ستمبر تک تین دن لگاتار بارش دن رات ہوتی رہی بارش کیا تھی۔ ایک طوفان تھا۔ شہر لاہور میں بہت سے مکانات گرے ہیں۔ ۱۶ ستمبر کو ایک مکان چوک وزیر خان میں گرا جس کے نیچے دو تین آدمی آ گئے۔ مگر جان سے بچ گئے۔ ٹکسالی دروازہ کے پاس بازار میں چند آدمی تاش کھیل رہے تھے ایک مکان گر پڑا جس کے نیچے سب دب گئے مگر ایک آدمی مرا اور باقی بچ گئے۔ چھالا میں ایک بھنگی کا لڑکا دب کر مر گیا۔ شہر کے مختلف حصوں میں کئی ایک آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ (پیسہ اخبار)

طغیانی ۱۶ ستمبر کی صبح کو دریائے راوی میں بڑی طغیانی آئی۔ سنا گیا ہے کہ دریا کے راستہ میں کناروں کے دیہات کو بہت نقصان جان و مال پہنچا ہے۔

سسلی میں زلزلہ جزیرہ سسلی واقعہ بحیرہ روم میں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔ پلرمو کے باشندے سخت دہشت زدہ ہو کر میدان میں خیمہ زن ہو گئے ہیں۔

بدر صادق

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

اگر مین ہوتا

سکول کے بچے جب روز کی سبق خوانی سے تنگ آیا کرتے ہین۔ تو آپس مین مل کر باتین کرتے ہوئے ایک ان مین سے کہتا ہے۔ کہ اگر مین ہیڈ ماسٹر ہوتا۔ تو مدرسہ مین بہت سی رخصتین دیا کرتا۔ مگر بسا اوقات وہی بچے جب اس سن کو پہنچتے ہین کہ وہ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوں یا ہو سکین۔ تو وہ رخصتین دینے کے معاملہ مین پرانے ناظمون سے بھی بڑھ کر حکمت کبھی بخل کا اس موقعہ پر ... موصوف نظر آتے ہین۔ یہ تو بچون کا اگر ہے۔ جو کہ ایک نادانی کے زمانہ کی خواہش ... ہے اور زمانہ اور تجربہ اس کی رفتہ رفتہ اصلاح کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ایک بڑون کا اگر ہے۔ جو اپنی گذشتہ غفلتوں اور نالائقیون کو یاد کرکے ایک شخص کہتا ہے کہ اگر مین اس وقت بچہ ہوتا تو اپنی تعلیم اور تربیت کا یہ سامان کرتا۔ اور وہ سعی کرتا۔ یہ ہر دو اگر ناممکن الحصول اور ناقابل وصول ہین۔ نہ بچہ بڑون کی جگہ پا سکتا ہے اور نہ بڑا واپس بچہ بن سکتا ہے

پھر ایک اگر رعیت کے مفلس تلاش فرد کے موجود ہین ہے۔ جو اپنے حقہ نوشوں کی مجلس مین بیٹھ کر وزرا اور مدبران سلطنت کے کامون پر نکتہ چینی کرتے ہوئے رائے زنی کرتا ہے کہ اگر مین حاکم وقت ہوتا۔ تو فلان قانون کی مین یہ ترمیم کرتا اور رعایا کے ساتھ اس طرح سے نیک سلوک کرتا۔ کہ نوشیروان عادل سے بھی بڑھ جاتا۔ وہ نہین جانتا کہ سلطنت کی حکمتین ہر ایک معاملہ مین کیا ہین اور ناظمان حکومت کو کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ اگر بھی بہت کچھ ناواقفی اور بے جا خواہشات کا نتیجہ ہوتا ہے

اس قسم کے بہت سے اگر ... ہین ہر قسم کے اشخاص کی زبان پر ہر زمانہ مین ہوا کرتے ہین۔ جن مین سے بعض محض نادانی کی خواہشات کے سبب سے ہوتے ہین اور بعض بے فائدہ حرص کے پیچھے لگنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر اس کے بالمقابل ایک اگر ایسا بھی ہے۔ جو ممکن الحصول ہے اور نیک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس اگر کہنے کے وقت انسان کے ظاہری الفاظ اندرونی معانی بھی رکھتے ہوں اور انسان نیک نیتی کے ساتھ اور دل و جان کے ساتھ یہ چاہتا ہو۔ کہ اس بات کو پورا کرے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ بعض لوگ جب انبیاء کے حالات سنتے ہین اور ان کے واقعات پڑھتے ہین۔ کہ مخالفون نے ان کے ساتھ کیسی کیسی بدسلوکیان کین۔ اور صرف چند غریب لوگ ان کے ساتھ ہوئے۔ جن کے سوائے باقی سب ان کو دکھ دینے کے درپے ہوئے اور ہر طرح سے ان کو ایذا پہنچائی۔ تو ایسی بات کو سنکر بہت لوگون کے آنسو بہ سبب رقت کے باہر آجاتے ہین۔ اور وہ مخالفان انبیاء کو ملامت کرتے ہوئے کہتے ہین۔ کہ کاش! اگر ہم اس زمانہ مین ہوتے۔ تو اپنا تمام مال اور اولاد اور اپنی جان بھی اس نبی پر قربان کر دیتا اور اس کے مخالفون کا استیصال کرتا۔ یہ ایک نیک خواہش ہے اور انسان کے واسطے اس کی نیک نیتی کا نتیجہ ہے۔ لیکن بسا اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اس قسم کا اگر ابولنے والے صرف زبانی جمع خرچ تک اپنے دعوے کو محدود رکھتے ہین۔ اور اگر ان کو کوئی اس قسم کا موقعہ پیش آجاوے۔ جہاں کہ اس دعوی کی تصدیق کا ذریعہ پیدا ہو۔ تو اس وقت اپنے کہنے کے بالکل برخلاف ہو کر بجائے دوستی کے دشمنی کا دم بھرتے ہین اور ایک ایسی الٹی راہ اختیار کرتے ہین۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ کہ کیا یہ وہی شخص نہین جو نیکی کے اتنے بڑے دعوے کرتا رہتا۔ اور نیکون کا ساتھ دینے کی ایسی دلی خواہش رکھتا تھا۔ جب سے دنیا مین انبیاء اور اولیاء اور مصلحین کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور جہانتک ان کی تاریخ ہمارے سامنے موجود ہے آجتک یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعثت انبیاء کے وقت لوگوں کے دو گروہ ہو جاتے ہین۔ ساتھ ہونے والے آدمی غریب قلیل التعداد۔ ایسے اشخاص ہوتے ہین جن مین کوئی متکبرانہ دعوے نہین ہوتے بلکہ حلیم اور مسکینی سے اپنی زندگی گذارنے والے ہوتے ہین۔ اور ان کے بالمقابل مخالفت کرنیوالے وہ لوگ ہوتے ہین۔ جو علم و فضل کے بڑے مدعی ہوتے ہین اور بڑے بڑے اگر بولا کرتے ہین۔ کہ اگر مین ہوتا۔ تو ایسے ایسے کارنمایان کر دکھلاتا یہودیون کے بڑے مولوی لمبے چغے پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین یہ شور مچایا کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت موسے کے زمانہ مین ہوتے۔ تو اس نبی کی ایسی مدد کرتے۔ کہ تمام بنی اسرائیل سے بڑھ جاتے اور فرعون کا اس کے دربار مین ہی ایسا مقابلہ کرتے کہ اپنی جان پر کھیل کر اس مردود کو ہلاک کر دیتے یہ ان کے دعوے تھے مگر جب انہین اس دعوی کی تصدیق کا موقع دیا گیا اور ان کے درمیان ایک نبی موسے کی مانند توریت کی پیشگوئی کے مطابق بھیجا گیا۔ تو انہوں نے فرعون سے بڑھ کر اس کے بالمقابل اپنی سختی کا ہاتھ دکھایا اور دین و دنیا مین ملعون اور مغضوب علیہم کا لقب حاصل کیا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد بہت سے اولیاء امت کے ساتھ علماء زمانہ نے باوجود اپنے دعووں کے بڑے بڑے ظلم روا رکھے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو شہر سے نکلوایا گیا۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی پر کفر کا فتوی لگایا گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی کو قید کیا گیا۔ غرض کسی کے ساتھ کم نہ گزری یہانتک کہ یہ زمانہ آگیا۔

اس زمانہ کے اگر والون کے واسطے بھی خدا تعالے نے ایک موقعہ عظیم الشان پیدا کیا ہے کہ خدا کی توفیق عطا ہو تو انسان ان درجات کو اس کے فضل سے حاصل کر سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین آپ کے خدام کو حاصل تھے کیونکہ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق صدی کے سر پر ایک امام پیدا کیا ہے جو کہ ایک بڑے فتنہ کی بیخکنی کے واسطے خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے اس کی صداقت کا ثبوت آسمان نے کسوف اور خسوف نے ماہ رمضان مین دیا ہے اور زمین نے طاعون اور زلزلے کے ساتھ اس کی شہادت ادا کی ہے۔ خدا تعالی نے اسکی سچائی کے ثبوت مین ہزارون نشان دکھلائے وہ اسلام کی زندگی و تنہا پر ثابت کرنے کے واسطے کھڑا ہوا ہے۔ مبارک ہین وہ جو اس کا ساتھ دین مگر ہم دیکھتے ہین کہ جو لوگ بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت رسول کریم کے زمانہ

خدا تجھے خوش رکھے تشحیذ الاذہان والے

رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء میں اس کے لائق ایڈیٹر نے حضرت مسیح موعود کے چند پہلے اشعار جو پہلے کبھی شائع نہیں ہوئے اور ایک پرانی تحریر مسیح موعود کی شائع کی ہے۔ حضرت مہدی کی اس قسم کی تحریروں کا تحفہ پبلک کے سامنے پیش کرنا ایک ہمیشہ قابل شکر گذاری کارنمایاں ہے۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ اس ایک نظم اور مضمون پر قربان ہو سکتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رسالہ کے واسطے خریدار کثرت سے پیدا کریں۔ کیونکہ یہ ایک قیمتی شے ہے۔ ہم ذیل میں وہ نظم اور مضمون نقل کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالے اس معزز خادم کو توفیق دے جس سے مسیح موعود کی خوشنودی کے ذرائع ہم کو سنائے تھے۔

غزل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

[illegible] | بہتر ہمارا است کہ [illegible] است
چہ لذتے است [illegible] | چہ [illegible] است [illegible] است
مسیح وقت [illegible] | [illegible] است
[illegible] عشق [illegible] | [illegible] است

اگر [illegible] موسے طلب کن ✻ چہ [illegible] روز و شب [illegible]

[illegible] ✻ [illegible] است دشوار

[illegible] ✻ زمین [illegible] بر [illegible] اندار

مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پرانی تحریر

میں خوش کیوں ہوں

میرے دل میں تین خوشیاں ہیں۔ جو میرے لئے دنیا اور آخرت میں بہتر ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ میں اس سچے خدا کو پالیا ہے۔ جو درحقیقت خدا ہے۔ جس کی طرف سجدہ کرتے ہوئے ہر ایک ذرہ ایسا ہی چمکتا ہے جیسا کہ ایک عارف جھکتا ہے

(۲) یہ کہ اس کی رضامندی میں نے اپنے شامل حال دیکھی ہے اور اس کی رحمت سے بھری ہوئی محبت کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ میں نے دیکھا ہے اور تجربہ کیا ہے۔ کہ وہ عالم الغیب ہے اور ایسا کامل رحیم ہے کہ ایک رحم اس کا تو عام ہے اور خاص رحم اس کا ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو اس میں کھوئے جاتے ہیں اور وہ قدیم سے جس کی تخلیق کو راحت کے ساتھ بدلنا چاہتا ہے۔ ایک آن میں بدل سکتا ہے یہ تینوں باتیں اس کے پرستاروں کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہیں۔

رسید زر

۳۱ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۱۰۲۸ ۔ قاسم علی صاحب	عا
۳۱ ۔ ۱۱۳۸ ۔ غلام علی صاحب	۲ر
یکم ستمبر ۱۹۰۶ء ۔ ۲۲۵ ۔ فضل شاہ صاحب	۱ر
یکم ۔ ۲۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب	۴ر
۳ ۔ ۔ ابوسعید صاحب	۳ر
۳ ۔ ۱۱۶۶ ۔ خدابخش صاحب	ع
۳ ۔ ۱۹۱ ۔ احمد اللہ صاحب	۱۲ر
۳ ۔ ۲۹۹ ۔ عطا محمد خان صاحب	ع ۱۲ر
۴ ۔ ۱۱۶۷ ۔ غلام حیدر خان صاحب	
۵ ۔ ۷۶ ۔ الیس ابن یوسف صاحب	ع ۱۲ر
۶ ۔ ۴۹ ۔ اسد اللہ صاحب	۲ر
۷ ۔ ۴۹۵ ۔ محمد رشید صاحب	ع ۱۲ر
۷ ۔ ۱۵۵ ۔ [illegible] صاحب	عہ
۷ ۔ ۱۵۹ ۔ [illegible]	عا ۱۲ر
۷ ۔ ۹۲ ۔ محمد [illegible] اللہ صاحب	ع ۱۲ر
۷ ۔ [illegible] العزیز صاحب بابت ماہ ۱۲۱	ع ۱۲ر
۷ ۔ ۲۱۲ ۔ نبی بخش صاحب	ع ۱۲ر
۸ ۔ ۹ ۔ گلاب خان صاحب	عہ ۲ر
۸ ۔ ۴۴ ۔ تاج محمد صاحب	عہ ۱۵ر
۱۰ ۔ ۱۱۶۳ ۔ علی حسین صاحب	ع ۱۲ر
۱۰ ۔ ۱۲۰۲ ۔ عظیم بخش صاحب	عہ
۱۲ ۔ ۱۵۸ ۔ نور محمد صاحب	ع ۱۲ر
۱۲ ۔ ۱۳۴ ۔ بشارت علی خان صاحب	عہ ۶ر
۱۲ ۔ ۱۱۸ ۔ عبدالرحمان صاحب	۱ر
۱۴ ۔ ۱۲۰۱ ۔ احمد الدین صاحب	ع ۱۲ر
۱۴ ۔ ۱۲۰۴ ۔ الطاف حسین صاحب	عہ

دُرِّ ثمین ۔ مکمل

جس میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام شائع شدہ اردو اور فارسی نظمیں درج ہیں۔ عمدہ کاغذ۔ موزون تقطیع ۔ خوبصورت جلد کی ہوئی ۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ
(دفتر بدر معراج منزل نولکھا لاہور) اور (دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور)

بدرِ منوّر

یکم ۔ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ تبت

گذشتہ اشاعت سے آگے

وامرأتہ حمالۃ الحطب ۔ اور اُس کی جورو اُٹھانیوالی لکڑیوں کی ۔ ابولہب کی جورو کا نام ام جمیل تھا حرب کی بیٹی تھی ۔ اور ابو سفیان کی بہن ۔ آنحضرت کے ساتھ عداوت اور بغض میں اپنے خاوند کی طرح تھی ۔ ہمیشہ آپ کو دکھ دینے کے درپے رہتی تھی ۔ اس آیت شریف میں اس کے خاوند کا نام ابولہب اور اس کا نام حمالۃ الحطب ایک عجیب صنعت ہے ۔ جو اپنے اندر حقیقی اور لطیف معانی رکھتے ہیں ۔ اس کے خاوند کی عادت تھی ۔ کہ لوگوں کو آنحضرت کے برخلاف جنگ و جدال پر آمادہ کرتا رہتا تھا ۔ لہب سے مراد شعلۂ آتش جنگ ہے ابولہب وہ شخص ہے ۔ جو جنگ پر لوگوں کو برانگیختہ کرتا ہے ۔ حمالۃ الحطب ۔ لکڑیوں کے اُٹھانیوالی وہ ہے ۔ جو اس شعلہ کو بھڑکانے کے واسطے اُس میں ایندھن ڈالتی رہتی ہے ۔ اس عورت کی عادت تھی ۔ کہ ہر جگہ جھوٹی باتیں بنا کر آنحضرت کے برخلاف مخالفت کی آگ کو بھڑکاتی رہتی تھی ۔ سخن چینی کے ذریعہ سے مخالفت کی آگ کا بھڑکانا اس کا پیشہ تھا ۔ اور اُسی آگ میں وہ خود بھی مع اپنے خاوند کے ہلاک ہوئی ۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے ۔

میانِ دوکس جنگ چون آتش است
سخن چین بدبخت ہیزم کش است
کنند این و آن خوش دگر بارہ دل
وے اندر میان کور بخت و خجل
میان دو کس آتش افروختن
نہ عقل است خود در میان سوختن

بخاری شریف میں آیا ہے ۔ قال مجاھد حمالۃ الحطب تمشی بالنمیمۃ ۔ حمالۃ الحطب وہ ہے ۔ جو چغل خوری کرتی پھرتی ہے ۔ کہتے ہیں اس کی عادت تھی ۔ کہ گھر میں جلانے کے واسطے لکڑیاں خود جنگل میں جا کر چنتی تھی اور اکٹھی کر کے خود اُٹھا کر لاتی تھی ۔ اس واسطے بھی اس کا نام حمالۃ الحطب تھا اور آنحضرت کے ساتھ ایسی دشمنی رکھتی تھی کہ جنگل سے کانٹے اور خس و خاشاک اکٹھے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر اور آپ کے راستہ میں بچھا دیتی تھی ۔ تاکہ آپ کو تکلیف پہنچے اور رات کو جب آپ نماز کے واسطے باہر جائیں ۔ تو آپ کو کانٹوں کے سبب تکلیف ہو ۔ لکھا ہے ۔ کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس کو خبر لگی کہ میرے اور میرے خاوند کے حق میں اس قسم کے الفاظ آنحضرت نے سنائے ہیں ۔ تو بڑی شوخی اور بے باکی کے ساتھ ایک رسی ہاتھ میں لئے آنحضرت کے پاس آئی اور اس طرح کہتی آئی تھی ۔ مذمما ابینا ۔ ودینہ قلینا ۔ وامرہ عصینا ۔ ہم نے ایک مذمت کئے گئے کا انکار کیا اور اس کے دین کو ہم نے ناپسند کیا اور اس کے حکم کی ہم نے نافرمانی کی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن نابکار بجائے محمد کے مذمم کہا کرتے تھے ۔ محمد کے معنے ہیں ۔ تعریف کیا گیا اور مذمم کے معنے میں مذمت کیا گیا ۔ نابکار دشمن ہمیشہ اس قسم کی شرارتیں کیا کرتے ہیں جیسا کہ آجکل کے بیوقوف مخالف لفظ قادیانی کو کادیانی لکھ کر ایک احمقانہ خوشی اپنے واسطے پیدا کر لیتے ہیں ۔ مگر ایسی باتوں سے کیا ہو سکتا ہے ۔ جس کو خدا تعالیٰ عزت دینا چاہتا ہے ۔ اُس کو ذلیل کرنے کے واسطے کوئی ہزار ناک رگڑے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا غرض اس قسم کے الفاظ بولتی ہوئی وہ آنحضرت کی طرف آئی ۔ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکرؓ بیٹھے ہوئے تھے ۔ صدیق کو خوف ہوا کہ یہ شریر عورت ہے اور بے ڈھب طور پر غصہ میں ہے ۔ کچھ اذیت نہ دے گی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تسلی رکھو وہ مجھے نہ دیکھ سکیگی ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اُس کی نظر حضرت ابوبکرؓ پر پڑی اور آنحضرت کو اُس نے نہ دیکھا اور حضرت ابوبکر سے پوچھنے لگی کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے دوست نے میری ہجو کہی ہے ۔ صدیق اکبر نے فرمایا نہیں اُس نے تیری ہجو نہیں کہی (ہجو سے مراد شاعرانہ ہجو ہے ۔ جو شاعر لوگ کسی دشمن کی کہا کرتے ہیں) اور حضرت صدیق نے سچ کہا کیونکہ سورۂ تبت تو کلام خدائے علیم و حکیم ہے نہ کہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یہ سُنکر وہ واپس چلی گئی اور کہتی تھی کہ قریش جانتے ہیں کہ میں تو ان کے سردار کی بیٹی ہوں بھلا میری ہجو کس طرح سے کوئی کر سکتا ہے

فی جیدھا ۔ اس کی گردن میں ۔ جید بمعنے گردن

حبل ۔ رسی

مسد ۔ بٹی ہوئی کسی قسم کی بٹی ہوئی رسی ۔ پوست کھجور کی ہو ۔ یا چمڑے کی ہو ۔ یا لوہے کی ہو ۔ غرض بٹی ہوئی ہو ۔ ہر قسم کی بٹی ہوئی رسی کو مسد کہتے ہیں ۔ فی جیدھا حبل من مسد ۔ اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے ۔

یہ اس عورت کی صورت ظاہری کا نقشہ ہے جبکہ وہ جنگل سے کانٹے وغیرہ ۔ اکٹھے کر کے لاتی تاکہ حضرت کے راہ میں بچھا دے ۔ تو اُن کا گٹھا رسی سے باندھ کر پشت پر رکھتی اور رسی اس کی گردن میں سے ہو کر اس کو پکڑے ہوئے ہوتی ۔ وہی کانٹے اور وہی رسیاں بالآخر اس کے واسطے ہلاکت کا موجب ہوئیں ۔ اور جہنم کے زنجیر اس کے گلے میں پڑے ۔ جیسا کہ لیکھرام جس بدزبانی کے ساتھ حضرت رسول کریم صلی اللہ کے حق میں طعن کی چھری چلاتا تھا ۔ وہ چھری ظاہری شکل اختیار کر کے اس کے پیٹ میں بھونکی گئی اور جس طعن کے ساتھ شریر لوگ مسیح موعود کے حق میں بدزبانی کرتے تھے ۔ وہی طعن طاعون کی شکل اختیار کر کے اُن کے گلے کا ہار ہوا ۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ یہ عورت اسی طرح لکڑیوں کا بڑا گٹھا اُٹھا کر جنگل سے لاتی تھی ۔ راستہ میں ایک پتھر پر گٹھا ٹکا کر اور پشت لگا کر آرام لینے کے واسطے ٹھہر گئی تو وہی گٹھا پتھر سے نیچے کھسک کر لٹکنے لگا ۔ اس کے بوجھ سے گردن کی رسی سخت ہو کر اُسے جہنم واصل کر گئی ۔ ایسی بدکاروں کا یہی انجام ہوتا ہے ۔ خواہ وہ اپنے ملک اور قوم میں معزز ہی ہوں ۔ مگر اللہ تعالیٰ کے رسول کی عداوت انسان کو سخت نقصان میں ڈال دیتی ہے اور اگلے پچھلے تمام عمل ضائع ہوتے ہیں ۔

اس سورہ شریف میں ابولہب اور اس کے تمام کنبے کے متعلق پیشگوئی ہے ۔ اس کے متعلق اس کے بیٹے کے متعلق اُس کی بیوی کے متعلق اُس

مال و اسباب کے متعلق قدرت خدا یہ سب پیشگوئیاں اپنے وقت پر ایسی پوری ہوئیں۔ کہ آج تک ایک زبردست نشان کے رنگ میں دنیا کے سامنے ایک نقشۂ عبرت کھینچ رہی ہیں۔ خود اس زمانہ میں ہی خدا تعالےٰ نے اس قسم کے قہری نشانات کی بہت سی مثالیں قائم کر دی ہیں جن میں سے ایک لیکھرام کا نشان ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بہت ہی نالائق اور ناپاک کلمات بولا کرتا تھا۔ اور حضرت مرزا صاحب کے حق میں پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہ تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائینگے۔ اور بدگوئی میں اور گالیاں دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان تمام گالیوں اور بدگوئیوں کو ایک خنجر کی شکل میں واپس اُس کے پیٹ میں بھونک دیا۔ جہاں سے کہ وہ نکلی تھیں

اس آیت شریف کے شان نزول میں یہ اتفاق ہے۔ کہ وہ ابولہب کی گالیوں اور ایذار کے مقابلہ میں نازل ہوئی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہلاکت کی بد دُعا کیا کرتا تھا۔ گو اس امر میں کسی قدر اختلاف ہے کہ آیا یہ آیت اسباب پر نازل ہوئی۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قبائل کو جمع کیا اور اُنہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ تو اس وقت ابولہب نے جھنجھلا کر کہا کہ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی واسطے تو نے ہمارا سارا دن خراب کیا ہے۔ کوہ صفا کے نظارے کو اس زمانہ کے شاعر خواجہ الطاف حسین حالی صاحب نے اچھے پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ خدا اُنہیں جزائے خیر دے۔ وہ لکھتے ہیں۔

وہ فخر عرب زیب محراب و منبر
تمام اہل مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمانِ داور
سوئے دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ اے آل غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب

کہا سب نے قول آج تک کوئی تیرا
کبھی ہم نے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا
کہا گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا
تو باور کرو گے اگر میں کہوں گا

کہ فوج گراں پشت کوہ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہیں گھات پا کر

کہا تیری ہر بات کا یہاں یقین ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے
کہا گر مری بات یہ دل نشین ہے
تو سن لو خلاف اس میں اصلا نہیں ہے
کہ سب قافلہ یہاں سے ہے جانیوالا
ڈرو اُس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نام حق سے

بعض کا قول ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اعمام کو جمع کیا اور ان کی ضیافت کی۔ اور اُن کے سامنے کھانا رکھا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے تو ہر ایک ایک پوری بکری کا گوشت کھانے والا ہے یہ تو نے کیا ہمارے سامنے رکھا ہے عرب میں قاعدہ تھا۔ کہ دعوت کے وقت ہر شخص کے سامنے بہت سا کھانا رکھا جاتا تھا۔ اور اس میں ایک عزت سمجھی جاتی تھی۔ اس کے مطابق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر اعتراض کیا کیونکہ آنحضرت ہر امر میں سادگی پسند بھی تھے۔ اس واسطے ان کو کہا گیا کہ تم کھانا تو شروع کرو۔ جب اونہوں نے کھانا شروع کیا۔ تو خدا تعالےٰ نے اس تھوڑے سے کھانے میں ایسی برکت ڈالی۔ کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کھانا بہت سا بچ بھی رہا۔ جب کہ وہ کھانے سے فارغ ہو گئے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی طرف دعوت کی۔ تب ان میں سے ابولہب بولا کہ اچھا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو میرے لئے کیا ہوگا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ جو کچھ دوسرے مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ وہی تیرے لئے ہوگا۔ تب اُس نے کہا۔ کیا مجھے دوسروں پر فضیلت نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فضیلت کس بات کی۔ تب اُس نے جواب دیا۔ کہ تبا لہذا الدین یستوی فیہ انا وغیری۔ خراب ہو وہ دین جس میں دوسرے میرے برابر ہو جاویں

ایسا ہی ایک دفعہ چند لوگ باہر سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر آپ کی زیارت کیواسطے مکہ معظمہ میں آئے۔ تو ابولہب آگے راستہ میں مل پڑا اور کہنے لگا کہ تم اس کے پاس کیا جاتے ہو۔ وہ تو ساحر ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ کچھ ہی ہو۔ ہم تو اب ضرور اُن سے ملکر جاوینگے۔ جب وہ لوگ باوجود اس کی بڑی کوشش کے آنحضرت کے پاس چلے گئے اور اسکی بات نہ مانی۔ تو وہ کہنے لگا۔ انا لم نزل نعالجہ من الجنون فتبا لہ وتعسا۔ ہم تو ہمیشہ اس کا علاج کرتے ہیں۔ کہ اس کا جنون دور ہو جاوے۔ اُس پر ہلاکت اور افسوس ہو۔ اُن لوگوں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر سنا دی۔ جس کے سبب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حزن پہنچا۔ الغرض کوئی بھی موقعہ ابولہب کی شرارت اور شوخی کا ہو۔ بہرحال یہ سورۃ شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی تھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ کفار کا وجود بھی بہت فائدہ دیتا ہے کیونکہ جب کفار خدا تعالیٰ کے نبی کو دکھ دیتے ہیں اور اس کو ہر طرح سے ستانے پر کمر باندھتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کوئی نہ کوئی نشان دکھا دیتا ہے۔ اور قرآن شریف کے اکثر حصے کے نزول کے باعث بھی کفار ہی تھے ورنہ سارے لوگ حضرت ابوبکر رضؓ ہی کی طرح آمنا و صدقنا کہنے والے ہوتے۔ تو اس قدر آیات اور نشانات کہاں نازل ہوتے۔

اس سورہ شریف میں کفار کے سرداروں میں سے ایک کو لیا گیا ہے اور نام ذکر کیا گیا ہے۔ مگر دراصل اس میں تمام کفار کے سرداروں کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ جو آنحضرتؐ کے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کی مخالفت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہاتھ بڑھاتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان سب کو ہلاک کیا اور دین و دنیا میں خائب و خاسر کر دیا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

شعر و سخن

غصے میں بھرا ہوا خدا ہے
تم کہتے ہو ہم امن میں ہیں اور
ڈرتے نہیں کچھ بھی تو خدا سے
معمور خدا سے دشمنی ہے
گمراہ ہوئے ہو باز آؤ
موسیٰ کے غلام تھے مسیحا
اک رہبر راہ دین احمدؐ
کس طرح سے ابن مریم آئے
اب اور کا انتظار ہے لغو
جس کو ہے کیا خدا نے معمور
کیوں بھولے ہو دوستو! ادہر آؤ
باز آؤ شرارتوں سے اپنی
ورنہ ابھی غافلو تمہارے
تقدیر نے جو کیا مقدر
وہ دن کہ جب آئے گی مصیبت
حیرانی میں ایک دوسرے سے
پوچھیں گے مزا عذاب کا جب
چکھ بھی لیکار اٹھیں گے اسدن
اے قوم خدا کے واسطے تو
حق نے جسے کر دیا ہے معمور
اللہ سے عفو مانگو تم۔ جو
محمود خدائے عز و جل ہے
اُس شخص کو شاد رکھے ہردم
اور اس کو گرائے ظلمتوں میں

جاگو ابھی فرصت دعا ہے
منہ کھولے ہوئے کھڑی بلا ہے
اے قوم یہ تجھ کو کیا ہوا ہے
کیا اس کا ہی نام اتقا ہے
کیا عقل تمہاری کو ہوا ہے
ہاں ان سے ہمارا کام کیا ہے
واللہ غلام مصطفیٰ ہے
مدت ہوئی وہ تو مرچکا ہے
جو آنا تھا وہ تو آچکا ہے
یہ اس سے تمہیں بگاڑ کیا ہے
اک مرد خدا پکارتا ہے
کچھ تم میں اگر بوئے وفا ہے
آئے گا وہ آگ جو لگا ہے
قسمت میں تمہاری زلزلہ ہے
نظروں تلے میرے گھومتا ہے
اُسدن یہ کہیگا۔ ہیں! یہ کیا ہے
جانینگے کہ ہاں کوئی خدا ہے
ان کافروں کی یہی سزا ہے
بتلا کہ جو تیرا مدعا ہے
طاعت میں اب اسکی عذر کیا ہے
دیتا ہے اُسے جو مانگتا ہے
ہر وقت یہی میری دعا ہے
جو دین قویم پر فدا ہے
جو شخص کہ کفر میں پھنسا ہے

وصیت

(۱) مَیں گلاب خان ولد نراب خاں قوم پٹھان ساکن قصبہ کراولی ضلع مَین پوری۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیاں ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید ہوں اور پیرو ہوں۔

(۳) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جیتنے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے [illegible] شائع ہوا ہے۔ تمام [illegible] لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے۔ یا آئندہ ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت صرف مبلغ چالیس روپیہ نقد سیونگ بنک میں بطور رقم ضمانت جمع ہے۔ اور عرصہ چھ ماہ تک بشرط زندگی انشاء اللہ تعالےٰ پورے مبلغ پانسو روپیہ ہو جاویں گے۔ میں آج کی تاریخ سے اس رقم کے دسویں حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دیا جاوے۔ اور اگر میری وفات کے پہلے میری زوجہ کا انتقال ہو جاوے۔ تو نصف حصہ رقم جمع شدہ بطور ضمانت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دینا چاہیئے۔

(۵) مَیں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق کے وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) مَیں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو اب شائع ہوچکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متکفل یہ میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دوں گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ مَیں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق جس کا ذکر نقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر دفن کر سکتے ہیں۔

(۹) یہ کہ اگر حسب نقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔ العبد

گلاب خان سب پوسٹ ماسٹر شہر راولپنڈی

گواہ شد دُنی چند سنگرزر راولپنڈی۔ گواہ شد چرنداس ساکن راولپنڈی

گواہ شد۔ محبوب خان ولد گلاب خان طالب علم سکول راولپنڈی

وصیّت

مَیں مسمّی غلام نبی ولد جان شاہ قوم شیخ ساکن ماہل پور تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۶ ماہ فروری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں۔ کہ مَیں نے رسالہ الوصیّۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط کا اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو الوصیّت کے بعد حضرۃ مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۳) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مُرید اور پیرو ہوں۔

(۴) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے لیکن مبلغ دس روپیہ ماہوار کا سررشتہ تعلیم میں مدرس ہوں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصّہ مبلغ ایک روپیہ ماہوار چندہ سلسلہ احمدیہ کی امداد میں یعنی ۱۲ لنگرخانہ میں اور ۴ ماہوار چندہ سکول جیسا کہ پہلے کمترین دیتا تھا۔ دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد میرے ورثہ کی ۱/۳ حصّہ کی انجمن مذکور مالک ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد ما فضلہ کے متعلق بھی میری وصیّت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے نقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیّت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیّت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آیندہ شائع ہوں گے دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جائے۔

(۷) میری یہ بھی وصیّت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مَیں نے نقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں بلکہ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کروں گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مَیں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مَیں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیّت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) مَیں یہ بھی وصیّت کرتا ہوں کہ مَیں نے یہ وصیّت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیّت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر نقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب نقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

غلام نبی مذکور حال پوری حال مدرس بہبوداں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور بقلم خود۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ علی احمد ولد امام الدین قوم آوان ساکن بہبوداں بقلم خود۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ عزت علی ولد سبحان علی نمبردار قوم آوان ساکن بہبوداں۔ بقلم خود نشان انگوٹھا

رسیدزر

۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ ۹۳۴	فضلدین صاحب	۱۲/
۲۴۔ ″ ″ ″ ۶۲۴	فضلدین صاحب	۱۲/
۲۷۔ ″ ″ ″	ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب	سے
۲۷۔ ″ ″ ″ ۹۳۲	مرزا اکرم بیگ صاحب	۱۲/
۲۷۔ ″ ″ ″ ۵۰۳	محمد میر صاحب	۱۲/
۲۷۔ ″ ″ ″ ۲۲	میاں عبد اللہ صاحب	۹/
۲۸۔ ″ ″ ″ ۱۱۰	باقر علی خان صاحب	۱۲/
۳۰۔ ″ ″ ″ ۱۱۹۲	فیض محمد صاحب	۱۲/
۳۱۔ ″ ″ ″ ۵۲	اللہ رکھا صاحب	۱۲/

مصنفین ذیل کی کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلےٰ کاغذ قیمت ۵ر
خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ قیمت ۲ر

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث شریف۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم۔ قیمت ۱ر

مباحثہ مابین اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔جی۔ مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱ر

انوار اللہ — ۸ر

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۱۰۔

تفسیر سورۃ جمعہ ۔ " " ۲ر

تشحیذ المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱۲ر

[illegible] ۔ " " ۳ر

[illegible] جمیل ۔ " " ۱ر

کشف الالتباس ۔ " " ۱ر

ایقاظ النائمین ۔ " " ۲ر

موعظہ حسنہ ۔ " " ۱ر

صیانۃ الناس ۔ " " ۱ر

سر الشہادتین ۔ " " ۱ر

الفرقان ۔ " " ۲ر

عاقبۃ المکذبین ۔ " " ۱ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس ۔ " " ۴ر

السر المکتوم ۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵ر

اعجاز احمدی ۔ " " ۱ر

رویائے صالحہ ۔ " " ۴ر

القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر

چٹھی مسیح ۱ر

عدم نجات مذہب پولوس ۱ر

روزانہ اخبار عام

[illegible] ہر روز یہ اخبار انگلش کر پنجاب کی صحت [illegible] عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے جو نفیس اور معقول خیالات [illegible] نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز بالتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک انگلش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا تجربہ کار اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیے جاتے ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۴ روپے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔
درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولاد عورتوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرادیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کردیں گے۔ اُن کا علاج اندک خرچ دوا سے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرمادیں بلکہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب سے روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماراں

[illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] لغات القرآن کے متعلق مصنف [illegible] سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد قیمت ۱۲ر

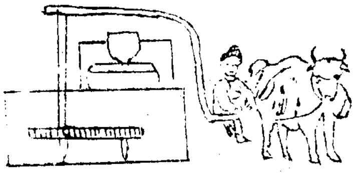

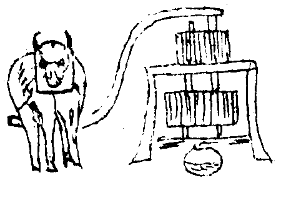

لوہے کے خراس اور بیلنے کی قسمیں جو ہندوستان میں چلتی ہے آسانی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً سوا من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ سوا روپیہ اور دوم مبلغ ہے جلیبی [illegible] آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے گنا پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کیواسطے دو رعائتوں کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلون۔ مختارون۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکارون۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور اُن کیمطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنیکیلئے جو سرگردانیان اور دقتین پیش آتی تہین اور وقت ضائع ہوتا تہا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہو کہ ہمنے ایک سو پچیس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمین ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی

عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی

تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کیمقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہین کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہین اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہین۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اس کیساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اسکی قیمت بغرض رعایت عامہ اپنی سال حساب سے بھی کم یعنی عہ مجلد عہ رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریدارون کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچاکر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار دفتر بدر مین بھجوادینگے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ مین یہ جنتری دیجاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جاوین ۔

لغات القرآن حصہ اول۔ مصنفہ عبدالحی صاحب جسکی اصل قیمت عہ ہے دفتر بدر سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دین یہ کتاب صرف ۴ آنہ مین ملسکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے کچھہ زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے

مینجر اخبار بدر

جیبی طبیب

یعنی

عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویات

اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس ساٹھ بیماریوں کی نہایت اکسیر زود اثر تیر بہدف دوائیں جو تخمیناً دو اڑھائی سو مریضوں کے لئے کفایت کریں موجود ہیں۔ یہ پاکٹ کیس بڑی محنت اور جانفشانی سے ڈاکٹری اور یونانی ادویہ کو جو حکمی اور بے خطا ثابت ہوئی ہیں ترکیب دے کر اُن اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر مسافری میں رہتے یا مفصلات اور نو آبادیوں میں سکونت رکھتے ہیں یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم یا ڈاکٹر وقت پر نہیں ملتے یا اُن عیالداروں کے لئے جن کو آئے دن علاج معالجہ کی سخت ضرورت رہتی ہے اور اکثر شکایتوں کے لئے حکیموں اور ڈاکٹروں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا اُن طبابت پیشہ اصحاب کے لئے جو دیہات میں طبابت کرتے ہیں غرضیکہ روزمرّہ امراض کے واسطے نہایت کار آمد اور انسانی زندگی کے لئے خاص رفیق ہے ہر ایک انسان اس سے وقت پر حاذق حکیم اور لائق ڈاکٹر کا کام لے سکتا ہے جس عیالدار کے پاس یہ پاکٹ کیس موجود ہو اُس کو حتے الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی اور جس حکیم یا ڈاکٹر کے پاس پاکٹ کیس ہو اُس کو پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ ایک کتاب ترکیب بنام "جیبی طبیب" پاکٹ کیس کے ہمراہ ہوتی ہے اور اُس میں ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دیسکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے جان مریض کو خطرات معلقہ سے بچا سکتا ہے اسلئے اس پاکٹ کیس کا ہر ایک شخص کی جیب میں ہر حالت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے جس سے وہ اپنا اور اپنے گھر کا آپ حکیم بن سکتا ہے +

پاکٹ کیس کی جو دوائی خرچ ہو جائے وہ دوائی قیمت مقررہ پر علیحدہ علیحدہ بھی بھیجی جاتی ہے

قیمت پاکٹ کیس پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے +

ایکدفعہ۔ شرطیہ امتحان کر کے دیکھیں اگر پاکٹ کیس پسند نہ آوے یا اشتہار میں جیسا لکھا ہے ویسا نہ نکلے یا اس کی ادویہ پُر تاثیر نہ ہوں یا اس کی سے قلیل قیمت کے مقابل اتنی دوائیوں کا اس سے بہتر پاکٹ کیس آپ کو ملجاوے تو اس کے لوٹا دینے پر قیمت واپس کر دیجائیگی بس اس سے بڑھکر اور کیا صداقت ہو سکتی

المشتہر۔ حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق و پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور

مفرح عنبری کی نسبت منتخب نمونہ آراء

غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

خان بہادر

عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ ضلع رایپور

تحریر فرماتے ہیں :- عنایت فرمائے حکیم صاحب! اسلام مسنون - آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ نے منگائی تھی - انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی - آپ مہربانی کر کے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرمایئے

(دستخط) سید بخشش محمد
پرائیوٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقدار و رئیس باندا کی انگریزی چٹھی

کا ترجمہ :- ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں - دو سال کی بگڑی ہوئی صحت پھر اسکے استعمال سے واپس ملی ہے - مہربانی کر کے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرماویں +

عالیجناب فخر الدین صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھ :- تحریر فرماتے ہیں کہ عنایت و کرمفرمائے بندہ جناب حکیم صاحب - تسلیم قبول ہو - میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں - اسکی تعریف امکان سے باہر ہے - مجھ کو بیحد فائدہ بخشا - اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے - مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہو گئی ہیں - خداوند کریم جزائے خیر دے - میں نے اکثر اشتہارات کیسے ادویات منگوائی ہیں مگر سوائے روپیہ خراب کرنے اور نفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فائدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب رئیس و مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ مفرح عنبری کی چھ عدد ڈبیاں پہنچیں - ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۶ ڈبیہ اور بھیجد یجئے اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں - لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرماویں -

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سررشتہ نظامت

شیخاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کر رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے - لیکن افسوس کرتا ہوں - کہ رئیس کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دے کر خراب کرتے ہیں - اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی - اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا - دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے آپ کے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے - واقعی مفرح عنبری غذا ایسی ہے کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے - میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ :- میں تصدیق کرتا ہوں - جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں - **بعد اسکے** آپ نے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں - ادھر تحریر فرمایا کہ مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا - اور بعد استعمال نہایت تعریف کی - لہذا آپ ایک درجن ڈبیہ ۵۰ روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرماویں اور **تیسری** دفعہ پھر تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیں +

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار

و آنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی - استعمال عمل میں آیا - بفضلہ تعالے جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے - اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے - اس نے دراصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھایا ہے جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں - براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمایئے +

عالیجناب سید نور الحسن صاحب رجسٹرار کلیا گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں : مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فائدہ بخشا - فرحت بے اندازہ ہوتی ہے - اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے - میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے - نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے بعوضیکہ خیالی آبحیات سنا کرتا تھا مفرح عنبری نے عمل کر دکھلایا

عالیجناب محمد کریم خاں صاحب سوداگر اسپاں بنگلور

تحریر فرماتے ہیں :- میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کر چکا ہوں - میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فائدہ ہوا ہے - بیشک مفرح عنبری سے بڑھکر ہندوستان کی تمام دوائیوں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہوگی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے - اس سے بھی زیادہ بالا ہے - اور خدا کی قسم کہ میں کوئی آپ کے خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

خان بہادر

عالیجناب سید علیخاں صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتے ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ - میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا - اس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا - ان میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں ان کو دیا - اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی گئی اس کو بھی فائدہ ہوا - واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے - اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے - لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ فرماویں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حیدر حسین صاحب خیند صدر شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی اپنے ایک مریض مخدوم صاحب ہیڈ کلارک ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا - صاحب موصوف مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا - قلت اشتہا اور ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی - مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہو گیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلے جانے لگے - اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا - میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہو گیا ہے - انشاء اللہ تعالے یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی - آج ایک مہاجن کا خط بارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے - آپ مہربانی کر کے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر اُن کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجکر مشکور فرماویں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور موچی دروازہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

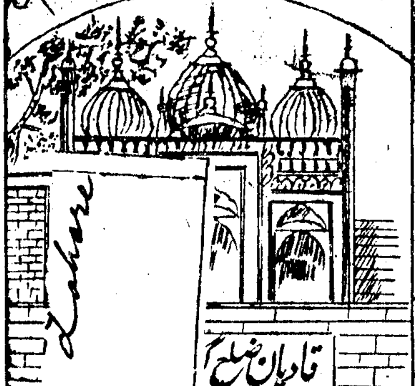

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گ[illegible]

قیمت پیشگی ع۲ار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

نمبر ۳۰

سلسلۃ الجدید جلد ۲

سلسلۃ القدیم جلد ۵

شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش کا مد دلستان | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

چہ گویم باتو گر آئی درِ ما قادیان بینی | دو ا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے | سے

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے | للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ع۲ار

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجرات سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جایگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خود لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

کل ... عہ ۔ اجر بقیہ ... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اعتقاد قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری از آن عالیجناب

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلبر دا ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ (۲ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اسلیے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۲ | ۸ - شعبان ۱۳۲۴ھ - مطابق - ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۹

ڈاک ولائت

غلط مذہب شہر سن سینٹی کے پادری کاکس (Cox) صاحب نے بشپ کو لکھہ بھیجا ہے۔ کہ مین یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ عیسوی مذہب غلطی پر ہے۔ بشرطیکہ عیسوی دنیا میرے ثبوت کو صحیح پاکر اپنی غلطی کو تسلیم کرلے۔

قیمت گرجا بعض عیسائی گرجون کی قیمتیں مفصلہ ذیل ہین۔

ٹرنٹی چرچ -	چار کروڑ روپیہ
سینٹ پال -	دو کروڑ روپیہ
گریس چرچ -	تیس لاکھہ روپیہ
فرسٹ پریس بی ٹیرین چرچ -	بیس لاکھہ روپیہ
سینٹ مارکس چرچ -	سات لاکھہ روپیہ
ماربل کالیجیٹ چرچ -	تین لاکھہ روپیہ

ایک مثلث دیوتے کی عبادت کے واسطے عمارت بنانے پر اس قدر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کچھہ تعجب کی بات نہیں۔ ہندوستان مین بعض مندرون پر قدیم زمانہ مین اس سے بھی زیادہ روپیہ ہوتا تہا۔ جب اسلام کے دبدبہ نے ان کی شوکت کو پہلے مٹا دیا۔ تواب بھی انشاء اللہ مسیح کی دعاؤن سے یہ عمارتین یا تو مبدل بہ مساجد ہو جاوین گی۔ اور ان مین ایک خدا کی پرستش کی جاوے گی۔ اور یا زمانہ خود ہی ان کو مٹا دیگا۔ کیونکہ اب وہ وقت قریب ہے کہ یورپ کے لوگ خود ہی اس مردہ پرستی کو چھوڑ دین۔

ڈاکٹر جارج - اے براؤن ساکن مونٹریل نے بارہ سالہ تجربات کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ آیوڈین (ایک انگریزی دوا) امراض سل ودق کے لئے بے حد مفید ہے وہ اس دوا سے ایک عرق تیار کرتے ہین۔ جسے وہ مریض کے جسم کے اندر پچکاری کے ذریعہ پہنچا دیتے ہین۔ جس ترکیب سے یہ عرق بنایا جاتا ہے۔ اُسے ڈاکٹر صاحب نے رسالہ "کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ" مین عام آگاہی کے لئے شائع کرا دیا ہے۔ آیوڈوفارم کی الجہٹ جس مین ۹۷ فیصدی آیوڈین شامل ہو ۱۰۰ گرین۔ ببول کے گوند کا سفوف ۲۵ گرین گلیسرین ۲۰ قطرے۔ کاربولک ایسڈ ۵ قطرے۔ جوش دے کر مقطر کیا ہوا پانی ۳۰۰ پونڈ۔ ڈاکٹر صاحب نے اس علاج کو بارہ سال تک دق وسل کے بہت سے مریضون پر آزمایا۔ اُن کا بیان ہے۔ کہ اس دوا سے نہ صرف مقامی تکلیف اور شکایت ہی رفع ہو جاتی ہے بلکہ کل جسم کو نفع پہنچتا ہے مریض اور مرض کی حالت کے مطابق ۸ گرین سے ۲۴ گرین تک کی پچکاری لگائی جاتی ہے۔ اس دوا کی تھوڑی تھوڑی مقدار مین اور بار بار پچکاری دینی چاہیئے۔ خود ڈاکٹر براؤن ہر دو ہفتہ مین ۱۲ گرین دوا استعمال کرتے ہین۔

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے کہ ایک یونیورسٹی کے دو پروفیسرون نے ایک ایسی دوا بنائی ہے جس کے ذریعہ وہ ایسے جلے ہوئے کاغذون کو جن کی تحریر پڑہی نہین جا سکتی اور ہاتھہ مین لینے سے خاک ہو جاتے ہین پھر درست کرکے اس قابل بنا دیا جاتا ہے۔ کہ اُن کی عبارت پڑہ لی جاتی ہے۔ اور اگرچہ بعد درستی کے کاغذ زیادہ دیرپا ثابت نہین ہوا۔ تاہم اس قدر دیرپا ضرور ہو جاتا ہے۔ کہ اُس کی نقل کر لی جاتی ہے۔ یہہ دونون پروفیسر اس وقت ان کاغذات کی درستی اور نقل کرانی مین مصروف ہین۔ جو سین فرانسسکو کی آتش زدگی مین جل گئے تھے۔ جس دوا کے ذریعے جلے ہوئے کاغذ درست اور پڑھنے کے قابل بنا لئے جاتے ہین۔ وہ پروفیسر صاحبان نے ابھی تک اپنی ہی ذات تک محفوظ رکھی ہے۔ اس دوا کے ذریعے بنک کے کاغذات۔ بیمہ کمپنی کے کاغذات۔ اور نوٹس وغیرہ بھی درست کئے جاتے ہین۔

جس ڈاکو کے ہاتھون سے ممالک متحدہ امریکہ کی ریاستہائے مشیگان اور وسکون سن نالان تھین۔ اُس کے دماغ پر عمل جراحی کیا گیا۔ اور اس کے بعد سے اس مین جرم کرنے کی رغبت ہی نہین رہی (اسی بناء پر اسلام مین چور کا ہاتھہ کاٹا جاتا ہے)

فرانس کے ایک طبیب ڈاکٹر لوفر کی رائے کے مطابق دوا دن کی نسبت رات کو زیادہ نفع دیتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے پیرس کی سوسائٹی تھیورا پٹیکس کے روبرو ایک ایڈریس مین بیان کیا کہ مرض کا دن کی نسبت رات کو زیادہ غلبہ ہوتا ہے۔ لیکن دوا دن ہی مین دی جاتی ہے اور یہ اطبا کی غلطی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مثالاً بیان کیا کہ دمہ اور مرگی کا دورہ رات کو زیادہ سختی کے ساتھہ ہوتا ہے۔ مزید براں دیگر شکایات مین بھی رات کو ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے رات کے وقت اُن کا علاج بھی ہونا چاہیئے ڈاکٹر صاحب نے ایسے مریضون کی مثال بھی پیش کی۔ جن کی شکایات رات کو بڑھہ جاتی ہیں مگر دوا دن مین دی جاتی تھی اور اس لئے بیکار جاتی تھی۔ اس لئے رات کے وقت دمہ اور مرگی۔ اور وجع مفاصل وغیرہ کے مریضون کو مسکن دوا رات کو دی جاوے۔ کیونکہ رات کو ایک خوراک دوا دینے سے اس قدر فائدہ ہوتا ہے جس قدر کہ دن مین دینے سے نہین ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی اظہار کیا کہ رات کو جسم کے اعضا فاقہ کرتے۔ یعنی کمزوری کی طرف مائل ہوتے ہین۔ اس لئے اس وقت دوا دینے سے ان مین زور وطاقت آجاتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن شکایات مین رات کو اضافہ ہوتا ہے۔ اُن میں رات کو دوا دی جاوے مگر تہوڑی تہوڑی مقدار مین۔

اخبار لینسٹ رقمطراز ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ خالص تمباکو مضر نہین ہے بلکہ وہ تمباکو جس میں کسی قسم کی ملاوٹ کی جاتی ہے وہ سخت غلطی پر ہین کیونکہ خالص تمباکو ایک قسم کا زہر ہے۔ اس لئے نوجوانون اور بڈہون دونون کو اُس کے استعمال سے پرہیز لازم ہے۔ اگرچہ ایک قسم کی تمباکو دوسری قسم کی تمباکو سے زیادہ زہریلی اور زیادہ نقصان دہ ہو۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی قسم کی تمباکو نقصان دہ نہ ہو۔ (ق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت ۔
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی ہفتہ قادیان
صفحہ ۴ ۔ ڈائری ۔ آپ کی توجہ درکار ہے ۔
صفحہ ۵ ۔ بلاد اسلامی
صفحہ ۶ ۔ انتخاب الاخبار ۔
صفحہ ۷ ۔ وطن کی بے وفائی
صفحہ ۸ ۔ ۹ ۔ ۱۰ ۔ وصیت
صفحہ ۱۱ ۔ بدر خواتین
صفحہ ۱۲ ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۳ ۔ دہلی میں طوفان باد و باران
صفحہ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ } اشتہارات

بدر مسیح

مؤرخہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء ۔ مطابق پنجم شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر

"موت ۔ ۱۳ تیران ماہ حال کو "

غالباً ۱۳ تیران ماہ حال سے مراد ۱۳ تیران ماہ شعبان ہے ۔ واللہ اعلم اور میں نہیں جانتا کہ ۱۳ تیران ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی ۱۳ تیران تاریخ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت غمگین ہے خدا تعالیٰ فضل کرے ۔ آمین ۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں باہر سے مفصلہ ذیل احباب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہیں ۔ چودہری نصر اللہ صاحب وکیل اور چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے ۔ سید لعل شاہ صاحب برق پشاور سے ۔ برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ایک دن کے واسطے تشریف لائے تھے ۔ ان کے علاوہ اور بہت سے احباب تشریف لائے ۔

مدد خاں ملازم نواب صاحب کی بیوی جو عرصہ سے بیمار تھی ۔ ۲۳ ۔ ستمبر کو فوت ہو گئی ۔ اور حسب وصیت مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئی اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت میں لے ۔

۲۵ ۔ ستمبر کی رات کو قادیان میں ہندوؤں کے ہاں کوئی شادی کا موقعہ تھا ۔ جس میں حق کی قبیح اور ضرر رسان رسم کے مطابق آتشبازی میں ہوائیاں چھوڑی گئیں ۔ چنانچہ ایک ہوائی جو آسمان کی طرف چھوڑی گئی تھی ۔ شہر میں مخدومی مکرمی جناب مولوی عبید اللہ صاحب لعل مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام کے گھر میں آکر گری ۔ اور مولوی صاحب موصوف کے اہلیہ کے سر پر چوٹ آئی ۔ انتظامی حکام کو چاہیئے ۔ کہ ایسی ضرر رسان آتشبازی کو روکنے کے واسطے کوشش کریں

(باقی آئندہ)

درخواست دُعا

چودہری بشارت علی خان صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر کی بیوی عرصہ ۱۰ ماہ سے بخار میں مبتلا ہے ۔ ناظرین بدر دعا کریں ۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا فرماوے ۔

معذرت

چونکہ وصیتیں بہت سی جمع ہو گئی تھیں جنکا اندراج حسب الحکم مسیح موعود اخباروں میں ضروری ہے اس واسطے اس ہفتہ میں ان سب کو لکھدیا گیا اور بعض ضروری مضامین درج ہونے سے رہ گئے ۔

قیمت اخبار

تاحال بہت سے خریداروں سے وصول نہیں ہوئی ۔ حالانکہ ۱۹۰۶ء میں سے اب صرف تین ماہ رہ گئے ہیں چونکہ اخبار کی قیمت مابعد سے ہے اس واسطے جن صاحبان کی قیمت اب تک نہیں آئی وہ قیمت سالانہ ہے ارسال فرماویں نیز جن ایسے صاحبان کی خدمت میں اب وی پی کیجاویگی ۔ انکو بھی ہے کے حساب سے وی پی کئے جائیں گے وصول کر کے مشکور فرماویں جو صاحبان آئندہ اخبار کا وی پی لینے سے

ڈائری

القول الطیب

آریہ مت کی موت کا سبب ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ آریوں کا ذکر تھا۔ کہ اب تو آریہ صاحبان خود ہی اقرار کرنے لگے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ مذہب ہے۔ اور ایک سو سال تک بالکل نیست و نابود ہو جائیگا۔ جب حضور نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ آریہ مذہب ایک سو سال تک دنیا سے مفقود ہو جائیگا۔ تو اس وقت آریوں نے بڑا شور مچایا تھا کہ یہ مذہب ہمیشہ قائم رہیگا۔ مرزا صاحب نے غلط کہا ہے اب تعجب ہے۔ کہ وہی آریہ صاحبان خود ہی اپنے لیکچروں اور رسالوں میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ ہے۔ حضور کی پیشگوئی آریہ مذہب کے متعلق فروری ۱۹۰۶ء میں جب شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک صدی نہ گزرے گی۔ جو اس مذہب پر موت وارد ہو جائیگی۔ تو اس وقت پنڈت رام بھجدت نے بڑے زور سے اس کی مخالفت کی تھی۔ اور خود قادیان میں آکر اپنے لیکچر میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا۔ اب وہی پنڈت رام بھجدت صاحب ہیں۔ جنہوں نے ۱۱۔ ستمبر کے اخبار پرکاش میں فرمایا ہے کہ "موجودہ **آریہ سماج کبھی بھی سو برس سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ نیست و نابود ہو جاویگا**۔ اور اس کے علاوہ نئے آریہ دہرم پال صاحب نے اپنے رسالہ اندر میں آریہ سماج کی موت پر ایک مضمون لکھدیا ہے۔ غالباً موخر الذکر صاحب اسی واسطے آریہ بنے تھے کہ آریہ مت کی موت کو ثابت کرنے میں جلدی کریں۔ غرض یہ ذکر تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ کوئی مذہب ہو خواہ قوم ہو خواہ جماعت ہو۔ بغیر روحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک خدا تعالے کے ساتھ تعلق سچا نہ ہو۔ کوئی مذہب دنیا میں کس طرح ٹھہر سکتا ہے۔ چونکہ آریہ مذہب میں روحانیت نہیں ہے اس واسطے اس کا قیام محال ہے۔ سارے انبیاء صرف خدا کو جانتے تھے۔ برخلاف اس کے ان کے پیرو ہزاروں فریبوں سے بھرے ہوئے ہیں اور ان میں روحانیت کا کوئی حصہ نہیں۔ خدا کی قدرت ہے کہ جس قدر انبیاء دنیا میں آئے۔ وہ دنیاوی معاملات

میں ایسے تھے۔ کہ ان کو پانچ روپے کی بھی نوکری نہ مل سکتی۔ مگر چونکہ وہ خدا کے بنے۔ اس واسطے دین و دنیا میں وہ مالا مال ہو گئے۔

حقیقۃ الوحی فرمایا۔ حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زاید صفحات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں جماعت کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس کو بغور مطالعہ کریں۔ جن لوگوں کو فرصت۔ شوق اور فہم حاصل ہوگا۔ اور اس کو بغور مطالعہ کرینگے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ پھر اس بات کے محتاج نہ رہینگے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ کیونکہ مخالفین کی عادت ہے۔ کہ خواہ مخواہ چھیڑ دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے شریر ہوتے ہیں کہ خود تو اعتراض کر دیتے ہیں اور جب دوسرا آدمی جواب دینے لگے تو کہدیتے ہیں کہ ہم تو کوئی اعتراض نہیں کرتے۔ ہم نے تو یونہی ایک بات کہی تھی۔ ہماری عادت تو بحث کرنے کی نہیں۔ ایسے لوگ بڑے خبیث ہوتے ہیں۔ ان کو ضرور جواب دینا چاہیئے اور مختصر جواب دینا چاہیئے۔ تاکہ جلدی ان کو شرمندگی حاصل ہو۔ علاوہ ازیں مختصر اور معقول جواب ہر امر کے واسطے یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ آج کل دنیا دار دینی معاملات کی طرف توجہ نہیں رکھتے۔ اور دینی باتوں کے سننے میں اپنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں پس ایسے لوگوں کو مختصر بات سنانی چاہیئے جو کہ فوراً اُن کے دماغ میں چلی جاوے اور اپنا اثر کر جائے۔

غلام دستگیر قصوری کا ذکر تھا۔ فرمایا اُس نے ایک ایسا مباہلہ کیا تھا جس کی نظیر پہلے بھی اسلامی دنیا میں موجود ہے۔ جس کا اس نے خود ہی اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے۔ کہ ایک بزرگ محمد طاہر نام تھے۔ ان کے زمانہ میں دو شخص پیدا ہوئے۔ ایک نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور ایک نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا تھا۔ جس پر مولوی محمد طاہر صاحب نے خدا تعالےٰ کے حضور میں دعا کی کہ یا الٰہی اگر یہ مدعی جھوٹے ہیں تو ان کو ہلاک کر اور اگر ان کو نہ ملنے میں میں جھوٹا ہوں تو مجھے ہلاک کر۔ چونکہ وہ دونوں کاذب تھے اس واسطے وہ مر کر ہلاک ہو گئے۔ غلام دستگیر نے بھی اسی طرح مباہلہ کیا تھا اور لکھا تھا۔ کہ میں وہی دعا کرتا ہوں جو کہ محمد طاہر نے کی تھی چونکہ اس کے مقابل میں جو شخص تھا وہ سچا تھا اس واسطے غلام دستگیر خود ہلاک ہو گیا

آپ کی توجہ درکار ہے۔

۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کی اخبار میں عاجز نے ناظرین کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی تھی کہ ایک سو مددگار اخبار بدر کے واسطے ایسا پیدا ہو۔ جو ہر ایک دس خریدار نئے بنا دے۔ تو اخبار کے واسطے ایک ہزار خریدار پیدا ہو سکتا ہے۔ قریب تیس ایسے بزرگوں کے نام بھی لکھے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم دوستوں نے اس عرضداشت کی طرف توجہ کی ہے اللہ تعالیٰ کی حمایت اور نصرت **محمد ذوالفقار علی خاں** صاحب پر ہو کہ وہ اس غریب کارخانہ کی ہمیشہ نہایت محنت اور سعی کے ساتھ مدد فرمایا کرتے ہیں انہوں نے اس چٹھی کے بعد چار نئے خریدار دیئے۔ **ڈاکٹر عباد اللہ** صاحب نے بھی فوراً توجہ کی اور دو خریدار دے چکے ہیں۔ **میاں معراج الدین صاحب عمر** نے بھی دو خریدار دیئے۔ **میر قاسم علی صاحب** نے دہلی سے دو خریدار دیئے۔ اور زیادہ کے واسطے وعدہ کیا ہے **ڈاکٹر بشارت احمد صاحب** نے ایک خریدار دیا۔ ایسا ہی **چودہری غلام قادر صاحب** لنگڑوہ۔ **مولوی تشیر علی صاحب**۔ **برادر علی احمد صاحب** منی پور آسام۔ مولوی **محمد عبد اللہ خان صاحب** پٹیالہ۔ **خانصاحب انوار حسین خانصاحب**۔ **حافظ عبد الرحیم** صاحب کلرک دفتر میگزین۔ **شیخ مظفر الدین صاحب** کوہاٹ۔ **کرم شیر خان صاحب** بلرام پور۔ **حافظ عبد العزیز** صاحب سیالکوٹ نے اخبار کی ترقی کی طرف توجہ کی ہے اور ایک ایک خریدار بہم پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور زیادہ امداد کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ علاوہ اس کے **چودہری** مولا بخش صاحب سیالکوٹ اور **چودہری رستم علی** صاحب انبالہ شہر اور **شیخ محمد یوسف** صاحب انبالہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ خریدار بہم پہنچانے کی کوشش کرینگے لیکن افسوس ہے کہ بعض بزرگوں نے جن کے اسمائے گرامی اخبار میں لکھے گئے تھے اور علیحدہ علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے تھے انہوں نے ہماری اس قابل بھی نہیں سمجھا کہ خط کا جواب ہی ہمیں لکھ کر خوش کر دیتے۔

نوٹس جو خریدار نہ قیمت دیتے ہیں نہ وی پی لیتے ہیں نہ خط کا جواب دیتے ہیں وہ قیمت روانہ کر دیں۔ ورنہ اخبار میں نام شائع کئے جاوینگے۔

بلادِ اسلامی

مراکو مین فساد (۱۹۔ ستمبر۔ لنڈن) کاسابلینکا مین صحرا کے ایک متعصب جادوگر کے متقلدوں نے فساد کیا۔ فرنچ دکانین لوٹ لین۔ اور عیسائیوں کے خلاف ایک تحریک قائم کرنے کی کوشش کی۔

تنجیر کے قرب وجوار مین اسی قسم کے فساد کی خبر آئی ہے۔ فرنچ اخبارات کہتے ہین کہ ایک فرنچ اور سپینیش پولیس اس فساد کو دبانے کے واسطے بھیجنی چاہیئے۔

حضور نظام حیدرآباد حال مین سخت بیمار ہو گئے تھے۔ مگر شافی مطلق نے شفا دی۔ اس کے شکریہ مین پندرہ ہزار غربا کو چالیس روز تک ہر روز کھانا دیا جاویگا۔ یہ میعاد اس ہفتہ تک ختم ہو جائے گی۔ حضور کھانے کو خاص خیال اور نگرانی فرماتے ہین۔ چنانچہ ایک دن ۴۰ من باسی گوشت پھنکوا دیا۔

آیندہ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس میں جو بمقام ڈھاکہ منعقد ہوگی۔ شامل ہونے والے ممبروں اور وزیٹروں کی تعداد اب تک ۳۰۰ تک پہنچ گئی۔

گورنمنٹ ہند نے آخر حسب ذیل شرائط پر بمبئی کا قرنطینہ حجاج موقوف کر دیا۔ کہ جدہ کو جانے والے جہاز خوب صاف کئے جائیں۔ جہاز کے چوہے ہلاک کر دئے جائیں۔ جہاز پر شفاخانہ اور سگریگیشن کا کافی انتظام رکھا جائے۔ حجاج کا ڈاکٹری معائنہ کرا دیا جایا کرے اور ان کے کپڑے اچھی طرح صاف کر دئے ہین۔ عدن اور پیرم میں ڈاکٹر جہازوں کا معائنہ کیا کرین گے۔ اگر احیاناً کوئی طاعون کا مریض ہو۔ تو اس کو پیرم مین اتار کر جہاز بحیرۂ قلزم مین داخل ہو جائے۔

وقل۔ یوروپ کے سفیرون نے ایران کی پارلیمنٹ کی اس قانونی دفعہ پر سخت اعتراض کیا ہے کہ ایران مین رہنے والے اشخاص خواہ وہ ایرانی ہون یا غیر ایرانی۔ سب کا محاکمہ ایرانی دار العدالت میں ہوا کریگا۔

ریاست جبل اسود (مانٹی نیگرو) کے رئیس نکولس نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ آیندہ سے مسلمانون کو بھی لازمی طور پر فوجی خدمت ادا کرنی پڑے گی۔

اور اُن کی عورتیں عیسائی عورتوں کی طرح بے پردہ و نقاب گھرون سے نکلا کریں۔ پہلا حکم تو خیر مسلمان برداشت کر گئے۔ لیکن دوسرا نہایت شاق گزرا۔ باحمیت لوگ املاک وجائداد تک چھوڑ کر ہجرت کرتے چلے جاتے ہین۔ یہ ہین۔ عیسائیون کے آزادانہ اور جابرانہ احکام۔

اسکندریہ میں قماربازی کی نہایت شدت ہے۔ ہرچند پولیس جواریون کی گرفتاری کی کوشش کرتی ہے۔ بالکل کامیاب نہین ہوتی۔ اس لئے کہ قمارخانہ اکثر یونانیوں کے گھروں میں ہین اور ان کے گھروں پر پولیس دست درازی نہین کر سکتی۔ تاوقتیکہ قونصل یونان کو خبر نہ کر دے اور جب تک یہ خبر ہو جواری منتشر ہو جاتے ہین اور اکثر قنصل خود ہی یونانیون کو خبر کر دیتے ہیں

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ امیر صاحب کا شکار کے وقت ایک ہاتھ بندوق کے پھٹ جانے سے زخمی ہو گیا تھا۔ وہ زخم میجر برد۔ سی۔ آئی اے کے علاج سے اچھا ہو گیا ہے۔ میجر مذکور اثنائے سیاحت ہند میں آپ کے میڈیکل آفیسر ہون گے۔

قبائل۔ قرغیز روس مین ڈوما کی شکست کی خبر سے سخت پریشانی اور افسردہ دلی پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ ممکن تھا کہ ڈوما بھی ان کے حق ایسی مفید نہ ثابت ہوئی۔ جیساکہ وہ خیال کر رہے تھے۔ لیکن فی الجملہ یہ ڈھارس تو بندھ گئی تھی۔ کہ ہمارے قومی وکیل بارگاہ قیصری تک اپنی فریاد اور آواز کو پہونچا سکین گے۔ اب یہ بھی توقع نہ رہی۔ اور انھین یقین ہو گیا کہ جیسے آجتک شخصی حکومت کے جابر عاملون کے ہاتھ سے تباہ ہوتے رہے ہیں یہی تباہی ابھی ہماری قسمت مین اور لکھی ہے باین ہمہ خیال ناکامی بھی ابھی مسلمانانِ روس حکومت کے خلاف دیگر انقلاب پسندون کی طرح علم بغاوت بلند نہیں کرتے۔ اور بیٹھے دیکھ رہے ہیں کہ واقعات کیا پیش لاتے ہیں۔ اور آخرکار حکومت کا اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ قوقاز مین سابقہ فساد کی وجہ سے جنرل غولو شچالف کا شکنجہ عقاب مسلمانوں پر اور سخت ہو گیا ہے۔ بے گناہ قتل اور بے خانمایان کئے جا رہے ہین۔ شیخ الاسلام قوقاز نے ہرچند حکومت کو توجہ دلائی۔ کہ جنرل مذکور کی بے جاتعدی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اسے یہاں سے تبدیل یا معزول کرنا اور اس کی کرتوتوں کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ لیکن مطلق شنوائی نہین ہوتی۔ اس پر طرہ یہ کہ مشارٌالیہ نے اور بھی زیادہ مسلمانوں کو ستانا شروع کر دیا ہے ایک طرف ارمن ان کا خون پی رہے ہین دوسری طرف یہ سفاک نت نئے حیلہ نکال کر مسلمانوں کی بربادی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھتا ہے۔ سرکاری شفاخانہ مین مسلمان زخمیون کی مرہم پٹی نہیں ہوتی۔ اِس لئے مسلمانوں نے تنگ آ کر اپنا ایک جداگانہ ہسپتال کھولا ہے۔

افریقہ مین اسلام شمالی نائیجیریا کے متعلق ایک نہایت معزز شخص جوزف تنان نے جو افریقہ کے اسی حصہ میں رہتے ہیں۔ لورپول کے مسلم انسٹی ٹیوٹ میں ایک نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شمالی نائیجیریا میں تین فرقوں کے عیسائی مشنری اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی سعی وکوشش کا نتیجہ جو ان کو مسلمانوں میں حاصل ہوا ابھی تک بالکل صفر ہے ایک مسلمان بھی آج تک یہ لوگ عیسائی نہ بنا سکے۔ برعکس اس کے اسلام ازخود نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے عیسائی دن رات محنت اور کروڑوں روپے صرف کرتے ہین اور بے نیل مرام ہین اور مسلمان اشاعت اسلام سے بے خبر ہین۔ مگر وہ لا مذہب قومون کے دل میں خود بخود جگہ کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جس قبیلہ یا قوم پر اسلام کا پرتو پڑ جاتا ہے اس کی غلیظ وبیہودہ رسمین انسانی قربانیان اور انسان خوری وغیرہ دفعتہً اُس سے معدوم ہو جاتی ہین اور لوگ تہذیب شائستگی کی طرف جھک جاتے ہیں اور امن اور آسودگی پیدا ہو جاتی ہے اب تک عیسائی شدہ کوئی ہی افریقی ایسا دیکھا گیا ہوگا کہ عیسائیت نے اسکی سابقہ بدی حالت کو بدل دیا ہو۔ کیلن نامی پادری جو نائیجیریا میں کام کر چکے ہیں اپنی ایک کتاب میں کہتے ہین کہ افریقہ میں اگر کوئی قوم عیسائیت اختیار کر سکتی ہے تو وہ شاید حبشا قوم ہو لیکن میرا خیال ہے کہ پادری صاحب نے اس اندازہ مین غلطی کی۔ حبشہ قوم مین اسلام کا نور پھوٹ پڑا ہے اور چونکہ اسلام اُن سے کسی غیر ممکن اور خلاف طبیعت امر کی توقع نہین کرتا اور نہ ایسی باتون کی تعلیم دیتا ہے اس لئے یہ قوم بھی عیسائی نہین ہو سکتی اور ان کے عیسائی بنانے کی کوشش

انتخاب الاخبار

چین میں افیون پیکن کا ایک تار مشعر ہے کہ ایک شاہی اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ دس روز کے اندر اندر دیسی اور ولایتی افیون کا استعمال موقوف کیا جائیگا۔

ایران کی پارلیمنٹ ریوٹر طہران سے مطلع کرتا ہے۔ کہ انتخاب کے قواعد وضع کرئیے گئے ہیں۔ ان کی رو سے تیس اور ستر برس کے درمیان کا خواندہ مرد ووٹ دینے کا مستحق ہوگا۔ ممبروں کی کل تعداد ۱۵۶ ہوگی۔

مشرق اقصےٰ کے معاملات روسی اخبارات متفق ہوکر جاپان کی اس تجویز کو کہ کامورے سنگری۔ اورنغولی کو اقوام عالم کی تجارت کے واسطے کھولدیا جائے۔ معتوب کررہے ہیں۔

اخبارات انگریزی ٹائمز ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ اگر روس نیک نیتی کے ساتھ اپنے وعدے پورے کریگا۔ مگر جاپان اس انتظام کو صاف اور وسیع کرنا چاہتا ہے۔ اس نے آزادانہ تجارت اور چین کے حق کے واسطے جنگ چھیڑی تھی۔ اب اسے ان کے واسطے دوبارہ نہیں لڑنا ہوگا۔

روس کا انقلاب (۱۲ ستمبر لندن) اوڈیسہ کی خبروں سے ظاہر ہے۔ کہ ایک طرف روس کے تمام قوموں کے باشندوں کے اتحاد کی کوشش کی جاتی ہے اور دوسری طرف ایک انقلابی گروہ جو " بلیک ہنڈرڈر " کے نام سے مشہور ہے۔ یہودیوں کو قتل کرنے کی تجاویز سوچ رہا ہے۔ اس انقلابی گروہ نے زار سے درخواست کی ہے کہ وہ پری فیکٹ یعنی حاکم شہر کو موقوف کردیں۔ جو یہودیوں کے قتل عام کا مخالف ہے۔ جو حالت اوڈیسہ کی ہے وہی روس کے دوسرے شہروں کی بھی ہے۔

سازش اب معلوم ہوا ہے۔ کہ زار جنرل ٹریپاف کے جنازے کے ہمراہ اس وجہ سے نہیں گئے۔ کہ اون بحری تفریح سے لوٹتے شاہی محلوں کی ایک سازش کا پتہ لگا جس کے متعلق بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان میں محلوں کے ملازم بھی ہیں۔

(۲۲ ستمبر) ہیٹر ہاف کی سازش کے متعلق سینٹ پیٹرزبرگ میں بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ شاہی محلوں کی سرچ لائٹ بندرگاہ اور ساحل تک ہر ایک چیز کے ظاہر کرتی ہے۔

(۲۳ ستمبر) اوڈیسہ میں بڑی مشکل سے امن قائم رکھا گیا ہے۔ پولیس اور عوام کے درمیان لڑائی ہوئی۔ جس میں پندرہ آدمی مجروح اور مقتول ہوئے۔

(بعد کی خبر) ریگا کا گورنر جب بازار سے گزر رہا تھا۔ تو اس کے اوپر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ مگر سلامت بچگیا۔

دوسرا بگولا دوسرا بگولا۔ جزائر فلپائن میں ایک سخت بحری بگولا آیا۔ جس نے سلح خانہ کو نقصان پہنچایا۔ اس سے کیویٹ میں چند جہازوں کو ضرر پہنچا۔ اور گنبوٹ [illegible] ساحل سمندر پر جا پڑی۔

گرفتاری [illegible] پولیس نے [illegible] سترہ انقلاب پسند جنرلوں کو گرفتار کرلیا ہے ان پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ اعلیٰ فوجی حکام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔ پولیس ان کے ساتھ باضابطہ سلوک کریگی۔

کیپ کی پارلیمنٹ نے قانون معافی پاس کرکے ان تمام آدمیوں کو معافی دیدی ہے۔ جنہوں نے جنگ بوئران کے وقت ایک بغاوت میں حصہ لیا تھا۔

زلزلہ سینٹ پیٹرزبرگ کا ایک تار مظہر ہے کہ روسی ترکستان کے اضلاع چارکنٹ اور کوپل میں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے۔

حضور وایسرائے کا دورہ حضور وایسرائے ۷ اکتوبر کو شملہ سے پرائیویٹ طور پر روانہ ہوکر سناور۔ کوئٹہ۔ نوشکی۔ چمن۔ کشمیر بیکانیر۔ جیند۔ نابھہ۔ پٹیالہ اور دہلی کا ملاحظہ فرماویں گے۔ دہلی سے آپ کلکتہ تشریف لیجائینگے داخلہ شہر پبلک ہوگا۔ ۷ دسمبر کو آپ وہاں پہنچینگے۔ آپ کے ہمراہ لیڈی منٹو اور تینوں صاحبزادیاں ہونگی۔ آنریبل مسٹر ایڈم۔ سر لوئس ڈین۔ سکرٹری صیغہ خارجہ لفٹننٹ کرنل ڈنلاپ سمتھ۔ پرائیویٹ سکرٹری لفٹننٹ کرنل ایڈم۔ ملٹری سکرٹری۔ سرجن لفٹننٹ کرنل لالس۔ سرجن میجر۔ فیلڈنگ۔ کپتان بل کیلی۔ کپتان لارڈ فرانسس اسکاٹ ہوں گے۔ ۱۵ اکتوبر کو آپ کوئٹہ میں دربار لیوی منعقد کریں گے۔

خوفناک حادثہ (کیمبل پور) چند روز ہوئے دریائے سندھ میں اوندیتن پر جو حضرو سے ۵-۶ میل پر واقع ہے۔ ایک کشتی جس میں تقریباً دوسو آدمی تھے۔ الٹ گئی۔ ایک سو پچاس غرق ہو گئے۔ صرف ۳۵ بچ نکلے۔

پہاڑوں پر بارش ہونے کی وجہ سے دریا میں سخت طغیانی آگئی تھی۔ مسافر صوبہ شمال مغربی سرحد میں تجارت کے واسطے جارہے تھے۔ ملاحوں نے ہرچند کوشش کی۔ کہ کشتی کو بچائیں۔ مگر کوئی پیش نہ چلی۔ کہا جاتا ہے کہ مقامی خان نے بھی کوئی مدد کشتی بچانے میں نہ دی۔ کمشنر صاحب کو حادثہ کی اطلاع دی گئی ہے۔

ٹرکی اور بلغاریہ فرانس کے مشہور اخبار "اکوڈی پیرس" کو آستانہ علیہ سے حسب ذیل مراسلت موصول ہوئی ہے۔

"یونانیوں کے خلاف بلغاریہ کے [illegible] جو بالاعلان کارروائیاں ہوئیں۔ ان کی نسبت جواب طلب کرنے پر ٹرکی حکومت کو بلغاریہ کی جانب سے جیسا جواب ملا ہے وہ اگرچہ بلقان کے رنج دینے والے حال کی کھلی ہوئی تصدیق کررہا ہے۔ کیونکہ پچھلے برسوں میں بارہا ٹرکی اور بلغاریہ کے مابین کشیدگیاں ہوئیں۔ اور وہ سب صفائی کے ساتھ دور ہوگئیں اور یہ معاملہ بھی اچھی طرح طے ہو جائیگا۔ لیکن بلغاریہ کی کچھ اور نیت ہو۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیے۔ کہ دول یورپ امن وامان کی خواہاں ہیں۔ وہ اس کو ہرگز کوئی مدد نہ دینگی۔" (الکوار)

آسٹریا۔ سرویا اور مصر کچھ دنوں سے آسٹریا اور سرویا کے مابین ایک ناچاقی پیدا ہوجانے سے تجارتی تعلقات منقطع ہوگئے ہیں۔ اس لئے حکومت سرویا اپنے مال تجارت کے لئے نئے بازاروں کی تلاش میں ہے۔ اور اس نے ایک تجارتی سفیر ملک مصر میں ارسال کیا ہے تاکہ مصر اور سرویا کے مابین تجارتی تعلقات وسیع کرنے کی کوشش کرے۔

کپورتھلہ کپورتھلہ میں کثرت باران سے کئی مکانات گرپڑے اور راستے بند ہوگئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدرِ صادق

۸ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

وطن کی بیوفائی

واعظان کاین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند
چون بخلوت مے روند آن کار دیگر میکنند

معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب الحکم نے اپنے ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کے پرچے مین ایڈیٹران اخبار کے نام ایک کھلی چٹھی چھاپ کر مسلمانون کو اس امر پر خبردار کرنا چاہا ہے۔ کہ مولوی انشاء اللہ خان صاحب اپنے اخبار وطن کے دفتر میں ایسی کتب فروخت کرتے ہین۔ جو اسلام کے سخت دشمن عیسائی مصنفین نے دین محمدی کو دنیا سے اٹھا دینے کی کوشش مین لکھی ہین اور جن میں آنحضرت پاکوں کے سردار علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق پر ناپاک حملے کئے گئے ہین اور اس پاک نفس کے حق مین ناپاک الفاظ کو استعمال کیا ہے اور یہ کتابین دفتر وطن مین نہ صرف فروخت کے واسطے رکھی جاتی ہین بلکہ اخبار وطن مین شد و مد کے ساتھ ان کا اشتہار دیا جاتا ہے اور اشتہار مین مسلمانون کو خاص طور پر ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ یہ کتابین خرید کرین اور پھر طرفہ یہ ہے۔ کہ بازاری قیمت سے بڑھ کر ان کی قیمت وصول کی جاتی ہے اور پھر اسی پر بس نہین بلکہ مسلمانون پر اُلٹا احسان رکھا جاتا ہے۔ کہ قیمت رعایتی ہے۔

بہت سے اخبارات کے پاس دفتر مین آتے ہین جن میں سے تمام کے مضامین کے پڑھنے کی بھی فرصت نہین ہوتی۔ چہ جائیکہ اشتہارات کی طرف بہت توجہ کی جاوے۔ اس واسطے میں ان اشتہارات کو بہت کم دیکھتا ہون۔ لیکن اخبار الحکم نے یہ ایک ایسی خبر دی ہے جس سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ کہ کیا ایک مسلمان ایسی کاروائی کر سکتا ہے۔ اس واسطے مین نے اخبار وطن کا فائل اُٹھا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بات تو درست ہے کہ میور جیسے دشمن اسلام کی کتاب کا اس مین اشتہار درج ہے اور اصلی قیمت عنہ روپیہ دکھائی گئی ہے اور رعایتی قیمت عہ روپیہ دکھا کر خریدارون کو پھنسانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ایسا ہی کتاب ینابیع اسلام کا اشتہار بھی دیا گیا ہے۔ جس کی اصلی قیمت لعہ اور رعایتی قیمت سے ر ظاہر کی گئی ہے۔

مین تو اس اشتہار کو پڑھ کر حیران سا رہ گیا کہ الٰہی یہ کیا بات ہے۔ کہان مولوی انشاء اللہ صاحب جو اپنے اخبار کو ایک اسلامی اخبار بیان کیا کرتے ہین اور وطن اخبار کے ساتھ معاونون کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سپاہ سالارون کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے ہین اور کہاں یہ کارروائی۔ کہ خود اسلام کے بچوں کو ہلاک کرنے کے واسطے زہر آلود تیر اخبار وطن کی کمان مین رکھ کر اور اس زور سے کھینچ کر مارے جاتے ہین کہ الامان! مجھے باوجود اس اشتہار کو پڑھنے کے اب بھی یقین نہین آیا کہ وطن کے ایڈیٹر صاحب ایسا کرتے ہیں۔ اور میں بار بار اخبار کا سرورق اُلٹا کر دیکھتا ہون اور خواہش کرتا ہون۔ کہ یہ وطن نہ ہو۔ شاید عیسائیون کا اخبار نور افشان ہی ہو۔ اور میں نے غلطی کھائی ہو۔ مگر کیا کرون کہ یہ بے وطنی تو وطن کے ہی حصے مین آئی مجھے یہ بھی خیال آیا۔ کہ شاید اس ہفتہ اخبار میں کسی کاتب کی غلطی سے یا خود صاحب وطن کے کسی خفیہ دشمن کی شرارت سے یہ اشتہار اس پرچہ مین لگ گیا ہے شوق سے پچھلے پرچے نکال کر دیکھے مگر افسوس!

پنبہ کجا کجا نہم۔ والا معاملہ نکلا۔ بہت سے پرچون مین یہ اشتہار دکھائی دیتا ہے۔

انہی کتابون کے بازاری نرخ کی فہرست بھی دیکھی گئی یہ بھی صحیح پایا۔ کہ جس کتاب کی اصلی قیمت مولوی انشاء اللہ صاحب بیس روپے بیان کرکے بارہ روپے پر بیچتے ہین اور غریب مسلمانون کے سر پر ایک بڑا احسان رکھ کر اس کا نام یادگار اسلام رکھتے ہین وہی کتاب بازار مین صرف آٹھ روپے پر فروخت ہوتی ہے اور جس کتاب کی اصلی قیمت سے ر بتلا کر للعہ پر فروخت کرتے ہین۔ اور بڑی رعایت کا ثواب حاصل کرتے ہین وہ بازار مین صرف عہ پر فروخت ہوتی ہے۔ مین تو اس کو دیکھ کر ایک سخت حیرت کے عالم مین ہون۔ اور اس واسطے اس پر کوئی رائے زنی نہین کرتا۔ بلکہ نہایت شوق کے ساتھ اس امر کا انتظار کرتا ہون۔ کہ مولوی انشاء اللہ صاحب اخبار الحکم کا کیا جواب دیتے ہین۔ اگر اس جواب نے کوئی ایسی روشنی اس معاملہ پر ڈالی۔ جس سے یہ باتین صفائی کے ساتھ غلط ثابت ہون اور ہمارے دوست الحکم کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو تو مین ضرور بذریعہ اخبار بدر وہ جواب ناظرین تک پہنچانے کی کوشش کرونگا۔ اور میری دلی خواہش ہے۔ کہ یہ سب بات غلط ہو اور وطن نے کوئی ایسی دشمنی اسلام کیساتھ اور بانی اسلام کے ساتھ نہ کی ہو۔ کیونکہ مسلمان کیسے ہی تنزل کی حالت مین کیون نہ ہون۔ اور یہود کی تمام خصلتین ان میں کیون نہ آگئی ہون۔ پھر بھی امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہلانے کا دعویٰ رکھتے ہین۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہین۔ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوے حبِ پیمبرم

میں باور نہین کر سکتا کہ ایسی قومی غداری اور کھلی عداوت اور قوم کشی کا کام ایک مسلمان اخبار نویس سے عمل درآمد مین آوے اور پھر وطن جیسے اخبار کے ایڈیٹر سے۔ آخر حیا اور شرم بھی کچھ چیز ہے۔ ایسا ڈھیٹ بھی کون ہو سکتا ہے کہ ایک بیمار قوم کا طبیب بنے اور ہمدردی کے ساتھ علاج شروع کرے اور علاج کے واسطے فیس بھی وصول کرے اور دوائی کے بجائے زہر قاتل اپنے مریض کے آگے پیش کرے اور پھر اس زہر کی قیمت بھی بیچارے مریض سے وصول کرے اور قیمت بھی بازاری نرخ سے زیادہ حاصل کرے اور باوجود ان سب باتون کے پھر بیچارے مریض پر احسان رکھے کہ یہ قیمت رعایتی ہے۔ بازار مین اس دوائی کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ یہ تو مین نے ایک یادگار قائم کرنے کے واسطے تھوڑی قیمت تم سے لی ہے۔ ہاں یادگار تو بے شک ہے۔ کیونکہ اپنے زیر علاج بیمار کو فیس کے علاوہ قیمتاً زہر دینے والا طبیب ضرب زمانہ کے واسطے ایک یادگار چھوڑتا ہے۔ چونکہ اخبار الحکم کی اشاعت کو بہت دن گذر چکے ہین اس واسطے امید ہے کہ ہم جلد اخبار وطن مین بھائی در تشفی وہ جواب کچھ پڑھ کر اس حیرت سے نکل سکین گے۔

وصیت

(۱) میں مسمّی نور احمد ولد غلام غوث قوم شیخ سکنہ شہر جالندہر محلہ راستہ بھگواڑہ دروازہ۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۔ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۸۔ ذی الحج ۱۳۲۳ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد کار آمد ہووے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب سلمہ الرحمٰن مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو حسب ہدایت حضرت رب العالمین ہوں۔ تاریخ بیعت مجھ عاجز کی ۲۔ فروری ۱۸۹۲ء ہے۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ سُن لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط و قواعد کا پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان سکونتی شہر جالندہر بھگواڑہ دروازہ جس میں میرا حصہ چہارم ہے۔ میرے حصہ مکان کی قیمت بمشکل یک صد ہو گی اور اراضی چاہی واقعہ شہر جالندہر ہے۔ جو اس وقت عزیزی محمد سعید خلف منشی عزیز الدین صاحب مرحوم ساکن لاہور ٹکسالی دروازہ کے پاس بعوض مبلغ پانصد روپیہ گرو ہے۔ اگر زمین مذکور کو اس وقت فروخت کیا جاوے تو بعد منفرضی حق مرتہن ما ضہ ۱۵۰ ملسکتا ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس جایداد میں سے پانچواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ مجلس قادیان کے سُپرد کی جاوے۔ انجمن ہذا کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اُس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیتہ کردہ جایداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو۔ خواہ غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے اور گر جاوے بری ہو جائے۔ تو وہ کل زیر وصیت سمجھی جاویگی۔ اور اس کے پانچویں حصے کی مالک انجمن مذکور ہو گی"

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جایداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد سوائے جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے نقرہ ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے۔ میں ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگی دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں۔ اُن اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت جس کا ذکر میں نے فقرہ ۴ وہ میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں ہے۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالے کر دونگا۔ جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دُوں گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جس میں یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہو گی۔ ان اخراجات کی متکفل ہو گی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے۔ اور پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان تک میں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے مصالح اجازت نہ دیں۔ کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے۔ جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جائے۔ البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

نور احمد ولد غلام غوث شیخ احمدی ساکن جالندہر بھگواڑہ دروازہ حال وارد لاہور۔ ٹکسالی دروازہ۔ مکان شیخ عزیز الدین

۳۔ فروری ۱۹۰۶ء نور احمد بقلم خود

گواہ شد۔ شیر محمد مدرس مدرسہ سید مٹھا میونسپل بورڈ لاہور

گواہ شد۔ منصب علی ولد مراد علی شاہ ساکن پہاور حال وارد لاہور

---

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

(۱) میں مسمّی خداداد ولد پہلوان خان قوم بلوچ ساکن گھوگھیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حال رسالدار اور مسماۃ کرم بی بی بنت نواب خان قوم بلوچ ساکن گھوگھیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ اہل خانہ خداداد مذکور۔ ہم دونوں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۹۔ فروری ۱۹۰۶ء وصیت کرتے ہیں۔ اور لکھدیتے ہیں کہ اس کے مطابق عمل کیا جاوے۔

(۲) اقرار کرتے ہیں کہ ہم حضرت اقدس مرزا غلام احمدؐ صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان

کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان کے مرید اور پیرو ہیں۔

(۳) اقرار کرتے ہیں۔ کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ و سن لیا ہے اور ہم ان ہدایات کے جو اس میں درج ہیں۔ پابند رہیں گے۔ اور ایسا ہی ہم اُن ہدایات و ضوابط اور قواعد کے بھی پابند رہینگے۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرۃ اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن قادیان کی طرف سے شائع ہونگے اور ایسا ہی میرے ورثا اس کے پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد و دونوں کی حسب ذیل ہے۔

مکان سکونتی قیمت	[illegible]
گھڑا برتن وغیرہ گھر کا سامان	[illegible]
اہل خانہ مقبوضہ و ملکیت زیور	[illegible]

کل [illegible] روپیہ کا ہے۔ جس پر ہم دونوں کا مالکانہ قبضہ ہے۔

آج کی تاریخ اس جائداد کا دسواں حصہ [illegible] روپیہ ہوتا ہے۔ جو ابھی ادا کرتے ہیں۔ اور جس کی نسبت حضرت اقدس سے اجازت لی گئی ہے حسب ذیل ہے۔

نقدی [illegible] زیور نقرہ وزن [illegible] چاندی قیمتی [illegible] روپیہ اور علاوہ ازیں بموجب اشتہار الوصیت کے شرط اول ... کے مبلغ [illegible] روپیہ چندہ خداداد [illegible] روپیہ۔ اہل خانہ کا [illegible] روپیہ دیتے ہیں۔

(۵) ا۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میری آمدنی صرف میری تنخواہ ہے۔ جو [illegible] روپیہ ماہوار ہے اور آئندہ جو کچھ میں بچت وغیرہ کروں گا۔ اس میں شامل ہے اس لئے اسے ماہ بماہ بعد وضع خرچ ماہواری ۱/۱۰ حصہ سلسلہ عالیہ کے اغراض کے لئے دیتا رہوں گا میرے خرچ کی تعداد بیس روپیہ سے زائد کسی حالت میں نہ ہو گی۔ اس لئے [illegible] روپیہ ماہوار ضرور ادا کرتا رہوں گا۔ اور جو تخمینہ خرچ کا [illegible] روپیہ ہے۔ زیادہ سے بھی گنجائش کر کے [illegible] روپیہ ماہوار میں ایک قومی یتیم کے واسطے بھیجتا ہوں۔ اس کے جوان ہونے پر وہ بھی سلسلہ احمدیہ کے واسطے وقف ہوگا گویا جس قدر میری جائداد بڑھے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ ساتھ ساتھ ادا ہوتا رہیگا۔

(ب) سوائے اس تنخواہ کی بچت کے اگر کسی سوداگری یا انعام زر سرکار یا دیگر سفر خرچ وغیرہ سے کوئی آمدنی ہو گی۔ تو اس کا دسواں حصہ بھی انجمن کے پاس اُسی وقت بھیجدیا کروں گا اور ایسے امور کی مفصل اطلاع انجمن کو دیتا رہوں گا۔ اور اگر میری موت پر کچھ بقایا رہ جاوے گا۔ تو میرے وارثان کا فرض ہو گا۔ کہ میری جائداد سے ادا کریں۔

(۶) ہم دونوں یہ وصیت کرتے ہیں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جنازہ ہمارا احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر قادیان میں فوت نہ ہوویں۔ تو احمدی جماعت میری لاش صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں۔ اس کی متکفل میری وہ جائداد نہ ہوگی۔ وعدہ بموجب اشتہار وصیت حوالہ انجمن کر دی ہے۔ بلکہ میری وارثان کی مقبوضہ جائداد سے ہوگا (بشرطیکہ میں نے اپنی زندگی میں حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے روپیہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالے نہ کیا ہو۔ اور انجمن نے اس کا اعلان باقاعدہ نہ کرا دیا ہو) ایسی حالت میں اگر زائد رقم خرچ ہو گی۔ تو وہ بھی میری جائداد مقبوضہ وارثان سے دی جائے گی اور میرے وارث ذمہ دار ہوں گے کہ اُن اخراجات کو اہم اور شرعی ضروری سمجھینگے

(۸) یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اُس حالت میں بھی میری وصیت قائم رہے گی۔ یعنی اس کام کے متعلق جو کچھ میں نے دیا ہے (مطابق فقرہ ۴ و ۵) میرا کوئی وارث اس کی واپسی کا مستحق نہ ہو گا۔ اور میری لاش قادیان پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور [illegible] داران مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے البتہ بطور امانت [illegible] کی جا سکتی ہے۔

(۹) اگر کسی وجہ سے میری لاش حسب فقرہ ۶ مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو جو کوئی اخراجات وغیرہ کا روپیہ میں جو انجمن کو دے چکا ہوں یا میری جائداد کے متعلق دئے گئے۔ میرے ورثاء کو واپس کرنے یا خرچ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن ہر طرح کی ذمہ دار ہے۔ جس طرح چاہے کرے۔ میرے وارثان مکرر مطلع رہیں۔ کہ میں نے یہ سب وصیت کا روپیہ صرف خداوند کریم اور حضرت اقدس کے حکم سے تعمیل کے واسطے دیا ہے۔ ورنہ میرا اس مقبرے میں داخل ہونا یا نہ ہونا بالکل انجمن کی رائے پر ہے اور خدا جانتا ہے۔ کہ کیا ہو گا۔ اور یہ وصیت نامہ ہم دونوں کی طرف سے ہے۔ اس لئے بعض جگہ جو سہواً لفظ واحد کا درج ہو۔ جمع سمجھا جاوے۔ فقط

(۱۰) چندہ [illegible] نقد کل [illegible] روپیہ بھیجدیا گیا ہے۔ اور زیور کی فروخت کا بندوبست حسب تحریر اخوی ام مولوی محمد علی صاحب کر رہا ہوں۔ اور زیور یا اس کی قیمت حوالہ انجمن ہونے سے پہلے مر جاؤں۔ تو وہ میرے ذمہ قرضہ شرعی ہے۔ جو بقایا جائداد سے وصول ہو گا۔

مورخہ ۱۹۔ فروری ۱۹۰۵ء

العبد

خداداد ولد پہلوان خاں۔ بقلم خود

العبد

مسماۃ کرم بی بی۔ اہل خانہ خداداد مذکور۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عالم شیر۔ سارجنٹ پولیس کوئٹہ بقلم خود

گواہ شد۔ سید محمد ولد [illegible] الدین بلوچ دو پچی [illegible] میبول کور۔ نشان مُہر

گواہ شد محمد ولد نواب بلوچ ملازم [illegible] میعل کور نشان مُہر

---

(۴۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وکان عند ربہ مرضیاً

یابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔

منکہ اسماعیل ولد غلام احمد قوم احمدی ساکن موضع ٹہیل تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔

(۱) بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی

اور بزرضا مندی خود آج بتاریخ ۲ ۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہون کہ مَیں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے آج بتاریخ ۲۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے ۔ تمام وکمال پڑھ و سُن لیا ہے ۔ میں ان ہدایات کا جو ان مین درج ہین پابند ہون ۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط و قواعد کا بھی پابند ہوں جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہین ۔ یا آیندہ شائع ہون گے ۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے ۔

(۴) میری جایداد حسب ذیل ہے ۔ اوّل میرا مکان سکونتی بحد و دار بعہ ذیل شمال گلی شارع عام ۔ مغرب مکان رہائشی نداق کشمیری ورہاب کشمیری و مکان رہائشی منشی محمد رمضان صاحب احمدی ۔ جنوب مکان رہائشی رحیم بخش ولد مہتاب شاہ فقیر ۔ مشرق مکان رہائشی دتا ولد برشا نائی واقع موضع بہڈ وال ۔ قیمت سے

دوم ۔ کتابین سلسلہ احمدیہ عـــہ ۔

سوم ۔ اشیاء خانگی ہے ۔ جملہ ـــہ روپیہ جن پر میرا مالکانہ قبضہ ہے ۔ اور اس جایداد مین میرا کوئی شریک نہین ۔ مین آج کی تاریخ سے اس جایداد کے نصف حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون ۔ کہ میرے مرنے کے بعد یہ نصف حصہ جایداد کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے ۔ انجمن مذکور کا اختیار ہے میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائداد سے الگ کرکے اس کی قیمت وصول کرے ۔ یا فروخت نہ کرے یا اس جایداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میں نصف جایداد کی مالک ہے ۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو ۔ میری اس نقل جایداد سے کچھ تعلق نہین ۔ اگر میری جایداد کی قیمت بڑھ جاویگی ۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی ۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں ۔ اس جایداد کے علاوہ یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائداد متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جایداد کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے ۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت کیا ہے ۔ مین ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا ۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون ۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے ۔ اگر مین قادیان بہشتی مقبرہ مین دفن ہوں یا کسی اور جگہ دفن ہون ۔ ہر چند میری یہ وصیت قائم رہے گی ۔

العبد ۔ اسماعیل احمدی ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد ۔ کرم داد نمبردار موضع بھڈال "

گواہ شد ۔ غلام احمد احمدی ۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن "

گواہ شد ۔ غلام حسین ولد غلام احمد ۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن ۔ "

گواہ شد ۔ محمد رمضان ولد غلام احمد ۔ ساکن بھڈال

گواہ شد ۔ فوجدار نمبردار احمدی ۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن

بقلم خود محمد سلطان احمدی بٹوندی حلقہ ہوندل تحصیل سیالکوٹ

---

(۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

منکہ بشارت احمد ولد بشیر احمد قوم شیخ ساکن امرتسر محلہ لکڑ منڈی کٹڑہ میاں سنگھ حال اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ پنڈی گھیب ضلع اٹک ہون

مَین بقائمی حواس و ثبات عقل بلا اکراہ و اجبار غیری یہ وصیت کرتا ہون ۔ کہ میری وفات کے بعد میری تمام ترکہ منقولہ و غیر منقولہ کا جو اس وقت موجود ہو ۔ دسواں حصہ برائے اشاعت اسلام و تبلیغ احکام قرآن و سنت مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ وقف ہوگا ۔ اور اس مین میرے پس ماندگان اور ورثا کا کوئی حصہ یا دخل نہین ہوگا ۔ اور یہ ترکہ انجمن احمدیہ قادیان کی تحویل مین رہیگا ۔ جو حسب موقعہ برائے اعلاء کلمۃ الاسلام خرچ کرنے کی مجاز ہوگی ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اللّٰھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل

تحریر ۲۲ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ

العبد ۔ بشارت احمد ولد بشیر احمد بقلم خود

گواہ شد ۔ ملک محمد امیر خان رئیس ۔ گواہ شد ۔ سردار نواب خان رئیس

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

براھین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس کے ساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں ۔ خوشخط سفید اعلیٰ کاغذ ۔ قیمت ۶ر ۔ خریداران بدر سے للعہ

تحذیر المومنین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر

اعلام الناس حصہ ۲ ۔ " " " ۳ر

سر الشہادتین ۔ " " " ار

تفسیر الکتوم ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر

اعجاز احمدی ۔ " " " ار

شہادت آسمانی حصہ ۱ " " " ۵ر

شہادت آسمانی حصہ ۲ " " " ۲ر

رویائے صالحہ ۔ " " " ۴ر

انوار اللہ ۔ " " " ۸ر

الذکر ۔ نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی ۔ اور احادیث شریف ۲ر

جنگ مقدس روئیداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم قیمت ۶ر

مباحثہ ۔ مابین اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ ۔ پی ۔ جی مشن کیمبرج دہلی ۔ قیمت ار

نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ۱۰ر

تفسیر سورۃ جمعہ ۔ " " " ۴ر

القول الصحیح ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار

نظم برائے مستورات ۔ بزبان پنجابی ر

عدم نجات مذہب پولوس ۔ مصنفہ اللہ دین صاحب ر

کاسر ۔ مصنفہ غلام رسول صاحب ر

ایقاظ النائمین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ر

عاقبۃ المکذبین ۔ " " " ۶ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس ۔ " " " ۴ر

الموعظہ حسنہ ۔ " " " ۲ر

کشف الالتباس ۔ " " " ر

آیات الرحمان ۔ " " " ۶ر

صیانۃ الناس ۔ " " " ۱ر

سواء السبیل ۔ " " " ار

لیکچر لاہور ۔ مصنفہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام ۲ر

مین مسلمان ہوگیا (اختیار الاسلام) ۴ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ خواتین

ایک بدرسم کا ضروری انسداد

عام مسلمان قومیں اس مہلک مرض میں مبتلا ہیں۔ کہ مدتوں سے ان میں رواج ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کا رشتہ دوسری مسلمان قوموں میں کرنا باعث ننگ و عار جانتے ہیں۔ جس سے تکبر اور نخوت اور خود پسندی حد درجہ کی پائی جاتی ہے۔ اپنی قوم کا لڑکا خواہ نالائق بدمعاش یا لڑکی سے عمر میں چھوٹا ہو۔ اور طبیعتوں میں بھی بین فرق ہو تاہم ان سب برائیوں پر قومیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جو مظلوم لڑکیاں ایسے مجہولوں کے بس پڑتی ہیں۔ ان کو بمشکل تمام ایک یا دو دفعہ سسرال جانے کا اتفاق ہوتا ہے اور ان کی ساری عمر غم و الم میں ہی کڑھتے گذر جاتی ہے۔

کیا خداوند کریم ان والدینوں کو جو اپنی تئیں تعلیم یافتہ کہلاتے ہیں اور نیکی بدی میں امتیاز کر سکتے ہیں اور جنہوں نے جان بوجھ کر اپنی بے زبان بیٹیوں کو محض قومیت کے پیچھے کنوئیں میں دھکیل دیا ہے پرسش نہیں کریگا؟

جبکہ قانون قدرت نے ہر ایک شخص کو اپنے گھر کا بادشاہ بنایا ہے۔ اور بال بچے اس کی رعیت ہیں تو ضروری ہے کہ وہ اپنی رعایا کو ہر ایک تکلیف اور مصیبت سے بچانے اور حتی الوسع انہیں آرام دے ورنہ ایک نہ ایک دن ضرور جواب دہی کرنی پڑیگی

میرے بزرگو! (۱) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا ہی قومیت کا لحاظ کیا جاتا تھا؟

(۲) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کے رشتے سوائے بنی ہاشم کے دوسری قوموں میں نہیں کئے تھے۔

(۳) کیا حضرت امام حسینؓ جو کہ رسول کریم کے نواسے اور خاتون جنت کے فرزند تھے انہوں نے اپنی صاحبزادیوں کی شادیاں دوسری قبائل میں نہیں کیں؟

(۴) کیا عرب شریف میں اب ہمارے ملک والی نامبارک رسم رائج ہے

میرے ان سوالات کا جواب نفی میں ہی ملیگا کیونکہ مسلمانوں نے یہ قبیح رسم ہندوستان سے ہی اخذ کی ہے

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا مذہب دنیا میں لیکر آئے تھے۔ جس نے آتے ہی قومیت کی شیخی کو دلوں سے نکال کر غریب امیر مہاجر انصار کو ایک ہی لڑی میں پرو دیا تھا۔ اور وہ ہر ایک کلمہ گو بھائی سمجھنے لگے خواہ وہ روم ہو یا شام کا عرب کا ہو یا عجم کا۔ اس میں سگے بھائیوں جیسی الفت اور محبت کرتا کیونکہ اس فخر نبی آدم نے فرمایا تھا۔ ؎

تفاوت نہ اپنے پرائے میں سمجھو

کہ کافی ہے پیوند اسلام تم کو

یہی اس کی تعلیم تھی کہ اسلام نے آتے ہی قومیت کو ایسا مٹایا کہ غلام اور آقا ایک دسترخوان پر کھانا کھانے لگے مگر افسوس! کہ اب مسلمانوں نے اسلام کو ایسا محدود کر دیا ہے۔ جس کے باعث مختلف صورتوں میں (مثلاً طاعون۔ زلزلے۔ طغیانی) قہر الٰہی نازل ہو رہا ہے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی بیٹیاں تھیں اور انہوں نے اپنی بیٹیوں کے نکاح مختلف قبائل میں کئے۔ جس کی شہادت عرب کی تاریخ دے رہی ہے۔ خود قرآن کریم فرماتا ہے "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی خدا کے نزدیک وہی بزرگتر ہے۔ جو زیادہ متقی ہے"۔ ذاتی عظمت اور فضیلت کسی کے رتی بھر بھی کام نہیں آسکتی۔ چنانچہ سرور کائنات نے اپنی جگر گوشہ بیٹی سے فرمایا تھا۔ "کہ فاطمہ دیکھنا خوف عقبیٰ سے بے پرواہی نہ کرنی۔ کیونکہ وہاں کسی کے باپ دادا کی فضیلت کام نہیں آئیگی"

(۳) امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی سکینہ کی شادی تین مختلف قبائل میں جس کی تمام عرب کی تاریخیں شاہد ہیں ہوئی۔

(۴) عرب شریف میں اب تک یہ مبارک رسم چلی آتی ہے۔ کہ ذات سے بڑھ کر لڑکے کی خوش خلقی نیک چلنی دیانت وغیرہ دیکھی جاتی ہے۔ جس میں یہ چاروں صفتیں پائی جاویں۔ اس کی ذات پوچھنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں سمجھی جاتی۔ کیونکہ یہی اوصاف معیار شرافت ہیں ؎

ذات بے اوصاف تو ہے بھلا کس کام کی

جوہر ذاتی نہ ہو کیا قدر ہے صمصام کی

فخر بے جا ہے ذات کا ہی شیخ کو اور خان کو

سب سے بہتر ہے شرافت حضرت انسان کو

مسلمانوں نے اگر کوئی خوبی ہندوں سے اخذ کی ہو تو بھی

قید قومیت جس میں ہزاروں نقصان ہیں اور بظاہر کوئی فائدہ نہیں دنیا بھر کے مذاہب میں ایک اسلام ہی ہے جس نے اس کمزور فرقہ کی دستگیری کی سب سے پہلے انکو ہلاکت سے بچایا بلکہ یہاں تک قدر افزائی کی کہ قرآن کریم نے ان کی جائدادوں میں حصے مقرر کر دئے۔ جس کی نظیر اور کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ حیف کہ ہند کے مسلمانوں نے اسلام کے اصولوں کو بھلا دیا اور عورتوں کی یہانتک بے قدری ہوئی کہ ان کو جوتی سے تشبیہ دی جانے لگی اور رشتوں ناطوں میں نا قابل برداشت تکلیفیں ہونے لگیں جن کے ساتھ نیک سلوک کرنا رسول خدا بتلا گئے اور خود کر کے دکھلا گئے۔ اب خداوند تعالیٰ نے ان کی حالت زار کو دیکھا۔ فرشتہ رحمت حضرت مسیح موعود کو بھیجکر دنیا کو ان سے مہربانی کرنی سکھا دی۔ اس کے حسن سلوک نے ظاہر کر دیا۔ عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے۔ اے مہدی جس طرح تو نے اس کمزور فرقہ کی امداد کی ہے۔ خدا آپ کی امداد کرے۔ واقعی تو نے ہی آکر اخلاق رسول کا صحیح صحیح نمونہ پیش کیا ہے اور اظہر من الشمس کر دیا ہے کہ وہ اپنے حرموں محترموں کی کس طرح عزت کیا کرتے تھے اور یہ بھی آپ نے خاص احسان کیا ہے کہ بذریعہ اشتہار قومیت کی بنیادیں اکھاڑ دیں اور فرمایا کہ احمدی جماعت آپس میں رشتہ ناطہ کرے۔ ؎

عزت فرقہ نسواں کو کیا ہی قائم ہے تیری ممنون ہوں اقدر بڑھانیوالے

ہائے وہ اسلام جس نے دنیا کے تفرقے مٹا دئے تھے اب اس میں ایسی بے اتفاقی بڑھ گئی کہ اچھے بھلے مومنوں کو کافر کہنا ان کو طرح طرح کی اذیتیں دینا۔ ان کے ساتھ بول چال کرنی معمولی بات سمجھی جانے لگی۔

میرے بزرگو! اب پرانی لکیر کے فقیر نہ بنے رہو۔ ذاتوں کیواسطے اپنے جگر گوشوں کو عذابوں میں پھنسانا قومیت کے پیچھے انکو ساری عمر تکلیف میں رکھنا خلاف عقل ہے۔ کیا مالک یوم الدین ان کی فریادیں نہیں سنیگا۔

آپ نے اسلام کے وسیع دائرہ کو کیوں ایسا تنگ کر دیا جبکہ آپکا پیشوا اس بات پر عمل کرنا سکھا گیا ہے۔ ؎

کہ مومن ہیں آپس میں سب بھائی بھائی

رکھو بھائیوں سے دلوں میں صفائی

صاحبو! جبکہ سب مومن آپس میں بھائی بھائی ٹھہرے تو فرق کیا رہ گیا۔ ناطہ کیواسطے لڑکے میں صرف یہی باتیں قابل غور پرداخت ہوتی ہیں۔ تعلیم۔ اخلاق۔ دینداری تقویٰ۔ جس میں یہ چاروں صفتیں ہوں اس کی ذات کی چھان بین کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ ماں باپ ضرور یہ چار اوصاف دیکھکر ناطہ کریں۔ علیٰ ہذا القیاس لڑکی میں بھی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصۂ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

اہلیہ مولا بخش صاحب۔ بکہلور۔ تہانہ راہون ضلع جالندہر
حلیمہ صاحبہ۔ 〃 〃 〃
اسماعیل صاحب 〃 〃 〃
بیگم صاحبہ۔ چک اسکندر۔ کہاریان۔ گجرات
محمد دین واحمد دین صاحب پسران عبد اللہ صاحب
اللہ دتا ولد کریم بخش صاحب۔ چک اسکندر۔ کہاریان گجرات
محمد بخش صاحب۔ 〃 〃 〃
حافظ اکبر صاحب۔ 〃 〃 〃
خلیل احمد خان صاحب۔ تحصیلدار۔ برہٹا
محمد شریف صاحب۔ محرر۔ بھیرہ
رحیم بخش صاحب راجپوت۔ پہلورہ۔ سیالکوٹ
شیخ نیاز احمد صاحب۔ پٹیالہ
مستری عبد اللہ صاحب۔ سیالکوٹ
مہران بی بی۔ کوٹسبی۔ صالح پور۔ کٹک
قاسم خان صاحب۔ گھٹیالیان۔ ستراہ۔ سیالکوٹ
عبد الغفور صاحب۔ ہانجی پور۔ گوجرانوالہ
سردار صاحب۔ زیلدار۔ منگولہ
حیات محمد خان صاحب۔ گھٹیالیان
رحم اللہ صاحب سپاہی۔ سرائے عالمگیر
عبد الواحد صاحب ولد اللہ داد صاحب زمیندار
چک گجو۔ ڈاک خانہ تنگری۔ ضلع گوجرانوالہ
آمنہ اہلیہ عظیم الدین صاحب قریشی۔ 〃 〃
والدہ منشی محمد محسن صاحب لکھیم پور کھیری ملک اودہ
منشی نبی بخش صاحب۔ ڈپکوٹ۔ لائل پور
امام الدین ولد نور بخش صاحب۔ لودیانہ
اہلیہ 〃 〃
عبد الوہاب صاحب۔ 〃
اللہ دتا صاحب مدرس۔ مدرسہ سانبہ۔ جہلم
علی بخش صاحب ولد کریم۔ گڑھ شنکر
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب۔ جلالپور جٹان
میان حسین صاحب کشمیری۔ گھٹیالیاں۔ ستراہ پسرور
بوٹے شاہ صاحب۔ 〃 〃 〃
نور احمد ولد اللہ داد صاحب۔ 〃 〃 〃
سراج الدین صاحب۔ ملازم کان کوئلہ معرفت
محمد بخش صاحب کینڈہ۔ ضلع جہلم

محمد رشید صاحب۔ کالیکے۔ گوجرانوالہ
احمد شاہ ولد غلام شاہ صاحب۔ بھیرہ
محمد علی صاحب ولد شاہ محمد صاحب۔ گورالی
الٰہی بخش صاحب جٹ۔ موضع چھیور۔ سیالکوٹ
منشی احمد علی خان صاحب معہ اہلیہ معرفت محمد ابراہیم صاحب کنسٹبل۔ بابو گنج۔ ضلع شملہ
جھنڈو خان صاحب ولد محمد بخش صاحب راجپوت ساکن موضع ماہل پور۔ ہوشیارپور
اللہ دتا صاحب۔ 〃 〃
یوسف علی صاحب۔ شہر سیالکوٹ
مبارک علی صاحب 〃 〃
دختر قاضی احمد علی صاحب۔ 〃 〃
میان علی جان صاحب سول سرجن۔ شاہجہان پور
خواجہ غفار جو صاحب۔ گلگت
غفور داد صاحب۔ محرر چونگی۔ ریاست پٹیالہ
عبد العزیز صاحب۔ دوکان منشی احمد حسین صاحب فرید آبادی۔ رفیق ایجنسی چال بازار امرتسر
قاضی محمد عبد الغفور صاحب۔ [illegible]۔ جالندہر
قاضی بدر الحسن صاحب۔ اسسٹنٹ کمپوس
ڈاک خانہ کسومو۔ برٹش ایسٹ افریقہ
نبی بخش صاحب معہ اہلیہ راج بی بی۔ موضع ننگل بوبا
ڈاک خانہ چھپور۔ ظفروال۔ سیالکوٹ
محمد عبد الغفور صاحب۔ پہلور۔ جالندہر
خیر الدین صاحب۔ سامانہ۔ ریاست پٹیالہ
کرم الدین صاحب۔ گھٹالیان۔ پسرور۔ سیالکوٹ
حاکم صاحب۔ 〃 〃 〃
کرم داد صاحب 〃 〃 〃
شاہ محمد صاحب لوہار 〃 〃
چودہری محمد عبد اللہ صاحب۔ تامعل گھگڑ 〃
اللہ دین و غلام محمد صاحب۔ ڈسکہ۔ سیالکوٹ
اہلیہ سید عبد الجبار صاحب معرفت سید حسین شاہ صاحب نمبردار موضع گندف ڈاک خانہ تبریلہ۔ ضلع ہزارہ
عمتہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
ہمشیرہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
محمد حسین صاحب کیکاؤس۔ 〃 〃 〃
شاہ ہوشیار صاحب 〃 〃 〃
سوار خان صاحب۔ 〃 〃 〃
حسین خان صاحب۔ 〃 〃 〃
اہر عباس صاحب 〃 〃 〃

قاضی عبد العزیز صاحب موضع گندف۔ ضلع ہزارہ
جیو دختر علی بخش صاحب۔ موضع بہورال۔ ڈاک خانہ شیرپور۔ ریاست پٹیالہ
میرو دختر کریم بخش صاحب۔ موضع بہورال۔ ریاست پٹیالہ
جیو زوجہ نبی بخش صاحب معہ دو دختران۔ 〃
زینب بی بی زوجہ نواب صاحب۔ موضع ننگل بوبا۔ چہور۔ ظفروال
برکت بی بی زوجہ تاج محمد صاحب۔ 〃 〃
محمد دین صاحب۔ چہور۔ ظفروال۔ سیال کوٹ
میان بلندہ صاحب۔ موضع منڈ۔ تحصیل ظفروال

دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے [illegible] اور سخت زلزلے آئیں گے۔

(الہامات حضرت مسیح موعود مطبوعہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء)

دہلی میں طوفان باد و باران

بارش بکثرت چہارشنبہ سے اور طوفان باد پنجشنبہ سے لغایت صبح شنبہ اس زور سے دہلی اور اس کے گرد نواح میں آیا ہے کہ بڑے بڑے متکبر اور مغرور بہی شب شنبہ کو جو یوم جمعہ کے بعد تہی۔ الامان پکار اٹھے ہر متنفس ذی شعور کا اس رات کو یہ خیال تہا کہ آج ہی قیامت برپا ہونیوالی ہے۔ دیکھیئے صبح تک کون زندہ رہتا ہے۔ بارش اس زور کے ساتھ برس رہی تہی کہ انسان کیا حیوان از قسم گائے بھینس۔ گھوڑا بھی اس کا متحمل نہ ہوسکتا تہا۔ اس کے ساتھ طوفان باد درختوں۔ فصلوں گھروں کو معہ دلوں کے اوڑائے اور گرائے جاتا تہا۔ صدہا مکان جن میں بعض بڑے مضبوط اور بعض چند ماہ سے تعمیر ہوئے تہے۔ ایک رات میں گر کر ڈہیر ہوگئے۔ کئی آدمی بہی دب کر ضائع ہوئے۔ میرا مکان طویلہ جس میں میرے تین گھوڑے

اور ایک گاڑی اور دو احمدی ملازم تھے۔ یک لخت گر پڑا۔ مگر کیا مجال کہ کسی جان کو خدا نے ضائع کیا ہو۔ صدقنا یا مسیح الخلق۔ میری زبان سے اپنے الفاظ اردو میں نکل رہا تہا۔ کہ جو وعدے تیرے قہار ذوالجلال نے فرمائے ہیں۔ وہ سب سچ ہیں۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ تیری کشتی کا سوار اس طوفان سیلاب میں جانبر ہو سکا۔ کیا یہ صداقت سیدنا مسیح الزمان کا ایک نشان نہیں ہے کہ طوفان باد باران آیا۔ ہر شہر میں یہی حالت سنی جا رہی ہے میرٹھ کرنال وغیرہ۔ پھر جس مکان میں احمدی دو شخص تھے۔ وہ گر پڑا۔ ایک ان میں سے نیچے دب گیا۔ دوسرا صحیح وسالم اس حصہ میں لیٹا رہا جو گرا نہیں۔ تین گھوڑے ایسے محفوظ رہے۔ کہ جیسے فرشتہ ... ان کو اٹھا کر ان کو الگ لے گیا ہے۔ بیشک یہ زبردست صداقت حضرت مرزا صاحب کی ہے کہ احمدی جانیں معہ اُن کے مال کے ضائع ہونے سے بچ گئیں صد ہا من بوجھ اوپر پڑا ہے اور احمدی نکل کر نیچے سے باہر آ کر کھڑا ہوا۔ اگر خدانخواستہ ایک روز اور ایسا طوفان رہتا۔ تو شائد ہی کوئی جان یا مکان بچتا فاسق فاجر الامان پکار رہے تھے۔ بعض کو یہ اندیشہ تہا کہ مرزا کی بات سچی ہو گئی۔ مگر شنبہ کو ابر وباد جاتا رہا۔ پھر وہی حال ہو گیا۔

عاجز قاسم علی۔ احمدی۔ دہلی۔

(۲) آج آٹھ روز سے متواتر بارش ہو رہی ہے سینکڑوں مکان گر گئے۔ کچھ لوگ ضائع ہونا بھی کہے جاتے ہیں۔ ہوا کی یہ شدت ہے۔ کہ جا بجا بڑے بڑے درخت گر گئے ہیں اور گر رہے ہیں۔ اس ہفتہ بھر میں شائد ایک روز چند گھنٹہ کے لئے سورج کی شکل نظر آئی ہے جوار باجرا۔ مکی و دیگر اجناس مثل مونگ وارد نہایت خستہ حال ہیں۔ فصلیں زمین میں گر گئی ہیں۔ اور بہت کم امید ہے۔ کہ وہ گلنے سے بچ جائیں۔ دفعتاً اگر اللہ تعالے کے فضل سے ہوا پچھم کی چلنے لگے اور دہوپ ہو۔ تو شائد کچھ نقصان رک جائے ورنہ میرے خیال میں فصل خریف نقصان رسیدہ زیادہ ہو گئی ہے اور غلہ ضرور گراں ہو جائے گا۔ دہوپ نکلتے ہی مکانات کے زیادہ گرنے کا پورا اندیشہ ہے اس کل نظارہ نے ۱۵۔ اگست کا الہام "آسمان سے برساؤنگا" "گھروں میں ندیاں چلیں گی" وغیرہ پیش نظر کر کے عجب تازگی ایمان بخشی ہے۔ خوف الٰہی کے ساتھ لذت محسوس ہوتی ہے اور اللہ تعالے کے اس احسان سے کہ ہم کو مسیح موعود بخشا ہے۔ رُوح بڑے ادب سے جہک رہی ہے۔ اور اس انعام کے لائق شکر کے لئے زبان میں یاری نہیں پاتی۔ الحمد للہ رب العٰلمین۔ ہمارے رب کا بڑا ہی فضل ہے۔ کہ حضور کی شناخت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی تعلیم پر ہم کو قائم رکھے اور اسی پر دنیا سے اٹھائے

آمین ثم آمین

ذوالفقار علی میرٹھ

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو ڈھنڈھنے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہم سے خط وکتابت کر کے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے انشاء اللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں۔ بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا خدا ہے۔ مگر اُسی نے داؤں میں تاثیر رکھی ہے:-

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد

کارخانہ بقائے نسل انسانی۔ مقام بھیرہ

ضلع شاہ پور۔ محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

عمدہ تازہ خبریں دلچسپ اڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر روزانہ اخبار عام ——————

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر ہفتہ ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و مضامین ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا اڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے و مضامین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار ——————

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنہ وخراس آہنی مستریان مولابخش وغلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ وخراس ...... بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

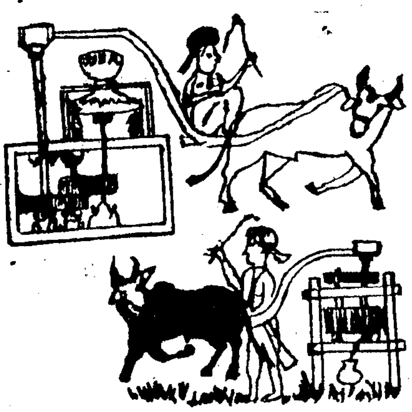

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۲ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۲۰ روپیہ اور دوم مبلغ ... مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولابخش وغلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خوش خبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کے واسطے ہر دو بقیمت صہ۔ اخبار بدر کی سالانہ قیمت ۲ار ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صہ ہے کل ۱۲ار ہوئے۔ لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کر دے۔ اس کو براہین احمدیہ ۱۲ار میں دی جاوے گی۔ اور اخبار بھی ۱۲ار میں دی جاویگی۔ کل صہ ہوئے۔ منیجر۔ مجلد کتاب کی قیمت ۲ار زائد ہے۔

خریداران بدر کیواسطے تین رعائتوں کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۶ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور اُن کیمطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زرکثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۶ء تک ایک سو پچیس برس کی تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھہ سکتے ہیں اور اس کیمطابق دوسرے سنین کی (عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی) تاریخیں بھی ساتھہ ہی دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کے ساتھہ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت ۶ پائی سال کے حساب سے بھی کم یعنی سے ر (مجلد ہے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار بدر میں بھجوا دیں گے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ میں یہ جنتری دی جاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن

حصہ اوّل۔ مصنفہ سید عبد المحی صاحب عرب جس کی اصل قیمت عہ ہے دفتر بدر سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دیں۔ یہ کتاب صرف ۱۲ار میں مل سکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے کچھہ زائد قیمت اپنے پاس سے دے کر خریداران اخبار کے واسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔

منیجر اخبار بدر

سنہری گولیاں

قیمت فی ڈبیہ پچاس گولیاں ایک روپیہ

طاقت دینے والی دواؤں میں مشہور دوائیں کستوری - جدوار - فولاد - زعفران اور سونا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں جسم کے مادوں کی مصفی مغز دیڑھ اور رگوں و پٹھوں اور خون کو طاقت بخشنے کی یہ گولیاں خاص دعوے رکھتی ہیں جن لوگوں کو بہت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے اُن کی صحت کو قائم رکھتی ہیں اور طاقت کو بڑھاتی ہیں فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں اُن کی اصلاح کے لئے یہ گولیاں بے نظیر طور پر موثر اور بارہا آزمودہ ہیں۔ ان کے کھانے کے بعد خاطر خواہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے دماغی اور عصبی قوت کو بحال کر دیتی ہیں سستی ضعف ناطاقتی دور ہو جاتی ہے یہ گولیاں خون میں ایک مادہ پیدا کرتی ہیں جو کہ عصبی ساخت کو از سر نو تر و تازہ کرنے کے لئے بہت ہی ضروری ہوتا ہے جس کے بغیر کام کرنے کی طاقت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ گولیاں حد سے زیادہ کام کرنے کے نقصانات نسیان تکان - کسل کی پوری تلافی کرتی ہیں بدن میں چستی چالاکی قوت و توانائی پیدا کر کے انسان کو روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے ہر طرح قابل بنا دیتی ہیں جب نوجوان طالب علموں کا تحصیل علم کی مشقت سے دماغ کمزور ہو گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض کی وجہ سے قوٰی مضمحل ہو گئے ہوں تھوڑے کام سے سر درد کرنے لگتا ہو درد کمر اعضا شکنی دن بھر رہتی ہو لکھنے پڑھنے سے جی چراتا ہو یادداشت کم ہو گئی ہو چہرے پر افسردگی اور اداسی چھائی ہوئی ہو - کمی خون - دھڑکہ - ضعف جگر سے طبیعت نڈھال ہو تو ان کا اثر قابل دید ہے

سفوف دافع جریان

یہ بیماری نوجوانوں کی جان کی دشمن ہے اور گھن کی طرح اندر ہی اندر کھاتی جاتی ہے اس سے رفتہ رفتہ انسان ظہیر اور ناتوان ہوتا جاتا ہے دماغ اعصاب معدہ مثانہ اور مادۂ تولید اس کے وجود سے تباہ ہو جاتے ہیں یہ مرض خود تو غلط کاری اور ایام شباب کے بعض فواحش غدۂ مولدہ منی کی بھڑک حدّتِ مادۂ تولید خراشِ مثانہ قبض گُردوں کا ضعف وغیرہ امراض سے پیدا ہوتی ہے اور پھر کسی ناقابل شفا مرض کو پیدا کر دیتی ہے گویا ہم سبب اور ہم مسبب ہے ہر وقت درد کمر - اور اسی پریشانی - کام سے نفرت رہتی ہے اگر اس کا جلد تدارک نہ کیا جائے تو مریض نہایت دبلا اور نحیف ہو جاتا ہے ضعف انتہا درجے کو پہنچ جاتا ہے اولاد سے محروم رہ کر اُسے بقائے نسل کی امید نہیں ہوتی یہ سفوف ان شکایات کو دور کرتا اور اس مرض سے نجات دیتا ہے کثرت احتلام - جریان - رقت اور مثانہ کی خرابی دور ہو جاتی ہے جن طالب علموں کو پیشاب کے ساتھ یا بعد سفید رطوبت آئے یا خواب میں بدن ناپاک ہو جائے اُن کو جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ **قیمت** فی ڈبیہ جس میں ایک مہینے کی خوراک ہے ڈیڑھ روپیہ

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری دوائیں جو مفصلہ ذیل ہیں ان کی فہرست کارخانہ سے مفت ملتی ہے۔ مفرح یاقوتی جیون بوٹی - کحل الجواہر - نمک سلیمانی - مرہم عیسےٰ - مسکین نواز روغن درد گردہ - حبیبی طبیب - صندوقچہ طبیب خانہ - تریاق فاروق - کلید تولید - ہمدم نسواں - فنجنوش - اسہال بند محافظِ ہیضہ - جوہر عشبہ - معطر گیسو - منجن مروارید -

المشتہر - حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

پیشگی ۴عہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد لستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | ابن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر

شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عار پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عار پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۴عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرین گے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

نوکل ..... عہ۔ افریقہ .... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

قلّ ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفراست خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت اُن کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر نعمت وبلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ (۲ بار) آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیئے دعا کرتے ہین۔

نمبر ۴ | ۱۵۔ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

غلام اکبر صاحب ولد میاں ننھے شاہ صاحب ساکن میانی
علی احمد ولد عبد اللہ صاحب ساکن کوٹلی لنڈے ڈاکخانہ
امیر علی کوٹلی۔ تحصیل سیالکوٹ۔
میاں وزیر بیگ صاحب ولد امیر بیگ صاحب ساکن سیدوالہ
میاں عبد الرحمان ولد میاں عبد الرحیم صاحب ساکن رام پور۔
ڈاک خانہ کالا۔
محمد افضل صاحب ولد محمد اکبر صاحب ساکن راہوں
حال ملازم گلگت۔
حاجی صاحب جدائے نذر صاحب ولد میر محمد صاحب
ساکن ورمست ملک افغانستان۔
نور محمد ولد میاں اللہ دتہ ساکن سالار غازی ڈاک خانہ
غلام محمد۔ ضلع گجرانوالہ۔
بہادر ولد رحمت خان صاحب ساکن دانہ
علی بہادر ولد خیر اللہ صاحب ساکن دانہ
میاں علم دین ولد کرم الٰہی صاحب ساکن بجہ پور ڈاک خانہ
سنجانہ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ
نور الٰہی صاحب پسر میاں احمد دین صاحب مستری
بھیرہ۔ ضلع شاہ پور
والدہ میاں نور الٰہی صاحب مذکور
اللہ دتا ولد حسن محمد صاحب ساکن مانگے ڈاک خانہ پھلور
تحصیل ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ
اہلیہ " " "
گجر ولد امیر ساکن فیروزہ چی۔ ڈاک خانہ کاہنووان ضلع گورداسپور
محمد علی ولد جمال شاہ صاحب " " "
رحمت علی صاحب ولد ساون صاحب " " "
رحمت علی ولد بڈھا " " "
علی محمد ولد نظام الدین صاحب ساکن ویرمال تحصیل امرتسر
احمد ولد میاں کرم صاحب دوالمیال تحصیل پنڈ دادنخان
مہرداد صاحب۔ گورالی۔ گوجرات
اشرف خان صاحب۔ ریاست منڈی ضلع کانگڑہ
منشی محمد قاسم صاحب ایم۔ اے۔ جاگیر دار سنری منڈی بھوپال

شعر و سخن

جدہر دیکھو ابر گناہ چھا رہا ہے
گناہوں میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے
میرے دوستو شرک کو چھوڑ دو تم
کہ یہ سب بلاؤں سے بڑھ کر بلا ہے
یہ دم ہے غنیمت کوئی کام کر لو
کہ اِس زندگی کا بھروسہ ہی کیا ہے
محمدؐ پہ ہو جان قربان ہماری
کہ وہ کوئے دلدار کا رہنما ہے
غضب ہے کہ یون شرک دنیا میں پھیلے
مرا سینہ جلتا ہے دل پھنک رہا ہے
خدا کے لئے مرد میدان بنو تم
کہ اسلام چاروں طرف سے گھرا ہے
تم اب بھی جو یارو ڈرو تو غضب ہے
کہ دشمن ہے بیکس تمہارا خدا ہے
بجا لاؤ احکام احمدؐ خدارا
ذرہ سی بھی گر تم میں بوئے وفا ہے
رہ راست پر اب نہ آئے تو پھر کب
کہ موجود اک ہم میں مرد خدا ہے
تری عقل کو قوم کیا ہو گیا ہے
تو اُس کی ہے بدخواہ جو رہنما ہے
وہ اسلام دنیا کا تھا جو محافظ
وہ خود آج محتاج امداد کا ہے
بپا کیوں ہوا ہے یہ طوفان یکایک
بتاؤ تو اس بات کی وجہ کیا ہے
یہی ہے کہ گمراہ تم ہو گئے ہو
نہ پہلا سا علم اور نہ وہ اتقا ہے
اگر رہنما اب بھی کوئی نہ آئے
تو سمجھو کہ وقت آخری آگیا ہے
اِسی وقت ہے ہم کو ہادی کی حاجت
یہی وقت اک رہنما چاہتا ہے
یہ ہے دوسری بات مانو نہ مانو
مگر حق تو یہ ہے کہ وہ آگیا ہے
اٹھو اُس کی امداد کے واسطے تم
ہمیت کا یارو یہی مقتضا ہے
اٹھو دیکھو اسلام کے دن پھرے ہیں
کہ نائب محمدؐ کا پیدا ہوا ہے
محبت سے کہتا ہے وہ تم کو ہر دم
اُٹھو سونے والو کہ وقت آگیا ہے
دم و خم اگر ہو کسی کو تو آئے
وہ میدان میں ہر اک کو للکارتا ہے
ہر اک دشمن دین کو ہے وہ بلاتا
کہ آؤ اگر تم میں کچھ بھی حیا ہے
مقابل میں اُس کے اگر کوئی آکر
نہ آگے بچیگا نہ اب تک بچا ہے
مسیحا و مہدی دوران آخر
وہ جس کے تھے تم منتظر آگیا ہے
قدم اُس کے ہیں شرک کے سر کے اوپر
علم ہر طرف اُس کا لہرا رہا ہے۔
خدا ایک ہے اس کا ثانی نہیں ہے
کوئی اُس کا ہمسر بنانا خطا ہے
نہ باقی رہے شرک کا نام تک بھی
خدا سے یہ محمود میری دعا ہے

ڈاک ولایت

بچوں کی تعلیم۔ ڈاکٹر ہابس ایم اے صاحب ایک ولایت کے اخبار میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری مدارس میں بچوں کو عام اخلاق کی تعلیم دینی چاہیئے ان کے سامنے یسوعی اخلاق کو پیش کرنا یا انجیل پڑھانا ان کی آئندہ زندگی کو خراب کرنا ہوگا۔ موجودہ حالت میں جن مدارس میں کچھ تعلیم عیسوی مذہب کی دی بھی جاتی ہے اس کی طرف بھی اسی واسطے کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ مدارس میں ایسی باتیں تعلیم دینی چاہئیں۔ جن کے متعلق دانا لوگوں کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور جس کتاب پر خود اپنے مذہب والے ہزاروں اعتراضات کر رہے ہیں اس کا مدارس میں رکھنا بالکل فضول ہے۔

مظالم روس روس میں ایک فوج کسی راستہ سے گذر رہی تھی۔ ایک لڑکی نے جو راہ میں کھڑی تھی کہا کہ یہ تو اس طرح خوش معلوم ہوتے ہیں کہ گویا ابھی پورٹ آرتھر فتح کر کے آئے ہیں اس کی یہ بات سنکر سپاہیوں نے اس کو پکڑ کر ایک افسر کے پیش کیا۔ جس نے اس کو سخت سزا دی یہاں تک کہ اس کے بدن سے خون نکلنے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر شعر و سخن
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی - ہفتہ قادیان
صفحہ ۴ - ڈائری - درثمین -
صفحہ ۵ - بلاد اسلامی -
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ - رمضان المبارک
صفحہ ۸ - ۹ و ۱۰ - عبد الحکیم خان مرتد -
صفحہ ۱۱ - ریویو - مراسلات -
صفحہ ۱۲ - شعر و سخن - قابل غور صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب -
صفحہ ۱۳ - ریمنڈ - سیلاب والی پیشگوئی کس زور و شور سے پوری ہو رہی ہے -
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ اشتہارات

بدر

مورخہ ۱۵ر شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء - بلجت ایاتی - وبشر الذین امنوا ان لھم الفتح -

ترجمہ - ظاہر ہو گئین میری نشانیان اور خوش خبری دے اُن لوگون کو جو ایمان لائے - بیشک ان کیواسطے فتح ہے -

۲ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - لنبلونکم

ترجمہ - البتہ ہم تم کو آزمائین گے -

مین نے دیکھا کہ ایک کتاب ہے گویا وہ میری کتاب ہے اسکا نام نہج المصلّی ہے - پھر الہام ہوا - فوق حمید - کاذب کا خدا دشمن ہے - وہ اس کو جہنم مین پہنچائیگا -

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں -

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزا… مسجد اقصےٰ مین بعد از نماز عصر ہوا کرتا ہے -

حضرت مولٰنا مولوی محمد احسن صاحب و مولوی حکیم فضل دین صا… تاحال اپنے وطن مین ہین -

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب - سید لعل شاہ صاحب بر… ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - میان اللہ دین صاحب لدھیانوی وو… بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے -

ماسٹر عبد الرحمن صاحب تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے ان خ… نے فرزند نرینہ عطا فرمایا - اللہ تعالےٰ نیکی اور صحت کے ساتھ عمر…

ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب علیل ہین - احباب سے دعا کی درخواست…

معذرت

اس ہفتہ مین درس قرآن شریف نہین لکھا جا سکا - اگلے ہفتہ مین انشاء اللہ درس قرآن کے بجائے دو صفحے کے چار صفحے دئے جائین گے -

عیسائی صاحبان جواب دین

(نور افشان - تجلی - تحفہ سرحد ہنود و دیگر عیسائی ہم عصر غور فرماوین)

عیسائیون کا عقیدہ ہے کہ یسوع کے کفارہ نے موسوی شریعت پر عمل کی کوئی ضرورت باقی نہین چھوڑی اب ختنہ کرانے کی حاجت ہے نہ دائمی قربانی کی عبادت کی کوئی ضرورت ہے ایک مسیح کے کفارہ پر ایمان لاؤ اور سب چھٹی ہوئی - سُور کھاؤ شراب پیو - روزے ترک کرو - سب حلال ہے باوجود… اس عقیدہ کے عیسائی صاحبان کے درمیان نکاح کے متعلق ایسی سخت قیدین لگائی گئی ہین وہ کس بنا پر ہین جب پہلے تمام حرام مسیح کے کفارہ نے حلال کر دئے - تو اب یہ محرمات کیون اب تک باقی ہین - انجیل مین کوئی ایسا حکم نظر نہین آیا جس کے رو سے ماں بہن سے نکاح ناجائز ہو موسوی شریعت مین اگر کوئی ایسا حکم ہے تو اس پر عمل کرنا ضروری نہین امید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کا جواب قابل تشفی عطا فرماوین گے -

ڈائری

القول الطیب [illegible] ستمبر ۱۹۱۵ء ۔ ایک بچہ حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا اور اس نے دعا کے واسطے عرض کی اور اپنی حالت پر مایوسی کا اظہار کیا ۔ حضرت نے فرمایا ۔ میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی بیماری لا علاج نہیں ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے ۔ جس مرض کو طبیب لا علاج کہتا ہے اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ طبیب اس کے علاج سے آگاہ نہیں ہم ہمارے تجربہ میں یہ بات آچکی ہے کہ [illegible] بیماریوں کی اطبا اور ڈاکٹروں نے لا علاج بیان کیا ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا پانے [illegible] کوئی ذکر [illegible] نکال دی ۔ بعض بیمار بالکل مایوس ہو جانے [illegible] غلطی ہے ۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے ۔ اس کے ہاتھ مین سب شفا ہے ۔ سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے ایک ضعیف آدمی ہیں ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل مین نمودار ہوا اور پھر عمر بھی بڑھاپے کی ہے ۔ ڈاکٹروں نے نہایت گھبرا دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہو گئی یہاں تک کہ ان کی نسبت خطرہ کے اظہار کے خطوط آنے لگے ۔ تب مین نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کے وقت الہام ہوا ۔ آثار زندگی ۔ اس الہام کے بعد تھوڑی دیر میں مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت رو بصحت ہے ۔ بیمار کو چاہیئے کہ توبہ استغفار مین مصروف ہو ۔ انسان صحت کی حالت مین کئی قسم کی غلطیان کرتا ہے کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہین اور کچھ حقوق عباد کے متعلق ہوتے ہین ہر دو قسم کی غلطیون کی معافی مانگنی چاہیئے اور دنیا مین جس شخص کو نقصان بے جا پہنچایا ہو اس کو راضی کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے حضور مین سچی توبہ کرنی چاہیئے توبہ سے یہ مطلب نہین کہ انسان جنتر منتر کی طرح کچھ الفاظ منہ سے بولتا رہے بلکہ سچے دل سے اقرار ہونا چاہیئے کہ مین آئندہ یہ گناہ نہ کرونگا اور اس پر استقلال کیساتھ قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ تو خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ [illegible] گناہون کو بخش دیتا ہے اور وہ ستار ہے [illegible] [illegible] ضرورت نہین کہ مخلوق [illegible] خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے

اے حقیقی محسن و مربّی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو ۔ اور حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقو اور مداحو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو!

تمہین مبارک ہو کہ

درثمین (مکمل)

جسمین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کی تا امروز فارسی اور اردو کی

سب شائع شدہ نظمین

درج ہین ۔ نہایت آب و تاب کے ساتھ ۲۲×۱۸ کے ۱۶۰ صفحون کی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندہ کر طیار ہو گئی ہے ۔

ہم نے احباب کے آرام کیلئے اسمین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو اور فارسی نظمون کے دو حصے کر کے انکو علیحدہ علیحدہ دیدئے ہین جس کا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی اور نظم فارسی یا اردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان سے آگے کے نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب مین باسانی لگا سکینگے اس طرح سے انکی کتاب مکمل ہی ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جاویگی ۔

قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے ۔ محصولڈاک پیکنگ ذمہ خریدار ۔ ملنے کا پتہ
دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

بلاد اسلامی

قسطنطنیہ | سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ قرضہ کی علت مین جس قدر قیدی قسطنطنیہ مین ہین سب رہا کر دئے جاوین اور چونکہ وہ خود قرض ادا کرنے سے عاجز تھے لہذا جیب خاص سے اس رقم کے ادا کر دینے کا حکم ہوا۔ باقی قیدی بھی جن کی دو ثلث میعاد گذر چکی تھی رہا چھوڑ دئے گئے۔

بلغاریہ | قسطنطنیہ کے یونانی لارڈ بشپ نے گورنمنٹ ٹرکی اور سفرائی دول یورپ کے پاس ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس مین ان بدعملیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جو یونانی چرچ کے خلاف بلغاریہ مین ہوتی ہین۔ اس مین بلغاریہ اور خصوصاً مشرقی رومیلیا کو ٹرکی کے ماتحت تسلیم کر کے خواہش کی ہے۔ کہ اس مسئلہ مین ٹرکی و نیز دول یورپ مداخلت کرین۔ (البیان)

سنگاپور | کے مسلمانون نے اسلامی زبان مین بنام امام ایک اسلامی اخبار جاری کیا ہے مگر افسوس وہان کے عرب باشندون مین بھی باہم سخت نزاع پیدا ہو گئی ہے۔

روسی | علاقہ کیکشن مین ۲۳۴ آدمی اور موضع چیوکری مین آٹھ خاندان مسلمان ہوئے۔ روس مین فسادکا دن عالم ہے۔

شمر لفیت ... نے یمن کے باغیون کی طرف اپنی طرف سے ایک وفد علما کا بھیجا ہے۔ کہ اون کو سمجھا بجھا کر اطاعت سلطانی پر رضامند کرین۔ مارشل فیضی پاشا نے حال مین باغیون کو پھر ایک سخت شکست دی ہے۔

تونس کی جامع زیتونیہ کے مدرسے بھی نصاب کی اصلاح کا مسئلہ در پیش ہے وہ مصر کی جامع ازہر کے ہم پلہ ہے۔

اللواء کا نامہ نگار لکھتا ہے اکثر لوگون کا خیال ہے کہ عرب کے جنوب مغربی گوشہ مین انگلستان صرف قصبہ عدن اور اس کے مضافات یعنے ایک بالکل چھوٹے سے رقبہ پر قابض ہے یہ خیال غلط ہے انگلستان اس طرح مین جس قدر رقبہ پر قابض ہے

اس کی وسعت اس سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا طول و عرض ایک شتر سوار آٹھ آٹھ دن مین بمشکل طے کر سکتا ہے۔ یہی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ موبا سا کی آبادی ۱۰ ہزار ہے جو تقریباً اسلامی ہے لیکن عیسائی پادری تبلیغ عیسائیت مین یہان بھی اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہین چھوڑ رہے۔ مگر تا حال ان کو چندان کامیابی نہین۔ اس شہر مین جو یورپین مسلمان ہو کر عربی و اردو زبان کی تحصیل کے لئے بمبئی آیا تھا۔ وہ مولٰنا شبلی کی تحریک پر اب دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو مین مقیم ہے۔ جہان اس کی رہائش اور تعلیم کے لئے خاص طور پر انتظام کر دیا گیا ہے۔

مسلمانان روس کو آخر ۲۸ اگست کو عام اسلامی کانفرنس کرنے کی روسی حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی اور بڑی دھوم سے اس کا انعقاد ہوا۔ سائبیریا اور ترکستان تک کے ڈیلیگیٹ اس مین شامل ہوتے اور حسب ذیل تجاویز پاس ہوئین (۱) خاص پایہ سینٹ پیٹرز برگ مین ایک اسم بامسمی اسلامی اخبار کسی یورپین زبان مین جاری کیا جاوے۔ جو ایک طرف یورپ کو مسلمان روس کی حالت اور شکایات سے آگاہ کرتا رہے اور دوسری طرف عیسائیون کے مذہبی اعتراضات اور سیاسی حملون کا جواب دیا کرے (۲) سلطنت کے تمام اسلامی اوقاف کی کما حقہ نگرانی اور انتظام کیا جاوے (۳) دین مین توہمات و جہالت سے جو خرابیان پیدا ہو گئی ہین۔ ان کی اصلاح کی جاوے (۴) اسلامی مدارس کے لئے مناسب نصاب تجویز کیا جائے۔ اور (۵) ہر صوبہ مین جدا جدا شیخ الاسلام مقرر کئے جاوین۔ جو اعلٰی شیخ الاسلام کے تابع ہون۔ ہر تجویز کو عمل مین لانے کی کارروائی بھی ساتھ ہی شروع کر دی گئی۔

جاوا۔ مین ڈچ حکومت نہ صرف مقامی بلکہ غیر ممالک کے مسلمانون پر بھی بدستور سخت ظلم کر رہی ہے، اور کوئی اس سے باز پرس نہین کرتا۔ بغداد کے یہودی یہ یہ چین۔ تو یورپین متصور ہوتے ہین۔ ترک قسطنطنیہ کا باشندہ بھی ہو تو اوسے ایشیائی سمجھا جاتا ہے مسلمانون کو اپنے مدارس کھولنے کی بھی اجازت نہین۔ پچھلے دنون ایک جاپانی بیڑہ وہان گیا تو مسلمانون نے بڑی خوشی منائی۔ (وطن)

ہز ہائینس نواب بہاول پور کا اس سال حج کو تشریف لے جانے کا ارادہ ہے۔ ان کے خاندان کے لوگ بھی ہمراہ ہون گے اور سوارون کا ایک مختصر دستہ اور دیگر رفقا مل ملا کر کل ۵۰۰ کے قریب آدمی ہون گے

بدر الدین طیب جی مرحوم کی بھتیجی مس عطیہ فیضی کو جو زنانہ ٹریننگ کالج کے متعلق سرکاری وظیفہ پر ولایت مین تعلیم پانے گئی ہین۔ دو سال تک ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ وظیفہ ملیگا۔ ولایت کی آمد و رفت کا کرایہ اور اختتام تعلیم پر سرکاری ملازمت دینے کا بھی گورنمنٹ نے ذمہ لیا ہے۔ ان کے خاندان سے قبل ازین دو اور لیڈیان بھی ولایت گئی ہین۔

گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کابل کی سیاحت ہند کا نیا پروگرام تیار کر کے صاحب موصوف کی خدمت مین منظوری کے لئے ارسال کیا ہے اس کے مطابق امیر صاحب آسام مین شکار کھیلنے بھی جائین گے اور کلکتہ گوالیار۔ اجمیر۔ دہلی۔ پٹیالہ سرہند اور لاہور کی سیر بھی کرین گے۔ اور بمبئی سے نئی ترقی یافتہ قسم کے جہاز پر سوار ہو کر کراچی پہنچین گے۔

ڈاکٹر عبد الغنی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے عہدہ پرنسپلی سے استعفا دیدیا ہے۔ پہلے وہ اپنے مکان واقع ضلع گوجرات کو جائین گے۔ پھر یکم اکتوبر تک پشاور سے کابل روانہ ہو جائین گے اور دوران سیاحت ہند مین غالباً امیر صاحب کے ہمراہ ہون گے۔ صوفی غلام محی الدین صاحب وکیل انجمن بھی حسب الطلب امیر صاحب ڈاکٹر عبد الغنی کے ہمراہ کابل جائین گے۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند کے متعلق فی الحال معلوم ہوا ہے کہ ۳۱ دسمبر کو جلال آباد سے روانہ ہو کر ۲ جنوری ۱۹۰۷ء کو آگرہ پہنچین گے آگرہ سے حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مقدس کی زیارت کرنے سرہند آئین گے پھر دہلی کے مشہور تاریخی مقامات کی سیر فرمائین گے پھر علی گڑھ ہوتے ہوئے کانپور مین فوجی بوٹ کا ملاحظہ فرمائین گے۔ ۷ جنوری کو کلکتہ مقام ہوگا۔ ازان بعد ترائی مین شکار کھیل کر جبل پور کا کارخانہ توپ سازی اور سنگ مرمر کی چٹانین دیکھین گے۔ یہان سے براہ بمبئی سمندر کے راستہ کراچی ہوتے ہوئے کوئٹہ تشریف لے جائین گے۔ اور کوئٹہ سے واپس پشاور کو۔ واپسی پر لاہور اور غالباً لکھنؤ کی بھی سیر فرماوین گے۔ (وکیل)

انتخاب الاخبار

تنورکوٹ میں بزور بارش کے ایک قدیم ٹیلہ پھٹ گیا اور اس میں زمانہ قدیم کی چیزیں برآمد ہوئی ہیں۔

[illegible] نے جمعہ گذشتہ کو شملہ میں حضور [illegible] کے ہمراہ ناشتہ تناول فرمایا۔

مرزا شجاعت علی خان ایران کے قنصل جنرل [illegible] سے شملہ میں وارد ہیں۔

والیسرنیگل لاج شملہ میں جمعرات شب کو لیڈی منٹو نے [illegible] ناچ کا دیا۔ [illegible] مہمان تھے۔

پچھلے سال ہندوستان [illegible] ہلاک ہوئے ان کی تعداد [illegible] تھی۔

سانپوں سے پچھلے سال ہند میں [illegible] آدمی ہلاک ہوئے۔ [illegible] سانپ مارے گئے۔

اگرچہ امیر صاحب کے قیام کی مصروفیتیں چند روز تک رہینگی [illegible] ہزار فوج کی قواعد ہوگی۔

ہندوستان میں قحط زدگان کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار کے قریب بتلائی گئی ہے۔

[illegible] میں ۹۹ ہزار قحط زدہ ہیں [illegible] میں بھی [illegible] ہزار گھٹ گئے ہیں۔

سندھ کے تعلقہ گونی میں امسال کی طغیانیوں سے ایک لاکھ سے زیادہ نقصان ہوا۔

کانپور میں سخت ٹڈی دل نمودار ہوا۔ نصف گھنٹہ تک تمام آسمان بالکل پوشیدہ رہا۔

ٹھاگرہ۔ راپتی و گنڈک ندیوں کی طغیانی نے ضلع گورکھپور کی تمام فصل خریف ماری گئی۔

ترکی و مصری حدبندی کا کام [illegible] پایا۔ ترکی فوجیں کسیمہ سے نکال دی گئی ہیں۔

جنوبی امریکن صوبجات لوسیانہ وغیرہ میں وسیع طوفانوں سے کروڑ [illegible] ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔

امریکن سکرٹری ٹافٹ نے [illegible] کیوبا کو [illegible] مطلب یہ کہ اگر اہل کیوبا ہوش [illegible] تو امریکہ وہاں ملٹری حکومت قائم [illegible]

[illegible]

[illegible] امریکن سکرٹری ٹافٹ پر چھوڑا جاوئیگا۔

آسٹریلیا کی پارلیمنٹ سے غربی آسٹریلیا کا علاقہ فرنٹ ہوکر علیحدگی اختیار کریگا۔

معالجہ سرطان کے لئے ایک عالمگیر کانفرنس فرینکفورٹ میں کی گئی۔ ایک چیدہ سوسائٹی مقرر کی گئی لندن میں پچھلے پانچ ماہ سات کروڑ پچیس [illegible] انتقال جائیداد کی فیس سے ۲ کروڑ روپیہ پایا۔

[illegible] قطعی طور پر فیصل کی گئی ہے کہ اس سال ماہ دسمبر کے ایام کرسمس میں اسلامی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس شرقی بنگالہ و آسام کے صدر مقام ڈھاکہ میں منعقد کیا جاوے گا اور اس کانفرنس کی کرسی صدارت کو نواب صاحب ڈھاکہ بذات خود زینت دینگے۔ آپ سر بمفیلڈ فلر صاحب کی [illegible] بدولت جو شہرت اور ناموری حاصل [illegible] اسلامی دنیا میں مستقل سمجھا جاتا ہے۔

پچھلے ہفتہ ہندوستان میں وبا سے [illegible] کل خوتیان ثریب [illegible] تعنی [illegible] سابقہ میں [illegible] تعداد مذکور کے [illegible] سے زیادہ ہی [illegible] خوتیان احاطہ بمبئی میں تہین۔ یہان بہی خاص زور شہر پونا میں پایا گیا۔ جہان ایک ہزار [illegible] خوتیان اس ہفتہ میں وقوع [illegible] دیگر صوبجات کی تفصیل حسب ذیل ہے یعنی وسط ہند [illegible] ممالک وسطی میں [illegible] ریاست میسور [illegible] صوبجات متحدہ میں [illegible] بنگالہ میں [illegible] برما میں ۹۹ اور پنجاب میں ۹۵ خوتیان تہین۔ (اخبار عام)

ملکہ و ملک معظم | ملک معظم و ملکہ معظمہ نئی عمارتوں اور لیبر [illegible] کا افتتاح فرمائینگے۔

[illegible] لارڈ و مسٹر [illegible] کا عطیہ ہیں۔ پنجاب کے سابق [illegible] کمشنر [illegible] مصر کے [illegible] [illegible] سر [illegible] یونیورسٹی [illegible] ڈاکٹر آف لا منتخب کئے گئے۔

[illegible] | [illegible] سے اپنی ایک [illegible] قتل عام کی [illegible] کر دیا ہے۔ ایک [illegible] قتل عام کی [illegible] [illegible] گورنمنٹ کو ان کی [illegible] انقلاب پسندوں کو [illegible] تو ان کو سزا دے گی۔

ہندوستان کے مسلمان

ٹائمز لکھتا ہے ہم کو چاہیئے کہ مسلمانوں کو اپنی ہمدردی کا یقین دلاویں اور یہ کہ ہم ان کی وفاشعاری کی قدر کرتے ہیں۔ اگر وائسرائے میاد[illegible] محمڈن ڈیپوٹیشن سے ہمدردانہ سلوک کرینگے۔ تو تمام معاملہ صاف ہوجائیگا مسلمان اس کی قدر کرینگے۔ اگر گورنمنٹ ہند وفادار مسلمانوں کا اعتماد کھو بیٹھی۔ تو مسلمان یا تو [illegible] جداگانہ طور پر [illegible] ایجیٹیشن شروع کردینگے۔ یا کانگریس سے مل جاوینگے۔

دارجیلنگ کے تاجروں اور پلانٹروں نے ایک جلسہ میں یہ قرار دیا کہ شمالی بنگال میں تجارت کے بڑھ [illegible] پل بنانے کی اشد ضرورت ہے۔

ڈاکخانہ ریاست حیدرآباد۔ یہ امر ملک میں باعث اطمینان ہوا ہے کہ ریاست نظام کا امتیاز پیتہ باقی رہ گیا اور جو تحریک انضمام پیتہ کی پیش ہوئی تہی وہ واپس لی گئی اور آئندہ یہ تحریک نہیں پیدا ہوگی مگر سنا گیا۔ کہ حال میں جو ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات ہند رونق افروز ہوئے تھے۔ تو یہی تحریک پیش آئی اور کچھ ارکان ریاست کی کمیٹی میں یہ طے ہوا کہ سردست انضمام پیتہ کی کارروائی نہ سہی۔ اتنا تو ضرور ہو کہ کوئی یورپین نظامت پیتہ پر مامور کرکے اس کا انتظام کیا جاوے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ سرکار انگریزی کی یہ پالیسی ہنوز بدلتی نظر نہیں آتی۔ حالانکہ اس ریاست میں یورپین عہدہ دار فی الواقع دور حقیقت غیرمفید ثابت ہوتے رہے ہیں اور انتظام کی برہمی و نقصان مالی کا باعث مگر سوپریم گورنمنٹ کے اثرات و پاس خاطر سے گورنمنٹ نظام ایسی وہم بجو وہی کہ ان کی نتائج کے اظہار سے محترز رہتی ہے [illegible] کے خدمات مستعار لینے میں دریغ نہیں کرتے۔ چونکہ یہ امر بالکل قرین عقل ہے کہ ایک ایسے ملک و مملکت پر جس کی حالات [illegible] دنیا [illegible] اجنبیت محض ہوتے ہیں کوئی یورپین عہدہ دار [illegible] فرائض ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے گورنمنٹ انگریزی کی چشم پوشی تعجب خیز ہے۔ (روزانہ پیسہ)

بیس روپیہ انعام۔ [illegible] مورخہ ۱۲ ستمبر کو دو [illegible] تعدادی ایک صد روپیہ نمبری [illegible] ۱۰۸ لاہور مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۷ء اور [illegible] روپیہ نمبری [illegible] ۹۹ لاہور مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۷ء [illegible] ۱۲ اگست ۱۹۰۷ء [illegible] جو بیمہ شدہ لفافہ میں [illegible] کیا تھا ایک [illegible] چاندی کی زنجیر اور ایک زیور زری [illegible] بغیر کنجیان کنجیان دیسی و انگریزی شفاخانہ [illegible] بھی جاتی رہی ہیں [illegible] روپیہ نقد اور ایک خاکی واسکٹ یہ سب چیزیں جو صاحب برآمد کرائیں انہیں مبلغ بیس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ سید عبدالستار شاہ ڈاکٹر شفاخانہ [illegible]

بدرِ صادق

مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۱

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتین اخبار مین درج کی جاوین تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کار آمد ہوں۔

قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۔ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَہُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْہُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَہِدَ مِنْکُمُ الشَّہْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ الآیۃ۔

ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہے۔ تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہیں گنتی کے پھر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئے اور دنون سے۔ اور جن کو طاقت ہے۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کھانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو مہینہ رمضان کا وہ جس اترا آگیا ہے اس کے حق مین قرآن مجید ہدایت واسطے لوگوں کے اور دلیلیں ہدایت کے ہے اور معجزے پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے مہینے مین پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کا اور جو بیمار یا اوپر سفر کے۔ پس گنتی ہے اور دنون سے آخر تک۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی۔ کہ انسان متقی بن جائے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور ان پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشوں کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے

روزہ کی عبادت تمام ادیان مین پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ مین لکھا ہے۔ مینے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکھین اور خدا کے آگے دکھ کھینچین اور اس سے دعا مانگین۔ تاکہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدھی راہ پاوین۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائیبل مین مفصلہ ذیل مقامات پر ہے۔ یسعیاہ باب ۵۸ آیت ۳ ۲ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶۔ دانیال باب ۹ آیت ۳ استر باب ۴ آیت ۱۶۔ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲ باب ۲ آیت ۱۵۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہایت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا۔ اور شاگردوں سے بھی فرمایا۔ جب کہ شاگردوں نے دریافت کیا کہ آپ دیو نکال سکتے ہین اور ہم کیون نہین نکال سکتے۔ تو جواب مین فرمایا کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہین کر سکتے۔ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا۔ تو پہاڑ کو یہان سے وہان چلا سکتے۔ اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہین نکلتی۔ متی باب ۱۷ آیت ۱۹ تا ۲۱

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ)

اوپدیشک بند ریاست چھچھرولی مین پنڈت ہرنام سنگھ آریہ کو بازار مین لیکچر دینے سے پولیس نے نہایت دور اندیشی سے کام لے کر روک دیا۔ آریون کے لیکچر عموماً روک ہی دینے کے قابل ہوتے ہین۔ کیونکہ ان کی زبان بہت بے لگام ہو رہی ہے۔ ایسے ہی خطرہ کے سبب یوگندرپال کا لیکچر بٹالہ مین روکا گیا تھا۔

جاپان مین اسلام آریہ اخبار پرکاش کے کالم مین دہرم پال صاحب بڑے زور شور سے تحریک کرتے ہین کہ جاپان مین اسلام کا پھیل جانا بہت ہی عمدہ بات ہے۔ آریہ لوگ اس پر ہرگز نہ گھبرائین اور لکھتے ہین۔ "دنیا کی تاریخ مین وہ دن درحقیقت مبارک ہوگا جبکہ ہم یہ سنین گے کہ جاپان مسلمان ہوگیا"۔ اخیر مین فرماتے ہین "بلکہ اگر جاپان مسلمان نہ بھی ہونا چاہے۔ تو اس کو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہیئے"۔ اپنے آریہ بھائیون کے آنسو پونچھنے کے واسطے اپنی اس دلی خواہش کے اظہار کی یہ وجہ بتلاتے ہین کہ آریون کا یہ خیال کہ جاپان کے مسلمان ہو جانے سے ویدک دہرم کو کوئی نقصان پہنچ سکے گا بڑا ہی بے ہودہ خیال ہے اور لکھتے ہین کہ اگر جاپان مسلمان ہو جائے گا تو پھر آریون کیواسطے اسلام کا کھنڈن آسان ہو جائے گا۔ اس واسطے جاپان کو مسلمان ہونے دینا چاہیئے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے ہین کہ آپ ہی نے آریہ کی موت پر ایک مضمون لکھا تھا۔ یہ مضامین تو دہرم پال صاحب کے بہت عمدہ ہین۔ مگر اس سے یہ خوف ہے۔ کہ بعض دور اندیش آریون کو کہین یہ گمان نہ گذرے کہ دہرم پال صاحب کی شدہی مین کوئی ایسی ہی نیت مخفی ہے۔ جیسی کہ آریہ صاحبان کسی عبداللہ نامی شخص کے متعلق بیان کیا کرتے ہین۔ جو کہا جاتا ہے۔ کہ لیکھرام کے پاس شدہ ہونے کے واسطے آیا تھا اور بالآخر چھری چلا گیا۔ اس کی چھری تو لیکھرام پر ہی چلی تھی۔ اور اب دہرم پال صاحب آریہ مت پر ہی چھری چلاتے ہین۔ کہین اس کی موت کا مرثیہ پڑھتے ہین۔ اور کہین آریون کو حکم دیتے ہین۔ کہ جاپان کو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہیئے۔ کیون نہو۔ آخر کسی مسلمانون کے گھر مین پیدا ہوئے تھے اور اتنی مدت تک اسلامیون کا نمک کھایا ہے۔ کچھ تو کارروائی کر ہی دکھائین گے۔

آریون مین غیرت نہین اخبار پرکاش کسی بات پر ناراض ہو کر لکھتا ہے کہ "غیرت ہم مین نہین"۔ بھلا یہ کون سی نئی خبر آپ نے شائع کی ہے دنیا کو تو آپ کی غیرت کا اندازہ اسی دن سے لگا ہوا ہے۔ جس دن سے دیانند نے نیوگ کے اہم مسئلہ پر روشنی ڈالی تھی۔

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن المرتد اللعین الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلِّ علی محمد صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات

عبد الحکیم خان مُرتد

(رقم زدہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ)

اگر خواہی نجات از مستی نفس ✽ بیا در ذیل مستان محمد
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت ✽ بشو از دل ثنا خوان محمد

یاایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

اے ایمان والو اتم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جاوے تو خدا کو اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں وہ ایسے لوگ موجود کر دے گا۔ جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا۔ اور وہ اس کو دوست رکھتے ہوں گے مومنوں کے ساتھ نرم کافروں کے ساتھ سخت اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑا دیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کچھ باک نہیں رکھیں گے یہ ہی خدا کا فضل ہے۔ جس کو چاہے دے اور اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ اور وہ سب کے حال سے واقف ہے۔ پھر ایسی صورت میں اہل ایمان کو عبد الحکیم کے مرتد ہونے کا کیا رنج اور افسوس ہو سکتا ہے۔ بلکہ ضرور تھا کہ اس کا ارتداد اور نفاق اللہ جلشانہ اپنے وعدہ کے موافق ظاہر کر دیتا کیونکہ ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب یعنی خدائے قدوس ایسا نہیں ہے کہ وہ مومنوں کو ایسی حالت میں چھوڑ دے جس میں کہ وہ ہیں یہاں تک کہ خبیث کو طیب سے علیحدہ نہ کر دے سو افسوس اور رنج کا مقام تو اس وقت تھا کہ وہ مولیٰ کریم اپنے وعدہ کی ایفا نہ کرتا اور اس سلسلہ عالیہ میں جس کی بنیاد اس نے خود اپنے ہاتھ سے ڈال کر اس کو اخرجت للناس کا اعزاز عطا فرما کر قائم کیا ہے۔ اس میں ایسے پلید طبع خبیث دل جو اسلام کے اندرونی دشمن ہیں۔ رہے ملے رہنے دیتا۔ سو اس کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اس سلسلہ عالیہ کو جس کا وہ خود حافظ ہے اس دجال کے دجل سے بچانے کے لئے اس کا ارتداد ظاہر کر دیا اور اہل اسلام کو اس کے شر سے محفوظ رکھ لیا۔ مومنوں پر جو اسلام کے لئے غیرت مند اور صاحب بصیرت ہیں اچھی طرح کھل گیا کہ یہ مرتد دراصل چھپا ہوا عیسائی ہے جو اپنی دجالانہ اور مفتریانہ کارروائیوں سے نہایت باریک مخفی در مخفی پہلوؤں میں اسلام کے لباس میں ہو کر اور اسلام کا حامی بن کر عیسائیت کو اسلام کے اندر پھیلانا چاہتا ہے۔ جو چراغدین جمونی کا جانشین ہے۔

اس مرتد کا عیسائی ہونا اور ان کے مذہب کا ممد و معاون ہونا میں صاف طور پر ابھی اس کی تحریرات سے ظاہر کر دونگا۔ سو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ سنت اللہ ہے کہ جب کبھی خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے ضرورت حقہ کی بنا پر کوئی سلسلہ ارشاد و ہدایت کا قائم ہوا تو اس میں اوائل میں ہر قسم کے لوگ داخل ہوتے رہے ہیں۔ مگر چونکہ اللہ جلشانہ اپنے ایسے سلسلہ کا آپ محافظ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ منافقوں اور بد باطنوں کو اپنی پاک جماعت سے علیحدہ کرتا رہا ہے اور ان کا ارتداد اور نفاق ظاہر کرتا رہا ہے۔ تو پھر جبکہ یہ سلسلہ عالیہ اسی کی طرف سے ہے۔ اور منہاج نبوت پر ہے۔ تو پھر اس میں کسی وہ بد باطن خبیث الطبع کو کب رکھ سکتا تھا۔ جو مردود قرآن کریم اور سید الطاہرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور اس کے بروز مظہر اتم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت سفاہت اور خباثت سے حملہ کرنے والا ہو۔ یہ مرتد دین اسلام سے بالکل نکل گیا۔ اس کا اعتقاد ہے کہ نہ قرآن کریم تمام جہان کے لئے قانون الٰہی ہے اور نہ حضرت خیر الرسل خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا موجب نجات ہے۔ بلکہ اس سارے سلسلہ نبوت اور کتب الٰہی کو جو سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ جلشانہ کی طرف سے خلقت کی ہدایت کے لئے جاری رہا اور جن کے زمانہ مبارک میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ درجہ کمال کو پہنچا۔ آپ کی پاک اور مطہر ذات جامع الکمالات میں وحی نبوت تشریعی کا خاتمہ ہوا اور وحی ولایت اور نبوت اس کی اطاعت کے رنگ میں قیامت تک جاری رہی تاکہ دنیا پر ظاہر ہو کہ وہی ایک حقیقی منجی ہوا ہے۔ جس کی پیروی سے انسان اسی جہان میں نجات حاصل کر سکتا ہے اور جس کا کامل نمونہ اور مظہر اتم یعنی اس کا بروز حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت موجود ہے۔ جس کا وجود باجود خدا کی ہستی کا روشن ثبوت ہے۔ اور چونکہ یہ خدا کا برہان ہے اور حجۃ اللہ علی الارض ہے۔ اسی لئے بلا پیروی و اتباع اس کامل انسان بروز محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ اللہ پر ایمان حاصل ہو سکتا ہے اور نہ آخرت پر اور نہ اس کا منکر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مصدق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو نشانات اور علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بروز و ظہور کے لئے بیان فرمائے تھے۔ وہ سب تمام و کمال اللہ جلشانہ نے اس کے دعوے کے تائید میں پورے کر دئے۔ پس اس صورت میں اس امام الزمان نائب کامل کا منکر رسول مقبول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا اور اللہ جلشانہ کے فعل کا مکذب ہوا تو پھر اس کی نجات کس طرح ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ یہ مرتد تمام سلسلہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور کتب الٰہی کو عبث اور غیر ضروری سمجھتا ہے۔ گو اس نے بوجہ اپنے نفاق کے کھلے طور پر اپنے اس عقیدہ کو ظاہر نہیں کیا۔ لیکن جب اس کی تحریرات پر عمیق نظر سے غور کیا جاوے گا تو پھر اس کا نفاق ظاہر ہو جائیگا۔ جس کا اس جگہ کسی قدر میں اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ملاحظہ ہو کتاب ذکر الحکیم ۲ کا صفحہ ۲۰ جس کا شروع اس طرح پر ہے۔ "عیسائیوں میں سائنس اور برہموں میں موحد۔ راستباز۔ باعمل اور جان نثار بکثرت ہیں۔"

"بعض مسائل مذہبی میں اختلافات ایک امر ہے علیحدہ

یہ اختلاف ایسا ہی اصل ہے جیسا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے دو اختلافات۔ خاص کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اعلان کرنے چلے۔ "من قال لا الہ الا اللہ فدخل الجنۃ" اور راستہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے۔ تو آپ نے ایک مکہ ان کی چھاتی پر مارا اور گرا دیا۔"

اس عبارت مذکورہ بالا سے اس کا صاف عقیدہ ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں اور برہموؤں کا اسلام کے ساتھ ایسا ہی خفیف اختلاف نظر انداز ہونے کے قابل ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف کیا اور جیسے یہ مرتدان دشمنان دین میں بکثرت راستباز ہونے وغیرہ وغیرہ بیان کرتا ہے اور حالانکہ برہمو تمام نبیوں اور رسولوں اور تمام کتب آسمانی کو جھٹلاتے اور ان کو عبث اور غیر ضروری سمجھتے ہیں اور وحی الہی اور قرآن کریم اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم منجی دو جہان کے وجود کو جس کو خداوند عالم نے فرمایا۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین۔ بے سود جانتے ہیں۔ اور یہ مرتد باوجود ان کے ان عقائد باطلہ کے ان میں بکثرت راستباز بیان کرتا ہے اور ایسا ہی عیسائیوں میں بھی بکثرت راستباز ہونے کا یقین رکھتا ہے۔ حالانکہ اللہ جلشانہ نے قرآن کریم میں فرمایا۔ واکثرہم فاسقون۔ اور پھر اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی نجات کے لئے قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے اور یہ بھی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجی ہونے سے صاف طور پر انکار کرتا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اللہ جلشانہ پر ایمان لانے کے ساتھ خداوند عالم کی سخت توہین لکھتا ہے۔ چنانچہ صفحہ ۴ کتاب مذکور کی سطر ۲۳ میں ہے۔

"پس جب بنائی نجات توحید اور تزکیہ نفس ہوئی تو فروعات یا معبودات کی خاطر تمام دنیا کو اصل بنا سے محروم کرنا سخت غلطی ہے" اور صفحہ ۱۰ کے حاشیہ پر ہے "توحید و تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے۔ نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو۔ یا سچ ہو اگر کہیں یہ کہا ہو تو وہ آیت بتلائی ہوتی" کہ گردو راز سبب ہے۔ اگر تو مومن ہوتا تو سمجھتا ... ہو جاتا کہ خدا کا غضب اور عذاب محض خدا کے مرسلین پر ایمان نہ لانے کے باعث ہی آتا ہے۔ وما کان لہم من اللہ من واق۔ ذلک بانہم کانت تاتیہم رسلہم بالبینت فکفروا فاخذہم اللہ انہ قوی شدید العقاب۔

ترجمہ۔ اور ان کو خدا کے غضب سے کوئی بھی بچانے والا نہیں ہوا اور یہ اس سبب سے ہوا کہ ان کے رسول معجزے لے کر ان کے پاس آتے رہے۔ اس پر بھی انہوں نے نہ مانا۔ تو اللہ نے ان کو پکڑا اور بے شک وہ بڑا زور آور اور شدید العقاب ہے۔ پھر جبکہ منکرین رسولوں کے لئے خدا کا عذاب مقرر ہے تو پھر ایمان لائے بغیر نجات کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر تمہاری دونوں آنکھوں میں بینائی ہوتی تو تم کو نظر آجاتا کہ مرسلین اور ماموروں پر ایمان لانا موجب نجات ہے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ کذلک حقا علینا ننج المومنین۔ یعنے خداوند عالم انہیں کی نجات کا ذمہ وار ہے جو اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یہی راہ اس نے نجات کی بتلایا ہے۔ ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ و رسولہ۔

پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بڑے سے بڑا خطاب یا عہدہ اپنے لئے تجویز کیا وہ عبد اللہ و رسولہ ہے، نہ کہ مدار نجات۔ آپ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا کہ تمام دنیا میں جس قدر موحد خدا پرست اور نیک بندے ہیں۔ وہ سب کے سب جہنمی ہیں جب تک مجھ پر ایمان نہ لاویں"

خداوند عالم نے جب تیری بصیرت چھین لی اور تیری آنکھوں پر ایک گاڑھا پردہ ڈال دیا جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یومنون بالآخرۃ حجابا مستورا۔

اس واسطے قرآن کریم سے راہ حق نظر نہیں آتی ورنہ قرآن کریم میں تو صاف ہے۔

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المومنین الذین یعملون الصلحت ان لہم اجرا کبیرا وان الذین لا یومنون بالآخرۃ اعتدنا لہم عذابا الیما۔ اور فرمایا۔ ومن لم یومن باللہ و رسولہ فانا اعتدنا للکفرین سعیرا۔ اور فرمایا۔ ان الذین یحادون اللہ و رسولہ اولئک فی الاذلین۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ خدا کی لعنت ہو اس مردود دل پر جو رسولؐ کے مخالف کو راستباز بتلائے اور حالانکہ اللہ پاک اس کو سب سے ذلیل فرماوے اور خدائے ذوالجلال کا غصہ اور غضب اور قہر ٹوٹ پڑے۔ ایسے مردود پر کہ وہ تو اپنے کلام عزیز میں اپنے رسول کے مخالف کے لئے فرماوے۔

ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لہم الھدی لن یضروا اللہ شیئا وسیحبط اعمالہم۔ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم۔ اور وہ مردود خدا کے سارے رسولوں اور خصوصاً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف کو راستباز باعمل اور ناجی تبلاوے۔

اے ظالم خدا اور رسول کے دشمن تو پوچھتا ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بتلائی ہوتی۔ قرآن کریم تو سارا اسی سے بھرا ہوا ہے کہ جو شخص رسول کریم پر ایمان نہیں لائے گا۔ آپ کی اطاعت نہیں کرے گا وہ جہنمی ہے۔ الذین کفروا لہم عذاب شدید والذین امنوا وعملوا الصلحت لہم مغفرۃ واجر کبیر۔ اور فرمایا یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیرا لکم۔ اس آیت کریمہ میں تمام جہان کے لئے حکم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمہارے رب کی طرف سے الحق ہے ایمان لاؤ کہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ پر ایمان لائے بغیر کوئی نیکی اور نجات حاصل نہیں کر سکتا۔

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموت والارض لا الہ الا ھو یحیی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلمتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون۔ (سورۃ اعراف) ۔ اے ... تمام جہان کے

لوگون سے کہد کہ لوگو! مین تم سب کی طرف اس خدا کا رسول ہو کر آیا ہون ۔ کہ آسمان و زمین کی تمام سلطنت اسی کی ہے ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہین ۔ وہی جلاتا اور وہی مارتا ہے ۔ تو لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ اس کے رسول نبی امی پر کہ وہ خود بھی اللہ اور اس کی کتابون پر ایمان رکھتے ہین اور انہین کی پیروی کرو ۔ تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ۔ یہ خداوند عالم کا فرمان ہے اور یہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲ مین لکھتا ہے ۔ [illegible] خداوند عالم کے غیر متناہی کمالات [illegible] اور اس کی غیر محدود ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کو کسی انسان کے تابع نہین مان سکتا ۔ ایسا ماننا بدیہی نظر مین باطل ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان [illegible] ایک انسان کے تابع ہو جاتی ہے ۔ چنانچہ اپنے اس عقیدہ کو صفحہ ۱۵ پر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے اس آیت کریمہ کے بیان فرمانے پر قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ یعنے ان کو کہدے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے) اس کے جواب مین اول نفاق کے طور پر اس قدر لکھ کر "یہ ایک علیحدہ امر ہے ۔ متنازعہ فیہ امر مدار نجات ہے اس مین کوئی کلام نہین کہ اتباع محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نجات کا سیدھا صاف اور آسان رستہ ہے " پھر اس منافقانہ عقیدہ کو نہ چھپا سکا ۔ پھر صاف طور پر اس کے آگے لکھتا ہے " مگر یہ نہین کہ اس بے انت ذات کے تمام قوانین رحمت و مغفرت ایک انسان کے ہی تابع ہو گی " یعنے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے ۔ خداوند عالم کی توہین اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے ۔ کہ اس کا ماننا اور اس کی عطا کردہ عقل اور فطرت کے مطابق اعمال صالحہ کرنا اور بدی سے بچنا موجب نجات نہین ہو سکتے ۔ تاوقتیکہ ایک انسان کو ساتھ نہ مانا جائے " یعنے خداوند عالم کی یہ سخت توہین ہے ۔ کہ اس کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا جاوے دیکھو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام

سے بیمر گشتی کا کیا نتیجہ ہوا کہ قرآن کریم کو تمام جہان کے لئے قانون الٰہی ماننا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کے لئے ہادی کامل یقین رکھنا اور اللہ جلشانہ کے ساتھ آپ پر ایمان لانا اس کے نزدیک خداوند عالم کی اس سے زیادہ توہین نہین ہو سکتی ۔

اور صفحہ ۱۸ پر اس خط مین جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو لکھا ہے ۔ تحریر کرتا ہے " جو لوگ نقص علم یا نقص فہم کی وجہ سے نہ شرارت اور عناد کی وجہ سے مخالف بھی ہون اور حقیقت مین راستباز خدا پرست اور نیک عمل ہون ۔ وہ بھی قابل معافی ہین " گویا قانون کے خلاف ورزی اگر نقص علم اور نقص فہم کی وجہ سے ہو تو وہ قابل معافی ہے ۔ اے عبد الحکیم [illegible] کے خلاف کرکے پھر یہ عذر [illegible] کا مطلب سمجھ [illegible] یہ فعل بھی داخل جرم ہے [illegible] تو تیرا یہ اصول صحیح سمجھا جاوے ۔ اللہ جلشانہ تو ایسے عذر کرنے والون پر لعنت بھیجتا ہے ۔

انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد ۔ یوم لا ینفع الظالمین معذرتہم ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار ۔

ہم دنیا کی زندگی مین بھی اپنے رسولون کی اور ایمان والون کی مدد کرتے ہین ۔ اور اس دن بھی مدد کرین گے ۔ جبکہ گواہ (یعنے رسول اور فرشتے) گواہی دینے کھڑے ہون گے ۔ جس دن نافرمانون کو ان کی معذرت کچھ بھی نفع نہ دے گی اور ان پر خدا کی لعنت ہو گی اور ان کے لئے برا گھر ہے ان عبارتون پر جو اس کے رسالہ سے نقل کی گئی ہین ۔ خوب غور کرکے دیکھ لو ۔ کہ یہ شخص عیسائی ہے اور نہایت باریک اور مخفی در مخفی پہلوؤن سے بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر مسلمانون کو وحدانیت کی طرف بلا کر عیسائیت پھیلانی چاہتا ہے اور خدا کے رسولون اور کتابون کا سخت منکر ہے ۔

اب مین عبد الحکیم مرتد کے متفرق خیالات اور اس کا صریح جھوٹ اور افترا جس سے اس کی دورنگیاں اور گستاخیان اور [illegible] کی تصدیق آشکار ہو جائے گی اور جس سے یہ بھی ہویدا ہو جائے گا

ایسا شخص کسی وقعت اور اعتبار کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہے ۔ ظاہر کرنا چاہتا ہون اور یہ حال اس کی دورنگی اور افترا علی اللہ کا مشتے نمونہ از خروارے کسی قدر اس جگہ بیان کیا جاتا ہے ۔ اول اس نے کتاب ذکر الحکیم ۲ مین اپنی رویائے کا رویا صادقہ ہونا اور اپنا صاحب الہام و صاحب کشف ہونا ظاہر کرکے مسلمانون اور برہمون اور عیسائیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے ۔ پھر صفحہ ۲۹ سے صفحہ ۳۳ تک خدا کے مخلص بندون کی شناخت کے لئے دلائل بیان کرکے اس طرح پر تحریر کیا ہے " میں تمہین بہ تقاضائے ہمدردی کہے دیتا ہون ۔ کہ مین اپنی ذاتی سمجھ پر کچھ بھروسہ نہین رکھتا ۔ بلکہ یہ تمام روشنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ خوابات عطا کی اور یہ تمام [illegible] اطاعت محمد و قرآن مسیح الزمان ہے [illegible] جب ان [illegible] سے [illegible] مجھ تک پہنچی ہین ۔ پس اس قابل ہون ۔ کہ جو کچھ جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے مجھ کو ملتا ہے ۔ وہ بلا واسطہ آنجناب مجھ کو مل سکتا ۔

اور صفحہ ۳۵ ذکر الحکیم نمبر ۱ پر یہ ہے " وہ اے مولوی صاحبان اگر اس زمانہ مین جناب مسیح الزمان مرزا صاحب عام طور سے یہ کہنے والے نہ ہون ۔ ؏

گرچہ ہر کس ز روئے لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

تو تمہاری خشک تقریرون کی فلسفہ الٰہیات کے مقابلہ مین کچھ وقعت نہ رہی دونون طرف طبل تہی کا شور ہو جاوے اور شاید انہین لوگون کی طبل تہی کی آواز غالب رہے جو فلسفیانہ طور سے تقریر کر رہے ہین ۔

پھر صفحہ ۴۵ پر ہے " مرزا صاحب بیشک ایک عظیم الشان حجۃ اللہ اور حجت اسلام ہین ۔ مگر افسوس " تم اس خدائی نعمت اور رحمت کی قدر نہین کرتے مین نہین جانتا کہ یہ ناشکری اور [illegible] کب تک تمہارے دامنگیر رہیگی صفحہ ۵۵ پر ۔ اے مولوی صاحب ایک ایسے شخص کی نسبت جو با آواز کہہ رہا ہے کہ آؤ اور مین تمہین خاص خاص برکات سماوی دکھلا دونگا ۔ جو مخصوص باالاسلام ہین صفحہ ۷۰ پر ۔ اے مولوی صاحب یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ ایک مفتری اور زر پرست شخص اس زمانے مین دلیرانہ تمام طور سے با آواز بلند کہہ سکین گے ۔ ؏ گرچہ ہر کس ز روئے لاف بیانے دارد ۔ صادق آنست کہ از صدق

(باقی آئندہ)

ریویو

آلہی سلسلے اور ارتداد ۔ اس نام کا ایک مختصر سا رسالہ جماعت احمدیہ میرٹھ نے چھپا کر پانسو بلا قیمت تقسیم کیا ہے ۔ یہ رسالہ اقتباس از ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ بابت جولائی سنہ ۱۹۰۶ء نمبر ۷ ہے ۔ لکھائی چھپائی عمدہ ۔ اللہ تعالے جماعت میرٹھ کو جزائے خیر دے ۔ غالباً میاں عبدالرشید صاحب مالک مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ ۔ محلہ رنگسازاں سے مل سکیگا ۔ کیونکہ اسی جگہ چھپا ہے ۔

رہنمائے اسلام ۔ مولفہ صوفی عبدالرحمان حنفی المذہب ۔ ساکن مالیرکوٹلہ ۔ اس رسالہ میں نماز و وضوء و غسل وغیرہ کے متعلق مسائل فقہیہ کا ذکر ہے ۔ اور نماز کا ترجمہ ۔ اوقات نماز وغیرہ درج اخیر میں تعلیم قرآن سے نمونہ کے طور پر چند مقامات کا صرف اردو ترجمہ ہے ۔ صوفی صاحب پہلے اس جماعت میں داخل تھے ۔ مگر اب ابتلا میں ہیں ۔ تاہم اس سلسلہ کے ساتھ اتنا تعلق ہے کہ اپنے رسالہ کے اخیر میں حضرت اقدس کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" درج کی ہے ۔ قیمت ۲ ۔

البشارۃ العظمی ۔ مصنفہ مولوی مشتاق احمد اس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو ثابت کیا گیا ہے ۔ قیمت ۱ر ۔ ملنے کا پتہ مولوی محمد تنبیہ خوشنویس ۔ لدھیانہ محلہ ڈھولیوال

سندلعل کے گلقند مفرح

کا ایک ڈبہ ہمارے پاس برائے ریویو پہنچا ہے ۔ جس کی نسبت میں حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے اس کی تعریف میں تحریر فرمایا ہے کہ دافع قبض اور مقوی دماغ ہے تو اس کے بعد میرے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ تاہم ناظرین کی اطلاع کے واسطے میں کہتا ہوں ۔ کہ میں نے خود بھی اس کا استعمال کیا ہے ۔ مصفٰے اور عمدہ تازہ بنا ہوا ہے ۔ خوشگوار اور سریع الاثر ہے ۔ جو صاحب خریدنا چاہیں ۔ وہ اس پتہ پر لکھیں ۔ سندلعل منیجر ۔ ریاست چمبہ پنجاب ۔ قیمت فی پونڈ عہ اور دو پونڈ ۲؎

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ نیازمند نہایت ادب سے عرض کرتا ہے کہ ایک مضمون اور ایک غزل ارسال خدمت ہے اخبار بدر میں شائع کر دیجئے ۔ نیازمند آپ کا نہایت مشکور ہوگا ۔ فقط ۔ مرسلہ ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی احمدی ۔

اخبار الحکم مطبوعہ ۲۴ر جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں آیت واذا ستسقی موسی لقومہ ۔ الخ کی تفسیر عالی جناب معلی القاب حضرت اقدس احسن المناظرین فاضل امروہوی مدظلہ نے ایسی جامع و مانع لکھی ہے کہ ہر ایک اہل عقل پڑھتا ہے اور وجد کرتا ہے ۔ مگر بعض بلید الطبع کند ذہن لوگ فاضل امروہوی کی نہایت نفیس توجیہات کو سمجھ کر لطف نہیں اوٹھا سکے ۔ مخدومنا فاضل امروہوی نے اس قصہ کا سائنس کے موافق نہایت خوبی کے ساتھ ثابت فرما دیا ہے ۔ لیکن جن کو نئی روشنی سے متاثر ہونیکا دعوی ہے ۔ یعنی جن کی کمزور آنکھیں نئی روشنی سے خیرہ ہو کر اس کو اچھی طرح دیکھ بھی نہیں سکیں وہ اگر چاہیں تو مضمون ہذا سے اپنی تسکین کریں ۔ (۱) بذریعہ سائنس یہ بات ثابت شدہ ہے ۔ کہ پانی دو ہواؤں سے مرکب ہے جن کو آکسیجن اور ہیڈروجن کہتے ہیں یہ بھی ظاہر ہے ۔ کہ آکسیجن ہوا میں فیصدی ۲۱ موجود ہے ۔ اب اگر کوئی ایسا جسم (پتھر) موجود ہو جو ہیڈروجن خارج کرتا ہو ۔ تو یقیناً ۔ اس پتھر سے پانی جاری ہو جائیگا ۔ اور ہوا میں سے آکسیجن کھنچ کھنچ کر پانی ہونا شروع ہوگا ۔ (۲) دنیا میں اکثر چشمے پہاڑوں پر ایسے پائے گئے ہیں ۔ کہ ایک خاص مقام سے پانی جاری ہے ۔ مگر اس مقام کے آس پاس سے مٹی کھود کر جب اس پتھر کو بھی جس سے پانی نکلتا تھا علیحدہ کر دیا ۔ تو پانی بند ہو گیا ۔ اور پھر پانی کا کہیں پتہ و نشان نہ ملا ۔ کہ کہاں سے آتا تھا ۔ اور اب کہاں گیا ۔ چنانچہ ایسے چشموں کی نسبت سوائے اس کے اور کچھ قیاس نہیں کیا گیا ۔ کہ پانی جو جاری تھا ۔ وہ کسی خاصیت کی وجہ سے ہوا میں سے حاصل ہو رہا تھا اور اس کیمیاوی امتزاج میں تغیر پیدا ہونے سے پانی بہنے کا سلسلہ موقوف ہو گیا (۳) ایک نمک ہوتا ہے ۔ جس کا نام ہے ۔ کیلسیم کلورائڈ ۔ اور اس کو پانی کے ساتھ اس قدر کشش ہے کہ اگر اس کو وزن کر کے ہوا میں کھلا رکھیں ۔ تو آس پاس کی مس کرنیوالی ہوا سے پانی کے بخارات جذب کر کے تھوڑی دیر میں مرطوب اور وزن میں زیادہ ہو جائیگا ۔ ایک وہ زمانہ تھا ۔ کہ کیلسیم کلورائڈ کی یہ خاصیت کسی کو معلوم نہ تھی ۔ اسی طرح یہ ممکن ہے کہ کیلسیم کلورائڈ کی خاصیت کا ایک نہایت وسیع پیمانہ پر لئے ہوئے کوئی پتھر ہو جس سے ابھی تک لوگ ناآشنا ہیں (۴) ماہران علم طبعی اس بات سے بخوبی واقف ہیں ۔ کہ چشموں کا پانی اکثر مقامات میں کسقدر بلندی پر چڑھکر منبع سے خارج ہوتا ہے ۔ عام لوگ اس باریک مسئلہ کو سمجھنا چاہیں ۔ تو کسی برتن میں پانی بھر کر ایک نلی جو مڑی ہوئی بشکل لام (ل) ہو ۔ اور جوف اس کا ہر جگہ بالکل مساوی ہو لیکر اس کا ایک سرا اس پانی میں ڈال کر دوسرے سرے سے خواہ منہ سے بذریعہ سانس یا بذریعہ پمپ پانی کھینچ کر چھوڑ دیں ۔ تو تمام پانی برتن کا خودبخود اوپر چڑھکر باہر نکل جاویگا ۔ اسی طرح اس پتھر سے پانی جاری ہونے کا مسئلہ بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے ۔ فقط ۔ راقم ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش ۔ احمدی ۔ نجیب آبادی ۔

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی احمدی تلمیذ جناب اکبر نجیب آبادی

امام وقت کی فرقت میں کلفت ہے یہاں مجھکو
میری تقدیر لیجائے دکھا قادیاں مجھکو
یہاں بے چین رکھتا ہے شیاطین کا ہجوم مجھکو
خداوندا دکھا دے جلد اب دار الامان مجھکو
سخن گوئی سکھا دے بھائی اکبر شاہ خاں مجھکو
کہ نو آموز ہوں آتی نہیں طرز فغاں مجھ کو
مجھے دن رات غم کہاتا ہے اور میں غم کو کہاتا ہوں
خود اپنا مہماں نے کر لیا ہے مہماں مجھ کو
یہاں لشکر میں بھی شل نجیب آباد شور و شر ہے
رہے یورش دشمنوں کی پاکے تنہا ناتواں مجھکو
مجھے کامل نمونہ احمدیت کا بنا یارب
ہمیشہ نفس و شیطاں سے الٰہی دے اماں مجھکو
امام وقت کے صدقہ میں کر دے آرزو پوری
نہ کر محتاج غیر دوں کا تو خلاق جہاں مجھکو

[illegible]
با [illegible] اپنے اسے امام دو جہان مجھکو
[illegible] نہ [illegible] ہیچ دانش
[illegible] کوئی بھی اپنا راز دان مجھکو

شعر و سخن

مولٰنا ترک علی شاہ صاحب ترکی نے ایک کتاب بنام سلک گوہر حال مین شائع کی ہے۔ جس مین قصہ سرمد کو نظم مین ادا کیا ہے۔ نظم بہت عمدہ ہے۔ اور چھپائی لکھائی بھی بہت صاف ہے۔ اس نظم مین سے چند اشعار بطور نمونہ درج ذیل کیے جاتے ہین۔

بنامِ آنکہ او عاجز نواز است
بنامِ آنکہ نامِ او غفور است
[illegible]
[illegible] رگ [illegible] چشم و دور است

دلے باشد بدہ اے خالقِ جان
دلے خواہم کہ باشد ہمدمِ تو
دلے دہ کز غمت افسردہ باشد
کہ در ذکرت بود پیدا و پنہان
شہید جلوۂ تیغ غمِ تو
[illegible] خود زدہ باشد

بیا ساقی ز راہِ مہربانی
بدہ جامِ شرابِ ارغوانی
کہ قصد نعت ختم المرسلین است
کہ رویش قبلۂ دینِ متین است

رسول اللّٰہ ختم المرسلین است
شفیعِ ما بمحشر بالیقین است
نگیرد بازوے ما گر بمحشر
چہا بر ما رود اللّٰہ اکبر
ظہورِ ہر دو عالم شد ز نورش
بعالم گرچہ آخر شد ظہورش
سرش راز یبتے از تاج لولاک
بلند از پائے بوسش قدرِ افلاک
کلیم از عزو تمکینش بحیرت
سرِ عیسٰے بزانو ہا ز غیرت
چنان قدرش شبِ معراج افزود
کہ چشمِ ہر پیمبر سوے او بود
چو احمدؐ پیشواے ما نہ باشد
ز ما راضی خداے ما نہ باشد
بیارائش فدا جان و دلم باد
بخاک جادۂ شان منزلم باد
بیا ساقی بیا اے مایۂ ناز
بدہ جامے مرا از بادۂ راز
کہ تا طبعم کند گوہر فشانی
بمدحِ میرزاے قادیانی

در مدح حضرت مسیح موعودؑ میرزا غلام احمدؐ قادیانی

بنازم کشورِ پنجاب برخویش
کہ شد در تو ظہورِ آن نکوکیش
کہ چشمم بود وا در انتظارش
دلم کردے لبکا در انتظارش
سپہرِ عصمت و عیسٰے موعودؑ
امام برحقِ این عہدِ مسعود

[illegible] زندہ شد دین پیمبر
زوانش تازہ آئین پیمبر
[illegible] مریم زقرآن
چو ثابت کرد آن ممتازِ دوران
[illegible] قومِ نصاریٰ [illegible] گون شد
دلِ ہر راہب از اندوہ خون شد
چو از [illegible] گردش حق [illegible]
دلش شد واقف ہر گوہرِ راز
مثیلِ عیسیِ مریم بعالم
بود لاریب آن ذاتِ مکرم
بیا [illegible] ز [illegible]
کمش ز نہار سر از طاعتِ او
مبادا [illegible] از عالم ہوس مست
دہی این دولتِ دارین از دست
مگردان رو کہ خود از تو دانی
کہ باشد شاہدش سبع المثانی
خوشا آن [illegible] کہ آید در پناہش
خوشا آن فرقے کہ گردد خاکِ راہش
خوشا آن [illegible] کہ قصد لقائش شاید
خوشا آن جانے کہ در شوقش سرآید
بیا اے ساقی [illegible]
مرا [illegible] از صہبائے عشرت
کہ [illegible] آصف جاہ گویم
زمدحش گوہر [illegible]

قابلِ غور صاحب [illegible] پنجاب

مجتبی ایڈیٹر بدر صادق اخبار قادیان۔

قصبہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ایک بڑا امپارٹنٹ بارونق بلدہ ہے۔ اور جس کی رونق بباعث اجراے مندرجہ ذیل مطابع و شفاخانجات و مدارس روز بروز ترقی پر ہے۔

مطابع

۱۔ ریویو آف ریلیجنز۔ یہ مطبع بڑا بھاری کارخانہ ہے۔
۲۔ الحکم " " " "
۳۔ بدر " " " "
۴۔ ضیاء الاسلام " " " "

مدارس

۱۔ تعلیم الاسلام سکول۔ اس مین ۱۴ معلم اور تین سو ۳۰۰ طلبار تعلیم پاتے ہین۔
۲۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سکول

شفاخانجات

۱۔ شفاخانہ متعلق تعلیم اسلام سکول
۲۔ شفاخانہ حضرت مولوی نور الدین صاحب حکیم الامت۔ اس شفاخانہ مین مریضان قصبہ و مفصل بکثرت آتے رہتے ہین۔
۳۔ شفاخانہ طبیب حاذق۔

بازار حسب حیثیت قصبہ عمدہ آباد ہے۔ اشیار خورد ملی و پوشیدنی ضروری بکثرت دستیاب ہوتی ہین۔

بنابر حصول شرف بیعت و زیارت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر قصبہ و دیار سے لوگ شب و روز آتے ہیں۔

آبادی اس کی سال ۱۹۰۱ء میں ۲۹۰۰ مردمان ہوئی تھی۔ اکثر مطالبہ بعد سال مردم شماری جاری ہوئے ہیں۔ اس حساب سے آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ چونکہ ڈاک خانہ موجود ہے۔ اس کی آمدنی بھی معقول معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے قادیان کو تار کی اشد ضرورت ہے۔ براہ عنایت اس اخبار میں تحریک بالا درج فرماویں۔ اغلب ہے کہ خرچ صرف قائمی لائن تار ہوگا۔ فی الحقیقت الاونس سے کام بخوبی چلیگا۔

ایک احمدی خادم پبلک۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۶ء قادیان

رسید زر

۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ نمبر ۱۱۸۷ فیض الرحمان صاحب عا
۱۴ " " نمبر ۱۲۱۴ برکت علی صاحب عا/۱۲
۱۴ " " نمبر ۱۲۳۴ شہر سلیم صاحب عا/۱۲
۱۵ " " نمبر ۱۲۱۳ مہتاب علی صاحب عا/
۱۵ " " نمبر ۱۲۰۶ عابد حسین خانصاحب ہے
۱۸ " " نمبر ۹۰۸ امام علی خان صاحب ہے
۱۸ " " نمبر ۳۹۶ مطیع اللہ صاحب عا/۱۲
۲۰ " " نمبر ۱۱۹۰ شیخ علی محمد صاحب عا/۱۲
۲۰ " " نمبر ۹۵۲ ابراہیم خان صاحب عہ/
۲۱ " " نمبر ۲۴۰ فضل محمد صاحب ۱۲/
۲۲ " " نمبر ۱۱۷۵ احمد حسین صاحب عہ/
۲۲ " " نمبر ۱۱۹۷ یامین شاہ صاحب عا/۱۲
۲۴ " " نمبر ۱۲۱۶ خیر الدین صاحب عا/۱۲
۲۴ " " نمبر ۱۲۳۰ عبد الرحمان صاحب صوفی عا/۱۲
۲۴ " " نمبر ۱۲۰۹ یعقوب علی خان صاحب ہے
۲۶ " " نمبر ۱۲۲۶ نصر اللہ خان صاحب عہ/۸
۲۶ " " نمبر ۱۲۳۵ مہر شاہ صاحب ۱۱/

درخواست دعا

مجھے ایک سخت مشکل در پیش ہے احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے رحم فرماوے۔
عبد المجید احمدی۔ طالب علم۔ شاہدرہ

سیلاب والی پیشگوئی کس زور شور سے پوری ہو رہی ہے۔

اخبار جاسوس آگرہ لکھتا ہے۔

باران رحمت ہے یا باران زحمت

گرا ہوال میں کثرت بارش سے سینکڑوں جانیں نقصان ہونے کے علاوہ فصل کا ستیاناس ہو گیا گونڈہ بہرائچ اور گورکھپور کی بھی یہی حالت ہے علاقہ تحصیل اکبر پور ضلع فیض آباد میں ۱۳۳ گاؤن بالکل برباد ہو گئے ہیں نقصان کا پورا اندازہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ اسیطرح اناؤ ہردوئی اور بلیہ میں بھی فصلوں اور جانوں کو نقصان پہنچا گویا ان اضلاع میں فصل خریف تو سب خراب ہو گئی۔ ربیع کے لئے تقاوی کا ضرور انتظام ہونا چاہیئے مہربان گورنمنٹ سے امید ہے کہ وہ غریب کاشتکاروں کو ہر طرح امداد دے گی۔ قحط فنڈ میں کام کرنے والوں کی تعداد آخری ہفتہ میں (۱۱۲۰۰) تک پہنچ گئی ہے خداوند پاک ان کوششوں میں برکت دے اور اپنے بندوں پر کرم فرمائے۔

اخبار عام لکھتا ہے۔ ہندوستان کے تمام نواحون اور صوبجات سے سخت بارشوں اور طوفانوں اور طغیانیوں کی خبریں آرہی ہیں۔ سینکڑوں گاؤن بہ گئے ہزاروں لاکھوں ایکڑ اراضی تہ آب ہیں۔ کئی پل خستہ ہو گئے۔ ریلیں ٹوٹ گئیں۔ ٹیلے پھسلنے سے بھی بہت نقصان اور خرابی ہوئی ہے۔

اخبار عام لکھتا ہے۔ رنگون (برہما) ۸ ماہ حال کو ایسا بھاری طوفان نمودار ہوا کہ قہر درویش برجان درویش بارش نے وہ اودہم مچایا کہ توبہ بھلی۔ تس پر جابجا دریائی باڑھیں ایسی آئیں کہ اکثر مقامات کو سال بھر کے واسطے بالکل تباہ و برباد کر ڈالا۔ پھر مکانات سربسجود ہونے شروع ہو گئے۔ سنتے ہیں کہ برما ریلوے کا بھی نقصان ہوا ہے۔ ایک پل بالکل بہ گئی اور اکثر جگہ سے سلیپر معہ ریل نہ معلوم کدھر بہ کر چلے گئے۔ تمام ڈاک اور مال کی آمد و رفت رک گئی یہ طوفان ۹ تک پوری تیزی میں تھا۔ مگر بعد دوپہر معدوم ہونا شروع ہو گیا۔ اب تک کچھ لکھ نہیں سکتا۔ کہ کس قدر نقصان ہوا ہوگا۔

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دہوکھے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹینس کے تمام لوازمات فٹ بال پولو ہاکی شکار وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بید کی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کس قدر ترقی کی ہے تمام ہندوستان میں یہاں کے کارخانوں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے لیکن اس بات کو راز دار بخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں ان کو قیمت بھی دگنی پڑتی ہے اور سٹوروں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی ان کے واسطے کوئی نہیں ہوتا۔ چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قائم کی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ۱۱ فی روپیہ کمیشن لیا جاویگا۔ اخراجات روانگی ذمہ خریدار ہوں گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کروانے میں ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں تو ان کو خالص زیور بنوا کر روانہ کیا جائیگا جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ دار ہوں گے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۱۲ فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ۱/ فی تولہ ہوگا۔

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر

تصدیق میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یا دہوکہا نہ ہوگا کیونکہ یہ مومنوں کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودہری مولا بخش فارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

قابل تقلید نمونہ

منشی حبیب الرحمان صاحب احمدی رئیس حاجی پور کی لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ انہوں نے یہ تجویز کی ہے کہ ایک پرچہ میگزین اردو و انگریزی اور ایک اخبار الحکم اور ایک اخبار بدر اور ایک تعلیم الاسلام اور ایک تشحیذ الاذہان کسی غریب احمدی کے نام پر ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا جاوے تاکہ ان کی لڑکی کی روح کو ثواب پہنچتا ہے لہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ مستحق احمدی احباب ناظمان رسائل کے نام درخواستیں روانہ کر دیں۔

خریداران بدر کیواسطے تین رعایتوں کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۶ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری ۔ سب رجسٹروں ۔ وکیلوں مختاروں عرائض اور اپیل نویسوں ۔ رئیسوں ۔ تاجروں ۔ ساہوکاروں ۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور ان کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیاں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اسکا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زرکثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمیں سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۶ء تک ایک سو پچیس برس کی عیسوی ہجری ۔ فصلی ۔ سمتی تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسری سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جا سکتی ہیں یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمیں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اسکے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت ۲ پائی فی سال کے حساب سے بھی کم یعنی ۲ (مجلد ۲) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے

خریداروں کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھیجوا دینگے ان کو اور ایسے خریدار صاحب کو اڑھائی اڑھائی روپیہ میں یہ جنتری دی جائیگی ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جائیں ۔

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کیواسطے ہر دو بقیمت ۔ اخبار بدر کی سالانہ قیمت ۲ ہے اور براہین احمدیہ معہ سوانح حضرت مسیح موعودؑ و فہرست مضامین کی قیمت صرف ۲ کل ۴ ہوئے لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کردیں ان کو براہین احمدیہ ۲ میں دیجاویگی ۔ اور اخبار بدر بھی ۲ میں دیا جائیگا کل ۴ ہوئے مجلد کی قیمت ۲ زائد ہے ۔

لغات القرآن

حصہ اول مصنفہ سید عبد الحی صاحب عرب جسکی اصل قیمت ۸ ہے دفتر بدر سے ان خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کردیں یہ کتاب صرف ۱۲ میں ملسکتی ہے کارخانہ بدر نے کچھ زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے ۔

مینیجر اخبار بدر

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اولاد ہو جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرا دیں ۔ خدا کے فضل سے انشاء اللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹام پر تحریر کرلیں کہ بعد حاملہ اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے ۔ ان کا تمام اندک خرچ دوائے کر کے دیا جائیگا ۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرمائیں بالکہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں فیہم شیخ ۔۔۔ اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے ۔ اولاد دینے والا خدا ہے مگر اسی نے دواؤں میں تاثیر رکھی ہے ۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی مہتمم کارخانہ بقائے نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ ۔۔۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ اڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں مینیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ تر تازہ خبریں تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا اڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۳ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے ۔ درخواستوں کا پتہ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ ۔ مضبوط ۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں

لاہور کے خراس آٹا پیسنے کی مشین ہیں تمام ہندوستان میں چلتی ہیں ۔۔۔ من سیر پختہ فی گھنٹہ آٹا پیستی ہیں ۔۔۔ من پختہ مبلغ معہ ۔۔۔ روپیہ ۔۔۔ بیلنہ آنے پر خراس دیا جاتا ہے بیلنے کماد پیلنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان المبارک کی سحری اور افطار کے اوقات

یوم	تاریخ چاند ۱۳۲۴ھ	تاریخ انگریزی ۱۹۰۶ء	وقت انتہائی سحر		وقت افطار	
			گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
سبت	یکم رمضان	۲۰ اکتوبر	۴	۳۴	۵	۳۳
احد	۲	۲۱	۴	۳۵	۵	۳۲
اثنین	۳	۲۲	۴	۳۶	۵	۳۱
ثلاثہ	۴	۲۳	۴	۳۷	۵	۳۰
اربعہ	۵	۲۴	۴	۳۸	۵	۳۰
خمیس	۶	۲۵	۴	۳۸	۵	۲۹
جمعہ	۷	۲۶	۴	۳۹	۵	۲۸
سبت	۸	۲۷	۴	۴۰	۵	۲۷
[illegible]	۹	۲۸	۴	۴۱	۵	۲۷
اثنین	۱۰	۲۹	۴	۴۱	۵	۲۶
ثلاثہ	۱۱	۳۰	۴	۴۲	۵	۲۶
اربعہ	۱۲	۳۱	۴	۴۲	۵	۲۵
خمیس	۱۳	نومبر	۴	۴۳	۵	۲۵
جمعہ	۱۴	۲	۴	۴۳	۵	۲۴
سبت	۱۵	۳	۴	۴۴	۵	۲۳
احد	۱۶	۴	۴	۴۵	۵	۲۳
اثنین	۱۷	۵	۴	۴۵	۵	۲۲
ثلاثہ	۱۸	۶	۴	۴۶	۵	۲۱
اربعہ	۱۹	۷	۴	۴۷	۵	۲۰
خمیس	۲۰	۸	۴	۴۸	۵	۱۹
جمعہ	۲۱	۹	۴	۴۹	۵	۱۹
سبت	۲۲	۱۰	۴	۴۹	۵	۱۸
احد	۲۳	۱۱	۴	۵۰	۵	۱۸
اثنین	۲۴	۱۲	۴	۵۰	۵	۱۷
ثلاثہ	۲۵	۱۳	۴	۵۱	۵	۱۷
اربعہ	۲۶	۱۴	۴	۵۱	۵	۱۷
خمیس	۲۷	۱۵	۴	۵۱	۵	۱۶
جمعہ	۲۸	۱۶	۴	۵۲	۵	۱۶
سبت	۲۹	۱۷	۴	۵۲	۵	۱۶

نوٹ ۱ وقت سحر اور وقت افطار اُسی روزہ کا وقت سحر اور وقت افطار ہے۔ کیونکہ اسلامی جنتری کے مطابق یکم تاریخ اُسوقت سے شروع ہو جاتی ہے۔ جسوقت کہ چاند نظر آجاوے۔ اور سحر کا وقت اس دن میں شمار کیا جاتا ہے۔ جو سورج نکلنے پر آنے والا ہے رات دن ۲۴ چوبیس گھنٹہ کا ہوتا ہے جس میں رات پہلے آتی ہے اور دن پیچھے۔

نوٹ ۲ - یہ اوقات سحر اور افطار کے ایک معتبر جنتری سے نقل کر کے لکھے گئے ہیں۔ مگر مختلف شہروں کے اوقات میں کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے اور نیز ریل کے وقت اور اصلی مقامی وقت میں ہر جگہ فرق ہوتا ہے۔ اس واسطے بہتر ہے کہ عمدہ صحیح گھڑی کے ذریعہ سے پہلے روز وقت کا اندازہ کر لیا جاوے۔ اور پھر اس پر ایک دو منٹ مطابق نقشہ کے بڑھا گھٹا لئے جاویں۔

معذرت

ناظرین حیران ہوں گے کہ اس ہفتہ کا اخبار بجائے ۱۶ سولہ صفحہ کے صرف دو صفحہ کا ہوا اور نہایت مختصر۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت اقدس کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مضمون تمام ہو کر کاپیاں سب لکھی جا چکی ہیں اور بہت سی کاپیاں جمع ہیں اور کتاب کا بجلد شائع کرنا ضروری ہے اس واسطے چند اوراق کتاب مذکور کے اخبار بدر کے مطبع میں چھپتے ہیں۔ چونکہ مطبع بدر میں چھاپنے کی کل (یعنی چھاپہ) صرف ایک ہی ہے اور اخبار کا کام اتنا بڑھا ہوا ہے کہ بمشکل ہفتہ بھر میں اخبار ہی چھپ سکتا ہے۔ اس واسطے یا کتاب چھپتی یا اخبار۔ چونکہ کتاب کا کام مقدم تھا۔ اس واسطے اخبار نہ چھپ سکا تاہم احباب کو اس تشویش سے بچانے کے واسطے کہ اخبار حسب معمول کیوں وقت پر نہیں نکلا جیسا کچھ ہو سکا کتاب کی چھپائی سے تھوڑا بہت وقت نکال کر اسی چھاپہ پر ایک اخبار بھی نکالا گیا۔ اور تازہ الہام اور خواب حضرت مسیح سے احباب کو اطلاع کی گئی۔ اور چونکہ رمضان شریف بہت قریب ہے اس واسطے اس مبارک ماہ میں اوقات سحر اور اوقات افطار بھی درج کئے گئے۔ چونکہ اخبار کچھ عرصہ سے بجائے ۱۲ صفحوں کے ۱۶ سولہ صفحوں پر نکلتا ہے اس واسطے امید ہے کہ اس دفعہ کی کمی کو احباب معاف رکھیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کارخانہ کو بہت ترقی عطا فرما دیگا۔ تو اور اتنی گنجائش ہو جاوے گی کہ متعدد کلیں خرید کر لی جاویں۔ تب انشاء اللہ ایسی دقتیں رفع ہو سکیں گی۔ سردست تو خود اخبار کے چلانے کے واسطے بھی احباب کی بہت توجہ درکار ہے۔

درخواست دعا

خاکسار چند روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ اس لئے احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ کریم محض اپنے فضل وکرم سے صحت عطا فرما دے۔ آمین۔

خاکسار محمد حسین کاتب اخبار بدر قادیان
۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

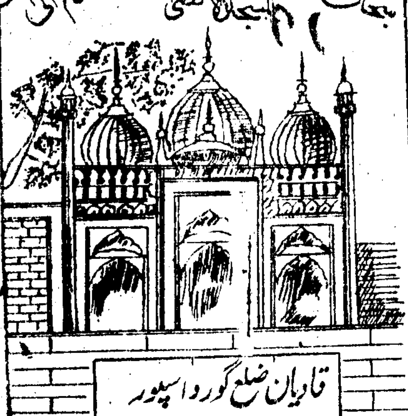

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

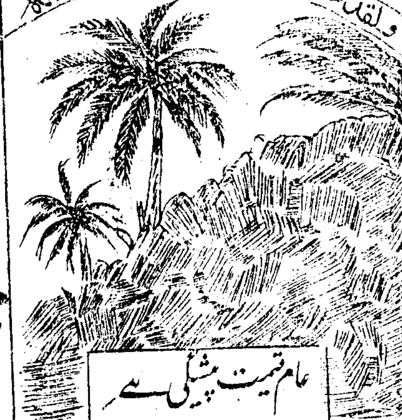

بدر

قادیان

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی سے

ای جہان منتظر خوش باش کا مدلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۲ | سلسلہ الجدید جلد ۲

۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۴۲ | سلسلہ القدیم جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ ۲۰

معاونین درجہ اول جن کو عام پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ۵

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو } للعہ

عام قیمت پیشگی سے

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ نہ بھیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ لوکل ...... مہر افریقہ ...... للعہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک ہمہ ندی آن عالیجناب
نزد ما کافراست خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالی کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی و مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس ؑ بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

نمبر ۴۲ | ۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ میں قرآن خوانی آئی۔ ڈبلیو کالڈویل صاحب کا ایک خط بنام ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کالڈویل صاحب امریکہ کے شہر ڈبلن میں کسی مدرسہ کے افسر یا ہیڈ ماسٹر ہیں۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ مذہب اسلام کے متعلق ان کو صحیح حالات بتلائے جاویں۔ وہ یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ آیندہ موسم سرما میں ہمارے مدرسہ میں قرآن شریف پڑھایا جاوے گا مگر سیل کا ترجمہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ آپ کسی صحیح ترجمہ کا مجھے پتہ بتلائیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مجھے ایک دوست نے ایک پرچہ ریویو آف ریلیجنز کا دیا تھا۔ جس سے مجھے خوشی ہوئی۔ وہی پرچہ اس خط کے لکھنے کا موجب ہوا ہے۔

عیسویت اور شراب نوشی میتھاڈسٹ ٹمپرنس میگزین کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ یہ ایک عجیب لیکن قابل افسوس صحیح واقعہ ہے شراب کی بد عادت کے پھیلاؤ میں بڑی امداد اور طرف داری عیسائی اقوام کی طرف سے ہوئی ہے۔ دراصل یہ طرفداری آج نہیں شروع ہوئی بلکہ خود اناجیل شراب خوری کی تائید کرتی ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ حضرت یسوع خود بھی شراب پیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ یہ سوال کلکتہ کے اخبار ایپی فینی میں پیش ہوا تھا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ اعتدال کے ساتھ شراب پینے میں کوئی حرج نہیں مگر مشکل تو یہ ہے۔ کہ شرابی کو حد اعتدال میں قایم کون رکھے گا۔ بہر حال اس میں شک نہیں کہ دنیا میں شراب نوشی کی لعنت کے لئے عیسائی اقوام بہت کچھ ذمہ دار ہیں۔

پادری صاحبان ناچ گھر میں نارتھ کیرولی نا کے دس مشہور پادری صاحبان شہر نیویارک کی سیاحت کے واسطے روانہ ہوئے ہیں۔ ان کی سیاحت کا ابتدار ایک ناچ گھر سے شروع ہوگا۔ جہاں وہ ایک تھیئٹر میں ایک نئی ناچ کا نظارہ دیکھیں گے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مغربی دنیا میں ناچنا کسی عیب میں شمار نہیں آتا بلکہ ایک مفید اور ضروری ٹھہرانا جاتا ہے۔ اس واسطے پادری صاحبان بھی ایسے ناچ میں شامل ہونا کوئی عیب نہیں جانتے۔ بلکہ خود بھی ناچ کرتے ہیں۔

وبائے بدھ فیلکس ال آسولڈ صاحب نے روحانی وبا پر ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں وہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس وبا کا ابتدا ہندوستان میں بدھ مذہب سے شروع ہوا ہے اور جلد مشرق و مغرب میں یہ وبا پھیل گئی ہے پھر صاحب موصوف تحریر کرتے ہیں۔ کہ موجودہ عیسائیت پر بھی اس وبا کا بہت اثر ہو گیا اور یہ وبا تمام دنیا پر پھیل جاتی۔ لیکن ایک زبردست طاقت نے جس کا سردار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اس وبا کو آگے بڑھنے سے روکا اسلام کی توحید نہ صرف ایشیا کی وہم پرستی کو پستی دکھائی بلکہ یورپ کو بھی اور زیادہ خراب ہونے سے بچایا۔ اور دنیا میں علم کی رونق دوبارہ قائم کی

پادریوں کی کرتوت شہر کنٹکی کے پادری اوایم برون صاحب جعل سازی کے جرم میں گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے۔

پادری ایم سی۔ ایل صاحب ایک وقت میں دو عورتیں رکھنے کے سبب سزایاب ہوئے

شہر مرفیس بورو کے پادری کنگس صاحب نے اپنی بیوی کے مقبوضہ ایک مکان کو آگ لگائی۔ راز ظاہر ہو جانے پر آپ گرفتار کئے گئے ہیں۔

شہر فریسنو کے آرمنی گرجے کے پادری نسرائین صاحب نے ایک چودہ سالہ لڑکی کی عصمت دری کی۔ اس جرم میں آپ گرفتار ہو کر اور سزا پا کر جیل خانہ کی سیر کر رہے ہیں۔

شہر ایلٹن میں ایک سوداگر ایسٹ وار کے دن شراب فروخت کیا کرتا تھا۔ وہاں کے پادری ریکل صاحب نے اس سوداگر کو گرفتار کرانے کی یہ تجویز سوچی۔ کہ ایسٹ وار کے دن اس سے ایک بوتل شراب خرید کر لائے۔ جب بات باہر نکلی۔ تو گرجے کے بڑے پادری نے ان پادری صاحب کو بھی مجرم قرار دیا کہ وہ ایسٹ وار کے دن شراب خریدنے کیوں گئے اور عدالت کے ذریعہ سے گرفتار کرا کے سزا دلائی۔ سزا اس بات پر نہیں کہ شراب کیوں خریدا کیونکہ شراب کا پینا تو عیسائیوں میں جائز ہے۔ خود گرجے کے اندر شراب رکھی جاتی ہے اور سب کو بطور مذہبی رسم کے منہ لگائی جاتی ہے لیکن پادری صاحب کو اس بات پر سزا ملی۔ کہ ایسٹ وار کے دن خرید و فروخت کا کام کیوں کیا۔ عجیب اتہام ہے۔

مقام سوتھ بنڈ کے پادری سٹودل صاحب نے اپنی بیوی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کر کے طلاق کی اجازت چاہی۔ اجازت تو ان کے حسب دل خواہ دی گئی۔ مگر یہ شرط قرار پائی۔ کہ پادری صاحب دو سال تک شادی نہ کریں۔ خوب۔

پادری صاحب نے منظور فرمایا۔ لیکن فیصلہ کے ٹھیک چار گھنٹہ کے بعد پادری صاحب ایک عورت کے ساتھ منہ کالا کرتے ہوئے پکڑے گئے۔

شہر جیری ویلی کے پادری ہگز صاحب ایک ہوٹل میں ایک اجنبی عورت کے ساتھ ناجائز تعلق میں دیکھے گئے۔ راز کے افشا ہونے پر پادری صاحب نے گرجے سے استعفیٰ دیا۔ اور پادری پنے کو چھوڑ کر ایک کارخانہ میں مستری بن گئے۔

کیلے فورنیا کے پادری ویلی صاحب ایک ہی وقت میں دو بیویاں رکھنے کے جرم میں گرفتار ہیں۔

پادری وے کلس کی صاحب قمار بازی کے جرم میں ماخوذ ہیں۔ یہ پادری صاحب شہر شکاگو کے ایک گرجے کے افسر تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ ۔ قیمت اخبار ۔ شرائط بیعت ۔
حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کا مذہب ۔
صفحہ ۲ ۔ مشٹونکٹ ولایت ۔
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ اخبار قادیان
صفحہ ۴ ۔ ڈائری ۔
صفحہ ۵ ۔ بلاد اسلامی ۔
صفحہ ۶ ۔ انتخاب الاخبار ۔
صفحہ ۷ ۔ رمضان المبارک ۔
صفحہ ۸ ۔ ہماری کمزوریان اور ان کا انسداد
صفحہ ۹ و ۱۰ ۔ تفسیر سورۃ النصر
صفحہ ۱۱ ۔ ثبوت دعوے مسیح ۔
صفحہ ۱۲ ۔ بدر خواتین ۔
صفحہ ۱۳ ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدر

مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ خواب مین دیکھا کہ مین کچھ لکھ رہا ہون اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے ۔ **عِلۡمُ الدّرمان ۲۲۳**
علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے ۔ اس کے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہین کہ اس سے کیا مراد ہے ۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ میں نے دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے ، یہ متعین نہ ہوا کہ کس کی موت آئی ہے ۔ تب اس کشفی حالت مین ہی میں نے دعا کی ۔ الہام ہوا ۔

اِنّ المنایا لا تطیش سہامہا ۔ یعنی موتون کے تیر خطا نہین جاتے ۔ تب مین نے اسی کشفی حالت مین ہی پھر دعا کی کہ اے خدا تو ہر چیز پر قادر ہے ۔ تب الہام ہوا ۔

اِنّ المنایا قد تطیش سہامہا ۔ اس کے بعد یہ بھی الہام تہا ۔

"رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت"

میں نہین کہہ سکتا کہ ہم سب مین سے یہ کس کے حق مین ہے ۔
واللّٰہ اعلم بالصواب ۔

اخبار قادیان

ا ۔ کتاب حقیقۃ الوحی کی چھپائی کا کام قریب الاختتام ہے ۔ امید ہے کہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء تک انشاء اللہ تعالےٰ طیار ہو کر شائع ہو جاوے گی ۔ قیمت غالباً ایک روپیہ چار آنہ فی کتاب رکھی جاوے گی ۔ جو بہت ہی کم ہے ۔

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب ۔ بابو غلام دستگیر ۔ سید طفیل حسین صاحب ۔ بابو محمد امین صاحب لاہور سے ۔ چودہری رستم علی صاحب انبالہ سے ۔ بابو فیض علی صاحب ملک بلوچستان سے ۔ صوفی نور الدین صاحب بغدادی ۔ واعظ اللہ دیا صاحب لدہیانہ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ اپنے فرزند رشید محمد یعقوب صاحب قادیان مین بخیر و عافیت پہنچ گئے ہین ۔ جو صاحب مولوی صاحب موصوف سے خط و کتابت کرنا چاہین وہ قادیان کے پتہ پر کرین ۔

آٹھ صفحے کم چونکہ مطبع مین کتاب حقیقۃ الوحی چھپتی تہی اس واسطے چار کاپیان یعنی صفحہ ۷ تا ۱۰ چھپنے کے واسطے لاہور بھیجے گئے تھے ۔ جو اس وقت تک کہ اخبار کا یہ صفحہ چھپنے لگا ہے جو کہ خدا کی تازہ وحی کا صفحہ ہے لاہور سے چھپ کر نہین آیا ۔ اگر جمعرات کی صبح تک بھی وہ ہمارے پاس پہنچ گئے ۔ تو اخبار مین ڈالکر روانہ خدمت کئے جائین گے ۔ ورنہ وہ صفحات انشاء اللہ اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہون گے ۔ اور یہ اخبار وقت پر روانہ کر دیا جاوے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تاکہ بہ سبب دیری کے ناظرین کو تشویش نہ ہو کہ اخبار وقت پر کیون نہین پہنچا ۔

ڈائری

القول الطیب

نماز تراویح اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت سے دریافت کیا کہ رمضان شریف مین رات کو اُٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے مین غفلت دکہاتے ہین۔ اگر اول شب مین ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑہا دیا جاوے۔ تو کیا یہ جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب مین فرمایا۔ کچہ ہرج نہین پڑھ لین۔

توکل علی اللہ کسی دشمن کا ذکر تہا کہ وہ شر کریگا اور حضور کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ فرمایا۔ ہم اس بات سے کب ڈرتے ہیں وہ بے شک کرے بلکہ ہم خوش ہیں کہ وہ ایسا کرے۔ کیونکہ ایسے ہی موقع پر اللہ تعالے ہمارے واسطے نشانات دکھلاتا ہے۔ ہم خوب دیکہ چکے ہین کہ جب کبھی کسی دشمن نے ہمارے ساتھ بدی کے واسطے منصوبہ کیا خدا تعالے نے ہمیشہ اس مین سے ایک نشان ہماری تائید مین ظاہر فرمایا۔ ہمارا بھروسہ خدا پر ہے انسان کچہ چیز نہین۔

باوا نانک صاحب ایک سکھ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا باوا صاحب کا ذکر آیا حضرت نے فرمایا کہ باوا صاحب مسلمان تہے اور نماز پڑہتے تہے۔ سکہہ لوگ بڑی غلطی کرتے ہین جو اپنے گرو کے مذہب کو چھوڑ کر بے ہودہ باتون کے پیچہے پڑگئے ہین اور بُت پرست ہندوؤن کے ساتھ اپنے تعلقات پیدا کر لئے ہین۔ اس سکہہ نے جواب دیا کہ بے شک باوا صاحب فرما گئے ہین کہ بے نماز کتا ہوتا ہے اور صبح سویرے اُٹھ کر وضو کرکے نماز پڑہنی چاہئے۔

پیشگوئی ۱۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء پیشگوئیوں اور معجزات کا ذکر تہا۔ حضرت نے فرمایا کہ پہلے انبیا کی کتابون سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ بڑا معجزہ پیشگوئی ہی ہے۔ پیشگوئی کے سوا دوسرے معجزات مین کئی قسم کے شبہات ہوسکتے ہین اور وہ صرف ایک عارضی بات ہوتی ہے۔ بہت سے تماشہ کرنے والے بہی ایسے کام کرتے ہین کہ لوگ حیرت مین رہ جاتے ہین مگر کوئی تماشہ کرنے والا پیشگوئی کے کام مین پیش دستی نہین کر سکتا۔

خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس زمانہ مین یا تو بالخصوص پیشگوئی ایک نمایان معجزہ ہے کیونکہ فلسفی اور سائنس دان لوگون نے دوسرے معجزات کے متعلق کچہ نہ کچہ راز بیان کئے ہین۔ لیکن پیشگوئی کے متعلق چونکہ وہ کچہ سمجہ نہین سکے کہ اس مین کیا راز ہوسکتا ہے۔ یا کس ظاہری سائنس کے مطابق پیشگوئی کی جاسکتی ہے۔ اس واسطے پیشگوئی کا انہون نے صاف انکار کر دیا ہے کہ پیشگوئی کوئی ہوتی ہی نہین۔ لہذا اس زمانہ مین پیشگوئی کرنا اور اس کا ثابت کر دینا معجزہ دکہانے کا یہی سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جس مین دنیادار عاجز ہین۔

حضرت نے فرمایا کہ پیشگوئیون پر ہی پہلے انبیا بھی زور دیتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی بہت سی پیشگوئیان کین جنہین بہت پوری ہوچکی ہے۔ کیونکہ ان کے پورا ہونے کا وقت آگیا تہا۔ چنانچہ آپ نے ایک بڑی آگ کے نمودار ہونے کی پیشگوئی کی تہی اور اس کے متعلق تمام نشانات اور علامات کا ذکر کیا تہا۔ وہ پیشگوئی جب صحیح بخاری وغیرہ کتب مین درج ہوگئی اور وہ کتابین عیسائیون اور یہودیون کے ہاتہہ مین پہنچ چکی۔ تو اس وقت نمودار ہوئی۔ اس پر مخالف عیسائی بھی آجتک حیران ہین کہ یہ کیا بات تھی کہ اتنی صدیون کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ایسی صراحت کے ساتہہ پوری ہوگئی۔

مولوی عبد اللہ غزنوی مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا ذکر تہا۔ فرمایا۔ کہ وہ اچھے آدمی تھے۔ مرد صالح تہے خدا نے ان کو ہمارے دعوی کے زمانہ سے پہلے ہی اُٹھالیا تاکہ وہ کسی ابتلا مین نہ پڑین۔ مین نے ان کو خواب مین بہی دیکہا تہا۔ انہون نے میری تصدیق کی اور کہا کہ جب مین دنیا مین تہا تو مین ایسے آدمی کے پیدا ہونے کا منتظر تہا۔

پہلے اکابر فرمایا۔ گذشتہ بزرگ جو گذر چکے ہین۔ اگر انہون نے مسئلہ وفات مسیح کو نہ سمجہا ہو اور اس مین غلطی کہائی ہو۔ تو اس سبب سے ان پر مواخذہ نہین کیونکہ ان کے سامنے یہ بات کہول کر بیان نہین کی گئی تہی اور یہ مسائل ان کے راہ مین نہ تھے۔ انہون نے اپنی طرف سے تقوے وطہارت مین حتے الوسع کوشش کی۔ ان لوگون کی مثال اُن یہودی فقہا کے ساتہہ دی جاسکتی ہے جو کہ بنی اسرائیل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے گذر چکے تہے اور ان کا عقیدہ تہا کہ آخری نبی جو آنیوالا ہے وہ حضرت اسحق کی اولاد مین سے ہوگا۔ اور اسرائیلی ہوگا۔ وہ مر گئے اور بہشت مین گئے۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ مسئلہ روشن ہو گیا۔ کہ آنیوالا آخری نبی بنی اسمٰعیل مین سے ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تہا۔ تب بنی اسرائیل مین سے جو لوگ ایمان نہ لائے وہ کافر قرار کر دئے گئے اور لعنتی ہوئے اور آج تک ذلیل اور خوار اور دربدر معیبت زدہ ہوکر پھر رہے ہین۔

سلطان روم سلطان روم کا کچہ ذکر تہا فرمایا۔ ان لوگون مین روحانیت نہین معلوم ہوتی۔ ورنہ وہ یورپ کے محتاج نہ ہوتے۔ لوگ کہتے ہین کہ وہ حرمین کی حفاظت کرتا ہے یہ غلط ہے۔ بلکہ حرمین اس کی حفاظت کر رہے ہین ورنہ وہ کرتا ہی کیا ہے۔ آج تک بدؤن تک کا انتظام نہین کر سکا۔ ہر سال غریب حاجی اس کثرت کے ساتہہ قتل کئے جاتے ہین۔ اور لوٹے جاتے ہین۔ اور وہ کچہ انسداد نہین کر سکتا۔ اگر اسلامی روحانیت اُس مین ہوتی تو وہ اکیلا بیش سلطنتون کے مقابلہ کے واسطے بہی کافی تہا چہ جائے کہ اب اپنی سلطنت کا سنبہالنا ہی مشکل ہو رہا ہے سب مخلوق خدا تعالے کی ہے اور سب کے دل اُس کے قبضہ قدرت مین اور وہ سب پر غالب ہے۔ جو خدا کا بنتا ہے خدا اُسے سب پر غالب کر دیتا ہے اور وہ کسی کا محتاج نہین رہتا

اُجرتِ اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲⅛
½ کالم	۳۵	۱۵	۹	۴	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ کالم	۱۵	۸	۵	۲¼	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے - اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعائیت نہ ہوسکے گی - بے فائدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہو۔

(۲) اُجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے - مابعد کا کوئی حساب نہین۔

(۳) اشتہار متواتر دئیے جاینگے کی یہ اُجرت ہے - درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی -

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونیسے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے - ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

(۵) اخبار صرف ان مشتہرون کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہو جو مشتہر اخبار لینا چاہین - ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی -

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ فی صدی لیا جاوے گا - بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری اور اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے -

درخواستِ دُعا

بھائی غلام احمد صاحب احمدی کاشمیری محرر دفتر بدر عرصہ چار پانچ روز سے بخار مین مبتلا ہین - اس لئے احمدی برادران سے التماس ہے کہ اُن کے لئے دُعا فرماوین کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا فراوے - خاکسار

بلادِ اسلامی

نیو آرلینز (امریکہ) مین ایک طوفان باران نے ۵۰ میل تک زمین جمہید کرایک بڑا شگاف ڈالدیا ہے۔

قاہرہ کی انگریزی سپاہ کی دو کمپنیان اور ایک سکواڈرن رات کے وقت مسلح کھڑی رہتی ہے اگر مصر مین کسی قسم کی شورش ہوجائے - تو صیغہ بحرہ ۲ ہزار سپاہ فی الفور مصر کو روانہ کرسکتا ہے۔

کلارک آباد کے ۲۰۰ عیسائی خورد وکلان رائے ونڈ کے اسٹیشن پر عام مجمع مین بطیب خاطر دین محمدی مین داخل ہوئے اور بڑے شوق سے کلمہ پڑھا - میاں فتح الدین صاحب رئیس لائل پور نے ان لوگون کو کاشت کیواسطے زمین دی۔

جزیرہ کریٹ کے مسلمانوں پر دولت علیہ عثمانیہ کے ظل عاطفت سے جدا ہونے کے بعد عجیبی آفتین نازل ہورہی ہین - ان کا خیال آنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے جاتے ہین - ٹرکی قلمرو کی عیسائی رعایا کا ایک بال بھی ٹوٹ جاوے تو تمام یورپ زمین سر پر اٹھالیتا ہے - لیکن عیسائی دول کی حمایت مین مظلوم کریٹ کے مسلمان ان دول کی محافظ سپاہ کے سامنے قتل ہوتے ہین اور مہذب یورپین سوبجر کھڑے قہقہے لگاتے رہتے ہین - واہ ری انسانیت - شہر خانیہ کی مسجد پر موذن کو اذان کہنے کی حالت پر ڈھیلے مار کر سنایا گیا اور گالیان دی گئین اور کینڈیا کے عیسائی باشندون نے ایک مسلمان کو تیبر کراس قدر مارا کہ وہ جان سے گذر گیا - العظمۃ للہ - اس قساوت کا کیا ٹھکانا ہے۔

یمن مین بغاوت ہونے کی بڑی وجہ یہ ہو کہ حکام کی ظالمانہ کارروائیان غریب رعایا کی بربادی کا باعث ہوتی ہین - اور اُن کی فریاد باب عالی تک جا نہین سکتی۔

سلطان مراکش قیصر جرمن کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑہا رہے ہین - حال مین ان کا ارادہ ہے کہ قیصر کے بندرگاہ طنجہ کی سیر کو آنے کے جواب مین ایک خاص وفد اپنے چچا مولائے عبدالملک اور سابق حاکم شہر طنجہ کی سرکردگی کے ساتھ برلن کو روانہ کرین (وکیل)

حجاز ریلوے کے لئے صرف ضلع بیروت سے چار لاکھ قرش چندہ وصول ہوا ہے اور تمام قلمرو ٹرکی سے اب تک پندرہ کروڑ اسی لاکھ چار ہزار قرش چندہ فراہم ہوا ہے (اللواء)

ترکی حکومت نے انگریزی سفیر کی متواتر سفارش پر سمرنا آیدین ریلوے کی مالک انگریز کمپنی کو اپنی لائن اور ۱۴۰ کیلو میٹر بڑھانے کی اجازت دینے کے ساتھ ہی اس کے اجارہ کی میعاد ۱۹۵۰ء تک یعنے میعاد سابق سے پندرہ سال اور زیادہ بڑھا دی ہے ختم میعاد پر ترکی حکومت اگر چاہے تو فی کیلو میٹر چار ہزار تین سو پونڈ (۶۴۰۰۰ ہزار روپیہ) دے کر کمپنی سے لائن خرید سکے گی - ان مراعات سے اکثر انگریز بہت خوش ہوگئے ہین - کیونکہ عرصہ سے انگریزون کو سلطنت عثمانیہ مین اب کوئی اجارہ نہین ملا تھا۔

دوسو عیسائیون کے قبول اسلام کے بعد ۲۰ ستمبر کو موضع کوٹ رادھاکشن ضلع لاہور مین بھی مجاہدین اسلام کے ہاتھون پر چالیس اور عیسائی مسلمان ہوئے - آریہ مہاشون کی ناکامی کے بعد اب پادری صاحبان بے طرح کوشش ان لوگون کو پھر قابو مین لانے کی کر رہے ہین - مگر وہ لوگ بڑی پامردی سے اسلام پر قایم ہین - خدا منشی فتح دین صاحب سفید پوش ضلع لائل پور کو جزائے خیر دے - کہ آپ نے نومسلمون کو خاص رعائیت پر نہری زمین دینے کا وعدہ کیا ہے - یہی منشی صاحب موصوف چند یتامیٰ کی پرورش کو بھی آمادہ ہین -

جزیرہ نما طور سینا مین مصر و شام کے درمیان حدبندی کا کام ختم ہوگیا ہے اور معاہدہ حدبندی پر ترکی ومصری کمشنرون نے دستخط کر دئے ہین - سرحد رافع سے لے کر ایک مقام تک جو عقبہ سے تین میل نیچے ہے خط مستقیم قائم کی گئی ہے - صرف عقبہ کے قریب تھوڑی جگہ مین گوشہ ذاکار کچھ علاقہ جو جنگی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا تھا - ٹرکی کی حدود مین تسلیم کیا گیا ہے -

ایران مین جرمنی نے جو اپنا سفیر بھیجا ہے - وہ سالہا سال جرمن سفارت قسطنطنیہ کا اہلکار رہ چکا ہے - وہ ترکی - عربی - اور فارسی خوب جانتا ہے اور سلطان کا بڑا منظور نظر ہے - اس نے جاتے ہی طہران مین جرمن شفاخانہ اور کالج قائم کردیا ہے اور ایرانی حکومت کو جرمن بنکون سے قرض بھی دلادیا - مسلمانان قزان (روس) نے بھی شاہ ایران کو ایرانی پارلیمنٹ کے قیام پر مبارکباد کا تار بھیجا - (وطن)

انتخاب الاخبار

کشمیری بازار لاہور میں پولیس نے ایک قمار خانہ پر چھاپہ مار کر ۱۴ جواریئے پکڑے۔

لاہور میں برقی طاقت بہم پہنچانے کا اجارہ سرکار نے لندن کی ایک کمپنی کو عطا کیا ہے۔

پچھلے ہفتے حصار لاہور امرتسر سیالکوٹ میں ٹڈی دل نمودار ہوا۔ امرتسر میں انڈے بھی دیئے۔

ملتان و لائل پور میں فصل کپاس کو بولوارم امرتسر میں گنی کو مورچہ نقصان پہنچا رہا ہے۔

ضلع امرتسر کے حکام ٹڈی دل کے انڈوں کے تباہ کرنے میں مصروف ہیں۔ کہ ضرر نہ پہنچائیں۔

ڈاک خانہ دہلی کے حسابات میں ایک ہزار کی کمی نکلی مسٹر کیلی ملازم ماخت پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

بنارس میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ قرار پایا بدیشی شکر اور آمیزش کا کبھی ہرگز استعمال نہ کریں گے۔

پچھلے سال ریلوے ہند کے کل حادثات سے ۱۳۰۵ آدمی ہلاک ہوئے اور ۲۱۳۲ زخمی ہوئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۵۸۴۲ فوتیاں ہوئیں پنجاب میں ۲۸۲ فوتیاں۔

سانبھر پور میں تمام گاڑی والے کام چھوڑ بیٹھے۔ لیسنس کی فیس پانچ سے ۲۴ روپیہ کی گئی ہے۔

بدھ وار صبح کو دارجیلنگ میں زلزلہ آیا۔ شمال بہار کے بعض شہروں میں بھی محسوس ہوا ہے۔

کوشری اور ٹرک کے درمیان جمعرات کو بعد دوپہر تصادم ریلیوے کا حادثہ ہوا۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔ لیکن ظاہر کوئی مسافر مجروح یا ہلاک نہیں ہوا۔

سان فرانسسکو کی اعلیٰ عدالت نے قرار دیا کہ بھونچال سے آگ لگ اٹھنے کی کچھ شہادت نہیں ہے۔

عدالت مذکور نے یہ بھی قرار دیا کہ آتش زدگیوں کے نقصان کی ذمہ وار ہر صورت بیمہ کمپنیاں ہیں۔

ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ جاپان روس کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ وسط ایشیا کی روسی ریلوے کی آمد ورفت یورپ کا فائدہ اٹھائیں۔ ایسا کرنے سے ٹوکیو سے براہ خشکی صرف سترہ روز میں لندن پہنچنا ممکن ہوگا اور جہازی سفر کی ضرورت نہ رہیگی۔

ایران کی پارلیمنٹ۔ ریوٹر کا نامہ نگار طہران اطلاع دیتا ہے کہ قومی مجمع کھولا گیا تمام نائب محلوں کے اندر ایک کمرہ میں جمع ہوئے۔ ایک کھڑکی میں کھڑے ہو کر شاہ نے سب کو خوش آمدید کہا۔ سفرائے خارجیہ کے قائم مقام بھی موجود تھے۔

وزیر اعظم نے شاہ کا ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ قومی مجلس شورا سے قوم کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

جزیرہ کریٹ۔ سے کچھ ایسی متناقض خبریں آئی ہیں کہ ان سے مناسب اور صاف مطلب اخذ کر سکنا سخت دشوار ہے۔ تاہم جہاں تک سمجھ میں آیا وہ یہ ہے کہ کریٹ کی ملکی مجلس دول حامی جزیرہ کے سخت برتاؤ کو ناپسند کرتی ہے اور خوف ہے کہ وہاں قیام امن کے بعد از سر نو جنگ و بغاوت نہ قائم ہو جاوے۔ حکومت یونان بہت زور لگا رہی ہے کہ دول یورپ کو اہل جزیرہ کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے پر متوجہ بنا کر وہاں امن و امان قائم کرے۔ جزیرہ والے پرنس جارج کی ہائی کمشنری قائم رکھنے پر زور دیتے ہیں اور اسی واسطے وہ دول عظام کو تار ارسال کر رہے ہیں۔ کہ شہزادہ جارج کریٹ کی حکومت سے الگ نہ کیے جاویں۔

مالک عرب۔ علاقہ نجد کی مختلف خبریں ظاہر کرتی ہیں کہ امیر مبارک بن صباح کے امراء ابن رشید اور امرا بن اسعود کے مابین صلح کرا دینے کی کوشش شروع کی ہے اور وہ ضرور کامیاب ہوگا۔

مقدونیا میں بدامنی۔ اخبار ہیٹی بولکھتا ہے کہ روسی اور یونانی راہبوں کے مابین کوہ آتھوس کے ایک خانقاہ میں سخت لڑائی واقع ہوئی جس کا باعث یہ تھا کہ روسی راہب مفسد بلغاری لوگوں کی مدد کرتے اور یونانیوں کو اذیت دیتے تھے۔

بہت سے روسی راہب سخت زخمی ہوئے۔ بلغاریہ سے ترک وطن کر کے جو یونانی باشندے ایتھنز چلے گئے تھے انہوں نے وزیر داخلہ سے صوبہ تھسلی میں زمین سکونت کی جگہ مانگی ہے۔ ان غریبوں کے پاس ایک وقت کی قوت لایموت تک کا سامان نہیں امید ہے کہ ان کی کچھ درخواستیں مان لی جاویں۔

آیدین ریلوے لائن۔ ترکی مجلس وزرا نے ایشیائے کوچک میں آیدین ریلوے لین کمپنی کو (۱۵) سال کے لئے ٹھیکہ دینا (۱۴) ستمبر ۱۹۰۶ء کو منظور کیا قبالہ میں اس بات کی تفریح کر دیگئی ہے کہ آیدین ریلوے اور اجد اور یادے کے پاس کوئی دوسری ریلوے لین بنانے کا ٹھیکہ نہ دیا جاوے گا۔ ایک ریلوے لین بحیرہ اجرد یر تک اور بھی بنیگی۔ جس کا طول (۹۱) کیلو میٹر ہوگا اور اس کی ایک شاخ (۱۳) کیلو میٹر طول کی بحیرہ بدپور تور" تک بنائی جاوے گی۔ آبنائے اور نہر میں جہاز رانی کی حالت بجنسہ باقی رکھی جاوے گی اور آئندہ یہ لین کمپنی سے (۱۰۷۵۰۰) فرانک فی کیلو میٹر قیمت دے کر خرید لی جاوے گی۔ اور اس لین سے (۴۰) کیلو میٹر کے فاصلہ تک کوئی اور لین نہ بنائے گی۔ ۱۴ر ستمبر ۱۹۰۶ء کو اس قبالہ پر ذمہ وار افسروں کے دستخط ہو گئے۔

توپوں کی فرمائش۔ حکومت عثمانیہ نے فرانس سے پچاس توپیں ہوئیزر کے قسم کی طلب کی تھیں۔ مگر اب وہ فرمائش منسوخ کر دی اور بجائے اس کے جرمنی سے پچاس میکسم توپیں منگوائی ہیں۔ (پیسہ)

ریویو

سفیر اسلام۔ ترجمہ رسالہ فرید وجدی جو کہ جاپان کی کانفرنس میں پڑھنے کے واسطے بھیجا گیا ہے۔ اس کی ایک جلد برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے مگر میں مناسب جانتا ہوں کہ اپنے ریویو کی بجائے حضرت حکیم نور الدین صاحب کی رائے اس کتاب کے متعلق درج اخبار کر دوں کتاب کی قیمت ۸ ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور جناب محمد حلیم صاحب الانصاری مترجم عربی دفتر پیسہ اخبار لاہور انارکلی سے مل سکتی ہے۔

"سفیر اسلام ترجمہ رسالہ فرید وجدی۔ آج ۱۲ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو میرے سامنے ہے۔ میں نے اس کو بغور پڑھا ہے مخلص انسان کا کلام بہر اخلاص سے نکلا ہوا بے ریب دلربا ہوتا ہے اور اگر مدلل و مبرہن ہو۔ تو اس کی پسندیدگی ہر کس عقلمند کو کلام ہو سکتا ہے اور ایسا ہی فرید کا رسالہ ہے۔ بے ریب جس ارادہ پر علامہ فرید نے قلم اٹھایا ہے اس میں وہ بہت کچھ کامیاب ہوا ہے۔ اس کا طریق استدلال بہت قوی ہے۔ مترجم نے اگرچہ اس میں کوئی نوٹ نہیں دیا۔ مگر حق کی پابندی انسانی فرض ہے۔ اس لئے بین الدین النصیحۃ کی پابندی پر مترجم کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ وہ بھی ترجمہ میں کامیاب ہوا ہے۔

دستخط

نور دین ۱۲۔ اکتوبر از قادیان

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

بدر صادق

مورخہ ۲۹ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۲

حدیث شریف مین آیا ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْكِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔ وَهٰذَا لَفْظُ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ یَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ آدمی کے عمل اسی کے لئے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کا اجر دون گا اور روزے سپر ہین۔ جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بیہودہ گوئی مین شور و غوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے۔ تو اس کو کہے کہ میں روزے دار ہون۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے۔ روزے دار کو دو خوشیاں ہین۔ ایک جب روزہ کہولتا ہے۔ تو اس کو بہ سبب روزہ کہولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کرے گا۔ تو اس کو بہ سبب روزہ کے خوشی ہوگی۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روایت کے لفظ ہین اور اس کی ایک روایت مین ہے۔ کھانا پینا شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا۔ اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْهِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْكِ۔

ترجمہ۔ اور مسلم کی ایک روایت مین ہے۔ آدمی کے سب نیک عمل اوس کے لئے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑہائے جاتے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا۔ اپنی شہوت اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ہین۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے اور دوسرے رب کی ملاقات کرنے کی وقت ہوگی اور اس کے موُنھ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک کستوری کی مہک بو سے زیادہ خوش ہے۔

شعر و سخن

(سلام بحضور امام)

السلام اے عیسےٰ گردون مقام — السلام اے مہدی ذی احتشام
السلام اے فاتح ملک سخن — السلام اے واقف سرّ و علن
السلام اے کعبہ دل کے خلیل — السلام اے مظہر نور جلیل
السلام اے یوسف کنعان دین — السلام اے روحِ روح جان و دین
السلام اے یادگار اسحٰق کے — السلام اے شہریار آفاق کے
السلام اے مالک ملک عظام — السلام اے سالک راہ کرام
السلام اے اہل فارس کے نصیب — السلام اے اپنے مولا کے حبیب
السلام اے آدم آخر زمان — السلام اے عالم معجز بیان
السلام اے باغ احمد کے نہال — السلام اے ابن مریم کے کمال
السلام اے عشرت ختم الرسل — السلام اے وارث ہر جزو کل
السلام اے فخر آل مجتبےٰ — السلام اے افتخار مصطفےٰ
السلام اے نازش قلب بتول — السلام اے خاص فرزند رسول
السلام اے حجۃ اللہ السلام — السلام اے ناقۃ اللہ السلام
السلام اے روئے احمد کے جمال — السلام اے شان سرمد کے جلال
السلام اے نوح طوفان ضلال — السلام اے قدرت ثانی ذوالجلال
تو وہی ہے مومنون کا پاک امام — جس کو پیغمبر نے بھیجا ہے سلام
اے امام اولین و آخرین — مدح تیری مجھ سے ہوسکتی نہین
مانتے ہیں صدق دل سے لاکلام — تجھ پہ نازل ہوتا ہے حق کا کلام
تجھ کو نادانون نے پہچانا نہین — قدر تیری کو ذرا جانا نہین
تو وہی موعود ہے حق کی قسم — اولیاء کے سر پہ ہے تیرا قدم
ہدیہ اخلاص لے کر آیا ہون — کاٹ کر ٹکڑے جگر کے لایا ہون
نقد جان حاضر کیا باصد شغف — گر قبول افتد زہے عز و شرف

بس یہی ہے التجا لیل و نہار
جان اکمل تیرے قدمون پہ نثار

خاکسار محمد ظہور الدین اکمل گولیکی ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

ہماری کمزوریان اور اُن کا انسداد

خدا تعالےٰ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے۔ خلق الانسان ضعیفاً یعنے انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے۔ اس واسطے بنی آدم میں کسی نہ کسی پہلو سے نقص اور کمزوری کا ہونا قدرتاً ضروری ہے۔ خواہ وہ کمزوری جسمانی ہو۔ رُوحانی ہو۔ عملی ہو۔ اعتقادی ہو۔ اخلاقی ہو یا معاشرتی ہو غرض کسی قسم کی ہو۔ یہ کمزوری انسانون مین بعض اوقات تو من حیث القوم دیکھی جاتی ہے اور بعض اوقات انفرادی طور پر۔ نظر برین وجوہ ہم یہ ادّعا نہیں کرتے کہ ہماری احمدی قوم پر ہر ایک طرح کی کمزوری اور نقص سے پاک ہے یا بسعیٔ ذاتی جملہ عیوب واسقام سے شرطیہ مُبرّا ہو سکتی ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ آدمی کی نیک کوششین بھی بالکل رائگان تو نہین جاتین۔ مگر یہ ہمارے امام کی تعلیم کا ایک ضروری اصول اور ہمارے ایمان کا اہم ترین جزو ہے۔ کہ خدائے قادر وکریم کی توفیق وفضل کے بغیر ہم کچھ نہین کر سکتے۔ ہان فضل وتوفیق مانگنا انسان کا اپنا فرض ہے گو دینا نہ دینا اس کے اختیار مین ہے۔ چنانچہ اُس کی صفت رحمانیت اکثر چیزین بن مانگے بھی عطا فرماتی ہے۔

جملہ معترضہ سے قطع نظر۔ مین اس مختصر آرٹیکل مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون۔ کہ احمدی لوگ اس بات کا دعوے تو نہین کرتے۔ کہ ہم سب کے سب جمیع نقائص سے پاک ہین یا ہو جائین گے۔ مگر ہماری اور عام مسلمانون کی عملی زندگی مین مابہ الامتیاز خصوصیات کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ جیسا کہ ہر ایک مامور کے متبعین مین اور دیگر افراد زمانہ مین کوئی نہ کوئی فرق بیّن بطور نشان ایمان کے ہوتا آیا ہے۔ مثلاً معتقدات مین حیات ووفات مسیحؑ۔ نزول ابن مریم (علیہما السلام) دجّال۔ خرِ دجّال۔ کسر صلیب۔ ابطال وہلاکت مذاہب باطلہ غلبہ اسلام وغیرہ سے متعلق اس امام برحق نے ہمارے پُرانے سُنے سُنائے غلط خیالات کی بفضلہٖ ایسی اصلاح کر دی ہے۔ کہ مخالفین کے اور ہمارے درمیان ان مسائل کی نسبت سچا عقیدہ مابہ النزاع کے درجہ تک پہنچ گیا ہے اسی طرح سے عبادات مین خدا کے برگزیدہ مسیح و مہدی نے ہمین یہ بتایا ہے کہ خدا سے سچا اور ۔۔۔۔ پکا رشتہ رکھو اور دنیا دکھاوے کی مطلق پرواہ نہ کرو۔ اسی بنا پر ہم سفر وبیماری وغیرہ کے حالات عذر مین بلاخوف لومۃ لائم اجازات شرعیہ سے علانیہ فائدہ اُٹھانے اور ان اجازتون کو کمزور انسان کے حق مین اللہ تعالیٰ کا انعام واحسان سمجھتے ہین۔ علیٰ ہذا نمازون مین ہی جو کچھ بھی مانگنا یا اپنا دُکھ درد اس کے حضور پیش کرنا ہو کرتے ہین۔ یہ نہین کہ نماز کو تو اُلٹی سیدھی ٹھونگین مار کر بیگار کی طرح ٹال دیا۔ اور پھر لگے ہاتھ پھیلا پھیلا کر لمبی چوڑی دعائین مانگنے۔ عام مسلمانون کی ہمچو قسم غلطیان اب کچھ محتاج توضیح نہین رہین کیونکہ حضرت مسیح موعود ایسے مسائل پر کافی و شافی تحریرات شائع فرما چکے ہین اور ایسی ضروری اصلاحات پر زور دینا ہی تو ان کے مقدس مشن کا مقصد ومدعا ہے۔

جیسے مینے معتقدات وعبادات کی مختصر مثالین اوپر گذارش کین ایسے ہی میری عرض یہ ہے کہ احمدی احباب اپنے معاملات اور روزمرّہ کے امور معاشرۃ مین بھی دوسرے مسلمانون کی نسبت عملاً ایک امتیاز پیدا کرنے مین ساعی ہون۔ اور اس مین نہ صرف تدابیر ظاہری کے بھروسہ پر رہین بلکہ دُعا پر بھی بہت زور دین۔

یہ سچ ہے کہ ہماری کمزوریون کی اصلاح زیادہ تر حضرت مسیح موعود کے فیض صحبت سے ہی ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ نعمت علیٰ قدر مقسوم ہر ایک کو یکسان نصیب نہین لہذا دور افتادون کے لئے۔ نیز ان کے واسطے جو بظاہر تو مدینۃ المسیح سے نسبتاً قریب رہتے ہون مگر شامت اعمال میری طرح ان کی اندرونی اور عملی حالت بہت ہی محتاج اصلاح ہو۔ ان کمزوریون کو دور کرنے کی کوشش اخباری تحریک اور باقاعدہ ومتفقہ آرگنیزیشن کے رنگ مین بھی غالباً بے سود اور منشاء حضرت مسیح موعود کے خلاف نہ ہو گی۔ قبل اس کے کہ مین امور اصلاح طلب کو پیش کرون یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ احقر کے اس ناچیز مضمون کو سرسری سمجھ کر ٹالنا چاہیئے کیونکہ جب تک ہم اپنے حالات روزمرّہ مین پاک تبدیلیان کر کے اسلام کے سچے اصول واحکام اور حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تعلیم کا عملی نمونہ نہ بنین گے۔ محض بحث مباحثے اور تحریر وتقریر سے دوسرون پر کوئی نتیجہ خیز اور کاری اثر نہین پڑ سکتا۔

یہ ظاہر ہے کہ کوئی کام شروع ہی سے مکمل اور خاطرخواہ نہین ہوا کرتا مگر تاہم کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری اصلاحی سکیم ابتدا سے ہی باقاعدہ وبااصول تو ہو اور میری رائے مین اس کی صورت یہ ہے کہ اول موٹی موٹی اور اہم تر کمزوریون کی تشخیص ہو اور قوم کی اس خدمت مین بقدر آگاہی وامکان ہر ایک غیرتمند مومن کو حصّہ لینا چاہیئے۔ دوم ان کے متعلق شرع شریف کے کھلے کھلے احکام بالترتیب بعبارت عام فہم یا تو احمدی اخبارات مین شائع ہو جایا کرین یا چھوٹے چھوٹے ٹریکٹون کی شکل مین اور یہ کام بزرگان دارالامان ہی کما حقہ انجام دے سکتے ہین۔ کیونکہ اس مین حضرت مسیحؑ ومجدد دوران و امام الزمان علیہ السلام کی اصلاح وصوابدید ضروریات سے ہے۔ تیسرے اُن احکام پاک کی تعمیل کے لئے ہر ایک جگہ کی احمدیہ جماعت یا انجمنین پوری پوری کوشش کرین جو بھائی بلا کسی عذر واقعی کے کبھی ان کی خلاف ورزی کرے اس کیواسطے کچھ جرمانہ یا تاوان ہو جس کی رقوم عام چندون کی طرح دارالامان کے اشاعت اسلام مین بھیجدی جایا کرین۔ تفصیل ضوابط صدر مجلس دارالامان اور نیز مقامی انجمنین بالاتفاق وضع کر سکتی ہین۔ باقاعدہ آرگنیزیشن کی ضرورت میرے نزدیک صرف اس لئے ہے کہ اکثر بھائی اعتقادات مین صحیح رشتہ پر ہونے کے باوجود عملی زندگی مین سچی اسلامی روش کا نمونہ بننے سے عاری ہین بلکہ اس واسطے بھی اکثرون کو باوجودیکہ عام علمیت دینی ودنیوی خاصی حاصل ہے تب وہ ہر قسم کے معاملات مین شرعی احکام اور مسئلہ مسائل سے کما حقہ آگاہی نہین رکھتے۔

سب سے پہلے مین پردہ کا مسئلہ پیش کرتا ہون اس کے متعلق بعض اوقات بڑی اُلجھنین پیدا ہوتی ہیں۔ قرآن وحدیث کے احکام کچھ اور ہین ہماری دیرینہ عادات کچھ اور۔ اس ملک کی حالت موجودہ کا اقتضا کچھ اور ہے پس جبتک کہ حضرت اقدس یا حضرت حکیم الامۃ سلمہ جیسے بزرگان ملت کی جانب سے ایسے امور مین کوئی قول فیصل کافی طور پر اشاعت نپائے ضرور ہے کہ ہماری عملی حالت مذبذب رہے اور ہم اپنی کمزوریان دور کرنے سے کوئی صاف راستہ نہ ملنے کے باعث معذور ہون۔ (باقی آئندہ) خاکسار احمد حسین احمدی فریدآبادی از سرسہ

نوٹ۔ کھلے کھلے احکام سے میری یہ مراد ہے کہ عالمانہ یا فلسفیانہ موشگافیان نہون بلکہ اوامر ونواہی کیطور پر بہت مختصر اور صاف وصریح ارشادات ہون۔ مثلاً فلان وفلان تقریبون مین شامل مت ہوا کرو خواہ تمہارے دنیوی رشتہ دار آزردہ وناراض ہی کیون نہ ہون۔ منہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر منوّر

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف سورۃ النصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ

جب آئی مدد اللہ کی اور فتح اور تونے دیکھا لوگون کو داخل ہوتے ہین بیچ دین اللہ کے فوج درفوج پس تسبیح کر

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

ساتھ تعریف رب اپنے کے اور اس سے استغفار کر ۔ تحقیق وہ ہے پھر آنے والا۔

ترجمہ بامحاورہ تفسیری جب اللہ تعالےٰ کی نصرت ظاہر ہوئی اور مکہ فتح ہوگیا اور تونے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج دین اسلام مین داخل ہو رہے ہیں تو خدا تعالےٰ کی تسبیح کر اور اس کی تعریف کر اور اس سے مغفرت طلب کر وہ بہت ہی رجوع برحمت کرنے والا ہے ۔

یہ سورۃ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ مین نازل ہوئی تھی ۔ اس میں بسم اللہ شریف کے بعد تین آئتین ہین اور انیس کلمے اور اناسی حروف ہین ۔

تشریح ومعانی الفاظ اِذَا ۔ کے معنے ہین ۔ جب کہ جب یہ لفظ جب ماضی پر آوے تو معنے استقبال کے دیتا ہے اِس واسطے اذا جاء کے معنے یہ بھی کئے گئے ہین " کہ جب آوے گی " کیونکہ یہ سورت بطور ایک پیشگوئی کے نازل ہوئی تھی کہ اسوقت تو اسلام تنگی اور تکالیف کی حالت مین ہے اور سب صحابہ مہاجرین کے دل مین یہ خیال ہے کہ وہ اپنے وطنون سے نکالے گئے اور ان کی تعداد قلیل ہے ۔ اور ان کے دشمن شہر مکہ میں آرام سے ہیں اور انپر ہنسی کرتے ہیں اور طعن کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے اسلام مین داخل ہوکر کیا فایدہ حاصل کر لیا ۔ دیکھو ہم نے تم کو شہر مکہ سے بھی نکال دیا ہے ۔ لیکن عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ ان کی ساری شیخی کرکری ہو جاوے گی اور ان کے متکبر سب ہلاک ہو جائین گے اور مکہ کا باعظمت گھر بتون سے پاک کیا جاوے گا اور اس کے مناروں پر لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند کیا جاوے گا اور کمزور لوگ اور ناواقف لوگ جو اسوقت بسبب حجاب کے دین الٰہی مین داخل نہین ہین ۔ اُن کے واسطے وقت آجائے گا کہ تمام روکین دور ہوکر وہ ایک سیلاب کی طرح اسلام کی طرف دوڑ پڑین گے اور فوج درفوج لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ جائین گے ۔

اگر اذا جاء کے معنے استقبال کے نہ لئے جائین اور اس کے یہ معنے کئے جاوین کہ "جب فتح و نصرت الٰہی آگئی" تب بھی یہ درست ہے ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی کے جو پیشگوئیان نازل ہوتی ہین اور ان مین خدا اپنے بندے کی نصرت اور فتح کی خوشخبری دیتا ہے چونکہ وہ بات یقینی ہوتی ہے اور ضرور ہو جانے والی ہے ۔ کوئی اس کو ٹال نہین سکتا ہے اور آسمان پر مقدر ہو چکا ہے کہ یہ کام اس طرح سے ہوگا اس واسطے اس کو ایسے الفاظ مین بیان کیا جاتا ہے کہ گویا یہ کام ہو گیا ہے ۔ کیونکہ کوئی کام زمین پر نہین ہو سکتا جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہولے ۔ اس کی مثال دنیوی محاورات مین بھی موجود ہے جب کسی کو یقین ہو جاوے ۔ کہ اس مقدمہ مین تمام امور میری مرضی کے مطابق طے ہو جائین گے اور مین ضرور فتح پاؤن گا تو وہ کہتا ہے ۔ کہ

بس ہمنے مقدمہ فتح کرلیا۔ حالانکہ ہنوز مقدمہ زیر بحث ہوتا ہے اور عدالت سنے فیصلہ نہین سنایا ہوتا۔ لیکن بسبب یقین کے وہ ایسا ہی کہتا ہے۔ کہ مقدمہ فتح ہوگیا۔ اِس قسم کے الہامات اور پیشگوئیون کی تازہ مثالین خود اس زمانہ مین موجود ہین۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بسا اوقات۔ ایسے الہامات خداتعالےٰ کیطرفسے ہوتے ہین۔ جوکہ اپنے اندر ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہین۔ مثلاً ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعودؑ پر خداتعالےٰ کی وحی بدین الفاظ ہوئی کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ اور یہ خبر اس زلزلہ کے متعلق تھی۔ جو ۱۸۔ مئی ۱۹۰۶ء کو واقع ہوا۔ لیکن چونکہ اس کا آنا مقدر ہوچکا تھا۔ اسواسطے ایک ماہ پہلے ہی کہا گیا کہ زلزلہ آیا زلزلہ آیا۔

جاء ۔ کے معنے ہین آیا۔ آمد۔ اس لفظ مین قابل توجہ یہ بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ فتح اور نصرت تیرے پاس آئی۔ جسے خداتعالےٰ نے اپنے نبی کی تائید کے واسطے عین ضرورت کے وقت مین بھیجا۔

نصراللہ ۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد۔

الفتح ۔ وہ خاص فتح جس کے تم منتظر تھے اور جس کے متعلق پہلے سے پیشگوئی کی جاچکی تھی اور توراۃ وانجیل مین جس کا ذکر کیا گیا تھا۔ یعنی فتح مکہ۔ وہی مکہ جس مین سے جان بچاکر بھاگنا پڑا تھا اور خفیہ طور پر رات کے وقت ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اسی کی فتح کے دن آتے ہین اور مظفر ومنصور ہوکر اس مین داخل ہونے کے ایام قریب ہین۔

ورأیت ۔ اور تونے دیکھ لیا۔ تونے جان لیا تونے معلوم کرلیا۔

الناس ۔ لوگون کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرمایا کرتے ہیں کہ جب خداتعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی رسول دنیا کی طرف مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کا ساتھ دینے والے لوگ اور اس کی پیروی کرنے والے تین قسم کے ہوتے ہین اول اور سب سے اعلےٰ طبقہ کے لوگ وہ ہوتے ہین جو کسی معجزہ۔ نشان۔ کرامت یا خارق عادت کے دیکھنے کے محتاج نہین ہوتے وہ اُس نبی کی شکل دیکھتے ہی اور اس کا دعوےٰ سنتے ہی آمنا وصدقنا کہہ اُٹھتے ہین۔ ان کو نبی کے ساتھ ایک ازلی مناسبت حاصل ہوتی ہے اور وہ فوراً اُس پر ایمان لاتے ہین جیساکہ حضرت صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ سفر مین تجارت کے واسطے باہر گئے ہوئے تھے اور عرب کو واپس آتے ہوئے ہنوز شہر سے دور راستہ میں ان کو ایک آدمی ملا۔ اُس سے پوچھا کہ شہر کی کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اُس نے کہا تازہ خبر یہ ہے کہ محمدؐ نے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر نے کہا کہ اگر محمدؐ نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے تو بیشک سچا دعوی کیا ہے اسی جگہ ایمان لائے اور صدیق اکبر کہلائے۔ رضی اللہ عنہ یہ اعلےٰ طبقہ کے آدمیون کا نمونہ ہے۔ اس سے کم دوسرے درجہ کے لوگ وہ ہین۔ جو کچھ تھوڑا بہت دلایل سننے اور نشان دیکھنے کے بعد ایمان لے آتے ہین اور مخالفت کی طرف نہین دوڑتے اور رفتہ رفتہ محبت اور اخلاص مین بہت بڑی ترقی کرجاتے ہیں۔ ان کے بعد تیسرے درجہ کے لوگ وہ ہین۔ کہ جب خداتعالےٰ کے قہری عذاب نازل ہوتے ہیں۔ اور ہر طرف سے فتوحات اور نصرت کے نشانات نمودار ہوتے ہین تو ان کے واسطے سوائے اس کے چارہ نہین ہوتا۔ کہ وہ بھی مومنون کے درمیان شامل ہوجائین۔ اول اور دوم درجہ کے لوگون کی خداتعالےٰ نے بہت تعریف کی ہے اور ان کو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا خطاب دیا ہے۔ مگر تیسرے طبقہ کے لوگوں کا ذکر قرآن شریف مین صرف اِتنا ہے۔ کہ رأیت الناس ۔ تونے لوگون کو دیکھا ہے۔ کیونکہ وہ عوام ہیں خواص مین ان کا ذکر نہین۔ پھر بھی خوش قسمت ہین۔ کہ قرآن شریف مین ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا گیا۔ کہ وہ دین اللہ مین داخل ہونے والے لوگ ہین۔

اِس زمانہ مین خدا کے فرستادہ رسول حضرت مہدی معہود کے پیرو ابھین تین قسم کے لوگوں مین مشتمل ہین بعض تو وہ اوّلین سابقین مین سے ہین۔ جو حضرت کے دعوی میسحائی سے بھی پہلے آپ کے ساتھ خالص محبت رکھتے تھے اور دنیا مین کوئی بات ایسی نہ تھی۔ جو ان کے خلوص اور محبّت کو ایک قدم پیچھے ہٹانے والی ہو۔ حضرت کا دعوی ان کے واسطے کوئی نئی بات نہ تھی۔ ہر ابتلاء کے وقت انہون نے قدم آگے بڑھایا۔ ان کی مثال حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب ہین۔ ایسے لوگون کو خداتعالےٰ نے ازل سے ایک فطرتی مناسبت اپنے رسول کیساتھ عطار کی ہے۔ کہ وہ اس سے علیحدہ رہ ہی نہین سکتے دوسرے وہ لوگ ہین۔ جو کچھ کتابین پڑھ کر اور کچھ نشانات دیکھ کر اور کچھ دیکھ بھال کر اس مقدس سلسلہ مین داخل ہوئے۔ اور دن رات انہون نے اس مین ترقی کی اور خداتعالےٰ کی اس نعمت کے شکرگذار ہوئے اور اپنے مال اس راہ مین خرچ کئے تیسری قسم کے وہ لوگ ہین۔ جن کو طاعون نے یا زلزلے نے خوف زدہ کرکے اس طرف کھینچا۔ پر بہرحال وہ بھی خوش قسمت ہین۔ کیونکہ پاس شدون کی فہرست مین ان کا نام درج ہوگیا۔ اور فیل شدون کا نام تو کسی فہرست مین لکھا ہی نہین جاتا۔ سوائے ان فیل شدون کے جو اپنے پرچون مین شرارت کے ساتھ ناجائز باتین لکھ دیتے ہین۔ تو خواہ مخواہ ممتحن کو ان کی رپورٹ کرنی پڑتی ہے۔ کہ فلاں امیدوار نے اپنے پرچہ مین ایسی شرارت کی ہے پس وہ نہ فقط فیل ہی نہین ہوتے۔ بلکہ آیندہ کے واسطے مدارس سے خارج کئے جاتے ہین اور سخت نامرادی کے گڑھے مین پھینکے جاتے ہین جہان سوائے رونے اور دانت پیسنے کے اور کچھ حاصل نہین ہوگا۔

یدخلون ۔ داخل ہوتے ہین۔

فی دین اللہ ۔ اللہ تعالےٰ کے دین مین۔

افواجاً ۔ فوج در فوج ۔ پہلے تو کوئی ایک آدہ مسلمان ہوتا تہا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تشریف فرما ۔ ۔ تھے۔ بعد مین جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کی۔ تو زیادہ تعداد ہونے لگی۔ لیکن پھر بھی ترقی زور کے ساتھ نہ تہی۔ یہان تک کہ جب مکہ فتح ہوگیا۔ تو گروہون کے گروہ اور جماعتون کی جماعتین دین الٰہی مین داخل ہونی لگین کیونکہ تمام مشکلات درمیان مین سے اُٹھ گئے تھے اور حجاب دور ہو چکے تہے اور اکابر مجرم ہلاک ہوچکے تھے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ثبوت دعوےٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

وفات مسیح

(۱) فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مسیح ابن مریم قیامت کے دن عرض کرے گا۔ جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو اس کے بعد تو ہی نگہبان حال تہا۔ مجھے خبر نہیں ہے۔ جب تک میں رہا کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم وہ توحید پر قائم رہے۔

اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں (۱) عیسائی وفات مسیح کے بعد بگڑے۔ چونکہ بگڑ چکے ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ "مسیح" بھی یقیناً مر چکے (۲) قیامت تک امت کی پھر خبر نہیں گویا دوبارہ بنفسہ دنیا میں نہیں آئے۔ (ب) جب اللہ تعالےٰ فاعل انسان مفعول ہو توفی کے معنے یقیناً موت کے ہیں۔ اگر نہیں تو مثال پیش کرو۔ بشرطیکہ قرینہ صارفہ نہو

(۲) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح بن مریم کو یحییٰ کے ساتھ یعنی مُردوں میں معراج کی رات دیکھا۔ (مشکوٰۃ)

جب ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ تو بعض کا گمان تھا کہ عیسےٰ کی طرح بجسدہٖ مرفوع ہوئے صدیق اکبر رضؓ نے آیت پڑہی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب ہی رسول فوت ہو چکے۔ اس طرح آپ کی وفات پر استدلال کیا خلت کے معنے قرآن مجید نے خود مات اور قتل کر دئے۔

ائمہ اربعہ سے کسی نے مسیح کی وفات کا انکار نہیں کیا۔

اصل بات کیا ہے؟ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم۔ نہ یہودیوں نے مسیح کو قتل کیا نہ صلیب پر مارا۔ بلکہ مسیح ان کے لئے مصلوب کی مانند بنایا گیا۔ یعنے غش ہو گیا مگر مرا نہیں اس طرح پر یہود کا اصل مقصد ملعون بنانا (توراۃ باب استثنار) پورا نہ ہوا تو اسی خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ بل رفعہ اللہ الیہ۔ اپنی طرف مرفوع کیا جیسے ادنیٰ میوں کو کیا کرتا ہے اسی کے لئے کئی اسباب قدرتی پیدا ہو گئے سبت نزدیک تہا دن تھوڑا رہ گیا سخت آندہی پیلاطوس کی بیوی کو خواب ہڈیوں کا نہ توڑا جانا۔ مرہم عیسیٰ۔

(ب) آسمان پر کسی بشر کا جانا خلاف سنت اللہ ہے۔ سنت اللہ کیا ہے؟ کفار نے ہمارے نبی کریم صلعم سے کہا۔ او ترقی فی السماء جواب دیا گیا۔ سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ بشر کے لئے یہ سنت نہیں۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (سنت اللہ میں تغیر نہیں ہوتا) چنانچہ فرمایا۔ وفیھا تحیون و فیھا تموتون۔ اسی زمین میں زندہ رہو گے اسی میں مرو گے واقعہ صلیب کے بعد باغبانوں کے بھیس میں نکلے۔ مریدوں سے ملے زخم دکھائے مچھلی کھائی اور کشمیر میں پہنچے۔ وآوینھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین۔ (ہم نے اونچے مقام چشمے والوں پر پناہ دی) وفات تو ثابت ہو گئی۔

اب بحکم آیت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ضروری تہا کہ موسیٰؑ کے خلفاء کی مانند محمدی خلفاء بہی ہوں اور ان کا آخری بھی عیسےٰ ہو۔

دوم حدیث۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ "وہ مسیح" تو فوت ہو چکا ہے اور مردے واپس دنیا میں نہیں آتے۔ انھم الیھم لا یرجعون۔ فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت (مردہ کو روک لیا جاتا ہے یوم بعث (قیامت) تک ومن وراءھم برزخ الآیۃ۔ تو اب ضرور ابن مریم سے مراد اس کا "مثیل" ہے۔

(ا) چنانچہ وعدہ ایلیا کے آسمان سے آنیکا تہا اور آیا یوحنا دیکھو انجیل (۲) کما استخلف سے ثابت ہے کہ مشبہ اور ہے اور مشبہ اور (۳) اگلے مسیح کی وفات اور مُردوں کا واپس نہ آنا (۴) امامکم منکم وہ امام تمہارا تمہیں میں سے ہوگا۔ (۵) عیسےٰ بن مریم اور مسیح موعود کے حلیوں میں پہلا سرخ رنگ گھنگریالے بال دوسرا گندم رنگ سیدہے بال (۶) ابن مریم کمال مشابہت کے لئے فرمایا جیسے مریم کو اخت ہارون۔ ابن السبیل۔ بہادر کو شیر اب اصل یہ دیکھنا ہے کہ وقت نزول آیا یا نہیں۔

(۱) دختر کشی موقوف ہو گئی (۲) آدمیوں میں میل بذریعہ تار۔ ریل۔ ڈاک ہو گیا (۳) اونٹنیاں بیکار ہو رہی ہیں (۴) کتابیں چھاپہ خانے سے پھیل گئیں۔ پہاڑ اڑائے جا رہے ہیں۔

(۷) یاجوج ماجوج یعنی آگ یعنی آگ و پانی سے کام لینے والی قومیں (ب) کان لمبے یعنی دور سے خبریں سنتے ہیں (ج) توحید کے دشمن اسی لئے خبر دیتے ہوئے لا الٰہ الا اللہ ہماری نبی صلعم نے پڑہا (د) یافث کی اولاد سے (م) دریاؤں کو سوکھا دیا (س) بڑے قد یعنی بڑی ہمتیں (ص) بلندی پر چڑھتے یعنی مشکل سے مشکل کام (۷) دجال یعنی دنیا میں سیاحی دین میں کانی قوم (ب) اس کی وحدت نوعی ہے جبھی تو ابن صیاد کو صحابہ نے قسمیہ دجال کہا (ج) وہ قوم جس کے لئے کہف کا اول و آخر پڑھنے کا حکم ہے یعنی خدا صاحب اولاد سمجھیں اور صنعتوں پر نازاں (د) مینہ برسائیں (م) خزانے تابع (س) دجال کے مختلف حیلے ولالت کرنے میں کروے بہت ہیں۔ (۸) خود مسلمانوں میں ایک گروہ یہودیوں کی طرح صرف پرانی روایات پر جان دینے والا۔ ایک عیسائیوں کی طرح شریعت سے بیزار نہ نماز نہ روزہ پیدا ہو جاتا۔ (۹) متفق اللفظ سب نے تسلیم کر لیا کہ اسلام کمزور ہے اور کسی مصلح کی ضرورت ہے مگر سنت اللہ الجنون کے ذریعہ اصلاح کرنے کی نہیں بلکہ نبی کے ذریعے۔

دوم مسیح نے کس صدی میں آنا تہا (۱) اس کا کام ہے صلیب کو بذریعہ دلائل توڑنا۔ پس صلیبی غلبہ کے وقت آنا (۲) ہر صدی کے سر پر مجدد۔ یہ چودہویں اب تک خالی ہے۔ (۳) حضرت موسیٰ کے بعد عیسےٰ چودہویں صدی ہوئے۔ بس مسیح بھی چودہویں کو آنا تہا (۴) حافظ برخوردار نے انواع میں (ب) نعمت اللہ ولی نے قصیدہ میں امام شیوطی نے چودہویں صدی مقرر کی (ہ) ولقد نصرکم اللہ ببدر سے یہ ثابت ہے کہ چودہویں میں نصرت ہوگی (۶) پھر ہزار برس کے بعد نیا انتظام یدبر الامر من السماء الی الارض اور دنیا کی عمر سات ہزار۔ ساتویں ہزار پہ مسیح کا آنا ضروری تہا۔

سوم۔ کہاں پیدا ہونا تہا۔ آدم اور عیسےٰ میں خاص مشابہت ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ آدم ہند میں پس عیسیٰ بھی ہند میں۔ (ب) ہندوستان میں تمام مذاہب موجود ہیں اور امن بھی پس یضع الحرب (جہاد موقوف کریگا) کی ماتحت یہیں کام ہو سکتا ہے (ج) مہدی کو مشرق کے سلطان بنائینگے (ابن ماجہ) (د) گاؤں کا نام کدعہ ہوگا یعنی قدعہ قادیان۔

چہارم۔ آسمان کی شہادت۔ چاند کو تیرہویں سورج کو اٹھائیسویں ماہ رمضان ۱۳۱۲ھ میں گرہن ہوا یہ مہدی کے ظہور کی علامت ہے۔ آیت اس حدیث کی تصدیق کرتی ہے خسف القمر۔ وجمع الشمس والقمر پہلی رات کے چاند کو گرہن کہنا حماقت ہے۔ پہر قمر کا اس پر اطلاق نہیں۔

پنجم۔ زمین کی شہادت۔ طاعون یعنی دابۃ الارض تکلم الناس۔ جو آدمیوں کو زخم کریگا کیوں؟ وہ آیات

(معجزوں) پر ایمان نہ لائے معلوم ہوا کوئی نشان دکھانیوالا بھی ہوگا۔ عذاب کا موجود ہونا رسول کے ہونے پر گواہ ہے وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔

ششم۔ ہر رسول کی صداقت کے دو نشان ہیں جو اس مسیح پر بھی صادق آئے۔ (۱) اگر ہم پر افترا کرتا تو ہم دہنے ہاتھ سے پکڑتے اور رگ جان کاٹ دیتے لقطعنا منہ الوتین۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے۔ ہمارے امام وحی کے دعوے کے بعد پچیس سال سے زندہ ہیں اور ترقی کر رہے ہیں بخلاف قد خاب من افترى۔ تیئیس سال سے اوپر تو ہرگز مفتری زندہ نہیں رہ سکتا۔ کوئی مثال پیش کرو (۲) عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ اپنے غیب پر رسولوں کے سوا کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ آپ کی پیشگوئیوں پر نظر کرو۔ ازانجملہ (۱) لیکھرام کی موت (۲) آتھم کی موت (۳) طاعون کی خبر (۴) ۴ اپریل کے زلزلہ کی خبر (۵) یاتون من کل فج عمیق۔ اس حالت میں جب کوئی نہ جانتا تھا یہ کہا کہ دور دور سے لوگ آئینگے (۶) مجنون کے معاندین کا ہلاک ہونا (۷) جو مباہلہ کرے اس کی ذلت یا موت غلام دستگیر قصوری۔

ہفتم۔ خاص مسیح کے نشان (۱) دو زرد چادریں تو دو سخت بیماریاں ایک اوپر کے حصے میں ایک نیچے کے حصے میں۔ چادریں تو ایک جھوٹا بھی رنگوا کر پہن سکتا ہے یہ کشفی معاملہ ہے (۲) حلیہ گندم رنگ سیدھے بال۔ روشن پیشانی۔ اونچی ناک اسرائیلی مہدی۔ (مشکوٰۃ) (۳) جیسے مسیح بن مریم نبی اسرائیل سے ماں وجہ نہیں تھا۔ ایسا ہی یہ مسیح ماں وجہ قریش سے نہیں سلمان کی اولاد ہونے کی وجہ سے قریشی ہیں اور یت سلمان منا اہل البیت۔

متفرق باتیں

مہدی کئی ہونے تھے اسی لیے احادیث میں ان کے مختلف نشان ہیں مختلف جائے ولادت۔ مگر آخر میں عیسیٰ ہی مہدی ہوگا۔ لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم۔ (۲) نزول کا لفظ اس لئے ہے کہ شہرت ایسی ہوگی جیسے کوئی آسمان سے اترے نیز دنیاوی اسباب نہیں۔ بلکہ آسمانی حربہ سے فتح حاصل کریگا (۳) نبی کا لفظ خود حدیث میں مسیح موعود کے لئے آگیا۔ اور یہ ظلی طور سے جیسے آئینے میں جو شکل ہو اُسے بھی انسان کہہ لیں مگر درحقیقت بغیر اس اصل کے کچھ نہیں (۴) ہمارے امام پر کوئی ایسا اعتراض نہیں ہوتا جو دوسرے انبیاء علیہم السلام پر نہ ہو۔ (۵) چونکہ قرآن مجید میں ہے ہم نے ان میں قیامت تک عداوۃ والبغضاء ڈالدی اس سے ثابت ہوا کہ تمام لوگ مسلمان نہیں بن گے۔ اسی طرح وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ کا مطلب یہ کہ ہر ایک اہل کتاب مسیح کے مقتول ہونے کو مانتا رہیگا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بزم خواتین

ہمارا مذہب کیا ہے

میں آج نہیں بلکہ کئی دن سے سخت حیرت اور استعجاب کی حالت میں تھی کہ ہم مسلمان کہلانے والے زمیندار عورتوں کا مذہب کیا ہے۔ اگر کہیں کہ "اسلام" کچھ زیب نہیں دیتا کیا مسلمانی اسی کا نام ہے کہ جو جہان کے بُرے کام اور جو جہان کے توہمات ہیں۔ وہ ہم میں موجود ہوں دیکھو میں چند توہمات لکھتی ہوں۔ اول تو جب کوئی گائے بھینس سوئیگی۔ پس پہلی جمعرات کا دودھ کسی خانقاہ پر چڑھائیں گے اور خیال یہ کہ فقیر صاحب (قبر والے) ہمارا دودھ پی لیتے ہیں پس قبر پر کسی مٹی کے برتن میں ڈال دیتے ہیں آگے زیادہ تر تو کتے پی جاتے ہیں یا اور کئی بلائیں مثلاً نیولا وغیرہ۔ بعض اوقات کوئی چالاک ہماری حماقت سے فائدہ اٹھا کر گھر لے جاتا ہے۔ ہمارے گاؤں کی ایک عورت ہر جمعرات کو اپنا بہت سا دودھ قبر کے سوراخ میں ڈال جاتی تھی۔ پھر گیارہ تاریخ چاند کی پیران پیر کا دودھ بھی اسی طرح ضائع کیا جاتا ہے (نہ کسی عاجز مسکین کو دیا نہ اللہ کے نام) پھر سات دن بلکہ چالیس دن کسی کو دودھ لسی (سوائے گھر کے خاص آدمیوں کے) نہیں دکھائی جاتی۔ جتنی پی سکیں پی لیں اور باقی جو بچے وہ اندھیرے میں کسی کوٹھے پر یا کسی محفوظ جگہ انڈیل دیا۔ مگر کسی غریب کو اللہ کے نام نہ دیا بلکہ گناہ جانتے ہیں اور برس دن لوہڑی والے دن ضرور لوہڑی کرتے ہیں بلکہ بعض شیطان کی مریدیں کہتی ہیں کہ اگر ہم لوہڑی نہ کریں۔ تو ہماری گائے بھینس کے تھن میں لہو پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی عالم فاضل واعظ آجاوے تو اسے روٹی دینا سخت عیب اور مشکل مگر جب کوئی فقیر گودڑی پوش مجسم شیطان ہاتھ میں گجرے پہنے۔ کان میں بالے۔ سر پر عمدہ خوشنما چمکدار پگڑی باندھے آجاوے۔ تو بس جی! اسے اپنا نبی ولی۔ پیر۔ گویا خدا مان لیتی ہیں۔ جب کوئی مرجاوے تو مُردہ کو نہلانے والی جگہ چراغ جلا کر رکھ دیتی ہیں میں حیران ہوں کہ یہ کیا واہیات حرکتیں ہیں۔

آہ! افسوس اے میری پیاری قوم تجھے جہالت نے ایسا اندھا کر دیا کہ کچھ بھی سوجھائی نہیں دیتا عقل ایسی مسخ ہو گئی کہ! دیکھ؟ تو اپنے پیارے مذہب سے بھی ہاتھ دھو رہی ہے اور ایسا کفر تیرے دل میں بیٹھ رہا ہے کہ کوئی سیدھا رستہ بتا دے بھی تو تو اسے اپنا بدخواہ بلکہ ڈبونے والا سمجھ لیتی ہے۔ آہ میں کس کس غلطی کی اصلاح کروں کس کس جہالت کا نام لوں! تونے ڈبو دیا آہ ڈبو دیا! کیا کوئی ہے جو ان نام کے مسلمانوں کلمہ گو، کافروں کو سمجھائے۔ کہ یہ اپنا بھلا بُرا سمجھنے لگ جاویں کیا اس کفر اور جہالت میں کبھی کچھ شک ہے؟ کیا یہ ساری رسومات ہندوؤں سے نہیں لی گئیں۔ یہ مفصلہ ذیل باتیں سب ہندوانی رسومات ہیں اوّل لڑکے کے سر پر لٹ رکھنی (تھوڑی سی جگہ لمبے بال) اسکے کان میں ڈھائی سوراخ کر کے سونے کا بالا اور مرکیاں ڈالنا اور گھر بہ گھر ماں گدائی ٹکڑے مانگ کر بچے کو ماں اپنے پیارے بچے کو کھلاتی ہے اور سات برس بعض گیارہ برس تک بچے کو گھر سے کپڑا نہیں پہناتیں؟ اور پھر لطف یہ کہ پیسہ پیسہ مانگ کر اُسے ہنسلی پہناتے ہیں جسے ودھاوا (یعنی عمر بڑھانے والا) کہتے ہیں۔ ایک اور شرک پیدا کیا کہ شاہ دولا کی خانقاہ پر جو ہے چڑھاوا چڑھانے کی رسم ڈال دی۔ میں نے ایک معتبر بی بی کی زبانی سنا ہے کہ وہاں یعنی شاہ دولا کی خانقاہ کی چھت میں ایک سفید مرمر کا بتہ لگا ہوا ہے جسے عام جاہل لوگ جانتے ہیں کہ یہ سیمرغ تھا جو اپنا انڈا چڑھاوا چڑھا گیا تھا اور مجاور بھی یہی بتاتے ہیں۔ اور جاہل لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ جو چوہے فقیر ہوتے ہیں۔ اور وہ مرتے نہیں بلکہ خود بخود زمین میں سما جاتے ہیں۔ مگر یہ محض غلط ہے جو حال ان غریبوں کا ہوتا ہے انکی حالت بیان کرنے کو پتھر کا کلیجہ چاہیے ان کا گلی گلی خوار ہونا مسلیوں مارنا۔ (جو ان کو ٹھیکہ پر لے آتے ہیں) بلکہ بعض چوہیوں موتنوں سے .... افسوس میرا قلم نہیں چلتا جو ان کی حالت لکھ سکے اللہ ہی ان لوگوں

کی حالت زار پر رحم کرے کہ وہ ان غریب مسکین بے زبان بچوں پر رحم کریں جوان کو ایک خانقاہ پر چڑھا دیتے ہیں اور ایک ادنے جہالت پر تمام عمر ایسے غریب اور عاجز فرقہ پر ظلم اور ستم روا رکھتے ہیں (معاذ اللہ منہا) پھر ایسے کئی توہمات ہیں جو سب کو معلوم ہیں بخدا میں نے جو کچھ لکھا درد دل سے نیک نیتی کے ساتھ لکھا ہے اگر کوئی غیر لفظ یا بے ادبی کا کلمہ جوش غم کی حالت میں زبان قلم سے نکل گیا ہو۔ تو للہ معاف فرماویں۔ والسلام

خاکسار احمدی خاتون از گولیکی گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امّا بعد

شرائط بیعت

از خاکسار محمد یحیی ساکن دیپ گراں ڈاک خانہ مانسہرہ ہزارہ حال وارد موضع کچھی تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ بیڑ۔

بخدمت شریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موضع کچھی کے لوگ بہت نیک وصالح ہیں انکا مولوی صاحب مولوی احمد جی صاحب ایک باوقار اور مستقیم مزاج و ثابت قدم انسان ہے۔ آہستہ آہستہ عرصہ ۷ سال انکو حضرت کے دعوے کی نسبت عرض کیا گیا آخر وہ اس بھید کو سمجھ گئے۔ اور اس دعوے کو انہوں نے تسلیم کیا پھر اون میں سے سب سے پہلے سبقت کرکے مولوی عبدالرحمن خلف الرشید مولوی احمد صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر دو ماہ رہکر واپس آیا۔ انکے واپس آنے سے ان لوگوں کے دل کو زیادہ ہی اطمینان ہوا۔ اب یہ سب لوگ بیعت کرنے کو بلکہ خدمت مسیح موعود میں حاضر ہونے کو تیار رہیں۔ اب جو اسوقت حاضر ہیں انکے بیعت لکھے گئے حضرت منظور فرماکر بواپسی انکو جواب سے اور دعاء استقامت سے یاد فرماویں۔ انکے لئے حضرت ضرور ثابت قدمی کی دعا کریں۔ ان کے اردگرد کے لوگ بلکہ چند اشخاص گاؤں میں بھی بہت کچھ شرارت کرتے ہیں۔

اسماء گرامی بیعت کنندگان برادران کے مندرجہ ذیل ہیں

(۱) مولوی احمد جی صاحب خلف رشید مولوی محمد جی مرحوم ساکن کچھی تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ بیڑ۔
(۲) فضل ولد حسن علی خان ساکن 〃
(۳) یعقوب خان ولد سمندر خان نمبردار ساکن کچھی۔
(۴) داءو خان ولد یعقوب خان ساکن 〃
(۵) سید حمد شاہ ولد نور حسین شاہ ساکن 〃
(۶) محمد وارث ولد منولے ساکن 〃
(۷) فیض نور زوجہ محمد وارث 〃 〃
(۸) یوسف ولد محمد وارث 〃 〃
(۹) صاحب جان بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۰) زینب بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۱) مریم بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۲) صابرہ بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۳) شیر خان ولد سید خان 〃 〃
(۱۴) خانم جان زوجہ شیر خان 〃 〃
(۱۵) عبدالکریم ولد الہ دین 〃 〃
(۱۶) شرف نور زوجہ عبدالکریم 〃 〃
(۱۷) شیر گل طالب علم ولد عبداللہ 〃 〃
"یہ شیر گل عرض کرتا ہے کہ میرے واسطے حضرت ازدیاد علم کی دعا فرماویں"
(۱۸) ملاں امان اللہ ولد ہاشم علی خان 〃
(۱۹) محمد عمر خان ولد امان اللہ 〃
(۲۰) شیر خان ولد ارسلہ خان 〃
(۲۱) عبدالرحمن ولد شیر خان 〃
(۲۲) امیر خان ولد شیر خان 〃
(۲۳) گل زمان ولد شیر خان 〃
(۲۴) گل جان بنت شیر خان 〃
(۲۵) کرم نور بنت شیر خان 〃
(۲۶) نور جہاں زوجہ شیر خان 〃
(۲۷) میر زمان ولد منارا خان ساکن موضع ٹھلے
(۲۸) حبیب نور زوجہ فضل ساکن کچھی
(۲۹) عبداللہ ولد فضل 〃 〃
(۳۰) الٰہی نور بنت فضل 〃 〃
(۳۱) کالا ولد میر زمان 〃 〃

〃 راقم محمد یحیی از دیپگراں مانسہرہ ہزارہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دھوکہ سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال ورنائی سٹک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور اسٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملا کا بید کی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کسقدر ترقی کی ہے تمام ہندوستان میں یہاں کی کاریگروں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے لیکن اس بات کو راز دار بخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں ان کو قیمت بھی دگنی پڑتی ہے اور نمونہ میں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی انکے واسطے کوئی نہیں ہوتا۔ چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے اسواسطے ہمنے اسکے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قایم کی ہے جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ار فی روپیہ کمیشن لیا جاویگا۔ اخراجات روانگی ذمہ خریدار ہونگے اس کے علاوہ سونے چاندی کو زیورات بھی طیار کروائیں ہکو ایک وسیع تجربہ ہے جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں توان کو خاص زیور بنوا کر روانہ کیا جاویگا جسکے خالص ہونیکے ہم خود ذمہ دار ہونگے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۴ر فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ار فی تولہ ہوگا۔

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر

تصدیق میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یا دھوکہ نہ ہوگا کیونکہ یہ مومنوں کی قایم کردہ ایجنسی ہے۔
چودہری مولابخش فارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

نماز جنازہ (۱) ملک کرم الٰہی صاحب ساکن بھیرہ کی لڑکی فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ جنازہ غائبانہ پڑھا جاوے۔
(۲) عزیزی مظفر احمد طالب علم تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی جدہ امجدہ فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے درخواست جنازہ کرتے ہیں۔

درخواست دعا خاکسار کی والدہ قریباً پچیس روز سے ایک مرض مہلک میں مبتلا ہے۔ اس لئے احمدی برادران کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری شفیق والدہ کے واسطے ہاتھ اٹھاکر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماوے۔ آمین۔ خاکسار خواجہ عفار جو گلگت

خریداران بدر کیواسطے تین عایتون کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری سب رجسٹرون۔ وکیلون مختارون عرایض اور اپیل نویسون۔ رئیسون تاجرون ساہوکارون۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور ان کے مطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنیکے لئے جو سرگردانیٔن اور دقتین پیش آتی تہین اور وقت ضائع ہوتا تہا۔ اسکا تدارک یہ کیا گیا ہے۔ کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چہپائی ہے جسمین ۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایکسو پچیس برس کی عیسوی ہجری فصلی سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینہ سے لکہی ہین کہ جس تاریخکو آپ دیکہنا چاہین فوراً دیکہہ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بہی ساتھ ہی دیکہی جا سکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکہی ہین اور اسکے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بہی ہے اسکی قیمت بغرض عایت ۱؎ فی سال کے حساب سے بہی کم یعنی ۔۔ ہے (مجلد ۸؎)

رکہی ہے۔ لیکن اخبار بدر کی خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے۔ کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اسکا سالانہ چندہ اخبار بدر مین بہجوا دینگی ان کو اور ایسی خریدار صاحبکو اڑہائی اڑہائی روپیہ پر یہ جنتری دیجایگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کی پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جامین

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایکسال کیواسطے ہر دو بقیمت ۷؎ اخبار بدر کی سالانہ قیمت ۳؎ ہے اور براہین احمدیہ معہ سوانح حضرت مسیح موعودؑ و فہرست مضامین کی قیمت صرف ۴؎ کل ۷؎ ہوئے لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کردی۔ اسکو براہین احمدیہ ۲؎ مین دیجاویگی اور اخبار بدر بہی ۲؎ مین دیجاویگی کل ۴؎ ہوئے مجلد کی قیمت ۲ ار زاید ہے۔

لغاة القرآن

حصہ اول مصنفہ سید عبد الحیٔ صاحب عرب جسکی اصل قیمت ۱؎ ہے دفتر بدر سے ان خریداران کو جو ایک نیا خریدار پیدا کردین یہ کتاب صرف ۱۴؎ مین ملسکتی ہے کارخانہ بدر نے کچہہ زاید قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔ (مینجر اخبار بدر)

کارخانہ بقاے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گرجاتا ہے۔ یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہین انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرادین۔ خدا کے فضل سے انشاء اللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کرلیوین۔ کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے۔ ان کا علاج اندک دوا سے کرکیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرمایئن بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہندوستان بہر مین دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا خدا ہے مگر اسی نے دواؤن مین تاثیر رکہی ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقاے نسل انسانی مقام بہیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلایق نمونہ کا پرچہ منگواکر دیکہین۔ (مینجر)

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بہر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چہپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بہی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین و تارین ہر روز چہپتی ہین اسکا ایڈیٹوریل سٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین اسلئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکہا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آجتک آپنے دیکہا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائے۔ نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت ششماہی صرف ۱۲ جنگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستون کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماین

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۲ من ۱۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۔۔ روپیہ اور دوم مبلغ ۔۔ ہے مبلغ ۔۔ بیعانہ آنے پر خراس دی۔ بہی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بہی تیار ہین:۔

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

اے حقیقی محسن و مربی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو! اور حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقو! اور مذاحو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو!

تمہیں مبارک ہو کہ

درثمین (مکمّل)

جس میں فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کی تا امروز فارسی اور اردو کی

سب شائع شدہ نظمیں

درج میں نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸ × ۲۲ کے ۱۲ صفحوں کی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدیں بندھ کر طیار ہوگئی ہے۔

ہم نے احباب کے آرام کے لئے اس میں ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو اور فارسی نظموں کے دو حصے کر کے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدیئے ہیں جس کا فایدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی اور نظم فارسی یا اردو میں شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان سے آگے کے نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدیں گے جو اسی کتاب میں بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے ان کی کتاب مکمل بھی ہوتی جاویگی اور ضائع بھی نہ جاویگی۔ قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے۔

محصولڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح عنبری

جس کے مفید ہونے کے متعلق بہت سے سارٹیفکیٹ ڈاکٹرون حکیمون رئیسون معزز سرکاری عہدہ دارون کے موجود ہین۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ روپے ۵ تولہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ضروری احتیاط

تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بدر کے اکثر دور دراز کے رہنے والے بھائیون کو یہ غلطی لگی ہے کہ اونہون نے میرے نام کے کئی مختلف اشتہارون کو دیکھکر ایک ہی کارخانہ کے علیحدہ علیحدہ اشتہار سمجھے ہین۔ الگ الگ پتہ کا خیال نہین اور درخواست کرتے وقت غلطی سے ایک کی دوائی دوسرے سے طلب کی ہے۔ اور اس طرح اکثر لوگ اتنی بڑی غلطی مین مبتلا ہوئے ہین۔ تھوڑے دن ہوئے کہ پے در پے دو خط مجھے ایسے ملے ہین کہ دوسرے کارخانہ کی دوائیان مجھ سے طلب کی گئی تہین۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ درخواست کرنے والون نے ان دوائیون کا اشتہار میری طرف سے سمجھا ہے مین نے وہ دونون خط ان دوائیون کے مشتہر حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ کو پہنچا دئے۔ مگر ممکن ہے۔ کہ اسی طرح کوئی شخص **مفرح عنبری** کی درخواست بھی کسی دوسری جگہ کر دے۔

چونکہ یہ ادویات کا نازک معاملہ ہے اور
ہر شخص اپنی چیز کا خود ذمہ وار ہے

اس لیے مین اپنا فرض سمجھ کر آپ سے درخواست کرتا ہون۔ کہ آپ جب **مفرح عنبری کے لئے درخواست کرین** ۔ تو ہمیشہ اس پتہ پر جو ذیل مین درج ہے۔ ہونی چاہیئے۔ سوائے اس کے دوسرا پتہ جو آپ کسی اشتہار مین دیکھین وہ میرا نہ سمجھین بلکہ کسی دوسرے کا۔

مفرح عنبری کے ملنے کا پتہ یہ ہے

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ؁ مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۵ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۳ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۶ - رمضان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

چہ گویم باتو گرآئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ ؁ معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ؁ معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ عام قیمت پیشگی ہے غربا سے جنکی آمد ہوا ؁ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت مابعد للعہ یا ہر چہ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھپ جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ لوکل ... عہ افریقہ ... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرآبے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۳بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴۳ | ۷ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

ڈوئی گذشتہ ہفتہ کی ڈاک مین ڈوئی کا بھیجا ہوا ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ اشتہار ڈوئی صاحب نے ایسی حالت مین لکہا ہے۔ جب کہ وہ اپنے بناکردہ شہر سے خارج شدہ ہے اور کسی دوسری جگہ اس کا قیام عارضی ہے اور اس کے مریدون نے اس کو نبوت اور عہدہ داری سلسلہ سے موقوف کر دیا ہوا ہے۔ اور وہ بہ سبب فالج وغیرہ بیماریون کے اور ان صدمات کے موت کے قریب ہے اور بہ سبب مالی محتاجی کے تنگی کی حالت مین ہے اور عدالت مین ایک جج کے سامنے اس کا مقدمہ پیش ہے اس اشتہار مین وہ لکہتا ہے "مین زندگی سے بیزار ہون۔ مین نے بہت محنت کی بہت سر دردی اٹہائی۔ اب مین تنگ گیا ہون اور مین چاہتا ہون۔ کہ اب مجھ پر موت آجاوے جن لوگون کو مین نے گمنامی کے گڑھے سے نکال کر بڑے بڑے افسر اور عہدہ دار بنایا تہا۔ انہون نے مجھ پر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا ہے۔ اور مجھ پر ظلم اور خیانت اور دیوانگی کے الزام لگائے ہین۔ اب مین سخت محتاجی مین ہون اور اپنے مریدون کے آگے اپیل کرتا ہون اور منت کرتا ہون کہ وہ میری امداد کرین اور مجھے روپیہ ارسال کرین" ڈوئی نے اپنے اسی اشتہار مین یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ جج نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ تم جو اپنے مریدون کی ایک فوج بناتے تھے یہ حکومت وقت کی بغاوت مین داخل ہے خداتعالیٰ شریر اور مفتری کو کتنی جلدی پکڑتا ہے کس طرح یکدفعہ اس شخص پر خداتعالےٰ کا غضب وارد ہوا ہے۔ اول تو بیماری اور وہ بہی فالج کی طرح سخت جس سے وہ بالکل چلنے پھرنے کے قابل ہی نہین رہا۔ ہر جگہ اس کو اٹھا کر لے جاتے ہین۔ یہ تو جانی مصیبت ہے۔ پھر اس پر مالی مصیبت۔ کہ جو کچھ ساری عمر کا کمایا ہوا اور جمع کیا ہوا تہا جائز یا ناجائز وہ سب اپنے ہی مرید باغی ہوکر غصب کر گئے اور اس کو بالکل بے دخل کر دیا۔ پھر عزت پر ایسا سخت صدمہ پڑا کہ اول تو ولد الزنا ثابت ہوا اور خود اقرار کیا کہ "مین ولد الزنا ہون۔ مگر اس مین میرا قصور کیا ہے۔ کیونکہ کسی کی پیدائش کسی کے اختیار مین نہین" بلکہ لکہا کہ یہ تو میری خداوند یسوع مسیح سے مشابہت ہے۔ کہ (نعوذ باللہ) اس کو بھی ایسا ہی کہا گیا تہا۔ یہ کس قدر بے حیائی ہے۔ کہ خدا کے پاک نبیون پر ایسے گندے الزام خود عیسائی لگاتے ہین اور عیسائی بہی وہ جو اپنے آپ کو یسوع کا رسول اور اس سے الہام یافتہ قرار دیتے ہین۔ غرض ہر طرح سے اور ہر طرف سے خداتعالےٰ کا عذاب ڈوئی پر نازل ہو رہا ہے اور اس کا ابتدا اس تاریخ سے ہے جب سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہارات اس کو اپنے مقابلہ مین بلایا تہا اور لکہا تہا کہ اگر تو میرے مقابلہ کے واسطے نہ نکلے گا تب بہی خداتعالےٰ تجھے پکڑ لیگا۔ کیونکہ تو نبوت کا جھوٹھا مدعی میرے زمانہ مین کہڑا ہوا ہے۔

ہمارے مخالف مولویون کو چاہیئے کہ وہ غور کرین کہ کیا مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے۔ کیا صادق اور کاذب کے ساتھ خداتعالےٰ کا معاملہ یکسان ہوگا۔ ہمارے مخالف مولویون کو چاہیے کہ امریکہ مین جاکر ڈوئی کے ساتھ مل کر نوحہ کرین کہ قرآن شریف کے برخلاف جو ان کا دعوےٰ تہا کہ مفتری لمبی مہلت پاتا ہے وہ جھوٹھا نکلا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ڈوئی کو چندہ کر کے بھیجین تاکہ وہ اپنی حالت کو کچھ درست کر کے ان بیچارون کی عزت قائم رکھنے کی کوشش کرے لیکن یاد رکھین۔ کہ خدا کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا۔

شہر فیرمونٹ واقعہ ملک امریکہ کے پادری کلوس صاحب نے گرجے کے پادری پنے سے استعفیٰ دیدیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ گرجے کے ممبر میری بیوی کے لباس پر بے جا طعن کرتے ہین۔ امریکہ کا اخبار لکہتا ہے کہ پہلے جب کبھی پادری صاحبان استعفیٰ دیا کرتے تھے تو اسباب استعفیٰ مین کسی غیر کی بیوی کا دخل ہوتا تہا۔ مگر یہ ایک نیا واقعہ ہے۔

شیخ عبد اللہ کوئلم صاحب رسالہ کریسنٹ مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ دین عیسوی کی بنیاد دو مسائل پر ہے۔ ایک آدم کے ذریعہ سے سب کا گناہ گار ہونا اور دوسرا چار ہزار سال کے بعد یسوع کے ذریعہ سے پھر سب کا نجات کا پا جانا جب کہ عیسائی لوگ اس قسم کے عقاید یسوع کی طرف منسوب کرتے ہین۔ تو تعجب نہین کہ دوسرے مذاہب کے لوگ یسوع کو پاگل قرار دین اور مسلمان ان عقاید کو کفر قرار دین۔

اخبار سے گوس ویکلی ریکارڈ لکہتا ہے کہ عیسائی مذہب نے افریقہ کے باشندون کے واسطے روحانی تنزل اور موت اور اخلاقی تنزل کے واسطے ایک وسیع سڑک کا راستہ کہولدیا ہے۔

بی الیف انڈرووڈ صاحب فرماتے ہین کہ بنی آدم کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو گرجا مین موجود ہے

مسٹر جے اے کین سٹ صاحب پر بشپ آف لنڈن نے جو کارروائی کی ہے اُس پر کین اسٹریٹ ہوٹل مین ایک بڑا مجمع تہا۔ کین سٹ صاحب نے پادری صاحب کے برخلاف لیکچر دیا جس پر بڑے نعرے چیرز کے ہوئے اور سب نے پادری صاحب کے حق مین گستاخانہ نعرے لگائے کہ اس کو نکال دو۔ اس کو پھانسی دیدو۔ افسوس ہے کہ انگلستان مین مذہبی پیشواؤن کی کچھ عزت نہین کی جاتی اور عام مجمعون مین ان کے حق مین ایسی سخت کلامی روا رکہی جاتی ہے حالانکہ حکومت پر خود عیسائی لوگ متعین ہین یا شاید وہ دراصل عیسائی نہین ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی۔ ہفتہ قادیان
صفحہ ۴۔ ڈائری۔ صاحب نور مرحوم
اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت
صفحہ ۵۔ ضروری اطلاع۔ بلاد اسلامی
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۷۔ رمضان المبارک
صفحہ ۸۔ عبدالحکیم خان مرتد کی دروغ بیانیان
صفحہ ۹، صفحہ ۱۰ } درس قرآن شریف
صفحہ ۱۱ و ۱۲۔ دارالامان مین لنگر کے مصارف مین ترقی اور اس کے بالمقابل آمدنی کی کمی کا سوال اور احمدی جماعت کی توجہ کا خیال
صفحہ ۱۳۔ بد خواتین۔ المفتی۔ ریویو
صفحہ ۱۴۔ نظم۔ انصار بدر سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۵، صفحہ ۱۶ } اشتہارات

بدر
مسیح

۶۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء

إِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ۔ نَزِيدُ عُمْرَكَ

ترجمہ۔ ہم تجھے بعض وہ امور دکھلاوین گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کرین گے۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت زیادہ علیل رہی۔ مگر بالآخر خدا تعالے کے الہامی وعدے نے جو ۲۳ اکتوبر کو نازل ہوا اور اوپر لکھا جا چکا ہے۔ خدام کے واسطے اس علالت کے غم کے بعد فرحت کا ذریعہ پیدا کیا۔

حضرت حکیم نورالدین صاحب بفضل الٰہی بخیر و عافیت ہین۔ آج کل رمضان شریف مین آپ دن کا بہت سا حصہ درس حدیث مین صرف فرماتے ہین۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے کام مین مصروف ہین۔ جمعہ گذشتہ مین آپنے مسجد اقصےٰ مین وعظ فرمایا۔

کتاب حقیقت الوحی چھپ چکی ہے۔ اور جزو بندی ہو رہی ہے امید ہے۔ عنقریب انشاء اللہ قابل اشاعت ہو جاوے گی۔ کتاب کی قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اس کے واسطے درخواست خریداری بنام **مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس علیہ السلام** آنی چاہین۔ حضرت اسی جگہ سے مل سکے گی۔

اس ہفتہ مین وزیر خان صاحب آسام سے۔ منشی عبدالقادر صاحب لاہور سے۔ منشی نذر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرت سر معہ ایک اسسٹنٹ انسپکٹر ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور ایک نائب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ۲۶ ماہ حال کو قادیان مین تشریف لائین گے اور ۲۷ تاریخ کو مدرسہ کا معائنہ ہوگا۔ ۲۸ کو بھی آپ کا قیام اسی جگہ رہیگا اور ان کے تشریف لے جانے کے بعد یکم نومبر کو ہیڈ ماسٹر صاحب جماعت بندی سالیانہ کے لئے مدرسہ کا امتحان لین گے۔

مفت اخبار بدر دو ماہ کے واسطے اس اخبار کا صفحہ ۴ ملاحظہ فرماوین۔ رمضان شریف مین قیمت کتب کی رعایت بھی ملاحظہ فرماوین۔

تنبیہ جن اصحاب کی طرف سے قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء اخیر نومبر تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام اخبار لاچار بند کیا جائیگا۔

ضروری یادداشت بعض احباب غلطی کے ساتھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین لکھ دیتے ہین کہ ان کے نام اخبار جاری کیا جاوے۔ یا اخبار کی قیمت آپ کے نام روانہ کر دیتے ہین۔ ایسے آدمیون کو معلوم ہو۔ کہ حضرت اقدس کا اخبارات کے ساتھ کوئی تعلق نہین۔ یہ اخبارات تمام معاملات مین اپنے آپ ذمہ دار ہین۔ ان کے متعلق کسی قسم کی خط و کتابت حضرت صاحب کے ساتھ نہین ہونی چاہیئے۔

خط و کتابت۔ کے وقت نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ ضرور لکھنا چاہیئے۔

ڈائری

القول الطیب

صاحب نور مرحوم ۲۰ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - صاحب نور مرحوم کا ذکر تھا - حضرت نے احمد نور کو مخاطب کر کے فرمایا - کہ خدا اس کو بہشت نصیب کرے - مین اس کی اچانک موت کی خبر سُن کر صدمہ سے خود بیمار ہو گیا تھا - اس واسطے جنازہ پڑھنے کے واسطے باہر نہ آ سکا - مولوی احمد نور صاحب نے ذکر کیا کہ رات بھر قرآن شریف پڑھتا رہا تھا اور صبح کو بالکل تندرست دوکان پر بیٹھا تھا - اچانک موت آ گئی - دوسرے لوگوں نے ذکر کیا کہ نیک آدمی تھا - دنیا دی دھندوں جھگڑوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا - علیحدہ رہتا تھا - حضرت نے فرمایا - وہ تو دنیوی تعلقات پہلے ہی چھوڑ کر اور ہجرت کر کے قادیان مین آ بسا تھا

سلسلہ تصانیف ۱۸ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - دہلی سے ایک دوست کی تحریری تحریک پیش ہوئی - کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید مین کتابین لکھتے ہین مگر ان کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہین ہو سکتا اسواسطے ایک سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنائی چاہیئے اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہیئے - جو کہ دہلی میں قائم ہو اس پر حضرت نے فرمایا - کہ ہمیں ایسی کمپنی کے بنانے کی ثلج صدر نہین اور ہمیں معلوم نہین ہوتا کہ اس کا انجام اچھا ہو - بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہین جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہین ہوتے ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے ضرر رسان ہوتی ہے - اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان مین آنی چاہیئے اور یہان لوگ اس کو دیکھین - اور اس پر غور کرین کہ آیا وہ چھپنے کے قابل ہے یا کہ نہین - اوّل تو اس قسم کے آدمی پیدا ہو جانے چاہئین جو دینی علوم سے پوری واقفیت رکھنے والے ہون - عالم باعمل ہون - تا کہ ان کی تحریر اور تقریر دوسروں پر اثر بھی ہو سکے - ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو - کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے - فرمایا مولوی سید محمد احسن صاحب بحث مباحثہ کے کام میں اور مناظرہ مین یکتا ہین - وہ پورے تحصیل یافتہ ہین علم حدیث اور علم فقہ کے بڑے ماہر ہین - مخالف مولویون کے مقابلہ میں سلسلہ تصانیف کا کام خوب کر سکتے ہین ہر شخص کا کام نہین کہ ایسے امور مین مداخلت کرے -

کلام پڑھ کر پھونکنا ایک دوست نے سوال کیا - کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جاوے - کہ مین پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں - تاکہ اس کو شفا ہو - حضرت نے فرمایا - بیشک قرآن شریف مین شفا ہے - روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے - مگر اس طرح کے کلام پڑھنے مین لوگوں کو ابتلا رہتا ہے - قرآن شریف کو تم اس امتحان مین نہ ڈالو - خدا تعالےٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو تمہارے واسطے یہی کافی ہے -

صاحب نور مرحوم

(تین الہامی پیشگوئیوں کا پورا ہونا)

تھوڑے دن ہوئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے ہدایت پا کر ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ موت تیرہ ماہ حال کو - یہ الہام ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء کا تھا اور ۲۷ ستمبر کے اخبار بدر مین شائع ہوا تھا - اس کے متعلق حضرت نے بعد میں فرمایا - کہ سرعت الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہین رہتے اسواسطے تیراں کا لفظ تھا یا تیس کا یا تیس کا (تیس یا) - اس سے قبل ایک اور الہامی پیشگوئی ۲ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر مین شائع ہوئی تھی - کہ ایک دم مین دم رخصت ہوا - اور اس سے بھی پہلے ایک الہام حضور اقدس کا اس طرح سے تھا - کہ پیٹ پھٹ گیا - جو کہ بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء مین شائع ہوا تھا - یہ تمام پیشگوئیاں اخبار بدر کے علاوہ اخبار الحکم - میگزین - رسالہ تشحیذ الاذہان - رسالہ تعلیم الاسلام مین شائع ہو چکی تھین اور وہ سب صاحب نور افغان مرحوم صاحب کے حق مین گذشتہ جمعہ کے دن ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۳۰ شعبان ۱۳۲۴ھ کو پوری ہوئیں - صاحب نور مرحوم - مولوی احمد نور صاحب افغان تاجر قادیان کا بھائی تھا - اور حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردون مین سے تھا اور قریب چار سال ہوئے کہ تمام اہل و عیال و متعلقین کو ساتھ لیکر اور وطن چھوڑ کر حضرت کے قدمون مین جا کر سکونت بنائے ہوئے تھا - مرحوم ایک غریب مزاج آدمی تھا - اکثر قرآن شریف کی تلاوت مین مصروف رہنا اس کا کام تھا کسی کے ساتھ لڑنا جھگڑنا مطلقاً نہ جانتا تھا - حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایسا اخلاص تھا کہ جان و مال سے آپ پر قربان تھا - مرحوم کے پیٹ مین ایک سُولی تھی جس کا علاج کیا جاتا تھا مگر اس کے سبب سے مرحوم کو چلنے پھرنے مین اور معمولی کاروبار کی مصروفیت مین کوئی حرج نہ ہوتا تھا - گذشتہ جمعہ کی صبح کو مرحوم صحیح تندرست اپنے بھائی کی دوکان پر موجود تھا اور نماز جمعہ سے پہلے خبر ملی کہ صاحب نور ہو گیا اس اچانک موت کی خبر کے سننے سے سب احباب کو سخت صدمہ ہوا - معلوم ہوا کہ مرحوم کے پیٹ میں جو سُولی تھی وہ یکدفعہ پھٹ گئی - اور ایک بڑا صدمہ لوحہ محسوس ہوتا ہے - انا للّٰہ و انا الیہ راجعون - مرحوم او بہشتی مقبرہ مین دفن کیا گیا - اللہ تعالےٰ اس کی مغفرت کرے - عمر چالیس سال کے قریب - مرحوم کے دو چھوٹے بچے یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے اور ایک بیوہ ہے اللہ تعالیٰ ان سب کا آپ حافظ ہو اور انکو اور اس کی ضعیف ماں کو اور بھائی کو صبر جمیل عطا فرماوے - مرحوم کی وفات بھی سلسلہ حقہ کی تائید مین ایک نشان ہے -

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کس طرح ملسکتا ہے اس کی یہ صورت ہے - جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہین ہین اور اب خریدار بننا چاہین اور ایک سال کا چندہ پیشگی ارسال فرمائیں یا بذریعہ وی پی منگوائیں - ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا - اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت مین ارسال ہون گے وہ سب بلاقیمت ہون گے - لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکین گے - درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لیکر اخیر سال تک جو پرچے مفت ملتے رہینگے - امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے

محمد صادق عفی اللہ عنہ - مینجر اخبار بدر

قادیان ضلع گورداسپور

ضروری اطلاع

میرے مکرم بھائی منشی عبدالعزیز دہلوی حال کلرک گوجرانوالہ نے حال میں ہی قریباً دو مہینے خالصاً خدمت میگزین کے لئے وقف کرکے ایک قابل تقلید نمونہ قائم کیا ہے۔ صاحب موصوف نے نہ صرف اپنے آرام اور آسائش کو ہی ایک خوبی خدمت کے لئے قربان کیا بلکہ اس دورے میں جو انہوں نے کلکتہ وغیرہ کی طرف کیا۔ جس میں ہزارہا اشتہار انگریزی اور اردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے تقسیم کئے اور کئی خریدار اور معاون رسالہ کے پیدا کئے۔ اس لمبے سفر میں جسقدر خرچ منشی صاحب موصوف کا ہوا اس میں سے ایک پیسہ کا خرچ بھی انہوں نے میگزین پر نہیں ڈالا۔ بلکہ یہ سب خرچ بھی اپنی گرہ سے ہی کیا۔ کسی انسان کے لئے اس قدر تکلیف اور دخل اجازت کا گوارا کرنا مشکل ہے۔ جب تک خالص جوش خدمت اسلام کا اس کے دل میں نہ ہو۔ منشی صاحب موصوف جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دورے سے واپس آچکے ہیں اور انہوں نے یہ بھی ظاہر فرمایا ہے۔ کہ آئندہ بھی وہ وقتاً فوقتاً اس قسم کی خدمت میگزین کی کرتے رہا کریں گے۔ یہ جوش اس سلسلہ کے لئے جو مخلص احباب کے دلوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ ان کامیابیوں کے لئے بطور تمہید ہے۔ جو میگزین کے ذریعہ ظاہر ہونے والی ہیں۔ منشی عبدالعزیز صاحب کے واپس آنے سے پہلے حافظ ابوسعید عرب صاحب اس غرض کے لئے برما جانے کو تیار ہو چکے تھے۔ چنانچہ کارکنان کمیٹی صدر انجمن احمدیہ نے ان کو اپنی خدمات پیش کرنے پر اس کام کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آج وہ بارادہ رنگون یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں اور غالباً ۲۵ر اکتوبر کو لاہور سے رنگون روانہ ہو جائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی سے واپس لاوے۔

خاکسار محمد علی

۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

کابل کی تازہ خبریں مظہر ہیں۔ کہ امیر صاحب کی خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ افواج اور امیر صاحب کے ہمراہیوں کے لئے رسد و چارہ کا قیام کے مختلف مقامات پر انتظام ہو رہا ہے۔

صاحب امیر کابل نے علاقہ بہار میں ایک چھاونی و کارخانہ بارود قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ دس ہزار فوج وہاں مقیم رہیگی۔ جس کی کمان امیر صاحب کے فرزند ثانی کے سپرد ہوگی۔

مصر کے ایک اخبار نے جدہ میں سخت طاعون ہونے کی خبر اڑا کر اس سال حج کے رک جانے کا اندیشہ ظاہر کیا تھا۔ مگر غازی احمد مختار پاشا کے پرائیویٹ سکرٹری نے اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی ہے

علاقہ نجد کی معتبر خبریں مظہر ہیں کہ امیر مبارک بن صباح۔ امیر ابن رشید اور امیر ابن سعود کے مابین صلح کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ کامیاب ہوگا۔

امیر کابل اس غرض سے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ کہ ان کی سیاحت ہند کا رعایا میں اعلان ہو جاوے۔ ماہ حال کے اخیر تک واپس کابل پہنچ جاوینگے۔

وزیرآباد میونسپل کمیٹی میں ایک خالی ممبری کے لئے انتخاب ہونے والا تھا۔ لیکن ہندو مسلمانوں کے نہایت کشیدہ تعلقات کے خیال سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو منسوخ کر دیا۔ خالی جگہ بذریعہ نامزدگی پُر کی جاوے گی۔"

مسلمانان بمبئی کا ایک عظیم الشان جلسہ جسمیں ۳ ہزار کے قریب آدمی حاضر تھے ۱۴ر اکتوبر کو منعقد ہوا۔ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے ایک طویل اور پرزور تقریر میں حضور وائسرائے کا قرنطینہ حجاج موقوف کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

(وکیل)

یہ دریافت کرنا جملہ مسلمانان عالم کے لئے موجب اطمینان و مسرت ہوگا۔ کہ آخر کار سلطان روم کی دانش مندی و مصلحت اندیشی نے ترکی ایرانی سرحد کے تنازعہ کو طول نہ کھینچنے دیا اور سفیر ایران کی عرضداشت پر باب عالی سے ترکی اراکین کمشن حدبندی کے نام احکام صادر ہوگئے۔ کہ وہ حقوق مسافرت کا لحاظ رکھکر انصاف کے ساتھ حدود کا تعین کریں۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند کا سرکاری پروگرام

بڑے انتظار کے بعد آخر امیر صاحب کی سیاحت کا سرکاری پروگرام گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہو گیا۔ اس میں کراچی سے آگے سیر و سیاحت کی جس قدر تاریخیں دی گئی ہیں۔ اُن میں حسب ضرورت تغیر و تبدل ہو جانا ممکن ہے۔

۲ر جنوری کی سہ پہر کو ہز مجسٹی لنڈی کوتل میں وارد ہوں گے۔ وہاں سے ۵ر کی صبح کو روانہ ہو کر اسی روز تیسرے پہر پشاور پہنچیں گے ۶ر کو قیام فرماویں گے۔ ۷ر کی شب کو پشاور سے چل کر ۹ر کی صبح کو رونق افروز آکبرآباد ہوں گے یہاں ایک ہفتہ قیام ہوگا۔ ۱۶ر کی صبح کو وہاں سے روانہ ہو کر اسی روز علی گڈھ پہنچیں گے یہاں ۸ گھنٹے قیام فرماکر ۱۷ر کو کانپور پہنچیں گے اس جگہ چھ گھنٹے ٹھہریں گے۔ ۱۸ر سے ۲۰ر تک گوالیار میں قیام فرمائیں گے۔ ۲۱ر سے ۳۴ر تک دہلی میں۔ ۲۴ر کو سرہند میں پہنچ کر ۸ گھنٹے مقیم رہیں گے۔ وہاں سے لوٹ پھر ۲۶ر سے ۲۹ر کی صبح تک دہلی۔ ۲۹ر کو اجمیر و سہاگ پور۔ یکم سے ۷ر فروری تک ممالک متوسط میں قیام فرمائیں گے۔ ۸ر سے ۱۱ر تک بمبئی۔ ۱۲ و ۱۳ر کو بحری سیر و سفر۔ ۱۴ و ۱۵ر کو کراچی میں ہوں گے۔ ۱۷ر سے ۲۰ر تک کوئٹہ۔ اسی اثنا میں ۱۹ر کو چمن کی سیر کرینگے۔ ۲۱ر کو سکھر پہنچ کر دریائے سندھ کا ریلوے پُل ملاحظہ فرمائیں گے۔ ۲۲ و ۲۳ر کو بہاولپور میں قیام ہوگا۔ ۲۴ر کو نہر چناب کا ملاحظہ۔ ۲۵ر سے ۲۷ر تک پشاور میں قیام فرماکر ۲۷ر کی شام لنڈی کوتل۔ اور وہاں سے اگلے روز واپس روانہ کابل ہو جائینگے۔

نماز جنازہ

احمدی احباب سے التجا ہے کہ صاحب نور مہاجر مرحوم کے واسطے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں۔

انتخاب الاخبار

لاہور میڈیکل کالج کی جماعت سال اول کی تعلیم سائنس لاہور گورنمنٹ کالج کو منتقل کی گئی۔

ٹولی کورن کولمبو کی جہازی آمد و رفت کے لئے سودیشی کمپنی رجسٹر کی گئی۔ سرمایہ دو لاکھ روپیہ ہے۔

احاطہ بمبئی مین تعداد قحط زدگان قریب ۹ ہزار رہگئی۔ بنگال مین قریب ۵۷ ہزار۔

سرحدی صوبہ کے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان مین ٹڈی دل نمودار۔ گوالیار و ساگر مین بھی۔

بنگالہ کے اضلاع ۲۴ پرگنہ۔ جیسور اور پورنیہ میں ٹڈی دل نے فصلون کا نقصان کیا ہے۔

اٹلی کی شاہزادی مارگریٹ پٹرنے جزیرہ سسلی مین بلند کھڑکی سے کود کر خودکشی کی۔

لندن کی پولیس جیسی نیکنام تھی۔ ایسے ہی شدید الزام اس پر عاید کئے گئے۔

تحقیقات الزامات کے لئے شاہی کمیشن قائم کی گئی شہادتوں سے رشوت خوری ثابت کی گئی۔

ایک شخص نے کہا وہ ہر سال پولیس والوں کو ۳۰۰۰ روپیہ دیتا تھا۔ کہ اُسے چھیڑ چھاڑ نہ کی جاوے جن پولیس افسران پر رشوت کے الزام ثابت پائے گئے۔ ان کے نام پیش کئے گئے۔ نتیجہ کا انتظار ہے

ڈریڈ ناٹ نام جدید جنگی جہاز توپوں کے امتحان مین پورا اُترا۔ ۲۷۵ پونڈ بارود خرچ کی گئی۔

تمام توپین ایک ایک دو دو اور ان بعد یکجا چلائی گئین۔ لیکن جہاز مین دھمک محسوس نہ ہوئی

پچھلے ہفتے ہندوستان مین طاعون سے چار ہزار ۷۶۰ فوتیان ہوئین۔ ان مین سے ۲۴۴۳ فوتیان احاطہ بمبئی مین تھین۔ (شہر پونا مین ۸۶۵ فوتیاں اور ضلع پونا مین ۴۵۹ تھین) پنجاب مین ہفتہ ہذا مین ۲۰۸ فوتیان ہوئین۔ صوبجات متحدہ میں ۲۸۰ ممالک وسطی مین ۵۹۷ (جن مین سے ۴۷۳ فوتیاں صرف قصبہ کامٹی مین تھین) ریاست میسور مین بھی ۲۰۸۔ برما مین ۵۹۔ وسط ہند کی رپورٹ موصول نہین ہوئی ہے۔

آسام سے قحط کی جگر خراش خبرین آ رہی ہین۔ نام گنج اور سلہٹ مین حالت دردناک ہی نہیں بلکہ نہایت خوفناک ہو رہی ہے۔ قحط کا یہ حال ہے کہ کشتوں کی ہلاکتوں کی خبرین آ رہی ہین۔ خاوند اور سرپرست لوگ اپنی اہلیہ اور زیر سایہ بچون کو بے تحاشا چھوڑ رہے ہین۔ لاچار اور مفلس گھرانے مارے فاقون کے جان بلب ہین اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اسی حالت مین جان نہ نکل جاوے۔ چاول کا نرخ دس روپیہ فی من ہے۔ تھوک فروشی مین اس نرخ سے بھی پلے نہین پڑتا۔ شیلانگ کی حالت بھی ایسی ہی ابتر ہے۔ کل خوردنی غلون کا نرخ چڑھا دن پر پایا جاتا ہے۔ چاول ڈبل روپیہ کا تین سیر ہے۔ مویشیون کے لئے دلا ہوا چارہ نایاب اور بازاری نرخ آٹھ روپیہ فی من ہے۔ لوگ چندہ جمع کر رہے ہین۔ لیکن سراسر ناکافی ہے۔ خدا کے سوا کس مجال ہے کہ نجات دے۔

ایرانی معاہدہ۔ رویٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ عظمے اور روس ایران کو چار لاکھ پونڈ قرضہ دینے کے لئے آمادہ ہو گئے ہین۔ جس نسبت سے ہر ایک لاکھ پونڈ ادا کرین۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ایران کی نہایت اشد ضرورتیں پوری کیجاوین (لیجنڈ کی خبر)

فرانس کے اخبار ٹیمز کا خیال ہے۔ کہ روس اور برطانیہ عظمے کے مابین ایران کے معمولی معاملات کے متعلق معاہدہ انگلستان اور فرانس کی دوستی کے لئے فال نیک ہے۔ دولتین کو ایران مین امن قائم رکھنے کا حق یکسان حاصل ہے۔

خیال ہے۔ انگلستان اور روس کا ایران کو قرضہ دینا چند شرائط پر مبنی ہے۔ یقین ہے کہ پہلی قسط یعنے ۲ لاکھ پونڈ ابھی ادا نہین ہوئے۔

حادثہ:۔ سمرالسٹ کی کان مین اُترتے ہوئے ۲۴ چینی رسی کے ٹوٹ جانے سے پاش پاش ہو گئے

ایک اور حادثہ:۔ (لندن ۱۲ اکتوبر) ولاڈیوسٹاک کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اسٹیمر بیریگ ساحل سے روانہ ہونے کے وقت ایک کان سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ دو سو مسافر غرق ہو گئے۔

نماز جنازہ | محمد اسماعیل صاحب سکھر سے اطلاع کرتے ہین۔ کہ منشی محمد حیات صاحب احمدی جنیوٹی حال وارد سکھر ملک سندہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے اور احباب سے درخواست کرتے ہین کہ اس مرحوم بھائی کا جنازہ غائبانہ پڑھا جاوے منشی محمد حیات صاحب ایک نیک اور کم گو دوست تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

رعایتی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۷۵	۳۵	۱۶	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۹	۴	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اسواسطے اسمین زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہو۔

(۲) اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہین۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرین۔ ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اُجرۃ کردی جاوے گی۔

(۷) مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اُجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینیجر کو دکھلائے۔ مینیجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار کو نامناسب سمجھے۔ تو اس مین مناسب تبدیلی کرے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۹) اجرت ہر حال پیشگی نہ جانے کی مابعد کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

پیارے عشاق

مورخہ ۶ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۱۳

جمعہ کا دن گذرنے کے بعد رات کو چاند دیکھا گیا اور ہفتہ کے دن ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو پہلا روزہ ہوا اور یہ مبارک مہینہ رمضان کا شروع ہوا۔ یہ پرچہ اخبار اس ماہ مین پہلا پرچہ ہے اور اس سے قبل کے پرچون مین بعض ضروری مسائل متعلق رمضان اور اس کی فضیلت کے بارہ مین بیان کئے جا چکے ہین۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال مین اور اس کی تلاش مین کھانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتین سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہوان حصہ اس عبادت مین مصروف ہو کر ترک بدی کی مشق مین ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا قرب تلاش کرنے والون کی راہ مین روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہین۔ "حضرت والد صاحب کے زمانہ مین ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب مین دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مین اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤن۔ سو مین نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس مین نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ مین اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچون کو جن کو مین نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا تھا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ مین گذارتا اور بجز خدا تعالےٰ کے ان روزون کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہون مجھے کچھ بھی تکلیف نہین۔ بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کرون۔ سو مین اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ مین تمام دن رات مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح مین کھانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کر سکتا خدا تعالےٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت مین گذر چکے ہین ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مع حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی میرے خیال مین ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے ایک اور بھی فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا۔ کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنی مرضی سے ایسا کیا مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنہون نے شدید ریاضتین اختیار کین اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغی قوےٰ ایک طرز کے نہین ہین پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہین ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے ہان اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرار اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین۔ ان کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ اُن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

الغرض روزون کا رکھنا خدا تعالےٰ کی رضا کے طلب کے سالکون کی راہ مین ضروری پڑا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کی دروغ بیانیاں

اخویم منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ نے ڈاکٹر مرتد سے خرید کی ہوئی چند ایک کتابیں اُسے واپس کی ہیں۔ آپ خان صاحب یک دفعہ آگ بولا ہو کر ناپاک طبع لوگوں کی طرح حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دینے اور چوہڑے چماروں بھی جیسے ناپاک الفاظ بولے جاتے ہیں۔ وہ بولنے لگ پڑے ہیں اور اس گندہ دہانی کے اظہار کے واسطے آپ نے پیسہ اخبار کے پرچہ کو برگزیدہ کیا ہے۔ پیسہ اخبار نے بھی غالباً غنیمت سمجھا ہے۔ کہ ہندوؤں کے حق میں منافقانہ مضامین لکھ کر جو وہ اسلامی پبلک کو ناراض کر چکا ہے۔ تو شاید اس کا عوض اس طرح ہو جائے کہ حضرت امامنا کے حق میں دشنام دہی کے ساتھ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر کے پھر عوام کالانعام کو اپنا فریفتہ بنائے۔ کتابیں تو حبیب الرحمٰن صاحب نے واپس کیں۔ اور ڈاکٹر صاحب نے گالیوں کی بوچھاڑ حضرت پر شروع کر دی ہے۔ لیکن یہ تعجب کی بات نہیں۔ کمینے لوگوں میں لڑائی کا ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے۔ کہ جب کسی پر خفا ہوتے ہیں تو اس کے پیر کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ڈاکٹر مرتد نے اوّل سے آخر تک یہ رونا رویا ہے۔ کہ براہین کی قیمت حضرت صاحب نے پیشگی وصول کر لی تھی۔ جس طرح جاہل عیسائیوں نے یہ طرز اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ مسئلہ جہاد۔ غلامی۔ قصہ زینب وغیرہ کے متعلق ہزاروں دفعہ تسلی بخش جواب دئے جا چکے ہیں۔ مگر گورے اور کالے پادری سر بازار پھر وہی مُرغے کی ایک ٹانگ کا راگ الاپے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مخالف بھی انہیں باتوں کے معقول جوابات ہزاروں دفعہ سن کر پھر وہی بات رٹے چلے جاتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب میں کچھ دیانت اور امانت کی بو ہوتی۔ تو ان کو مناسب تھا۔ کہ اول ان لوگوں کی فہرست پیش کرتے جنہوں نے قیمت پیشگی دی تھی۔ جو چند ایک معدود آدمی تھے اور پھر اس کے مقابل میں ان لوگوں کی فہرست بھی رکھ لیتے جن کو کتاب مفت تقسیم کی گئی تھی یا صرف برائے نام قیمت پر اور پھر اس زمانہ میں لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ کے خرچ کا اندازہ کرتے کیونکہ اس زمانہ میں قادیان میں کوئی مطبع نہ تھا کام امرت سر میں چھپتا تھا۔ ریل بھی نہ تھی۔ پھر حضرت صاحب کے اشتہار پر جن لوگوں نے قیمتیں واپس لے لیں۔ ان کی فہرست پیش کرتے پھر اس کتاب کے ذریعہ سے غیر مسلمین پر جو حجت قائم ہو چکی ہے۔ اس کی طرف نگاہ کرتے۔ پھر اسی براہین کے معاملہ میں مخالفین کو جو جواب وہ خود (خواہ صدق دل سے خواہ منافقانہ طور پر) دیا کرتے تھے ان پر ہی غور کر لیتے تو ان کو اس قدر دکھ نہ اُٹھانا پڑتا۔ خیر اس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور ایسا ہی حضرت صاحب کے پاس چندوں کے بہت آنے یا گھر میں زیور کے ہونے پر جو کچھ مارے حسد کے ڈاکٹر صاحب یا ان کے ہمخیالوں کے سینوں کے اندر اندر نار جہنم شعلہ زن ہے۔ اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا سکتا ہے جس کے واسطے سردست گنجائش نہیں۔ میں نے اس وقت ایک نہایت مختصر لیکن ضروری بات کے لکھنے کے واسطے قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اسی مضمون میں جہاں لنگر اور مدرسہ اور میگزین اور الحکم کو بڑے بڑے چندے دینے کا احسان جتلایا ہے۔ وہاں اس اخبار کو بھی ۵ر سالیانہ چندہ عطا کرنے کا ممنون احسان بنایا ہے۔ حضرت کے پاس جو چندہ آتا ہے۔ اس کا تو کوئی حساب نہیں رکھا جاتا۔ کوئی اپنی خوشی سے کچھ حضرت کے پیش کش کرتا ہے۔ تو وہ لیتے ہیں۔ ورنہ وہ کبھی کسی سے نہ مانگتے ہیں نہ جتلاتے۔ اس واسطے اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو ہزاروں چھوڑ لاکھوں کا جھوٹ بولنے کی بھی گنجائش ہے۔ مدرسہ کا انتظام بھی کچھ مدت عاجز کے پاس رہا تھا اور مجھے یاد نہیں پڑتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نام پر کبھی کوئی ایسی رقم دیکھی ہو۔ جس پر وہ اب ڈینگیں مارتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ان تمام دعوؤں کی حقیقت کی مثال میں صرف اس اخبار کے متعلق ہی ان کے دلیرانہ جھوٹ کا افشاء کرنا کافی ہوگا۔ آج ڈیڑھ سال سے اخبار بدر کا چارج میرے پاس ہے اور آج تک اخبار برابر ڈاکٹر صاحب کو بھیجا جاتا ہے سنہ ۱۹۰۴ء اور سنہ ۱۹۰۶ء کے چندے میرے سامنے لوگوں سے وصول ہوئے ہیں۔ بلکہ سنہ ۱۹۰۷ء کی بھی پیشگی قیمت بعض سے وصول ہو رہی ہے۔ لیکن اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ڈاکٹر صاحب نے ایک پائی بھی آج تک میرے سامنے اخبار بدر کو نہیں دی۔

میں تعجب کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو چھوڑا۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بیکار مانا۔ انبیاء پر ایمان لانا غیر ضروری قرار دیا۔ مگر کیا عام اخلاقی باتیں بھی اب ان کے نزدیک قابل عمل نہیں اور کیا اب وہ ایسے خطرناک ہو گئے۔ کہ صریح جھوٹ بولنا اُن کے نزدیک نہ صرف جائز بلکہ فرض اور واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ شاید گذشتہ سالوں میں برادر محمد افضل کو وہ پانچ پانچ روپے دیا کرتے ہوں پُرانے رجسٹر نکال کر بھی دیکھے ہیں۔ مگر اُن سے بھی کہیں شہادت نہیں ملتی۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے کبھی اخبار بدر کی قیمت ۵ر سالانہ دی ہو۔ رجسٹروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۰۳ء کی قیمت آپ نے صرف ۲ر دی تھی سنہ ۱۹۰۴ء کی بھی صرف ۲ر دی تھی اور اس کے بعد کے سالوں کی قیمت ۲ر سالانہ کے حساب سے دی تھی۔ حالانکہ قیمت ۳ر سالانہ ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ لنگر کو جو آپ نے ہزاروں روپے دئے۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ باوجود اس جھوٹھ کی عادت کے پھر ملہم ہونے کا دعویٰ جس شخص نے ایسی بے باکی سے دروغ بیانی پر کمر باندہی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کے الہامات میں شیطان کا کس قدر حصہ ہوگا۔ اور رحمان کا کس قدر۔ اول تو خود ہی یہ کمینگی اور سفلہ پن ہے کہ میں نے یہ دیا تھا وہ دیا تھا اور پھر اس پر جھوٹھ دراصل ڈاکٹر نے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کیا ہوگا۔ کہ وہاں کسی نے پڑتال تو کرنی ہی نہیں۔ میلو پیٹ بھر کر جھوٹ بولو کہ میں نے ہزاروں دئے۔ اور سینکڑوں خرچ کئے۔ مگر جھوٹے کی عقل ماری جاتی ہے۔ ساتھ ہی اخبار بدر کے متعلق بھی ۵ر سالانہ چندہ دینے کا ذکر لکھ مارا۔ اور یہ تو سوچ لیا ہوگا۔ کہ محمد افضل مرحوم فوت ہو گیا ہے۔ کون پوچھیگا۔ مگر یہ نہ سوچا کہ ممکن ہے پرانا ریکارڈ موجود ہو۔ اور موجودہ کارکنان پرانے رجسٹروں کی پڑتال ہی کر بیٹھیں۔ نہایت افسوس ہے کہ اس کم حوصلگی اور دروغ بیانی کے ساتھ ایک شخص الٰہی سلسلے کی مخالفت میں خم ٹھونکتا ہے اور نہیں خیال کرتا کہ اس کی ہستی کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر منور

درس قرآن شریف

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

تشریح ومعانی الفاظ | فسبّح - پس تسبیح کر - پس پاکی بیان کر۔

التسبیح ھوالتطہیر - تسبیح پاکیزگی اور طہارت کو کہتے ہین - بعض کا خیال ہے - کہ اس سے مراد خانہ کعبہ کی تطہیر ہے - کیونکہ کفار نے اس مین بت رکھے ہوئے تھے اور فتح مکہ کا یہ نتیجہ تہا - کہ تمام بت وہان سے نکال دیئے گئے - اور اس گہر کو خدا تعالی کی اس عبادت کے واسطے خاص کیا گیا - جس کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے اپنے کاندہون پر اینٹین اٹھاکر اس کی بنا رکی تہی - خدا تعالی کے برگزیدے جب اپنے رب کے حضور مین کوئی اخلاص کا کام کرتے ہین - تو خدا تعالے اس کو ہرگز ضائع نہیں کرتا - حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل بیابان کے درمیان جہان آدمی چھوڑ چرند پرند بہی نہ ملتا تہا - جب خدا کے حکم کے مطابق اپنی بیوی اور بچے کو چہوڑا - اور بعد مین خدا تعالے کی عبادت کے واسطے اس جگہ گہر بنایا - تو خدا تعالے نے اس جگہ ایک شہر آباد کر دیا اور بالآخر جب کفار نے اس گہر مین بتون کا گھر کا نا بنا دیا - تو محمد جیسے پاک دل کو اس گہر کے مطہر کرنے کا جوش عطا کیا اور خدا کے اس برگزیدہ نے وہ گہر ایسا پاک کیا - کہ اس کے قریب کوئی مشرک نزدیک بہی نہین جا سکتا - یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت پر ایک بین اور زندہ دلیل ہے - کہ آپ نے اپنی زندگی مین خدا تعالی کی توحید کے قایم کرنے مین ایسی کامیابی دیکھی - کہ اس کی نظیر پہلے کسی نبی کے حالات مین پائی نہین جاتی -

بحمد ربّک - ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے بستائش پروردگار تو - یعنی اپنے ربّ کی تعریف کر - کہ اس نے اپنی خاص ربوبیت کے ذریعہ سے تجھے ہر معاملہ مین کامیاب کیا اور فتح اور نصرت عطا کی ہے - یہ اسی قادر توانا کا کام ہے - کہ ایک یتیم کو دنیا کا بادشاہ بنا دے اور ایسی فتح عطا کرے - جس کی نظیر دنیا بھر کی تاریخ مین موجود نہ ہو -

واستغفرہ - اور اس سے مغفرت طلب کر غفر کے معنے ہین ڈہانکنا - دبانا - تمام انبیاء خدا تعالے سے مغفرت مانگا کرتے ہین اور مغفرت مانگنے کے یہ معنے ہین - کہ انسان چونکہ کمزور ہے - اس کو معلوم نہین - کہ کون سا کام اس کے واسطے بہتری کا ہے اور کون سا نقصان کا کام ہے اور تکلیف کا راستہ ہے - پس مغفرت ایک دعا ہے کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے - کہ وہ اس کے واسطے نیکی کے راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے - جن سے وہ بدی سے بچا رہے اور کسی طرح کے ہرج اور تکلیف مین پڑنے سے محفوظ رہے - خدا تعالے کے انعام کے حاصل کرنے کے واسطے مغفرت کا طلب کرنا نہایت ضروری ہے - استغفار کے معنے اور تشریح مین مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ اس جگہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر نقل کر دی جاوے - اور وہ یہ ہے -

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہین - کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے - یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے - جو ڈہانکنے کو کہتے ہین - سو اس کے یہ معنے ہین - کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈہانک لے - لیکن بعد اس کے عام لوگون کے لئے اس لفظ کے معنے اور بہی وسیع کئے گئے اور یہ بہی مراد کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے - ڈہانک لے - لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہین - کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے - فطرتی کمزوری سے بچا وے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے - اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور روشنی سے روشنی دے - کیونکہ خدا انسان کو پیدا کرکے اس سے الگ نہین ہوا - بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قوے اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے - ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بہی ہے - یعنے جو کچھ بنایا ہے - اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے - پس جبکہ خدا کا نام قیوم بہی ہے یعنے اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا - اس لئے انسان کے لئے لازم ہے - کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے - ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ سے بگڑنے سے بچاوے کیونکہ خدا کی خالقیت نے انسان پر یہ احسان کیا - کہ اس کو خدا کی صورت پر بنایا - پس اسی طرح خدا کی قیومیت نے تقاضا کیا کہ وہ اس پاک نفس انسانی کو جو خدا کے دونوں ہاتہون سے بنایا گیا ہے - پلید اور خراب نہ ہونے دے لہذا انسان کو تعلیم دی گئی - کہ وہ استغفار کے ذریعہ سے قوت طلب کرے - پس اگر دنیا مین گناہ کا وجود بہی نہ ہوتا - تب بہی استغفار ہوتا - کیونکہ دراصل استغفار اس لئے ہے کہ جو خدا کی خالقیت نے بشریت کی عمارت بنائی ہے وہ عمارت مسمار نہ ہو اور قایم رہے اور بغیر خدا کے سہارے کے کسی چیز کا قایم رہنا ممکن نہین -

پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تہی - جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے - اسی کی طرف قرآن شریف مین یہ اشارہ فرمایا گیا ہے - اللہ لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم یعنے خدا ہی ہے جو قابل پرستش ہے - کیونکہ وہی زندہ کرنے والا ہے اور اسی کے سہارے سے انسان زندہ رہ سکتا ہے - یعنے انسان کا ظہور ایک خالق کو چاہتا تہا اور ایک قیوم کو - تا خالق اس کو پیدا کرے اور قیوم اس کو بگڑنے سے محفوظ رکھے سو وہ خالق بہی ہے اور قیوم بہی اور جب انسان پیدا ہو گیا - تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا - مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے - اسی لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی - غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا

فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ سورۂ فاتحہ کی اس آیت میں ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ یعنے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں۔ کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کمزوری ظہور میں آوے۔ اور ہم عبادت نہ کرسکیں۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنی یہی ہیں۔ کہ وہ اس لئے نہیں ہوتی۔ کہ کوئی حق فوت ہوگیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو اور انسانی فطرت اپنے تئیں کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے۔ جیسا کہ بچہ ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ پس جیسا کہ خدا نے ابتدا سے انسان کو زبان آنکھ دل کان وغیرہ عطا کئے ہیں ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتدا سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۔ یعنے خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے۔ کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پاوے اور ایسا ہی ان مردوں اور ان عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہیں بطور شفاعت کے دعا کر۔ تا جو فطرتی کمزوری سے ان سے خطائیں ہوتی ہیں۔ ان کی سزا سے وہ محفوظ رہیں اور آئندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جاوے۔ یہ آیت معصومیت اور شفاعت کے اعلےٰ درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ انسان اعلےٰ درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے۔ کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہے اور تضرعات سے خدا تعالےٰ کی طاقت اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے۔ کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ ملے۔ جو بوسیلہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہیں۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ انسانی فطرت اپنی ذات میں تو کوئی کمال نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی قوت نہیں رکھتی۔ بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی کامل روشنی نہیں رکھتی۔ بلکہ خدا سے اس پر روشنی اترتی ہے۔ اس میں اصل راز یہ ہے۔ کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے۔ تا کہ وہ طاقت بالا کو اپنی طرف کھینچ سکے مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے۔ اسی خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہیں اور ایسا ہی انسان کامل بھی اسی سرچشمہ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے۔ لہٰذا انسانوں میں سے وہی معصوم کامل ہے۔ جو استغفار سے الٰہی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کشش کے لئے تضرع اور خشوع کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ تا اس پر روشنی اترتی رہے اور ایسے دل کو اس گھر سے تشبیہ دے سکتے ہیں جس کے شرق اور غرب اور ہر ایک طرف سے تمام دروازے آفتاب کے سامنے ہیں۔ پس ہر وقت آفتاب کی روشنی اس میں پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص خدا سے طاقت نہیں مانگتا وہ اس کوٹھڑی کی مانند ہے۔ جس کے چاروں طرف سے دروازے بند ہیں اور جس میں ایک ذرہ روشنی نہیں پڑ سکتی۔ پس استغفار کیا چیز ہے یہ اس آلہ کی مانند ہے۔ جس کی راہ سے طاقت اترتی ہے۔ تمام راز توحید اسی اصول سے وابستہ ہے۔ کہ صفت عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائداد قرار نہ دیا جاوے۔ بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جاوے ذات باری تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دل سے مشابہت ہے جس میں مصفا خون کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اور انسان کامل کا استغفار اُن شرائین اور عروق کی مانند ہے جو دل کے ساتھ پیوستہ ہیں اور خون صافی اس میں سے کھینچتی ہیں۔ اور تمام اعضاء پر تقسیم کرتی ہیں۔ جو خون کے محتاج ہیں۔"

اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۔ تحقیق وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے۔ سراُ تینہ خدا بہت برحمت رجوع کنندہ۔ تواب کے معنی ہیں بہت توبہ کرنیوالا بہت رجوع کرنے والا۔ جب کہ انسان خدا تعالےٰ کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی پر حدیث شریف میں آیا۔ کہ اگر انسان چل کر خدا تعالےٰ کی طرف جاوے۔ تو خدا اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔

سورۂ شریف کے نام

اس سورہ کا ایک نام تو النصر ہے کیونکہ اس میں ایک نصرت کی بشارت ہے۔ اور اس کا نام فتح بھی ہے۔ کیونکہ ایک ایسی عظیم الشان فتح کی اس میں پیشگوئی درج ہے جس سے اسلامی سلطنت اور فتوحات کی بنیاد رکھی گئی تھی یعنے فتح مکہ۔ ان کے علاوہ ایک نام اس سورت کا سورہ تودیع بھی ہے کیونکہ جب یہ سورت نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نُعِیَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ ۔ اور آپ نے سمجھ لیا۔ کہ ہمارا کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اب وقت آگیا۔ کہ ہم اپنے خدا کے پاس چلے جاویں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے جو آپ کا کام تھا وہ پورا ہوگیا ہے اور اب آپ کو اس دار فانی کو چھوڑنے کا وقت قریب آگیا ہے تو آپ نے ظاہر فرمایا کہ اب میں عالم باقی میں انتقال کروں گا۔ اس بات کو سنکر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں آپ نے فرمایا تم کیوں روتی ہو۔ اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے تم ہی ملوگی یہ سنکر وہ مسکرانے لگیں۔ اس میں بھی ایک پیشگوئی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔ اور آپ کے بعد اہل بیت میں سے سب سے اول جس نے وفات پائی۔ وہ حضرت فاطمہ ہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا یہ عجیب نمونہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو آنحضرت کی وفات کی خبر نے رُلا دیا۔ لیکن پھر اپنی وفات کی خبر نے اسواسطے ہنسا دیا۔ کہ اس میں آنحضرت صلعم کیساتھ دوسرے عالم میں ملاقات کی جلد صورت پیدا ہوگئی تھی۔ اپنے مرنے کا خوف نہیں اور آنحضرت صلعم کے ساتھ ملاقات کی خوشی غالب ہے۔ (باقی آیندہ)

عبد ل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دارالامان میں لنگر کے مصارف میں ترقی اور اس کے بالمقابل آمدنی کی کمی کا سوال اور احمدی جماعت کی توجہ کا خیال

میرے معزز برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دارالامان کے بزرگوں میں لنگر کے مصارف کے متعلق کمی آمدنی کا سوال کو بہت عرصہ سے درپیش ہے اور بارہا حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس بارہ میں برادران سلسلہ کو توجہ دلائی گئی ہے مگر جہاں تک میرا خیال ہے۔ برادران سلسلہ نے اس طرف اب تک وہ توجہ نہیں فرمائی۔ جو ان کو فرمانی چاہیے تھی۔ ہر ایک موقعہ پر جب کبھی اسکے متعلق ذکر آیا ہے۔ تو حضرت امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مد کی طرف سے کافی اطمینان ظاہر نہیں فرمایا اس سے پیشتر وقتاً فوقتاً ایک زبردست تحریک کی خدمت ہم میں سے ایک ایسے وجود نے اپنے ذمہ لی ہوئی تھی کہ جس کے اخلاص اور محبت کی قوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس درجہ تک بڑھی ہوئی تھی کہ جس کا اندازہ کرنا اسی قلب کا کام ہے۔ جو خود اخلاص و محبت اور صدق و وفا میں اس درجہ تک پہنچا ہوا ہو۔ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جو قرب اس دلسوز محب کو حاصل تھا۔ وہ اس عاشقانہ کارروائیوں سے ظاہر ہے۔ جو اپنی زندگی میں اس وفادار خادم نے کیں اسکا روشن دماغ اور پاکیزہ فہم سلسلہ احمدیہ کی ضروریات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب نبوت کے ایسا قریب پہنچا تھا۔ کہ ہر ایک ضرورت پیش آمدہ کیلئے عین وقت پر قوم کو اور قوم کے مخلص افراد کو اس ضرورت کا احساس کرا دیتا تھا۔ اسکی زبردست تحریریں اور پرائیویٹ خطوط آئے دن احباب سلسلہ کے دلوں میں جنبش پیدا کرتے تھے اور اس طرح وقتاً فوقتاً تلافی مافات ہوتی رہتی تھی اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ ایسے تفکرات سے مکدر نہ پاتی تھی۔ اب ہم لیڈر قوم مرحوم وفادار عبدالکریم کو کس کس موقعہ پر یاد کرینگے

اے قوم احمدی کے مخلص خادمو اگرچہ آئے دن ہم کو ہمارے سلسلہ کی ضروریات کی یاد دلانے والا ہمارا پیارا دوست ہم میں نہیں رہا مگر کیا اس پیارے اور مہربان دوست کی یاد کو بھی ہم فراموش کر سکتے ہیں اور اس کی مخلصانہ اور وفادارانہ کارروائیاں بھلو بھول سکتی ہیں۔ اس لیڈر قوم کی روح ہم میں اپنی بروز کی متلاشی ہے اور مجھے امید ہے۔ کہ اس مرحوم کے جذبہ محبت سے حصہ لینے والی روحیں تیار ہیں کہ جونہی ان کے کان میں کسی ضروری تحریک کی آواز پہنچے تو وہ اس آواز کو قبول کر کے اس طرح اپنے امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل کریں جسطرح ان کے باوفا اور مخلص دوست مولوی عبدالکریم نے حاصل کی۔ وہ کامل جوش جو اپنے مرحوم بھائی کی مخلصانہ کارروائیوں کی یاد سے وہ اپنے دلوں کے اندر پاتے ہیں۔ اس کا معنی خیز اور بھائی کی روح کو خوش کرنیوالا نتیجہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی طرح دل و جان سے حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا میں محو ہو جاویں اور ان دقتوں کے رفع کرنے میں اسی طرح دل و جان سے کوشاں رہیں جسطرح وہ باہمت دوست دل سے کوشاں رہتا تھا۔ اگر اس دلبستگی سے مخلص احباب جہاں کہیں ہوں کمربستہ ہو جائیں۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ لنگر کی قلت آمدنی کے متعلق جو شکایت بزرگان دارالامان کے اوقات گرامی کو مکدر کرتی ہے باقی رہ جاوے اور حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مد کی ناقابل اطمینان حالت کے ذکر کی ضرورت ہو برادران سلسلہ بیشک یہ سچ ہے۔ کہ اس آسمانی سلسلہ کے متعلق مختلف شاخوں سے آپ کے ناموں کا تعلق ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ لنگر کی مد کے ساتھ باقی شاخوں کا ایسا ہی تعلق ہے۔ جیسا ایک درخت کی شاخوں کا اس کی اصل کے ساتھ تعلق ہوتا ہے باقی شاخیں تو اپنے اپنے کارپرداز منتظموں کے زیر انتظام ہیں۔ ان شاخوں کی سرسبزی کی فکر تو اپنے کارپردازان کو ہے۔ جن کے زیر انتظام وہ شاخیں رکھی گئی ہیں۔ جو کچھ تشویش ان کے متعلق پیدا ہو۔ اس کا رفع کرنا یا کرانا قوم کو متوجہ کرنا انہیں منتظمان کے ذمہ ہے اور قوم ان شاخوں سے ایک ایسا فائدہ حاصل کر رہی ہے کہ جس کا قریب تر تعلق قوم کی ترقی اور بہبودی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اور اس طرف سے قوم مطمئن بھی ہے مگر لنگر کی مد ایک ایسی مد ہے جس کا تعلق صرف خاندان نبوت سے ہے۔ اور جس کا انتظام صرف حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہے اس مد کے متعلق آمدنی کی کمی کا بار حضور مقدس ہی کی ذات پاک پر ہے اطراف واکناف عالم سے جو وارد بن اور صادرین دارالامان کی پاک سرزمین میں حاضر ہوتے ہیں وہ اسی مائدہ آسمانی پر آ کر بیٹھتے ہیں اور حسب المنشا ہر ایک کی خاطر مدارات اسی مائدہ سے ہوتی ہے کون جانتا ہے کہ یہ مہمانداری جو اس صاحب رسالت میزبان کے سپرد ہے کہاں تک پہنچی ہے اور ہر ایک مہمان کی فکر کس کو ہے خدا کے بھیجے ہوئے مہمانوں کی آمد و رفت کسی وقت کی پابند نہیں سینکڑوں آتے اور سینکڑوں جاتے ہیں۔ خدا کا مرسل اور اس کا عیال (کہ اللہ تعالے اس عیال کو روز افزوں ترقی بخشے)۔ اس الہی سلسلہ میں لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں۔ برادران آپ غور فرماویں کہ اس مائدہ آسمانی کی فراخی میں جو درخت کی جڑ ہے۔ کوئی نقص واقعہ ہو جاوے۔ تو باقی شاخیں اپنی سرسبزی اور رونق کس طرح قایم رکھ سکتی ہیں۔ اصل کے نقصان پذیر ہونے سے شاخوں کے رونق میں ضرور فرق آ جاتا ہے۔ پس سب سے زیادہ فکر اس اصل کیلئے ضروری ہے۔ تاکہ اصل کے قایم رہنے سے درخت کی شاخیں بھی قایم رہ سکیں لنگر کی مد بھی ایک ایسی مد ہے۔ جو حضور مقدس امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص ذمہ داری میں کسی مخلص شریک ہونے والے کو خالص ثواب بخش سکتی ہے اور نہایت ہی قریب حضور امام ؑ کی خوشنودی حاصل کرنے اور تقرب پانے کا ذریعہ ہے ہم سے جلدی جانیوالے مرحوم وفادار خادم مولوی عبدالکریم صاحب کی نہایت ہی قبول ہونے والی اس مد کے متعلق خاص تحریک تھی اور اس مد کے متعلق حضور رسالتمآب کا ہاتھ بٹانے سے مرحوم نے ایک کامل اخلاص پیدا کر کے امام ؑ کے پاک دل میں اپنا گھر کر لیا تھا اس مد کے اخراجات روز افزوں کو ہر وقت وہ خاص نظر سے مشاہدہ کرتے تھے اور اس فکر میں لگے رہتے تھے کہ اس تشویش کو حضور مقدس کے قلب نبوت کے نزدیک نہ آنے دیں خود تحریک کرنے اور خود ہی ضروریات پر آئے دن قلم کو حرکت دیتے رہتے تھے۔ کیوں نہ ہو جب خود [illegible] میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ ادعیا [illegible]

کیونکہ اس حکم کے اجرا میں ایسے وقت میں کہ جب سچا حقدار اور مصداق اس آیت کا موجود ہو۔ تہ دل سے کوشش کرنے والا نہ ہوتا۔ برادران قوم سچ پوچھو۔ تو اس مرحوم نے آپ پر بڑا احسان کیا۔ کہ آپ کے تطہر و تزکیہ میں جو بذریعہ مال ہونا ضروری ہے۔ امداد دی۔ اللہ تعالےٰ اس کو جزائے خیر دے۔ اور بہشت بریں میں اس کی ترقی درجات کرے۔ اب ذوق ہے۔ کہ ہم لوگ اس کی مخلصانہ خدمت کا نمونہ سامنے رکھکر ایسے وقت میں کہ حضور امام علیہ السلام کو اس مد لنگر کے لئے فکرمند ہونا پڑتا ہے۔ اور اس کی کفالت خاندان رسالت کا خاصہ ہے۔ ہر روز کی تشویش کے دور کرنے میں مصروف ہو جاویں۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر حلقہ میں ایک خاص انتظام لنگر کی آمدنی کے بڑھانے کا کیا جاوے اور ایسی تجاویز سوچی جائیں کہ جن سے آیندہ حضور امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بار فکر سے سبکدوش کیا جاوے اور جب تک حضور اس کے متعلق کامل اطمینان ظاہر نہ فرماویں اس کی امداد میں کوئی پہلو نہ اٹھا رکھا جائے۔ اے احمدی قوم کے فہیم اور زیرک لوگو! دیکھو آپ نے بیعت کرتے وقت کیا اقرار کیا ہے۔ اپنی پہلی عزت و آبرو اور وجاہت کو آپ نے قربان کیا ہے۔ وہ دنیا جو دین کے کام کی نہ ہو۔ آپ لوگوں نے اس سے علیحدہ ہو جانے کا عہد باندھا ہے۔ اب آپ ان العھد کان مسئولا۔ کے نیچے ہیں۔ بھائیو! عزیزو! دوستو! اس اپنی ذمہ داری کا خیال کرو۔ دیکھو کس مقام سے کس مقام پر پہنچنے کا ارادہ ہے۔ جس راستہ پر قدم انداز ہوتے ہو۔ اس کا زادراہ کیا ہو۔ بے شک مالوں کا خرچ کرنا اور خدا کی راہ میں پانی کی طرح بہانا بڑی ہی فراخ دلی کو چاہتا ہے مگر آپ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ کٹھن منزل اور یہ گھاٹی اس خون جگر کے کھانے کے بغیر طے نہیں ہوتی۔ فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعم فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ۔ اس مائدہ آسمانی پر بیٹھنے والے مجموعہ میں یتامیٰ۔ مساکین اور مسافرین کا جن کا میزبان خدا کا مرسل ہمارا امام ہے۔ تو اب مالوں کے بھیجنے میں کیا دریغ ہے۔ سب حکم ایک مامور کی تابعداری میں پورے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی اطاعت ہر ایک پہلو میں اس مسیح موعود کی اطاعت میں ہے۔ یہ وقت ہے اس سارٹیفکٹ کے حاصل کرنے کا ثم کان من الذین امنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ اولئک اصحاب المیمنۃ۔ احمدی خاندانوں کی پاک دامن بی بیو جو فطرتاً مردوں کی نسبت درد ناک نظاروں کو دیکھ کر زیادہ متاثر ہونیوالی ہو اس جماعت پر نظر ڈالو جو حضور امام صادق کے قدموں میں حاضر ہوتی ہے۔ تمہاری خیرات کا ٹکڑہ اس سفرۂ عام میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور تمہارے دردبھرے دل کیوں پہلو میں بے قرار نہیں ہوتے۔ جب تم دیکھتی ہو کہ لنگر کی قلت آمدنی اس مائدہ پر بیٹھنے والوں کی دلشکنی اور ان کے مسیح موعود میزبان کی تشویش کا باعث ہوتی ہے۔ اے شریف گھرانوں کی پاک دامن خاتونو! اور بھرے گھروں کی زینتو! اٹھو اور اسی فطرتی درد محبت اور ترس کو لے کر اٹھو اور اپنے دسترخوانوں کا حصہ اس سفرۂ عام پر رکھو۔ جو مسیح موعود نے خدا کے حکم سے تمہاری اور تمہاری قوم کے حاجتمندوں اور محتاجوں کی بہتری کے واسطے اسلام کی عزت کے لئے بچھایا ہے۔ اس روحانی مائدہ کی قدر دانی اسی پر منحصر ہے کہ حضور امام پاک کے دسترخوان پر حاضر ہونے والے سب کے سب خواہ ابن السبیل ہوں۔ یتامیٰ ہوں مساکین ہوں۔ کوئی ہو۔ سب ملکر اس سفرۂ عام سے حصہ پاویں۔ چونکہ قلت آمدنی کی شکایت باوجود اس کے کہ احمدی جماعتیں کم و بیش رقومات مد لنگر میں داخل کرنے میں برابر رہتی ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کافی امداد اس مد میں نہیں پہنچتی اس کمی کے رفع کرنے کے لئے علاوہ ان مقررہ رقومات کے جو قدر قلیل ارسال کی جاتی ہیں۔ ایک خاص تجویز کی ضرورت ہے اور وہ تجویز دارالامان کے بعض بزرگوں اور اہل الرائے خادموں کے مشورہ سے یہ قرار دی گئی ہے کہ جب ماہ دسمبر میں بڑے دن کی تعطیلوں پر احمدی برادران کا اجتماع ہوا کرے تو سالانہ چندے کی فہرست اس مجمع میں بغرض امداد اخراجات لنگر کھولی جاوے اور یہ روپیہ دست بدست اسی وقت نقد وصول کر کے اس مد میں جمع کر دیا جاوے تاکہ اس قلت کا جو مقررہ چندوں کے ارسال میں قدرتاً رہتی ہے۔ معاوضہ ہوں۔ اگر جملہ احباب اس وقت کم و بیش رقم اپنے زادراہ پر ایزاد کر لیں یا کسی اور تدبیر سے مثلاً ٹکٹ نصف قیمت پر لینے سے کچھ روپیہ پس انداز کر سکیں۔ تو وہ اس سالانہ چندے میں داخل کر دیں چونکہ ان ایام میں عموماً جلسہ پر جانے والے بزرگوں کو اپنی نیاضی اور دریا دلی سے سرکار ہی رعایت کرتی ہے۔ اگر ایسی رعایت دارالامان کے شرکار جلسہ کو حاصل ہو سکے۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اس رعایت سے پس انداز کی ہوئی رقم اس سالانہ چندہ میں داخل کر دی جاوے۔ اس سے امید ہے کہ اس مد کے متعلق قلت آمدنی کی شکایت ضرور کچھ کچھ رفع ہو جائے گی۔ اور مجموعی طور پر کل جماعت کے ہر حالت کے افراد کے لئے آسانی ہو گی اور حضور امام کی سچی اور عام خوشنودی حاصل کرنے کا فخر ہر ایک کو حاصل ہوگا۔ یہ خط بذریعہ اخبار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ سب احباب ملکر اس پر غور کریں اور آیندہ اگر اسی تجویز پر عمل درآمد ہونے کی ضرورت ہو تو اس کی منظوری سے اطلاع دیجاوے اور پھر ہر ایک اہل الرائے بزرگ کا حق ہے۔ جو احسن تدبیر وہ کر سکے کرے تاکہ اسی سال کے سالانہ جلسہ ماہ دسمبر میں مجموعی اتفاق سے اسی پر عملدرآمد شروع ہو جاوے۔ مجھے امید ہے۔ کہ بزرگ ایڈیٹران اخبار الحکم و بدر اس کو اپنے قابل قدر اخباروں کے کالموں میں جگہ دیکر جملہ برادران سلسلہ کی رائے حاصل کریں گے۔ تاکہ جلسہ ماہ دسمبر سال حال سے پیشتر ہی فیصلہ ہو جاوے اور پھر جلسہ پر کاروائی وصول چندہ سالانہ شروع کر دی جاوے۔ فقط

حضور مسیح موعود کا عاجز خادم اور احمدی برادران کا دعاگو خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ

یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

ریویو

مفرح یاقوتی۔ تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ کی ایک ڈبیہ برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے۔ اس مفرح کی نسبت جب حضرت مولوی نورالدین صاحب فرما چکے ہیں کہ **بے ریب مفید ہے**۔ تو اس کے بعد میری کچھ لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن میں نے بھی اس کا استعمال چند روز کیا ہے اور مفید پایا ہے۔ یہ مفرح حکیم صاحب موصوف سے نولکھا لاہور کے پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح ہوتی ہے چار روپیہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بابِ خواتین

کیا اولاد خدا کی یاد سے روکتی ہے

ہماری بہنوں کا یہ عذر قابل پذیرائی نہیں جو وہ کہتی ہیں کہ نماز سے غفلت ہو جاتی ہے۔ یا کہ ہمیں ننھے بچے نماز سے روکتے ہیں۔ ہمارے حضرت حکیم الامت مولنا مولوی نورالدین صاحب کی تقریر میں ایک دفعہ میں نے پڑھا تھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم بہت سے بھائی تھے۔ مگر ہماری مقدس والدہ مغفورہ نے کبھی نماز میں ناغہ نہیں کیا۔ اللہ اللہ۔ ایسی ایسی بزرگ خاتونیں بھی ہوئی ہیں ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ لڑکوں کا پیشاب جب تک وہ دودھ پیتے ہیں۔ پلید نہیں۔ پیاری نیک بختو! خدا اور اس کے پاک نبی نے تو تمہارے لئے ایسی ایسی سہولتیں پیدا کر دیں اور تم بدستور غافل اب ہمارے امام الزمان سلمہ الرحمان کے گھر بھی تو آخر بچے پیدا ہوتے ہیں؟ مگر حضرت ام المومنین صاحبہ نے خدا کی عبادت میں کبھی غفلت نہیں کی۔ ایک نیک سرشت احمدی خاتون کی ملاقات کا مجھے فخر حاصل ہوا۔ اس نیک بخت نے ایک روٹی توتوے پر ڈالی اور پاس ایک لڑکی کو بٹھا کر نماز پڑھ لی۔ گو بچہ بلک رہا ہے۔ مگر نماز قضا نہیں ہونے دی۔ تمہارے لئے تمہارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی کہ بچہ گود میں لے کر نماز ادا کر لو۔ اور کیا نماز کوئی تکلیف وہ چیز ہے نہیں۔ بلکہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس کے دینی فوائد کیا دنیاوی فوائد بھی از حد ہیں۔ میں دیکھتی ہوں کہ غیر تعلیم یافتہ تو نمازیں پڑھتی ہوں گی مگر ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائیوں کی بیبیاں نماز کے ادا کرنے میں بے حد سست ہیں اور وہ اسے ایک ناقابل برداشت بوجھ جانتی ہیں۔ پیاری بہنو! اٹھو جاگو یہ زمانہ غفلت کا نہیں۔ دیکھو تمہارے پاس ایک ایسا ولی جس کی غلامی کو تمہارے باپ دادا فخر جانتے تھے اور وہ ترستے تھے کہ آلِ مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہم بھی دیکھیں آ چکا ہے اس وقت سے خوشحال زمانہ میں چاہیئے کہ تم عبادات میں خیرات میں۔ غرضیکہ تمام نیکیوں میں عملی حالت درست کرو اور ہمارے احمدی بھی نیوان کو چاہیئے۔ کہ اپنی بیبیوں اور بیٹیوں وغیرہ سب کو نرمی سے سمجھا دیں۔ کہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس بن مسلمان بالکل کوئی نہیں۔ بعض بعض دیہات میں تو اکثر ملاں لوگ نماز کو ایک چٹی جانتے ہیں۔ چنانچہ ایسے بھی سنے گئے جو اذان دے کر اگر کوئی آدمی نہ آیا تو گھر چلے آتے ہیں۔ پس جب ہمارے معلموں کا یہ حال ہے۔ تو پیر مقتدی جو کچھ بھی کریں وہ تھوڑا ہے۔ مگر ہمارا سلسلہ تو ان کے اثر سے نکل گیا ہے۔ اس نے احمدیوں کا خاص نشان اب نماز ہو گیا ہے۔ چنانچہ جہاں کہیں کوئی نماز پڑھے لوگ۔ اور خاص کر ملاں کہتے ہیں کہ یہ تو مرزائی ہے۔ اللہ اکبر ایک دن وہ تھا کہ مسلمان کا نماز پڑھنے سے ہی امتیاز ہوتا تھا۔ ایک یہ کہ شاذ و نادر ہی کوئی نماز پڑھے۔ تو اسے مرزائی کا خطاب دیا جاتا ہے اور نقلیں کی جاتی ہیں۔ خیر میں تو اپنے احمدی بھائیوں سے دست بستہ التجا کرتی ہوں کہ نرمی سے اپنے گھروں میں نماز کی تاکید و فوائد بیان کریں۔ تاکہ دین و دنیا میں فلاح ہو۔ فقط

رقیمہ نیاز احمدی خاتون از گولیکے
ضلع گجرات پنجاب

دُعا مدد سید عظیم الدین صاحب وکیل اپنے برادرزادہ سید عبد الخالق کے واسطے جو بعارضہ صرع علیل ہیں۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔

رمضان المبارک میں رعایت براہین احمدیہ جس کی اصل قیمت ۲۵ روپیہ ہے رمضان المبارک میں صرف عا۱۲ کو دیجاویگی ۔ جلد کی قیمت ۲ر علیحدہ ہے۔ درثمین جس کی قیمت ۶ر ہے صرف ۴ر کو دیجاویگی۔ جلد کی قیمت ۲ر علیحدہ ہے۔ درخواستیں بنام منیجر بدر قادیان آنی چاہئیں۔

غریب کی کون سنتا ہے ہمارے پاس چند غریب شائقین اخبار کی درخواستیں آئی ہیں۔ کیا کوئی صاحب ان کی درخواست کو پورا کر سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✣ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

المفتی

سوال ۱۹۔ نماز تراویح۔ اکمل صاحب آف گولیکے نے بذریعہ تحریر حضرت اقدس سے دریافت کیا۔ کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دیا جاوے۔ تو یہ کیا جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب میں فرمایا۔ "کچھ ہرج نہیں پڑھ لیں"

سوال ۲۰۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں۔ تو مجھے حضور قلب حاصل نہیں ہوتا۔ کیا اس صورت میں میری نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ کہ انسان کی کوشش سے جو حضور قلب حاصل ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ مسلمان وضو کرتا ہے۔ اپنے آپ کو کشاں کشاں مسجد تک لے جاتا ہے۔ نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ یہاں تک انسان کی کوشش ہے۔ اس کے بعد حضور قلب کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان اپنا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی ایک وقت پر اپنی عطا نازل کرتا ہے۔ نماز میں بے حضوری کا علاج بھی نماز ہی ہے۔ نماز پڑھتے جاؤ۔ اسی سے سب دروازے رحمت کے کھل جاویں گے۔

رسید زر

۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء	۱۲۵ گلاب الدین صاحب	۳ر
۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء	۱۲۲۶ مہر الدین صاحب	عا۱۲ر
۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ء	۱۱۹۵ نجیب علی صاحب	عہ
۲۹ " "	۲۹ دولت خانصاحب	عیر
۲۸ " "	عبداللہ صاحب	عہ۶ر
۲۵ " "	فضل حق صاحب	عا۱۲ر
۲۵ " "	ماسٹر شبیر علی صاحب	ہے
یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء	۱۳۱۴ محمد سعید صاحب	ے ر

شعر و سخن

نظم

(از اکمل آف گولیکی)

امام اپنا عزیزو اس زمانہ میں
غلام احمد ہوا دارالامان میں

غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکان اس کا ہے گویا لامکان میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جان میں

غلام احمد مسیحا سے ہے افضل
بروز مصطفیٰ ہو کر جہان میں

غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے
بلاشک جائیگا باغ جنان میں

تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل
یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں

بھلا اس معجزے سے بڑھکے کیا ہو
عدو اک قوم کا مارا۔ جہان میں

قلم سے کام جو کر کے دکھایا۔
کہاں طاقت تھی یہ سیف و سنان میں

محمد پھر اتر آئے ہیں۔ ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

غلام احمد مختار ہو کر۔
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں

تری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو
کہ سب کچھ لکھ دیا راز نہان میں

خدا سے تو۔ خدا تجھ سے ہے واللہ
ترا رتبہ نہیں آتا بیان میں

انصار بدر

حکیم فضل دین صاحب قادیانی حال وارد بھیرہ۔ بدر اخبار کے حال پر ہمیشہ مہربانی کی نظر رکھا کرتے ہیں۔ اور اسکے واسطے نئے خریدار پیدا کرنیکی سعی کیا کرتے ہیں راقم کے اس مضمون پر کہ بعض دوستوں نے ہمارے خط کا جواب بھی نہیں دیا تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ایک ظن ہے اور ان بعض الظن اثم۔ میں خریدار پیدا کرنے میں لگا ہوا ہوں چنانچہ حکیم صاحب نے دو خریداروں کے نام بھی لکھے ہیں کہ ان کے نام اخبار جاری کر دیا جاوے اللہ تعالے حکیم صاحب کو جزائے خیر دے اور دوسرے دوستوں کو بھی توفیق نیکی کی عطا فرماوے اور حکیم صاحب کو کامیابی کے ساتھ جلد واپس دارالامان پہنچائے

حکیم دوست محمد خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ اخبار بدر کے مضامین پر ہمیشہ بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے ہیں اور حال میں حکیم صاحب موصوف نے بہت سے نئے خریدار بنانے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نیک عطا فرمادے۔

برادر فضلدین صاحب ساکن قادیان حال ملازم تحصیل ظفروال جسیقدر اخبار بدر کی خدمت میں مصروف ہیں اور کئی ایک خریدار دے چکے ہیں اللہ تعالے اس عزیز بھائی کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ جہاں تک ہو سکے اخبار کیواسطے بہت خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بغیر کثرت خریداروں کے اس تھوڑی سی قیمت والی اخبار کا چلنا مشکل ہے ہر ایک بھائی کو لازم ہے کہ اس مفید ایجنسی قومی کی امداد میں حتی الوسع سعی کرے اور ایک نہ ایک خریدار قائم کرے ہمارے بہت سے دوست اس قسم کے ہیں جن پر ہماری نظر ہے کہ وہ اس معاملہ میں ہماری امداد کریں لیکن تاحال ان کی طرف سے معاملہ پر خاموشی کا معاملہ ہو رہا ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

(خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا)

مولوی قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اس ضلع کے دیہات میں سلسلہ حقہ کا وعظ کرتے پھرتے ہیں اور ایک سو سے زائد آدمی نئے سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ فقط۔

قاضی عبدالعزیز صاحب ولد کبیرالدین صاحب ساکن تہال بٹیسر
میاں عمرالدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکن سرینہ تحصیل نکودر ضلع جالندہر
شیخ احمد صاحب ولد شیخ صاحب صوبہ بسور ضلع سمبہ گڑہ مقام سوملاپور
عظیم بخش صاحب ولد تھنو۔ ڈومیلی۔ علاقہ پھگواڑہ
میاں کرم الٰہی صاحب۔ نان محمد والہ۔ بھیرہ
احمد حسن صاحب محرر مسٹر ڈالیوال بیرسٹر۔ منصوری
احمد الدین صاحب ولد علم الدین قصاب۔ شہر جہلم
ہمشیرہ عبدالعزیز صاحب کشمیری۔ تیجہ کلاں
اہلیہ " " " " "
فاطمہ بی بی بھتیجی غلام نبی صاحب۔ امام مسجد بریم کوٹ۔ حافظ آباد
میاں فضل کریم صاحب پٹواری۔ دبینکے تارڑ تحصیل حافظ آباد
میاں اللہ دین صاحب۔ امام مسجد قاضیان۔ پہلور
فضل کریم صاحب طالب علم مسجد قاضیان والی بھیرہ
سردار علی صاحب ولد سردار خان صاحب۔ بہدرال سیفر پور۔ ریاست پٹیالہ
محمد ظفر بیگ صاحب۔ سامانہ ریاست پٹیالہ
عبداللہ صاحب امام مسجد منصوران ضلع لودیانہ
محبوب علی صاحب چیٹھی رسان " "
میاں اللہ دتا صاحب۔ چک اسکندر۔ کماریاں۔ ضلع گجرات
میاں محمد دین صاحب " " " "
احمد الدین صاحب " " " "
مسمات بیگم " " " "
سید کاظم علی صاحب محرر۔ گرد۔ نمک پرگنہ سانبھر
ہمشیرہ رحمت خان صاحب۔ احمدی کریام۔ ضلع جالندہر
گلاب الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب ہیر پور۔ علاقہ مہاراج
نواب الدین ولد نورالدین صاحب کنجاہ
محمد اعظم خان صاحب چک نمبر ۱۲۲ کھیوہ اڈوڑی ضلع لائل پور
محمد عبداللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب۔ پہلور۔ جالندہر

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہلکاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری سب رجسٹرون وکیلون مختارون عرائض اور اپیل نویسوں رئیسوں تاجرون ساہوکارون زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور اُن کے مطابق دوسری مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنے کیلئے جو سرگردانیین اور دقتین پیش آتی تہین اور روقت ضائع ہوتا تھا۔ اسکا تدارک کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمین ۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی عیسوی ہجری فصلی سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایکدوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہین کہ جس تاریخکو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھہ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھہ ہی دیکھی جاسکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اسکے ساتھہ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت عام ہ ا ہ نفع سال کے حساب سے بہی کم یعنی ۲ ہے (مجلد ۳ ہے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچاکر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار بدر مین بھجوا دینگے ان کو اور ایسے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جاوین۔

اے حقیقی محسن و مربّی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلعم کے عاشقو اور شیداحو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانیکا سچّا شوق رکھنے والو!

تمہین مبارک ہو کہ

دُرِّثمین (مکمّل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

سب شائع شدہ نظمین

درج ہین نہایت آب و تاب کے ساتھہ ۱۸×۲۲ کے ۱۲ صفحون کی موزون جلیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہوگئی ہے۔

ہمنے احباب کے آرام کے لئے اس مین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اُردو فارسی نظمون کے دو حصّے کرکے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدئے ہین جسکا فایدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر اُن سے آگے کے نمبر لگاکر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران دُرِّثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکین گے اس طرح سے انکی کتاب مکمل بھی ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جاویگی۔

قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ۔ (رمضان مین صرف ۸ آنہ)

دفتر اخبار بدر ہما۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہین یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہو ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراوین۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج باندک خرچ ولایت کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصوّر نہ فرماوین بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دُھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے۔ مگر اُسی نے داؤن مین تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی مہتمم کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی عدد پختہ مبلغ ۶۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۵۰ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہین۔

مشتہران مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری

اگر آپ اشتہاری طبیبوں سے بدظن ہو چکے ہیں تو لیجیے حسن ظنی کی بھی ایک راہ نکل آئی ہے۔ آپ مفرح عنبری کے واسطے اگر تصدیق دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو حکیموں۔ ڈاکٹروں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ سرکاری عہدہ داروں سب کی تصدیق کے کاغذات موجود ہیں۔ جن میں سے بعض وقتاً فوقتاً چھاپے بھی جا چکے ہیں ایک دفعہ آزمانا شرط ہے پھر مفرح عنبری خود آپ اپنا اشتہار ہے ضعف اعصاب ضعف دماغ رقت جریان کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب۔ کمزوری گردہ خرابی جگر نزلہ زکام درد سر ہسٹیریا نحیف البدنی تمام امراض اعصابی کے واسطے حکم اکسیر رکھتی ہے۔

یہ پتہ آپ نوٹ کر لیں

حکیم محمد حسین۔ قریشی

کارخانہ رفیق الصحت

حویلی کابلی مل

لاہور

مفرح عنبری

قیمت فی ڈبیہ وزن پانچ تولہ صہ تین ڈبیہ سہ ایکدرجن صہ

خوراک دو ماشہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لیے چھاپا گیا۔

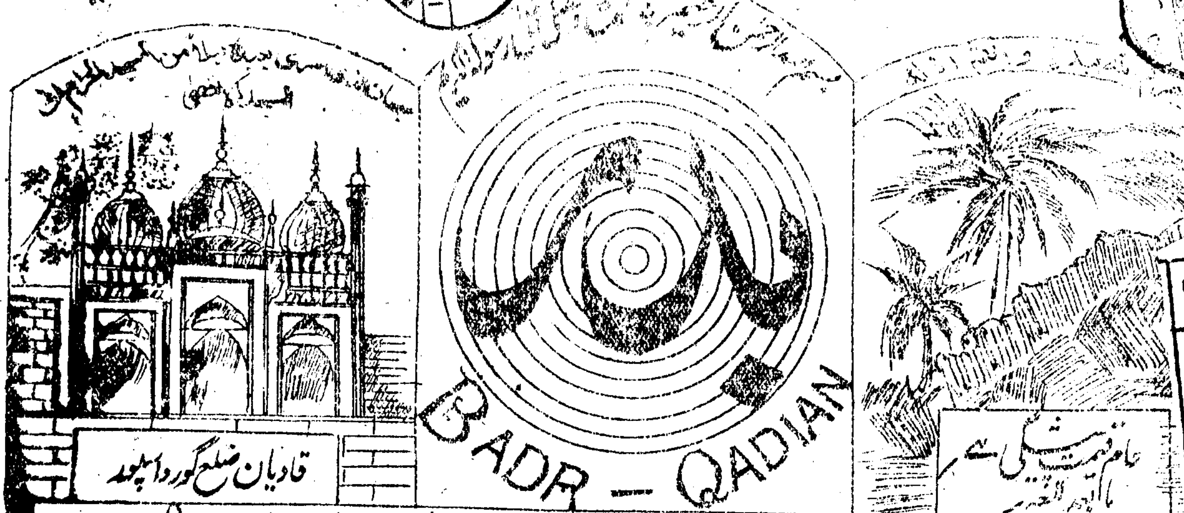

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۱ | آں مسیح و در آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ جدید نمبر ۳۴ | ۱۳- رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء | سلسلہ قدیم جلد ۲ نمبر ۴۴

میر مکرم باتو گرائی چہار در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ضلع گورداسپور رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۱
بخدمت میاں فیروزالدین صاحب
... لاہور

شرح قیمت اخبار بدر

[illegible] ... کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... معاونین درجہ دوم ... کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... عام قیمت پیشگی ... ماسوا اسکے ... صرف ... عام قیمت ... فی پرچہ ... تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے حساب بعد لیا جاویگا جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔ لوکل ... محمد افضل ... منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آنچہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفیٰ ... ما ...
ہم ... از ... دنیا ...
... ما ...
دامن پاکش ...
جان شد و با جان ...
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب ہر آبے کہ ہست
آں نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں مستحق لعنت و ست
منکراں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں یعنی ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد ابتدائے معاصرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴۴ | بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۲۴ھ | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیت کا خاتمہ | شہر لنڈن میں ایک مشہور سہ ماہی رسالہ بنام لنڈن کوارٹرلی ریویو شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے ایڈیٹوریل کے صفحات میں ایک مضمون دین عیسوی کے انجام کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کی تحریک ایڈیٹر رسالہ مذکور کو اس کتاب کے پڑھنے سے ہوئی ہے جو کہ حال میں شکاگو یونیورسٹی کے لائق پروفیسر ڈاکٹر برمن فاسٹر صاحب نے تحریر کرکے شائع کرائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ یسوع کی الوہیت، اس کے معجزات اور اس کے الہامی مذہب پر ایمان لانا اب بیسویں صدی کے تعلیم یافتہ انسانوں کے واسطے بالکل ناممکن ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ یسوع کے حواریوں اور رسولوں کا مذہب اب پرانی بات ہے اور یہ مہذب زمانہ کے لائق نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ان دو اقوال کو نقل کرکے رسالہ لنڈن ریویو کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عیسوی مذہب کا کچھ نشان باقی بھی رہے گا یا کہ یہ سارا ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں مل جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال کہ اس میں سے کچھ باقی نہ رہ جاوے گا۔ صرف یسوع کا نام باقی رہے گا۔ اور وہ بھی خدا کا بیٹا نہیں۔ نہ جہان کا منجی۔ بلکہ صرف انسان کا بیٹا خود انسان یسوع۔ صرف ایک ایسا یسوع دنیا کے عقیدہ میں باقی رہ جائیگا جس نے نہ کوئی معجزہ دکھایا تھا۔ نہ مردوں میں سے جی اٹھا تھا۔ نہ کوئی بڑا کلام اس کے منہ سے نکلا تھا۔ اسکی اخلاقی تعلیم شریفانہ تھی مگر اب بالکل ناممکن العمل ہو چکی ہے۔ عیسوی مذہب کو اب قائم رکھنے کی کوشش کرنا اسے اور بھی فنا کرنا ہوگا۔

ترقی اسلام | اس خبر کو سنکر کہ روس میں بہت سے عیسائی مسلمان ہونے کو طیار ہیں۔ ایک امریکہ کا اخبار لکھتا ہے کہ گو یہ خبر کسی قدر مبالغہ آمیز ہے تاہم اسمیں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بنسبت عیسائیت کے اسلام کا مذہب بہت جلد ترقی کر رہا ہے۔

قمارباز پادری | شہر نارتھ سڈنی کے پادری ڈی وٹ صاحب بسبب قماربازی کی عادت کے جو ان کے گرجے کے نمازیوں کو ناپسند تھی اپنے عہدہ سے مستعفی ہوئے۔

یسوع کا انجام | ڈی۔ تھیوفلس صاحب نے امریکہ کے ہفتہ وار اخبار بنام ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۵ ستمبر میں ایک عجیب مضمون شائع کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یسوع مسیح اور اس کے ساتھیوں کو پختہ یقین تھا کہ وہ یہودیوں کی سلطنت دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے آئے ہیں چنانچہ اسی واسطے حکم تھا کہ کپڑے فروخت کرکے بھی تلواریں خرید کر رکھو۔ سلطنت اور حکومت کا خیال آخری وقت تک ان کے دل میں پختہ طور پر سمایا ہوا تھا یہاں تک کہ یسوع کے صلیب پر چڑھائے جانے نے انکی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور اس وقت ان کو یقین ہو گیا کہ یہ تمام تانا بانا ایک وہم پر مبنی تھا۔ چنانچہ یسوع نے بھی نہایت ناامیدی کے کلمات آخرکار اپنے منہ سے نکالے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکی موت ایمان پر نہ تھی بلکہ کفر پر تھی اور وہ بالآخر (نعوذ باللہ) کافر ہو کر مرا۔

تھیوفلس صاحب کا یہ قول چنداں تعجب انگیز نہیں رہتا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خود عیسائی لوگ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یسوع ملعون ہوا تھا اور لعنت اور کفر کا مفہوم ایک ہی ہے۔ حضرت عیسیٰ کے سر پر کتنا بڑا احسان اسلام اور بانی اسلام کا ہے کہ اسلامی کتب حضرت عیسیٰ کو ان الزامات سے پاک کرتی ہیں ورنہ انجیلوں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ تو یہی ہے کہ خود عیسائی قوم اس کو لعنتی اور کافر قرار دیتی ہے۔

جنگی قوم | انگرسول کا قول ہے کہ عیسائی قوم دنیا میں سب سے بڑھ کر جنگی قوم ہے۔ جسقدر جنگ کے ہتھیار عیسائیوں نے ایجاد کئے ہیں کسی قوم نے آج تک نہیں کئے عیسائی قوم جب اپنے اغراض کے واسطے کسی قوم کے ساتھ جنگ شروع کرتی ہے تو کسی بات کی پرواہ نہیں کرتی۔

شراب | ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ شراب جلانے کے کام آتا ہے جس لیمپ میں شراب جلایا جاوے اس میں سے دھواں نہیں اٹھتا شراب کے اندر مردہ اجسام عجائب خانوں میں رکھے جاتے ہیں تو وہ سڑنے نہیں پاتے۔ شراب کی گیس کے ساتھ بڑے بڑے انجن چلائے جا سکتے ہیں۔ شراب سفری چولہوں میں جلایا جا سکتا ہے۔ غرض شراب کے کئی ایک استعمال ہیں لیکن بڑے بیوقوف وہ لوگ ہیں جو شراب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ ناجائز استعمال یہ ہے کہ لوگ اس کو اپنے پیٹ میں ڈال لیتے ہیں۔ جہاں کہ خوراک کو بجائے ہضم کرنے کے وہ خوراک کو ہضم ہونے سے محفوظ رکھتی ہے آجکل کی پیٹنٹ دوائیوں میں اکثر شراب ہوتا ہے۔ اسواسطے ان کے استعمال سے بھی حتے الوسع بچنا چاہئے۔ جیسا کہ کوئلہ اور مٹی کا تیل عمدہ شے ہے مگر جلانے کے واسطے نہ کہ کھانے کے واسطے ایسا ہی شراب کا استعمال بھی اور طریقوں سے اچھا ہے لیکن اسکا پینا سخت مضر ہے۔

مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور بخیر و عافیت ولایت کے سفر سے واپس ہندوستان آگئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ڈائری
صفحہ ۵ - بلاد اسلامی
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ - رمضان المبارک
صفحہ ۸ - کے آدی کے پیر شدی
صفحہ ۹ و ۱۰ - درس قرآن شریف
صفحہ ۱۱ - شعر و سخن - بدر خوابین
صفحہ ۱۲ - ۱۳ - الحکم اور وطن
صفحہ ۱۴ - ریویو - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر - رسید زر
صفحہ ۱۵ - اشتہارات
صفحہ ۱۶ - اشتہارات

بدر مسیح

۱۳ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - کتاب حقیقت الوحی کے انطباع اور طیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونے والا ہے - اُس کے متعلق خیال تھا - تو الہام ہوا -

یاتیک من کل فج عمیق - یاتون من کل فج عمیق - یاتیک رجال نوحی الیہم من السماء

ترجمہ - ہر ایک دور کے راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ہر ایک دور کے راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے - جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے -

ایک پورانا الہام قریب پچیس سال کا

شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم

اخبار قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں اور تین چار روز سے صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لے جایا کرتے ہیں -

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی - بابو غلام محمد صاحب - بابو عبد العزیز صاحب - حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ - بابو محمد اشرف صاحب بابا چٹو و احمد الدین صاحب لاہور سے - خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپور تھلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے -

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ بعارضہ دق فوت ہو گئیں - اللہ تعالےٰ جنت نصیب کرے اِن کے متعلق مفصل ذکر صفحہ ۴ پر ہے -

گذشتہ ہفتہ کے روز مسٹر گاڈلے انسپکٹر صاحب مدارس نے بمعہ اپنے اسسٹنٹ انسپکٹر لالہ جگل کشور صاحب و ڈسٹرکٹ انسپکٹر و اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مدرسہ کا معائنہ کیا - اور مدرسے میں بہت باتوں میں نمایاں ترقی پاکر بہت خوش ہوئے - مفصل رپورٹ رائے بک کے آنے پر لکھی جائیگی صیغہ اپر پرائمری میں آٹھ میں سے چھ پاس ہوئے - جو بہت عمدہ نتیجہ ہے اور اپر پرائمری کے اول مدرس ماسٹر عبد الرحیم صاحب کے واسطے قابل تعریف ریمارکس کا موجب ہے - جمناسٹک اور ڈرل میں بالخصوص طلباء نے بہت ترقی کی ہے - جو کہ ورزش ماسٹر مامون خان کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے -

ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے لئے مفصلہ ذیل مدرسین کی ضرورت ہے -

سکینڈ ماسٹر سنیر ٹرینڈ یا بی - اے + مدرس ریاضی سنیر ٹرینڈ ایف اے یا بی اے + ڈوکیشنل ماسٹر ایف اے یا بی اے + تجربہ کار انٹرنس بھی درخواست کر سکتے ہیں - تنخواہ حسب لیاقت - خط و کتابت بنام

سکرٹری مجلس منتظم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ضلع گورداسپور

دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ

بیگم صاحبہ مرحومہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ قریباً پانچ ماہ سے بعارضہ مرض سل ودق بیمار تھیں اور آخر وہ صدمہ دن جس کا خوف دامنگیر ہو رہا تھا آ گیا اور بیگم صاحبہ نے گذشتہ شنبہ کے دن ۲۰ر نومبر ۱۹۰۶ء کو نماز فجر کے وقت اس جہان فانی سے کوچ کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی عمر صرف بیس سال کی تھی۔ بارہ سال کی عمر میں شادی ہوئی تھی اور آٹھ سال کے عرصہ میں جس قدر محبت اور اطاعت اور ہمدردی کے ساتھ مرحومہ اپنے خاوند کے واسطے قرۃ العین کا موجب ہوئیں وہ نیک بیویوں کے واسطے ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ مرحومہ کے اس چھوٹی عمر میں ایسے جلد انتقال کر جانے کا حال تو اسی دن سے ظاہر ہو رہا تھا۔ جس دن کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نواب صاحب کو ایک رقعہ میں لکھا تھا۔ کہ دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ والا الہام (جو کہ اخبار بدر مورخہ ۱۶ر مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکا تھا۔) آپ کی بیگم صاحبہ کے مطابق ہے۔ اس الہام کے علاوہ مرحومہ کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا۔ کہ **امۃ الحفیظ**۔ اور اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ مگر اس جگہ یہ نہیں ظاہر ہوتا۔ کہ حفاظت سے مراد حفاظت جسم ہے یا حفاظت روح۔ مرحومہ کے متعلق چند روز گذرے۔ حضرت اُم المومنین نے بھی ایک رویا دیکھا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب وہ وقت قریب ہے۔ کہ بیگم صاحبہ حسن خاتمہ کے ساتھ اور ایمانی حالت کی عمدگی کے ساتھ اس جہان سے کوچ کر جائیں۔ مذکورہ بالا وحی الٰہی جو کہ اخبار بدر مورخہ ۱۶ر مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی تھی اور مرحومہ کے متعلق تھی۔ اس کے الفاظ جیسا کہ درج اخبار ہوئے تھے۔ اس طرح سے ہیں۔

> ۱۳ر فروری۔ الہام۔ دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ۔ اس کے بعد رویا میں دیکھا۔ کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے۔ آئی ہے اور کہتی ہے۔ کہ میری بیوی یکایک مر گئی۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ اپنے گھر میں اطلاع کردوں۔ کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔

اس الہام الٰہی میں یکایک کا مرنا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ مرحومہ کی عمر بہت تھوڑی تھی اور بیماری بھی تھوڑا عرصہ رہی اور وہ بھی اوائل میں کوئی خطرناک معلوم نہ ہوتی تھی بلکہ معمولی معلوم ہوتی تھی۔ صرف آخری دنوں میں زیادہ خطرناک ظاہر ہوئی۔ ورنہ سل دق کے مریض برسوں تک زندہ رہتے ہیں۔

مرحومہ ایک ذہین عورت تھی اور تعلیم یافتہ تھی۔ اور تعلیم کا اکثر حصہ اپنے پیارے خاوند نواب صاحب سے حاصل کیا تھا جس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ مرحومہ نواب صاحب موصوف کی دوسری بیوی تھی۔ اور آپ کی پہلی بیوی مرحومہ کی بڑی بہن تھی۔ جس کی وفات پر نواب صاحب موصوف کا نکاح مرحومہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اور اپنی بڑی بہن کے ایام زندگی میں بھی مرحومہ کی رہائش زیادہ تر نواب صاحب کے گھر میں اپنی بہن کے پاس ہوتی تھی اور نواب صاحب موصوف سے تعلیم حاصل کرتی تھی۔ اس تعلق کے علاوہ مرحومہ نواب صاحب کی خالہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ لیکن نواب صاحب موصوف کی پہلی اولاد کے ساتھ (جو کہ مرحومہ کے ہمشیرزادے ایک لڑکی تین لڑکے ہیں) اس کو بہت محبت اور انس تھا اور ہر طرح سے ان کی تربیت اور حفاظت میں ساعی رہتی تھیں۔ مرحومہ میں یہ سب خوبیاں تھیں۔ لیکن سب سے بڑی بات جو اس کے متعلق قابل ذکر ہے یہ ہے کہ مرحومہ کو حضرت اقدس مسیح موعود سے نہایت خاص اخلاص و ارادت کا تعلق تھا۔ اور آپ کے دعاوی پر اس کو سچا ایمان تھا اور باوجود اکیلے دروسند ہونے کے اس تعلق بیعت نے نہایت ہی کوئی شے اس کے واسطے سد راہ اور حجاب کا موجب نہ ہوئی تھی۔ اپنے قابل قدر خاوند کے ساتھ اس نے اپنے وطن کو ترک کرنے اور عالی شان وسیع مکانات کو چھوڑ کر دین کی خاطر گویا تنگ اور تاریک مکانوں میں زندگی بسر کرنا دل کی خوشی کے ساتھ قبول کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشتی مقبرہ میں جگہ دی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ساتھ قادیان کے باہر باغ کے متصل میدان میں اس کے واسطے نماز جنازہ ادا کی اور مرحومہ کے دفن ہونے تک آپ اس کی قبر پر موجود رہے۔ اللہ تعالیٰ اس مخترمہ کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور اس کی مغفرت کرے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت اقدس جب بمعہ جماعت نماز جنازہ کے واسطے قادیان سے باہر تشریف لائے۔ تو نواب صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قضا و قدر میں جو مقدر تھا وہ ہو کر رہا۔ لیکن آپ نے بیشک خدمت کا حق پورے طور سے ادا کر دیا ہے۔ فرمایا افسوس ہے۔ کہ اُن کی بیماری کے ایام میں میں خود بھی بیمار رہا۔ اور حق دعا کا جو تھا وہ پورے طور پر ادا نہ ہو سکا۔ اگرچہ نمازوں میں بھی میں نے ان کے واسطے دُعا کی۔ مگر مجاہدہ کے ساتھ ایک دو رات بھی ان کے واسطے دُعا میں نہ لگا سکا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے۔ اور صبر کا اجر دے اور نعم البدل عطا فرمائے خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر اس کے ہر کام میں کوئی حکمت مخفی ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصائب پر جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دیتا ہے اور دنیا اور آخرت میں ان کو برکات عطا کرتا ہے۔

مرحومہ نے اپنی وصیت میں اپنے تمام مال کا دسواں حصہ اشاعت اسلام کے واسطے لکھا ہوا تھا۔ اللّٰھم اغفر لہا

پلاؤ اسلامی

نواب صاحب بہاولپور کی تیاری و فیاضی [illegible]

ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کا ارادہ رکھتے ہیں [illegible] اور [illegible] کہ انہوں نے اپنی ذات ہی [illegible] محدود نہیں رکھا۔ بلکہ ریاست بھر میں [illegible] کے لیے عام دعوت دی گئی ہے کہ جو مسلمان حج کرنا چاہے۔ مگر [illegible] استطاعت نہ رکھتا ہو [illegible] بہاولپور سے [illegible] آمد و رفت کا خرچ اور زاد راہ [illegible] دیا جاوے گا۔ نواب صاحب [illegible] اپنے دار الریاست سے روانہ ہوں گے۔ ع بسفر رفتنت مبارک باد

روسی مسلمان۔ اس وقت روس میں دو کروڑ سے زائد مسلمان آباد ہیں۔ جو نہایت شائستہ [illegible] اور خوش حال ہیں مادری زبان [illegible] ترکی ہے۔ مگر عربی اور فارسی میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ روسی حکومت کی طرف سے [illegible] مفتی [illegible] مقرر ہیں جو [illegible] اور معاملات کا فیصلہ کرتے ہیں اور [illegible] کی تعداد چھ ہزار [illegible] ہے جو مسائل مذہبی کے متعلق [illegible] محکمہ قضا اور [illegible] کی طرف سے ہر اسلامی محلہ میں امام و مؤذن مسجد ملا ہیں مقرر ہیں۔ اور نماز با جماعت ہوتی ہے۔ ہر جمعہ کو وعظ ہوتا ہے۔ وہاں کے مسلمان [illegible] سے متنفر ہیں [illegible] اور تھیٹروں میں شریک نہیں ہوتے ہر پیشہ کے لوگ اپنے اپنے پیشہ میں مصروف ہیں۔ عورتیں تربیت اولاد اور انتظام خانہ داری میں مشغول رہتی ہیں۔

روسی اسلامی کانفرنس یہ خبر جملہ مسلمانان عالم کے لئے نہایت مسرت انگیز ہے کہ مسلمانان روس میں جو دو سال سے مسلسل خون ریزی و بدامنی کا شکار رہی ہوئی ہے اُن کے برادران دین اپنے حقوق و فوائد کی حفاظت و توسیع میں کامیاب کوششیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۶ اگست گذشتہ کو جو شاندار کانفرنس [illegible] مسلمانان روس کی ہوئی تھی اس [illegible] مضمون پر [illegible] شہر [illegible] کیا گیا ہے۔ دیگر علاقوں کے اہل اسلام [illegible] سے کام لیتے ہیں [illegible] جا سکتے ہیں۔ علاقہ قفقاز کے ارمنی و تاتاری باشندوں کی باہمی [illegible] مذکور میں جو اظہار تاسف کیا گیا تھا اس کا نتیجہ ان [illegible] کی صلح و آشتی کی صورت [illegible] ہے۔ اور آئندہ [illegible] زمانہ [illegible] کے بارے [illegible] زیادہ قابل [illegible] مسلمانوں [illegible] اور ان کی [illegible] کے متعلق [illegible] عام [illegible] نتیجہ [illegible] مسلمانان [illegible] کی [illegible] پر موقوف کیا گیا ہے۔ [illegible] پتہ لگتا ہے کہ روسی گورنمنٹ [illegible] کی قدر [illegible] کرنے لگی ہے اور مسلمانوں کے [illegible] وفاداری کو قدر کی نظر سے دیکھتی ہے۔ حال کی کانفرنس نے اگلی کانفرنس کو [illegible] سینٹ پیٹرزبرگ میں تیار کیا [illegible] اور پندرہ سرگرم [illegible] سینٹ پیٹرزبرگ میں کام کرنے کے لئے منتخب کئے ہیں جو سب کے سب [illegible] وجاہت اور حمایت دین کے لئے [illegible] ہیں۔ خدا ان کی محنتوں کو بار ور کرے۔

مسلمانان بنگال [illegible] بیداری کے آثار

تاہم معتبر بیانات کی عدم موجودگی میں جہاں تک اینگلو انڈین صحائف اور بنگالی اخبارات کی تحریروں سے غور و خوض کے بعد نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ یہ دریافت کرنا قدرے طمانیت بخش ہے کہ مسلمانان بنگال سر فلر بہادر کے استعفے سے متاثر ہو کر زمانہ کی رفتار اور وقت کی ضرورت پہچانتے چلے ہیں اور کچھ کچھ بیدار ہو کر اپنے حقوق و فوائد کی توسیع و حفاظت میں کوشش کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ تقسیم بنگال کی سالگرہ کے دن اُنہوں نے ہر مقام پر مسرت و شادمانی کا اظہار کیا اور نئے صوبہ کے صدر مقام ڈھاکہ میں ایک ایسا عظیم الشان جلسہ ترتیب دیا جس کی وقعت مخالفین تقسیم کو بھی ماننی پڑی ہے۔ جلسہ مذکور چالیس ہزار آدمیوں کا تھا [illegible] سے کثرت حاضرین میں کلکتہ کے "راکھی بندھن" والے اجتماع پر بھی سبقت لے گیا تھا۔ اور ڈھاکہ میں اس نے ایک تہوار یا میلے سے بھی بڑھ کر رونق و شان پیدا کر دی تھی۔ لوکل گورنمنٹ نے مسلمانوں کی درخواست پر اس روز جملہ دفاتر عدالت میں نصف یوم کی تعطیل کی تھی۔ اور تماشا [illegible] یورپین حکام بھی دیکھنے کے لئے مقام جلسہ پر تشریف لے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ سر فلر کے استعفے پر اظہار افسوس کرنے کے لئے مسلمانوں کا جو جلسہ چند ماہ قبل ہوا تھا۔ اس کے سوا اس جلسہ کی شان و شوکت اور [illegible] کی کوئی نظیر مشرقی بنگال میں پیدا نہیں ہوئی۔ سب سے بڑھ کر شاندار و موثر نظارہ وہ تھا۔ جبکہ دس دس ہزار کی ٹولیوں نے صفیں باندھ کر نماز ادا کی اور ایک ساتھ معبود حقیقی کی درگاہ میں سر نیاز جھکایا۔ (وطن)

ایران۔ کی پارلیمنٹ کا نامہ نگار طہران اطلاع دیتا ہے کہ قومی مجلس کھولا گیا تمام نائب [illegible] محلوں کے اندر ایک کمرہ میں جمع ہوئے ایک بجے میں کھڑے ہو کر شاہ نے سب کو خوش آمدید کیا۔ سفراء دول خارجہ کے [illegible] تمام ہی موجود تھے۔ وزیر اعظم نے شاہ کا ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں امید ظاہر کی گئی تھی کہ قومی مجلس شوریٰ سے قوم کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

مسلمانان دہلی امیر کابل کے آنے پر بہت خوش ہیں۔ وہ ایڈریس خیر مقدم کے دینے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

درخواست:۔ مسلمانان مدراس نے بصدارت پرنس آف ارکاٹ ایک جلسہ کر کے ہز ایکسلنسی لارڈ منٹو سے درخواست کی ہے کہ وہ صاحب وزیر ہند سے سفارش کریں کہ ہندوستان کی تمام ہائی کورٹوں میں ہر صوبہ سے لائق لائق مسلمان بیرسٹر ججی کے عہدوں پر ممتاز کیا جاوے۔ جلسہ نے موقوفی قرنطینہ کے لئے ہز ایکسلنسی کا شکریہ بھی ادا کیا۔

نوٹس بنام حافظ محمد حسین صاحب احمدی ڈنگوی سلمہ ربہٗ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ جہاں آپ ہوں۔ خواہ کیسے ضروری کام میں مصروف ہوں۔ بدیدن اس تحریر کے بمقام مانسہرہ مکان منشی مطیع اللہ صاحب گرداور قانون گو تشریف لے آویں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا آپ کے آنے پر عام جلسہ ہوگا ضروری آویں۔ آنے جانے کا کرایہ آپ کو مل جاوے گا۔

انتخاب الاخبار

امرت سر میں بافندگی کی سودیشی کمپنی بنی سرمایہ پچاس ہزار ۲۹۰۰۰ ہزار خرید چکے ہیں۔

بدھ وار رات کو شملہ میں اور بھونچال آیا متواتر دو دفعہ محسوس ہوا۔ دھمک نصف گھنٹہ تک تھی۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۶۲۱۶ فوتیاں ہوئیں۔ پنجاب ۱۴۹۱۔ متحدہ ۲۷۶۔

بمبئی میں ایک فرضی تاجر محمد علی حاجی قاسم کو چھ ماہ قید سخت ہوئی۔ حاجیوں کا ۸۰۰ روپیہ لوٹا تھا۔

روس و جاپان میں جدید تجارتی معاہدہ طے پا رہا ہے۔ سینٹ پیٹرز برگ میں اس کے مسودے پر غور کر رہے ہیں۔

نقصان:۔ اٹلی کا مشہور غبارہ باز سگنسر وان ولم اپنی ایک حال کے تجربہ کے وقت ایک جھونپڑی پر گرا۔ اور اس کی کھپریل توڑ ڈالی۔ اور باغ کا چھپر گرا دیا۔

افتتاح:۔ یکم اکتوبر کو چین میں پیکن سے کالگن تک ریل کا افتتاح ہوا۔ اس لائن کے مکمل ہو جانے پر پیکن اور لندن کے مابین راستہ صرف ۱۳ دن کا رہ جائے گا۔

اتفاق:۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کی پریسیڈنٹی کے لئے محترم بزرگ ہند مسٹر دادا بھائی نوروجی جس جہاز پر آئینگے۔ اس جہاز کا نام بھی انڈیا ہی ہے

حادثہ:۔ بھاؤ نگر میں پٹاخے چلاتے ہوئے دو لڑکے سخت زخمی ہوئے۔

سندھ میں ہیضہ۔ حیدر آباد سندھ سے ۱۳ اور ۲۴ ماہ حال کے مابین ۵ وارداتوں کی خبر آئی ہے۔

موزنگ میں واردات قتل۔ ۲۹ اکتوبر کی رات کو موضع موزنگ کے مشہور آلو بھانڈ کو اس کے کسی رشتہ دار نے گنڈاسے سے زخمی کیا۔ رات کو اس کی ابتر حالت تھی صبح ہوتے مرگیا۔ یہ شخص اس نواح میں اپنے پیشہ میں اور نیز مرثیہ خوانی میں بڑا استاد مشہور تھا

شمالی امریکہ میں ایک جیس بارے کی ثابت ہوئی ہے۔

دسہرہ کے دن ولایتی مال کی صرف ساٹھ ہزار کمیشن ہزار گٹھڑیوں کا سودا اگلے سال کے لئے ہوا۔

اس میں سے بھی انیس ہزار گٹھڑیاں صرف ولایتی دھاگے کی ہوں گی۔

بنارس کے پاس ایک یورپی گارڈ چلتی گاڑی پر سوار ہوتا ہوا گر پڑا اور سخت زخمی ہوا۔

مسٹر ادنشاہ پارسی اخبار نویس نے ایک اخبار ولایت میں جا کر جاری کیا ہے۔

لاہور کا چڑیا گھر پبلک کے لئے کھل گیا ہے بہت سی نئی ایزادیں ہوئی ہیں۔

جس شخص پر بڑودہ میں فرضی مہاراجہ جودھپور بننے کا جرم قائم تھا۔ اور جسکی بطور شاہی مہمان کے خاطر و مدارات کی گئی تھی۔ اس کو بڑودہ کی عدالت سے دو سال قید کی سزا ملی ہے۔

شاہ کابل کے لئے آگرہ میں کیمپ نصب کرانے کی غرض سے ایک مبصر ولایت سے بھی آیا ہے کئی ایک والیان ریاست بھی مدعو ہوں گے غالباً لاہور میں بھی امیر ممدوح کے لئے ایک کیمپ قائم کیا جائے گا۔

فلاڈلفیا کے محکمہ حفظان صحت و صفائی نے تجویز کیا ہے۔ کہ جن کے بچوں کے بشرے سے ظاہر ہو۔ کہ وہ قدرتی طور پر مجرمانہ خصایل کی طرف مائل ہوں گے۔ ان کے قومی اعضاء کو کمزور کر کے ان کو بالکل سست بنا دیا جاوے۔

سری نگر سے محکمہ تار کا ایک عہدہ دار کلکتہ کو گیا ہے۔ تاکہ وہاں سے بے تار کی خبر رسانی کا کام سیکھ کر کابل کو جاوے۔ امید ہے کہ اس کا سلسلہ امیر صاحب کے کابل پہنچنے پر وہاں شروع ہو جائے گا۔ اور پھر ہندوستان اور دنیا بھر کی خبریں کابل پہنچ سکیں گی۔

پونا شہر میں طاعون کم ہے مگر چھاونی میں بڑھتی ہے۔ یورپین لوگ برابر مبتلا ہوتے ہیں۔ دو یورپین لیڈیاں بھی مر چکی ہیں۔

لاہور کی سٹی پولیس لائن میں مسلمان ملازموں نے چندہ جمع کر کے ایک مسجد تیار کرنی شروع کی ہے۔ اس کار خیر میں تمام مسلمان اعلیٰ افسران پولیس نے بھی حصہ لیا ہے۔

مراکو میں پھر بدامنی پھیلتی جاتی ہے۔

بمقام [illegible] (چین) گرجوں میں ۴۳ بمب کے گولے معہ بہت سے اسلحہ پائے گئے تین پادری گرفتار ہو گئے ہیں۔

ہانگ کانگ و شمالی جہاز ہانکو پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ سینکڑوں چینی مسافر جل گئے اور اسباب قیمتی تباہ ہو گیا۔ یورپین مسافر اور ملاح بچ گئے۔

گورنمنٹ امریکہ نے مشرق اقصیٰ کے اسکوارڈن میں چار طاقتور آہن پوش کروزروں کے اضافہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ امریکہ کے فوائد کی نگہداشت زیادہ موثر طریقہ سے ہو سکے۔

سررشتہ ڈاک ہند میں پچھلے سال ۵۷ کروڑ ۳۰ لاکھ خطوط منی آرڈر وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

کلکتہ میں ایک پولیس مین کو ایک راہ چلتے چھوکری پر ناجائز حملہ کرنے کے جرم میں ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا

پونا کا شہر باعث زور طاعون کے بالکل خالی اُجاڑ پڑا ہوا ہے۔ چھاونی میں بھی زور طاعون ترقی پر ہے۔

فرنچ قلمرو کے مقام چندن نگر میں (متصل کلکتہ) ۳۳ کو سخت آگ لگی بیس مکانات راکھ ہو گئے

جاپان میں امریکن کے خلاف نفرت کا فیلنگ تیز ہے۔ خوف ہے کہ جاپانی دوستی و تجارت کھو جائیں۔

امرت سر میں افواہ ہے کہ سررشتہ تعلیم کے حلقے میں انقلاب ہوا چاہتا ہے۔ حلقہ امرتسر کے انسپکٹر مدارس صدر بجائے امرت سر کے گورداسپور کو منتقل کر دینگے اور اس کے بعد کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ وہ حلقہ گورداسپور نہ کہلائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ٹیچران کی تربیت کے لئے گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ خاص گورداسپور میں ایک جدید نارمل سکول جاری کیا جاوے اور جہاں نارمل سکول ہے انسپکٹر صاحب کا وہیں رہنا ضروری ہوگا یہ بھی خبر ہے کہ امرتسر ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی تاثیر زبردست ہے۔ برو سے ان قواعد کے کسی گرجہ یا مسجد یا مندر یا مدرسہ کی نواح میں شراب کی دوکان نہیں کھول سکتے ہیں۔ اس قاعدہ کا حوالہ دے کر ایسوسی ایشن مذکور شراب فروشی کی چھ دکانیں بند کرا چکی ہے اور دو اور دوکانوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ عجب نہیں کہ ان کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گی۔

بدر صادق

۱۳ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۴

بعض لوگ افطار کے وقت میں بہت تنگی کرتے ہیں۔ جب تک کہ آسمان پر سیاہی نہ پھیل جاوے۔ تب تک افطار نہیں کرتے۔ یہ درست نہیں۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو تنگی میں ڈالنے سے خدا راضی نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ افطار میں جلدی کیا کرو۔ کیونکہ افطار میں دیر کرنا یہودیوں کی عادت ہے۔ ہمارے ملک میں ہندوؤں کی عادت ہے۔ حاملہ عورت اور جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت۔ ان کے واسطے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اس کے عوض (اگر طاقت ہو) تو ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

روزے کا بڑا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان تقوے میں ترقی کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ رواہ البخاری۔ روایت ہے۔ ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور برے کام کرنا۔ پس اللہ کو اس بات کی کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا۔

مثل مشہور ہے۔ کہ بے نماز اور بے عمل روزہ دار ایسا ہے۔ جیسا کہ بیل بھوکا پیاسا تھان پر بندھا رہے۔

اخراجات لنگرخانہ مسیح موعود گذشتہ پرچہ اخبار میں ناظرین نے سید حامد شاہ صاحب کا مفصل مضمون دربارہ مصارف لنگرخانہ پڑھا ہوگا۔ شاہ صاحب موصوف کو چونکہ سلسلہ حقہ کے انتظامی معاملات پر غور کرنے اور ان کی طرف توجہ کرنے کے ساتھ خاص دلچسپی ہے۔ اس واسطے ان کو لنگرخانہ کے مشکلات سے اطلاع ہوئی۔ ورنہ یہ مشکلات اس قسم کے ہیں۔ کہ قادیان میں رہنے والوں میں سے بھی تھوڑوں کو ہی اس سے پورے طور پر اطلاع ہو سکتی ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ لنگر کا انتظام ہمیشہ سے خود حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہے۔ اور حضرت کے تمام معاملات ہمیشہ توکل پر چلتے ہیں۔ اگر ایسا موقعہ بھی آ پڑا اور آ جاتا ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک روپیہ بھی نہ ہو۔ اور لنگر کا مہتمم آٹے کے خریدنے کے واسطے ایک صد روپیہ مانگتا ہوا دروازے پر کھڑا ہے۔ تو حضرت کی عادت نہیں کہ وہ کسی کے سامنے ذکر کریں۔ کہ آج لنگر کے فنڈ کی یہ ضرورت ہے۔ اور خدا اپنے وعدے کے مطابق ہمیشہ ایسے مشکل اوقات پر کوئی نہ کوئی سامان بہم پہنچا ہی دیتا ہے۔ جو شخص بطور خود حضرت کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کرتا ہے۔ یا اسے بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہے۔ وہ حضرت کے پاس پہنچتا ہے۔ لیکن جو نہیں دیتا اس سے کبھی مانگا نہیں جاتا۔ پس صورت میں احباب کے واسطے خود ہی لازم ہے۔ کہ وہ چندہ لنگر کے واسطے فکر کریں اور جو تجویز شاہ صاحب موصوف نے ناظرین کے سامنے پیش کی ہے۔ میرے نزدیک وہ بہت عمدہ ہے۔ اور اس پر ضرور عملدرآمد ہونا چاہئے۔ یہ الٰہی سلسلہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کی بنیاد رکھی ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ جس عمارت کی بنیاد خدا تعالیٰ کے حکم اور وحی سے رکھی گئی ہے۔ وہ تھوڑے دنوں میں ایک محل بن جائیگا۔ اور دوستوں کے واسطے آرام کی جگہ ہوگا۔ اور دشمنوں کے واسطے موت کا غیبی حکم کا آواز سنائیگا۔ یہ تو ہوگا اور ضرور ہوگا مگر مبارک ہیں وہ جن کی کمائی کی ایک اینٹ ابھی سے اس محل میں لگ جائے۔ کیونکہ بعد میں حصول ثواب کے یہ موقع باقی نہ رہیں گے۔

ڈاکخانہ قادیان ۔ ابھی چند سالوں کی بات ہے۔ کہ ڈاکخانہ قادیان ایک مدرس پرائمری کے پاس تھا جس کو شاید دو روپیہ ماہوار الاؤنس ملتا تھا اور قادیان کی ڈاک کی تھیلی اتنی چھوٹی ہوتی تھی۔ کہ اس سے کئی گنی بڑھ کر اب قادیان کے ایک ایک عملہ کی ڈاک ہوتی ہے یہاں سے باہر جانے والی ڈاک اگر ایک میگزین کو ہی دیکھا جاوے۔ تو روانگی کے دن دو ڈاکخانوں کا کام ہوتا ہے لیکن باہر سے یہاں آنے والی ڈاک کا یہ حال ہے۔ کہ بعض دفعہ صرف بدر کے دفتر اور اس کے اہل عملہ کی ڈاک پوری تھیلی سے کم نہیں ہوتی۔ ٹھیک اندازہ تو افسران ڈاکخانہ ہی کر سکتے ہیں۔ مگر اخباروں کی طرف دیکھا جاوے۔ تو اس سارے ضلع میں کسی ڈاکخانہ سے کبھی اس قدر اخبارات روانہ نہیں ہوتے جس قدر قادیان سے۔ بلکہ مجھے تو معلوم نہیں کہ ضلع گورداسپور کے کسی اور شہر سے کوئی ایک اخبار بھی نکلتا ہو۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے قدموں کی برکت ہے۔ کہ ایک چھوٹا سا گاؤں دن بدن اس قدر ترقی کر رہا ہے۔ کہ ایک شہر بنتا جاتا ہے۔ ڈاکخانہ کے ذکر میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ یہاں کے سب پوسٹ ماسٹر منشی اللہ دتا صاحب کے کام پر ان کے نگران افسروں نے ہمیشہ نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان سے پہلے جو صاحبان یہاں سب پوسٹ ماسٹر رہے ہیں وہ ہمیشہ کام کی کثرت کی شکایت کرتے تھے۔ حالانکہ اس وقت اتنا کام نہ تھا۔ جتنا کہ اب ہے۔ ایسے لائق اور کارکن کی امید ہے۔ کہ محکمہ ڈاکخانہ ضرور قدر اور عزت افزائی کرے گا۔

مشنری لیڈیاں ۔ صاحبہ اخبار عام ایک ہندو لڑکی کے مشنری لیڈیوں کے زیر علاج ہونے پر گم کئے جانے اور اسپر مقدمہ بازی کا ذکر کرکے شکایت کرتے ہیں کہ مشنریوں کی ایسی کارروائیاں ان کے رفاہ عام کے کاموں پر پانی پھیر دیتی ہیں اصل بات یہ ہے کہ مشنری صاحبان حسن نیت کے ساتھ کوئی کام نہیں کرتے بلکہ ان کے ہر ایک کام میں جو لوگوں کے دکھلانے کے واسطے بظاہر ان کے فائدے کے لئے کیا جاتا ہے در اصل یہ نیت مخفی ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی حیلہ سے مخلوق

گرگ آشتی گروپیشدی

آریون کے فرقے کو پیدا ہوئے ہنوز کوئی تیس

چالیس برس کے قریب گذرے ہون گے۔ کہ ابھی سے اس مین فرقہ بازیان اور اختلاف دراختلاف شروع ہو گئے اور پھر تعجب یہ ہے۔ کہ ان فرقون کے بھی آگے مختلف شعبے بنتے جلتے ہین۔ اور آپس مین ایکدوسرے کو بہت بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ اور ضخیم کتابین صرف آپس کے ذاتی حملون پر لکھ رہے ہین۔ جس مذہب کی بنیاد روحانیت پر نہین ہوتی۔ اور صرف ایک سوسائیٹی کے طور پر دنیاوی فرقہ ہوتا ہے۔ اس کا انجام یہی ہو سکتا ہے۔ آج کل گروکل کے ایک افسر صاحب نے ایک بڑی کتاب اپنے ایک مخالف آریہ کے جواب مین لکھی ہے۔ جس کا پڑھنا اس لحاظ سے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ آریہ لیڈر آپس مین ایک دوسرے پر کس قدر حسن ظن رکھتے ہین

یادگار پیشگوئی لیکھرام

لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کے سچا واقع

ہونے کی تاریخ دراصل تو ایک اسلامی یادگار ہے۔ مگر چونکہ اسلامیون کو سر دست ایسے معاملات کی طرف توجہ نہین۔ اس واسطے خود آریہ صاحبان ہی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار ہر سال قائم کر دیا کرتے ہین۔ اور علاوہ سالانہ یادگار کے اور بھی کئی طرح سے یادگارین قائم کی جا چکی ہے مثلاً رسالہ آریہ مسافر وغیرہ ان سب یادگارون کے واسطے آریہ صاحبان کا شکریہ ہے۔ کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامی صداقت کے نشان کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی کوشش مین لگے رہتے ہین۔

پادری فتح مسیح

عیسائی اخبارون کے پڑھنے سے معلوم ہوا

کہ پادری فتح مسیح صاحب چھاتی مین پانی بھر جانے کے سبب مر گئے ہیں۔ اور اخبار تحفۂ سرحدیون ان کے مرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تعریف مین یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ اکثر مرزائیون کے ساتھ ان کا تکرار ہوا کرتا تھا۔ اس فقرہ کی کسیقدر تشریح کر دینا مناسب ہوگا۔ کہ مرزائیون کے ساتھ پادری فتح مسیح کا تکرار کیا تھا۔ اور اس تشریح کے ذیل مین سب سے اول یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور پیشگوئیون کا تذکرہ سن کر ایک دفعہ پادری فتح مسیح نے بھی یہ دعوے کیا تھا کہ مجھے الہامات ہوتے ہین۔ لیکن ان کے افسر پادری صاحب نے جو انگریز تھے صاف کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے۔ ہمارے مذہب مین کسیکو ملہم نہین مانا جاتا اور نہ ہم اس بات کو مانتے ہین۔ کہ اب کسی کو الہام ہو سکتا ہے بلکہ مذہب عیسوی کے رُو سے الہام کا دروازہ بالکل بند ہے۔ غالباً اُس انگریز پادری صاحب نے علیحدگی مین پادری فتح مسیح کو کوئی ڈانٹ بتلائی ہوگی۔ کہ اس دن کے بعد پھر انہون نے الہام کا نام نہین لیا۔ یہان تک جس شخص کے مقابلہ مین یہ الہامی دعوی کیا تھا اس کے دیکھتے دیکھتے ہی قبر مین جا پڑے۔ اور عیسائی اخبارون کو اس حسرت کا موقعہ دے گئے۔ کہ وہ ابھی تو پچاس برس کی عمر بھی نہ تھی کہ اس جہان کو چھوڑ گئے۔ ایک دفعہ پادری صاحب کی تحریک پر ایک بڑے جلسے مین عیسائیون نے حضرت اقدس مسیح موعود کو کہا کہ اگر آپ کو الہام ہوتے ہین۔ تو ہم ایک بند لفافے مین کچھ مضمون لکھتے ہین۔ آپ بتلادین۔ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مین بتلاؤن گا۔ مگر پادری صاحبان کو حوصلہ نہ پڑا۔ اور اس واسطے وہ اس امتحان سے خود ہی باز آئے۔ رسالہ نور القرآن کا حصہ دوم بھی پادری صاحب ہی کے چند سوالات کے جوابات مین لکھا گیا تھا اور جب وہ رسالہ پادری صاحب کو بھیجا گیا۔ تو دندان شکن جواب دیکھ کر جب سوچا کہ اب اس کا جواب لکھنا ناممکن ہے۔ تو نہایت تنگ ظرفی کے ساتھ سارے رسالے کو سیاہی کے ساتھ ملوث کر کے واپس کر بھیجا۔

بڑے گرجے مین جنگ

اخبار نور افشان ۲۶ اکتوبر کے

پرچہ مین یورپ کے آزاد خیالون کے ہاتھون جو صدمہ عیسویت کو پہنچ رہا ہے۔ اس پر گریہ و زاری کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"تمام یورپ مین سے فرانس ایک ملک ہے جس مین دہریون اور آزاد خیالون کا بازار گرم رہتا ہے۔ ایسا کہ ملک کو مذہب سے بالکل علیحدہ کر دیا گیا ہے ۱۱ ستمبر کو فرانس کے شہر مولنز مین نئے بشپ کے جس کو پوپ نے حال ہی مین مقرر کیا تھا۔ شہر مین داخل ہونے کی تقریب پر ایک سخت لڑائی نمایان ہوئی۔ رومن کیتھولکون نے اس نئے بشپ کا بڑی شان و شوکت اور اداے رسمیات مقررہ سے خیر مقدم کیا۔ بہت سے لوگ سٹیشن سے کیتھڈرل تک اُن کے ہمراہ تھے مگر فرانس کے آزاد خیال والون نے ایک جتھا بنا کر بشپ صاحب مذکور کا خوب تمسخر اڑایا اور اس پر تالیان بجائیں اکثر آزاد خیال والون نے یہی چاہا۔ کہ بشپ صاحب کی گاڑی کو اُلٹ دین۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ ان کی گاڑی کے گرد رومن کیتھولکون کی ایک بڑی مضبوط باڈی گارڈ تھی۔ لوگون کے بڑے نعرون اور خوشی کے شور کے ساتھ بشپ صاحب کیتھڈرل مین رونق افروز ہوئے یہان پر ایک بڑی جماعت آپ کی منتظر تھی داخل ہوتے ہی دروازے بند کر لئے گئے اور آزاد خیال والون نے گرجے کو باہر سے محصور کر لیا۔ پہلے تو وہ سب باغیانہ نعرے مارتے اور مغویانہ گیت گاتے رہے۔ مگر آخر کار انہون نے کیتھڈرل کے ایک پہلو کا دروازہ توڑ ہی لیا اور اندر گھس گئے جانبین مین خوب لڑائی ہوگی اور بہتون کے سر پھوٹے تا وقتیکہ سپاہیون نے امن قائم کیا۔ کیتھڈرل کے چارون طرف سوار حفاظت کے لئے مقرر کئے گئے اور کل رسم بہ امن و امان ختم ہوئی۔"

دراصل اس ساری خرابی کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے۔ اگر یسوع جیسا مثلث خدا یورپ کے لکھے پڑھون کے آگے پیش نہ کیا جاتا تو وہ خدا کے منکر ہی کیون ہوتے۔

رمضان المبارک مین رعایت

براہین احمدیہ اصل قیمت ۲۵ر رعایتی قیمت ۱۲ر
جلد کی قیمت ۱۲ر
درثمین اصل قیمت ۶ر رعایتی قیمت ۴ر
جلد کی ۲ر

بقیہ صفحہ ۱

درس قرآن

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

فتح مکہ | اس سورہ شریف میں اذا جاء نصر اللہ والفتح میں لفظ فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔ فتح مکہ کو فتح الفتوح بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ فتح تمام اسلامی فتوحات کی ابتدا تھی۔ فتح مکہ کا واقعہ اس طرح ہے کہ ہجرت کے چھٹے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک رؤیا دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہیں اور وہاں مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوئے ہیں۔ اور سر منڈاتے ہیں اور بال کترواتے ہیں۔ جیسا کہ مکہ معظمہ میں احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھوں سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ میں کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانوں کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس بشارت سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہی کہ وہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا ایمان لاکر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کے پورا ہو جانے پر یقین کرکے ان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہیں اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رؤیا کی سچائی پر یقین کرکے سفر مکہ کی تیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ وہ تو خدا کا وعدہ ہے ہر حال پورا ہوگا۔ ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگوں نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے کہ مثلاً [illegible] کے وقت آپ نے [illegible] کیوں کھڑا کیا اور شادی کے موقع پر آپ نے خط وکتابت وغیرہ کوششوں میں کیوں حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہیں۔ جنکی کتب میں انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیریں موجود ہیں۔ مسلمانوں کیواسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریفہ کے متعلق بیان ہوتا ہے اور عیسائیوں کیواسطے خود یسوع کی بائبل میں بہت سے ایسے واقعات موجود ہیں۔ یسوع بچہ ہی تھا کہ اسکی جان بچانے کے واسطے اسے خفیہ طور پر ملک مصر میں لے گئے۔ اور پھر عین نبوت کے زمانہ میں جب دشمنوں سے خوف پڑا تو اسنے شاگردوں کو حکم کیا کہ [illegible] تاکہ میں یسوع مسیح نے پھر [illegible] کی تورات کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدھی کا بچہ منگوایا تاکہ اس پر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے۔ تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل میں دل وجان سے مصروف ہو جاتے ہیں اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلاں معمار یا فلاں مزدور نے بنوایا ہے۔ تاہم دانا لوگ جانتے ہیں کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ ہے جس کا حکم ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنیٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ [illegible] انجینیئر بادشاہ کا حکم پاکر یقین کر لیتا ہے کہ اب [illegible] محل کے تیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائیں گے اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہیگی اور میں کامیاب ہو جاؤں گا اور اس یقین کو سامنے رکھکر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہونے کے پیش چلے جاتے ہیں۔ اسیطرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھکر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے میں مصروف ہو جانا اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے اگر کسی کو اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اسے کچھ وہم اور وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اسکی طرف متوجہ نہ ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھے [illegible] دیویں گے اور تیری نسل سے ہوگا تو کیا وہ تقصیر کرے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوا کہ کفار مکہ جنگ کرنے کو آمادہ اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان پر نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جنہیں کسی کو ضرر ہو پیشدستی نہ فرماتے تھے۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معہ دو اور اصحاب کے اہل مکہ کیطرف بھیجا کہ میں جنگ کیواسطے نہیں آیا۔ صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں۔ اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤنگا۔ حضرت عثمان جب کفار کے پاس پہنچے۔ تو انہوں نے حضرت عثمان کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کرلو اور واپس چلے جاؤ انہوں نے جواب دیا میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریم کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا اس قسم کی گفتگو میں قریش نے روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نسبت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسیوقت اسی ۸۰ کفار مسلمانوں پر شبخون کرنے آئے۔ مگر گرفتار ہو گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی شرارت اور فساد کی خبر ملی۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے ان سے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمان چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیتوں کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انہیں کی پیشکردہ سب باتیں مانکر صلح کر لی۔ جو اسی ۸۰ آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے اور ایسی شرطیں مان لیں جن سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

پھر یہ کہ دوسرے سال آویں۔ وہ تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ اور مسلمانوں کے ہتھیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ بھی کی تھی۔ کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ میں چلا آئے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آ جاوے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو۔ اسوقت مسلمانوں کیطرف ہو جاوے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے چنانچہ ایک قبیلہ جسکا نام اواس تھا۔ قریش کے عقد وعہد میں ہوا

اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدون ادائے رسم مدینہ کو واپس چلے آئے اور اسی مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کر دی۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی۔

جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے بعد واپس مدینہ کو تشریف فرما ہوئے تو کچھ عرصہ کے بعد کفار مکہ نے عہد و پیمان کو توڑ دیا۔

مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہو گئے تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بیخوف و خطر و تیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد ہتھیاروں سے کی اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھکر وہ بھاگ گئے۔ اور انہوں نے اپنے نامی کو بھیجکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق و رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ خزاعہ صلحنامہ کے مطابق اسلامیوں کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا انکے خلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا

نصرت یا عمرو بن سالم

ادھر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابوسفیان اپنے رئیس کو اس بد افعالی کی ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابوسفیان کو یقین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی ابتک خبر نہیں۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل میں ایک چالاکی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہ تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دیجاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے اور خزاعہ کے مقابلہ میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی۔ آپ نے ابوسفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان نے کہا معاذاللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ عہد توڑ ڈالیں گے تب آپنے فرمایا۔ الحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکہ کو چلا گیا۔

ابوسفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانب داری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا۔ کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور اس نصرت الہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام کے ساتھ اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا قطع عہد اور انکی بدایمانی اور خزاعہ کا بدلہ لینے کیلئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے میں وہ نرمی اور اخلاقی شعر کی آپنے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس جگہ سارہ والے واقعہ کا بیان کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور وہ اسطرح سے ہے کہ سارہ نام ایک عورت جو کہ مکہ میں رہتی تھی اور خاندان بنی ہاشم کے زیر سایہ پرورش پایا کرتی تھی ان ایام میں جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے واسطے کوچ کی طیاری کی آپ کے پاس مکہ میں آئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہو کر مکہ سے بھاگ آئی ہے اُس نے جواب دیا کہ نہیں کہ میں مسلمان ہو کر نہیں آئی بلکہ بات یہ ہے کہ میں اسوقت محتاج ہوں اور آپکا خاندان ہمیشہ میری پرورش کیا کرتا ہے اسواسطے میں آپ کے پاس آئی ہوں تاکہ مجھے کچھ مالی امداد مل جائے اسپر آنحضرت نے بعض لوگوں کو فرمایا اور انہوں نے اُس کو کچھ کپڑا اور روپیہ وغیرہ دیا جس کے بعد وہ واپس اپنے وطن کو روانہ ہو گئی جب روانہ ہونے لگی تو حاطب نے جو کہ اصحاب میں سے تھا اس کو دس درہم دیئے اور کہا کہ میں تجھے ایک خط دیتا ہوں۔ یہ خط اہل مکہ کو دیدینا۔ اس بات کو اُس نے قبول کیا اور وہ خط بھی لیگئی۔ اس خط میں حاطب نے اہل مکہ کو خبر کی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا ہے تم ہوشیار ہو جاؤ۔ وہ عورت ہنوز مدینہ سے روانہ ہی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی الہی خبر ملگئی کہ وہ ایک خط لیکر گئی ہے۔ چنانچہ آپنے اسیوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معہ عمار اور ایک جماعت کے روانہ کر دیا کہ اسکو پکڑ کر اُس سے خط لے لیں اور اگر نہ دے تو اُسے ماریں۔ چنانچہ اس جماعت نے اس کو راہ میں جا پکڑا۔ اس نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ جسپر حضرت علی نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ ہم کو جھوٹ نہیں کہا گیا بذریعہ وحی الہی کے خبر ملی ہے خط ضرور تیرے پاس ہے۔ تلوار کے ڈر سے اُس نے خط اپنے سر کے بالوں سے نکالدیا۔ جب خط آ گیا اور معلوم ہوا کہ وہ حاطب کی طرف سے ہے تو حاطب بلایا گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اُس نے کہا مجھے خدا کی قسم ہے کہ جب سے میں ایمان لایا ہوں کبھی کافر نہیں ہوا۔ بات صرف اتنی ہے کہ مکہ میں میرے قبائل کا کوئی حامی اور خبر گیر نہیں ہے اس خط سے صرف یہ فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا کہ کفار میرے قبائل کو دکھ نہ دیں حضرت عمر نے چاہا کہ حاطب کو قتل کر دیں مگر آنحضرت نے منع کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اصحاب بدر پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے [illegible]

شعر و سخن

رُباعی در شانِ امام علیہ السلام

رنجور ترے در سے دوا پاتے ہین
اے مہدی وقت رہنمائی سے تری
بیمار ترے دم سے شفا پاتے ہین
بھولے ہوئے سب راہ خدا پاتے ہین

نظم

اے دوستو! اٹھو کہ یہ وقت امام ہے
یہ وہ امام وقت ہے جسکو رسول نے
تجدید دین مین وہ شب و روز ہی مگن
ہرگز وہ کھانے پینے مین پاتا نہین مزا
دل مین ذرا نہیں زر و گوہر کی دوستی
رگ رگ مین رچ گئی ہے مئے حُب احمدی
یار ازل کے حُسن پہ مرتا ہے روز و شب
احمد مین مٹ کے احمد مرسل بنا ہے وہ
اسلامیون کے سر سے اُس نے دیا نکال
عیسے کو آسمان پہ سُلایا ہے خلق نے
تیلی جبین جناب مہدی پہ ہین غضب
پڑتی ہین اُسپہ گالیان کیون شیخ و شاب کی
بس اتنی بات پہ کہ ہین لاکھون مُرید
کہتا ہے وہ جہان کو باتین خدا کی
کہدو کہ یہ کرشمے خدا نے دکھائے ہین
عیسے تو مرچکے ہیں یہ اپنے مسیح ہین
سایہ مین اس کے بڑھتے پاتی ہین کمال
اس نے کیا ہے ہاتھ یہ یادہ گو کا بند
از جان تا ہیں خدمت دین کا [illegible]
صادق کی خدمت دین کی ملیگی [illegible]

دراس کا آج مرجع ہر خاص و عام ہے
احمد نے پاتھ پہلے سے بھیجا سلام ہے
تائید حق کی اُسکو لگن صبح و شام ہے
یہ لطف ہے کہ نام خدا سے ہی کام ہے
شہرت طلب ہے اور نہ جویائے نام ہے
محبوب حق کے پیار سے لبریز جام ہے
دل مین جو اُس کے حُب بقا و دوام ہے
احمد نبی کا وہ دل و جان سے غلام ہے
عیسی کی زندگی کا جو سودائے خام ہے
اس اضطراب مین اسے سونا حرام ہے
[illegible] لوگو! مقام ہے
کیون ہر طرف سے مورد تیر ملام ہے
کیون اس کے در پہ خلق کا یہ ازدحام ہے
لکھتا ہے وہ کہ مجھ سے خدا ہمکلام ہے
یہ رب ذوالجلال کا سب انتظام ہے
یہ اس خدائے پاک کا سچا پیام ہے
سورج کے پرتو سے یہ قمر کا نظام ہے
تا بوتہ اس کی باگ سے بدلگام ہے
یہین خدا کا دل مین جو کچھ احترام ہے
تا نسبت چند سے بدر کا یہ التزام ہے

ناگہانی بشارہ سید محمد علیشاہ صاحب سیداراں سے مطلع فرماتے ہین کہ ان کے والد بزرگوار جناب سید امیر علیشاہ صاحب [illegible] چند روز خفیف بخار مین مبتلا رہکر ۲۰ اکتوبر بروز شنبہ کو دن [illegible] کے بعد رات کو بوقت ۸ بجے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک نیک بخت بزرگ تھے حضرت اقدس مسیح موعود [illegible] کمال محبت کا تعلق آپ کو حاصل تھا۔ جس کی وجہ [illegible] کہ قریباً ہر شب کو وہ کسی گذشتہ ولی اللہ یا

نبی اللہ یا خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح و مہدی ہونے کی تصدیق سُنا کرتے تھے۔ کئی سو دفعہ آپ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق آپکے بہت سے اشتہار بھی اشائع ہو چکے ہین۔ جو مخالف پیرزادون اور نام کے صوفیون کے واسطے ایک کافی حجت ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور اُن کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

بدر خواتین

حضرت اقدس بارہا فرمایا کرتے ہین اور تاکید کیا کرتے ہین۔ کہ عورتون کے ساتھ نرمی اور محبت کا سلوک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ انسان کا کمزور حصہ ہے۔ عورتون کو اتفاقاً وعظ و نصیحت کے سننے کا اور دینی علوم کے مطالعہ کا بہت ہی کم موقعہ ملتا ہے۔ لیکن جو کچھ وقت اور فرصت دینی علوم کے حصول کے واسطے عورتون کو میسر آسکتا ہے۔ وہ بھی اس زمانہ کی بدرسوم کے مطابق انہین نصیب نہین ہو سکتا۔ عورتون کی تعلیم کی طرف ہمارے ملک میں بہت ہی کم توجہ ہے اور یہی حال عموماً احمدی جماعت مین بھی اس پرانی رسم کے مطابق ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ عورتون کی اصلاح کی طرف خاص توجہ کرین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اصحاب کے درمیان عورتین دینی واقفیت سے بہت سا حصہ حاصل کئے ہوئے ہوتی تھین۔ یہان تک کہ جہاد کے موقعہ پر بھی میدان جنگ مین اپنے خاوندا ور رشتہ دارون کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹایا کرتی تھین۔ عورتون کے متعلق دینی مسائل کا بہت سا حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اقوال سے اور آپ کی معرفت سنی ہوئی احادیث سے حل ہوتا ہے۔ اخبار بدر مین تب سے یہ کالم کھولا گیا ہے۔ صرف تین بہنون نے اب تک اس طرف توجہ کی ہے۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے۔ اہلیہ اکمل صاحب نے اور بنت غلام محمد کچھوری صاحب نے اور بس۔ خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور دوسری بہنون کو بھی اس نیک کام مین حصہ لینے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

دُعا مدد محمد اکرام احمدی چانگریان سے تحریر فرماتے ہین کہ ان کا فرزند محمد حسن بیمار ہے۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔

درخواست دعا بھائی غلام احمد صاحب ہجور کشمیری عرصہ سے بیمار ہین۔ اس لئے احباب سے التماس ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرمادین۔ کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار محمد حسین کاتب

اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ

الحکم اور وطن

(رقم زدہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب)

میرے دوستو میں اسوقت ایک ایسے معاملہ کی نسبت قدم اٹھانے لگا ہوں جسکی نسبت مجھے یہ امید ہی ہے کہ میرا دل بھی ملامت کریگا اور وہ ایک تازہ کفر فروشی ہے جسکا مرتکب ہندوستان کا مشہور مدعی حب الوطنی وطن کا ایڈیٹر ہے پہلی دفعہ جب وطن کے ایڈیٹر کی اس کارروائی کی شدت جسکی بابت میں ابھی آپ کو کچھ کہنا چاہتا ہوں ایڈیٹر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا تو میں نے تمہارا اوسکا خیال کیا اور نہ ابھی وہ وقت آیا تھا کیونکہ پبلک کی آنکھیں بڑی بڑی عبری کہ ایڈیٹر وطن کی طرف لگی ہوئی تھیں کہ اس زبردست اعتراض کا جواب وہ کیا دیتا ہے۔ مگر زیادہ انتظار نکرنا پڑا اور ایڈیٹر الحکم کیطرف ایڈیٹر وطن کا وہ کارڈ پہنچا جو کہ الحکم کے کالموں میں آچکا ہے اور پبلک اوس سے آگاہ ہو چکی ہے۔ اور اب میرا منشا نہیں ہوگا کہ میں اسکی نسبت کچھ کہوں [illegible] کہ وطن میں تب تک ایک اشتہار نکلتا رہا ہے جسمیں ایڈیٹر صاحب نے مسلمانوں کو تثلید کتابوں کے خریدنے کی بہت ہی ترغیب دی اور ان کتابوں کو نہایت مفید ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے۔ اور اپنے خیال فاسد میں مسلمانوں کو ان کتابوں کے پڑھنے کی اسقدر ضرورت بتائی ہے کہ قومی ہمدردی سے مجبور ہو کر انکی قیمت بھی گھٹا دی اور جو کتاب پیش کی تھی اسکو بارہ روپیہ پر فروخت کرنے کا اعلان دیا اور جو کتاب چھ کی تھی اسکی رعایتی قیمت دو روپیہ ہی اکتفا کیا۔ یہ مقام بہت ہی خوشی کا تھا۔ کہ ایک شخص اپنا ہرج کرکے قوم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر افسوس کہ بہت دن اس خوشی سے مسرور رہنے کی نوبت بھی نہ آئی اور ابھی بہت کچھ کمائی بھی نہ ہوئی تھی کہ ایڈیٹر الحکم نے راز فاش کردیا۔ اور جو پوشیدہ تھا اوسکو خدا کی عنایت سے کھول دیا۔ اور پبلک پر ظاہر کردیا کہ یہ سب ایک دغابازی تھی جو ایڈیٹر وطن نے بیچاری نیم مردہ قوم کو لوٹنے کی غرض سے کی تھی۔ اور چاہتا تھا کہ رعایتی قیمت کے نہایت ہی ٹھگی کی آڑ میں غریب مسلمانوں کا شکار کھیلے۔ مگر چاہ کنندہ را چاہ در پیش۔ سوچا تھا کچھ اور ہو گیا کچھ اور بجائے اسکے کہ کچھ روپیہ جمع ہوتا اور اس قابل تقلید خیال کی تکمیل کیلئے خرچ کیا جاتا جو ابھی ابھی آپ کو سوجھا تھا۔ یعنی اس روپیہ کو سود پر دیا جاتا اور اوسکے سود میں آپکو اس سے بہت کچھ نفع اٹھانے کا خیال تھا۔ الٹی ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑی اور اس قوم پر جسکے آگے آپ اپنے آپکو نیک بڑا متقی پارسا اور نیک ثابت کرنا چاہتے تھے کھل گیا کہ آپ بہت ایک نفس پرست انسان ہیں جسکو کہ سوائے روپیہ جمع کرنیکے کوئی فکر ہی نہ ہو۔ دغابازی یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب وطن جن کتابوں کی اشاعت سخت ضروری سمجھتے تھے اور غریب مسلمانوں کو بار بار انکے خریدنے کی ترغیب دیتے تھے۔ وہ میور صاحب کی کتاب درباره رد اسلام اور ینابیع الاسلام وغیرہ ہیں اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ ان کتابوں کے مصنفوں نے کسطرح اسلام اور اسکے بانی پر حملے کئے ہیں اور کسطرح ہمارے برگزیدہ لوگوں کو برا بھلا کہا ہے اے ایڈیٹر وطن غور کر اور اپنے دل میں سوچ کہ کیا تو اسبات کو مناسب سمجھتا ہے۔ کہ غریب مسلمانوں کو جو کہ آگے ہی بہت کچھ صدمہ اٹھا چکے ہیں ایک اور دھکا دیا جائے اور انکو اس تاریکی کے گڑھے میں گرا دیا جائے جہاں سے نکلنا ناممکن ہو۔ اے بندۂ خدا اپنے گریبان میں منہ ڈال اور دیکھ کہ تو نے کیا کارروائی کی ہے۔ خدا سے ڈر کر جواب دے کہ کیا یہ تیری کارروائی خیالات من و مائی سے مبرا تھی؟ اور تو نے مسلمانوں کو زہر کھلانیکی کوشش کرنے میں کمی نہیں کی بلکہ تو نے رعایتی قیمت کا جھوٹا اشتہار دیا اور جو کتاب آٹھ کو ملتی تھی وہ بیس کی ظاہر کرکے بارہ کو بیچنی چاہیں اور جو کتاب چھ کو آتی تھی وہ دس کی ظاہر کرکے للہ کو بیچنی چاہیں کیا یہ دھوکہ نہ تھا اور کیا اسکا نام غریب لوگوں کا مال لوٹنا نہیں۔ اے ایڈیٹر وطن اگر آپ میں کچھ بھی حیا اور دانائی ہوتی تو آپ ہرگز ایسا کام نکرتے اور پیشتر اس اشتہار کے دینے کے سوچتے کہ میں کیا کام کرنے لگا ہوں۔ افسوس آپ نے اول تو اسلام کو ایک سخت صدمہ پہنچانے کی کوشش کی اور مسلمانوں کو لوٹنا چاہا اور جب بعد ازاں آپکو ایک کھلی چٹھی کے ذریعہ ایڈیٹر الحکم نے متنبہ کیا اور راستہ کی کوشش سے جس میں کہ آپ بیہوش پڑے سوتے تھے جگایا تو بجائے اسکے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے الٹا گلے کا ہار ہوگئے اور اس ضرب المثل کے مصداق بنکر کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے لگے ایڈیٹر الحکم کو آنکھیں دکھانے مگر اس غصہ بیجا سے اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو چکا آپکو اسوقت عقل سے کام لینا چاہیے تھا جب آپ اس اشتہار کو لکھنے بیٹھے نہ کہ اسوقت جبکہ کمان سے تیر چھوٹ چکا تھا اور اب تو "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" والا معاملہ ہے۔ اور آپکے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کھلی چٹھی کو دیکھکر جو الحکم میں شایع ہوئی تھی آپکے ہوش ہوا ہو گئے ہیں اور ہوا اس نے آپکو جواب دے دیا ہے۔ ہاں کچھ ہوش تو کر دکہ آپکا یہ جواب کہ ہم نے ان کتابوں کو اسلئے منگوایا اور شایع کرنا چاہا ہے کہ نادر روشن خیال مسلمان انکو پڑھیں۔ اور یہ کہ جبتک ہم مخالفین اسلام کی کتابوں کو نہ دیکھیں تو انکے خیالات سے کیسے آگاہ اور انکے تدارک و رد کے لئے کیسے تیار ہو سکتے ہیں" کس حد تک قابل پذیرائی ہے؟ کیا یہ جواب اس قابل ہے کہ اسکو باور کیا جائے؟ آپکو معلوم نہیں کہ قرآن شریف نے ایک [illegible] کی نسبت کیا کہا ہے جو بری باتیں شایع کرتا ہے۔ [illegible] فرمایا ہے کہ شیطان تمکو فحشا کی ترغیب دیتا ہے اور میں تمکو نیکی کی طرف بلاتا ہوں کیا ان لوگوں کا یہ حق نہ تھا جو اسوقت شیطان کے ہتھیار بن رہے تھے کہ فریاد کرتے کہ ہم تو صرف یہ باتیں آگے پھیلاتے ہیں۔ کہ مسلمان انسے آگاہ ہوں اور کفر کے جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں کیا یہ لہو لعب کا جواب نہیں؟ کیا آپکو معلوم نہیں کہ ایسے لوگوں کے حق میں خداتعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ - اور اگر آپکی بات کو مان بھی لیا جائے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ میور وغیرہ بھی بڑے بڑے پارسا ہوں اور انہوں نے کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے مذہب کو چھپایا۔ اور چونکہ مسلمان ان اعتراضات سے ناواقف تھے اسلئے انہوں نے کمر ہمت کسکر اسبات کی کوشش کی کہ ایسی کتابیں لکھیں جن سے مسلمانوں کو کفر کے برخلاف ایک جوش پیدا ہو اور وہ ان کی اعتراضات سے بھی بخوبی واقف ہو جائے۔ کیوں صاحب کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور کیوں میور کو آپ سے بڑھ کر درجہ نہ دیا جائے اور یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ حب قومی میں یعنی اسلام کی محبت میں گوئے سبقت لے گیا ہے۔ یا کم سے کم بائبل بک سوسائٹی کو کیوں آپ پر سبقت نہ دی جائے کیونکہ وہ آپ سے بڑھ کر کام کرتی ہے آپ تو غریب مسلمانوں سے روپیہ بھی لیتے ہیں اور وہ مفت لاکھوں اعتراضات جو عیسائیوں کے دلوں میں انکی کم فہمی کیوجہ سے اسلام پر ہوتے ہیں مسلمانوں میں شایع کرتی۔ اور کوئی دن نہیں گزرتا کہ دنیا کے کسی حصہ سے بائبل سوسائٹی کا کوئی دل آزار اشتہار نہ نکلتا ہو۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ میری نیت نیک تھی اور میں نے غلطی سے ایسا کام کیا مگر وہ رعایتی قیمت کا پر فریب اشتہار ہر وقت آپکی آنکھوں کے آگے آپکو خود اپنے نفس میں شرمندہ کریگا۔ کہ میں ظاہر کیا کرتا ہوں اور میرے دل میں کیا تھا۔ آپ نے اپنے اس خط میں جو آپ نے ایڈیٹر صاحب الحکم کو لکھا ہے۔ یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس کھلی چٹھی کو پڑھکر مجھکو رونا بھی آیا اور ہنسی بھی میرے خیال میں آپکو اسبات کے لکھنے کی کوئی بڑی ضرورت نہ تھی کیونکہ ہر ایک عقلمند انسان خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ بیشک آپکو ہنسی بھی آئی ہوگی اور رونا بھی ہنسی تو اس لئے کہ نادان مسلمانوں نے کسطرح میری چرب زبانی سے پھسلائے جا کر با تھوں ہاتھ اس مضرت رساں کتاب کو خرید لیا اور رونا اسلئے کہ اب تو بھانڈا پھوٹ گیا اور نہ صرف آمدن بند ہوگی بلکہ کالک کا ٹیکہ لگا ہے ہیں۔ ایڈیٹر وطن آپ ذرا غور تو کریں کہ ہم لوگ کہاں تک آپکے جواب کو مان سکتے ہیں آپ اس تک اخبار میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ایک صاحب دین اسلام سے برگشتہ ہو کر کوئی اور مذہب اختیار کرنے والے ہیں۔ چاہئے کہ جو صاحب انکو کچھ سمجھانا چاہیں ایڈیٹر سے پتہ پوچھکر ان سے خط و کتابت کریں اور آپ یہ بھی تسلیم کرچکے ہیں کہ وہ ایک عہدہ دار اور گریجویٹ ہیں (اگرچہ آپکی مہربانی سے انکا نام تو مجھکو معلوم ہے مگر چونکہ آپ نے اخفا کیا ہے اسلئے میں بھی ظاہر نہیں کرتا) اور ساتھ ہی میور صاحب کی کتابوں کا بھی اشتہار دیتے ہیں۔ ہاں اسے ایڈیٹر صاحب میں نہایت ہی ادب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا ایسے ہی روشن دماغ لوگوں کیلئے آپ نے میور صاحب کی کتابیں تجویز کی ہیں جیسے کہ مذکورہ بالا صاحب۔ اپنے دل میں سوچو اور غور کرو کہ کیا یہ ایسی ہی زہریلی کتابوں کا اثر نہیں

جو ایک شخص کو دین اسلام کی حمایت سے پیرمحبوبہ کر رہا ہے - نہیں ایک نہیں آپ جیسی دی فدائیوں نے ہزاروں کو تباہ کیا ہے - اور خدا نخواستہ اگر چندی یہی حال رہا تو بہت سے اور ونکو بہی آپ لے ڈوبیں گے - شاباش یہی خدمت دین ہے اور یہ بہی خواہی مسلمانان ہے جو کہ آپ کر رہے ہیں - بیشک جوبات حضرت آدم سے لیکر آج تک کسی نبی کی بہی سمجھ میں نہیں آئی وہ آج مولوی انشاء اللہ صاحب کی سمجھ میں آئی ہو اگر یہ درحقیقت مفید ہوتا تو پہلے تو نبی کریم مخالفین کے اعتراضونکو اکٹھا کرکے اور لکھوا کر مسلمانوں میں عام طور سے شائع کرتے پہر حضرت ابوبکر خلیفہ اول کو چاہیئے تہا کہ مسیلمہ کذاب کی الفین بالفیل ہزاروں کاپیاں مسلمانوں میں تقسیم کرتے "تاکہ وہ ایک نہوتے مذہب کا جواب دینے کیلئے ہروقت تیار رہیں - اور ایسا ہی حضرت عمرؓ پر لازم تھا کہ فارس کے فتح کرنے ہی حب مذہب زردشتی رکہنے والونکا واسطہ مسلمانوں سے بڑا تہا تو زردشت کی جاروں کتابیں مسلمانوں کو بانٹتے تاکہ وہ ان لوگوں کے زہریلے اثر سے محفوظ رہیں لیکن نہیں ازل ہی لیکر اب تک کسی عقلمند آدمی نے ایسا نہیں کیا - کیونکہ کیطرفہ بات سننے سے انسان کے دل پر بہت برا اثر پڑتا ہو آپ کہتے ہیں کہ ہمنے اسلئے ان کتابونکو فروخت کرنا چاہا کہ مسلمان انکا جواب دینے کی قوت پیدا کریں مگر سوچنے تو سہی کہ جنکے دل میں اسبات کا جوش پیدا ہوگا کہ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دے کیا اسکے لئے عیسائیوں کی مذہبی کتابیں فروخت کرنیوالی دوکانیں بند ہیں کہ آپنے ان باطل سے بہری ہوئی کتابوں کے فروخت کرنیکا ٹھیکہ اٹھایا ہے اور جسکے دلمیں ایسا مادہ ہی نہیں کہ وہ جواب دیسکے تو اسکو ضرورت ہی نہیں کہ وہ ان کتابونکو پڑہے - بلکہ اسکو تو یہ کتابیں پڑھنی ہی نہیں چاہیئں - کیونکہ اسمیں یہ تو مادہ ہی نہیں کہ انکا جواب دے - ہاں اپنا ایمان کہو بیٹھے گا اور آپکی تو نیت بہی یہی معلوم ہوتی ہو کہ ایک گروہ آپکی بدولت دائرہ مذہب اسلام سے خارج ہو جائے - آپنے اشارۃً تک نہیں کیا کہ یہ کیسی کتابیں ہیں اور مذہب اسلام کے برخلاف ہیں یا موافق اور آیا یہ کتابیں ایسے لوگوں کو خریدنی چاہیئں جو انکے جواب دینے کا ارادہ رکہتے ہیں یا کیا بلکہ آپنے غریب مسلمانوں کو دہوکہا دیکر نہایت پلید کتابیں اور ردی بہی گراں قیمت دینی چاہیں اور ارادہ کیا کہ آپکے اسنرہ سے انکا سر مونڈیں - اے ابلہ بیوطن تو ہمسے مت گذر اور حضرت مسیح موعود کے مبارک نام کو اپنے اس مقابلہ میں مت لا - تیری کیا طاقت ہے کہ تو انکے مقابلہ میں آسکے اور تیرا کیا منہ ہے کہ انکی طرف آنکہ اٹہا کر بہی دیکہہ سکے - تو پہلے اپنی حالت پر نظر کر کہ تو دہوکے اور فریب سے کفر کو بیچ رہا ہو اور وہ خدا کا برگزیدہ بندہ ہر طرح کے وسیلوں اور رات دن کی کوششوں سے دین اسلام کو پہر دوبارہ زندہ کرنے کی تدبیر عمل میں لا رہا ہے اور اسکے ادنےٰ غلاموں نے وہ وہ اسلام کی خدمتیں کی ہیں کہ مخالف بہی قائل ہیں - کیا تجہکو ریویو آف ریلیجنز کی خدمات معلوم نہیں - کیا الحکم اور بدر تیری نظروں سے پوشیدہ ہیں - اور ان کے علاوہ مختلف رسالے اور سینکڑوں کتابیں جو اس جماعت کی طرف سے نکل رہی ہیں کیا انکا تجہکو علم نہیں - کیا بات ہے کہ تو اے میرے لائق مہربان اپنی زبان پر ان لوگوں کا نام لاتا ہے جو کہ اسلام کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور جنہوں نے وہ کتابیں صرف اس لئے پڑھیں کہ تا انکا جواب دیں - انہوں نے وہ کتابیں بیچکر تیری طرح سے دام کہرے نہیں کئے بلکہ مول لی ہیں صرف اسلئے کہ انکا جواب دیں بلکہ جواب دیا ہے اور ایسا دیا ہے کہ مخالف عش عش کر اٹھے ہیں - میرے لائق مہربان کیا تو نہیں سمجہتا کہ تو تو بیچ الاسلام کو گراں قیمت بیچ رہا ہے اور حضرت مسیح موعود اسکا جواب لکہتے ہیں اور سینکڑوں انسانوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں تو خود ہی انصاف سے بتا کہ اس صورت میں تو خدمت اسلام کر رہا ہے یا وہ - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ چاند پہ خاک ڈالنے چاند نہیں چہپتا بلکہ خاک الٹی منہ پر پڑتی ہو - پس تو بہی ڈر تا ایسا نہو کہ ایک غیبی ہاتھ تجہکو ذلیل و خوار نکر دے - دشمنوں کی ناپاک اور نجس کتابیں مسلمانوں تک پہنچانا اور کوشش سے مہیا کرنا خواہ یہ چند پیسوں کے ہی لئے کیوں نہو کوئی بہادری کا کام نہیں بلکہ قابل نفرین کام ہے - کچھ ہمت تہی تو کوئی نیک کام کرکے دکہایا ہوتا - ورنہ یونہیں بیفائدہ ڈینگ جہونک سے کیا فائدہ - کیا مرزا صاحب نے یا ان کے مریدین نے کبہی کوئی اشتہار دیا ہے کہ میور صاحب کی یا پادری سکاٹس صاحب کی فلان کتاب اس رعایتی قیمت پر ہم فروخت کرتے ہیں - نہیں اور ہرگز نہیں - اور یہ انکی شان کے ہی برخلاف نہیں بلکہ مذہب عقیدہ کے ہی برخلاف ہو - تو پہر آپ کیوں بغیر کسی وجہ سمجہے کے انکو اپنے میں شامل کرنا چاہتے ہیں - مولوی انشاء اللہ صاحب خود اپنے ہمشرب اور ہمارے مخالف مولویوں سے ہی دریافت کرو کہ وہ اس کی نسبت کیا کہتے ہیں - انکا عقیدہ تو ہے کہ کافروں کے ساتھ بیٹھنے والا اور انکی کتابیں پڑہنے والا بہی اور بیچنے والا بہی کافر ہے - اب میں صاف کہے دیتا ہوں کہ یہ ایک خدا کیطرف سے ذلت ہے جو آپ پر نازل ہوئی ہو - ہاں آپ لاکہہ اس دہبہ کو مٹانا چاہیں مگر ممکن نہیں لوگ خوب سمجہتے ہیں کہ یا تال میں کیا ہے - اب مہربانی کرکے ہشیار ہو جاؤ اور ایک بات اپنے دل کے کانوں سے سنو اور اسپر غور کرو - کیا آپکو یاد نہیں کہ ایکدفعہ آپنے رسالہ میگزین کی یورپ امریکا میں اشاعت کے لئے کوشش کی تہی اور جب اہل حدیث وغیرہ نے مخالفت کی تو ڈر کے مارے کوئی حیلہ تراشنا چاہا جس سے آپ کی عزت میں بہی کوئی فرق نہ آئے اور قطع تعلق بہی ہو جائے - آخر سوچ سوچ کر یہ بات نکالی کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا ذکر اس خیالی رسالہ میں بسبیل تذکرہ بہی نہ آوے - اور نہ انکی عقائد اس رسالہ میں درج ہوں - کیا آپ کو پہلے اس کا خیال نہ تہا یا آپکو بذریعہ خطوط کی یہ بات بار بار ذہن نشین نہ کرائی گئی تہی - مگر آپکو تو ایک بہانہ چاہیئے تھا - کیا آپ نہیں سمجہ سکتے تہے کہ اگر ایک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی خصوصیتیں جو عام مسلمان انکو دیتے ہیں پیش کرتا - اور انکے خدا ہونیکا دعویٰ کرتا تو اسوقت بسبیل تذکرہ یہ بات بہی نہ آتی کہ ہرگز ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر نہیں بیٹھے بلکہ سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں - اور یہ کہ وہ مردونکو زندہ نہیں کرتے تہے - تو کیا یہ مرزا صاحب کا عقیدہ نہیں اور کیا آپ لوگ اسکے برخلاف نہیں - اور یہ کہ اسلام کو دوسرے مذہبوں پر ایک یہ فضیلت ہے کہ اسمیں ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جنپر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے کیا یہ آپ لوگونکے برخلاف عقیدہ نہیں - تو کسطرح ایڈیٹر آپکی خواہشوں کے مطابق اپنے ضمیر کے برخلاف لکہہ سکتا تہا اور کیا اگر وہ لکہتا تو وہ ایک فریب اور دہوکا نہ ہوتا - پہر ایسا رسالہ جو دہوکے اور فریب سے پر ہو کسطرح غیر اقوام کے روبرو پیش ہو سکتا تہا اور خود ایڈیٹر کسطرح انکو نباہ سکتا تہا - بات یہ ہے کہ یہ آپکو معلوم تہا اور آپنے بیفائدہ ظاہر کیا کہ آپکو یہ خیال ہی نہیں آیا - اور آپ سے درخواست ہی کس نے کی تہی - خود آپنے ہی تو سلسلہ جنبانی کی تہی پہر یہ بہی آپکو یاد ہوگا کہ اسوقت آپکو یہ جواب حضرت صاحب کی منظوری سے دیا گیا تہا - کہ اب اسلام ایک مردہ ہے اور بہت سے گندے خیالات ملکر وہ اس قابل نہیں رہا کہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے مگر وہ اسلام جو نبی کریم کا مذہب تھا اور تمام آئمہ کرام کا مذہب تھا وہ ایک زندہ مذہب ہے - ایک ہی زندہ مذہب ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنے مسیح کے ذریعہ پہر اوسی پہیلانا چاہتا ہے آپنے وہ اوپر کا جواب سنکر یہ سلام کا موجودہ رنگ ایک پہیکا رنگ ہے اور اسلام ایک مردہ مذہب ہو چکا ہے - بہت کچھ سخت سست کہا اور کل مسلمانوں کو اکسایا کہ اور اس پاک سلسلہ کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور یہ صرف اسلئے کہا کہ بعض خودغرضیوں کی وجہ سے آپ ایسا کرنے پر مجبور تہے - آپنے شاید اس فقرہ کا جو آپکو لکہا گیا تہا مطلب نہ سمجہا - بلکہ غالب خیال یہ ہے کہ جان بوجہکر پبلک کو دہوکہا دینا چاہا جیسا کہ آپکی تحریر سے ثابت ہوتا ہے - اور آپنے لوگوں پر ظاہر کیا کہ یہ لوگ اسلام کو ہی ایک مردہ مذہب سمجہتے ہیں حالانکہ ہم ہی تو اسکو زندہ سمجہتے ہیں - ہم وحی کے قائل ہیں ہم پیشگوئیوں کے قائل ہیں ہم اسکے قائل ہیں کہ نبی کریم سے بڑھکر اور کوئی شخص نہوا نہوگا نہ تو علوم دینیہ میں کامل نہ عمل میں کامل نہ خدا سے ایسا تعلق رکہنے والا بلکہ سب لوگ اس سے کمتر درجہ کے ہیں - اور برخلاف اسکے آپ لوگ حضرت عیسیٰ کو وہ خصوصیات عطا فرماتے ہیں جو خدا کے لئے ہی لازم ہیں مثلاً مردونکو زندہ کرنا - اور جانور بنانا حالانکہ اس سے توحید میں فرق آتا ہے اور نبی کریم کی ہتک ہوتی ہے - اب سچ بتاؤ کہ ہم زندہ اسلام کے قائل ہیں یا آپ - اگر پہلے کچھ آپ کو شک ہو سکتا تہا تو اب تو یقین ہونا چاہیئے کہ اب اسلام یہ موجودہ اسلام ایک مردہ مذہب ہے - اور خدا نئے سرے سے اسکو درست کرنا چاہتا ہے - اور اب دم عیسیٰ سے اسمیں دوبارہ روح پہونکی جائیگی اور اسلئے کہ مسلمانوں کے سرگروہ - مسلمانوں کی بڑی بڑی دعووں والے مولوی خود کفر فروشی پر آمادہ ہو گئے ہیں سچ ہے چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی - جب خود رفقاء ورزکا ہی خمیر بگڑ جائے تو کیوں ہر ایک کا دل کٹہا نہووے ایڈیٹر دلی سچ بتا کہ کیا اب بہی اس موجودہ اسلام کا مردہ ہونا تجہ پر ثابت نہیں - تیری آنکہیں کیوں بند ہیں ذرا انکو کہول تا تجہکو کچھ نظر آوے تعصب کی اندہی عینکیں لگا کر مت دیکہہ - دل کے آئینہ کو صاف کر اور نور کی روشنی کا عکس اسپر ڈال تا تیری آنکھیں کھل جائیں اور تیرے اردگرد سے تاریکی کا دور ہو جائے - اسلام مر چکا اور یقیناً مر چکا اور وہ دوبارہ زندہ ہونیکو ہے - تو نے قوم کو دہوکہا دیکر خدا کے برگزیدہ سے بدظن کرنا چاہا مگر خدا کے ارادے پورے ہو رہتے ہیں اور انکی باتیں کبہی رد نہیں جاتیں - تو نے نا سمجہہ مسلمانونکو فریب دیا تا وہ ہدایت کی راہ نہ پاسکیں اور تو نے خدا کے مامور کو ذلیل کرنا چاہا مگر خدا اسکو فرماتا ہے انی مہین من اراد اہانتک - پہر کسطرح تو اپنی کوشش میں کامیاب

خواہ دنیا ادہر کی ادہر ہو جائے زمین و آسمان نہ رہیں لیکن یہ خدا کا نبی ناکام نہیں ہوگا اسکی مخالفت کرنیوالی تباہ ہونگے برباد ہونگے ذلیل و خوار ہونگے اور اس دنیا سے نامراد جائینگے مگر اسکا لگایا ہوا درخت بڑھیگا اور سرسبز ہوگا یہانتک کہ تمام دنیا اسکی سایہ

ریویو

میزکی فریاد اور میزکی داد ۔ ایک مختصرسی پنجتی اسولی نظم صنعت وحرفت کی تائید میں منشی فاضل محمد نواب خان صاحب ثاقب نے لکھی ہے ۔ قیمت ۔ ملنے کا پتہ

محمد اسماعیل ۔ عبد اللہ تاجران کتب و جلد سازان ریاست مالیر کوٹلہ ۔

جاگ اٹھو اہل وطن اب میزکی فریاد سے
ہوکے بیجان جو نہیں غافل وطن کی یاد سے
صنعت و حرفت کی جب تمنے نہ دلسے داد دی
چیخ اٹھے بے زبان بھی ملک کی بیداد سے

سرمہ نورانی ۔ برائے ریویو ہمارے پاس آیا ہے ۔ مشتہر کا دعوے ہے کہ تمام امراض چشم مثلاً دھند ۔ غبار ۔ جالا ۔ پڑوال وغیرہ کے واسطے مفید ہے ۔ اس جگہ بھی ایک بیمار پہ تجربہ کیا گیا اور مفید پایا ۔ قیمت فی تولہ ۔ ملنے کا پتہ

عبد الغفار عبد الرشید ۔ کمیشن ایجنسی ۔ لودیانہ

رسوم جاہلیت ۔ جسمیں زمانہ اسلام سے پیشتر کے عرب کی جملہ رسوم کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے ۔ جاہلیت کے عرب کے تمام عادات اور عبادات اور اوہام کا مفصل تذکرہ ہو جا بجا قدیم اشعار کے حوالہ سے لکھا گیا ہے ۔ کتاب کے پڑھنے سے کم از کم دو فائدے ضرور حاصل ہوتے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ وہ کس قسم کی جاہل وحشی عرب قوم تھی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا بھر کا استاد اور مہذب اور فاتح بنا دیا تھا ۔ اور دوم قدیم عرب کی رسومات کو معلوم کرنے سے بعض آیات [illegible] کے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے ۔ کتاب کی [illegible] اور کتاب اول سے آخر [illegible] مطالعہ ہے ۔ قیمت ہے [illegible] ملسکتی ہے ۔

[illegible] ۔ ترجمہ اردو کتاب [illegible] مولفہ محمد طلعت حرب مصری [illegible] کے خیالات کی معقول [illegible] خیال ہے کہ لیڈیز کی طرح مسلمان لڑکی [illegible] بہ سا تھ جا میں بانتی [illegible] اور دار المکتب الحنفی لاہور

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد بدل صاحب ۔ کمال ڈیرہ ضلع حیدرآباد سندھ
لبھا ولد ابیا صاحب ۔ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ
میر محمد ولد حاکم شاہ صاحب " "
مسماۃ بیگم اہلیہ مولوی عمر الدین صاحب گلاس والہ "
والد محمد حیات صاحب ۔ دہرم کوٹ رندہاوا
چودہری وزیر حسین معرفت منشی عمر الدین صاحب شملہ
عبد الرشید صاحب ۔ گورنمنٹ پریس شملہ
آل حسین صاحب ۔ " "
فضل داد ولد قطب الدین چک نمبر ۱۲۶ ہمراہیج تحصیل لائلپور
غلام محمد نمبردار ولد قطب الدین صاحب " " "
حسین بی بی اہلیہ غلام محمد صاحب " " "
برکت بی بی زوجہ فضل داد صاحب " " "
جیون ولد دولو صاحب " " "
محمد بی بی زوجہ جیون صاحب " " "
نواب ولد دولو صاحب " " "
حیات بی بی زوجہ نواب صاحب " " "
قاسم ولد قطب الدین صاحب " " "
جوار بی بی زوجہ قطب الدین صاحب " " "
فتح بی بی زوجہ قاسم صاحب " " "
اللہ دتا ولد قطب الدین صاحب "
خدا بخش ولد قطب الدین صاحب "
کرم داد ولد قطب الدین صاحب "
ابراہیم صاحب جٹ "
محمد بخش صاحب جٹ "
دولت بی بی زوجہ محمد بخش صاحب "
سید عبد اللہ صاحب "
شاہ محمد صاحب جٹ "
علی گوہر صاحب "
عمر بی بی زوجہ علی گوہر صاحب "
حیات بی بی "
دولتی زوجہ شاہ محمد صاحب "
جیواں زوجہ قطب الدین صاحب "
شیخ محمد اعظم صاحب "
[illegible] زوجہ محمد اعظم صاحب "
حویلی قوم جٹ " "
بیگم زوجہ [illegible] صاحب چک نمبر ۱۲۶ رکھ ہمراہیج ۔ لائلپور
[illegible] بی بی زوجہ حیات صاحب " "
حافظ عبد اللہ صاحب " " "
محمد صاحب " " "
کرم بی بی زوجہ دولو صاحب " " "
منشی فتح محمد صاحب سارجنٹ درجہ اول محرر تھانہ بابو گنج ضلع شملہ
عبد العزیز صاحب صدیقی محرر ۔ دفتر تحصیل گوجرانوالہ
اللہ دتا قوم جٹ ۔ مگولہ ۔ گگہ مہاران ۔ ریاست سیالکوٹ
دولت داد صاحب نمبردار چک نمبر ۱۳۸ مہدی آباد ضلع لائلپور
کرم دین صاحب ولد شرف دین صاحب قوم کشمیری سیکریان تحصیل کہاریان ۔

ترسیل زر

۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء نمبر ۱۲۹۲ ۔ عمر الدین صاحب	۶/۱۲
۴ ۔ " " " نمبر ۱۲۰۹ ۔ سلیم [illegible] صاحب	۶/۱۲
۵ ۔ " " " نمبر ۱۲۱۹ ۔ جان محمد صاحب	۳/
۵ ۔ " " " نمبر ۱۲۲۴ ۔ حمایت علی صاحب	۶/۱۲
۵ ۔ " " " نمبر ۸۴۸ ۔ مفظر الدین صاحب	۶/۱۲
۸ ۔ " " " نمبر ۸۱۶ ۔ سربلند صاحب	۳/
۸ ۔ " " " نمبر ۱۲۱۳ ۔ عبد العزیز صاحب	۶/۱۲
۸ ۔ " " " نمبر ۱۲۱۶ ۔ قطب الدین صاحب	۳/
۱۰ ۔ " " " نمبر ۱۲۲۳ ۔ شاہ دین صاحب	۶/۱۲
۸ ۔ " " " نمبر ۱۲۳۴ ۔ مرزا محمد علی صاحب	۶/۱۲
۱۱ ۔ " " " نمبر ۱۱۴۳ ۔ احمد بیگ صاحب	۶/۱۲
۱۲ ۔ " " " نمبر ۔ احمد الدین صاحب	۶/۱۲
۱۳ ۔ " " " نمبر [illegible] ۔ بابو محمد اکبر خان صاحب	۶/۸
۱۴ ۔ " " " نمبر ۔ محمد یوسف صاحب	۶/۱۲
۱۴ ۔ " " " نمبر [illegible] ۔ غلام محمد صاحب	۶/۱۰
۱۴ ۔ " " " نمبر ۔ چودہری شمس الدین صاحب	۶/۲
۱۵ ۔ " " " نمبر ۱۱۹۸ ۔ حسین محمد صاحب	۶/
۱۵ ۔ " " " نمبر ۔ جلیل احمد صاحب	للعہ/
۱۵ ۔ " " " نمبر ۔ فتح محمد صاحب	۶/۱۲
۱۵ ۔ " " " نمبر ۔ محمد جعفر صاحب	۶/۱۲
۱۶ ۔ " " " نمبر ۔ عبد الحاجی صاحب	للعہ/
۲۰ ۔ " " " نمبر ۔ میاں چراغ دین صاحب	۶/۱۲
۲۱ ۔ " " " نمبر ۱۱۲۶ ۔ صاحبزادہ صاحب	۳/

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کسطرح ملسکتا ہے اسکی یہ صورت ہے جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایکسال کا چندہ پیشگی عطا فرمائیں یا بذریعہ وی پی منگوائیں ان کا ارسال کردہ چندہ سنہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا۔ اور سنہ ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر سنہ ۱۹۰۶ء تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب بلاقیمت ہونگے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لیکر اخیر سال تک کے پرچے مفت ملتے رہیں گے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

محمد صادق عفی عنہ منیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

رعایتی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	ششماہ	سہ ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۴
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۹	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۴	۳
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ بعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے وصول ہونی چاہیئے۔

(۳) منیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی واپس کر دے۔

رمضان شریف میں رعایت

براہین احمدیہ مکمل نئی

رمضان شریف میں رعایتی قیمت عہ ۱۲ر جلد کی

قیمت ۱۲ر

درثمین (مکمل)

جسمیں فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام فارسی و اردو سب شائع شدہ نظمیں

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸ × ۲۲ کے ۱۲ صفحہ کی موزوں تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدیں بندھ کر طیار ہو گئی ہے ہم نے احباب کے آرام کے لئے اسمیں ایک یہی خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی نظموں کے دو حصہ کرکے انکو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدیئے ہیں جسکا فایدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو میں شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان آگے کے نمبر لگاکر اسکو چھپا دینگے اور واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب میں باسانی لگا سکینگے اسطرح سے انکی کتاب مکمل ہوتی جائیگی ورنہ ضایع ہی جائیگی قیمت مع جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ ذمہ خریدار رمضان شریف میں ۶ر اور بے جلد کے ۴ر

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوں انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا اندک خرچ دوا کے کرلیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے مگر اسی نے دواؤں میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

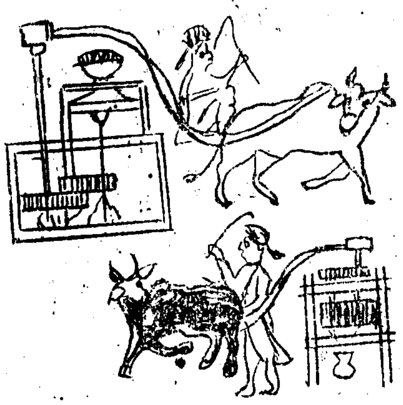

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۴ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱۴ روپیہ اور دوم مبلغ ۱۲ مبلغ عـ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کا دیپیڑ لنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرماوینگے۔ لہٰذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزہ دار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کریں اور اوپر پاؤ بھر دودھ پی لیا کریں۔ تو بہ نسبت اور دنوں کے انہیں بفضلہ بہت زیادہ مفید ہوگی۔ بہر حال روزہ دار لوگ افطاری اور سحری کیوقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہیں۔ ان دنوں میں خصوصاً اس لئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع اندنوں میں خصوصیّت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ لاہور

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا گیا

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

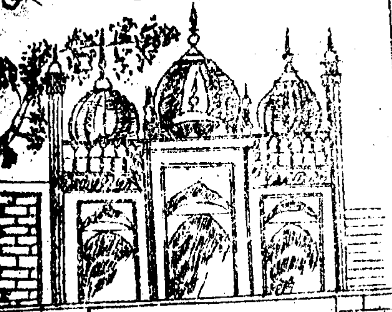

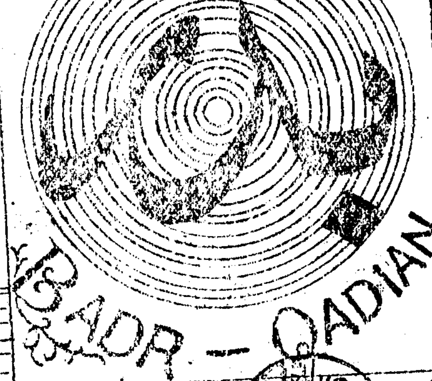

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے

مژدہ کہ آمد جہان منتظر خوش باش کا مد لنان آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

پرچہ ۲۷ نمبر ۴۵

۳۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۶ء

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۴۵

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۴۵

چہ گویم بتو گر آئی چہا در قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ...

معاونین درجہ اول ... ہر کسی ایک کو جاری کرانیکا حق حاصل ہے ...

معاونین درجہ دوم جنکو ... ہر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ہے غرباء سے جنکی آمد ... ہو یا کم صرف ... عام قیمت یا بعد للعہ

فی پرچہ ... صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ...... عہر ...... افریقہ ...... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک واز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاست

یک قدم دوری از ان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُنکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس علیہ السلام بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ...... رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ...... اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے اس کے بعد آپ معہ حاضرین جلسہ بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں۔

کاتب ... محمد حسین ...

نمبر ۴۵ | ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۸- نومبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

صادق اور کاذب مین فرق - شریر کی عمارت کی بنیاد ریت پر ہے - اور وہ ایک دن ضرور گریگی لیکن صادق کی بنیاد ایک مستحکم چٹان پر ہے اور خدا اس کا محافظ ہے - دنیا دارالابتلا ہے - اور ہر ایک شخص کو جو کوئی راہ اختیار کرتا ہے - کم و بیش مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن صادق ان تمام ابتلاؤن مین سے نکل کر کامیابی کی مراد پاتا ہے اور کاذب ان مصائب کے نیچے دب کر ہلاک ہوجاتا ہے - جب کوئی شخص مدعی کسی اصلاح کا اٹھتا ہے - تو کچھ لوگ اس کے مخالف ہوتے ہین کچھ موافق ہوتے ہین - کچھ مخالفت کرکے پھر موافق بن جاتے ہین اور کچھ موافقت کرکے پھر مخالفت اختیار کرتے ہین - انبیاء کے ساتھ بھی ہمیشہ سے یہی سنۃ اللہ چلی آئی ہے - کہ بعض نے پہلے ہی سے ساتھ دیا - بعض مخالف ہوئے اور مخالفت پر مر گئے - اور بعض مرنے سے پہلے مخالفت سے توبہ کرکے موافقین مین شامل ہوگئے - اور بعض موافقین مین تھے - مگر بدقسمتی سے مرتد ہوگئے - ہر نبی کے زمانہ مین مرتد ہوتے چلے آئے ہین - حضرت موسیٰ کے زمانہ مین حضرت عیسےٰ کے زمانہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین - مگر یہ مرتدین جو انبیاء کے مقابلہ مین کھڑے ہوئے ہمیشہ خائب خاسر رہے - اور ہلاکت کے گڑھے مین گرتے رہے - اور خدا کے صادق کو کبھی کچھ ضرر نہ پہنچا سکے - اسی قدیم سنۃ اللہ کے مطابق اس زمانہ مین بھی خدا کے صادق بندے کی جماعت مین سے بھی ایک شخص نے ارتداد کا طوق اپنے گلے مین ڈالا ہے - اور اُس کا نام ہے ڈاکٹر عبدالحکیم خان - خدا تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے کہ اس زمانہ مین ایک اور شخص نے بھی چند سال سے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے - جو امریکہ مین رہتا ہے اور اس کا نام ڈوئی ہے اور ناظرین اس کے حال سے اچھی طرح واقف ہین اس کی جماعت مین سے بھی ایک شخص اس سے مرتد ہوا ہے اور اس کا نام والیوا ہے - اس جگہ مقابلہ اور موازنہ کے واسطے خدا تعالےٰ نے دو عجیب نظارے ہمارے سامنے پیش کر دیئے ہین - ایک طرف حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا ہے - ایک بڑی جماعت تین چار لاکھ کی آپ کی پیرو ہے - ان مین سے عبدالحکیم خان مرتد ہوا ہے اور مخالفت مین بہت کچھ ہاتھ پاؤن مار رہا ہے - اور پیچ و تاب کھا رہا ہے اور اپنا روپیہ بھی صرف کر رہا ہے مگر آجتک اسکی مخالفت کا کوئی اثر اس جماعت پر اگر پڑا ہے تو یہ ہے کہ بعض اشخاص نے صرف اس کی مخالفت کی تحریک سے سلسلہ احمدیہ کی طرف توجہ کی اور اس کو حق پر پاکر ایمان لائے - دوسری طرف ڈوئی نے الیاس ہونے کا دعوےٰ کیا ہے - حضرت نے اس کو کاذب دیکھ کر مقابلہ دعا میں اپنے سامنے بلایا دو دفعہ اشتہار دیا اور لکھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آئے گا تب بھی تباہ ہوگا - ڈوئی نے دس پندرہ ہزار مرید بنالئے - ایک بڑا شہر بنایا - لاکھوں روپے کے مکان بنالئے - بڑی بھاری جائداد پیدا کی - شاہزادوں اور نوابوں کی طرح اپنی رہائش اختیار کی - اُس کا ایک مرید ولیوا نام اس سے مرتد ہوا - ولیوا نے اس کے ہزارہا مریدین کو ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا - عہدہ نبوت سے ڈوئی کو علیحدہ کر دیا - ڈوئی کے اپنے بنائے ہوئے شہر سے بیدخل کرا دیا اور خود اُس شہر پر قابض ہوگیا اور ڈوئی فالج زدہ خراب خستہ تباہ حالت مین نہایت مایوسی کے ساتھ روتا ہوا وہان سے چلا گیا - یہ ہے انجام کاذب کا اور یہ ہے فرق مابین صادق کے اور کاذب کے کوئی ہے جو اس پر انصاف کی نگاہ سے فکر کرے

تازہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا ہے - کہ ڈوئی کا مقدمہ خارج ہوگیا ہے - عدالت نے فیصلہ کیا ہے - کہ شہر صیہون کے لوگوں کا اختیار ہے - کہ بذریعہ پرچی ڈالنے کے جس کو چاہین اپنا دینی افسر مقرر کرین - ایک جگہ پر رائے دہندون کو جمع کیا گیا - پرچیان ڈالی گئین - ڈوئی بھی وہان جا بیٹھا - کہ شاید اس کے پرانے مرید اس کے مونھ کا لحاظ کرین گے - مگر کسی نے پرواہ نہ کی اور بکثرت رائے کے ساتھ والیوا شہر کا حاکم اور سردار مانا گیا اور ڈوئی بیدخل اور بے اختیار گردانا گیا - اتنے بڑے شہر مین جہان ہزارون اس کے مرید تھے - کوئی بیس پچیس آدمی اس کے ساتھ تھے - باقی سب برگشتہ ہوگئے - یہ ہے انجام کاذب کا - لیکن اس کے بالمقابل ڈاکٹر مرتد کی کوششوں کو دیکھو - کتابون کے چھاپنے کو دیکھو - پیسہ اخبار جیسے اخبار کا اس کا ساتھ دینا دیکھو - انہون کا اس کا طرفدار بننا دیکھو - باوجود ان سب باتون کے خدا کے مرسل کو ایک ذرہ برابر نقصان نہین پہنچا سکا - بلکہ دن بدن تعداد مریدین مین ترقی ہے جس دولت اور روپیہ کے خیال نے عبدالحکیم کو حسد کے جہنم مین گرا رکھا ہے وہ بھی زیادہ سے زیادہ خود بخود کھچی چلی آتی ہے اور یاتینک من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پوری کر رہی ہے - شہر سے نکالا جانے کے بعد ڈوئی نے ارادہ کیا ہے - کہ وہ ایک اور ملک کو چلا جائے - جس کا نام میکسیکو ہے اور اپنے باقیماندہ چند ایک مریدون سے نہایت الحاح اور زاری کے ساتھ درخواست کی ہے - کہ وہ اس کو روپے کی امداد دین - ڈوئی کی بیوی اور اس کا بیٹا بھی اس سے علیحدہ ہوگئے اور اب ڈوئی اپنی بیوی پر الزام لگاتا ہے - کہ اس کے اخلاق اچھے نہ تھے - اور مجھے ہمیشہ تکلیف دیا کرتی تھی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولائت
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی - اخبار قادیان
صفحہ ۴ - ڈائری
صفحہ ۵ - بدر خواتین - بلاد اسلامی
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ و ۸ - ایڈیٹر صاحب وطن کی کفر اشاعت پر علماء کا فتوی -
صفحہ ۹ و ۱۰ درس قرآن شریف
صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴
ایک انصاف پسند آواز - رسیدزر
صفحہ ۱۵ - اشتہارات
صفحہ ۱۶ - اشتہارات

بدر مسیح

۲۰ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ - نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۱ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - ینصرکم اللہ فی دینہ

ترجمہ - خدا اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا

۲ - نومبر ۱۹۰۶ء - میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں - اور ایک اور شخص میرے پاس ہے تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا - تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں - تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہیں کی طرف اشارہ کرکے کہا

آسمانی بادشاہت

پھر معلوم ہوا - کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے - اور کھٹکھٹاتا ہے - جب میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے - جس کا نام میراں بخش ہے اس نے مجھ سے مصافحہ کیا - اور اندر آگیا - اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے - مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں - جن کو خدا زمین پر پھیلا دیگا - اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر مغرور یا متمول یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے - خدا اس کو توفیق بیعت دیگا -

اور پھر الہام ہوا - لاتخف ان اللہ معنا -

گویا میں کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں کہ تو مت ڈر بیشک خدا ہمارے ساتھ ہے -

۷ - نومبر ۱۹۰۶ء - آج رات لنگرخانہ کے اخراجات کی نسبت میں قریباً ۱۲ بجے رات کے اپنے گھر کے لوگوں سے بات کر رہا تھا کہ اب خرچ ماہواری لنگرخانہ کا پندرہ سو (۱۵۰۰) سے بھی بڑھ گیا ہے کیا قرضہ لے لیں - پھر خیال آیا کہ قرضہ لینے سے کیا فائدہ - کیونکہ دو ہزار روپیہ بھی لے لیں - تو ایک ماہ میں خرچ ہو جائیں گے اس کے بعد میں سو گیا - صبح نماز کے بعد الہام ہوا

اتقنط من رحمۃ اللہ - الذی یربیکم فی الارحام -

ترجمہ - کیا تو خدا کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے - وہ خدا جو تمہیں رحموں میں پرورش کرتا ہے -

شیخ مسیح اللہ صاحب باورچی ساکن شاہ جہان پور ۶ - نومبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ستر اسی کی عمر میں فوت ہوئے - انا للہ وانا الیہ راجعون - شیخ صاحب مرحوم مدت تک انگریزوں کی خانساماں گیری کرنے کے بعد بالآخر قادیان میں آکر بیٹھ گئے تھے - چند سال مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ میں ملازم رہے - اور آجکل گوشت روٹی کی دوکان کرتے تھے - آپ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا - اللہ تعالیٰ مغفرت کرے - شیخ صاحب کا ایک چھوٹا سا بچہ یتیم چھوڑ گئے - جو مدرسے سے وظیفہ پاتا ہے - خدا اس کا محافظ ہو اور شیخ صاحب کے دیگر پسماندگان کو بھی صبر جمیل عطا کرے -

اس ہفتہ میں میاں معراج الدین صاحب سید فضل شاہ صاحب لاہور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے -

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کی لاگ بک جناب انسپکٹر صاحب لکھکر ارسال فرما دی ہے مدرسہ کی ترقی تعلیمی اور وسعت مکانات اور انتظام وغیرہ پر آپ نے بہت خوشنودی کا اظہار [illegible] - المشتہر [illegible]

ڈائری

القول الطیب

۵۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ حیدرآباد سے ایک صاحب عابد حسین نام کا خط تجدید بیعت کے واسطے حضرت کی خدمت میں پونچا۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ آپ کی تجدید بیعت منظور ہے۔ آیندہ استقامت رکھیں۔ اور خدا تعالے سے استقامت کے لیے دعا کرتے رہیں۔ مرزا غلام احمد

چونکہ سائل کی درخواست ہے۔ کہ ان کا خط بھی اخبار میں درج کیا جائے۔ اس واسطے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ماہ صفر ۱۳۲۲ھ میں خاکسار اور ڈاکٹر ظہور اللہ احمد صاحب دکن سے دارالامان قادیان میں حاضر ہوکر شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ لیکن بہ سبب بعض وجوہات پھر یہ عاجز مخمصہ میں پڑ گیا اور عجیب شبہات دل میں آنے لگے۔ لیکن تقدیراً میں آپ کو امام مفترض الطاعۃ مان چکا ہوں۔ یہ کیسے ہوسکتا تھا۔ کہ میں اپنے نامہذب مذہب شیعگی میں لوٹ جاؤں۔ میری طبیعت نے پھر پلٹا کھایا۔ اور میں پھر آپ کے دست مبارک پر توبہ کرتا ہوں۔ کہ آیندہ تا مرگ آپکی شرائط بیعت کا پابند رہوں گا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ جن میں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہین۔ آمین

اے مسیح حق اب میں نے توبہ کرلی۔ کیا آپ میرے اس اقرار کے جواب میں دستخطی تحریری معافی نامہ مرحمت فرمائینگے۔ کہ میں آپ کی مطابعت میں عملاً نمونہ بنکر ضالین سے علیحدہ ہو جاؤں۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ فقط

ازلی خاکسار عابد حسین

پتہ۔ عابد حسین مختار عام فاطمہ بیگم ویکیمہ کوشٹ گاؤں تعلقہ دلروال راجورہ ضلع بیدر براہ پوسٹ گنگاکہیٹر برانچ آفس پربہنی نظام حیدرآباد

۵ نومبر ۱۹۰۶ء۔ اس امر کا ذکر تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہی درست ہے کہ کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہوسکتا ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عائیشہ نے فرمایا تہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین پر ایسا مت کہو کہ آپکے بعد کوئی نبی نہین ہے حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا کی بات بڑے علم اور فہم کی ہے اور وہ اصل حقیقت سے آگاہ تہین۔ کہ خدا تعالے نے سلسلہ مکالمات اور مخاطبات کو تو بند نہین کر دیا۔ البتہ کوئی شریعت آنحضرت کے بعد نہین اور نہ کوئی شخص ہوسکتا ہے۔ کہ آنحضرت کی وساطت کے سوائے براہ راست خدا تعالے کا قرب حاصل کرسکے۔

گوشت خوری ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک ہندو کے ساتھ گوشت خوری کے متعلق اپنی گفتگو کا ذکر کیا حضرۃ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالے کے فعل سے استدلال کرنا چاہیئے۔ دنیا میں جیسا کہ ہزارون نباتات ہین اور مختلف ضرورتون کیواسطے انسان کی خدمت کے واسطے کارآمد ہین۔ ایسا ہی ہزارون جانور بھی ہین۔ جو کہ انسان کی بہت سی ضرورتون کے واسطے کارآمد ہوتے ہین۔ اور ضرورتاً ہندو لوگ بھی استعمال کرتے ہین۔ بیماری کیوقت مچھلی کا تیل پیتے ہین۔ علاوہ ازین گوشت خور قومین ہمیشہ فاتح رہی ہین۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ذکر کیا۔ کہ راول پنڈی میں ایک ہندو ہماری خاطر خربوزے لایا اور ان کو تراش کر اور صاف کرکے اور مصری لگاکر ہمارے آگے رکہا اور گوشت خوری کے مسئلہ کو پیش کیا۔ میں نے کہا کہ ہم تو گوشت نہین کہاتے جیسا کہ ہم گھاس بھی نہین کھاتے۔ دیکھو ہم خربوزہ بھی نہین کھاتے کیونکہ اگر ہم خربوزہ کہانے والے ہوتے تو تم کو یہ کاٹ چھانٹ نہ کرنی پڑتی۔ کچھ تم نے اوپر سے کاٹ کر پھینک دیا اور کچھ اندر سے نکال کر پھینک دیا۔ پھر جو درمیان میں رہا۔ اس پر بھی مصری لگائی اور ایک مرکب مصنفی چیز بناکر ہمارے آگے رکھی اس مرکب کو ہم کہاتے ہین۔ ایسا ہی انسان گوشت خور بھی نہین۔ بلکہ ایک معجون مرکب کو کہاتا ہے۔ جو گہی ایک مصالحجات اور گہی اور گوشت وغیرہ سے ملکر بنتا ہے۔ میر صاحب ناصر نواب نے فرمایا۔ کہ اگر گوشت خوری گناہ ہوتا۔ تو ہزارون لاکہون بھیڑ بکریاں جو کہ ذبح کی جاتی ہین ان کے سبب سے خدا تعالے کی ناراضگی انسان پر وارد ہوتی۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کبھی کسی بادشاہ یا قوم نے کسی دوسری قوم پر ظلم کیا اور بہ سبب ظلم کے ان کو یا ان کے بچون کو قتل کیا تو خدا تعالیٰ کا عذاب ضرور اُنپر نازل ہوا اور خدا نے اُس سلطنت اور قوم کو ہلاک کردیا۔ لیکن ہمیشہ سے جانور ذبح کئے جاتے ہین۔ جو لاکہون کروڑون ہوتے ہین اور خود اُن قومون کے درمیان ہوتے ہین جو کہ فاتح قومین ہین۔ اور اِسوجہ سے اُنپر کوئی عذاب نازل نہین ہوتا۔

فرمایا۔ خدا تعالے کے نام بے نیازی کے بھی ہین اور وہ رحم بھی کرنیوالا ہے لیکن میرا عقیدہ یہی ہے کہ اس کی رحمت غالب ہے انسان کو چاہیئے کہ دعا مین مصروف رہے آخر کار اس کی رحمت دستگیری کرتی ہے

عید! عید!! عید!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوۃ کی خدمت مین التماس ہے کہ حسب معمول عیدیا کم وبیش جیسی خدا نے توفیق دی ہو عید فنڈ مین چندہ دین۔ کیونکہ آجکل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین جنکے اظہار کی ضرورت نہین قوم خود سمجھتی ہے اور امید کیجاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید میں شمولیت نصیب ہو انہیں شکریہ دینا چندان مشکل نہوگا۔

شیر علی عفی اللہ عنہ
ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بدر خواتین

اصلاح طلب رسمین

مدتون سے اس خیال نے دل مین ایک جوش پیدا کیا ہوا ہے۔ اور مین چاہتی ہون۔ کہ نمبروار اصلاح طلب رسمین لکھکر اپنے محترم بدر اور ناظرین بدر کی خدمت بابرکت مین پیش کرون۔

منگنی اس بربادکن رسم نے یہانتک زور پکڑا ہوا ہے۔ کہ جب لڑکا لڑکی پیدا ہوتا ہے اسی وقت اون کی اپنے قریبی رشتہ دارون کے ہان نیّت کر دی جاتی ہے۔ ہائے اُسوقت منگنی کرنی کہان تک قطع رحمی ہے۔ جب کہ دونوں انجان بچے جوان ہوکر مختلف طبعیت کے ہو جاوین مثلاً ایک صالح ہے۔ تو دوسرا فاسق۔ ایک تعلیم یافتہ دوسرا اَن پڑھ۔ ایک نیک دوسرا بد۔ پہران دونوں کو ایک ہی رشتے مین جکڑنا ظلم نہین تو کیا ہے اور وہ رشتہ جو بموجب حکم آلہی خوشنودی کے واسطے کیا گیا تھا۔ اُلٹا وبال جان ہو جاتا ہے اور بعض اوقات قبل از شادی ہی لڑکا بدچلن ہوجاتا ہے۔ تو پھر ان کے والدین کے مابین اس قدر نزاع ہو جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا مُنہہ دیکہنا بھی پسند نہین کرتے اور جب انہیں کوئی ناصح مشفق کہے۔ کہ بھائی جب آپکا قبل از شادی یہ حال ہے۔ تو بعد از شادی کیا بنے گی۔ بہتر ہے کہ اس ناموزون رشتہ کو توڑ دو۔ جو کہ تمہاری بیٹی کے واسطے بھی موجب عذاب ہے۔ وہ سمجھدار صاحب یہی جواب دینگے۔ کہ اب ناک کٹتی ہے بیٹی جائے جہنم مین۔ جہان تک مین نے غور کیا ہے۔ اس تباہ کن رسم مین کوئی فائدہ نظر نہین آتا۔ نقصان ہی نقصان ہین۔ اس کی موجد ہم جاہل عورتین ہیں۔ جو پہلے بڑے چاؤ سے منگنی کرتی ہین۔ اور پھر اپنے جگر گوشون کو مصیبت مین ڈالکر فرماتی ہین۔ اپنی بدقسمتی کسی کا کیا قصور ہے

کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرت انسان پر
فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر

دوسری طرح منگنی ہم زمیندارون مین کی جاتی ہے جو کہ اس سے بھی بڑھ کر قابل بیان ہے۔ کہ جب لڑکیاں جوان ہوتی ہین۔ زمیندار لوگ حجامون اور مراسیون کو اُن کے واسطے رشتہ تلاش کرنے کو گردنواح کے گاؤن مین بھیجتے ہین۔ جہاں ان کو ان کی مرضی کے مطابق رشتہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جس جگہ ان کا جی چاہا۔ جس نے اچھی طرح خاطر تواضع کی اور روپیون سے مٹھی گرم کر دی وہین بے سوچے سمجھے رشتہ کر آئے۔ اگر لڑکی بیس برس کی ہوئی۔ تو دس برس کے لڑکے سے منسوب کر دی اکثر اوقات ہزارہا نقص نکل آتے ہین۔ جس کا بڑا بہاری سبب یہ ہے۔ کہ ان کو کوئی دلی ہمدردی تو ہوتی نہیں۔ اور نہ ہی ان مین اتنی سمجھہ ہوتی ہے۔ کہ لڑکے کے چال چلن وغیرہ کی اچھی طرح غور پرداخت کر سکیں وہ بے سوچے سمجھے لڑکے کو مصری کہلاتے ہین (جو کہ ایک بدعت ہے۔ منگنی کے وقت لڑکے کو کہلائی جاتی ہے) آتے ہی مبارک سلامت شروع ہو جاتی ہے پہر شادی کی تیاریان سرگرمیون سے ہونے لگتی ہے عقلمند والدین اس دن اپنے داماد نیک بنا دسے ملتے ہین جب کہ برات آکر نکاح ہو جاتا ہے۔ والدین کا فرض منصبی تہا۔ کہ پہلے لڑکے کے عادات واطوار کو دیکہتے بہالتے۔ پہر شادی کا نام لیتے۔ صاحبو! کیا آپ کی غیرت اور حمیت گوارا کرتی ہے۔ کہ ایک پیسہ کا پیالہ اور دو پیسہ کی ہنڈیا توڑ کر ٹہوک بجا کر لو اور ساری عمر کا رشتہ کمینون کے کہنے پر کچے دہاگے سے باندھو۔ مین دست بستہ احمدی جماعت کی خدمت مین عرض کرنے کی جُرأت کرتی ہون کہ منگنی کی لغو رسم کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاوے اور شرع محمدی کے بموجب لڑکے لڑکی کے جوان ہونے پر والدین اپنی مرضی کے مطابق نکاح کر دیا کرین تو بہت سی تکلیفات رفع ہو جائین اور یہ مظلوم فرقہ ہمیشہ کے واسطے دعاگو رہے۔

راقمہ وہی احمدی خاتون از گورالی

بلاد اسلامی

شہنشاہ آسٹریا نے اپنی سپاہ کی سالانہ قواعد ملاحظہ کرنے کے لئے بمقام موسٹیر جو دریائے ڈیلاسی کے کنارہ صوبجات بوسنیا و ہرزیگونیا کے علاقہ مین ہے۔ دیکہنے کے لئے خود آنے کا ارادہ کیا صوبجات مذکور عہد نامہ برلن کی رُو سے آسٹریا کی نگرانی مین ہین۔ مگر ان پر سلطان المعظم کی اعلیٰ افسری قائم ہے۔ اِس حیثیت کو قائم رکھنے کے لئے سلطان نے موقعہ قواعد پر اپنا قائمقام بھیجنا چاہا۔ تاکہ شہنشاہ آسٹریا جلالت مآب کی افسری ملحوظ رکھکر نائب کا استقبال کرے۔ اس خبر کو سن کر شہنشاہ جوزف خاموش ہوگئے اور شرکت قواعد کا ارادہ ملتوی کرکے اپنے نائب کو بھیجنا منظور کیا۔ سلطان کی اس حکمت عملی کا ولایتی اخبار دلچسپی سے ذکر کر رہے ہین۔

مصطفےٰ کامل پاشا ایڈیٹر اللواء نے ایک زبردست آرٹیکل فرانسیسی اخبار طان مین چہپوایا ہے۔ جس مین اس غیور محب الوطن نے مصریون کی پوزیشن صاف صاف ظاہر کر دی ہے۔ کہ وہ نہ متعصب ہین نہ انگریزون کے دشمن۔ مگر اپنے ملک اور وطن کی آزادی کے خواستگار ہین۔ اس ضمن مین مسلمانون کی اتحاد اسلامی کی نسبت لکہا ہے۔ کہ وہ ایک فرضی خیال ہے۔ وہی عربستان جہان مذہب اسلام کی ابتدا ہوئی اور جہان کے بڑے راسخ العقیدہ مسلمان ہین۔ ٹرکی کے خلاف بغاوت کرنے سے نہین باز آتے۔ مراکش مین ترکی کا مطلق اثر نہین ہے۔ پھر اور ممالک کے مسلمانون کا کیا ذکر کیا جاوے ہان ہمدردی طبعاً ہے۔ لیکن وہ نہ اس قابل ہے کہ یورپ کے خلاف مین تیار کر سکے بلکہ جمعیت اسلامی کو بھی اس سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا۔ بنابریں یورپ کا مسلمانون سے ڈرنا فضول ہے کہ ٹرکی کے علاوہ کہان کے مسلمان ہین۔ جن پر وہ اپنا اثر ڈالے ہوئے نہین ہے۔ فاضل موصوف نے جو کچھ لکہا وہ عین حقیقت ہے اور امید ہے کہ ان کی زبردست تحریر کا خاطرخواہ اثر ہوگا۔

ہم اس تحریک کو پسندیدہ اور ضروری خیال کرتے ہین۔ کہ سرکاری محکمہ ترجمہ اخبارات مین مسلمان بھی ملازم رکھا جائے۔ تاکہ وہ اسلامی اخبارات کے ضروری مضامین کا ترجمہ پیش کرے۔ جنھین ہندو مترجم نظر انداز کر دیتے ہین۔

ہز آنر سر جیمس لاٹوش صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ نے اپنی کوہٹی واقعہ نینی تال مین باہتمام امام جامع مسجد محفل میلاد نبوی ۱۴ر اکتوبر کو منعقد کرائی تہی۔ جس مین مسلمانان شہر مدعو تھے اور ہز آنر مع سکرٹریون کے شریک ہوئے۔

انتخاب الاخبار

روس کا انقلاب۔ روس کے انقلاب پسند فرقے نے دس روز کے اندر ۲۰۲ مرتبہ مسلح ہو کر ڈاکے ڈالے اور ستر ہزار پونڈ جمع کر لیے۔

سینٹ پیٹرز برگ مین ایک ڈاک گاڑی پر بمب کا گولہ پھینکنے والے آٹھ آدمیون اور ۵ آدمیون کو جن مین عورتین بھی تھین ایک اور بمب کا گولہ پھینکنے کے جرم میں فوجی عدالت سے موت کی سزا ملی۔ اور وہ بندوقون سے مروا دئیے گئے۔

بغداد جدید مین فساد۔ برطانیہ کے قائم مقام سفیر نے بابعالی کی کربلا کے فسادون کی طرف توجہ منعطف کی ہے اور بغداد کے حکام کے رویہ کی سخت شکایت کی ہے

برٹش مصنفون کی قیصر سے اپیل۔ ۲۵ برٹش مصنفون نے قیصر سے درخواست کی ہے کہ پولش ایڈیٹر کو جسے ایک منویانہ مضمون لکھنے کی پاداش مین دو سال کی قید سخت کی سزا دی گئی ہے معاف کر دیا جاوے۔ قیصر نے انکار کر دیا۔

جہازون کا تصادم۔ رنگون کا جہاز پیٹرک ہنری فلشنگ مین پہنچ گیا ہے۔ رودبار انگلستان مین جہاز ہیران سے ٹکرانے سے اسے بہت صدمہ پہنچا ہے۔ آخر الذکر جہاز ۲۲ آدمیون سمیت رودبار انگلستان مین ڈوب گیا ہے۔

تقسیم بنگال۔ آج شام کے وقت مسٹر بیچر نورڈ نے مسٹر مارلے سے پوچھا کہ تقسیم بنگال کے متعلق اُن کاغذات کو پارلیمنٹ کی میز پر رکھا جائے جن کا وعدہ مسٹر براڈرک نے اگست ۱۹۰۶ء مین کیا تھا اور ایک چیدہ کمیٹی تقسیم کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے۔ مسٹر مارلے نے جواب دیا۔ موعودہ کاغذات مسٹر براڈرک نے پیش کر دئے تھے۔ جیسا کہ گذشتہ سوموار کو کہا گیا۔ ایجی ٹیشن کے متعلق کاغذات پیش کرنے سے پبلک فلاح کو کوئی فائدہ نہین پہنچیگا اور مین کمیٹی مقرر کرنا مناسب نہین سمجھتا۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۷ اکتوبر کے کل ہندوستان مین طاعون سے ۷۱۶۷ موتیں ہوئین۔ ان مین سے ۳۹۵۸ بمبئی مین تھین۔ پنجاب ۹۱۰ وسط ہند ۹۰۹ ممالک متوسط ۲۳۴ ریاست میسور ۲۰۲ برہما ۸۸ بنگال ۶۱ مدراس ۲۸ راجپوتانہ ۲۰ کشمیر ۱۲۔

یکم نومبر کی شام کو محلہ سادہوان لاہور مین پٹھانون کا ایک سالہ بچہ چراغ سے کھیل رہا تھا۔ مٹی کے تیل کی بوتل رکھی تھی۔ کچھ تیل اس کے کپڑون پر گر پڑا اور کھیلنے مین چراغ سے کپڑون مین آگ لگ گئی۔ بچہ نے دو تین لمبے لمبے کرتے پہنے رکھے تھے۔ اس کے باپ نے کپڑے اتارنے کی بہیترکوشش کی۔ لیکن اوتارتے اوتارتے سوائے چہرہ کے بچہ کا سارا بدن اور باپ کے دونون ہاتھون کے نیچے آگ سے جھلس گئے اور غریب بچہ صبح تک اس تکلیف سے جانبر نہ ہو سکا۔

لاہور مین ٹیکس چونگی کی شرح اضافہ کر لینگے اور نیز بیسیکل پر بھی ٹیکس لگایا جائے گا۔

بقول اخبار کلکتہ لاہور کے رسالہ مخزن پر فحش اشتہار شائع کرنے کی بابت نالش کی گئی ہے۔ (عام)

حضور ویسرائے پٹیالہ مین ایک گرل سکول اور ایک پبلک لائبریری بھی افتتاح کرینگے۔

جالندہر کے چھاونی مجسٹریٹ نے ایک دوکان کے تختے پر سودیشی کا لفظ خود جا کر کاٹ ڈالا۔

انبالہ مین گنیشی لال کمپنی کے کارخانہ فلور ملز مین آگ لگی۔ قریب تین لاکھ کا نقصان ہوا ہے آگ بجھاتے ہوئے ایک نہین بلکہ دو فوجی گورے ڈوب مرے۔ ایک بباعث چوٹ کے ہسپتال مین پڑا ہے

امریکہ کی جنوبی ریاستون مین حال کے سخت طوفانون سے ۴۴ لائٹ ہوس بھی تباہ ہو گئے۔

پیرس مین مٹی کے تیل کے عظیم ذخیرے مین سخت آگ لگی۔ نقصان ۵۷ لاکھ روپیہ ہوا ہے۔

زار روس فوجی ریویو تحریر فرماتے تھے۔ جبکہ کئی گولیان ان کے پاس سے نکل گئین۔ پتہ ندارد

بقول روسی سرکاری کاغذات کے گذشتہ فروری و مئی کے درمیان ۱۴۲۱ روسی شرفا قتل ہوئے ان مقتولون مین ۴۳ گورنران تھے اور ۲۸۰ افسران پولیس۔

اکتوبر کے پچھلے دس یوم مین روسی انقلاب پسندون نے ۱۰۳ مسلحہ چھاپے مارے۔ بغرض لوٹ تھے۔

اس عرصہ مین جو روپیہ بزور چھاپون کے حاصل کیا۔ ساڑھے دس لاکھ کے اوپر تھا۔

دربار کابل کے ہفتہ کے لئے آگرہ مین ایک بڑا ذخیرہ برقی طاقت کا قائم کرینگے۔

حضور وائسرائے ۸ جنوری کو پہنچین گے اور حضور امیر صاحب ۹ کو۔ بیس والیان ریاست مدعو کئے گئے ہین۔

سرکار حضور مہاراجہ صاحب کشمیر نے دچھگام کے پر فضا مقام کا نام منٹو پارک قرار دیا۔

بنگالہ مین ۲۸ ہزار قحط زدہ ہین۔ شرقی بنگالہ مین ۳۴ ہزار۔ صوبجات متحدہ مین خیراتی کام بند کر دین گے۔

لندن سے ایک عظیم کروڑپتی اور فیاض زمان مالدار کے مرنے کی خبر آئی۔ اس کا نام مسٹر جارج ہیرنگ تھا۔

امرتسر مین عیسائی مشنری لیڈیون کی طرف سے بھی ایک عظیم جلسہ قرار پایا۔ ۵ نومبر سے ۹ تک جاری رکھین گے۔

لاہور مین مورخہ ۴ نومبر بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح گورنمنٹ نارمل سکول مین (جو کہ محلہ سٹھان مین واقعہ ہے جہان لڑکیان تعلیم پاتی ہین) اتفاقاً آگ لگ گئی۔ جس سے میم صاحبات کے کپڑے اور پلنگ جل گئے۔ شکر ہے آگ ہاتھون ہاتھ فرو کی گئی۔ اور سکول کو آنچ تک نہ آنے دی۔

بحیرہ روم مین مد و جزر۔ رویریا مین مد و جزر کی لہر نے بہت نقصان پہنچایا۔ ٹولون مین وتارپیڈو کشتیان برباد ہو گئی ہین۔ جہازون کو بھی سخت نقصان پہنچا۔

جاپانی جاسوس کی گرفتاری۔ منیلا کا ایک مراسلہ مظہر ہے۔ کہ وہان ایک جاپانی جاسوسی کے شبہ مین گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ ایک انجنیر افسر ہے۔ ریلوے دریاؤن اور پلون کے نقشے بناتا ہوا پکڑا گیا۔

طوفان کی بربادی۔ رویریا مین طوفان سے بہت سخت نقصان پہنچا ہے۔ ٹولون کے قرب و جوار مین سات بندرگاہون کو زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا۔ بہت سے گھرانے نان شبینہ کے محتاج ہو جاتے ہین۔ فوجی اور بحری افسر طوفان زدگان کی سرکار کی طرف سے دستگیری کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔

بدرِ صادق

مورخہ ۲۰- رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۸- نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

ایڈیٹر صاحب وطن کی اشاعت کُفر پر علماء کا فتویٰ

ناظرین اخبار وطن کی اشاعت کفر کی کارروائی پر بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں کیونکہ اُس کے متعلق مفصل مضامین قبل ازین شائع ہو چکے ہیں۔ کسیقدر اختصار کے ساتھ چھاپا جاتا ہے۔ جو ایک صاحب محمد عثمان نامی نے مولوی انشاء اللہ صاحب کی کارروائی علماء کے سامنے بالتفصیل پیش کر کے ان علماء سے حاصل کیا ہے جو ہمارے سلسلہ کے ساتھ کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ اصل استفتاء بمعہ فتوی جو اخبار الحکم میں چھپا ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

زید ایک مسلمان ہے اور مولوی کہلاتا ہے اس نے ایک اشتہار بغرض تجارت کُتب انگریزی کی فروخت کا دیا جسمین سر ولیم میور صاحب عیسائی مصنف کی وہ کتابین بھی ہین۔ جو بانئ اسلام اور اسلام کے خلاف میور صاحب نے لکھین اور زید اُن کتابون کو اصلی قیمت سے بھی زیادہ قیمت پر فروخت کرتا ہے اور اپنی مقررہ قیمت کو رعایتی بتلاتا ہے۔ چنانچہ اس کے اشتہار کے یہ الفاظ ہین۔

"کئی سو نادر اور مفید انگریزی کتب کی رعایتی قیمت کی مفصل فہرست"
"½ کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیے۔ انمین سے چند کے نام حسب ذیل ہین۔
"(۲) سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کی اسلامی و دیگر"
"تالیفات بہ تفصیل ذیل ہین۔ (الف) سوانح عمری رسول مقبول اصلی "
"قیمت عسہ رعایتی ۱۲؎ (ب) خلافت اسلامی اصلی قیمت عـــہ "
"رعایتی قیمت عـــہ (ج) سورسز آف اسلام اصلی قیمت سے رعایتی "
" للعہ (د) محمڈن کنٹروَرسی اصلی قیمت لعہ رعایتی قیمت سے (ھ)"
" مملوکان مصر اصلی لعہ رعایتی سے (و) غدر ہند اصلی قیمت للعہ "
" رعایتی عسہ۔ انتہی بلفظہ بقدر الحاجۃ ""

زید کے اِس اشتہار کو دیکھ کر عمرو ایک دوسرے مسلمان نے مندرجہ ذیل مضمون شائع کیا مسلمانو! خبردار رہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جانیوالو! اور سرورِ عالم کو صاحب خلق عظیم اور انسانِ کامل یقین کرنے والو! کیا تم جانتے ہو کہ میور صاحب ایک سخت متعصب پادری منش مصنف تھے اور اس نے لائف آف محمدؐ (سوانح عمری) مین آنحضرت صلعم کی پاک اور مطہر سیرت پر گندے اور ناپاک سے ناپاک اعتراض کئے ہین اور مین جانتا ہون مسلمانون کا تعلیم یافتہ گروہ اور پادریون سے مذہبی مناظرہ کا واقف کار طبقہ علماء اس سے خوب واقف ہے۔ کہ اسلام کے خلاف جیسی خطرناک اور زہریلی تحریر میور کی ہے۔ فنڈر اور فورمن کی بھی نہین ہے۔ مین یقین نہین کرتا کہ کوئی مسلمان جو آنحضرت صلعم کے ساتھ دلی عقیدت اور محبت رکھتا ہے اس کتاب کو دیکھنا بھی گوارا کرے۔ ایسا ہی اُس نے ایک کتاب عیسائیون کے لئے بطور رہنما اور رہبر کے لکھی ہے جس مین اُس نے مسلمانون کے ساتھ مباحثہ کرنے کا اصول اور ڈھنگ سکھایا ہے اور اعتراض بتائے ہین غرض اُس نے جسقدر تالیفات اسلام یا آنحضرت صلعم پر لکھی ہین۔ ان کی غرض اور غایت اسلام کے مخالفت اور آنحضرت صلعم پر حملے کرنا ہے۔ اسی طرح پر ایک ٹسڈل ہین جنہوں نے ینابیع الاسلام جیسی زہریلی اور کفر سے بھری ہوئی کتاب فارسی مین لکھی ہے اور اُس کا انگریزی ترجمہ سورسز آف اسلام) میور نے کیا ہے یہ کتابین جو اسلام کی جانستان ہین اور جن کو پادری لوگ مفت تقسیم کرتے اور نہایت سستے ایڈیشن طبع کر کے فروخت کرتے ہین۔ اب مولوی زید صاحب نے مسلمان کہلا کر اور مسلمانون کا خیرخواہ بن کر ان کتابونکی اشاعت اور فروخت کا اہتمام اپنے ہاتھ مین لیا ہے۔

آہ! اسلام کے لئے کیسا دردناک منظر سامنے ہے کہ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا اسلام کا حامی بنتا ہے وہ کُند چھری کے ساتھ مسلمانون کے گلے کاٹنا چاہتا ہے اور اسلام کا تختہ دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ مین یہی ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ زید نے یہی نہیں کہ ان کتابون کے بیچنے سے پادریون اور کفر کو مدد دی اور اسلام کی تذلیل اور تخریب کی سعی کی ہے بلکہ مسلمانون کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو بھی ہڑپ کرنا چاہا ہے اور ان کے ایمان اور مال دونون پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھان لی ہے۔ میور صاحب کی لائف آف محمدؐ (سوانح عمری رسول مقبول) کی اصل قیمت جسپر پادری بیچتے ہین۔ اور خود لاہور مین رام کرشنا صاحب تاجر کتب اسے فروخت کرتے ہین صرف آٹھ روپیہ ہے مگر زید اسے رعایتی قیمت عـــہ پر بیچتا ہے اور اُس کی اصلی قیمت عسہ روپیہ بتاتا ہے۔ میور کی خلافت کی قیمت چھ روپیہ ہے اور زید اس کی قیمت عـــہ ظاہر کر کے عـــہ پر بیچکر مسلمانونپر احسان کرتا ہے۔ ینابیع الاسلام (سورسز آف اسلام) کی اصلی قیمت عـــہ ہے لیکن زید اصلی قیمت چھ روپیہ ظاہر کر کے للعہ پر بیچتا ہے پس مسلمانون کا فرض ہے کہ وہ زید سے اجتناب کرین۔ اور اُس کی تحریرون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھین جبتک وہ توبہ نہ کرے اور اُس کا خاص کفارہ نہ دے۔ انتہی بلفظہ بقدر الضرورت

زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی کی بجائے قربانی کا روپیہ حجاز ریلوے مین دیا جاوے اور قربانی نہ کیجاوے اور اس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان مسلمانون سے سود لے لین تو خلاف منشاء الٰہی نہین۔ چنانچہ زید کے الفاظ یہ ہین۔ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے۔ ایک مسلمان کو روپیہ کی ضرورت ہے اور اُسے بازار سے کسی طرح پر ایک روپیہ سینکڑہ سے کم سود پر قرض نہین ملسکتا۔ اور ادہر کوئی مسلمان بطور قرض حسنا روپیہ دینے پر تیار نہین۔ تو اگر مسلمان اُسے محض بخیال ہمدردی و تعلق اسلامی ۸ سینکڑہ سُود پر روپیہ دے۔ تو کیا اس نے منشاء الٰہی کے خلاف خیال کیا۔ یا ۷ سینکڑہ کم لینے سے منشاء الٰہی کو قدرے پورا کیا۔ حالات زمانہ اور نکبت قومی کے اثر سے شاید ہی کوئی بشر بچا رہا ہو۔ اگر وہ اس قدر ہمدردی نہین کر سکا کہ بالکل بلا منافع دے تو کیا اس کے اس قدر احسان کرنے کا یہ صلہ ملنا چاہیئے۔ کہ اُسے الٹا مطعون کیا جاوے جس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آئندہ وہ کسی کو قرض نہ دیگا اور مسلمان ضرورتمند کو پوری شرح پر غیر اقوام سے قرض لینا پڑیگا۔ اسلام تو یہ کہے کہ لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ اور ہمارے مولوی مسلمانون کے صریح نقصان عین مقتضائے اسلام قرار دین۔ انتہی بلفظہ۔

پیش - کیا فرماتے ہیں - علمائے دین و مفتیان شرع متین زید کے حق مین جو مخرب اسلام اور مکذب خیر الانام صلعم کی کتابین جنکو محض اسلام اور بانی اسلام (فداہ ابی و امی) کی توہین و تذلیل کی غرض سے عیسائیون نے تصنیف کیا ہے مسلمانون کے ہاتھہ بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرے اور پہر اسکو رعایتی قیمت کہہ کر مسلمانون پر احسان بہی رکھے اور ذاتی نفع کیواسطے اپنے اشتہار مین اس امر کا اشارہ تک کبھی نہ کرے کہ یہ کتابین مخالف اسلام لکھی گئی ہین ان کو صرف ایسے مسلمان خریدین جو اہل علم روشن خیال ہون اور جواب لکھنے کا ارادہ رکھین - دوسرے مسلمان نہ خریدین تاکہ ہر مسلمان زید کی نیک نیتی سے واقف ہوکر ایسی زہریلی کتابون پر روپیہ ضائع کرکے بربادی ایمان کا اسباب خرید کی بلکہ برخلاف ایسی تصریح کے جو متقی مسلمانون کا فرض ہونا چاہیئے تہا ان کتابون کو نادر اور مفید اور اسلامی کتب ظاہر کرے حالانکہ عیسائی کبہی وہ کتابین جو ان کے مذہب کے خلاف مسلمان شائع کرتے ہین جیسے کہ اعجاز عیسوی و ازالہ اوہام مولوی رحمۃ اللہ مہاجر مرحوم و استفسار و پیغام محمدی وغیرہ ہین فروخت نہین کرتے - مگر زید مین عیسائیون جیسی غیرت و حمیت بہی نہ رہی - کہ ایسی کتب کی تجارت شروع کردی - نیز زید کا یہ بہی عقیدہ ہے کہ مسلمان اگر غیر اقوام سے کم سود پر مسلمانون کو قرضہ دین تو خلاف منشاء الٰہی نہین - بلکہ کسیقدر منشاء الٰہی اس سے پورا ہوتا ہے - نیز زید یہ بہی کہتا ہے کہ قربانی نہ کی جاوے اس کا روپیہ حجاز ریلوے مین دیدیا جاوے اور خود اس کا عمل بہی یہی ہے - آیا ان عقائد و اعمال کے ساتھہ زید متبع رسول صلعم اور مومن حامی اسلام مسلمان ہے یا کافر ضال مضل دشمن اسلام - اور زید و عمرو ہر دو مین سے کون تابع قرآن و اسلام ہے اور کون مخالف - جواب دلائل شرعیہ سے بہ ثبت مہر و دستخط تحریر فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہون - والسلام
معروضہ ۱۸ - شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - اکتوبر ۱۹۰۶ء

السائل

عاجز محمد عثمان ہیڈ ڈرافٹسمین الہ آباد ریلوے

فتاوی

الجواب واللہ الموفق للصواب

زید کے بعض عقائد و اعمال موجب کفر ہین اور بعض موجب فسق - بہرحال زید کافر ضال و مضل و دشمن اسلام ہے اور عمرو متبع قرآن و اسلام - واللہ اعلم و علمہ اتم .. .. محمد بشیر عفی عنہ

الجواب صحیح   الجواب حق   الجواب صحیح   الجواب صحیح

الجواب } ایاک نعبد و ایاک نستعین - جیسے یہ کتب فروخت کرنے پر وعید شدید ہے - اسی طرح ہو بہو بلکہ اس سے بہی زیادہ سخت وعید کے مستحق ہین وہ کتب فروش اور وہ مدرسین جو مقابلہ مین کتاب و سنت مطہرہ کے دو ... و ...

...... اور سود لینا اور دینا زیادہ خواہ کم بہرحال حرام ہے - وحرم الربوا - الآیہ غرضکہ زید ہو خواہ غیر ہو - خلاف کتاب و سنت کے مداومت کرتا ہے اس کو جلد توبہ کرانا چاہیئے ورنہ قیامت کے دن سوا حسرت اور افسوس کے کچہہ نہوگا - قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللہ اعلم بالصواب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الملتانی نزیل الدہلی - تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی و الخفی ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ ہجریہ علی صاحبہا افضل صلواۃ و ازکی تحیہ

الجواب } زید کی یہ حالت شرمناک ہے ان کے گنہگار و مضرت رسان اسلام ہونے مین کوئی بہی شبہ نہین مین نے یہ کتابین دیکہی ہین سوائے اس کے کہ جو ان کا رد لکہنا چاہیئے - دوسرے شخص کو ان کا دیکہنا بہی حرام مطلق ہے - ہائے مسلمانون کی غیرت و حمیت کیا ہوئی اگر زید کا یہ فعل مشنریون کی سازش سے ہے اور وہ اکثر ایسا کرتے ہین تو زید اور ابوجہل مین شاید کچہہ تہوڑا ہی سا فرق باقی ہے جسکی بازپرس اب دنیا مین تو کون ہے جو کرین گے ......
والسلام - ابو محمد عبد الحق

زید ظالمین ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین - الراقم تلطف حسین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین - ...... ایسے لوگ مدعی الوہیت ہوا کرتے ہین - جو خلاف کتاب اللہ و سنت کوئی کام جاری کرین - منجملہ ایسے لوگون کے مولوی زید بہی مدعی الوہیت ہے کیونکہ وہ کہتا ہے - کہ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے - یہ حضرت مولوی زید کا اپنی من گھڑت ہے کسی جگہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے یہ وجہ تحریر نہین فرمائی بلکہ مطلقاً فرما دیا ہے - احل اللہ البیع وحرم الربوا - الربوا کا الف لام جنسی ہے جو قلیل و کثیر سود پر حاوی ہے اور اضعافاً مضاعفہ مثالاً ظاہر فرمایا ہے جو الربوا مین پہلے ہی داخل تہا اور قربانی کے عوض حجاز ریلوے کو چندہ دینا - اس آیت کے برخلاف ہے - ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام پ ۱۷ ع ۱۲
اور عیسائیون کی کتابون کا اہل اسلام مین رواج دینا اور ان کو نادر و مفید اسلامی تالیفات بتلانا اور اس امر کا اظہار نہ کرنا کہ اوس دشمن اسلام نے قرآن شریف اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بیجا حملے کئے ہین - مسلمانون کا مال اور روحانی کا تباہ کرنا ہے لہذا حسب آیات صدر مولوی زید کو اس الوہیت اور رب ہونے سے توبہ لازم و فرض ہے ورنہ جو کچہہ سزا مدعی الوہیت کی ہے وہ اس کو عنقریب بہگتنی ہوگی - وما علینا الا البلاغ - و اخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین - حررہ ابو محمد یحییٰ فقیر حشمت العلے ملتان عفی اللہ عنہ واعظ دہلوی مولف رسالہ ھو معلم المسلمین

الجواب صحیح } محمد خدا داد سند یافتہ مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم

زید کو اس بات سے تائب ہونا چاہیئے ورنہ چند دن باقی ہین
خاکسار محمد یحییٰ عفی اللہ عنہ سند یافتہ

بدر

۲۰ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

۴

سورۃ النصر

گذشتہ سے پیوستہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

اس سورۃ شریف کی تفسیر مین کئی ایک روایات اس قسم کی ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے بعض صحابہ کرام نے اس سورۃ کے نزول کو سن کر یقین کیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اس دنیا پر جو تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال دائمی حاصل فرمادین۔ چنانچہ ایک حدیث جس میں حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رونے اور پھر ہنسنے کا ذکر ہے۔ گذشتہ پرچہ مین بیان کی جا چکی ہو رونے کی وجہ یہ تہی کہ بیبی فاطمہ کو آنحضرت نے بتلایا۔ کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے، پھر ہنسنے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ آپنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتلایا۔ کہ میرے بعد میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میرے ساتھ ملنے والی تو ہے چنانچہ آنحضرت کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ نے وفات پائی تہی۔ ایک روایت سے جو حضرت ام حبیبہ سے ہے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس سورہ شریف کے نازل ہونے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی تہی کہ آپ کی عمر حضرت عیسے کی عمر سے نصف ہے اور حضرت عیسے کی عمر ایک سو بیس سال تہی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بھی اس سورہ شریف کے وقت اس امر کے اشارہ کو سمجھ لیا تھا۔ کہ آنحضرت کا وقت وفات قریب آگیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے مین ابھی بچہ ہی تھا مگر جب کوئی مجلس شوری قائم ہوتی اور بڑے بڑے اصحاب جو اہل بدر تھے جمع کئے جاتے۔ تو حضرت عمر مجھے بھی اس مجلس مین بلاتے۔ میری عمر کے لڑکے کا ایسی اہم مجلس مین بلایا جانا شاید کسی کو ناپسند ہوا ہوگا کہ کسی نے کہ یہ لڑکا ہمارے بیٹوں کی عمر کے برابر ہے اور ہمارے ساتھ مجلس شوری مین بیٹھتا ہے مگر حضرت عمر نے جواب دیا کہ تم کیا جانتے ہو کہ یہ کون ہے۔ اس کے بعد جب پھر ایسا ہی کسی مجلس کا موقعہ ہوا۔ اور سب بلائے گئے۔ تو حضرت عمر نے مجھے بھی بلایا اور مین دل مین سمجھ گیا کہ آج کچھ بات ضرور ہے۔ چنانچہ جب کہ سب جمع ہوگئے تو حضرت عمر نے اول دوسرون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سورہ اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ بعض نے کہا کہ اس میں ہمکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ حمد و استغفار کرین بعض نے کہا کہ اس میں فتح و نصرت ہم کو دی گئی ہے اور بعض خاموش رہے۔ تب حضرت عمر نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم کیا کہتے ہو کیا یہی صحیح۔ مین نے کہا نہین بلکہ مین یہ جانتا ہون کہ اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جتلایا گیا ہے کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے۔ اب حمد واستغ...

حضرت عمر نے فرمایا۔ مجھے...

حضرت عائشہ رضہ...

ہے۔ کہ اس سو...

آنحضرت صلی...

بہت پڑھتے...

استغفر...

اور اک...

آنحض...

جا...

فر...

—

سو...

سور...

علیہ...

بار...

کر...

آگیا ہے اور اب قومین فوج در فوج داخل ہونے والی ہین۔ تو اب وہ وقت آگیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس جہان فانی کو چھوڑ کر واصل باللہ ہوجاوین۔

افواج جس سال یہ سورت نازل ہوئی اُس سال بہت سی قومین فوج در فوج اسلام مین داخل ہوئین۔ کیونکہ مکہ فتح ہوگیا تھا اور کفار کے سرغنہ سب ہلاک ہو چکے تھے اور کوئی رکاوٹ اب باقی نہ رہی تہی اور اسلام کی سچی اور راحت بخش تعلیم نے لوگون کے دلون مین گھر کر لیا ہوا تھا۔ صرف چند شریر لوگون کی شرارت کا خوف درمیان مین تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ امن کا نہ تہا اور ہر ایک کو اپنی جان اور مال کا خطرہ رہتا تہا بالخصوص غربا امرار کے بہت ہی زیر اثر تھے اور ان سے خوف کہاتے تہے۔ جب بڑے بڑے کفار ہلاک ہوگئے اور ان کے زور اور طاقت کی چار دیواری خاک مین مل گئی۔ تو لوگون کے دل سیلاب کی طرح اسلام کی طرف جھکے اور قبایل کے قبایل یک دفعہ اسلام مین داخل ہوگئے۔ چنانچہ بنی رسد اور قو لطہ اور بنی حرہ اور بنی ...

بنی ہلا...

ایک قوم ہے۔ جن کے دل نرم ہین اور اہل یمن اہل ایمان اور اہل فقہ اور اہل حکمت ہے اور فرمایا کہ مجھے یمن کی طرف سے تمہارے رب کی خوشبو آتی ہے۔ یعنے اہل یمن اہل اللہ ہین اہل یمن اس سورہ شریف کے نزول کے بعد ایمان لائے تھے۔

تسبیح ۔ تحمید و استغفار اس مین اوّل تسبیح کا حکم ہے۔ پھر تحمید کا اور پھر استغفار کا۔ اس ترتیب مین یہ حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی صفات دو قسم ہین ایک صفات سلبیہ اور دوم صفات ثبوتیہ۔ صفات سلبیہ وہ ہین۔ جو اللہ تعالےٰ کا تمام نقائص سے پاک اور منزہ ہونا اور اعلےٰ و برتر ہونا ظاہر کرتی ہین سلبیہ کے معنے ہین۔ سلب کرنے والی کھینچنے والی اور صفات ثبوتیہ وہ ہین۔ جو اللہ تعالیٰ کے اکرام اور عزت اور بلندی کا اظہار کرتی ہین اس ترتیب مین صفات سلبیہ کو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور صفات ثبوتیہ کو ان کے بعد لیا گیا ہے۔ تسبیح اللہ تعالےٰ کی جلالی صفات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ وہ تمام بدیون سے منزہ بے عیب اور پاک ذات ہے۔ تم بھی اُس کی تسبیح کرو یعنے اس کا اور اس کی تحمید کرو اُسی کے

ایمان لاوے اور شعار اسلامی نماز روزہ حج زکوٰۃ کی پابند ہو۔ چنانچہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لیا۔ لوگون کا دین اللہ مین داخل ہونا تسلیم نہ کیا گیا۔ قرآن شریف مین اور جگہ دین کے معنون کی وضاحت کی گئی ہے۔ فرمایا ہے۔ اِنّ الدین عند اللہ الاسلام۔ اللہ تعالےٰ کے حضور مین مقبول دین تو صرف اسلام ہی ہے اور فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔ اور جو شخص اسلام کے سوائے اور کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا۔ تعجب ہے کہ باوجود ایسی صریح آیات کے ہوتے اس زمانہ مین ڈاکٹر عبد الحکیم خان جیسون کی عقل ایسی ماری گئی ہے کہ وہ کہتے ہین۔ کہ آنحضرت پر ایمان لانا اور قرآن شریف پر عمل کرنا کچھ ضروری نہین۔ اور نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کی پابندی کی کوئی حاجت نہین اور اسلام مین داخل ہونا ایک بے فائدہ امر ہے۔ صرف اللہ کو مان لو کہ وہ ہے اور اچھے اچھے کام کرو۔ جو تمہاری نگاہ مین اچھے ہون (خواہ نیوگ ہی کیون نہ ہو) تو بس نجات پا جاؤ گے۔ لفظ دین کے واسطے اور الفاظ بھی قرآن شریف مین آئے ہین۔ جیساکہ **ایمان**۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فاخرجنا من کان فیہا من المومنین فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین یعنے وقت عذاب مومنون کو وہان سے نکالدیا مسلمانون کا صرف ایک ہی گھر ملا۔ اور

ا ہے۔ صراط اللہ الذی

فی الارض۔ راہ

کچھ ہے۔ سب

سطے اور بھی نام

اور ھـ

اور

آیہ

نعر

مد

بے

ب

مشتمل ہے اور بلحاظ ان احکام تسبیح اور تحمید اور استغفار کے ہے۔ چونکہ انسان کو اپنے کمال پر پہنچانے کے واسطے کمال درجہ کے ہتھیار ہین۔ اسی سورہ شریفہ نے کفار مکہ کو باوجود ایسی سخت بغاوتون اور سرکشیون کے اور اذیت رسانیون کے فتح مکہ کے وقت ہر طرح کے عذاب سے بچا لیا اور آنحضرت نے اپنے خلق عظیم کے ساتھ سب کو معاف کر دیا اور فرمایا لا تثریب علیکم الیوم۔ بلکہ ان کے گناہون کے واسطے خدا تعالےٰ کے حضور مین معافی چاہی کیونکہ استغفر اللہ کا لفظ اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے حضور مین گنہگارون کے واسطے شفاعت کرین اور ان کو عذاب مین گرنے سے بچا دین۔

نئی فوجین یہ اللہ تعالیٰ کی فتح و نصرت کا وعدہ اور قومون کے فوج در فوج اسلام مین داخل ہونے کی پیشگوئی جو اس سورہ شریف مین کی گئی ہے اگرچہ اس کے پورا ہونے کا ابتدا آنحضرت صلعم کے زمانہ مین ہوا۔ تاہم چونکہ مذہب اسلام ہمیشہ کے واسطے ہے۔ اسواسطے ظلی طور پر جب کبھی ضرورت ہو۔ یہ وعدہ پورا ہوتا ہے چنانچہ اس زمانہ مین بھی جب کہ اسلام بہت ضعیف ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ سے یہ خوش خبری دوبارہ سنائی ہے کہ اس کی طرف سے اسلام کے واسطے فتح اور نصرت کا وقت پھر آگیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام مین داخل ہون گے اور پھر اسلامیون مین وہی روحانیت پھونکی جائے گی۔ مبارک ہین وے جو تکبر نہ کرین اور خدا کے کام کی عزت کرین تاکہ ان کے واسطے بھی عزت ہو۔ اے خدا ہمارے گناہون کو بخش اور اپنے وعدون کو پورا کر کہ تو سچے وعدون والا ہے۔ اسلام کی عزت کو دنیا مین قائم کر دے اور اسلام کے دشمنون کو ذلیل اور پست اور ہلاک کر دے خواہ وہ اندرونی ہون خواہ بیرونی۔ کیونکہ اب تیری قدرت نمائی کا وقت ہے اور تو بڑی طاقتون والا خدا ہے آمین ثم آمین۔

اِس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۃ الکفرون کی تفسیر درج اخبار ہوگی۔

ایک انصاف پسند آواز

ایڈیٹر صاحب یونین گزٹ بریلی نے اپنے اخبار مطبوعہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین ایک منصفانہ مضمون اس امر پر لکھا ہے کہ کسی نبی یا ولی کے کسی پیرو اور مرید کا اس سے مرتد ہونا اُس بزرگ کے کذب وصدق پر دلالت کرسکتا ہے یا نہین - ایڈیٹر صاحب مذکور خود بھی لکھتے ہین اور یہ بھی صحیح کہ نہ وہ احمدی ہین اور نہ اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے ہین بلکہ محض اظہار حق کے واسطے کج بحث مولویون کو عقل سکھاتے ہین کہ وہ ایسا طریق اختیار نہ کرین جس سے خود اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام پر اعتراض وارد ہو - چونکہ یہ مضمون ایک غیر احمدی نے نہایت انصاف پسندی کے ساتھ لکھا ہے - اس واسطے ہم اس کو اخبار مین نقل کرتے ہین - ممکن ہے کہ ہمارے مخالف مولوی صاحبان یہ فرمادین کہ یہ ایک اخبار کا ایڈیٹر ہے - اس کو دینی معاملات کی کیا خبر - لیکن معاملہ زیر بحث کوئی ادق فقہی مسئلہ نہین - اور مضمون کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہوجائیگا - کہ جسقدر دینی غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جوش اس مضمون نویس مین ہے - اگر اتنا ہمارے مخالف صاحبان مین ہوتا - تو کوئی فتنہ ہی برپا نہ ہوتا - کاش کہ مولوی ثناءاللہ اہل حدیث اور اُس جیسون مین کچھ بھی تقوی کی بو ہوتی - تو وہ تقوے کے یہ معنے نہ کرتے - کہ آدمی چوری کرے جھوٹھ بولے زنا کرلے مگر پھر متقی کا متقی رہتا ہے

(ایڈیٹر)

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو کلام ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہین ناگوار ہوتا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام سے مذہبی وعلمی دنیا بخوبی واقف ہوچکی ہے اور آپ کا شہرہ ہندوستان کی چار دیواری سے نکلکر چار دانگ عالم مین پھیل چکا ہے - عام خیال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود معہ جسم زندہ آسمان پر چلے گئے ہین اور آخر زمانے میں وہی آسمان پر سے اوترینگے اور وہی مسیح موعود ہین لیکن مرزا صاحب اُس کے خلاف یہ فرماتے ہین کہ وہ مسیح علیہ السلام جو بنی اسرائیل مین نبی ہوکر تشریف لائے تھے فوت ہوگئے اور آنیوالا مسیح اسی امت کا ایک فرد ہے جس کو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح ابن مریم کا خطاب عطا فرمایا ہے اور وہ مسیح موعود میں ہون اس دعوی مین [illegible] بحث طلب معلوم ہوتے ہین اول یہ کہ آیا حضر[illegible] زندہ آسمان پر چلے گئے ہین یا فی الحقیقت فوت [illegible] - دوسرے یہ کہ آیا مسیح موعود ہونے کی قابلیت مرزا صاحب میں پائی جاتی ہے یا نہین -

ترتیب کے لحاظ سے پہلے بحث امر اول یعنی حیات ووفات حضرت مسیح مین ضروری معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر حیات مسیح ثابت ہوجائے - تو پھر مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورۃ باقی نہین رہتی - لیکن اگر حیات ثابت نہ ہو بلکہ وفات بپایہ ثبوت پہنچ جائے تو پھر مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے - یون تو ہماری علمار نے اس مسئلہ مین بڑی ٹوتو مَیں مَیں کی بہت سے رسالے اور کتابین لکھین لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے - کہ اس سیدھے اور صاف طریقہ کو چھوڑ کر اس معاملہ مین ایسی ایسی عجیب عجیب کارروائیون سے کام لیا ہے - جنھون نے طالبان تحقیق کو حیرت مین ڈالدیا - ایک مولویصاحب فرماتے ہیں - مرزا کو معجزات انبیاء سے انکار ہے دوسرے لکھتے ہین - وہ تو وجود ملائکہ سے بھی منکر ہے - تیسرے منظر ہین - وہ تو حشر ونشر دوزخ وجنت وغیرہ کو بھی نہین مانتا - چوتھے رقمطراز ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا تو اُسے تسلیم نہین - بلکہ وہ تو آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کو گالیان دیتا اور تمام انبیاء کی سخت توہین کرتا ہے - خدا کے فرزند ہونے کا مدعی ہے بلکہ اپنے آپ کو خدا کا باپ بتاتا ہے - نعوذ باللہ من الہفوات

لیکن جب مرزا صاحب کی وہ کتابین دیکھی جائیں جن کا مولوی صاحبان حوالہ دیتے ہیں - تو دیکھنے والوں کو ان بزرگوار مولویصاحبان کی حالت پر رحم بھی آتا ہے اور غیظ بھی - ایک مولوی صاحب اپنے اشتہار مین لکھتے ہیں - کہ مرزا نے حضرت عیسے کی نبوت سے قطعی انکار کیا ہے - وہ کہتا ہے - کہ عیسے کی نبوت پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوتی - بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں - لیکن جب اعجاز احمدی کا صفحہ ۱۳ جس کا حوالہ مولوی صاحب نے دیا تھا - دیکھا گیا - تو اس کی عبارت کا مفہوم یہ معلوم ہوا - کہ مرزا صاحب نے نبوت حضرت عیسے کا کہین بھی انکار نہیں کیا بلکہ جا بجا اقرار کیا ہے - ہاں یہ البتہ لکھا ہے - کہ قرآن شریف کو اگر علیحدہ کرلیا جائے - تو پھر حضرت مسیح کی نبوت پر کوئی دلیل قایم نہیں ہوتی - جس کا بہت کھلا ہوا مطلب یہ ہے - کہ قرآن شریف سے تو حضرت مسیح کی نبوت ثابت ہے - ہاں کسی اور ذریعہ سے ثابت نہیں پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا قرآن شریف کو ایک باطل کتاب بتاتا اور کہتا ہے کہ قرآن ایک جھوٹی کتاب ہے - جبھی تو اس میں مسیح کا نبی ہونا تسلیم کیا گیا ہے -

لیکن جب مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی کا صفحہ ۱۳ دیکھا جائے - تو یہ مضمون ملتا ہے - کہ یہ قرآن شریف کا احسان ہے - کہ حضرت مسیح کے نبی ہونے کا اقرار کردیا اور اسی وجہ سے ہم اُن پر ایمان لائے - کہ وہ سچے نبی ہین اور برگزیدہ ہین اور اُن تمام تہمتوں سے معصوم ہین - جو ان پر اور اون کی ماں پر لگائی گئی ہیں - العجب ثم العجب مرزا صاحب تو یہ لکھین کہ ہم حضرت مسیح پر

ایمان لائے وہ سچے نبی تھے اور ہم اُن کو ان تمام تہمتوں سے جو اُن پر اور اُن کی ماں پر لگائی گئیں معصوم سمجھتے ہین - مگر مولویصاحب فرمائین - کہ مرزا تو حضرت عیسےٰ کی نبوت کا قطعی منکر ہے وہ تو ان کو ماں بہن کی گالیاں دیتا ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون - پھر مولوی صاحب فرماتے ہین - کہ مرزا نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۴ مین لکھا ہے - کہ عیسیٰ کو شیطانی الہام ہوا کرتے تھے - لیکن جب کتاب دیکھی جاوے - تو یہ مضمون ملیگا - کہ انجیل مین تو یہ لکھا ہے - کہ کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوا کرتے تھے - مگر اسلام کی حدیثوں میں آپ کی یہ صفات لکھی ہین - کہ خدا تعالیٰ نے شیطان سے آپ کو محفوظ رکھا - کبھی آپنے شیطان کی پیروی نہین کی - ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے - کہ ایک مرتبہ آپ کسی بیگانہ عورت پر عاشق ہو گئے تھے - لیکن جو بات دشمن کے مُونھ سے نکلے - وہ قابل اعتبار نہین آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے - خبیث ہین وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتین لگاتے ہین -

اب مولوی صاحبان کا تو وہ ارشاد ہے اور مرزا صاحب یہ فرماتے ہین -

بہ بین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

اسی قسم کے نہ ایک دو بلکہ صدہا و ہزارہا اعتراض ہین - جو مولوی صاحبان کی طرف سے کئے جاتے ہین - کاش ! ایسے اعتراضون سے تو خاموشی ہی اختیار کی جاتی " تا کہ حضرات مولویصاحبان اتہام سازی کے گناہ سے محفوظ رہتے -

اگرچہ ہم کو مرزا صاحب سے کسی قسم کا تعلق

و واسطہ نہین ہے - تاہم مولوی صاحبان کی ان خلاف دیانت اور امانت کارروائیون کو ہم نے ہمیشہ نفرت سے دیکھا ہے اور ہمارے خیال مین ہر منصف مزاج و اعتدال پسند انسان خواہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کا کیسا ہی مخالف کیون نہ ہو - اس قسم کی بے ہودہ اور نامعقول حرکتون کو تو کبھی پسند نہین کریگا -

یہ حرکتین جس قدر قابل نفرت اور لائق کراہیت ہین ظاہر ہی ہے - لیکن ابھی حال مین پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کاٹنے کی جو تازہ مثال قایم کی گئی ہے - وہ تو روہی دینے کے قابل ہے

ناظرین ! اسے ملاحظہ فرماوین اور سوچین - کہ جوش نفسانیت و تعصب نے ہمارے علمار کو کہان سے کہان تک پہنچا دیا ہے - مرزا صاحب کے ایک مرید تھے ڈاکٹر عبد الحکیم خان ابھی کچھ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ وہ مرزا صاحب سے پھر گئے - ظاہر ہے کہ یہ کوئی بات ایسی نہیں تھی جس کو حیرت کی نظر سے دیکھا جاتا نہ یہ کوئی ایسا امر تھا جس سے مرزا صاحب کے سچے یا جھوٹے ہونیکا نتیجہ نکالا جائے - مگر مولوی صاحبان کو اس سے کیا غرض - انہوں نے بلا تامل کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے - اس لئے اب مرزا صاحب کے کاذب ہونے مین کچھ بھی شک نہین رہا - اگر مرزا کاذب نہ ہوتا - تو عبد الحکیم خان اس سے کیون پھر جاتے اور چونکہ وہ پھر گئے لہذا مرزا کاذب ہے یہ خلاصہ ہے مولوی صاحبان کے اُن خیالات کا جو اس معاملہ مین انہون نے ظاہر کئے - لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ط

مولویصاحبان نے مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ تو گھڑ لیا کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے - لیکن یہ نہ دیکھا کہ یہ قاعدہ مرزا صاحب کو لوگون کی نظر میں جھوٹا بنا سکے یا نہ بنا سکے - مگر اسلام کا قلع قمع ضرور کئے دیتا ہے - اس لئے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بہت سے مُریدان سے پھر گئے - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مُرتد ہوئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بعض بدبختون اور بدقسمتون نے روگردانی کی - اب اگر مولوی صاحب کے فرمانے کے مطابق مرید کے مرتد ہو جانے کو پیر کے کاذب ہونے کی دلیل مانا جاوے تو پھر ساتھ ہی سارے انبیار کو بھی جھوٹا ماننا پڑیگا - معاذ اللہ من ذلک - مولوی صاحبان نے بظاہر تو صرف مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ گھڑا لیکن فی الحقیقت مخالفین اسلام کے ہاتھ مین ایک تیز حربہ پیدا ہے کہ جب چاہے اسلام پر چلائین - اور مسلمانون کو ناقابل برداشت نقصان پہنچاوین - مثلاً اگر کوئی شخص مخالفین اسلام مین سے مولویصاحبان کے اس قاعدہ کا حوالہ دیکر یہ کہے کہ موسےٰ علیہ السلام سچے نبی نہین کیونکہ اُن کے اکثر مرید اُن سے منحرف ہو گئے تھے پھر وہ یہ کہے کہ مسلمان حضرت عیسےٰ کو نبی مانتے ہین حالانکہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہین تھے کیونکہ اُن کے حواری بھی اکثر مرتد ہوئے تھے - پھر وہ مولوی صاحب کا وہی قاعدہ باآواز بلند لوگون کو سُناکر ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کا بھی انکار کرے اور کہے کہ وہ سچے نبی کیونکر ہو سکتے ہین جبکہ مسلمانون کے مولوی صاحبان صاف اقرار کر چکے ہین کہ مرید کا پھر جانا مُرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے اور مسلمانون ہی کی کتابون سے یہ بھی ثابت ہے کہ اُن کے نبی سے بھی بہت سے لوگ مرتد ہوگئے ہین اور اُسی پر اکتفا نہ کرکے وہ زمانہ گذشتہ کے ساتھ زمانہ حال کے مرتدین کی ایک لمبی فہرست بھی مولوی صاحب کے آگے رکھے اور مولوی صاحب سے کہے کہ حضرت مولوی صاحب مسیلمہ کو تو آپ جانتے ہی ہون گے اور عبد اللہ سے بھی آپ بخوبی واقف ہون گے اور اگر کہین بھُول گئے ہون تو پادری عماد الدین - پادری صفدر علی - پادری حسام الدین پادری احسان اللہ کو تو غالباً نہ بُھولے ہون گے - اور اگر اُن کو بھی فراموش کر گئے ہون - تو ڈاکٹر احمد شاہ شائق حافظ احمد مسیح ماسٹر عبد الغفور کو تو نہ بُھولے ہون گے - پھر وہ خوب جتا کر بلکہ مولوی صاحب کا تماشہ بناکر کہے - کہ حضرت مولویصاحب اول الذکر دو شخص ان لوگون مین سے ہین - جو آپ کے نبی کے زمانہ مین مرتد ہوئے تھے - مسیلمہ وہ جس نے نہ صرف یہ کہ اسلام سے روگردانی کی بلکہ نبوت کا دعوے بھی کیا تھا اور عبد اللہ وہ جو نبی عربی کی وحی لکھنے کے معزز عہدے پر مامور تھا - باقی لوگ آپ کے ہمعصر ہین جو اُسی زمانے مین وقتاً فوقتاً مرتد ہوئے - آخر الذکر تین آدمی تو بہت ہی تھوڑا زمانہ ہوا کہ اسلام سے رُوکش ہوئے ہین - ڈاکٹر سید احمد شاہ نے مذہب عیسوی اختیار کر لیا اور اسلام کی رد مین کتاب امہات المومنین لکھی - حافظ احمد مسیح بھی عیسائی ہوا اور اُس نے بھی کئی کتابین تصنیف کین اور علمار دہلی کو بھی مباہلہ کے لئے بار بار للکارا - عبد الغفور اسلام چھوڑ کر آریہ بنا اور دھرم پال کے نام سے مشہور ہو کر ترک اسلام اور تہذیب الاسلام دو کتابین تصنیف کین - پس اے حضرت مولوی صاحب جب آپکے نبی کے پیرو ان کی وفات کے بعد بھی مرتد ہوئے اور خاص ان کے زمانہ حیات مین بھی تو پھر آپ کو اُن کی نبوت سے انکار کر دینے اور اسلام کو خیرباد کہہ کر کسی اور گھر کی راہ لینے مین کیا پیش و پیش -

بس ہو چکی۔ نماز مصلّے اُٹھائیے۔ اس لئے کہ آپ خود ہی تو یہ تسلیم فرما چکے ہین کہ اس قاعدہ کے موجب ہین کہ مُرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے۔ اور آپ تو آپ ہی مرید کے مرتد ہو جانے پر پیر کے کاذب ہو جانے کا نتیجہ نکالتے تھے۔ مگر آپ کے نبی کے تو بہت سے مرید مرتد ہوئے۔ پھر تامل کیسا۔ مسجد کو سلام کیجئے اور گرجے یا مندر کی راہ لیجئے۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ مولوی صاحب کی طرف سے اس مضمون کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ خیر مولوی صاحب کی طرف سے جواب ہونے نہ ہونے کا تو چندان خیال نہین۔ اس لئے کہ اُن کو تو اپنی زبان سے ملزم بنے۔ اور پھر ڈھٹائی سے تو تو مین مین کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ وہ تو موقعہ بموقعہ جو چاہین گے۔ فرماتے چلے جائینگے۔ لیکن خیال جو کچھ ہے۔ وہ اُن عوام اہل اسلام کا ہے جو بے علمی و نافہمی کی وجہ سے مولوی صاحب کے اس قاعدہ کو صحیح تسلیم کر چکے ہون۔ ان پر اس تقریر کا کیا اثر ہوگا اور جب وہ ایک طرف یہ دیکھین گے کہ ہمارے جبہ پوش وعمامہ بند مولوی صاحبان یہ بیان فرما چکے ہین کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کا ثبوت ہے اور دوسری طرف ان کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ انبیاء علیہم السلام اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بلاشبہ و شک لوگ مرتد ہوئے ہیں۔ تو وہ کس نتیجہ پر پہونچینگے اور ان کے دل پر کیا گزرے گی۔ مولوی صاحبان مرزا صاحب کے جھٹلانے اور کاذب ٹھیرانے کو تائید اسلام قرار دیتے ہین۔ لیکن یہ تو خوب ہی تائید اسلام ہے۔ جو اسلام کی جڑ ہی کاٹے دیتی ہے۔ خدا ان مولویون کی حالت پر رحم فرمائے اور ان کو ہوش دے۔ یہ تو حد سے گزر گئے۔ جوش تعصب مین جا و بیجا کچھ نہین دیکھتے۔ بس کفر کا فتوے دینا جانتے ہین اور ان کو ذرا سی بات پر مخالفت کے لئے تل جانے سے غرض خواہ اس مخالفت سے اسلام کو ضرر ہی کیون نہ پہونچتا ہو ان کو اپنے مخالف پر اعتراض جڑ دینے سے سروکار۔ خواہ وہ اعتراض کیسا ہی لچر اور پوچ کیون نہ ہو۔ ان کو نکتہ چینی سے مطلب۔ خواہ اس نکتہ چینی کی زد ان کے کسی مسلّم بزرگ پر ہی کیون نہ پڑتی ہو۔ ان کو مینہ مخالف کے قول کی تردید سے کام۔ خواہ وہ قول کیسا ہی موافق قرآن و حدیث کیون نہ ہو وہ کچھ نہین دیکھتے۔ کہ ہمارے قول کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ ذرا بھی نہین سوچتے۔ کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہین۔ اس سے کہین مسلمات پر پانی تو نہین پھرا جاتا۔ اسلام کو نفع پہونچے یا نقصان۔ ان کا مدعا تو یہ ہے۔ کہ کسی طرح ہمارے مخالف سے لوگ بھڑک جائین کسی ولی یا نبی کی تکذیب لازم آجائے تو بلا سے آجائے مگر وہ چاہتے ہین کہ ہمارا مخالف اعتراضون کی بھرمار سے نہ نپٹنے پائے۔ انہون نے اس قسم کی کارروائیون کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے۔ وہ جانتے ہین کہ جھوٹے الزام لگا کر ہم اپنے کسی مخالف پر فتح پا جائین گے حالانکہ ان نامعقول حرکتون سے کسیکو کبھی کامیابی حاصل ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے ہمیشہ ایسی حرکتون کا انجام ذلت و رسوائی ہوا ہے۔

اے صاحب کون کہتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید نہ کی جاوے۔ جو علماء مرزا صاحب کو حق پر نہین سمجھتے

ان کا تو باعتبار علماء دین و پیشوائے ملت ہونے کے فرض منصبی ہی یہی ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید کرین اور عوام اہل اسلام کو مرزا صاحب کا دعوی قبول کرنے سے باز رکھنے مین ساعی ہون۔ لیکن یہ فرض عقلی و نقلی دلائل پیش کر کے اور پند و نصیحت فرما کر ادا ہونا چاہیئے نہ کہ لغو الزامات لگا کر اور شرمناک بہتان لگا کر یا بیہودہ قواعد گھڑ کر۔ اس مین شک نہین کہ اس قسم کی کارروائیون سے ابتداء مین عوام کو مرزا صاحب کی طرف سے نفرت و بے زاری پیدا ہو جاتی ہے اور جب وہ مولویصاحبان کا یہ بیان پڑھتے ہین کہ مرزا صاحب نے پیغمبرون کو گالیان دی ہین آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کی سخت توہین کی ہے۔ اپنے آپکو خدا کا بیٹا اور پھر خدا کا باپ لکھا ہے۔ تو جوش کا ایک دریا ان کے دلون مین موجین مارنے لگتا ہے لیکن جیسے لوگون کو یہ معلوم ہوتا جاتا ہے کہ یہ سراسر اتہام ہین جو تعصب اور جوش نفسانیت کی وجہ سے لگائے گئے ہین ویسے ویسے لوگ بجائے مرزا صاحب سے متنفر ہونے کے مولویصاحبان سے بے زار ہوتے جاتے ہین۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اتہام لگانیوالے اتہام لگانے کی وجہ سے گنہگار اور خدا کے مجرم بھی بنتے ہین اور پھر جس غرض سے یہ حرکت گوارا کرتے ہین۔ وہ غرض بھی حاصل نہین ہوتی۔ جس سے ہم کو اختلاف ہو۔ اُس کی تردید کرنے کا حق تو ہم کو ضرور حاصل ہے۔ لیکن کیا ہم اسپر جھوٹے الزام لگانے اور اس کی عبارتون کا اس کے منشاء کے خلاف مطلب بیان کرنے کے بھی مجاز ہین اور کیا ہم کو یہ بھی لازم ہے کہ اس کی تردید کی غرض سے ہم ایسے کلمات زبان سے نکالین۔ جن سے ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب لازم آتی ہو۔ استغفر اللہ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اگر ہم خدانخواستہ ایسا کرین۔ تو ہم سے زیادہ بدقسمت و بدبخت اور کون ہو سکتا ہے۔ کاش! حد سے متجاوز ہو کر افراط و تفریط کی راہ اختیار کر لینے والے ایک سنجیدہ اور حق پسند دل سے کر ہماری اس تحریر پر غور فرمائین۔

ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ کسیکی تائید و تردید کے خیال سے ہرگز ہرگز نہین لکھا بلکہ محض اس وجہ سے لکھا ہے کہ ہماری نظر مین جھوٹے الزام لگانا سخت نامعقول

حرکت ہے اور پھر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکالنا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی توہین لازم آتی ہو۔ اس سے بھی زیادہ نامعقول و باعث روسیاہی دارین ہے۔ مولوی صاحبان کی تو تو مین مین اور ان کی خلاف انصاف کارروائیان تو ہم مدت سے دیکھ رہے ہین۔ مگر ہم نے کبھی دخل نہین دیا۔ لیکن یہ پچھلی کارروائی دیکھ کر ہم سے ضبط نہو سکا اور ضبط ہوتا تو کیونکر مولوی صاحب کے اس قاعدہ کی رو سے تو مسلمانون پر وہ الزام قائم ہوتا ہے جس کا کوئی جواب نہین ہو سکتا اگر مولویصاحب کا یہ قاعدہ صحیح ہے کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے تو پھر مسلمانون کیواسطے اس سے زیادہ ماتم کی اور کونسی بات ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے نبی کے پیرو بھی مرتد ہوئے ہین لیکن ہم پکار کر کہتے ہین کہ یہ مولوی صاحب کی من گھڑت ہے جس کی حقیقت میں کوئی اصلیت نہین ہے اور مرید کا پھر جانا ہرگز ہرگز مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل نہین نہ عقلاً نہ نقلاً۔ بدبخت و بدسرشت مرید ہمیشہ اپنے مقدس و راستباز مرشدون سے مرتد ہوتے رہے ہین۔ اگر ان کے ارتداد کو کسی مقدس کے کاذب ہونیکا ثبوت سمجھا جاوے تو پھر کسی ایک نبی کا صادق ثابت کرنا ہی محال قطعی ہو جائیگا چونکہ مولوی صاحب کا یہ قاعدہ عقل و نقل کے

بالکل ہی خلاف ہے اور اس سے تمام نبیوں اور پھر سردار انبیاء کا (نعوذ باللہ) جھوٹا ہونا لازم آتا ہے بس اسلئے ہم اس سے بہ تمام تر صفائی نفرت و بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور چونکہ ہم کو ایسے الفاظ نہیں ملتے جن کے ذریعہ سے ہم اپنی نفرت و بیزاری کا جیسا کہ چاہئے اظہار کرسکیں اس لئے ہم اپنے اخبار کے ناظرین سے ملتجی ہیں کہ جو الفاظ ان کی نظر میں اظہار نفرت کے لئے زیادہ سے زیادہ مناسب معلوم ہوں وہ ہی ہماری طرف سے بھی تصور فرماویں۔

ایسے قاعدہ سے جس کا عقل و نقل دونوں سے ثبوت نہ ہو۔ نفرت ! نفرت !! نفرت !!!

ایسی تردید سے جس کی بنیاد جھوٹے الزامات پر ہو بیزاری ! بیزاری !! بیزاری !!!

ایسے قاعدہ پر جن سے آنحضرتؐ کی ذات بابرکات پر زد پڑتی ہو لعنت ! لعنت !! لعنت !!!

ہم ظاہر کرچکے ہیں کہ ہمکو نہ جناب مرزا صاحب سے کچھ مطلب ہے نہ اُنکے دعوی سے کچھ سروکار ہمنے جو کچھ لکھا ہے۔ اظہار حقیقت الامر کی غرض سے اور مخلوق خدا کو مغالطہ سے بچانے کیواسطے لکھا ہے لیکن اگر کوئی صاحب اس سچی اور بلا رو رعایت بیان سے جھلا کر ہم کو بھی کوئی خطاب عطا فرماویں یعنی قادیانی کافر یا مرزائی ملحد کہنا شروع کردیں یا یہ فتویٰ صادر فرماویں کہ ایڈیٹر یونین گزٹ سے تماشہ کیطور پر بھی بات کرنا ایسا ہی ہے کہ ساٹھ ستر ہزار بار زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے تو ہمکو اسکی بھی مطلق پروا نہیں کیونکہ ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی حمایت کے خیال سے لکھا ہے اس پر اگر ہم کو کافر کہا جائیگا تو ہم اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں گے

بالآخر ہم یہ کہہ کر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب جن کی ہمارے علماء آجکل بڑی تعریفیں کر رہے ہیں اور ہمارے بعض معاصرین نے جن کے مضامین کو بڑی خوشی سے شائع کیا ہے ایک نہایت ہی خطرناک آدمی ہیں۔ ہمنے ان کی عجیب غریب تحریروں کو پڑھا ہے اور ان کے رسالہ کو وہ صفحہ بہت ہی غور سے دیکھا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا مدار نجات نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے بھی اگر اعمال صالحہ بجالائیں۔ اور خدا کی وحدانیت کے قائل ہوں۔ تو ضرور نجات پائیں گے۔ تعجب کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان جو نجات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہ سمجھیں۔ وہ تو آجکل ہمارے علماء اور بعض ایڈیٹران اخبار کے نزدیک مسلمان اور بہت بڑے مسلمان لیکن مرزا صاحب جنہوں نے اسی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم کو عاق کردیا اور جو یہ کہتے ہیں کہ نجات پانا آنحضرت کو نبی مان لینے اور آپ پر ایمان لانے پر منحصر ہے۔ وہ کافر اور کٹر کافر۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

افسوس کہ مرزا صاحب سے بغض کی وجہ سے لوگوں نے یہ کبھی نہ سوچا۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب فرماتے کیا ہیں۔ بس صرف اتنا دیکھکر کہ وہ مرزا صاحب کے مخالف ہو گئے ہیں۔ ان کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کردی۔ ہم کو اس کارروائی سے بھی سخت اختلاف ہے۔ اور ہم اس معاملہ میں مرزا صاحب کو بالکل حق پر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے اس قول کو کہ نجات کیواسطے آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے بالکل راست و صحیح قرار دیتے اور نہایت وقعت سے دیکھتے ہیں۔

ہم کو عبدالحکیم خان صاحب مسلمان کے قول سے مرزا غلام احمدؐ کافر کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات پانا ممکن نہیں ہے بہت زیادہ محبوب و مرغوب ہے۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے رسالہ ذکر الحکیم نمبر ۴ پر جو اسوقت بھی ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے۔ ریویو لکھیں۔ اگر ہمنے موقع پایا تو انشاء اللہ ہم جلد اُسے شائع کرسکیں گے۔

درخواست دُعا مجھے ایک سخت مشکل درپیش ہے احمدی احباب دُعا کریں کہ مولا کریم اپنا فضل و کرم کرے۔ خاکسار ملک غلام احمد احمدی کشمیر

ایضاً برادرم سید غلام احمد صاحب مہجور کشمیری تاہنوز پوری طور پر صحتیاب نہیں ہوئے۔ لہذا احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین

رسید زر

۲۳ ـ اکتوبر ۱۹۰۶ء	۲۵۴ ـ	ناظر حسین صاحب	۱۲/۶
۲۴ ـ ″ ″	ـ	حسن موسیٰ خانصاحب	۱۲/
۲۵ ـ ″ ″	۱۲۵۹ ـ	الٰہ بخش صاحب	۶/
۲۵ ـ ″ ″	ـ	مجید حسن صاحب	۷/
۲۶ ـ ″ ″	۹۷۹ ـ	محمد دین صاحب	۵/
۲۶ ـ ″ ″	۱۰۹۳ ـ	حاجی آلہی بخش صاحب	۱۲/۶
۲۷ ـ ″ ″	۱۲۴۵ ـ	شریف علی صاحب	۱۲/۶
۳۱ ـ ″ ″	۸۲۹ ـ	جلیل احمد صاحب	۳/
۳۱ ـ ″ ″	۷۷۵ ـ	قاضی حبیب اللہ صاحب	۱۲/۶
۳۱ ـ ″ ″	۱۱۹۹ ـ	نظام الدین صاحب	للعہ/
یکم نومبر ۱۹۰۶ء	ـ	غلام رسول صاحب	۸/۶

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۴	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

(۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸/ فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸/ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۳) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

(۴) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کردی جاوے گی۔

رمضان شریف میں رعایت

براہین احمدیہ مکمل نئی

رمضان شریف مین رعایتی قیمت ۱۲ ؍ جلد
کی قیمت ۱۲ ؍

دُرِّ ثمین (مکمّل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام
کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

شائع شدہ نظمین

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸x۲۲ کے ۱۲ صفحوںکی موزون جیسی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہوگئی ہے ہمنے احباب کے آرام کیلئے اسمین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی نظمون کے دو حصہ کرکے ان کو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدئے ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اُردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان کے ... نمبر لگاکر چھپاوینگے اور وا جبی قیمت پر خریداران کو بھیجینگے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے انکی کتاب ہی مکمل ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جائیگی قیمتہ معہ جلد صرف آٹھ آنے - محصول و پیکنگ بذمہ خریدار رمضان شریف مین ۶ ؍ اور سے جلد کے ۴ ؍
دفتر اخبار بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اخبار بدر دو ۲ ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ۲ ماہ کیواسطے مُفت کس طرح مکسلتا ہے اُس کی یہ صورت ہے - جو صاحبان ابتک اس اخبار کے خریدار نہین ہین اور اب خریدنا چاہین اور ایکسال کا چندہ پیشگی عطا فرماوین یا بذریعہ وی پی منگوائین اور ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار اُن کی درخواست کے دن سے لے کر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت مین ارسال ہون گے - وہ سب بلا قیمت ہون گے - لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکین گے - درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال روان تک کے پرچے مفت ملتے رہین گے - امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرین گے -

محمد صادق عفی اللہ عنہ مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہین ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کرکے علاج کرادین خدا کے فضل سے انشاء اللہ اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اپنا نذرانہ ادا کرین گے - ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جائیگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نفرماوین بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر مین دُھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے - اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اُسی نے دواؤن مین تاثیر رکھی ہے -

المشتہر
محمد حسین احمدی طبیب موجد کارخانہ بقائے
نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ! نمونہ کا پرچہ منگواکر دیکھین - مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین و تارین ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین اس لئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۲ ؍ روپے پیشگی تنے پر جاری ہوتا ہے - درخواستون کا پتہ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ - مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین ... [illegible] گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن ... [illegible] سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ [illegible] روپیہ اور دوم مبلغ ہے مبلغ عند بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے - بیلنے کا دیپرنے والے بھی تیار ہین -

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرمائینگے۔ لہٰذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزدار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کرین اور اوپر پلو بھر دودھ پی لیا کرین تو بہ نسبت اور دنوں کے انہین بفضلہ بہت زیادہ مفید ہوگی بہر حال روزدار لوگ افطاری اور سحری کیوقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہین۔ ان دنونین خصوصاً اسلئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع ان دنونمین خصوصیت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ	وزن فی ڈبیہ
پانچ روپے (صہ)	

حکیم محمدؐ حسین قریشی

موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت۔ حویلی کابلی مل لاہور

بدر پریس قادیان میان معراجدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

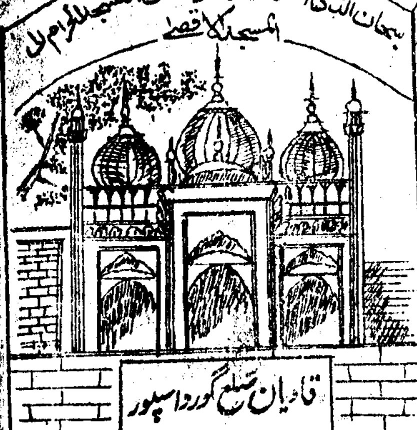

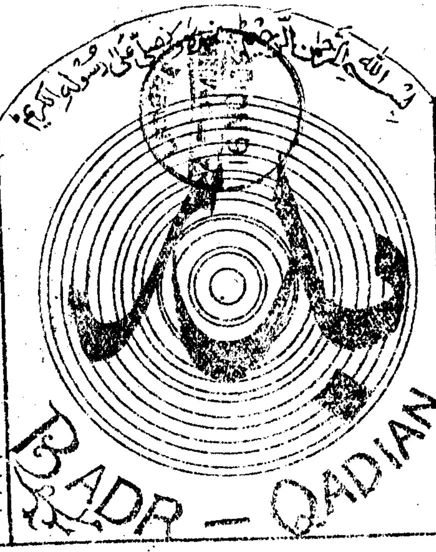

اے بہار ان سفر خوش باش کامد دلستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۰ — آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۶ — ۲۷ رمضان ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء — نمبر ۴۶

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گم ماتو گر آئی بہ پادر قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ؎ معاونین درجہ اول جن کو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ہر معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ عام قیمت شش ماہی ہے غربا سے جنکی آمد ماہوار عہ سو یا کم ہو صرف عہ عام قیمت للعہ فی پرچہ ار جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب با بعد لیا جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد ازاں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
[illegible] اذیقعہ ...... للعہ

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(کتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

نمبر ۴۶ ۲۷ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

تاریخی یسوع پی - اڈکیلی صاحب ڈی - ڈی شہر شگاگو واقعہ ملک امریکہ کے اخبار لائٹ آف ٹرتھ مین تحریر فرماتے ہین - کہ پادری ایبے لائے سسی صاحب نے جو فرقہ کیتھلک ی کے ایک پادری ہین - اپنی ایک تصنیف مین مذہب عیسوی کے متعلق اور یسوع مسیح کے تاریخی حالات کے متعلق ایک عجیب کتاب تصنیف کی ہے - پادری صاحب موصوف تحریر فرماتے ہین کہ بلحاظ عہدہ کے اور بلحاظ گرجہ کے ایک ممبر اور پادری ہونے کے مین اس بات کا اقرار کرتا ہون اور ایمان رکھتا ہون - کہ یسوع مسیح خدا تھا اور خدا کا بیٹا تہا - لیکن ان عقاید کے امور کو علیحدہ رکھ کر بلحاظ تاریخ دانی کے مین یقین رکھتا ہون - کہ یسوع نے اپنی ساری عمر مین نہ اشارۃً نہ کنایۃً نہ اعتقاداً نہ عملاً - کبھی یہ دعوے نہین کیا تھا کہ مین خدا ہون یا خدا کا بیٹا ہون - یسوع کی زندگی محض ایک انسانی زندگی تھی اور اناجیل سے اور تاریخ سے کوئی ثبوت اس بات کا نہین ملتا کہ اس نے کبھی خدائی کا دعوے کیا ہو - پادری صاحب کی اس تحریر پر پوپ بہت ناراض ہوا ہے اور پادری صاحب کو کافر قرار دیا ہے - لیکن تعلیم یافتہ گروہ کے درمیان پادری صاحب کے ساتھ بہت ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ پادری صاحب موصوف کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا گیا ہے - خود اٹلی مین قریب ایک درجن کے ایسے پادری موجود ہین - جن کے خیالات اس قسم کے ہین - اور فرانس مین تو بہت سے لوگ ان خیالات کے پیرو موجود ہین - پادری صاحب نے اس مسئلہ پر نہایت صفائی سے بحث کی ہے - کہ یسوع کے متعلق معلومات کا ذخیرہ جو کچھ کہ ہمارے پاس موجود ہے - وہ صرف اناجیل ہی ہین اور انجیل کوئی بھی یسوع کے زمانہ مین یا اس کے بعد قریب زمانہ مین لکھی نہین گئی تھی بلکہ جن لوگون کی طرف منسوب کی جاتی ہین وہ بھی دراصل ان کے مصنف نہ تھے - کوئی ڈیڑھ سو سال بعد مسیح لکھی گئی اور کوئی دو سو بعد مسیح لکھی گئی - پس ایسی مبہم کتابین کس طرح قابل اعتبار تاریخ کہلانے کا حق رکھ سکتی ہین - تاریخ سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے - کہ یسوع نے کبھی کوئی معجزہ نہین دکھایا تھا - ہان بعد مین اس پر ایمان لانے والون نے اپنے پاس سے معجزات بنا لئے - جب تک یوحنا لوگون کو بپتسمہ دیتا تہا - تب تک اور اس کے بعد بھی یسوع کو کبھی خیال گمان نہ تہا کہ مین مسیح ہون - ہان یوحنا کے مرنے پر یہ خیال اسے پیدا ہونے لگا کہ مین مسیح ہون اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ مسیح بن گیا - اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے - کہ یسوع نے اپنے مرنے سے پہلے یہ دعوے کیا تہا - کہ مین جلد آسمانی سلطنت کے درمیان تمہارے ساتھ شامل ہو جاؤنگا آج ۱۹۰۰ سو سال اس بات کو گذرتے ہین اور یہ ظاہر ہے - کہ یہ ایک بالکل غلط خیال تھا - جس کی کوئی بنیاد نہ تھی - زیادہ سے زیادہ جو کچھ یسوع کے متعلق ثابت ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک بڑھئی کا بیٹا تھا - جس کی مان اسے نیم پاگل سمجھتی تھی - اس نے یوحنا سے بپتسمہ پاکر وعظ کرنا شروع کیا اور یہودیون کے واسطے رسول بنا - لیکن اپنے کام مین سخت ناکام رہا اور اسی مین بیچارے نے جان بھی دیدی -

ایک صاحب لکھتے ہین - کہ یسوع کی اگر کوئی پیش گوئی پوری ہوئی ہو تو وہ یہ تھی - کہ مین دنیا مین صلح پھیلانے نہین آیا - بلکہ جنگ کرانے آیا ہون - کیونکہ جس قدر جنگ عیسائی اقوام نے کئے ہین - کبھی کسی سے ظہور مین نہین آئے -

---

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۴
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۷	۲½
½ "	۳۵	۱۸	۹	۴	۲
¼ "	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ "	۱۵	۷	۵	۲¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

۱ - یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے - اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی بے فایدہ خط و کتابت سے طرفین کا ہرج ہے

۲ - اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہین -

۳ - اشتہار متواتر دیئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زاید اجرت چارج ہوگی

۴ - ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا -

۵ - اخبار صرف ان مشتہرون کو دیا جاویگا جن کی اجرت ۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہین - ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی -

۶ - ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ... لیا جاویگا - بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ہر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے -

۷ - یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے - اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا اور جو لوگ نرخ نامنظور کرین گے - ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی -

۸ - مینیجر کا اختیار ہوگا - کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے -

دکن سے ایک خط دکنی اردو مین

مولانا مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

خاکسار قادیان شریف سے روانہ ہو کر بخیریت پہونچا۔ اخویم شیخ صاحب بوقت واپسی۔ امرتسر۔ لاہور۔ دہلی وغیرہ مین ٹھہرنے کے لئے پتہ لکھ دئے تھے۔

امرتسر مین جیسل سنگہ کا پتہ دریافت کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوا۔ سڑک پر ایک شخص داڑہی والا مسلمان کھڑا تھا اس سے دریافت کیا کہ یہان کتب خانہ احمدیہ کہان ہے سنتے ہی غصہ مین بھر آیا اور کہا کہ کتب خانہ احمدیہ کیون پتے ہو۔ کتب خانہ احمدیہ کہو۔ خاکسار نے سمجھا کہ اس ہونکنے والے کے طرف کچھ التفات کرتا ہون تو اور زیادہ بھونکنے لگا۔ پھر وہ شخص دریافت کرنے لگا کہ کہان سے آئے ہو۔ مین اس کا جواب نہ دیا۔ دوسرے طرف پتہ دریافت کرنے کے لئے چل نکلا یہ فکر ہوئی کہ یہان کے مخالفون کی یہ حالت ہے۔ کہ انسانیت سے بھی گئے گذرے ہین پھر پتہ ملا نشد ہے آگے چل کر ایک دوکان پر دو چار شخص بیٹھے تھے اون مین ایک بزرگ تھے۔ مین نے پتہ پوچھا تو کہا کہ کہان سے وہ کہے تم کہان سے آئے ہو۔ خاکسار کہا دکن حیدرآباد سے۔ پھر کہے کہ کیا تم مرزائی ہو۔ مینے کہا کہ وہ کہنے کہ تم کیا دیکھے کہ ان حضرت ابن مریم پر ...ئے۔ خاکسار کہا دجال عیسیٰ دیکھ کر۔ یہ مسئلہ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ اچھا فلان مسجد کے تختہ لگا ہوا ہے۔ اس پر کتب خانہ احمدیہ لکھا دیکھ لینا اور وہان اپنا اسباب رکھ کے مین نا۔ مینے کہا اگر فرصت ہوئی ورنہ خیر۔ کتب پڑھے آرامی رہے۔ دوسرے روز اسی چہار احباب لاہور پہونچکر جناب مولانا خواجہ کے مکان پر نازل ہوئے اور جناب مولانا سید ... سے بھی ملاقات ہوئی۔ بہر دو حضرات ... ہوئی۔ ان کی مہمان نوازی و خوش خلقی ... نے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ احمدی ... پہنچے۔ جناب مولانا محمد اسمٰعیل ... آخر تو انھا صاحب نے بزرگان دین ... مولانا ... صاحب ...

مشرف کئے پھر دوسرے روز حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر پہونچے۔ یہان کے مجاور ہم کو دکن والے دیکھ کرکے بعد دیگرے آٹھ دس صاحب جمع ہوئے مگر انہون نے مثل اجمیر شریف کے مجاورون کے ہم کو تنگ نہین کیا۔ للہ فی اللہ ان کو کچھ پیسہ بخوشی دیا گیا ہے۔

اجمیر کی کیفیت عجیب و غریب ہے۔ مسافرون زائرین بیچارون کو یہان کے مجاورون کیوجہ سے حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیارت اور دعا کا لطف ہی نہین ملتا۔ ہم لوگ اسٹیشن پر اترتے ہی وہان مجاور آ پہونچے اور کہنے لگے کہ کیا آپ لوگون کو حضرت کی زیارت کرنی ہے۔ کہے ہان۔ پھر وہ ہم کو درگاہ مین لے گئے اور ایک جگہ پر جہان چادر بچھی ہوئی کچھ پھول اس پر رکھے گئے تھے وہان بٹھوائے اور کہے کہ کچھ مٹھائی و پھول ہوتا ہے تو منگوا دین پیسے نکالدو۔ ہمنے کہا کہ نہین پھر کہے کہ یہان کی زیارت کا معمول ہے کہ پہلے کچھ نذرانہ دیا ہوتا ہے اس کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے۔ خاکسار کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین پہلے زیارت ... پھر جو کچھ دینا ہوگا وہ دیا جائے گا۔ مین ایک شخص اسباب کے پاس بیٹھا اور میرے ساتھی تین بھائی زیارت کے لئے اندر گئے ان کی واپسی پر پھر خاکسار اندر مزار مبارک کے پاس جاکے فاتحہ پڑھ کر دعا کرنے مین تھا کہ چند مجاور صاحب غلاف کے اندر سے عود من نکال کے کہے کہ یہ تبرک ہے لیو۔ خاکسار اس کے لینے سے انکار کیا وہ مجاور فوراً بول اٹھا کہ تم رافضی معلوم ہوتے ہین۔ مسلمان نہین ہین۔ مینے کہا آپ جو کچھ کہو۔ ایک مجاور نے کہا اچھا نذرانہ کیا دیتے ہو۔ دیو۔ ہرچند کچھ دینے کو جی نہ چاہا مگر پھر بھی دو آنے کے پیسے دئے گئے ایک مجاور صاحب وہ دو آنے سنتے ہی بول اٹھا کہ تم لوگ کافر ہین تمہارے آنے سے درگاہ تمام ناپاک ہوئی۔ اور کچھ زبان درازی کرنے پر تھا ہم چل نکلے اور یہ بھی دیکھا کہ زیارت کرکے پچھلے پاؤن چلنے کی ہدایت ہوتی ہے میرے دل مین یہ کھٹکا تھا کہ مجاور ہم کو بھی اس مین ضرور تنگ کرین گے۔ مگر خیر گذری ... سے بمبئی ہوتے ہوئے ہر چہار بھائی داخل ... ئے۔ فقط مسلم عبد اللہ احمدی حیدرآباد دکن

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۴ نومبر ۱۹۰۷ء	۱۵۴۴	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	سے ر
۱۴ " "	۱۲۰۱	درگا پرشاد صاحب	عہ ر
۱۴ " "	۱۵۸۱	چودہری علی محمد صاحب	سے ر
۱۴ " "		میر حسن صاحب	عہ ر
۱۴ " "		میان غلام نبی صاحب	۱۰ ر
۱۴ " "		رحیم بخش صاحب	عہ ر
۱۶ " "		نامعلوم الاسم	عہ ر
۱۶ " "	۲۹۸	محمد عبد اللہ صاحب	سے ر
۱۶ " "		ڈیوڑہی لڑا صاحب	۸ ر
۱۶ " "	۱۸۳۸	شیخ اللہ دین صاحب	عا ر
۱۶ " "		میر عابد علیشاہ صاحب	عہ ر
۱۶ " "		محمد شفیع برائے تبلیغ فنڈ	عا ر
۱۸ " "	۲۶۴	مولوی محمد حیات صاحب	سے ر
۲۱ " "	۱۵۱	چودہری غلام حیدر صاحب	سے ر
۲۱ " "	۵۵	محمد عبد اللہ صاحب	سے ر
۲۲ " "		سید عبد الرشید صاحب	سے ر
۲۲ " "		چودہری علی بخش صاحب	سے ر
۲۳ " "		مولوی علم الدین ساکن بیرا	سے ر
۲۴ " "	۷۴۶	مرزا ظہور علی صاحب	سے ر
۲۴ " "	۷۹۵	محمد ابراہیم صاحب	عہ ر
۲۴ " "	۱۵۲	روڑی خان صاحب	للعہ ر
۲۵ " "	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	سے ر
۲۵ " "	۱۸۳۹	مولوی احمد علی صاحب	سے ر
۲۵ " "	۵۳۹	محمد عمر صاحب	عا ر
۲۵ " "	۷۷۹	غلام شاہ صاحب	عا ر
۲۶ " "	۳۷	تاج محمود صاحب	عہ ر
۹ دسمبر ۱۹۰۷ء	۱۶۰۳	ولی داد صاحب	عہ ر
۹ " "	۱۸۱۸	غلام محی الدین صاحب	۱۲ ر
۹ " "	۱۸۵۲	عمر حیات صاحب	عہ ر
۹ " "	۱۲۵۳	عبد الکریم صاحب	عا ر
۹ " "	۱۶۵	منشی اللہ دتا صاحب	عہ ر
۹ " "	۶۰۲	گلاب خان صاحب	سے ر
۹ " "	۱۸۴۵	علی محمد صاحب	
۹ " "	۱۸	نیاز محمد صاحب	سے ر

ضرورت نکاح

۵۔ ۔۔ خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ۔۔ خان ایک نیک احمدی نوجوان ہیں۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ ۔ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصے سے تجارت کا مروج کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت لئے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انسر قبس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم ۔ ن ۔ د ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔

۱۱۔ ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۶ یا ۱۸ سال خواندہ۔ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی ۔۔ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط لفوف ہو

المشتہر
عبداللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر اخبار سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیّت — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نورالدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۸ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ [illegible] پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے

مجلد ۳ر غیر مجلد ۲ر ولایتی کاغذ پر مجلد ۵ر

درثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر۔ غیر مجلد ۶ر

سرّ الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

اختیار الاسلام — مصنفہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم آریوں کے ردّ میں۔ ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔

حصہ سوم قیمت ۷ر

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ار

جام شہادت — مصنفہ حبیب ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی — مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم۔ قیمت ۱ر

آئنہ ڈکشنری — طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے [illegible]

کامن احمدی — اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں۔ قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ار

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب [illegible]

معیار الصالحین — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب اور مولوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے۔

قیمت ۱ر

السرّ المکتوم — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت [illegible] کی مدلل تائید۔ قیمت ۵ر

[illegible] احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ار

[illegible] نور

[illegible] الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ ۔ ڈائری
صفحہ ۵ مصارف لنگر خانہ
صفحہ ۶ ۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ ۔ اطلاع متعلق آمدنی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان
صفحہ ۹ ۔ وصیت
صفحہ ۱۰ ۔ " "
صفحہ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ وصیت
صفحہ ۱۴ ۔ وصیت
صفحہ ۱۵ ۔ اشتہارات
صفحہ ۱۶ ۔ " "

بدر سیح

۲۷ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

(غالباً) ۱۰ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ رؤیا ۔ دیکھا کہ مین ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہو گئی ۔ تو میں واپس آ گیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہین ۔ واپس آتے ہوئے بھی راستہ مین گرد و غبار کے سبب بہت سی تاریکی ہو گئی اور گھوڑے کی باگ کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ مین پکڑا ہے ۔ چند قدم چلکر روشنی ہو گئی ۔ آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے ۔ اس پر اتر پڑا ۔ وہاں چند ایک لڑکے ہین ۔ انہوں نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آ گئے ۔ پھر میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آ رہے ہیں ۔ اُن کے ساتھ میں نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا ۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا ۔ کہ بشپ جو پادریوں کا افسر ہے وہ بھی اِسی سے کام چلاتا ہے ۔ وہ چیز اس طرح سے ہے ۔ جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے ۔ بادامی رنگ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے ۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے ۔ جس سے وہ قلم بغیر محنت کے باآسانی چلنے لگتا ہے ۔ میں نے کہا کہ میں نے تو یہ قلم نہین منگوایا ۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہو گا میں نے کہا اچھا مین مولویصاحب کو دیدون گا ۔ اس کے بعد ار بیداری ہو گئی ۔

تعبیر ۔ عورتوں سے مراد کمزور لوگ ہو سکتے ہین اور خدا نے قرآن شریف مین امت کے نیک بندون کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ مولوی محمد علی صاحب کے دل مین ایسی طاقت پیدا کر دے کہ وہ مخالفون کے ردّ مین اعلیٰ مضامین لکھین ۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ ما ننسخ من اٰیۃٍ او ننسہا نأت بخیرٍ منہا او مثلہا ۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر ۔ + اور گویا مین کسی کو کہتا ہون ۔ لاتخف ان اللہ معنا ۔ اور کشفی نظر مین ایک نواب میرے سامنے آیا اور ساتھ ہی یہ الہام ہوا ۔ **اے سیف اپنا رخ پھیر لے** جسکی نسبت یہ تفہیم ہوئی ۔ کہ اس کے بعض شریر کا خاندان جو اس سے تنازع کرتے ہین ہین کسی وقت اس پر غالب آ جائینگے اور سیف سے مراد غلبہ ہے ۔ چند روز کا الہام ۔ ربّ لاتذر علی الارض من الکٰفرین دیّارا ۔

+ کسی نشان کو ہم منسوخ نہیں کرتے یا فراموش نہیں کراتے ۔ مگر اس سے بہتر نشان عطا کرتے ہیں ۔ تو نہیں جانتا ۔ کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

ڈائری

القول الطیّب

حالت زمانہ ۷۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ ذکر تھا کہ ہر ایک شخص جو فی زمانہ بڑا بننا چاہتا ہے۔ یا شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اپنی عزت کے حصول کے ذرائعہ میں یہ ایک ضروری جزو قرار دیتا ہے کہ سلسلہ حقہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ عداوت کا اظہار کرتا رہے۔ حضرت نے فرمایا۔ ان لوگوں کی مثال اُس پٹھان کی طرح ہے۔ جس کے متعلق رافضی کہا کرتے ہیں کہ اس کو کسی شیعہ نے کہا کہ سنی تو وہ ہوتا ہے جو حضرت علی کے ساتھ بمقدار جو بغض رکھتا ہو تم اس نے جواب دیا۔ کہ الحمد للہ من بمقدار خربوزہ دارم۔ یہی حال اِن لوگوں کا ہے۔ جس کو دیکھو ہمارے ساتھ بڑھ چڑھ کر بغض رکھنے میں فخر کرتا ہے۔

دجال فرمایا۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ دجال گرجے سے نکلے گا۔ وہ ایک ہزار برس تک جو برمین مقید تھا۔ اس کے بعد وہ دنیا مین نکلا۔ اور مسلمانوں کے بر خلاف اپنی کوششوں کو شروع کیا۔ حدیثوں مین اس کا نام دجال آیا ہے۔ اور پہلی کتابوں مین اس کو اژدہا اور شیطان کر کے لکھا ہے۔ دراصل وہ ایک ہی ہے۔ اور گرجے سے نکلنے کے الفاظ صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ اور کہاں رہتا ہے اور اس کی کیا کرتوت ہے۔

فارسی الاصل فرمایا۔ آنے والے مصلح اور مجدد کے مختلف نام پہلی کتابوں مین لکھے ہین۔ مطلب اِن سب کا ایک ہی ہے اور ایک ہی آدمی کی طرف سب اشارے ہین۔ مسیح۔ مہدی۔ ایک فارسی الاصل شخص وغیرہ مگر سب سے زیادہ عظیم الشان کام جو اس کا ہو یعنے گم شدہ ایمان کا دوبارہ قایم کرنا اس کے لحاظ سے اس کو اسی امت کا ایک شخص فارسی الاصل کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایمان تمام جہان سے مفقود ہو کر ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تب بھی وہ اس کو واپس زمین پر قائم کر دے گا۔ دو قسم کے کام ہوتے ہین۔ ایک دفع شر کے اور دوسرے جلب خیر کے اس جگہ جلب خیر کے کام کا ذکر کرتے ہوئے اُسے اس امت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تھا۔ ایک صاحب نے تعریف کی۔ کہ اس کے مضامین نہایت اعلےٰ ہوتے ہین۔ فرمایا۔ اِس کے اڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایک لائق اور فاضل آدمی ہین۔ ایم۔ اے پاس ہین۔ اور اس کے ساتھ دینی مناسبت رکھتے ہین۔ ہمیشہ اول درجہ پر پاس ہوتے رہے ہین اور ای اے سی مین ان کا نام درج تھا۔ مگر سب باتوں کو چھوڑ کر یہاں بیٹھ گئے۔ یہی سبب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی تحریر مین برکت ڈالی ہے۔

ترک دنیا فرمایا۔ ترک دنیا کے یہ معنے نہیں ہین کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لے۔ ہم اِس بات سے منع نہین کرتے۔ کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت مین مصروف رہے اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہین۔ کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دست درکار و دل بایار۔ انسان خدا تعالیٰ کی رضامندی پہ چلے۔ کسی معاملہ مین شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا مقدم ہو تو اسی مین انسان کی نجات ہے۔ دنیا دارون کو مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے جس مذہب والے سے ملے۔ اسی کی تعریف کر دی۔ خدا تعالیٰ اِس سے راضی نہین۔ صحابہ مین بعض بڑے دولتمند تھے اور دنیا کے تمام کار و بار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہین۔ جو درویش سیرت تھے۔ تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ لیکن دل ہر وقت خدا کے ساتھ ہوتا۔ مگر آج کل تو لوگون کا یہ حال ہے۔ کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہین۔ تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہین۔ کہ دین پر ہنسی کرتے ہین۔ نماز پر اعتراض کرتے ہین اور وضو پر ہنسی اڑاتے ہین یہ لوگ ساری عمر تو دنیوی علوم کے پڑھنے میں گذار دیتے ہین۔ اور پھر دین کے معاملات مین رائے زنی کرنے لگتے ہین۔ حالانکہ انسان کسی مضمون مین عمیق اسرار تب ہی نکال سکتا ہے جب اس کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ اِن لوگون کو دین کے متعلق مصالح معارف اور حقایق سے بالکل بے خبری ہے۔ دنیا کی زہریلی ہوا کا اِن لوگون کے دلوں پر زہرناک اثر ہے۔

انجام دنیا فرمایا۔ دنیا کا انجام تو ظاہر ہے اور اس کا نتیجہ ہر روز ہمارے سامنے اپنی مثالین پیش کرتا رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہین۔ کہ آج ایک شخص زندہ ہے اور کل فوت ہو جاتا ہے۔ طاعون کی موت کو دیکھو کتنی جلدی آجاتی ہے۔ آناً فاناً سینکڑوں مر جاتے ہین گورنمنٹ نے بھی ٹکرین مارین اور تدبیرین کین مگر آجتک کچھ بن نہین سکا۔ خدا کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ دنیا کبھی وفا نہین کر سکتی۔ انسان ضرور مر جائے گا اور گھر تو قبر مین ہے۔ پس دنیا کے ساتھ دل لگانے سے کیا فایدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ذات خدا ایک ذات در پردہ ہے، جو اپنا وجود کو اپنے قہری نشانات کے ساتھ دنیا پر ظاہر کرتی ہے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو اور ثابت ہو۔ کہ وہ موجود ہے۔ عقلمند آدمی اس کے نشانات سے اس کو پہچانتا ہے۔

سچا دین فرمایا۔ عیسائیوں کا کیا دین ہے کہ ایک انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ہندوں تو اکثر عیسائی اس قسم کے ہین کہ اگر آج ان کی تنخواہ بند ہو جاوے۔ تو عیسائیت کو چھوڑ کر فوراً علیحدہ ہو بیٹھین۔ دوسری طرف آریہ ہین کہ اُن کے نزدیک گناہ معاف ہی نہین ہو سکتے۔ شُوَر اور کتے بلے ہی ہمیشہ بنتے چلے جاؤ۔ عیسائیون نے توبہ رکھی تو ایسی کہ اخلاق انسانی کا ہی ستیاناس کر دیا۔ زنا کرو چوری کرو خیانت کرو۔ جھوٹھ بولو۔ بس مسیح کفارہ ہو گئے چلو چھٹی ہوئی۔ آریہ کہتے ہین۔ جب انسان گناہ کر چکا۔ تو ہزار پچھتائے۔ ہزار روئے۔ گناہ معاف ہو ہی نہین سکتا۔ ایک ادنےٰ مالک اپنے نوکر کو معاف کر سکتا ہے۔ پر خدا کی لغات مین معافی کا لفظ ہی نہین۔ اسلام نے اِن دونوں کے درمیان صحیح اور سچی راہ دکھائی ہے۔ کہ انسان جب دل سے پشیمان ہوتا اور اپنے رب کی طرف

جھکتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اُسے خداتعالےٰ کی طرف سے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اور ایک گناہ سوز محبت اس کے کاروبار میں اثر دکھاتی ہے۔ ذرہ ذرہ خداتعالےٰ کے تابع ہے۔ بغیر اس کی اطاعت کے ہرگز کچھ بن نہیں سکتا۔ اب تو لوگ ہماری باتوں پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے کہنے سے تو نہیں سمجھتے۔ مگر زمانہ خود ان کو سمجھائیگا

طریق سلوک ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ جو صوفیوں نے بنایا ہوا ہے۔ کہ توجہ کے واسطے اس طرح بیٹھنا چاہیے اور پھر اس طرح دل پر چوٹ لگانی چاہیئے اور ذکر ارہ اور دیگر اس قسم کی کتب ہیں کیا یہ جایز ہیں۔ فرمایا۔ یہ جایز نہیں ہیں۔ بلکہ سب بدعات ہیں۔ حسبنا کتاب اللّٰہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف کافی ہے۔ اللّٰہ تعالےٰ کی کتاب سلوک کے واسطے کافی ہے۔ جو باتیں اب ان لوگوں نے نکالی ہیں۔ یہ باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ میں ہرگز نہ تھیں۔ یہ صرف ان لوگوں کا اختراع ہے اور اس سے بچنا چاہیئے۔ ہاں ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ کونوا مع الصٰدقین۔ صادق کی صحبت میں رہو۔ تو خداتعالےٰ کے فضل سے بہت سے امور میں مشکلات آسان ہوجاتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ بڑے خدارسیدہ اور بڑے قبولیت والے انسان تھے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جس نے خدا کا راہ دیکھنا ہو۔ وہ قرآن شریف کو پڑھے۔ اب اگر ہم آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ طریق پر کچھ بڑھائیں اور نئی باتیں ایجاد کریں یا اس کے برخلاف چلیں تو یہ کفر ہوگا۔ اس زمانہ میں جیسا کہ علمار کے درمیان بہت سے فرقے بن گئے ہیں ایسا ہی فقرار کے درمیان بھی بہت سے فرقے بن گئے ہیں اور سب اپنی اپنی باتیں نئے طرز کی نکالتے ہیں۔ تمام زمانہ کا یہ حال ہو رہا ہے۔ کہ ہر جگہ اصلاح کی ضرورت ہو اسی واسطے خداتعالےٰ نے اس زمانہ میں وہ مجدد بھیجا ہے۔ جس کا نام مسیح موعود رکھا گیا ہے اور جس کا انتظار مدت سے ہو رہا تھا اور تمام نبیوں نے اس کے متعلق پیشگوئیاں کی تھیں اور اس سے پہلے زمانہ کے

مصارف لنگرخانہ

چونکہ اخی مکرم میر حامد شاہ صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں مصارف لنگر خانہ پر ایک پُرزور مضمون تحریر فرمایا ہے اور اس میں صاحب موصوف نے احباب سلسلہ کی رائے بھی مانگی ہے۔ اس لئے یہ چند سطور لکھنے کی جرأت پڑی ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے۔ کہ مصارف لنگر خانہ بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ تعداد مہمانان و حق طلبان روز افزون ہے اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اختتام سر ما پر یہ ترقی اور بھی زیادہ نمایاں ہو جائے گی۔ پس مصارف لنگر خانہ کا معاملہ واقعی نہایت درجہ غور کے قابل ہے۔ امید تو یہ تھی کہ مصارف لنگر خانہ میں بھی ترقی ہوگی اور آمدنی میں بھی مگر افسوس ہے۔ کہ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ آمدنی میں بہت کمی ہے اور مصارف بہت بڑھ رہے ہیں نظر بر این جو تجویز پیش کی جاتی ہے۔ وہ بھی کافی معلوم نہیں ہوتی۔ سالانہ جلسہ پر آمدنی وصول ہونے سے سال آیندہ کے جلسہ کو کچھ فائدہ ہو تو ہو۔ سال رواں کے جلسے کے سارے مصارف تو پہلے ہی عاید ہو رہیں گے۔ حضرت اقدس جلسے سے بہت قبل جملہ سامان راحت مہمانوں کے لئے خرید فرما لیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ سالانہ چندہ اس قدر وصول ہونا امر محال سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال بھر کی ماہواری کمی کو پورا کرتا رہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایسا کرنے سے ایک حصہ دشواری کا قطع ہو جاوے گا۔ اگر بڑے دن کی آمد کے پہلے ہی احباب جماعت اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر شرائط بیعت کو سامنے رکھ کر پورے احمدیت کو کام میں لائیں اور نومبر بلکہ ۱۵ دسمبر تک سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے نقد چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تو آنے والے جلسہ کی امداد اچھی ہو سکے اور موجب اجر عظیم ہو۔ اور پھر ماہواری مصارف کے لئے جلسہ میں غور کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ قوم میں اب تک قربانی دینے کی رُوح جیسے درکار ہے۔ پیدا نہیں ہوئی ہے تحریکوں پر حرکت سی ہوتی ہے اور ذرا سی گُدگُدی ہو کر رہ جاتی ہے

ورنہ کیا ممکن ہے۔ کہ لاکھوں کی جماعت میں دس ہزار بھی ایسے نہ ہوں کہ ایک روپیہ ماہوار لنگر خانہ جیسے ضروری شاخ کے لئے نذر امام صادق علیہ الصلوۃ والسلام نہ کرسکیں۔ بار بار اس کے متعلق قوم کے سامنے مضامین پیش کئے گئے مگر ہر شاخ سلسلہ امداد قوم کی سخت محتاج ہے جیسا کہ منتظمان کی اپیلیں ظاہر کر رہی ہیں۔

طبعی طور پر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ؟ اصل وجہ جو میری سمجھ میں اب تک آئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ رجسٹر بیعت نہایت لاپروائی سے رہتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ایک عملہ مخصوص اس کے لئے ہو۔ وہ فہرست طبع شدہ مکمل رکھے۔ جو ماہوار شائع ہوا کرے۔ عوام احمدیوں کے کان تک کوئی تحریک یا اپیل نہیں پہنچتی۔ بلکہ یہ جملہ تحریکیں اخبار پڑھنے والے احمدیوں تک پہنچتی ہیں۔ بدر اور الحکم اور میگزین کے پڑھنے والے مشترک تعداد کو نکالکر زیادہ سے زیادہ دو ہزار احمدی ایسے رہتے ہوں گے جن کے سامنے یہ اپیلیں اور تحریکیں پیش ہوتی ہیں۔ چونکہ وہ ہمیشہ چندے دیتے ہیں اور ہر ضرورت کے وقت آگے بڑھتے ہیں۔ لہذا جدید تحریک اول تو گونہ بے اثر یوں ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتے ہیں بوجہ اکثر شرکت چندہ کے دوم اس وجہ سے کہ بار بار چندے دینے سے اور ہمیشہ دیتے رہنے سے ان کی طبیعت میں جودت اور حوصلہ میں قوت دھیمی پڑ لی رہتی ہے۔ لہذا یہی وجہ ہے۔ کہ نتیجہ اپیل بے سود رہتا ہے۔ یا کم اثر ہوتا ہے مصارف لنگر یا کسی دینی خدمت کے لئے کامیاب پہلو تدبیر کا یہی ہے کہ چندہ سے عملہ باضابطہ ہو اور اس کا کام یہی رہے کہ فہرست بیعت کنندگان تا تاریخ بتاتا رہے ہزاروں کا پیان چھپی ہوئی ڈائرکٹری کے طور پر رہیں اور بار بار کتابت لوگوں سے ہو اور جہاں اخبارات نہ پہنچتے ہوں وہ اپیلیں پہنچیں بلکہ اسی مصارف میں سے دورہ کرنے والے احباب دیہات میں پہنچیں اور تحریکیں کریں۔ تب کامیابی ضرور ہوگی۔ الحکم نے جو سلسلہ مردم شماری کا اٹھایا تھا۔ افسوس کہ قوم نے اس پر توجہ نہ کی۔ یا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ہمارے اخبار ضروریات کو ایک بار جتا کر پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ بار بار توجہ ہو۔ حضرت حکیم الامت کی تجویز ارفنڈ کی کیسی معقول تھی۔ مگر افسوس کہ قطعی ناکام رہے اور مدرسہ آج تک محتاج امداد ہے۔ صحیح سمت مین قدم اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ یہ تحریک محمود میر صاحب ممدوح کی بھی مجھے اندیشہ ہے بیکار جائے گی۔ قوم قوم جب بنتی ہے کہ وحدت ارادی ہو۔ افسوس کہ زمانہ حیات پر انوار حضرت مسیح موعود کے لئے ایسے افکار کا ساتھ ہو قوم کو شرم کرنی چاہیئے۔ یہ عاجز لنگر خانہ کی مد مین چار روپیہ ماہوار دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالے نے اس کمزور خدمت کو قبول فرما کر ترقی بخشی ہے۔ لہذا دسمبر سے ترقی تنخواہ پائی ہے عاجز آٹھ روپیہ ماہوار لنگر خانہ کے لئے نذر کرے گا۔ انشاء اللہ تعالے۔

سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے پانچ روپیہ دسمبر مین براہ راست حضرت کے حضور مین روانہ کئے جاوین گے۔ اللہ تعالے قبول فرما کر توفیق مزید بخشے

امید ہے کہ قوم اپنے حوصلہ سے پورا کام لے کر امام معصوم علیہ السلام کی روح کو راحت پہنچا کر ابدی راحتوں کا خزانہ اللہ تعالے سے لیگی۔

خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
عاجز ذوالفقار علی خان از الہ آباد

ڈاک خانہ قادیان

گذشتہ اکتوبر کے اخیر مین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات نے ملاحظہ ڈاک خانہ قادیان اور اظہار خوشنودی متعلق کام منشی اللہ دتا صاحب سب پوسٹماسٹر پر اخبار بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مین ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ جو ناظرین کی نظر سے گذرا ہوگا اس کے بعد مجھے ایک دو دن کے واسطے قادیان سے باہر جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایک صاحب نے اثنائے گفتگو مین ایسا ظاہر کیا کہ میرے نوٹ سے جو موجودہ سب پوسٹماسٹر صاحب کی مستعدی اور کارگذاری کے متعلق تھا۔ تمام سابق پوسٹ ماسٹران قادیان کی نسبت سست یا کم محنت ہونے کا خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی اور صاحب کو بھی میرا وہ نوٹ پڑھ کر ایسا خیال گذرا ہو۔ اس واسطے مین یہ بات لکھ دینا مناسب سمجھتا ہون۔ کہ منشی اللہ دتا صاحب کی تعریف سے ہرگز یہ منشا نہین۔ کہ ان سے پہلے کے تمام سب پوسٹ ماسٹر نالایق اور سست تھے مین بذات خود ان سے پہلے کے بعض سب پوسٹماسٹرون سے بخوبی واقف ہون جو کہ بہت قابلیت مستعدی اور ہوشیاری سے اپنا کام کرتے رہتے۔ اور پبلک قادیان بھی ان کے کام سے بہت خوش تھی۔ مثلاً ایک سب پوسٹماسٹر بابو نور الدین صاحب ہی تھے جنہون نے مجھے کبھی یاد نہین۔ کہ کثرت کام کی شکایت کی ہو یا ہم لوگون کو ناراضگی کا کوئی موقعہ دیا ہو۔ ہان تمام لوگ یکسان نہین ہوتے۔ اور کوئی دعوے نہین کرسکتا کہ ڈاک خانہ قادیان کی کرسی پر ہمیشہ ایسے ہی مستعد آدمی بیٹھتے رہے ہین۔ علاوہ اس کے یہ بھی صحیح ہے کہ قادیان کے ڈاک خانہ مین کام بہت ہے اور مین نے افواہ سنا ہے۔ کہ خود افسران ڈاک خانہ اس خیال مین ہین کہ یہان کے اسٹاف مین ایک محرر بڑھایا جاوے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی سب پوسٹ ماسٹر یہ شکایت بھی کرے کہ کام بہت ہے۔ تو وہ امر واقعہ ہے۔ نہ کہ اس کی نالایقی کا ثبوت۔ البتہ جو لوگ زائد محنت کر کے بڑھے ہوئے کام کو نباہ لیتے ہیں وہ بہرحال خصوصیت کے ساتھ قدردانی کے لائق ہیں۔

معذرت۔ چونکہ وصیتین بہت سی جمع ہو رہی تھین اور ان کا چھاپنا ضروری تھا۔ اور صاحب سکرٹری صدر انجمن کی طرف سے بار بار تاکید تھی۔ کہ وہ جلد چھپ جاوین۔ اس واسطے اس اخبار مین ان کے اکثر حصہ کے درج ہو جانے کے سبب بعض ضروری مضامین درج نہین ہو سکے۔

عید ! عید !! عید !!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوت کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ حسب معمول غربا کم و بیش جیسی خدا تعالے نے توفیق دی ہو۔ عید فنڈ مین چندہ دین۔ کیونکہ آج کل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین۔ جن کے اظہار کی ضرورت نہین۔ قوم خود سمجھتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید مین شمولیت نصیب ہو۔ انہین شکریۃً دینا چندان مشکل نہ ہوگا۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو! عید کے دن آپ اپنے بچون کو تو کچھ دیا کرتے ہین۔ غربا کو کھانا وغیرہ کھلاتے ہین۔ تعلیم الاسلام اور اس مین پڑھنے والے یتیم بچون کا بھی خیال رکھئے گا۔ سردی کا موسم آگیا ہے۔ اور اکثر بچون کے پاس کافی کپڑا ابھی نہین ہے۔ کمیٹی کے پاس اس قدر روپیہ نہیں کہ ہر ایک کو کپڑے بنوا دے۔ ایک محسن کا شکریہ ہے۔ جنہون نے کچھ لودیانہ کلاتھ حضرت حکیم الامت کے پاس ان بچون کے لئے بھیجدیا۔ امید کہ دوسرے احباب بھی توجہ فرماوین گے اور نئے پرانے کپڑے بھجوانے کا انتظام شروع کرین گے۔

عاجز عبد الرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین۔

انوار اللہ	۸/
نور الدین۔ مصنفہ مولوی نور الدین صاحب	۸۰/
تفسیر سورہ جمعہ۔ " " " "	۴/
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴/
امام الناس۔ " " " "	۳/
القرقان۔ " " " "	۲/
عاقبۃ المکذبین۔ " " " "	۱/
سر الشہادتین۔ " " " "	۴/

نشان گم شدہ۔ عبد اللہ ولد فتح الدین پٹواری طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان گھر سے ناراض ہو کر بھاگ گیا ہے کسی کو ملے تو اطلاع دین۔

اطلاع متعلق آمدنی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

متعلق آمدنی مجلس کارپرداز بہت لوگ . . . اس طرح پر روپیہ بھیجتے ہین جیساکہ مدات مدرسہ وغیرہ کیلئے بھیجتے ہین یعنے ان کی طرف سے کوئی تفصیل نہین ہوتی۔ کہ آیا یہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی ہے یا وصیت کے مطابق حصہ جائداد ہے یا عطیہ ہے بلکہ بعض جگہ کی جماعتین کچھ روپیہ بھیجدیتی ہین۔ اور صرف رقم مقبرہ بہشتی لکھ دیتے ہین۔ اور کوئی تفصیل نہین لکھتے ہین۔ کہ یہہ روپیہ کس قسم کا ہے۔ بعض لوگون کی وصیتین ہوتی ہین کہ روپیہ بھیجتے وقت یہ نہین لکھتے کہ یہ وصیت کا روپیہ ہے۔ یا چندہ وغیرہ اسواسطے تمام جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ جو رقوم مقبرہ بہشتی کے متعلق بھیجین اسمین ضروری طور پر یہہ تشریح کرین کہ آیا رقم یا علیحدہ کارڈ پر مندرج ہو کہ یہہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ ہے یا کوئی شخص وصیت کا روپیہ بھیجتا ہے یا کسی کا عطیہ ہے جس سے یہ معلوم ہوجائے کہ مقبرہ کی کس غرض مین یہ روپیہ بھیجا ہے۔ نیز اس امر کا ہمیشہ خیال رکھا جاوے کہ صرف چندہ تعمیر مقبرہ یا کسی قسم کے عطیہ دینے سے کسی شخص کو بھی مقبرہ بہشتی مین دفن کا استحقاق حاصل نہین ہو سکتا۔ بلکہ یہ روپیہ ڈونیشن ثواب کے لئے ہوگا۔ ہان جن لوگون نے رسالہ الوصیتہ کے منشا کے مطابق اپنی وصیتین بھیجدی ہین۔ یا بھیجینگے وہ دفن کا استحقاق رکھتے ہین:۔

وصایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
(وصیت نمبر ۳۷)

(۱) مین مسمی عبدالرحیم ولد خیرالدین قوم ارائین ساکن ریاست مالیرکوٹلہ تقاضی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتاہوں اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اسمین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان دارالامان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے ہین۔ یا آیندہ شایع ہونگی مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط وقواعد وشرایط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۴) میرے پاس اسوقت کوئی جائداد نہین ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہو ہان میری تنخواہ مبلغ ۶۰ روپیہ ماہوار ہے مین انشا اللہ تعالیٰ اس کا دسوان حصہ یعنی مبلغ ۶ ماہوار مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کرتا رہونگا۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی جائداد پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے کہ اس کا آٹھوان حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری باقی جائداد سے الگ کرنے سے منافع اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ یا اسمین شامل رہنے دے وہ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نکرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھاکر انجمن مذکور کو پورا کرلے۔ غرضیکہ انجمن مذکورہ ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس جائداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری وصیت کردہ جائداد کی قیمت بڑھ جائے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شایع ہوچکے ہین یا آیندہ شایع ہونگے دارالامان قادیان مین پہنچاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون۔ ان اخراجات کی میری یہ جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر مین نے فقرہ چہارم اور پنجم مین کیا ہے۔ ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب منشوره مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ لگاکر مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین مجلس مذکور کی طرف سے کرادونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لیے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصل خرچ سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جایز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے باعث جنکا مجھے اسوقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہونے سکے۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ درست اور قایم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جبتک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دیوے۔ میری نعش

اور کہین دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے ہون انکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

بقلم خود عبدالرحیم سیکنڈ کلرک ریویو آف ریلیجنز قادیان دار الامان - ۳ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان - ۴ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی بقلم خود ہائی سکول قادیان و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(وصیت نمبر ۸۲)

(۱) مین مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر قوم جٹ ساکن موضع لکھن کلان متصل کاہنو تحصیل و ضلع گورداسپور حال وارد موضع بھینی نانگر متصل قادیان دار الامان تحصیل و ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھدیتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتی ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہون اور ان کی مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتی ہون کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ مین ان ہدایات کی جو اس مین ۔ ۔ ۔ درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہون گی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ ہونگے۔ مین ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرایط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت و نہا مین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے صرف زیور چاندی کا جو صرف مبلغ پچاس روپیہ کا ہے۔ اور جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے اور ایک روپیہ ماہوار اپنی جائداد سے لیتی ہون اور اس مین سے ۱۴ ماہوار علاوہ چندہ لنگرخانہ و مدرسہ کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہون گی۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنیکے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کر کے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اسکو فروخت کر کے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے (غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) مین اقرار کرتی ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون۔ یا میرے مرنیکے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائی جائداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر مین نے فقرہ (۴) وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہو چکی ہین یا آیندہ شایع ہونگے۔ دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانی اور وہان دفن کرنیکے متعلق جسقدر خرچ اخراجات کے ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گی جسکا اعلان مجلس کی طرف سے انشاء اللہ کرا دون گی اور اگر ان اخراجات کیلئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ جو میرے روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) مین یہ بھی اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے یہہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ اور جسکا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست

اور قایم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازۃ نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش بن جمع کرا چکا ہون گا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہونگے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

العبد

مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام

گواہ شد

سکندر علی مدرس۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گواہ شد۔ عبد الرحیم۔ سکینڈ کلرک میگزین قادیان

گواہ شد۔ محمد حسن۔ ملازم میگزین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وصیت

از محبوب عالم احمدی لاہور ۸۸

۱۔ مین مسمی محبوب عالم ولد میان غلام قادر سکنہ موضع علاؤالدین کے۔ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھہ دیتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن احمدیہ مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن احمدیہ مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴۔ میں یہ وصیت بھی کرتا ہون کہ جسقدر میری جائیداد میری مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔

۵۔ چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہین ہے۔ اس لئے مین اپنی زندگی مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار اپنے اس شہر کے امین کے پاس ماہ بماہ ادا کرتا رہون گا۔ جو مین پہلے سے بھی دیا کرتا ہون۔ انشاء اللہ العزیز۔

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت ہون تو بھی۔ اگر صدر مقام قادیان کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہون۔ تو بھی بہر صورت احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین۔ یا آیندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین جو خدا کے رسول اور مسیح موعود کا تخت گاہ ہے۔ پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد جو وصیت شدہ مین آچکی ہوگی۔ ہرگز نہین ہوگی۔ بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہون گے۔ یا مین ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی مین رقم جمع کرا دونگا اگر مین ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم ادا کر نہ سکا۔ تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاوین۔ اگر میری جائیداد کوئی نہ ہوئی۔ تو پھر جس طرح مولا کریم چاہے گا۔ ہو کر رہے گا۔

۸۔ میں اقرار کرتا ہون کہ یہ وصیت محض رضاء الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو بھی میری وصیت قائم رہے گی اور مین دل مین خواہش رکھتا ہون۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ بلکہ جب تلک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین۔ میری لاش کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر دفن ہوسکتی ہے۔

۹۔ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو رقم مین اس انجمن کے پاس جمع کرا چکا ہون گا۔ وہ انجمن سے واپس نہیں لی جاسکتی۔ اور نہ ہی میرے کسی رشتہ دار وغیرہ کو حق ہوگا۔ کہ وہ اس کے لینے کی کوشش کرین۔ اور اگر جائیداد ہو۔ تو بھی انجمن کو حق ہوگا کہ وصیت کردہ حصہ اپنے قبضہ مین رکھے اور خواہ اس کو خرچ کرے۔

نوٹ۔ چونکہ میرے پاس جائیداد نہین ہے۔ اور مین غریب آدمی ہون۔ اس واسطے ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مین انجمن لاہوری کے امین کے پاس یا جس جگہ انجمن احمدیہ قادیان حکم دے۔ مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ جمع کرتا رہون گا۔ فقط

وصیت کنندہ

عاجز محبوب عالم احمدی موضع علاؤالدین کے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ حال وارد لاہور انارکلی

گواہ شد

حیدر شاہ احمدی ولد حشمت شاہ قوم سید ساکن لاہور

گواہ شد

محمد موسےٰ۔ سوداگر بائیسکل لاہور

کتب مفصلہ ذیل دفتر بدر سے طلب فرماوین

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے اور اس کیساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہین۔ خوش خط۔ سفید اعلیٰ کاغذ قیمت ۵ روپے رعایتی ۴ روپے جلد کی قیمت ۱۲ آنے

دُر ثمین اس مین تمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نظمین اُردو و فارسی کی ہین۔ قیمت رعایتی ۲ مجلد اور بے جلد ۴

جنگ مقدس روئیداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم قیمت ۷

وصیت ۸۶

(۱) میں مسماۃ سردار بیگم اہلیہ محمد حسین قوم جٹ ساکن تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اور لکھدیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیاں ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں۔ اور انکی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند ہونگی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیاں کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے شائع ہوئے۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد شرایط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب تفصیل ذیل ہے اور جسپر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ نیز تفصیل جائداد اخیر پر شامل کیگئی ہے۔ اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری یہ جائداد جو اسوقت جسکی قیمت مبلغ [illegible] ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیاں یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیاں کے سپرد کیجاوے۔ انجمن ہذا اسکا اختیار رکھیگی کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے۔ یا اسمیں شامل رہنے دے۔ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ اور اسکی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اسکی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد (مذکورہ بالا جائداد) کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہونگی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیاں میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگے۔ دارالامان قادیاں میں پہنچاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیاں شریف پہنچانے اور وہاں دفن کر دینے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری [illegible] جائداد وصیت کردہ جسکا میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگی۔ جسکا اعلان مجلس مذکور کیطرف سے کرا دونگی۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف انتقال نعش کیلئے کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان حکم نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکی ہونگی۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اسکو بھی وصول کرے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

گواہ شد

محمد حسین دفتر قانون گوئے ظفروال بقلم خود

العبد

سردار بیگم اہلیہ محمد حسین دفتر قانونگوئے

گواہ شد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال

فہرست جائداد

زیور حسب ذیل۔ ڈنڈیاں طلائی
۸ عدد [illegible]

ڈنڈیاں بیال گھنڈ طلائی۔ تویتڑیاں طلائی
۲ عدد [illegible] ۲ عدد [illegible]

واڈنی طلائی۔ ٹکا طلائی۔ پھول طلائی۔ بوہڑ طلائی
یکعدد [illegible] یکعدد [illegible] ۲ عدد [illegible] یکعدد [illegible]

کینٹھہ طلائی۔ گوکھڑو نقری۔ جھکے طلائی۔ بانکاں نقری
یکعدد [illegible]۔ [illegible]۔ ۲ عدد [illegible] [illegible]

لونگ۔ متفرق کپڑے وغیرہ۔
[illegible] [illegible]

(بیگ)

وصیت ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

امابعد خاکسار عبدہ جمال الدین ابن محمد صدیق ذات دائیں عرف کشمیری ساکن سیکھواں جو قادیان دارالامان سے جانب گوشہ غرب وشمال میں فاصلہ ایک فرسنگ کے واقع میں تحصیل وضلع گورداسپور کا ہوں۔ آج میں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء بوقت صبح حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور کہہ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری اس وصیت پر جس کو میں لکھ رہا ہوں عمل کیا جاوے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے میں ان تمام ہدایات کا جو درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی اور تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا میں پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگی۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ وہ یہ ہے۔

(الف) ہم تین بھائیوں نے یعنی امام الدین وخیر الدین وخاکسار نے مبلغ پانسو روپیہ کی مشترکہ اراضی رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جسمیں سے میں سوئم حصہ کے مبلغات کا مالک ہوں۔ (ب) بعض اشیاء تجارتی گھر میں مبلغ ایک سو روپیہ کے قریب ہیں (ج) قادیان دارالامان شریف کے مشرقی کنارہ پر ایک مکان بعمارت خام جسمیں چار کوٹھریاں مسقفہ اور قدرے سفید زمین جسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ کہ شرق ڈھاب وغرب شارع عام۔ شمال مکان بہادر کشمیری۔ وجنوب مکان منشی عبد العزیز صاحب پٹواری حلقہ سیکھواں کا ہے۔ اور یہ مکان ہم تین بھائیوں مذکور کا مشترکہ ہے۔ اسمیں سے بھی میں سوئم حصہ کا مالک اور قابض ہوں۔ اور یہ جائداد میری بلا شرکت غیری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد میں سے حسب الارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و محض رضامندی خدا تعالیٰ کے لئے پانچواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری وصیت کردہ جائداد (پانچواں حصہ) پر مالک اور قابض ہو جاوے جو قابل فروخت انجمن مذکور ہو۔ اس کو فروخت کر کے قیمت وصول کر کے اغراض انجمن کو پورا کرے۔ علاوہ ازیں انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ اور اسپر جو وصیت کر دی ہے میرے رشتہ دار دعویدار کوئی مانع نہیں ہے۔ کیونکہ میرے سب وارث اور رشتہدار تمام احمدی ہیں۔ اور تمام رضامند ہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکور کے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جسکا مفصل ذکر فقرہ ماسبق نمبر (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں اس جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت سیدنا مسیح موعود معہ خدام یا احمدی جماعت پڑھے۔ اور نیز میں اس موقع کی احمدی جماعت کی خدمت میں بصد منت وانکساری بطور وصیت کے عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کی نہایت مہربانی ہوگی۔ جو میری وفات کے وقت زندہ ہونگے۔ کہ میرا جنازہ اٹھا کر بشرط حصول اجازت مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ کیونکہ ہمارا گاؤں بہت نزدیک ہے۔ تھوڑی ہمت کے ساتھ یہ کام ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اجر عظیم دیگا۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کی متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متعلق متکفل میری جائداد وصیت کردہ نہ ٹھہرائی جائے۔ بلکہ میری بقیہ جائداد سے کیا جاوے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت محض ابتغاً لوجہ اللہ کی ہے۔ کیونکہ حالت آیندہ جنکا مجھکو اسوقت کچھ علم نہیں۔ کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ نمبر ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے اور پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجا سکتی ہے

(۹) یہ کہ کوئی ایسی ضرورت پیش آجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں میری نعش دفن نہ ہوسکے تو پھر اس موضع کے جس قبرستان میں میرے باپ کی قبر ہے۔ اس کے پاس دفن کیا جاوے۔ لیکن یہ اشد ضروری ہے کہ جہانتک ممکن ہو اسکی کوشش کیجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ یہ تو میری دلی خواہش اور مراد ہے ورنہ بحالت مجبوری جو حق تعالیٰ کو اختیار کریں۔ آگے خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ اسکی ذات پاک کیا کرنیوالی ہے۔ علاوہ اسکے مجالس مذکورہ کی خدمت میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے پیچھے جو میری اولاد ہو۔ ان کے لئے کوشش کیجاوے۔ کہ علم دین حاصل کریں اور نیک اور متقی اور خادم دین بنے رہیں۔ تا میرے لئے باقیات صالحات ہوں۔

انک انت سمیع الدعاء رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ آمین۔

المــــــوصی

خاکسار جمال الدین ولد محمد صدیق ذات دائیں ساکن سیکھواں تحصیل وضلع گورداسپور بقلم خود

گواہ شد

فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ۔

گواہ شد

امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی موصی بقلم خود۔

گواہ شد

خیر الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

عبد العزیز احمدی پٹواری موضع سیکھواں

گواہ شد

محمد اسمٰعیل ولد جمال الدین قوم دائیں بقلم خود

وصیّت

۱ - منکہ غلام احمد ولد محمد بخش قوم احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ کا ہون -

بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون - اور اُن کا مرید اور پیرو ہون -

۳ - مین اقرار کرتا ہون - کہ مین نے رسالہ الوصیّۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے - تمام وکمال پڑھ لیا ہے اور سن لیا ہے - مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین - پابند ہون اور ایسا ہی ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو رسالہ الوصیّت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے ہون یا آیندہ شایع ہون گے - مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے - میرا گھر ہے اور کچھ چیزین ہین - جن پر میرا اسوقت مالکانہ قبضہ ہے - اور اس جائداد مین کوئی شریک نہین - مین آج کی تاریخ سے تمام جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون - کہ میری جائداد جو اس وقت جس کی قیمت یہ ہے لـ۱۱۰ روپیہ - میرے فوت ہو جانے کے بعد کل تمام جائداد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا - کہ میری تمام جائداد کو فروخت کرے یا جیسا انجمن مناسب سمجھے کرے -

غرض انجمن کو ہر طرح سے اختیار ہے اور انجمن میری تمام جائداد کی مالک ہے - میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری جائداد سے کچھ تعلق نہین اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اُس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے

۵ - مین اقرار کرتا ہون - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو - ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا -

۶ - مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے - مین اگر قادیان مین دفن ہون یا کسی دوسری جگہ دفن ہون - ہر حینہ میری یہ وصیت قائم رہے گی - فقط

تحریر بتاریخ ۱۳ - مارچ ۱۹۰۶ء

کاتب الحروف اسماعیل پسر غلام احمد ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد - مولا بخش احمدی فارن سکرٹری انجمن احمدیہ

گواہ شد - فوجدار نمبردار احمدی کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد بقلم غلام احمد احمدی ولد محمد بخش ساکن کوٹلی ہرنرائن

گواہ شد - غلام حسین ولد غلام احمد قوم علمار ساکن کوٹلی ہرنرائن

گواہ شد محمد رمضان ولد غلام احمد احمدی ساکن مرادان

وصیت

۱ - مین مسماۃ بیگم بیوی بنت محمد رانجھہ ساکن بدر تحصیل بھیرہ - ضلع شاہ پور - زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام - بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھدیتی ہون - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتی ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ رئیس قادیان ضلع گورداسپور مسیح موعود کے کل دعاوی پر بصدق دل ایمان رکھتی ہون اور انکی مرید اور پیرو ہون -

۳ - مین اقرار کرتی ہون - کہ مین نے رسالہ الوصیّۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ وسن لیا ہے - مین ان ہدایات کی جو اس مین درج ہین - پابند ہون - اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد کی پابند رہون گی جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے - مین ان تمام کی اور ایساہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے زیورات مالیتی ۳۵۰ - اثاثۃ البیت ۸۰ - نصف حصہ گھوڑی مار - مویشی ۲۰۰ کل مالیت ... اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین - مین آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون - کہ میری جائداد جس کی قیمت اسوقت ۶۳۰ روپیہ ہے - میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کر لے یا اس مین شامل رہنے دے - یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے - یا فروخت نہ کرے - یا اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو - میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین - اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے - تو اُس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

۵ - مین اقرار کرتی ہون - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جائداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی -

۶ - مین یہ بھی وصیت کرتی ہون - کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون - تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات

انجمن مذکور جواب شائع ہو چکی ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگی دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون۔ ان کی متکفل میری جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ ہرگز نہین او سان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کار پردازان مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگی۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گی اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہوگی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکی۔ تو اسصورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر نقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قایم رہے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال جمع مین کرایا ہوگا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا میرے ورثا کو اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا

العبد۔ بیگم بیوی بنت محمد رانجہ زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر قادیان

گواہ شد۔ شیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

وصیّت

مین مسمی آلہی بخش ولد فضلدین قوم حجام ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ حال اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ڈگرو ٹریفک ڈسٹرکٹ بھٹنڈا نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی ان تمام ہدایات قواعد اور ضوابط کا پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴۔ میرا اس وقت جو ریلوے پراوی ڈنٹ فنڈ مین پانسو روپیہ ہے۔ جسمین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ سے اس کی ⅒ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ کل رقم کا ⅒ حصہ مبلغ ۵۰ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ خواہ غیر احمدی میری اس وصیّت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اور چونکہ اس فنڈ مین میری تنخواہ سے کاٹ کر جمع کیا جاتا ہے۔ سو میری حیات کے ساتھ جتنی رقم اس فنڈ مین بڑھتی جاوے گی۔ اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔ یعنے خواہ یہ کتنی رقم ہو جاوے سب کا ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے۔ جسکا ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائیداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

۶۔ مین یہ بھی وصیّت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ دار الامان قادیان مین پہنچا یا جاوے اور وہان مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مین مجلس کی طرف سے کرادون گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا۔ ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کی ذمہ وار ہوگی۔ جو میری روح کے لئے نجات کا باعث ہون گے اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر نقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن

کی جاسکتی ہے

۹ - یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

الراقم - الٰہی بخش ولد فضل دین سمبڑیالی حال سٹیشن ماسٹر ڈگرو - ریلوے بھٹنڈہ

گواہ شد

بیلی رام ولد لالہ گنگا سہائے ملک گھنری - نورمحل ضلع جالندھر

گواہ شد

خاکسار محمد سعید ماسٹر ایم - بی سکول کوہاٹ

وصیّت

(۱) میں مسمی محمد الدین ولد عزیز الدین قوم قریشی سکنہ گجو چک تحصیل و ضلع گوجرانوالہ پنجاب - حال وارد موضع جہورہ عــ تحصیل خانقاہ ڈوگراں صاحب ضلع گوجرانوالہ - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ دوم ماہ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں - اور ان کا مرید اور پیرو ہوں - اور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں - کہ میں نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے - میں ان ہدایات کا جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں - اور ایسا ہی میں ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیاں کے متعلق شائع ہوئی - یا آیندہ شائع ہونگی - بعد ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے -

(۴) میری جائیداد مشترکہ میں سے میرا حصہ مبلغ عــ روپیہ ہے - اور اسپر میرا مالکانہ قبضہ ہے - اور یہ جائیداد زیور مویشی وغیرہ ہے - میری ملکیت میں زمین نہیں ہے - میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ⅛ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں - کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت قیمتی مبلغ عــ روپیہ ہے اور ⅛ حصہ میں سے آٹھواں حصہ مبلغ عــ ہوتا ہے اس حصہ مذکور کے متعلق میرا یہ اقرار ہے کہ اسکی میں اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگا تین چار ماہ تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کر دونگا - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ اشاعت اسلام میں جہاں مناسب سمجھیں اسکو خرچ کرلیں - اب میری آمدنی جو اسوقت ... ہے اور اس کا ⅛ حصہ جو کہ ۶ ہوتا ہے وہ بھی ہر چندہ مدرسہ اور لنگر خانہ کا بابت کا ہے باقی ہم راہ انجمن مذکور کی خدمت میں ماہوار بھیجتا رہونگا اس کو بھی انجمن اپنے اغراض میں صرف کرے اور آئندہ اگر جائیداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ گئی تو اسکی مالک بھی انجمن ہے اور اگر میری آمدنی آئندہ موجودہ آمدنی سے بڑھ جاویگی تو اس کا وصیت کردہ حصہ بھی میں اسیطرح بڑھاتا جاؤنگا -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ متروکہ ثابت ہووے - تو ایسی جائیداد و فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - جیسے مفصل ذکر اپنے فقرہ ۴ میں کیا ہے - لیکن آمدنی کیطرح اگر بعد متروکہ کے متعلق ⅛ حصہ کی بھی میری وصیت ہے ⅛ حصہ کی نہ ہوگی - میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا -

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اور اگر میں قادیاں میں فوت نہ ہوں - تو احمدی جماعت میری لاش کو ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن جو اب شائع ہو چکی ہیں - یا آیندہ شائع ہونگی - دارالامان پہنچا دے - اور وہاں کا کارپرداز مقبرہ بہشتی کو سپرد کیا جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری نماز جنازہ و تکفین اور میری لاش کو قادیاں شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں - ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا - جسکا اعلان انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرا دونگا - اور اگر ان اخراجات کے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں علیحدہ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصل اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائیداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی - ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوگی - اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں - کہ چونکہ یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ تعالیٰ ہے - اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت ہے جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے - جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جبتک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کسی اور جگہ دفن نہ کیجاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجاسکتی ہے (۹) یہ کہ اگر فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی - تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہونگا - یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوتے اسکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا

العبد

محمد الدین ولد عزیز الدین قریشی سکنہ جہورہ عــ تحصیل خانقاہ ڈوگراں

گواہ شد

سید محمد جٹ کاہلو آباد کار عــ جہورہ نشان انگوٹھا

گواہ شد

بھاگ ولد محکم جٹ کاہلو سکنہ عــ نشان انگوٹھا

گواہ شد

ابراہیم ولد کالو جٹ سکنہ عــ نشان انگوٹھا

گواہ شد

چودھری گل محمد ولد ٹھانا جٹ کاہلو سکنہ عــ نشان انگوٹھا

(بیگ احمد)

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دہوکے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال اور ہائی شاک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور علاکابید وغیرہ کی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کس قدر ترقی ہے۔ تمام ہندوستان کے کارخانوں میں یہاں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے۔ لیکن اس بات کو ذرا اسخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں الکو قیمت بھی گرانی پڑتی ہے اور سودوں میں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی ان کے واسطے کوئی نہیں ہوتا چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قایم کی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور فی روپیہ کمیشن لیا جاوے گا۔ اخراجات روانگی بذمہ خریدار ہوں گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کروانے میں ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں۔ تو ان کو خالص زیور بنوا کر روانہ کیا جاویگا جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ وار ہونگے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پتے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کے معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۳ر فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ایک پیسہ فی تولہ ہوگا

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر

تصدیق میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یاد ہو کہا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مومنوں کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودہری مولابخش نارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں۔ اور ایک سال کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوائیں ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر پرچہ ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر ۱۹۰۶ء تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب بلاقیمت ہوں گے لیکن گذشتہ پرچہ مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لیکر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہینگے۔

مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعائیت

ماہ رمضان اور ماہ شوال میں رعائیت

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستوں کو بروقت اطلاع نہیں ہوئی۔ اس کے واسطے ایک ماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل نئی اصلی قیمت ۲۵ روپیہ

رعایتی ۱۲ ع ۔ جلد کی قیمت ۱۲ ار

درثمین (مکمل)

جسمیں سب شایع شدہ نظمیں ہیں اور حال میں میاں معراجدین صاحب عمر نے چھپوائی ہے قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶ ر اور بے جلد کے ۴ر

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط وکتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے الکا علاج اندک خرچ معالیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے۔ مگر اسی نے دواؤں میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باقاعدہ چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ آنے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکانہ کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت اول درجہ کی فی من پختہ مبلغ معہ اور درجہ دوم مبلغ سے مبلغ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضائع کر کے مایوس خاطر ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمائش نہ کریں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب بامرکب اپنی خوبیوں سے ہر دلعزیز ثابت ہو چکا ہے

یاقوت مروارید مرجان لیشب پہر باکستوری زعفران

وغیرہ وغیرہ کا مجرب

روح کی ایک لطیف غذا ہے ۔ مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے ۔ جوانی کی روح بڑھاپے کی جان ہے ۔ مشہور آفاق مرکب

مفرح عنبری

وزن فی ڈبیہ تولہ ۔ خوراک دو ماشہ

قیمت

فی ڈبیہ پانچ روپے (صہ) تین ڈبیہ تیرہ روپے ۱۳/ ایک درجن ڈبیہ (صہ۵)

مفرح عنبری میں خدا تعالےٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکے حاصل کرنے کے لئے اہل ملک نے لاکھوں روپے یورپ اور نیز جھوٹے اشتہاروں کی نذر کئے ہیں۔ خدائے کریم کے فضل سے اب چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے۔ اس لئے مجھے اسکی تعریف میں صفحہ سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے لہٰذا صرف ... اغراض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں ÷

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلےٰ و مفید سوجھتے ہیں دل کو وہ تقویت اور لطف پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالےٰ نے نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف دل بے چینی۔ پراگندہ خیالی وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے ÷

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان رقت و سرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فایدہ پہنچتا ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا کثرت مباشرت سے جو دماغ۔ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے ÷

مفرح عنبری جن کے اعصاب میں بوجہ کوتاہ اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آگیا ہے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے۔ مردانہ طاقت بڑھ کر چہرہ سرخ و پرنور ہو جاتا ہے ÷

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادہ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ غرض کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے ÷

مفرح عنبری اُن مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور۔ لاغر پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضائع ہو جاتے ہیں یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے تاکہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پاکر گوہر مقصود حاصل ہو ÷

مفرح عنبری کمزور۔ نحیف البدن۔ بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوشبودار۔ خوش رنگ مٹھائی کی مٹھائی۔ دوائی کی دوائی۔ غذا کی غذا ہے ÷

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ درد سر۔ ہسٹیریا یا بائی گولہ کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر ہے ÷

خان بہادر عالیجناب مولوی سید ...

عالیجناب مولوی محمد حسین صاحب ... [illegible]

عالیجناب خان بہادر ... عبد الحمید خان صاحب ... [illegible]

عالیجناب ... [illegible]

الغرض مفرح عنبری ... [illegible]

پتہ: حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

[illegible] پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے چھپوانے چھاپا گیا

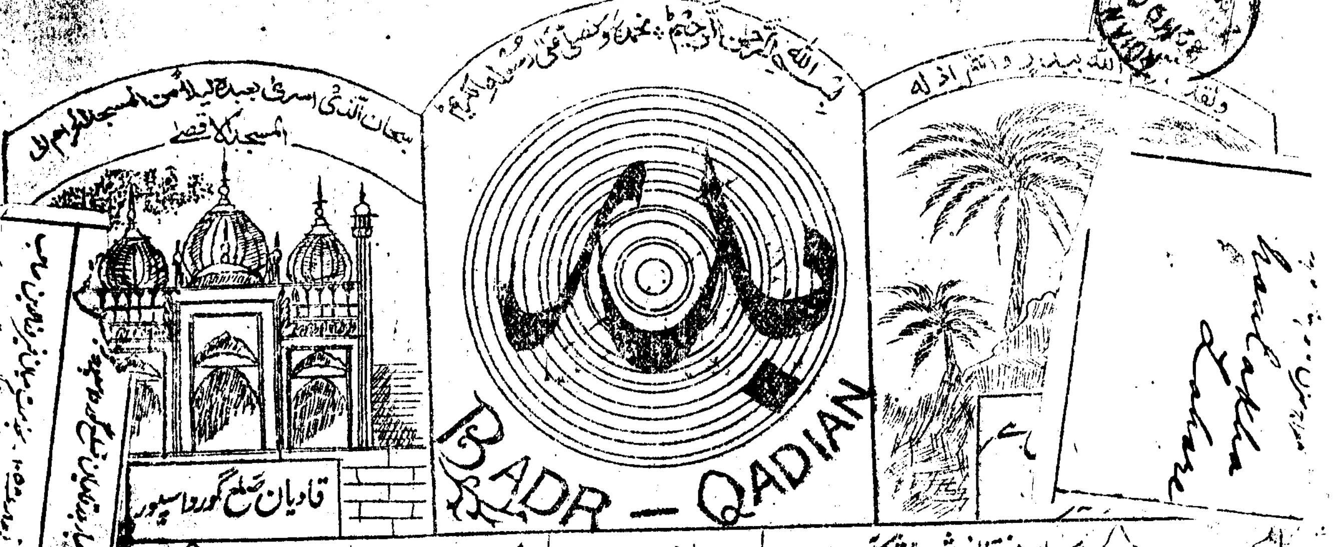

سلسلہ الجدید جلد ۲ — نمبر ۴۰	ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۴۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	نمبر ۴۰ — سلسلہ القدیم جلد ۵
	شوال ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام	مطابق	۱ — نومبر ۱۹۰۶ء	
	چہ گویم بانو گرآئی چہ ادر قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی	

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔۔ عنہ۲
معاونین درجہ اول جن کو بجائے کسی ایک کے
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو بجائے کسی ایک کے
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی سے غرباء سے جنکی آمد
ماہوار عہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت بالعد للعہ
فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ
کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان
سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ
پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا
چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار
میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی
روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید
نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے
نوکل ..... عہ افریقہ .... للعہ
منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامنش بگرفتہ بدست ما مدام
جان ما شد و با جان بیرون خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
ہر شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب عاجز محمد حسین احمدی

بدر نمبر ۴۷ جلد ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مبارک

سب حمد اس رب العلمین کے واسطے ہے جس نے انسان کیواسطے تعلقات نسب و صہر بنائے اور صلوٰۃ اور سلام اس کے رسول محمدؐ پر ہون جس نے ان تعلقات کی احسن نگہداشت کی ہم کو راہ دکھائی اور خدا کی نصرت اور تائید اس رسول کے خلیفہ پر ہو جس نے اس زمانہ مین گم شدہ ایمان کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا اور خلقت کو خالق کا چہرہ دکھایا۔ اما بعد آج ہم اس خوشخبری کو شائع کرتے ہین کہ ۷ ۲ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیہ والسلام روز پنجشنبہ کو بعد از نماز عصر صاحبزادہ **مرزا شریف احمد** صاحب کا نکاح حضرت نواب **محمد علی خان** صاحب کی اکلوتی بیٹی **زینب بیگم** کے ساتھ ہوا اور مبلغ ایک ہزار مہر مقرر ہوا۔ اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ جو قادیان حاضر ہے نے مہمان خانہ کے اوپر کے صحن مین جمع ہوئی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود صدر نشین تھے اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے خطبہ پڑھا (جو انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین اخبار مین ملاحظہ فرماوین گے)

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا وجود بھی ایک آیت اللہ ہے کیونکہ اس کی پیدائش سے پہلے اس کے متعلق خدا تعالےٰ کے الہام کے مطابق پیشگوئی شائع کی گئی تھی۔

اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہین حضرت امام کی خدمت مین اور حضرت ام المومنین اور حضرت میر صاحب اور والدہ محمد اسحٰق کی خدمتمین اور انکے تمام لواحقین اور اہل بیت کی خدمتمین اور تمام احباب احمدیہ کی خدمتمین اور حضرت نواب صاحب کی خدمتمین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق مین اپنے فضل و کرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین

"بدر"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - مبارکباد
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ڈایری
صفحہ ۵ - بلاد اسلامی
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ - ایک اعذ نشان
صفحہ ۸ - ۹ - پبلک تقریب
نجیب آباد کا ایک مخالف مولوی
صفحہ ۱۱ - وصیت
صفحہ ۱۳ - ذکر الحکیم
صفحہ ۱۳ - ۱۴ - اشتہارات
صفحہ ۱۶ - " "

بدر

۴- شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲- نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵- نومبر ۱۹۰۶ء - آج رات ستائیسوین رمضان المبارک تھی - اور اس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شب قدر کی ہوتی ہے - مین نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو - پس مین اُوٹھا اور مین نے نماز پڑھ کر دُعا کی - بعد مین مفصلہ ذیل الہامات ہوئے

(۱) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا - (یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے)۔

(۳) **تیری دعا قبول کی گئی** - اور یا شاید کمترین سے مراد کوئی شریر مخالف ہے - اصل مین یہ ہر سہ الہام پیشگوئیان ہین - خواہ ایک شخص کے لئے ہون اور خواہ تین جدا شخصون کے حق مین ہون -

۱۸- نومبر ۱۹۰۶ء - رؤیا - (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ مین ایک آدمی چرس لگا رہے ہین - پھر غیب سے آواز آئی - **مُبارک**

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھون کے سامنے پھر گیا اور اس کے بعد الہام ہوا -

ما وقفت موقفاً اغیض من ھذا
ان بطش ربک لشدید

ترجمہ - اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر تو نہین بیٹھا - تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے -

ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ایک انگریز کی رائے

مَین نے آپ کے رسالے کو جس کا نام ریویو آف ریلیجنز ہے اور جو اعلیٰ درجہ کی قابلیت کے ساتھ لکھا گیا ہے - پڑھا - مجھے اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے تیرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور مین نے جسقدر ممکن تھا - کوشش کر کے انگریزی زبان مین جسقدر کتابین اسلام پر لکھی گئی ہین - (خواہ ان کے مصنف مسلمان تھے یا غیر مسلمان) سب جمع کی ہین اور اب اسلامی مذہب کا ایک خاصہ کتب خانہ میرے پاس جمع ہو گیا ہے - مگر اب تک مین نے ایک بھی ایسی کتاب نہین پڑھی جسمین اسلام کی حمایت اس قدر زور کے ساتھ کی گئی ہو - جیسا کہ آپ کے شاندار پرچے مین - مین آپ کو اس قابل قدر پرچے کا ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے مبارکباد دیتا ہون

ڈائری

القول الطیب

۱۸ - نومبر ۱۹۰۶ء اس بات ذکر تھا کہ بعض شہروں میں جہاں طاعون کا خوف تھا - گورنمنٹ چوہے مروانے کا انتظام کر رہی ہے اور ایک اخبار والے نے جو سناتن ہندو ہے اور کسی جی کا مارنا گناہ سمجھتا ہے - اس تجویز کی اس پیرایہ میں تردید کی ہے کہ چونکہ چوہوں میں طاعون کا مادہ ہوتا ہے - اس واسطے ان کو پکڑنا اور مارنا خود بخود طاعون کو ردی مادہ کو منتشر کرنا ہے - حضرت نے فرمایا یہ ظاہری تدابیر ہیں - مگر جب تک باطنی تدبیر نہ کی جاوے - طاعون کا اس ملک سے جانا ناممکن ہے - ممکن ہے کہ جیسا کہ اس اخبار والے نے لکھا - طاعونی چوہوں کو پکڑنا اور ہاتھ لگانا وغیرہ بھی کسی حد تک ضرر رساں ہو - لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ سب حیلے کیمیا گروں کے سے خیال ہیں - کہ شاید اس بوٹی سے سونا بن جاوے - شاید اُس سے سونا بن جاوے خدا تعالیٰ نے اس وقت شمشیر برہنہ کر کھڑا ہے - اور وہ چاہتا ہے - کہ دنیا اس کے وجود پر ایمان لائے - جب تک دنیا کے لوگ اپنی بدکاریوں اور ضد اور تعصب اور فحش گوئی کو چھوڑ کر اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی تحقیر سے توبہ کر کے نیکی اختیار نہ کر لیں - تب تک خدا تعالیٰ اس عذاب کو ان کے سر سے دور نہ کرے گا - تعجب ہے کہ ہماری گورنمنٹ ظاہری اسباب کو لیتی ہے - مگر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتی - پہلے اسلامی بادشاہوں کے متعلق سُنا جاتا ہے - کہ وہ ایسے مصائب کے وقت راتوں کو اٹھ کر رو رو کر دعائیں کرتے تھے - جو لوگ خدا کو سچے دل سے ماننے والے ہوتے ہیں وہ یہ تماشا دیکھ لیتے ہیں کہ ذرہ ذرہ اس کے قبضہ میں ہے - یہاں تک کہ ہمارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہیں - برخلاف اس کے آجکل کے تعلیم یافتوں کا یہ حال ہے کہ اپنی گفتگو میں لفظ انشاء اللہ بھی بولنا خلاف تہذیب سمجھتے ہیں - کتابوں کی کتابیں پڑھ جاؤ کہیں خدا کا نام تک نہیں آتا - لیکن اب وقت آ گیا ہے - کہ خدا تعالیٰ اپنی ہستی کو منوانا چاہتا ہے -

مسلمان اور مساجد

ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللّٰہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا ۔

ترجمہ - اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا ذکر ہونے سے منع کرے اور اس کی بربادی میں کوشش کرے -

مسجدوں کو اسلامی بول چال میں خانہ خدا اس لئے کہتے ہیں - کہ کسی شخص یا قوم کو ان کے اس استعمال سے روکنے کا کسی کو حق حاصل نہ ہو جس کے لئے وہ بنائی جاتی ہیں - مسجدوں میں ذکر الٰہی سے روکنے والے کو سب سے بڑھ کر ظالم کہا گیا ہے - حضرت رسول کریم سرور کائنات صلعم نے کبھی کسی کو مسجدوں سے نہ روکا اور نہ ہی صحابہ کبار کے زمانہ میں مسجدوں میں ذکر الٰہی سے کسی کو روکاوٹ کی گئی اور ان کے بعد بھی اسلامی کامیابیوں کے زمانہ میں کہیں ایسی رکاوٹوں کا پتہ نہیں ملتا - کہ مسلمانوں نے کبھی کسی مسلمان کو مسجد میں ذکر الٰہی سے روکا ہو - لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ جس کی خرابیاں حد و نہایت سے بڑھی جا رہی ہیں - خود تو عام طور پر مسلمان مسجدوں میں نمازوں اور ذکر الٰہی کے لئے آنا گوارا نہیں کرتے - مسجدوں کی کثرت اور نمازیوں کی قلت سے مساجد کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہیں - پھر جہاں کہیں کسی قوم کو خوف خدا نے کسی مسجد کو آباد رکھنے اور اس میں ذکر الٰہی اور نمازیں پڑھنے کے لئے آمادہ اور منتخب کیا ہو ان کو طرح طرح کے حیل سے روکنا شیوہ بنا کر اپنی نخوت سپر بنے ہیں - کہیں جمعیت اور زور سے کام لیتے ہیں اور کہیں مقدمات کرتے ہیں - اور کہیں کہیں جبراً کسی کی مسجد کو چھین کر قانون اپنے ہاتھ میں لے کر عدالت کی حفاظت میں جانے کے لئے نماز پڑھنے والے فریق کو مجبور کرتے ہیں - کہیں کھلے طور پر بورڈ لٹکا کر لگائے ہوئے ہیں کہ فرقہ مخصوصہ کے سوا یہاں جو نماز پڑھے گا - اس کو ذلت سے نکال دیا جاوے گا حال میں نظائر ہمارے سامنے موجود ہیں - جن میں احمدی جماعت کے حقدار لوگوں سے مسجدیں چھین لینے اور ان کو نمازیں پڑھنے سے روکنے کے لئے طرح طرح کے جلسے کئے گئے - چنانچہ کپورتھلہ - انبالہ - وغیرہ میں مسجدوں کے مقدمات میں مخالفین کو سخت ذلت اُٹھانی پڑی - اور اس بے لاگ اور پر انصاف حکومت کے انصاف سے مسجدیں احمدیوں کی دی گئیں -

سیالکوٹ میں ایک حقدار احمدی سے مسجد چھیننے اور نمازوں سے روکنے کے لئے مقدمہ کیا گیا - جو دو عدالتوں سے خارج ہوا - اور اب مخالفین کی طرف سے چیف کورٹ میں اپیل دائر ہے - ان لوگوں کا حسد ایسا بڑھا ہوا ہے - کہ سچ کو چھپانے سے کسی مرحلہ پر باز نہیں آتے ایک جج صاحب چیف کورٹ نے جن کے کمرہ میں یہ مقدمہ تھا یہ مناسب سمجھ کر کہ یہ مقدمہ بنچ ہی کرے - چیف کورٹ بنچ میں ارسال کر دیا لیکن مخالفوں نے مشہور کر دیا اور اخباروں میں لکھوا دیا - کہ مقدمہ ڈویژنل کورٹ میں واپس بھیجا گیا -

اسی طرح لاہور میں گمٹی والی مسجد مخالفین نے یورش کر کے احمدیوں سے چھین لینی چاہی - پولیس نے امداد کی - اس واسطے مخالفین کے منصوبے پیش نہ گئے - مقدمہ جاری ہے -

وی پی

بقایہ داروں کے نام ہر سالی ہو رہے ہیں

پان اسلامی

(منقول از [illegible])

معزز ہمعصر اللواء مصر مطبوعہ ۲۲ - اکتوبر سنہ ۶ء درمیں المجلس انسیابی الفارسی کے عنوان سے ایک طویل مضمون ایران کے سرکاری گزٹ کے حوالہ سے چھپا ہے جس کا ترجمہ بغرض دلچسپی ناظرین جاسوس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فارس کے اراکین سلطنت نے قوانین انتخاب پارلیمنٹ تیار کرین گے۔ بعد شہنشاہ ایران کی خدمت مین پیش کئے۔ ہز مجسٹی شاہ کجکلاہ نے انہین پسند فرما کر بالفاظ ذیل اس کی تصدیق فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب صدراعظم صاحب جو قوانین ہمارے سامنے پیش ہوئے ہین بالکل درست ہین اور ہم خوشی سے اجازت دیتے ہین کہ انپر عملدرآمد کیا جاوے - ۲۰ - رجب سنہ ۱۳۲۴ھ

مظفر الدین

قوانین انتخاب حسب ذیل ہین۔

(۱) پارلیمنٹ کے ممبر امرا و قاچار - علما و طلبا علوم - سادات - تجار - صاحب املاک - مزارعین - اور صناعون مین سے انتخاب کئے جائین گے۔

(۲) جو لوگ پچیس (۲۵) سال سے کم عمر کے ہون گے جو لوگ ایران کے رہنے والے نہ ہون گے جو لوگ اپنی قوم مین مشہور نہ ہون گے وہ ممبری کے لئے انتخاب نہین کئے جائین گے۔

(۳) عورتین - لڑکیان - نابالغ (۲۵ سال سے کم عمر کے) سزا یافتہ - کج اخلاق - بدعقیدہ اور ملازمان سلطنت ایران اس انتخاب سے محروم رہینگے۔

(۴ و ۵) جو لوگ فارسی زبان مین نوشت و خواند نہ کر سکتے ہون گے۔ وہ ممبر نہین بنائے جائین گے۔

(۶) ولائیت طہران مین (۳۲) ممبر یعنی امرا و قاچار (۴) علما و طلبہ (۴) سوداگر (۱۰) ملاکین و کاشتکار (۱۰) دیگر اہل حرفہ (۴) چنے جائین گے۔

صوبہ طہران کے علاوہ حسب ذیل دیگر صوبون سے بھی مفصلہ تعداد ذیل ممبر انتخاب کئے جائین گے۔

آذربائیجان مین (۱۲) خراسان و سیستان و تربت مین (۱۲) گیلان و طالش مین (۶) مازندران - تنکابن و استرآباد مین (۶) خمسہ قزوین و شسان مین (۶) کرمان و بلوچستان مین (۱۲) فارس و بنادر مین (۱۲) عربستان - لرستان و بروجرد مین (۶) کرمانشاہ و کروس مین (۶) کردستان و ہمدان مین (۶) اصفہان یزد و قم و سادہ مین (۱۲) عراق ملایر - تویسرکان و نہاوند مین (۶) جملہ (۱۰۲)

(لیکن اللواء مین میزان (۱۲۸) دی گئی ہے جس سے شبہ پڑتا ہے کہ وہ میزان غلط ہے یا یہ وجہ ہو کہ کسی صوبہ کی تعداد غلطی سے کم لکھہ دی گئی ہو - جس کا اندازہ ناچیز ایڈیٹر نہین لگا سکتا کیونکہ بجنسہ ترجمہ کر دیا گیا ہے - (ایڈیٹر)

(۷ و ۸) یہ امر لازم ہوگا کہ انتخاب کرنیوالون کی تعداد دو سو سے زیادہ نہونے پائے ہر شہر اور ہر صوبہ کی طرف سے ایک ممبر منتخب ہوگا اور ہر صوبہ کے صدر مقام مین انتخاب کا بھی انتخاب یعنی انتخاب ثانی ہوگا۔

(۹) ہر ایک ضلع و صوبہ مین ایک انتخابی کمیٹی قایم ہوگی - اور وہان کا حاکم صدر جلسہ ہوگا اور چھوٹی چھوٹی ماتحت کمیٹیان بھی ہر جگہ قائم کی جائین گی اور انہین کمیٹیون کے ذریعے ممبر یا نائب انتخاب کئے جائین گے۔

(۱۰) انتخاب کرنے والون کے خلاف جو عرضیان گذرینگی وہ انتخاب مین مانع نہ ہونگی

(۱۱) جن لوگون کو مرکزی ماتحت کمیٹیون کی نسبت کچہ شکایت ہو - وہ صوبہ کی صدر کمیٹی سے شکایت کر سکتے ہین اگر وہان سے شکایت رفع نہ ہو - تو پھر وہ اپنی شکایات پارلیمنٹ مین بھیج سکتے ہین۔

(۱۲) اگر کوئی ممبر زمانہ انتخاب ثانی سے چھہ ماہ پہلے مرجائے یا مستعفی ہوجائے تو اس کی جگہ فوراً دوسرا منتخب کر لیا جاویگا۔

(۱۳) ہر ولایت کی انتخابی کمیٹی پر واجب ہے کہ وہ منتخبین کے نام فوراً پارلیمنٹ مین بھیجدے تاکہ اونہین اخبارات مین مشتہر کر دیا جاوے۔

(۱۴) منتخب شدہ ممبرون کو لازم ہے کہ اپنی مقامی کمیٹی سے اپنے انتخاب کی نسبت ایک سارٹیفکٹ لے لیں - تاکہ پارلیمنٹ مین ان کے لئے ثبوت ہو۔

(۱۵) انتخاب بذریعہ قرعہ اندازی یا کثرت رائے سے ہوا کرے گا - (عربی کے یہ اصل الفاظ کس قدر پیارے معلوم ہوتے ہین - کہ یکون الانتخاب بالاقتراع واغلبیۃ الآراء اگر ناظر عربی سمجہ سکتے تو مین سارا مضمون عربی ہی میں نقل کر دیتا - ایڈیٹر)

(۱۶) منتخب شدہ ممبرون کے نام بغرض آگاہی عوام اخبارات مین شائع کر دئے جائین گے۔

(۱۷) جو ممبر شہر سے اور دیہاتون مین منتخب ہون گے - ان کی شرکت کی جگہ و انتظام حاکم صوبہ و ضلع مقرر کریگا۔

(۱۸) حکومت ایران پر واجب ہے کہ رسم قرعہ اندازی و رائے دہی کے فارم پہلے سے چھپوا کر پبلک مین تقسیم کر دے۔

(۱۹) جو لوگ منتخب ہوجاوین ان کو فوراً طہران مین پہنچ جانا چاہیئے - کیونکہ خاص طہران مین انتخاب پورا ہوتے ہی پارلیمنٹ کا افتتاح ہوجائے گا۔

(۲۰) نائبان پارلیمنٹ کی تنخواہ پارلیمنٹ خود اپنی مرضی سے مقرر کرے گی۔

(۲۱) ہر ممبر صرف دو سال کے لئے منتخب ہوگا اور اس میعاد کے ختم ہوتے ہی نیا انتخاب شروع ہوجائیگا۔

(۲۲) پارلیمنٹ کے جن نائبون کو انتخابی کمیٹی کے متعلق کوئی شکایت ہو تو وہ اپنی عرضیان پریسیڈنٹ پارلیمنٹ کے پاس بھیجدین۔

انتخاب الاخبار

پنشن۔ فرڈ نینیڈ پاشا مرحوم سلطانی مدرسہ طبی کے ایک استاد کی وفات پر شاہی محکمہ پنشن نے ان کے پس ماندوں کے لئے (۲۵۰) قرش ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا۔ (لسان)

تحائف حرمین۔ وزارت اوقاف تحائف حرمین کی فہرست باب عالی میں پیش کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال زیادہ تر کپڑے بھیجے گئے ہیں اور یہ تحائف امین حرّہ ہمایوں کے ساتھ جائینگے۔ ان کپڑوں کی تقسیم امین موصوف کما نیر افواج محافظ قوافل اور مشائخ حرمین کی نگرانی مین کی جلئے گی۔

کامیاب طلبہ۔ اس سال شکل ملٹری انجنیرنگ کالج سے ساٹھ طالب علم کامیاب ہوکر نکلے جن کو بضابطہ سند اور میدانی اور قلعہ جات کے گولہ اندازوں میں چاوش کا رتبہ ملا۔ اور فوراً ان کو مختلف فوجوں مین جگہیں مل گئیں۔

طبی جماعت۔ گورنمنٹ عثمانیہ ہر سال ماہ شوال المکرم کے شروع ہوتے ہی ایک جماعت ہوشیار ڈاکٹروں کی سرزمین حجاز مین بھیجا کرتی ہے۔ تاکہ حاجیوں کی صحت وصفائی کی کامل نگرانی رہے چنانچہ اس سال بھی ڈاکٹروں کا انتخاب ہوگیا۔ اور وہ بعد عید روانہ ہو جائینگے۔ یہ لوگ چار مہینے ملک حجاز مین بسر کرتے ہین۔

جدید تارپیڈو شکن جہاز۔ کنٹر ایڈمرل احمد پاشا جن کو بمقام جنیوہ اس خدمت پر مامور کیا گیا تھا۔ کہ اٹلی کے کارخانہ انسالڈو و آرم اسٹرانگ سے سات تارپیڈو شکن جنگی جہازات جو حسب فرمائش عثمانیہ تیاری کے قریب ہین جا کرے آئین۔ اب وہ ان جہازوں کو لے کر آستانہ علیا کی جانب آرہے ہیں۔

معدنیات۔ حکم سلطانی صادر ہوا ہے کہ دولتلو فہمی پاشا ناظر رسومات کی زیر صدارت ایک کمیٹی ان متعدد معدنوں کی تحقیقات کے لئے مرتب کی جائے۔ جو ایک سال کے عرصہ مین قلمرو عثمانیہ کے اندر دریافت ہوئی ہین کئی ایک تجربہ کار افسر اور خاص کر وزیر جنگلات اور معادن دولتلو سلیم پاشا بھی اس کمیٹی کے ممبر ہون گے۔

عثمانی فوجی مدرسہ۔ فوجی مدرسہ پنکلدی مین کامیاب طلبہ کو علمی تمغہ جات عطا کرنے کا جلسہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ ہوا اول درجہ مین پاس ہونے والے طلبہ کو سنہری اور دوم درجہ والوں کو روپہلی تمغہ جات دئے گئے۔ زکی پاشا کمانیر افسر توپ خانہ صدر انجمن تھے اور جلالتمآب سلطان المعظم کی طرف سے تین افسر شریک ہوئے تھے۔ جنہوں نے طلبہ اور حاضرین کو شاہی سلام پہنچایا اور سب لوگ زور سے چیخ اٹھے۔ پادشاہم چوق یشار۔ دولتلو زکی پاشا اور عصمت آفندی (جو اس سال سب مین اول پاس ہونے والا طالب علم تھا) نے تقریریں کیں اور عصمت آفندی نے کہا کہ ہم فوجی نوجوانوں کو ملک و دولت پر اپنی جانین فدا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے افسروں کی تعمیل حکم مین ذرا بھی چون وچرا نہ کرنی چاہیئے اس طالب علم کی تقریر نہایت جوش سے بھری ہوئی تھی جس کو سن کر حاضرین نعرہ ہائے مسرت مارتے اور پادشاہم چوق یشار کی صدائیں بلند کرتے تھے۔ آخر مین صدر مجلس نے چیدہ کامیاب طلبہ کو سنہری اور اسی قدر کو روپہلی میڈل اپنے ہاتھوں سے پہنا کر انہیں مبارکباد دی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

نمائش دستکاری۔ استنبول کے مدرسہ دستکاری کے طالب علموں نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں کے نمونوں کی نمائش کھولی ہے یہ نمائش عید الفطر کے دنوں تک برابر کھلی رہیگی اور لوگ وہاں کی چیزیں دیکھنے جائینگے ممبران کمیٹی تجویز انعام نے تین لڑکوں کے لئے اعلیٰ انعامات مقرر کئے ہین روغنی تصویر اور نقشہ کشی کا انعام سامی بک کو۔ فن کی تعمیر کی انجنیری کا انعام سیرو آفندی فوزی" کو۔ اور پلیٹ کھودنے کا انعام الکسان آفندی بویاجان" کو ملا۔ (پیسہ اخبار)

ایران کی آزادی انگلستان وروس کے درمیان

سرایڈورڈ گرے نے ہاوس آف کامنز مین سر ہنری کاٹن کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ روس سے جو قرارداد ہوگی اس مین ایران کی آزادی اور اس کے علاقہ کی اصلیت برقرار رکھی جائیگی۔" پر آخر یہ قرارداد کس مادہ مین ہوگی؟ ضرور ہے کہ تجارتی حقوق وفوائد کی تقسیم حد ان کی نسبت سلطنتین کا سمجھونہ اصل مقصود قرار دیا ہو پس یہی اس کے حق مین بانجام کار سم قاتل ثابت ہوگی مدبران انگلستان لاکھ انکار کرین اور بہی خواہان ایران کو لاکھ اطمینان دلائین۔ لیکن اگر مجوزہ معاہدہ کی صورت مین ایران کے لئے کسی پہلو سے کوئی نیا عہد شروع ہونے والا نہین تو پھر جدید عہد وپیمان کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ اطمینان کس خدشہ کی طرف دلایا جاتا ہے۔ ان باتوں سے تو انہین لوگون کو تسلی ہو سکتی ہے۔ جو دول یوروپ کی ڈپلومیٹک چالون اور ان کی قدیم عادت سے واقف نہ ہوں ہمین تو قوی اندیشہ ہے کہ روس اور انگلستان کا اتفاق ایران کے حق مین جلدی یا بدیر مگر ضرور ہی بعض اہم انقلابات اور پریشانیوں کا موجب ہوگا۔ شکر ہے کہ کجکلاہ کی بیدار مغزی سے وہان بھی اب ایک پارلیمنٹ قائم ہو گئی ہے جس کے اراکین اگر ہوشمندی اور انجام بینی سے کام لین تو آنیوالے خطرہ کی بہت کچھ پیشبندی کر سکتے ہین۔

ٹرکی اور بلغاریہ۔ ہمعصر المؤید مصر بحوالہ کارسپانڈنس پالٹیکس لکھتا ہے کہ اندنوں بلغاریہ نے ٹرکی سے میل اور قربت حاصل کرنے کی بہت کچھ خواہش ظاہر کی ہے حال مین فرڈی نینڈ والئی بلغاریہ اور دولتلو نجیب پاشا معتمد عثمانی کی جو ملاقات ہوئی ہے باری النظر مین اس ملاقات نے سلطنت عثمانیہ اور بلغاریہ کے دوستانہ تعلقات پر بہت اچھی روشنی ڈالی ہے امیر بلغاریہ نے دولتلو نجیب پاشا کی خاطر مدارات اور عزت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور بوقت رخصت اسٹیشن تک پہنچانے بھی آئے۔ حضور سلطان المعظم نے امیر موصوف کی اس مخلصانہ ودوستانہ کارروائی کو بہت پسند کیا اور اپنی خوشی ظاہر کی۔

بدر اخبار قادیان

مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء

ایک نشان — [illegible] جب [illegible] کہا گیا تھا ... اس زمانہ میں [illegible] حضرت کے صادق ہونے کے مقابلہ میں نبوت [illegible] اور امامت اور خلافت کے بہت سے مدعی [illegible] ہیں۔ [illegible] ایک کا دعویٰ [illegible] کو "ایک اور نیا ملہم امام [illegible]" کی سرخی کے نیچے شائع کیا ہے۔ [illegible] کہ بعد میں کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اس زمانہ کا [illegible] تھا اور اسباب ہی ایسے [illegible] تھے کہ اگر کوئی اور بھی مدعی مجدد ہونے کا [illegible] کامیاب ہو جاتا۔ ایسے شخصوں کا [illegible] اور کاذب کے درمیان فرق ہو جاوے اور تا کہ معلوم ہو جاوے کہ [illegible] ہیں۔ ان کا کیا انجام ہوتا ہے [illegible] شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں۔ ان کا کیا حال ہوتا ہے [illegible] ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں [illegible] ایک بہیر کا قدر و منزلت [illegible] معلوم ہوتا ہے اور پھولوں کی خوبی اور لطافت [illegible] ظاہر ہوتی ہے کہ جب خار اس کے [illegible]

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
گر نبودے [illegible] کار در جنگ [illegible]
کے شدے جوہر [illegible] آشکار
روشنی را قدر [illegible]
[illegible]
ہست صادق [illegible]
عذر [illegible]

ہمارے دیکھتے دیکھتے کئی ایک جھوٹے مدعی ناکامی اور نامرادی کے ساتھ ہلاک ہو چکے ہیں جن میں سے ایک تازہ مثال چراغدین جمونی کی ہے جو کہ مسیح ہونے کا مدعی ہو کر تھوڑے عرصہ میں بمعہ اپنے دو بیٹوں کے طاعون کا شکار ہو گیا۔

اب ایک نئے مدعی امامت کا نام قاضی عبدالعزیز [illegible] ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں مجدد اسلام ہوں اور جابر خلافت یافتہ ہوں اور [illegible] اعلان کرتا ہے [illegible] یہ مسئلہ ہے کہ اس زمانہ میں کسی کو الہام [illegible]

[illegible] شہر [illegible] — ایک معزز [illegible] کلکتہ کے [illegible] سوال کیا ہے کہ [illegible] صاحبان کے واسطے [illegible] ہے یا کہ نہیں [illegible] [illegible] [illegible] اپنی [illegible] ہوں۔

[illegible] — رمضان گزر گیا [illegible] ماہ عید کا چاند آسمان پر [illegible] اور روزہ داروں کے واسطے [illegible] کی تکمیل کی خوشخبری لایا۔ پس [illegible] عید ہوئی۔ صبح قریب [illegible] نماز عید ادا کی گئی۔ علاوہ ان احباب کے جو قریب قریب کے دیہات سے تشریف لائے۔ بیرونجات میں سے لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب، ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب، بابو محمد اشرف صاحب، میاں شیخ محمد صاحب، ضیاء الدین صاحب، سید [illegible] صاحب، شیخ تیمور صاحب اور امرتسر سے شیخ نورالدین صاحب، کپورتھلہ سے منشی [illegible] صاحب اور [illegible] صاحبان تشریف لائے۔ خطبہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے [illegible] [illegible]

حال کے علمائے اسلام — [illegible] ایک مضمون [illegible] شائع کرتے ہیں۔ جس کی سرخی ہے "وہ ہمارے ذرائع معاش" اور اس کے ذیل میں علمائے اسلام کا بھی کچھ ذکر کرتے ہیں۔ ہم اس میں سے بعض فقرے نقل کئے جاتے ہیں۔ علماء کے متعلق ایسے فقرات کا اخباروں میں شائع کرنا ان وجوہات میں سے ایک ضرور ہے کہ یا تو قوم کی حالت ایسی گر گئی ہے کہ علماء کی قدر نہیں رہی یا علماء کی حالت ایسی [illegible] ہو گئی ہے کہ وہ قابل قدر نہیں رہے ہر دو صورت میں زمانہ کسی مصلح کو طلب کرتا ہے۔ وہ فقرات یہ ہیں۔

"[illegible] اور بہت سے علمائے اسلام نے [illegible] فرمایا ہے کہ [illegible] کسی [illegible] نہیں فرمایا ہے۔ تو ہمارے علماء [illegible] تجارت کے مقابلہ میں [illegible] فضیلت اور ارادہ سے روپیہ حاصل کر لینا [illegible] پر ہیزگاری اور رنگ چڑھا [illegible] اور مقرر کر رکھا ہے۔ [illegible] ان کے آگے ہاتھ پھیلانے کو خدا بھی ہمارا اور شرم [illegible] فرماتے اور باوجود اس کے اکثر [illegible] کے پیشہ میں بہت بڑے مالدار بھی ہو گئے۔ پھر دیکھو وہ تجارت کے پاس نہیں پھٹکنے اور زکوٰۃ اور [illegible] سبیل اللہ دینے کے لئے کسی [illegible] میں ان کا ہاتھ دراز نہیں ہوتا۔ تجارت کو فروغ دینے کے لئے علم و عقل اور روپیہ [illegible] ضروری ہے۔ علم و عقل میں تو ہمارے علماء [illegible] تجارت میں [illegible] لغزش اور [illegible] خزانہ کو [illegible] زوال [illegible] ہیں۔ اور [illegible] ترقی کیا تھا [illegible] علماء نے [illegible] اسلام [illegible] دنیا و ما فیہا [illegible] اور خاص [illegible] اتفاق ایسا [illegible]

اگر ہمارے علمائے کرام [illegible] اپنی جاہ داری [illegible] ہندوستان [illegible] مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد پیدا کر [illegible] تجارت [illegible] ان کے لئے [illegible] میدان کیسے موجود اور طیار رکھی ہوئی ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ خود علماء میں نفاق کی تلوار چل رہی ہے اس صورت میں بیچارے

مبارک تقریب

صاحبزادہ شریف احمد کے نکاح پڑھا گیا وناظرین نے اخبار ہذا کے صفحہ ۲ پر دیکھی ہوگی۔ یہ تقریب بہت سے پہلوؤں سے بڑی خوشی اور خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش کا موجب ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جناب خان صاحب محمد علیخان نے سلسلہ حقہ کے ساتھ سچے اخلاص اور عقیدت کے سبب اپنے وطن مالوف پر اور اپنی جاگیر کے اندر سکونت اختیار کرنے پر قادیان کی رہائش کو ترجیح دی اور ہجرت کرکے حضرت امام علیہ السلام کے قدموں میں آبیٹھے۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کا ایک تعلق اس خاندان کے ساتھ کرا دیا۔ جس کے واسطے قیامت تک برکتوں اور رحمتوں کے بڑے بڑے عظیم الشان وعدے خدا نے کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مشیت نے جو عزت حضرت مرزا صاحب کے طفیل اس خاندان کو بخشی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے کہ عنقریب بڑے بڑے بادشاہ اس خاندان کے ممبروں کی کفش برداری اپنے واسطے فخر سمجھیں گے اور جو روحانی درجہ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو عطا فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ زمین کے چاروں کونوں میں سے خدا تعالیٰ نے اپنی رسالت کے واسطے اس ایک شخص کو برگزیدہ کیا ہے۔ لیکن اس عزت روحانی کے علاوہ خدا تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق اپنے مامور کو ایک اعلیٰ خاندان ہی سے برگزیدہ کیا ہے۔ جس کے ممبر تخت شاہی پر بیٹھنے والے اور ریاستوں اور جاگیروں کے مالک گذرے ہیں اور پھر آج اس گھر کو خدا تعالیٰ نے اپنی برکات کا ایسا نزول گاہ کیا ہے کہ جس قدر عزت، آرام اور آسائش کے سامان اس گھر کے واسطے زمین کے ہر طرف سے مہیا ہوتے ہیں وہ بڑے بڑے بادشاہوں کو اس کے لئے بھی نصیب نہیں۔ پس ہر پہلو سے یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل جناب خان صاحب مدوح کی دختر نیک اختر کے واسطے ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ تعلق جانبین کے واسطے خدا تعالیٰ کی بڑی رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ ہو اور اس کے قرب کے حاصل کرنے کا سبب ہو اور قیامت تک اس پر برکات نازل ہوں۔

نجیب آباد کا ایک مخالف مولوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس عالی جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ راقم الحروف خاکسار ڈاکٹر عبدالمجید خان احمدی نجیب آبادی گذارش پرداز ہے کہ میں مقام نکسر ضلع سہارنپور سے عرصہ چھ سات ماہ کے بعد واپس نجیب آباد آیا یہاں آکر احمدی بھائیوں سے مل کر مسرت حاصل ہوئی اور بہت سی نئی باتیں یہاں کے متعلق دیکھیں منجملہ ان کے ایک نجیب آبادی منکر یعنی ملا نجیب اللہ بانی مدرس مدرسہ عربی نجیب آباد کا وہ سلسلہ مراسلت ہے۔ جو بھائی عبدالعلیم خان صاحب احمدی کے ساتھ جاری رہا افسوس کہ میرے مذکور الصدر بھائی کی بردباری اور درگذر نے ایک گستاخ شخص کے قابل شرم حرکات کو پبلک پر اسوقت تک ظاہر نہ ہونے دیا۔ اور سلسلہ مراسلت قطع ہونے پر طرفین کی تمام تحریریں اخبار کے ذریعہ سے شائع ہو سکیں ہیں۔ جو واقعات زبانی سنے یا جو تحریریں میری نظر سے گذریں۔ ہم شرح ہیں کہ کسی غیر احمدی شخص نے جماعت احمدیہ منڈاور کا شائع کردہ اشتہار بھائی عبدالعلیم خان صاحب سے لیکر ملا نجیب اللہ کو جا کر دکھایا۔ ملا صاحب آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جوش میں آکر اشتہار کی پشت پر بھائی عبدالعلیم خان صاحب کو مخاطب کرکے ایک تحریر لکھی جس میں نہ سلام تھا نہ بسم اللہ اور حمد و نعت سے شروع ہوئی تھی۔ نہ اخیر میں کاتب کا نام تھا۔ بھائی صاحب موصوف نے اس کا جواب بدوں کسی خاص شخص کو مخاطب کئے ہوئے لکھا (کیونکہ نجیب اللہ نے اس تحریر میں اپنا نام نہیں لکھا تھا۔) اور اس طرح لکھا کہ اس تحریر کے راقم کو واضح ہو کہ الخ۔ اسی جواب میں یہ فقرہ بھی لکھدیا تھا کہ وہ جس شخص کو اس کی بزدلی نے اپنا نام ونشان بھی ظاہر نہ کرنے دیا۔ وہ [illegible] ایسا کیوں کہتا ہے الخ۔ اس وقت ملا نجیب اللہ کا وہ خط اور بھائی عبدالعلیم خان صاحب کا جوابی خط میرے پاس موجود نہیں ورنہ ضرور ہدیہ ناظرین کرتا (ضرور ملا صاحب کا نجیب اللہ ہو تو کیوں شائع کرنے لگے [illegible] کے پاس یہ دونوں تحریریں یقیناً موجود ہوں گی۔ کرم فرما ان کو اگر عنایت کریں تو بڑی خوشی ہو تاکہ شائع کی جاویں) بھائی عبدالعلیم خان صاحب نے اپنا خط لکھکر اسی حامل خط کو دیدیا جو مولوی نجیب اللہ کے پاس سے وہ تحریر لایا تھا۔ ملا نجیب اللہ نے بھائی عبدالعلیم خان صاحب کے خط کا جو جواب دیا وہ موجود ہے۔ جس کو ناظرین اسی [illegible] میں ملاحظہ فرماویں گے۔ ملا نجیب اللہ کے اس خط کو بھائی عبدالعلیم خان صاحب نے برادر مکرم [illegible] شاہ خان کے پاس بھجوا دیا۔ انہوں نے فوراً ایک خط بھائی عبدالعلیم خان صاحب کو لکھا اور [illegible] اس خط کی بھی صحیح نقل موجود ہے۔ لہذا ناظرین کی دلچسپی کے لئے وہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ بھائی عبدالعلیم خان صاحب کے پاس برادر مکرم کا خط جس وقت پہنچا تو انہوں نے اسی خط کو نجیب اللہ کے پاس ایک شخص کے ہاتھ بھجوا دیا۔ جس کے بعد تا ہنوز خموشی ہے۔ وہ دونوں خط یہ ہیں۔

مولوی نجیب اللہ کا خط بنام منشی عبدالعلیم خان صاحب احمدی	بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

منشی محمد عبدالعلیم صاحب آپ ملاحظہ فرماتے ہیں [illegible] خدا کے اپنے معلم اول کو بلا بھیجئے اور مندرجہ ذیل سے مہیا اللہ کرا لیجئے۔ بزدلی اور شجاعت اس وقت آپ کو معلوم ہو جاوے گی۔ بیچارہ منشی محمد اکبر شاہ خان احمدی ہیں کیا شائع کریں گے۔ [illegible]

ہین ۔ اگر آپ مین غیرت اور شرم ہے ۔ تو تھوڑا سا بھی [illegible] کو بالکل [illegible] ۔ ورنہ نہیں [illegible] [illegible] جو [illegible] کر کے [illegible] ہین آپ [illegible] ۔ [illegible] معلوم ۔ [illegible] کا جال پھیلایا ہے [illegible] علیہ وسلم سے آج [illegible] مین سے [illegible] ۔ اگر معلم اول آپ کے [illegible] ان کی خدمت مین بھیجین [illegible] مین اگر وہ اپنے [illegible] مین صادق [illegible] ۔ اگر آپ ان [illegible] اس امر [illegible] ۔ بعدہٗ اگر آپ [illegible] بالکل صاف ہو جائیگا [illegible] ۔

[illegible] از [illegible] آباد ۔ ۲۰ جولائی

برادر مکرم مولوی اکبر شاہ خان صاحب [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخویم منشی [illegible] خان صاحب ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ [illegible] میان نجیب اللہ کا محررہ پرچہ جو آپ نے [illegible] دیکھا اور اب معلوم ہوا کہ وہ [illegible] حضرت کا تھا ۔ شکر کیجئے کہ وہ [illegible] باہر تو نکلے اور [illegible] کو بھی یاد رکھا ۔ میان نجیب اللہ کا پردہ سے باہر آنا تو گویا جامہ سے باہر آنا ہے ۔ دیکھئے تو سہی وہ کس قدر جامہ سے باہر ہو گئے ہین اور بخوبی اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے نفسانی جوش پر ہرگز قابو نہین پا سکے ۔ خیر وہ اور دو چار گالیان و دیا [illegible] ۔ اگر مہر گالیان بھی سنائین تو آپ صبر سے کام لین اور استقلال و استقامت دکھائین تعجب ہے کہ بلا وجہ بیچارے نجیب اللہ نے اس عاجز کو گالیان دی ہین ۔ اور لطف یہ ہے کہ بزدلی و شجاعت کا امتحان دینے کے واسطے اس قدر آمادہ ہین ۔ کہ جوش آمادگی مین عجیب عجیب مہمل و لایعنی فقرات استعمال کر رہے ہین ۔ مثلاً بہت سی گالیان دینے کے بعد اسی پرچہ مین لکھتے ہین ۔

معلم اول سے ذرہ ہو کے کہ [illegible] مین آپ صاحبان کو بیانات [illegible] ۔ [illegible] کیا معقول اور با معنی فقرہ ہے ۔ اگر یون نجیب اللہ اس قدر غصہ و غضب سے کام لے کر اپنے آپ کو ہیبت ناک مزاج کا ہرگز کہہ سکے ۔ تو مین ان سے اس فقرہ کے معنی تو ضرور ہی دریافت کرتا ۔ مگر اب مین کسی طرح مناسب نہین سمجھتا کہ ایسے مغلوب الغضب (مگر خوش بزدل) شخص کو اپنا مخاطب بناؤن ۔ بلکہ اس کے کہ بہر سے بدر کے مطبوعہ جیسے پر ان لوگون کو کچھ غیرت آتی یا بہر سے الحکم کے دیوان [illegible] مضامین کا جواب شائع کرتے ۔ یہ لوگ سنے اور گالیان دیتے ہین اور بہر سے کا غذ و سیاہی کے خراب ہونے کا غم کرتے ہین ۔ ہمارے امام علیہ السلام کی تصانیف کا تو کیا ان کے ادنےٰ غلام مجھ جیسے شخص کی تحریرون کا جواب بھی ان سے بن کر نہ آیا ۔ اور گالیان دینی شروع کر دین ۔ مجھ کو اس وقت یاد کرم حضرت [illegible] صاحب کا شعر یاد آیا ۔ سے

مجھے دین گالیان کہتکو نہین تمیز کے کلمہ
[illegible] منظور جو [illegible] ان کی شرافت کا

بھائی صاحب میری رائے یہ ہے کہ آپ کے پاس ملاجی کے اس [illegible] کا نام پرچہ اور اپنے جوابی رقعہ کی نقلین تو ہون گی ہی اور یہ گالیون سے لبریز رقعہ ان کا موجود ہی ہے ان سب تحریرون کو اپنے ایک مفصل آرٹیکل کے ہمراہ اخبار مین چھپوا دیجئے ۔ ہزارہا سمجھدار لوگون کی نظر سے گذر کر خود ہی اصلیت ظاہر ہو جاوے گی ۔ جو باتین کہ ساری دنیا مین شائع ہو سکتی ہین ۔ ان کو اگر کوئی گمنام مگر مغرور شخص نہ سنے یا اپنی زبان سے برا بھلا کہتا رہے تو ہمارا اسمین کیا ہے ۔ ہان اگر کوئی مرد میدان بن کر راستی پر خاک ڈالنے کے لئے نکلیگا اور کوئی رسالہ یا مضمون شائع کریگا یا تحریری مباحثہ پر آمادگی ظاہر کرے گا ۔ تو اچھی طرح اس کی سرکوبی کے لئے یہ عاجز موجود ہے اور

وقت [illegible] فضل سے اس کی اسی طرح خبر لیجاویگی جیسی کہ حکیم مولوی احمد اللہ خان صاحب کے مضامین شائع ہوتے پر ان کی خدمت کی گئی تھی کہ وہ [illegible] آج دم بخود ہین اور صدائے برخاست کی کیفیت موجود ہے ۔ اس عاجز اور مولوی احمد اللہ خان صاحب کی تحریرون سے [illegible] نے جو نتیجہ نکالنا تھا ۔ اب آپ منہ سے وہ جو چاہین کہہ جائین ۔ ہم کو اس سے غرض کیا ۔ اس پرچہ مین میان نجیب اللہ نے کئی جگہ معلم اول لکھا ہے ۔ جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام مراد ہین ۔ اور ان کو مباحثہ کے لئے بلایا ہے مجھ کو یہ دیکھ کر بڑی ہنسی آئی بزدل اور جھوٹے لوگون کی یہ بھی ایک خاص پہچان ہے کہ وہ مقابلہ کو کسی ایسی ہی غیر ممکن شرط کے ساتھ مشروط کر دیا کرتے ہین ۔ بقول شخصے نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی ۔ بھلا غور تو کیجئے کہ بیچارے نذیر حسین محدث دہلوی ۔ محمد حسین بٹالوی ۔ محمد بشیر سہسوانی ۔ اسماعیل علی گڈھی ۔ غلام دستگیر قصوری ۔ عبد الجبار ۔ عبد الحق غزنوی ۔ مہر علی شاہ گولڑوی ۔ ثناء اللہ امرتسری و غیرہ وغیرہ اس امام برحق کے مقابلہ مین بہت کچھ منہ کی کھا چکے ہین ۔ اور بڑی بڑی ذلتین اٹھا چکے ہین ۔ ایک معمولی ملا جس کو اردو بھی لکھنا نہین آتا ۔ (اور جو یہ بھی نہین جانتا کہ پیشگوئی کے متعلق محض اجمالی ایمان کی ضرورت ہے ۔ پیشگوئی کے وقوع سے پیشتر تفصیلی ایمان فعل عبث ہے اور پیشگوئیون کے متعلق متقدمین کے عقائد کو پیش کرنے کا کہان تک حق ہے) اپنے مقابلہ کے لئے اس شہنشاہ طریقت مرد میدان شریعت جری اللہ فی حلل الانبیاء امام زمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بلاتا ہے آپ ذرا بھی اس مشتعل کرنے والی تحریر سے متاثر نہون اور مطمئن رہین کہ ہمارے امام علیہ السلام کا شاید بیس۲۰ پچیس۲۵ برس کا الہام ہے ۔ انی مھین من اراد اھانتک ۔ یہ الہام

بیس پچیس سال سے برابر شمشیر برہنہ کی طرح ہر موقع پر اپنی تجلی ظاہر کرتا رہا ہے اور ہمیشہ توہین کرنیوالوں کی یہ حالت ہوئی ہے کہ کسی کو جذام ہوا ہے کسی کو ذلت حاصل ہوئی ہے کوئی دیوانہ ہو کر مرا ہے کسی کو سانپ نے ڈسا ہے۔ باقی رہا رسالہ [illegible] تجیب اللہ کو بڑا نا ہے۔ اس کا نہایت مفصل و [illegible] دندان شکن رد قول المسیح کے نام سے مخدوم مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھی لکھ چکے ہیں جو عنقریب طبع ہو کر [illegible] شائع ہونیوالا ہے میرے نزدیک میرا یہ عریضہ آپ کی تسکین قلبی کے لیے کافی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ نجیب [illegible] کو کوئی خط ان کے اس گالیوں سے لبریز خط کا جواب میں نہ لکھیں گے۔ صبر تلخ [illegible] ولیکن بر شیرین دارد۔ اب ملاقات تو آپ سے کبھی [illegible] ہوتی ہے اور جب تک [illegible] شاید اسی طرح علیحدہ رہے گا کیونکہ آپ کو دن میں فرصت نہیں ہوتی رات کیوقت بارش اور [illegible] ملاقات ہو۔ بہر حال آپ میرے لیے اپنی نمازوں میں ضرور دعا کیا کیجئے۔ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ کوئی شخص جب اپنے بھائی کے لئے دعا مانگتا ہے۔ تو وہ دعا جلد قبول ہوتی ہے بمقابلہ اس دعا کے جو اپنے حق میں مانگتا۔ والسلام

الراقم

میں ہوں آپکا بھائی خاکسار اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی

شادی خانہ آبادی

۱۹ نومبر [illegible] کو بعد [illegible]

مبارک ہیں منشی عزیز الرحمن صاحب احمدی بریلوی کی لڑکی کا نکاح ماسٹر عبدالرحیم صاحب [illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ہوا خطبہ نکاح حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے پڑھا۔ لڑکی کی طرف سے حسب تحریر منشی عزیز الرحمن صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے وکیل ہوئے یہ نکاح بھی اس اخوت احمدیہ کا نتیجہ ہے جس کی روح حضرت امام کے طفیل اس جماعت میں پھونکی جا رہی ہے۔ منشی صاحب موصوف نے ماسٹر صاحب موصوف کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے میں صرف اسی اخوت کو اور حضرت کی پسندیدگی کو مد نظر رکھا ہے اور کسی رشتہ دار یا برادری کی مخالفت کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق منشی صاحب اور ماسٹر صاحب کے واسطے موجب برکات کرے۔ آمین ثم آمین۔ [illegible] شوال کو جناب ماسٹر صاحب [illegible] رخصتانہ کے واسطے [illegible] تشریف لے جائیں گے۔

آئینہ کمالات

اعلیٰ درجہ کے [illegible] کاغذ کے اوپر [illegible]

لکھی ہوئی۔ آئینہ کمالات [illegible] تیار ہو گئی ہے۔ اس کے [illegible] طرف [illegible] چھپے اور چند اجاء [illegible] رنگوں سے چھاپا گیا ہے۔ اگرچہ اس کی قیمت ۱؎ مقرر کی گئی ہے۔ لیکن حاجی اصغر علی صاحب سوداگر و مینجر قاسمی پریس لودیانہ نے پبلک کے لئے یہ خاص رعایت کی ہے کہ جو صاحب آخر رمضان المبارک تک انہیں [illegible] کے ٹکٹ بھیجدیں گے انہیں وہ عجیب و غریب نسخہ مفت دیا جائے گا۔ افسوس ہے کہ بعض خط و کتابت کے سبب [illegible] میں یہ ریویو درج نہ ہو۔ تاہم میں نے حاجی اصغر علی صاحب کو لکھا ہے کہ وہ اخبار [illegible] کے خریداروں کے واسطے اوشوال تک یہ رعایت [illegible] اور امید ہے کہ وہ منظور کر لیں گے۔

آریہ گزٹ پر غور کرو

آریوں کی [illegible] اور [illegible] میں نے

پڑھا [illegible] اور [illegible] میں ایک [illegible] کے حق میں گندے ہوئے اخلاق کے ساتھ حملہ [illegible] پر جو نوٹ کسی پچھلے اخبار بدر میں شائع ہوا تھا۔ اس پر لاہور کا آریہ گزٹ اخبار بہت ناراض ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ پر الزام لگاتا ہے کہ یہ بات خون میں بھی پائی جاتی ہے اور تعجب ہے کہ اپنے دعوے کی مثال میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا مرتد ہونا اور حضرت کو کوسنا بیان کیا ہے۔ کیا آریہ گزٹ کے ایڈیٹر آجکل کوئی [illegible] ہو گئے ہیں کہ وہ فرقہ بازی اور ارتداد میں بھی فرق نہیں کر سکتے کہاں چند ایک مہاشوں کا جدا جدا [illegible] بنانا اور سب کا آریہ کہلانا اور اپنے مخالف فرقوں کی مخالفت میں ذاتی حملوں کے ساتھ بڑی بڑی کتابیں لکھنا اور کہاں ایک شخص کا اپنے [illegible] مذہب کو چھوڑ کر ایک نیا مذہب اختیار کرنا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی مثال آپ کے [illegible] کے [illegible] ہیں یہ ان کی ہوسکتی ہے کہ ایک شخص آریوں میں داخل تھا اور آریوں کے اصول [illegible] وہ آریہ دھرم کو چھوڑ کر [illegible] میں داخل ہو گیا ہے اور [illegible] بنا کر [illegible] کرتا ہے اور اپنے [illegible] آریہ دھرم کے [illegible] کو گالیاں دیتا ہے۔ اس کو [illegible] کہتے ہیں۔ [illegible] جذبات ہے۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب براہ مہربانی اپنے نوٹ پر دوبارہ غور فرمائیں۔

رسید زر

[illegible] نومبر [illegible] [illegible] [illegible]	[illegible]
[illegible] قطب الدین صاحب	[illegible]
[illegible] صاحب	[illegible]
[illegible] کریم بخش صاحب	[illegible]
[illegible] صاحب	[illegible]
[illegible] محمد علی صاحب	[illegible]
[illegible] اکبر صاحب	[illegible]
[illegible] صاحب	[illegible]
[illegible] عزیز الدین صاحب	[illegible]
[illegible] عبدالعزیز صاحب [illegible]	[illegible]
[illegible] صاحب	[illegible]
[illegible] عبداللہ صاحب	[illegible]
[illegible] شاہ امیر صاحب	[illegible]
۲۰ حکیم فضل الدین صاحب / قیمت اخبار شمس الدین صاحب	[illegible]

وصیت نمبر ۹۰

(۱) منکہ عبد اللہ ولد رحیم بخش قوم احمدی ساکن موضع کوٹلی لونڈی تحصیل سیالکوٹ کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲ر اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید . . . اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق۔ یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میری بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ لعہ روپیہ نقد دیگر اس مادہ گاؤ بمعہ وچھی جس کی قیمت اسوقت عٹ روپیہ ہے اور ایک اور وہڑی جس کی قیمت مبلغ لعہ نو روپیہ ہے۔ و بہتال و چھنہ لوٹا جس کی قیمت للعہ روپیہ ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابیں جو مبلغ پانچ روپیہ کی ہیں۔ یہ کل رقم اکیس روپیہ کی ہوئی۔ ان تمام پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے تمام جائداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہو گا کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائداد سے اس جائداد کو الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ جائداد کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے گی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵)۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ علاوہ اس جائداد بالا کے۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد اسوا جائداد مذکورہ کے میرے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے نقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر میں قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔ یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ غرضیکہ ہر چند یہ وصیت میری قائم رہیگی فقط۔

گواہ شد

علی احمد احمدی ولد عبد اللہ احمدی ساکن کوٹلی منڈی ضلع سیالکوٹ

العبد

عبد اللہ احمدی ولد رحیم بخش مرحوم کوٹلی سندی تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد

محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد

اسمٰعیل احمدی ولد غلام احمد ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۹۵

۱۔ منکہ امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائین عرف کشمیری ساکن موضع سیکھواں تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ . . . بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ اسی ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ اور انہوں نے جو رسالہ الوصیت بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع فرمایا ہے۔ میں نے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے اور ایسا ہی میرے ورثا میری وفات کے بعد ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے اراضی قریباً دس گھماؤں بعوض مبلغ صمار روپیہ کے واقع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں بشراکت جمال الدین و خیر الدین برادران حقیقی بحصہ برابر بصورت رہن با قبضہ زیر قبضہ ہمارے ہے اور ایک مکان واقع قادیان دار الامان بشراکت برادران مذکور ملکیت ہمارے ہے بحصص مساوی۔ مکان مذکور کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ غرب شارع عام اور چھپڑ فراخ شرق میں اور شمال مکان بہادر کشمیری اور جنوب مکان منشی عبد العزیز پٹواری حلقہ سیکھواں۔ اراضی و مکان مذکورہ بالا میں منظہر ثلث حصہ کا حق رکھتا ہے اور علاوہ ازیں مبلغ صعہ روپیہ نقد بھی ہیں اس میری جائداد مستغرقہ میں میرا کوئی شریک نہیں اور جائداد مذکورہ میری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے جائداد مذکورہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد مذکورہ میں سے ⅕ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہو گا کہ میری وفات کے بعد اس جائداد کو میری جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرے یا نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ

انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر آج کی تاریخ کے بعد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ یعنے پانچویں حصہ کی۔ میری وفات کے بعد میرا جنازہ صرف احمدی پڑھے۔ میرے ورثا کو واضح ہو کہ میری وفات کے بعد میری نعش کو بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کریں اگر وہاں کوئی روک پڑے تو ان کے حکم کی تعمیل کریں۔ لیکن خواہ روک کریں اور یا نہ کریں۔ میری وصیت میں یہ امر مخل نہیں ہے۔ میری وصیت پر اسی طرح عمل ہو جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں۔ فقط۔

گواہ شد

عبدالعزیز احمدی پٹواری بقلم خود

گواہ شد

جمال الدین برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

العبد

امام الدین ولد محمد صدیق قوم ارائیں ساکن سیکھواں بقلم خود

گواہ شد

خیر الدین برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

فضل محمد احمدی ساکن ہرسیاں ضلع گورداسپور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

ذکرٌ للحکیم

کیا غضب تم کر رہے ہو ڈاکٹر
ہو عذاب آسمانی سے نڈر
لیکن نظر ڈالی نہیں اس شعر پر
اسے پئے تحقیر من بستہ کمر
نیستت چز ہجو من کار دگر
عیسےٰ موعود کو یہ گالیاں
کیوں نہیں تم روکتے اپنی زبان
کب تلک یہ حق سے روگردانیاں
ہے نشانی ہر دسے ہر حق زبان
چون نہ ترسی از خدائے رازداں
تھا اگر مومن دکھاتا کچھ کمال
متقی بن کر تو کرتا قیل وقال
کیوں یہودیوں کی پہلا چاہتا ہے چال
از سر تقوی ستہے بابد جدال
تاکجا دشنام ہا اے بدخصال
ہیں غلام احمد رسول کردگار
دشمن ان کا دشمن پروردگار
کہتا ہے دجال ان کو نابکار
نیستی گرگ بپا [illegible] مدار
ترک کن این خوئی واز حق شرم دار
کہلوا کر امت شاہ عرب
حامی دین نبی کو بے سبب
ہائے دجال کا دیتا ہے لقب
اے عجب از سیرتت اے پرغضب
از حقیقت بیخبر دور از ادب
مکر تیرے اب ہوئے جاتے ہیں شکست
پہلوان حق مقابل میں ہو پست
کیوں کمائی کرتا ہے بربادمفت
خیز و اول فہم خود راکن درست
نکتہ چین را چشم مو باید نخست
وصف عیسےٰ ہے حدیثوں میں رقم
قاتل کفار ہوگا اس کا دم
اس لئے لکھتا ہے سلطان القلم
بشنوید اے مردگان من زندہ ام
اے شبان تیرہ من تابندہ ام
دیکھ کر صدہا نشان اے دردمند
کس لئے پھر ارتداد آیا پسند
راست آیا تجھ پہ قول سربلند
زین نشانہا بدرگان کور وکر اند
صد نشان بینند و مرتد می شوند
چاہتا ہے گر کوئی دیگر نشان
دیکھ لینا اب مقابل میں عیاں
مہدی مسعود کا ہے یہ بیان
میدہم فرعونیاں را ہر زمان
چون ید بیضائے موسیٰ صد نشان
کس لئے مرتد ہوا ہے زشت رو
مرسلین حق سے ہو ناپاک خو
از نیا دکفر سے اب چارہ شو
از سر حمق ست جوش وفیگ تو
واز پئے اطفا رحق آہنگ تو
ہے یہ فرمان خدائے دوجہاں
پھر اعزاز رسول انس وجان
بہر آل [illegible] ہیں نشان
علم قرآن علم آن طیب زبان[1]
علم غیب از وحی خلاق جہان
ہاں اس کے شکم سے [illegible]
مثل تیر نز با خوف وگزند
کتنے ہیں مرزا با آواز بلند
این سہ علم چون نشانہا دادہ اند
ہر سہ ہمچو شاہدان استادہ اند
کیا بھلا تیری ہستی مثل زن
تجھ پہ ہے ابلیس اب سایہ فگن
ہے کلام میرزا دندان شکن
آدمی زادے ندارد ہیچ فن
کہ ہمی میدان ور آویز زبن
ہے تجھے معلوم کچھ اے نیم جان
زلزلہ طاعون وسیلاب روان
واسطے تصدیق مہدی زمان
بس نمایاں کار ہا کاندر جہاں
مے نماید بہر اکرامش عیان
نفس وشیطان عقل ہوشت چون ربود
پس برائے تو در دوزخ کشود
بہر مہدی صد نشان رحمان نمود
از کسوف وترک آں نور سے کہ بود

---

[1] تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے توحید تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمد پر ایمان لانیکو یا مسیح پر اگر کہیں کہا ہو تو وہ آیت بتائی ہوتی۔

مہ رہ مہ ہم پشیش آمدہ نچو
گوش دل سے سن یہ میری گفتگو
دین و دنیا میں گنہ است آبرو
جا امام قادیان کو دیکھ تو
عشق اوگر دد عیان بر روئے تو
بوئے او آید ز بام وکوئے او
اے ڈاکٹر بتلا تجھے کیا ہو گیا
سچ بتا کس دیو کا سایہ پڑا
دیکھ فرماتے ہیں حضرت میرزا
اے مزور گر بیائی سوئے ما
از دعا رخت افگنی در کوئے ما
ہوگی تجھے حاصل پھر وہ خوبیان
جن سے پا جائیگا ہر غم سے امان
قادیان میں ہے عجائب اک جہان
عالمے بینی ز ربانی نشان
سوئے رحمان خلق و عالم را کشان
یہ نہیں ہے جھوٹ سچ کہتے ہیں ہم [1]
دار بی از تیغ ملائک سخت غم
اس بلا سے کیسے تین مہدی د مبدم
ہست لطف یار من بر من اتم
او مرا شد من ہم از بہر شش شام
تب تو دارا ہے تجھے نہ گدا ختی
از پئے انکار حیلہ ساختی
داسے مرزا از چشم انداختی
اے دریغا قدر او نشناختی
نقد ایمان در حسد ہا باختی
کھا رہا ہے کس لئے اپیچ و تاب
رحمت رحمان سے ہو کر بہرہ یاب
خدمت عیسےٰ میں حاضر ہو شتاب
ہاں مشو نومید زآن عالیجناب
بندہ باش ہر چہ میخواہی بیاب
قاسم اب تو ختم کر اپنا کلام
آگیا ہے استہار آن امام
انتظار نیست ملو کرستیو د شام
حجت رحمان شدہ بر او تمام

[1] یہ انہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں مرید کے آگے فرشتوں نے تلوار کھینچی ہوئی ہے۔ راقم

یادہ گوئی ماند در دست شام
عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی
تراہا بیرم خان پرانی منڈی

لاہور مین نماز عید

اس دفعہ گمٹی والی مسجد کے بجائے ... ... احمدی جماعت نے نماز عید میدان پریڈ مین ادا کی جماعت الحمدللہ بڑی معقول تعداد مین تھی گو پوری صحیح تعداد کی گنتی نہین ہوسکی۔ تاہم اہل حدیث کی تعداد کے قریب تھی اس موقعہ پر حسب معمول احمدی جماعت نے دارالامان کے یتیم خانہ و مساکین کے لئے صدقہ وخیرات کی توفیق دیا۔ متولی و امام مسجد گمٹی مولوی غلام حسین صاحب نے ہی حسب معمول امام نماز عید ہوکے نماز ٹھیک ۹ بجے ادا کی گئی اور بعد وعظ بڑے امن کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ پانی وغیرہ کا کافی انتظام تھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔ حکیم محمد حسین قریشی

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنہون نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے نفع پہنچے۔

نورالدین

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی - امراض چشم کا جانی دشمن، اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماوین اول مفت منگلیئے۔ دیکھئے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے جس کے چندی استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہین بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھئے صرف ۸ ر فی تولہ

سنون دندان - یہ وہ سنون ہے جسنے منگایا دو خط اٹھایا کہ پھر دانتون کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مریض درد داڑھ مین یا اتفاقیہ مین۔ کہلن دندان یا بدبو دہن مین مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھون سے خون آتا ہو یا مسوڑھے پھولتے ہون فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض ہٹا اور دانت مثل گوہر آبدار۔ قیمت ۱ ر فی بکس

بکس محافظ النسل - یہ وہی بکس ہے کہ جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضون کو درمقصد پر پہنچا یا ہے اور مہلک سے مہلک جریان۔ کمی باہ۔ سرعت نامردی کمی وغیرہ مرضون کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے اب نامردون کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی مین مایوس نہ ہووین اس مین مفصلہ ادویات محفوظ ہین سونے چاندی کی گولیان۔ طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت ہے کہ اگر صحت مین کسیقدر کمی ہووے تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی۔ مریض اپنی حالت لکھتا رہے

نوٹ - دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھین

المشتہر حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خرید فرمائین

السر المکتوم - مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلی	۵ ر
اعجاز احمدی " " "	۱ ر
رویای صالحہ " " "	۱۲ ر
القول الصحیح - مصنفہ ہدایت الشاعر	۱ ر
شمس الشاہدین " "	۱ ر

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے تبدیل کرنے کا اس زمانہ مین کون آرزومند و شایق نہ ہوگا۔ جن نو عمروں کے بال سفید ہو چلے ہون ان کا تو ذکر کیا۔ اچھے اچھے حسن بزرگوار بھی سپید زلیش کہلانے سے اگر ظاہرا ظہور نہین۔ تو دل مین ضرور افسردہ ہوتے ہون گے ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا۔ ہمین زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہین۔ اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب مین کاسٹک جیسی مضر شے نہین ہے۔ تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہین۔ قیمت فی بکس عمر۔ علاوہ محصولڈاک۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیان اعضائے رئیسہ کی قوت بڑہانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے مین بے نظیر ہین۔

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیون اور فوایدکے سبب عام مشہور ہو رہی ہین۔ ضعف اعضائے مخصوصہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ آنکھون کی کمزوری وغیرہ امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین۔ کمزور کو طاقتور بوڑہون کو جوان اور جوان کو جوان مرد بنانے مین از بس مفید۔

اگر آپ اُن سربستہ رازون کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری **جنرل ٹانک پلز** استعمال کرین۔

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور برپا کر چکے ہین تو اِن گولیون کو استعمال کر کے ضرور ہی فایدہ اوٹھا دین۔

اگر آپ کا دماغ چکر آتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو تو ان گولیون کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑہاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے۔

اگر آپ کو نسیان ہو یا ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپ کے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیون کو دور کرنے کے لئے ہماری جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فایدہ بخشتی ہین۔

اگر آپ بڑہاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانون کی طرح قایم رکھنا چاہتے ہو اور افسردہ اعضا مین چستی و تحریک پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اِن گولیون کو جو اندرونی خرابیون کو دور کر دیتی ہین استعمال کرین۔

نوٹ۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرما دین۔

قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

ڈاکٹر عباد اللہ - کٹڑہ جمیل سنگھ - امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ۵ - بلاد اسلامی
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۷ - ۸ - فضل الدین
صفحہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ - وصتین
صفحہ ۱۲ - ۱۳ - یسوع مسیح کی صرف ایک ہی پیشگوئی لفظاً پوری ہوئی
صفحہ ۱۴ - امیر کابل کی ہندوستانی ملکہ

بدر مسیح

۱۲ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ - نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - نومبر ۱۹۰۶ء - ربِّ احفظنی فانّ القوم یتخذونی سخرۃً -

ترجمہ - اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرالیا -

۲۳ - نومبر ۱۹۰۶ء - انّ اللہ منّ علیکم - واعطیک ما اعطیک -

ترجمہ - خدا نے تیرے پر احسان کیا اور میں تجھے دونگا جو چیز دونگا

ان الّذین لا یلتفتون الیک لا یلتفتون الی اللہ

ترجمہ - جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے یعنی نظر انکار سے دیکھتے ہیں وہ خداتعالیٰ کی طرف بھی التفات نہیں کرتے - پھر بعد اس کے الہام ہوا -

اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں -

تصحیح

چونکہ گذشتہ پرچہ اخبار میں بعض غلطیاں رہگئی تھیں اس واسطے وہ دوبارہ صحیح کرکے درج کئے جاتے ہیں :-

۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء - قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کشتی کا بیڑا غرق ہوگیا - (کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے)

(۳) تیری دعا قبول کی گئی -

۱۸ - نومبر ۱۹۰۶ء - رؤیا - (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ میں کئی ایک آدمی ایک جھنڈے لگا رہے ہیں - پھر غیب سے آواز آئی - مبارک

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اس کے بعد الہام ہوا - ما وقفت موقفاً اغیظ من ھذا ان بطش ربک لشدید

ترجمہ - اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر میں کھڑا نہیں ہوا تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے -

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے لئے مفصلہ ذیل مدرسین کی ضرورت ہے سکینڈ ماسٹر سنیر ٹرینڈ یا بی - اے - مدرس ریاضی سنیر ٹرینڈ ایف - اے یا بی - اے اڈیشنل ماسٹر ایف - اے یا بی - اے - تجربہ کار انٹرنس بھی درخواست کرسکتے ہیں تنخواہ حسب لیاقت - خط و کتابت بنام

سکرٹری مجلس منتظم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ضلع گورداسپور

بلادِ اسلامی

قبل ازین مسجد لنڈن کی تجویز کا ذکر بارہا کیا جا چکا ہے۔ مگر تازہ خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ تجویز نے پختگی کی صورت قبول کرلی ہے اور اگر مطلوبہ سرمایہ حسب توقع جلد پہونچگیا۔ تو یہ مسجد محلہ پالس وارٹون چند سال کے اندر بنکر تیار ہو جاوے گی۔ جبکہ انگریزون کو بجوقت اسلامی موذن کی صدائے اذان کنیسون کے گھنٹون کی جھنکار مین سے بڑہکر سننے کا اتفاق ہوگا۔ اس وقت لنڈن مین پچیس ہزار مسلمان ہین جن کے لئے ایک شاندار مسجد کا ہونا ضروری تھا۔ اس مسجد کا نقشہ مشہور معمار چیمبرس نے تیار کیا ہے۔ جو مشرقی طرز عمارت سے خوب ماہر ہین اور انہی نے شہر دادکن کی مسجد کا بھی نقشہ تیار کیا تھا۔ مسجد کے واسطے ایسی جگہ تلاش کی جارہی ہے۔ جو صاف اور نمایان ہو۔ انگلش اخبارات لکھتے ہین کہ یہ مسجد ہماری خوش نما اور عظیم الشان عمارتون کے سلسلہ مین قابل قدر اضافہ کرے گی۔ اس کا طول ۱۵۰ فٹ اور عرض ۱۰۰ فٹ ہوگا۔ انجینیر کی رائے ہے۔ کہ مسجد سنگ سفید کی ایک ڈول بنائی جاوے مگر تعمیر مسجد کی کمیٹی کے ممبران مین سے چند لوگون کا خیال ہے۔ کہ اس کا رنگ سبز رہنا چاہیئے۔ جو خاص اسلام کی علامت ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ اسے دونون رنگ سے ملا جلا بنایا جاوے اس کے منارے اور گنبد روضہ تاج گنج کی طرح طلائی کام سے آراستہ کئے جائینگے۔ ایک لاکھ پونڈ مسجد کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ اور تین سال مین بن کر تیار ہوگی۔

ہمعصر اللواء نے مسئلہ طورسینا کا فیصلہ آخری وزارت داخلیہ سے حاصل کرکے شائع کیا ہے۔ ہمعصر موصوف نے جو نوٹ اس فیصلہ پر لکھا وہ حسب ذیل ہے۔ ظاہر ہے کہ جزیرہ نما طورسینا باعتبار جنگی مرکز کے نہ بسبب زرخیزی کے بڑی مہتم بالشان جگہ ہے فاتحان مصر قدیم زمانہ مین اسی راہ سے آئے تھے اور اسی راستہ سے جاکر شام وغیرہ کو مصریون نے فتح کیا تھا۔

عباس پاشا کے تخت پر بیٹھتے ہی انگریزون نے چاہا کہ وہ مثلث جو سویز سے شروع ہوکر رافح اور عقبہ تک پہونچتا ہے۔ مصری مملکت مین شامل ہو جائے۔ لیکن کامیابی نہین ہوئی۔ دوسری طرف حجاز ریلوے کا کام جاری ہوگیا۔ جس کی وجہ سے ترکون کا اثر اس نواح مین بہت بڑھ گیا۔ بالآخر قلعجات کی تعمیر مذکور مقامات زمین مین شروع کردی اور بجٹ سے ایک رقم صرف کے لئے الگ کی گئی۔ دولت علیہ اس سے غافل نہ تھی۔ جب اس نے یہ کارروائی دیکھی۔ تو طابہ پر قبضہ کرلیا۔ اس موقعہ سے فایدہ اٹھانے کے لئے انگلستان نے بڑی کوشش کی اور خط وکتابت کے علاوہ جنگی جہازوں کو بھی نقل وحرکت دیگئی۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ اس کا کچھ فایدہ مرتب نہوا۔ اور مسئلہ طورسینا نے کوئی نئی صورت اختیار نہ کی۔ کیونکہ سلطان المعظم کا منشاء بجز اس کے اور کچھ نہ تھا کہ یہ جزیرہ نما اپنی اصلی حالت پر باقی رکھا جاوے گا اور قلعجات بھی تعمیر نہ ہون۔ اس مین شک نہین کہ انگلستان نے موقع پاکر مصر مین اپنی قوت بڑہا دی ہے۔ مگر اس کی وجہ وہ خیال اور اثر ہے۔ جو مشرقی اقوام مین روسی شکستون سے یورپ کے نزدیک پیدا ہوا ہے مصر کی حالت مین فوج کے بڑہانے یا گھٹانے سے کوئی فرق نہین آسکتا۔

صرف بیروت حجاز ریلوے کے لئے ایک ملین قرش چندہ جمع ہوا ہے اور بڑی سرگرمی سے اطراف ملک مین روپیہ فراہم کرنے کی تدبیر کی جارہی ہے حجاز ریلوے کے منتظمون کو حال ہی مین حکم دیا گیا ہے۔ کہ جسقدر فوجی لوگ لائن پر کام کررہے ہین۔ ان کے کام کا باضابطہ رجسٹر تیار ہوتا کہ ہر ایک کے لئے علی قدر مراتب انعامات دئے جاوین صدر کمیشن حجاز ریلوے نے تاکید کی ہے۔ کہ حجاز کی راحت رسانی مین کسی قسم کی کمی نہ ہو اور کرایہ ریل مین بھی حتی الامکان تخفیف کی جاوے۔

شیخ کویت مبارک بن صباح کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اب وہ راہ راست پر آگیا ہے۔ حال ہی مین گورنر بصرہ نے نہر جدیدہ کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی جس کے جواب مین شیخ نے دو سو ترکی پاونڈ روانہ کر دئے اور اپنی اخلاص مندی کا یقین دلایا۔

قسطنطنیہ کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریا نوپل کے قریب ترکی فوجون مین مصنوعی جنگ ہونیوالی ہے۔ ایک فریق کی کمان سردار عارف پاشا کرینگے اس جنگ مین ساٹھ رجمنٹین شامل ہونگی۔ سرحد بلغاریہ پر جو ۴۸ ہزار بہادر تعینات ہوئے ہین۔ وہ بھی اس جنگ مین حصہ لینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب کی یہ جنگی (مصنوعی) کارروائی ترکی قوت وجبروت کے ظاہر کرنے کے لئے کی جائیگی۔

سلطان المعظم نے عباس پاشا کی مسجد واقع شہر مدینہ کی مسجد کی مرمت کے لئے جیب خاص سے ۱۷۰ پونڈ ترکی مرحمت کئے ہین اور حکم دیا ہے۔ کہ جس مسجد مین مرمت کی ضرورت ہو فوراً اطلاع دیجائے۔

ایران اور مراکش کا حال قریب قریب یکسان ہے یہان بھی سلطنت کے پاس خرچ نہین ہے وہان بھی خزانہ خالی ہے۔ حال ہی مین جرمنی وزیر متعینہ مراکش نے تجویز کی ہے کہ گورنمنٹ مراکش کی ضرورت کے رفع کرنے کے لئے قرضہ دلایا جاوے۔ اس کے علاوہ آج کل پھر مراکش کے مختلف حصص مین بدامنی کی وارداتین ہورہی ہین۔ چنانچہ فرانسیسی تاربرقی کے دریائی حصہ کو تانجیر سے چند میل کے فاصلہ پر قبائل والون نے کاٹ ڈالا ہے۔ جس پر فرانسیسی حکام برافروختہ ہین۔

چونکہ ایک انگریز اور ایک اسپین کا شخص الجیریا مین مقید ہوگیا ہے۔ لہذا فرانس اور اسپین اپنی پولیس مراکش مین مقرر کرنے کے استحقاق پر بڑا زور ڈال رہے ہین جو انہین الجیرین کانفرنس مین دیا گیا ہے اور ہر ایک دولت نے ایک ایک جنگی جہاز روانہ کر دیا ہے۔ اس عرصہ مین رسولی نے شہر ارجیلا پر قبضہ کرکے امن وامان قائم کردیا۔ مگر بعد کی خبر ہے کہ مسئلہ مراکش بڑی نازک حالت پر پہونچگیا ہے باغی ہنوز ارجیلا پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ ارجیلا کی حفاظت قابل اطمینان نہین ہے۔ فرانس نے دو اور جنگی جہاز روانہ کئے ہین۔

مراکو کی حالت اس درجہ نازک ہوگئی ہے

کہ آخیر فیصلہ تلوار پر معلوم ہوتا ہے یہ پیر خمیدہ پشت جس کے صدقہ میں لوگوں کو تاج ملتے ہیں اور جو باوجود ریخ بہ دوتی کے دشمن کے منہ پر سوائے راستی کے دم نہیں مارتا۔ آج فرانس اور مراکو کی قسمت کا فیصلہ اس قدیم اسلامی سرزمین میں یہی پیر خمیدہ پشت (تلوار) صاحب کرینگے۔ فرانس نے اپنے جنگی بیڑے کو تیاری کا حکم دیا ہے۔ بری فوجیں جو تونس اور الجیریا میں ہیں۔ ملکی حکم سے بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ پانیر صاحب یہ گوہر افشانی فرماتے ہیں۔ کہ مراکو میں امن قائم کرنے کے لئے فرانس کو تنہا چھوڑ دیا جاوے۔ وہ بہت عمدگی سے اس کا فیصلہ کر لیگا۔ قیصر ولیم نے اگر دخل نہ دیا۔ تو مراکو مسئلہ اور پیچیدگی ہمیشہ کے لئے سلجھ جائے گی اور جو قیصر ولیم بیچ میں آکود پڑ تو بے شک سلطان مراکو کی بن آئے گی۔ اور انہیں دو یورپی طاقتوں کو لڑوا دینے کا اچھا موقع ملیگا۔ یہ پانیر کی رائے ہے۔ جس کو ہم تسلیم نہیں کرتے مراکو جیسا کہ دکھایا گیا ہے۔ منہ کا نوالہ نہیں ہے فرانس اگر مراکو کو بالکل زیر وزبر بھی کر ڈالیگا۔ تو خود کیا کہلا جا وے گا۔ اور اس کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ مراکو میں کئی لاکھ شائستہ فوج موجود ہے اور اگر قبائل میں مذہبی جنگ کا وعظ کیا گیا۔ تو آپ آگ لگ جاوے گی۔ عرابی پاشا کی جنگ مصر میں قبائل میں مذہبی جنگ کی آگ لگتی چلتی تھی۔ کہ انگلستان کی فوری عاقلانہ کارروائی نے اسے ٹھنڈا کر دیا اور نہ پھر سنبھالنے نہ سنبھلتی یہی کیفیت مراکو کی ہے۔ اس کی کمزوری کا نقشہ ہمارے سامنے کھینچا جاتا ہے۔ اس کا اندرونی فساد دکھایا جاتا ہے۔ کہ فرانس کے صرف ایک ہی تھپڑ کا ہے۔ ایسی ایسی بے سروپا باتیں ظاہر کی جاتیں۔ یہ بات تو ہرگز نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ فرانس ایک زبردست یوروپی طاقت ہے۔ لیکن ہاتھ ملنے پر معلوم ہوگا۔ کہ کتنا بار اس کے خزانہ اور سلطنت پر پڑتا ہے۔ جبکہ اس وقت مراکو میں بدامنی وغیرہ ہوری ہے۔ یہ سب فرانس کا صدقہ ہے۔ اسی کے حکام . . . . . سے جدید دعویدار پیدا ہوئے مفسدوں کو ہتھیار وغیرہ آزا

ہیں جس کا اظہار کئی بار ہو چکا ہے۔ یہ متمدن سلطنت ہے اور انسانی محبت ہے۔ ایسی . . . . . دنیا میں کوئی سلطنت نہ ہوگی۔ جو فرانس کی ہے۔ (اہل فقہ)

مصر میں قیام پارلیمنٹ کی تحریک

لارڈ رپن بالقابہ نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو اپنی تقریر ضیافت گلڈ ہال میں مصر کے متعلق جس پالسی کا اظہار فرمایا ہے اس کے سلسلہ میں آزاد خیال و انصاف پسند مدبرین انگلستان کو یہ دریافت کر کے مسرت ہونی چاہئیے کہ مصر میں قیام پارلیمنٹ کی ضرورت پر لوگوں کا خیال آہستہ آہستہ رجوع ہوتا جاتا ہے چنانچہ نامور معاصر المؤید تحریر کرتا ہے۔ کہ اب مصر میں خود مختار شخصی حکومت کی مضرتیں پوری طرح ظاہر ہو چکی ہیں اور مصر و انگلستان دونوں ملکوں کے عام و خواص لوگوں پر یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ خود مختار حکمران خواہ کیسا ہی خواہان عدل و انصاف کیوں نہ ہو مگر وہ ملک کا حسب دلخواہ انتظام نہیں کر سکتا اس لئے مصر کی حالت درست کرنے کے معنے یہ ہوں گے کہ اسے نیابتی حکومت عطا کی جاوے اور حضور ملک معظم انگلستان کے اس زرین قول پر کہ ہم نے جسقدر انگلش نوآبادیوں کو پارلیمنٹری حکومت عطا کی وہ بہت خوش حال اور ترقی یافتہ ہو گئی ہیں۔ مصر کو متمتع ہونے کا موقعہ دیا جاوے مصری قوم کی آئندہ زندگی اور خوشحالی کا مدار اسی قائم مقام حکومت پر ہے اور اگر دولت انگلشیہ ہماری بہی خواہ ہے اور ہم کو ظالموں کے چنگل میں پھنسانا نہیں چاہتی تو اس کا عملی ثبوت اس طرح مل سکتا ہے کہ وہ مصر کو پارلیمنٹری حکومت عطا کرے۔ (پیسہ)

عثمانی تجارت

اخبار اقدام (ترکی) نے ایک طویل آرٹیکل میں بڑی خوبی کے ساتھ عثمانی بحری تجارت کی کمزوری عیان کر کے سلطنت اور قوم کو اس کی درستی اور اصلاح ۔۔۔ توجہ دلائی ہے۔ وہ لکھتا ۔۔۔ سلطنت ۔۔۔

حسب حال بحری طاقت کی طلب گار ہے۔ بحری تجارت کی خدمت کا بڑا حصہ بادبانی کشتیوں اور جہازوں پر موقوف ہے کیونکہ قریب قریب کے ساحلی مقامات پر مال کا لانا اور لے جانا انہی کشتیوں کا کام ہوتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ایسی کشتیوں اور جہازوں کے لئے کافی تعداد کے محفوظ گھاٹ موجود نہیں ہیں جن میں طوفان کے وقت انہیں پناہ مل سکے۔ علاوہ بریں چونکہ جہازوں اور کشتیوں کے مالک تاجر لوگ نہیں ہیں۔ اس لئے تجارت میں جس کفایت شعاری کی ضرورت ہے۔ اس سے یہ لوگ بالکل ناواقف ہیں اور اپنی گرانی کرایہ و تاخیر سفر سے کاروبار کو پنپنے نہیں دیتے حکومت سنیہ نے جہازرانوں کو بغرض مرمت سرکاری جنگلات سے مفت لکڑی کاٹنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ مگر جہازران اس استحقاق سے ناجائز فایدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ آیندہ ان کے معتمد ہونے پر زیادہ زور دیا جاوے اور جہازی بیمہ کی ایک کمپنی بھی قائم ہو۔ اس سے دولت عثمانیہ کی بحری تجارت کو بڑا فایدہ پہنچے گا۔

یادرفتگان

اہل مصر مرحوم احمد منشاوی پاشا بے مثل مخیر کی برسی کرنے اور بہی خواہان قوم کو یاد تازہ کرتے رہنے کی فکروں میں مصروف ہیں۔

علمی دند

دولت عثمانیہ نے ارادہ کیا ہے کہ بغداد سے موصل تک اور بصرہ سے مسکنہ تک اسٹیمروں کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم کیا جاوے اسی لئے صدر اعظم نے گورنر بغداد کو ہدایت فرمائی ہے کہ کپتان زکی بک اور مسیو وجل کو دجلہ اور فرات دونوں دریاؤں کی دیکھ بھال کے لئے بھیجیں اور یہ دونوں شخص علم ہندسہ کی رو سے ان کی حالت کو جانچ کر رپورٹ پیش کریں ۔۔۔

ہے ۔۔۔

انتخاب الاخبار

طاعون کا کیڑا جب یہ مرض ہانگ کانگ مین پھیلا تو وہاں گورنمنٹ نے ایک جاپانی ڈاکٹر کو جانچ اور تحقیقات کے لئے روانہ کیا۔ اس نے طاعونی مردون کی اندرونی گلٹیون کی اندرونی تشریح کی اور ان مین ایک گاڑھی چیز بھری ہوئی پائی۔ جس مین بے شمار پتلے پتلے سفید ریشون کی طرح کی شے تھی اور اسی کو آجکل ڈاکٹر طاعون کے کیڑون کے نام سے موسوم کرتے ہین یہ کیڑے قد وقامت مین اس قدر چھوٹے اور باریک ہوتے ہین کہ سینکڑون سوئی کی نوک پر آجاتے ہین۔ مگر نشو ونما کے زمانہ مین کبھی بڑے اور کبھی چھوٹے ہو جاتے ہین اس امر کی نسبت یہی کیڑے طاعون کی بنیاد ہین۔ جاپانی پروفیسر "کیٹی ٹسینٹو" اور دوسرون کی تحقیقات کا ماحصل یہ ہے۔ کہ ان کیڑون کا طاعون سے ضرور تعلق ہے۔ اس لئے کہ اولاً تو یہ ہر طاعونی مرض پر مین پائے گئے۔ دوسرے اگر ابتدا ءً نمایان نہ ہون۔ تو بیماری کے کسی درجہ مین ضرور دکھائی دیتے ہین۔ حالانکہ تندرست آدمیون مین ان کا کوئی وجود موجود نہین ہوتا اور نہ ہی بیماریون مین پائے جاتے ہین۔ جب کوئی شخص پہلے بیمار ہوتا ہے تو کیڑے ان گلٹیون مین پائے جاتے ہین۔ جن مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جیسا جیسا بیماری کا زور ہوتا ہے۔ کیڑے بدن کی اور گلٹیون مین پھیلتے جاتے ہین اور نہایت سخت حالت مین جبکہ مریض قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ تو جسم کے تمام خون مین بھر جاتے ہین۔ نہایت غور اور احتیاط تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ کیڑے جاندار ہین اور بعض حالتون مین بہت جلد اور تعداد کثیر پیدا ہونے کی طاقت رکھتے ہین اور جب دیکھا جاتا ہے۔ کہ طاعون ۔۔۔ اور ایک مکان سے

وقت ہے۔ اب یہ دریافت ہوا ہے۔ کہ ان کیڑون مین ایک طرح کی نباتاتی خاصیت ہے اور جس طرح ایک کاشتکار ایک کھیت کو بیج کی پیداوار کے لئے موزون خیال کرتا ہے۔ اور دوسرے کو نصل خریف کے لئے اسی طرح طاعونی کیڑے کی نسبت یہی کہا جاتا ہے۔ کہ اسے کہان نشو ونما حاصل ہوگی۔ پروفیسر "ہافکن" کا بیان ہے کہ جس زمین پر طاعونی کیڑون کی پرورش بنظر تحقیقات کی گئی ہے۔ اگر اس جگہ تھوڑا سا گھی یا مکھن لگایا جاوے۔ تو یہ کیڑے بڑی تعداد مین بڑھ جاینگے لیکن یہ ترقی بڑی تعداد اس پہلو سے نہایت حیرت انگیز ہے کہ اور کوئی کیڑا مکھن یا گھی کی آمیزش سے نہین بڑھتا ہے۔ پروفیسر ہافکن نے گھی ملانے کے اثر کو معلوم کیا اور یہی ان کے طاعونی ٹیکے کی بنیاد ہے۔ جسے وہ اپنی رصدگاہ بمبئی مین طیار کرتے ہین (رلس)

انگلینڈ مین عورتون کی کثرت۔ لنڈن نیوز کمال تشویش کے ساتھ قوم کو دو وحشت انگیز آفتون سے متنبہ کرتا ہے۔ لکھتا ہے کہ اب اس بات مین کوئی شک باقی نہیں کہ دیوانگی روزبروز ملک انگلینڈ مین کرتی جاتی ہے۔ دیوانون مین یوماً فیوماً اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ جو لوگ عرصہ تک پاگل خانون مین زیر علاج رہنے کے بعد شفایاب ہو کر نکلتے ہین۔ گو بظاہر ہر طرح صحیح معلوم ہوتے ہین۔ مگر دراصل صحیح نہین ہوتے ان کے دماغون مین مادہ جنون پیدا ہوتا ہے اور اس کے سبب سے اعادہ مرض ممکن ہے موجود اعصابی امراض متوارث ہوتے ہین اور جنون بھی اعصاب کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اور جو دیوانے بظاہر صحت یاب ہو کر پاگل خانون سے نکلتے ہین۔ باسانی شادی کر لیتے ہین اور کوئی قانون ان کو شادی سے مانع نہین ہے پس اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ مادہ جنون نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا جاویگا اور ایک زمانہ مین ملک دیوانون سے پر ہو جاویگا ہے۔ کہ بے شغلون کی

ہین کام کرنے کے قابل ہین۔ کام ان کو دیا جاتا ہے اور اجرت معقول دی جاتی ہے۔ مگر یہ لوگ کام نہین چاہتے مگر گداگری اور بے فکری سے اوقات بسر کرنا چاہتے ہین۔ اس کے بعد اخبار مذکور سوال کرتا ہے۔ کیا انگلش گورنمنٹ ویساہی قانون ملک مین نافذ نہین کر سکتی جیسا کہ دوسرے ممالک مین نافذ ہے۔ یعنے ایسے لوگون سے بزور کام لیا جاوے۔ اور مطلقاً ان لوگون کو خیرات نہ ملنے پائے (یونین گزٹ)

جاپان کا پولیس اور قید خانے۔ دنیا بھر مین سب سے اعلیٰ پولیس جاپان کی ہے۔ جاپان کے قید خانے بھی سادگی اور عمدگی مین اپنا نظیر نہین رکھتے۔ فرض کرو۔ کہ ایک باغ ہے۔ کہ جس مین چھوٹے چھوٹے درخت اور دیوار کی جگہ کانٹے دار جھاڑیان لگ رہی ہین۔ اس کو جاپانی جیل تصور کر لو۔ چھوٹے چھوٹے مکانات مین کسانون کی طرح رہتے ہین ہوئے آپ کو انسان ملین گے ان کو جاپانی قیدی سمجھ لو۔ ہر ایک قیدی اپنی بدنی طاقت کے مطابق کام کر رہا ہے۔ بعض تو چاول چھڑ رہا ہے اور یا پیس رہا ہے۔ بعض کالے رنگ کا گاڑھا بن رہا ہے بوڑھے اور ضعیف قیدی کاغذ بنا کر رہے ہین تمام کو کمائی مین سے فیصدی نفع ملتا ہے۔ نوجوان قیدی اسکول مین باقاعدہ تعلیم پا رہے ہین۔ قیدیون کا انتظام فوجی انتظام کا سا ہے۔ لیکن اس انتظام کا مدعا یہ ہے کہ قیدیون کی اصلاح ہو سکے۔ جب کسی قیدی کو رہائی ملتی ہے۔ تب اس کے دوستون اور خاندانی لوگون سے اس بات کا قرار کر لیا جاتا ہے کہ وہ اس کی نیک چلنی کے ذمہ دار ہون گے۔ (یونین گزٹ)

یکم دسمبر سے صرف لاہور اور امرتسر کے درمیان ادر ٹرینین آمد و رفت کرین گی۔"

شہر سیالکوٹ کی کنک منڈی مین آگ سے چار دکانین جل گیئن۔

پنجاب مین تجویز کی گئی ہے کہ تمام سکولون کے احاطون مین پیڑ سبزی وغیرہ کی آرایش کا خیال رکھین۔

پچھلے ہفتے ہندوستان مین طاعون کی ۴۷،۲۰۹ واردات ہوئین۔ اور قریب پانچہزار فوتیان (۴۷۹۴)

پچھلے ہفتے پنجاب مین طاعون کی ۱۲۵ فوتیان ہوئین۔ صوبجات متحدہ مین ۷،۵۰۶ لدھیانہ مین ۲۸۵

فصل دین

نمبر ۱

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم - بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم - والصَّلوٰة والسَّلام علیٰ محمّد و آلہ و اتباعہ اجمعین اللّٰھم ارنا الحق حقاً و الباطل باطلاً - ربِّ اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدة من لسانی -

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ - ایک رسالہ الہامات نام ہو باطل کے حامی امرتسری مولوی کی طرف سے ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا تھا - ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس خاکسار کی نظر سے گزرا - کسی خاص تحریک کی وجہ سے دل میں آیا کہ مختصراً مصنف صاحب کی استدعا پر اپنی رائے کا اظہار کروں - اسی اثنا میں پتہ لگا کہ اسی رسالہ کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے - میں نے اس کو بھی منگوایا مگر بعض مشاغل کی وجہ سے مجھے آجتک فرصت نہ ہوئی - کہ میں اس کا مطالعہ بھی کر سکتا - مگر الٰہی حکمت سے باوجود میری اس قدر مصیرو فیت کے دل میں ایسی تحریک بار بار ہوتی ہے کہ میں اپنی علمی اس بے بضاعتی کی حالت میں بھی رسالہ ہذا پر جو کچھ فہم میں آئے ناظرین کے سامنے پیش کروں آجتک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہل علم بزرگوں میں سے کسی نے بھی اس رسالہ کے جواب پر قلم اٹھانا غیر ضروری سمجھ کر توجہ نہیں فرمائی - مگر میں نے ان تیز اور قوی تحریکات کو اس حکیم خدا کے پُر حکمت ارادہ کا یقین کر کے حُسنِ نیت سے چاہا - کہ حسب موقعہ فرصت وقتاً فوقتاً اس پر کچھ لکھدیا کروں - آج مجھے قدرے فرصت ملی ہے - بتوفیق الٰہی اس مضمون کا پہلا نمبر ہدیہ ناظرین ہے - آپ اس کو طبع فرماویں -

خواب باطل | اے گرفتار ہوا در ہمہ اوقات حیات
با چنین نفس لعین چون رسدت زد عونی

مولان صاحب - پیشتر اس کے کہ موضوع کتاب پر نظر کروں آپکے اس رؤیا کے متعلق جس کو جناب نے دیباچہ میں درج فرما کر قابل ملاحظہ دیباچہ قرار دیا ہے - تھوڑا سا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں -

(آپنے لکھا ہے کہ استخارات کے بعد میں نے خواب میں جناب مرزا صاحب کو دیکھا کہ آپ ایک سفید فرش پہ بیٹھے ہیں مگر تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ آپکا لکھنؤ کے شہدوں کی طرح سکڑا سا چہرہ رگڑ رگڑی ہوئی داڑھی ہے جس کی تعبیر آپکے ذہن میں یہ آئی ہے - کہ "انجام اچھا نہیں"

اس خواب اور اس استخارہ کے افترا ثابت کرنے کے لئے مجھے اپنی طرف سے بیان کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں بلکہ آپ کے رسالہ کے متضاد اور متناقض بیان جو اسی موقع پر مضمون خواب میں لکھے گئے خود صاف شہادت دیتے ہیں کہ آپنے ورع مصلحت آمیز سے کام لے کر اس خواب کا افترا کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے - کہ آپ کو خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ جس شخص کو خدا پر ایمان ہوتا ہے - وہ ایسی جرأت اور بے باکی سے اللہ تعالےٰ پر جھوٹ نہیں بول سکتا (۹۴) خدا کے لئے آپ غور کریں کہ آپکے نزدیک جیسا کہ رسالہ ہذا سے جابجا معلوم ہوتا ہے - حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ امر ایمانی اور فیصلہ شدہ قرار پا چکا ہے کہ "حضرت مرزا صاحب کا دعوے سراسر نصوص شرعیہ کے خلاف ہے اور مرزا صاحب کے معاملہ میں کسی خواب یا استخارہ پر اعتبار کرنا دعوی مساوات معصوم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہے"

آپ کے اس بیان کردہ اور شائع شدہ اعتقاد کے ہوتے ہوئے جناب کا یہ لکھنا کہ میں نے رنج اور کدورت سے دور ہو کر جناب باری میں دعائیں کیں کہ مجھ پر حضرت مرزا صاحب کے متعلق انکشاف ہو جائے - کس قدر صریح جھوٹ اور بے ایمانی ہے آپ نے اس جگہ اپنی ان دو متناقض تحریروں کو پبلک کے سامنے پیش کر کے اپنی اُس کامل وجالیت کا ثبوت دیا ہے - جو آپ کا فطری اور دائمی وتیرہ ہے - ایک طرف سب سے پہلے اپنا فیصلہ شدہ اعتقاد آپ یہ بیان فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کے معاملے میں کسی خواب یا استخارہ کا اعتبار کرنا انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعوے ہے - اور دوسری طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ انکشاف کے لئے میں نے استخارات سے کام لیا - حالانکہ ایسے انکشاف آپ کے اعتقاد کے بموجب سراسر فضول اور محض بے حقیقت ہیں - پھر وہ کیا انکشاف تھا جس کیواسطے استخارات کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ سے التجائیں کرنا بیان فرماتے ہیں کیا یہ آپکا ایمان تھا کہ اگر حضرت مرزا صاحب کی تصدیق اور تائید کے متعلق کوئی رویا یا الہام یا کشف ہوا تو میں اس مدعی اور مطاع انسان کے دعاوی پر صدق دل سے ان بے ایمانیوں کو چھوڑ کر ایمان لے آؤنگا - نہیں اور ہرگز نہیں - آپنے عوام کو جس جال میں دھوکے سے پھنسانا چاہا ہے - وہ یہ ہے - جو آپ کی آسی رسالہ کے متعدد موقعوں پہ پایا جاتا ہے - اور جس کا مفہوم آپکے لفظوں میں یوں ہے - "اس خواب کے بیان کرنے سے (جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ پر افترا بنایا ہے) میرا صرف یہ منشا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے دعوٰں کو اپنے خوابوں کی بنا پر مان لیتے ہیں ان کو مطلع کروں کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہیں وہ موصل الی الحق نہیں"

پھر آپ لکھتے ہیں - کہ اہل علم میری اس حرکت (یعنی "استخارہ") پر ہنسیں گے - کہ میں نے ایک بے ہودہ

---

* اہل حدیث ہونے کا دعوے اور استخارات اور رؤیا کے متعلق یہ گندہ اعتقاد کہ یہ سراسر بیہودہ اور لغو حرکتیں ہیں - اسلام کے بہت سے مسائل جن کی بنا رؤیا پر اور استخارات پر رکھی گئی - آپ کے نزدیک باطل معلوم ہوتے ہیں -

---

؎ ان دلائل کے غور و فکر کے بعد بہت سے لوگوں نے جناب باری تعالےٰ میں دعائیں کیں اور الرؤیا الصالحة لبشریٰ من اللّٰہ اور من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بی کے مطابق جناب الٰہی کی طرف سے انشراح صدر ہوا - جس پر امرتسری ملاں ٹھٹھہ اوڑا کر اپنی حدیث دانی کا ثبوت دیتا ہے

منہ

حرکت کی۔ کہ معصوم کے کلام پر غور کرنے کی بجائے اتنے دنوں تک الہام وکشف کا منتظر رہا اس عبارت میں آپ خواب اور استخارہ کو ایسی لغو حرکت قرار دیتے ہیں۔ جو آپ کو اہل علم کے مضحکہ کا موجب معلوم ہوتی ہے۔ اس اعتقاد کے ساتھ کیا کوئی سلیم الفطرت انسان آپ کے اس بیان کو کہ میں نے مرزا صاحب کے متعلق انکشاف حق کے لئے رنج اور کدورت سے پاک ہو کر دعائیں کیں۔ قابل تسلیم قرار دے سکتا ہے۔ جس شخص کے دماغ میں اس قسم کے عقاید موجود ہوں۔ اس بیچارے سے یہ توقع ہو سکتی ہے۔ کہ مرزا صاحب کے متعلق حضور باری میں تضرع وزاری اور صدق دل سے انکشاف کا طالب ہوا ہو۔ جب یہ امر آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے کوئی استخارہ نہیں کیا۔ اور نہ کوئی خواب دیکھا۔ کیونکہ آپ کے اعتقاد میں استخارات اور خوابیں ایسی بیہودہ اور ناقابل وثوق چیزیں ہیں کہ آپ اس کو قریب قریب دعوے نبوت کے یقین فرماتے ہیں تو آپ کا اس کے برخلاف یہ لکھنا کہ میں نے حسب تحریر حضرت مرزا صاحب مندرجہ رسالہ نشان آسمانی استخارہ کیا ہے اور اس پر رؤیا کے ذریعہ [illegible] ہے۔ جس کو آپ نے رسالہ میں درج فرمایا ہے کس قدر کذب صریح ہے۔

(۳) بالفرض اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ آپ نے [illegible] پر عمل نہیں کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ پر افترا کیا ہے۔ اور یہ خواب آپ کی سچی ہے۔ تو بھی یہ تعبیر جو آپ نے کی ہے۔ آپ ہی کی مسلمات سے غلط ثابت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کے متعلق آپ نے جو فیصلہ کیا تھا۔ اور جس کی تصدیق کے لئے آپ نے یہ استخارہ کر کے خواب دیکھنے کی سعی اور کوشش کی۔ وہ اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ آپ کی رؤیا حدیث النفس کے سوائے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا۔ فرمان نبوی ہمیں اس بات سے روکتا ہے۔ کہ ہم آپ کے خواب کو اضغاث احلام کے درجہ سے بڑھ کر کچھ وقعت دیں۔ "ومنها حدیث نفسہ" کا اصول پیش نظر رکھ کر آپ ہی نہیں بتائیں۔ کہ آپ نے کس معیار سے اس رؤیا کو اور اس کی اس تعبیر کو جو آپ کے خیال میں آئی صحیح سمجھا ہے اس رؤیا کے حدیث النفس ثابت کرنے کے لئے یہ امر کافی ہے۔ کہ آپ جس شخص کے متعلق حق و باطل کا علم اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق آپ پہلے ہی اپنے دماغ میں یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ باطل پر ہے اور اس کے علاوہ یہ امر بھی آپ کے یقین میں تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کوئی مصدقہ رؤیا قابل وثوق نہیں [illegible] آپ نے اس استخارہ کا ارادہ [illegible] ہے۔ اس کا بیان آپ کے لفظوں میں یوں ہے (کہ میری غرض اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مرزا جی کے دعووں کو اپنی خوابوں کی بنا پر مان لیتے ہیں ان کو مطلع کروں۔ کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہیں وہ [illegible]

حق پوش عالم [illegible] استخارہ کو ایک [illegible] حرکت اور اہل علم کے مضحکہ کا موجب قرار دے کر اس [illegible] اور اللہ تعالیٰ کا کلام انبیاء اور رسل کے متعلق بھی یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایسا کوئی رسول اور نبی بھی نہیں کہ جس کی یہ حالت ہو۔ کہ جب کوئی تمنا کرے یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہتا ہے۔ تو شیطان اس کی خواہش میں کچھ ملا دے جبکہ کوئی رسول اور نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے اور شیطان اس میں بھی دخل دیتا ہے۔ تو آپ کی رؤیا اس قدر تلوث نفسانی کے ساتھ ہرگز قابل توجہ نہیں ہو سکتی۔ آیت شریف ھل انبئکم علیٰ من تنزل الشیاطین۔ تنزل علیٰ کل افاک اثیم۔ جو آپ کے شایان حال ہے اور حدیث اصدقکم رؤیا۔ اصدقکم حدیثاً کو مدنظر رکھ کر فرمایئے۔ کہ آپ کی رؤیا کی تعبیر کس قسم کی ہونی چاہیئے۔ آپ کا کذب ثابت کرنے کے لئے آپ کی کتاب کا یہی مضمون جو خواب کے متعلق جناب نے دیباچہ میں لکھا ہے۔ کافی دلیل ہے۔ کہ آپ نے کس قدر جھوٹ سے کام لیا ہے۔ آپ کے اسی رسالہ کا پہلا ایڈیشن آپ کے ایک اور کذب کو ثابت کرتا ہے۔ جہاں آپ نے لکھا تھا۔ کہ عبد اللہ آتھم ہم سے بذریعہ خط وکتابت پیشگوئی کے بعد بھی بحث کرتا رہا تھا۔ مگر اس ایڈیشن میں اس کو اڑا گئے۔ کہ کہیں اس جھوٹ کی قلعی کھل ہی نہ جاوے۔ علم تاویل رؤیا میں تمام راستباز معبرین کا یہ مسلم اصول ہے۔ کہ صالحین عباد اور انبیاء کرام کو رؤیا میں بُری حالت پر نہ دیکھنا بلکہ بہیئت ان کے مقدس وجود میں کسی نقص کا دیکھنا اس امر کی دلیل ہوتی ہے۔ کہ اسی قدر نقص اس رائی شخص کی حالت میں ہے جس نے ایسا رؤیا دیکھا۔ پادری عماد دین نے سرور کائنات خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیا میں دیکھا۔ کہ پادریوں نے آپ کو آگ میں ڈال کر اور گرد احاطہ کیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بدبخت عیسائی ہو گیا۔ حالانکہ اصول تعبیر کے لحاظ سے اس خواب کی تعبیر بالکل برعکس تھی۔ اسی طرح آپ کی رؤیا کا حال ہے۔ آپ کے [illegible] کی طرح سکڑا ہوا چہرہ اور داڑھی بالکل بگڑ کر گنجی ہوئی۔ رؤیا میں دیکھنا آپ کی حالت کا آئینہ تھا۔ جس قدر آئینہ مصفیٰ ہوتا ہے اسی قدر صفائی سے اصل صورت کا عکس پڑتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کا مقدس وجود آپ کو ایک آئینہ کی طرح نظر آیا جس میں آپ کو اپنی صورت نظر آئی آپ [illegible] اپنے اس رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ لکھتے ہیں۔ کہ مجھے مرزا صاحب ایک سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ مگر جب آپ کا (مؤلف رسالہ الہامات) ناپاک عکس اس مصفیٰ آئینہ پر پڑا۔ تو آپ کی صورت اس میں نمودار ہو گئی۔ اگرچہ نقشہ حضرت مرزا صاحب کی حالت کا نہ تھا [illegible] سے رؤیا میں آپ کو حضرت مرزا صاحب اپنے اصل مقدس وجود کیسا نظر

سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر آتے جس سے صفائی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ کدورت جو آئینہ مین نظر آئی ہے کسی خبیث نفس کے اندرونی حالات کا انکشاف تھا۔

اب یہ امر قابل غور ہے کہ خود جناب کو لکھنو کے شہدون کے ساتھ خاص کیا مناسبت ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کی حالت اس صورۃ خاص پر اس آئینہ مین نمودار ہوئی۔ اس کے لئے ہم آپ کے سامنے سردست آپ ہی کی ذات کو بطور گواہ پیش کرتے ہین۔ اگر آپ لکھنو کے شہدون کے ساتھ اپنی مناسبت سے انکار کرینگے یا کوئی عذر پیش کرین گے تو ہم خود بشرط ضرورت اگر مناسب ہوا تو حسب اقتضائے موقعہ ذیل کی تین قسم کی شہادتین بطور مشتے نمونہ از خروارے اختصار کے ساتھ پیش کر دین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جہان تک ہمارا یقین ہے۔ آپ کو ان شہادتون کی پڑتال مین کوئی عذر نہ ہوگا۔ ہان اس پر بھی اگر آپ نے [illegible]۔ ہماری پیش کردہ شہادتین ناکافی ثابت ہون۔ تو آپ ہم کو اور شہادتین پیش کرنے کے لئے بھی تیار پائین گے۔

ہماری ہر سہ نمونہ شہادات تفصیل ذیل پر ہین (۱) پہلی شہادت تو آپ کے ساکنہ بلدہ اور اہالیان شہر کی ہوگی۔

(۲) دوسری شہادت آپ کی تصانیف سے پیدا کردہ اور اس کے ساتھ اہل ملک کی تائیدات (۳) تحصیل علم و ہنر کے زمانہ کی شہادت ہوگی جس کو ہم شہادت سمعی سے نامزد کرین گے۔ بوجہ اس کے کہ آپ کے بچپن کے زمانے مین آپ سے ہمین ذاتی نیاز حاصل نہین تھا۔ اس لئے ہم عینی شہادت پیش کرنے سے معذور ہین۔

نوٹ قابل غور۔ ہان مولوی جی آپ تو ختم نبوت کے قائل تھے۔ آپ نے کیسے اپنے استاد* (من کان فی ھذہ اعمیٰ فہو فی الاخرۃ اعمیٰ) کی طرح نبوت کو رنگ جمایا ہے۔

* مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نابینا استاد حافظ عبدالمنان وزیر آباد کے رہنے والے ایک

نبوت کے متعلق اخبار اور رسالے [illegible] ہین اور یہ دونو کام آپ نے اس رسالہ کے ذریعے کئے ہین۔ کیونکہ آپ خود قبل از وقت یہ پیشگوئی شائع کرتے ہین۔ جو نبیون کی شان ہے کہ (مرزا جی کا انجام اچھا نہ ہوگا) اور پیر پیر گولڑوی کی ایک پیشگوئی کی تصدیق کرکے اس کی نبوت کے بھی قائل ہوئے ہین۔ اگر انکار ہو۔ تو آپ اپنے رسالہ الہام [illegible] تیسرے ایڈیشن کے صفحہ اول کو ملاحظہ فرمادین جہان پیر جی کی پیشگوئی اور اپنی تصدیق نقل فرمائی ہے۔ پیر صاحب کی پیشگوئی کے یہ لفظ ہین۔ (اس رسالہ کے ملاحظہ سے مرزائیون کے دل مین رعب ڈالا جائے گا۔)" اور آپ کی تصدیقی عبارت یون ہے کہ حضرت پیر صاحب کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ کہ مرزا جی باوجود العام کے اس رسالہ کا جواب نہ دے سکے۔ آپ کی دو پیشگوئیان اسی رسالہ مین اور بھی ہین جس کا بیان ٹائیٹل پیج کے صفحہ اول پر تیسرے ایڈیشن مین پیشگوئی کے طور پر بیان کیا ہے کہ "ان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔" اور دوسری پیشگوئی کا ذکر رسالہ ہذا کے صفحہ [illegible] پر جناب نے ان لفظون مین کیا ہے "لیکن یہ بھی پیشگوئی کے طور پر ہم کہتے ہین کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی" (باقی آیندہ)

* بقیہ حاشیہ۔ تازہ اشتہار مین لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ تمام لوگ جو قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے ہین وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے محبوب کے منصب نبوت کو جو نبیون کا کام ہے اپنے ذمہ پر اٹھائے ہوئے ہین جس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ ایک بھی ادعائے نبوت کا دعوی [illegible] نز۔ مولوی صاحب نے اپنے ایک رسالہ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی مشابہتون کا اپنے وجود مین ذکر کرکے نبوت کی پٹڑی جمائی ہے۔ منہ

وصیت

مین مسمی محمد مصطفیٰ ولد میان کریم بخش صاحب قوم لوہار ساکن موضع چھاپہ تحصیل و ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔ جو مین اپنی قلم سے خود لکھدیتا ہون۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی یا آئندہ شائع ہون گی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ بائیسکل تین چھبیس ۲۶ عدد اور تمام پرزہ جات بائیسکل اور سونگر مشین کے متعلق اور کچھ زیورات وغیرہ وغیرہ جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت تقریباً چار ہزار پانسو روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا دست‌یار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے

بعداس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرکے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ۔ میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے ۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور رہے ۔ بحساب ۱/۱۰ حصّہ کے ۔ اگر خدانخواستہ میری جایداد مذکور کسی وجہ سے کم ہو جاوے ۔ تو ہر حالت مین انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصّہ اس کے کی حقدار سمجھی جاوے گی ۔ جو جایداد میرے مرنے کے بعد ترکہ ہوگا ۔ میری طرف سے ایک عرض ہے اگر میری اولاد اس وقت مین میرے مرنے کے بعد یہ درخواست کرے ۔ ترکہ جایداد ۱/۱۰ جو ہو اس کی قیمت علاوہ پختہ طور پر تحریر کرا کے ایک سو روپیہ ماہوار انجمن احمدیہ لیتی رہے ۔ جب تک وہ تعداد پوری نہ ہو جاوے ۔ یہ اس حالت مین ایسی بات اختیار کی جاوے کہ جس حالت مین میری اولاد کی طرف سے کوئی معتبر اور پختہ ضمانت دینے کو طیار ہو تاکہ بعد اس کے کوئی کسی طرح کا دہوکا صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ نہ ہو ۔ اس درخواست کی منظوری پر موقع انجمن احمدیہ کے اختیار مین ہوگا ۔ اس کے علاوہ تمام مال میرا حسب ہدایات قرآن مجید کے تقسیم کیا جاوے ۔ اگر مین کسی جنون مین آکر یا کسی کے دباؤ مین یا کوئی اور وجہ سے وصیت کر دی یا آیندہ کردون اور وہ قرآن مجید کے خلاف ہو تو وہ ناجائز سمجھی جاوے ۔ ہان اگر جس کے نام کی دیگر کوئی وصیت مین لکھون اور واقع اس آدمی کا بموجب فرمودہ قرآن کے حق ہے ۔ تو جسقدر قرآن مجید کی حکم کی اس کو دینی طور پر مناسب اجازت دین ۔ حقدار ہو سکتا ہے ۔ مین نے ایک عورت کے نام وصیتہ پانسو روپیہ کے متعلق کی تھی ۔ اور بعد اس کے مجھ کو معلوم ہو گیا کہ سوائے محل کے خرچ کرنا گناہ ہے ۔ سو وہ وصیت مین فسخ کرتا ہون ۔ اور میرے مرنے کے بعد انجمن احمدیہ کو اپنا منفعت اور امین قرار دیتا ہون ۔ جو اس وقت درمیان ہو کہ میری اولاد یا اور کوئی وارث ہو ۔ طمع راہ اختیار کرا دے جس مین انہون کے ذلیل ہونے کا خطرہ نہ ہے اور وقتاً فوقتاً میرے تمام بہائی احمدی نگاہ رکھین ۔ جزاکم اللہ خیرا ۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ بعد مین کوئی جایداد اور ماسوائے جایداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے ۔ کہ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین وصیت کیا ہے ۔ مین ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا ۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آئندہ شائع ہون گی ۔ دارالامان قادیان مین پہنچاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین ۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم مذکور کو مجلس کے حوالہ کر دون گا ۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ ان اخراجات سے کم ہون تو میری دیگر متروکہ جایداد جو یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہو گی ۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے ۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے

(۸) مین بھی اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی ۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہو درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے ۔ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش کو اور کہین دفن نہ کیا جاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے ۔

(۹) اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین نہ دفن ہو سکی ۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا ۔

العبـــــد

محمد موسیٰ بقلم خود یکم جنوری ۱۹۰۷ء

گواہ شــــد

عبدا ولد نہتو سکنہ موضع چہاپہ عالوالہ ریلوے ورکشاپ

گواہ شــــد

شاہدین ولد مولا بخش سکنہ مادو ملازم ریلوے ورکشاپ

وصیّت

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔

امّا بعد ۔ (۱) مین مسمّی شاہدین ولد میان شیخ احمد صاحب مرحوم قوم علار اصل وطن موضع ساہووال ۔ تحصیل ڈسکہ ۔ ضلع سیالکوٹ حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ اسٹیشن لارنس پور ضلع اٹک ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی

سے آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر مصدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور اُن کا مُرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں بحول وقوت تعالیٰ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا۔ اور ایسا ہی میرے وُرثاء میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے بمعاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میری جایداد اس وقت وہ روپیہ اقساط ہے جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں میرے نام کا زیر ڈیپازٹ اکونٹ نمبر ۱۸۱ جمع ہے۔ جس کی تعداد ۱۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو بموجب اطلاع ڈیپازٹ اکونٹ ۶۶۳ روپیہ ... تھی اور جو ملازمت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس جایداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جایداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کا ... حصہ اغراض ومقاصد صدر انجمن احمدیہ میں صرف کیا جاوے۔ اور باقی روپیہ دو تہائی بعد ادائے قرضہ جو میرے ذمہ ثابت ہو ورثاء پر بموجب احکام شریعت اسلام تقسیم کیا جاوے مگر چونکہ میرا مدعا یہ ہے۔ کہ میری تمام وصیت کا عملدرآمد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہی معرفت ہو نگرانی میں ہو۔ لہذا میں نے فارم آف ڈیکلیریشن سکرٹری انجمن مذکور کے نام مرتب کر کے ریلوے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں داخل کر دیا ہے اور اس کی ایک نقل بہ دستخط خود شامل وصیت ہذا کر دی ہے۔ تاکہ اس کے مطابق یہ روپیہ جایداد انجمن مذکورہ بالا خود ہی ... وصول کرے۔ اور خود ہی حسب وصیت تقسیم کرے میرا کوئی وارث خواہ احمدی یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت شدہ جایداد میں مداخلت کرنے کا مجاز نہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد ماسوائے جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جایداد با ضابطہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ میں وصیت کیا ہے۔ میں ایسی جایداد کو وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ البتہ میرے مرنے کے بعد جو زیورات وغیرہ میری زوجہ کے قبضہ میں ہوں۔ وہ میری جایداد متروکہ میں متصور نہ ہوں کیونکہ ان کی وہ ہر دو مالک ہوں گی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آیندہ شائع ہوں گی۔ قادیان دارالامان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کا حسب منشور مجلس ... مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو علیحدہ مجلس مذکورہ کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا اعلان بھی مجلس مذکور کی طرف سے کرا دونگا اور اگر اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ... اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان ان اخراجات کو اس باقیماندہ ... حصہ جایداد سے جو فقرہ نمبر ۴ میں وصیت شدہ ہے پورا کرے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لمرضات اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ سے ناگفتہ جن کی مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر اور کہیں دفن کی جا سکتی ہے

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا ان کی بابت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بکلی اختیار رہیگا کہ جس طرح مناسب سمجھے انہیں خرچ کرے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے اپنی وصیت کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میری یہ وصیت رضائے الٰہی کا موجب ہو۔ آمین۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ آمین یا رب العالمین ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء

گواہ شد

عبدالرحمان ولد محمد موضع بہبود ضلع ہوشیار پور حال سٹیشن ماسٹر لارنس پور بقلم خود

گواہ شد

محمد عالم ولد میاں شاہ محمد مرحوم سکنہ بوڑیاں خورد ضلع سیالکوٹ حال چوکیدار ریلوے لارنس پور بقلم خود

العبد

عاجز شاہدین احمدی سٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ لارنس پور

عیسائیوں کی ہمت سے

یسوع مسیح کی صرف ایک ہی

پیشگوئی لفظاً پوری ہوئی

اور وہ یہ ہے۔

یسوع نے کہا ہے۔ "مین صلح کے لئے نہین آیا بلکہ تلوار لے کر آیا ہون" "مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون اور مین کیا ہی چاہتا ہون کہ لگ چکی ہوتی ..... کیا تم گمان کرتے ہو۔ کہ مین زمین پر میل کرانے آیا ہون۔ نہین! مین تمہین کہتا ہون بلکہ جدائی۔ کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی تین دو کے برخلاف ہون گے۔ اور دو تین کے۔ اور بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے اور ماں بیٹی سے اور بیٹی ماں سے اور ساس بہو سے اور بہو ساس سے برخلاف ہوگی۔ دیکھو لوقا ۱۲ باب ۴۹ سے ۵۳ وغیرہ

مسیحی جنٹلمین اکثر اس بات پر زور دیا کرتے ہین۔ کہ ان کے مذہب مین حلم اور بردباری اور انکساری کی ایسی کامل تعلیم ہے۔ جو کسی دوسرے دین مین پائی نہین جاتی اور ان کے خداوند یسوع مسیح نے بھیڑوں کی طرح مسکین مزاج اور منکسر الطبع ظاہر کر کے اپنے آپ کو برہ ثابت کر دکھایا اور بہت شد و مد کے ساتھ اپنی اس حلم طبع پر لوگون کو یقین دلانے کے لئے یہ تعلیم سنائی کہ اگر تم کو ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے۔ تو دوسری گال آگے کر دو۔

عیسائی دنیا مین یہ ایک ایسی مسلم اور مشہور و معروف تعلیم ہے۔ کہ جس پر ہر فرقہ کا عیسائی بڑا ناز اور فخر کرتا ہے اور مذہبی کارزار کے میدان مین اس جملے کو بطور سپر لے کر طرح طرح کی کارروائیون سے عوام کو دھوکہ مین ڈال لینے کے حیلے کرتا رہتا ہے

لیکن اگر غور کیا جائے اور نور قلب اور عقل سلیم کی معیار پر لگا کر دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً یہ تعلیم انسانی فطرت کی ضروریات اور لوازمات کو پورا کرنے سے بالکل عاری ہے۔ صرف یہین تک نہین۔ بلکہ نہایت بڑے درجہ کی دون ہمتی بزدلی۔ بے غیرتی۔ بے عزتی، بد انتظامی، حق تلفی۔ غدر۔ بے مہری اور ...... وغیرہ سکھلانے اور نوع انسان مین پھیلانے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسرا ذریعہ نہین معلوم ہوتا۔ انسان کو خدا تعالےٰ نے مختلف قسم کی جایداد کے مالک بننے کا جوہر عطا کیا ہوا ہے۔ زمین پانی۔ پہاڑ۔ چارپائے۔ اور ان کے اور ان کے ذریعے سے ہر قسم کے پیداوار کا انسان ہی مالک ہو سکتا ہے اور ہے۔ کوئی دوسرا حیوان اس مین اس کا شریک اور ہم پلہ نہین۔ اور اس کے مملوکات اس کی اولاد مین بذریعہ حق وراثت منتقل ہوتے ہین۔ جس کا مدار عورت اور خاوند کے جایز اور معروف تعلق پر رکھا گیا ہے ان تمام حقوق کی حفاظت کے لئے انسان مین مروت شجاعت۔ غیرت۔ انتظام اور محبت وغیرہ ضروری اجزاء اور اوصاف رکھے ہوئے ہین اور اپنے جایز اور صحیح حقوق کی حفاظت کرنا انسانی فطرت کا سب سے پہلا کام ہے۔ انسانی تمدّن حقوق اور امن پر ہی قایم ہے اور عزت کی خواہش طبعی طور پر انسان کے رگ و ریشہ مین رکھی ہوئی ہے۔ ان تمام کی حفاظت کے لئے جرأت اور انتظام اور شجاعت اور انتقام کو عمل مین لانا انسان کے لئے ضروری رکھا ہوا ہے انسان کا طبعی فرض ہے کہ موقع و محل پر ان قوتون کو استعمال مین لاوے اور معطل نہ کرے۔ انسان کو کب گوارا ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی دشمن یا ظالم جابر یا چور حرامکار آوے اور وہ اس کو ایک طرف طمانچے مارے اور یہ دوسری گال آگے کر دے۔ یا وہ اس کو ایک طرف تلوار کا زخم لگا دے اور یہ دوسری طرف اس کے آگے کر دے۔ یا وہ اس کا اندوختہ اٹھا لیجاوے اور یہ اس کو باقی کا مال بھی دیدے۔ یا وہ اس کا بیٹا یا بیٹی اٹھا لیجاوے اور یہ دوسرے بچے بھی اس کے حوالہ کر دے۔ یا وہ اس کی بیوی کو کھینچ کر لے جانا چاہے۔ اور یہ اس کے حوالے تمام اشیاء بھی کر دے۔ یا وہ اس کے ساتھ کوئی ظالمانہ حرکت کرنا چاہے۔ اور یہ چپکے سے نرم ہو کر برداشت کرے اسی طرح دوسرے تمام امور پر قیاس ہو سکتا ہے۔ اور یہ انسانی برداشت سے بالکل باہر ہین

دراصل کسی کو ناحق طمانچہ مارنا ایک جرم ہے اور اخلاقی تعلیم مین جرایم کے جواز اور عدم جواز کے لئے ان کی خفت اور ثقالت کو ملحوظ نہین کیا جاتا۔ اس مسیحی تعلیم کا ماحصل یہ ہی ہے کہ انسان نہ تو حفاظت خود اختیاری ہی کرے۔ اور نہ اپنے اموال اور املاک اور بال بچے غاصب کے ہاتھ سے بچاوے۔ اور نہ حملہ آور کے حملہ کو روکے کوئی کنوئین مین دھکا دے۔ تو اس مین خود کود پڑے کیا یہ تمام نتیجے اس مسئلہ کے رواج سے لازم نہین آتین؟

جو شخص دشمن اور ظالم کے ظلم سے اپنے آپ کو نہین بچاتا۔ وہ دون ہمت اور بزدل کہا جاتا ہے۔ جو اپنی عزت کے لئے غیرت نہین رکھتا وہ بے عزت اور بے غیرت ہے۔ جو اپنے مال و جائیداد کی حفاظت نہین کرتا۔ وہ بد انتظام ہے۔ جو لوگ جرایم کے فروغ اور ان کے انسداد کے ذرائع اور اسباب سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین۔ کہ جرایم ہمیشہ عدم انتظام یا ضعف انتظام سے جرأت پا کر فروغ پاتے ہین۔ اور انتظام ہونا ہی اس لئے ہے۔ کہ غیر مستحقون سے حق محفوظ رکھے جاوین۔ اور کسی کو کسی کی حق تلفی کی اجازت نہ دی جاوے۔ لیکن اس تعلیم کا مآل یہی ہے کہ جو جس کی کوئی شے چاہے۔ لے جاوے اور اس کو روکا نہ جاوے۔ اس حکم کے رو سے گویا روکنا گناہ ہے۔

یہ ایک ایسی تعلیم ہے کہ جس کو انسان برداشت نہین کر سکتا اور کسی حد تک کرے (جو ناممکن ہے) بھی تو زیادہ دیر تک برداشت کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ اگر بد انتظامی اور حق تلفی عام ہو جاوے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام دنیا مین غدر اور

ہم اور یہ اس کے ساتھ اس کی جائداد کی بھی اجازت دیدے یا وہ اس کی زمین و مکان چھین لیوے

بے انصافی عام طور پر پھیل جائے اور طبائع سے رحم اور شفقت اور ہمدردی بالکل خارج ہو جائے۔ اور محبت اور تمدن اور احسان دنیا کی ڈکشنریوں سے بالکل منہا ہو جائین۔ لیکن جن نتائج کے پیدا ہو جانے کا ہمین اندیشہ ہو سکتا ہے۔ وہ نرے قیاسی ہی نہیں۔ بلکہ وہ ایسے ہین۔ کہ جو بدیہہ طور پر ثابت ہو کر اپنی مثالین دنیا مین قائم کر چکے ہین۔ خود یسوع مسیح نے ایک طرف اس تعلیم کو پیش کرکے دوسری طرف اس تعلیم کو پیش کر دیا ہے۔ جو اس کا نتیجہ ہونے والی تہی۔ یعنے "مین تلوار لے کر آیا ہون"۔ مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون۔ مین جدائی کرانے آیا ہون۔ باپ بیٹون اور مان بیٹون مین تفرقہ اور نفاق ڈالنے آیا ہون جیسا کہ اس مضمون کے ابتدا مین لکھی ہوئی آیات سے واضح ہو رہا ہے۔ یعنے وہ یسوع مسیح جس کی اس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو چاہیئے کہ تم دوسری گال آگے کر دو۔

وہ یسوع مسیح جو بھیڑون کا سا حلم سکھلانے کا ذمہ وار ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے جنگ و فساد اور لڑائی اور بے امنی اور تفرقہ وغیرہ سے دنیا کو پر آشوب کر دون گا۔

اگر اس کو اس کا نتیجہ نہ مانا جاوے۔ تو دونون تعلیمین متضاد ہونے کی وجہ سے تعلیم دینے والے پر ایک اور خطرناک دھبہ لگانے کا موجب ٹھہرتی ہین۔

تعلیم کا صحیح مفہوم تو وہی ہوتا ہے۔ جو خود معلم کے عملی نمونہ سے مستنبط اور واضح ہو سکے اور اس سے دوسرے درجہ پر ایسے لوگون کی عملی زندگی مین اس کے اکثر نمونے پائے جائین جن کو اس کے ساتھ ایمانی قرب حاصل ہو۔ پہر ان کے بعد تیسرے درجہ پر عام پیروؤن مین بھی اس کے عمل کے آثار کے نقش نہ نظر آوین لیکن جس قدر وسعت کے ساتھ عیسائی دنیا نے ہمارے سامنے اپنے حالات کی تواریخ کے اوراق کہولے ہوئے ہین۔ ہمین کسی جگہ اس تعلیم کے لفظاً عملی نمونے نظر نہین آتے۔ پہلے تو جناب یسوع مسیح صاحب کی طرف دیکھا جاوے۔ کہ اگر یہ کلام ان کا ہے تو کسی ایسی حالت مین نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ان کو کسی سخت مجبوری کی وجہ سے اپنے الفاظ پر ضبط نہ رہا تہا۔ کیونکہ اگر کسی سلامتی کی حالت مین یہ کلام ان کے دہن مبارک سے نکلتا تو اس پر خود ہی عمل کرکے دکھلاتے۔ اور اتنے بڑے دعویٰ کے ثبوت کے لئے طبعی طور پر نشان طلب کرنے والون کو "حرامکار لوگ" یا دوسرے موقعون پر کبھی لوگون کو "سوٗر" اور کبھی اس سے بدتر الفاظ فرما کر اور نبیون کے حق مین پہلے درجہ کی بدزبانی کرکے اپنے حلم کے نمونے ظاہر نہ کرتے۔ آپ کی زبان ایسی حلیم تھی۔ کہ جس حلم سے آپ کی مختلف سوانحعمریان۔ جو شاگردون کی لکھی ہوئی ہین۔ اور جن کو عہدنامہ جدید کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بھری پڑی ہین۔ اور زمین رو رہی ہے۔ کہ ایسا تند زبان حلیم میرے فرش پر پھر نہین پیدا ہوا۔ دوسری طرف آپ کا عملی حلم قابل غور ہے اول تو عملی حلم زبان کے انداز سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بڑے ثبوت موجود ہین۔ کہ صرف اسی قناعت کی ضرورت ہی نہین یہ کیسا خوب حلم ہے۔ کہ جب بھوک لگے تو شاگردون کو حکم دیا جاوے کہ لوگون کے کھیتون سے بھٹے چرا کر کھانے کو لے آئین ایسا ہی آپ کے دوستون اور حواریون کے حالات سے واضح ہو رہا ہے کہ ان کو بھی اس تعلیم نے اُلٹا اثر کیا تھا۔ یا اُن کے معلم نے سمجھایا ہی نہ تہا۔

مسیحی صاحبان یہ کہہ سکتے ہین کہ غاصب پر یہ حلم بھی ایسا ہی فرض ہے جیسے مظلوم پر لیکن اس کے جواب کا مواخذہ ہم پر نہین ہو سکتا۔ اس کے ذمہ وار تو خود وہ صاحب ہی ہین۔ جنہون نے دنیا مین ایسی تعلیم پیش کرکے حملہ آورون کے وجود کو تسلیم کیا۔

یسوع مسیح اور اس کے دوستون اور ان کے پیروؤن کے عملی نمونہ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اس تعلیم کے یہ معنے جو عام طور پر عیسائی ہمارے سامنے کرتے ہین نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ دراصل اس تعلیم سے اس کی منشاء یہ تہی۔ کہ دنیا مین بدانتظامی اور تفرقہ اور فتنہ اور بے اعتدالی کا غلبہ ہو جاوے اور جہان تنگ و تاریک ہو کر تباہ ہو جاوے جو ان کی اس تعلیم سے ظاہر ہو رہا ہے۔ جس کو ہم نے اس مضمون کے شروع مین نقل کیا ہوا ہے۔ اس امر کو زیادہ واضح طور پر ثابت کرنے کے لئے ہم متقدمین عیسائیون کے حالات سے موخرین کے حالات تک دیکھتے اور اندازہ لگاتے ہین۔ ہم کو تواریخ تبلا رہی ہے کہ ظلم اور بے رحمی سے کشت و خون سے عیسائیون نے دنیا کو ایسا دھندلا کر دیا کہ اُن کی نظیر کبھی گذری ہی نہین۔ چنانچہ ایک مشہور عیسائی نژاد آرجی انگرسل اس حالت کا خاکہ ذیل کے الفاظ مین کھینچا ہے۔

ایک لفظ مذہب نے حافظہ کے سارے افق کو جنگ و جدل۔ فتنہ و آشوب۔ ظلم و جور اور کشت و خون کے نظارون سے معمور کیا ہوا ہے۔ اسی ایک لفظ سے وہ تمام سامان سامنے آ جاتے ہین۔ جن سے انسانون نے انسانون پر بیدردی سے ظلم کئے۔ اسی ایک لفظ کے احاطہ مین ہی پچھلے زمانہ کے تمام قیدخانے ایندھن اور شعلے موجود ہین اور اسی دائرہ مین آئندہ کا ابدی دوزخ رکھا ہوا ہے۔ ان عیسائیون نے ہمدردی اور حلم کے جامون مین انسان پر اپنی نفرت کا نزلہ گرایا۔ اگرچہ عیسائی لوگ عالمگیر محبت کے وعظ کہتے چلے آئے ہین۔ لیکن دنیا مین جنگ و جدل اور فتنہ و فساد برپا کرنے مین ان کا کبھی کوئی ثانی نہین ہوا۔ یہی وہ حضرات ہین۔ جنہون نے بہت خطرناک تباہ کن آلات حرب ایجاد کئے۔ بندوق طمنچہ۔ توپ۔ بم کے گولے۔ تارپیڈو۔

پھینے والے گورے ان بجرہ سب انہین حلیم مزاجون کے دماغون کے نتائج ہیں۔ سارے فنون سے بڑھکر فن حرب مین انہون نے وہ کمال پیدا کیا ہے۔ کہ اس کا ثانی نہین۔ کبھی کسی مسیحی نے اُن بے کس وحشی لوگون کے حال پر رحم نہ کھایا اور نہ پرانے زمانہ کے عیسائیون نے کسی دوسری قوم کی حق شناسی کی۔ قدیم زمانہ کے عیسائی تو غیر قومون سے تلوار اور آگ سے مباحثہ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے بعد کے لوگون مین بھی ان کو نسریشن کا خون جوش مارتا رہا ہے جو عیسائی اپنے آپ کو خدا کا مقرب سمجھتا ہے۔ وہ دوسرے لوگون کو حقارت سے دیکھنا فرض جانتا ہے۔ جب ان مین سے کسی کو اس بات پر ایمان ہو جاتا ہے۔ کہ اس سچائی خدا نے ہاتھ لگ گئی۔ تو پھر اس مین سے صلح کی روح اُٹھ جاتی ہے۔ اس مین وہ حیا نہین رہتا کہ انسان پُر خطا ہے۔ اُسے اپنے مذہب پر گھمنڈ ہو جاتا ہے اور جاہلانہ ایمان سے ظلم پیدا ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو خدا کا غلام سمجھکر اور خدا کو ظالم قرار دے کر اس خیالی ظالم کا آپ نمونہ اختیار کرتا ہے۔ وہ ساری دنیا کے دو حصے کر دیتا ہے۔ ایک حصے مین نیک اور دوسرے مین گنہگارون کو شمار کرتا ہے۔ ایک حصہ ایماندار اور دوسرا حصہ بے ایماندار لوگون کا سمجھا ہے۔

حلیم مزاج عیسائی دنیا نے جس قدر انسانون کو محض اپنا دین منوانے کی خاطر قتل کیا اور جس طرح دنیا مین طرح طرح کے مکرون سے بدامنی پھیلائی اور کفر قہر و فتنہ و آشوب ڈالا۔ وہ واقعی بینظیر ہے۔ اس کے متعلق مضمون اُردو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر مین موجود ہے۔ ہم بیان اس مختصر مین کہان اس کی تشریح کر سکتے ہین۔ لاکھون کیا بلکہ کروڑ ہا یہودی۔ کروڑ ہا بُت پرست کروڑ ہا معصوم بچّے اور بوڑھے اور عورتین ان لوگون نے بے دریغ تہ تیغ کر دین اور جس بیرحمی سے مسلمانون پر ہسپانیہ اور یروشلم کے مقامپر جنگون کے موقعہ پر ہاتھ صاف کیا وہ بھی ہنوز تازہ ہے

پر بہت گہرے اثر رکھتا ہے۔ ان سب کا ذمہ دار صرف مذہبی بزرگوار ہی ہوئے ہین۔

پس یہ تمام باتین ثابت کر رہی ہین۔ کہ اگر دنیا مین مسیح کی کوئی پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوئی ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ جو اس مضمون کی سرخی مین درج ہے۔ والسلام

خاکسار معراجدین عمر۔

امیر کابل کی ہندوستانی ملکہ

ہز ہائینس امیر حبیب اللہ خان صاحب والئے کابل کی چار بیویان ہین۔ انمین سے ایک ہندوستانی ہین۔ جو یوسف خان بارک زئی کی صاحبزادی ہین۔ حرم سرا وہ ہندوستانی ملکہ کے نام سے مشہور ہین۔ اُن کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ حسین اور باحیا لیڈی ہین۔ انہون نے ایک ہندوستانی مکتب مین تعلیم حاصل کی تھی۔ وہ پڑھی لکھی ہین گانا جانتی اور پیانو بجا سکتی ہین۔ وہ افغانستان کے سیاسی حالات سے واقف ہین۔ جیسی کہ وہ امور خانہ داری مین ماہر ہے۔ وہ حکمران افغانستان یا اُس کی رعایا یا اُس کے انتظام حکومت کو پسند نہین کرتین۔ جب امیر صاحب کو ... کی اطلاع ہوئی۔ تو وہ اُن کی چہیتی بیوی ہونے کی عزت کھو بیٹھین۔ اب وہ درجہ دوم کی بیوی خیال کی جاتی ہین۔ علمائے دین نے امیر صاحب کو چار بیویان رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ ہندوستانی ملکہ کو اس کی ہزار روپیہ سالانہ الاؤنس ملتا ہے۔ اور سب سے بڑی بیوی کو جو چاہیتی بیوی ہے۔ ایک لاکھ روپیہ سالانہ دیا جاتا ہے۔ درجہ سوم کی بیوی کو بیس ہزار اور درجہ چہارم کی بیوی کو چودہ ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ چاہتی بیوی کے پاس کپڑے سینے کی مشین ہے۔ جس سے وہ اپنے بچّون کے کپڑے خود تیار کرتی ہین۔ ہندوستانی ملکہ شاہی نسل سے ہین۔ اس لئے وہ شاہانہ طریقہ سے رہتی ہین۔ وہ ایک بہت ملنسار خلیق خاتون ہین اور مگر ... گذشتہ ... ہین۔ جو تیس برس تک

پہنے جاتے تھے۔ امیر صاحب عورتون کے لباس مین بہت سختی برتتے ہین اُن کا خیال ہے کہ نسوانی حسن کو چھپانا چاہیئے۔ نہ کہ اسے دوسرون پر ظاہر کرنا چاہئے تین برس ہوئے امیر صاحب کو معلوم ہوا کہ عورتین اپنے خط و خال کی موزونیت کا ایک خطرناک استعمال کرتی ہین۔ اسی وقت حکم دیا کہ سفید برقع کی بابت خاکی پہنا جائے اور اس کے خلاف دیکھا جاوے تو پچاس روپے جرمانہ کیا جاوے۔ اس پر نوجوان عورتون نے بہت واویلا کیا اور فرمان پر ہزار بار لعنت بھیجی۔ (رہبر)

رسید زر

۱۲	نومبر ۱۹۰۶ء		ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب	سے
۱۲	"	"	مولوی عبد اللہ شاہ صاحب	عمر
۱۲	"	"	۱۲۱۷ عبد الرحمان صاحب	سے
۱۲	"	"	۱۲۱۹ زین الدین صاحب	سے
۱۲	"	"	۱۲۳ نواب محمد علی خان صاحب	معہ
۱۳	"	"	۱۲۴۳ امام بخش صاحب	ہا
۱۳	"	"	۱۲۴۴ نواب برق الدولہ صاحب	سے
۱۳	"	"	۱۲۷۶ شیخ شیر آلی صاحب	سے
۱۳	"	"	۱۲۵۳ نبی بخش صاحب	۱۲ / عا
۱۴	"	"	۱۲۵۵ ماسٹر عبد الرحمان صاحب	عا
۱۴	"	"	۱۲۵۲ ملک کرم الٰہی صاحب	سے
۱۵	"	"	۱۲۷۹ نبی بخش صاحب	عا
۱۵	"	"	۱۲۸۱ عبد الرحیم ولد خلیفہ نور الدین صاحب	۱۲ / عہ
۱۵	"	"	۱۲۸۲ شیخ عطاء اللہ صاحب	سے
۱۶	"	"	۲۹ غلام محی الدین صاحب	عا ۱۲
۱۶	"	"	۱۳۰۵ بابو محمد فضل صاحب	سے
۱۶	"	"	۳۱۷ ملک میر بخش صاحب	سے
۱۷	"	"	۵۸۲ نذر محمد صاحب	سے
۱۷	"	"	عبد المجید صاحب	سے
۱۸	"	"	۲۶ مولوی عبد العزیز صاحب	عہ
۱۹	"	"	۳۰۱ شیر داد صاحب	عہ
۲۰	"	"	۲۳ منصف علی شاہ صاحب	عا
۲۰	"	"	۱۳ منشی محمد بخش صاحب	۱۲ / سے

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی امراض چشم کا جانی دشمن - اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماویں اول مفت منگاییے - دیکھیے پھر کسطرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند سے استعمال سے - جالا پھولا - دھند - غبار - خارش - پڑبال - آنکھوں سے پانی بہنا نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں - بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے - اسپر قیمت دیکھیے صرف ۸ر فی تولہ

سنون دنداں - لو یہ وہ سنون ہے - جسنے منگایا وہ خط اٹھایا کر پھر دانتوں کی شکائت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ جا ہے مریض درد دانت و داڑھ میں یا التقاقیہ ہیں - کہلن دنداں یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت ڈاڑہوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھولے ہوئے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار - قیمت ۸ر فی بکس

بکس محافظ نسل - یہ وہی بکس ہے جسنے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضوں کو تندرست ہو چکا یا ہے اور مہلک سے مہلک جریان - کمی باہ - سرعت - نامردی - کمی وغیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے - ایسا نامردوں کو مژدہ ہو کہ یہ اسکی موجودگی میں مایوس نہ ہو ویں اسمیں مفصلہ ادویات محفوظ ہیں - سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی آب حیات جنکی علیحدہ علیحدہ قیمت صر ہے - اگر صحت میں کسیقدر کمی ہوئے تو باقی دوا مفت ارسال ہو گی - مریض اپنی حالت لکھتا رہے -

نوٹ - دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں -

المشتہر حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری ملب گرنڈ ضلع دہلی -

اخبار بدر ایک ماہ کے واسطے مفت

جو صاحبان ابتک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خرید اپنا چاہیں اور ایکسال کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوائیں انکا ارسال کردہ چندہ شمار ہوگا اور جنکے جسقدر اخبار انکی درخواست کے دن سے آخر چندہ تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب خوشیت ہونگے لیکن گذشتہ پرچہ مفت نہ ملسکیں گے - درخواست پہنچنے کی تاریخ سے پہلے جہاں بعد ان تک کے پرچے مفت ملتے رہیں گے

منیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعایت

ماہ شوال میں رعایت

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستوں کو بروقت اطلاع نہیں ہوئی - اس کے واسطے ایکماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل نئی اصلی قیمت صہ

رعایتی عہ - جلد کی قیمت ۱۲ار

درثمین (مکمل)

جسمیں سب شائع شدہ نظمیں ہیں اور حال ہی میں میاں معراج الدین صاحب عمر نے چھپوائی ہے قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنہ محصول و پیکنگ بذمہ خریدار - رعایتی قیمت ۶ر اور بے جلد کے ۴ر

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ دوائے ممد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری -

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہو گی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے انکا علاج اندک خرچ دوا سے کرلیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ہجوم لگگیا ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے - اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے

المشتہر - محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

منیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہت ہی روزانہ پیسہ اخبار اور ہر روز باقاعدہ چھپتا ہی ہر روز ایک ایک کالم کا روزمن بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اسکا اعلیٰ مرتبہ کا ہی - رایوں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول بیان کی جاتی ہیں تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رعایا و رعیت دونوں کا ولی دوست اور خیرخواہ ہی اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جاتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ار پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہی درخواستوں کا پتہ - منیجر روزانہ پیسہ اخبار

صحت کے قائم رکھنے کیواسطے تمام ضروری باتوں کا ذکر ایک رسالہ میں ہے جو کہ درخواست کنندوں کو مفت دیا جاتا ہے

منیجر رائل میڈیکل ہال - جگادھری ضلع انبالہ

لوہے کے خراس آٹے کے پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے - آٹا فی گھنٹہ ۲۰ سیر پختہ پس جاتا ہے - وزن تخمیناً ۱ من ۲۰ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱ اور درجہ دوم مبلغ ۱ مبلغ عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے - بیلنے گنا دہپ بھی تیار ہیں -

مستریان مولا بخش و نظام الدین حسن بٹالہ ضلع گورداسپور

جو صاحب جا بجا جگر بیہودہ ضایع کرکے مایوس خاطر ہو گئی ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمائش نہ کریں ہرگز ہرگز بد ظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر دلعزیز ثابت ہو چکا ہے

یاقوت مروارید مرجان یشب کہربا کستوری زعفران

وغیرہ وغیرہ کا مجرب مشہور آفاق مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے — مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے — جوانی کی روح بڑھانے کی جان ہے

مفرح عنبری — مفرح عنبری — مفرح عنبری

قیمت

فی ڈبیہ پانچروپے (صہ) تین ڈبیہ تیرہ روپے للعہ ۱۳ ایکدرجن ڈبیہ (صہ ۵۰)

مفرح عنبری میں خدا تعالے کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکے حاصل کرنے کے لئے اہل ملک نے لاکھوں روپے یورپ اور دیگر جھوٹے اشتہاریوں کی نذر کئے ہیں۔ خدائے کریم کے فضل سے چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے۔ اب مجھے اسکی تعریف میں صفحہ سیاہ کرکے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجایش ہے کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں ÷

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلے و مفید سوجھتے ہیں دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالے نے نئی زندگی عطا کی ہے ضعف دل بے چینی۔ پراگندہ خیالی وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے ÷

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان رقت و سرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فایدہ پہنچتا ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا کثرت مباشرت سے جو دماغ۔ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے ÷

مفرح عنبری جن کے اعصاب میں بوجہ کوتاہ اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آجائے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے۔ مردانہ طاقت بھرپور۔ چہرہ سرخ و پر نور ہو جاتا ہے ÷

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادہ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ غرض کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے ÷

مفرح عنبری اُن مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور لاغر پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضایع ہو جاتے ہیں یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے تا کہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پا کر گوہر مقصود حاصل ہو ÷

مفرح عنبری کمزور۔ نحیف البدن۔ بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوشبودار۔ خوش رنگ مٹھائی کی مٹھائی۔ دوائی کی دوائی۔ غذا کی غذا ہے ÷

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ درد سر۔ ہسٹیریا یا بائگولہ کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر ہے ÷

پتہ:- حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا

نحمدہ و نصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

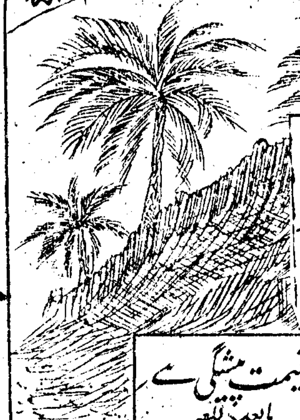

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے
مابعد للعہ

نمبر ۴۹	مرا ایجہان منتظر خوش باش کا مد لستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	نمبر ۴۹
سلسلۃ الجدید جلد ۲	۱۹ ۔ شوال ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء			سلسلۃ القدیم جلد ۵
	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دو دہانی ماستفهانہ ابینی غرض دار الامان بینی	

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی غربا سے جنکی آمد ماہوار عـہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت مابعد للعہ
فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گران سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا رسید زر اخبار مین چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چہپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
لوکل ...... عہ افریقہ ...... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیائے سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن سورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین یہ ہین ہاتھ ہاتھ مین لیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

کتبہ محمد حسین احمدی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۃ جمعہ من صفحہ از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نور الدین مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دھرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر میں چھپوائی گئی۔	۱۰ر
اختیار الاسلام چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم سکینڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد میں ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس نے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئے ہیں قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادیں	حصہ اول ۱۲ر دوم ۶ر سوم چہارم ۱۲ر
لغات القرآن حصہ اول مولفہ سید عبد الحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	۸ر
لکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں کے بیان میں دیا	۱ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۱ر
کامن احمدی		۱ر
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسرار الہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصار موسے مصنفہ بابو الہی بخش۔ اس کتاب میں شیطانی اور رحمانی القارین فرق دکھایا گیا ہے۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وساوس للشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۰	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے الجد کا کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرانی فی ضمیمہ در فیصدی لیا جاویگا مال سے قادیان تک مزدوری ہمراہ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زاید نرخ نا منظور کریں ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کردی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھالے مینجر کو اختیار ہوگا اگر مضمون اشتہار نامناسب سمجھے تو اس میں مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار کو نہ درج کرے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہیں اس واسطے صرف گنجایش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ۵ - ۶ - قاضی کی قضا ر
صفحہ ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - دجال
صفحہ ۱۱ - ۱۲ - فضل دین ملا
صفحہ ۱۳ - وصیت - رسید زر
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - اشتہارات

بدر مسیح

۴ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ - دسمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

چند روز کا الہام - لو اقسم علی اللّٰہ لابرّہٗ

ترجمہ - اگر خدا کی قسم کھاوے - تو خدا اُس کی قسم کو پورا کردے

۴ - دسمبر ۱۹۰۶ء - یکرمك اللّٰہ اکراما عجیبا -

ترجمہ - خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کریگا -

پھر مجھے ایک مُہر دکھائی جو میری ہی اُس میں لکھا ہی

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ - کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین -

پھر الہام ہُوا

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ - کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین -

پھر الہام ہُوا

مبارک باد

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہل بیت بخیر و عافیت ہین اور عموماً روزانہ صبح سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین۔

۲ - حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے۔

۳ - حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین۔

۴ - مولوی حکیم فضل الدین صاحب واپس قادیان آگئے ہین۔

۵ - اس ہفتہ مین حکیم محمد حسین صاحب قریشی - منشی غلام محمد صاحب لاہور سے - عبد السلام کاٹھ گڑھ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے - ڈاکٹر غلام غوث صاحب ایک ماہ کی رخصت پر یہان آئے ہوئے ہیں

۶ - حضرت مولوی محمد علی صاحب کے گھر مین دختر نیک اختر پیدا ہوئی - اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ عمر عطا فرماوے۔

۷ - عبد اللہ طالب علم جو گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اس کی تلاش کے واسطے اشتہار دیا گیا تھا - بخیریت واپس آگیا ہے۔

۸ - مقامی انجمن احمدیہ کا اجلاس ۳ - دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ہوا جس مین جلسہ پر آنیوالے احباب کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب تجاویز کی گئی۔

ریویو

چشمہ مسیحی - یہ کتاب حضرت اقدس ؑ کی تصنیف ہے - ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کا جواب ہے - پہلا ایڈیشن جلد ختم ہو گیا تھا - اس واسطے یہ سید عبد الحی صاحب عرب نے اسے دوسری بار بڑی تقطیع پر طبع کرایا ہے - قیمت ۳

دینیات کا پہلا رسالہ - یہ رسالہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف لطیف ہے - سید عبد الحی صاحب نے دوسری بار چھپوایا ہے اس رسالہ مین نماز باترتیب درج ہے - اردو زبان مین تمام مسائل ضروری - مثلاً طریق وضو، نماز پڑھنے کا طریق - فرائض وضو و غسل و دیگر مسائل درج ہین - جو بچون عورتون مردون کے لئے مفید ہین۔

احمدی کامن بزبان پنجابی - یہ رسالہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے - تیسری بار عرب صاحب نے طبع کرایا ہے مولوی صاحب موصوف کو اس پیرایہ مین عورتون کو وعظ کرنے کا خاص ڈھنگ آتا ہے - اسی کے مطابق یہ رسالہ لکھا ہے - عورتون کے لئے بڑا مفید ہے - قیمت ا؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

قاضی کی قضاء

پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ مین قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اِس امر کا اعلان کیا ہے کہ مین خلیفہ وقت ہوں۔ جب مین نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹالدیا تھا۔ کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سر وپا باتون کا کیا نوٹس لیا جائے۔ اُسے مخاطب کرنا بھی گویا اس کی وقعت بڑھانا اور اپنا وقت عزیز رائیگان کھونا ہے۔ لیکن جب اس ناخدا ترس بھیڑیئے نے جو بھیڑ کا بھیس بناکر داخل سلسلہ ہوا تھا۔ ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت حکیم الامت کے خلاف اہلحدیث کے تازہ ترین پرچہ مین کچھ بکواس بک کر کھلے کھلے ارتداد سے اپنے خبث باطن کا بین ثبوت دیا تو پھر مجھ سے نہ رہا گیا۔ اس واسطے مین مجبوراً بحکم ضرورت پیارے بدر کے چند کالمون کا خون کرتا ہوں۔ جو بصورت دیگر کسی اور مفید تر مضمون مین صرف ہوتے۔

یہ بیان کرنا بجد لئے لایزال۔ نہ بربنائے تعلی ہے نہ بطور مبالغہ۔ نہ بغرض دل آزاری۔ اور نہ بوجہ عداوت کہ امرت سر بھر مین مجھ سے زیادہ اس شخص کے حسن وقبح سے واقف ہونے کا شاید ہی کسی اور کو موقعہ ملا ہوگا اور اسی لئے مین اس کی خرافات کو لفظ بلفظ درج کرنا ضروری نہین سمجھتا۔ کیونکہ ان مین بجز اُس عام گندگی کے اور دھرا ہی کیا ہے جو اس کے دوسرے بھائی حضرت مسیح موعود کے مخالف اور مُرتد بکتے آئے ہین۔ ہان محض واقعات نفس الامری نذر ناظرین کرنا چاہتا ہون تا کہ پبلک خود اندازہ کر سکے کہ بدنصیب تھانیسری کی بیعت کی اصلیت کیا تھی اور اس کے ارتداد کی وجوہ کیا کچھ ہوئین اور اب اس کا اتنی جلدی دین حق سے پھر کر اس طرح بے باکی کے ساتھ علم بغاوت وعداوت بلند کرنا سلسلہ عالیہ کے حق مین کہان تک مضر ہو سکتا ہے؟

یہ نامراد قاضی اب سے چند ماہ قبل نہایت شکستہ وآزردہ حالت مین وارد امرت سر ہوا۔ کسی ہندوستانی حاجی کے ہان جو شاید چمڑے کے سوداگر ہین کیا مجھے ٹھیک ٹھیک علم نہین۔ اس کو پانچ روپے مہینہ اور دونو وقت کی روٹی پر لڑکے پڑھانے کی نوکری مل گئی تھی۔ میرے ساتھ ملاقات کی تقریب یہ ہوئی۔ کہ اول اول جب یہ شخص میری دوکان پر آیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ کتابین بکاؤ ہین اگر تمہین ضرورت ہو تو لے لو۔ مین نے اس بارہ مین چند ضروری باتین دریافت کین تو کہا کہ مین انبالہ چھاؤنی مین سڑک پر بیٹھ کر قصے کہانیان بیچا کرتا تھا بعض ملان مولوی نے کہا ان کا بیچنا شرعاً ممنوع ہے اس واسطے مین نے یہ کام چھوڑ دیا۔ اور اب یہان نوکری پر گزارہ کرکے اندر ہی اندر کتابت سیکھون گا تاکہ اس وجہ معاش سے زندگی بسر کرسکوں۔ مین نے جواب دیا کہ میری رائے مین تجارت یا دوکانداری نوکری یا کتابت سے کہین بہتر تھی۔ دوکانداری شروع شروع مین خواہ کتنے ہی ادنےٰ پیمانہ پر ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ اور سعی وجزرسی سے کام کیا جاوے۔ تو بالآخر اس مین بہت کچھ ترقی کی امید کی جاسکتی ہے۔ آپنے ایسا مفید کام کیوں چھوڑا۔ بالفرض اگر آپ کے پاس بحالت موجودہ واہیات قصے کہانی کی ہی کتابین تھین۔ تو یہ ہوسکتا تھا کہ آیندہ کو خرید ان کی بند کردیتے اور صرف اچھی کتابین بڑھاتے رہتے یا اگر نفس کتب فروشی سے ہی قطعی نفرت ہوگئی تھی۔ تو آہستہ آہستہ کتابین کم کرتے جاتے اور بساط خانہ کا سامان دوکان مین شامل کرتے رہتے۔ بہرحال آپ نے بُرا کیا۔ اور میرا تو اس بات سے بھی جی دکھتا ہے کہ مین ایک ایسے شخص کا مال لوں جو اپنا کاروبار بند کرنے لگا ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ اس مین آپ کو خسارہ بہت ہوگا خواہ مین اپنی طرف سے کیسی ہی نرمی ورعایت سے کام لوں کیونکہ آپکا یہ مال پرانا ہے اس جگہ اس کے بکنے کی امید کم ہے اور مجھے اس کی ضرورت نہین۔ خیر قصہ مختصر مین نے جو جو کتابین پسند آئین۔ حتی الوسع واجبی نرخ پر یعنی بازاری نرخ سے کچھ ہی کم پر لے لین محض اس خیال سے کہ یہ شخص مسکین وکم گوسا معلوم ہوتا ہے کسی اور دوکاندار کے قابو چڑھ گیا۔ تو روپے کی چوانی بھی شاید ہی اس کے پلے پڑے۔ چنانچہ باقیماندہ کتابوں مین اس کی اپنی حماقت سے یہی کچھ ہوا۔ ورنہ مین نے کہدیا تھا۔ کہ جب دام وافر ہون گے یہ باقی کتب بھی مین ہی لے لون گا۔ گو یہ میری پسند کی نہ ہون۔ لیکن مین تبادلہ مین کسی اور دوکاندار کو دیدونگا۔ جس کے مطلب کی ہون گی۔ اور آپ نقصان سے بچ جائین گے مگر خیر اس شخص نے نہ مانا اور باقی ذخیرہ پیسون کی ضرورت مین کوڑیون کے مول بہادیا اور خدا شاہد ہے کہ میرا منشا اس کی کتابین لینے سے محض یہ تھا۔ کہ ایک مسکین اور غریب الوطن آدمی کو کچھ دام ہاتھ لگ جائین۔ رہا میرا معاملہ۔ اگر خدا تعالےٰ کو میری نیت کے صلہ مین نفع دینا ہے تو کچھ نہ کچھ فایدہ بالآخر ہو ہی رہے گا۔ ورنہ جہان اور اتنا ذخیرہ ہے۔ ان ہی مین کچھ کتابین یہ بھی سہی۔

ناظرین گھبرائین نہین مین نے یہ طول طویل کہانی عبث نہین چھیڑی۔ اس تفصیل واقعات سے مجھے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ یہ شخص کس پایہ کا آدمی ہے اور اس کے ارتداد ومخالفت امام علیہ السلام کی وجہ کیا ہوسکتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔

خیر! چونکہ اس تقریب سے میری اور قاضی عبدالعزیز کی ملاقات ہوگئی تھی۔ یہ شخص بعد مین بھی دوکان پر آتا رہا۔ اکثر روزمرہ ایک بار اور کبھی کبھی دن مین دو دفعہ اسی اثنا مین سلسلہ احمدیہ کی گفتگو بھی گاہ گاہ درمیان مین آنے لگی جس کا میرے ہان بفضلہ قریباً ہمیشہ چرچا رہتا ہے۔ مین نے وقتاً فوقتاً اپنے امکان بھر حق تبلیغ ادا کیا۔ یہ شخص بظاہر بعض باتون مین اپنے آپ کو محقق طبع۔ حق جو اور حق گو ظاہر کرتا تھا اور آہستہ آہستہ دعاوی حضرت مسیح موعود کو تسلیم کرتا رہا۔ کئی دفعہ یہ بھی ارادہ ظاہر کیا کہ مین قادیان جانا چاہتا ہوں۔ اور آخر نوبت باینجا رسید کہ چند پیالیون کے چندے سے اس کے آمد ورفت کا بندوبست ہو گیا۔ اور قاضی عبدالعزیز (شاید ستمبر) مین حضور علیہ السلام کی بیعت بھی کرآیا۔ لیکن ساتھ مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوتا تھا کہ اس نے اپنا منافقانہ رنگ اب بھی نہین چھوڑا جن کی تفصیل کسیقدر یہ ہے کہ کبھی نماز ہم لوگون کے

ساتھ نہیں پڑھی جہاں ملازم تھا وہاں اپنی بیعت کا برابر اخفا کرتا رہا۔ تا وقتیکہ انہوں نے اس کے پاس بعض احمدی سلسلہ کی کتابیں دیکھ کر اسے تنگ نہ کیا اور بعض موقعوں پر مخالفین کے سامنے جو میری دوکان پر ہوتے کچھ ان کی سی باتیں کہتا تاکہ ہماری ساتھ اس کا ہم مذہب ہونا نہ پایا جاوے۔ اور نیز حضرت اقدس کے بعض دعاوی کے متعلق اس قدر جلدی بعض شکوک وشبہات کا ہونا بھی ظاہر کرنے لگا چنانچہ آخر میں تو اس نے ایک روز صراحۃً کہدیا کہ میں "مرزا" کے مذہب کی طرف سے بعض شکوک کی بنا پر کچھ مذبذب سا ہو گیا ہوں۔

واضح رہے۔ کہ مرید ہو کر آنے کے بعد یہ شخص حضرۃ اقدس کی نسبت اکثر نرا "مرزا" کا ہی لفظ استعمال کیا کرتا تھا جو مجھے ناگوار گذرتا۔ اور ایک دن میں نے ٹوک بھی دیا کہ اس عظمت وشان کے انسان کو ایسے روکھے لفظ سے یاد کرنا سراسر سوء ادب . . . . . کی دلیل ہے خصوصاً جبکہ تم اسے اپنا امام و مُرشد بھی کر چکے ہو۔ اس وقت سے یہ فریب خوردہ کچھ ملان اس بارہ میں کچھ کچھ احتیاط کرنے لگا۔

جب اس شخص نے آخر میں رُکتے رُکتے اظہار شکوک کیا تو میں نے کہا کہ تذبذب کیحالت اچھی نہیں ہوتی۔ شکوک کا مواد اندر ہی اندر انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتا ہے اور اصل حالات کا علم نہ رکھنے کے باعث جو بدظنی پیدا ہو وہ اکثر خطرناک معصیت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے تم اپنے شبہات پیش تو کرو۔ گو میں کسی لائق نہیں اور نہ اس کا اہل ہوں۔ کہ علمائے محققین کی طرح امور متعلقہ سلسلہ میں آپ کی خاطر خواہ تسلی کر سکوں۔ لیکن ممکن ہے شاید اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور میں ہی وہ شکوک رفع کر دوں۔ ورنہ لکھ کر حضرت حکیم الامت کی خدمت میں بھیجدئے جائیں گے۔ اس پر اول تو یہ شخص برابر ٹالتا ہی رہا کہ اچھا تم ایسا ہی مجبور کرتے ہو۔ تو لکھ کر دکھلا دوں گا۔ میں نے پھر باصرار کہا کہ بھلا مشتے نمونہ از خروارے۔ بہت سوں میں سے ایک دو تو سہی تو قاضی جی نے فرمایا۔ کہ بعض الہامات کی صداقت ماننے میں مجھے تامل ہے۔ میں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے، تم جیسا آدمی جس کو یہ دعویٰ ہو کہ میں نے بڑی چھان بین اور قرآن حدیث کی تحقیق کے بعد عین ضرورت حقہ پر اس امام کو مانا ہے۔ اتنی ذراسی بات پر ایک ایسی خطرناک ٹھوکر کھائے اور بغیر کسی سے پوچھے گچھے اور بلا کسی سے رفع کئے اپنے آپ ہی فیصلہ کر بیٹھے۔ کہ ایک یا چند الہاموں کی اصلیت سمجھ میں نہیں آتی۔ تو وہ تمام (ہزارہا) صداقتیں اور نشانات بھی اب ماننے کے قابل نہیں رہے جنپر بڑی بصیرت کے ساتھ خوب ٹھوک بجا کر ایمان لائے تھے۔ الہاموں میں سے بعض آیندہ پیش آنیوالے واقعات کے متعلق پیشگوئیاں ہوتی ہیں اور ان کی نسبت پہلے سے کوئی حکم لگانا یا بدگمانی کرنا ٹھیک نہیں ہوتا ہے۔ خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اس کلام میں محکمات اور متشابہات دو قسم کی آیات ہیں۔ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پہلے انہی کے پیچھے پڑتے ہیں۔ لیکن جو "راسخون فی العلم" ہیں۔ وہ محکمات سے تمسک کرتے اور باقی پر بالاجمال ایمان لاکر یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور ہمارا سب پر ایمان ہے۔ لیکن قاضی جی! افسوس ہے کہ آپ بعض جزوی امور کے باعث جو متشابہات کی ذیل میں ہیں اُن بےشمار عظیم الشان نشانوں اور تائیدی دلائل کو نظرانداز کرتے ہو جو بمنزلہ آیات محکمات کے ہیں آخر بتاؤ تو سہی وہ کون سے الہامات ہیں؟ اتنی مغز زنی و سردردی پر بدقت تمام آپ نے ایک یہ شبہ بیان کیا کہ ایک تازہ الہام میں جو "مرزا جی" نے اپنی عمر میں خدا کی طرف سے بیشی کا ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس سے حدیث جھوٹی پڑتی ہے[1]۔ میں نے کہا یہ تو کوئی بڑا شبہ نہیں۔ اگر تمہاری تسلی نہ ہو تو بعد میں قادیان سے بھی تحریری طور پر اس کا جواب منگا دیا جائیگا۔ مگر پہلے میری تو سن لو۔ اپنی سمجھ کے مطابق تمہارا سوال حل کرتا ہوں شاید وہی صحیح ہو اور تم مان جاؤ۔ دیکھو اگر تم اس الہام سے قبل کی اور ہزاروں باتوں میں "مرزا" کو منجانب اللہ مرسل صادق مان چکے ہو۔ تو یہ الہام بھی لامحالہ خدا کی طرف سے ماننا پڑیگا۔ پس خدا کا کلام تو جھوٹا نہیں ہو سکتا لہذا ممکن ہے کہ یا حدیث وضعی ہو ورنہ تاویل طلب ہوا اور ان دونوں سے بھی قطع نظر کر کے اس چھوٹے سے نکتہ پر کیوں نہ غور کیا جاوے۔ کہ الہام میں عمر بڑھانے کا ذکر ہے تو لفظ بڑھانا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اصلی عمر معینہ کچھ اور تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت مطلق اور کسی حکمت برحق سے مزید تائید ونصرت اسلام کیخاطر اس امام پاک کی عمر میں اپنی خوشی چند سال کا اضافہ فرما دیا اس میں حدیث جھوٹی کہاں پڑی اور حرج ونقصان کون سا عائد ہوتا ہے۔ گو اس شخص سے میری تقریر کا کچھ معقول جواب نہ بن پڑا لیکن اس نے اس پر اظہار تسکین بھی نہیں کیا اور نہ باوجود بار بار کہنے کے اور کوئی اعتراض نہ پیش کیا۔ صرف لکھ کر دینے کے جھوٹے وعدوں پر ہی ٹالا جو آج تک پورے ہوتے ہیں اور جن کے بجائے اب وہ محض ان سفیہانہ حملوں پر اتر پڑا ہے۔ جن میں وہ اغلباً ڈاکٹر عبدالحکیم جیسے مرتد مکذبین کا نقال یا کاسہ لیس ہے اور چونکہ اس بدنصیب شخص نے فقط خفیف سے شکوک کی بنا پر جو خدا کے فضل سے بسہولت رفع کئے جا سکتے تھے اگر اس کی قسمت میں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے ہزارہا نشانات سے منہ موڑا اور اس کے ایک انعام واحسان عظیم کی ناقدری کی اس واسطے وہ مستوجب بھی اسی کا تھا۔ کہ اس کا ایسا ناپاک حشر ہو۔

میں یہ کہتا ہوں کہ بھلا میری عبدالعزیز جیسے ناچیز کس مپرس اور بےحقیقت آدمی کے اضغاث احلام کی ان لوگوں کے دلوں میں کیا وقعت ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود جیسے مشہور خلائق۔ برگزیدہ حق کے ہزارہا نشانات والہامات کو مدت سے نہایت جسارت کے ساتھ جھٹلا رہے ہیں پھر اس عقل کے دشمن نے کیا سوچکر یہ ڈھنگ نکالا۔ اگر اس نے پہلے ہی سے مرتد ہونے کی ٹھان رکھی تھی۔ تو بیعت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یونہی زمرۂ مخالفین میں شامل ہو جاتا جہاں اور ہزاروں لاکھوں بدنصیب حضرت مسیح موعود کی تکفیر وتکذیب پر کمربستہ ہیں۔ انہی میں ہم اس فریب خوردہ شیطان کو سمجھ لیتے۔

یہ شخص اکثر مجھے اپنے خواب سنایا کرتا تھا۔ اس واسطے میں یہ نہیں کہتا کہ اہل حدیث میں اس نے جو کچھ بکواس کی ہے۔ وہ افتراء محض کی بناء پر ہے ممکن ہے کہ اسے ایسے خواب واقعی دکھلائی دئے ہوں لیکن جیسا کہ میں اس کو پہلے بھی بار بار سمجھا چکا ہوں۔ اس نازک مقام پر القاء شیطانی کی بڑی بڑی ٹھوکریں لگا کرتی ہیں۔ بیّن نشانات وتائیدات الٰہی پر ایمان لا چکنے کے بعد ایسی باتوں سے بھٹک کر صراط مستقیم کو چھوڑنا سراسر بدنصیبی اور قہر عذاب کا مورد بننے کی نشانی ہے۔

یہ حسن ظن رکھکر کہ شاید بدنصیب عبدالعزیز نے یہ خواب

---

[1] عمروں کا بڑھنا خود حدیث سے ثابت ہے

اپنی طرف سے گھڑے ہوں بلکہ شیطان نے حسب عادت اس کو دکھلائے ہوں میں یہ جتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جب نفاق۔ بدگمانی اور عدم اطمینان شروع سے اس شخص کے لازم حال تہا تو شیطان الرجیم کی شیطنت سے قطع نظر خود خدائے حکیم و علیم کی طرف سے بھی اس کی یہ آزمائش ضروری اور لازمی تھی تاکہ اگر اس پر بھی نفاق کے گند سے نکلنے کی سعی نہ کرے تو امام برحق کی جماعت سے نکل جاوے اور الحمد للہ ایسا ہی ہوا کہ بہت ہی جلد بلا تکلیف مزید کے وہ اس باغ سے باہر پھینکا گیا۔

اب اخیر میں وہ عجیب راز سربستہ بھی کھولے دیتا ہوں جو غالباً اس شخص کے ارتداد کی علت غائی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص میری دوکان پر روٹی کمانے کے آئے دن نئے نئے منصوبے گانٹھا کرتا تھا جس کا گواہ میرا ایک عزیز مسمی سید اسحٰق علی نجف گڑہی موجود ہے۔ جو احمدی نہیں اور جس سے ہر شخص حلفیہ میرے بیان کی تصدیق کر سکتا ہے۔ اس کی عادت صاف گوئی سے ہرگز امید نہیں کہ میری خاطر جھوٹ بولے کبھی کہتا کہ نہا غیبر کے میلہ پر قصے کہانی کی کتابیں بیچیں تو بہت فائدہ ہو کبھی تعویذ گنڈون کی تجویز کرتا۔ کبھی یہ کہ معمولی دوائیں جڑی بوٹیاں وغیرہ رکھکر حکیم بنیں۔ کبھی یہ کہ چند اخبار والوں کا ایجنٹ بن کر اخبار بیچا کروں۔ غرض کبھی کچھ کبھی کچھ۔ چنانچہ پیسہ اخبار کے دفتر سے تو اس نے ہمین اس بارہ میں خط و کتابت بھی کی تھی۔ جس کے متعلق کوئی تحریر بھی میری دوکان میں پڑی ہوئی تلاش کرنے سے امید ہے ملجائیگی اور حکیم بننے کے شوق میں جو چند طب کی کتابیں میری دوکان سے لی تھیں ان کی قیمت بھی تاحال ادا نہیں کی (غالباً) ان کے عوض سلسلہ احمدیہ کی وہ چند کتابیں چھوڑ گیا ہے۔ جس کی نسبت میں نے کہا تہا جو تھوڑی سے دام تمہاری طرف باقی ہیں ان کی ضمانت میں تو مجھے ان کے رکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جب ہاتھ میں ہوں دیدینا ہاں اگر اب تم کو ان کی ضرورت نہ ہو اور بیچ ڈالنا چاہتے ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ جس کا فیصلہ ہو جانا مناسب ہوگا۔ اس کے جواب میں کہا کہ نہیں میں نے یونہی تمہارے ہاں رکھدی ہیں کہ جن کا نوکر ہوں۔ ان کو میرے "مرزائی" ہو جانے کا پتہ لگ گیا ہے وہ دیکھ پائیں گے تو تلف کر دینگے وغیرہ"۔ مجھے خبر نہ تھی کہ اس کے ایمان کو ارتداد کا کیڑا لگ چکا ہے اور عنقریب یہ شخص پیسہ اخبار اور اہل حدیث جیسے مخالفین کے ذریعہ اس کا اعلان کرنیوالا ہے چنانچہ پیسہ اخبار والا مضمون تو اس نے امرتسر ہی سے لکھ بھیجا تھا جس کا حال مجھے بعد میں عزیز اسحٰق علی نے بتلایا کہ قاضی کہتا تہا "کہ میں پیسہ اخبار میں اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور اب جب تک امرتسر میں ہوں تمہاری دوکان پر نہیں آؤنگا۔ ورنہ ماسٹر جی (یعنی خاکسار راقم مضمون ہذا) میرے اس مضمون (اعلان خلافت) کے نظر سے گذرنے پر قائل معقول کرینگے۔

بھلا جو شخص اتنا بڑا دعوے کرے جس کا وہ اہل بھی ہو۔ یعنی فی الواقع منجانب اللہ مامور خلافت ہوا ہو۔ اس میں اخلاقی جرأت اتنی ہی ہونی چاہیئے کہ مجھ جیسے ہیچمدان کے سامنے پڑنے کا بھی حوصلہ نہ رکھے اور تاب نہ لائے۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پس قطع نظر اس سے کہ دیگر چند در چند قرائن قویہ سے بھی اس کا یہ ارتداد سراسر اس کی بدنصیبی۔ شامت اعمال اور اغوائے شیطانی کا نتیجہ ہے مجھے اس کے سلسلہ حقہ سے منہ موڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک پریشان روزگار آدمی ہے۔ اس نے محض پیٹ پالنے کا یہ حیلہ نکالا ہے کہ مسیح موعود کی مخالفت سے لوگوں میں ایک امتیاز حاصل ہوگا۔ اور گو وہ گمنتی کے چند روز نہایت گمنامی۔ اخفا اور بزدلی کیساتھ مبایعین مسیح موعود میں شامل رہا۔ لیکن اس چال سے ارتداد کا فخر و شرف تو حاصل ہو ہی گیا جس کی مخالفین "مرزا" خاص طور پر قدر کرتے ہیں۔ لہذا فریب خوردہ قاضی نے سوچا۔ کہ اس طرح میرا دھندا خاصہ چل پڑیگا اور جھوٹ موٹ کی خلافت کی بھی پوجا ہو جائیگی منجملہ دیگر حیل معاش کی پیری مریدی کا شوق بھی آپ کو کبھی کبھی چرّاتا ہی تھا۔ جس کا گواہ میرا وہی عزیز موجود ہے۔

غرض جہاں تک میرا علم اور میری سمجھ کام دیتی ہے قاضی عبد العزیز تہانیسری کے بیعت کرنے اور پھر مرتد ہو کر تکذیب و مخالفت حضرت مسیح موعود کا بیڑا اٹھانے کی اصلیت اور غرض و غایت یہ کچھ ہے جو میں نے عرض کی۔ اب اس سے پبلک خود اندازہ کر سکتی ہے کہ وہ کہاں تک سچا ہے۔ مرزا صاحب کا کیسا مخلص اور کتنا پرانا مرید تھا۔ اس کو یہ حیلہ شہرت طلبی اور حصول معاش کن وجوہ سے اختیار کرنا پڑا۔

ان تمام تفصیلی سمع خراشیوں کو ایک طرف رکھکر میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ شخص سرے سے ہی بیعت نہ کرتا تو اچھا رہتا کہ کم از کم اس حسن ظن کے ثواب کا مستحق تو ہوتا جو اس کو شروع میں آثار و احادیث کی بنا پر حضور علیہ السلام کی نسبت تہا اور اب تو گویا اپنی عاقبت خراب کرنے کے لئے آپ گڑہا کھود رہا ہے جس کی جانب قضا اُسے کھینچے لئے آتی ہے اور اسی مناسبت سے میں نے اپنے مضمون ہذا کا عنوان **قاضی کی قضا** تجویز کیا ہے۔

خدا شاہد ہے کہ اس شخص کی ظاہرہ مسکین مزاجی وغیرہ کا لحاظ کر کر میں اس کے خلاف یہ دندان شکن جواب دینے والا ہرگز نہ تہا مگر اس نے اہل حدیث میں حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم صاحب دام ظلہم کی شان میں جو سخت اہانت آمیز کلمات لکھے ہیں انہوں نے مجھے اس تحریر پر مجبور کر دیا۔ اس نے حکیم صاحب کی موت کی خبر دی ہے اس مسخرہ سے کوئی پوچھے۔ کہ ان کے بلکہ خود حضرت صاحب کے ہمیشہ جینے کا دعویٰ کون احمق کرتا ہے؟ یہ ظاہر ہے کہ ایک ایک دن سب کو مرنا ہے۔ جب رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے برگزیدگان خاص ہی نہ رہے۔ تو مسیح موعود اور حضرۃ حکیم الامت تو ان کی شریعت کے خادم ہی ہیں یا کوئی فوق الفطرۃ ہستی؟ جو حی لایموت خدائے لایزال و لم یزل کے سچے پرستار ہیں۔ وہ تو کسی مامور یا خادم دین کے مرنے یا مرنے کی قبل از وقت خبر ملنے سے اسلام کو چھوڑتے نہیں۔ ہاں قاضی عبد العزیز جیسے حیلہ جو۔ ناخدا ترس بندۂ شیطان و شکم کو اسلام کیا خدا تک کے ترک کر دینے سے کون روک سکتا ہے مگر میں ساتھ ہی یہ بھی پوچھتا ہوں۔ کہ مولوی نور الدین صاحب تو خیر جلدی یا بدیر فوت ہو جائیں گے لیکن کیا عبد العزیز کو اپنے ہمیشہ جینے کا بھروسہ ہے۔ ہمیشہ نہ سہی اس دعوائے خلافت پر معمول سے زیادہ بلکہ معمولی عمر پانے کا ہی دعویٰ کرے۔ ہم بھی تو دیکھیں مفتری علی اللہ کہاں تک مہلت پاتا ہے۔ (باقی انشاء اللہ پھر۔ اگر ضرورت ہوئی)

خاکسار احمد حسین فریدآبادی۔ مینجر رفیق ایجنسی

امرتسر

جن خریداروں سے قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء ۳۱ دسمبر ۱۹۰۶ء تک دفتر میں نہ پہنچ جائیگی ان کے نام اخبار بند کیا جاویگا

دجّال

(رقم زدہ میاں معراج الدین صاحب)

بنّون سے مسیحی مذہب کا ایک ارگن "اخبار تحفہ سرحد بنون" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ جس کے مالک و منیجر پادری ٹی ایل پینل ڈاکٹر اور ایڈیٹر مسٹر پیارے لال شاکر ہیں۔ اُس کے ۲۰۔ نومبر کے ایڈیٹوریل میں ایک مضمون بعنوان "دجّال" چھپا ہے ایڈیٹر صاحب نے راقم مضمون کو "قابل مضمون نگار" اور "محقق" کا خطاب دیا ہے اور مضمون کی تعریف میں لکھا ہے۔ کہ "مدلّل بحث کی گئی ہے" اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مرزا اور اس کا گروہ بغور اس کو پڑھے اور قابل مضمون نگار کی داد دے"، چونکہ لائق ایڈیٹر صاحب نے خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمدؑ صاحب اور ان کی جماعت کو مخاطب کر کے تاکید فرمائی ہے کہ اس پر غور کریں اور "قابل مضمون نگار" کی داد دیں۔ اس لئے ہم ان کی درخواست کو بڑے شوق سے قبول کر کے اس مضمون پر غور کرتے ہیں اور ان کے "قابل مضمون نگار" کو وہ داد دیتے ہیں جس کے وہ حقیقت میں مستحق ہو سکتے ہیں۔

ہم داد دیتے ہیں کہ بے شک اپنے مسیحی بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے میں "مضمون نگار" صاحب نے واقعی بڑی وفا داری اور قابلیت دکھلائی ہے اور اپنے متقدمین کی روحوں کو خوش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے وہ لوگ تو اپنے مذہب کی خاطر ایسا وحشی پنا اور درندگی دکھلاتے تھے۔ کہ بے شمار انسانوں کا ناحق خون گرا کر زمین کی سطح پر خون کی ندیاں چلایا کرتے تھے چنانچہ ہسپانیہ کی ان کویزیشن اور رُوم و مصر میں عیسائی مذہب کی اشاعت کے کارنامے اور صلیبی جنگوں کے ایام میں یروشلم کی چند روزہ فتح وغیرہ کی خونریزیوں کے دردناک منظام تواریخ کے اوراق میں اُن کی زندہ یادگاریں موجود ہیں پر اب جب کہ گردش زمانہ نے پادریوں کے ہاتھوں سے تیغ و تفنگ چھین لی ہوئی ہے اور وہ خونریزی کی طاقت معطّل ہو گئی ہے۔ تو ان کے پسماندے اس آبائی جوش کو اگر زبان کی تلوار سے نہ نکالیں تو کیا کریں لیکن افسوس ہے کہ اونہوں نے رفتار زمانہ کو نہیں سمجھا کہ جس طرح اس زمانہ نے ان کے آبائی جوش تیر و تفنگ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اسی طرح یہ روشنی اور علوم کا زمانہ اون کی آبائی ناواقفیت اور بے سمجھی کی بھی دال نہیں گلنے دیتا۔ اگر اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت کی وجہ سے ان قابل شرم نامعقول باتوں کے لکھنے سے مضمون نگار صاحب کوئی عذر بھی پیش کر سکتے ہوں تاہم اپنے یسوعی دین سے ایسی ناواقفی اور نادانی پبلک میں پیش کرنے کی جُرأت نہ کرتے جس نے اون پر تو خیر ایک عیسائی اخبار پر بھی دھبہ لگا دیا ہے۔

ہم اس بات کی بھی اون کو داد دیتے ہیں کہ اونہوں نے لفظ "دجّال" کی ایسی تشریحات وضع کی ہیں جن کا سچا مصداق قرار پائیں گے ہیں نے انصاف کے رُو سے ان کے اپنے مثلث خدا اور یا یسوع مسیح سے بڑھ کر کوئی دوسرا مستحق ثابت ہی نہیں ہو سکتا۔ وہ لکھتے ہیں۔ "کہ قیامت نہ ہوگی جب تک دجّال کا ظہور نہ ہوگا۔ جس کے خاص تین نشان ہیں۔ اوّل دنیا کے تمام معبودوں کا مخالف دوم۔ دعوے خدائی۔ سوم۔ معجزات و عجائبات کا ادعا۔ یہ نشان تو انجیل میں ہیں"

ہمیں یہ تحقیقات منظور ہے۔ کہ عیسائی مسلمات کی رُو سے دجّال سے فی الحقیقت کیا مراد ہے اور اس کے نشانات و علامات کیا ہیں؟ اور ان کے رُو سے حقیقتاً ان کا مصداق اور موضع کون ہو سکتا ہے؟ اور مُسلمانوں کی کتب میں صحیح طور پر دجّال کے معنے۔ حلیہ۔ حال اور نشانات کیا کیا لکھے ہیں؟ اور اون کا کون مصداق ہے؟ لیکن ان امور پر غور کرنے کو ملتوی کر کے آئندہ پر چھوڑ کر سب سے پہلے ایڈیٹر صاحب "اخبار تحفہ سرحد بنون" کی درخواست کی تعمیل میں ان کے "قابل مضمون نگار" صاحب کے پیش کردہ نشانات پر غور کرتے ہیں اور اس بات کی تحقیق کرتے ہیں کہ اُن کے رُو سے "دجّال" کون ہے!

"قابل مضمون نگار" صاحب نے دجّال کا پہلا نشان "دنیا کے معبودوں کا مخالف" لکھا ہے، جہاں تک سیاق سباق عبارت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس جگہ لفظ "مخالف" سے مراد مضمون نگار صاحب کے "دشمنی" اور "عداوت" کے سوا کچھ اور معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اب سب سے پہلے اس نشان کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے "مخالفت" کے مفہوم پر غور کرنا ضروری ہے۔

اصل جڑھ مخالفت کی یوں پیدا ہوتی ہے کہ جب ایک شخص دوسرے کے حقوق یا مملوکات یا اعزاز وغیرہ تعدی سے تصرف یا مساوات حاصل کرنے کی کوشش کر کے اس کو کامل یا بعض حقوق سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ تو ان دونوں کے درمیان اس وجہ سے ایک ایسی کشیدہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے ایک دوسرے کا مخالف بن جاتا ہے۔ ایسی مخالفت کے لئے ضروری ہے کہ مخالف کی نسبت اس کے پوزیشن میں ہمسری اور کسی رنگ میں مساوات بیان کی جاوے۔

ساری کائنات پر نظر کر کے اور گذشتہ اور موجودہ تواریخ دنیا سامنے رکھ کر ہمیں اسی نتیجہ پر آنا پڑتا ہے۔ کہ غالب طور پر تمام دنیا کا سب سے بڑا اور مسلم معبود صرف ایک ہی ہے جس کو خدا اور اس کے مترادف اسماء سے یاد کیا جاتا ہے ہاں اس میں شک نہیں بعض نادان اقوام نے غیر از خدا بھی کئی قسم کے معبود بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن معبودوں سے مخالفت کرنے کی طبعاً اسی کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ جس کے سر میں

خود معبود بننے کی خواہش پڑی ہوا اور جو دوسرے معبودوں کے حقوق اور اعزاز پر تصرف یا مساوات حاصل کرکے ان کو کامل یا بعض حقوق و اعزاز سے محروم کرنا چاہتا ہو۔ اور اوسی کو معبودوں سے مخالفت کا خیال بھی ہوسکتا ہے۔ جو اپنی معبودیت کی پٹری جمانے کا آرزومند ہو۔ لیکن جو شخص ان اعزاز اور حقوق کے لئے طمع ہی نہین رکھتا۔ اس کی نسبت کیونکر گمان ہوسکتا ہے۔ کہ وہ گویا معبودون کا مخالف ہے۔ پھر ہم یہ بات عام طور پر مروج دیکھتے ہین کہ اکھاڑے کے سب سے بڑے پہلوان سے مقابلہ کی درخواست اس لئے کی جاتی ہے۔ اُس پر فتح پانے سے اس اکھاڑے کے تمام چھوٹے پہلوانوں پر فتح متصوّر ہوتی ہے۔

اب "قابل مضمون نگار" صاحب کے نشان زیر بحث کا مصداق ثابت کرنے کے لئے دو امیدوار ہمارے پیش کئے جاتے ہین جن مین سے ایک کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو آجکل زندہ ہے اور مسیح موعود اور مہدی موعود وغیرہ عہدوں پر مامور ہونے کا مدعی ہے۔ اور دوسرے کا نام یسوع مسیح ناصری ہے۔ جس کو فوت ہو کر مردون کے درمیان آرام کرتے ہوئے اُنیس صدیاں گذر گئی ہین۔

شخص اول الذکر کی نسبت دو فریق متخاصمین پیش ہین۔ ایک فریق یہ بیان کرتا ہے کہ وہ خدائی کا مدعی ہے اور اس کے مُرید اُس کو خدا مانتے ہیں اور اپنے دعوے کی تائید مین ذیل کی عبارات لکھتا ہے۔ "مگر قادیانی خدا بن بیٹھا۔ اس کا طاعونی اشتہار دیکھئے کہ **خدا مجھ سے اور میں خدا سے**۔ اب فرمائیے خدا بننے مین کیا شک رہا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی ملامت کی۔ تو اس نے کہا کہ **مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ**۔ مرزا صاحب بھی اپنے مُریدون کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہون گے یا خود ان کو فرماتے ہون گے۔ کہ مین خدا ہوں"۔

دوسرا فریق یہ کہتا ہے۔ کہ اس شخص نے خدائی کا دعوے نہین کیا نہ اس کے مرید اس کو خدا یا کسی طرح سے اپنا معبود ہی سمجھتے ہین۔ "قابل مضمون نگار" نے "خدا مجھ سے اور مین خدا سے" کا جملہ لکھنے مین اوسی موروثی دجالیّت اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ حضرت ممدوح کی تحریرات مین ایسا کوئی فقرہ الہامی درج نہین جس کے یہ معنے ہوسکین۔ وہان تو انت منی و انا منک ہے جس کا لفظی ترجمہ ہے "تو مجھ سے اور مین تجھ سے" الفاظ کو مقدم موخر کرنے میں معانی میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہر ایک عزت اور عظمت اور خدمت دین و ملت کا شرف اور خدا کی توحید قائم کرنے کی توفیق اس کے فضل کے بغیر نہین مل سکتی۔ اس لئے پہلے حصہ میں خداتعالے فرماتا ہے کہ ان تمام خدمتون کے لئے ہم نے ہی تمہین اپنے فضل سے توفیق دے کر ممتاز و معزز کیا ہے اور چونکہ اس پُر آشوب اور پُر فتن زمانہ مین جس مین ہماری (خدا کی) معرفت اور عظمت کی شناخت سے لوگون کی آنکھوں پر تاریکی کا غبار محیط ہو رہا تھا۔ ہمنے اپنا جلال ظاہر کرنے اور لوگوں کی آنکھوں سے تاریکی کے حجاب اٹھانے کی خدمت پر تجھے مامور کیا ہے پس ہماری معرفت اور عظمت اور جلال کو قائم کرنے اور لوگون کو ہر قسم کے گند اور تاریکی سے نکلنے کی تعلیم دینے اور انہین مزکی و مطہر بنانے کی خدمت تجھ سے بکامیابی پوری کرائی جاوے گی۔ اس الہام سے خدائی کے دعوے کا استنباط کرنا غلط اور بے سمجھی کا کام ہے۔

یہ مسلّم امر ہے کہ الہامی کلام کی تفسیر کا سب سے مقدم حق ملہم کو ہوتا ہے اور ملہم کی تفسیر کے خلاف کوئی معنے یا تاویل اپنی طرف سے تجویز کرنے کا کسی کو حق نہین۔ ملہم تو قادیان مین زندہ بیٹھا ہے۔ کاش "قابل مضمون نگار" ذرا عقل سے کام لے کر ان کی کتب سے اس کے معنے دیکھ لیتے یا کم از کم ان سے دریافت ہی کر لیتے۔ کہ آپ کے اس الہام کا کیا مقصود ہے۔ اگرچہ ہم یہ جانتے ہین کہ "قابل مضمون نگار" صاحب علم عربی سے بالکل جاہل ہین لیکن اتنی بات تو ہر ایک آدمی کو جاننی چاہیئے۔ کہ کسی پر اعتراض گھڑنے سے پہلے فریق معترض الیہ کے مطالب اور معانی سے آگاہی حاصل کر لینا ضروری ہے۔ انصاف کی رُو سے اعتراض مسلمات پر ہی جایز ہوسکتا ہے۔ اس کے خلاف اپنی طرف سے کوئی تاویل قائم کرکے اوس کو بنائے اعتراض ٹھہرانا حماقت اور نادانی کا کام ہے۔ جب ان کے مجوزہ معنون کو ہمارے مسلمات اور معتقدات مین کوئی دخل ہی نہین تو بتائین ان کا اعتراض ہم پر ہے یا اپنی عقل پر۔

دوسرا امر جو اعتراض کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جس بات پر اعتراض کیا جاوے وہ یقینی اور پختہ ہونی چاہیئے۔ ظنی اور مشکوک بات پر اعتراض کی بنیاد رکھنا ہی نہایت شرمناک بات ہے۔ "قابل مضمون نگار" صاحب نے اسی قسم کی ٹھوکر کھا کر لکھا ہے۔ "مرزا صاحب بھی اپنے مُریدون کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہونگے یا خود ان کو فرماتے ہون گے کہ مین خدا ہون"۔ یہاں "قابل مضمون نگار" صاحب اپنے علم اور یقین سے ان کے دعوے خدائی سے خود انکار کرتے ہین اور صرف ظن اور احتمال پر اعتراض کرنے کی بے باکی دکھلاتے ہین۔ اس کی مثال تو یہی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے شاید فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہوگا تو کیا کسی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ اتنی بات پر حصر کرکے ان پر اعتراضات کرنا شروع کر دے افسوس ہے کہ ان خوش کن نادانی کی باتون سے یہ لوگ سچائی پھیلانے کے مدعی بنتے ہین کیا کوئی بھی عقلمند ایک لمحہ کے لئے قیاس کرسکتا ہے۔ کہ ان فقرون سے خدائی کا دعویٰ ثابت ہوسکتا ہے۔

پھر ایک اور فقرہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے۔ "مجھے یاد ہے۔ کہ مین نے اپنے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی۔ ملامت کی۔ تو اس نے کہا۔ کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ

یہ بات تو اس فقرہ سے صاف عیان ہے کہ حضرت میرزا صاحب مہدی و مسیح موعود قادیانی کا خود دعوےٰ خدائی کرنا ثابت نہین۔ کسی شخص موہوم سے یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ "میرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ"۔ "قابل مضمون نگار" صاحب کی روش سے ہمین یہ بھی امید پڑتی ہے کہ یہ محض از خود تراشیدہ کہانی ہے اور کوئی شخص ان کو واقعہ مین ایسا نہیں ملا۔ جس نے یہ کلمات کہے ہون کیونکہ اگر درحقیقت کوئی شخص ہوتا تو ضرور تھا کہ اس کا نام درج کرتے۔ جب تک کہ وہ کہنے والے شخص کا نام بیان نہ کرین۔ اس وقت تک اس فقرہ کا جواب دینا ہمارے ذمہ نہیں آسکتا۔ بلکہ خود اس کا بار اون کی گردن پر ہے۔

اس امر پر ہم اس وقت غور کرین گے جب "قابل مضمون نگار" صاحب اس کی تصدیق کرا دین گے کہ فی الواقعہ یہ کسی احمدی کے منہ سے نکلا ہوا جملہ ہے۔

"قابل مضمون نگار" صاحب کی اس وہم کے برخلاف تمام تحریرات حضرت مسیح موعود کی اس بات پر شاہد ناطق ہین۔ کہ آپ حی و قیوم واحد لاشریک خدا کی توحید اور عظمت دنیا پر قائم کرنے کے لئے مامور ہوئے ہین۔ اور ان کے وہم و گمان مین یہ بات نہین کہ وہ خدائی کا دعوےٰ کرین۔ بلکہ وہ اس کو سخت کفر اور لعنت کا موجب سمجھتے ہین۔ اور اسی مشن پر لگے ہوئے ہین کہ خدا کے سوا جس نے خدائی اور معبودیت کا دعوےٰ کیا ہے۔ اس کی خدائی پاش پاش کرین۔ ان کی نظم و نثر اس مضمون سے لبریز ہے اُنہون نے دعا کی حقیقت اور فلسفی اور اس کے قبولیت کی راہون کو اس زمانہ میں روز روشن کی طرح عیان کر دکھایا ہے۔ بھلا جو شخص خدا تعالےٰ کے حضور مین ہمیشہ دعا کرتا ہو۔ اور اپنے مریدوں کو دعا کرنا ہی تعلیم کرتا ہو اس کی نسبت دعویٰ خدائی کا الزام کفر نہیں تو اور کیا جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

چوں کافر از ستم پرستہ مسیح را
غیورے خدا بسرش کرد ہمسر م

اس پر دعوےٰ خدائی کا الزام سخت کفر نہیں تو اور کیا۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

گر خدا از بندہ خوشنود نیست
ہیچ حیوانے چو او مردود نیست

لے خدا اے طالبان را رہنما
اے کہ مہر تو حیات رُوح ما

بر رضائے خویش کن انجام ما
تا بر آید در دو عالم کام ما

اس پر یہ الزام لگانا کہ گویا وہ خدا اور معبود بننے کا مدعی ہے۔ کفر نہین تو اور کیا۔

علاوہ ازین جبکہ وہ انت منی وانا منک کو خدا کی طرف سے الہام بیان کرتے ہین تو ان کے اس بیان کے سامنے یہ بات کہان درست ہو سکتی ہے کہ کوئی اس سے ان کا اپنا دعویٰ خدائی سمجھے۔ خدائی کے مدعی کو خدا سے الہام کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے یہ دونوں امور باہم یکجا جمع نہین ہو سکتے۔

غرض ان کی تمام تحریرات اور اقوال اور افعال سے کہیں یہ ظاہر نہین کہ وہ خدا یا معبود بننے کا دعوےٰ کرتے ہین۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ کیا ان کے مرید انہین خدا یا معبود مانتے ہین؟ اس کی تصدیق کے لئے ہم حضرۃ ممدوح کے مرید خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ نہ ہم اون کو خدا اور معبود مانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں ایسی تعلیم دیتے ہین ایسے مدعی کو ہم خدا کا دشمن اور ہزار لعنتون کا مستحق سمجھتے ہین۔

ان تمام واقعات سے بدیہہ طور پر یہ ثابت ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب یعنے شخص اول الذکر معبودیت اور خدائی کے مدعی نہین اس لئے یہ ثابت نہین ہو سکتا کہ وہ معبودون کے مخالف ہین پس اس نشان کے رُو سے وہ کسی طرح دجال نہین ہو سکتے۔

اب رہا شخص موخر الذکر یعنے یسوع۔ ان کی نسبت ان کا اپنا گروہ اونہیں لے حصہ خدائی کا حصہ دار مانتا ہے اور ان کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا جانتا ہے۔ پس جس شخص کی نسبت یہ ثابت ہو کہ اس کی معبودیت کا سکہ اس کے مُریدوں مین جم گیا ہے۔ تو اس کی نسبت یہ بات صریح پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہی ایک شخص ہو سکتا ہے (جو بموجب اعتقاد عیسائی صاحبان) جسے معبودیت کی عزۃ حاصل کرنے اور دوسرے معبودون کو محروم کرنے کے لئے اُن سے مخالفت ہے اور چونکہ سب سے بڑا معبود خدا ہی ہے۔ اس لئے اس نے اس میدان مین فتح پانے کے لئے سب سے بڑے معبود کی عزت کو ہاتھ مارا اور اس کا ایک حصہ آپ چھین لیا اور دوسرا حصہ اپنے ایک ہمدرد رُوح القدس نامی کی معرفت لے لیا۔ پس ایسا شخص جس کے معبود حقیقی کے ساتھ ایک رنگ مین ہمسری بیان کی جاتی ہے۔ اس کے سوا معبودون کا مخالف کوئی اور نہین ہو سکتا۔ لہذا یہ امر ثابت ہے کہ جناب "قابل مضمون نگار" کے اس نشان پیش کردہ کے موافق بقول اور بایمان عیسائی صاحبان یہی شخص صحیح طور پر دجال کا لقب پانے کا مستحق ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

ہم نہایت افسوس سے اس بات کی داد دیتے ہین کہ "قابل مضمون نگار" نے دجال کا ایسا معزز نشان تجویز کیا ہے۔ جس عزت پر ممتاز ہونے کے لئے ان کے اپنے معبود یسوع صاحب ہی مستحق قرار پائے اور ان کی عزت ان کے اپنے گھر مین رہی۔

اس کے بعد دجال کا دوسرا نشان جو "قابل مضمون نگار" صاحب نے وضع کیا ہے وہ دعوےٰ خدائی ہے۔ خدائی کے دعوے کی نشان کی رُو سے علیحدہ بحث کی ضرورت نہین پہلے نشان کے ضمن مین یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ شخص اول الذکر یعنے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کی نسبت دعویٰ خدائی کسی طرح ثابت نہین۔ لہذا وہ اس نشان کے رو سے دجال نہین ہو سکتے۔

دوسرے صاحب یسوع ہین۔ جن کی نسبت ان کی قوم ایمان اور اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ پس "قابل مضمون نگار" کے اس دوسرے نشان کے رُو سے بھی یہ صاحب موخر الذکر یعنے یسوع ہی دجال ثابت ہوتے

ہین ۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

دوسرے نشان کے بعد تیسرا نشان ۔ جو "مقابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے ۔ وہ معجزات اور عجائبات کا ادعا" ہے ۔ مذہبی اصطلاح مین جو معنے معجزات کے لئے جاتے ہین ۔ وہ عجائبات کے مترادف نہین ہوتے ۔ عجائبات سے ایسی باتین مراد ہوتی ہین ۔ جنہین دیکھنے سے انسان ایک تعجب اور حیرت مین پڑجائے ۔ جیسے مختلف قسم کے تماشہ گر لوگ عجائب نمائی سے لوگون کو حیران کیا کرتے ہین ۔ عجائبات کا ٹھیٹھ ترجمہ ہمارے ملک میں "تماشہ" ہے اور بیان دونون لفظون معجزات اور عجائبات کو جمع کرنے سے یہی سمجھہ آتا ہے کہ "مقابل مضمون نگار" نے ان دونون کو ہم معنے لکھا ہے اور معجزات کے مفہوم کو پوروہین لبس مین لیا ہے اور اگر بالفرض ان کی مراد وہی حقیقی معجزات ہین جو ایک مامور خدا کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ اس کی تائید مین ظاہر فرماتا ہے تو بھی اس کا اعتراض ان معجزات پر نہین ہوسکتا جو اپنے واقعہ ہونے کا بین ثبوت اور معتبر شہادت موید رکھتے ہون ۔ زیر اعتراض وہ معجزات ہوسکتے ہین جن کی نسبت دعوے کیا گیا ہو ۔ لیکن وہ اپنے ظہور اور وقوع کی شہادت اور ثبوت نہ رکھتے ہون ۔ صرف مدعی اور حامیان مدعی کے منہہ کی باتین ہی ہون ۔

اب ہم دیکھتے ہین کہ حضرت میرزا صاحب نے جن معجزات اور نشانات کا اپنے ہاتھ سے ظہور لکھا ہے ۔ وہ ایسے ہین ۔ جن کے سینکڑون گواہان رویت پیش کئے ہین ۔ چنانچہ ان کی حقیقت الوحی دیکھنے سے اس کا پتہ بہت اچھی طرح ملیگا ۔

خاص پادریون کے گھر مین بعض نشانات وقوعہ ہوئے ہین جیسے پادری عبداللہ آتھم کا نشان جو پیش گوئی کے شق کے موافق اس جہان سے چلدئے اور پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والے مقدمہ کا نشان جس مین اس نے حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا تھا اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے الہام پاکر پہلے خبر دیدی تھی ۔ کہ "میری بریت ہوگی"، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پادری صاحب کا منصوبہ طشت از بام ہوگیا ۔ ایسا ہی لیکھرام کی موت کا نشان جو آریون کے گھر مین ہوا ۔ اور اسی قسم کے ہزارہا نشانات ہین ۔ جن کے واقعہ ہوجانے کے گواہ معتبر اور زندہ موجود ہین اور یہ سب آنکھون سے دیکھنے والے گواہ ہین جو قانون شہادت کے مطابق ضروری امر ہے ۔

پس چونکہ ان کے نشانات شعبدہ بازی اور تماشہ گری نہین اور معجزات ہین اور بدیہہ الثبوت طور پر واقع ہوئے ہین ۔ اس لئے اس تیسرے نشان پیش کردہ "مقابل مضمون نگار" کی رُو سے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب دجال ثابت نہین ہوسکتے ۔

ان کے مقابل دوسرے صاحب یسوع کی عجائب نمائی کے قصے ایسے ہین جن کا سر ہے نہ پیر ۔ مثلاً شراب ختم ہونے کے موقعہ پر پانی کے مشکون کو شراب بنا دکھایا ۔ دیوون کا نکالنا ۔ بھوتوں اور پریتون کی ۔ اور سورون مین بہوت ڈالکر لوگوں کے سور غرق کردینا سلئے دور کرنا ۔ شیطان کے پیچھے پیچھے چالیس دن پھرتے رہنا ۔ اور پھر اس سے بھاگ جانا مرگی اور چھوئے کے مارے ہوئے لوگون کو چنگا کر دکھانا ۔ پطرس کی ماں کو تپ اتارنے کا تماشہ دکھانا ۔ طوفان کو فرو کر دکھانا ۔ حبس طرث کرنا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ ایسے معجزات بیان کئے جاتے ہین جن کی رویت کا کوئی گواہ نہین پیش کیا گیا ان کا بیان محض عجوبہ نمائی کی طرح کہانیون کی کتاب مین ہے ۔ کوئی جوڈیشل ثبوت موجود نہین کہ یہ باتین واقعہ ہوئی بھی تھین ۔ یہ نرا ادعا ہی ادعا ہے ۔

لہذا "مقابل مضمون نگار" صاحب کے تیسرے نشان نے بھی اسی بات پر انصاف کو مجبور کیا ہے کہ وہ شخص ثانی الذکر یعنے یسوع کو ہی اس کا مصداق ٹھہرائے ۔

بے شک "مقابل مضمون نگار" صاحب اس امر مین داد پانے کے مستحق ہوسکتے ہین لیکن ہمین افسوس آتا ہے ۔ کہ ان کے مکروہ زمانہ پر ہم کیا آفرین کہیں ۔ ان کو آفرین کہنے والے بہت سارے ان کے اپنے بھائی ہی نکل آوین گے بلکہ ان کی کمیونٹی کو عام طور پر ان کی اس ہمت کی داد دینی چاہیئے ۔ کیونکہ انہون نے ان کے خداوند یسوع مسیح کی ناقص لعنت مین دجال بننے کے ثبوت دے کر لعنت مکمل کردی ہے تاکہ گنہگارون کی نجات کا رستہ زیادہ آسان ہوجائے ۔ دجالیت بھی چونکہ لعنت ہی کی ایک شق ہے اور ابھی تک عیسائیون کو معلوم نہ ہوئی تھی ۔ انہین اس موحد کا شکر گزار ہونا چاہیئے ۔ بے شک سوائے ان کے مزعومہ ملعون کے اس کے اٹھانے کا حق ہی کسے ہوسکتا ہے ۔ لیکن ہمین بہت رنج اور افسوس آتا ہے کہ یہ لوگ ایسے پاک انسان کو لعنتون کے طوق سے ابھی تک نکلنے نہین دیتے ۔

ہمین اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب تحفہ سر عدیون خوش ہون گے ۔ کہ ہمنے ان کی درخواست کی تعمیل کردی ہے ۔

اب ہم اپنے مضمون کی پہلی شق کو یہین ختم کرتے ہین اور اس کے بعد دوسرے شقون کو کسی وقت پورا کرین گے

(یار زندہ صحبت باقی)

جلسہ سالیانہ پر آنے والے احباب خیال رکھین کہ اخیر دسمبر کے ایام مین جہان کہین دو چار آدمی ملکر سفر کرین ریل کے کرایہ مین یہ رعایت ہوتی ہے کہ درجہ سوم کا کرایہ دیکر مسافر درجہ درمیانہ مین سفر کرسکتا اور ایسا ہی کچھہ اور رعائتین بھی ہین ۔ آنیوالے احباب اُن سے ضرور فایدہ حاصل کرین ۔ علاوہ ازین اس جلسہ کے واسطے ریلوے کرایہ مین خاص رعائتین (جیسا کہ بعض دیگر قومی جلسون کو حاصل ہین) حاصل کرنے کے واسطے بھی افسران ریلوے کے ساتھ خط وکتابت جاری ہے ۔ جس کے نتیجہ سے بعد فیصلہ احباب کو اطلاع کردیجائے گی ۔ (انشاء اللہ)

بقایا داران توجہ فرماوین

فضل دین ۲

سنو! میرے اس بیان کی تصدیق کے لئے جو مین نے آپکے طرز استدلال کو مدنظر رکھکر آپ کی بیان کردہ پیشگویون پر آپ کے دعوےٰ نبوت کا مدعی ہونا ثابت کیاہے۔ ایک تائیدی شہادت آپکے رسالہ ہذا کے صفحہ ۲ سے جہان آپ لکھتے ہین (کہ جھوٹے ملہمون کی پیشگویان سچی نہین ہوا کرتین۔ جس کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو اپنے ظن باطل مین بوجہ اس کے کہ آپکے گمان مین بعض اخبار غیبیہ اس طریق پر پوری نہین ہوئین جس کو آپ سمجھے ہوئے تھے۔ سچا ملہم تسلیم نہین کرتے) یون پیدا ہوسکتی ہے۔ چونکہ اخبار غیبیہ کا سچا ہونا سچے نبیون کی علامت ہے جس کا بیان استثنا باب ۱۸ آئیت ۲۲ مین ہے اور آپ کو مسلم ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی آپ کے نزدیک یہی اصول مستنبط ہوتا ہے۔ اور آپ کی یہ مذکورہ بالا پیشگوئیان جو آپ نے قبل از وقت انبیا (علیہم السلام کی طرح شائع کی تھین۔ پوری ہوگئی ہین۔ جن کے پورا ہونے کا ذکر جناب نے اسی رسالہ مین فرمایا ہے۔ پس آپ اس مسلم اور محکم اصول کے لحاظ سے ضرور سچے نبی ہین۔ اور کوئی وجہ نہین۔ کہ آپ ایک دلیل (اخبار غیبیہ کا پورا ہونا) اور مدعیون کے لئے تو مثبت دعوےٰ نبوت صادقہ سمجھتے ہون اپنے لیے اسی دلیل کو یعنے اخبار غیبیہ جو آپ نے قبل از وقت شائع کی تھین اور آپ کے خیال مین پوری بھی ہو گئی ہین۔ اپنی نبوت کے لئے دلیل قرار نہ دین۔ آپ کے خیال مین اثبات نبوت کی یہ ایک ایسی قوی دلیل ہے۔ کہ جس کی صداقت پر آپ کو ذرا شبہ نہین ایک مدعی صادق کی تکذیب کا دار ومدار اسی دلیل پر آپنے رکہا ہے۔

ہمارا چالباز حریف شاید عوام کے سامنے اس دلیل پر یہ جھوٹا شبہ کرکے کہ مین نے یہ اصول (پیشگویون کا پورا ہونا) ملہمون کے واسطے پیش کیا ہے نبیوں کو اس دلیل سے کوئی تعلق نہین لہذا اس سے میری نبوت پر استدلال کرنا صحیح نہین۔ سو اس کے اس مغالطہ کو دور کرنے کے لئے ناظرین خوب یاد رکہین۔ کہ اس کے نزدیک ملہم اور نبی مین کوئی فرق نہین۔ بلکہ نبی اور ملہم کا ایک ہی مفہوم بیان کرتا ہے۔

(الہامی کتاب صفحہ ۲ و ۳)

یا وہ گو مولف یہ بیہودہ عذر (عذر نامعقول ثابت سے کند الزام را) پیش کرکے لوگون کے نزدیک اس الزام (دعوےٰ نبوت جو اس کی مولفات سے مترشح ہوتا ہے) سے اپنے برارت کرسکتا ہے کہ وہ یہ کہدے کہ مین نے صرف ہنسی اور تمسخر سے ایسا فعل قبیح کیا ہے۔ جس کی تہ مین کچھ بھی سچائی نہین۔ مگر اس کے اس اقرار سے کہ مین نے یہ ایک اباشانہ چال چلی ہے۔ پتہ لگ سکتا ہے کہ علم وفضل سے کس قدر نمبر اول[۱] اور شرافت سے گرے ہوئے تمسخر آمیز سوقیانہ کلمات استعمال کرنے کا عادی ہے۔ علاوہ برین اس قسم کے استہزار سے انبیا (علیہم السلام) اور ان کی پیشگویون کی جو حقارت متصور ہو سکتی ہے۔ وہ اہل اسلام سمجھ سکتے ہین۔ ایسے امور عظام کمتعلق حقارت آمیز استہزار کرنیوالا انسان کس مذہب وملت کا ہوگا۔ اس کا جواب ہمارے ناظرین دے سکتے ہین اس قسم کے معتقدات ہین جن کی وجہ سے علماء نے اس پر کفر کے فتوے لگائے اور اس کے خاص اساتذہ مین سے بعض نے اس کی کتابون کی نسبت یون فتوے دیا کہ ان کی طرف دیکہنا بھی حرام ہے اور یہ جلادینے کے قابل ہین۔ اور محمد حسین بٹالوی نے اس کے اعتقادات کو ملاحدہ اور معتزلہ اور باطنیہ کے خیالات کا مجموعہ قرار دیا ہے۔

---

[۱] مین ان لوگوں پر تعجب کرتا ہون کہ جو ختم نبوت کے قائل ہین۔ اور پھر ان تمام احادیث کا انکار نہین کرتے۔ جن مین حضرت نبی کریم سے بکثرت مروی ہے۔ کہ مسلمان کا رویا نبوت کا چالیسوان حصہ ہے اگر نبوت کے تمام دروازے قیامت تک بند ہین۔ تو پھر یہ دروازہ کیون بند نہین

منہ

---

[۱] اشعار ذیل کا شعرار کی کلام سے اقتباس کرکے موقعہ بیموقعہ اپنے مولفہ رسائل مین اس علم وفضل کے ادعائے کے ساتھ درج فرمانا آپ کی شرافت اور نجابت پر کافی دلیل ہے۔ جناب (ثناء اللہ صاحب امرتسری) کی ہر ایک تصنیف ہر ایک تحریر مین خواہ شرفار کے مجمعون مین ہو یا علماء کے مقابلہ مین ہو اس قسم کے گندے مضامین کے سینکڑون اشعار کا بتکرار استعمال آپ کی عادت مین ہے۔ جس سے آپ کی فطری مذاق اور طبعی میلان کا پتہ لگتا ہے۔ مزید برآں اس غیر معقول طریق پر جو آپ نے صغرسنی مین کسی شاعر مذاق کے زیر تربیت رہ کر حاصل کیا ہے۔ آپ کو ناز ہے۔

ایک آریہ جس کو آپ کے اس ناپسندیدہ طریق سے نفرت تھی اور اُس نے کبھی تمہاری اس عادت کا شکوے ہی کیا ہے۔ مخاطب کرکے اخبار اہلحدیث ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء مین فخراً تحریر فرماتے ہین (شکر ہے پنڈت جی نے میری اثر صحبت سے اس مضمون مین دو تین شعر بھی لکھے ہین اس لئے مناسب ہے۔ کہ مین بھی اُن کی خاطر اُسی وزن مین دو تین ان کو سناؤن۔ اشعار کے مضامین پر پیارے ناظرین توجہ فرماوین۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیان ٭ بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہین

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ٭ مصلحت را تہمتے بر آہوئے چین بستہ اند

(بقیہ حاشیہ)

ہم بھی ہین سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو ٭ آج دیکھین کاٹ تیری ابروئے خمدار کی

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن ٭ ہمیشہ گھات مین رہتا ہے آسمان صیاد

بُت کرتے ہیں آرزو خدائی کی ٭ شان ہے تیری کبریائی کی

تمہین تقصیر اس بُت کی جو ہے یہ خطا گئی ٭ اے لوگو! ذرا انصاف سے کیو خدا لگتی

کیونکہ مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرین گے ٭ کیا وعدہ اونہین کرکے اونہین کرنا نہین آتا

مجھ سا مشتاق جہان مین کہین پاؤگی ٭ گرچہ ڈھونڈوگی چراغ رُخ زیبا لیکر

خوب کیئے لاکھون ستم اس پیار مین بھی اپنے ہمپر
خدانخواستہ گر خشم گین ہوتے تو کیا کرتے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ٭ وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا
زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ٭ کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت (الہامات)
دوسرا رسالہ حق پرکاش مؤلفہ امرت سری مُلّان ملاحظہ ہو جس مین یہ شعر لکھے ہین۔

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی ٭ کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

پھر سے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا ٭ بتون سے ہم نہ پھرین ہم سے گو خدا پھر جا

نازک خیالیان میری توڑین عدو کا دل ٭ مین وہ بلا ہون شیشہ سے پتھر کو توڑ دون

ہے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا ٭ ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

دیکھو اُس چشم کی شوخی ٭ جب کسی پارسا سے لڑتی ہے

ہائے یہ زلف سیاہ ڈس گئی ناگن بن کے

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت ٭ خود سوئے ما نہ دید و حیا را بہانہ ساخت

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے ٭ انہین زلفون کے سب اسیر ہوئے

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھین تو ٭ یار ہو سامنے دیکھے نہ اودھر دیکھین تو
دیدہ ام نگاہی بہ پہ سینہ کنی ٭ باز از خویش و آتش ما تیز مے کنی

وصیت ۸۵

مین مسمّی احمد نور ولد اللہ نور قوم افغان ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور بقائمی ہوش حواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰- اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کر دیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴- دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداس پور کے کل دعاوی پر بصدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مُرید اور پیرو ہون۔

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ للعہ۴ کا مال میری دوکان مین میرا حصہ ہے اور ایک مکان ہے۔ جس کے نصف کا مین مالک ہون اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ساتوین حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جایداد کا یہ حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور اختیار رکھوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اُٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد (مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ) پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (ماسوا جائیداد مذکور) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو

ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ کے وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے اور اگر مین احمدی جماعت مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ دار الامان قادیان مین پہنچا دے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے۔ ہرگز نہیں، ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جس میں یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میان نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہون گا۔ یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہون گا۔ فقط

العبد

احمد نور ولد اللہ نور ساکن قادیان قوم سید افغان

رسید زر

۲۱۔ نومبر ۱۹۰۶ء	۱۲۴۷	عبد المجید صاحب	عا ۱۲/
۲۲ ″ ″	۱۳۱۳	مالک اللہ شمس الدین صاحب	سے
۲۲ ″ ″	۷۸۹	غلام شاہ صاحب	عا ۱۲/
۲۳ ″ ″	۱۲۴۱	عبد اللہ صاحب	عا ۱۲/
۲۳ ″ ″	۱۲۸۴	عابد حسین صاحب	سے/
۲۴ ″ ″	۱۳۰۸	محمد افضل صاحب	سے/
۲۴ ″ ″	۱۲۸۹	فضل کریم صاحب	سے/
۲۵ ″ ″	۱۳۱۸	مولا داد صاحب	سے/
۲۵ ″ ″	―	سید کرم حسین صاحب	عہ/
″ ″ ″	۵۶۴	محمد برکت علی صاحب	عا ۱۲/
″ ″ ″	۳۵۴	ہدایت اللہ صاحب	سے/
″ ″ ″	۹۱۸	بابو خان صاحب	ہم/
″ ″	۹۳۰	عمر الدین صاحب	سہ/
″ ″	۱۳۵۱	محمد شریف صاحب	صہ/

وی پی آتے ہین جن صاحبان کیطرف سے قیمت اخبار تاحال وصول نہین ہوئی ان کیخدمت مین اخبار بدر بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے ایسے صاحبان کے نام علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے ہین چونکہ اب سال کا اختتام ہے اس واسطے جو صاحبان اب تک بھی قیمت ادا نہ فرماوین گے ان کا اخبار مجبوراً بند کرنا پڑیگا۔

براہین احمدیہ اور
دُرِّثمین کی رعایتی
قیمت کی آخری تاریخ ۳۰ شوال ۱۳۲۴ھ
مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء
قیمت براہین احمدیہ ۴ حصص ۱۹۶۶ صص
رعایتی قیمت ۱۲/ عا جلد کی قیمت ۱۲/ زائد ہے۔ درثمین کی اصل قیمت ۶/ رعایتی
کت ۳/ زائد ہے ۱۸ دسمبر سے
پھر اصلی قیمت لگائی جاوے گی

م بعد شکایت منذرہین نیز یہ بھی یاد رہے کہ مابعد قیمت بابت سنہ ہو مبلغ سے ہے اسالعمکی قیمت بابت سنہ ۱۹۰۷ء مبلغ للعمر ہوگی۔

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کرنے کا اس زمانہ مین کون آرزومند شائق نہو گا جن نوعمروں کے بال سفید ہو چلے ہوں اُن کا ذکر کیا اچھے اچھے حُسن بزرگوار بھی سفید ریش کہلانے سے اگر ظاہر اطور نہین تو دل مین ضرور افسردہ ہوتے ہون گے ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا ہمین زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہین اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب مین کاسٹک جیسی مضر شے نہین ہے تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہین قیمت فی بکس عہ - علاوہ محصولڈاک -

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیان اعضاء رئیسہ کی قوت بڑھانے اور نظام بدنی کو طاقت بخشنے مین بے نظیر ہین

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیون اور فوائد کے سبب عام مشہور ہو رہی ہین ضعف اعضائے مخصوصہ ضعف اعصاب ضعف دماغ آنکھون کی کمزوری وغیرہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین کمزور کو طاقت ور بوڑھون کو جوان اور جوان مرد بنانے مین ازبس مُفید

اگر آپ ان سربستہ رازون کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلز استعمال کرین

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنیسے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور برپا کر چکے ہین - تو ان گولیون کو استعمال کر کے ضرور ہی فائدہ اٹھاوین

اگر آپ کا دماغ چکراتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو تو ان گولیون کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے - اگر آپ کو نسیان ہو اور ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپکے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیون کو دور کرنیکیلیے جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فائدہ بخشتی ہین - اگر آپ بڑھاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانون کی طرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور افسردہ اعضاء مین جسمی تحریک پیدا کر کے اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان گولیون کو جو اندرونی خرابیون کو دور کرتی ہین استعمال کرین - نوٹ - مرض کا مفصل حال تحریر فرماوین - قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر - ڈاکٹر عباد اللہ - کٹرہ جیمل سنگھ - امرتسر

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی ۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرمائیں اول مفت منگائیے۔ دیکھیے یہہ کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چندے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیے صرف ۸ فی تولہ

سنون دنداں ۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے مدگایا وہ حظ اوٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا ہتفا قبہ ہیں۔ کہلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھوٹتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت ۸ فی بکس۔

بکس محافظ نسل ۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے نا امید مریضوں کو مقصد پہونچا ... مصیبت زدہ ... کسی ... و تعمیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے اب نا امیدوں کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی میں مایوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں رسونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی ۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت ہے اگر صحت میں کسیقدر کمی ہو۔ تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر ۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری ببگڑھ ضلع دہلی۔

خط و کتابت ۔ کیوقت تمام خریداران کو چاہیے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بنلاتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ — نور الدین

کارخانہ دوائے مبرا لقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بہیرہ ۔ ضلع شاہ پور پنجاب ۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہمارے روزنامہ اخبار لاہور نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں منیجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک فکشن کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ تازہ خبریں تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول ہوتی ہیں اس لیے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرماویں نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ... پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت بلکہ ٹکٹ بھی کارخانہ جات کی طرف سے رسالہ گوہر ... دنیا بھر میں نایاب کتاب نہایت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجیے ہر جسقدر آپ اور آپکے دوستوں کو ضرورت ہو پتہ ذیل سے مفت ملینگے۔ جنرل منیجر کارخانہ ... ضلع انبالہ

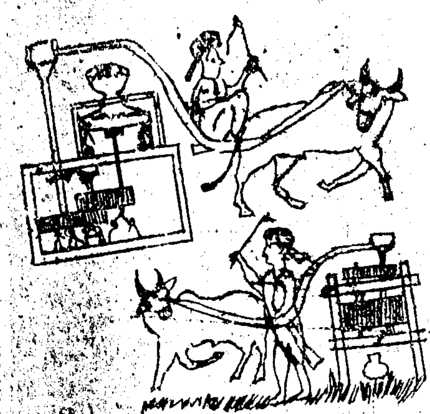

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین ۔ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ دوش بخمینا ... من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ... اور درجہ دوم مبلغ ... سے مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس دی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کی ... ملنے بھی تیار ہیں۔

مستریان امام بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک بے نظیر خط جو آپ کے پڑہنے کے قابل ہے

اِس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزز ترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن مین بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہین جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حسن و قبح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لا حاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جسمین بڑی شہادت موجود ہے۔ **اپنی نوع کا نرالا اور شاید دنیا مین پہلا خط اور کسیکی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے۔**

ازجناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہین) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم مین دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دوائیون سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے مین ہمیشہ اس کو بھی بنظر حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ مین قیلولہ کر رہا تہا مجھے اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو مین اسکی قیمت سے بہی ڈرتا تہا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اسکا استعمال کرنا چاہیے لہذا عرض ہے کہ بدیدن کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائین۔

دوسرا خط جو بعد مین آیا برادرم حکیم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اشتہارات (مفرح عنبری) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکہایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بھی کیگئی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارات ہو چکے ہین اور تب سے مجھے کامل یقین ہوگیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدین آپکا تابعدار غلام رسول۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری / مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت۔ **حویلی کابلی مل لاہور**

بدر پریس قادیان مین میاں معراج الدین عمر کے لئے چہاپا گیا

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

قیمت پیشگی ... مابعد للعہ

نمبر ۵۰

سر ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ل ۱۱ | دور مہدی آخر زمان

۲۶ - شوال سنہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ... دسمبر ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... سنہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ... غربا سے جنکی آمد ماہوار عہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت بابعد للعہ فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہین ملسکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے
لوکل ...... عہ افریقہ ...... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہوئے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ٭

کتبہ محمد حسین احمدی

اُجرتِ اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱½
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے سے کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی سب زیادہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔
(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں
(۳) اشتہار متواتر دئیے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔
(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے اطلاع ہر مہینے کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔
(۵) تقسیم کرائی فی ضمیمہ مع فیصدی لیا جاویگا تبالے تو دیان تک مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔
(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زاید نرخ نا منظور کریں ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔
(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کر دے۔
(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھالے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نا مناسب سمجھے تو اس میں مناسب تبدیلی کر لے یا اشتہار بند کر دے۔
(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہیں اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۂ جمعہ مع ... از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کر کے کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے	۸ر
نور الدین مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر میں چھپوائی گئی۔	۰۸ر
اختیار الاسلام ... مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد میں ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس سے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئیے ہیں قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرماویں	حصہ اول ۴ر دوم ۴ر [illegible]
لغات القرآن حصہ اول مولوی سید ... صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے	[illegible]
لیکچر ...	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جلسہ میں ... اسلام کی خوبیوں کے بیان میں دیا	[illegible]
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کامن احمدی		۱ر
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمار الٰہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۸ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصا موسے مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب میں شیطانی اور رحمانی القا میں فرق دکھایا گیا ہے۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وساوس المتغیلان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

نمبر ۵۰ — ۲۶ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء — جلد ۲

فہرست مضامین

صفحہ ۳ ۔ ڈائری ۔ اخبار قادیان
صفحہ ۴ و ۵ حضرت مسیح موعود اور ایک ہندی رسالہ
صفحہ ۷ ۔ اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان
صفحہ ۷ و ۱۰ ۔ لیکچر گجرات ۔ ضروری اطلاع
صفحہ ۸ و ۹ ۔ خطبہ نکاح ۔
صفحہ ۱۱ ۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۱۲ ۔ وصیت صفحہ ۱۳ ۔ شعر وسخن ۔
صفحہ ۱۴ ۔ رسید زر ۔ دلچسپ علمی خبرین ۔
صفحہ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ اشتہارات

ڈائری

القول الطیب

۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ ایک درویش حضرت صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا ۔ اس نے ذکر کیا کہ پہلے مین بہت وظائف پڑھتا تھا اور مجھ پر فتوحات کا دروازہ کھلا تھا اور آمد ہوتی تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ حالت جاتی رہی اب باوجود بہت وظائف پڑھنے کے کچھ نہین آتا کوئی ایسا طریق تبلائین کہ پھر وہ بات شروع ہو جاوے حضرت نے فرمایا فتوحات وغیرہ مقاصد کو مدنظر رکھنا ہماری شریعت کے نزدیک شرک ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے ۔ اس مین کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیت رکھو ۔ عمل صالح وہ ہے جس مین کوئی فساد نہ ہو اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہے اور کچھ دنیا کا بننا چاہے ۔ تو یہ محض ایک فساد ہے ایسی حالت سے بچنا چاہیئے ۔ خدا ایسے آدمیون کو پسند نہین کرتا ۔ عمل صالح وہ ہے جو محض خدا کیواسطے ہو پھر خدا تعالےٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گذارے کی صورتین خود بخود ظاہر ہو جاتی ہین ۔ مگر یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے انسان کے واسطے مناسب نہین کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتون کا خیال دل مین لائے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمانون پر ہے ۔ دیکھو جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبت رکھتا ہے ۔ تو اس مین بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو اصلی محبت کا نمونہ دنیا کے اندر ماں کی محبت مین قائم ہے کہ وہ اپنے بچے کو کسی غرض کے واسطے محبت نہین کرتی بلکہ وہ محبت طبعی ہوتی ہے اگر کوئی بادشاہ بھی کسی عورت کو کہے کہ تو اپنے بچے کے واسطے اتنی تکلیف نہ اٹھا اس کو اپنے حال پر چھوڑدے مرے یا زندہ رہے کوئی باز پرس تجھ سے نہین ہوگی تو وہ عورت بادشاہ پر بجائے خوش ہونے کے سخت ناراض ہوگی کہ یہ میرے بچے کے حق مین موت کا کلمہ موہنہ سے نکالتا ہے اور محبت کا جوش دو طرفہ ہوتا ہے بچہ نابالغ ہوتا ہے اس کو کوئی سمجھ نہین کہ دوست کیا ہے اور دشمن کیا مگر ہر حالت مین ماں کی طرف دوڑتا ہے اور اسی سے انس پکڑتا ہے ۔ دل را بدل رہیست والا معاملہ ہے جب بچہ نادان ہوکر ماں کی محبت کے عوض مین محبت کرتا ہے تو خدا ایک بچے سے بھی گیا گذرا ہے کہ وہ تمہاری محبت کا عوض تم کو نہ دیگا وہ ضرور محبت کرنے والون کے ساتھ محبت کرتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب انسان نرم رفتار سے خدا کی طرف چلتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے جب انسان کا دل خالص ہو جاتا ہے تو پھر دنیا کچھ چیز نہین وہ تو خود بخود خدمت کرنے کے واسطے تیار ہو جاتی ہے لیکن وظائف کے ساتھ خواہش کرنا کہ دنیا مل جاوے ۔ یہ ایک بت پرستی ہے اور اس سے سالک کو سخت پرہیز درکار ہے ۔ جب خدا مل جاوے تو پھر دنیا کچھ شے نہین ۔ جو لوگ دنیا کے پیچھے پڑتے ہین ۔ دنیا ان سے بھاگتی ہے اور جو دنیا کو چھوڑتے ہین ۔ دنیا خود بخود ان کے پیچھے آتی ہے

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین ۔ آپ ایک ضروری مضمون کے لکھنے مین مصروف ہین جو کہ حقیقۃ الوحی کے ساتھ لگایا جاویگا ۔ کتاب مذکور کی اشاعت تاحال نہین ہوئی حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ گذشتہ مین مسجد مبارک مین خطبہ جمعہ پڑھا جس مین مولویصاحب موصوف نے ایک نہایت لطیف پیرایہ مین حضرت مسیح موعود کے ہند مین آنے کے متعلق ایک پیش گوئی قرآن شریف مین سے دکھائی اس خطبہ کا اقتباس کسی آیندہ اشیوہ مین انشاء اللہ کیا جاویگا ۔

اس ہفتہ مین بابو علی گوہر صاحب میرٹھ سے بابو محمد صاحب لودہانہ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

معذرت

چونکہ اخبار کے واسطے جو کاغذ خریدا گیا تہا وہ ختم ہو چکا ہے اور بہ سبب کمی فنڈ کے جو سال کے آخر مین عموماً ہو جایا کرتی ہے نیا کاغذ خریدا نہین جاسکا اس واسطے یہ اخبار معمولی کاغذ پر چھپا ہے جو اتفاقاً دفتر مین موجود تہا اور غالباً اگلے دو اخبار بھی اسی کاغذ پر نکلین گے کیونکہ تاحال کاغذ نہین آیا لیکن ہر حال شروع سال ۱۹۰۷ء سے وہی عمدہ کاغذ اخبار کو لگایا جاویگا

اگلا پرچہ دیر سے نکلیگا

چونکہ اگلے اخبار مین ایک ہی مسلسل مضمون درج کیا گیا ہے جو کہ بہ سبب طویل ہونے کے اخبار کے معمولی صفحون پر نہین آسکتا ۔ اس واسطے ۲۰ دسمبر کا اخبار بجائے ۱۶ صفحون کے ۲۰ ۔ یا ۲۴ صفحون پر شائع ہوگا ۔ اور اس وجہ سے اخبار کے شائع ہونے مین دیر ہوگی کیونکہ وہ پرچہ حسب معمول جمعرات کے دن ڈاک مین ڈالا نہ جا سکے گا ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ایک ہندی رسالہ

سرتی نام ایک معزز رسالہ ہندی زبان میں انڈین پریس الہ آباد سے نکلتا ہے۔ اس کے اکتوبر ۱۹۵۸ء کے نمبر میں اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک آرٹیکل مہندر پال کے قلم سے چھپا ہے جس کا ترجمہ خصوصیت سے میں بدر کے ناظرین کے لئے چھاپنا مناسب سمجھتا ہوں سرتی نے فی الحقیقت بڑی عالی ظرفی اور فراخ دلی سے کام لیا ہے کہ اس نے حضرت اقدس کے متعلق مضمون کو چھاپ دیا ہے اور اس کے لکھنے والے نے جو ہندو ہے نہایت بے تعصبی سے اصل واقعات کو پیش کیا ہے جس کے لئے میں حق پسندوں کی طرف سے ان کا شکر گزار ہوں میرا خیال ہے کہ سرتی کا یہ آرٹیکل بہت لوگوں کے لئے مفید اور موثر ہوگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی

ہندو دھرم پر چلنے والوں کا بشواس (یقین) ہے کہ سخت کل یگ (فیج اعوج) کے آنے پر بشن بھگوان کلگی اوتار لے کر سنسار (دنیا) کو سیدھے راستہ پر چلانے کے واسطے آئیں گے۔

پنجاب میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے قادیان نام گاؤں کے رہنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب یقین دلاتے ہیں کہ دھرم پستکوں (مذہبی کتابوں) میں جیسا کہ اوتار کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس کے انوسار (موافق) وہ اس دنیا میں پرگٹ ہوئے ہیں جو لوگ ان کی سکھشا (تعلیم) پر چلیں گے وہ ابدی بہشت حاصل کریں گے۔ اسی طرح پر عیسائیوں کا جو اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح پھر آویں گے۔ ان کو چاہیئے کہ اب کسی اور مسیح کے آنے کی باٹ (راہ) نہ دیکھیں۔ حضرت ہی کو مسیح سمجھ کر ان پر بشواس (یقین) لاویں سب سے زیادہ زور ان کا مسلمانوں پر ہے۔

مرزا صاحب یقین دلاتے ہیں کہ جو لوگ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو جاننا چاہیئے کہ جس مہدی کی دنیا میں آنے کی پیشگوئی قرآن میں کی گئی ہے اور جو شرطیں کی گئی تھیں ان سب باتوں کو انہوں نے پورا کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا ۱۸۸۰ء میں ان کو یہ بشیر سے اپنا ابھپرایا (منشار) ظاہر کرنے لگے تھے۔ ابتدا میں ان کو خبر دی گئی کہ ان کے پاس اچھے لوگ چاروں طرف سے آئیں گے۔ (یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے ایڈیٹر) مرزا صاحب ان کے لئے سامان کریں ان کی بہتات سے گھبراویں نہیں۔ (لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس والی پیشگوئی کا اشارہ ہے ایڈیٹر) ۱۸۸۹ء میں مرید بنانے کی ریت چلی اور احمدی جماعت کا سلسلہ آرمبھ (شروع) ہوا۔ ۱۸۹۱ء میں مسیح ہونے کا وگیاپن (اعلان) دیا گیا۔ اس کا بڑا اختلاف ہوا۔ ان کی دیکھا دیکھی سیالکوٹ کے چراغدین نامی ایک مسلمان نے بھی عیسیٰ ہونے کا دعوےٰ کیا جس کے لئے مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی کی کہ وہ بہت بری طرح مارا جاوے گا۔ جس کے موافق اس کی موت پلیگ سے ہوئی۔

(یہ واقعہ تو بالکل صحیح ہے لیکن بخیال اصلاح و توضیح اس پر اتنا مستزاد کرنا ضروری ہے کہ چراغدین جموں کا رہنے والا تھا اس کے لئے حضرت اقدس نے پیشگوئی میں صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوگا چنانچہ جب اس نے مخالفت کا علم بلند کیا اور حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں بے باکی سے قلم اٹھایا بلکہ حضرت اقدس کی ہلاکت کے لئے دُعا مانگی اور مباہلہ کیا کہ کاذب کو خدا طاعون سے ہلاک کرے وہ اپنے خیال اور یقین سے حضرت اقدس کو معاذ اللہ کاذب سمجھتا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے جلال کے لئے یہ کرشمہ دکھایا کہ خود اس کو ہلاک کیا جس سے ثابت ہوگیا کہ وہ کاذب تھا اور حضرت اقدس مسیح سلامت رکھے [illegible] نہایت سختی سے [illegible] کی سچائی پر مہر کر گیا۔ ایڈیٹر)

مہدی قرآن میں لکھا ہے کہ جب مہدی آویگا تب چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں گرہن ہوگا۔ (مہدی مسعود کا یہ نشان قرآن کریم میں اشارۃ النص کے طور پر آیا ہے اور حدیث صحیح میں کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر) چنانچہ ۱۸۹۴ء کے رمضان میں ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن ہو کر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

امرتسر کے ایک پادری نے حضرت کی نندا کی (حضرت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ایڈیٹر) ۱۵ مہینے کے اندر اس کے مرجانے کی پیشگوئی کی گئی مگر پادری نے اپنے کرتوت (فعل) پر اپنے ہردے (دل) میں بڑی پشچاتاپ (توبہ) کی اس سبب سے وہ موت کے پنجہ سے بچ گیا مگر جب عیسائیوں نے قسم کھلا کر اس سے یہ بات پوچھی تو اس نے پشچاتاپ کرنے سے انکار کیا۔ (اصل بات یہ ہے کہ آتھم عیسائی نے پندرہ مہینے کے اندر پیشگوئی کے مطابق رجوع الی الحق کی شرط سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن جب اس حق کو اس نے چھپایا اور باوجودیکہ اس کو قسم کھانے کے لئے حضرت اقدس نے بلایا اور چار ہزار روپیہ انعام بھی دینا چاہا کہ اگر وہ یہ قسم کھالے کہ میں نے اس پیشگوئی سے ڈر کر رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور ایک سال کے اندر فوت ہوجاوے گا اور اگر فوت ہو تو چار ہزار روپیہ انعام لے مگر وہ قسم کے لئے نہ آیا اور یوں حق پوشی کے جرم کا مرتکب ہوا تب خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسے ہلاک کردیا ایڈیٹر) اور جلدی ہی مرگیا۔

پلیگ (طاعون) کا اس ملک میں آنا سب سے پہلے مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ظاہر کیا۔ یہ ۱۸۸۰ء کی بات ہے اور اس کا (طاعون کا) عالمگیر ہونا ان کو ۱۸۹۸ء میں معلوم ہوا۔

پنجاب آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام کا مارا جانا کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پنڈت جی مرزا صاحب سے بات چیت (مباحثہ) کرنے کے لئے خود قادیان گئے تھے وہیں ان کی موت کا وقت ان کو بتایا گیا (اصل یہ ہے کہ قادیان میں آکر انہوں نے حضرت اقدس سے نشان مانگا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے اس کی تحریری اجازت لے کر اس کے متعلق وہ پیشگوئی شائع کی جس میں اس کی موت صورت موت اور وقت موت سب کچھ بتا دیا گیا تھا ایڈیٹر) [illegible] احمدیہ میں موجود

دیانند سرستی کی موت کے متعلق جو کچھ کہا گیا تھا وہ بھی ٹھیک نکلا ان سب نشانات کو دیکھ کر ان کے مسلمان ان پر ایمان لائے ہین۔ آجکل ان کے سماج (سلسلہ) مین تین لاکھ آدمی ہین۔ وہ افغانستان۔ افریقہ۔ عرب ایران۔ آسٹریلیا۔ سٹریٹ سٹلیمنٹ تک پھیلے ہوئے ہین۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی سوانح عمری اپنے آپ لکھی ہے اور اپنے پرکھون (اجداد) کا برتانت (حال) کہتے ہوئے ان کو ثمرقند بار کا مغل بتایا ہے۔ ہندوستان مین آکر انہون نے اسلام پور نام گاؤن بسایا جس کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا یہ جگہ لاہور سے ۵۰ کوس کے فاصلہ پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی گاؤن کا نام قادیان ہوگیا ہے۔ مغل لوگ اسرائیلی خاندان کے ہین اور اسی نیشن مین عیسے کا ہونا بتایا جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے تحقیق کیا ہے کہ کشمیری اور افغان قدیم اسرائیلی خاندان کے لوگ ہین۔ مرزا صاحب کا جنم سنہ ۱۸۳۹ع مین ہوا تھا۔ اس سمہ ان کا خاندان بہت غریب ہوگیا تھا۔ سکھون نے ان کی بہت سی پرانی جائیداد برباد کر ڈالی تھی۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے ان کے پتا (والد صاحب) کو بڑے مقدمے لڑنے پڑے ان کے جنم سے ان کے سابق خاندان کا خاتمہ ہوا پرماتما نے ان کو کہدیا تھا کہ اب اس خاندان کا نئے سر سے نام ہوگا۔ اور ایسی عزت بڑھیگی کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت لینگے۔ بچپن مین انہون نے اچھے اچھے مولویون سے فارسی اور [illegible] ہی۔ باپ سے انہون نے حکمت پڑھی بڑی ہوکر زمینداری کے کاروبار مین پتا کو سہارا دیا اور پتا کی اجازت سے کچھ دن انگریزی سرکار کی نوکری بھی کی انہین دنون آپ کو یہ معلوم ہوا کہ نوکری پیشہ لوگ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہین۔ کیونکہ ....

.... ان کی تمام دلی خواہشین حرام یا حلال مال حاصل کرنے ہی تک محدود ہین۔ بہتیرے تکبر اور بدچلنی۔ دین کی لاپرواہی اور طرح طرح کے اخلاق رذیلہ مین شیطان کے بھائی ہین۔ اس لئے نوکری چھوڑ کر آپ پھر زمینداری کے کام مین لگے مگر اپنا بہت سا وقت قرآن شریف کے پڑھنے مین صرف کرتے تھے۔ انہین دنون ان کے پتا نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے ٹھاٹھ باٹ (شان و شوکت) سے آئے ہین

پتا نے آپ کو نذرانہ دینے کے لئے ایک روپیہ نکالا۔ مگر وہ کھوٹا نکلا۔ اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ دنیا داری کے ساتھ خدا اور رسول کی محبت کھوٹے روپیہ کی سی ہے انہون کے پتا نے اپنی عمر مقدمے لڑنے مین بتا دی تھی اس سے ان کو اپنے جیون کا بے ارتھ (ضائع) جانا بہت افسوس اور فکر کا باعث ہوگیا۔ اسی بچار سے انہون نے ایک مسجد بنوائی اور یونہی وہ پوری ہوئی تو ہی ان کا دیہانت (انتقال) ہوگیا اسی مسجد مین ان کی اچھیا انوسار (مرضی کے موافق) بتائی ہوئی جگہ پر ان کی قبر بنائی گئی۔

پتا کے مرنے کے دن ہی حضرت کو پہلا الہام ہوا جس کا ارتھ یہ تھا۔ کہ آج سورج است (غروب آفتاب) پیچھے پتا کا انتقال ہوگا۔ اور ویسا ہی ہوا جب انہین دنیا کے آدمیون کی طرح پتا کے مرجانے کا سوچ ہوا تب دوسرا الہام ہوا۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ کیا ایک پرانی کے لئے پرمیشر کافی نہین ہے۔ اس الہام سے ایسی تسلی ہوئی کہ بیان نہین کی جاتی یہ الہام ایک نگینہ پر کھدوا کر اس کی ایک انگشتری انہون نے بنوالی۔ مرزا صاحب ابتدا ہی سے پرماتما کے بڑے بھگت ہین۔ ان کا یقین ہے کہ ان سے ایشور کی بھی بڑی محبت ہے۔ ایک مرتبہ انہین خواب مین ایک مہاتما نے اپدیش دیا کہ پوتر لوگون کو روزے رکھنا بڑی ضروری بات ہے مرزا صاحب نے اس کے موافق روزون کا رکھنا شروع کیا مگر دکھاوٹ کے لئے نہین ان کا قاعدہ تھا کہ گھر سے کھانا منگوا کر چپ چاپ کسی اناتھ (یتیم) کو دیدیتے رات کو ایک بار کھانا کھاتے تھے اس کو بھی آپ نے گھٹانا شروع کردیا اور یہان تک نوبت پہنچی کہ دن رات کئی تولے روٹی کھاتے تھے اس پر بھی انہین کچھ کشٹ (تکلیف) نہین ہوا۔ ان کے آتمک (روحانی) بچار بہت بڑھ گئے اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار انہین جاگتے ہوئے دکھائی دیا۔ اس روپ کا برن کرنا کٹھن ہے کیونکہ دنیا کی آنکھ سے یہ دور ہے نو دس مہینے اسی طرح گذرے۔ اس کا پھل انہین یہ ملا کہ بھوک پیاس بس (قابو) مین ہوگئی۔ ایک موٹا پہلوان بھی ان کے برابر بھوکا نہین رہ سکتا تیرہوین صدی گذرنے پر جب چودھوین صدی لگی تب یہ عجیب واقعہ مرزا صاحب کو ملا (یعنے یہ الہام ہوا۔ ایڈیٹر) کہ ایشر ہم نے تجھے قرآن سکھلایا ہے اور اس کا مول نتو (صحیح مطلب) تجھ پر کھولدیا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تو ان لوگون کو ڈراوے جو پشت در پشت سے غفلت اور غلطیون مین پڑے ہوئے ہین۔

اس سے وہ راہ راست پر آجائینگے ان کو کہہ کہ مین پرمیشر کی طرف سے لوگون کی طرف مقرر کیا گیا ہون۔

یہ بچن براہین احمدیہ نام پستک (کتاب) مین چھاپا گیا ۱۸ برس ہوئے جب (اب تو پچیس سے زیادہ ہوئے۔ ایڈیٹر) مرزا صاحب نے اس کتاب کو شائع کیا تھا۔

ان کے سلسلے مین سیدھے سادے ہی مسلمان ہی نہین بلکہ کتنے ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ ڈپٹی کلکٹر تحصیلدار۔ اسسٹنٹ سرجن۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ وغیرہ اور کئی رئیس۔ جاگیردار۔ علاقہ دار اور نوابون کی اولاد ہین۔ اور کتنے ہی منش (انسان) جو پہلے برے چال چلن تھے ان کے اپدیش (نصیحت) سے نیک بن گئے ہین مرزا صاحب انگریزی سرکار کے بڑے خیرخواہ ہین۔ مسلمانون مین کافرون کے مارنے کے لئے جو جہاد کرنے کی بات ہے اس کا یہ کھنڈن (رد) کرتے ہین۔ اپنے پیغمبر ہونے کے رشتہ مین کہتے ہین۔

خدا میرے پر تجلی فرماتا ہوا۔ اس نے مجھ سے باتین کین مجھے اس نے کہا کہ تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے گی کہ لوگ کہین کہ ہم کیونکر سمجھین کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو تو انہین کہدے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہین۔ ......

...... دعائین قبول ہوتی ہین پیش از وقت غیب کی باتین بتلائی جاتی ہین۔ ان باتون مین کوئی تیرا مقابلہ نہین کر سکتا یہ نشان مجھے اس لئے دئے گئے جن سے مین اس سچے خدا کی طرف لوگون کو کھینچون۔ جس کی طرف ایک دن ہر ایک کو جانا ہے۔ آجکل جو بار بار زلزلے آرہے ہین۔ ان کا آنا بھی مرزا صاحب نے بہت پہلے سے کہا ہے ان کو پرمیشر سے جو کچھ ملتا ہے انہین یہ اپنے اخبارون مین چھپوا دیتے ہین۔ قادیان سے بدر الحکم دنیا کے مذاہب پر نظر اردو مین اور انگریزی مین ریویو آف ریلیجنز چار اخبار نکلتے ہین۔ (ایڈیٹر اب تو سات ہین)

• حضرت نے ابھی حال مین ایک تجویز یہ نکالی ہے کہ قادیان مین ایک جگہ ایسی بنائی جاوے جہان دھارمک (صلحاء) لوگ مرنے کے بعد دفن ہون اوس کا نام

بہشتی مقبرہ رکھا گیا ہے۔

مرنے کے بعد یہاں دفن ہونے کی خواہش کرنے والوں کو اپنی جائیداد کا دسواں حصہ سرکار میں مقبرہ کے نام لکھوا دینا چاہیئے۔ (اصل یہ ہے کہ یہ حصہ مقبرہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ اشاعت اسلام اس کی غرض ہے۔ ایڈیٹر) غریب احباب مفت جگہ پائیں گے آجکل قادیان میں حضرت کے درشن کو بہت سے یاتری جاتے ہیں ان کے لئے ایک لنگرخانہ کھولا ہوا ہے جہاں سب کو بھوجن ملتا ہے۔ مرزا صاحب کی تصویر امریکہ تک کے اخباروں میں چھپ چکی ہے میں آگرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا بہت دہنیا ود (شکریہ) ادا کرتا ہوں۔ آپ ہی سے میں نے پہلے پہل حضرت کا نام سنا تھا۔ تب سے میں برابر حضرت مرزا صاحب کی بانیوں (تقریروں) کو بڑی محبت سے پڑھا کرتا ہوں۔

(مہندر لال)

اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان

انجمن تشحیذ الاذہان جو کہ ۱۹۰۶ء کے شروع میں بمشورہ حضرت مسیح موعود بدیں غرض قائم کی گئی ہے کہ نوجوانان سلسلہ احمدیہ تقریر و تحریر میں کمال حاصل کریں اور اس قابل ہوں کہ دشمنان اہل اسلام اور مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کا بوقت ضرورت اچھی طرح سے دندان شکن جواب دے سکیں اس انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ (سالانہ جلسہ اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا غرض کے پیدا کرنے کے لئے اس انجمن کے وقتاً فوقتاً جلسے ہوا کریں گے) تعطیلات دسمبر میں بتاریخ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا اور اس جلسہ میں علاوہ ممبران انجمن ہذا کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ بیرونجات کے احمدی نوجوانوں کی کمیٹیوں کی طرف سے ڈیلیگیٹس بھی آئیں گے اور یہ اشتہار بدیں غرض شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر احمدی نوجوانوں کی ایسی کمیٹیاں ہوں جن کے اغراض مندرجہ بالا اغراض سے مطابقت رکھتے ہوں اور وہ کمیٹیاں ہمارے علم میں نہ ہوں تو ان کو چاہیئے کہ مہربانی فرماکر جلسہ ہذا کے لئے اپنی طرف سے ڈیلیگیٹس مقرر فرمادیں اور ان کی اطلاع ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۶ء تک سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کو کردیں اور ایسے ڈیلیگیٹس کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء تک پہنچ جاویں۔

اور دوسرے یہ اشتہار اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ تمام ممبران سلسلہ عالیہ احمدیہ جو اس وقت قادیان میں موجود ہوں۔ اس جلسہ میں تشریف لاویں اور مجلس ہذا کو ممنون احسان بنائیں۔ اس جلسہ کا انعقاد تعطیلات دسمبر میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس وقت تمام بیرونجات سے بہت سے احمدی احباب قادیان میں تشریف لائے ہیں۔

پروگرام جلسہ ہذا۔ (منظور کردہ سب کمیٹی جلسہ)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء (جلسہ برائے استقبال ڈیلیگیٹس)

*نوٹ۔ اس جلسہ میں بھی کل احمدی احباب بخوشی تشریف لا سکتے ہیں۔

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء بوقت صبح ½۷ بجے سے ½۹ تک
اس جلسہ کے پریذیڈنٹ و سکرٹری وہی ہوں گے جو انجمن ہذا کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری ہیں۔

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ	ہمارے اغراض اور وہ کیونکر پورے ہوتے جاویں	½۷ بجے سے ¾۷ بجے تک
۲	عبد الرحیم سکرٹری	شکریہ مہمانین	¾۷ ″ ″ ½۸ ″ ″
۳	ڈیلیگیٹس	مختلف تقاریر	½۸ ″ ″ ¼۹ ″ ″
۴	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	¼۹ ″ ″ ½۹ ″ ″

۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ اس جلسہ کے پریذیڈنٹ مولانا مولوی نور الدین صاحب ہوں گے اور سکرٹری انجمن ہذا کا سکرٹری ہوگا۔

جلسہ اول بوقت صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

نمبر	نام	مضمون	وقت
۱	حضرت مولوی نور الدین صاحب	انجمن کے اغراض کے متعلق کوئی تقریر	۸ بجے سے ½۹ بجے تک
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن تشحیذ الاذہان	½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک
۳	چودہری فتح محمد صاحب طالب العلم اسلامیہ کالج لاہور	بعثت نبی کریم صلعم پر مخالفین کے اعتراض اور ان کے جواب	۱۰ ″ ″ ۱۱ ″

جلسہ دوم بوقت شام ۲ بجے سے ۴ بجے تک

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	ماسٹر محمد دین صاحب طالب علم علی گڈھ کالج	وفات مسیح	۲ بجے سے ½۲ بجے تک
۲	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا	شرک	½۲ ″ ″ ½۳ ″ ″
۳	پریزیڈنٹ	آخری تقریر	½۳ ″ ″ ۴ ″ ″

انجمن تشحیذ الاذہان کے ممبر یہ ہیں۔

(۱) میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ انجمن تشحیذ الاذہان و ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان (۲) عبد الرحیم۔ سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان و مینیجر رسالہ (۳) چودہری فتح محمد صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۴) چودہری عبد السلام صاحب محاسب انجمن (۵) منشی برکت علی صاحب نائب سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان (۶) شیخ تیمور صاحب ممبر (۷) سید طفیل حسین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۸) چودہری محمد ضیاء الدین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۹) محب الرحمان صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۱۰) عبد اللہ خان صاحب گوندہ ممبر تشحیذ الاذہان (۱۱) شیخ عبد الرحمن صاحب ممبر تشحیذ الاذہان۔ المشتہر عبد الرحیم سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لیکچر گجرات

گجرات میں جو لیکچر ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ہوا اگرچہ وہ بہت طول پکڑ گیا تھا جو قریباً دو گھنٹہ تک رہا مگر اس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے شاید اس سے کسی رشید کو فائدہ پہنچے

یہ لیکچر تین حصوں میں منقسم تھا اول تو سکھ صاحبان مخاطب تھے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ آج کل جو گرنتھ صاحب میرے بزرگوں اور سکھ سرداروں کے ہاں اعلیٰ درجہ کی دینی کتاب سمجھی جاتی ہے وہ درحقیقت ساری کی ساری باوا نانک صاحب کی تحریر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ اور لوگوں نے بھی تصرف اور کمی بیشی کر دی ہے۔ چنانچہ سب سکھ صاحبان کو معلوم ہے کہ باوا صاحب کے شلوک ان کے زمانہ میں جمع کئے گئے تھے۔ بلکہ قریباً دو سو سال کے بعد ان واہیوں کو اکٹھا کیا گیا اور ان کے ساتھ باوا صاحب کے دوسرے گدی نشین گرووں نے اپنے پاس سے نئے نئے شلوک بنا بنا کر گرنتھ میں لکھ لئے اور انہیں باوا صاحب کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے اور ایسے شلوکوں کے بعد نانک کا نام بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اس تصرف بیجا کی تفصیل تو الگ ٹریکٹ میں درج ہے مگر یہاں اس قدر لکھنا کافی ہے کہ گرنتھ صاحب کے محرف مبدل ہونے میں کسی کو شک نہیں اور اس امر کا اقرار تمام گرنتھیوں کو اب تک ہے۔ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ در اصل تحریر باوا نانک کی وہ ہے جو چولہ صاحب کے نام سے اور اب تک باوا نانک کے تصرف میں موجود ہے جہاں اب تک میرے بزرگ چولہ صاحب پر متھا ٹیکتے اور برکت ڈھونڈتے ہیں اور چولہ صاحب پر نماز اور قرآنی آیتیں جابجا لکھی ہوئی ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ گرنتھ سے باوا صاحب کا مذہب اس قدر ظاہر نہیں ہوتا جس قدر چولہ صاحب اور ان کی سوانح عمری سے .... اور یہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے کہ باوا صاحب نے نہ ایک دفعہ بلکہ دو بار مکہ معظمہ کا حج کیا۔ قصہ کوتاہ ان واقعات کثیرہ سے ثابت ہے کہ باوا صاحب پکے مسلمان تھے۔

بعد ازاں لیکچر کا بڑا حصہ اس امر پر مشتمل تھا کہ درحقیقت سچا اور منجانب اللہ وہی مذہب ہو سکتا ہے جس میں حوادث زمانہ اور انقلاب روزگار سے تغیرات واقع ہو گئے ہوں یعنے اس مذہب میں ہمیشہ ایسے برکات اور تاثیرات کا سلسلہ جاری ہے جو ابتدار آفرینش سے چلا آیا ہے اور ایسا ہونا چاہیئے کہ حضرت آدم یا جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مذہب کے ثمرات اور نتائج ہمیشہ ویسے ہی ناشی ہوں۔[1] جو ہر نبی اور ہر رسول کے زمانہ میں منتج ہوتے تھے۔ صرف ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اہل مذہب اپنے کمالات کو اولین اور سابقین اور متقدمین پر ہی ختم کرتے ہوں اور موجودہ زمانہ ان دینی کمالات سے تہیدست ہو کر صرف قصے کہانیوں اور قشر اور بے مغز پوست پر قانع ہو گئے ہوں۔ کیونکہ جس حالت میں خدا ہمیشہ لا تغیر اور لا زوال طاقتوں کے ساتھ چلا آیا ہے پھر کوئی وجہ پیش نہیں ہو سکتی کہ اس کی بعض صفات تکلم اور مخاطبہ کا تعطل اس بابرکت زمانہ میں تسلیم کر لیا جائے۔

اس تمہید کے بعد انبیاء سابقین کی نظیروں سے ثابت کیا گیا کہ خدا نے مخلوقات کو ہمیشہ حق و باطل کے تصفیہ میں نہ موسیٰ اور ابراہیم کے زمانہ میں دیدہ میں رکھا نہ اس ذات پاک نے اس زمانہ میں جب حق و باطل میں بڑا تنازعہ برپا ہوا ہو اور نہ ہی راستی اور ناراستی میں فرق اور تمیز کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا ہوا اور خدا کی ہمیشہ ایسی عادت جاری رہی ہے۔ کہ ابطال باطل اور احقاق حق میں ایسا کھلم کھلا فیصلہ کر دیا کرتا ہے کہ اس فیصلہ کے سمجھنے میں لوگوں کو چنداں منطق اور گہرے اور دقیق علوم کی ضرورت نہیں ہوا کرتی کیونکہ مذہب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا قبول کرنا اور اس کا پابند بننا اعلیٰ و اسفل اور خواندہ و ناخواندہ ہر ایک کا فرض ہے۔ جس کے پابند ہوئے بغیر کوئی متنفس خدا کے حضور میں سرخرو اور عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا مذاہب میں نہایت موٹا اور صاف فیصلہ کر دیتا ہے تاکہ ہر ایک موٹی سمجھ والے نیچے اور بڈھے پر بھی اتمام حجت ہو کر قیامت کے دن انہیں جزا و سزا دیگے۔ سو جیسے ابوجہل اور محمد صلعم کے درمیان اور موسےٰ اور فرعون کے مابین خدا کا فیصلہ ہوا۔ اسی طرح سے اس زمانہ میں پنڈت لیکھرام اور مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے درمیان میں مباہلہ ہو کر یہ فیصلہ ہوا کہ ایک فریق مجرم قرار پا کر فنا ہو گیا اور دوسرا مظفر اور منصور ہو کر لاکھوں کروڑوں کی ہدایت کا موجب ہوا اور ہو رہا ہے۔

اس طریق سے مجھے معلوم ہو گیا کہ بطریق مباہلہ اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلہ راست اور منجانب اللہ ہے بعد ازاں مجھے پھر اسلام کے بہتر فرقوں (شیعہ سنی اور وہابی مالکی۔ حنبلی معتزلہ وغیرہ) میں فیصلہ کرنا پڑا۔ آخر کار وہ فیصلہ بھی سات دفعہ بذریعہ مباہلہ ہو گیا کہ مرزا صاحب کے کردار اور گفتار اور اصول اور اعمال اور معتقدات صحیح اور برحق ہیں کیونکہ خدا قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ میں مومنوں اور راستبازوں کی مدد اور نصرت کیا کرتا ہوں اور انہیں ہی غلبہ اور فتح بخشا کرتا ہوں۔

بعد ازاں کسی کے کہنے پر میں نے وہ تمام علامات اور نشانیاں جو حضرت صلعم نے امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کے بارہ میں فرمائی ہیں۔ بقیہ صفحہ اور عبارات اہل جلسہ کو سنائیں اور التماس کی کہ یہ جو میں نے (دیکھو بقیہ صفحہ ۱)

---

[1] اس زمانہ میں جس قدر اسلام کے برخلاف دوسرے مذہب میں وہ اہل اسلام سے منکر اور اسلام کی اقتدار اور ریس کر کے خدا کی زندہ صفات کے قائل ہیں اور یہ صرف ان لوگوں کا دعویٰ بلا دلیل ہے کہ خدا قادر مطلق یا عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جب کوئی مخالفین اسلام سے (ہندو آریہ عیسائی وغیرہ) تجربہ کی رو سے کوئی دعوے کر کے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے تجربہ اور آزمائش کی رو سے خدا کو عالم الغیب یا رحمان یا مالک مانا ہے کیونکہ جب ان میں سے کوئی بھی علم غیب اور الہامی پیشگوئیوں اور خوارق عادت کے طور پر الٰہی اقتدار اور تعریف کا قائل نہیں بلکہ گذشتہ نبیوں اور رشیوں اور منیوں کی

بقیہ حاشیہ کالم ۲۔ کہانیوں اور سنے سنائے واقعات پر اس کا کچا ایمان ہے پھر ان کا خدا کی زندہ صفات کا اقرار کرنا نرا دعوے اور سنا تنوں کے قصے کہانیوں سے ذرہ ترجیح رکھتا ہاں ہم لوگ کہہ سکتے ہیں کہ خدا ہمیشہ سے عالم الغیب اور مالک اور رحمان اور رحیم ہے، جیسے کہ تجربہ کی رو سے بذریعہ صدہا پیشگوئیوں کو ہم نے خود تجربہ کر لیا ہے مگر ہمارے مخالف یونہی ریس کرتے ہیں۔ پھر ان میں کوئی بھی فرد بشر اللہ جو تجربہ ہم پر ثابت کر سکے کہ خدا ہے بھی

چاندگرہن اور سورج گرہن کا رمضان میں ہونا اور ریل کا جاری ہونا اور ذوالسنین ستارہ کا طلوع ہونا اور طاعون کا ملک میں پھیلنا ہزار سالہ کتب قدیمہ اور آثار حدیثیہ اور نبویہ سے تلاش کر کے آپ لوگوں کے حضور میں پیش کی ہیں۔ حق تو یہ تھا۔ کہ آپ لوگ ان کتابوں کو دیکھکر ہمیں بتلاتے۔ کیونکہ میں جو کفار (سکھوں) اور منکرین اسلام سے آیا ہوں۔ مجھے ان دار قطنیوں اور مشکوٰۃ وغیرہ کتابوں سے کیا تعلق یا واسطہ تھا۔ کہ ان کا مطالعہ کر کے ان باتوں اور رسول کریم صلعم کے فرمودہ نشانیوں پر آپ صاحبان کو اطلاع دیتا بلکہ یہ آپ لوگوں کا حق تھا۔ کہ ہمیں بتلاتے۔ مگر حیف ہے ان لوگوں پر کہ انہیں اپنے گھر کی خبر نہیں اور غیر اور بیگانے اس وقت آپ لوگوں کے گھر میں گھس کر یہ بتلاتے ہیں کہ تمہاری کوٹھڑیوں میں فلاں فلاں جواہرات اور موتی ہیں۔ ان سے تم بے خبر سو رہے ہو۔ اب میں امید کرتا کہ ان حدیثوں کے حوالجات اور حضرت رسول کریم کے پاک لبوں سے فرمودہ علامات کو سنکر اور کتابوں میں لکھا ہوا پا کر پھر بھی اس نور اور رحمت سے غافل رہتے۔ جو عین وقت پر نازل ہوا اور دور دور سے لوگوں نے اور غیر مذہب کے کفار نے اسے شناخت کیا۔ زیادہ کیا تحریر کیا جاوے۔ اس سارے لیکچر کی کیفیت غالباً الگ شائع ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ماسٹر عبدالرحمان

ضروری اطلاع

اس وقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو۔ یا زکوٰۃ کا روپیہ مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا حصہ یا عید فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ جو اہالیان لنگرخانہ کے روپے کے جو اسے نام براہ راست آنا چاہیئے۔

ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کر کے بھیجنا ہو تو اختیار ہوگا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدیں اور محاسب اسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا۔

مگر اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیئے کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو اور نیز مفصل ہدایت ہو کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے۔ میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے۔ مدرسہ کا روپیہ ہے۔ یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے، یا کسی جائداد کی قیمت ہے، جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے یا کسی مکان کرایہ ہے یا زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے۔ غرضیکہ پورے طور کے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے۔ جن سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاوینگی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی۔ جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے۔ اُسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے۔ ویسا ہی اگر مطبوعہ رسیدوں میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ یا کسی نام کا اندراج نہ ہو تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا۔ کہ فی الفور خط و کتابت کرے۔

المشتہر

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ۔ اس امر کا یاد رکھنا ازبس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے۔ شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کے زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت کر کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ ہے سو اس کو الگ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

ہزہائینس امیر صاحب

سیاحت امیر صاحب کا نیا پروگرام

افغانستان کی سیر و سیاحت کا پروگرام حسب ذیل از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے موافق امیر صاحب ہندوستان کے مفصلہ ذیل مقامات میں قیام پذیر ہوں گے۔

لنڈی کوتل میں ۲ جنوری کو رونق افروزی ۳ کو وہاں سے روانگی پشاور میں ۳ کو پہنچ کر وہاں سے ۷ کو روانگی۔ ۸ کو سرہند آگرہ میں ۹ کو پہنچکر ۱۰ تک قیام۔ علی گڈھ ۱۶ - ۱۷ کانپور گوالیار میں ۱۸ الکو وارد ۲۰ کو روانگی۔ دہلی میں ۲۱ کو ورود ۲۸ کو روانگی۔ ۲۳ – ۲۹ کو اجمیر۔ کلکتہ کو ۳۰ کو آمد۔ ۲ - فروری کو روانگی۔ سہانپور میں ۵ کو ورود۔ ۱۰ کو روانگی۔ بمبئی میں ۱۱ کو خاتمہ اور ۱۴ کو جہاز میں روانگی۔ ۱۶ کو کراچی میں ورود ۱۷ کو روانگی ۱۸ کو سکھر۔ ۱۸ کو بہاولپور میں تشریف آوری ۲۱ کو تشریف بری ۲۲ کو ورود لاہور ۲۵ کو روانگی۔ ۲۶ کو ورود پشاور ۲۸ کو روانگی۔ لنڈی کوتل میں ۲۸ فروری کو ورود اور یکم مارچ کو روانگی جانب کابل کلکتہ میں امیر صاحب کے قیام کا بندوبست ہسٹنگز ہاؤس میں کیا گیا ہے۔ اور ان کے جلو کے آدمیوں کے لئے محل مذکور کے قریب خیمے نصب کئے جائینگے۔

چین میں تعلیم نسوان

چینی عورتیں بھی عمدہ تعلیم کے واسطے شور مچا رہے ہیں۔ نانکنگ میں ایک اسکول لڑکیوں کے واسطے کھولا گیا ہے اس میں چھ استانیاں ہیں۔ جن میں سے دو انگلش لیڈیاں ہیں۔ چین میں عوام الناس کی شائستگی اور تعلیم کیواسطے جو کوشش کی جاری ہے اس میں بھی عورتیں بڑا گہرا حصہ لے رہی ہیں۔ پیکن میں عورتوں کے واسطے ایک روزانہ اخبار بھی شائع ہونیوالا ہے۔ اس کی ایڈیٹر عورتیں ہوں گی۔ اور اس میں زیادہ تر بچوں کی تربیت کا ذکر ہوتا ہے نجوم اور تاریخ کے متعلق بھی بہت سی باتیں چھپتی رہتی ہیں۔

نماز جنازہ۔ برادرم کرم الٰہی صاحب ساکن موضع تھال تحصیل کھاریاں کی والدہ فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے جنازہ غائبانہ پڑھیں

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اُلّو اخبار ہمارے ملک مین اُلّو اور اس کا پٹھا ایک گالی ہے۔ جنوبی افریقہ کے انگریزی علاقہ کیپ کالونی کے دارالخلافہ کیپ ٹاؤن سے ایک ہفتہ وار اخبار انیس ۱۹ سال سے جاری ہے اور ملک مین معزز ہے قیمت ...... سالانہ ہے اور نام اس کا ہے اُلّو۔ اُلّو لکھتا ہے کہ فرانس مین ایک عورت نے بذریعہ عدالت اس وجہ پر اپنے خاوند سے طلاق حاصل کی ہے۔ کہ میرا خاوند میرے ساتھ حد سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ عیسائی دنیا کے واسطے یا تو طلاق کا دروازہ ایسا بند تھا کہ کسی سخت ضرورت مین بھی طلاق نہ ہوسکتی تھی اور یا ایسا کھلا ہے۔ کہ بات بات پر طلاق ہو جاتی ہے۔

مدارس مین مذہبی تعلیم ولائیت کے اخبارات مین تعلیمی بل کے متعلق بہت شور مچ رہا ہے۔ مجلس عامہ نے اس امر کو منظور کیا ہے کہ ابتدائی مدارس مین مذہبی تعلیم نہ دی جاوے اور مجلس اُمرا اس کی مخالف ہے۔ آپس مین بہت اختلاف اور شور وغل ہو رہا ہے۔ مذہبی تعلیم تو بجائے خود کوئی بُری شے نہین ہے۔ لیکن دین عیسوی جس مذہب کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنا لو۔ وہ تو درحقیقت اسی قابل ہے۔ کہ ابتدائی مدارس کیا بلکہ ہر زمین کے مدارس سے اس کو مٹا دینا چاہیے۔ امید ہے۔ کہ مجلس عامہ اس مین کامیاب ہوگی۔ کیونکہ ئی زمانہ خدا تعالیٰ کا منشاء بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

دو بُری چیزین امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ ہمارے ملک مین خراب کن چیزین دو ۲ ہین۔ ایک شراب اور ایک گرجے۔ ایک بوڑھے کا ذکر ہے۔ کہ وہ گرجے مین صرف اسی واسطے جاتا تھا۔ کہ وہان عشاء ربانی کی رسم کے بہانے سے کچھ شراب پینے کو مل جاتی تھی۔ یہ دو ۲ خراب چیزین ایسی ہین۔ کہ ایک انسان کے جسم کو خراب کرتی ہے اور دوسرے انسان کے دماغ کو خراب کرتی ہے۔

پُرانی عیسوئیت اخبار ڈی ٹرائیٹ نیوز لکھتا ہے کہ پرانے زمانہ مین عیسائیت کا حال اچھا تھا۔ کہ عام لوگون کو بائبل کے پڑھنے اور سمجھنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی اور مذہبی کتب کا مطالعہ صرف پادریون اور گرجون کے ملازمین تک محدود رہتا تھا۔ تو کچھ اختلاف نہ پیدا ہوتا تھا اب جب کہ بائبل کا ترجمہ ہوگیا اور ہر شخص کو مذہب سے واقفیت دی گئی تو مختلف فرقے بھی بن گئے اور بائبل کے انکار کرنے والے بھی پیدا ہوگئے اور دہریئے بھی بن گئے۔

فری تھنکر کے معنے چیننگ سیورینس۔ کیلیفورنیا سے لکھتا ہے۔ کہ فری تھنکر کون ہے اور لفظ فری تھنکر کے معنے کیا ہین۔ چار سو ۴۰۰ سال کا تجربہ اور لٹریچر اس ملک مین گواہی دے رہا ہے کہ فری تھنکر وہ ہے۔ جو عیسوی مذہب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے اور اس کو دنیا سے مٹا دینے کی کوشش کرے۔ فری تھنکر کا اصل مُدعا یہ ہے کہ وہ دین عیسوی کو جڑ سے اُکھیڑ دے۔ اور وہ اس مین بہت کچھ کامیابی حاصل کر رہا ہے۔

پادری بھاگ گئے شہر کین سس مین ایک اتوار کے دن تمام گرجے بند رہے وجہ یہ ہوئی کہ ہفتہ کے روز شام کے قریب ایک لڑکی نے تمام پادریون کے نام خط لکھدیئے۔ جن پر صرف یہ الفاظ تھے۔ "سب راز معلوم ہوگیا بھاگ جاؤ" معلوم نہین پادری صاحبان نے کیا سمجھا شاید یہ خیال کیا ہوگا کہ ہمارے قتل کے واسطے منصوبے باندھے گئے ہین۔ سب کے سب شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

غلط دعا شہر کریل کے پادری پیٹر گلاس صاحب اپنے متقدیون کے واسطے گرجا مین بلند آواز مین دعائین مانگنے کے عادی تھے چونکہ پادری صاحب کے محلہ مین بہت سے ماہی گیر رہتے تھے اس واسطے آپ نے ایک دن ماہی گیرون کے سامنے باآواز بلند دعا مانگنی شروع کی کہ اے خداوند میرے ماہی گیرون کی کشتیان مچھلیون سے بھردے یہ دعا سُن کر فوراً ایک ماہی گیر اُٹھا اور پکار کر کہنے لگا کہ نہ خداوند ایسا نہ کرنا ورنہ کشتی ڈوب جائین گی اور سب غرق۔

غلیظ رسم نارتھیمٹن کونٹی کورٹ مین ایک گواہ پیش ہوا۔ عیسوی مذہب کی رسم کے مطابق گواہی سے پہلے اُسے کہا گیا کہ حلف کے طور پر بائبل کو بوسہ دے۔ اس نے انکار کیا اور کہا کہ بیسوین سال سے یہ چمڑے کی جلد یہان پڑی ہے اور یہ چمڑا بسبب پرانا اور دست مال ہونے کے بہت خراب ہے اور ممکن ہے اس مین ضرر رسان جرم ہون مین اس کو مُنہ لگانا نہین چاہتا۔ جج معقول آدمی تھا اس نے عذر قبول کیا بلکہ ملک کے ڈاکٹرون کے آگے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس غلیظ رسم کو انگلستان کے قانون سے نکال دینے کیواسطے کوشش کرین۔

ایک پادری صاحب پایونیر اخبار جو بگ ریپڈس صوبہ مچیگن سے نکلتا ہے ۲۴ ستمبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ پادری ای۔ ایل جیمز صاحب گرجے سے خارج کئے گئے اور پادری پنے کی سند چھین لی گئی۔ سبب وہی ایک بیگانہ لڑکی کے ساتھ کچھ معاملہ۔

ایک دانا بشپ بشپ چارلس ڈی ولیمس نے ۳۰ ستمبر کو نوجوان عیسائیون کے ایک مجمع مین وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ بائبل نے کہین یہ دعویٰ نہین کیا۔ کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ ہان بائبل ایک قابل عزت عجائب خانہ ہے۔ جس کی اشیاء کو دیکھنا جایز پر ہاتھ لگانا یا استعمال کرنا جرم ہے۔

دہریت اور عیسوئیت نارمن مے صاحب شہر مونٹریال سے تحریر فرماتے ہین کہ بت پرستی۔ عیسوئیت اور دہریت دراصل ہرسہ ہم معنے الفاظ ہین ان مذاہب مین سے کسی مذہب کو لے لو۔ سب کا مقصد اور انجام ایک ہی ہے کیونکہ خدائے واحد کے ساتھ کسی کو بھی کچھ تعلق اور واسطہ نہین ہے۔

ایک مس کا اپنا نیلام مس ایلزبیتھ مینگی جو واشنگٹن (امریکہ) کی ایک کنواری لڑکی ہے اور چکیبو کے ایک کارخانہ مین ٹائپ رائٹر کا کام کرتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو نیلام کے ذریعہ سے فروخت کرنے پر مستعد ہے اور اشتہار دیا ہے کہ مین اس شخص کی جینے جی خادمہ ہوکر رہون گی جو میرے دام سب سے زیادہ لگائیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت ۵۶

۱- مین مسمی شیر علی ولد مولوی نظام الدین صاحب قوم رانجہ ساکن ادرحمہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور- حال مقیم قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبرواکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۹- مارچ سنہ ۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو-

۲- مین اقرار کرتا ہون- کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہٗ مسیح موعود قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مرید اور پیرو ہون-

۳- مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے- تمام وکمال پڑھ لیا ہے- مین اُن ہدایات کا جو اُن مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا- جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے- ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے-

۴- میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے- مکان واقع قادیان قیمتی یک صد روپیہ اور ایک بھینس قیمتی معہ روپیہ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہو اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین- مین آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون- کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت ۱۲ روپیہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے- انجمن مذکور کو اختیار ہوگا- کہ میرے مرنے کے بعد ۱/۳ جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کر کے قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرکے تو بھی وصیت کردہ جائداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے- (غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین- اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے- تو اُس کی مالک بھی انجمن مذکور ہو-

۵- مین اقرار کرتا ہون- کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد علاوہ جائداد مذکورہ بالا پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائے جائداد مذکورہ) میری ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہو- جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ مین وصیت کیا ہے- مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا-

نوٹ- جس مکان کا مین نے اُوپر ذکر کیا ہے- میرا ارادہ اس کو وسیع کرنے کا اور نئی عمارت بنانے کا ہے اور اسیطرح اس کی قیمت اُمید ہے- کہ چار سَو تک ہو جاوے گی- انشاء اللہ تعالےٰ-

۶- مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون- تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آیندہ شائع ہون گی- دارالامان قادیان مین پہنچاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے-

۷- میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم وپنجم مین کیا ہے- ہرگز نہین- ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا اور اگر ان اخراجات کے دئیے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی- تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی- ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے- جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے-

۸- مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے- درست اور قائم رہے گی- لیکن یہ ضروری ہو گا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے- اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے، میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے- البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے-

۹- یہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے- تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا- یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہو گا-

الراقم- شیر علی عفی اللہ عنہ- الموصی- قادیان دارالامان ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام- ۹- مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

العبد- شیر علی عفی اللہ عنہ

گواہ شد- حافظ عبد العلی ولد مولوی نظام الدین ذات رانجھ سکنہ ادرحمہ

گواہ شد- نظام الدین والد شیر علی بقلم خود سکنہ ادرحمہ (نشان انگوٹھا)

گواہ شد- غلام نبی پنشنر حال وارد ادرحمہ سکنہ مہوجن بقلم خود

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ براہ مہربانی یہ چند سطور اخبار بدر مین شائع کر کے ممنون احسان فرمادین-

باوا نانک صاحب کے چیلون کو خوش خبری

گورو کی بانی جس کا اشتہار رہنمائے خالصہ مین دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہو گئی ہے- جس مین باوا نانک جی کا مواحد مسلمان اور پانچ ارکان اسلام کا پابند ہونا اور درود شریف اور نماز پڑھنا اور باوا نانک وگوبند سنگھ جی کی تعلیم کا اختلاف جس مین زمین وآسمان کا فرق ہے بڑے بڑے پُر دلائل ثبوت سکھ صاحبان کی دھرم پستکون (مذہبی کتابون) سے دئے گئے ہین اور حتے الوسع محض سکھ صاحبان کی خاطر پنجابی دسرملن اور عوام سے

کام لیا گیا ہے کیونکہ سکھ صاحبان کو پنجابی زبان سے بہت اُنس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شائع ہونے پر بہتوں کا بھلا ہوگا۔ چونکہ یہ عاجز اس قدر زرکثیر نہیں رکھتا لہٰذا ملتمس ہوں۔ کہ براہ مہربانی کوئی صاحب اس کے چھپوانے کا انتظام کریویں۔ عند اللہ ماجور اً و عند الناس مشکور۔

المشتہر۔ محمد یوسف طالب۔ دوم مدرس مدرسہ پشین ملک بلوچستان
(سابق سورن سنگھ برہمچاری)

شعر و سخن

(شکریہ منت منّان بتعریف مسیح امام آخر زمان)

خدایا شکر ہے تیرا کہ ہم نے وہ زماں پایا
ترے فضلوں کے میں قربان جاؤں آج مر اللہ
زمانہ چشم براہ تھا جو اس کی انتظاری میں
مسیح دور آخر ہے غلام احمدؐ سرور
بشارت جسکی سارے انبیاء دیتے رہے وہ اب
زمانہ ہی فقط ہمنے نہ پایا اس شہنشہ کا
یہ تیری ہی عنایت ہے کہ ہم کو یہ ملی نعمت
نظر آتی ہے اب سرسبزی و شادابی ہر جانب
گئے وہ دن کہ مردہ ہوگئی تھی یہ زمین ساری
پرندے اب خوشی سے باغ عالم میں چہکتے ہیں
جہاں میں اس کے آنے سے ہے پھیلی ہر طرف خوشبو
جو غمگین دل تھے انکی اب مرادیں ہوگئیں پوری
غضب کی وہ عائیں نہیں خدا پاک بندوں کی
جو تھے روباہ سیرت گھس گئے اندر بلوں کے وہ
سعادتمند اس سے اکتساب نور کرتے ہیں
نشانات سماوی نے کیا سچا اُسے ثابت
وہ صورت اور سیرت میں ہے مانند نبی حق
فزون اسلام کی شوکت ہوئی ہے اُس کے آنے سے
بنایا قادیان کو ہے خدا نے مرجع عالم
جو اعدا ابھی تھے ہوگئے مغلوب وہ سارے
دلائل سے کیا قتل اُس نے سارے اہل باطل کو
ہوا ہے انتشار نور جب سے بدر کامل کا
ہلاکت کے لئے اس کی نہیں تسمہ لگا چھوڑا
شریروں کی شرارت کی بھلا کیا پیش جاتی ہے
زمانہ کے حوادثات کی نہیں پرواہ اسے ہرگز

طالب میں جس کی مردان خدا کو نیم جاں پایا
کہ ہم نے فضل سے تیرے شہ آخر زماں پایا
طلبگار اس کی آمد کا ہر اک پیر و جواں پایا
ملائک کو بھی جس کے وصف میں رطب اللساں پایا
زہے قسمت کہ ہمنے رہنمائے گمرہاں پایا
کہ خداموں میں اس کے ہمنے خود کو بیگماں پایا
روان ور داں کو جس سے ہم نے ہر دم شادماں پایا
جہاں میں تیری رحمت کا ہر اک چشمہ رواں پایا
ترے فضلوں سے ہمنے اب زمین کو گلستاں پایا
ہزاروں بلبلوں کو شاخ پر نالہ کناں پایا
ہوا کو بھی ہے گویا ہم نے اب عنبر فشاں پایا
تر و تازہ خوشی سے ہمنے روئے عاشقاں پایا
کہ جن کی استجابت سے یہ مرد آسماں پایا
مقابل میں کھڑا جب ہے کہ ہے نیر ژیاں پایا
مگر خفاش بدطینت کو ظلمت میں نہاں پایا
مسیح موعود کو کامل بوقت امتحاں پایا
تری رحمت کے قرباں ہمنے کیسا دلستاں پایا
ہے باغ احمدی کا ہم نے اس کو باغباں پایا
ہے جس سے حاسدوں کے سینہ میں زہر نہاں پایا
شریروں کے لئے اس کو بلائے ناگہاں پایا
قلم کو اس کے ہمنے بڑھ کے از تیغ و سناں پایا
اسی ساعت سے ہمنے وہر میں شور سگاں پایا
ہر اک بوجہل سیرت کو غرض ریشہ دواں پایا
کہ اس کے سر پہ ہمنے ہے خدا کو سایہ باں پایا
جو دیکھا جا کے ہمنے اسکو ہر دم شادماں پایا

مقابل گر ہوا اس کے کوئی دشمن تو یوں سمجھو
ملی ہے یار کو ہمت ہوئی ہے قادیاں جا کر
ہوئی نفرت ہے دین کی اس شہنشاہ پہ تیرے
غریبوں کا تو ہے ملجا یتیموں کا ہے ماوا
مرو ای احمدی بھائیو! مبارک ہے مبارک ہے
چہکتے طائران قدس اس کی بارگاہ میں ہیں
مریں یہ مولوی اور پیر زادے گدیوں والے
ریاکاری سے پہنے جسم پر دلق مرقع ہیں
خدایا خوش رہے ہر دم ترا یہ مہدی برحق

عدو کا سینہ۔ اس کا چہرہ ہمنے ارغواں پایا
مسیحا کی زمین کو ہمنے ہے دار الاماں پایا
بحمد اللہ کہ ہمنے یہ عجب صاحبقراں پایا
خوشا قسمت ہماری ہمنے ایسا مہرباں پایا
کہ ہمنے اس فرشتہ دو کو اپنا گلہ باں پایا
حریم قادیان کو ہمنے ہے باغ جناں پایا
ہدایت سے جنہیں محروم ہمنے بے زباں پایا
ہدایت کو مگر سینہ میں ان کے بے نشاں پایا
کہ ہمنے اس سے تیری ذات کا نام و نشاں پایا

زمانہ ہمیشہ پیغمبروں اور رہنماؤں کا خواہشمند رہا

خداوند کریم غفور الرحیم نے اپنی کریمانہ و رحیمانہ صفتوں سے بہت سی چیزیں اپنی مخلوق کے لئے مہیا کر دی ہیں۔ منجملہ اُن کے انبیاء۔ مرسل۔ پیغمبر امام رہنما ہیں۔ جن کا کام خلق اللہ کو پیغام خدا پہنچانا ہے اور راہ راست دکھانا ہے۔ یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ کہ جب کبھی کسی قوم میں ضعف کے آثار پیدا ہوئے تو خدا تعالےٰ نے اپنی صفت رحمانیت سے اپنا برگزیدہ اس قوم کے درمیان بھیجا۔ تاکہ وہ لوگوں کو چراغ ہدایت کی روشنی دکھا کر راہ ضلالت سے راہ راست پر لاوے۔ جب اس برگزیدہ نے وعظ شروع کیا تو بہت سے بلکہ اول اول کے درپے ہوئے۔ اور آخر آہستہ آہستہ کم بختوں نے بوجہ نافہمی مخالفت کی اور طرح طرح کے ایذا رسانی کے طریق استعمال کئے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کو کیسے کیسے روز سیاہ دیکھنے نصیب ہوئے۔

چونکہ اس زمانہ میں جب کہ قرآن کریم و اسلام پر غیر قوموں کی طرف سے بڑے بڑے ناروا حملے ہوئے۔ تو ضرور تھا کہ ان کے روکنے والا اور ہدایت کرنے والا بموجب پیشین گوئی آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کرسی سے اپنا برگزیدہ بھیجے۔ اب اگر چشم بصیرت و نظر تعمق سے دیکھا جاوے اور ہٹ دھرمی و تعصب سے اجتناب کیا جاوے۔ نیز اشارہ کدعہ (قدعہ یعنی قادیان) و رجلٌ من ابناء فارس والی حدیثوں کی طرف غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد ربانی و خدا کے برگزیدہ ہیں اور جو کچھ وہ دعوےٰ کرتے ہیں برحق کرتے ہیں۔

ناظرین! یہ باتیں پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں۔ اور پہنچتی جاتی ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ واقعی اسی زمین پر پیدا ہوئے اور اسی زمین پر سما گئے۔ لیکن اب اس بات کے نہ ماننے کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہزاروں بلکہ کروڑوں

کا مذہب اسی بات سے زینت مین سما جاتا ہے اب چونکہ یہ خیال مدت سے ان کے دلون مین گھر کئے ہوئے ہے اس کا خارج ہونا بھی کوئی آسان بات نہین ہے لیکن آسان بھی ہو سکتی ہے کیونکہ ممکن نہین کہ اس روشنی کے زمانہ مین کوئی شائستہ قوم ایسی ہٹ دہرمی پر اڑی رہے۔ اسیطرح آریہ صاحبان و دیگر فرقے بھی جنکو دارالامان کی انجمنون کی طرف سے چیلنج دئے جاتے ہین تاکہ یہ بات اظہر من الشمس ہو جاوے کہ کونسا مذہب یا فرقہ صراط مستقیم پر ہے۔ مخالفت وغیرہ سے باز رہ سکتے ہین۔

اب بھی اگر کوئی شخص باوجودیکہ سب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس کے مخالفون نے اپنے فہم ناقص کی کجی اور زعم فاسد کی بدولت کیسے کیسے روز بد دیکھے ہین اور انشاءاللہ تعالیٰ دیکھین گے۔ اپنی کسی مُدعا کے لئے مخالفت پہ کمربستہ رہے۔ تو وہ اس کا اختیار ہے۔ کیونکہ خدا کا کام اپنے مرسل کے ذریعے پہنچانا ہے۔ اس سے مستفید ہونا انسان کا اپنا اختیار ہے۔ جیسے دوزخ و جنّت دونو چیزین انسان ہی کے لئے ہین۔ اب جس کے لئے وہ سعی کرے گا اسی کو وہ حاصل کرے گا۔ اگر نیکی کرے۔ تو امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ جنّت مین داخل ہو اور اگر بدی تو ضرور ہے کہ وہ اپنے کارہائے بد کی [illegible] جہنم مین سزایاب ہو۔

صاحبان! انسان کو جا[illegible]ے

دیکھے (الانصاف [illegible] [illegible]ق و تدقیق کرے نہ کہ اُلٹا مخالفت پر کمر کس لے اور کانون مین تیل ڈالکر آسمان و زمین کے قرعی قلابے ملاتا پھرے اے مخالفان مسیح موعود و مہدی مسعود وقت تنگ ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے جاتے ہین۔ اب بھی دین کو دنیا پر مقدم سمجھو اور خدا کا خوف دل مین رکھو۔ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ۔ خدا سے ڈرنا حکمت یعنی دانائی کا سر ہے۔ وادیٔ کشمیر کے رہنے والے بالخصوص میرے مضمون کے مخاطب ہین

الراقم

عبداللہ شاہ کاکاسٹیٹ ہائی اسکول سرینگر۔ کشمیر

رسید زر

یکم دسمبر ۱۹۱۶ء ۔ ۱۳۰۸ ۔ محمد شریف صاحب ۔ [illegible]

〃 〃 ۔ ۱۳۵۰ ۔ رحمت علی صاحب ۔ ے/

〃 〃 ۔ ۱۲۹۸ ۔ عبدالمنّان صاحب ۔ ے/

۳ ۔ 〃 〃 ۱۳۰۹ ۔ فیض احمد صاحب ۔ ے/

۳ ۔ 〃 〃 ۱۳۴ ۔ محمد علی خان صاحب ۔ ے/

۳ ۔ 〃 〃 ۷۷۷ ۔ شاہزادہ سلطان رشید خان صاحب ۔ عا ۱۲/

۳ ۔ 〃 〃 ۸۹۲ ۔ غلام مصطفےٰ صاحب ۔ عا/

۳ ۔ 〃 〃 ۱۰۹ ۔ خواجہ کمال الدین صاحب ۔ ے/

۴ ۔ 〃 〃 ۸۸۷ ۔ غلام محمد صاحب ۔ عا ۱۲/

۴ ۔ 〃 〃 ۱۴۶ سہارن پور ۔ عا ۱۱/

۵ ۔ 〃 〃 ۱۳۰۶ ۔ امیر الدین صاحب ۔ عا ۱۲/

۶ ۔ 〃 〃 ۸۸۵ ۔ عبدالحلیم صاحب ۔ عا ۱۲/

۶ ۔ 〃 〃 ۱۳۴۳ ۔ بشیر حسن صاحب ۔ عہ/

۶ ۔ 〃 〃 ۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۔ عا/

دلچسپ علمی خبرین

ڈاکٹر ڈبلیو پی ملرے نے تجربہ کے بعد رائے قائم کی ہے۔ کہ آسٹرکنائن (ایک دوا جو کچلہ سے بنائی جاتی اور انگریزی دوا فروشون کے ہان سے ملتی ہے) سے اُس تپ دق مین جو پھیپھڑے سے تعلق رکھتی ہے استعمال کرنے سے مریض کو بیحد نفع ہوتا ہے مریض کو چار خوراک ۲۴ گھنٹے مین دینی چاہئین اور بالغ مریض کو ہر خوراک مین (۱ ۔ ۳۰) گرین تک اور پانچ دن بعد ہر خوراک مین (۱ ۔ ۳۰) گرین بڑہا دی جاوے یہان تک کہ بڑہتے بڑہتے ہر خوراک مین (۲ ۔ ۳۰) گرین ہو جاوے۔ پھر خوراک کو بڑہانے کے لئے (۱ ۔ ۶۰) گرین کا اضافہ کیا جاوے۔ یہان تک کہ اضافہ کے ذریعہ خوراک انتہا تک پہنچ جاوے۔ انتہا کے بعد خوراک مین (۱ ۔ ۴) گرین کی کمی کی جاوے۔ خوراک کو اسی مقدار کی کمی کے ساتھ برابر گھٹایا جاوے۔ اور جب وہ سب سے کم خوراک پہ پہنچ جاوے گی تو مریض کو بیحد فایدہ پہنچیگا۔ اس کے بعد پھر خوراک مین بتدریج اضافہ شروع کیا جاوے۔ جہان کہیں تازہ اور صاف ہوا مدقوق کو مل سکے۔ وہان آسٹرکنائن کے ذریعے علاج کرنا بہتر ہوگا مزید برآن اگر تازہ ہوا ملنے کی حالت مین بھی اس دوا کو استعمال کرایا جاوے تو اور زیادہ نفع دے گی۔

پروفیسر ۔ کوہن نے جرمنی کی سوسائٹی آف ٹیوبرکلوسس" مین بیان کیا کہ بعض لوگو نکو مرض دق بیقاعدہ سانس کے باعث پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایک نقاب بنایا ہے۔ اسے چہرہ پر ڈال کر انسان ٹھیک طریقہ مین ناک کے ذریعے سانس لے سکتا ہے

اخبار سائینس سفٹنگز سے معلوم ہوا ہے کہ ایک نے ایک ایسا مصنوعی ہاتھ بنایا ہے۔ جو چیزون اور اوزارون کو ایسی مضبوطی سے پکڑ سکتا ہے جیسے کہ اصلی ہاتھ وہ حسب مرضی کھل سکتا اور بند ہو سکتا ہے۔ بہت ہلکا اور مضبوط ہے۔ اس مین ایک کل ہے جس کے ذریعے ہاتھ کام دیتا ہے یہ کل ہتھیلی کے نیچے لگائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر ۔ رابرٹ ۔ ای کوگھلن کی رائے ہے کہ اکثر ورزش مفید ہوتی ہے لیکن تھوڑی مقدار مین جب ورزش سے تکان معلوم ہونے لگے تو ورزش کو بند کر دینا چاہئے۔ زیادہ ورزش سے بہت سے نقصانات ہوتے اور امراض بھی پیدا ہو جاتے ہین کیونکہ اس سے انسان کا دل کمزور ہونے کے باعث انسان مین نمونیا اور دیگر امراض کے قبول کرنے کی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مزید برآن زیادہ ورزش کرنے والا اچھا خاوند نہین بن سکتا اول تو ورزش کرنے والے مین زیادہ تر شادی کرتے ہی نہین۔ جو کر بھی لیتے ہین۔ ان کی نسبتاً کم اولاد پیدا ہوتی ہے۔ بہت سون کی بیویان طلاق لینے پر مجبور ہوتی ہین۔ جب ورزش کے ذریعے تکان معلوم دینے لگے یا جب انسان کا دل بڑھ جاوے تو ورزش بالکل بند کر دی جاوے۔

اخبار سائینس سفٹنگز ایک نامہ نگار کے بیان کے مطابق لکھتا ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ کے ضلع مونٹانہ مین مقام گرینائٹ کاونٹی مین ایک شخص ہے جس کا جان ڈی پرائس ہے اس شخص کی کھال ہر سال اسیطرح گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی کینچلی اُتر جاتی ہے۔ (ترقی)

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرمائیں اول مفت منگائیے۔ دیکھئے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند روزہ استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار خارش۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھئے صرف ۸ ر فی تولہ

سنون دندان۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے مسیحا کا یاد چھڑا دیا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا جس کا جیسے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا اتفاقیہ ہیں۔ کہلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھولتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت ۸ ر فی بکس۔

بکس محافظ نسل۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے لاولد مریضوں کو در مقصد پہنچایا ہے اور مُنکر ہے حیات کو اس جہاں میں یاد رہے حضرت نا خلفی کی دعوے مردانہ کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے جاتا ہے اب تا اولاد کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی میں مایوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت ہے اگر صحت میں کسیقدر کمی ہو تو باقی دوا مفت ارسال ہو گی مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری لب گڑھ ضلع دہلی۔

خط و کتابت۔ کبھو تمام خریداران کو چاہیئے کہ اپنی نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر اول ۲۹۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بنانے ہیں ہماری جماعت کے صاحبین ہیں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ نذر الدین

کارخانہ دوائے ہمدائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ
مقام بھیرہ۔ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہمارے مفید اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلایق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک کالم کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کی رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول بیان ہوتے ہیں اس لئے تمام ملک میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور عمومیت مسلمانوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیں نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

صنعت بکمال کشمیری کارخانہ جات کی طرف سے (رسالہ گوہر زادہ) جو ماہوار نایاب فوائد نہایت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجئے بقدر آپ اور آپکے دوستوں کے رسالہ ضرور پہنچ جائیں گے۔ جنرل منیجر سرخانیات۔ بٹالہ

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ اور درجہ دوم مبلغ ہے مبلغ بیعانہ آنے پر خراس روانہ کیا جاتا ہے۔ بیلنے کی ویڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستری لال ماموں بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک بے نظیر خط جو آپ کے پڑھنے کے قابل ہے

اِس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزز ترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن مین بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہین۔ جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حُسن و قبح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لاحاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جسمین بڑی شہادت موجود ہے۔ اپنی نوع کا نرالا اور شائد دنیا مین پہلا خط اور کسیکی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے۔

ازجناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہین) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم مین دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دوائیون سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے مین ہمیشہ اس کو بھی بنظر حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ مین قیلولہ کر رہا تھا مجھے اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو مین اسکی قیمت سے بھی ڈرتا تھا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہیئے لہذا عرض ہے کہ بدیدن کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائین۔

دوسرا خط جو بعد مین آیا

برادرم حکیم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اشتہارات (مفرح عنبری) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکھایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بھی کیگئی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارات ہو چکے ہین اور تب سے مجھے کامل یقین ہوگیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدین

آپکا تابعدار غلام رسول۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت۔ حویلی کابلی مل لاہور

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

قیمت پیشگی ۳ر

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح و در آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶) | مورخہ ۱۳ ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۵۱

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از معاونین ۵ر — قادیان میں ۳ر — فی پرچہ ۲ر — از بقیہ ۳ر

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُنکا مغلوب نہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا۔ کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکرآن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکرآن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۳۰ؔ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ضمیمی
اخبار ... ... للعہ
مابعد ۵ر
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق ضمیمی
اخبار ۳ر
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکریگے ان کو حساب مابعد دینا ہوگی جو اخبار قیمت پرنہ پہونچے اُسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئے اگر روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

وحیِ الٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی و معظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا کہ "عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں بہ استثنائے چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی جیسا کہ بذریعہ الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے یہی معنے ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہو گیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی۔ یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور اُن کی سادگی پر ایک بیّن دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرأت کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کرتے رہیں اگرچہ یہاں پر اس روز عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالےٰ کا پیغام جو پہونچا تھا وہ کہہ کر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

خبریں ضروری ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دوست صادق محب واثق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حال میں آپ کے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دو بار کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مُسلم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے۔ نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کی کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اس وجہ سے باوجود خریدنے الحکم۔ بدر و دیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خریدنا یا کم از کم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے کہ تجویز ہوا تھا کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شامل ہوتا تھا۔ مگر ایسی خبریں سے کیا فائدہ ہوا جو پرانی ہو کر چند تبادلے کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نکلنی بھی مشکل ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ ضمیمہ نکلا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص انتظام چاہیئے چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اردو اخبارات منگوائے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں جہاں کہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپ کے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جس کا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصولڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہوگی میرے خیال میں کم سے کم ایک روپیہ قیمت اس کی اس صورت میں ہو کہ سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جائیں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ابتداً الناً مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے جسطرح چاہے۔ بطور خود انتظام کرے۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے جس کے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دوبار بالفعل نہیں ہونا چاہیئے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دوبار کر کے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ محصولڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دوبارہ کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور امید کامیابی کی کم ہے۔ میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص ان کی اشاعت میں ہے جس کا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم وہ ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریدار ان کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں مشترک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہو جاتا ہے۔ اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہوا کرے۔ مثلاً الحکم جو کہ ۱۰-۱۷-۲۴- اور آخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵-۱۲-۲۰-۲۷- تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچے پہونچتے رہیں گے۔ یعنی ۵-۱۰-۱۲-۱۷-۲۰-۲۴-۲۷ اور آخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ مخواہ خریدنے کا شوق ہوگا۔ جو شوق کہ موجودہ صورتیں ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات و دیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکساں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ ہفتہ میں دوبار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہوگی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہیئے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵-۱۲-۲۰-۲۷ تاریخ شائع کرنیکا انتظام کرنا چاہیئے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کر دی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی ٭ صفحہ ۴ تا ۱۸ ۔ لیکچر لودیانہ
صفحہ ۱۹ و ۲۰ ۔ اشتہارات

بدر
پادر میح

۳ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۶ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ بشرھم بایّام اللہ وذکرھم تذکیرا

ترجمہ ۔ ان کو خوشخبری دے اللہ تعالیٰ کے دنوں کی اور ان کو نصیحت کر نصیحت کرنا

ضروری اطلاع

اس دقت کو محسوس کرکے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہیں ۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے ۔ خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو ۔ یا زکوۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا روپیہ یا وصیت کا روپیہ ۔ یا آمدنی کا دسواں حصہ یا غیر فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ غرضیکہ سوائے لنگر خانہ کے روپے کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیئے ۔ ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے ۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کرکے بھیجنا ہو ۔ تو اختیار ہوگا ۔ کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدیں

اور محاسب اُسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کردیگا ۔

مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو ۔ اور نیز مفصل ہدایت ہو ۔ کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے ۔ میگزین کی قیمت ہے یا امانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے ۔ مدرسہ کا روپیہ ہے یا عید فنڈ کا روپیہ ہے ۔ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے ۔ یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے ۔ یا وصیت کا روپیہ ہے ۔ یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے ۔ یا کسی جائداد کی قیمت ہے ۔ جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے ۔ یا کسی مکان کا کرایہ ہے ۔ یا کسی زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے ۔ غرض یہ کہ پورے طور کے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے جن سے محاسب کو غلطی نہ لگے ۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاوینگی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی ۔ جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے ۔ اُسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے ۔ ایسا ہی اگر مطبوعہ رسیدوں میں کسی قسم کی غلطی ہو یا کسی نام کا اندراج نہ ہو ۔ تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا کہ فی الفور خط و کتابت کرے ۔

المشتھر

خاکسار محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ ۔ اس امر کا یاد رکھنا از بس ضروری ہے ۔ کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے ۔ شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے ۔ کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کی زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا ۔ سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے ۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے ۔ کہ وصیت کرے ۔ یا جائداد کی قیمت کرکے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ ہے ۔ سو اس کو الگ بھیجنا چاہیئے ۔ کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے ۔

لیکچر لودیانہ ۔ لودیانہ کا لیکچر حضرت اقدس کی ضروری تقریر تھی اور بہت سے احباب کی خواہش تھی کہ اس کو اخبار بدر میں درج کردیا جاوے لیکن میں نے سوچا کہ تھوڑا تھوڑا درج کرنے سے پورا پورا لطف نہیں رہتا ۔ اس واسطے سارا لیکچر ایک ہی اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے سبب سے اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۲۰ صفحہ کا ہوگیا ہے اور یہی سبب ہے کہ دو روز اشاعت میں دیر ہوئی ۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی گئی اور چونکہ یہ اخبار دو دن بعد تک چھپتا رہا ۔ اس واسطے اگلے اخبار کے صفحے پورے نہ ہوسکیں گے ۔

معذرت ۔ افسوس ہے کہ ان ایام میں بسبب کمی فنڈ کے نہ تو اخبار کیواسطے کاغذ عمدہ قسم کا لگ سکا اور نہ مضامین کی طرف کافی توجہ ہوسکی ۔ تفسیر بھی ان ایام میں درج نہیں ہوسکی لیکن ۱۹۰۷ء سے انشاء اللہ تفسیر القرآن اور دیگر ضروری مضامین باقاعدہ نکلنے شروع ہوجائیں گے انشاء اللہ اور کاغذ کے واسطے بھی انتظام مناسب ہوجائیگا ۔

رعایت ۔ ۲۷ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء سے ۳ جنوری ۱۹۰۷ء تک براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمتوں میں بتقریب جلسہ خاص رعایت کی جاویگی ۔ براہین احمدیہ چار جلد کی قیمت ۱۲

حضرت مسیح موعود کا

لیکچر لودیانہ میں

(منقول از الحکم)

اول میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں پھر اس شہر میں تبلیغ کرنے کے لئے آؤں۔ میں اس شہر میں چودہ برس کے بعد آیا ہوں اور میں ایسے وقت اس شہر سے گیا تھا جب کہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر تکذیب اور دجال کہنے کا بازار گرم تھا اور میں لوگوں کی نظر میں اس انسان کی طرح تھا جو مطرود اور مخذول ہوتا ہے اور ان لوگوں کے خیال میں تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ جماعت مردود ہو کر منتشر ہو جاوے گی اور اس سلسلہ کا نام ونشان مٹ جاوے گا چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی کوششیں اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتوےٰ لکھا گیا اور سارے ہندوستان میں اس فتوے کو پھرایا گیا میں افسوس ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتوےٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کفر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تیار ہوا اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھرایا گیا اور دو سو کے قریب مولویوں اور مشائخوں کی گواہیاں اور مہریں اس پر کرائی گئیں اس پر ظاہر کیا گیا کہ یہ شخص بے ایمان ہے کافر ہے دجال ہے مفتری ہے کافر ہے بلکہ اکفر ہے غرض جو جو کچھ کسی سے ہو سکا میری نسبت اس نے لکھا اور ان لوگوں نے اپنے خیال میں یہ سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب اس سلسلہ کو ختم کر دے گا اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افترا ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کے لئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تھا لیکن اس کو خدا نے قائم کیا تھا پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا جسقدر مخالفت میں شدت ہوتی گئی اسیقدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جمتی اور بڑھتی گئی اور آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے۔ اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔

پس یہ انقلاب عظیم کیا دیکھو کہ کیا یہ انسانی ہاتھ کا کام ہو سکتا ہے دنیا کے تو لوگوں نے چاہا کہ اس سلسلہ کا نام ونشان مٹا دیں اور اگر ان کے اختیار میں ہوتا تو وہ کبھی کا اس کو مٹا چکے ہوتے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جن باتوں کا ارادہ فرماتا ہے دنیا ان کو روک نہیں سکتی اور جن باتوں کو دنیا ارادہ کرے مگر خدا تعالیٰ ان کا ارادہ نہ کرے وہ کبھی ہو نہیں سکتے ہیں۔

غور کرو میرے معاملہ میں کل علماء اور پیرزادے اور گدی نشین مخالف ہو گئے اور دوسرے مذہب کے لوگوں کو بھی میری مخالفت کے لئے اپنے ساتھ ملا لیا۔ پھر میری نسبت ہر طرح کی کوشش کی مسلمانوں کو بدظن کرنے کے لئے مجھ پر کفر کا فتوےٰ دیا اور پھر جب اس تجویز میں ان کو کامیابی نہ ہوئی تو پھر مقدمات شروع کئے خون کے مقدمہ میں مجھے پھنسایا اور ہر طرح کی کوششیں کیں کہ میں سزا پا جاؤں ایک پادری کے قتل کا الزام مجھ پر لگایا گیا۔ اس مقدمہ میں مولوی محمد حسین نے بھی میرے خلاف بڑی کوشش کی اور خود شہادت دینے کے واسطے گیا وہ چاہتا تھا کہ میں پھنس جاؤں اور مجھے سزا ملے مولوی محمد حسین کی یہ کوشش ظاہر کرتی تھی کہ وہ دلائل اور براہین سے عاجز ہے اس لئے کہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب دشمن دلائل سے عاجز ہوتا ہے اور براہین سے ملزم نہیں کر سکتا تو ایذا قتل کی تجویزیں کرتا ہے اور وطن سے نکال دینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے خلاف مختلف قسم کے منصوبے اور سازشیں کرتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں جب کفار مکہ عاجز آ گئے اور ہر طرح سے ساقط ہو گئے تو آخر انہوں نے بھی اس قسم کے حیلے سوچے کہ آپ کو قتل کر دیں یا قید کریں یا آپ کو وطن سے نکال دیا جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ایذائیں دیں مگر آخر وہ سب کے سب اپنے ارادوں اور منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے اب وہی سنت اور طریق میرے ساتھ ہو رہا ہے مگر یہ دنیا بغیر خالق اور رب العالمین کے ہستی نہیں رکھتی رہی ہے جو جھوٹے اور سچے میں امتیاز کرتا ہے اور آخر سچے کی حمایت کرتا اور اُسے غالب کر کے دکھا دیتا ہے اب اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا یہ نمونہ دکھایا ہے۔ میں اس کی تائیدوں کا ایک زندہ نشان ہوں اور اس وقت تم سب کے سب دیکھتے ہو کہ میں وہی ہوں جس کو قوم نے رد کیا اور مقبولوں کی طرح کھڑا ہوں تم قیاس کرو کہ اس وقت آج سے چودہ برس پیشتر جب میں یہاں آیا تھا تو کون چاہتا تھا کہ ایک آدمی بھی میرے ساتھ ہو علماء فقراء اور ہر قسم کے معظم مکرم لوگ یہ چاہتے تھے کہ میں ہلاک ہو جاؤں اور اس سلسلہ کا نام ونشان مٹ جاوے وہ کبھی گوارا نہیں کرتے تھے کہ ترقیات نصیب ہوں مگر وہ خدا جو ہمیشہ اپنے بندوں کی حمایت کرتا ہے اور جس نے راستبازوں کو غالب کر کے دکھایا ہے اس نے میری حمایت کی اور میرے مخالفوں کے خلاف ان کی امیدوں اور منصوبوں کے بالکل برعکس اس نے مجھے وہ قبولیت بخشی کہ ایک خلق کو میری طرف متوجہ کیا جو ان مخالفتوں اور مشکلات کے پردوں اور روکوں کو چیرتی ہوئی میری طرف آئی اور آ رہی ہے اب غور کا مقام ہے کہ کیا انسانی تجویزوں اور منصوبوں سے یہ کامیابی ہو سکتی ہے کہ دنیا کے بارسوخ لوگ ایک شخص کی ہلاکت کی فکر میں ہوں اور اس کے خلاف ہر قسم کے منصوبے کئے جائیں اس کے لئے خطرناک آگ جلائی جاوے مگر وہ ان سب آفتوں سے صاف نکل جاوے ہرگز نہیں یہ خدا کے کام ہیں جو ہمیشہ اس نے دکھلائے ہیں۔ پھر اس امر پر زبردست دلیل یہ ہے کہ آج سے ۲۵ برس پیشتر جب کہ کوئی بھی میرے نام سے واقف نہ تھا اور نہ کوئی شخص قادیان میں میرے پاس آتا تھا یا خط وکتابت رکھتا تھا اس گمنامی کی حالت میں اس کس مپرسی کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق

لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین یہ وہ زبردست پیشگوئی ہے جو ان ایام میں کی گئی اور چھپ کر شائع ہو گئی اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے اُسے پڑھا ایسی حالت اور ایسے وقت میں کہ میں گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا اور کوئی شخص مجھے نہ جانتا تھا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے پاس دور دراز ملکوں سے لوگ آئیں گے اور کثرت سے آئیں گے اور ان کے لئے مہمانداری کے ہر قسم کے سامان اور لوازمات بھی آئیں گے چونکہ ایک شخص ہزاروں لاکھوں انسانوں کو مہمانداری کے جمیع لوازمات مہیا نہیں کر سکتا اور نہ اس قدر اخراجات کو برداشت کر سکتا ہے اس لئے خود ہی فرمایا۔ یأتیک من کل فج عمیق۔ ان کے سامان بھی ساتھ ہی آئیں گے اور پھر انسان کثرت مخلوقات سے گھبرا جاتا ہے اور ان سے کج خلقی کر بیٹھتا ہے۔ اس لئے اس سے منع کیا کہ ان سے کج خلقی نہ کرنا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جانا

اب آپ غور کریں کہ کیا یہ امر انسانی طاقت کے اندر ہے کہ پچیس تیس برس پہلے ایک واقعہ کی خبر دے اور وہ بھی اسی کے متعلق اور پھر اسی طرح پر وقوع بھی ہو جاوے۔ انسانی ہستی اور زندگی کا تو ایک منٹ کا بھی اعتبار نہیں اور نہیں کہہ سکتے کہ دوسرا سانس آئیگا یا نہیں پھر ایسی خبر دینا یہ کیونکر اس کی طاقت اور قیاس میں آ سکتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ میں بالکل اکیلا تھا اور لوگوں سے ملنے سے بھی مجھے نفرت تھی اور چونکہ ایک وقت آنیوالا تھا کہ لاکھوں انسان میری طرف رجوع کریں اس لئے اس نصیحت کی ضرورت پڑی۔ لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔ اور پھر انہی دنوں میں یہ بھی فرمایا۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ یعنی وہ وقت آتا ہے۔ کہ تیری مدد کی جاوے گی اور تو لوگوں کے درمیان شناخت کیا جاویگا۔ اسی طرح پر فارسی عربی اور انگریزی میں کثرت سے ایسے الہامات ہیں جو اس مضمون کو ظاہر کرتے ہیں۔

اب سوچنے کا مقام ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کا خوف رکھتے ہیں کہ اس قدر عرصہ دراز پیشتر ایک پیشگوئی کی گئی اور وہ کتاب میں چھپکر شائع ہوئی۔ براہین احمدیہ ایسی کتاب ہے جس کو دوست دشمن سب نے پڑھا۔ گورنمنٹ میں بھی اس کی کاپی بھیجی گئی۔ عیسائیوں ہندوؤں نے اُسے پڑھا۔ اس شہر میں بھی بہتوں کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ وہ دیکھیں کہ اس میں درج ہے یا نہیں۔ بیہودہ مولوی (جو محض عداوت کی راہ سے مجھے دجال اور کذاب کہتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی) شرم کریں اور بتائیں کہ اگر یہ پیشگوئی نہیں تو پھر اور پیشگوئی کس کو کہتے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس کا ریویو مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی نے کیا ہے چونکہ وہ میرے ہم سبق تھے اس لئے اکثر قادیان آیا کرتے تھے وہ خوب جانتے ہیں اور ایسا ہی قادیان۔ بٹالہ۔ امرتسر وغیرہ کے لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ اس وقت میں بالکل اکیلا تھا اور کوئی مجھے جانتا نہ تھا۔ اور اس وقت کی حالت سے عند العقل بعید از قیاس معلوم ہوتا تھا کہ میرے جیسے ایک گمنام کی نسبت ایسا زمانہ آئیگا کہ لاکھوں آدمی اس کے ساتھ ہو جاویں گے میں سچ کہتا ہوں کہ میں اس وقت کچھ بھی نہ تھا۔ تنہا و بیکس تھا خود اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں یہ دعا سکھلائی تھی رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین۔۔

یہ دُعا اس لئے سکھائی کہ وہ پیار رکھتا ہے ان لوگوں سے جو دعا کرتے ہیں کیونکہ دُعا عبادت ہے اور اس نے فرمایا ہے ادعونی استجب لکم دعا کرو میں قبول کروں گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغز اور مخ عبادت کا دعا ہی ہے اور دوسرا اشارہ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا کے پیرایہ میں سکھانا چاہتا ہے کہ تو اکیلا ہے اور ایک وقت آئیگا کہ تو اکیلا نہ رہیگا اور میں پکار کر کہتا ہوں کہ جیسا یہ دن روشن ہے (اس وقت آفتاب نکلا ہوا تھا ایڈیٹر) اسی طرح یہ پیشگوئی روشن ہے اور یہ امر واقعی ہے کہ میں اس وقت اکیلا تھا کون کھڑا ہو کر کہہ سکتا ہے کہ تیرے ساتھ جماعت تھی۔ مگر اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کے موافق اور اس پیشگوئی کے موافق جو اس نے ایک زمانہ پہلے خبر دی ایک کثیر جماعت میرے ساتھ کر دی ایسی حالت اور صورت میں اس عظیم الشان پیشگوئی کو کون جھٹلا سکتا ہے پھر جبکہ اسی کتاب میں یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ لوگ خطرناک طور پر مخالفت کریں گے اور اس جماعت کو روکنے کے لئے ہر قسم کی کوششیں کرینگے مگر میں سب کو نامراد کر دوں گا۔

پھر براہین احمدیہ میں یہ بھی پیشگوئی کی گئی تھی کہ جب تک پاک پلید میں فرق نہ کر دوں گا نہیں چھوڑوں گا ان واقعات کو مشتبہ کر کے ان لوگوں کو مخاطب نہیں کرتا جن کے دلوں میں خدا کا خوف نہیں اور جو گویا یہ سمجھتے ہیں کہ مرنا ہی نہیں اور خدا تعالیٰ کی کلام میں تحریف کرتے ہیں بلکہ میں ان لوگوں کو مخاطب کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ مرنا ہے اور موت کے دروازے قریب ہو رہے ہیں اس لئے کہ خدا سے ڈرنے والا ایسا گستاخ نہیں ہو سکتا وہ غور کریں کہ کیا پچیس برس پیشتر ایسی پیشگوئی کرنا انسانی طاقت اور قیاس کا نتیجہ ہو سکتا ہے پھر ایسی حالت میں کہ کوئی اسے جانتا بھی نہ ہو اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی ہو کہ لوگ مخالفت کریں گے مگر وہ نامراد رہیں گے۔ مخالفوں کے نامراد رہنے اور اپنے بامراد ہو جانے کی پیشگوئی کرنا ایک خارق عادت امر ہے اگر اس کے ماننے میں کوئی شک ہے تو پھر نظیر پیش کرو۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک کسی مفتری کی نظیر دو جس نے پچیس برس پیشتر اپنے گمنامی کی حالت میں ایسی پیشگوئیاں کی ہوں اور وہ یوں روز روشن کی طرح پوری ہو گئی ہوں۔ اگر کوئی شخص ایسی نظیر پیش کر دے تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ سارا سلسلہ اور کاروبار باطل ہو جاوے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے کاروبار کو کون باطل کر سکتا ہے یونہی تکذیب کرنا اور بلا وجہ معقول انکار اور استہزا یہ حرام زادے کا کام ہے کوئی حلال زادہ ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔

میں اپنی سچائی کو اسی پر حصر کر سکتا ہوں اگر تم میں کوئی سلیم عقل رکھتا ہو غور کرے کہ پیشگوئی کبھی رد نہیں ہو سکتی جب تک اس کی نظیر پیش نہ کی جاوے میں پھر کہتا ہوں کہ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں موجود ہے جس کا ریویو مولوی ابو سعید نے لکھا ہے اسی شہر میں مولوی محمد حسن اور منشی محمد جعفر وغیرہ کے پاس ہوگی۔ اس کا نسخہ مکہ مدینہ بخارا تک پہنچا گورنمنٹ کے پاس اس کی کاپی بھیجی گئی ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں برہموؤں نے اسے پڑھا اور کوئی گمنام کتاب نہیں بلکہ وہ مشہور کتاب ہے کوئی پڑھا لکھا آدمی جو مذہبی مذاق رکھتا ہے

الہام سے بے خبر نہیں ہے۔ پھر اس کتاب میں یہ پیشگوئی لکھی ہوئی موجود ہے۔ کہ پیروونیا تیرے ساتھ ہو جاوے گی ونیا تجھے شہرت دوں گا۔ تیرے مخالفوں کو نامراد رکھونگا اب بتاؤ کہ کیا یہ کام کسی مفتری کا ہوسکتا ہے؟ اگر تم یہی فیصلہ دیتے ہو۔ کہ ہاں یہ مفتری کا کام ہوسکتا ہے۔ تو پھر اس کی نظیر پیش کرو۔ اگر نظیر دکھا دو۔ تو میں تسلیم کرونگا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ مگر کوئی نہیں جو اس کی نظیر دکھا سکے۔ اور اگر تم اس کی نظیر نہ پیش کرسکو۔ اور یقیناً نہیں کرسکو گے۔ تو پھر میں تمہیں یہی کہتا ہوں۔ کہ

خدا سے ڈرو اور تکذیب سے باز آؤ

یاد رکھو۔ خدا تعالیٰ کے نشانات کو بدون کسی سند کے رد کرنا دانشمندی نہیں اور نہ اس کا انجام کبھی بابرکت ہوا ہے؟ میں کسی کی تکذیب یا تکفیر کی پروا نہیں کرتا اور ان حملوں سے ڈرتا ہوں۔ جو مجھ پر کئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے آپ ہی مجھے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ کہ تکذیب اور تکفیر ہوگی اور خطرناک مخالفت ہوا کرینگے۔ مگر کچھ بگاڑ نہ سکیں گے کیا مجھ سے پیشتر راستبازوں اور خدا کے ماموروں کو رد نہیں کیا گیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فرعون اور فرعونیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر فقیہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشرکین مکہ نے کیا کیا تہمت نہیں کئے۔ مگر ان حملوں کا انجام کیا ہوا؟ ان مخالفوں نے ان نشانات کے مقابلہ میں کبھی کوئی نظیر پیش کی؟ کبھی نہیں۔ نظیر پیش کرنے سے تو ہمیشہ عاجز رہے۔ ہاں زبانیں چلتی رہیں۔ اس لئے وہ کذاب کہتے رہے اسی طرح یہاں بھی جب عاجز آگئے۔ تو اور تو کچھ پیش گئی۔ وجلی کذب کہدیا۔ مگر ان منہ کی پھونکوں سے کیا یہ خدا تعالیٰ کے نور بجھا دیں گے؟ کبھی نہیں بجھا سکیں گے۔

والله متم نوره ولو كره المشركون

وہ سب خوارق اور نشانات کو وہ لوگ جو بدظنی کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں کہدیتے ہیں کہ شاید دست بازی ہو مگر پیشگوئی میں انہیں کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ اس لیے اثبات نبوت میں عظیم الشان نشان اور معجزہ پیشگوئیوں کو قرار دیا گیا ہے یہ امر توریت سے بھی ثابت ہے۔ اور قرآن مجید سے بھی۔ پیشگوئیوں کے برابر کوئی معجزہ نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے ماموروں کو ان کی پیشگوئیوں سے شناخت کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نشان مقرر کردیا ہے۔

لا يظهر على غيبه احداً الا من ارتضى من رسول

یعنے اللہ تعالیٰ کے غیب کا کسی پر ظہور نہیں ہوتا۔ مگر اللہ کے برگزیدہ رسولوں پر ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں باریک اسرار اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور دقیق امور کی وجہ سے ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔ جو دور بین آنکھیں نہیں رکھتے اور موٹی موٹی باتوں کو صرف سمجھ سکتے ہیں۔ ایسی ہی پیشگوئیوں پر عموماً تکذیب ہوتی ہے اور جلد باز اور شتاب کار کہہ اٹھتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ظنوا انهم قد كذبوا

ان پیشگوئیوں میں لوگ شبہات پیدا کرتے ہیں۔ مگر فی الحقیقت وہ پیشگوئیاں خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق پوری ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر وہ سمجھ میں بھی نہ آئیں۔ تو مومن اور خدا ترس انسان کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان پیشگوئیوں پر نظر کرے جن میں دقائق نہیں۔ یعنے جو موٹی موٹی پیشگوئیاں ہیں۔ پھر دیکھے۔ کہ وہ کس قدر تعداد میں پوری ہوچکی ہیں۔ یونہی منہ سے انکار کردینا تقوے کے خلاف ہے۔ دیانت اور خدا ترسی سے ان پیشگوئیوں کو دیکھنا چاہیئے۔ جو پوری ہوچکی ہیں مگر جلد بازوں کا منہ کون بند کرے۔ اس قسم کے امور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئے۔ پھر اگر یہ امر مجھے بھی پیش آوے۔ تو تعجب نہیں بلکہ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ سنت اللہ یہی تھی۔

میں کہتا ہوں کہ مومن کے لئے تو ایک شہادت بھی کافی ہے اسی سے اس کا دل کانپ جاتا ہے مگر یہاں تو ایک نہیں صدہا نشان موجود ہیں بلکہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس قدر ہیں کہ انہیں گن نہیں سکتا۔

یہ شہادت تھوڑی نہیں کہ دلوں کو فتح کریگا۔ کہ دلوں کو موافق بنا دیگا۔ اگر کوئی خدا کا خوف کرے اور دل میں دیانت اور دور اندیشی سے سوچے۔ تو اسے بے اختیار ماننا پڑے گا۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہے

پھر یہ بھی ظاہر بات ہے کہ مخالف جب تک رد نہ کرے اور اس کی نظیر پیش نہ کرے

خدا کی حجت غالب ہے

اب خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ میں اسی خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے اور باوجود اس شور اور طوفان کے جو مجھ پر اٹھا اور جس کی جڑ اور ابتدا اسی شہر سے اٹھی اور یہ دلی تک پہنچی۔ مگر اس نے تمام طوفانوں اور ابتلاؤں میں مجھے صحیح سالم اور کامیاب نکالا اور مجھے ایسی حالت میں اس شہر میں لایا کہ تین لاکھ سے زیادہ زن و مرد میرے مبایعین میں داخل ہیں اور کوئی مہینہ نہیں گذرتا جس میں دو ہزار چار ہزار بعض اوقات پانچ پانچ ہزار اس سلسلہ میں داخل نہ ہوتے ہوں

پھر اس خدا نے ایسے وقت میں میری دستگیری کی کہ جب قوم ہی دشمن ہوگئی۔ جب کسی شخص کی دشمن اس کی قوم ہی ہو جاوے۔ تو وہ بیکس اور بڑا بے دست و پا ہوتا ہے کیونکہ قوم ہی تو دست و پا اور جوارح ہوتی ہے۔ وہی اس کی مددگار ہوتی ہے دوسرے لوگ تو دشمن ہوتے ہی ہیں۔ کہ ہمارے مذہب پر حملہ کرتا ہے لیکن جب اپنی قوم بھی دشمن ہو۔ تو پھر بچ جانا اور کامیاب ہو جانا معمولی بات نہیں بلکہ بڑا زبردست نشان ہے

میں نہایت افسوس اور درد دل سے یہ بات کہتا ہوں۔ کہ قوم نے میری مخالفت میں نہ صرف جلدی کی۔ بلکہ بہت بیدردی بھی کی۔ صرف ایک مسئلہ وفات مسیح کا اختلاف تھا۔ جس کو میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت صحابہ کے اجماع اور عقلی دلائل سے اور کتب سابقہ سے ثابت کرتا تھا اور کرتا ہوں اور حنفی مذہب کے موافق نص حدیث۔ قیاس۔ دلائل شرعیہ میرے ساتھ تھیں۔ مگر ان لوگوں نے قبل اس کے کہ وہ پورے طور پر مجھ سے پوچھ لیتے اور میرے دلائل کو سن لیتے اس مسئلہ کی مخالفت میں یہاں تک غلو کیا کہ مجھے کافر ٹھہرایا گیا اور اس کے ساتھ اور بھی جو چاہا اور کہا اور میرے ذمہ لگایا۔

آخری زمانہ میں جب عیسائیت کا غلبہ ہوگا اسوقت مسیح موعود کے ہاتھ پر اسلام کا غلبہ ہوگا اور وہ کل ادیان اور ملتوں پر اسلام کو غالب کرکے دکھا دیگا اور دجال کو قتل کریگا اور صلیب کو توڑیگا اور وہ زمانہ آخری زمانہ ہوگا۔ نواب صدیق حسن خان اور دوسرے بزرگوں نے جنہوں نے آخری زمانہ کے متعلق کتابیں لکھی ہیں اُنھوں نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے بھی تو کوئی سبب اور ذریعہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہے دواؤں سے شفا دیتا ہے اور اغذیہ اور پانی سے بھوک پیاس کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح اب جبکہ عیسائی مذہب کا غلبہ ہوگیا۔ اور ہر طبقہ کے مسلمان اس گروہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے۔ اس کے لئے بہرحال کوئی ذریعہ اور سبب ہوگا اور وہی **موت مسیح کا حربہ** ہے اس حربہ سے صلیبی مذہب پر موت وارد ہوگی اور ان کی کمریں ٹوٹ جاوینگی میں سچ کہتا ہوں کہ اب عیسائی غلطیوں کے دور کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کیا سبب ہوسکتا ہے کہ مسیح کی وفات ثابت کی جاوے۔ اپنے گھروں میں اس امر پر غور کریں اور تنہائی میں بستروں میں لیٹ کر سوچیں۔ مخالفت کی حالت میں تو جوش آتا ہے۔ سعید الفطرت آدمی پھر سوچ لیتا ہے۔ دہلی میں جب میں نے تقریر کی تھی۔ تو سعید الفطرت انسانوں نے تسلیم کرلیا اور وہیں بول اُٹھے۔ کہ بیشک حضرت عیسیٰ کی پرستش کا ستون ان کی زندگی ہے۔ جب تک یہ نہ ٹوٹے اسلام کے لئے دروازہ نہیں کھلتا بلکہ عیسائیت کو اس سے مدد ملتی ہے۔ جو ان کی زندگی سے پیار کرتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ دو گواہوں کے ذریعے پھانسی مل جاتی ہے مگر یہاں اس قدر شواہد موجود ہیں۔ اور وہ بدستور انکار کرتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ اور پھر حضرت مسیح کا اپنا اقرار اسی قرآن مجید میں موجود ہے۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اور توفی کے معنے موت بھی قرآن مجید ہی سے ثابت ہے کیونکہ یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی آیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلما توفیتنی کہا ہے جس کے معنے موت ہی ہیں اور ایسا ہی حضرت یوسف اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہی لفظ آیا ہے۔ پھر ایسی صورتیں اس کو بدلی اور معنے کیونکر ہوسکتے ہیں؟ یہ بڑی زبردست شہادت مسیح کی وفات پر ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت عیسےٰ کو مُردوں میں دیکھا۔ حدیث معراج کا تو کوئی انکار نہیں کرسکتا اسے کھولکر دیکھ لو کہ کیا اس میں حضرت عیسےٰ کا ذکر مُردوں کے ساتھ آیا ہے یا کسی اور رنگ میں جیسے آپ نے حضرت ابراہیم اور موسےٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ کو دیکھا ان میں کوئی خصوصیت اور امتیاز نہ تھا اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ حضرت موسےٰ اور ابراہیم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام وفات پاچکے ہیں اور قابض الارواح نے ان کو دوسرے عالم میں پہونچا دیا ہے پھر اُن میں ایک شخص زندہ بجسدہ العنصری کیسے چلا گیا۔ یہ شہادتیں تھوڑی نہیں ہیں ایک سچے مسلمان کے لئے کافی ہیں۔ پھر دوسری احادیث میں ان سب امور پر ایک جائی نظر کرنے کے بعد یہ امر تقویٰ کے خلاف تھا کہ جھٹ پٹ یہ فیصلہ کردیا جاتا کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہے اور پھر اس کی کوئی نظیر بھی نہیں عقل بھی یہی تجویز کرتی تھی۔ مگر افسوس ان لوگوں نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور خدا ترسی سے کام نہ لے فوراً مجھے **دجّال** کہدیا۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ کیا یہ تھوڑی سی بات تھی؟ افسوس!

پھر جب کوئی عذر نہیں بن سکتا تو کہتے ہیں درمیانی زمانہ میں اجماع ہوچکا۔ میں کہتا ہوں کب؟ اصل اجماع تو صحابہ کا اجماع تھا۔ اگر اس کے بعد اجماع ہوا ہے تو اب ان مختلف فرقوں کو تو اکٹھا کرکے دکھاؤ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ مسیح کی زندگی پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ انہوں نے کتابوں کو نہیں پڑھا ورنہ انہیں معلوم ہوجاتا کہ صوفی موت کے قائل ہیں اور وہ ان کی دوبارہ آمد بروزی رنگ میں مانتے ہیں غرض جیسے میں نے اللہ تعالےٰ کی حمد کی ہے ویسے ہی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کہ آپ ہی کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور آپ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہ نصرتیں ہورہی ہیں۔ میں کھولکر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور آپ کی [illegible] کے بغیر ملتان کوئی روحانی فیض اور [illegible] حاصل نہیں کرسکتا۔

پھر اس کے ساتھ ہی ایک اور امر قابل ذکر ہے اگر میں اس کا بیان نہ کروں تو ناشکری ہوگی اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمکو ایسی سلطنت اور حکومت میں پیدا کیا ہے جو ہر طرح سے امن دیتی ہے اور جس نے ہمکو اپنے مذہب کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے پوری آزادی دی ہے اور ہر قسم کے سامان اس مبارک عہد میں ہمیں میسر آئے ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا آزادی ہوگی۔ کہ ہم عیسائی مذہب کی تردید زور و شور سے کرتے ہیں اور کوئی نہیں پوچھتا مگر اس سے پہلے ایک زمانہ تھا۔ اس زمانہ کے دیکھنے والے بھی اب تک موجود ہیں۔ اسوقت یہ حالت تھی کہ کوئی مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان تک نہیں کہہ سکتا تھا اور بآواز کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اور حلال چیزوں کے کھانے سے روکا جاتا تھا۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات نہ ہوتی تھی مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہم ایک ایسی سلطنت کے نیچے ہیں جو ان تمام عیوب سے پاک ہے میں نے سلطنت انگریزی جو امن پسند ہے جس کو مذاہب کے اختلاف سے کوئی اعتراض نہیں اور جس کا قانون ہے کہ ہر اہل مذہب آزادی سے اپنے مذہبی فرض ادا کرے چونکہ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ہماری تبلیغ ہر جگہ پہنچ جاوے اسلئے اس نے ہمکو اس سلطنت میں پیدا کیا جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشیروان کے عہد سلطنت پر فخر کرتے تھے اسی طرح پر ہمکو اس سلطنت پر فخر ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ مامور چونکہ عدل اور راستی لاتا ہے اس لئے اس سے پہلے کہ وہ مامور ہوکر آئے عدل اور راستی کا اجرا ہونے لگتا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ اس رومی سلطنت سے جو مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں تھی۔ یہ سلطنت مراتب اولیٰ اور افضل ہے اگرچہ اس کا اور اسکا قانون ملتا جلتا ہے۔ لیکن انصاف یہی ہے کہ اس سلطنت کے قوانین کسی سے دبے ہوئے نہیں ہیں اور مقابلہ سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ رومی سلطنت میں وحشیانہ حصہ ضرور پایا جاوے گا یہ لیکن بزدلی تھی کہ یہودیوں کے خوف سے خدا کے پاک اور برگزیدہ بندہ مسیح کو حوالات میں دیا گیا اور اس قسم کا مقدمہ مجیبہ پر ہی ہوا تھا۔ مسیح علیہ السلام کے برخلاف تو یہودیوں نے مقدمہ کیا تھا۔ مگر اس سلطنت میں میرے خلاف جن

مقدمہ کیا۔ وہ ایک معزز پادری تھا اور ڈاکٹر بھی تھا یعنے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک تھا۔ جس نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا اور اُس نے شہادت پوری بہم پہنچائی یہاں تک کہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی بھی جو اس سلسلہ کا سخت دشمن ہے شہادت دینے کے واسطے عدالت میں آیا اور جہاں تک اس سے ہو سکا اس نے میرے خلاف شہادت دی اور پورے طور پر مقدمہ میرے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی یہ مقدمہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے اجلاس میں تھا جو شاید اب شملہ میں ہیں۔ ان کے روبرو پورے طور پر مقدمہ مرتب ہو گیا اور تمام شہادتیں میرے خلاف بڑے زور و شور سے دی گئیں ایسی حالت اور صورت میں کوئی قانون دان اہل الرائے کبھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں بری ہو سکتا ہوں۔ تقاضائے وقت اور صورتیں ایسی واقع ہو چکی تھیں کہ مجھے سشن سپرد کیا جاتا اور وہاں سے پھانسی کا حکم ملتا یا عبور دریائے شور کی سزا دی جاتی مگر خدا تعالیٰ نے جیسے مقدمہ سے پہلے مجھے اطلاع دی تھی اسی طرح یہ بھی قبل از وقت ظاہر کر دیا تھا کہ میں اس میں بری ہوں گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی میری جماعت کے ایک گروہ کثیر کو معلوم تھی۔ غرض جب مقدمہ اس مرحلہ پر پہنچا اور دشمنوں اور مخالفوں کا یہ خیال ہو گیا کہ اب مجھے مجسٹریٹ سشن سپرد کریگا اس موقعہ پر اس نے کپتان پولیس سے کہا کہ میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ یہ مقدمہ بناوٹی ہے۔ میرا دل اس کو نہیں مانتا کہ فی الواقعہ ایسی کوشش کی گئی ہو اور انہوں نے ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لئے آدمی بھیجا ہو آپ اس کی پھر تفتیش کریں یہ وہ وقت تھا کہ میرے مخالف میرے خلاف ہر قسم کے منصوبوں میں ہی نہ لگے ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ جن کو قبولیت دعا کے دعوی تھے وہ دعاؤں میں لگے ہوئے تھے اور رو رو کر دعائیں کرتے تھے کہ میں سزا یاب ہو جاؤں مگر خدا تعالیٰ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے میں نے سنا ہے کہ کپتان ڈگلس صاحب کے پاس بعض سفارشیں بھی آئیں مگر وہ ایک انصاف پسند مجسٹریٹ تھا اس نے کہا کہ ہم سے ایسی بد ذاتی نہیں ہو سکتی غرض جب مقدمہ دوبارہ تفتیش کے لئے کپتان لیمارچنڈ کے سپرد کیا گیا تو کپتان صاحب نے عبدالحمید کو بلایا اور اس کو کہا کہ تو سچ سچ بیان کر۔ عبدالحمید نے اس پر بھی وہی قصہ جو اس نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو بیان کیا تھا دوہرایا اس کو پہلے سے یہ کہہ لیا تھا کہ اگر تو نے سچ بیان کیا تو تو پکڑا جاویگا اسلئے وہ وہی کہتا رہا۔ کپتان صاحب نے اسکو کہا کہ تو تو پہلے ہی بیان کر چکا ہے۔ صاحب اس سے تسلی نہیں پاتے کیونکہ تو نے سچ سچ بیان نہیں کیا تب دوبارہ کپتان لیمارچنڈ نے اس کو کہا تو وہ روتا ہوا اُن کے پاؤں پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ مجھے بچا لو کپتان صاحب نے اس کو تسلی دی اور کہا کہ ہاں بیان کرو۔ اس پر اس نے اصلیت کھولدی اور صاف اقرار کیا کہ مجھے دھمکا کر یہ بیان کرایا گیا تھا۔ مجھے ہرگز ہرگز مرزا صاحب نے قتل کے لئے نہیں بھیجا۔ کپتان اس بیان کو سنکر بہت خوش ہوا اور اس نے ڈپٹی کمشنر کو تار دیا کہ ہم نے مقدمہ نکال لیا ہے چنانچہ پھر گورداسپور کے مقام پر یہ مقدمہ پیش ہوا اور وہاں کپتان لیمارچنڈ کو حلف دیا گیا اور اس نے اپنا حلفی بیان لکھوایا میں دیکھتا تھا کہ ڈپٹی کمشنر اصلیت کے کھل جانے سے بڑا خوش تھا اور ان عیسائیوں پر اسے سخت غصہ تھا جنہوں نے میرے خلاف جھوٹی گواہیاں دی تھیں۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ ان عیسائیوں پر مقدمہ کر سکتے ہیں مگر چونکہ میں مقدمہ بازی سے متنفر ہوں میں نے یہی کہا کہ میں مقدمہ نہیں کرنا چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔ اسی وقت ڈگلس صاحب نے فیصلہ لکھا۔ ایک مجمع کثیر اُس دن جمع ہو گیا ہوا تھا اس نے فیصلہ سناتے وقت مجھے کہا کہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ بری ہوئے اب بتاؤ کہ یہ کیسی خوبی اس سلطنت کی ہے کہ عدل اور انصاف کے لئے نہ اپنے مذہب کے ایک سرگروہ کی پروا کی اور نہ کسی اور بات کی۔

میں دیکھتا تھا کہ اس وقت میرے دشمن تو ایک دنیا تھی اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب دنیا دکھ دینے پر آتی ہے تو در و دیوار دشمنی کرتے ہیں خدا ہی ہوتا ہے جو اپنے صادق بندوں کو بچا لیتا ہے پھر مسٹر ڈوئی کے سامنے ایک مقدمہ ہوا۔ پھر ٹیکس کا مقدمہ مجھ پر بنایا گیا مگر ان تمام مقدمات میں خدا نے مجھے بری ٹھہرایا۔ پھر آخر کرم دین کا مقدمہ ہوا اس مقدمہ میں میری مخالفت میں سارا زور لگایا گیا۔ اور یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے لیکن در حقیقت یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تھا اور وہی اس کی تائید اور نصرت کیلئے کھڑا ہوتا تو اس کے مٹنے میں کوئی شک و شبہ ہی نہ تھا اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کرم دین کی حمایت کی گئی اور ہر طرح سے اس کو مدد دی گئی یہاں تک کہ اس مقدمہ میں بعض نے مولوی کہلا کر میرے خلاف گواہیاں دیں جو سراسر خلاف تھیں۔ اور یہاں تک بیان کیا کہ زانی ہو فاسق ہو فاجر ہو کچھ ہو متقی ہوتا ہے یہ مقدمہ ایک لمبے عرصہ تک چلتا رہا۔ اس اثنا میں بہت سے نشانات ظاہر ہوتے آخر مجسٹریٹ نے جو ہندو تھا۔ مجھ پر پانچسو (۵۰۰) روپیہ جرمانہ کر دیا مگر خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ اطلاع دی ہوئی تھی کہ عدالت عالیہ نے اس کو بری کر دیا۔ اس لئے جب وہ اپیل ڈویژنل جج کے سامنے پیش ہوا۔ خداداد فراست سے انہوں نے فوراً ہی مقدمہ کی حقیقت کو سمجھ لیا اور قرار دیا کہ میں نے کرم دین کے حق میں جو لکھا تھا وہ بالکل درست تھا۔ یعنے مجھے اس کے لکھنے کا حق حاصل تھا۔ چنانچہ اس نے جو فیصلہ لکھا ہے وہ شائع ہو چکا ہے آخر مجھے اس نے بری ٹھہرایا اور جرمانہ واپس کیا اور ابتدائی عدالت کو بھی مناسب تنبیہ دی کہ کیوں اتنی دیر تک یہ مقدمہ رکھا گیا۔

غرض جب کوئی موقعہ میرے مخالفوں کو ملا ہے تو انہوں نے میرے کچل دینے اور ہلاک کر دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا اور کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ہر ایک بلا سے بچایا اسی طرح جیسے وہ اپنے رسولوں کو بچاتا آیا ہے میں ان واقعات کو مدنظر رکھ کر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ بمراتب اس رومی گورنمنٹ سے بہتر ہے جس کے زمانہ میں مسیح کو دکھ دیا گیا۔ پلاطوس گورنر جس کے روبرو پہلے مقدمہ پیش ہوا۔ وہ دراصل مسیح کا مرید تھا اور اس کی بیوی بھی مرید تھی۔ اسی وجہ سے اس نے مسیح کے خون سے ہاتھ دھوئے مگر باوجود اس کے کہ وہ مرید تھا اور گورنر تھا اس نے اس جرأت سے کام نہیں لیا جو کپتان ڈگلس نے دکھائی۔ وہاں بھی مسیح بے گناہ تھا اور یہاں بھی میں بے گناہ تھا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کے لئے ایک جرأت دی ہے پس میں اس جگہ تمام مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کریں یہ بخوبی یاد رکھو جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کر سکتا جس قدر آسائش اور آرام اس زمانہ میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملسکتی۔ ریل۔ تار۔ ڈاک خانہ۔ پولیس وغیرہ کے انتظام دیکھو کہ کس قدر فوائد ان سے پہنچتے ہیں آج سے ساٹھ ستر برس پہلے بتاؤ کیا ایسا آرام اور آسانی تھی؟ پھر خود ہی انصاف

کرو جب ہم پر ہزاروں احسان ہیں۔ تو ہم کیونکر شکر نہ کریں اکثر مسلمان مجھ پر حملہ کرتے ہیں کہ تمہارے سلسلہ میں یہ عیب ہے کہ تم جہاد کو موقوف کرتے ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ نادان اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرتے ہیں۔ آپ نے کبھی اشاعت مذہب کے لئے تلوار نہیں اٹھائی جب آپ پر اور آپ کی جماعت پر مخالفوں کے ظلم انتہا تک پہونچ گئے اور آپ کے مخلص خدام میں سے مردوں اور عورتوں کو شہید کر دیا گیا اور پھر مدینہ تک آپ کا تعاقب کیا گیا۔ اس وقت مقابلہ کا حکم ملا۔ آپ نے تلوار نہیں اٹھائی۔ مگر دشمنوں نے تلوار اٹھائی بعض اوقات آپ کو ظالم طبع کفار نے سر سے پاؤں تک خون آلود کر دیا تھا مگر آپ نے مقابلہ نہیں کیا۔ خوب یاد رکھو۔ کہ اگر تلوار اسلام کا ذریعہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اٹھاتے مگر نہیں وہ تلوار جس کا ذکر ہے۔ وہ اس وقت اٹھی جب موذی کفار نے مدینہ تک تعاقب کیا۔

اس وقت مخالفین کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ مگر اب تلوار نہیں اور میرے خلاف جھوٹی تحریروں اور فتووں سے کام لیا جاتا ہے اور اسلام کے خلاف صرف قلم سے کام لیا جاتا ہے۔ پھر قلم کا جواب تلوار سے دینے والا احمق اور ظالم ہوگا یا کچھ اور۔

اس بات کو کبھی مت بھولو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے حد سے گزرے ہوئے ظلم و ستم پر تلوار اٹھائی۔ اور وہ حفاظت خود اختیاری تھی۔ جو ہر مہذب گورنمنٹ کے قانون میں بھی جرم نہیں تعزیرات ہند میں بھی حفاظت خود اختیاری کو جائز رکھا ہے۔ اگر ایک چور گھر میں گھس آوے اور وہ حملہ کر کے مار ڈالنا چاہے۔ اس وقت اس چور کو اپنے بچاؤ کے لئے مار ڈالنا جرم نہیں ہے۔

پس جب حالت یہاں تک پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار خدام شہید کر دیئے گئے اور مسلمان ضعیف عورتوں تک کو نہایت سنگدلی اور بیحیائی کے ساتھ شہید کیا گیا تو کیا حق نہ تھا کہ ان کو سزا دیجاتی اس وقت اگر اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہوتا کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے تو البتہ یہ ہو سکتا تھا کہ تلوار کا نام نہ آتا۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ اسلام دنیا میں پھیلے اور دنیا کی نجات کا ذریعہ ہو اس لئے اس وقت محض مدافعت کے لئے تلوار اٹھائی گئی۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اسلام کا اس وقت تلوار اٹھانا کسی قانون مذہب اور اخلاق کے رو سے قابل اعتراض نہیں ٹھہرتا۔ وہ لوگ جو ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دیتے ہیں وہ بھی صبر نہیں کر سکتے اور جن کے ہاں کیڑے کا مارنا بھی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ وہ بھی نہیں کر سکتے پھر اسلام پر اعتراض کیوں کیا جاتا ہے میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ جو جاہل مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ وہ نبی معصوم علیہ الصلوۃ والسلام پر افترا کرتے ہیں اور اسلام کی ہتک کرتے ہیں خوب یاد رکھو کہ اسلام ہمیشہ اپنی پاک تعلیم اور ہدایت اور اس کے ثمرات انوار و برکات اور معجزات سے پھیلا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان نشانات آپ کے اخلاق کی پاک تاثیرات نے اسے پھیلایا ہے اور وہ نشانات اور تاثیرات ختم نہیں ہو گئی ہیں بلکہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے جو میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ اس لئے آپ کی تعلیمات اور ہدایات ہمیشہ اپنے ثمرات دیتی رہتی ہیں اور آئندہ جب اسلام ترقی کریگا تو اس کی یہی راہ ہوگی نہ کوئی اور۔ پس جب اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی تلوار نہیں اٹھائی گئی تو اس وقت ایسا خیال بھی کرنا گناہ ہے۔ کیونکہ اب تو سب کے سب امن سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے کافی ذریعے اور سامان موجود ہیں مجھ بڑے ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عیسائیوں اور دوسرے معترضین نے اپنے اسلام پر حملہ کرتے وقت ہرگز اصلیت پر غور نہیں کیا وہ دیکھتے کہ اس وقت تمام مخالف اسلام اور مسلمانوں کے استیصال کے درپے تھے اور سب کے سب ملکر اس کے خلاف منصوبے کرتے اور مسلمانوں کو دکھ دیتے تھے۔ ان دکھوں اور تکلیفوں کے مقابلہ میں اگر وہ اپنی جان نہ بچاتے تو کیا کرتے قرآن شریف میں یہ آیت موجود ہے

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا

اس سے معلوم ہوتا ہے یہ حکم اس وقت دیا گیا جبکہ مسلمانوں پر ظلم کی حد ہو گئی تو انہیں مقابلہ کا حکم دیا۔ اس وقت کی یہ اجازت تھی دوسرے وقت کے لئے یہ حکم نہ تھا۔ چنانچہ مسیح موعود کے لئے یہ نشان قرار دیا گیا۔

یضع الحرب

اب یہ تو اس کی سچائی کا نشان ہے کہ وہ لڑائی نہ کریگا اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس زمانہ میں مخالفوں نے بھی مذہبی لڑائیاں چھوڑ دیں۔ ہاں اس مقابلہ نے ایک اور صورت اور رنگ اختیار کر لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ قلم سے کام لے کر اسلام پر اعتراض کر رہے ہیں۔ عیسائی ہیں ان کا ایک ایک پرچہ پچاس پچاس ہزار نکلتا ہے۔ اور ہر طرح کوشش کرتے ہیں کہ لوگ اسلام سے بیزار ہو جاویں۔ پس اس کے مقابلے کے لئے ہمیں قلم سے کام لینا چاہیئے یا تیر چلانے چاہئیں۔ اس وقت تو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو اس سے بڑھکر احمق اور اسلام کا دشمن کون ہوگا۔ اس قسم کا نام لینا اسلام کو بدنام کرنا ہے یا کچھ اور۔ جب ہمارے مخالف [illegible] نہیں کرتے حالانکہ وہ حق پر نہیں اور [illegible] تو ہم حق پر ہو کر تلوار کا نام لیں۔ [illegible] کو تلوار دکھا کر کہو کہ مسلمان ہو جا [illegible] کر دو گا [illegible] کیا ہوگا۔ وہ [illegible] تلوار کا مزا چکھا دیگا۔

یہ خیالات سراسر بیہودہ ہیں۔ ان کو دل سے نکال دینا چاہیئے۔ اب وقت آیا ہے کہ اسلام کا روشن اور درخشاں چہرہ دکھایا جاوے یہ وہ زمانہ ہے۔ کہ تمام اعتراضوں کو دور کر دیا جاوے اور جو اسلام کے نورانی چہرہ پر داغ لگایا گیا ہے۔ اسے دور کر کے دکھایا جاوے۔ میں یہ بھی افسوس سے ظاہر کرتا ہوں۔ کہ مسلمانوں نے سے جو موقع خدا تعالیٰ نے دیا ہے اور عیسائی مذہب کے اسلام میں داخل کرنے کے لئے جو راستہ کھولا گیا تھا۔ اسے بڑی نظر سے دیکھا اور اس کا کفر کیا۔

میں نے اپنی تحریروں کے ذریعہ پوسٹ طور پر اس طریق کو جاری کر رکھا ہے۔ جو اسلام کو کامیاب و دیگر مذاہب پر غالب کر دکھاتا ہو۔ میرے رسائل امریکہ اور یورپ میں جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو فراست دی ہے۔ انہوں نے اس خداداد فراست سے اس امر کو سمجھ لیا ہے لیکن جب ایک مسلمان کے سامنے میں اسے پیش کرتا ہوں تو اس کے منہ میں جھاگ آ جاتی ہے۔ گویا وہ دیوانہ ہے یا قتل کرنا چاہتا ہے حالانکہ قرآن شریف کی تعلیم تو یہی تھی۔ ادفع بالتی ھی احسن یہ تعلیم اس لیے تھی کہ اگر دشمن بھی ہو تو وہ اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جاوے اور ان باتوں کو آرام اور سکون کے ساتھ سن لے۔ میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں کذاب نہیں اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے دیکھ کر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو۔ کہ باوجود اس کے کہ ہر روز افترا اور کذب وہ اللہ تعالیٰ پر کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کو ہلاک کرے مگر یہاں اس کے برخلاف معاملہ ہے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں اس کی طرف سے آیا ہوں۔ مگر مجھے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے۔ مجھے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دل میں میری محبت ڈالدی۔ میں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دیدو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ پر اس نے افترا کیا ہو اور پھر خدا تعالےٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اس قدر عرصہ تک اسے زندہ رکھا ہو اور اس کی مرادوں کو پورا کیا ہو دکھاؤ یقیناً سمجھو کہ خدا کے مرسل ان نشانات اور تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ ان کے لئے دکھاتا اور ان کی نصرت کرتا ہے میں اپنے قول میں سچا ہوں اور خدا تعالیٰ جو دلوں کو دیکھتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبردار ہے کیا تم اتنا بھی نہیں کہہ سکتے جو آل فرعون کے ایک آدمی نے کہا تھا۔ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ کیا تم یقین نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کا سب سے زیادہ دشمن ہے تم سب مل کر جو مجھ پر حملہ کرو۔ خدا کا غضب اس سے کہیں بڑھ کر ہوتا ہے پھر اس کے غضب سے کون بچ سکتا ہے؟ یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے اس میں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں بعض پوری کردیگا کل نہیں کہا اس میں حکمت کیا ہے حالت یہی ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں مشروط ہوتی ہیں۔ وہ توبہ۔ استغفار اور رجوع الی الحق سے بھی ٹل جایا کرتی ہیں پیشگوئی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وعدہ کی۔ جیسے فرمایا وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم۔ اہل سنت مانتے ہیں کہ اس قسم کی پیشگوئیوں میں تخلف نہیں ہوتا کیونکہ خدا تعالےٰ کریم ہے لیکن وعید کی پیشگوئیوں میں وہ ڈرا کر بخش بھی دیتا ہے۔ اس لئے کہ وہ رحیم ہے۔

بڑا نادان اور اسلام سے دور پڑا ہوا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ وعید کی سب پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں وہ قرآن کریم کو چھوڑتا ہے۔ اس لئے کہ قرآن شریف تو کہتا ہے۔ یصبکم بعض الذی یعدکم۔ افسوس ہے بہت سے لوگ مولوی کہلاتے ہیں۔ مگر انہیں نہ قرآن کی خبر ہے نہ حدیث کی نہ سنت انبیاء کی صرف بغض کی جھاگ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ دھوکہ دیتے ہیں یاد رکھو۔ الکریم اذا وعد وفی۔ رحیم کا تقاضا یہی ہے کہ قابل سزا ٹھہرا کر معاف کر دیتا ہے اور یہ تو انسان کی بھی فطرت میں ہے کہ وہ معاف کر دیتا ہے ایک مرتبہ میرے سامنے ایک شخص نے بناوٹی شہادت دی اس پر جرم ثابت تھا وہ مقدمہ ایک انگریز کے پاس تھا اسے اتفاقاً چٹھی آگئی کہ کسی دور دراز جگہ پر اس کی تبدیلی ہو گئی ہے وہ غمگین ہوا جو مجرم تھا وہ بڈھا آدمی تھا۔ منشی سے کہا کہ یہ تو قید خانہ ہی میں مر جاویگا اس نے بھی کہا کہ حضور بال بچہ والا ہے۔ اس پر وہ انگریز بولا کہ اب مثل مرتب ہو چکی ہے اب کیا ہو سکتا ہے پھر کہا کہ اچھا اس مثل کو چاک کر دو۔ اب غور کرو کہ انگریز کو تو رحم آ سکتا ہے۔ خدا کو نہیں آتا؟

پھر اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ صدقہ اور خیرات کیوں جاری ہے اور ہر قوم میں اس کا رواج ہے فطرتاً انسان مصیبت اور بلا کے وقت صدقہ دینا چاہتا ہے اور خیرات کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ بکرے دو۔ کپڑے دو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر اس کے ذریعہ سے رد بلا نہیں ہوتا تو پھر اضطراراً انسان کیوں ایسا کرتا ہے جو ضرور رد بلا ہوتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ صرف مسلمانوں ہی کا مذہب نہیں بلکہ یہودیوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کا بھی یہ مذہب ہے۔ اور میری سمجھ میں روئے زمین پر کوئی اس امر کا منکر ہی نہیں جب کہ یہ بات ہے تو صاف کھل گیا کہ وہ ارادہ الٰہی ٹل جاتا ہے۔

پیشگوئی اور ارادہ الٰہی میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ پیشگوئی کی اطلاع نبی کو دیجاتی ہے اور ارادہ الٰہی پر کسی کو اطلاع نہیں ہوتی اور وہ مخفی رہتا ہے۔ اگر وہی ارادہ الٰہی نبی کی معرفت ظاہر کر دیا جاتا تو وہ پیشگوئی ہوتی اگر پیشگوئی نہیں ٹل سکتی۔ تو پھر ارادہ الٰہی بھی صدقہ خیرات سے نہیں ٹل سکتا۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے چونکہ وعید کی پیشگوئیاں ٹل جاتی ہیں اس لئے فرمایا۔ ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ اب اللہ تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ٹل گئیں اگر میری کسی پیشگوئی پر ایسا اعتراض کیا جاتا ہے تو مجھے اس کا جواب دو۔ اگر اس امر میں میری تکذیب کرو گے تو میری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرنے والے ٹھہرو گے میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ کل اہل سنت جماعت اور کل دنیا کا مسلم مسئلہ ہے کہ تضرع سے عذاب کا وعدہ ٹل جایا کرتا ہے۔ کیا حضرت یونس علیہ السلام کی نظیر بھی تمہیں بھول گئی ہے؟ حضرت یونس کی قوم سے جو عذاب ٹل گیا تھا۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ درمنثور وغیرہ کو دیکھو اور بائبل میں یونہ نبی کی کتاب موجود ہے اس عذاب کا قطعی وعدہ تھا مگر حضرت یونس کی قوم نے عذاب کے آثار دیکھ کر توبہ کی اور اس کی طرف رجوع کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو بخشدیا اور عذاب ٹل گیا اور حضرت یونس یوم مقررہ پر عذاب کے منتظر تھے۔ لوگوں سے خبریں پوچھتے تھے۔ ایک زمیندار سے پوچھا کہ نینوہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا حال ہے۔ تو حضرت یونس پر بہت غم طاری ہوا۔ اور انہوں نے کہا لن ارجع الی قومی کذابا۔ یعنے میں اپنی قوم کی طرف کذاب کہلا کر نہیں جاؤں گا۔ اب اس نظیر کے ہوتے ہوئے اور قرآن شریف کی زبردست شہادت کی موجودگی میں میری کسی ایسی پیشگوئی پر جو پہلے ہی سے شرطی تھی اعتراض کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ متقی کی یہ شان نہیں کہ بغیر سوچے سمجھے کچھ

یہاں تک ہی کہ ان کی بیویاں نکال لو حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں علاوہ ازیں تواہی عدات اور مصفا مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہ ہو۔ وہاں اس کا یہ منشا ہے کہ نوع انسان میں مودّت اور وحدت ہو۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے اور پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی وہی غرض وحدت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت جگہ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اباءکم او اشدّ ذکرا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء سے دی ہے اس میں یہ سرّ ہے کہ آباء کی فطرتی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی ... میں اللہ تعالیٰ انسان کو ... تعالیٰ سے فطری محبت کا ... کے بعد اعلیٰ عنت ہو

اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصل مقصد معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہئے۔ یعنے اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے اور ایک مقام پر یوں فرمایا ہے۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ

اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا ہے جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں۔ پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے یعنی بلا عوض سلوک کرو۔ لیکن یہ امر کہ جو بدی کرتا ہے اس سے نیکی کیجاوے۔ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے دوسری پھیر دی جاوے یہ صحیح نہیں یا یہ کہو کہ عام طور پر یہ تعلیم عملدرآمد میں نہیں آسکتی۔ چنانچہ سعدی کہتا ہے

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اس لئے اسلام میں انتقامی حدود میں جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے۔

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا ومن عفی واصلح الآیۃ

یعنے بدی کی سزا اسیقدر بدی ہے اور جو کوئی معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو۔ اسلام نے عفو خطا کی تعلیم دی لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے۔

غرض۔ عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنے بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔ لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خودغرضی ہوتی ہے کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے اس لئے اس سے بڑھ کر ایک تعلیم دی اور وہ

ایتاء ذی القربیٰ

کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ اس سے کسی معاوضہ اور انعام واکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکم دے کہ تو اس کو دودھ مت دو اور اگر یہ تیری غفلت سے مر جاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جاوے گی بلکہ انعام دیا جاویگا۔ اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو طیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دیگی۔ کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت کر رہی ہے اس کی کوئی غرض درمیان نہیں۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہے۔ حقوق اللہ کے پہلو سے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے اور جو اطاعت الٰہی میں اس مقام سے ترقی کرے۔ تو احسان کی پابندی سے اطاعت کر کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہیں کرسکتا اور چونکہ محسن کے شمایل اور خصایل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہیں۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ ایسے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس مقام تک انسان میں ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاء ذی القربیٰ کا یعنے اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور حقوق العباد کے پہلو سے میں اس کے معنے بیان کرچکا ہوں اور یہ بھی میں نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہیں دی اور ایسی کامل ہے کہ کوئی نظیر اس کی پیش نہیں کرسکتا یعنے

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا الآیۃ

اس میں عفو کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں اصلاح ہو۔ یہودیوں کے مذہب نے تو یہ کہا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت الٓاخرہ۔ ان میں انتقامی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی اور یہاں تک یہ عادت ان میں پختہ ہو گئی تھی کہ اگر باپ نے بدلہ نہیں لیا تو بیٹے اور اس کے پوتے تک کے فرائض میں یہ امر ہوتا تھا کہ وہ بدلہ لے اس وجہ سے ان میں کینہ توزی کی عادت بڑھ گئی تھی اور وہ بہت سنگدل اور بیدرد ہوگئے تھے۔ عیسائیوں نے اس تعلیم کے مقابل یہ تعلیم دی کہ ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو ایک کوس بیگار لیجاوے۔ تو دو کوس چلے جاؤ وغیرہ۔ اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ ظاہر ہے کہ اس پر عملدرآمد ہی نہیں ہوسکتا۔ اور عیسائی گورنمنٹوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم کا نقص ہے کیا یہ کسی کی جرأت ہوسکتی ہے کہ کوئی خبیث طمانچہ مار کر دانت نکالدے تو پھر دوسری گال پھیرو

یہاں تک ہی کہ ان کی بیویاں نکال لو حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہیں علاوہ تو ایک صاف اور مصفا مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہ ہو۔ وہاں اس کا یہ منشا ہے کہ نوع انسان میں موٗدت اور وحدت ہو۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں بھی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے اور پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی وہی غرض وحدت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت جگہ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ یعنے اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء دی ہے اس میں یہ سر ہے کہ آباء کی طرفی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی ہے میں اللہ تعالیٰ انسان کو تعالیٰ سے فطری محبت کا ست کے بعد اعلیٰ مرتب اسر

اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصل مقصد عرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہئیے۔ یعنے اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے اور ایک مقام پر یوں فرمایا ہے۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ

اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا ہے جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں۔ پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے۔ یعنے بلا عوض سلوک کرو۔ لیکن یہ امر کہ جو بدی کرتا ہے اس سے نیکی کیجاوے۔ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے دوسری پھیر دی جاوے یہ صحیح نہیں یا یہ کہو کہ عام طور پر یہ تعلیم عملدرآمد میں نہیں آسکتی۔ چنانچہ سعدی کہتا ہے

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اس لئے اسلام میں انتقامی حدود میں جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے۔

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا ومن عفی واصلح الآیۃ

یعنے بدی کی سزا اسیقدر بدی ہے اور جو کوئی معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو۔ اسلام نے عفو خطا کی تعلیم دی لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے

غرض۔ عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنے بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔ لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خودغرضی ہوتی ہے کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے اس لئے اس سے بڑھ کر ایک تعلیم دی اور وہ

ایتاء ذی القربیٰ

کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ اس سے کسی معاوضہ اور انعام و اکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے۔ محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکم دے کہ تو اس کو دودھ مت دو۔ اگر یہ تیری غفلت سے مر جاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جاوے گی بلکہ انعام دیا جاویگا۔ اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو طیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دیگی۔ کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت کر رہی ہے اس کی کوئی غرض درمیان نہیں۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہے۔ حقوق اللہ کے پہلو سے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے اور جو اطاعت الٰہی میں اس مقام سے ترقی کرے۔ تو احسان کی پابندی سے اطاعت کر کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہیں کرسکتا اور چونکہ محسن کے شمائل اور خصائل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہیں۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ ایسے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس مقام تک انسان میں ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاء ذی القربیٰ کا یعنے اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور حقوق العباد کے پہلو سے میں اس کے معنے بیان کرچکا ہوں اور پھر میں نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہیں دی اور ایسی کامل ہے کہ کوئی نظیر اس کی پیش نہیں کرسکتا یعنے

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا الآیۃ

اس میں عفو کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں اصلاح ہو۔ یہودیوں کے مذہب نے تو یہ کہا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت الاخرہ۔ ان میں انتقامی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی اور یہاں تک یہ عادت ان میں پختہ ہوگئی تھی کہ اگر باپ نے بدلہ نہیں لیا تو بیٹے اور اس کے پوتے تک کے فرائض میں یہ امر ہوتا تھا کہ وہ بدلہ دے اس وجہ سے اُن میں کینہ توزی کی عادت بڑھ گئی تھی اور وہ بہت سنگدل اور بیدرد ہوگئے تھے۔ عیسائیوں نے اس تعلیم کے مقابل تعلیم دی کہ ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو ایک کوس بیگار لیجاوے۔ تو دو کوس چلے جاؤ وغیرہ۔ اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ ظاہر ہے کہ اس پر عملدرآمد ہی نہیں ہوسکتا۔ اور عیسائی گورنمنٹوں نے عملی طور ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم کا نقص ہے کیا یہ کسی کی جرأت ہوسکتی ہے کہ کوئی خبیث طمانچہ مار کر دانت نکالدے تو پھر دوسری گال پھیرو

کہ ہاں اب دوسرا دانت بھی نکال دو۔ وہ خبیث تو اور بھی دلیر ہو جاویگا اور اس سے امن عامہ میں خلل واقعہ ہو جاویگا۔ پھر ہم کیونکر تسلیم کریں کہ یہ تعلیم عمدہ ہے یا خدا تعالےٰ کی مرضی کے موافق ہو سکتی ہے؟ اگر اس پر عمل ہو تو کسی ملک کا بھی انتظام نہ ہو سکے۔ ایک ملک ایک دشمن چھین لے تو دوسرا خود حوالے کرنا پڑے ایک افسر گرفتار ہو جاوے تو دس اور دیدئے جاویں یہ نقص ہیں جو ان تعلیموں میں ہیں اور یہ صحیح نہیں۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ احکام بطور قانون مختص الزمان تھے۔ جب وہ زمانہ گذر گیا۔ دوسرے لوگوں کے حسب حال وہ تعلیم نہ رہی۔ یہودیوں کا وہ زمانہ تھا کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہے اور اس غلامی کی زندگی کی وجہ سے ان میں قساوت قلبی بڑھ گئی اور وہ کینہ کش ہو گئے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس بادشاہ کے زمانہ میں کوئی ہوتا ہے۔ اس کے اخلاق بھی اسی قسم کے ہو جاتے ہیں سکھوں کے زمانہ میں اکثر لوگ ڈاکو ہو گئے تھے انگریزوں کے زمانہ میں تعلیم اور تہذیب پھیلتی جاتی ہے اور ہر شخص اس طرف کوشش کر رہا ہے۔ غرض بنی اسرائیل نے فرعون کی ماتحتی کی تھی۔ اسی وجہ سے ان میں ظلم بڑھ گیا تھا۔ اسلئے توریت کے زمانہ میں عدل کی ضرورت مقدم تھی۔ کیونکہ وہ لوگ اس سے بےخبر تھے اور جابرانہ عادت رکھتے تھے اور انہوں نے یقین کر لیا تھا کہ دانت کے بدلے دانت کا توڑنا ضروری ہے اور یہ ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس وجہ سے ان کو سکھایا۔ کہ عدل تک ہی بات نہیں رہتی بلکہ احسان بھی ضروری ہے۔ اس سبب سے مسیح کے ذریعہ انہیں یہ تعلیم دیگئی۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو۔ اور جب اسی پر سارا زور دیا گیا۔ تو آخر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس تعلیم کو اصل نقطہ پر پہونچا دیا۔ اور وہ یہی تعلیم تھی کہ بدی کا بدلہ اسیقدر بدی ہے۔ لیکن جو شخص معاف کر دے اور معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اجر ہے۔ عفو کی تعلیم دی ہے مگر ساتھ قید لگائی کہ اصلاح ہو۔ بے محل عفو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس اس مقام پر غور کرنا چاہئے۔ جب توقع اصلاح کی ہو تو عفو ہی کرنا چاہئے جیسے اگر ایک بڑا شریف الاصل اور فرمانبردار اور ... لیکن اتفاقاً اس سے کوئی غلطی ہو جاوے

اس موقع پر اس کو معاف کرنا ہی مناسب ہے اگر سزا دی جاوے تو ٹھیک نہیں۔ لیکن ایک بدمعاش اور شریر ہے۔ ہر روز نقصان کرتا ہے اور شرارتوں سے باز نہیں آتا۔ اگر اُسے چھوڑ دیا جاوے تو وہ اور بھی بےباک ہو جاویگا۔ اس کو سزا دینی چاہیئے۔ غرض اس طرح پر محل اور موقعہ شناسی سے کام لو۔ یہ تعلیم ہے جو اسلام نے دی ہے اور جو کامل تعلیم ہے۔ اس کے بعد اور کوئی نئی تعلیم یا شریعت نہیں آسکتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور قرآن شریف خاتم الکتب اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے۔ اس کو چھوڑ کر نجات نہیں ملسکتی جو اس کو چھوڑیگا۔ وہ جہنم میں جاویگا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی خیال رکھنا چاہئے۔ کہ اس امت کے لئے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن مجید کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے اور اس کے لیئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ ہی میں دعا سکھائی ہے

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين انعمت عليهم ۔ انعمت علیہم کی راہ کے لیئے جو دعا سکھائی۔ تو اُن میں انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے حصول کا اشارہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو جو کمال دیا گیا ہے وہ معرفت الٰہی کا کمال تھا اور یہ نعمت ان کو مکالمات اور مخاطبات سے ملی تھی اس کے تم بھی خواہاں رہو پس اس نعمت کے لئے یہ خیال کرو کہ قرآن شریف اس دعا کی تو ہدایت کرتا ہے مگر اس کا ثمرہ کچھ بھی نہیں یا اس امت کے کسی فرد کو بھی یہ شرف نہیں ملسکتا کہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہو گیا ہے بتاؤ اس سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ثابت ہوگی یا کوئی خوبی ثابت ہوگی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ اسلام کو بدنام کرتا ہے اور اس نے مغز شریعت کو سمجھا ہی نہیں۔ اسلام کے مقاصد میں سے تو یہ امر تھا کہ انسان صرف زبان ہی سے وحدہ لا شریک نہ کہے بلکہ درحقیقت سمجھ لے اور بہشت دوزخ پر خیالی ایمان نہ ہو بلکہ فی الحقیقت اسی زندگی میں وہ بہشتی کیفیات پر اطلاع پالے اور ان گناہوں سے جن میں وحشی انسان مبتلا ہیں۔ نجات پالے۔ یہ عظیم الشان مقصد اسلام کا تھا اور ہے اور یہ ایسا پاک مطہر مقصد ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہیں کر سکتی اور نہ اس کا نمونہ دکھا سکتی ہے۔ کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے مگر وہ کون ہے جو دکھا سکتا ہو؟

میں نے آریوں سے عیسائیوں سے پوچھا ہے کہ وہ خدا جو تم مانتے ہو اس کا کوئی ثبوت پیش کرو۔ مگر لاف و گزاف سے بڑھکر وہ کچھ بھی نہیں دکھا سکتے وہ سچا خدا جو قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ اس سے یہ لوگ ناواقف ہیں۔ اس کی اطلاع دینے کے لئے یہی ایک ذریعہ مکالمات کا تھا جس کے سبب سے اسلام دوسرے مذاہب سے ممتاز تھا۔ مگر افسوس ہے مسلمانوں نے میری مخالفت کی وجہ سے اس سے بھی انکار کر دیا۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ گناہوں سے سچی نفرت اسی وقت مل سکتی ہے۔ جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے۔ لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائیگا اور ہلاک کر دیگا۔ وہ کبھی جرأت کر سکتا ہے کہ اس کیطرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنیوالی چیز سمجھتا ہے تو اس کے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرے۔ اس سے بچ نہیں سکتا یہ یقین معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خدا تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی۔ تو پھر اقرار کرنا پڑیگا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات و مخاطبات الہیہ کیونکہ اسی سے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے گناہ ایک زہر ہے جو اول صغیرہ سے شروع ہوتا ہے پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچ

مین بطور معترضہ کے طور پر کہتا ہون کہ اپنی اپنی جگہ ہر قوم کو یہ فکر لگا ہوا ہے کہ ہم گناہ سے پاک ہوجاوین مثلاً آریہ صاحبان نے تو یہ بات رکھی ہوئی ہو کہ بجز گناہ کی سزا کے اور کوئی صورت پاک ہونے کی ہی نہین ایک گناہ کے بدلے کئی لاکھ جونین مین جبتک انسان ان جونون کو نہ بھگت لیوے وہ پاک ہی نہین ہوسکتا مگر اس مین بڑے مشکلات ہین ۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جب کہ تمام مخلوقات گنہگار رہی ہے ۔ تو اس سے نجات کب ہوگی ؟ اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ ان کے ہان یہ امر مسلمہ ہے کہ نجات یافتہ ہی ایک عرصہ کے بعد اس سے نکال دئے جاوینگے تو پھر اس نجات سے فایدہ ہی کیا ہوا ۔ جب یہ سوال کیا جاوے ۔ کہ نجات پانے کے بعد کیون نکالتے ہو تو بعض کہتے ہین کہ نکالنے کے لئے ایک گناہ باقی رکھ لیا جاتا ہے اب غور کرکے بتاؤ کہ کیا یہ قادر خدا کا کام ہوسکتا ہے ؟ اور پھر جبکہ ہر نفس اپنے نفس کا خود خالق ہے خدا تعالیٰ اس کا خالق ہی نہین (معاذ اللہ) تو اسے حاجت ہی کیا ہے کہ وہ اس کا ماتحت رہے ۔

تیسرا پہلو عیسائیون کا ہے ۔ انہون نے گناہ سے پاک ہونے کا ایک پہلو سوچا ہے اور وہ یہ ہے ۔ کہ حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا مان لو اور پھر یقین کرلو کہ اس نے ہمارے گناہ اٹھا لئے اور وہ صلیب کے ذریعہ لعنتی ہوا نعوذ باللہ من ذالک ۔ اب غور کرو کہ حصول نجات کو اس طریق سے کیا تعلق ؟

گناہون سے بچانے کے لئے ایک اور بڑا گناہ تجویز کیا ۔ کہ انسان کو خدا بنایا گیا ۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور گناہ ہوسکتا ہے ؟ پھر خدا بنا کر اسے ملعون بھی قرار دیا ۔ اس سے بڑھ کر گستاخی اور بے ادبی اللہ تعالیٰ کی کیا ہوگی ؟

ایک کھاتا پیتا حوائج کا محتاج خدا بنا لیا گیا حالانکہ توریت مین لکھا تھا کہ دوسرا خدا نہ ہو نہ آسمان پر نہ زمین پر ۔ چوکھٹون اور دروازون پر یہ تعلیم لکھی گئی تھی ۔ اس کو چھوڑ کر یہ نیا خدا تراشا گیا جس کا کچھ بھی پتہ توریت مین نہین ملتا ہے ۔ مین نے فاضل یہودی سے پوچھا ہے کہ کیا تمہارے ہان ایسے خدا کا پتہ ہے ۔ جو مریم کے پیٹ سے نکلے اور وہ یہودیون کے ہاتھون سے مارین کھاتا پھرے ۔ اس پر یہودی علماء نے یہی جواب دیا کہ محض افترا ہے ۔ توریت سے کسی ایسے خدا کا پتہ نہین ملتا ۔ ہمارا وہ خدا ہے ۔ جو قرآن شریف کا خدا ہے یعنی جس طرح پر قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کی وحدت کی اطلاع دی ہے ۔ اسی طرح پر ہم توریت کے رو سے خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہین اور کسی انسان کو خدا نہین مان سکتے ۔ اور یہ تو موٹی بات ہے ۔ اگر یہودیون کے ہان کسی ایسے خدا کی خبر دی گئی ہوتی جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہونیوالا تھا ۔ تو وہ حضرت مسیح کی ایسی سخت مخالفت ہی کیون کرتے ۔ یہان تک کہ انہون نے اس کو صلیب پر چڑھوا دیا ۔ اور ان پر کفر کہنے کا الزام لگاتے تھے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امر کو ماننے کے لئے قطعاً طیار نہ تھے ۔ غرض عیسائیون نے گناہ کے دور کرنیکا جو علاج تجویز کیا ہے وہ ایسا علاج ہے جو بجائے خود گناہ کو پیدا کرتا ہے اور اس کے گناہ سے نجات پانے کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہین ہے ۔

انہون نے گناہ کے دور کرنیکا علاج گناہ تجویز کیا ہے ۔ جو کسی حالت اور صورت مین مناسب نہین یہ لوگ اپنے نادان دوست ہین اور ان کی مثال اس بندر کی سی ہے جس نے اپنے آقا کا خون کردیا تھا ۔ اپنے بچاؤ کے لئے اور گناہون سے نجات پانے کے لئے ایک ایسا گناہ تجویز کیا ۔ جو کسی صورت مین بخشا نہ جاوے یعنے شرک کیا اور عاجز انسان کو خدا بنا لیا ۔

مسلمانون کے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ ان کا خدا ایسا خدا نہین جس پر کوئی اعتراض یا حملہ ہوسکے وہ اس کی طاقتون اور قدرتون پر ایمان رکھتے ہین اور اس کی صفات پر یقین لاتے ہین مگر جنہون نے انسان کو خدا بنایا یا جنہون نے اس کی قدرتون سے انکار کردیا ان کے ہو خدا کا عدم وجود ہوگئے ۔ جیسے مثلاً آریون کا مذہب ہے کہ ذرہ ذرہ اپنے وجود کا آپ ہی خدا ہے اور اس کے لئے کچھ بھی پیدا نہین کیا ہے تو کہ جب ذرات کے وجود کا خالق خدا نہین ۔ تو ان کے قیام کے لئے خدا کی حاجت کیا ہوچکی ۔ طاقتین خود بخود موجود ہین اور ان مین اتصال اور انفصال کی قوتین بھی موجود ہین ۔ پھر انصاف سے بتاؤ کہ ان کے لئے خدا کے وجود کی کیا ضرورت ہو ؟

مین سمجھتا ہون اس عقیدہ کو رکھنے والے آریون اور دہریون مین ۱۹ و ۲۰ کا فرق ہو ۔

اب صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کامل اور زندہ مذہب ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت ، شوکت ظاہر ہو اور اسی مقصد کو لیکر آیا ہون مسلمانون کو چاہیئے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہین وہ ان کی قدر کرین اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرین کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت ان کی نصرت فرمائی ۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کرینگے ۔ تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کریگا وہ اپنا کام کرکے رہیگا مگر ان پر افسوس ہوگا ۔ مین بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے ۔ اب کوئی ہاتھ اور قوت نہین جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے ۔ فعال لما یرید ہے ۔ مسلمانو ! یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہین یہ خبر دیدی ہے اور مین نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے ۔ اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار مین ہے ۔

یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہین اور مین خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون ۔ کہ جو موعود آنے والا تھا ۔ وہ مین ہی ہون ۔ اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے مین ہے اگر اس مسئلہ پر غور کروگے تو تمہین معلوم ہوجائیگا کہ یہی مسئلہ ہے جو عیسائی مذہب کا خاتمہ کردینے والا ہے یہ عیسائی مذہب کا بہت بڑا شہتیر ہے اور اسی پر اس مذہب کی عمارت قائم کی گئی ہے ۔ اسے گرنے دو ۔

یہ معاملہ بڑی صفائی سے طے ہوجاتا اگر میرے مخالف خدا ترسی اور تقویٰ سے کام لیتے ۔ مگر ایک کا نام لو ۔ جو درندگی چھوڑ کر میرے پاس آیا ہو ۔ اور اس نے اپنی تسلی چاہی ہو ۔ ان کا تو حال یہ ہے کہ میرا نام لیتے ہی ان کے منہ سے جھاگ گرنی شروع ہوجاتی ہے اور وہ گالیان دینے لگتے ہین بھلا اس طرح پر بھی کوئی شخص حق کو پاسکتا ہے ؟

مین تو قرآن شریف کے نصوص صریحہ کو پیش کرتا ہون مگر وہ ہین کہ ان باتون کو سنتے نہین اور کافر کافر و دجال دجال کہہ کر شور مچاتے ہین ۔

مین صاف طور پر کہتا ہون کہ قرآن شریف سے تم ثابت کرو کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہو ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت کے خلاف کوئی امر پیش کرو ۔ اور یا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر پہلا اجماع ہوا اس کا خلاف دکھاؤ تو نہین ملتا ۔ پھر بعض لوگ شور مچاتے ہین کہ اگر آ

وہی عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی نبی نہ تھا۔ تو آنیوالے کا یہ نام
کیون رکھا؟ مین کہتا ہون یہ اعتراض کیسی نادانی کا اعتراض ہے
تعجب کی بات ہے کہ اعتراض کرنیوالے اپنے لڑکون کا نام تو موسیٰ
عیسیٰ۔ داوٗد۔ احمد۔ ابراہیم۔ اسماعیل رکھ لینے کے مجاز ہون
اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کا نام عیسیٰ رکھدے تو اس پر اعتراض!!!
دراصل بات تو اس مقام پر یہ تھی کہ آیا آنیوالا اپنے ساتھ نشانات
رکھتا ہے یا نہین؟ اگر وہ ان نشانات کو پاتے تو انکار کی جرأت
نہ کرتے۔ مگر انہون نے نشانات اور تائیدات کی تو پروا نہ کی
اور دعویٰ سنتے ہی کہدیا۔ **انت کافر** ۔ یہ قاعدہ کی بات
ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور خدا تعالیٰ کے مامورین کی شناخت
کا ذریعہ ان کے معجزات اور نشانات ہوتے ہین۔ جیسا کہ گورنمنٹ
کی طرف سے اگر کوئی شخص حاکم ... جائے۔ تو اس کو نشان دیا
جاتا ہے ... شناخت کے لیے بھی۔ اسیطرح خدا کے مامورین کی
... نات ہوتے ہین۔ اور مین دعویٰ سے کہتا ہون کہ خدا تعالیٰ نے
... تائید مین نہ ایک نہ دو نہ دو سو بلکہ لاکھون نشانات
... کئے اور وہ نشانات ایسے نہین ہین کہ کوئی نہین جانتا۔
لاکھون ان کے گواہ ہین اور مین کہہ سکتا ہون کہ اس جلسہ
مین بھی ... ان کے گواہ موجود ہون گے۔ آسمان سے
میرے لئے نشانات ظاہر ہوئے ہین وہ نشانات جو میرے
دعوے کیساتھ مخصوص تھے اور جنکی قبل از وقت اور نبیون اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خبر دیگئی تھی وہ بھی پورے
ہوگئے مثلاً انہین سے ایک کسوف خسوف کا ہی نشان ہے۔ جو
تم سب نے دیکھا۔ یہ صحیح حدیث مین خبر دیگئی تھی کہ مہدی اور مسیح
کے وقت مین رمضان کے مہینے مین سورج اور چاند گرہن
ہوگا اب بتاؤ کہ کیا نشان پورا ہوا ہے یا نہین؟ کوئی ہے
جو یہ کہے۔ کہ اس نے نشان نہین دیکھا۔ اور ایسا ہی یہ خبر
بھی دیگئی تھی کہ اس زمانہ مین طاعون پھیلیگی۔ یہان تک کہ
شدید ہوگی اور دس مین سے سات مر جاوین گے اب بتاؤ
کہ کیا طاعون کا نشان ظاہر ہوا ہے یا نہین؟ پھر یہ بھی لکھا تھا
کہ اس وقت ایک نئی سواری ظاہر ہوگی جس سے اونٹ بیکار
ہو جاوین گے کیا ریل کے اجرا سے یہ نشان پورا ہوا یا نہین؟
مین کہان تک شمار کرون یہ بہت بڑا سلسلہ نشانات کا ہے
اب غور کرو کہ مین تو دعویٰ ... دجال و کذب قرار دیا گیا
پھر کیا یہ غضب ہوا کہ مجھ کذاب کے لئے ہی یہ سارے نشان
پورے ہوگئے؟ اور پھر اگر کوئی آنیوالا اور ہے تو اس کو کیا ملیگا؟
کچھ تو انصاف کرو۔ اور خدا سے ڈرو کیا خدا تعالیٰ کسی
جھوٹے کی بھی ایسی تائید کیا کرتا ہے؟ عجیب بات ہے کہ جو میرے مقابلہ
مین آیا وہ ناکام اور نامراد ور ... پس آفت اور مصیبت
مین مخالفین نے ڈالا مین ... صحیح سلامت
اور بامراد نکلا۔ پھر کوئی قسم ... کر جھوٹون کیساتھ
یہی معاملہ ہوا کرتا ہے؟
مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ... ان مخالف الرائے علماء
کو کیا ہوگیا وہ غور سے کیون نہ ... شریف اور احادیث
کو نہین پڑھتے کیا انہین معلوم ... کہ جسقدر اکابر امت
کے گذرے ہین۔ وہ سب ... موعود کی آمد چودہوین
صدی مین بتلاتے رہے ہین اور ... کو کشف ہوا
اکثر ٹھیر جاتے ہین۔ حجج الکرامہ ... لکھا ہے کہ چودہوین
صدی سے آگے نہین جائیگا ... بزرگ ... برس پر چڑھ چڑھ
کر بیان کیا کرتے ہین کہ تیرہوین صدی سے تو جانورون
نے بھی پناہ مانگی ہے چودہوین صدی مبارک ہوگی۔ مگر یہ
کیا ہو ... کہ وہ چودہوین جس پر ایک موعود ... امام آنیوالا تھا اس
مین بجائے صادق کے کاذب آگیا اور اس ... کی تائید مین ہزارون
لاکھون نشان بھی ظاہر ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ہر میدان
اور ہر مقابلہ مین نصرت بھی ... کی۔ ان باتون کا ذرا سوچکر
جواب دو۔ یونہی منہ سے ... بات نکالدینا تو آسان ہے مگر
خدا کا خوف کر کے بات نکالنا مشکل ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات
بھی توجہ کے قابل ہے کہ خدا تعالیٰ ایک مفتری کذاب انسان کو
اتنی لمبی مہلت نہین دیتا کہ وہ آنحضرت صلعم سے بڑھ جاوے
میری عمر ۷۰ سال کی ہے اور میری بعثت کا زمانہ ۲۳ سال سے
بڑھ گیا ہے۔ اگر مین ایسا ہی مفتری کذاب تھا تو اللہ تعالیٰ
اس معاملہ کو اتنا لمبا ہونے دیتا۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین
کہ تمہارے آنے سے کیا فایدہ ہوا ہے۔
یاد رکھو کہ میرے آنے کی دو غرضین ہین ایک یہ کہ جو
غلبہ اس وقت اسلام پر دوسرے مذاہب کا ہوا ہے گویا وہ اسلام
کو کھاتے جاتے ہین اور اسلام ... نہایت کمزور اور یتیم بچے
کی طرح ہو گیا ہے پس اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے
تا مین ادیان باطلہ کے حملون سے اسلام کو بچاؤن اور
اسلام کے پرزور دلایل اور صداقتون کا ثبوت پیش کرون
اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلایل کے انوار و برکات سماوی
ہین جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید مین ظاہر ہوتے رہے ہین اس وقت
اگر تم پادریون کی رپورٹین پڑھو تو معلوم ہوجائیگا کہ وہ اسلام
کی مخالفت کے لئے کیا سامان ... رہے ہین اور انکا ایک ایک
پرچہ کتنی تعداد مین شایع ہوتا ہے۔
ایسی حالت مین ضروری تھا کہ ... اسلام کا بول بالا کیا جاتا
پس اس غرض کیلئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور مین یقینا
کہتا ہون کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہیگا اور اس کے آثار ظاہر ہو
چکے ہین۔
ہان یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کیلئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت
نہین اور نہ خدا نے مجھے ہتھیارون کے ساتھ بھیجا ہے جو
شخص اس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست
ہوگا۔ مذہب کی غرض دلون کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے
حاصل نہین ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار
اٹھائی مین بہت مرتبہ ظاہر کر چکا ہون کہ وہ تلوار محض حفاظت
خود اختیاری اور دفاع کیطور پر تھی اور وہ بھی اسوقت جبکہ
مخالفین و منکرین کے مظالم حد سے گذر گئے اور بیکس مسلمانون
کے خون سے زمین سرخ ہو چکی۔
غرض میرے آنے کی غرض تو یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پر
ہو۔ دوسرا کام یہ ہے۔ کہ جو لوگ کہتے ہین کہ ہم نماز پڑھتے ہین اور یہ
کرتے ہین اور وہ کرتے ہین۔ یہ صرف زبانی جمع خرچ ہے اس کیلئے
ضرورت ہے۔ کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے۔ جو
اسلام کا مغز اور اصل ہے۔ مین تو یہ جانتا ہون کہ کوئی شخص مومن
اور مسلمان نہین بن سکتا جب تک ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت
نہ کرتے تھے بلکہ انہون نے اپنی زندگیان خدا تعالیٰ کی راہ مین
وقف کی ہوئی تھین اب جو کچھ ہے وہ دنیا ہی کیلئے ہے اور اس قدر
استغراق دنیا مین ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کیلئے کوئی خانہ خالی
نہین رہنے دیا۔ تجارت ہے تو دنیا کیلئے عمارت ہے تو دنیا کیلئے بلکہ
نماز روزہ اگر ہے تو وہ بھی دنیا کے لئے۔ دنیا دارون کے قرب کیلئے
تو سب کچھ کیا جاتا ہے مگر دین کا پاس ذرہ بھی نہین۔ اب ہر شخص
سمجھ سکتا ہے کہ کیا اسلام کے اعتراف اور قبولیت کا یہی
منشا رہا تھا جو سمجھ لیا گیا ہے یا وہ بلند غرض ہے۔ مین تو
یہ جانتا ہون کہ مومن پاک کیا جاتا ہے اور اس مین فرشتون
کا رنگ ہو جاتا ہے جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھتا
جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کلام سنتا اور اس سے تسلی پاتا ہے
اب تم مین سے ہر ایک اپنے اپنے دل مین سوچ لے کہ کیا یہ
مقام اسے حاصل ہے؟ مین سچ کہتا ہون کہ تم صرف پوست
اور چھلکے پر قانع ہو گئے ہو حالانکہ یہ کچھ چیز نہین ہے خدا تعالیٰ
مغز چاہتا ہے۔ پس جیسے یہ میرا کام ہے کہ ان حملون کو
روکا جاوے۔ جو بیرونی طور پر اسلام پر ہوتے ہین ویسے ہی
مسلمانون مین اسلام کی حقیقت اور روح پیدا کی جاوے۔ مین چاہتا
ہون کہ مسلمانون کے دلون مین جو خدا تعالیٰ کی بجائے

دنیا کے بُت کو عظمت دیگئی ہے اس کے امانی اور امیدون کو رکھا گیا ہے۔ مقدمات صلح جو کچھ ہے۔ وہ دنیا کیلئے ہی۔ اس بت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دلوں مین قائم ہو اور اعمال کا شجر تازہ بتازہ پھل لے اس وقت درخت کیصورت ہے مگر اصل درخت نہین کیونکہ اصل درخت کے لئے تو فرمایا۔ الم تر کیف ضرب اللّٰہ مثلاً کلمۃً طیبۃً کشجرۃٍ طیبۃٍ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء توتی اکلہا کل حین باذن ربہا یعنے کیا تو نے نہین دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دین کامل کی کہ وہ بات ... درخت پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑ ثابت ہو اور جسکی شاخین آسمان مین ہون اور ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے۔ اصلہا ثابت سے مراد یہ ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہون اور یقین کامل کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہون اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے۔ کسیوقت خشک درخت کی طرح نہ ہو۔ مگر بتاؤ اب یہ کیا حالت ہے بہت سے لوگ کہہ تو دیتے ہین کہ ضرورت ہی کیا ہے ایسی آدمی کی بھی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہین سمجھتا تو اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت کے سوا کیا ہوگا اس وقت مسلمان اسلام مین تو بیشک داخل ہین مگر ایمان کی ذیل مین نہین اور یہ اسوقت ہوتا ہے جب ایک نور ساتھ ہو غرض یہ وہ باتین ہین جن کے لئے مین بھیجا گیا ہون اس لئے میرے معاملہ مین تکذیب کے لئے جلدی نہ کرو بلکہ خدا سے ڈرو اور توبہ کرو کیونکہ توبہ کرنیوالے کی عقل تیز ہوتی ہے۔

طاعون کا نشان بہت خطرناک نشان ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق جو کلام نازل کیا ہے وہ یہ ہے۔ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس پر لعنت ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ارادہ کی اس وقت تبدیلی ہوگی جب دلوں کی تبدیلی ہوگی۔ پس خدا سے ڈرو اور اس کے قہر سے خوف کھاؤ۔ کوئی کسی کا ذمہ دار نہین ہو سکتا معمولی مقدمہ کسی پر ہو تو اکثر لوگ وفا نہین کر سکتے پھر آخرت مین کیا بھروسہ رکھتے ہو جسکی نسبت فرمایا۔ یوم یفر المرء من اخیہ مخالفون کا تو یہ فرض تھا کہ وہ حسن ظنی سے کام لیتے اور لا تقف ما لیس لک بہ علم پر عمل کرتے۔ مگر انہون نے جلدبازی سے کام لیا یاد رکھو پہلی قومین اسی طرح ہلاک ہوئین۔ عقلمند وہ ہے۔ جو مخالفت کرکے بھی

جب اسے معلوم ہو کہ دعا ... نی رکھیے چھوڑ دی مگر یہ بات تب نصیب ہوتی ہے جب ... مدارج ہو در اصل مردون کا کام یہی ہے۔ کہ وہ اپنی غلطی ... اعت کرین وہ پہلوان ہے اور اسی کو خدا پسند کرتا ہے اِ ... ساتون کے علاوہ مین اب قیاس کے متعلق کچھ کہنا ... اہتا ہون کہ اگرچہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ میرے ساتھ ہین ... اور صحابہ بھی میری تائید کرتا ہے نشانات اور تائیدات الٰہ ... یہ سے مؤید ہین۔ ضرورت میرا صادق ہونا ظاہر کر رہی ہے لیکہ ... ن کی ذریعہ سے بھی حجت پوری ہو سکتی ہے۔ اور ... لینا چاہیئے کہ قیاس کیا کہتا ہے انسان کبھی کسی ایسی ... نے کو طیار نہین ہو سکتا جو اپنی نظیر نہ رکھتی ہو مثلاً تمہارے ... ن آکر کہے کہ تمہارے بچہ کو ہوا اڑا کر آسمان پر لے گ ... ی ہے یا بچہ کتا بن کر بھاگ گیا ہے۔ تو کیا تم اس کی بات ... کو بلا وجہ معقول اور بلا تحقیق مان لوگے کبھی نہین۔ اس ... لئے کہ قرآن مجید نے فرمایا۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔

اب مسیح علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ پر اور ان کے آسمان پر اُڑ جانیکے متعلق غور کرو۔ قطع نظر ان دلائل کے جو ان کی وفات کے متعلق ہین یہ پکی بات ہے کہ کفار نے آنحضرت صلعم سے آسمان پر چڑھ جانیکا معجزہ مانگا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر طرح کامل اور افضل تھے ان کو چاہیئے تھا کہ وہ آسمان پر چڑھ جاتے مگر انہون نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے کیا جواب دیا۔

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا

اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس امر سے پاک ہے کہ وہ خلاف وعدہ کرے جبکہ اس نے بشر کے لئے آسمان پر مع جسم کے جانا حرام کر دیا ہے۔ اگر مین جاؤن تو جھوٹا ٹھیرون گا۔ اب اگر تمہارا یہ عقیدہ صحیح ہے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا ہے اور کوئی بالمقابل پادری یہ آیت پیش کرکے آنحضرت صلعم پر اعتراض کرے تو تم اس کا کیا جواب دیسکتے ہو۔ پس ایسی باتون کے ماننے سے کیا فائدہ جن کا کوئی اصل قرآن مجید مین موجود نہین۔ اس طرح پر تم اسلام کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنیوالے ٹھہرو۔ پھر پہلی کتابون مین بھی تو کوئی نظیر موجود نہین اور ان کتابون سے اجتہاد کرنا حرام نہین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شہد شاھد من بنی اسرائیل۔ اور پھر فرمایا کفی باللّٰہ شہیدا بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتاب اور ایسا ہی فرمایا۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ جب آنحضرت صلعم کی نبوت کی ثبوت کے لئے انکو پیش کیا ہے تو ہمارا ان سے اجتہاد کرنا کیونکر حرام ہوگیا۔ اب انہی کتابون مین ملاکی نبی کی ایک کتاب ہے جو بائبل مین موجود ہے اس مین مسیح سے پہلے ایلیا نبی کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا آخر جب مسیح ابن مریم آئے تو حضرت مسیح سے الیاس کے دوبارہ آنیکا سوال ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کیموافق کیا گیا مگر حضرت مسیح نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ آنیوالا یوحنا کے رنگ مین آچکا۔ اب یہ فیصلہ حضرت عیسےٰ ہی کی عدالت سے ہو چکا ہے۔ کہ دوبارہ آنیوالے سے کیا مراد ہوتی ہے۔ دیکھو یحییٰ کا نام مثیل الیاس نہین رکھا گیا بلکہ ایلیا قرار دیا گیا۔ اب یہ قیاس بھی میرے ساتھ ہے مین تو نظیر پیش کرتا ہون۔ مگر میرے منکر کوئی نظیر پیش نہین کر سکتے۔

بعض لوگ جب اس مقام پر عاجز آجاتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ کتابین محرف مبتدل ہین مگر افسوس ہے یہ لوگ اتنا نہین سمجھتے کہ آنحضرت صلعم اور صحابہ اس سے سند لیتے رہے اور اکثر اکابر نے تحریف سے مراد لی ہے بخاری نے بھی یہی کہا ہے۔ علاوہ اس کے یہود عیسائیون کی جانی دشمن ہین کتابین جدا جدا ہین وہ اب تک کہتے ہیں کہ الیاس دوبارہ آجائیگا۔ اگر یہ سوال نہ ہوتا تو حضرت مسیح کو وہ کیون نہ مانتے ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس ہے وہ بڑے زور سے لکھتا ہے اور اپیل کرتا ہے کہ اگر مجھ سے یہ سوال ہوگا تو مین ملاکی نبی کی کتاب سامنے رکھ دونگا۔ کہ اس مین الیاس کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا تھا۔

اب غور کرو جبکہ باوجود ان عذرات کے لاکھون یہودی جہنمی ہوئے اور سور بندر بنے۔ تو کیا میرے مقابلہ مین یہ عذر صحیح ہوگا کہ دوبارہ مسیح ابن مریم کا ذکر ہے۔ یہودی تو معذور ہو سکتے تھے۔ ان مین نظیر نہ تھی مگر اب تو کوئی عذر باقی نہین مسیح کی موت قرآن شریف سے ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور پھر قرآن شریف اور حدیث مین حکم آیا ہے پھر خدا تعالیٰ نے مجھے خالی ہاتھ نہین بھیجا ہزارون لاکھون نشان میری تصدیق مین ظاہر ہوئے اور اب اگر کوئی چالیس دن میرے پاس رہے تو وہ نشان دیکھ لیگا۔ لیکھرام کا نشان عظیم الشان ہے احمق کہتے ہین کہ مین نے قتل کرا دیا۔ اگر یہ اعتراض صحیح ہے تو پھر ایسے نشانات کا امان ہی اٹھ جائیگا۔ کل کو کہدیا جائیگا کہ خسرو پرویز کو معاذ اللہ آنحضرت صلعم نے قتل کرایا ہوگا۔ ایسے اعتراض حق بین اور حق شناس لوگون کا کام نہین ہے مین آخر مین پھر کہتا ہون کہ میرے نشانات تھوڑے نہین ایک لاکھ سے زیادہ انسان میرے نشانون پر گواہ ہین اور زندہ ہین میرے انکار مین جلدی نہ کرو۔ مرنے کے بعد کیا جواب دوگے؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا سچا ہے اور وہ صادق کو صادق ٹھیراتا اور کاذب کو کاذب

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

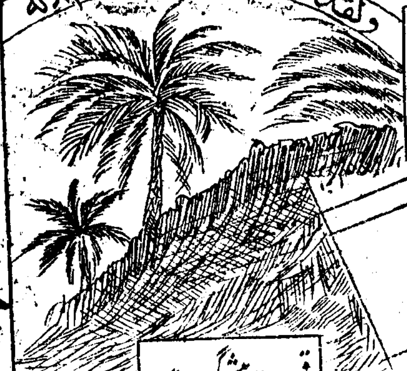

قیمت پیشگی ہے

قادیان ضلع

اے کہ ہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر — سلسلۂ الجدید جلد ۲ — ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء — نمبر — سلسلۂ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ للعہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی غربا سے جنکی آمد ماہوار عہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت للعہ
فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب للعہ لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے
لوکل ... عہ افریقہ ... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس ۱۰ شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ ۲ بار آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۃ جمعہ و منافقون از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ مین بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کر کے کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نور الدین ـ مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب ـ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب ـ آیات قرآنی کی تفسیر ـ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر مین چھپوائی گئی ـ	۱۰ر
اختیار الاسلام ـ ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد مین ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس نے بہت سے آریون کے خیالات درست کر دئے ہین قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادین	حصہ اول ۴ر / دوم ۶ر / سوم چہارم ۸ر
لغات القرآن حصہ اول مولانا سید عبد الحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو مین مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے ـ	۸ر
لیکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور مین اسلام کی خوبیون کے بیان مین دیا ـ	۲ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کامن احمدی		۱۰ر
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمار آلہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصار موسے مصنفہ بابو الہی بخش ـ اس کتاب مین شیطانی اور رحمانی القا رین فرق دکھایا گیا ہے ـ	۸ر
صیانۃ القرآن عن وساوس الشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ کالم	۲۲	۱۴	۹	۳	۱¾
¼ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی ـ بے فایدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے ـ

(۲) اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہئے ادہار کا کوئی حساب نہین

(۳) اشتہار متواتر دئے جاوینگے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی ـ

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ـ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے دس دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ـ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا ـ

(۵) تقسیم کرانے کی صورت مین ... قادیان تک مزدوری ... وصول ہونی چاہیئے ـ

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اشتہارات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑہ جانے پر نرخ بڑہایا جاویگا ـ اور جو لوگ زائد نرخ نا منظور کرین ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی ـ

(۷) مینیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے ـ

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینیجر کو دکھا لے مینیجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نامناسب سمجھے تو اس مین مناسب تبدیلی کر لے یا اشتہار کو بند کر دے ـ

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہین اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار دیا جاویگا ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۳ - ڈائری اور جلسہ
صفحہ ۴ و ۵ - کچھ اخبار کے متعلق
صفحہ ۶ - ڈائری - جلسہ تشحیذ الاذہان
صفحہ ۷ - ۸ - فصلدین نمبر ۳
صفحہ ۹ - ضروری اطلاع - رسیدزر - نوٹس
صفحہ ۱۰ - اشتہارات

جلسہ اور ڈائری

القول الطیب

آمد احباب اس سال جلسہ کی رونق سالہائے گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ ہے ۲۲ر تاریخ سے ہی دوستوں کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ حالانکہ پہلے جلسوں میں احباب ۲۵ر دسمبر کو آنے شروع ہوتے تھے۔ ۲۲ دسمبر کو ضلعہائے امرت سر لاہور۔ سیالکوٹ۔ جالندھر۔ گجرات۔ شاہ پور جھنگ اور لاہور سے کوئی تیس چالیس آدمی آگئے تھے جنہیں چودہری الہ داد خان صاحب محلان والے اور ملک مولابخش صاحب۔ رئیس گورالی۔ سید طفیل حسین صاحب بابو غلام محمد صاحب طالب علمان میڈیکل کالج۔ میرزا احمد جمیل صاحب وغیرہ شامل تھے۔ پھر ۲۳ تاریخ کو چوہدری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج بمعہ اپنے والد چوہدری نظام الدین صاحب کے اور دیگر بہت سے احباب ضلع سیالکوٹ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے لیکن بہت تعداد دوستوں کی ۲۴ر تاریخ کو آئی۔ جن میں اکثر تعداد شہر اور ضلع سیالکوٹ کے دوستوں کی ہے ان کے علاوہ گوجرات۔ جھنگ۔ لاہور۔ علی گڑھ الہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ مظفر گڑھ۔ کشمیر۔ جہلم۔ جالندھر۔ ضلع گورداسپور۔ ہوشیارپور ایبٹ آباد مقامات وغیرہ کے دوست تھے۔ کل تعداد قریب ڈیڑھ ۱۵۰ سو کے ہوگی ان کے درمیان مفصلہ ذیل دوستوں کے نام سے واقف ہوں گے۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل صدر انجمن احمدیہ۔ حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور۔ شیخ نور احمد صاحب بی۔ اے وکیل ایبٹ آباد۔ میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ضلع سیالکوٹ۔ چوہدری مولابخش صاحب فارین سکرٹری جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے سیالکوٹ۔ میاں غلام احمد صاحب راجپوت کریام۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر محکم الدین صاحب مختار۔ حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد احمدیہ جہلم۔ مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے ملازم دفتر ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ ماسٹر محمد دین صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب اور مرزا عزیز احمد صاحب ہر سہ طالب علمان ایم۔ اے۔ او کالج علیگڈہ سے اس سے پہلے تشریف لا چکے تھے اور حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائینگ ماسٹر انجینرنگ سکول لاہور اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے بھی ۲۴ تاریخ کو لاہور سے آگئے تھے۔ غرض ۲۵ر کی صبح کو جب حضرت اقدس سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے تو ایک مجمع کثیر آپ کے ہمراہ تھا۔ جن میں اکثر حصہ سیالکوٹ کے ضلع کے احمدی برادران کا تھا۔ جو کہ اپنے لائق مہتمم چودہری مولابخش صاحب کے ہمراہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔

جلسہ میں ڈائری کا لکھنا سیر کے وقت دوستوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ حضرت کے نزدیک پہنچنا اور ڈائری لکھنا ایک نہایت ہی مشکل کام ہو رہا تھا۔ ہر ایک دوست جو باہر سے آتا ہے بہ سبب اس کے کہ اس کو حضرت کے حضور میں حاضر ہونے کا اور زیارت کرنے کا دیر سے موقعہ ملتا ہے ہر ایک مانند عاشق زار کے آگے بڑھتا ہے اور اس آگے بڑھنے میں وہ اس امر کی پروا نہیں رکھ سکتا کہ دوسرا کس زور کے ساتھ پیچھے ہٹا کر اپنے واسطے راہ بنا رہا ہے ایسے وقت میں ایک طاقتور آدمی بھی بمشکل سارا راستہ حضرت صاحب کی باتیں سن سکتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک میرے جیسا کم طاقت اس کام کو نباہ سکے حالانکہ ان ایام میں ڈائری لکھنا خاص طور پر ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ مختلف مزاج کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے طرز کے سوالات کرتے ہیں۔ خیر باوجود ان مشکلات کے ۲۵ر کی صبح کو عاجز نے ڈائری لکھی جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے

انتظام لیکن قبل اس کے لکھنے کے اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس سال مقامی انجمن احمدیہ قادیان کے صاحب سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب تراب اڈیٹر الحکم نے اپنی انجمن کے ممبروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کے واسطے خاص طور پر عمدہ انتظام کیا ہے۔ ہر ایک جگہ کے دوستوں کی رہائش کے واسطے جدا جدا کمرے تجویز کرے ہوئے ہیں اور سب کمروں میں ضروری سامان روشنی وغیرہ کا مہیا کر دیا ہے اور سب دوستوں کو ایک جگہ جمع کر کے نہایت انتظام کے ساتھ دونوں وقت کھانا کھلایا جاتا ہے۔ جس کام میں مدرسہ کے استاد اور بورڈنگ ہوس کے طلبار بہت امداد دے رہے ہیں۔

۲۴ر تاریخ کو قبل از نماز ظہر بہت سے دوست تشریف لا چکے تھے۔ جو کہ مسجد مبارک میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت اس امر کا ذکر تھا کہ غیر مذاہب کے لوگ احمدی جماعت کے آگے نہیں ٹھیرتے۔ حضرت نے فرمایا کہ جیسا ہمارے مخالفین نے

حق کا غلبہ جو کہ عام مسلمان ہیں۔ ہماری مخالفت میں حق کو چھوڑ رکھا ہے اس واسطے اس مقابلہ میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہی غیر مذاہب کے لوگوں کا حال ہے اگر وہ کسی مجلس میں ہمارے برخلاف بات کریں تو اپنی اندرونی باتوں کا اظہار کرا کر خود بخود شرمندہ ہو جاتے ہیں پس ہمارے مقابلہ میں وہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں۔

سیالکوٹ کی ہڑتال ذکر تھا کہ سیالکوٹ کے تجار نے بہ سبب محصول چنگی میں زیادتی کے دوکانیں بند کر دی تھیں اور چند روز کا نقصان اٹھا کر پھر خود بخود کھول دیں۔ فرمایا اس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا ان کی بے وقوفی تھی۔ جس سے ان کو خود ہی باز آنا پڑا۔ محصول تو دراصل پبلک پر پڑتا ہے۔ آسمانی اسباب کے سبب سے بھی جب کبھی قحط پڑ جاتا ہے (بقیہ دیکھو صفحہ ۵ کالم ۲)

کچھ اخبار کے متعلق

الحمد للہ کہ ۱۹۰۶ء کا آخری پرچہ آج شائع ہوتا ہے جس کے ساتھ اس سال فائل بدر جلد ۵ مکمل ہوتی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ سال اخبار کے واسطے مشکلات کا سال نہ تھا لیکن سال گذشتہ کی نسبت یہ سال بلحاظ مالی حالت کے اور بلحاظ مضامین کے اور نیز اس لحاظ سے کہ وقت پر پرچے نکلتے رہے ۔ بہت اچھا رہا اور ہر پہلو میں اخبار کی حالت نے پچھلے سال سے ماشاء اللہ ایک نمایاں ترقی دکھائی ہے ۔ سب سے اول تو یہ ہے کہ سال گذشتہ میں اخبار کے صرف آٹھ صفحے تھے اور اس سال میں بارہ ۱۲ اور چودہ ۱۴ اور سولہ ۱۶ صفحوں پر بھی اخبار نکلتا رہا ہے اور باوجود اس کے قیمت میں سال کے اندر کوئی ترقی نہیں کی گئی بلکہ شروع سال میں جو قیمت رکھی گئی تھی یعنے عہ/ وہی قیمت اس سال کے آخر تک قائم رکھی گئی ۔ ہاں میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں ۔ کہ اتنے صفحوں کا اخبار جس کے ساتھ آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہ ہو اور صرف اخبار کے خریداروں پر گذارا ہو اتنی تھوڑی قیمت پر چلنا مشکل ہے ۔ جب تک کہ خریداروں کی تعداد ہزاروں تک نہ پہنچے ۔ تعداد صفحات کے علاوہ ایک خاص ترقی جو سال حال میں اخبار بدر نے دکھائی وہ یہ ہے ۔ کہ اخبار برابر وقت پر نکلتا رہا اور جمعرات کے جمعرات ڈاک خانہ قادیان میں پوسٹ ہو کر احباب کو وقت مقررہ پر پہنچتا رہا ۔ اس وقت کی پابندی نے بالخصوص اخبار بدر کو احباب کی نظروں میں بہت پیارا بنا دیا ہے اور میرے پاس بہت سے خطوط اس قسم کے آ چکے ہیں جنہوں نے اخبار کے باقاعدہ اور بروقت پہنچنے کے سبب لمبے چوڑے شکریے ادا کئے ہیں ۔ یہ ان دوستوں کی مہربانی ہے ۔ کہ ایسی بات پر انہوں نے شکریہ ادا کیا کیونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے میں کارپردازان اخبار نے کوئی خاص کام نہیں کیا بلکہ یہ ان کا عین فرض تھا کہ وہ اخبار کو وقت پر شائع کرتے رہتے ۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ قادیان کے گاؤں سے اخبار کا وقت پر ہفتہ وار نکالنا کوئی آسان بات نہیں کیونکہ اس جگہ نہ تو کوئی کاغذ کی دوکان ہے نہ وقت ضرورت پریس مین اور کل کش مہیا ہو سکتے ہیں ۔ مطبع کی سیاہی اور پتھر کے مسالہ تک کے واسطے آدمی لاہور ۔ امرتسر بھیجنا پڑتا ہے ۔ اور کاتب کے واسطے قلموں کی ہولڈروں کے لئے بھی باہر سے وی پی کے واسطے آرڈر دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر باہر سے آرڈر کی تعمیل میں وقفہ ہو جاوے ۔ تو ممکن ہے ۔ کہ کاتب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ ہی تمام مطبع بند ہو جاوے ۔ پھر ان مشکلات کے ساتھ اگر اخبار کا فنڈ بھی کمزور ہو ۔ اور منیجر صاحب کو ہر وقت یہ فکر دامنگیر ہے ۔ کہ کل کی ڈاک کی روانگی کے واسطے ٹکٹ کہاں سے لے جا دینگے ۔ اور پھر اگر وہی منیجر صاحب اخبار کے اڈیٹر بھی ہوں تو یہ ظاہر ہے کہ اخبار کی حالت میں کیا کچھ ترقی ہو سکے گی ۔ باوجود اس قسم کے مشکلات کے اگر اخبار بدر وقت پر نکلتا رہا ہے تو ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں ۔ کہ کس قدر محنت اور سر دردی کا نتیجہ ہوگا ۔ بعض دفعہ مطبع میں کچھ ہرج ہو جانے کے سبب دگنی دگنی مزدوری دے کر اور راتوں کو کام کرا کر اخبار وقت پر چھپا جا سکا ہے ۔ اور اس کے بند کرنے اور ڈاک میں ڈالنے کے واسطے تیار کرنے کے لئے زائد منشی اور زائد مزدور کام پر لگا کر اخبار کو وقت پر پورا کر دیا گیا ہے ۔ اور اخبار کو وقت پر روانہ کیا گیا ہے ۔ غرض اس سال اللہ تعالےٰ کے فضل سے اخبار وقت پر روانہ ہوتا رہا ہے ۔ لیکن اس کے واسطے جو مشکلات کارپردازان کارخانہ کو پیش آتے رہے ان کو وہی بہتر سمجھ سکتے ہیں ۔

اس میں شک نہیں کہ اخبار جس اسٹینڈرڈ پر ہونا چاہیئے تھا ۔ اس پر پورے طور سے ابھی نہیں پہنچا ۔ لیکن فی زمانہ اخبار والوں کی حالت ایک عجیب چیستاں رکھتی ہے ۔ ملک میں یہ دستور ہو چکا ہے ۔ کہ اخباروں کی قیمت عموماً لوگ پیشگی نہیں دیتے ۔ اکثر تو یہی چاہتے ہیں ۔ کہ قیمت سال کے آخر میں ادا کریں ۔ اور جو صاحبان سال کے درمیان کے کسی حصہ میں ادا فرماویں ۔ وہ بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اخبار کے حال پر ایک احسان کیا ہے کہ ابھی اخبار تو سارا لے نہیں چکے اور قیمت پہلے سے دے دی ہے اور تھوڑے مہربان ایسے ہوتے ہیں جو محض ہمدردی کے لحاظ سے قیمت پیشگی ادا کر دیتے ہیں ۔ بلحاظ اصول محاسبہ کے یہ بات بھی کسیقدر مشکلات میں سے ہے ۔ کہ اگر اخبار والا قیمت پہلے وصول کرلے ۔ تو بظاہر نظر اس کا حق ہی کیا ہے کہ جو چیز تمام سال صرف اس کے ارادے میں ہے کہ مشتری کو دے گا ۔ اس کی قیمت آج سال بھر پہلے وصول کرلے ۔ اور اگر اخبار والا پہلے نہ لے ۔ تو بظاہر مشتری کا بھی کوئی حق نظر نہیں آتا کہ وہ ہر ہفتہ ایک چیز لیتا ہے اور قیمت ادا کرنے کے واسطے سال کے آخر کا حصہ مقرر کرے ۔ یورپ کے اخبار تو عموماً رقم پیشگی وصول کئے بغیر کسی کے نام اخبار جاری ہی نہیں کرتے اور عموماً ان کے اخبار سال بھر اچھی حالت میں چل جاتے ہیں گو ممکن ہے کہ بعض دفعہ اخبار کے یکدفعہ بند ہو جانے سے خریداروں کے ساتھ وہ معاملہ ہو ۔ جو بنک میں روپیہ جمع کرانے والوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے ۔ لیکن ہندوستان میں عموماً یہ دستور ہے کہ جو لوگ قیمت دے دیتے ہیں وہ نادہندوں کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں اور اخبار والے صاحب درمیان میں اپنا حصہ لے کر الگ ہو جاتے ہیں اور یہ ایک معیوب بات ہے ۔ اب تو ملک ہند کے بہت سے اخبارات نے بھی یہ طرز اختیار کیا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت آنے کے اخبار جاری نہیں کرتے خیر یہ تو دوسرے اخبارات کا معاملہ رہا ۔ اب میں اپنے سلسلہ کے اخبارات کی طرف توجہ کرتا ہوں ہمارے اخبار سب اپنے ساتھ ایک دینی غرض رکھتے ہیں اور ہمارے خریدار بھی اپنی خریداری کے وقت عموماً دینی اغراض کو مدنظر رکھتے ہیں ۔ اخبار بر لگنے یا بھلا نکلے بے پہنچے یا بر وقت وہ بہرحال اس کا سالانہ چندہ خوشی سے ادا کر دیتے اور اس کو ایک ثواب کا کام جانتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کا سپرٹ رکھنے والے لوگ سب نہیں اور اخبار کا معاملہ ایسا ہے کہ بعض احمدی براوروں کی تحریک سے یا خود بخود بعض غیر احمدی بھی اخبار جاری کرا دیتے ہیں اور بدر کے رجسٹروں میں میں سینکڑوں کی رقم ایسی دیکھتا ہوں جو خریداروں کے نام بقایا ہے ۔ اور خریدار ہیں کہ ادا کرنے کا نام نہیں لیتے ۔ وی پی کرو تو واپس خط لکھو تو

جب تک اخبار پہنچتے گئے چپ چاپ لیتے گئے۔ بند کر دیا تو بھی خاموش ہو رہتے۔ اخبار کو اگر نقصان پہنچتا ہے تو ایسے ہی لوگوں سے پہنچتا ہے۔ ورنہ تمام خریدار برابر قیمت دینے والے ہوں تو نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔

ان باتوں کو دیکھ کر بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے۔ کہ اخبار کی قیمت کے واسطے پیشگی کا ہی قاعدہ مقرر کر دیا جاوے۔ لیکن پھر خیال آتا ہے۔ کہ ہر ایک شخص کے حالات اور طبائع مختلف ہیں کوئی اس بات کو برداشت کر سکے گا اور کوئی نہ کر سکیگا۔ اس واسطے پھر ایسا کرنے سے طبیعت رکتی ہے۔

اب اس وقت بدر فنڈ مقروض ہے اور بمشکل تمام سال گزارا گیا ہے اور ان احباب کی خدمت میں جو بغرض ثواب پیشگی قیمت کے ساتھ امداد دینے کی عادت رکھتے ہیں ان کی خدمت میں اخبار بدین غرض وی پی کیا جاتا ہے۔ کہ وہ وصول کر کے مشکور فرماویں۔

رخصت

چونکہ ان ایام میں بسبب جلسہ مطبع کے کارپردازان کو حضرت اقدس علیہ السلام اور دیگر بزرگوں کی تقریروں اور وعظوں میں شامل ہونا ضروری ہے اس واسطے مطبع ایک ہفتہ کیواسطے بند رہیگا۔ عام طور پر دوسرے اخباروں میں بھی قاعدہ ہے کہ سال کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت مطبع والوںکو ... دی جاتی ہے لیکن اسجگہ خاص ضرورت یہ بھی ہے کہ سب کا جلسہ میں شریک ہونا اور بیرونی احباب کے ساتھ ملاقات کرنا ضروری ہوتا ہے پس ۲ جنوری کا اخبار نہیں نکلیگا لیکن اس کے عوض ۱۰ جنوری کے اخبار میں چند اوراق زائد لگا دئے جاوینگے اس طرح دونوں نمبر اکٹھے سمجھے جاوینگے۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۴ کالم ۳)

تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں اس وقت کیوں دوکانیں بند نہیں کر دیتے۔

مرض سل کا علاج ایک دوست کا ذکر تھا کہ وہ امراض سل و دق میں مبتلا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ امراض سینہ میں گرفتار تھا ڈاکٹر نے اس کو مشورہ دیا کہ سمندر کے کنارے کچھ مدت رہے ایسا کرنے سے وہ بالکل تندرست ہو گیا اور اب تک زندہ ہے۔

مخالفت کیوں بند سیالکوٹ کا ذکر تھا کہ اب مخالفوں کا چنداں زور نہیں رہا حضرت نے فرمایا جب کسی کی مخالفت شروع ہوتی ہے تو ایک فریق ضرور تھک کر رہ جاتا ہے۔ مدعی اگر کاذب ہو تو وہ لوگوں کی مخالفت سے تنگ آکر تھک جاتا ہے اور اپنا کام چھوڑ دیتا ہے اور اگر وہ صادق ہو تو اس کے مخالف اپنی مخالفت میں بالآخر تھک کر رہ جاتے ہیں۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اور یہی حال تمام انبیاء کے زمانہ میں ہوتا رہا۔ صادق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے لیکن مخالفوں کے درمیان جہاں تعصب اور بے وقوفی دونوں باتیں مل جاتی ہیں وہاں بہت ہی زہریلا اثر ہوتا ہے۔

مباہلہ کرنیوالے فرمایا جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے۔ خدا تعالےٰ نے سب کو ہلاک کر دیا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے آپ موت مانگی۔ مخالفوں کو چاہیئے کہ اس بات پر غور کریں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ جو شخص مقابلہ میں آتا ہے وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ خدا تعالےٰ اس کے مقابلین کو نیست کر دیتا ہے اور اس کو دن بدن سرسبزی ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے مخالفوں میں بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو کہ سچے دل سے ہمارے برخلاف دعائیں لگتے رہے اور ہم کو اسلام کا دشمن جان کر ناکیں رگڑتے رہے لیکن کیا خدا تعالےٰ اسلام کا بھی دشمن تھا۔ کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو کہ سچے مسلمان تھے اور ان کے بالمقابل جس کو وہ اسلام کا دشمن اور دجال یقین کرتے تھے اس کو خدا تعالےٰ نے زندہ رکھا اور اس کے سلسلہ کو روز بروز ترقی دی۔

۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء کی صبح کو سیر میں ایک شخص نے چند ایک سوالات پیش کئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ جبکہ خدا تعالیٰ ازل سے خالق ہے اور ابد تک ہے اور روح بھی ہمیشہ سے اس کی خلق میں شامل ہیں اور ہمیشہ چلے جائیں گے تو پھر آریوں کے اعتقاد کے مطابق روح بھی ازلی اور ابدی ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ بات درست نہیں اس سوال میں مغالطہ دیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیشہ سے خالق ہے۔ مگر اس کے تمام صفات کو دیکھنا چاہیئے۔ وہ محی ہے اور ممیت بھی ہے۔ اثبات بھی کرتا ہے۔ تو محو بھی کرتا ہے۔ پیدا بھی کرتا ہے۔ فنا بھی کرتا ہے۔ اس بات کی کیا دلیل ہے۔ کہ روح کو فنا نہیں۔ اور کہ یہی روح ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ وہ جب تک کسی کو چاہے رکھے۔ ہر ایک چیز فنا ہو جانے والی ہے۔ باقی رہنے والی ذات صرف خدا کی ہی ہے۔ روح میں جبکہ ترقی بھی ہوتی ہے۔ اور تنزل بھی ہوتا ہے۔ تو پھر اس کو ہمیشہ کے واسطے قیام کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب تک روح کا قیام ہے وہ امر الٰہی کے قیام کے نیچے ہے۔ خدا کے امر کے ماتحت ہی کسی کا قیام ہو سکتا ہے اور وہی فنا بھی کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ خالق بھی ہے اور ہمیشہ خلق کو مٹاتا بھی ہے۔ مسلمان قدامت کا قائل ہے۔ مگر قدامت نوعی کا نہ کہ قدامت شخصی کا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ پہلے کیا چیزیں تھیں اور کیا نہ تھیں۔ اگر اس کے برخلاف قدامت شخصی کا عقیدہ رکھا جاوے۔ تو وہ دہریت میں داخل ہونا ہوتا ہے

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

رسید زر

۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء	نمبر ۱۴۸۵	محمد بخش صاحب	۱۲/
" " "	۵۰۳	آغا حسن صاحب	۳/
" " "	۱۳۰۲	محمد عبد اللہ صاحب	۴/
۴ " "	—	گوہر علی صاحب	[illegible]
" " "	۴۱۹	احمد الدین صاحب	[illegible]
۴ " "	۱۲۲۵	غلام حیدر صاحب	[illegible]
۴ " "	—	عمر الدین صاحب	[illegible]
۴ " "	—	عبد العلیم صاحب	۱۲/
۴ " "	۳۱۱	علی محمد صاحب	۱۲/
۵ " "	۱۴۰۰	محمد حسین صاحب	۸/
۱۳ " "	—	طفیل حسین صاحب	۱۲/
۴ " "	۹۰۳	ڈاکٹر ممتاز علی صاحب	[illegible]
۱۴ " "	۵۰۹	عبد الحکیم خان صاحب	۱۲/
۱۴ " "	۱۳۹۰	غلام مرتضیٰ صاحب	[illegible]
۱۵ " "	۸۴	مولوی صفدر حسین صاحب	۱۲/
۱۵ " "	۴۳۱	محمد جعفر خان صاحب	[illegible]
۱۵ " "	۱۴۹۳	محمد صدیق صاحب	[illegible]
۱۵ " "	—	محمد شفیع صاحب	۱۵/
۱۶ " "	۱۳۹۳	مبارک علی صاحب	[illegible]
۱۶ " "	۷۴۲	محمد صدیق صاحب	۱۲/
۱۷ " "	۱۳۰۲	محمد خموی صاحب	[illegible]
۱۷ " "	۹۵	مولا بخش صاحب	۱۲/
۱۷ " "	۱۳۴۸	محمد جان صاحب	[illegible]
۱۸ " "	۷۸	قادر علی صاحب	۱۲/
۱۸ " "	۱۳۰	فتح حسین صاحب	۱۲/
۱۹ " "	۵۲	عبد الرحمان صاحب	[illegible]
۲۰ " "	۱۳۵۴	عبد الحق صاحب	[illegible]
۲۰ " "	۱۸۶	چودہری احمد الدین صاحب	۱۲/
۲۰ " "	۲۱۰	عبد الشکور صاحب	۱۲/
۲۲ " "	۱۵۹	امر الہی صاحب	۱۲/
۲۲ " "	۱۲۴۳	حشمت اللہ صاحب	۱۰/
۲۳ " "	۵۹۹	چوہدری اللہ دتا صاحب	۱۰/
۲۳ " "	۲۴۳	مرزا غلام رسول صاحب	۵/

جلسہ تشحیذ الاذہان

چونکہ مہمانوں کی کثرت ہے۔ جن کے واسطے وضو وغیرہ کا انتظام بھی بار بار ہونا مشکل ہوتا ہے اور نیز ان سب کے ایک جگہ کہانے کا انتظام ضروری ہے۔ اس واسطے ظہر اور ساتھ عصر کی نماز آج ۲۵ دسمبر کو جمع کی گئی اور حضرت اقدس مسجد اقصےٰ میں نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد اندر تشریف لے گئے اور احباب جلسہ تشحیذ الاذہان میں شامل ہونے کے واسطے نئے مہمان خانہ کے ساتھ کے میدان میں جمع ہوئے جہاں کہ چٹائیوں اور دریوں کے ایک فراخ فرش کے علاوہ بنچوں اور میزوں اور کرسیوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب صدر جلسہ ہوئے اور سب سے اول قرآن شریف سنایا گیا اس کے بعد صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب (بانی انجمن نے) ایک مختصر تقریر میں حالت زمانہ اور ضرورت مصلح پر تقریر کرتے ہوئے انجمن کے اغراض پیش کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو نور دنیا میں بھیجا ہے۔ اس کے ذریعہ سے احمدی نوجوانوں میں محبت اور یگانگت قائم کرنا اور تاریخ زمانہ پر روشنی ڈال کر ان کو ہدایت کی طرف لگانا اور نوجوانوں کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی توجہ کرنا اس انجمن کا اصلی مقصد ہے اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے اور سالیانہ جلسوں میں تقریریں کی جاتیں ان کے بعد سکرٹری انجمن حافظ عبد الرحیم صاحب نے ان بزرگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انجمن اور اس کے مقاصد میں امداد کی ہے اور شکریہ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب اور خادم راقم اور ایڈیٹر صاحب الحکم اور منشی حبیب الرحمان صاحب اور سیٹھ عبد الرحمان صاحب اور بابو اقبال علی اور دیگر احباب کا بالخصوص ذکر کیا اور اس بات پر افسوس کیا ہے کہ انھوں نے باہر سے ڈیلیگیٹ بلوائے تھے۔ اس کی طرف جماعت نے کافی توجہ نہیں کی صرف دو جگہ سے ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے ہیں ایک تو جماعت شملہ نے بابو فضل الٰہی صاحب کو مقرر کیا اور دوم جماعت لاہور نے بابو عبد الحکیم صاحب کو مقرر کیا اس کے بعد بابو عبد الحکیم صاحب نے انجمن کی ضروریات اور اس کے مفید ہونے پر اور لاہور میں ایک احمدیوں کی لائبریری کے قیام پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس کے بعد صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے قرآن شریف میں سے اللہ نور السموات والارض الخ پڑھ کر اور ترجمہ اور تفسیر کر کے وعظ فرمایا۔ جس میں دکھایا کہ یہ انجمن اور دوسری انجمنیں بلکہ ہر ایک شخص اور ہر ایک جماعت اپنے مقاصد میں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے اور کامیابی کا ایک ہی راستہ دکھایا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا اور عاجزی اور گڑگڑانا اور رونا اور تسبیح اور تنزیہ باری تعالیٰ سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سے جو کچھ ملے۔ اس پر شکریہ کرنے اور اعمال صالح کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حضرت مولوی صاحب موصوف کی تقریر قلمبند کر لی گئی ہے اور کسی اگلے اخبار میں انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کی جاوے گی۔

نئی آمد آج ۲۵ تاریخ کو جموں سے خلیفہ نور الدین صاحب اور اخویم مولوی محمد صادق صاحب اور لائلپور سے بابو اصغر علی صاحب اور بابو نور الدین اور دیگر بہت سے تشریف لائے۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور بابو اقبال علی صاحب آگرہ سے۔

بیعت نماز ظہر کے قبل بہت سے آدمیوں نے بیعت کی اور حضرت امام کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ چونکہ بیعت کرنے والوں کی کثرت تھی اور سب کے سب حضرت اقدس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس واسطے ایک شخص نے اپنی پگڑی اتار کر حضرت کے ہاتھ پر رکھ دی اور سب نے اس پر ہاتھ رکھ لئے اور بیعت کے الفاظ دہرائے گئے۔ یہ جماعت کو خدا تعالیٰ بڑھانا چاہتا ہے۔ اب اس کو شمار کرنا کہ ایسے وقت میں بیعت کرنے والوں کے ناموں کے لکھنے اور چھاپنے کا انتظام بھی مشکل ہو سکتا ہے ایک دوست کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ جس قدر ہو سکے بیعت والوں کے نام تحریر کر لیں۔

فضلدین نمبر ۳

میری

بعض اپنے مکرم احباب کی زبانی شنید تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بے جا کبھی ممکن نہیں کہ مقابلہ مین رک سکے۔ میرا بھی گمان تھا۔ کہ مولوی جی تلبیس حق کے لئے میرے مضمون پر اخبار کے چند ورق اونٹ پٹانگ لکھ کر سیاہ کرین گے۔ مگر آپ کے اہلحدیث کے دو نمبر جو میرے مضمون کے بعد نکلے دیکھ کر اب میری پہلی رائے تبدیل ہو کر یہ قرار پایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیوں کے دلایل اور مضبوط بینات کا ذکر کر جاوے ہمیشہ جناب کو علماء سوء کی طرح متشابہات پر اڑنے کی عادت رہی ہے۔ ابتدا سے جب سے آپ نے احمدیوں کی ناحق مخالفت شروع کی۔ آپ کا فی قلوبہم زیغ کا وتیرہ ہے۔ اس فاماناً طریق (بر امشیبہ) کا پتہ آپ کے اخبار کی ورق گردانی سے لگ سکتا ہے۔ اس حیا سوز نے کہین اون بینات کا ذکر کیا ہو۔ جن پر اللہ تعالے نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی اور اون آیات کا بیان کیا ہو۔ جن کو ہمارے امام نے روح القدس کی تائید سے بیان فرمایا ہے ہرگز نہین۔ نہ معلوم یہ فطرت آپ کو وراثۃً ملی یا کسی مسل کی رفاقت کا نتیجہ ہے۔ جہاں کہین اس احمدی سلسلہ کا ذکر کیا ہے۔ ایسے بودے اور کمزور نکتہ چینی اور حرف گیری کا ہے کہ جن سے آپ کی کمینہ طبیعت کا پتہ لگتا ہے۔ خدا تعالے کے ہزاروں ہزار نشانات جو اپنے اس مامور علیہ السلام کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے۔ اس ناعاقبت اندیش نے اون پر مدتوں نکتہ چینی کرکے جو خلاصہ پیش کیا ہے۔ وہ الہامات ہے جس کو پڑھ کر آپ کے علمی دعاوی پر تعجب آتا ہے۔ اب بھی اگر یوالا تو اپنے پہلی عادت کے مطابق تمام سچے اور صحیح واقعات کی حقیقی صورت کو نظر انداز کرکے اون کو کمینہ فا شکل میں ظاہر کریگا۔ بہرحال اب مین اپنے اس نمبر کو شائع کرتا ہون۔

مین اپنے اس سے پہلے مضمون مین امرت سری مخالف کے رؤیاء کے ضروری پہلو پر بحث کرکے اس کی رؤیاء کا افترا ہونا اور نتیجہ ثانی (فرض کیا کہ خواب کچھ ہے) اس کی خود کردہ تعبیر کا بطلان اسی کے مسلمات سے ثابت کرکے اس رویاء کی صحیح اور سچی تعبیر اصول تعبیر کے مطابق ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں۔ مگر آج ابھی باقی ماندہ حصہ مولف کے اسی خواب کا جس کے ایک حصہ پر بحث کر آیا ہوں۔ باقی حصہ بھی بغیر کسی قسم کی گفتگو کے نقل کرکے آخر مین اس کے ایک عذر پر عرض کرونگا۔

چونکہ ہمارے فاضل اجہل کی عبارت ان ناظرین کے لئے جنھوں نے اس کا مولفہ رسالہ "الہامات" ملاحظہ نہین فرمایا مطلب خیز نہ ہوگی۔ اس لئے آپ کے مفہوم کو اپنے لفظوں مین بیان کرتا ہون۔ فرماتے ہیں۔ مین نے اس رؤیا مین حضرت مرزا صاحب کی خدمت مین عرض کیا کہ مین یہ مانتا ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبی ناصری

---

۱ آپ کے (امرت سری ملاں) نامہ لو فراین ہونے مین اگر کسی کو شبہ ہو۔ تو فضلدین نمبر ۲ کے وہ منقولہ اشعار جو آپ کی بعض تالیفات سے لکھے گئے تھے۔ ملاحظہ کرے۔ اگر اطمینان نہ ہو تو تلافی مافات کیواسطے آپ کے یہ منقولہ اشعار جو آپ کے اخبار اہلحدیث سے نقل کرتا ہون۔ پڑھ لین۔ گو اشعار دوسرے شاعرون کے کلام سے ہین۔ مگر چونکہ آپ نے ان کو اپنے مذاق کے مطابق اپنی تصنیفات مین نقل فرمایا ہے لہذا ان اشعار کو آپ کے اصلی مذاق کے جو آپ کی خباثت طبعی کا تقاضا ہے دال بالمطابقہ کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ ہوش آتا ہے تو آتے ہیں ستانا دل کا

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں
ناسمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمین

کبھی معشوق ہم بھی تھے جو کہلاتے ہیں اب عاشق
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہین

یہ سب کہنے کی باتین ہین ہم ان کو چھوڑ بیٹھے ہین
جب آنکھیں چار ہوتی ہین محبت آہی جاتی ہے

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو۔
خدا جانے پری ہو۔ حور ہو۔ انسان ہو کیا تم ہو۔

بلائین زلف جانان کی اگر لیتے تو ہم لیتے

۲ اس امر کے واضح کرنے کی یہ ضرورت پڑی ہے۔ کہ کہین ہم پر مولوی صاحب اسمٰعیل علیگڑہی اور غلام دستگیر قصوری کی منقولہ عبارات کی طرح بلفظہا محکی عنہ کا بے جا سوال نہ کرین۔ ناظرین کو شاید معلوم ہوگا۔ کہ ان دونوں مولویوں نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ مین مباہلہ کرکے اپنی ہلاکت چاہی تھی۔ جس کے مطابق وہ سزایاب ہو کر آیات اللہ قرار پائے۔ ہمارے امام نے جب ان کا کہین تذکرہ فرمایا۔ تو امرت سری مولوی نے حق پوشی کی راہ سے ایک بیہودہ عذر اٹھایا۔ کہ حضور نے جو عبارتین نقل کی ہین بعینہ ان کے رسایل میں نہیں ہین (اس اعتراض کو امرت سری مخالف نے بار بار پیش کیا ہے۔ اگر کہین موقعہ ہوا تو انشاء اللہ اس کے متعلق ایک مستقل مضمون بتوفیق ایزدی ہدیہ ناظرین کرون گا۔

۳ مولف کی اپنی عبارت اس طرح ہے " مین ثناء اللہ ان حضرت میرزا صاحب سلمہ ربہ) کے قریب بیٹھ گیا اور سوال کیا کہ آپ کی مسیحیت کے دلائل کیا ہین۔ اپ نے فرمایا کہ تم دو زینے چھوڑ جاتے ہو۔ پہلے حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ۔ دوم عدم رجوع موتی کا مسئلہ طے ہونا چاہئے۔ مین نے عرض کیا کہ آپ ان دونوں کو طے شدہ ہی سمجھین۔ میری غرض یہ ہے کہ اس پیش گوئی کے الفاظ مین جتنے لفظوں کی حقیقت محال ہے۔ ان کو چھوڑ کر باقی الفاظ مین مجاز کیوں مراد ہے۔ یعنے اگر بجائے مسیح کے مثیل مسیح بھی آوے تو ان مقامات پر جہان کا ذکر احادیث صحیحہ مین آیا ہے کیون نہ آئے۔ کیونکہ ان مقامات پر مسیح یا مثیل مسیح کا آنا محال نہین "

فوت ہو گئے ہیں۔ اور یہ مسئلہ میری سمجھ میں طے ہو گیا ہے۔ یعنی ان تمام احادیث کی پیشگوئیوں میں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے۔ سمجھتا ہوں کہ ان سے حضرت مسیح نبی ناصری کی بذاتہ آمد مراد نہیں۔ بلکہ ان پیشگوئیوں میں کسی مثیل مسیح کی بشارت ہے۔ جو امت محمدیہ میں سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان مضامین حدیثیہ سے حضرت مسیح نبی ناصری کی بذاتہ مراد ہونا محال ہے۔ (ناظرین اس کو خوب یاد رکھیں) مگر میرے فہم میں یہ امر نہیں آیا۔ کہ اگر آپ مثیل مسیح ہیں۔ تو آپ ان مقامات پر جہاں کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کیوں نہ گئے۔

سلہ اس اقرار کے علاوہ رفع مسیح بجسدہ العنصری کے ابطال پر آپ اپنے رسالہ الہامی کتاب کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں کہ "خدائی مذہب اور تعلیم میں سب بنی آدم شریک ہیں۔ سب کا اس میں مساوی حصہ ہے۔ جیسا کہ اور سب قدرتی چیزوں میں سب برابر ہیں۔ بلکہ دین الٰہی کا تقاضا یہی ہونا چاہئے کہ جس سے سب لوگ لیں" اگر یہ فرض کیا جاوے۔ کہ حضرت مسیح کے بجسدہ العنصری آسمان پر جانے کی تعلیم خدائی مذہب میں ہے تو چونکہ خدائی مذہب اور تعلیم میں سب بنی آدم شریک اور سب کا اس میں مساوی حصہ ہے۔ جیسا کہ تمام قدرتی چیزوں میں اور اس میں کسی انسان کو کسی طرح کی کوئی خصوصیت نہیں ہوتی۔ گو وہ بشر رسول ہی کیوں نہ ہو۔ [illegible] ہے کہ تمام انسانوں کا آسمان پر بجسدہ العنصری رفع حضرت مسیح کی طرح ممکن ہو۔ مگر یہ بات اسلامی تعلیمات اور ربانی ہدایات کے جسقدر نقیض ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

دوسری دلیل اس اعتقاد کے ابطال میں آپ اسی رسالہ کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔ "کہ خدا کی طرف سے وہ کتاب ہو سکتی ہے جس کی تعلیم بھی ایسی ہو۔ کہ بداہت عقل اس کے مخالف نہ ہو" اگر رفع مسیح بجسدہ العنصری کا اعتقاد جو بداہت عقل اور قوانین الٰہیہ کے خلاف ہے قرآن مجید یا احادیث صحیحہ کی تعلیم مانا جاوے تو عیاذاً باللہ ان دونوں کو جواب دینا پڑتا ہے۔ اسی کی تائید میں آپ نے ترک اسلام کے صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے۔ کہ "قدرتی تعلقات جو قدرت نے وابستہ کر رکھے ہیں۔ وہ کبھی نہیں ٹوٹتے" چونکہ رفع مسیح علیہ السلام بجسدہ العنصری عقیدہ قدرتی تعلقات میں فرق پیدا کرتا ہے اس واسطے یہ اعتقاد سراسر باطل ہے۔ در اصل فطرۃ اور قانون قدرت خدا کا فعل ہے اور الہامی کتاب اس کا قول و فعل میں اگر تطابق نہیں۔ تو قول غلط ہے" ترک اسلام صفحہ ۲۹

پیر صاحب نے ترک اسلام کے صفحہ ۱۴ پر تو فیصلہ کیا ہے۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے یہی مراد ہے۔ کہ محفوظ جگہ جا پہنچے۔ اس کے متعلق صفحہ ۲۸ و ۲۹ ترک اسلام میں لکھتے ہیں۔ "خدا کے تمام کام اور احکام ہمیشہ مخفی طور پر جاری ہوتے ہیں کبھی کسی کو خدا نے سامنے آکر طمانچہ یا مکا نہیں مارا۔ جو کوئی خدا کے اس وصف سے انکاری ہے۔ وہ حقیقت میں خدا ہی سے انکاری ہے" پس یہ کہنا کہ حضرت مسیح کو خدا نے پکڑ کر آسمان پر اٹھا لیا۔ یہ ایک خیال ہے جو صفات الٰہی کی ناواقفی سے پیدا ہوا ہے۔ بلکہ اس آیت کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہودیوں نے حضرت مسیح کے پکڑنے اور تکلیف پہنچانے میں ہر طرح سے خفیہ سے خفیہ تدبیریں کیں۔ خدا نے اس کے بچانے کی خفیہ تدبیریں اور مخفی احکام جاری کئے۔ پس خدا کی تدبیر سب پر غالب آئی۔" ترک الاسلام صفحہ ۲۹

ان عوام کالانعام یا حجرہ نشین علماء کا خیال کہ حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ نے بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ اس زمانہ کی غیر اقوام کے لئے عجیب مضحکہ انگیز جہالت ہے۔

شہ نزول کے معنے میں مولف رسالہ الہامی کو ہمارے ساتھ اتفاق ہے اور حق بھی یہی ہے کہ جب وفات مسیح اور عدم رجوع موتیٰ کا مسئلہ ثابت ہے۔ پھر نزول کے معنے میں اہل سنت ناواقف ہے کسی ناداں کا حضرت نزول کے لفظ کو حضرت مسیح کے ان معنے کے ساتھ آسمان سے اترنے کے معنے بتانا تو سراسر جہالت ہے۔ ان حضرات شیخان پر تعجب آتا ہے۔ جو صفحہ کے اسفار پڑھنے کے مدعی ہیں اور اتنا پتہ نہیں کہ قرآن کیا کہتا ہے اگر زبان کے محاورات سے آگہی نہ تھی۔ تو اسلامی محاورے بھی بھول گئے۔ قرآن میں ہے ۱۔ انزلنا الحدید ۲۷/۲۵ ۔۲۔ قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم ۔۳۔ انزل لکم من الانعام ۲۳/۶ ۔۴۔ ان من شیٔ الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم ۱۴/۲ ۔۵۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم آیات اللہ ۲۸/۱۱ ۔۶۔ قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم ۸/۲ پھر احادیث میں دجال کے متعلق فرمایا ہے ۱۔ ینزل الدجال بھذہ السبخة ۔۲۔ ینزل الدجال۔ اگر ان کو نعم البدل قرآن روایات میں سے جن میں حضرت مسیح موعود کے متعلق خروج اور بعث کے الفاظ مروی ہیں۔ نزول کے معنے حل کر لیتے۔ خرج من مکة ونزل یثرب تو خاتم النبیین کے متعلق بھی آیا ہے۔ اگر یہ صحیح تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے ہیں۔ اور انہوں نے ہی واپس آنا تھا۔ تو اس کے لئے رجوع چاہئے تھا۔ نہ کہ نزول۔ ایسا ہی رفع کے لفظ سے آسمان پر اٹھائے جانے کے معنے کا گمان کرنا باطل ہے۔ رفع ضد ہے وضع کی۔ (اللھم ارفعنی ولا تضعنی) الرفع الی اللہ التقرب۔ منہ

سہ یہ ہے حضرت مسیح کی بذاتہ آمد کس طرح مراد ہو سکتی ہے علاوہ ازیں نصوص قطعیہ شرعیہ کے جو حضرت نبی ناصری مسیح علیہ السلام کی وفات پر دلالت قطعی رکھتی ہیں۔ جیسے معراج کی حدیث جس میں حضرت نبی کریم نے حضرت عیسے کو اموات میں دیکھا۔ اور یہ حدیث لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ اور آیت ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ جس سے تمام صحابہ کا اجماع ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ان کے نزدیک ہرگز حضرت عیسے زندہ نہ تھے اگر یہ بات تھی تو ہمیں کوئی بتائے کہ حضرت صدیق اکبر کا اس آیت کو پڑھنا کیا معنے رکھتا ہے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نبی کریم کی وفات پر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸)

استدلال کر کے کیسے صحیح ہو سکتا ہے اور اس اعتقاد سے تو نبی کریم کی ختم نبوت کا عقیدہ اور خیر الامم کی عزت و الائتقی کو سخت صدمہ ہے باطل ہوتی ہے۔ کیسے غضب کی بات ہے کہ امم سابقہ کی عورتیں بھی مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوں۔ مگر یہ امت ایسی بدقسمت ہو کہ جاوے کہ اس کے اعلیٰ افراد بھی خدا کے اس انعام و فضل کے قابل نہ ہوں۔ اس سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر جو ناپاک حملہ ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ کی قوت قدسی کا اتنا اثر بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اپنی بگڑی امت کے لئے کوئی مصلح ہی پیدا کر سکے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اکرام پہلے انبیاء پر ختم ہو گئے۔ کیسے غیرت کا مقام ہے کہ یہودی بننے کے لئے تو یہ امت ہو۔ مگر اصلاح کرنے کے واسطے بنی اسرائیل کا ایک تابع نبی انیس بیس سو سال بعد آوے۔ یہ پھر یہ امت خیر الامم ہوئی یا شر الامم۔

اگر فرض بھی کر لیں کہ حضرت عیسٰی ہمارے نبی کریم کے تابع ہو کر آویں گے۔ تو بھی ختم نبوت کا مسئلہ قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اگر کوئی نبی کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت اس کی مسلوب نہیں ہو جایا کرتی۔ یہ تو مولوی صاحبان کے خیالات ہیں۔ پھر بطلان استقراء سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی نبوت سے الگ ہوا ہو۔ یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی دوسری امت میں داخل ہوا ہو۔ ہمارے زمانہ کے علماء کے لئے اس سوال کا جواب بہت ٹیڑھا کھیر ہے۔ اگر حضرت مسیح امتی ہیں تو پھر جب حدیث اعملوا امتی اور ان للہ تعالیٰ [illegible] علی راس [illegible] کل مائۃ سنۃ [illegible] صدیوں سے مرتے ہیں۔ اگر نبی ہیں تو محمدی دور کے بعد کسی نبی کی نبوت کا اعتقاد مسئلہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ [illegible]

۱۹۲۶ء [illegible] دسمبر سنہ [illegible] [illegible]

۸	[illegible]	[illegible] صاحب	[illegible]
۸	[illegible]	میرزا [illegible] حسین صاحب	[illegible]
۹	[illegible]	[illegible] صاحب	[illegible]
۱۰	[illegible]	سلطان احمد صاحب	[illegible]
۱۱	[illegible]	غلام حسین صاحب	[illegible]
۱۲	[illegible]	رحمت اللہ صاحب	[illegible]
۱۳	[illegible]	کریم الدین صاحب	[illegible]

ضروری اطلاع

ہم یہ وقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری سنہ ۱۹[illegible] سے ہر قسم کا چندہ نام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان [illegible] چاہیئے۔ خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو یا زکوٰۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا دسواں حصہ یا عید فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ۔ غرضیکہ سوائے لنگر خانہ کے روپیہ کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیئے۔ ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندہ کے ساتھ شامل کر کے بھیجنا ہو تو اختیار ہو گا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ ہی کے نام بھیج دیں اور محاسب اسی کو حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا مگر اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ لکھا ہو اور [illegible] بابت ہو اور کتنا کتنا روپیہ کس [illegible] [illegible] میگزین کی [illegible] اشاعت اسلام [illegible]

نوٹس

جن خریداران کی قیمت اخبار بابت سنہ ۱۹[illegible] بقیہ بقایا گذشتہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹[illegible] تک وصول نہ ہو جاوے گی ان کے نام اخبار بند کیا جاویگا اور بقایوں کی وصولی کے واسطے مناسب ذرائع استعمال کئے جاویں گے۔

روپیہ ہو یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ [illegible] مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے [illegible] دسواں حصہ ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے یا کسی [illegible] کی قیمت ہے۔ جو رسالہ الوصیت کے وقت انجمن کو دی گئی ہے یا کسی مکان کا روپیہ کرایہ ہے یا کسی زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے۔ غرضیکہ پورے طور کے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے جس سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاویں گی اور بعد ازاں تمام رقوم کی فہرست کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہیں گی۔ جس شخص کو رسید [illegible] نہ پہنچے کہ [illegible] [illegible] سے [illegible]

[illegible] محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ۔ اس امر کا ذکر کرنا از بس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے۔ شرائط مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کے زمین باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دیا جاوے۔ سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ دے۔ سو اس کو الگ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ الگ الگ شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

رسید زر

[illegible] دسمبر سنہ ۱۹[illegible]ء [illegible]
[illegible]
[illegible]

خضاب ٹاپ

صبح پیری کو شام جوانی سے مبتدل کرنیکا اس زمانہ میں کون آرزومند شایق نہ ہوگا جن لوگوں کے بال سفید ہو چلے ہوں انکا ذکر کیا ہے اچھے سن بزرگوار بھی سفید ریش کہلانے سے اگر ظاہر اطہور نہیں۔ تو دل میں ضرور افسردہ ہوتے ہونگے۔ ہمارا خضاب انشاءاللہ اس افسردگی کے دور کرنے میں کامیاب ہوگا ہمیں زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہیں۔ اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس خضاب میں کالا شک جیسی مضر شئے نہیں ہے تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہیں قیمت فی بکس ۱۲ - علاوہ محصولڈاک۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیاں اعضاء رئیسہ کی قوت بڑھانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے میں بے نظیر ہیں

یہ مشہور و معروف گولیاں اپنی خوبیوں اور فوائد کے سبب عالم مشہور ہو چکی ہیں ضعف اعضائے رئیسہ۔ ضعف اعصاب ضعف دماغ آنکھوں کی کمزوری وغیرہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ کمزور کو طاقتور بوڑھوں کو جوان اور جوان کو جوانمرد بنانے میں ازبس مفید۔

اگر آپ ان سربستہ رازوں کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہیں چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلز استعمال کریں۔

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی میں سخت فتور پیدا کر چکے ہیں تو ان گولیوں کو استعمال کر کے ضرور ہی فائدہ اٹھاویں اگر آپ کا دماغ چکراتا ہو ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو۔ تو ان گولیوں کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے اگر آپکو نسیان ہو اور ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپ کے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیوں کو دور کرنے کے لئے جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فایدہ بخشتی ہیں اگر آپ بڑھاپے میں بھی اپنی طاقت کو نوجوانوں کی طرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور اگر ہر ایک کام میں دلچسپی پیدا کر کے اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان گولیوں کو جو اندرونی خرابیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ استعمال کریں۔ نوٹ - مرض کا مفصل حال تحریر فرماویں - قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک

المشتہر - ڈاکٹر ع ا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

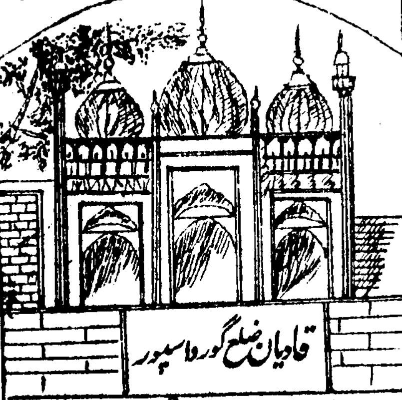

قادیان ضلع گورداسپور

BADR - QADIAN

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

ایں مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ایجان منتظر خوش باش کا آمد لستان

جلد ۶ — نمبر

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

گرچہ گویم بانو گرائی چہاد رقادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی عوض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ... ... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
انبیا و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از شقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز صبح و عشاء و جنتری

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ذی الحجہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت صبح	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت عشاء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ذی الحجہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت صبح	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت عشاء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ۔ بعض دوستوں کی فرمائش سے یہ اوقات تجربۃً لکھے گئے ہیں اور لاہور کے وقت کے مطابق ہیں اگر مفید ثابت ہوئے۔ تو باقی اوقات بھی لکھے جاوینگے مگر مختلف شہروں میں فرق پڑ جاتا ہے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین! اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۶ | بدر - مورخہ ۲ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۳

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

(سلسلہ کے واسطے دیکھو پچھلا پرچہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

ڈوئی لکھتا ہے - کہ اس تار کے ملنے پر مجھے پورے طور سے معلوم ہوگیا کہ کتنی بڑی بھاری بغاوت اور خیانت کا منصوبہ میری مخالفت میں کیا گیا ہے - اس واسطے میں فوراً اس ملک سے چل پڑا تاکہ خود جاکر ہر ایک بات کا فیصلہ کروں اور اپنے بنائے ہوئے شہر کو اور اپنے مریدوں کو اس غاصب کے ہاتھ سے چھڑاؤں - لیکن جب میں وہاں پہونچا تو میں نے دیکھا - کہ والی واسنے قریبا تمام شہر کو میرے مخالف کر رکھا ہے - تھوڑے تھے جو مجھ پر ایمان رکھتے تھے - بہت ہی تھوڑے آدمی مجھے لینے کے واسطے اسٹیشن پر آئے - شہر میں داخل ہوکر معلوم ہوا - کہ میری تمام جائیداد اور مکانات اور ہر ایک چیز جو میری تھی - اس پر مخالفانہ قبضہ ہے - یہاں تک کہ میرا بستر جس پر میں رات کو آرام کرتا تھا - وہ بھی چھین لیا گیا ہے - مخالفت نہایت سخت تھی - اس واسطے مجھے ناچار عدالت کی طرف جھکنا پڑا - یہاں تک ڈوئی کا اشتہار ختم ہوتا ہے -

اس کے بعد عدالت سے جو کارروائی ہوئی اس کا ذکر پہلے کئی بار اخبار میں کیا جا چکا ہے - ناظرین آگاہ ہیں - مختصر یہ ہے کہ عدالت نے فیصلہ کیا ہے - کہ سلسلہ اور شہر اور جائیداد کے مالک اہل شہر اور سلسلہ کے ممبر ہیں - وہ جسے چاہیں اپنی کثرت رائے کے ساتھ اپنا افسر اور نبی مقرر کر لیں - چنانچہ رائے لی گئی - تو کثرت رائے والی وا کے حق میں ہوئی - اور ڈوئی کے واسطے تھوڑا سا وظیفہ مقرر ہو گیا - اور اب وہ اپنی بیماری کی حالت میں مصیبت زدہ ہوکر اس جگہ پڑا ہے -

ڈوئی کی چٹھی کے ساتھ ہی جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے - والی وا کی چٹھی بھی میرے پاس پہونچی ہے - وہ لکھتا ہے - کہ ڈوئی آج کل اسی شہر میں ہے مگر بہت بیمار ہے وہ گھر سے باہر نہیں نکل سکتا اس پر ایک سخت تباہی واقع ہوئی ہے - پہلے یہ شخص اچھا تھا - اور اس نے دنیا کو ایک اعلیٰ تعلیم دی - اور خدا سے الہام پاکر اس نے یہ سلسلہ قائم کیا تھا - لیکن وہ جو انسان کے روح کا دشمن ہے (شیطان) اس نے ڈوئی کو بھی گمراہ کر دیا - اس واسطے ڈوئی خود بھی اس تعلیم پر نہ رہا - جو کہ وہ لوگوں کو دیتا تھا - پس وہ سلسلہ سے خارج کیا گیا -

تعجب ہے - کہ عیسائی دنیا نے نبوت اور الہام کے معنے کیا سمجھے ہیں - خود ایک شخص کو برگزیدہ خدا ملہم من اللہ نبی اور ایک مذہب کا بانی مانتے ہیں اور پھر خود ہی اس کو اس قدر گراتے ہیں کہ شیطان کا بندہ بنا دیتے ہیں - گویا مذہب ایک کھیل یا دنیا داری کا ایک کارخانہ ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ یورپ امریکہ کی دنیا **الہام** اور **وحی الٰہی** کے صحیح مفہوم سے بالکل بے خبر ہیں -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

دین محمد صاحب ولد بوٹا جٹ ساکن اٹھوال - ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد گوہر " " " " "
مہتاب الدین صاحب ولد اللہ جوایا صاحب ساکن گھنوکے (سیالکوٹ)
رحیم بخش صاحب ولد غلام محمد صاحب دالی والا ملازمان " "
سید حکیم عبد الرحیم صاحب ولد خیرات علی صاحب ساکن دہلی
ابراہیم صاحب ولد بوڑا صاحب ساکن سرائی ضلع امرتسر
سردار خان صاحب ولد ابراہیم صاحب واتہ زیدکا (سیالکوٹ)
مہر الدین صاحب ولد علی گوہر صاحب " " " " "
حاجی عمر دراز صاحب مدرس بھیڑہ گوجہ (سہارنپور)
سید ابراہیم صاحب ولد مولوی عبد الستار صاحب انبالہ
اذراحمد صاحب - چہور - ضلع سیالکوٹ
محمد الدین صاحب - پسرور - " "
مہتاب بی بی اہلیہ خدا بخش صاحب مدرس چہور "
مسمات بھاگن زوجہ روڑا زمیندار " "
مہر بی بی بنت بلندا جٹ " "
مہتاب بی بی زوجہ بہاؤ الدین صاحب " "
سید ممتاز علی صاحب ساکن ٹمی ابن لور
کاہون صاحب جٹ سہلول پور - لائل پور
غلام محی الدین صاحب مدرس ڈسکوٹ " "
چودہری فیض احمد صاحب چونڈہ تحصیل ظفروال سیالکوٹ
محمد شفیع صاحب ولد عزیز الدین صاحب وزیرآباد (گوجرانوالہ)
فضل دین صاحب ولد صدر الدین صاحب مغلانوال اجنالہ امرتسر
پسند خان صاحب - پنشن یافتہ - سکندرآباد - مارٹ پلی
مہر شاہ صاحب - شکار ماچھیاں
نذر محمد صاحب - گوہرانوالہ
مسماۃ طالع بی بی والدہ غلام محمد صاحب لوہار - بگلہ مہاراں - سیالکوٹ
اللہ دین صاحب - چہور - ظفروال - سیالکوٹ
محمد بخش صاحب - مغلانوالہ - اجنالہ - امرتسر
علی محمد صاحب امام مسجد - موضع سراج ضلع فیروزپور
والدہ صاحبہ منشی برکت علی صاحب سکینڈ ڈویژن سیالکوٹ
اللہ دوایا صاحب ولد مہر بخش صاحب اکبرپور - پھلورہ "
باغ احمد ولد مہر بخش صاحب نمبردار " " " "
مسمات حاکم بی بی اہلیہ غلام نبی صاحب محرر تھانہ ضلع جھنگ
والدہ نواب صاحب - جہابھدار - پسرور - سیالکوٹ
ہمشیرہ صاحبہ " " " " " "
اہلیہ " " " " " "
دختر میاں لبندا صاحب " " " "
سید اصغر علی صاحب - آگرہ صابون کٹرہ
جعفر شاہ صاحب - دوالمیال - جہلم
وسوندی خان صاحب ولد یوسف خان صاحب کیسوہ باجوہ سیالکوٹ
حاکم بی بی اہلیہ " " " " " "
فقیر محمد ولد نتھے خان صاحب " " " "

فہرست مضامین

صفحہ ۱ شرائط بیعت حضرت مسیح موعود اور آپکی جماعت کا مذہب۔ اوقات نماز صبح و عشاء جنتری
صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳ ہدیہ قاسم۔
صفحہ ۴۔ ضروری ہدایتیں۔ اطلاع عام المفتی
صفحہ ۵ و ۶ بدر خوانین۔ بلاد اسلامی۔
صفحہ ۷ چکڑالوی سیاح کا مباہلہ سے گریز
صفحہ ۸ تا ۱۵ و ۱۶ تقریر حضرت امام صاحب
صفحہ ۱۶۔ علم الابدان
صفحہ ۱۷۔ رسید زر۔ الخطبہ
اشتہار
صفحہ ۱۸۔ اشتہار کتب

ہدیہ قاسم

یعنی وہ نظم جو میر قاسم علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نے بتقریب جلسہ سالانہ پیش کی

مبارک ہو سیحلے زمان کو بزم آرائی
یہ جلسہ قادیان میں آج ہم سب کو مبارک ہو
جمع ہیں آج وہ خادم مسیحائے زمان تیرے
کہاں ہیں آج رو امرتسری دغزنوی سارے
کہاں ہیں آریہ ہندوستانی دہرم کے ممبر
کہاں ہیں آج جو دیتے تھے لاکھوں گالیاں تجھ کو
خدا کا خوف کرکے وہ اگر جلسہ میں شامل ہوں
تو ہے امید مجھکو کئے پر اپنے نادم ہوں
سبق دو رات تھا جن کا کہ اب مرزا ہو سپا
بہت سی بھبکیاں دیکے تجھے سب نے ڈرایا تھا
بہت اُٹھے تھے یہ کہہ کر کہ ہم تجھ کو گرا دینگے
ترے دشمن بہت سے کہہ گئے دنیا کو ہیں خالی
کہاں ہے آریہ مت کا وہ پنڈت جو کہ لیڈر تھا
کہاں ہے وہ قصوری بدزبان اور دہلوی مُردہ
کہاں ہے آج گنگوہی جسے تھا سانپ نے کاٹا
کہاں عیسائیوں کا آج جلسہ ہے چراغ الدین
غرض کس کس کو گنواؤں اسامی اُریا حضرت
مگر ہاں آجکل اک اور مرتد راجہ شاہی نے
تیرا دشمن نہیں وہ دشمن حق ہے زمانہ میں
زمانہ دیکھ لیگا ہوگا جو انجام اب اس کا
بروز مصطفےٰ ہے تو مثیل ابن مریم ہے
تیری معجز بیانی سے ہیں عاجز آج دنیا میں

غلامان مسیحا کو مبارک ہو یکجائی
ملائک کیطرف سے بھی مبارکباد ہے آئی
جنہوں نے آن کر دار الامان میں ہے اماں پائی
کہاں ہے سیالکوٹی بوٹیری لاہوری سودائی
کدھر شیعہ و ہابی ہیں کہاں ہیں ہم عیسائی
بھٹکتے کس جگہ پھرتے ہیں اب نانک کے شیدائی
یہاں وہ آن کر دیکھیں نشین وہ تیری گویائی
ہے ممکن یہ خدا پھر بخش دیوے انکو بینائی
وہ دیکھیں آنکر اس جا پہ نصرت کی گھٹا چھائی
نہ کی پرواہ کچھ تونے نہ تیرے دل پہ میل آئی
وہ اُٹھتے ہی گرے اسیر کہ ٹھوکر منہ کے بل کھائی
جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی
تمہارے تو کوئی اگر کہاں ہے آتھم عیسائی
نہ ہے لدھیانوی جرگہ کی مدت سے خبر آئی
کہاں ہے وہ رسل بابا جو تھا اسکا بڑا بھائی
کٹے اپنے کی جس نے سامنے سب کے سزا پائی
ہوئے برباد سب دشمن کسی نے لی نہ انگڑائی
بروز انبیا کے ہے مقابل کشتی ٹھہرائی
تیرے انکار پر جس نے کتاب اپنی ہے چھپوائی
نہ کہنے کی ہے کچھ حاجت سمجھ لو تم یہ دانائی
خدا نے تجھ کو بخشی ہے بہت خوبی و رعنائی
نصاریٰ آریہ سکھ گبر ترسا ہیم عیسائی

خدا نے تیرا وہ سکہ بٹھایا سارے عالم میں
جہاں میں ہے لقب مشہور سلطان القلم تیرا
کیا اتمام حجت تو نے ہر مذہب کے لوگوں پر
مقابل میں بلایا ہر مخالف سے لیکر
کیا اسلام کو تو نے مسیحا دم سے ہے زندہ
تیرے اوصاف مجھ سے ناتوان سے کیا بیاں ہوویں
قسم مجھکو خدائے پاک کی سچ بات تو یہ ہے
پڑا ڈھونی رمائے تیرے در پر نوردین جیسا
حکیم و بے بدیل و بے مثل و باعمل ناصح
کروں تعریف کیا اسکی کہ ہے میری زبان قاصر
مگر ہاں مختصر سی بات جامع اک سناتا ہوں
چہ خوش بودی اگر ہر یک ز امت نوردین بودے
مکرم اور معظم ہیں یہاں جو فاضل احسن
یہی ہیں وہ جنہوں نے گولڑی کی کھوئی ہے رونق
یہی فاضل ہیں امروہی ہے شمس بازغہ جن کی
مخالف مانتے ہیں جنکا لوہا وہ یہی تو ہیں
یہاں اک اور عالم باعمل اور جوان صالح ہیں
وہ ایل ایل بی ہیں اور ایم اے اڈیٹر ہیں رسالہ کے
کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
خدا علم و عمل میں عمر میں اس کے ترقی دے
غرض تعریف ہو کیا تیرے ارکان مجالس کی
بہت مدت سے تھی یہ آرزو دل میں میرے کہ مولا
خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ روز دکھلایا
تجھے معلوم ہے یہ تو میرے ہادی میرے آقا
میری اک عرض ہے تیری حضوری میں میرے پیارے
خدا کے واسطے دہلی میں پھر تشریف لے چلئے
عریضہ طول ہے میرا اگر ہے یہ خیال آیا
لہٰذا اب دعا پر ختم کرتا ہوں عریضہ کو
خداوندا تو اپنے فضل سے وہ دن ہمیں دکھلا
میرے ناصر امام قادیان کی جلد نصرت کر
میرے قادر جو ہیں وعدے مسیحا سے کئے تو نے
دعا کر میرے حق میں بھی خدا سے اے میرے مہدی
رہیں دلشاد جتنے ہیں تیرے خدام یا حضرت

کسی سے سامنے تیرے نہ کوئی بات بن آئی
مخالف آج کرتے ہیں تیرا اقرار یکتائی
نہ چھوڑا کوئی شہری اور نہ چھوڑا کوئی صحرائی
مگر آبادی آئے وہ کہ جنکی موت تھی آئی
بہار بے خزاں گلزار میں اسلام کے آئی
خدا نے آپ تیری عرش پر تعریف فرمائی
تجھی کو زیب دیتی ہے میرے آقا مسیحائی
کہ ہے جنکی زمانہ میں مسلّم علم و دانائی
شفیق و غمگسار امت احمد کا شیدائی
بیان اوصاف ہوں اُسکی کہاں ہے مجھ میں گویائی
مثیل ابن مریم نے جو اسکے حق میں فرمائی
اب اس تعریف سے بڑھ کر کہیگا کیا کوئی بھائی
مناظر بے مثل ہیں وہ نہیں چھوٹ ایسی آئی
یہی ہیں وہ جنہوں نے کی ہے اسپر خامہ فرسائی
انہیں کو دیکھ کر جاتی ہے دشمن کی توانائی
انہیں سے ملہم لاہور نے بھی مار ہے کھائی
کہ جن سے آج امریکہ کو ہے پوری شناسائی
جنہوں نے آج یورپ کو ہے حق کی راہ دکھلائی
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں سنیئے مرزائی
کہ تحریروں سے اُسکے عقل ہے یورپ کو اب آئی
کوئی صدیق کا ثانی کوئی فاروق کا بھائی
کبھی جلسہ میں حاضر ہو کے دیکھوں بزم آرائی
ہوا میں حاضر جلسہ میری امید بر آئی
کہ میں رہتا ہوں دہلی میں جہاں ہے سخت گمراہی
تیری سرکار ہے عالی تیرا دربار ہے شاہی
کہ ہو اتمام حجت اور مٹے سب اُن کی گمراہی
کہ بہت اور بھی کچھ عرض جو موجود ہیں بھائی
کہیں آمین سب ملکر جو ہیں احمد کے شیدائی
کہ ہو اسلام کا چرچا اُٹھے دنیا سے بدراہی
میری ہی زندگی میں اُسکی دکھلا عزت افزائی
وہ ایسے پورے کر دکھلا کہ دیکھیں ساری دنیائی
ہدایت پر رہوں قائم کبھی دیکھوں نہ گمراہی
نصیب دشمنان دین ہو خواری و رسوائی

منم یک خادم ناچیز از خدام آنحضرت
خدارا ایک نظر بر حال قاسم ہم بفرمائی

۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان

ضروری ہدایتیں

خط و کتابت کے لئے یا روپیہ بھیجتے وقت ان چند ہدایتوں کو سب احباب مدنظر رکھیں۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین کا یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن میں یا الگ خط میں اس کی تفصیل ہونی چاہیئے۔ کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دی جاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہنچے۔ اُسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے۔

(۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے لیکن جہان اور مدات کا روپیہ ساتھ ہو۔ تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجیں۔ اور تفصیل ساتھ دیں۔ وہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت مینجر یا نائب ناظم میگزین سے کریں اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کریں۔ لیکن مضامین میگزین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کریں۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس سے کریں۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کریں اور ایسا ہی وصیتیں وغیرہ بھی اسی کے نام بھیجیں۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے جو احباب قادیان میں خط و کتابت کرتے ہیں۔ ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے اور کام کرنے والوں کی سہولت اسی میں ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط و کتابت نہ کریں بلکہ صرف عہدہ پر کریں جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر میں چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلا جانے سے جواب میں عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانیکا اندیشہ بھی ہے

المعلن محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

اطلاع عام

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اجلاس دسمبر ۱۹۰۵ء میں قرار پایا ہے۔ کہ تمام احمدیہ انجمنوں کو جہاں جہاں کہ بنی ہوئی ہیں اطلاع دیجاوے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق پوری پوری اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھیجیں۔ لہذا اس نوٹس کے ذریعہ تمام مقامی انجمنوں کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن کے متعلق دو ہفتہ کے اندر اندر سکرٹری صدر انجمن کے پاس ان امور کی مفصل اطلاع بھیجیں۔

ا۔ تعداد ممبران۔ ب۔ نام و فرائض عہدیداران

ج۔ ممبر ہونے کی شرط۔

د۔ وصولی چندہ کس طرح ہوتی ہے اور کل رقم چندہ کس قدر ہے۔ جو سلسلہ کے مختلف مدات میں اس انجمن کی طرف سے ماہوار پیش ہوتی ہے ہر ایک مد کی الگ الگ اور کل میزان۔

ہ۔ قواعد وضوابط انجمن کیا ہیں۔

و۔ اگر کوئی احمدیہ انجمن کسی ضلع میں ہے تو اور کسقدر انجمنیں اس کے متعلق ہیں اور ان کے ممبروں کی تعداد کیا ہے اور آیا ان کا چندہ صدر مقام کی انجمن کے ذریعہ آتا ہے یا براہ راست۔

ز۔ انجمن نے اپنے ضلع میں احمدیوں کی تعداد معلوم کرنے یا ان کو اس سلسلہ کے ہدایات اور ضروریات سے آگاہ کرنے کے لئے کیا انتظام ہوا ہے۔

ح۔ انجمن کا جلسہ ہفتہ وار ہوتا ہے یا نہیں اور اس میں اوسط حاضری ممبران کس قدر ہوتی ہے۔

ط۔ انجمن کی کوئی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے اگر ہے تو کیا کیا۔

محمد علی۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۰۶ء

درخواست دعا۔ میاں فضل دین محرر ڈاک تحصیل ظفروال احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نیکیوں پر استقامت عطا کرے اور حضرت امام کے قدموں میں عمر گذارنے کیواسطے اسباب مہیا کرے۔

(غلام احمد محرر بدر)

المفتی

(مرتبہ اکمل آف گولیکی)

۲۶۔ **مرنے پر طعام کھلانا۔** میں نے عرض کیا کہ دیہات میں دستور ہے۔ شادی غمی کے موقعہ پر ایک قسم کا خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً جب کوئی چودہری مر جاوے۔ تو تمام مسجد ملن و دائروں و دیگر کمینوں کو بحصہ رسدی کچھ دیتے ہیں۔ اس کی نسبت حضور کا کیا ارشاد ہے

فرمایا:۔ کہ طعام جو کھلایا جاوے۔ اس کا مردہ کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔ گو ایسا مفید نہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں خود کر جاتا۔

عرض کیا گیا۔ حضور وہ خرچ وغیرہ کمینوں میں بطور حق الخدمت تقسیم ہوتا ہے۔

فرمایا:۔ تو پھر کچھ حرج نہیں۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کسی کی خدمت کا حق تو دیدینا چاہیئے۔

عرض کیا گیا:۔ اس میں فخر و ریا تو ضرور ہوتا ہی ہے یعنی دینے والے کے دل میں یہ ہوتا ہے۔ کہ مجھے کوئی بڑا آدمی کہے۔

فرمایا۔ یہ نیت [illegible] تو پہلے ہی وہ خرچ نہیں حق الخدمت ہے۔ بعض ریا شرعاً بھی جایز ہیں۔ مثلاً چندہ وغیرہ۔ نماز با جماعت ادا کرنے کا جو حکم ہے۔ تو اسی لئے کہ دوسروں کو ترغیب ہو۔ غرض اظہار و اخفاء کے لئے موقع ہے اصل بات یہ ہے کہ شریعت سب رسوم کو منع نہیں کرتی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر ریل پر چڑھنا۔ تار و ڈاک کے ذریعے خبر منگوانا سب بدعت ہو جاتے

۲۷۔ **تنبول۔** میں نے عرض کیا کہ تنبول کی نسبت حضور کا ارشاد۔

فرمایا۔ اس کا جواب بھی وہی ہے۔ اپنے بھائی کی ایک طرح کی امداد ہے

عرض کیا گیا۔ جو تنبول ڈالتے ہیں۔ وہ تو اس نیت سے ڈالتے ہیں کہ ہمیں پانچ کے چھ روپے ملیں اور پھر اسی روپیہ کو کنجروں پر خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا۔ ہمارا جواب تو اصل رسم کی نسبت ہے کہ نفس رسم پر کوئی اعتراض نہیں باقی رہی نیت۔ سو آپ ہر ایک کی نیت سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں یہ تو کمینہ لوگوں کی باتیں ہیں کہ زیادہ لینے کے ارادے سے دیں یا چھوٹی چھوٹی باتوں کا حساب کریں ایسے شریف آدمی بھی ہیں جو محض بہ تعمیل حکم تعاون و تعلقات محبت تنبول ڈالتے ہیں اور بعض تو واپس لینا بھی نہیں

بدر خواتین

چیچک اور مستورات

مجھے عرصہ کے بعد اس سال اپنی برادری مین رہنے کا اور قریبی رشتہ دارون کے گہرون مین جاکر اُن کے حالات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ہمارے محلہ مین اب کے سال تین بچون کو چیچک کی بیماری ہوئی۔ ایک تو ان مین سے یتیم لڑکی تہی۔ جس کی والدہ کسی قدر خواندہ تہی اور دو بچے جو اور تہے ان کی والدہ ناخواندہ تہی۔ یتیم لڑکی کی والدہ مناسب علاج اس مرض کا کرتی رہی۔ مگر خدا کو شاید اس بیوہ عورت کی آزمایش منظور تہی۔ بقول شخصیکہ ؎

مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی

اس مصرع کی مصداق لڑکی کی حالت ہر روز ہوتی گئی مرض بڑہتا ہوا دیکھ کر ماں کے حواس بہی باختہ ہونے لگے کبھی لڑکی کی حالت کو دیکھ دیکھ کر روتی۔ کبھی اس کے والد کو یاد کرکے روتی۔ کبھی اس بات پر روتی۔ کہ ہائے اس یتیم بچے کو کوئی دوا لاکر بہی دینے والا نہین ہے اور کبھی نرینہ اولاد کے نہ ہونے پر اشک بہاتی۔ اس کی اس حالت کو دیکھ کر ہمسایہ کی عورتون کو اس پر رحم جو آیا تو اب کیا تہا۔ کوئی تو اسے ہمدردی کے ساتھ کنجکون کو کہانا کھلانا بتاتی۔ کوئی اُسے ماتارانی کی گدہون کو دانا چرانے کی ترغیب دیتی کوئی اسے ماتا کے گہر مین جاکر متھ ٹیکنے اور دعا مانگنے کو کہتی۔ یہ خواندہ بیوی ان کی ہمدردیون کا شکریہ ادا کرتی اور خدا سے اس ابتلار مین ثابت قدم رہنے کی دعائین مانگتی رہتی آخر خدا کی بے پایان رحمت نے جوش مارا۔ اس بیوہ کی نیم شبی دعاؤن کو پایہ قبولیت بخشا۔ لڑکی نے بلا کسی قسم کی غیر شرع فعل اختیار کرنے کے غسل صحت کیا۔ اب دوسری کی سنئے۔ ہماری ناخواندہ بہن نے ماتارانی۔ گدہون کو اور کنجکون کو خوب پیٹ بہر بہر کر دانا اور کہانا کہلایا۔ کئی ایک نیک دل صالح اشخاص نے انہین کہلا کر بہیجا کہ گائے کا گوشت کہانے والون کے گہرون مین ہندو کی ماتا نہین آیا کرتی۔ یہ تو چیچک کی بیماری ہے۔ آپ اس کا علاج کروائین۔ مگر ناخواندگی کا جن

جوان کے سر پر سوار تہا۔ اس نے ان سے بہت کچھ کروا کر چہوڑا۔ بالآخر براہ مہربانی ہندوانہ خیالات کے والدین اس چشم دید معاملہ کی چند سطور کو غور سے پڑہین۔ اور پہر للہ فرقہ اناث پر رحم کرین ورنہ قیامت کے دن نہ صرف بے علم لڑکیان ہی پکڑی جاوین گی بلکہ اُن کے نامہربان والدین بہی جکڑے جاوین گے۔ مین نے آج اس مضمون مین خواندہ اور ناخواندہ مین امتیاز کرکے دکہا دیا ہے۔

اب مین اپنی خواندہ بہنون سے اس بات کی التجا کرتی ہوئی رخصت ہوتی ہون کہ بدرسومات کے دفعیہ پر ضرور قلم اُٹہاوین۔ ایڈیٹر صاحب بدر نے ازراہ مہربانی ایک کالم تو ہم کو دیا ہی ہے بھلا بُرا جس قسم کا لکہنا آتا ہو۔ ضرور لکہا کرین۔

بنت منشی غلام محمد پہپلوری۔ شاہ پور کنڈی

ہماری مہربان۔ ایک معزز دوست جو صاحب ثروت اور رئیس ہین ایک لمبے خط مین شکایت کرتے ہین کہ اخبار کی قیمت ہر سال کیون بڑہائی گئی ہے اور کہ اخبار مین ٹہسے ہوئے صفحون پر اشتہار ہوتے ہین جن کی اُجرت علیحدہ لیجاتی ہے اور اس شکایت مین اپنے ساتھ ہمارے ایک اور دوست کو بہی شامل کیا ہے مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ اخبار کے اخراجات اور اس کی مالی حالت پر ایسے دوست بالکل نظر نہین کرتے۔ یہ بات ہرگز درست نہین کہ مضامین کے صفحون مین اشتہار درج ہوتے ہین بلکہ اکثر اشتہارات کے صفحات مین مضامین لکہے جاتے ہین۔ جس محنت کیساتھ حضرت کی تقریرین جلسہ پر لکہی گئی ہین۔ اور ان کو درست کیا گیا ہے اور ان کی خاطر اخبار مین زاید صفحے لگائے گئے ہین ہمارے معزز دوست کو بہ سبب اس کے بہی کہ ان کو جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کی توفیق نہ ہوئی تہی۔ نہایت قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکہنا چاہئے" نہ یہ کہ اُلٹا شکایت کا خط لکہا جاتا۔ اخبار بدر سے تا حال پروپرائٹر نے کوئی فایدہ نہین اٹہایا بلکہ نقصان برداشت کیا ہے جس کا سبب ہے کہ عمدہ کاغذ۔ زاید صفحات اور وقت پر نکالنے کے سبب خرچ زاید پڑ جاتا ہے اور پہر بعض خریدار ایسے بہی ہین جو وقت پر قیمت نہین دیتے وی پی کیا جاوے تو واپس کر دیتے ہین۔ خط لکہا جاوے۔ تو جواب ندارد (جیسا کہ پچہلے سال اس معزز شکایت کنندہ نے بہی کیا تہا) ایسے بزرگ اگر تین روپیہ بہی بالآخر دین تو وی پی کے خرچ محررہ کی بار بار کی محنت وغیرہ کا عوض نکال کر دفتر کے پاس ایک ہی روپیہ رہ جاتا ہے۔ مگر خدا کا شکریہ ہے کہ سب دوست اس قسم کے نہین بلکہ محبت کیساتھ امداد کرنے والے بہی بہت ہین اور انہی کے واسطے اخبار چل رہا ہے۔ آجکل اخبارات زیادہ تر اشتہارون پر چلتے ہین ورنہ صرف قیمت خریداری پر کوئی اخبار نہین۔ سو ویسے اشتہار نہ ہم لیتے ہین اور نہ لے سکتے ہین۔ صرف دوستون

بلاد اسلامی

امیر صاحب کی تشریف آوری پشاور پر صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے سرکاری طور پر ۲۱ ہزار روپیہ بطور نذرانہ گیارہ نفر کے سرپاہٹو اکر امیر صاحب کی خدمت مین بھیجے۔ امیر صاحب نے رسمی طور پر نذرانہ کو قبول فرماکر تمام زرنقد ہٹا دیا۔

سرحد کی خبر ہے۔ کہ یکم ماہ حال کو جوگیون کے ایک گروہ نے جو ایک سو کے قریب تہے۔ افغانی سرحد کو عبور کرکے علاقہ کرم کے موضع دلائی چینہ مین ڈاکہ مارا اور ۱۶۰ مویشی لے کر بہاگ گئے۔ (وکیل)

ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ کسی طرح طے ہونے مین نہین آتا اور تصفیہ کی کوششون کے دوران مین کبھی کبھی خطرے کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے۔ طرفین سے واقعکار و معاملہ فہم اراکین کی ایک کمیشن بہی بدین غرض مامور ہوئی کہ "قضیہ زمین بر سرزمین" فیصل کرے اور دولتین مین کسی کی حق تلفی روا نہ رکہو مگر جب ہر ایک فریق کا دعویٰ دوسرے فریق کی رائے مین ناقابل تسلیم ہی ٹہر جائے اور علاقہ متنازعہ پر ہر سلطنت اپنا حق جتائے۔ تو بات کیونکر بنے۔ فریقین کے ہوا خواہ ایک دوسرے کو زیادتی و ناحق کوشی کا الزام دیتے ہین اور اپنا اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہتے ہین گمان مین سے کسی کی بات قابل تسلیم نہین ہو سکتی۔ ہان اگر دونون سلطنتین قومی فواید کو مدنظر رکہین۔ اور علاقہ متنازعہ کی شریر آبادی کی لگائی بجہائی پر کان نہ دہرین۔ تو آج معاملہ فیصل ہو جاوے۔ (پیسہ)

چین کے مسلمان بڑی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان مسلمانان چین ملک کے اعلیٰ مدارس مین سول اور ملٹری خدمات کے لائق بننے کے لئے تعلیم پا رہے ہین اور جسمانی قوت دلیری و وفاداری کے باعث چینی فوج کی اعلیٰ افسریان صرف مسلمانون کو ہی ملتی ہین اور روز بروز فوج مین مسلمانون کی تعداد بڑہتی جاتی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کو ان کی وفاداری پر کس قدر اعتبار ہے۔ چینی مسلمان تعداد مین نوکروڑ سے زیادہ اور باعتبار قومیت تین حصون پر منقسم ہین۔ جن مین سب سے زیادہ تعداد والے اور صاحب قوت

دولنگان کے لوگ ہیں۔ ان کے بعد صارت یا کاشغر کے مسلمانوں کا نمبر ہے اور سب سے آخر میں تارانچہ فرقہ کے مسلمان ہیں۔ آخر الذکر دونوں قومیں چینی ترکستان میں سکونت رکھتی ہیں۔ ان کی مادری زبان ترکی ہے لیکن یہ خاقانی ترکی سے اس قدر تباین رکھتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کو اپنی اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبان سمجھنی دشوار ہے کاشغری اور تارانچی قوموں کی زبانیں قریب قریب یکسان ہیں اور وہ باہم مبادلہ خیالات باسانی کر لیتے ہیں۔ مسلمانان چین کی تعداد قومی فرقوں کے لحاظ سے حسب ذیل ہے۔ قوم دولنگان چار کروڑ پچاس لاکھ۔ صارت یا کاشغر والوں کی قوم ایک کروڑ تارانچہ ۲۰ لاکھ۔ جملہ ۶ کروڑ چینی ترکستان کے مسلمان خوب ترقی کر رہے ہیں۔ اور اُن کی حالت جلد جلد سنبھلتی جاتی ہے۔ حال میں انھوں نے قسطنطنیہ سے مائی مدرسین بلوائے ہیں اور اپنی اولاد کو علوم جدیدہ کی تعلیم دلانی شروع کر دی ہے۔ جس کے نتائج ضرور قابلقدر نکلینگے۔ اس قومی ترقی کے متعلق وصوسی یا لیت برادرز کی کوششیں نہایت قابل تعریف ہیں جو اپنی قوم کو پستی سے ابھارنے پر تلے ہوئے ہیں۔

ایران کے نئے بادشاہ مغفور شاہ مظفر الدین قاچار کی وفات حسرت آیات کے روح فرسا صدمہ میں طبیعت کو یہ دیکھ کر کے قدرے تسکین و طمانیت ہوتی ہے کہ شاہ کجکلاہ مرحوم نے ملک کو آئینی حکومت عطا فرمانے میں جس دانشمندی و مصلحت اندیشی و رعایا پروری کا اظہار فرمایا تھا اس کا اب یہ خوشگوار نتیجہ نکلا ہے کہ ایران اس وقت آپ کی جانشینی کے متعلق ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک نظر آتا ہے اور رعایا نے آپ کے خلف اکبر و ولیعہد گرامی قدر جناب شہزادہ مرزا محمد علی صاحب کو بے تکلف و بے تامل اپنا فرمانروا تسلیم کر لیا ہے اور وزیر اعظم سلطنت نے نوماہ رواں کو طہران کے محل شاہی میں عنان حکومت آپ کے سپرد کر کے جملہ وزراء و اراکین دولت و روسا و اعیان مملکت اور مقتدر ممبران خاندان شاہی سے آپ کو بقاعدہ قدیم نذرین دلادی ہیں جس کے بعد آپ کا استحقاق حکمرانی مسلمہ و پختہ سمجھنا چاہیئے وزیر اعظم موصوف کی یہ کارروائی بہی قرین دانش و مصلحت و قابل تحسین و آفرین ہے۔ کہ تخت نشینی کے دوسرے ہی دن (۱۰ جنوری) کو اس نے دول خارجہ کے جملہ قائم مقاملان منشٔ دار السلطنت کو شاہ جدید کے حضور میں باریاب کرایا تاکہ وہ اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے شاہ مغفور کی وفات پر افسوس و ہمدردی ظاہر کرے اور شاہ جدید کو ان کی سرفرازی پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد سازشین کرنے والوں کا رہا سہا حوصلہ پست ہو جاویگا اور کسی کو چون و چرا کی گنجائش اور دم مارنے کی مجال نہ رہیگی۔ اداے رسم تاج پوشی کے لئے دوم فروری آئندہ کی تاریخ کا قرار دادہی ملک کے امن و اطمینان اور وزیر اعظم کی فرزانگی پر مبنی ہے کیونکہ اس کے دو ہی ہفتہ بعد محرم ہونے والا ہے۔

مہاجرین کی سکونت کی غرض سے روڈس اور اناٹولی کے جزیروں میں مکانات طیار کرائے جاتے ہیں (اللواء)

ترکی جہاز ران کمپنی۔ شرکت آوارہ مخصوصہ کوشش کر رہی ہے کہ اپنے جہازوں کی تعداد جہاں تک ممکن ہو۔ بڑہاوے اور قدیم وضع کے جہازوں کو نکال کر نئی وضع اور ساخت کے عمدہ دخانی آلات سے چلنے والے جہازات بہم کرے۔ اُمید ہے کہ آئندہ موسم بہار تک وہ قابل تعریف جہاز ران کمپنی بن جاوے گی۔

عجیب حکم۔ دار السعادت کی اعلیٰ طبعی مجلس نے ایک حکم صادر کیا ہے۔ کہ جس طبیب یا دوا فروش کی دواؤن کا اشتہار اس کی تصدیق نہ حاصل کر لے وہ کسی اخبار میں شائع نکیا جائے۔ اخبارات جن کی آمدنی کا دار و مدار اشتہارات پر تھا۔ اب بالکل خالی نظر آتے ہیں۔ مجلس طبی کا یہ حکم قانون آزادی تجارت کے بالکل خلاف ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ اس طرح دہوکہ بازوں کی خبر لینی مقصود ہے۔ تو کہرے کہوٹے کی پرکھ عوام کا فرض ہے۔ اگر ان کو کوئی نقصان پہونچے تو وہ عدالت میں چارہ جوئی کر سکتے ہیں۔ غرضکہ یہ حکم قابل منسوخ ہونے کے ہے۔

ترکی اور بلغاریہ۔ بلغاریہ کے نئے سفیر کسوف آفندی دار السعادت میں آگئے ہیں۔ ان کی حکومت نے اُنہیں ہدایات کی ہے کہ وہ بلغاریہ کے ماتحت ریاست اور ترکی اعلیٰ حکومت کے مابین قابل اطمینان تعلقات قائم کرانے کی سعی کریں اور ہو سکے تو جانبین سے ایک دوستی کا معاہدہ ہو جائے یہ امر واضح ہے کہ باب عالی کو اپنے مرتبہ کا لحاظ رکھکر قیام امن کے سوائے اور کسی بات کی خواہش نہیں۔ اس لئے اگر بلغاریہ سیدہی طرح رہے اور سرکشی کو چھوڑ دے تو اس کو ترکی حکومت کی جانب سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔

نیا فارسی اخبار۔ ایرانی قومی مجلس شوریٰ کے ممبروں نے اپنا ایک خاص اخبار مجلس نامی شائع کیا ہے جس کی حکومت اور قوم کے مابین رابطہ اتحاد مستحکم کرنا ہے اور ان بدخواہان ملک کی قلعی کہولنا جو حاکم و محکوم کے مابین نااتفاقی اور بدظنی کی بیج بونا چاہتے ہیں۔

قانون شوریٰ۔ یکم شوال کو اخبارات کے نامہ نگار طہران نے بذریعہ تار برقی خبر ارسال کی ہے۔ کہ آج کے دن قومی مجلس شوریٰ نے اپنا قانون اور دستور العمل جلالت مآب شاہ کجکلاہ کے حضور میں پیش کیا ہے اور ممبران مجلس اور قوم کے لوگ بڑی بے تابی سے شاہ کی منظوری کا انتظار کر رہے ہیں (اللواء)

حکام کی سختی۔ ولیعہد فارس نے امام جمعہ کی تحریک سے ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب روکنا چاہا تھا۔ مگر قوم نے امام کا گہر محاصرہ میں لے کر اپنی حسب مرضی احکام حاصل کر لئے۔

رعایت۔ ناظرین اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اسکی پہلی اشاعت میں ۲۵ روپیہ کیا تہی۔ باوجود اس قیمت کے براہین احمدیہ تلاش کرنے سے بہی کہیں نہ ملتی تہی۔ جب ایک شخص نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اسی عمدہ کاغذ پر خوش خط چہپوایا ہے۔ اور قیمت صرف ۵ روپیہ رکہی ہے۔ لیکن آجکل اس قیمت میں بہی رعایت کی گئی ہے یعنی صرف ۲ میں پوری براہین احمدیہ جسکے ساتہ فہرست مضامین اور حضرت کے سوانح عمری زیادہ کئے گئے ہیں مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۱۲ اسکے علاوہ ہے جلد عمدہ بنائی گئی ہے۔ ایسا ہی کتاب درثمین جو کہ اب پھر چہپوائی گئی ہے۔ اور تمام شائع شدہ نظمیں اس میں زیادہ کی گئی ہیں صرف ۴ میں آجکل مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۲ زائد ہے۔ درخواستیں بنام ناظم بک ڈپو بدر اخبار قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئے۔

درخواست دعا۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ میری غفلتوں اور سستیوں کو دور کرے۔ اور دین و دنیا کے بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار غلام احمد مہاجر محرر دفتر اخبار بدر

بدر صادق

۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

چکڑالوی سیاح کا مباہلہ سے فرار

اخیر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء میں شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری بمعہ دو اور چکڑالویوں کے جن میں سے ایک ڈاکٹر سید محمد یوسف سیاح آف بغداد کہلاتے ہیں قادیان میں ایک روز پہونچے تھے اور اُن کے پوتے جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی زبانی یہ بات معلوم کر کے خوشی ہوئی تھی کہ شیخصاحب تحقیق حق کیواسطے یہاں آئے ہیں اور پانچ روز تک قیام فرماوینگے لیکن جب شیخصاحب کی گفتگو حضرت اقدس کے ساتھ ہوئی۔ تو معاملہ برعکس نکلا۔ شیخصاحب نے حضرت اقدس مسیح سے آپ کے دعوے امامت کا ثبوت قرآن شریف سے پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ جن دلایل سے آپ نے قرآن شریف کو سچا مانا ہے۔ آپ وہ دلائل پیش کریں اور انہیں دلایل کے ذریعہ سے پھر میری سچائی کو پرکھ لیں۔ یہ طریق فیصلہ نہایت آسان تھا۔ کیونکہ جب کہ وحی آلہی کا سلسلہ قدیم سے چلا آتا ہے اور دنیا میں انبیاء و رسل ہمیشہ سے چلے آئے ہیں تو جس معیار سے کوئی شخص پہلے ہزاروں انبیاء کو سچا پاتا اور مانتا ہے۔ وہ معیار اب بھی استعمال کر لینا چاہیئے۔ یہی دلیل قرآن شریف نے بھی پیش کی ہے۔ کہ **ما کنت بدعا من الرسل** میرا رسالت کا دعویٰ کوئی نئی بات نہیں۔ غرض یہ طریقہ فیصلہ کیواسطے بہت ہی سہل تھا مگر بابا چٹو صاحب کو بوجہ بے علمی کے اور پیرانہ سالی کے تقاضا کے سبب اس کا کوئی جواب نہ آیا اور ان کے ساتھی اور ہم جماعت سیاح صاحب درمیان میں بول اُٹھے کہ باوا صاحب کی بات آپ کو سمجھ نہیں آتی۔ (یا باوا صاحب کو آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی میں عرض کرتا ہوں) اور فرمانے لگے کہ قرآن شریف کو تو ہم سب مانتے ہی ہیں اب آپ قرآن شریف سے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں۔ حضرت نے پھر ان کو نہایت تفصیل کے ساتھ سمجھایا کہ چونکہ قرآن شریف کو آپ الہامی کتاب مانتے ہیں اس واسطے میں اسی کو پیش کرتا ہوں تاکہ فیصلہ جلد ہو جاوے آپ وہ دلائل پیش کریں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کی وحی پاک ہے۔ جب یہ ظاہر ہوگا کہ اس قسم کے دلائل سے کسی کا منجانب اللہ ہونا آپ مان سکتے ہیں تو پھر وہی دلائل میں اپنی دعوے کے ثبوت میں پیش کروں گا۔ بس فیصلہ قریب ہے۔ آپ فرمائیے اس کے جواب میں سیاح صاحب لگے اِدھر اُدھر کی باتیں بنانے اور تضیع اوقات کرنے۔ معلوم نہیں کہ قرآن شریف کی ... صداقت کی کوئی دلیل انکو آتی بھی تھی اور جس طرح صرف چکڑالوی کے کہنے پر حدیث کو چھوڑ دیا تھا اسی طرح صرف اس کے کہنے پر قرآن کو مان لیا ہوا تھا۔ یا تحقیق حق کا منشاء ہی نہ تھا۔ غرض سیاح صاحب اس پہلو پر ہرگز نہ آئے اور باوجود حضرت کے بار بار سمجھانے کے اس طرف رُخ ہی نہ کیا اور بالآخر مباہلہ کو ایک آسان لقمہ سمجھکر تیار ہو گئے کہ میں مباہلہ کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ مباہلہ کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آپ اول میری ایک کتاب پڑھ لیں تاکہ آپ پر اتمام حجت ہو جاوے اور پھر مباہلہ کر لیں اس کے جواب میں پھر سیاح صاحب نے فرمایا کہ لائیے میں کتاب پڑھ لیتا ہوں اور ایک دو گھنٹہ میں کتاب دیکھ ڈالوں گا حضرت نے فرمایا کہ آپ ایک دو گھنٹہ میں دیکھ ڈالیں لیکن آپکے دیکھنے کے بعد میں آپ سے چند ایک سوال کروں گا۔ جن سے معلوم ہو جاوے کہ آپ نے کتاب دیکھ لی ہے اور دلائل مندرجہ کتاب کو سمجھ لیا ہے سوالات اور اُن کے جوابات کا نام سُنکر سیاح صاحب گھبرائے اور کہنے لگے کہ اگر اس طرح امتحان ہونا ہے تب تو میں تین دن میں دیکھ سکوں گا اور عذر کیا کہ مجھے تو آج ہی واپس جانا ہے۔ جس کے جواب میں ان کو بہت سمجھایا گیا اور ہر طرح سے اُن کی خاطر داری اور مہمان نوازی کے لوازمات بہم پہنچانے کا وعدہ دیا گیا لیکن سیاح صاحب اور اُن کے ساتھی نے ایک نہ مانی اور یا تو یہ سنتے تھے کہ کئی روز یہاں ٹھہریں گے اور یا فوراً روانگی کی خبر سننے میں آئی۔ کتاب حقیقۃ الوحی جو ان کو پڑھنے کے واسطے دینی تھی وہ ہنوز شائع نہ ہوئی تھی اور اس واسطے ان کو دی نہ جاسکتی تھی۔ آخر یہ قرار پایا کہ کتاب بعد اشاعت سیاح صاحب کے پاس لاہور بھیجی جاویگی۔ وہ اُس جگہ بغور مطالعہ کر کے یہاں تشریف لاویں اور بعد امتحان دینے کے مباہلہ کریں چنانچہ اُسی دن وہ واپس چلے گئے۔ لیکن چونکہ بعد میں ایسے ضروری امور پیش آئے کہ کتاب کی اشاعت نہ ہو سکی اس واسطے سیاح صاحب کو ان کے خط کے جواب میں حضرت اقدس نے لکھدیا کہ کتاب کی سردست اشاعت نہیں ہو سکتی آپ یہاں تشریف لے آویں اور کتاب دیکھ لیں اور پھر چاہیں تو مباہلہ کر لیں اس خط کا جواب تو سیاح صاحب نے اب تک کچھ نہیں دیا اور نہ اُن کے رفیق شیخ محمد چٹو صاحب نے کچھ لکھا ہے لیکن اپنے ماہوار رسالہ میں اصل واقعات کو چھپا کر کچھ کی کچھ بے ہودہ باتیں لکھتے ہیں اور اخیر میں یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب بھیجنے کا وعدہ ایفاء نہیں کیا۔

اگرچہ رسالہ کا مضمون شیخ محمد چٹو کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن شیخصاحب کے نوشت و خواند اُردو فارسی سے بے بہرہ ہونے کے سبب ظاہر ہے کہ یہ مضامین کسی اور کے لکھے ہوئے ہیں پھر بھی شیخصاحب جو کچھ اس میں لکھا جاتا ہے اس کے سبب سے ذمہ وار ہیں اور ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ اہل قرآن والذکر ہونے کا دعویٰ کر کے اس قدر خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ کیا سیاح صاحب کو معرفت شیخ محمد چٹو صاحب خط نہ لکھا گیا تھا کہ وہ یہاں آجاویں۔ انہوں نے کیوں اس خط کا اپنے مضمون میں ذکر نہ کیا۔ کیا اُن کے نزدیک کتاب کا دیکھنا مباہلہ سے پہلے ضروری نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے رسول خدا کی سنت اور احکام سے آگاہ ہوتے ہیں وہ کوئی کام خلاف طریق شریعت نہیں کرتے۔ عذاب ہمیشہ حجۃ اللہ کے پورا ہونے کے بعد آتا ہے مکہ میں آنحضرت صلعم اتنی مُدت رہے مگر کفار پر کوئی عذاب نہ آیا۔ اُلٹا مسلمانوں کو دُکھ ملتا رہا لیکن جب حجت پوری ہو گئی تو پھر کفار ہلاک ہوئے۔ قرآن شریف کی آیات بینات **بعد ما جاءک من العلم**۔ اور **احاطت بہ خطیئتہ** پر غور کرو اور دیکھو کہ ان کا کیا مطلب ہے کیا پورا علم حاصل ہونے سے پہلے ہی مباہلہ جائز ہو سکتا ہے حضرت فرماتے ہیں کہ ہم تو اب بھی ہر وقت مباہلہ کے واسطے تیار ہیں۔ سیاح صاحب یہاں آجاویں کتاب پڑھ لیں اُن کی مہمانداری ہمارے ذمہ ہوگی بعد کتاب پڑھنے کے وہ مقررہ امتحان دیدیں اور اس کے علاوہ ہم ایک دو گھنٹہ زبانی تقریر کر کے بھی اپنے دعویٰ کو پیش کر دیں گے اور اس کے دلائل بیان کر دینگے اس کے بعد وہ چاہیں تو مباہلہ کر لیں۔ خدا تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ لیکن اب اگر اس بات کو نہ مانا جاوے اور خواہ مخواہ کذب کے ساتھ یہ کہا جاوے کہ انہوں نے مباہلہ سے گریز کیا ہے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ خدا تعالیٰ خود دلوں کے راز جانتا ہے وہ خود فیصلہ کر دیگا۔" پہلے بھی حضرت نے مباہلہ سے گریز نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی فوراً واپس چلے گئے اور باوجود اصرار کے دو چار دن ٹھہرانا چاہا اور پھر باوجود بلانے بھیجنے کے نہ آئے اگر اس پر بھی نہ سمجھے تو پھر ان سے خدا سمجھے +

جلسہ حضرت مسیح کی دوسری تقریر

(جوکہ آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصیٰ مین کی)

ابتدار مین نے کل جو کچہ بیان تھا۔ اُس کی تکمیل بسبب بیماری کے نہ ہوسکی۔ اس واسطے جو باقی مناسب بیان ہے۔ وہ آج کیا جاتا ہے۔

مصائب اللہ تعالےٰ نے یہ سلسلہ اس واسطے قائم کیا ہے کہ لوگ نئے طور پر اس کی ہستی پر ایمان اور یقین حاصل کرین۔ اور اس سلسلہ پر مخالفین کی طرف سے قسما قسم کے مصائب پڑتے ہین۔ اور اس مین داخل ہونے والے دکھ دئے جاتے ہین اور یہ ایذا رسانی صرف بیرونی لوگون کی طرف سے نہین ہے۔ جو غیر مذاہب کے لوگ ہین۔ بلکہ اندرونی لوگون کی طرف سے بھی جو کہ مسلمان کہلاتے ہین۔ ہم دکھ دئے جاتے ہین اور وہ لوگ ہماری مخالفت مین کوئی بات چھوڑ نہین سکتے۔

امن کی گورنمنٹ لیکن اگر ان مصائب کا مقابلہ پہلے زمانہ کے لوگون پر جو مصائب آئے ان کے ساتھ کیا جاوے تو یہ کچہ چیز ہین۔ پہلے لوگ حالت غربت مین اپنے ایمان اور دین کی خاطر قتل کئے جاتے تھے۔ اور ہر طرح کی جسمانی ایذا رسانی ان کو ہوتی تھی۔ جس کے عوض مین اب صرف زبانی ایذا رسانی ہے۔ جو کچہ چیز نہین۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہم پر ہے۔ جس کا شکریہ ہم ادا نہین کر سکتے۔ کہ اس نے ہم کو ایک ایسی گورنمنٹ کے ماتحت رکھا۔ جو ان معاملات مین پاک خیال رکھتی ہے ہر ایک کو اس کے مذہبی امور مین پوری آزادی حاصل ہے ہمارے مخالف اپنے اندرونی جوشون کی وجہ سے دانت پیستے رہتے ہین۔ مگر کچہ کر نہین سکتے۔ مین اس بات کو یاد کرکے ہمیشہ ہزار ہا شکر کرتا ہون۔

خدا تعالےٰ کیسا حکیم اور رحیم ہے۔ کہ جب اس نے ایسے وقت مین کہ اسلام پر ہر طرف سے مصائب وارد ہو رہے ہین۔ اسلام کی تائید مین ایک سلسلہ قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ تو اس کے ظاہر کرنے سے پہلے ایسا بندوبست کیا کہ اس ملک مین ایک امن پسند گورنمنٹ قائم کردی۔ مین یہ بات ریاکاری سے نہین کہتا۔ وہ شخص منافق ہوتا ہے۔ جو کسی بات پر پورا ایمان نہ رکھتا ہوا اس کو ظاہر کرے۔ بلکہ مین خود اپنی زندگی کا مشاہدہ اور تجربہ پیش کرتا ہون۔ پچیس ۲۵ سال سے زائد ہوئے کہ اس سلسلہ کی اشاعت امن اور آرام کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اسی گورنمنٹ کے ملک مین مین نے سولہ ہزار اشتہار انگریزی مین جو دعوت اسلام کیواسطے تھے شائع کئے ہین۔ یوروپ کے تمام معززین کو وہ اشتہار بھیجے ہین۔ خود ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی ہے۔ مگر ان باتون پر گورنمنٹ نے کوئی غصہ ظاہر نہین کیا۔ نہ کوئی ناراضگی دکھائی ہے۔ بلکہ مین نے سنا ہے کہ ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی جو کتاب لکھی گئی تھی اس کا ایک نسخہ بذریعہ تار کے منگوایا گیا تھا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کیسا فضل اور احسان ہے کہ مقاصد دینی کی اشاعت کے واسطے اُس نے ہم کو ایک ایسی جگہ دی ہے جس کی نظیر تمام روئے زمین پر اس لحاظ سے نہین مل سکتی خام خیال لوگ کہین گے کہ یہ گورنمنٹ کی ستائش خوشامدانہ کرتے ہین۔ مگر یہ غلطی ہے۔ مین حلفاً اور ایمانًا کہتا ہون کہ جو امن دینی امور مین اس جگہ حاصل ہے۔ وہ مکہ مین بھی نہین۔ جو دین کا گھر کہلاتا ہے۔ مگر وہ چار خون روز ہو جاتے ہین اور کوئی پوچھنے والا نہین۔ یہی حال آجکل مدینہ مین ہے۔ سلطنت روم مین بھی وہ امن حاصل نہین۔ جو گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہم کو ہندوستان مین حاصل ہے۔ پھر کیا اگر ہم کابل مین ہوتے تو اُس جگہ ہم کو امن حاصل ہوسکتا ہے جہان ہمارے دو معزز دوست صرف اس وجہ سے قتل کئے جاچکے ہین۔ کہ وہ میرے عقائد مخالفت جہاد اور انکار آمد خونی مہدی وغیرہ کے قائل تھے۔ حالانکہ صاحبزادہ مولوی سید عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم بہت ہی خاموش رہنے والے اور کم گفتگو کرنے والے آدمی تھے اور ملک مین نہایت معزز تھے اور ہزارون آدمی ان کے مرید تھے اور دربار کابل مین ان کی بڑی عزت تھی کسی خود غرض نے امیر کابل کو جاکر کہا کہ یہ جہاد کے مخالف ہین۔ پس وہ خلاف عقائد کے سبب سے پکڑے گئے اور نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کئے گئے۔ سخت سے سخت دل بھی مقابلہ کیوقت اس بات کو مدنظر رکھ لیتا ہے۔ کہ ایسی سختی نہ کرے آسمان کے نیچے یہ ایک بڑا ظلم اور تعدی ہوئی ہے

اُس کے بالمقابل دیکھو کہ ہم پچیس تیس سال سے نہایت امن کے ساتھ اپنی کارروائی کر رہے ہین۔ عیسائیون کے مذہب کا ابطال کرتے ہین۔ کفارہ اور تثلیث کی تردید مین اشتہارات اور کتب مین شائع کرتے ہین۔ مگر کوئی وارنٹ ہم پر نہین ہوتا۔ یہ **گورنمنٹ کی پُر امن حکومت** کے ماتحت رہنے کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ جس پر احسان کرتا ہے۔ اور اُس کو اتنی بڑی سلطنت اور غیر قومون پر حکومت عطا کرتا ہے۔ تو اس مین عمدہ صفات بھی رکھدیتا ہے۔ مذہبی معاملہ مین اگر ہمارا مقدمہ کسی پادری کے ساتھ بھی ہو۔ تب بھی گورنمنٹ پادری کا لحاظ کر کے بے جا کارروائی نہین کرتی۔ بلکہ ایسے موقعہ پر اور بھی زیادہ انصاف کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس گورنمنٹ کا انصاف ایسا ہے۔ کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اگر گورنمنٹ کا دل مجھ سے دکھا ہوا ہوتا۔ تو ایسے وقت مین مجھے سخت سے سخت سزا دی جاسکتی تھی۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے میری عزت کی اور نرمی کے ساتھ گفتگو کی اور مجھے کرسی دی۔ بلکہ مین نے سنا ہے۔ کہ اُس کے پاس میرے برخلاف سفارشین کی گئین۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ مجھ سے ایسی بد ذاتی نہین ہوسکتی کہ مین ایک شریف آدمی کو بے گناہ سزا دون۔ پس اُس نے مجھے عزت کے ساتھ بری کیا اور عدالت مین مجھے مبارکباد کہی۔ مین دیکھتا ہون۔ کہ اس گورنمنٹ کے مدبرین ایسی عمدہ عادات رکھتے ہین۔ اگر یہ خوبیان اُن مین نہ ہوتین تو خدا تعالیٰ ان کو غیر قومون پر اس قدر فتوحات کس طرح دیتا۔ اور ان کو ایسی اقبال مندی کیونکر حاصل ہوتی۔ اگر یہ گورنمنٹ آج نکل جاوے۔ تو یہ لوگ آپس مین ایک دوسرے کو کاٹ ڈالین۔ یہ گورنمنٹ ہمارے درمیان **ثالث بالخیر** ہے۔ جو جھگڑون سے سب کو بچاتی ہے ذرا سوچے کیا ہمارا گذارا کسی اور گورنمنٹ کے ماتحت ہو سکتا ہے۔ دوسرے ملکون مین لوگ جاہل کالانعام ہین ذرا ذرا سے اختلاف مذہبی پر ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہین۔ یہان دن رات عیسائیت پر حملہ کیا جاتا ہے۔ ہندو مذہب پر حملہ کیا جاتا ہے اور اپنے مذہبی عقائد ایک دوسرے پر ظاہر کئے جاتے ہین۔ مگر گورنمنٹ کو اس کے ساتھ کوئی دخل تعلق نہین۔ خدا تعالےٰ کے فضلون اور نشانون مین سے ایک یہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے جس درخت کو نشوونما دینا چاہا۔ اس کو اچھی زمین مین لگایا۔ اگر وہ اس کا

ستیاناس کرنا چاہتا۔ تو تو اُس کو بُری زمین میں لگاتا جہاں کہ وہ پامال ہو جاتا۔ ہمارے سلسلہ کے درخت کو خدا نے ایک اچھی زمین میں لگایا ہے۔

گورنمنٹ کا شکریہ واجب

اس قدر احسانات پر گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ ضروری ہے۔ هل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ گورنمنٹ کا شکریہ ہے۔ کہ ہم پر مخالفین جو حملہ کرتے ہیں۔ ہم ان کا جواب دے سکتے ہیں اور ان کی نیش زنی اور ایذاء رسانی سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ یہ ایک بڑا احسان ہے۔ احسان تو ایسی چیز ہے۔ کہ ایک کتے کو بھی اگر روٹی کا ٹکڑا ڈالا جاوے۔ تو وہ یاد رکھتا ہے اور پھر اس کو ماریں۔ تب وہ زخمی نہیں کرتا۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو کتے کے برابر بھی خلق نہیں رکھتا۔

ایسے ملانوں سے نفرت

میں اپنی جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ سفلہ مزاج تنگ ظرف ملان جو ناحق کے خون کر کے خوش ہوتے ہیں اور غازی بنتے ہیں۔ اُن سے قطعی نفرت کرو۔ اور ان کے کام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھو اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرو اور اس کی قدر کرو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے احسانات میں سے ایک یہ احسان ہے۔

انتخاب پنجاب

گورنمنٹ کے شکریہ کے اظہار کے بعد میں تمہیں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کے ابتدا کیواسطے اور اس کے قیام کے لئے اس سرزمین پنجاب کو کیوں پسند کیا۔ بلحاظ مذہبی آزادی کے تو تمام برٹش انڈیا برابر ہے لیکن خدا تعالےٰ نے پنجاب کو اس واسطے پسند کیا کہ یہ نرم زمین ہے۔ حق کی قبولیت کا مادہ پنجاب میں سب سے بڑھ کر آیا۔ ہم کئی مرتبہ ہندوستان کے بعض مقامات میں اور دہلی میں گئے۔ لیکن جیسا کہ پنجاب کے لوگوں نے ہم کو قبول کیا ایسا اور کسی نے نہیں کیا اور جگہ کے لوگوں کے سامنے قرآن پیش کیا گیا۔ حدیث پیش کی گئی نشانات دکھائے گئے۔ مگر اونھوں نے کسی کی بھی پرواہ نہیں کی۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اس ملک میں یہ سلسلہ قائم کیا   ہے۔ اس لحاظ سے بھی اس فضل کیواسطے اس سرزمین کا حق تھا کہ انگریزوں کی پُر امن سلطنت سے پہلے چالیس پچاس سال تک اس علاقہ میں سکھوں کے مظالم سے اسلام نے ایک سخت

رہا کہایا تھا۔ میری عمر اُس وقت پانچ سال کی ہوگی جب سکھوں کا یہاں راج تھا۔ مگر ہم اس بات کی گواہی رویت کی رکھتے ہیں۔ کہ سکھا شاہی مذہب اسلام کیواسطے ایک بھاری بلا تھی۔ بہت سے لوگ اس بات سے واقف ہوں گے کہ سکھوں کے زمانہ میں اگر کوئی مسلمان مسجد کے اندر اذان کہدیتا تھا۔ تو اس کی سزا قتل سے کم نہ ہوتی تھی دیکھو ہندو لوگ سنکھ بجاتے ہیں ہم کبھی مزاحم نہیں ہوتے۔ لیکن اذان کے کہنے پر ایک مسلمان مُصیبت کے نیچے آجاتا تھا۔ یہ مکان جس میں اس وقت میں بیٹھا ہوں۔ یہ سکھوں کے زمانہ میں ان کا دارالحکومت نہیں بلکہ دارالظلم تھا۔ اس جگہ ان کی عدالت لگا کرتی تھی۔ مگر میں کیا کہوں کہ ان کی عدالتیں کیسی ہوا کرتی تھیں۔ کوئی مسلمان اپنی مسجد میں اذان ایسی کہہ نہ سکتا تھا۔ جس کا آواز مسجد کی چار دیواری سے باہر جاسکے۔ ابتدا میں انگریزوں کا دخل پنجاب پر ہوا اور ہنوز لوگوں کو عام خبر نہ تھی۔ اور

حکومت برطانیہ کی پہلی برکت

کاردار وہی پُرانے تھے اور مقام عدالت بھی وہی تھے۔ کہ ایک مسلمان سپاہی باہر سے یہاں قادیان میں آیا۔ اور ایک مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو اُس نے دیکھا کہ مسجد کے اندر ملان آہستہ آہستہ اذان کہتا ہے۔ اس سپاہی کو حکومت انگریزی کے دخل کی خبر تھی۔ اُس نے مؤذن کو کہا کہ بلند آواز سے اذان کہو۔ ایسی بانگ تو کیوں دیتا ہے جو تیرے ہی تک محدود رہے۔ اس نے کہا اگر میں بلند آواز سے بانگ دونگا۔ تو ابھی مجھے سولی دیا جاویگا۔ اور پھانسی پر چڑھایا جاویگا۔ اس واسطے میں ایسا نہیں کرسکتا۔ سپاہی نے کہا کہ کچھ پرواہ نہیں میں ذمہ وار ہوں تو کوٹھے پر چڑھکر اذان دے اُس نے دوبارہ اذان دی مگر ڈرتے ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ۔ تب سپاہی نے اُسے کہا کہ تو مت ڈر اور پورے زور سے اذان کہدے۔ سپاہی کے اس قدر اصرار پر جب کہ اُس نے بلند آواز سے اذان کہنی شروع کی۔ تو ارد گرد کے تمام برہمن اور دیگر مشرکین جمع ہو گئے اور دوڑے ہوئے اس جگہ کے

کاردار کے پاس آئے اور فریاد مچائی کہ بڑا ظلم ہوا کہ ملان نے باآواز بلند بانگ دیدی ہے۔ جس سے آٹے بھرشٹ ہو گئے ہیں اور ہمارے کپڑے بھرشٹ ہو گئے اور ہماری زمین بھرشٹ ہو گئی ہے اور ہمارے مکان بھرشٹ ہو گئے ہیں۔ کاردار نے حکمدیا کہ اس مُلان کو فوراً پکڑ لاؤ تاکہ اس کو اچھی سزا دیجاوے۔ چنانچہ وہ پکڑا آیا۔ تو اس کے پیچھے پیچھے وہ نیک بخت سپاہی بھی چلا آیا۔ کاردار نے موذن سے پوچھا کہ کیا تو نے بلند آواز سے اذان کہی ہے؟ موذن نے ہنوز جواب نہ دیا تھا کہ وہ سپاہی آگے بڑھا اور کہا کہ اس نے بانگ نہیں دی میں نے دی ہے۔ کاردار بھی اندر ہی اندر اس حقیقت سے آگاہ ہو چکا تھا کہ راج بدل گیا ہے اور سکھا شاہی ظلم کا زمانہ نہیں رہا۔ اُس نے برہمنوں کو مخاطب کر کے کہا کہ کیوں بے فایدہ شور مچاتے ہو جاؤ۔ چُپ چاپ اپنے گھروں میں بیٹھو۔ تم اذان پر کیا کہتے ہو۔ لاہور میں تو گائیں[1] ہو رہی ہیں۔ یہ گورنمنٹ انگریزی کی پہلی برکت تھی جو کہ ہم کو حاصل ہوئی تھی۔ کیونکہ بانگ دعوت اسلام کا ایک طریقہ ہے جو مختصر الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ آؤ لوگو! تم توحید کو اختیار کرو۔ اور مسلمان ہو جاؤ۔ ایسا ہی ایک مقدمہ ہوشیار پور میں ایک انگریز کے سامنے ہوا تھا۔ کیونکہ سکھوں کے زمانہ کے بلے ہوئے ہندو برہمن بانگ کے جانی دشمن ہر جگہ

بانگ پر مقدمہ

ہو رہے تھے اور ابتدائے حکومت انگریزی کے وقت ایسے مقدمات بہت سے ہوئے تھے۔ جب ابتدا میں انگریزوں کی عملداری شروع ہوئی۔ تو ایک جگہ ایک مسلمان کے مسجد میں بلند آواز سے اذان کہنے پر تمام پنڈت برہمن جمع ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے مجسٹریٹ ضلع کے پاس پہنچے۔ جو کہ انگریز تھا اور اُس کے سامنے شکایت کی کہ ہم پر بڑا سخت ظلم ہوا ہے کہ ایک مسلمان نے بانگ دی ہے اور اس بانگ نے سخت نقصان کیا ہے۔ کیونکہ اُس سے ہماری چیزیں بھرشٹ ہو گئی ہیں۔ نہ آٹے گوندھے ہوئے پکانے کے کام کے رہے نہ روٹیاں پکی ہوئی کھانے کے لائق رہیں نہ کپڑا پہننے کے قابل رہا۔ گھر کے سب برتن بھرشٹ ہو گئے۔ مجسٹریٹ دانا تھا۔ اُس نے کہا کہ وہ بڑی پُر تاثیر

---

[1] یعنی گائے بھی ذبح ہو رہی ہے جو ایک سخت جرم قرار دیا جاتا تھا۔ ایڈیٹر

موذن معلوم ہوتی ہے۔ اُس موذن کو فوراً بلایا۔ چنانچہ وہ موذن طلب کیا گیا اور مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہوا - ایک طرف غریب موذن اکیلا کھڑا تھا اور دوسری طرف پنڈتوں - برہمنوں اور کھتریوں کے گروہ کے گروہ واویلا کرتے ہوئے جمع ہوئے - انگریز نے اس موذن کو کہا کہ ہم تمہاری اذان سننا چاہتے ہیں۔ تم ہمارے سامنے اسی طرح اذان کہو - چنانچہ اس نے اذان کہی صاحب نے کہا اس اذان سے تو کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوتی - اور ہندؤں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیا اس ملاں نے اسی طرح اذان بانگ دی تھی - اس پر سب برہمن اور ان کے ساتھی چیخ چلا اٹھے - کہ نہیں حضور وہ بانگ تو بلند آواز سے تھی - تب مجسٹریٹ نے کہا کہ تم نے یہ بانگ بہت آہستہ کہی ہے تم بلند آواز سے بانگ کہو - تب اس نے بہت بلند آواز سے بانگ کہی جس کو مجسٹریٹ نہایت غور سے سنتا رہا اور بعد ختم ہونے کے تعجب کے ساتھ اپنے سررشتہ دار کی طرف متوجہ کر کے کہنے لگا کہ اس بانگ سے تو ہمارا کچھ بھرشٹ نہیں ہوا کیا تم پر کوئی ایسا اثر ہوا ہے - کہ تمہاری کوئی چیز بھرشٹ ہو گئی ہو - سررشتہ دار ہنسا اور کہا کہ کچھ نہیں - تب مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ پنڈت شریر معلوم ہوتے ہیں ان سب کے محلے لئے جاویں اور اگر آیندہ کوئی ایسی شرارت کریں - تو ان کو سزا دی جاوے اب خیال کرو کہ **انگریزوں کا قدم کس قدر مبارک ہے** - اور اُن کے زمانہ میں اسلام کو کس قدر ترقیات حاصل ہوئی ہیں۔

برکات سلطنت برطانیہ

سکھوں کے زمانہ کا ایک شخص مکھے شاہ نام ذکر کیا کرتا تھا کہ اسکو مرشد صحیح بخاری کی زیارت کی خواہش رکھتا تھا کہ اس کی شکل دیکھ سکے اور پانچوقت نماز میں دعا کرتا تھا اور پھر ناامید ہو کر رو پڑتا تھا کہ مجھے سکھوں کے زمانہ میں کہاں سے مل سکتی ہے - اب وہی صحیح بخاری ہے کہ تین چار روپے میں مل سکتی ہے - مطبع اور ریل اور ڈاک کے ذریعہ سے کتابوں کے خزانے نکل آئے ہیں - اس وقت ملاؤں کے پاس کنز قدوری کے سوائے کچھ نہ ہوتا تھا - اسلام کی ترقی کے واسطے اس گورنمنٹ کا قدم ایک ارہاص ہے - کسی امر کے ظہور سے پہلے اس کا مقدمہ اور پیش خیمہ ہوتا ہے - انگریزوں کا آنا اسلام کی ترقی کا مقدمہ ہے - بہت سے علامات ظاہر ہو گئے ہیں سب سے اول اذان کی اجازت ہو گئی پھر نمازوں کی ادائگی میں کوئی مزاحمت نہیں رہی وہ گائے جس کے واسطے ہزاروں مسلمانوں کے خون ہوتے تھے وہ خود ذبح ہو رہی ہے - ایک دفعہ گائے کے ذبح کرنے کے شبہ میں ایک جگہ سات ہزار مسلمان قتل کئے گئے تھے

حیوان کی خاطر انسان پر ظلم

ایک دفعہ بٹالہ میں بھنڈاریوں کی حکومت تھی - اس زمانہ میں ایک سید نیک بخت سپاہی شام کے وقت بازار میں جا رہا تھا کہ پیچھے سے گائیوں کا ایک ریوڑ آگیا - جس کو دیکھ کر وہ ایک دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا کہ وہ گذر لے تو پھر اپنا راستہ لے - اتفاق سے ایک گائے اس کے قریب آگئی کہ اس کو گرا دے اس نے اپنی تلوار کی نیام سے اس کو پرے ہٹایا نیام کی نوک کچھ پھٹی ہوئی تھی اور اس میں سے تلوار کی نوک سے گائے کے چمڑے پر ایک خفیف سی خراش ہو گئی - جس پر کسی برہمن کی نظر پڑ گئی - بس پھر کیا تھا - فوراً اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے اور کاردار نے نہایت ظلم کے ساتھ اس غریب کا ہاتھ کٹوا دیا - اسلام نے سکھوں کی سلطنت سے اتنے صدمے اٹھائے تھے کہ اگر اب اس نعمت کا انکار کریں تو خدا کا انکار ہو گا - کیونکہ خدا ہی نے یہ نعمت بھیجی ہے اور ہمارے واسطے ایسا امن کر دیا ہے کہ ہم جس طرح سے چاہیں وعظ کریں - خدا تعالیٰ کی عبادت کریں - اپنے دین کی اشاعت کریں - کوئی مزاحمت کرنیوالا نہیں یہ ایک نعمت ہے مگر مسلمانوں نے نہ تو اس شکرگذاری

مسلمانوں کی ناشکرگزاری

کا حق ادا کیا ہے اور نہ اس امن کا حق ادا کیا گیا ہے جو کہ ان کو حاصل ہے اس قدر امن پا کر تو مسلمانوں کو لازم تھا - بہت زیادہ دین کی طرف توجہ کرتے لیکن برخلاف اس کے اب تو مساجد بھی خالی پڑی ہیں پہلے تو یہ شکایت تھی کہ سکھ اذان نہیں کہنے دیتے اور اب یہ ہے کہ اذان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا - دنیا کے جھگڑوں میں اور ناگفتنی عیبوں میں ایسے مبتلا ہوئے ہیں کہ دین کو بالکل بھول ہی گئے ہیں - چاہیئے تھا کہ نیکی میں ترقی کرتے نہ کہ بدی میں - امن کی حالت میں انسان کو اختیار ہوتا ہے - کہ خواہ مساجد کو آباد کرے اور خواہ قمار خانے کو - لیکن افسوس ہے کہ مسلمان نیکی کی طرف نہیں جھکے اور انھوں نے بدی کو اختیار کیا ہے لیکن **ہماری جماعت** کو چاہیئے - کہ وہ ایسا نہ کرے بلکہ اس امر کی قدردانی کرے - اسی واسطے خدا نے اُس کو پنجاب میں قائم کیا ہے

پنجاب کی بہت مشابہت عرب کے زمانہ جاہلیت کے ساتھ

سکھوں کے زمانہ پنجاب کی حالت بلحاظ جہالت اور بے دینی کے ایسی ہی تھی جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کے ملک کی حالت تھی - جس کو زمانہ جاہلیت کا عرب کہتے ہیں - جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے قریش کی حالت بہت وحشیانہ تھی وہی حالت اس ملک کے لوگوں میں ہو رہی تھی - انسانی فطرت کا ایسا تنزل ہو گیا تھا کہ قریب تھا کہ جانوروں کی طرح ہو جاویں - اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تھا - ورنہ یہاں تک نوبت پہنچ چکی تھی کہ بعض مسلمانوں نے سکھوں کی طرح کچھیں پہن لی تھیں اور بعض تو سکھ بن گئے تھے اس لحاظ سے بھی یہی ملک حق رکھتا تھا کہ آخری زمانہ کا مسیح اور مہدی اس میں پیدا ہو - جیسا کہ عرب کا ملک اپنے زمانہ میں تمام دنیا سے بڑھکر وحشیانہ حالت میں ہونے کے سبب اس قابل ہوا تھا کہ آخری نبی اس میں پیدا ہو تا کہ سب سے بڑی وحشی قوم کو سب سے بڑھکر مہذب بنا کر ایک معجزہ ظاہر کرے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کی حالت نہائت ہی ردی ہو چکی تھی - ہر ایک قسم کی بے قیدی اور شرارت اور بدکاری ان میں پائی جاتی تھی - شرابیں پیتے تھے - زنا کرتے تھے - جوا کھیلتے تھے اور کسی قسم کے جرم کو معصیت نہیں سمجھتے تھے - خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں بھی ان کے مفاسد کا ذکر کیا ہے - جتنی متفرق بدیاں مختلف زمانوں میں دنیا میں ہوتی رہی ہیں آدم سے لے کر اخیر زمانہ تک وہ سب مجموعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی جاتی تھیں - وہ ایک نہایت ہی تاریک زمانہ تھا - جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت نکلا اور اس نے دنیا کو روشن کیا اس زمانہ کی تاریکی اور اس کے بعد کی روشنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت کے واسطے ایک کافی دلیل تھی جب دنیا میں ہر طرف موت ہی موت نظر آوے - تو عادت اللہ اس طرح جاری ہے - کہ ایسے وقت میں کوئی نہ کوئی علاج

بھی نکل آتا ہے ۔ فطرت انسانی مین یہ بات داخل ہو کہ ایسے وقت مین مصلح ضرور پیدا ہو جاتا ہے عرب کی جو وحشیانہ حالت اُس زمانہ مین تہی ۔ اس کا پتہ اس وقت کی کتابون کے پڑھنے سے لگ سکتا ہے ۔ یہ خدا تعالے کے رحم کا تقاضا تہا کہ ایسے وقت مین خاتم النبین کو پیدا کیا ۔ مسلمانون کے واسطے یہ ایک فخر کی بات ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر جو دلایل زبردست ہین ۔ اُن مین سے ایک

طبیب رُوحانی

یہ دلیل بھی ہے کیونکہ جب ایک طبیب ایسے وقت مین آوے کہ لوگ مختلف قسم کی بیماریون مین گرفتار ہون ۔ جیسے سل اور دِق اور مُحرکہ وغیرہ اور گروہ کے گروہ ان امراض مین مبتلا ہون اور اس طبیب کے علاج سے وہ بیمار شفا پا جاوین ۔ تو پھر ایسے شخص کو طبیب ماننے کے واسطے اور کسی دلیل کی ضرورت نہین رہتی ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رُوحانی طبیب تھے اور جس کام کا دعوے کیا اُنہون نے وہ کر کے دکھلا دیا ۔ اور ایسے طور سے اس کی تبلیغ کی کہ اس کی نظیر دنیا بھر مین نہین پائی جاتی ۔ اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت کے ثبوت مین اور کسی دلیل کی ضرورت نہین

مقابلہ آنحضرت و مسیح ناصری

مجبوری سے یہ بات لکھنی پڑتی ہے کیونکہ حق یہی ہے ۔ کہ یہ ہر دو دلیلین جس کمال کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے پوری ہوئین دوسرے کسی نبی کو یہ حاصل نہ ہو سکین نہ حضرت موسے کے واسطے یہ سب باتین جمع ہو سکین اور نہ حضرت عیسے کیواسطے ۔ حضرت عیسے کے زمانہ مین جو یہودیون کی قوم تہی اور جس کی طرف وہ مبعوث ہوئے تہے ۔ اُن کے پاس خدا کی کتاب توریت موجود تہی ۔ اس کو پڑھتے تہے اور اپنے طور پر مذہبی فرائیض بجا لاتے تھے ۔ گو وہ غافل اور دنیا دار ہو چکے تھے تاہم رسم کے طور پر اُن کے پاس بیت المقدس تہا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم مین پیدا ہوئے جن کے پاس نہ کتاب تہی اور نہ علوم کے ساتہ وہ کوئی تعلق رکہتے تھے وہ نہ خدا کو مانتے تھے اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے تھے اور نہ آخرت کے قایل تھے بلکہ کہا کرتے تہے کہ ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیی ۔ یہ صرف اسی دنیا کی حیاتی ہے ۔ اِسی مین لوگ زندگی بسر کر کے مر جاتے ہین اور بس اِتنے پر خاتمہ ہو جاتا ہے اور کہتے تھے ۔ وما یھلکنا الا الدھر ۔ یہ دہر ہی ہم کو ہلاک کرتا ہے اور بس ۔ غرض وہ پورے دہریہ تھے اور دُنیا کے تمام مذاہب کا نقشہ اُس وقت عرب مین موجود تہا وہ گندے مذاہب جن مین افراط تفریط پائی جاتی تہی سب اُس جگہ موجود تھے اور جتنے گند اور افعال شنیعہ انسان مین ہوتے ہین وہ سب ان مین موجود تھے ۔ ایسی خراب حالت کے بعد جو تبدیلی اُن لوگون مین پیدا ہوئی وہ اِن لوگون سے مخفی نہین جو اسلام کے حالات سے آگاہی رکہتے ہین ۔ قبل اسلام مین آنے کے اُن لوگون کی حالت وہ تہی ۔ کہ یاکلون کما یاکل الانعام ۔ چارپایون کی طرح کہانے پینے کے سوائے ان کا کوئی شغل نہ تہا ۔ یہ تو حالت کفر تہی ۔ اس کے بعد اُن کی حالت اسلامی کی یہ تعریف ہے کہ یبیتون لربھم سجداً وقیاماً ۔ اپنے رب کی عبادت مین سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزار دیتے ہین وہ کہانا پینا سب بُہول گئے اور پہلا نقشہ بھی بالکل بدل گیا قرآن شریف مین ان کے ہر دو وقتون کی حالت بوضاحت بیان کی گئی تہی ۔ اور قرآن شریف اُن کو علانیہ سنایا جاتا تہا ۔ اگر اس مین کوئی غلطی ہوتی تو وہ ضرور بول اُٹھتے ۔ کہ یہ جھوٹ ہے مگر کسی نے دم نہ مارا ۔ حدیث شریف مین ان کی تعریف مین آیا ہے ۔ اللہ اللہ فی اصحابی ۔ میرے اصحاب مین اللہ ہی اللہ ہے ۔ ان کا رنگ ہی بدل گیا تہا ۔ علاوہ اور معجزات اور نشانات کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت مین ایک زبردست دلیل یہ ہے جو بیان کی گئی ہے ۔

زندہ اسلام

اس کے علاوہ اسلام کی صداقت پر ایک اور دلیل یہ ہے ۔ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے ۔ اور ہر فصل مین وہ اپنی زندگی کے آثار ظاہر کرتا رہتا ہے ۔ دیکھو جیسا کہ درختون کا حال ہے کہ موسم خزان مین تمام درختون کے پتے اور پھل پھول گر جاتے ہین اُس وقت کوئی شناخت نہین کر سکتا کہ اِن درختون کے درمیان پھل دینے والا زندہ درخت کونسا ہے اور مُردہ درخت کونسا ہے ۔ لیکن جلد موسم بہار آ جاتا ہے تو زندہ درخت اپنے پُہول اور پھل کے ساتھ زندگی کا ثبوت دیتا ہے ۔ یہی حال مذاہب کا ہے ۔ بمرور زمانہ سے وہ اصلیت نہین رہتی ۔ چھ سات دن مین تو بدن کا کپڑا بھی میلا ہو جاتا ہے ۔ ایسا ہی دینی معاملہ مین لوگون کے درمیان غفلت اور سُستی پھیل جاتی ہے ۔ لوگ دُنیا کی طرف جب جھک جاتے ہین یہ زمانہ مذاہب کے واسطے خریف کا زمانہ ہوتا ہے اور ایسا خریف سو سال مین آتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے صدی کے سر پر پھر ربیع رکھا ہوا ہوتا ہے جس سے مذہب کے پھل پُہول پھر تازہ ہوتے ہین ۔ مگر یہ ربیع اُسی مذہب کو نصیب ہو سکتی ہے ۔ جو سچا اور منجانب اللہ ہے اور اُس درخت کی مانند ہے جو زندہ ہے اور مر نہین چکا ۔ مگر جس باغ مین ہمیشہ خریف ہی رہتا ہے سمجھو کہ وہ ناکارہ ہے ۔ سو آجکل مذہب اسلام حالت ربیع مین ہے ۔ کہ خدا تعالے نے اس کے درمیان ایک شخص بھیجا ۔ جو اس کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوتا ہے اور دین اسلام کی تائید مین نشان دکہلاتا ہے ۔ لیکن عیسائی اور ہندو اور آریہ اور تمام مذاہب جو اسلام کے سوائے ہین ۔ سب حالت خریف مین ہین ۔ اور ہمیشہ اسی مین رہینگے کیونکہ وہ مر چکے اُن کے واسطے الہام الٰہی کا سلسلہ بند ہو چکا ۔

خدا کی ہستی کا ثبوت

مین علانیہ کہتا ہون کہ اسلام کے سوائے باقی مذاہب مُردہ ہین ۔ صرف اسلام زندہ ہے جو اپنے اندر خوارق اور نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے جو چاہے دیکھ لے اگر مین نہ دکہا سکون تو جو سزا چاہین مجھے دین ۔ وہ خدا جس کے تعلق کے ساتھ نجات موقوف ہے اور ایمان اور یقین اس تعلق کے ذریعہ سے پختہ ہوتا ہے ۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اُس خدا کا علم بجُز اسلام کے اور کسی کو حاصل نہین ہے باقی تمام مذاہب صرف وہمی طور پر کہتے ہین کہ خدا ہے مگر کیا خدا نے ان مین سے کسی کے ساتھ کلام کیا ہے کیا اُن کے پاس کوئی نشان ظاہر ہوتے ہین ویدون کی رُو سے تو یہ بات طے یافتہ ہے کہ نہ کوئی نشان ہے اور نہ کوئی معجزہ اور نہ اس زمانہ مین خدا تعالے کسی کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے ۔ اگر یہ کہا جاوے ۔ کہ چاند

سورج زمین آسمان خدا کی ہستی کے دلائل ہیں تو ہندو مذہب کے مطابق یہ بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ارواح خود بخود ہیں۔ خدا ان کا خالق نہیں اور پرمانو بھی خود بخود ہیں۔ خدا ان کا خالق نہیں پس جب رُوح اور مادہ ہر دو خود بخود ہیں۔ تو وہ خود بخود جُڑ بھی سکتے ہیں جوڑنے کے واسطے بھی پرمیشور کی ضرورت نہیں ہو سکتی۔ پس خدا کی ہستی پر ان لوگوں کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں مگر ہمارا خدا کہتا ہے کہ تمام ارواح میں نے ہی پیدا کئے اور تمام ذرات میں نے ہی بنائے ہیں اور ہر ایک چیز کا مبدا رفیض میں ہوں۔ مجموعہ مصنوعات پر نظر کر کے ہم کہ سکتے ہیں کہ اس کا خدا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ مومن مسلمان کو اس حد تک نہیں رہنے دیتا۔ بلکہ وہ اس کو بڑے بڑے نشانات کے وعدے دیتا ہے اور پھر اُن کو پورا کر کے دکھلاتا ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے لهم البشرى فی الحیوۃ الدنیا۔ ان کے واسطے اسی دنیوی زندگی میں بشارتیں نازل ہوتی ہیں اور قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں کہ وہی ہمارا رب ہے اور پھر اس ایمان پر استقامت دکھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر فرشتے نازل کرتا ہے جو ان کو تشفی دیتے ہیں کہ تم کو کوئی غم اور حزن نہیں پہنچیگا۔ خدا تعالےٰ کی شناخت کے واسطے یہ ایک بڑا طریق ہے کہ نشانات کا مشاہدہ کرایا جاوے۔ جب ایک سلسلہ نشانات اور کرامات کو مدت دراز گذر جاتی ہے۔ تو لوگ دہریۃ مزاج ہو جاتے ہیں اور بے ہودہ باتیں بناتے ہیں۔ چاہیئے کہ ایسے لوگ جو معجزات کے منکر ہیں ہمارے سامنے آویں خباثت کے ساتھ انکار جدا بات ہے وہ مانیں یا نہ مانیں ان کا اختیار ہے لیکن ہمارے سامنے آ کر وہ لاجواب ضرور ہو جائینگے۔ خدا تعالےٰ نے اقتداری پیش گوئیوں کیواسطے یہ سلسلہ قائم کیا ہے خدا تعالیٰ کی رحمت کا یہ ایک ذریعہ ہے۔

تقوی لیکن خدا تعالیٰ کے نشانات تقوی اور طہارت کے ساتھ حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ تقوےٰ علم کی جڑ ہے اور تقوی ہی نیکی کی جڑ ہے۔ علم سے اس جگہ مراد دینی علم ہے نہ کہ دنیوی علم۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ یہ کتاب ھدًی للمتقین یعنی ان لوگوں کے واسطے ہدائیت کا ذریعہ ہے۔ جو کہ تقوےٰ اختیار کرتے ہیں۔ قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے تقوی کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون سوائے مطہر اور متقی لوگوں کے اور کوئی اس کے علوم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ دنیوی علوم اور حرفہ اور پیشہ اور فلسفہ اور خشک منطق کے حاصل کرنے کیواسطے یہ ضروری نہیں کہ انسان متقی ہو۔ کیسا ہی فاسق فاجر کوئی ہو ان علوم میں دسترس کر سکتا ہے مگر یاد رکھو کہ دینی معارف اور حقایق اور لطائف صرف ان لوگوں کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو متقی ہیں۔ ؎

عروس حضرت قرآن نقاب آنگاہ بکشاید
کہ دارالملک معنی را بہ بیند خالی از غوغا

اللہ تعالےٰ نے اس بات کو حرام کیا ہے کہ فسق و فجور اور شرارت کے ساتھ کسی کو دینی علوم بھی حاصل ہو جائیں ہاں چور کیطرح کوئی دوسروں کی بات لے کر بیان کر دے تو وہ مال مسروقہ ہے۔ لیکن وہ کلام جو روح القدس کی تائید کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ تقوےٰ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تمام علوم کی کنجی تقوی ہی ہے۔

تفسیر اول رکوع سورہ بقرہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

الم۔ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین۔ یہ کتاب تقوی کرنے والوں کو ہدایت دیتی ہے۔ الذین یؤمنون بالغیب۔ وہ جو خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ ابھی ان کو خدا نظر نہیں آیا۔ یقیمون الصلوۃ۔ نماز کو کھڑا کرتے ہیں حالانکہ نماز ان کی گر گر جاتی ہے۔ و مما رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ان کو دیا گیا ہے۔ اُس میں سے خرچ کرتے ہیں والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہیں۔

اب اس جگہ ایک سوال کیا جاتا ہے اور نادان آدمی قرآن شریف پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے۔ جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے عطا ہو گی۔

سو غور سے سننا چاہیئے کہ اس جگہ ہدایت سے مراد ایک اور اعلیٰ امر ہے۔ جو انسان کی کمال ترقیات پر دلالت کرتا ہے اور ان اعمال کو صبر اور استقلال کے ساتھ بجالانے سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلا ایمان غیب پر ہے۔ لیکن اگر ایمان صرف غیب تک محدود رہے۔ تو اس میں کیا فائدہ وہ تو ایک سنی سنائی بات ہے۔ اس کے بعد معرفت اور مشاہدہ کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے۔ جو کہ اس ایمان کے بعد رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام کے عطا ہوتا ہے اور انسان کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آ جاتی ہے۔ جن باتوں پر وہ پہلے غیب کے طور پر ایمان لاتا تھا۔ اب ان کا عارف بن جاتا ہے اور اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے پس غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جاتی ہے اور وہ مشاہدہ کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسا ہی متقی وہ ہے جو نماز کو قائم کرتا ہے۔ اُس کی نماز میں وساوس شروع ہو جاتے ہیں اور شیطان اس کے دل کو اور طرف پھیرنا چاہتا ہے۔ مگر وہ بار بار اُن وساوس کو دور کرتا ہے اور اپنا دل خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ابتدائی حالت میں وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو طرح طرح کے وسوسے دل میں آنے لگتے ہیں۔ جن کا پہلے کبھی نشان گمان نہ تھا گویا نماز اس کی گرتی رہتی ہے۔ مگر جو شخص ایسی کو بھی قائم کرتا ہے بالآخر خدا تعالیٰ نماز کے وقت ایک پوری کامیابی عطا کرتا ہے۔ ایسا کہ نماز اس کی غذا ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف اس کا دل ایسا لگتا ہے اور خدا کی یاد میں وہ ایسا محو ہوتا ہے۔ کہ کوئی تجارت اس کو خدا کی یاد سے غافل نہیں کر سکتی۔ یہ کوئی قصہ کہانی کی بات نہیں۔ **نماز تمہارے پاس ایک خزانہ ہے**۔ تم اس کو تلاش کرو کیسا بدقسمت وہ شخص ہے کہ اس کے گھر میں کنواں ہے اور وہ پیاس سے مرتا ہے۔ نماز تو تمہارے گھر میں ایک دولت ہے۔ جس کے ذریعہ سے تم خدا سے ہمکلام ہو سکتے ہو اور نشانات مل سکتے ہیں۔ یہ نعمت

مخاطبہ الٰہیہ صرف اسلام کے پاس ہے باقی تمام مذاہب اس سے بے بہرہ ہیں۔ کیا ہی ماتم زدہ اور مردہ مذہب ہے وہ جو خدا کی ہمکلامی کا انکار کرتا ہے اور اس کو وہ لطف حاصل ہی نہیں۔ وہ مذہب کس کام کا جس میں پیاسے کے واسطے پانی نہیں اور بھوکے کے واسطے روٹی نہیں۔ وہ کیسا میزبان ہے جس نے مہمان

کو اپنے گہر مین بلایا۔ اور اس کے ہاتہہ دہلائے۔ مگر نہ اس کے آگے روٹی رکھتا ہے نہ پانی۔ اسلام ہمیشہ ایک زندہ مذہب ہے۔ جو ضرورت کے وقت اپنی تازگی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔ اس زمانہ مین بھی جو کہ مجموعہ معاصی ہے۔ اسلام نے اپنی تازگی اور زندگی کا ثبوت دیدیا ہے۔

ضرورت امام

اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہر طرح کے فسق و فجور کا اس زمانہ مین پورا جوش ہے۔ ہزارون مسلمان شراب پیتے ہین زنار کرتے ہین۔ دیانت کے کامون مین ٹھیک نہین اُترتے ہین۔ قرضہ لیتے ہین تو واپس کرنے کا نام نہین لیتے۔ یتیم بچون کا مال کہاتے ہین۔ وہی قریش کی سی حالت ان لوگون کی ہو رہی ہے۔ یہ تو ان کی اندرونی حالت ہے باہر سے اُن پر یہ ابتلا ہے۔ کہ غیر مذہب کے لوگ طرح طرح کے اغوا کر کے اور ہر طرح کا لالچ دے کر ان کو اسلام سے خارج کر رہے ہین۔ کئی لاکہہ آدمی عیسائی ہو چکے ہے۔ نہ اندرونی طور پر مسلمانون کو خوش حالی حاصل ہے اور نہ بیرونی طور پر۔ کیا اس زمانہ مین اسلام کی محافظت کے واسطے کسی مصلح کا پیدا ہونا ضروری نہ تہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ہمنے ہی یہ قرآن شریف نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہین۔ کیا جب اسلام پر خزلیت کا زمانہ آیا۔ اور ایسی وحشیانہ حالت مسلمانون کی ہو گئی۔ کہ دس ہزار مین سے بمشکل ایک شخص قرآن شریف پڑہہ سکتا تہا اور بجائے السلام علیکم کے واہ گرو کی فتح کہی جاتی ہتی۔ کیا ایسے خزلیت کے بعد ضروری نہ تہا کہ ربیع کا وقت آوے۔ یہ ایک بڑا صدمہ اسلام پر تہا۔ لیکن اس کے بعد دوسرا صدمہ اسلام پر پڑا۔ وہ اُس قوم کی طرف سے ہے۔ جو اس بات پر بڑی حریص ہے

عیسائیت کا حملہ

کہ انسان کو خدا بنائے۔ اس قوم نے نہ چاہا کہ مسلمان جو پہلے ہی سے زخم خوردہ تہے۔ ان کو اپنے حال پر رہنے دیتے۔ بلکہ اس قوم نے مسلمانون کو اور بھی بڑہکر اپنا شکار کرنا چاہا۔ بہت سے سید اور شریف قوم کے لوگ کرسٹان ہو گئے اور کئی ایک خاندانی عورتین عیسائی مشنری لیڈیون کے اثر سے بے پردہ ہو کر معاصی مین جا گرفتار ہوئین یہ کیسی تلخی کی بات ہے۔ اس وقت زمانہ بالطبع تقاضا کرتا تہا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مدد آوے جو شخص بے حیائی سے کہتا ہے کہ اب بھی اسلام کا کچہہ نقصان نہین ہوا تہا۔ اس کا مونہہ کون پکڑ سکتا ہے وہ جو چاہے سو کہے لیکن اس مین شک نہین کہ اسوقت خدا تعالیٰ کی بڑی مدد درکار ہتی۔ یہ لوگ خود ہی کہا کرتے تہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرتا ہے لیکن **اس صدی کو کیا ہو گیا کہ ۲۴ سال گزر گئے اور کوئی مجدد نہ آیا اور اگر آیا تو بقول تمہارے صرف ایک دجال آیا**۔ کیا سبب ہے کہ اس صدی کے سر پر آکر وہ حدیث بہی جہوٹی ہو گئی جو ۱۳۰۰ سال تک ٹہیک ثابت ہوتی چلی آئی ہتی۔ سنت اللہ ہمیشہ سے اسی طرح جاری ہے کہ جب ہر طرف معصیت پہیل جاتی ہے تو وہ اصلاح کے واسطے کسی کو بہیجدیتا ہے۔ کیونکہ اتنی بڑی اصلاح صرف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو سکتی ہے اور اب بہی یہ اصلاح خدا ہی کریگا۔ اُس کے سوائے اور کون ہے جو اتنی بڑی اصلاح کرے۔

نشان کسوف خسوف

ایک اور حدیث جس کو یہ لوگ رو رو کر پڑہا کرتے تہے یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ مین رمضان کے مہینہ مین سورج کو اور چاند کو گہن لگیگا۔ حدیث کے مطابق یہ بات نہ ایک دفعہ بلکہ دو دفعہ ہو گئی ایک دفعہ مشرقی کرہ ارض مین اور ایک دفعہ مغربی کرہ ارض مین۔ مولوی محمد لکہو کے والے نے اپنی کتاب احوال الآخرت مین بھی اس کا مفصل ذکر کیا تہا اور تاریخین بھی لکہدی ہتین۔ یہ وہ حدیث تہی جس کو واعظ اور مولوی لوگ ممبرون پر چڑہکر پڑہا کرتے تہے اور لوگون کو تشفی دیا کرتے تھے۔ کہ مہدی آویگا اور یہ اس کے نشانات ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ جب وہ دن آگیا اور نشان پورا ہو گیا۔ تو سب سے پہلے انکار کرنے والے یہی لوگ ہوئے۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہین کہ اسلام کے واسطے اقبال کے دن کبہی نہ آوین۔ ایک مولوی کا ذکر ہے جس کا نام غلام مرتضےٰ تہا کہ وہ عین رمضان کے مہینہ مین جبکہ کسوف خسوف واقعہ ہوا تو نہایت دردناک ہو کر اپنی رانون پر ہاتھ مارتا تہا اور کہتا تہا کہ اب دنیا گمراہ ہوگی کیا یہ لوگ خدا تعالیٰ سے زیادہ دنیا کے خیر خواہ ہین کیا خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ دنیا مین گمراہی پہیلی رہے اور اس کی اصلاح کیواسطے کوئی سامان مہیا نہ کیا جاوے اس سلسلہ کی صداقت کو سمجھنے کے واسطے کون سی بات باقی رہگئی تہی۔ قرآن شریف اس کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے اور حدیث سے اس کے واسطے دلائل قائم ہو چکے ہین۔ قرآن شریف مین طاعون کے متعلق بہی پیشگوئی ہے کہ وہ ایک کاٹنے والا کیڑا ہوگا دیکھو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تہا آخری زمانہ کے متعلق جسقدر پیشگوئیان تہین وہ سب پوری ہو چکی ہین طاعون ملک مین ایسی پڑی ہے کہ شہرون کے شہر برباد ہو گئے ہین اور ندیان اور نالے جاری ہو گئے ہین آبادیان بڑہگئی ہین کتابین کثرت سے شائع ہو گئین باہم اختلاط اور میل جول بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اونٹ ایسے بیکار ہو گئے کہ مکہ مدینہ تک بہی ریل طیار ہونے لگی ہے مگر افسوس ہے کہ فقط میرے ساتہہ بخل کے سبب یہ لوگ نہین چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی پوری ہو یا قرآن شریف کا کہا سچ ہو جاوے۔ مین سچ کہتا ہون کہ **ان لوگونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** کے ساتھ **کچہہ محبت نہین کیونکہ دشمن کو آزار دینے کے واسطے کوئی شخص اپنے محبوب پر حملہ نہین کرتا**۔ پہر یہی نہین کہ پہلی پیشگوئیان مین پیش کرتا ہون یا اگلے معجزات پر انحصار رکہتا ہون بلکہ مین کہتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین تہے اور وہ پیچہے نہین رہ گئے بلکہ ہمیشہ دکہائے جاتے ہین کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے خوارق دکہلانیوالے ہر زمانہ مین موجود رہتے ہین یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اس دین پر ہے حضرت عیسےٰ کے معجزات محدود تھے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین ہین۔ افسوس ہے کہ یہ مسلمان ایک طرف آنحضرت کے ساتہہ محبت کا دعویٰ کرتے ہین اور دوسری طرف میرے بغض کیوجہ سے خود اسلام کو ہی مٹا دینا چاہتے ہین ایک زلزلہ والی پیشگوئی ہی کو دیکہو جو کہ قرآن شریف مین بہی موجود ہے اور میری کتب براہین احمدیہ مین موجود ہے اور جب مین گورداسپور مین مقدمہ پر تہا تو اُس وقت بہی خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تہا کہ **ایک زلزلہ کا دہکا** **ا ورعفت الدیار محلہا ومقامہا**۔ یہ پیشگوئیان پہلے سے اخبار بدر اور الحکم مین چہپ گئی ہتین۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا پہر موسم بہار مین زلزلہ آیا۔ جیسا کہ پہلے سے بذریعہ الہام بتلایا گیا تہا خدا تعالیٰ کے وعدے سب پورے ہوئے۔ مگر ان لوگون کا

عجیب حال ہے۔ کہ میرے سبب سے قرآن شریف کی پیشگوئیوں کا بھی انکار کرتے ہین۔ ان لوگون کی ایمانی حالت یہ ہے۔ کہ جب میرے ذریعہ سے کوئی نشان اسلام کی تائید مین ظاہر ہوتا ہو۔ تو فوراً انکار کردیتے ہین۔ جو شخص میری کتاب نئی تالیف حقیقۃ الوحی کو پڑھیگا۔ اُسے خداتعالیٰ کی قدرت معلوم ہوگی ایک لاکھ سے زائد نشان ہمارے ہاتھ پر پورا ہوچکا ہے جن مین سے چند ایک بطور نمونہ کے اس کتاب مین لکھے گئے ہین۔ ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ وہ شرم کرین اگر مین خدا کی طرف سے نہین تو میری اس قدر نصرت کیون ہوتی ہے۔ ہر ایک مقدمہ مین جو مخالفین نے ہم پر اٹھایا خداتعالیٰ نے اس مین ہم کو فتح عطا کی۔

براہین احمدیہ

ماسوائے ان باتون کے خود میری کتاب براہین احمدیہ ایک بدیہی ثبوت اس سلسلہ کے من جانب اللہ ہونے کی ہے کیونکہ وہ ایک بعید زمانہ کی کتاب ہے۔ اس کی تالیف کو شروع ہوئے تیس بتیس سال گذر چکے ہین۔ تالیف کے بعد کئی سال تک اس کے مسودے پڑے رہے تھے اور چھپائی کا انتظام نہ ہوسکا تھا۔ پھر اس کو چھپے ہوئے بھی کوئی ۲۶ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس مین اس قدر پیشگوئیان ہین کہ مین بیان نہین کرسکتا۔ نمونے کے طور پر ایک بات بیان کرتا ہون اور وہ یہ ہے۔ کہ اس مین ایک الہامی دعا مندرج ہے۔ کہ

ربّ لا تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین

اے میرے ربّ مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہتر وارثون سے ہے۔ اس دعا سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ مین جو مین اکیلا اور گمنامی کے گوشہ مین پڑا ہوا تھا۔ وہ حالت تبدیل ہونے والی۔ پھر اسی وقت خداتعالیٰ نے یہ وعدہ دیا۔

یأتیک من کل فج عمیق۔ یأتون من کل فج عمیق

یعنے دور دور سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور تحائف لائینگے اور اس کثرت سے آنیوالے مہمانون کے واسطے ضرور سامان بھی خود ہی مہیا ہوجاویگا۔ اس کے ساتھ ہی الہام ہوا۔

لا تصعر لخلق اللہ۔ یعنی لوگ کثرت سے آئین گے ان آدمیون سے تنگ نہ آجانا اور نہ اُن کے ساتھ بدخلقی کرنا

قادیان کے ہندو نشانات کے گواہ ہین

یہ قادیان کے ہندو جو کہ ہم کو علانیہ گالیان دیتے ہین ان نشانات کے بھی سب سے پہلے گواہ ہین کیا ان مین سے کوئی قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ جو اس کثرت سے میرے پاس آتے ہین۔ آج سے چھبیس ستائیس سال پہلے بھی کوئی آتا تھا قادیان کے آریہ اور ہندو سب سے زیادہ میرے نشانات کے گواہ ہین اور اس واسطے وہ اس انکار مین سب سے زیادہ جہنم کے لئے طیار ہو رہے ہین انہی مین سے آریہ سماج والے شرمپت اور ملاوامل ہین وہ گواہ ہین۔ کہ جب مین باہر جاتا تو اکیلا جاتا تھا اگر کوئی میرے ساتھ جاتا تو اُن مین سے ہی کوئی ہوتا تھا اور مجھے کوئی نہین جانتا تھا کہ یہ کون ہے اور کہان جاتا ہے یہ لوگ ایمان کا دعوی کرتے ہین مگر پرلے درجہ کے بے ایمان ہین کیونکہ دہرم ایمان تو یہ ہے۔ کہ انسان جب نشان دیکھے تو اس کو قبول کرے اور انکار پر اصرار نہ کرے مگر یہ لوگ دنیا کے کتے ہین اور دہرم کا دعوی جھوٹا ہے۔ کیا وہ قسم کھا کر یا بغیر قسم کے کہہ سکتے ہین کہ یہ رجوع خلقت کا جس کا نمونہ وہ آج دیکھ رہے ہے۔ اس کا کوئی نام و نشان ان دنون مین بھی تھا کہ مجھے ربّ لا تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین والی دعا الہام ہوئی تھی اور جب کہ یہ الہام ہوا تھا کہ لوگ دور دور سے اور گہرے راستون سے آئین گے اور تحائف لاوین گے۔ کیا اس وقت میرے پاس اس کثرت سے لوگون کے خطوط آتے تھے۔ جب مین براہین کے چھپوانے کیواسطے امرتسر جاتا تو تم ہی میرے ساتھ ہوتے تھے اور براہین احمدیہ کے پروف دیکھنے مین شریک ہوتے تھے کیا اس وقت یہ فتوحات میرے شامل حال تھے اب بتلاؤ کہ یہ کس کا کام ہے کہ جس وقت مین مانند ایک مخذول متروک آدمی کے تھا کوئی مجھے نہ جانتا تھا اور نہ کوئی میرے پاس آتا تھا۔ اس زمانہ مین خبر دی گئی۔ کہ اس قدر جماعت تیری پاس آویگی کیا یہ انسان کا کام ہے کہ ایسی پیشگوئی اپنے پاس سے بنائے ایک انسان جس کو کوئی نہین جانتا وہ پچیس سال سے پہلے کہے کہ مین تمام ملک مین پہچانا جاؤن گا اور میری قبولیت ہوگی۔ یہ کس کا کام ہے۔ یہ صرف خدا کا کام ہے۔ کیونکہ علم غیب خدا ہی کا خاصہ ہے۔ جو لوگ باوجود گواہ رویت ہونے کے انکار پر اس قدر زور لگا رہے ہین وہ خدا کے آگے کیا جواب دین گے۔ **مین حلفاً کہتا ہون کہ ان لوگون پر سب سے زیادہ حجت قائم ہوچکی ہے۔** براہین احمدیہ وہ کتاب ہے۔ کہ تمام دنیا پر اس کی اشاعت ہوچکی ہے گورنمنٹ کے پاس اس کا نسخہ ہے۔ بخارا مین بھی یہ کتاب پہنچی۔ کہ مدینہ مین بھی گئی روم مین بھی گئی۔ لندن کے کتب خانہ مین بھی موجود ہے۔ کیا یہ خداتعالیٰ کا ایک بزرگ نشان نہین؟ اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جلدی عذاب نہین دیتا۔ مگر شوخیون سے باز رہنا چاہیئے۔ دیکھو طاعون سے گھرانے کے گھرانے خالی ہوگئے اور خاندان کے خاندان تباہ ہوگئے ہین۔ مگر خدا کا الہام انی

احافظ کل من فی الدار کا کیسی صفائی سے

پورا ہوا۔ ہمارے مکان کے دیوار بدیوار گھرون مین طاعون کے کیس ہوئے۔ مگر اس گھر مین سے ایک چوہا بھی نہ مرا۔ خدا کے فضل کو دیکھو جو ہم پر ہو رہا ہے۔ **مین پھر کہتا ہون کہ سب لوگون پر حجت قائم ہوچکی ہے مگر قادیان کے آریہ اور ہندون پر سب سے زیادہ ہوئی ہے۔** خدا کی قدرت ہے۔ کہ یہ اب بھی ہم پر ہنسی اڑاتے ہین اور نہین سمجھتے کہ خداتعالیٰ شوخی کرنیوالون کو کبھی نہین چھوڑتا۔

جماعت کو صبر کی نصیحت

تم جو میرے مرید ہو مخالفون کی دکھ دہی کے مقابلہ مین صبر کرو۔ اور حلم اختیار کرو۔ اگر کوئی تمہین گالی دے تو چپ کرو۔ بلکہ یہ لوگ تمہین زدوکوب کرین تب بھی خاموش رہو۔ خود انتقام نہ لو۔ صرف دعا کرو اگر خدا کی طرف سے دل سخت نہ ہوتے۔ تو یہ لوگ کیون تمہارے ساتھ سختی کرتے۔ اگر ہماری جماعت بھی مخالفون کے مقابلہ مین ان کو مارنے کیواسطے طیار ہوجائے۔ تو پھر اُن مین اور ان مین کیا فرق ہوگا۔ **ہمارا مذہب یہ ہے کہ بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرو۔** ایک دفعہ انہین ہندون کا ایک مقدمہ ایک مکان کیمتعلق سلطان احمد کے ساتھ تھا۔ میری دانست مین بموجب حق گوئی کے ایک کسر تھی۔ جس سے ہمارا مقدمہ خراب ہوتا تھا۔ ان لوگون سے پوچھنا چاہیئے کہ کیا مین نے اُس وقت سلطان احمد کی رعایت کی تھی یا کہ تمہاری۔ ان مین سے ہر ایک اپنے مطلب کے وقت اور مصیبت مین گرفتار ہونے کے سبب میرے پاس آتا ہے اور مین ان کی امداد مین کبھی دریغ نہین کرتا۔ باوجود ان کی شرارتون کے کبھی اُن کے ساتھ بدسلوکی نہین کرتا۔ پس تمہارے ساتھ بھی کوئی بدسلوکی کرے۔ تو تم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو اور بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ بار بار

تم بہت سے نقصان سنو اور پھر عمل نہ کرو۔ ہمکلام
پردازی سے بچو۔ دشمنوں کے ساتھ نرمی کرو۔
اور خدا سے دعا کرتے رہو۔ لیکن یاد رکھو کہ دعا
تقویٰ سے قبول ہوتی ہے۔ تقویٰ دو قسم پر ہے۔
ایک علم کے متعلق اور ایک عمل کے متعلق۔
علم یا تقویٰ۔ اگر انسان متقی نہ ہو تو اسے دینی علوم
حاصل نہیں ہو سکتے اگر اعمال میں انسان متقی نہ ہو
تو اس کے تمام اعمال نماز روزہ حج زکوٰۃ سب
ناقص رہتے ہیں۔ خدا کو واحد لاشریک سمجھو جانو۔
اور تمام مخلوق کے ساتھ احسان کرو۔ جو شخص
صرف اپنے بھائیوں پر احسان کرتا ہے۔ اس میں
کوئی فضیلت نہیں۔ چاہئے کہ سب پر احسان کرو
جو لوگ تمہارا دل دکھاتے ہیں ان پر بھی احسان
کرو خواہ وہ ہندو ہوں یا عیسائی ہوں [illegible]
اور ہرگز کسی کے ساتھ بدی نہ کرو۔ تمہارے لئے
اب عدالت اپنے ہاتھ میں لی ہے
اسواسطے تمہیں نہیں چاہئے کہ تم عدالت کو اپنے
ہاتھ میں لے لو۔ ابھی تم کو [illegible] بہت دکھ
اٹھانا پڑیگا۔ سارے دکھوں کو صبر کے ساتھ برداشت
کرو۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] خدا تعالیٰ سے خوف کرے۔ اگر
[illegible] بات کے بالمقابل
بات [illegible]
[illegible] نہ کسی سے لڑو نہ جھگڑو
جو لوگ گالیاں دیتے ہیں ان کے پاس
سے چپکے گزر جاؤ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اذا مروا باللغو مروا کراما۔ خدا کے
سچے مخلص بنو۔ خدا بے خبر نہیں۔ اس کو ہر بات
کی خبر ہے۔ جہاں دو ہوتے ہیں وہاں تیسرا خدا
انکو دیکھتا ہے۔ اور جہاں تین ہیں اس جگہ چوتھا
خدا بھی موجود ہے۔ اگر تمہارے نفسانی جوش غالب
رہیں اور تم بھی دوسروں کی مانند بدزبانی کرو
اور یہی خواہش کرو کہ ہمارے ارادے پورے
ہو جائیں تو پھر تم میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔
ایسا نمونہ دکھلاؤ کہ مخالف شرمندہ ہو جائے
نیکی کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کرو۔ خدا نے بھی

فرمایا ہے کہ امت کے ساتھ اور نرمی کے ساتھ
اپنا کام کریں۔ ساری مصیبتیں بلائیں برداشت
کرو اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو
کہ جو شخص ہر ایک حملہ کے وقت صبر کرتا ہے اور
انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے۔ خدا اس پر نظر رکھتا
ہے اور اس کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ دنیا اگر تم پر
ہنسی کرے تو ہنسا کرے۔ تم دنیا کی ہنسی
کی پروا نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ خدا پرانا نہیں ہو گیا
اور نہ بوڑھا ہو کر بے قوت ہو گیا ہے۔ بلکہ وہی
قادر توانا خدا ہے جو موسیٰ کے وقت میں تھا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں
تھا۔ اسکی طاقتوں میں کچھ فرق نہیں آ گیا۔ یاد
رکھو کہ جو کچھ میں نے کہا ہے جو اس پر عمل کرے
وہ میری جماعت میں داخل ہے۔ [illegible]
[illegible] حکمت عملی کو خوب جانتا ہے۔ بہت لوگ [illegible]
کے رنگ میں خط لکھتے ہیں کہ ہم فلاں مسجد سے
نکالے گئے۔ ایسے موقعہ پر صبر کرنا چاہئے۔ اگر
تم دشمنوں سے مار کھاتے ہو تو صحابہ کیطرف
نظر کرو۔ دیکھو کہ ان کے تو خون گرائے گئے
تھے۔ دیکھو انسان خدا کو کسطرح راضی کر سکتا
ہے۔ اسکی رضامندی کی راہ کے واسطے
صحابہ کرام کا اسوۂ حسنہ اختیار کرو کسطرح
وہ دین کے لئے دنیا سے باہر ہو گئے تھے۔
انسان کو بڑا جوش مال۔ عزت۔ اولاد کے
واسطے ہوتا ہے۔ مگر صحابہ نے عزت آبرو اور
مال سب کو بر سر طاق رکھ دیا۔ اور دراصل کوئی
شخص عزت کو پا نہیں سکتا جبتک کہ آسمان پر
اس کو عزت نہ ملے۔ سچی اور پاک عزت خدا
ہی سے ملتی ہے۔ تم انبیاء سے بڑھ کر نہیں۔ دیکھو
نبیوں کو کیسے کیسے دکھ دئے گئے کیسے
برے الفاظ ان کے حق میں بولے گئے۔
ناپاک لوگوں نے آنحضرتؐ کے سر پر گند اور
نجاست سے بھری ہوئی چیزیں پھینکیں۔
مگر آپ نے صبر کیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم
مجھ سے پیار کرتے ہو تو اس نبی کا اتباع
کرو۔ دیکھو اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو
رسول کے پیچھے چلو۔ اسمیں شک نہیں کہ مشتعل

ہو جانا ایک عام فطرت ہے مگر جو شخص اس پر ترقی
نہیں کرتا وہ جانور ہے۔ تم کو جو دکھ اور گالیاں
دیجاتی ہیں وہ کچھ چیز نہیں اسکی ہرگز پروا نہ کرو۔
اور انسانوں کے راضی رکھنے کے پیچھے نہ پڑو
بلکہ اپنے خدا کو راضی کرو لا الہ الا اللہ کا
یہی مضمون ہے۔ اگر تم لوگوں کو راضی رکھنے کے
واسطے ان کے ساتھ مداہنت سے پیش آؤ گے
تو اس میں تم کو ہرگز کامیابی نہیں ہو گی۔ اگر خدا راضی
ہو جاوے تو انسان کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ یہ
ضروری امر ہے ہر ایک جو سنتا ہے غور سے سنے
اور دوسروں کو سنا دے۔ خود دعا میں لگے رہو
کہ تمہارا ہتھیار دعا ہی ہے۔ دنیا میں جسقدر
پاپ گناہ اور معصیت ہے تم اسکو وعظ اور تدبیر
کے ساتھ دور نہیں کر سکتے۔ اس [illegible]
دور کرنے کے [illegible] کارگر ہے
دعا کے ساتھ تم ان مشکلات کو دور کر سکتے ہو
خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں لوگوں
کے خیالات کو [illegible] اور پاکیزگی کیطرف پھیرنا ایک
بڑا انقلاب چاہتا ہے۔ یہ خدا کے ہاتھ میں ہے
کہ ایسا بڑا انقلاب پیدا کرے۔ راتوں کو اٹھ کر
دعائیں کرو۔ عام لوگوں کی عادت ہے کہ صرف
دنیا کے واسطے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ دنیا
کے کیڑے ہیں۔ اصل دعا دین کے واسطے ہے
اور اصل دین دعا ہی سے ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ ہم
گناہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہو گی۔ انسان
خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب
آ جاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ
خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً
رکھدی ہے کہ وہ نفس پر غالب آ جائے۔ دیکھو
پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ
آگ کو بجھا دے۔ اب پانی کو کیسا ہی گرم کرو
اور آگ کیطرح کر دو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑیگا
تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے۔ جیسا کہ پانی
کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان
کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص
میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھدیا ہوا
ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں

گناہ اُس میل کیطرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جا سکتی ہے تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں۔ خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کریگا۔ وہ حلیم ہے اور غفور الرحیم ہے۔ +

دوسری تقریر پوری ہوئی اس کے بعد حضرت نے دعا کی + اب اگلے اخبار سے دوسرے بزرگوں کی تقریریں لکھی جائینگی۔ انشاءاللہ

علم الابدان

مفصلہ ذیل خط اس کالم میں درج ہونے کے واسطے دسمبر ۱۹۳۵ء میں مخدومی اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے ارسال فرمایا تھا چونکہ طبی کالم کے کھولنے کا شروع سال میں ارادہ تھا۔ سو اسواسطے یہ مضمون محفوظ رکھا گیا اور اب درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "بدر" و ناظرین بدر کی بھلائی کی غرض سے ایک مضمون مفید عام بغرض اندراج اخبار بھیجتا ہوں۔ بالکل تازہ اشاعت میں چھاپکر مرہون منت فرماویں بلکہ آپ مناسب سمجھیں تو ایک حصہ ہمیشہ کے لئے طبی کالم کے نام سے کھولدیں انشاءاللہ مفید و کارآمد ہوگا

شدید ہچکی کا

ایک بےنظیر۔ بےضرر۔ قابل قدر۔ بے لاگت قدرتی علاج

ہچکی ایک ایسا عام فہم لفظ ہے جو ... حجاب حاجز میں یکایک تشنج ہونے کا نام ہچکی ہے۔ جس کے بہت سارے مختلف اسباب ہیں۔ زیادہ رونے و ہنسنے۔ یا معدہ و امعا کی خراش۔ یا نفخ و بدہضمی یا للبلبہ۔ معدہ وپردہ صفاق کی سوزش۔ عورتوں کو رحم کی خراش یا ہا ڈگولہ وغیرہ کے باعث اکثر ہچکیاں آتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

عوام الناس جیسا کہ اس مرض اور نام سے واقف ہیں علے العموم ہر شخص کچھ نہ کچھ علاج سے بھی واقف ہوتا ہے۔ مجلس میں جہاں کسی کو ہچکی شروع ہوئی حاضرین میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی علاج بتانے اور اس کے مجرب ہونیکا مدعی پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سب مشہور علاج ہیں۔ اس لئے ان کے دوہرانے کی یہاں ضرورت نہیں معلوم ہوتی معمولی ہچکی کوئی زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ اور زیادہ سے زیادہ دس پانچ منٹ کے بعد رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن زیادہ دیر تک رہے اور معمولی علاجوں سے رفع نہ ہو۔ تو موجب تشویش و تردد اور سخت تکلیف کا ہوتی ہے۔ اسکی تکلیف کو کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جن کو کبھی ہوئی ہو یا کسی کو ہوتے دیکھا ہو۔ ایسی حالت میں ضروری ہے کہ کسی لایق معالج کیطرف رجوع کیا جاوے۔

قبل اس کے کہ میں وہ قدرتی علاج بیان کروں جس کا میں نے اوپر سرخی میں ذکر کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ طبی علاج سے بھی ناظرین اخبار کو واقف کردوں شاید کسی کی بھلائی کا باعث ہو۔

ڈاکٹری اور یونانی دونو علاج قریباً اس کے یکساں ہیں۔ لایق ڈاکٹروں کے تجویز کردہ مشہور علاج یہ ہیں۔ عمر کے لحاظ سے چند قطرے سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ملا کر پلائیں (۲) بموجب عمر کے ۱۰-۱۵-۲۰-۲۰ قطرے سلفیورک ایتھر نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ہر ہر گھنٹہ بعد۔ اگر اس سے نہ رکے تو جوان آدمی کیلئے دوسری خوراک میں ہر بوند ٹنکچر ... افیون بھی ملا کر دے سکتے ہیں۔

بدہضمی سے ہو تو سب سے اول غذا کا بندوبست کرنا اور سوڈا واٹر پلانا۔ سنگترے کھلانا۔ ترش میوہ جات کا کھلانا مفید ہے۔ قبض ہو تو مسہل سے رفع کریں۔ اور بھی بہت علاج ہیں۔ جنکا یہاں ذکر کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ اب میں وہ علاج عرض کرتا ہوں جس نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ جمعہ کے روز یکم دسمبر کو خود مجھے قریباً ۱۲ گھنٹے کی تکلیف کے بعد ایک آن واحد اور چشم زدن میں وہ سرور و راحت اور آرام بخشا کہ میں خود حیران رہ گیا۔ اس کا ادائے شکریہ میں یہی سمجھا کہ اس سے بذریعہ اخبار اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اطلاع دوں۔ ممکن ہے کہ کسی کا وقت پر کام دے۔ قریباً ۹ یا دس بجے دن کے مجھے ہچکی شروع ہوئی۔ غیر معمولی بات سمجھ کر پہلے تو کوئی توجہ نہ ہوئی کہ ابھی بند ہو جائیگی۔ دو گھونٹ پانی پیا اور دم بند کیا ادھر ادھر ٹہلا۔ اٹھا بیٹھا۔ بار بار لگنے پڑھنے۔ دوائی بنانے پارسل روانہ کرنے۔ ڈاک دیکھنے وغیرہ میں مشغول ہوا لیکن ہچکی بند ہونی تھی نہ آئی یہاں تک کہ جمعہ کا وقت آگیا۔ گبھرا بدا گر جمعہ پڑھنے گیا لیکن کچھ آرام نہ ہوا بلکہ وقفہ کی حالت کم ہی ہوتی گئی۔ قصہ مختصر آپ یوں سمجھئے کہ رات ہو گئی اور عشا کی نماز بھی اسی بے چینی میں ہی ادا کی اب حیران تھا کہ یا الٰہی کیا کروں۔ اسی حالت میں پلنگ پر لیٹ گیا بہتیرا چاہا کہ نیند آجائے۔ بہتیری کروٹیں بدلیں۔ اسکا تو اثر بڑھتا ہی چلا گیا۔ آخر کو ایکطرف سانس بند کرکے لیٹ رہا اور ہچکی بھی بدستور آتی رہی۔ دل میں یکایک ایک ایسی امنگ پیدا ہوئی کہ یا الٰہی کیا خوب ہو کہ اسکا کوئی تیر بہدف علاج سوجھ جائے۔ معاً دماغ میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اس گندی ہوا کا بجائے اندر روکنے کے باہر نکالنا اور بجائے اس کے تازہ ہوا کا معمول سے زیادہ اندر کھینچنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ بس اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً میں نے زور سے گہرے سانس لینے شروع کئے۔ ابھی تین سانس میں نے اس قسم کے لئے تھے کہ بس ہچکی وہیں گم شد گویا یہ شکایت مجھکو تھی ہی نہیں۔ پھر تو میں نے تجربہ کی غرض سے بھی طبیعت کو اسطرف مائل کیا کہ شاید پھر ایک دفعہ بار ہی ہو۔ مگر اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر کہ پھر مطلق نہ ہوئی اور میں آرام سے سو گیا۔ اللہ کرے کہ یہ چند سطور لوگوں کی بھلائی کا موجب ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ ربنا دنی علما

عاجز محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری لاہور

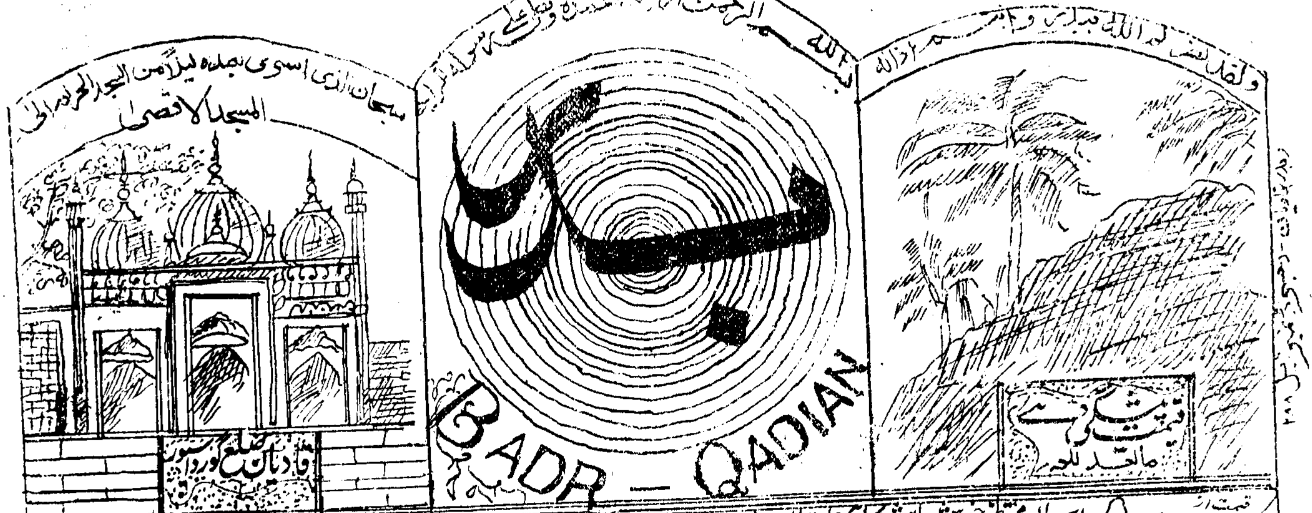

اے جہاں منتظر خوش باش کہ آمد گلستان | دوسیٹ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ | ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء | نمبر ۴

حسب کم بالتو کرآئی جہاد در قادیان بینی | بروز جمعرات — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از ... معاف نیں ... | ہر کل خریداروں سے | گورنمنٹ ... | قیمت برائے افریقہ

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
کیست کز قدم دوری از آن عالی جناب — نزد ما کافر است خسران و تباب

اوقات صلوٰۃ مرتبہ اکمل آف گولیکی

روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۱۲	۲۷	۶-۳	۱۲-۳۵	۳-۳۵	۵-۵۰	۷-۴
دوشنبہ	۱۳	۲۸	۶-۳	۱۲-۳۵	۳-۳۵	۵-۵۰	[illegible]
سہ شنبہ	۱۴	۲۹	۶-۲	۱۲-۳۵	۳-۳۶	۵-۵۱	۷-۵
چہار شنبہ	۱۵	۳۰	۶-۲	۱۲-۳۶	۳-۳۶	۵-۵۱	۷-۵
جمعرات	۱۶	۳۱	۶-۱	۱۲-۳۶	۳-۳۶	۵-۵۲	۷-۶
جمعہ	۱۷	یکم فروری	۶-۱	۱۲-۳۶	۳-۳۶	۵-۵۲	۷-۶
ہفتہ	۱۸	۲	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۳۷	۵-۵۲	۷-۷
یکشنبہ	۱۹	۳	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۳۷	۵-۵۲	۷-۷
دوشنبہ	۲۰	۴	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۳۷	۵-۵۳	۷-۷
سہ شنبہ	۲۱	۵	۵-۵۹	۱۲-۳۶	۳-۳۸	۵-۵۳	۷-۸

نوٹ

فجر کا وقت طلوع آفتاب سے ۱ گھنٹہ ۲۲ منٹ پہلے شروع ہو جاتا ہے اور کمی بیشی غروب و طلوع کے اپنی اپنی گھڑی کے موافق تجربۃً دریافت کر لینی چاہیے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۶ | بدر - مورخہ ۹ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۴

شعر و سخن

ابن مریم مر گیا حق کی قسم — داخل جنت ہوا حق کی قسم
کون کہتا ہے فلک پر جا چڑھا — ہے سراسر یہ خطا حق کی قسم
مر گیا مرتے ہیں جیسے سب بشر — وہ نصاریٰ کا خدا حق کی قسم
وادیٔ کشمیر میں سوتا ہے وہ — جاگے گا روز جزا حق کی قسم
یہ جگہ ہے ربوۂ ذات القرار — یاں پناہ میں آگیا حق کی قسم
خطۂ کشمیر جنت کی نظیر — اسکا مرقد ہے بنا حق کی قسم
آخرش اسکو چڑھایا دار پر — ظالموں نے برملا حق کی قسم
موت سے حق نے بچایا پر لٹے — ہو گیا بیہوش سا حق کی قسم
مرہم عیسیٰ لگانے سے اٹھے — ہو گئی حاصل شفا حق کی قسم
جانب کشمیر ہجرت کر گیا — واں مرا اور واں گڑا حق کی قسم
بھیڑیں اسرائیل کے گھر کی جو تھیں — ڈھونڈنے کو واں گیا حق کی قسم
اسلئے آنیکا جو رکھتے ہو گمان — ہے یہ مالیخولیا حق کی قسم
اس جہاں سے کوچ جو ہے کر گیا — وہ نہ پھر واپس پھرا حق کی قسم
تا قیامت یہ نہ ہو پوری مراد — وہم میں ہو مبتلا حق کی قسم
جسکے آنے کا تھا وعدہ آگیا — کھولو اب آنکھیں ذرا حق کی قسم
رہ ہے جسکے آنکھ سب کی تھی لگی — ہے یہی مرد خدا حق کی قسم
جسکے وعدے پر تمہاری تھی نظر — کر دیا اس نے وفا حق کی قسم
قادیاں میں جلوہ فرما ہو گیا — وہ حبیب کبریا حق کی قسم
چاند سورج دو نوبت گہنا گئے — اسکا جب پرتو پڑا حق کی قسم
ہے گواہ امریکہ بھی اس بات کا — نیر شاہد ایشیا حق کی قسم
سحرؔ گر اب بھی نہ دیکھیں دیکھئے — آنکھوں پر پردہ پڑا حق کی قسم

(محمد حسین خان سحر)

بلبل کی آرزو

ہے آرزو یہ اپنی دنیا میں اب جہاں ہمیں — ہو آشیاں اپنا عیسیٰ کے گلستاں میں
کانوں تلک نہ پہونچے زاغ و زغن کا غوغا — یہ خوب ہے حفاظت ہے میرے باغباں میں
شہباز خوش ہمارے سب پاسبان چمن کے — کیا خوف کیا خطر ہو پھر ایسے بوستاں میں
ہے لد رہا گلوں سے بھرپور ہے یہ پودے — سرسبز باغ سارا اس موسم خزاں میں
ہیں ہم صفیر جتنے گاتے ہیں چہچہاتے — تسبیح خواں پرندے اس باغ دلستاں میں
منت اے باغبان .... صدقے تری چمن کے — رہنے دے پھر مولا اپنے ذرا جناں میں
ہے آرزو یہ میری میں تیرے کام آؤں — سنا دی کہانی ہر آہ ہر فغاں میں
تیرا چمن سنا تھا دار الاماں ہے بیشک — رنجیدہ دل بہت ہیں ہم دور آسماں میں
خدمت میں رکھ لے اپنی نغمہ سرائی سنکر — دکھ درد کے ہیں جھگڑے بس اپنی داستاں میں
چھینا ہے دل گلوں نے ہیں تیرے باغ میں جو — سہتے رہیں جہاں ہو دل اپنا اس جہاں میں
قاضی کی التجا ہے ہر دم یہی الٰہی!! — ہو درد درد تیرا تیری تڑپ ہو جاں میں

[illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نام	ولدیت	مقام	
عبدالصمد	خاوا	راول پور	
مراد علی	کریم بخش	لاہانہ بھاوی	
عزیز بخش	الہ بخش	لاہور	ندگرہ
عبدالرحمن	محمد حسن	لاہانہ	
عمرالدین	ہمن	کاٹھ گڑھ	ہوشیارپور
چراغدین	احمد دین	لبنی	لاہور
میرباز	احمد خان	کھوکر	گجرات
میان خان	شاب دین	بکول	گورداسپور
سید قمر احمد	حکیم ظفر احمد	لائل پور	حال سکنہ دہلی
الہ بخش	دریام خاہ	زیرہ	فیروزپورہ
یوسف	پہنیاہ	ونڈ	״
تکو	مینہاں	زیرہ خورد	״
جنڈو	ہیمان	״	״
سلیمان	کالو	زیرہ	״
اسلام	״	״	״
مخدین	״	״	״
علی محمد	ماہی	״	״
فیروز الہ	״	״	״
مہندی خان		خان فتح	گورداسپور
بھیسے	بہاناں	قادیان	״
اسمٰعیل	امام الدین	قادرآباد	״
قربان علی شاہ	برکت علی شاہ	نورکوٹ	״
حال الدین	الہ دتہ	دہرم کوٹ	
فضلدین	روڑا	״	״
عمرالدین	چوہر بخش	حال وارد سجاع آباد ضلع ملتان۔ کوٹلہ افغانان	
غلام حسن	عزیز دین	تلونڈی	گورداسپور
احمد جمیل	مرزا افضل بیگ	قصور	لاہور
مرزا محمد جلال الدین	مرزا غلام حیدر بیگ		״
محمد فاضل	ڈاکٹر مرزا عبد العزیز	قصور	״
عبدالکریم	احمد علی	مرزا چک حال وارد لاہور	گورداسپور
کاکا	پیر بخش	سگووال	کپور تھلہ
روڑا	عبدا	نتیجہ	گورداسپورہ
عبدالعزیز	رحم بخش	״	״

عزیزالدین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ شعر و سخن ۔ بلبل کی آواز
سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ ۔ مولوی چیراغ الدین کے چیلنج کا جواب
صفحہ ۵ ۔ ۶ ۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۷ ۔ خطبہ کسوف
صفحہ ۸ ۔ ۹ ۔ الفضل ناویان احادیث نبوی مین
صفحہ ۱۰ ۔ دوستو عبرت پکڑو
صفحہ ۱۱ ۔ ریزہ ریزہ ۔ ضرورت نکاح
صفحہ ۱۲ ۔ اشتہار کتب

بدر مسیح

۹ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

ترجمہ ۔ بیشک اللہ تعالٰی نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم مین سے ناپاکی کو دور کردے اور تمہین پاک کرے اور مطہر بنائے ۔

اس وحی کے بعد مین کسی کو آواز مار کر اس طرح سے پکارتا ہون ۔

فتح ۔ فتح

گویا اس کا نام فتح ہے ۔

ایک پرانا الہام کوئی تیس ۳۰ سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے ۔ اور آج پھر سنایا ۔ غالباً کہین اخبار مین چھپا یا نہین گیا ۔ اسواسطے آج لکھا جاتا ہے

فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِھِمَا وَ وُھِبَ لَہُ الْجَنَّۃُ

اتنے مین طاقت بالا اس کو کھینچ کرلے گئی ۔

یہودا اسکریوطی

۲۳ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ دَافِعُ الْاَذٰی ۔ اَصْرِفُ عَنْکَ سُوْءَ الْقَضَاءِ فَلَا ...

ترجمہ ۔ تحقیق مین رحمان ہون ۔ بُری قضاء و قدر تجھ سے پھیر دونگا یعنی بعض بلائین جو مقدر ہین وہ ظہور مین نہین آئینگی ۔

عید مبارک

ناظرین اخبار کو عید مبارک ہو ۔ یہ اخبار پنجاب کے اکثر شہرون مین بلکہ ہندوستان مین علی گڈھ تک عید کے دن پہنچ جاتا ہے ۔ اس واسطے **مدرسہ کے عید فنڈ** کیواسطے عین وقت پر یاددہانی کرائی جاتی ہے ۔ اگرچہ عید فنڈ اور مدرسہ کی دیگر ضروریات کے اہم ہونے کی نسبت اور ان کیواسطے کافی چندہ فراہم کرنے کے لئے معزز رسالہ میگزین اور اخبار الحکم کی گذشتہ تحریکات کے مطابق اُمید ہے ۔ کہ احباب نے پہلے سے طیاری کر رکھی ہوگی تاہم یاددہانی کے واسطے پھر لکھا جاتا ہے ۔ قربانی کی کھالون کا روپیہ مدرسہ کے مساکین کے واسطے ارسال فرماوین اور تمام ذی مقدرت احباب عید فنڈ پر مدرسہ کے واسطے معقول رقوم عطا فرماوین اور غریب لوگ بھی حسب استطاعت کچھ دے کر ثواب مین شامل ہوسکتے ہین یہ وقت دین کی امداد ہے اور ایسے اوقات ہمیشہ ہاتھ نہین آتے ۔ سچ پوچھو ۔ تو خالص دینی اغراض کے واسطے اگر دنیا بھر مین کوئی مدرسہ ہے ۔ تو صرف یہی ایک مدرسہ ہے ورنہ دوسرے مدارس گو بظاہر دین کا نام رکھتے ہون پر اصل مطلب اس سے بڑھکر نہین ۔ کہ قوم یورپ کی تقلید اختیار کرکے معمول ہو جاوے ۔ غرض خالص رضائے الٰہی کے حصول کے جو ذرائع اس وقت دنیا مین ہین وہ اے **احمدی قوم** تجھے مبارک ہو کہ تیری ہی حصے مین آئے ہین خدا کی راہ مین دل کھولکر خرچ کرو ۔ کہ خدا تجھ کو بھی ضائع نہ کریگا ۔ تمام روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن مین نوٹ لکھنا چاہئے کہ عید فنڈ ہے یا مسکین فنڈ کے واسطے ہے والسلام

یورپ و امریکہ کو آپ تبلیغ حق کرسکتے ہین

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ میگزین نے سلسلہ حقہ کے حالات پر میگزین ؟ دو لطیف مضامین لیکر اور ان کیساتھ تصویر قبر مسیح اور تصویر مسیح موعود شامل کرکے یورپ امریکہ بھیجنے کیواسطے ان کو بصورت کتاب طیار کیا ہے جو مفت دیئے جا سکین ۔۔۔۔۔۔ تعارفی کتاب بکیران ممالک مین بہت سے لوگون کیواسطے تبلیغ کا ثواب حاصل کرسکتے مین ۔ ایک روپیہ مین آٹھ رسالے جا سکینگے ۔ روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہئے ۔ رسالے صرف دفتر میگزین سے جا سکینگے ۔ جہان کہ مناسب ایڈریس جمع کرنیکا سامان کیا گیا ہے ۔

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعت القرآن مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء میں بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان کھلا نوٹس شائع کیا ہے کہ مرزا صاحب مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلیں۔ اور از روئے قرآن شریف اپنے دعوے مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کریں۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہیں۔ اور بابا چٹو بھی جانتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا پابند کر چکے ہیں جہاں تک ضروری اور مناسب تھا۔ حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا۔ لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکے ہیں۔ کہ پھر نہیں کریں گے۔ ہاں اگر مولوی عبد اللہ صاحب بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طریق پر درخواست کریں۔ اور اس میں اپنا یہ شبہ پیش کریں۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ اور مخالفت کی وجوہ بھی لکھیں۔ تو اُس وقت اُن کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے۔ کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کی خلاف ہے۔ وجہ یہ کہ جبکہ خدا تعالیٰ کی عادت میں یہ داخل ہے۔ کہ وہ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ دنیا کے بگڑنے کے وقت اور غلبۂ معصیت اور شرک اور بدعات کے زمانہ میں کسی شخص کو اپنی طرف سے ہدایت دے کر اور اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کر کے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ تو اب اس زمانہ میں باوجود اشد ضرورت کے جو محسوس ہو رہی ہے۔ کیوں خدا تعالیٰ نے اس عادت کو بدل دیا۔ غرض یہ بار ثبوت اُس شخص کی گردن پر ہے۔ جو قدیم سنت الٰہیہ کا منکر ہے۔ حضرت مرزا صاحب پر یہ بار ثبوت نہیں ہے۔ ہاں ان کے یہ ذمہ تھا۔ کہ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام اپنے دعاوی کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ وہ بھی ثبوت دیں سو انہوں نے بہت سے نبیوں سے بڑھ کر اپنے دعوے کا ثبوت دیدیا ہے۔ جو اُن کی کتابوں کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ ہاں مولوی عبد اللہ چکڑالوی کا یہ حق ہے کہ وہ ایک مشترک ثبوت گذشتہ نبیوں کی نبوت کا پیش کریں۔ جس کی وجہ سے کسی دوسرے نبی پر اعتراض نہ ہو۔ کہ اُس نے یہ ثبوت نہیں دیا۔ تب حضرت مرزا صاحب پر واجب ہوگا۔ کہ اس مشترک ثبوت کے ذریعہ سے اپنا دعویٰ بھی پیش کریں۔ اور ہر ایک امر آیات قطعیۃ الدلالت سے پیش کریں۔ اکثر نادان ایسے ہیں۔ کہ وہ ثبوت مانگنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے۔ کہ بار ثبوت کس کی گردن پر ہے اور جس امر کا ثابت کرنا اپنے ذمہ ہے وہ دوسرے سے مانگتے ہیں۔ اور طریق مناظرہ سے بھی بے خبر ہیں۔ انہیں میں سے مولوی عبد اللہ صاحب ہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے۔ کہ کسی نبی کی نبوت ثابت ہونے کے لئے سنت اللہ کیا ہے۔ مولوی عبد اللہ صاحب دس بیس نبیوں کا ذکر کر کے اور اُن کی نبوت کا ثبوت دے کر اس سنت کو قرآن شریف سے پیش کریں۔ اور پھر جواب لیں جب تک وہ ایسا نہ کریں۔ وہ قابل خطاب نہیں [illegible]

استصواب

ذیل میں ایک معزز مکرم مخدوم کا خط درج کر کے اُس پر دوسرے ناظرین کی رائے کا طلبگار ہوں (ایڈیٹر)

مکرمی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ چند ایک دوست امرتسر۔ لاہور۔ اور ضلع گورداسپور سے اس وقت آئے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے اخبارات مجریہ از قادیان کی پالیسی پر بحث کرتے ہیں وہ بعض مضامین کو سلسلہ کے اخبارات کے مناسب حال نہیں سمجھتے۔ میں پسند نہیں کرتا۔ کہ میں اس ساری قیل و قال کو درج کر دوں۔ میں صرف ذیل کے امور بطور مشورہ عرض کرتا ہوں اور آپ کے معزز اخبار کے ناظرین سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ یہ خلاصہ اُن احباب کی رائے کا ہے جو میرے یہاں اس وقت بیٹھے ہیں۔

(۱)۔ اخبار کو جہاں تک ممکن ہو۔ سلسلہ کے متعلق رکھا جاوے اور دنیا جہان کے مذاق کو خوش رکھنے کا خیال نہ کیا جاوے۔ مثلاً طبی کالم کے لئے بدر کے صفحہ وقف کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ ہاں کوئی خاص نسخہ [illegible] جو الہامی رنگ میں حضرت اقدس فرماویں۔ یا کوئی خاص تجربہ حضرت اقدس کا ہو تو اُس کے اندراج کا حرج نہیں۔ (۲) حضرت کی ڈائری مفصل ہو (۳) روزانہ درس حضرت مولوی صاحب کا ترجمہ کا دیا جاوے (۴) اگر نمبر ۲ یا ۳ سے کوئی جگہ بچے تو اور سلسلہ کے متعلقہ امور کے مضامین درج ہوں (۵) اشتہارات مناسب مثیک درج اخبار ہوں۔ لیکن اُن کے اندراج سے مضامین کے صفحات میں فرق نہ آوے۔

خواجہ کمال الدین۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

عیسائیوں کی حساب دانی کا نمونہ

اخبار تحفہ سرحد بنوں کے ایڈیٹر صاحب نہایت غصہ سے بھرے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اخبار بدر کے ایڈیٹر نے اپنے اشتہار میں سفید جھوٹ بولا ہے۔ کہ قادیان سے ہفتہ وار نکلنے والا اخبار صرف ایک ہی ہے۔ یعنی بدر حالانکہ اسی جگہ سے اور اخبار بھی ہفتہ وار نکلتے ہیں اور مثال میں معزز ہمعصر الحکم کا حوالہ دیتے ہیں۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے۔ آجتک کبھی کسی نے ایسے اخبار کو جو مہینہ کی چند مقررہ تاریخوں پر نکلتا ہو اور اس کی اشاعت کیواسطے ہفتہ کا کوئی خاص دن مقرر نہ ہو۔ ہفتہ وار نہیں کہا۔ جو اخبار ہفتہ میں ایک مقررہ دن نکلے۔ اس کے سال میں ۵۲ پرچے نکل سکتے ہیں۔ اور جو ہر ماہ میں چار بار نکلے اس کے سال میں ۴۸ پرچے ہوسکتے ہیں۔ معزز الحکم ہمیشہ ہر ماہ میں چار بار نکلتا ہے اور پہلی تاریخ ہمیشہ ۱۰ مقرر ہے اور یہ فرق تین ہے لیکن جہاں ایک برابر تین کے اور تین برابر ایک کے مانا جاتا ہو۔ وہاں یہ فرق کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور اس واسطے ہم ایڈیٹر صاحب تحفہ کو معذور سمجھتے ہیں۔ تاہم ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ تثلیثی حساب دانی کے اصول کو گرجا کی چاردیواری کے اندر دینے تک محدود رکھا کریں۔ ورنہ ان کو دنیوی کاروبار میں بہت مشکلات پڑینگے ؛

درس قرآن شریف

(سورۂ کفرون ۔ سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۱۰ ؍ جنوری ۱۹۱۶ء)

(منقول از قلمی نسخہ تفسیر القرآن مؤلفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب)

(اس مین سے جو عبارت مثلاً نحوی مسائل کے متعلق عام فہم نہ تھی ۔ وہ چھوڑ دی گئی ہے)

اختار سبحانہ تعالیٰ ھنا ۔ الکفرون ۔ بدل قوله الذین کفروا وعامة سنة الله فی القرآن الکریم والکتاب الحکیم ۔ الذین کفروا فما قال یاایها الذین کفروا ۔ لان کلمة کفروا تدل بصیغتها الماضی علی الانقطاع والمضی فاومی ایماءً بل صرح تصریحاً بان المخاطبین من الکفر وصف لازم لهم اعاذنا الله تعالیٰ ۔

لآ اعبد ۔ نفی بحرف لا ۔ للحال و الاستقبال ۔

مَا تعبدون ۔ ما اسمٌ مبهمٌ ۔ جاء لابهام معبودانهم علی اختلافهم لان المشرك لهٗ یوم معبود ۔ بسبب هوائه وشهواته کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً ۔

تکریر الفعل بلفظ الحال والاستقبال عند الاخبار عن ذاته الطیبة المبارکة ایماء الی عصمته صلی الله علیه وسلم من الزیغ ولا نخاف والاستبدال لمعبوده صلی الله علیه وسلم واحد فی الماضی وکذا الحال والاستقبال بخلاف المشرکین ۔

لکم دینکم ۔ ثمرة ما تعبدون و نتیجة لا انتم عابدون ما اعبد ۔ الرجس القبیح الشرك ۔ فقدم قسمتهم ۔ اے هذا ما حصل لکم من عبادتکم و عدم توحیدکم قال الله تعالیٰ ۔ فاما الذین فی قلوبهم مرض فزادتهم رجساً الی رجسهم وماتوا و هم کافرون ۔

عام سنّت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ اپنی کتاب حکیم قرآن کریم مین جہان کہین کفار کا ذکر کرتا ہے ۔ تو الّذین کفروا کر کے فرماتا ہے ۔ لیکن اس کی بجائے اس سورۂ شریف مین الّذین کفروا نہین فرمایا ۔ بلکہ یون فرمایا کہ یاایّھا الکفرون ۔ اے کافرو ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ کفروا صیغۂ ماضی مین ہے اور انقطاع پر دلالت کرتا ہے ۔ پس اللہ تعالےٰ نے یاایّھا الکفرون ۔ اے کافرو! فرما کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے ۔ بلکہ صاف تصریح کر دی ہے کہ یہ مخاطب ایسے کافر ہین ۔ کہ صفت کفر ان کے لازم حال ہوگئی ہے ۔ ایسی حالت سے خدا تعالےٰ اپنی پناہ مین رکھے ۔

لا اعبد ۔ مین تمہارے بتون کی نہ اب پوجا کرتا ہون اور نہ آئندہ کرون گا اس جگہ بتون کی عبادت کی نفی حرف لا کے ساتھ کیگئی ہے کیونکہ حرف لا کی نفی حال اور استقبال ہر دو پر مشتمل ہے نہ اب اور نہ آئندہ ۔

ما تعبدون ۔ جو کچھ تم عبادت کرتے ہو ۔ ما ۔ اسم مبہم ہے اور مشرکون کے معبودون کے ابہام کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ کیونکہ مشرک اپنی خواہش بے جا کے سبب خود اپنے اندر ایک شک و شبہ مین پڑا ہوا ہے ۔ اور ہر روز نیا بت اپنے لئے تراشتا ہے ۔ اور اس کا عقیدہ مکڑی کے جالے کی طرح بودہ اور کمزور ہے ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات طیب اور مبارک کے متعلق غیر اللہ کی عبادت سے بے زاری اس جگہ حال اور استقبال مین دوبار کر کے جو بیان کی گئی ہے ۔ اس مین اشارہ ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے معصوم ہین ۔ کہ ان کی حالت مین کجی اور انحراف اور بدی کی طرف تبدیلی واقع ہو ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود زمانہ گذشتہ مین بھی ایک خدا ہی تھا ۔ اور اب بھی وہی ہے ۔ اور آئندہ بھی وہی ایک ہوگا ۔ برخلاف مشرکین کے یہ حالت ہے ۔

لکم دینکم ۔ تمہارے لئے پھل اور نتیجہ ہے ۔ اس کا جو کچھ کہ تم عبادت کرتے ہو ۔ شرک ایک قبیح رجس ہے ۔ پس پہلے کفار کے حصے کا ذکر کیا گیا ۔ کہ کفار کو غیر اللہ کی پرستش کا نتیجہ مل رہے گا ۔ توحید سے انحراف اور بتون کی پرستش کا انجام تم پر ظاہر ہو گا ۔ اور جگہ بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ۔ وہ لوگ جن کے دلون مین بیماری ہے ۔ ان کے رجس پر اور رجس بڑھتا ہے ۔ اور وہ حالت کفر مین ہی مر جاتے ہین ۔

ولی دین - طابق اول السورۃ اخرھا فقال صلے اللہ لا اعبد ماتعبدون نحصل دین التوحید والاخلاص و طریق الصواب صراط الذین انعم اللہ علیھم وایضاً لکم حسابکم ولی حسابی فانصر واعز وافتح بلادکم مع بلادٍ اُخری - والناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً - وستنفقون اموالکم ثم تغلبون فالدینان لا یتشارکان اصولاً وفروعاً ونتیجۃً -

فالسورۃ براۃٌ تامۃ

اور میرے لئے میرا دین - اس سورۂ شریف کا اوّل اُس کے آخر سے مطابق ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مین واحد خدا کی پرستش کرتا ہون - اور تمہارے معبودون کی پرستش نہ کی ہے - نہ کرتا ہون اور نہ کرون گا - اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ توحید اور اخلاص کا دین مجھے حاصل ہوا اور صواب کا طریقہ مجھے ہی ملا - اور ان لوگون کا راستہ ملا - جن پر خدا تعالےٰ کا انعام ہوا - مجھے ہی عطا ہوا - اور ایسا ہی تمہین تمہارا حساب بھگتنا پڑے گا - اور مجھے اپنا - پس میری نصرت کی جائے گی - اور میری عزت کی جائے گی اور مین تمہارے شہرون کو فتح کرون گا اور اُس کے ساتھ دوسرے شہرون کو بھی فتح کرونگا اور لوگ اللہ تعالےٰ کے دین مین فوج درفوج داخل ہون گے - اور تم میری مخالفت مین اپنے مال بھی خرچ کرو گے اور پھر بھی مغلوب رہو گے - پس یہ دونون دین لحاظ اصول اور فروع اور نتیجہ کے یکسان نہین رہینگے -

پس اس سورۂ شریف مین کفر سے پوری بے زاری ظاہر کی گئی ہے -

تشریح معانی الفاظ

قل - کہدے - بول - یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ کی طفیل تمام مسلمانون کو ہے - کہ ایسے کفار کو جو کفر پر ایسے پکے ہین کہ نہ پہلے کبھی انہون نے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور نہ آیندہ اُن سے ایسی اُمید ہو سکتی ہے - ان کو کہدو - کہ تم جو اپنے کفر پر ایسے پکے ہو - اور مسلمانون کو برا سمجھتے ہو - اسی سے حق اور باطل مین تمیز ہو جائے گی - کہ تم اپنے دین پر پکے ہو اور ہم اپنے دین پر پکے ہین نتیجہ خود ظاہر کر دیگا - کہ کون سچا اور من جانب اللہ ہے اور کون جھوٹا اور شیطانی راہ پر ہے -

چونکہ اس سورۂ شریف مین کفار کو مخاطب کیا گیا ہے اور اُن کے مذہب کے بطلان کے واسطے ایک زبردست دلیل پیش کی گئی ہے اس واسطے یہ کلام بطور ایک چیلنج کے خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کو القا کیا اور اسی واسطے اس کے شروع مین لفظ قل آیا ہے - تفاسیر مین قُل پر بہت بحث کی گئی ہے - خلاصہ اس تمام تحریر کا یہ ہے - کہ یہ سورۃ صریح الفاظ مین کفار کے ساتھ بے زاری کا اظہار کرتی ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ اس نیت سے کہ وہ سمجھ جاوین - بہت نرمی کا سلوک کرتے تھے - اور اُن کی سخت سے سخت ایذا رسانی پر صبر کرتے تھے اور کسی کے ساتھ ذرا سی سخت کلامی بھی پسند نہ کرتے تھے - اس واسطے یہ کلام خدا کی طرف سے نازل ہوا - جس کا پہنچانا آپ پر فرض ہوا - اور اس طرح آپ نے صاف الفاظ مین صراحت کے ساتھ اُن پر ظاہر کر دیا - کہ ایسے کفار کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہ ہوا نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے -

یاایھا الکٰفرون - سُنو - اے مُنکرو - اس مین تین حروف ایک جگہ جمع کئے گئے ہین - یا (حرف ندا) - ایّ (تخصیص کے لئے ہی) اور ھا (تنبیہ کا حرف ہے خبردار کرنے کے لئے) جس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ نہایت تاکید کے ساتھ اچھی طرح منکرون کے کان کھول کھول کر اُن کو یہ پیشگوئی سنائی گئی تھی - کہ تم کو تمہارے اس طریقہ کا بدلہ ملنے والا ہے - اور تم دیکھ لو گے - کہ خدا تعالےٰ توحید کے پرستارون کو تمہارے مقابلہ مین کس طرح کامیابی عطا کرے گا - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ یا - ندار النفس ہے اور ایّ - ندار القلب ہے اور ھا - ندار الروح ہے - گویا نفس رُوح اور قلب ہر سہ کو مخاطب کیا گیا ہے - بعض نے لکھا ہے - کہ یا حرف ندا غائب کے واسطے ہے اور ای حرف ندا حاضر کے واسطے اور ھا تنبیہ کے واسطے - کیا حاضر کیا غائب سب کو نہایت تاکید کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے - انبیاء کی دعوت ہمیشہ اسی طرح نہایت تاکید کے ساتھ بار بار لوگون کو بلا کر اور مخاطب کر کے پہنچائی جاتی ہے - چنانچہ اس کی نظیر خود اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے ہمارے واسطے پیدا کر دی ہے - خدا کا مسیح کس قوت اور زور کے ساتھ دنیا کی تمام قومون کے درمیان توحید کا وعظ کر رہا ہے نہ ایک دفعہ کہکر وہ خاموش ہو جاتا ہے بلکہ بار بار ہر ایک ذریعہ سے خدا کا پیغام دنیا کو پہنچاتا ہے نہ صرف ایک زبان مین بلکہ اُردو - عربی - فارسی - انگریزی - پشتو - وغیرہ زبانون مین اس کی تبلیغ کا آوازہ دنیا کے چارون کونون تک پہنچ رہا ہے رسالون مین اخبارون مین - اشتہارون مین - زبانی تقریرون مین - قلمی تحریرون مین غرض کوئی ذریعہ تبلیغ حق کا اُٹھا نہین رکھا گیا - اور آج دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین جہان کے لوگ اس مسیح کے نام سے اور اس کے دعوے سے ناواقف ہون - خدا کے برگزیدون کی ہمیشہ سے یہی سنت ہے کہ وہ کھول کھول کر اور پکار پکار کر خدا کا حکم دنیا جہان کو پہنچا دیتے ہین اور اس حکم کے پہنچانے مین کوئی نہ وہ کسی دشمن کی دشمنی کی پرواہ کرتے اور نہ کسی مخالف کی مخالفت سے کبھی ڈرتے ہین - نادان ان کے مقابلہ مین اُٹھتے اور جوش دکھلاتے ہین - پھر تھک کر بیٹھ جاتے ہین اور پھر نا امید ہو کر ناکام مر جاتے ہین پر وہ خدا کے بندے ہر روز اپنا قدم آگے بڑھاتے ہین اور خدا کی تائید سے کامیاب ہو کر رہتے ہین -

خطبہ کسوف

نوشتہ محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴ر جنوری ۱۹۰۷ء کو مدینۃ المسیح میں نماز کسوف پڑھی گئی۔ یہ وہ نماز ہے جسکی نسبت دیہات میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں کہ پڑھنی سنت ہے یا نہیں بلکہ پڑھنے والے کو کہتے ہیں ہمارے دین سے نکل گیا یہ بھی ہمارے بعض حنفی بھائیوں کی خاص مہربانیوں سے ہے جو وہ بعض سنن رسول مقبول کی نسبت کرتے رہتے ہیں۔

خیر یہ سلسلہ احمدیہ تو جاری ہی اسی لئے ہوا کہ پھر رسول اللہ صلعم کی سنتوں کو جاری کرے اس لئے یہاں دارالامان میں کسوف شروع ہوتے ہی نماز کی تیاری شروع ہوگئی اور ½ ۱۰ کے قریب حکیم الامۃ سلمہ ربہ نے نماز باجماعت جہری قرأت کر پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورہ الم سجدہ پڑھکر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھاکر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سورہ احقاف پڑھی اور پھر رکوع کیا۔

دوسری رکعت میں پہلے سورہ محمد کو پڑھکر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھاکر انا فتحنا پڑھی اور پھر رکوع کیا۔ غرض ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے اسیطرح زیادہ رکوع بھی کر سکتے ہیں۔ یہ نماز ایک گھنٹہ میں ختم ہوئی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض صحابہ کو اس نماز میں طوالت قرأت کے سبب غشی ہو جاتی تھی۔ نماز ختم ہونے کے بعد مولوی صاحب مکرم نے خطبہ پڑھا جو نہایت ہی لطیف تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دو کارخانے ہیں جسمانی اور روحانی پہلے اپنی حالت کو دیکھو کہ دل سے بات اٹھتی ہے تو ہاتھ اسپر عمل کرتے ہیں جس سے روح و جسم کا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ غمی و خوشی ایک روحانی کیفیت کا نام ہے مگر اس کا اثر چہرہ پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کسی سے محبت ہو تو حرکات سکنات سے اس کا اثر معلوم ہو جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے بھی اس نکتہ کو کئی پیرایوں میں بیان کیا مثلاً حدیبیہ کے مقام پر جب سہیل آیا

تو آنحضرت صلعم نے فرمایا سہل الامر (اب یہ معاملہ آسانی سے فیصلہ ہو جائیگا) دیکھی بات جسمانی تھی نتیجہ روحانی نکالا۔ اسیطرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیطرف خیال کرو کہ پاخانے جاتے وقت ایک دعا سکھائی اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث یعنے جیسے پلیدی ظاہری نکالی اسیطرح باطنی نجاست کو بھی نکالنے کی توفیق دے پھر جب مومن فارغ ہوجائے تو پڑھے غفرانک اسمیں بھی یہ اشارہ تھا کہ گناہ کی خباثت سے جب انسان بچتا ہے تو اسیطرح کا روحانی چین پاتا ہے۔ نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ سب ارکان اسلام میں جسمانیت کے ساتھ ساتھ روحانیت کا خیال رکھا ہے اور نادان اسپر اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً وضو ظاہری اعضاء کے دھونے کا نام ہے مگر ساتھ ہی دعا سکھلائی۔ اللھم اجعلنی من التوابین والمتطہرین کہ جیسے میں نے ظاہری طہارت کی ہے مجھے باطنی طہارت بھی عطا کر پھر قبلہ کیطرف منہ کرنے میں یہ تعلیم ہے کہ میں اللہ کے لئے سارے جہان کو پشت دیتا ہوں۔ یہی تعلیم رکوع و سجود میں ہے وہ تعظیم جو دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے اوہ جسمانی اعضاء سے ظاہر کیجارہی ہے۔ زکوٰۃ روحانی بادشاہ کے حضور ایک نذر ہے اور جان و مال کو فدا کرنیکا ایک ثبوت جیسا کہ ظاہری بادشاہ کے لئے کیا جاتا ہے اور حج کے افعال کو سمجھنے کے لئے اس مثال کو پیش نظر رکھئے کہ جیسے کوئی مجازی عاشق سن لیتا ہے کہ میرے محبوب کو فلان مقام پر کسی نے دیکھا تو وہ مجنونانہ وار اپنے لباس وغیرہ سے بیخبر اٹھ دوڑتا ہے ایسا ہی یہ اس محبوب لم یزلی کے حضور حاضر ہونے کی ایک تعلیم ہے غرض جسمانی سلسلہ کے مقابل ایک روحانی سلسلہ بھی ضرور ہے اور اسکو نہ جاننے کے لئے بعض نادانوں نے اس سوال پر بڑی بحث کی ہے کہ مرکز قوی قلب ہے یا دماغ اصل بات فیصلہ کن یہ ہے کہ جسمانی رنگ میں مرکز دماغ ہے کیونکہ تمام حواس کا تعلق دماغ سے ہے اور روحانی رنگ میں مرکز "قلب" ہے۔ انبیاء علیہم چونکہ روحانیات کیطرف توجہ رکھتے ہیں اسلئے وہ ظاہری نظارہ سے روحانی نظارہ کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم صلعم کو

اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیراً فرمایا ہے۔ اور آپ سراج منیر کیوں نہ ہوتے جبکہ آپنے دعا فرمائی اللھم اجعل فوقی نوراً وشمالی نوراً واجعلنی نوراً (یہ بڑی لمبی دعا ہے) خیر جب اس حقیقی سورج نے دیکھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا یعنے کچھ ایسے اسباب پیش آگئے جن سے سورج کی روشنی سے اہل زمین مستفید نہیں ہو سکتے۔ تو اس نظارہ سے آپکا دل پھڑک اٹھا کہ کہیں میرا فیضان پہنچنے میں بھی کوئی ویسی ہی آسمانی روک پیش آ جائے اس لئے آپنے اسوقت تک صدقہ و دعا استغفار۔ نماز کو نہ چھوڑا جبتک سورج کی روشنی باقاعدہ طور سے زمین پر پہونچنی شروع نہ ہوگئی۔ اب چونکہ ہر ایک مومن شخص بھی بقدر اتباع نبی کریم صلعم نور رکھتا ہے جیسا باپ بیٹے کا اثر چنانچہ اسلئے فرمایا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی رسول اللہ صلعم کا جسمانی بیٹا نہیں تو روحانی بیٹے بیشمار ہیں۔ اسلئے ہر مومن بھی ایسے نظارہ پر گھبراتا ہے اور گھبرانا چاہئے کہ کہیں ایسے اسباب پیش آ جائیں جس سے ہمارا نور دوسروں تک پہنچنے میں روک ہو جائے۔ اس لئے وہ ان ذرائع سے کام لیتا ہے جو مصیبت کے انکشاف کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں یعنی صدقہ۔ خیرات کرتا ہے۔ استغفار پڑھتا ہے اور نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی مشکل کے وقت نماز میں مشغول ہو جاتے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آتا ہے اور جیسے وہاں حرکت و دورے وہ اسباب ہٹ جاتے ہیں جن سے سورج کی روشنی باقاعدہ زمین پر پہنچنی شروع ہو جاتی ہے۔ اسیطرح دعا و استغفار سے مومن کے فیضان پہونچنے میں جو روکیں پیش آ جاتی ہیں دور ہو جاتی ہیں شیشہ پر سیاہی لگاکر یا برہنہ آنکھ سے اپنی آنکھوں کو نقصان پہنچانے سے بیخبر تماشہ کے طور پر اس نظارہ کو دیکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ تم سراج منیر کے بیٹے ہو پس اپنے انوار کو دوسروں تک پہنچانے میں تمام مناسب ذرائع استعمال کرو چونکہ آپنے ان آیات پر وعظ شروع کیا تھا جنمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا گیا ہے اس لئے ضمن میں بعض اور باتیں بھی بعض الفاظ کی تشریح میں آگئی تھیں ایک بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو سبحوا کی تفسیر میں فرمائی کہ مشرک لوگوں نے ظاہری سلسلہ پر نظر کرکے کہ بادشاہ کے پاس سوائے وسیلہ کے نہیں جاسکتے۔ اللہ تعالیٰ تک [illegible]

لفظ قادیان احادیث نبوی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مضمون ذیل خاکسار نے حدیث کدہ پر لکھا تھا اور ۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس صاحب کی خدمت میں باغ میں عرض کیا گیا تھا - حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس پرچہ کو اخبار میں شائع کرایا جائے اس لئے پرچہ ہذا خدمت میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ اسکو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون کریں والسلام -

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی معہود کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں :- در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ و یصدقہ اللہ تعالی ویجمع اصحابہ من اقصے البلاد علی عدۃ اھل بدر بثلاث مائۃ وثلثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیھا عدد اصحابہ باسماءھم وبلادھم وخلالھم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی اُس گاؤں میں سے خارج ہوگا یعنے ظاہر ہوگا جسکو کدعہ کہا جاویگا اور اس کی اللہ تعالی تصدیق کریگا اور اُس کے پاس دور دور ملکوں سے اہل بدر کی گنتی پر جو تین سو تیرہ مرد ہونگے جمع کریگا اور اُس کے پاس ایک صحیفہ مہری ہوگا جسمیں اُسکے اصحاب کے نام اور اُن کے شہروں اور کوچوں کے نام درج ہونگے اس حدیث کی سند اصل کتاب میں دیکھنی چاہئے - اور اس حدیث میں نام قریہ جسمیں خروج مہدی کا بتلایا گیا یہ الفاظ یقال لھا کدہ - ان الفاظ میں محل غور چار نظریں ہیں - اول لفظ یقال میں دوم لفظ کدہ میں سیوم یہ کہ کدہ کی ہے نفس کلمہ کی ہے یا وقف کی - چہارم یہ کہ یہ لفظ قادیان پر صادق آتا ہے یا نہیں - ان چار نظروں کو چار بحثوں میں تحریر کرتا ہوں -

بحث اول - یقال میں یہ لفظ مضارع مجہول باب قال یقول کا ہے جیسے قِیْلَ ماضی مجہول اسی باب کی ہے اور عبدالنبی حاشیہ تہذیب منطق میں لکھا ہے کہ لفظ قِیْلَ اگر دوسرے قِیْلَ کے مقابل آوے تو وہاں بیان اختلاف اقوال کا ہوتا ہے اور اگر لفظ اکیلا قِیْلَ آوے تو وہ کلمہ تمریض کا ہے جو ضعف قول پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ لکھا ہے لفظ قیل کلمۃ تمریض تدل علے ضعف القول لورود النقص جب قیل صیغہ ماضی مجہول کلمہ تمریض ثابت ہوا تو یقال صیغہ مضارع مجہول کلمہ تمریض کا بوجہ اولی ثابت ہوگیا یعنے اس قریہ کدہ بولنے والے عامی لوگ ہونگے جنکی بولی صحیح نہیں ہوتی - اور اون کے اقوال میں حروف تہجی کا پورا لحاظ نہیں ہوتا وہ تو قاف کو کاف بول دیتے ہیں اور عین کو ہمزہ اور ح کو ھ اسی واسطے نبی کریم صلعم نے لفظ یقال سے تعبیر فرمائی جو قائلین اوسکے عامی لوگ ہونگے نہ خاص لوگ - جو اہل علم ہیں جو قاف کو کاف سے الگ الگ لکھتے پڑھتے ہیں جیسے کہ - کرمان - بکاف بازیک وخورد وقند ہار وقادیان بقاف پرکلان

بحث دوم - کدہ میں یہ لفظ جو حدیث شریف مذکورہ میں وارد ہے اسپر حرکات وسکنات نہیں لگائے گئے اسکو کئی طرح سے پڑھا جانا ہو سکتا ہے - کَدَہْ - کَدِہْ - کَدُہْ - کَدَہٗ - کِدُہْ - کَدَہٗ - کَدْہ - کِدْہ - کُدْہ - کَدَہ - کَدِہْ - کَدُہْ - کَدَہٗ - وغیر ذلک ان الفاظ میں سے نمبر ۱۲ کَادِہْ بھی ہے اور قرآن کریم واحادیث شریف کی جو رسم الخط عربی میں معروف و مصطلح ہے وہ اُن میں سے بہت حروف کو مد الف سے پڑھا جاتا ہے اور الف نہیں لکھا جاتا - جیسے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کاہم وکان من الکٰفرین - واولٰئك ھم الکٰفرون حقا واعتدنا للکٰفرین عذابا مھینا کاکاف ولام - پس اس رسم الخط کے لحاظ سے کٰدِہْ لفظ بھی صحیح ہے بلکہ اس حدیث مذکورہ میں یہی لفظ اصح الصحیح ہے کیونکہ قرائن موجودہ اسی کی تصدیق کرتے ہیں - بعض وقت نقل کو واقع سے صحیح کیا جاتا ہے اور بعض وقت واقع کو نقل سے جیسے پیشگوئی توریت میں جائے ظہور خاتم النبیین کا موضع تیمہ لکھا تھا اور واقعہ میں جائے ظہور آپ کا مدینہ طیبہ ہوا - جس سے اس نقل کو واقع سے صحیح کیا گیا کہ وہ تیمہ در اصل طیبہ تھا ایسا ہی اس جگہ میں بھی ہے - اور قاعدہ عرب کا یہ ہے کہ جب کسی لفظ کو صفیت سے نکال کر اسمیت کیطرف لیجاتے ہیں تو بعد اسکے ہائے وقف بڑھا دیا کرتے ہیں جیسے شافیہ کافیہ جو دو کتابیں علم صرف ونحو میں مشہور ہیں در اصل شافی وکافی تھے یعنی شفا دہندہ وکفایت کنندہ پھر صفیت سے نکلکر اسمیت کیطرف آگئے اور دو کتابوں کے نام ہوگئے - اُن کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیگئی - دیکھو چہار گلزار صفحہ ۵۰ -

بحث سوم - لفظ کٰدِہْ کی ہا وقف کی ہے نہ نفس کلمہ کی اور ہا وقف کا اخیر کلموں میں لانا بہت معروف ومشہور ہے - ہاں کسی جگہ میں ہا وقف کا ملانا واجب ہے کہیں جائز - جواز کیصورت اس حالت میں بھی ہے جب کہ لام کلمہ حذف کیا گیا ہو جیسے لم یخشہ لم یرمہ لم یغزہ ان تینوں کلموں میں لام کلمہ محذوف ہے یعنی پہلے میں الف دوسرے میں ی تیسرے میں واؤ دیکھو شافیہ کے صفحہ ۵۷ میں اور کٰدِہْ کو عامی لوگ کادی بولتے ہیں جیسا کہ عام دیہات گرد نواح قادیان کے عام لوگوں سے مسموع ہوا ہے - پس ی کادی کی کثرت سے حذف ہوگئی اور اکثر لفظوں میں حروف علت بوجہ کثرت استعمال ہی حذف ہوجایا کرتے ہیں اور حرکات حروف ماسبق کی ان محذوفات پر قرینہ ہوا کرتی ہیں جیسے فتحہ - جو حذف الف پر دلالت کرتی ہے اور کسرہ حذف ی پر اور ضمہ حذف واؤ پر - پس لفظ زیر بحث میں بھی دال کا کسرہ ہے جو حذف ی پر دلالت کرتا ہے - اور علم عروض میں لکھا ہے - بعض حروف ملفوظہ وغیر مکتوبہ ہوتے ہیں بعض غیر مکتوبہ ملفوظہ - بعض مکتوبہ ملفوظہ - اور حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ میں سے حروف اشباع بھی ہیں جیسے الف اشباع بعد فتحہ کے اور ی بعد کسرہ کے اور واؤ بعد ضمہ کے یعنی ان تین حرکتوں کے لمبا کرنے سے یہی تین حروف پیدا ہو جاتے ہیں - اور یہ حروف اشباع شعر میں اکثر جگہ اور نثر میں کم پیدا ہوتے ہیں - پس کٰدِہْ جو لفظ حدیث شریف کا ہے اور اسمیں دال مکسورہ بعد کاف کے ہے جس کے ی کتابتاً محذوف ہے اس کسرہ دال کو اشباع کرنے سے ی پیدا ہو جاتی ہے جو قرینہ دوسرا ی محذوفۃ الکتابت کا ہے پس لفظ کادی جسکی کتابت پورے حروف سے کادیہ ہوتی ہے جو عامیان گرد نواح کی بول چال ہے - جبکہ عامیوں کی اکثر بول چال صحیح حروف سے نہیں ہوا کرتی اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں لفظ یقال کا بیان فرمایا - جو کلمہ تمریض کا ہے

اور ضعف قول پر دلالت کرتا ہے الحمد للہ والمنہ پیشینگوئی رسول کریم صلعم کی درباره جگہ ظہور مہدی علیہ السلام حق ثابت ہوئی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جگہ حضور مہدی علیہ السلام کی ملک عرب مین نہین ہوگی۔ کیونکہ وہ فصیح اللسان والبیان ہین۔ بلکہ کسی اور ملک مین ہوگی۔ جسکا نام کادی ہوگا سو وہ یہی قادیان شریف ہے جسمین ظہور مہدی امام برحق کا صدی چہاردہ مین ہوا۔ جس کو فصیح البیان قادیان بولتے ہین اور عامی لوگ کادیہ۔

بحث چہارم - یہ لفظ کدعہ۔ قادیان پر بخوبی ثابت آتا ہے جیسا کہ بحث سوم بہ مفصل بیان کیا گیا۔ اب اصل حقیقت قادیان اور اس مین ظہور مہدی کی بیان کرتا ہون۔ اس قصبہ کے اول بانی مبانی عہدہ قضا پر سلطنت اسلامیہ کیطرف سے ممتاز تھے۔ اور انہون نے اس قصبہ کا نام اسلام پور رکھا تہا۔ چونکہ اور دیہات بھی اس نام سے معروف ہین جو دوسرے دوآبون مین معمور ہین اس لئے ان سے فصل و تمیز کیلئے الفاظ قاضی ماجہی بڑھائے گئے کیونکہ اسلام پور جس دوآبہ مین آباد ہوا اسکو ماجہہ بھی بولتے ہین یعنی اسلام پور قاضی ماجہی۔ رفتہ رفتہ بباعث کثرت بول چال کے صرف لفظ قاضی پر اکتفا کیا گیا۔ اور الفاظ اسلام پور و ماجہی حذف کئے گئے۔ چونکہ لفظ قاضی بضاد معجمہ تہا۔ اور قراء متاخرون نے صرف ضاد کو جو مشابہ ظا کے ہے اور جس سے تمیز کرنی عامہ کو مشکل ہے اور قراء متقدمین نے ان کی باہمی تمیز کرنے کا خاص حکم دیا ہوا تہا جیسا کہ کتاب شاطبی مین جو علم قرات مین اول درجہ کی کتاب ہے کہا ہے:۔ الضاد بجرج واستطالة - میزعن الظاء فانہا تجیء - اور ظاہر ہے کہ تمیز اسی چیز سے کیجاتی ہے کہ جس کے ساتھ شابہت اور التباس ہو اسلئے انہون نے ضاد کو مشابہ دوال پڑہنا شروع کیا اور کرایا۔ اسلئے قاضی کو بہ دوال پڑہتے تہے بسبب کثرت جہالت قادی سے مبدل ہوگیا بلکہ عامہ کی زبان پر کادی مشہور ہوگیا۔ کیونکہ عامہ کو نہ قاف و کاف میں تمیز کرنے کی قدرت تہی نہ ضاد کی تلفظ سے اور عامہ لوگ اکثر الفاظ کے آخر ہا وقف ضرور ملا دیا کرتے ہین اسلئے کادیہ ہوگیا۔ اسی واسطے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے بلفظ یقال لہ کادیہ فرمایا فتامل ولا تکن من الغافلین

پس مین خداوند کریم کا سو سو بار شکر کرتا ہون کہ اس نے اپنے نبی صادق صلعم کی پیشینگوئی کو موضع قادیان ظہور مہدی کے لئے حق و ثابت فرمایا۔ چونکہ قاضی کی اولاد کو بہی قاضی کہا جاتا ہے اس لئے وہ قصبہ بسبب کثرت قاضیان کے قادیان ہوگیا۔ وللہ الحمد

اور ضاد قاضی کو دال سے بدلنے کی ایک یہ بہی حکمت ہے کہ قاد کے معنی اندہے کی لاٹھی پکڑنے والا ہے یعنی اسکو راہ بتلانے والا۔ چونکہ مہدی علیہ السلام بہی روحانی طور پر اندہوں کی رہبری کرنے والا یہاں ہونا تہا اسلئے قادی ہوگیا۔ اور بسبب کثرت اتباع و اصحاب خود قادیان ہوگیا۔ یہ جو کچھ لکھا گیا ہے صرف ظاہری الفاظ کے مباحث ہین۔ ورنہ امور غیبیہ کی پیشگوئی اکثر استعارات و مجازات کے رنگ میں ہوا کرتی ہے۔ پس پیشگوئی موضع مہدی کی استعارہ اور مجاز سے ہے۔ کیونکہ ہر ایک مسلمان کو مہدی کے ساتھ ایمان لانا ضروری تھا۔ اور ایمان بالغیب مقبول ہوا کرتا ہے اس لئے پیشگوئی میں صریح لفظ قادیان بیان نہیں فرمایا گیا۔

یہاں اگر کوئی سوال کرے کہ ہمنے یہ تو مان لیا کہ مظہر مہدی کادیہ ہی ہوگا لیکن یہ کس طرح مانین کہ وہ موضع یہی قادیان ہے بجواب اس کے کہا جائیگا کہ جب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ اخبار مہدی بطور پیشگوئی کے ہین اور پیشگوئی کبہی ظاہری و حقیقی الفاظ مین ہوا کرتی ہے کبہی استعاری و مجازی الفاظ مین۔ کبہی ان الفاظ کے ضمن مین بطور حساب جمل۔ پس مہدی کے لفظ کو دیکھو کہ بحساب ابجد میم کے ۴۰ اور ہ کے ۵ دال کے ۴ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ وہ کس ملک مین ظاہر ہوگا تو حسب اشارہ رسول کریم صلعم جو بجانب شرق فرمایا تہا ملک ہند کو دیکھا تو ہ کے ۵ ن کے ۵۰ د کے ۴ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ ان کا ظہور اسی ملک ہند مین ہوگا۔ پہر ہم دیکھتے ہین کہ ہند کے کس خطہ مین تو خطہ پنجاب کو دیکھا تو بحساب ابجد کے پ کے ۲ ن کے ۵۰ ج کے ۳ دو الفون کے ۲ اور ب کے ۲ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ مظہر آپ کا ملک پنجاب مین ہوگا۔ پہر دیکہا گیا کہ کس قریہ یا شہر مین تو ایک شخص بنام غلام احمد صاحب قصبہ قادیان مین مدعی مہدویت پایا اور اس قصبہ کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجہی تہا جو مخفف ہوکر صرف قاضی رہ گیا تہا جسکو عام لوگ کادی بولتے ہین جب اسکے پورے نام کیطرف غور کیا گیا تو اسکی ایک جزو کو ماجہی پایا۔ بحساب ابجد میم کے ۴۰ الف کا ۱ ہ کے ۵ ج کے ۳ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہی قریہ مظہر مہدی کا ہے۔

دوسری طرف سنہ کیطرف غور کیا گیا تو بحکم آیت کریمہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثابت ہوگیا کہ خلفائے امت محمدیہ مثل خلفائے امت موسویہ کے ہونگے اور خلفائے موسویہ مین سے خلیفہ چہاردہم مسیح عیسے ابن مریم تہا جو صدی چودہویں مین ظاہر ہوا۔ پس چودہوان خلیفہ امت محمدیہ کا بہی بنام مسیح عیسے ابن مریم صدی چودہوین کے سر پر بہی ہوگا

پس اسی مدعی مسیحیت و مہدویت کو دیکہا گیا تو اسکی کتب پر غلام احمد **قادیانی** لکھا ہوا پایا۔ جب اس نام کو بحساب ابجد دیکھا گیا تو جملہ ۱۳۰۰ پائے گئے جس سے پایا گیا کہ یہی **شخص صدی چہاردہم کا مہدی و مسیح ہے اور وہ مدعی بھی اس امر کا ہے اور اپنے صدق کے لئے اکثر نشانات دیکھاتا رہا اور دکہا رہا ہے پس یہی مہدی و مسیح موعود ہے**

الحمد للہ

راقم

خاکسار محمد عبد اللہ ولد مولوی خدا یار صاحب مرحوم

ساکن بھینی تحصیل شرقپور ضلع لاہور

۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

دوستو خبر پکڑو

دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں کہ جسمیں زمانہ کو تنگا اوتار نہ آتے رہے ہوں۔ ہندو دہرم عیسائی مت مذہب اسلام غرضیکہ تمام مذاہب موجودہ میں اوتار آتے رہے ہیں اور اس زمانہ کے اوتار کا تو پہلے سے کھلے طور پر ذکر پایا جاتا ہے۔

ہندو دہرم کی پوتر پستکوں میں تو کل یگ میں کرشن بہگوان کا کلکی اوتار دہارن کرکے سنسار کا اودہار کرنا پایا جاتا ہے انجیل مقدس میں حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کا کھلا کھلا ذکر ہے قرآن شریف و حدیث پاک میں حضرت مہدی کے آنے کا شیخ اعوج زمانہ کے ... ذکر ... جب ہم بلا تعصب ان سب پاک کتابوں کو غور سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس اوتار کا جو مختلف ناموں سے بیان ہوا ہے آمد کا وقت یہی زمانہ ہے۔ اب جو حق بین ہیں وہ تو خوبی جان سکتے ہیں کہ یہ زمانہ اب کیسا آ گیا ہے۔ خدا پرستی مفقود۔ ادب و آب ناپید دینداری ... محبت ہمدردی کا خاتمہ۔ بجائے بندگی فقط دکھلاوا۔ نفسی نفسی کا دور۔ ہمہ اوست کا شور ... سنت تپ دہرم ایمان کا نور۔ غرضیکہ کیا عرض کروں راستی کی بیخ کنی ہے اور جھوٹ کو عزت مل رہی ہے ان باتوں نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ وہی زمانہ ہے کہ جس سے نیک لوگوں نے خدا کی پناہ مانگی ہے۔ یہ وہی زمانہ ہے کہ جسکو گھور کلجگ ... اور اعوج اور دروغ اور ... بیشیہ کا زمانہ بتلایا گیا ہے جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہی وقت ہے تو پھر ضروری تہا کہ اس زمانہ میں اوتار آتا جیسا کہ اوتار بہی آ گیا ہوا ... جیسا کہ ... کہا گیا تہا تو ضروری تہا کہ خدا کے اس وعدہ کے مطابق جو اس نے اپنے ... کے ساتھ کیا تہا مذہب کے ... کے واسطے سورج نمودار ہوتا۔ سو خدا کے فضل سے ... کے واسطے وہ پرتر آتما کل اوتاروں اور نبیوں کا ... جس کا ظاہرہ مبارک نام غلام احمد ہے نازل ہوا وہ نازل کہاں ہوا

ہند کی پاک بہن پنجاب کے دارالخلافہ لاہور کے مشرق جانب دارالامن قادیان میں تاکہ اس پوتر آتما سے ہر ایک مذہب اور قوم مستفیض ہو۔ اس بزرگ کے اوتار ہونیکا یہ پورا ثبوت ہے کہ اس کے مقابلہ پر آج تک کسی نے اوتار کا دعوی نہیں کیا اور جس نے کیا ذلت پر ذلت اٹھائی اور یہ بہی ثبوت اس کے اوتار ہونیکا کامل ہے کہ اگر یہ بزرگ جہوٹا دعوی کرتے تو ضروری تہا کہ خدا کا قہر ان پر ٹوٹتا اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہتا کیونکہ خدا جہوٹے کو ہرگز اسقدر مہلت نہیں دیتا۔ اور پہر آسمان نے بہی جو ان کے اوتار ہونے کیواسطے دو گواہ پیش کئے ہیں وہ بہی بڑے معتبر ہیں یعنی سورج اور چاند کو گرہن لگا ... ہی مہینے ... کیا آگے کبھی ایسا ہوا نہیں ہرگز نہیں زمین نے بہی اس بزرگ کی صداقت پر مہر کر دی۔ یعنی زلازل اور طاعون دو کامل گواہ کی ... شہادت نے ثابت کر دیا کہ یہ بزرگ وہی اوتار ہے جسکا وعدہ پہلے ہی سے تہا اس سے منحرف ہونا ... ہے۔ اب غور کیجئے کہ اس بزرگ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے غور سے سنو۔ اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام عیش و عشرت پر لات ماری اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام لذیذ لذات دنیاوی کو ترک کر دیا اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے اسقدر گریہ زاری دعائیں کیں کہ آپکی منورہ آنکہوں نے تمہاری خاطر سخت تکلیف اٹہائی۔ اے دوستو آپکی خاطر اس نے اپنی نورانی پیشانی کو حد درجہ تک عالی ... گہسایا۔ اے دوستو دیکہلو آپکی خاطر اس بزرگ نے خدا کے آگے اسقدر ... ہوکر منتیں کیں کہ اس کا جسم مبارک سوکھ گیا۔ پیارے دوستو آپکی خاطر اس نے بہوک اور پیاس کو مار دیا۔ فقط چند گہونٹ پانی اور جو کی روٹی پر شکر کیا۔ اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے نیند کو بہی ... کر دیا۔ ایسے ایسے دکھ اور رنج اس بزرگ نے کیوں اٹہائے ... کو خوش کرنی اور آپ لوگونکی ... کی خاطر۔ افسوس صد ہزار افسوس اس کے عوض اس بزرگ سے کیا سلوک کیا گیا اسکو کافر کافر پکارا گیا۔ اسکو دشمن جہنم کا بہنگی بنایا گیا۔ اس بزرگ پر مقدمات بنائے گئے۔ اس بزرگ کو لالچی حرص پرست اور سودائی دیوانہ کا خطاب دیا گیا آہ آہ اس بزرگ کو مکار کہنے سے بہی ... کی گئی حیف حیف اس بزرگ پر پتہر

اور نہیں ... کی گئیں اف یہ بزرگ ... اور وہ جن لوگوں کے لئے خدا کی راہ میں فدا ہو گیا انہوں نے انکی کچہ بہی قدر نہ کی بس کی بلکہ اسکو تحریر اور تقریر سے جہٹلایا اور ستایا اسپر تمسخر کیا گیا میرے پیارے بزرگو محبو غمخوارو افسوس صد افسوس ایسا کوئی رنج نہ رہا جو اس بزرگ کو نہ پہونچایا گیا ہو کوئی عیب ایسا نہ ہوگا جو اس بزرگ کے ذمہ نہ لگایا گیا ہو۔ اے دوستو جیسے جیسے اس بزرگ کے آگے رکاوٹیں ڈالی گئیں ویسی ویسی اس نے ترقی پر ترقی کی جیسے جیسے اس روشنی کو بجہانے کی کوشش ہوئی ویسے ہی یہ روشنی دور دور پہیلی آہ آہ اندہوں نے اس روشنی سے حصہ لیا ... جیسے جیسے اسکی کلام بلند ہونے لگی بد نصیبوں نے سنا ان سنا ... جس قدر اس بزرگ کے مبارک ہاتہوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی اسی ہاتہوں سے ... کو تقویت ہوتی گئی بلکہ ... مردہ زندہ ہوتے چلے گئے حیف تعصب اور حسد اس پاک روح پر افترا باندہے گئے۔ خواہ گزشتہ بزرگان پر بہی حرف آ جاوے کوئی پروانہ کی گئی یہ اس بزرگ پر ... اور یہ حرف ... آپکی خاطر سب کچھ منظور کیا گیا۔ واہ واہ اے کامل بزرگ سختیوں دکہوں اور ... سب صبر تو نے سہا سوائے اوتار کسی اور کا تو حوصلہ نہیں ہو سکتا ... کی اور نہ کبہی رنج منایا اور نہ کوئی کسی کے حق میں بد دعا ہی کی بلکہ کیا تو یہ کیا کہ بہلائی ہی کی اپنے رب العالمین کے آگے نہایت درد بہری پکار سے فریاد کی کہ اے خدا میں تیرا ناکارہ بندہ پر گناہ ہوں تو میرے پر رحم کر اور ان لوگوں کو جو تیری تابعداری کی نافرمان ہو رہے ہیں ... دے اور ... راستہ پر چلا تاکہ یہ لوگ تیرے عذاب سے بچ جاویں بتلاؤ دوستو کہ سوا خدا کے ... اور کس کا حوصلہ ہے کہ اپنے مخالفوں کے حق میں نیک دعائیں کرے۔ پیارے مہربانو اسواسطے آپ اس بزرگ سے متنفر ہو اور اس واسطے آپ اس سے خفا ہو اور رنجیدہ ہو کہ اس نے فرمایا کہ بت پرستی پیر پرستی قبر پرستی سورج پرستی آگ پرستی تثلیث پرستی خود پرستی کو چہوڑ کر ایک واحد خدا کی پرستش کرو کیا آپ اسواسطے اس بزرگ سے گریز کرتے ہو کہ اس نے فرمایا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا کوئی باپ نہیں اسکا کوئی بیٹا نہیں روح اور عناصر اس کے ہی بنائے ہوئے ہیں وہی سب کا خالق ہے وہی سب کا مالک ہے۔ کیا مہربانو آپ اس واسطے اسکی بات پر کان نہیں لگاتے کہ اس نے فرمایا کہ اپنے نفس کو مار ڈالو اسی کے ساتہ جہاد کرو اور کوئی جہاد کرنے کرانیوالا نہیں اسکا اے صاحبان کیا اسواسطے آپ اسکی کلام کو غور سے سننا نہیں چاہتے کہ جو کچھ اسکو رحیم کریم کی درگاہ سے حکم ہوتا ہے وہ ... سناتا ہے تاکہ آپ لوگ اسپر عمل کرکے دوجہان کی ...

... سے ... ہو ... دوستو یہ وہی بزرگ ہے یہ وہی امام ہے یہ وہی پاک من ہے یہ وہی اوتار ہے جس کے منور دیدار کیواسطے اگلے بزرگوں نے بڑے بڑے تپ اور بندگیاں جنگلوں اور غاروں میں ...

رسید زر

۴ - جنوری ۱۹۰۷ء عـ ۱۳۶۲ نذیر احمد صاحب ۱۲/
۵ - ، ، ، ، عـ ۳۴۷ صدر الدین صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۱۴۷ محمد اکبر صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۳۶۰ غلام محمد صاحب ۸/
۵ - ، ، ، ، عـ ۲۶۴ حیات محمد صاحب ۱۲/
۵ - ، ، ، ، عـ ۳۸۱ گلزار محمد صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۱۴۱۳ عبد الحمید صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۱۴۱۴ شمس الدین صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۳۰۶ محمد الدین صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۱۴۱۵ محمد صدیق صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۲۸۰ محمد الدین صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۶۴ نور احمد صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۷۶ محمود علی صاحب ۸/
۵ - ، ، ، ، عـ ۲۹۰ وزیر محمد صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۶۰ محمد اسماعیل صاحب سے
۵ - ، ، ، ، عـ ۲۰۶ دولت علی صاحب ۸/
۶ - ، ، ، ، عـ ۵۴ مرزا غلام حیدر صاحب ۸/
۶ - ، ، ، ، عـ ۲۰ محمد اسماعیل صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۳۲۵ مولوی چراغ دین صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۳۸ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۱۴۲۹ نبی بخش صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۳۶۵ ایس ایم یوسف صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۵۵ رحیم بخش صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۱۶۸ عبد اللہ صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۶۵ محمد اکرم بیگ صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۱۰۷ میر محمد اسماعیل صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۲۴۹ مولوی کرم داد صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۲۴۵ محمد سعید صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۳۴۱ محمد حسین صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۱۴۲۲ حکیم امام الدین صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۱۳۶۰ زمان شاہ صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۱۲۸ مولوی عبد الحمید صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۱۴۲۳ گوہر علی صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۱۴۲۴ محمد موسیٰ صاحب سے
۶ - ، ، ، ، عـ ۱۴۵۵ غلام محی الدین صاحب سے

انخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست - سید - معقول روزگار سرکاری پر ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود انکے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں بخوشی ان کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے - معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط وکتابت میرے نام ہو -

ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

"تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق" - نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں - منیجر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "					
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴¼	۳½	۱	۲/

یہ اُجرت پہلے ہی کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے -

---

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لندن اسٹریلیا افریقہ میں آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور انکے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھہ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں - میں امید کرتا ہون کہ لوگونکو انسے فائدہ پہونچے -

نور الدین

ضرورت

۱ - مجھے دو ایسے آدمیونکی ضرورت ہے جو کھیتی کے کام سے واقف ہوں تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دیے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے وہ شخص جہاں سے آوینگے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہیں برابر دیا جاوے گا احمدی ہون -

۲ - مجھے کاشتکارونکی بھی ضرورت ہے ایک سکھ امشل ہل تک کیواسطے میں زمین دیسکتا ہوں جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت کار دی جاوے گی مکانات اور الات کسا وزری کے واسطے لکڑی حسب ضرورت میں دونگا - زمین قریبًا چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے چیت سے پہلے یہاں پہونچ جانا ضروری ہے اس لیئے زاید اگر کوئی قابل دریافت امر ہو - تو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے - احمدی ہوں -

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت اعلیٰ
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتاب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر تمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کیلئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اسلئے ہر احمدی کے پاس اسکا ایک نسخہ ہونا چاہئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔	بے جلد ۲ر مجلد ۱۴ر
دُرِّ ثمین ؍؍ ؍؍	حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اسکے ساتھ شامل ہوسکیں گی۔	بے جلد ۴ر مجلد ۶ر
جنگ مقدس ؍؍ ؍؍	حضرت مسیح موعودؑ و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔	۷ر
الوصیۃ ؍؍ ؍؍	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دیگر مذاہب۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطف پیرایہ میں دیا ہے۔	۲ر
سناتن دھرم پارہ قرآن	ضمیمہ نسیم دعوت تین پارے ہیں	۱ر فی پارہ ۳ر
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد حسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ۔ شیطانی و رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ مدلل جواب دیا ہے	۸ر
تذکرۃ الشہادتین ؍؍ ؍؍	سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔	۱ر
الموعظۃ الحسنہ ؍؍ ؍؍	سورۃ تبت کی نہایت لطیف تفسیر	۲ر
اعلام الناس حصہ دوم ؍؍	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید۔	۳ر
ضیاء الناس عن وسواس الخناس	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا۔	۱۰ر

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سواء السبیل	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۱۰ سوالوں کے جواب	۱۰ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ و سواء السبیل حصہ اول	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۳ر
کشف الالتباس مصنفہ مولانا احسن صاحب	مولوی محمد بشیر کے فتوے در بارہ تاخیر وقت افطار و تعجیل سحری اور رویت ہلال محرم کا رد	۱ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱۲ر
قطعہ ذبح کلی شی خادم مالک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے	۱ر
نور الدین از علامہ دوران حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب	دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب	۸ر
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکی	قرآن مجید میں جسقدر دعائیں ہیں انکا منظوم ترجمہ اور پنجابی نظم میں طرح طرح	
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۲ر
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب مرزا خانی	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	۱ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح البرہان الصریح پنجابی نظم۔ مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ کتاب ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے دجال یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	۱ر
کاسر احمدی اللہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۱ر
اسلام اور اسکا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱ر
رؤیا صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب، دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔	۴ر
سراج الحق حصہ اول و دوم و پنجم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رد سے۔	۱۰ر
السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	قرآن مجید خصوصا انجیل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
اعجاز احمدی ؍؍ ؍؍	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	۱ر
کاسر احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی	پنجابی نظم	۱ر
نظم مستورات	پنجابی نظم۔	۱ر
الہدیۃ المہدیۃ لمستعملی	مصریوں و ہابیہ اور احمدیہ کا مناظرہ قابل دید	۲ر

کتب مظہر دعاوی کی مدلل مذکور ہیں ۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ۔ مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) ۔ نمبر ۵

۱۶ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء

گر چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

بقیہ الوداد بخدمت دوستان احمدیہ

مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حامداً و مصلیاً ۔ ایہا الاحباب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اکثر صاحبان کو معلوم ہوگا ۔ کہ رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے ۱۹۰۵ء مین شائع ہو چکا ہے اور بعض صاحبان کے پاس پہونچا بہی ہے ۔ اغلبکہ اون بعض صاحبون نے اس کا مضمون اکثر دن کو تبلیغ کر دیا ہوگا چونکہ اس کی تعمیل بہت کم ہوئی ہے لہذا امور رشتہ ذیل کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے (نمبر اوّل) رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی کی اشاعت سے وہ پیشین گوئی مخبر صادق صلعم کی پوری ہوئی ہے ۔ جو حدیث نواس بن سمعان مین موجود ہے ۔ کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ۔ یعنے مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگون سے ان کے درجہ جو بہشت مین ان کو عنایت ہونگی بیان کریگا (منتخب کنز العمال) ۔ ومسلم ۔ اور پہر دیکہو یہ بہشتی مقبرہ عالم کشف مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معہ اپنی اون نعماء کے جو اس مین ہین ۔ دکہلایا بہی گیا ۔ اور اس کی نسبت یہ الہام بہی ہوا کہ انزل فیہا کل برکۃ یعنے اس مین ہر ایک قسم کی برکت آلہی کا نزول ہو چکا ہے اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسالہ الوصیت کی اشاعت سے پیشین گوئی مخبر صادق کی جو یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ہی پوری ہوتی ہے ۔ (نمبر دوم) حضرت آدم سے لیکر اس وقت تک بطور تعامل کے یہ سنت چلی آئی ہے کہ مسلمان میت کو بعد موت کے قبر مین دفن کیا جاتا ہے اور اس قبر مین دفن کرنے کو اللہ تعالےٰ نے انسان کے حق مین اپنی نعمتون مین سے ایک نعمت شمار کیا ہے ۔ کما قال اللہ تعالےٰ ثم اماتہ فاقبرہ ۔ یعنے پہر اس کو موت دی تاکہ جن دنیا سے نجات پاکر نعمای ابدی بے دود مین داخل ہو اور قبر مین اس کو داخل کیا ظاہر ہے کہ قادیان مین اکثر لوگ اپنے وطنون کی محبت کو چہوڑکر اور مہاجر ہوکر حسب الہامات مندرجہ براہین کے اصحاب الصفہ مین داخل ہو گئے ہین ۔ اور اکثر لوگ دور دراز ملکون سے آتے ہین کہ یاتون من کل فج عمیق اور عرصہ تک اقامت بہی کرتے ہین چونکہ یہ عالم فانی ہے ان اصحاب الصفہ اور نیز مسافرین اور مقیمان مین گاہے گاہے موت و فوت بہی واقع ہوتی رہتی ہے کما قیل سے بدین چشمہ چون مابسے دم زدند ۔ برفتند چون چشم برہم زدند ۔ لہذا اس مقبرہ بہشتی کا قادیان مین ہونا ضروری تہا جو کوئی اس کی ضرورت کا انکار کرے وہ میرے نزدیک اوس غراب سے بہی کم عقل ہے جس کا ذکر قرآن مجید پارہ ششم رکوع ۹ مین مذکور ہوا ہے ۔ (نمبر سوم) حضرت اقدسؑ نے اس مقبرہ کے بہشتی ہونے کے لئے بہی بہت دعائین کی ہین اور بعد مستجاب ہونے اُن دعاؤن کے رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی لکہا گیا ہے ۔ تب اس مقبرہ بہشتی کے لئے اراضی معلومہ تجویز کی گئی ہے لہذا تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کی ہم پر نہایت ضروری ہے ۔ تاکہ اُن دُعاؤن مین ہم شامل ہون جو الوصیۃ مین مندرج ہین (نمبر چہارم) یہ وہ سلسلہ احمدیہ ہے جو قیامت تک مخالفین پر غالب رہکر قائم رہیگا ۔ جیساکہ مدت ۲۶ سال کا الہام براہین احمدیہ مین مندرج ہے ۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۔ پس جبکہ تمام الہامات کو ہم نے بچشم خود پورا ہوتے ہوئے دیکہہ لیا ہے ۔ تو یہ الہام بہی ضرور بالضرور قریب قیامت تک پورا ہوگا اور یہ تو ظاہر ہے کہ علم ازلی مین اس سلسلہ کا مُبدا اور اس چشمہ کا منبع قادیان ہی ٹہہرا ہوا تہا ۔ کما فی الاحادیث تو اس مقبرہ کا قادیان مین ہونا بہی ضروری تہا جو قیامت تک قایم رہیگا ۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے افعال مرتب اور ترتیب وار ایک انتظام کے ساتہہ واقع ہوتے ہین ۔ لہذا تمہاری سعیون اور کوششون کا ہونا بہی اولاً ضروری ہے تاکہ تم جنّات کے مستحق ہو جاؤ ۔ اور دین و دنیا مین مخالفین منکرین پر فائق رہو ۔

(نمبر پنجم) علاوہ ان امور اربعہ مذکورہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کے احباب صادقین اور غیر صادقین کا امتحان بہی منظور ہے جیساکہ سنت اللہ ہے، جو تمام انبیاء مین جاری رہی ہے ۔

کما قال اللہ تعالیٰ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ یعنی کیا لوگ جانتے ہیں کہ صرف آمنا کہنا کافی ہے اور اُن کا امتحان نہ لیا جاوے گا۔ (۶) نمبر ششم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقبرہ بہشتی کے ضمن میں اشاعت اسلام کو مقصود اصلی رکھا ہے۔ تاکہ بعد وفات حضرت اقدس کے بھی اشاعت اور تائید اسلام کی وقتاً فوقتاً ایسی ہی ہوتی رہے۔ جیساکہ آپ کی حیات میں ہو رہی ہے۔ آپکا مقصود اصلی تو یہی ہے۔ الا ماشاء اللہ اور اسی لئے احباب سے یہی درخواست کی ہے۔ کہ مضمون رسالہ الوصیت کو جہان تک ممکن ہو اپنے احباب میں ہر ایک صاحب اشاعت کرین اور ضرور کرین۔ اب بعد ان امور ستہ ضروریہ گذارش ہے کہ ۱۹۰۵ء میں جو تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کے احباب کیطرف سے بہت کم ہوئی ہے تو شاید اسکا سبب یہ ہو کہ خود رسالہ الوصیت کی اشاعت ہی کم ہوئی ہے اس نقصان کے جبر کے لئے تجویز کی گئی ہے کہ رسالہ مذکور دوبارہ طبع ہو اور جن کے پاس رسالہ نہین پہنچا ان کے پاس بھی پہونچا دیا جاوے۔ بالفعل واسطے تحریک کے اس رقیمۃ الوداد کی اشاعت کی جاتی ہے۔ تاکہ اکثر صاحبان کو خبر ہو جاوے۔ پس بالفعل احباب کو امور ستہ ضروریہ مذکورہ بالا مین نظر و غور کرنا ضروری ہے۔ مضمون نمبر اول تو محکمات سے ہے کیونکہ کلام نبوت مین جو پیشگوئی تھی۔ اس کو تو حضرت مسیح موعود کے الہامات نے محکم کر دیا اور الہامات کو کلام نبوت نے مستحکم کر دیا پس تعمیل ایسے امر مستحکم مین تامل یا توقف کرنا دلیل ضعف ایمان کی ہے ونعوذ باللہ منہ۔ اور ضرورت مضمون مندرجہ نمبر دوم مین تو کچھ کلام ہی نہین ہو سکتا۔ کیونکہ مومن کی تجہیز و تکفین کا سامان کرنا نہایت ضروریات سے ہے اور قادیان جیسی بستی مین بغیر ایسے تعاون کے جو رسالہ الوصیت مین تحریر فرمایا گیا ہے۔ جسمین مصارف اشاعت اسلام بھی ملحوظ نظر ہین کیونکر ہو سکتا ہے خصوصاً جبکہ کلام نبوت یعنی یحشر تم بدرجاتہم فی الجنۃ اور نیز الہامات مندرجہ رسالہ الوصیت پر یعنی انزل فیہا کل برکۃ وغیرہ پر بھی نظر کی جاوے۔ تو پھر فرمائے کہ اس بارہ مین تساہل اور تغافل کیونکر روا ہو سکتا ہے اور نمبر سوم مین اگر غور کیا جاوے۔ تو ہمارے ہر ایک احباب کو اس بارہ مین سابقت اور پیشدستی دکھلانی چاہئے۔ کیونکہ ہم نے آجتک حضرت اقدس کی کوئی ایسی دعا نہین دیکھی جس مین آپ کو اجابت دعا کا علم بھی دیا گیا ہو اور پھر وہ دعا خالی ہو گئی ہو پس جو دعا ہمارے زمانہ بعد الموت کے متعلق ہے اور اس کی قبولیت کا علم بھی آپکو دیا گیا ہے یا آثار قبولیت معلوم ہو گئی ہین وہ دعا کیونکر خالی جا سکتی ہے اندرین صورت کیا ہم کو زمانہ بعد الموت کا آنیوالا نہین ہے۔ جو اس مین تساہل کرین کیا یہ زندگی دنیوی ہمیشہ رہیگی۔ مضمون نمبر چہارم سے سہل انگاری اپنے اس حصہ دینی اور دنیوی سے محروم رہنا ہے جو الہام جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ مین تمہارے لئے موعود فرمایا گیا ہے اور یہ الہام براہین احمدیہ مین ۲۵ سال سے مندرج ہے جس کو سرو دفتر مخالفین نے بھی تسلیم کر لیا تھا گو بعد کو بلاوجہ موجہ عناداً و تعصباً اس سلسلہ کی حقیقت سے منکر ہو گیا ہے پھر تم نے اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے بچشم خود بھی دیکھ لیا ہے ورنہ کوئی بتاوے کہ تمام عالم مین کوئی فرقہ مذہبی ایسا ہے کہ حجت مین نشانہائے آسمانی مین روحانیت اسلامیہ وغیرہ وغیرہ مین اس سلسلہ احمدیہ سے بڑھکر اور فائق ہو اور ابھی تو اس فوقیت کا آغاز ہی ہے۔ آئندہ اس فوقیت کو یوماً فیوماً ترقی ہوتی چلی جاوے گی۔ ورنہ اس کا آغاز کیون ہو چلا۔ یہی ہمارا ایمان ہے پھر اگر ہم ایسی فوقیت حاصل کرنے مین تغافل کرین تو ہماری کس قدر محرومی ہے ان وعدون سے جو اس الہام مین موجود ہین اور مضمون نمبر پنجم ہمکو ہدایت کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے صادق الایمان ہو کر دنیا سے گزرین اور اسلام اور فرمانبرداری الٰہی کی حالتین اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرین کما قال اللہ تعالیٰ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ پس جبکہ بموجب سنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعود نے تعمیل مضمون رسالہ الوصیت کو معیار صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے اور یہ بحکم الٰہی قرار دیا ہے اور پھر اس جانچ اور امتحان لینے کی بھی تصریح کر دی ہے پس ایسے امر مین جو بحکم الٰہی معیار قرار دیا گیا۔ اس معیار پر اگر ہم صادق نہ نکلے تو پھر ہماری موت حالت اسلام پر کیونکر ہو سکتی ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک

(۶) بالآخر مضمون نمبر ششم پر غور کرنی چاہیئے کہ جو باغ اسلام کا حضرت مسیح موعود نے لگایا ہے کیا ہمکو جائز ہے کہ اس کے باغبان ہو کر ہم بھی ہم تساہل کرین اور مسیح موعود کے نائب ہو کر دین اسلام کے خدام نہ بنیں اسی باغ اسلام کی باغبانی جو ہم دنیا مین کرین گے وہی تو بعد موت کے ہان وہی تو بہشت باغ جنت کے متمثل ہو گی بھلا تبلاؤ تو کہ اس چودھوین صدی مین کوئی ایسا امام مذہبی موجود ہے جس کے ہم پیرو ہو کر باغ اسلام کی سرسبزی اور شادابی مین کوشش کر سکین اس زمانہ مین تو نقشہ یا نمونہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظر آ رہا ہے یہی تو ہماری کوششین ہین جو وہ اگر باغ اسلام کی شادابی مین کیا دیگی تو وہی مقبرہ بہشتی ہمارے لئے ہوگا پس جاگو اور اٹھو دنیا چند روزہ ہے اور حوادث و زلازل در پیش ہین۔ ؎ الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد۔ پئے حرص دنیا مدہ دین بباد۔ احباب کی اطلاع کے واسطے یہی چند سطور کافی ہیں رسالہ الوصیت بھی دوبارہ مطبوع ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ پہونچیگا۔ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء۔ محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان۔ دارالسلام

اس رقیمۃ الوداد کے خاتمہ مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے جو شبہات مقبرہ بہشتی کی نسبت ہین یا اس حدیث کے بارہ مین جو مسیح موعود کی حق مین فرمائی گئی تھی کہ یدفن معی فی قبری ان کا بھی پورا قلع قمع کر دیا جاوے اگرچہ جواب ان شبہات کا گذر بھی چکا ہے پس اولاً واضح ہو کہ مسیح موعود کی نسبت جو حدیث مین وارد ہوا ہے۔ فیدفن معی فی قبری۔ اس کے معنے کسی مسلمان اہل عقل کے نزدیک تو ہو ہی نہین سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی قبر مبارک جو عالم شہادت مین مدینہ منورہ مین موجود ہے۔ وہ کھودی جاوے گی اور پھر اس مین مسیح موعود دفن کئے جاوین گے ونعوذ باللہ من ہذا المعنی الفاسد پس بالضرور قبر سے مراد وہی بہشت برزخی ہے جس مین آنحضرت صلعم تشریف رکھتے ہین اور ظاہر ہے کہ عالم برزخ کا قبر با عرض و طول بعد مثل عالم شہادت کے نہین ہو سکتا ورنہ اس حدیث متفق علیہ کے کیا معنے ہون گے جس کے یہ الفاظ متعدد روایات صحیحہ مین موجود ہین۔ فیقولان ماکنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جو دو فرشتے قبر مین میت سے سوال کرنے آتے ہین کہتے ہین کہ تو اس رجل یعنی محمد صلعم کی رسالت کی بارہ مین کیا اعتقاد رکھتا تھا چونکہ لفظ ہذا کا اسم اشارہ ہے جو حاضر کے لئے آتا ہے تو ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک میت کے پاس ہر وقت موجود ہو جاتے ہین حالانکہ آنحضرت کی وجود باجود بلحاظ عالم شہادت کے مدینہ منورہ مین مدفون ہے پس قبر سے مراد بہشت برزخی ہوا۔ اور پھر دوسری حدیث مین بتعدد الفاظ آیا ہے کہ مومن کی قبر ستر گز طول اور ستر گز عرض تک فراخ کر دی جاتی ہے اور یہ الفاظ بھی ہین۔ کہ یفسح لہ فیہا مد بصرہ یعنے جہان تک اس کی نظر پہونچتی ہے اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اب استفسار ہے کہ کیا یہ وسعت اور فراخی عالم شہادت کی ہے یا عالم برزخ کی جو کسی کو نظر نہین آسکتی۔ اور جبکہ مومن کے لئے اس کی قبر مین یہ فراخی اور وسعت ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کی قبر کے لئے اس قدر وسعت ہونی چاہیئے کہ جس قدر کل جنتون کی وسعت ہے کیونکہ تمام جنات کے مالک تو آپ ہی ہین اب دیکھو کہ حدیث فیدفن معی فی قبری کے معنے کیسے صحیح اور درست ہو گئے ہین چونکہ مسیح موعود کی وہ شان ہے جو حدیث مسلم وغیرہ مین وارد ہے کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ۔ تو مسیح موعود ہی بطفیل غلامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بہشت کا تقسیم کرنیوالا ہوا اور وہ بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین یعنی اعلیٰ درجہ کے بہشت برزخی مین جگہ پانیوالا ہوا خواہ مدینہ منورہ مین دفن ہوا اور خواہ کسی اور قطع ارض مین شرقاً غرباً جنوباً شمالاً مدفون ہو آپ ہی کی قبر مین مدفون ہوا۔ اور یقیناً وہ یہی مقبرہ بہشتی ہے جو قادیان مین مخبر صادق کی پیشین گوئی کو پورا کرنیوالا ہوا۔ اور یہی وہ قبر برزخی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بھی چند آیات قرآنی مین بایں نظم عبارت بیان فرمایا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ یعنے اے نفس مطمئنہ رجوع ہو تو اپنے رب کی طرف۔ تو اس سے

راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس داخل ہو تو ہمارے خاص بندوں میں اور داخل ہو ہمارے بہشت میں وہ بہی بہشت برزخی ہے جس کو عالم شہادت میں قبر کہا جاتا ہے ظاہر ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس مطمئنہ قدسیہ جملہ نفوس قدسیہ سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ تو آپ کی قبر مبارک برزخی کا جنت کی مثل وسیع ہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوا اور باقی تمام نفوس قدسیہ مطمئنہ آپ کے طفیلی ہوئے پس مسیح موعود کا آپ کی قبر مبارک میں یعنے بہشت برزخی میں ہونا بہی ثابت ہوا۔ اور یہ تخصیص ایک فضیلت خاصہ ہے جو دوسرے مومنین کو حاصل نہیں۔ ایضاً قال اللہ تعالےٰ۔ قیل ادخل الجنۃ۔ یعنے جبکہ اوس مرد مومن کو مخالفین نے شہید کر ڈالا۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطاب کیا گیا کہ تو جنت میں داخل ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ بعد شہادت کے وہ مرد جنت برزخی میں داخل ہوگیا اور یہی بہشت برزخی اس کی قبر ہوئی۔

ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے فی مقعد صدق عند ملیکٍ مقتدر۔ یعنے متقین بیچ جگہ سچائی کے نزدیک بادشاہ قادر مطلق کے ہیں یعنے بہشت برزخی میں اپنے پروردگار بادشاہ قادر مطلق کے قرب میں ہیں۔

اب رہی وجہ تخصیص کی کہ مسیح موعود کو آپ کی قبر میں مدفون ہونے کی کیا خصوصیت ہے۔ سو یہ تخصیص واسطے اظہار زیادتی شرف و عزت و تعظیم اور فضیلت مسیح موعود کے ہے کیونکہ اس کی عزت اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسی بڑی عزت ہے کہ یحد ثہم بدرجاتہم فی الجنۃ اس کے لئے فرمایا گیا ہے نہ کسی اور کے لئے۔ اور اس مقبرہ بہشتی سے ایک اور پیشگوئی مخبر صادق کی بہی پوری ہوئی ہے۔ حدیث نسائی باب غزوۃ الہند میں وارد ہوا ہے۔ کہ عصابتان احرزہما اللہ من النار عصابۃ تغزو الہند وعصابۃ تکون مع عیسےٰ ابن مریم۔ یعنی دو گروہ ہیں کہ محفوظ رکہا ہے اللہ تعالےٰ نے اون دونوں کو دوزخ سے ایک تو وہ گروہ ہے۔ کہ قتال کریگا کفار ہند سے اور دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو مسیح موعود کے ساتہہ ہوگا۔ دیکہو تصریح اس کی مسک العارف میں۔ اس مقبرہ بہشتی نے اس پیش گوئی مخبر صادق کو بہی پورا کردیا۔ اب مخالفین کون کون حدیث و آیت کی تکذیب کرینگے۔ اور ان کی تکذیب کے لئے اب کون سا مفر باقی ہے۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدےٰ +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ و ۲۔ مقبرہ بہشتی
صفحہ ۳۔
صفحہ ۴۔ المفتی۔ ضروری اشتہار
صفحہ ۵۔ ۶ درس قرآن شریف
صفحہ ۷ تا ۱۰۔ شرک اور اس کی بیخ کنی
صفحہ ۱۱ ضرورت نکاح و ضرورت
صفحہ ۱۲۔ اشتہار کتب

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ پچیس تاریخ روز جمعہ کو یہاں عید اضحی ہوئی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ عید پڑہا اور قربانی کے اغراض بیان کئے۔ بیرونجات سے نماز عید میں شامل ہونے کے واسطے بہت سے احباب تشریف لائے تہے۔ جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب بابو محمد اشرف صاحب شیخ عبد الحمید صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب امرتسر سے شیخ نور الدین صاحب تاجر۔ کپورتہلہ سے منشی محمد اروڑا صاحب۔ شیخ فیض قادر صاحب۔ نماز ½ ۱۰ بجے کے قریب شروع ہوئی اور نماز جمعہ ہر دو مساجد میں پڑہی گئی۔ جمعہ کا خطبہ چہوٹی مسجد میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پڑہا۔ بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ جمعہ کے دن عید آجاوے۔ تو پہر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کی کافی ہوتی ہے اور جمعہ نہیں پڑھنا چاہیئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے۔ اس جگہ جب کبہی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے۔ تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتوں پر ہوا کرتے ہیں فقط

دعا مدد۔ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم طالبعلم ساکن قادیان اور میاں محمد اشرف صاحب سابق طالب علم قادیان ہر دو امتحان انٹرنس میں جانیوالے ہیں اور احباب سے دعا کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ۔ سربلند خان صاحب ملتان شہر سے اپنی مرحوم بیوی کیواسطے اور مولوی بوٹیخان صاحب اپنے شہر کی ایک مرحوم احمدی لڑکی حسن بی بی نام کیواسطے اور میاں محمد شریف صاحب اپنے مرحوم بہائی میاں نجف خان کیواسطے جماعت احمدیہ سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈائری مرتبہ اکمل صاحب

۳ جنوری ۱۹۰۷ء۔ ہمارے کلام عربی پر جو بعض نادان اعتراض کرتے ہیں تو اصل بات یہ ہے کہ وہ قرآن مجید و احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے نہیں پڑہتے اگر تدبر سے پڑہیں تو معلوم ہو کہ وہ بہی ان کی خود ساختہ صرف و نحو سے نہیں بچتے۔ دیکہیے شمس کو جب حضرت ابراہیم نے دیکہا تو فرمایا۔ ھذا ربی۔ حالانکہ شمس مؤنث ہے یہ لوگ کلمہ کی تعریف کیا کرتے ہیں۔ لفظ جو معنی مفرد کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ مگر قرآن مجید میں کلام تام کو کلا انہا کلمۃ ھو قائلہا کہا ہے۔ ایسا ہی تکرار کو یہ لوگ خلاف فصاحت سمجہتے ہیں مگر قرآن مجید کی کئی آیات میں تکرار ہے۔ تکرار تسلی کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی الہامات مجہے بیسیوں دفعہ ہو چکے ہیں۔ انسان کے قلب پر جو ذہول ہو جاتا ہے اس کے ہٹانے اور تاکید کے لئے ہی تکرار ہوتا ہے۔

عجبت کا صلہ لام ہونے کے لئے اعتراض کیا گیا تہا۔ مگر جب سب سے پہلی حدیث باب الایمان کی پیش کی گئی۔ تو معترض نے کیسی منہ کی کہائی۔

اعجاز احمدی کے ساتہہ جو قصیدہ ہے۔ اس کے متعلق ذکر تہا۔ فرمایا۔ منعہ مانع من السماء۔ الہام کئی رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ کسی کو اس کے جواب کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔ اگر کسی نے جرأت کی بہی تو اس کے تمام یا شائع کرنے سے پہلے ہی مرگیا۔ اور ہماری صداقت پر مہر کرگیا۔

حفظان صحت کے لئے قرآن مجید نے تمام اصول بیان کر دئے ہیں والرجز فاہجر کیا چہوٹا سا جملہ ہے اور اس میں تمام مدارج صفائی کو درج کر دیا ہے یہ ظاہری باطنی صفائی کے احکام تو صادر فرمائے اور کہانے پینے کے متعلق فرمایا۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا کہاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ یہی ہے کہ عرب کے رہنے والوں میں پاک تبدیلی کردی اور آپ اس میں تمام انبیاء علیہم السلام سے متفرد ہیں ان لوگوں کی حالت ایسی ناگفتہ بہ تہی۔ کہ ماں سے بہی زنا کرنے میں نہ جہجکتے تہے۔ جبہی تو فرمایا۔ حرمت علیکم امہاتکم ۔ ورنہ قرآن مجید بے فائدہ کوئی حکم نہیں دیتا معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے یہ سب کچہہ دعا کے زور سے کیا۔ جبہی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک۔ دعا کے راز سے اکثر لوگ واقف نہیں۔ جب تک اس درجہ تک دعا نہ پہونچے۔ کامیابی محال ہے +

المفتی

۲۸ مسمریزم ۔ ایک شخص نے بذریعہ تحریر حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ مسمریزم کیا چیز ہے حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے ۔ "مدت ہوئی کہ مین نے مسمریزم کے لئے توجہ کی تہی کہ کیا چیز ہے ۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا تہا ۔ ھذا ھو التوب الذی لا یعلمون ۔

۲۹ طلاق ایک جلسہ مین ۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو خط لکہا اور فتویٰ طلب کیا کہ ایک شخص نے از حد غصہ کی حالت مین اپنی عورت کو تین دفعہ طلاق دی ۔ دلی منشاء نہ تہا ۔ اب ہر دو پریشان اور اپنے تعلقات کو توڑنا نہین چاہتے ۔ حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے "ایسی کہ جب کوئی ایک ہی جلسہ مین طلاق دے ۔

تو یہ طلاق ناجائز ہے اور قرآن کے برخلاف ہے اس لئے رجوع ہو سکتا ہے ۔ صرف دو بارہ نکاح ہو جانا چاہئے ۔ اسی طرح ہم ہمیشہ فتوے دیتے رہتے ہین اور یہی حق ہے ۔ والسلام

ریویو

اخلاق انسانیہ ۔ یہ کتاب ابوالفرج بن ہندو کی کتاب "الکلم الروحانیۃ فی الحکم الیونانیۃ" کا اُردو ترجمہ ہے جو کہ مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی عظیم آبادی نے سلیس بامحاورہ زبان مین کیا ہے ۔ اس مین یونان قدیم کے حکما ارسطوطالیس ۔ سقراط ۔ بقراط ۔ جالینوس دیوجانس ۔ افلاطون ۔ وغیرہ چالیس سے زائد مشاہیر کے اقوال درج ہین ۔ دانایان فلسفہ قدیم کے عمیق خیالات کا پتہ لگتا ہے اور ان کے سالہا سال کے فکر اور خوض کا نتیجہ مختصر کلمات مین پڑہنے والے کو حاصل ہوتا ہے گو ایک مسلمان کو قرآن اور حدیث کے پڑہنے کے بعد کسی دوسرے اخلاق کی کتاب کو بہ نیت عمل پڑہنا ایک فضول بلکہ نقصان دہ امر ہے ۔ تاہم اس مین شک نہین ۔ کہ قدیمی اخلاق کا مطالعہ ایک مسلمان کو اس کے موجودہ ذخیرہ علم کی قدر و منزلت بڑہانے مین مدد دیتا ہے اور صاحب مترجم کی محنت قابل شکریہ ہے ۔ کہ انہون نے اردو لٹریچر مین ایک دلچسپ خوش خط عمدہ لکہی ہوئی اور کاغذ پر چہپی ہوئی کتاب زیادہ کی ہے کتاب غالباً صاحب مصنف سے عظیم آباد بہار سے مل سکے گی ۔ قیمت کتاب پر درج نہین

تورات تین زبانون مین ۔ منشی نولکشور صاحب نے ایک انگریز سے تورات کے ترجمہ عربی اور فارسی کا ایک پرانا نسخہ جس پر ۱۲۰۳ھ ہجری کا نشان دیا گیا ہے حاصل کر کے اور اپنے مطبع کے کارپردازان سے اس کا اردو مین ترجمہ کرا کے ہر سہ تراجم کو بین السطور لکہوا کر ایک ضخیم کتاب مین جو ۹۴۵ صفحے مین ختم ہوئی شائع کیا تہا اس کتاب کا ایک نسخہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے ۔ اس مین وہ پانچ کتابین شامل ہین ۔ جو حضرت موسےٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہین ۔ اس نسخہ کے ابتدا مین ایک باب اسناد کا بھی باندہا گیا ہے اور درمیان مین بھی بعض عبارتین جو کہ مضمون عبارت سے ظاہر ہے کہ بعد کی لکہی ہے اصل عبارت کے ساتھ اس طرح سے شامل کی گئی ہے ۔ کہ توریت کی موجودہ صورت کے اصلی صورت سے مختلف ہونے پر ایک کافی شہادت ہے ۔ اور اس سے یہودیون کی یہ عادت اچھی طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے ۔ کہ کلام الٰہی کے درمیان اپنی چند قولون کو بلا دریغ ملا ملا کر ایک گڑبڑ سی ڈالدیا کرتے تہے ۔ موٹی بات ہے ۔ کہ توریت جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوئی ۔ خود اس مین یہ بات لکہی ہے ۔ کہ حضرت موسےٰ مر گئے اور ان پر اتنی مدت گذر گیا ۔ اور پہر ان مین آجتک بنی اسرائیل کے درمیان کوئی پیدا نہین ہوا ۔ یہ تو یہودیون کی کارروائی ہے ۔ لیکن اس نسخہ مین جو کہ ہمارے سامنے موجود ہے عیسائی صاحبان کی مداخلت بیجا کا بہی بہت سا حصہ شامل ہے ۔ جو کہ متن کے درمیان تفسیر کے بہانے سے لگایا گیا ہے ۔ اس کتاب کے ابتدا مین اسناد کا بہی ایک سلسلہ چلایا گیا ہے ۔ جس مین اس نسخے کا سُراغ حضرت موسےٰ تک پہنچایا گیا ہے اور اس زنجیر کی آخری کڑی شہر بغداد مین رکہی گئی ہے ۔ اسی سے ظاہر ہے کہ عیسائیون نے توریت مین ادل بدل کرنے اور اس کے نسخون کے متعلق جہوٹی اور بے سر گہڑ مین کہانتک دسترس حاصل کی ہے اور اس لحاظ سے ایک نسخہ کا مطالعہ ہمارے واسطے ضرور دلچسپی اور فائدہ کا موجب ہے کتاب منشی نولکشور صاحب کے کتب خانہ لکہنؤ سے مل سکتی ہے

ضروری اعلان

خط و کتابت کے لئے روپیہ بہیجتے وقت ان چند ہدایتون کو سب احباب مدنظر رکہین ۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین یا مقبرہ یا زکوٰۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے ۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجاتی ہے اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے ۔ اسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہئے ۔

(۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہئے لیکن چندہ اور مدات کا چندہ ساتہ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بہیجین اور تفصیل ساتہ دین وہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کر دین گے ۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت منیجر یا اسسٹنٹ منیجر میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کرین مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کرین ۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے ۔ اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کرین ۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی دستاویز وغیرہ بہی اسی کے نام بہیجین

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدہ داران مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین اس لئے جو احباب قادیان مین خط و کتابت کرتے ہین ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے مین اور کام کرنیوالون کی سہولت اسی مین ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبہی خط و کتابت نہ کرین ۔ بلکہ صرف عہدہ پر ۔ جیسا کہ اُوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلانے سے جواب مین عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ بہی ہے ۔

المعلن

محمد علی ۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن شریف

سورۃ کافرون

(گذشتہ سے پیوستہ)

شان نزول یہ سورہ شریف بقول ابن مسعود و حسن و عکرمہ مکی ہے۔ اس زمانہ مین نازل ہوئی تھی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ معظمہ مین قیام رکھتے تھے۔ اس سورہ کی پیشین گوئی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ سورہ ایسے وقت مین نازل ہوئی تھی جب کہ کفار اپنے زور پر تھے اور اپنے بتون کی حمایت اور ان کی پرستش مین بڑے یقین کے ساتھ مصروف تھے اور گمان کرتے تھے کہ اسلامی سلسلہ ایک چند روزہ بات ہے۔ جلدی ہم لوگ اپنی قوت و زور کے ساتھ نیست و نابود کر دین گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے نبوت کی اس کیفیت نہ سمجھ کر ان مین سے چند آدمی جیسا کہ ابوجہل عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ و اسود بن عبد یغوث وغیرہ نے آپکے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے بتون کی مذمت کرنا اور ان کو برائی سے یاد کرنا چھوڑ دو۔ اور اس کے عوض مین ہم آپکو اس قدر مال دینگے کہ مکہ مین آپ سے زیادہ بڑا کوئی مالدار نہو۔ یا اگر آپ چاہین تو ہمارے قبائل مین سب سے زیادہ خوبصورت عورت جو آپ کو پسند ہو آپ لے لین اور اگر آپ کو ان دونون باتون مین سے کوئی بات پسند نہو تو پھر تیسری بات یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اس طرح سے صلح کر لین کہ ایک سال آپ ہمارے بتون کی پرستش کرین تو پھر دوسرے سال ہم آپ کے اللہ کی عبادت کرین گے اس طرح برابر تقسیم ہوتی رہے گی اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہ رہیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ لوگ کیسے جاہل ہین کہ نہین سمجھتے کہ مین کس خوبیون سے بھرے ہوئے اسلام کی طرف اونکو بلاتا ہون اور کس قادر توانا حی و قیوم معبود حقیقی کے قرب کے حصول کا ذریعہ ان کے آگے پیش کرتا ہون اور کس دائمی خوشی اور ابدی راحت کا تحفہ ان کے واسطے تیار کرتا ہون جس کے عوض یہ مجھے ناپائدار مال اور ایک عورت کے چند روزہ حسن کی لالچ دیتے ہین اور پتھرون کے آگے سر جھکانے کو کہتے ہین جو اونہون نے خود اپنے ہاتھون سے گھڑے اور بنائے ہین چونکہ آپ کو ان لوگون کی خیر خواہی کیواسطے بڑا درد تھا جس کو خدائے علیم نے ان الفاظ مین ظاہر کیا ہے کہ لعلک باخع نفسک۔ کیا تو اس غم مین کہ یہ ایمان کیون نہین لاتے اپنی جان کو ہلاک کر دیگا۔ آپ نے کفار کے ایسے جاہلانہ سوال پر دردمند ہو کر یہی بہتر سمجھا کہ اس کے جواب کے واسطے اپنے معبود حقیقی کی طرف توجہ کرین اور یہی طریقہ ہمیشہ سے انبیاء کا چلا آیا ہے چنانچہ آپکی توجہ کے بعد خدا تعالیٰ سے کفار کے جواب مین یہ سورہ شریف نازل ہوئی۔ جس سے کفار کی تمام امیدین ٹوٹ گئین۔ اس قسم کے صلح کے شرائط عموماً کفار انبیاء کے سامنے بسبب اپنی جہالت کے پیش کیا کرتے ہین۔ چنانچہ اس زمانہ مین بھی خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخالفون نے یہ بات کہی کہ ان کے اتقا اور علم اور عمل مین ہم کو کوئی شک نہین۔ بے شک یہ ولی اللہ ہین اور ہم ان کو ماننے کے واسطے طیار ہین بشرطیکہ مسیح ہونے کا دعویٰ نہ کرین۔ اور لین۔

تعجب ہے کہ ان لوگون کی عقل پر کیسے پتھر پڑ گئے۔ کیا وہ شخص جو متقی اور عالم اور ولی اللہ مانا جا سکتا ہے اس کی نسبت یہ کبھی کسی عقل کی رو سے کہنا جائز ہو سکتا ہے کہ اس نے دعویٰ نبوت اور مسیحیت کا از خود کر دیا ہے اور خدا پر افترا باندھا ہے۔ کیا مفتری علی اللہ متقی اور ولی اللہ ہو سکتا ہے؟ ہان کفار کے ساتھ ایک اور صورت صلح کی ہو سکتی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار کے ساتھ کی تھی جس کی یہ شرط تھی کہ کفار مسلمانون پر حملہ نہ کرین اور نہ ان لوگون کی امداد کرین جو مسلمانون پر ناجائز حملہ کرتے رہتے ہین اور ایسے ہی مسلمان ان کو کسی قسم کی تکلیف دینگے اور نہ ان کے تکلیف دہندون کی کوئی حمایت کریگا۔ بلکہ ہر طرح سے ان کے بچاؤ کی کوشش کرین گے۔ اسی رنگ کی صلح حضرت مسیح موعود نے بھی مخالف عیسائیون آریون ہندؤن اور دیگر اقوام کے سامنے پیش کی تھی کہ چند سالون تک جو معین کئے جائین یہ قومین مسلمانون کے برخلاف کوئی کتاب نئی یا پرانی شائع نہ کرین اور ایسا ہی مسلمان اس عرصہ مین کوئی کتاب ان مذاہب کی تردید مین نہ لکھین گے ہان ہر ایک مذہب کے عالم کو یہہ اختیار ہوگا۔ کہ وہ صرف اپنے ہی مذہب کی خوبیان بیان کرتے رہین کوئی کتاب لکھے جس مین یہ دکھاوے کہ اس مذہب پر چلنے سے کیا کیا فوائد حاصل ہو سکتے۔ لیکن کسی دوسرے مذہب کا کچھہ ذکر نہ کرین۔ مذہبی جنگون کے خاتمہ کیواسطے اور آئے دن کے جھگڑون اور تنازعون کے مٹانے کے لئے یہ نہایت ہی احسن طریقہ تھا۔ مگر افسوس ہے کہ لوگون نے اس طرف توجہ نہ کی۔ غرض اس قسم کی صلح تو انبیاء کی سنت کے مطابق ہے۔ لیکن یہ بات کہ مداہنہ کے طور پر اور منافقت سے کچھہ تم ہمارے عقاید کو مان لو۔ اور کچھہ ہم تمہارے عقاید کو مان لین۔ ایسا طریقہ خدا کے سچے رسول کبھی اختیار نہین کر سکتے۔

نسخ بعض لوگ اس سورہ شریف کے یہ معنے سمجھکر اس کو منسوخ سمجھتے ہین کہ کفار کو ان کے دین پر رہنے کی اس مین اجازت دیگئی ہے۔ کہ وہ بے شک اپنے دین پر رہین اور مسلمان ان کے ساتھہ کوئی تعرض نہین رکھین گے۔ لیکن جب جہاد کے متعلق آیات نازل ہوئین۔ تو پھر یہہ سورت منسوخ ہوگئی۔ یہ بات بالکل غلط ہے قرآن شریف کی کوئی سورت اور سورت کا کوئی حصہ منسوخ نہین ہے سب کا سب ہمیشہ کے واسطے بنی نوع کے لئے عمل کرنے اور فایدہ اٹھانے کیواسطے ہے۔ قیامت تک قرآن شریف کا ایک نقطہ بھی منسوخ نہین ہو سکتا اصل بات یہ ہے کہ مذہب اسلام مین دینی اختلاف کی وجہ سے نہ کوئی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اور نہ آپکے بعد کبھی کسی کو اجازت ہے کہ دینی اختلاف کی وجہ سے کسی کو قتل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کفار نے جب مسلمانون کو سخت دکھہ دیا۔ اور طرح طرح کے ایذاء کے ساتھہ پہلے مسلمانون کو تہ تیغ کرنا شروع کیا۔ اور بڑی بڑی فوجین لے کر انپر چڑھائیان کین۔ تو بہت سے صبر اور تحمل کے بعد جب وہ کسیطرح بھی باز نہ آئے۔ تو خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو اجازت دی کہ ایسے شریرون سے اپنا بچاؤ کرین اور اونکو ان کی شرارت کی سزا دین۔ جہاد کیواسطے جو کچھہ حکم تھا یہی تھا اور اس زمانہ مین بسبب اس کے کہ مذہب کی خاطر مسلمان کسی ملک مین دکھہ نہین دئے جاتے۔ خود ان کی بھی ضرورت نہین رہی سورہ کافرون مین تو خود جہاد کرنے یا نہ کرنے کا کوئی تذکرہ ہی نہین۔ لیکن اگر بہر حال یہ سمجھا جاوے کہ اس سورہ شریف مین جہاد کے متعلق کوئی حکم جہاد کے جواز کا ہو سکتا ہے نہ کہ اس۔

سورۃ مین
کیونکہ اس مخالفون کو ایک چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تم اپنے دین کے ساتھ زور آزمائی کرو۔ اور ہم اپنے دین کی قوت کے ساتھ تمہارا مقابلہ کرتے ہین پہر دیکہو کہ خدا کس کو کامیاب کرتا ہے اور یاد رکھو کہ یہ کامیابی بہرحال اسلام کیواسطے ہے۔ پس یہ سورت کسی حالت مین منسوخ نہین اور نہ کوئی اور حصہ قرآن شریف کا منسوخ ہوا یا ہو سکتا ہے

مقام نزول

جیساکہ اوپر لکھا گیا ہے۔ کہ یہ سورہ شریف مکی ہے۔ مگر ایک قول یہ بھی ہے، کہ یہ مدنی ہے۔ ایسا ہی بعض دوسری سورتون کے متعلق بھی بظاہر اس قسم کا اختلاف روایات مین معلوم ہوتا ہے مگر ممکن ہے کہ بعض سورتین اور آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہون جیساکہ ہم حضرت مسیح موعود کے حالات مین دیکھتے ہین کہ ایک پیشگوئی وحی الٰہی میں ایک دفعہ نازل ہوکر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چھپ چکی ہے۔ لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پہر وہی الفاظ الہام الٰہی مین وارد ہوئے۔

دین - جزا و سزا کے معنے مین بہی آتا ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے کہ تم لوگون نے جس طریقہ کو اختیار کیا ہے اس کا بدلہ تم کو بہرحال مل کر رہے گا۔ جو طریقہ ہم نے اختیار کر لیا ہے اس کا بدلہ خدا تعالیٰ ہم کو ضرور دیگا۔

الکافرون - اس جگہ اگرچہ اول مخاطب ہی کفار اور ان کے ساتھی تہے۔ جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا تھا۔ اور اس وجہ سے اس سورۃ شریف کے نزول کے اصل محرک وہی تھے۔ لیکن ان کے بعد تمام دنیا کے کفار جو مسلمانون کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کرین اس سورۃ مین مخاطب ہین قاعدہ ہے کہ زمانہ نزول انبیاء مین بعض منکرین ایسے سخت دل ہوجاتے ہین کہ کوئی نصیحت ان کیواسطے کارگر نہین ہو سکتی اور ہر ایک نشان الٰہی جو دوسرون کیواسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے ان کے لئے بجز ازدیاد کفر اور کچھ نہین ہو سکتا ایسے کفار کے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سواءٌ علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون - وہ حالت کفر مین ایسے غرق ہین کہ آنیوالے عذابون سے تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ سب برابر ہے۔ وہ کبھی ایمان نہین لاوین گے اور فرمایا ہے۔ ولیزیدن کثیرًا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانًا وکفرًا - تیرے رب کی طرف سے جو تجہ پر نازل ہوا۔ یہ ان مین سے بہتون کی سرکشی اور کفر کو اور بھی بڑھا دیگا۔ ایسے کافرون کو کہا گیا ہے کہ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم - ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے - اور ایسے ہی مکذبون کے متعلق فرمایا ہے - فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریٔ مما تعملون ان کو کہدو کہ میرے عمل میرے لئے ہین اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہین تم میری کارکردگی کا ثواب نہین پا سکتے اور مین تمہاری کارروائیون سے بری ہون۔

حفاظت قرآن

اس سورۃ شریف کے الفاظ کو اپنے قرآن شریف پر غور دیکھتے ہوئے اس کی طرز تحریر مین ایک خاص بات مجھے نظر آئی اور وہ یہ ہے۔ کہ اس مین عٰبدون کا لفظ دو جگہ اس طرح آیا ہے۔ کہ ع کے اوپر کہڑا الف لکھا گیا ہے۔ مگر تیسری جگہ عابد کا لفظ ع کے بعد الف کے ساتھ آیا ہے۔ حالانکہ دونون الفاظ تمام تحریر مین ایک ہی طرح آسکتے ہین لیکن مین نے بہت مختلف چھاپون کے قرآن شریف کھول کر دیکھے اور سب مین مذکورہ بالا طرز تحریر پایا اور تعجب کے ساتھ حضرۃ مولوی نورالدین صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابتدا مین جس طرح ایک دفعہ لکھا گیا ہے۔ وہی طرز تحریر ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ قرآن شریف کی حفاظت کے واسطے یہ بہی ایک دلیل ہے۔ کہ جیسے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن شریف لکھا گیا۔ اور جیساکہ لکہا گیا اس مین کوئی تغیر و تبدل نہوا اور نہ ہونے کی کوئی گنجائش تہی - برخلاف اس کے ہم انجیل اور تورات کو دیکھتے ہین کہ اول تو ان کی اصلیت کا کوئی پتہ ہی نہین ملتا کہ اصل نسخے کیسے تھے اور کہان غائب ہوگئے اور جو کچھ نقلی یا فرضی کتابین موجود ہین ان کے متعلق بہی آجتک کمیٹیان ہو رہی ہین۔ جو ان امور کی تحقیقات کرتی ہین۔ کہ ان کتابون مین سے کون سی عبارتین ہنوز نکالدینے کے قابل ہین جس قدر کتابین اس وقت دنیا مین الہامی مانی گئی ہین ان میں سے ایک بہی اپنی اصلی حالت مین محفوظ نہین ہے سوائے قرآن شریف کے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے سوا اور کسی کتاب کی حفاظت کا ذمہ باریتعالیٰ نے نہین لیا - اور اس واسطے دوسری کتابین عوام کے دستبرد سے محفوظ نہین رہ سکین۔

خواص سورۃ

زید بن ارقم رفعًا کہتے ہین کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات دو سورتین ساتھ لے کر کی۔ اس سے کوئی حساب کتاب نہین لیا جائیگا۔ وہ دو سورتین کافرون اور قل ہو اللہ احد ہین۔ اس حدیث شریف کا مطلب ظاہر ہے۔ کہ سورۃ کافرون مین کفار اور ان کے کفر سے پوری بیزاری اور بے تعلقی ظاہر کی گئی ہے اور سورۃ اخلاص مین خدا تعالیٰ کی توحید کا پورے طور سے اقرار کیا گیا ہے۔ بدی کا ترک اور نیکی کا حصول، شیطان سے دوری اور خدا کا قرب۔ یہی دو باتین ہین جو کسی مذہب کا آخری نتیجہ ہو سکتی ہین جب یہ دونون باتین اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کسی کو حاصل ہوجاوین۔ تو وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا، اور اس کیواسطے کوئی حساب باقی نہین رہا۔

ایک روائت مین ابن عمر سے منقول ہے کہ یہ سورۃ ربع قرآن کے برابر ہے۔ کیا معنے یہ قرآن شریف کا چوتھا حصہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلام پاک کے مضامین کا چہارم حصہ کفار اور ان کے کفر سے بیزار اور خدا تعالیٰ کی خالص عبادت کے بیان پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۃ کوثر کی تفسیر لکھی جاویگی

ہست فرقان آفتاب علم و دین — تا برندت از گمان سوئے یقین
ہست فرقان از خدا حبل المتین — تا کشندت سوئے رب العالمین
ہست فرقان روز روشن از خدا — تا دہندت روشنی دیدہ ہا
حق فرستاد این کلام بے مثال — تا رسی در حضرت قدس و جلال
دار دے نشان ست الہام خدا — کان نماید قدرت تام خدا
ہرکہ روئے خود ز فرقان درکشید — جان او روئے یقین ہرگز ندید
چون خود را بیکسی در خود ردی — باز میمانی ہمان کول دعوی
کاش جانت میل عرفان داشتے — کاش سعیت تخم حق را کاشتے
خود نگاہ کن از سر انصاف دین — از گمانہا کے شود کار یقین
ہرکہ را سویش رہے بکشودہ است — از یقین نے از گمان کم بودہ است
قدر فرقان نزد ما اے عدا زیست — این ندانی کت جزا زوے یار نیست
وحی فرقان مردگان را جان دہد — صد خبر از کوچہ عرفان دہد
از یقین ہا مینماید عالمے — کان نہ بیند کس بصد عالم ہمے

ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر — نونہال نیکبو و سایہ دار و پر ز بر
میوہ گر خواہی بیا زیر درخت میوہ دار — گر خردمندی مجنبان بید را بہر ثمر
ورنیاید باورت در وصف فرقان مجید — حسن آن شاہد ببین از شاہدان خود مگر
داکہ او نامدپئے تحقیق در کین مبتلاست — آدمی ہرگز نباشد ہست او بدتر ز خر

شرک اور اس کی بیخ کنی

تقریر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بتقریب جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۶ء

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ ؕ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۔ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ ۚ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۔ وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ؗ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ یٰبُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۔ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؕ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۔

اس وقت مین آپ لوگون کے سامنے شرک پر کچھ بولنا چاہتا ہون۔ شرک ایک ایسی بلا ہے جو کہ بنی نوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے۔ نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا اور نہ انسان نے اس کا۔ ہر ایک زمانہ مین ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہین۔ جو شرک کو پامال کرین۔ اور توحید کو دنیا مین پھیلائین لیکن انسان جس کو کہ ایک حد تک خدا تعالیٰ نے آزادی دی ہے۔ آج تک اس مرض کو اپنے دل مین چھپاتا رہا ہے گو بہتون نے ہدایت پائی اور شہدا اور صدیقین کا مرتبہ پایا۔ مگر پھر بھی دنیا مین ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے جنھون نے شرک کو نہین چھوڑا اور جب کبھی خدا تعالیٰ نے ایک قوم کی طرف نبی کو بھیجکر اس کی اصلاح کرتا ہے اور وہ ایک مدت کے بعد جب اُن تمام انعامات الٰہی کو جو اُن پر وقتاً فوقتاً ہوئے ہوتے ہین۔ اپنی کوششون اور سعیون پر محمول کرکے خدا تعالیٰ سے روگردانی کرتے ہین۔ تو اسوقت جو پہلی برائی ان کے دل مین پیدا ہوتی ہے۔ وہ شرک ہے۔ اسیواسطے جو نبی دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ اس کو سب سے سخت اور سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور شیطان کا سب سے بڑا حملہ جو انسان پر ہوتا ہے وہ شرک ہی ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ دوسرے گناہون کو اگر چاہے تو بخشدیگا۔ مگر شرک کو نہین۔ اور درحقیقت انسان کی کیسی کمزوری اور شرارت ہے۔ کہ وہ خدا جس نے ہمارے لئے طرح طرح کے آسائش کے سامان پیدا کئے ہین اُس سے روگردانی کرین جیسا کہ زمین پیدا کی ہے تاکہ ہم اُس پر چلین پھرین۔ محنت کرین۔ کوشش کرین اور بڑے بڑے مرتبے پائین۔ پھر اس زمین مین مختلف قسم کی تاثیرین رکھی ہین۔ یہ زمین ہوتی ہے کہ ہم اُس مین گیہون کا دانہ ڈالتے ہین۔ اور کچھ دنون تک معدوم ہو جانے کے بعد وہ دانہ تھوڑا سا باہر نکلتا ہے پھر مختلف زمانون اور ہواؤن مین سے گذر کر وہ ایک عرصہ کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اُس مین اسی قسم کے سینکڑون دانے اور نکل آتے ہین اور انسان کی خوراک کا سامان کرتے ہین۔ پھر اسی زمین مین مکی کا دانہ ڈالتے ہین۔ اور وہ اُسی زمین کی تاثیر سے اپنے مطابق اثر حاصل کرکے بڑھتا اور آخر انسان کی غذا کے کام آتا ہے اور مختلف فوائد زمین مین سے کیے گئے ہین۔ کہ جو ہماری زندگی اور آرام اور آسائش کے محافظ ہوتے ہین۔ پھر پرند چرند بنائے ہین جن سے سینکڑون فوائد روزانہ اٹھاتے ہین۔ اسی طرح اربعہ عناصر۔ پس ذرہ بھر بھی شرک کا دل مین رکھنا ایسا خوفناک امر ہے۔ اور ایسی بے حیائی ہے اگر خدا تعالیٰ رحیم و کریم نہ ہوتا۔ تو قریب تھا کہ انسان ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک ایسے عذاب مین ڈالا جاتا۔ جس سے کبھی نجات نہوتی۔ مگر یہ اس کی رحمانیت ہے۔ جو انسان کو اب تک بچائے جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو شرک کرتے ہین۔ یہ شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہین۔ وہ شیطان جس نے کہ یہ کہا ہے۔ کہ مین تیرے بندون مین سے ایک مقرر حصہ لونگا۔ یعنے اپنے لئے مخصوص کرلونگا جو کہ تجھ سے غافل ہوگئے۔ مین تیرے بندون پر شرک کا حربہ چلاؤنگا ان کے آگے سے حملہ کرونگا اور پیچھے سے حملہ کرونگا غرض کہ دائین طرف سے بائین طرف سے اور اُن کے پاؤن کے نیچے سے مین اُن پر یہ حربہ چلاؤنگا۔ مین ان کو گمراہ کرونگا ان کو لالچ دونگا اور ان کو حکم کرونگا پس وہ جانورون کے کان کاٹ کر خدا کی مخلوق کو دوسرون کے لئے مخصوص کرینگے۔ پس جس نے کہ شیطان کو دوست قرار دیا ہے۔ یعنے شرک کیا کیونکہ اُس کا یہی حملہ ہے۔ پس وہ بڑے ہی ٹوٹے اور خسارہ مین ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ شیطان کا وعدہ جو ہے۔ یہ صرف ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اس مقام پر خدا تعالیٰ نے مشرک کے حق مین فرمایا ہے۔ کہ وہ بخشا نہین جاویگا۔ وہ شیطان کا تابعدار ہے اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب ہوگا۔ پہلی دو باتین تو ایسی ہین کہ اُن مین مشرک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہین اور کہہ سکتے ہین۔ کہ ہم بھی بخشے جاوین گے اور ہم شیطان کے تابعدار نہین۔ مگر تیسری بات خدا نے ایسی فرما دی ہے۔ کہ جس سے پہلی دو باتین بھی تصدیق ہو جاتی ہین۔ یعنی مشرک کامیاب نہین ہون گے سو حضرت آدم سے لے کر آجتک دیکھ لو۔ کہ کیا مشرک کبھی بھی کسی نبی کے مقابلہ مین کامیاب ہوئے حضرت نوح۔ ہود۔ صالح۔ شعیب۔ ابراہیم۔ موسیٰ عیسےٰ۔ اور سب سے آخر مین اور سب سے بڑھکر حضرت نبی کریم تھے کہ جن کو شرک سے مقابلہ کرنا پڑا مگر نتیجہ کیا ہوا۔ کیا ان مشرکون کا کوئی نام لیوا ہے۔ کوئی نہین۔ جو کہے کہ مین فرعون یا ابوجہل کی اولاد مین سے ہون۔ اُن لوگون کی اولاد اپنے آپ کو چھپاتی ہے اور اپنے آبا و اجداد کے اور نام بتلاتی ہے یہ کیون؟ اس لئے کہ شرک کبھی کامیاب نہین ہوتا اور چونکہ اُن لوگون پر خدا کے عذاب نازل ہوئے اور ناکام ہوئے۔ اس لئے اُن کی اولاد بھی ان کو بُرا بھلا کہتی ہے اور اس کو پسند نہین کرتی کہ ان کو ان مشرکون کے ساتھ منسوب کیا جاوے پس یہ اور بدیہی ثبوت ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثبوت

کے لئے پیش کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ شیطان کے مرید اور نہ بخشے جانیوالے ہیں غرض یہ شرک ایک ایسا پوشیدہ مرض ہے۔ جیسا کہ مریض کو تپ دق جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاک کر کے ہی چھوڑتی ہے۔ یا ایک درخت کو کیڑا کہ ایک مدت کے بعد ایک بڑے عالیشان درخت کو گرا کر زمین کے برابر کر دیتا ہے پس اس سے بچنے کے لئے انسان کو کامل تقوی اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے خداتعالی کی صفات کو رکھے۔ تاکہ ہر گھڑی اس کا دل خدا کی طرف جھکا رہے اور خدا بھی اس پر اپنا سایہ ڈالے۔ جیسا کہ خداتعالی نے فرمایا ہے کہ اوپر کی طرف اس نے شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ دوڑ کے خدا کے سایہ کے نیچے آجاوے۔ کیونکہ جو اس کے سایہ کے نیچے آجاتا ہے۔ وہ شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ گو شیطان کتنا ہی زور خرچ کرے کہ کسی طرح اس مرد صالح کو پھسلائے مگر خداتعالی کی قہر والی نظر اس کو جلا دیتی ہے اور اس کو مجال اور طاقت نہیں ہوتی کہ وہ پھر اس انسان کی طرف نظر بد سے دیکھ بھی سکے۔ اور اگر بجائے اس کے ہم سستی کریں اور غفلت کو کام میں لاویں۔ تو ہم کو ایک دم کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کریں جو کہ یک لخت ہم کو شیطان سے پیش آتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ ہمارا ایمان کو اچک لے جاتا ہے اور ہم کو تہی دست چھوڑ جاتا ہے۔ ہم بکریوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی کمزور اور شیطان ایک طاقتور بھیڑیا ہے۔ پس جب تک کہ ہم خدا جو کہ ہمارا نگہبان ہے۔ اس کے سامنے ہیں تب تک تو شیطان کے خونخوار حملہ سے محفوظ ہیں مگر جب ذرہ سی غفلت کی وجہ سے ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہوئے۔ کہ شیطان نے ہم کو ایک ہی حملہ میں مغلوب کر لیا۔ خدا کی نظروں سے غائب ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کبھی ایسا بھی موقعہ آجاتا ہے۔ کہ خدا ہم کو نہیں دیکھتا نہیں بلکہ وہ تو بصیر ہے۔ میری اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جب ہم اس کی خاص نظر رحم کو اپنی کسی بدکرداری کی وجہ سے دور کر دیں۔ اور اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت خداتعالی کے زیادہ اور زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ ہم

سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ جب ایک قدم تم میری طرف آؤ گے۔ تو میں دو قدم تمہاری طرف آؤں گا۔ اگر تم میری طرف تیز چلکر آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا پس جب تک کہ ہم خداتعالی کی طرف تیز قدموں سے بلکہ دوڑ کر نہ جائیں گے۔ ہماری ایسی حالت ہے جیسا کہ ایک بندھی ہوئی بکری بھیڑیئے کے سامنے۔ اور جس کو کہ بھیڑیا ایک ہی حملہ سے اچک کر لیجاویگا پس ہر کام کے کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کر لو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ خداتعالی سے دور اور شیطان کے شکار ہو جاؤ۔ اس وقت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے شرک کا اس طرح بیان کیا ہے۔ گویا کہ دنیا میں اور کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ لیکن نہیں میرا مطلب یہ نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ شرک ہی سے دوسرے گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کوئی گناہ کرے۔ کیونکہ جب وہ خداتعالی کی کل صفات پر ایمان رکھتا ہے۔ تو وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ چور جب چوری کو جاتا ہے اگر اس کو یہ ایمان ہو۔ کہ ایک خدا ہے جو کہ دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے۔ تو پھر وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق الہی سے ڈرنے کے خود خالق سے ہی ڈریں تو وہ ان تمام فریبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں۔ جو کہ بصورت دیگر ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں۔ پس جو شرک کو چھوڑتا ہے وہ کبھی کوئی گناہ نہیں کر سکتا جس کا کہ اس کو علم ہو۔ اور بے علمی کی خطا کو تو خدا بھی نہیں پکڑتا۔ اس لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ کہ من قال لا اله الا الله فدخل الجنة۔ یعنے جو کوئی کامل طور سے شرک کو چھوڑ دے وہ جنت میں داخل ہوگا کیونکہ جب وہ شرک کو چھوڑ دیگا اور حقیقی طور سے خدا کو واحد اور اس کی صفات کو برحق مان لیگا۔ تو وہ کوئی اور گناہ کریگا ہی نہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ انعامات الہیہ کا مورد ہو۔ ایسے آدمی کا چلنا پھرنا کھانا اور پینا سب خدا کے ہی لئے ہوتا ہے یعنے جب وہ بولتا ہے۔ تو خدا کے لئے بولتا ہے۔

سنتا ہے۔ تو خدا کے لئے سنتا ہے۔ کھاتا ہے۔ تو خدا کے لئے کھاتا ہے اور پیتا ہے تو خدا کے لئے۔ اس وقت شیطان بھی اس کے قریب نہیں جاتا گویا کہ ایسے آدمی کا شیطان ہی مسلمان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ پس جب انسان اس حد تک اپنے دل کو پاک و صاف کر لیتا ہے تو وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے لئے خداتعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اس موقع پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ خداتعالے فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پس کیا دوسرے لوگ خداتعالی کی مخلوق نہیں ہے۔ وہ ہیں مگر اس جگہ خداتعالی ایک استعارہ بیان فرماتا ہے۔ کہ بندہ تو وہ ہے۔ جو اپنے آپ کو بندہ ہونے کے لائق ہی بنا دے۔ جو طرح طرح کے شرکوں میں اور مختلف قسم کی بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کا نفس نفس امارہ ہے۔ تو کیونکر وہ میرے بندے ہو سکتے ہیں۔ بندے کا تو فرض ہے کہ خالص اپنے آقا کے لئے ہو جائے۔ مگر جب ایک آدمی خدا کے علاوہ اوروں کی پرستش کرتا ہے۔ ان سے بھی نفع وضرر کی ویسی ہی امید رکھتا ہے۔ جیسے کہ خدا سے۔ تو کیونکر وہ اپنے آپ کو خداتعالی کا بندہ کہہ سکتا ہے اور اصل بندہ تو وہ ہے جو نفس مطمئنہ رکھتا ہے اور اس کا قلب خداتعالی کی الوہیت سے مطمئن ہے۔ اور وہ کسی اور کو خداتعالی کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ جو ایک خدا کو جو متصف ہے تمام نیک صفات سے اپنے لئے کافی سمجھتا ہے اور جو عبودیت اور خالص بندگی سے اپنے آپ کو خداتعالی کا بندہ ہونے کے لائق بنا دیتا ہے۔ پس اس جگہ عبد کے معنے اسی بندہ کے ہیں۔ جو خدا کا بندہ ہونے کے قابل ہے۔ مثال کے لئے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی خدا کے پیدا کئے ہوئے تھے اور ابوجہل بھی۔ مگر ابوجہل نے اپنی شرارت فسق و فجور اور شرک سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت نہ کیا۔ بلکہ بتوں کا بندہ ثابت کیا اور انہیں کی طرفداری میں اپنی جان تک قربان کی۔ مگر آنحضرت نے اپنے آپ کو خالص خدا کے لئے ہی کر دیا۔ شرک سے بکلی پرہیز کیا اور اپنی عبادت اور قربانیاں سب

خدا کے لئے ہی مخصوص رکھیں۔ اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت کیا پس خود مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ اس کا انجام کیا ہوا اور اس کا کیا۔ ابوجہل تو بدر کے میدان میں قتل کیا گیا۔ اور ایک کنوئیں میں اس کی لاش پھینکی گئی اور اس کے مرتے وقت کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی یعنی اس نے کہا تھا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا کیونکہ عرب کے معززین کی نشانی یہی ہوتی تھی۔ مگر کاٹنے والے نے اس کی گردن کے پاس سے کاٹ کر ثابت کیا کہ شیطان کے دوست کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور اسی وقت دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح نصیب ہوئی۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے جنت کے وارث نہ صرف عقبےٰ میں بلکہ اس دنیا میں بھی ثابت ہوئے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ فادخلی جنتی۔

پس وہ انسان جو خدا تعالےٰ سے کامل تعلق کرنا چاہے وہ شرک کو چھوڑ دے۔ کیونکہ خدا کو شرک پسند نہیں اب میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ شرک دو قسم پر مشتمل ہے۔ ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی۔ شرک جلی وہ ہے جو کھلا کھلا شرک ہے۔ یعنے بتوں وغیرہ کا شرک۔ یا انسان پرستی۔ قبر پرستی۔ چاند اور سورج پرستی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن شرک کرنے والے تو اس کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ مگر چھپا سمجھ کر اور ایسا شرک اکثر دور بھی ہو جاتا ہے۔ مگر زیادہ خوف کے قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے۔ یعنے چھپا شرک ایسا شخص مانتا ہے۔ کہ خدا ایک ہے اور یہ مشرک کا شرک بھی ہے۔ وہ بتوں کی پرستش اور دوسری چیزوں کی پرستش کو بھی برا سمجھتا ہے۔ مگر پھر بھی شرک کی مرض میں گرفتار ہے۔ وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مریض ایک سخت مرض میں گرفتار رہے اور پھر بھی علاج کرانے سے گریز کرتا ہے۔ حکیم اس کو دوائی دیتا ہے۔ اور وہ حکیم کی عقل پر ہنستا ہے کہ میں تو اچھا بھلا ہوں مگر افسوس کہ اگر اس کو چشم بصیرت ہو۔ تو وہ سمجھے کہ میں حکیم پر ہنستا ہوں حالانکہ میری حالت ایسی ہے۔ کہ اس پر رویا جاوے۔ پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ خدا پر ہی کامل بھروسہ رکھا جاوے۔ اور خشوع و خضوع سے دعا کی جاوے کہ یا الٰہی ہم کو اس مہلک مرض سے بچا یہ شرک مختلف شکلوں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے اپنی عبادت کے وقتوں میں تساہل سے کام لیتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجھ کو اس نوکری سے الگ کر دے۔ تو میرا اور کوئی چارہ نہیں اور میں سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا یا یہ کہ اگر فلاں شخص میری مدد نہ کریگا تو میرا کام نہیں بنے گا۔ تو وہ شرک کرتا ہے اور گویا کہ خدا سے بڑھکر اپنے حاکم سے ڈرتا ہے۔ یا خدا کی مدد سے بڑھکر کسی اور کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے۔ پھر دوستی کے رنگ میں ہوتا ہے بعض دفعہ انسان کسی دوست کے خوش کرنے کے لئے کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے۔ جو شریعت کے خلاف ہو اور نہیں سمجھتا کہ خدا کا خوش کرنا مجھ پر زیادہ واجب ہے۔ بہ نسبت اس دوست کے پس وہ شرک کرتا ہے۔ اور پھر اولاد اور مال پر بعض دفعہ ایک انسان اتنا بھروسہ کر لیتا ہے یا اتنی محبت پیدا کر لیتا ہے۔ کہ وہ شرک کے درجہ پر پہنچ جاتی ہے پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہئیے خدا سے دعائیں کرو۔ اور خود کوشش کرو۔ کیونکہ جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہیں آتا۔ جو اس کو پکارتا ہے۔ اس کی سنی جاتی ہے۔ دیکھو آجکل کا زمانہ ایسا خوفناک ہے۔ کہ خیال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور ویسا ہی بلکہ بڑا بابرکت ہے۔ کہ سوچنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ خدا کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ دنیا کو ہلاک کر دے مگر ساتھ ہی وہ اتنی خوشی کا وقت ہے کہ جو سوال کرو وہ لے سوال کر برہا ہے۔ اس زمانہ کی نسبت ہر قوم اور ہر مذہب میں پیشگوئیاں ہیں کہ اس میں خدا کے مامور کی اور شیطان کی آخری جنگ ہوگی یہاں تک کہ پارسیوں میں بھی پیشگوئی ہے کہ آخر زمانہ میں جس کی فلاں فلاں نشانیاں ہونگی۔ اہرمن دیو یعنے شیطان اور یزدان (مراد ہے کہ یزدانی لوگ) کی آخری جنگ ہوگی اور شیطان بالکل قتل کر ڈالا جاویگا۔ پس یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ لوگوں نے مال و زر کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے۔ اور گویا کہ خدا کا شریک ٹھیرا لیا ہے یہ وقت تھا کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے اور اس نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور جیسا کہ نبیوں کے ذریعہ سے خبر دی تھی۔ اس وقت وہ شخص مامور ہوا ہے جس کیلئے مقدر تھی کہ وہ شیطان کے حربہ کو توڑ دے۔ یعنے شرک کو دور کرے اور دنیا دیکھ لیگی کہ شرک کس طرح تباہ ہوگا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں سے بھی شرک کو دور کریں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں اور ہر وقت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار رہیں۔ جن کو خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مشرک لوگ ناک کے بل گرائے جائیں۔ دنیا کو شرک چھوڑنا پڑیگا۔ خواہ وہ اپنی مرضی سے چھوڑے۔ یا کوڑے سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا اس کو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔ مذہب عیسوی جو شرک میں حد سے بڑھا ہوا ہے اور جس نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو روپیہ اور مال کے زور سے اپنے دین میں شامل کیا ہے اب اس کے زوال کا وقت آگیا ہے تم اس کے مال و زر کو دیکھکر حیران نہ ہو کیونکہ اس وقت جبتک کہ اس کا نام و نشان تھا۔ خدا تعالیٰ نے سورہ زخرف میں ارشاد فرمایا تھا کہ اگر مجھ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا۔ کہ دنیا اس کو دیکھکر ہلاک ہو جاویگی۔ تو میں رحمان کے منکروں یعنے عیسائیوں کو اس قدر مال دیتا کہ سونے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بنالیتے پس ڈرو نہیں یہ قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے مگر اب وہ وقت ہے کہ عیسائیت کا بلند اور مضبوط مینار گرا دیا جاوے۔ یہ مذہب عیسوی کا قلعہ جس کی دیواریں لوہے کی تھیں مسمار ہونے کو ہے۔ کیونکہ اس کو زنگ لگ گیا ہے اور اب وہ اس قدر بودا ہے۔ کہ ایک ہی حربہ سے ٹوٹ جاوے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ بارانِ رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کمزور اور بودا ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ روحانی بارانِ رحمت کا نزول شروع ہوا۔ تو اس مذہبی لوہے کو زنگ لگ گیا۔ اب یہ عیسائی سلطنتیں خود بخود اسلام کی طرف رجوع کرینگی۔ اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر ہے۔ اسلام کا مرکز ہوگا۔ عیسائیوں میں خود بخود شرک کے برخلاف خیال پیدا ہو گئے ہیں یہانتک کہ بہت سے حضرت عیسےٰ کے خدا ہونے کے منکر ہو گئے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو نعوذ باللہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ ولد الزنا تھے پس زمانہ خود بخود شرک کو چھوڑنیوالا ہے اور قریب ہے کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت

مورد انعامات الٰہیہ ہے اور اسوقت بہت ہی کمزور حالت میں ہے ایک دن آنیوالا ہے کہ تمام دنیا میں پھیل جاویگی خدا ہمارے امام کو فرماتا ہے اور وعدہ دیتا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور اسوقت جو ایک کمزوری کی سی حالت ہے یہ ہماری اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ہے ہم اسوقت یتیم کی طرح ہیں جسکو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے ایک یتیم تو وہ ہوتا ہے جس کا صرف باپ ہی مرجاتا ہے۔ مگر ہم سے سب دنیا نے قطع تعلق کر لیا اگر ترقی چاہتے ہو تو ایک دل ہو کر دعائیں مانگو کیونکہ خدا وحدت کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ خود واحد ہے پس جبکہ ایک یتیم کی آواز عرش عظیم کو ہلا دیتی ہے تو پھر ہزارہا یتیموں کی آواز کیوں نہ اثر کریگی پس شرک نہ کرو اور تمہارے تمام کام ٹھیک ہو جاوینگے یہ میں آپ لوگوں کے سامنے اس رکوع کا مجمل طور سے بیان کرتا ہوں چونکہ میں نے [illegible] کا دوسرا رکوع اس جگہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ ولقد اٰتینا لقمان الحکمۃ ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللہ غنی حمید۔ یعنی ہم نے لقمان کو حکمت بخشی تاکہ شکر کرے اللہ کا اور جو شکر کرتا ہے اپنے ہی نفس کیلئے کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے تو اللہ بے پرواہ اور تعریف والا ہے اس جگہ خدا نے یہ ظاہر کیا ہے کہ میں نے لقمان کو حکمت دی اور دنیا والے پہلے ہی لقمان کو عقلمند مانتے ہیں دنیا میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں ایک تو وہ جنکو دنیا عقلمند سمجھتی ہے اور خدا کے نزدیک وہ ذلیل ہوتے ہیں اور ایک وہ جنکو دنیا بھی عقلمند اور حکیم کہتی ہے اور خدا بھی۔ پس یہاں خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف دنیا ہی لقمان کو عقلمند بتاتی ہے بلکہ میں بھی اس کو حکمت دیتا ہوں اور میں اس کو حکمت والا قرار دیتا ہوں ایک بات یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا میں کوئی انسان تابعداری کرنے کے قابل ہوتا ہے وہی جو عقلمند ہو اور وہ جو کہ بیوقوف جاہل بیعقل ہو وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کی فرمانبرداری کی جاوے۔ پس اس جگہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ لقمان تو دنیاوی لوگوں کے خیال بموجب اور دینی لوگوں کے ایمان کے مطابق ایک حکمت والا آدمی تھا پس ایسے آدمی کی بات تو بڑی وزن دار ہے اور چاہئے کہ دنیا اس کو قبول کرے کیونکہ سوا جو وہ اہل الرائے ہے جو بات کہ لقمان کہتا وہ ٹھیک ہی ہوگی۔ پھر خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ حکمت کا نتیجہ ہونا چاہئے کہ خدا کا شکر کیا جاوے۔ تاکہ وہ خدا اپنے پہلے انعامات سے بھی بڑھکر اس پر انعامات کرے اور جو شکر کرے وہ تو اس کی اپنی جان کیلئے ہی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کے شکر کرنے سے خداتعالیٰ کا تو کچھ بڑھ نہیں جاویگا۔ خداتعالیٰ کی صفات میں نہ طاقت میں کوئی ترقی ہوگی بلکہ الٹا شکر کرنے والے کو فائدہ پہنچیگا۔ پس جو باوجود ان باتوں کے ہوتے ہوئے کفر کرے تو خداتعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ۔ کیا اس کے کفر سے خدا میں کسی قسم کی کمی واقع ہو جائیگی اور اس طرح وہ شخص اپنا ہی نقصان کریگا۔ دیکھو کہ آدم کے زمانہ سے لیکر آجتک جنہوں نے شکر کیا وہ بڑھے اور پھولے اور پھلے۔ مگر جنہوں نے کفر کیا وہ ہمیشہ تباہ ہی ہوئے۔ نوح علیہ السلام اور ایسا ہی لوط علیہ السلام نے شکر کیا وہ ترقی پا گئے خدا کے مقبول ہوئے ان کے مخالفوں نے کفر کیا وہ تباہ ہو گئیں حضرت نوح سے خداتعالیٰ نے عذاب کے وقت وعدہ کیا تھا کہ جو تیرے تعلق والے ہیں انکو بچا لونگا جب طوفان آیا تو ایک بیٹا لگا ڈوبنے حضرت نوح نے آہ و زاری کی کہ اے خدا یہ تو میرا بیٹا ہے۔ حکم ہوا کہ خاموش کہ یہ تیرا بیٹا نہیں اگر تیرا بیٹا ہوتا تو تیرا ساتھ دیتا اور مجھ پر ایمان لاتا۔ جب تو نے میرے ساتھ خالص تعلق پیدا کیا اور شرک سے بچا پس تیرے تو جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہی لوگ تیرے تعلق والے ہیں پس اے احمدی قوم ہمارا خدا رشتہ دار نہیں شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تاکہ خدا تمہارا نگہبان ہو جائے۔ دیکھو کہ خدا نے نوح کے بیٹے تک کی پرواہ نہیں کی پس اس بات سے خوش ہونا کہ احمدی ہیں ہم نادانی ہے بلکہ اپنے کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو اور اسی طرح لوط کی بستی کا حال دیکھو کہ کس طرح ہو گئی کہ کفر کرتی تھی اور حضرت لوط جو شکر کرنیوالے بندے تھے بچ گئے یہاں حضرت لوط کی بیوی سے بھی ویسا ہی واقع پیش آیا کیونکہ وہ کافروں سے تعلق رکھتی تھی۔ پھر ہے کہ واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جبکہ وہ اس کو نصیحت کرتا تھا اے لڑکے اللہ سے شرک نہ کر کیونکہ شرک ایک بڑا ظلم ہے اس جگہ خداتعالیٰ لقمان کا کلام بتاتا ہے کہ وہ حکمت والا انسان یہ بات کہتا ہے اور یہ اپنے لڑکے کو کہ جس کو اس نے اچھی بات ہی کہنی تھی اور پھر معمولی طور سے نہیں کہا بلکہ وہ اس وقت اس کو نصیحت کرتا تھا تاکہ اس کی آئندہ زندگی ٹھیک ہو کہ اے بیٹے خدا سے شرک نہ کر کیونکہ شرک جو ہے وہ ایک بڑا ظلم ہے ایک ایسا خدا جو کہ ہم پر ہر طرح سے احسان کرتا ہے اور ہمارا نفع اور ضرر بھی پر قادر ہے اس کے ساتھ ہم اور دن کو برابر ٹھہرائیں کتنا ظلم ہے اب یہاں خیال رکھنا چاہئے کہ شرک سے مراد یہ نہیں کہ صرف لاالہ الا اللہ کہہ لیا اور پاک ہو گئے بلکہ حضرت لقمان فرماتے ہیں۔ کہ کل شرک جلی اور خفی سے اپنے آپ کو بچا۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر۔ یعنی ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں وصیت کی ہے اس کی والدہ کس قدر تنگی اور سستی سے اس کا بار اٹھاتی ہے اور دو برس تک اس کو دودھ پلاتی ہے پس شکر کرے میرا اور اپنے والدین کا میری طرف ہی لوٹنا ہے۔ یہاں والد کا شکر ادا کرنے کی وجہ بیان نہیں کی مگر وہ ظاہر ہے کہ جب اس کی والدہ اس کی تنگی میں ہوتی ہے۔ تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے اور جب یہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی بھی خبرگیری کرتا ہے پھر ایک اور بات ہے کہ خداتعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ میرا شکر کر۔ یہاں کوئی وجہ تو بیان نہیں کی گئی تو انسان کیوں اس کا شکر کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ بچہ کی محبت خداتعالیٰ نے اس کو پیدا کرنے کے بعد اس کے والدین کے دل میں ڈالدی ہے۔ کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بچہ ایک دن بھی زندہ نہ رہ سکتا۔ پھر پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ اسی طرح ہوا پانی وغیرہ۔ پھر آگے خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ ورنہ میری طرف ہی آنا ہے اگر ایسا نہ کیا۔ تو وہاں اس کی سزا بھگتو گے۔ پھر ہے کہ وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون۔ اس جگہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ماں باپ بھی جن کی تابعداری کی تاکید پہلے ذکر کی گئی ہے اور جن کے شکر کرنے پر عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔ وہ بھی اگر کہیں کہ مجھ سے شرک کر جس کا کہ تجھ کو علم نہیں پس ان کی بات نہ مان۔ مگر پھر بھی دنیا میں ان کی تابعداری ہی کر اور اس کی تابعداری کر جو میری طرف جھکتا ہے کیونکہ پھر تمہارا لوٹنا میری طرف ہے جہاں کہ تم کو تمہارے اعمال سے خبردار کیا جائیگا یہاں خداتعالیٰ سخت تاکید کرتا ہے کہ والدین کی بھی اس معاملہ میں پرواہ مت کرو۔ اور مجھ سے شرک نہ کرو۔ اور جبکہ تم میں اور والدین میں ایک قسم کی جدائی ہوگی تو گویا کہ تم ایک یتیم کی طرح رہ گئے مگر خداتعالیٰ کسی کا احسان نہیں اٹھاتا پھر خداتعالیٰ نے جیسا کہ تمہارے پیدا ہونے کے وقت تمہارے والدین سے کیا یعنے ان کے دلوں میں محبت ڈالدی ویسا ہی اب اپنے رسول یا مامور کے دل میں تمہاری محبت ڈالدیگا بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ خدا کچھ چھین لے تو زیادہ کر کے واپس کرتا ہے پس خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ واتبع سبیل من اناب الی جو میری طرف جھکتا ہے یعنے رسول اس کی تابعداری کرو

اوراسی کو والدین تصور کرو۔ اب پھر لقمان کا قول آیا۔ یابنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ ط ان اللہ لطیف خبیر ہ۔ یعنے ایسے ہی اگر ایک ذرا سا دانہ ہو جو رائی کے برابر ہو۔ تو خواہ وہ پتھر مین یا آسمانون مین اور خواہ زمین مین اس کو لے آئیگا۔ کیونکہ لطیف خبیر۔ یہان بھی حضرت لقمان اپنے بیٹے کو بتاتے ہین کہ خدا ذرا ذرا سی بات کو بھی جانتا ہے۔ پس شرک سے اپنا بچ کر رائی کا ایک حصہ بھی نہ رہے پھر ہے یابنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک ط ان ذالک من عزم الامور۔ یعنے اے بیٹے نماز کو قائم کر اور نیک باتون کا وعظ کر اور بدیون سے لوگون کو منع کر اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھ پہنچے کیونکہ یہ بڑے کامون مین سے ہے۔ اس جگہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ صرف بدی سے بچنا کوئی کمال نہین بلکہ بدی سے بچنا اور پھر نیکی کرنا کمال ہے پس اس لئے فرماتے ہین کہ شرک ترک کرنے کے بعد نماز کو قائم کرو سے یعنی اپنی عبادتون کو سنوار یہان تک کہ تیرا بولنا تیرا سننا اور کھانا پینا خدا کے لئے ہی ہو جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا مامور ہو جائیگا اور لوگونکو نیک باتین سنانا اور بدیوں سے منع کرنا تیرا کام ہو جائیگا۔ پھر اس وقت جیسا کہ سنت ہے لوگ تیرے مخالف ہو جاوینگے۔ اور تکلیفین اور اذتین تجھ کو دینگے کیونکہ رسولون کے مخالف شروع شروع مین ایسا ہی ہوتا ہے پس تو ان باتون پر صبر کر کیونکہ یہ بڑے امور سے ہے پھر ہے کہ لا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا۔ ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ یعنی لوگون کے لئے اپنے منہ کو مت موڑ اور زمین مین اکڑ اکڑ کے مت چل کیونکہ خدا کو متکبر اور فخر کرنیوالا انسان پسند نہین ہوتا۔ اب حضرت لقمان فرماتے ہین کہ جب تو صبر کریگا تو ایک مدت کے بعد لوگ تیری طرف رجوع کرین گے کیونکہ جب تو خدا کیلئے لوگون سے علیحدہ ہو جاویگا اور لوگ تجھ سے عداوت کرین گے تو آخر خدا خلایق کا منہ تیری طرف پھیر دیگا یہانتک کہ قریب ہے کہ تو ان سے کج خلقی کرے پس ایسا مت کر بلکہ چلو تو ایسی طرز سے کہ اس مین شیخی کی بو نہ پائی جاوے کیونکہ یہ بات خدا کو پسند نہین کہ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ یعنی میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم اور نیچی کر کیونکہ سب سے بُری آواز گدھے کی ہے اس جگہ پر بھی بیان ہے کہ جب تو نبی ہو جائے اور لوگ تیری طرف دُور دُور سے آوین تو اس وقت وہ سمجھکر ملنے آوین اور تو دوڑ کر گھر مین گھس جاوے تو ان کو کس قدر صدمہ ہوگا کہ ہم تو ملنے آئے اور یہ گھر دوڑ کر چلے گئے یا کوئی دور سے آیا تھا کچھ کلام سنین گے مگر یہان تو نے ایسی اونچی اور کرخت آواز سے کلام کیا کہ اس کے دل کو بُرا لگا کیونکہ دیکھو گدھے کی اونچی آواز ہے مگر سب آوازون سے بُری معلوم ہوتی ہے اس رکوع مین حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ تو پہلے تو شرک کو چھوڑ اور اس طرح گناہون کو ترک کر کے عبادت کو قائم کر۔ پھر جب تو گناہون کو چھوڑ دیگا اور نیکیان کریگا تو خدا کا برگزیدہ ہو جائیگا پس دیکھو کہ خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ کل برائیون کی جڑ ہی شرک ہے اب مین یہ دعا کرکے بیٹھتا ہون کہ خدا ہمکو پاک کرے ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے اور ہمکو توفیق دے کہ ہم بھی لقمان کی ان نصائح پر عمل کر سکین آمین۔

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عاجز میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کی خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی تحریک سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلایق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
۱/۲ ”	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ا کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
۱/۴ ”	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
۱/۶ ”					
۱/۸ ”	۲۲	۱۲	۷	۲ ۱/۲	۱ ۱/۲
فی سطر	۰	۴ ۱/۲	۳ ۱/۲	۱	۲/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لندن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچے۔ نورالدین

ضرورت

۱۔ مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک۔ یا للعہ روپئے خشک دئے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص یہان سے آئینگے۔ ان کو کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا۔ احمدی ہون۔

۲۔ مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دیسکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی۔ مکانات اور آلات کساورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت مین دُون گا۔ زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے۔ جیٹ سے پہلے یہان پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس لئے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتی ہے۔ احمدی ہون۔

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلایل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ روپیہ ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے، اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو۔ صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے۔	بے جلد ۲/- مجلد ۲/۸
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ اس روپیہ صفحے میں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقع ہے	بے جلد ۸/- مجلد ۱۲/-
جنگ مقدس " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے وجود عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔	۷/-
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں کی ہیں۔ ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲/-
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں ہے ضرور خریدئے	۱/-
سناتن دھرم " "	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	۱/-
پارہ قرآن	تین پارے ہیں فی پارہ	۲/-
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش الفارق شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لیجائے تو پھر بس	۸/-
الموعظۃ الحسنہ " " "	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضوں کا جواب	۲/-

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سر الشہادتین مصنفہ مولانا محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہیں	۱/-
اعلام الناس حصہ ۲ " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ رد تقلید	۳/-
صیانۃ الناس عن وسواس الخناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا	۱/-
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ادوم و سواء السبیل حصہ ۱ الالتباس	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/-
سواء السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۱/-
کشف الالتباس " "	مولوی محمد بشیر کے فتویٰ درباره تاخیر وقت نحر واضحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	۱/-
تحذیر المومنین " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں۔ ان کے دندان شکن جواب	۴/-
اخیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱/-
نور الدین۔ از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸/-
قطعہ۔ رب کل شیئ خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے یہ الہامی دعا ہے جو حضرت اقدس کو حفاظت کے لئے بتائی گئی۔ زیادہ منگانے پر رعایت۔	۱/-
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکے	قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں ان کا منظوم ترجمہ اور پھر ایک قصیدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہیں	۲/-
الاستخلاف۔ مصنفہ اکمل آف گولیکے	مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب دیا ہے نہایت مدلل	۳/-
القول الصحیح فی تصدیق المسیح۔ البرہان الصریح۔ پنجابی نظم مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے۔	۱/- ۲/- کل ۳/-
کامن احمدی الہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۱/-
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱/-
آنہ دکشنری	نہایت عمدہ	۱/-
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷/-

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

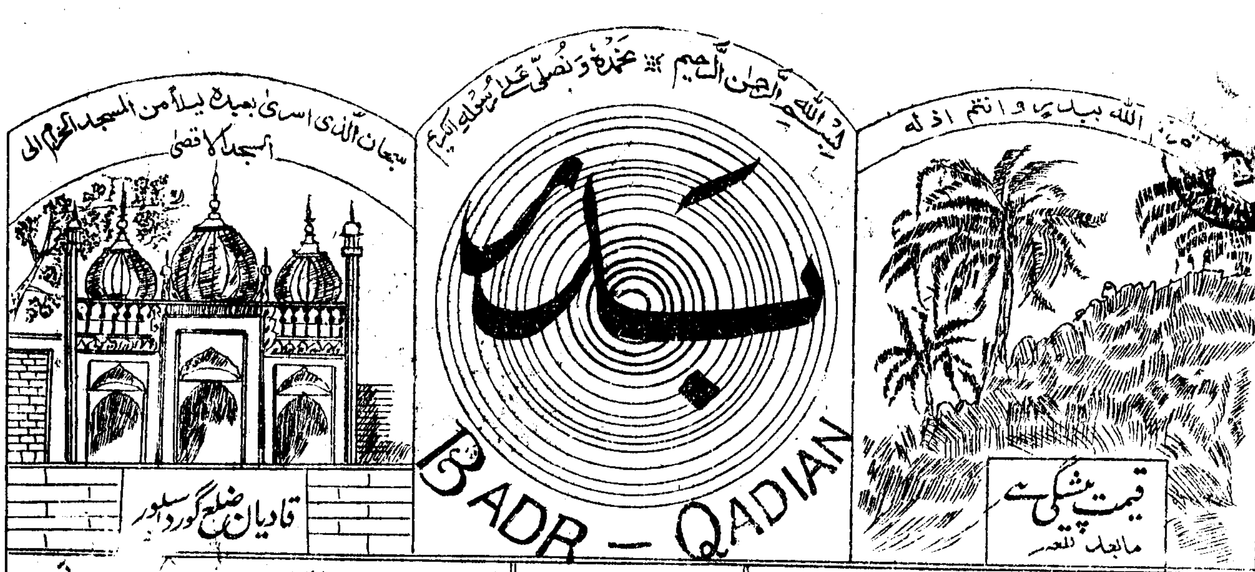

ایکہ بہار منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۶)

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہ ہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مصنفہ امام ما امام و پیشوا

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں - اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا - ان نمازوں کے اوقات نکالنے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کرلیں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں - کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دہوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے

نماز ظہر - اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے
نماز عصر دہوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جاوے تو وقت ابتدائے عصر ہے دہوپ کے بالکل زرد ہونے تک - یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا - نماز مغرب - سورج غروب ہونے کے بعد - نماز عشاء - ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ بعد

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں - اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا - میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں +

کاتبہ خاکسار محمد حسین احمدی

جلد (۶) ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء نمبر (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک و لائیت

پوپ کی اُمید - پوپ صاحب ایک جوشیلی تحریر مین رقمطراز ہے - کہ ہر طرف سے عیسائیت کا جہاز سمندر کی موجون - اور طوفان کی سختیون سے تھپیڑے کہا کر نہایت خوفناک حالت مین ہو رہا ہے - لیکن وقت آئیگا - کہ یسوع مسیح نمودار ہوگا - اور سمندر کی ہوا پر حکمرانی کرتا ہوا اس کو بٹھا دیگا -

پوپ صاحب کی تحریر بہت دردمند الفاظ مین ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کی امید برآتی ہوئی نظر نہین آتی - اور عیسائیت کا جہاز آج ڈوبا یا کل - یسوع مسیح اگر زندہ بہی ہوتے - تو اون کا مسکن وادی کشمیر مین سمندر سے اتنا دور ہے - کہ وہان تک موجون کی آواز نہین پہونچ سکتی اور اب تو وہ اپنی قبر مین ایسے آرام سے پڑے ہین کہ ایک نہین ہزار پوپ بہی قیامت تک چلاتا رہے - تو وہ اون کو کوئی جواب نہین دے سکتے - بھلا پوپ صاحب یہہ تو فرمادین کہ ۱۹۰۰ سال سے آج تک کبہی یسوع نے آپ کو کسی امر کا کبہی جواب دیا ہے - جو آئندہ دین گے۔

یسوع کے برخلاف پادریون کی کثرت رائے

ولایت کا اخبار ریئل نیوز پیپر لکھتا ہے - کہ یسوع کا حکم یہ تہا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر جمع مت کرو - جہان کیڑا مٹی کہا جاتی ہے - اور چور چوری کرتا ہے - بلکہ تم اپنا خزانہ آسمان پر بناؤ - عام عیسائیون نے تو اس پر عمل کرنا ہی کیا تہا کیا پادری صاحبان نے بھی اپنی عملی حالت سے کثرت رائے کے ساتہہ بلکہ متفق ہوکر یسوع کے اس حکم کو منسوخ یا نا قابل عمل ثابت کیا ہے - جیسا کہ ان کی جمع کی ہوئی دولتون سے ظاہر ہے - ان مین سے چند ایک پادریون کی جائیداد کی شائع شدہ فہرست اس جگہ نقل کی جاتی ہے -

پادری فسٹر برٹ صاحب وارد وارسیپ	۸۰ لاکہہ روپیہ
پادری گارڈبر صاحب وارد سوت ویل	۸۱ لاکہہ روپیہ
پادری فشیرنہ وارد ہاکلی سیت	۲۴ " "
پادری آرچی بلڈ صاحب وارد فارسیپ	۲۲ لاکہہ روپیہ

یہ فہرست لمبی ہے بغرض اختصار اتنے کا ترجمہ کیا گیا

ماخذ عیسویت - ڈاکٹر پالکارس صاحب نے ایک کتاب اس مضمون پر تصنیف کی ہے کہ انجیل مین جو اقوال مسیح کی طرف منسوب کئے جاتے ہین - اس کا اکثر حصہ لفظ بلفظ بُدھ کی کتاب مین پایا جاتا ہے -

چونکہ حضرت مسیح کی سیاحت مشہور ہے اور بیس سال تک ان کی عمر کے حالات کی کچہہ اطلاع نہین اس واسطے تعجب نہین کہ اس عرصہ مین اونہون نے ہندوستان کے کسی مہاتما بُدھ سے جو خود نبی ہو یا ہند کے انبیاء کا وارث ہو تعلیم حاصل کی ہو - کیونکہ حضرت مسیح کچہہ صاحب شریعت نبی نہ تہے بلکہ صرف پہلی شریعتون پر عمل کرانے والے اور صرف ایک مختص القوم اور مختص الزمان نبی تھے -

زمین کی تباہی - امریکہ کے ڈاکٹر لوئیس صاحب نے ایک کتاب نوسو صفحے کی لکہی ہے - جس مین طبقات ارض کے خواص سے یہ نتیجہ نکلتا ہوا ظاہر کیا ہے - کہ دو ایک سال مین زمین پر ایک تباہ کن طوفان آنیوالا ہے - جو یورپ کے اوپر سے گزرے گا اور امریکہ اور مغربی ہند تک پہنچیگا اور اس کے راہ مین جو کچہہ آوے سب کو تباہ کر دیگا وہ لکہتے ہین کہ ایسے طوفان زمین پر ہمیشہ دو ہزار سال کے بعد آیا کرتے ہین - دنیا دارون کی غفلت کا تو ایسا ہی حال ہے کہ ایسے طوفان کا آنا ہی کوئی تعجب کی بات نہین سائنس دان اور منجم ایسی باتین ہمیشہ کہا ہی کرتے ہین - اکثر جہوٹی نکلتی ہین اور کوئی ایک آدہ اتفاقاً درست بہی ہو جاتی ہے لیکن جو پیشگوئی اس قسم کی خدا کے مقدس رسول کیا کرتے ہین - اس مین ایک خاص بات یہ ہوتی ہے - کہ ایسے عذاب اس بات کے ساتہہ مشروط ہوتے ہین کہ اگر لوگ توبہ کرین - تو وہ بچ جائینگے - چنانچہ رجوع بحق ہونے والے بچائے جاتے ہین -

عورت ڈاکٹر - ڈاکٹر شیول صاحب میڈیکل جرنل مین لکہتے ہین کہ مین یہ فیصلہ کر چکا ہون کہ عورتین ڈاکٹری پیشہ کے لائق نہین ہین نہ اون مین جسمانی قوت ہے اور نہ دماغی خوبیان ان مین اس قسم کی پائی جاتی ہین کہ وہ علم طبابت اور جراحی کے مشکل اور

ریویو

(دفتر بک ایجنسی سے طلب کرو)

لغات القرآن حصہ دوم مولفہ عبد الحی صاحب عرب ۲۰۰ صفحے مین ختم ہوئی ہے - ناظرین اس کا پہلا حصہ دیکہہ چکے ہین اس واسطے اس کے متعلق کچہہ بہت کہنے کی ضرورت نہین اسمین شک نہین کہ عرب صاحب موصوف نے اس کتاب کے لکہنے مین اور چہاپنے مین بہت محنت اُٹھائی ہے جیسا کہ کتاب کے اخیر مین انہون نے ذکر کیا ہے کہ لغت کی تمام مشہور کتابون کو اُنہون نے اس کتاب کے لکھنے کے وقت زیر مطالعہ رکہا ہے بقول حضرت اقدس عربی کے اہل زبان بہی ہین اور عربی حصہ کو جس خوبی سے اونہون نے پورا کیا ہے وہ محتاج بیان نہین - لیکن اردو ترجمہ کو بہی لائق آدمیون کی مدد سے اسی طرح نبہایا ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ سکتا کہ یہ غیر ملک کے آدمی کی تصنیف ہے - قرآن شریف کے شائقون کو چاہیئے کہ عرب صاحب کی محنت کی قدر کرین اور کتاب کو ہاتہون ہاتہہ خرید کرین -

حصہ دوم کی قیمت باوجود اس قدر ضخامت کے کہ حصہ اول سے ڈیوڑہ گنی ہو گئی ہے صرف عہ رکہی گئی ہے اور حصہ اول کی قیمت بہی عرب صاحب نے کم کر کے صرف عہ کر دی ہے پس دونون جلدین یعنے ہزار صفحے کی کتاب صرف عار روپیہ مین ملسکتی ہے دفتر بدر کی بک ایجنسی سے طلب فرمادین -

الاستخلاف - یہ کتاب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی حال ناظم بک ایجنسی دفتر بدر قادیان کی تصنیف ہے اور مسئلہ خلافت مین روافض کے اعتراضات کا جواب شافی کلام الٰہی سے دیا ہے خدا کی بیشمار رحمتین و نصرتین حضرت مسیح موعود پر ہون جنہون نے سب سے اول سنی و شیعہ کے درمیان کے جہگڑے کو مٹانے کے واسطے ایک آسان راہ نکالی کہ کسی کی خلافت کیواسطے قرآن شریف سے ثبوت نکالنا چاہیئے - چنانچہ آپ نے اپنی عربی کتاب سر الخلافہ مین اس مسئلہ کو قطعی طور پر طے کر دیا اس کے بعد اسی پیرایہ پر مرحوم و مغفور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب خلافت راشدہ مین مسئلہ خلافت کا ایسی عمدگی سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ کئی گمراہ راہ ہدایت پر آگئے اسی منہاج پر اب قاضی صاحب نے سلیس اُردو زبان مین قرآن شریف کی آیات باہرہ سے مخالفین کا منہ بند کیا ہے یہ کتاب چہوٹی تختی پر ۲۹ صفحہ پر ختم ہوئی ہے کتاب کی لکہائی اچہی نہین مگر کاغذ سفید کم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک لائیٹ - ریویو
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ڈائری - المفتی
صفحہ ۵ - ۶ - درس قرآن شریف
صفحہ ۱۰ - گاسے کا پٹیاب
صفحہ ۷ - بدر صادق
صفحہ ۸ - شاد کابل دران کی بے تعصبی
صفحہ ۹ - بدر بک ڈپو کی طرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے
صفحہ ۱۱ - رسید زر سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - روشن نشان

۲ - ہماری فتح ہوئی

۳ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - انما یرید اللہ لکم الیسر

۲ - الحق بشیعۃ موسیٰ - ورضی اللہ بہ قولا

۳ - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطہیرا -

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے - اس شخص یا ان اشخاص کو موسیٰ کے خاص گروہ یعنی اس عاجز کے گروہ میں داخل کر دیا گیا - اور اللہ تعالیٰ اس سے کہ جو اسکے قول کے راضی ہوا - اے اہل بیت خدا نے یہہ ارادہ کیا ہے - کہ تمہاری پلیدی دور کر دے اور تمھیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا

مصر سے ایک خط اور اس کا جواب

(ترجمہ خط عربی آمدہ از اسکندریہ)

یہہ عریضہ ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندی پنجابی کی طرف جو صاحب جلال اور احترام کے ہین - بعد دعا سلام کے عرض ہے - کہ آپ کی اتباع ان شہرون مین بہت کثرت سے ہوگئے ہین جن کا عدد ذرات ریگستان اور سنگریزون کے برابر پہونچ گیا ہے - کیونکہ آپنے اپنی وہ تعلیمات امن کے پیدا کرنے والی دنیا مین شائع کی ہین جس سے سرکشی اور بغاوت کا طغیان دور ہو جاتا ہے - اس جگہ پر کوئی شخص باقی نہین رہا - جس نے آپ کی رائے پر عمل نہ کیا ہو اور آپکے نتائج افکار کا پیرو نہ ہو گیا ہو اور یہہ لوگ بڑی جہد اور کوشش کے ساتھہ آپ کی کتابین جو آپنے تصنیف کی ہین ہم سے طلب کر رہی ہین - جن مین جناب کے الہامات بھی درج ہون تاکہ ہم سب کو ان پر اطلاع ہو جاوے - اور ان کے مقتضاء کے بموجب عملدرآمد کیا جاوے - والسلام یہہ عریضہ لکھا ہوا روز چہارشنبہ ۱۵ - دسمبر ۱۹۰۶ء کا احمد زہری بدرالدین کا ہے - جو منجملہ اہالی کمس اسکندریہ مین رہتا ہے اور کتب بنام مذکور روانہ ہوویں -

ترجمہ جواب عربی خط موسومہ احمد زہری بدرالدین کا یہہ ہے -

حضرت فاضل احمد زہری بدرالدین آفندی سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپکا خط گرامی جو ۱۹ دسمبر ۱۹۰۶ء کا لکھا ہوا تھا - ہمارے پاس ۲۳ جنوری کو پہونچا - اس خط مین جو آپنے معہ اپنے جملہ اخوان ورفقائے طریق کے اپنا شوق واخلاص ساتھہ اون تعلیمات واضحہ اور خالصہ اسلامیہ کے ظاہر کیا ہے جو حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے تمام دنیا مین تبلیغ کرکے اس قرن مین شائع کی ہین - اس سے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور حضرت عظمت مآب خلیفۃ اللہ بھی آپ کو اور ان کے جملہ رفقاء کو جو مخلصین ہین - سلام فرماتے ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ کتب مصنفہ حضرت عزت کو ہم ترتیب روانہ کرین گے اور اگر میعاد ایک ماہ مین کتابین آپکے پاس نہ پہونچین - تو آپ ہم کو اطلاع فرمایئے - تاکہ ہم دوبارہ بھیجین - اور آپ ہم کو یہہ بھی اطلاع دیوین مفصلاً - کہ آپ صاحبون کو اس تعلیم خالص دین اسلام کی جس کو حضرت خلیفۃ اللہ نے شائع کیا ہے کیونکر ہوئی ہے اور جن صاحبان آکابر نے اس تعلیم کا اتباع کیا ہے اسکے اسمائے گرامی بھی تحریر فرمایئے - بالآخر سب کو ہمارا سلام بالغ الاحترام پہونچے - محررہ ۹ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ روز پنجشنبہ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء - از قادیان ضلع گورداسپور -

اخبار قادیان

اس ہفتہ مین آسمان ابر آلود رہا اور بارش تھوڑی بہت ہوتی رہی -

حضرت اقدس کی طبیعت بھی علیل رہی - اور آپ بہت کم تشریف باہر لا سکے -

خان صاحب عبد المجید صاحب کپورتھلہ سے - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے - در صاحب کشمیر سے اور دیگر دوست مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے +

ڈائری

القول الطیّب

فرمایا - حضرت عیسےٰ کے معجزے تو ایسے ہین - کہ اس زمانے مین وہ بالکل معمولی سمجھے جا سکتے ہین - اکمہ سے مراد شب کور ہے - اب ایسا بیمار معمولی کلیجی سے بھی اچھا ہو سکتا ہے - احیاء موتی سے مراد بھی خطرناک مریضون کا تندرست ہونا ہے - پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے مین یہہ باتین کچھہ بھی نہین -

۱۵ - جنوری ۱۹۰۷ء - فرمایا کہ طاعون کی موت بالکل خزی موت ہے - نمونیا جس سے چند گھنٹون مین فیصلہ ہو جائے - طاعون نہین تو اور کیا ہے -

مولوی محمد حسین کا ذکر آیا - کہ وہ رجوع کیونکر کریگا فرمایا - اللہ تعالےٰ کے آگے کوئی مشکل بات نہین وہ جب چاہے دل کو پھیر دے وہ اگر غور کرے - تو اس کے لئے یہی ایک نشان کافی ہے کہ براہین احمدیہ کے ریویو کے زمانے مین مین اکیلا تھا اور اب یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے - باقی رہے عقائد سو ان مین تو کوئی اتنا بڑا فرق نہیں - صرف سمجھہ کا پھیر ہے پہلے لیجئے وفات مسیح کو سو اس مسئلہ مین خود ان کے اپنے علماء کے مختلف اقوال ہین - پس ہمین ایک قول کو ترجیح دینے سے یہ کیونکر برا کہہ سکتے ہین - توفیتنی کے معنے مین جھگڑا ہے - مگر میرے نزدیک تو جو معنے کریں ... ... ہمارا مطلب حاصل ہے -

لا توفیتنی کے اگر یہ معنے ہون کہ جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا - اس صورت مین بھی یہ ظاہر ہے - کہ آپ دوبارہ دنیا مین تشریف نہین لائے ورنہ یہ حصر نہ کرتے - پھر معراج کو لو ہمارا یہ مذہب ہرگز نہین کہ وہ ایک خواب تھا یا صرف رُوح گئی بلکہ ہم تو کہتے ہین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین بیداری مین معراج ہوا اور ایک لطیف جسم بھی ساتھہ تھا - مگر یہ باطنی امور ہین - خشک ملا اسے کیا سمجھین - پھر مکالمۂ آلہی کا دعوےٰ ہے - یہ بھی کوئی نئی بات نہین - سنت اللہ سے بھی یہ بات ثابت ہے اور انسان کے دل کی تڑپ بھی یہی چاہتی ہے فتوح الغیب مین بھی ایسا ہی لکھا ہے اور اشاعۃ السنّہ مین بھی چھپا تھا ولہم مکالمات - مجدد صاحب نے بھی یہی لکھا ہے اور ولی و نبی مین قلّت و کثرت مکالمات کا فرق بتایا ہے - یہ نبی کا لفظ صرف انہی معنون مین ہے اور اپنی اپنی اصطلاح ہے ورنہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین - عوام الناس کو بدظن کرنے کے لئے ہم پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہین کبھی کہتے ہین ملائکہ کے منکر ہین - کبھی کچھہ - حالانکہ ہم ملائک پر - خدا کی کتابون پر - احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر - بہشت و دوزخ - عذاب قبر - تقدیر حشر اجساد سب پر صدق دل سے ایمان لاتے ہین - ہم ایسے امور کی **تفاصیل خدا کے حوالے کرتے ہین - کیونکہ** محتاط مذہب یہی ہے کہ انسان مجمل پر ایمان لا دے اور تفاصیل کو بحوالۂ خدا کر دے - باقی رہا شریعت کا عملی حصہ - سو ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی سنّت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونون مین نہ ملے - تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے - کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی مرضی یہی ہے مگر ہم کثرت کو قرآن مجید و احادیث کے مقابلہ مین ہیچ سمجھتے ہین ان کے بعض مسائل ایسے ہین کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہین - ایسی حالت مین احمدی علماء کا [illegible] و اولی بالعمل ہے - دیکھو مفقود الخبر کے لئے ۹۰ برس یا کم و بیش میعاد رکھی ہے - یہ ہی نہین کہیئے کہ وہ نکاح نہ کرے - یہ واہیات ہے (حکیم الامۃ نے عرض کیا کہ حضور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے - کہ جس ملک مین جس مذہب کی کتابین بسہولت میسّر آئین - اس پر عمل ہونا چاہیئے - فرمایا بے شک ہماری طرف حنفی مذہب کی کتابین ہی ہین - اعمال کی اصل روح تو معرفت آلہی و اخلاص ہے - یہہ نہ ہو تو یہ لفظی جھگڑے ہیچ ہین - ہماری بعثت کی ایک بھاری غرض یہی ہے - کہ ہم مسلمانون کو عملاً مسلمان بنا دین (اکل آف گویا)

ضرورت امام مسجد

موضع محلانوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کی مسجد احمدیہ کے واسطے ایک امام مسجد جو احمدی ہو ضرورت ہے اس واسطے اگر کوئی احمدی بھائی امامت مذکورہ کو منظور فرما دین تو بندہ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر سکتے ہین - الراقم بندہ الہداد [illegible]

المفتی

مسئلہ ۳۰ - **روزہ** - ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے

مسئلہ ۳۱ - اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ مین سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے -

مسئلہ ۳۲ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھہ بیمار ہو تو اس مین دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہین - فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے - بیمار کیواسطے روزہ رکھنے کا حکم نہین -

مسئلہ ۳۳ - اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے اُس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ مین بھیجنا جائز ہے یا نہین فرمایا - ایک ہی بات ہے - خواہ اپنے شہر مین کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ مین بھیجدے -

مسئلہ ۳۴ - ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ نماز فجر کی اذان کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہین فرمایا - نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنّت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہین ہے -

مسئلہ ۳۵ - **کشتۂ بندوق** - ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ بندوق کی گولی سے جو حلال جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائے اس کا کھانا جائز ہے یا نہین - فرمایا گولی چلانے سے پہلے تکبیر پڑھ لینی چاہیئے - پھر اس کا کھانا جائز ہے

مسئلہ ۳۶ - **دائمی دورہ** - ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ جو شخص بسبب ملازمت کے ہمیشہ دورہ مین رہتا ہو - اس کو نماز دن مین قصر کرنی جائز ہے یا نہین - فرمایا جو شخص رات دن دورہ پر رہتا ہے اور اسی بات کا ملازم ہے - وہ حالت دورہ مین مسافر نہین کہلا سکتا - اس کو پوری نماز پڑھنی چاہیئے -

مسئلہ ۳۷ - سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہین - فرمایا جائز ہے -

مسئلہ ۳۸ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھون مین سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے - فرمایا - مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کیوقت سرمہ لگائے - رات کو سرمہ لگا سکتا ہے +

بدر، منوّر

مورخہ ۲۳۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷۔ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

سورۃ الکوثر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

تحقیق عطا کی ہم نے تجھے کوثر — پس نماز پڑھ واسطے اپنے پالنے والے کے اور قربانی کر — بے شک دشمن تیرا جو ہے وہ بے نسل ہے

تفسیری ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے۔ جس کی رحمت بلامبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کے واسطے انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا کی ہے۔ پس اپنے رب کی عبادت کر اور قربانی دے۔ تیرا دشمن تو ضرور جڑ سے کاٹا گیا ہے۔

یہ سورۃ شریف مکی ہے۔ اس میں تین آیتیں اور بارہ الفاظ اور بیالیس حروف ہیں۔

سب سے اوّل میں اس جگہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی زیر تالیف عربی تفسیر کو بمعہ ترجمہ (با جازت و بعد ملاحظہ صاحب موصوف) درج کرتا ہوں۔

سورۃ الکوثر

مکیۃ۔ عند ابن عباس و عایشہ و ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (الدر المنثور) ونسب ھذا القول فی البحر الی الجمہور (العینی و روح المعانی)

جیسا کہ کتاب درّ المنثور میں لکھا ہے۔ یہ سورۃ شریف حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ اور حضرت ابن زبیر کے قول کے مطابق مکی ہے۔ اور تفسیر عینی اور روح المعانی میں لکھا ہے کہ بحر میں بھی یہ قول جمہور کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ لما عرج بالنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء قال اتیتُ علی نھر حافتاہ قباب اللؤلؤ۔ مجوف۔ فقلت ماھذا یا جبرائیل۔ قال ھذا الکوثر (البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائیت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ تو آپ نے سنایا کہ شب معراج میں میں نے ایک نہر دیکھی۔ جس کے ارگرد موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ مگر خالی تھے۔ پس میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اُس نے کہا کہ یہ کوثر ہے۔

ومدنیۃ۔ عند مجاھد والحسن و قتادہ و عکرمۃ و فی الاتقان انہ الصواب و رجحہ النووی فی شرحہ لمسلم۔ اخرج احمد ومسلم و ابو داؤد والنسائی والبیھقی فی سننہ۔ و ابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ وابی شیبہ عن انس ابن مالک

مجاہد اور حسن اور قتادہ اور عکرمہ کے قول کے مطابق یہ سورۃ شریف مدنی ہے اور کتاب اتقان میں اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ اور نووی نے مسلم کی شرح میں بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے۔ احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور بیہقی نے اپنی کتابوں میں اور ایسا ہی ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ اور ابن ابی شیبہ نے ابن مالک سے روائیت کی ہے۔

اغفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغفاءۃ فرفع راسہ متبسما فقال انی انزل الی انفا سورۃ فقراء بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انا اعطینٰک الکوثر حتی ختمہا (الحدیث)

اما الکوثر۔ فاخرج البخاری و الحاکم وابن جریر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل تدرون ما الکوثر۔ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال هو نهر اعطانیہ ربی فی الجنۃ علیہ خیر کثیر ترد علیہ امتی یوم القیامۃ اٰنیتہ عدد الکواکب یختلج العبد منہم فاقول یا رب انہ من امتی فیقال انک لا تدری ما احدث بعدک۔

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال فی الکوثر هو الخیر الذی اعطاہ اللہ ایاہ۔ قال ابو بشر قلت لسعید بن جبیر فان الناس یزعمون انہ نهر فی الجنۃ فقال سعید النهر الذی فی الجنۃ من الخیر الذی اعطاہ ایاہ۔ (البخاری)

فی النسائی بدل فی الجنۃ فی بطنان الجنہ معناہ فی وسطها

واخرج ابن ابی شیبہ و احمد والترمذی وصححہ وابن ماجہ وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ انہ یجری علی الدر والیاقوت تربتہ اطیب من المسک وماءہ اشد بیاضاً من اللبن واحلی من العسل

وسأل نافع ابن الازرق عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن الکوثر فقال نهر بطنان الجنہ حافتاہ قباب الدر والیاقوت فیها ازواجہ و خدمہ۔ قال هل تعرف العرب ذلک قال نعم اما سمعت حسان بن ثابت یقول ؎

وحباہ الالہ بالکوثر۔ الاکـ

-بر- فیہ النعیم والخیرات

الکوثر من الکثرۃ - الشی الکثیر- کثرۃ مفرطۃ قال الکمیت ؎

وانت کثیر یا ابن مروان طیب

وکان ابوک ابن الفضائل کوثرا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر تک سر [illegible] پھر [illegible] کر تبسم فرمایا اور [illegible] کہ ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل [illegible] ہے۔ پھر سورۃ کوثر پڑھی۔

لفظ کوثر - بخاری اور حاکم اور ابن جریر نے [illegible] حدیث بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا شے ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کی ہے۔ وہ نہر جنت میں [illegible] خیر کثیر ہے۔ قیامت کے روز میری امت اس پر وارد ہوگی۔ اس کے برتن ستاروں جتنا [illegible] ہے۔ ان میں سے ایک آدمی اس پر سے ہٹایا جاوے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میری امت کا آدمی ہے۔ [illegible] ہٹایا جاتا ہے۔ تو جواب ملے گا کہ تو نہیں جانتا کہ اس نے تیرے بعد کیسی نئی باتیں نکالی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوثر اس خیر کا نام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔ ابو بشر لکھتا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہا کہ لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ کوثر جنت میں نہر کا نام ہے اور آپ کہتے ہیں وہ خیر ہے۔ تو سعید نے کہا کہ جنت میں جو نہر ہے۔ وہ بھی اسی خیر میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول کو عطا کی ہے۔

حدیث شریف کی کتاب نسائی میں فی الجنۃ کی بجائے فی بطنان الجنۃ آیا ہے۔ بطنان الجنہ کے معنے ہیں۔ بہشت کے وسط میں۔

ابن ابی شیبہ اور احمد اور ترمذی نے یہ روایت بیان کی ہے۔ اور اس کو صحیح بتلایا ہے اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ وہ نہر موتیوں پر اور یاقوت پر جاری ہے۔ اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اور اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے۔

اور نافع ابن ازرق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے۔ تو اونہوں نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے۔ جو کہ بہشت کے وسط میں ہے۔ اور اس کے ارد گرد موتیوں کے اور یاقوت کے خیمے ہیں۔ اس میں بیویاں اور خدام ہیں۔ نافع نے کہا کہ اہل عرب ان معنوں سے واقف ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہاں واقف ہیں۔ کیا آپ نے حسان ابن ثابت کا یہہ شعر نہیں سنا۔

(ترجمہ شعر) اور خدا تعالےٰ نے اسے کوثر عطا کیا ہے۔ بڑا کوثر۔ جس میں نعمتیں اور بھلائیاں ہیں۔

لفظ کوثر۔ کثرت سے نکلا ہے۔ اور اس کے معنے ہیں۔ بہت ساری چیز۔ بہت زیادہ۔ کمیت شاعر کہتا ہے۔

(ترجمہ شعر) اے ابن مروان تو کثیر ہے اور طیب ہے۔
اور تیرا باپ بہت بڑھی ہوئی فضیلتوں والا تھا۔

بدرِ صادق

۲۳۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

پادری صاحب گوجرانوالہ مین ایک پادری صاحب کرکٹ کے میدان مین اپنے لڑکون کو کہلاتے ہوئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سے بگڑ کھڑے ہوئے اور گورنمنٹ سے قطع تعلق کر لیا۔ تعجب ہے کہ ہر دو صاحبان عیسائی ہین۔ صاحب ضلع تو اپنے انتظامی رعب کے قائم رکھنے کے واسطے مجبور ہی تھے۔ کیونکہ انجیل پر عمل کیا جاوے۔ تو پھر سلطنت اور حکومت ناممکن امر ہے۔ لیکن پادری صاحب تو اسی بات کی تنخواہ کہاتے ہین۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری آگے رکہنے کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کو دکہلا دین اس واسطے ان کو مناسب نہ تہا کہ مقامی حاکم کے ساتہ اس طرح پیش آتے۔

خدا نے ہمارے دشمنوں کو بھی ہماری خدمت مین لگا یا مبارک ہین وہ جو خدا کے فرستادہ کو قبول کرتے ہین اور اس کے ناصرین مین شامل ہو کر خدا کو خوش کر لیتے ہین۔ پر وہ جو اپنی بدقسمتی سے اس کے دشمنون مین داخل ہوتے ہین ان کو بھی جبراً کوئی نہ کوئی خدمت اس کی بجا لانی ہی پڑتی ہے۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ زمانہ مسیح موعود مین اونٹ بیکار ہو جائینگے۔ سو ہمارے ملک مین اور دیگر اکثر ممالک مین تو اونٹ اکثر بیکار ہو چکا تہا۔ لیکن یہ پیشگوئی بالخصوص عرب کے واسطے معلوم ہوتی تہی۔ کیونکہ اونٹ زیادہ تر اسی جگہ کام آتا ہے۔ اور پھر خاصکر ان دو مقدس شہرون کے درمیان جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہین آمد و رفت کا ذریعہ سوائے اونٹ کے کچھ ہے ہی نہین۔ سو شکر ہے خدا کا اس پیشگوئی کو پورا کرنے مین تمام دنیا کے مسلمان اور سب سے زیادہ ہند کے مسلمان سرگرم ہین۔ ہماری مخالفت کو موجب حصولِ پیسہ جاننے والے اور **وطن** کو خوش کرنے کا ذریعہ سمجھنے والے اور ایسے ناپاک ذرائع سے قومی **وکیل** کہلانے کا فخر حاصل کرنے کے حریص سب کے سب اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے ایسے ایسے بزرگون کی جیبین ٹٹول رہے ہین جن سے اگر اشاعت اسلام کے واسطے سیدھے راستہ سے کچھ مانگا جائے۔ تو ایک کوڑی نہ دین۔ خدا کی قدرت عجیب ہے طوعاً او کرہاً سب کو اس کی ماننی پڑتی ہے۔

دروغ گوئی مین یوحنا کا شاگرد عیسائی اخبار تحفہ سرحد نے حضرت اقدس کے لیکچر لودیانہ کی نسبت لکہتا ہے کہ وہ اتنا لمبا ہے کہ شیطان کی آنت کی طرح ختم ہونے مین نہین آتا اور تعجب ہے کہ یہ دروافشانی اخبار بدر ۲۷ دسمبر اور ہون نے کی ہے جس مین وہ لیکچر بتمام و کمال ۱۵ صفحون مین ختم ہوا ہے۔ دروغ گو را حافظہ نباشد والا مقولہ شاید کسی نے عیسائیون کے ایسے ہی پیارے لال بجھکڑ کے واسطے کہا ہے کیون نہ ہو۔ آخر آپ یوحنا کے شاگرد ہین۔ جنہون نے یسوع کے کامون کو چند ایک صفحون مین درج کر کے اخیر مین لکہدیا تہا کہ یسوع نے اتنے کام کئے کہ اگر وہ سب لکہے جاوین۔ تو دنیا مین بہر نہ سمائین۔ اس نے ایک دوست کی خاطر پیٹ بہر کر جہوٹ بول لیا اور شاگرد شاکر نے ایک ناحق کی عداوت کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے جہوٹ کا کمال دکہایا۔ استاد کی ہنر آموزی کی داد ہو تو ایسی ہی ہو۔ اچہا شاکر صاحب یہ تو بتائیے۔ کہ اگر اخبار بدر کا ۱۵ صفحون کا مضمون باوجود ختم ہو جانے کے آپ کے نزدیک شیطان کی آنت کی طرح ختم نہین ہوتا۔ تو پہر وہ مضمون جو آپ کی الہامی کتاب کے مطابق دنیا بہر مین کبھی سما نہین سکتا اس کا نام آپ کے نزدیک کیا ہوگا۔ ہمین تو یہ معلوم نہین کہ شیطان کی آنت کتنی لمبی ہوتی ہے۔ شاید آپ کو آپکے خداوند نے بتایا ہو۔ کیونکہ وہ کچھ عرصہ تک اس کے پیچھے پیچھے لگے پہرے تہے۔ جیسا کہ اناجیل مقدسہ مین مذکور ہے۔ اگر بقول آپ کے مان ہی لیا جائے کہ وہ ایسی ہی لمبی ہوتی ہے۔ تو پہر یسوع کے کارنامون کی معصوم کتاب مذکورہ یوحنا صاحب تو سارے جہان کے شیطانون کی نہ ختم ہونے والی آنتون کو جوڑ کر اگر ایک لمبا زنجیر بنایا جاوے۔ شاید اس سے بھی بڑھ جاوے شاکر صاحب نے ہمارے اشتہار اخبار بدر کے متعلق بھی ایسی ہی دروغ بیانی کر کے الٹا ہم پر سفید جہوٹ بولنے کا الزام لگایا تہا ہم اخبار تحفہ سرحد کے مالک پادری پینل صاحب کو توجہ دلاتے ہین۔ کہ اول تو عیسوی مذہب کی بنیاد ہی خود کفارے اور الوہیت مسیح کی ریتلی چٹان پر ہے۔ اور پہر اس پر انہون نے ایڈیٹر البیار رکہا ہے۔ کہ جس کو صریح جھوٹ بولنے مین بھی کوئی شرم نہین۔ تو پہر ان کا اخبار کہان تک نیکی کی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔

مسلمانون کی نکبت کا علاج ایڈیٹر صاحب وطن مسلمانون کے ادبار کا دکہڑا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین کہ یورپ اور اسلامی دنیا کی مثال وہ ہے جو لب دریا بہیڑیے اور بہیڑ کی کہانی مین بیان کیا جاتا ہے مگر یہ نہین فرمایا کہ وہ شیر جس نے یورپ کو فتح کیا تہا اور آج اس یورپ کے سامنے بہیڑ کی مانند اپنی کرتوتون سے ہو گیا وہ پہر شیر کیونکر بن سکتا ہے؟ اس کا جواب ایک شعر مین ہم ہی دیتے ہین۔

از رہ دین پروری اند عروج اندر نخست
باز چون آید بیاید ہم ازین راہ بالیقین

۵۷ء کے غدر کے بانی مبانی کون تھے ہندون کا مشہور روزانہ اخبار پیتر کا (بنقل وطن) لکہتا ہے کہ ۵۷ء کی بغاوت بیشک ہندون سے شروع ہوئی اور انہون نے ہی اس بغاوت کی مشین کے کل پرزون کو چلایا۔

کمتی فوج مسیح موعود کے زمانہ مین مذہبی جنگون کے خاتمے کے ثبوت مین ایک کمتی فوج موجود بھی ہے۔ یا تو وہ زمانہ تہا کہ یورپ کے عام عیسائی بہی مسلمانون کے کشت و خون کے واسطے تلوارین اور بندوقین لے لیکر دوڑتے تہے۔ اور یہ زمانہ ہے کہ اپنے آپ کو فوجی کہنے والے بہی بجز خفیہ تدبیرون اور عالیشان اخلاق کے اور کوئی ذریعہ صلیب پرستی کے پہیلانے کا استعمال نہین کرتے حال مین اس فوج کے ایک عہدیدار پنجاب مین پہر رہے ہین جو ایک معزز سرکاری ملازمت کو چہوڑ کر اور فقیر سنگہ نام رکہوا کر ذلیل کے نادانون کو ایک انسان کا پوجاری بنانے مین مصروف ہوئے ہین اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہو رہے ہین۔ ہمارے ہمعصر لیث کرسچان ایڈیٹر پیسہ اخبار کمتی فوج کی تعریف مین لکہتے ہین کہ وہ بہت ہی شریف اور اعلیٰ پایہ کا نیک کام کر رہی ہے۔ تعجب ہے کہ یورپ امریکہ کے دانا لوگ تو مذہب عیسویت سے بیزار ہو کر دن بدن اسے چہوڑتے جاتے ہین۔ اور یہ مشنری لوگ مین کہ آئے دن بوریہ بستر اٹہائے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہتے ہین۔ اور یہ نہین سوچتے کہ اگر مخلوق کی ہی پرستش کرنا اچہی بات ہے۔ تو پہر خود ہندوستان مین تینتیس کروڑ دیوتا موجود ہے۔ ہندو تو خود ہی بتون کو چہوڑ رہے ہین۔ اب تم نیابت کیا پیش کرتے ہو۔

شاہ کابل اور اُن کی بے تعصبی

علی گڈھ کالج کا معائنہ کرتے ہوئے شاہ کابل نے شیعہ لڑکون کو دیکھتے ہوئے یہ فرمایا ہے۔ کہ مین سب فرقون کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہون۔ اور میری ماتحت رعایا مین سے ایک تعداد ہندوؤن یہودیون کی بھی ہے۔ پس جبکہ مین ان کو بھی عزیز رکھتا ہون اور مین نے ان کو ہر طرح کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ مین ایک مسلمان فرقہ کو کسی قسم کی ایذا رسانی کا خیال رکھون۔ یہ چند فقرات امیر صاحب نے شیعہ فرقہ کی تسلی اور تسکین کے لئے بیان فرمائے ہین اور اون کا اہل دہلی کو گائیون کے ذبح کرنے سے منع فرمانا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امیر صاحب کو ضرور اس بات کا خیال ہے۔ کہ ان کی کسی روش سے کسی خاص فرقہ یا گروہ کی دل شکنی نہ ہونے پائے۔ اگرچہ قرآن شریف ان اللّٰہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ کے حکم سے اور دیگر اور کئی جگہ پر اس بات کو جائز ہی نہین بلکہ پسند فرماتا ہے۔ مگر پھر بھی امیر صاحب نے اپنے میزبانون اور اپنے ملک کی رعایا کو خوش کرنے کے لئے روا نہین رکھا کہ ایسا کام کیا جاوے۔ بلکہ اہل دہلی پر خفگی ظاہر کی ہے کہ کیون اُنہون نے ایسا ارادہ کیا پس اگر اور کچھ نہین تو کم از کم اس بات سے اتنا تو ضرور ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ امیر صاحب کو اپنی رعایا کی دلجوئی مقصود ہے اور وہ کسی قسم کے قانون سے اُن کے مذہبی امور مین دست اندازی نہین کرنا چاہتے۔ مگر اس جگہ یہ بات قابل بیان ہے نہین قابل بیان ہی نہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ امیر صاحب اس بات کا جواب دے کر ہماری طبیعت مین یکسوئی پیدا کرین اور وہ یہ کہ جبکہ کل اسلامی فرقون بلکہ دوسرے مذاہب کو بھی اونہون نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ تو کیا وجہ کہ فرقہ احمدیہ سے اونہون نے وہ سلوک جائز نہین رکھا۔ جس کا کہ اونہون نے خود اپنی زبان سے علی گڈھ مین اقرار کیا ہے۔ اگر یہ بھی فرض کیا جاوے کہ احمدی فرقہ مسلمانون سے نہین ہے۔ بلکہ ملحد کافر مرتد بے ایمان اور دجالون سے نعوذ باللہ بھرا ہوا ہے تو پھر بھی کیا حرج ہے۔ کیا ان کا اتنا بھی حق نہین۔ کہ یہودیون اور ہندون جیسا سلوک ان سے کیا جائے جبکہ امیر صاحب ہر انسان اور ہر فرقہ کو مذہبی آزادی عطا فرماتے ہین تو کیا فرقہ احمدی انسان نہین یا ایک فرقہ نہین۔ اس وقت ناظرین کے دل مین طبعاً یہ خیال پیدا ہو گا کہ امیر صاحب نے ان لوگون پر کونسا ظلم کیا ہے۔ مین خود ہی اس بات کو ظاہر کر دونگا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس فرقہ احمدیہ کے ایک سربرآوردہ ممبر اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ کے فرمان پر چلنے والے یعنے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کابل مین صرف اس غرض کے لئے شہید کئے گئے کہ وہ حضرت کے مرید اور ضرورت وقت کے مطابق جہاد کے منکر تھے۔ باوجود اس کے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے ثابت کر دیا کہ جہاد غلط ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت جہاد بند کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ بخاری شریف مین یضع الحرب سے ظاہر ہے اور پھر جہاد کے لئے جو لوازم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہین وہ پائے نہین جاتے۔ مسلمانون مین سے خود ایمان اُٹھ گیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی جو انصاف پسند ہے۔ اس کے سایہ مین کسی قسم کی تکلیف نہین یعنی ہر طرح سے مذہبی آزادی ہے۔ اور ایک مومن انسان ہونے کی حیثیت مین ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ سے نیکی کرین اور اُس کے اقبال کے لئے دعا کرین نہ کہ اس سے لڑین اور خود اس مین خلل ڈالین مگر یہ اقوال امیر صاحب کے خیال کے مطابق کفر یا اس سے بھی کچھ بڑھکر تھے جن پر کہ امیر صاحب کو بھڑکایا گیا اور وہان کے علماء نے امیر صاحب کو صلاح دی کہ ایسے شخص کو ضرور سخت سزا دینی چاہیئے۔ یاد رہے کہ مولوی عبد اللطیف صاحب کوئی ایسے ویسے آدمی نہین تھے بلکہ سُنا ہے کہ اونہون نے موجودہ شاہ کابل کی تخت نشینی کے وقت دستار بندی کی تھی اُن کے ماتحت مرید پچاس ہزار آدمی تھے اور ایسے وقت مین جبکہ امیر صاحب نے اون کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ افغانستان جیسی جگہ مین کسی فساد کا چھوٹنا کوئی مشکل بات نہ تھی مگر احمدی جماعت کے لوگ جو کہتے ہین اس پر عمل کرتے ہین اور اس لئے صاحبزادہ صاحب نے اون کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور بلا کسی حجت کے اپنے آپ کو امیر صاحب کے سپاہیون کے حوالہ کر دیا۔ اُس وقت وہ خوست مین تھے جو کہ ان کا مسکن تھا اور جہان کہ آپ کی کئی لاکھ کی جائداد تھی۔ یہی نہین بلکہ ان کی جائداد انگریزی علاقہ مین بھی واقعہ ہے اور اس طرح وہ انگریزی رعایا بھی ہے۔ غرض کہ جب اونکو گرفتار کر کے کابل مین پہنچایا گیا اور امیر صاحب نے خود بلا کر اون کو کہا۔ کہ آپ اس خیال سے توبہ کرین مگر اونہون نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جو اس کا حکم ہے مین اس سے گریز نہ کرونگا۔ نہ تو مسیح موعود کو جھوٹا کہونگا اور نہ جہاد کو جائز قرار دونگا۔ اور اس لئے علماء کے فتوے سے اونکو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا اور جبکہ ایک میدان مین اون کو کھڑا کر کے اردگرد ان کے ایک کثیر گروہ کھڑا ہو گیا جن مین سنا گیا ہے کہ خود امیر صاحب اور اُن کے بھائی نصر اللہ خان جو امیر صاحب سے بڑھکر اس کام مین حصہ لینا چاہتے تھے اور دیگر علماء و عمائدین شامل تھے اس وقت پھر اون کو موقعہ دیا گیا۔ مگر اونہون نے جواب دیا کہ نہ مین خدا کے مامور کا انکار کر سکتا ہون اور نہ جہاد کو جائز قرار دے سکتا ہون اور حق کا انکار نہین کر سکتا اس کے بعد پہلا پتھر امیر صاحب یا بڑے قاضی صاحب نے چلایا اور بعد از ان تمام طرف سے پتھر برسنے شروع ہو گئے یہان تک کہ ایک ڈھیر پتھرون کا جمع ہو گیا اور اس طرح صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب گورنمنٹ انگریزی کی وفاداری مین سخت بے دردی سے شہید ہوئے اور یہی نہین بلکہ اس سے پہلے ان کا ایک شاگرد عبد الرحمن صاحب بھی اس لئے قتل کیا گیا تھا کہ وہ کیون جہاد کا منکر تھا **مین اس کا الزام امیر صاحب پر نہین دیتا بلکہ علماء کا قصور تھا**۔ مگر امیر صاحب بھی اس سے بچ نہین سکتے کیونکہ اون کو خدا نے کل افغانستان کا حکمران مقرر کر کے وہان کے کل باشندون کی جانین اُن کے ہاتھ مین دیدی ہین۔ پس کیا اون کا فرض نہ تھا کہ وہ خدا کی امانت مین خیانت نہ کرتے۔ ناظرین آپ غور کرین کہ ان کا شہید ہونا کس قدر دردناک واقعہ ہے۔ موت تو سب کو آتی ہے۔ مگر اس قسم کی موت کہ زندہ آدمی پر پتھرون کی بوچھاڑ کی جاوے۔ اور اس کو باندھ دیا جاوے تاکہ وہ ہل نہ سکے اور اسی طرح وہ ایک کافی وقت مین سسک سسک کر مر جاوے اور پھر اس کی لاش کو دفن بھی نہ کرنے دیا جاوے کیا امیر صاحب کو گائے کی قربانی پر افسوس اور غصہ ظاہر کرنے سے بہتر نہ تھا کہ ایک غریب مزاج انسان کی قربانی پر افسوس ظاہر کرتے۔ مگر نہین انہون نے اس پر بس نہین کیا بلکہ صاحبزادہ صاحب کے بیوی بچون کو قید کر کے وہ رہی سہی تکلیف بھی کمال کو

پہنچا دی۔ جو شاید ان کے سنگسار کرنے میں باقی رہ گئی تھی ہم ان کے اس دلی والے معاملہ پر نکتہ چینی نہیں کرتے مگر چاہتے ہیں کہ گائے کے برابر ہی ایک معزز اور غریب مزاج انسان کا خیال کیا جاتا۔ جو کہ راستی پر تھا اور پہران کی دوستدار ہمسایہ طاقت کو ایک آفت سے بچانے کے لئے اور آئے دن کی تکلیفوں سے مخلصی دلانے کی کوشش کرتا تھا۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود کے ہر ایک خادم کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کے جہاد کے غلط مسئلہ سے باز رکہے اور جس کا اثر سرحد پر ظاہر بھی ہوا ہے۔ جس کا پایونیر کا ایک پچھلا آرٹیکل مظہر ہے۔ جس میں کہ کوئی محمد افضل صاحب علیگڈہ کے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی تحریریں بلا کسی غرض کے جہاد کی ممانعت میں شائع ہوئی ہیں اور ان کا اثر پڑا ہے۔ جیسا کہ اونہوں نے سرحد کے سفر میں مشاہدہ فرمایا ہے۔ اور وہ گورنمنٹ کو آپ کی مدد کے لئے تحریک کرتے ہیں اور ان کا اس سلسلہ سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ غرض کہ اس نظارہ کو دیکھ کر مرحوم کے کئی شاگرد اور دوسرے احمدی اس خوف سے وہاں سے ہجرت کر کے یہاں گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ میں چلے آتے ہیں کہ ایسا نہ ہو۔ ہمارا بھی وہی انجام ہو۔ ہم ایک اور بات کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم مان لیتے ہیں کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے امیر صاحب کی مملکت میں ان کے عقیدہ کے برخلاف جہاد کی ممانعت کے متعلق وعظ وغیرہ کہنے میں غلطی ہی کی سہی لیکن کیا اس کی سزا قتل ہو سکتی تھی۔ اے شاہ کابل ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ کاش آپ ایک گائے کے برابر ہی ایک انسان کا لحاظ کریں ۔ والسلام

محمود احمد۔

بدر پرچہ کیطرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے

ہم نے تمام احمدی بہائیوں کے لئے عموماً اور بدر کے خریداروں کے لئے خصوصاً بدر کے ساتھ ایک سلسلہ کتب کا بھی رکھا تھا تاکہ دارالامان سے اگر انہیں کسی کتاب کے منگوانے کی ضرورت ہو تو بہ آسانی و بکفایت منگوا سکیں۔ چونکہ اخبار کی قیمت کا حساب بھی رہتا ہے اس لئے کتابیں منگوانے میں زیادہ سہولت تھی اور ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا اب اعلیٰ پیمانے پر کرنے کا مصمم ارادہ ہے۔ انشاء اللہ ہم چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس کی وہ کتابیں جن کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا اور اب نہیں ملتیں۔ پہر از سر نو طبع کریں چنانچہ براہین احمدیہ نہایت عمدہ کاغذ پر بڑی خوشخط چھپوائی جا چکی ہے۔ قیمت ایسی کم رکھی ہے کہ غریب سے غریب بھی شوق ہو۔ تو لے سکتا ہے۔ پہر درثمین چھپوائی جس میں آج تک کی تمام نظمیں درج ہیں اور قریباً دو سو صفحے صرف ... آنے کو دئے جاتے ہیں اب آئندہ بھی آپ دیکھینگے۔ کہ خدا تعالیٰ کس کس کتاب کے چھاپنے کی توفیق دیتا ہے۔ اس کے علاوہ جو چھپی ہوئی کتابیں ہیں۔ حضور علیہ السلام کی یا بزرگان ملت کی ان کا بھی کافی ذخیرہ جمع کیا جائے گا اور موجود بھی ہے دوسری تجویز یہ ہے کہ عام علمی و اخلاقی و تاریخی کتب سلف صالحین یا اس زمانے کے علماء و فضلا کی چھپا کی جاویں تاکہ احمدی بہائی اپنی روحانی غذا اپنے اعتبار پر کسی قسم کے نقصان سے بے فکر ہو کر حاصل کر سکیں اسی سلسلہ میں عام ضرورت کی کتابیں رکھی جائینگی یا چھاپی جاوینگی۔ مثلاً دو سو سال کی جنتری عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی۔ جس سے حساب میں بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے۔ سوم یہ کہ ایسی کتابیں اور رسالے بزرگان ملت کی اصلاح سے تصنیف و تالیف کی جاویں جن کی آج کل سلسلہ میں ضرورت ہو وہ مخالف کتابیں جن کے جواب تا حال شائع نہیں ہوئے ان کے جواب بھی چھاپے جائینگے۔ چنانچہ بعض کتابوں کے جواب ابھی سے تیار ہیں۔ شہادت القرآن مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا مختصر جواب لکھا ہوا موجود ہے ایسا ہی الہامات مرزا مولوی ثناء اللہ امرتسری کا احباب اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں۔ تاکہ اس کے مطابق تعداد میں چھپوائی جا سکیں۔ جو حضرات زبانی و تحریری طور سے ایسے جوابوں کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں وہ خاص توجہ فرما کر درخواستیں بھجوا دیں۔ اس کے سوا سلسلہ کو جیسی کتابوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس سے ہمیں اطلاع دیجائے۔ تاکہ ہم ایسی کتابیں مہیا کر لیں۔ اُمید ہے کہ ہمارے پیارے بہائی اس بکڈپو کی امداد کے لئے پوری توجہ سے کام لینگے اور ہمارا توکل تو اللہ پر ہے۔ اور وہ ہمارے ارادوں میں برکت دے اور اپنی رحمانیت سے ایسے اسباب مہیا کر دے جن سے یہ تجویزیں تو وہ سے فعل میں آئیں اور اپنی صفت رحیمیت سے ہماری مساعی کو مشکور کرے تا اعلاء کلمۃ اللہ کے خدام کہلانے کا شرف حاصل ہو۔ وما توفیقی الا باللہ ناظم بدر بکڈپو

غزل از نتائج افکار خاکسار فخر الدین ملتانی

طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام المتشاورمن الاکبر النجیب آبادی

شکر خدا ادا ہو طاقت کہاں زبان میں
لے آئی اس کی رحمت عاجز کو قادیان میں

دار الامان میں رہکر جو نعمتیں ہیں حاصل
ان کی مثال بھی اب ملتی نہیں جہان میں

وہ درد دل عطا کر یارب میری فغان میں
ہو جائے شور برپا سب اہل آسمان میں

جو التجا کروں میں تجھ سے وہی ہو پوری
دے دے اثر تو ایسا یارب میری زبان میں

کہدو عدو کو آئے کچھ حوصلہ اگر ہے
دکھلائے اپنے جوہر آکر وہ قادیان میں

آتا نہیں مقابل کوئی بھی اس جری کے
میرے امام کی اب وہ دھاک ہے جہان میں

ہو شوق جس کو آئے دار الامان میں دیکھ
جوش بہار ہے اب اس اپنے گلستان میں

وہ نور دین کہ جس کے مداح خود ہیں مہدی
مجھ سے ثنا ہو اس کی طاقت نہیں زبان میں

احسن کی خوبیاں سب مجھ سے ادا ہوں کیسے
ایسی زبان نہیں ہے وسعت نہیں بیان میں

اے فخر شاعری پر ہے فخر مجھ کو اپنی
مداح جس کا ہوں میں مہدی ہے وہ جہان میں

اعلان ۔ ایک احمدی لڑکا مسمی محمد فضل قادر عمر ۱۰ سال مدرسہ دنیا نگر سے بوجہ کمزوری تعلیم مفرور ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے۔ اور وہ پتہ مفصل دے۔ تو اس کا باپ مبلغ دس روپے انعام دینے کو طیار ہے۔ حلیہ یہ ہے۔ قد درمیانہ گورا رنگ۔ جسم قدرے بہاری۔ دانتوں کا شیر قدرے اونچا۔

گائے کا پیشاب

عاجز راقم نے برسون سرکاری مدرسہ مین بھی تعلیم پائی۔ پہر سرکاری مدارس مین برسون ملازمت بھی کی۔ ظاہر ہے۔ کہ زمانہ طالب علمی مین اکثر ہم سبق ہندو تہے۔ اسی طرح جن مدرسون مین بحیثیت مدرس کام کیا اُن مین آٹھ آٹھ دس دس دوسرے مدرس بہی تہے اور اکثر ہندو ہی تہے جن سے دوستانہ مراسم برتے جاتے تہے۔ زمانہ جاہلیت مین سینکڑون ہندوؤن سے ملاقات رہی۔ اہل ہنود کے مراسم اور عقاید سے بھی مجھہ کو عام مسلمانون سے زیادہ واقفیت ہے۔ ایک دو نہین بلکہ بیسیوں ہندوؤن کی مذہبی کتابین بھی مین نے مطالعہ کین۔ مگر عجیب اتفاق ہے۔ کہ گئو متر کے مشہور مسئلہ سے مین ابہی تک ناواقف ہی تہا۔ اپنے مسلمان بہائیون سے یہ سُنکر کہ اہل ہنود گائے کا پیشاب پیتے ہین۔ مین یہ کہا کرتا تہا کہ یہ ویسے ہی ہندون کے مخالفون نے مشہور کر دیا ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب پینے پر آمادہ ہو یا خوشی سے پی بھی لے اور پی لے تو قے کرتا کرتا مر نہ جائے مجھہ کو یاد پڑتا ہے کہ شاید ایک مرتبہ مین نے کسی اپنے ملنے والے ہندو سے اس کے متعلق دریافت کیا تہا تو اُس نے یہی کہا تہا کہ "ہم گائے کو پوتر (پاک) جانتے اور اسی وجہ سے اس کے پیشاب کو زیادہ پلید نہین سمجھتے ہین۔ مگر پیشاب کے پینے کی بات بالکل غلط ہے۔ اوس روز سے مجھہ کو ایسا یقین ہو گیا تہا کہ اس گئو متر پینے کی بات کو بالکل لغو اور کذب سمجھتا تہا مگر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیے۔ مین ۷ ادسمبر دس بجے صبح کی گاڑی مین مقام اسٹیشن لکسر جنکشن سے سوار ہو کر براہ سہارنپور بہ ارادہ دارالامان امرتسر کی جانب روانہ ہوا اور رات کے دو تین بجے امرتسر کے اسٹیشن پر پہونچا۔ اس سفر مین یہ عجیب اتفاق پیش آیا کہ شروع ہی سے ایک شخص گاڑی کے کمرہ مین سوار تہا جس کو بخار اور اس کی وجہ سے تکلیف زیادہ تہی۔ مین نے انسانی ہمدردی کے شایان سمجھہ کر اس کو چند مناسب مشورے بتائے اور یہ بہی ظاہر کر دیا کہ مین طبیب ہون۔ دوسرے شخصون نے یہ سُنکر اپنے اپنے لئے نسخے لکہانے اور حالات بیان کرنے شروع کئے۔ بہت سے اشخاص ایک دو اسٹیشن کے بعد اتر جاتے تہے مگر نئے سوار ہونے والون کو سلسلہ دا جسر ہو جاتی تہی۔ اور اس طرح امرتسر تک مجھہ کو نبض دیکھنے مریضون کے حالات سننے دوائیان بتانے اور نسخے لکہنے سے فرصت نہ ملی سفر کے وقت کسی اسٹیشن سے ایک ہندو سوار ہوئے جن کا نام شب چرن تہا اور جو نجیب آباد کے رہنے والے تہے لاہور کو جا رہے تہے وہ انہون نے نہایت منت سماجت سے مجھہ کو اپنے ضعف معدہ کے حالات سنانے کے لئے متوجہ کیا اور جو جو علاج دوسرے طبیبون نے کئے تہے اونکو بہی حتے المقدور تفصیل و ترتیب سے بیان کیا۔ اسی مین یہ بہی کہا کہ "مین نے یہ سمجھہ کر کہ ہر مرض کی دوا گئو متر ہے بہت دنون تک گئو متر دو وقت پیا مگر اُس سے بہی افاقہ نہ ہوا" مین شب چرن کی زبان سے یہ سنکر حیران رہ گیا۔ مگر شب چرن گائے کا پیشاب پینے کو ایسی معمولی بات سمجھتے تہے کہ وہ میرے چہرہ سے میری حیرانی کو مطلق نہ سمجھہ سکے۔ پہر مجھہ کو یہ بہی معلوم ہوا کہ عام اہل ہنود اکثر موقعون پر واقعی گائے کا پیشاب پیتے ہین۔ لیکن نیوگ کے مسئلہ کی طرح اپنی زبان سے اس کا اقرار کرتے ہوئے شرماتے ہین افسوس کہ مذاہب باطلہ کی بدولت دنیا مین انسان کیسی کیسی قابل شرم حرکات کے مرتکب ہو رہے ہین مگر چشم بصیرت سے تحقیق کی طرف متوجہ نہین ہوتے۔ قدیم زمانہ کے ہندی فلاسفرون کی یہ ترکیب تو اچہی تہی کہ اونہون نے ملک ہندوستان کی زراعت کے لئے بیل کو ایک ضروری اور قیمتی جانور سمجھہ کر اس کی نسل بڑہانے کی یہ ترکیب سوچی کہ گائے کی عظمت کو مذہب مین داخل کر دیا اگر بیلون کی عظمت نہ کی جاتی تو ہل کون چلاتا اور جُوئے سے کس کی گردن زخمی ہوتی؟ اس لئے بیل سے تو کام کاج چلایا اور اس کی ماں کو مسند عزت پر بٹھایا تاکہ قیمتی بچھڑے جنتی رہے اور دودھ دہی کی بہی افراط رہے۔ رہا گوشت۔ سو بکری۔ ہرن۔ چینل۔ جہانتک کا ہندوستان مین با فراط موجود ہی تہا بلکہ بعض معزز دیوتون یعنے با اختیار مہاتون نے تو آدمی کا بہی گوشت بہوجن کیا ہے اور مہابہارت کے زمانہ مین عام طور سے ہندوستان کے بازارون مین گوشت کا فروخت ہونا ثابت ہے۔ اب مرور ایام سے یہان تک نوبت پہونچی کہ مسماۃ گئو ماتا کے ساتھہ دوسرے جانورون کا گوشت بہی حرام کر لیا گیا۔ لیکن اس ترک گوشت خوری مین صرف برہمنون بنیون سے ہی حصہ لیا۔ راجپوت چھتری اور دیگر اقوام آج تک بکرا مچھلی کہاتے ہی ہین خیر یہ سب تو ہو گیا اور اس کا سبب مذہبی ناواقفیت وغیرہ سمجھا ہی جاسکتا ہے۔ مگر یہ سمجھہ مین نہین آتا کہ ہندوستان کی ہندوقوم مین جو خود کو پوتر اور دوسرون کو ملیچھ سمجھنے والی ہین۔ اس گھنونی بات یعنے پیشاب پینے پر کیسے آمادہ ہو گئین۔ جس کے تصور سے بہی جی متلاتا ہے۔

الراقم

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی حال وارد قادیان

ثلج والی پیشگوئی کا پورا ہونا

۷۸۲۔ اخویم صاحب مفتی صاحب زاد لطفکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ نوازش ذیل کی چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار مین درج فرما کر ممنون ومشکور فرما دین۔

گذشتہ سال مین جسقدر پیشگوئیان حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پوری ہوئی ہین وہ احمدیون پر جو اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہین مخفی نہین ہین ہان اگر پوشیدہ ہین تو ان بدقسمت لوگون پر کہ جو یا تو امام زمان کی بیعت سے ہنوز مشرف نہین ہوئے ہین یا جو دیدہ و دانستہ انکاری ہو جاتے ہین بہرحال جو کچھہ بہی ہو ہم کو تو ہر ایک ایسی پیشگوئی کہ جو پوری ہوتی ہے باعث ازدیاد ایمان ہوتی ہے اس وقت مارننگ پوسٹ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے لیٹسٹ ٹیلیگرامز کے کالم مین "سخت موسم سرما یورپ مین" سرخی کے نیچے ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کا لنڈن کا تار شائع ہوا ہے۔ جس مین یہ تحریر ہے کہ "مغربی جانب موسم سرما آ رہا ہے اور برلین مین سردی نہایت شدت سے بڑہ رہی ہے۔ آلہ مقیاس الحرارت درجہ صفر پر پہونچ گیا ہے اور آسٹریا ہنگری مین سفر سے بہی دا درجہ اور کم ہو گیا ہے اس سے بہت سی اموات ہو رہی ہین اور براعظم ریلو نہایت ابتر حالت مین ہین کیونکہ انجن کے پائپ لوجہان کے اندر کے پانی کے جم جانیسے پھٹ رہے ہین اور دریائے ڈنیوب اور ڈلیہ کی ہا ربرز بالکل منجمد ہو گئی ہین" یہہ دیکھہ کر فوراً مجھہ کو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا وہ الہام جو بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲ کے کالم ۲ مین شائع ہوا ہے۔ یاد آگیا اور وہ یہ ہے۔ ۔ درمئی ۱۹۰۶ء الہام "پہر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" اب موسم بہار شروع ہے اور ثلج کے دن بہی آئے ہین اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گلشن کی زلزلے کی وجہ سے جو حالت ہے وہ ناگفتہ ہے ابہی لوگ اس تباہی کی خبر سے پورے طور سے واقف ہی نہین ہونے پائے ہین کہ ایک جزیرہ بنام سمالو السیٹ انڈین آرچیپلگو جس مین پندرہ سو آدمی تہے

رسید زر

۷ - جنوری ۱۹۱۰ء نمبر ۱۴۲۶ - مرزا قاسم بیگ صاحب سے

۷ " " " نمبر ۱۴۲۷ میاں احمد خان صاحب سے

۷ " " " نمبر ... ولی احمد صاحب عہ

" " " نمبر ... حکیم عبد الرحیم صاحب ناجہ ۱۵

۷ " " " نمبر ۲۰۵ - محمد عثمان صاحب صہ

۷ " " " نمبر ۸۳ - محمد شریف صاحب

۸ " " " نمبر ۱۵۸ - نادر خان صاحب

۸ " " " نمبر ۲۰۴ - خدا بخش صاحب ۱۲

۸ " " " نمبر ۲۱۷ - محمد علی خان صاحب

۹ " " " نمبر ... بابو رحمت اللہ صاحب سے

" " " نمبر ۴۲ احمد علی صاحب سے

" " " نمبر ۲۴۹ - حید علی صاحب عا

" " " نمبر ۲۷۷ - غلام نبی صاحب سے

" " " نمبر ۲۲۵ - منشی رستم علی صاحب سے

۹ " " " نمبر ۱۳۵۷ - محمد سعید صاحب سے

۱ " " " نمبر ۱۳۹ - مظہر علی صاحب سے

۱۰ " " " نمبر ۱۳۲ نواب خان صاحب تحصیلدار سے

۱۰ " " " نمبر ... چودہری محمد خان صاحب سے

۱۰ " " " نمبر ... نصیر خان صاحب سے

۱۰ " " " نمبر ۱۱۵۵ مستری فضل دین صاحب عہ

۱۱ " " " نمبر ۱۳۴۹ - عبد الرحمان صاحب عا

۱۱ " " " نمبر ... عبد الرحیم صاحب سے

۱۱ " " " نمبر ... محمد حسین صاحب سے

۱۱ " " " نمبر ۳۵۵ - محمد حسین صاحب سے

۱۱ " " " نمبر ۳۱۱ عبد الرحیم صاحب سے

۱۱ " " " نمبر ... ملک عادل شاہ صاحب سے

۱۱ " " " نمبر ۸۴۵ محمد عبد الرحمن صاحب عا ۱۲

۱۳ " " " نمبر ۲۱ - عبد العزیز صاحب سے

۱۳ " " " نمبر ۳۹ عابد بن امام الدین صاحب سے

۱۳ " " " نمبر ۱۴۲ مردان علی صاحب للعہ

۱۳ " " " نمبر ۳۶۷ مطیع اللہ خان صاحب عا

۱۳ " " " نمبر ۱۵۵ محمد ابراہیم صاحب سے

۱۳ " " " نمبر ۱ شیخ رحمت اللہ صاحب صہ

۱۳ " " " نمبر ۲۲۰ کریم بخش صاحب عا

۱۳ " " " نمبر ۱۸۷ عبد المجید خان صاحب صہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات حیات نور اہلیہ میاں اسماعیل احمدی ساکن بہڈیال (سیالکوٹ)

جلال خان صاحب تلونڈی کہجور والی ضلع گوجرانوالہ

حسین بخش صاحب " " " " "

بوٹا جٹ - گٹھالیاں

سید ولایت شاہ صاحب - سترہ

حیات محمد صاحب - پسرور - ضلع سیالکوٹ

چودہری غلام محمد صاحب - سیالکوٹ

اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب مہرم کوٹی - نعمت پورہ بہوپال

چودہری نواب خان صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ

وداوا ولد بہاگ وجیوکے ضلع سیالکوٹ

خلیل احمد صاحب دلاور - مونگھیر

بابو محمد شفیع صاحب رسول - ضلع گوجرات

مرغوب احمد صاحب - بنور - ریاست پٹیالہ

حسن بی بی اہلیہ منشی محمد حسن صاحب پٹواری نہر ستیدوالہ ضلع منٹگمری

نذر بیگم دختر " " " " " "

والدہ صاحبہ عزیز بی بی " " " " " "

کرم داد خان صاحب - گوجرات

غلام مرسلین صاحب - پشاور

حسن محمد صاحب - ظفروال

عبد القادر صاحب شملہ

غلام رسول صاحب امرتسر

عبد الخالق صاحب "

عبد الحکیم خان صاحب - نجیب آباد

طالب الدین صاحب پٹواری - موضع پتہ دہول ضلع سیالکوٹ

دستار علی صاحب - دوالمیال

محمد امیر علی صاحب - اوگہی ضلع ہزارہ

شیخ محمد نثار احمد صاحب سابق طالب، مکان حاجی عبد الغنی

معرفت شیخ محمد مختار احمد صاحب ناظر - پٹیالہ

مستری زمان شاہ صاحب - پنڈی گہیپ

مستری شہاب الدین صاحب - شاہدرہ ضلع لاہور

احمد خان صاحب ولد فضل خان صاحب کامل پور

والدہ صاحبہ محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ انگشتانی

ضلع وارنگل علاقہ نظام

سیرا - امیر بخش صاحب پسران کرم داد صاحب اکبر پور ضلع سیالکوٹ

ضروری ہدایتیں

خط و کتابت کرنے کے لئے روپیہ بھیجتے وقت ذیل کی چند ہدایتوں کو سب احباب مدنظر رکھیں۔

۱ - ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے۔ چندہ مثلاً ریویو یا میگزین یا مقبرہ یا زکوٰۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا مدرسہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن میں یا الگ خط میں اس کی تفصیل ہونی چاہیئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔ (۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجاوے گی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے اُسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے۔ (۳) لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے۔ لیکن جہاں اور مدات کا چندہ ساتھ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجیں اور تفصیل ساتھ دیں وہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دینگے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت مینیجر یا نائب ناظم میگزین سے کریں اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کریں مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کریں۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کریں۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کریں اور ایسا ہی وصیتیں وغیرہ بھی اُسی کے نام بھیجیں۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اس لئے جو احباب قادیان میں خط و کتابت کرتے ہیں انکی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے میں اور کام کرنیوالوں کی سہولت اسی میں ہے۔ کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط و کتابت نہ کریں بلکہ صرف عہدہ پر کریں جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے۔ ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر میں چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلانے سے جواب میں عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔

(۸) جو لوگ دسواں حصہ آمد کا مقبرہ بہشتی کے اقرار نامہ کے رُو سے بھیجیں وہ ساری رقم بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کریں اور اُس کی تفصیل کوپن یا الگ خط میں لکھدیں اور اس کے مطابق صاحب محاسب اوس کی تقسیم کر دیا کریں گے۔ مگر یہ امر ہمیشہ ملحوظ رہے کہ اس مد کا تمام روپیہ براہ راست محاسب کے نام آوے۔

المعلن - محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیون کی خاص توجہ کے قابل ۔ یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے ۔

قیمت رعایتی	مضمون کتاب	نام کتاب و مصنف
[illegible]	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کر دی اس کے دلایل توڑنے پر دس ہزار روپے کا انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف ... چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے ۔ صرف آپ کے لحاظ قیمت مین تخفیف ہے	براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل
[illegible]	حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین ہین وہ بھی اس کے ساتھہ شامل ہو سکین گی ۔ اس کے دو سو صفحے ہین یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین اب موقع ہے	درثمین " " " "
۱۲ر	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین ۔	رویائے صالحہ ۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی
۵ر	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	السر المکتوم " " "
۷ر	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	شہادت آسمانی حصہ اول " "
۱ر	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	اعجاز احمدی " " "
۱۰ر	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید مین امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے	سراج الحق حصہ اول مصنفہ پیر سراج الحق صاحب
۱ر	پنجابی نظم	کامن احمدی " " "
۱ر	"	نظم مستورات " " "

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داود ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرایق	۶
شرح تہذیب الکلام	۶
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض	۵ر
المدینۃ السعدیہ ۔ مسیح موعود کے بارہین مسیح ناصری کی وفات وحیات پر مباحثہ مصنفہ مین وغزالی و ابن العربی و الاشعری	۱۲ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طریقے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فایدہ پہونچے ۔ نورالدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ عـ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھہ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین بخوشی انکی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے ۔ وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگی ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

عـ۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان ۔ صالح نیک خوش رو وخوش خو عالم احمدی ہین ۔ آپ نے میرے ساتھہ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین ۔ آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم ومنس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھہ سے خط وکتابت فرماوین ۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اطمینان کر سکتے ہین ۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا ۔ وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوت مین پیش قدمی کریگا ۔ انشاء اللہ تعالے

نیاز مند اکمل آف گولیکے ضلع گجرات پنجاب

ضرورت

۱ ۔ مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے ۔ جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دئے جاوین گے اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے وہ شخص جہان سے آوین گے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا ۔ احمدی ہون ۔

۲ ۔ مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دلیسکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی ۔ مکانات اور آلات کسا ورزی کیواسطے لکڑی حسب ضرورت مین دونگا ۔ زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے ۔ جیتے سے پہلے یہان پہونچ جانا چاہیئے ۔ اس سے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو ۔ تو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے احمدی ہون ۔

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ۔ ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفرم حسین طابسیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی سے
مابعد للعہ

ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — ۳۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء — نمبر (۷)

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی بہ ادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ ۔ قیمت سالانہ پیشگی ۔ لوکل خریداروں سے ۔ گورنمنٹ ۔ قیمت برائے ۔ افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا ۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت اور بلا مین اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلے درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدستما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکران معجزہ لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازون کے اوقات مختلف شہرون مین مختلف ہوجاتے ہین ۔ اسواسطے ان کا اخبار مین درج کرنا مفید ثابت نہین ہوا ان نمازون کے اوقات نکال لینے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکہا جاتا ہے ۔ ہر جگہ کے مسلمانون کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کرکے اس کے مطابق دریافت کرلین اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہین ۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر کی دہوپ گہڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہوسکتا ہے ۔

نماز ظہر اول وقت ۔ ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے

نماز عصر ۔ دہوپ گہڑی مین ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑہ جائے تو وقت ابتدائے عصر ہے ۔ دہوپ کے بالکل زرد ہونے تک ۔

یہ بھی یاد رہے کہ گہڑیان ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہین اور وہ وقت مقامی نہین ہوتا ۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد ۔ نماز عشا ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد نماز فجر ایک گھنٹہ ۲۲ منٹ قبل طلوع آفتاب سے لیکر طلوع آفتاب سے پہلے تک ۔

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے مین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۳ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

کاتب محمد حسین احمدی

نمبر (۷) ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ مین ایک نو مسلم اِس ہفتہ کی ڈاک ولایت مین ہمارے دوست ڈاکٹر بیکر صاحب کی چٹھی آئی ہے جن کے نام نامی سے اِس اخبار کے ناظرین آگاہ ہین صاحب ممدوح اس خط مین ریویو آف ریلیجنز کی متعلق تحریر فرماتے ہین کہ یہ رسالہ مجھے بہت ہی پسند ہے اور پورے طور پر میری پسندیدگی کے مطابق ہے۔ اس رسالہ مین بخوبی ظاہر کیا جاتا ہے کہ مذہب عیسویت کے بد اثرون اور مذہب اسلام کے نیک اثرون مین کیا فرق ہے۔ مین اپنا سالانہ چندہ اس چٹھی کے ساتھ ارسال کرتا ہون اور منی آرڈر آپکے نام پر کرتا ہون۔

چٹھی کے اخیر مین صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ مین دعا کرتا ہون کہ اسلام کے سچے خیالات جیساکہ ریویو مین ظاہر کئے جاتے ہین وہ تمام دنیا پہ پھیل جاوین اور مین دعا کرتا ہون کہ ریویو آف ریلیجنز کو کامیابی حاصل ہو اور آپ کی صحت کے واسطے دعا کرتا ہون۔ اور میری دلی تمنا یہی ہے کہ مذہب اسلام تمام دنیا مین پھیل جاوے

ایران ایک دوست شہر اہواز واقعہ ملک ایران سے تحریر فرماتے ہین۔ زمانہ قدیم مین آہواز بڑی جگہ تھی۔ مین نے ایک دفعہ یہ لکھا دیکھا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم اہنواالی بابل مین پیدا ہوئے تھے۔ اب چونکہ یہ مقام برباد ہو چکا ہے اور لوگ یہان کے جاہل ہین۔ کوئی تاریخ نہین۔ جس سے معلوم ہو۔ ہان قدیم زمانہ کے نشان اور دریا قارون پر بند کا نشان اور پتھر کاٹ کاٹ کر کے پانی کا نکاس یہہ سب نشان اب تک ہین یہان ایک نہر بھی تھی جس سے ملک سرسبز شاداب تھا۔ وہ نہر بہر گئی ہے مگر پل کا نشان ..... جس پر لوگ اس طرف سے اس طرف آتے جاتے ہین۔ اب بھی ہے۔ اس جگہ کے لوگ سب مسلمان شیعہ مذہب ہین۔ نصرانی بغداد اور بصرہ کے سوداگر ہین یہان دریا پار ایک گاؤن ہے وہان کہتے ہین کہ صابی قوم رہتی ہے۔ یہود یہان کوئی نہین۔ مجھے پتہ ملا ہے کہ سنی مسلمان بھی یہان ہین۔ مگر پوشیدہ طور سے ہین۔ صابی قوم کے چند آدمی میرے پاس علاج کیواسطے بھی آتے تھے۔ عربی بولتے تھے۔ مجھے اس قدر عربی نہین آتی ہے جو ان سے پوری بات چیت کرسکون۔ یہان کے شیعہ مذہب کے لوگ بڑے جاہل ہین۔ بڑی بڑی لمبی اور جھوٹی روائتین حضرت علی حسن اور حسین کی بیان کرتے ہین۔ اور ہزارہا مخلوق کربلا نجف وغیرہ مین زیارت کو جاتے ہین اور حاجی کہلاتے ہین۔ اصلی حج کو بہت کم جانتے ہین۔ ان کا حج نجف ہے یا کربلا ہے۔ خدا ان پر رحم کرے۔ حضرت اقدس کے صحیح حالات کوئی نہین جانتا۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ مرزا قادیانی نے بڑے بڑے دعوے کئے ہین مگر تحقیق کا ان لوگون مین مادہ نہین ہے سوداگر لوگ اکثر جاہل ہین بعض لکھے پڑھے جاہلون سے بھی بدتر عقیدہ رکھتے ہین۔ ایک دو کتابین حضرت اقدس کی جو ہمراہ لایا ہون۔ ایک دو آدمیون نے دیکھی ہین۔ مگر بے پرواہی سے پھر کتابین گم کردی ہین۔ واپس نہین دیتے ہین غرض مادہ پرستی اس قدر ہے کہ دین کا خیال بھی ندارد۔ اگر اعتقاد ہے تو وہ جھوٹی لمبی روایتون پر۔ سید کو یہان بڑا فخر ہے۔ ہفتہ مین ایک دو بار مرثیہ خوانی ہر ایک گھر مین ہوتی ہے۔ جس کو بڑا ذریعہ نجات سمجھتے ہین۔ آپ میرے لئے دعا کرین کہ اللہ تعالیٰ جلد واپس لاوے۔ اور حضرت اقدس کی قدمبوسی حاصل ہو۔ انسان کا دل یہان سیاہ ہو جاتا ہے بجز صحبت بد کے نیک صحبت یہان ہے ہی نہین۔

ریویو

صنعت کشمیر۔ ایشیا کی صنعتون مین سے اس زمانہ مین جاپان اور چین کی صنعت شہرہ پکڑ رہی ہے مگر میرے خیال مین اس شہرت کے اسباب مین سے بڑا سبب ان ممالک کی صنعتون کی خوبصورتی اور پائیداری اس قدر نہین ہے جسقدر کہ ان کا طریقہ اشتہار۔ اور غیر ممالک مین اپنی اشیاء کے بھیجنے مین سعی ان کی اس شہرت کا باعث ہو رہی ہے۔ نقاشی کی صنعت اور نازک اور خوبصورت اور پائدار چیزون کے بنانے مین جس قدر کشمیر کے ملک کی آب ہوا کو قدرتی اسباب مہیا ہین وہ غالباً چین اور جاپان کو نہین۔ اس کے ثبوت مین کشمیری شال اور کشمیری قالین اور کشمیری قلمدان کافی گواہ ہین وادی کشمیر ہندوستان کے ایسے دور افتادہ گوشون مین اور بلند پہاڑون کے درمیان ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ بیرونی دنیا کے ساتھ تعلقات کا کافی ذریعہ اب تک ان کیواسطے بہم نہین پہونچ سکا ورنہ اس سودیشی شور و غل کے زمانہ مین اگر کشمیری دماغ کو ترقی دینے کی کوشش کی جاوے وہ بہت ہی اعلیٰ قابلیت حاصل کرسکتا ہے۔ ایسی ضرورتون کو محسوس کرکے ہمارے ایک دوست نے کشمیری صنعت کو فروغ دینے کے لئے سرینگر مین ایک ایجنسی قائم کی ہے جس کی چند ایک چیزین اونہون نے یہان بغرض ریویو بھیجی ہین جنمین سے نقلی سنگ یشب کے بٹنون کا سٹ قیمتی ۸ اور سنگ سلیمانی کا بٹنون کا سٹ قیمتی ۵ ہر دو اگرچہ ساخت مین اس قابل ہین کہ ہنوز اور ترقی کی جائے تاہم بلحاظ قیمت کے اور پختگی کے ولائتی سٹ کے مقابلے مین ارزان اور زیادہ پائیدار ہین۔ ایسا ہی چاندی کے بٹن جن پہ نقلی ہیرے کا نگینہ جڑا ہوا ہے۔ خوش نما اور پائیدار اور قیمت صرف عہ ہولڈر پیتل کا جس کے سر پر سنگ فیروزہ لگا ہوا ہے قیمت صرف ۴ پائیدار اور خوش نما ہے۔ چاندی کا ہولڈر منقش جس کے سر پر نگینہ لگا ہوا ہے بہت خوبصورت ہے اور فینسی سٹیشنری مین ضرور داخل کرنے کے قابل ہے۔ کشمیری قلمدان سے تو عام لوگ واقف ہی ہین جسمین ایک دوات بھی ہوتی ہے اس کی قیمت ۸ اور بچون کیواسطے بہت خوش نما ہے ان چیزون کے علاوہ اس کارخانہ کا بنا ہوا ایک چاندی کا قبلہ نما بھی ہمارے دیکھنے مین آیا ہے۔ جو منقش اور بادام نما نہایت خوبصورت ہے۔ اور گھڑی کی زنجیر کو زیب دینے کے لائق ہے اور اس کی قیمت غالباً عہ ہے یہ سب چیزین اور ان کے سوا کشمیری صنعت کے اور بہی عمدہ عمدہ چیزین غلام محمد صاحب مینجر خادم ایجنسی سرینگر کشمیر سے مل سکتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت۔
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ ۔ الحق ۔ شعر و سخن
صفحہ ۵ و ۶ ۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۷ ۔ بدر خواتین ۔ قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر
صفحہ ۸ ۔ ڈائری ۔ الحق بقیہ
صفحہ ۹ و ۱۰ ۔ انگریزی کا فساد ۔ ماسٹر آتما رام جی کا لیکچر حافظ آباد میں ۔ سعد اللہ لودیانوی
۱۱ و ۱۲ ۔ دستیاں
صفحہ ۱۳ ۔ رسید زر ۔ ۱۴ ۔ اشتہارات کتب

پیارا مسیح

مورخہ ۳۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ خدا نے تیرے پہ رحم کیا ہے

۲ ۔ رحمک اللہ ۔ ترجمہ ۔ خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے

۳ ۔ اِنَّکَ اَنتَ الاَعلیٰ ۔ ترجمہ ۔ بیشک تو ہی بلند ہے

۴ ۔ امید بھاری

۵ ۔ ہر ایک مکان سے خیر دعا ہے

۶ ۔ اِنَّ اللہ مع الابرار ۔ ترجمہ ۔ بیشک خدا نیکوں کے ساتھ ہے

۷ ۔ انت من الابرار ۔ تمام دنیا میں سے ایک[1]

ترجمہ ۔ تو نیکوں میں سے ہے ۔

۸ ۔ اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہوا کہ اوس میں ایک سانپ ہے ۔ اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکل کر کسی طرف بھاگ گیا ہے ۔ اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا ۔ تو اوس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پھر ساتھ ہی اُس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا ۔ جب باہر کی طرف بھاگنے لگا ۔ تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اوس کی دو ٹانگیں ہیں ۔ ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے ۔ جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ ۔ مبارک احمد کی والدہ اوس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اوس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی ۔ پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا ۔ اور میں اوس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا ۔ میں نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اوس چاقو سے کاٹ دی ۔ بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مولی یا گاجر ۔ اور بہت کچھ پانی زہر کا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا ۔ میں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سلگ رہی تھی ڈال دیا اور اوس سے بڑی بدبو آئی ۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہونچے ۔ مگر کوئی نقصان نہ پہونچا ۔ مگر بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا ۔ اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے ۔ تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے ۔ جب قریب پہونچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے ۔ میں نے دریافت کیا کہ کون کونسا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے ۔ اونہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پل ہیں ۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا

۹ ۔ العید الاٰخر تنال منہ فتحاً عظیماً

ترجمہ ۔ ایک اور عید ہے ۔ جس میں تو ایک بڑی فتح پائیگا ۔

۱۰ ۔ زندگی بآرام ہو جانا پہلی زندگی سے ۔

۱۰ ۔ فروری ۱۹۰۷ء

۱ ۔ ذرنی اقتل من آذاک ۔ ان العذاب مربع مدور

ترجمہ ۔ مجھے چھوڑ ۔ تا میں اوس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا ہے دشمنوں کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے اور اردگرد سے گھیرے ہوئے ہیں ۔

۲ ۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ۔ لک رحمۃ[1]

ہمنے تیرا وہ بوجھ اوتار دیا ۔ جس نے تیری کمر توڑ دی تھی ۔ تیرے لئے ایک رحمت ہے ۔

۱۲ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ ایک اور خوشخبری

۲ ۔ نثنی علیک ۔ الخیر و البرکۃ ۔

ترجمہ ہم تیری ثنا کرتے ہیں ۔ خیر اور برکت

۳ ۔ آسمان ٹوٹ پڑا اسارا[2] ۔ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے (یہ انسان کا مقولہ ہے گویا وہ انسان کہہ رہا ہے کہ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے)

۴ ۔ اولئک قوم لا یشقی جلیسہم

ترجمہ ۔ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہمنشین خدا کی رحمت سے محروم نہیں رہ سکتا ۔

---

[1] فرمایا ۔ یہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے ۔ توریت میں ایسا ہی ایک فقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے ۔

[2] فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے اور محاورہ عرب میں آسمان سے مراد بال بھی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہیں دے سکتے کہ کیا مراد ہے

المفتی

۳۰۳۔ **سیدزادی سے نکاح**۔ ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت مین سوال پیش کیا۔ کہ غیر سید کو سیدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہین۔ فرمایا۔ اللہ تعالے نے نکاح کیواسطے جو محرمات بیان کئے ہین ان مین کہین یہ نہیں لکہا کہ مومن کے واسطے سیدزادی حرام ہے۔ علاوہ ازین نکاح کیواسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہیئے اور اس لحاظ سے سیدزادی کا ہونا بشرطیکہ تقوی و طہارت کے لوازمات اس مین ہون افضل ہے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ سید کا لفظ اولاد حسین کیواسطے ہمارے ملک ہی مین خاص ہے۔ ورنہ عرب مین سب بزرگون کو سید کہتے ہین۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ سب سید ہی تہے۔ اور حضرت علی کی ایک لڑکی حضرت عمر کے گہر مین تہی۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تہی۔ اور اوس کی وفات کے بعد پہر دوسری لڑکی بہی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تہی۔ بس اس عمل سے یہہ مسئلہ بآسانی حل ہوسکتا ہے۔ جاہلون کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ اُمتی سیدانی کے ساتہہ نکاح نہ کرے حالانکہ اُمتی مین تو ہر ایک مومن شامل ہے۔ خواہ وہ سید ہو یا غیر سید۔

۳۰۴۔ **چہلم**۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا۔ کہ چہلم کرنا جائز ہے یا نہین۔ فرمایا۔ یہہ رسم سنت سے باہر ہے۔

۳۰۵۔ **اخبار کی قیمت**۔ اخبار کی قیمت اگر پیشگی وصول کی جاوے۔ تو اخبار کے چلانے مین سہولت ہوتی ہے جو لوگ پیشگی قیمت نہین دیتے اور بعد کے وعدے کرتے ہین اون مین سے بعض تو صرف وعدون پر ہی ٹالدیتے ہین اور بعض کی قیمتون کی وصولی کے لئے بار بار کی خط وکتابت مین اور اون سے قیمتین لینے کے واسطے یادداشتون کے رکہنے مین اس قدر دقت ہوتی ہے کہ اس زائد محنت اور نقصان کو کسی حد تک کم کرنے کیواسطے اور نیز اوس کا معاوضہ وصول کرنے کیواسطے اخبار بدر کی قیمت مابعد کے نرخ مین ایک روپیہ زائد کیا گیا ہے یعنے مابعد دینے والون سے قیمت اخبار بجائے تین کے للعہ وصول کئے جاینگے اس پر ایک دوست نائب پوسٹ نے دریافت کیا ہے کہ کیا یہہ صورت سود کی تو نہین ہے؟ چونکہ یہہ مسئلہ شرعی تہا۔ اس واسطے مندرجہ بالا وجوہات کے ساتہہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا گیا اس کا جواب جو حضرت نے لکہا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔ میرے نزدیک اس سے سود کو کچہہ تعلق نہیں مالک کا اختیار ہے جو چاہے قیمت طلب کرے خاص کر بعد کی وصولی مین حرج بہی ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اخبار لینا چاہتا ہے۔ تو وہ پہلے ہی دیکہتا ہے یہہ امر خود اوس کے اختیار مین ہے۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

۳۰۶۔ **جان کے خوف مین والدین کی فرمانبرداری**

مدت سے ایک افغان ایک ایسے علاقہ کا رہنے والا جہان اپنا عقیدہ و ایمان کے اظہار موجب قتل ہوسکتا ہے اس جگہ قادیان مین دینی تعلیم کے حصول کیواسطے آیا ہوا ہے۔ حال مین اس کے والدین نے اس کو اپنے وطن مین طلب کیا ہے۔ اب اوس کو ایک مشکل پیش آئی کہ اگر وطن کو جائے تو خوف ہے کہ مبادا وہان کے دشمن اطلاع پاکر کہ یہہ شخص خونی مہدی اور جہاد کا منکر ہے قتل کے درپے ہون۔ اور اگر نہ جاوے تو والدین کی نافرمانی ہوتی ہے۔ پس اوس نے حضرت سے پوچہا کہ ایسی حالت مین کیا کرون حضرت نے جواب مین فرمایا۔

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ در قرآن شریف در آن امور کہ مخالف شریعت نہ باشند۔ حکم اطاعت والدین است۔ لہذا بہتر است کہ این قدر اطاعت کنند کہ ہمراہ شان روند۔ و آن جا چو محسوس شود کہ اندیشہ قتل یا حبس است۔ بلاتوقف باز بیایند۔ چراکہ خود را در معرض ہلاک انداختن جائز نیست۔ ہم چنین مخالفت والدین ہم جائز نیست۔ پس درین صورت ہر دو حکم قرآن شریف بجا آوردہ مے شود۔ والسلام

مرزا غلام احمد

دُعا مدد

محمد علی اشرف سابق طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام اور شیخ عبدالرحمان۔ مظفر احمد وغیرہ و دیگر طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام انٹرنس کے امتحان مین اس سال جانے والے ہین اور خریداران بدر سے درخواست کرتے ہین کہ اون کے حق مین نیک دعا کی جاوے۔

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی المتشاور من جناب مولوی محمد اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی

خدا سے ہے لازم ہر اک وقت ڈرنا
کہ اک روز ہے اس جہان سے گزرنا
ختم نبوت سے انکار کرتا
اور الزام اولٹا ہمین پر یہ دہرنا
وہ کہتے ہے تو مینار تک اوڑکے آئے
غضب یہہ کہ مشکل ہے وان سے اوترنا
میرے سلسلہ نے اب درد بہر بہر دئے ہین پانی
تو وہی کے جینے جو کرتے ہین ہمر نا
غلام امام زمانہ ہون دانش
نہین جانتا دشمنون سے مین ڈرنا

دیگر

غم دنیا سے اب آزاد ہون مین
تصور سے کسی کے شاد ہون مین
غم تیغ زبان غیر کیا ہو
کہ خود بہی خنجر فولاد ہون مین
مثیل ابن مریم پر فدا ہون
غم کونین سے آزاد ہون مین
امام وقت کی فرقت مین دانش
نجیب آباد سے ناشاد ہون مین

دیگر

عنایت ہو جو رب العالمین کی
تو پروا کیا ہو شیطان لعین کی
تصور مین امام انس وجان کے
خبر مجہہ کو نہین مطلق کہین کی
ابہی سب ظلمت عصیان ہو کافور
توجہ ہو اگر کچہہ نور دین کی
زیارت دیکہئے کس دن ہو حاصل
ترا ب احمدی اور فضل دین کی
ہے کافی الفت احسن بہی دانش
نہین پروا مجہے دنیا و دین کی

بدر منور

مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اخرج البزار وغیرہ بسند صحیح عن ابن عباس قال قدم کعب بن الاشرف مکة فقالت له قریش انت سیدہم الا تری الی ھذا المنصبر المنبتر من قومه یزعم انه خیر منا ونحن اھل الحجیج واھل السقایة واھل السدانة قال انتم خیر منه فنزلت اِنّ شانئک ھو الابتر۔

واما بقیة التفسیر بالآثار عن الصحابة والتابعین رضوان الله علیہم اجمعین۔ واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن الکوثر القرآن واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن عساکر عن عکرمة قال الکوثر ما اعطاہ الله من النبوة والخیر والقرآن۔

واخرج ابن ابی حاتم والحاکم وابن مردویه والبیہقی فی سننه عن علی ابن ابی طالب قال لما نزلت ھذہ السورة علی النبی صلے الله علیه وسلم انا اعطینٰک الکوثر۔ قال النبی صلے الله علیه وسلم لجبریل ما ھذہ النحیرة التی امرنی بہا ربی قال انہا لیست بنحیرة ولکن یامرک اذا تحرمت للصلوة ان ترفع یدیک اذا کبرت واذا رکعت واذا رفعت راسک من الرکوع فانہا صلوتنا وصلوة الملائکة الذین ہم فی السموت السبع وان لکل شی زینة وزینة الصلوة رفع الیدین عند تکبیرة۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم رفع الیدین من الاستکانة التی قال الله فما استکانوا لربہم وما یتضرعون۔ واخرج ابن ابی شیبه والبخاری وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والدار قطنی وابو الشیخ والحاکم وابن مردویه والبیہقی عن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه فی قوله فصل لربک وانحر قال وضع یدہ الیمنی علی وسط ساعدہ الیسری ثم وضعہا علی صدرہ فی الصلوة واخرج ابو الشیخ والبیہقی فی سننه عن انس رضی الله عنه عن النبی صلے الله علیه وسلم مثله۔

واخرج ابن ابی حاتم وابن مردویه والبیہقی عن ابن عباس رضی الله عنه۔ فصل لربک وانحر قال اذا صلیت فرفعت راسک من رکوع فاستو قائماً۔

بزار نے اور دوسروں نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روائت کی ہے کہ کعب بن اشرف ایک دفعہ مکہ میں آیا تو قریش نے اُوسے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے کیا تو نہیں دیکھتا اس منصبر مبتر کی طرف وہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم وہ ہین جو لوگون کو حج کراتے ہین اور لوگوں کو پانی پلاتے ہین اور لوگونکی مہمان نوازی کرتے ہیں کعب بن اشرف نے کہا کہ نہین تم اس سے اچھے ہو اس پر یہہ سورۂ شریف نازل ہوئی۔ اِنّ شانئک ھو الابتر الخ

اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اور تابعین رضوان الله علیہم اجمعین کے آثار سے باقی تفسیر اس طرح سے ہے۔ کہ ابن ابی حاتم نے حسن سے روائت کی ہے۔ کہ کوثر کے معنے ہین قرآن شریف۔ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے عکرمہ سے روائت کی ہے کہ کوثر اوس کا نام ہے۔ جو الله تعالےٰ نے آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو نبوت اور خیر اور قرآن شریف عطا رکیا تھا۔

اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہہ روائیت کی ہے کہ جب سورۂ کوثر نبی کریم صلے الله علیه وسلم پر نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلے الله علیه وسلم نے جبرئیل سے کہا کہ اس وحی الٰہی میں نحیرہ سے کیا مراد ہے جس کا حکم خدا تعالےٰ نے مجھے دیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیه السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد کوئی قربانی نہین ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اس مین آپ کو یہہ حکم دیا ہے کہ جب آپ نماز پڑہین اور الله اکبر کہین تو اوس وقت اپنے ہاتھ اوٹھایا کرین اور جب رکوع کرین اور جب رکوع سے سر اوٹھائین۔ تو اوس وقت بھی ہاتھ اوٹھایا کرین۔ یہہ ہماری نماز ہے اور یہی ان سب فرشتوں کی نماز ہے۔ جو کہ سات آسمانوں میں ہین۔ اور ہر ایک چیز کے واسطے ایک زینت ہوتی ہے۔ پس نماز کی زینت یہہ ہے کہ ہر ایک تکبیر کے وقت رفع یدین کی جاوے۔ حضرت نبی کریم صلے الله علیه وسلم نے فرمایا کہ رفع یدین کرنا وہ استکانت ہے۔ جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آئیت مین ہے کہ فما استکانوا لربہم وما یتضرعون۔ اور ابن ابی شیبہ سے روائت ہے۔ اور بخاری اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور دار قطنی اور ابو الشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت علے ابن ابی طالب رضی الله عنہ سے فصل لربک وانحر کے متعلق روایت کی ہے۔ کہ آپنے اپنا دایان ہاتھ اپنی بائین کلائی کے وسط پر رکہا اور پہر دونون ہاتھون کو نماز مین اپنے سینہ پر رکہا۔ اور ابو الشیخ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت انس رضی الله عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلے الله علیه وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تہا۔

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی الله عنہ سے روائیت کی ہے۔ کہ فصل لربک وانحر سے یہہ مراد ہے کہ جب تو نماز پڑہے اور اپنا سر رکوع سے اونچا کرے۔ تو سیدہا کھڑا ہو جا۔

واخرج عن ابی الاحوص فصل لربک وانحر استقبل القبلۃ بنحرک

واخرج ابن جریر وابن المنذر عن ابن عباس فصل لربک وانحر الصلوۃ المکتوبۃ والذبح یوم الاضحی

واخرج ابن جریر عن قتادۃ صلوۃ الاضحی ونحر البدن

اور ابی الاحوص سے روایت ہے کہ فصل لربک وانحر سے یہ مراد ہے کہ اپنی قربانی سے قبلہ کی طرف توجہ کرو۔

اور ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فصل لربک وانحر [illegible] سے مراد فرض نماز ہے اور قربانی سے مراد عید الاضحی کی قربانی ہے اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ نماز سے مراد عید الاضحی کی نماز ہے اور قربانی سے مراد بھی اس عید کی [illegible]

اس تفسیر کو میں یہاں تک لکھ چکا تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری تفسیر کو اس طرح لفظ بلفظ عربی عبارت میں لکھنا اور پھر اس کا ترجمہ کرنا اخباری طرز کے مناسب حال نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے اور میرا خیال ہے کہ آئندہ حضرت مولوی صاحب کی تفسیر کو پڑھ کر اس سے تمام تفسیر کے لکھنے میں فایدہ حاصل کیا جائے۔ مگر اس تفسیر میں جو خاص لطائف ہیں اور مصنف موصوف پر اللہ تعالیٰ نے کھولے ہیں اور دیگر تفاسیر میں وہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ اس حصہ کو اصل عربی میں بمعہ ترجمے کے لکھا جاوے۔ اس میں ناظرین اخبار کی رائے کیا ہے؟ لیکن چونکہ اس سورۃ شریف کا ایک بڑا حصہ اس طرح چھپ چکا ہے۔ اس واسطے کم از کم اس کو تو آخر تک انشاء اللہ اسی طرح لکھا جاوے گا اور اس عرصہ میں ناظرین کی رائے سے بھی اطلاع ہو جاوے گی۔

اس کے بعد عربی تفسیر میں صرف و نحو کا وہ حصہ ہے۔ جو عام فہم نہیں ہے۔ اس واسطے اس کو چھوڑا جاتا ہے۔ لیکن اس میں سے چند باتیں بطور اختصار کے درج کی جاتی ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے عطائے کوثر کے بیان میں اللہ تعالےٰ نے اول حرف تاکید کا فرمایا ہے۔ پھر صیغہ ماضی میں بیان کیا ہے۔ یہ بھی ایک تاکید ہے اور دیگر صرفی نحوی تاکید بھی ان الفاظ میں ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے۔ آپ کے واسطے کوثر کا ملنا ایک امر مقدر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے آپ کو عطا ہوا ہے۔ ایسا لفظ اعطیٰ کا استعمال بھی اسی فضل عظیم کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ صرف دینے کے مفہوم کے واسطے عربی میں لفظ اتی بھی آسکتا تھا۔ ایسا ہی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ک کے ساتھ خطاب فرمایا ہے کہ ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ اور ایسا نہیں فرمایا کہ ہم نے اپنے رسول[1] یا نبی یا عبد کو کوثر عطا کیا ہے۔ اس میں بھی رحمانیت کے خاص فضل اور عطا کا تذکرہ ظاہر ہے۔ ایسا ہی ان شانئک ہو الابتر میں بھی دشمن کے بے نسل ہونے کو بہت سی تاکیدوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ یہ بات ضرور ہو جانے والی ہے

[1] حاشیہ۔ چکڑالوی لوگ اس پر توجہ کریں (بقیہ حاشیہ کالم اول) رسول کے لفظ کے معنے تو وہ قرآن شریف کر دیتے ہیں۔ تو کیا یہاں بھی ک میں مخاطب قرآن شریف ہے اور قرآن شریف کو حکم ہوا ہے کہ اے قرآن تو نماز پڑھا کر۔ اور اے قرآن تو قربانی دیا کر۔ غور کرو۔ کہ یہ خطاب خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اور آپ کو کوثر عطا کیا گیا ہے۔ اور اس کوثر میں خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور اس کی پاک تفہیم جو آنحضرت کو عطا کی گئی۔ کیا چکڑالوی کو قرآن کی تفہیم ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ ہوئی تھی !!!

(ایڈیٹر)

ترتیب اس سورۃ کا پہلی سورۃ (الماعون) سے یہ تعلق ہے کہ سورۃ ماعون میں ایسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ مکذب بالدین بخیل۔ تارک صلوٰۃ۔ ریاکار۔ مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون ہے۔ اور اس سورۃ شریف میں ایسے آدمی کا ذکر ہے۔ جو ان بری عادات کے بالمقابل تمام نیک صفات سے متصف ہے۔ وہ مکذب تھا۔ تو یہ اول المومنین اور مصدق ہے۔ خدا کی طرف سے اسے کوثر عطا کیا گیا۔ وہ بخیل اور مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون تھا۔ تو یہ وانحر کے حکم پر چلنے والا ہے۔ وہ تارک صلوٰۃ اور ریاکار تھا تو یہ فصل کی پیروی کرنے والا ہے اور وہ بھی لربک۔ خاص خدا کے واسطے کسی انسان کے واسطے نہیں۔ کسی کو دکھانے کے واسطے نہیں۔

بدرِ خواتین

اے میری پیاری احمدی بہنوں! میں کس لائق ہوں کہ کوئی مفید مضامین لکھ کر اپنی بہنوں کے آگے پیش کروں اخلاص اور جوش کے سوا میری کوئی منفعت نہیں اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ بہرحال اپنی بہن کی فرمائش پر چند مخلصانہ عرض ہیں

غم دنیا دو دن دم چند است
عاقبت کار با خداوند است
خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت
کوس رحلت بکوفت و بار نساخت

خدا کرے ہم میں بھی ترقیات دین کا مادہ پیدا ہو ہماری تو ایسی ہی قسمت ہے۔ قسمت کیا ہمارے عمل ہی ایسے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مستورات کو ہی زیادہ دوزخ میں دیکھا اور دنیا میں ناقص العقل بھی ہمارا ہی خطاب ہے کیوں نہ ہو اگر ہمارے میں کوئی قصور نہ ہوتا تو کوئی عورت ہی نبیہ بن کر آتی۔ ترستے ترستے الہام کا منہ دیکھنا نصیب ہوا۔ تو وہ بھی مریم کہلاتی[لہ] ہمیں خوشی کا باعث تھا۔ آخر وہ بھی ابن مریم بن گیا۔ یہ سچ ہے من عمل صالحا من ذکر او انثیٰ قرآن میں لکھا ہے

لہ نوٹ۔ اس فقرہ میں ایک لطیف اشارہ ہے جس کو میں عام فہم کرنے کیواسطے واضح کرتا ہوں۔ جیسے کہ ان الہامات سے ظاہر ہے۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آج سے کوئی تیس ۳۰ سال پہلے نازل ہوئے تھے اور کتاب براہین احمدیہ میں درج ہیں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کا نام پہلے مریم رکھا تھا اور بعد اس کے پھر الہامات کے ذریعہ سے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی ہے اور پھر فرمایا روح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہو گیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا۔ قرآن شریف میں بھی رجل صالحہ کی مثال مریم کے ساتھ دی گئی ہے۔ مندرجہ بالا مضمون میں مکرمہ و محترمہ خاتون نے ایسے لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر ایسی فہیم اور عالمہ خواتین اس قسم کے مضامین کا سلسلہ جاری رکھیں تو بدر خواتین کا کالم نہ صرف عورتوں کے واسطے دلچسپ ہوگا بلکہ بہت سے مردوں کے واسطے بھی موجب ہدایت بنے گا۔ یہ سچ ہے کہ

کہ ہم بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ مگر اول فرائض منصبی ہمارے بال بچوں کی پرورش کا دم بدم نہیں لینے دیتا۔ دوم ہماری تعلیم کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ مگر علم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ بہت مولوی بننا تو نہیں مگر ضروری تعلیم اپنی پیاری لڑکیوں کو دینا ضروری ہے کیونکہ جن کی مائیں پڑھی ہوتی ہیں غالباً ان کی اولاد خوبیوں کی طرف عام لوگوں سے زیادہ مائل رہتی ہیں۔ ہمارے عبدالحی کے ابا کو اکثر مسائل اپنی والدہ کے بتائے ہوئے پنجابی شعروں میں یاد ہیں۔

اب ہمیں مناسب ہے کہ اپنی پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ الٰہی ہمیں اور ہماری اولاد کو علم باعمل کی توفیق دے۔ آمین۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

ص۔ب۔ ایک احمدی خاتون قادیانی

(بقیہ حاشیہ کالم اول) عورتوں میں سے کوئی خاتون ہو کر نہیں آئی۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے تمام ذرائع یہاں تک کہ مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ بیویوں کے واسطے کھلا ہے۔ جیسا کہ اوحینا الی ام موسیٰ سے ظاہر ہے (ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
۱/۲ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
۱/۲ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
۱/۴ "					
۱/۸ "	۲۲	۱۲	۷	۲ ۱/۴	۱ ۱/۲
فی سطر	۸	۴ ۱/۴	۳ ۱/۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ در فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک مزدوری در اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور

نہایت ادب سے گذارش کی جاتی ہے کہ چونکہ قادیان اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ اب یہاں نہ صرف دور دراز بلاد سے بکثرت امرا و فضلا اور شرفا اور تجار لوگ آمد و رفت رکھتے ہیں۔ بلکہ یہاں پر ہائی سکول و شفاخانہ اور سب پوسٹ آفس ہونے کی وجہ سے افسران ڈاکخانہ و سررشتہ تعلیم پنجاب بھی دورہ کرتے ہوئے قادیان میں وارد ہوتے ہیں۔ بعض سوداگر اور دیگر ذی مقدرت لوگ جو کلکتہ۔ مدراس بمبئی سے دور دراز سفر طے کر کے یہاں وارد ہوتے ہیں۔ جسقدر انہیں بٹالہ سے قادیان تک کی کچی سڑک پر سے یکہ پر سفر کرنے سے تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے اس کا عشر عشیر دوسرے ریل کے سینکڑوں میل کے سفر میں کوفت اور تکان نہیں ہوتی۔ بعض اوقات معزز لوگوں کو یکہ ٹوٹنے سے نہایت دردناک جسمانی تکلیف پہنچتی ہے اور اندیشہ ہے کہ کوئی حادثہ بد ہو جاسکے۔ بنابریں التماس ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور (بالقابہ) و دیگر حکام بالادست اس امر پر ضرور توجہ گرامی مبذول فرما کر از بٹالہ تا قادیان پکی سڑک بنوانے کی سعی فرماویں تا دور دراز سے معزز لوگ ضلع گورداسپور کے حسن انتظام کی شہرت و ناموری کا موجب ہوں۔ علی الخصوص وہ لوگ جو گورنمنٹ انگلشیہ کی نہایت خیرخواہ اور سودیشی تحریک اور جہاد کے سخت مخالف ہیں اور مذہبی عقیدہ کی بنا پر گورنمنٹ ہذا کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا دینی فرض سمجھتے ہیں۔ ان کی آسائش اور عرضداشت پر ضروری توجہ فرماوینگے۔

ماسٹر عبدالرحمٰن جالندھری

ماسٹر صاحب کی درخواست درحقیقت قابل توجہ ہے امید ہے کہ مقامی حکام اس کیطرف کافی توجہ کریں گے آمد و رفت یکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے پہلے قادیان میں ایک یکہ بھی نہ ہوتا تھا۔ اب خود قادیان میں چھ سات یکے اور ایک ٹانگہ موجود ہے اور امید ہے کہ اب یکم اپریل سے ڈاک بھی دو دفعہ آیا کرے گی اور دو دفعہ جایا کریگی۔ گویا چار یکے روزانہ تو سرکاری ہی چلا کریں گے۔ ایڈیٹر

ڈائری

القول الطیب

احمدی جماعت کی خاص توجہ کے قابل ۲۰ جنوری ۱۹۰۷ء کو سیر میں میں نے عرض کیا کہ حضور! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بار بار پڑھنے اور اس کے ذکر میں بھی ثواب ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ دل میں خدا سے تعلق ہو تو۔ پھر زیادہ تشریح طلب کرنے پر فرمایا۔

اصل بات یہ ہے کہ میرا مذہب یہ نہیں کہ زبانی جمع خرچ کیا جاوے ان طریقوں میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ ان تمام اذکار کی اصل روح اس پر عمل کرنا ہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام اللہ با آواز بلند کہہ رہے تھے۔ تو حضرت نے فرمایا۔ تمہارا خدا بہرہ نہیں۔ تو مطلب یہ ہے۔ کہ کلمہ سے مراد ہے توحید کو قائم رکھنا اور اوس کے رسول کی اطاعت اب ثواب اوس میں ہے کہ ہر بات میں اللہ کو مقدم رکھے اور اللہ پر پورا پورا ایمان لائے۔ اوس کی صفات کے خلاف کوئی کلام کوئی کام نہ کرے حتیٰ کہ خیال بھی نہ لائے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رجال لا تلہیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ اس سے بھی یہی مراد ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی تیرے احکام کو نہیں بھلاتے۔ دیکھو اوس وقت ہم ان طریقوں کی طرح ذکر نہیں کر رہے۔ مگر حقیقت میں اسی کی عظمت و جلال کا ذکر ہے۔ پس یہی ذکر ہے۔

ازاں بعد میں نے عرض کیا۔ ایک نوجوان احمدی یہ الہامات سناتا ہے۔ رویا میں خلقت نے مجھے سجدہ کیا بہشت کی سیر کی اور الہام انما انا النذیر المبین۔ فرمایا یہ بڑے ابتلاء کا مقام ہے۔ میرا مذہب تو یہ ہے کہ جب تک درخشاں نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جاویں۔ تب تک الہامات کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں بلکہ شیطانی القاء ہے۔ اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہیں۔ اپنے اعمال کی طرف خیال نہیں کرتے۔ یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے تدارک اللہ سے کیسا تعلق ہے اور اون الہامات میں پڑ جاتے ہیں۔ اون سے عجب و استکبار پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ پھر کسی کی بات پسند نہیں کرتے اور ہر سچی بات کو اپنے اوہام کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں جب مطابق نہیں پاتے۔ تو انکار کرتے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرتے ہیں ان لوگوں کے دلوں میں ایک قسم کا گند ہوتا ہے اور شیطان مسلط ہونے کے لئے ایک عجیب راہ نکال لیتا ہے۔ استغفار پڑھنا چاہیئے اور بالکل ان باتوں سے کلی طور سے مجتنب ورنہ یاد رکھیں کہ یہ بڑے خطرے کا مقام ہے خدا تعالیٰ کسی کے الہام کو نہیں پوچھے گا۔ بیشک یہ الہام انعام الٰہی ہے۔ مگر دیکھو ہوا بنفسہ تو ایک بڑی طیب اور مفرح ذات چیز ہے۔ مگر ایک روڑی پر گذرے تو کثافت پھیلائیگی۔ یہی حال ہے ایسے لوگوں کا۔ میں سمجھتا ہوں۔ مخلوق نے کیا سجدہ کرنا تھا۔ شیطان اور اس کی ذریت نے سجدہ کیا ہوگا کہ ہم تیرے ساتھ ہیں بیشک گمراہی پھیلا۔ عرض کیا گیا۔ حضور ایسے لوگوں کی نسبت ہم تو اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ وہ آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔ فرمایا یہ جھوٹ بات ہے اون کے دلوں میں گند پنہاں ہے اون کے جھوٹے الہامات کو شیطانی کہا جاوے۔ تو فوراً ہماری بھی تکذیب کریں آپ نے بہت تاکیدی الفاظ سے پورے جوش میں تقریر فرمائی

(اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب)

المفتی

بقیہ صفحہ ۴.

سفیدی میں نیت روزہ۔ ۱۳۲ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اوس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔

۱۳۳ **قربانی**۔ ایک شخص کی عرضی پیش ہوئی کہ میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ کے طور پر ڈالدی تھی مگر اون لوگوں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اوس حصہ سے خارج کر دیا ہے کیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دیدوں تو میری قربانی ہو جائیگی۔ فرمایا۔ قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے مسکین فنڈ میں پیسے دینے سے نہیں ہو سکتی اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہیں تو تمہیں قربانی کا دینا فرض نہیں ہے۔

نہیں کرنی چاہیئے ملکر قربانی ۱۴۴ ایک شخص نے سوال پیش کیا کہ ہم غیر احمدیوں کے ساتھ ملکر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈالکر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کریں تو جائز ہے۔ فرمایا۔ ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کر سکتے ہو۔ اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں تو تم پر قربانی فرض ہی نہیں وہ غیر جو تمکو اپنے سے نکالتے ہیں اور کافر قرار دیتے ہیں وہ تو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے ساتھ شامل ہوں۔ تو تمہیں کیا ضرورت ہے کہ اون کے ساتھ شامل ہو خدا پر توکل کرو۔

مکان اور تجارتی مال پر زکوۃ ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ مکان خواہ کتنے ہزار روپے کا ہو اوس پر زکوۃ نہیں اگر کرایہ پر چلتا ہو تو آمد پر زکوۃ ہے ایسا ہی تجارتی مال پر جو مکان میں رکھا ہے زکوۃ نہیں حضرت عمرؓ ماہ کے بعد حساب کر لیا کرتے تھے اور روپیہ پر زکوۃ لگائی جاتی تھی۔

گجرانوالہ۔ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء۔ گرروکل گوجرانوالہ کے ناظم نے حضرت کے خدمت میں ایک درخواست بھیجی ہے کہ ماہ مارچ میں ہمارا سالانہ جلسہ ہوگا اور اوس میں شمالی ہندوستان کے ہر مذہب ملت کے لوگوں کو بلایا ہے کہ ایک مذہبی کانفرنس میں شامل ہوں اس پر آپ بھی تشریف لاویں حضرت نے فرمایا کہ اون کو جواب لکھا جاوے۔ کہ چونکہ آپ نے وقت صرف نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے جو کہ بہت ہی تھوڑا ہے اسواسطے ہم اس میں شامل نہیں ہو سکتے مذہب ایک اہم امر ہے جبکہ دنیوی ضرورتوں کے لیکچر کئی کئی گھنٹوں میں ختم ہوتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مذہب کی ایسی بے قدری کی جاوے۔ ہاں اگر آپ ہمارے واسطے وقت تین گھنٹہ کم از کم مقرر کریں تو ہم اپنا ایک مضمون لکھ کر اس کے پڑھنے کیواسطے اپنا آدمی بھیج سکتے ہیں۔

ادب رسول ۱۱ فروری ۱۹۰۷ء ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا تھا مگر خواب میں حضرت رسول کریم صلعم نے مجھے منع کیا ہے اس کی کیا تعبیر ہے فرمایا کہ ممکن ہے کہ اس کی تعبیر خواہ کچھ اور ہی ہو لیکن طریق ادب یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جو کچھ فرمایا ہے۔ اسی پر عمل کیا جاوے۔

قبر میں سوال و جواب۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قبر میں سوال و جواب روح سے ہوتا ہے یا جسم میں وہ روح ڈالا جاتا ہے۔ فرمایا۔ اس پر ایمان لانا چاہیئے کہ قبر میں انسان سے سوال و جواب ہوتا ہے۔ لیکن اوس کی تفصیل اور کیفیت کو خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ یہ معاملہ انسان کا خدا کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے پھر قبر کا لفظ بھی وسیع ہے۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اوس کی حالت بعد الموت میں جہاں خدا اوسکو رکھتا ہے وہی قبر ہے خواہ دریا میں غرق ہو جاوے

گائے کا فساد

گائے کا فساد بھی بہت پرانا چلا آتا ہے۔ قدیم مصری باشندے بھی گائے کی پرستش کیا کرتے تھے۔ غالباً انہی کی شاگردی مین ہمارے ملک کے ہندون نے بھی گائے کو ماتا بناکر اس کی پرستش شروع کی۔ سکھون کے راج مین تو گائے کی خاطر مسلمانون پر جو کچھ مصیبتین وارد ہوا کرتی تھین ان کا زمانہ خدا کے فضل سے گذر چکا ہے۔ لیکن برٹش راج مین بھی بعض ہندو گائے کی وجہ سے ملک مین بدامنی پھیلانے کا ذریعہ تلاش کرتے رہتے ہین اور نادان نہین سمجھتے۔ کہ یہ ایک مذہبی بات ہے۔ کسی شخص کو مناسب نہین۔ کہ اپنے مذہبی عقائد دوسرے سے زبردستی منوائے۔ ہندو لوگ اگر گائے کو پوتر۔ پاک۔ دیوی۔ ماتا۔ اور بیل کو دیوتا اور پتا مانتے ہین۔ تو مسلمانون کو اس سے کچھ تعرض نہین وہ اس کی پوجا کرین۔ اس کا پیشاب پئین۔ اس کا گوبر کہائین۔ جو جی چاہے سو کرین۔ مسلمان ان کا ہاتھ نہین پکڑتے۔ ہان تقریر اور تحریر سے سمجھاتے ہین۔ ماننا نہ ماننا ان کا اختیار۔ ایسا ہی مسلمانون کے مذہب مین اس کا ذبح کرنا ضروری ہے اور اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ مذہب اسلام تمام غیر معبودون کی پرستش کو دنیا سے مٹا کر توحید کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ سو جب مسلمان اپنی زرخرید چیز کو اپنے مذہب کے مطابق اور حکومت وقت کے قانون کی اجازت سے استعمال کرتے ہین۔ تو ہندون کا آمادہ بہ شر ہونا بہت نامناسب امر ہے۔ ہمنے مانا کہ ہندون کے نزدیک گائے کا ذبح کرنا سخت گناہ ہے اور گو اس کے مرجانے پر وہ اسے چوہڑے چمارون کے ہی سپرد کرتے ہین اور اس کی کھال کے چمڑے سے جوتیان بنواکر پہنتے ہین۔ تاہم ہم مان لیتے ہین کہ وہ ان کی ماتا ہے اور اس کا ذبح کرنا اون کے نزدیک بڑا پاپ ہے۔ لیکن یہ پاپ وہ لوگ کرتے ہین جن کو پہلے ہی سے ملیچھ اور پاپی قرار دیتے ہین۔ خواہ وہ فرنگی انگریز ہون۔ خواہ ہندوستان کے مسلمان ہون۔ پس ایک شخص جو بہرحال ان کے نزدیک کتی پاپ نہین اگر اس کے پاپون مین ایک پاپ اور بھی بڑھ گیا۔ تو اس سے ہندون کا کیا نقصان ہے تعجب ہے کہ ایسے فسادون کے بڑھانے مین بت پرست ہندون سے بھی زیادہ وہ لوگ حصہ لیتے ہین۔ جو اپنے آپ کو بت پرستی کے دشمن اور آریہ کہتے ہین۔ یہہ تو ظاہر ہے کہ نئی آریہ تو ایک پولیٹیکل کمیٹی ہے۔ جس کو مذہبی پاکیزگی سے کچھ تعلق نہین چنانچہ امرتسر کے سنہری مندر سے جب بتون کو نکالا گیا۔ تو ان کے پوجاریون سے بڑھ کر خود آریون نے بتون کی تائید کی

لیکن ان کو مناسب نہین کہ ملک کے اندر پولیٹیکل حقوق حاصل کرنے کیواسطے ایسے طریق اختیار کرین جو سراسر بدامنی کے پھیلانے کا موجب ہون اور حکام وقت کو بھی تکلیف مین ڈالین۔ آریون اور ہندون کو چاہئے۔ کہ اگر وہ گورنمنٹ کے سامنے اپنی بہادری کا زور ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ تو اس کے واسطے اور وسائل اختیار کرین۔ خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی معاملات مین دخل نہ دین۔ دہلی مین گائے کا گوشت عام طور پر کھلے بازارون مین فروخت ہوتا ہے اور ہندو صاحبان نے کبھی اس پر کوئی اعتراض نہین کیا بلکہ ان بازارون مین بخوشی چلتے پھرتے اور اپنا کام کاج کرتے ہین۔ یہہ فقط ایک عادت کی بات ہے اور یہی سبب ہے کہ دہلی مین گائے کشی کے سبب سے کبھی فساد نہین ہوتا۔ اگر گورنمنٹ اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اور پنجاب ہندوستان کے دوسرے شہرون مین بھی گائے کے گوشت کی فروخت کے واسطے ایسا ہی عام انتظام کر دے۔ تو امید کی جاسکتی ہے کہ گائے کا فساد ہمیشہ کیواسطے ہندوستان سے اٹھ جاوے اور گورنمنٹ کو اس پہلو سے کوئی خطرہ باقی نہ رہے کہ ممکن ہے۔ کہ بعض شرپسند لوگ ابتدا مین کچھ چون وچرا کرین مگر جلدی وہ سمجھ جاوین گے کہ اس سے کچھ فائدہ نہین۔

ماسٹر آتما رام جی کا لیکچر حافظ آباد مین

۲۴ر جنوری ۱۹۰۷ء کو بوقت شام

ماسٹر آتما رام جی نے حافظ آباد مین لیکچر دیا اور ویدک دھرم کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے عجیب چالین چلین معلوم نہین۔ آریہ مہاشئون کو یہہ کیسی دھت پڑ گئی ہے کہ خواہ مخواہ تمام دینی اور دنیوی امور کمالات کا منبع وید کو ثابت کرنے کے درپے ہوگئے ہین حالانکہ ہر ایک انسان کی عقل اس بات کو جانتی ہے کہ وید توحید کے نام سے بھی نفور اور اگنی اندر وایو۔ وغیرہ عناصر کی ستائش سے بھرپور ہے اور ویدون کی نسبت محققین فرنگ کی جو رائے مہاتما منشی رام جی نے اخبار ست دھرم پرچارک مین درج کی ہے۔ کہ وید ہند کے قدیم جاہل گڈریون کے گیت ہین بالکل ٹھیک ہے۔ ویدون سے توحید ڈھونڈنا چڑیا سے دودھ ڈھونڈنا ہے ویدنے جو فیضان آج تک پہونچایا ہے وہ تو یہی ہے کہ ایک عالم کو ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کا پرستار بنایا ہے جتنے جل پرست۔ سورج پرست۔ آتش پرست۔ وام مارگ

ناستک۔ ویدانتی۔ شونشک۔ پرست ہین وہ سب وید کے منترون کی برکت سے قائم ہوئے ہین اور ویدون ہی کی سہاتیا سے ان کی زندگی ہے۔ ایسی گمراہ کنندہ کتاب سے روحانی وجسمانی کمالات تلاش کرنا بید سے ثمر ڈھونڈنا ہے۔ ہندو جہالت کے گڑھے تو عمیق مین پڑے تھے کہ آفتاب اسلام ضیا افگن ہوا۔ مسلمانون کی عملداری مین تعلیم پاکر بعض تو شعار اسلام اختیار کر بیٹھے باقی جو اپنی گندی زندگی کو چھوڑنا نہین چاہتے تھے انہون نے منصوبہ بازی سے ویدکو توحید کا مخزن اور جامع جمیع کمالات ثابت کرنے کی کوشش شروع کی۔ تا لوگ تعلیم یافتہ ہوکر اس پیر لاالعقل (وید) سے روگردان نہ ہوجائین لیکن جب اصلیت ہی ندارد ہو۔ تو زبانی گپ شپ سے کیا بن سکتا ہے۔ باوجود اتنی جدوجہد کے کوئی آریہ ویدون کا جاننے والا اور اس کو رکھ دھننے کو سمجھنے والا نظر نہین آتا۔ سوامی جی خود ویدون کا ترجمہ مکمل نہ کر سکے۔ باوجودیکہ استعارے اور تشبیہون سے پل باندھ دئے۔ لیکن جھوٹھ کا پل کیونکر بندھ سکتا ہے ویدون سے بت پرستی کا قشقہ مٹانے کے لئے بہت سے طرح ہاتھ پاؤن مارے لیکن یہہ پختہ داغ مٹ نہ سکا۔ اس لئے جب ویدون کے لفظی ترجمہ کا ذکر چھڑتا ہے تو آریون کی جان جاتی ہے۔ خیر ماسٹر جی کے لیکچر کی دھوم دھام مجھے کشان کشان لیگئی مین سمجھتا تہا کہ شاید ماسٹر جی ویدکی کوئی خوبی بیان کرین گے لیکن خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم۔ ماسٹر جی نے اپنی عادت کے بموجب وہی پدرم سلطان بود کی کہانی شروع کردی اور اثنائے لیکچر مین اسلام پر مندرجہ ذیل وار کئے۔

(۱) سورۂ فاتحہ وید کا ترجمہ ہے۔ (۲) نماز نمس سکار سے بنا ہے (۳) الٓمٓ اوم سے بنا ہے (۴) آریہ عرب مین جاتے تھے اور وہان ویدون کی اشاعت کرتے تھے۔ اب ان چارون لافون کا جواب عرض ہے۔

جب تمام دنیا پر واضح ہوچکا ہے کہ ویدون مین ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کی پرستش کے سوا اور کچھ نہین اور جو بددعائین ویدون مین درج ہین وہ بھی چرواہون کی مانگی ہوئی ہین جنھون نے گیت گا گا کر وید بنا ڈالے۔ اور وہ بھی اندر کو سوم رس کی رشوت دے دے کر۔ تو پھر سورہ فاتحہ ایسی جامع کمالات دعا کا مفہوم ویدون سے تلاش کرنا بادیہائی ہرزہ درائی سے زیادہ کیا وقعت رکھتا ہے اور سورہ فاتحہ کے ایک ایک معنی تو تمہارے مسلمات کے خلاف ہین۔ پھر کیا اس پر اعتراض کرنیوالے پاجی ہی تھے۔ ماسٹر جی نے جو وید منتر پیش کیا ہے وہ سراسر اگنی کی تعریف سے لبریز ہے۔ افسوس اس کے کہنے سے

ماسٹر جی کو شرم نہ آئی۔

(۲) (نماز نمسکار سے بنا ہے) بھلے مانس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ نماز اسلامی اصطلاح نہیں ہے۔ مسلمانوں کی مقدس مذہبی زبان عربی ہے اور اسلامی اصطلاح میں عبادت کے لئے لفظ صلوٰۃ مقرر ہے نہ کہ نماز۔ تو اس واقفیت پر لیڈری کا دعوے حیرت کا مقام ہے۔

(۳) (الٓمٓ۔ اوم سے بنا ہے) عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل۔ چھچھوندر کے سر پہ چنبیلی کا تیل۔ اوم کی نسبت تمہاری کتب مقدسہ تو یہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے کے لئے منتر کی ابتدائی سُر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے تین دیوتا مراد ہیں جن کی تمام ہندو پرستش کرتے ہیں اور الٓمٓ تو انا اللہ اعلم کا مخفف ہے۔ پس چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اور مسلمان تو الف لام میم کر کے بولتے ہیں نہ کہ الم۔ نیز قرآن مجید میں تو اس کے سوا اور بھی بہت سے مقطعات ہیں۔ جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ الٓمٓرٰ وغیرہ۔ پھر اندریں صورت اگر سرقہ کا اشتباہ ہو سکتا ہے تو آریوں پر۔ جو کہ قلیل البضاعت ہیں سب بھلے مانس کوئی قاعدہ تو بتایا ہوتا۔ جس سے سنسکرت الفاظ عربی کا جامہ پہن سکتے ہوں۔ نری بکواس سے کیا حاصل۔ اور سنسکرت تو ژندی سے بنی ہے اور وید وساتیر سے چرائے ہوئے ہیں اور اس کا ثبوت بھی ظاہر ہے کیونکہ ہند کے آریہ پہلے ژندی بزرگوں کی نسل سے ہیں۔ جو پہلے وسط ایشیا میں رہتے تھے۔ بعد میں کچھ تو ہند میں چلے آئے کچھ یوروپ کو چلے گئے۔ کچھ نزدیک ہی ایران میں مسکن گزین ہوئے۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ تمام محققین اس پر متفق ہیں اور جو پوپ نے ویدوں کی قدامت کا ڈھکوسلا اپنے تراشا ہے۔ اگر بفرض محال ایسے مان بھی لیں تو بھی ژندیوں کی قدامت کے سامنے ہیچ ہے اور ان کی قدامت ان کی مذہبی کتابوں سے ثابت ہے۔ لیکن آریوں کے پاس اپنی گپ کی کوئی دلیل نہیں۔

(۴) یہ دعویٰ کہ قدیم ہندو غیر ملکوں میں جا کر تبلیغ دیا کرتے تھے۔ ایسا لغو ہے کہ اس پر بے اختیار ہنسی آتی ہے بھلا جن کی مذہبی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہو کہ کوہ ہمالہ سے آگے دنیا ہی ندارد ہے اور سمندر میں جہاز پر چڑھنے والا پاپی ہوتا ہے۔ ان کا غیر ملکوں میں جانا معلوم۔ اور ویدوں کو تو اپنے گھر میں بھی شائع ہونا نصیب نہیں ہوا برہمن اس طرح چھپاتے تھے جس طرح مداری اپنے جھوٹن ٹھوں کو۔ اپنے سوا کسی اور کو وید پڑھنے نہیں دیتے تھے ان کی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے کہ لوگوں سے اگر کوئی شودر وید پڑھے تو اس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہیئے اور اگر سُنے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلوا کر ڈالدینا چاہیئے بھلا جہاں اپنے گھر میں ایسا بخل ہو وہاں غیروں سے نفرت کا کیا حال ہوگا اور کیا وہ احمق تھے۔ کہ وید مسلمانوں کو دکھا کر جگ ہنسائی کراتے۔ ہاں ایک بات آپ سے بھی رہ گئی ہے آپ نے کہنا تھا کہ سورۃ بقر تمام ویدوں سے لی گئی ہے۔ کیونکہ ویدوں سے گاؤکشی ثابت ہے۔ قدیم ہندو گائے کی قربانی کرتے اور اس کا گوشت ہون میں ڈالتے تھے۔ بلکہ مردہ کے ساتھ گائے کا گوشت دفن کرتے تھے اور اسے اس کی نجات کا باعث سمجھتے تھے۔ اس لئے تو سوامی جی نے بھی گائے کی قربانی جائز ٹھہرائی تھی لیکن جب ہندو ناراض ہوئے تو اس سے منکر ہو گئے۔ تاہم نیل گائے کا مارنا اب تک ان کی کتابوں سے ثابت ہے۔ اُمید ہے کہ ماسٹر صاحب اپنے آئندہ لیکچروں میں اس بات پر بھی روشنی ڈالیں گے اور یوں سارے قرآن کو روانی طبع سے اپنا بنا لیں گے۔

خاکسار اللہ دتا احمدی از حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

سعد اللہ لدھیانوی نمبر ا

عجب شان کبریائی یاد آئی ہے جبکہ مخالفوں کی کل تحریرات کو ترتیب دیکر ایک ہی مقصد کے متعلق مختلف مضامین کو یکجائی طور پر دیکھا جاتا ہے۔ میری نظر کے سامنے اس وقت اس قسم اس کی بہت سی نظیریں ہیں کہ ہمارے متعلق ایک ہی مضمون پر مختلف مخالفوں نے قلم اُوٹھایا ہے۔ لیکن ان کی طرز استدلال میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ سب سے زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے کہ اپنے استدلال کے غلط ثابت ہونے پر ان میں سے کوئی بھی ایسا سعید نہیں دیکھا جس نے فائدہ اُوٹھایا ہو نمونہ کے طور پر ایک آیت قطع وتین ہے۔ اگر اس کی بابت مخالفوں کی مختلف تحریرات کو جمع کر کے مقابلہ کیا جاوے۔ تو عجیب اختلاف نظر آتا ہے۔

ایک گروہ وہ ہے جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس کا مفہوم کسی زمانہ کے لئے صادق تھا اب نہیں رہا۔ چنانچہ اسی گروہ کے کسی مُلّاں نے ایک رسالہ قطع وتین لکھکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ آیت صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے صادق تھی۔ اب نعوذ باللہ فضول ہے۔ اسی گروہ میں سے دہلی کا ایک مُنہ زور ایڈیٹر اخبار بھی ہے۔ جس نے حضرت صاحب کی مخالفت میں اسی آیت سے اپنی صداقت کا استدلال کرنے کی مخالفت میں یہاں تک لکھدیا کہ یہ استدلال ہی درست نہیں۔ میں نے اس شخص کے لغویات کا جواب اسے مناسب موقع پر خاطرخواہ دیدیا ہے اس وجہ سے اس جگہ اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس گروہ کے مقابلہ میں ایک دوسرا گروہ بھی ہے جس نے حضرت صاحب کی صداقت کی آزمائش کے لئے اس آیت کو ہی پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اپنی اس استدلال کے باوجود کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ ان میں سے پہلا شخص مولوی محمد جعفر تھانیسری متوفی مولف تائید آسمانی تھا اور دوسرا سعد اللہ لدھیانوی۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی مولوی اس قسم کے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں صرف سعد اللہ کی نسبت بحث کرنی ہے۔ جس کی موت کی بابت بدر مورخہ ۱۰ جنوری میں احباب حالات پڑھ چکے ہیں اور جو اس بارہ میں قطع وتین حضرت صاحب کی صداقت کے لئے خود اپنی تصانیف میں پیش کر چکا ہے۔ چنانچہ شہاب ثاقب بر مسیح کاذب" مطبوعہ مطبع نرائن کاری لدھیانہ کے صفحہ ۲۴ پر وہ لکھتا ہے۔

اخذ میین وقطع وتین است بہر تو۔ بیرونقی سلسلہائے مزدوری۔ اکنون باصلاح شما مش ابتلا است۔ اخسر شوی بحشر و بایں دار خاسری۔ اور پھر اس پر حاشیہ اس طرح سے نثر میں چڑھایا ہے" مرزا کے حق میں ہے۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل الاٰیۃ۔ اور اس بیرونقی کی شکایت پردہ میں ہو بھی رہی ہے چنانچہ بعض مُرید کہتے ہیں یہ زمانہ ابتلا ہے بزرگوں پر آیا ہی کرتا ہے" پھر ایک اور شعر لکھتا ہے"۔

"تو جہان جائیگا ذلت پائیگا اور ہوگا ابھی ہے افکار کیا"

غرض اس آیت سے استدلال کرنے میں اس شخص کا مسلک دوسروں سے علیحدہ تھا۔ لیکن عبرتناک امر یہ ہے کہ ضد و عناد نے اس کو ذرا موقع نہ دیا۔ کہ سوچتا اور سمجھتا۔ قبولیت و کامیابی کے ہزارہا نشانات اُس نے دیکھے اور کچھ فائدہ نہ اُوٹھایا۔

اب نہایت ہی غور طلب یہ بات ہے کہ اس کی آرزو کیا تھی۔ جو وہ حسرت کے ساتھ اپنے دل میں لے گیا اور ولی اللہ کے مقابلہ کرنے کی وجہ سے نامراد مرا۔ چنانچہ اسے مذکورہ بالا رسالہ میں "مناجات بقاضی الحاجات" کی سرخی سے مفصلہ ذیل اشعار لکھے ہیں۔

جگر گوشہا دادی آبے نیاز۔ نلے چند ازانہا گرفتی تو باز
دل من بہ نعم البدل شاد کن۔ بلطف از غم و غصہ آزاد کن
زازواج و اولادم آذلمنن۔ بود ہر یکے قرۃ العین من

بفضلت بود حزب اہل التقی ۔ من بندہ آں حزب را پیشوا
براہ تو از صدق پویاں بدند ۔ ہمہ باقیٔ صالح من شوند
جگر پارہا ئے کہ رفتند پیش ۔ ز ہجر ئے شان دلم ریش ریش الخ

ان مذکورہ بالا الفاظ پر کچھ زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے ۔ اوس کی آرزو اور دلی جذبات کا اون سے پورا ہونا اندازہ ہو سکتا ہے ۔ یہ تحریر ۱۳۰۸ھ کی ہے اِس سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ جس غم و اندوہ کا نقشہ اس نے اس مناجات مین کھینچا ہے اِس کے بعد سولہ برس کی دراز مدت تک کس قدر مناجاتین کی ہون گی ۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ خدا کے برگزیدہ رسول کی مخالفت و رعناد مین بھی اُوس نے کوئی دقیقہ اُوٹھا نہیں رکھا ۔ سخت سے سخت اور ناپاک سے ناپاک الفاظ جو کوئی شخص استعمال کر سکتا ہے وہ اس ناخدا ترس نے حضرت علیہ السلام کی شان والا مین استعمال کئے ۔ "نظم حقانی مسمی بہ اسرار کادیانی" میں "اخنس تباہ کار اور خانہ خراب" جیسے الفاظ بھی استعمال کئے ۔ جس کا نتیجہ یہہ ہُوا کہ وہ خود تباہ کار اور خانہ خراب ثابت ہوا اور اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کا فتویٰ اُس کے حق میں آلہی عدالت سے صادر ہُوا جس سے باوجود مناجاتوں کے بھی وہ نہ بچ سکا اور اپنی تمام آرزوں کو نامرادی کے ساتھ دل ہی میں لیگیا ۔ میرا ارادہ ہے کہ اوس کی تمام تحریرات پر اسی طرح سے ریویو کر کے دکھلا دوں ۔ کیا عجب ہے کوئی نیک باطن اس سے عبرت حاصل کرے اگر مجھے موقعہ ملا ۔ تو اس کے پورا کرنے کی انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گا ۔

عبد العزیز احمدی ۔ دہلوی ۔ از گوجرانوالہ

وصیت ۱۰۸

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

(۱) مین مسمی عبد العزیز ولد نبی بخش قوم ککے زئی سکنہ ایمن آباد تحصیل و ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ جون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مُرید اور پیرو ہون ۔ مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے ۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے ۔

میں اون ہدایات کا جو اوس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط کا بھی پابند رہون گا ۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا ایسا ہی میرے ورثاء میرے مرنے کے بعد اون تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے ۔

(۴) اِس وقت سوائے تنخواہ سرکاری کے جو فی الحال مجھے مبلغ معہ ۱۲۷ روپیہ ماہوار ملتے ہین ۔ اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے اِس واسطے میں موجودگی آمدنی کا دسوان ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۱۲ روپیہ ماہ بماہ دیتا رہون گا

(۵) میں اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد اگر مین کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے ، کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے ۔ اور انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اِس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور رہے ۔ مین ایسی جائیداد کی انجمن مذکور کو اطلاع وقتاً فوقتاً دیتا رہون گا ۔

(۶) مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون ۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہونچائی جاوے ۔ اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون اِن اخراجات کی متکفل میری یہہ وصیت کردہ جائیداد جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم یا پنجم مین کیا ہے ۔ ہرگز نہین ان اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دُوں گا ۔ اور اگر اِن اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی ۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہوگی اِن اخراجات کی متکفل ہوگی ۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے ۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور ضروری جائز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

(۸) یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین ۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے ۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی ۔ لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے بلکہ امانت کے طور کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے ۔

یہہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کیا جا چکا ہوگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثاء کو نہوگا ۔ بلکہ مجلس کو ہوگا ۔

الراقم

موصی عبد العزیز ایمن آبادی حال مقیم قادیان ضلع گورداسپور

مورخہ ۸ جون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۲ جون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

ضیاء اللہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۲ جون ۱۹۰۶ء

وصیت نمبر ۱۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ محمد علی ولد حافظ فتح الدین قوم ارائین ساکن قادیان ضلع گورداسپور
ایڈیٹر و مینجر ریویو آف ریلیجنز و سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان دارالامان
۱۔ میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی رضامندی اور خوشی
سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے
کے بعد اس پر عمل ہو۔

۲۔ میں نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس
قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام نے
۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع کیا ہے اور ضمیمہ رسالہ مذکور جو حضرت
صاحب ممدوح نے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز
میں شائع کیا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ
میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفیٰ
احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اللہ تعالیٰ کی پاک کلام اور مقدس وحی
قرآن پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ایسا ہی صدق دل
سے یہ ایمان رکھتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو
اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس زمانہ میں جو آخری زمانہ ہے
دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اون کے تمام دعاوی
سچے اور منجانب اللہ ہیں۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں
کہ میں نے بچشم خود بہت سے ایسے نشانات حضرت مسیح موعود
کے مشاہدہ کئے ہیں۔ جو انسانی طاقت سے بہت بالاتر اور
اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اسلام کی صداقت پر دلائل قاطع ہیں
ربّ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔ میں یہ بھی
اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ میں اون
تمام ہدایات و وصایا کا پابند رہوں گا۔ وما توفیقی الّا
باللّٰہ العظیم۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے
رسالہ الوصیت یا اس کے ضمیمہ میں شائع ہو چکے ہیں یا آیندہ
شائع ہوں گے یا آیندہ اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ
قادیان کی طرف سے شائع ہوں گے یا شائع ہو چکے ہیں نیز
معاملہ وصیت ہذا میں میرے تمام ورثا بھی ان قواعد و ہدایات
مذکورہ بالا کے پابند رہینگے۔

آج کی تاریخ جو ۶ رجون ۱۹۰۶ء ہے۔ میں یہ وصیت کرتا
ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد میری منقولہ
یا غیر منقولہ ہو۔ جس کو صدر انجمن احمدیہ یا کوئی کمیٹی انجمن مذکور
کے میرا متروکہ قرار دے۔ ایسے دو حصوں پر تقسیم کیا جاوے
یعنی ایک وہ جائیداد جو میں نے اس آمدنی سے پیدا کی ہے
یا کروں۔ جو صدر انجمن احمدیہ یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی مفوضہ
کام کے عوض میں مجھے بطور حق الخدمت اس سلسلہ یا انجمن
مذکور یا اوس کی کسی شاخ یا کمیٹی کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔
پس ایسی کل جائیداد کو میری ذاتی جائیداد تصور نہ کیا جائے بلکہ
اسے سلسلہ احمدیہ یا صدر انجمن احمدیہ کی جائیداد ہی سمجھا جائے
اس میں میرے کسی وارث کا کوئی حق نہ ہوگا۔ ہاں اگر میری دوسری قسم
کی جائیداد سے جس کا ذکر میں آگے کرتا ہوں میرا کوئی قرضہ ادا
نہ ہو سکے۔ یا تجہیز یا تکفین کے اخراجات ادا نہ ہو سکیں یا میری
دوسری قسم کی کوئی جائیداد مطلق ثابت نہ ہو تو ایسا قرضہ اور
اخراجات مذکورہ بالا میری اس جائیداد قسم اول سے ہی ادا کئے
جاویں۔ دوسری قسم جائیداد کی وہ ہوگی۔ جو مجھے کسی اور طرح
سے حاصل ہو۔ یا میں نے کسی اور طرح سے پیدا کی ہو۔ اس
جائیداد میں سے اول اگر کوئی قرضہ میرے ذمہ ثابت ہو تو وہ ادا
کیا جاوے۔ اور ایسا ہی میری تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا
کئے جاویں۔ اس کے بعد جو کچھ رہے اس میں سے ایک تہائی انجمن صدر احمدیہ
کو دیا جاوے۔ اور دو تہائی حسب حصص شرعی میرے ورثا میں تقسیم
کی جاوے۔ اس کل جائیداد کے متعلق جو اول یا قسم ثانی سے
صدر انجمن احمدیہ کو میرے متروکہ میں سے حسب وصیت ہذا ملے انجمن
مذکور کو کامل اختیار ہوگا کہ جسطرح چاہے اس کو تصرف میں لاوے
نیز اس وصیت کے مطابق عمل کرنے کے لئے بھی میں صدر انجمن
احمدیہ کو ہی اختیار دیتا ہوں یعنی انجمن مذکور ہی اس امر کا فیصلہ
کریگی کہ کونسی جائیداد میری کس قسم کی ہے۔ اور اس میں اس کی
رائے قطعی ہوگی۔ نہ میرے کسی وارث کی۔ اور ایسا ہی تقسیم
حصص بھی انجمن ہی کریگی۔ ہاں انجمن ہذا کو اختیار ہوگا کہ اپنی
طرف سے ان امور کے تصفیہ کیلئے ایک یا زیادہ اشخاص کو یا کسی کمیٹی
کو مقرر کردے اور ایسا ہی میری تجہیز اور تکفین کا انتظام بھی صدر انجمن
احمدیہ ہی کریگی اور جہاں چاہے دفن کرے اس کا اثر وصیت ہذا
کے کسی حصہ پر نہ ہوگا۔ فقط مورخہ ۶ رجون ۱۹۰۶ء

العبد محمد علی بقلم خود
گواہ شد۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔
گواہ شد۔ خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم بقلم خود ۶ رجون ۱۹۰۶ء

وصیت نمبر ۱۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ شیخ رحمت اللہ ولد شیخ عبد الکریم صاحب قوم شیخ قانونگوئی
ساکن گجرات حال لاہور۔ شملہ کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس
خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ
۲۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں تا کہ
میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو میں سچے دل سے اقرار کرتا
ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح الزمان مہدی
دوران کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور مُرید اور
پیرو ہوں۔ میں رسالہ الوصیّۃ جو حضرت مرزا صاحب ممدوح کی جانب سے
۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے پڑھ لیا ہے۔ میں اون تمام ہدایات
و ضوابط اور قواعد کا پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیّۃ کے بعد حضرت
مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن
احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر
اغراض مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں یا آیندہ شائع ہوں گے
میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط
و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند
رہینگے۔ میری جائیداد انگلش ویرہوس اسپتال لاہور و شملہ میں ہے
اور اراضی جو اسپتال وہال روڈ لاہور پر شیخ محبوب علی مالک ہال ہوس
سے مشترک ہے اور جس کا میں بلا شراکت غیری واحد مالک ہوں نیز
وہ خود پیدا کردہ ہے۔ میں آج کی تاریخ اس جائیداد کے سوم حصہ
کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد مذکورۃ الصدر جو اس
وقت ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی قیمت کی ہے میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو
صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا
کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے
الگ کرے یا اوس میں شامل رہنے دے۔ یا وہ اوس کو فروخت
کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے اور
وصیت کردہ جائیداد سے فائدہ اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا
کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی
مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا
غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ
ہوگا۔ میری وصیت کردہ جائیداد کی اگر قیمت آیندہ بڑھ جاوے
تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔ میں یہ بھی وصیت کرتا
ہوں کہ اگر آج کی تاریخ سے تا انتقال میں کوئی اور جائیداد
پیدا کروں۔ تو ایسی ہر جائیداد پیدا کردہ کے متعلق بھی میری یہی
وصیت ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت
پڑھے اور اگر میں قادیان میں انتقال نہ کروں تو بپابندی قواعد انجمن
احمدیہ قادیان میری نعش دارالامان میں پہنچا کر مجلس کارپردازان
مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

العبد۔ رحمت اللہ بقلم خود
گواہ شد۔ نور الدین قادیان ضلع گورداسپور
گواہ شد۔ محمد علی قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۳ جنوری ۱۹۰۷ء نمبر ۲۹۳ محمد سلطان صاحب عـ۸
۱۳ ،، ،، ۲۶۷ مولوی امین صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۱۳۵۴ غلام قادر صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۱۳۳ غلام رسول صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۱۳۵۵ مرزا عبدالرحمن صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۲۵۰ سرفراز حسین صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۲۷۲ محمد احسن صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۱۳۵۱ عنایت اللہ صاحب عہ
۱۳ ،، ،، ۱۳۵۲ امام الدین صاحب ے
۱۳ ،، ،، محمد علی خان صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۱۳۵۶ حاجی محمد صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۱۱۳۵ علیم الدین صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۱۱۱ عطاء الٰہی صاحب ے
۱۳ ،، ،، ۹۲۴ محمد حسین خان صاحب ے
۱۵ ،، ،، ۲۳۸ حکیم نصیر دین صاحب ے
۱۵ ،، ،، سید کاظم علی صاحب عہ
۱۵ ،، ،، ۱۲۵ مولوی طالب علم عا
۱۶ ،، ،، ۳۴۲ شیخ منظور صاحب ے
۱۶ ،، ،، ۱۴۹ محمد سرفراز خان صاحب ے
۱۶ ،، ،، ۱۱۸۷ فضل الٰہی صاحب عا
۱۶ ،، ،، ۱۳۶۰ حکیم ناظم حسین صاحب ے
۱۷ ،، ،، ۱۴۶۱ جہانگیر خان صاحب ے
۱۷ ،، ،، ۱۴۶۷ اکرم الٰہی صاحب ے
۱۷ ،، ،، ۱۳۵۸ محمد سلیمان صاحب عہ
۱۷ ،، ،، ۲۹۶ منشی فیروز علی صاحب ے
۱۷ ،، ،، ۱۳۹۹ پیر محمد صاحب عا
۱۸ ،، ،، ۷۴۶ مولوی لوہٹیا خان صاحب عا
۱۸ ،، ،، ۹۳ فخر الدین صاحب ے
۱۸ ،، ،، ۱۴۶۶ سید ارادت حسین صاحب ے
۱۸ ،، ،، ۱۴۶۷ غلام محمد صاحب عہ
۱۸ ،، ،، ۲۵۷ عنایت اللہ صاحب عہ
۱۸ ،، ،، ۱۳۷۵ محمد الدین صاحب عا
۱۸ ،، ،، ۱۳۷۴ رحیم بخش صاحب عا
۱۸ ،، ،، ۱۴۶۸ راجہ شیر محمد صاحب ے
۱۹ ،، ،، ۱۴۷۲ قادر بخش صاحب عا

۱۹ جنوری ۱۹۰۷ء ۱۳۱۴ کرم الٰہی صاحب ے
۱۹ ،، ،، ۵۵۷ محمد منظور الٰہی صاحب ے
۱۹ ،، ،، ۱۳۱۷ عبد الکریم صاحب ے
۱۹ ،، ،، ۱۵۵۹ محمد عمر خان صاحب ے
۱۹ ،، ،، ۱۴۰۴ ابو نظام الدین صاحب ے
۱۹ ،، ،، ۱۴۷۷ مراد بخش صاحب ے
۲۱ ،، ،، ۱۴۲۶ بدر الدین صاحب عا
۲۱ ،، ،، ۱۴۲۸ بابو نبی بخش صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۹۸ حاکم علی صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۷۹۶ کلن خان صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۲۱۹ محمد بن فضل صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۷۴۶ طہور علی بیگ صاحب عا
۲۲ ،، ،، ۳۶۸ محمد یوسف صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۱۴۷۷ فیاض الدین صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۷۹۲ فضل دین صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۵۸۶ محمد دین صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۶۹ الٰہی بخش صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۱۳۹۶ محمد حسین صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۶۸۵ ہدایت اللہ صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۷۴۷ محمد بخش صاحب ے
۲۲ ،، ،، محمد بخش صاحب عا
۲۲ ،، ،، ۲۷۴ ملک مولا بخش صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۸۲۳ نور الدین صاحب عہ
۲۲ ،، ،، ۹۵۴ عبد الرشید خان صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۸۴۷ نور احمد صاحب عہ
۲۲ ،، ،، ۹۶۲ سید عبد الرحمان صاحب عہ
۲۲ ،، ،، ۹۴۶ احمد علی صاحب عا
۲۲ ،، ،، ۸۲۳ عبد الرحمن صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۷۴۷ نور الدین صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۸۵۷ بہادر علی صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۷۷ شاہ الدین صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۱۸۰ علی بخش صاحب عا
۲۲ ،، ،، ۱۴۰۹ نادر علی شاہ صاحب ے
۲۲ ،، ،، ۹۱۲ خدا بخش صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۳۵۲ سردار محمد عجب خان صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۴۵۲ عطاء محمد صاحب عہ
۲۳ ،، ،، ۵۳۵ ودھاوا خان صاحب عہ

۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء ۲۷۴ محمد حسین صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۷۶۵ محمد مقبول صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۸۲۷ محبوب عالم صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۱۳۰۲ نذر علی صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۱۱۵ ظفر حسین صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۷۶۹ عبد الواحد خان صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۱۴۲ عبد اللہ صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۸۰۵ محمد حسین صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۳۰ سید محمد حسین شاہ صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۱۰۱ حکیم خادم علی صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۳۳ حافظ محمد صاحب للعہ
۲۳ ،، ،، ۵۵۱ میر اکبر صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۵۵۴ فضل کریم صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۲۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۲۵ سردار احمد صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۱۴۱۸ محمد دین صاحب ے
۲۳ ،، ،، ۱۵۵ سردار غلیشاہ صاحب ے
۲۴ ،، ،، ۸۴۴ مولوی محمد علی صاحب ے
۲۴ ،، ،، ۸۰۲ گلاب خان صاحب ے
۲۴ ،، ،، ۸۵۸ ملک محمد صاحب ے
۲۴ ،، ،، ۱۴۳ گلاب خان صاحب ے
۲۴ ،، ،، ۵۹۴ خدا بخش صاحب ے
۲۴ ،، ،، ۵۹۱ سید اسد اللہ شاہ صاحب ے
۲۴ ،، ،، ۱۴۲ مولوی فضل حق صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۸۲۵ فرمان علی صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۷۴۵ عبد العزیز صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۵۴۹ مولا بخش صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۲۲۵ عبد الکریم صاحب ے
۲۵ ،، ،، عبد العزیز صاحب بابت غلام محمد صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۱۷۷ محمد عبد الواحد صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۵۱۰ محمد دین صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۱۴۱۸ ابو نظام الدین صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۶۸۶ چودھری نظام الدین صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۵۹۳ عبد الرحمان صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۵۶ شیخ نیاز احمد صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۵۹۱ صالح محمد صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۶۸۰ غلام حسن صاحب ے

۲۵ جنوری ۱۹۰۷ء ۸۵ فتح محمد خان صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۵۴ غلام احمد صاحب ے
۲۵ ،، ،، ۶۶۶ غلام رسول صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۶۷۲ محمد شفیع صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۴۷۸ محمد یحییٰ محمد یعقوب صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۸۶۴ مہر علی صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۶۰۳ عبد العظیم صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۱۴۸۳ احمد شیر خان صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۶۰۲ امیر محمد صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۸۵۴ مولوی جان محمد صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۱۴۶ مراد علی صاحب عا
۲۸ ،، ،، ۴۸۷ عبد الحق صاحب عا
۲۸ ،، ،، ۹۴۵ عمر الدین صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۲۴۴ فضل الٰہی صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۹۷۷ برکت علی صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۱۴۸۶ فیض علی صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۷۲۸ مہر الدین عمر الدین صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۵۷۱ سردار محمد ایوب صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۷۹ ولی محمد صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۹۵۷ محمد اشتاق صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۴۸۲ رسول بخش صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۸۸۶ ڈاکٹر علم الدین صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۵۲۳ چودھری حسین بخش صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۱۴۳۱ محمد جعفر خان صاحب ے
۲۸ ،، ،، ۱۲۶۳ چراغ الدین صاحب عا
۲۸ ،، ،، ۲۹۸ ماسٹر شیر محمد صاحب ے
۲۹ ،، ،، ۶۵۸ شیخ مولا بخش صاحب عہ
۲۹ ،، ،، ۲۵۱ غلام حیدر صاحب عا
۲۹ ،، ،، ۱۴۴۶ میاں اعظم صاحب ے
۲۹ ،، ،، ۵۳۶ چودھری ملا صاحب عا
۲۹ ،، ،، ۹۴۵ غلام محمد صاحب ے
۲۹ ،، ،، ۵۸۳ سید عظیم الدین صاحب ے
۲۹ ،، ،، ۶۱۵ عبد الخالق صاحب ے
۲۹ ،، ،، ۱۰۳۵ محمد فاضل صاحب ے
۲۹ ،، ،، ۷۰۸ نور الحسن صاحب ے
۲۹ ،، ،، ۱۰۸ سید عبد الرحیم صاحب ے
۲۹ ،، ،، ۷۶۷ حافظ عبد الکریم صاحب ے

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیوں کی خاص توجہ کے قابل ۔ یہہ موقعہ پھر شاید ہی ملے

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کردی اس کے دلایل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ۔ چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین ۔ اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو ۔ صرف آپ کیخاطر قیمت مین تخفیف ہے ۔	خریداران بدر سے للعہ غیر خریداران سے ۵م مجلد کی ۱۲ر زیادہ
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی ۔ اس کے دو سو صفحے ہین ۔ یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین ہے اب موقعہ ہے ۔	بے جلد — مجلد —
لغات القرآن ہر دو حصہ	ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اردو ۔ تصنیف سید عبدالحی عرب کی ۔ پسندیدہ حضرت اقدس	۶ر
باوا نانک کا مسلمان ہونا — عیسائی مذہب اور اس کی حقیقت	یہہ دونو کتابین نئی اور قابل دید ہین ۔ اور مخالفین پر حجت ۔ ضرور منگائیے	۱ر — ۱ر
الاستخلاف ۔ مصنفہ اکمل آف گولیکے	مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضات کا جوابدیا ہے نہایت مدلل	۳ر
نور الدین ۔ از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب ۔ مصنفہ حضرت اقدس	حضور کا لاہور والا لیکچر ۔ جس مین دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین ہے ضرور خریدیے	۲ر
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں کی ہین ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو ۔	۲ر
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتہم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید کتاب ہے ۔	۸ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اُن سے فایدہ پہونچے ۔ نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم ۔ ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین ۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے ۔ اسواسطے مین بخوشی ان کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر ۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان ۔ صالح ۔ خوش رو اور خوشخو عالم احمدی ہین آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے ۔ قوم وینس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت فرماوین ۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین ۔ بڑا ہی مبارک ہوگا ۔ وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوۃ مین پیشقدمی کریگا انشاء اللہ
نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ مینجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہوچکا ہو اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صرف نسخہ پر فروخت ہوگی و قیمت جلد ۲ر لیکن خریداران بدر کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

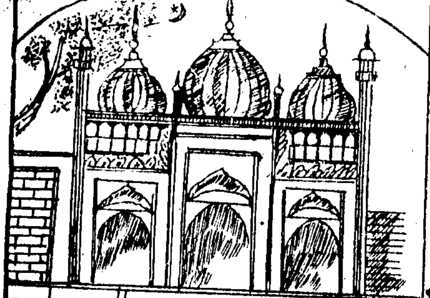

قادیان ضلع گورداسپور

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قیمت پیشگی ہے

ما بعد للعمر

بدر

BADR – QADIAN

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان

گورنمنٹ منظور

نمبر (۸)

جلد (۶)

۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ فروری سنہ ۶

بروز جمعرات

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہہ کہ جہوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھہ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پہیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چہوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازون کے اوقات مختلف شہرون مین مختلف ہو جاتے ہین اس واسطے ان کا اخبار مین درج کرنا مفید ثابت نہین ہوا۔ ان نمازون کے اوقات لکھے لئے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکہا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانونکو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کرکے اس کے مطابق دریافت کرلین اور پہر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہین کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر مین دہوپ گہڑی کے ذریعہ سے درستی معلوم ہو سکتا ہے۔

نماز ظہر کا اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر۔ دہوپ گہڑی مین ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر بڑہ جاوے۔ تو وقت ابتدائے عصر ہے دہوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ بہی یاد رہے کہ گہڑیان ریلوے ٹائم پر رکہی جاتی ہین اور وہ وقت مقامی نہین ہوتا نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشا

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہونکا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

جلد (۶) مورخہ ۷ محرم سنہ ۱۳۲۵ھ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۰۷ء نمبر (۸)

شعر و سخن

گناہ گارون کے دردِ دل کی بس ایک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضر رہِ طریقت یہی ہے ساغر جو حق نما ہے
ہر اک مخالف کے زور و طاقت کو توڑنے کا یہی ہے حربہ
یہی ہے تلوار جس سے ہر ایک دشمنِ دین کا مٹتا ہے
تمام دنیا مین تھا اندھیرا کیا تھا ظلمت نے یان بسیرا
ہوا ہے جس سے جہان روشن وہ معرفت کا یہی دیا ہے
نگاہ جن کی زمین پر تھی نہ آسمان کی جنہین خبر تھی
خدا سے اون کو بھی جا ملایا دکھائی ایسی رہ ہدا ہے
بھٹکتے پھرتے ہین راہ سے جو انہین پھر ہے یار سے ملاتا
جو ان کو گر یہ نظر رہ ہے تو پیر کیوا سے لے عصا ہے
مصیبتون سے نکالتا ہے۔ بلاؤن کو سر سے ٹالتا ہے
گلے کا تعویذ اسے بناؤ یہین یہی حکم مصطفےٰ ہے
یہ علم رُوحانی کا ہے دریا لگائے اس مین جو ایک غوطہ
تو اوس کی نظرون مین ساری دنیا فریب ہے جھوٹ ہے دغا ہے
مگر مسلمانون پہ ہے حیرت جنھون نے پائی ہے ایسی نعمت
دلون پہ چھائی ہے پھر بھی غفلت نہ یاد عقبیٰ ہے نے خدا ہے
نہین ہے کچھ دین سے کام اون کا یونہی مسلمان ہے نام انکا
ہے سخت گندہ کلام ان کا ہر ایک کام ان کا فتنہ زا ہے
زمین سے جھگڑا افلاک سے قضیہ یہان ہے شورا ور وہان شرابا
نہین ہے ایک دم بھی چین آتا خبر نہین انکو کیا ہوا ہے
یون چلتے ہین یہ اکڑ اکڑ کر کہ گویا ان کے ہین بحر اور بر
پڑے ہین ایسے سمجھ پہ پتھر کہ شرم ہے کچھ نہ کچھ حیا ہے
لڑین گے آپس مین بھائی باہم نہ ہوگا کوئی کسی کا ہمدم
مرا پیارا رسول اکرم یہ بات پہلے سے کہہ گیا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہیگا۔ نہ دین کا کوئی نام لیگا
فلک پہ ایمان جا چڑھیگا یہی ازل سے لکھا ہوا ہے
مگر خدائے رحیم و رحمان۔ جو اپنے بندون کا ہے نگہبان
جو ہے شہ جن اور انسان۔ جو سنتا ہے اور دیکھتا ہے
کریگا قدرت سے اپنی پیدا۔ وہ شخص جس کا کیا ہے وعدہ
مسیح دوران مثیل عیسےٰ۔ جو میری اُمت کا رہنما ہے
سو ساری باتین ہوئی ہین پوری نہین کوئی بھی رہی ادھوری
دلون مین اب بھی رہے جو دوری۔ قیاس مین اپنا قصور کیا ہے
پڑا عجب شور جا بجا ہے جو ہے وہ دنیا پہ ہی فدا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہا ہے نہ آنکھ مین باقی کچھ حیا ہے
مسیح دوران مثیل عیسےٰ۔ بجا ہے دنیا مین جس کا ڈنکا
خدا سے ہے پاکے حکم آیا۔ ملا اسے منصب ہدا ہے
ہے چاند و سورج نے دی گواہی۔ پڑی ہے طاعون کی تباہی
بچائے ایسے سے پھر خدا ہی۔ جو اب بھی انکار کر رہا ہے
وہ مطلع آبدار لکھون کہ جس سے حساد کا ہو دل خون
حروف کی جا گہر پروؤن۔ کہ مجھ کو کرنا یہی روا ہے
مسیح دنیا کا رہنما ہے غلام احمد ہے مصطفےٰ ہے
بروز اقطاب و انبیاء ہے۔ غرضکہ وہ نائب خدا ہے
جہان سے ایمان اٹھہ گیا تھا۔ فریب و مکاری کا تھا چرچا
فساد نے تھا جمایا ڈیرا۔ وہ نقشہ اس نے اُلٹ دیا ہے
اسی کے دم سے مُوا ہے آتھم۔ اسی نے لیکھو کیا ہے بیدم
اسی کا دنیا مین آج ہے چرچہ۔ ہما کے بازو پر اڑ رہا ہے
اسی کی تلوار خون چکان نے۔ کیا قصوری کو ٹکڑے ٹکڑے
یہ زلزلہ بار بار آکے۔ اسی کی تصدیق کر رہا ہے
جمایا طاعون نے ایسا ڈیرا۔ ستون اس کا نہ پھر اکھیڑا
دیا ہے خلقت کو وہ تریڑا کہ اپنی جان سے ہوئی خفا ہے
مقابلہ مین جو تیرے آیا۔ نہ خالی بچکر کبھی بھی لوٹا
عروج یہ دیکھہ کر مسیحا۔ جو تیرا حاسد ہے جل رہا ہے
خدا نے لاکھون نشان دکھائے۔ نہ پھر بھی ایمان لوگ لائے
عذاب کے منتظر ہین ہائے۔ نہین جو بدبختی تو یہ کیا ہے
صبا[1] تیرا جو وہان گزر ہو۔ تو اتنا پیغام میرا دیجو
اگرچہ تکلیف ہوگی تجھ کو۔ یہ کام یہ بھی ثواب کا ہے
کہ اے مثیل مسیح و عیسےٰ۔ ہون سخت محتاج مین دعا کا
خدا تری سے ہے قبول کرنا۔ کہ تو اس اُمت کا ناخدا ہے
خدا سے میری یہ شفاعت۔ کہ علم و نور و ہدا کی دولت
کرم سے اپنے کرے عنایت۔ مجھے مری اتنی التجا ہے
رہ خدا مین یہ جان فدا ہو۔ دل عشق احمد مین مبتلا ہو
اسی پہ ہی میرا خاتمہ ہو۔ یہی میرے دل کا مدعا ہے
نہین ہے محمود فکر اس کا۔ کہ یہ اثر کس قدر کرے گا
سخن کہ جو دل سے ہے نکلتا[2] وہ دل پہ ہی جا کے بیٹھتا ہے

[1] صبا بمعنے جذب دل [2] ترجمہ سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

ریویو

جنٹلمین ڈائری مجلد۔ جس مین ہر دن کے واسطے ایک صفحہ علیحدہ رکھا گیا ہے اور ہر صفحے پر تاریخ عربی انگریزی ہندی بکرمی اور بدہی دیگئی ہے اور ہر صفحے کے سر پر عمدہ ضرب المثال لکھی گئی ہے۔ عمدہ چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور ۸ ر آنے کی قیمت مین بھائی دیا سنگہ اینڈ سنز بک مرچنٹ لوہاری گیٹ لاہور سے مل سکتی ہے۔

پھول۔ مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب پھولون کے اقسام اون کے لاطینی ہندوستانی اور انگریزی نامون کے بیان کرنے اور ہر ایک پھول کے متعلق موسم کاشت طریق کاشت اور عام کیفیت کے بیان کرنے مین مصنف نے نہایت محنت کے ساتھہ ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو کہ ۲۷۵ صفحے مین ختم ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب سلسلہ تعلیم کی کتابون کے مطابق رکھا گیا ہے پھولون کو نقصان دینے والے موذی کیڑون کا اور اون سے بچنے کا اور آلات کا۔ گملون کے رکھنے کا۔ قلمین لگانے کا۔ کھاد و آبپاشی کا غرض ایک باغ کے متعلق تمام ضروری اور مفید باتون کا اوس مین ذکر کیا گیا ہے۔ ہر ایک زمیندار اور باغ کے مالک کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری مفید ہوگا یہہ کتاب بقیمت ایک روپیہ امپیریل بک ڈپو سے مل سکتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

غلام محمد صاحب گکہڑ مہاران۔ رعیہ سیالکوٹ
نصر الدین و اللہ نور محمد صاحب۔ غزنی پور۔ ضلع گورداسپور
مختار احمد صاحب " " " " "
مبارک الدین صاحب " " " " "
کریم بخش صاحب " " " " "
اللہ داد صاحب " " " " "
عبد العزیز صاحب " " " " "
رحمت بی بی " " " " "
احمد بی بی " " " " "
عائشہ بی بی " " " " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ شعر و سخن بسلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ و ۵۔ ڈائری
صفحہ ۶۔ حضرت مسیح موعود کا خط بنام شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری
صفحہ ۷۔ ۸۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۹۔ ۱۰۔ جاگو جاگو خالصہ نیند نہ کرو پیار
صفحہ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ وصیتیں
صفحہ ۱۴۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵۔ فروری ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ من ذا الذی ھو اسعد منک

ترجمہ۔ وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادتمند ہے

۲۔ ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔

۱۶ فروری ۱۹۰۷ء۔ ۳۔ ویل لکل ھمزۃ لمزۃ

ترجمہ۔ ہر ایک چغلخور اور عیب گیر پر لعنت ہے۔

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ کل الفتح بعدہ

ترجمہ۔ سب فتح اس کے بعد ہے

۲۔ مظھر الحق والعلا۔ کان اللہ نزل من السماء

ترجمہ۔ وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُتریگا یعنے ایک نشان ظاہر ہوگا۔ جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔

۲۰۔ فروری ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم

ترجمہ۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کرونگا

۲۔ پیس پاشدہ ہجوم

۳۔ (اڑھائی بجے بعد آدھی رات) افسوس ناک خبر آئی ہے۔

فرمایا۔ اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن بعد بیداری ہوا۔ الہام ہی شاید اس کے متعلق ہو۔

۴۔ بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔ فرمایا۔ معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔

ایہا الاحباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واسطے سہولت اور درستی کاغذات کے فارمہائے وصیت از سر نو چھپوائی گئی ہیں لہذا نمبر چہارم کے تحت میں صرف مضمون یا خلاصہ مضمون وصیت کا جس حقیقت منقولہ یا غیر منقولہ کی نسبت موصی کو وصیت کرنے کی خواہش ہو وہ مضمون معہ تکمیل شہادت و مُہر یا انگوٹھے کے کرواکر روانہ فرماوے اور جس کو وصیت کرنا ہو۔ وہ فارمہائے جدید کو طلب فرماویں اور جن جن احباب کے پاس یہ اطلاع معہ فارم وصیت کے پہونچے۔ وہ دوسرے احباب کو مطلع فرماویں۔

نمبر۲ عام۔ روپیہ متعلق مقبرہ بہشتی حسب اقرار نامجات کے صرف بنام **محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان** روانہ ہو۔ اور اگر دوسری رقم لنگر۔ میگزین۔ مدرسہ بھی اوس میں شامل ہو تو بھی بنام محاسب معرفت الصدر ہی ہو۔ ہاں کوپن میں تفصیل کا ہونا ضروری ہے تاکہ اوس کی تقسیم میں دقت واقع نہو۔

نمبر۳ خاص۔ احباب از راہ عنایت اطلاع فرماویں کہ اس وقت تک متعلق اقرار نامجات الوصیت کے جنہوں نے پوری تعمیل کی ہے۔ مگر زر مرسلہ خلط کر کر روانہ کیا ہے جس سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ طیاری پُل و مقبرہ میں کس قدر ہے اور ⅒ یا زیادہ متعلق وصیت کے کس قدر ہے یا کس کس قدر ماہوار روپیہ ان مدون میں روانہ فرمایا ہے دفتر میں اس کی سخت ضرورت واقع ہے تاکہ بزودی اجرائے سارٹیفکیٹ کیا جاوے اور تفصیل اپنی کل آمدنی کی اور جو صورت کمی بیشی آمدنی کی اگر واقع ہو اس کی بھی اطلاع وقتاً فوقتاً ہونی چاہیئے۔ اور جن احباب پر بموجب اقرار نامہ وصیت کے بقایا ہو اس کا ادا ہونا ضروری ہے اور آئندہ کو باقاعدہ روانہ کرنے کا التزام کرنا ضروری۔ یا وجہ التوا و توقف سے اطلاع ہونی چاہیئے اور اقرار نامجات اور الوصایا میں اگر کوئی صاحب تغیر و تبدیل کریں تو بھی اس کی اطلاع ضروری ہے۔

نمبر۴ خاص احباب۔ وصایا غیر مکمل کی نسبت پہلے سے احباب کو تکمیل کے لئے لکھا جا چکا ہے اور اب پھر ذریعہ تحریر ہذا کے تاکیداً عرض کیا جاتا ہے کہ نقصوں مندرجہ الوصایا کی جس کی اطلاع پہلے کی گئی تھی تکمیل فرماویں اور درصورت دیگر اطلاع ہونی چاہیئے۔ تاکہ تکمیل کاغذات دفتر میں ہرج واقع نہو۔ ضروری ہی ضروری ہے۔

نمبر۵ عام۔ یہ بھی ضروری اطلاع ہے کہ حسب حیثیت کے چندہ طیاری مقبرہ بہشتی و خریداری اراضی و طیاری ایک پُل کی علیحدہ مد ہے۔ اور رسالہ الوصیۃ کا روپیہ اور ترکہ کا ⅒ حصہ علیحدہ مد ہے۔ یہ دو مدین ہیں۔ لہذا ہر ایک دوست کو اطلاع کرنا ضروری ہے کہ علاوہ ⅒ حصہ الوصیت کے چندہ نمبر اول بھی حسب حیثیت ادا ہونا ضروری چاہیئے تاکہ اجرائے سارٹیفکیٹ میں دقت واقع نہ ہو۔ اور طیاری پُل وغیرہ بھی کرائی جاوے سارٹیفکیٹ کے اجرا میں چندہ نمبر اول بہت ضروری ہے۔

محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان۔

ڈائیری

القول الطیّب

افغانستان میں تعصب

وقت ظہر۔ افغانستان کا ذکر تھا کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ جو کہ اُس جگہ ہیں تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں تو اُمید ہے کہ بہت فائدہ ہو فرمایا۔ اگر ایک شخص بھی تمہارے ذریعہ سے دین کو اچھی طرح سمجھ لے تو یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ ملاں احمد نور مہاجر نے عرض کیا کہ تبلیغ تو ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے مگر کُھلے طور پر کوئی نہیں کر سکتا ورنہ حکومت سے سختی ہوتی ہے یہ جو امیر کابل صاحب کے متعلق ہندوستان کے اخبار تعریفیں کر رہے ہیں کہ وہ بالکل بے تعصب ہے، اس کی اصل کیفیت خود ملک افغانستان میں صحیح طور پر معلوم ہو سکتی ہے حضرت نے فرمایا یہ بات دُرست ہے اور اس کی مثال حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کے حالات سے ظاہر ہے کہ جہاد کے انکار کے سبب اور مجھے مسیح ماننے کے سبب اُن کے ساتھ کیسا بدسلوک کیا گیا۔ خیر۔ ہم خدا تعالیٰ پر امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی راہ پیدا کر دیگا جس سے اُن ممالک میں پوری تبلیغ ہوگی۔

ولائیت کے واسطے ایک کتاب

۱۳- فروری ۱۹۰۷ء مولوی محمد علی صاحب کو بُلا کر حضرت اقدس ؑ نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جاوے اور یہ آپ کا کام ہے آجکل اُن ملکوں میں جو اسلام نہیں پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور نہ اُن کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے ان لوگوں کا حق ہے کہ اون کو حقیقی اسلام دکھلایا جاوے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے وہ امتیازی باتیں جو کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں وہ اُن پر ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے اور ان سب باتوں کو جمع کیا جاوے جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے ان تمام دلائل کو ایک جگہ جمع کیا جاوے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہمکو سمجھائے ہیں اس طرح ایک جامع کتاب طیار ہو جاوے۔ تو اُمید ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہو۔

سُرعت الہام

۱۵- فروری ۱۹۰۷ء - ایک الہام کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ یاد نہیں۔ لیکن لکھا ہوا ہے۔ پھر فرمایا۔ بعض دفعہ الہام آلہی ایسی سُرعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک پرندہ پاس سے نکل جاتا ہے اور اگر اسی وقت لکھ نہ لیا جاوے یا اچھی طرح سے یاد نہ کر لیا جاوے تو بھول جانے کا خوف ہوتا ہے۔

تفہیم الہام

آج کی وحی آلہی " اس ہفتہ میں کوئی باقی نہ رہے گا " کے متعلق فرمایا کہ ابھی ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس الہام میں ہفتہ سے کیا مراد ہے اور یہ کس کے متعلق ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ بعض اس قسم کے الہامات کسی خاص مکان اور خاص زمانہ کے متعلق ہوتے ہیں۔ فرمایا درُست ہے۔ دانیال کی کتاب میں صدہا سال کو ہفتہ کہا گیا ہے اور دنیا کی عمر بھی ایک ہفتہ بتلائی گئی ہے اس جگہ ہفتہ سے مراد سات ہزار سال ہیں ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ ان یوماً عند ربك کالف سنة مما تعدون۔ تیرے رب کے نزدیک ایک دن تمہارے ہزار سال کے برابر ہے

آخر فنا

فرمایا۔ آخر ایک دن اس دنیا کا خاتمہ ہونیوالا ہے اور سب فنا ہو جائینگے اور اس فنا کا وقت دنیا کی عمر کے مطابق ساتویں ہزار سال کے بعد معلوم ہوتا ہے یہ گنتی ہم حضرت آدم سے کرتے ہیں مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے پہلے انسان نہ تھا یا دنیا نہ تھی بلکہ ایک خاص صورت اعلیٰ سے اس گنتی کو لیا جاتا ہے جس کا نام آدم تھا جیسا کہ اول میں وہ آدم تھا۔ ایسا ہی آخر میں ایک آدم ہے حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اس دنیا کی عمر کے روز میں گویا عصر کا وقت تھا جب کہ وہ عصر کا وقت تھا تو خود اندازہ ہو سکتا ہے کہ اب کتنا وقت باقی ہوگا۔ انجیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اب دنیا کی عمر تھوڑی باقی ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس قسم کے الفاظ جیسا کہ قیامت فنا وغیرہ ہیں بعض جگہ کسی خاص قرن اور خاص قوم کے متعلق آتے ہیں فرمایا یہ درُست ہے اور خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے۔ لیکن اُس کی وحدت اس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے۔ کل من علیہا فان سب جو اس پر ہیں فنا ہو جانے والے ہیں خواہ کوئی وقت ہو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئیگا۔ مگر ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے۔ یہ اس کے آگے ایک کرشمۂ قدرت ہے۔ وہ چاہے پھر خلق جدید کر سکتا ہے تمام آسمانی کتابوں سے ظاہر ہے کہ ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے۔

عجائبُ قدرت

خدا کی قدرت کا خیال کیا جاوے تو یہ بات مستبعد اور قابل تجویز نہیں رہی۔ زلزلہ کا ایک دھکہ لگتا ہے۔ تو شہروں کے شہر ویران ہو جاتے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ جب امن کا زمانہ ہوتا ہے تو لوگوں کو منطق یا ذاتی اور باتیں بناتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ ایک ہاتھ دکھاتا ہے تو تمام فلسفہ بھول جاتا ہے (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل ذکر کرتے ہیں کہ ۴- اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ میں ان کے کالج کا ایک ہندو لڑکا دہریہ بے ساختہ رام رام بول اُٹھا جب زلزلہ تھم گیا تو پھر کہنے لگا کہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔ غرض ایسے لوگ درست نہیں ہوتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ عجوبہ قدرت نہ دکھلائے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تک کہ ایسا نہ ہو توحید قائم نہیں ہوتی۔

طاعونی موت

ذکر آیا کہ بعض مخالف کہتے ہیں کہ طاعون کوئی عذاب آلہی نہیں بلکہ یہ تو ایک شہادت ہے۔ فرمایا۔ شہادت تو مومن کیواسطے ہوتی ہے جو پہلے ہی سے خدا تعالیٰ کے راہ میں اپنے نفس کو قربانی کر چکا ہوتا ہے۔ اس کی موت ہر حالت میں شہادت ہے لیکن یہ ایک عام قانون بنانا کہ ہر ایک شخص جو طاعون سے مرتا ہے وہ شہید ہے۔ تو پھر کیا چوہڑے۔ چمار۔ ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ دہریہ بُت پرست جو ہزارہا طاعون سے مرتے ہیں وہ سب درجۂ شہادت کو حاصل کر رہے ہیں۔ سید عبد الحی عرب نے مولوی ثناء اللہ کو کہا تھا کہ امرت سر کا رسل بابا طاعون کے عذاب سے ہلاک ہوا ہے تو ثناء اللہ نے کہا کہ وہ شہادت کی موت مرا ہے تو عرب صاحب نے کہا پھر خوب ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو بھی اس قسم کی شہادت کی موت دے۔ غرض شہادت نفس طاعونی موت میں شامل نہیں ہے بلکہ شہادت کا درجہ تو ان مومنوں کے واسطے ہے جو اپنی زندگی میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے راہ میں وقف کر چکے ہیں۔ طاعونی عذاب حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بھی ان کے مخالفوں پر پڑا تھا اور پھر حضرت عیسےٰ کے بعد بھی یہ عذاب ان کے مخالفوں پر وارد ہوا تھا اور اب بھی خدا تعالیٰ نے بطور نشان کے یہ عذاب نازل فرمایا ہے۔

آدم والا بہشت

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ بہشت میں جو لوگ داخل ہوں گے وہ لوگ نکالے نہیں جاوینگے۔ تو پھر آدم

اور حوا کیون نکالے گئے۔ تب حضرت نے فرمایا کہ آدم جس جنت میں سے نکالا گیا تہا وہ زمین پر ہی تہا بلکہ توریت میں ان کے حدود بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ بس قرآنیہ سے بہی ثابت ہے کہ انسان کے رہنے اور مرنے کے واسطے یہی زمین ہے جو شخص اس کے برخلاف کچھ مذہب رکہتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی بے ادبی کرتا ہے۔

گوجرانوالہ کی جلسہ مین حضرت کیون نہین جاسکتے

مینجر گوروکل گوجرانوالہ کا بہر ایک خط حضرت کے نام آیا کہ آپ جلسہ مذاہب مین ضرور شامل ہون۔ سب کے واسطے نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے اور ایسا ہی آپکے واسطے بہی نصف گھنٹہ مقرر ہے اور ایک عالم کیواسطے یہ وقت کافی ہے اسکا جواب بحکم حضرت مفصلہ ذیل لکہا گیا ہے:۔

جناب مینجر صاحب گوروکل۔ گوجرانوالہ

تسلیم۔ آپ کا دوسرا خط حضرت کی خدمت مین پہونچا۔ جس مین آپ نے ظاہر کیا ہے کہ آپ نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت نہین دے سکتے اور کہ ایک عالم کے واسطے بہ سبب اس کے علم کے اتنا وقت کافی ہے۔ بجواب گذارش ہے کہ حضرت فرماتے ہین۔ کہ اہم مذہبی اُمور پر گفتگو کرنے کیواسطے اتنا تہوڑا وقت کسی صورت مین کافی نہین ہوسکتا۔ اس واسطے ہم ایسی مجلس مین شریک نہین ہو سکتے۔ اگر آپ کم از کم تین گھنٹہ کا وقت ہمارے مضمون کیواسطے رکہتے تو ممکن تہا کہ ہم خود جاتے یا اپنا کوئی فاضل دوست اپنا مضمون دیکر بہیجدیتے ہم کسی طرح سمجہہ نہین سکتے کہ ایسے مضامین عالیہ مین صرف آدہ گھنٹہ کی تقریر کافی ہے۔ ہم رسوم کے پابند نہین بلکہ ہم پابند احقاق حق ہین۔ باقی آپکا یہ فرمانا کہ بڑے عالم کیواسطے نصف گھنٹہ کافی ہے۔ مجہے تعجب ہے کہ یہ بات کیون کر آپ درست فرماتے ہین جبکہ آپکے وید مقدس کے الکہنے والون نے اپنی باتون کو ختم نہ کیا جب تک کہ وہ ایک گدہے کے بوجہہ کے برابر نہ ہو گئے۔ تو پہر آپ ہم سے یہ اُمید کیونکر رکہتے ہین ایک نکتہ معرفت کا قبل از تکمیل گلا گہونٹنا مد حقیقت سچائی کا خون کرنا ہے۔ جس کو کوئی راستباز پسند نہین کریگا اگر علم اور فضل کا معیار صرف رجہ کے اختصار اور تہوڑے وقت مین ہوتا تو چاہیئے تہا کہ وید صرف چند سطرون مین ختم ہو جاتا۔ مجہے افسوس ہے کہ اس تہوڑے وقت نے مجہے اس امر سے محروم رکہا کہ خدا تعالیٰ کی ذات صفات کی نسبت کچہہ بیان کرنا اور پہر روح اور مادہ مین جو کچہہ مخفی ہے اُس کو کہولنا آدہ گھنٹہ کا کام ہے؟ ہرگز نہین بلکہ یہ لفظ ہی سوء ادب مین داخل ہے جن لوگون کو محض شراکت کا فخر حاصل کرنا مقصود ہے وہ جو چاہین کرین مگر ایک محقق ناتمام تقریر پر خوش نہین ہوسکتا۔ سچائی کو ناتمام چھوڑنا ایسا ہے جیسا کہ بچہ اپنے پورے دلون سے پہلے پیٹ سے ساقط ہو جائے۔ آیندہ آپ کا اختیار ہے۔

خادم مسیح موعودؑ

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء

المفتی

۴۳ **قرض پہ زکوۃ** - ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے کیا اس پر اس کو زکوۃ دینی لازم ہے۔ فرمایا۔ نہین۔

۴۴ **اعتکاف** - ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ جب آدمی اعتکاف مین ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کرسکتا ہے یا نہین فرمایا سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔

۴۵ **مفقود الخبر** - حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت مین ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مفقود الخبر کی زوجہ کتنی مدت انتظار کرے۔ فرمایا۔ چار سال تک اگر کوئی خبر نہ ملے اور کچہہ پتہ نہ لگے۔ تو اوس کو مردہ کی مانند سمجہنا چاہیئے اور اس کے بعد عدت کے ایام گزارنے چاہئین اگر بعد مین وہ شخص آجاوے تو اس کا کوئی حق نہین

۴۶ - **تبرک** - ایک شخص نے دریافت کیا کہ پانی مین دم کرانا اور تبرک لینا جائز ہے۔ فرمایا کہ سنت سے ثابت ہے مگر کسی صالح سے تبرک لینا چاہیئے ایسا نہو جیسا مسیلمہ کذاب کی تبرک ہوتا تہا کہ جہان ہاتہ ڈالتا تہا وہ پانی بہی خشک ہو جاتا تہا۔

بدر خواتین

تعلیم نسوان اور مسلمان

زخنہ نام ہے میرا قوم مین تم کو بتاؤنگا
کہ جو تعلیم سے بہاگینگے نام ان کا مٹا دونگا

مین ان بزرگون اور بہائیون سے مودبانہ التجا کرتی ہون کہ جو بے زبان فرقہ اناث کو تعلیم دلوانے کے مخالف ہین۔ مین یہ پوچہنا چاہتی ہون۔ کہ فرقہ اناث نے آپکا کونسا اتنا بڑا قصور کیا ہے کہ جس کے بدلے مین اون کو علم جیسی بے بہا نعمت سے محروم رکہا جاتا ہے؟ ہمارے بزرگو اور بہائیو! زمانہ توڈنکے کی چوٹ پکار کر رہا ہے کہ تعلیم نسوان کا دَور ہے اور تعلیم پہیلا کر چھوڑونگا۔ ہند کی اور سب قومون نے اس بات کو مان لیا ہے اور تعلیم نسوان کا کام بڑے زور سے شروع کر دیا ہے مگر آپ لوگ یہی چاہتے ہین کہ اون کو گائے اور بہینس سے زیادہ رتبہ نہ دیا جاوے۔ ایسا نہ ہو کہ تعلیم پا کر خدا اور خدا کی خدائی کو پہچاننے لگین۔ ایک طرف یہ حال ہے اور دوسری طرف ہمارے تعلیم یافتہ بہائی کبہی بے علم عورتون کو پسند نہین کرتے جہان کہین کسی لڑکی کے عقد کی بابت گفتگو شروع ہوتی ہے۔ تو پہلے یہی سوال ہوتا ہے کہ لڑکی پڑہی لکہی بہی ہے۔ جو والدین اپنی لڑکیون کو تعلیم نہین دلواتے وہ یہ یاد رکہین کہ اون کو تعلیم یافتہ داماد ملنے ناممکن ہین۔ میری ناقص عقل مین نہین آتا کہ آپ لوگ اس سروپا ہدایت یافتہ فرقہ کو تعلیم دلوانے کے کیون مخالف ہین۔ آپنے بارہا پڑہا ہوگا۔ کہ ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضؓ کیسی عالمہ اور فاضلہ تہین اگر مستورات کو تعلیم دلوانا کسی صورت مین بہی مضر ہوتا۔ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوراً بند کر دیتے۔ ایسا ہی حضرت بی بی فاطمہ رضؓ خاتون جنت اور بہت سے صحابہ کرام کی بیویان پڑہی ہوئی تہین۔ تو پہر آپ کیون تعلیم نسوان کے مخالف ہین۔ انشاء اللہ کبہی دوسرے مضمون مین مین بزرگان سلف کے اقوال علم کی تائید مین لکہونگی۔ تو پہر کیا یہ علم مردون کے واسطے ہی ہے۔ حالانکہ اون کو واعظون اور جلسون مین شامل ہوکر زنگار دل دہونے کا بارہا موقع مل جاتا ہے مین یہ نہین چاہتی کہ عورتین بہی انگریزی پڑہین اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کر کے ڈگریان لین۔ بلکہ مین اس بات کی مخالف ہون میری ناقص عقل تو اس بے زبان فرقہ کو یہان تک تعلیم دلانی کی آپ صاحبان کیخدمت مین سفارش کرتی ہون جس سے اون کو اپنے عزیز و اقربا سے خط و کتابت کرنے اور گہر کا حساب و کتاب آپ کی سہولت کے لئے رکہنے اور اپنے مذہبی احکام سے واقف ہونے اور مسیح الدجال کی چال بازیون سے بچنے اور اولاد کو احسن طور پر پرورش کرنے کی سمجہہ آجاوے۔ آیندہ اختیار بدست مختار۔ اخیر پر مین سب احمدی بہائیون کی خدمت مین عرض کرتی ہون کہ پیاری ہمشیرہ مکرمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب کا مضمون جو ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء

حضرت مسیح موعودؑ کا خط بنام شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری

بعد دعا کے واضح ہو کہ بدر کے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء نمبر ۴ مین جو میری طرف سے آپ کی طرف ایک مضمون چھپا تہا اس کے جواب مین کسی شخص نے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری کو ایک مضمون طبع کرا کر اور رجسٹری کرا کر میری طرف بھیجا ہے اور اخیر پر آپکا نام لکھدیا ہے گویا اس تحریر کے آپ ہی راقم ہین اور اوس مین مجھے مخاطب کر کے یہ اعتراض کیا ہے کہ کس طرح سمجھا جاوے کہ یہ آپ کی طرف سے مضمون ہے۔ اس پر آپکے دستخط نہین اور قرآن شریف مین ہے کہ اگر کوئی فاسق یعنے بدکار خبر دیوے تو تحقیق کر لینا چاہیئے کہ وہ خبر صحیح ہے یا نہین اور اس فقرہ سے کاتب مضمون نے میرے دوست عزیز القدر مفتی محمد صادق ایڈیٹر اخبار کو جو ایک صالح اور متقی آدمی ہین۔ فاسق اور بدکار آدمی قرار دیا ہے۔ مین باور نہین کر سکتا کہ ایسی ناپاک تہمت کا لفظ جس کے رُو سے خود ایسا انسان فاسق ٹہرتا ہے۔ آپکے مُونہہ سے نکلا ہو اور ہر ایک اہل علم کو معلوم ہے کہ شریعت اسلام کا یہ فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہے اور وہ اس لفظ کا مستحق نہو تو وہ کفر اور فسق اسی شخص کی طرف لوٹ آتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کے قانون کے رُو سے بھی کسی کو فاسق یا بدکار کہنا ایسے صاف طور پر جرم ازالہ حیثیت عرفی مین داخل ہے کہ ایسا شریر انسان ایک ہی پیشی مین جیلخانہ دیکھ لیتا ہے پس کچھ شک نہین کہ اگر مفتی صاحب عدالت مین اس ازالہ حیثیت عرفی کی نسبت نالش کرین تو ایسا بدقسمت اور جاہل انسان جس نے اون کی نسبت یہ ناپاک لفظ بولا ہے۔ فوجداری جرم مین بے چون وچرا سزا پا سکتا ہے مگر آپ پر مین نیک ظن کرتا ہون۔ مجھے امید نہین اور ہرگز اُمید نہین کہ ایسا لفظ آپکے موہنہ سے نکلا ہو چونکہ آپ محض ناخواندہ ہین اور بوجہ ناخواندہ ہونے کے اخبارون اور رسالون کو پڑھ نہین سکتے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس نالائق حرکت سے بری ہین بلکہ کسی خبیث اور ناپاک طبع اور نہایت درجہ کے بدفطرت کا یہ کام ہے۔ کہ بغیر تفتیش کے نیکون اور راستبازون کا نام بدکار اور فاسق کہتا ہے مین امید رکھتا ہون کہ آپ مجھے براہ مہربانی اطلاع دینگے کہ کس پلید طبع اور بدفطرت کے موہنہ سے یہ کلمہ نکلا ہے تا اگر مفتی صاحب چاہین تو عدالت مین چارہ جوئی کرین کیونکہ بدکار اور فاسق ہونے کی حالت مین ان کے اخبار کی بدنامی ہے اور وہ علاوہ سزا دلانے کے دیوانی نالش سے اپنا ہرجہ بھی لے سکتے ہین اور ایسی تحریر جس مین ایسے گندے اور ناپاک الفاظ ہین۔ مین کسی طرح آپ کیطرف منسوب کر ہی نہین سکتا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ ایسے ناپاک طبع کے نام سے اطلاع دینگے۔ آیندہ اگر آپ کچھ لکھنا چاہین تو اس حالت مین اعتبار کیا جاوے گا جبکہ اس تحریر پر آپکے دستخط ہون گے اور دو معزز گواہوں کے بھی دستخط ہون گے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ شائد آپکے کسی ناپاک طبع پوشیدہ دشمن نے آپ کی طرف سے ظاہر کرنے کیلئے خود یہ لفظ بدکار اور فاسق کا لکھدیا ہو اور محض چالاکی سے آپ کی طرف اس ناپاک اور گندے لفظ کو منسوب کر دیا ہے تا آپ کو اس پیرانہ سالی کی عمر مین کسی سخت سزا مین پھنساوے۔ براہ مہربانی جلد اس کا جواب دین۔

مین ہون آپ کا دل خیر خواہ

مرزا غلام احمد مسیح موعود

یاد رہے کہ مین نے اپنے ہاتھ سے یہ چند سطرین لکھ کر اخبار مین چھپوائی ہین اور اسی غرض سے یہ تحریر دستخطی اپنی آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون آپ بھی جو کچھ میرے جواب مین چھپوادین اصل پرچہ دستخطی اپنا جس پر دو گواہون کی شہادت ہو اور آپکے دستخط ہون ساتھ بھیجدین۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار

جملہ ناظرین بتمکین کی خدمت مین اطلاع دیجاتی ہے کہ جنے انسپکٹر صاحب بہادر حلقہ امرت سر کی منظوری خاص کے بعد ان تمام طلبار کیلئے جو پنجم پرائمری تک ہمارے سکول مین تعلیم پاوین۔ فیس مدرسہ معاف کر دی ہے خواہ وہ امیر ہون یا غریب۔ کاشتکار ہون یا غیر کاشتکار۔ ہندو یا مسلمان۔ پس وہ تمام صاحبان جو دینی اور دنیوی مروجہ تعلیم اپنے بچون کو دلانا چاہتے ہین وہ اس موقع اور معافی فیس کو غنیمت سمجھین اور ہمارے سکول مین بچوان کو مفت تعلیم دلادین۔

(۲) یاد رہے کہ ہمارا سکول افسران سررشتہ تعلیم پنجاب کے معائنہ اور نگرانی کے نیچے ہے اور رکگنایزڈ یعنی منظور ہو جانے کی وجہ سے مدرسہ ہذا کو وہ تمام حقوق حاصل ہین جو دوسرے سرکاری مدارس کو حاصل ہین اس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مین وہی کتابین پڑہائی جاتی ہین۔ جو سرکاری سکولون مین مروج ہین اس لئے جن ہوشیار لڑکون کو وہان سرکاری وظیفہ ملتا ہے وہ یہان بہی ملسکتا ہے اور یہان بھی تعلیم خدا کے فضل سے اچھی ہوتی ہے جیسا کہ نتائج امتحان سے ظاہر ہے۔

(۳) ہندو طالب علمون کو صرف مروجہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مذہبی تعلیم صرف مسلمان بچون کے لئے مخصوص ہے

۴- بیرونجات کے طلبا کے لئے سامان رہائش یعنی مکان۔ صندوق اور چارپائی وغیرہ کا کافی انتظام کیا گیا ہے چند بیرونی ہندو طلباء کے آنے پر بھی بورڈنگ ہوس کا انتظام ہو سکتا ہے ناظرین مزید دریافت طلب امور کے متعلق راقم سے خط وکتابت کر سکتے ہین۔

نوٹ۔ اُن طلبا کیلئے جو دیگر مدارس سے اپر پرائمری کا امتحان پاس کر کے آتے ہین ایک سپیشل کلاس انگریزی کی تعلیم کے لئے کہولی گئی ہے اس جماعت کے طلباء سے بھی کوئی فیس نہین لی جاتی۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء

شکریہ

گذشتہ پرچہ بدر مین بہائی جان عبد العزیز دہلوی کا جو مضمون سعد اللہ لودیانوی کے متعلق نکلا تھا۔ اس کو حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بہت پسند فرمایا ہے اور حکم دیا ہے۔ کہ مضمون نویس کا ان کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاوے۔

کلام امیر

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱- الکوثر النھر فی الجنۃ - والخیر الکثیر ولاشک ان النھر من الخیر الکثیر ومن الخیر الکثیر الذی اعطی نبینا - خاتم النبین رسول رب العالمین - شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ و الہ اجمعین

۲- کثرۃ الاسماء الحسنیٰ للہ سبحانہ فما تری فی شیءٍ من الکتاب المنسوبۃ الی اللہ سبحانہ مثل ما تری من الاسماء فی الکتاب المنزل علیہ صلے اللہ علیہ وسلم ومن الخیر الکثیر کثرۃ المحامد للہ تعالے - فھل تری من احد من المسلمین یمد صوتہ وینادی ویکبر باللہ اکبر علے المنارات والمرتفعات - وھل یکون لفظ اکبر من اللہ اکبر وما تری فی الاسلام ادعیۃ الاکل والشرب والجماع والنوم والتقلیب فی النوم والانتباہ منہ والدخول فی المساجد والقیام والجلوس والخروج منہا والذھاب الی السوق والایاب منہا والسفر والحضر وادعیۃ الباساء والضراء وحین الباس و رکوب الدابات والحاجات والکرب والالم والحزن والفتن -

ومحامد اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی ابتداء الکتاب والخطب والرسائل وختامہا - و منہا قال صلے اللہ علیہ وسلم ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ومن الخیر الکثیر کثرۃ وعظ التوحید و نفی الشرک - ارأیت ھذا البیان فی کتاب او دیوان - انظر کلمۃ التوحید لا الہ الا اللہ فھل القی فی قلب احد من المؤمنین بہا ان یشرک احداً فی النیۃ والقصد وان

کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے اور کوثر خیر کثیر کو کہتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نہر بھی خیر کثیر میں سے ہے اور خیر کثیر میں وہ بہت سی باتیں شامل ہیں جو ہمارے نبی کریم۔ خاتم النبین۔ رب العالمین کے رسول اور گناہ گاروں کے شفیع کو اللہ تعالے نے عطا فرمائی ہیں۔

اس خیر کثیر میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ کے اسمائے حسنیٰ جس قدر قرآن شریف میں ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی آلہی بتلائے گئے ہیں۔ ان کی مثال کسی آسمانی کتاب میں نہیں پائی جاتی اور اسی خیر کثیر میں سے وہ محامد آلہی ہیں جو دین اسلام کے ذریعہ سے دنیا پر پھیلائے جا رہے ہیں۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ کس طرح سے مسلمان آواز بلند کے ساتھ بلند مناروں اور اونچی جگہوں پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرتے ہیں اور اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں۔ کیا اللہ اکبر سے بڑھ کر کوئی بڑا لفظ خدا تعالیٰ کی کبریائی کے واسطے تمہیں معلوم ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح سے بھری ہوئی کس قدر دُعائیں ہر ایک موقع پر کی جاتی ہیں۔ کھانے کے وقت کی دعائیں اور پینے کے وقت کی دعائیں اور سو کر اُٹھنے کے وقت کی دعائیں اور مسجد میں داخل ہونے کی دُعا اور مسجد سے نکلنے کے وقت کی دعا اور کھڑا ہونے کے وقت کی دعا اور بیٹھنے کے وقت کی دعا اور بازار کو جانے کی دُعا اور بازار سے لوٹنے کی دُعا اور ایسا ہی سفر کی دعائیں اور حضر کی دعائیں اور دُکھ درد کے وقت کی دعائیں اور جنگ کے وقت کی دُعائیں اور چارپائی پر لیٹنے کے وقت کی دعائیں اور حاجت کے وقت کی دُعا اور تکلیف اور غم اور حزن اور فتنوں کے وقت کی دعائیں غرض اسلام میں ہر وقت انسان اپنے رب کی حمد اور تسبیح میں مصروف ہے اور کسی وقت بھی اس کی تعریف سے غافل نہیں۔ یہ ایک خیر کثیر ہے۔ جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا ہوئی ہے۔

پھر دیکھو کہ اسلامی لٹریچر میں ہر ایک کتاب کا ابتداء اور انتہا اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے ہوتا ہے۔ اور ہر ایک خطبہ اور ہر ایک رسالہ خدا کے نام کی تعریف سے شروع کیا جاتا ہے اور خدا کی تعریف کے ساتھ ہی ختم کیا جاتا ہے اور یہ بھی کوثر کا نتیجہ ہے۔ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اور یہ خیر کثیر میں سے ہے۔ کہ اسلام میں اس کثرت کے ساتھ توحید کا وعظ کیا جاتا ہے اور شرک کی نفی پر تقریریں کی جاتی ہیں۔ کیا تو نے ایسا کوئی بیان کسی کتاب یا کسی دیوان میں دیکھا ہے۔ پھر کلمۂ توحید کو دیکھو۔ لا الہ الا اللہ ۔ کوئی معبود قابل پرستش اللہ کے سوائے نہیں۔ کیا اس کلمہ کے بعد کسی مومن کے دل میں کوئی شرک باقی رہ جاتا ہے۔ کیا اس کی نیت اور قصد کے درمیان کوئی ایسی بات باقی رہ جاتی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالے کے سوائے کسی دوسرے کو پکار

ے دیکھو اگلے صفحہ پر

وان یدعوا احداً من دون الله وان یطیع احداً بدون امرہ وان یتخذ احداً من دون الله رباً سواہ ولو کان من الاحبار والرھبان ای العباد والعلماء فی معصیۃ الله و ھل یمکن من احد ان یومن بھا ان یحب الخلق کحب الله فلا یرجوا المومن بھا من احد ولا یخاف من احد - ولا یعتقد فی احد ان له العلم التام والتصرف التام ولا لاحد سوی الله عبادۃ ما فضلاً عن السجدۃ - والحج والقرابین فلا یستغفر الا الله ولا یتوب الا الیه۔

ولا یعتقد احد انه الخالق لشئ کمثل خلق الله او ممیتی او یمیت کاحیاء الله واماتۃ الله ولا یسوی بین الخالق والخلق ابداً - ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ الله تطھیرہ صلی الله ذیول الانبیاء وساحتھم عن التھم والافتراءات علیھم

انظر حال الیھود بالنسبۃ الی الصدیقۃ المریم وقوله تعالی بکفرھم وقولھم علی مریم بھتاناً عظیماً وقولھم فی عیسیٰ علیه السلام - وقوله تعالی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ و قولھم مع النصاریٰ فی داؤد و سلیمان علیھم السلام وقوله تعالی واذکر عبدنا داؤد ..... الخ وقوله تعالی وما کفر سلیمان۔

اور اس کے حکم کے سوائے کسی دوسرے کی اطاعت پر قدم مارے۔ اور اس کے سوائے کسی دوسرے کو اپنا ربّ بنالے۔ خواہ کوئی اور کیسا ہی عالم فاضل ہو اور راہب ہو۔ کیا وہ اپنے ربّ کو چھوڑ کر اور ان کے پیچھے پڑ کر معصیت مین گر سکتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص اس کلمہ توحید پر ایمان رکھتا ہو اور پھر خلقت کے ساتھ ایسی محبّت کرے۔ جیسی کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کرنی چاہئے۔ پس مومن اس کلمہ کو اپنے پاس رکھ کر اور اس پر ایمان لاکر نہ غیر اللہ سے کوئی امید رکھتا ہے اور نہ غیر اللہ سے اس کو کچھ خوف باقی رہ جاتا ہے۔ پس مومن کبھی یہ عقیدہ نہین رکھہ سکتا کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسر کو علم تام ہے یا کسی اور کے ہاتھ مین تصرف تام ہے یا اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی کسی قسم کی بھی عبادت کے لائق ہے۔ چہ جائیکہ کسی غیر کے آگے سجدہ کیا جاوے یا اوس کے واسطے حج کیا جاوے یا اوس کیلئے قربانی کیجاوے۔ پس مومن اللہ کے سوائے کسی سے استغفار نہین کرتا اور اس کے سوائے کسی کے آگے اپنی گناہوں سے توبہ نہین کرتا۔

اور مومن کبھی ایسا عقیدہ نہین رکھہ سکتا کہ کوئی اللہ کے خلق کی طرح کسی چیز کا خلق کر سکتا ہے یا اللہ کے مارنے اور جلانے کی طرح کوئی کسی کو مار یا جلا سکتا ہے۔ غرض مومن خالق اور مخلوق کو کبھی برابر نہین ٹھہراتا۔ اور خیر کثیر مین یہ بات بھی شامل ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے کہ آپ نے (صلے اللہ علیہ وسلم) تمام مقربان آلہی کا دامن اون تہمتون اور افتراؤن سے پاک کیا۔ جو کہ ان پر ان کے مخالف یا موافق لگاتے تھے۔

یہود کی طرف دیکھو کہ مریم صدیقہ کی نسبت کیا الفاظ بولتے ہین۔ خود قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ جس مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اونہون نے مریم پر بڑا بہتان باندہنے کا کفر کیا۔

اور ایسا ہی یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی الزام باندہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ مین کفار کی باتون سے تیری تطہیر کرنے والا ہون اور تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک غلبہ دونگا۔ اور ایسا ہی ان کا اور عیسائیون کا قول حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کے حق مین تہمت اور افترا کا تھا اور خدا تعالےٰ نے ہر دو کا دامن اپنی پاک کتاب مین پاک کیا اور داؤد کو اپنا بندہ فرمایا۔ اور سلیمان کے حق مین فرمایا کہ اوس نے کوئی کفر نہین کیا تھا

۱؎ چونکہ اس جگہ بحث سے موقعون کی دُعاؤن کا ذکر ہوا ہے۔ جن سے عام لوگ واقف نہین ہوتے۔ اس واسطے چند دعائین معہ ترجمہ اس جگہ درج کی جاتی ہین۔

مسجد مین داخل ہونے کیوقت کی دُعا - بِسۡمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ
ساتھ نام اللہ کے اور درود اور سلام اُوپر رسول اللہ کے اے میرے رب بخش میرے گناہ اور کھول میرے پر اپنی رحمت کے دروازے۔

مسجد مین سے نکلنے کیوقت کی دُعا - بسم الله والصلوۃ والسلام علی رسول الله رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک
شروع اللہ کے نام سے اور درود اور سلام اللہ کے رسول پر اے میرے رب بخش میرے سب گناہ اور کھول میرے واسطے فضل کے دروازے۔

سوتے کے وقت کی دعا - اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃً ورھبۃً الیک لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت
اے اللہ تابع کیا مین نے اپنی جان کو تیری طرف اور پھیرا مین نے اپنا منہ تیری طرف اور سونپا اپنا کام تیری طرف اور پناہ پکڑی اپنی پیٹھ کی تیری طرف امید اور ڈر سے تیری طرف نہیں کوئی پناہ اور نجات کی جگہ تجھ سے مگر تیری طرف ایمان لایا۔ مین اس کتاب پر جو تونے اُتاری اور تیرے نبی پر جو تونے بھیجا۔

جاگو! جاگو!! خالصہ پنتھ کے پیارے سپوتو

سوامی من ہنس سنگھ کمار نت خالصہ پرچارک کا کھلا چٹھا

سکھون کے نام

کون کہتا ہے کہ ہم تم مین جدائی ہوگی
یہ اوائی کسی دشمن نے اوڑائی ہو گی

پیارے مترو! ایک طرف تو ہم قلت عمر کے شاکی ہین کہ ہماری عمر کے دن بہت تھوڑے ہین مگر دوسری طرف جو وقت ہے اُس مین ہم ایسی ایسی بے باکیان کر رہے ہین کہ گویا ہماری عمر کا کہین خاتمہ ہی نہین۔ اے پیارے پرمیشور ہمین لالچ اور خودغرضی کی قید سے نکال کر نیک کامون کے کرنے کی خواہش اور توفیق دو۔ جیسی کہ آپنے ہمین عقل کی روشنی عطا کی ہے۔ ویسے ہی ہمارے دلون کو بھی اپنی پاکیزگی اور پریم کے نور سے منور کر دو۔ پاپ کے دُکھ سے چھٹکارا لینے کا اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈالدو۔ تاکہ ہم گناہ نہ کرسکین بدنیاتی حسد۔ ظلم۔ کینہ۔ جھوٹ۔ ریاکاری۔ غرور اور کل ناپاک کامون سے بچاکر ہمین عقل علم حلم اور حیا عطا کردو۔ پیارے ہری اپنے پاک نام کے ورد کا ایسا مزہ چکھادو۔ کہ پھر جیتے جی آپ کو نہ بھول سکین

شانتی! شانتی!! شانتی!!!

پیارے خالصہ جی! آج کل آپ اپنے آدگرو بابا نانک جی کی بہت باتون مین مخالف ہو رہے ہین مثلاً شراب بھنگ پینا اور کیس وغیرہ رکھنا اور اپنے نام کے ساتھ سنگھ کا لفظ خواہ مخواہ بڑھا دینا۔ گورو نانک وانگد کو نانک سنگھ وانگد سنگھ نہین کہا گیا۔ پھر باواجی کے پیارے چیلے کیون سنگھ نہین۔ پیارے خالصہ جی وہ آدگرو جس نے آپ کی بہتری و بہبودی کے لئے پانی کی جگہ خون بہا دیا۔ اپنے بیگانے کر لئے۔ جو پیارے تھے وہ سخت خطرناک دشمن بن گئے۔ آخر ایسے دہرم آتما کو دیوانے اور باولے کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کیا خالصہ جی وہ دردناک شبد وہ دردناک بانی وہ پتھر دل کو موم کر دینے والا سین کیا آپ بھول گئے ہین۔ آہ! خالصہ جی گرنتھ کے اس شلوک کو وچار کرو اور خوب کرو۔ جب باواجی کے علاج معالجہ کی خاطر دُور دراز سے بڑے بڑے نامور وید حکیم بلائے گئے۔ تو باواجی نے ان ویدون کو اس طرح مخاطب کیا۔ شبد آدگرنتھ۔

ندا
وید بلایا ویدگی پکڑ ڈھنڈولے میری بہال وید نہین جانا

آدیتھ۔ یعنے لے مجھ بلائے وید تم نبض دیکھتے ہو مگر ... معالجہ کرنے کے ہرگز ہرگز قابل نہین ہو اور تمام وید حکما باواجی کے اوپدیش کو سُن کر حیران وششدر رہ گئے کیون نہ ہوتا۔ ایشور کا پرتاپ ایشور کی دیا اور ایشور کی کرپا جو ہوئی یہہ پیارے خالصہ جی جنم ساکہی کے اس دردناک اوپدیش کا وچار کرو۔ جب باواجی نے بار دوم بمراد حج کعبہ شریف کا ارادہ کرکے گھر کے دروازہ سے قدم باہر رکھا۔ تو باواجی کے دونون دلارے اور لاڈلے پوت پتا جی کے وچھوڑے اور فرقت کو برداشت نہ کرتے ہوئے رو کر پتا کے گلے مین چمٹ گئے۔ آہ خالصہ جی! آہ سکھ صاحبان وہ کیسا دردناک سماہوگا۔ وہ کیسا دل ہلا دینے والا سین ہوگا کونسا پتھر دل ہو جو دیکھکر موم نہ ہو جاوے کونسا سنگدل ہو جو دیکھکر آنسو نہ بہائے۔ مگر باواجی نے ایشور کی بھگتی کو مقدم سمجھا اور اپنا فرض بجا لایا

مصائب باوا نانک صاحب دوران حج کعبہ شریف

دیا چھوڑ دہن دار آرام کو
(دولت لڑکے)
نہ چھوڑا پیارے پیارا رام کو
وہ سکھ پال والا پیادہ چلا
جو سائیون مین رہتا تھا دھوپون چلا
مصیبت پڑی وہ کہ ناگفتہ بہ
تھا بھگوان جانے پڑا کیا گرہ
وہان جائے لحاف ملتی تھی گھاس
نہ ڈیرا نہ خیمہ تھا کچھ اُن کے پاس
پہاڑون کا مینہہ اور نازک بدن
وہ گرمی کی تیزی جلے جس سے تن
مسافر ہوا اور چھوڑا وطن
ملا اون کو بن تھا بجلائے چمن
اکیلا اُجاڑون مین رہنا اُسے
ہزارون تکالیف سہنا اُسے
تھی جلائے کپڑون کے درختون کی چھال
جگہ ململون کے تھی ہرنون کی کھال
وہ سنبت جدائی کیون کر کہین
(لڑکے وغیرہ)
لکھون طالب کیونکر مصیبت کی مین
موہن بھوگ چھوڑ لیا ساگ ت
نہ چھوڑا مگر اپنے ایشور کا داک
یہہ ہو جبکہ نانک رشی کا حال
کہ صبر وسکون مین جو رکھے کمال

اور باواصاحب نے بڑے دردناک دل سے اس شلوک کا وچار کیا۔ شلوک آدگرنتھ۔

دھن دارا سنپت سگل جہین اپنی کرمان
ان مین کچھ سنگی نہین نانک بن بھگوان

ارتھ۔ دولت پوت جن کے اوپر یہ دعوٰے ہے جن کے اوپر ایمان ہے مگر یہ اسَت (جھوٹ) ہے۔ آخر سوائے خدا کے کوئی حامی ومددگار نہین۔ شلوک آدگرنتھ

جو اُپجے سو بنس ہے پرواج کے کال
نانک ہرگن گائیے چھاڑ سگل جنجال

ارتھ۔ یعنے جو چیز پیدا ہوئی آخرکار اوسے فناہ ہونا ہے۔ اے نانک تو تمام کمندون کو توڑ محض خدا کا ہو جا۔ جو غیر فانی ہے اور حج کے ارادہ کو ملتوی نہ کر ورنہ یہہ وقت ہاتھ نہین آئیگا۔ اور من پچھتاوا رہ جائیگا۔ یہہ تھا باواصاحب کا اوپدیش۔ خالصہ جی سُنو اور خوب سُنو۔ اور کانون کے بٹے کھولکر سُنو۔ ۵

آنکھ اگر پھوٹی تو خیر کان ہی سہی۔ نہ سہی جو یہی امتحان ہی سہی

پھر دیکھو جنم ساکہی کا وہ اوپدیش۔ جب لہنا نامی دیوی کا بھگت بہت سے دیوی کے بھگتون کو (جو غالباً چار پانسو کے قریب تھے) جیسا کہ جنم ساکہی سے ظاہر ہے لیکر دیوی مندر بطرف جوالا مکھی (جو ایک آتش فشان پہاڑ ہے) جا رہا تھا اور راستہ مین لامان والے تیری سدا ہی جے کے جھنکارے جھنکارتے جاتے تھے اور حسن اتفاق سے اونہون نے لوگون سے باواجی کی مہما اور اُستت سُنی کہ فلان جگہ فلان فقیر براجمان ہے جو موہنی مورت اور لب لعلب بنکارے سے باکل ہین۔ خیر لہنا کو اون کی ملاقات کا بڑا اشتیاق ہوا۔ اور بمعہ تمام سنگت کے باواصاحب کی طرف آئے اور باواجی کو کہنے لگے۔ کہ آپ کس دیوی کے بھگت ہین۔ باواصاحب نے کہا کہ ہم اوس جوتی سروپ پاربرہم سیوک ہین جس کی کہ تمام دیوی دیوتا گائن کرتے ہین۔ اور باواصاحب نے بڑے دردناک سین مین جپ جی صاحب کی اس پوڑی کا وچار کیا۔

گاون تدنون اندر اندرا سن بیٹھے دیوتیان درنالے
گاون تدنون سدھ سمادھی اندر گاون ساہد وچارے
ہور کیتے گاون سے مین چیت نہ آون نانک کیا وچارے

ارتھ۔ مین اوس سرشکیتمان دیالو کرپالو کا بھگت ہون جس کو اندر دیوتا جو تمام دیوتاؤن کا سردار ہے بمعہ تمام دیوتاؤن اور رشی اور منیون کے گا رہے ہین۔

باواجی کے اس انمول اور دُرلبھ اُوپدیش نے لہنا کے دل مین ایسا فوری اثر کیا کہ اوس نے تمام مولی کے الوں (جو ایک رنگ برنگ (ڈکھڑا) ہوتا ہے) اور سر کی چھلی (لچھے کی تین شدہ خون کی بھری)

جو دیوی کے بھگتوں کی در ڑتائی کی نشانیاں ہوتی ہیں پھینکدئے اور باواجی کے چرنوں میں گرپڑا ۔ اور کہا ۔

باوا میرا آون جاون رہیا

دیکھا خالصہ جی! یہہ تہا باواجی کا اوپدیش کہ دس منٹ کے ست سنگ سے ایک کثیر گروہ کو تمام دیوی دیوتاؤں کی اندھیر نگری سے نکال کر ایک واحد لاشریک کی پوجا کرائی ۔

یاد رہے کہ جس زمانہ میں باواجی نے جنم لیا تہا وہ کلوکال (نیچ اعوج) کا زمانہ تہا اور دنیا میں اس قدر اندھیر مچا ہُوا تہا ۔ کہ ایک ایک کے حصّہ میں دس دس بیس بیس خدا آئے ہوئے تھے ۔ کیوں کہ اون دنوں میں بلحاظ ہندوں کی آبادی کے اُن کے معبود کئی گُنا زیادہ تھے (تنتیس ۳۳ کروڑ دیوتا تہے) جن کو شرونشکتی مان (قادر مطلق) تصور کرتے تہے مگر بالآخر ایسے الیشور کے پیارے کو پاگل اور دیوانے کے نام سے پکارا گیا ۔ یہہ تہا باوا نانک جی کا اوپدیش ۔ کیا خالصہ جی! آپکو یہہ معلوم ہے کہ اوس جگت کی تمام امیدوں پر پانی پھیر جانے کا کون موجب ہوا ہے ۔ یہہ صرف باوا گوبند سنگہ کی مہربانی کا نتیجہ ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ آجکل کے سکھ باوا گوبند سنگہ کے سکھ ہیں نہ کہ باوا نانک جی کے تو اِس میں کچھہ مبالغہ نہیں ہوگا ۔ اور اگر کسی سکھہ کو کہا جاوے ۔ کیا آپ باواجی کی تعلیم پر کاربند ہو ۔ تو آپ فرفر یہہ شلوک پڑھ کر سنا دیتے ہیں ۔

باہن گئے جب کے تمرے کُو آکھہ ترے نہین آنیوں
رام رحیم پُران قرآن اب تک کہے تم ایکنہ مانیو

ارتھ ۔ اگر ہندو کہے کہ پُران کے اُوپر اور مسلمان کہے کہ قرآن شریف کے اُوپر ایمان لاؤ تو تم ایک بھی کسی کو نہ سنو ۔ اور اپنی من بھاتی کرو ۔ کیا خالصہ جی یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہہ کس بھلے مانس کی کارستانی ہے ۔ بھائیو یہہ باوا گوبند سنگہ کی کارستانی کا نتیجہ ہے ۔ یہہ باوا نانک جی کا ہرگز ہرگز شلوک نہیں ہے ۔ اگر کوئی گرنتھی یا خالصہ اوپدیشک ثابت کر دیوے کہ یہہ نانک جی کا واک ہے تو ہم اوس کو مبلغ ۲۹ مالعہ نقد انعام دینے کے لئے تیار ہیں ۔ مگر خالصہ جی! اب باواجی کی تعلیم بھی سُنو اور خوب غور سے سُنو ۔ شلوک آدگرنتھ

جے سَو چندہ اُگہے سورج چڑھے ہزار
ایتے چانن ہندیاں گُور بن گور اندہار

ارتھ ۔ اگر سو چاند نکلے اور ہزار سورج چڑھے تو باوجود اِس قدر روشنائی ہونے کے بھی بغیر پیر یا مُرشد کے اندھیرہی اندھیرا ہے ۔ آگے چل کر دوسرا شلوک ملاحظہ فرمایئے ۔ شلوک

تیہے حرف قرآن دے تیہے سپارے کین
تِس وچ سِندنصیحتاں سُن سُن کر دیقین

ارتھ ۔ وہ پیر جس کا میں نے اُوپر ذکر کیا ہے ۔ صرف قرآن شریف ہی ہے اور قرآن شریف کے تیس حروف ہیں اور تیس ۳۰ سپارے کئے گئے ہیں ۔ اور اس میں بہت سی نصیحتیں ہیں سُنکر یقین کرو ۔ کیا خالصہ جی! اب بہی ماننے میں کچھہ عذر ہے ۔ بہرحال ہم تمام شبہات ان سکھہ صاحبان کے ہی دہرم پُستکوں سے دینگے جن کو انہوں نے بڑی گھبراہٹ میں ڈالدیا ہے ۔

اب سُن لیجئے باوا گوبند سنگہ جی کی شرک اور بدعت

سویّا ۔ میں گنیش پرتھم میں مناؤں

ارتھ ۔ یعنے میں اول سب سے پہلے گنیش دیوتا (ہاتھی) کی پُوجا کرتا ہوں ۔ پھر

سیوک سکھہ ہمارے تاریئے ۔
چُن چُن شترو ہمارے ماریئے

ارتھ ۔ اے ہاتہی دیوتا تم ہمارے تمام سکھوں کو مُکتی اور موکش پد (نجات کا راستہ) دکھاؤ اور ہمارے دشمنوں کو بڑی لمبی ناک سے کچل ڈالو ۔ آہ خالصہ جی! یہی توحید تھی ۔ یہی توحید کا اک راز تھا ۔ جس پر برسوں تہیں نازک تہا ۔ اب تو پردہ کُھل گیا اور کُھلا کہ بس ......

آگے چلکر ایک اور موحد کی وحدانیت ملاحظہ فرمائیے ۔

سویّا ۔ ہوجو سدا ہمارے پِتّھا ۔ سری اسر دھج جوکر یو رچھیا
راک لیو مو راکہن ہارے ۔

ارتھ ۔ ہماری تمام تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کرو اور اسی دھج (ترسُول) (جو لوہے کی تین شاخوں والی چھڑی ہوتی ہے اور جس سے ماہی گیر ملاح مچھلی وغیرہ کے شکار کے لئے پاس رکھتے ہیں) جس کا اُوپر ذکر کر آیا ہوں ۔ تم ہماری حفاظت کرو ۔ واہ خالصہ جی! واہ ترسُول ۔

کہاں ”تیری“ اور کہاں بدی کا شوربا ۔ کہاں ترسُول اور ترسول کی حفاظت ۔ برائے خدا کچھہ تو غور کرو ۔ کہاں رام رام اور کہاں مین مین ۔ کہاں ترسول اور کہاں توحید ۔ خیر

ہمارا کام کہنا ہے اگر کوئی مانے تو بہتر ہے

اگر میری یاد غلطی نہین کر رہی ہے تو غالباً ماہ اکتوبر یا نومبر کا واقعہ ہوگا کہ میں کوئٹہ میں سنڈیمن لائبریری کو جا رہا تھا کہ راستہ میں مجھے سنگہ سبھا کا سکرٹری ملا ۔ اور کہنے لگا کہ آج ہمارا سنگہ سبھا کا سالانہ جلسہ ہے ۔ اور امرتسر سے بڑے بڑے لائق و فائق اوپدیشک اور گیانی آئے ہوئے ہیں ۔ آپ بھی سُنکر کچھہ لابھ اوٹھاویں ۔ خیر میں نے بہی اِس موقع کو غنیمت سمجھا اور سکرٹری صاحب کے ساتھہ ہولیا ۔ مگر مجھہ سے خاموشی نہ ہو سکی ۔ اور میں نے سکرٹری صاحب کو کہا کہ سردار صاحب مجھے معلوم نہیں کہ آپ سالانہ جلسہ اور لائق و فائق اوپدیشک گیانیوں کے گیان اور اوپدیشک سے کیا لابھ اُوٹھاوینگے جبکہ باواجی نے سُور کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے ۔ مگر آپ لوگوں کا من بھاتا کہاجا ہے ۔ سکرٹری صاحب نے جواب دیا ۔ وہ کیسے ۔ میں نے باواجی کا یہہ شلوک سُنایا

اک بھگت بھگوان جہین پرانی کے نا ہیں من
جیسے سوکر سوان نانک جانو تاہین تن

یعنے وہ آدمی جس کے دل میں الیشور کی محبت نہیں وہ سُور اور کتّے سے بھی بدتر ہے ۔ گویا باواجی کے نزدیک کتّا اور سُور تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد ہے ۔ مگر ہائے تعصب تیرا ستیاناس ہو ۔ یہ اس گورو کا حکم ہے جس کے چیلوں میں یہہ من بھاتا کہاجا ہے

سکرٹری صاحب ۔ بیشک باواجی نے سُور کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے ۔ مگر اس کے کہانے کی ممانعت نہیں کی ۔

میں ۔ واہ بھائی جی واہ ۔ کیا جو خراب چیز ہوتی ہے انسان اوس کو کہا لیتا ہے ۔

ستم کو تم کرم سمجھے جفا کو تم وفا سمجھے
حیف ایسی سمجھہ پر گر سمجھے تو کیا سمجھے

دل تو یہہ چاہتا تہا کہ آریوں کی خوشخوبیت سبت کا بہی پردہ فاش کیا جاوے ۔ مگر تو ایک تو اس کے اظہار سے طوالت مانع ہے اور دوم میرے بزرگ بہراتا ماسٹر عبدالرحمان صاحب (مہر سنگہ) نے اپنی تصنیف اختیار الاسلام کے ہر دو حصہ میں عموماً اور تعلیم الاسلام بجواب دہرم پال میں خصوصاً آریوں کی سرستی کے تانے پیٹے کو جلا کر ایک ایسی آگ بہڑکا دی ہے ۔ جو گنگا جل کے پوتر جل کے بجھانے سے بھی نہیں بجھے گی ۔

منگت داس ۔ سورن سنگہ کمار نت خالصہ برہمچاری
حال وارد قادیان ضلع گورداسپور (م ۔ ی سابق مدرس پشین)

نماز جنازہ ۔ موضع گمولہ تحصیل رتہ ضلع سیالکوٹ میں ایک بزرگ سکونت رکہتے تہے حسن محمدؐ دربار ۔ اذان کہنے پر ہندوں نے اُن پر مقدمات بھی بنائے ۔ العاقبت للمتقین ۔ ان دنوں سلسلہ عالیہ میں شرکت پاکر قریباً ستر برس کی عمر میں ملک جاودانی میں جا بسے ۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔ التماس برادران

وصیت

۱۔ سکہ میاں فضل الدین ولد میان غلام محمد قوم پٹھان ساکن قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور کا ہوں میں بقائمی ہوش حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۴۔ ماہ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اونکا مُرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں اون ہدایات کا جو اوس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے۔ میں اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ تین کوٹھہ تین پڑاہ بعمارت پختہ و خام مسقفہ کڑیاں معہ صحن سفیدہ اور ایک ڈیوڑھی مسقفہ بایاں بعمارت خام حدود اربعہ ذیل غرب کوچہ۔ مشرق کوچہ و مسجد۔ شمال مکان غلام رسول و فتح الدین صاحب۔ جنوب ملک عالم خان و سرور شاہ صاحب واقع محلہ آہیران قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور قیمتی پانصد ۵۰۰ روپیہ۔ اور جس پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ یعنی پانچواں حصہ کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو قیمتی یکصد روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ اور انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے اس جائیداد کو الگ کرے یا اوس میں شامل رہنے دے۔ وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

۵۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد کوئی اور جائیداد علاوہ مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ حسب ارشاد حضرت اقدس کے بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۵ حصہ کیا ہے لہذا ہی ۱/۵ حصہ وصیت مذکورہ بالا فقرہ ۴ سمجھی جاویگی۔ باقی فاضلہ جائیداد کے مالک ورثا ہوں گے۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہیں دارالامان قادیان میں پہونچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ اور میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ چونکہ میں عمر رسیدہ قریباً ۶۰ برس کا ہوں اور لائق کام کرنے کے نہیں اور میرا ان لنفقہ کے بھی میرے ورثا ذمہ وار ہیں اگر اللہ تعالے نے اون کو توفیق بخشی تو وہ میری نعش کو قبرستان موصوف میں پہونچا دینگے اور امید کرتا ہوں کہ وہ بشرط توفیق کے پہونچا دینگے۔ ورنہ نہیں تو انجمن مذکور کو اللہ تبارک تعالیٰ جرأت و ہمت بخشے تو پہونچا دے ورنہ خیر۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کے کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے

۹۔ اس کا ذکر فقرہ ۷ میں مفصل ہوچکا ہے ایسا ہی سمجھا جاوے کہ جیسا فقرہ مذکورہ میں کیا گیا ہے۔ لہذا یہ وصیت نامہ ابتغاءً لوجہ اللہ لکھدیا ہے کہ سند ہووے

تحریر بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹۰۶ء

گواہ شد۔ ملک عالم خان نمبردار و رئیس خوشاب

العبد۔ مولوی فضل دین ولد غلام محمود

گواہ شد۔ غلام رسول ولد محمد دین قوم پٹھان خوشاب

بقلم محمد بخش ساکن سرگودہ مقام خوشاب

وصیت ۱۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۱۔ میں نبی بخش ولد رحیم بخش قوم قریشی ساکن قصبہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۵۔ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اون کا مُرید اور پیرو ہوں

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں اون تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان بعمارت پختہ جس کی چار کوٹھڑیاں منجملہ اون کے ایک کوٹھڑی سہ منزلہ اور تین کوٹھڑیاں دو دو منزلہ معہ صحن و ڈیوڑھی نمبری خانہ شماری ۱۷ ۱۸ واقعہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ متصل حویلی خان محمد شاہ جس پہ میرا مالکانہ قبضہ ہے اور قیمت اس مکان کی اس وقت تخمیناً دو ہزار پانسو روپیہ ہے۔ اور علاوہ اس کے متفرقہ مال تجارتی پشمینہ وغیرہ ہے۔ جو قریباً اڑھائی ہزار روپیہ

کا سب دیکل جائیداد پانچہزار روپیہ کی ہوئی اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ اس لئے مین آج کی تاریخ سے محض ابتغاءً لوجہ اللہ اس جائیداد مین سے دسوین حصہ کی وصیت کرتا ہون جو مبلغ پانچسو روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے۔ یا اوس مین شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اوس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے۔ مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا۔

۶۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت مسیح موعود یا احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہونچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے

۷۔ میری یہہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون اون اخراجات کی متکفل میری یہہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین ہے۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا، ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ بیان کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی لیکن یہہ ضروری ہوگی کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین ادا کر چکا ہون گا یا میری دیگر متروکہ جائیداد سے وصول ہوئے ہون اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط۔

گواہ شد۔ قلم اللہ بخش ولد امیر بخش رفوگر

گواہ شد۔ خدا بخش ولد رحیم بخش رفوگر قلم خود

العبد۔ نبی بخش قلم خود

گواہ شد۔ قلم خود غلام محمد ولد نبی بخش

نویسندہ این وصیت نامہ بندہ خاکسار عبد اللہ احمدی امرتسر

وصیت ۱۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب سکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

۱۔ مین مسمی غلام قادر ولد فخر الدین قوم کشمیری ساکن سیالکوٹ تحصیل و ضلع سیال کوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج تاریخ ۳۰ جون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہ مسیح موعود و رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین اون تمام ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہونگا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا، میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط و قواعد و شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

۴۔ اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو فی الحال مجھے سے روپیہ ملتی ہے اور جائیداد منقول یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے۔ اس واسطے مین موجودہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ دیتا رہون گا۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ یا منقولہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔ مین اس جائیداد کی انجمن مذکور وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا۔

۶۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷ - میری یہ بھی وصیت ہے، کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان میں پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر مین نے فقرہ عدد ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جسکا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادونگا - اور اگر ان اخراجات کیلئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے - تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے اداکرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو جائیز ضروری اور شرعی سمجھینگے -

۸ - مین یہ بھی اقرار کرتا ہون - کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ عدد ۵ مین لکھا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی پوری پوری سعی فرمائی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے -

۹ - یہ کہ اگر حسب فقرہ عدد ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکی - تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کراچکا ہونگا - یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے ان کا وصول کرنا اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا - فقط

گواہ شد - محمد سرور شاہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بالعبد - غلام قادر

گواہ شد - شیر علی عفی اللہ عنہ - ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۲۹ جون ۱۹۰۶ء

رسید زر

---

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء - عہ ۶۳۸ - منشی نواب الدین صاحب سے ر

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء عہ ۱۰۴۵ عماد الدین صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۱۹۵ - عبد الرحیم صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۱۳۳۸ عبد الخالق صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۹۴۵ - مرزا رحیم بیگ صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۴۲۱ - عبد القادر صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۳۴۸ - عبد الغنی صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۸۳۹ - حافظ نور محمد صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۹۹۶ عبد اللہ صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۹۰۰ - محمد حسین صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۸۴۳ - فضل الٰہی صاحب سے ر
۲۹ ” ” ” عہ ۹۹۹ - قاضی عبد المجید صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۱۰۵ - کریم بخش صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۹۴۲ - مولا بخش صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۱۱۰۲ - حاجی خان صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۱۰۱۰ - دوا ریحان صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۱۰۱۱ - سید نعمت علی شاہ صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۱۴۱۳ - محمد الٰہی صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۱۹۲ - فضل الٰہی صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۹۰۹ - چراغ دین صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۱۵۱ - صاحب دین صاحب سے ر
۳۰ ” ” ” عہ ۸۹ حسین علی صاحب سے ر
۳۱ ” ” ” عہ ۱۴۶۴ عنایت علی صاحب سے ر
۳۱ ” ” ” عہ ۷۳۶ انوار حسین خان صاحب سے ر
۳۱ ” ” ” عہ ۹۴۷ - فضل الدین صاحب سے ر
۳۱ ” ” ” عہ ۵۸۵ نذر محمد صاحب سے ر
۳۱ ” ” ” عہ ۷۵۷ شیخ حسین صاحب سے ر
۳۱ ” ” ” عہ ۳۹۵ - رکن الدین صاحب سے ر
۳۱ ” ” ” عہ ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب ۲ر
۳۱ ” ” ” عہ ۸۸۱ - حکیم سید محمد صاحب عہ
۳۱ ” ” ” عہ ۴۵ - مولوی عزیز بخش صاحب سے ر
۳۱ ” ” ” عہ ۹۰۳ - عبد المنان صاحب سے ر
۳۱ ” ” ” عہ ۲۵۱ - حافظ محمد الدین صاحب عہ
۳۱ ” ” ” عہ ۱۱۳۸ - محمد اکرام صاحب عہ
یکم فروری ۱۹۰۷ء عہ ۱۴۹۴ - غلام محمد صاحب صہ ر
” ” ” عہ ۴۶۳ - سید محمد قاسم صاحب للعہ
” ” ” عہ ۸۵۱ - محمد اکرام صاحب سے ر
” ” ” عہ ۱۱۶۲ - مصری خان صاحب سے ر

۲ فروری ۱۹۰۷ء منشی عطاء اللہ صاحب ۱۲ر
۲ ” ” ” عہ ۱۱۲۲ - فضل الدین صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۱۹۱ - چودہری خان صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۴۲۶ فضل دین صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۱۰۲۹ - چودہری سلطان علی صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۴۷۹ محمد داؤد صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۱۰۴۹ - مولوی عبد اللہ صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۹۳۶ - سردار محمد خان صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۳۹۱ - سید عبد الستار صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۸۳۵ - محمد دین صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۵۹۶ - پھول محمد صاحب سے ر
۲ ” ” ” عہ ۴۰۲ - محمد علی صاحب ۸ر
۲ ” ” ” عہ ۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۴ر
۳ ” ” ” عہ ۱۴۹ منشی فضل کریم صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۱۴۹۵ عبد القادر صاحب کٹی سے ر
۴ ” ” ” عہ ۱۴۹۶ - نیاز محمد خان صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۱۲۷ محمد ظہیر الدین صاحب عہ
۴ ” ” ” عہ ۲۹۰ - مرزا سلطان احمد صاحب صہ ر
۴ ” ” ” عہ ۱۱۹۶ مولوی محمد علی صاحب عہ
۴ ” ” ” عہ ۱۴۹۷ عبد الرحمٰن صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۱۰۱۵ - مولوی نور محمد صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۹۶۶ عبد السبحان صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۱۰۲۷ - عبد الکریم صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۹۱۶ - فضل دین صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۸۳۲ - چودہری [illegible] اللہ صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۱۴۰۱ نور الدین صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۹۰۰ غلام نبی صاحب سے ر
۴ ” ” ” عہ ۹۰۵ - منشی محمد احسن صاحب ۱۲ر
۵ ” ” ” عہ ۴۲۰ محمد شفیع صاحب سے ر
۵ ” ” ” عہ ۷۶۲ - سخاوت علی صاحب سے ر
۶ ” ” ” عہ ۲۸۲ - جمال الدین صاحب (عہ)
۷ ” ” ” عہ ۲۹۴ - چودہری جلال خان صاحب سے ر
۷ ” ” ” عہ ۱۴۱۴ سیٹھ عبد الرحمان صاحب صہ ر
۷ ” ” ” عہ ۱۱۰۷ بابو مولا بخش صاحب عہ
۷ ” ” ” عہ ۱۵۸ شفیق الدین صاحب سے ر
۷ ” ” ” عہ ۹۹۶ نور الدین صاحب سے ر
۷ ” ” ” عہ ۸۹۳ عبد اللہ خان صاحب سے ر

مفصلۂ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل پھر شاید ہی موقعہ ملے)

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القاء شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے اگر یہ کتاب پڑھ لیجاؤ تو پھر بس	۸؍
شہد الشہادتین ″ ″	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہین	۱؍
اعلام الناس حصہ ۲ ″ ″	وفات مسیح ۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے ۔ تقلید	۳؍
سیاسۃ الناس ″ ″ ″	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	۰۴؍
جہو عمہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ سواء السبیل حصہ ۱ الالتباس	قابل دید ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴؍
تحذیر المومنین ″ ″ ″	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن جواب	۴؍
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱؍
القول الصحیح ۔ البرہان الصریح مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب پنجابی نظم	حضرت مسیح موعود کی تائید مین دونون کتابین بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے ۔ وفات مسیح ۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال ۔ یاجوج سب کا بجواز کتب ذکر ہے	۱۰؍ ۰۲ کل ۰۳؍
ادعیۃ القرآن ۔ منظومہ اکل آف گوتکے	قرآن مجید مین جسقدر دعائین ہین ان کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے جسمین حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہین	۲؍
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق	۶
شرح تہذیب الکلام	۶
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض	۵؍
الہدیۃ السعدیۃ ۔ مسیح موعود کے بارے مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ ۔ مصرین وغزالی وابن العزلی والاشعری ۔ یہ کتابین عربی مین ہین ۔	۰۲؍

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین ۔ مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے

نور الدین

اَلْخِطْبَۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ ۱ میرا ایک عزیز نوجوان دوست ۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود اون کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین اونکی بخوشی سفارش کرتا ہون اور اُمید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند فرمادین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دُعا کرائی جاوےگی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان ۔ صالح ۔ خوش رو ۔ خوشخو ۔ عالم احمدی ہین ۔ آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے قوم وینس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط وکتابت فرماوین ۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین ۔ بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوۃ مین پیشقدمی کریگا ۔ انشاء اللہ ۔ نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ مینجر اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۱۰ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت ۵ صرف فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت ۱۲ درثمین علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدارون کو ایک روپیہ کی رعایت ہوگی ۔ والسلام مینجر

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR – QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قیمت پیشگی ہے
مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۱۴ محرم ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء

نمبر (۹)

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر و یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکاری کند از اشقیا ست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ .... عـــہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... للعہ
عام قیمت پیشگی .... سے
عام قیمت مابعد .... للعہ
قیمت فی پرچہ .... ۲ کر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے ۵ ایام کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ نہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

مینیجر۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب عاجز محمد حسین (ہجری)

نمبر (۹) مورخہ ۱۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۶)

مَیں قادیان میں کس کس سے ملا

مین ۶ رفروری ۱۹۰۷ء کو ۲ بجے کے قریب بٹالہ سے بارش مین بھیگتا ہوا قادیان پہونچا یہان آکر ایک شخص کی رہبری سے اپنے پیارے اور مکرم بھائی محمد اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے پاس پہونچا اور انکو دفتر مین بیٹھے ہوئے بہت سے رجسٹر دکی ورق گردانی مین مصروف پایا۔ مجھہ کو پہلی ہی مرتبہ دارالامان آنے کا اتفاق ہُوا ہے پرسوں ۱۰ رفروری کو بوقت ظہر مسجد مبارک مین حضرت اقدس ؑ کی زیارت اور تجدید بیعت کا شرف حاصل ہوا اپنے سلسلہ کے بدر والحکم وغیرہ جیسے معزز اخبارات و رسالجات کے شائع ہوتے ہوئے مین بھلا کونسی ایسی بات ظاہر کرسکتا ہون جو قادیان کے متعلق احباب کو معلوم نہو۔ اس متبرک مقام مین میرے خیال اور حوصلہ سے زیادہ میرے ساتھہ مدارات و محبت کا برتاؤ ہُوا ہے۔ اِس لئے مَین اپنے قلب مین ایک جوش دیکھتا ہون کہ یہان کے اُن بزرگون کے نام جن سے مُجھہ کو اِس وقت تک نیاز حاصل ہوسکا ہے ظاہر کرون۔ حضرت حکیم الامتہ اور اُن کے اوصاف حمیدہ کی شہرت تو ہندوستان کیا ساری جہان مین ہے مگر مین اپنے آپ کو بھی خوش قسمت سمجھتا ہون کہ مُجھہ سے اِس محبت کے ساتھہ ملے اور میری رُوح نے اُن کی زیارت سے وہ ذوق حاصل کیا کہ اس سے پہلی کی کوئی مثال مجھہ کو نہین ملتی۔ حضرت فاضل امروہی کی محبت اور خلق کا میرے قلب پر اس قدر گہرا اثر ہے کہ مین صحابہ کرام کے اخلاق و حالات کا اندازہ اچھی طرح کرسکا۔ مولٰنا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو متین و کم سخن پایا۔ مجھہ کو اون کے چہرہ سے خلوص کی شعاعین نکلتی اور ان کے دل سے محبت کی خوشبو آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام سے بھی مین ایک ہی مرتبہ مل سکا۔ مجھہ کو ان کی نسبت یہ اندازہ ہوا ہے کہ وہ ایک عابد اور مسکین طبع انسان ہین۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو رسالہ تعلیم الاسلام کے ذریعہ سے کافی شہرت حاصل ہے اور اون کی تالیفات مین اہل اسلام کو جس قدر نفع پہونچا رہی ہین وہ میری معرفی کی محتاج نہین اُن کا اخلاق اُنکی تواضع اللہ کی محبت ان کے نصائح (جو اُنھون نے زبانی فرمائے) مجھہ کو انشاء اللہ ہمیشہ یاد رہینگے۔ مفتی محمد صادق صاحب سے مین اُوس وقت سے واقف ہون جبکہ پہلی مرتبہ مین نے کتاب سیرۃ مسیح دیکھی تھی۔ اور مخدوم الملت جیسے رفیع الشان انسان کے پُرجوش الفاظ کو اس قیمتی وجود کی تعریف مین پڑہا تھا۔ مُجھہ کو اس وقت تک جسقدر عینک لگانیوالے جنٹلمینون کے دیکھنے کا موقع ملا ہے اُن سب مین مفتی صاحب ہی کے چہرہ پر عینک زیادہ خوبصورت معلوم ہوئی جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور مفتی صاحب کے متعلق مجھکو بہت کچھہ لکھنے کا موقع ملتا اگر یہ دونون صاحب الحکم اور بدر کے ایڈیٹر نہوتے۔ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خندہ پیشانی باحیا لگا ہون اور اثر مین ڈوبی ہوئی پُرحکمت و بامعنے تقریر کی ستائش اس وجہ سے ایک تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہے۔ کہ اون کے لئے یہہ ہی کافی ہے کہ وہ امام علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے اور تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر ہین۔ سید مہدی حسین صاحب سے مجھہ کو باتین کرنے کا موقعہ نہین ملا مگر برادر مکرم حضرت اکبر نجیب آبادی کو مین نے خاص طور سے اون کا مداح پایا الحکم کی مشین کے قیمتی پُرزے برکت علی خان صاحب اور ڈاکٹر عبد اللہ صاحب و میرزا غلام احمد صاحب حکیم فضلدین صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب۔ حضرت اکمل آف گولیکی مفتی فضل الرحمٰن صاحب وغیرہ حضرات اور حکیم الامتہ کے درباریون مین سے ہر ایک جُدا جُدا توصیف و تعریف کا مستحق ہے۔ برادر مکرم تو آخر میرے ہموطن اور بچپنے سے رفیق اور پُوری رازدار ہین اون کی جفاکشی کارمنصبی مین مستعدی اور خلوص و مذہبی جوش کے متعلق کچھہ لکھون تو ڈرتا ہون کہ اس کو تکلف سمجھہ کر اور میری زبان سے اپنی ستائش کو خلوص و یگانگت کے خلاف جان کر کہین ناراض نہ ہوجاوین مین چونکہ اپنے برادر مکرم ہی کا مہمان اور اون کے پاس مقیم رہا ہون اس لئے مجھہ کو ہر قسم کا آرام ملنا اور رتی بھر بھی کوئی تکلیف نہ ہونا تو ایک لازمی نتیجہ تھا لیکن اون کی اس شاندار اور اہم ڈیوٹی کے باعث مین بورڈنگ ہوس کے فرشتہ خصال طالب علمون کے حالات کو بھی بنظر غور معائینہ کرسکا اور مین شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم بھائی محمود دمگوی وغیرہ نوجوان اور تہجد گزار طلباء سے استدعا کرتا ہون کہ وہ میرے لئے دُعا کرین۔ میان محمد۔ غلام حسین پشاوری۔ فضل دین و حبیب اللہ وغیرہ طلباء کے وارثون کو مین مبارکباد دیتا ہون کہ ان کے یہ فخر خاندان بچے مین نے نہایت متین و سنجیدہ اطاعت گذار خلیق اور مہمان نواز دیکھے ہین۔ اپنے پُرانے محسن ذوالفقار علی خان صاحب کو مژدہ سناتا ہون۔ کہ اون کے دونون چھوٹے چھوٹے بچے انشاء اللہ تعالےٰ کسی دن قوم کے قابل فخر وجود بن کر رہینگے۔ بہت ہی خوش قسمت ہین۔ وہ والدین جن کے بچے یہان تعلیم الاسلام مین تعلیم پاتے اور میرے برادر مکرم و سید سرور شاہ صاحب کے زیر تربیت بورڈنگ ہوس مین رہتے اور روزانہ حکیم الامت کے درس قرآن مین شریک ہوتے ہین ایک زمانہ ضرور ایسا آنے والا ہے کہ بہت سے احمدی نوجوان یہان دارالامان مین تعلیم نہ پانے اور اپنے والدین کی بے جا محبت پر (جس نے ان کو یہان تعلیم کے لئے نہ آنے دیا) افسوس کرینگے۔ اور دست حسرت ملین گے۔ اے صاحب اولاد احمدیو! اپنی اولاد پر رحم کرو۔ اور یہان تعلیم کیلئے اگر اپنے بچون کو بھیج سکتے ہو۔ تو ضرور بھیجدو۔ امام علیہ السلام کے متعلق اس مضمون مین مدح و ثنا لکھنی گستاخی سمجھتا ہون اس کیلئے لیاقت اور فرصت کی ضرورت ہے۔ ضرورتین تقاضا کررہی ہین۔ کہ فوراً وطن کو روانہ ہون اور امام علیہ السلام کی زیارت کا شوق بزرگان ملت کی صحبت کا ذوق اور برادر مکرم کی محبت کا جوش اصرار کرتا ہے کہ یہان سے نہ جاؤن۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آج ۱۲ رفروری ۱۹۰۷ء تک تو دارالامان مین مقیم ہون۔

راقم ڈاکٹر عبد المجید خان احمدی نجیب آبادی۔

درخواست جنازہ

میان مبارک احمد صاحب ساکنہ بھیلی ضلع ہوشیارپور قضاء الٰہی سے فوت ہوگئے ہین احمدی احباب ان کیلئے غائبانہ نماز جنازہ پڑہین کہ خدا انہین غریق رحمت کرے۔

خاکسار امیر محمد پٹواری حلقہ بھیلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - مین قادیان مین کس کس سے ملا۔
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ۵ - بے تعصبی امیر- ایک خط اور اسکا جواب
صفحہ ۶ - ڈائری۔ علیگڈھ کالج مین سٹرائک
صفحہ ۷ - ابوسعید عرب صاحب سفر مین
صفحہ ۸ - اُردو و ہندی کیریکٹرس
صفحہ ۹ - ڈاک کی بدانتظامی اور ادنےٰ ملازمین کی شرارت۔ کچھہ نقشبندیون کی نسبت
صفحہ ۱۰ - کمیاب ڈائری۔ عبرت۔ الخطبہ
صفحہ ۱۱ - شعر و سخن۔ رسید زر
صفحہ ۱۲ - اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - "مِن النّاس وَ العامۃ"

یعنی من خواص النّاس والعامۃ ۔ یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ طاعون کے حملہ سے کچھ خاص لوگ بھی مرینگے جو معزّز ہوتے ہین یا سفید پوش ہوتے ہین اور عام لوگون مین بھی مری پڑیگی۔

۲ - "لولا الاکرام لہلک المقام"

ترجمہ۔ اگر تیری عزّت کا پاس نہوتا تو مین تمام قادیان کو ہلاک کر دیتا

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان مین سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مرینگے اور یہ مرنا الہام انّہ اوی القریۃ کے مخالف نہین کیونکہ اوی سے مراد الہام الٰہی مین یہ ہے کہ آخر قادیان کے لوگ بچائے جائینگے۔ بکلّی استیصال نہین ہوگا۔

۲۶ - فروری ۱۹۰۷ء الہام "تحفۃ الملوک"

اِس کے معنے ابھی نہین کھُلے۔ بہرحال ملوک سے اسکو کچھہ نسبت ہے،

۲۳ - فروری ۱۹۰۷ء "وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر"

ترجمہ جب کوئی نشان دیکھینگے تو کہین گے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خارق عادت امر نہین یا کوئی فریب ہے۔

۳ - "سیہزم الجمعُ وَیُولّونَ الدُّبُر"

ترجمہ۔ عنقریب یہ لوگ بھاگ جائینگے اور پیٹھین پھیر لین گے

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانون سے انکار کی گنجائش نہین رہیگی اور نشان ایسے طور سے کھُلینگے کہ منہہ بند ہو جائینگے ۔ رویا مین گویا مین ہون کسی نے کہا آپ جنازہ جا کر پڑھ لین گویا کسی کا جنازہ ہے جو پڑھا جاویگا۔

۴ - "لا تحزن انّ اللہ معنا۔"

ترجمہ۔ غم نکر خدا ہمارے ساتھہ ہے کسی دوست کو اسمین تسلّی دیگئی ہے۔ گویا مین تسلّی دونگا۔

دُعا مدد ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبائے انٹرنس شیخ عبدالرحمٰن ۔ مظفر احمد۔ محمد علی۔ محمد صادق وغیرہ جو امتحان مین جانیوالے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

ثلج والی پیشگوئی جو مئی ۱۹۰۶ء مین شائع کی گئی تھی اُس کے پورا ہونے کی خبرین نہ صرف ہند سے بلکہ یورپ سے بھی اب تک برابر آرہی ہین۔ ہرطرف سخت بارشون اور خوفناک ژالہ باری اور خطرناک برفباری کی خبرین شائع ہو رہی ہین۔

اخبار قادیان ۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین ۔ عاجز راقم اس ہفتہ کے درمیان علیل رہا ۔ احباب سے درخواست دُعا ہے۔

رسالہ آریہ ۔ چھپ کر شائع ہوگیا ہے ۔ قیمت ۳؍ ۔ محافظ کتب خانہ لنگر سے ملسکتی ہے یہ رسالہ اخبار مین بھی شائع ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ثناء اللہ مولوی امرتسری اور اُس کے بھائی آریون کیواسطے الہامات کے فیصلہ کیلئے آسان راہ نکل آئی ہے بہتر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایک دفعہ پھر قادیان آنیکی تکلیف اُٹھائین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بے تعصبی امیر

سلسلہ احمدیہ کیلئے ایک درخواست

(ترجمہ از اخبار پائونیر الہ آباد ۔ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء)

کچھ عرصہ ہُوا کہ پائونیر کے کالمز مین علی گڈھ کالج ڈیوٹی ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر کی قلم سے ایک آرٹیکل نکلا تھا جس مین مضمون نگار نے اپنے ذاتی تجربہ کی رُو سے بیان کیا تھا کہ سلسلہ احمدیہ جہاد کے مٹا دینے مین بہت مُفید اور صحیح اثر مسلمانون پر چُپکے اور آہستگی سے ڈال رہا ہے۔ اس امر کے ظاہر کرنے مین "کہ سلسلہ احمدیہ شہنشاہ ایڈورڈ کی بے لگام اور سرکش رعایا کو برٹش گورنمنٹ کے پُرامن باشندے بنانے مین ایک کسان کا کام دے رہا ہے" یہ مضمون نگار صرف پہلا اکیلا شخص نہین بلکہ اس سے زیادہ دُور اندیش پولیٹکل امور مین غور کرنے والے اور دانا شخصون نے جب اس معاملہ مین بغیر کسی قسم کے تعصب اور رورعایت غور کیا ہے تو وہ بھی ایسے ہی نتائج پر پہونچے ہین تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر نے امریکہ کے ایک میگزین مین جہاد کے متعلق بحث کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایسی ہی رائے ظاہر فرمائی ہے سنہ ۱۹۰۰ء مین سر فریڈرک کننگھم نے جو پشاور ڈویژن کے سپرنٹنڈنٹ اور کمشنر رہ چکے ہین۔ اس سلسلہ کے بانی کو لکھا تھا "کہ جہان تک مین سمجھ سکتا ہون۔ یہ رسالہ اسلامی عقائد کی ایک صحیح اور مبرہن تفسیر ہے اور آپکے علم وفضل کے شایان ہے مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے عالم فاضل اُستاد کی تفسیر کو تمام مسلمان بسر وچشم قبول کرینگے نہ صرف اپنے پاک مذہب کی بریت کیلئے بلکہ اُس ثبوت کیوجہ سے کہ اسلام ہرگز اس بات کا روادار نہین کہ مذہب کی آڑ مین ایسے مجہول اور بدذاتی کے کام کئے جاوین۔ مین خوش ہون گا کہ آپکے رسالے اور فتوے اس سرحدی صوبہ مین کثرت سے شائع ہون"۔

سر فریڈرک کننگھم کا آخری نقرہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سرحدی صوبہ مین سلسلہ احمدیہ کی تصنیفات کیا کام کر رہی ہین جہان کہ اس وقت تک بہت سی قیمتی جانین اس غلط عقیدہ کی شکار ہو چکی ہین۔ جہاد کے مسئلہ پر ایک لمبی اور گہری غور کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہون۔ کہ اسلام کی گذشتہ تاریخ ہرگز اس عقیدہ کا منبع وماوےٰ نہین بلکہ ایک آئندہ کی امید ہے جو اس کی پرورش کر رہی ہے۔ دوسرے الفاظ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال ہرگز جہاد کے مؤید نہین بلکہ اس کی مؤید ایک ایسے مہدی کی آمد ہے جو کہ کافرون سے جنگ کریگا اور ہر ایک انسان کو جو اسلام قبول نہین کرتا قتل کر دیگا۔ ایسے افسر اور لیڈر کی ہر وقت اُمید آمد اس بے جا جوش کی حرارت کو بعض دلون مین بھڑکاتی رہتی ہے اس بات سے انکار نہین ہو سکتا کہ بہت سے مسلمان ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دے چکے ہین جن مین کہا جاتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر بہت سے لوگون کو مسلمان کیا اس کے جواب مین صفائی سے یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم کی لڑائیان دفاعی رنگ مین تھین مگر سلسلہ احمدیہ کے باہر کسی نے اس غلط عقیدہ کی تردید نہین کی جس مین یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مہدی آئیگا جو غیر مسلمانون سے جنگ کرے گا اور انکو زبردستی اسلام لانے پر مجبور کریگا۔ سلسلہ احمدیہ نے نہ صرف چند عقائد کی تفسیر کے ذریعہ سے بلکہ عملی طور پر ایک ایسے مہدی کے قبول کر لینے سے جو کہ اسلام کا غلبہ بخلاف تلوار، نشانات اور براہین کے ساتھ ظاہر کرنے کیلئے آیا ہے اس عقیدہ جہاد کی غلطی کو ظاہر کر دیا ہے جس کو ایک آنیوالے غازی مہدی کی اُمید ہمیشہ تازہ [illegible] رکھتی ہے اور اس نے صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ نہ خود نبی کریم نے اس بات پر عمل کیا۔ نہ مہدی کے زمانہ مین اس پر عمل کرنے کا کوئی موقعہ ہے۔ حالت موجودہ مین سلسلہ احمدیہ کی ترقی امن وصلح کے بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور تمام بہی خواہان برٹش گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اگر وہ اس کے پھیلانے مین مدد نہ دین تو کم سے کم اسے موقعہ دین کہ یہ پھلے پھولے اور نشوونما پائے اس کے متعلق ہز میجسٹی امیر کابل کا بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ سلسلہ اپنی قیام کے تھوڑے ہی عرصہ مین دُور دراز ملکون تک پھیل گیا ہے اور اس کے ممبر خود امیر کی دولت مین بھی پائے جاتے ہین۔ پہلا ممبر جس کے ذریعہ مرحوم امیر کو یہ پتہ لگا تھا۔ کہ اس سلسلہ کے خیالات جہاد کے خلاف ہین اس لئے وہ مروا دیا گیا اس کے بعد خوست کا ایک معزز مولوی جس کی خود امیر عزت کرتا تھا اور جس کے مُریدون مین دیار کے بڑے بڑے امرا شامل تھے اور جس کے مُریدون کی تعداد خاص افغانستان مین پچاس ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی اور جو کہ سلطنت انگریزی اور سلطنت امیر ہر دو مین بڑی بڑی جاگیرون کا مالک تھا یہ شخص بانی سلسلہ کی ملاقات کیلئے قادیان آیا۔ اس بزرگ کا نام صاحبزادہ عبداللطیف تھا اور وہ خوست کا رہنے والا تھا یہ بزرگ دو یا تین ماہ قادیان مین ٹھہرا اور اس کے بعد اپنے وطن کو واپس چلا گیا اس کی واپسی پر ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان نے اس کو قید مین ڈالدیا اور چند مہینون کی قید کے بعد جس مین اس کو کئی دفعہ احمدی عقائد سے توبہ کر لینے کے لئے کہا گیا اور اس کو وعدہ دیا گیا کہ اگر وہ اپنے عقائد سے تائب ہو جاوے تو اس کی تمام جاگیرین بحال کر دیجاوینگی اور پوری آزادی اور شاہی اعزاز حاصل ہو جائے گا مگر اس کے انکار پر اس کو سنگسار کیا گیا اگر مان بھی لیا جاوے کہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کھلے طور پر عقیدہ جہاد کے برخلاف وعظ کہتے تھے مگر قانونی طور پر یہ سزا اس جرم سے کوئی مناسبت نہین رکھتی۔ یہ بدرجہا سنگین ہے۔

اب جبکہ امیر نے عام اعلان اس امر کا کر دیا ہے کہ اس کی قلمرو مین تمام مسلمان فرقون اور نیز غیر مسلمانون کو ایک جیسی آزادی حاصل ہے تو مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی سنگین سزا اور بھی ایک راز سربستہ ہو جاتی ہے۔ اس مین شک نہین کہ افغان ایک وحشی اور سرکش قوم ہے اور ان کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے امیر کو بعض دفعہ ایسے ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہین جن کی حقیقت اور انصاف کو ہم نہین سمجھ سکتے جبکہ ہم بالکل ایک مخالف ہوا اور مخالف حالت مین زندگی بسر کرتے ہین یہ بھی سچ ہے کہ متعصب ملاؤن نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق شور برپا کیا ہوگا جس کے فرو کرنے کیلئے امیر کو سخت ذرائع استعمال کرنے پڑے ہون مگر کسی طرح سے غازی مہدی اور جہاد کے خلاف وعظ کہنے کی سزا سنگساری نہین ہو سکتی (یہ اندھیر ہے) اب چونکہ امیر نے یہ اعلان دیدیا ہے کہ اس کی قلمرو مین کسی شخص کو اس کے مذہب کے متعلق تکلیف نہین دی جاتی اور تمام فرقون کو ایک ہی سی آزادی حاصل ہے اب ہم اُمید کرتے ہین کہ ہز میجسٹی امیر افغانستان مین احمدیون کو وہی آزادی عطا فرمائے گا جو اورون کو حاصل ہے اور مذہبی غیر مداخلت کے ثبوت مین وہ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد کو ان کی اولاد کی جاگیر بحال کر دیگا اور جلاوطنی سے انہین اپنے وطن مالوف مین آنے کی اجازت دیگا۔ اگر احمدیون کو آزادی مذہب اور آزادی خیالات دینے کیلئے امیر کے پاس کوئی اور دلیل نہ ہو تو بھی اس کیلئے یہ ایک کافی دلیل ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے ملئے سلسلہ احمدیہ

کی تعلیم نہیدہو اس لئے بحیثیت انگریزی گورنمنٹ کی مدست
در مددگار رہونے کے ... یہ بحیثیت فوراً اختیار کرنی چاہئے اگر
جہاد کا انکار اس کے اپنے مذہبی اعتقادات کے خلاف
ہے تو بھی برٹش گورنمنٹ کی خاطر اسے اپنی سلطنت مین
اس تعلیم کی اشاعت ہونے دینی چاہئے۔

اس مین کوئی شک نہین کہ اگر سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کھلے طور سے افغانستان مین اشاعت ہوجائے۔ تو سرحدی تو مین اپنے ہمسایون سے بہت سا اثر حاصل کرینگی اور اس طرح متعصب غازیون کے ہاتھ سے انگریزی افسرون کے قتل بند ہو جائینگے۔ صوبہ خوست جو انگریزی علاقہ سے ملحق ہے اس مین قریباً پچاس ہزار ایسے آدمی ہین۔ جو بحیثیت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کے مرید ہونے کے سلسلہ احمدیہ کے سچ ہونے پر ایمان رکھتے ہین۔ اور جن کو صرف یہی خطرہ ہے کہ اگر وہ کھلے طور سے اپنے اعتقادات اور ایمانیات کو ظاہر کرین تو ایسا نہو کہ اُن کا حال بھی ان کے مرشد کا سا بنے اس خوف سے بعض اپنے ملک کو چھوڑ کر برٹش گورنمنٹ کے پر امن راج مین آ بسے۔ مگر پچاس ہزار کے قریب اندر ہین جن کو امیر اپنی ہند و رعایا کی طرح آزادی دیکر ممنون اور گرویدہ بنا سکتا ہے۔ مین یقین دلاتا ہون کہ بحیثیت رعایا ہونے کے ہر حیثیت احمدیون کو سب سے زیادہ امن پسند اور بے ضرر پائیگا۔ اور اگر وہ اپنے ملک مین ان کے عقائد کی اجازت دیگا تو وہ ایسا کام کریگا جو نہ صرف انگریزی گورنمنٹ کے منشار کے مطابق ہوگا بلکہ عین اس کے اپنے مقاصد کے مطابق ہوگا۔

محمد علی از قادیان

ایک خط اور اُس کا جواب

مقاصد نکاح

سوال ۔ جناب مولوی صاحب ۔ تسلیم!

اسلام مین نکاح کے مقاصد کیا کیا ہین غالباً صرف اولاد پیدا کرنا تو نہین ۔ انسان کی فطرت کا بھی لحاظ رکھا ہے ... یہی مجھ کو بمعہ حوالجات مطلوب ہے۔ امید ہے آپ اس کا جواب بواپسی ڈاک برائے مہربانی عنایت کرکے مشکور کرین۔

نہاکردت شرما دید لاہور

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب من ۔ قرآن کریم پارہ اکیس[21] مین لکھا ہے۔

خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ و رحمۃ ۔ ایک اور پارہ مین فرمایا ہے کہ ائنکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم تجھلون ۔ اور فرمایا ہے کہ نساءکم حرث لکم ۔ اور فرمایا ہے کہ حفظت للغیب پارہ

پہلے نمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی آرام اور سکون کے لئے بنائی ہین ۔ غمگسار ۔ ہزارون افکار مین آرام کا موجب ہے۔

دوسرے نمبر سے ظاہر ہے کہ انسان مین طبعی طور پر دوستی اور محبت کرنا ایک فطرتی امر ہے اور دوستی اور محبت کے لئے یہ بی بی عجیب وغریب چیز ہے ۔ تیسرے نمبر مین بتایا گیا ہے کہ عورت نازک البدن اور ضعیف الخلقت ہے اور بچون کو جننے اور گھر کے انتظام رکھنے مین ذمہ وار اور ایک عظیم الشان بازو ہے پس اس کے متعلق رحم سے کام لو ۔ خدا نے اس کو رحم کیلئے بنایا ہے ۔ اس کی غلطیون اور فطرتی کمزوریون پر چشم پوشی کرو ۔ اور آدمیون مین قدرتی طور پر شہوت کا مادہ ہے اس کا قدرت نے محل بی بی اور عورت ہی کو بنایا ہے یہ چوتھی بات ہے ۔ بعد اس کے فرمایا کہ عورت کھیتی ہے ۔ اور بیج بونے کے قابل ہے ۔ جس طرح کھیت کی علاج اور معالجہ ضرور ہوا کرتا ہے اور اس مین خاص غرض ہوا کرتی ہے بنا برین عورت مین بھی بعض خاص خاص اغراض ہین ۔ جن سے ہمین متمتع ہونا چاہئے یہ پانچوین بات ہے پھر عورت ننگ و ناموس اور مال اور اولاد کی محافظ اور مہتمم ہے یہ چھٹی بات ہے ۔ سردست ڈاک کا وقت ہے اور خطوط کی کثرت ہے ۔ اس لئے مختصراً عرض ہے اگر زیادہ تفصیل مطلوب ہو ۔ تو پھر اطلاع بخشین ۔

نورالدین

درخواست نماز جنازہ ۔ برادرم محمد سعید صاحب جو ہمائیصاحب حامد شاہ صاحب سے اب چھوٹے تھے ۔ بدقہ کی بات دس بجے کے بعد اس دنیا سے انتقال کر گئے ہین لہذا احمدی برادران ان کیلئے نماز جنازہ پڑھین کہ اللہ تعالیٰ انکو غریق رحمت کرے۔ ... رشید

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ ″	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ ″					
¼ ″	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۱	۴/۱	۳/۴	۱	۲ر

۱ ۔ یہ اُجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے ۔ اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہو سکے گی ۔ بے فائدہ خط وکتابت سے طرفین کا ہرج ہے ۔

۲ ۔ اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہئیے ۔ مابعد کا کوئی حساب نہین ۔

۳ ۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے ۔ درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی ۔

۴ ۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا ۔

۵ ۔ اخبار صرف اُن مشتہرون کو دیا جا دیگا جن کی اجرت سالانہ دس روپیہ سے کم نہو ۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہین ۔ اون کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی ۔

۶ ۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۱۰ر فیصدی لیا جاویگا باہر سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہئیے ۔

۷ ۔ یہ موجودہ اجرت اشتہار ہے ۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا ۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرینگے ان کا اشتہار بند کرکے اون کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاوے گی ۔

۸ ۔ مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اُجرت واپس کردے

ڈائری

القول الطیّب

۲۵ر فروری ۱۹۰۷ء (ظہر) فرمایا۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر اتمام حجت کر دی ہے۔ نشان پر نشان ظاہر ہو رہا ہے وہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جیسے تسبیح کے دانے ٹوٹ پڑتے ہیں اسی طرح متواتر نشان ظاہر ہوں گے اسی وقت کے لئے تھا چنانچہ تم دیکھ رہے ہو کہ ایک نشان پورا ہو رہا ہے تو اس کے ساتھ ہی دوسرا پورا ہو جاتا ہے۔ طاعون کے متعلق ایک شخص نے ذکر کیا کہ لودیانہ میں پانچ جنازے ایک گھر کے ایک ہی وقت میں نکلے دوسرے نے بیان سے بارہ چودہ کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا ذکر کیا۔ کہ وہاں نو آدمی ایک کنبے کے اکٹھے رات کو چنگے بھلے سوئے اور صبح کو مردہ پائے گئے پھر کچھ دیر کے بعد ایک لڑکا مر گیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ کے قہری نشان ہیں افسوس کہ لوگ اس پر بھی نہیں سمجھتے الہام۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جب تک خلقت رجوع الی الحق نہ کرے گی یہ بیماری نہ جائے گی دیکھو اس سال سب کی رائے یہ بندھی تھی کہ طاعون سے یہ ملک بہت کچھ پاک ہو گیا ہے اور اب عنقریب بالکل صاف ہو جائے گا مگر اس سال پچھلے سالوں سے بڑھ کر حملہ ہوا ہے ایسا حملہ کہ کئی گھرانے تباہ ہو گئے ہیں اور بعض گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے۔ وہ جو قرآن مجید میں ہے۔ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا۔ سب کچھ پورا ہو رہا ہے۔ قادیان کے متعلق مجھے الہام ہوا تھا۔ لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ۔ یعنی یہ گاؤں بھی ہلاکت کا مستوجب تھا مگر اکرام کے سبب محفوظ رکھا گیا جس کے متعلق اٰيَةُ اٰوَى الْقَرْيَةَ ہے۔ اٰوی کے معنے تمام لغت کی کتابوں میں یہی لکھے ہیں کہ کسی مصیبت کے بعد پناہ دینا۔ قرآن مجید میں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قادیان میں کچھ عذاب طاعون آنا تھا اور پھر اس کے بعد حفاظت ہو گی۔ عاجز اکمل نے حضور یا بابرکت صغتا فاخر بٹالہ

دلائتحنث کی نسبت پوچھا کہ اگر اس کے وہ معنے کئے جاویں جو عام مفسروں نے کئے ہیں تو شرع میں حیلوں کا باب کھل جائیگا۔ آپ نے فرمایا چونکہ حضرت ایوب کی بیوی بڑی نیک خدمتگذار تھی اور آپ بھی متقی صابر تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تخفیف کر دی اور ایسی تدبیر سمجھا دی جس سے قسم بھی پوری ہو جائے اور ضرر بھی نہ پہونچے۔ اگر کوئی حیلہ اللہ تعالیٰ سمجھائے تو وہ شرع میں جائز ہے کیونکہ وہ بھی اسی راہ سے آیا جس سے شرع آئی۔ اس لئے کوئی حرج کی بات نہیں۔

(اکمل آف گولیکی)

ایک ضروری مراسلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے محترم صادق! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

چونکہ الحکم کی اگلی اشاعت میں ابھی خاصہ وقفہ ہے اس لئے میں ایک چھوٹا سا نوٹ آپ کے معزز پرچہ میں جو بہت جلد شائع ہونیوالا ہے بھیجتا ہوں اس کی اہمیت سے آپ ہی آگاہ ہو نگے لہذا اُمید ہے کہ بجنسہٖ اسکو چھاپ دیں۔

آپ کا بھی خیرخواہ دلی یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

علیگڈھ کالج میں سٹرائک

سٹرائیک کے جراثیم علیگڈھ کالج میں بھی پہونچ گئے اور وہاں بھی یہ وبا پھوٹ نکلی ہیں۔ میں نے اس خبر کو نہایت افسوس سے پڑھا ہے اور علیگڈھ کالج کے نوجوانوں پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیا وہ نوجوان جنہوں نے علیگڈھ کالج کے آغوش میں تربیت پائی ہے اس احسان کا بدلہ یہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ کالج کو بدنام کریں یہ اخلاقی جرأت نہیں اور یہ سلیف ریسپکٹ نہیں کہ اپنے افسروں کے خلاف جنگ (خواہ وہ قلمی یا لسانی ہی ہو) کیلئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ کالج کے طالب علموں میں انقیاد اور اطاعت کا مادہ ترقی کرنا چاہیئے نہ خود پسندی اور زود رنجی کا۔ اس سے غداری اور نافرمانی پیدا ہوتی ہے گورنمنٹ انگلشیہ ہی کی بدولت ان کے کالج کی عزت اور وقعت ہے انہوں نے خود کالج کو اس رتبہ تک نہیں پہنچا لیا۔ سٹرائک کرنے والے نوجوانوں نے اپنے کالج اور کالج کے سرپرستوں کو بہت بڑا اخلاقی صدمہ پہونچایا ہے اور ایسی حالت میں کہ امیر کابل نے ابھی اُن کے کالج کو دیکھا ہے آنریبل پروفیسر کے خلاف اس قسم کی حماقت پولیٹیکل حقوق اور کالج کی وقعت کو سخت صدمہ پہونچانے والی ہے۔ روشن خیال مسلمانوں کو ایسے شوریدہ سر نوجوانوں کو اُن کے نفع و نقصان سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ میری رائے میں یہ سارا نقص مذہبی تعلیم کی کمی اور عملی کمزوری کا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ وہاں مذہبی تعلیم کی پابندی کی جاتی ہے وہ اس سٹرائک کے بعد شرمندہ ہوں گے کیا اسلام یہ تعلیم دیتا ہے اگر علیگڈھ کالج ایسے طالب علم طیار کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ فوراً ایسے کالج کو بند کر دے۔ جو ملک اور قوم کیلئے کچھ بھی مفید نہ ہوگا۔ یہ نظیر علیگڈھ کالج میں بہت ہی بری نظیر ہے۔ میں احمدی قوم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ جس اسلوب پر اپنے نوجوان طیار کر رہی ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے انشاء اللہ مفید اور بابرکت ہوں گے۔ اور گورنمنٹ کے لئے بھی ایک سود مند اور معتمد علیہ وجود ثابت ہوں گے لاہور کے میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائک کی نظیر موجود ہے جونہی اس ہڑتال کی خبر یہاں پہنچی۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام طالب علموں کو حکم دیا کہ تم کالج میں داخل ہو جاؤ۔ سب سے پہلے انہوں نے کالج میں داخل ہونا اپنا فرض سمجھا اس کے بعد دوسرے طالب علم بھی داخل ہو گئے۔

اس وقت بھی میں علیگڈھ کالج کے احمدی نوجوانوں سے بھی امید کرتا ہوں کہ وہ اس سٹرائک میں شریک نہ ہوں گے بلکہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ وہ شریک نہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی مذہبی اور عملی تربیت۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ ان کا امام اور پیشوا جس کے ہاتھ پر انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ اسی امر میں خوش ہے کہ ایسی فتنہ پردازی کی راہوں سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ یہ بغی کا طریق ہے جو خدا اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہرگز پسند نہیں۔

انگریزی قوم کے احسان کو ہم احمدی فراموش نہیں کر سکتے اس لئے ان کے خلاف کسی آواز میں ہماری شمولیت مذہبی طور پر ناجائز اور گناہ ہے

یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان

۲۵ر فروری ۱۹۰۷ء

ابو سعید عرب صاحب سفر مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ ربہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز آج کلکتہ صبح کیوقت پہونچگیا۔ راستے مین مختلف لوگون سے ملاقات ہوئی مگر خاص کر ایک صاحب کا ذکر قابل ذکر ہے۔ مغل سرائے کے سٹیشن سے ایک صاحب میرے ساتھ ہوئے راستہ مین مجھ سے دریافت کرنے لگے۔ کہ آپنے کہان جانا ہے۔ مین نے کہا کہ بنگالہ و برہما کی طرف۔ کہنے لگے کس غرض کیلئے۔ مین نے کہا کہ اشاعت ریویو آف ریلیجنز کے لئے۔ کہنے لگے کہ وہ کیا ہے۔ مین نے کہا کہ وہ ایک رسالہ ہے۔ جس مین اسلام کا سچا چہرہ دکھایا جاتا ہے اور ادیان باطلہ کی تردید کی جاتی ہے اور وہ قادیان سے نکلتا ہے۔ قادیان کا نام سنتے ہی میری طرف متوجہ ہوگئے اور کہنے لگے کہ مین آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہون ان کے متعلق چند باتین۔ کیونکہ بہت سی باتین ان کے خلاف مین سنی ہین۔ مگر فیصلہ نہین کیا کیونکہ جب تک دونون طرف کی باتین نہ سنی جاوین۔ فیصلہ کرنا دانشمندی سے بعید ہے۔

سوال اوّل۔ مرزا صاحب خدا کو مانتے ہین۔

جواب۔ مانتے کیا منواتے ہین۔

سوال کس طرح۔

جواب۔ زندہ خدا کا یہ ثبوت ہے کہ وہ ایک واقع کی قبل از وقوع خبر دیتا ہے اپنے مرسل کو۔ اور بظاہر کوئی مادی اسباب موجود نہین ہوتے اور ان کے وقوع سے مومنون کے دلون مین تروتازگی پیدا ہوتی ہے اور مخالفین کو ذلت اور رسوائی۔

سوال۔ کیا نماز پنجگانہ کے قائل ہین۔

جواب۔ بلکہ تہجد کی بھی تاکید فرماتے ہین۔

سوال۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے مانتے ہین۔

جواب۔ سید المرسلین

سوال۔ وحی یا الہام کو مانتے ہین۔

جواب۔ وہ خود دعویٰ کرتے ہین کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے۔

سوال۔ دلیل قرآن سے بیان کرو۔

جواب۔ ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ

سوال۔ عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہین۔

جواب۔ جو دوسرے انبیاء کی نسبت۔

سوال۔ فوت ہوگئے۔ جواب۔ ہان۔

سوال۔ کیا دلیل فوت ہونے مسیح کی۔

جواب۔ جو دلیل دوسرے نبیون کی وفات کی۔

اس پر کہنے لگے کہ مسیح زندہ یا فوت شدہ ماننا کوئی ضروریات دین سے ہین۔ مین نے کہا کہ لاریب جزو ایمان نہین۔ کیونکہ اگر جزو ایمان ہوتا تو جب کوئی نیا شخص اسلام قبول کرتا تو اس سے اس بات کا بھی عہد لیتے کہ اس بات پر ایمان لانا کہ مسیح آسمان پر ہے مگر ایک بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ مسیح کو زندہ ماننے مین توحید باری مین نقص لازم الحیّ القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ خدا کی صفت ہے نہ مسیح کی۔

سوال۔ یہ تو بڑا عمدہ عقیدہ ہے۔ مولوی لوگ کیون مخالفت کرتے ہین

جواب۔ نادانی وجہالت۔ اس پر کہنے لگے۔ اب مین سمجھ گیا خواہ اب کوئی کچھ ہی کیون نہ کہے ہرگز اس کی بات باور نہین کرونگا۔ پھر مین نے استاذی المکرم حضرت مولوی حکیم الامۃ نور الدین صاحب کی کتاب نور الدین دکھائی۔ پٹنہ پہونچنے تک یہ پڑھتے رہے آخر کہا کہ مین نے وہ بات اس کتاب مین دیکھی جو آج تک دیکھنے وسننے مین نہین آئی تھی۔ خاصکر یاجوج ماجوج کی تحقیق۔ مین جب یہ باتین کر رہا تھا تو تین اور شخص نہایت توجہ سے میری باتون کو سنتے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ تینون حضرت اقدس کے خدامون مین سے ہین اور شاہجہان پور کے رہنے والے ہین اور آسام کی طرف جا رہے ہین اس وقت اس خوشی ومسرت کا اندازہ مین نہین لگا سکتا جو مجھے ہوئی پھر ہم چارون کلکتہ پہونچ گئے وہ دوسرے روز آسام کی طرف روانہ ہوگئے اور عاجز پرسون کٹک کی طرف اشاعت میگزین کے لئے جاویگا۔ اور عید کے دوسرے روز وہان سے رنگون۔

ایک بات میرے خیال مین آئی ہے وہ یہ کہ مدرسہ کو بھی روپیہ کی بہت ضرورت ہے۔ اور ایک سہل تدبیر سے معقول رقم ہوسکتی ہے۔ مین نے ہر ایک احمدی بھائی کے گھر مین ایک ایک ہنڈیا رکھوادی ہے اور گھر مین ان کے تاکید کردی ہے کہ آٹا گوندتے وقت کچھ آٹا صبح وشام اوس مین ڈالدیا کرین اور آٹھوین روز ایک یا دو مستعد شخص اس کو ہر گھر سے اکٹھا کرکے ایک جگہ جمع کردین اور مہینہ مین اوس کو فروخت کرکے ان کی رقم مدرسہ تعلیم الاسلام مین بھیجدیا کرین جہان چاولون کا رواج ہو وہان چاول اکٹھے کئے جاوین۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس سے عمدہ مدد مل جائے گی اور اس کی ابتدا قادیان دار الامان سے ہی ہونی چاہیئے تاکہ اس کی تقلید تمام جماعتین کرین۔

خادم قوم۔ عاجز ابو سعید عرب ۱۱ر نومبر ۱۹۰۶ء کلکتہ

بدر خواتین

(ایک خط سے اقتباس جو کہ ایک غیر احمدی خاتون نے مسز اکمل کے نام لکھا ہے)

"پیاری ہمشیرہ۔ بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ محبت نامہ آپکا موصول ہوکر کاشف مندرجہ فیہ ہوا اخبار بدر تو بہت ہی عمدہ ہے ہم سب لوگونکو نہایت پسند آیا باتین بہت معقول و دلچسپ ہین اس کے پڑھنے سے ہمارا خیال ہوگیا ہے کہ مرزا صاحب کی تقریر مؤثر ہے اُن کے اچھے اور رہنما ہونے مین شک نہین ہے۔ عموی حکیم لطیف احمد صاحب (جو ہمارے تمام برادری مین سب سے زیادہ دانشمند وقابل ہین) بھی مرزا صاحب کی بڑی تعریف کرتے ہین وہ بہت روز سے اُن کو جانتے ہین۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب کہتے ہین وہ بناوٹی بات نہین ہے نہ وہ ریاکار ہین۔ وہ سچے رہنما ہین خدا اور رسول کو پہچاننے والے اسلام کی حالت تنزل کو ترقی دینے والے ہین۔ صرف مسیح موعود[1] ان کو ہم لوگ نہین کہتے ہین ورنہ اُن کے قول کو جھوٹ نہین جانتے اور یہ جو آپنے لکھا ہے فرمایا ہے کہ اس اخبار سے مرزا صاحب کا مذہب معلوم ہوجاویگا کیا اُن کے مذہب سے ہم ناواقف ہین اور ان کے مذہب سے ہمارا مذہب جُدا ہے؟ نہین! ہمارا مذہب اُن کا مذہب آپکا مذہب سب ایک مذہب محمدی ہے۔ فرق کچھ نہین ہے صرف اُن کے مسیح موعود ہونے کے ہم لوگ قائل نہین ہین ورنہ ان کے قول وفعل کے منکر نہین ہین۔ اس اخبار مین آپکے صاحب کا نظم بھی دیکھا نہایت ہی اچھا دل پسند نظم ہے۔ عموی حکیم لطیف احمد صاحب (جو بڑے بھاری شاعر ہین) اس نظم کی اور اس کو دیکھکر آپ کے میان کی قابلیت کی بیحد تعریف کرتے ہین۔

---

[1] معزز خاتون پھر غور کرے کیا وہ جو سچا راہ نما اور خدا اور رسول کے احکام پہچاننے والا ہے۔ اس نے دعویٰ مسیحیت اپنے پاس سے بناکر دیا ہے!!! ایڈیٹر

اُردو وہندی کیرکٹرس

اُردو وہندی کا مسئلہ ممالک متحدہ آگرہ واودھ مین پچھلے دنون بڑے زور وشور سے چھڑ چکا ہے۔ جس مین زیادہ تر مذہبی (لینگویج) کو بھی دخل تھا۔ میرا مُدعا اس وقت اُن پرانے جھگڑون کو نیا کرنے اور گڑے مُردے اکھیڑنے کا ہرگز نہین بلکہ مین وقتی حاجتون مقامی ضرورتون اور بیجا تعصبات سے الگ تھلگ رہ کر صرف اُردو وہندی لکھاوٹون پر ایک نئے رنگ کی فلسفیانہ نظر ڈالنا چاہتا ہون۔ اردو لکھاوٹ (اُردو کیرکٹر) مین عربی کیرکٹر بھی شامل ہے اور اسی طرح ہندی کیرکٹر مین سنسکرت کیرکٹر و انگریزی لکھاوٹ بھی داخل ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کا باعث یہ ہے کہ میرے چند تین نوجوان دوستون کو ہندؤن کی صحبت اور ان کی زیادہ باتین سننے سے یہ غلط فہمی واقع ہوگئی ہے کہ ہندی کیرکٹر کے مقابلہ مین اردو کیرکٹر ناقص ہے۔ اردو مسلمانوں کی مذہبی زبان (لینگویج) نہین۔ بلکہ ہندو ومسلمان دونون اس سے برابر تعلق رکھتے ہین۔ لیکن اردو کیرکٹر اگر ہندی کے مقابلہ مین ناقص ثابت ہوجائے توالبتہ اس نقص کا ام الالسنہ کے طرز تحریر تک متعدی ہوجانا ممکن ہے۔ مجھہ کو معلوم ہے کہ ملک کے اکثر ہندو اور بعض اہل اسلام بھی مذکورہ بالا غلط فہمی مین مُبتلا ہوئے تھے اور ملک کے کئی صاحب الرائے وسیع النظر اشخاص نے اس غلط فہمی کو رفع کرنے کی کوشش اپنے اپنے طرز پر کی ہے لیکن مین اس وقت اپنے اُن ہی دو تین جنٹلمین دوستون کے مذاق کیموافق عرض کرنا چاہتا ہون۔ اس خیال سے کہ ممکن ہے اور کسی کو بھی فایدہ پہونچ جائے۔ یہہ مضمون شائع کیا جاتا ہے۔

عقل وفہم وفکر ادراک وحافظہ وغیرہ قیمتی قوی صرف دماغ سے ہی تعلق رکھتے ہین۔ دماغ مین اون کی نشوونما کا سرانجام قوائی ظاہری سے ہوتا ہے اور اس کام مین آنکھین بہت بڑا حصہ لیتی ہین۔ جس چیز کو آدمی دیکھتا ہے دونون آنکھون سے خطوط شعاعی نکلکر اسی چیز پر ملتے ہین۔ اور زاویہ بناتے ہین۔ جس قدر کوئی چیز زیادہ فاصلہ پر ہوتی ہے۔ اوسیقدر اس کے دیکھنے مین دونون آنکھون کے نکلے ہوئے خطوط کا زاویہ حادہ بنتا ہے۔ اور جس قدر قریب ہوتی ہے اوسیقدر زاویہ منفرجہ ہوجاتا ہے۔ غرضکہ جس چیز کو دیکھنا ہو اس پر دونون خطوط کا مل جانا نہایت ضروری ہے۔ یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ آدمی دو آنکھون کے دونون خطوط شعاعی سے ایک ہی وقت مین دو علیحدہ علیحدہ چیزین دیکھہ سکے اگرچہ ہپناٹزم (مسمریزم کی قسم سے ایک فن ہوتا ہے) والون نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ اپنی دونون آنکھون سے نگاہ کے دونون خطوط متوازی نکال سکین اور دو آنکھون سے دو علیحدہ علیحدہ چیزین ایک ہی وقت مین دیکھین مگر درحقیقت اس مین کامیابی حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ ہپناٹزم والون کو مشق ہوجاتی ہے کہ وہ قریب قریب کی دو چیزون پر ایک دھندلی نظر ایک ہی وقت مین ڈال سکتے ہین لیکن اُن دونون چیزون مین سے ہر ایک چیز کے دیکھنے مین دونون آنکھون کے نظری خطوط کو دخل ہوتا ہے یہہ نہین ہوتا کہ تنہا ایک آنکھہ ایک چیز اور تنہا دوسری آنکھہ دوسری چیز کو دیکھہ سکے۔ اگرچہ یہہ ایک اختلافی مسئلہ ہے کہ آنکھون سے خطوط شعاعی نکلتے ہین یا آنکھوں پر اشیاء کا عکس منطبق ہوتا ہے لیکن دونون صورتون مین اس نتیجہ پر کہ دونون آنکھون سے ایک وقت مین ایک ہی چیز دیکھی جاسکتی ہے۔ کوئی حرف نہین آتا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اصل مُدعا یہہ ہے کہ جب آدمی کو اپنی عقل وتمیز اور دیگر قوائے دماغی سے کام لیتے ہوئے کسی چیز پر نظر ڈالنی پڑتی ہے تو ایسی حالت مین وہ فطرتی طور سے چاہتا ہے کہ ایک وقت مین ایک ہی چیز پر نظر رہے یہان تک کہ موٹے قلم سے لکھی ہوئی تحریر کو پڑھتے ہوئے اس قدر غور وخوض اور عقل سے کام نہین لیا جاسکتا جس قدر کہ باریک قلم سے لکھی ہوئی تحریر کے مطالعہ مین آدمی غور وفکر کرسکتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ موٹے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ زیادہ جگہ گھیرتے ہین۔ اور ایک وقت مین پڑھنے والے کی نظر زیادہ الفاظ پر نہین پڑسکتی اور اس لئے بوقت مطالعہ نظر کو تیز رفتاری کے ساتھہ سطرون پر سفر کرنا پڑتا ہے اور قوائے دماغیہ بہت کم اپنا کام کرسکتے ہین۔ باریک لکھاوٹ مین چونکہ اس کے خلاف ایک وقت مین کئی کئی الفاظ بآسانی زیر نظر آسکتے ہین۔ اس لئے قوائے دماغی کو اچھی طرح کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے باریک یا سوئے قلم سے لکھنا ایک اختیاری امر ہے اور اس سے اردو ہندی دونون فایدہ اُٹھا سکتی ہین۔ اب دونون کے طرز تحریر (کیرکٹر) پر جب غور کیا جاتا ہے تو ہندی مین ایک ایک حرف علیحدہ لکھا جاتا ہے اور یہی نہین کہ صرف آوازون کے لئے علیحدہ علیحدہ حروف (کانسننٹ) ہون بلکہ اعراب کی جگہ بھی ایک ایک حرف (واول) علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے پس نہایت آسانی سے یہہ بات سمجھہ مین آسکتی ہے کہ اُردو کیرکٹر کا ایک نقطہ قایم مقام ہوتا ہے ناگری کے ایک حرف کے اور اُردو کا ایک جملہ قایم مقام ہوتا ہے۔ ناگری کے ایک نقطہ کے اسی سے یہہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ اُردو کیرکٹر کے مطالعہ مین غور وفکر سے جس قدر کام لیا جاسکتا ہے ہندی کے مطالعہ مین غیر ممکن ہے کیونکہ ہندی کے علیحدہ علیحدہ حروف پر (جو تعداد مین پچاس سے بھی زیادہ ہین) نظر ڈالکر ان کی شناخت پھر اون کو ملاکر الفاظ بنانا پھر الفاظ کے معانی کا تصور پھر الفاظ کو بناکر جملے بنانا پھر بامعنی جملون کے تصور تک پہونچنے مین دماغ کو بہت زیادہ کام کرنا پڑجاتا ہے۔ بخلاف اُردو کے کہ اس مین ہر ایک لفظ پر اس طرح نظر پڑتی ہے جیسے ہندی کے ایک حرف پر۔ اِس کے علاوہ جو عبارت اردو کیرکٹر ایک سطر مین ادا کرسکتا ہے۔ ہندی کے لئے وہی عبارت لکھنے مین کم سے کم تین سطرین درکار ہوتی ہین۔ جو لوگ فلسفہ زبان اور فلسفہ تحریر سے واقف اور علامتون کے متعلق عمیق نظر رکھتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ لکھاوٹ کا یہہ سب سے ادنی درجہ ہے کہ ہر ایک آواز کیلئے ایک علیحدہ حرف لکھا جائے اس درجہ سے بڑھکر جب کیرکٹر مین ترقی ہوتی ہے تو کئی کئی آوازون کے مجموعہ یعنی ایک ایک لفظ کیلئے ایک ایک علامت مقرر ہوجاتی ہے جیسا کہ انا اللہ اعلم کی بجائے الم یاصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے صلعم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رضؓ وغیرہ۔ جون جون لکھاوٹ مین ترقیات ہوتی جاتی ہین پڑھنے اور لکھنے مین آسانی اور دماغون کو غور وفکر کا زیادہ موقع ملتا ہے اور ہر قسم کی ترقیات کا مادہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے سب سے ادنی درجہ کی طرز تحریر (ہندی کیرکٹر) کو کام مین لانیوالے لوگون کے دماغ بہت ہی کم اعلیٰ نمونہ دکھا سکے ہین۔ مذہب فلسفہ تاریخ۔ اخلاق وغیرہ ہندون کی جس چیز کو دیکھئے قابل مضحکہ باتین نظر آتی ہین اور دماغون کے کُند ہونے کا یقین ثبوت ملتا ہے اگرچہ انگریزی کیرکٹر بھی ہندی ہی کی اقسام مین داخل ہے مگر انگریزی کتابون کا عموماً باریک قلم سے لکھا جانا اور حیدلم بلکہ ہزار ہا مخففات کا مستعمل ہونا ہی بہت سی خامی

پوری کر دیتا ہے۔ پھر بھی فرنگیوں کو ایسی طرز تحریر کا نقص محسوس ہوا ہے اور اون کو شارٹ ہینڈ رائٹنگ کا فن ایجاد کرنا پڑا ہے لیکن اُردو کیر کڑ بجائے خود شارٹ ہینڈ رائٹنگ ہے۔ اور اس سے بہتر شارٹ ہینڈ رائٹنگ ایجاد ہونا مشکل ہے پس عربی طرز تحریر کو سنسکرت کی طرز تحریر سے ناقص بتانے والوں کو غور کرنا چاہئیے کہ وہ زنگی کا نام کافور رکھ رہے ہین۔

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء

الناس علٰی دین ملوکہم

ایک مشہور جملہ ہے جس کے ساتھ اگر ان پیشگوئیون کو بھی پڑھا جاوے جو آخری زمانہ مین صلیب کے غلبہ کی نسبت تھین تو آجکل اپنی حالت پر افسوس آ سکے۔ کہ ہم کس قدر با وجود مسلمان ہونے کے عیسائیت کے رنگ مین رنگے جا چکے ہین ہم ہی مین سے ایک فرقہ ہے جو عیسٰے کو اپنی صفات مین بے مثل وعدیم النظیر سمجھے بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ کچھ ایسے اوصاف مختص کر دئے ہین کہ سچ مچ خدا کے دہنے ہاتھ پر بٹھا دیا ہے۔ مثلاً اب تک زندہ آسمان پر موجود بجسدہ العنصری ہونا حوادث زمانہ کے اثر سے محفوظ لایزول ولا یحول۔ مُردون کو زندہ کرنا وغیرہ ذالک۔ پھر لباس۔ قطع وضع مین بھی اس قوم کا بہت کچھ تشابہ اختیار کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخیں اور مہینے بھی یہی متداول بین الناس ہین یہان تک کہ کسی بازار سے پوچھو کہ آج چاند کی کیا تاریخ ہے تو بہتیرے ایسے ہین جو نہ بتلا سکین گے بلکہ بعض حضرات تو ایسے بھی ہین جنہین یہہ بھی معلوم نہین کہ سن ہجری کون سا ہے۔ اس غفلت و ذہول وخود فراموشی سے میرے دل پر سخت صدمہ گذرتا ہے خصوصاً اس وقت جب مین دیکھتا ہون کہ اسلامی اخبارات بھی نئے سال کی مبارک باد اسی سن کے چڑھنے پر دیتے ہین اور اپنے سال کی تو ان کو خبر بھی نہین ہوتی۔ ایک اعتبار سے تو مین اپنے بھائیون کو معذور سمجھتا ہون کیونکہ ہمارا سال تو ایک قوم کی مہربانی سے رونے پیٹنے سے شروع ہوتا ہے۔ پس اس پر مبارک کیسی! مگر تاہم پچھلے سال کے ریویو اور آئندہ سال کے انتظام کے لئے اگر اور نام کے اسلامی اخبارات نہ سہی لیکن ہمارے معزز جرائد الحکم و بدر و ریویو ہجری سال کو پسند فرماوین۔ تو نہائیت ہی انسب ہو آئندہ مرضی۔ شاید وہ موجودہ ترتیب وصورت مین بہتری دیکھتے ہون اور میری استدعا کو تنگدلی اور کم فہمی

پر محمول فرماوین۔ اکمل آف گولیکی

والذین ھم علٰی صلوتہم یحافظون

مُوْمن کی یہہ بھی ایک صفت ہے کہ وہ اپنی نماز کی محافظت کرے۔ محافظت مین اس کا اول وقت پر پڑھنا بھی شامل ہے۔ آج کل اللہ تعالٰی نے اپنی رحمت سے ایسی نعمت دیدی ہے جس کے وسیلہ سے ہم اوقات کو خوب پہچان سکتے ہین اگر اسی نیت سے گھڑیان رکھی جاوین تو ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہون۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا کہ یہ جھرکہ کس لئے ہے تو اوس نے عرض کیا کہ ہوا کے لئے۔ تو آپ نے فرمایا اگر یہ نیت اذان ہو تو دونون فائدے ہین۔ گھڑیان رکھنے کو تو بہت رکھ لیتے ہین مگر نمازون کے لئے اس سے فائدہ بہت کم لوگ اُٹھاتے ہین۔ خصوصاً اس لئے کہ ٹھیک وقت دینے والی کم قیمت گھڑیان بمشکل ملتی ہین مین خود حیران تھا مگر مین نے چھ ماہ ہوئے پیر قمرالدین اینڈ سنز جہلم کے احمدی سے ایک معمولی قیمت پر گھڑی لی ہے جو بہت صحیح وقت دیتی ہے۔ جن صاحبون کو ضرورت ہو وہ صاحب موصوف سے طلب کر کے میری طرح فائدہ اوٹھائین اور آجکل کے اشتہار بازون کے نقصان سے محفوظ رہین۔ عمدہ عمدہ عینکین بھی ارزان فروخت کرتے ہین (اکمل)

ڈاک کی بدانتظامی اور ادنٰی ملازمین کی شرارت

آجکل ہمارے دفتر مین بیشمار شکائتین خریدارون کی طرف سے رسالہ نہ پہونچنے کی آتی ہین۔ بعض کو مکرر سہ کرر بھیجا جاتا ہے مگر اون کو ایک بھی نہین پہونچتا۔ مثلاً منشی رحمت اللہ صاحب ناظم برانچ مدرسہ اسلامیہ سکول لاہور کو چھ ماہ سے متواتر پرچہ نہین پہونچتا۔ کئی پرچے مکرر سہ کرر بھیجے گئے مگر وہ شکایت کرتے رہے کہ پرچہ نہین پہونچتا۔ آخر ۳ فروری ۱۹۰۴ء کو چھ ماہ گذشتہ کے مختلف پرچے ایک ہی پیکٹ مین اُن کے نام بھیجے گئے اور قادیان کے سب آفس سے باقاعدہ اس پیکٹ کی رسید بھی لی گئی۔ مگر افسوس کہ وہ پیکٹ بھی پہلے کی طرح خورد برد ہو گیا اور اون کا خط آیا کہ پرچہ نہین پہونچے۔ پوسٹماسٹر جنرل کو اس کی رپورٹ کیگئی ہے۔ ڈاک مین یہہ بدنظمی سخت مضر ہے۔ ذمہ دار حکام توجہ فرماوین۔ والسلام

فقیر اللہ۔ نائب ناظم میگزین ۱۳ فروری ۱۹۰۴ء

کچھ نقشبندیون کی نسبت

ناظرین الحکم کو تو خوب معلوم ہے مگر بعض ناظرین "بدر" پر بھی یہہ امر مخفی نہ ہوگا کہ عاجز نے جو نقشبندیون کے اتمام حجت کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ اس کا جواب ابھی تک نقشبندیون سے مجھے نہین ملا۔ ان ایک سجادہ نشین یونہی بگڑ بیٹھے۔ جب بار بار کہا گیا کہ مین نے تو آپ ہی کے مجدد الف ثانی کے کلمات پیش کئے ہین تو یہہ جواب دیا کہ بھلا اون کے ساتھ کیا نسبت۔ وجہ پوچھی گئی تو یہ بتائی کہ مجدد صاحب کو کبھی کسی نے فریبی اور دہوکہ باز نہین کہا نہ وہ کسی مباحثہ مین مغلوب ہوئے نہ اون کے منہ سے ایسے کلمات نکلے۔ جیسے اس زمانہ کے علما نے خلاف شرع قرار دیا۔

ہم اس کے جواب مین "تزک جہانگیری کی یہ عبارت نقل کرتے ہین۔ دیکھئے بادشاہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ علماء کے فتوٰی کے مطابق ہی کیا ہوگا۔ اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ یہان یہ بات ثابت ہوجائے گی کہ خدا کے پاک بندون سے دنیا کے فرزندون نے ہمیشہ دشمنی کی ہے اور ہمیشہ ان کو بدظنی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے۔ اکمل آف گولیکے۔

"درین ایام بعرض رسید کہ شیخ احمد نام شیادی در سرہند دام زرق وسالوس فروچیدہ بسیارے از ظاہر پرستان بے معنی را صید خود کردہ۔ و بہر شہرے و دیارے یکے از مریدان خود را کہ آئین دکان آرائی و معرفت فروشی و مردم فریبی را از دیگران پختہ تر داند خلیفہ نام نہادہ فرستادہ و مزخرفاتے کہ مریدان و معتقدان خود نوشتہ کتابے فراہم آوردہ مکتوبات نام کردہ و دران چند مہملات بسا مقدمات لاطائل مرقوم گشتہ کہ بکفر و زندقہ منجر میشود و ازان جملہ در مکتوبے نوشتہ کہ در اثنار سلوک گذارم بمقام ذی النورین افتاد مقامی دیدم بغائیت عالی و خوش بصفا ازآن جا درگذشتم

بمقام فاروق پیوستم و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم و ہر کدام را تعریفے درخور آں نوشتہ و ازاں جا بہ مقام محبوبیت واصل شدہ۔ مقلے مشاہدہ افتاد بغایت منور و ملون خود را بانواع انوار و الوان منعکس یافتم یعنے استغفر اللہ از مقام خلفا درگذشتہ بعالی مرتبت رجوع نمودم۔ و دیگر گستاخیہا کردہ کہ نوشتن آن طول دارد و از ادب دور است۔ بنابرین حکم فرمودم کہ بدرگاہ عدالت آئین حاضر سازند حسب الحکم بہ ملازمت پیوست و انہ ہرچہ پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و با عدم خرد و دانش بغایت مغرور و خود پسند ظاہر شد۔ صلاح حال او منحصر درین دیدم کہ روزے چند در زندان ادب محبوس باشد تا شورہ بیدگی مزاج و آشفتگی دماغش قدرے تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرو نشیند۔ لاجرم بالا راسے سنگہن حوالہ شد کہ در قلعہ گوالیار مقید دارد۔

کمیاب ڈائری

یہ ڈائری اُس وقت کی ہے جب کہ حضرت اقدس اندر کے مکان مین ہونے مین اور اوس کو صاحبزادہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے لکھکر اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبرا مین درج کیا ہے اور وہان سے ہم نقل کرتے ہین رسالہ تشحیذ الاذہان اب ماہوار ہو گیا ہے یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ تہوڑے عرصہ مین اُس نے ایسی نمایان ترقی کی ہے۔ کیا بدر کے خریدار ان کو یہ کہنے کی ضرورت کہ وہ اس رسالہ کی خریداری اور اعانت کی طرف توجہ کرین؟ مبارک ہو وہ جوان قابل قدر موتیون سے بردفت اپنے معارف کے تاج کو مزین کرتا ہے۔ ایڈیٹر۔

در امیر حبیب اللہ خان والئے افغانستان کی آمد پر فرمایا کہ لوگ اُس کیلئے بڑے بڑے جلسے کرتے ہین اور اُس کے آنے پر خوش ہین۔ مگر ہم اس کا آنا نہ اتنا برا سمجھتے ہین ہم اس آدمی کی پرواہی کیا کرتے ہین جو خدا کے احکام پر عمل نہ کرے ہمارا بادشاہ خدا ہے اور امیر حبیب اللہ اس کا مجرم ہے کیونکہ اس نے بلا کسی حق کے صاحبزادہ عبد اللطیف کو صرف اس لئے کہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے جہاد کو ناجائز قرار دیتے تھے قتل کیا اور پھر نہائت بیدردی کے ساتھ اور ایسے شخص کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے من قتل مومنًا متعمدا فجزائہ جہنم۔ یعنے جو شخص کہ ایک مومن کو بلا کسی کافی عذر کے قتل کرے پس اس کی سزا جہنم ہے پس ہم تو الٰہی فیصلہ کے منتظر ہین اور یہی نہین بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص پر میرا غضب نازل ہوگا پس خدا کے غضب سے اور کونسی چیز ہے جو خطرناک ہو۔

حضرت صاحب مسواک کو بہت پسند فرماتے ہین اور علاوہ مسواک کے اور مختلف چیزون سے دن مین کئی دفعہ دانتون کو صاف کرتے ہین۔ اور نبی کریم کی بھی یہی سنت تھی پس سب کو چاہیئے کہ اس طرف بھی توجہ رکھا کرین۔

فرمایا کہ لوگ سمجھ لیتے ہین کہ ہم مومن ہین اور مسلمان ہین لیکن وہ اصل مین نہین ہوتے۔ زبانی اقرار تو ایک آسان بات ہے لیکن کرکے دکھانا اور بات ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسب الناس الایۃ۔ یعنے کیا لوگ گمان کرتے ہین کہ وہ مومن اور سچے ایماندار ہین اور ابھی وہ آزمائے نہین گئے پس جب تک کہ آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہین رکھتا بہت لوگ ہین جو آزمائش کے وقت پھسل جاتے ہین اور تکلیف کے وقت ان کا ایمان ڈگمگا جاتا ہے۔ ایک یہودی کا قصہ ہے جو کہ ایک بڑا طبیب گذرا ہے اور جس کا نام ابوالخیر تہا کہ ایک دفعہ وہ ایک کوچہ مین سے گذر رہا تہا جبکہ اس نے ایک شخص کو یہ پڑہتے ہوئے سنا کہ احسب الناس الایۃ اگرچہ وہ یہودی تہا اُس نے آیت کو سن کر اپنے ہاتھون سے ایک دیوار پر ٹیک لگائی اور سر جھکا کر رونے لگا۔ جب رو چکا تو اپنے گھر آیا اور جب وہ سو گیا تو اس نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہون نے فرمایا کہ اے ابوالخیر تعجب ہے کہ تیرے جیسا فاضل کامل ذی الانسان مسلمان نہو۔ صبح جب اُٹہا تو اس نے تمام شہر مین اعلان کر دیا کہ مین آج مذہب اسلام قبول کرتا ہون فرمایا۔ کہ یہودی اگرچہ آجکل بہت تہوڑے ہین لیکن وہ اصل مین بہت سے مسلمان ہو گئے تھے جیسا کہ اوپر ایک قصہ بیان بھی کیا ہے کچھ تو آنحضرت کے زمانہ مین اور کچھ دیگر سلاطین کے زمانہ مین۔ ایک شخص کا قصہ ہے کہ اُس نے ایک یہودی کو بہت نصیحت کی کہ تو مسلمان ہو جا۔ اُس یہودی نے جواب دیا کہ مین جانتا ہون کہ اسلام کوئی آسان مذہب نہین صرف منہ سے کہدینا کوئی بڑی بات نہین کہ ہم مسلمان ہین مین نے ایک اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا تہا یعنے ہمیشہ رہنے والا اور دوسرے دن کو اس کو گاڑ بھی آیا تہا پس صرف نام رکھانے سے کچھ نہین ہوتا مگر انسان کا نام رکھا ہوا اگر خطا جاتا ہے تو خدا کا نہین خدا جس کا نام رکھتا ہے وہی ٹھیک ہوتا ہے ایک دفعہ ہمارے والد صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان سے تاج اُترا اور انہون نے فرمایا یہ تاج غلام قادر کے سر پر رکہدو (آپ کے بڑے بھائی) مگر اس کی تعبیر اصل مین ہمارے حق مین تھی جیسا کہ اکثر دفعہ ہو جاتا ہے کہ ایک عزیز کے لئے خواب دیکھو اور وہ دوسرے کے لئے پوری ہو جاتی ہے اور دیکھو کہ غلام قادر تو وہی ہوتا ہے جو قادر کا غلام اپنے آپ کو ثابت بھی کر دے اور انہین دنون مین مجھ کو بھی ایسی ہی خوابین آتی تہین پس مین دل مین سمجھتا تہا کہ یہ تعبیر الٹی کرتے ہین۔ اصل مین اس سے مین مراد ہون۔ سید عبد القادر جیلانی نے بھی لکھا ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کا نام عبد القادر رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرا نام بھی خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے عبد القادر رکھا ہے۔

فرمایا کہ انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس مین ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا مین موجود ہین جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہین۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہین۔ بڑہاپے مین آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار کرنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہین اور تہوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہین۔ مین حقہ کو منع کرتا۔ اور ناجائز قرار دیتا ہون مگر ان صورتون مین کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

عبرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بحضور سیدی و مولائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بہت سے تیرے دشمن کر گئے دنیا کو ہین خالی

جو کچھ دو چار ہین باقی تو شامت انکی اب آئی

یہ شعر جنوری ۱۹۰۶ء کے اول نمبر اخبار بدر مین شائع ہوا تہا اس کے بعد لدہیانوی نو مسلم سے دنیا پاک ہوئی اور آج عبد المجید واعظ دہلوی جس نے ۱۹۰۲ء مین سخت سے سخت مخالفت حضور علیہ السلام کی بتقریب جلسہ دہلی کی تہی لیکایک صحیح و سالم تندرست باہر سے ایک عمارت مدرسہ وغیرہ کی کہ بنا رہا تہا بوقت ۹ بجے صبح کے اپنے گہر آیا اور آتے ہی بعارضہ فالج منٹون کے اندر اندر دنیا سے رخصت ہوا کل بروز اتوار ۳ بجے بعد دوپہر نظام الدین پیدل مدرسہ کے لڑکون کو ساتھ لیکر گیا تہا۔ افسوس ایسی عبرتناک موت ہوئی۔ اللّٰہم احفظنا

عاجز حضور کا ادنیٰ غلام قاسم علی از دہلی۔ ترا ہا بیرم خان

الخطبۃ

مین اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہون دار الامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہون حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہون بعد ازان بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دار الامان مین ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو، بوجہ قرب اپنے مسکن کی ترجیح دونگا تقوی و دیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگون کی رائے سے ہوگا۔ اس معاملہ مین جملہ خط وکتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست عاجز کے نام ہو۔ المشتہر حبیب اللہ احمدی۔ مدرس چھنی گارڈہ ڈاکخانہ سہارن پور۔

شعر و سخن

(از حضرت میر ناصر نواب صاحب)

پھاگن میں ہوئی ہے سخت برسات
ساون کو بھی جس نے کر دیا مات
طاعون و دباو زلزلوں کی
بد خبریاں آ رہی ہیں دن رات
موسم میں بہار کے پڑی برف
قادر کی یہ پوری ہوگئی بات
اعدا کو ہمارے ہوگیا کیا
ہے اُنپہ خدا کا قہر ہیہات
کیا ہوگئے علم و فہم اُن کے
مہدی کی یہ مانتے نہیں بات
عیسےٰ کو سمجھتے ہیں یہ دجّال
دن ان کی نظر میں ہوگیا رات
ہے ضدّ و تعصّب و تکبّر
پتلے ہیں غرور کے یہ بد ذات
آنکھوں پہ پڑے ہیں ان کے پردے
چھین گیا اِن سے فہم آیات
قرآن و حدیث بھی گئے بھول
جب سے ہوئے منکر کرامات
مرزا کے عُدو ا خدا کے دشمن
ہیں ان کے بہت ذیل عادات
کچھ مر گئے کچھ ہیں خستہ و خوار
کچھ ہو گئے ہیں شکار آفات
بعضوں نے رجُوع کر لیا ہے
احمدؐ کے دیا ہے ہاتھ میں ہاتھ
پورے ہوئے سب کے سب نوشتے
ظاہر ہوئے کل نشان و آیات
جو اب بھی نہیں قبول کرتے
ثابت ہوئی اُنپہ قہر کی بات
ناصر یہہ دکھایئے دیکھئے کیا
باقی ہے بہت ہنوز سن سات
۱۹۰۷

درخواست جنازہ مولوی عبد المجید صاحب سفید ریش ولد لعل خان صاحب ساکن سید والا ضلع منٹگمری فوت ہوگئے ہیں احمدی احباب غائبانہ نماز جنازہ پڑہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت کرے۔

نظم

(از صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب)

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
سوچ کر دیکھو تو ہیں یہ دین کے پھیلانے کے دن
اس چمن میں جبکہ تھا دورِ خزاں وہ دن گئے
اب تو ہیں اسلام پر یارو بہار آنے کے دن
ظلمت و تاریکی و ضدّ و تعصّب ہو چکے
آگئے ہیں اب خدا کے چہرہ دکھلانے کے دن
جاہ و حشمت کا زمانہ آنے کو ہے عنقریب
رہ گئے تھوڑے سے ہیں اب گالیاں کھانے کے دن
ہے بہت افسوس اب بھی گر نہ ایماں لائیں لوگ
جبکہ ہر ملک و وطن پر ہیں عذاب آنے کے دن
پیشگوئی ہوگئی پوری مسیحِ وقت کی
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن[1]
ان دنوں کیا ایسی ہی بارش ہوا کرتی تھی ہاں
سچ کہو کیا تھے یہ سردی سے ٹھٹھر جانے کے دن
دوستو اب بھی کرو توبہ اگر کچھ عقل ہے
ورنہ خود سمجھائیگا وہ یار سمجھانے کے دن
وردہ دکھ سے اگلی تھی تنگ اے محمود قوم
اب مگر جاتے رہے ہیں رنج و غم کھانے کے دن

رسید زر

۷ - فروری ۱۹۰۷ء نمبر ۱۱۱۲ سید ظہور اللہ احمد صاحب للعہ/
۷ " " " نمبر ۹۴۰ - ہاشم علی صاحب سے/
۷ " " " نمبر ۵۷۷ سردار فضل حق صاحب سے/
۷ " " " نمبر ۸۱۳ شاہ محمد صاحب سے/
۷ " " " نمبر ۸۱۳ مرزا رحم علی صاحب سے/
۷ " " " نمبر ۵۶ ۱۱ فتح محمد صاحب سے/
۷ " " " نمبر - غلام محمد صاحب ولد کالے خان صاحب عہ/
۸ " " " نمبر ۱۵۱ پیر بخش صاحب سے/
۸ " " " نمبر ۹۸۵ مرزا محمود بیگ صاحب سے/
۸ " " " نمبر ۲۴۸ شیخ مظفر الدین صاحب سے/
۸ " " " نمبر ۱۴۹۸ ماسٹر برکت علی صاحب سے/

۹ - فروری ۱۹۰۷ء نمبر ۷۸۶ - سید لعل شاہ صاحب ۲/
۹ " " " نمبر ۹۶۸ - محمد سعید الدین صاحب سے/
۱۲ " " " نمبر ۲۹۳ - قدرت اللہ صاحب ۱۲/
۱۲ " " " نمبر ۹۹۰ - منشی علی گوہر صاحب سے/
۱۲ " " " نمبر ۱۵۰۵ - غلام محمد صاحب عہ/
۱۲ " " " نمبر ۴۳۸ - منشی فخر الدین صاحب سے/
۱۲ " " " نمبر ۱۴۹۹ - کنور گرنیادر سنگھ صاحب عہ/
۱۳ " " " نمبر ۱۱۷ حاجی سید ابو سعید صاحب عا
۱۳ " " " نمبر ۵۸ مولوی نجم الدین صاحب سے/
۱۳ " " " نمبر ۲۱۷ - ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب ۸/
۱۳ " " " نمبر ۱۲۴۷ - حافظ فضل احمد صاحب سے/
۱۳ " " " نمبر ۸۴ ۱۱ حکیم محمد رمضان صاحب سے/
۱۳ " " " نمبر ۱۴۸۹ - محمد حسین صاحب سے/
۱۳ " " " نمبر ۱۴۴۸ - امام بخش صاحب قیصرانی سے/
۱۳ " " " نمبر ۵۴۳ میاں عبد اللہ صاحب ۸/
۱۳ " " " نمبر ۱۰۱۳ - ڈاکٹر عزیز الدین صاحب سے/
۱۳ " " " نمبر ۹۷ - عبد الکریم صاحب گارڈ سے/
۱۳ " " " نمبر ۱۲۹۶ محمد یعقوب صاحب ۱۲/
۱۴ " " " نمبر ۳۸۷ منشی قطب الدین صاحب سے/
۱۴ " " " نمبر ۱۴۹۲ محمد اسماعیل صاحب سے/
۱۴ " " " نمبر ۱۵۰۷ بابو کالو رام صاحب عہ/
۱۵ " " " نمبر ۳۰۳ - راجہ شیر محمد صاحب سے/
۱۶ " " " نمبر ۳۳۸ - بابو عبد الرحمن صاحب للعہ
۱۶ " " " نمبر ۵۴۳ - محمد میر صاحب سے/
۱۶ " " " نمبر ۱۰۳ - مولوی عبد الصمد صاحب سے/
۱۶ " " " نمبر ۸۵ - عبد الرزاق صاحب سے/
۱۶ " " " نمبر ۹۳ - محمد امیر صاحب سے/
۱۷ " " " نمبر ۱۵۰۹ - عبد الخالق صاحب سے/
۱۷ " " " نمبر ۱۱۰۲ کریم بخش صاحب ۴/
۱۷ " " " نمبر ۱۴۹۱ - محمد اکبر خان صاحب سے/
۱۷ " " " نمبر ۲۹۹ - راجہ عطا محمد خان صاحب سے/
۱۸ " " " نمبر ۱۰۷۶ سید محمد ارتضا علی صاحب عہ/
۲۰ " " " نمبر ۹۷۶ - شیخ عبد الرحمان صاحب سے/
۲۰ " " " نمبر ۱۲۵۵ - ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۴/
۲۱ " " " نمبر ۸۹۰ عبد الحکیم صاحب سے/
۲۰ " " " نمبر - محمد بخش صاحب ۲/

[1] حضرت صاحب کا مصرعہ ہے -

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام کتاب ومصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن - حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصا موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش الفا رشیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے - اگر یہ کتاب پڑھ لی جاوے - تو پھر بس	۸/
سر الشہادتین " " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اسرار کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہین -	۱/
اعلام الناس حصہ ۲	وفات مسیح - الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے - تقلید	۳/
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس " " " "	قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تنذیر المومنین " " " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین - اون کے دندان شکن جواب	۴/
القول الصحیح - البرہان الصریح پنجابی نظم - مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید مین دونون کتابین بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے - وفات مسیح حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال - یاجوج ماجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	۱/ ۲/ کل ۳/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱/
ٹائٹ ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱/
شہادت آسمانی حصہ دوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۲/
رویائے صالحہ " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کیلئے ضروری ہین	۴/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵/
اعجاز احمدی " " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱/
کاسر احمدی	پنجابی نظم	۱/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے - نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - میرا ایک عزیز نوجوان دوست - سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت ہے اس واسطے مین بخوشی اون کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے وہ خوش ہون گے - معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط وکتابت میرے نام ہماد ہیڈ ماسٹر
میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح - خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین - آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم ریش ہے - اور قریشیون کی رشتہ داریان ہوتی رہتی ہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط وکتابت کرین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اِس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوت مین پیشقدمی کریگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

نیاز مند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے - دلچسپ در مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۱۰ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲/ علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدارون کو ایک روپیہ کی رعایت رہے گی۔

اور درثمین مجلد ۸/ - (والسلام - مینجر) غیر مجلد ۶/

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

جلد ۔ مورخہ ۷ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء نمبر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلّۃ

خدا کی تازہ وحی

۲۸ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء **سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی** ۔ چنانچہ اسی دن بارش ہو گئی اور ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ آگیا ۔ مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور کا آج (۔ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء) کی ڈاک میں خط آیا کہ قریباً نو بجے رات کے ایک سخت جھٹکا بھونچال کا آیا اور بارش بھی بہت ہوئی اور اولے پڑے ۔ اور میاں محمد نواب خان صاحب تحصیلدار کا آج گوجرات سے ایک کارڈ آیا ۔ وہ لکھتے ہیں ۔ جو ۲ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ گوجرات میں آیا ۔ جو نہایت خطرناک تہا اور یہ پیشگوئی قبل از وقت ۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء کی صبح کو کیگئی تہی جبکہ دہوپ تہا اور بادل کا نام ونشان نہ تہا ۔ ورنہ زلزلہ آیا تہا اس واقعہ کے گواہان حاشیہ میں درج ہیں ۔[1]

۲ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء ۔ روز شنبہ ۔ الہام

(۱) **انما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطہیرا ۔**

تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں ۔ اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا ۔

اور ۔ ۔ ۔ کے الہام ہوا ۔

(۲) ۔ **ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر ۔**

اور پہر الہام ہوا ۔

(۳) ۔ **یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم**

اے لوگو تم اپنے رب کی پرستش کرو ۔ وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا اس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بنا ۔ وہی خدا تیرا متکفل اور رازق ہے ۔ جس نے تجھے پیدا کیا

اور پہر الہام ہوا

(۴) **یا ایہا الناس اتقوا ربکم اللّٰہ خلقکم**

ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو ۔ اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ۔ اور پہر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا ۔

(۵) ۔ **اے میری اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے**

اور پہر مجھے مخاطب کرکے الہام ہوا ۔

(۶) **انت منی وانا منک انت الذی طار الیّ روحہ**

یعنے تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہونیوالا ہوں ۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا ۔

ضرورت

ہمارے معزز دوست سیّد ناصر شاہ صاحب اوورسیر علاقہ کشمیر کو ایک ایسے آدمی کی اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے ۔ جو قرآن شریف کا ترجمہ جانتا ہو ۔ اور انٹرنس تک انگریزی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہو ۔ تنخواہ کے علاوہ جو حسب لیاقت ہوگی ۔ کہانا اور مکان شاہ صاحب کے ساتھ ہوگا ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں اور کتاب حقیقۃ الوحی کی تصنیف میں مصروف ہیں اس کتاب میں نشانات کا نمبر دن بدن بڑہتا جاتا ہے ۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے تازہ نشانات ہر وقت نمودار ہو رہے ہیں ۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

اعلان

یاد رہے کہ اس رسالہ کے شائع کرنے کی ہمیں کچھ بھی ضرورت نہ تھی ۔ لیکن ایک گندی اخبار جو قادیان سے آریوں کی طرف سے نکلتی ہے ۔ جس میں ہمیشہ وہ لوگ توہین اور بدزبانی کرکے اور دین اسلام کی نسبت اپنی فطرتی عداوت کیوجہ سے ناشائستہ کلمات بولکر اور ساتھ ہی جہوٹ کر بھی گالیاں دیکر لیکہرام کے قائم مقام ہو رہے ہیں ان کی اخبار نے ہمیں مجبور کیا کہ ان کے جہوٹے الزامات کو اس رسالہ میں ہم دور کریں ۔ اور ثابت کریں کہ ان کے بہائی لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان درحقیقت میرے بہت سے نشانوں کے گواہ ہیں اور ان پر کیا حصر ہے ۔ تمام قادیان کے آریہ اور ہندو بعض نشانوں کے گواہ رویت ہیں اور پہر قادیان پر ہی موقوف نہیں ۔ لیکہرام کے مارے جانے کی پیشگوئی ایک ایسی جہاں جال پیشگوئی ہے جس نے تمام پنجاب اور ہندوستان اور آریہ سماج والے اس عظیم الشان نشان کے گواہ کردیئے ہیں ۔ اب ان پیشگوئیوں سے انکار کرنا آریوں کے لئے ممکن نہیں ۔ اور اس بارہ میں تسلیم اوٹہانا محض بے حیائی ہے اور اگر وہ اس قدر پر باز نہ آوے ۔ تو پہر ان کا تمام پردہ کہول دیا جائیگا ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔

راقم ۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

حضرت مولوی نور الدین صاحب کی طبیعت علیل ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت عطا فرمائے ۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہیں اور مسجد مبارک میں گزشتہ جمعہ میں آپنے خطبہ پڑہکر سامعین کو خوش وقت کیا ۔

برادرم مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے گہر میں اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے اور مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب کے گہر میں بھی اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہر دو بچوں کو نیک بنائے اور خدمت دین کی توفیق کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔

[1] حضرت مولوی نور الدین صاحب ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب ۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے ۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر ۔ شیخ محمد نصیب صاحب محرر بدر ۔ محمد حسین کاتب اخبار بدر ۔ مولوی عبید اللہ صاحب بسمل ۔ مولوی شیر علی ۔ بی ۔ اے ۔ میر ناصر نواب صاحب ۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل ۔ خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری مستری رلارام ۔ مولوی فضل الدین صاحب ۔ حاکم علی رئیس چک پنیار ۔ عرب صاحب عبد المحی ۔ سید ناصر شاہ صاحب ۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم ۔ عبد الستار خان صاحب کابلی ۔ احمد نور افغان محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی ۔ میر مہدی حسین صاحب ۔ ماسٹر فقیر اللہ ۔ مولوی قطب الدین طبیب ۔ حاجی فضل حسین ۔ شاہجہان لیدی ۔ شیخ عبد الرحیم دفتری بدر ۔ میر محمد اسحٰق ۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی ۔ شیخ عبد العزیز صاحب نو مسلم ۔ مولوی عظیم اللہ صاحب نابہوی ۔ شیخ ڈاکٹر عبد اللہ ۔ کرم علی کاتب ۔ حاجی شہاب الدین صاحب ۔ سلطان محمد افغان ۔ احمد علی صاحب نمبردار ۔ چودہری فتح محمد صاحب ۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب ۔ غلام محمد صاحب ۔ مدرس ۔ قاضی امیر حسین صاحب ۔ مامون خان صاحب فخر الدین صاحب ۔ ماسٹر عبد الرؤف صاحب ۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی ۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی ۔ میاں غلام قادر ۔ محمد جی ۔ ایبٹ آبادی امیر احمد صاحب ولد مولوی سردار علی صاحب حکیم ۔ احمد الدین صاحب زرگر ۔ قدرت اللہ صاحب ۔ برکت علی ۔ محرر الحکم ۔ ماسٹر محمد دین صاحب نام بہت سے ہیں کمی گنجایش کی سبب نام بطور نمونہ کے لکہے گئے ہیں ۔ محمد اشرف محرر دفتر محاسب صدر انجمن ۔ بورڈران مدرسہ تعلیم الاسلام ۔ طالب علمان مدرسہ تعلیم الاسلام

جلد ۶ | ۲۱ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۷ مارچ ۱۹۰۷ء | نمبر ۱۰

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

قادیان کے آریہ اور ہم

(تازہ تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود)

آریوں پر ہے صد ہزار افسوس ۔۔ دل میں آتا ہے بار بار افسوس

ہو گئے حق کے سخت نافرمان ۔۔ کر دیا دیں کو قوم پر قربان

وہ نشان جن کی روشنی سے جہاں ۔۔ ہو کے بیدار ہو گیا لرزاں

اُن نشانوں سے ہیں یہ انکاری ۔۔ پر کہاں تک چلے گی طراری

اُن کے باطن میں اک اندھیرا ہے ۔۔ کین و نخوت نے آ کے گھیرا ہے

لڑ رہے ہیں خدائے یکتا سے ۔۔ باز آتے نہیں ہیں غوغا سے

قوم کے خوف سے وہ مرتے ہیں ۔۔ سو نشان دیکھیں کب وہ ڈرتے ہیں

موت لیکھو بڑی کرامت ہے ۔۔ پر سمجھتے نہیں یہ شامت ہے

(پنڈت لیکھرام)

میرے مالک تو اُن کو خود سمجھا ۔۔ آسمان سے پھر اک نشان دکھلا (آمین)

تازہ نشان کی پیشگوئی

خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا چاہئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھاوے۔ آمین۔ المشتہر میرزا غلام احمد مسیح موعود۔

ایک اخبار آریہ صاحبوں کی جو قادیان سے نکلتی ہے اور اب شائد جنوری ۱۹۰۷ء سے اس جگہ سے اس کا خاتمہ ہے اس میں میری نسبت لالہ شرمپت ساکن قادیان کا حوالہ دے کر ایک عجیب تہمت میرے پر لگائی ہے اور وہ یہ کہ جو دسمبر ۱۹۰۶ء کے جلسہ میں ایک تقریب سے میں نے بیان کیا تھا کہ ان آسمانی نشانوں کے جو خدا نے مجھے عطا فرمائے ہیں صرف مسلمان ہی گواہ نہیں ہیں بلکہ اس قصبہ کے ہندو بھی گواہ ہیں جیسا کہ لالہ شرمپت اور ملاوامل آریہ بھی جو ساکنان قادیان ہیں اون کو میری نشانوں کا علم ہے اور اس جلسہ میں میں نے صرف اسی قدر بیان نہیں کیا تھا بلکہ میں نے تمام مہمانوں کے روبرو جو ہر ایک طرف سے اور نیز دور دراز ملکوں سے دو ہزار کے قریب جمع تھے۔ یہ بھی بیان کیا تھا کہ قطع نظر قادیان کے مسلمانوں کے اس قصبہ کے تمام ہندو

سنہ قادیان کے آریوں کو خطاب۔

کبھی میرے نشانوں کے گواہ ہیں کیونکہ اس زمانہ پر پینتیس ۳۵ برس کے قریب مدت گزر گئی جبکہ میں نے یہ ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ اگرچہ اب تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے کہ میں ہزاروں انسانوں کو تیری طرف رجوع دوں گا اور اگرچہ اب تجھ میں کوئی مالی طاقت نہیں مگر میں بہت سے لوگوں کے دلوں میں اپنا الہام ڈالوں گا کہ اپنے مالوں سے تیری مدد کریں۔ فوج در فوج لوگ آئیں گے اور مال لائیں گے اور اس قدر آئیں گے کہ قریب ہے کہ تو تھک جاوے وہ ہر ایک راہ سے سفر کر کے قادیان میں آئیں گے اور ان کی آمد کی کثرت سے راہیں گہری ہو جائیں گی اور جب اس پیشگوئی کے آثار ظاہر ہوں گے تو دشمن چاہیں گے کہ یہ پیشگوئی ظاہر نہ ہو اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو مگر میں اونکو نامراد رکھوں گا اور اپنا وعدہ پورا کروں گا اور پھر ساتھ اسکے یہ بھی فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

یہ خلاصہ ہے اُس پیشگوئی کا جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے اور درحقیقت اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو کم سے کم پینتیس ۳۵ برس ہوتے ہیں سو اس جلسہ میں میں نے اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا اور اس کے لئے یہ تقریب پیش آئی تھی کہ جب ہم مع اپنی جماعت کے جو دو ہزار کے قریب تھی اپنی جامع مسجد میں نماز میں مشغول تھے اور دور دور سے میری جماعت کے معزز لوگ آئے ہوئے تھے جن میں گورنمنٹ انگریزی کے بھی بڑے بڑے عہدہ دار اور معزز رئیس اور جاگیردار اور نواب بھی موجود تھے تو عین اس حالت میں جبکہ ہم اپنی اس جامع مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے ایک ناپاک طبع آریہ برہمن نے گالیاں دینی شروع کیں اور نعوذ باللہ ان الفاظ سے بار بار گالیاں دیتا تھا کہ یہ سب کنجر اس جگہ جمع ہوئے ہیں کیوں باہر جا کر نماز نہیں پڑھتے اور پہلے سب سے مجھے ہی یہ گالی دی اور بار بار ایسے گندے الفاظ یاد کیا کہ بہتر ہے کہ ہم اس رسالہ کو انکی تفصیل سے پاک رکھیں۔ قریباً ہم دو گھنٹہ تک نماز پڑھتے رہے اور وہ آریہ قوم کا برہمن برابر سخت اور گندے الفاظ کے ساتھ گالیاں دیتا رہا۔ اس وقت بعض دیہات کے سکھ بھی ہماری کثیر جماعت کو دیکھ رہے تھے اور حیرت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ خدا نے ایک دنیا کو جمع کر دیا ہے اور ان لوگوں نے بھی منع کیا مگر وہ ناپاک طبع باز نہ آیا اور معزز مسلمانوں کو کنجر کے پلید لفظ سے بار بار یاد کرتا اور اشتعال دلاتا رہا۔

یہ ایک بڑا دکھ تھا جو عین نماز کی حالت میں مجھے اُٹھانا پڑا۔ اور یہ بھی خوف تھا کہ ہماری جماعت میں سے کسی کو جوش پیدا ہو مگر خدا کا شکر ہے کہ سب نے صبر کیا تعجب ہے کہ کیوں اس نے یہ پلید اور گندہ لفظ اس جماعت کیلئے اختیار کیا شائد اس کو اپنے مذہب کا نیوگ یاد آ گیا ہوگا۔ اُس وقت سرکاری ملازم بٹالہ کا ایک ڈپٹی انسپکٹر بھی موجود

نیوگ آریہ مذہب کی رو سے ایک مذہبی حکم ہے جس کی رو سے ایک آریہ کی پاکدامن عورت باوجود زندہ ہونے خاوند کے اور باوجود اسکے کہ اس کو طلاق بھی نہیں دیگئی ایک دوسرے آدمی سے محض اولاد لینے کی غرض سے ہمبستر ہو سکتی ہے اور جب تک گیارہ لڑکے غیر آدمی کے نطفہ سے پیدا ہو جاویں اس کام میں مشغول رہ سکتی ہے اور ایسی عورت مذہب کی رو سے بڑی مقدس کہلاتی ہے اور ایسا لڑکا ماں اور اپنے فرضی باپ کو دوزخ سے نجات دلانے والا اور مکتی کا داتا کہلاتا ہے۔ منہ۔

تھا۔ غرض جب اس آریہ کی گالیاں حد سے بڑھ گئیں تو معزز مسلمانوں کے دلوں کو سخت رنج پہنچا اور اگر وہ ایک وحشی قوم ہوتی تو وہ قادیان کے تمام آریوں کیلئے کافی تھی مگر اُن کے اخلاق قابل تحسین ہیں کہ ایک سفلہ طبع آریہ نے باوجودیکہ اس قدر گندی گالیاں دیں تاہم انہوں نے ایسے صبر سے کام لیا کہ گویا مُردے ہیں جن میں آواز نہیں۔ اور اس تعلیم کو یاد رکھا جو بار بار دی جاتی ہے کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ صبر کیساتھ پیش آؤ۔

جب نماز ہوچکی تو میں نے دیکھا کہ ان گندی گالیوں سے بہت سے دلوں کو بہت رنج پہونچا تھا تب میں نے ان کی دلجوئی کیلئے یہ تقریر کی کہ یہ رنج جو پہونچا ہے اس کو دلوں سے نکال دو۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے وہ ظالم کو آپ سزا دیگا اور اس وقت میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ قادیان کے ہندو سب سے زیادہ خدا کے غضب کے نیچے ہیں۔ کیونکہ خدا کے بڑے بڑے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ایسی گندی گالیاں دیتے اور دکھ پہنچاتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ خدا نے اس گاؤں میں کیسا بڑا نشان قدرت دکھلایا ہے وہ اس بات سے بےخبر نہیں ہیں کہ آج سے چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ برس پہلے میں کیسی گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا کیا کوئی بول سکتا ہے کہ اس وقت یہ رجوع خلائق موجود تھا بلکہ ایک انسان بھی میری جماعت میں داخل نہ تھا اور نہ کوئی میرے ملنے کے لئے آتا تھا اور بجز اپنی ملکیت کی قلیل آمدن کے کوئی آمدن بھی نہیں تھی۔ پھر اسی زمانہ میں بلکہ اس سے بھی پہلے جس کو پینتیس ۳۵ برس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذرتا ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی کہ ”ہزاروں لاکھوں انسان ہر ایک راہ سے تیرے پاس آوینگے یہانتک کہ سڑکیں گھس جاوینگی اور ہر ایک راہ سے مال آئے گا اور ہر ایک قوم کے مخالف اپنی تدبیروں سے زور لگائیں گے کہ یہ پیشگوئی وقوع میں نہ آوے مگر وہ اپنی کوششوں میں نامراد رہینگے“ یہ خبر اُسی زمانہ میں میری کتاب براہین احمدیہ میں چھپ کر شائع ہوگئی تھی۔

پھر کچھ مدت کے بعد اس پیشگوئی کا آہستہ آہستہ ظہور شروع ہوا۔ چنانچہ اب میری جماعت میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی ہیں ؎ اور فتوحات مالی کا یہ حال ہے کہ اب تک کئی لاکھ روپیہ آچکا ہے اور قریباً پندرہ سو روپیہ اور کبھی دو ہزار ماہوار لنگر خانہ پر خرچ ہوجاتا ہے۔ اور مدرسہ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے۔ یہ ایک ایسا نشان ہے کہ جس سے قادیان کے ہندوؤں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے تھا کیونکہ وہ اس نشان کے اول گواہ تھے انکو معلوم تھا کہ اس پیشگوئی کے زمانہ میں میں کسقدر گمنام اور پوشیدہ تھا یہ تقریر تھی جو اس سلسلہ میں میں نے کی تھی اور تقریر کے آخر میں میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اس نشان کے سب آریوں میں سے بڑھ کر گواہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان ہیں کیونکہ اُن کے روبرو کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہے چھپی اور شائع ہوئی ہے بلکہ براہین احمدیہ کے چھپنے سے پہلے اُس زمانہ میں جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے۔ یہ پیشگوئی اِن ہر دو آریوں کو بتلائی گئی تھی جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ میرے والد صاحب کے فوت ہونے کی خبر ان الفاظ سے خدا تعالیٰ نے مجھے دی تھی کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ۔ یعنی قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو غروب آفتاب کے بعد پڑیگا اور ساتھ ہی سمجھایا گیا تھا کہ اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا والد آفتاب کے غروب کے ساتھ ہی وفات پائیگا اور یہ الہام بطور ماتم پرسی کے تھا جو اپنے خاص بندوں سے عادت اللہ میں داخل ہے اور جب یہ خبر سُنکر تردد اور غم پیدا ہوا کہ اُنکی وفات کے بعد ہماری اکثر وجوہ معاش جو ان کی ذات سے وابستہ ہیں نابود ہوجاوینگی۔ تب یہ الہام ہوا۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔

یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس وحی الٰہی میں صریحاً خبر دیگئی تھی کہ تمام حاجات کا خدا خود متکفل ہوگا۔ چنانچہ اس الہام کے مطابق غروب آفتاب کے بعد میرے والد صاحب فوت ہوگئے۔ اور اُن کے ذریعہ سے ہمارے جو وجوہ معاش تھے جیسی پنشن اور انعام وغیرہ سب ضبط ہوگئے۔ انہیں دنوں میں جن پر پینتیس ۳۵ برس کا عرصہ گذر گیا ہے میں نے اس الہام یعنے الیس اللہ بکاف عبدہ کو مُہر میں کھدوانے کے لئے تجویز کی اور لالہ ملاوامل آریہ کو اس مُہر کے کھدوانے کے لئے امرتسر میں بھیجا اور محض اس لئے بھیجا کہ تا وہ اور لالہ شرمپت دوست اس کا دونوں اس پیشگوئی کے گواہ ہو جاویں چنانچہ وہ امرتسر گیا اور معرفت حکیم محمد شریف کلانوری کے پانچ روپیہ اُجرت دیکر مُہر بنوالایا جس کا نقش الیس اللہ بکاف عبدہ ہے جو اب تک موجود ہے۔ یہ الہام قریباً پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ برس کا ہے جس کے یہ دونوں آریہ صاحبان گواہ ہیں اور ان کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں میری کیا حیثیت تھی پھر اس زمانہ میں جبکہ براہین احمدیہ جس میں مذکورہ بالا الہامات درج ہیں بمقام امرتسر پادری رجب علی کے مطبع میں چھپ رہی تھی۔ ان دونوں آریوں کو خوب معلوم ہے کہ میں کیسا گمنامی میں زندگی بسر کرتا تھا یہانتک کہ کئی دفعہ یہ دونوں آریہ امرتسر میں میرے ساتھ جاتے تھے اور بجز ایک خدمتگار کے دوسرا آدمی نہیں ہوتا تھا اور بعض دفعہ صرف لالہ شرمپت ہی ساتھ جاتا تھا یہ لوگ حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں میری گمنامی کی حالت کس درجہ تک تھی نہ قادیان میں میرے پاس کوئی آتا تھا اور نہ کسی شہر میں میرے جانے پر کوئی میری پرواہ کرتا تھا اور میں ان کی نظر میں ایسا تھا جیسا کہ کسی کا عدم اور وجود برابر ہوتا ہے۔

اب وہی قادیان ہے جس میں ہزاروں میرے پاس آتے ہیں اور وہی شہر امرتسر اور لاہور وغیرہ ہیں جو میرے وہاں جانے کی حالت میں صدہا آدمی پیشوائی کے لئے ریل پر پہنچتے ہیں۔ بلکہ بعض وقت ہزارہا لوگوں تک نوبت پہنچتی ہے چنانچہ ۱۹۰۳ء میں جب میں نے جہلم کی طرف سفر کیا تو سب کو معلوم ہے کہ قریباً گیارہ ہزار آدمی پیشوائی کے لئے آیا تھا ایسا ہی قادیان میں صدہا مہمانوں کی آمد کا ایک سلسلہ جو اب جاری ہے اُس زمانہ میں اس کا نام و نشان نہ تھا اور قادیان کے تمام ہندوؤں کو اور خاصکر لالہ شرمپت اور ملاوامل کو جو اب قوم کے دباؤ کے نیچے اگر خدا کے نشانوں سے منکر ہوتے ہیں ؎ خوب معلوم ہے کہ ان دنوں

؎ اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنی مقام اسکندریہ سے کل ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا۔ لکھنے والا ایک معزز بزرگ اس شہر کا ہے یعنی اسکندریہ کا جنکا نام ہے احمد زہری بدر الدین۔ یہ اُن کا خط ہے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں آپکو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپکے تابع اور آپ کی پیروی کرنیوالے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکریں اور لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپکا پیرو نہیں ہوگیا۔ منہ

؎ مجھے واقعی طور پر معلوم نہیں کہ درحقیقت لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل سچ مچ اِن تمام نشانوں سے منکر ہوگئے ہیں جنکو کہ وہ دیکھ چکے ہیں صرف آریہ اخبار کے حوالہ سے یہ لکھتا ہوں اور میں نہیں اُمید رکھتا کہ کوئی انسان ایسا خدا تعالیٰ سے بیخوف ہوجاوے کہ اپنی رویت کی گواہیوں سے منکر ہوجائے ہر ایک شخص کا آخر خدا تعالیٰ سے معاملہ ہے۔ منہ

[illegible] ایک ویرانہ اور خالی تھا اور کوئی ہمارے پاس نہیں آتا تھا ان لوگ
[illegible] آجاتے تھے یہ سب باتیں وہ حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔
[illegible] دن میری تقریر کا یہی خلاصہ تھا کہ قادیان کے آریوں پر خدا تعالیٰ کی حجت
[illegible] ان دونوں آریوں پر تو بخوبی اتمام حجت ہو چکا ہے جو بہت سے نشانوں
[illegible] لوگ اس زبردست طاقتوں والے خدا سے نہیں ڈرتے جو ایک دم
[illegible] ہے اور جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیش گوئی
[illegible] جو اسی کتاب براہین احمدیہ میں درج تھی اور اسی زمانہ میں جسکو قریباً چھبیس ۲۶ برس
[illegible] تمام پنجاب ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی یعنے یہ کہ دشمن بہت زور لگائینگے کہ تا
[illegible] اور یہ رجوع خلائق ظہور میں نہ آوے اور لوگ مالی مدد نہ کریں لیکن پھر بھی
[illegible] پیشگوئی کو پوری کریگا اور وہ سب نامراد رہینگے اور یہ پیشگوئیاں نہ صرف عربی
[illegible] اردو میں انگریزی میں فارسی میں عبرانی میں براہین احمدیہ میں موجود ہیں
[illegible] چند سال کے بعد ان پیشگوئیوں کے آثار شروع ہونے لگے تو مخالفوں
[illegible] جوش پیدا ہوا۔ قادیان میں لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے
[illegible] دس برس گذر گئے اس اشتہار میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار
[illegible] دوکاندار ہے لوگ اس کا دہوکہ نہ کہاویں مالی مدد نہ کریں ورنہ اپنا روپیہ ضائع
[illegible] اشتہار سے ان آریوں کا مدعا یہ تہا کہ تا لوگ رجوع سے باز آجاویں اور مالی
[illegible] پھیر لیں مگر دنیا جانتی ہے کہ اس اشتہار کے زمانہ میں میری جماعت ساٹھ ۶۰ یا
[illegible] زیادہ نہ تھی چنانچہ یہ امر سرکاری رجسٹروں سے بھی بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ
[illegible] زیادہ سے زیادہ تیس یا چالیس ۴۰ روپیہ ماہوار آمدنی تہی مگر اس اشتہار کے بعد
[illegible] ایک دریا رواں ہو گیا۔ اور آج تک کئی لاکھ لوگ بیعت میں داخل ہوئے اور
[illegible] مہینہ میں پانسو کے قریب بیعت میں داخل ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ
[illegible] مقابلہ نہیں کرسکتا یہ میرا بیان بغیر کسی ثبوت کے نہیں۔ ملاوامل کا اشتہار اب تک میر
[illegible] ہے جو لالہ شرمپت کے مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ سرکاری مہمان شماری تو ہمارے
[illegible] مقرر ہی ہے پس اس اشتہار کی تاریخ اشاعت پڑھو اور دوسری طرف سرکاری کاغذات کے
[illegible] اس زمانہ اور بعد کے زمانہ کا مقابلہ کرو کہ اشتہار سے پہلے کس قدر مہمان آتے تہر
[illegible] روپیہ آتا تھا اور بعد میں کس قدر خدا کی مدد شامل ہو گئی یہ امر منی آرڈروں کے رجسٹروں اور
[illegible] کاغذات مہمان شماری سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے اشتہار شائع کیا
[illegible] میری جماعت تھی یعنی اُن کاغذات سے جو پولس کی معرفت گورنمنٹ میں پہونچ کر بخوبی
[illegible] ہو سکتا ہے اور صفائی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے لوگوں کو
[illegible] اشتہار دیا کس قدر میری جماعت تھی اور کس قدر روپیہ آتا تہا اور پہر بعد میں کس قدر
[illegible] سچ سچ کہتا ہوں کہ اس قدر ترقی ہوئی کہ جیسا ایک قطرہ سے دریا بنجاتا ہے اور یہ
[illegible] بالکل غیر معمولی اور معجزانہ تھی حالانکہ نہ صرف ملاوامل نے بلکہ ہر ایک دشمن نے اس ترقی
کو روکنے کیلئے پورا زور لگایا اور چاہا کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی جہوٹی ثابت ہو آخر یہ نتیجہ ہوا کہ
ایک دوسری پیش گوئی پوری ہو گئی یعنے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا۔ دشمن
[illegible] کے رجوع کو روک نہ سکے۔

[illegible] اگر انسان حیا اور شرم کا کچھ مادہ اپنے اندر رکھتا ہو تو یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ [illegible]
خدائی قدرتوں سے پُر ہیں۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر [illegible] اور سوچ سکتا

ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو انسانوں کی مخالفانہ کوششیں ضرور کارگر ہو جاتیں ان اشتہاروں
کا اگر کچھ نتیجہ ہوا تو یہ ہوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تہا کہ دشمن جان
توڑ کر زور لگائینگے کہ عروج اور نصرت الٰہی اور رجوع خلائق کی پیشگوئی پوری نہ ہو مگر وہ پوری ہو
جاوے گی اور عجیب بات ہے کہ صرف ملاوامل نے ہی زور نہیں لگایا بلکہ آریہ صاحبوں کا وہ
پنڈت جس کی جان کو خدا کی پیشگوئی نے لے لیا یعنی لیکھرام وہ بھی اپنی ناچیز عمر کا حصہ انہیں
تحریروں میں کھو گیا کہ تا براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری نہ ہو جو براہین احمدیہ میں لاکھوں انسانوں
کے رجوع اور لاکھوں روپے کی آمدن کے بارہ میں شائع ہو چکی تھی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جیسا کہ
خدا تعالیٰ نے مجھے پانچ برس پہلے خبر دی تھی کہ وہ اپنی بدزبانی کی پاداش میں چھ ۶ برس کی میعاد
میں قتل کیا جائیگا وہ بدنصیب اس پیشگوئی کو پورا کرکے راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

ایسا ہی عیسائیوں نے بھی اس پیشگوئی کو رد کرنے کے لئے بہت زور لگایا اور ان
کے اشتہار بھی اب تک میرے پاس موجود ہیں پھر مسلمان جن کا حق تھا اور جن کا فخر تھا کہ
مجھے قبول کرتے انہوں نے بھی اس پیشگوئی کے رد کرنے کیلئے جو براہین احمدیہ میں میری
آئیندہ ترقی اور اقبال اور رجوع خلائق کی نسبت چھبیس ۲۶ برس سے درج تہی اور تخمیناً پینتیس ۳۵
برس سے زبانی شائع ہو چکی تہی ناخنوں تک زور لگایا یہاں تک کہ میں خیال کرتا ہوں کہ
ایک لاکھ سے زیادہ پرچہ ان کی طرف سے ایسا نکلا ہو گا جس میں اس بات پر زور دیا گیا
کہ یہ شخص کافر ہے۔ دجال ہے بے ایمان ہے کوئی اس کی طرف رُخ نہ کرے اور کوئی اس
کی مدد نہ کرے بلکہ کوئی مصافحہ اور السلام علیکم نہ کرے اور جب مرجائے تو مسلمانوں کے قبرستان
میں دفن نہ کیا جائے مگر ان اشتہاروں کی کیسی اُلٹی تاثیر ہوئی جس سے خدا تعالیٰ کی قدرت
نظر آتی ہے کہ ان کے بعد کئی لاکھ آدمیوں نے میری بیعت کر لی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دوسر
بیشمار تحائف ہر طرف سے آئے اور خدا کی غیرت اور قدرت نے اُن کے منہ پر وہ
طمانچے مارے کہ ہر ایک میدان میں اون کو شکست نصیب ہوئی اور ہر ایک مباہلہ میں موت
یا ذلت اُن کے حصہ میں آئی یہ تمام اشتہارات جو آریوں کی طرف سے نکلے اور عیسائیوں
کی طرف سے اور مسلمانوں کی طرف سے شائع ہوئے میرے چند صندوقوں میں موجود ہیں
جن میں ہزارہا گالیوں کے ساتھ جو چوہڑوں چماروں کی گالیوں سے بڑھکر ہیں مجھے مکار
فریبی۔ ٹھگ۔ دجال۔ دہریہ اور بے ایمان کرکے یاد کیا گیا ہے اور اس لئے جمع رکھے
گئے تا کسی کو انکار نہ ہو سکے۔

جب میں ایک طرف براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی دیکھتا ہوں کہ اگرچہ تو اب
اکیلا ہے تیرے ساتھ کوئی بھی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ لاکھوں انسان
تیرے ساتھ ہو جاوینگے اور اپنے عزیز مالوں سے تیری مدد کرینگے اور ہر ایک قوم کے دشمن
زور لگائینگے کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو مگر میں اونکو نامراد رکھونگا اور میں تجھے ہر ایک تباہی سے
بچاؤنگا اگرچہ کوئی بچانے والا نہ ہو اور دوسری طرف اس پیشگوئی کے مطابق ہر ایک قوم
کے دشمنوں کا پیشگوئی کے رد کرنے کیلئے پوری کوشش کا مشاہدہ کرتا ہوں اور پھر
دیکھتا ہوں کہ باوجود دشمنوں کی سخت مزاحمت کے آخر وہ پیشگوئی ایسی پوری ہو گئی کہ
اگر آج وہ تمام بیعت کرنے والے ایک وسیع میدان میں جمع کئے جائیں تو ایک ٹہے بادشاہ
کے لشکر سے بھی زیادہ ہوں گے تو اس موقعہ پر مجھے وجد سے رونا آتا ہے کہ ہمارا خدا کیسا
قادر خدا ہے کہ جس کے منہ کی بات کبھی ٹل نہیں سکتی گو تمام جہان دشمن ہو جائے اور اس بات
کو روکنا چاہے۔

یہ وہ بیان تھا جو اس جلسہ میں میں نے کیا تھا اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا قادیان کے ہندوؤں کو اس پیشگوئی اور اس کے پورے ہونے کی کچھ خبر نہیں۔ کیا لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل اس پیشگوئی سے بے خبر ہیں اور کیا آریہ صاحبان اپنے مذہب میں اس کی کوئی ثابت شدہ نظیر بتلا سکتے ہیں اور کیا وہ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی اس زمانہ میں میری طرف کسی کو رجوع نہ تھا لعنتی ہے وہ شخص جو جھوٹ بولے اور مردار ہے وہ کمینہ جو سچ کو چھپاوے۔ ایسے انسان اگرچہ زبان سے کہیں کہ خدا ہے لیکن درحقیقت وہ خدا سے منکر ہی ہوتے ہیں مگر خدا اپنی طاقتوں سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں۔ میں آج سے نہیں بلکہ قدیم سے جانتا ہوں کہ عموماً قادیان کے ہندو دشمن اسلام کے دشمن اور تاریکی سے پیار کرتے ہیں وہ نور کو دیکھ کر اور بھی تاریکی کی طرف دوڑتے ہیں گویا ان کے نزدیک خدا نہیں اور خدا نے ان کو لیکھرام کا بڑا نشان دکھایا تھا لیکن انہوں نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ اور یہ کس قدر صاف نشان تھا جس میں [illegible] تھی کہ لیکھرام طبعی موت سے نہیں مریگا بلکہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جاویگا اور عید کے دن کے بعد جو دن ہوگا اس میں یہ واقعہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور اس پیشگوئی کی بنا صرف یہ تھی کہ وہ مذہب اسلام کو جھوٹا سمجھتا تھا اور بہت بدزبانی کرتا تھا اور گالیاں دیتا تھا۔ پس خدا نے مجھ کو اطلاع دی کہ وہ تو گوشت یعنی زبان کی چھری اسلام پر چلا رہا ہے مگر خدا تعالیٰ لوہے کی چھری سے اس کا کام تمام کرے گا سو ایسا ہی وقوع میں آیا اور میں نے اشتہار دیا تھا کہ اے آریو! اگر تمہارے پرمیشر میں کچھ شکتی ہے تو اس کی جناب میں دعا اور پرارتھنا کر کے لیکھرام کو بچالو مگر تمہارا پرمیشر اس کو بچا نہ سکا۔ اور اس نے میری نسبت یہ پیش گوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک مرجائیگا خدا نے اس کی پیشگوئی جھوٹی ثابت کی اور ہمارا خدا غالب رہا۔ پھر اس نے اپنی کتاب خبط احمدیہ میں میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جس کا جھوٹا مذہب ہے وہ مر جائے۔ آخر وہ اس مباہلہ کے بعد آپ ہی مرگیا اور اس بات پر مُہر لگ گئی کہ آریہ مذہب سچا نہیں ہے اور اسلام سچا اور سچا دین ہے اور میری نسبت یہ بھی گواہی دی کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔

ہمیں یہ افسوس کبھی فراموش نہیں ہوگا کہ لیکھرام کی اس موت کا اصل باعث قادیان کے ہندو ہی ہیں وہ محض ناواقف تھا اور جب وہ قادیان میں آیا تو قادیان کے ہندوؤں نے میری نسبت اُس کو یہ کہا کہ یہ جھوٹا اور فریبی ہے۔ ان باتوں کو سنکر وہ سخت دلیر ہو گیا اور سخت بگڑ گیا اور اپنی زبان کو بدگوئی میں چھری بنالیا سو وہی چھری اس کا کام کرگئی خدا کے برگزیدہ اور پاک نبی کو گالیاں دینا اور سچے کو جھوٹا قرار دینا آخر انسان کو سزا کے لائق کر دیتا ہے۔ اگر لیکھرام نرمی اور تواضع اختیار کرتا تو بچ جاتا کیونکہ خدا کریم و رحیم ہے اور سزا دینے میں دھیما ہے مگر ان لوگوں نے اُس کو بڑا دھوکہ دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اُس کی موت کا گناہ قادیان کے ہندوؤں کی گردن پر ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ان لوگوں نے اس سے بہت ہی بُرا سلوک کیا یہ لوگ زبان سے تو کہتے ہیں کہ پرمیشر ہے مگر میں نہیں قبول کرتا کہ ان کے دل پرمیشر پر ایمان لاتے ہیں ان کا عجیب مذہب ہے کہ جس قدر زمین پر پیغمبر گزرے ہیں سب کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور جھوٹا جانتے ہیں گویا صرف چھوٹا سا ملک آریہ ورت کا ہمیشہ خدا کے تخت کی جگہ رہا ہے اور دوسرے ملکوں سے خدا نے کچھ تعلق نہیں رکھا یا اُن سے بے خبر رہا ہے مگر خدا نے قرآن شریف میں یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک قوم میں اس کے پیغمبر آئے ہیں [illegible] ہندوؤں میں بھی خدا کے پیغمبر اور اس کا کلام نازل ہونے کو مانتے ہیں اور ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ خدا تمام ملکوں کا [illegible] ہے نہ صرف ایک ملک کا۔ معلوم نہیں شیطان نے ان لوگوں کے دلوں میں یہ [illegible] دیا ہے کہ بجز وید کے خدا کی ساری کتابیں جھوٹی ہیں اور نعوذ باللہ ہمارا نبی جھوٹا اور خدا کا پیارا عیسیٰ اور خدا کا برگزیدہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب جھوٹے اور مکار گذرے ہیں ہمارا شریعت صلح کا پیغام ان لوگوں [illegible] اور ان [illegible] ملک کے ہماری [illegible] مت کہو مگر یہ کہو کہ ہزارہا برسوں سے گذرے [illegible] لوگ اصل مذہب کو بھول گئے مگر بمقابل ہمارے [illegible] نبیوں کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ان کو مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہیں کیا کوئی توقع کر سکتا ہے کہ ایسے ہندوؤں سے صلح ہو سکے ان لوگوں سے بہتر سناتن دھرم کے اکثر نیک اخلاق لوگ ہیں جو ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہیں میری دانست میں اگر یہ لوگ مسلمانوں کے درندے اور بھیڑئیے ہیں تو صلح کر لیں اور شرارت چھوڑ دیں تو یہ ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ سچی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کر لینگے سراسر باطل ہے کیونکہ ان کا ان عقیدوں کے ساتھ مسلمانوں سے سچی صلح کرنا ہزاروں محالوں سے بڑھکر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے کہ اپنے پاک اور بزرگ نبیوں کی نسبت ان گالیوں کو سنے اور پھر صلح کرے ہرگز نہیں۔ پس ان لوگوں کے ساتھ صلح کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین میں رکھ لینا۔ یہ قوم سخت سیہ دل قوم ہے جو تمام پیغمبروں کو جو دنیا میں بڑی بڑی اصلاحیں کر گئے مفتری اور کذاب سمجھتے ہیں نہ حضرت موسیٰ ان کی زبان سے بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ اور نہ ہمارے سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے سب سے زیادہ دنیا میں اصلاح کی جن کے زندہ کئے ہوئے فرد اب تک زندہ ہیں۔

خدا جو نہاں ہے اس کی ذات کا ثبوت صرف ایک گواہی سے کیونکر مل سکتا ہے۔ اس لئے خدا نے دنیا کو ایک ہی قوم میں ہر ایک ملک میں ہزاروں نبی پیدا کئے اور اپنے وقتوں میں آئے کہ جبکہ زمین لوگوں کے گناہوں سے پلید ہو چکی تھی۔ اور ان سے بڑے نشانوں

(دیکھو اگلا کالم)

نوٹ اس جگہ یہ واقعہ قدرت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ اگر حق کی طرف رجوع نہیں کریگا تو پندرہ مہینے میں مرجائیگا اور لیکھرام کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جائیگا۔ پھر چونکہ عبداللہ آتھم پیشگوئی کے دنوں میں بہت روتا رہا اور اس کے دل پر حق کی عظمت غالب آگئی اور اس نے اس مدت میں کوئی بُرا لفظ زبان سے نہ کہا اس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اس کی میعاد کو بڑھا دیا اور وہ کچھ اور قلیل مدت تک زندہ رہکر مر گیا مگر لیکھرام نے پیشگوئی سننے کے بعد زبان درازی شروع کی جیسا کہ ہندوؤں کی سفلہ عادت ہے اس لئے اس کی اصل میعاد بھی پوری نہ ہونے پائی اور ابھی میعاد میں ایک سال باقی تھا جو پیشگوئی کے مطابق قتل کیا گیا۔ ایسا ہی احمد بیگ

(بقیہ حاشیہ کالم اول) کی نسبت پیشگوئی پوری ہونے کے بعد اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں نے بہت غم اور خوف ظاہر کیا اس لئے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اس کے داماد کی موت میں تاخیر ڈالدی کیونکہ تمام نبیوں کی زبانی خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ عذاب کی پیشگوئی [illegible] کی نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ لوگ ڈر جائیں اور ان کا خوف سے تغیر ہو جائے تو خدا تعالیٰ سے دعا یا صدقہ خیرات سے رحم چاہیں تو خدا تعالیٰ

کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیا اور اس کی عظمت دلوں میں بٹھائی اور سچائی سے زمین کو زندہ کیا مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ بجز وید کے کوئی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئی اور تمام نبی جھوٹے تھے اور ان کا تمام دور مکار اور فریب کا دور تھا حالانکہ وید اب تک آریہ ورت کو شرک اور بدعت اور آتش پرستی اور بُت پرستی سے صاف نہیں کر سکا۔ غرض لوگ اُن نبیوں کی تکذیب میں جنکی سچائی سورج کیطرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہیں۔ خدا جو اپنے بندوں کیلئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کیلئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا۔ یہ لوگ ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتے وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں ہم ان کو دعا دیتے ہیں وہ ہمیں تبرا۔ ہمیں اپنے خدائے عزوجل کی قسم ہے کہ اگر یہ لوگ تلوار کے زخم سے ہمیں مجروح کرتے تو ہمیں ایسا دکھ نہ ہوتا جیسا کہ ان کی گالیوں سے جو ہمارے برگزیدہ نبیوں کو دیتے ہیں ہمارا دل پاش پاش ہو گیا ہم گالیاں سنکر اُن ناپاک طبع اور دنیا کے کیڑوں کیطرح جواب نہیں دے سکتے جو کچھ ہیں کہ ہم ان تمام لوگوں کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگر ان کی گالیاں دیکھ پائیں تو ایسا ہرگز نہ کہتے خدا ان کا اور ہمارا فیصلہ کرے یہ عجیب بات ہے کیا اس قوم سے بھلائی کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہیں بلکہ اسلام اور تمام نبیوں کے خطرناک دشمن ہیں ان کی گالیوں سے کئی بھرے ہوئے رسالے ہمارے پاس موجود ہیں۔

اب ہم اپنے اصل مقصد کیطرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ قادیان کے آریہ اخبار میں جو لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ ہمنے کوئی نشان آسمانی اس راقم کا نہیں دیکھا یہ اس قسم کا جھوٹ ہے کہ اگر کوئی انسان گندی سے گندی نجاست کھالے تو ایسی نجاست کھانا بھی اس جھوٹ سے کمتر ہے ان باتوں کو سنکر یقین آتا ہے کہ اس قدر جھوٹ بولنے والے کو اپنے پرمیشر پر ایمان نہیں اور وہ ہرگز نہیں ڈرتا کہ جھوٹ کا کوئی برا نتیجہ ہو سکتا ہے چونکہ میں نے کئی کتابوں میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بہت سے فلاں فلاں آسمانی نشان میرے دیکھے ہیں بلکہ بیسیوں نشان دیکھے ہیں اور وہ کتابیں آجتک کروڑہا انسانوں میں شائع ہو چکی ہیں پس اگر وہ لوگ میرے تمام نشانوں کے گواہ ہیں تو اس صورت میں مجھ سے زیادہ دُنیا میں کون جھوٹا ہوگا اور میں جیساکہ ان کا پاک طبیعت اور بڑی ناپاکی ہے کہ محض افترا اور جھوٹ کیطور پر ان کو اپنے نشانوں کا گواہ قرار دیدیا۔ اور اگر میں اپنے دعوے میں سچا ہوں تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر میری اور کیا ہتک ہوگی کہ ان لوگوں نے اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے مجھے جھوٹا اور مفتری ٹھہرایا اور یہ لوگ گرگ کیا جانتے ہیں کہ اہانت کیا ہے بلکہ اس عداوت کی وجہ سے کہ جو اکثر لوگوں کو میرے ساتھ ہے ان لوگوں کو سچا سمجھیں گے اور گھر کی گواہی خیال کرینگے اور اس طرح پر اپنی عاقبت خراب کر لیں گے پس چونکہ میں اس بے عزتی کو برداشت نہیں کر سکتا اور نیز اس سے خدا کے قائم کردہ سلسلہ پر نہایت بد اثر ہے اس لئے میں اول تو لالہ شرمپت اور ملاوامل کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ خدا کی قسم کے ساتھ مجھ سے فیصلہ کر لیں اور خواہ مقابل پر اور خواہ تحریر کے ذریعہ سے اس طرح پر خدا کی قسم کھائیں کہ فلاں فلاں نشان جو ہمنے لکھے گئے ہیں ہمنے نہیں دیکھے اور اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو خدا ہم پر اور ہماری اولاد پر اس جھوٹ کی سزا نازل کرے اور وہ نشان آسمانی بہت سے ہیں جو براہین احمدیہ میں لکھے گئے ہیں لیکن اس قسم کیلئے سب نشانوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۱)۔ لالہ شرمپت کیلئے یہ کافی ہے کہ اول تو اس نے میرا وہ زمانہ دیکھا جبکہ وہ میرے ساتھ اکیلا چند دفعہ امرتسر گیا تھا اور نیز براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت وہ میرے ساتھ ہی پادری رجب علی کے مکان پر کئی دفعہ گیا وہ خوب جانتا ہے کہ اس وقت میں ایک گمنام آدمی تھا میرے ساتھ کسی کو تعلق نہ تھا اور اس کو خوب معلوم ہے کہ براہین احمدیہ کے چھپنے کے زمانہ میں یعنی جبکہ یہ پیشگوئی ایک دنیا کے رجوع کرنے کے بارہ میں براہین احمدیہ میں درج ہو چکی تھی میں صرف اکیلا تھا تو اب قسم کھا کر کہے کیا یہ پیشگوئی اس نے پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں اور قسم کھا کر کہے کہ کیا اس کے نزدیک یہ کام انسان سے ہو سکتا ہے کہ اپنی ناداری اور گمنامی کے زمانہ میں دنیا کے سامنے قطعی اور یقینی طور پر یہ پیشگوئی کرے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تجھ پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ تیری طرف رجوع کریں گے اور لاکھوں انسان تیری طرف رجوع کریں گے اور الٰہی نصرت تیرے شامل حال ہوگی اور تمام دنیا میں تجھ کو عزت کے ساتھ شہرت دونگا اور اس پیشگوئی کو خدا پوری کر دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس نے مجھ پر افترا کیا ہے اور جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ کی نجاست کھائی ہے اور نیز خدا اپنی پیشگوئی کے میدان میں ایک مفتری کو نامراد رکھے اور لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کیا اس نے یہ پیشگوئی پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں؟ اور کیا اس کے پاس کوئی الٰہی نظیر ہے کہ کبھی جھوٹے نے خدا کا نام لیکر ایسی پیشگوئی کی ہو اور وہ پوری ہوگئی ہو اور چاہیئے کہ اس نظیر کو پیش کرے۔

(۲) دوسری قسم کھا کر یہ بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس کا بھائی بشمبر داس مع خوشحال برہمن کے فوجداری مقدمہ میں سزایاب ہو کر دونوں قید ہوگئے تھے تو اس وقت اس نے مجھ سے دُعا کی درخواست کی تھی اور میں نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اس کو یہ بتلایا تھا کہ میری دُعا سے آدھی قید بشمبر داس کی تخفیف کی گئی اور اس کو میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ میں اس دفتر میں پہنچا ہوں جہاں اس کی سزا کا رجسٹر ہے اور میں نے اپنی قلم سے آدھی سزا کاٹ دی ہے مگر خوشحال برہمن کی سزا نہیں کاٹی بلکہ اس کی سزا پوری رکھی کیونکہ اس نے مجھ سے دعا کی درخواست نہیں کی تھی اور کیا یہ سچ نہیں کہ میں نے اس پیشگوئی کے بتانے کے وقت اس کو یہ بھی کہا تھا کہ خدا نے مجھے اپنی وحی سے علم دیا ہے کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بشمبر داس کی آدھی قید تخفیف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن پوری قید بھگت کر جیل سے باہر آئیگا۔ اور یہ اس وقت کہا تھا کہ چیف کورٹ میں بشمبر داس اور خوشحال برہمن کا اپیل ابھی دائر ہی کیا گیا تھا اور کسی کو خبر نہ تھی کہ انجام کیا ہوگا بلکہ خود چیف کورٹ کے ججوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ کس حکم کی طرف ہمارا قلم چلیگا۔ اس وقت میں نے بتلایا تھا کہ وہ قادر خدا جس نے قرآن نازل کیا ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ میں نے تیری دعا قبول کی اور ایسا ہوگا کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بشمبر داس کی آدھی قید دعا کے باعث معاف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن نہ بری ہوگا اور نہ اس کی قید میں تخفیف کیجائیگی تا دعا قبول ہونے کیلئے ایک نشان رہے اور آخر ایسا ہی ہوا اور مسل چند ہفتوں کے بعد ضلع میں واپس آئی اور بشمبر داس کی آدھی قید تخفیف کیگئی مگر خوشحال برہمن کا قید میں سے ایکدن بھی تخفیف نہ کیا گیا اور دونوں بری ہونے سے محروم رہے اور شرمپت حلف اُٹھا کر یہ بھی بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب اس طرح پر آخر کار میری پیشگوئی کے مطابق فیصلہ ہوا تو لالہ شرمپت نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ آپ کی نیک بختی کی وجہ سے خدا نے یہ غیب کی باتیں آپ پر کھول دیں اور دُعا قبول کی۔

اور لالہ شرمپت قسم کھا کر یہ بھی بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مدت تک وہ میرے پاس یہی جھوٹ بولتا رہا کہ میرا بھائی بشمبر داس بری ہو گیا ہے اور پھر جب حافظ ہدایت علی جو ان دنوں میں بٹالہ کا تحصیلدار تھا اتفاقاً قادیان میں آیا اور قریباً دس بجے کا وقت تھا بشمبر داس میرے مکان کے نیچے اس کو ملا اور اس نے بشمبر داس کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم خوش ہوئے کہ تم قید سے مخلصی پاگئے مگر افسوس کہ تم بری نہ ہوئے۔ تب میں نے شرمپت کو کہا کہ تم کیوں اس قدر مدت تک میرے پاس بولتے رہے کہ میرا بھائی بشمبر داس بری ہو گیا ہے تو شرمپت نے یہ جواب دیا کہ ہم نے اس لئے اصل حقیقت کو چھپایا کہ اصلیت ظاہر کرنے سے ایک داغ رہ جاتا تھا اور آیندہ رشتوں ناطوں میں ایک رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی اور اندیشہ تھا کہ برادری کے لوگ ہماری خاندان کو بدچلن خیال کریں۔

اور کیا یہ سچ نہیں کہ جب بسمبرداس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا۔ تو نماز عشاء کیوقت جب میں اپنی بڑی مسجد میں تھا علی محمد نام ایک ملان ساکن قادیان نے جو اب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آکر بیان کیا کہ اپیل منظور ہوگئی اور بسمبرداس بری ہوگیا اور کہا کہ بازار میں اس خوشی کا ایک جوش برپا ہے تب اس غم سے میرے پر وہ حالت گذری جس کو خدا جانتا ہے اس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مرگیا تب مجھے یہ الہام ہوا لا تحزن انک انت الاعلیٰ یعنی غم نہ کر تجھی کو غلبہ ہوگا تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بسمبرداس بری کیا گیا ہے۔

پس شرمپت قسم کھا کر بتلاوے کہ کیا یہ واقعہ نہیں گزرا اور دوسری طرف علی محمد ملان بھی قسم کے لئے بلایا جائیگا جو ایک مخالف بلکہ ایک نہایت خبیث مخالف کا بھائی ہے۔

(۳) اور کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک دفعہ چندا سنگھ نام ایک سکھہ پر بابت درختان تحصیل بٹالہ میں ہماری طرف سے نالش دائر کی گئی تھی کہ اس نے بغیر اجازت ہماری کے اپنے کھیت سے درخت کاٹ لئے ہیں تب خدا نے میری دعا کرنے کیوقت میری دعا کو قبول فرما کر میرے پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ڈگری ہوگئی اور میں نے یہ پیشگوئی شرمپت کو بتا دی تھی پھر ایسا اتفاق ہوا کہ حکم کیوقت ہماری طرف سے عدالت میں کوئی حاضر نہ تھا اور فریق ثانی حاضر ہوگئے تھے قریب عصر کیوقت تھا کہ شرمپت نے ہماری مسجد میں آکر تمسخر کے طور پر مجھے یہ کہا کہ مقدمہ خارج ہوگیا ڈگری نہیں ہوئی تب مجھ پر وہ غم گذرا جس کو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کا قطعی طور پر کلام تھا میں مسجد میں نہایت پریشانی سے بیٹھ گیا اس خیال سے کہ ایک مشرک نے مجھے شرمندہ کیا۔ اور میں اس کی اس خبر سے انکار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ قریب پندرہ آدمی کے ہندو اور مسلمان بٹالہ سے یہ خبر لائے تھے اس لئے نہایت درجہ کا غم مجھ پر طاری تھا اتنے میں غیب سے ایک آواز آئی اور وہ نہایت رعبناک آواز تھی اس کے الفاظ یہ تھے۔ ڈگری ہوگئی ہے مسلمان ہے! یعنی کیا تو خدا کے کلام کو باور نہیں کرتا۔ ایسی آواز پہلے اس سے میں نے کبھی نہیں سُنی تھی میں مسجد کے ہر طرف دوڑا کہ یہ بلند آواز کس کی طرف سے آئی اور آخر معلوم ہوا کہ فرشتہ کی آواز ہے یہ وہی فرشتے ہیں جن سے آجکل کے اندھے آریہ انکار کرتے ہیں تب میں نے اُسیوقت شرمپت کو بلایا اور کہا کہ ابھی خدا کی طرف سے مجھے یہ آواز آئی ہے اس پر اُس نے ہنس دیا اور کہا کہ بٹالہ سے پندرہ سولہ آدمی آئے ہیں جو بعض ہندو بعض سکھہ اور بعض مسلمان ہیں اور بعض ابھی اُن کے بازار میں موجود ہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ سب جھوٹ بولیں یہ کہکر چلا گیا اور مجھ پر اس نے اس وقت ایک دیوانہ سا خیال کیا رات میری سخت بے قراری میں بسر ہوئی صبح ہوتے ہی میں خود بٹالہ گیا تحصیل میں حافظ ہدایت علی تحصیلدار موجود نہ تھا مگر اس کا سررشتہ دار سنسر اداس نام موجود تھا جو اب تک زندہ ہوگا میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہوگیا اُس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوئی میں نے کہا کہ قادیان کے پندرہ سولہ آدمی جو فریق مخالف اور اس کے گواہ تھے سب نے جا کر یہی بیان کیا ہے کہ مقدمہ خارج ہوگیا

نادان آریہ کہتے ہیں کہ خدا کو کسی چٹھی رسان کی کیا حاجت ہے یعنے وہ فرشتوں کا محتاج نہیں پس یہ تو سچ ہے کہ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں مگر اس کی عادت میں داخل ہے کہ وسائط سے کام لیتا ہے اور وسائط سے کام لینا اس کے عام قانون قدرت میں داخل ہے دیکھو وہ ہوا کے ذریعہ سے کانون تک آواز پہونچاتا ہے پس جسمانی سلسلہ سے یہ روحانی فعل اس کا عین مطابق ہے جو روحانی کانون کو اپنی آواز فرشتوں کے ذریعہ سے جو ہوا کے قائمقام ہیں پہنچاتا ہے اور ضرور ہے کہ جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں باہم مطابق ہوں اور یہی دلیل قرآن شریف نے پیش کی ہے۔ منہ۔

ہے اس نے جواب دیا کہ ایک طرح سے انہوں نے بھی جھوٹ نہیں بولا۔ بات یہ ہوئی کہ تحصیلدار کے فیصلہ لکھنے کیوقت میں حاضر نہ تھا کسی کام کیلئے باہر چلا گیا تھا یا شاید یہ کہا تھا کہ میں پاخانہ پھرنے کے لئے چلا گیا تھا اور تحصیلدار نیا آیا ہوا تھا اور اس کو ابھی درپیچ مقدمات کی خبر نہ تھی اور فریق مخالف نے اس کے فیصلہ لکھنے کیوقت ایک فیصلہ صاحب کمشنر کا اس کے آگے پیش کیا تھا اور اس میں صاحب کمشنر کا یہ حکم تھا کہ چونکہ یہ مزارعہ موروثی ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ اپنے کھیت کے درخت ضرورت کے وقت کاٹ لیا کریں مالک کو اس میں کچھ دخل نہیں تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کر دیا اور جب میں آیا تو مجھے وہ اپنا لکھا ہوا فیصلہ دیکر شامل مسل کر دو میں نے پڑھ کر کہا کہ ان زمینداروں نے آپکو دھوکہ دیا ہے کیونکہ جس فیصلہ کو انہوں نے پیش کیا ہے وہ صاحب فنانشل کمشنر کے حکم سے منسوخ ہو چکا ہے اور جب اس حکم کے کوئی مزارعہ موروثی ہو یا غیر موروثی بغیر اجازت مالک کے اپنے کھیت کا درخت نہیں کاٹ سکتا اور میں نے مسل میں سے وہ حکم دکھلا دیا تب تحصیلدار نے فی الفور اپنا پہلا فیصلہ چاک کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکدیا اور دوسری فیصلہ ڈگری کا لکھا اور کل خرچہ مدعا علیہم کے ذمہ ڈالا فریق ثانی تو خوشی خوشی اپنے خیال میں فیصلہ سنکر قادیان کو چلے گئے تھے اس دوسرے فیصلہ کی خبر نہ تھی اس سے انہوں نے وہی ظاہر کیا۔ جو ان کو معلوم تھا۔

غرض میں نے واپس آکر یہ سب حال شرمپت کو سنایا اور مزارعان کو بھی اپنی جھوٹی خوشی پر اطلاع ہوگئی پس اگر لالہ شرمپت اس نشان سے بھی منکر ہے تو چاہیئے کہ قسم کھا کر کہے کہ ایسا کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آیا اور ایسا بیان سراسر افترا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی بہت سے لوگ قادیان میں ایسے زندہ ہونگے جنہوں نے یہ نشان دیکھا۔

اور سوائے اس کے جیسا میں نے لکھا ہے آسمانی نشان ہیں جن کا گواہ رویت لالہ شرمپت ہے وہ تو بڑی مشکل میں پڑ گیا ہے کہاں تک آریہ لوگ اس سے انکار کرائینگے۔

(۴) بھلا لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب نواب محمد حیات خان سی ایس آئی معطل ہوگیا تھا اور کوئی صورت کی امید نہیں تھی اور شرمپت نے مجھ سے دعائی درخواست کی تھی تو میرے پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ وہ بری کیا جائیگا اور میں نے کشفی نظر سے اس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھے دیکھا تھا اور یہ بات میں نے اس کو بتا دی تھی اور صرف اس کو نہیں بلکہ بہتوں کو بتائی تھی چنانچہ لکشن سنگھ آریہ جو اس کا گہرا دوست ہے اگر یہ سچ نہیں تو قسم کھا دیگا۔

(۵) اور پھر لالہ شرمپت قسم کھا کر بتا دے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب پنڈت دیانند نے پنجاب میں آکر بہت شوخی کی اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں تحقیر کی اور یہاں تک کہ تمام مقدس نبیوں کو سونے کے کھوٹے کی طرح قرار دیا تب میں نے شرمپت کو کہا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کر دیا ہے کہ اب اس کی موت کا دن قریب ہے وہ بہت جلد مرجائیگا کیونکہ اس کا دل مرگیا ہے چنانچہ وہ اس پیشگوئی کے بعد صرف چند دنوں میں ہی اجمیر میں مرگیا اور اپنی حسرتیں اپنے ساتھ لے گیا۔

(۶) اور نیز شرمپت قسم کھا کر بتلاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایکدفعہ اس کو اور ملاوامل کو صبح کیوقت یہ الہام بتلایا گیا تھا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا روپیہ آئیگا۔ اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا تب ملاوامل وقت پر ڈاکخانہ میں گیا اور خبر لایا کہ سرور خان کا اس قدر روپیہ آیا مگر ساتھ ہی یہ عذر کیا کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ فلاں شخص کا رشتہ دار ہے تب اس کے تصفیہ کے لئے ان کے روبرو مردان میں بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ کیطرف خط لکھا گیا تھا جو ان دنوں میں میرے معتقد نہیں اُن کا جواب آیا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے

(۷) اللہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مرتبہ مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ اسے عمی بازی خویش کرد و مرا افسوس بسیار داد۔ اور اسی دن شرمپت کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام اس نے امین چند رکھا اور ان دنوں میں میرا بھائی غلام قادر مرحوم بیمار تھا۔ میں نے لالہ شرمپت کو کہا کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے یہ میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے اور الہامی طور پر تیرے بیٹے سلطان احمد کی طرف سے یہ کلمہ ہے اور یا ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کی طرف اشارہ ہو جس کا نام تو نے امین چند رکھا ہے۔ * یہ میرا کہنا ہی تھا کہ لالہ شرمپت نے گھر میں جا کر اپنے بیٹے کا نام بدل دیا اور بجائے امین چند کے گوکل چند نام رکھ دیا جو اب تک زندہ موجود ہے مگر چند روز کے بعد میرا بھائی فوت ہو گیا اور یہ بات بھی لالہ شرمپت سے حلفاً دریافت کرنی چاہئے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب گورداسپور میں ایک شخص کرم دین نام نے میرے پر دعوٰی ازالہ حیثیت عرفی عدالت آتما رام اکسٹرا اسسٹنٹ میں دائر کیا ہوا تھا تو میں نے لالہ شرمپت کو کہا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ انجام کار میں اس مقدمہ میں بری کیا جاؤں گا مگر کرم دین سزا پائے گا۔ یہ اس وقت کی خبر ہے کہ جب تمام آثار اس کے برخلاف تھے اور حاکم کی رائے ہمارے مخالف تھی چنانچہ آتما رام مجوزہ مقدمہ نے اپنے فیصلہ کے وقت بڑی سختی سے فیصلہ دیا اور ہم پر سات سو روپیہ جرمانہ کیا اور تا مدتوں تک زور لگا کر فیصلہ لکھا اور پھر صاحب ڈویژنل جج کے حکم سے جیسا کہ میں نے پیشگوئی کی تھی وہ حکم آتما رام کا منسوخ کیا گیا اور صاحب موصوف نے بڑی عزت کے ساتھ بری کر کے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ جو الفاظ اپیلانٹ یعنی میں نے کرم دین کی نسبت استعمال کئے ہیں یعنی کذاب و لئیم ✝ کا لفظ ان الفاظ سے کرم دین کی کچھ بھی ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہوتی بلکہ اگر ان الفاظ سے بڑھ کر بھی کوئی اور سخت الفاظ اس کے حق میں استعمال کئے جاتے تب بھی وہ ان الفاظ کا مستحق تھا یہ فیصلہ میرے حق میں ہوا مگر کرم دین پر پچاس روپیہ جرمانہ قائم رہا۔ یہ پیشگوئی نہ صرف میں نے لالہ شرمپت کو بتلائی تھی بلکہ میں اس پیشگوئی کو مقدمہ کے وجود سے بھی پہلے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں جو ایک عربی زبان میں کتاب ہے شائع کر چکا تھا پس کسی کے لئے ممکن نہیں جو اس سے انکار کر سکے ﷺ

یہ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ میں اس وقت پیش کرتا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہے اور کئی دفعہ لالہ شرمپت سن چکا ہے اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے آمین ولعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی شرمپت کو بھی چاہئے کہ وہ بھی میری اس قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ کہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا وارد کرے آمین۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ✝

یہ تو شرمپت کی نسبت لکھا گیا اور ملاوامل اس کا دوست بھی اس میں شریک ہے اس کو چاہئے کہ اس بات کی قسم کھاوے کہ کیا میری والد صاحب کی وفات کے بعد الہام **الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ** مہر پر کھدوانے کیلئے امرتسر اس کو نہیں بھیجا تھا اور کیا یا بحروبہ اجرت دیکر وہ مہر نہیں لایا تھا اور کیا اس زمانہ میں اس عروج اور نشان و شوکت اور رجوع خلائق کا نام و نشان تھا اور کیا یہ تمام پیشگوئی اس کو نہیں بتائی گئی تھی جس کیلئے وہ بھیجا گیا تھا یعنی اس کو یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر ملی تھی کہ شدید کے روز آفتاب کے غروب کے بعد میرا والد فوت ہو جائے گا اور مجھ کو کچھ غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میں تیرا متکفل ہوں گا اور تیری حاجات پوری کرنے کے لئے میں کافی ہوں گا اور یہ تخمیناً پینتیس ۳۵ چھتیس ۳۶ برس کا الہام ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں ایسا پوشیدہ تھا جیسا کہ ایک قطرہ کسی جوہر کا سمندر کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہو۔

دوسری یہ بات ذکر کیا وہ ایک مرتبہ مرض دق میں مبتلا نہیں ہوا تھا اور اس کو خواب بھی آ گئی تھی کہ ایک زہریلے سانپ نے اس کو کاٹا ہے اور تمام بدن سوج گیا ہے اور کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میرے پاس آ کر رویا تھا اور دعا کے لئے کہا تھا تب میں نے اس کے حق میں دعا کی تھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا تھا۔ **قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا** یعنے اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا اور یہ الہام اس کو سنا دیا گیا تھا اور پھر بعد اس کے چند دنوں میں ہی وہ صحت یاب ہو گیا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر میرے پر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے اور جھوٹ کی سزا دے۔ آمین لعنۃ اللہ علی الکاذبین

ایسا ہی ملاوامل کو چاہئے کہ وہ بھی زندہ دنیا سے محبت نہ کرے اور اگر ان بیانات سے انکاری ہے تو میری طرح قسم کھاوے کہ یہ سب افترا ہے اور اگر یہ باتیں سچ ہیں تو ایک سال کے اندر میرے پر اور میری تمام اولاد پر خدا کا عذاب نازل ہو۔ آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین ✝

اور یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح پر قسم نہ کھائیں گے بلکہ دروغ پرستی کا طریق اختیار کریں گے اور سچائی کا خون کرنا چاہیں گے تب بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حق پوشی کی حالت میں بھی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑے گا ✝ کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے ملاوامل اس بات کا بھی مجرم ہے کہ اس نے یہ سب کچھ دیکھ کر پھر مخالفت کر کے اپنی پوری زور اور پوری مخالفت سے ایک اشتہار دیا تھا جس کو دس برس گذر گئے اور لوگوں کو روکا تھا کہ میری طرف رجوع نہ کریں اور نہ کچھ مالی مدد کریں تب اس کے روکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اشتہار کے بعد کئی لاکھ انسان میرے ساتھ شامل ہوئے اور کئی لاکھ روپیہ آیا مگر پھر بھی اس نے خدا کے ہاتھ کو محسوس نہ کیا۔

---

* اگرچہ یہ حقیقت تھی کہ یہ الہام میرے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی وفات کے بارے میں ہے اور میں نے بعض عزیزوں کو سنا بھی دیا تھا اور خود اپنے بھائی مرحوم کو بھی بتلایا تھا جس سے وہ بہت غمگین ہوئے اور مجھے بھی اس سے افسوس بھی کیا کہ ان کو میں نے کیوں بتلایا مگر جب شرمپت نے مجھ کو خبر دی کہ بیٹے کا نام امین چند رکھا ہے تو تقدیر الٰہی سے میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے کہ ممکن ہے کہ عمی سے مراد امین چند ہو کیونکہ ہندو لوگ امین چند کے نام کو مختصر کر کے امی ہی کہہ دیتے ہیں تب اس کے دل میں بہت خوف پیدا ہوا اور اس نے گھر میں جا کر امین چند کی جگہ گوکل چند اپنے لڑکے کا نام رکھ دیا۔ منہ

✝ کرم دین کا بیان تھا کہ کذاب اس کو کہتے ہیں جو بہت جھوٹ بولنے والا ہو اور ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو اور لئیم اس کو کہتے ہیں جو ولدالزنا ہو اور اس کے خاندان میں ایسا ہی سلسلہ چلا آیا ہو اور اسپر اس نے کتابیں بھی دکھلائیں مگر ڈویژنل جج نے فرمایا کہ اگر ان الفاظ سے سخت تر بھی الفاظ بولے جاتے تب بھی اس سے کرم دین کی کچھ بے عزتی نہ تھی یعنی اس کی حالت کے لحاظ سے ابھی یہ الفاظ تھوڑے ہیں۔ منہ

✝ یہ بد دعا کا فقرہ اس صورت میں لازم ملزوم ہے کہ میری اس دعا کے مقابل پر شرمپت بھی اپنی نسبت انہیں الفاظ کے ساتھ بد دعا چھپوا کر کسی اخبار میں شائع کرا دے۔ منہ

✝ یہ سچ ہے کہ ایک دفعہ ملاوامل نے اپنے اشتہار میں میرے نشانوں کے دیکھنے سے انکار کر دیا تھا مگر اس انکار کا کچھ اعتبار نہیں اکثر لوگ خود غرضی سے دو دو روپیہ لیکر عدالتوں میں گواہی کے وقت جھوٹ کی نجاست کھا لیتے ہیں تمام مدار ایسی قسم پر ہے جو میں نے لکھی ہے اگر یہ لوگ خدا سے بے خوف ہو کر اپنی قوم کو خوش کرنے کیلئے ایسی قسم کھالیں گے تب ان کو معلوم ہو گا کہ خدا بھی ہے۔ منہ

✝✝ اور اگر راست راست شائع کر دیں گے تو مجھے قوی امید ہے کہ وہ خدا سے اس کا اجر اور برکت پائیں گے مگر خدا پسند نہیں کرتا کہ کوئی جھوٹ بول کر سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے کہ اس میں وہ خدا کی عزت اور جلال پر حملہ کرتا ہے ایسے آخر کار خدا اس کو پکڑتا ہے۔ منہ

ﷺ یہ پیشگوئی نہ صرف کتاب مواہب الرحمٰن میں بلکہ اخبار الحکم اور البدر میں وقوع سے پہلے شائع کی گئی تھی۔ منہ

بالاخر ہم اس بات کا لکھنا بہت ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ جس پرمیشر کو پنڈت دیانند نے آریوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک ایسا پرمیشر ہے جو عدم اور دجود ہے کیونکہ وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اگر ایک شخص اپنی آوارگی اور بدچلنی کے زمانہ سے تائب ہو کر سچی توبہ سے جیتے جی ہم میں مکتی کو پانا چاہے تو اسکو اس کی توبہ اور پاک تبدیلی کی وجہ سے مکتی عنایت کر سکے بلکہ اس کے لئے آریہ کی رو سے کسی دوسری جون میں پڑ کر دوبارہ دنیا میں آنا ضروری ہے خواہ وہ انسانی جون کو چھوڑ کر کتے یا بندر سور یا گدھا بنا تو ضرور چاہیئے یہ پرمیشر ہے جس کو دیالو اور سرب شکتیمان کہا جاتا ہے اگر انسان نے اپنی ہی کوشش سے سب کچھ کرنا ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر پرمیشر کا کس بات میں شکر ادا کیا جاوے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے بعض حصہ عمر میں ایسا زمانہ بھی آجاتا ہے کہ وہ کسی حد تک نفسانی جوشوں اور خواہشوں کا تابع ہو جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ غفلت جو گناہوں کی ماں ہے ضرور کسیقدر اس سے حصہ لیتا ہے اور یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ کیا جسمانی پہلو کی رو سے اور کیا روحانی پہلو کی رو سے ابتدا میں کمزوری میں پیدا ہوتا ہے اور پھر اگر خدا کا فضل شامل ہو تو آہستہ آہستہ پاکیزگی کی طرف ترقی کرتا ہے پس یہ خوب ہی پرمیشر ہے جس کو انسان کی فطرت کی بھی خبر نہیں اگر اسی طرح مکتی پانا ہے تو پھر مکتی کی حقیقت معلوم۔ ہم اس آزمائش کیلئے نہ صرف ایک آریہ کو مخاطب کرتے ہیں نہ دو کو نہ تین کو بلکہ نہایت یقین اور بصیرت تامہ کی راہ سے کہتے ہیں کہ ہمارے روبرو دو ہزار یا دس ہزار یا بیس ہزار یا مثلاً ایک لاکھ ہی آریہ کھڑے ہو کر قسم کھاویں کہ کیا ان کی سوانح عمری ایسی پاک ہے کہ کسی قسم کا ان سے گناہ سرزد نہیں ہوا اور کیا وہ آریہ اصولوں کی رو سے تسلی رکھتے ہیں کہ وہ مرتے ہی مکتی پا جائینگے اور پھر جب مخلوقات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی تعداد کو دوسری مخلوقات سے وہ نسبت نہیں جو قطرہ کو دریا کی طرف ہوتی ہے کیونکہ علاوہ ان تمام بے شمار جانوروں کے جو خشکی اور تری میں پائے جاتے ہیں ایسے غیر مرئی جانور بھی کرۂ ہوا اور پانی میں موجود ہیں جو دہ نظر نہیں آ سکتے جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک قطرہ پانی میں کئی ہزار کیڑے ہوتے ہیں پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوجود اس قدر زمانہ اور مدت دراز گذرنے کے پرمیشر نے مکتی دینے میں ایسی ناقابل کارروائی کی ہے کہ گویا کچھ بھی نہیں کی۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پرمیشر کی ہرگز مرضی ہی نہیں کہ کوئی شخص مکتی حاصل کر سکے اور یا یوں کہو کہ وہ مکتی دینے پر قادر ہی نہیں اور یہ بات بہت قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر قادر ہو تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ دائمی نجات پا سکتی نہ دے سکے اور ایسا ہی باوجود دیالو اور قادر ہونے اسکے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کیوں وہ ایسا چڑچڑا مزاج ہے کہ ایک ذرا سے گناہ کو بھی نہیں بخش سکتا اور جبتک ایک گناہ کیلئے کروڑ ہا جونوں میں نہ ڈالے خوش نہیں ہوتا ایسے پرمیشر سے کس بہتری کی امید ہو سکتی ہے اور جب کہ ایک شریف طبع انسان بھی قصوروار دن کے قصور ان کی توبہ اور درخواست معافی پر بخش سکتا ہے اور انسان کی فطرت میں یہ قوت پائی جاتی ہے کہ کسی خطا کار کی پشیمانی اور آہ و زاری پر اس کی خطا کو بخش دیتا ہے تو کیا وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ اس صفت سے محروم ہے۔ نعوذ باللہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں!

پس یہ آریوں کی غلطی ہے کہ اُس خدا کو جس کو وہ دیالو بھی کہتے ہیں اور سرب شکتیمان بھی سمجھتے ہیں اس کو اس عظیم الشان صفت سے محروم قرار دیتے ہیں اور یاد رہے کہ انسان جو سراسر کمزوری میں بھرا ہوا ہے بغیر خدا کی صفت مغفرت کے ہرگز نجات نہیں پا سکتا۔ اور اگر خدا میں صفت مغفرت نہیں تو پھر انسان میں کہاں سے پیدا ہوگئی۔ یاد رہے کہ نجات نہ پانا ایک موت ہے۔ ایسا ہی سچی توبہ کرنا بھی ایک موت ہے پس موت کا علاج موت ہے۔ کیا وہ خدا جو ہر ایک چیز پر قادر ہے اس نے ہماری اس موت کا کوئی علاج نہیں رکھا اور کیا ہم بے علاج ہی مرینگے ہرگز نہیں جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے علاج بھی ساتھ ہی پیدا ہوا ہے اور افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اس اعتقاد میں ایک ہی راہ پر قدم مارا ہے صرف فرق یہ ہے کہ عیسائی تو انسان کے گناہ بخشوانے کیلئے ایک نبی کے خون کی حاجت سمجھتے ہیں اور اگر وہ نہ مارا جاتا تو گناہ نہ بخشے جاتے اور اگر ثابت ہو کہ وہ مارا نہیں گیا جیسا کہ ہم نے ثابت بھی کر دیا ہے۔ اور یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی طبعی موت سے فوت ہوا اور ایک دنیا جانتی ہے کہ کشمیر میں اس کی قبر ہے تو اس صورت میں سب تانا بانا کفارہ کا بیکار ہو گیا اور آریہ صاحبان مطلقاً اپنے پرمیشر کو گناہوں کے بخشنے سے قاصر سمجھتے ہیں۔ اور آریہ اور عیسائی اس اعتقاد میں دونوں شریک ہیں کہ خدا خطا کاروں کو ان کی پشیمانی اور توبہ پر بخش نہیں سکتا اور آریہ صاحبوں نے صرف اسی قدر پر بس نہیں کی بلکہ وہ اپنے پرمیشر کو اس بات سے بھی جواب دیتے ہیں کہ وہ انسان کا خالق اور اس کی تمام قوتوں روحانی اور جسمانی کا مبدء و فیض ہے اور اس طور پر پرمیشر کی شناخت کا دروازہ بھی اُن پر بند ہے کیونکہ وید کی رو سے پرمیشر کی عادت نہیں ہے کہ کوئی نشان آسمانی دکھا دے اور اس طرح پر اپنے وجود کا پتہ دے اور دوسری طرف وہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنیوالا نہیں ہے پس دونوں طرف سے آریہ مذہب کے رو سے پرمیشر کی شناخت محال ہے علاوہ اس کے جس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے نیوگ کا مسئلہ اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے لیکن کیا کسی شریف انسان کی فطرت قبول کر سکتی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی جورو جس کو طلاق بھی نہیں دی گئی دوسرے سے ہم بستر ہو جائے۔

علاوہ اس کے جس جاودانی نجات کا انسان طبعاً خواہشمند ہے اور اس کی فطرت میں یہ نقش کر دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی لذت اور آرام کا طالب ہو اس جاودانی نجات سے یہ مذہب منکر ہے اور اپنے پرمیشر کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک محدود مدت کے بعد اپنے بندوں کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیتا ہے اور اس کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ چونکہ دنیا کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور پرمیشر ارواح کا خالق نہیں اس پرمیشر کے لئے یہ مُصیبت پیش آئی کہ اگر وہ تمام روحوں کو ہمیشہ کی نجات دیدیوے تو اس سے سلسلہ دنیا کا ٹوٹ جائیگا اور کسی دن پرمیشر معطل اور خالی ہاتھ رہ جائیگا کیونکہ ہر ایک روح جو ہمیشہ کی مکتی پا کر دنیا سے گئی۔ تو گویا وہ پرمیشر کے ہاتھ سے گئی پس اس طرح پر جب روحیں خرچ ہوتی رہیں تو باعث اس کے کہ پرمیشر کوئی روح پیدا نہیں کر سکتا اور آمدن کی سبیل قطعاً بند تو ضرور ایک دن ایسا آ جائیگا جبکہ پرمیشر کے ہاتھ میں ایک بھی روح نہیں رہیگی تا وہ دنیا میں بھیجی جائے پس اس خیال سے پرمیشر نے یہ پیش بندی اختیار کر رکھی ہے جو ہمیشہ کی مکتی سے روحوں کو جواب دیا کرتا ہے اور دھکے دیکر مکتی خانہ سے باہر نکالتا ہے۔

اس جگہ بعض نادان آریہ محض چالاکی سے یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ انسان کے اعمال محدود ہیں اس لئے مکتی بھی محدود رکھی گئی مگر وہ دھوکہ کھاتے ہیں یا دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ انسان کی فطرت میں ہمیشہ کی اطاعت مرکوز ہے نیک آدمی کب کہتے ہیں کہ اتنی مدت کے بعد ہم خدا تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت چھوڑ دینگے بلکہ اگر بے انتہا مدت تک ان کو عمر دی جائے تب بھی وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرتے رہینگے۔ اس صورت میں اگر وہ جلد مر جائیں تو ان کا کیا گناہ ہے ان کی نیت میں تو ہمیشہ کی اطاعت ہے نہ کسی حد تک اور تمام مدار نیت پر ہے اور موت جو انسان پر آتی ہے یہ خدا کا فعل ہے نہ کہ انسان کا۔

یہ ہیں عقائد آریہ صاحبوں کے جن پر وہ ناز کرتے ہیں چونکہ اُن کے خیال میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ایک گناہ سے بھی بے شمار جونوں کی سزا دہی ہوتی ہے اس لئے وہ گناہ سے پاک ہونے کیلئے کوئی کوشش کرنا عبث اور بے سود سمجھتے ہیں اور ان کے مذہب میں کوئی مجاہدہ نہیں ہے جس کی رو سے اسی دنیا میں انسان گناہ سے پاک ہو سکے۔ جب تک تناسخ کے ذریعہ سے اور طرح طرح کی جونوں میں پڑنے سے سزا نہ پالے پس ظاہر ہے کہ اس صورت میں کس امید پر وہ مجاہدہ کر سکتے ہیں اگر وہ سوچیں۔ اور اگر ان کو روحانی فلاسفی کا کوئی حصہ نصیب ہو تو وہ جلدی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اس عقیدہ کی وجہ سے خدائے رحیم و کریم کی رحمت کا دروازہ اپنے پر بند کر رہے ہیں وہ توبہ سے صرف چند لفظ مراد لیتے ہیں مگر سچی توبہ درحقیقت ایک موت ہے جو انسان کے ناپاک جذبات پر آتی ہے اور ایک سچی قربانی ہے جو انسان اپنے پورے صدق سے حضرت احدیت میں ادا کرتا ہے اور تمام قربانیاں جو رسم کے طور پر ہوتی ہیں اسی کا نمونہ ہے۔ سو جو لوگ یہ سچی قربانی ادا کرتے ہیں جس کا نام دوسرے لفظوں میں توبہ ہے درحقیقت وہ اپنی سفلی زندگی پر ایک موت وارد کرتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے اس موت کے عوض میں دوسرے جہان میں انکو نجات کی زندگی بخشتا ہے کیونکہ اس کا کرم اور رحم اس بخل سے پاک ہے جو کسی انسان پر دو موتیں وارد کرے سو انسان توبہ کی موت سے ہمیشہ کی زندگی کو خریدتا ہے اور ہم اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے کسی دوسرے کو پھانسی چڑھانے کے محتاج نہیں ہیں ہمارے لئے وہ صلیب کافی ہے جو اپنی قربانی دینے کی صلیب ہے۔

یاد رہے کہ توبہ کا لفظ نہایت لطیف اور روحانی معنی اپنے اندر رکھتا ہے جس کی غیر قوموں کو خبر نہیں یعنے توبہ کہتے ہیں اس رجوع کو کہ جب انسان تمام نفسانی جذبات کا مقابلہ کر کے اور اپنے پر ایک موت کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ کی طرف چلا آتا ہے سو یہ کچھ سہل بات نہیں ہے اور ایک انسان کو اُسی وقت تائب کہا جاتا ہے جبکہ وہ بکلی نفس امارہ کی پیروی سے دست بردار ہو کر اور ہر ایک تلخی اور ہر ایک موت خدا کی راہ میں اپنے لئے گوارا کر کے آستانہ حضرت احدیت پر گر جاتا ہے تب وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس موت کے عوض میں خدا تعالیٰ اس کو زندگی بخشے چونکہ آریہ لوگ صرف بہت سی جونوں کو مدار نجات سمجھ بیٹھے ہیں اس لئے ان کا اس طرف خیال نہیں آتا ہے نہیں جانتے کہ جس طرح میلا کپڑا بھٹی پر چڑھنے سے اور پھر دھوبی کے ہاتھ سے آب شفاف کے کنارہ پر طرح طرح کے صدمات اُٹھانے سے آخر کار سفید ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ توبہ جس کے معنی میں بیان کر چکا ہوں انسان کو صاف پاک کر دیتی ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ میں پڑ کر اپنی تمام ہستی کو جلا دیتا ہے تو وہی محبت کی موت اس کو ایک نئی زندگی بخشتی ہے کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ محبت بھی ایک آگ ہے اور گناہ بھی ایک آگ ہے پس یہ آگ جو محبت الٰہی کی آگ ہے گناہ کی آگ کو معدوم کر دیتی ہے یہی نجات کی جڑھ ہے اور نہایت افسوس تو یہ ہے کہ آریہ لوگ اپنے مذہب کی خرابیوں کو نہیں دیکھتے اور اسلام پر بے ہودہ اعتراض کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی ان کا ایسا اعتراض نہیں جو ان کے مذہب کے کسی فرقہ کے طریق عمل میں وہ داخل نہیں اب ہم اس رسالہ کو خدا کے نام پر ختم کرتے ہیں۔ الحمد للہ اولاً و آخراً ھو مولٰنا نعم المولیٰ و نعم النصیر ط

نظم از مصنف

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہُدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسمان کے نیچے دینِ خدا یہی ہے

وہ دلستان نہاں ہے کس رہ سے اسکو دیکھیں
ان مشکلوں کا یارو مشکل کشا یہی ہے

باطن سیہ ہیں جنکو اس دین سے ہیں وہ منکر
پر اے اندھیرے والو! دل کا دیا یہی ہے

دنیا کی سب دکانیں ہیں ہم نے دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دارالشفا یہی ہے

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بستان ہرا یہی ہے

دُنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

جب کھل گئی سچائی پھر اُس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

جو ہو مُفید لینا جو بد ہو اُس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

ملتی ہے بادشاہی اس دین سے آسمانی
اے طالبانِ دولت ظلِّ ہما یہی ہے

سب دیں ہیں اک فسانہ شرکوں کا آشیانہ
اُس کا جو ہے یگانہ چہرہ نما یہی ہے

سو سو نشان دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

یہ سب نشاں ہیں جن سے ... اب تلک ہے تازہ
اے گرنے والو دوڑو دیں کا عصا یہی ہے

کس کام کا وہ دیں ہے جس میں نشاں نہیں ہے
دیں کی مرے پیارو زرّیں قبا یہی ہے

افسوس آریوں پر جو ہو گئے ہیں شپّر
وہ دیکھ کر ہیں منکر ظلم و جفا یہی ہے

معلوم کر کے سب کچھ محروم ہو گئے ہیں
کیا ان نیوگیوں کا ذہنِ رسا یہی ہے

اک ہیں جو پاک بندے اک ہیں دلوں کے گندے
جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

ان آریوں کا پیشہ ہر دم ہے بد زبانی
ویدوں میں آریوں نے شاید پڑھا یہی ہے

پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی
پر ان سیہ دلوں کا شیوہ سدا یہی ہے

افسوس سب وتوں میں سب کا ہوا ہے پیشہ
کس کو کہوں کہ اُن میں ہر زہ درا یہی ہے

آخر یہ آدمی تھے پھر کیوں ہوئے درندے
کیا جُوں ان کی بگڑی یا خود قضا یہی ہے

جس آریہ کو دیکھیں تہذیب سے ہے عاری
کس کس کا نام لیویں ہر سو وبا یہی ہے

لیکھو کی بدزبانی کارد ہوئی تھی اُس پر
پھر بھی نہیں سمجھتے حق و خطا یہی ہے

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا منہ تخمِ فنا یہی ہے

میٹھے بھی ہو کے آخر نشتر ہی ہیں چلاتے
ان تیرہ باطنوں کے دل میں دغا یہی ہے

جاں بھی اگر چہ دیویں انکو بطور احساں
عادت سے انکی کفران رنج و عنا یہی ہے

ہندو کچھ ایسے بگڑے دل پر ہیں بغض و کیں سے
ہر بات میں ہے توہین طرزِ ادا یہی ہے

جاں بھی ہے اپنی قرباں گر دل سے ہوویں صافی
پس ایسے بدگنوں کا مجھکو گلا یہی ہے

احوال کیا کہوں میں اس غم سے اپنے دل کا
گویا کہ ان غموں کا مہماں سرا یہی ہے

بنتے ہی جنم اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ
آخر کی کیا امیدیں جب ابتدا یہی ہے

دل ہمٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے
غم تو بہت ہیں دل میں پر جان گزا یہی ہے

... تقسیم کی برائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے

غفلت پہ غافلون کے روتے رہے ہیں مُرسل
ہم بد نہیں ہیں کہتے ان کے مقدسوں کو
ہم کو نہیں سکھاتا وہ پاک بد زبانی
پر آریوں کے دیں میں گالی بھی ہے عبادت
جتنے نبی تھے آئے موسیٰ ہو یا کہ عیسےٰ
اِک وید ہے جو سچا باقی کتابیں ساری
یہ ہے خیال ان کا پرمیت بنایا تنکا
کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہ کے نیچے
ویدوں کا سب خلاصہ ہمنے نیوگ پایا
جس استری (عورت) کو لڑکا پیدا نہ ہو پیا (خاوند) سے
جب سے یہی اشارہ ۔ پھر اُس کو کیا ہے چارہ
ایشر کے گن عجب ہیں ویدوں میں ای عزیزو!
دیکر نجات دکتی پھر چھینتا ہے سب سے
ایشر بنا ہے مُنہ سے خالق نہیں کسیکا
روحیں اگر نہ ہوتیں ایشر سے کچھ نہ بنتا
ان کا ہی مُنہ ہے تکتا ہر کام میں جو چاہے
القصہ آریوں کے ویدوں ذ کا یہ خدا ہے
اے آریو کہو اب ایشر کے ہیں یہی گُن
ویدوں کو شرم کر کے تمنے بہت چھپایا
قدرت نہیں ہے جس میں وہ خاک کا ہے ایشر
کچھ کم نہیں بتوں سے یہ ہندوؤں کا ایشر
ہمنے نہیں بنائیں یہ اپنے دل سے باتیں
نفرت ہر اک بشر کی کرتی ہے اُس سے نفرت
یہ حکم وید کے ہیں جن کا ہے یہ نمونہ
خوش خوش عمل ہیں کرتے اوباش سارے اسپر

پر اس زماں میں لوگو نوحہ نیا یہی ہے
تعلیم میں ہمارے حکم خدا یہی ہے
تقویٰ کی جڑھ یہی ہے صدق و صفا یہی ہے
کہتے ہیں سب کو جھوٹے کیا اتقا یہی ہے
مکار ہیں وہ سارے ان کی ندا یہی ہے
جھوٹے ہیں اور جعلی اک رہنما یہی ہے
پر کیا کہیں جب ان کا فہم و ذکا یہی ہے
اس کے گمان میں اس کا ارض و سما یہی ہے
اُن پستکوں کی رو سے کا ریج بھلا یہی ہے
ویدوں کی رو سے اُسپر واجب ہوا یہی ہے
جبتک نہ ہوویں گیارہ لڑکے روا یہی ہے
اُسمیں نہیں مروت ہمنے سنا یہی ہے
کیسا ہے وہ دیالو جسکی عطا یہی ہے
رُوحیں ہیں سب انادی پھر کیوں خدا یہی ہے
اُس کی حکومتوں کی ساری بنا یہی ہے
گویا وہ بادشاہ ہیں اُن کا گدا یہی ہے
اُن کا ہے جسپہ تکیہ وہ بے نوا یہی ہے
جس پر ہو ناز کرتے بولو وہ کیا یہی ہے
آخر کو راز بستہ اس کا کھلا یہی ہے
کیا دینِ حق کے آگے زور آزما یہی ہے
سچ پوچھئے تو والد بت دوسرا یہی ہے
ویدوں سے ای عزیزو! ہمکو ملا یہی ہے
پھر آریوں کے دل میں کیونکر بسا یہی ہے
ویدوں سے آریوں کو حاصل ہوا یہی ہے
ساری نیوگیوں کا اک آسرا یہی ہے ✱

پھر کس طرح وہ مانیں تعلیم پاک فرقان
جب ہو گئے ہیں ملزم اُترے ہیں گالیوں پر
رُکتے نہیں ہیں ظالم گالی سے ایکدم بھی
کہنے کو وید والے پر دل ہیں سب کے کالے
نطرت کے ہیں درندے ۔ مُردار ہیں نہ زندے

اُن کے تو دل کا رہبر اور مقتدا یہی ہے
ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگِ جفا یہی ہے
اِن کا تو شغل دیشیہ صبح و مسا یہی ہے
پردہ اُٹھا کے دیکھو اُنمیں بھرا یہی ہے ✱
ہر دم زبان کے گندے قہرِ خدا یہی ہے ✱

✱ اگر ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو خدا کے پاک نبیوں کو گالیاں نہیں دیتے اور صلاحیت اور شرافت رکھتے ہیں وہ ہمارے اس بیان سے باہر ہیں ۔ منہ

✱ یاد رہے کہ یہ ہماری رائے اُن آریہ سماج والوں کی نسبت ہے جنھوں نے اپنے اشتہاروں اور رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ سے اپنی گندی طبیعت کا ثبوت دیدیا ہے اور ہزارہا گالیاں خدا کے پاک نبیوں کو دی ہیں جنکی اخبار اور کتب میں ہمارے پاس موجود ہیں مگر شریف طبع لوگ اسجگہ ہماری مراد نہیں ہیں اور وہ ایسے طریق کو پسند کرتا ہیں منہ

ذ اس جگہ وید کے لفظ سے وہ تعلیم مراد ہے جو آریہ سماج والوں نے اپنے زعم میں ویدوں کے حوالہ سے شائع کی ہے ورنہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم وید کی اصل حقیقت کو خدا کے حوالہ کرتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اِن لوگوں نے اسمیں کیا بڑھایا اور کیا گھٹایا جبکہ ہندوستان اور پنجاب میں وید کی پیروی کا دعویٰ کرنیوالے صدہا مذہب ہیں تو ہم کسی خاص فرقہ کی غلطی کو وید پر کیونکر تھوپ سکتے ہیں پھر یہ بھی ثابت ہے کہ وید بھی محرف ہو چکا ہے پس بوجہ تحریف اس سے کسی بہتری کی امید بھی لاحاصل ہے ۔ منہ

✱ حاشیہ ۔ یاد رہے کہ وید کی تعلیم سے مراد ہماری اس جگہ وہ تعلیمیں اور وہ اصول ہیں جنکو آریہ لوگ اس جگہ ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیوگ کی تعلیم وید میں موجود ہے، اور بقول اُن کے وید بلند آواز سے کہتا ہے کہ جس کے گھر میں کوئی اولاد نہ ہو یا صرف لڑکیاں ہوں تو اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اجازت دے کہ وہ دوسرے سے ہم بستر ہو اور اس طرح اپنی نجات کیلئے لڑکا حاصل کرے اور گیارہ لڑکے حاصل کرنے تک یہ تعلق قائم رہ سکتا ہے اور اگر اس کا خاوند کہیں سفر میں گیا ہو تو خود اس کی بیوی نیوگ کی نیت سے کسی دوسرے آدمی سے آشنائی کا تعلق پیدا کر سکتی ہے تا اس طریق سے

بقیہ حاشیہ ۔ اولاد حاصل کرے اور پھر خاوند کو سفر سے واپس آنے پر یہ تحفہ اُس کے آگے پیش کرے اور اس کو دکھا دے کہ تو تو مال حاصل کرنے گیا تھا مگر میں نے تیرے پیچھے یہ مال کمایا ہے پس عقل اور انسانی غیرت تجویز نہیں کر سکتی کہ یہ بے شرمی کا طریق جایز ہو سکے اور کیونکر جایز ہو حالانکہ اس بیوی نے اپنے خاوند سے طلاق حاصل نہیں کی اور اس کی قید نکاح سے اسکو آزادی حاصل نہیں ہوئی افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ یہ وہ باتیں ہیں جو آریہ لوگ وید کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ درحقیقت یہی تعلیم وید کی ہے کہ ہندوؤں کے بعض جوگی جو مجرد رہتے ہیں اور اندر ہی اندر نفسانی جذبات ان کو مغلوب کر لیتے ہیں انہوں نے یہ باتیں خود بنا کر وید کی طرف منسوب کر دی ہوں یا تحریف کیطور پر وید میں شامل کر دی ہوں کیونکہ محقق پنڈتوں نے لکھا ہے کہ ایک زمانہ وید پر وہ بھی آیا ہے کہ ان میں بڑی تحریف کی گئی ہے اور اُس کے بہت سے پاک مسائل بدلا دئے گئے ہیں ورنہ عقل قبول نہیں کرتی کہ وید نے ایسی تعلیم دی ہو اور نہ کوئی فطرت صحیحہ قبول کرتی ہے کہ ایک شخص اپنی پاکدامن بیوی کو بغیر اس کے کہ اس کو طلاق دیکر شرعی طور پر اس سے قطع تعلق کرے یوں ہی اولاد حاصل کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے اس کو دوسرے سے ہمبستر کراوے کیونکہ یہ تو دیوثوں کا کام ہے ہاں اگر کسی عورت نے طلاق حاصل کر لی ہو اور خاوند سے کوئی اس کا تعلق نہ رہا ہو تو اس صورت میں ایسی عورت کو جایز ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اور اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ اس کی پاکدامنی پر کوئی حرف ۔ ورنہ ہم بلند آواز سے کہتے ہیں کہ نیوگ کا نتیجہ اچھا نہیں ہے جس صورت میں آریہ سماج کے لوگ ایک طرف تو عورتوں کے پردہ کے مخالف ہیں کہ یہ مسلمانوں کی رسم ہے پھر دوسری طرف جبکہ ہر روز نیوگ کا پاک مسئلہ ان عورتوں کے کانوں تک پہنچتا رہتا ہے اور ان عورتوں کے دلوں میں جما ہوا ہے کہ ہم دوسرے مردوں سے بھی ہمبستر ہو سکتی ہیں تو ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ ایسی باتوں کے سننے سے خاصکر جبکہ ویدوں کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہیں کس قدر ناپاک شہوات عورتوں کی جوش ماریں گی بلکہ وہ تو دس قدم اور بھی آگے بڑھیں گی ۔ اور جبکہ پردہ کا پل بھی ٹوٹ گیا تو ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ان ناپاک شہوتوں کا سیلاب کتنا نسل خانہ خراب کریگا چنانچہ جگن ناتھ اور بنارس اور کئی جگہ میں اسکے نمونے بھی موجود ہیں کاش اس قوم میں کوئی سمجھدار پیدا ہو ۔

اور ہمیں یہ بھی سمجھ نہیں آتا کہ مکتی حاصل کرنے کیلئے اولاد کی ضرورت کیوں ہے کیا ایسے لوگ جیسے پنڈت دیانند تھا جس نے شادی نہیں کی اور نہ کوئی اولاد ہوئی مکتی سے محروم ہیں اور ایسی مکتی پر تو لعنت بھیجنا چاہیئے کہ اپنی عورت کو دوسرے سے ہمبستر کرا کر اور ایسا فعل اس سے کرا کر جو تمام دنیا کی نظر میں زنا کہلاتا ہے حاصل ہو سکتی ہے اور بجز اس ناپاک فعل کے اور کوئی ذریعہ اس کی مکتی کا نہیں اور یہ بھی ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہزاروں طاقتیں اور قوتیں اور خاصیتیں روحوں اور ذرات اجسام میں ہیں وہ سب قدیم سے خود بخود ہیں پرمیشر سے وہ حاصل نہیں ہوئیں پھر ایسا پرمیشر کس کام کا ہے اور نہ اُس کے وجود کا ثبوت کیا ہے اور کیا وجہ کہ اس کو

دین خدا کے آگے کچھ بن نہ آئی آخر
شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کے ہرگز
ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا
ان سے وہ چار ہونا غیرت ہے اپنی کھونا
پس اے مرے پیارو عقبے کو مت بسارو
میں ہوں ستم رسیدہ ان سے جو ہیں رمیدہ
میں دل کی کیا سناؤں کس کو یہ غم بتاؤں
دیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
ہم مرچکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
برباد جائینگے ہم گر وہ نہ پائینگے ہم
وہ دن گئے کہ راتیں کٹتی تھیں کرکے باتیں
جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
شکر خدائے رحمان جس نے دیا ہے قرآن
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسے خوابیں
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
اس نے نشان دکھائے طالب سبھی بلائے
پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
اسلام کے محاسن کیونکر بیان کروں میں
ہرجا زمیں کے کیڑے دیں کے ہوئے ہیں دشمن
تھم جاتے ہیں آنسو یہ دیکھ کر کہ ہر سو
سب مشرکوں کے سر پر یہ دین ہے اک خنجر
کیوں ہو گئے ہیں اس کے دشمن یہ سارے گمرہ
دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
پہلوں سے خوبتر ہے خوبی میں اک قمر ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
حق سے جو حکم آئے اس نے وہ کر دکھائے
آنکھ اس کی دوربیں ہے دل یار سے قریں ہے
جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پھندے
اے میرے رب رحمن تیرے ہی ہیں یہ احسان

سب گالیوں پہ اترے دل میں اتر رہا ہے
وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا ہی ہے
اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رہا یہی ہے
ان سے ملاپ کرنا راہ ریا یہی ہے
اس دین کو پاؤ یارو بدر الدجیٰ یہی ہے
شاہد ہے آب دیدہ واقف بڑا یہی ہے
دکھ درد کے ہیں جھگڑے مجھ پر بلا یہی ہے
دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے
اس یار کی نظر میں شرط وفا یہی ہے
رونے سے لائیں گے ہم دل میں رہا یہی ہے
اب رات کی ہیں گھاتیں غم کی کتھا یہی ہے
وہ شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہے
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
خالی ہیں ان کی قابیں خوان ہدیٰ یہی ہے
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
سوتے ہوئے جگائے بس حق نما یہی ہے
دنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے
سب خشک باغ دیکھے پھولا پھلا یہی ہے
اسلام پر خدا سے آج ابتلا یہی ہے
اس غم سے صادقوں کا آہ و بکا یہی ہے
یہ شرک سے چھڑا دے انکو اذی یہی ہے
وہ رہنما ہے راز چون و چرا یہی ہے
اب تم دعائیں کر لو غار حرا یہی ہے
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
پھر کھوئے جس از جنکو وہ مجتبیٰ یہی ہے
مشکل ہو تجھ سے آساں ہر دم رجا یہی ہے

اے میرے یار جانی خود کر تو مہربانی
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
جلد آ مرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
کتنے ہیں جوش الفت یکساں نہیں ہے رہتا
ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
مشت غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
دلبر کا درد آیا حرف خودی مٹایا
اس عشق میں مصائب سو سو ہیں ہر قدم میں
جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر
مجھ کو ہیں وہ ڈراتے پھر پھر کے در پہ آتے
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
اس رہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں
دل کرکے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
اے میرے یار جانی کر خود ہی مہربانی
فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جانکنی ہے
تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا
اے میرے دل کے درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں
اک دین کی آفتوں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
کیونکر تبہ وہ ہووے کیونکر فنا وہ ہووے
ایسا زمانہ آیا جس نے غضب ہے ڈھایا
شادابی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں
آنکھیں ہر ایک دیں کی بے نور ہم نے پائیں
لعل یمن بھی دیکھے در عدن بھی دیکھے
انکار کرکے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم
پر آریوں کی آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ایسی
بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے
گو ہیں بہت درندے انساں کی پوستیں میں
کس دیں پہ نازاں ہو جو وید کے ہیں حامی +
اے آریو کیا ہے کیوں دل بگڑ گیا ہے
مجھ کو ہو کیوں ستاتے سو افترا بناتے
جسکی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق

ورنہ بلائے دنیا اک اژدہا یہی ہے
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے
دل پر مرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
معشوق ہے تو میرا عشق صفا یہی ہے
جب سے سنا کہ شرط مہر و وفا یہی ہے
جب میں مرا جلایا جام بقا یہی ہے
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے
دل ہو گئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے
تیغ و تبر دکھاتے ہر سو ہوا یہی ہے
ہشیار ساری دنیا اک باؤلا یہی ہے
دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے
دیوانہ مت کہو تم عقل رسا یہی ہے
مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے
ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے
پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے
سینہ پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے
ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے
جو پیستی ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے
سب خشک ہو گئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے
سر مہ معرفت کے اک سرمہ سا یہی ہے
سب جوہر دل کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے
بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے
وہ گالیوں پہ اترے دل میں پڑا یہی ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے
پاکوں کا خون جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے
مذہب جو پھل سے خالی وہ کھوکھلا یہی ہے
ان شوخیوں کو چھوڑو راہ حیا یہی ہے
بہتر تھا باز آتے دور از بلا یہی ہے
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے
سب جھوٹے دین شادی میری دعا یہی ہے
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

+ یاد رہے کہ وید پر ہمارا کوئی حملہ نہیں ہے ہم نہیں جانتے کہ اس کی تفسیر میں کیا کیا تصرف کئے گئے آریہ ورت کے صدہا مذہب اپنے عقائد کا ویدوں پر ہی انحصار رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور باہم ان کا سخت اختلاف ہے اس جگہ وید سے مراد صرف آریہ سماج والوں کی شائع کردہ تعلیمیں اور اصول لیتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

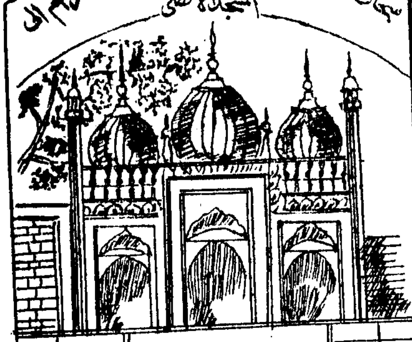

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۰

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء

نمبر (۱۱)

گورنمنٹ عنہ ۳

چہ گویم بانو گرآئی چہا درقادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیا رسا بالیقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قسم دوری از ان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ .... عنہ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے .... صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے .... للعہ
عام قیمت پیشگی .... سے
عام قیمت مابعد .... للعہ
قیمت فی پرچہ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

ہمارا - آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ہمارا رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین احمدی

نمبر (۱۱) مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ویب صاحب ۔ مسٹر الیگزنڈر ویب امریکہ کے نومسلم دوست کے نام سے ہمارے دوست بخوبی واقف ہیں ۔ ویب صاحب وہ ہیں جن کی مدت ہوئی حضور مرزا صاحب کے خط و کتابت ہوئی تھی ۔ اس کے بعد ویب صاحب مسلمان ہوکر ہندوستان میں آئے تھے اور لاہور تک بھی آئے تھے مگر عام مسلمانوں نے ان کو ڈرایا کہ اگر تم قادیان جاؤ گے ۔ اور مرزا صاحب سے ملو گے ۔ تو تمہارے واسطے مسلمان چندہ جمع نہیں کریں گے اس واسطے ویب صاحب ڈر گئے اور حضرت سے ملاقات کرنے کے بغیر یہاں سے چلے گئے اور امریکہ میں جاکر ایک اخبار نکالا ۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی اور آخر کار ہار کر بیٹھ گئے ۔ حضرت اقدس نے ویب صاحب کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جسکی تعبیر یہ تھی کہ وہ ایک بے ہودہ کام میں مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں چنانچہ یہ بات پوری ہوئی اور سنہ ۱۹۰۶ء میں جب میری خط و کتابت اس کے ساتھ شروع ہوئی تھی تو اس نے ایک لمبے خط میں اقرار کیا کہ اس وقت مجھے ایسے لوگوں نے دھوکہ دیا تھا جن کی نسبت میں اب یقین کرتا ہوں کہ وہ سچے مسلمان نہیں ہیں انہوں نے جو وعدے میرے ساتھ کئے وہ سب جھوٹے ہوئے ۔ اس کے بعد آج تک ویب صاحب کا کبھی کبھی خط آتا ہے ۔ چنانچہ ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء کو ایک خط ویب صاحب کا میرے پاس آیا ہے جس میں انہوں نے آسٹریلیا کے چند اخباروں کے کاغذ ارسال کئے ہیں جن میں یہ ذکر ہے ۔ کہ ایک افغان حبیب اللہ نام اس ملک میں رہتا تھا اور اس نے ایک گوری میم کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی ۔ اس میم کو زانیہ پاکر اس نے جوش غیرت کے سبب قتل کر دیا اور حکومت ملک نے اس کو پھانسی دیدیا ہے ۔ اخبار والوں نے حکومت ملک کے برخلاف کچھ شور و غل مچایا مگر کارگر نہ ہوا ان اخبار کو بھیجنے جیسا کہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں ویب صاحب کا یہ مطلب ہے ۔ کہ آسٹریلیا اور امریکہ میں لوگ مسلمانوں کے برخلاف سخت تعصب رکھتے ہیں ۔ اگر یہی قاتل کوئی گورا ہوتا تو کبھی پھانسی نہ پاتا لیکن چونکہ وہ مسلمان تھا اس واسطے بالخصوص بیرحمی کا سلوک اس کے ساتھ کیا گیا اور اس واسطے ان ممالک میں اسلام کا پھیلانا ایک سخت مشکل امر ہے ۔

یہ خط اور اخباروں کا مضمون میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں سُنایا ۔ حضور نے فرمایا کہ وہاں کے لوگوں پر اگر ویب صاحب کا اثر نہیں ہوا اور اس کے ذریعہ کوئی مسلمان نہیں ہوا تو اس کو چاہئے کہ اپنے نفس کو بُرا کہے نہ کہ ان لوگوں کو کہ اصل بات یہ ہے ۔ کہ خود اس کے اندر جذب و کشش نہیں جو پوری روحانیت سے حاصل ہوتا ہے سخن کز دل برون آید ۔ نشیند لاجرم بر دل ۔ ویب نے جو طریق ہمارے ساتھ اختیار کیا تھا خود اسی سے اسکی نیت اور طاقت روحانی ظاہر ہوتی ہے اور اب بھی اس نے کوئی مردانہ چال نہیں دکھائی ۔ وہ جانتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ تعلق قائم کرے گا تو نقصان اٹھائے گا ۔ اس پر مفتی ویب صاحب کو ایک خط لکھا ہے ۔ جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی اگلے اخبار میں درج کیا جائے گا ۔

جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط

ملک جرمنی کے شہر ہاسنگ سے

ایک لیڈی مسمات مسز **کیرولامین** کا ایک خط حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں گذشتہ ڈاک ولایت میں پہونچا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی اشاعت ان ممالک میں بھی اپنا قدم رکھ رہی ہے ۔ لیڈی صاحبہ تحریر فرماتی ہیں ۔ میں کئی ماہ سے آپکا پتہ تلاش کر رہی تھی تاکہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھ کو ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپکا ایڈریس دیا ہے (ایڈریس لفافہ پر اب بھی یہ ہے ۔ بمقام قادیان علاقہ کشمیر ملک ہند ایڈیٹر) میں آپ سے معافی چاہتی ہوں ۔ کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں ۔ مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی اُمور کے ساتھ دلچسپی حاصل ہے ۔ میں ہند کے قحط ۔ بیماری اور زلازل کی خبروں کو افسوس کے ساتھ سنتی ہوں اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ مقدس رشیوں کا خوبصورت ملک اس قدر بُت پرستی سے بھرا ہوا ہے ۔ ہمارے لارڈ اور نجات دہندہ مسیح کیواسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے ۔ اس کے واسطے میں آپ کو مبارکباد کہتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی ۔ کہ اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تحریر فرمادیں ۔ میں پیدائش سے جرمن ہوں اور میرا خاوند انگریز تھا ۔ اگرچہ آپ شاندار قدیمی ہندوستان قوموں کے نور کے اصلی پوت ہیں تاہم میرا خیال ہے کہ آپ انگریزی جانتے ہوں گے ۔

اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرمادیں ۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کوئی خدمت ادا کرسکتی ہوں ۔ آپ یقین کریں پیارے مرزا کہ میں آپ کی مخلص دوست ہوں ۔

مسز کیرولامین ۔

خبردار

برادرم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ عرض ہے کہ میں بتاریخ ۲۸ ۔ فروری ۱۹۰۷ء کو گوجرانوالہ میں اتفاقاً پہونچا وہاں ایک دوست قاضی محمد عالم سکنہ کرٹ قاضی سے ملاقات ہوئی ۔ تذکرۃً معلوم ہوا کہ ایک شخص نابینا احمدی جماعت کو فریب سے احمدی بن کر لوٹتا ہے ۔ واجباً عرض ہے کہ میں اس کی حالت سے اچھی طرح واقف ہوں وہ بڑا جھوٹا آدمی ہے اور بہت سی باتیں بناکر آدمی کو یقین دلالیتا ہے ۔ از راہ کرم ضرور ہی میری اس تحریر کو اخبار میں جگہ دیں ۔ وہ کبھی بھی اپنا نام اور سکونت پورے طور سے نہیں بتاتا ۔ کبھی کسی جگہ کچھ بتاتا ہے اور کبھی کسی جگہ کچھ ۔ حلیہ اس کا یہ ہے ۔

درمیانہ قد ۔ چوڑا منہ ۔ لمبی اور بھاری داڑھی آنکھیں گھٹ ۔ عمر قریباً چالیس سال ۔

خاکسار امیرالدین احمدی زرگر

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸ - فروری ۱۹۰۷ء "خوش آمدی نیک آمدی"

۹ - مارچ ۱۹۰۷ء "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں"۔

۷ - مارچ ۱۹۰۷ء - ا۔ "ربنا افتح بیننا وبینہم"

۲ - "اعجبتم ان تموتوا"۔

۳ - "ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں"۔

۴ - "پچیس دن" (یا یہ کہ پچیس دن تک)

۵ - "من الناس والعامۃ" (ای من خواص الناس والعامۃ)

یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑے گی اور عام لوگوں میں بھی۔

ترجمہ - یہ ہے کہ اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے اور پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے۔ کہ ۷ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا۔ اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن گذر نہ جاویں یا یہ کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائیگا۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاویں۔ تو اس طور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کے رُو سے ساتویں مارچ پچیس دن کے شمار میں داخل ہے اس صورت میں پچیس دن مارچ کے اکتیس دن پورے ہوجاتے ہیں

ف۔ یہ الہام گذشتہ اشاعت میں لکھنا سہواً رہ گیا تھا اس واسطے اب لکھا گیا۔ یہ الہام "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی" والے الہام کے بعد ہے۔

تو اس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے۔ مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے۔ جس کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ہم اس وقت کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائے گا۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔

بعد اس کے ۱۲ - مارچ ۱۹۰۷ء کا مکرراً یہ بھی الہام ہے۔

ا - "یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ"

۲ - "انت منی وانا منک"۔

۳ - "ظہورک ظہوری"

۴ - "انت الذی طار الیّ روحہ"

۵ - "انی انا اللہ ذوالجود والعطاء"

۶ - "انزل الرحمت علیٰ من اشاء"۔

ترجمہ - اے عیسیٰ میں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا میں خدا ہوں صاحبِ جود اور بخشش۔ جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں

۱۳ - مارچ ۱۹۰۷ء - "لاہور میں ایک بے شرم ہے"۔

۲ - "ویلٌ لک ولافکک"

۳ - "اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹھ پر"۔

۴ - "انی نعیت" - ترجمہ - میں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی

۵ - "انی انا اللہ لا الٰہ الا انا" ترجمہ - میں ہی خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔

۶ - "ان اللہ مع الصادقین" - ترجمہ - خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے (یہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی کہ آج ہی سول میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارہ میں خبر دی تھی مرگیا - یہ وہ ڈوئی ہے جسکو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا

۷ - "ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائینگے"

۸ - "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطہیرا"

خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہل خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا۔ (یہ تیسری مرتبہ الہام ہے واللہ اعلم بالصواب)

۹ - "اعجبنی موتکم" تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا (۱۰) "یوروپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی" (۱۱) "ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مریں گے" (۱۲) "واستوت علی الجودی"

یہ اس آیت کیطرف اشارہ ہے - وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی۔ یعنی پانی خشک کیا جاویگا اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کرینگے اور کشتی جودی پر ٹھہر جاویگی۔

ڈائری

القول الطیب

۹ مارچ ۱۹۰۷ء۔ الہام الٰہی۔ "ہزاروں تیرے پروں کے نیچے ہیں" پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اصل نزول فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

تطب شیر وصید کردن کار او
باقیان ہستند باقی خوار او

اصل غرض جو تقویٰ اور ایمان ہے ہر وہ تو سب کو حاصل ہو جاتی ہے کسی کو بلا واسطہ اور کسی کو با واسطہ۔ اصل مقصود تو یہ ہے کہ انسان کامل ایمان حاصل کرے اور ابدی نجات کو پالے اگر یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو جائے تو پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کچھ آدمی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ دوسرے ان کے ذریعہ سے راہ کو پہچانتے ہیں۔ منزل مقصود پر پہنچ کر سب برابر ہو جاتے ہیں۔ باعتبار جنت میں داخل ہو جانے کے تو سب مومن برابر ہی ہو جائیں گے۔

دن خوفناک ہیں ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ بابو غلام محمد صاحب لاہور سے آکر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت اقدس ملاقات کے واسطے قریب دس بجے صبح کے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریب دو گھنٹے کے تشریف فرما رہے۔ چند آدمیوں نے بیعت کی اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ دو ایک دوستوں کے درمیان کسی دنیوی امر پر اختلاف اور باہمی رنج کا ذکر تھا اس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ دیکھو آجکل موسم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور ایک غیر معمولی تغیر زمانے کی حالت میں نظر آتا ہے۔ آسمان ہر وقت غبارناک رہتا ہے گویا کہ وہ بھی اداس ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ آپس میں جلد صفائی کرلیں۔ معلوم نہیں کہ کس کی موت آجائے میں تو یہ بھی سننا نہیں چاہتا کہ اختلاف کی کیا باتیں ہیں معلوم نہیں کہ کس کی زندگی ہے اور کون اس سال میں مرجائے گا۔ جب تک کہ سینہ صاف نہ ہو۔ دعا قبول نہیں ہوتی

کس کی دعا غیر مقبول اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینے میں بغض ہو۔ تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔

دنیا کی بے ثباتی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخص آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے ایسا کہ وہ اس بات کو بھی گوارا نہ رکھتے تھے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں۔ ان میں سے ایک قضائے کار فوت ہوگیا۔ اس سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو کھاڑ ڈالا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلودہ ہے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور اتنا رویا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کرا کر اس پر لکھوایا۔ ؎

مکن شادمانی بمرگ کسے
کہ دہرت پس از وے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہیئے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔ ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے یہ سب بغض ناجائز ہیں۔ ہم بھی بغض و نہ کسی پر ناراض ہوتے ہیں مگر

جائز بغض ہماری ناراضگی دین کے واسطے اور اللہ کے لئے ہے جس میں نفسانی جذبات کی ملونی نہیں اور دنیوی خواہشات کا کوئی حصہ نہیں ہمارا بغض اگر کسی کے ساتھ ہے تو وہ خدا کے واسطے ہے اور اس واسطے وہ بغض ہمارا نہیں بلکہ خود خدا کا ہی ہے کیونکہ اس میں کوئی ہماری نفسانی یا دنیوی غرض نہیں۔ ہم کسی سے کچھ لینا نہیں چاہتے نہ کسی سے کوئی خواہش رکھتے ہیں جوش نفسانی اور للّٰہی جوش میں فرق کے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک

حضرت علی سے سبق لو واقعہ سے سبق حاصل کرو لکھا ہے کہ حضرت علی کا ایک کافر پہلوان کے ساتھ جنگ شروع ہوا بار بار آپ اس کو قابو کرتے تھے وہ قابو میں آتا تھا۔ آخر اس کو پکڑ کر اچھی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور قریب تھا کہ خنجر کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نے نیچے سے آپ کے منہ پر تھوک دیا جب اس نے ایسا فعل کیا تو حضرت علی اس کی چھاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے اس پر اس نے تعجب کیا اور حضرت علی سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں اور خون کا پیاسا ہوں۔ پھر باوجود ایسا قابو پاچکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا۔ یہ کیا بات ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب القتل ہو اور میں محض اپنی ضرورت کے سبب تمکو پکڑتا تھا۔ لیکن جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا اور اس میں مجھے غصہ آیا۔ تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب نفسانی بات درمیان میں آگئی ہے۔ اب اس کو کچھ کہنا جائز نہیں۔ تاکہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو۔ جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو۔ جب میری اس حالت میں تغیر آئیگا اور یہ غصہ دور ہو جائے گا تو پھر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ تمام کفر اس کے دل سے خارج ہو گیا اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جس کی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے پس اس نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔

غرض انسانوں کو چاہیئے کہ دنیوی کدورتوں کے سبب باہم رنجش پیدا نہ کریں اور پھر یہ دن تو وبا اور زلازل اور قہر الٰہی کے دن ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں رہنا چاہیئے۔

کمزور لوگ ایک شخص نے ذکر کیا کہ بعض مولوی قسما قسم کے افترا کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ہاتھ سوائے افترا پردازی کے اور کیا ہے لیکن جو لوگ ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں وہ خود کمزور اور ضعیف ہیں اور دنیاداری میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دین کی ان کو ہرگز کوئی خبر ہی نہیں وہ خود سوچ فکر سے کام نہیں لیتے ورنہ ایسے شریر لوگوں کی شر سے محفوظ رہتے جو ہماری باتوں کو تراش خراش کر افترا کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

حقیقۃ الوحی فرمایا کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے اور اس میں قسم قسم کی ... کم از کم اول سے آخر تک اسکو پڑھ لیں دوسری کی قسم کا نہ ماننا ہی ... بر خلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسری کا قسم ...

علی گڈھ کالج میں فساد
عزیز احمد کا اخراج از بیعت

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء قبل از نماز ظہر علی گڈھ کالج کے طالب علم مولوی غلام محمد صاحب نے وہاں کے طلباء کے سٹرائک اور اپنے استادوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم جماعت احمدیہ کا کوئی لڑکا اس سٹرائک میں شامل نہیں ہوا میاں محمد دین صاحب الطاف خان وغیرہ سب علیحدہ رہے لیکن عزیز احمد ان طلباء کے ساتھ شریک رہا اور باوجود ہمارے سمجھانے کے باز نہ آیا۔ اور چونکہ بعض اخباروں میں اس قسم کے مضامین نکلے تھے کہ مسیح موعود کا پوتا علی گڈھ کالج میں ہے۔ اس وجہ سے عام طور پر عزیز احمد کا رشتہ حضور کے ساتھ سب کو معلوم ہونے کے سبب وہاں کے اراکین نے اس امر پر تعجب ظاہر کیا کہ عزیز احمد اس مفسدہ میں ایسا حصہ لیتا ہے۔ اس پر حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ عزیز احمد نے اپنے استادوں اور افسروں کی مخالفت میں مفسد طلباء کے ساتھ شمولیت کا جو طریق اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور ہمارے مشورہ کے بالکل مخالف ہے لہذا وہ اس دن سے جس دن سے وہ اس بغاوت میں شریک ہے ہماری جماعت سے علیحدہ اور ہماری بیعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ ہم ان لڑکوں پر خوش ہیں جنہوں نے اس موقعہ پر ہماری تعلیم پر عمل کیا۔ بہت سے لوگ بیعت میں آکر داخل ہو جاتے ہیں لیکن جب وہ شرائط بیعت پر عمل نہیں کرتے تو خود بخود اس سے خارج ہو جاتے ہیں یہی حال عزیز احمد کا تھا اس میں خصوصیت نہیں اور یہ امر کہ ہمارا وہ پوتا ہے اس وجہ سے وہ ہمارا رشتہ دار ہے۔ سو واضح ہو کہ ہم ایسے رشتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ہمارے رشتے سب اللہ تعالیٰ کیواسطے ہیں۔ عزیز احمد کا باپ خود ہم سے برگشتہ ہے اور ہم اس کو اپنا بیٹا نہیں سمجھتے۔ تو پھر عزیز احمد کا پوتا ہونا کیسا۔ عزیز احمد کو چاہیئے تھا کہ اس معاملہ میں اول ہم سے مشورہ کرتا۔ یا اس مثال کو دیکھتا جو پہلے میڈیکل کالج لاہور میں قائم ہو چکی تھی کہ جب طلباء نے لاہور میں اپنے پروفیسروں کی مخالفت میں سٹرائک کیا تھا۔ تو جو لڑکے اس جماعت میں داخل تھے ان کو میں نے حکم دیا تھا کہ وہ اس مخالفت میں شامل نہ ہوں اور اپنے استادوں سے معافی مانگ کر فوراً کالج میں داخل ہو جاویں چنانچہ انہوں نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج میں داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلباء بھی فوراً داخل ہو گئے۔ عزیز احمد کو اس واقعہ کی خبر ہوگی کیونکہ اخبار بدر میں چھپ چکا تھا اور اگر خبر نہ ہوتی تو اس کے واسطے ضروری تھا کہ اول مجھ سے مشورہ کرتا یا اپنے ساتھیوں کے مشورہ پر چلتا اس کا علی گڈھ میں جانا بھی اس کے باپ کے مشورہ اور حکم سے تھا کہ ہمارا اس میں کوئی حکم نہ تھا۔ ایسا ہی مخالفت استادان میں شمولیت ہمارے کسی حکم کی وجہ سے نہیں اور اسی وجہ سے اس کو خارج از بیعت کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ اپنے فعل سے توبہ کر کے اپنے استادوں سے معافی نہ مانگے۔ ان دوسرے طلباء مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ نے علی گڈھ جانے سے پہلے ہم سے مشورہ لیا تھا اور ہم نے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہاں کے لڑکوں کی صحبت سے بچتے رہیں اور کسی بدی میں شامل نہ ہوں تو حرج نہیں کہ وہاں جائیں۔ انسان ضرورتاً پاخانہ میں بھی جاتا ہے۔ مگر اپنے آپ کو نجاست سے بچائے رکھتا ہے۔

عزیز کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ ان باتوں کو عام اطلاع کے واسطے اخبار بدر میں شائع کر دینا

خواب کی بنا پر کسی کام کو شروع کرنا

۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء ایک صاحب نے اپنا ایک خواب بیان کیا جس میں ان کو کسی کام کے کرنے کی طرف اشارہ تھا مگر اس کام کے واسطے سامان سر دست مہیا نہ تھے اور ان کا منشا تھا کہ خواب کی بناء پر فوراً اس کام کو شروع کر دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہونے والی ہوتی ہیں جب تک کہ اس کام کیواسطے اللہ تعالیٰ اسباب مہیا نہ کرے تب تک صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہیئے۔ دیکھو حضرت یوسف پر جس قدر مصائب آئے وہ سب بے وقت خواب سنانے کی وجہ سے آئے تھے۔ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ فقیر کو چاہیئے کہ قیام فیما اقام اللہ پر عمل کرے یعنی جہاں خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے وہاں کھڑا رہے جب تک کہ خدا تعالیٰ خود وہاں سے نکلنے کے سامان نہ بنائے۔

معذرت۔ افسوس ہے کہ اس ہفتہ میں درس قرآن شریف طیار نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ اگلے ہفتہ میں وہ درج کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

المفتی

۴۳ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے سوال کیا کہ محرم دسویں کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

فرمایا ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لیجاتی ہیں پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں ابتداء میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے۔

۴۴ یہ مسئلہ پیش ہوا کہ دو احمدی کسی گاؤں میں ہوں تو وہ بھی جمعہ پڑھ لیا کریں یا نہ۔

مولوی محمد احسن صاحب کو خطاب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ دو سے جماعت ہو جاتی ہے اس لئے جمعہ بھی ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لیا کریں۔ فقہاء نے تین آدمی لکھے ہیں اگر کوئی اکیلا ہو تو وہ اپنی بیوی وغیرہ کو پیچھے کھڑا کر کے تعداد پوری کر سکتا ہے۔

۴۵ **روزہ روز وصال**۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟ فرمایا ضروری نہیں ہے۔

۴۶ **روزہ محرم**:۔ اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟

فرمایا۔ ضروری نہیں ہے۔

۴۷ **چیٹھ**۔ اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ برائے برآمدن مراد یا سیرابی ملک یا بطور چیٹھ جو لوگ ذبیحہ دیتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا کہ جائز نہیں ہے۔

۴۸ **جھنڈ یا بودی**۔ اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ کسی بزرگ کے نام پر جو چھوٹے بچوں کے سر پر جھنڈ یعنی بودی رکھی جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ ناجائز ہے ایسا نہیں چاہیئے۔

۴۹۔ **تابوت**۔ اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم پر جو لوگ تابوت بناتے ہیں اور محفل کرتے ہیں۔ اس میں شامل ہونا کیسا؟

فرمایا کہ گناہ ہے۔

سیر و سیاحت کس نیت سے

۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء قبل از نماز عصر۔ ریاست جموں کے ایک معزز ہندو اہلکار ساکن قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر تھے۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے کشمیر کی آب و ہوا کی تعریف کرتے ہوئے عرض کیا کہ جناب بھی کبھی کشمیر کے سیر کیواسطے تشریف لے جاویں۔

فرمایا۔ ہمارا یہ مذہب نہیں کہ صرف تفریح کیواسطے یا سیر و تماشا کے واسطے کوئی سفر کریں۔ ہاں جس دینی کاروبار میں ہم مصروف ہیں اگر اس کی ضرورتوں میں ہمکو کوئی سفر پیش آجاوے اور خدمت دین کیواسطے کشمیر جانا بھی ضروری پڑجائے۔ تو پھر ہم طیار ہیں کہ اس ملک کو جاویں۔

آریوں کا فیصلہ

۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء۔ رسالہ جدیدہ قادیان کے آریہ اور ہم کا تذکرہ تھا۔ فرمایا کہ سنا گیا تھا کہ مخاطب آریوں میں سے ایک کہتا تھا کہ ہم بذریعہ اشتہار شبھ چنتک کے مضمون کی تردید کر دیتے ہیں حضرت صاحب رسالہ نہ لکھیں مگر ہمنے کہا کہ اب رسالہ کا نکلنا نہیں رک سکتا ان کو چاہیئے کہ بعد رسالہ کے نکلنے کے تصدیق یا تکذیب میں قسم کھالیں۔ تمام ہندوستان کے آریوں کو چاہیئے کہ اس امر پر غور کریں۔ ان کیواسطے اسلام پر حملہ کرنا حرام ہے۔ جب تک کہ اس بات کا فیصلہ نہ کریں ان کو چاہیئے کہ ایک ڈیپوٹیشن بنا کر ملاوامل اور شرمپت کے پاس آویں اور ان کو حلف دیکر پوچھیں کہ کیا وہ ہمارے نشانات کے گواہ ہیں یا کہ نہیں ہیں ہماری یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس نے آریوں کا فیصلہ کر دیا ہے۔

تمام مذاہب پر حجت پوری ہوئی

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ پر حجت قائم کر دی ہے اور ہر ایک مذہب کے متعلق ایک ایسی بات پیش کی گئی ہے جو قطعاً لاجواب ہے آریوں کے واسطے اول تو اسی کتاب کا مضمون ہے کہ خود آریہ ہمارے نشانات کے پورا ہونے کے گواہ ہیں جس سے وہ کبھی انکار نہیں کر سکتے پھر ان کا مسئلہ نیوگ اندر ہی اندر ان کے دلوں کو ملزم اور خوار کر رہا ہے پھر ان کا یہ مذہب کہ خدا کسی کا خالق نہیں وغیرہ ایسی باتیں ظاہر ہوئی ہیں کہ کوئی آریہ جواب نہیں دے سکتا۔ سکھوں کی ہدایت کے واسطے خدا نے چولا صاحب ظاہر کر دیا ہے جس پر صاف لکھا ہے۔ کہ اسلام کے سوائے کوئی مذہب مقبول نہیں اور اس سے ثابت ہے کہ باوا نانک کا مذہب کیا تھا۔ عیسائیوں کے خدا کی خود قبر ہی نکل آئی ہے اور ہمارے مخالف مسلمانوں پر بھی حجت قائم ہے کیونکہ قرآن شریف حضرت عیسےٰ کی وفات کا قائل ہے اور آنحضرتؐ نے اس کو مردوں میں دیکھا ہے۔

دین اور دنیا کا جمع ہونا

۳ مارچ ۱۹۰۶ء۔ سید حبیب اللہ صاحب آئی سی۔ ایس مجسٹریٹ آگرہ بمعہ ایک عزیز رفیق کے قبل نماز ظہر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھا کر اس جگہ کوئی شخص بغیر قوت ایمانی کے نہیں آسکتا۔ دنیا داری کے خیال سے تو یہاں آنا گویا اپنے وقت کو ضائع کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا۔ دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے اور ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین ... روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع۔ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے۔ کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھلائے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو۔ اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں۔ بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔ اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں۔ پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے خدا کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے کیونکہ اس کی فطرت خدا تعالیٰ کے حضور میں الست بربکم کے جواب میں قالوا بلیٰ کا اقرار کر چکی ہوئی ہے۔ یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل میں چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتوں سے بچکر خدا کی عبادت اختیار کرے۔ وہ دنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔ دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزاروں کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچاتا ہے۔ پھر افسوس ہے اس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی کھینچ نہیں سکتا انسان کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتیں بخشی ہیں اس کے اندر طاقتوں کا ایک خزانہ خدا تعالیٰ نے رکھدیا ہے لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے اور عورت سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جن قویٰ کا استعمال نہ کیا جائے وہ رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہیں اگر چالیس دن تک کوئی شخص تاریکی میں رہے تو اس کی آنکھوں کا نور جاتا رہتا ہے ہمارے ایک رشتہ دار تھے انہوں نے فصد کرایا تھا جراح نے کہدیا کہ ہاتھ کو حرکت نہ دیں انہوں نے بہت احتیاط کے سبب ہاتھ کو نہ ہلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۔۔ دن کے بعد وہ ہاتھ بالکل خشک ہو گیا۔ انسان کے قویٰ خواہ روحانی ہوں اور خواہ جسمانی جب تک کہ ان سے کام نہ لیا جاوے وہ ترقی نہیں کر سکتے بعض لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص اپنے قویٰ سے خوب کام لیتا ہے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے بیکار رہ کر انسان مردہ ہو جاتا ہے۔ بیکار ہوا تو آفت آئی۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں حضرت مولوی نور الدین صاحب صحت و عافیت ہیں گذشتہ ہفتہ میں مولوی صاحب ممدوح کی ایک روزہ علالت کی لکھا جانے پر آپکے پاس بہت سے خطوط ہمدردی و بیمار پرسی کے آئے۔ واسطے آپنے مجھے فرمایا ہے کہ ان تمام خطوط کے جواب میں احباب کا شکریہ کیجیئے اور ان کو مولویصاحب کی صحت کی خوشخبری سنائی جاوے ایک صاحب نے لکھا ہے کہ خطوط بھیجنے میں بہت سا وقت چاہیئے اور جو خرچ ان کے خطوط کے لکھنے میں ہو سکتا ہے وہ آپنے فرمایا ہے کہ کسی نیکی میں صرف کر دیا جائیگا۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر ہیں۔ جمعہ گذشتہ میں آپکا خطبہ مسجد مبارک میں ہوا۔

دعا مدد۔ (۱) اسماعیل صاحب معنت ... تکلیف میں ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۲) دیرکت علی صاحب طالب علم ان میڈیکل اسکول آگرہ امتحان ... [illegible] ... سن پنڈی بعض ابتلاؤں میں گرفتار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ **نماز جنازہ**۔ کرایم سے ایک ... ہم کیواسطے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۳) گلاب خان ...

اصلاح۔ محبت الٰہی پر ایک طویل مضمون لکھا جانے کے باعث رسالہ تشحیذ الاذہان میں دیر ہوئی ہے نمبر ۲ و ۳ ۲۵ مارچ ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ شائع ہوگا۔

قصیدہ

(جو جلسہ دسمبر ۱۹۰۶ء پر حضرت کے حضور پڑھا گیا تھا)

ہوا ناصر خدا تیرا مرے اے قادیان والے
یہ احسانوں کا تیرے شکر ہم سے ہوا کیونکر
کھڑا خم ٹھونک کر دجال ظالم کے مقابل میں
مقابل پر ترے کوئی مخالف آ نہیں سکتا
جوانمردی و عالی ہمتی کو دیکھ کر تیری
مرے ہیں پھونکوں سے تیری دشمنان دین احمد کے
ہے کیا پنجاب اور ہندوستان امریکہ و یورپ
کوئی ثانی ترا ہرگز نہیں ہے آج دنیا میں
فصاحت اور بلاغت علم و حلم و استقامت بھی
کلام حق - کلام حق کو ثابت کر دیا تو نے
دفینہ جو پڑا مدت سے دروازہ میں کعبہ کے
کیا ثابت قدم ان کو جو دین میں ڈگمگاتے تھے
دو دل کے اندھے اور مبروص حیر الزون سے بدتر تھے
محمد کی غلامی میں تری وہ آج آتے ہی
نہ منہ سے گو کریں اقرار ہے یہ ان کی ہٹ دھرمی
نہ مانیں منہ سے پر لوہا ترا دل مانے بیٹھے ہیں
کوئی آکر مقابل پر مباہل بھی نہیں ہوتا
مقابل پر نہ آئیں مولوی پنڈت نہ عیسائی
عجب کچھ مرتبہ عالی ترا حق نے بنایا ہے
کیے حق نے کیا مہدی کرم سے اور مسیحا بھی
مشن کی تیرے خدا کرتا ہے روز افزوں
ہے مخدوم سب مقصد ترے تو ہو رہیں گے پورے
لو دامن پکڑ بیٹھا ترا رکھ آس مولا کی
دعا ہائے سحر میں یاد آ جاؤں کبھی گر میں

ہمیں بخشی امان تو نے مرے دارالامان والے
بچایا دجل سے ان کے جو ہیں دجل گراں والے
چھپائے منہ پھریں ڈرتے ہوئے سب شوخیاں والے
دکھائے کام تو پیری میں مرد نوجوان والے
کریں تحسین فرشتے بھی زمین و آسمان والے
ہیں واقف اس سے سب پنجاب و ہندوستان والے
سبھی بحر و بر و عرب و عجم بل سب جہان والے
ہیں وہ لطف و کرم کچھ تجھ پہ رب مستعان والے
کئے جوہر عطا تجھ کو جو تھے سب خوبیان والے
بتائے کھول کر جب راز اس گنج نہاں والے
لگائے تو نے وہ موتی در و گوہر عمان والے
پڑے مردے جو قبروں میں ہوئے روح رواں والے
ہوئے باریک بین وصاف و دانائے جہاں والے
سر تسلیم خم ہیں سب جو آقائے زمان والے
مگر سب مانتے ہیں دل میں یہ رطب اللسان والے
جھجھی آتے مقابل پر نہیں یہ تر زبان والے
دلوں کو خوف کھائے جاتے ہیں تجھ پہلوان والے
برا البیں گھروں میں بس یہ سب گستاخیان والے
کہ تیری آستان پر گرتے ہیں سب عز و شان والے
حسد سے کیوں جلیں ناحق یہ علائے زمان والے
جلیں تو جلنے دو ان کو جو ہیں سب بدگمان والے
مجھے غم ہے کام جو مجھ سے نہ ہو دین خادمان والے
اگرچہ کام تو اپنے سبھی ہیں ناکسان والے
تو کٹ جائیں مرے ایام ساری سختیان والے

یہ بندہ ملتمس عاجز مصنف ہے جو چٹھی کا
تنگرائی میں رہے جو ہے ضلع میں گوجرانوالے

چه در روئی خود دلبری دیده ❖ که از جہل خود را پسندیده
ز نور ازل رو چرا تافتی ❖ چه سودی درین سرکشی یافتی
نه بر وہم خود تکیه کردن رواست ❖ خطا بر بزرگان گرفتن خطاست
چو رستی نه از بند دیو لعین ❖ نه الہام تو ہست راه یقین
چو در سینہات نیست قلب سلیم ❖ چه تابد درآن وحی رب کریم
ہر آنکس که باشد بزیر حجاب ❖ چسان خوب بیند رخ آفتاب
چو بر چشم نصرت نشیند غبار ❖ نه راز حقیقت شود آشکار
رہیده چو از بند ظلمت نه ❖ برون از در جہل و غفلت نه
نه فارغ شدی از غرور و ریا ❖ نشد در برت جامۂ اصطفا
رسیدی نه بر سطح چرخ برین ❖ چشیدی نه آبے ز حق الیقین
نه بردی برون رخت خود از جہان ❖ بعزت رسیدی نه بر آسمان
نه چون فانیاں ہم فنا گشته ❖ نه وارث بملک بقا گشته
نشانے ازین در تو پیدا نشد ❖ ز چقماق آتش ہویدا نشد
ز تائید اسلام و قرآن پاک ❖ نکردی دل دشمنان دردناک
برون نامدی ہمچو جہل ریاں ❖ شکستی نه کلہ سر منکراں
ز تو حجت دین نه گشته تمام ❖ نشد دشمنے کشته چون لیکھرام
نه تصدیق تو شد بچرخ برین ❖ ندیدم نشانے بروئے زمین
کسوف و خسوف از پئے دیگرے ❖ علامات صدق از پئے رہبرے
نکردی بیان تخته این چنین ❖ نه سنگے زدی بر سر کفر و کین
درختے که دیدیدم بے برگ و بار ❖ بجز کار احراق ناید بکار
چه چیز است الہام و دعوائے تو ❖ که سودے نه بینم ز سودائے تو
در الہام حق شوکت ایزدیست ❖ که آن شربت چشمه سرمدیست
رسد ملہم حق براوج کمال ❖ که باشد فرستاده ذوالجلال
تسلط نه شیطان را بد بود ❖ که ذات خدائیست ہمراز او
ہمه کار در بارش بود از یقین ❖ زند جلوه بر مسند زیب زمین
ترا کے سزد این چنین ادعا ❖ رسیدی نه بر مسند اجتبا
بر الہام خود مطمئن نیستی ❖ نه خود را شناسی مگر کیستی
شرائط پئے وحی حق دیده ❖ ز قرآن و سنت چه فہمیده
نگفته ندارد کسے با تو کار ❖ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
بہر دعوئے شرط شد امتحان ❖ بلا شرط دعوی بود رائیگان
چو فرمود آں سرور انبیا ❖ منم از خدا در جہاں پیشوا
خدیجه چسان شرط وحی خدا ❖ بیان کرد پیش شه انبیا
بخوان تقری الضیف اندر خبر ❖ ببین نحل الکل ہم مشتہر
غرض چون شرائط نشد ہمقرین ❖ چه الہام تو ہست ای خرده بین
ز بعد شرائط لوازم شناس ❖ ز تزویر شیطان مشو بے ہراس
لوازم بود نصرت ایزدی ❖ چو باران مگر رحمت ایزدی
ہمه فتح و نصرت بجنگ عدا ❖ ندائے شہادت ز ارض و سما

ز ہر سو بود کار فتح و ظفر - عیان میشود لطف آن دادگر ❖ دراز گزندے نباشد ہراس - نه در کار بارش بود بوئے یاس ❖ چنین ملہم از بہر تائید دین - نزولے کند آسمان بر زمین ❖ بود مظہر ذات پروردگار - پئے دین حق حجت استوار ❖

بالہام ناقص بجنگ یلان - بزن آہنی شیوهٔ جاہلان ❖ بفولاد بازو چو پنجه کنی - مگر ساعد نازنین بشکنی ❖ بریں خواب و الہام نازان مشو - نصیحت بگوش اجابت شنو ❖ چراغے اگر منکشف شد بنور - چه لافی ز ندیش رخشنده ہور ❖

اگر عکس روشن ببینی بخواب - نه زیبد که گوئی منم آفتاب ❖ چه باشد سر و گوش عبدالحکیم - چو محروم باشد ز قلب سلیم ❖ چه حاصل ازین چند روزه حیات - چو گم شد ز تو رہ دی راه نجات ❖ نجاتے کجا ہست چون داشتی - ہمه تخم خار و خسک کاشتی ❖ مپندار سعدی که راه صفا - توان رفت جز در پئے مصطفا ❖

(الملتمس محمد عبداللہ متوطن کشمیر شوپین حال وارد قادیان)

پیغام بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرتد

اس پیغام میں یہ التماس کیا گیا ہے کہ سچی اور صحیح وحی کیواسطے شرائط اور لوازم کا ہونا ضروری ہے ورنہ محض ناقص الہام کوئی چیز نہیں دہوکہ ہے۔

الا اے کہ نازی بر الہام خویش ❖ مشو غرہ بر این چنین دین و کیش

ایک بزرگ کی پیشگوئی مہدی معہود کے متعلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مخدوم صادق ... حیاک اللہ و ابقاک و السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میرے پاس رمضان گذشتہ کی ایک شہادت پڑی ہے جو آپکے پرچہ میں درج کرنے کے لئے مجھے راقم تصدیق نے دی تھی ۔ تاکید کیا گیا کہ جلدی کروں مگر میں بباعث عدیم الفرصتی اور خود اپنی طویل بیماری کے آپ کی خدمت میں نہ بھیج سکا ۔ اب ارسال خدمت ہے والسلام

محمد حسین طبیب احمد آبادی از بھیرہ

حضرت امام الزمان کی نسبت ایک عظیم اور بے نظیر پیشگوئی کی تصدیق

میں ملتان کا رہنے والا احمد خان نام افغان خاکوانی پسر عبد الخالق خان مرحوم حلفاً خداوند کریم کی قسم کر کے یہ شہادت لکھتا ہوں کہ میں ۱۲۹۰ھ سے بھی پہلے شیعہ صاحبان ساکنان ملتان سے سنا کرتا تھا جس کو شیعہ صاحبان بڑے شد و مد سے اپنے امام علیہ السلام مہدی موعود کے ظاہر ہونے کی تصدیق میں پڑھا کرتے تھے اور اس سے یہ مطلب نکالتے تھے کہ ۱۳۱۱ھ میں حضور علیہ السلام ظاہر ہو کر تمام ملک پر شیعہ مذہب کی تائید فرمائینگے وہ بیت یہ ہے ؎

در سن غاشی ہجری دو قرآن خواہد بود
(۱۳۱۱ھ)
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

اور نیز کہتے تھے کہ یہ بیت پچاس ساٹھ برس سے حضرت شیخ محمد عبد العزیز پرہاروی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ولی کامل گذرے ہیں از روئے الہام ربانی فرمایا تھا ۔ مشہور چلا آتا ہے جوں جوں ۱۳۱۱ھ قریب آتا گیا شیعہ صاحبان کا انتظار بڑھتا گیا ۔ ۱۳۱۱ھ میں معلوم ہوا کہ تو وہاں ضلع گورداسپور میں میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے مہدویت کا دعوے کیا ہوا ہے اور اس بیت کے مصداق وہ بنتے ہوئے ہیں کیونکہ اسی ۱۳۱۱ھ میں ایک حدیث شریف کی رو سے ماہ رمضان میں کسوف خسوف کا ہونا مراد تھا جو واقع ہو گیا اور اس بیت کا مطلب اب کھل گیا کہ دو قران سے لفظ کسوف خسوف مراد تھا جو حاضر الوقت مدعی پر پورا صادق آتا ۔ وہ خیال بیہودہ جو شیعہ صاحبان اپنے خیال میں باندھ رہے تھے کہیں سے نظر نہ آیا اگر یہ بیت بمعہ حدیث شریف کسوف خسوف والی کے اس مدعی پر صادق آیا اب اس کے وقوع کو قریب چودہ سال گذر چکے ہیں یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے بڑا بھاری نشان اور حاضر الوقت مدعی کے منکروں کا منہ کالا کرنے کے لئے کافی تصدیق ... ہے ۔

میں پوچھتا ہوں کہ ۱۳۱۱ھ میں کون مہدی ظاہر ہوا کس نے دعوے کیا ہوا تھا کس کے حق میں یہ دو آسمانی نشان ظاہر ہوئے حدیث میں تو کوئی سنہ نہ بتایا ہوا تھا اس بیت الہام ربانی کی تصدیق لفظ بلفظ صادق نکلی اب کوئی شخص صحیح العقل انکار کر سکتا ہے کہ جو بیت ساٹھ ستر برس سے پہلے کا مشہور چلا آتا تھا وہ حاضر الوقت مدعی کے حق میں صادق نہیں آیا ۔

میں مرزا صاحب قادیانی کا مرید نہیں اور نہ اب تک بیعت کی ہے گو یہ لوگ جہان کے دشمن ہیں اور ان کا نام سنکر جل جاتے ہیں مجھے ضرور مرزائی یقین کریں گے ۔ میں ساری دنیا کے شیعوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ اس قدر سچ سے دشمنی کس مذہب میں جائز ہے کیا آپ کو مرنا نہیں کیا خداوند تعالیٰ کی جناب میں حاضر نہیں ہونا ۔

اب اگر کوئی شخص اس طرح بہتان کی نجاست کھانے لگے کہ یہ بیت کسی نے اب بنا لیا ہے تو ہم اُس کے موہنہ پر لعنت کا جوتا مارنے کو مستعد ہیں ۔ منشی امام بخش صاحب مولوی امام الدین صاحب ملتانی و منشی قادر بخش صاحب وغیرہ پچیس تیس برس سے اس بیت کے ذاکر زندہ موجود ہیں ۔ اسی طرح بے شمار لوگ شیعہ و سنی اس بیت کے جاننے والے اب بھی ہیں ۔ ہاں منکر ہو جاویں تو وہ الگ بات ہے ۔ اس پیشگوئی کو جو الہام ربانی سے حضرت ولی کامل فاضل بے نظیر مصنف بے عدیل مولانا حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیا یہ کوئی تھوڑی بات نہیں ہے ۔ دنیا کے منکرین کا موہنہ کالا کرنے کے لئے کافی ہے سب منکرین مل کر کوئی ایسا مدعی ... بتا دیں جس کے حق میں ایسا ... صادق آیا ہو ... تو اس کا انکار کرنا الگ بات ہے گو خدائی تائید اور ہر حیثیت میں مرزا صاحب کی جماعت کا نہیں ہوں مگر سچ کی حمایت کرنا ہر ایک منصف کا کام ہے میں یقین اور کامل یقین سے کہتا ہوں کہ حاضر الوقت مدعی کی ذات میں ہم ہزار کوشش اور ہزار جانکاہی کریں خدا تعالیٰ ان کی تائید میں ہے ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور نہ کر سکے چشتیوں کے ایک پیشوا نے حضرت مرزا صاحب کی تصدیق کی ہے جو ملتان کے علاقہ میں مشہور بزرگ ہو گذرے ہیں اور ہزاروں پیر نقشبندی مرزا صاحب کے دشمن ہیں مگر کچھ بھی نہیں کر سکے ۔ گولڑوی صاحب نے جب سے عداوت کا بیڑا اٹھایا تب سے مرزا صاحب کی گرم بازاری ہوئی ۔ خدا ہر ایک کو ہدایت کرے ۔ آمین ۔

میں رمضان ۱۳۲۴ھ میں ملتان سے بھیرہ میں بخدمت حضرت معظم طبیب حاذق مرشدنا مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی مالک شفاخانہ ... حاضر ہوا یہاں اخبار بدر کے دیکھنے کا موقعہ ہوا اور خیال آیا کہ مجھے یہ شہادت معلوم ہے جس کا ظاہر کرنے والا پہلا شخص میں ہوں گا اس کو احمدی جماعت کے لوگوں نے ایک خفیف[۱] شہادت سمجھا ہوا ہے حالانکہ یہ شہادت امام الزمان مہدی دوران کے حق میں لاثانی اور بے نظیر شہادت ہے اس کو ایک دفعہ پھر بھی زور شور سے مشتہر کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کا وبال گردن پر نہ رہے ۔ ولا تکتموا الشہادۃ وما علینا الا البلاغ ۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

راقم ۔ احمد خان ولد عبد الخالق خان افغان خاکوانی ملتانی حاضر الوقت بمقام بھیرہ ضلع شاہ پور ۔
۴ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ

---

[۱] یہ شہادت ایک ایسے شخص کی ہے جو اپنے زمانہ میں امام الزمان اور اپنی صدی کا مجدد ہو گذرا ہے اس کے نام شریف سے ایک عالم آگاہ ہے اور حسن اتفاق یہ ہے کہ اسی بزرگ نے اپنی کتاب شرح عقائد نبراس میں ایک قول بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں ۔ منہ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	[illegible]	۴۰	۲۵	۹	۳
¼	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅛	[illegible]	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲

شعر و سخن

(از تصنیف صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب)

ہر چار سو ہے شہرہ ہوا قادیان کا
مسکن ہے جو کہ مہدیٔ آخر زمان کا
آنے لگے مسیح دوبارہ زمین پہ کیوں
نظارہ بھا گیا ہے انہیں آسمان کا
جیسے تو ہو خلیفہ موسے او جاہلو!
تم سے تباؤ کام ہے کیا اس جوان کا
تم اُمّتِ محمد خیر الرسل سے ہو
ہے لطف و فضل تم پہ اُسی مہربان کا
کہتے ہیں وہ امام تمہارا تمہیں سے ہے
جو ہے بڑی ہی شوکت و جبروت و شان کا
پہنچیگا جلد اپنے کئے کی سزا کو وہ
اب بھی گمان جو بد ہے کسی بد گمان کا
ان جو نہ مانے احمدؐ مرسل کی بات بھی
کیا اعتبار ایسے شقی کی زبان کا
سچ سچ کہو خدا سے ذرہ ڈر کر دو جواب
کیا تم کو انتظار نہ تھا پاسبان کا
اب آگیا تو آنکھیں چُراتے ہو کس لئے
کیوں راستہ ہو دیکھ رہے آسمان کا
جس نے خدا کے پاس سے آنا تھا آچکا
لو کے بوسہ سنگ درِ آستان کا
اسلام کو اسی نے کیا آ کے پھر درست
ہو شکر کس طرح سے ادا مہربان کا
سینہ سپر ہوا یہ مقابل میں کفر کے
خطرہ نہ مال کا ہی کیا اور نہ جان کا
توحید کا سبق ہی جو تعلیم شرک ہے
ان کفر ہے بتانا اگر حق بیان کا
تو ایسے شرک پر ہوں فدا مال و آبرو
اور ایسا کفر روگ ہے اپنی جان کا
اے قوم کچھ تو عقل و خرد سے بھی کام لے
[illegible] ہے جس سے [illegible] کا
[illegible] مگر
[illegible] اس جوان کا

اے دوستو! جو حق کیلئے سہتے ہو
[illegible] نقطہ درمیان کا
کچھ یاس و ناامیدی کو دل میں جگہ نہ دو!
اب جلد ہو چکیگا یہ موسم خزان کا
اب اس کے پوری ہوتی ہی آجائیگی بہار
وعدہ دیا ہے حق نے تمہیں جس نشان کا
چاہا اگر خدا نے تو دیکھو گے جلد ہی
چاروں طرف ہے شور بپا الامان کا
کافر بھی کہہ اٹھینگے کہ سچا ہے شخص وہ
دعوی کیا ہے جس نے مسیح الزمان کا
محمود کیا عجیب ہے دل پر جو قوم کے
(غزل دوم) نالہ اثر کرے یہ کسی ناتوان کا

اے مولویو! کچھ تو کرو خوف خدا کا
کیا تمنے سنا تک بھی نہیں نام حیا کا
کیا تم کو نہیں خوف رہا روز جزا کا
یوں سامنا کرتے ہو جو محبوب خدا کا
ہر جنگ میں کفار کو ہے پیٹھ دکھائی
تم لوگوں نے ہی نام ڈبویا ہے وفا کا
ٹھہراتے ہیں کافر اسے جو ہادیٔ دین ہے
یہ خوب نمونہ ہے یہاں کے علمار کا
بیٹھے ہے فلک پر جو اسے اب تو بلاؤ
چُپ بیٹھے ہو کیوں تم ہی ہوئے تھے دعا کا
پر حشر تلک بھی جو رہو اسکے نشان تم
ہرگز نہ پتہ پاؤ گے کچھ اس کے رسا کا
وہ شاہِ جہاں جس کیلئے چشم براہ ہو
وہ قادیاں میں بیٹھا ہے محبوب خدا کا
وحشی کو بھی دم بھر میں مہذب ہے بناتی
دیکھو تو اثر آکے ذرا اس کی دعا کا
وہ قوتِ اعجاز ہے اس شخص نے پائی
دم بھر میں اُسے مار گرایا جسے تاکا
محمود نہ کیوں اُس کے مخالف ہوں پریشاں
نائب ہے [illegible] نبی کا وہ فرستادہ خدا کا

ایک استفسار کا جواب

مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد الله برکتکم
السلام علیکم ورحمۃ الله [illegible] رسالہ اسلام ماہ ذی الحج سنہ ۱۳۲۳ھ کے صفحہ ۲۲ پر ایک استفسار بعنوان ”مرزا صاحب قادیانی سے استفسار“ تحریر ہے۔ چونکہ اخیر پر کسی صاحب کا نام تحریر نہیں ہے اس واسطے قبل جواب استفسار کے چند امور دریافت طلب ہیں۔ یہ امور میں آپکے اخبار کے ذریعہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرمائیں۔

اول یہ کہ رسالہ اسلام کے ایڈیٹر منشی عبدالقیوم صاحب نام استفسار کنندہ کا تحریر فرمائیں تاکہ اون کی قابلیت کا اندازہ کیا جاوے اور اس قابلیت کے مطابق اس استفسار کا جواب کافی شافی دیا جاوے۔

دوم یہ کہ چونکہ استفسار ایک نہایت معمولی استفسار ہے اس کے واسطے استفسار کنندہ کو حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ تعالے کو مخاطب کرنے کی اور آپ سے استفسار کرنے کی جیسا کہ سرخی مضمون سے ظاہر ہے۔ ضرورت نہ تھی کیونکہ ایسے استفساروں کے جوابات بکثرت دئے جا چکے ہیں اور شائع ہو چکے ہیں تاہم اگر سائل کی ہنوز تشفی و تسلی نہیں ہوئی ہے۔ تو حضرت اقدس کے غلامان غلام یعنی یہ عاجز اس استفسار کا جواب مفصل اور مدلل دینے کیواسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ استفسار کنندہ طالب حق بن کر صدق اور راستی سے یہ واثق عہد شائع کریں کہ وہ تشفی اور تسلی یاب جواب پالینے پر حضرت اقدس کو بصدق دل قبول فرمالینگے۔ کیونکہ اگر ایسا عہد وہ شائع نہ کریں گے تو یہ سمجھا جائیگا کہ استفسار محض وقت ضائع کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے نہ کہ صدق و صفا سے۔

تیسرا امر یہ ہے کہ استفسار کے آخر میں ایک فقرہ یہ ہے کہ ”آپ کی تحریرات اس کی نسبت کوئی فیصلہ نہیں کرتیں“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استفسار کنندہ نے حضرت اقدس کی کتابوں کو دیکھا ہے اس واسطے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کون کون سی کتابیں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی اونہوں نے بغور پڑھی ہیں جن سے ان کی تشفی و تسلی نہیں ہوئی۔

ان سب امور کا جواب ملنے پر میں انشاء الله اس استفسار کا مفصل جواب تحریر کرونگا اور اگر ان امور کا جواب شائع کیا گیا تو یہ سمجھا جاویگا کہ استفسار حق جوئی کی غرض سے نہیں تھا بلکہ محض نمود کیواسطے تھا تاکہ لوگ اون کو پانچویں سواروں میں شمار کریں۔ عاجز احقر حامد احمدی میرٹھ

* نوٹ۔ نام دریافت کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ آیا استفسار [illegible]

تازہ یہودی

یہ امر بالبداہت واضح ہے کہ مخالفین نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت مین جہان تک بس چل سکا چالاکی اور افترا پردازی کو نہین چھوڑا حالانکہ اسی مخالفت کی پیدائش مین بہت سے عذاب الٰہی مین گرفتار ہو کر بڑی حسرت سے اس جہان سے گذر گئے اور اس سلسلہ حقہ کا کچھہ نہ بگاڑ سکے۔

یکم مارچ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ مکرم بہائی عبد الرزاق صاحب احمدی کے پاس چند دیہاتی اشخاص جن مین بعض خواندہ اور سمجھدار بھی تھے بغرض معالجہ آئے اور اونہون نے یہ تذکرہ کیا کہ حکیم جی بڑا افسوس ہے کہ آپ باین علم و دانش ایسے طریق اور مذہب کے گرویدہ ہو گئے جو بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے کتنا غضب کیا کہ دعوے نبوت تو کیا ہی تھا مگر قرآن شریف مین بھی ترمیم کر دی یعنی [illegible] پارون مین سے صرف ۳۰ پارہ رکھے اور باقی نکال دئے اور اس طرح قرآن اور اسلام بالکل مٹا دیا۔ حکیم صاحب نے جو ایک سادہ مزاج اور معقول پسند مین نہایت متانت سے دریافت کیا کہ بہائی سنئے یہ کہان سے سنا تو انہون نے کہا کہ [illegible] کہ ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ مین فرمایا اور یہ بھی کہا کہ ہرگز کسی مرزائی سے نہ ملنا اور نہ کوئی ان کی کتاب دیکھنا ورنہ تمہارا دین اور ایمان جاتا رہیگا۔

اس وقت حکیم صاحب کے پاس حمائل شریف رکہی ہوئی تھی اونہون نے اس شخص کو جو خواندہ تہا۔ حمائل شریف دے کر کہا کہ بہائی تم خود دیکھہ لو کہ اس مین ۳۰ پارہ مین یا ۳ پارہ۔ ہم تو اس قران کریم کی تلاوت کرتے مین اور اسی کو نمازون مین پڑہتے مین یہ سب ان نا خدا ترس لوگون کی بے ہودہ افترا پردازی اور چالاکی ہے تاکہ لوگ آپ تک نہ پہونچین یہ سنکر وہ سب حیرت زدہ ہو گئے اور مولوی صاحب پر سخت نفرین کرنے لگے۔

مین نے کہا کہ ان لوگون سے ایسا ہونا ضروری تہا۔ تاکہ خدا کا فرمودہ پورا ہو۔

علام الغیوب خدا نے سورہ جمعہ مین جہان کمثل الحمار یحمل اسفارا فرماکر یہودی علماء کا نقشہ جو مسیح موسوی کے وقت کا تہا دکہلا دیا ہے وہان بطور پیشگوئی یہ بھی تبلا دیا گیا ہے کہ مسیح محمدی کے زمانہ مین بھی امت محمدی کے علماء یہودی صفات ہو جائین گے۔

چنانچہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ مین میری امت یہودی صفات ہو جائے گی اور یہودیون کے قدم بہ قدم اور نعل بہ نعل چلے گی جو جو افعال شنیعہ اُن سے سرزد ہوئے مین ان سے بھی ضرور ہون گے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود ہو کر خدا کے پاک نشانون کی علامات کے ساتھہ تشریف لے آئے مین ایسے یہودی صفات علماء بھی ان کے بالمقابل موجود مین اور جس طرح یہودی علماء نے مسیح موسوی کی مخالفت کی اور ستایا اور دکہہ دیا بعینہٖ اسی طور سے یہ یہودی صفات علماء بھی مسیح محمدی یعنی حضرت مرزا صاحب کے درپے ایذا و ترکذیب ہوئے اور مین مگر چونکہ مسیح محمدی اپنے مراتب اور درجات و بزرگی کے لحاظ سے مسیح موسوی سے کہین بڑہکر ہے اس لئے ضرور تہا کہ یہ مثیل یہودی ان یہودیون سے بڑہکر ہوتے۔ دریاری سے جتے [illegible] جہان تک ہمارا تجربہ اور رات دن کا شاہدہ ہے اور ایک جہان چیخ اٹہا ہے۔ انہون نے اپنی مفسدہ پردازی اور فتنہ سازی اور افترا اندازی مین اصلی یہودیون کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

مین سچ کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت اقدس مرزا صاحب کے مدعا اس طرح وجود باجود بنایا ہے کہ اکثر مخالف مولویون کے پیٹ پالنے کا ذریعہ حضرت ممدوح پر افترا پردازی کرنا ہے۔ اور اسی طور پر دشمنون کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہو رہتا ہے۔

افسوس اگر یہ نا عاقبت اندیش خدا ترسی سے کام لیتے اور اپنی گذشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ سخت ہلاکت کی راہ چل رہے مین اور اگر اپنی نکبت اور تباہی کو نہین دیکھہ سکتے تو حضرت خلیفۃ اللہ کی خارق عادت ترقی کو خیال کرتے مگر حیف ہے کہ اپنی حالت سے عبرت پکڑتے ہین اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی دیکھہ سکتے مین۔ یہ سنکر وہ سب بالاتفاق پکار اٹھے کہ فی الواقعہ آجکل کے مولویون کی حالت ناگفتہ بہ ہے یہی باعث ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے روکتے مین ہم ہرگز ان کی کسی بات کا اعتبار نہین کرین گے اور ضرور ہم حضرت مرزا صاحب کے معاملہ مین غور کرین گے۔

خاکسار عبد الخالق احمدی از مظفر نگر ۵ مارچ ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

مشن کے گرل اسکولون سے بچو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے آج تک کوئی بھی مضمون لکھنے کا کوئی موقعہ نہین ملا لہذا ملتجی ہون اگر کوئی غلطی ہو تو اسے درست کر کے شائع کر کے مشکور کیجئے

حامیان تعلیم نسوان کی خدمت مین گذارش ہے کہ تعلیم نسوان کی سخت ضروریات کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے اور کئی طریقون سے تعلیم بھی شروع کر دی مگر وہ تعلیم جو کہ فرقہ اناث کیواسطے ضروری تھی اس سے بالکل بے پروائی اختیار کی گئی ہے شہر کے باشندون نے یہ سمجھہ رکھا ہے کہ ہماری لڑکیون کی تعلیمی کمی مشن سکول مین داخل ہونے سے پوری ہو جاویگی۔ مگر ان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ جب تک وہ اپنے بچون کی دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہین کرین گے۔ خدا کے احکام کی بجا آوری نہین ہو سکے گی۔ تعلیم نسوان کے دو بڑے جزو ہین۔ امور خانہ داری کا علم جس مین بچون کی تربیت بھی شامل ہے۔ دوسرے مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا۔ مگر مشن سکولون مین یہ دونون باتین نہین پائی جاتین۔ بلکہ حتی المقدور ان معصوم بچیون کو اسلام پاک سے نفرت دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مین نے ایک مشن سکول کی بڑی تعریف سنی۔ تو اس کے دیکھنے کا شوق دل مین سمایا غرض بہ ہزار دقت اس کو دیکھنے کی اجازت لی وہان جاکر ایک ایسا نظارہ آنکھون کے سامنے پیش آیا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اسلام کی قدوسیت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر گیا آہ اگر یہی تعلیم نسوان ہے تو ہمارا دور سے سلام ہے۔ مین اصل مطلب سے بہت دور نکل گئی ہون۔ کیا دیکھتی ہون کہ مس صاحبہ کرسی پر رونق افروز ہین اور چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیان اردگرد جمع ہین مس صاحبہ بڑی توجہ اور سرگرمی سے لڑکیون کو انجیل کی تعلیم دے رہی ہین ان کے ننھے ننھے بے لوث دلون پر حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا نقش جما رہی ہین جو ذرا بے پروائی کرتی ہے اسے سخت جھڑکی دیجاتی ہے غیرت سے مین پسینہ پسینہ ہو گئی اور ان کی قابل رحم حالت پر آنسو بہر آئے غرض مشن اسکولون مین سوائے انجیل کے اور کسی قسم کی تعلیم نہین یہ وہ تعلیم ہے جو کہ ننھے دلون کو اپنے پیارے مذہب سے متنفر کر دیتی ہے اگر عورتین لامذہب ہو کر تعلیم یافتہ ہو جاوین تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہونچا۔ اس طرح تو بنگالی پارسی مستورات نے بی۔ اے۔ ایم۔ اے کی ڈگریان لی ہین۔ مسلمان خاتونون کا سب سے پہلا یہی فرض ہے کہ وہ اپنے پاک مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرین اور یہ اسی صورت ممکن ہو سکتا ہے جبکہ مستورات کی انجمن ہو۔ قادیان مین اپنی مکرمہ بہن اہلیہ ملک کرم الٰہی سے اتفاق کرتی ہون کہ ان کی تجویز بڑی کارآمد ہے احمدی جماعت کو جلدی

الخطبۃ

میں اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دارالامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دارالامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آئے تو اضلاع مظفرنگر۔ انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب ایں مسکن کے ترجیح دونگا تقوی و دیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا اس معاملہ میں جملہ خط وکتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو۔

المشتہر۔ حبیب اللہ احمدی۔ مدرس چھینٹی گاڑہ ڈاکخانہ و ضلع سہارنپور۔

رسید زر

۲۱۔ فروری ۱۹۰۷ء۔ عـ۲۵۵ بابو شاہدین صاحب للعہ
۲۱ " " عـ۱۵۱۹۔ محمد اکرام خانصاحب سے
۲۲ " " عـ۹۹۲ محمد دین صاحب سے
۲۲ " " عـ۹ بابو اصغر علی صاحب سے
۲۳ " " عـ۱۵۰۸ محمد صادق صاحب عہ
۲۳ " " عـ۱۵۲۲ ماسٹر عبدالعزیز صاحب عہ
۲۳ " " عـ۱۲۱۲ میاں شادی صاحب عہ
۲۵ " " عـ۱۴۹ ماسٹر حسن محمد خانصاحب عہ
۲۵ " " عـ۱۴۹۰ محمد جعفر خانصاحب سے
۲۵ " " عـ۱۴۷۶ یار محمد صاحب سے
۲۵ " " عـ۶۸ عبدالرحمن صاحب سے
۲۷ " " عـ۱۲۵۰ میاں محمد دین صاحب سے
۲۷ " " عـ۸۶۶ محمد حسین صاحب سے
۲۹ " " عـ۱۵۲۳۔ چراغدین صاحب سے
۲۸ " " عـ۱۵۱۷ منشی محبوب عالم صاحب سے
۲۸ " " عـ۹۵۵ خواجہ غفار جو صاحب سے
۲۔ مارچ ۱۹۰۷ء عـ۱۵۲۷ سید نذیر حسین صاحب عہ
۲ " " عـ۱۵۲۹۔ فتح محمد صاحب عہ
۲ " " عـ۶۶۳ میاں حسین بخش صاحب سے
۴ مارچ ۱۹۰۷ء۔ عـ۱۲۱۴۔ عبدالرحمن صاحب صہ
۴ " " عـ۱۲۱۲ حکیم محمد عمر خان صاحب سے
۴ " " عـ۱۲۳۱ حکیم غلام محمد صاحب عہ
۴ " " عـ۱۴۶۲ چودہری علی احمد صاحب سے
۴ " " عـ۱۵۲۱ محمد منتجاب الدین صاحب سے
۴ " " عـ۱۰۸ غلام رسول صاحب عا
۵ " " عـ۶۳۹ راجہ یار محمد خانصاحب سے
۵ " " عـ۱۲۷ منشی غلام رسول صاحب سے
۵ " " عـ۱۲۳۵ چراغدین صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

محمد دین صاحب برادر علی بخش صاحب سب اورسیر نہر گنگ ضلع کانپور
محمد حسن صاحب پٹواری خانپور ضلع لودیانہ
نجم الدین صاحب ولد شیخ بدر الدین صاحب۔ ہوشیارپور
والدہ صاحب میر احمد و میر اکبر صاحبان مسمی
محمد شریف اللہ صاحب مردان
کرم داد صاحب زرگر۔ حسیدہ کے۔ سیالکوٹ
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب مضطر نجیب آباد
غلام حسین صاحب ولد مہر رمضان صاحب کھجوری ضلع بنوں
منشی کریم اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر کھجوری ضلع بنوں
قادر دین صاحب۔ تسکار اچھیان ضلع گورداسپور
فتح الدین صاحب " " "
مائی عمر بی بی " " "
بدر بخش صاحب۔ راہوں ضلع جالندہر
برکت اللہ صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
میرزمان صاحب " " " "
اعظم صاحب " " " "
کرمداد صاحب " " " "
نور عالم صاحب " " " "
مرزا انور صاحب " " " "
میاں عبداللہ صاحب " " " "
صاحب جی صاحب " " " "
میاں الٰہی نور صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
قمر الدین صاحب " " " "
خانم نور " " " "
حیات اللہ صاحب " " " "
میاں عبداللہ صاحب " " " "
فضل نور صاحب " " " "
عبداللہ صاحب ولد حبیب اللہ صاحب " "
عالم میرخان صاحب " " "
ہدایت اللہ صاحب " " "
منشی رحیم بخش صاحب اکبرپور ضلع بجنور
عبداللہ صاحب وائیں موضع کمبو بجھر کولہ گام علاقہ کشمیر
چوہڑ شاہ صاحب ولد نبی شاہ صاحب سلوہ ضلع جالندہر
محمد حسین صاحب ولد خدا بخش صاحب گورنمنٹ پریس۔ شملہ
جلال الدین صاحب موضع بھگلا تحصیل و ضلع سہارنپور
میاں سلیمان صاحب۔ کریم پور۔ جالندہر
رحمت اللہ صاحب " " "
غلام حسن صاحب۔ گوہد پور سیالکوٹ
اہلیہ علی احمد صاحب۔ راولپنڈی
سید نسیم احمد صاحب عرف منظور عالم محلہ چک سکن۔ سورج گڑھ۔
اہل بیت فقیر محمد صاحب۔ کمبوہ باجوہ سیالکوٹ
مہر دین صاحب پٹواری نہر۔ شجاع آباد
سید نادر حسین صاحب طالب علم ہائی سکول سکاچ مشن
میاں لکھا کریم پور۔ نوانشہر جالندہر
میاں غلام محمد صاحب گلہ بہاران سیالکوٹ
میاں محمد شریف صاحب مردان
نبی بخش صاحب۔ کریام نوانشہر جالندہر
عمر الدین صاحب احمد آباد چک ۵۵۹ گوگیرہ برانچ
جان محمد صاحب " " "
فضلدین صاحب " " "
نظام الدین صاحب " " "
اللہ دین صاحب " " "
چودہری حسن محمد صاحب۔ گگرپالی ضلع سیالکوٹ
محمد شریف صاحب نائب مدرس دہارا بجکے "
نظیر حسین صاحب " " "
محمد شفیع صاحب " " "
میاں عبدالغفور صاحب " " "
بدر الدین صاحب ملازم گورکھا پلٹن۔ بکلوہ
مولا بخش صاحب۔ نگہ۔ ضلع جالندہر
عمری۔ جگراؤں۔ لودیانہ
علی محمد صاحب کھرل چک ۴۳۲
حیات محمد صاحب نمبردار۔ اکبرپور سیالکوٹ
میاں عبدالقادر صاحب شملہ
احمد الدین صاحب۔ گھوکیکے۔ سیالکوٹ
مرزا عبدالرحمن صاحب طالب علم جماعت ہشتم گورنمنٹ سکول لودیانہ
فضلدین صاحب گوئیکے۔ گوجرات
سید حسین شاہ صاحب۔ محکمہ نہر مردان ضلع پشاور
ہاشم شاہ صاحب۔ دہیرکے کلاں ضلع گوجرات
سردار محمد صاحب " " "
پیر بخش صاحب " " "
امام بخش صاحب " " "
سورج دین صاحب " " "
عبداللہ صاحب " " "

درخواست نماز جنازہ

لہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب وٹرنری اسسٹنٹ کی اہلیہ فوت ہوگئی ہیں۔ لہذا احباب سے التجاء ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عـلـہ میاں امام الدین صاحب ساکن دہیرکے فوت ہوگئے ہیں لہذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے نماز جنازہ غائبانہ پڑھا جائے۔

وارثان دہیرکے کلاں۔ گوجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل۔ یہہ موقعہ پہر شائد ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
جنگ مقدس۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام	حضرت مسیح موعود اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے	۷/
الوصیتہ " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین ہر احمدی بہائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکہے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲/
ساتن دہرم " " "	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	۔/
پارۂ قرآن	تین پارے ہین۔ فی پارہ ٥	ٹ/
الموعظۃ الحسنہ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضون کا جواب	۰۲/
سوا السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالون کے جواب	۱/
قطعہ۔ رب کل شئی خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزان کرنے کے لئے۔ یہ الہامی دعا ہے۔ جو حضرت اقدس کو حفاظت کیواسطے بتائی گئی زیادہ منگانے پر رعایت۔	۔/
باوا نانک کا مسلمان ہونا عیسائی مذہب اور اسکی حقیقت	یہ دونون کتابین قابل دید ہین اور نئی ہین۔ اور مخالفین پر حجت۔ ضرور منگائیے	۔/ ۔/
نظم مستورات	پنجابی نظم	۔/
کامن احمدی	"	۔/
سراج الحق۔ حصہ اول و دوم مصنفہ پیر سراج الحق	حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے۔	۱/
سر الشہادتین۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت بھی گران نہین۔	۱/
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	حضرت مسیح موعود کی تائید مین نہایت عمدہ ہے	۱/
کامن احمدی	الہ داد والے	۔/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنہون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فایدہ پہونچیگا - نور الدین -

الخطبۃ ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - (۱) میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین کے حالات سے مجہے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجہے خود اون کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین اون کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

(۲) میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان صالح۔ خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین۔ آپ نے میرے سامنے تک مختصر معانی تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچہے باخبر ہین آپ کی دنیاوی حیثیت ایک زمیندار ہے قوم ومیں ہے اور قریشیون سے رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجہہ سے خط و کتابت کرین۔ پرائیویٹ طور پر بہی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین شراہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ خو نیر میں شمولیت کریگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ - نیاز مند اکمل آف گولیکی - ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ تبازہ خبرین مع جسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی ہر دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگواکر دیکہین - مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صر فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ الگ علیحدہ ہی لیکن اخبار کے خریدار وں کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی اور درثمین مجلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

قادیان ضلع گورداسپور

بدر BADR – QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — ۶ - صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ - مارچ ۱۹۰۷ء — نمبر (۱۲)

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گرائی چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

گورنمنٹ عنہ — قیمت سالانہ ... للعہ

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر نعمت وبلا میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام او | بادۂ عرفان ما از جام او
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات و ہر چہ اندر راست | منکران مرد و لعین خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری از آں عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ ...... عنہ
معاونین درجہ اول جن کو ۲؎ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے ....
معاونین درجہ دوم جن کو ۳؎ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... للعہ
عام قیمت پیشگی .... سے
عام قیمت مابعد .... للعہ
قیمت فی پرچہ .... ۲؎

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد لی جائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جائیگی - روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے -

منیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے -

۱ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے ...

عاجز محمد حسین

نمبر ۱۲ | مورخہ ۶ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء | جلد ۶

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

کنواریوں کا فتنہ ملک امریکہ کے شہر ویک فیلڈ کی کنواری لڑکیوں نے اس بات سے تنگ آ کر کہ ان کی تعداد بڑہتی جاتی ہے اور مرد اُن سے نکاح نہیں کرتے وہاں کی گورنمنٹ میں یہ درخواست کی ہے۔ کہ جو مرد مجرد رہتے ہیں۔ ان پر گورنمنٹ ٹیکس لگائے انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ۲۵ سال سے کم عمر کے مجرد پر سولہ روپیہ سالانہ اور پچیس ۲۵ سے زائد عمر پر بہتر روپے سالانہ ٹیکس لگایا جاوے اور جو چالیس کے بعد مجرد رہے اس کو کلوروفارم پلایا جاوے۔

کیا عورتوں کی اس قسم کی شوخیاں قرب قیامت کی نشانیوں میں درج نہیں ہیں؟

عیسائیوں کے نزدیک دہریت کے کیا معنے ہیں؟ یورپ امریکہ میں جب کبھی کوئی دانا آدمی موجودہ انجیل کی کسی نامعقول بات پر اور موجودہ عیسائیوں کے غلط عقائد پر اعتراض کرتا ہے تو پادری لوگ فوراً شور مچا دیتے ہیں کہ بس فلاں شخص لا مذہب ہو گیا دہریہ ہو گیا۔ بے دین ہو گیا۔ وہ خدا کو بھی نہیں مانتا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے موقعہ پر ہمیشہ لفظ خدا سے عیسائی پادریوں کی مراد یسوع مسیح ہوتا ہے نہ کہ وہ قادر توانا رحیم کریم خدا جو نہ بیٹا رکھتا نہ باپ اور نہ کسی کا محتاج ہے اور رحم بلا مبادلہ کرتا ہے۔ ایسے ہی مشہور دہریوں میں سے ایک صاحب طامس پین نامی گزرے ہیں جنہوں نے عیسویت کی خوب خبر لی ہے پادریوں نے اس کو بہت دکھ بھی دئے تھے مگر اس نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ امریکہ میں طامس پین کی یادگار میں اس کے جنم کے دن ایک جلسہ ہوا کرتا ہے اس سال جو جلسہ ہوا تھا اس میں امریکہ کے نو مسلم محمد ویب بھی شامل ہوئے تھے انہوں نے ایک مفصل تقریر میں پین کی کتابوں کے حوالجات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ پین ایک موحد آدمی تھا وہ دہریہ نہ تھا صرف عیسائیوں کے ناجائز عقائد کفارہ اور تثلیث کا سخت دشمن تھا اور اگر اس کو اسلام کے صحیح حالات معلوم ہوتے۔ تو ضرور وہ اسلام میں داخل ہو جاتا۔ طامس پین کے بعض اقوال مفصلہ ذیل ہیں:-

میں ایک خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایک سے زیادہ خدا (تثلیث) کو میں نہیں مان سکتا۔

اور میں آخرت پر یقین رکھتا ہوں کہ مرنے کے بعد بدلہ ملتا ہے۔

چھ سو ۶۰۰ آدمی عیسائیت سے بیزار شہر سرا کیوز علاقہ نیو یارک کے گرجہ ڈان فورتھ کانگری گیشنل چرچ کے ممبروں نے بمعہ اپنے پادری صاحب کے جن کی تعداد ۶۰۰ کے قریب ہے ایک جلسہ میں اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ ہمارا معبد آئندہ کسی فرقہ عیسویت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا بلکہ صرف ایک اخلاقی معبد خانہ ہو گا۔

دجال خود بخود پگھل رہا ہے

پادری صاحب کا اندرونہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے اخبار انڈی پنڈنٹ میں ایک پادری صاحب نے اپنی ایک چٹھی چھپوائی ہے جس میں انہوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ میں ایک گرجے کا پادری ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں۔ انجیل کا وعظ کرتا ہوں عیسائیت کی منادی کرتا ہوں مگر مدت سے میرے مطالعہ کا یہ نتیجہ ہے کہ میں اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ یسوع بن باپ تھا یا کہ وہ مُردوں سے اُٹھ کر آسمان پر چلا گیا۔ آسمان پر جانے کا قصہ لغو اور بے ہودہ ہے یسوع ہماری طرح ایک انسان تھا معلوم نہیں کتنے ہی پادریوں کا اندر سے یہ حال ہو گا۔

جزائر برطانیہ میں پلیگ اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ جزائر برطانیہ میں سپانڈ پلیگ بڑہتی جاتی ہے جس سے خطرہ بڑہتا جاتا ہے یہ ایک قسم کا بخار ہے جس سے تین چار روز میں بیمار مر جاتا ہے۔ اب تک ۲۵۰ موتیں ہو چکی ہیں۔

درخواست جنازہ۔ فیاض الدین صاحب انسپکٹر خوردہ اپنے مرحوم باپ حفیظ الدین صاحب کیواسے کا جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

ایک عظیم الشان نشان

ڈوئی حسرت اور دکھ کیساتھ مر گیا ہمارے ناظرین ڈوئی کے حالات سے بخوبی واقف ہیں وہ عیسائی تھا اور مدعی نبوت تھا سنہ ۱۹۰۱ء میں اس نے نبی ہونے کا دعوے کیا تھا۔ اپنے آپ کو الیاس اور مسیح کا پیش خیمہ کہتا تھا۔ مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اس نے ایک دفعہ اپنے لیکچر میں کہا تھا کہ میں مکہ پر حملہ کروں گا اور تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دوں گا۔ حضرت مسیح موعود نے اس پر غیرت کھا کر اس کو مباہلہ کے واسطے اپنے بالمقابل بلایا تھا کہ تو تمام مسلمانوں کے پیچھے مت پڑ۔ صرف میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور کہا تھا کہ میرے دیکھتے دیکھتے خدا تجھے حسرت اور دکھ کے ساتھ ہلاک کریگا اس کا چند روزہ عروج اتنا بڑھا ہوا تھا کہ ڈیب صاحب نے مجھے اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ وہ شاہزادوں کی طرح رہتا ہے اس نے اپنے واسطے جدا ایک شہر بنایا تھا جس کی آبادی کئی ہزار تک پہنچ چکی تھی اور اپنے واسطے کئی کئی لاکھ روپے کے خرچ سے بڑے بڑے شاندار محل طیار کرائے تھے اور بڑے بڑے کارخانے کھولے لیکن اس مباہلہ کے بعد اس کی ذلت شروع ہوئی اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا۔ پھر اس کے مرید اس سے برگشتہ ہو گئے اور انہوں نے اس کو نبوت سے معزول کیا اور شہر کی افسری سے موقوف کر دیا۔ پھر اس پر فالج گرا۔ غرض ہر طرح کی مالی اور جانی اور عزت کی مصائب اٹھا کر آخر نہایت حسرت اور دکھ کے ساتھ حضرت امام مہدی کے سامنے پیش گوئی کے مطابق ہلاک ہو گیا ہے اس کے مرنے کی خبر ۹ مارچ کے تار میں لندن سے آئی ہے اور لاہور کے اخبار میں سول ملٹری گزٹ میں چھپی ہے عنقریب اس کے متعلق حضرت اقدس کی طرف سے ایک جدا گانہ اشتہار شائع ہو گا اور انشاء اللہ اخبار میں درج ہو گا اس کے متعلق مباہلہ کے جو اشتہار تھے وہ امریکہ کے اخبارات میں بکثرت شائع ہوئے تھے جن کے فائل بیان موجود ہیں اس واسطے یہ نشان امریکہ کے واسطے ایک خاص نشان ہے لیکن چونکہ اس کے مرید یورپ ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی تھے اس واسطے ان سب کو اس مباہلہ کی خبر ہے۔ میں نے خود وہ اشتہارات اور اپنی چھٹیاں اس کے متعلق علاوہ امریکہ کے انگلینڈ۔ آئرلینڈ۔ فرانس [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک و لائیت ۔ ایک عظیم الشان نشان
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴۔ ۵۔ ڈائری ۔ لیکھرام کی سچی یادگار
صفحہ ۶۔ روشن نشان ۔
صفحہ ۷۔ ۸۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۹۔ اشعار ورزبانہائے مختلف
صفحہ ۱۰۔ ۱۱۔ ہماری ضرورتین ۔ رسید زر
صفحہ ۱۲۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۶ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱۔ مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۸۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ قدرت کے دروازے کھلے ہین

۲۔ نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا

۳۔ تیری عاجزانہ راہین اس کو پسند آئین ۔

۴۔ انی انرتک واثرتک ۔

ترجمہ ۔ مین نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

۵۔ جو دعائین آج قبول ہوئین ان مین قوت اور شوکت اسلام بھی ہے

۶۔ تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تہا ۔

۷۔ کل لک ولامرک

ترجمہ ۔ سب تیرے لئے اور تیرے حکم کیلئے ہے ۔

۸۔ یا اللہ اب شہر کی بلائین بھی ٹال دے ۔

۹۔ ایک موسیٰ ہے مین اس کو ظاہر کرون گا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دونگا ۔

۱۰۔ اجر الاثم وارایہ الجحیم (ترجمہ حسب تفہیم) اور جس نے میرا گناہ کیا ہے مین اس کو گھسیٹون گا اور اس کو دوزخ دکہلاؤنگا

۱۱۔ بلجت ایاتی ۔ ترجمہ ۔ میرے نشان ظاہر ہوجائینگے

۱۲۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون ۔

ترجمہ ۔ کہدے اللہ ہے اور پہر ان کو چھوڑ دے ۔ اپنی بے ہودگی مین لعب کرین ۔

۱۹۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ خواب مین مینے دیکہا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے کہ مین نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے ۔ اس پر مین نے ان کو جواب مین یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حسن چڑہا ہے یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور مین ہے کہ تو حسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہے ۔

۲۔ اردت زمان الزلزلۃ ۔ یعنے مین نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار ضروری

بغرض اطلاع دہی ضروری جملہ احباب کی خدمت مین یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ جو کتب حکیم فضل دین صاحب سے بطور ملکیت کے متعلق نہین یا لغات القرآن ہر دو حصہ حکیم صاحب موصوف .... سے تعلق ملکیت یا تعلق بیع وسروکار رکہتی تہین اب ان ... ... سے ان کتابون ...... کا کوئی تعلق نہین رہا کیونکہ حکیم صاحب موصوف نے کل سامان مطبع کا اور جملہ کتابین مقبرہ بہشتی کی مد مین ہبہ کر دی ہین ۔ اور عرب صاحب عبد الحی ۔ کے تعلق سے لغات القرآن کو بھی ...... لنگالنگر مقبرہ بہشتی کے لئے ہبہ کر دیا ہے لہذا یہ جملہ کتب نائب ناظم مقبرہ بہشتی کے سپرد چارج مین ہوگئین ۔ اس اشتہار کے پہنچنے پر جو صاحب کتابین خرید کرنا چاہین وہ براہ راست نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے طلب کرین ورنہ درخواست کی تعمیل مین علاوہ دقت اور طوالت کے کتابین مطلوبہ روانہ بہی نہ ہون گی ۔

نماز جنازہ ۔ چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع کرتے ہین کہ میان جمال الدین احمدی ساکن چونڈہ فوت ہوگئے ہین ۔ درخواست دعائے جنازہ ہے ۔

برکت علی صاحب کلرک نہر اپنی مرحوم والدہ کیواسطے درخواست جنازہ کرتے ہین ۔

ڈائری

پھر حضرت عیسےٰ کو کیا انعام ملیگا ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء ہمارے مخالفین کے اس مذہب کا ذکر تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے ہیں اور پھر قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے اور چالیس سال تک اس زمین پر رہینگے اور عیسائیوں کی خوب خبر لیں گے اور ان کو بتائیں گے کہ تمہارا دین باطل ہے اور کسر صلیب کریں گے اور پھر اس زمین پر فوت ہو جائینگے حضرت نے فرمایا کہ اس عقیدہ کو قرآن شریف کی اس آیت کے آگے پیش کرنا چاہیئے کہ وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ مَا قُلْتُ لَھُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِیْ بِہٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ۔ یعنی قیامت کے روز اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ کو کہیں گے کہ اے عیسےٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں کو یہ کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو۔ اور اللہ کو چھوڑ دو تو حضرت عیسیٰ جواب دیں گے کہ یا اللہ تو پاک ہے۔ مجھے کب لائق تھا کہ میں ایسا کلمہ بولتا جو حق نہیں ہے اگر میں کہتا۔ تو تجھ معلوم ہوتا تو جانتا ہے جو کچھ کہ میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا کہ تیرے نفس میں کیا ہے۔ تو علام الغیوب ہے۔ میں نے تو انہیں سوائے اس کے کچھ نہیں کہا۔ جو تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ اور جب تک کہ میں ان میں رہا میں ان کا نگران رہا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی اس کے بعد تو خود ان کا نگران تھا (مجھے کچھ خبر نہیں) اور تو ہر بات کو دیکھتا ہے اب اس جگہ سوچنے کے قابل یہ بات ہے کہ قیامت کا دن ہوگا اور سب لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور میں کھڑے ہوں گے اور وہ گھڑی ہوگی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ وہ دن ہوگا جبکہ سچ بولنے والوں کو ان کا سچ نفع دیگا۔ اچھا۔ تو ایسے وقت میں حضرت عیسےٰ خدا تعالیٰ کو یہ کہیں گے کہ میں جب تک دنیا میں تھا۔ تب تو ان کو وحدانیت کا وعظ کرتا تھا بعد کی خبر نہیں انہیں کیا ہو گیا۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ اس وقت زمین میں مدفون ہیں یا کہیں آسمان پہ بیٹھے ہوئے اس جگہ یہ امر سب سے زیادہ قابل غور ہے کہ اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے اور چالیس سال تک رہیں گے اور عیسائیوں کو انہیں اور ان کی ماں کو خدا بنانے کے سبب خوب سزا بھی دیں گے۔ اور پھر ان کی اصلاح بھی کریں گے اور ماننے والوں کو مسلمان بنائیں گے۔ تو پھر قیامت کے دن ان کا جواب یہ کیوں ہونا چاہیئے کہ مجھے تو کچھ خبر نہیں کہ میرے بعد کیا ہوا اور کیا نہ ہوا بلکہ انہیں تو یہ جواب دینا چاہیئے کہ اے باری تعالےٰ میں نے تو ان کے ایسے عقیدے کے سبب ان کو خوب سزائیں دی ہیں اور ان کی صلیب کو توڑا ہے اور چالیس سال تک ان کی خوب خبر لی ہے سو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اگر مسیح دوبارہ دنیا میں آویگا تو کیا اس کا یہ جواب جو قرآن شریف میں درج ہے سچا ہوگا؟ اور اگر ان ملانوں کی بات درست مان لی جاوے تو روز قیامت حضرت عیسےٰ کو ایسا جواب دینے سے کیا انعام ملیگا۔ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ ایسی باتیں بنا کر وہ ایک خدا کے نبی کو نعوذ باللہ جھوٹھ بولنے والا قرار دے رہے ہیں اور پھر جھوٹھ بھی قیامت کے دن اور پھر بھی خدا کے دربار میں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

خشیت الٰہی کس طرح پیدا ہوتی ہے ذکر تھا کہ باوجود اس قدر وبار اور تکالیف کے لوگوں میں شوخی بڑھی ہوئی ہے اور کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ پہ پورا ایمان ہو تو انسان کے دل میں خوف اور خشیت بھی ہوتی ہے۔ جیسے ایمان کم ہوتا جاتا ہے ویسے ہی خشیت بھی کم ہوتی جاتی ہے۔

دنیا میں عذاب الٰہی کا باعث شوخی ہے فرمایا۔ میرا مذہب سچائی کے ساتھ اس بات پر قائم ہے کہ جس قدر لوگ نوحؑ اور لوطؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر پیغمبروں کے زمانہ میں ہلاک ہوئے اگر وہ انبیاء کے ساتھ شوخی سے پیش نہ آتے اور ان کی تکذیب نہ کرتے تو معمولی طور پر زندگی بسر کرتے دنیا میں جو گناہ فسق و فجور کے کرتا ہے ان کے واسطے جزا کا وقت آخرت میں رکھا گیا ہے اس دنیا میں عذاب جب آتا ہے وہ انبیاء کی تکذیب کی وجہ سے زیادہ تر آتا ہے اگر فرعون حضرت موسیٰ کے ساتھ بدسلوکی نہ کرتا تو چند دن اور دنیا میں سلطنت کر لیتا۔ معمولی گناہوں کے واسطے محاسبہ اور مواخذہ کا دن قیامت ہے لیکن وہ گناہ جس پر خدا تعالیٰ بڑی غیرت دکھلاتا ہے وہ اس کے فرستادوں کی تکذیب اور ان کے ساتھ شوخی سے پیش آنا ہے جب کہ شوخی حد سے بڑھ جاتی ہے اور خدا کے پاک نبیوں کو دکھ دیا جاتا ہے اور اس کے برخلاف ظلم اور شرارت اور بدمعاشی سے کام لیا جاتا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو اسی دنیا میں عذاب کا مزہ چکھاتا ہے اگر یہ لوگ انکسار اختیار کرتے تو ہلاک نہ ہوتے۔ حضرت عیسےٰ نے اپنے مخالفوں کو کہا تھا کہ تم کنجروں سے بدتر ہو۔ کیونکہ وہ گناہ کرتے ہیں پر اپنے آپ کو گناہگار سمجھ کر انکسار اختیار کرتے ہیں اور تم گناہ کرتے ہو اور اس پر خوش ہوتے ہو اور کار ثواب جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ۔ یعنے اگر تم شکریہ ادا کرو اور ایمان لاؤ تو خدا نے تمہیں عذاب کر کے کیا لینا ہے۔ یہ تمہارے بد اعمال ہی تم کو عذاب میں گراتے ہیں۔ یہ اعتراض ناجائز ہے کہ امریکہ میں آپ کی تبلیغ نہیں پہونچی۔ پھر وہاں عذاب کیوں آیا۔

امریکہ میں تبلیغ ہماری تبلیغ بہت ہو چکی ہے ابتدا ریں میں نے ایک اشتہار سولہ ہزار ۱۶۰۰۰ چھپوا کر یورپ امریکہ میں روانہ کیا تھا اور اسی اشتہار کو پڑھ کر امریکہ سے محمد ویب نے خط وکتابت شروع کی تھی جبکہ وہ مسلمان بھی نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے اشتہارات امریکہ میں کثرت سے تقسیم ہوئے اور امریکہ کی بہت سی اخباروں میں ہماری تصویر اور ہمارے حالات چھپے جس کو لاکھوں آدمیوں نے پڑھا اور ان کے درمیان اس سلسلہ کی تبلیغ ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ قدیم سے سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ جب عذاب الٰہی آتا ہے تو بدوں کے ساتھ جو نیک ملے جلے ہوتے ہیں ان میں سے بھی بعض کو لپیٹتا ہے۔ پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوتا ہے دیکھو حضرت موسیٰ کے وقت میں پلوٹھے ہلاک ہوئے تھے تو پلوٹھوں کا اس میں کیا قصور تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں قحط پڑا تو ظاہر ہے کہ اس کا اثر سب پر ہوا تھا نہ یہ کہ صرف بعض پر ہوا ہو۔ یہ لوگ سنت اللہ سے بے خبر ہیں جو اس قسم کے اعتراض کرتے ہیں۔

رد بلا فرمایا۔ تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ

صدقہ خیرات کے ساتھ بلاٹل جاتی ہے۔ اور بلا کے آنے کے متعلق اگر خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیش گوئی ہے۔ پس صدقہ و خیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیش گوئی بھی ٹل سکتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات کے قائل ہیں کہ صدقات سے بلا ٹل جاتی ہے۔ ہندو بھی مصیبت کیوقت صدقہ خیرات دیتے ہیں اگر بلا ایسی شئے ہے کہ ٹل نہیں سکتی تو پھر صدقہ خیرات سب عبث ہو جاتے ہیں

آتھم اور لیکھرام

آتھم اور لیکھرام میں بھی فرق تھا۔ کہ پیش گوئی کو سن کر آتھم خوف کھا گیا اسی وقت بھری مجلس میں کانوں کو ہاتھ لگا کر کہنے لگا کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی گالی نہیں دی اور تمام شوخیاں چھوڑ دیں۔ اس واسطے اس کو چند روز اور مہلت مل گئی۔ لیکن برخلاف اس کے لیکھرام نے شوخی اختیار کی اور روز بروز شوخی میں بڑھتا گیا۔ پس اس کو میعاد کے دنوں کی بھی پوری مہلت نہ دی گئی۔ اگر وہ بھی آتھم کی طرح خاموش ہو جاتا اور خدا سے ڈرتا تو اس کے ایام میں بھی تاخیر دی جاتی ایسا ہی احمد بیگ نے چونکہ کوئی نمونہ نہ دیکھا ہوا تھا اس نے خوف نہ کھایا اور جلد ہلاک ہوا۔ اور پچھلے خوف زدہ ہو گئے اور مہلت حاصل کی۔

اختلاف

یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی نبی کو سب نے مان لیا ہو اختلاف تو ضرور رہتا ہی ہے۔ کچھ نہ کچھ مخالفت ضروری باقی رہتی ہے۔ ہر نبی کیوقت میں ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

فہم قرآن

فرمایا:۔ بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کو نہیں سمجھ سکتے اس واسطے اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے کہ یہ بہت مشکل ہے یہ ان کی غلطی ہے۔ قرآن شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اصل ڈالتے ہیں۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل ان پڑھ تھے سمجھا دیا تھا۔ تو پھر اب کیوں کر اس کو نہیں سمجھ سکتے۔

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے ایک مدرس ریاضی کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہوں۔

لیکھرام کی سچی یادگار

فروری کے آریہ مسافر میں پنڈت لیکھرام کے قتل پر بہت کچھ خوشی اور رنج کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ ایک فطری معاملہ ہے کہ کسی کا کوئی پشت پناہ اس کو داغ جدائی دے جائے تو خواہ مخواہ رنج ہوتا ہی ہے اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریوں نے اپنی پناہ گندی گالیوں اور بیہودہ کلام کو بنایا ہے اور لیکھرام اس بات میں بہت مشاق تھا اور اس کی کوئی کتاب ایسی نہ ہوگی جس میں کہ گالیوں اور بدزبانی سے کام نہ لیا گیا ہو۔ پس اس طرح لیکھرام گویا کہ صحیح معنوں میں آریوں کی پشت پناہ تھا اور اس کے قتل پر ضرور آریوں کو رنج کرنا چاہیئے تھا اور اسی لئے میں نے اس نظم پر کوئی توجہ نہیں کی جو کہ مذکورہ بالا پرچہ میں لیکھرام کی یادگار میں شائع کی گئی تھی۔ لیکن بعض دوستوں کے اصرار سے کہ اس نظم کے لکھنے والے نے خلاف واقعہ بیان کیا ہے اور اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ میں نے تین رباعیاں اسکے جواب میں لکھدی ہیں اور وہ ذیل میں درج ہیں مگر ان کے درج کرنے کے پہلے میں اتنا لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آریہ شاعر کی دروغگوئی پر احباب کو تعجب نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس نے لیکھرام کی یادگار لکھی ہے اور اگر وہ اس میں سچ سے کام لیتا تو یادگار کیوں کر ہو سکتی تھی۔ لیکھرام کا کام تو گالیاں دینا اور جھوٹ بولنا تھا پس اسی کے مطابق یادگار قائم کی گئی اور اس طرح نظم کے لکھنے والے نے صحیح اور سچے معنوں میں لیکھرام کی یادگار قائم کی [illegible] اور خلاف واقعہ بیان [illegible] کام سے آریہ لیکھرام کی تحریروں کا نقشہ کھینچ دیا اور یادگار قائم کرنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ وہ رباعیات جو میں نے اس کے رد میں لکھی ہیں یہ ہیں۔ سہ

چھٹے مارچ کو لیکھو نے اٹھایا لشکر
دنیا سے کیا کوچ سوئے نار و سقر
تھی موت کے وقت اس کی یہ طرفہ حالت
لب پر تھی اگر آہ! تو تن میں خنجر

یہ آریہ کہتے ہیں کہ لیکھو ہے شہید
ایسی تو نہ تھی ہم کو بھی ان سے امید
تھی موت وہ ذلت کی شہادت کیسی
کیا جن پہ پڑے قہر خدا ہیں وہ شہید

لیکھو سے کہا تھا جو۔ ہوا وہ پورا
کیا تم نے وہ دیکھی نہیں مرزا کی دعا
اب بھی کرو انکار تو حیرت کیا ہے
مشہور ہے بے شرم کی ہے دور بلا

راقم میرزا محمود احمد

نظم

بحمد اللہ بحمد اللہ نسیم نو بہار آمد بہ بلبل صد مبارکباد وقت لالہ زار آمد

شب تاریک شد روشن ز نور آن تابان بسوئے عالم اسلام آن شاہسوار آمد

چو آن سلطان رومی سوئے میدان لشکر آور شد شہ زنگی سوئے ملک عدم اندر فرار آمد

ز نور او ہمہ عالم شدہ چون جنت الماوی چو آن شاہ جہان در بوستان شالامار آمد

شہ شہر بقا باللہ مسیح خدا دانی زہے آن یوسف کنعان باعزّ و وقار آمد

کہ یعنے سرور عالی نسب محبوب یزدانی بدنیا مہدی دوران ز بعد انتظار آمد

فلک شادان ملک خندان زمین نازان و خرم بہ ہر سو نعرہ شادی زدہ [illegible] کوہسار آمد

ز بحر علم و حلم و عزت و جود و جوانمردی ضیائی محفل اسلام در شاہسوار آمد

بعالی ہمتی او ز گرداب پریشانی بزودی کشتی اسلامیان سوئے کنار آمد

بیک تیر نگاہش دشمن دین رسول اللہ چو مرغ نیم جان افتان و خیزان در فرار آمد

الا اے منکر نادان بترس از قہر ربانی چو نزد [illegible] خدائے کردگار آمد

انا المسکین ام تسری [illegible] اے طالب دنیا جہان پر نور در پیشان تو گرد و غبار آمد

ببین در کارزار مہدی آخر زمان کیم چسان آن ابتر [illegible] در کارزار آمد

کجا لیکھو کجا آتھم برایشان تیرہ شد عالم جہنم مسکن ایشان ز قہر کردگار آمد

[illegible] حال ز خاک کم بہا کم قدر مشک تتار آمد

ہمین است آن غلام احمد [illegible] [illegible] کارزار آمد

کسوف مہر و مہ بر آسمان [illegible] [illegible] استوار آمد

درین گرداب ظلمتہا و سیلاب ضلالتہا [illegible] آشکار آمد

پئے تصدیق تو ای [illegible] راہ خدا دانی بقول مصطفیٰ اہل عمل اندر روزگار آمد

ز جور چرخ ناہنجار این مہجور [illegible] بزیر سایۂ تو دل غمین در دل فگار آمد

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر پرگنہ چھارٹ

سابق محرر دفتر اخبار بدر قادیان دار الامان۔

درخواست نماز جنازہ۔ محمد عبد اللہ صاحب

مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو فوت ہوگئے ہیں لہذا احباب ان کے واسطے نماز جنازہ پڑھیں۔ راقم ابو یوسف محمد مبارک علی

روشن نشان

ڈوئی کے مرجانے کی خبر ڈاک ٹائیٹل کے کالمون میں لکھی جاچکی ہے اس جگہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کے ان اشتہارات کے چند فقرات نقل کرتے ہین جو کہ چھاپ کر کثرت سے مشتہر کئے گئے تھے ۔

"ہم ڈوئی کو مخاطب کرتے ہین جو یسوع مسیح کو خدا بناتا اور اس کا رسول اپنے تئین قرار دیتا ہے ...... اور اپنے اخبار مین لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائینگے اور دنیا مین کوئی زندہ نہ رہے گا ۔ بجز ان لوگون کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لین اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دین ۔ ہم ڈوئی کو ایک پیغام دیتے ہین کہ اس کو تمام مسلمانون کے مارنے کی کیا ضرورت ہے ۔ وہ غریب مریم کے عاجز بیٹے کو خدا کیون کر مان لین بالخصوص اسی زمانہ مین جب کہ ڈوئی کے خدا کی قبر بھی اس ملک مین موجود ہے اور ان میں وہ مسیح موعود بھی موجود ہے جو چھٹے ہزار کے اخیر اور ساتوین ہزار کے سر پر ظاہر ہوا ۔ جس کے ساتھ بہت سے نشان ظہور مین آئے .... سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت مین بادب عرض کرتے ہین کہ اس مقدمہ مین کروڑون مسلمانون کے مارنے کی کیا حاجت ہے ، ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا ڈوئی کا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا ۔ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانون کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناوین بلکہ ان مین سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کرین کہ ہم دونون مین جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے .... مین نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہین کی بلکہ ڈوئی نے کی اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا اور یاد رہے کہ مین اس ملک مین معمولی انسان نہین ہون ۔ مین وہی مسیح موعود ہون جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے اگر ڈوئی نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنے لاف گزاف کے مطابق دعا کردی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھون سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا آگ سے .... آخر"

اس پیشگوئی کے مطابق ڈوئی ذلیل اور مفلس ہو کر نہایت تباہی کی حالت مین مرگیا ہے اس کی ذلت اور تباہی کی خبرین قبل ازین مفصل اخبار مین درج ہو چکی ہین ۔

ڈوئی کے مرنے کی خبر سنکر بہت سے مقامات سے مبارکباد کے خطوط حضور مسیح موعود کی خدمت مین آئے ہین جن مین سے بعض کا اقتباس اس جگہ درج کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔

شیخ نور احمد صاحب وکیل نے ایبٹ آباد سے کیا خوب لکھا ہے کہ پہلے نشان تو ہند کے واسطے سمجھے جاتے تھے اب نشانات کے دائرہ نے امریکہ کو بھی اپنے اندر لے لیا ہے ۔

حکیم مقصود علی خان صاحب مشنری آف اسلام دہلی سے تحریر فرماتے ہین ۔

از دہلی دفتر مجلہ طبیہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مین حضور کو حضور کے بڑے دشمن مسٹر ڈوئی کے ہلاک ہونے کی مبارکباد دیتا ہون ۔

حقیقت مین سچائی کے دشمن اسی طرح پامال کئے جاتے ہین ۔ شروع شروع مین خدا ان کو ڈھیل دیتا ہے ۔ جب حقانیت کے دشمن یہ خیال کر بیٹھتے ہین کہ گویا خدا نے ان کو چھوڑ دیا ۔ لیکن خدا ان کو یکدم پکڑ لیتا ہے اور کذب کے فرزند دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جاتے ہین خداوند عالم اشاعت اسلام مین آپ کی مدد کرے اور آپ کی تمام دشمنون کو جو اس عظیم الشان مقصد مین آپ کے مخالف ہون ان کو آپ کی آنکھون کے سامنے تباہ کرے ۔ آمین

بابو محمد حسین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین چند سطور آپ کی اخبار مین اندراج کیواسطے ارسال کرتا ہون ۔ امید ہے کہ آپ ضرور درج اخبار کر کے مشکور فرمائینگے ۔

"کل مین نے اخبار ٹریبون مین پڑھا ہے کہ کوہ شملہ پر سرخ رنگ کی برف پڑی ہے اور لوگ اسے خونی برف کہتے ہین جونہی کہ مینے یہ خبر پڑھی میرے دل مین خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" کن کن رنگون مین ظاہر ہو رہی ہے ۔ افسوس ہے ان لوگون پر جو حضرت جی کو نعوذ باللہ جھوٹا اور مفتری قرار دیتے ہین ۔ ماہ فروری اور مارچ مین قریباً تمام پنجاب مین اولے (گڑے) پڑے ہین ۔ جس کے سبب اب تک سردی ہو رہی ہے ۔ مین نہین خیال کرسکتا کہ مخالف لوگ ثلج والے الہام کے عین حرف بحرف پورا ہونے پر بھی کیا شک کرتے ہین ۔ یہ لوگ ہمیشہ کہتے ہین کہ حضرت جی کا کوئی الہام صاف لفظون مین پورا نہین ہوتا ۔ کیا یہ بھی پورا نہین ہوا ۔ لعنت ہے اس پر جو نہ مانے اس سال نشانات بارش کی طرح برس رہے ہین اور ان کو پورا ہوتا دیکھ کر وجد آتا ہے اور دل مین خیال آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کتنے احسان ہین کہ اس نے ہم کو توفیق دی کہ ہمنے اس شخص یعنے حضرت مسیح موعود کو شناخت کیا اور اب اللہ تعالیٰ ہم کو یہ بھی توفیق دے کہ ہم اس کی تعلیم پر پورے طور سے کاربند ہون ۔ آمین ۔

۲۸ ۔ فروری کی رات کو میرے دل مین گزرا کہ پچھلے سال تو اس رات بھونچال آیا تھا ۔ آج رات دیکھین کیا حال ہوتا ہے ۔ خدا کی قدرت وہ رات خالی نہین گئی ۔ اسی رات حضرت جی کو الہام ہوا کہ سخت بھونچال آیا اور بارش بھی ہوگی سو دو ۲ ۔ مارچ کو پورا ہو گیا ۔ کیا عبد الحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ اس الہام مین بھی شک کرین گے ۔ خدا کی قدرت اس سال دشمنون کو سخت ذلت ہو رہی ہے ۔

اے لوگو! کچھ شرم و حیا کرنی چاہیئے ۔ آخر خدا کو جان دینی ہے اب بھی باز آجاؤ اور حضرت مسیح موعود کی بیعت مین داخل ہو جاؤ ۔ تاکہ وہ رحیم و کریم خدا اپنا عذاب تم پر سے اٹھا لے اور رحم کرے ورنہ یاد رکھو کہ دونون جہانون مین سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا ۔

"ڈاکٹر ڈوئی کے مرنے سے جو حضرت جی کی پیشگوئی پوری ہوئی اس سے دل کو نہایت خوشی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہم کو ڈوئی کے مرنے کی پیشگوئی اپنی آنکھون سے دکھائی ۔

خاکسار محمد حسین احمدی کلرک دفتر سرکاری وکیل پنجاب

لاہور

بدر منوّر

درس قرآن شریف

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ومن الخیر الکثیر الذی وعد اللہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنصرۃ فی قولہ جل ذکرہ - یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین وبان وعد اللہ الحفظ - کما قال واللہ یعصمک من الناس - وما وعدہ من العزۃ فی قولہ لہ و للمومنین - کما قال وللہ العزۃ ولرسولہ و للمومنین - ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ صلی اللہ علیہ وسلم بان وجدہ یتیماً فاوی وسائلاً فہدی وعائلاً فاغنی -

وقالوا نعطیک من الاموال ما تصیر بہا اغنی الناس ونزوجک اکرم نساءنا ونجعلک رئیسا علینا - فانظر ہل کان فی مقدرتہم ان یصیر جمیع العرب تحت یدہ والعجم تحت غلمانہ کلا - واللہ -

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ بان نعم قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم بذکرہ وحبہ وہذہ نعمۃ لا یعلم قدرہا وعظمتہا الا من وفقہ اللہ بہا - نعمۃ لا تشبہا نعمۃ من نعم الدنیا والاخرۃ -

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ - الہدی والنصرۃ الخاصۃ وجعل قرۃ عینہ فی الصلوۃ وانشرح بہ صدرہ -

ومن الخیر الکثیر برزقہ اللہ الوسیلۃ والمقام المحمود - وجعلہ اول من یفتح باب الجنۃ وجعل لواء الحمد بیدہ اعطاہ اللہ الحوض والنہر

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان جعل المومنین من امتہ اولادہ

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اجر من عمل امتہ - لانہ من عمل ونال بامرہ واتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم لان الدال علی الخیر کفاعلہ فکل من آمن وصلی وزکی وصام وحج

* اور خیر کثیر میں سے وہ وعدہ ہے - جو اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرت کا وعدہ عطا کیا تھا - جیساکہ خدا تعالےٰ کے قول پاک میں ہے - اے نبی تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے - اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس رسول کو حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قرآن شریف میں ہے اور اللہ تعالےٰ تجھے لوگوں کے شر سے بچائیگا - اور خیر کثیر میں وہ عزت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی امت کے مومنوں کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے اور خیر کثیر میں وہ عطا آلہی ہے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی کہ خدا نے آنحضرت کو یتیم پایا اور آپ کی پرورش کی اور آپ کو سائل پایا تو آپ کو ہدایت دی اور آپکو فقیر پایا اور غنی کر دیا -

کفار نے آپ کو کہا تھا کہ آ ہم تجھے مال دیں گے اور تو سب لوگوں سے غنی ہو جائیگا - اور تجھے سب سے زیادہ شریف عورت نکاح میں دینگے اور تجھے اپنا رئیس بنائینگے آپ نے کفار کی بات کا انکار کیا تو خدا نے کیا کچھ دیا - کیا کفار عرب کے اختیار وقدرت میں تھا کہ تمام عرب آپ کے ماتحت کر دیتے اور عجم آپ کے خدام کے زیر حکومت ہو جاتا - ہرگز نہیں - قسم بخدا ہرگز نہیں -

پھر خیر کثیر میں وہ عطاء آلہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پُر کر دیا - یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے - کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا - سوائے اس کے جس کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے - یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرۃ میں نہیں ہے -

پھر اور خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص نصرت و ہدایت عطا فرمائی اور نماز میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی - اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا -

پھر خیر کثیر میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا - اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی -

اور خیر کثیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کو آپ کی اولاد بنایا اور پھر خیر کثیر میں آپ پر وہ عطاء آلہی ہے - کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے - کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کی اتباع سے حاصل کیا ہے اور نیکی کی راہ دکھانیوالا بھی نیکی کرنے والے کا [illegible] ہے - پس ہر ایک کے عمل خیر میں آنحضرت کیواسطے اجر ہے - ہر ایک جو ایمان [illegible] نے نماز [illegible] نے روزہ رکھا اور جس نے فرائض حج کو ادا کیا

وتاب وصبر وتوکل وعلم وعلّم وقرأ واقاب وصدق وجاهد واتقى واصلح واحسن وارضى ربه وجاهد ورابط ومات شهيداً في سبيله واتبع في هذه الامرٰ واجتنب من الكفر والشرك والزنا وقتل النفس وعقوق الوالدين وقول الزور واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات والكذب والعجز والكسل والجبن والبخل وامثالها بنهيه صلى الله عليه وسلم۔

فلابد ان نبى رسولنا وحبيبنا ونبينا ما نال احدٌ من امته صلى الله عليه وسلم فانظر الى علو درجاته عند الله كل آن۔

فالله يعطيه بقدر اجور امته كلهم من غير ان ينقص من اجورهم فانه السبب فى هدايتهم ونجاتهم

فيايها الذين امنوا ان كنتم تحبون الله فاتبعوه يحببكم الله وجاهدوا فى اتباعه وكلا تتداعبه و امتثلوا الاوامر واجتنبوا النواهى واكثروا من اعمال الصالحة ليكون له صلى الله عليه وسلم مثل اجركم وتدنوا فيمن يشفع فيه الرسول صلى الله عليه وسلم لكونه ينال مثل اجوركم ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله صلى الله بان وعد لاصلاح امته الخلفاء والنواب له صلى الله وان يمكن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا۔ كما قال وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحت ليستخلفنّهم فى الارض وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امناً

ولايزال من امته قوم ظاهرين على الحق لايضرهم من خذلهم ثم انظر فى يومنا هذا فتن الدجال۔ من كثرة الخمر هى جماع الاثم۔ وتبرج النساء وابداءهن الزينة والنساء حبائل الشيطان۔ واعانة المسيحيين لقطاع الطريق واللصوص وكل من يؤخذ فى القضايا الضابطيه والحقوق ان مال اليهم وتوجه الحكام اليهم۔ واعطاهم الاموال لطامع كسل ومفلس لايليق للملازمة وانباتهم بمدارس ودار العلوم الدنيوية فقط والمارستانات ثم دعوة المرضا الى التثليث والكفارة۔ وارسال الفتاة فى بيوت الشرفاء۔ وبيانهن مفاسد الحجاب ومصائب كثرة الازواج۔ ثم ارسال الدعاة فى الحضر والسفر والقرى والبوادى والاسواق۔ وبناءهم ابنية رفيعة للخطباء والوعاظ۔ ونشرهم الوف الوف الصحف والرسائل فى بيان معائب من اوتى جوامع الكلم صلى الله عليه وسلم واعطاءهم أئمة مساجد القرى والريف لتعليم اناجيلهم۔

اور جس نے توبہ کی اور صبر اور توکل سے کام لیا اور جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور جس نے کلام پاک کو پڑھا۔ اور جو خدا کی طرف جھکا اور تصدیق کی اور جس نے مجاہدہ کیا یا جہاد کیا اور جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی اور جس کسی نے نیکی کی اور اپنے رب کو راضی کیا اور رب کے راہ میں کوشش کی اور جہاد کیا۔ اور رباط فی سبیل اللہ کیا۔ اور ان باتوں میں ان کی پیروی کی اور کفر اور شرک سے بچا اور زنا اور قتل نفس سے پرہیز کیا اور والدین کی نافرمانی کی اور جھوٹ کے بولنے اور یتیم کا مال کھانے سے اجتناب کیا اور بے خبر نیک عورتوں پر عیب لگایا اور جھوٹ اور عجز اور سستی اور بزدلی اور بخل اور اس قسم کے رذائل سے بچا رہا جن سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے تو ان سب کے اعمال خیر میں آنحضرت صلعم کیواسطے اجر ہے اور عمل کرنیوالوں کے اجر میں کچھ فرق نہیں۔

پس یہ ضروری بات ہے کہ ہمارے رسول اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آن اس قدر درجہ بڑھتا ہے کہ آپ کی امت میں سے کوئی آپ کے درجہ تک نہیں پہونچ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجر میں کچھ کمی نہیں واقع ہوتی اور یہ اس واسطے ہے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرت صلعم ہی ہیں

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو۔ تو اس نبی کی پیروی کرو۔ خدا تم سے پیار کریگا اور اس کی اتباع میں اور اس کی پیروی میں کوشش کرو۔ اس کے حکموں پر عمل کرو اور جن باتوں سے وہ منع کرے ان سے اجتناب کرو۔ اور اعمال صالح کثرت سے بجا لاؤ تاکہ تمہارے اجر کے برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کریں بہ سبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے اور خیر کثیر میں سے یہ عطا کی گئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ آپ کے خلفاء اور نائب آتے رہیں گے جو انہیں ان کے دین میں قوت عطا کرے۔ وہ دین جو خدا نے ان کے واسطے پسند کیا ہے اور خوف کے بعد ان کے واسطے پھر امن پیدا کر دے۔ جیساکہ اللہ تعالے نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے مومنوں کو جو عمل صالح کریں یہ وعدہ دیا ہے کہ انہیں زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا اور ان کیواسطے وہ دین قوی کرے گا جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیگا۔

اور اس کی امت میں ہمیشہ ایسے آدمی ہوتے رہیں گے جو حق کو ظاہر کرتے رہیں گے ان کا مخالف انہیں کچھ ضرر نہ دے سکے گا۔ پھر دیکھو کہ اس زمانہ میں دجّال کا فتنہ کتنا بڑھا ہوا ہے کس کثرت سے شراب پی جاتی ہے وہ شراب جو بدیوں کی جامع ہے اور دیکھو کس طرح عورتیں زینت کرتی ہیں اور پھر اپنی زینت کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتی ہیں۔ حالانکہ عورتیں شیطانوں کی رسیاں ہیں پھر دیکھو کہ مسیحی لوگ کس طرح ڈاکوؤں اور چوروں کی اور ایسے لوگوں کی جو مقدمات میں پھنس جاتے ہیں اس واسطے مدد کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو جاویں اور حکام کی توجہ بھی ان کی طرف ہوتی ہے اور دیکھو کس طرح وہ طمع کرنے والے سست اور مفلس کو جو کہیں نوکر رکھا جانے کے قابل نہ ہو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور مدرسے بناتے ہیں اور دار العلوم دنیوی قائم کرتے ہیں اور شفاخانے بناتے ہیں اور ان میں اس بہانے سے بیماروں کو تثلیث اور کفارے کی تعلیم دیتے ہیں اور نوجوان مسوں کو شریفوں کے گھروں میں بھیجتے ہیں جہاں کہ پردہ کے خلاف باتیں کہتی ہیں اور کثرت ازدواج پر عیب لگاتی ہوئی اس کے معائب بیان کرتی ہیں پھر دیکھو کہ عیسائی لوگ کس طرح اپنے واعظ سفر میں اور حضر میں اور گاؤں اور جنگلوں میں بازاروں میں ہر جگہ بھیجتے ہیں اور اپنے لکچراروں اور مناّدوں کے واسطے بڑے بڑے بلند مکان بناتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ وہ ہزاروں ہزار کتابیں اور رسالے شائع کرتے ہیں۔ جن میں وہ خدا کے اس برگزیدہ نبی پر معائب گھڑتے ہیں۔ جسے کامل کلام عطا کیا گیا صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر دیکھو کہ گاؤں کی مساجد کے اماموں کو یہ لوگ تنخواہیں دیتے ہیں تاکہ وہ انجیلوں کی تعلیم دیں۔

بسم اللہ

درس قرآن شریف

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ومن الخير الكثير الذى وعد الله له صلى الله عليه وسلم بالنصرة فى قوله جل ذكره - يا ايها النبى حسبك الله ومن اتبعك من المومنين وبان وعد الله الحفظ - كما قال والله يعصمك من الناس - وما وعده من العزّة فى قوله له وللمومنين - كما قال ولله العزة ولرسوله وللمومنين - ومن الخير الكثير الذى اعطاه صلى الله عليه وسلم بان وجده يتيماً فاوى وسائلاً فهدى وعائلاً فاغنى -

وقالوا نعطيك من الاموال ما تصير بها اغنى النّاس ونزوجك اكرم نسائنا ونجعلك رئيسا علينا - فانظر هل كان فى مقدرتهم ان يصير جميع العرب تحت يده والعجم تحت غلمانه كلاّ - والله -

ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله سبحانه بان نعم قلبه الشريف صلى الله عليه وعلى آله وبارك وسلم بذكره وحبه وهذه نعمة لا يعلم قدرها وعظمتها الا من وفقه الله بها - نعمة لا تشبها نعمة من نعم الدنيا والاخرة -

ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله سبحانه وتعالى - الهدى والنصرة الخاصة وجعل قرة عينه فى الصلوة وانشرح به صدره -

ومن الخير الكثير يرزقه الله الوسيلة والمقام المحمود - وجعله اول من يفتح باب الجنة وجعل لواء الحمد بيده اعطاه الله الحوض والنهر

ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله صلى الله عليه وسلم بان جعل المومنين من امته اولاده

ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله تعالى صلى الله عليه وسلم اجر من عمل امته - لانه من عمل ونال بامره واتباعه صلى الله عليه وسلم لان الدال على الخير كفاعله فكل من آمن وصلى وزكى وصام وحج

اور خیر کثیر میں سے وہ وعدہ ہے - جو اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرتؐ کا وعدہ عطا کیا تھا - جیساکہ خدا تعالےٰ کے قول پاک میں ہے - اے نبی تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے - اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قرآن شریف میں ہے اور اللہ تعالےٰ تجھے لوگوں کے شر سے بچائیگا - اور خیر کثیر میں وہ عزت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی امت کے مومنوں کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے اور خیر کثیر میں وہ عطا آلہی ہے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہ ہوئی کہ خدا نے آنحضرت کو یتیم پایا اور آپ کی پرورش کی اور آپ کو سائل پایا تو آپ کو ہدایت دی اور آپکو فقیر پایا اور غنی کر دیا -

کفار نے آپ کو کہا تھا کہ آ ہم تجھے مال دینگے اور تو سب لوگوں سے غنی ہو جائیگا - اور تجھے سب سے زیادہ شریف عورت نکاح میں دینگے اور تجھے اپنا رئیس بنائینگے - آپ نے کفار کی بات کا انکار کیا تو خدا نے کیا کچھ دیا - کیا کفار عرب کے اختیار وقدرت میں تھا کہ تمام عرب آپ کے ماتحت کر دیتے اور عجم آپ کے خدام کے زیر حکومت ہو جاتا - ہرگز نہیں - قسم بخدا ہرگز نہیں -

پھر خیر کثیر میں وہ عطاء آلہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پُر کر دیا - یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے - کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا - سوائے اس کے جس کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے - یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرۃ میں نہیں ہے -

پھر اور خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص نصرت و ہدایت عطا فرمائی اور نماز میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی - اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا -

پھر خیر کثیر میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا - اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی -

اور خیر کثیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کو آپ کی اولاد بنایا اور پھر خیر کثیر میں آپ پر وہ عطاء آلہی ہے - کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے - کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کی اتباع سے حاصل کیا ہے اور نیکی کی راہ دکھانیوالا بھی نیکی کرنے والے کی [illegible] ہے - پس ہر ایک کے عمل خیر میں آنحضرت کیواسطے اجر ہے - ہر ایک جو ایمان [illegible] نے نماز [illegible] نے روزہ رکھا اور جس نے فرائض حج کو ادا کیا

وتاب وصبر وتوكل وعلم وعلّم وقرأ واناب وصدق وجاهد واتقى واصلح واحسن وارضى ربه وجاهد ورابط ومات شهيداً فى سبيله واتبع فى هذه الايام واجتنب من الكفر والشرك والزنا وقتل النفس وعقوق الوالدين وقول الزور واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات والكذب والعجز والكسل والجبن والبخل وامثالها بنهيه صلى الله عليه وسلم۔

فلابد ان قيل رسولنا وحبيبنا ونبينا ما نال احدٌ من امته صلى الله عليه وسلم فانظر الى علو درجاته عند الله كل آن۔

فالله يعطيه بقدر اجور امته كلهم من غير ان ينقص من اجورهم فانه السبب فى هدايتهم ونجاتهم

فيايها الذين امنوا ان كنتم تحبون الله فاتبعوه يحببكم الله وجاهدوا فى اتباعه وكلا تئتمروا به وامتثلوا الامر واجتنبوا النواهى واكثروا من اعمال الصالحة ليكون له صلى الله عليه وسلم مثل اجركم وتقربوا فيمن يشفع فيه الرسول صلى الله عليه وسلم لكونه ينال مثل اجوركم ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله صلى الله بان وعد لاصلاح امته الخلفاء والنواب له صلى الله وان يمكن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا۔ كما قال وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحت ليستخلفنهم فى الارض وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امناً

ولايزال من امته قوم ظاهرين على الحق لايضرهم من خذلهم ثم انظر فى يومنا هذا فتن الدجال۔ من كثرة الخمر هى جامع الاثم۔ وتبرج النساء وابداءهن الزينة والنساء حبائل الشياطن۔ واعانة المسيحين لقطاع الطريق واللصوص وكل من يؤخذ فى القضايا الضابطيه والحقوق ان مال اليهم وتوجه الحكام اليهم۔ واعطاهم الاموال لطامع كسل ومفلس لايليق للملازمة واتيانهم بمدارس ودار العلوم الدنيوية فقط والماريستانات ثم دعوة المرضا الى التثليث والكفارة۔ وارسال الفتاة فى بيوت الشرفاء۔ وبيانهن مفاسد الحجاب ومصائب كثرة الازواج۔ ثم ارسال الدعاة فى الحضر والسفر والقرى والبوادى والاسواق۔ وبناءهم ابنية رفيعة للخطباء والوعاظ۔ ونشرهم الوف الوف الصحف والرسائل فى بيان معائب من اوتى جوامع الكلم صلى الله عليه وسلم واعطاهم ائمة مساجد القرى والريف لتعليم اناجيلهم۔

اور جس نے توبہ کی اور صبر اور توکل سے کام لیا اور جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور جس نے کلام پاک کو پڑھا۔ اور جو خدا کی طرف جھکا اور تصدیق کی اور جس نے مجاہدہ کیا یا جہاد کیا اور جس نے تقوے اختیار کیا اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی اور جس کسی نے نیکی کی اور اپنے رب کو راضی کیا اور رب کے راہ مین کوشش کی اور جہاد کیا۔ اور رباط فی سبیل اللہ کیا۔ اور ان باتوں میں ان کی پیروی کی اور کفر اور شرک سے بچا اور زنا اور قتل نفس سے پرہیز کیا اور والدین کی نافرمانی کی اور جھوٹھ کے بولنے اور یتیم کا مال کھانے سے اجتناب کیا اور بے خبر نیک بخت مومن عورتوں پر عیب نہ لگایا اور جھوٹھ اور عجز اور سستی اور بزدلی اور بخل اور اس قسم کے رذائل سے بچتا رہا جن سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے تو ان سب کے اعمال خیر میں آنحضرت صلعم کیواسطے اجر ہے اور عمل کرنیوالوں کے اجر میں کچھ بھی فرق نہیں۔

پس یہ ضروری بات ہے کہ ہمارے رسول اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آن اس قدر درجہ بڑھتا ہے کہ آپ کی امت میں سے کوئی آپ کے درجہ تک نہیں پہونچ سکتا۔

اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجر میں کچھ بھی نقص واقع نہ ہوا اور یہ اس واسطے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرت صلعم ہی ہیں۔

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو۔ تو اس نبی کی پیروی کرو۔ خدا تم سے پیار کریگا اور اس کی اتباع مین اور اس کی پیروی مین کوشش کرو۔ اس کے حکموں پر عمل کرو اور جن باتوں سے وہ منع کرے ان سے اجتناب کرو۔ اور اعمال صالح کثرت سے بجا لاؤ تاکہ تمہارے اجر کے برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کریں بہ سبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے اور خیر کثیر مین سے یہ عطا ہوئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ آپ کے خلفاء اور نائب آتے رہیں گے جو انہیں ان کے دین مین قوت عطا کرے۔ وہ دین جو خدا نے ان کے واسطے پسند کیا ہے اور خوف کے بعد ان کے واسطے پھر امن پیدا کر دے۔ جیساکہ اللہ تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے تم مین سے مومنوں کو جو عمل صالح کریں یہ وعدہ دیا ہے کہ انہیں زمین مین اپنا خلیفہ بنائے گا اور ان کیواسطے وہ دین قوی کرے گا جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیگا۔

اور اس کی امت مین ہمیشہ ایسے آدمی ہوتے رہیں گے جو حق کو ظاہر کرتے رہیں گے ان کا مخالف انہیں کچھ ضرر نہ دے سکے گا۔ پھر دیکھو کہ اس زمانہ مین دجّال کا فتنہ کتنا بڑھا ہوا ہے کس کثرت سے شراب پی جاتی ہے وہ شراب جو بدیوں کی جامع ہے اور دیکھو کس طرح عورتیں زینت کرتی ہیں اور پھر اپنی زینت کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتی ہیں۔ حالانکہ عورتیں شیطانوں کی رسیاں ہیں پھر دیکھو کہ مسیحی لوگ کس طرح ڈاکوؤں اور چوروں کی اور ایسے لوگوں کی جو مقدمات مین پھنس جاتے ہیں اس واسطے مدد کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو جاویں اور حکام کی توجہ بھی ان کی طرف ہوتی ہے اور دیکھو کس طرح وہ طمع کرنے والے سست اور مفلس کو جو کہیں نوکر رکھا جانے کے قابل نہ ہو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور مدرسے بناتے ہیں اور دار العلوم دنیوی قائم کرتے ہیں اور شفاخانے بناتے ہیں اور ان مین اس بہانے سے بیماروں کو تثلیث اور کفارے کی تعلیم دیتے ہیں اور نوجوان مسوں کو شریفوں کے گھروں مین بھیجتے ہیں جہاں کہ پردہ کے خلاف باتیں کہتی ہیں اور کثرت ازواج پر عیب لگاتی ہوئی اس کے معائب بیان کرتی ہیں پھر دیکھو کہ عیسائی لوگ کس طرح اپنے واعظ سفر مین اور حضر مین اور گاؤں اور جنگلوں مین بازاروں مین ہر جگہ بھیجتے ہیں اور اپنے لکچراروں اور منادوں کے واسطے بڑے بڑے بلند مکان بناتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ وہ ہزاروں ہزار کتابیں اور رسالے شائع کرتے ہیں۔ جن میں وہ خدا کے اس برگزیدہ نبی پر معائب گھڑتے ہیں۔ جسے کامل کلام عطا کیا گیا صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر دیکھو کہ گاؤں کی مساجد کے اماموں کو یہ لوگ تنخواہیں دیتے ہیں تاکہ وہ انجیلوں کو پڑھا دیں۔

دہرم پال کا الٹی میٹم اول تو بیچاری آریہ سماج کی تعداد اور عمر ہی کیا ہے۔ کے آدی کے پہیر شدی۔ پیراہی سے اس مین اتنے فرقے بن رہے ہین۔ کہ شاید کسی مذہب مین اتنے جلد بنتے ہون لیکن اب نئے مہاشہ دہرمپال سے ایک نیا فرقہ بنانے کیواسطے اپنا الٹی میٹم اِندر مین دیا ہے کیون نہو۔ آخر کچھ ان کو بھی حصہ لینا ہی چاہیئے تھا۔ غالباً اب اِندر اپنی روشنی اسی نئے فرقہ کے چند مہاشون پر محدود رکھے گا۔

آریہ سماج کا فخر ماضی پر ہے مہاشہ دہرم پال یہ لکھکر آریون کی رہی سہی کمر بھی توڑتے ہین کہ آریہ سماج کا مستقبل تاریک ہے۔ موجودہ حالت ناتسلی بخش ہے۔ ہان صرف ماضی دل خوش کن ہے۔ ؎

ان الفتی من یقول ھا انا ذا

لیس الفتی من یقول کان ابی

جوان مردوہ ہے۔ جو اپنا موجودہ ہنر دکھائے۔ نہ یہ کہ میرا باپ ایسا تہا اور دادا ایسا تہا

اِندر کا تاریک طرف اندر نے ایک ہی اشیو مین ایک طرف وکیل حیوانات کا مضمون لکھا ہے۔ جس مین حیوانون کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دوسری طرف پلیگ کے واسطے چوہون کے مارنے کی تائید کی رپورٹ چھاپی ہے۔ کیا چوہے حیوان نہین۔ یا اِندر کہین سے روشن اور کہین سے تاریک ہے۔ آریہ سماج خود فیصلہ کرے

ایک قابل شکریہ آرین ایجاد لیکھرام نے اسلام کی دشمنی مین گالیون کا کمال حاصل کرکے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ان گالیون کو خنجر کی صورت مین پھر اپنے پیٹ مین داخل کرلیا اور چند گھنٹون مین **دم بند** کرکے چلتا بنا۔ اس پر آریون کی ڈہٹائی دیکھو کہ آریہ مسافر اور پرکاش اس کی تعریف مین ایک مرثیہ لکھتے ہوئے رقمطراز ہین۔

نخل ثبوت حق کو برومند کردیا ※ میرزائے قادیانی کا **دم بند** کردیا

خوب۔ آریون نے یہ نئی ایجاد نکالی ہے کہ جب کسی کے ساتھ مذہبی عداوت ہو اور اس کی کسی بات کا مدلل اور معقول جواب نہ دے سکے۔ تو اپنے گہر مین بیٹھ کر پیٹ مین کسی سے (جس کا پتہ نہین لگا کہ کون تہا) **چھری** کہا کر ہمیشہ کے واسطے اپنا **دم بند** کرجائے اور پچھلون کو یہ کہنے کا موقعہ دے جائے۔ کہ دیکھو ہمارے بیرنے **مخالف** کا دم بند کردیا۔ گو وہ دم اپنا ہی بند کر گیا ہو اور وہ **مخالف** زندہ ہی ہو۔ اور اس کے کاروبار مین روز افزون ترقی ہو رہی ہو اور وہ للکار کر کہ رہا ہو کہ ؎

جس کی دُعا سے آخر لیکھو مرا تہا کٹ کر

ماتم پڑا تہا گہر گہر وہ میرزا یہی ہے

ہم آریون کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ کہ ہمارا **دم بند کرنے** کا انہون نے اچھا طریقہ نکالا ہے۔ اور چونکہ یہ ایجاد **سودیشی** ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ سب آریہ اس سے فائدہ اٹہائین گے۔

آریہ گزٹ کا جھوٹھ یہ آریہ اخبار ایک نامہ نگار کے بیان پر جو خیر سے دور نہین۔ گورداسپور مین ہی بیٹھے ہین ہائے واویلا مچاتا ہے کہ مرزائی مدرسہ کے چند ہندو طالب علم مسلمان ہوگئے ہین۔ پچھلے زمانہ مین تو ہندون نے کبھی صد تاریخ نہین لکھی تہی پر اس زمانہ مین بھی اگر کوئی ہندو تاریخ نویسی پر کمر باندھے۔ تو غالباً اس کا یہی حال ہوگا جو آریہ گزٹ اور اس کے نامہ نگار کا ہے جب سے مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنا ہوئی آج تک اس مین داخل ہونیوالا ایک ہندو بھی مسلمان نہین ہوا۔ اور ہندؤن کی تعداد گذشتہ سالون مین تو اس مدرسہ مین بسبب تعصب تین چار سے کبھی بڑہی ہی نہ تہی ہان یہان کے ہندون نے جب اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ اس مدرسہ مین ان کے بچون کو تعلیم رواجی عمدہ طور پر دیجاتی ہے اور مذہبی تعلیم کیوقت ان کو رخصت رہتی ہے تو اب چند ہندون نے اپنے لڑکے بھیجے ہین جن کی تعداد اب بھی صرف پندرہ بیس نہ ہوگی۔ تعجب ہے کہ مشن کے مدارس مین طلباء کو انجیل کے گھنٹون مین اور نماز کیوقت مین جبراً بیٹھایا جاتا ہے اور جو ہندو شامل نہ ہو۔ اس کو سزا ملتی ہے اور اسکے بالمقابل ہمارے ... مدرسہ مین قرآن شریف اور نماز کے وقتون مین ہندو طلباء کو بالکل رخصت ہوتی ہے۔ پھر مشن مین تو ہزارون ہندو پڑہتے ہین اور اسلام کے ساتھ یہ عداوت۔ انہا ہندو تعصب کی یہ ایک بے نظیر مثال ہے۔

اشعار مدحیہ از خاکسار محمد عبد اللہ شوپین کشمیر

درزبانہائے مختلف

غلام احمد امام ملک دین است	مثیل ذات ختم المرسلین است
سمی مصطفےٰ غمخوار امت	نشان غیرت حق بر زمین است
رسول حق بصد انوار تابان	ز ایزد رحمۃ للعالمین است
زآیات و براہینش بدنیا	تزلزل تا سرا چین وچین است
واعطاہ المھیمن کل نور	کہ نازل گشتہ از چرخ برین است
تدانکسفت لہ شمس السما	مہ تابان سیہ گشتہ ازین است
وجاء الناس من فج عمیق	نشان حضرت قادر ہمین است
الم یاتیک ان وسع مکانک	بہ بین امروز با صد زیب و زین است
وامّا تسل حسب اذ رایتنا	فقلنا۔ قدرت یزدان ہمین است
وطلع الشمس من افق الکمال	کہ وقت لا اُحبُّ الآفلین است
انار الارض والدنیا جمیعاً	صبا ہم از نسیم عنبرین است
سقینا الکاس من عین الوصال	کہ از عرفان رب العالمین است
فکم من منکرٍ ظلماً وز دہرا	دل شان پر ز زنگ کفر وکین است
چہ فلکت تو شہ باغش چمن زار	چہار یحان ونسرین نسترین است
چہ بلبل گلشنس منزنالہ دیون	کہ عاشق را ہمین آئین و دین است
پیوں لوکو وچہو نور نبوت	نشانِ تازہ بہر منکرین است
بمنہاج نبوت آزاد و	ہمین قانون وراہ اولین است
یہ بے شک نائب خیر الوریٰ ہے	گمراین بلبل باغ برین است
یہی وہ احمد آخر زمان ہے	بل باجاہ چون شیر عرین است
آتے آیا ہے اوہ مرج قادیاندی	گلستان ارم این سرزمین است
اگر فردوس بر روئے زمین است	ہمین است وہمین است وہمین است
صبا جاوین میرے محبوب دی دل	بگو کین عاشق تو دلحزین است
خدارا از ترحم یک نظر کن	تمنائے دل زارش ہمین است

ہماری ضرورتیں

افسوس ہے کہ بدر کی قلمی خدمت کا مجھے آپ کے خلاف توقع بہت دنوں میں موقعہ ملا۔ آیندہ کے لئے دعا ہے کہ خدائے قادر وکریم ہم سب کو دینی کاموں میں چستی ومستعدی عطا فرمائے آمین ثم آمین !!

جماعتِ احمدیہ ایک ایسی قوم ہے جس کی قومی ضرورتیں بعض امور میں زمانہ کی دیگر اقوام وملل سے کچھ نرالی یا جداگانہ بھی ہیں اگرچہ بعض ضروریات اور قوموں کی ضرورتوں کے ساتھ مشترک یا اُن سے مشابہ بھی ہوں چونکہ یہ قوم بفضلہ اس وقت ایک اکیلی ہی قوم ہے۔ جسے دین حق اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کا سچا وارث کہہ سکتے ہیں لہذا یہ خیال کوئی رسمی بات یا کسرِ نفسی وتکلف کے لوازمات سے نہیں بلکہ ایک امر واقعی ہے کہ ہماری قومی ضرورتوں اور مصلحتوں یا اُن کے نشیب فراز کا صحیح صحیح علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہو سکتا ہے وہی ان کو بہتر جاننے والا اور وہی ان میں ہمارا کفیل وکارساز حقیقی ہے اسباب ظاہری کا واسطہ جو اکثر درمیان میں ہوتا ہے۔ وہ بھی اُسی کی حکمت کا متقضا ہے۔ پھر اس دُنیا میں ہماری ضرورتوں کا ہم سے بہتر سمجھنے والا ہمارا امام پاک ہے اس سے دوسرے درجہ پر حضرت حکیم الامتہ اور علی قدر مراتب دیگر اکابر ملت۔ تاہم میرے خیال میں اپنے اپنے حالات خیالات اتفاقات اور مشاغل ومصالح کے لحاظ سے جماعت کے دیگر اشخاص بھی وقتاً فوقتاً اُن ضرورتوں کا احساس کر سکتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ قومی ضروریات میں صرف احساس ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ سب سے اوّل ان کا اظہار۔ پھر ان پر متفقہ غور وخوض۔ اور بعد ازاں بطریقِ مناسب اُن کے متعلق عملی کوشش بھی ہونی ضروری ہے۔

اپنی سمجھ کے موافق میں بھی احمدی قوم کی چند اہم ضرورتوں کی جانب احمدی بھائیوں اور بزرگان دین کی توجہات عالیہ منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی توفیق سے جلد تر ان ضرورتوں کے پورا ہونے کا کوئی سامان مہیا ہو جائے۔

قرآن شریف کا انڈکس الف۔ ہمیں ایک بڑی بھاری ضرورت قرآن کریم کے ایک ایسے انڈکس کی ہے جو احمدی علم کلام کے مناسبِ حال ہو یعنی حضرت اقدس ؑ کے دعاوی اور ان کی تعلیمات کی تصدیق میں کتاب اللہ کو حوالے دینے میں مدد دے۔ اس کے متعلق احقر نے ایک دفعہ بدر میں چھپنے کو ایک سوال بھیجا تھا۔ جس کا جواب اب تک افسوس ہے کہ نہ اخبار میں ملا نہ پرائیویٹ طور پر۔

خالص احمدی دوکانیں ب۔ ہماری قومی ضرورتوں میں ایک نہائیت توجہ طلب بات یہ ہے کہ دارالامانِ مہدی سے شروع ہو کر ہر شہر وقصبہ میں جہاں کہ احمدی لوگ بستے ہیں ہر قسم کی ضروریات زندگی کی دوکانیں خالص احمدی سرمایہ سے جاری کی جاویں اور تمام افراد ملت اس بات کا عہد کریں کہ حتے الامکان اپنے بھائیوں سے سودا خریدیں گے اور احمدی دوکاندار بھی جہاں تک اُن سے ہو سکے اس مروت کے جواب میں مُروت ہی سے کام لیں یعنے اوّل تو اگر ہو سکے دیگر دوکانداروں کی نسبت کفائیت دیں ورنہ کم از کم عام بازاری نرخ سے گراں قیمت پر تو نہ دیں۔

بہترین ذریعہ معاش کیطرف توجہ ج۔ ملازمت سرکاری کا تو چنداں مضائقہ نہیں گو ہے وہ بھی آخر ایک قسم کی غلامی ہی جس میں اپنا وقت اپنی قابلیت اور اپنے قویٰ کو تھوڑے سے داموں کے عوض بیچدینا پڑتا ہے لیکن پرائیویٹ ملازمتوں سے تو جماعت احمدیہ کے افراد کو بالخصوص حتی الوسع محترز رہنا چاہیئے کیونکہ اس میں بعض اوقات نہائیت سوختگی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جو مومنانہ بشاشت اور زندہ دلی کے منافی ہے اگر خدانخواستہ یہ پرائیوٹ ملازمت کسی متعصب غیر احمدی کے ہاں ہوئی تو اکثر ایسے موقعے پیش آ جاتے ہیں کہ یا تو دینی غیرت اور اسلامی حمیت کو خیرباد کہہ کر ضمیر فروشی و مداہنت اختیار کی جائے یا تعلق ملازمت کو القطع کیا جائے۔

خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی شاید تجارت ہی مومن کے لئے سب سے بہتر ذریعہ معاش ہے کہ جہاں کہیں اُس نے اپنے کلام میں مومنوں کو غفلت سے متنبہ کیا ہے وہاں اکثر یہی ارشاد فرمایا ہے کہ تمہاری تجارت تمہیں خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے پس احمدی قوم کا خیال منجملہ دیگر اسباب معاش کے زیادہ تر تجارتی کاروبار کی طرف ہی رجوع ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے اس میں علاوہ دیگر بہت سے فوائد وفضائل کے آزادی بھی حاصل رہتی ہے۔ جو ایک قابل قدر نعمت ہے۔

احمدی ڈائرکٹری د۔ باہمی راہ ورسم بڑھانے۔ تبادلہ خیالات کرنے۔ ایک دوسرے کو فائدہ پہونچانے یا اس سے مستفید ہونے اور بوقت ضرورت امداد واستمداد کرنے کے۔ ا[illegible] ضرورت ہے کہ ایک احمدی ڈائرکٹری تیار کی جانے۔ جس میں وقتاً فوقتاً حسب حاجت اضافہ وتغیر وتبدیل ہوتا رہے۔ اس بارہ میں پہلے کئی بار تحریک بھی بڑی گرماگرمی سے ہو چکی ہے لیکن افسوس کہ تا حال کوئی معتدبہ عملی نتیجہ نہیں نکلا۔

احمدی ڈیلی ہ۔ ایک روزانہ پرچہ بہت ہی قلیل وواجبی قیمت کا ایسا جاری ہونا ازبس ضروری ہے جس میں دیگر اخباری مقاصد ولوازم سے قطع نظر کر کے محض حضرت صاحب کے الہامات۔ ارشادات۔ دارالامان کے اہم واقعات وحالات۔ نیز صدر انجمن احمدیہ کی کارروائیاں وغیرہ اُمور ضروری درج ہوا کریں۔

صنعتی تعلیم اور وظائف و۔ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں تعلیم دستکاری وحرفت کا تا حال کسی مختصر پیمانہ پر بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔ قوم کے بچے اگر علوم دینیہ کے محتاج ہیں۔ تو ساتھ ہی کسب معاش کے لئے بھی ان کو کسی نہ کسی فن یا ہنر کی بلاشبہ ضرورت ہے۔ ساری کے سارے طالب علم محض کتابی علم حاصل کر کے زندگی کے مختلف شعبوں میں اطمینان وآرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ سوال دراصل نہایت غور طلب ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ جماعت کی مالی حالت عام طور پر سقیم ہے دیگر روز افزوں قومی ضرورتوں کیلئے سرمایہ کا مسئلہ آگے ہی پیش ہے سب سے پہلے اس بارہ میں حضرت صاحب کی صلاح وصوابدید ضروری ہے پھر صدر انجمن کے محترم ارکان اور دونوں تینوں احمدی آرگنوں کی رائیں۔ جب یہ معاملہ سب کے نزدیک ضروری وقابل توجہ قرار پا جائے تو اول بسم اللہ کسی معمولی کم خرچ شاخ تعلیم سے ہی کر سکتے ہیں۔ حاجات اور سرمایہ کے مصارف خیر بلاشبہ پہلے ہی بکثرت موجود ہیں۔ لیکن اگر یہ ضرورت بھی تسلیم کر لی جائے تو کیا وجہ ہے کہ کچھ نہ کچھ توجہ اس پر بھی نہ ہو اگرچہ ابتدائی حالت اور کمی سرمایہ کی وجہ سے ابھی وہ عملی توجہ ظاہر ہے کہ برائے نام ہی ہو گی۔ ہمارے خدا کے خزانوں میں (نعوذ باللہ) کسی بات کی کمی ہے؟ پھر جہاں وہ اپنے فضل وکرم سے ہماری اور بیسیوں قومی ضرورتوں کے سامان مہیا کرے گا۔ اس ٹکنیکل ایجوکیشن کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی دیگا۔

اگر فی الحال خاص اپنے مدرسہ میں کسی حرفتی شاخ کا اجراء مشکل ہو تو کم سے کم تعلیم صنعتی کے وظائف کا ہی کچھ فکر کیا جائے۔ بشرطیکہ ایسی تجاویز حضرت اقدس کی رائے میں بھی مناسب ہوں

ضروری فہرستیں ز۔ ایک ایسی مفصل فہرست تیار

ہونے کی بڑی ضرورت ہے، جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شروع سے اب تک کے تمام الہامات اور پیشگوئیاں ترتیب و تاریخ وار درج ہوں۔ بعض الہاموں اور پیشگوئیوں کی نسبت اکثر یہ معلوم کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے کہ یہ سب سے پہلے کب اور کس اشتہار یا رسالہ میں شائع ہوئے تاکہ اُمور زیر بحث میں ان کے اصل الفاظ سے مدد مل سکے۔ ظاہر ہے کہ الہاموں اور پیشگوئیوں کی اصل حقیقت بعد از وقوع ہی کھلا کرتی ہے پس جب تک کہ اصل الہام لفظ بہ لفظ ہمارے سامنے موجود نہ ہو۔ اس کے بارہ میں مخالفین کے اعتراضات کا ہم کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کہ آیا وہ بجنسہ پورا ہوا یا شروع سے ہی تاویل طلب تھا یا اس کے جامع الفاظ میں مفہوم و توعی کی مختلف پہلوؤں پر گنجائش تھی۔

دوسری فہرست حضرت اقدسؑ اور دیگر بزرگان ملت کی مشہور و متداول تصانیف کی ایسی تیار ہونی چاہیئے کہ کہ ہر ایک کتاب کے طبع اول کی تاریخ۔ اس کے مضامین مندرجہ کی تفصیل۔ اس کا حجم قیمت۔ مطبع وغیرہ تمام ضروری باتیں درج ہوں۔

اس مختصر مضمون میں یہ چند ضرورتیں میں نے اپنی ناقص رائے کے موافق پیش کی ہیں ممکن ہے کہ دیگر احباب یا بزرگوں کو ان سے اتفاق نہ ہو۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو ضرور ہی اہم تر قومی ضروریات مانا جائے کیونکہ اکابر ملت کے پیش نظر اس وقت جو اور بہت سی ضرورتیں موجود ہیں انہی کے لئے بیترا وقت۔ سرمایہ اور قابلیت درکار ہے۔ ایسی باتوں کا ابھی کہاں نمبر آسکتا ہے لیکن اگر انہیں یا ان میں سے بعض کو واقعی ضروری سمجھا جاوے تو مجھے اُمید ہے کہ احمدی احباب اور بزرگان قوم بقدر ہمت و امکان ان پر توجہ فرماویں گے

ہمارے اخبار کیسے ہونے چاہئیں؟

بدر کے کسی پچھلے پرچہ میں مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے یا شاید اور کسی بزرگ نے یہ مشورہ پیش کیا تھا کہ آیا ہمارے اخبارات خالص (جہاں تک مجھے یاد ہے تا حال اس بارہ میں نہ تو اور کسی احمدی دوست کی رائے شائع ہوئی اور نہ ہنوز ایڈیٹر صاحب کا قول فیصل چھپا۔ چونکہ حضرت اقدسؑ کے اس ناچیز و ناکارہ غلام کو بھی اسی مبارک جماعت میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے اور نیز اخباری دنیا کا چند سالہ تجربہ بھی مجھے اس بارہ میں اظہار رائے پر مجبور کرتا ہے لہذا مختصراً اپنے خیالات بغرض غور بندگان قوم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

میری رائے میں بالعموم تمام دنیا کے اور بالخصوص اس مُلک کے عام واقعات و حالات سے بھی مطلع رہنا احمدی مشن کے پاک اغراض کے منافی نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ دیگر دنیوی خبرنشوں سے آگاہی حاصل کرنے کا ذریعہ تو اور اخبار بھی ہو سکتے ہیں حالانکہ دینی اور خاص کر سلسلہ عالیہ سے متعلق مذہبی و قومی معاملات پر روشنی ڈالنے کا ذریعہ لے دے کے یہی دو تین پرچے ہیں۔ بس میرے خیال میں ہمارے محترم ایڈیٹروں کا دستور العمل یہ ہونا چاہیئے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اب تک قریب قریب یہی رہا بھی ہے کہ احمدی مشن کے اہم تر دینی و قومی مضامین کو مقدم رکھیں اور جب اُن سے کچھ وقت فرصت یا اخبار میں گنجائش دیکھیں تو دیگر اخباری مقاصد پر بھی گاہ گاہ قلم اُٹھاتے رہیں۔

حسب ارشاد حضرت اقدس یہ بالکل سچ ہے کہ ان کے غلاموں کی توجہ زیادہ تر امور دین کی جانب ہونی چاہیئے۔ دنیوی اغراض پر اپنا وقت اور دماغ خرچ کرنے والے عام مسلمانوں کی۔ آگے کیا کچھ کمی ہے؟ اس واسطے میں اس بات پر زور نہیں دیتا کہ ہمارے اخبارات اپنا مذاق بدل کر بالکل اہل دنیا کے نقش قدم پر چلنے لگیں لیکن آخر جماعت احمدیہ بھی بفضلہ ایک معقول و مستقل قوم ہے تو اخباری دنیا میں خاص کر اہم ملکی معاملات سے متعلق اس کی بھی کوئی نہ کوئی آواز ... اور متفقہ پبلک اوپنین ہونی ضروری ہے اور وہ ظاہر ہے کہ ہمارے قومی آرگنوں یعنے الحکم۔ ریویو اور بدر ہی کے ذریعہ وجود و ظہور میں آسکتی ہے۔

مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں جب بنگالی ایجیٹیشن نے سودیشی جیسی مفید و بے ضرر تحریک کو بائیکاٹ کے منصوبوں اور اپنی آتش بیانی و دریدہ دہنی سے خطرناک بنایا اور بدنام کیا تو حضرت اقدس تک کو چرچا پڑھنے پر اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر فرمانی پڑی۔ علی ہذا احمدی آرگنوں کے لئے بھی اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار ضروری تھا۔ پس میرے نزدیک ایسے "برننگ ٹوپکس" یعنی گرما گرم معاملات وقت کی نسبت ہمارے اخباروں کا رائے زنی کرنا کسی طرح غیر موزوں نہ ہوگا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ خواہ مخواہ بغیر ایسے اہم اتفاقات ہے کے ہمیشہ کے واسطے اُن کی ایڈیٹوریل کا کوئی حصہ دنیوی ابحاث کے لئے وقف نہ ہونا چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی عام مختصر اور مختلف خبروں کا برابر درج ہوتے رہنا بلاشبہ ضروری ہے تاکہ ہمارے ناظرین امور ملکی یا واقعات ضروری سے آگاہی حاصل کرنے میں بالکل ہی دوسرے اخباروں کے محتاج نہ رہیں۔ والسلام

خاکسار احمد حسین فریدآبادی از امرتسر

ایک اور رائے

ہمارا مہر اخبار اسم بامسمی اخبار ہی ہو اور ضرور ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے کہ احمدی قوم نے ہنوز دنیوی ترقی کی معراج کا مونہہ نہیں دیکھا ہے۔ اخراجات بہت ہیں۔ آمد کم ہے۔ مذاق خصوصاً کسب معاش کے ذرائع سے بہت ہی مختلف ہیں اور اسلام اور وہ اسلام جو ہمارا مقدس امام پیش کرتا ہے۔ دینی اور دنیوی روحانی اور جسمانی دو خیروں اور برکتوں کا مجموعہ ہے۔ تو کیوں بدر کے مقدس کالم ضروریات و تعلیم سلسلہ کے علاوہ دنیا جہان کی خبریں اور طبی مشوروں سے خالی ہوں۔ بدر کے خریداروں کو کسی دوسرے اخبار کی خریداری کی حتی الوسع ضرورت نہ ہونی چاہئے۔ قوم کی مالی حالت اور ضرورتوں کا احساس بدر کا فرض اور اہم مقصد ہونا چاہیئے۔ والسلام۔ سید لعل شاہ برق احمدی از پشاور

رسید زر

۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء	۳۶۴	خدا بخش صاحب	ے/
۶ " "	۱۱۶۸	خان محمد صاحب	عہ/
۷ " "	۱۰۳۱	ملک غلام محمد صاحب	ے/
۷ " "	۱۵۱۴	مولوی کرم دین صاحب	عہ/
۷ " "	۱۵۳۶	حسین شاہ صاحب	عہ/
۸ " "	۱۵۲۴	چودہری غلام حسین صاحب	ے/
۸ " "	۱۲۰۱	شیخ محمد تیمور صاحب	۶/
۸ " "	۱۲۷	غلام احمد صاحب	ے/
۸ " "	۱۰۷	نبی بخش صاحب	۶
۸ " "	۱۵۳۱	محمد علی صاحب	ے/
۱۱ " "	۱۲۰۳	حکیم الطاف حسین صاحب	ے/
۱۱ " "	۱۲۲۷	چودہری نظر الدین خان صاحب	ے/
۱۱ " "	۳۶۷	شیخ محمد میان صاحب	عہ/
۱۱ " "	۹۰۱	شیخ نور احمد صاحب	عہ/
۱۱ " "	۱۵۰۳	عبدالواحد صاحب	ے/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے خرید فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ ہرگز نہ ہاتھ سے دین)

نام مصنف و کتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن ۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القاء شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے ۔ اگر یہ کتاب پڑھ لی جاوے ۔ تو پھر بس	۸/
سر الشہادتین " "	سورۂ لیسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت مین بھی گران نہین	۱/
اعلام الناس " " "	وفات مسیح ۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے ۔ تقلید	۳/
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا ۔	۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس " "	قابل دید ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن جواب	۴/
اسلام اور اسکا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱/
آئنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱/
شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷/
رویائے صالحہ " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین	۲/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵/
اعجاز احمدی " "	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	۱/
کامن احمدی	پنجابی نظم الٰہ داد والی ...	/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ صاحب ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھہ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین میں امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے ۔ نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۱ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھہ محبت کا تعلق ہے اس سلسلے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاوےگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر ۔

۲ ۔ مین اپنی چندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہون دار الامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہون حضرت مسیح موعود کی تجویز سب سے مقدم رکھتا ہون بعد ازان بزرگان ملت کی تجویز ۔ اگر دار الامان مین ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنے مسکن کے ترجیح دونگا ۔ تقویٰ و دیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا اس معاملہ کی خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو ۔
المشتہر حبیب اللہ احمدی ۔ مدرس چھینٹی گارہ ۔ ڈاکخانہ سہارنپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا روزانہ پرچہ اور عمدہ اخبار ہے عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ منیجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ ۵ر فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدارونکو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی ۔
درثمین مجلد ۸ر ۔ غیر مجلد ۶ر
والسلام ۔ منیجر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

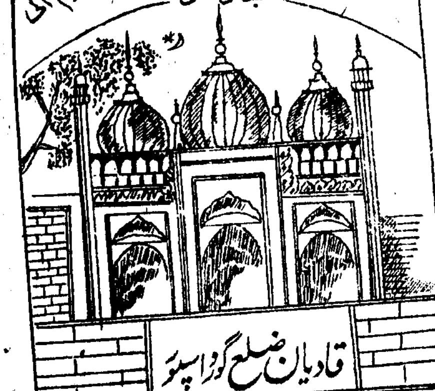

بدر
BADR — QADIAN

قیمت اشتہارات — صہ

کہ ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ — آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخرزمان

جلد ۶ — ۱۳ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء — نمبر ۱۳

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گرائی چہار قادیان بیینی ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستورالعمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	للعہ
معاونین درجہ اول جن کو ۵ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	۵ر
معاونین درجہ دوم جن کو ۴ر پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	۳ر
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ عاجز ...

نمبر (۱۳) | مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء | جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

دنیا میں شراب خوری کس نے پھیلائی

لائی مین ایم جونسر صاحب اخبار نیویارک ٹریتھ سیکر مین ایک مبسوط مضمون لکھتے ہین جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا مین شراب خوری پھیلانے والا صرف عیسوی دین اور اس کا بانی اور اس بانی کے پیرو ہین صاحب موصوف کیا خوب لکھتے ہین۔ جس بانی مذہب کا فخر اس امر مین ہو کہ اس نے صاف پاک پینے کے لائق پانی کو بھی شراب بنا دیا تھا اس کی امت اگر شراب کے مشکون مین غرق نہ ہو جاوے۔ تو پھر ایماندار کیسی۔ وہ لکھتے ہین کہ نمونہ خود موجود ہے کہ جن ممالک مین عیسائیون کا دخل نہین ہوا۔ وہان اب تک شراب نہین پی جاتی۔ کروڑون مسلمان اور چینی اور ہندو اور دیگر اقوام ایسی موجود ہین جو اس بد عادت سے بچی ہوئی ہے لیکن عیسائی بھی سارے کے سارے شراب مین ڈوبے ہوئے نہین ہین بلکہ ان مین صرف پچاس فیصدی متوالے ہین اور باقی پچاس اعتدال کے ساتھ پینے والے یا بالکل تارک ہین۔ پانی کا شراب بنانے مین یسوع نے نہ صرف اخلاقی گناہ کیا تھا بلکہ خود شریعت اور انبیاء کی مخالفت کی تھی کیونکہ لکھا ہے کہ تو اس پیالے کی طرف نگاہ بھی نہ کر جس مین کہ شراب چمک رہی ہے" پھر صاحب موصوف ان لوگون کی حالت پر تعجب کرتے ہین جو عیسائی کہلا کر شراب کی مخالفت مین سوسائٹیان بناتے ہین اور ٹمپرنس ایسوسی ایشن قائم کرتے ہین۔ عیسائیون کے واسطے جائز ہی کب ہے کہ شراب کی مخالفت کرین۔

ایک دفعہ کلکتہ کے عیسائی اخبار ایپی فینی مین سوال پیش ہوا تھا کہ کیا شراب کا پینا جائز ہے۔ تو اس نے جواب دیا تھا کہ ہان جائز ہے کیونکہ خداوند یسوع مسیح شراب بھی پیا کرتے تھے اور گوشت بھی کھاتے تھے۔ خوب۔ جب خداوند کا یہ حال ہے تو چیلے چانٹے جو کرین سب روا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ قوم کیسی خراب ہے کہ خدا کے نبی کو بھی بدنام کر رہی ہے۔

سر سے ننگی میمین گرجہ مین

گرجاؤن مین عیسائیون کے مرد سر سے ننگے جاتے مگر عورتین ٹوپی پہن کر جاتی ہین۔ یہ مذہبی رسم ہے اور قدیم سے چلی آتی ہے مگر آجکل میم صاحبان کی ٹوپیان اتنی اونچی ہوتی ہین۔ اور پھر اتوار کے دن بالخصوص زیب و زینت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اس واسطے ان کے پیچھے بیٹھنے والون کے آگے ایک دیوار بن جاتی ہے اور پادری صاحب کا چہرہ نظر نہین آتا۔ اس واسطے امریکہ کے ایک گرجہ مین یہ تجویز ہوئی کہ عورتین بھی گرجہ مین سر ننگی رہا کرین۔ اس کو پادری صاحب نے اپنے وعظ مین گناہ قرار دیا ہے پر لوگ مانتے نہین اور اس طرح ایک جھگڑا کھڑا ہو گیا ہے۔

ثلج والی پیشگوئی

ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ سیکر مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ مین شہر نیویارک گیارہ انچ برف کے نیچے دب گیا تھا۔ من ہٹن کے بازارون مین سے برف ہٹانے پر قریب پچیس لاکھ روپیہ کے خرچ ہوا ہے۔

یسوع انسان تھا یا خدا؟

ایک صاحب جو کینارڈ نام لنڈن کے اخبار ریگ ناشک جنرل مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۷ء مین ایک لمبے مضمون مین اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ یسوع انسان تھا نہ کہ خدا۔ وہ لکھتے ہین کہ یسوع جب کہ خدا تھا تو کیا اس کو یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے بچپن مین ایک ملک کی زبان سیکھے۔ چھوٹے بچون کی طرح پہلے مفرد الفاظ سیکھے اور وہ بھی غلط۔ پھر رفتہ رفتہ فقرات سیکھے اور اس طرح تیس سال تک تعلیم حاصل کرنے مین گذارے اور تعلیم بھی وہ جو ایک خاص فرقہ اور ایک خاص علاقہ کے متعلق تھی کیونکہ وہ اس وقت کے دیگر تمام ممالک کے حالات علوم اور زبانون سے ناآشنا تھا۔ پھر اس تیس سال کی محنت کے بعد تین سال چند یہودیون کے درمیان وعظ کرے اور وہان بھی ڈرتا ڈرتا کبھی پہاڑون مین کبھی کشتیون مین چھپتا رہے اور وہ چھپنا بھی کام نہ آوے۔ ساری عمر مین بارہ شاگرد بنائے وہ بھی ایسے کہ ایک نے تیس روپے لے کر قاتلون کے حوالے کر دیا گویا کہ یسوع اس کا غلام تھا اور اس کے فروخت کرنے کا حق بھی اس کو حاصل تھا اور دوسرے نے مونہہ پر کھڑے ہو کر لعنت کی اور باقی بھاگ گئے۔ اور چند یہودیان نے اس کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ کیا یہ قادر مطلق خدا ہے۔!!!

اس کے اخلاق کو دیکھو کہ ماں کو جھڑکیان دیتا ہے اور اسے مانتا ہی نہین کہ تو میری ماں ہے۔ اس کے شاگرد لوگون کے کھیت مین سے چوری کرتے ہین تو اسے جائز رکھتا ہے بے جان درخت پر بے موسم پھل نہین ہے تو درخت کو گالیان دیتا ہے۔ کیا یہ خدا رحیم و کریم کے اخلاق کا نمونہ ہے۔

اس کے تمدن کو دیکھو کہ غریب لوگون کے جانورون کے گلے کے گلے دریا مین ڈبو دیتا ہے۔ لوگون کے پاکیزہ پانی کو بدل کر شراب بنا دیتا ہے۔ تاجرون کو مارتا ہے اور ملک کا قانون ناجائز طور پر اپنے ہاتھ مین لے لیتا ہے۔ کیا یہ خدا ہے۔ تعجب۔

اے خدا ہم کو ایسے خداؤن اور ان کے پرستارون سے بچا۔

ریویو آف ریلیجنز

یہ ماہوار رسالہ اس کے لائق ایڈیٹر کے ہاتھون جس محنت اور خوبی کے ساتھ نکلتا ہے اس کی قدر اب یورپ امریکہ مین ہونے لگی ہے بہت سی تعریفی چٹھیان اس کے حق مین وہان سے آتی ہین اور بعض اخبار فخر کے ساتھ اس کی بعض عبارتین اپنے اخبارون مین نقل کرتے ہین۔ چنانچہ تازہ ڈاک ولایت مین ہی ایک اخبار نے اس کے مضمون غلامی مین سے ایک حصہ بطور اقتباس کے نقل کیا ہے۔

وی پی

نہایت افسوس ہے کہ بعض صاحبان۔ کہ وی پی کے واسطے بہت عرصہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے جس کا وہ کچھ جواب نہین دیتے اور پھر وی پی واپس کر دیتے ہین با ادب گذارش ہے کہ اس مین کارخانہ کا بہت نقصان ہوتا ہے ایسا نہین کرنا چاہیئے۔

خوف کا علاج

۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء – امرتسر سے برادر احمد حسین صاحب کا خط حضرت کی خدمت میں آیا۔ جس میں دل کے خوف کا علاج حضرت سے پوچھا ہوا تھا۔ اور لکھا تھا کہ سنا گیا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ۲۵ دن سے پہلے سب لوگ یہاں چلے آئیں اور ڈوئی کے نشان پر مبارک باد تھی۔ اسکے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا "دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں۔"

زلزلہ سے بچاؤ کس طرح

اور میں نے کسی کو نہیں کہا کہ زلزلہ یا طاعون سے ڈر کر قادیان میں آجائیں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں – اور خداتعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں – اور زلزلہ کے دن قریب آتے جاتے ہیں جس سے جانوں کا بہت نقصان ہوگا مگر نہیں معلوم کہ وہ نہایت سخت زلزلہ کب آئیگا۔ ڈوئی کا مرنا حقیقت میں بڑی فتح ہے۔ تمام اخباروں میں اسکا ذکر ہے

ایک اور تازہ نشان

ذکر تھا کہ آج کل بہت سے شہروں میں سخت طاعون ہے اور قادیان کے ارد گرد بھی بہت طاعون ہے صرف گاؤں میں نسبتاً آرام ہے – فرمایا – ہر ایک خبر کا سننا ہی معلوم ہوتا ہے – دوسری جگہوں میں قہر الٰہی کی آگ برس رہی ہے مگر جب سے کہ یہ الہام ہوا ہے کہ "یا اللہ اب شہر کی بلائیں ہی ٹال دے" تب سے قادیان میں گویا امن ہے – یہ بھی ایک تازہ نشان ہے اور سوچنے والوں کے واسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے –

خواص کی موت کا نشان

ذکر آیا کہ اب تو اخباروں میں بڑے بڑے آدمیوں کے مرنے کی خبریں آرہی ہیں – فرمایا – یہ اُس الہام الٰہی کے منشاء کے مطابق ہے جس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ من الناس والعامۃ یعنے طاعون میں اس حصہ خاص کے لوگ بھی ہلاک ہوں گے اور عام بھی –

عذاب برزخ

ایک دوست کا خط پیش ہوا کہ چکڑالوی ملاں نے اپنا مذہب یہ شائع کیا ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو ساتھ ہی روح بھی مرجاتی ہے اور قیامت کے دن پھر ہر دو زندہ کئے جاوینگے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی کو جو پہلے مرا ہے زیادہ مدت تک عذاب ہو اور جو قیامت کے قریب مرے گا تو اُس کو عذاب تھوڑی مدت ہو۔

حضرت نے فرمایا۔ یہ چکڑالوی کی جہالت کا خیال ہے۔ یہ اعتراض تو تب وارد ہو سکتا ہے جبکہ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے واسطے ہو جس سے انسان کے واسطے کبھی بھی چھٹکارا ہونے والا نہ ہو – ہمیشہ کے واسطے وہ جہنم میں رہے گا یہ مذہب بالکل غلط ہے اور قرآن شریف اور حدیث کے بالکل برخلاف ہے – قرآن شریف سے ثابت ہے کہ آخر ایک وقت عذاب کا گنہگار انسان پر ختم ہو جائے گا اور وہ جہنم سے نکالا جائے گا۔ خدا تعالےٰ غفور الرحیم ہے – یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ جس انسان کو خدا تعالےٰ نے آپ پیدا کیا ہے اور وہ اُس کی مخلوق ہے اور اُس کی ملکیت میں اُسکی مخلوق کا حصہ ہے وہ اُس کو ایسا عذاب دیوے کہ کبھی اُسکے واسطے نجات ہی نہ ہو – یہ مذہب تو آریوں کا ہے کہ انسان کے واسطے نجات کبھی نہیں وہ کسی نہ کسی جون میں پڑا رہے گا – لیکن معلوم نہیں ہوتا ہے کہ لاکھوں کروڑہا کیڑے مکوڑے کب تک انسان بنینگے – ایک ایک قطرے میں صد ہا کیڑے پائے جاتے ہیں – آریوں کا پرمیشر کیا دیوالیہ ہے کہ کل جگت آگیا مگر تا حال کوئی صورت مکتی کی انسانوں کے واسطے پیدا نہیں ہوئی۔

نشان ڈوئی کی یادگار

سکرٹری انجمن احمدیہ کاٹھگڑھ حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں :- بسم اللہ الرحمن الرحیم – نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم – مبارک باد – حضرت امام الوقت رئیس قادیان – السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ – ڈوئی کے ہلاک ہونے کی خبر سنکر تمام جماعت کو خوشی حاصل ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور ایک کذاب کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر دیا – اس جگہ جماعت نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار میں چندہ بھی جمع کیا ہے تاکہ کوئی یادگار بنائی جاوے – اور چندہ انشاء اللہ جلدی قادیان بھیج دیا جاویگا ۔

درخواست نماز جنازہ

درخواست نماز جنازہ – محمد تقی صاحب مرہند سے اپنے برادر مرحوم کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں عبدالحکیم صاحب احمدی اپنی مرحوم اہلیہ کے واسطے درخواست دعا کرتے ہیں –

میاں بوڑھے خان تنکار پور سے ایک مرحوم بھائی جیون خان کے واسطے دعاء جنازہ کی درخواست کرتے ہیں –

المفتی

بچے کے کان میں اذان

۵ – بچے کے کان میں اذان – حکیم محمد عمر صاحب نے فیروزپور سے دریافت کیا کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان اُس کے کان میں اذان کہتے ہیں – کیا یہ امر شریعت کے مطابق ہے یا صرف ایک رسم ہے –

فرمایا – یہ امر حدیث سے ثابت ہے – اور نیز اُس وقت کے الفاظ کان میں پڑے ہوئے انسان کے اخلاق اور حالات پر ایک اثر رکھتے ہیں – لہذا یہ رسم اچھی ہے – اور جائز ہے –

نشان کے پورا ہونے پر دعوت

۶ – نشان کے پورا ہونے پر دعوت – خان صاحب عبدالمجید نے کپورتھلہ سے حضرت کی خدمت میں ڈوئی کے متعلق نشان کے پورا ہونے کی خوشی پر دوستوں کو دعوت دینے کی اجازت حاصل کرنے کیواسطے خط لکھا – حضرت نے اجازت دی اور فرمایا کہ تحدیث بالنعمت کے طور پر ایسی دعوت کا دینا جائز ہے –

سفری تاجر

۷ – سفری تاجر – ایک صاحب محمد حمید الدین کا ایک سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں اور میرے بھائی ہمیشہ تجارت عطریات وغیرہ میں سفر کرتے رہتے ہیں کیا ہم نماز قصر کیا کریں –

فرمایا – سفر تو وہ ہے جو ضرورتاً گاہے گاہے ایک شخص کو پیش آوے نہ یہ کہ اُس کا پیشہ ہی یہ ہو کہ آج یہاں کل وہاں – اپنی تجارت کرتا پھرے – یہ تقویٰ کے خلاف ہے کہ ایسا آدمی اپنے کو مسافروں میں شامل کر کے ساری عمر نماز قصر کرنے میں ہی گذار دے –

منفعت کفار سے فائدہ حاصل کرنا

۸ – منفعت کفار سے فائدہ حاصل کرنا – ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ جب ریل دجال کا گدھا ہے تو ہم لوگ اسپر کیوں سوار ہوں –

فرمایا – کفار کی منفعت سے فائدہ اُٹھانا منع نہیں ہے – آں حضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا تھا – کہ گھوڑی کو گدھے کے ساتھ ملانا دجل ہے – پس ملانے والا دجال ہے لیکن آپ برابر خچر پر سواری کرتے تھے – اور ایک کافر بادشاہ نے ایک خچر آپ کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور آپ اُسپر برابر سواری کرتے رہے –

مبارک – حافظ عبدالرحیم صاحب کلرک دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے گھر میں فرزند نرینہ پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ نیک اور عمر والا بنائے –

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱	ٹائیٹل	صفحہ ۷	شعر و سخن
صفحہ ۲	ڈاک ولایت	صفحہ ۸ و ۹	بقیہ ڈایری
صفحہ ۳	خدا کی تازہ وحی	صفحہ ۱۰	ثناء اللہ کی تحریر پر ایک نظر
	الخطبہ نمبر ۴	صفحہ ۱۱	سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۴	ڈایری	صفحہ ۱۲	اشتہارات ۔ رسید زر
صفحہ ۵ ۔ ۶	درس قرآن شریف		

بدر

مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء ۔ (۱) اردت زمان الزلزلہ ۔

ترجمہ ۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجائے ۔

نوٹ ۔ یہ الہام گذشتہ اخبار (۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء) میں بھی شایع ہو چکا ہے اس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہے جس کا وقت قریب آگیا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء ۔ لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دونگا ۔

(۲) اِنّی مَعَ الرسول اقوم

ترجمہ ۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا ۔ یعنی اس کی نصرت اور حفاظت کرونگا ۔

۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء (۱) وَ الضُّحیٰ وَاللَّیلِ اِذَا سَجیٰ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلیٰ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَکَ مِنَ الْاُولیٰ ۔

ترجمہ ۔ ہم قسم کھاتے ہیں وقت چاشت کی اور رات کی جبکہ ڈھانپ لیوے کل چیزوں کو کہ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا ۔ اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہے اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے ۔

(۲) وَاللہِ لَوْلَا الْاِکْرَامُ ۔ لَھَلَکَ الْمَقَامُ ۔

قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اکرام ہم کو منظور نہ ہوتا ۔ تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا ۔

(۳) اِکْرَامُ تَسْمَعُ بِہِ الْمَوْتیٰ ۔

تیرا ایسا اکرام کرونگا کہ اسکے ذریعہ سے تو مردوں کو سنائے گا ۔

(۴) عِلْمُہٗ عِنْدَ رَبِّیْ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسیٰ

ترجمہ اسکا علم میرے رب کو ہے میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے ۔ اور نہ بھولتا ہے ۔

(۵) لَا تَطَاءُ قَدَمُ الْعَامَّۃِ قَدَمَ النَّبِیِّ

ترجمہ عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کر سکتا ۔

(۶) بَلَغْتُ قَدَمَ الرَّسُوْلِ ۔

ترجمہ میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں ۔

(۷) اِنِّیْ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ بیشک میں ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں ۔

۲۷ ۔ مارچ کل واحد منھم تجی ۔ (۲) انقلب علے عقبیہ ۔ (۳) لقد اٰثرک اللہ علینا

الخطبۃ نمبر ۴

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں ۔ اور ہم ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے ۔ اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے ۔ کہ بذریعہ اخباروں کے واسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرنی اسواسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے ۔ یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ اڈیٹر

اخبار قادیان ۔ حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں درس قرآن حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہیں ۔

اطلاع ۔ اخبار بدر کا کاتب دو تین روز کی رخصت پر گیا تھا ۔ آج ہفتہ ہو گیا ہے واپس نہیں آیا اس اخبار کی کاپیاں بمشکل تمام پوری ہو سکی ہیں قادیان میں کاتب کا ملنا مشکل ہے اسواسطے اگر اگلا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے تو احباب معذور سمجھیں ۔

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

فَصَلِّ ۔ اس میں ف تعقیب کے واسطے ہے۔ کیونکہ جب ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا فرمائی ہے تو اب بعد اس کے تجھے چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے شکر میں نماز پڑھے اور قربانی دیوے۔

یا فَ ترتیب اور سبب کے لئے ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے فَوَکَزَہٗ مُوسیٰ فَقَضٰی عَلَیْہِ

فائدہ ۔ اس سورۃ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم ہوا ہے۔ مگر زکوٰۃ کا حکم نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے پاس مال جمع نہیں کرتے تھے۔

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۔ ومن اعظم شانئہ ردّہ والکفر بہ وبما جاء بہ وجعل ما جاء بہ من الاساطیر الاولین وانہ سحر یؤثر ۔ وانہ قول البشر ۔ او شعر او کہانۃ ۔ او یعلمہ البشر ۔ فہذا سیل بلغ الزبی ۔ وبہ طم الوادی القری ۔ فمن تولی الکبر من شنآنہ مکیا کان او مدنیا امیا کان او کتابیا وضیعا کان او شریفا حصل لہ نصیبہ وحظہ ۔ من شنائہ والانتقام بہ علی قدر شنئہ وعداوتہ ۔ انظروا الی قریش وعمایدِ مکۃ وسادات الوادی ۔ والی کان مدینۃ الذین کان الناس ان یتوجوہم ومکر واحتی قالوا لیخرجن الاعز منہا الاذل ۔ فجعل اللہ سبحانہ الخیر کلہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قال ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح ۔ وقال فی اموالہم فسینفقونہا ثم تکون علیہم حسرۃ ثم یغلبون ۔ فہل ترٰی لہم من باقیۃ فشانئ رسول اللہ صلی اللہ بل شانئ خلفائہ ونوابہ ابتر من کل خیر وھذا ظاہر لاخفا فیہ ما آل الیہ امر ابی جہل وابن ابی بن سلول وابی عامر الراہب الذی اسس بناءہ علی شفا جرف ھار فانہار بہ فی نار جہنم ۔ وتلک طم بدا شیء بدا وحیدا وما حصل لمن خالف الصدیق من العرب ومن خالف الفاروق من کسری وقیصر وملوک مصر ومن خالف عثمان من اہل افریقیہ وخراسان ومن خالف علیا ۔

ثم من خالف فی زماننا المبارک مجدد المائۃ الرابعۃ عشر وزعیمہا والمہدی المعہود والمسیح الموعود

تحقیق دشمن تیرا وہی ابتر ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی دشمنی یہ تھی جو آپ کی دعوٰی توحید کی تردید کی گئی اور آپ کی رسالت جو تعلیم الٰہی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے لئے تھی اس کا ...... انکار کیا گیا اور آپ پر جو کتاب ہدایت کے لئے نازل ہوئی اس کو رد کیا گیا بلکہ آپ کو کہا گیا کہ یہ صرف کہانیاں ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔ حالانکہ وہ تمام بیانات اسکے لئے بشارات اور انذارات تھے اور بعض نے کہا کہ یہ الہام الٰہی نہیں بلکہ صرف ایک انسان کا قول ہے۔ کسی نے کہا یہ ایک شاعر ہے جو شعر گوئی کرتا ہے اور کسی نے کہا کہ یہ ایک کاہن ہے جو کہانت کا کام کرتا ہے۔ اور کوئی بولا کہ کسی انسان نے اس کو تعلیم کی ہے۔ پس یہ ایک سیلاب تھا جو بہت بڑھ گیا تھا اور اس سے وادی مکہ بھر گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سے جو کوئی تکبر کے ساتھ بڑھا اُس نے اپنی بدبختی کا حصہ لیا اور اُسکا بدلا پایا خواہ وہ مکی تھا یا مدنی تھا۔ خواہ ان پڑھ تھا اور خواہ اہل کتاب میں تھا۔ خواہ عوام میں سے ہوا خواہ شرفا میں سے ہوا۔ سب نے اپنا بدلا کافی پایا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنی قدر کے مطابق اور اپنی عداوت کے درجہ کے موافق اپنا کیا اور بویا اُٹھایا اور ابتر ہوا۔ سرداران قریش کی طرف دیکھو اور عمایدِ مکہ کی طرف نظر کرو اور اس وادی کے سرداروں کی طرف نگاہ کرو اور شہر کے ارکان کا حال دیکھو جن کو لوگ اپنی سرداری کا تاج دیتے تھے اور انھوں نے تدابیر کیں اور کہا کہ اس شہر کے شرفا ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دینگے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمام خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کر دی اور دشمن محروم رہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم فتح چاہتے ہو تو اب فتح تمہارے لئے آگئی ہے۔ اور اُن کے اموال کے متعلق فرمایا کہ قریب ہے کہ وہ اپنے مال خرچ کرینگے پھر وہ خرچ بھی اُنکے لئے موجب حسرت ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائینگے پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان دشمنوں میں سے کوئی باقی ہے۔

سو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بلکہ آپکے خلفاء راشدین اور آپکے نائبوں کے دشمن بھی ہر ایک نیکی سے ابتر ہوئے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کوئی مخفی بات نہیں۔ دیکھو ابوجہل کا کیا انجام ہوا اور ابن ابی بن سلول نے کیا نتیجہ پایا اور پادریوں کے لارڈ بشپ ابوعامر کو دیکھو جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سارا زور خرچ کیا اور آگ کے گڑھے کے کنارے پر بڑی بنیاد کھڑی کی اور پھر اُسی آگ میں گرایا گیا۔ اور اکیلا آوارہ بیکس اور بےبس ویرانوں کے اندر ہلاک ہو گیا۔ پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوا جنھوں نے اہل عرب میں سے خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور پھر اُن کا کیا حال ہوا جنھوں نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا اگرچہ وہ بڑی سلطنتوں کے قیصر اور کسریٰ تھے اور مصر کے ملک کے بادشاہ تھے اور پھر ان اہل افریقہ اور اہل خراسان کو کیا حاصل ہوا جنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی تھی اور پھر انھوں نے کیا پایا جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی۔ اور انکا کیا حال ہوا جنھوں نے معاویہ اور بنو امیہ کی تحقیر کی۔

پھر اس کی مثال زمانہ حال میں موجود ہے۔ دیکھو کہ ان لوگوں کا حال ہو رہا ہے جنھوں نے ہمارے اس مبارک زمانہ میں چودھویں صدی کے مجدد اور متکفل مہدی معہود اور مسیح موعود

كداعي۔ الآرية ليكهرام وشيطان النصارى آتهم
وامثالهما كل اخذ بذنبه۔
وكذا من دونهم كل شانئ محمد رسول ابتر۔ و
شانئ خلفائه ابتر من كل خير فيبطل رفع ذكره
بل ذكره بالخير وابتر اهله وماله آخر الدنيا
والآخرة وابتر حيوته وصحته وفرصته فلا
ينتفع بها في الدنيا ويتزود بها الآخرة فما
بقيت اذنه داعية للخير وبصره وبصيرته
ناظرة الى السنن الالهية لازدياد الايمان
والمعرفة ومحبة الله وابتر من الانصار
والاعوان للاعمال الصالحة وابتر من ذائقة
حلاوة الايمان وان باشر فقلبه من الاوابد و
الشوارد۔ وهذا جزاء من شنأ بعض ما جاء به صلى الله
عليه وسلم لاجل هواه او متبوعه او شيخه او امير
او كبيره۔ وقد قال الله تعالى۔ قل ان كنتم تحبون الله
فاتبعوني يحببكم الله۔
انا اعطيناك الكوثر مقدمة وتسلية تقوية قوة في
قلبه صلى الله عليه وسلم وقلب خلفائه ويزيل الجبن
عن انفسهم ليمكنهم الاشتغال بالاقدار على تكفير من
خالفهم من جميع العالم من كان واظهار البراءة
عن معبوداتهم فانظر الهبة العظيمة من الواهب
العظيم ولا شك ان هذه الهبة على قدر الموهب العظيم
فبأي كتاب بعد الله تبغون وبأية سنة بعد سنن الله
تقتدون۔ رأينا دلائلكم واورادكم ووظائفكم۔
وتدبرنا كتاب الله وسنة رسوله فما وجدنا شيئا مما
عندكم ينفد وما عند الله باق۔ فهل ادعيتكم ولو كان الله شاء
تكميه الذي تعرفون معناه ولا يعرف احد من المتكلم
بمثل الفاتحة او تعوذاتكم كالتعوذ بالمعوذتين۔ لا والله
بل كلا والله دلائل الخيرات كتاب الله جل وعلى شانه
والسيف القاطع سيف الله سبحانه والمغني كلام الله المغني
بل ما عندكم ليس يقرب بقول الكذاب۔ انا اعطيناك
الجواهر فصل لربك وهاجر ان مبغضك رجل كافر فان الالفاظ
والترتيب فيها اخذ من هذه السورة۔
قال الله تعالى اولم يكفهم انا انزلنا اليك الكتاب يتلى
عليهم ان في ذلك رحمة وذكرى لقوم يؤمنون۔ تمت بحمد
الله وحوله وقوته ومنته واحسانه والحمد لله رب العلمين ٥

کی مخالفت کی مثال میں آریہ لیکھرام کو دیکھو اور نصاریٰ کے شیطان آتھم کو دیکھو اور لدھیانہ کے سعد اللہ ابتر کو دیکھو ہر ایک اپنے گناہوں کے بدلے میں پکڑا گیا۔ اور اپنے بدلے کو پا چکا ہے۔
اور ان کے سوائے اور بھی سب دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے خلفاء کے ہر ایک خیر سے ابتر اور بے نصیب ہیں اور ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہونا بند ہو جاتا ہے اور ان کا اہل اور مال سب ابتر ہو جاتا ہے اور دین اور دنیا میں نقصان پذیر ہوتا ہے۔ ان کی حیاتی اور ان کی صحت اور ان کی فرصت سب ابتر ہوتی ہیں وہ ان چیزوں سے نہ دنیا میں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور نہ دین میں۔ ان کے کان ایسے نہیں رہتے کہ وہ خیر کی بات سن سکیں۔
اور نہ ان کو ایسی بصیرت نصیب ہوتی ہے کہ اللہ کی سنت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی محبت معرفت اور ایمان میں ترقی کر سکیں اور وہ اس بات سے محروم رکھے جاتے ہیں کہ ان کا کوئی ناصر اور مددگار ان کے اعمال صالح میں ہو اور اس بات سے محروم ہوتے ہیں کہ ایمان کی شیرینی کو چکھ سکیں۔ اور اگرچہ وہ لوگوں میں ملیں تاہم ان کا دل جنگل میں بھاگے ہوئے آوارہ کی طرح اکیلا ہوتا ہے۔ یہی جزا ان لوگوں کو ملتی ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کے ساتھ عداوت کی اور اپنی حرص و ہوا کی پیروی کی سبب کا حال یہی ہوا خواہ وہ بڑا تھا یا چھوٹا تھا۔ امیر تھا۔ یا غریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا تمہارے ساتھ محبت کریگا۔

پس ہمنے تجھے کوثر عطا کی ہے پہلے سے اور تسلی کے لئے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اور آپ کے خلفاء کے دل کو قوت دی اور انکے نفسوں سے کمزوری کو دور کیا گیا تا کہ ان کو اس امر پر قوت عطا کی جائے کہ اپنے مخالفوں کی تکفیر کریں خواہ وہ دنیا جہان میں کوئی ہو اور کہیں ہو۔ اور ان کے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کریں۔ پس دیکھو کہ یہ کتنی بڑی بخشش ہے جو بڑے صاحب بخشش کی طرف سے ان کے حصہ میں آئی۔ اور اس میں شک نہیں کہ اس موہبت کی عظمت اس ذات کی قدر کے مطابق ہے جو بہت عظیم ہے پس اللہ کی کتاب کے بعد تم کس کتاب کو چاہتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے بعد تم کس سنت کی پیروی کرتے ہو۔ ہم نے تمہارے دلائل اور تمہارے اوراد وظائف دیکھے ہیں۔
اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور اسکے رسول کی سنت میں تدبر کیا ہے۔ پس ہمنے کوئی شے اس سے بہتر نہیں پائی جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونیوالا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے وہ بڑی سی بڑی دعا ان کا لوجس کے تم معنے جانتے ہو مگر کوئی دعا تم فاتحہ کی مانند نہ پاؤگے اور نہ کوئی تعوذ تم معوذتین کے برابر پا سکوگے۔ ہرگز نہیں بلکہ میں قسم کھاتا ہوں۔ کہ ہرگز نہ پاؤگے
دلائل الخیرات تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب ہی ہے اور قطع کرنیوالی تلوار اللہ تعالیٰ جل سبحانہ کی تلوار ہے اور غنی کرنیوالی تو اللہ تعالیٰ ہی کی کلام مغنی ہے بلکہ تمہارے پاس تو اسکے قریب بھی نہیں جو کذاب نے ایک قول گھڑا تھا۔ اور کہا تھا ہمنے تجھ کو جواہر عطا کئے ہیں پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور ہجرت کر تیرا بغض رکھنے والا کافر ہے اس کے الفاظ اور ترتیب اسی سورت سے نقل کی گئی ہے اور بموقع دمحل الفاظ لگا کر ایک سورۃ بنالی گئی ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انکے واسطے یہ کافی نہیں کہ ہمنے تجھپر ایک کتاب نازل کی ہے جو ان پر پڑھی جاتی ہے اسمیں مومنوں کے واسطے رحمت اور نصیحت ہے
اللہ تعالیٰ کی حمد اور مدد اور قوت اور احسان کے ساتھ تفسیر سورہ کوثر کا حصہ پورا ہوا جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے قلمی مسودہ سے نقل کیا گیا اور تصحیح کیا گیا ہے اور ترجمہ کرکے آپکو دکھلا لیا گیا ہے۔ والحمد للہ رب العلمین

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچ - سچ - کان کھولو اور سنو

مسیحا سے جب تک صفائی نہ ہوگی
بلاؤں سے ہرگز رہائی نہ ہوگی

بھلوں کو برا کہنا اچھا نہیں ہے
برائی سے سن لو بھلائی نہ ہوگی

خدا کے ہیں مرسل مسیحا موعود
بغیر ان کے اب حق نمائی نہ ہوگی

اگر تم نہ مانو گے اس کی نصیحت
وہ آئے گی شامت کہ آئی نہ ہوگی

یہ سن لو اڑے وقت میں آنیوالے
وہ پاؤ گے تکلیف پائی نہ ہوگی

ہیں طاعون نے اب تو ڈیرے جمائے
مگر اس سے جب کچھ صفائی نہ ہوگی

تو حق اپنی چمکار دکھلائے گا اور
کہ پہلے کبھی بھی دکھائی نہ ہوگی

خدا کے نشانوں کی تحقیر کرنا
سنو اس میں کچھ بہترائی نہ ہوگی

چلو اب نہ بے راہ جب راہ نما ہے
پھر ایسی کبھی راہ نمائی نہ ہوگی

دکھاتے ہیں وہ راہ تم کو مسیحا
کسی نے کبھی جو دکھائی نہ ہوگی

مذاہب میں باہم وہ جنگ و جدل ہے
کہ ایسی کبھی پھر لڑائی نہ ہوگی

چلاتے ہیں وہ تیغ اس میں مسیحا
کہ ایسی کسی نے چلائی نہ ہوگی

پھرے بھاگتا ان سے ہر سو ہے باطل
ہے وہ مار کھائی کہ کھائی نہ ہوگی

مرا ابن مریم ہوا زندہ اسلام
اب آگے کو اس کی خدائی نہ ہوگی

یہ اسلام کے غالب آنے کے دن ہیں
کسی کو بھی اس پر بڑائی نہ ہوگی

مسیحا کو نصرت ملیگی وہاں سے
کہ منکر کو واں تک رسائی نہ ہوگی

خدا بگڑی امت بنائے گا ایسی
کہ بگڑی ہوئی یوں بنائی نہ ہوگی

تمہارے بھلے کی یہ باتیں ہیں ساری
کبھی ایسی پر خیر خواہی نہ ہوگی

ابھی وقت ہے چھوڑ و بغض و تعصب
سلامت رہو گے تباہی نہ ہوگی

مسلمان مسلمان مسلمان بنو تم
قیامت کے دن روسیاہی نہ ہوگی

ملے گی سعادت تمہیں دو جہاں کی
وہ پاؤ گے عزت کہ پائی نہ ہوگی

کرو دین کی خدمت مسیحا کی مانو
بغیر اس کے حاجت روائی نہ ہوگی

یہ مطلب کی ہیں باتیں کام آنیوالی
کہاں تک لو جگ ہنسائی نہ ہوگی

نہیں باز آتے تو سچ مجھ سے سن لو
کہ ایسی کسی نے سنائی نہ ہوگی

دعائیں کرو لاکھ تم سر کو پیٹو
بجز ان کے مشکل کشائی نہ ہوگی

دیگر

(اور سن لو)

صادقوں کو کاذبوں کے ہیں یہ جھٹلانیکے دن
اس لئے حق نے کہا ہیں زلزلہ آنیکے دن

غافلو! تم حق کے فرمانے سے ہو ناراض کیوں
حسب حالت میں تمہارے جب غضب لانیکے دن

تمکو باطل کی حمایت پر ہے جب ناز اس قدر
حق کو ہیں حق کی حمایت پر اتر آنے کے دن

حق و باطل کا ہوا اتنا ہے جب جھگڑا دراز
اس تنازعہ کے ہیں آخر فیصلہ پانیکے دن

شوخیاں اچھی نہیں قوم مسلمان ان دنوں
سنت بیٹھیاں ہیں یاد ہیں لانے کے دن

دیکھ لو اعمال خود آئینہ قرآن سے
کیا یہ وہ اسلام ہے جس پر ہیں اترانیکے دن

زلزلے آتے رہے بے شک یہ سچی بات ہے
کاذبوں کے ہیں ابھی میں پھر سزا پانیکے دن

صادقوں نے جان دیدی صدق کو زندہ کیا
کذب مرجاتا ہے پھر کاذب کے مرجانیکے دن

کہتے ہیں خس کم جہاں پاک اک مثل مشہور ہے
ہیں خس و خاشاک کے اب دور ہو جانیکے دن

خود نظر آئیگا جب امت بنی خیر الامم
اب چلے آتے ہیں امت کے سدھر جانیکے دن

اپنی حکمت اور ارادے سے خدا کرتا ہے کام
اب بھی دن تھے مسیحا کے اتر آنے کے دن

انتظاری سے بڑھیگی بے قراری اے عزیز
مرنے والا مر گیا اپنے مرجانے کے دن

خطۂ کشمیر جس کو کہتے ہیں جنت نظیر
اس کا مدفن بن چکا ہے دفن ہو جانیکے دن

دوستی مردوں سے ہے اور یوں ہے زندوں سے بیر
آچکے پھر ایسی باتوں سے فلاح پانیکے دن

حق کو خوش کرنے کی راہیں تم کو دکھلائی گئیں
بعد صدیوں کے ملے تھے یہ رضا پانیکے دن

صلح کے ایام ہیں دیں حق نے تم کو مہلتیں
ہیں یہ گمراہوں کو راہ راست پر لانیکے دن

زندگی پاؤ کلام حق سے اے مردہ دلو
ورنہ پچھتانا پڑیگا تم کو مرجانے کے دن

ان دنوں کی قدر کرنا بات دانائی کی ہے
عقل دکھلاؤ کہ ہیں یہ عقل دکھلانے کے دن

تیرگی نفس سے سمجھے ہو جس کو روشنی
اب مسیح پاک سے ہیں روشنی پانے کے دن

نفس کا جنجال ہے جس کو سمجھتے عیش ہو
چھوڑ دو اس عیش کو لائیگا دکھ پانیکے دن

تم کو قرآن سے ہے ملتی جب حیات طیبہ
کیوں نہیں پاتے اسے جب آسکے ہیں پانیکے دن

تم سے حامد کی یہ ہے اک ناصحانہ التماس
ورنہ سمجھائے گا خود وہ یار سمجھانیکے دن

نظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(از تصنیف منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر احمدی بدایونی محرر چنگی نجیب آباد)

جو مضطر صاحب نے نہایت دردناک لہجہ میں ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود کے حضور مسجد مبارک میں سنائی اور آپ نے پسند فرما کر حکم دیا کہ درج اخبار کی جاوے۔

کرتا ہوں شکر اس کا جس نے یہ دن دکھایا
جو مدعا تھا میرا وہ آج میں نے پایا

برسوں پھرا بھٹکتا میں جس کی جستجو میں
جس کی طلب میں کیا کیا رنج و الم اٹھایا

خواہش میں جس کی ہر دم جان حزیں تھی بیکل
پہلو میں دل بھی کیا کیا تڑپا و تلملایا

آنکھیں تھیں جس کی خواہاں دل جس کو ڈھونڈتا تھا
جس آرزو میں میں نے مطلق نہ چین پایا

امید جس کا اب تک دیتی رہی سہارا
وہ وقت دیکھ مضطر آیا قریب آیا

ہر روز دعائیں جس کی خالق سے مانگتا ہے
اپنوں سے ہو گیا ہے جس کے لئے پرایا

کر صبر تیرا مقصد ہوگا ضرور حاصل
مشہور ہے جہاں میں ڈھونڈا ہے جس نے پایا

یعنی یہ تھی تمنا دار الامان پہنچوں
شوق حصول زیارت تھا اپنا رنگ لایا

جس کیلئے تھی مضطر مضطر کی جان مضطر
حسرت ہوئی وہ پوری حاضر غلام آیا

آنکھوں کو میری دولت آج ہوئی وہ حاصل
جس چاند نے تھا مجھ کو شام و سحر رلایا

مانتا ہوں دل سے ایمان ہے یہ میرا
مرسل ہیں آپ حق کے جو حق کہہ سنایا

بے شک ہیں آپ عیسیٰ بیشک ہیں آپ مہدی
بے شبہ آپ ہیں وہ جس نے جہاں میں آکر
معدوم ہو چکا تھا اسلام ہی جہاں سے
چالاکیوں پر اپنی کرتے تھے ناز کیا کیا
اسباب ظاہری پر تھا اُن کو زعم کیسا۔
غیظ و غضب تعصّب کبر و غرور و نخوت
ظلم و زنا خیانت فسق و فجور و غفلت
مامور ہو کے حق کے آئے ہیں آپ جب سے
کیا تاب جو ٹھہریں منکر آکر مقابلہ میں
جو چاہیں کہیں دشمن تیرا ہے بول بالا
بتلائے کوئی مجھکو کیا آپ کا بگاڑا
ڈوئی نہ تاب لایا۔ حسرت سے اور دُکھ سے
غارت ہوا قصوری بڑھ بڑھ کے بولتا تھا
کیا سوچتے ہیں منکر یہ خوب یاد رکھیں
روحانیت سے خالی دل اِن کے ہیں سراسر
مانیں نہ مانیں منکر پر آپ نے تو اُن پر
مرزا غلام احمد ہیں پیشوا ہمارے
عیسیٰ کا آسماں سے آنا ہے غیر ممکن
پیارے مسیح دوراں کیا آپ کو سناؤں
کی ترک ظالموں نے رسم سلام مجھ سے
سرگرم رات دن ہیں ایذا رسانیوں میں
آتا ہے لطف مجھکو اب تو خیالوں میں
یارب یہ ہے تمنا اس مضطر حزیں کی

وہ آپ ہیں بلا شک تھا جس کا حکم آیا
وحدت کو دی ترقی بدعات کو مٹایا
مخلوق نے دلوں سے خالق کو تھا بھلایا
خواہش نے مال و زر کی دنیا میں تھا پھنسایا
اس ترک نے دلوں میں تھا سب کے دخل پایا
حرص و ہوس عداوت ہر دل میں تھا سمایا
رنج و ملال و نکبت چاروں طرف تھا چھایا
ان سب کا کذب تو نے اے پیشوا حلیں بتایا
جو جو ہوا مقابل نیچا اُسے دکھایا
کس نے ہے خاک اڑا کر منہ چاند کا چھپایا
آخر مخالفوں نے سر اپنا ہی تو کھایا
ناکام ہو کے آخر منہ خاک میں چھپایا
اللہ نے دشمنی کا اُسکو مزا چکھایا
پکڑیگا اُس کو خالق جس نے ہے حق چھپایا
لاکھوں نشان دیکھے جھوٹا مگر بتایا
اتمام کر دی حجت حق کی طرف بلایا
ہم کو طریقہ سچا اسلام کا سکھایا
مانو کہا ہمارا آنا تھا جس نے آیا
جب مخالفوں نے اخفر کو ہے ستایا
گمراہ نام رکھا کافر مجھے بتایا
اپنے کرم سے مجھکو اللہ نے بچایا
پایا ہے جیسے جو کچھ وہ آپ ہی سے پایا
سر پر ہو تا قیامت بس تیرا ہی سایا

بقیہ ڈائری

مہمان کا حق ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے۔ اسواسطے میں اُس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

بے تحقیق فتوی فرمایا۔ خدا کی قدرت ہے کہ ہمارے سلسلہ کے متعلق علماء زمانہ نے بے دیکھے سمجھے فتویٰ دیدیا اور ہم کو نصاریٰ سے بھی بدتر لکھا۔ ان کو چاہئے تھا کہ پہلے ہمارے حالات کی تحقیقات کرتے۔ ہماری کتابیں اچھی طرح سے پڑھ لیتے۔ پھر جو انصاف ہوتا وہ کرتے تعجب ہے کہ یہ لوگ ابتک اسلام کی حالت سے غافل ہیں۔ گویا ان کو معلوم ہی نہیں کہ اسلام کس شکنجہ میں پڑا ہے۔ اسلام کی اندرونی حالت بھی اس وقت خراب ہے اور بیرونی حالت بھی خراب ہو رہی ہے۔

وفات مسیح سارا زور ان لوگوں کا اس بات پر ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ نہیں سوچتے کہ یہ بات تو قرآن شریف میں لکھی ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر شہادت دی ہے کہ میں ان کو مردوں میں دیکھ آیا ہوں۔ قرآن شریف میں پہلے توفی کا لفظ ہے اور رفع اُس کے بعد ہے۔ پھر یہ بھی سوچنا چاہئے کہ حضرت عیسیٰ کے زندہ ماننے میں اسلام کو کیا فایدہ حاصل ہے۔ سوائے اسکے کہ عیسائیوں کے جھوٹے خدا کو ایک خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے اور عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو خدا بنا لیتے ہیں۔ اور جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دیکر عیسائی بنا لیتے ہیں۔ یسوع کو زندہ ماننے کا یہ نتیجہ ہے کہ ایک لاکھ مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا ہے۔ یہ نسخہ تو آزمایا جا چکا ہے۔ اب چاہئے کہ دوسرا نسخہ بھی چند روز آزمالیں۔ جو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں قاعدہ ہے کہ جب ایک دوائی سے فایدہ حاصل نہ ہو تو انسان دوسری کو استعمال کرلے ہم نے دیکھا ہے کہ عیسائیت کو مٹانے کے واسطے اس سے بڑا اور کوئی ہتھیار نہیں کہ جس وجود کو وہ خدا بناتے ہیں اُسے مردوں میں داخل ثابت کیا جاوے۔ پہلے پادری لوگ قادیان میں بہت آیا کرتے تھے۔ اور خیموں میں ڈیرے لگاتے تھے اور وعظ کیا کرتے تھے۔ مگر جب سے ہم نے یہ دعوے کیا ہے انھوں نے قادیان آنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ایسا ہی لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بڑے مجمع میں مسیح کی زندگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک بڑا لیکچر دیکر حضرت مسیح کی فضیلت آنحضرت پر ثابت کرنی چاہی تھی۔ تب کوئی مسلمان بھی اُس کا جواب نہ دے سکا لیکن ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب نے اُٹھکر جواب دیا اور کہا کہ قرآن شریف اور انجیل ہر دو سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے معجزات دکھانے والے اب تک موجود ہیں۔ اس سے بشپ لاچار ہو گیا۔ اور اُس نے ہماری جماعت کے ساتھ گفتگو کرنے سے بالکل گریز کیا۔ ہمارے اصول عیسائیوں پر ایسے پتھر ہیں کہ وہ ان کا ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔ یہ مولوی لوگ بڑے بدقسمت ہیں جو ترقی اسلام کی راہ روکتے ہیں۔ عیسائیوں کا تو سارا منصوبہ خود بخود ٹوٹ جانا ہے جب کہ ان کا خدا ہی مر گیا تو پھر باقی کیا رہا۔

وقت بہار اسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گذارے ہیں اب اُس کا خزاں گزر چکا ہے اور اب اُسکے واسطے موسم بہار ہے۔ ان مع العسر یسرا۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ مگر مُلّاں لوگ نہیں چاہتے کہ اسلام اب بھی سرسبزی اختیار کرے۔ اسلام کی حالت اس وقت اندرونی بیرونی سب خراب ہو چکی ہوئی ہے۔ ظاہری سلطنت اسلامی جو کچھ ہے وہ بھی نہایت ضعف کی حالت میں ہے اور اندرونی حالت یہ ہے کہ ہزاروں گرجاؤں میں جا بیٹھے ہیں۔ اور بہت سے دہریہ ہو گئے ہیں۔ جب یہ حالت اسلام کی ہو چکی تو کیا وہ خدا جس کا وعدہ تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں کیا وقت نہیں آیا کہ اب بھی اسلام کی حفاظت کرے۔

صدی کا سر فرمایا۔ آں حضرت صلی اللہ کی یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں کہ اس صدی کے مجدد کو نہیں مانتے۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ

ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا۔ صدی سے ۲۵ سال گذر گئے یعنی پورا چوتھا حصہ صدی کا طے ہو گیا ہے اب بتائیں کہ وہ مجدد کون ہے اور کہاں ہے۔ ہم سے پہلے سب لوگ اس مجدد کے منتظر تھے بلکہ صدیق حسن خان کا یہ خیال تھا کہ شاید مَیں ہی بن جاؤں اور عبد الحی لکھنو کے والے کا بھی ایسا ہی خیال تھا۔ مگر اپنے خیال سے کیا بنتا ہے۔ جب تک خدا کسی کو نہ بنائے کون بن سکتا ہے۔ جسکو خدا تعالےٰ کسی کام پر مامور کرتا ہے وہ اُس کو عمر عطا کرتا ہے۔ اُسے اُس کے کام کے واسطے توفیق عطا کرتا ہے اُس کے لئے اسباب مہیا کرتا ہے۔ دوسرے لوگ اپنے خیال میں ہی مر کھپ جاتے ہیں۔ اور ان سے کچھ بن نہیں سکتا۔ کوئی جھوٹا تحصیلدار بھی بنے تو دو چار روز کے بعد گرفتار ہو کر جیل خانہ میں چلا جاتا ہے چہ جائے کہ کوئی خدا کی طرف سے مامور اپنے آپ کو کہے حالانکہ وہ مامور نہ ہو۔

امام

ذکر ہوا کہ چکڑالوی کا عقیدہ ہے کہ نماز میں امام آگے نہ کھڑا ہو بلکہ صف کے اندر ہو کر کھڑا ہو۔ فرمایا۔ امام کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ وہ آگے کھڑا ہو۔ یہ عربی لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں وہ شخص جو دوسرے کے آگے کھڑا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ چکڑالوی زبان عربی سے بالکل جاہل ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ

۹ مارچ ۱۹۰۹ء۔ فرمایا کہ ڈوئی کے ساتھ کوئی ہمارا ذاتی جھگڑا نہ تھا بلکہ وہ مذہب عیسوی کا اس زمانہ میں ایک ہی پیغمبر تھا اور تمام دُنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے واسطے دعا اور کوشش میں مصروف تھا۔ پس اُس کی ہلاکت سے اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ ہو گیا ہے۔ وہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود خنزیر کو قتل کریگا وہ خنزیر یہی ڈوئی تھا۔ اور اتنا بڑا آدمی تھا کہ اُس کے مرنے کی تاریں فوراً تمام دنیا میں دی گئی تھیں۔ اور صدہا اخباروں میں اُس کا ذکر چھپا کرتا تھا اور سب لوگ اُسے بخوبی جانتے ہیں۔ لیکھرام وغیرہ کے حالات تو اسی ملک میں محدود تھے اور ممکن ہے کہ انکی متعلق پیشگوئی اور پھر ان کی موت کی خبر ان ممالک میں نہ پہنچی ہو مگر اس کے متعلق کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ لیکھرام تو صرف پنجاب اور بعض ملحقات ہند میں مشہور تھا ورنہ ایک گمنام اور بے نشان آدمی تھا لیکن ڈوئی کے نام اور حالات سے یورپ اور امریکہ کے بادشاہ بھی واقف تھے اُس نے ایک دفعہ دنیا کے گرد دورہ کیا تھا۔ اور ہند کے جزیرہ سیلون میں بھی آیا تھا جو شخص ایسے عظیم الشان نشان کا بھی انکار کرے وہ بہت ہی بے حیا ہوگا اور اُس کا جُرم قابل عفو نہ ہوگا۔ قدرت خدا اُدھر ڈوئی مرا اِدھر بذریعہ الہام ہمکو اس کی موت کی خبر دی گئی۔ اور ساتھ ہی الہام ہوا انّ اللہ مع الصّادقین۔ یہ اُس مباہلہ کی طرف اشارہ تھا جو اُس کے اور میرے درمیان ہو چکا تھا کہ خدا نے صادق کو فتح دی۔

کیا لیکھرام زندہ ہے

ذکر تھا کہ ایک آریہ کہتا تھا کہ ہم لوگ تناسخ کے قائل ہیں ہم میں کوئی مرتا نہیں۔ اور لیکھرام مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ لیکھرام نے جب خود مباہلہ کیا تھا۔ اپنے پرمیشر کے آگے وید پیش کر کے فیصلہ چاہا تھا کہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور میرے حق میں پیش گوئی کی تھی کہ مرزا صاحب تین سال میں مر جائینگے اور میں نے خدا سے الہام پا کر پیشگوئی کی تھی کہ وہ چھ سال میں مر جائے گا۔ تو پھر جب وہ اس مباہلہ کے نتیجہ میں مر گیا اور اپنی موت سے خود شہادت دے گیا کہ اسلام سچا ہے اور وید جھوٹے ہیں تو اب اُس کو زندہ کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اور اگر بہر حال تناسخ ہی درست ہوتا تو پھر بھی کسی کو کیا معلوم ہے کہ وہ کس کیڑے یا چرندے یا چار پائے کی جون میں ہے اور کس عذاب اور دُکھ میں گرفتار ہے۔

آریہ عاشق ہو کن ویدوں پر

فرمایا تعجب ہے کہ آریہ لوگ ویدوں کے کیوں شیدائی بنے پھرتے ہیں۔ نہ اُن میں کوئی معجزہ ہے۔ نہ کوئی نشان ہے نہ کوئی عمدہ تعلیم ہے۔ بلکہ ان لوگوں نے اُس کو دیکھا نہیں۔ اُس کو پڑھا نہیں ان کے بڑے بڑے پنڈت اس کے فہم سے قاصر ہیں۔ کیونکہ اول تو سنسکرت خود مردہ زبان ہے پھر ویدوں کی سنسکرت اور بھی نرالی ہے۔ باوجود اس قدر جہالت کے یہ لوگ شوخیاں دکھلاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ شوخی اچھی نہیں ہوتی اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ اپنی شوخیوں سے ہی آدمی مارا جاتا ہے۔

کثرت ملاقات کے برکات

سیالکوٹ کے ایک مولوی صاحب کا ذکر ہوا کہ وہ ایک جگہ مخالف مولویوں کے ساتھ مباحثہ کرنے گئے ہیں۔ فرمایا۔۔۔۔۔ مباحثات کا حق ان کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ ہماری ملاقات سے بہت تھوڑا حصہ لئے ہوئے ہیں اور ان کو ہماری صحبت میں رہنے کا اتفاق بہت تھوڑا ہوا ہے اور جو ہوا ہے اُس کو بہت مدت گذر چکی ہے۔ یہاں دن رات نئے دلائل پیدا ہوتے ہیں صرف کتابوں کے دیکھنے سے کام نہیں چلتا بلکہ حاضری شرط ہے کیونکہ علم میں دن بدن ترقی ہوتی ہے (حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا)۔ ہاں یہ حق آپ کو پہنچتا ہے کیونکہ آپ کی توجہ دن رات اسی کام کی طرف ہے۔ پُرانی باتیں بھی آپ کے ذہن نشین ہیں اور تازہ باتیں بھی آپکے دماغ میں ہیں۔ اور آپ کو اس سلسلہ کے امور اور دلائل سے اچھی طرح واقفیت ہے۔ جب تک ایسا آدمی نہ ہو جس سے خطرہ ہے کہ لاعلمی کے سبب کہیں ٹھوکر کھائے۔

فری میسن

امیر کابل کا ذکر تھا کہ اُسکے فری میسن ہونے کے سبب اُس کی قوم اُس پر ناراض ہے۔ فرمایا۔ اس ناراضگی میں وہ حق پر ہیں۔ کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسنی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اُس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اُس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے۔

نبی کریم کا سلام

۱۰ مارچ۔ فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے مسیح موعود کو سلام کہا ہے اور وصیت کی ہے کہ مسیح موعود کو میرا اسلام کہہ دینا۔ اب اگر آنے والا مسیح وہی ہے جو آسمان پر نبیوں کے درمیان موجود ہے تو وہ تو خود نبی کریم کے پاس سے ہو کر دُنیا میں آئیگا۔ چاہیئے تھا کہ وہ نبی کریم کی طرف سے سلام لیکر مسلمانوں کے پاس آتا نہ یہ کہ جب وہ یہاں آوے تو اس جہان کے لوگ اُس کو آں حضرت کا سلام پہنچائیں۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ ”گھر سے میں آؤں اور خبریں تم سناؤ“۔ آں حضرت کا یہ سلام پیغام صاف بتلاتا ہے کہ وہ اُمت میں سے پیدا ہونے والا ایک شخص ہے جس کی ملاقات آں حضرت کیساتھ نہیں ہوئی۔

ثناء اللہ کی تحریر پر ایک نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی مخدومی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک دوست نے رسالہ الہامات میرزا پر مجھے متوجہ فرمایا تھا جب مین نے اس کو سرسری نظر سے دیکھا تو مین نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایسی بے جا تحریرون پر ہماری جماعت کے افراد کو متوجہ نہین ہونا چاہیئے - اس لئے کہ قرآن کریم مین داعرض من الجاھلین کا ارشاد صادر ہے - نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لایعنیہ وجہ اس کی یہ ہے کہ مصنف رسالہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ میرزا صاحب کی پیشگوئیون کی پڑتال کرنی چاہیئے جن سے ان کی روحانی کدورت اور صفائی کا حال کھل جاوے - بادی النظر مین مصنف رسالہ کا یہ قاعدہ انصاف پر مبنی نظر آتا ہے لیکن پیشگوئیون پر جرح و قدح کرتے ہوئے وہ اس قاعدہ کو ایسے طریق پر استعمال کرتا ہے کہ اس کے درمیان اور ابوجہل و دیگر کفار کے درمیان کوئی فرق نظر نہین آتا بلکہ بعض سفیہانہ اقوال مین کچھ زیادہ ترقی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ اگر حضرت اقدس کی پیشگوئیون کی جانچ اور پڑتال قرآن کریم اور منہاج نبوت کو معیار قرار دے کر کرتا تو بہت مناسب ہوتا - مگر اس نے سراسر کفار اشرار کی تقلید کی ہے -

وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق بعض میرزائی افراد متردد ہو گئے - اور یہ نہین سوچتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ مین بھی صلح حدیبیہ کے متعلق یہی لغو اعتراض شامل رہتا ہے -

اسی طرح وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کا مخفی رجوع الی الحق معتبر نہین؟ اور یہ نہین جانتا کہ قرآن کریم مین یکتم ایمانہ موجود ہے

وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ رجوع اور ہاویہ مین تضاد کا علاقہ ہے مگر یہ نہین جانتا کہ ہاویہ کا مطلق لفظ ہاویہ کاملہ و ناقصہ پر مشتمل ہے اور شرط رجوع ہاویہ کاملہ سے متعلق ہے -

وہ یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ ایک ہی نعل رجوع اور ہاویہ نہین کہلا سکتا مگر افسوس کہ اس کو لولا الاعتبارات لبطل الحکمۃ بھی یاد نہین رہا - کیسی صاف بات ہے کہ جب ایک ہی فعل یا شے کے دو مختلف پہلو یا حیثیتین ہون تو ہر ایک کے اعتبار سے جدا جدا حکم بھی پیدا ہو سکتا ہے - آتھم کا خوف و اضطراب بلحاظ مصائب و آوارگی بذاتہٖ وہ ہاویہ بھی تھا جو کہ شرط سے معلق نہ تھا اور وہی خوف بلحاظ اعتبار صداقت اسلام رجوع الی الحق بھی تھا -

لیکھرام کے متعلق بھی اس کی جرح اسی قبیل سے ہے وہ کہتا ہے کہ خارق عادت عذاب کا ہونا لیکھرام کی زندگی کو مستلزم تھا اور یہ نہین سمجھ سکتا کہ اگر یہ استلزام صحیح ہے تو بوقت نزول عذاب وہ مقتول ابھی زندہ ہی تھا -

غرضکہ اسی قسم کے بے ہودہ ہزلیات سے رسالہ مذکور بھرا ہے - جس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا ہی بے ہودگی ہے -

چونکہ رسالہ مذکور کے آخری حصہ مین مصنف رسالہ نے حضرت اقدس کے اعجازی قصیدہ پر نکتہ چینی کی ہے اور وہ نکتہ چینی بھی بعینہ کفار کی طرح کی گئی ہے مگر ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ بوجہ ناواقفی یہ خیال کر لین کہ اس کے وہ اعتراضات شائد کسی علمی طاقت پر مبنی ہون لہذا خاکسار ان اعتراضات کے متعلق چند اشارات عرض کرنا چاہتا ہے تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جاوے کہ مولوی فاضل کیا تنگ ظرف اور خام خیال آدمی اور ناقابل خطاب ہے، وہ قصیدہ پر تو اعتراض کرتا ہے مگر یہ خیال نہین کرتا کہ اگر کاتب کے ذہول سے کہین تسمی کا یسمی الحکم لکھا گیا ہے تو ایسے بات کو اعتراض کا تختہ مشق بنانا چہ معنے دارد بھلا جس شخص نے اعجازی رنگ مین صدہا فصیح بلیغ عربی کتابین دنیا مین شائع کی ہون تو اس کی طرف ایک ادنیٰ اور خفیف سی غلطی کو منسوب حماقت اور نادانی ہے اور ایسے نقات کا تخطیہ صرف جہالت ہی نہین بلکہ سخت بے ادبی اور گناہ ہے -

اعتراض گھڑنے کے لئے بے ہودہ باتین بنانا کوئی نئی بات نہین - کفار کا قدیم سے یہی طریق ہے - مگر فاتوا بسورۃ من مثلہ - کی تحدی کا عہدہ برآ ہونا محال اور ناممکن ہے -

امرتسری منکر کا یہ عذر کہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر عربی نویسی کا کام کوئی مشکل نہین - اگر ہم کو اسباب - منشی - پریس وغیرہ میسر ہوتا تو ہم بھی کر دکھاتے یہ بات بعینہ ایسی ہے جیسا کہ کفار اشرار نے لونشاء لقلنا مثل ھذا کہہ دیا تھا -

عجیب بات ہے کہ جس قسم کے اعتراضات کفار اشرار نے حماقت سے قرآن کریم پر کئے ہین بعینہ اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ کمزور اعتراض میان ثناء اللہ صاحب نے اعجازی قصیدہ پر کئے ہین چنانچہ بعض احمقون نے قرآن کریم پر من حیث اللفظ اعتراض کیا ہے کہ مقالید جمع اقلید کی ہے اور یہ کلید کا معرب ہے، اور استبرق - سطبر کا معرب ہے، اور سجیل سنگ گل کا معرب ہے، حالانکہ قرآن کریم بلسان عربی مبین کا دعویٰ کرتا ہے اور من حیث الاعراب ثناء اللہ کی طرح یہ اعتراض کیا ہے کہ ان ھذان لساحران مین ھذین اور المقیمون چاہیئے - پہلے مسئلہ مین اسم انّ پر معطوف قبل از مضی جملہ ہے -

قواریرا قواریرا - سلاسلا - اغلالا مین منع صرف ضروری تھا اور یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ آیات متشابہات گول مول موجب اغوا خلق ہین جیسا کہ ثناء اللہ کہتا ہے کہ میرزا جی کے الہام گول مول ہوتے ہین - اور ایک اعتراض یہ بھی ہوا ہے کہ تکرار لفظی اور معنوی دونون معیوب اور قرآن کریم مین موجود ہین - بے فائدہ بار بار فبای اٰلاء ربکما تکذبان اور مضامین کا تکرار ہے - اور جیسا کہ مولوی ثناء اللہ آتھم کی پیشگوئی مین تناقض بتلاتا ہے - ایسا ہی ثناء اللہ کے عیسی بھائی - قرآن کریم پر تناقض کا عیب لگاتے ہین - لا یسئل عن ذنبہم انس ولا جان - ولا یسئل عن ذنوبہم المجرمون - اور پھر فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین ہین اور لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید اور ثم انکم یوم القیمۃ تختصمون -

اور اس سے بڑھ کر ان نادان مولوی فاضلون نے قرآن کریم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وما علمناہ الشعر کا دعویٰ درست نہین - قرآن مجید مین اشعار ہین - چنانچہ

بحر طویل ۱ صحیح - من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر -
فعولن - مفاعیلن - فعولن - مفاعیلن

بحر طویل ۲ مجزو - منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم - فعلن مفاعیلن فعولن - مفاعلن -

بحر مدید ۳ - واصنع الفلک باعیننا - تقطیع اس کی کر لو
بحر بسیط ۴ - لیقضی اللہ امرا کان مفعولا " " "
بحر وافر ۵ - ویخزہم وینصرکم علیہم ویشف صدور قوم مومنین - " " " "

بحر کامل ۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم
تقطیع اس کی کر لو۔

بحر ہزج ۔ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا ۔ تقطیع اس کی کر لو

اب ہم مولوی ثناء اللہ سے نہایت متانت کے ساتھ دریافت کرتے ہین کہ کیا آپ کے اعتراض اسی قبیل سے نہین کہ جس قبیل سے ان نادان اور کج فہم منکرین کے اعتراضات ہین بلکہ اگر نظر غور و تعمق سے دیکھا جاوے تو آپ کی نکتہ چینی زیادہ قابل افسوس ہے بجائے اس کے کہ آپ میرزا جی کی غلطیان نکالتے ۔ آپنے اپنی سادہ لوحی اور تنگ ظرفی کا اظہار کیا ۔

فکنت کالساعی الی مثعب
موائلاً من سبل الراعد

۱ مواھب الرحمٰن مین ثلاثۃ اعوام پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ثلاثۃ کی تمیز جمع مجرور ہونی چاہئے ۔ منصوب کیون ہے ۔ ج اور کچھ نہین تو کم از کم مفصل زمخشری کو دیکھو ۔ وقد قالوا ثلاثۃ اثوابا ۱۲ قال الشاعر ۔ اذا عاش الفتی مأتین عاماً ۔ فقد ذھب اللذاذۃ والفتاءُ

۲ جریدۃ ۔ تسمی الحکم مندرجہ مواھب تسمی چاہئے کیونکہ جریدہ مونث ہے ۔

ج ۔ ایک فصیح شاعر کا شعر جس سے رضی نے استشہاد کیا ہے یہ ہے فلا مزنۃ ودقت ودقھا ولا ارض ابقل ابقالھا ۔ آپ بھی غالباً جانتے ہون گے کہ لفظ ارض مونث ہے پھر ابقلت کیون نہ کہا اور اگر ارض کی تاویل مکان کر دگے ۔ تو جریدۃ کی تاویل کتاب ہے ۔

۳ قصیدہ اعجازیہ سے بہت سے اشعار نقل کرکے یہ بتایا ہے ۔ کہ قصیدہ کا مجری مرفوع ہے جیسا ایا ارض مد قد دفاک مدمرٌ اور پھر بعض اشعار مین رفع سے کسرہ کی طرف انتقال کرنا پڑتا ہے اور بعض اشعار مین رفع سے فتحہ کی طرف ۔ اور پہلے قسم کا عیب قافیہ مین اقواء کہلاتا ہے اور دوسری قسم کا اصراف یا اسراف ۔ . . .

ج ۔ مفصل اور مبسوط کتابین اگر نہین پڑھ سکتے ۔ تو رسالہ عروض با قافیہ صفحہ ۴۳ ۔ جہان عیوب قافیہ کو ذکر کرکے لکھا ہے کہ ھذہ العیوب واجبۃ الاجتناب غیر الاقواء فانہ جایزٌ ۔

اور پھر الوشاح شرح عروض المفتاح مین . . . . . .

کن الثالث مذھب یونس وسیبویہ فیشمل الاصراف ایضاً قال ابن القطاع اما الاقواء مع المجرور

نکیثوجد . . . . وجوزہ ابن جنی مع استقباحہ وھو مع کثرتہ حتی قال الاخفش لا یکاد یسلم منہ شاعرٌ ۱۲

اخفش جیسا امام لا یکاد یسلم منہ شاعر کا فتوی دیتا ہے تو کسی بزاخفش کی نکتہ چینی کیا وقعت رکھتی ہے ۔

۴ وان تضاء اللہ ما یعطی الفتی
لہ خافیاتٌ لا یراھا مفکرٌ

اس شعر مین سقم معنوی تبلایا ہے کیونکہ مفکر کا کام دیت نہین بلکہ فکر ہے ۔

ج ۔ ولما سکت عن موسی الغضب اس مین یہ کہدو کہ غضب کا کام سکون ہے سکوت نہین ۔ اور انا لما طغی الماءُ ۔ مین پانی کا کام علو اور ظفور ہے طغیان نہین ۔ اور عذاب یوم عقیم مین عقیم یوم کے مناسب نہین بلکہ التی لا تجی بولد کے مناسب ہے ۔ اور والصبح اذا تنفس ۔ صبح کا کام انتشار ہے اور لا تجعل یدک مغلولۃ ۔ ید کا کام امساک غیر مشاہد ہے ۔ غل مشاہد نہین ۔ واذا غربت تقرضھم ذات الشمال ۔ سورج کا کام قرض نہین ۔

اسی طرح محاورات عرب اذا جناح الحرب وقلبھا وھولاء رؤس القوم وعیونھم وھذا انف الجبل وبطن الوادی ۔ ۔ ۱۲

ناظرین یہ ہے نمونہ مولوی فاضل صاحب کی علمی وسعت کا اس کندہ ناتراش کو اتنا بھی معلوم نہین کہ فصحاء اور بلغاء مبالغہ کی تراکیب کو کس کس پیرایہ مین ادا کرتے رہین ۔

۵ ومالک مختار السعیر وتشمر ہمال ہے اور اس پر واو غلط ہے کیونکہ کافیہ مین لکھا ہے والمضارع المثبت بالضمیر وحدہ ۔

ج ۔ صرف کافیہ پڑھ کر آپ شیخ چلی بن گئے حالانکہ رضی مین صاف لکھا ہے ۔ وقد سمع قمت واصک وجھہ وذلک لانھا اما جملۃٌ وان شابھت المفرد واما لانھا بتقدیر وانا اصک فتکون اسمیۃ تقدیراً (۲) تو کم از کم وانت تشمر ان لیتے ۔

۶ نوی برکات نزلوا ھا من السماء مین نزلوا کا فاعل ذکر نہین ۔ یہ سقم معنوی ہے ۔

ج ۔ یترک ذکر المسند الیہ اذا کان المسند لا یصلح الا لہ حقیقۃ ۱۲

برکات کا نازل کرنیوالا اذہان مین منحصر و مرکوز ہے ۔ اس کی نظیر مفعول مین انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ۔ ویھدی الی اسرارھا ویفسر ۔ مرجع ضمیر اسد کو بنایا ہے ۔

ج ۔ یہ آپ کو کس نے کہا ۔ مرجع ضمیر مصدر غیر صریح ہے اس مسئلہ کو شرح ملا جامی مین دیکھ لو ۔

(باقی آیندہ ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

نوٹ ۔ مجھے تو امید نہین کہ اب بھی مولوی فاضل کچھ شرم و حیا سے کام لین ۔ کیونکہ اب اہل حدیث کہلاتے ہین ۔ اور فاصنع ما شئت پر عمل ہوگا ۔

کمترین خادم حضرت مسیح موعود عبد اللہ احمدی
ساکن کشمیر شوپین ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صحت ۔ خلاشر الطبیعت ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

نظام الدین صاحب ۔ سیٹری کلان ۔ ضلع گوجرانوالہ
صدرالدین صاحب ۔ رشکار ماچھیان ضلع گورداسپور
میان صمندا صاحب " " " "
حافظ حسن دین صاحب " " " "
احمد شاہ صاحب " " " "
میان دین محمد صاحب " " " "
ہاجرہ بی بی " " " "
میان الہ بخش صاحب " " " "
جیون بی بی " " " "
میان عبد العزیز صاحب " " " "
غلام قادر صاحب ۔ کریم پور ۔ ضلع جالندھر
میان محمد علی صاحب پوسٹ مین راؤ خانانوالی (لائل پور)
لال دین صاحب سومدیکے گوریا نہ ڈاک خانہ چونڈہ کہ سیالکوٹ
جلال الدین صاحب " " " "
میان محمد رمضان صاحب " " " "
میان دولا صاحب " " " "
روشن دین صاحب " " " "
سکندر دین صاحب " " " "

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے طلب فرما دین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ - حضرت مسیح موعود کی پہلی کتاب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے۔ اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے	[illegible]
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں درج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ اس کے دو سو صفحے ہیں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقعہ ہے۔	[illegible]
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر۔ جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں دیا ہے۔	۲ر
جنگ مقدس " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ جس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔	۸ر
نور الدین - مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸ر
جام شہادت - مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	۱ر
نظم مستورات	پنجابی نظم	۱ر

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق ۶ع

شرح تہذیب الکلام عہ

مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموت والارض ہر

الہدیۃ السعدیہ مسیح موعود کے بارہ میں و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ ۵ر

مصریین و غزالی و ابن العزلی والاشری

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنھوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ لوگوں کو اُن سے فائدہ پہونچے۔ نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرما دیں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت بمبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ۔ لیکن خریدار دو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی۔ درثمین بے جلد ۶ر مجلد ۸ر۔ والسلام۔ منیجر

رسید زر

۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۹۰ احسن محمد خان صاحب عہ	۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۹۳ بابو روشن دین صاحب ےر
۱۱ " " " نمبر ۹۴ فضل الٰہی صاحب عہ	۱۲ " " نمبر ۱۴۳ مستری شہاب الدین صاحب ےر
۱۲ " " " نمبر ۵۷ عبد الغفور صاحب ے	۱۲ " " نمبر ۹۸ میر مدثر شاہ صاحب ےر
۱۲ " " " نمبر ۹۶ بابو محمد عمر صاحب ے	۱۲ " " نمبر ۷۷ بابو امام الدین صاحب ےر

عبد العزیز

بدر پریس قادیان میں میاں معراج [illegible] پرنٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

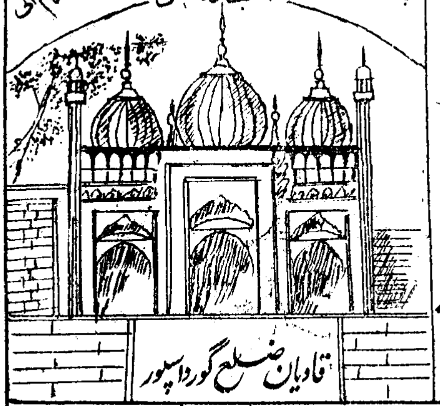

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

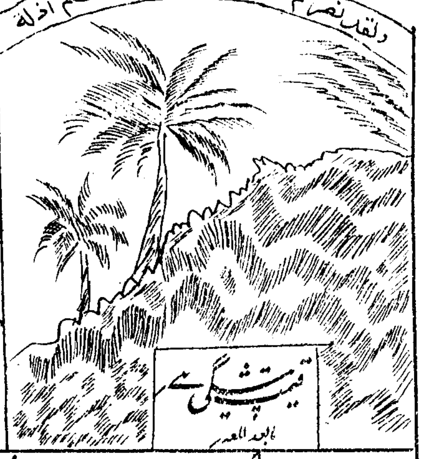

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — ۲۰ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۷ء — نمبر ۱۴

گر چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر — گورنمنٹ عنہ ۲۰ — طلباء و غیر مذاہب عہ ۱۲ — قیمت ۳ سال ۱۲

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً جوش نفسانی سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیر آنکہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکران مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

ایک قدیم دوری از آن عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عنہ ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کمیاب ڈائری

رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۳ جلد ۲ چھپ کر شایع ہو گیا ہے

اسکا اڈیٹوریل محبت الٰہی ایک ایسا لطیف مضمون ہے کہ میں سفارش کرتا ہوں کہ سب خریداران بدر کم از کم اس رسالہ کو خرید کر مطالعہ کریں اس رسالہ میں سے حسب معمول ڈائری کا حصہ میں نقل کرتا ہوں۔ اور اس نعمت کیواسطے اسکے لایق اڈیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں یہ رسالہ ماہوار ہے اور قیمت ۱۲ سالیانہ ہے۔

کوئی مقام فی نفسہٖ برا نہیں

ایک لڑکی کی اسکی ساس کے ساتھ کچھ اچھی طرح نہیں بنتی تھی لڑکی نے بر سبیل شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا۔ کہ کیا برا مقام ہے کہ جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں آپ نے اسکو سنکر بہت برا منایا کہ شہر تو کوئی برا ہوتا ہی نہیں اگر کسی شہر کو برا کہا جائے تو اس سے مراد اسکے شہر والے ہوتے ہیں پس نہایت قابل افسوس ہے اس عورت کی حالت جو ایسا فقرہ اپنی زبان پر لاتی ہے اور اسطرح اپنے خاوند اور اسکے والدین کی برائی کرتی ہے اور اسکے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔

کیا ایسا نام رکھنا منع ہے جیسا برکت جنّت

کسی لڑکی کا نام جنّت تھا کسی شخص نے کہا کہ یہ نام اچھا نہیں کیونکہ بعض اوقات انسان آواز مارتا ہے کہ جنّت گھر میں ہے اور اگر وہ نہ ہو تو گویا اس سے ظاہر ہے کہ دوزخ ہی ہے یا کسی کا نام برکت ہو اور یہ کہا جائے کہ گھر میں برکت نہیں تو گویا نحوست ہوئی فرمایا یہ بات نہیں ہے نام رکھنے سے کوئی حرج نہیں ہوتا اور اگر کوئی کہے کہ برکت اندر نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان اندر نہیں ہے نہ یہ کہ برکت نہیں یا اگر کہے کہ جنّت نہیں تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنّت نہیں اور دوزخ ہے بلکہ یہ کہ وہ انسان اندر نہیں جسکا نام جنّت ہے۔ کسی اور نے کہا کہ حدیث میں بھی ممانعت آئی ہے فرمایا کہ میں ایسی حدیثوں کو ٹھیک نہیں جانتا اور ایسی حدیثوں سے اسلام پر اعتراض ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بتائے ہوئے نام عبداللہ۔ عبدالرحیم عبدالرحمٰن جو ہیں ان پر یہی بات لگ سکتی ہے کیونکہ جب ایک انسان کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن اندر نہیں۔ تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ کہ عبدالشیطان اندر ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ شخص کہ جسکا نام نیک فال کے طور پر عبدالرحمٰن رکھا گیا تھا وہ اندر نہیں اور اسی طرح دوسرے نام یا یہ کہ دین محمد اندر نہیں تو کفر کا ہونا ضروری ہوا پس یہ ایک غلط خیال ہے یہ نام ایک نیک فال کے طور پر رکھے جاتے ہیں تا وہ شخص بھی اس نام کے مطابق ہو۔

انگریزوں نے مغل بادشاہوں پر کوئی ظلم نہیں کیا

ذکر ہوا کہ خاندان مغلیہ کے آخری بادشاہ کے وقت جو کچھ انگریزوں نے سلوک کیا ہے اسپر ایک اخبار نے بہت سا شور مچایا ہے اور اسکو برا منایا ہے فرمایا یہ بات نہیں خدا کسی قوم پر یا کسی شخص پر ظلم نہیں کرتا جب انسان خود کوئی گناہ کرتا ہے تو اُسوقت اسکی تادیب کے لئے خدا تعالیٰ اسپر مصیبتیں نازل فرماتا ہے بہادر شاہ سے اور اس کے چند پہلے بزرگوں سے چونکہ بہت کچھ خطائیں سرزد ہوئیں خدا تعالیٰ نے انکو اسبات کے لایق نہ دیکھا کہ وہ حکومت کر سکیں تب انگریزوں کو ان پر مسلط کر دیا اگر وہ ایسے کام نہ کرتے تو خدا تعالیٰ بھی ایسا نہ کرتا بلکہ میرے خیال میں خدا تعالیٰ نے بہادر شاہ پر بہت بڑا احسان کیا کیونکہ اس طرح تکلیفیں برداشت کر کے اسکے گناہ معاف ہو گئے اور جو سلوک انگریزوں نے کیا وہ تو فاتح قومیں کیا ہی کرتی ہیں۔ اگر بہادر شاہ فتحیاب ہو جاتا تو کیا وہ ایسا نہ کرتا۔

طب ایک صاحب گھر میں آئے طب کا ذکر شروع ہوا فرمایا کہ طبیب میں علاوہ علم کے جو اسکے پیشہ کے متعلق ہے ایک صفت نیکی اور تقوےٰ بھی ہونی چاہیئے۔ ورنہ اسکے بغیر کچھ کام نہیں چلتا ہمارے پچھلے بزرگوں میں اسکا خیال تھا اور لکھتے ہیں۔ کہ جب نبض پر ہاتھ رکھے تو یہ بھی کہے لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا یعنے اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تونے سکھایا فرمایا کہ دیکھو پچھلے دنوں میں مبارک احمد کو خسرہ نکلا تھا اسکو اسقدر کھجلی ہوتی تھی کہ وہ پلنگ پر کھڑا ہو جاتا تھا اور بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا جب کسی بات سے فائدہ نہ ہوا تو میں نے سوچا کہ اب دعا کرنی چاہیئے میں نے دعا کی اور دعا سے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے چوہوں جیسے جانور مبارک احمد کو کاٹ رہے ہیں ایک شخص نے کہا کہ ان کو چادر میں باندھکر باہر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا کیا گیا جب میں نے بیداری میں دیکھا۔ تو مبارک احمد کو بالکل آرام ہو گیا تھا اسی طرح دست شفا جو مشہور ہوتے ہیں اسمیں کیا ہوتا ہے وہی خدا کا فضل اور کچھ نہیں۔

دعا فرمایا کہ دعا میں بعض اوقات قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت اسطرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا سے دعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے ہمارے ساتھ بھی بعض دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے اور پچھلے بزرگوں میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ باوا غلام فرید ایک دفعہ بیمار ہوئے اور دعا کی مگر کچھ بھی فائدہ نظر نہ آیا تب آپ نے اپنے ایک شاگرد کو جو نہایت ہی نیک مرد اور پارسا تھے (شاید شیخ نظام الدینؒ یا خواجہ قطب الدینؒ) دعا کے لئے فرمایا انہوں نے بہت دعا کی۔ مگر کچھ بھی اثر نہ پایا گیا یہ دیکھکر انہوں نے ایک رات بہت دعا مانگی کہ اے میرے خدا اس شاگرد کو وہ درجہ عطا فرما۔ کہ اسکی دعا میں قبولیت کا درجہ پائیں اور صبح کیوقت انکو کہا کہ آج ہمنے تمہارے لیے یہ دعا مانگی ہے۔ یہ سنکر شاگرد کے دلمیں بہت ہی رقت پیدا ہوئی اور اسنے اپنے دلمیں کہا کہ جب انہوں نے میرے لئے ایسی دعا کی ہے تو آؤ پہلے انہیں ہی شروع کرو اور انہوں نے اسقدر زور شور سے دعا مانگی کہ باوا غلام فرید کو شفا ہو گئی۔

دعا بارش سخت زور سے ہو رہی تھی اور کوئی وقت ایسا ہوتا تھا کہ بادل پھٹے۔ مکانوں کے گرنے کا سخت اندیشہ ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ بارشوں یا آندھیاں یا اور طوفانوں میں خدا سے دعا مانگنی چاہیے۔ کہ وہ ہمارے لئے اس عذاب میں کوئی بہتری کی ہی صورت پیدا کرے اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھے جو اس سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی موقعوں میں دعا مانگا کرتے تھے اور جب بارش یا آندھی آتی تھی تو گھبرائے سے معلوم ہوتے تھے اور کبھی اندر جاتے تھے اور کبھی باہر آتے تھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی۔ گو قیامت کی بہت سی نشانیاں انکو بتائی گئی تھیں اور ابھی مسیح کی آمد کا بھی انتظار تھا مگر پھر بھی وہ خیال کرتے تھے کہ خدا بڑا بے نیاز ہے اسلئے سب کو چاہیئے کہ اسکی بے نیازی سے ڈرتے رہیں اور ہمیشہ ایسی موقعوں پر خصوصیت سے دعائیں لگے رہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر۔ مسیح۔ مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۴- اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷ء۔ "روشن نشان اور ہماری فتح" ٭ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء۔ "وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ٭ ورفعنا لک ذکرک" ٭ ۱۱- فروری ۱۹۰۷ء۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے"۔ ٭ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء "ربنا افتح بیننا و بینہم" ٭ "أعجبتم ان تموتوا" ٭ "لاہور میں ایک بے شرم ہے" ٭ ویل لک ولافکک ٭ "بلجت آیاتی تلک آیات ظہرت بعض خلف بعض"

ترجمہ۔ میرے نشان ظاہر ہوں گے ایک کے بعد دوسرا ظہور میں آئیگا۔ "ایک موسےٰ ہے میں اس کو ظاہر کرون گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دون گا" ٭ "پر جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹون گا اور دوزخ دکھلاؤن گا" ٭ قہری تجلی ہوگی (یعنی دنیا میں قہری نشان ظاہر ہوں گے) "تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں" ٭ "میں تجھے روشن کرونگا اور تیرا برگزیدہ ہونا ظاہر کرون گا" ٭ "جو دعائیں آج رات قبول ہوئیں اُن میں سے قوت اور شوکت اسلام بھی ہے" ٭ "یہ سب تیرے لئے اور تیری خاطر سے ہے" ٭ "سات مارچ سے پچیس ۲۵ دن" ٭ (یہ کسی نشان کے ظہور کی طرف اشارہ ہے) ٭ "تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا" ٭ "عام لوگوں کا قدم رسول کے قدم کو پامال نہیں کرسکتا" ٭ "ہمنے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو ہمنے بلند کردیا اور مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر مجھے تیرا پاس نہ ہوتا تو میں اس جگہ کے تمام باشندوں کو ہلاک کردیتا ٭ لاہور میں ایک بے شرم ہے لعنت اُس پر اور اس کے جھوٹھ پر ٭ وقت کو پلے قہر الٰہی کی تجلی ہے ٭ لاکھوں آدمی تہ و بالا کردونگا دشمن ہلاک ہوگیا آج مبارک دن ہے ٭ روشن نشان اور ہماری فتح" اے ازلی ابدی خدا۔ مجھے زندگی کا شربت پلا۔ ذلیل انسان کا بیڑا غرق ہوگیا ٭ تیری دعا قبول کی گئی ٭ جو لوگ تیری طرف توجہ نہیں کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے ٭ میں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں خدا سچوں کے ساتھ ہے ٭ خدا تجھے ایک غیر معمولی عزت دیگا اور ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاوین گے ٭ خدا کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ تجھے مشکلات میں ڈالے بلکہ وہ ہر ایک بات میں تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا ٭ ایک آخری عید ہے جس میں تو بڑی فتح پائیگا ٭ خدا نے تیرے پر رحم کیا اور تجھے غالب کیا ٭ تو ابرار میں سے ہے ٭ تمام دنیا کے لئے ایک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ٭ تیری روح نے میری طرف پرواز کیا ٭ قہری تجلی کے دن ہیں کچھ خاص لوگ مرینگے اور کچھ عام ٭ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم پر موت آوے ٭ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی اور ریاست کابل میں پچاسی ہزار کے قریب آدمی مرے گا ٭

۲۸ - مارچ ۱۹۰۷ء - ۱- "میرا دشمن ہوگیا ہے اُس دانیکھا خدا نال جا پیا" ٭ (تشریح) یعنے عنقریب میرا دشمن ہلاک ہوجائیگا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑیگا ۲- میرے دشمن ہلاک ہوگئے۔ ۳- ان اللہ مع الابرار یعنی آئندہ عنقریب ہلاک ہوں گے۔ خدا نیکوں کے ساتھ ہے۔ ۴- کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گذرنے نہ پاوے۔ کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہیگا (تشریح) یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس حکم سے لاپرواہ ہو وہ سزا سے محفوظ نہیں رہیگا۔ ۵- سلطان عبدالقادر۔ (تشریح) اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباروں پر افسری عطا کی گئی ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہیگا جب تک وہ میری اطاعت نکریں اور میری اطاعت کا جوا اپنی گردن پر نہ اٹھائیں یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنے ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔ ۶- احل لہ الطیبات۔ قل ما فعلت الا ما امرنی اللہ۔ (تشریح) اس سلطان عبدالقادر کیلئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں کہ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا۔ پھر بعد اس کے کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے۔ اور پھر الہام ہوا۔ کل مقابر الارض لا تقابل ھذہ الارض یعنے زمین ہند کے تمام قبرستان اس زمین سے مقابلہ نہیں کرسکتے یعنی اس زمین کو جو برکتیں دی گئیں وہ برکتیں تمام پنجاب اور ہندوستان میں کسی اور قبرستان کو نہیں دی گئیں ٭ پھر میں نے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہوں اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اُس کی والدہ ہے اور مجھے خیال گذرتا ہے کہ مرزا غلام قادر مرحوم بھی (جو میرے بھائی ہیں) میرے ساتھ ہیں اور راہ میں اس قدر زنبور ہیں کہ ٹڈی دل کیطرح زمین پر پھیل رہے ہیں اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پھر اُڑ گیا مگر کسی نے ضرر نہیں پہونچایا اور پھر ہم سب ایک مسجد میں داخل ہوگئے ہیں اور مسجد میں بھی کروڑہا زنبور ہیں مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہیں ٭ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ۱- اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا۔ ۲- احق اللہ امری ولا تنفکا من ھذہ المرحلۃ (ترجمہ) خدا نے میری بات کو سچا کردیا۔ اور تم دونوں اس مرحلہ سے نہیں چھوٹو گے۔ ٭ ۳- دولت اعلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا ٭ ۴- ھل نری جزاء الاحسان الا الاحسان (ترجمہ) نہیں دیکھتے ہم احسان کی جزا بجز احسان کے

یکم اپریل ۱۹۰۷ء۔ لولا الاکرام لہلک المقام

اس میں ابتدائی حروف کچھ اور تھے جو یاد نہیں رہے۔ مگر مفہوم یہی تھا

مباہلہ کیواسطے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعودؑ کے حکم سے لکھا گیا)

مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۱۴ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں:-

"ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو طیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا ہم حلفیہ کہدیں گے کہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہو۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اُٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرادو اور اُنہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب اُمت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔"

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعودؑ مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالےٰ کی قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔

اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو اطلاع دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔ اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس ۲۵ روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شائع ہو جاویگی۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو ۲۰۰ سے سوا اس میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جاوے گی اور وہ اس کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھ لے اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا۔ جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اوّل قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمدؐ کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں۔ ان اشتہارات کے شائع ہو جانے کے بعد اللہ تعالےٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے۔ کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے لعنت کو تمام مقام ان تمام عذابوں اور دکھوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کو متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کا خوب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اُٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے۔ معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا۔ مولوی ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنے کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے مصالح آپ سمجھتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ پورے کرے۔ فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں: البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کرکے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کرے گا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کرے گا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالےٰ نے ان پر عذاب تو نازل کرکے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ دیکھو سورۂ انفال رکوع ۴۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اور دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علی وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اُسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقع نہ دے اور وہ منظور کرکے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اس کو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہونچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھے گا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ میں اعلان کرے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ

مجھے ٹال دے۔

امید ہے کہ اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہین تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر یا بٹالہ مین مجمع کرنے کی جو تجویز انہون نے بمراد حصول شہرت پیش کی ہے۔ اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاوے گی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا مین شائع ہو جائیگا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام پہونچ جاوے گا اس زمانہ مین بسبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور مین تشہیر کے لئے میدانون مین جمع ہونے کی ضرورت بھی نہین رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اس وقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک مین تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود ہی کیا اور پھر اس کے مریدون نے اس کو تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا اور بالآخر فالج مین مبتلا ہو کر خستہ و خراب حالت مین مر گیا۔ وہ امریکہ مین تھا۔ اور حضرت اقدس قادیان مین۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اس کے دست تصرف کے نیچے ہین خواہ کوئی امریکہ مین ہو یا ایشیاء مین۔ امرتسر مین ہو یا قادیان مین۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑین گے اور حقیقۃ الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شائع کر دین گے۔

مولوی صاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید ہے۔ امرتسر یا بٹالہ مین مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا سنہ ۱۹۰۵ء مین حضرت اقدس کا ایام رمضان مین امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہین رہا اور جو درندگی اس وقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہین کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ مین ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہین لیکن ایسے مباہلہ مین تو ان کی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلاء کا مقابلہ نہ کر سکیگی مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کا سفر مین روزہ کو چھوڑنا اصل مین تعلیم قرآن کی ترویج تھی۔ لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا۔ کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا اس شہر مین اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپ نے امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے مین گریز کی بنیاد پہلے ہی نہین رکھی۔ تو پھر کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس بات پر ہی راضی ہین کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہین اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہین اور ہم آپ کا زاد راہ آپ کے یہان آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہین لیکن یہ امر ہر حالت مین ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین مین شرائط تحریر ہو جاوین گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہون کے دستخط ہو جاوین گے اور قادیان آنے کی صورت مین ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہین سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا۔ کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کرین اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ مین نہ بولے اور بعد مین وہ قسماً ظاہر کرے کہ مین اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمدؑ کے دعاوی کو صحیح نہین سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے وہ آسکتا ہے۔ البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے۔ اور اس کے قادیان آنے کی صورت مین اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ دار ہین کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑون کے ہے اور ہماری تابع ہے ان لوگون کی طرح درندہ طبع نہین جن کا نمونہ امرتسر مین دیکھا گیا تھا۔

ڈوئی والی پیشگوئی کے متعلق بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک نوٹ دیا ہے اور لکھا ہے کہ اصل پیشگوئی کے الفاظ معہ تاریخ کے ظاہر کرو۔ ع

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

اس کے جواب مین اتنا کہنا کافی ہے کہ ڈوئی کے متعلق عنقریب ایک مفصل اشتہار نکلیگا۔ اس مین سب کچھ درج ہوگا لیکن اب جب آپ نے خود ہی خدا کے ساتھ لیکھا ڈالنے کی نیت کر لی ہے تو اب ڈوئی کو آپ کیا کہتے ہین جب تر ہیتی آ[illegible] نگی تو جگ بیتیون کے سننے کا کیا فائدہ۔

حضرت مسیح موعود کا حکم

طاعون زدہ علاقون کے احمدیون کیواسطے

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت اقدس بمعہ خدام باہر سیر کے واسطے تشریف لے گئے راستہ مین عاجز راقم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اخبار مین چھاپ دو اور سب کو اطلاع کر دو کہ یہ دن خدا تعالے کے غضب کے دن ہین۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے۔ کہ غضبت غضباً شدیداً۔ آج کل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چارون طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ مین اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالے سے بہت دعا کرتا ہون کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدون کے ساتھ نیک بھی پیسے جاتے ہین اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔ دیکھو حضرت نوحؑ کا طوفان سب پر پڑا۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد و عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوحؑ کا دعوے اور اس کے دلائل کیا ہین۔ جہاد مین جو فتوحات ہوئین وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھین لیکن ہر ایک مین کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ کافر جہنم کو گیا اور مسلمان شہید کہلایا۔ ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس مین ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہون۔ ہم خدا تعالے کے حضور دعا مین مصروف ہین۔ کہ وہ ان مین اور غیرون مین تمیز قائم رکھے لیکن جماعت کے آدمیون کو یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہین بنتا جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جاوے سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو۔ اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو۔ اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالے کے حضور مین دعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جس مکان مین چوہے مرنے شروع ہون اس کو خالی کر دو۔ اور جس محلہ مین طاعون ہو

اس محلہ سے نکل جاؤ۔ اور کسی کھلے میدان مین جا کر ڈیرا لگاؤ جو تم مین سے بتقدیر الٰہی طاعون مین مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے اس کی مدد کرو اور اس کے علاج معالجہ مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنے نہین کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑون سے متاثر ہو جاؤ۔ بلکہ اس اثر سے بچو۔ اسے کھلے مکان مین رکھو اور جو خدانخواستہ اس بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہین اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے اس کے وہی کپڑے رہنے دو۔ اور ہو سکے تو ایک سفید چادر اس پر ڈالدو اور چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم مین زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اس کے اردگرد جمع نہ ہون حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چارپائی کو اٹھائین اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑہین۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اس کے واسطے ضروری نہین کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہان قبرستان دور ہو۔ مثلاً لاہور مین سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لیجاوین اور میت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جاوے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔

اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہین بُرا کہین گے وہ پہلے کب تمہین اچھا کہتے ہین یہ سب باتین شریعت کے مطابق ہین اور تم دیکھہ لوگے کہ آخر کار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کرین گے خود بھی ان باتون مین تمہاری پیروی کرین گے۔

مکرراً یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان تنگ اور تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آسکے اس کو بلا توقف چھوڑ دو کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے گو کوئی چوہا بھی اس مین نہ مرا ہو۔ اور حتے المقدور مکانون کی چھتون پر رہو۔ نیچے کے مکان سے پرہیز کرو اور اپنے کپڑون کو صفائی سے رکھو نالیان صاف کراتے رہو سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلون کو بھی صاف کرو اور خدا کے ساتھہ پوری صلح کر لو۔

• حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" تمام دوست مرد اور عورت جو مقدرت رکھتے ہین ایک ایک جلد خرید فرماوین اور نیز آریون کے درمیان مفت تقسیم کرنے کے ...... واسطے خریدی جائے کیونکہ یہ کتاب غلطی کے سبب ساری کی ساری ہر دو اخبارون مین یکدفعہ چھپ چکی ہے اور جس دوست کی ملکیت مین وہ کتاب ہے اس کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے قیمت عہ ہے۔ ایڈیٹر۔

المفتی

۵۴ معالجہ و ہمدردی۔ سوال ہوا کہ طاعون کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایسی صورت مین طبیب کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ طبیب اور ڈاکٹر کو چاہیئے کہ علاج معالجہ کرے اور ہمدردی دکھلائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہین ہے۔ وہ حال معلوم کر کے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والون کیواسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھین اور بیمار کی ہمدردی بھی کرین۔

۵۵ غسل میت۔ سوال ہوا کہ طاعون زدہ کے غسل کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ مومن طاعون سے مرتا ہے تو وہ شہید ہے شہید کے واسطے غسل کی ضرورت نہین۔

۵۶۔ کفن۔ سوال ہوا کہ اس کو کفن پہنایا جائے یا نہین۔ فرمایا۔ شہید کے واسطے کفن کی ضرورت نہین۔ وہ انہین کپڑون مین دفن کیا جاوے۔ ہان اس پر ایک سفید چادر ڈالدی جائے۔ تو ہرج نہین

۵۷ اسم اعظم۔ ایک شخص کا سوال حضرت اقدس کی خدمت مین پیش ہوا کہ قرآن شریف مین اسم اعظم کون سا لفظ ہے۔ فرمایا۔ اسم اعظم اللہ ہے۔

۵۸۔ خواب کا پورا کرنا۔ ایک دوست نے حضرت کی خدمت مین اپنی بیوی کا خواب لکھا "کہ کسی شخص نے خواب مین میری بیوی کو کہا کہ تمہارے بیٹے پر بڑا بوجھ ہے۔ اس پر سے صدقہ اتارو اور ایسا کرو کہ چنے بھگو کر مٹی کے برتن مین رکھہ کر اور لڑکے کے بدن کا کرتہ اتار کر اس مین باندھ کر رات سوتے وقت سرہانے چارپائی کے نیچے رکھدو۔ اور ساتھہ چراغ جلا دو۔ صبح کسی غیر کے ہاتھہ اٹھوا کر چوراہے مین رکھدو" یہ خواب لکھہ کر حضرت سے دریافت کیا کہ کیا جائز ہے کہ ہم خواب اسی طرح سے پورا کرلین۔

جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا۔ کہ جائز ہے کہ اس طرح سے کرین اور خواب کو پورا کرلین۔

۵۹ دعا مین صیغہ احد کو جمع کرنا۔ ایک دوست کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ مین ایک مسجد مین امام ہون ان بعض دعائین جو صیغہ واحد متکلم مین ہوتی ہین یعنے انسان کے اپنے واسطے ہی ہو سکتی ہین۔ مین چاہتا ہون کہ ان کو صیغہ جمع مین پڑھ کر مقتدیون کو بھی اپنی دعا مین شامل کر لیا کرون۔ اس مین کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ جو دعائین قرآن شریف مین ہین ان مین کوئی تغیر جائز نہین۔ کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ وہ جس طرح قرآن شریف مین ہے۔ اسی طرح پڑھنا چاہیئے۔ ہان حدیث مین جو دعائین آئی ہین ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع پڑھ لیا کرین۔

ایک تعجب انگیز آتشی شعلہ ۳۱ مارچ کی شام کو قریب پانچ بجے شمال مشرق سے شمال مغرب کے رخ کو جاتا ہوا زمین پر گرتا ہوا معلوم ہوا اور دھوان بن کر اوپر کو اٹھا۔ قادیان کے بعض لوگون نے خیال کیا کہ باہر کھیت مین گرا ہے مگر زمین پر پڑا کچھہ نہ پایا گیا۔ سرہند اور جہلم اور دیگر بہت سے مقامات سے خبر آئی ہے۔ کہ وہان بھی ایسا ہی ہوا۔ مفصل حال آئندہ لکھا جاوے گا۔ جہان کہین کسی نے یہ شعلہ دیکھا ہو مفصل کیفیت سے اطلاع دین۔

۴۔ اپریل کے ہولناک زلزلے کی یادگار

۴۔ اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تھی ہم اس کے لئے ایک خاص رعائت کرتے ہین۔ ایسی رعائت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہائت عمدہ ڈمی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم
غیر مجلد اصل قیمت صہ رعایتی ع۱ مجلد ۱۱ زیادہ
در ثمین مجلد ۶ر غیر مجلد ۴ر

۴۔ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستین آئینگی ان کی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملین گی۔ المشتہر۔ ناظم۔ بدر۔ بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور۔

محمد علی اشرف امتحان انٹرنس مین کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

ڈائری

اَلقَولُ الطَّیِّبُ

صدقہ جاریہ ۲۸- مارچ سنہ ۱۹۰۶ء قبل نماز ظہر- ایک شخص کا خط حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا- کہ انسان اپنی زندگی میں کس طرح کا صدقہ جاریہ چھوڑ جائے کہ مرنے کے بعد قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے- فرمایا کہ قیامت تک کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے- ہان ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے آثار دنیا مین قائم رہین وہ اس کیواسطے موجب ثواب ہوتا ہے- مثلاً انسان کا بیٹا ہو اور وہ اُسے دین سکھلائے اور دین کا خادم بنائے تو یہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب اس کو ملتا رہیگا- اعمال نیت پر موقوف ہین- ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جائے کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کیواسطے صدقہ جاریہ ہے-

اپنے آپ کو مارو ذکر ہوا کہ اس سال طاعون بہت پھیل رہی ہے اور پچھلے سالون کی طرح صرف عام لوگ گرفتار نہین ہوتے بلکہ خواص اور بڑے بڑے امیر ہلاک ہو رہے ہین جیساکہ اخبارون مین درج ہو رہا ہے- فرمایا- باوجود اس سختی کے جو طاعون کے سبب وارد ہو رہی ہے لوگ اس طرف اب تک نہین آتے کہ دنیوی حیلے تو سب فضول ہین- اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے بلکہ ابھی تک لوگ یہی تجاویز پیش کرتے ہین کہ مچھرون کو مارو اور پسوؤن کو مارو لیکن جب تک اپنے آپ کو مارنے کی طرف متوجہ نہ ہون گے وہ کبھی نجات نہ پائین گے-

نقلی فقیر کی عزت ذکر تھا کہ جو لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے عابد نہین ہین لیکن ریا کے طور پر یا غلط راہ پر چل کر لمبی عبادتین کرتے ہین ان کو بھی کچھ کچھ ظاہری قبولیت اور فوائد حاصل ہو ہی جاتے ہین- حضرت نے فرمایا- چونکہ ایک محنت شاقہ اُٹھاتے ہین اس کا عوض کچھ نہ کچھ ان کو دیدیا جاتا ہے- کہتے ہین کہ ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا- اور اس کی پرستش مین مصروف رہا- چالیس سال کے بعد جب وہ اُٹھا تو لوگ اس کے پاؤن کی مٹی آنکھ مین ڈالتے تھے تو ان کی آنکھ کی بیماری اچھی ہو جاتی تھی- اس بات کو دیکھ کر ایک صوفی گھبرایا اور اس نے سوچا کہ جھوٹے کو یہ کرامت کس طرح سے مل گئی اور وہ اپنی حالت مین مذبذب ہو گیا اس پر ہاتف کی آواز اُسے پہونچی جس نے کہا کہ تو کیون گھبراتا ہے سوچ کہ جب جھوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا تعالیٰ نے ضائع نہین کیا تو جو سچا اس کی طرف جائیگا اس کا کیا درجہ ہوگا اور اس کو کس قدر انعام ملیگا- ہم اس زمانہ مین نہین دیکھتے کہ پادری لوگ باوجود جھوٹے ہونے کے اپنی محنت کے سبب ۷۰ کروڑ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہین-

کیا ڈوئی آسمان پر گیا ہے فرمایا- آج علی گڑھ سے ماسٹر محمد دین صاحب کا خط آیا ہے انہون نے خوب لطیفہ لکھا ہے کہ مصر کے اخبارون مین بھی ڈوئی کے مرنے کی خبرین لکھی ہین ایک عربی اخبار تو لکھتا ہے کہ مات ڈوئی- اور دوسرا لکھتا ہے کہ توفی ڈوئی- آپس مین تو انہون نے فیصلہ کر دیا کہ توفی کے معنے مات کے ہین لیکن ہمارے مولوی کہین عربی اخبارون کو پڑھ کر اس جگہ بھی یہ معنے نہ کرین کہ ڈوئی مرا نہین- آسمان پر چلا گیا ہے-

حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۳۱- مارچ سنہ ۱۹۰۶ء بوقت ۶ بجے صبح حضرت اقدس بمعہ خدام سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے- حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی لڑکی کے فوت ہو جانے کا ذکر تھا- فرمایا اُن کے خطوط اور تاریں آئی تھین اور مین نے ان کے واسطے دعا کی تھی- وہ ہماری جماعت کے مخلص اور بڑی خدمت کرنیوالے ہین ان کی لڑکی کے متعلق بہت دن پہلے الہام ہو چکا تھا کہ لاہور سے افسوسناک خبر آئی- ہمین تو بہت فکر تھا کہ اس سے کیا مراد ہے اور اس وقت ایک آدمی بھی لاہور بھیجا تھا- اچھا خدا کرے کہ اب اتنے پر ہی اکتفا ہو-

ایک حکم لاہور مین بیماری کا ذکر تھا کہ بہت پھیلتی جاتی ہے اور قریباً ہر محلہ مین اس کا اثر ہے- فرمایا یہ ہمارا حکم ہے بہتر ہے کہ لاہور کے دوست اشتہار دیدین کہ جس گھر مین چوہے مرین اور جس کے قریب بیماری ہو فوراً وہ مکان چھوڑ دینا چاہیئے اور شہر کے باہر کسی کھلے مکان مین چلا جانا چاہیئے- یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے- ظاہری اسباب کو ہاتھ سے نہین دینا چاہیئے- گندے اور تنگ و تاریک مکانون مین رہنا تو ویسے بھی منع ہے خواہ طاعون ہو یا نہ ہو- والرجز فاھجر کا حکم ہے- ہر ایک پلیدی سے پرہیز رکھنا چاہیئے کپڑے صاف ہون جگہ ستھری ہو- بدن پاک رکھا جائے- یہ ضروری باتین ہین اور دعا اور استغفار مین مصروف رہنا چاہیئے- حضرت عمرؓ کے زمانہ مین بھی طاعون ہوئی تھی ایک جگہ مسلمانون کی فوج گئی ہوئی تھی وہان سخت طاعون پڑی جب مدینہ شریف مین امیر المومنین کے پاس خبر پہونچی تو آپ نے حکم لکھ بھیجا کہ فوراً اس جگہ کو چھوڑ دو اور کسی اونچے پہاڑ پر چلے جاؤ- چنانچہ اس سے محفوظ ہو گئی اس وقت ایک شخص نے اعتراض بھی کیا کہ کیا آپ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگتے ہین- فرمایا مین ایک تقدیر خداوندی سے دوسری تقدیر خداوندی کی طرف بھاگتا ہون وہ کون سا امر ہے جو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے باہر ہے-

طاعون سے بچانیکے دو وعدے فرمایا- خدا تعالیٰ نے دو وعدے اپنی وحی کے ذریعہ سے کئے ہین- ایک تو یہ کہ وہ اس گھر کے رہنے والون کو طاعون سے بچائے گا جیساکہ اس نے فرمایا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار- دوسرا وعدہ اس کا ہماری جماعت کے متعلق ہے کہ ان الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مھتدون- ترجمہ- جن لوگون نے مان لیا ہے اور اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم کو نہ ملایا ایسے لوگون کے واسطے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہین- اس مین خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ جماعت کے وہ لوگ بچائے جائین گے- جو پورے طور سے ہماری ہدایتون پر عمل کرین اور اپنے اندرونی عیوب اور اپنی غلطیون کی میل کو دور کر دین گے اور نفس کی بدی کی طرف نہ جھکین گے- بہت سے لوگ بیعت کر کر جاتے ہین مگر اپنے اعمال درست نہین کرتے- صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کیا بنتا ہے- خدا تو دلون کے حالات سے واقف ہے-

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین فرید آبادی ۔ امرتسر)

تھانیسری راہب اب کہاں ہے؟

شخص مندرجہ عنوان مدت سے مفقود الخبر ہے ۔ اُس نے مرتد ہو کر حضرت امام الزمان علیہ السلام کے خلاف جو بکواسیں بذریعہ پیسہ اخبار لاہور و اہلحدیث امرتسر کی تھیں اُن سے اور نیز اُن تفصیلی حالات سے جو اس کے متعلق خاکسار راقم نے اخبار بدر میں شائع کئے تھے اُمید ہے کہ معزز ناظرین کو آگاہی ہو گی اب کچھ دنوں سے میرے دل میں خود بخود یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ آجکل یہ شخص کہاں ہے اور کیوں گونگے کا گڑ کھائے بیٹھا ہے جس شد و مد کے ساتھ اس کم نصیب تھانیسری نے امام وقت (ع م) کی تکذیب کا بیڑا اٹھایا تھا ۔ اس کا مقتضا تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اپنے زعم باطل کے مطابق برابر زور شور سے حق تبلیغ ادا کئے جاتا ۔ تاوقتیکہ خود خدائے غیور و قدیر صادق و کاذب کے درمیان کھلا کھلا فیصلہ نہ کر دے ۔ تبلیغ کا لفظ میں نے اس کے لئے زیادہ تر بدیں خیال استعمال کیا ہے کہ یہ بدبخت دشمن حق نہ صرف حضور مہدی معہود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور ان کی تعلیمات وغیرہ کو دھوکہ ۔ فریب ۔ دوکانداری و دنیا سازی قرار دیتا ہے بلکہ علاوہ ازیں اُس نے پیسہ اخبار میں ایک بار اس امر کا بھی اعلان کیا تھا ۔ کہ خلیفہ وقت دراصل میں ہوں اور ضرورت حقہ کے موافق منجانب اللہ مامور ہوا ہوں ۔ پس ایسے عظیم الشان دعوے کے مناسب حال تو یہ تھا کہ مدعی تا دم آخر تبلیغ حق کرتا رہتا اگر وہ واقعی حق پر تھا ۔ یا کم از کم پبلک کو اپنی حیات و موجودگی سے ہی مطلع کرتا رہتا تاکہ بصورت صداقت لوگ اس کی ذات سے موعودہ فیوض و فوائد حاصل کر سکیں ۔ یعنی اصلاح خلق ہوتی رہے جو کسی مامور من اللہ کی بعثت کا منشاء زندگی یا مشن ہو سکتا ہے یا بصورت دیگر خلائق کو یہ پتہ لگا سکنے کا موقعہ حاصل رہے کہ آیا اس کا اور اس کے دعاوی کا انجام کار کیا ہوتا ہے ؟

ہرچند تھانیسری بیچارہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل کوئی چیز نہ تھا ۔ چنانچہ میں نے سنا ہے کہ حضرت ممدوح نے اس کی محولہ بالا تحریرات شائع ہونے کے بعد یہ فرما بھی دیا تھا کہ ایسی خرافات اس قابل نہیں کہ ان پر التفات اور اپنی تضییع اوقات کی جائے تاہم چونکہ اس کی مخالفت و تکذیب اس کے زعم میں مکالمۂ الٰہی کی بنا پر تھی ۔ اس واسطے میرے دل میں خود بخود بار بار یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ایسے مدعیوں کے دعاوی و ہفوات کا بالآخر کیا کچھ حشر ہوا ۔ اگرچہ ہمیں تو اپنی جگہ پر ایسے لوگوں کا مآل کار پہلے ہی کم و بیش معلوم ہوتا ہے ۔ یعنی مفتری اور مکذب صادق کبھی فلاح نہیں پا سکتا کیونکہ بموجب ارشاد خداوندی اس سے بڑھکر ظالم کوئی نہیں ۔ تاہم دیگر پبلک کو تو یہ دیکھنے کا موقعہ ملے کہ ایسے بدقسمت مرتدوں اور مخالفین حق کے الہام یا وساوس خدا تعالیٰ کی جانب سے نہیں بلکہ گمراہی و ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنے والے شیطان ملعون کی طرف سے ہوتے ہیں جنہیں یہ خود فراموش بوالہوس خوشی خوشی مکالمۂ الٰہی سمجھ بیٹھتے ہیں ۔ نہیں جانتے کہ یہ مقام نہایت نازک ہے اچھے اچھے عارف باللہ بھی اس جگہ طرح طرح سے آزمائے جاتے ہیں اور جب تک ابتلاؤں میں پڑ کر امتحان میں پورے نہ اتر لیں معارف الٰہیات اور روحانی درجات ہرگز ان کو عطا نہیں ہوتے ۔ سنت اللہ سے بے خبری اور دعوائے خلافت یا امامت !

العجب ثم العجب !!

ان جھوٹے مدعیوں سے بھی زیادہ افسوسناک اور تعجب خیز حالت ان اخباروں کی ہے جو مسلمانوں کے کہلاتے ہیں یا نام نہاد مسلمان ایڈیٹروں کے ہاتھ میں سمجھے جاتے ہیں لیکن اس برائے نام ہی مسلمانی کا بھی ذرا پاس حمیت و غیرت نہ کر کے بلاتکلف و تامل ان کی مفتریانہ لغویات بطیب خاطر اپنے پرچوں میں درج کر دیتے ہیں ۔ میرے نزدیک بلکہ اصل میں ان کی یہ بے حمیتی اور بے غیرتی جو وہ دین حق کے ایسے اہم ترین معاملات میں دکھلاتے ہیں ایک آسمانی لعنت ہے جو صادق کی تکذیب و مخالفت کے سبب ان پر پڑتی ہے ورنہ اس کے کیا معنے کہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود جیسے عظیم الشان اور جلیل القدر انسان کے دعاوی کو بھی جس کی تائید و تصدیق میں خدا تعالیٰ ہزاروں نشان مثل بارش برسا رہا ہے ان کے دل قبول نہیں کر سکتے اور دوسری طرف تھانیسری جیسے آوارہ و ناکارہ اور گمنام اور کس مپرس لوگوں کا دعویٰ خلافت و امامت ان کے نزدیک قابل پذیرائی ٹھہر جاتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ ان کے دعوؤں کو بھی یہ اخبار نویس صحیح تو نہیں مانتے ۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ہر کس و ناکس کے جھوٹے سچے دعوے شائع کر دینا ان کے مشرب میں روا ہے ۔ تو اس کے صریحاً یہ معنے ہوئے کہ سلسلہ الہام ۔ مکالمۂ الٰہی خلافت و امامت کو انہوں نے لغو ڈھکوسلے اور بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے دلوں میں ایسی باتوں سے متعلق دینی غیرت اور اسلامی حمیت کا ذرا احساس پیدا نہیں ہوتا ۔ یہی ثابت کرنا ہمارا مدعا تھا اور اسی لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ان دنیا کے کیڑوں کی مخالفت ہمارے آفتاب صداقت کے آسمانی انوار کو ذرا بھی مدھم نہیں کر سکتی ۔ ہم تو عجب سمجھتے کہ ان کے دلوں میں کچھ بھی اسلامی غیرت ہے جبکہ یہ ان مفتریوں کو بھی کم از کم اتنی ہی سنجیدگی و معقولیت سے جھڑک دیا کرتے جتنی سبکسری و نامعقولیت کے ساتھ ہمارے امام علیہ السلام کی ہر ایک بات کو کمال بیتابی کا رہی جھٹلانے لگتے ہیں گویا کہ اسلام کے اہم ترین مسائل اور حضرت سرور کائنات (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ارشادات دربارہ مسیح موعود و مہدی مسعود کا استہزاء اڑانا ان کے مذہب میں معمولی بات ہے ۔ خدا اپنی پناہ میں رکھے ایسی بے دینی اور گستاخی سے !

ہم عبدالعزیز تھانیسری کو زور کے ساتھ چیلنج کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے حمایتی اخباروں کو بھی اسلامی غیرت کا واسطہ دیکر توجہ دلاتے ہیں کہ جب تک حق و باطل کا فیصلہ نہ ہو جاوے انہیں چاہیئے کہ اخباری دنیا سے روپوش ہو کر نہ بیٹھیں اور یہ اخبار والے "قومی لیڈر" بھی خاص اہتمام کے ساتھ اس مفتری علی اللہ کے حالات و خیالات کی برابر خبر رکھیں اور پبلک کو ان سے آگاہ کرتے رہیں کیونکہ اس کا انجام دو حال سے خالی نہیں ۔ یا تو یہ شخص سچا خلیفۂ وقت اور امام الزمان نکلے ۔ جیسا کہ پیسہ اخبار و اہلحدیث وغیرہ کے ایڈیٹروں نے سمجھا ہوگا ۔ ورنہ ضرور ایسی جرات بے جا پر ملامت کر کے اس کی تحریر والہام کو چھاپنے میں

تامل کرتے) اور اس صورت مین بس ضروری ہے کہ لیڈران قوم مین سے بعض رُو دار اشخاص شروع ہی سے اس کی سچائی کے گواہ رہین تاکہ دیگر خلق اللہ کو اس پر ایمان لانے مین دقت پیش نہ آئے اور اُمّت مرحومہ ابتلا مین نہ پڑے۔ یا جیسا کہ ہمارا خیال ہے یہ اور اس قسم کے تمام مخالفین مسیح موعود بالیقین کاذب۔ مفتری اور دشمنان دین وحق ہین اور اسی لئے بصورت عدم رجوع الی الحق ان کا انجام جلدی یا بدیر ویسا ہی حسرت خیز وعبرت انگیز ہوکر رہیگا جیسا کہ ڈوئی مشہور امریکن مفتری یا چراغ الدین جمونی وغیرہ وغیرہ اعداء اللہ کا یہ تمام اخبار والے گویا اپنی آنکھون دیکھ چکے ہین اور پھر بھی عبرت نہین پکڑتے۔ ہمارا روئے سخن خاصکر اس وقت تھانیسری راہب کی طرف ہے۔ اگر اس نے بعد ازین اپنی موجودگی کا ثبوت نہ دیا اور نہ وہ اپنی گذشتہ حرکت سے تائب ہوا تو ہم یہ سمجھنے کے حقدار ہون گے کہ وہ بھی اپنے کیفر کردار کو پہونچکر خائب وخاسر ہوگیا اور حضرت اقدس کی صداقت پر اپنی نامرادی وہلاکت سے ایک اور مُہر لگا گیا۔ فقط۔

ایک اور مدعی

فتح آباد ضلع امرتسر مین دو محمد امیر چشتی صابری" نام ایک اور صاحب سنے جاتے ہین۔ جنہون نے پچھلے دنون بذریعہ اشتہار مطبوعہ اپنی خلافت وماموریت کا اعلان کیا تھا خدا جانے اب یہ حضرت کس حال مین ہین ہمنے ان کا دوسرا اشتہار بامعان نظر دیکھا تھا جس مین انہون نے کسی "ہزاروی مولوی کی پردہ دری" پر خوب ہی زور قلم دکھلایا ہے جہان تک ہمین یاد پڑتا ہے ان چشتی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے کہین تعرض نہین کیا بلکہ آپ کا ذکر خیر تک زبان قلم نہین لائے۔ نہین کہہ سکتے کہ ان کے اس مسلک کی وجوہ اصلی کیا ہین لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہین کہ انہون نے اپنے دعوے مین بڑے زور شور اور تحدی سے منکرین کو للکارا ہے اور قال اللہ اور قال الرسول سے اپنے کلام کو زینت دے کر بعض بعض مقامات پر بالکل حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور طرز تحریر کی نقل اُتاری ہے تو خواہ مخواہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا دعوے نرا مذاق نہین بلکہ وہ غالباً سنجیدگی سے اپنی مزعومات پر مُصر ہین تو اس صورت مین یہ سوال نہایت اہم اور توجہ طلب ہے، کہ آیا وہ حضرت اقدس کے علاوہ اپنی خلافت کو بھی ویسا ہی ضروری ومہتم بالشان سمجھتے ہین یا محض اپنی ہی ذات والاصفات کو امام موعود قرار دے کر گویا بالواسطہ طور پر حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا انکار کرتے ہین ہمارا اپنا خیال تو یہ ہے جس کا ہم انشاء اللہ بشرط ضرورت کافی وشافی ثبوت بھی دینگے کہ چشتی صاحب کی تمام بے ہودہ گیان مضحکہ خیز بازیچۂ اطفال ہین۔ ہم جانتے ہین کہ ایسے لوگون کی حرکات بقول حضرت مسیح موعود قابل التفات نہین لیکن ان کے عبرتناک حالات وخیالات کو پبلک روشنی مین لانے سے ہمارا صرف یہ منشا ہے کہ عوام اہل اسلام جو تمیس یا کتنے کاذب۔ مدعیان خلافت کے قائل ومنتظر ہین اور صادق کی ابھی ضرورت ہی نہین سمجھتے وہ برملا یہ واقعات ذرا مطلع رہین کہ مفتریون اور کاذبون کا انجام کیا ہوتا ہے اور دیگر اقطاع عالم تو بجائے خود رہے۔ اس سرزمین ہند ہی مین اب تک ایسے جھوٹے مدعی کتنے اور کون کون ہوچکے ہین؟

ہمین ان چشتی صاحب کی نسبت کئی باتین بڑی دلچسپ ونتیجہ خیز معلوم ہین جن پر ہم آئندہ قلم اٹھائین گے اگر اس تحریر کی اشاعت کے بعد یہ پتہ لگا کہ آپ ابھی خیر سے زندہ سلامت ہین اور ساتھ ہی اپنے دعوائے خلافت پر بھی قائم ہین اور اگر وہ شاید کسی وجہ سے ہمارے مخاطب نہ رہے ہون تو پھر اہل بصیرت خود ہی سمجھ لینگے کہ خدائے حکیم وعظیم کی غیرت مفتریون کو اتنی طویل مہلت دے کر فلاح وفروغ پانے نہین دیتی کہ صادقون کی صداقت بھی معرض اشتباہ مین پڑجائے۔

سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب

حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری

اپنے سفر قسطنطنیہ سے لوٹ کر وطن مالوف مین آگئے ہین۔ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو جب آپ کا گذر ہال بازار سے ہوا تو از راہ عنایت رفیق ایجنسی کی دوکان پر بھی چند منٹ کے لئے ٹھیر گئے خواہ وہ از خود ٹھیرے یا مجھے مائل بہ ملاقات سمجھ کر ٹھیرے۔ مین بہر حال ان کا مشکور ہون لیکن ان کی ایک بات کا مجھ کو دیر تک افسوس رہا جس کا ذکر ناظرین اخبار کے لئے بھی خالی از دلچسپی نہ ہو۔ وہ بات یہ ہے کہ مین نے کسی اخبار مین ایک ایسی خبر دیکھی تھی جس سے یہ شبہ پڑتا تھا کہ شاید اس دفعہ کی سیاحت مین آپ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہو آئے ہین۔ مین نے بلا کسی اور خیال کے سادہ طریق پر خود اُنہی سے یہ شبہ رفع کرنا چاہا تو افسوس اور تعجب ہے کہ بجائے متانت ومعقولیت سے میرے سوال کا جواب دینے کے آپ نے حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے ارتداد کا قصہ چھیڑ دیا جو میرے سوال سے بالکل غیر متعلق تھا اور ساتھ ہی ضمناً یہ بھی کہا کہ مین تو تمام کلمہ گوؤن کو مسلمان سمجھتا ہون مگر تمہارے مرزا صاحب ہم لوگون کو خارج از اسلام سمجھتے ہین۔ اس پر مین نے پوچھا کہ پہلے حضرت مرزا صاحب نے انہین دائرہ اسلام سے باہر قرار دیا کہ خود انہون نے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے لگائے؟ افسوس ہے مجھے اس کا کوئی جواب شافی نہ ملا اور اسی لئے مین اب پھر بذریعہ اس تحریر کے ان سے اس بات کا جواب چاہتا ہون نیز یہ پوچھتا ہون کہ آیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب اور اونکی جماعت بھی مسلمان ہے؟ اگر ہے تو مرزا صاحب کے مہتم بالشان دعاوی ونشانات کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر ان دعاوی مین آپ مرزا صاحب کو سچا نہین سمجھتے تو کیا آپ کے خیال سے یہ ہوسکتا ہے کہ ایک ہی وقت مین کوئی شخص اتنا بڑا مفتری بھی ہو اور پھر مسلمان کہلانے کا بھی حقدار سمجھا جائے اپنا علیحدہ احمدی نام تجویز کرنے کی نسبت آپ کا جو اعتراض ہمیر یا ہمارے امام پر تھا اس کی اصلیت ہم آپ کو انشاء اللہ پھر سمجھا دین گے سردست آپ سے اتنی ہی عرض ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے بارہ مین اپنا عقیدہ اور پوزیشن صاف کرلین کہ اس کے امام علیہ السلام کے پُرشوکت نشانات اور پرتحدی دعاوی کے منکر ہوکر بھی آپ انہین کس طرح مسلمان سمجھتے ہین؟ اور اگر آپ اس انکار مین بوجوہ معقول حق پر ہین تو اپنی نامودی وشہرت جو آپ کو بکرر سیاحت بلاد اسلامیہ سے حاصل ہوگئی ہے اس کا فرض ہونا چاہیے کہ اس بارہ مین حتی الوسع حجت تمام کرکے اپنی قوم پر احسان فرمائین تاکہ خدائے غیور بھی اپنی بارے مین اخیر فیصلہ دیکر حق وباطل کو صاف طور پر الگ الگ کرکے دکھلائے مین نے اس مختصر نوٹ کا عنوان "سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب" بدین رعایت رکھا ہے کہ حافظ صاحب سے مجھے توقع تھی کہ اتنی مدت اور سیاحت کے بعد جبین ضرور ہے کہ انہین انسانی اخلاق کے بہت کچھ سبق آموز تجربے حاصل ہوئے ہون گے ایک قدیم نیاز مند (عرفاً) سے ملاقات کرتے وقت وہ خاص متانت اور اسلامی خلق ومروت سے پیش آئینگے لیکن نہین انہون نے برخلاف اس کے ایسی روش اختیار کی کہ جس سے بدنصیب یا خوش نصیب ملاقاتی کی تحقیر ہی مقصود ومتصور ہوسکتی ہے کیونکہ اس وقت ان کے ساتھ ایک اور معزز مولوی صاحب بھی تھے جو مجھے بھی کسیقدر جانتے ہین اور غالباً انہین میرے احمدی ہونیکا بھی کسی نہ کسی وقت علم ہوچکا ہوگا (جس کی مین معقول وجوہ دیکھتا ہون) لیکن حافظ صاحب نے شاید یہ سمجھ کر کہ مولوی صاحب خاکسار راقم کے احمدی ہونے سے تا حال آگاہ نہین پس ایسے ذی عزت شخص کے سامنے ایک مسلمان ایڈیٹر کو "مرزائی" ثابت کردینے سے زیادہ اور کیا اس کی تحقیر وتذلیل ہوسکتی ہے؟ میرے ساتھ مناسب موقعہ گفتگو کرنے کے بجائے ایسا ہونداطرز عمل اختیار کیا

"کیونکہ عام مسلمانون کے خیال مین مرزائی ہونا ایک بڑی ہی قابل نفرت حالت ہے" ممکن ہے کہ میرا قیاس غلط ہو تو مین بعد از اطلاع سوء ظن پر اصرار کرنا بھی اسلامی اخلاق سے بعید سمجھتا ہون لیکن میرا سوال پھر بھی بدستور قائم رہتا ہے کہ ایسا "نامی" شخص ہوکر اس ملاقات مین انہون نے کفر کس خیال سے یہ طرز اختیار کیا؟ کیا سیاحون کے اخلاق - پھر ایک "مسلمان" اور ساتھ ہی بلاد اسلامیہ کے سیاح کے اخلاق ایسے ہی ہونے چاہیئن؟ کیا یہ کوئی نئی تہذیب ہے جو آپ شاید اس دفعہ کی سیاحت مین اسلامیون وغیرہ سے سیکھ آئے ہین۔ خاکسار احمد حسین فرید آبادی۔ امرتسر

عرب صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

مکرمی و مخدومی حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ پچھلے مہینے مین نے ایک خط ارسال خدمت کیا تھا امید ہے کہ جناب جواب باصواب سے سائل کو مشکور ہونے کا موقعہ دینگے ۔ مین عرصہ سے بیمار ہون صحت بالکل بگڑ گئی ہے ۔ انشاء اللہ ۲۴ مارچ تک یہان سے روانہ ہوجاؤن گا ۔ پھر حیدر آباد ۔ بمبئی کراچی بلوچستان وغیرہ کی طرف جانے کا ارادہ ہے ۔

والغیب عند اللہ ۔

حضرت چودہری الہ داد خان صاحب مرحوم کی ایک نظم ہے جو اونہون نے بعد فیصلہ مقدمات گورداسپور لکھی تھی اُمید ہے کہ جناب اس کو شائع کر کے ان کے تمام تعلقدارون کو ممنون فرمائین گے ۔ نیز وہ مقدمہ ایک آیت اللہ ہے امید کہ کوئی سعید رُوح اس سے فائدہ اُٹھا کر مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرے ۔

مبارک بادت اے توم مسیحا
کہ فیصل گشت آن اعظم قضیہ
کنون باید کہ از درگاہِ باری
بجا سجدات را باصدق آری
نیاری ہیچ حزنے را در دل
سرائے ہمچو بلبل برلبِ گل
بہ آواز دبطرز خوش بیانی
دہی مُردہ دلان را زندگانی
بیا آیات رحمان را نظر کن
درین برکات ربّانی فکر کن
امام ما بحکم پاک اللہ
ترک کردہ ہمہ کوئے سوا اللہ
خبر دادہ ز الہامِ الٰہی
مخالف را ہمہ ذلت تباہی

نوٹ ۔ مرحوم کوئی شاعر نہ تھے مگر جوش نے حالت وجد مین اُن سے یہ پاکیزہ اشعار لکھوائے

راقم ابو سعید عرب رنگون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز ایک مختصر تحریر خدمت مین بھیجتا ہے اسے قابل قدر اخبار بدر مین درج فرما کر مشکور فرمادین

ایک عقدہ لاینحل کا حل

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار جناب من ! غالباً افغانستان کے حالات کے عنوان سے ایک طویل مضمون اخبار پیسہ مین شائع ہوا ہے ۔ مذہبی عقاید کے بارے مین جو کچھ اس مین مذکور ہے اس سے مجھکو سخت تعجب ہوا ۔ ایک طرف مضمون مذکور مین یہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ وہان کے باشندون کا عموماً عقیدہ ہمہ اوست ہے اور وہ نیکی اور بدی مین کچھ امتیاز نہین کرتے ۔ مگر دوسری طرف یہ بیان ہے کہ وہان کے باشندے صوم صلوٰۃ کے نہایت پابند ہین تعجب ہے جب کہ اُن کے نزدیک نیکی اور بدی مین کچھ امتیاز نہین تو نماز روزہ کا پابند یا غیر پابند ہونا مساوی ہے پھر وہ نماز کس لئے پڑھتے ہین ۔ ضرور ہے کہ وہ نماز ادا کرنے کو سعادت سمجھتے ہون اور نہ ادا کرنے کو معصیت نیز اس مضمون مین وہان کے باشندون کو تناسخ کا قائل بتلایا گیا ہے اور اس سے اور بھی تعجب بڑہا ہے نہین معلوم ایسے گندے اور ناپاک خیالات کہان سے اخذ کئے گئے ہین ۔ آیا کسی راوی سے یہ روایت ہے یا جناب نے خود یہ محققانہ تحقیق افغانستان جاکر کی ہے یہ تو ہو نہین سکتا کہ یہ عقائد چند آدمیون کے ہون ۔ معمولی مسائل پر وہان انسان قتل کر دیا جاتا ہے جس پر اسلام ہرگز قتل کی اجازت نہین دیتا پھر ایسے ناپاک اور بے ہودہ عقائد کا سہارا وہان کیونکر ہو سکتا ہے ۔ امیر کی اسپیچ جو جناب نے شائع کی ہے اس مین امیر صاحب نے قریب قریب یہی خیال مین یہ کہا ہے کہ مسلمان کسی نسل کسی خاندان کسی ملک کسی آبادی کے افراد کا نام نہین ۔ مسلمانون کی قومیت کا عنصر یا مایہ خمیر جو کچھ ہو صرف مذہب ہے ۔ اس لئے اگر مذہب کی حیثیت الگ کر لی جاوے ۔ تو قومیت کا نام ونشان تک نظر نہین آتا ۔ پس جبکہ قرآن مجید نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے اور اس کا بڑا اصول یہ ہے تو پھر سمجھ مین نہین آتا کہ نیکی بدی مین ان کے نزدیک کچھ امتیاز نہین اگر فی الواقعہ ایسا ہی تو وہ مسلمان نہین اور ان کو قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر مطلق یقین نہین ہے ذرا از راہ عنایت اور مہربانی اس عقدہ لاینحل کو حضور ہی حل فرمادین ہماری طاقت سے بالاتر ہے خدا نہ کرے یہ کسی مشنری کی شرارت ہو ۔ عیسائیون کی بڑی بڑی شرارتون کو ہم نے گرفت کیا ہے بارہا مسلمانون کے بھیس مین عیسائیون کو سفر کرتے اور دجل پھیلاتے دیکھا ہے ۔

بارِ خدایا رحم کر قوم اسلام پر اور محفوظ رکھ عیسائیون کے دجل سے ۔

راقم
آپ کے جواب کا منتظر عاجز مہتاب علی سیاح

رسید زر

۱۲ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء	۱۴۹۷	چودہری سرفراز خان صاحب	سے ر
۱۳	۱۰۹۱	پیرانڈتا صاحب	سے ر
۱۳	۷۰۴	شیخ خدابخش صاحب	عا ۴ر
۱۳	۱۲۱۴	مہتاب علی صاحب	عہ ۱۴ر
۱۳	۱۵۳۸	نذیر محمد صاحب	عہ ۸ر
۱۳	۸	انوار الحق صاحب	سے ر
۱۴	۱۳۱۵	اکبر علی صاحب	سے ر
۱۴	۱۲۸۶	محمد خان صاحب	سے ر
۱۴	۱۲۹۱	چودہری فیروز خان صاحب	سے ر
۱۴	۴۱۹	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	عا ۸ر
۱۵	۴۷۵	سید محمد معراج الدین صاحب	سے ر
۱۵	۱۵۱۱	غلام سرور صاحب	سے ر
۱۶	۱۲۷۵	سید حاکم علی صاحب	سے ر
۱۶	۱۳۰۱	چودہری محمد شریف صاحب	سے ر
۱۶	۱۴۴۷	میان خان صاحب	عا ۸ر
۱۶	۱۲۸۷	نعمت علی خان صاحب	عا ۸ر
۱۶	۱۰۴۲	حکیم محمد یٰسین صاحب	عا ۱۲ر
۱۸	۱۵۳۰	سید حسین شاہ صاحب	عہ ۴ر
۱۸	۱۴۳۴	میان عبد اللہ صاحب	عہ ۴ر
۱۸	۱۲۷۱	محمد منظور صاحب	سے ر
۱۸	۹۴۴	غلام محمد صاحب	سے ر
۱۸	۱۳۹۳	غلام محمد صاحب	سے ر
۱۸	۱۳۱۴	سید محمد حسین صاحب	عا ۱۲ر
۱۸	۱۳۷۶	عبد اللہ صاحب	سے ر
۱۸	۷۰۱	الہ داد صاحب	سے ر
۱۸	۱۵۲۷	منشی حسن دین صاحب	سے ر
۱۹	—	پیر منظور محمد صاحب	عا ۱۲ر
۱۹	۱۳۴۴	مولوی عبد اللہ صاحب	عہ ۴ر

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ نظم ۲۳ مارچ کو حضرت اقدس کو سنائی گئی۔ آپ نے پسند فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ مفتی صاحب کو بغرض اندراج اخبار دیدیا۔ چنانچہ حاضر خدمت کرتا ہوں۔ والسلام

عاجز راقم۔ نعمت اللہ خان۔ مضطر۔ احمدی بدایونی حال وارد قادیان

کیا دیکھا

آکے دارالامان مین کیا دیکھا
مظہر نور کبریا دیکھا

مہبط فیض مخزن اسرار
واقف راز ہل اتیٰ دیکھا

ناسخ کفر ناصر اسلام
حامیٔ دین مصطفےٰ دیکھا

حق کا شیدائی جھوٹ کا دشمن
اس کا ہر فعل بے ریا دیکھا

اس کا سینہ ہے پاک کینہ سے
اس کو وحدت کا آئینہ دیکھا

اس کا چہرہ ہے مطلع الفجر
اور تفسیر والضحےٰ دیکھا

عاشق مصطفےٰ حبیب خدا
راستبازون کا پیشوا دیکھا

وہ بلائے خدا کے بولتا ہے
بولتا اس مین ہے خدا دیکھا

قول کو پایا اس کے حکم خدا
فعل کو فعل مصطفےٰ دیکھا

پاک ہو جائے گند سے اسلام
یہ ہی بس اس کا مدعا دیکھا

اس نے دیکھا نبی اکرم کو
جس نے دیدار آپ کا دیکھا

جس کی تصدیق مین کسوف و خسوف
ہوا ہر اک نے برملا دیکھا

جس کا قرآن مین ذکر آیا ہے
اور حدیثون مین بھی لکھا دیکھا

اس کے اعدا کو سلسلہ اس کے
معرکون مین سے بھاگتا دیکھا

اس کو جھٹلا کے منکرو تم نے
روز آفت کا سامنا دیکھا

زلزلون نے زمین کو آ کر
کیسا کیسا ہلا دیا دیکھا

آئی طاعون اور مدت سے
قحط سالی کا سامنا دیکھا

جس مین روزانہ برف گرتی ہے
یہ تھا موسم بہار کا دیکھا

خوف کھاتے ہین جس سے عیسائی
منہ چراتے ہین آریا دیکھا

جس کی ہیبت سے کانپتے ہین شریر
وہ جوان مرد باخدا دیکھا

اس کو پکڑا خدائے برحق نے
جس نے کر کے مباہلہ دیکھا

ہے قصوری نہ اب چراغ الدین
کوئی دشمن نہ بچ سکا دیکھا

لیکھو مارا گیا مرا آتھم
ڈوئی بھی ہو گیا فنا دیکھا

رہا سعد اللہ اور نہ اسمٰعیل
مر گئے دونون بے حیا دیکھا

جس کا انکار کر کے منکر دین
سب کے سب ہو گئے فنا دیکھا

منکرو اور چاہتے کیا ہو
ہر طرح سے تو آزما دیکھا

ہے یہ وہ مہدی و مسیح زمان
مدتون جس کا راستا دیکھا

تم تعصب سے جلتے ہو ناحق
یہ ہی حق کا ہے لاڈلا دیکھا

حق تعالیٰ نے چن لیا اس کو
بس کہ انسان کام کا دیکھا

ہین جو یہان پہ مہاجر و انصار
ان کو مہدی کا شیفتہ دیکھا

حاجی حافظ حکیم نور الدین
ان کو صدیق باوفا دیکھا

عالم باعمل ہے یہ فاضل
پاک باطن ہے باصفا دیکھا

ذمت کیا ہون محمد احسن کے
ان کا اعلیٰ ہے مرتبہ دیکھا

قول احسن ہے فعل بھی احسن
احسن ان کا معاملہ دیکھا

معترض ان کے سامنے ٹھہرے
کہان ان مین یہ حوصلہ دیکھا

ہے محمد علی حمیدہ صفات
یہ جوان مرد باخدا دیکھا

ہے متین ذہین و دانشمند
بات کی تہ کو پہنچتا دیکھا

اس جوانی مین متقی ایسا
کوئی بتلائے کون سا دیکھا

خود ہی اپنا نظیر ہے یہ شخص
اس کا ثانی نہ دوسرا دیکھا

مفتی صاحب ایڈیٹر البدر
ان کا بے مثل اتقا دیکھا

عشق احمد مین مثل ہے پروانہ
ان کو ہر دم فریفتہ دیکھا

سب کے سب ہین یہ خادم اسلام
خدمت دین مشغلہ دیکھا

کوئی بد عہد ہے نہ وعدہ خلاف
سب کو پابند قول کا دیکھا

جس قدر ہین یہان پہ طالب علم
ان مین ہر ایک کو پارسا دیکھا

سب کے سب ہین خلیق اور مسکین
باوفا پایا باحیا دیکھا

کند ذہن اور غبی نہین کوئی
صحیح ہر اک کا حافظہ دیکھا

چھوٹے چھوٹے سعید بچون کو
حافظ اکثر قرآن کا دیکھا

ہے شرارت نہ ان مین گستاخی
علم کا سب کو شیفتہ دیکھا

ابھی ان کے تھے کھیل کود کے دن
اکثر ویسون کو کھیلتا دیکھا

ایسے بچون مین یہ متانت ہے
فیض ہے یہ امام کا دیکھا

اب سناتا ہون مختصر احوال
جس کو مین نے ہے آزما دیکھا

احمدی کیا ہین دوسرے کیا ہین
ان مین کیا دیکھا ان مین کیا دیکھا

ان کو توحید حق کا ہے اقرار
شرک مین ان کو مبتلا دیکھا

ان کے دل مین ہے طاعت معبود
ان کو غفلت مین ڈوبتا دیکھا

ان کے دل مین ہے سچی ہمدردی
ان کو بیہودہ و بے وفا دیکھا

ان کے دل مین ہے عظمت اسلام
ان کو کہتا ہوا برا دیکھا

ان کے سینے ہین پاک کینہ سے
گند ان مین بھرا ہوا دیکھا

ان کو شیدائی صدق کا پایا
ان کے ہر فعل مین ریا دیکھا

ان کے حصہ مین آئی شرم و حیا
ان کو بے شرم و بے حیا دیکھا

یہ توکل خدا پہ کرتے ہین
ان کا ذلت پہ اصرار دیکھا

یہ امام زمان کو مانتے ہین
ان کا انکار خاصہ دیکھا

دل مین اے منکرو ذرا سوچو
کفر مین کون بڑھ گیا دیکھا

دار الاسلام قادیان ہے ضرور
دین کا یان سے سلسلہ دیکھا

جس نے دیکھا نہ قادیان مضطر
اس نے دنیا مین آکے کیا دیکھا

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام مصنف وکتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمان - حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جناب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے	۸/
سر الشہادتین " " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت مین بھی گران نہین	۱/
اعلام الناس " " "	وفات مسیح - الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے - تقلید	۳/
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	۱/
مجموعۃ ازالۃ الوسواس " "	قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱/
آئنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	[illegible]
شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۱/
رویائے صالحہ " " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے ضروری ہین	۴/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۴/
اعجاز احمدی " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱/
کاسر احمدی " "	پنجابی نظم الٰہ داد والی	۱/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہو اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دونو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے - نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - ما میرے ایک عزیز نوجوان - دوست رشید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی تجویز کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط وکتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہین [illegible] ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی [illegible] میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار دین کیواسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے - حضرت اقدس نے بھی خود دعا کرنی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کی جاوے اور واسطے خط وکتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا - ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ نہایت عمدہ روزانہ اخبار ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - مینجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کو ختم ہوچکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ ۲۵ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۳ الگ علیحدہ ہے لیکن خریداران کو ایک روپیہ رعایت ہوگی والسلام مینجر

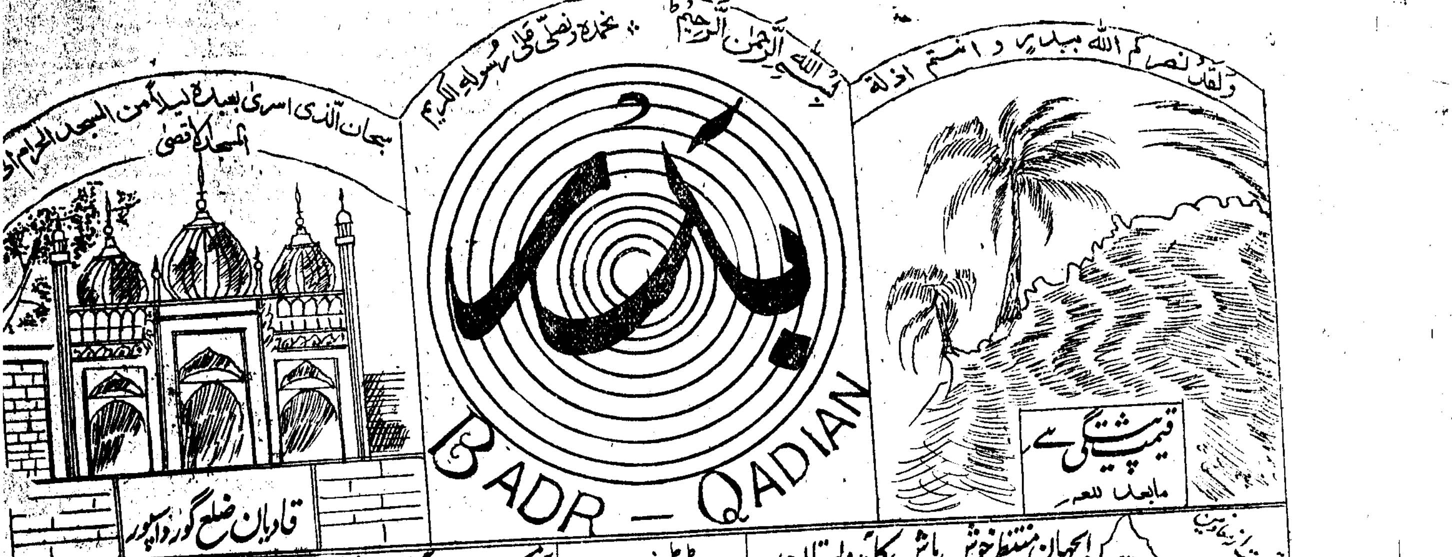

اے جہان منتظر خوش باش کاند ر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء — نمبر ۱۵

چہ گویم باتو گرائی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از ... لوکل خریداروں سے ... | گورنمنٹ ... | قیمت فی پرچہ ۲

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بی او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکرآن مستحق لعنت است
معجزات و ہمہ حق اند و راست
منکرآن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — ۲۲

معاونین درجہ اول جن کو علاوہ اخبار کسی ایک کے نام مفت اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ

معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ اخبار کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ

عام قیمت پیشگی — ہے

عام قیمت مابعد — صہ

قیمت فی پرچہ — ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسکو بندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعدمیں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ بھیدی نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔ منیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین احمدی

نمبر ۱۵ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء جلد ۶

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(تازہ تصنیف جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی جو کہ مصنف ممدوح نے حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی اور حضرت نے اُسے پسند فرما کر اور عاجز کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسے لے لو اور اخبار میں چھاپ دو۔ ایڈیٹر)

ثنائے مہدیٔ مسعود مشکل کام ہے اکبر
لیاقت چاہیئے اس کے لئے بہتر سے بھی بہتر

مناسب رتبۂ ممدوح کے مداح یکتا ہو
میسر قابلیت کے بہت کچھ اس کو ہوں جوہر

مگر کیا کیجئے جوشِ دلی مجبور کرتا ہے
زبان پر خود بخود اشعار جاری ہوتے ہیں اکثر

یہ رتبہ ہے کہاں میرا کہ پیش مہدیٔ دوران
سناؤں اپنی طبع نارسا سے نظم میں لکھ کر

مرے اشعار ناقابل نہ کوئی مرتبہ حاصل
مگر ہے دل ہی منظور میری بھی اسے اکبر

یہی ہے خُلقِ عظیم اُس ہادی و مہدیٔ برحق کا
کہ دیکھو نظم اپنی میں سناتا ہوں اسے پڑھ کر

مرے ہادی مرے مہدی مرے والی مرے مولا
دعا کی سب سے پہلے التجا کرتا ہے یہ احقر

خدا شاہد ہے سچ کہتا ہوں میری آرزو یہ ہے
کہ سر میرا فدا ہو آپ کے نقشِ کفِ پا پر

اگر ہے علم اک گلشن تو حضرت باغبان اس کے
نبوت ہے اگر دریا تو آپ اس میں ہیں اک گوہر

اگر اسلام کشتی ہے تو آپ اس کے ہیں کشتی بان
رسالت ہے اگر گردون تو آپ اس کے مہ انور

نہیں حاجت بیان کی کچھ ثنائے ذاتِ اقدس میں
یہ اکبر کیا کہے مداح خود ہے خالقِ اکبر

ضلالت اور گمراہی مٹی ہے آپ کے دم سے
جہان سے کفر کی ظلمت گھٹی ہے آپ کے دم سے

ثنائے حضرتِ اقدس بطرزِ نغز گفتاری
بیان کس طرح ہو مجھ سے کہ ہے میری زبان عاری

خدا خود ہو معلم جس کا اُس کے علم کا رتبہ
سمجھنے میں بشر کی عقل کو ہے سخت دشواری

ہیں کیسے خندہ پیشانی حضور اپنے غلاموں میں
خدا کے آگے خلوت میں ہے کیا کیا گریہ و زاری

خدا کیواسطے اُلفت خدا کیواسطے نفرت
نہ اپنے نفس کی خاطر کسی کی کی دل آزاری

نظر آیا نہ مجھ کو آپ کا ثانی کہیں کوئی
نظر دوڑا کے دیکھیں میں نے تیرہ صدیاں ساری

ہوئے ہیں امتحان کیا کیا لگی ہیں تہمتیں کیا کیا
بتائے تو کوئی حضرت نے ہمت بھی کبھی ہاری

یہ استقلال یہ ہمت عطا نبیوں کو ہوتی ہے
ہے ان کے سامنے یکساں ہر آسانی و دشواری

خدا نے رعب وہ بخشا ہے دشمن سامنے اگر
سب اپنی بھول جاتا ہے زباندانی و طراری

مخالف جتنے ہیں حالت ہے سب کی قابل عبرت
بہت سے اٹھ گئے دنیا سے بہت سن کی ہے اب باری

بتائے تو کوئی مجھ کو بچا ہے کونسا دشمن
مقابل جو ہوا حاصل ہوئی اُس کو نگونساری

قصوری کا قصور آخر اُسے یاد کر بیٹھا
ہوئی مٹی میں مل کر اُس کی شیخی کرکری ساری

بتائیں اہل امرکہ کہاں ہے آج کل ڈوئی
مقابل ہو کے جس نے دولت و عزت بھی تھی کھوئی

ہوا تھا حال اُس کا یہ ضعیف و ناتوان ہو کر
کہ باتیں بھی اُلجھتی تھیں گلے میں ہچکیاں ہو کر

مرا وہ نامراد آخر گیا دنیا سے دلخستہ
اٹھا بزم جہاں سے گویا مشعل کا دھواں ہو کر

دیا کرتے ہیں جو الزام سازش کا بتائیں وہ
یہ سازش پہنچی ہے کس راہ سے آخر کہاں ہو کر

ہمیں حاصل ہوا وہ نور حضرت کی غلامی سے
اُڑے ظلمت کے پردے سب دلوں سے دھجیاں ہو کر

بڑھا تھا فسق دنیا میں ضلالت حد کو پہنچی تھی
گلستانِ جہاں میں کفر چھایا تھا خزاں ہو کر

مگر اسلامیوں کیواسطے شادی کا موقع ہے
کہ پھر اسلام چمکا ہے بہار بوستاں ہو کر

وہ سارے کابلی مل کر وہ کہا سکتے نہیں جرأت
ہوئی اک احمدی کی جو کہ ظاہر امتحاں ہو کر

شہید عبد اللطیف باخدا کو اس طرح کرنا
نہ ہرگز اس کو لازم تھا حبیب اللہ خان ہو کر

شمار اب جبکہ پہنچیگا ہزاروں کا پچاسی تک
تو ملاؤں کی آنکھیں پھر کھلینگی خونچکاں ہو کر

مخالف جتنے ہیں مہدی کے سچ پوچھو تو ان سے بھی
دلوں میں بیٹھی ہے عظمت حساب و دستاں ہو کر

رسل بابا کی حالت سے ہے بچوں تک کو آگاہی
وہ پیر گولڑہ کس طرح بھاگا ناتواں ہو کر

نتیجہ حق میں عبد الحق کے اچھا کون سا نکلا
ثناء اللہ نہ پھل پائیگا ہرگز بدزبان ہو کر

اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
نتیجہ بدزبانی کا اُسے تا خوب حاصل ہو

اگر وہ مرد میدان ہے تو پھر کیوں آنا لرزاں ہے
نکلکر سامنے آئے وہی میدان و چوگان ہے

جری اللہ رسول حق امام وقت ہے بے شک
ادب سے دشمنی ہے اور ڈر کی وجہ سے وہ گریزاں ہے

امام وقت کے منکر سبھی دنیا سے ہیں غافل
کوئی دنیا کا کتا ہے کوئی دولت پہ قربان ہے

عدو جتنے ہمارے ہیں وہ دوبہ بازساری ہیں
نہ کوئی طالب حق ہے نہ کوئی نیک انسان ہے

امام وقت کے جو دشمن جانی ہیں ان میں سے
کوئی شیطان سیرت ہے کوئی غول بیابان ہے

عدو کو جانتا ہوں میں کہ پیچ و تاب کھائیگا
ہر اک شعر اُس کے زخم دل کو اک نمکدان ہے

کسی جاہل کا لیکن خوف مجھ کو کچھ نہیں ہرگز
غلام اُس شخص کا ہوں میں کہ جو مہدیٔ دوران ہے

مجھے آقا پر اپنے فخر ہے میں کس سے دبتا ہوں
بلا سے ہو اگر کوئی جہان میں خان خانان ہے

کسی کا جی اگر چاہے مقابل میرے ہو دیکھے
زمانہ دیکھ لیگا کون آخر مرد میدان ہے

مجھی پر کیا ہے لاکھوں ایسے ہیں خدام مہدی کے
انہیں میں لاکھ انسانوں سے بھی بڑھ کر اک انسان ہے

مرا کیا حوصلہ ہے ہو ثنا اس شخص کی مجھ سے
نبی اللہ کا جس کے لئے خود ہی یہ فرمان ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقین بودے

ریویو سیگزین کی شان سے واقف ہے اک عالم
ہے شہرہ قادیان سے لے کے جس کا تا بہ ہر مقام

مجھی پر کچھ نہیں موقوف اس کی قابلیت ہے
ہر اک آگاہ جنٹلمین واقف ہے ہر اک میڈم

اسی کا میگزین ہے جس نے یورپ کو ہلا ڈالا
نئی دنیا میں بھی عزت سے جس کا ہوتا ہے ویلکم

ہے اک فاضل یہاں کہتے ہیں جس کو حضرت احسن
کتابیں اس نے لکھیں کیسی کیسی قیمتی پیہم

جو ابن تیمیہ ہوتا تو رہ علم کلام آخر
اسی سے سیکھتا آ کر کہ یہ مہدی کا ہے ہمدم

ہمارے مفتی صاحب سے زمانہ خوب واقف ہے
منور ہو رہا ہے بد سے ان کے اب اک عالم

وہ صادق قول کا ہے اور بڑا ہمت کا پورا ہے
طلب میں علم کی ابتک لگا رہتا ہے وہ ہر دم

تجر اس کو حاصل ہے ہر اک فن میں وہ کامل ہے
مدیرِ الحکم یعقوب علی وہ مردِ میدان ہے
ہے اک جنرل ہمارا جس کو سرور شاہ کہتے ہیں
ثناءاللہ کو مُد مین ہزیمت اس نے ہی دی تھی
وہ فضل الدین جو علم و فضل میں مشہور ہے اپنا
کیا ہے ذکر جن کا میں نے سب مہدی کے خادم ہیں

زبانیں آٹھ نو تو جانتا ہے اب وہ کم سے کم
کہ جس سے کانپتا دشمن کی چالاکی کا ہے ریتم
بپا ہے دشمنوں میں اُسکے دم سے آجکل ماتم
شرارت اور جہالت نے پنہ دی تھی اُسی اُسدم
نظیر اس کا کوئی دنیا میں پائیگا بہت ہی کم
غلامی میں مسیحا کی کمربستہ ہیں یہ ہر دم

انہیں پر کچھ نہیں موقوف ایسے ہیں یہاں اکثر
ہراک اعلیٰ سے اعلیٰ ہے ہراک بہتر سے ہی بہتر

کروں حالت بیان کیا دشمنوں کے بخت وارُونکی
خدا نے اے مسیحا تجھ کو وہ اقبال بخشا ہے
نشانِ قبرِ عیسےٰ مل گیا اب ایک عالم کو
بنا کر ابن مریم کو خدا فارغ ہیں عیسائی
خدا کا بیٹا کو قربانی کا اک مینڈھا بنا دو تو
خدا بے شبہ ان سے حشر کے دن خوب سمجھیگا
مسیحا تو یہ بیٹھا ہے وہ آئیں اس کی خدمت میں
جدائی ایکدم کی بھی گوارا ہو نہیں سکتی
ہراک مژگان مری گویا رگِ ابرِ بہاری ہے
وفورِ عشق سے مجنون ہوں کہہ لینے دو اب مجھکو

وہیں پکڑا گیا فوراً کسی نے گر ذرا چوں کی
حقیقت اس کے آگے کیا ہے اقبال فریدوں کی
حقیقت کھل گئی عیسائیت کے سارے افسوں کی
انہوں نے بادشاہت اُسکو دی رکھی ہے گردونکی
گناہوں کے عوض ان کو ضرورت اُس کے ہے خون کی
ہوئی بے حرمتی ناحق یہ اس مرحوم و مدفون کی
کیا ہے جس نے زندہ روح ہے اسلام میں پھونکی
سناؤں کیا کہ کیا حالت ہے میرے قلب محزونکی
ہے طغیانی بہت کچھ آجکل اشکوں کے جیحون کی
کہ حدِ شرع سے ہرتی ہے یا ہر بات مجنون کی

اگر ہے عاشقی اک جرم تو مجرم ہوں میں بیشک
اگر ہے عشق اک الزام تو ملزم ہوں میں بیشک

جنون کا جوش ہے دل پر عجب اک حال طاری ہے
تصور میں مرے تصویر رہتی ہے تری ہر دم
ضرورت ہو اگر تجھ کو تو حاضر ہے یہ سر میرا
زبان سے کر نہیں سکتا بیان میں وردِ دل اپنا
پگھل جاتا ہے دل میرا تری باتوں کو سُن سُنکر
توجہ ڈالدے مجھ پر گناہوں کی مٹے ظلمت
عدو کیا تجھ کو پہچانے ترا رتبہ وہ کیا جانے
تہے تصرِ معلی کی صفت ہو کیا بیان مجھ سے
ہے برج حوت تیری شان کر دریا کی اک مچھلی
سخاوت کا بیان تیری بھلا کیا کر سکے کوئی
اکیلا تو ادھر تھا اور مقابل ساری دنیا تھی

مرے پیارے ترے عاشق کو بس اک بیقراری ہے
مسیحائے زمان صورت تری کیسی پیاری ہے
نہ ہو گر کام کا تیرے تو پھر گردن پہ بھاری ہے
نہیں چلتا ہے کچھ قابو بہت بے اختیاری ہے
تری ہر اک ادا پیارے مجھے دل سے پیاری ہے
میں ہوں بیمار عصیان کا مجھے یہ تپ بھاری ہے
خدائے پاک سے تیری مسیحا رازداری ہے
کہ گر دوں رات دن شام و سحر اس کا پُجاری ہے
ترے اخلاق کا گلشن تو اک جنت کی کیاری ہے
کوئی حاتم اگر ہے تو ترے در کا بھکاری ہے
تری ہمت کے آگے سب نے ہمت اپنی ہاری ہے

عدو تجھ کو بُرا اب کیا کہیں گے سامنے میرے
عجب کچھ زور بخشا ہے مجھے اقبال نے تیرے

اڑائی ہے کسی دشمن نے بھی طرزِ فغان میری
ہے توہات اکثر معرکوں میں دیکھا ہوں میں
اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
مٹاتا ہے وہ کیا جمال کو اشعار لکھ لکھکر

مگر کچھ اور ہی انداز رکھتی ہے زبان میری
بھلا اب کیا کریگا ہمسری وہ بدزبان میری
وہ دیکھے پھر کہ کیا کرتی ہے یہ تیغ زبان میری
اثر کس گھر سے لائیگا کہاں سے یہ زبان میری

کبھی گر بلبل خوش داستان ہے زعم میں اپنے
نہیں معلوم یہ اسکو بوقتِ جاہلیت بھی
مجھے وہ جانتے ہیں کون ہوں کیسا ہوں کتنا ہوں
خدا شاہد ہے اس عزت کو اب ذلت سمجھتا ہوں
مجھے ہے فخر اب اس پر کہ میں احمد کا شیدا ہوں
بہت کچھ مجھکو دعوے ہیں کہ ہوں میں آپکا خادم
یہی ہے آرزو دل میں کہ ہو تیری رضا حاصل

تو اُس کو چاہیئے آکر سُنے وہ داستان میری
زبان مشہور تھی اغیار میں معجز بیان میری
اور نہیں معلوم ہے تھی اور نہیں کیسی عزّ و شان میری
کہ ہے جائے سکونت جب سے یہ دارالامان میری
ہے شاہوں سے بھی بالا شان اکبر شاہجہان میری
ذرا عزت بچا لینا مسیحائے زمان میری
تری خدمت میں کام آئے یہ جانِ ناتوان میری

دعا کا تیری ہوں بھوکا پیاسا یا نبی اللہ
زبان سے اپنی دے مجھ کو دلاسا یا نبی اللہ

جنونِ عشق سے صورت بنی اندوہگین میری
عجب حالت ہے میرے قلب کی اے باعثِ تسکین
بھگوتا ہوں میں اکثر آنسوؤں سے اپنے دامن کو
گذر جاتی ہے روتے روتے ساری ساری شب مجھکو
جمال روئے روشن کا ہوں عاشق مثل پروانہ
عجب کچھ سوز ہے دل میں بلا کی اضطرابی ہے
حضور اب حکم فرمائیں کہ پوری دردِ دل سے وہ
دعا کیجئے مرے حق میں کہ پوری ہر تمنا ہو
تعجب ہی بھلا کیا ہے توجہ سے جو حضرت کی
گناہوں میں پھنسا ہوں المدد اے مہدی دوران

طبیعت اب تو لگتی ہی نہیں ہرگز کہیں میری
وفورِ عشق سے بیتاب ہے جان حزین میری
رہا کرتی ہے تر اشکوں سے اکثر آستین میری
سحر تک آنکھ اکدم کیلئے لگتی نہیں میری
جدائی میں طبیعت اب نہیں لگتی کہیں میری
زبان سے حالتِ دل کچھ کہی جاتی نہیں میری
دوا بیتابئی دل کی کریں کچھ نورِ دین میری
اثر دیدے دعاؤں میں وہ رب العالمین میری
رسا ہونے لگے فریاد تا عرش برین میری
کہ اکثر گھات میں رہتا ہے شیطانِ لعین میری

دعاؤں کی ضرورت ہے دعا دیجے مجھے حضرت
نتائج سے گناہوں کے بچا لیجے مجھے حضرت

(باقی پھر۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

ملا ۶۰ غیر کفو میں نکاح۔ ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے

فرمایا۔ کہ اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو میں وہ کسی کو اس لائق نہیں دیکھتا۔ تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے۔ جائز نہیں ہے۔

ملا ۶۱ ۔ جوتا پہن کر نماز ۔ ذکر تھا کہ امیر کابل اجمیر کی خانقاہ میں بوٹ پہنے ہوئے چلا گیا تھا اور ہر جگہ بوٹ پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ اور اس بات کو خانقاہ کے کارندوں نے برا منایا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ میں امیر حق پر تھا جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ و ۳ - شعر و سخن
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ - نشانوں کی بارش
صفحہ ۶ - ڈائری - ترانہ اکمل
صفحہ ۷، ۸ - درس قرآن شریف
صفحہ ۹ - قرآن کریم کی تفسیر
صفحہ ۱۰ - ڈائری
صفحہ ۱۱ -

بدر مسیح

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء - لولا الاکرام لهلك المقام - یا یہ کہا
لولا خیر الانام لهلك المقام

۳- اپریل ۱۹۰۷ء - انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم
واعطیك مایدوم -
ترجمہ - مین اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوؤن گا اور جو اسے ملامت کرتا ہے
اسے ملامت کروں گا اور تجھے وہ چیز دون گا جو ہمیشہ رہے -

۴- اپریل ۱۹۰۷ء (۱) لائف آف پین (۲) یا اللہ رحم کر
۳- انی مع اللہ فی کل حال
ترجمہ - مین ہر حال مین اللہ کے ساتھ ہوں -
۴- اخترطنا سیفہ - ترجمہ - ہمنے اس کی تلوار کو کھینچا ہے -
۵- خدا کے سات نکوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہین -

۵- اپریل ۱۹۰۷ء - حم - تلك ایات الکتاب المبین
تفہیم - وہ جو حم ہے اس مین خدا کے گزشتہ کئی نشان ہین جو ظاہر ہونی
والی ہین - حم مقطعات مین کسی کا نام ہے - یہی تفہیم ہے -
۲- "راز کھل گیا"
۳- (الذین اعتدوا منکم فی السبت) یہ قوم مخالف کیطرف
اشارہ ہے - ساتھہ کا فقرہ بھول گیا ہے - واللہ اعلم
ترجمہ - وہ لوگ جنھوں نے سبت کے معاملہ مین زیادتی کی -

۵- اپریل ۱۹۰۷ء - مت ایها الخوان -
ترجمہ - مر - اے بڑے خیانت کرنیوالے -
۲- تمت کلمة اللہ - ترجمہ - پوری ہوئی اللہ کی بات
۳- ان اللہ مع الذین اتقوا -
ترجمہ - اللہ تعالیٰ ان کیساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں -
۴- الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً -
ترجمہ - وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہین کھڑے اور بیٹھے
۵- رحم اللہ - ترجمہ - اللہ نے رحم کیا -
۶- فضلناك علیٰ ما سواك -
ترجمہ - تیرے سوا جتنے ہین ان سب پر ہمنے تجھے بزرگی دی -

۷- اپریل ۱۹۰۷ء - واللہ انی غالب وسیظهر شوکتی - وکل
هالك الا من قعد فی سفینتی - اعزاز
ترجمہ - بخدا مین غالب ہون اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائیگی اور ہر ایک مریگا
مگر وہی جو میری کشتی مین بیٹھ گیا -
۲- الہام کے الفاظ یاد نہین رہے اور معنی یہ ہین کہ فلان کو پکڑو اور فلان کو چھوڑ دے
یہ فرشتون کو حکم الٰہی ہے -

۹- اپریل ۱۹۰۷ء - بلاد دمشق - سرك سری ترجمہ
تیرا بھید میرا بھید ہے - ۱۰- اپریل ۱۹۰۷ء "ایک اور قیامت برپا ہوئی"

ا ۔ الہام گذشتہ اخبار میں بھی چھپ چکا ہے

نشانات کی بارش

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

"دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" حضرت مسیح کی تازہ تصنیف حقیقۃ الوحی مین گذشتہ نشانات کے انتخاب کے ساتھ آپنے ارادہ فرمایا تہا کہ چند تازہ نشانات کا اندراج بھی کر دیا جاوے اس دن سے تازہ نشانات کی بارش اس زور سے ہو رہی ہے۔ کہ ہنوز ایک نشان اپنے تمام لوازمات کے ساتھ کتاب مین پورے طور پر درج نہین ہو چکتا کہ ایک اور نشان ظاہر ہو جاتا ہے اور اس طرح کتاب کی اشاعت کی تاریخ دن بدن آگے بڑہتی چلی جاتی ہو۔

آسمانی گولہ چراغدین جمونی کا اپنے مباہلہ کے مطابق طاعون سے ہلاک ہونا۔ سیلاب والی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ بہار مین ثلج کا زور۔ زلزلے آنا۔ پھر ڈوئی کی ہلاکت وغیرہ دیگر نشانات ناظرین اخبار مین دیکھ چکے ہین انہون نے وقتاً فوقتاً کتاب کی اشاعت کو ملتوی کیا۔ پہر کتاب بالکل طیار تھی۔ کہ ۷ مارچ والے الہام ۲۵ روزہ کے مطابق آسمان سے آگ گرنے کا نشان ظاہر ہوا۔ جس کے متعلق ہر طرف سے خطوط آ رہے ہین۔ کہ اسی مارچ ۱۹۰۷ء کو قریب ۴ بجے شام ایک بہت آگ آسمانی گولہ گرا۔ جس سے بعض لوگ بے ہوش ہو کر گر گئے اور ان کے مونہہ مین پانی ڈالا گیا تاکہ ان کو ہوش آوے۔ اور چونکہ یہ پیش گوئی قبل از وقت اخبارون مین کثرت سے شائع ہو چکی تھی۔ اس واسطے اس کے پورا ہونے پر بعض مخالف بھی پکار اٹھے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اس آسمانی گولے کے متعلق انگریزی اخبارون نے بھی تعجب ظاہر کیا ہے اور دیسی اخبارون مین بھی اس کی خبر کثرت سے شائع ہوئی ہے۔ معزز ہمعصر روزانہ اخبار عام لکھتا ہے " قدرت کے عجائبات پر عقل انسان دنگ ہے۔ انسان کی حقیقت ہی کیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دنون آسمان سے عجیب آثار دکھائی دیتے ہین۔ مرزائی قادیانی پیش گوئی کرتے ہین کہ کوئی بڑا نشان خدائی جلال کا وقوع مین آنا چاہتا ہے۔ انگریزی اخبار مین بھی لکھا ہو کہ کئی مقامات پر تارے ٹوٹنے کی سی روشنی دکھائی دی کئی لوگ اس کو شہاب ثاقب بتلاتے ہین مختلف اخبارات مین طرح طرح کی خبرین ہین۔ اور یہی نہین بلکہ انگریزی اخبارات مین بھی اس کی کیفیت دی گئی ہے.... ... جمون سے خبر دیتا ہے ...... آسمان سے ایک آگ کا گولہ گرا ...... بڑی بہاری آواز آئی۔ جیسے کوئی بڑی توپ چلتی ہے اور اس آواز سے شہر ہل گیا لوگ گھبرا اُٹھے کہ یہ کیا معاملہ ہے ..... گوجرانوالہ مین ایک تو وہ آگ کا گرتا ہوا دیکھا گیا ...... "

بابو الٰہی بخش بابو الٰہی بخش کے گرنے کے متعلق خبرین اور خطوط آ رہے ہین کہ لاہور سے خبر آئی ہے کہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ جو حضرت کی مخالفت مین ملہم ہونے کا دعوے رکہتا تہا اور کہتا تہا کہ مین موسی ہون اور سلسلہ احمدیہ کی تردید مین ایک کتاب بنام عصائے موسے لکھی تھی اور اس مین اس سلسلہ کی تباہی اور آپ کی ترقی اور عروج کی پیشگوئی کی تھی۔ گذشتہ اتوار کو طاعون سے ہلاک ہو گیا اور اس طرح وہ تازہ پیشگوئی جو ۲۲ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر مین چھپی تھی۔ کہ ایک موسی ہے مین اس کو ظاہر کرونگا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دونگا اور جس نے میرا گناہ کیا ہے مین اس کو گھسیٹونگا اور اس کو دوزخ دکہلاؤنگا۔ پیشگوئی روز اشاعت کے ستر ہوین دن پوری ہوئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا نام خدا تعالے نے اپنے الہام مین موسے رکھا ہو جیسا کہ بہت سی پہلی کتابون مین چھپ چکا ہو اس کے بعد الٰہی بخش نے بھی موسے ہونے کا دعوی کیا۔ خدا تعالے نے فرمایا۔ کہ موسے تو ایک ہی ہے دو نہین مین اب اس کو ظاہر کرونگا کہ وہ کون ہے چنانچہ کاذب کی نامرادی اور ہلاکت سے صادق کی صداقت ظاہر ہو گئی۔ فالحمد للہ

شبھ چنتک مر گیا قادیان سے آریون کا ایک اخبار شبھ چنتک نام نکلتا تہا۔ جو گندہ دہانی مین تمام آریون سے بڑہکر تہا اس کی فحش بدزبانی کے سبب ہمنے کبھی پسند نہ کیا تہا کہ اس کا ذکر بھی کرین مگر خدا ہلا السین کو کب تک چھوڑتا ہے آخر ان کی بدزبانی نے کتاب قادیان کے آریہ اور ہم لکھوائی جس مین حضرت مسیح موعود نے خدا سے چاہا کہ اسلام اور ان بدزبانون کے درمیان فیصلہ ہو۔ اس کے بعد اول تو اخبار قادیان سے بند ہو کر بٹالہ مین چلا گیا اس کے بعد اس کا مینجر اور (غالباً مالک) اچھر چند معہ اپنے ایک ہی بھائی کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ اور اس کا ایڈیٹر پنڈت سوم راج جو نہایت ہی گندہ مخالف سلسلہ حقہ کا تہا اور قادیان مین آریہ سماج کا بانی مبانی بلکہ یہان کے سب آریون کا لیڈر تہا وہ بھی سخت طاعون مین مبتلا رہ کر ۹ - اپریل کو مر گیا ہے اور اس کا لڑکا چند روز پہلے اس کی آنکھون کے سامنے طاعون سے ہلاک ہو چکا تہا۔ ان ہر دو کے متعلق پہلے سے الہام تہا کہ لا تنفکا من ھذہ المرحلۃ وہ دونون اس مرحلہ سے چھوٹ نہین سکتے۔ اس الہام الٰہی سے مراد یہی دونون آریہ تھے۔ جو قادیان مین رہکر نہایت ناپاکی کے ساتھ سلسلہ حقہ کے برخلاف بولتے اور لکھتے رہتے تہے اور اچھر چند دعوے کیا کرتا تہا کہ جیسا مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ طاعون کا اثر مجھ پر نہ ہوگا۔ ایسا ہی مین بھی کہتا ہون کہ مین طاعون سے نہ مرونگا۔ سوم راج نے یہ ٹہیکہ لیا ہوا تہا کہ جو کوئی قادیان مین آوے اور اُسے مل جائے۔ اسے بہکانے کے واسطے پوری کوشش کرے۔ اخبار بھی اسی نے نکلوایا تہا۔ خدا کی عجیب قدرت ہے۔ کہ ان آریون نے جس بات مین ہاتھ ڈالا۔ اُسی مین سخت ناکامی ہوئی۔ اور اب تو گویا ان کا قادیان سے خاتمہ ہی ہو گیا ہو۔ اس وقت حضرت کی تازہ تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" کے مفصلہ ذیل شعر پڑہنے چاہئین۔

نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا
کتون سا کھولنا منہہ تخم فنا یہی ہے
اچھا نہین ستانا پاکون کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے

ضرورت ہے

مطبع میگزین قادیان کے لئے ایک خوشخط کاپی نویس کی ضرورت ہے اردو، عربی خط لکھ سکتا ہو۔ اگر انگریزی بھی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ درخواست کے ساتھ خط کا نمونہ آنا چاہیئے تمام درخواستین بنام نائب ناظم میگزین قادیان ضلع گورداسپور ہون

ڈائری

۲۳ فروری ۱۹۰۷ء - بوقت عصر - فرمایا دنیاداروں میں کچھ نہ کچھ پرخاش رہتی ہے اس کی وجہ وہی گند ہے جو دونوں میں پنہاں ہوتا ہے خواہ کتنا چھپائیں مگر آخر کسی نہ کسی وقت وہ مادہ پھوٹ نکلتا ہے۔ قصاب خواہ سگے بھائی ہوں تو بھی ایک دوسرے سے سلوک نہیں رکھ سکتے۔ ایک کی دکان سے گوشت لیں۔ تو دوسرا کہے گا یہ لوگ بھیڑ کا ہے یہ کہیگا اس کا بکرے کا ہے۔ مگر مریض۔

انبیاء کی بھی دنیا کے فرزندوں کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے مگر وہ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے وہ اپنی طرف سے کسی کے ساتھ نہیں جھگڑتے۔

دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ برس تک جور وستم سہنے پڑے۔ اور پھر مدافعت کا حکم دیا گیا - اذن للذین یقتلون بانھم ظلموا سے ظاہر ہے کہ پہلے جواب تک دینے کا بھی حکم نہیں تھا۔

اسی لئے دو اصل فرمائے ایک تو واعرض عن الجاھلین جن لوگوں میں جہالت کا مادہ ہو جو تکبر سے بھرے ہوئے جھگڑالو ہوں ان سے اعراض کرنا چاہیئے۔ ان کی باتوں کا جواب ہی نہ دیا جاوے۔ دوم۔ ادفع بالتی ھی احسن یعنی بدی کے مقابلہ میں نیکی کرنا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوست بن جاتا ہے اور دوست بھی ایسا کہ کانہ ولی حمیم۔

۲۴ فروری ۱۹۰۷ء - عصر - جاپان کی نسبت کسی نے کچھ استفسار کیا - فرمایا آجکل ان لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف ہے پس مذہب کی طرف کب توجہ کرتے ہیں - ہاں اسباب ایسے جمع ہو رہے ہیں جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اپنے مذہب سے بیزار ہیں اور ان کا مذہب ہے ہی کیا - کچھ بھی نہیں - بہرحال یہ امید غالباً صحیح نہ نکلیگی کہ وہ عیسائی ہو جائیں - کیونکہ ایسا مذہب تو ان کا اپنا بھی ہے۔ ترقی و تمدن کے تمام لوازمات انہیں اگر کسی مذہب پر برانگیخت کر سکتے ہیں تو وہ "اسلام" ہے کیونکہ یہی ایک مذہب ہے جس میں تمام خوبیاں ہیں اور کسی انسان کے بچہ کو خدا نہیں بنایا جاتا۔

۲۶ - مومن کے مقابلہ میں کذاب کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا سچے میں سچ کی ایک ایسی طاقت ہوتی ہے کہ بڑے بڑے بہادر اس کے مقابلہ سے جھجکتے ہیں - خدا تعالیٰ نے حق میں ایک قوت غلبہ رکھی ہے۔

یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے کیا خدا مکاروں مفتریوں کی ایسی نصرۃ وتائید کیا کرتا ہے - جو میری کی - خدا نے میرے مخالفوں کو ہر بات میں جھوٹا کیا مگر افسوس انہوں نے بہت کم فائدہ اٹھایا - حقیقۃ الوحی ایک ایسا مجموعہ نشانات طیار ہوگا - کہ دشمن کو مجال گریز نہ رہیگی آخر کس کس بات کو جھٹلائیں گے - کچھ تو ماننا پڑیگا -

---

"ترانۂ اکمل"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسجد مبارک میں ۲ اپریل کو قاضی اکمل آف گولیکی نے حضرت مسیح موعود کے حضور سنائی - عاجز کو فرمایا - نظم نہائت سنجیدہ اور عمدہ ہے ان سے لے کر بدر میں چھاپ دی جائے - ایڈیٹر

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جس جگہ اپنا عیسےٰ اتر رہے آسمان سے
اے سننے والو سن لو ہے وہ مکان ہمارا

مسجود قدسیاں ہے یہ سرزمین واللہ
ہر لب پہ ذکر جاری ہے ہر زمان ہمارا

گلہائے معرفت پہ ہم بلبلیں ہیں گویا
اب ہو چکا نشیمن یہ گلستان ہمارا

یارب یہ آرزو ہے پوری ضرور کرنا
مسکن ہو یاں ہمارا - مدفن ہو یاں ہمارا

کیا خوف ہے خزاں کا اس بوستان دین کو
جب احمدؐ مکرم ہے باغبان ہمارا

جو کام کر دکھایا مہدی تیرے قلم نے
وہ کام کر نہ سکتے سیف وسنان ہمارا

کل اولیاء سے بہتر بعض انبیاء سے افضل
یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلستان ہمارا

حد سے بڑھ ہیں نہایت ایذائیں دشمنوں کی
طاعون بھیجا حق نے پہریاسبان ہمارا

تم اے زمینی لوگو! نقصان کیا کروگے
ہے روز اولین سے جب آسمان ہمارا

وہ دن بھی آرہا ہے جب ہوگا اک عالم
ان گالیوں کے بدلے ہر خطبہ خوان ہمارا

برباد ہو رہے ہیں پر مانتے نہیں ہیں
کب سمجھیگا الٰہی ہندوستان ہمارا

منہ کالا دشمنوں کا کیا خوب کر رہا ہے
ہر روز ہو کے ظاہر اک نیا نشان ہمارا

زخمی جگر ہے اپنا اغیار کی زبان سے
پر کون جانتا ہے درد نہان ہمارا

بیماریوں سے میں تو تنگ آگیا نہایت
چھوڑا نہیں ذرا بھی تاب و توان ہمارا

روکے رکھا مرض نے ورنہ میں جلد آتا
لگتا بجز یہاں کے ہے دل کہاں ہمارا

کچھ ہو سکے تو کر دو بیمار کا مداوا
ورنہ عدم کو جاتا ہے کاروان ہمارا

دکھ درد کی حکائیت دل کھول کر سنائیں
کوئی نہیں جہاں میں یہ رازدان ہمارا

کیوں گولیکی میں رہتا کیا بے وفا تھا کوئی
ہم قادیان کے (اکمل) اور قادیان ہمارا

(اکمل آف گولیکی)

زلزلہ سے بچو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - میرے مکرم بھائی زاد لطفکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں اپنی ایک خواب جو میں نے ۳۰ اور ۳۱ مارچ کی درمیانی شب کو دیکھی تھی آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں امید ہے کہ آپ ضرور اس کو درج اخبار فرما دیں گے - ممکن ہے کسی کو اس سے ہدایت ہو - وہ خواب حسب ذیل ہے - میں نے مذکورہ بالا شب کو دیکھا کہ میں ایک پیپل کے درخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہوں - اور چند اور لوگ بھی میرے ساتھ تھے اور پاس ہی ایک توت کا درخت تھا جس پر کچھ لوگ چڑھے ہوئے تھے - ان درختوں کے نیچے ایک گہرا گڑھا تھا - اتنے میں ایک سخت زلزلہ شروع ہوا چونکہ پیپل کی ٹہنیاں کمزور تھیں اس لئے وہ لوگ اس گڑھے میں گرنے لگے - مگر توت والا کوئی بھی نہ گرا - میں نے بہتیری کوشش بچنے کیلئے توت کے درخت پر جانے کی کی مگر کامیابی نہ ہوئی آخر اسوقت معاً میرے دل میں خیال آیا کہ میں احمدی ہو کر اس طرح گر کر مرنے لگا ہوں یہ خیال آتے ہی فوراً توت کے درخت کی ٹہنیاں میری طرف بڑھیں اور میں نے انکو پکڑ لیا اور اس طرح میں بچ گیا - اتنے میں میری آنکھ کھل گئی - والسلام - خاکسار اللہ دین احمدی ورنیکلر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سیالکوٹ

بَدْرِ مُنَوَّر

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ کوثر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ - مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت مولوی نور الدین صاحب کی مولفہ عربی تفسیر سورۂ کوثر بمعہ ترجمہ ساری لکھی جاچکی ہے جو تفسیر کے تمام لوازمات کو اپنے اندر لئے ہوئے اور مفصل ہے اس واسطے تشریح الفاظ معانی اور مطالب پر زیادہ تحریر کی ضرورت نہین اور چند ایک باتین جو اس سورۂ شریف کے تحت مین مناسب حال معلوم ہوتی ہین لکھ کر اس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مکالمۂ الہیّہ کا سلسلہ بند نہین ہوا

عیسائی اور آریہ اور برہمو اور ہندو اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ تو اس بات کے قائل ہین اور یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ الہام آلہی کا سلسلہ اب منقطع ہوچکا ہے اور دنیا مین کوئی ایسا شخص ہو ہی نہین سکتا جس پر اب خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوسکے اور خدا تعالےٰ اس سے کلام کرے۔ یہی ایک بڑی دلیل اُن ادیان کے باطل ہونے کی ہے کہ ان کے درمیان کوئی ایسا شخص ہو ہی نہین سکتا۔ جو اس درجہ پر پہونچ سکے کہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف اس کو حاصل ہو۔ گویا وہ سب دین مردہ ہین جیساکہ ان کی زبانین مردہ ہوچکی ہین اور اب دنیا مین کہین سنسکرت اور عبرانی نہین بولی جاتی۔ ایسا ہی اُن کے نزدیک خدا نے بھی اب بولنا چھوڑ دیا ہے۔ غیر مذاہب کے لوگون کے عقائد مین تو یہ بات داخل ہی تھی مگر افسوس ہے کہ بہت سے نادان مسلمان بھی جو حقیقت اسلام سے ناواقف ہین یہی عقیدہ رکھتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ایسے عقیدہ کے ساتھ وہ اسلام کی سخت دشمنی کرتے ہین یہ عقیدہ فاسدہ سورۂ کوثر کے مفہوم کے بالکل برخلاف ہے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم جو حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھا فوت ہوا۔ تو عرب کے کفار نے خوشی منائی اور کہا کہ یہ شخص ابتر ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۂ شریف نازل فرمائی کہ اس نبی کو کوثر عطا کیا گیا ہے اور یہ کوثر کا لفظ حاوی ہر اُن تمام باتون پر جو دین و دنیا کے امور مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے تھے اور انہی مین اولاد روحانی ہے جو کہ آپ سے فیضیاب ہوکر ہر زمانہ مین اس اعلےٰ کمال تک پہنچتی رہی ہے اور آئندہ پہنچتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کے مکالمات سے بہرہ ور ہوئی باتے، جو دین اسلام کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہے وہ دین ہی کیا ہے۔ جو پہلے ہی یہ کہہ کر انسان کی کمر توڑ دے کہ اس کے ذریعہ سے کوئی شخص خدا رسیدہ نہین ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ کو جو کوثر عطا فرمایا ہے اس مین یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ کی وفات کے بعد اس امت مین فساد اور فتنون کے وقت مین ایسے مصلح آتے رہتے ہیں جن کو انبیاء کے کئی کامون میں سے یہ ایک کام سپرد ہوتا ہے۔ کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کرین اور ہر ایک بدعت جو دین سے مل گئی ہو اس کو دور کریں اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صداقت ہر ایک پہلو سے لوگون کو دکھلا دیں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگون کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچین۔

اس زمانہ مین کوثر کا ثبوت

اس زمانہ مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عزت کو قائم کرنے کے واسطے اور اس کوثر کا بیّن ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرنے کیواسطے جو آپکو عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود کو پیدا کر دیا جو متواتر نشانات اور کرامات اور خوارق دکھا کر تمام دنیا پر اسلام کی صداقت اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سچائی کے واسطے ایسی حجت قائم کر رہا ہے۔ جس کی نظیر پہلوں میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ اس کے ہاتھ پر جو معجزات دکھائے جارہے ہیں وہ کسی خاص ملک تک محدود نہیں رہے بلکہ تمام دنیا پر وہ احاطہ کر رہے ہیں۔ کیا یورپ اور کیا امریکہ اور کیا ایشیاء اور کیا افریقہ کوئی اس کے دعوی اور اس کے دعوے کے دلائل کے سننے سے اور اس کے نشانات کے دیکھنے سے خالی نہیں رہا یہ سب اس واسطے ہے کہ حضرت سردار انبیاء خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپ کے مخالفین ہلاکت کا مونہہ دیکھین۔ اس کوثر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر زمانہ مین ضرورت کے وقت ایسے آدمی ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کے ثبوت میں معجزات دکھاتے رہین گے۔

صحبت صادقین کی ضرورت

بعض لوگ بہ سبب نادانی کے یہ کہا کرتے ہیں کہ جب کہ قرآن اور احادیث ہمارے پاس موجود ہیں تو وہ کافی ہیں اور اُن کے ہوتے کسی مصلح کی ضرورت نہیں سو ایسے لوگون کو سمجھنا چاہیئے کہ ایسا کہنا خود مخالفت تعلیم قرآن ہے کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

"کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"

اور صادق وہ ہیں جنہوں نے صدق کو علی وجہ البصیرت شناخت کیا اور پھر اس پر دل و جان سے قائم ہوگئے اور یہ اعلےٰ درجہ بصیرت کا بجز اس کے ممکن نہین کہ سماوی تائید شامل حال ہوکر اعلیٰ مرتبہ حق الیقین تک پہونچا دیوے۔ پس ان معنوں کرکے صادق حقیقی انبیاء اور رسل اور محدث اور اولیاء کاملین مکملین ہیں جن پر آسمانی روشنی پڑی اور جنہون نے خدا تعالیٰ کو اسی جہان میں یقین کی آنکھون سے دیکھ لیا اور آیۃ موصوفہ بالا بطور اشارت ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا صادقوں کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی کیونکہ دوام حکم کونوا مع الصادقین دوام وجود صادقین کو مستلزم ہے۔

علاوہ اس کے مشاہدہ صاف تبلا رہا ہے کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے لاپروا ہو کر عمر گذارتے ہیں اُن کے علوم و فنون جسمانی جذبات سے ان کو ہرگز صاف نہیں کرسکتے اور کم سے کم اتنا ہی مرتبہ اسلام کا کہ دلی یقین اس بات پر ہو کہ خدا ہے ان کو ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں جو ان کے صندوقوں میں بند ہو یا اپنے اُن مکانات پر جو ان کے قبضہ مین ہون ہرگز ان کو ایسا یقین خدا تعالیٰ

پر نہیں ہوتا وہ سم الفار کہانے سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ایک زہر ہلاک ہے لیکن گناہوں کی زہر سے نہیں ڈرتے حالانکہ ہر روز پڑھتے ہیں ۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیی ۔ پس سچ تو یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ قرآن کو بھی نہیں پہچان سکتا ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹھہرایا گیا اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا ۔ تو خدا تعالیٰ قادر تھا کہ قدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر قرآن لکھا جاتا یا لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہوتا ۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ قرآن کو دنیا میں نہیں بھیجا جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بھیجا گیا ۔ قرآن کریم کو کھول کر دیکھو کتنے مقام میں اس مضمون کی آیتیں ہیں کہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ ۔ یعنے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکھلاتا ہے اور پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے ولا یمسہ الا المطھرون یعنے قرآن کے حقائق و دقائق ان ہی پر کھلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہے اگر قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہوتی تو ابتدائی زمانہ میں بھی نہوتی اور یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے معلم کی ضرورت تھی لیکن جب حل ہو گئیں تو اب کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتے ہیں ماسوا اس کے امت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جاویں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں جو وارث رسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں اور جس مجدد کی کارروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں وہ عنداللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے اور نئے معلموں کی اس وجہ سے بھی ضرورت پڑتی ہے کہ بعض حصے تعلیم قرآن شریف کے از قبیل حال ہیں نہ از قبیل قال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلے معلم اور اصل وارث اس تخت کے ہیں حالی طور پر ان دقائق کو اپنے صحابہ کو سمجھایا ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ میں عالم الغیب ہوں اور میں مجیب الدعوات ہوں اور میں قادر ہوں اور میں دعاؤں کو قبول کرتا ہوں اور طالبوں کو حقیقی روشنی تک پہنچاتا ہوں اور میں اپنے صادق بندوں کو الہام دیتا ہوں اور جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اپنی روح ڈالتا ہوں یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جب تک معلم خود ان کا نمونہ بن کر نہ دکھلا دے تب تک یہ کسی طرح سمجھ ہی میں نہیں آسکتیں ۔ پس ظاہر ہے کہ صرف علماء ظاہر جو خود اندھے ہیں ان تعلیمات کو سمجھا نہیں سکتے بلکہ وہ تو اپنے شاگردوں کو ہر وقت اسلام کی عظمت سے بدظن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں اور ان کے ایسے بیانات سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا اسلام اب زندہ مذہب نہیں اور اس کی حقیقی تعلیم پانے کے لئے اب کوئی بھی راہ نہیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے لئے یہ ارادہ ہے کہ وہ ہمیشہ قرآن کریم کے چشمہ سے ان کو پانی پلاوے تو بیشک وہ اپنے ان قوانین قدیمہ کی رعایت کرے گا جو قدیم سے کرتا آیا ہے اور اگر قرآن کی تعلیم صرف اسی حد تک محدود ہے جس حد تک ایک تجربہ کار اور لطیف الفکر فلاسفر کی تعلیم محدود ہو سکتی ہے اور آسمانی تعلیم جو محض حال کے نمونہ سے سمجھائی جاتی ہے اس میں نہیں تو پھر نعوذ باللہ قرآن کا آنا لاحاصل ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی ایک دم کے واسطے بھی اس مسئلہ میں فکر کرے کہ انبیاء کی تعلیم اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت ہر دو تعلیم کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار نہیں دے سکتا کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے جو بجز حالی تفہیم اور تعلیم کے اور کسی راہ سے سمجھ ہی نہیں آسکتا اور اس حصہ کو وہی لوگ دل نشین کرا سکتے ہیں جو صاحب حال ہوں مثلاً ایسے ایسے مسائل کہ اس طرح پر فرشتے جان نکالتے ہیں اور پھر روحیں آسمان پر لے جاتے ہیں اور پھر قبر میں حساب اس طور سے ہوتا ہے اور بہشت ایسا ہے اور دوزخ ایسا اور پل صراط ایسا اور عرش اللہ کو چار فرشتے اٹھا رہے ہیں اور پھر قیامت کو آٹھ اٹھائیں گے اور اس طرح پر خدا اپنے بندوں پر وحی نازل کرتا ہے یا مکاشفات کا دروازہ ان پر کھولتا ہے یہ تمام حالی تعلیم ہے اور مجرد قیل و قال سے سمجھ نہیں آسکتی اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر اللہ جلشانہ نے اپنے بندوں کیلئے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس کی کتاب کا یہ حصہ تعلیم ابتدائی زمانہ تک محدود نہ رہے تو بے شک اس نے یہ بھی انتظام کیا ہوگا کہ اس حصہ تعلیم کے معلم بھی ہمیشہ آتے رہیں کیونکہ حصہ حالی تعلیم کا بغیر توسط ان معلموں کے جو مرتبہ حال پر پہونچ گئے ہوں ہرگز سمجھ نہیں آسکتا اور دنیا ذرہ ذرہ پر بہت ٹھوکریں کھاتی ہے پس اگر اسلام میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے معلم نہیں آئے جن میں ظلی طور پر نور نبوت تھا تو گویا خدا تعالیٰ نے عمداً قرآن کو ضائع کیا کہ اس کی حقیقی اور واقعی طور پر سمجھنے والے بہت جلد دنیا سے اٹھا لئے مگر یہ بات اس کے وعدہ کے خلاف ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یعنے ہمنے ہی قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے ۔ اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر قرآن کے سمجھنے والے ہی باقی نہ رہے اور اس پر یقینی اور حالی طور پر ایمان لانے والے زاویہ عدم میں مختفی ہو گئے تو پھر قرآن کریم کی حفاظت کیا ہوئی ۔ کیا حفاظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن بہت سے خوش خط نسخوں میں تحریر ہو کر قیامت تک صندوقوں میں بند رہیگا ۔ جیسے بعض مدفون خزانے ۔ گو کسی کے کام نہیں آتے مگر زمین کے نیچے محفوظ پڑے رہتے ہیں کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس آیت سے خدا تعالیٰ کا یہی منشا ہے اگر یہی منشا ہے تو ایسی حفاظت کوئی کمال کی بات نہیں بلکہ یہ تو ہنسی کی بات ہے اور ایسی حفاظت کا موہنہ پر لانا دشمنوں سے ٹھٹھا کرانا ہے کیونکہ جب کہ علت غائی مفقود ہو تو ظاہری حفاظت سے کیا فایدہ ممکن ہے کہ کسی گڑھے میں کوئی نسخہ انجیل یا توریت کا بھی ایسا ہی محفوظ پڑا ہو اور دنیا میں تو ہزارہا اس قسم کی کتابیں پائی جاتی ہیں کہ جو یقینی طور پر بغیر کسی کمی بیشی کے کسی مولف کی تالیف سمجھی گئی ہیں تو اس میں کیا آئے ہوا اور امت کو خصوصیت کے ساتھ فائدہ کیا پہونچا گو اس سے انکار نہیں کہ قرآن کی حفاظت ظاہری بھی دنیا کی تمام کتابوں سے بڑھکر ہے اور خارق عادت بھی لیکن خدا تعالیٰ جس کی روحانی امور پر نظر ہے ہرگز اس کی ذات کی نسبت یہ گمان نہیں کر سکتے کہ اتنی حفاظت سے مراد صرف

قرآن کریم کی تفسیر

یعنی رسالہ تعلیم الاسلام

اس رسالہ کو شروع ہوئے ۹ ماہ گذر چکے ہیں اور اس عرصہ مین تین سو سے زائد صفحات قرآن شریف کی تفسیر کے اس مین نکل چکے ہین۔ اس تفسیر کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب جو کچھ درس قرآن مین فرماتے رہیں وہ مع شئی زائد اس تفسیر مین موجود ہوتا ہے۔ تفسیر کو ترتیب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دیتے ہین۔ مین نے جہان تک اس تفسیر کو دیکھا ہے۔ نہایت بیش قیمت پایا ہے اور حضرت مولوی صاحب نے بھی اکثر اوقات اس کی بہت تعریف کی ہے۔ عام فہم ہے۔ اور الفاظ اور ان کے معانی کی پوری تشریح کی جاتی ہے۔ احمدی قوم کی یہ ایک بڑی بھاری ضرورت تھی۔ جو اس رنگ مین پوری ہوئی۔ اب میری غرض اس ذکر کرنے سے یہ ہے۔ کہ یہ رسالہ ایک ایسا قیمتی رسالہ تھا۔ جو ہر ایک فرد کے ہاتھ میں ہونا چاہئے تھا۔ اس غرض سے اس کی قیمت صرف ۱۲/ سالانہ رکھی گئی تھی۔ مگر اس وجہ سے کہ جماعت کو اس رسالہ کے اغراض اور اس کے مضامین سے کماحقہ آگاہی نہ ہوئی۔ اس کی اشاعت بھی اب تک بہت محدود رہی اس کی توسیع اشاعت کا سوال جس پر دیر سے غور ہو رہا تھا۔ اب اس طرح پر حل کیا گیا ہے۔ کہ اس رسالہ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ اور اس کی قیمت مین بھی تخفیف کر دی جاوے۔ اب تک اس رسالہ مین قریباً تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحے تفسیر کے علی العموم رہے ہین مگر آئندہ صرف بیس ۲۰ صفحے ہون گے۔ مگر چونکہ یہ بیس صفحے میگزین کی لکھائی کے مطابق ہون گے اس لئے اس مین مضمون انشاء اللہ اسی قدر ہوگا جس قدر پہلے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحون مین ہوتا تھا اور اس کی لکھائی اور چھپائی پر ویسی ہی محنت صرف کی جاوے گی۔ جیسے اب تک میگزین پر کی جا رہی ہے۔ اور یہ حصہ بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ہوگا۔ جس کی قیمت صرف ۱۲/ سالانہ ہوگی۔ اور موجودہ خریداران ریویو کو اختیار ہوگا کہ جو صاحب چاہین۔ اسے بطور ضمیمہ خریدین اور جو نہ چاہیں نہ خریدین ریویو کی اصل قیمت وہی ہوگی۔ جو اب تک رہی ہے یعنی صرف عہ/ سالانہ اور صرف ضمیمہ کے خریدارون سے ۱۲/ سالانہ زیادہ لئے جائین گے یہ اتنی تھوڑی قیمت ہے کہ اس مین انجمن کا کوئی فائدہ مدنظر نہین رکھا گیا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ قرآن شریف کا علم حاصل کرنا ہر ایک سچے احمدی کا کام ہے۔ کیونکہ اصل غرض بعثت امام علیہ السلام کی قرآن کی تعلیم کو دوبارہ دنیا مین زندہ کرنے کی ہے اس لئے انجمن نے پسند کیا ہے۔ کہ جہان تک ممکن ہو۔ رعایت کے ساتھ ایک مکمل تفسیر قرآن کریم کی سب احباب کے ہاتھ تک پہونچائی جاوے۔ ۱۲/ مین سے ۴/ سالانہ کا خرچ تو صرف ٹکٹ وغیرہ کا ہی ہو جائیگا اس طرح سے صرف ۸/ مین ایک دو سو چالیس صفحون کی گنجان اور خوش خط چھپی ہوئی کتاب سال مین اس ضمیمہ کے خریدارون کو پہونچ جاوے گی۔ مین امید کرتا ہون کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائین گے۔

اس تفسیر مین اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ جو جو اعتراضات قرآن شریف پر کئے گئے ہین۔ ان کا جواب بھی ساتھ ساتھ دیا جاوے گا۔ اسی لئے کسی قدر لمبی بھی ہو جاوے گی۔

نیا انتظام ماہ مئی سے شروع ہوگا اور اپریل کا رسالہ غالباً اپنے وقت پر ہی روانہ ہوگا۔ لہذا ۱۹۰۷ء کے آخر تک صرف ۸۔ ماہ باقی ہون گے اور ان ۸ ماہ کے لئے ضمیمہ کا چندہ صرف ۸/ ہوگا۔ ہم امید کرتے ہین کہ کم از کم ان آٹھ ماہ کے لئے ہمارے احباب اس تفسیر کو منگوا کر پڑھین۔ پھر انشاء اللہ وہ خود اس کی قدر کرنے لگین گے۔ درخواستین بہت جلد آنی چاہئین کیونکہ ضمیمہ صرف اسی قدر چھپوایا جائے گا۔ جس قدر درخواستین اس کے لئے آئین گے۔ تفسیر کے پچھلے حصہ کی بھی چند کاپیان موجود ہین۔ اگر احباب خریدنا چاہئین تو تھوڑی سی درخواستون کی تعمیل ہو سکیگی۔ اس حصہ کی قیمت جس پر قریباً ساڑھے تین سو صفحے تفسیر کے ہون گے عہ/ ہے۔

نوٹ ۱ ۔ ضمیمہ الگ بھی جاری کیا جا سکتا ہے یعنی جو لوگ ریویو آف ریلیجنز نہ خریدتے ہون ان کے نام بھی ضمیمہ جاری ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے احباب کے لئے اس کی قیمت ایک روپیہ سالانہ ہوگی۔ کیونکہ اس مین اخراجات بڑھ جاتے ہین۔ ایسا ہی جو لوگ سال کے بعد اکٹھا خریدینگے ان کو بھی ایک روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(نوٹ ۲) ضمیمہ کی قیمت مین ان رعایتون مین سے کوئی رعایت نہ ہوگی۔ جو ریویو کی قیمت مین طلباء وغیرہ کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس قیمت پر بمشکل اصل لاگت ہی واپس آئے گی۔

جملہ درخواستین بنام نائب ناظم میگزین قادیان اور روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہیئے۔

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔ ۶ اپریل ۱۹۰۷ء

رسید ۔ سکرٹری مجلس ناظمہ کے پاس ایک دس روپے کا نوٹ آیا تھا۔ ساتھ کچھ تفصیل نہ تھی اور لکھنے والے صاحب نے اپنا نام نہین لکھا تھا۔ اس واسطے دفتر ہذا مین عہ/ لنگر اور صہ/ مساکین مین جمع کر لئے گئے بھیجنے والے صاحب کو اطلاع ہو۔

محمود احمد ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قائم مقام

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۳۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ "					
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

۱ یہ اجرت پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۱۲/ فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸/ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے

ایک سفید جھوٹ

سفید جھوٹ ترین نے محاورہ کے لحاظ سے کہدیا ہے ورنہ بقول سیدی محمود اسے سیاہ جھوٹ کہنا چاہیئے ۔ ۲۲ مارچ کے سراج میں ایک مضمون مع راقم جلال الدین وغیرہ گوریکے کے نام سے چھپا ہے حالانکہ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی "گوریکے" میں نہیں یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ ایک ایسے آدمی کے نام سے مضمون چھپوایا جائے جس کا لکھا پڑھا ہونے کی حیثیت سے وجود ہی نہ ہو پھر تسک کے چلکر اور بھی غضب ڈھایا ہے کہ چند عقائد احمدیوں کی طرف منسوب کئے ہیں حالانکہ وہ ان میں سے کسی کے بھی قائل نہیں اور نہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں میں ان کا مذکور ہے اگر مخالفین اپنے بیان میں سچے ہیں تو انہیں چاہئے کہ حضرت اقدس کی کتابوں سے ہمارے یہ عقائد ثابت کریں ۔ میں باوشاہانی کے واعظ کو خصوصیت سے مخاطب کرتا ہوں کہ یہ مضمون جو غالباً اس نے لکھ دیا ہے تو وہ اسے ثابت بھی کرے مگر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ثابت نہیں کر سکیگا اور واقعی وہ اسی طرح نادم ہوگا ۔ جیسے وہ ست بچن سے اپنا بتایا ہوا حوالہ دکھلانے میں ناکامیاب ہوا تھا یہ بات لکھنا ایمانداری سے کس قدر بعید ہے ۔ کہ مرزا صاحب نے ایک آیت میں ولا محدث بڑھایا ہے حالانکہ انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت کی ایک قرأت بروایت ابن عباس لکھی ہے پس یہ اگر الزام ہے تو ابن عباس پر (نعوذ باللہ) ہو سکتا ہے نہ کہ حضرت مسیح موعود پر ۔ اور ازالۃ الاوہام ص۱۳۷ کا فتوے تو آپ لوگوں پر چلتا ہے کیونکہ آپ قرآن مجید سے کئی آیات کو منسوخ الحکم خیال کرتے ہیں یہ کس قدر کمزوری ہے کہ اللہ تعالے کے احکام کو ایک معمولی آدمی کے احکام کا رتبہ دیا جائے ۔ کہ صرف تئیس سال کے عرصہ میں کئی بار بدلانے کی ضرورت پیش آئی پھر ست بچن میں جو یہ فقرہ پیش کیا ہے کہ جو کوئی یہ نہ مانے کہ مسیح کی قبر بلاد شام میں ہے ۔ وہ سخت بے ایمان ہے ۔ ہم کہتے ہیں پہلے تم یہ فقرہ ہمیں دکھلا تو دو ۔ پھر اس کا جواب دینگے ۔ کیا تم بھول گئے ہو کہ جب چار آدمی ست بچن دے کر آپ کے پاس بھیجے گئے کہ دکھاؤ کہاں لکھا ہوا ہے تو بھری محفل میں ندامت کس کے حصے میں آئی تھی ۔ پھر علیحدہ طور پر خود ستائی سے کون روکتا ہے ۔ ۲۲ مارچ بروز جمعہ ۔ ایک عالم گواہ ہے ۔ کہ بار بار حسب درخواست زمینداران چیلنج دیا گیا تھا کہ بے شک تم اپنے واعظ کو لے آؤ مگر واعظ صاحب نہ پہونچے اور اور مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے جو اسی

باوشاہانی کے واعظ کا ایک خط پڑھ کر سنایا ۔ وہ اب تک موجود ہے جس میں باوجود اس بات کے علم کے کہ حافظ صاحب احمدیوں کے رکن ہیں ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھا تھا حالانکہ معمولی وعظ میں یہ سلام سے روکتا ہے ۔ پھر آپ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ میرے پیچھے واعظ صاحب نماز بھی پڑھ آئے تھے پس ایسے آدمیوں کو جو کسی کے نام سے مضمون چھپوا دیں اور پھر یہ حال ہو ۔ ہم کیا مخاطب کریں ۔

المکل آف گوریکے ضلع گوجرات

۴ اپریل کی ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴ ۔ اپریل کی صبح کس کو یاد نہیں یہ وہی تاریخ ہے جس میں بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی

یہ پیشگوئی

جس کتاب میں تھی ہم اس کے لئے ایک خاص رعائت کرتے ہیں الیسی رعائت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیوں کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہائت عمدہ ڈمی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۶۰۰ صفحہ ۔ بے جلد اصل قیمت ۵ر رعائتی ۴ر مجلد انگریزی دستین مجلد ۶ ر غیر مجلد ۴ر ۔ ۴ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستیں آئینگی ان کی اسی رعائتی قیمت پر تعمیل کیجائیگی ہرگز سستی نہ کرو ۔ ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابیں اصل قیمت پر ملینگی ۔ المشتہر ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

شادی مبارک

برادرم منشی عبداللہ صاحب سنوری کے لڑکے رحمت اللہ کا نکاح منشی ہاشم علی صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ پانسو روپیہ مہر کے عوض بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو ہوا منشی ہاشم علی صاحب نے اپنی طرف سے بذریعہ تحریر حضرت اقدس کو وکیل مقرر کیا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ میں خوب فرمایا کہ جماعت کے بعض ممبروں کی غلطی کے سبب حضرت نکاحوں میں شامل نہیں ہوا کرتے مگر خدا کسی کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا ۔ میاں عبداللہ کے

[illegible]

ڈائری

القول الطیب

پیشگوئی ۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ تازہ الہام حم ۔ تلك ايت الكتاب المبين راز کھل گیا ۔ کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ تفہیم یہی ہوئی ہے کہ یہ پیشگوئی ہے ۔

کتب اولین پہلی کتابوں کا ذکر تھا ۔ جو منسوخ شدہ ہیں اور محرف مبدل ہیں ۔ فرمایا ۔ اب ان کی مثال ایک مسمار شدہ عمارت کی طرح ہے جس طرح کوئی عمارت گر جاتی ہے اور اس کی اینٹیں اوپر نیچے کہیں کی کہیں جا پڑتی ہیں ۔ پاخانے کی اینٹ باورچی خانے میں اور باورچی خانے کی اینٹ پاخانے میں چلی جاتی ہے وہ مکانات اب اس قابل نہیں ہے کہ ان میں رہائش اختیار کی جائے ۔ جو ان کو اپنا مسکن بنائے وہ محلات میں رہنے والوں کی طرح آرام پا نہیں سکتا ۔

دیسی بوٹیاں سیر میں بر لب سڑک خود رو بوٹیوں کی طرف اشارہ کر کے اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو مخاطب کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ دیسی بوٹیاں بہت کارآمد ہوتی ہیں مگر افسوس ہے کہ لوگ ان کی طرف توجہ نہیں کرتے ۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ بوٹیاں بہت مفید ہیں گندلوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہندو فقیر لوگ بعض اسی کو جمع کر رکھتے ہیں اور پھر اسی پر گذارا کرتے ہیں یہ بہت مقوی ہے اور اس کے کھانے سے بواسیر نہیں ہوتی ۔ ایسا ہی کنڈیاری کے فائدے بیان کئے جو پاس ہی تھی ۔ حضرت نے فرمایا ۔ کہ ہماری ملک کے لوگ اکثر ان کے فوائد سے بے خبر ہیں اور اس طرح توجہ نہیں کرتے کہ ان کے ملک میں کیسی عمدہ دوائیں موجود ہیں جو کہ دیسی ہونے کے سبب ان کے مزاج کے موافق ہیں ۔

الخطبة مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک نوجوان ہیں ۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو ۔

رسید زر

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۲۹۰ میاں فیاض الدین احمد صاحب ے ر
۲۰ " " " محمد ظفر یار خان صاحب ۱۴۵۱ عا ر
۲۱ " " " نمبر ۱۳۴۵ منشی محی الدین صاحب ے ر
۲۱ " " " نمبر ۵۰۸ منشی عبد الحکیم خان صاحب ے ر
۲۲ " " " نمبر ۲۴۰ فضل محمد صاحب ہریان عا
۲۲ " " " نمبر ۱۳۰۳ چودہری غلام حسین صاحب ے ر
۲۲ " " " نمبر ۱۱۰ بابو کریم بخش صاحب ے ر
۲۲ " " " نمبر ۱۰۹۵ اسد علی صاحب ے ر
۲۳ " " " نمبر ۱۳۶۴ محمد امیر صاحب ۸ ر
۲۳ " " " نمبر ۱۴۲۱ فضل احمد صاحب عہر
۲۳ " " " نمبر ۱۳۳۷ عبد اللہ صاحب عا ر
۲۳ " " " نمبر ۳۰ محمد شفیع صاحب عا ر
۲۳ " " " نمبر ۱۳۵۱ محمد عالمگیر خان صاحب ے ر
۲۳ " " " نمبر ۱۳۳۴ حکیم عبد الرزاق صاحب عہ ر
۲۳ " " " محمد صدیق صاحب ۸ ر
۲۴ " " " نمبر ۱۵۵۹ شیخ منظور احمد صاحب ے ر
۲۴ " " " نمبر ۵۹۵ محبوب عالم صاحب ے ر
۲۴ " " " نمبر ۲۴ غلام محی الدین صاحب ے ر
۲۵ " " " نمبر ۴۵۵ منشی گلاب الدین صاحب ۳ ر
۲۵ " " " نمبر ۱۵۲۸ شیخ میران بخش صاحب ے ر
۲۵ " " " نمبر ۱۰ محمد دین صاحب ے ر
۲۶ " " " نمبر ۳۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ ر
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۲ ضیاء الدین صاحب عہ ر
۲۷ " " " نمبر ۵۵ ملک جیون خان صاحب ے ر
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۳ عبد العزیز صاحب عا
۲۷ " " " نمبر ۹۶۴ عبد المجید صاحب ے ر
۲۸ " " " نمبر ۱۴۵۶ خواجہ محمد رمضان صاحب ے ر
۲۸ " " " نمبر ۱۳۲۰ بشیر الدین صاحب ے ر
۲۸ " " " نمبر ۱۲۰۷ سیٹھ موسیٰ صاحب عا ر
۳۰ " " " نمبر ۱۵۲۵ محمد عبد اللہ صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۰۹ خواجہ کمال الدین صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۷ منشی عبد المجید خان صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۳۹۷ عطا محمد صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۳۶ مولوی نظام الدین صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۱ نور محمد صاحب ے ر
۳۰ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۶۲ عبد اللہ صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۶۰ وزیر علی خان صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۵۶۳ حامد علی صاحب ے ر
۳۰ " " " شیر محمد صاحب للعہ ر
۳۰ " " " نمبر ۱۳۴۲ چودہری ضیاء الدین صاحب عہ ر
یکم اپریل ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۶۸ بابو خدا بخش صاحب ے ر
" " نمبر ۱۴۶۹ مولوی غلام رسول صاحب ے ر
" " نمبر ۱۲ مستری احمد الدین صاحب ے ر
" " نمبر ۱۱ نواب خان صاحب ے ر
" " فضل الدین صاحب ے ر
" " نمبر ۱۲۵ حکیم محمد حسین صاحب ے ر
" " نمبر ۱۳۳۹ ڈاکٹر کرم بخش صاحب ے ر
" " نمبر ۳۳ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ے ر
" " نمبر ۲۷ ماسٹر ضیاء اللہ صاحب عا ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

علی محمد صاحب ولد فتح الدین صاحب سیالکوٹ
گلاب الدین صاحب ولد بوٹا صاحب ضلع گورداسپور
طالع بی بی زوجہ گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
عبد الستار صاحب ولد گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
محمد اکرم صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پور کشمیر
غلام محی الدین صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پور۔ کشمیر
محمد بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد محمد بخش صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
فرزند علی صاحب ولد محمد بخش صاحب موضع اٹھوال ضلع گورداسپور
متاب بی بی " " " "
گوہر بی بی زوجہ کریم بخش صاحب " "
چودہری سردار خان صاحب طالب علم ساکن ہاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ
فضل آلہی والد عبد اللہ صاحب ساکن پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
نور آلہی صاحب ولد عبد اللہ صاحب پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
غلام محمد صاحب ولد حیات " " "
زینب بی بی ہمشیرہ فضل آلہی صاحب " " "
اہلیہ نور آلہی صاحب " " "
اہلیہ فضل آلہی صاحب " " "
میاں حسین بخش صاحب ساکن چک نمبر ۲۷۶ ڈاک خانہ گوجرہ
میاں اللہ دیا صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ولد کرم بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
کرم بخش صاحب ولد نبیا " "
میاں عبد اللہ خان صاحب سکنہ گہوٹر
میاں محمد ساکن چک میاں موسےٰ
میاں عبد اللہ صاحب " " "
میاں مراد صاحب " " "
مستری میران بخش صاحب ساکن سیالکوٹ
مستری فتح محمد صاحب " " "
میاں کریم بخش صاحب گوجرانوالہ
صدر دین صاحب ولد سردار خان صاحب ساکن داتہ زید کا۔
میاں جیون بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب بھڑی شاہ رحمان صاحب
میاں وارث صاحب ولد پیر بخش صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب
عبد اللہ ولد اللہ دتا صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
محمد بخش ولد حسن علی صاحب لبشی فاورس موضع ٹھنڈا تفہیم ڈاک خانہ لودہران ضلع ملتان
جہان خان صاحب ولد نور خان صاحب ساکن گہوگہیاٹ ڈاک خانہ و تحصیل چکوال ضلع جہلم
میاں شرف الدین صاحب ولد میاں محمود صاحب ساکن چھپر تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ
ابراہیم صاحب ولد عطا محمد صاحب ساکن بیرسیاں ڈاک خانہ راہوں تحصیل نواں شہر ضلع جالندہر
مولوی محبوب الٰہی صاحب ولد قاضی غلام حسن صاحب ساکن سندرال ڈاک خانہ خوشاب ضلع شاہپور
محمد بخش ولد فقیر بخش صاحب ساکن محلاں والہ۔ ڈاک خانہ سہرا ضلع امرتسر
سادن ولد کمال ساکن کنٹھیالی ڈاک خانہ سدراہ ضلع سیالکوٹ
سید محمد صادق صاحب ولد محمد حسن شاہ صاحب ساکن لدراون ڈاک خانہ ہندواڑہ علاقہ کشمیر اترمچھی پور
بابو نبی بخش صاحب ولد جیون بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر علاقہ سہارنپور
احمد دین ولد محمد جان صاحب ساکن قادیان
میاں قسیم اللہ صاحب ولد حافظ کریم اللہ صاحب ساکن بجنور۔
مرزا اسلام اللہ صاحب ولد مرزا غلام احمد صاحب۔
میاں محمد حسین صاحب ساکن گنہبا کی ڈاک خانہ فتحگڈھ
کرم داد ولد شیر ساکن کھیوا باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
قائم ولد نتھو کھیوا باجوہ سیالکوٹ
خیر الدین صاحب " "
فضل شاہ ولد پیر شاہ صاحب ساکن ککر مہیان ...

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملی)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑ نے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے ۔ احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے ۔	[illegible]
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں درج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے شامل ہو سکیں گی ۔ اس کے دو سو صفحے ہیں یہ رعائیت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقعہ ہے ۔	بے جلد [illegible] مجلد [illegible]
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دینی و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں ۔	/۲
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں دیا ہے	/۲
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے ۔	
نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	[illegible]
جام شہادت ۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ	/۱
نظم مستورات	پنجابی نظم	/۱

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق ۶
شرح تہذیب الکلام ۱۴
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قول اللہ نور السموت والارض ۱۵

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں ۔ امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست ۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۲۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار دن کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام ۔ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں ۔ منیجر

اطلاع ۔ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائتی قیمت کا وقت ۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا تھا اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوتی ہے اور قیمت جلد ۱۲ علیحدہ تھی لیکن اب ایک خاص رعایت کے واسطے صفحہ ۱ ملاحظہ ہو ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

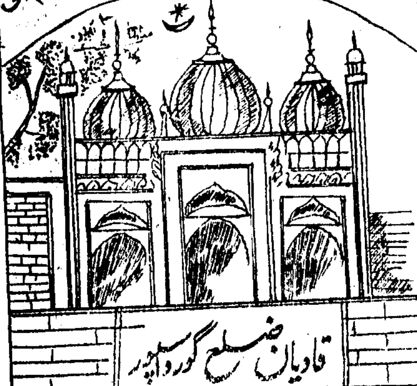

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قیمت پیشگی ہے

بدر — BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۷ع

جلد (۶) — نمبر (۱۶)

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

سحر گہ تم باتو گرائی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور تعلقوں...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	[illegible]
معاونین درجہ اول جن کو غربا پر اخبار کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	[illegible]
معاونین درجہ دوم جن کو غربا پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	[illegible]
عام قیمت پیشگی	[illegible]
عام قیمت مابعد	[illegible]
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید نہ اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار
آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ
رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہیں۔

کرکتہ عاجز محمد حسین احمدی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک لائیت

نت حاضر ضما شہر شیکاگو کے پادری جان فاکن صاحب پڑن کی زوجہ مکرمہ نے نالش دائر کی کہ پادریصاحب نے بلاوجہ مجھے خرچ وغیرہ دینا اور ملنا چھوڑ دیا ہے پادریصاحب ساڑہے چار ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کئے گئے مقدمہ چل رہا ہے۔

خانہ برباد کونٹہ کرنٹی کے پادری ہیڈ گیٹ مین صاحب نے اپنی بیوی کو چوٹھے کی کریدنی (جو غالباً گرم ہوگی) ایسے زور سے دے ماری کہ بیچاری کا دم نکل گیا اس کر بعد پادری صاحب نے اُسترے کے ساتھ اپنی زندگی کا بھی خاتمہ کردیا۔ شادی ہوئے ابھی نو ماہ ہی گزرے تھے معلوم نہین کہ وہ کیا بات تہی جس کی وجہ سے پادری صاحب کی یہ خانہ بربادی ہوئی۔

طلاق شہر سینٹ لوئیس کے پادری ولیم پی جانسن کی بیوی نے واعظ صاحب کے مظالم سے تنگ آکر اور پادری صاحب کی بدسلوکیون کا ثبوت دیکر طلاق قانونی حاصل کی۔

ہر دو گرفتار شہر فدینگ کے پادری رے نلڈس صاحب اور ان کے گرجہ کی باجا بجانیوالی کنواری مس دیرہر دو اچانک اپنے شہر سے بہاگ گئے اور کولمبس مین گرفتار ہوگئے لیکن ان کا نکاح ہوچکا ہے ہر دو کا بیان ہے کہ اس کا موجب پادری صاحب کی پہلی بیوی ہے۔

چور پادری پادری جیمیر کار صاحب پر عدالت بالٹی مور مین مقدمہ چلایا گیا۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہر کہ پادری صاحب نے ایک گھڑی چرائی ہے۔ شہادت پیش کی گئی ہر۔

بدچلن پادری شہر لوارن کے پادری ولیم برنیز صاحب بدچلنی کیوجہ سے جو کہ نوجوان دو لڑکیون کے سامنے ظہور مین آئی تہی ایک سال کے واسطے عہدہ پادری ہونے سے معطل کئے گئے۔

معقول گاہک شہر ڈی ٹرائٹ کے پادری بارڈ صاحب اپنے شہر سے غائب ہین اور اسی شہر کے شراب فروش لیہز کی بیوی بھی غائب ہوگئی ہے پادری صاحب اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے چکے ہوئے ہین اور اس مطلقہ کا بیان ہے کہ پادری صاحب کئی ایک شادی شدہ عورتون کے ساتھ عشق محبت کا تعلق رکھتے تہے اور ان مین سے ایک شراب فروش کی بیوی تہی مطلقہ کا بیان ہے کہ مین نے شراب فروش کو جتلا دیا تہا کہ پادری صاحب تمہاری بیوی پر بہی نظر شفقت رکھتے ہین۔ مگر وہ کہنے لگا کہ مین پادری کو اپنے ہان آنے سے روک نہین سکتا کیونکہ میرے شراب خانہ کے معقول گاہک ہین۔

قاتل پادری شہر گلاس پورٹ کے پادری کارسکا صاحب سی پران کے ریڈر کی ایک بھیڑ زوجہ کریو چیوسکی نے ان پر نالش کی ہر کہ پادری صاحب نے میرے خاوند کو قتل کردیا ہے اس کے عوض مین مجھے ڈیڑہ لاکھ روپیہ دلایا جاوے پادریصاحب ریل پر جلتے ہوئے شہر بریڈاک مین گرفتار ہوئے اور جیل خانہ مین رکھے گئے تہو۔

ناجائز حملہ شہر ہیرسبرگ کے پادری گت صاحب نے ایک چھوٹی لڑکی پر ناجائز حملہ کرنے کی کوشش کی مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادریصاحب نے پہلے جھوٹھ بولا اور انکار کیا۔ پہر ناچار اقرار کیا اور ۵۰ روپیہ جرمانہ ادا کرکے رہا ہوئے۔

ایک بد عادت شہر اوڈی کا کے پادری گے صاحب کو عادت تہی کہ لوگون کے گھرون مین جاکر کھڑکیون مین سے ایسے وقت جھانکا کرتے تہے جب کہ عورتین کپڑے اتارا کرتی تہین شکایت عام ہونے پر گرجہ کی کمیٹی نے پادریصاحب کو استعفے دینے پر مجبور کیا۔

پادری صاحب اور نائن شہر الیوان ولا کے پادری لینگ صاحب ایک نائن کو ساتھ لے کر بہاگ نکلے۔ ان کے گرجہ کے ممبرون مین سنسنی پہیل رہی ہے کہ پادریصاحب نے یہ کیا کرتوت کیا

نتیجہ شراب نوشی شہر نیویارک کے مشرقی کوچہ ۱۸ مین پادری کوان صاحب اور ایک عورت مری ہوئی پائی گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ہر دو آپس مین عشق و محبت کے خطوط لکھہ چکے تہو اور شہر نیویارک مین ملاقات کا ایک وقت مقرر ہوا تہا مگر راستہ مین پادری صاحب اور ان کی ساتہی عورت نے شراب اس قدر پیا کہ جان نہ بچا سکے اور ایک ہوٹل مین جہان عارضی قیام تہا ہر دو نے جان دیدی۔

ایک اور پادری صاحب شہر سیگی نا کے پادری مرے صاحب نے ایک صاحب ایسٹ مین کی عورت پر ناجائز حملہ کیا مقدمہ چل رہا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

توریت کا دوسرا حکم لا مفیی صاحب لکھتے ہین کہ توریت کے احکام مین سے دوسرا حکم یہ ہے کہ تو اپنے لئے کوئی مورت نہ بنا نہ کسی چیز کی تصویر بنا خواہ اوپر آسمان پر ہے یا نیچے زمین پر ہے اس حکم پر کوئی عیسائی عمل نہین کرتا ہان مسلمان ہمیشہ اس ضروری حکم کی تابعداری کرتے ہین۔

ناجائز اختیار اٹلی مین پوپ کو اختیار ہے کہ جتنی تارین چاہے بلا اجرت ادا کرنے کے دیدیا کرے یورپ کے بعض اخبارات اس پر اعتراض کر رہے ہین تاکہ پوپ کو کوئی حق حاصل نہ ہے کہ مفت مین تارین دیتا پہرے۔

اگستین عیسائیون کا بڑا ولی اگستین گزرا ہے۔ اس کے زمانہ مین امریکہ کا براعظم دریافت نہ ہوا تہا وہ کہا کرتا تہا۔ کہ یہ صحیح نہین کہ زمین دوسری طرف سے آباد ہو۔ اور دلیل یہ دیتا تہا۔ کہ اگر زمین دوسری طرف سے آباد ہو تو اخیر مین جب یسوع مسیح آسمان سے نازل ہوگا تو اُس طرف کے لوگون کا کس طرح فیصلہ کریگا۔

اگر اگستین آج زندہ ہوتا تو دیکھہ لیتا کہ مسیح نے مشرق مین بیٹھ کر مغربی کرے کے لوگون کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ مثال مین ڈوئی کا واقعہ دیکھہ لیا جائے۔

مذہب کیتھلک سے بیزاری شہر سال مونسنٹ ملک ہسپانیہ کے سینکڑون مردون اور عورتون نے تحریری درخواست گورنمنٹ مین پیش کی ہے کہ ہم اپنے پرانے مذہب کیتھلک عیسویت کو ترک کرتے ہین یہ نہین معلوم ہوا کہ اس کے عوض مین اختیار کیا کیا ہے

کس کو مانین اور کس کو چھوڑین اخبار ٹرتھہ سیکر مین ایک صاحب لکھتے ہین کہ چار انجیلین ہین۔ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ یوحنا کہتا ہے کہ قبر پر ایک عورت آئی تہی متی کہتا ہے کہ دو آئی تہین۔ مرقس کہتا ہے کہ تین آئی تہین لوقا کہتا ہے کہ تین سے زیادہ تہین اب بتاؤ کہ کس کو جھوٹہا کہین اور کس کو سچا بتائین۔ پہر مرقس کہتا ہے کہ وہ صبح کا وقت تہا اور یوحنا کہتا ہے کہ اندھیرا تہا لوقا کہتا ہے کہ دو فرشتے تہے۔ مرقس کہتا ہے کہ ایک ہی تہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲- ڈاک لائیت
صفحہ ۳- خدا کی تازہ وحی- ایک خوشخبری
صفحہ ۴- ۵- ۶- ۷- مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ- نیازنامہ بخدمت منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ پنشنر لاہور کوچہ کندیگران
صفحہ ۸- سرود مبارک- قصیدہ
صفحہ ۹- نظم من تصنیف نعمت اللہ خان مضطر
صفحہ ۱۰- یوسف پر افسوس
صفحہ ۱۱- رسیدزر

بدر مسیح- مورخہ ۱۸- اپریل ۱۹۰۷ء- خدا کی تازہ وحی

۱۷- اپریل ۱۹۰۷ء- ۱- خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا- پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے- ۲- انی مع الافواج اٰتیک بغتةً

۳- انی مع اللہ الکریم

۴- طوفان آیا وہی طوفان- شر آئی-

۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء- "دہلی مین واصل جہنم واصل خان فوت ہوگیا"

حکیم واصل خان دہلی کا تو فوت ہوچکا ہوا ہی- تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزون مین سے کوئی طاعون سے مر جائیگا کیونکہ جہنم کا لفظ دو تین الہامات مین بھی طاعون کیلئے استعمال ہوا ہی یہ نشان بھی اپنے وقت پر پورا ہوکر ترقی ایمان کا موجب ہوگا-

۱۴- اپریل ۱۹۰۷ء- اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

ترجمہ- میں دعا کرنیوالے کی دعا کو قبول کرتا ہوں

۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء- ۱- فتح ہے تمہاری- ۲- تمہارے نام کی

۳- اِنّ شانئک ھو الابتر- ۴- حذ ظباۃ

۵- انت منی بمنزلة موسیٰ- ۶- احمدؐ- غزنوی (نہ معلوم کیا اشارہ ہی) ۷- پھر قرآن مجلد دیکھا اُس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تہا- سلامٌ قولاً من ربٍ رحیم

ایک خوشخبری

میرے دوستو! مدت سے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خدام کے دل مین یہ آرزو تھی کہ مسجد مبارک کی وسعت کی کوئی راہ نکل آوے- سو الحمد للہ کہ وہ خدا جو ہر طرح کی تائیدین اور نصرتین اس سلسلہ کے شامل حال کر رہا ہے اس نے ہماری اس آرزو کو بھی پورا کردیا اور کل مسجد خورد کے ساتھ جو جگہ ہے وہ خرید لی گئی اور اس مین یہ حکمت الٰہی معلوم ہوتی ہے- کہ چونکہ بڑے بڑے نشانون کے ظہور سے خلقت کا رجوع اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو رہا ہے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی اس مین ترقی ہوگی- جیساکہ یاتون من کل فج عمیق ذخیرہ الہامات کے دوبارہ ہونے اور فتح کی بشارات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے- اس لئے اُن آنے والون کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو بھی وسیع کر دیا تاکہ اگر جلسون مین نہین- تو کم ازکم روز کے آنیوالے مہمانون کے لئے اس مسجد مین گنجائش ہوسکے اور وہ سب حضرت امام کی زیارت سے بآسانی مشرف ہوسکین اور آپ کے کلمات طیبات سے متمتع ہوسکین- پہلے ہماری مسجد مین صرف تیس یا زیادہ سے زیادہ چھتیس آدمی آسکتے تھے مگر اس نئے حصہ کے ساتھ ملنے سے اب انشاء اللہ ڈیڑھ سو پونے دوسو آدمی کے نماز پڑھنے کی گنجائش نکل آوے گی اب چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ جگہ دے دی ہے- لہٰذا اس کی عمارت کی تکمیل بھی جلدی کرنی ضروری ہے- اس کے لئے مین اب جماعت کے ان مخلصون کے سامنے اپیل کرتا ہون جو ہر سال یہان آتے اور اس مسجد کی وسعت کی ضرورت کو محسوس کرتے رہتے ہین کُل تخمیناً تین چار ہزار روپیہ درکار ہوگا اور تعمیر مسجد مین مدد دینا اعلیٰ درجہ کے ثواب کا کام ہے- یہ رقم جتنی جلدی پوری ہوجاوے بہتر ہے-

خاکسار محمدؐ علی

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی- اخبار بدر مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء اور اس کے قریب کے دیگر اخبارات مین ناظرین ایک تازہ زلزلہ کی پیشگوئی پڑھ چکے ہین جس کے الفاظ یہ ہین ارادت زمان الزلزلة- اس کے مطابق شب درمیانی ۱۲ و ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریب ۱۲ بجے کے پنجاب کے اکثر مقامات مین سخت زلزلہ محسوس ہوا- کوہاٹ سے مرزا عباس علی صاحب لکھتے ہین- ایک سخت دہکا زلزلہ کا آیا اور قریباً تین منٹ تک زمین حرکت کرتی رہی- سبحان اللہ ہمارے امام کی باتین لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہین- غلام رسول تیم صاحب گمہیانہ ضلع جہنگ سے لکھتے ہین- کہ ماہرین وہ ماہرین کا دعوی اور فتوی تھا کہ اپریل ۱۹۰۴ء کے بعد کئی سال تک کوئی بڑا زلزلہ نہین آئیگا- شب گذشتہ کو بموجب پیشگوئی یہان بڑا زلزلہ آیا- آدمی سب جو سو رہے گئے تھے- بہاگ کر مکانون سے باہر نکل آئے اور سخت گھبرا گئے- چڑیان گہونسلون سے گر پڑین- سید حامد شاہ سیالکوٹ سے ایسی ہی خبر دیتے ہین اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور برادر محمد حسین صاحب نے لاہور سے اس کے متعلق خبر دی ہے اور ایسا ہی دوسرے مقامات سے بھی سخت زلزلہ کی خبرین آئی ہین- کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے اور فائدہ اٹھائے- ‡

آپ کی توجہ درکار ہے- اخبار کی طرف- کہ آپ اس کیواسطے نئے خریدار بنانے کی کوشش کرین- ہنوز تعداد مین آپکی توجہ سے بہت ترقی ہوسکتی ہے خریدار بھی ایسے ہون جو بروقت قیمت عطا فرماوین۔

‡ خیرآباد ضلع پشاور سے عبداللہ نام ایک صاحب لکھتے ہین کہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریباً بارہ بجے رات کے سخت زلزلہ آیا...

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
یستنبؤنک احق ھو۔ قل ای و ربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوے مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے میں مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے تو واقف ہے۔ اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک بہٖ علم۔ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم۔ عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد
مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیاز نامہ بخدمت منشی عبد الحق صاحب

اکونٹنٹ پنشنر لاہور کوچہ کندیگران بر وفات منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ مصنف کتاب عصاء موسیٰ

میرے مکرم۔ السلام علیکم۔

مجھے آپ سے اُنس ہے اور سچا اُنس ہے اور جو کچھ میں یہاں لکھنے لگا ہوں اُسی سچے اُنس کے باعث لکھتا ہوں جو میرا دل آپ کے لئے محسوس کرتا ہے اس اُنس کی وجہ سے غالباً آپ بھی ناواقف نہیں جو نور اور ہدایت مجھے جناب مسیح کے طفیل ملا اس کے موجب آپ بھی ہیں آپ ان چند واجب التعظیم احباب میں سے ہیں جو مجھے عالیحضرت مرزا صاحب کی طرف لے گئے اور پھر وقتاً فوقتاً ابتدائے منازل سلوک کی مشکلات کے دفعہ کرنے میں آپ نے مجھے ہمیشہ اپنے اس ذاتی علم سے مدد دی۔ جو آپ کو عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اور ان کے اخلاق اور ان کے تقدس کے متعلق حاصل تھا۔ اس لئے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر کاربند ہو کر میرا فرض ہے کہ میں کلمۂ خیر سے اس وقت دریغ نہ کروں۔

اس وقت آپ بفضلہ تعالیٰ دوست پروری اور دوستداری کی قیود سے خدائی ہاتھ کے ذریعہ آزاد کئے گئے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ اب ٹھنڈے دل کے ساتھ میری اس عرضداشت پر غور کریں گے۔

یہ تو آپ مان لیں گے کہ انسان کا محاکمہ غلطی سے خالی نہیں اور سعید انسان کا فرض ہے کہ اگر وہ خود ایک معاملہ میں غلطی کر جاوے تو پھر جب نئے واقعات صحیحہ ظہور پذیر ہو جاویں تو وہ اپنی خطا یافتہ محاکمہ کی ترمیم کرنے میں دیر نہ لگاوے منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ صاحب عصاء موسیٰ اب اس جہان سے بذریعہ موت طاعون چلے گئے۔ ان کے متعلق آپکا ایمان تھا کہ وہ صاحب الہام اور مورد فیض ربانی ہیں ان کو آپ کی تحقیق کے مطابق خدا تعالیٰ نے بمصداق ضرب المثل ہر فرعونے را موسےٰ اس زمانہ میں بزعم متوفی جناب مرزا صاحب کے فرعونی فتن کے دور کرنے کے لئے موسےٰ قرار دیا اور انکو عصاء عطا فرمایا تھا۔ آپ اس بات سے بھی واقف ہیں کہ جناب احدیت نے جناب مرزا صاحب کو بھی بقول ان کے موسےٰ کے

خطاب سے ہی مخاطب کیا ہے اور یہ امر کوئی منشی الٰہی بخش کے تتبع میں نہ تھا بلکہ براہین میں مقدس مصنف براہین کا ایک نام بھی ہے جس کتاب کے اور جس کے مضامین کے مصدق اور موید آپ اور آپ کا دوست سالہا سال تک رہ چکا ہے اب آپ فرمائیے کہ دست قدرت نے کس کو موسیٰ اور کس کو فرعون ثابت کیا۔ نظری مباحثات اور منطقی قیاسات تو کسی نتیجہ تک انسان کو جلد نہیں پہونچا سکتے لیکن ہم اس بات کو کیا کریں کہ جب تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ فرعون اور موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون موسیٰ کی زندگی میں ہلاک ہوا۔ اور جناب موسیٰ اس کے بعد دنیا میں رہے۔ اب منشی الٰہی بخش اور جناب مرزا صاحب ایک میدان میں نکلے۔ دونوں ایک دوسرے کے مقابل میں تھے

طاعونی طوفان کی طغیانی کوئی نیل کے طوفان سے کم نہیں جس

طرح جناب موسےٰ اور فرعون طوفان نیل میں سے دونوں گزرے اسی طرح ان دونوں مدعیان کے ارد گرد بھی طوفان طاعون زور وشور میں ہے۔ اب آپ خود ہی فرمادیں کہ کون اس طوفان میں غرق ہوا۔ اور کون صحیح سلامت اس وقت تک ہے۔ میرے نزدیک تو آپ جیسے ذوق والے کے لئے یہ امر فیصلہ کن ہے دیگر واقعات یا حالات یا مسائل یا مذہبی مباحثات کے ذریعہ صحیح نتیجہ کی امید رکھنا محال ہے۔ اول تو صحیح علم کا حاصل ہونا ہی مشکلات سے ہے اور پھر صحیح علم کے بعد صحیح نتیجہ نکالنا بھی دشواری سے خالی نہیں۔ اس لئے میں نے آپ کے سامنے یہ موٹی سے موٹی بات پیش کی ہے۔ کیا آپ نے کبھی اس امر پر غور نہیں کیا کہ کیا وجہ ہے کہ جو حضرت اقدس کے مقابل آیا وہ اٹھایا گیا۔ آپ ان ایام میں جب میں آپ کی معلومات متعلق حضرت اقدس سے فیض اندوزی کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ جناب مرزا صاحب کی صداقت کا ایک ہی کافی نشان ہے اور وہ یہ ہے اس کے مخالف اس کی زندگی میں ہلاک ہوجائیں گے۔ اب آپ کے دوست نے بھی اسی فہرست میں ایک نام کی اور ایزادی کردی۔ لہذا اگر آپ کی ہی مذکورہ بالا دلیل کچھ وزن رکھتی ہے تو آپ خود ہی غور کریں کہ وہ تین صد کے قریب مولوی جنہوں نے ۱۸۹۱ء میں اشاعۃ السنہ والے فتوے کفر پر مہریں لگائیں تھیں ان میں سے کس قدر آج زندہ ہیں اگر آپ تحقیق کرنا چاہیں۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان میں سے بمشکل انگلیوں پر ہی اس وقت آپ بعض ملا گن سکیں گے جو کسی مصلحت ربی کے ماتحت زندہ ہیں ورنہ سب خائب وخاسر ہوگئے اور ان میں سے بعض کو وہ شرمناک موتیں نصیب ہوئیں کہ جو

ان کے ادعائے مولویت کے شایان حال نہ تھیں۔ وہ لودیانہ کے چار بھائی مولوی جو کفر میں اس قدر غلو کرتے تھے کس ذلت کی موت سے مرے۔ پھر اسمٰعیل علیگڈھی ہے۔ نذیر حسین دہلوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ غلام دستگیر قصوری۔ چراغدین جمونی۔ رُسل بابا امرتسری۔ راجہ جہانداد خان گکھر۔ ملا احمد پشاوری۔ آتہم امرتسری امریکہ کا ڈوئی۔ اور ایسا ہی صدہا اور لوگ ہیں جن کا اب نام ونشان نہیں وہ ہلاک ہوئے اور عجب بات یہ ہے کہ اون کا کوئی قائم مقام بعد میں نہ رہا۔ آپ کو کیا کبھی بھی یہ خیال نہیں آتا کہ جناب مرزا صاحب کے دن بدن کیوں ترقی ہورہی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ وہ اسباب کیوں مہیا کرتا جاتا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ اس کی اشاعت عالمگیر ہوجاوے اور بالمقابل اس کے مخالف جس قدر ہیں اگر وہ اپنی ذات سے کچھ کرسکیں تو کرسکیں ورنہ ان کا کوئی مددگار ومعین نہیں ہوتا اور اونکو کسی قسم کی قلمی یا درمی مدد نہیں ملتی کیوں فتوحات کے ابواب مرزا صاحب پر کھلتے جاتے ہیں کیوں لوگ اپنے مالوں کو جانوں کو اور اپنی مسلمات کو اور اپنی تعلیموں کو اس کے راہ میں قربان کرتے ہیں اور کیوں اس کے مخالفین کی امداد میں زمانہ کھڑا نہیں ہوتا۔ حالانکہ زمانہ کا زیادہ حصہ ہم سے مخالفت رکھتا ہے۔ آپ اسی پیشن کی بابت غور کریں جس کو آپ کے دوست الٰہی بخش نے قائم کیا ان کے ہمراہ کس قدر تھے اور خود اون کو کس قدر جرأت اور یقین اپنے آپ پر تھا جب لاہور کے علماء نے ان کے برخلاف کفر کی طیاریاں کیں تو پھر انکو کہنا ہی پڑا کہ ان کو اپنے الہامات کے متعلق خود قطعی علم نہیں کہ ان کا مفہوم ومصداق کیا ہے پھر اپنے الہامات اور دعاوی کے مصدق کس قدر پیدا ہوئے اور جو دوست پروری کے لحاظ سے چند آدمی تھے بھی تو وہ کتنی جلدی اٹھائے گئے۔ سید فتح علیشاہ۔ خواجہ امیرالدین صاحب وغیرہ آخر الٰہی بخش صاحب کے دعاوی کے بعد بہت ہی جلد رخصت ہو گئے۔ حافظ محمد یوسف کو خدا تعالیٰ نے مختلف قسم کی ناکامیاں دیکھنے کے لئے زندہ رکھا جن کا مزا وہ بہت حد تک چکھ بھی رہے ہیں۔ یہی چند ایک مددگار منشی الٰہی بخش کے تھے آپ کے سوا آپ مجھے بتلاسکیں گے کہ عصاء موسےٰ والے کے ہم آواز اور اس کی ذاتی عقائد اور دعاوی کے مؤید کس قدر دنیا میں پیدا ہوئے اور خصوصاً اب وہ شخص کہاں ہے جسے الٰہی بخش صاحب دنیا میں لائے۔ کیا اس وقت ایک بھی متنفس ہے

جو اس مشن کو جاری رکھے۔ بالمقابل جناب مسیح ناصری کے متعلق آپ کو ان کا وہ زمانہ یاد دلاتا ہوں کہ جب آپ ان کے مدارالمہام تھے اور حضرت اقدس کو براہین کے متعلق ایک اشتہار کو انگریزی زبان میں ترجمہ کرانا منظور تھا۔ آپ خود ہی مجھے فرمایا کرتے تھے کہ آپ کو کس قدر دقتوں کا سامنا ہوا تھا اور کن مشکلات کے بعد آپ نے ایک اشتہار کا ترجمہ کروایا۔ پھر اس کے بعد ۹۳و۹۴ء کا زمانہ آیا اور پھر جب ایسی قسم کے ایک پمفلٹ کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پڑی تھی جس کو میں ترجمہ کرنے کے بعد بطور مشورہ میاں الٰہی بخش کے پاس لیگیا تو انہوں نے کئی دن اسی مشورہ میں لگا دئے۔ وہ بھی زمانہ گذر گیا اور اب جب حضرت اقدس کو بلاد مغربیہ میں اپنی اشاعت منظور ہوئی تو پھر آپ نے دیکھا کہ اس ارادہ سے کئی سال پہلے ہی تعلیم یافتہ اور انگریزی دان اہل قلم حضرت کے قدموں میں آ بیٹھے یہ وہ لوگ ہیں جن کی قلم کا لوہا خود یورپ میں مصنفین نے مانا اور جن کی زبان دانی انگریزی پر خود اہل زبانوں نے عش عش کیا اب بتلاؤ حضرت اقدس کی اشاعت میں اور پھر خود اسلام کی اشاعت میں زبان انگریزی کے ذریعہ جس قدر اشاعت تصانیف قادیان میں ہورہی ہے وہ دنیا کے کسی اور مرکز سے کہاں ہوتی ہے۔ ماسٹر اللہ دین لاہوری کا ترجمہ اشتہار براہین پر تامل کرنے کا زمانہ یاد کرو اور یہ زمانہ دیکھو کیا آپ جیسے غور اور فکر کرنے والے کے لئے کوئی عبرت کا مقام نہیں ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جس قسم کی ضرورت اس مقدس انسان کو لاحق ہوتی ہے یا ہونیوالی ہوتی ہے اس ضرورت کے پورا کرنے کے سامان رحمان خدا ضرورت کے لاحق ہونے سے پہلے ہی پیدا کردیتا ہے کیا آپ نے مقدمات کے حالات نہیں دیکھے کہ ان مقدمات کے پیدا ہونے سے پہلے ہی قانون دان غلام مسیح کی خدمت میں خدا تعالیٰ نے پیدا کردئے پھر مالی ضرورت کو خدا تعالیٰ نے کیسا پورا کیا۔ میرے معظم منشی صاحب آپ مرزا صاحب کے ابتدائی مالی تکالیف سے جیسے واقف ہیں اور کوئی کم ہی ہوگا۔ اب بتلاؤ یہ مالی فتوحات آپ کے لئے کوئی سبق کی موجب نہیں ہوسکتے اور پھر یہ تمام اعلیٰ خدمات بہم پہونچانے والے کون ہیں کیا چند جاہل اور بیوقوف توہمات کے گرویدہ امراء اور جہالت میں گرفتار اہل دولت ہیں جو اس مدعی کے قابو میں آگئے اور جن کے مال وجان پر اس کا قبضہ ہو گیا ہے اور جن کی توہم پرستی سے وہ فائدہ اٹھا رہا ہے یا یہ وہ لوگ ہیں کہ جو آپ لوگوں کے دنیاوی معاملات کو

سلجھانے میں اہل عقل سمجھے جاتے ہیں اور جن کے عقل و تجربہ کی طرف آپ لوگ اپنے دنیوی مشکلات میں رجوع کیا کرتے ہیں جن کے علم و فضل کو زمانہ مانتا ہے اور جو لوگوں کے خیال میں بھی اپنے علم و فضل کے باعث عدیم المثال سمجھے جاتے ہیں اس بخیال اہل دنیا انہوں نے اگر کوئی غلطی کی ہے تو صرف یہ کہ انہوں نے قادیان کے ایک رئیس کو مسیح اور امام مان لیا ہے۔

اب میں ایک خاص امر کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہوں جسکو میں نے ہمیشہ حیرت اور استعجاب کی نگاہ سے دیکھا ایک بلا تعصب اور سلیم الفطرت انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی مسلمات اور یقین کو محض ایک نئی پیدا شدہ مخالفت کے باعث ترک نہ کرے جب تک اول مسلمات کے برخلاف اس کے پاس نئے کامل وجوہ پیدا نہ ہو جاویں۔

میں نے کتاب عصاء موسیٰ کو بغور پڑھا اور کئی دفعہ پڑھا اور پھر ان تمام اعتراضات کو اپنے ذہن میں جمع کیا جو مصنف عصائے موسےٰ نے جناب مرزا صاحب کی ذات اور حالات کے برخلاف جمع کئے اور ایسا ہی مجھے پٹیالہ کے ڈاکٹر عبد الحکیم کے اعتراضات پر بھی غور کرنے کا موقعہ ملا۔ عجیب اور حیرتناک بات جو میرے لئے تھی وہ یہ ہے کہ یہ وہی اعتراضات من وعن تھے۔ جو مخالفین نے آپکے اور میاں الٰہی بخش کے اور ڈاکٹر عبد الحکیم کی مخالفت سے کئی سال پہلے شائع کئے اور ان سے سوا ایک بھی اعتراض میاں الٰہی بخش یا عبد الحکیم کو نہ سوجھا یہ تمام کے تمام اعتراضات قریباً قریباً ۱۸۹۹ء سے پہلے پہلے مخالفین کی کتب میں لکھے جا چکے تھے اور میاں الٰہی بخش نے یا ڈاکٹر عبد الحکیم نے جب مخالفت پر کمر بستہ کی تو انہیں اعتراضات کا اعادہ بالفاظ دیگر کر دیا۔ میں ان اعتراضات کی صحت یا غیر صحت کے متعلق اس جگہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ نہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ اعتراضات صحیح ہوں تو کیوں ان کو میاں الٰہی بخش وغیرہ استعمال نہ کریں لیکن جو بات مجھے حیرت میں ڈالتی ہے اور جس سے میں میاں الٰہی بخش وغیرہ کی دیانت کے متعلق مذبذب ہو جاتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب اعتراضات تو بجنسہ وہی ہیں جو ان کی مخالفت سے پہلے بھی موجود تھے اور جن سے ان کے کان اور آنکھیں آشنا تھیں۔ تو جب سالہا سال تک یہ لوگ ان اعتراضات کو بے بنیاد سمجھتے رہے تو اب ان میں اور کونسا سرخاب کا پر لگ گیا جو اب وہی اعتراضات ان کی نگاہوں میں بھی اعتراضات بن گئے۔

دیانت کا تو یہ تقاضا تھا کہ یہ لوگ کم از کم ہم پر یہ امر ظاہر کرتے کہ ان اعتراضات کو جن کو ہم کئی سال تک بے بنیاد سمجھتے رہے اور جن کے بے دلیل وجود نے ہمارے ایمان کو ایک شمہ تک متزلزل نہیں ہونے دیا۔ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں ہمارے پاس نئے دلائل پیدا ہو گئے ہیں جن کا ہم کو پہلے علم نہیں تھا اور اس لئے ہمکو حق پہنچتا ہے کہ ہم ان اعتراضات کو صحیح مانیں اور جناب مرزا صاحب سے مخالفت کریں یا وہ یہ اعلان کرتے کہ اعتراضات تو ہماری نگاہ میں ہمیشہ سے تھے لیکن ہمنے منافقانہ طور پر آجتک پردہ پوشی کی تقوےٰ اور امانت اور دیانت کی تو یہ راہ تھی جو میں نے عرض کی نہ یہ کہ انہیں اعتراضات کو ایک مدت العمر تک بے بنیاد اور غلط سمجھنا اور ان کے اندفاع میں خود دلائل پیش کرنا اور معترضین کو انہیں جھوٹے اعتراضوں کے باعث ملزم ٹھہرانا اور پھر جب آپ مخالفت پر آمادہ ہونا تو انہیں اعتراضات کو وجہ مخالفت قرار دینا کیا یہی طرز شرافت و امانت تھی جو منشی الٰہی بخش و ڈاکٹر عبد الحکیم نے اختیار کی۔ میں انکی مخالفت کی داد دیتا اگر یہ لوگ انہیں اعتراضات کے ثبوت میں نئے دلائل اور وجوہ پیدا کر کے پبلک کو یقین دلاتے کہ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں انہیں نئے ثبوت مل گئے ہیں بعض خیرہ چشم افسانہ نویسان لاہور نے ڈاکٹر عبد الحکیم کو گھر کا بھیدی قرار دیکر ان کے اعتراضات کو وزنی قرار دیا ہم اس بات سے خوش ہوتے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم جو بیس سال تک حضرت کا مرید رہا اور گھر کا بھیدی کہلانے کے سزاوار تھا کاش وہی گھر کا بھید پبلک پر ظاہر کرتا۔ تعجب تو یہ ہے کہ میں نے جب اس گھر کے بھیدی کی تحریر کو دیکھا اور اسے بھی انہیں اعتراضات سے مملو پایا جن کو وہ ایک مدت تک بے بنیاد اور غلط سمجھتا رہا اور اپنے ایسا سمجھنے کی غلطی کو کسی نئی روشنی سے غلطی ثابت نہ کر سکا۔ تو اس بات پر مجھے اور بھی یقین آ گیا۔ کہ یہ لوگ محض مخالفت اور ذاتی عناد کے باعث اندھے ہو رہے ہیں آپ مبتلا ہیں۔ الٰہی بخش بھی گھر کا بھیدی تھا اور ایسا ہی عبد الحکیم۔ ان گھر کے بھیدیوں نے کونسی نئی روشنی ڈالی۔ کیا محض دوسروں کی قے کو چاٹ کر یہ گھر کے بھیدی اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو گئے۔ ان کا تو فرض تھا کہ اپنی مخالفت کی تائید میں کوئی نئے اعتراضات پبلک کے سامنے پیش کرتے یا پرانے اعتراضات کی تصدیق میں اپنے ذاتی علم کی بناء پر کوئی بین ثبوت پیش کرتے لیکن ان سے ایسا نہ ہو سکا۔ مثال کے طور پر میں ایک بات آپسے عرض کرتا ہوں۔ جو آپ کی ذات سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ وہ براہین احمدیہ کی طبع کے متعلق ہے غالباً ۹۴ یا ۱۸۹۵ء سے پہلے پہلے یہ اعتراض چلا آتا ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے طبع کرانے کے متعلق لوگوں سے پیشگی قیمتیں لے لیں اور پھر براہین کو شائع نہ کیا اور لوگوں کا مال اس طرح خورد برد ہو گیا اس کے مقابل حضرت اقدس کی طرف سے براہین کے تعویق کے متعلق بہت سے کامل اور مضبوط وجوہ پیش کئے گئے۔ اور بدظن طبائع کے ظنون فاسدہ کو رفع کرنے کے لئے یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو شخص اپنی ادا کردہ قیمت واپس لینی چاہے وہ براہین کی خریدکردہ جلدیں خواہ کیسی حالت میں ہوں ہمکو واپس دیکر اپنی ادا کردہ کل کی کل قیمت لیلے۔ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے آپ ہی مقرر کئے گئے تھے اور آپ نے کئی دفعہ زبانی اعلان بھی کیا کہ جو چاہے آپ سے قیمت لیلے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب کبھی ان ایام میں آپکے سامنے یا منشی الٰہی بخش کے سامنے اس اعتراض کا ذکر آیا۔ تو آپ دونوں نے حضرت اقدس کی حمایت میں قیمت واپس دینے کی آمادگی ظاہر کی بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض کتب واپس ہو کر آپ سے قیمت بعض نے واپس لی اور پھر وہ کتب مریدین سلسلہ میں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں۔

اب اگر یہ واقعات سچے ہیں تو پھر کیا میاں الٰہی بخش کو یا آپکو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ جس وقت آپ لوگ مخالفت پر کمر بستہ ہوں تو اپنی فہرست اعتراضات میں اس براہین احمدیہ والے اعتراض کو بھی جڑ دیں میرے نزدیک تقوےٰ اور دیانت یہ اجازت نہ دے گی ہاں اس کی ایک راہ اور تھی اور وہ یہ تھی کہ میاں الٰہی بخش اعلان کرتے۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب نے واپسی قیمت براہین احمدیہ کے متعلق اعلان کیا وہ بھی ایک چال تھا اور منشی عبد الحق صاحب کو اور مجھے بھی دوستی کے لحاظ سے اس چال اور فریب میں شریک ہونا پڑا اور ہم اس فریبانہ چال میں معین و مددگار تھے۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص الہام سے ہم کو متنبہ کیا اور ہم اس گناہ سے بچے اور ہم اب اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس اپنے سابقہ شرکت فریب سے پبلک کو آگاہ کریں۔ صرف اس صورت میں مصنف عصاء موسیٰ کو حق پہنچتا تھا کہ وہ اعتراض متعلقہ براہین کو بھی فہرست اعتراضات میں درج کرتا۔ والّا بصورت دیگر ہم تو یہی کہیں گے کہ دراصل جو اعتراضات منشی طاعون زدہ نے پیش کئے وہ بالکل مخالفت کی نابینائی کا نتیجہ تھے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی قادیان میں تشریف فرما ہیں۔ عرب ابو سعید صاحب بھی قادیان میں آ گئے ہیں۔

میرے مکرم منشی صاحب مجھے ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ کا زمانہ خوب یاد ہے۔ جب آپ کے مکان پر ہمارے جلسے ہوتے تھے جب آپ اور ہم اکٹھے اٹھتے بیٹھتے تھے۔ آپنے کئی دفعہ ان تمام اعتراضات کا جو منشی آلہی بخش نے کتاب میں کئی سال بعد درج کئے ذکر کیا اور پھر خود ہی بدلائل قویہ جس کی بنیاد آپ کا ذاتی علم متعلق حضرت اقدس ہوتا تھا۔ ان اعتراضات کا ازالہ کیا۔ اب تو طاعون کے ہاتھ نے آپکو دوست پرستی کی قیود سے آزاد کر دیا ہے کیا وہی دلائل قویہ جو آپ اوروں کو سنایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی تشفی اور تسلی کا باعث نہیں ہو سکتے کیوں انہیں دلائل کو سامنے رکھکر آپ اپنی لغزشوں کو نہیں چھوڑتے۔

مجھے آپکے ہم جلیسوں کے علاوہ راجہ جہانداد خان گکھڑ کا بھی افسوس رہا۔ میں نے اس سے ذکر بھی کیا کہ جب ۱۹۰۱ء ۱۹۰۰ء یا ۱۸۹۹ء تک وہ حضرت اقدس کا مؤید اور مصدق رہا ہے اور حضرت کی تمام تصانیف سے خوب ماہر تھا اور مخالفین کے لٹریچر پر بھی اس کی نگاہ تھی تو پھر ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۰ء کے بعد حضرت اقدس نے اب کونسا نیا پہلو اختیار کیا کہ جو آپ کی یا راجہ گکھڑ کی انحراف کا باعث ہوا۔ ظلی یا غیر ظلی نبوّت یا دعوی رسالت واحدیت۔ یا انت منی وانا منکؑ۔ وغیرہ وغیرہ ان میں سے کونسی بات ہے۔ کہ جس کا ذکر کھلا کھلا براہین میں نہیں تو پھر یہ باتیں کیوں ازسرنو مخالفت کی بنیاد بن گئیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ذاتی اغراض یا ذاتی رعونت درمیان آجاتی ہے۔ تو پھر انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ نہ امیر صاحب کابل مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار کی تقرری بعہدہ پولیٹیکل ایجنٹی قندھار پر ان کی احمدیت کے باعث اعتراض کرتے اور نہ راجہ صاحب کو سفارت کابل کی خواہش حضرت کی اقتداء سے روکتی۔ راجہ صاحب ایک زمانہ میں علی الاعلان احمدی مشہور تھے اور پھر جب انہیں سفارت کابل کے حصول کا شوق پیدا ہوا تو ان کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ وہ اٹھتے بیٹھتے مخالفت کرکے امیر کابل کے کانوں تک پہونچا دیں کہ وہ سخت معاند سلسلہ احمدیت ہے خدا کی شان ہے کہ خسر الدنیا والاخرۃ نے کیسا رنگ اپنا دکھلایا۔ ایسا ہی نہ منشی آلہی بخش نے اور نہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے کوئی نئی وجہ مخالفت جناب مرزا صاحب میں دیکھی اور آخر الذکر نے تو اپنی مخالفت سے ایک سال یا کم بیش عرصہ پہلے مرزا صاحب کی حمایت میں تصانیف شائع کیں۔ دراصل یہ لوگ بلعمی صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ انکو یہ خیال تھا کہ ہم خود حضرت احدیت مآب کی جناب میں باریاب ہیں انکو جناب موسیٰ کے حالات سے سبق لینا چاہیئے تھا لیکن جس رعونت نے بلعم کو اخلد الی الارض کا مصداق بنایا اس سے یہ لوگ کیسے بچ سکتے تھے۔

اَب میں چند الفاظ میاں آلہی بخش کے بعض الہامات کے متعلق عرض کرکے اس نیازنامہ کو ختم کرتا ہوں۔ میں نے کتاب عصاء موسیٰ میں میاں صاحب کے چند الہام ایسے بھی دیکھے ہیں۔ جن کو اشاعت عصاء موسےٰ سے پہلے (جب میاں صاحب حضرت مرزا صاحب سے خوش اعتقاد رکھتے تھے) میں نے میاں صاحب سے سُنا تھا اس وقت ان الہامات کے مصداق جناب مرزا صاحب اور ان کے مخالف ظاہر کئے جاتے تھے اور جب مخالفت کا زمانہ آیا تو انہیں الہامات کا مصداق خود میاں صاحب اور مرزا صاحب بنائے گئے۔ مثال کے طور پر میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں اور خدا شاہد ہے کہ میں اس تحریر میں صادق القول ہوں اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں جناب مرزا صاحب کے برخلاف مارٹن کلارک کا مقدمہ ۱۸۹۷ء میں ہو رہا تھا۔ تو میں اتفاق سے منشی آلہی بخش کو انارکلی میں متصل عجائب گھر قدیم مل گیا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ بھی پادریوں کی مخالفت میں دعا کریں انہوں نے کہا کہ میں نے دعا کی ہے اور مجھ پر الہاماً ظاہر کیا گیا ہے کہ جناب مرزا صاحب اس مقابلہ میں مظفر و منصور ہوں گے۔ پھر انہوں نے الفاظ الہام کے دہرائے جس میں فرعون اور موسیٰ حسب تشریح میاں آلہی بخش۔ جناب مرزا صاحب اور مارٹن کلارک کو کہا گیا تھا۔ میاں آلہی بخش کہتے تھے کہ چونکہ موسےٰ فرعون پر غالب آیا تھا۔ اسی طرح جناب مرزا صاحب پادریوں پر غالب آویں گے غرضیکہ وہ دن بھی آیا۔ جب حضرت اقدس اس مقدمہ میں مظفر و منصور ہوئے اور جب میں پھر میاں آلہی بخش کو ملا تو انہوں نے مبارکباد دیتے ہوئے اپنے الہام کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ آخر موسےٰ نے فرعون پر غالب آنا تھا سو غالب آگیا لیکن میری حیرت اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے عصاء موسےٰ میں اس الہام اور اسی کے قبیل دیگر الہامات کو دیکھا کہ جن کی بناء پر میاں آلہی بخش تو موسیٰ تھے اور فریق ثانی فرعون فاعتبروا یا اولی الابصار۔

عجب شان ربّی ہے کہ اگر یہ الفاظ واقعی خدا کی طرف سے تھے کیونکہ وہ زمانہ منشی صاحب کی صلاحیت کا تھا۔ تو وہ الفاظ کس وضاحت سے پورے ہوئے۔ دست قدرت نے ظاہر کر دیا کہ کون موسیٰ ہے اور کون فرعون۔ کس نے موسیٰ کی طرح فرعون کو طوفان میں غرق ہوتے دیکھا اور کون فرعون کی طرح طوفان میں غرق ہُوا۔

میں نے یہ چند کلمات حقیقی درد اور سچے انس سے لکھے ہیں اور میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو نفع بخش آپ کے لئے یا اور پڑھنے والوں کیلئے کرے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ انارکلی

مورخہ ۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھہ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛	۱۴	۱۲	۷	۲½	۱¼
فی سطر	۸	۴⅛	۲½	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی۔ بے فائدہ خط وکتابت سے طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے، درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۴۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ ۵۰ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ وہ قیمت الگ ارسال فرماویں۔

سرودِ مبارک

(جو مسجد مبارک میں مسیح موعود کے حضور پڑہا گیا اور حضور نے بہت پسند فرما کر ایڈیٹر بدر کو حکم دیا کہ اخبار میں چہاپا جاوے - ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء)

ہم امر حق سے مہدی تیرے حضور آئے
کیا کیا نشان خدا نے تیری سبب دکھائے
باطل پرست ڈوئی جہوٹا نبی نا جب
تونے اُسے کہا گر تو مفتری نہیں ہے
وہ رعبِ حق میں آکے میدان سے بہاگ نکلا
کیسا شدید پکڑا اس مفتری کو تونے
تیرا اصل ہے الحق تیری دُعا مسیحا
دہن مال سب ہی اس کا غارت ہوا ہے یکایک
جیون بنا کے رہنا پہر بھی مکان نہ پایا
تم نے بنا بتایا اپنے تیئں جہان میں
ہی جائیداد جتنی چہینی گئی وہ ساری
دختر کا جل کے مرنا عورت کا پہر بگڑنا
ممبر سے گر پڑا وہ فالج سے پہر مرا وہ
مجرم تہا شوخیوں میں اپنی وہ بڑھ چلا تہا
کچھ ایسی شامت آئی بگڑے مُریدا سکے
ہوتا یہی ہے آخر انجام کاذبون کا
شاہد ہیں اس سزا کے اخبار والے ساری
روشن نشان خدا نے پہر بعد میں دکہایا
اب بہی اگر نہ کہولیں آنکہیں ہماری دشمن
صدہا خبیث باطن غارت کئے خدا نے
تیری علو شان سے جبکہ معاندوں نے
آخر خدا نے خود ہی یہ فیصلہ کیا ہے
بنتا تہا کوئی موسیٰ کوئی چراغِ دین کا
سمراج اداچہر ایسے ہزاروں مچہر
اے مہدیِ مبارک تجہ کو ہزار مژدہ
تری ثنا میں پیارے ہم بھی یہی ہیں گاتے

ہے فرض مان لینا جو کچھ کہ تو بتائے
کچھ آسمان پہ دیکھے اور کچھ زمین میں پائے
حق کے فرشتے اسکو پیشی میں تیری لائے
آ پہر میرے مقابل سچا نجات پائے
آخر دعا کے حربے تونے اودہر چلائے
تیری دُعا نے کیا کیا رنگ اپنے ہیں دکہائے
یا خنجرِ قضا ہے جس نے عدو مٹائے
ہوش و حواس سارے اندوہ نے اڑائے
بے خان و مان پہرا وہ در در پہ دھکے کہائے
عزّ و شرف کے پردے خود آپ ہی اُٹہائے
باقی رہا نہ کچھ بہی جز ہائے ہائے ہائے
اوپر یہ سارے صدمے انفاس تیری لائے
دُکھ کے پہاڑ اُسپر تقدیر نے گرائے
دستِ قضا نے غم کے کوڑے اسے لگائے
رُوٹھے تمام اپنے بیری ہوئے پرائے
صدہا جہان میں ہمنے دیکھے اور آزمائے
یہ واقعات ہمنے از خود نہیں بنائے
آنکھوں کے کہولنے کو گولے عجب چلائے
سمجہیں گو ہم یقیناً شامت کے دن ہیں آئے
ہیں سینکڑوں زمین میں اپنے عدو سمائے
نا فہمیِ سخن سے کیا کیا ستم تہ ڈہائے
ویران مدفنوں میں لاکہوں نئے بسائے
فرعون تہے خدا نے طوفان میں بہائے
کیڑے مکوڑے بہنگے طاعون نے اوڑائے
فتح و ظفر کے مژدے آفاق نے سنائے
جو گیت قدسیوں نے افلاک میں گائے

(از ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی)

قصیدہ در مدح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از مشرقِ ہدایت صبحِ صفا بر آمد
واز مطلعِ سعادت شمس الضحےٰ بر آمد

یعنی امامِ برحق عیسیٰ مسیحِ مُرسل
شید اسے دینِ احمدؐ ہم والہ پیمبر
آفت گرائے دلہا ظلمت زدائے جانہا
عکسِ رُخِ پیمبر شاہنشہِ ولایت
گفتند خیر مقدم قدسیانِ عالم
گویند ناشناساں احمدؐ گذشت زینجا
قولش بشرحِ قرآن تفسیرِ لاجواب است
علمش بیانِ وحدت فہمش نشانِ قدرت
در گلشنِ معانی ہم روضۂ معارف
شاید کہ گویم آنرا صدیقِ امتان است
ماموریزداست آن مغفورِ سرمداست آن
چشمش سرور دارد قلبش حضور دارد
علامۂ وحید است در عصرِ خود فرید است
شد قادیان زفیضش دار الامانِ جانہا
آیاتِ آسمانی در نصرتش ہویدا
چرخِ سپہرِ گرداں فرشِ زمینِ غبرا
بدقسمتانِ ملت صیدِ کمندِ مرگ اند
خوش قسمتے کہ دارد در دل ہوائے رویش
خوش قسمتے کہ بر پائے ادب بکویش
با دسمومِ ہجراں بہرِ فدائیانش
شرحِ کمالِ عشقش عبد اللطیف گوید
حفظ و وفائے عہدش جانِ فدائیانش
رنگِ کرامتش ہیں عبد الکریم دارد
چوں حسنِ جانفزائش افزود حسنِ احسن
نورِ یقین وایمان افزود نور دین را
آن نائبِ محمدؐ افزود دین علی را
شیر و شجاعِ عالم ہمچوں علیؐ ضیغم
آں صادقِ صدوقاں ماہ چہاردہ شد
ظاہر نمود ہر سو صدقش کمالِ دین را
شرحِ کمالِ جذبش عبد الرحیم گوید
حمد و سپاس حق را حامد عیاں گذارد
از ہر طرف مبارک و از ہر طرف سلامت
حق داد پاک ادرا ایں زمرۂ مریداں
افسوس حاسداں را کز بے بصیر تیہا
دارند ناز و نخوت بہ بختِ تیرۂ خود
آں سدِّ آہنی را از مکر و حیلت خود
آں سرورِ شجاعاں سعینہ سپر بماند

مہدیِ دورِ آخر بدر الدجےٰ بر آمد
آئینۂ جمالِ شہِ انبیاء بر آمد
مشعل فروزِ عالم نور الہدیٰ بر آمد
سردارِ اولیاء و شہِ اصفیا بر آمد
واز سوئے ملاءِ اعلیٰ صد مرحبا بر آمد
و الحق بجلف گویم کان مصطفےٰ بر آمد
رویش نظیرِ اکمل از انبیاء بر آمد
جودش کنوزِ رحمت شہِ اسخیا بر آمد
انفاسِ طیباتش ہمچون صبا بر آمد
فاروقِ اعظم است آن یا مرتضیٰ بر آمد
موعودِ احمدؐ است آن بس مجتبےٰ بر آمد
جان پر ز نور دارد عین الحیا بر آمد
ہر کس کہ زاں شنید است آن حق گرا بر آمد
چوں بہرِ منکرانش سیفِ دُعا بر آمد
طاعون چو تیغِ برّاں بہرِ عدا بر آمد
اہلاکِ دشمنان را چون آسیا بر آمد
بدگوہرانِ دین را سیفِ قضا بر آمد
بدقسمتے کہ از وے رو در اِبا بر آمد
بدطینتے کہ سویش بہرِ دغا بر آمد
چوں شعلۂ جہنم ذات اللظیٰ بر آمد
کاں سنگِ دشمناں را کوہ وفا بر آمد
ہمچوں حزبِ مصطفےٰ ایں حزبِ خدا بر آمد
کاں بہ حبالِ اعدا چوں اژدہا بر آمد
از فرطِ حسن و احساں چوں دلربا بر آمد
زاں در سوادِ عالم نور و ضیاء بر آمد
زاں در بلادِ یورپ دین از علیٰ بر آمد
خیبر شکست بر ہم شیرِ خدا بر آمد
زاں بدکرِ صادقاں را حسن و جلا بر آمد
جانش فزود جانہا چون ابتلا بر آمد
ہم فضلِ حق ز فضلش پُر اتقا بر آمد
کاندر رہِ اطاعت بس پارسا بر آمد
گویند قدسیانش کش مدعا بر آمد
نسبت باو چہ دارد کاں پر خطا بر آمد
زیشاں بحضرتِ او جور و جفا بر آمد
واز علم تیرۂ شاں جہل و عمیٰ بر آمد
گویند چوں سفیہاں کز بیخ و پا بر آمد
ہر کس کہ پیشش آمد رو در فنا بر آمد

باطل پرست بدین صید کمند حکمش
کسر صلیب عیسیٰ از حربہائے او شد
ہم برہمو سراپا برہم شکست از وے
زاں بید بیدیاں ہم چون بید بے ثمر شد
ہرکس ز گبر و ترسا تاب سخن ندارد
غالب نمود حق را از دست او خداوند
جیش معاندانرا برہم شکست رعبش
چوں لیکھرام بدگو صدہا قتیل سیفش
ایں تیرہ بخت بیدین ہمچون ہدف رسیدہ
مجبور گشت جانش پیش قضا مبرم
پوشیدہ از جہانت رد لے خود از مسیحا
مال و متاع او را غارت نمود ایزد
دختر بمرد اول ابدش زنش بلا کرد
آخر دعائے احمدؑ کارش تمام کردہ
اخبار ہائے عالم این ماجرا نوشتہ
این آیتے ہویدا پیدا شد از خداوند
حسب بیان مہدی حسب زمان اعلان
اعجوبہ نشانہا ہمچون خور درخشان
اے شاہ حق پرستان وے جانِ ہم مسیحا
این عاجز مبارک در ہاں ز تو بطلبد
لطف امید دارد عشقت غذاء جانش
سوز فراق جانان جانش بسوخت آخر
دعوات مخلصانہ صرف عیال او کن

ہر بدسگال حق را تیر عنا برآمد
واز رایت چلیپا چشم درا برآمد
واز آریا سراسر بوئے ریا برآمد
واز خانۂ نیوگی رسم زنا برآمد
ناقوس بت پرستان ہم بے نوا برآمد
وقت ظہور بناء خیر الورے برآمد
آں اختر ظفر ہا صاحب لوا برآمد
ہمچون ڈوئی کاذب صد در بلا برآمد
چوں بہر قتل خوکاں تیر دعا برآمد
از بہر استحالش چون میرزا برآمد
دست اجل ز روئش پردہ کشا برآمد
واز بہر جسم و جانش صد دردہا برآمد
واز صبر او فتادہ چوں مبتلا برآمد
مفلوج گشت و مجنون بس نارسا برآمد
از بہر صدق احمد این ماجرا برآمد
ہم در پیش نشانے حیرت فزا برآمد
از صفت بست و پنجم کاندر سما برآمد
پنجم مئی ۱۹۰۶ء
این آیت سماوی قدرت نما برآمد
لطف و تقدرت را شاہ وگرا برآمد
جاں خستہ و نزار و پر دردود ا برآمد
رویت ضیاء جنتش بہر لقا برآمد
زنجا است ہا کجویت شور و بکا برآمد
این کمترین غلامے با صد رجا برآمد

(خاکسار ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی) ۴ - اپریل ۱۹۰۷ء

نظم من تصنیف نعمت اللہ خان مضطر بدایونی قادیان دار الامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کا شکر ہر دم چاہیئے کرنا ادا مضطر
کیا پیدا تجھے انسان دیا ہے فخر گویائی
عطا کین نعمتین کیا کیا اتارین رحمتین کیا کیا
جسے چاہے تو دے عزت جسے چاہے کرے رسوا
بزرگی ہے تجھے زیبا فضیلت ہے ترے شایان
چرندی کیا پرندی کیا ملک کیا جن و انسان کیا
تیری حمد و ثنا یا رب ادا کیا ہو سکے مجھ سے
محمدؐ ہے وہ پیغمبر زمین سے عرش اعلیٰ تک

نہین خاموش ہونا چاہیئے اہل زبان ہوکر
بنایا اس کی امت مین پیمبر ہے جو افضل تر
بجا لاؤں ترے احسان میری طاقت نہیں باہر
کسی کو کب یہ ہے طاقت تیری آگے اٹھائے سر
تو ہی تو مالک ارض و سما ہے خالق اکبر
جو کچھ ہے کون و مکان مین تو ہی ہے حکمران سب پر
مین اک انسان عاجز ہوں تیری ہے ذات اعلیٰ تر
کوئی کیسا ہی ڈھونڈے گر نہین ممکن ملے ہمسر

مرے آقا مرزا مولا مسیحائے زمان تو ہے
مثیل ابن مریم ہے بروز مصطفیٰ تو ہے
وہی تیرا محافظ ہے وہی تیرا نگہبان ہے
تجھے نصرت مبارک ہو ترے احباب کو راحت
جہان مین شور ہے برپا مرا کس حسرت و کہ پیر
ہوئی وہ آج پوری پیشگوئی انت الاعلیٰ کی
یہ وہ مکار و موذی تھا کہ جس کا نام تھا ڈوئی
او ہو نخوت عجب آئی تھی خودی سر مین سمائی تھی
انہین میں پاؤں اپنے مین کچل کر مار ڈالونگا
وہ کہتا تھا خدا سے مانگتا ہوں مین دعا اکثر
وہ تھا اسلام کا دشمن وہ تھا اسلام کا منکر
نبوت کا لیے دعوی غلط فن پہ تھا وہ نادان
بسایا شہر تھا صیحون جمع کی تھی بہت دولت
بسر کرتا تھا اپنی زندگی وہ مثل شہزادہ
و لیکن دن قریب آ پہنچے تو حد سے گذر گیا ظالم
بہت کچھ اس کو مہلت دی نہ باز آیا مگر یہ جو
سزا کو توڑ کی اپنی وہ پھر بانسے لگا موذی
پھر کیا ذلت و خواری ہوئی فالج کی بیماری
اٹھائین ذلتیں کیا کیا ہوا حزن بڑا میان کا بیٹا
کہاں ہے تو شکیبا ہے یہ باتین نیا تہا
تو کہتا تھا نبی ہوں مین کہتا تھا ہوں رسل
نہ پھر کام کچھ آئی نبوت چھن گئی ساری
امام وقت سے ہو کر مقابل ذلتیں دیکھیں
یہ دیکھا سیکڑوں نے کہ ڈوئی ہو گیا غارت
خدا نے اسکو دی ذلت دی اسلام کی عزت
یہ تم سے پوچھتا ہوں مین اگر مسجد کے کچھ ملوں
اگر غیرت ہو کچھ دل مین ذرا بھی شرم رکھتے ہو
تمہاری تو مثل وہ ہے کہ جیسے بوند پانی کی
ارے اب ضد سے باز آؤ تعصب نہ چھپاؤ
مگر تم تو نہ سمجھے ہو نہ سمجھو گے کبھی ہرگز
نہ سمجھو دیکھو تم جانوں بہت پچھتاؤ گے آخر

امام انس و جہان تو ہے تو ہی ہے ہادی و رہبر
تجھے خالق نے بھیجا ہے بنا کر اپنا پیغمبر
اسی نے ساتھ بھیجا ہے فرشتوں کا تیری لشکر
خدا نے آج دکھلایا نشان سب سے یہ بڑھ چڑھ کر
رہا کرتا تھا وہ جو ملک امریکہ مین اک
خدا کا تجھ سے وعدہ تھا فنا ہوگا الگزنڈر
خدا نے جسکے بارہ مین خبر دی تھی ہو الابتر
تو کہتا تھا یہی اکثر یہ سب ہین مکھی و مچھر
زمینی سب یہ ہین کیڑے مری طاقت ہے اعلیٰ تر
مٹایا جائیگا دنیا سے نام اسلام کا یکسر
رسول پاک کو بھی وہ سناتا گالیان اکثر
خدا کہتا تھا عیسیٰ کو بنا تھا آپ پیغمبر
بنا رکھا مکان رہنے کو اپنے خوشتر و بہتر
کیا کرتا تھا اپنے زعم مین باتین بہت بڑھ کر
سمجھ لو موت ہے آئی اگر چیونٹی کے نکلین پر
تو آئے جوش مین کیسا رگ پہر غیرت داور
خدا پکڑے کسی کو گر تو پھر جائے کہاں بچکر
نہ دولت کام کچھ آئی اچھلتا تھا بہت جس پر
حرامی ہو گیا ثابت پڑی ناموس پر پتھر
تجھے ایسا سمجھتے تھے تیری تو اب کھلے جوہر
وہ منصوبہ بازی تھی تیری اب تھوک ہے منہ پر
مریدوں نے کہا آکر کہ ہے تو تو کوئی کنجر
ہوئی کیا خانہ ویرانی پھری جورو مری دختر
ہوا کیا کیا زمانہ مین ذلیل و خوار اور ابتر
وہ کہتا تھا مثیل مصطفیٰ کو مکھی و مچھر
خدا کی فتح دی کیسے اسے جھٹلاؤ گے کیونکر
تمہیں کافی تمہارے ڈوبنے کو پانی چلو بھر
ٹھہرتی ہی نہیں چکنے گھڑے پر جس طرح گر کر
امام وقت کو مانو تمہارے حق مین ہے بہتر
اگرچہ حق تعالیٰ ابھی نہین سمجھائے خود آکر
ہمارا فرض تھا کہنا سو ہم تو چھٹ گئے کہہ کر

امام دو جہان حق مین اس عاجز کے دعا کیجے
غم ہجر مین رہتا ہے بہت بے چین یہ مضطر

الٰہی بخش طاعون سے مرا۔ لاہور سے ایک معزز دوست تحریر فرماتے ہیں کہ پیسہ اخبار کا یہ لکھنا کہ الٰہی بخش بخار سے مرا ہے غلط ہے۔ مین نے خود اکو ..... اسسٹنٹ سرجن سے دریافت کیا تھا انہوں نے مجھے کہا کہ طاعون سے مرا ہے۔" پیسہ اخبار نے گو طاعونی موت کو چھپایا ہے لیکن اس کا یہ لکھنا کہ وہ ایک [illegible]

یوسف پر افسوس

قدرت خدا۔ ایک زمانہ وہ تہا کہ حافظ محمد یوسف صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کی تائید میں اپنے الہام اور کشف سنایا کرتے تھے اور شائع کیا کرتے تہے اور اب حافظ صاحب پر یہ زمانہ آیا ہے کہ وہ آئے دن حضرت کے برخلاف اپنے کشف سنایا کرتے ہیں۔ تعجب ہے ان لوگوں کے نزدیک الہام کا سلسلہ بھی ایک تمسخر بازی بن رہا ہے۔ وہی حضرت مرزا صاحب۔ وہی دعاوی۔ وہی کتابیں۔ وہی حالات اور ان کے متعلق ایک ملہم کو پہلے تائیدی الہام ہوتے تہے اور اب مخالفت میں ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ نہ صرف اپنے خُبث نفس کا اظہار کرتے ہیں بلکہ ایسی بے ہودہ کارروائیوں سے سلسلۂ الہام اور مکالمۂ الٰہی کو پبلک کے سامنے قابل مضحکہ بنا کر اسلام اور اس کے بانی کی ہتک کرتے ہیں یہی حال ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا ہے اور یہی حال حافظ محمد یوسف وغیرہ کا ہے۔ ہمارا خیال تہا کہ شاید ایسے لوگوں میں سے جو اب تک زندہ ہیں اس معاملہ میں اپنے بہائی بابو الٰہی بخش کی عبرتناک طاعونی موت سے کچھ فائدہ حاصل کریں گے جس کو ان لوگوں کی طرح پہلے مسیح موعود کی تائید میں الہام ہوتے تہے جو اس نے خود راقم کو اپنی الہام بک میں بھی دکھلائے تہے اور پھر اپنی شامت اعمال کے سبب وہ اس سلسلہ کا مخالف ہو گیا تو اس کو مخالفت میں الہام ہونے شروع ہو گئے اور عناد میں اس قدر بڑھ گیا اور شیطانی دہوکے میں ایسا آیا کہ اس نے کہا کہ خدا نے میرا نام موسیٰ رکہا ہے اور اس سلسلہ کو سلسلۂ فرعون یقین کرتا تہا اور اسی واسطے ایک کتاب عصائے موسیٰ نام لکھی تھی جس کا مضمون سوائے مخالفت حضرت مسیح موعود کے اور کچھ نہ تہا اور اس کتاب میں لکھا تھا کہ میں نہ مروں گا جب تک کہ اپنا کام پورا نہ کر لوں اور اپنے لئے عزت اور ترقی اور عروج کے بڑے بڑے الہام شائع کرتا تہا لیکن آخر خدا تعالیٰ نے اسکو طاعون سے ہلاک کیا اور ثابت کر دیا کہ اس کے الہامات شیطانی تہے اور اس طرح نامرادی اور ناکامی اور ذلت کی موت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر کر دی اسکا تو یہ حال ہوا۔ پر افسوس ہے اس کے بہائی یوسف پر جس نے اسکے حال سے کچھ عبرت حاصل نہ کی۔ جیسا کہ اس کے مشتہرہ اشتہار سے ظاہر ہے جو کہ مطبع اہلحدیث امرتسر میں چہپا ہے اور ذیل میں لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے تاکہ وقت ضرورت کام آوے اور وہ یہ ہے۔

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے کل ۸ اپریل ۱۹۰۷ء کو وقت ۱۰-۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مُصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے ہیں دل کو سخت صدمہ پیدا ہوا اُس وقت سے رنج اور غم میں مُبتلا ہو گیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اُسی غم میں سو گیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکھ کھلنے کے بعد غنودگی میں اپنی رضائی میں پڑا ہوا تہا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبد الکریم سیالکوٹی اور ایڈیٹر اخبار البدر مرزائیوں کو بہ سبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہیں اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہیں اس واسطے مرزائیوں کی نسبت شہادت لینے کیواسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کیساتھ طلب کیا گیا ہے جو کچھ ملہم ربانی منشی الٰہی بخش صاحب مرزائیوں کی نسبت شہادت پیش کریں گے اسی طرح عملدرآمد کیا جاویگا اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہو گیا اس واسطے بہائی مرزائیوں کو اور بالخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ قیامت قریب آگئی ہے مگر ابھی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کہلا ہے مرزائیوں کو لازم ہے کہ جلدی توبہ کریں اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاویں ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا میں صرف بطور خیر خواہی آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں پہلے بھی بذریعہ قطع الوتین اور کہلے خط کے اطلاع دیگئی ہے اب پھر تبلیغ کرتا ہوں۔ آئندہ اختیار ہے۔

حافظ محمد یوسف۔ پنشنر از امرتسر۔ ۹ اپریل ۱۹۰۷ء

یہ کشف ہے حافظ صاحب کا جس میں انہوں نے اس سلسلہ حقہ کے معزز ممبروں کیواسطے الساعی بعین الیقین کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ سب جہنمی اور سخت عذاب میں گرفتار ہونیوالے ہیں اس کا جواب دینے کی ہمیں ضرورت نہیں لیکن شہادت بابو الٰہی بخش کے متعلق چند باتیں عرض کرنے کے قابل ہیں۔

(۱)۔ آپ لکھتے ہیں کہ بابو صاحب کو شہادت کے واسطے نہایت عزت سے طلب کیا گیا۔ سو جب آپ کے عقائد کے رُو سے دوسرے جہان میں عذاب اور ثواب کے وقت یہ ضرورت ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے کہ شہادت کے واسطے اس جہان سے آدمی بلائے جاتے ہیں ورنہ فیصلہ خداوندی اُدہورا رہ جاتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی غور کر لینا چاہیئے کہ شہادت ایک آدمی کی کافی نہیں ہو سکتی معمولی مقدمہ میں بھی دو یا چار شاہد تو ضرور ہونے چاہئیں اور ایسی شہادت کیواسطے اب بابو صاحب کے بعد آپ سے بہتر کون ہوگا۔ اس واسطے کیا مناسب نہ ہوگا کہ آپ بہت جلد بمعہ چند اور شاہدوں کے کیونکہ معاملہ اہم ہے اُسی عزت کے ساتھ بیان سے تشریف لے جانے کی کوشش کریں اور اپنے ساتھ ایک نہیں بلکہ بہت سے شاہد اور بھی اسی عزت کے ساتھ لیجاویں مثلاً آپ کے امرتسری دوست مولوی ثناء اللہ صاحب (جو مرزائیوں کو مخالف شہادت دینے کے بہت شائق رہتے ہیں خواہ اس شہادت میں یہی فتویٰ دینا پڑے کہ اسلام میں انسان چوری کرے زنا کرے جہوٹ بولے خیانت کرے۔ متقی کا متقی رہتا ہے) اور مولوی عبد الحق غزنوی (جو اکیلے نہ جانا چاہیں تو اپنے جرگہ کے چند اور افراد بیشک ساتھ لے لیں) اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب (جن کو بہ سبب اپنی شقاوت قلبی کے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ عناد رہتا تہا اور مقدمہ بھی انہیں کا بنایا جاتا ہے) اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (مگر شاید ان کو وہاں کرسی نہ مل سکیگی اس واسطے وہ انکار کریں گے بہر حال آپ کوشش کریں) یہ چار نام میں یاد دلا دیتا ہوں ان میں اور آپ کوشش کر کے ملا لیں اور بہتر ہوگا کہ تعداد چالیس سے کم نہ ہو تاکہ ہمیشہ کیواسطے فیصلہ ہو جاوے۔

(۲) اور اس کیواسطے آپکو بہت جلد طیاری کرنی چاہئے کیونکہ بابو صاحب جسقدر جلدی سے گئے ہیں کہ ایک ہی روز کے طاعون میں دم بند ہو گیا اور اپنے گہر جانا بھی نہیں ملا دوسرے کے گہر پر جان نکل گئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معمولی سمن کیساتھ نہیں گئے بلکہ بذریعہ وارنٹ گھسیٹے گئے ہیں جیسا کہ اجزّ الاثیم کا منشا تہا۔ اسواسطے بہتر ہوگا کہ آپ سمن یا وارنٹ کا انتظار بھی نہ کریں اور فوراً طیار ہو جاویں۔

(۳) لیکن چونکہ کسی زمانہ میں آپ ہمارے دوست تہے اس واسطے ہم آپکو اس طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ رخصت ہونے سے پہلے اس امر پر بھی غور کر لیں کہ شاہد جب عدالت میں گواہی دے چکتا ہے تو اپنا خرچ لیکر عزت کے ساتھ واپس آتا ہے سوائے ایسے شاہدوں کے جو بہ سبب حلف دروغی کے اسی جگہ گرفتار کر کے جیل خانہ میں ڈال دئے جاتے ہیں جہاں سوائے چکی پیسنے اور کوڑے کہانے کے اور کچھ نہیں ہوتا چونکہ بابو الٰہی بخش صاحب بعد شہادت واپس نہیں آئے کہیں وہ حلف دروغی میں تو نہیں دہر لئے گئے ہیں تو اس صورت میں آپکو اور آپ کے ساتھیوں کیواسطے مناسب ہوگا کہ اس خیال سے توبہ کریں اور اس حلف دروغی کرنیوالے پر لعنت بھیجکر بروقت اپنا بچاؤ کر لیں یہ بات بطور خیر خواہی کے لکھی گئی ہے۔ آئندہ آپکا اختیار ہے۔

۴۔ اس وقت آپ اس اقرار نامہ پر بھی غور فرما لیں جو کہ آپ نے میرے ساتھ ۱۹۰۰ء؁ امرتسر میں کیا تہا اور جس میں آپ نے باصرار یہ لکہا تہا کہ مفتری علی اللہ کو ۲۳ سال سے زائد مہلت مل سکتی ہے تعجب ہے کہ آپ کے بابو صاحب کو آپکے نزدیک ایک مفتری کی برابر بھی مہلت نہ مل سکی۔ میں آپکو خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ آپ غور کریں

(۵) اور اسی خیر خواہی کیساتھ میں آپکو یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر آپ نے فی الواقع

[illegible]

وصیت ۱۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یَں مسمی عباد اللہ ولد امیر الدین قوم کشمیری سکنہ امرتسر ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ جون سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ مَیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے لہذا اُن تمام ہدایات کا جو اُس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے مَیں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میری جائداد اس وقت ایک دوکان ادویات جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اُس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں مَیں آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۵ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائداد اس وقت جس کی قیمت مبلغ پانچسو روپیہ (۵۰۰) ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن ہذا کو پورا کرے غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اُس کی مالک بھی انجمن ہے۔

(۵) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مَیں اگر کوئی اور جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد بالسوا جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری وصیت یہی ہے جسکا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق (۴) وصیت ہذا میں کیا ہے مَیں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) مَیں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مَیں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے مَیں رقم اخراجات انجمن مذکور کے حوالہ کر دوں گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے ہو جاوے گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے مَیں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی سا ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے وارثان ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جس کا علم مجھے اس وقت نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ قادیان تک نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے بعض اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو مَیں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ چہارم و پنجم میں آیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن ضروری کہ میری جائداد موصی کی مراد لاش ہے کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن ہو سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش بیابت جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

ڈاکٹر عباد اللہ ولد امیر الدین کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر بقلم خود

گواہ شد

عزیز اللہ ولد میاں حبیب اللہ مختار کٹرہ جیمل سنگھ۔ امرتسر بقلم خود

گواہ شد

نور الدین ولد میراں بخش سکنہ دھرم کوٹ رندھاوہ ضلع گورداسپور قوم ککی زئی حال وارد امرتسر کٹرہ جیمل سنگھ۔ لالسندار سنہ ۱۹۰۶

وصیت ۱۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - از طرف احمد دین زرگر ولد محمد عارف ساکن بنڈی جری یہ گذارش ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق ہر شخص کے واسطے لازم ہے کہ اپنے ترکہ میں سے دسواں حصہ اشاعت اسلام کے واسطے وصیت کرے۔ مَیں ایک غریب آدمی ہوں میری کوئی جائداد نہیں سوائے ایک مکان کے

ایک گاؤں میں ہے - اور کم حیثیت ہے - اس واسطے میں ملتجی ہوں کہ میں اپنی عمر میں ہمیشہ اپنی آمدن میں سے ماہ بماہ ۱/۱۰ حصہ میں اور اپنے مقبرہ بہشتی کے واسطے دیتا رہوں - گذارش ہے کہ میری طرف سے بھی چندہ منظور فرمایا جاوے -

العبد ـــــــــــــــ

محمد دین زرگر بقلم خود حال قادیان

گواہ شد ـــــــــــــــ

بقلم خود محمود

گواہ شد ـــــــــــــــ

قاضی امیر حسین بقلم خود

وصیت ۱۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(۱) میں کہ عبدالرحمن ولد قادر بخش مرحوم قوم خراودی باشندہ شہر جالندھر - حال کلرک دفتر پی ایم آر انڈیا بالشملہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُس کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اُن ہدایات کا جو اُس میں درج ہیں پابند ہوں اور اب بھی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ ہونگے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے -

(۴) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جس قدر میری جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کر لے یا اُس کو فروخت کر کے اُس کی قیمت وصول کر لے -

(۵) چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے اس لئے میں اپنی زندگی میں اپنی آمدنی دسواں حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا -

(۶) یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہونگی دارالامان قادیان میں پہنچایا جاوے اور وہاں مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں اور ان اخراجات کی متکفل میری جائیداد جو وصیت فنڈ میں آ چکی ہوگی ہرگز نہ ہوگی بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہونگے یا میں ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی میں رقم جمع کرا دوں گا اگر میں ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم جمع نہ کر سکا تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاویں -

(۸) میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ وصیت کہ محض رضاء الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آئندہ کے ماتحت جس کا اس وقت مجھے علم نہیں اگر میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو میری وصیت قائم رہے گی اور میں دل میں خواہش رکھتا ہوں کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ وہ کسی طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے

(۹) اگر میری نعش مقبرہ بہشتی دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہو اُس کو وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا -

العبد ـــــــــــــــ

وصیت کنندہ خاکسار عبدالرحمن بقلم خود

گواہ شد ـــــــــــــــ

بندہ عبدالغفار بقلم خود برادر وصیت کنندہ

گواہ شد ـــــــــــــــ

ولی محمد بقلم خود کلرک دفتر ادرسس نیکرٹری انڈیا

گواہ شد ـــــــــــــــ

برکت علی بقلم خود دفتر سیکرٹری کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا بشملہ

وصیت ۱۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں مسمی نذیر محمد ولد میاں ننھو مرحوم قوم شیخ انصاری ساکن پھلور حال وارد لاہور

اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو کہ مجھے ملتی ہے اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے پاس نہیں ہے اس واسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا -

۵- میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اُس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے - میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا -

۶- میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ ہوں گی - دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کار پرداز ان

مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

۷- میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں ان اخراجات کو متکفل میری جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ ۳-۴ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان میں انجمن مذکور کی طرف۔ اور اگر اُن اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا اور اب میں اگر وہ رقم ادا کردہ اصل اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کو ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے اور جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور پس ماندگان ان اخراجات کو رحم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

۸- یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے یا قادیان میں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے مصالح اجازت نہ دیں کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت یہی وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۳-۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری نعش کہیں اور دفن نہ کیجاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹- یہ کہ اگر فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کراچکا ہوں یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوں میں اُن کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

شبیر محمد مدرس میونسپل بورڈ سکول اسلامیہ لاہور
مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گواہ شد
احمد دین ڈوری دوز کوٹھی سکندر خان موتی بازار لاہور
بقلم خود

گواہ شد
امام الدین وسیثنٹ کلیم کلرک دفتر ڈی ٹی ایس لاہور
۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

وصیت نمبر ۱۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم مسمیان سید ناصر شاہ و سید فضل شاہ ولد سید ... شاہ و مسماۃ حاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ و مسماۃ ... بی بی زوجہ سید فضل شاہ حسب ذیل اقرار کرتے ہیں۔

ہم خلیفہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مرید اور پیرو ہیں اور اُن کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔

(۲) یہ ہے کہ ہمیں رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے اور ہم سب فرداً فرداً اُس کی ہدایات وغیرہ کے پابند ہونگے۔

(۳) یہ کہ بموجب منشاء رسالہ الوصیت ہم نے بجائے وصیت کرنے کے اسی وقت اپنی جائیداد کی قیمت کا اندازہ کرکے جو حسب ذیل ہے۔

(ا) مکان دو نیم منزلہ واقعہ لاہور کشمیری بازار کوچہ کوٹھی داران متصل مسجد صوفی صاحب قیمتی تین ہزار ایک سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ب) زیور قیمتی پندرہ سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ج) دیگر اسباب متفرق برتن مسی وغیرہ قیمتی چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ۔

(د) نقدی و مال موجودہ دوکان زیر اہتمام سید فضل شاہ صاحب اندازاً چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ہ) نقدی تیرہ سو روپیہ سید ناصر شاہ

(۴) یہ کل جائیداد اس وقت تقریباً چھ ہزار سات سو روپیہ کے ہوتی ہے جس کا دسواں حصہ چھ سو ستر روپیہ ہوتا ہے لہذا ہم مسمیان اس حصہ کی قیمت کو اسی وقت داخل کرتے ہیں اور بموجب اسکے چھ سو ستر روپیہ کلدار داخل خزانہ کردیا ہے۔ اور فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کرادیا ہے۔

(۵) یہ کہ ہم آئندہ کے لئے یہ اقرار کرتے ہیں کہ جس قدر آمدنی ہم سب کی ہوگی اُس کا دسواں حصہ ہم بذریعہ سید ناصر شاہ صاحب جو ہم سب کے متکفل ہیں بموجب قواعد مرتبہ صدر انجمن احمدیہ جمع کراتے رہینگے اور جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ اور اعانت سلسلہ کے رنگ میں دیا جاویگا اُس کو منہا کرینگے بعد بقیہ رقم صاحب فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کراتے رہیں گے۔

۶- یہ کہ ہم میں سے جو قادیان شریف سے باہر فوت ہوگا تو پسماندگان اُس متوفی کی نعش کو صندوق میں بند کرکے قادیان دارالامان میں پہنچا دینگے اور حسب ہدایات رسالہ الوصیت ہمارا تجہیز وتکفین کیا جاوے فقط

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد وآل محمد اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین۔

العبد

سید ناصر شاہ بقلم خود مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۶ء

العبد

سید فضل شاہ بقلم خود

العبد

مسماۃ ہاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ

العبد

مسماۃ سکینہ بی بی اہلیہ سید فضل شاہ صاحب

گواہ شد

مفتی محمد صادق صاحب مینیجر اخبار بدر

گواہ شد

مولوی سید سرور شاہ صاحب مدرس اسلامیہ سکول قادیان

وصیت ۱۵۸

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

منکہ محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات کا ہوں۔

۱۔ میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے ابتغاءً لوجہ اللہ حسب ذیل وصیت آج بتاریخ ۲۳-اکتوبر ۱۹۰۶ء کو کرتا ہوں۔ درحالیکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کال حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور کا مرید اور پیرو ہوں اور صدق دل سے صاحب ممدوح کے کل دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں جن کو میں نے حضرت کی کتب کے مطالعہ اور نیز حضرت صاحب کے حضور حاضر ہو کر اچھی طرح سمجھا ہوا ہے۔ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ۔

۲۔ رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میں نے خوب سمجھ کر پڑھ لیا ہے اس کے جملہ احکام واجب التعمیل ہیں جن کا میں پابند ہوں اور رہوں گا۔

۳ (الف) میری جائداد اس وقت اراضی زرعی ملکیت واقعہ رقبہ موضع کھدیل ہے [illegible] کا نصف [illegible] کنال ہے اور اراضی زرعی حق موروثی واقعہ رقبہ پنڈی رام پور و گھرلی [illegible] کنال بعد منہائی ⅙ حصہ تعدادی [illegible] کنال نصف حصہ میرا [illegible] کنال ہے گویا کل اراضی میرے حصہ کی [illegible] کنال ہے اپنی حصہ سے ⅒ حصہ اراضی تعدادی [illegible] کنال کی قیمت بالمقطع [illegible] روپیہ باقساط ذیل۔ اخیر جنوری ۱۹۰۷ء اخیر جولائی ۱۹۰۷ء
اخیر جنوری ۱۹۰۸ء اخیر جولائی ۱۹۰۸ء اخیر جنوری ۱۹۰۹ء اخیر جولائی ۱۹۰۹ء
ادا بدست کار پردازان انجمن گورستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کروں گا اگر قبل ادائے زر مذکور میں مر جاؤں تو مطالبہ زرکی میرے واجب الادا کے حسب رسد اراضی ملکیت واقعہ رقبہ کھاریاں سے انجمن میری اس وصیت کے ذریعہ لے لیوے (ب) علاوہ اسکے میری

جائداد مویشی ہیں میرے مرجانے پر جسقدر مویشی میرا ترکہ ہو اس سے بعد وضع قرضہ ⅒ حصہ قیمت حوالہ انجمن کیجاوے (ج) آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا اس کا ⅒ حصہ میں ساتھ ساتھ ادا کرتا جاؤنگا۔

۴۔ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے مقبرہ بہشتی میں حتی الامکان میرے دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ ماتعلم نفس بای ارض تموت الدہر۔

۵۔ میرے وارثان سے کوئی میری وصیت کے خلاف مزاحم ہونے کا مجاز نہیں۔

العبد

محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن پنڈی رام پور بقلم خود حال پٹواری حلقہ [illegible]

گواہ شد

محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور بقلم خود

گواہ شد احمد دین حقیقی برادر موصی و ولدیت موصی ساکن پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد۔ شرف دین ولد قادر بخش قوم حجام ساکن پنڈی رام پور حقیقی چچا موصی

گواہ شد۔ مسماۃ نیک بی بی زوجہ موصی

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی احمد دین ولد سلطان قوم کشمیری بٹ ساکن لاہور

اس وقت میرے پاس کوئی جائداد نہیں اسواسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا۔ ۵۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا میری مرنے کے بعد کوئی جائداد سوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس کی نسبت متعلق میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۲ میں کر دیا ہے میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد و وصیت جس کا ذکر میں نے فقرہ ۲ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی ادا کرتے ہیں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کروں گا جس کا اعلان میں انجمن مذکور کیطرف سے کراؤں گا اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں روک نہ سکا اور ایسا ہی اگر وصیت ادا کردہ اصلی رقم سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثا وان اخراجات کو ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔ (۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا اس وقت مجھے علم نہیں ہے میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان ہی میں نہ پہنچ سکے تو اس صورت [illegible] میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر فقرہ [illegible] میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔

۳ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی [illegible] میری لاش کہیں اور دفن نہ کیجاوے [illegible] امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن ہو سکتی ہے۔ (۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش [illegible] جمع کرائے [illegible] میری متروکہ جائداد سے [illegible]

[illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان شیر محمد صاحب - میرپور - ریاست جمون
میان نظام الدین صاحب ولد رودا ساکن کٹاریان ڈاکخانہ خاص
میان حسین ولد بوڑا ساکن کوٹلہ متصل شام نگر تحصیل امرتسر
علی شیر خان صاحب ارگامے خانصاحب ساکن چنگا بنگیال
شیخ محمد حسین صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب گرداور
بندوبست - ایبٹ آباد
شیخ علی محمد صاحب ولد شیخ فقیر اللہ صاحب - گرداور
چونڈہ باجوہ - ضلع سیالکوٹ
نذیر محمد صاحب ولد نور عالم صاحب ساکن گجی ڈاکخانہ
بیٹر - ضلع ہزارہ
محمد عرفان صاحب ولد امان اللہ صاحب " "
محمد جان صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن تھیا تھین
ڈاکخانہ شیروان ضلع ہزارہ
رحمت اللہ خان صاحب ولد بلند خان صاحب کالا گڑھ
عبدالواحد صاحب " " "
علی احمد خان صاحب ڈپٹری اسسٹنٹ ولد غلام قادر
خان صاحب - شرونہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور
سید احمد شاہ صاحب ساکن کٹالیان تحصیل پسرور - سیالکوٹ
لبہا " " " " "
حسن شاہ صاحب ولد احمد شاہ صاحب " " "
میاں بہاول الدین صاحب " " " "
میان حیات محمد صاحب " " "
الہی بخش صاحب " " " "
میان اللہ دتا صاحب " " " "
جمعیت صاحب " " " " "
بدرالدین - امیر بخش صاحب " " " "
میان ولی داد صاحب " " " "
میان محمد دین صاحب ترکھان - گوبلکی ضلع گوجرات
میان خلاص جٹ " " "
میان دل محمد صاحب " " "
میان عبدالکریم صاحب - گھوڑے واہ ضلع گورداسپور
میان محمد دین صاحب سدو لائیکے گوراتہ ڈاکخانہ چونڈہ سیالکوٹ
میان جلال الدین صاحب " " " "
میان اقبال دین صاحب " " " "

میان امام دین صاحب سولائیکے ڈاکخانہ چونڈہ کے تہانہ ڈسکہ (سیالکوٹ)
میان اللہ دین صاحب " " " " "
میان امام الدین صاحب - گریام نوان شہر جالندہر
میان نظام الدین صاحب " " " "
میان امرار الدین صاحب " " " "
میان عزیز الدین صاحب " " " "
دختر امام الدین صاحب " " " "
اہلیہ امام الدین صاحب " " " "
میان امام الدین صاحب گریان بہلوہ - سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب " " " "
مسمات وزیری بنت سعدی - بجے پور
شہزادہ صولت جنگ صاحب خلف ازشید شہزادہ حیدر جنگ صاحب لودیا
میان غلام محمد صاحب - سرگودہ
عنایت اللہ خان صاحب نمبردار - منہہ سوجہ
حکیم احمد نواز صاحب - شہر میانوالی
اہلیہ تاج بخش صاحب مرحوم آگرا بسیان جگراون لودیانہ
احمد الدین - حیات محمد صاحب چکنانوالی - کنجاہ گوجرات

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ پرچہ پبلک روزانہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کی سب سے پہلا روزانہ پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہے - دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں - مینیجر روزانہ اخبار عام

۴ اپریل کے ہیبتناک زلزلہ کی یادگار

۴ - اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی -

پیشگوئی

جس کتاب مین تھی اس کیلئے ایک خاص رعایت کرتے مین ایسی رعایت جو پہر کبھی دیکہنے کی امید نہ رکھنی چاہئیے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ڈمی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۰۰ صفحہ غیر مجلد اصل قیمت صہ رعایتی عا مجلد ا ار زیادہ - رعایتی مجلد ۲ر غیر مجلد ۱ر - ۱۴ر اپریل سے ۲۵ر اپریل تک جو درخواستین آئینگی انکی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو - ۲۵ر اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی -

المشتہر - ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا - افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی و یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچے - نور الدین

ضرورت نکاح

المخطبۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجہے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین - چونکہ مجہے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے - اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے اور پہر فیصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہو ایڈیٹر

نوٹ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے لئے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت صاحب نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا - ایڈیٹر

(صاحب مشتہر اپنے اشتہار کے خود ذمہ وار ہین نہ کہ اہل بدر۔ اس کے متعلق تمام خط و کتابت عرب صاحب سے کر کے احباب فیصلہ کرلین محکمہ بدر کا اس کے ساتھہ کوئی تعلق نہین۔ ایڈیٹر)

ایک مژدہ

ہمسب چاند اور دن کا ہمارا چاند قرآن ہے

عربی زبان کی خدمت (عربی بول چال)

برادران دین کو واضح ہو کہ مین نے ایک کتاب مسمی (عربی بول چال) تصنیف کی ہے جس مین آٹھ فصلین اور ایک خاتمہ ہے پہلی فصل مین اوامر الٰہیہ جو قرآن شریف مین بیان کئے گئے ہین۔ الحمد شریف سے سورۂ والناس تک۔ دوسری فصل مین نصائح ہین مختصر مختصر فقرے ماخوذ از احادیث نبویہ اور منتخبات عربیہ۔ تیسری فصل امثال عجیب و غریب طبع زبر ہیں۔ چوتھی فصل مین عربی روزمرہ بول چال سوال و جواب۔ پانچوین فصل مین صرف و نحو سہل طرز مین۔ چھٹی فصل لطیفے اور چیستان۔ ساتوین فصل فقرات مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ عربی زبان سیکھنے کیلئے۔ آٹھوین فصل۔ فوائد ماخوذ از درس حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب بطور سوال و جواب۔ جو مین نے چھ برس مین ذخیرہ کیا ہے۔ خاتمہ۔ ارکان اسلام روزانہ نماز اور حج۔ زکوۃ۔ نماز عیدین نماز جنازہ۔ اس کتاب کے دو کالم ہوں گے ایک مین عربی اور دوسرے مین اردو۔ اور وہ میرے خیال مین دو سو صفحہ سے زیادہ ہوگی۔ اور اسپر قریبا تین سو روپیہ خرچ ہوگا کیونکہ ایکہزار جلد چھاپنی ہے قیمت فیجلد ۱۲ مقرر کیگئی ہے اور ڈاک خرچ آٹھ آنے۔ اور ایک کتاب مسمی مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی انکی تمام نظمین اور نثرین اکٹھی کیگئی ہین اور اُسپر قریبا دو سو روپیہ خرچ ہوگا اسکی آٹھ سو جلد چھپیگی قیمت فیجلد ۸ پس تین سو روپیہ عربی بول چال پر خرچ ہوگا اور دو سو روپیہ مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی پر خرچ ہوگا کل پانسو روپیہ کا خرچ ہے اور یہ روپیہ اصل لاگت ہے اور فروختنی ۱۱۵۰ روپیہ انشاء اللہ ہو جائیگا۔ پس اصل لاگت جو پانسو روپیہ ہوگی ایک سو حصہ پر تقسیم کیگئی ہے یعنی فی حصہ پانچ روپیہ مقرر ہوا ہے پس ضرور شائقین زبان عربی کو چاہیئے کہ وہ شراکت کرین۔ کم سے کم ایک حصہ کے لئے شراکت ہو۔ ایک حصہ سے دس حصہ تک شراکت منظور ہے زیادہ نہین۔ **شرائط شراکت** (۱) حق تصنیف عربی بول چال اور اس کا چھاپنا اور فروخت کرنا اور مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کا چھاپنا اور فروخت کرنا کے لحاظ سے نصف منافع کا مستحق ہونگا اور نصف منافع ایک سو حصہ پر تقسیم کیا جائیگا (۲) ایک ماہ کے اندر اندر ہر صاحب حصہ کا روپیہ میرے پاس ارسال کرے (۳) ایک برس تک حساب کیا جاویگا جو فروخت ہوگا اصل لاگت مع منافع تقسیم کیا جائیگا۔ (۴) جس وقت کوئی صاحب حصہ روپیہ بھیجیگا اس کی رسید مع شہدا کرام اس کی خدمت مین ارسال کیجاویگی۔ (۵) ایک کتاب عربی بول چال ایک کتاب مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی بطور نذرانہ چھاپنے پر ہر ایک شراکت کنندہ کو ارسال کیجاویگی مفت۔ مکرر صاف طور تاکیداً یہ تحریر ہے کہ آپ بہت جلد اس کو ملاحظہ کر کے اپنے ارادہ سے جو صاحب شراکت کو منظور فرماوین وہ بندہ کو اطلاع بخشین اور مبلغات ارسال کرادین۔ **المشتہر** عبدالحی عرب از قادیان ضلع گورداسپور۔ نوٹ۔ جسوقت حصص جمع ہون گے سب نام بذریعہ اخبار شائع کئے جاوین گے۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

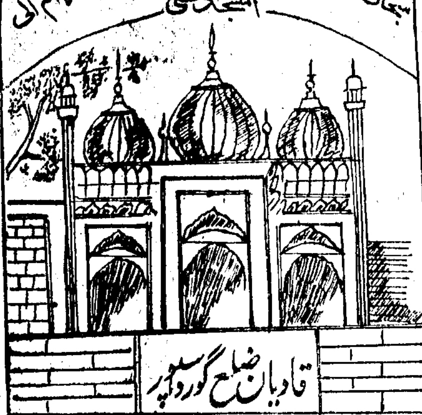

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

تعیین زیر خصہ مقامی خرید ارون

گورنمنٹ ۳۰ ۔۔ طلباء دیگر مذاہب ۶ ۔۔ مدت از تو باد

۱۱۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۱۷)

قیمت فی پرچہ ۲ ۔۔ | چہ گویم با تو گر آئی بہ دارالقادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللّٰہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی | قیمت برائے افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — للعہ
معاونین درجہ اول جن کو عام اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو — صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو — للعہ
عام قیمت پیشگی — سے
مابعد — للعہ
قیمت فی پرچہ — ۲ ۔۔

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ فرماویں ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی بعد ارسال کرنے روپیہ کے اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے

منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کاتب عاجز محمد حسین

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ڈوئی ۔ تازہ ڈاک ولایت سے جو اخبارات امریکہ سے آئے وہ ان دنون کے ہین جن مین ڈوئی حسرتناک موت کے ساتھہ ہلاک ہوا ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی واپج کومراجب کہ وہ پورے عروج پر تہا اور حضرت اقدس مسیح موعود نے اس کے متعلق پیشگوئی شائع کی تہی اس وقت اُس کے مُرید ڈیڑہ لاکہہ تھے ۔ جیساکہ ان تازہ اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے ۔ اس کے مرنے کے وقت کل تعداد اندر باہر ۲۵۰ کے قریب تھی اوران مین سے بھی کوئی اس کے مرنے کے وقت اس کے پاس نہ تہا اور اس کے مرنے کے بعد ان مین سے بہت سارے اس کے جنازے پر نہ گئے تہے بلکہ جنازہ پر زیادہ تر وہ لوگ تھے ۔ جوکہ اس کے سخت دشمن تھے ۔ موت کیوقت اس کی بیوی بھی اس کے پاس نہ تہی ۔ مرتے وقت اس نے ایک وصیت کی جس مین اپنے بیٹے کو محروم الارث قرار دیا اور بیوی کو صرف چند روپے دئے ۔ مرتے وقت اس کے آخری الفاظ یہ تھے ۔ کہ مین دل شکستہ ہو کر مرتا ہون مگر مین اپنے دشمنون کو معاف کرتا ہون اور پھر ایک ہزار سال کے بعد آؤنگا ۔ اس کے بیٹے نے ایک تقریر مین بیان کیا ہے کہ میرا باپ آخری ایام مین مجنون ہوگیا تھا ۔ اس واسطے جو کچھہ اس نے کہا وہ قابل اعتبار نہین ڈوئی نے ایک شخص کنلر نام کو اپنا جانشین مقرر کیا ہو مگر اب اس کی کون سنتا ہے ۔

ایک لطیف مقابلہ ۔ امریکہ کے ایک اخبار نے ڈوئی کے مذکورہ بالا واقعات لکھتے ہوئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی درمیان مین لاکر صادق اور کاذب کے درمیان ایک لطیف مقابلہ کیا ہے وہ لکھتا ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۵۳ سال کی عمر مین جبکہ صرف چند آدمی آپ کے ساتھہ تہے دشمنون سے تنگ آکر اپنے وطن سے بہاگ نکلے تہے ۔ اس سے دس سال بعد جب کہ آپنے وفات پائی ۔ تو آپ ایک فاتح ایک بادشاہ اور ایک ایسے مذہب کے سردار تہے ۔ جوکہ آجتک دنیا مین طاقتور ہے بالمقابل ڈوئی ۵۳ سال کی عمر مین ہزارون آدمیون پر ایسی حکومت رکہتا تہا کہ ان کا تمام مال وجان اس کے قبضہ مین تہا اور بڑی جایداد پر قابض تہا ۔ لیکن بیماری نے اسکی تمام طاقتین چھین لین اور ۵۹ سال کی عمر مین وہ بےطاقت مرتا ہے اور اس کے ساتھہ ہی اس کا مذہب بہی غالباً مر جائے گا اس وقت بہی ساری دنیا مادی نہین ہے ۔ بلکہ ہزارون ایسے موجود ہین ۔ جو کسی عقیدہ کی خاطر اپنی جانین قربان کرنے کے واسطے طیار ہین ۔

ڈوئی کی جانشین نبیہ ڈوئی کے مرنے کے بعد ایک عورت کولمسن نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ۔ وہ کہتی ہے ۔ کہ فرشتہ مجھے خواب مین ملا ہے اور اس نے مجھے اطلاع کی ہے ۔ کہ جو کوئی تیرا کہنا نہ مانیگا ۔ اس پر سخت تباہی وارد ہوگی صیحون مین چند آدمی اس کی مُریدی مین داخل ہوگئے ۔ وہ بازارون مین کھڑی ہوکر شور مچاتی اور وعظ کرتی پہرتی ہے ۔ پولیس والے بمشکل اس کو بازار سے ہٹا کر اس کے گہر تک پہنچاتے ہین ۔ مین نے اس کے مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے خود اسی کو خط لکہا ہے دیکھئے کیا جواب دیتی ہے ۔ آئندہ اس کو نبیہ کولمسن کے نام سے لکہا جاویگا ۔ تاکہ شناخت رہے کہ یہ عورت ہے ۔

والی وا ڈوئی کا مرید والی وا جس نے اُس کو ۔ اُس کی تمام جائیداد سے بے دخل اور پیغمبری سے خارج کر دیا تہا ۔ وہ بہی سخت بیمار ہے ۔ شاید ڈوئی کا ساتھہ دینے کیواسطے جلدی چلدے ۔

دیسی ڈاک

نجات یافتہ کپتان حوالات مین گورداسپور سے معلوم ہوا کہ مکتی فوج کے ایک کپتان اور اس کے دو تین مددگارون نے (جو بھی نجات یافتہ اور یسوع کے لیلے ہین) ایک عیسائی کے گہر چوری کی اور واردات کو مشتبہ کرنے کے لئے یا چھپانے کی خاطر گہر کو آگ لگا دی ۔ چلو خس کم جہان پاک ۔ ان ملزمون مین ایک بزرگ اُلفت مسیح بھی ہین جن کی دینداری اور اتقا کا مکتی فوج کے ہیڈ کوارٹر مین خاص شہرہ تہا ۔ انہون نے عجیب کمال کیا کہ جب پولیس تفتیش مین اس سے کچھہ دریافت کرے تو وہ جواب دینے سے پہلے فوراً گھٹنے ٹیک کر آسمانی باپ کی تقدیس شروع کردے اور اس کی مرضی کو زمین پہ لانے کی سعی کرے لیکن لالہ بوڑامل صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس نے بڑی قابلیت سے مقدمہ کو برآمد کرلیا اور یسوع مسیح کے ان لیلون کو حوالات کی باڑے مین کچھہ دن دانہ پانی کہانے کیلئے رکہہ لیا ۔ اب مقدمہ باضابطہ چالان ہوکر فیصلہ ہوگا ۔ خداوند یسوع کی ان بہیڑون نے عیسائی مذہب کی رو سے شاید کوئی گناہ نہ کیا ہوگا کیونکہ یسوع کا خون ان کا کفارہ دہو چکا ہے ۔ انسپکٹر صاحب موصوف خصوصیت سے تعریف کے قابل ہین ۔ جنہون نے مکتی فوج کے افسرون کی پروا نہین کی ۔ اوراصل ملزمون کو پکڑ لیا ۔ (الحکم)

ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد نیر اعظم مطبوعہ ۵ اپریل ۱۹۰۷ء مین حضرت اقدس ع مدظلہ کے الہام (" ہزارون آدمی تیری پرون کے نیچے ہین ") پر ایڈیٹر اخبار مذکور نکتہ چینی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر دار پیغمبر ہونے والے ہین ۔ گستاخی معاف ! شاید اللہ میان آپ کو اپنے پاس بلانیوالے ہین ۔ یا وہ چیونٹی والی مثل صادق ہونے والی ہے ۔

کس قدر شرم کی بات ہو کہ پبلک کے خوش کرنے کو اس قسم کی نکتہ چینیان کرنے کا ایڈیٹران اخبار نے ایک اچھا پیشہ اختیار کرلیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت زار پر رحم فرمائے اور انکو ہدائیت بخشے ۔ یہ استہزاء حقیقت مین مامور من اللہ کے ساتھہ ہے ۔ اللّٰہ یستھزئ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون ۔ اے ایڈیٹر ہوشیار اور خبردار ہوجا کہ تیرے پڑوس ہی مین قہر آلہی کی آگ آپہونچی ہے ۔ پس تجھ کو چاہئے فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ پر عمل کرے ۔ وہ چیونٹی والی مثل تو خود تجہی پر صادق آتی ہے کیونکہ تو اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور مین ایسی شوخی اور بے باکی دکہلاتا ہو ہم تجھ کو تیری بہلائی کے لئے نصیحت کرتے ہین اپنی شرارتون سے باز آجا اور دنیا کی واہ واہ اور روپیہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حضور مین شوخی اور استہزاء سے کام نہ لے ۔ راقم ایک ہموطن احمدی

ایک مکفر کا انجام خان صاحب عبدالحمید خان کپورتھلہ سے لکھتے ہین کہ ایک مشہور مولوی اشرف علی نام یہان رہتا تہا اور اس کا بڑا قبیلہ تہا اور اس ملان نے حضور کو نعوذ باللہ کافر قرار دینے کے لئے جو کفرنامہ طیار ہوا تہا اس مین مُہر لگائی تہی اور مخالفت پر بڑے زور سے اٹہا ہوا تہا سچ ہے کہ خدا کی گرفت دیر کے بعد ہوتی ہے ۔ مگر سخت ہوتی ہے تہوڑے دن ہوئے کہ طاعون مین بڑی گھبراہٹ کیساتھہ مولوی مذکور نے جان دی اس کے بعد اس پر بس نہین ہوئی دو تین اس کے بہائی تہے وہ بہی اس مرض مین فوت ہوگئے جس قدر عورتین تہین وہ بھی قریباً صاف ہوگئین کل خاندان تباہ ہوگیا ۔ محض اس کے اس قدر بڑے قبیلہ مین سے ایک بچہ نابالغ بچا ۔ کیا عبرت کا مقام ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے نتائج

یہ مدرسہ جن دو اغراض کے حصول کے لئے قائم ہوا تھا۔ الحمد للہ کہ وہ دونو غرضین احسن طریق سے پوری ہو رہی ہین۔ مدرسہ تعلیم الاسلام جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے اس غرض کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی ہو اور معمولی تربیت کے ساتھ مذہبی تربیت بھی ایسی ہو۔ کہ اسلام کے ساتھ بچون کے دلون مین ایک سچی محبت پیدا ہو اور اس کے شعائر کی دلون مین عظمت پیدا ہو اور احکام شرعی کی پوری پابندی سچے اور سادہ مسلمانون کی طرح وہ اختیار کرین۔ سو مین دیکھتا ہون کہ ان دونون قسم کی تعلیم کے لحاظ سے یہ مدرسہ کامیاب کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ تعلیم مروجہ کے لئے خدا کے فضل سے ایسے لائق اور محنتی استاد موجود ہین جو کسی مدرسہ کے لئے باعث فخر ہو سکتے ہین اور پھر وہ صرف سبق پڑھا دینا ہی اپنا فرض نہین سمجھتے بلکہ بچون کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہین اور ان کی تربیت کے ہر ایک پہلو کی نگرانی کرتے ہیں صاحب انسپکٹر نے جتنی دفعہ اس مدرسہ کا معائینہ کیا ہے ہمیشہ خوشنودی ظاہر کی ہے۔ امتحان انٹرنس کے نتائج دو سال سے ایسے اعلےٰ درجہ کے ہین جو ثابت کر رہے ہین کہ اس مدرسہ کی مروجہ تعلیم کسی دوسرے مدرسہ کی تعلیم سے کسی طرح کم درجہ کی نہین ہے۔ سال گذشتہ مین ہمارے مدرسہ سے پانچ مین سے تین طالب علم کامیاب ہوئے اور سال حال مین سات مین سے پانچ۔ اور دونون سالون مین ایک ایک طالب علم درجہ اول مین پاس ہوا مین اپنے مکرم و دوست اس مدرسہ کے قابل اور محنتی ہیڈ ماسٹر مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کو مبارکباد دیتا ہون یہ نتائج عمدہ ترین نتائج مین سے ہین کیونکہ اوسط پاس شدگان عموماً نصف سے بھی کم ہوتی ہے۔ اس سال کے نتائج مین سے خصوصاً قابل ذکر یہ امر بھی ہے۔ کہ انگریزی مین جس مین اکثر امیدوار فیل ہوتے ہین اس مدرسہ کے کل طلباء کامیاب ہوئے اور جو دو فیل ہوئے ہین وہ صرف ریاضی مین فیل ہوئے ہین مگر اس سال سے ریاضی کے لئے ایک قابل انڈر گریجوایٹ منگوایا گیا ہے جو اس مضمون میں خاص مہارت رکھتا ہے اور امید ہے کہ یہ نقص بھی رفع ہو جاویگا۔ دینی حالت کی نسبت مین یقین واثق سے کہہ سکتا ہون کہ جس قدر نیک چال چلن کے لڑکے اس مدرسے سے نکلے ہین ان کی نظیر بلحاظ نسبت کسی دوسرے مدرسہ مین اس وقت نہین ملیگی۔ دینی معلومات کے لحاظ سے ہمارے طلباء نے علیگڈہ اور لاہور مین جا کر خاص امتیاز حاصل کیا ہے اور اس جگہ اب بھی وہ لڑکے موجود ہین جو پڑھتے تو انگریزی ہین مگر دینی فہم اور فراست کے لحاظ سے بہت سے نام کے مولویون سے بڑھ کر ہین۔ ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ یہان ایک جلسہ تشحیذ الاذہان مین ہمارے ایک لڑکے ولی اللہ (ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کا لڑکا ہے اور اس وقت چہارم انٹرنس مین پڑھتا ہے) نام نے اس مضمون پر کہ جب ایک مسلمان احکام شریعت پر چلتا ہے جیسے نماز روزہ وغیرہ تو اسے امام کی پیروی کی کیا ضرورت ہے۔ قرآن شریف کی آیات سے ایسے لطیف استدلال بیان کئے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب فاضل اجل نے فرمایا کہ مین نے یہ بالکل نئے استدلال سنے ہین۔

جب خدا کے فضل سے دونون پہلوؤن سے یعنی کیا دینی اور دنیوی تعلیم ایسی اعلیٰ درجہ کی اس جگہ حاصل ہو سکتی ہے اور خدا کی طرف سے ہدایت ملے تو چال چلن مین ایسی اصلاح پیدا ہوتی ہو کہ جس کی نظیر ملنی دوسری جگہ مشکل ہے۔ تو پھر مین نہین سمجھ سکتا کہ کیون ابھی تک جماعت پوری توجہ اپنے بچون کو یہان بھیجنے کی نہین کرتی۔ جو فوائد دوسری جگہ مل سکتے ہین وہ سب یہان بھی ملتے ہین۔ مگر جو اور فوائد یہان ملتے ہین وہ دوسری جگہ نہین ملتے۔ پھر بھی جو توجہ احمدی جماعت کو ہونی چاہئے تھی وہ ابھی اس مدرسہ کی طرف نہین۔ مگر جن لوگون کے سپرد اس کا انتظام کیا گیا ہے وہ توجہ دلاتے رہے ہین اور دلاتے رہین گے۔ سال گذشتہ مین ایسی ایک تحریک پر باہر سے آئے ہوئے لڑکون کی تعداد دوگنی ہو گئی تھی یعنی چالیس سے اسی تک پہونچ گئی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ اس تحریک مین بھی برکت ڈالے۔ تو اسی سے دو سو تک تعداد کا پہونچ جانا کچھ مشکل امر نہین ہے۔ دنیا مین طرح طرح کی بلائین اور آفتین نازل ہو رہی ہین یہ جگہ خدا کے فضل سے بہت امن مین ہے۔ بورڈنگ ہوس کو بہت وسیع کیا گیا ہے اور ایک وسیع قطعہ زمین وسیع پیمانے پر مدرسہ اور بورڈنگ ہوس بنانے کے لئے گاؤن کے باہر خرید لیا گیا ہے۔ حصہ پرائمری مین فیس معاف کر دیگئی ہے۔ نئے قابل استاد منگوائے گئے ہین یہ تمام باتین اولاً احمدی جماعت کے فائدہ کے لئے ہی ہین۔ مگر روک کسی کو نہین یہان بعض غیر احمدی طالب علم یا غیر احمدی احباب کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہین بلکہ ہندو بھی تعلیم پاتے ہین اور ہندوؤن کے لئے بورڈنگ ہوس کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

دوسرا امر جس کی طرف مین اپنی جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہون یہ ہے کہ مدرسہ کے اخراجات پہلے کی نسبت تگنے چوگنے ہو گئے ہین مگر ہمارے احباب مین سے اکثر وہی چندہ دیتے ہین۔ جو آج سے تین چار سال پہلے دیتے تھے کمی آمد کے سبب سے بہت سی ترقیات جو اسی مدرسہ مین ہم کرنا چاہتے ہین نہین کر سکتے بلکہ بعض وقت مستقل اخراجات کا بھی فکر پڑ جاتا ہے ہر جگہ کی جماعت کو یہ فکر کرنا چاہئیے کہ مدرسہ کی آمد مین ترقی کی راہین سوچے اور ان پر عمل کرے اور ماہوار چندوںین تمام ممبر ایزادی کرین۔ مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ سے ہو۔

خاکسار محمد علی از قادیان ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء

نوٹ۔ مدرسہ کے عمدہ نتائج کے متعلق مین ایک مضمون لکھنے کو تھا کہ مذکورہ بالا مضمون میرے پاس پہونچا اب اس کے بعد مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی مین تو ہمیشہ ان والدین پر نہایت تعجب سے نگاہ ڈالا کرتا ہون جنہون نے اپنے پیارے بچون کی خیر خواہی کا کچھ بھی فکر نہین کیا اور وہ انہین ایسی عظیم الشان نعمت سے اب تک محروم رکھے ہوئے ہین ایسے عمدہ انتظام اور ایسے لائق اسٹاف کے ہوتے ہوئے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے زیر سایہ اپنی اولاد کی تربیت کرا سکتے ہین۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۳ ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے نتائج
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ ۔ خداتعالیٰ کی قہری تجلّی کے نشانات
صفحہ ۶ ۔ کمیاب دائری
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ ڈائری
صفحہ ۱۰ ۔ شعر وسخن ۔ غزل در شان حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
صفحہ ۱۱ ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدر مسیح

مورخہ ۱۱ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء :۔ سارِیکم اٰیاتی فلا تستعجلون

(ترجمہ) قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤن گا ۔ پس تم جلدی نہ کرو ۔

(۲) "یہ دو گھر ہی مر گئے ۔ (اسمین خاص دو گھرون کیطرف اشارہ ہے)

۲۳ ۔ اپریل " ۔ اصلح بینی وبین اخوتی ۔ (۲) سلام قولاً من ربٍ رحیم

یہ الہام کہ اصلح بینی وبین اخوتی ۔ اس کے یہ معنی ہین کہ اے میرے خدا مجھ مین اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر ۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خداتعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام تبلایا ہے اور وہ یہ الہام ہین ۔ خَرُّوا عَلَی الْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ ۔ تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ ۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یعنی بعض سخت مخالفون کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خداتعالیٰ کے سامنے سجدہ مین گرینگے کہ اے ہمارے خدا ہماری گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور مجھے مخاطب کرکے کہین گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھ کو چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی ۔ اسکا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہین خدا تمہین بخش دیگا وہ ارحم الراحمین ہے ۔ یہ اسوقت ہوگا کہ جب بڑی بڑی نشان ظاہر ہونگے آخر سعید لوگون کے دل کھلجائینگے اور وہ دل مین کہین گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اسکی نصرت وتائید ہوسکتی تھی تب یکدفعہ غیب سے قبول کیلئے انمین طاقت پیدا ہوجائیگی اور وہ حق کو قبول کرلین گے ۔

ڈائری

فقیہہ بنو ۲۱ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ سیر ۔ فرمایا ۔ ہماری جماعت کو علم دین مین تفقہ پیدا کرنا چاہیئے مگر اس کے وہ معنے نہین جو عام ملان لوگون نے سمجھ رکھے ہین کہ استنجا وغیرہ کے چند مسائل آ گئے وہ بھی تقلیدی رنگ مین فقیہ بن بیٹھے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے ۔ کہ وہ آیات قرآنی واحادیث نبوی اور ہمارے کلام مین تدبر کرین ۔ قرآنی معارف وحقائق سے آگاہ ہون اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے ۔ تو اسے کافی جواب دے سکین ۔ ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی ۔ بہت ضروری تھی ۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہیئے حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے ۔ اصل مین مسلمانون کے لئے تو یہی جواب کافی ہے کہ تم کوئی ایسا اعتراض اس سلسلہ پر کرکے دکھاؤ جو انبیاء علیہم السلام پر نہ ہوسکے ۔ وہ ہرگز کوئی ایسا اعتراض نہین کرسکین گے ۔

اجتہادی غلطی یہ آتھم یا احمد بیگ والی پیشگوئیون پر تو اعتراض کرتے ہین مگر دوسری پیشگوئیون اور نشانیون کا ذکر تک نہین کرتے ۔ یہ کیسی بے انصافی ہے ۔ ہم انہین بارہا سمجھا چکے ۔ کہ وعید مین تاخیر بھی ہو جاتی ہے ۔ دیکھو ۔ یونس نبی کی پیشگوئی ٹل گئی اور اس کی قوم پر عذاب نہ آیا ۔ یاد رکھو کہ یہ تمام اقوام کا مذہب ہے ۔ کہ صدقہ سے رد بلا ہو جاتا ہے اور خداتعالےٰ بھی فرماتا ہے ۔ ما کان اللہ لیعذبہم وھم یستغفرون ۔ استغفار عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے ۔ ہماری تجربون کی طرف کوئی جاوے ۔ تو ایک منذر امر صبح کو ہو تو شام کو منسوخ ہو جاتا ہے ۔ دوسرا اعتراض ہمارے بعض الہامات کی نسبت اپنی رائے پر ہے کہ وہ غلط نکلی ۔ بشرط تسلیم ہم کہتے ہین کہ امر تنقیح طلب تو یہ ہے ۔ کہ نبی اپنے اجتہاد مین غلطی کھا سکتا ہے یا نہین ۔ سو ہم دیکھتے ہین ۔ کہ حضرت عیسےٰ نے پہلے پہلے اپنی بادشاہت دنیاوی سمجھ کر مریدون کو ہتھیار خریدنے کا حکم دیا مگر آخر معلوم ہوگیا کہ یہ میری غلطی تھی اور وہ اس ارادہ سے باز آ گئے ۔ پھر ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح حدیبیہ والا معاملہ کہ آپ کس ارادے سے آئے اور پھر کیا ہوا ۔ چونکہ آپ کی ذات بابرکات تمام انبیاء کے کمالات کی جامع تھی اس لئے صرف ایک ہی واقعہ سے ثابت ہوگیا کہ نبی اپنے اجتہاد مین غلطی کرسکتا ہے ۔ پس اس صورت مین ہم پر کوئی اعتراض نہین ہوسکتا ۔

معذرت ۔ چونکہ حقیقۃ الوحی کا جلد چھپنا ضروری ہے اور بار بار پریس کے پتھر وغیرہ بھی حسب الحکم حضرت اقدس اس کام کیواسطے لگائے گئے ہین اسواسطے اگلے ہفتہ کا اخبار شاید نہ نکلے ۔ ناظرین مطلع رہین ۔

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کے نشانات

آمعزز احمدی خاتون گریکی

سے لکھتی ہیں۔ حضرت صاحب کے اب تو نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ آتش کا گولہ لوگوں نے دیکھا۔ اب کل ہفتہ بتاریخ ۱۳۔ اپریل بوقت ظہر سخت ژالہ باری ہوئی۔ ہمارا صحن تمام سفید ہو گیا کوئی دو فٹ تک (بلا مبالغہ) زمین کے اوپر ہو گیا اور دانہ (سچی بات ہے) کہ پاؤ پاؤ بھر کا پڑا بعض بعض ان میں کھنگر کی شکل کے تھے۔ جن لوگوں کے مال مویشی باہر تھے۔ بس سب کا چمڑا اڑ گیا ہڈیاں اور گوشت نکل آیا اور کئی آدمی بھی زخمی ہوئے۔ فصل سب مارے گئے چنانچہ ہمارے جو اور گندم کا ایک خوشہ بھی سالم نہیں بچا۔ جس وقت گولہ باری ہو رہی تھی پس یہی منہ سے نکلتا تھا۔ گویا آسمان ٹوٹ پڑا سارا۔ بچے رو رہے تھے۔ عجیب شانِ خدا نظر آ رہی تھی؟

۲۔ مکرمی مخدومی بندہ جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو قبل از دوپہر بالکل مطلع صاف تھا۔ بعد دوپہر یک لخت ہر چہار سو ابر جمع ہو گئے اور ایک دم بادل گرجا اور ژالہ باری شروع ہو گئی اور بلا مبالغہ مرغی کے بیضہ اور اس سے کچھ بڑی مقدار کے اولے برسے پانی کی بارش نہ تھی۔ صرف تخمیناً بیس منٹ تک ژالہ باری ہوئی اور پھر مطلع صاف ہو گیا۔ چند اشخاص قصبہ ہذا کچھ مضروب بھی ہوئے۔ لہذا اطلاعاً کارڈ ہذا ارسال خدمت عالی ہے۔ فقط والسلام۔ عبد الرحمان بلب گڈھ

۳۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت ادب سے عرض خدمت کرتا ہوں۔ کہ گذشتہ شب یعنی ہفتہ و اتوار کی درمیانی رات کو قریب گیارہ بجکر چالیس منٹ پر یکایک ایک نہایت سخت زلزلے کا دھکہ محسوس ہوا۔ اس سرحدی علاقہ میں اس سے قبل ایسے زور کا دھکہ محسوس نہیں ہوا۔ خدا جانے کہاں کہاں اس کا اثر محسوس ہوا ہوگا اور کہاں کی تباہی مقدر تھی۔ یہاں عمارات کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ نہ ہی ۴۔ اپریل کے زلزلہ میں یہاں ہوا تھا۔ کیونکہ یہاں اکثر عمارات خام اور ایک منزلہ ہیں مگر زلزلہ کی تیزی اور اس کا زور ظاہر کرتا تھا کہ کہیں ضرور سخت نقصان کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جن کو کہ حضور کی غلامی کا فخر ہے۔ اپنی حفاظت میں رکھے۔ حضور مجھ دور افتادہ کے لئے دعا کریں۔

خاکسار مرزا محمد شفیع از دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء یوم یکشنبہ

۴۔ جناب والا شان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و علیک التحیہ والسلام و علیک الصلوٰۃ والسلام

آجکل آسمانی اور زمینی نشانوں کی بارش سے ہمارے ایمان خوب تازہ ہو رہے ہیں خدا آپ کی عمر دراز کرے اور ہمیں آپ کے چہرہ کا نور دیر تک دکھاتا رہے۔ اتوار کی رات کو بوقت ۱۲ بجے رات سے دس منٹ قبل زلزلے کے دو دھکے خفیف میانوالی میں محسوس ہوئے۔ لوگوں نے اپنے گھروں سے نکلکر اللہ کا نام زور سے لیا۔ اور ایک چڑیا بھی اپنے آشیانہ سے نکل آئی اور لیمپ کی روشنی میں گرد چکر کرنے لگی معلوم نہیں کہ یہ زلزلہ کس طرف سے آیا۔ اور کہاں اس کا زور تھا۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ کہیں زور سے زلزلہ شروع ہوا ہوگا۔ کیونکہ دروازے اور مکان کی چھت کھڑکاتی تھی۔ آج کل واقعی خدا کے غضب کے دن ہیں۔

خاکسار غلام محمد خان ہیڈ ماسٹر مشن سکول میانوالی

احمدی جماعت کو مبارک و خوشخبری

ایہا الاخوان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہو گیا۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ ؍ ریاستی عازمین وازجملہ جہاں امین باد۔ المشتہر۔ عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

المفتی

ایک خط اور اُس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اما بعد عرض میکنم کہ درملک خود اہل نسب دارم مثلاً پدر و عم و خال و برادر وغیرہ از اقرباء و اہل وطن ہمراہ من خط و کتابت میکنند بعض از آنہا در بیعت داخل اند و بعض تا حال در بیعت داخل نہ لیکن تابع و تصدیق کنندہ اند و نیز محبت بسیار دارند و بعض تصدیق ہم سست اند لیکن میلان دارند و نیز امید من است کہ آنہا را اللہ تعالیٰ از صادقان مخلصان بگرداند۔

الغرض اگر من آن کس را کہ در بیعت داخل نیست چنان الفاظ بنویسیم مثلاً (اخوی مکرم) یا مشفق مہربان یا تعظیمات و تسلیمات برائے فلان کس مثلاً یا دعا و سلام از طرف من بر فلان اخوی ام برسد وغیر ذالک جائز است یا نہ۔ و آنہا نیز این الفاظ برائے من مے نویسند۔ فقط۔ والسلام

غلام محمد افغان بقلم خود قادیان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بخواندم۔ نزد من ہیچ مضائقہ نیست کہ در خط و کتابت خود نرم الفاظ استعمال کردہ شوند بنی آدم ہمہ برادر یکدیگر اند پس برین تاویل کسے را برادر نوشتن ہیچ مضائقہ ندارد۔ و مہربان نوشتن ہم مضائقہ نیست در فطرت ہر نوع انسان قوت مہربانی و ہمدردی مودع است۔ مگر بباعث حجب و پردہ ہا پوشیدہ مے ماند۔ خدا تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام را مے فرماید۔ فقولا لہ قولاً لیناً لعلہ یتذکر او یخشیٰ۔

مرزا غلام احمد

نوٹ۔ کتاب قادیان کے آریہ اور ہم ختم ہو چکی ہے۔ اور درخواستیں نہ آویں + اب احباب خرید کتاب حقیقۃ الوحی کی طرف توجہ کریں۔ ایڈیٹر

کمیاب ڈائری

وہی مرقومہ حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب اور منقول از رسالہ تشحیذالاذہان

جس کے ٹائیٹل پیج پر مہینہ درج نہیں ہے مگر نمبر ۳ ہے۔ اس رسالہ میں مسیح کے دو حواریوں والا مضمون بھی قابل دید ہے۔ ایڈیٹر بدر

ثلج والی پیشگوئی

فرمایا کہ دیکھو ثلج کے آنے کے دن والی پیشگوئی کس طرح پوری ہو گئی اور میں نے اس کے دو پہلو لئے تھے ایک تو یہ کہ خدا کچھ ایسے نشان دکھائے جن کے جبر سے لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور دل تسکین پکڑ جائے اور دوسرا یہ کہ سخت بارش اور سردی اور ژالہ باری ہو جو ایک زمانہ دراز سے کبھی نہ ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ نے یہ دونوں پہلو پورے کر دئے یہ نشان اس طرح متواتر ظہور میں آئے کہ نہ صرف پنجاب بلکہ یورپ اور امریکہ پر بھی حجت قائم ہو گئی یعنے ڈوئی کی موت سے۔ کیونکہ جب ڈوئی نے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اسلام بالکل تباہ ہو جائے اور امید کرتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو گی تو اس وقت میں نے ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ڈوئی سے مباہلہ کیا کہ تو تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور عیسائیت کو سچا سمجھتا ہے مگر میں اس کے برخلاف حضرت عیسے کو ایک انسان اور خدا کا نبی مانتا ہوں اور اسلام کو سچا مذہب جانتا ہوں پس ہم میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کے سامنے مر جائے گا اور میں نے یہ بھی لکھا کہ اگر تو مباہلہ نہ کریگا تو بھی ضرور ہلاک ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں ڈوئی نے لکھا کہ میں کیڑوں مکوڑوں کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا اور اگر میں چاہوں تو ان (مسیح موعود) کو پاؤں کے نیچے کچل دوں اور یہ ڈوئی امریکہ کا ایک شخص تھا جس کا دعوے تھا کہ میں نبی ہوں اور اس کا اثر امریکہ سے لیکر یورپ تک پڑا تھا اور کہتے ہیں کہ سات کروڑ روپے کا مالک تھا پس اس مباہلہ کے بعد اس کا روپیہ چھینا گیا اور صیہون گاؤں جس کو اس نے بسایا تھا اس میں سے نکالا گیا۔ پھر فالج پڑا اور ایسا پڑا کہ پچکاری سے پاخانہ نکالتے تھے اور آخرکار فروری ۱۹۰۷ء میں مر ہی گیا۔ پس یہ ایک نشان تھا جس نے تمام یورپ اور امریکہ پر اور سعد اللہ کی موت نے ہندوستان پر حجت قائم کر دی ہے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ شخص بھی ہمارا سخت دشمن تھا پس ان دو نشانوں اور دوسرے کئی نشانوں نے ملکر دنیا پر ثلج کی پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کر دیا اور پھر یہی نہیں اصل الفاظ میں بھی یہ پیشگوئی کھلے طور سے پوری ہو گئی یعنی اس بہار کے موسم میں جیسا کہ لکھا گیا تھا کہ بہار کے موسم میں ایسا ہوگا ایسی سخت سردی اور بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے کہ دنیا چیخ اٹھی ہے جیسا کہ آج (۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء) کو بھی بارش ہو رہی ہے اور سخت سردی پڑ رہی ہے پس یاد رکھنا چاہیئے کہ کیسے کھلے الفاظ ہیں اور کیسی صحیح یہ پیشگوئی ہی جو کہ اپنے ہر ایک پہلو پر پوری ہوئی

طاعون

فرمایا کہ ہندوستان میں چاروں طرف طاعون پھیل رہی ہے اور قریباً گیارہ برس ہو گئے کہ یہ مرض یہاں ترقی کر رہا ہے اور اب کے سال تو بہت ہی تیزی سے بڑھ رہا ہے معلوم نہیں کہ کب تک اس کا دورہ دورہ رہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک لوگ اپنے دلوں کو صاف نہیں کریں گے میں اس مرض کو نہیں ہٹاؤں گا اور باوجود انگریزوں کے زور لگانے کے اس کا اب تک تو علاج کوئی نہیں نکلا ٹیکا ایجاد کیا وہ بھی ناکارہ ثابت ہوا چوہے مروائے اس سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اب مچھر مروانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر طاعون اسی طرح تیزی پر شروع ہے بلکہ اور بھی بڑھ رہا ہے مگر مجھ کو خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ تیرے گھر کی چار دیواری میں رہنے والوں کو اس مرض سے بچاؤں گا اور دیکھو کہ اب تک کئی دفعہ اس نواح میں سخت طاعون پڑ چکی ہے اور گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے ہیں اور خود قادیان میں بھی طاعون کئی دفعہ پڑ چکا ہے مگر اس گھر کو خدا نے بچائے رکھا اور کوئی آدمی بھی اس مرض سے نہیں مرا بلکہ اس گھر کا کوئی چوہا بھی ہلاک نہیں ہوا پس کیا ہی خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ہے۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ

بدر کے پرانے خریداروں کو معلوم ہوگا کہ میں نے اس ضمیمہ کی تردید میں مسلسل طور پر کئی مہینے لکھا مگر شوکت صاحب کو مطلق حوصلہ نہ ہوا کہ وہ میرے مضمون کے ایک حرف کی بھی تردید کر سکیں۔ اس کے متعلق ایک بات ہمارے احمدی بھائیوں کے لئے عموماً اور ناظرین بدر کے لئے خصوصاً موجب دلچسپی ہو گی کہ میں نے جب اس ضمیمہ کی ہرزہ درائی کے متعلق دارالامان میں خط لکھا تو یہاں سے مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کے قلم کا ہوا ہر قسم سے مبہم یہ جواب ملا۔ کہ عنقریب ضمیمہ اپنے بھائی اشاعۃ السنہ سے جا ملیگا۔ میں نے یہی فقرہ نقل کر کے شوکت صاحب کو بھیج دیا تھا چنانچہ غالباً انہوں نے اس کو اپنے ضمیمہ میں درج کر کے بڑی لے دے کی تھی اور لکھا تھا کہ ضمیمہ ضرور جاری رہیگا یہ ہوگا وہ ہوگا مگر آخر وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔ اور ایک مومن کامل کے منہ سے نکلا تھا یعنے ضمیمہ بند ہو گیا اور اس کا ایڈیٹر حسرت کے لئے رہ گیا۔ شوکت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر اس سلسلہ کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کو نہ روک سکا۔

اب ہمنے یہ نوٹ شوکت کی نبض ٹٹولنے کے لئے لکھا ہے کہ آجکل ان کے مزاج کا ٹمپریچر کیا ہے؟ طاعون و زلازل کے خوفناک حملوں سے کچھ عبرت حاصل کی ہے یا وہی ضلع اور جگت بازی ہے۔ جو مجدد السنہ مشرقیہ کا مایہ ناز ہے۔ ساتھ ہی یہ ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا ضمیمہ کا وہی انجام ہوا یا نہیں۔ جس سے پہلے اس کے پورے زور کی حالت میں اطلاع دیگئی تھی۔ یہ اس کے لئے نشان ہے کاش وہ سمجھے۔ (اکمل آف گولیکی)

آخری اطلاع

بعض احباب کی تحریک سے معلوم ہوا کہ دیہات میں اخبار دیر سے جاتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات اٹھویں دسویں دن تاریخ اشاعت کے بعد ملتا ہے اس لئے ہم نے براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی مدت ۳۱۔ اپریل ۱۹۰۸ء تک کر دی ہے یہ قطعی بات ہے پس اس کے بعد کوئی صاحب بھی رعایت کے متعلق نہ لکھیں۔ ۳۱۔ اپریل تک براہین احمدیہ مجلد ۵؍ غیر مجلد ۴؍ درثمین مجلد ۶؍ غیر مجلد ۴؍۔ ناظم بدر ایجنسی۔

ضرورت

دفتر بدر میں ایک کاتب کی ضرورت ہے عربی اور فارسی خط لکھ سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہو گی نیز ایک پریس مین کی ضرورت ہے۔ جو کام سے خوب واقف ہو۔ مینجر

عزیز

ڈائری

القول الطیّب

محبت قرآن ۱۰- اپریل ۱۹۰۷ء - کی صبح کو حضرت سیر کے واسطے تشریف لے گئے خدام ساتھ تھے - حافظ محبوب الرحمان صاحب جو کہ اخویم منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پورہ اور بہائی جان منشی ظفر احمد صاحب کے عزیزون مین سے ہین ساتھ تھے - حضرت نے حافظ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ قرآن شریف اچھا پڑھتے ہین اور مین نے اسی واسطے ان کو یہان رکھ لیا ہے کہ ہر روز ان سے قرآن شریف سنا کرین گے - مجھے بہت شوق ہے - کہ کوئی شخص عمدہ صحیح خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنے والا ہو - تو اس سے سنا کرون - پہر حافظ صاحب موصوف کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آج آپ سیر مین کچھ سنائین - چنانچہ تھوڑی دور جا کر آپ نہائت سادگی کے ساتھ ایک کہیت کے کنارے زمین پر بیٹھ گئے - اور تمام خدام بھی زمین پر بیٹھ گئے اور حافظ صاحب نے نہائت خوش الحانی سے سورۂ دہر پڑھی - جس کے بعد آپ سیر کے واسطے آگے تشریف لے گئے -

اخبارات مین غلطیان فرمایا - بڑا افسوس ہے - کہ قرآن شریف کی جو آیات اخبار الحکم اور بدر مین لکھی جاتی ہین - ان مین اکثر غلطیان ہوتی ہین - اخبار والون کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے -

آریہ مسافر ذکر تھا کہ لیکھرام کی یادگار مین ایک رسالہ نکلتا ہے چونکہ لیکھرام نے اپنا نام آریہ مسافر لکھا تھا اس واسطے اس رسالہ کا نام بھی آریہ مسافر رکھا گیا ہے - حضرت نے فرمایا کہ وہ تو اپنے اعتراضات کا جواب اپنی موت کے ساتھ آپ ہی دے گیا ہے - وہ مسافر بنتا تھا - خدا نے اُسے ایسا مسافر بنایا - کہ پھر کبھی واپس نہ آیا - ایسا ہی وہ تمام لوگ جو مجھے فرعون کہتے تھے

فرعون کہنے والے مرتے جاتے ہین ہلاک ہو گئے - محی الدین لکھو کے والے نے اپنا الہام شائع کیا تھا کہ مرزا صاحب فرعون ہین - چراغ الدین نے بھی مجھے فرعون لکھا تھا - الٰہی بخش نے بھی مجھے فرعون لکھا مگر یہ عجیب فرعون ہے کہ پہلا فرعون تو موسےٰ کے مقابلہ مین ہلاک ہو گیا تھا اور یہان فرعون تو زندہ ہے اور موسےٰ دن بدن ہلاک ہوتے جاتے ہین -

وقت بلا فرمایا - حدیثون سے ثابت ہے کہ نزول بلا عموماً رات کے وقت اور بعد مغرب تاریکی پھیلنے کے وقت ہوتا ہے -

طاعون ۱۴- اپریل ۱۹۰۷ء - قبل عصر - ابو سعید عرب صاحب نے ذکر کیا کہ رنگون مین نیدرون مین بھی طاعون کی وبا پڑی تھی - حضرت نے فرمایا - کہ براہین کے لکھنے کے زمانے مین خدا تعالیٰ نے ہم کو اس طاعون کے پڑنے کی خبر دی تھی - بدقسمت کفار کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے - کہ وہ انبیاء کے مقابلہ مین اپنی موت کا نشان مانگا کرتے ہین اب ہمارے مخالفون کا بھی یہی حال ہے - اس واسطے خدا نے ان کے واسطے یہ تلوار بھیجدی ہے - لوگ کہتے ہین - کہ براہین مین جو دلائل کا وعدہ دیا گیا تھا - وہ پورا نہین ہوا - حالانکہ براہین مین صداقت اسلام کے واسطے کئی لاکھ دلیل ہے - خدا تعالیٰ نے پہلے سے اس مین یہ باتین لکھ دی ہین - کیا ہی نشان ہے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے - کہ پہلے زمانہ مین جس طرح آنحضرت کے مخالفون کو نامراد اور ذلیل کر کے ہلاک کیا جاتا تھا - ایسا ہی آخر مین بھی ہو رہا ہے اس وقت شریرون کی سزا کے واسطے تلوار آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مین دیگئی تھی اور اس زمانہ مین تلوار خدا خود چلا رہا ہے - جو لوگ جہاد پر اعتراض کرتے ہین وہ دیکھ لین کہ بدقسمت کفار اس وقت بھی پڑ شامت اعمال کے سبب اسی طرح سے ہلاک ہوئے تھے - جیسے کہ اب ہلاک ہو رہے ہین - دین اسلام کی خاطر اگر اس وقت تلوار چلی تھی تو اس وقت بھی دین اسلام ہی کی خاطر تلوار چل رہی ہے -

ثناء اللہ فرمایا یہ زمانہ کے عجائبات ہین - رات کو ہم سوتے ہین تو کوئی خیال نہین ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے - اور پہر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہین جاتا - ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اُجیب دعوۃ الداع صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخین ہین -

خدا کی دی ہوئی تسلی احمد صاحب جو کہ مدراس سے بیعت کے واسطے آئے ہین ان کے متعلق عرب صاحب ابو سعید نے ذکر کیا کہ وہ کہتے ہین کہ قادیان مین آنے سے پہلے مین نے رؤیا مین یہ سارا نقشہ ہو بہو دیکھا تھا - یہ تمام مکانات وغیرہ مجھے بعینہٖ دکھائے گئے تھے - حضرت نے فرمایا - خدا تعالیٰ تسلّی دینے کے واسطے یہ باتین دکھلا دیتا ہے اور اس کی تسلّی بے نظیر ہوتی ہے - دیکھو شرقاً غرباً تمام زمین پر کسی کو یہ تسلّی نہین دی گئی کہ انی احافظ کل من فی الدار - یہ تسلّی فقط ہم کو اس گھر کے متعلق عطا فرمائی گئی ہے - یہ خدا کے عجیب کام ہین -

معجزہ صحت اس جگہ ایک لڑکے کو طاعون شدید ہو گئی تھی - حضرت نے اس کے واسطے دعا کی - اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت دی - اس کا ذکر تھا مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ مین ہمیشہ غور کرتا رہا ہون کہ جس شخص کو طاعون کے سبب خون شروع ہو جاوے وہ کبھی نہین بچتا - صرف یہی ایک لڑکا دیکھا ہے جو باوجود خون آنے کے پھر بچ گیا - فرمایا یہ صرف دعا کا نتیجہ ہے اور اس کا بچنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عبد الکریم کا بچنا تھا - جس کو واسطے کسولی سے تار آیا تھا کہ اب اس کی دیوانگی کے نمودار ہو جانے پر کوئی علاج نہین ہو سکتا - لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے حق مین ہماری دعا کو قبول کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا - کبھی کوئی اس حال سے بچتا دیکھا یا سنا نہین گیا -

شہر کی بلائین فرمایا - یہ جو الہام تھا کہ یا اللہ اب شہر کی بلائین بھی ٹالدے - گو اس کے معنے اور بھی ہون مگر ایک معنے اس کے یہ بھی ہین کہ یہ سخت بدزبان آریہ سوم راج اور اچھر چند ہر ہفتہ گندی گالیون کے بہرے ہوئے اخبار چھاپتے تھے - یہ بھی اس شہر کی بلائین تھین - خدا تعالیٰ نے ان کو ٹالدیا اور جہنم واصل کر دیا - اس سال طاعون کا بہت ہی سخت زور ہے - دوسرے شہرون مین بہت تیز ہے اس کے بالمقابل یہان گویا کچھ نہین بعض گاؤن بالکل تباہ ہو گئے ہین بعض مین صرف ایک یا دو آدمی باقی رہ گئے ہین اور بس - بہت سے گاؤن حصید بن گئے ہین اور ابھی معلوم نہین کہ انجام کیا ہو گا بڑے احمق ہین وہ لوگ جو بے باکی نہین چھوڑتے اور خدا کے ارادے سے غافل اور بیخبر بیٹھے ہین -

دابۃ الارض دابۃ الارض بھی یہی طاعونی کیڑا ہے - تکلیم کاٹنے کو کہتے ہین وہ لوگون کو ہلاک کر رہا ہے - آئے دن بادل بھی بن جاتا ہے اور موسم بہار قائم رہتا ہے جس مین طاعون کا زور ہوتا ہے اس سال موت بہت کثرت سے ہو رہی ہے ہم تو چاہتے ہین کہ کسی طرح خدا پہچانا اور مانا جاوے - خواہ کتنے ہی ہلاک ہون اس کی کیا پرواہ ہے اگر خدا کے منکر اور گستاخ زندہ رہے تو اس مین

کوئی فائدہ کی بات نہیں۔ ... ... یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بس نہ کرے گا جب تک کہ اس کی قہری تجلی اس کی ہستی اکو منوا نہ لے گی۔

۱۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ سیر۔ غلام دستگیر قصوری کے بارے میں ذکر تہا کہ بعض مخالفین کہتے ہیں۔ اس نے کب مباہلہ کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ یہ جو اس نے لکہا۔ قطع دابر القوم الذین ظلموا کا مصداق بنا۔ اس فقرہ کے اس کے سوا اور کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ ظالم کی ہلاکت کا خدا تعالیٰ سے خواستگار ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فعل نے بتا دیا کہ ظالم کون ہے۔ قرآن مجید میں بہی لعنت اللہ علی الکاذبین آیا ہے۔ یوں کہول کر تو نہیں کہا گیا۔ کہ اگر میں جہوٹا ہوں تو مجہہ پر اور اگر وہ جہوٹا ہے۔ تو اس پر عذاب نازل ہو۔ گو اس کا مفہوم یہی ہے۔ مگر یہ عبارت نہیں۔ ایسا ہی وہاں جو قصوری نے اپنی کتاب میں لکہا تو اس کا مطلب یہی تہا۔ پھر بطریق تنزل ہم مان لیتے ہیں۔ کہ اس نے صرف ہمارے لئے بد دعا کی۔ مگر اب بتاؤ۔ کہ اس کی دعا کا اثر کیا ہوا۔ کیا وہ الفاظ جو میرے حق میں کہے اور وہ دعا جو میرے برخلاف کی۔ اُلٹی اس پر ہی نہیں پڑی۔ اب بتاؤ کہ کیا مقبولان آلہی کا یہی نشان ہے۔ کہ جو دعا وہ نہائیت تضرع و ابتہال سے کریں اس کا اُلٹا اثر ہو۔ اور اثر بھی یہ کہ خود ہی ہلاک ہو کر اپنے کاذب ہونے پر مُہر لگا جاویں۔ خصوصاً ایسے شخص کے مقابل میں جسے وہ مفتری اور کیا کیا سمجہتا ہے دراصل وہ مجمع البحار والے کی مثال دیکر خود اس کا قائم مقام بننا چاہتا تہا اور اگر مجھے کوئی نقصان پہنچ جاتا تو بڑے لمبے لمبے اشتہار شائع ہوتے لیکن خدا نے دشمن کو بالکل موقعہ نہ دیا۔ کہ وہ کسی قسم کی خوشی منائے۔ اس بات کو خوب سمجہ لینا چاہیئے۔ کہ اس نے میرے برخلاف بد دعا کی اور خدا سے مری جڑ کے کٹ جانے کی درخواست کی۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی جڑ کٹ گئی اور مجھے روز افزون ترقی حاصل ہوئی کیا یہ متعصب مخالف کے لئے عبرت کا مقام نہیں افسوس کہ یہ لوگ ذرا بہی غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ قرآن مجید کی وہ آئیت یہاں کیسی صادق آرہی ہے۔ کہ یتربص بکم الدوائر علیہم دائرۃ السوء (تاکتے ہیں تم پر زمانے کی گردشین انہیں پہ آوے گردش بری)

خدا کے مامور کے مقابل میں آتا ہے۔ سب دعائیں اور لعنتیں اُسی پر اُلٹ کر پڑتی ہیں۔ جیسا کہ سب نے دیکہہ لیا۔ یہ آریہ جو مرے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ اس کے مرکز تجلیات میں کوئی ہم پر افتراء کرے واقعی یہ بڑی خیانت کا کام ہے کہ اپنی آنکہوں سے نشان دیکہیں۔ اور پہر نہ صرف خود انکار کریں بلکہ اوروں کو بہی بہکائیں۔ یہ سخت بُرا کام تہا جو انہوں نے اپنے ذمہ لیا۔ جیسے روشنی میں سیہ دل چور نہیں ٹہر سکتا ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوار آلہی کا مرکز ہو کوئی سیہ دل خائن بہت مدت نہیں ٹہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں لا یجاورونک الا قلیلاً (نہ پڑوس میں رہیں گے تیرے مگر چند دن)

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیاگر ہیں کہ یہ زرق کی تلاش میں یوں مارے مارے پہرتے ہیں اور ان اسباب سے کام نہیں لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائیز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہیں اور نہ پہر توکل کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ و فی السماء رزقکم و ما توعدون (اور آسمان میں ہی تمہارا رزق اور جو کچہہ تم وعدہ دئے جاتے ہو) ہم ایسے ہوسوں کو ایک کیمیا کا نسخہ تبلاتے ہیں بشرطیکہ وہ اس پر عمل کریں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً و یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ بس تقوےٰ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہوا اسے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ یاد رکہو۔ متقی کبہی کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس مقام پر ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے۔ خدا اس کے لئے اس کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکہا۔ میرے گلے میں ہاتہہ ڈال کر فرمایا۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔

بس یہ وہ نسخہ ہے۔ جو تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء کا آزمایا ہوا ہے۔ نادان لوگ اس بات کو چہوڑ کر بوٹیوں کی تلاش میں مارے پہرتے ہیں۔ اتنی محنت اگر وہ ان بوٹیوں کے پیدا کرنے والے کے پانے میں کرتے تو سب من مانی مرادیں پا لیتے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ تقوےٰ کی راہوں پر قدم ماریں اور اپنے دشمن کی ہلاکت سے بے جا خوش ہو۔ کہ توریت میں لکہا ہے۔ بنی اسرائیل کے دشمنوں کے بارے میں کہ میں نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بد ہیں۔ نہ اس لئے کہ تم نیک ہو۔ پس نیک بننے کی کوشش کرو۔ میرا ایک شعر ہے

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچہہ رہا ہے

ہمارے مخالف جو ہیں۔ وہ بہی متقی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر ہر چیز اپنی تاثیرات سے پہچانی جاتی ہے۔ نرا زبانی دعوےٰ ٹہیک نہیں۔ اگر یہ لوگ متقی ہیں۔ تو پہر متقی ہونے کے جو نتائج ہیں وہ ان میں کیوں نہیں نہ مکالمہ آلہی سے مشرف ہیں نہ عذاب سے حفاظت کا وعدہ ہے تقوےٰ ایک تریاق ہے۔ جو اسے استعمال کرتا ہے۔ تمام زہروں سے نجات پاتا ہے مگر تقوےٰ کامل ہونا چاہیئے تقویٰ کی کسی شاخ پر عمل پیرا ہونا ایسا ہے۔ جیسے کسی کو بہوک لگی ہو اور وہ دانہ کہالے۔ ظاہر ہے کہ اس کا کہانا اور نہ کہانا برابر ہے۔ ایسا ہی پانی کی پیاس ایک قطرہ سے نہیں بجہہ سکتی۔ یہی حال تقوےٰ کا ہے۔ کسی ایک شاخ پر عمل موجب ناز نہیں ہو سکتا۔ بس تقویٰ وہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا۔ خدا تعالیٰ کی معیت بتا دیتی ہے۔ کہ یہ متقی ہے۔

خدا جب سے خالق ہے۔ تب سے اس کی مخلوق ہے۔ گو ہمیں یہ علم نہ ہو کہ وہ مخلوق کس قسم کی تہی۔ غرض نوع قدم کے ہم قائل ہیں۔ ایک نوع فنا کرکے دوسری بنا دی مگر یہ نہیں کہ جیسے آریہ مانتے ہیں۔ روح مادہ ویسا ہی ازلی ابدی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ۔ ہمارا ایمان ہے کہ روح ہو یا مادہ غرض خواہ کچہہ ہی ہو۔ اللہ کی مخلوق ہے۔

۱۳۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ جو کچہہ ہے خدا کے ہاتہہ میں ہے جو چاہے کرتا ہے۔ و بیدہ ملکوت کل شیءٍ والیہ ترجعون۔

دیکہو خدا نے ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں کیسا امتیاز رکہا ہے۔ یہی قادیان ہے جس میں کئی مرے اور پہر ہماری جماعت بالکل محفوظ رہی۔ ان مسلمانوں میں ... ... کئی گدی نشین ہیں کئی الہام کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ کئی مقربان آلہی سے مبتز ہیں مگر کیا کسی کو یہ بہی وعدہ دیا گیا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ یقیناً نہیں اگر کسی کو یہ دعویٰ ہے تو پیش کرے تاکہ اللہ اس کا جہوٹ ثابت کرے دیکہو ان سے جس نے دعوےٰ کیا وہ فوراً پکڑے گئے۔ جموں کے چراغ دین نے دعوےٰ کیا تہا اور پہر آلہی بخش جو میری

نسبت طاعون سے مرنے کا خیال رکھتا تھا۔ طاعون ہی سے ہلاک ہوئے۔ مومن کامل تو کبھی طاعون سے نہین مرتا۔ پچھلے تمام انبیاء علیہم السلام کی نظیر موجود ہے۔ کیا کوئی نبی طاعون سے مرا۔ پھر کامل مومنین حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی سوانح کو پڑھو۔ کیا ان مین سے کوئی طاعون سے مرا۔ ہرگز نہین ؟ کیون ؟ اس لئے کہ تورات و انجیل مین اس طاعون کو عذاب قرار دیا گیا۔ گویا ایک قسم کا جہنم ہے چنانچہ میرے الہامات مین اکثر جہنم کا ذکر آیا ہے۔ تو اس سے مراد طاعون ہی ہے۔ پس مومن کامل تو جہنم سے بالکل محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اگر وہ اس مین پڑے۔ تو پھر مومن کیسا ہوا۔ خدا ہی فرماتا ہے۔ وانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون۔ یعنے طاعون کا عذاب ظالمون اور فاسقون کے لئے ہے۔ یہ مامور من اللہ کے انکار اور فسق کی سزا ہے گویا اس کی خصوصیت کفر کے ساتھ ہے۔ ہان جو مومن کامل نہین بلکہ معمولی ہین۔ چونکہ اللہ تعالے کو ان کی تمحیص مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ انہین ابھی دنیا مین اصلاح کے لئے بطور کفارۂ ذنوب جہنم مین داخل کرے اور یہ سب فرقہائے اسلام کی مانی ہوئی بات ہے کہ ایک فریق مومنون کا بھی جہنم مین کچھ مدت کے لئے پڑے گا پس ماننا پڑتا ہے۔ کہ بعض مومنون کو بھی طاعون ہو سکتا ہے۔ مگر یاد رہے وہی مومن جو کامل نہین۔ اسی لئے میرے الہام مین ہے۔ کہ وہ طاعون سے محفوظ رہین گے۔ جو لم یلبسوا ایمانہم بظلم کے مصداق ہین۔ یعنی اپنے ایمان کے نور مین کسی قسم کی تاریکی شامل نہین کرتے۔ اور یہ مقام سوائے کاملین کے کسی کو حاصل نہین ہو سکتا ۱۸ھ ہجری مین جب طاعون پڑا ہے۔ تو کوئی مسلمان نہین مرا لیکن جب حضرت عمر کے عہد مین طاعون پڑا۔ تو کئی صحابی بھی شہید ہوئے۔ وجہ یہ کہ کامل مومنین ہی ایسی باتون سے محفوظ رہتے ہین۔ اب دیکھنا تو یہ ہے کہ جیسے مومنے ہونے کا دعوے تھا۔ وہ تو یقیناً کامل مومنین سے ہے۔ پس اس کے لئے ضرور تھا کہ طاعون سے محفوظ رہتا کیونکہ یہ ایک عذاب جہنم ہے۔ جس مین خدا کے برگزیدے نہیں پڑ سکتے۔ وہ تو اپنی نسبت یہ الہام سناتا کہ بعد از خدا بزرگ توئی۔ تعجب مختصر اب ایسے عالی شان آدمی کو (اگر وہ واقعی تھا) یہ جہنم (طاعون) کیون نصیب ہوا۔

یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ کہ جیسے وہ فرعون کہتا تو وہ تو اب تک زندہ ہے اور اس کے گھر کا ایک چوہا بھی نہ مرا۔ مگر وہ جو موسےٰ تھا۔ وہ طاعون سے مر گیا جو ایک عذاب جہنم ہے۔ کیا خدا کے فرشتہ کو دھوکہ ہو گیا۔ جیسے روافض کہا کرتے ہین کہ وحی نبوت آئی تو علی پر تھی مگر بھول کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چلی گئی۔ ایسا ہی طاعون کا فرشتہ بجائے قادیان مین آنے کے لاہور چلا گیا۔

اس نکتہ کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ جو معمولی مومن ہو اس کے لئے ممکن ہو کہ تمحیص کے لئے طاعون کے جہنم مین پڑے۔ تاکہ آخرت مین جنت نصیب ہو مگر وہ جو کامل مومنین سے ہو۔ اس کے لئے ہرگز سنت اللہ نہین کہ ایسے عذاب مین گرفتار ہو۔ بعض لوگون کی نسبت اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ فلان تو نماز پڑھتا یا ایسا تھا۔ پھر کیون اسے طاعون ہوا۔ اصل مین اعمال کا تعلق قلب سے ہے اور قلب کے حالات سے بجز اللہ کے کوئی آگاہ نہین۔ پس نہین کہہ سکتے کہ فلان متقی تھا یا مخلص احمدی تھا۔ پھر کیون طاعون سے مرا۔ کیونکہ ہر انسان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ کسی کو کیا معلوم کہ فلان کے دل مین کیا کیا گند بھرے ہین دعا کرتا رہتا تھا۔ تو کیا عیسائی دعا نہین کرتے کیا وہ بعض اوقات نہین روتے پس ایسے معاملے خدا کے سپرد ہونے چاہئین۔ ہان جب ایمان کا ثبوت ہو تو پھر ایسے طاعون سے مرنے والے شہید ہین۔

اللہ تعالیٰ نے ہزارون نشان دکھائے مگر یہ لوگ ایسے ہین کہ مانتے نہین اگر نجاست قلبی نہ ہو تو بعض اوقات ایک نکتہ ہی کفائیت کرتا ہے۔ دیکھو جب لودیانہ مین بیعت ہوئی تو صرف قریباً ۴۰ آدمی تھے۔ پھر اب چار لاکھ ہین۔ کیا ایسی کامیابی کسی مفتری کو بھی ہوئی ہے حالانکہ اس کی پیشگوئی بھی کر چکا ہو۔ اچھا مین نے اگر کوئی نشان نہ دکھلایا۔ تو ان کے موسےٰ نے کیا دکھایا کیا یہی کہ طاعون سے مر گیا۔ اگر خدا کے اولیاء کا یہی انجام ہوتا ہے تو پھر اسلام کا خدا ہی حافظ۔

۱۳۔ اپریل۔ بوقت ظہر۔ محض قول پر فریفتہ ہونے والون کا وہی انجام ہوتا ہے۔ جو الٰہی بخش کا ہوا۔ یاد رکھو۔ محض الہام جب تک اس کے ساتھ فعلی شہادت نہ ہو۔ ہرگز کسی کا کام نہین۔ دیکھو جب کفار کی طرف سے اعتراض ہوا۔ لست مرسلاً۔ تو جواب دیا گیا کفی باللّٰہ شہیداً بینی و بینکم۔ یعنے عنقریب خدا کی فعلی شہادت میری صداقت کو ثابت کر دیگی۔ پس الہام کے ساتھ فعلی شہادت بھی چاہیئے۔ دیکھو گورنمنٹ جب کسی کو ملازمت عطا کرتی ہے۔ تو اس کی وجاہت کے سامان بھی مہیا کر دیتی ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس کا مقابلہ کرتے ہین وہ توہین عدالت کے جرم مین گرفتار ہوتے ہین اسی طرح جو مامورین الٰہی کے مقابلہ پر آتے ہین۔ وہ ہلاک ہو جاتے ہین۔ آجکل ۵۰ آدمی کے قریب ایسے ہین جو اس مرض مین گرفتار ہین یعنے اپنے قولی الہام پر بھروسہ رکھتے ہین۔ وہ سب غلطی پر ہین۔ شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے مگر خود غرضی بھی ایک شیطان ہے پس وہ اپنا آپ دشمن ہے۔ اسی لئے جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیسے ناعاقبت اندیش ہین وہ لوگ جو ایسون کے دام تزویر مین پھنس جاتے ہین جس کے دعوے کے ساتھ عظمت و جلال ربانی کی چمک نہ ہو تو ایسے شخص کو تسلیم کرنا اپنے تئین آگ مین ڈالنا ہے۔

دو مخالفون کا ذکر تھا کہ "اس مسئلہ کے بارے مین ایک دوسرے کے مخالف باہم کفر کے فتوے دے رہین ایک کہتا ہے۔ ضرور ہو کہ انبیاء بہشت مین اور فاسقین جہنم مین پڑین۔ دوسرا کہتا ہے کہ الم تعلم بان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر کی بنا پر چاہے۔ تو انبیاء کو دوزخ مین ڈالدے۔ فرمایا۔ اول الذکر حق پر ہے۔ علی کل شیءٍ قدیر کے یہ معنے تو نہین کہ اللہ تعالیٰ خودکشی پر بھی قادر ہے۔ اس طرح تو وہ اپنا بیٹا بنانے پر بھی قادر کہا جا سکتا ہے۔ پھر عیسائی مذہب کے اختیار کرنے مین کیا تامل ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ بے شک قادر ہے مگر وہ اپنے تقدس اور ان صفات کے خلاف نہین کرتا۔ جو قدیم سے الہامی کتب مین بیان کی جا رہی ہین۔

گویا ان کے خلاف اس کی توجہ ہوتی ہی نہین۔ وہ ذات پاک اپنے مواعید کے خلاف بھی نہین کرتا اور نہ اس طرف وہ متوجہ ہوتا ہے۔ پس ازلی ابدی اس کی صفت ہر کتاب الٰہی مین پڑھکر پھر اس بات کے امکان پر بحث کرنا کہ وہ خودکشی پر قادر ہے۔ یا ھو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد پڑھتے ہوئے پھر اس کے بیٹے کے امکان کا قائل ہونا نہائت لغو حرکت ہے۔ پس ایسی باتون کے بارہ مین اس بہانے سے گفتگو کرنا کہ ہم نفس امکان پر بحث کرتے ہین سخت درجہ کی گستاخی ہے۔

شعر و سخن

مر گئے جب حضرت عیسیٰ تو آئیں کس طرح
قوم کا پھر آکے غم کھائیں تو کھائیں کس طرح

رات دن قرآن کے دشمن ہیں اپنی انکار میں
اے مسیح ناصری تم کو بلائیں کسطرح

معنے لفظِ توفی کیوں سلاتا کرتے ہیں
وقت اب ہے جاگنے کا یہ سلائیں کس طرح

اسلئے اِن آیات کے معنے بتائیں کس طرح
مر چکے سب انبیاء ان کو جلائیں کس طرح

حضرت عیسےٰ سے خود احمدؐ نے معراج میں
سنتے ہیں کانوں سے پھر انکہیں چرائیں کس طرح

جبکہ داخل ہو کے جنت سے نکلنا ہے محال
پھر وہ عالم کی ہوا کھائیں تو کھائیں کس طرح

عقل کے اندھوں کو اتنی بھی خبر اتبک نہیں
دین احمد پہ امنڈ آئیں بلائیں کس طرح

تہا مناسب تم اسی غم میں تڑپتے رات دن
کفر کے حملوں سے اب دین کو بچائیں کس طرح

عیسےٰ مریم کے آنے کی کہانی چھوڑ دو
آچکا مردِ خدا تم کو سنائیں کس طرح

سو رہے ہیں اب تلک دن کو سمجھتے رات ہیں
یاالٰہی کیا کریں ان کو جگائیں کس طرح

قدرت اللہ احمدی کلرک ایگزیمینر ۔ لاہور مورخہ ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

غزل درشان حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود یوسف ثانی
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

از تصنیف فدا حسین فدا اکبر آبادی احمدی از اٹاوہ محلہ ارددُو

ملتا ہے ہر ایک دل میں مجھے تیرا ٹھکانا
ہر آنکھ بنی تیرے لئے آئینہ خانہ

اے عیسیٰ دوران تیرے قربان گیا میں
جس دن سے نظر آیا تیرا مکھڑا سوہانہ

سب اہل قلم دنگ ہیں تحریر سے تیری
نقاروں کو ہوتا ہے مقابل میں بہانہ

دجال تجھے کہتا ہے کوئی کوئی کافر
میں کیا کہوں میں نے تجھے جو جانا سو جانا

مامور من اللہ ہے تو شیر خدا ہے
گلشن میں یہ بلبل نے سنایا ہے ترانہ

ہر بات سے ہے تیری عیان شان الٰہی
دشمن کے جگر میں وہ لگی بن کے نشانہ

تیری نظر لطف خدا کی ہے عنائیت
پھر رنج ہی کیا ہے جو پھرے ہم سے زمانہ

اللہ نے بھیجا تجھے باعزت و شوکت
تھا مدِ نظر حق کو شریروں کا جلانا

ہل چل مچی دنیا میں ترے دعویٰ سے ایسی
فوجوں میں لگے گولی کا جس طرح نشانہ

سہرا ترے سر دین کا باندھا ہے خدا نے
جوڑا تجھے پہنایا شریعت کا شہانہ

کہتا ہے ہر اک صوفی و عالم یہی دل میں
ہم میں سے کسی کو تھا خدا نے یہ بنانا

نادان سمجھتے نہیں اللہ کی باتیں
اس نے اُسے بخشا جسے اس کام کا جانا

...تے ہیں حسد مفت میں ہوتے ہیں گناہ گار
بے تیری اطاعت کے نہیں ان کا ٹھکانا

آفت میں گرفتار ہیں سب تیرے مخالف
آزاد ہوا رنج سے جس نے تجھے مانا

اے مولویو! حق کو خدا کے لئے مانو
کام آئے گا حشر میں نہ حیلہ نہ بہانہ

کر شکر خداوند دو عالم کا فدا تو
جس نے کہ کرم سے یہ دکھایا ہے زمانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم
فاعتبروا یا اولی الابصار

لو نشان پہ اب نشان ہونے لگا
دیکھ لو حیران جہان ہونے لگا

قدرت حق رونما ہونے لگی
خود خدا گویا عیان ہونے لگا

پورے ہونے لگ گئے حق کے کلام
ہر مخالف نیم جان ہونے لگا

دشمنان دین کے ہیں ماتم کے دن
ہر طرف شور و فغان ہونے لگا

مرگیا ڈوئی جو تھا جھوٹا نبی
ذکر یہ وردِ زبان ہونے لگا

بالمقابل جب ہوا مہدی کے وہ
الوداع تاب و توان ہونے لگا

سب مریدوں نے کیا مردود و خوار
بن کے ملعون نوحہ خوان ہونے لگا

مبتلا آخر ہوا فالج میں وہ
کیا عذاب جانستان ہونے لگا

ترک کر بیٹھے اسے فرزند و زن
ہائے جینا بھی گران ہونے لگا

چھن گیا صیحون نبوت چھن گئی
آخرش محتاجِ نان ہونے لگا

مرگیا اور ہو گیا دوزخ نصیب
ذکر یہ اب ہر زمان ہونے لگا

آگ برسانے کے دن بھی آگئے
آسمان آتش فشان ہونے لگا

حق و باطل میں لگی ہونے تمیز
اب عیاں راز نہان ہونے لگا

آ گئے ہیں خوف اور خطرہ کے دن
رخصت اب امن و امان ہونے لگا

حضرت موعود حق کے واسطے
اس جہان کا امتحان ہونے لگا

بچھ گئیں صف ہائے ماتم ہر طرف
رخصت ہر پیر و جوان ہونے لگا

کیا مری کی گرم بازاری ہوئی
موت کا غالب نشان ہونے لگا

قحط بھی ہر دم وبال جان ہے
نرخ ہر شے کا گران ہونے لگا

زلزلے ملکوں میں آنے لگ گئے
ذکران کا یاں وہان ہونے لگا

آگئی قہری تجلی کی گھڑی
خوفناک آخر سمان ہونے لگا

آسمان ٹوٹا ہوا روشن نشان
اسپہ اب کیا کیا گمان ہونے لگا

کاذبوں کی موت کی خبریں اڑیں
میرا صادق و نشان ہونے لگا

کیں دعائیں اس کی سب حق نے قبول
روشن اب نام و نشان ہونے لگا

دوستو! کر لو تم اب اصلاح حال
حق تمہارا پاسبان ہونے لگا

پھر تمہارے باغ میں آئی بہار
مہربان لو باغبان ہونے لگا

رونقِ اسلام کے دن آگئے
اب تو پھر یہ گلستان ہونے لگا

ہائے اے حاسد بہت افسوس ہے
کیوں نہ ٹھنڈا ہندوستان ہونے لگا۔

رسید زر

۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۱۴۲۳ مولوی مبارک علی صاحب عہ/
۴۔ " " ۹۷ بابو محمد عظیم صاحب ے/
۵۔ " " ۴۱۹ احمد الدین صاحب ے/
۵ " " ۱۵۳۲ رئیس الدین صاحب ۱۲/۶
۵ " " ۳۲۷ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ے/
۵ " " ۱۵۶۶ سید محمد شاہنواز صاحب ے/
۵ " " ۱۴۴۹ چودہری بشارت علی صاحب ۱۲/
۶ " " ۹۶۲ عبد الرحمان صاحب ۱۲/
۶ " " ۱۵۵۳ چودہری حسن محمد صاحب ے/
۶ " " ۱۵۴۹ محمد مقرب خان صاحب صہ/
۶ " " ۱۵۶۱ حکیم احمد الدین صاحب عہ/
۶ " " ۸۴۷ مولوی صفدر حسین صاحب ے/
۷ " " ۹۵۸ عبد الواحد صاحب عہ/
۸ " " ۱۵۳۵ منشی ظفر حسن صاحب ے/
۸ " " ۱۵۷۸ شیخ نظام الدین صاحب عہ/
۸ " " ۹۵۷ ملک احمد خان صاحب ے/
۸ " " ۴۱۲ غلام محمد صاحب ے/
۹ " " ۱۲۲ ایس۔ این احمد صاحب ے/
۱۰ " " ۱۵۶ شیخ محمد رشید صاحب ے/
۱۰ " " ۱۵۸۰ عبد المجید صاحب ۸/
۱۰ " " ۱۵۵۵ میاں عزیز الدین صاحب ے/
۱۰ " " ۱۴۶۵ منشی زمان شاہ صاحب ے/
۱۲ " " ۱۳۴۲ چودہری ضیاء الدین صاحب ۵/
۱۲ " " ۱۵۷۴ شیخ فضل الرحمن صاحب ے/
۱۲ " " ۳۳۷ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ے/
۱۳ " " ۱۵۸۳ احمدیار صاحب عہ/
۱۳ " " ۱۵۱۲ آر۔ ایم عبد القادر صاحب عہ/
۱۳ " " ۱۲۳۷ غلام محمد صاحب صہ/
۱۳ " " ۱۵۲۴ محمد اسمعیل صاحب ے/
۱۵ " " ۱۵۷۹ عبد العزیز صاحب ے/
۱۵ " " ۱۱۵ قاضی نذیر حسین صاحب للعہ/
۱۵ " " ۱۵۸۹ منشی دادبخش صاحب ۸/
۱۵ " " ۲۹۴ شیخ فضل آلہی صاحب ے/
۱۵ " " ۹۲۶ بابو احمد الدین صاحب ے/
۱۶-۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء سید جلال صاحب للعہ/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بشارت ۔ تنسکار ماچھیان ضلع گورداسپور
جالی " " " "
جھنڈو معہ اہل وعیال " " "
نتھا " " "
بڈہا نمبردار معہ اہل وعیال " " "
اللہ دتا حجام ۔ تلونڈی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
علی محمد صاحب ہمران ضلع لودیانہ
غلام محمد صاحب " "
سادو کریم پور ۔ ضلع جالندہر
تادو " " "
اللہ بخش صاحب " " "
پھینکا " " "
محکم شاہ صاحب " " "
احمد صاحب ۔ موہر ۔ گڑہ تنسکر
اماوان " " "
احمد بی بی بنت نبی بخش صاحب مہاراجکے
محمد بی بی " " "
خواجدین صاحب چوگنا والی ۔ گجرات
خدابخش صاحب کریم پور ۔ جالندہر
فیروز الدین صاحب " "
غلام احمد صاحب اہلمد محکمہ کلکٹری دفتر شیرانی جون
نتھو ۔ مہاراجکے ۔ سیالکوٹ
چودہری بانیخان صاحب " "
نذیر احمد صاحب کنسٹبل پولیس پشاور
ابراہیم شاہ صاحب " " "
سید عبد الوحید صاحب محلہ گوندکرمالی حیدرآباد دکن
بھولا " " "
لال دین صاحب ۔ ویروال ۔ ڈسکہ سیالکوٹ
میاں گالوں ۔ تنسکار ماچھیان ضلع گورداسپور
بہاگن " " "
کرم بی بی " " "
سید محمد علی صاحب معلم ٹریننگ کالج لاہور

میاں اللہ رکہا صاحب تنسکار ماچھیان ضلع گورداسپور
مسمات بڈہی " " " "
بوٹا " " " "
والدین محمد بہار الدین خان صاحب ساگرو
مولوی میر محمد سعید مدرس ۔ محمد مختار خان صاحب
ومسمات حنیفہ بی بی ۔ گہانسی بازار حیدرآباد دکن
امام الدین صاحب دہیرکے کلاں گوجرات
بلندو " " "
سید احمد صاحب مدرس انگریزی نواب لشکر جنگ
بہادر ۔ حیدرآباد دکن
نبی بخش صاحب اپیل نویس ۔ نکودر
جنت بی بی زوجہ اکبر علی صاحب کہاریان گوجرات
سلج بھری زوجہ سلطان صاحب " "
فتح علی ولد شیطان " " "
جلال الدین صاحب ولد کرم علی صاحب " "
اہلیہ احمد الدین صاحب نیا ریہ ۔ شاہدرہ لاہور
آحد ڈار صاحب ۔ کہیوہ کونگام کشمیر
اہلیہ چودہری الہ دین صاحب مولڈیکے سیالکوٹ
اہلیہ غلام حیدر صاحب نمبردار گجو چک گوجرانوالہ
والدہ " " " "
میاں سلطان علی صاحب " "
میاں حاکم صاحب شادیوال ۔ گوجرات
فضل آلہی صاحب فرزند محمد یوسف صاحب
سلے ونڈ ضلع فیروز پور
نظام الدین صاحب سلے ونڈ ضلع فیروز پور
میاں عبد اللہ صاحب معہ عیال سامانہ پٹیالہ
مولوی غلام محمد صاحب مدرس مدرسہ ہبولہ چکوال جہلم
فتح علی صاحب ۔ جھوہا حاجی والہ ۔ گجرات
میاں محمد حسین صاحب پونچھ کشمیر
میاں علی احمد کلرک معہ اہلیہ حسٹیشن سپلائی
آفس لاہور چھاونی
جہان خان صاحب موضع مانگٹ تحصیل حافظ آباد
کرم موضع پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد
میاں غازی موضع پیر کوٹ " "
میاں اللہ دتا صاحب دانہ زیدکا سیالکوٹ
تمرلنگ " " " "
میاں عبد الغفور صاحب ۔ رائے کوٹ لودیانہ

علی محمد صاحب چک ۲۳۲ لائل پور
احمد خان صاحب خلف الرشید منشی غلام حیدر
خان صاحب تحصیلدار ۔ فیروز پور
میاں محمد احمد صاحب گہوگہاٹ میانی
میاں فتح محمد صاحب " "
میاں غلام احمد صاحب " "
میاں محمد صدیق صاحب " "
میاں علی محمد صاحب " "
اہلیہ غلام حسن محمد صاحب " "
فاطمہ دختر " " "
مسمات لالاں بی بی " " "
مسمات ستان " " "
خواجہ حسین صاحب مدراس
میاں احمد الدین صاحب عالم گڈہ گجرات
سید حیات شاہ صاحب گٹھالیاں ڈاکخانہ ستراہ
ضلع سیالکوٹ
میاں سید محمد صاحب گٹھالیاں ڈاکخانہ ستراہ سیالکوٹ
مسمات طالع بی بی " " "
چودہری علی گوہر صاحب " " "
میاں عبد اللہ صاحب " " "
میاں تاج الدین صاحب " " "
میاں مالک خان صاحب " " "
میاں جلال الدین صاحب " " "
سر اللہ ولد میاں عبد اللہ صاحب " "
میاں غلام رسول صاحب " "
نواب بی بی " " "
حسین بی بی " " "
طالع بی بی " " "
فتح بی بی " " "
کرم بی بی " " "
شہادت بی بی " " "
چودہری جمعیت خان صاحب " " "
حکیم حاکم صاحب " " "
میاں چراغدین صاحب " " "
غلام رسول صاحب " " "
امام بی بی " " "
جان بی بی " " "

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائیت

کا وقت آج کی تاریخ سے ختم ہو گیا ہے اور اب براہین احمدیہ

غیر مجلد کی قیمت صہ مجلد ۱۲؎

درثمین مجلد ۸؎ غیر مجلد ۶؎ ہی ملے گی

حیرت کی حیرانی حصہ اول ۔ مصنفہ منشی عبد العزیز صاحب۔ اس میں مرزا حیرت کی لن ترانیوں کا ذکر ہے ۔ کہ مجدد بھی بنتے ہیں ۔ مسیح بھی ۔ پھر انہی کی کتابوں سے اس کی تردید بیان کی ہے ۔ عجیب دلچسپ کتاب ہے قیمت ۲؎

حیرت کی حیرانی حصہ دوم ۔ حضرت اقدس کے متعلق جو کچھ مرزا حیرت نے اپنے پرچہ میں کہا یہ اس کا دندان شکن جواب ہے کہ خود انہی کی عبارتوں سے اس کی تردید کی گئی ہے قیمت ۴؎ دونوں کتابوں کے جواب کے لئے ہزار روپیہ انعام مقرر ہے

القول الصحیح ۔ اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدائت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱؎

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر تائید اسلام میں قیمت ۱؎

آئینہ ڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ۱؎

اشتہار

(نوٹ ۔ یہ کتابیں میں نے بھی دیکھی ہیں فی الواقع عمدہ ہیں ایڈیٹر بدر)

مفصلہ ذیل رسائل رسائل تازہ ترین قابل دید ہیں جو ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مصنف اختیار الاسلام کی تصنیف ہیں

عیسائی مذہب کی حقیقت ۱؎ ایک سکھ نو مسلم کا لیکچر ۱؎

سچے مذہب کی شناخت بوعدۂ انعام لعہ ۱؎

انگریزی ترجمہ جس میں انگریزی اور اردو گرامر کو پیوست کر دیا ہے سلف سٹڈی کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔

تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آویں

سر الشہادتین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں ۔ قیمت ۱؎

شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۷؎

رویائے صالحہ ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں قیمت ۴؎

السر المکتوم ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی صداقت تائید قیمت ۴؎

اعجاز احمدی ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱؎

الوصیۃ ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں قیمت ۲؎

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱؎

جنگ مقدس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے قابل دید ہے ۔ قیمت ۸؎

نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے ۔ قیمت ۸؎

جام شہادت ۔ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱؎

الخطبۃ ۵ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدد خان ایک نیک نوجوان ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو ۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ میرا ایک عزیز نوجوان دوست ۔ سید ۔ معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہو گا ۔ خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے ۔ حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہو گا ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے ۔ دلچسپ اور معقول خلائق نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں ۔ مینجر

باہتمام ... قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

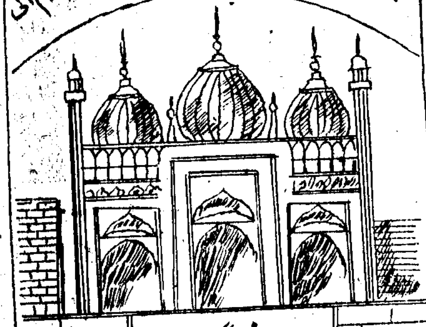

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے ۔ بالعبد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ ۔ مئی ۱۹۰۷ء

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۶) — قیمت سالانہ پیشگی قادیان میں ے عہ ۔ قیمت فی پرچہ ۲؍

نمبر (۱۹) — قیمت از گورنمنٹ ۳۰ عہ ۔ قیمت از غربا و طلباء وغیرہ ذاہب ۵ ۔ ۱۲؍ ۔ قیمت برائی افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر لیگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مسردود لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ عہ
معاونین درجہ اول جن کو ۵۰ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۸ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ
عام قیمت پیشگی ۔ ے
مابعد ۔ للعہ
قیمت فی پرچہ ۔ ۲؍

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاوے گی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی بعد ارسال کرنے روپیہ کے اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

جرمنی میں سلسلہ حقہ کی خبر ماسٹر محمد دین صاحب علی گڈھ کالج سے لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جرمن پروفیسر ہے جو کہ عربی پڑھاتا ہے۔ اس نے مجھے ایک کتاب جرمنی زبان میں دکھائی۔ جس میں اقصائے مشرق کے مختلف مذاہب کا حال دیا ہوا تھا اس میں حضور مرزا صاحب اور فرقہ احمدیہ کا بھی مختصر ذکر لکھا ہے جو کہ ایک دو صفحوں سے پروفیسر نے ترجمہ کر کے مجھے سنایا۔ گو معلومات سب صحیح نہ تھے تاہم اس میں شک نہیں کہ فرقہ احمدیہ کی اہمیت کے وہ لوگ قائل ہو چکے ہیں اور اپنی کتب میں اس کا ذکر کرنے لگے ہیں۔

تین دن صلیب پر رہکر بچ گیا اخبار ٹرتھ سیکر ناقل ہے کہ مشہور یہودی مورخ یوسی فس کے سوانح کی کتاب کے سیکشن ۷۵ میں لکھا ہے کہ میں (مورخ) ایک دفعہ ایک سرکاری کام پر جا رہا تھا۔ راستہ میں اس جگہ سے گذرا جہاں سرکاری حکم سے بہت سے لوگ صلیب پر لٹک رہے تھے ان کی طرف بغور دیکھنے سے میں نے تین اشخاص کو پہچانا کہ وہ میرے دوست تھے۔ پس میں حاکم وقت کے پاس جو میرا خوب واقف تھا جلدی سے گیا اور اس سے اجازت حاصل کر کے ان ہرسہ کو صلیب پر سے اتروالایا۔ ان کو صلیب پر لٹکے ہوئے تین روز گزرے تھے لیکن ہنوز ان میں جان باقی تھی۔ پس طبیب کے زیر علاج میں نے انکو رکھا لیکن دو آدمی مر گئے اور تیسرا بالکل بچ گیا۔

کیا تین روز صلیب پر رہکر بچ جانا یسوع مسیح کے اس واقعہ پر روشنی نہیں ڈال سکتا کہ وہ صرف چند گھنٹے صلیب پر رہا اور اس کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں اور جلدی سے دوست اس کو اٹھا کر لے گئے اور تیسرے دن وہ باغ میں چلتا پھرتا نظر آیا۔ اور چالیس دن تک دوستوں کے ساتھ کھاتا پیتا رہا اور پھر پہاڑ پر چڑھ کر بادلوں کے درمیان آجانے کے سبب دوستوں کی نظروں سے جو دامن کوہ میں کھڑے رہے تھے غائب ہو گیا اور کسی اور ملک کو چلا گیا۔ عیسائی صاحبان غور کر کے جواب دیں۔

شہادت امریکہ امریکہ کا ہفتہ وار اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۷ء لکھتا ہے۔ ڈوئی کے مرنے کی خبر قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب ملک ہندوستان کے رہنے والے ہمارے دوست مرزا غلام احمد کے واسطے فراخی صدر اور ان کے عقائد کے واسطے موجب استحکام ہوگی۔ مرزا صاحب اپنے عقیدہ کے مطابق نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں اور وہ یہ عقیدہ بھی منوانا چاہتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے بھی بروز ہیں چند سال گزرے ہیں کہ ڈوئی نے دنیا کے گرد ایک سیاحت کی تھی اس وقت مرزا غلام احمد صاحب نے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا کہ اس بات کو ثابت کرنے کے واسطے کہ کس کا دعویٰ نبوت کا سچا ہے تم میرے ساتھ قبولیت دعا میں مقابلہ کر لو اور قبولیت دعا کا نشان یہ ہوگا کہ جو کاذب ہوگا وہ صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائیگا ڈوئی نے اس تجویز سے پہلو تہی کر کے محمدی مصلح سے پیچھا چھڑایا اور ڈوئی کی اس بیہودہ اور بزدلانہ حرکت پر مرزا صاحب نے اس کو ایک مفتری قرار دیا اور اس کی جلد تباہی کے متعلق اپنی پیشگوئی شائع کی۔ تب سے ہی ڈوئی کو زوال آرہا ہے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	ایک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ کالم	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ کالم	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ کالم	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعائیت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جائے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ ؍ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جاتے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اُجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں ان کا اشتہار بند کر کے انکی باقیماندہ اجرت واپس دیجاوے گی۔

۹۔ منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اُجرت واپس کر دے۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری صفحوں پر دئے جائیں گے جہاں جہاں منیجر مناسب سمجھے۔

۱۱۔ یہ امر ضروری نہیں مگر دفتر کے واسطے موجب آسانی ہے کہ مشتہر صاحبان مفصلہ ذیل فارم پر دستخط کر کے اپنی رقم کے ساتھ ارسال فرمادیں۔ ۱۲۔ جو صاحبان ان شرائط کو اپنے پر انکار کریں انکا اشتہار درج اخبار نہ ہوسکیگا۔

فارم درخواست اندراج اشتہار در اخبار بدر

بخدمت منیجر صاحب اخبار بدر۔ میں نے مفصلہ بالا شرائط کو پڑھ لیا ہے اور دوست مجھے منظور ہیں میرا اشتہار اخبار بدر میں عرصہ کے واسطے درج کیا جاوے جس کے واسطے مبلغ بذریعہ ارسال کئے جاتے ہیں۔

مقام — مورخہ — العبد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علےٰ رسولہٖ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک ولائیت۔ اجرت اشتہارات
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴۔۵۔ ڈایری۔ المفتی
صفحہ ۶۔ ایک قابل تقلید نمونہ۔ اعلان عام
صفحہ ۷۔ رسید زر۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۸۔ اشتہارات

بدر مسیح

۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۹۔ مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۶ تا ۷ مئی ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔

۲۔ "زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی"۔

۳۔ انزلناہ علےٰ رقیمۃٍ من موسیٰ۔

۴۔ انّی مھین من اراد اھانتک۔

۵۔ سنسمہ علے الخرطوم۔

۶۔ ربّ انّی مغلوب فانتصر۔

۷۔ ساریکم ایاتی فلا تستعجلون

ترجمہ۔ یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھکو دکھلا دینگے اور یا تجھ کو وفات دیدینگے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ہمنے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا سو ہمنے اس سے اتفاق رائے کیا میں اس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کرتا ہے اسکی ناک پر یا مونہہ پر ہم آگ کا داغ لگا دینگے۔ اے میرے خدا میں مغلوب ہوں تو انتقام لے۔ میں تمھیں اپنے معجزات دکھلاونگا۔ مجھ سے جلدی مت کرو۔

[یہ جگہ اس واسطے سفید رکھی گئی تھی۔ کہ آج کے الہامات اس میں پتھر پر لکھوا دئے جاوینگے۔ مگر آج صبح حضرت نے فرمایا۔ کہ آج کوئی الہام نہیں ہوا۔ ایڈیٹر۔ ۸ مئی ۱۹۰۷ء]

معذرت۔ ہفتہ گذشتہ کی طرح اس ہفتہ بھی بہ سبب مصروفیت در انطباع حقیقۃ الوحی اخبار پورے بارہ ۱۲ صفحوں پر نہیں نکل سکا۔

احمدی جماعت کو مبارک اور خوش خبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہوگیا ہے۔ امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اوّل علاوہ محصولڈاک ۴ر۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

ڈائری

پسلسلہ پرچہ ۲۵ اپریل

القول الطیب

معجزات نبی کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کروڑ معجزوں سے بڑھ کر معجزہ تو یہ تھا کہ جس غرض کے لئے آئے تھے۔ اُسے پورا کر گئے۔ یہ ایسی بے نظیر کامیابی ہے کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی میں کامل طور سے نہیں پائی جاتی۔ حضرت موسےٰ بھی رستے ہی میں مر گئے۔ اور حضرت مسیح کی کامیابی تو ان کے حواریوں کے سلوک سے ہویدا ہے ہاں آپ کو ہی یہ شان حاصل ہوئی کہ جب گئے تو رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ یعنی دین اللہ میں فوجوں کی فوجیں داخل ہوتے دیکھ کر۔

دوسرا معجزہ۔ تبدیل اخلاق ہے کہ یا تو وہ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا۔ چارپایوں سے بھی بدتر تھے یا یبیتون لربھم سجدا و قیاما۔ رات نماز دن میں گزارنے والے ہو گئے۔

تیسرا معجزہ۔ آپ کی غیر منقطع برکات ہیں۔ کل نبیوں کے فیوض کے چشمے بند ہو گئے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا چشمہ فیض ابد تک جاری ہے چنانچہ اسی چشمہ سے پی کر ایک مسیح موعود اس اُمّت میں ظاہر ہوا چونکہ یہ بات بھی آپ ہی سے خاص ہے کہ کسی نبی کیلئے اس کی قوم ہر وقت دُعا نہیں کرتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت دنیا کے کسی نہ کسی حصّہ میں نماز میں مشغول ہوتی ہے اور پڑھتی ہے اللّٰھمّ صلّ علےٰ محمد اس کے نتائج برکات کے رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں چنانچہ انہی میں سے سلسلہ مکالمات الٰہی ہے جو اس اُمّت کو دیا جاتا ہے۔

۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا بڑی گستاخی ہے یہ لوگ کس گنتی میں ہیں ایک نبی (یونس) بھی صرف لن ارجع الی قومی کذابا کہنے سے زیر عتاب ہوا دراصل خدا تعالےٰ کے کسی فعل پر شرح صدر نہ رکھنا بھی ایک مخفی اعتراض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے ولاتکن کصاحب الحوت ایسے امور میں مخاطب تو انبیاء ہوتے ہیں مگر دراصل سبق امت کو دینا منظور ہوتا ہے۔ ہمارے بارہ میں حق کے فیصلہ کے لئے کس قدر کھلی ہوئی راہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی نظیر اگلی اُمّتوں میں موجود نہیں۔ دیکھو مسیح کی دوبارہ آمد کا مسئلہ ایلیاہ کی آمد سے کیسا صاف ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ اس پر دونوں قوموں کا باوجود اختلاف کے اتفاق ہے جیسا مسیح کے صلیب پر چڑھایا جانے کے بارے میں۔

آتھم جب رجوع والی شرط سے فائدہ اُٹھا کر پندرہ ماہ میں نہ مرا تو خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے نے کیا عمدہ جواب دیا کہ بعض اشخاص آسمان پر مر جاتے ہیں اور اللہ کا ولی اس کو مُردہ دیکھ لیتا ہے۔ مگر دوسرے عوام الناس اس معرفت تک نہیں پہونچتے۔ اور اعتراض کرتے ہیں۔

سلب امراض و دفع بلیات۔ ان سب کی تہ میں واستفتحوا وخاب کل جبار عنید کا قانون کام کر رہا ہے ہر نبی پہلے صبر کی حالت میں ہوتا ہے پھر جب ارادہ الٰہی کسی قوم کی تباہی سے متعلق ہوتا ہے تو نبی میں درد کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دعا کرتا ہے۔ پھر اس قوم کی تباہی یا خیرخواہی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو نوح علیہ السلام پہلے صبر کرتے رہے اور بڑی مدت تک قوم کی ایذائیں سہتے رہے پھر ارادۂ الٰہی جب ان کی تباہی سے متعلق ہوا۔ تو درد کی حالت پیدا ہوئی اور دل سے نکلا۔ لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا جب تک خدا کا ارادہ نہ ہو وہ حالت پیدا نہیں ہوتی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال پہلے صبر کرتے رہے۔ پھر جب درد کی حالت پیدا ہوئی۔ تو قتال کے ذریعے مخالفین پر عذاب نازل ہوا۔ خود ہماری نسبت دیکھو جب یہ شیخ عجتاب جاری ہوا تو اس کا ذکر تک ہی نہیں کیا گیا مگر جب ارادۂ الٰہی اس کی تباہی کے متعلق ہوا۔ تو ہماری توجہ اس طرف بلا اختیار ہو گئی۔ اور پھر تم دیکھتے ہو کہ رسالہ ابھی اچھی طرح شائع بھی نہ ہونے پایا۔ کہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ بعض اولیاء اللہ کو صفت خلق یا تکوین دی گئی اس سے یہی مراد ہے کہ وہ ان کی دعا کا نتیجہ ہوتا ہے اور الٰہی صفت ایک پردہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

یہ عیسائی اور آریہ کہتے ہیں کہ شمشیر کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کئے ہم کہتے ہیں یہ بھی ایک دو برس تلوار چلا کر دیکھیں کوئی ان کے مذہب میں داخل ہوتا ہے یا نہیں۔ ایمان جو ایک قلبی معاملہ ہے ہم نہیں سمجھ سکتے تلوار کے ذریعہ کیونکر کسی کو شرح صدر حاصل ہو سکتا ہے۔

اس میں بھی خدا کی حکمت ہے کہ فلاں فلاں مسلمان عالم ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں۔ اگر یہ داخل ہوتے۔ تو خدا جانے کیا کیا فتنے برپا کرتے۔ لو علم اللہ فیھم خیرا لاسمعھم۔ یہ وہ وقت ہے جس کی تمام نبیوں نے خبر دی کہ اس وقت عام تباہی ہوگی اور کوئی ایسی آفت باقی نہ رہیگی جو دنیا پر نازل نہ ہو۔ تضرع کا مقام ہے۔

۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے سے کسی نے سوال کیا کہ ہم میں وہ سب پیشگوئیاں ظاہری طور پر پوری نہیں ہوتیں تو انہوں نے کیا اچھا جواب دیا کہ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہودیوں کے خیال کے مطابق سب باتیں پوری ہو گئی تھیں وہ تو کہتے تھے کہ نبی اسحٰق میں سے ہوگا۔ تو کیا پھر وہ نبی انہی میں سے آیا۔ ایسا ہی مسیح کی نسبت جو کچھ لوگ خیال کئے بیٹھے تھے کہ پہلے ان سے ایلیاہ آئے گا تو کیا الیاس آسمان سے اتر آیا تھا ہرگز نہیں پس اسی طرح ضرور نہیں کہ مسیح موعود کے بارے میں سب نشان ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق ہی ظہور میں آتے۔ ایسی غلطیاں ہر ایک قوم میں پڑ جاتی ہیں۔ آخر مامور من اللہ آکر ان غلط عقائد و خیالات کی اصلاح کر دیتا ہے۔ اصل میں جب کسی شخص کے منجانب اللہ ہونے کو اللہ تعالیٰ اپنے متواتر نشانوں سے ثابت کر دے تو پھر اس کی ہر بات اختلافی مسئلہ میں قول فیصل ہوتی ہے اور سب پیشگوئیوں کے معنے وہی کئے جانے چاہئیں جو وہ کہے۔

الہام کا معاملہ بڑا نازک ہے ایک حدیث النفس ہے انسان کے جو اپنے خیالات ہوں وہی سنائی دیتے ہیں۔ دوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام کا نزول ہے جب یہ بات ہے تو پھر مابہ الامتیاز کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی کی ایک آدھ بات شاذ و نادر پوری ہو جاوے تو اسے ہی نبی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ فاسق سے فاسق شخص کا خواب بھی بعض اوقات سچا ہو جاتا ہے۔ فاسق تو درکنار ایک کافر کا خواب بھی بعض اوقات ٹھیک نکل آتا ہے یہ اصل میں اتمام حجت کے لئے ہے گویا خدا تعالیٰ سمجھاتا ہے۔ کہ یہ مادہ انسان کی فطرت میں داخل ضرور ہے کیونکہ جس کا کوئی نمونہ ہی نہ ہو اسے تو لوگ مانتے ہی نہیں مگر یہ بات نہیں کہ جسے کوئی خواب آوے وہی ولی بن جاوے بلکہ جب پوری شوکت کے ساتھ کلام الٰہی نازل ہو اور ساتھ ہی بارش کی طرح نشانوں کا نزول ہو۔ تو پھر یقین کرنا چاہیئے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنا الہام یاتون من کل فج عمیق پیش کیا اور فرمایا کہ دیکھو کسی کے وہم و گمان میں بھی آسکتا تھا کہ اس قدر مخلوق الٰہی یہاں آئے گی کہ چلنا بھی دشوار اور سب سے مصافحہ کرنا بھی ناممکن ہو جائے۔

خدا کے نبی شہرت پسند نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے تئیں چھپانا چاہتے ہیں۔ مگر الٰہی حکم انہیں باہر نکالتا ہے دیکھو حضرت موسے کو جب مامور کیا جانے لگا۔ تو انہوں نے پہلے عرض کیا کہ ہارون مجھ سے زیادہ افصح ہے۔ پھر کہا ولھم علیّ ذنب۔ مگر الٰہی منشا یہی تھا کہ وہی نبی بنیں اور وہی اس لائق تھے۔ اس لیے حکم ہوا کہ تم دونوں ساتھ ہی تم جاؤ اور تبلیغ کرو

۱۶ اپریل۔ بوقت ظہر۔ ۱۳ و ۱۴ اپریل کی درمیانی رات کو گیارہ بجے کے قریب سخت زلزلہ آنے کے بہت سے خط آئے ہیں۔ (جو پڑھ کر سنائے بھی گئے) فرمایا الہام پہلے ہو چکا تھا۔ کیا یہ کسی انسان کا کام ہے۔ کہ پردہ غیب کی باتیں قبل از ظہور متواتر بتاتا جاوے اور پھر اسی طرح پوری ہو جاویں اب جو لوگ نہیں مانتے وہ یقیناً بڑے مجرم ہیں۔ ایک نشان کے متعلق خطوط و خبروں کا سلسلہ ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسرا شروع ہو جاتا ہے یہ کیا بات ہوئی۔ کہ ہم افترا کرتے جاتے ہیں اور خدا تعالےٰ اسے پورا کرتا جاتا ہے کیا جب سے دنیا ہے کسی اور مفتری سے بھی ایسا سلوک ہوا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ ہمارا محکوم ہے کہ ہم جو کچھ کہیں وہ پورا کر دے۔ آخر کچھ تو سوچنا چاہیئے۔ یہ لوگ جب ایک نشان دیکھ کر دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے اور نہیں مانتے۔ تو اللہ ایک اور نشان کی پیشگوئی کرا دیتا ہے تاکہ ان پر اتمام حجت ہو۔

حکیم الامت کے نام امرتسر سے خط آیا تھا کہ الٰہی بخش کو موت سے پہلے اٰزجیل کا الہام ہوا۔

فرمایا۔ طاعون کے معنے ہی موت ہیں۔ پس ایسی حالت میں تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اب میرا کوچ ہے۔

پھر ہم پوچھتے ہیں کہ بالفرض اگر یہ الہام پورا بھی ہو گیا تو اس سے پہلے جو الہاموں کا انبار تھا۔ وہ کیا ہوا۔ وہ سب کیوں دریا برد ہو گئے کہاں گئے اس کے وہ دعوے کہ یہ سلسلہ میرے سامنے تباہ ہو گا۔ عجیب بات ہے کہ موسے تو طوفان طاعون میں غرق ہو گیا اور فرعون جیتا موجود ہے۔ انذاری الہام تو پورا ہوا یا نہ ہوا۔ مگر وہ مبشرات کیا ہوئے۔ انذاری خبر تو بجائے خود ایک عذاب ہے۔ جس شخص کو بتا دیا جائے۔ کہ تین دن بعد تم پھانسی ملو گے۔ اس کے دل پر جو گذرتی ہے اور گزرنی چاہیئے۔ وہ ہر ایک شخص جانتا ہے۔ الہام تو وہ ہوتا ہے جس سے کچھ تسکین و راحت ہو نہ کہ الٹا عذاب

اپنے پر عذاب کی خبر پہلے ہو جانا تو معمولی بات ہے جنگ بدر سے پہلے ایک عورت مشرکہ کو خواب آیا تھا کہ ہمارے خیموں کے نیچے لہو بہ رہا ہے آخر وہ بات پوری ہو گئی۔ تو کیا اس سے وہ نبیہ سمجھ لیجاوے۔

ممکن ہے اٰزجیل شیطان نے کہا ہو کہ لو اب میں رخصت ہوتا ہوں جیسا کہ لکھا ہے کہ جب عذاب دیکھیگا۔ تو شیطان کہے گا۔ میں تم سے جدا ہوتا ہوں کیونکہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

نرمی فرمایا۔ دشمن اگر سخت کلامی کرے۔ تو اس کے مقابل سختی کرنے سے فائدہ نہیں کیونکہ سخت الفاظ سے برکت دور ہو جاتی ہے۔

فرمایا ثناء اللہ کے واسطے بھی ہم نے توبہ کی شرط لگادی ہے کیونکہ رحم کا تقاضا رہتا ہے۔ کہ توبہ سے انسان بچ جاوے۔

دعا خاص ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء ایک دوست نے کسی خاص چیز کے حصول کے واسطے عرض کیا۔ فرمایا کہ یہی دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھ کر خدا سے دعا مانگتا ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے لیکن اندر سے اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے شر سے بڑھ کر ہوتا ہے اس واسطے دعا جامع کرنی چاہیئے۔ میں آپ کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو محفوظ رکھے اور دراصل محفوظ رکھنے والا وہی ہے۔

دوبارہ آمد فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت عیسےٰ زمین پر آئے تھے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آکر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہش مند ہیں۔

۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء فرمایا تعجب کی بات ہے۔ کہ مسلمان نصاریٰ سے بھی گئے گزرے ہیں۔ عیسائیوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ کہ مسیح جسم کے ساتھ آسمان پر گئے۔ وہ سب قائل ہیں کہ جلالی جسم تھا۔ مگر یہ مسلمان ہو کر کہتے ہیں کہ نہیں اسی خاکی جسم کے ساتھ گئے اور اسی کے ساتھ اتریں گے۔ حالانکہ عیسائی اتنے نردل ہو کر بھی ایسا نہیں ملتے۔

لولاک لما خلقت الافلاک میں کیا شکل ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وخلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ زمین میں جو کچھ ہے وہ عام آدمیوں کی خاطر ہے تو کیا خاص انسانوں میں سے ایسے نہیں ہو سکتے کہ ان کے لئے افلاک بھی ہوں۔ دراصل آدم کو جو خلیفہ بنایا گیا۔ تو اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ وہ اس مخلوقات سے اپنے منشاء کا خدا کی رضامندی کے موافق کام لے اور جن پر اس کا تصرف نہیں وہ خدا کے حکم سے انسان کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ سورج۔ چاند۔ ستارے وغیرہ۔

آریہ اور بنگالیوں کی شورش کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ان کے خیالات و حرکات سے ہمیں قطعی نفرت ہے۔ ہماری جماعت کو بالکل ان سے الگ رہنا چاہیئے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ جو قوم حیوان کو انسان پر ترجیح دیتی ہو اور ایک گائے کے ذبح سے انسان کا خون کر دینا کچھ بات نہ سمجھتی ہو۔ وہ حاکم ہو کر کیا انصاف کرے گی۔

مردان خدا۔ خدا نہ باشند
لیکن ز خدا جدا نہ باشند

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے وہ کام دکھلاتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔

المفتی

---

۲۶ سوال پیش ہوا کہ کسی کے مرنے کے بعد چند روز لوگ ایک جگہ جمع رہتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ فاتحہ خوانی ایک دعا مغفرت ہے پس اس میں کیا مضائقہ ہے۔

فرمایا۔ کہ ہم تو دیکھتے ہیں۔ وہاں سوائے غیبت اور بے ہودہ بکواس کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ پھر یہ سوال ہے کہ آیا نبی کریم یا صحابہ کرام و ائمہ عظام میں سے کسی نے یوں کیا۔ جب نہیں کیا تو کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ بدعات کا دروازہ کھولنے کی۔ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ اس رسم کی کچھ ضرورت نہیں ناجائز ہے۔ جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنے طور سے دعا کریں۔ یا جنازہ غائب پڑھ دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت

چونکہ مین دیکھتا ہون کہ ان دنوں مین بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندؤن مین سے اور کچھ کچھ مسلمانون مین سے گورنمنٹ کے مقابل ایسی ایسی حرکات ظاہر کرتے ہین جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ انکی طبائع مین پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے مین اپنی جماعت کے لوگون کو جو مختلف مقامات پنجاب۔ ہندوستان مین موجود ہین۔ جو بفضلہ تعالےٰ کئی لاکھہ تک ان کا شمار پہونچ گیا ہے۔ نہائت تاکید سے نصیحت کرتا ہون۔ کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھین جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہون۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کرین۔ کیونکہ وہ محسن گورنمنٹ ہے۔ اس کے ظل حمائت مین ہمارا یہ فرقہ احمدیہ چند سال مین لاکھون تک پہونچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالمون کے پنجہ سے محفوظ ہین۔ خدا تعالےٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا کہ تا یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالمون کے خونخوار حملون سے اپنے تئین بچاوے اور ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو۔ کہ تم سلطان روم کی عملداری مین رہ کر یا مکہ اور مدینہ مین ہی اپنا گھر بنا کر شریر لوگون کے حملون سے بچ سکتے ہو۔ نہین ہرگز نہین۔ بلکہ ایک ہفتہ مین ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔ تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب جو ریاست کابل کے ایک معزز اور بزرگوار اور نامور رئیس تھے جن کے مرید پچاس ہزار کے قریب تھے۔ جب وہ میری جماعت مین داخل ہوئے۔ تو محض اس قصور کی وجہ سے کہ وہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہو گئے تھے امیر حبیب اللہ خان نے نہائت بے رحمی سے انکو سنگسار کرا دیا پس کیا تمہین ایسے لوگون سے کچھ توقع ہے۔ کہ تمہین ایسے سلاطین کے ماتحت کوئی خوشحالی میسر آئے گی۔ بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتوؤن کے رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔ سو خدا تعالےٰ کا یہ فضل اور احسان ہے۔ کہ اس گورنمنٹ نے ایسا ہی تمہین اپنے سایہ پناہ کے نیچے لے لیا۔ جیساکہ نجاشی بادشاہ نے جو عیسائی تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو پناہ دی تھی۔ مین اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہین کرتا۔ جیساکہ نادان لوگ خیال کرتے ہین نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہون بلکہ مین انصاف اور ایمان کے رو سے اپنا فرض دیکھتا ہون کہ اس گورنمنٹ کی شکر گزاری کرون اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کرون۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ ایسا شخص میری جماعت مین داخل نہین رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابل پر کوئی باغیانہ خیال رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالمون کے پنجہ سے بچائے جاتے ہین اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اس کے احسان کے ہم شکر گزار نہ ہون اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے اور حدیث شریف مین بھی آیا ہے کہ جو انسان کا شکر نہین کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہین کرتا یہ تو سوچو۔ کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانا کہان ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو۔ جو تمہین اپنی پناہ مین لے آئے گی ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کے نزدیک تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو سو تم خداداد نعمت کی قدر کرو۔ اور تم یقیناً سمجھ لو۔ کہ خدا تعالےٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک مین قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے۔ تو وہ آفت تمہین بھی نابود کر دے گی یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہین تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو۔ اور ان کی آنکھہ مین ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے مگر تم نہین ہو۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہین کہ تم واجب القتل ہو اور تمہین قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویون پر جبر کر کے اپنے نکاح مین لے آنا اور تمہاری میت کی توہین کرنا اور مسلمانون کے قبرستان مین دفن نہ ہونے دینا نہ صرف جائز بلکہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ سو یہی انگریز ہین جن کو لوگ کافر کہتے ہین جو تمہین ان خونخوار دشمنون سے بچاتے ہین اور انکی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرہ کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھہ لو۔ کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہین۔ ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہین کیونکہ وہ تمہین واجب القتل نہین سمجھتے۔ وہ تمہین بے عزت کرنا نہین چاہتے۔ کچھ بہت دن نہین گزرے کہ ایک پادری نے کپتان ڈگلس کی عدالت مین میرے پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اس دانشمند اور منصف مزاج ڈپٹی کمشنر نے معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ سراسر جھوٹا اور بناوٹی ہے اس لئے مجھے عزت کیساتھ بری کیا۔ بلکہ مجھے اجازت دی کہ اگر چاہو تو جھوٹا مقدمہ بنانے والون پر سزا دلانے کے لئے نالش کرو۔ سو اس نمونہ سے ظاہر ہے۔ کہ انگریز کس انصاف اور عدل کے ساتھہ ہم سے پیش آتے ہین اور یاد رکھو۔ کہ اسلام مین جو جہاد کا مسئلہ ہے۔ میری نگاہ مین اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہین ہے۔ جس دین کی تعلیم عمدہ ہے۔ جس دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے خدا از معجزات دکھلاتا ہے اور دکھلا رہا ہے اس دین کو جہاد کی کیا ضرورت ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ظالم لوگ اسلام پر تلوار کے ساتھہ حملے کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے نابود کر دین۔ سو جنہون نے تلوارین اٹھائین وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے گئے۔ سو وہ جنگ صرف دفاعی جنگ تھی اب خواہ نخواہ ایسے اعتقاد پھیلانا کہ کوئی مہدی خونی آئے گا اور عیسائی بادشاہون کو گرفتار کرے گا۔ یہ محض بناوٹی مسائل ہین جن سے ہمارے مخالف مسلمانون کے دل خراب اور سخت ہو گئے ہین۔ اور جن کے ایسے عقیدے ہین۔ وہ خطرناک انسان ہین اور ایسے عقیدے کسی زمانہ مین جاہلون کے لئے بغاوت کا ذریعہ ہو سکتے ہین بلکہ ضرور ہون گے۔ سو ہماری کوشش ہے کہ مسلمان ایسے عقیدون سے رہائی پاوین۔ یاد رکھو کہ وہ دین خدا کی طرف سے نہین ہو سکتا جسمین انسانی ہمدردی نہین خدا نے ہمین یہ سکھایا ہے کہ زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم کیا جاوے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود

عافاہ اللہ وایّد۔ مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۷ء

رسید زر

- ۱۵۹۰ - علی احمد صاحب سے ر
- ۶۹۳ - بابو برکت علی صاحب عا ر
- ۷۰۵ - ہمزالدخان صاحب سے ر
- ۶۱۷ - بابو محمد اکبرخان صاحب سے ر
- ۵۴۷ - امام الدین صاحب ع ۱۲ ر
- ۱۰۹۸ - چودہری طفیل محمد صاحب سے ر
- ۹۱۶ - منشی ولی محمد صاحب سے ر
- ۱۵۸۹ - عبدالمجید خان صاحب ۸ ر
- ۱۴۷۲ - بدرالدین صاحب عہ ر
- ۲۱ - سید محمد صادق صاحب سے ر
- ۹۳۰ - شیخ فتح حسین صاحب سے ر
- ۱۲۴۹ - منشی خادم حسین صاحب سے ر
- ۱۵۸۷ - غلام مصطفیٰ خان صاحب سے ر
- ۱۵۹۲ - حکیم نواب علی صاحب ع ۱۲ ر
- ۱۹۵ - مستری فیض احمد صاحب سے ر
- ۱۸۴ - میاں رحمت اللہ صاحب عہ ر
- ۱۵۹۴ - بابو عبدالعزیز صاحب سے ر
- ۱۶۲ - بابو عطا محمد صاحب سے ر
- ۹۰۶ - اللہ دتا صاحب نمبردار عا ر
- ۱۰۱ - پیر برکت علی صاحب عہ ر
- ۴۹۱ - حافظ غلام محمد صاحب سے ر
- ۱۵۳ - شیخ محمد اصغر صاحب سے ر
- ۱۵۷۶ - سردار امیر خان صاحب سے ر
- ۱۵۹۵ - شیر محمد خان صاحب سے ر
- ۱۸۵ - منشی محمد بخش صاحب سے ر
- ۵۲۹ - فتح محمد صاحب عہ ر
- ۱۶۰۷ - علی اکبر خان صاحب ع ۸ ر
- ۱۹۲ - سید حیات علی شاہ صاحب سے ۲ ر
- ۱۶۰۵ - منشی امیرالدین صاحب سے ر
- ۹۷۳ - سید غلام دستگیر صاحب عہ ر
- ۶۹۳ - منشی تاج الدین صاحب سے ر
- عہ میاں چراغ دین صاحب لاہور سے
- ۹۵۵ - نورالدین صاحب ع ۱۴ ر
- ۸۳۶ - عمرالدین صاحب عہ ر

- ۱۹۹ چودہری غلام حید صاحب ۱۵ ر
- ۱۷۲ میاں وزیرالدین صاحب سے ر
- ۲۲۵ - شیخ خدا بخش صاحب سے ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حسین بی بی - گھٹیالیاں مستراہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
راجن - گھٹیالیاں مستراہ تحصیل پسرور سیالکوٹ
نواب بی بی " " " "
مہتاب دین " " " "
پسران حاکم جٹ " " " "
جمعیت بی بی " " " "
شہر بانو " " " "
ملک شاہ " " " "
رحیم بخش " " " "
فضل بی بی " " " "
نواب بی بی " " " "
پیراہی صاحب - سیالکوٹ
دین محمد و شیخ سندھی - کپورتھلہ
سید عابد حسین - شاہدرہ لاہور
حسین محمد صاحب - چونڈہ سیالکوٹ
عیدا " " "
رمضان " " "
عبداللہ " " "
طالع بی بی بنت سلطان محمد امرتسر
محمد اکبر صاحب - رسول گوجرات
رمضان - چونڈہ سیالکوٹ
میاں سید صاحب " "
شفیق " " "
امام الدین " " "
رحمت اللہ " " "
بشیرالدین " " "
جھنڈو - شاہدرہ لاہور
سردار عبدالرحمان خان خلف سردار یار محمد خان صاحب معتمد دربار کشمیر پونچھ

فیض احمد صاحب لوریانوالی گوجرات
سرفراز بی بی " " "
میاں احمد " " "
جمعہ ملیر کلاس والہ سیالکوٹ
بہادر " " "
کاکو " " "
حسن بی بی " " "
حسن علی " " "
حسن الدین صاحب شکالہ جیسیاں ضلع گوجرانوالہ
سراج الدین " " "
عمرالدین " " "
شرف دین معہ اہلیہ راجن " "
فیروزالدین صاحب " " "
دین محمد صاحب " " "
عمرالدین صاحب " " "
فتح الدین صاحب " " "
بیگم بی بی " " "
فاطمہ اہلیہ امام الدین صاحب " "
منڈا " " "
بوٹا " " "
سردار خان " " "
میاں عبدالرزاق و غلام رسول کیریان
چراغ دین صاحب جنگیاں ملاحان جہلم
غلام رسول صاحب کیریان
میاں نظام الدین صاحب و ہیرے کے گوجرات
محمد بخش صاحب " "
ولی محمد صاحب " "
عمر بی بی گوریکے گوجرات
علی محمد صاحب " "
اللہ داد صاحب " "
مولا داد صاحب " "

کرم بی بی زوجہ رحیم بخش شالامار کلاں شاہدرہ لاہور اہلیہ میاں خیرالدین صاحب شاہدرہ لاہور

دین محمد ولد مولوی فتح الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ
علی محمد صاحب گوندل سرگودہ نہر جہلم
عطا محمد صاحب ورڈ انچ " "
میاں خان گوندل " "

محمد خان صاحب گوندل سرگودہ نہر جہلم
علی محمد صاحب " " "
نتھو خان صاحب " " "
شاہ محمد صاحب " " "
عائشہ بی بی اہلیہ احمد دین صاحب چہور سیالکوٹ
محمد صدیق صاحب لائل پور
میاں اسد دین ولد نتھو مانگا پھیرہ سیالکوٹ
غلام محمد صاحب " " "
لال الدین صاحب " " "
تاج دین صاحب " " "
روشن الدین صاحب " " "
نبی بخش صاحب " " "
راجن بی بی " " "
جنت بی بی " " "
شہزادہ سلطان اسد صاحب لودیانہ
مسمات رحیم بی بی اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری - لیناوالہ ضلع گورداسپور
فضل دین صاحب نفوز منزل لاہور
صاحب داد خان صاحب ننگل ڈیرہ بابا نانک
میاں عطا محمد صاحب شوردہ "
رحیم بخش صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کھجور والی گوجرانوالہ
کریم بخش صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کھجوروالی گوجرانوالہ
میاں سلطان خان صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کھجوروالی گوجرانوالہ
خیرالدین صاحب پٹواری نہر چوکی
علی پور تحصیل چونیاں
اللہ بی بی اہلیہ محمد بخش اکبرپور سیالکوٹ
چھٹے لان بی بی اہلیہ مولوی علم الدین صاحب موضع بہوہا گوجرات
اہلیہ میاں خدا بخش صاحب شاہدرہ لاہور
ریشم بی بی بنت خیرالدین صاحب شاہدرہ لاہور
بی بی رانی والدہ رحیم بخش صاحب چونڈہ سیالکوٹ

جلال جٹ وڑائچ سدکے گوجرات
رحمان حکیم پور کھیری اودہ
کلو " " "
محمد دین صاحب وہڑی والہ ضلع جہلم
میاں مقبل صاحب " " "
میاں سلیمان صاحب لنگروال گوجرات
ابراہیم صاحب لنگروال "
عمری " " "
میاں محمد صاحب " " "
رحیم بخش صاحب " " "
نورا " " "
میاں عبدالعزیز صاحب " "
میاں مولا بخش صاحب عیدی رعیہ سیالکوٹ
میاں سردار صاحب " " "
محمد دین صاحب " " "
مسمات حیوان " " "
میاں اللہ دتا صاحب کہیوہ باجوہ کلاں والہ سیالکوٹ
فتح دین صاحب " " "
حاکم صاحب " " "
مہندا " " "
میاں نبی بخش " " "
میاں اللہ دتا صاحب " " "
میاں خیرالدین صاحب " " "
لال دین صاحب " " "
کلن خان صاحب پھلول پور
محبوب عالم صاحب کالیکے گوجرانوالہ
فتح الدین صاحب " " "
میاں حکم الدین صاحب جنڈانوالہ چنیوٹ روڈ ضلع لائل پور
میاں عمرالدین صاحب " "
کاکی " " "
مسمات جہنڈو اہلیہ فتح الدین صاحب جہنڈانوالہ چنیوٹ روڈ ضلع لائل پور
میاں محمد رمضان صاحب چانگڑیاں کھلودہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمۃ عہ مجلد صہ آٹھ آنہ۔ درثمین مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی۔ خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی۔

حیرت کی حیرانی حصہ اول مصنفہ منشی عبد العزیز صاحب۔ اس میں مرزا حیرت کی بیہودگیوں کا ذکر ہے کہ مجدد بھی بنتے ہیں مسیح بھی۔ پھر انہی کی کتابوں سے اس کی تردید بیان کی ہے۔ عجیب دلچسپ کتاب ہے قیمت ۵ر

حیرت کی حیرانی حصہ دوم حضرت اقدس کے متعلق جو کچھ مرزا حیرت نے اپنے پرچہ میں کہا یہ اسکا دندان شکن جواب ہے کہ خود انہی کی عبارتوں سے اس کی تردید کی گئی ہے قیمت ۲ر۔ دونوں کتابوں کے جواب کے لئے ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ار

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائیبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید۔ قیمت ۳ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین ومقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے۔ قیمت ۸ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام وعبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید قیمت ار

القول الصحیح اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی - ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ ومقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر

خدمت قرآن

اہل اسلام - بندہ اگرچہ ایک ہندو ہے تاہم دیانند اور دہرمپال کی کتابوں میں جو بے ادبی قرآن پاک کیگئی ہے اس کے دیکھنے سے جوش انصاف اور خوف ایزدی سے خیال ہوا کہ ایسی باتوں کے بداثر سے ہندو اور مسلمانوں میں جنگ وفساد برپا ہو کیونکہ بندہ قرآن مجید اور وید رشی اور رسول خدا اور الیشور کو ایک جانتا ہے اس لئے بندہ نے ان آیات قرآنی کو جن پر کہ دیانند سرسوتی نے اعتراض کئے ویدوں کے منتروں سے تطابق لفظی و معنوی دکھلا کر ظاہر کیا ہے کہ اگر قرآن مجید پر اعتراض ہے تو سب سے اول ویدوں پر اعتراض ہے اور دو ضخیم کتابیں لکھی ہیں ایک دیانند کے جواب میں جو کہ چار ہزار صفحوں کی ہے اور دوسری دہرمپال کے جواب میں جو کہ سولہ سو صفحوں کی ہے۔ ہر دو کتابوں میں سے سترہ چالیس چالیس صفحے شائع کئے گئے ہیں جن پر ہر فرقہ کے اہل اسلام نے تصدیق کی ہے اگرچہ اہل اسلام آریوں کے رد میں کتابیں لکھی ہیں مگر چونکہ وہ صاحبان ویدوں کو پڑھے ہوئے نہیں اس واسطے ان کے جواب آریوں کو عموماً پسند نہیں آئے مگر میں نے ہر ایک بات ویدوں سے نکالکر دکھائی ہے یہ تصانیف تو میں نے کی ہیں لیکن اسقدر وسیع کتابیں ۵۶۰۰ صفحوں کی بندہ اکیلا نہیں چھپوا سکتا اس واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ یہ کتاب ۱۰ ماہ یک صد ورق چھپوائی جاوے اور ساتھ ساتھ شائع ہوتی رہے قیمت ہماری ۵ روپے کتاب ہوگی اور اسطرح ۲۸ ماہ میں ہر دو کتابیں چھپکر شائع ہو جاوینگی چونکہ آریوں کی گستاخی اور شوخی بہت بڑہتی جاتی ہے اس واسطے مسلمانوں کو چاہئے کہ جلد اس کیطرف توجہ کریں اللہ اکبر اسمائے بہت جلد خریداران کتاب میں درج کرنیکے واسطے بندہ کے پاس لکھ بھیجیں اور نیز اشاعت کتاب میں مدد دینے کیواسطے اپنے اپنے شہروں

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ عـــــــلہ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو ایڈیٹر

عـــــــلہ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور جن کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک عذر شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو ذبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

عـــــــلہ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

نوٹس فنٹ بک یا مجموعہ یادداشت حضرت مولوی نور الدین صاحب زیر طبع ہے جس میں مولانا صاحب کے مباحثات اور بعض زبردست تقریریں ہونگی جو انہیں بڑے بڑے جلسوں اور درباروں میں کہنی پڑی ہیں۔ (سلیس اور عام فہم اردو میں کی گئی ہے)

سچے مذہب کی شناخت یا معیار حق ار تعلیم الاسلام بجواب دہرمپال ۸ر
عیسائی مذہب کی حقیقت [ازیادداشت مولوی نور الدین صاحب] ۱ر
سکھ نومسلم کا لیکچر (اردو ہانہ) مفت تقسیم کرنیوالوں سے بہت رعائت ۸ر
انگریزی ترجمہ جس میں ماضی مضارع حال دہنی وغیرہ کے قواعد اردو گرامر کے طرز پر بیان ہوئے ہیں سلف سٹڈی کے لئے یہ رسالہ ازبس مفید ہوا ہے ۳ر
نوٹ۔ تاجروں سے خاص رعائت ادلیکشن ہے اختیار الاسلام حصہ اول ختم ہوگیا حصہ چہارم ۳ر کچھ باقی ہیں۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

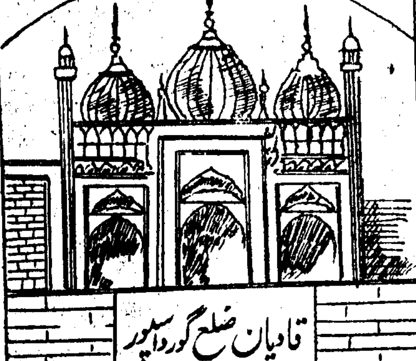

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

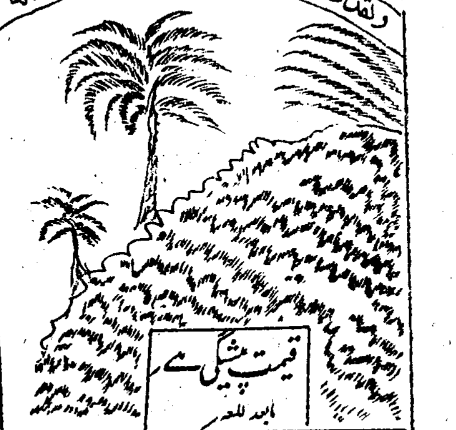

قیمت پیشگی ے ؍ — مابعد للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کا مد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین — قادیان مین ۴ ؍ — گورنمنٹ عنہ — قیمت از غربا و طلبا و دیگر مذاہب ۴ ؍

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ مئی ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر ۲۱ (۱۵)

چہ گویم با تو گر آئی بچادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ ؍ — قیمت بیرون ازلیۃ للعہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر نعمت وبلا مین اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مردود و لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قسم دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات

والیان ریاست و گورنمنٹ — عنہ ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ

عام قیمت پیشگی — ے

عام قیمت مابعد — للعہ

قیمت فی پرچہ — ۲ ؍

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسید نہ اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

پنجاب میں بے چینی کے اسباب اور اُس کا انسداد

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے ۱۲ مئی کے مجمع میں کی جس کی رپورٹ اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کی گئی ہے)

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران ع۳)

اے اللہ۔ ملک کا مالک حقیقی تو تو ہی ہے۔ تو جسے چاہتا ہے اُسے ملک پر حاکم بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے دخل کر دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اسی عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں سب خیر ہے اور تو سب باتوں پر قادر ہے۔ یہ ایک دعا ہے جو کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے سکھلائی ہے۔ دعا کیا ہے پالٹیکس کے متعلق ایک سچے مومن کے دلی خیالات کا نقشہ ہے۔ جب یہ سب کچھ منشاء ایزدی کے مطابق ہے تو اسی واسطے اطاعت خدا اور اطاعت رسول کے ساتھ ہی اطاعت اولی الامر کا حکم بھی لگایا گیا ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرو۔ اور اسی کی بناء پر معلم اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے کہ تو حاکم وقت کی اطاعت کر اگرچہ وہ ایک سیاہ حبشی ہو اور اگرچہ تجھے اس سے حق تلفی کا اندیشہ ہو تب بھی بغاوت نکر بلکہ اس کی حکومت کا حق اُسے دے اور اپنا حق خدا سے مانگ۔ یہ کلمات کیسے پاکیزہ اور حکمت سے پُر ہیں جہاں کہیں ان پر عمل کیا گیا ہے وہاں امن و امان پورے طور سے قائم ہو گیا ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے بہت مفصل اور مدلل تقریر فرمائی ہے اس واسطے مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاریخ دنیا اس امر پر گواہی دے رہی ہے کہ ہر ایک ملک میں مختلف اقوام کی سلطنتیں اپنی قوت اور شوکت کے زمانہ میں ایسی زبردست ہوا کرتی تھیں کہ کسیکو وہم وگمان ہوتا تھا کہ کبھی یہ سلطنت اس ملک سے اٹھ جاویگی لیکن آخر یہی ثابت ہوا کہ مالک الملک صرف خدا ہی ہے قدیم ہند میں پہلے وہ لوگ آباد تھے جن کو اصلی باشندے کہا جاتا ہے جن کو آریوں نے مغرب سے آکر نہایت بے رحمی اور ظلم کے ساتھ ہلاک کیا اور ذلیل کیا۔ خدا نے آریوں کو ان پر مسلط کیا ایسا ہی پھر آریوں پر خدا نے افغانوں اور مغلوں کو مسلط کر دیا اور پھر تھوڑے عرصہ کیواسطے پنجاب پر سکھوں کی قوم مسلط رہی اور اس کے بعد خدا کی حکمت کاملہ نے انگریزوں کو اس ملک پر مسلط کر دیا آرین لوگ ایران سے آئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ وہ آرین کہلائے کیونکہ یہ لفظ ایران کے لفظ کے ساتھ ملتا ہے مگر ہند میں آکر بہت سی لڑائی جھگڑوں کے بعد وہ پُرانے باشندوں کے ساتھ مل جل گئے اور ہندو کہلانے لگے جب اپر مسلمان بادشاہ حکمران ہوئے تو ان کے دانا لوگ حکام وقت کی اطاعت میں داخل ہوئے اور عزت اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے اور ایسا ہی انگریزوں کے راج کے ہند میں قائم ہو جانے پر انہوں نے سلطنت کی خیر خواہی میں اور امن کے ساتھ زندگی گذارنے میں اپنا فائدہ دیکھ کر اسپر عمل کیا اور ہر طرح سے آرام پایا لیکن کوئی بیس سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ ان کے درمیان ایک شخص دیانند نام پیدا ہوا اُس نے بظاہر مذہب کے نام پر اور دراصل پولیٹیکل رنگ میں بہت سے ہندوؤں کے خیالات کا رُخ ایک ایسی طرف پلٹا کہ اُس کے نتیجہ میں آج تمام پنجاب حکومت اور رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے خوفناک صورت اختیار کر رہا ہے بہت سے آریہ سماجی سٹوڈنٹ لائف میں اور اس کے بعد پبلک لائف میں دیکھے میں اور بہت بے تکلفی سے انکے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے ان میں دینی طور پر نیکی اور خدا پرستی کا کوئی میلان ہمنے نہیں پایا بلکہ عموماً سبکو ایک پولیٹیکل جوش کا گرویدہ دیکھا ہے مسلمانوں کو گالیاں دینا تمام انبیاء کے حق میں سخت کلامی کرنا۔ گورنمنٹ کو بُرا کہنا یہی اُن کا مذہب اور یہی ان کا ایمان اور اسی پر ان کی تمام تقریروں اور تحریروں اور ظاہر اور خفیہ کیٹیوں کا دارومدار ہے چند پُرانے ہندو جنہوں نے تمیز کیواسطے اپنا نام سناتن رکھا ہے ان میں ادب اور انکسار پایا جاتا ہے اور وہ اپنی حالت میں اچھے ہیں لیکن یہ لوگ جنہوں نے ہندو کے لفظ سے بھی نفرت کی ہے اور اپنا نام آرین رکھا ہے ان کا رویہ ایسا ناپاک ہے کہ اگر گورنمنٹ نے انکے لیڈروں کو برٹش قلمرو سے خارج کرنے کی تجویز کی ہے تو بہت ہی عمدہ کیا ہے اور میرے خیال میں خود خارج شدوں کو بھی بُرا نہیں منانا چاہیئے کیونکہ جب کہ وہ ہند سے ایسے بیزار ہیں کہ اس کیطرف منسوب ہو کر ہندو بھی کہلانا نہیں چاہتے تو پھر اس میں رہائش رکھنے سے کیا فائدہ۔ بہتر تو یہ ہے کہ چونکہ وہ آرین کہلانے کے مشتاق ہیں انکو اسی کوہ ہندوکش کے راستہ سے جس سے گذر کر وہ آئے تھے واپس ایران ہی پہنچا دیا جاوے اس طرح افغانستان میں سے گزرتے ہوئے انکو ہندی گاؤں کے بڑے خیر خواہ امیر صاحب کی سلطنت کا حال بھی نظر آجائے گا اور کوئی جی بھکر سرحد ایران تک پہنچ گیا تو جس پُرامن حکومت کے زیر سایہ رہکر انہوں نے ناشکری کی ہے اس کی کچھ قدر بھی انکو باقیماندہ عمروں میں معلوم ہو جائیگی۔

خیر۔ یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ سوچے کہ انکو کالے پانی بھیجنا چاہیئے یا سُرخ پانی میں ہمارا مطلب اس وقت اس تقریر میں ان اسباب باطنی اور ظاہری کی طرف اشارہ کرنے سے ہے جنھوں نے آریہ کو یہ دن دکھلایا اور اپنی محسن گورنمنٹ کو ان اُمور کی طرف توجہ دلانا ہے جن سے ان خرابیوں کا آئندہ کیواسطے انسداد ہو جائے۔

اس فساد کا ایک اصل سبب تو حضرت مولوی نورالدین صاحب نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرما چکے ہیں کہ اسکی اصل جڑ ناشکری ہے دوم۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے آریوں پر اس خرابی کا آنا انکی اس شامت اعمال کیوجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے پاک انبیاء کی سخت توہین کی اور ہر ایک نبی کو جس کا نام قرآن شریف میں یا بائبل میں موجود پایا گندی لفظوں سے یاد کیا اور باوجود اس کے کہ ان کو بہت سمجھایا گیا وہ باز نہ آئے یہاں تک کہ خدا کے اس فرستادہ نے بھی جو کہ اس زمانہ میں تمام انبیاء کا ریپریزینٹیٹو (representative) ہے انکو سمجھایا اور نشانات بھی دکھلائے مگر ان کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور وہ جو انبیاء کا جانشین ہے اور اس زمانہ میں ان کا وارث اس کو خدا کی طرف سے تحریک ہوئی اور اس نے بذریعہ وحی الٰہی پاکر انکی نسبت اس بات کو شائع کیا کہ سیھزم الجمع و یولون الدبر یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دیگا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے یہ الہام کوئی تیس برس کا ہے جو آج پورا ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی آریوں کو کئی ایک نشانات دکھلا کر اس بدعادت سے باز رہنے کی نصیحت کیگئی تھی چنانچہ دیانند کی شرارت جب بڑھ گئی تو اس کی موت کی نسبت بھی پیشگوئی کیگئی کہ خدا تعالیٰ اس موذی کو جلد تر دنیا سے اُٹھائیگا اور ایسا ہی ہوا اور پھر لیکھرام نے مباہلہ کیا اور وہ بھی بموجب پیشگوئی کے مارا گیا ایسا ہی قریب کے ایام کی بات ہے کہ قادیان کے آریوں سومراج اور اچھر چند کی بدزبانی جو کہ وہ اپنے اخبار میں جو اسی مطلب کیواسطے نکالا گیا تھا کرتے تھے۔ تو ان کی نسبت پیشگوئی کی گئی تھی کہ ان کا خاتمہ اب قریب ہے چنانچہ وہ دونوں اپریل گذشتہ میں طاعون کیساتھ فی النار ہوئے ان سب سے بڑھکر یہ ہے کہ آریوں کی شوخی اور بدزبانی جب حد سے بہت بڑھ گئی تو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر آریوں کی نسبت یہ پیشگوئی شائع فرمائی جو کتاب تذکرۃ الشہادتین کے مطبوعہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۶۶ میں درج ہے اور اس طرح سے ہے کہ

"وہ مذہب یعنی آریہ مذہب مردہ ہے اس کی موت دور نہیں ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لینگے"

ایسا ہی حضرت اقدس نے اپنی کتاب نسیم دعوت مطبوعہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۳ء میں لکھا تھا کہ آریہ لوگ وہ ہر ایک جوش مخلص قوم اور سوسائیٹی

کے لئے دکھلاتی ہے خدا کی عظمت ان لوگون کے دلون مین نہین قادیان کے آریہ خیال کرتے مین کہ ہم طاعون کے پنجہ سے رہائی یاب ہوگئے مین مگر کیا یہ بدزبانیان دریدہ دہنیان خالی جائینگی سنو۔ اے غافلو! ہمارا اور اُن راستبازون کا تجربہ ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین کہ خدا کے پاک رسولون کی بے ادبی کرنا اچھا نہین۔ خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے"

پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی کتاب **قادیان کے آریہ اور ہم** مین جو کہ اس سال ماہ فروری مین شائع ہوئی یہ پیشگوئی کی تھی کہ "**یہ لوگ نبیون کی تکذیب مین جنکی سچائی سورج کیطرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہین خدا جو اپنے بندون کے لئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیون کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا**" پھر اسی رسالہ مین اشعار مین حضرت نے لکھا ہے۔

اک ہین جو پاک بندے اک ہین دلون کے گندے　　جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے
ان آریون کا پیشہ ہر دم ہے بدزبانی　　ویدون مین آریون نے شاید پڑھا یہی ہے
پاکون کو پاک فطرت دیتے نہیں ہین گالی　　پر ان سیہ دلون کا شیوہ سدا یہی ہے
افسوس سب وتوہین سب کا ہوا ہے پیشہ　　کس کو کہون کہ ان مین ہرزہ درا یہی ہے
آخر یہ آدمی تھے پھر کیون ہوئے درندے　　کیا جُون ان کی بگڑی یا خود قضا یہی ہے
جس آریہ کو دیکھین تہذیب سے ہے عاری　　کس کس کا نام لیوین ہر سو وبا یہی ہے
نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا　　کُتون سا کھولنا منہ تخم فنا یہی ہے
لیتے ہی جنم اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ　　آخر کی کیا امیدین جب ابتدا یہی ہے
دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے　　غم تو بہت ہین دل مین پر جان گزا یہی ہے
دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی　　پاکون کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے
ہم بد نہین ہین کہتے ان کے مقدسون کو　　تعلیم مین ہماری حُکم خدا یہی ہے
پر آریون کے دین میں گالی بھی ہے عبادت　　کہتے ہین سب کو جھوٹے کیا اتقا یہی ہے
رُکتے نہین ہین ظالم گالی سے ایک دم بھی　　ان کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے
شرم و حیا نہین ہے آنکھون مین ان کے ہرگز　　وہ بڑھ چکے ہین حد سے اب انتہا یہی ہے
ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا　　اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے

پھر ایک اور جگہ اسی رسالہ مین حضرت اقدس لکھتے ہین۔

مرے مالک تو ان کو خود سمجھا　　آسمان سے پھر ایک نشان دکھلا

وہ نشان یہی ہے جو کہ اس وقت خدا تعالیٰ دکھا رہا ہے کہ ان لوگون نے اپنی شامت اعمال کیوجہ سے اپنی بدی کو اس قدر بڑھایا کہ ان کے دماغون مین گورنمنٹ کے برخلاف شور و غل کا کیڑا ان کو بے آرام کرنے لگا اور ایسا بے آرام کیا کہ ان کو ہندوستان سے باہر نکال کر چھوڑا اب تو بڑے مشہور آریہ اخبار پنجاب سماچار کا طرز تحریر بھی بدل گیا ہے چنانچہ وہ تازہ پرچے مین لکھتا ہے کہ یہ کلچرڈ پارٹی کی زیادتیون کا نتیجہ ہے۔

الغرض باطنی رنگ مین آریون کے اصل زوال اور اس روز بد دیکھنے کا سبب یہی ہے کہ ان مین روحانیت نہین اور خدا کے پاک بندون کو انہون نے گندی زبان کے ساتھ یاد کیا لیکن ظاہری رنگ مین ان کی شامتِ اعمال نے گورنمنٹ کے برخلاف منصوبہ بازی کیصورت اختیار کی ہے اور اس کی جڑ بھی دراصل دیانند کی تعلیم اور دیانند کالج کی تربیت ہے لاہور مین اور دوسرے شہرون مین شورش کے درمیان حصہ لینے والے عموماً آریہ مدارس کے طلباء اور آریہ سماجون کے ممبر ہی ہین گو ممکن ہے کہ کوئی بھولا بھٹکا مسلمان بھی ان کے ساتھ شامل ہوا ہو۔ مگر ایسے مسلمانون کی تعداد فی ہزار ایک سے زائد نہ ہوگی۔ اور ایسا شاذ حکم معدوم کا رکھتا ہے پس ہماری رائے مین آئندہ کیواسطے اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ کے حکم سے ایسے کالجون اور مدرسون کو کچھ عرصہ کیواسطے بند کردیا جائے جس کی زیر تربیت طیار ہو کر طلباء ایسے مفسد اور باغی اور شریر بن جاتے ہین اور دیگر تمام کالج اور مدارس کیواسطے قطعی حکم دیا جاوے کہ کوئی طالب علم جو اس کے جلسون مین شامل ہوگا وہ کالج اور مدرسہ سے خارج کیا جاویگا کیونکہ آئندہ نسلون کے درست کرنے کیواسطے اس زمانہ کے نوجوانون کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے۔ اور موجودہ جسقدر لیڈران آریہ ہین وہ جتنے ہین سب کے سب کو گرفتار کرلینا چاہیئے۔

چونکہ اس جگہ صاحب پریزیڈنٹ نے سب سے اول اس امر پر مفصل تقریر کردی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے کیا کیا احسان ہم پر ہین اور چونکہ اس جگہ زیادہ تر احمدی جماعت کے آدمی ہین۔ جو حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب اور اشتہارات اور عقائد اور اوامر سے آگاہ ہین۔ اس واسطے مجھے اس امر کے متعلق لمبی تقریر کرنے کیضرورت نہین کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فرمانبرداری اور دل سے شکرگزاری کے لئے کس قدر تاکیدی احکام حضرت مرزا صاحب شائع کرچکے ہین۔ پریزیڈنٹ صاحب کے بعد حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے بھی اپنی تقریر مین کیا سچ فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے جو کچھ گورنمنٹ کے متعلق آج تک لکھا ہے اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے حضور کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری مین مشہور ہے چنانچہ غدر ۱۸۵۷ء مین آپکے والد صاحب نے پچاس سوارون کی امداد گورنمنٹ کو دی تھی اور اس کے بعد آپنے اپنی ہر ایک تصنیف مین اور تقریر مین گورنمنٹ کی خیرخواہی اور دلی شکرگزاری کی سخت تاکید اپنی جماعت کو کی اور ہم اپنے دلی یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہین کہ جس طرح فرقہ احمدیہ کے ممبر گورنمنٹ کی وفاداری اور شکرگزاری اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہین اس طرح ہم امید نہین کرتے کہ کوئی اور قوم سمجھتی ہو۔ آریون کے توجہ خیالات ہین وہ خود آجکل ظاہر ہو رہے ہین۔ ہندو کہتے ہین کہ ابھی کرشن اوتار آنیوالا ہے اور کرشن نے آمد اول مین جو جنگ کئے تھے اُن سے ظاہر ہے کہ آمد ثانی کے متعلق ان کے خیالات کیا ہون گے وہ کیا کریگا۔ ہم مسلمانون کو بھی کسی خونی مہدی کے آنے کا انتظار لگ رہا ہے مگر ہم احمدیون کا تو یہ حال ہے کہ ہمارا مسیح آچکا ہمارا مہدی آچکا۔ ہمارا کرشن بھی آچکا اس نے صاف حکم دیدیا ہے کہ اب کوئی مذہبی جہاد نہین تم امن کے ساتھ خدا کی توحید زمین پر پھیلاؤ اور گورنمنٹ انگریزی کا احسان مانو کہ خدا نے وہ تمہارے ہی واسطے اس ملک مین بھیج دی ہے تاکہ دنیا کے متعصب بادشاہون اور خونخوار امیرون کے ظلم سے تم محفوظ رہو۔

پس مین اس مجلس مین ایک ریزولیوشن پیش کرتا ہون جو اگرچہ کئی ایک پہلو اپنے اندر رکھتا ہے مگر بحیثیت مجموعی ایک ہی مطلب رکھتا ہے اور وہ یہ ہے۔

(ریزولیوشن اول) کہ یہ مجمع جو حسب ایماء حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود اس جگہ قائم ہوا ہے ان لوگون کے طرز و چلن کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہین اور ان کے فعل و قول سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عام کو قائم رکھنے کی خاطر ان مفسدون کے بعض لیڈرون کو گرفتار کرکے ان پر مقدمہ قائم کیا ہے یا ان کو جلاوطن ہونے کا حکم دیا ہے اور یہ مجمع بلحاظ اس امر کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈکوارٹر مین قائم ہوا ہے ہندوستان بھر مین احمدی جماعت کے ممبرون کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ انہون نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ ایسے مفسدون کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی فرمانبرداری مین ایسے ہی ثابت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ و ۳ - پنجاب میں بے چینی کے اسباب اور اُس کا انسداد -
صفحہ ۴ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر - ڈائری
صفحہ ۵ تا ۸ - رپورٹ جلسہ قادیان و غیر خواہی گورنمنٹ
صفحہ ۹ - ایک دلعزیز ڈاکٹر اُستاد عیسائیوں کا لال بجھکڑ - نظم
صفحہ ۱۰ - دجّال کا گدہا - خوشی کے اظہار کا نمونہ - حقیقۃ الوحی - المفتی
صفحہ ۱۱ - رسید زر - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۲ - اشتہارات

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

برکت بی بی اہلیہ عنایت اللہ صاحب - مقام کنجاہ ضلع گجرات
محمد عمر صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس نیلی کوٹھی منصوری
سید محمد حسین صاحب گٹھالیاں ستراہ پسرور
چودہری ولی داد صاحب کیہوہ باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
حسن محمد صاحب " " " " " "
مسمات جیوان معرفت مستری حسن دین راولپنڈی
محمد حسن صاحب داخلی بہان ضلع اٹک
عبد الغنی صاحب محلہ کٹڑہ چے پال کی منڈی ضلع الٰہ آباد
محمد اکبر صاحب رسول - گجرات
کریم - شادیوال خورد گجرات
حسین " " "
محمد حسین صاحب ساہو وال گجرات
منشی نور احمد صاحب محرر سوم منسٹر سری نگر
الہیہ وڑا ولد ماگی ارائین اراضی یعقوب سیالکوٹ

ڈائری

القول الطیب

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء - ظہر - فرمایا - مین نے خواب مین دیکھا تہا کہ بادل چڑہا ہے مین ڈراہون گر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے - قرآن کریم سے بہی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ مین دکہایا جاتا ہے یہ لوگ نشان پر نشان دیکہتے ہین مگر کچہہ پرواہ نہین کرتے یاد رکہو اللہ تعالےٰ اپنے فعل کو عبث نہین جانے دیگا جو اس کے فعل کو عملی رنگ مین عبث قرار دیتے ہین وہ ضرور پکڑے جاوین گے -

موسےٰ کے زمانہ کی طرح ایک نشان سے بڑہکر دوسرا نشان دکہایا جاتا ہے مگر ان کی فرعونیت فرعون سے بہی بڑہ گئی - اپنی تدبیرون پر بھروسہ رکہتے ہین مگر دیکہو کیسی اُلٹی منہہ پر پڑتی ہے - رائے ظاہر کی کہ طاعون اب روبہ کمی ہے اس کا کیڑا مر چکا ہے مگر دیکہو کہ اس سال تمام پچہلے سالون سے بڑہکر مری پڑی اور آئندہ دیکہئے کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بہی بڑہکر پڑے گی -

بعض عیسائیون کی درخواستون کا تذکرہ تہا جو ضلالت کے ظلمات سے نکل کر ہدایت کے نور مین آنا چاہتے ہین - فرمایا کسی کی غرض دین ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب سامان مہیا کر دیتا ہے بیکار لوگ جو کسی کام کے نہ ہون صرف کہانے پینے اور روپیہ جمع کرنے کے فکر مین ہون ان کا انجام اچہا نہین ہوتا - ایسے لوگ بعد مین تکلیف دہ ثابت ہوتے ہین -

نادان دہریہ

لاہور کا دہریہ اپنے اخبار جیون تت مین مختلف حوادث سماوی اور طاعون سے بعض جگہ آدمیون کے تلف ہونے پر خدا تعالےٰ کی صفت رحیمیت پر اعتراض کرتا ہے اور نادان کو اتنا خیال نہین آتا کہ گورنمنٹ کسی بدمعاش کو جیل خانہ بہیجتی ہے یا کسی مجرم کو پہانسی کا حکم دیتی ہے تو کیا کبہی کسی دانا نے گورنمنٹ کو ظالم یا بے رحم قرار دیا ہے - ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا خود رحم ہے کیا نادان دہریہ کے نزدیک جیل کے داروغے اور سشن کورٹ کے جج سب ظالم اور سفاک ہین اور یہ محکمات سب بند کر دینے چاہئین -

کیا اہل فقہ حدیث کی قدر کرین گے

اخبار اہل فقہ مین ایک غزل چہپی ہے جس مین لکہا ہے کہ مرزائی کو " ہو نہین سکتی میسر نعمت قال ان حدیث"

خیر - مرزائیون کو تو ہو سکتی ہے یا نہین - مگر مین اہل فقہ کی خدمت مین چند حدیثین پیش کر کے دریافت کرتا ہون کہ انکو اس نعمت سے کیا کچہہ حاصل ہوا ہے -

اوّل - عن ابی ہریرۃ قال فیما اعلم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ایک یہ بہی مجہے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بہیجتا ہے - جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے -

دوم - عن ابی ہریرۃ قال - قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب (رواہ البخاری) ابن مریم کو پڑہتے ہوئے یا اخت ہارون وغیرہ پر خیال فرمالیجئے کہ ابن مریم کمال مشابہت کے لئے مسیح موعود کو کہا گیا ہے -
فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے - ضرور ابن مریم تم مین منصف عادل نازل ہوگا کسر صلیب کریگا اور خنزیرون کو قتل اور لڑائیون کو موقوف کر دیگا -

سوم - قال رسول اللہ صلعم فی مرضہ الذی توفی فیہ لفاطمۃ ...... ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین و مائۃ سنۃ (رجالہ ثقات ولہ طرق) (مستدرک حاکم طبرانی)
فرمایا رسول اللہ صلعم نے - اپنی اس مرض مین جس کے ساتہہ انتقال فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہ عیسےٰ ابن مریم ایک سو بیس سال

چہارم - یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعۃ (جواہر الاسرار)
فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی نکلیگا ایک قریۃ سے جسے کدہ کہا جائیگا -

پنجم - عن انس - لا مہدی الا عیسےٰ ابن مریم (رواہ ابن ماجہ)
انس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مہدی نہین الگ بلکہ وہی عیسےٰ ابن مریم ہوگا

ششم - ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض (رواہ الدارقطنی) + ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہین جو ابہی تک جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ظاہر نہین ہوئے ایک تو یہ کہ خسوف ہونیوالی راتون (تیرہوین چودہوین پندرہوین) مین سے پہلی رات (تیرھوین) ماہ رمضان کو چاند گرہن لگیگا اور ایسا ہی کسوف ہونیوالی راتون مین سے درمیانی رات (اٹھائیسوین) کو سورج گرہن لگیگا - گواہ پیش ہو چکے - مگر مدعی نہ آیا -

ہفتم - شرح عقائد نسفی تمہاری معتبر کتاب مین من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیہ - امام کے معنے دئیے ہین جو جاعل للناس اماما ہین نہ کہ من گہڑت - جو مر گیا بایں حالت کہ اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا -

رپورٹ جلسہ قادیان در خیر خواہی گورنمنٹ

(جس کی مختصر رپورٹ گذشتہ اخبار میں شائع کی جاچکی ہے)

۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو ۵ بجے قادیان میں ایک ضروری جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایما اور ارشاد سے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی غرض و غائیت یہ تھی کہ موجودہ شورش اور بے چینی میں ہمکو اور دوسرے لوگوں کو کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے اس جلسہ کے لئے پہلے سے ایڈیٹر الحکم اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا گیا تھا اور جلسہ سے پہلے منادی بھی کرادی گئی تھی۔ جلسہ میں آریوں کے سوا ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے مگر آریہ شامل نہیں ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں گورنمنٹ کے خلاف ایک جوش اور نفرت پیدا ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے بدقسمتی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہماری بھلائی اور بہتری اسی میں ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کریں یہ احمق اتنا نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ نے ان پر اس قدر احسان کئے ہیں جنکو وہ شمار نہیں کرسکتے اور اس قسم کے بیہودہ خیالات کو پھیلا کر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جلسہ کے لئے ذیل کا اشتہار دیا گیا۔

ایک نہائت ضروری جلسہ

آج مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس اعظم قادیان کی ہدائیت اور ارشاد کے ماتحت ایک عام جلسہ کیا جاویگا جس میں پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہائت مفید مشورہ دیا جاوے گا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریریں ہوں گی۔ ہر شخص جو اپنے ملک اور قوم کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور اپنی ذاتی بھلائی کا خواہشمند ہے اس کا فرض ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہو جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے صحن میں ہوگا

المشتہر

مولوی محمد علی ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

یعقوب علی ایڈیٹر الحکم سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

قریب پانچ بجے کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول ایڈیٹر صاحب الحکم نے بحیثیت مشتہر جلسہ کھڑے ہوکر بیان کیا کہ۔

صاحبان! آج کا جلسہ جس غرض کے لئے منعقد کیا جاتا ہے وہ اشتہار کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہوچکا ہے اس جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ایک میر مجلس بنایا جاوے۔ صاحبزادہ صاحب اس جلسہ کے لئے کیوں موزوں میر مجلس ہیں؟ یہ ظاہر امر ہے آپکے خاندان کو گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے ہمیشہ وفاداری کے مخلصانہ تعلقات رہے ہیں چنانچہ آپکے دادا صاحب جناب مرزا غلام مرتضےٰ خان صاحب مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی میں پچاس گھوڑے اور سوار بھیجکر گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا تھا اور اس کے بعد ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی اس خاندان کو سچا خیر خواہ اور وفادار دوست یقین کرتی رہی ہے آپکے محترم اور مقدس والد بزرگوار جو ہمارے امام اور پیشوا ہیں انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری کے لئے جو کام کیا ہے اس کی تو نظیر ہی نہیں ملتی۔ برابر ۲۵ پچیس سال سے آپ مسلمانوں کو یہی تعلیم دے رہے ہیں اور آج کا جلسہ بھی آپ ہی کی ہدائیت اور ارشاد کا نتیجہ ہے ایسی حالت اور صورت میں صاحبزادہ صاحب کا انتخاب آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے بہترین انتخاب سمجھتا ہوں اور سکرٹری کے لئے میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نام پیش کرتا ہوں مولوی صاحب ممدوح کیا بلحاظ اپنی قابلیت اور علم و فضل کے اور کیا اس حیثیت سے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہیں ایسے جلسہ کے لئے جو قوم احمدی کا نیابتی جلسہ ہو موزوں سکرٹری ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ہر دو تجاویز منظور کی جاویں گی۔

چنانچہ اکمل آف گولیکی کی تائید اور راقم (ایڈیٹر بدر) کی تائید مزید کے بعد بالاتفاق صاحبزادہ صاحب میر مجلس اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری منتخب ہوئے۔

سکرٹری صاحب نے کھڑے ہوکر مختصر الفاظ میں اغراض جلسہ کو بیان فرمایا اور پھر صاحب صدر انجمن نے ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تقریر صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب میر مجلس جلسہ

اس جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض مولوی محمد علی صاحب بیان کرچکے ہیں اور اشتہار میں بھی آپ پڑھ چکے ہیں میں اس غرض کی تائید اور تشریح کے لئے چند باتیں بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔

تھوڑے دنوں سے پنجاب اور ہند میں ایک قسم کی شورش پیدا ہو رہی ہے اور وہ لوگ جن کو ملک اور قوم کے ساتھ حقیقت میں کوئی ہمدردی نہیں، ہمدردی کے رنگ میں خیالات بد پھیلا رہے ہیں اور اس طرح یہی نہیں کہ وہ گورنمنٹ کو تشویش میں ڈالتے ہیں بلکہ اہل ملک کو بھی خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔

اس موجودہ شورش کی ابتدا بنگالیوں سے ہوئی اور پھر یہ تحریک بد آناً فاناً بجلی کی طرح پنجاب میں پھیل گئی ہے اور اب بعض بڑے بڑے شہروں میں خطرناک رنگ اختیار کرنے کو تھی کہ گورنمنٹ انگریزی نے (جو اپنی طاقت شوکت اور اپنی تدبیر سلطنت کے لئے ایک مشہور گورنمنٹ ہے) نہائت قابلیت کے ساتھ قرین انصاف پہلوؤں کی بنا پر اس کے تدارک اور انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے یقین ہوگیا ہے کہ یہ متعدی مرض رُک جائیگا اور خدا کرے کہ یہ فوراً رک جاوے تاکہ اہل ملک کو آنیوالے خطرہ کا سامنا نہ ہو اس فساد کی ابتدا جہاں تک واقعات سے پتہ لگتا ہے اور معلوم ہوسکتا ہے۔ ہندوؤں سے ہوئی ہے اور ان کے گھروں میں ہی اس نے پرورش پائی۔ ان کے اثر سے متاثر ہوکر بعض کم فہم مسلمانوں نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی۔ مگر عام طور پر مسلمانوں نے اس کو اپنے لئے خطرناک اور مضر یقین کیا اور وہ اس سے الگ رہے۔ اگر بعض نا عاقبت اندیش اور ضمیر فروش اشخاص ساتھ ہوئے تو وہ کسی گنتی میں نہیں۔

آجکل راولپنڈی، لاہور، امرتسر میں یہ فساد بہت بری طرح پھیلا تھا۔ جو بہت جلد دبا دیا گیا راولپنڈی میں ان شورہ پشت لوگوں نے انگریزوں پر حملے کئے اور لیڈیوں کی توہین کی گرجا گھر کو آگ لگا کر اسباب جلا دیا۔ گورنمنٹ سکول کو آگ لگائی۔ اس قسم کی حماقت کی کارروائیاں کرکے انہوں نے ظاہر کردیا ہے کہ وہ ملک اور سلطنت کے بدخواہ اور دشمن ہیں۔

اس قسم کی شرارتوں اور خباثتوں سے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچتے رہیں اگر وہ خدا پر قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کا مذہبی فرض ہے کہ

بغاوت اور فساد کے طریقوں سے بچتے رہیں

کوئی شریف اور عقلمند انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ گوارا نہیں کرسکتا کہ وہ اپنی

محسن امن پسند۔ علم دوست اور عادل گورنمنٹ کے خلاف اپنے دل اور دماغ میں باغیانہ خیالات رکھے۔ عقل اور بغاوت ایک سر میں جمع نہیں ہو سکتے۔

ہم مسلمانوں کو ہی نہیں گورنمنٹ انگلشیہ کے ہر فرد رعایا کو یہی مشورہ اور اصلاح دیتے ہیں کہ وہ ایسی شورہ پشتی اور شرارت کے خیالات کو اپنے دل سے نکالدے۔ ہندوؤں کے تو ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ ہمارا کام فقط سمجھا دینا ہے اسلئے مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً یہ ہدایت کی جاتی ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہم احمدی ایسے جلسوں اور تحریکوں سے ہمیشہ بیزار رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارے امام کی یہی تعلیم اور ہدایت ہے اور کبھی کوئی احمدی ایسی تحریکوں میں شامل نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔ بہرحال ہر شریف اور عقلمند مسلمان کا فرض ہو کہ وہ الگ رہے۔

ان فسادات کے اسباب اور جڑ کچھ بھی ہوں مگر جس ہتھیار اور اوزار سے لوگوں کو بھڑکایا جاتا ہے وہ سودیشی کی تحریک ہے۔ میں نے سودیشی کے سوال پر بہت غور کیا ہے اور میں حیران ہوں کہ اس تحریک کو ملک کی ترقی اور فارغ البالی کا جزو کیوں قرار دیا گیا ہے اگر سودیشی کی یہی غرض ہے کہ صرف اپنے ملک کی چیزوں کو استعمال کرو اور دوسرے ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو ردی میں پھینک دو۔ تو میں حیران ہوں کہ کام کس طرح چل سکیگا۔

کیونکہ یہ تحریک اور تجویز ترقی میں ایک رکاوٹ ہے اس سودیشی تحریک کا یہ اثر ہوگا کہ پہلے غیر ممالک کی اشیاء کا استعمال ترک کیا جاوے۔ پھر یہ ہو گا کہ پنجاب میں ہندوستان کے دوسرے حصوں کی اشیاء منع ہیں۔ پھر پنجاب کے ایک ضلع میں دوسرے ضلع کی چیزیں بند کی جاویں اور اسی طرح ایک گاؤں کی چیزیں دوسرے گاؤں میں نہ جائیں یہ طریق اگر خدانخواستہ اختیار کیا جاوے کیونکہ سودیشی کا اعلیٰ مقام تو یہی ہونا چاہیئے پھر ملک کی تجارت ہی خطرہ میں نہ پڑے گی بلکہ انسانی حوائج اور ضروریات کے لئے بھی دائرہ تنگ ہو جائیگا اور انسان مصیبت کے منہ میں دھکیلا جاوے گا۔ بہت سی حاجتیں ایسی ہوں گی جو اس کی زندگی کے لئے ضروری ہوں گی۔ مگر وہ ان سے محض اس لئے فائدہ نہ اٹھا سکے گا کہ وہ سودیشی نہ ہوں گی۔ پس غور کرو کہ یہ تحریک جس کو سودیشی کہا جاتا ہے ملک کو تباہ کرنے والی ہے یا اس کی بہبودی کا ذریعہ ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ سودیشی تحریک پر عمل کر کے اور اس کی حمایت کر کے انسان ہرگز ترقی نہیں کر سکتا اور اس کے خیالات میں اولوالعزمی اور بلند حوصلگی پیدا نہیں ہو سکتی پہلے غیر ملک کی اشیاء کے ساتھ نفرت پیدا ہو گی پھر اس کے باشندوں کے ساتھ ان کے علم و ہنر اور صنائع سے بیزاری ظاہر کرے گا اور یہی نتیجہ موجودہ تحریک کا بھی ہوا ہے۔ تمام دنیاوی ترقیاں اس امر پر منحصر ہیں۔ کہ ہر قسم کی صنعتوں اور حرفتوں سے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کی ہوں ان سے فائدہ اٹھایا جاوے۔ یہ تو دنیوی اور عقلی پہلو کے لحاظ سے سودیشی کا ضرر ہے۔ دینی طور پر میں دیکھتا ہوں کہ سودیشی تحریک قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بحر و بر انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے ہیں پس اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے تو یہ آیت اس کو جھٹلاتی ہے کیونکہ خدا نے تو اس کو پیدا ہی اسی لئے کیا ہے۔

دیکھنا چاہیئے۔ کہ انگریزوں کے آنے سے پہلے ملک کی کیا حالت تھی اور کس قسم کے حادثات پیدا ہوتے تھے۔ امن کی جو حالت اور صورت تھی اور انصاف اور عدل جس طریق سے ہوتا تھا اس کی تصریح ایک لفظ سکھا شاہی کر رہا ہے اور اب بھی کسی اندھیر۔ ظلم اور بے انصافی کی مثال دینی ہو تو اس کا نام سکھا شاہی رکھا جاتا ہے۔

سکھا شاہی میں جان و مال ہر وقت خطرہ میں تھی اور مذہبی آزادی کا یہ حال تھا کہ اذان تک دینا جرم تھا۔ اور نماز پڑھنا تو گویا بغاوت تھی۔ میں کہاں تک ان مظالم اور مصائب کا ذکر کروں جو مسلمانوں پر ہو رہے تھے اور نہ صرف مسلمان بلکہ تمام رعایا ان دکھوں میں مبتلا تھی۔ ایسی حالت میں خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا اور ایک دور دراز مقام سے

انگریزی گورنمنٹ کو بھیجدیا

جس نے آکر سب قوموں کی دستگیری کی۔ انصاف اور امن کو ترقی دی اور تمام قوموں کو یکساں مذہبی آزادی عطا کی۔ گورنمنٹ انگلشیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے۔

جس قدر احسانات گورنمنٹ برطانیہ نے ہم پر کئے ہیں ہم انکو بیان نہیں کر سکتے۔ پھر یہ کیسی ناشکری اور محسن کشی ہے کہ ایسی مبارک اور مفید گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جاوے اور جہلا کو اکسایا جاوے۔ مسلمانوں خصوصاً احمدیوں پر جو احسان اس گورنمنٹ نے کئے ہیں وہ سب جانتے ہیں۔ اس کی ایک نظیر ڈاکٹر مارٹن کلارک کا مقدمہ کافی ہے ایک پادری کے بالمقابل اس طرح پر انصاف کے اصولوں کو ملحوظ رکھنا یہ چھوٹی سی بات نہیں ہو ایسی باتوں کا ایک لمبا سلسلہ مل سکتا ہے پھر اس پر بھی اگر کہا جاوے کہ انصاف نہیں ہوتا تو یہ کیسا ظلم اور بے حیائی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے کسی عیسائی اور مسلمان میں فرق نہیں رکھا اور وہ انصاف کے لئے کسی قسم کی تفریق روا نہیں رکھتی۔ باوجود ان احسانوں کے یہ کیسی نمک حرامی ہے کہ قولی یا فعلی طور پر گورنمنٹ کے خلاف کریں۔

کیا کوئی آج اس وجہ سے کبھی قتل ہوا ہے کہ اس نے اذان کہی ہے یا اسلئے کسی کو فرد جرم لگ کر سزا ملی ہو کہ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے۔ اگر کوئی اس قسم کی نظیر ہے تو پیش کرو اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کبھی کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی نے چاہا ہے کہ تمام انسانوں کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ اور وہ جن مصائب اور مشکلات میں مبتلا تھے ان سے انہیں رہائی ملے اور اس نے کوشش کی ہے اور یہ اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک میں عام تعلیم پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اپنے آپ کو مہذب اور تعلیمیافتہ قرار دے رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہر قسم کی ترقیاں کر رہے ہیں اور پھر اس کی مخالفت یہی نہیں کہ

محسن کشی ہوگی بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی جرم ہے

کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ هل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ جب اس فرمان الٰہی کی تعمیل نہ ہو گی تو اس سے بڑھکر کیا ظلم ہو۔

بار بار میں یہ لفظ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کو مقرر کیا ہمارے احمدی بھائی غور کریں کہ کیا وہ ترقی جو انہوں نے کی ہے اور جس روز سے ان کے سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے اور جیسے سامان ان کو گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے میسر ہیں دوسری جگہ میسر آ سکتے ہیں؟ وہ بالاتفاق پکار اٹھینگے کہ ہرگز نہیں۔

میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی اسلامی سلطنت میں بھی انہیں یہ آزادی اور یہ سامان اشاعت میسر نہیں آ سکتے۔ احمدی کبھی بھی صاحبزادہ عبداللطیف اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کے واقعات کو بھول نہیں سکتے۔ جو سرزمین کابل میں نہایت

بے دردی اور بے رحمی سے شہید ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہون نے ایسا کونسا جرم کیا تہا جس کی پاداش دکہہ اور تکلیف کے ساتہہ جانستانی ہو؟ کوئی نہین۔ ان کا جرم اگر تہا تو فقط اتنا تہا کہ وہ **مرزا صاحب کے مرید تہے**۔ اور پہر ان کا جرم یہ تہا کہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم کے موافق امیر اور اس کے مشیرون کو جہاد کی تعلیم سے روکتے تہے جو انہون نے سمجہی ہوئی تہی اور بتاتے تہے

کہ جہاد حرام ہے

اور ساتہہ ہی وہ ظاہر کرتے تہے کہ کوئی ایسا مہدی آنے والا نہین ہے جو آکر کشت وخون کریگا۔ اور انگریزون سے لڑیگا وہ انگریزی گورنمنٹ کے احسانات کو یاد دلاتے تہے پہر اس جرم اور اختلاف مین سنگسار کر دینا یہ اسلامی سلطنت کابل ہی کا کام تہا۔ ایسی حالت مین صاف طور پر بتاؤ کیا تم کابل مین ترقی کر سکتے ہو؟ کبہی نہین۔

ان واقعات کو یاد کر کے ہمارے دل مین گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور محبت اور بہی بڑہ جاتی ہے کیونکہ اگر ہم یہان نہ ہوتے تو ہم بہی قتل کئے جاتے خود ہمارے مسلمان بہائیون نے ہم پر قتل کے فتوے دئے اور ہمارے مال اور اسباب اور عورتون کو لوٹ لینے کی اجازت دی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ نہوتے تو وہ کیا کچہہ نہ کر گذرتے اس لئے مین بلا تکلف یہہ کہتا ہون کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہم کو رکہا۔ جس نے ہماری جان ومال اور آبرو کو محفوظ رکہا اور ہم کو اپنے ایمان ومذہب کی اشاعت اور پابندی کی پوری آزادی دی وہ ہماری پشت وپناہ ہے اگر ہم نے اسی سے مذہبی اختلاف کیا ہے اس نے سزا نہین دی مین ایک بات اور کہتا ہون۔ اسے خوب یاد رکہو اور وہ یہ ہے کہ یہ فسادات بہی غضب الہی ہین۔ لوگون نے گورنمنٹ کی قدر نہین کی اس لئے یہ عذاب ہے تاکہ لوگون کو ان کی کجروی کی سزا ملے اور وہ سُدہر جاوین جیسے طاعون اور زلزلے آرہے ہین تاکہ ہر ایک دل کو پاک وصاف کرین اور کجیون کو دور کرین۔ اسی طرح پر یہ عذاب بہی آیا ہے۔ تاکہ سرکشی اور غداری کا مادہ دور کیا جاوے پس گورنمنٹ کی وفاداری کرو۔ کہ اس عذاب سے تمہین نجات ملے۔ اس گورنمنٹ کے بعد ایک اور گورنمنٹ ہے اس کے حضور بہی یہ شورشین ناپسند اور مکروہ ہین اس لئے اس سے ڈرو اور اپنے دلون کو صاف کرو۔ اسی پر مین اپنے مضمون کو ختم کرتا ہون۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

بُت پرست شکر گذار نہین ہو سکتا

(خلاصہ تقریر حضرت مولوی نور الدین صاحب)

اولم یکفهم انا انزلنا علیك الکتب یتلی علیهم۔ ان فی ذلك لرحمة وذکری لقوم یؤمنون (۲۱-۱) اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی تعریف مین فرماتا ہے کہ کیا کافی نہین کہ خدا تعالیٰ نے ایک کتاب بہیجی ہے جو دنیا کے واسطے رحمت ہے اور اس مین نصیحت کی باتین ہین اس پاک کتاب مین اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی کیواسطے ایک نشان مقرر فرمایا ہے فرماتا ہے۔ یا ایها الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حکام کی اطاعت کرو۔ اس آیت شریف مین سب سے اول خدا کی اطاعت کا حکم ہے جو ہمارا خالق ہے ہمارا رب ہے ہمارا مالک ہے۔ حی اور قیوم خدا ہے ہمارے ذرہ ذرہ کا وہی خالق اور وہی مالک ہے۔ روحون کا خالق بہی وہی ہے اس کا حق ہے کہ ہم کو اپنا مطیع بنائے۔ ہمارا فرض ہے اس کی اطاعت کرین اس کے صفات سے آگاہی حاصل کرین۔ پہر اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہم پر فرض ہے جس کی اطاعت ہمکو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے جیساکہ فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم۔ واللہ غفور الرحیم (۳-۴) کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری اطاعت کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤگے خدا تمہارے گناہون کو بخشے گا اور خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم ہے کیونکہ وہ حصہ انتظامی کے مظہر ہین اولی الامر مین بادشاہ وقت ہے۔ پہر صوبہ کا حاکم ہے پہر شہر کا افسر ہے۔ پہر نمبردار ہے پہر محلہ کا چودہری ہے۔ غرض انتظامی معاملات مین سب کی اطاعت کرنا انسان کا فرض ہے۔ بعض لوگ اس آیت کے معنون مین لفظ منکم پر اٹکے ہین کہ اس سے یہ مراد ہے کہ تم مین سے کیا معنے صرف مسلمانون مین سے جو حاکم ہو اس کی بات مانو۔

لیکن یہ بات درست نہین کیونکہ منکم کی مثالین اور بہی قرآن شریف مین موجود ہین جیسا کہ دوزخ والون کو کہا جائے گا۔ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ۔ کیا تمہارے پاس تم مین سے رسول نہین آئے تہے۔ اس مین کفار کو کہا گیا کہ رسول تم مین سے آئے۔ ظاہر ہے کہ وہ کافر تہے اور یہ مومن تو رسول کافرون مین سے کسطرح ہوئے۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول ان کے زمانہ مین تہے ان کے ملک مین تہے اور ان کی طرف رسول ہو کر آئے تہے اس تعلق کے لحاظ سے انکو منکم کہا گیا قدرت خداوندی کے عجائبات مین سے ایک یہ بات ہے کہ چونکہ مسلمانون کو آئندہ زمانہ مین ایسا واقعات پیش آنے تہے کہ وہ عیسائیون کے زیر حکومت رہین گے اسواسطے ابتدائے زمانہ نبوی مین بہی اس کی نظیر قائم کی گئی تہی کہ مسلمانون کو عیسائیون کی ماتحتی مین کس طرح رہنا چاہیئے۔ ابتدائے اسلام کے زمانہ مین جب کہ کفار نے مسلمانون کو عرب مین دکہہ دینا شروع کیا تو آن حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ حبشہ مین چلے جاو چنانچہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے پاس آپکے صحابہ کو بہت امن ملا۔ مسلمانون کو عیسائی سلاطین کے ماتحت امن ملنے کیطرف قرآن شریف کی یہ آیت بہی راہنمائی کرتی ہے ولتجدن اقربهم مودة للذین امنوا الذین قالوا انا نصٰری۔ اور تو ضرور نصاریٰ کو مومنون کے ساتہہ مودت کرنے مین دوسرے لوگون سے بڑہکر پائے گا۔

اس ملک کے ہندون نے خدا تعالیٰ کے اس فضل واحسان کا شکریہ ادا نہین کیا جو کہ آئیہ کریمہ وتری الفلك مواخر فیه ولتبتغوا من فضله ولعلکم تشکرون جہازون کی آمد ورفت کا جو نتیجہ ہے وہ خدا کا ایک فضل ہے جس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تہا اور اس سے کیا تجارت مین اور کیا ساہوکارہ مین اور کیا زراعت مین اور کیا ملازمت مین سب سے زیادہ فائدہ ہندون نے ہی حاصل کیا ہے لیکن انہون نے ہی سب سے زیادہ ناشکری کی اور ان سے اس سے زیادہ کچہہ امید بہی نہین ہو سکتی کیونکہ جو مشرک اپنے حقیقی محسن خالق مالک رب کو چہوڑ کر ایک پتہر کے آگے سر جہکاتا ہے اس سے کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ کسی انسان کے احسان کو شکریہ کے ساتہہ دیکہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

احسانات کے مقابلہ میں انسان کے احسان بہی کیا ہو سکتے ہیں وہ جس نے خدا کے ساتھہ ہی بغاوت کی ہر وہ اپنے ہمجنس انسان کے ساتھہ کب نیک سلوک کریگا خداتعالیٰ کے حضور اس ناشکرگزاری میں ہندو لوگ جو حصہ لے رہے ہیں وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن آریہ لوگ دراصل ان سے بڑھ گئے ہیں کیونکہ خدا کی مخلوق ہو کر وہ کہتے ہیں کہ نہ ہماری رُوح کا وہ خالق ہے اور نہ ہماری جسم کے مادہ کا وہ خالق ہے پہر زمانہ کو بہی خدا کا مخلوق نہیں مانتے یہ کس قدر ناشکری ہے جو ان لوگوں سے ظاہر ہو رہی ہے گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے آریوں کو جو آرام اور فایدہ حاصل ہوا ہے زراعت میں اس سے ظاہر ہے کہ مدت کی بات ہے ایک دفعہ میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ پانچ کروڑ روپیہ کی جایداد ہر سال مسلمانوں کے ہاتھہ سے نکل کر ہندوؤں کے ہاتھہ میں چلی جاتی ہے۔ سرکاری ملازمت میں دیکہو تو تمام بڑے بڑے عہدے علی العموم ہندوؤں کے قبضہ میں ہیں اور کیا مجال ہے کہ کسی مسلمان کو معمولی دفتر کی کلرکی میں بہی حتی الوسع رہنے دیں۔ ہاں دفاتر کے چپراسی اور فراش مسلمان رکہہ لئے جاتے ہیں۔ پہر مقدمات میں مسلمانوں اور بالخصوص احمدیوں کے ساتہہ ہندو مجسٹریٹوں کا جو سلوک ہے وہ چندو لعل اور آتما رام کے مقدمات کرنے سے ظاہر ہے کہ وہ مقدمہ جس کو ایک انگریز نے بغیر اس کے کہ ہمارے امام بلکہ اس کے خدام کو بہی کوئی تکلیف ہو ایک ہی روز میں فیصلہ کر دیا گیا اس پر ان لوگوں نے دو سال تک گورداسپور کی آمد و رفت کی جو تکلیف حضرت امام اور آپکے خدام کو دی وہ تاریخ زمانہ میں ایک یادگار رہے گی غرض ہمارے لئے تو امن کی اور کوئی صورت گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت رہنے سے بڑہکر ہے نہیں اور اس کے شکریہ میں ہمارے امام نے جو تحریریں آجتک شائع کی ہیں ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

ازاں بعد قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے ایک فی البدیہ نظم پڑہی جو گذشتہ اخبار میں درج کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد راقم (ایڈیٹر بدر) نے ایک مضمون پڑہا۔ جو اسی اخبار کے صفحہ ۲ و ۳ میں درج کیا گیا ہے اور مضمون پڑہکر پہلا ریزولیوشن پیش کیا۔

ریزولیوشن اول۔ یہ مجمع جو حسب ایما حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود اس جگہ قائم ہُوا ہے ان لوگوں کے طرز اور چلن کو نہائت نفرت اور حقارت سے دیکہتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پہیلاتے ہیں اور ان کے قول و فعل سے برئیت اور بے زاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکہتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عامہ کو قائم رکہنے کی خاطر ان مفسدوں کے بعض لیڈروں کو گرفتار کر کے انپر مقدمہ کیا ہے یا انکو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے یہ مجمع بلحاظ اس کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈ کوارٹر میں قائم ہُوا ہے اور ہندوستان بہر میں احمدیہ فرقہ کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے کہ انہوں نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری میں بالاتفاق ہر جگہ اپنے مفسدوں کے ساتہہ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری میں ایسے ہی ثابت قدم رہے جیسا کہ ان کے امام کا منشاء اور فرمان تہا اور یہ مجمع یقین رکہتا ہے کہ احمدی جماعت ہند میں ہر جگہ آئندہ بہی انشاء اللہ اس نیکی پر ثابت قدم رہے گی۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل چار ریزولیوشن شیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کیے۔

دوسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ تمام احمدیوں کو (جیسا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا منشاء اور ہدایت ہے) آگاہ کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے تمام جلسوں اور مجمعوں سے جنمیں گورنمنٹ کے خلاف کارروائی ہو قولاً و فعلاً جیسے ابتک الگ ہیں الگ رہیں اور انمیں ہرگز شامل نہوں اور نہائت وفاداری اور فرمانبرداری کیساتہہ گورنمنٹ کو ایسے موقع پر جو مدد دیسکتے ہیں دینے کو ہر وقت آمادہ رہیں۔

تیسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یقین دلاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہر مرید ہر وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے عملی ثبوت دینے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کو آمادہ ہے جو گورنمنٹ اس سے لینا چاہے۔

چوتہا ریزولیوشن۔ اس جلسہ کی روئداد سول ملٹری گزٹ اخبارات سلسلہ اور دوسرے اخبارات میں اشاعت کے لئے بہیجی جاوے اور ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی خدمت میں ارسال ہو اور گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دیجاوے۔

پانچواں ریزولیوشن۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی ترقی اقبال اور دفع شورش کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیجاوے۔

یہ تمام ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے اور بعد دعا جلسہ ختم ہُوا اور ۱۲۔ مئی ۱۹۰۷ء۔ کو بذریعہ تار گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بمقام شملہ اطلاع دی گئی۔

آمد تحائف

وحی الٰہی یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور یأتون من کل فج عمیق۔ خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے وقت میں نازل ہوئی تہی جبکہ قادیان میں آپکے پاس نہ کوئی آتا تہا اور نہ کچہہ لاتا تہا اس وحی کے نزول کو آج تیس سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے اور اس کے بعد ہزارہا انسان دور دور ممالک سے آئے اور ہزار ہا روپیوں کے تحائف مختلف اقسام کے لائے جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن یکم مئی ۱۹۰۷ء کے تازہ الہام یاتیک تحائف کثیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام میں خاص طور پر اس کا ظہور ہونیوالا ہے اسواسطے ہمنے ارادہ کیا ہے کہ کچہہ عرصہ کے واسطے ان تازہ تحائف کے تذکرہ کا سلسلہ اخبار میں جاری کیا جاوے کیونکہ اس سے خداتعالیٰ کے ایک تازہ نشان کا اظہار ہوتا ہے چونکہ اکثر تحائف حضرت کی خدمت میں ایسے طور سے پہنچتے ہیں کہ کسی کو خبر بہی نہیں ہوتی مثلاً بعض لوگ ڈاک میں کوئی شے بہیجدیتے ہیں اور بعض لوگ اپنا نام بہی نہیں لکہتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ غالباً کراچی سے ایک پارسل آیا تہا کہولا تو اس میں سونے کی ایک انگوٹہی تہی مگر فرستندہ کا نام آج تک معلوم نہیں ہوا اور بعض دوست یہاں آتے ہیں اور حضرت سے اندر یا باہر ملاقات کے وقت کوئی تحفہ پیش کرتے ہیں کبہی کسی کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے کبہی نہیں ہوتی اس واسطے اس سلسلہ کو پورے طور پر نباہنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ سلسلہ مبائعین کا۔ تاہم تازہ وحی الٰہی کی عظمت کے اظہار میں چند واقعات کچہہ عرصہ تک انشاء اللہ لکہے جائیں گے۔

اس جگہ سب سے اول خان صاحب **عبد المجید خان** افسر بگہی خانہ کپورتہلہ کے تحفہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے گذشتہ جمعہ کو حضرت کے حضور پیش کیا ہے۔ خان صاحب اپنے علاقہ سے نہائت محنت اور تلاش کے بعد ایک بہینس جس کی قیمت مبلغ ماصہ (۱۰۰) ہے اپنی گرہ سے خرید کر کے حضرت کے حضور میں لائے ہیں حضرت نے اس کی قیمت بہی ادا کرنی چاہی مگر خان صاحب نے باصرار قیمت

لینے سے انکار کیا اور عرض کیا کہ یہ حضور کی نذر ہے اور اس نیّت سے مین لایا ہون خان صاحب اپنے مرحوم والد محمد خان صاحب کی طرح حضرت کی محبّت مین گداز اور سچے مخلص ہین۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص مین برکت دے اور انکو جزائے خیر عطا کرے۔ اس کے بعد قابل ذکر دو تحائف آمون کے ہین جو صالح پور کسک سے سید احمد حسین صاحب نے اور سید سعید الدین صاحب نے بذریعہ ریل بھیجے ہین اور دونون بلٹیان پہنچ گئی ہین۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو جزائے خیر دے۔

ایک ہر دلعزیز ڈاکٹر اُستاد

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ پروفیسر میڈیکل اسکول آگرہ نے بہ سبب علالت طبع چھہ ماہ کی لمبی رخصت حاصل کی ہے اگرچہ یہ صرف ایک رخصت ہی ہے تاہم بہ سبب اس کی میعاد کے لمبا ہونے کے اور شائد اس خیال پر کہ ایسی لمبی رخصتون کے بعد عموماً ایسے سرکاری ملازم اپنی پہلی جگہون پر واپس نہین بھیجے جایا کرتے آگرہ اسکول کے طلباء نے جناب خلیفہ صاحب کی محبت کے جوش مین ان کی جدائی کے صدمہ کو محسوس کر کے ایک جلسہ کیا جس مین سنہری چھپا ہؤا اڈریس خوبصورت فریم مین رکھہ کر خلیفہ صاحب کی خدمت مین ۲۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو پیش کیا اور اس کے ساتھہ ایک سفید پتھر کا بنا ہؤا روضۂ تاج محل کا نمونہ حاضر کیا جو کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی چار سالہ اقامت شہر آگرہ کیواسطے ایک یادگار اُن کے پاس رہے گی۔ اپنے ایڈریس مین طلباء نے ان باتون کا خصوصیّت کے ساتھہ شکریہ ادا کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے شاگردون کو سبق دینے کیوقت نہائت محنت اور تحمّل کے ساتھہ ہر ایک بات طلباء کے ذہن نشین کراتے تھے اور کیا مدرسہ کے کمرون مین اور کیا اُس کے باہر ان کے ساتھہ بے تکلفی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے ڈاکٹر صاحب ممدوح کی بہت سی خوبیون کو یاد کر کے طلباء نے اس ایڈریس مین ان کی جدائی پر دلی افسوس کا اظہار کیا اور بالآخر ان کیواسطے خدا تعالیٰ کیطرف سے نزول برکات کی دعا کرکے اپنے ایڈریس کو ختم کیا۔ اس ایڈریس کے جواب مین جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنے شاگردون کی محبت کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ مینے جو کچھہ کیا ہے وہ اپنا فرض ادا کیا اور اپنی خوش اخلاقی کا اصل محرک ان لفظون مین بیان کر کے کہ شاگرد اُستاد کے ساتھہ ایسا تعلق رکھتا ہے جیسا کہ بیٹا باپ سے۔ پروفیسرون اور اسٹوڈنٹون کے واسطے مفید اصول کی بنیاد رکھی اس جدائی کے بیان مین انسانی جسم کے تحلیل ہونے اور انسان کی ہفت سالہ تبدیلی کا ذکر کر کے ڈاکٹر صاحب نے اپنی آخری تقریر کو بھی اپنے شاگردون کے واسطے خالی از سبق آموزی نہ چھوڑا اور بالآخر گورنمنٹ انگلشیہ کے ذریعہ سے اس ملک مین علمی اشاعت کا ذکر کر کے گورنمنٹ کی وفاداری کے نہائیت ضروری مسئلہ کی طرف اپنے طلباء کو توجہ دلاتے ہوئے دعا کے ساتھہ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

ہمین اس امر کی خاص خوشی ہے کہ ہماری جماعت کے معزز سرکاری عہدہ دار اپنی محنت اور حسن کارگذاری اور گورنمنٹ کی سچی وفاداری کے سبب ہر جگہ ہر دلعزیز ہین اور ہم دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرماوے اور دینی و دنیوی حسنات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

عیسائیون کا پیارا لال بجھکڑ

بنور کا عیسائی اخبار حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلق طاعون پر تمسخر اڑاتا ہؤا حضرت کو لال بجھکڑ کے نام سے یاد کرتا ہے اور اعتراض کرتا ہے کہ پہلے مرزا صاحب کو الہام ہؤا تھا کہ طاعون سزا ہے۔ پھر الہام ہؤا میرے مریدون مین سے کوئی طاعون سے نہین مریگا پھر الہام ہؤا کہ قادیان مین طاعون نہ ہوگا۔ جہان تک ہمین معلوم ہے حضرت کو نہ کبھی ایسا کوئی الہام ہوا کہ میرا کوئی مُرید طاعون سے نہ مریگا۔ یا قادیان مین طاعون کبھی نہ آئے گا۔ اور نہ کبھی کوئی ایسا الہام شائع ہؤا لیکن عیسائی ایڈیٹر نے اپنے بزرگ انجیل نویسون کی تقلید مین جھوٹی باتون کے لکھنے مین اگر مشق حاصل کر لی ہے تو جو اس کا جی چاہے سو کرے ہم اُس کو زبردستی روک نہین سکتے۔ البتہ پادریون کے کان کھولنے کیواسطے یہ سوال کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو تمہین یہ وعدہ دیکر روپوش ہوگیا کہ ابھی یہ پشت گذر نہ جائے گی کہ مین واپس آؤنگا اور وہ جس کی قیافہ شناسی ایسی زبردست تھی کہ تیس روپیہ کی ناچیز رقم کے لالچ مین اُسے پھانسی دلانے والے کو جلال کے بارہوین تخت پر بٹھاتا تھا اور وہ جو دنیوی سلطنت کے ہوس مین مریدون کو کپڑے بیچکر تلوارین خرید کرنے کا حکم دیتا پھرا اور بالآخر دو چار سپاہیون کے ہاتھون صلیب پر چڑہایا گیا اس کو لال بجھکڑ کہنا چاہیئے یا سیاہ بجھکڑ؟ کاش کہ کالے عیسائی کچھہ تہذیب کا سبق سیکھتے تو گوردن کا نام بھی بدنام نہوتا۔

گورنمنٹ نظام توجہ فرمائے

ہمین یہ بات سُنکر بہت افسوس ہؤا کہ گورنمنٹ نظام مین ۴۳ ہزار روپیہ سالانہ عیسائی گرجون اور واعظون کو دیا جاتا ہے اور اشاعت اسلام کیواسطے وہان سے کوئی واعظ مقرر نہین۔

بدنام کنندہ اہل حدیث

امرتسر کا اخبار وزیر ہند گزٹ لکھتا ہے کہ اخبار اہلحدیث نے امرتسر مین کسی شانتی کلب کے ہونے اور سرکار کے برخلاف لیکچر دینے کی خبر غلط شائع کی ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلا کر بدنام کنندۂ نکو نامے چند کے مصداق بنتے ہین چہ اس واسطے کہ اہل حدیث (جن کو عوام وہابی بھی کہتے ہین) کی تعداد مسلمانون مین باوجود اتنے عرصہ سے ہونے کے بہت ہی تھوڑی ہے۔

نغمہ سرائی عندلیب گلشن بنو سید بشیر الدین

محمود احمد

یون الگ بیٹھ کے ویران مین جو چھوڑا ہمکو
نہین معلوم کہ کیا قوم نے سمجھا ہم کو

کل تلک تو یہ نہ چھوڑے گا کہین کا ہمکو
آج ہی سے جو لگا ہے غم فردا ہم کو

ہے خدا کے کرمون پر ہی بھروسہ ہمکو
نہ عبادت کا نہ ہے زہد کا دعویٰ ہم کو

دورِ الفت مین مزا آتا ہے ایسا ہمکو
کہ شفا یابی کی خواہش نہین اصلا ہم کو

تجھہ پہ رحمت ہو خدا کی کہ مسیحا تو نے
رشتۂ وحدتِ اُلفت مین ہے باندہا ہم کو

اپنا چہرہ کہین دکھلائے وہ ربّ العزّت
مدّتون سے ہے یہی دل مین تمنّا ہم کو

گالیان دشمن دین ہم کو جو دیتے ہین تو دین
کام لین صبر سے ہی ہے یہی زیبا ہم کو

کچھہ نہین فکر لگائی ہے خدا سے جب لو
گو سمجھتا ہے برا اپنا پرایا ہمکو

ایک ذرہ کی بھی حاجت ہو تو مانگو تجھہ سے
ہے ہمیشہ سے یہ اُس یار کا ایما ہم کو

زخم دل زخم جگر ہنستے ہین کھل کھل کے کیون
حالتِ قوم پہ آتا ہے جو رونا ہم کو

کہین موسیٰ کی طرح حشر مین بیتاب ہون
جگ بنائے اسی دنیا مین تو ڈر کا ہم کو

ایک دم کے لئے بھی یاد سے اترے کیون تو
کہان معشوق ملیگا کوئی تجھہ سا ہم کو

تجھہ پہ ہم کیون نہ مرین اے مرے پیارے کہ ہے تو
دولت و آبرو و جان سے پیارا ہم کو

آدمی کیا ہے تواضع کی نہ عادت ہو جسے
سخت لگتا ہے بُرا کبر کا پُتلا ہم کو

دشمن دین درندون سے ہین بڑھکر خونخوار
چھوڑ دیجئے میرے مولا کبھی تنہا ہم کو

دیکھہ کر حالت دین خون ہوئے ہین دل بھی
مر ہی جائین جو نہ ہو تیرا سہارا ہم کو

دل مین آ آ کے تیری یاد نے اے پیاری خدا
بارہا پہرون تلک خون رلایا ہمکو

چونکہ توحید پہ ہے زور دیا ہمنے آج
اپنے بیگانے نے ہے چھوڑا اکیلا ہمکو

حق کو کڑوا ہی بتلاتے چلے آئے ہین لوگ
یہ نئی بات ہے لگتا ہے وہ میٹھا ہم کو

جوش الفت مین یہ لکھی ہے غزل اے محمود
کچھہ ستائش کی تمنا نہین اصلا ہم کو

دجال کا گدہا

کرمفرمائے بندہ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ۔ آپ صاحبان مین سے کسی نے شائد اس بات کو نوٹس نہین کیا کہ آجکل جو ریلوے انجن ایجاد ہوئے مین اور جو عموماً ڈاک گاڑیون اور مسافر گاڑیون کے ساتھہ چلتے مین ۔ ان کی آواز ہوبہو گدہے کی طرح ہے اس مین بہی ضرور خدا کی حکمت تہی کہ عقل کے اندہون کو صاف طور پر خر دجال کا مطلب سمجہا دیا جاتا ۔ جن کا یہ عقیدہ ہے ۔ کہ ایک گدہا بجنسہٖ آئے گا اور لاکہون من انسان اور بوجہہ اٹہائے گا وغیرہ وغیرہ

چنانچہ اس گدہے کی تو اب صاف تشریح ہو گئی ہے اور دجال نے حال ہی مین ایسا گدہا بنا کر بھیجدیا ۔ جو ہزار ون لاکہون انسان ایک ہفتہ مین کہین سے کہیں پہونچا دیتا ہے بشرطیکہ اس کو پوری تیزی سے چلایا جاوے ۔

نیاز مند ۔ سلطان جہان

خوشی کے اظہار کا نمونہ

مکرمی مخدومی مفتی صاحب سلمہٗ ربہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بتاریخ ۷ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہان مولود مسعود عطا فرمایا ۔ جس کے حق مین مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے دعا کرائی گئی کہ اللہ تعالےٰ اس کو خادم دین اور عالم باعمل بناوے اور عمر دراز عطا فرماوے اور آن حضرت اقدس مآب علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا فرمائی اور مولود مسعود کا نام عبد الحق رکہا ۔

دیگر مولود مسعود کا چالیس روزہ عمر تک اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی حقانیت وصداقت مین ڈوئی کاذب الیاس والٰہی بخش کاذب موسے کی موت اور پنڈت سومراج واچہر چند آریہ قادیان کی خانہ برداری کا اظہار فرمایا اور ۷ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء والی پیشگوئی کو اس کے پورے لفظون مین پورا کیا اور شلبح والی پیشگوئی کا کئی طرح اختتام فرمایا ۔ جو لوگون کی طمانیت وسکینت قلب کے واسطے روشن نشان ہین اس خوشی مین خاکسار نے بمد اعانت ریویو آف ریلیجنز ہمیشہ کے واسطے تاحیاتِ خود مبلغ للعہ سالانہ دئے ہین لہذا آنمکرم اس عریضہ کو اپنے اخبار گوہر بار مین اشاعت فرمادین تا کہ کوئی اور صاحب بہی اس نیک نمونہ سے مستفید ہون ۔

خاکسار محمد سرفراز خان احمدی بدوملہی
ضلع سیالکوٹ

حقیقۃ الوحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حامداً ومصلیاً

الحمد للہ الذی اتانا الذکر الحکیم ومن علینا بھدایت الصراط المستقیم والقی فی روحنا مایطمئن بہ روعنا ونصلی صلوات علے سید المرسلین ونسلم تسلیمات علی خاتم النبیین وعلی الہ الطاھرین الزاھرین وعلی خلفائہ الراشدین المھدیین الی یوم الدین ۔

امابعد طالبان حق اور جویندگان نجات دارین پر واضح ولائح ہو کہ کتاب حقیقۃ الوحی من تصنیف حضرت العزت خاتم الخلفاء المھدیین المسیح الموعود والمہدی المعہود حجۃ اللہ علی العالمین جری اللہ فی حلل الانبیاء جناب میرزا غلام احمد مصداق انا انزلناہ قریباً من القادیان علیہ الصلوۃ والسلام من اللہ الرحمٰن ۱۵ ۔ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۲ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو مطبع میگزین واقع قادیان مین بحسن سعی ناظم مطبع طبع ہو کر فیض رسان عالمیان جو طالبان نجات دارین ہین ہوئی ۔ والحمد للہ اس کتاب مین صدہا دہ آیات بینات الٰہیہ اور نشانات اور معجزات اسلامیہ جمع کئے گئے ہین جن سے صداقت سلسلہ حقہ احمدیہ کی اور تصدیق دعاوی حضرت اقدس کی اہل انصاف پر کالشمس فی نصف النہار واضح ہو جاتی ہے اور پہر یہ نشانات وہ ہین جو تازہ بتازہ حضرت اقدس کے ہاتھہ پر واقع ہوئے ہین جن کی شہرت تمام دنیا مین واقع ہو چکی ہے وللہ الحمد ناظرین کی خدمات مین ملتمسیانہ گذارش ہے کہ اس تیرہ صدی مین کسی مجدد یا مامور من اللہ کے لئے اس قدر نشانات صداقت کے اور آیات بینات الٰہیہ کے سوائے خاتم النبیین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالےٰ نے جمع نہیں فرمائی ۔ وللہ الحمد اگر کسی کو دعوی ہو تو اپنے دعوے کو ثابت کرے یا خود ایسے نشانات بینہ کا مظہر بنے وانّٰی لہ ذالک ۔ معہذا یہ نشانات مندرجہ کتاب مشتے نمونہ از خروارے ہین بہ نسبت ان نشانات کے جو حضرت حجۃ اللہ کے ہاتھہ پر اللہ تعالےٰ نے صادر فرمائے اور وقتاً فوقتاً صادر فرما رہا ہے ۔ علاوہ ان صدہا نشانات کے وحی اور الہام اور مکاشفات کے حقائق اور معارف اس کتاب مین ایسے بیان فرمائے گئے ہین کہ جن سے ناظرین واقف ہو کر پورے طور پر مابہ الامتیاز درمیان وحی آلہی اور وساوس نفسانی کے حاصل کر سکین گے ۔ اور حقیقت وحی آلہی کی اسے معلوم ہو جاوے گی کہ پہر شیاطین الانس والجن کے فریب اور دہوکہ مین نہین آوینگے والتوفیق من اللہ تعالےٰ کتاب موصوف قریباً ۶۰۰ صفحہ پر نہائت خوش خط کاغذ عمدہ تقطیع ۲۰×۲۶ ۔ اور نیز اکثر نشانات کو عربی عبارت فصیح وبلیغ مین بہی جمع کیا گیا ہے جو بطور رسالہ جداگانہ کے بہی طبع کرایا گیا ہے تاکہ عرب اور مصر وبغداد وغیرہا ملکون مین جن مین زبان عربی کا محاورہ ہے پہونچایا جاوے اور طالبان علم ادب عربی کو مہارت اور ملکہ راسخہ لسان عرب مین حاصل ہو جاوے ۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

کتاب چہپکر طیار ہو گئی ہے اور جلدین ہو رہی ہین ۔ مجلد ہو کر فروخت ہوگی ۔ قیمت فی جلد للعہ ہے جو کہ (قطع نظر اس کے مضامین کے) بلحاظ اس خرچ کے بہی جو اس کی لکہائی چہپائی کاغذ وغیرہ پر ہو چکا ہے معمولی ہے ۔ درخواست محافظ کتب خانہ حضرت کے نام ہونی چاہیئے ۔ بعض غلطی سے دفتر بدر مین درخواست بھیجدیتے ہین اور اسی خط مین دفتر بدر کے متعلق مین کچہہ باتین لکھدیتے ہین ۔ جس سے تعمیل مین نہ صرف دقت ہوتی ہے بلکہ وہی کارڈ مختلف دفاتر مین بعد تعمیل بھیجا جانے کے سبب دیر بہی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات خط ضائع بہی ہو جاتے ہین اس واسطے تاکید ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی کے واسطے تمام درخواستین بنام محافظ کتبخانہ حضرت ہون اور اس خط مین اور کوئی بات درج نہو ۔ والسلام

المفتی

۶۹ غسال کے پیچہے نماز ۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ غسال کو نماز کے واسطے پیش امام بنانا جائز ہے ۔ فرمایا یہ سوال بے معنی ہے ۔ غسال ہونا کوئی گناہ نہین ۔ امامت کے لائق وہ شخص ہے جو متقی ہو نیکوکار عالم باعمل ہو ۔ اگر ایسا ہے تو غسال ہونا کوئی عیب نہین جو امامت سے روک سکے ۔

رسید زر

۱۶۱۴ حکیم علی احمد صاحب سے ر
۱۵۴۸ احمد نور صاحب عہ ر
۱۴۰۷ اللہ دیا صاحب سے ر
۵۸۹ نور دین صاحب سے ر
۱۱۴۷ ماسٹر عبدالحق صاحب سے
۱۶۱۷ قادر بخش صاحب ع
۱۶۲۲ قطب شاہ صاحب سے ر
۳۸۷ تاج محمود صاحب عا
۱۵۵۲ بابو نظام الدین صاحب عہ ر
۱۹۶ قاضی فضل الٰہی صاحب سے ر
۲۱۲ حکیم شاہ نواز صاحب سے ر
۱۲۰۱ چودہری حسین بخش صاحب سے ر
۱۲۹۴ بابو محمد اسحٰق صاحب سے ر
۱۶۹ سردار خان صاحب عہ ر
۱۵۹۲ سرفراز خان صاحب عا ر
۱۱۱۴ مدد علی صاحب سے ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد دین صاحب چک ۱۱ دہیر کر نہر جہلم
نفلدین صاحب " " "
سید محمد صاحب " " "
احمد خان صاحب " " "
میاں بختیار صاحب " " "
غلام محمد صاحب " " "
رحیم بخش صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
علی محمد صاحب " " "
غلام محمد خان صاحب " "
رحمت ولد چانن چھمٹ (لودیانہ)
محمد بخش صاحب " " "
نور بخش صاحب " " "
کرم بخش صاحب " " "
میاں بوٹا " " "
کمال الدین صاحب " " "
رحمت " " "
نبو " " "

نتھو چھمٹ لودیانہ
مولابخش " " "
کیسر " " "
کرم بخش صاحب " " "
برکت علی صاحب " " "
فتح محمد صاحب " " "
ابراہیم " " "
نوجا " " "
محمد اکبر صاحب " " "
مولابخش " " "
قاسم " " "
لدہی خان صاحب نمبردار
چک جتا ضلع سیالکوٹ
محمد شاہ چک اسکندر کہاریاں
تاج بی بی " " "
زینب بی بی " " "
زینب زوجہ عبداللہ " " "
منشی ابراہیم صاحب سوہل خورد
ضلع گجرات
فضل داد صاحب دہوال ضلع
گجرات
مسمات حاکم بی بی اہلیہ حکیم
احمد الدین صاحب نقلنویس
کچہری سیالکوٹ
مسمات عائشہ بی بی دختر حکیم
احمد الدین صاحب سیالکوٹ
چودہری اللہ داد صاحب سیالکوٹ
احمد خان صاحب " "
رحمت خان " " "
محمد " " "
ہاشم " " "
میاں خان " " "
عائشہ بی بی " " "
رابعہ بی بی " " "
سرداران بی بی " " "
حسین بی بی " " "
اہلیہ اللہ داد صاحب " "

ولی داد صاحب پٹیالہ ساہیان گجرات
کرم داد صاحب " " "
حشمت بی بی والدہ ولی داد
صاحب پٹیالہ ساہیان گجرات
کرم بی بی زوجہ ولی داد صاحب
بہشت بی بی زوجہ احمد جان
نواب پسر احمد خان صاحب
پٹیالہ ساہیان گوجرات
عمر بی بی دختر حسین بخش صاحب
پٹیالہ ساہیان گوجرات
سلطان علی صاحب
دہوا مہ ضلع گوجرات
عصمت اللہ صاحب دلاور شن دیپا
صاحب گڑہ کہوہار گجرانوالہ
غلام محمد صاحب تخت ہزارہ
شاہ پور
غلام جیلانی صاحب سٹروعہ ہوشیارپور
لیکڑ خان صاحب " "
گلاب " " "
چودہری ارورا صاحب ملدچہٹ
سیالکوٹ
حسین بخش " " "
سدا " " "
ابراہیم " " "
کرم الدین صاحب اوورسیر ڈاک لائین
ریاست جموں
مسمات فاطمہ بی بی اہلیہ ابراہیم
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
مسمات عمر بی بی زوجہ نظام الدین
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
محبوب علی پسر رحمت علی
شاہ صاحب خانپور سرہند
مسمات رحمت بانو ددالیال
جہلم
اللہ دتا ۔ ادرحمہ ۔ بھیرہ شاہ پور
مسمات طالع بی بی " " "
اہلیہ خدا بخش " " "

بابو عطا محمد صاحب بدوملی
احسان الٰہی صاحب قریشی
متھو بہائیکی ۔ گوجرانوالہ
اللہ داد صاحب پٹواری حلقہ
لوہاسدہا ۔ تحصیل وضلع گجرات
مسمات زیب النساء بنت
سید قاسم علی صاحب محلہ
ڈپٹی ڈاہپ کھڑا بچ
نبی بخش صاحب سٹروعہ ہوشیارپور
عبدالعزیز " " "
لیکڑ " " "
ولایت خان " " "
غلام جیلانی " " "
راجولی کنسٹبل ۲۶۲ کہوہار
ضلع گوجرات
میاں دین صاحب لوہار
بھیرہ ۔ شاہپور
مسمات رحم بی بی مدرسہ زنانہ چونڈہ سیالکوٹ
مسمات حسین بی بی " " "
مسمات جان بی بی " " "
مسمات عمر بی بی " " "
میاں صدر الدین صاحب نقاپور سیالکوٹ
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب " "
منشی محبوب عالم صاحب " "
حیات بی بی " " "
کرم الٰہی صاحب " "
بیگم بی بی " " "
محمد حسین صاحب ولد کرم الدین
صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
سندہی خان صاحب سٹروعہ ہوشیارپور
قاضی برکت علی صاحب کہیوہ باجوہ
ضلع سیالکوٹ
لطیف علاقہ کسک محکمہ نمک ضلع جہلم
دراجہ " " "
حبیب " " "
پناہ بی بی " " "
وارث " " "

جلال علاقہ کسک محکمہ نمک جہلم
مہری " " "
سرداران " " "
بابو " " "
شریف " " "
مسمات سرداران بی بی " "
فتح بی بی " " "
مسمات رکھی " " "
مسمات صوبان " " "
محمد دین صاحب " " "
امام الدین صاحب گھوکھر کڑیالوالہ
ضلع گجرات
منشی اللہ دتا صاحب بانگٹ
حافظ آباد گوجرانوالہ
امام الدین صاحب معہ اہل بیت
نتو کے رعیہ سیالکوٹ
غلام فرید صاحب سکار گورداسپور
مسمات اللہ جوائی والدہ
غلام محمد صاحب چک ۹۹ سرگودہا نہر جہلم
مسمات رسول بی بی " "
مسمات محمد بی بی " "
مسمات حسن بی بی " "
مسمات بیگم بی بی " "
مسمات عائشہ بی بی " "
ظفر اللہ خان فرزند عبداللہ خان
صاحب بہلول پور لائل پور
رازان بی بی " "
میاں حسن محمد صاحب آبادکار
چک ۸۴ شاہ پور
اہلیہ میاں حسن محمد صاحب
حسین بخش صاحب ملوچہرت
ضلع سیالکوٹ
عبدالرحمان صاحب قصاب
صدر بازار نوشہرہ
مسمات سرائی بنت ممند
علی پور بہنی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بہاگن بنت حکیم

علی پور بہنی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بخت بہری " " "
امام الدین واتہ زید کا سیالکوٹ
دولت بی بی " " "
عائشہ بی بی " " "
عبدالعزیز صاحب رنگریز
کٹڑہ جہیل سنگہ امرتسر
محمد دین صاحب سید غلام شاہ
لورنگ گجرات
محمد دین صاحب لورنگ گجرات
شمس الدین صاحب " "
نادر علی شاہ صاحب سب جسٹرار
چکوال
عبداللہ و غلام حسن
پسران غلام حاجی
مسمات حسین بی بی
مسمات طالع بی بی
برکت بی بی
فضل حسین
اہلیہ دہاونیان صاحب ٹرینڈ ماسٹر
اسلامیہ سکول امرتسر
عبدالرحمن صاحب " "
عبدالکریم صاحب " "
غلام رسول صاحب طالب علم
شادیوال گوجرات
فیروز خان صاحب نمبردار اوان
میاں عبدالحکیم صاحب سوار
ترپ ۲ مردان
احمد بیگ صاحب کڑیانوالہ
ضلع گجرات
احمد خان صاحب پٹواری
حلقہ بھمبر ریاست جموں
علی محمد صاحب
مسمات بانی
احمد
شرت
جان محمد صاحب ساکن قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد صہ - درثمین مجلد ۸ غیر مجلد ۶ رہیگی خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت - دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر بیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی کو ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی - لغات القرآن ہر دو حصے ایکبار (۸ سکہ))

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا - عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ہوتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں - لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے - والسلام

مرزا غلام احمد

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بہی گراں نہیں - قیمت ا

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ا

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعبد اللہ آتہم کا مباحثہ - اس میں حضور نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے قیمت ۱۰

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۱۲

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں قیمت ۲

روزنامہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ و مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں - مینجر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں - کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۳ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد -

المشتہر
عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھ ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے بہی دعا کرائی جاویگی اور یہ خبر جبلد ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

۴ - ہمارے ایک مکرم دوست کہ جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار کسی مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے حضرت نے بہی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم پر ہوگا - ایڈیٹر

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - ایک بڑھئی احمدی موضع گوٹیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بہی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک دیندار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کراویں عمر ۴۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچھی ہے اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں خط وکتابت مجھ سے ہو - اکمل آف گوٹیکی از قادیان

مباحثات نور الدین یہ کتاب اسم بامسمیٰ زبہت ہے جو حکیم الامۃ کی زبردست تقریروں اور مباحثات پر مشتمل ہے جو انہیں بادشاہی درباروں میں لیکچر گاہوں میں مخالفین اسلام (آریہ عیسائی دہریوں) سے کرنے پڑے قیمت قریباً ۱۲ روپیہ پیشگی قیمت ارسال کرنیوالوں کو محصول [illegible] سچے مذہب کی شناخت (مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن) تعلیم الاسلام بجواب تنزیل الاسلام [illegible] عیسائی مذہب کی حقیقت - سکھ نو مسلم کا لیکچر ۱

انگریزی ترجمہ برائے مل و انٹرنس - یہ رسالہ ماضی اور مضارع حال وغیرہ جملہ قواعد اردو گرامر کے طرز پر طیار ہوا ہے جس سے سالکی مدد کی ضرورت نہیں ایک سال میں درجہ سپیشل کا کام کرلیا -
المشتہر ماسٹر عبد الرحمٰن از قادیان

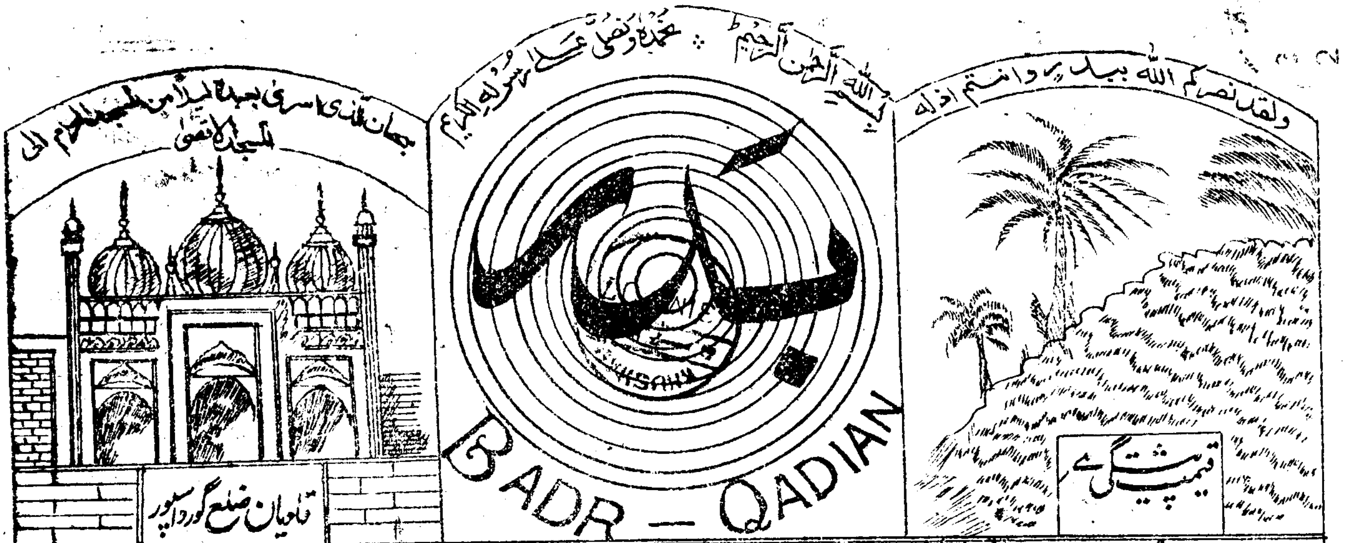

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ — آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء

جلد ۶ — نمبر ۲۲

چہ گویم با تو گرای چہاد رقادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت پیشگی — قادیان میں عہ — فی پرچہ ۲ر — گورنمنٹ بنگ ۲۰ — ازلیقہ للعہ ر

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جہوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتہ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتہہ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکہہ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںہہ نہ پہیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چہوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجہے گا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور یہ کہ عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
یک قسم بعدی از آن عالیجناب ۔ تر د ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

معاونین درجہ اول جنکو عام اخبار جاری کرنے کا حق حاصل ہے۔ صہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ ر
عام قیمت پیشگی ہے ر
مابعد للعہ ر
فی پرچہ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچا سے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔
رسیدیں اخبار میں چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ہدیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چہپے تو خط لکہہ کر دریافت کرنا چاہیئے۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتہہ میں ہاتہہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتہہ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجہہ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پگٹ مسیح پگٹ جس کے متعلق حضرت کی پیشگوئی سے احباب آگاہ ہیں وہ اپنے مکان میں چھپا ہوا رہتا ہے کسی سے ملنا جلنا گناہ خیال کرتا ہے۔ گذشتہ ڈاک ولایت میں ایک اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی حیلہ بہانہ سے اسکے مکان کے اندر داخل ہوا۔ وہ بیان کرتا ہے۔ کہ پگٹ کے پاس بہت سی عورتیں رہتی ہیں جو کہ اس کی مریدیں اور مرد بہت کم ہیں۔ کھانا وہ اکیلا ہی کھاتا ہے اور ان عورتوں میں سے باری باری اس کی خدمت میں مصروف رہتی ہیں صاحب اخبار لکھتا ہے کہ چونکہ پگٹ مسیح ہے اس واسطے ضروری ہے کہ اسکے ساتھ عورتیں رہا کریں جیسا کہ پہلے مسیح کے ساتھ رہا کرتی تھیں لیکن بعض باتوں میں یہ مسیح پہلے مسیح سے اختلاف رکھتا ہے جس میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ غریب تھا آوارہ پھرتا تھا۔ سر رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور یہ ایک بڑی شاندار محل میں جسکے ارد گرد ایک باغ ہے بڑے آرام سے رہتا ہے اور کبھی باہر نہیں نکلتا

مدارس سے بائبل کو اخراج کا ایک نیا ذریعہ امریکہ کے دانا لوگ اس امر کے بڑے سخت مخالف ہیں کہ بائبل مدرسوں میں پڑھائی جاوے۔ جابجا اس کے برخلاف کمیٹیاں ہو رہی ہیں اور بہت سے مدارس سے بائبل کو بالکل خارج کر دیا گیا ہے۔ شہر مانٹ کلیر واقعہ نیوجرسی میں جب اس امر کیواسطے مجمع کیا گیا تو خوف تھا کہ بہت سی نادان عورتیں اور پادری مخالفت کریں گے اس واسطے وہاں کے دانا لوگوں نے اخراج بائبل کے ریزولیوشن کو اس پیرایہ میں مجمع کے سامنے پیش کیا کہ مدارس سرکاری میں بائبل کیواسطے صرف چند منٹ کا وقت رکھا جاتا ہے اور طلباء بہت بے احتیاطی کے ساتھ بائبل کو پکڑتے اور نہایت لاپرواہی سے سنتے اور اس وقت کو گذارتے ہیں اور چھوٹے مدرسوں میں بائبل کے استاد بھی عموماً علم الٰہی سے ناواقف اور اکثر بے دین ہوتے ہیں یہ سب باتیں ایسی ہیں جن سے کتاب مقدس کی بہت بے ادبی اور توہین ہوتی ہے اسواسطے بائبل کو مدرسوں میں بالکل نہیں پڑھانا چاہیئے پس یہ ریزولیوشن خداوند کے نام کے جلال کی خاطر بالاتفاق پاس ہوا۔

ضرورت

جہانسی میں چار احمدی مل گئے ہیں کہ کوئی احمدی مولوی صاحب ہوں جو کچھ عرصہ ان کے پاس قیام رکھ کر ان کو ترجمہ قرآن شریف سکھلائیں اور سامعین سلسلہ حقہ کا وعظ کریں مولوی صاحب کے اخراجات وہاں کی جماعت اٹھا سکی مگر اہل تنخواہ کے متعلق فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جاوے۔ خط و کتابت ہو بنام چاند خان۔ ترپخانہ سکوٹ۔ جہانسی

ضرورت فہرست برادران احمدیہ برادر مکرم مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہماری جماعت خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور اسی طرح ہماری ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں اور جسقدر زیادہ اعتماد ایک احمدی دوسرے احمدی پر کرتا ہے امید نہیں کہ دنیاوی شخصوں میں کوئی بھی اس کا مقابلہ کر سکتا ہے اور یہ بارہا تجربہ شدہ ہے نہ کہ صرف خیال ہے لیکن بایں ہمہ چونکہ ہمارے پاس کوئی فہرست یا یادداشت ایسی نہیں ہے کہ جس کی بابت ہم ایک دوسرے بھائی کی مدد سے نفع اٹھا سکیں اسلئے غیروں کے ساتھ معاملات میں ہمیشہ ہم نقصان اٹھاتے ہیں یا اس فایدہ سے ہماری اپنی جماعت کے افراد محروم رہ جاتے ہیں جو کہ ہر نوع وہ اس کے مستحق ہیں پس کیا آپ ازراہ مہربانی اپنے اخبار میں ایک مضمون مشتہر فرمائیں گے کہ ہر ایک احمدی اپنے نام کے ساتھ احمدی کا معزز لقب لکھ لیا کرے اور اسیطرح ہر ایک کارخانہ و ہر ایک انجمن ایسا کیا کرے۔

دوم۔ ہر ایک کارخانہ دار اپنے سلسلہ کے اخبارات میں اشتہارات دیا کریں تاکہ ہم ان سے نفع اٹھایا کریں اور اغلباً جملہ جماعت اس بات کو پسند کریگی۔

سوم۔ جس جس شہر اور مقام میں احمدی جماعت کے ممبر رہتے ہوں وہاں کے ضروری پتہ کے ساتھ ایک دو معتبر اصحاب کے نام ایک فہرست میں درج ہو کر بہت سی اس قسم کی فہرست ہائے احمدی جماعت کے اعلیٰ ممبروں کے پاس بھیجدی جاویں تاکہ ان کے پاس فہرست موجود رہے اور اگر کوئی خط و کتابت کرنا چاہیں تو بآسانی ایکدوسرے کے ساتھ کر سکیں۔

یہ فہرست جملہ شہروں اور ملکوں کے بابت ہووے۔ اور امید ہے کہ اس کا مصالح خاص قادیان میں موجود ہوگا اگر آپ بہت جلد اس کو شائع فرماوینگے۔ تو اسی قدر ہم آپکے زیادہ مشکور ہونگے کیونکہ یہ ہماری سب جماعت کو پسند اور سب کو اس کی ضرورت ہے۔

چند روز ہوئے کہ ہم مختلف مقامات سے کچھ قیمتی اشیاء خرید کرنے کے فکر میں تھے۔ اشتہاری لوگ۔ عموماً دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اور اپنی جماعت کے ایسے معتبر اشخاص مجھ کو معلوم نہ تھے کہ جس سے فایدہ اٹھاویں۔ علی ہذا القیاس اور اور ضروریات میں بھی۔ پس ایک بڑا آرڈر لاچاراً ایسی صورت میں کرنا پڑا کہ جس کے نتیجہ کی بابت ہم کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوگا۔ وی پی کا قاعدہ بھی خریدار کیواسطے مضر ہے۔

پس امید ہے کہ جناب بزرگان سے مشورہ لیکر اس کو مشتہر فرمائیں گے۔

محمد عجب پولیٹکل تحصیلدار ٹوچی

برہما سے ایک خط بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مکرم ایڈیٹر صاحب دام برکاتہ۔ نیاز مند فدوی عبد الحکیم احمدی ملازم گورنمنٹ ملٹری پولیس گاٹمو۔ بعد السلام علیکم کے گذارش ہے کہ براہ عنایت اگر مناسب ہو تو مندرجہ ذیل واقعہ کو اپنی اخبار بدر میں جگہ عنایت فرما دینا کیونکہ یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ خاص خاص یہ عالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہے یعنے مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء شام کو ایک شعلہ گوشہ شمال مشرق سے نمودار ہو کر گوشہ شمال مغرب کو گیا اور بہت روشنی ہو گئی تھی۔ بعد کو دوسرے روز قریب ۸½ بجے رات کے بھی ایک شعلہ آگ کا سا جو کہ قریباً ایک چھوٹی گھڑی کے تھا۔ گوشہ جنوب۔ جس کو برہما کے لوگوں نے بہت حیرانی سے بیان کیا کہ یہ واقعہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ یعنی اس کو برہما زبان میں اوبا پیا نڈی بھی کہتے ہیں اور اوشہ پونڈی بھی کہتے ہیں۔

۱ کے معنے ہیں کہ کسی بادشاہ یا رعایا پر کوئی بلا نازل ہونیوالی ہے اور ۲ کے معنے ہیں کہ دنیا سے برکت چلی گئی کیونکہ خداوند کریم نے دنیا کے ایمانوں کو ٹھیک نہ دیکھا اس واسطے ناراض ہو گیا یہ برہما لوگ بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ برہما یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسا واقعہ ہونے سے کوئی اچھا آدمی پیدا ہوا ہے جو کہ یا ان بادشاہ ہوگا یا کوئی بزرگ ہوگا یہ بھی برہما لوگ بیان کرتے ہیں۔ والسلام

دعا مدد۔ میاں فضلدین صاحب احمدی ملازم تحصیل ظفروال اپنے امور دینی و دنیوی کے واسطے اور اپنے دونوں لڑکوں کے واسطے جو آجکل علیل ہیں احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں امید ہے کہ کوئی مدد و ملے کے ساتھ ان کیواسطے ہاتھ اٹھائیگا۔

ڈائری

القولُ الطیّب

۱۲ مئی ۱۹۰۶ء - ہمنے جو کیمیا کو شرک قرار دیا تہا تو اس کا یہ مطلب تہا کہ خدا تعالیٰ نہین چاہتا کہ انسان مستغنی ہو اسی لئے فرمایا - ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی ۔ فرماتا ہے - انسان سرکشی کرتا ہے جبکہ اپنے تئین غنی دیکہتا ہو عبودیت کا الوہیت سے ایسا تعلق ہے کہ عبد اپنے مولا کا ذرہ ذرہ کے لئے محتاج ہے اور ایکدم خدا کے سوا نہین گزار سکتا پس جو شخص ایسے اسباب تلاش کرتا ہے جن کر خدا کیطرف توجہ نہ رہے (اور توجہ بہی ہے احتیاج پر) تو گویا شرک مین پڑتا ہے کیونکہ اپنا قبلہ مقصود ایک کے سوا دوسرا بہی بناتا ہے - مومن تو وہ ہے جو ایسے امور کا نام تک نہ لے جن سے توحید مین رخنہ اندازی ہوتی ہو - اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ بیمار اسیوقت تک طبیب کے پاس رہتا ہے جب تک کہ بیمار رہے - پس عبد بہی اسی وقت تک متوجہ رہے گا جب تک عبودیت کی حالت باقی رہے۔

۲ - دو فریق ہوتے ہین جنہین مقابلہ ہوتا ہے مگر آخر کار فتح وہی پاتے ہین جن کے ساتھ خدا ہوتا ہے - موسےٰ بظاہر فرعون کے ساتھ مقابلہ نہین کر سکتے تہے مگر خدا نے اپنی عجیب در عجیب قدرتون سے فتح بخشی۔

۳ - بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ مخالف اپنے دوسرے ہلاک شدہ بہائیون سے ذرا بہی عبرت حاصل نہین کرتے بلکہ ایک بولتا ہے تو دوسرا اس کی تائید کرتا ہے - یہ آریہ ہون یا مسلم یا ہندو یا سکہ ہماری مخالفت مین سب ایک ہو جاتے ہین - (ایک حدیث مین مسیح موعود کا یہ نشان بہی ہے کہ کینہ و بغض باہمی چلا جائے گا اور ایک اور حدیث بہی اس کی تائید کرتی ہے) حالانکہ یہ صرف اس بات پر تقوےٰ و خداترسی کے ساتھ غور کرین کہ ۲۶ برس کا زمانہ کوئی تہوڑا زمانہ نہین بلکہ اس مین تو ایک بچہ بہی پیدا ہو کر بالغ ہو سکتا ہے اب وہ زمانہ آتا ہے کہ آخری فیصلہ کر دیا جاوے اور وہ فرقان حاصل ہو جو انبیاء اور ان کے مخالفین مین ہوا کرتا ہے - پہلے خدا تعالےٰ کو یہ پسند ہے کہ دو فریق آپسمین کشتی کرین - پہر آخر وہ وقت آتا ہے کہ ایک فریق کی حمایت کر کے ان کو کامیاب کرے اور دوسرے کو فنا یا مغلوب کرے۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسن احمدی فرید آبادی امرتسر)

بعض الہامات کی تشریح

یہ انگریزی کلمات حضرت مسیح موعود کے الہامات مورخہ ۱۴ اپریل مین

"لائف آف پین"

سے پہلی وحی الٰہی ہے - اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کا اصلی مفہوم کیا ہے اور کس شخص یا مجموعہ اشخاص کی زندگی کربۃ الآلام اور تکالیف کی زندگی ہو کر اس کلام ربانی کا مصداق ٹھہرے گی لیکن میرے خیال ناقص مین آثار ارضی و سماوی سے کچھ ایسا پایا جاتا ہے کہ عنقریب عام خلق اللہ کے لئے ایک بے چینی اور دکھ درد کا نازک وقت آنے والا ہے جو منکرین حق کے لئے بمنزلہ عذاب الٰہی ہوگا اور جس سے متاثر ہو کر اور تنگ آ کر بالآخر لوگ عموماً اور جماعت مومنین خصوصاً پکار اٹھے گی کہ "یا اللہ رحم کر" جو اسی تاریخ کا دوسرا الہام ہے۔

"یا اللہ رحم کر"

پھر جب یہ حالت ایک حد خاص کو پہونچ جائے گی تو خداوند کریم و رحیم اپنے بندون پر ترس کہائے گا اور اُس کا دریائے رحمت جوش زن ہوگا جس کی طرف ایک اور الہام الٰہی مورخہ ۱۵ اپریل مین صاف صاف اشارہ پایا جاتا ہے - کما قال اللہ تعالیٰ - رحم اللہ

"رحم اللہ"

یعنی رحم فرمایا اللہ نے - لیکن یہ رحم دراصل اُنہی لوگون کا حصہ ہوگا جو خدا تعالیٰ سے صلح کر کے نیکوکاری اور تقوےٰ و پرہیزگاری اختیار کرینگے اور اس برگزیدہ مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار و تکفیر اور ان کے خلاف شوخیون بے باکیون سے باز آ جائینگے کیونکہ حق تعالیٰ اس بات پر بار بار زور دیتا ہے کہ مین صرف متقیون کا ساتھ دیتا ہون جیسا کہ اسی تاریخ (۴ - اپریل) الہامات نمبری ۳ و ۴ مین ارشاد ہوا ہے:-

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا

یعنی اللہ تعالیٰ اُنہی کا حامی کار اور یار و مددگار ہوتا ہے جو خداترس ہون اور ایسے دیندار و با خدا ہون کہ ہر وقت ہر کام ہر بات مین اس کی یاد کو دل سے نہ بہلائین - اُٹہتے بیٹھتے سوتے جاگتے غرض کسی حالت مین اقرار عجز و عبودیت سے غافل اور اُس کے فضل و کرم رحم و ربوبیت سے مستغنی نہون۔

"تمت کلمۃ اللہ"

واللہ اعلم اصل منشاء الٰہی کیا ہے لیکن بظاہر اس کا مفہوم دو پہلوؤن پر مشتمل معلوم ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ مخلوق پر اپنے برگزیدہ احمد (صلعم) اور اُن کے بروز پاک حضرت امام مہدی علیہ السلام کی معرفت کامل طور سے حجت تمام کر چکا ہے اور کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جبکہ غلبۂ اسلام اور ہلاکت کفر و شیطان سے متعلق اُس مدبر بالارادہ ہستی کے وہ تمام وعدے پورے ہون جنکی نسبت کُل پاک نوشتون مین بشارت ملتی رہی اور جملہ انبیاء سابقین کے ذریعہ کسی نہ کسی رنگ مین ضرور اس مبارک عہد کی توثیق ہوتی رہی ہے۔

"وَاللّٰہِ اِنِّیْ غَالِبٌ وَسَیَظْہَرُ شَوْکَتِیْ"

یہ کلمات پاک اغلباً حضرت اقدس کی زبان مبارک سے ہین جن سے خدائے قدیر خود ہی اپنی قسم کے ساتھ کہلواتا ہے کہ مین غالب ہونگا اور جلدی ہی میری شوکت جو باوجود کھلے کھلے نشانات اور زبردست شہادات کے بہی بعض کور دل لوگون کی نظرون سے ابتک پوشیدہ ہے ایسے طریق پر الم نشرح ہو جائیگی کہ موافق و مخالف ہر ایک کو ماننی ہی پڑیگی جیسا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پچھلے سال اپنی ایک نظم مین فرمایا تہا - ؎

وہ گھڑی آتی ہے - جب عیسےٰ پکارین گے مُجھے
اب تو تہوڑے رہگئے دجّال کہلانے کے دن

پس مبارک ہین وہ جو اسوقت سے پہلے خدا کی رضی کے متلاشی ہو کر اس کے مامور و مرسل کی شناخت و تصدیق کرتے ہین جبکہ موعودہ اور زمانہ حال کے موجودہ بشیر و نذیر کی بعثت کا منشاء پورا ہو کر الٰہی وعدون کے مطابق کفار و مومنین کے درمیان ایک بین امتیاز اور حد فاصل قائم ہو جائے اور جبکہ ایمان لانا حسرت و افسوس سے ہاتھ ملنے کے مرادف ہوگا۔

"آسمان کے تیور"

اسے تو سب مانتے ہین کہ آجکل آسمان اور زمین پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بالکل خلاف معمول ہے اور اسکے نتائج بلاشبہ عذاب الٰہی کا مفہوم رکہتے نظر آتے ہین لیکن آہ! بہت تہوڑے ہین جو ایک قدم اور بڑہکر ذرا اتنا سوچین کہ آخر عذاب الٰہی کیون آیا کرتا ہے خدا کا کلام پاک سنت اللہ کا با آواز بلند پتہ دے رہا ہے کہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً - لیکن ان کم نصیبون کی آنکہین نہین کہلتی ہین کہ تا اس مامور و مرسل کو پہچان سکین جسکی آمد کے وعدہ کی میعاد پر جو تہائی صدی گزر چکی ہے اور جس کے انکار سے خود رسول کریم (صلعم) کی بین بشارت کی تکذیب ہو رہی ہے حضرت مسیح موعود کا ایک الہام پچھلے دنون بدین مفہوم شائع ہو چکا ہے کہ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا" ممکن ہے کہ اس کا مطلب کچھ اور ہی ہو لیکن کیا یہ بے موسمی مسلسل بارشین -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولائیت ۔ خدمت ۔ ضرورت فہرست برادران احمدیہ ۔ برہمو سے ایک خط

صفحہ ۳ ۔ ڈائری

صفحہ ۴ ۔ الہامات

صفحہ ۵ ۔ اخراجات لنگر ۔ نظم

صفحہ ۶ ۔ رپورٹ جلسہ احمدیہ موضع لنگہ ضلع گجرات ۔ سراج الاخبار اور ہم

صفحہ ۷ تا ۱۰ ۔ قادیان میں جلسہ کی رپورٹ

صفحہ ۱۱ ۔ رسید زر ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صفحہ ۱۲ ۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۱۷ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ ۔ مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸ ۔ مئی ۱۹۰۷ء

شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے

(۱) عمّرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع

(۲) امّرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع

(۳) ا عنت لا تعرفین القدیر

(۴) مرادک حاصل

(۵) اللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین

ترجمہ ۔ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دیگا یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہوا ۔ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا ۔ کیا تو قادر کو نہیں پہچانتی ۔ یہ اس کی والدہ کی نسبت الہام ہے ۔ تیری مراد حاصل ہو جائیگی

خدا سب سے بہتر حفاظت کرنیوالا ہے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد شمس الدین صاحب سب اوورسیر ڈیرہ اسمٰعیل خان

اہلیہ " " " " "

اہلیہ ابراہیم صاحب کاٹھہ گڑھ ہوشیار پور

مائی حاجی ابراہیم " " " "

عیسیٰ کھیوہ باجوہ کلاس والہ سیالکوٹ

حیات محمد " " " "

محمد بخش صاحب چک ۳۹ جھنڈانوالہ ڈاکخانہ روڈ چنیوٹ لائلپور

اہلیہ " " " " "

ملکھان " " " " "

فاطمہ " " " " "

برکت علی " " " " "

فتح محمد " " " " "

اکبر صاحب ۔ ہیلاں ۔ گوجرات

میاں قائم الدین صاحب ۔ گوجرانوالہ

اخبار قادیان

حضرت اقدس بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں اور حسب معمول ظہر اور عصر کی نمازوں میں تشریف لا سکتے ہیں ۔ بعد عصر بسبب دوران سر کسی قدر تکلیف رہتی ہے ۔

کتاب حقیقۃ الوحی کی جلدیں ہو رہی ہیں ۔ جیسا کہ پہلے اطلاع کی جا چکی ہے ۔ قیمت فی کتاب مجلد للعہ ہے ۔ درخواستیں بنام محافظ کتب خانہ حضرت اقدس ہونی چاہئیں بعض لوگ غلطی سے درخواست دفتر بدر میں یا کسی اور دفتر میں بھیجدیتے ہیں ۔ اس سے خطوط کے ادہر اُدہر بھیجنے کے سبب تعمیل میں دیر ہوتی ہے ۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور درس قرآن شریف حسب معمول بعد از نماز عصر روزانہ مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے ۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب حضرت اقدس سے ایک ماہ کی رخصت حاصل کر کے اپنے بعض ضروری خانگی امور کے طے کرنے کے واسطے اپنے وطن امروہہ کو تشریف لے گئے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو بخیر و عافیت دار الامان میں پہنچا دے ۔

ابو سعید عرب صاحب چاہتے ہیں کہ ان کے دوستوں کی اطلاع کے واسطے یہ امر لکھا جاوے کہ انہوں نے دار الامان میں دائمی سکونت کی خاطر ایک مکان پنڈت سری ناتھہ صاحب سے خرید کر لیا ہے یہ وہ مکان ہے جو مسجد اقصےٰ کے جنوبی طرف واقع ہے اور اس میں پہلے مطبع و دفتر اخبار البدر تہا اور آج کل وہاں مولوی عبید اللہ صاحب کرایہ پر رہتے ہیں ۔ ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ یہ مکان موجب برکات ہو اور احباب بہی آمین کہیں ۔

میاں معراج الدین صاحب عمر پیدوپرائیٹر اخبار ہذا کے قبائل لاہور سے ہجرت کر کے قادیان میں آ گئے ہیں اور میاں صاحب بعض کاموں کے طے کرنے کے بعد آپ بہی قادیان میں دائمی سکونت کا ارادہ کرتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ برکت دے ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کی دو شاخیں قریب کے دیہات میں کہلی گئی ہیں ایک سیکھواں میں اور ایک فیض اللہ چک میں ۔ اور ایک تیسری شاخ ننگل ڈنڈی جہنگلان میں عنقریب کہلنے والی ہو ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ایک لڑکیوں کا مدرسہ بہی قادیان میں کہولا گیا ہے ۔

اخراجاتِ لنگر

احباب جلد توجہ کرین

آج دنیابھر مین سب سے بڑھکر رضائے الٰہی کے راہ مین اپنا مال خرچ کرنے کی توفیق جس جماعت کو دیگئی ہے وہ یہی **احمدی جماعت** ہے جس کے اندر خدا کا رسول موجود ہے۔ خدا تعالےٰ کی پاک وحی **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** ۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے نبیون کے سردار ہمارے سید و مولا حضرت **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی یہی وحی آج پھر ظلّی طور پر اس کے ظل اور نائب مسیح موعود پر نازل ہوئی ہے کہ لوگو تمکو خوش خبری ہو کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری متابعت اختیار کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤگے۔ مبارک ہین وہ جنھون نے اس آواز کو سُنا اور مانا۔ اور اس کے مطابق عملدرآمد کیا۔ خدا کا فضل زیادہ سے زیادہ اُن پر ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ تھوڑے ہی عرصہ مین جس قدر اخراجات صدر انجمن احمدیہ نے اس جماعت احمدیہ کے چندون، کی آمد پر اُٹھائے ہین اور اُٹھارہی ہے وہ اس امر کے لئے کافی شہادت ہے کہ یہ تحریک اور سلسلہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے جس کے فرشتے سعید لوگون کے دلون مین اس کی تائید کا جوش ڈال رہے ہین چند دن ہوئے کہ مسجد مبارک کی توسیع کیواسطے تحریک کی گئی تھی تو اُس کا نتیجہ جو ہُوا اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ خود قادیان کے احمدیون نے جو اکثر غریب اور قلیل آمدنیون والے مہاجر ہین۔ قریب پانسو سے زائد روپیہ جمع کر دیا ہے اور ہنوز ہو رہا ہے یہی حال ہر ایک مد کا ہے لیکن اس وقت جس مد کی طرف مین خصوصیّت سے احباب کو توجہ دلاتا ہون وہ ایک ایسی مد ہے جس کے واسطے دوسری مدات مثلاً مدرسہ، مقبرہ میگزین وغیرہ مدات کی طرح کوئی خاص آدمی مامور نہین کہ لوگون سے مانگے سوائے اُس مامور کے جس کی عادت نہین کہ لوگون سے مانگا کرے یعنی مد **لنگر خانہ** جو خود حضرت مسیح موعود کے زیر انتظام ہے اور جس کے اخراجات بسبب کثرت آمد ورفت مہمانان دن بدن بہت بڑھتے جاتے ہین۔ اس جگہ اس امر کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ بعض شریر لوگ اپنی اخبارون اور کتابون مین خلقت کو دہوکہ دینے کے واسطے یہ لکھا کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے اپنی آمد کو بڑھانے کے واسطے مدرسہ میگزین اور مقبرہ بہشتی کی تجویز نکالی ہے

اِس مین شک نہین کہ اگر (نعوذ باللہ) یہ شخص ایسا ہی دنیادار ہوتا جیساکہ خبیث لوگون کے ظنونِ فاسدہ مین داخل ہے تو مقبرہ بہشتی کی تجویز ضرور ایسی ہے کہ ہزارون نہین لاکھون روپے جمع ہو سکتے تھے اور وہ جماعت جو مقبرہ بہشتی کیواسطے چندے دے رہی ہے اس کے نزدیک تو اس شخص کا وجود ایسا پیارا ہے کہ اگر لاکھون نہین کروڑون روپیہ بھی فقط اُس کے ذاتی اخراجات پر صرف ہو جاتے تو تمام چندہ دہندون کیواسطے دل کی راحت اور آنکھون کی ٹھنڈک کا موجب ہوتا۔ باقی رہے حسود جن کی قسمت مین سوائے جہنم کی جلن کے اور کچھ نہین آیا اُن کی بکواس کی یہان کسی کو پرواہ ہی کیا ہے لیکن کیا یہ امر ہمارے دوستون کے ایمان کو اور بھی ترقی دینے کا موجب اور نادان معترض کو شرمندگی کے عرق مین غرق کرنے کا موجب نہین ہُوا کہ اس آخری عمر کے وقت جبکہ آمد کا ایک بڑا ذریعہ پیدا ہُوا۔ تو حضرت اقدس نے اُس آمد کا وصول کرنا اور خرچ کرنا ایک انجمن کے سپرد کر دیا اور خود کوئی تعلق اس کی آمد و خرچ کے ساتھ ذرہ برابر نہ رکھا۔ مقبرہ کا چندہ براہ راست محاسب کے پاس آتا ہے ایسا ہی دوسرے تمام چندے براہ راست محاسب کے دفتر مین آتے باضابطہ رجسٹرون پر چڑہائے جاتے ہین۔ روپیہ ایک امین کے پاس ایک آہنی صندوق مین رکھا جاتا ہے اور کچھ بنک مین رکھا جاتا ہے۔ اخراجات کے واسطے باقاعدہ بل بنتے ہین اور ایک اگزیمنر مقرر ہے جو ان کی پڑتال کرتا ہے۔ پھر چیک جاری ہوتا ہے ہر ایک خرچ کمیٹی کی منظوری سے ہوتا ہے اور ہزارون آتے ہین اور ہزارون خرچ ہو جاتے ہین اور حضرت اقدس کو خبر بھی نہین ہوتی کہ کتنا روپیہ آیا ہے اور کہ وہ کہان رکھا گیا ہے۔ چہ جائے کہ وہ اُس مین سے لین یا خرچ کرین ہان لنگر کا چندہ حسب معمول حضرت کے پاس آتا ہے اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہی ہوتا کہ کچھ مدت اور زائرین اور مہاجرین کو خود مسیح موعود کا مہمان کہلا سکنے کا فخر حاصل ہو سکے۔

خیر۔ یہ تو ایک درمیانی بات تھی۔ اب مین اصل امر کی طرف پھر توجہ کرتا ہون جس کے واسطے مین نے اس وقت قلم اُٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسرے مدات کی طرف زیادہ تحریکات کے سبب اور لنگر کے چندہ کیواسطے کوئی خاص تحریک نہ کی جانے کے سبب چندہ لنگر کی آمد اسی طرح گھٹتی جاتی ہے جس طرح کہ اُس کے اخراجات بڑھتے جاتے ہین۔ خدا رحم کرے اور جنت مین اعلیٰ مقام عطا کرے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو کہ وہ ایسے موقعون پر بعض خاص دوستون کو پرائیویٹ خط لکھا کرتے تھے۔ ہمین تو پورے طور پر معلوم بھی نہین کہ وہ کس کس کو لکھا کرتے تھے۔ اس واسطے مین امید کرتا ہون۔ کہ وہ تمام دوست اِسی مضمون کو اپنے نام خاص خط سمجھ کر پوری زور کے ساتھ چندہ لنگر کی طرف متوجہ ہون گے۔ چونکہ حضرت کی ڈاک اور منی آرڈرون کے دیکھنے کا مجھے موقعہ ملتا ہے اس واسطے مین بوثوق کہہ سکتا ہون کہ اخراجات کے مقابل مین اس وقت آمد کچھ بھی نہین اور دوستون کو چاہیئے کہ اس وقت نہ صرف ماہواری چندون کی ادائگی مین کوشش کرین اور انکو باقاعدہ بنائین بلکہ کچھ یکمشت چندہ جمع کرکے فوراً ارسال فرمادین۔ تمام چندہ براہ راست حضرت کے نام آنا چاہیئے لیکن کسی دوسرے چندہ کے ساتھ شامل ہوکر محاسب صاحب کے پاس آجائے تو بھی ہرج نہین بشرطیکہ کوپن مین اور علیحدہ خط مین اس کی تفصیل درج ہو۔ یکمشت چندہ کیواسطے مین بالخصوص جماعتہائے سیالکوٹ۔ لاہور۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی پشاور انبالہ کو متوجہ کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ میری یہ تحریر انشاء اللہ جلد اپنا اثر دکھائے گی۔ و اٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

نظم

جو جلسہ ایمپائر ڈے مین پڑہی گئی تھی

باغ جہان مین جوشِ خوشی کس قدر ہے آج
سرخوش مئے نشاط سے ہر اک بشر ہے آج

دارالامان مین دہوم ہے عیش و نشاط کی
بزمِ خوشی بنا ہُوا ہر ایک گہر ہے آج

صحن چمن مین لمعۂ انوار طور ہے
برقِ تجلی باغ مین ہر اک شجر ہے آج

کیا گل کھِلے ہین باغ مین فیضِ بہار سے
بادِ صبا سے وجد مین ہر اک ثمر ہے آج

ہے پتہ پتہ آئینہ سیما بنا ہُوا
جلوہ خوشی کا باغ مین پیشِ نظر ہے آج

کچھ اس طرح وفورِ مسرت ہے ہر طرف
غم کا نشان ہی نہین ملتا کدہر ہے آج

یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کے مینے کیا سوال
احباب سے کہ کیون یہ خوشی اس قدر ہے آج

اسکول مین یہ کیسی مُسرت کا جوش ہے
مسرور کیون خوشی سے ہر اک بور ڈر ہے آج

شیر علی جو شیر نیستانِ علم ہے
اسکول کا ہمارے جو ہیڈ ماسٹر ہے آج

پھولا نہین سماتا ہے جامہ مین آج وہ
اور خوش اسطرح سے ہر اک ماسٹر ہے آج

کیون دوستون کے دل ہین خوشی سے کھلے ہوئے
کیون دشمنون کا غم سے ہُوا خون جگر ہے آج

کیون بلبلین ملار یہ گاتی ہین باغ مین
کیون محفل نشاط بنا شہر بھر ہے آج

کیا ہے سُنون تو مین بھی ذرا باعثِ خوشی
کیون فرحت و سرور مین ہر اک بشر ہے آج

کہنے لگے یہ مجھ سے کہ تجھ کو نہین خبر؟
حیرت کا ہے مقام کہ تو بیخبر ہے آج

ہے یوم سلطنت کی خوشی ایڈورڈ کے
وہ ایڈورڈ ہند کا جو امپرر ہے آج

وہ ایڈورڈ پایا ہے جس نے یہ تخت نیک
بیمثل جس کا مہدی فتح سیر ہے آج

وہ مہاراج زمان کہ ہین جس کے غلام ہم
ساری جہان مین ایک ہی جو راہبر ہے آج

یہ لطف یہ خوشی یہ مسرت یہ شادیان
تعلیم کا اوسی کی یہ سب کچھ اثر ہے آج

ورنہ وہ ہموطن جو ہمارے ہین آریا
ان کے دلون مین غصہ و غم کا گذر ہے آج

(اکبر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رپورٹ جلسہ احمدیہ موضع لنگہ ضلع گجرات

احباب کو معلوم ہے کہ ضلع گجرات میں سہ ماہی جلسوں کا یہ انتظام ہے کہ ہر تیسرے مہینے کسی ایک گاؤں میں قریب و جوار کے احمدی جمع ہو کر جمعہ پڑھتے ہیں اور پھر اس میں تقریریں وغیرہ ہوتی ہیں جن میں اس گاؤں کے رہنے والوں پر بھی اتمام حجت کی جاتی ہے اور اپنی بہتری کی تجاویز بھی سوچی جاتی ہیں۔ ان جلسوں کے سلسلہ میں یہ جلسہ ۲۲ مارچ کو موضع لنگہ میں ہوا جس کی رپورٹ بوجہ چند پریشانیوں کے میں جلد نہیں دے سکا۔

مختصر یہ کہ اس جلسہ میں غیر معمولی بات یہ تھی کہ برخلاف دوسرے دیہات کے طرز عمل کے یہاں کے مخالفین بھی سینکڑوں کی تعداد میں آئے مگر آخیر پر معلوم ہوا کہ وہ کسی نیک نیتی سے نہیں آئے تھے بلکہ والغوافیہ کی شان پوری کرنے۔ مگر نیازمند اکمل نے اس موقعہ پر اپنے سلسلہ احمدیہ کے عقاید کو۔ اللہ۔ ملائکہ۔ کتب۔ انبیاء کی نسبت کھولکر بیان کیا۔ جب اللہ کی توحید کے ذکر میں بتلایا گیا کہ غیر اللہ کی نذر و نیاز اور ان سے استعانت بھی شرک ہے۔ تو مخالفین میں بڑی کھلبلی پڑی اور جب یہ بتایا گیا کہ ان کے ملانوں میں انبیاء کی یہ عظمت ہے کہ انہوں نے کسی نبی کو الزام سے بری نہ چھوڑا چنانچہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم پر جھوٹ کی اور حضرت یوسف پر بھائیوں سے فریب کی تہمت لگا ہی دی۔ تو مخالفین پر بھی ان باتوں کا بہت اثر ہوا۔ اُسیوقت کہا گیا کہ جب ان ملانوں کی تحقیق کا یہ حال ہے تو پھر مسیح کے زندہ ہونے کے بارہ میں ان کی تحقیق کا کہاں تک اعتبار کیا جاوے اور تم کس طرح یہ بات کہہ کر بچ سکتے ہو کہ جب ہمارے علماء نہیں مانتے تو ہم کیوں مانیں۔ بعد ازاں حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے وعظ کیا اور مخالفین کے مختلف سوالوں کے جواب دیئے۔ حافظ صاحب کو جاہلوں کے جوش فرو کرنے اور سمجھانے میں خاص ملکہ ہے بیرونجات کی جماعتیں مباحثات و دیگر مواقع شادی وغیرہ پر آپ کی ذات سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے بعد حضرت ابی الکرم مولانا امام الدین صاحب فیض کی تقریر دلپذیر نے وہ اثر دکھایا۔ کہ مخالفین کا راس المکذبین بھی اس وقت پکار اٹھا کہ جو کچھ کہتے ہو حق ہے اور ہمیں مرزا صاحب سے کوئی عداوت نہیں۔ چودھری مست نے اس قلیل وقت میں جبکہ جلسہ کی اطلاع صرف ایک روز پہلے دی وہ بھی بارش میں کیگئی تھی۔ دعوت کا انتظام اچھا کیا اور احباب بھی ایکسو سے زیادہ جمع ہوگئے اب اس کے بعد اُمید ہے جلسہ گولیکی میں ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ مجھے موقعہ دیگا کیونکہ میں قادیان میں ہوں۔

لنگہ والا جلسہ میں بادشاہانی واعظ کو مخالفین نے لانیکی کوشش کی اور اس طرف سے بھی اسے موقعہ دیا گیا مگر وہ جرأت نکر سکا۔ اور ٹال گیا۔ لنگہ نے اس تبلیغ کا کچھ فایدہ نہ اٹھایا اور اتمام حجت کے بعد افسوس کہ اس میں بڑا سخت طاعون پھیلا۔ وہاں کے باشندے کہتے تھے کہ یہاں میاں صاحب کا درس ہے اس لئے طاعون سے محفوظ رہے گا۔ مگر خدا کا کلام پورا ہوا۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

سراج الاخبار اور ہم یہ وہی اخبار ہے جس کے اڈیٹر اور ایک نامہ نگار کو بعض خلاف واقعہ بیانات کی پاداش میں جرمانہ بھی ہو چکا ہے مگر تعجب ہے کہ پھر بھی وہ کبھی نہ کبھی اپنی دیرینہ مخالفت سے کچھ اس سلسلہ کی نسبت لکھ ہی دیتا ہے۔ پچھلے دنوں اس نے جلال الدین از گولیکی کے نام سے ایک مضمون شائع کیا۔ ہمنے بذریعہ بدر بھی پوچھا اور علیحدہ چٹھی بھی لکھی کہ کوئی لکھا پڑھا آدمی اس نام کا گولیکی میں موجود نہیں مگر اس نے تردید نہ کی اور ہمنے اشارۃً ظاہر بھی کر دیا تھا کہ اس میں بادشاہانوی کا ہاتھ ہے جس کا ثبوت ہمارے پاس موجود ہے پھر کچھ عقاید اس سلسلہ سے منسوب کئے ہمنے پوچھا کہ کتب کا حوالہ بتلاؤ۔ اس کے جواب میں جھگڑی والا بھی خاموش رہا جہاں سخت طاعون پڑا ہے اور لوگ تباہ ہوگئے ہیں اور بادشاہانوی بھی نہ بولا۔ اب ایک تیسرے صاحب اُٹھے ہیں اور کچھ عقائد بیان کئے ہیں کہ یہ احمدیوں کے ہیں ہم اُسے بھی یہی جواب دیتے ہیں کہ وہ ان عبارتوں کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفحے و سطر کے حوالے سے ثابت کرے۔ یہ امر دیانتداری سے بہت بعید ہے۔ کہ آگے پیچھے سے عبارت کاٹ کر مطلب کچھ کا کچھ بنا دیا جائے۔ (اکمل)

سائل کون ہے ایک شخص نے بیس سوال ہمارے پاس بھیجے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ نہیں لکھا اگر سائل کا نام اور پتہ معلوم ہوتا تو بذریعہ خط و کتابت مختصر جواب دیئے جاتے سوالات عموماً ایسے ہیں جن کے جواب پہلے اخباروں میں اور کتابوں میں نکل چکے ہیں اس واسطے درج اخبار کرنے کی ضرورت نہیں۔ خط پر مہر ڈاکخانہ گوجرانوالہ کی ہے اسلئے اصل سوال بخدمت محمد نواب خان صاحب ثاقب ارسال کئے گئے ہیں سائل کو چاہیئے کہ خان صاحب سے ملکر اپنی تشفی کر لے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ کے خلاف ایجیٹیشن پر سرسری نظر

میں نہ ایک لاف زنی کے طریق سے بلکہ سچے دل اور بصیرت کے ساتھ اس پر ایمان رکھتا ہوں اور خوشامدانہ لب ولہجہ سے الگ ہو کر اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ علیم وخبیر خدا نے اپنے رحم و کرم سے عین وقت پر ہماری دستگیری فرمائی کہ ایک تاریک اور بے امن زمانہ میں اور ہمیں سیلف گورنمنٹ کی قابلیت سے بے بہرہ دیکھ کر اپنی دور دراز مسافت سے گورنمنٹ برطانیہ کو ہماری خبرگیری اور ہم پر حکمرانی کے لئے بھیجا جو نادان اس پر اعتراض کرتا ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے رحم سے بھرے ہوئے ایک فعل پر نکتہ چینی کرتا ہے موجودہ ناجایز ایجیٹیشن کے بانیوں اور خصوصاً تاریخ کی ورق گردانی کرنیوالوں سے پوشیدہ نہیں کہ انگریزوں سے پہلے کیا بلحاظ آزادی مذاہب کیا بلحاظ تمدن۔ کیا بلحاظ تعلیم۔ کیا بلحاظ تہذیب کیا بلحاظ حکومت وغیرہ وغیرہ ہندوستان کی کیا حالت تھی سلطنت انگریزی کے ہزارہا فوائد و برکات کا ذکر کرنا موجب طوالت چھوٹا منہ بڑی بات اور میری اس مختصر تحریر کی گنجائش سے باہر ہے انگریزوں نے آکر بے شک یہ بڑا قصور کیا کہ مذاہب کو آزادی بخشی۔ سفر کے وسائل کو نہایت آسان کیا۔ ڈاکخانہ اور ٹیلیگراف سے ملک کو بے حد فائدہ پہونچایا۔ ڈاکوؤں۔ رہزنوں سے ملک کو صاف کیا۔ تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے باب مسدود کا افتتاح کیا۔ انصاف اور بے حد انصاف کا جھنڈا بلند کیا۔ ظالم اور درندہ منش انسانوں کے ظلم سے۔ عاجز مظلوم اور درماندوں کو رہائی دلائی ستی اور غلام فروشی کا قلع قمع کیا۔ ہائے کیسی احسان فراموشی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں اور درد دل سے کہتا ہوں۔ کہ اگر ہندوستانیوں میں حق شناسی کا مادہ ہوتا اور وہ حکمرانی کے اہل ہوتے تو آج انگریزی حکومت کا جؤا ان کی گردن پر ہرگز نہ ہوتا ..... آپکا یہ خیال کہ ہمیں سلف گورنمنٹ ملنی چاہیئے۔ یا ہندوستان ہندوستانیوں کے لئے ہو جائے تو یہ سارے انتظام ریل۔ ڈاکخانہ۔ سڑکیں۔ تار وغیرہ ہم خود بنالیں گے واقعات اس کے خلاف بڑے زور سے شہادت دینے کے لئے طیار موجود ہیں ہر ایک قسم کے باغیانہ خیالات کو دل سے نکالدو بائیکاٹ کا ولولہ دماغوں سے الگ کر دو۔ تمام فضول اور بیہودہ ایجیٹیشنوں کو مٹادو یہ ہمارے ملک کے لئے زہریلے مواد پیدا کریگا باعث ہیں ہر وقت امن کی حمایت کرو۔ ملک میں بڑی بدامنی کے آثار ہیں توبہ کرو اور سچے دل سے خدا کی دی ہوئی گورنمنٹ کے شکرگزار رہو

حکیم محمد حسین قریشی احمدی چوک بزاز ہٹہ لاہور

قادیان مین جلسہ ایمپائر ڈے

ابتداء چونکہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء کو بسبب جمعہ مدرسہ مین ہفتہ وار تعطیل تھی اسواسطے ایمپائر ڈے کا جلسہ اس جگہ مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ۲۳ مئی کی صبح منعقد فرمایا اور ایک روز پہلے اس کے واسطے پروگرام شائع کیا۔ جلسہ مین مدرسہ کے طلباء اور استادین کے سوائے دیگر محکمون کے ملازمون کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور سرکاری مدرسہ ورنیکلر پرائمری کے مدرس اول کو بھی مدعو کیا گیا تھا کہ اپنے طلباء سمیت شامل جلسہ ہو۔ مگر معلوم نہین کن اسباب سے وہ نہ آسکا۔ جلسہ نہائت کامیابی کے ساتھ مدرسہ کے صحن مین منعقد ہوا سب سے اول مدرسہ کے طلباء نے قرآن شریف پڑھا جس مین ایک (منظور علی) کا طرز لہجہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے خوش الحانی کو یاد دلاتا تھا اس کے بعد مدرسہ کے ورزش ماسٹر مامون خان صاحب نے اور ان کے بعد دو طلباء (سید الفاحسین اور احمد علی) نے حضرت کی نظم مخالفت جہاد کو پڑھا۔ ان کے بعد شیخ عبدالحق صاحب بی۔ اے نے مقاصد جلسہ پر اور برکات سلطنت برطانیہ پر ایک مختصر مگر پُرمعانی تقریر فرمائی جس مین اس امر کیطرف بالخصوص توجہ دلائی۔ کہ بغیر گورنمنٹ کے انتظام کے دنیا کے لوگ خود بخود ایکدوسرے سے دست درازی سے کسی صورت مین بچ ہی نہین سکتے۔ اس واسطے گورنمنٹ کا وجود نہائت ہی ضروری ہے۔ شیخ صاحب موصوف کے بعد جناب ڈاکٹر

ڈاکٹر صاحب کی تقریر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر آگرہ میڈیکل اسکول (رخصت پر) نے ایک پُرجوش تقریر مین آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے اول دنیا مین مذہبی آزادی کے قائم کرنے اور علوم دینی کے پھیلانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کام تنہا کیا تھا۔ اس کو اب حکمت خداوندی نے دو حصون مین تقسیم کیا ہے۔ مذہبی آزادی کا حصہ تو گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے پورا کر دیا گیا ہے۔ اور دینی علوم کی سچائی کے پھیلانے کا کام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر مسیح موعود کو عطا کیا گیا ہے اور بچوں کو اس امر کیطرف توجہ دلائی کہ گورنمنٹ نے جو آزادی دے رکھی ہے اس سے وہ کس قدر متمتع ہو رہے ہین اس واسطے گورنمنٹ کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ خلیفہ صاحب کی تقریر کا ہر ایک جزو قرآن شریف کی آیات مقدسہ سے مزین ہو کر ان کی محبت قرآنی اور عشق رسول کی طرف راہ نمائی کر رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کی بیماری کو دور کر کے صحت وعافیت کے ساتھ نیک کامون کے لئے لمبی زندگی انہین عطا فرمائے۔

نظم میان محمود احمدؐ اِن کے بعد صاحبزادہ حضرت میان محمود احمد صاحب نے اپنی نظم پڑھی جو کہ ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

نظم

کیون ہو رہا ہے خرم وخوش آجکل جہان
کیون ہر دیار وشہر ہوا رشک بوستان

چہرے پہ اس مریض کے کیون رونق آگئی
جو کل تلک تھا سخت ضعیف اور ناتوان

ان بیکسون کی ہمتین کیون ہوگئین بلند
جن کا کہ کل جہان مین نہ تھا کوئی پاسبان

وہ لوگ جو راہ سے بے راہ ہو رہے تھے
کیون ان کے چہرون پہ ہے خوشی کا اثر عیان

تاریکی وجہالت وظلمت کدھر گئی
دنیا سے آج ان کا ہوا کیون ہو گم نشان

مجھ سے سنو کہ دنیا تغیر ہے کیون ہوا
جو بات کل نہان تھی ہوئی آج کیون عیان

یہ وقت وقتِ حضرت عیسیٰ ہے دوستو
جو نائب خدا ہین جو ہیں مہدیِ زمان

ہو کر غلام احمدِ مرسل کے آئے ہین
قربان جن کے نام پہ ہوتے ہین انس وجان

سب دشمنان دین کو انہون نے کیا ذلیل
بخشی ہے سب عزّ وجل نے وہ عزّ وشان

جو ان سے لڑتے آئے وہ دنیا سے اٹھ گئے
باقی کوئی بچا بھی تو ہے اب وہ نیم جان

ان کو ذلیل کرنے کا جس نے کیا خیال
ایسا ہوا ذلیل کہ جینا ہوا محال

رنج وغم و ملال کو دل سے بھلا دیا
جو داغ دل پہ پہلے لگا تھا مٹا دیا

ہم بھولے پھر رہے تھے کہین کے کہین مگر
جو راہ راست تھا ہمین اس نے بتا دیا

اک جام معرفت کا ہم کو پلا دیا
جتنے تشکک وشبہ تھے سب کو مٹا دیا

دکھلا کے ہم کو تازہ نشانات ومعجزات
چہرہ خدائے عزّ وجل کا دکھا دیا

ہم کیون کرین نہ اس پہ فدا جان وآبرو
روشن کیا ہے دین کا جس نے بجھا دیا

وہ دل جو بغض وکینہ سے تھے کور ہو رہے
دین کا کمال انکو بھی اس نے دکھا دیا

اس نے ہی آکے ہم کو اٹھایا زمین سے
تھا دشمنون نے خاک مین ہم کو ملا دیا

ڈوئی، قصوری۔ دہلوی لیکھو وسومراج
سارون کو ایک وار مین اس نے گرا دیا

ایسے نشان دکھلائے کہ مین کیا کہون تمہین
کفار نے بھی اپنے سرون کو جھکا دیا

احسان اس کے ہم پہ ہین بیحد وبیکران
جو گن سکے انہین نہین ایسی کوئی زبان

برطانیہ جو تم پہ حکومت ہے کر رہا
تم جانتے نہین ہو کہ ہے بھید اسمین کیا

یہ بھی اسی کے دم سے ہے نعمت تمہین ملی
تا شکر جان ودل سے خدا کا کرو ادا

نازل ہوئے تھے جیسے مریم جہان۔ وان
اس وقت جاری قیصر روما کا حکم تھا

گو تھی یہودیون کی نہ وہ اپنی سلطنت
پر اپنی سلطنت سے بھی آرام تھا سوا

ویسی ہی سلطنت تمہین اللہ نے ہے دی
تا اپنی قسمتون کا نہ تم کو رہے گِلا

پر جیسے اس مسیح سے بڑھکر ہے یہ مسیح
یہ سلطنت بھی پہلی سے ہے امن مین سوا

یہ رعب اور شان بھلا اس مین تھی کہان
یہ دبدبہ تھا قیصر روما کو کب ملا

ہے ایسی شان قیصر ہندوستان کی
ہے دشمن اس کی خنجر برّان سے کانپتا

اس سلطنت کی تم کو بتاؤن وہ خوبیان
جن سے کہ اس کی مہر وعنایات ہون عیان

اس کے سبب سے ہند مین امن وامان ہو
نے شور وشر کہین ہو نہ آہ وفغان ہے

ہندوستان مین ایسا کیا ہے انہون نے عدل
ہر شورہ پشت جس سے ہوا نیمجان ہے

وہ جا بجا نہ ہوتی تھی ہر روز لوٹ مار
ہر طرح اس کی جگہ پہ ...... امن وامان ہے

خفیہ ہو کوئی بات تو تبلاؤن مین تمہین
طرز حکومت ان کی ہر اک پہ عیان ہے

ہندوستان مین چارون طرف ریل جاری کی
ان کا ہی کام ہے یہ یہ انہی کی شان ہے

چیزین ہزارون ڈاک مین بھیجو تم آجکل
نقصان اس مین کوئی نہ کوئی زیان ہے

پھیلائی تار ملک مین آرام کے لئے
یہ سلطنت بھی ہم پہ بہت مہربان ہے

چھوٹوں بڑوں کی چین سے ہوتی ہے یاں بسر
پیتے ہیں ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند

نے مال کا خطر ہے نہ نقصان جان ہے
اس سلطنت میں یاں تلک امن و امان ہے

پھر بھی نہ کوئی مانے جو احساں تو کیا کہیں
ایسے کو بے خرد کہیں یا بے حیا کہیں

ہندوستان سے اٹھ گیا تھا علم اور ہنر
پھیلا تھا ہر چہار طرف جہل ملک میں
اپنے پرائے چھوڑ کے سب ہو گئے الگ
انگریزوں نے ہی بیکس و بدحال دیکھ کر
مذہب میں ہر طرح ہمیں آزاد کر دیا
پوجا کرے نماز پڑھے کوئی کچھ کرے
القصہ سلطنت یہ بڑی مہربان ہے
فضل خدا سے ہم کو ملی ہے یہ سلطنت
اور اس سے بڑھ کے رحم خدا کا یہ ہمیں ہے

یاں آتا تھا نہ عالم و فاضل کوئی نظر
کوئی نہ تھا جو آ کے ہمارا ہو چارہ گر
ہم بیکسوں پہ آخر انہوں نے ہی کی نظر
کھولے ہیں علم و فضل کے ہم پر ہزار در
چھاتا نہیں سروں پہ کوئی جبر کا تبر
آزاد کر دیا ہے انہوں نے ہر اک بشر
آتی نہیں جہان میں ایسی کوئی نظر
جو کہ ہے ایسی نفع رسان اور بے ضرر
عیسے مسیح سا دیا ہے ہم کو راہبر

محمود درد دل سے یہ ہے اب میری دعا
قیصر کو بھی ہدایت اسلام ہو عطا

اِس کے بعد مولوی عبید اللہ صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام نے ایک نہایت پُرمعانی اور لطیف نظم پڑھی جو کہ کسی اور جگہ درج کیجاوے گی۔

اِس کے بعد عاجز ایڈیٹر نے ایک مضمون پڑھا جو کہ درج ذیل ہے

مشنری خطرہ

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے جلسہ ایمپائر ڈے پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے کمپونڈ میں کی)

ایمپائر ڈے۔ ایمپائر ڈے کیا ہے۔ سلطنت کا دن جو اس امر کے واسطے مقرر کیا گیا ہے کہ بالخصوص سکول کے بچوں کے ذہن نشین کرایا جائے۔ کہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ کے کس قدر برکات ہیں اس دن کے تقرر کا اصل محرک طلباء کا وہ رویہ ہے جو آجکل عموماً اکثر مدارس میں اور بالخصوص آریوں کے مدرسوں اور کالجوں میں دیکھنے میں آتا ہے اور ایسی جگہوں پر نہائت ضروری ہے کہ ایسے جلسے سالہائے صرف ایک بلکہ کئی ایک ہوا کریں اور ہم اپنے نائب ناظم صاحب تعلیم دینی و دنیوی کا سررشتہ تعلیم کے حکم کے مطابق اس خاص جلسہ کے ایسے عمدہ انتظام کے ساتھ منعقد کرنے کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کی شکرگزاری اور فرمانبرداری کا ایسا اعلیٰ سبق اس زور کے ساتھ ہمارا امام ہمیشہ ہم کو دیتا ہے اور دنیا بھر کی تمام سلطنتوں پر نگاہ ڈالکر ہم جماعت احمدیہ کیواسطے گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ایسا مفید اور ضروری اور نافع دیکھتے ہیں اور یہ باتیں ہمارے بچوں اور جوانوں اور بوڑھوں کے دلوں میں ایسی مضبوطی کے ساتھ جگہ پکڑے ہوئے ہیں کہ ہمارے واسطے تو سال کا ہر ایک دن ایمپائر ڈے ہوتا ہے۔

پھر آج اس جلسہ میں ایمپائر ڈے کے اغراض و مقاصد پر نظم و نثر میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ہنوز کئی ایک تقریریں اس مطلب پر کی جائیں گی۔ اس واسطے میں اس کے متعلق بحیثیت مجموعی کچھ گفتگو کرنے کی بجائے صرف ایک خاص پہلو کو لیتا ہوں جو میرے نزدیک بہت ضروری ہے لیکن گورنمنٹ اور رعایا نے اس کی طرف خاص توجہ نہیں کی۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت زمانہ بول اٹھا ہے۔ کہ کوئی اوتار۔ کرشن۔ بدھ۔ مہدی۔ مسیح اس زمانہ میں آنا چاہیئے اور پولیٹکل رنگ میں ایسے عقائد ہمیشہ ہر قوم کو ان کے لئے ایک قومی ایمپائر ڈے کی امیدیں دلاتے ہیں جو ان کے نزدیک اس ایمپائر ڈے کا جانی دشمن ہونے والا ہے۔ جس کی خوشی میں آج ہم سب جمع ہوئے۔ آریہ اور بنگالی جو کچھ کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے۔ برہمی اور جینی بدھا کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ ہندو کرشن کی آمد کے منتظر ہیں۔ تمام مسلمان (سوائے فرقہ احمدیہ کے) ایک جہادی مہدی کو جلد دیکھنا چاہتے ہیں اور ایسے عقائد ایمپائر ڈے کے دشمن ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان سب سے بڑھکر گورنمنٹ کا ایک اور خفیہ دشمن بھی ہے۔ جو ایک خونی مسیح کے آنے کا عقیدہ اس ملک میں پھیلا رہا ہے اور جس کو مشنریوں کا گروہ کہتے ہیں مشنری لوگ ہند کے چارکونوں میں یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں کہ عنقریب یسوع مسیح جلال کے تخت پر بیٹھا ہوا ایک بڑی فوج لے کر زمین پر اُترے گا اور ان سب کو جو عیسائی نہیں ہیں قتل کروا دے گا۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ یہ عقیدہ گورنمنٹ کے واسطے کیا خوفناک ہے سب سے اول قابل غور تو یہ بات ہے کہ خود گورنمنٹ کوئی مذہب نہیں رکھتی اور اس گورنمنٹ کی جو سب سے بڑی برکت ہے کہ اس کے ماتحت تمام مذاہب کو آزادی حاصل ہے وہی برکت مشنریوں کے عقائد کے مطابق ایک لعنت ہے جو گورنمنٹ کو پابہ زنجیر یسوع کے جلالی تخت کے سامنے سزایابی کیواسطے کھڑا کرے گی۔ پھر گورنمنٹ کے تمام مدبر اور بڑے بڑے کارکن اور کالجوں کے پروفیسر اور پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر اس امر کے ملزم ہیں کہ انہوں نے انجیل کی تعلیم کو مدارس سے خارج کر دیا ہے اور ان میں سے اکثر یسوع کے مذہب پر نہیں بلکہ وہ اس سے بہت بیزار ہیں پس جلالی تخت کے سامنے ان لوگوں کا کیا حال ہونیوالا ہے اور اگر کوئی نادان پادری یہ کہے کہ یسوع عیسائی مذہب کو پسند کرے گا اور گورنمنٹ کے سب ارکان عیسائی ہیں سوائے اس کے کہ لیجسلیٹو کونسل کے چند ممبر یا بعض عہدہ دار جو دیسی ہیں اور جو لازماً پھانسی پر چڑھائے جائینگے خواہ گورنمنٹ کے کیسے ہی نمک حلال اور خیرخواہ ہوں اس واسطے یسوع ان کو نہیں پکڑیگا بلکہ صرف دیسیوں کو (خواہ رعایا ہو۔ خواہ سکھوں کی فوج۔ خواہ گورکھوں کی کمپنی اور خواہ افغانوں کا ترپ۔) تو اصل تو یہ بات ہی غلط ہے کیونکہ اس وقت عیسوی مذہب اس قدر مختلف فرقوں پر منقسم ہو رہا ہے کہ شائد دنیا میں کبھی کسی مذہب میں باہم اس قدر اختلاف ہوا ہو۔ بڑے موٹے فرقے تو رومیوں یونانیوں اور پراٹسٹوں کے ہیں۔ پھر پراٹسٹنٹوں کے سینکڑوں فرقے ہیں جن میں سے ایک فرقہ چرچ آف انگلینڈ کا ہے اور پھر اس کے آگے اسی فرقے ہیں اور سب ایک دوسرے کو عیسائیت سے خارج اور یسوع کا دشمن جانتے ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ یسوع بالفرض جب آویگا تو اس تہتر سو فرقے میں سے صرف ایک کو اپنا مانے گا اور باقی سب کو تہ تیغ کریگا اور کوئی شخص یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ لارڈ منٹو اور لارڈ کچنر بلکہ خود حضور قیصر ہند اسی برگزیدہ فرقہ میں ہوں گے یا ان کو بھی یہ سنایا جاوے گا کہ اے تم جو مجھے خداوند کہتے ہو تمہیں میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ وہ ان موجودہ فرقوں میں سے کسی ایک کو بھی پسند نہ کرے اور گذشتہ زمانہ میں جو عیسائی فرقے ہو چکے ہیں ان میں سے کسی ایک کو پسند کرے اور موجودہ زمانہ کے تمام عیسائیوں کو قتل کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ہماری گورنمنٹ بمعہ اس

کی رعایا کے قتل کی جاوے اور ہند پر حکومت کرنے کے واسطے فقط جلال کے تخت کا مالک اپنے ایک کم بارہ حواریون کے ساتھ رہ جاوے خدا کا پھر شکر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایسی بے وقوف نہین جو مشنریون کے ایسے بیہودہ عقائد سے خوف زدہ ہوجائے۔ کیونکہ نہ کوئی ایسا یسوع آسمان پر ہے اور نہ کسی نے آنا ہے لیکن تاہم جیسا کہ مسلمانون کا عقیدہ خونی مہدی کا جاہل لوگون کے واسطے ممکن ہے کہ کسی وقت خوفناک صورت اختیار کرے اور اندر ہی اندر ہمیشہ ان کے دلون کو زہر آلود کر رہا ہے ایسا ہی مشنریون کا عقیدہ کہ ایک خونی مسیح آئیگا ملک کے اندر ایک زہریلا بیج بو رہا ہے جس سے خطرہ ہے کہ کانٹے دار جھاڑیان نکل کر ملک کو دکھ دینے کا موجب ہون اس واسطے ابھی سے ان کی بیخ کنی کی طرف گورنمنٹ اور اس کی رعایا کو بالاتفاق متوجہ ہو جانا چاہیئے۔

عیسائی پادریون کا وجود ہر جگہ اور ہر زمانہ مین ملک کیواسطے سخت فساد پھیلانے والا ہوا ہے۔ تاریخ انگلستان کا سیاہ حصہ وہی ہے جس زمانہ مین پادریون کو یہ اختیارات تھے کہ وہ اپنے مذہبی ڈھکونسلون کی خاطر بڑے بڑے آدمیون کے خون گراتے تھے اور ملک کے لائق اور کارکن آدمیون کو تہ تیغ کرتے تھے۔ جن دنون پوپ کا راج یورپ مین تھا اور سلطنت پادریون کے رعب مین تھی ان دنون لاکھون انسان یورپ کے مختلف حصون مین صرف عیسائیت کو قبول نہ کر لینے کے سبب تہ تیغ کئے جاتے تھے آج فرانس کی حکومت کو پادریون کے ہاتھون سے جو مصائب درپیش ہین وہ اخبارون کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہین وہ تو خدا ہی کو کچھ ایسا منظور ہے کہ یہ دجل اب بڑھنے نہ پاوے ورنہ حکومت فرانس کے برخلاف جس قدر جوش پوپ اور اس کے پیرؤن نے برپا کیا تھا اس سے خوف تھا کہ حکومت فرانس ایک دفعہ پاؤن سے اکھڑ جائے۔ چین مین جس قدر کشت وخون ہوتے ہین اور آئے دن حکومت چین پر مصائب گرتے ہین وہ سب پادریون کے طفیل ہی کیا ان سب باتون کو مدنظر رکھ کر ہم مشنریون کی خدمت مین ادب کے ساتھ یہ درخواست پیش کرنے کا حق نہین رکھتے کہ اے مشنری صاحبان ملک ہند مین تعلیم اور روشنی کے واسطے گورنمنٹ مہربان نے ہمارے واسطے بہت سے مدارس اور کالج بنا دئے ہین۔ ہمین تمہاری اس منافقانہ استادی کی ضرورت نہین کہ بظاہر ملک مین تعلیم پھیلانے کا بہانہ کیا جاتا ہے اور اندر ہی اندر ہماری گورنمنٹ کے برخلاف یہ عقیدہ پھیلایا جاتا ہے کہ ایک خونی مسیح آئیگا جو اول گورنمنٹ کی وفادار رعایا کو تہ تیغ کریگا کیونکہ وہ عیسائی نہین ہے اور جب رعایا قتل ہو گئی۔ تو پھر گورنمنٹ پر بھی ہاتھ صاف کریگا کیونکہ وہ عیسائی گورنمنٹ نہین ہے۔ اے لمبی ڈاڑھی والے اور منڈی ہوئی ڈاڑھی والے پادری صاحبان آپ سب کی خدمت مین ہماری یہ التماس ہے کہ ہمارے ملک مین آگے ہی فاسد عقائد بہت ہین۔ اب ضرورت نہین کہ آپ ایک اور خوفناک فاسد عقیدہ پھیلا کر براے خدا ہم پر رحم کرو۔ اور اپنا بوریا بستر اٹھا کر اپنے وطن کو واپس جاؤ اور کسی نیک کام مین مشغولیت اختیار کرو۔ اور ہمین عذر نہ ہوگا کہ آپ صاحبان نے اتنے عرصہ مین جو کالون کی متاع جمع کی بمعہ ان کی کالیون کے اپنے ہمراہ جہاز پر سوار کر کے لے جاؤ۔

پس میرے پیاری بچو! گورنمنٹ کی خیر خواہی اور وفاداری کا جو سبق تم کو رات دن اس مدرسہ مین سکھایا جاتا ہے اس کو عملی رنگ مین لانے کیواسطے جو ذرائع تم اختیار کرو گے ان مین سے ایک اس بات کو بھی ضرور اپنے پروگرام مین مدنظر رکھنا کہ مشنریون کا خطرہ تمہاری ملک اور گورنمنٹ برطانیہ کیواسطے ایک سخت خطرہ ہے جس طرح ہو سکے نہ صرف ملک کے اندر سے اس کی بیخ کنی کرو۔ بلکہ خود یورپ امریکہ مین ان کے گھرون مین پہونچکر وہان بھی ان کو ان بدعقائد سے چھوڑانے کی کوشش کرو۔ اور اپنی کوشش مین ہمت اور استقلال کے ساتھ مصروف رہو۔ اس مین نہ صرف ہمارا اور ہماری گورنمنٹ کا فایدہ ہے بلکہ ان لوگون کا بھی فایدہ ہے جو مسیحی مشنری بنے پھرتے ہین کہ ایسے خیالات کو اپنے دلون سے نکالدین اور اب صبر کے ساتھ بیٹھ جاوین جس یسوع کو وہ آسمان پر ہم کو دکھانا چاہتے ہین وہ خود ہماری ملک مین زمین کے اندر مدفون ہے تعجب ہے کہ یسوع کی قبر ہمارے پاس موجود ہے اور یہ ہزارون کوس کا سفر بری اور بحری کر کے ہمارے پاس جو خبر لاتے ہین وہ یہ ہے کہ یسوع آسمان پر ہے اور اتنی محنت بے فائدہ اٹھا کر اس پنجابی مثل کے مصداق بنتے ہین۔ کہ **پُٹیا پہاڑ تے نکلیا چوہا** اور ایسی بیہودہ خبرون کی اشاعت کر کے یورپ امریکہ کی مشہور دانائی پر داغ لگاتے ہین۔ مین بارہا خیال کرتا ہون کہ یورپین لوگ باین دانش وعقل اپنے ساتھ اس پادریانہ عقل کے گردہ کو کیون ساتھ لاتے ہین جو ہمارے گلی کوچون مین کہتے پھرتے ہین کہ

کھداوند یسوع جلال کا تکھت
اوپر بیٹھ کر تم سب کو سخت سزا دیگا

شاید یہ لوگ بطور نظر بٹو کے لائے جاتے ہون کہ بڑے بڑے ڈاکٹرون اور فلاسفرون اور مدبرون اور سائنس دانون کو نظر نہ لگ جائے۔ مگر ہم یورپین اصحاب کو یقین دلاتے ہین۔ کہ ہند کی آنکھ مین گورنمنٹ کیواسطے نظر بد کا کوئی حصہ نہین۔ ان کے گورے چہرے پر ہم اس بدنما نظر بٹو کو دیکھنا نہین چاہتے جو سیاہون کی آمیزش سے دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اس واسطے مناسب ہوگا کہ ہمارے مہربان دوست اس کو ہمیشہ کے واسطے اتار کر سمندر کے اس پار پھینک دین۔

نظم

(جو مولوی عبید اللہ صاحب بسمل نے جلسہ اکیپا رڈے مین پڑھی)

دوش در خود گم شدم تا بینم انجام جہان
جذب شوقم برد تا گہ بر فراز لامکان

باادب دادم نگہ را رخصت نظارهٔ
کل شیٔ ہالک الا وجہہ دیدم عیان

در عدم سر بردہ آثار وجود ماسوے
نفی مطلق بر ہمہ عالم شدہ پرتو فشان

دور چرخ آسودہ از توقیع کجدار و مریز
آرمیدہ دہر نیز از گیر و دار این و آن

نیستی افگندہ آتش درمیان کاخ چرخ
رفتہ در تحلیل اجسامش چہ اجزائے دخان

بوالعجب ہنگامۂ دیدم کہ بے عرض شہود
جستہ استقبال بر ماضی تقدم بالزمان

انجمن از ہم شکستہ خلوتے آراستہ
یار ما تنہا نشستہ بزم خالی از کسان

دست بر دغمزہ اش میداشت کیف جذبۂ
بیخود افتادم کہ من ہم لب چشی کردم ازان

خاک گشتم لیک عشقش دست از من برنداشت
چشمہ تا بر ہمہ نہادم دل دررآمد در فغان

ناگہان دیدم کہ دیگر بزم فوار آستند
عالم شد نہان آمد عیان اندر عیان

چون مس تفسیدہ گیتی ز التہاب آفتاب
وز حرارت مغز میجوشید زیر استخوان

ہر یکے حیران بحال خویشتن از شیخ و شاب
ہر یکے در فکر خود درماندہ از پیر و جوان

در حق دختر بے پدر مہر چون پیر فلک
نال دنیا دار با در بر پسر نا مہربان

بعد ازان دیدم کہ جمعے را بدوزخ میبرند
پشت بر دیوار حیرت ماندم از احوال شان

زانکه وضع شان مشابه بود با اہل نیاز — برجبین ہریکے از سجدہ میدیدم نشان
لیک باآں زہد بس انکار بیعت داشتند — لاجرم دادند تن در حلقہ بند گراں
ہاں نہ پنداری که این معنی بهندیان گفته ام — تاشوی آگاہ رد من مات ہم یعرف بخواں
گر نداری این سخن باور بیا با من دمے — درحریم قبۃ الاسلام یعنی قادیان
تا ببینی آفتاب معرفت در پیرہن — تا ببابی انسان موہبت در طیلسان
در وجودش مجتمع بینی شرف اندر شرف — در کمالش مرتفع یابی جہان اندر جہان
قلت او واللہ اعلم عالمے در عالمے — قدر او اللہ اکبر آسمان بر آسمان
آدم ثانی ستے مصطفےٰ عیسےٰ مسیح — یوسف مصر امامت مہدی آخر زماں
نقطۂ پرکار علم و خط پرکار عمل — ماحے کفر و ضلالت رہنمائے انس و جاں
ناصر الاسلام محی السنہ مصباح الورے — آفتاب اوج عزت شمع جمع عارفاں
عالم علم لدنی عارف اسرار کن — معنی انسان کامل صورت مرآۃ جاں
نائب ختم رسل مولے امیر المومنین — مظہر سرا تم ادریس فرموسے فشاں
دین از و بر خویشتن خندان چو گل از فرودین — کفر از و بر خویشتن لرزاں چو برگ از مہرگاں
کہف عالم فخر آدم عقل کل برہان حق — مہبط وحی خدا روح اوری صاحب قرآن
خاتم ختم خلافت از برایش واگذاشت — کرد چون ختم نبوت خاتم پیغمبران
السلام اے آرمیدہ در نہایات الوصال — السلام اے گلشن دین را بہار بیخزان
السلام اے ظل پیغمبر امام المتقین — السلام اے از ہدایت والئے ہندوستان
تا شدہ شمع جمالت پرتو افگن گشتہ اند — طائران قدس گرد تو پرزناں پروانہ ساں
این زماں در چشم حق بین وا دمبے لاف گزاف — حلقۂ بزم تو از بزم رسول اللہ نشاں
گو مسیحا مردہ را جان دادہ از باد نفس — عالمے را زندہ کردستے ز اعجاز بیاں
ہر کہ سرتابد ز درگاہ تو رسوائی کشد — از نشاں ہا کردہ حق این نکتہ را خاطر نشاں
کیستم تا لب کشایم من بمدح تو کہ خواند — عقل اول در ثنایت داستان در داستان
مے شوم مدہوش چون بینم جمال روئے تو — اشک از چشم رواں گرد دبساں نا دواں
گر زنم آہے بہ پیشت ترسم از سوء ادب — ور نمایم ضبط در دل آب گردد استخوان
گر ندارم تاب دیدارت مرا معذور دار — جلوۂ ماہ درخشاں بہ نے تابد کتاں
سگ اگر ماند برون از بوم نبود ہیچ عیب — اے بقربانت روم ہستم سگ این آستان
آمدے آرے حال من ماند بکعب ابن زہیر — آنچہ بادے کرد پیغمبر بکن با من ہماں
پائے من در خواب بے منزل بود ردنجم سست کرش — خضر لطف خود دلیلم سازد تا مقصد رساں
غرق کش از بحر د رہا جذبۂ الطاف تست — لطف فرما ومرا از ورطۂ غم وار ہاں
کے تواند بسمل کج مج زبان وصف تو گفت — ہست چون ختم رسل و رحمت رطب اللساں
باد قیصر را مبارک کامد از فضل خدا — مہد عیسےٰ ہم بعہد او فرود از آسماں

عاجز کی تقریر کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے طلباء کے واسطے مذہبی تعلیم کی ضرورت پر ایک مختصر لیکن پُرجوش اور دلچسپ تقریر کی۔ اس کے بعد جناب ابو سعید عرب صاحب نے حصول علم اور اس کے فوائد پر ایک فصیح تقریر فرمائی آپ کی تقریر کی تمہید فصیح و بلیغ عربی اور پھر فارسی سے شروع ہوئی تھی۔ عرب صاحب موصوف کی تقریر نے سامعین کو بہت محظوظ کیا۔

ان کے بعد صدر مجلس حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ اور تقریر کرنے والے صاحبان کے بیانات پر مختصر اور مفید ریویو کیا۔ حضرت موصوف نے اپنے وعظ کے اول مین سورہ الحمد شریف پڑھا اور الحمد للہ رب العالمین کی تفسیر مین فرمایا۔ کہ ربّ العالمین خدا تعالےٰ کی ایک صفت ہے۔ جو بتدریج انسان کی اور ہر ایک شے کی پرورش کرتی ہے۔ ربّ وہ ہے۔ جو بتدریج کمال کو پہونچاتا ہے۔ حقیقی ربوبیت صرف اللہ تعالےٰ ہی کر رہا ہے۔ اور ربّ ایک ہی ہونا چاہیئے۔ اربابِ متفرقہ ہوں تو سارا کارخانہ خراب ہو۔ مگر جیسا کہ وہ تمام دنیا کا ایک ہی ربّ ہے۔ ایسے ہی ظلّی طور پر ایک گھر کے انتظام کرنے والا بھی ایک ہی ہونا چاہیئے اور ایسا ہی ملک کا بادشاہ اور امیر بھی ایک ہی ہوتا ہے ظلّی طور پر یہ بھی رب ہین اور ایسا لفظ بولنا شرک مین داخل نہین کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ لفظ ان معنون مین استعمال فرمایا ہے جیسا کہ قرآن شریف مین آیا ہے ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ اور إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ۔

حضرت مولوی صاحب نے اپنی تقریر مین اس ضروری امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ استادوں کو چاہیئے کہ اپنے شاگردوں کے حق مین دعا کیا کرین اور شاگردون کو چاہیئے کہ اپنے استادوں کے حق مین دُعا کیا کرین۔

ایک صاحب نے دوران تقریر مین فرمایا تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے حاصل کرنے کی اسقدر تاکید فرمائی ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اطلبوا العلم ولو کان بالصین کہ علم حاصل کرو۔ اگرچہ چین مین ہو حالانکہ چین ملک عرب سے بہت دُور ہے اور اس زمانہ میں بالخصوص چین پہنچنا ایک نہائت ہی مشکل امر تھا۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ چین سے مُراد ملک چین نہین ہے بلکہ محاورہ عرب مین صین کا لفظ سمرقند۔ بخارا اور خیوا کیواسطے بولا جاتا ہے اور اس مین اشارہ اس امر کیطرف ہے کہ ان ممالک مین جو محدثین پیدا ہون گے اُن سے علوم حاصل کرو۔ اور حدیث کے علم کی قدر کرو اور ایسا ہی آخری زمانہ میں جو امام پیدا ہو گا وہ صینی ہوگا اس کی اطاعت دل وجان سے کرو۔

نیز اپنے وعظ مین حضرت مولوی صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کے برکات کیطرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مَن لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ کہ جو شخص انسان کا شکر نہین کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہین کرتا انسان اپنے افسرون کی ناشکری کرتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اس کو ناشکری کی عادت ہو جاتی ہے جو لوگ دنیوی رنگ مین تمہاری پرورش مین حصہ لیتے ہین ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہُوا۔

خریداران حقیقۃ الوحی مطلع رہین کہ کتاب مذکورہ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوگئی ہے قیمت کتاب کی بوجہ بڑھ جانے حجم اور دیگر مصارف کے بیجلد للعہ اور مجلد للعہ رکھی گئی ہے یہ کتاب کسی اور شخص کے روپیہ سے طبع کرائی گئی ہے لہذا اصل مالک وہی شخص ہے قیمت مین کوئی کمی یا رعائت کرنا اسی شخص کا حق ہے حضرت اقدس کا اس مین دخل نہین ہے جن خریدارون نے پہلے درخواستین بخیال کمی قیمت دو دو چار چار نسخوں کی بھیجی ہین وہ اپنی استطاعت کا اندازہ لگا کر دوبارہ اطلاع دین کہ کتنی جلدین انکو بذریعہ وی پی بھیجی جاوین سابقہ درخواستون مین سے بجز اُن اصحاب کے جنکو قیمت ادا کرنے مین وقت پیش آنیکا خطرہ نہ معلوم ہوگا صرف ایک جلد بذریعہ وی پی ارسال ہوگی بعد مین اگر وہ دوبارہ درخواست کرین گے تو خوشی سے تعمیل ہوگی یہ صرف بلحاظ سہولت خریداران کیا گیا ہے [illegible]

رسید زر

۱۴ مئی ۱۹۰۷ء

عہ ۱۶۱۱ - سید احمد خان صاحب سے

عہ ۱۳۶۵ - اللہ یار صاحب عہ

عہ ۱۴۴۲ - منشی فیاض الدین صاحب سے ۱ر

۱۷ مئی ۱۹۰۷ء

عہ ۱۲۳۹ - فیض محمد صاحب سے

عہ ۱۶۱۸ - ابو بکر ابن محمد اقبال صاحب سے

عہ ۱۵۸۵ - پیر محمد صاحب سے

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حاکم خان صاحب ولد حسن محمد صاحب
ساکن چوراسی نہر جہلم
حسن محمد صاحب ساکن چوراسی نہر جہلم
بڈھے خان صاحب ولد احمد خان
صاحب پیری - ضلع گورداسپور
فتح الدین ولد امام الدین صاحب
ساکن ضرب دیال ضلع ہوشیارپور
سید ولایت حسین صاحب
ملازم دفتر رجسٹرار تحصیل مظفرگڑھ
سید رستم علی صاحب تحصیل مظفرگڑھ
ملک غلام صفدر خان صاحب
صاحبزادہ ملک غلام حیدر خان
صاحب تحصیلدار
ملک عطاء اللہ خان صاحب 〃 〃
ملک محمد اسلم خان صاحب 〃 〃
ملک امیر حیدر خان صاحب 〃 〃
سید شیر شاہ صاحب ساکن راولپنڈی
ماسٹر غلام رسول صاحب ساکن پنڈی لالہ
نواب بیگ صاحب نسووالی ضلع گجرات
بہادر بیگ صاحب 〃 〃 〃
اعظم بیگ صاحب 〃 〃 〃
عطاء ربی ولد احمد شاہ صاحب ڈلہ
بٹالہ ضلع گورداسپور
فضل دین ولد کریم بخش صاحب ڈلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

عبد الکریم ولد علی بخش صاحب ڈلہ بٹالہ
ضلع گورداسپور
رمضان ولد گلاب ڈلہ بٹالہ ضلع گورداسپور
ولی محمد ولد شادی 〃 〃 〃
لبو ولد نور 〃 〃 〃
رولو ولد احمد 〃 〃 〃
امام الدین ولد نتھا 〃 〃 〃
فضل دین ولد دتو 〃 〃 〃
عمر الدین صاحب ساکن کوٹی
پٹھانان
حسن محمد ولد سمندا ڈلہ
محمد رشید ولد عطاء ربی 〃 〃
ملا دین محمد صاحب ملک افغانستان
پیر محمد صاحب 〃 〃 〃
فقیر محمد صاحب 〃 〃 〃
عبد الکریم صاحب 〃 〃 〃
امیر محمد صاحب 〃 〃 〃
لالک صاحب 〃 〃 〃
تاج محمد صاحب 〃 〃 〃
شیر محمد صاحب 〃 〃 〃
وزیر محمد صاحب 〃 〃 〃
دان صاحب 〃 〃 〃
سراج بی بی 〃 〃 〃
ماموں 〃 〃 〃
نیاز بی بی 〃 〃 〃
مسمات بانو 〃 〃 〃
ولی محمد خان صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس جھنگ
علی گوہر صاحب پولیس لائل پور
مسمات رسول بی بی بیوہ معرفت
محمد سعید ماسٹر گورنمنٹ سکول
سیالکوٹ
نیاز علی صاحب مرحوم سیالکوٹ
جیوا چک اسکندر کہاریاں گجرات
نیک 〃 〃 〃 〃
سیف علی خان صاحب
معرفت مولوی محمد فضل صاحب
موضع جنڈاں چنگا گوجرخان

محمد خان صاحب
شیر عالم صاحب
حکم داد خان صاحب
روشنائی بیگم
متوالی بیگم
اغرا بیگم
جان بیگم
بیگم
جمال بی بی
فضل داد خان صاحب
(معرفت مولوی محمد فضل صاحب موضع جنڈاں چنگا گوجرخان)
نواب ولد علی - گورالی گوجرات
سید محمد نصیب صاحب تیجہ کلاں
ضلع گورداسپور
محمد عبد النعیم صاحب سوجگڈہ
محلہ چک شکن ضلع نگینہ
نبی بخش صاحب معرفت منشی محمد اسمٰعیل
صاحب مشن امریکن پریس سیالکوٹ
نور الدین صاحب لوہار معرفت
حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ
مولیہ سنگھ -
مسمات عمر بی بی معرفت حکیم
خادم علی صاحب پسرور سیالکوٹ
عبد اللہ ولد نظام الدین صاحب
چونڈہ ضلع سیالکوٹ
اہلیہ دلاور خان صاحب صوابی
پشاور
مسمات حسین بیگم اہلیہ منشی محبوب عالم
لاہور متصل نیلہ گنبد
غلام فاطمہ ہمشیرہ محمد حسین
صاحب گرداور دہرم کوٹ رندھاوا
غلام محمد صاحب تیلی سٹروعہ ہوشیارپور
اہلیہ عبد الغنی خان صاحب محاسب
تحصیل موسی خیل ضلع میانوالی
غلام غوث صاحب پٹواری
تخت بھائی ضلع ہزارہ
والدہ محمد مقبول صاحب بدوملہی
رعیہ -

بی بلا معرفت یار وال کریانوالہ
ضلع گوجرات
کرم الدین صاحب بہادر منشی نور الدین
صاحب محکمہ بارک ماسٹری لائل پور
فضل خان صاحب چنگا بنگیال
گوجرخان
فضل الٰہی صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
غلام قادر صاحب دوالمیال جہلم
چودہری محمد خان صاحب مانگٹ اونچے
حافظ آباد
لکھنا - مانگٹ اونچے حافظ آباد
محمد بخش صاحب 〃 〃 〃
مراد بخش صاحب 〃 〃 〃
نور محمد صاحب 〃 〃 〃
نتھو 〃 〃 〃
سید احمد صاحب 〃 〃 〃
ہست 〃 〃 〃
مست 〃 〃 〃
بہلکی 〃 〃 〃
غلام احمد علی پور کبیر والا ملتان
شیر محمد 〃 〃 〃
غلام غوث 〃 〃 〃
غلام قادر 〃 〃 〃
قاضی ظہور اللہ صاحب پسرور
ضلع سیالکوٹ
بی بی رانی والدہ فضل احمد صاحب
پٹواری - گوجرات
غلام حسن - نصیرہ کہاریاں گوجرات
شاہ محمد 〃 〃 〃
امیر علی 〃 〃 〃
سیف علی 〃 〃 〃
نواب خان 〃 〃 〃
کرم داد صاحب 〃 〃 〃
اہلیہ مولوی نور احمد صاحب
چنیوٹ جھنگ
بوٹا - جیوہ نجل ضلع گوجرات
علم دین 〃 〃

ٹھنڈی - جیوہ نجل ضلع گجرات
بیگم بی بی 〃 〃 〃
حسن محمد 〃 〃 〃
امام بی بی 〃 〃 〃
محمد حسین 〃 〃 〃
مسمات حسین بی بی 〃 〃
مسمات دونی سٹروعہ ہوشیارپور
صوفی کریم ولد لبندا کشمیری معرفت
میاں احمد الدین صاحب ڈسٹرکٹ
بورڈ کوہاٹ
فتح محمد خان صاحب حوالدار
موزنگ - کہاریاں گوجرات
کرم اللہ خان صاحب حال مقیم
پلٹن ۲۲ کمپنی ۲ چھاونی جہلم
مہدی حسین صاحب شہر کہنہ بریلی
یعقوب علی صاحب محلہ گہر جعفر خان
میراں بخش احمدی مدرس تنیچپور
تحصیل و ضلع گوجرات
محمد یوسف صاحب شملہ
خیر الدین علی پور کبیر والا ملتان
سلطان 〃 〃 〃
محمد خان کنجاہ گوجرات
حکیم محمد حبیب اللہ ۲۰۹
کہد ادالہ لائل پور
کالے خان چنگا بنگیال گوجرخان
محمد حسین - عالم گڈہ گوجرات
عطاء محمد دہولی گوریا گوجرات
احمد الدین صاحب طبیب متصل
شوالہ شہر سیالکوٹ
حسین بخش صاحب تحصیل چکوال
احمد - چک اسکندر گوجرات
محمود 〃 〃 〃
محمد بی بی 〃 〃
محمد فیروز صاحب ریلوے روڈ
کوئٹہ بلوچستان
کریم بخش صاحب معمار جموں
عبد العزیز ابن منشی فتح علی

دوالمیال براہ کہیوڑہ نمک جہلم
مسمات مغلانی 〃 〃 〃
مسمات بیگان 〃 〃 〃
فاطمہ 〃 〃 〃
بھاگ بہری 〃 〃 〃
چراغ دین درکان حافظ
غلام رسول صاحب وزیرآباد
فاطمہ زوجہ جعفر علی خان فیروزپور
مسمات مہراں بی بی ہمشیرہ
فقیر دین چک ۱۹۵ رکھ برانچ
مہندو - حاجی والہ گجرات
پیراندتا 〃 〃 〃
میراں بخش 〃 〃 〃
امرتا 〃 〃 〃
کرم داد صاحب وزیرآباد
مسمات نور راہوں جالندہر
مسمات میرو 〃 〃 〃
لعل حسین چنگا بنگیال گوجرخان
محمد سرور خان 〃 〃 〃
عبد اللہ 〃 〃 〃
عبد الرؤف 〃 〃 〃
قائم الدین 〃 〃 〃
سیف علی 〃 〃 〃
فقیر محمد 〃 〃 〃
نواب خان 〃 〃 〃
محمد صادق 〃 〃 〃
برہان علی 〃 〃 〃
برکت بی بی 〃 〃 〃
بیگو بیگم 〃 〃 〃
الٰہی بخش معرفت شیخ خدابخش
احمدی - لائل پور
مستری محمد الدین صاحب چک ۹۰
سرگودہ
قلندر بخش صاحب پٹواری
حلقہ اوڑ گڑہ شنکر
ولی محمد صاحب کلرک دفتر
میگزین - شملہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہو گیا

ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت صہ / اور

مجلد صہ / درثمین غیر مجلد ۰ / غیر مجلد ۲ / ہو گی

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی

نورالدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامتہ ۔ دہرسیال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸/

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی لغات القرآن ہر دو ایک ہزار صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے چھپوایا ہے اور در حقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ہے اور دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں ۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے سامان مہیا کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے ۔ اور علم لغات قرآن بہت ضروری ہے والسلام ۔

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گراں نہیں ۔ قیمت ا/

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ا/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے ۔ قیمت ۱۲/

جام شہادت | مصنفہ حضرت قاضی صاحب ۔ مولوی عبداللطیف شہید کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کسوف خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲/

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۱۲/

الوصیتہ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو وصیت و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۱/

القول الصحیح | اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ خلیفہ رحمت اللہ صاحب کی تصنیف ۔ قیمت ۱/

اسلام اور اس کے بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۱/

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ ۔ الحمدللہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں ۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے ۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں ۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴/

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبدالرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور رشید آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھ کو خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی ۔ اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ کے اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس سے نہایت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ووں مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے ۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام ۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ایڈیٹر

۵ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہے ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ایک بڑھئی احمدی موضع کریکی ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے ۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرا دیں عمر ۲۰ سال سے کم ہے ۔ اور حیثیت بھی اچھی ہے اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں ۔ خط و کتابت مجھ سے ہو ۔

اکمل آف گولیکی از قادیان ضلع گورداسپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ مینجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

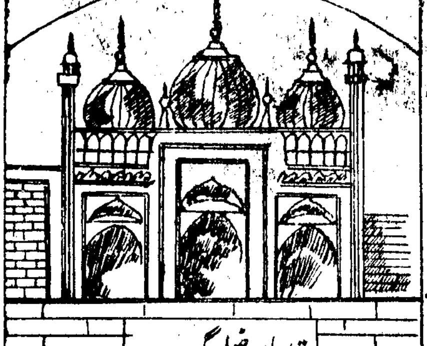

بدر

BADR — QADIAN

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۔	آں مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶) ۔ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۶ ۔ جون ۱۹۰۷ء ۔ نمبر (۲۳)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

وس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق ماند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عسہ
معاونین صیغہ اول جنکو عام پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین صیغہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید نہ اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ بھیجی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔ ۳ بار ۔ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کمیاب ڈائری

منقول از تشحیذ الاذہان

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے ایام میں سخت تپ چڑھا جو یہان تک شدید تھا کہ انہون نے سمجھا کہ مجھ کو طاعون ہو گیا ہے۔ اور اس خیال کا ان پر اس قدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلا کر وصیت بھی لکھوانی شروع کر دی۔ اتفاقاً یہ خبر مجھ کو ملی اور مین ان کی عیادت کے لئے گیا تو ان کے اس خیال کو دور کرنے کے لئے مین نے کہدیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہین اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود سے کہدیا ہے۔ کہ مین ہر ایک شخص کو جو اس چار دیواری مین ہے اس مرض سے بچاؤن گا اور یہ کہہ کر مین نے ان کی نبض جو دیکھی تو تپ کا کہین نام و نشان بھی نہین تھا۔

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درثمین مین شائع ہو چکی ہے اس مین ایک شعر ہے۔ ؎

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اس کی نسبت فرمایا کہ دیکھو آجکل ہر طرح کا فسق و فجور پھیلا ہوا ہے اور مسلمانون کی پہلی سی حالت نہین رہی ان کے ہاتھون سے سلطنت بھی اس لئے چھینی گئی ہے کہ انہون نے خدا کو چھوڑ دیا خدا تعالیٰ کو کسی کا رشتہ دار نہین کہ وہ باوجود اس کے بگڑ جانے کے پھر بھی اس کی پاسداری کرتا چلا جاوے چونکہ یہودیون سے مسلمانون کو نسبت ہے اس لئے ان کی طرح ان پر بھی وقتاً فوقتاً عذاب آنا ضروری تھا چنانچہ ایک دفعہ تو تب ان پر عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کر کے بغداد کو تباہ کیا اور مسلمانون کو اس قدر ہلاک کیا کہ مورخ بغداد مین کہتے ہین کہ چھ لاکھ انسان قتل ہوا اس وقت کے مسلمانون کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا کہ خدا سے دعا کیجئے گا کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے اور یہ طوفان ختم جائے۔ انہون نے فرمایا کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بھی اس عذاب مین پھنس گئے مین دیکھتا ہون کہ فرشتے کھڑے کہتے ہین کہ

یا ایہا الکفار اقتلوا الفجار۔ یعنی اے کافرو! ان فاجرون کو قتل کرو پس وہی حالت اسوقت دوبارہ ہو گئی ہے اور انگریزون کی حکومت بھی جو کہ مذہب کی رو سے کافر ہین ہندوستان مین اسی لئے ہوئی ہے۔ کہ مسلمان خود فاسق فاجر ہو گئے ہین اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لائق نہین ہین اور میرے اس شعر کا یہی مطلب ہے۔ کہ خود تمہاری حالت ایسی نہین رہی کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ تو جہاد کیسا۔

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

لیجئے ایک پادری صاحب ستر سالہ بھگا لیگئے

شہر نیویارک مین ایک شخص ولیم نامی رہتا تھا سنہ ۱۹۰۲ء مین فوت ہوا اس کی دو لڑکیاں تھین یہ شخص بہت مالدار تھا چنانچہ ہر ایک لڑکی کے حصے مین پچیس ۲۵ ہزار پونڈ یعنے پونے چار لاکھ روپیہ آیا ہوا تھا۔ مسٹر ولیم جب مرنے لگا تو اپنے علاقہ کے مشہور و معروف اور معزز بزرگ ریورنڈ جیری نورڈ کاسل (جو ہمسٹڈ فیشنیبل سینٹ جارج چرچ کے ریکٹر تھے) کو بلا کر عرض کیا کہ آپ میری ان لڑکیون کی دینی اور روحانی تربیت کی نگرانی فرماتے رہین۔ پادری صاحب نے اس خدمت کو بسر و چشم قبول فرمایا۔ اور ہر دو زن کی تربیت اور نگرانی کے لئے آنا شروع کیا۔ ان لڑکیون مین ایک کا نام مس فلورنسیہ ولیم تھا۔ جوانی کا عالم شباب کی بہار دیکھ کر بزرگ پادری صاحب گرفتار دام ہو گئے۔ اتالیقی سے بڑھ کر فدائیت کی طرف ترقی شروع ہو گئی اور آتش عشق نے اعتدال کے حدود سے تجاوز کر دیا یہان تک محبوبہ کی بوڑھی دادی تاڑ گئی اور بے ساختہ پادری صاحب کی خدمت مین عرض کرنے لگی کہ آپ اپنی اتالیقی خدمتون سے ہمین معاف فرمائین اور آئندہ یہان تشریف لانا بند کرین لیکن پادری صاحب محبوبہ سے عہد و پیمان حاصل کر چکے تھے اور محبت کا وثوق پا چکے تھے فوراً بول اٹھے کہ یہان آنے سے روکو گی تو ہم باہر کسی جگہ ملاقات کر لیا کرین گے۔

اب ۲۴ مئی کے سول ملٹری گزٹ مین لکھا ہے کہ ۱۹ اپریل کو پادری صاحب مذکور اس پری پیکر محبوبہ کو ساتھ لے کر کہین الوپ ہو گئے ہین۔ پادری صاحب کی بیوی بھی موجود تھی لیکن اس کو بے کسی مین چھوڑ گئے ہین ان کے اغوا کا حال یون لکھا ہے کہ ۹ ہر تاریخ ماہ اپریل کو پادری صاحب ایک فیشنیبل شادی کی رسوم ادا کرنے کے لئے نیویارک تشریف لے گئے بیوی ان سے اجازت لیکر اپنے بعض رشتہ دارون کو ملنے کے لئے ہارٹ فورڈ کی طرف گئی۔ پادری صاحب شنگل کے دن وہان سے واپس ہمسٹڈ پہنچے اور اپنا مال و اسباب لیکر فوراً کہین گم ہو گئے۔ اسی روز سے مس فلورنسیہ ولیم بھی روپوش ہے۔ خفیہ پولیس سراغ رسانی مین کوشش کر رہی ہے

لڑکی کا ایک خط دادی کے نام اس مضمون کا پہنچا ہے کہ مجھے آپ سے اور اپنی بہن اڈیل سے بڑی محبت ہے لیکن پادری صاحب کی محبت میرے دل مین اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہمسٹڈ سے میرا دل برداشتہ ہو گیا ہے اور مین اس ملک سے باہر نکلی جا رہی ہون اور امید کرتی ہون کہ جب یہ چٹھی آپ کے ہاتھ آئے گی اس وقت تک مین اس ملک کے حدود سے باہر ہو جاؤن گی پس چٹھی پر شہر جرسی کے ڈاکخانہ کی مہر ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پادری صاحب کو پچھلے دنون ٹریموے کی گاڑی پر ایک ضرب آگئی تھی اور اس کے معاوضہ مین اس کو ایک ہزار پونڈ بطور ہرجانہ ملا تھا۔ وہ روپیہ اس کے پاس ہے۔ پادری صاحب کی بیوی عمر مین اس سے بڑی ہے۔ لڑکے ورثاء اور گرجا کے متمول متعلقین پادری صاحب پر فوجداری استغاثہ کرنے کا انتظام کر رہے ہین اور گرجا کے عہدہ سے اس کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مفصلہ ذیل سطور ارسال ہین اگر مناسب سمجھین تو اپنے اخبار مین جگہ دیکر مشکور کرین۔ یہ اس جرمن کتاب کا ترجمہ ہے جس کا حوالہ پہلے اشو مین دیا جا چکا ہے اس کتاب کا نام ہے The Oriental Religions یعنے مذاہب متعلقہ شرقیہ۔ یہ کتاب سنہ ۱۹۰۲ء مین شائع ہوئی تھی۔ اصل مین یہ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ ہے۔ جس کا نام Civilization of Our times (تمدن زمانہ حال) جس کے مصنف Paul Hunneberg ہین یہ ایک بڑے جرمن عالم ہین اور یورپ مین بوجہ اپنی لیاقت کے بہت مشہور ہین۔ جس آرٹیکل کا مین ترجمہ ارسال کرتا ہون اس کے لکھنے والے Ignaz Goldziher ایک بڑے عالم ہین اور علوم شرقیہ خاص کر کے عربی کے بہت بڑے ماہر ہین۔ قریباً ہر ایک قسم کی کتاب وہ بہم پہنچا کر پڑھتے ہین۔ پیشتر اس کے کہ مین اصل ترجمہ لکھون مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ ڈاکٹر ہارورڈ صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرون کہ جنہون نے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کر کے اور مجھ پر کمال مہربانی فرما کر مجھے اس جرمن حصہ کا انگریزی مین ترجمہ کر دیا۔ جس کا مین اردو ترجمہ ارسال کرتا ہون امید ہے آپ ضرور درج اخبار فرماوین گے۔ محمد الدین از علیگڈھ

ابھی تک مسلمانوں کے نئے فرقہ احمدیہ کی کامیابی کی نسبت کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اس کے پیغمبر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہیں جن کی عمر قریباً اب پچاس برس کے قریب ہوگی وہ اپنے اس دعوے کے ساتھ ایک نئی تحقیقات کو شامل کرتے ہیں جس کی رو وہ یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ سری نگر محلہ خان یار۔ میں جو ایک ولی کی قبر ہے۔ وہ دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کی ہے۔ جو ظالموں کے ہاتھوں سے بچکر مشرق کو بھاگ گئے تھے اور وہیں انہوں نے وفات پائی تھی۔ احمد کا یہ دعوے ہے کہ وہ اس ساتویں ہزار کے لئے مسیح ہے اور یسوع مسیح کی خو بو میں آیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اس کا یہ بھی دعوے ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کا وہی مہدی موعود ہے۔ جس کی وہ برسوں سے انتظار کر رہے ہیں۔ ان کے مشن کے متعلق ایک تعلیمی ہنگامہ ہے اس نئے مہدی اور مسیح کے مریدوں کی تعداد ستر ہزار تک پہونچگئی ہے اس کا مشن (   ) ہے (اس لفظ کا ٹھیک مترادف مجھے نہیں آتا۔ آپ جو مناسب سمجھیں رکھ لیں۔ اس کے معنے ہیں کہ متضاد اور بظاہر بالکل مخالف باتوں کے ملانے والا۔) جسکی بنیاد اور بائیبل قرآن اور حدیث ہے۔

انہوں نے کئی ایک عربی تصنیفات میں اپنی نسبت پیشگوئی پھر کئی ایک مذہبی نبوتوں پر بحث کی ہے۔ جس کی تصدیق وہ اپنے نشانات اور معجزات سے کرتے ہیں۔ غیر مشرقی دنیا پر مرزا غلام احمد صاحب اپنا اثر ڈالنے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں جس کے لئے انہوں نے ایک ماہوار انگریزی میگزین جاری کیا ہے۔ منہ

محمد دین۔ علی گڑھ

تعلیم مستورات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

بعد از السلام علیکم کے گذارش یہ ہے۔ کہ جناب مہربانی فرماکر میری ان ذیل کی چند سطور کو اپنی اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر فدویہ کو ممنون فرمادیں۔

کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہوسکتی ہیں۔

اے میری مکرم خواندہ بہنوں! میں آپ کی خدمت میں التماس کرتی ہوں اور اپنے پہلے مضمون کی تائید میں یہ مسئلہ پیش کرتی ہوں کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہوسکتی ہے اور خود تعلیم سے میری مراد دینی تعلیم ہے۔ یہاں تک میرا خیال ہے۔ صرف دینداری نہیں کیونکہ یہ تو ایک بڑی متبرک چیز بلکہ سچ پوچھئے تو وہ ایک شائستہ دنیاداری بھی نہیں ہوسکتی کیونکہ انتظام خانہ داری اور تربیت اولاد بغیر تعلیم کے نہیں ہوسکتی۔ مثل مشہور ہے کہ اندھا دوسرے کو راہ نہیں دکھا سکتا اسی طرح جو شخص اپنی صلاحیت نہیں کرسکتا وہ دوسرے کو نیک اور تربیت دینے کے لائق نہیں ہوسکتا چنانچہ دیکھا گیا ہے جن گھروں میں تعلیم نہیں۔ ان گھروں میں دین بھی نہیں ہے۔ جو مستورات تعلیم یافتہ ہوتی ہیں ان کی اولاد ضرور ہی نیک اور دین دار ہوتی ہے کیونکہ بچے ماں کے پاس عمر کا وہ حصہ گذارتے ہیں جس عمر میں وہ جو باتیں سیکھے ان کے دل پر نقش ہوجاتی ہے اگر ماں تعلیمیافتہ اور دیندار ہو تو بچے پر ضرور نیک اثر پڑے گا۔ اگر ماں تعلیمیافتہ نہ ہو۔ تو بچے پر ضرور اس کے برے خیالات کا اثر برا ہی پڑے گا۔ مستورات کو تعلیم دینے میں سلسلہ مذکورہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مردوں کو اللہ نے ہی بڑا رتبہ دیا ہے جب چاہے تعلیم حاصل کرسکتے ہیں خواہ چھوٹی عمر میں یا بڑی عمر میں۔ نہ ہی تو ان کو انتظام خانہ داری کا فکر ہوتا ہے اور نہ ہی بچوں کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔ مگر مستورات جو خورد سالی میں ہی انتظام خانہ داری میں مشغول ہوجاتی ہیں اور بچوں کی پرورش کی مصیبت میں گرفتار ہوجاتی ہیں۔ وہ بڑی ہوکر کس طرح تعلیم پاسکتی ہیں۔ مگر جب تک تعلیم نہو دین دار نہیں ہوسکتی اس واسطے میں التماس کرتی ہوں کہ مستورات کو تعلیم دینے میں بڑی سرگرمی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ وہی تعلیم پاسکتی ہیں جو پانچ اور بارہ کے درمیان دی جاوے اور میں امید کرتی ہوں خواہ کیسی ہی غبی لڑکی ہو اس پانچ اور بارہ سال کے عرصہ میں وہ پیارے اسلام سے کچھ نہ کچھ واقفیت پاسکتی ہے آہ! میں افسوس سے کہتی ہوں۔ کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیچاری مستورات کو ہی زیادہ دوزخ میں دیکھا مگر اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ مستورات میں مردوں کی نسبت زیادہ کفر اور شرک میں مبتلا ہیں۔ اگر مرد تعلیمیافتہ نہ بھی ہو۔ تو مسجدوں یا محفلوں یا جلسوں میں یا اور کسی طرح ملکوں میں پھر پھرا کر اس کمی کو پورا کرسکتا ہے۔ اور دیندار ہونے کی امید رکھ سکتا ہے۔ مگر ہم مستورات جو کہ بہ سبب پردہ کے باہر نہیں نکل سکتیں اور نہ گھروں میں تعلیم کا چرچا ہے کیونکہ پرانے زمانہ کی بڑی بیبیاں عموماً سب ناخواندہ ہیں اس واسطے میں نہایت ادب سے گزارش کرتی ہوں کہ فرقہ ناس کی خواندہ ممبروں کو اپنی قلم کے زور سے سلسلہ مذکور پر واسطے تعلیم دلانے کے اثر ڈالنا چاہیئے۔ جس سے کہ عام چھوٹے گل سکول محلوں اور دیہاتوں میں کھل جاویں اور فرقہ میں عام تعلیم ہوجائے۔ راقمہ خ۔ ط۔ ف۔ بنت ملک مولا بخش صاحب رئیس گوراں ضلع گجرات

---

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو ظاہر فرمایا۔ گمان ہندوؤں نے جو دکھ ہمیں دیئے ہیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ دیانند نے کیا کچھ نہیں لکھا۔ کھلے اس سے کم نہیں۔ پھر لیکھرام نے جو خبث پھیلایا ہے اس کا نتیجہ کسی سے مخفی نہیں۔ پس جب ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ایک حیوان کے بدلے میں انسان کا قتل ہی جائز قرار دیں اور اپنی حکومت کے زمانہ میں اونچی اذان تک بھی نہ کہنے دیں تو پھر ہم کیوں نہ دیکھیں کہ انگریزی حکومت ہمارے لئے خدا کی ایک خاص رحمت ہے (ہر قومے کہ نیکی پسند د خدا۔ دہد خسرو عادل و نیک رائے)۔ ان ہندوں سے ہمارا کچھ بھی اتحاد نہیں ہوسکتا۔ کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ انگریز بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جب مسلمان بادشاہوں سے وزارت تک کے عہدے پاکر بھی یہاں کی شکایت کرنا ہی اپنا مذہبی جزو سمجھتے ہیں تو پھر ان سے کیا وفاشعاری کریں گے۔

ہمیں تو ان کے بڑھے ہوئے تعصب پر افسوس آتا ہے کہ ہم تو ان کے ہادیوں کرشن رامچندر کی عام مجلسوں میں بھی تصدیق کریں اور ان کو خدا کے پاک بندے قرار دیں اور یہ ایسے شوخ چشم کہ بلا وجہ حماقت سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل اصفیاء کے سردار کو برا کہیں ایسی باتوں سے میں نے کہا کہ جنگل کے بھیڑیوں سانپوں۔ بچھوؤں سے صلح آسان۔ مگر ان سے ناممکن۔ (اکمل)

ایک اور دشمن ہلاک ہوا

موہل ضلع گورداسپور میں ایک شخص اللہ دتا نام خیاط رہتا تھا وہ اور اس کا بھائی محمد علی معمولی آدمی ہیں اور بہت ہی خفیف سی استعداد پڑھنے لکھنے کی رکھتے ہیں مگر انہوں نے کان ناراجہ جاہلوں سے ان دونوں کو مولوی کا خطاب دے رکھا تھا۔ اس لحاظ سے یہ خطاب جسقدر عزت کے قابل ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے بہرحال وہ مولوی مشہور تھا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اسکو سخت عداوت اور دشمنی تھی اور مخالفت کے لئے بہت دریدہ دہن اور بدزبان تھا۔ ضلع گورداسپور اور ہوشیارپور کے قریبی علاقہ جات میں جاکر بہت زور شور سے مخالفت کیا کرتا تھا اور کرم الدین کے مقدمات میں بہت بڑا حصہ اس نے اور اس کے رفیق عبدالسبحان نے لیا تھا چندہ جمع کرنا اور مقدمات میں ہر قسم کی مدد دینا ان کا کام تھا گویا وہ مقدمہ کرم الدین پر نہ تھا بلکہ انپر تھا۔ غرض تقریر اور تحریر کے ذریعہ ہمیشہ مخالفت کرنا اور حضور کو دکھ دینا اس نے اپنا فرض منصبی سمجھ رکھا تھا مقدمات میں کرم الدین تو مجرم قرار پاکر جرمانہ کا سارٹیفکیٹ لیکر گیا عبدالسبحان مسانیاں جہاں وہ ساداتکے نیچے پڑھکر گذارا کرتا تھا رخصت ہوا اور مسانیاں سے کیا اس دنیا ہی سے رخصت ہوا۔ اللہ دتا صاحب ? [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - کمیاب ڈائری - ڈاک ولایت

صفحہ ۳ - تعلیم مستورات - ایک اور دشمن ہلاک ہوا

صفحہ ۴ - اعلان -

صفحہ ۵ - ڈائری

صفحہ ۶ - کشمیر کی عبرتناک حالت - امداد لنگرخانہ کوٹ نیناں میں جلسہ

صفحہ ۷ - صادق اور کاذب میں مباہلہ کا بینظیر فیصلہ

صفحہ ۸ - خدا جس کو چاہے ہدایت دے - الفتی

صفحہ ۹ - ۱۰ - پچیس ان والا آسمانی نشان

صفحہ ۱۱ - رسید زر - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر قدرت کے دروازے کھلے ہیں نیچریوں کی لچر باتیں -

بدر مسیح

مورخہ ۲۴ - ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۶ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اعلان

بار دوم

(مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں جب خدا تعالیٰ کا کلام انکو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہر کب تک یہ لوگ ایسا کرینگے - آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن ہو اور ہر ایک قضا و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں نمونہ کیطور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبدالجبار اور عبدالواحد اور عبدالحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے - اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَ اُحَافِظُکَ خَاصَّۃً

ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا اور خاصکر تجھے - چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں - ولعنۃ اللّٰہ علیٰ من کذب وحی اللّٰہ - جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے - ولعنۃ اللّٰہ علیٰ من افتریٰ علی اللّٰہ - اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ - پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جن کا علم محض خدا کو ہے - بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پا دینگے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھیرے گی -

اب میں دیکھونگا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعویٰ کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا اور مجھ کو بھی خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھ لے کہ افترا کی کیا جزا ہے - والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم - خاکسار میرزا غلام احمد -

ڈائری

القول الطیب

بَرد و سلام ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ حضرت ابراہیم پر جو آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ آیا وہ فی الواقع آتش ہیزم تھی یا کہ فتنہ و فساد کی آگ تھی۔ حضرت نے فرمایا فتنہ و فساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے۔ ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم پر فرو کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم کے متعلق ان واقعات کی اب بہت تحقیقات کی ضرورت نہیں کیونکہ ہزاروں سالوں کی بات ہے۔ ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ جب کہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہونچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی۔ جس نے اس کو جلا دیا۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہ دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں سے ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا۔ کچھ خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر پھر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر ویسی ہی آواز سنی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے۔ تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا۔ کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور چارپائیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجزہ نما حفاظت ہے۔ جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔ ایسا ہی ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا۔ مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی ہے پس اس میں کون سے تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

اس پر میاں معراج الدین صاحب عمر (مالک اخبار ہذا) نے جو اس وقت حضرت کے حضور میں حاضر تھے ایک واقعہ عجیب سنایا۔ انہوں نے ایک جگہ کا ذکر کیا کہ ایام طاعون میں ایک ہندو مالدار شخص بے اولاد مر گیا اس کی زوجہ حاملہ تھی۔ ورثاء نے خیال کیا کہ ممکن ہے کہ اس کا بیٹا پیدا ہو جائے اور وہی تمام مال اور جائداد کا وارث بن جائے۔ آؤ اس عورت کو بھی مار ڈالو۔ اور جائداد پر بے خطر قبضہ کر لو۔ طاعون تو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ایسی صورت میں لوگ ایک دوسرے کی خبر بھی نہیں لیتے۔ آدھی رات کے وقت انہوں نے اس عورت کو پکڑ کر ہاتھ پاؤں اس کے باندھ دئے اور مونہہ میں کپڑا ٹھونس دیا تاکہ بول نہ سکے اور مردے کی طرح اٹھا کر آدھی رات کے وقت مرگھٹ پر لے گئے اور ان کی عورتوں نے رونا شروع کر دیا کہ مر گئی ہے۔ ارد گرد کے ہمسایوں نے خیال کیا کہ اس کا خاوند طاعون سے مر گیا تھا۔ یہ بھی طاعون سے مر گئی ہوگی۔ کوئی نزدیک نہ آیا۔ انہوں نے رات کے وقت اسے لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔ ہندوؤں کے قاعدہ کے مطابق تو ضرور تھا کہ جب تک آگ اس سر کی کھوپری کو پھوڑ نہ دے وہیں ٹھہرے رہتے مگر چونکہ چند ہر دہشت کے مارے صرف آگ لگا کر گھر بھاگ آئے۔ قدرت خداوندی اس کو زندہ رکھنا چاہتی تھی اوپر سے آندھی اور بارش جو شروع ہوئی تو آگ بجھ گئی اور اسی حالت میں لکڑیوں کے درمیان اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ صبح تک وہ اسی حالت میں پڑی رہی۔ صبح کے وقت بعض راستہ چلنے والوں نے اس کو دیکھ کر تھانہ میں خبر دی اور اس کے تمام رشتہ دار مرد اور عورتیں گرفتار کئے گئے۔

لاجپت رائے اور آریہ سماج

(ترجمہ از سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۰۶ء)

جناب! بحوالہ خط لالہ دیوان چند (ڈی۔ اے۔ وی کالج) جو آپکے پرچہ مورخہ ۲۵ مئی کے اشاعت بعنوان مذکورۃ الصدر شائع ہو چکا ہے مندرجہ ذیل ریمارک کرنے کی اجازت دیجئے لالہ لاجپت رائے نے اپنی تمام زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی تھی اور آج جبکہ وہ مصائب میں مبتلا ہے۔ سماج اس کو اپنے سے خارج کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہ بغیر کسی شک و شبہ کے آریہ سماج کی روح رواں تھا اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج ایک مذہبی گروہ ہے لیکن گورنمنٹ کے برخلاف شورش کنندگان کے لیڈروں اور سرغنہ لوگوں کی سب سے بڑی تعداد اسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور چونکہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلباء پولیٹیکل تحریکوں میں حصہ لینے میں سب سے بڑھکر سبقت لے چکے ہیں۔ اس لئے انکار نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج نے پولیٹیکل تحریک اور ایجیٹیشن میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ بندے ماترم کی جھوٹی جنگی آواز کے ساتھ ساتھ پنڈت ویانند کی جے کے نعرے ابھی قریب کے گذشتہ زمانہ میں شہر لاہور کے مختلف پروسیشنوں اور صفوف میں بلند ہوتے رہے ہیں۔

اس خط میں مرزا صاحب کا بھی ذکر کیا گیا ہے اگر آریہ سماج آپ کی طرز روش اور نصیحت پر چلتی تو انہیں یہ ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ وہ آج اپنے لیڈر کو اپنی سماج سے جدا کرتے مرزا صاحب کا مشن خالص مذہبی ہے وہ ابتدا سے (جس کو قریباً بیس برس گذرتے ہیں) ہمیشہ اپنے مریدوں کو جیسا کہ گورنمنٹ پر خوب واضح اور روشن ہے یہ نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں گورنمنٹ کے برخلاف پولیٹیکل ایجیٹیشن میں حصہ لینے سے بچاتے رہیں اور ہرگز ان میں مت شامل ہوں یہاں تک اس کا عملی ثبوت موجود ہے کہ انہوں نے علیگڈھ کے طلباء کی خفیف اور معمولی سٹرائک کے نیوالے طلباء کی شمولیت اختیار کر لی تھی آپکے فتویٰ جہاد نے جو چھ برس سے شائع ہو چکا ہے۔ سرحدی صوبہ میں ایک بڑا مفید کام کیا ہے جیسا اس صوبہ کے کمشنر کے الفاظ سے صاف طور پر مترشح ہے احمدیہ فرقہ کے بیعت کی شرائط عشرہ میں اطاعت گورنمنٹ بھی ایک شرط ہے آریہ سماج اپنا گناہ اور قصور دوسروں کے سر پر تھوپنے کی بلا ضرورت کوشش کرتی ہے۔

جتنے احباب شیعہ مذہب سے علیحدہ ہوئے ہیں وہ اپنا پتہ لکھ بھیجیں۔ مخالفوں کے لئے ضرورت ہے۔ پتہ۔ شہر بنارس کوٹھی مہاراجہ بنارس محلہ راجہ بازار شیخ عبدالواحد خانساماں

کشمیر کی عبرتناک حالت

کشمیر سے ایک صاحب جن کا نام نیچے درج ہے حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش اینکہ ان دنوں ملک بالخصوص بعد از نمودار ہونے نشان آسمانی۔ کشمیر بالعموم شخص کرام داسلام وبالا بالخصوص اس طرح موت کے پنجہ کے اندر گرفتار ہوا ہے۔ کہ الامان الامان۔ بعض جگہ ایسا بھی وقوعہ ہوتا ہے کہ رات کو انسان سوتا ہے اور فجر کو مردہ دیکھا جاتا ہے۔ یکایک وہ وعدہ الٰہی۔ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا۔ چند دن نکل پھر یہ عذاب حاضر ہو جاتا ہے ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون کی تنبیہ دے رہا ہے لطیفہ یہ ہے۔ کہ مرگ جوان مرگ ہے یعنی عام طور پر جوان ہی اس کا شکار ہیں۔ یقیناً مقول رب العزت جل جلال حکایتاً عن النوح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویوخرکم الی اجل مسمی الخ۔ یہ لوگ قبل از اجل مسمیٰ مر رہے ہیں۔ مگر اطاعت محمد من اللہ جو اس وقت کے نبی ہیں میں کرتے۔ تو کبھی یہ جوان مرگ کا نشانہ نہ بنتے۔ یا اللہ تو اپنی مخلوق پر رحم کر۔ آمین۔

یا امام الزمان علیک الصلوٰۃ علیک السلام۔ یہ تمام مخلوقات اسی طرح حسب قانون رب العالمین جس طرح موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں فرعون علیہ اللعنت غرقاب ہوا۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں یہودی۔ ضربت علیھم الذلت والمسکنہ میں پڑ گئے۔ ہمارے شہنشاہ امینی محمد المصطفیٰ سرور الانبیاء کی ہمسری میں ابوجہل بمع اتباع خود علیہم اللعنۃ وقود النار بنے۔ عین بعینہٖ اسی طرح مثیل یہود مثیل مسیح کے ہم پلہ ہونے میں تباہ ہو رہے ہیں۔ من اصدق من اللہ قیلا۔ لاغلبن انا ورسلی۔ خوشا قول حضور

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے

کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

میں یہاں حضور کا ایک خاکسار تابعدار عبدالرحمان خان ولد راجہ عطا محمد خان صاحب مرحوم۔ ملک کشمیر۔

عرب میں قہری نشان

یہاں جدہ خاص میں طاعون کا سخت زور شور ہے۔

حضرت اقدس کا الہام پورا ہو رہا ہے۔ کہ اب بڑے بڑے روحی اس طرح دستے مریں گے۔ سو بھائی صاحب بڑی بڑے رعی مر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ میرے لئے ضرور دعا کیا کرو۔ دل سخت اداس رہتا ہے خداوند کریم رحم کرے۔ کہ زندگی میں حضرت اقدس کی ملاقات ہو جاوے۔ تازہ تازے الہامات جو ہو رہے ہیں۔ انہوں نے دل کو ہلا دیا ہے ایک دل چاہتا ہے۔ کہ فوراً قادیان چلا آؤں۔ مگر جب ملازمت کا خیال ہوتا ہے۔ تو کوئی قانون ایسا نہیں نظر آتا۔ کہ تین سال سے واپس جاؤں۔ دعا پر ختم کرتا ہوں۔

کوٹ نیناں میں جلسہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر قادیان جناب من۔ ضلع گورداسپور میں کوٹ نیناں بھی ایک مشہور قصبہ ہے۔ جب لاہور اور راولپنڈی کے شور وغل کی خبر یہاں پہونچی تو بعض سربرآوردہ اشخاص نے یہ مناسب سمجھا کہ بلوہ کنندگان اور باغیان کے چال چلن کی نسبت عام طور پر اظہار ناراضگی ظاہر کیا جاوے۔ ۵ تاریخ کو ایک باقاعدہ جلسہ حکیم کرپا رام مرحوم کی حویلی بصدارت نائب تحصیلدار صاحب بندوبست ہوا۔ علاوہ باشندگان قصبہ کے اردگرد کے دیہات کے نمبردار اور سفید پوش بھی موجود تھے صاحب میر مجلس نے جلسہ کا افتتاح ایک مختصر تقریر کے ساتھ کیا۔ صاحب ممدوح نے سرکاری راج کے فوائد کو بیان کیا اور بڑے زور سے باغیان کے چال چلن پر اعتراض کیا۔ پھر منشی صاحب نے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پڑھا۔ جس کی تائید چوہدری آلا سنگھ صاحب سفید پوش اور منشی محمد اعظم صاحب نائب محافظ دفتر ضلع نے کی اور بالاتفاق پیش ہوا۔

ریزولیوشن ۱۔ یہ جلسہ ان لوگوں کے رویہ کو نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو لیکچروں میں اور اخبارات کے ذریعہ باغیانہ خیالات کے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان لوگوں کے رویہ کو اور بھی زیادہ افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو بے گناہ انگریزوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور ان کے مال وجان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور پبلک کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ لوٹ اور ہڑتال کریں۔

دوسرے ریزولیوشن کی منشی محمد اعظم نے تحریک کی۔ مہنت ارجنداس صاحب نائب میر مجلس اور لالہ سوہن لال صاحب مہاجن نے تائید کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

ریزولیوشن ۲۔ منشی لابھ دین صاحب سکرٹری جلسہ کو اختیار دیا جاوے کہ وہ اس جلسہ کی کارروائی کو مختلف اخبارات چھپنے کے لئے بھیجیں اور ایڈیٹران اخبارات کو التماس کریں کہ براہ مہربانی اپنے اصل فرض منصبی کو سمجھ کر شہنشاہ جلیل القدر اور رعایا کے اچھے تعلقات کی تعلیم دیں اور کسی قسم کے باغیانہ مضمون کو اپنے اخبار میں جگہ نہ دیں بعد اس کے میر مجلس صاحب کی مختصر تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ سب پوسٹ ماسٹر کوٹ نیناں ضلع گورداسپور

امداد لنگرخانہ

ہفتہ گذشتہ کے اخبار میں عاجز نے چندہ لنگرخانہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں کہیں وہ پڑھا گیا ہوگا احباب اس کی طرف توجہ کر رہے ہوں گے اور عنقریب اس کے نتائج سے ہم کو اطلاع ہو جائے گی۔ بطور یاددہانی کے اب میں دوبارہ لکھتا ہوں۔ اور اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں اخبار نہ پہنچتا ہو اور جہاں ناخواندہ لوگ ہوں وہاں کے قریب قریب کے شہروں کے دوست دیہات میں جا کر ان ناخواندہ دوستوں کو جمع کر کے اس ضروری حکم سے سب کو مطلع کریں اور اکثر کرتے رہیں چاہیئے کہ قریب قریب کے گاؤں کے لوگ ہر جمعہ کو کسی ایک گاؤں میں جمع ہو کر وہاں نماز جمعہ ادا کیا کریں اور اس قسم کی ضروری تحریکات سے اور نئی تصانیف حضرت سے دوسرے دوستوں کو آگاہی کرتے رہا کریں ضلع وار کمیٹیوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے اضلاع کے مختلف شہروں میں سب کمیٹیاں قائم کر کے اپنے اپنے اضلاع کی فہرست مبائعین کو مکمل کریں اور ہر ایک قسم کی تبلیغ چھوٹے شہروں اور گاؤں میں پہنچانا اسی ضلع کی کمیٹی کا فرض ہونا چاہیئے۔

لنگر کے واسطے اس وقت یکمشت چندہ کی بہت ضرورت ہے اور نیز ماہواری چندوں کے انتظام کو پختہ کرنا چاہیئے۔

حقیقۃ الوحی

جیسا کہ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے چھپ کر شائع ہو چکی ہے لیکن چونکہ اس کے واسطے یہ تجویز ہوئی۔ کہ تمام کتاب مجلد ہو کر فروخت کی جائے اس واسطے اس کی فروخت آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔ ایک لائق جلد ساز میاں عبدالصمد احمدی مالیر کوٹلہ سے اسی کام کے واسطے بلایا گیا ہے۔ جو نہایت اخلاص کے ساتھ اس کام میں سرگرمی سے مصروف ہے تاہم تمام جلدیں یک دفعہ نہیں ہو سکتیں جیسے جیسے طیار ہوتی جاتی ہیں فروخت کے واسطے باہر بھیجی جاتی ہیں۔

مفت نہیں

بعض صاحبان حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کو کتاب مفت دی جاوے۔ ان کی آگاہی کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ اس کتاب پر بہت خرچ ہوا ہے اور وہ روپیہ حضرت کا نہیں تھا اس واسطے کتاب حضرت کی ملکیت میں نہیں ہے۔ تاہم ایک بڑا حصہ ہند و پنجاب کے علماء وغیرہ میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اور اب زیادہ مفت تقسیم کی گنجائش نہیں۔

صادق اور کاذب میں مباہلہ کا بےنظیر فیصلہ

ناظرین اس عاجز نے فیض اللہ خان بن ظفر الدین احمد متوفی سابق پروفیسر ٹریننگ کالج سے ۱۲ جون ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے بارہ میں مباہلہ کیا تھا۔ جو آگے چلکر آپ کو مباہلین کی تحریر سے کل حالات منکشف ہو جائیں گے۔ مگر قبل اس سے کہ مباہلین کی تحریر کو درج کروں۔ مناسب ہے۔ ان تمام حالات کو جو درمیان میعاد مقررہ کے عجیب در عجیب ظہور میں آئے ہیں۔ ناظرین کی خدمت میں تفصیل کے ساتھ عرض کیا جاوے۔ ممکن ہے کوئی سعید روح فائدہ اٹھا دے کیونکہ فیض اللہ خان جنڈیالوی قانون گو کو طاعونی موت سے زمین میں خدا نے ایسا سلایا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعت کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ یہ عجیب شان کبریائی ہے۔ کہ فیض اللہ مکذب انبیا اکیلا نہیں گیا بلکہ مباہلہ کرنے کو رضامند کرنے والا اور حضرت اقدس کی نسبت زیادہ استہزار کرنے والا فیض اللہ کا پھوپھی زاد بھائی مسمی عظیم اللہ اور حقیقی ہمشیرہ عزیز ہمراہ گئے ہیں یہ عظیم الشان معاملہ حضرت اقدس کی تائید میں ایسا ظہور میں آیا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعتوں کو اور بالخصوص تاریک دل مولوی ثناء اللہ اور نیز گمراہ اور مرتد عبد الحکیم ڈاکٹر کے واسطے ایک سبق آموز نشان ہے۔ گر ایسے تین نشانوں سے وہ شخص ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ جو دل کا سیدھا اور رضا کا طالب ہے۔ خدا شاہد ہے جس وقت میں نے اس مقدس انسان مسیح موعود کے لئے محض برائے مقصود رضاء الٰہی فریق مخالف سے مباہلہ کیا ہے۔ مجھ پر یہ معلوم ہو رہا تھا۔ کہ میں درمیان میں نہیں ہوں اور جو الفاظ میری قلم سے نکل رہے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے لکھ رہا ہے اس وقت میری وجدانی حالت ایسے لطیف عالم کی طرف منتقل کی گئی جو مجھ کو فریق مخالف پر عذاب الٰہی کے فرشتے اترتے ہوئے نظر آئے۔ چنانچہ اسی وقت عاجز نے بلند آواز سے کہدیا کہ میں نے ابھی تم پر عذاب اترتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ فریق مخالف نے جس قسم کی موت طلب کی تھی وہی اس کو ملگئی متوفی نے مباہلہ کرنے کیوقت طاعونی موت کی خواہش ظاہر کی تھی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ انصاف پسند طبیعتیں بعد مطالعہ الفاظ مباہلہ اور دیگر واقعات سے مطلع ہونے کے مان گئے کہ اس درجہ پر ہیبت اور شاندار الفاظ کا لکھنا اور عجیب در عجیب واقعات کا پیش آنا جو آئندہ خبر سے متعلق ہوں انسانی کام نہیں۔ کیونکہ انسان تو اپنی بابت ایک دن کی زندگی کا قطعی فیصلہ نہیں دے سکتا۔ چہ جائیکہ دوسرے کی نسبت تحدی کے ساتھ یہ ظاہر کرے کہ زمین آسمان ٹل جائے۔ لیکن یہ عذاب یقیناً نہ ٹلیگا۔

اب مباہلہ کی کل کیفیت تفصیل وار بیان کرتا ہوں۔ میں ۴ جون ۱۹۰۶ء کو لاہور سے بعد دو ماہ کے گوجرانوالہ واپس ہوا۔ ۱۲ جون کو میری اہلیہ واسطے ملنے مستورات کے میرے ہمراہ جنڈیالہ گئی۔ ظفر الدین متوفی کا جس بیٹھک میں کتبخانہ ہے وہاں حضرت اقدس کی نسبت گستاخ مسمی عظیم اللہ نے میری طرف مخاطب ہوکر استہزاءیہ گفتگو شروع کی چونکہ مسمی عظیم اللہ کو جاہل اور دینی امور سے بےخبر سمجھ کر اس کیطرف مخاطب ہونا میں نے مناسب نہ سمجھا۔ مگر فیض اللہ کو ہر پہلو سے سمجھاتا رہا۔ چونکہ فیض اللہ نے پدری آغوش اور خیالات میں نشو ونما پایا تھا۔ اس لئے میری کوئی برہان ان کے واسطے سودمند نہ ہوئی۔ اس سے قبل بھی اس قسم کی گفتگو بارہا ہو چکی تھی۔ اور مجھ سے زیادہ تبلیغ قاضی صاحب ضیاء الدین مرحوم اپنے خاندان پر کر چکے ہیں ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کچھ خطوط میرے ہاتھ آئے ہیں میری نظر سے کوئی خط ایسا نہیں گزرا۔ جس میں امام ہمام کا ذکر اور اُس پر ایمان لے آنے کی تاکید نہ ہو حق تو یہ ہے۔ کہ قاضی صاحب عجیب مخلص مرید تھے۔ اس لئے اس وقت میرے دل میں القاء ہی ہوا۔ کہ ان سے مباہلہ کر لیا جاوے۔ میں نے کہا یہ ایک راہ اور فیصلہ کی پیش کرتا ہوں اور وہ راہ فیصلہ کی ایسی ہے جو ممکن نہیں جو اس کا نتیجہ غلط نکلے اور وہ یہ ہے کہ باہمی مباہلہ کر لیا جاوے۔ عظیم اللہ فوراً فیض اللہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ بھائیصاحب مباہلہ کرنے میں توقف نہ کریں۔ یہ بھی تماشہ دیکھنا چاہیئے۔ مباہلہ منظور ہو جانے پر دو طرف سے اسیوقت تحریریں لکھی گئیں۔ جو ذیل میں درج ہیں۔

تحریر دستخطی فیض اللہ خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ الحمد للہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ بعد حمد وصلوات برسول رب العالمین کے میں قاضی فیض اللہ خان بن ظفر الدین مرحوم ایک مسلمان حنفی سنّت نبویہ کا پورا تابعدار اس بات کا قائل ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو کہ خاتم النبیین ہو چکے ہیں وحی کا نازل ہونا خلاف مذہب قرآن وحدیث ہے اور مرزا صاحب کے اس دعوے کی تردید کرتا ہوں۔ کہ وہ مثیل مسیح موعود ہیں اور منشی مہتاب علی صاحب خلف الرشید منشی کریم بخش صاحب سکنہ شہر جالندھر جو کہ مرزا صاحب موصوف کے تابع ہیں۔ دعوے کرتے ہیں کہ جو شخص ان کے اس دعویٰ کی تردید کرے۔ اُسپر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ لہٰذا میں یہ دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے جو شخص جھوٹا ہے اُسپر عذاب الٰہی نازل ہو۔ مثل موت یا بیماری طاعون یا مقدمہ میں گرفتاری۔ اور میں بمطابقت سنّت نبوی کے ایک سال کی میعاد ٹھہراتا ہوں اور یہ شرط کرتا ہوں کہ اگر یہ عذاب میرے یا منشی مہتاب علی کے بغیر کسی اور شخص تابعی پر ہو۔ تو یہ شرط میں داخل نہ ہوگا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

قاضی فیض اللہ خان سکنہ جنڈیالہ باغوالہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۶ء

تحریر دستخطی منشی مہتاب علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی۔ میں حضرت اقدس حضرت مرزا غلام احمد کو سچا مسیح سمجھتا ہوں اور ان کا ہر ایک دعویٰ جو دین کے متعلق ہے بلا کسی شک وشبہ کے صحیح مانتا ہوں۔ مگر میرے مقابلہ پر قاضی فیض اللہ خلف الرشید قاضی ظفر الدین مرحوم یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹا اور ان کا دعویٰ بالکل گھڑا ہوا اور خود تراشیدہ ہے اس لئے میں صاحب کے مقابلہ میں مباہلہ کرتا ہوں مجھ کو پورا پورا کامل یقین ہے کہ جو ہر دو میں سے جھوٹا ہوگا اللہ تعالےٰ اس پر عذاب عظیم نازل کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں گے لیکن یہ عذاب یقیناً نہیں ٹلیگا اور وہ اپنی چمکار دکھا کر رہے گا کیونکہ اللہ تعالےٰ کا یہ ہمیشہ سے قانون جاری ہے۔ اور آخری بہتر و اولیٰ طریق کذب اور راستی میں تفریق کرنے کا ہے پس خدا سے میری دعا ہے کہ وہ جلد تر نتیجہ پیدا کرے۔ اے خدا اے خدا تجھ سے کوئی انہونی بات نہیں اگر تو چاہے تو ایک آن میں عذاب نازل کر سکتا ہے۔ لیکن میں سنت نبوی کے مطابق ایک سال کی میعاد تجویز کرتا ہوں اور وہ عذاب محض مجھ عاجز پر یا قاضی صاحب پر نازل ہونا چاہیئے۔ مثلاً موت یا طاعون یا کسی مقدمہ میں ماخوذ ہو جانا یہی شرط ہے اور کسی قرابتی اور اپنے کسی متعلق پر کوئی عذاب نازل ہونا یا اس کا مر جانا شرط میں داخل نہ ہوگا اور وہ عذاب صرف ہم دونوں سے مخصوص سمجھا جائیگا۔

خاکسار عاجز مہتاب علی سیاح جالندھری مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۶ء

ان بالمقابل تحریروں کے بعد یہ ہوا کہ قاضی فیض اللہ خان مرض طاعون کے ساتھ جیسا کہ انہوں نے کے لئے بد دعا مانگی تھی اور نیز سال کے اندر جیسا کہ شرط تھی بمقابلہ جھوٹ ہلاک ہو گیا اور بموجب آیۃ کریمہ ما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ۔ مجھ کو خدا نے طاعون سے بچا لیا کیونکہ وہ غیر [illegible] فیض اللہ خان [illegible]

خدا کی طرف سے ہدایت

۱۰ مئی ۱۹۰۷ء میں ایک افغان مولوی محمد اکرام نام ساکن صوات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ بیعت ہوئے اور چند روز کے قیام کے بعد اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ایک عجیب راہ سے ہدایت کی جس کو انہوں نے فارسی زبان میں بیان کے بعض دوستوں کے سامنے اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں ملک صوات کا رہنے والا ہوں میری قوم کا نام شامی زئی ہے اور ساکن شاہ گرام ہوں۔ سرحد میں ایک مشہور بزرگ سید علی پیر بابا نیز والا گذرے ہیں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ ہمارے ملک میں کوئی حکمت نہیں کوئی اخبار نہیں جاتی۔ کوئی سلسلہ خط و کتابت کا ذریعہ نہیں۔ میں مدت سے کسی فرد کامل کی تلاش میں تھا مگر قادیان اور حضرت مرزا صاحب کے نام اور دعوے اور دیگر حالات سے بالکل بے خبر تھا۔ کبھی ارادہ کرتا تھا کہ بغداد کو جاؤں کبھی خیال کرتا تھا کہ مکہ معظمہ کو چلا جاؤں کہ ناگاہ خواب میں مجھے کہا گیا کہ **مقصود شما از قادیان حاصل مے شود**۔

میں نہیں جانتا تھا کہ قادیان کیا ہے اور میں نے اول اس خواب کی طرف بہت توجہ ہی نہ کی لیکن جب بار بار مجھے خواب میں یہی کہا گیا اور کئی بار میں نے ایسا خواب دیکھا تو پھر مجھے یقین ہوا کہ میرا مقصود ضرور اس جگہ سے حاصل ہوگا جس کا نام قادیان ہے۔ پس میں قادیان کی تلاش میں گھر سے نکلا اور بسبب ناواقفی کے کاشغر کی طرف چلا گیا بہت تلاش کے بعد مجھے ایک گاؤں اس طرف بنام قیدان ملا مگر میں نے اس جگہ کوئی مرد کامل نہ پایا بلکہ وہاں سب روافض تھے جن کے حالات سے مجھے بہت بیزاری ہے اور چونکہ وہ قادیان نہ تھا بلکہ قیدان تھا اس واسطے مجھے یقین ہوا کہ یہاں مجھے مقصود نہیں مل سکتا اس کے بعد میں لاچار اپنے وطن کو واپس چلا آیا۔ تو پھر وہی سلسلہ خوابوں کا شروع ہوا۔ کہ مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔ پھر میں نے سفر کا ارادہ کیا اور اس دفعہ ہندوستان کی طرف روانہ ہوا اور دل میں ارادہ کیا کہ اول پشاور کو جاتا ہوں کیونکہ وہاں ہر طرف سے آدمی آتے ہیں وہاں سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیان کہاں ہے چنانچہ اس طرف کو آتے ہوئے جب کہ میں مردان پہنچا تو راستہ سے گزرتے ہوئے ایک جگہ میں نے چند آدمی دیکھے جو کہ قرآن شریف اور احادیث پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان کی باتوں سے مجھے ذوق حاصل ہوا اس لئے ان کے پاس بیٹھنا میں نے ضروری خیال کیا اور ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون اصحاب ہیں تب مجھے بتلایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ مسیح موعود کے خادم ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مسیح موعود کس جگہ ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ قادیان میں۔ قادیان کا نام سنتے ہی میں چونکا اور میں نے کہا کہ وہی جگہ جہاں سے میرا مقصود حاصل ہوگا جب قادیان کا نام میں نے سنا تو میں نے ان لوگوں کو اپنی خواب کا قصہ سنایا اور چند روز ان لوگوں کے پاس قیام کر کے دیگر حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد یہاں چلا آیا ان صاحبان نے جن میں سے ایک کا نام محمد یوسف ہے۔ مجھے کہا کہ تم بہت سرد ملک کے رہنے والے ہو ایسی سخت گرمی میں قادیان جانا اور وہاں رہنا تمہارے واسطے مشکل ہوگا۔ تم بذریعہ خط ہی بیعت کر سکتے ہو۔ پر میں نے کہا کہ اگر میرے بدن میں ہزار جان ہو اور ہر ایک اس راہ میں قربان ہو تب بھی میرے واسطے ضروری ہے کہ میں ایک دفعہ مسیح موعود کے قدموں میں پہنچوں۔ یہ صاحب بعد بیعت واپس اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔

المفتی

۱۔ ایک دعا اور اس کا جواز۔ میاں محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور (حال ساکن موضع وغیرہ ڈھیری بٹان ریاست جموں) کا ایک عریضہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچا جس میں لکھا تھا کہ یا حضرت میں نے چند روز سے حصول رضائے الٰہی کے لئے جناب باری تعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دیئے جاویں کیونکہ اسلام کی اشاعت کے واسطے میری زندگی ایسی مفید نہیں کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے۔

حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے۔

۲۔ **ہندوؤں سے ہمدردی**۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بسبب پرانے تعلقات کے ایک ہندو ہمارے شہر کا ہمارے معاملات شادی اور غمی میں شامل ہوتا ہے اور کوئی مر جائے تو جنازہ میں بھی ساتھ جاتا ہے کیا ہمارے واسطے بھی جائز ہے کہ ہم اس کے ساتھ ایسی شمولیت دکھائیں فرمایا کہ ہندوؤں کے رسوم اور امور مخالف شریعت اسلام سے علیحدگی اور بیزاری رکھنے کے بعد دنیوی امور میں ہمدردی رکھنا اور ان کی امداد کرنا جائز ہے۔

۳۔ **جمعہ کے بعد احتیاطی**۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاطی پڑھتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کے حکم سے جمعہ کی نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے جب کہ جمعہ کی نماز پڑھ لی۔ تو حکم ہے کہ جاؤ۔ اب اپنے کاروبار کرو۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت میں جمعہ کی نماز اور خطبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بادشاہ مسلمان نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ خود بڑے امن کے ساتھ خطبہ اور نماز جمعہ پڑھتے بھی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں ہو سکتا۔ پھر کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جمعہ ہوا یا نہیں اس واسطے ظہر کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور اس کا نام احتیاطی رکھا ہے۔ ایسے لوگ ایک شک میں گرفتار ہیں۔ ان کا جمعہ بھی شک میں گیا اور ظہر بھی شک میں گئی۔ نہ یہ حاصل ہوا نہ وہ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز جمعہ پڑھو اور احتیاطی کی کوئی ضرورت نہیں۔

قصیدہ در شان مہدی آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از عاجز عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ)

اے شانِ ایزدی ز وجودِ تو آشکار
بے شک توئی مسیحِ حقیقی فلک سوار

آدم نہ ز عالمِ بالا رسیدۂ
خلقے ہمہ کشید برائے تو انتظار

جنسِ فرشتہ و بشر و خلقِ دیگرے
دارند سر بعجز بپائے تو بندہ وار

وصفِ جلال و جاہِ تو گفتن مجال کیست
داری پئے صداقتِ خود حجت ہزار

کارت پناہ دین شدن و ملجائے امان
از مقدمت گرفت زمین و زمان قرار

صدہا نشانِ صدقِ تو عالم بچشم دید
شورے فتاد در ہمہ اطرافِ روزگار

برہانِ تست لائقِ تحسین و آفرین
وصفِ تو لا بیان و ثنائے تو بیشمار

ابوابِ چرخ از پئے دنیا کشادہ اند
دوریست دورِ پاکِ تو عہدیست پُر بہار

گیتی چنین ندید جلال و جمال دین
کوہی میان لشکر دین حجت الٰہ
بوہائے مشک پاک تو دل زندہ میکند
توحید گم زتحفۂ عالم چو وقت نوح

بدبین تو بقعر جہنم فتادہ باد
ہر دشمنے کہ شد بہ مقابل فنا گشت
دوران ہزار زاد پس احمد اخیر
شد ظلمت از جہان بدرو نور جلوہ کرد
شد خلعت خلافت آخر سپرد تو
حین نزول پاک تو آن وقت سعد است
اصلاح دین احمد آخر نمودۂ
ادیان باطل از حجج تو فنا شدند
خوش آمدی بوقت خود ای ناصری مسیح
اعجاز تو بعون الٰہی جریدہ اند
باطل زبوئے نام تو کافور مے شود
خاشاک بد بدر شد و آمد بہار نو
مردان راہ حق ہمہ فیروز دیدہ اند
پژمردہ باغ دین الٰہی گشت سبز
تازہ نشان موت دو تی دشمن خدا
من بعد چند دشمن حق لقمۂ اجل
یک بود الٰہی بخش و تنے آریہ دیگر
از کل جہان کسے بمقابل چو شد حریف
در چار دانگ دہر زدعوائے خویش فاش
دریا نوال فیض تو بس سیر مے کند
لبیک خوان بسوئی تو از سر ہمے دود
طوف حریم قدس تو یک حج اکبر است
فرحان کسیکہ شاد بود از ہوائے تو
یارب جہان زصور تو آواز بشنود
اے خاتم خلافت دور اخیر دہر

شوق دلم برائے لقائے تو شاہ دین
زخم فراق بزم تو بس درد مید ہد
لیکن چنین فتاد ز تقدیر کار ما
یارب مرا بازوے ہمت بیار پر
مستم زبوے عشق تو اے شافع جزا
باشد بخواب یا کہ بہ بیداری اندکے

این بود بہر ذات تو در علم کردگار
شان فلک بشان تو ماند بہ ذرہ وار
صد نکہت نفیس کند روح را شکار
بو دونہ بود طمیار وماوی بہ ہیچ دار

بادا فزون زوہم میسر ترا وقار
کردی زچوب خشک قلم کار ذوالفقار
زادہ چنین نہ نور مصفا و آبدار
خوش آمدی تو اے جری اللہ بوقت کار
بادا بروے پاک تو صلواۃ بار بار
کز آسمان گشت نشانات آشکار
زان سان کہ بود لایق وزیبا واستوار
در کوفتی سر ہمہ اعدا چو مغز مار
بادا بہ دہر نام ترا دائما اقرار
توحید حق ز نام تو گردید زندہ دار
دشمن زحول نام تو گیر درہ فرار
کارے عجب نمودۂ اے ابر نوبہار
آمد نہ مثل ذات تو پر رعب شہسوار
آمد بہ شاخ کہنہ نوین بازبرگ وبار
واقع شدہ موافق گفت تو شاندار
رفتند از جہان ز ذلت بقعر نار
مردند با عذاب پلیگ آن ذلیل و خوار
قربان کرد جان بہ سنان تو چون شکار
دادی ہزار بار خبر ہا بہ اشتہار
ہر انس و جان زخوان تو بادا وظیفہ خوار
ہر اوکہ مے کند نظر اندر مآل کار
بے بہرہ آن و لے کہ نہ آید درین دیار
خوش وقت آن مزور دلشاد دوستدار
تاحشر او بخیر شود وقت حال زار
مارا بزیر سایۂ تعلیم خود سپار

کریم چہ حال او کہ چہ کردست بے قرار
یارب دوا بہ بخش و درین کشمکش مدار
ما ضبط کردہ ایم خود این وقت اختیار
تا بر ہوائے قید شکستن فرم سوار
تو کاش فضل خویش ز ما ہم جدا مدار
با ما زعکس خویش تجلی رسیدہ دار

مدہوشم از پیالہ لعل شراب عشق
این وقت پاک لائق شکر است ای رشید
خوش قسمت آنکہ سیر وصال تو میشود
بخشید جان مردۂ ما را دوبارہ زیست
از فیض تو جمال خدا فاش دیدہ ایم
شاہا مرا گفت ثنائے تو آرزو است
باشد کہ حق جمعیت خاطر عطا کند
ہردم دعا است جملہ جہان قریب ودور
باغ و بہار نسل تو پر آب و تاب باد
بر تو درود خالق و مخلوق گفتہ باد
عاجز رشید گرسنہ را اندکے اثش

بادا غذائے روح من این شہد خوشگوار
عمر الیست بے وجود بقارا چہ اعتبار
ما منصور زدرج نوح بکشتی تو سوار
جز تو کجا است حاشر ارواح دینیار
مانند آنکہ پردہ زرخ دور کردہ یار
لیکن منم ز درد تردد در انتشار
تا بر سر تو گنج فراوان کنم نثار
سازند زد مسلک و دین تو اختیار
تا ماہ را بقا بود و دہر را قرار
باشد نہ زین سلام و تحیت بر ہیچ کار
بخشائشیکہ سیر کند عید روز ہوار

تقدیس تو نہ از من عاجز ادا شود
میخیزد از زبان قلم شور انکسار

پچیس دن والا آسمانی نشان[25]

بتاریخ ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۶ء بروز اتوار وقت عصر کے قریب ایک آسمانی نشان ظہور میں آیا اور خدا جانے یہ نشان مختلف ممالک اور مختلف بلاد اور مختلف مقامات مین بھی وقوع مین آیا ہوگا اور دنیا کے اکثر لوگون نے اس کا مشاہدہ کیا ہوگا مگر اس جگہ یعنے موضع پیرکوٹ علاقہ حافظ آباد مین یہ نشان چار جگہ پایا۔ گاؤن کے باشندے جو مختلف سمتون مین اپنے کاروبار مین مصروف تھے انہون نے حلفاً بیان کیا کہ آسمان سے سیدھے زمین کیطرف آگ کے بڑے بھاری شعلے اترے اور بالکل ہمارے قریب قریب گرے جن کو دیکھ کر مارے خوف کے ہم بھاگ گئے اور اس عجیب واقع کو دیکھ کر ہیبت اور دہشت سے ہماری یہ حالت ہوئی کہ گویا لرزہ مین پڑ کر حواس باختہ ہوگئے۔ میرے ایک عزیز میان محمد عبد اللہ نام یہ نشان دیکھ کر کانپتے ہوئے گھر کو بھاگے اور مجھے کہا کہ کیا تمنے کچھ دیکھا ہے۔ مین نے کہا کہ کیا۔ تب اس نے مجھے دکھایا لیکن جب مین نے دیکھا تو اس وقت دہوئین کی ایک لمبی لکیر جو زمین کے قریب اور اس سے کچھ تھوڑی ہی اونچی تھی۔ نظر آئی۔ جو اس آگ کے شعلہ کے گم ہونے کے بعد نمودار ہوئی پھر ایک اور عزیز جو دوسری سمت تھا اس نے بیان کیا کہ آسمان سے آگ کا ایک بھاری شعلہ سیدھا زمین کی طرف آیا جو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہمارے اوپر سیدھا سر کو آرہا ہے۔ تب ہم وہان سے ڈر کر بھاگے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر گرے اور ہم کو بھسم کر دے اور ہم دیکھتے ہی تھے۔ جو وہ بالکل ہمارے قریب چند کرم کے فاصلہ پر گرا اور اوپر کی طرف سے باریک اور نیچے کیطرف سے بہت موٹا تھا اور جب وہ گرا۔ تو ہم مارے خوف کے بھاگے۔ کہ یہ کیا ہونیوالا ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھا ایسا ہی کئی شخصون نے دو اور مختلف جگہ پر اسی طرح پایا۔ جس سے لوگ تعجب مین پڑ کر حیران ہو گئے مگر چونکہ حضرت مسیح موعود کی پچیس دن تک کے نشان کی پیشگوئی کا ذکر لوگون کو پہلے سے معلوم تھا اور ایک نشان کے متعلق حضور کا ایک اشتہار بھی نکل چکا ہے جس کا یہ ماحصل تھا کہ کوئی نشان

ظاہر ہوگا جس مین فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھون سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر ہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا" اور لوگ اس کو بہی سن چکے تہے اس لئے ہم احمدیون کو تو نہایت خوشی ہوئی۔ کہ خدا کے پیارے مُرسل حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کا نشان پورا ہُوا اور مخالفین نے بہی دیکہا تہا جنہون نے خود اس کا ذکر عام مجلسون مین مشتہر کیا جس سے ان پر بہی اتمام حُجّت ہوئی اور ارد گرد کے دیہاتی لوگون نے بہی ایسا ہی بیان کیا کہ ہمارے گاؤن مین بہی مختلف مقامات پر ایسا ہی ہُوا اور گو امید ہے کہ یہ نشان عام دنیا نے مشاہدہ کیا ہوگا مگر تاہم اس نشان کے پورا ہونے اور مشاہدہ کرنے مین سب سے زیادہ محظوظ ہونے والے اور خوشی اور سرور کا لطف اٹہانے والے ہم ہی تہے جو احمدی ہین اور گو یہ آتشی نشان تہا مگر فایدہ اٹہانے والون کے لئے یہ آب زلال کا چشمہ بہی ہے افسوس ان لوگون پر جو رسول خدا کے ایسے پُر صداقت نشان اور پیشگوئیان پوری ہوتی دیکہہ کر بہی ابہی تک انکاری ہی ہین۔ اور خدا انہین ایسے ایسے کہلے کہلے نشان دکہا کر کفر کی کہائیون سے نکالنا چاہتا ہے پر وہ نہین نکلتے اور خدا انہین شیطانی گند سے پاک کرنا چاہتا ہے پر وہ نہیں ہوتے۔ کیسی کہلے طور پر پیشگوئیان پوری ہو رہی ہین۔ پر افسوس کہ یہ بدقسمت لوگ ابہی تک انکار پر ہی اڑے بیٹہے ہین۔ نشانون سے آسمان زمین بہر گیا۔ مگر ابہی تک اس بدبخت گروہ پر کسی نشان کی صداقت نہ کہلی آسمان سے آواز آئی اور چاند سورج نے بولکر بتایا اور شہادت پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح موعود اور امام مہدی معہود ہین۔ پر افسوس انہون نے کوئی آواز نہ سُنی۔ بحار انہار اور احجار اشجار نے گواہی دی پر انہون نے قبول نہ کی۔ ڈاک اخبار ریل اور تار نے سچائی پیش کی پر انہون نے نہ مانا۔ طاعون کے نشان نے ان کے گہرون کو ویران کر دیا اور ان کے جسمون کو کاٹ کاٹ کر اور ان کے اندر داخل ہو کر تلوارین ماریں اور جگایا اور سمجہایا پر یہ نہ جاگے اور نہ سمجہے مہتے ہین پر انکار ہی کرتے ہین۔ زلازل نے زمین کے طبقات ہلائے اور پہاڑون کو اڑایا اور شہرون کو تباہ کر دیا پر یہ ہین کہ اسی طرح انکار پر جمے بیٹہے ہین کہتے ہین کہ ہم رسولون کو مانتے ہین اور خدا کے حکموں سے انکار نہین کرتے۔ بہلا وہ جو زندہ رسُول اور موجودہ مُرسل حق کو نہین قبول کرتے اور خدا کے تازہ نشانون سے انکار کرتے ہین وہ گذشتہ اور وفات یافتہ رسولون اور کہاوت کے نشانون پر کب ایمان رکہتے ہون گے

معلوم نہین انہین کیا ہوگیا اور کیس مٹی سے بنے ہین کیا یہ نشان جو چہپیس دن کی پیشگوئی کا تہا انہون نے نہین دیکہا اور خدا کے رسول نے قبل از وقت اس کی خبر نہین دی جس کا اب بہی انکار کرینگے خدا کے غضب کی آگ ان کی بدکرتوتون اور خدا کے مُرسل کا دل دکہانے کے لئے پہلے کبہی تباہی بخش اور بربادی کن نشانون کی صورت مین ظاہر ہوئی۔ مگر آج یہ نوبت پہونچی کہ وہ آگ خود آگ کی صورت مین مشتعل ہوئی جس کی خبر خدا کے مُرسل برحق اور پیارے رسول نے پیشتر کئی مرتبہ بیان کی اور دیکہو کتنی مُدت پہلے اس خبر کا صریح طور پر اس شعر مین اظہار کیا۔ ؎

آنکہہ کے پانی سے یار وکچہہ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے

یہ آتشی نشان جو آسمان سے ظاہر ہُوا اور جس کا دہوان جو السماء مین کہلے طور پر دکہائی دیا اُسکی خبر خدا تعالے نے نہ صرف آج کی وحی کے ذریعہ ہی دی بلکہ قرآنی وحی مین بہی یہ پیش خبری صحیح طور پر بیان فرمائی ہے۔ دیکہو سورۃ دخان آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ جس کے بعد زلزلۃ الساعۃ کی پیشگوئی کا بہی ذکر ہے اور وہ یہ ہے یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون۔ اور اس کی تفصیل سورۃ حج کی پہلی آیتون سے ظاہر ہے جہان فرمایا یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الی ولکن عذاب اللہ شدید۔ افسوس کہ یہ اقتداری اور تباہی بخش پیشگوئیان جن کے سننے سے رونگہٹے کہڑے ہو جاتے ہین اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے ابہی تک لوگ بجائے فایدہ اُٹہانے اور ایمان لانے کے اسی طرح ہنسی اور ٹہٹہہ کرتے ہیں اور باز نہین آتے مگر ایک وقت آتا ہے کہ بجائے ٹہٹہہ کے چلائین گے اور بجائے ہنسنے کے پیٹین گے اور روئین گے اور اس وقت ایسا کرنا پہر کوئی فایدہ نہ دے گا۔ جب ایک اچانک ہلاکت کی بجلی کڑکے گی اور موت کی گونج سے دنیا مین ایک عالم سنسان ظاہر ہوگا اور خدا کی قہری تجلّی اور جلال زمین پر اترے گا اور لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی آواز دنیا کے چارون کونون مین گونجے گی اور ایسا ہوگا کہ خدا کا بزرگ رسول فتحمندی کے بلند چبوترہ پر اجلاس فرمائے گا اور ہر طرف اسلام کی فتح کا نقارہ بجے گا اور شیطان قتل کیا جائے گا اور اس کا تمام لشکر تباہ ہو جائے گا اور نور آئے گا اور ظلمت بہاگے گی اور ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے، اور اس کے رسول کی زبان سے نکلی ہوئی باتین مین جو ہو کر رہین گی اور آسمان زمین ٹل جائے گی پر رسول کی بات نہ ٹلے گی۔ مین نے خدا کے نشانون کو دیکہا اور اس آتشی نشان کو بہی دیکہا اور رسول کی ہر ایک بات کو سچا پایا اور بطور اظہار شہادت و تصدیق خدا کے نبی اور رسول کی صداقت پر اپنی تحریر پیش کی

ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ ؎

وحی خدا داد خبر با کلیم | زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم
ایکہ شدی منکر وحی خدا | عیب مدہ خندہ مزن برملا
وقت قریب است کہ ظاہر شود | صولت حق صورت محشر بود
زلزلت الارض بزلزالھا | عالیھا سافلھا بدّلا
حصن حصین است مسیحے ما | کہف دامان ملجاؤ ماوائی ما
ایکہ پناہ جوئی بیا در شتاب | داخل او شو کہ رہی از عذاب

خاکسار غلام رسول ساکن راجیکے ضلع گجرات نزیل سیرکوٹ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۹ بار	ایک ماہ ۴ بار	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
⅓ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅙ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی نہ بے فایدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلو یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے۔ یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

رسید زر

۲۰- مئی ۱۹۰۷ء

۱۰۵۵- میر مراد علی صاحب سے ۱ر

۲۱۱۳ جلال الدین صاحب سے ۱ر

۲۲۵- مرزا عبد الکریم صاحب ۱۲؍

۲۲- مئی ۱۹۰۷ء

۱۶۰- احسان الٰہی صاحب سے ۱ر

۱۶۲ سید محمد سرور شاہ صاحب سے ۱ر

۱۰۴۲- محمد عظیم صاحب للعہ ۱ر

۲۴- مئی ۱۹۰۷ء

۱۴۲۸- محمد یوسف خان صاحب سے ۱ر

۱۴۱۷- علی محمد صاحب سے ۱ر

۹۸۳- محمد شریف صاحب ۱۲؍

۱۶۱۶- سید محمد حمید صاحب ۸ر

۱۲۳۰- شیخ محمد صدیق صاحب سے ۱ر

- محمد علی صاحب کمپازیٹر سے ۱ر

۶۶۵- عمر الدین صاحب ۱۲؍

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

جمال الدین صاحب ہوشیار پور
اسمٰعیل صاحب چونڈہ سیالکوٹ
چراغ الدین صاحب " "
شیخ دین محمد صاحب مردان پشاور
حاجی محمد صاحب کڑیانوالہ گجرات
محمد دین جیو دنجل گوجرات
اللہ داد صاحب تلواڑہ رعیہ سیالکوٹ
محمد سیف الدین صاحب منصرم عدالت - کوئیٹہ بلوچستان
غلام نبی صاحب موضع سید ابراہیم کھاریان - گجرات
امید علی خان صاحب طالب علم سکینڈ ایر ویٹرنری کالج لاہور
امیر علی خان صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
اہلیہ " " "
نعمت علی خان صاحب " "

اہلیہ نعمت علی خان صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
مہر النساء " " "
غلام رسول صاحب " " "
عبد السلام " " "
امیر علی صاحب " " "
بہار ج " " "
حرمت بی بی " " "
عطر بی بی " " "
ستارہ بیگم " " "
امام الدین " " "
اہلیہ " " "
برکت بی بی " " "
جنت بی بی " " "
بزن " " "
دختر نعمت علی " "
اہل بیت ملک عادل شاہ ترنگ زئی
چارسدہ - پشاور
اہلیہ مولا بخش صاحب مدرس نبوڑ
ریاست پٹیالہ
عبد الغفار صاحب پسر مولا بخش صاحب
مدرس بنوڑ - ریاست پٹیالہ
اہلیہ و دختر و فرزند محبوب عالم
صاحب منڈی کالیکی حافظ آباد
رحمت اللہ صاحب بھینی شرقپور لاہور
کرم بی بی " " "
حفصہ " " "
محمد " " "
احمد " " "
فرید " " "
بھولی " " "
عبد اللہ " " "
اللہ دتا " " "
عائشہ " " "
اجرہ " " "
غلام محمد ولد جہانا موضع ٹھٹھہ
ناطرباں رقبہ جواہر پور شرقپور لاہور
امام الدین " " "

کرم بی بی زوجہ امام الدین صاحب
موضع ٹھٹھہ ناطرباں رقبہ جواہر پور
شرقپور - لاہور
فضل دین " " "
علی محمد " " "
غلام محمد " " "
سردارا " " "
سجناور " " "
شادی " " "
سوہنا " " "
نظام الدین " " "
حسین - داتہ زید کا سیالکوٹ
جلال " " "
رحیم بخش صاحب گولہ رعیہ سیالکوٹ
کریم بخش " " "
غلام رسول " " "
غلام محمد - مہدی پور - رعیہ سیالکوٹ
منشی امیر محلہ حولاں جموں
حاجی احمد - پہالیا گجرات
اہلیہ علم الدین صاحب
چک اسکندر - ضلع گوجرات
بیگم اہلیہ عبد اللہ " "
شرفو اہلیہ احمد " "
علی محمد صاحب بھمبر ضلع میرپور
اللہ دتا علی پور کبیر والہ ملتان
والدہ " " "
اسی " " "
علم الدین نگہ - جالندھر
برکت بی بی اہلیہ نواب علی پور
کبیروالہ - ملتان
حیات بی بی اہلیہ میراں بخش
صاحب علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات مہران بی بی لاہور چھاؤنی

"قدرت کے دروازے کھلے ہیں"

یہ ایک الہام الٰہی ہے جو آج سے کچھ عرصہ قبل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جانب سے شائع ہو چکا ہے لیکن اب ہم روزمرہ ایک سے ایک نرالا اور زبردست ثبوت اس کی تصدیق میں اپنی آنکھوں دیکھتے ہیں۔ خدا جانے ابھی اور کیا کیا کچھ ظہور میں آنیوالا ہے میں سردست اپنی ناقص فہم کے مطابق بہت ابتدائی اور ادنےٰ درجہ میں اس کی تاویل کرتا ہوں۔

ابھی خاصی اچھی دھوپ چمک رہی ہے کہ آناً فاناً میں ابر محیط آسمان ہو جاتا اور لگاتار بوندا باندی اولوں - گرج اور کڑک نے حالت زمین و آسمان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ کیا یہ قدرت کے حیرت انگیز کرشمے نہیں؟ ابھی موسم بالکل برسات کا سا ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں مطلع دگرگون ہو جاتا ہے کیا یہ قدرت کے دروازوں کے کھلے ہونیکا ثبوت نہیں؟ رات کو جس وقت سونے لگتے ہیں تو گھنگھور گھٹائیں اور اندھیرا گھپ ایسا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا مگر جب بیچ میں آنکھ کھلتی تو تارے ہی تارے تمام آسمان پر چمکتے نظر آتے ہیں کیا یہ قدرت کی زبردست کارروائی نہیں؟ ابھی چند ہی روز پہلے خاصی گرمی کی بہار آ چکی تھی مگر اب جاڑے اور برسات کا سماں پیش نظر رہتا ہے کیا یہ اس الہام الٰہی کی کھلی کھلی تصدیق نہیں؟ ابھی کل کی بات ہے کہ برگزیدہ حق کے بعض مخالفین تکفیر اور تکذیب کا وہ دم خم رکھتے تھے کہ شاید تا قیامت ان کی شیخی کرکری نہ ہوگی لیکن آج وہ اسی مامور کی صداقت پر چند مزید مہریں کرنے کو خاک میں مل چکے ہیں اور باقیوں میں سے اکثر کے لئے جو اخیر تک اپنی شوخی و شرارت سے باز آنیوالے نہیں قدرت الٰہی وہ وہ کاری حملے کرنے پر کمر باندھ رہی ہے جن کا توڑ کوئی بہادر سے بہادر اور چالاک سے چالاک دشمن حق نہیں کر سکتا۔ خداوند قدیر فرماتا ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زورآور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" دو چنوں افسر المکذبین ان حملوں میں زبردست خدائی ہاتھ سے ڈھیر ہو چکے ہیں لیکن حسرت ہے اُن کے حال پر جو کہ اب بھی سبق عبرت حاصل نہیں کرتے کیا انسانی ننگ اور ایک ہی فریق (مخالفین) کا سفر اور اس امر کا روشن نشان نہیں کہ یہ سب کارروائی قدرت قدیر کی ہے جو حق کی تائید اور باطل کو ملیامیٹ کرنے کے لئے ظہور میں آ رہی ہے۔ مگر افسوس کہ دشمنان حق آنکھیں رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے نہیں سنتے۔

نیچریوں کی لچر باتیں

علیگڈھ پارٹی یا نئی روشنی کے تعلیم یافتہ نام نہاد مسلمانوں میں بعض تو ایسے ہیں کہ عملاً نیز اعتقاداً۔ مذہبی ابحاث و معاملات کو سرے سے ہی دوراز کار فضولیات جانتے ہیں جو اس زمانہ میں ان کے نزدیک سراسر قوم کی تضیع اوقات کا باعث اور مانع ترقی ہیں یہ تو میرے نزدیک صرف پیدائشی مسلمان ہیں ایسے افراد کو ملک جو عرفاً دقانونًا مسلم سوسائیٹی کے ممبر گنے جاتے ہیں اور بس وگرنہ ان میں اور دہریوں میں کچھ یونہی سا فرق ہو تو ہو اور اسی لئے وہ ہمارے مخاطب صحیح بھی نہیں ہو سکتے ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس بات پر قادر ہے کہ ان میں سے اکثر کو ایکدم رجوع بحق کی توفیق بخشدے لیکن ایک اُن سے بھی خوفناک اور اصلاح طلب گروہ ایسے حضرات کا ہے جو گویا اپنے زعم باطل اور جہل مرکب کے باعث صداقت و محاسن اسلام کے بہت سے قیمتی جواہرات کو کنکر پتھر سمجھ کر مسترد کرتے ہیں اور محض اپنے ہی ادھورے علم اور ظنون فاسدہ کو اہم ترین مسائل مذہبی کی جانچ کے لئے محک ٹھیراتے ہیں ان کی رائے میں (نعوذ باللہ) حدیث کوئی چیز نہیں اور کسی مامور و امام معہود کا انتظار جاہلانہ ڈھکوسلا اور فعل عبث ہے کیونکہ امام قرآن کافی ہے اور اس کے مطالب و معانی جو کچھ انہوں نے سمجھے ہیں بالکل درست - تسلی بخش اور عین منشاء الٰہی کے مطابق ہیں لیکن ان خود فراموش اور فریب خوردہ نفس بدنام کنندگان اسلام سے اس وقت کوئی جواب شافی نہیں بن پڑتا جبکہ ہم اُن سے یہ پوچھتے ہیں کہ پھر اس امام قرآن کے ہوتے تمہاری بد نصیب قوم کی حالت کیوں ایسی سقیم و زار ہو رہی ہے کہ تمہارے اچھے اچھے جید ریفارمرز کے بھی اس کی نوحہ خوانی کرتے کرتے گلے بیٹھ گئے ہیں تب بھی وہ کسی عنوان سُدھرنے میں نہیں آتی کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ تمہارے خانہ ساز مُصلح - اصلاح امت میں ناکام کرنے سے قاصر ہیں

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیں

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ہوگیا ہو

اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ اور مجلد ۱۲ور درثمین

مجلد ۸ غیر مجلد ۶ سے ملیگی۔

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاوے گی

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بحث سے اسلامی مسئلہ پر بیرکن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایکہزار صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر اس ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب بہت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپواکر شائع کرتے ہیں ۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں ۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے ۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورۂ تبیین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بہی گران نہیں قیمت ۱ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبداللہ آتہم کا مباحثہ ۔ اس میں ہماری امام نے حضرت قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے ۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۰ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۷ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری ۔ طلباء سکول کے لئے ۔ قیمت ۱ر

کامن الہ داد والے ۔ قیمت ۰ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمدللہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولٰنا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں ۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے ۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکر پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں ۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبدالرشید مالک مطبع احمدی صدربازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست رشید متمول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں ۔ شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود اُن کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی خوشی سفارش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے بہلو دعا کی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ (ایڈیٹر)

۴ ۔ ہمارے ایک دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بہی زبانی عاجز کو فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو ۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہئیے یا حضرت کے نام ۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوکیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے ۔ اچہا کاریگر ہے اور معماری کا کام بہی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں ۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچہی ہے ۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں خط وکتابت مجھ سے ہو ۔

اکمل آف گوکیکی اندقادیان ضلع گورداسپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ ایڈیٹوریل ۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگواکر دیکہیں ۔ مینجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر کیلئے چہاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

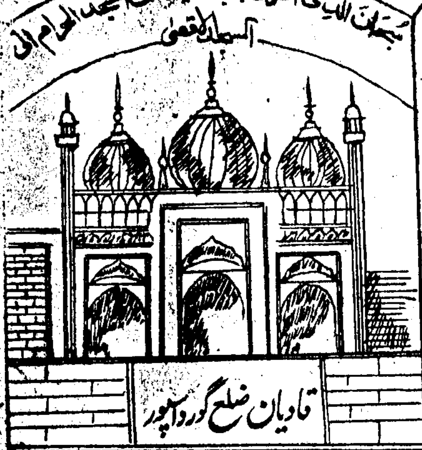

بدر

BADR — QADIAN

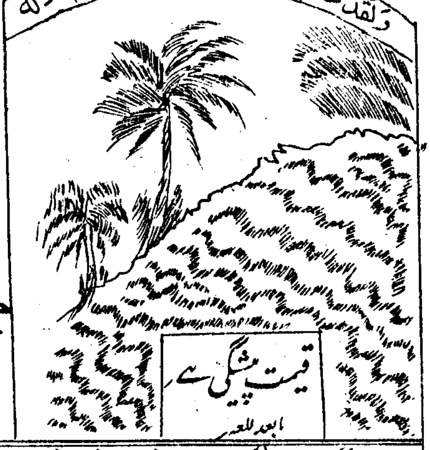

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶) — قادیان میں علم — یکم جمادی الاولی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ جون ۱۹۰۷ء — نمبر (۲۴)

گورنمنٹ ۲۰ — از لقہ للعہ

فی پرچہ ۲ — سرچہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول. بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنالے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور یہ عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر وشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قسم دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو علاوہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے عہ

معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ

عام قیمت پیشگی ... ۳ے

مابعد ... للعہ

فی پرچہ ... ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ہفتہ کے عرصہ اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب ۳ے مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں۔

نقل خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

آپکا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ جون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین پہونچا۔ جسمین آپنے ۴ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دیکر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب مین آپ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آپکیطرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا جبکہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا تاکہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے۔ مگر چونکہ آپنے بدین خیال کہ حضرت مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کے برخلاف تو کرنا ہی نہین۔ آؤ ایک ایسی بات پیش کرین کہ کسی طرح یہ پیالہ ٹل جاوے) اپنے واسطے تعلیق عذاب کی خواہش ظاہر کی۔ اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کرکے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی۔ اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا۔ اور حضرت حجۃ اللہ کے قلب مین آپکے واسطے ایک دعا کی تحریک کرکے فیصلہ کا ایک طریق اختیار کیا۔ اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شرط تھے وہ سب بسبب اقدام پہلے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا آپکیطرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔ باقی رہی یہ آپ کی دھمکی۔ کہ مین یہ کہون گا اور وہ لکھون گا۔ سو اس کا کسی کو یہان خوف نہین۔ آپکا جو جی چاہے کہین اور اسی تقوے سے کام لے کر کہین جس کے ذریعہ سے ایک مسلمان آپکے عقائد کے مطابق جھوٹھ بولے۔ چوری کرے زنا کرے۔ جو چاہے کرے۔ متقی کا متقی بنا رہتا ہے بدر اخبار آپ کی خدمت مین بھیجا جاتا ہے اس مین کچھہ نہ کچھہ نئے ممبران سلسلہ عالیہ کے نام لکھے جاتے ہین۔ اگرچہ وہ نام سب کے نہین ہوتے۔ تاہم آپ اندازہ کرسکتے ہین کہ جتنے سالون سے آپنے اس مخالفت مین کمر باندھی ہے اب تک یہان کس قدر ترقی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ خدا کے کام بندون سے رک نہین سکتے آپکا جہان تک جی چاہے زور لگائین اور دوسرون کو بھی ساتھہ ملائین اور یاد رکھین کہ جیسا آج تک کچھہ بگاڑ نہین سکے۔ ایسا ہی آیندہ بھی آپ کو ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑیگا۔

خادم مسیح موعود
محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ۔ ۵ رمئی ۱۹۰۷ء

اعلان

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسب ہدایت کمیٹی صدقات امسال مندرجہ ذیل طلباء و ماسٹرون کو ایام تعطیلات مین چندہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ایک چھپی ہوئی چٹھی دستخطی ہیڈ ماسٹر و سکرٹری صاحب ہر ایک لڑکے کو دی جائیگی اور ایک رسید بک بھی ساتھہ ہوگی جس کا نصف حصہ چندہ دہندہ کو دیا جاویگا اور دوسرا نصف حصہ وصول کنندہ کے پاس رہیگا۔ تاکہ وہ واپس آکر صحیح حساب دے سکے لہذا احباب بیرونجات کی خدمت مین بذریعہ بدر عرض کردین کہ ان طلباء کی حتے الامکان مدد کرین اور انہین خالی ہاتھہ نہ لوٹادین۔

آپکا صادق ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

نام طلباء

۱۔ صفدر خان ۔ ۲۔ محمد صادق ۔ ۳۔ خدا بخش ۔ ۴۔ غلام حسین ۔ ۵۔ امجد حسین ۔ ۶۔ مستری عبد الرحمن ۔ ۷۔ عبد المجید ۔ ۸۔ فضل دین ۔ ۹۔ میان محمد ۔ ۱۰۔ عبد الغنی ۱۱۔ عبد الستار ۔ ۱۲۔ الطاف حسین ۔ ۱۳۔ ولی اللہ ۔ ۱۴۔ عبد الرحمن ۔ امرتسری ۔ ۱۵۔ احمد علی ۔ ۱۶۔ عبد العزیز ۱۷۔ فخر الدین ۔ ۱۸۔ جناب ماسٹر عبد الحق صاحب ۔ ۱۹۔ ماسٹر عبد الرحیم ۔ ۲۰۔ غلام قادر ۔ ۲۱۔ ملک عبد الرحمن ۔ ۲۲۔ بابو بشیر احمد۔

تائید سردار عجب خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اخبار مین صفحہ ۲ پر ضرورت فہرست برادران احمدیہ ملاحظہ کیا۔ مین بھی اس مضمون سے موافق ہون بے شک یہ تجویز محمد عجب خان صاحب بہت ضروری ہے مجھکو بھی بوجہ تجارت کے کہ تھوڑے عرصہ سے دوکان کی ہے سخت ضرورت رہتی ہے اور دوسرے بوجہ مخالفت کے سخت نقصان کے درپے ہوتے ہین۔ اس وجہ سے اگر تجویز خانصاحب موصوف کے موافق فہرست شائع ہو جاوے یا مرتب ہو جائے تو خالی از فائدہ نہین۔ مین نے حاجی عبد الرحمان اللہ رکھا ساجن کمپنی کو دو ایک خط لکھے صرف ایک کا جواب آیا بعد اس کے پھر حال معلوم نہ ہوا ایسا ہی محمد دین سیالکوٹ کو بھی دو ایک خط ان کے اشتہار کے بعد بھیجے مگر جواب نہ آیا۔ مگر فہرست ہونے سے یا معلومات ہونے سے آسانی ضرور ہو سکتی ہے دوسرے کے نقصان اٹھانے سے محفوظ رکھنے کی امید ضرور ہے

الراقم انوار حسین خان ۔ از شاہ آباد ضلع ہردوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ چھپوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشخطی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھہ حضرت کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۵ؔ اور مجلد کی ۶ؔ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ مین اس کی قیمت مین ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کر دیگئی ہے۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲؍۸ کیگئی ہے اور مجلد کی ۳ؔ ہے۔ یہ ایسی رعایت ہے کہ غالباً پھر نہ ہوگی رعایت تو صرف طلباء کیواسطے کیگئی تھی مگر بعد مین مجھے خیال آیا کہ اس کو آخر جون تک عام کر دیا جائے اس واسطے جو احباب چاہین اس رعایت سے فوراً فائدہ حاصل کرین۔ درخواست ۳۰ جون تک دفتر مین پہونچ جانی چاہیئے۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان

متفرق باتیں

استخارہ ۸ - جون ۱۹۰۷ء - بوقت عصر - فرمایا - کہ آجکل اکثر مسلمانوں نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے - حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم . پیش آمدہ امر میں استخارہ فرمالیا کرتے تھے . سلف صالحین کا بھی یہی طریق تھا - چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے - اس لئے لوگ اپنے علم وفضل پر نازاں ہو کر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں اور پھر نہاں در نہاں اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا . نقصان اٹھاتے ہیں - اصل میں یہ استخارہ ان بدرسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا - جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتداء سے پہلے کیا کرتے تھے لیکن اب مسلمان اسے بھول گئے - حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے - بعض لوگ کوئی کام خود ہی اپنی رائے سے شروع کر بیٹھتے ہیں اور پھر درمیان میں اگر ہم سے صلاح پوچھتے ہیں - ہم کہتے ہیں جس علم وعقل سے پہلے شروع کیا تھا اسی سے نبھائیں - اخیر میں مشورے کی کیا ضرورت -

---

مولوی فیروز الدین ڈسکوی مرحوم عبد اللہ بن سلام جب ایمان لائے - تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہودیوں سے میری نسبت اس سے پہلے کہ میرے اسلام لانے کا حال کھلے - پوچھ لیجئے چنانچہ دریافت کرنے پر انہوں نے بڑی تعریف کی - کہ وہ ہم میں عالم ہے بلکہ اعلم اور بڑا متقی - شریف - لیکن جب یہ بتایا گیا کہ وہ تو اسلام لا چکا - تو پھر لگے کھسیانے ہو کر عیب چینی کرنے - مولوی فیروز الدین بہت سی کتابوں کے مصنف اور علم وفضل کے لحاظ سے کافی شہرت رکھتے تھے - آپ پکے احمدی تھے - چنانچہ ماہ مارچ میں میرے سامنے انہوں نے دارالامان میں حاضر ہو کر بیعت بھی کی - اور اس سے پہلے خط بھی آیا - کہ ڈوئی کی موت نے مجھے زندہ کیا - بعد ازاں خدا تعالیٰ کی نہاں در نہاں مصلحتوں سے وفات پا گئے مگر ہمنے یہ بات ظاہر کی تا دیکھیں - کہ علماء کی اُن کی نسبت کیا رائے ہے اور ان کے مرنے کی کیا وجہ لکھتے ہیں - اب جبکہ کئی اخباروں میں ان کی تاریخہائے وفات چھپ چکی ہیں - جن میں انہیں اعلیٰ درجہ کا عالم وفاضل متقی تسلیم کیا گیا ہے اور لکھا ہے - کہ ان کی موت عفونت قلب سے واقع ہوئی تو ہمیں یہ ظاہر کرنے سے خوشی ہے کہ وہ احمدی تھے - اس کے بعد اگر کوئی ان کی عیب چینی کریگا تو وہ جھوٹ کی نجاست پر منہ ماریگا اور صاف کھل جائیگا کہ یہ سب باتیں احمدی سلسلہ سے عناد رکھنے کے سبب ہیں ورنہ حقیقت وہی ہے جو منہ سے نکلی (اکمل)

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات علامۃ للہ الدین کے لخت جگر عبد الحی نے میرے سامنے یہ مضمون لکھ کر مجھے دیا ہے - جسے میں نہایت خوشی سے تربیت اولاد اور قادیان میں رہنے کا مفاد بتلانے کی نیت سے چھاپتا ہوں - (اکمل)

اللہ ایک ہے - اللہ رحمٰن رحیم ہے - اللہ بے عیب ہے - اللہ ہمارا سب کا مال ہے - قرآن سیکھنا اس پر چلنا - جھوٹ نہیں بولنا - چوری نہ کرنا - عبد الحی

غیر احمدی کیوں پیش امام نہیں ہو سکتا حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں - موافقین مخلصین کی مقتدی ہونے میں مخالفین کی امامت کے ماتحت یہاں پر نزاع تھا جو ابدیا گیا کہ جبکہ مخالفین حضرت عیسےٰ میں صفات الوہیت ثابت کرتے ہیں - اندریں صورت باوجود شرک فی الصفات کے کیونکر جواز امامت فی الصلوٰۃ ہو سکتا ہے - قطع نظر اس کے سورۃ فاتحہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے امام کو دیگئی ہے . وہ مخالفین کو کب دی گئی ہے - ثبوت مشاہداس کا یہ ہے کہ بعد ختم کرنے سورہ فاتحہ کے آمین کہنا سنت موکدہ ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ظاہر ہے - کہ مباہلات اور مقابلات میں حضرت امام علیہ السلام کے مخالفین یا مغضوب علیہم رہے یا ضالین ہوئے - جو طاعون وغیرہ سے ہلاک اور تباہ ہوئے - پس مخالفین کی آمین قبول نہ ہوئی اور حضرت امام کی آمین مقبول ہوئی - اور بغیر سورہ فاتحہ کے نماز ہوتی نہیں - پس مخالفین کی امامت کیونکر درصورت عدم فاتحہ جائز ہو سکتی ہے -

---

حقیقۃ الوحی قاضی ال محمد صاحب کے مخلصانہ خط سے حقیقۃ الوحی کے متعلق میں کچھ اقتباس کرتا ہوں - از جانب خاکسار سراپا انکسار فقیر حقیر سید ال محمد خادم حضور پر نور بعد سلام بصد ادب گذارش کرتا ہے - کہ کتاب حقیقۃ الوحی تالیف حضور مولوی سید محمد احسن صاحب سے لے کر بغور تمام ازاول تا آخر مطالعہ کی ہے - سبحان اللہ ثم سبحان اللہ عجیب وغریب پایا - جیسا کہ اس احقر کو خیال تھا کہ کوئی کتاب اس سلسلہ حقہ کی تائید میں ایسی ہونی چاہیئے - کہ جس میں مکذبین سلسلہ حقہ کا انجام اور ہر . . . . جس جس کو عقوبات مخالفت کرکے اور مامورمن اللہ کا مقابلہ تحریری وتقریری کرکے اس دنیا ناپائدار میں پہونچے ہیں وہ بھی اس میں درج ہو گئے - کمال خواہش تھی - سو الحمد للہ یہ میری خواہش خدائے قادر نے پوری کی کمال طبیعت خوش ہوئی اب جلشانہ کی ذات سے امید واثق ہے کہ اب جو جو سعید روحیں ہیں - وہ سب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں گی - خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے - مگر جو شقی ازلی ہیں - ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوگا - اب حجۃ ختم ہو گئی - اللہ تعالیٰ ہم کو حضور کے طفیل سے تمام آفات دنیا ودین سے محفوظ رکھے - اور اب تک جو جماعت احمدیہ میں داخل ہیں - سب بفضل ایزدی محفوظ ہیں - حالانکہ امروہہ میں اس عذاب طاعون سے چار پانچ ہزار آدمی ہلاک ہو گیا - اب مرض کم ہو گیا ہے - اسی عرصہ قیامت میں احقر کے لڑکے شریف الحسن کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نمود ہوئی - مگر حضور کی دعا وبرکت سے فوراً شفا ہو گئی اور لڑکی کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نکل آئی - جس وقت دعا کی گئی - اس کو اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا کلی عطا فرما دی - دو روز میں آرام ہو گیا - یہ حضور دو معجزہ ہیں - بہت ترقی ایمان کو حاصل ہوئی خداوند عالم کا شکر ہے -

---

مبارک - مرزا عباس علی صاحب ریکو گارڈ کوہاٹ اطلاع دیتے ہیں - کہ ۹ ؍ مئی کی رات کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا - جس کا نام اقبال احمد رکھا گیا - اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ حقہ کا خادم اور ناصر بنائے - احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں -

---

ہانگ کانگ ۱۳ اپریل ایک نا گہانی گرد مقام لاہمون کے گلو پہاڑ پر گرا جس کی قریباً ۵ منٹ تک ایسی روشنی نظر آتی رہی - کہ گویا آگ جل رہی ہے - ۱۲ مئی ۸ بجے شام کے ستارہ ٹوٹا - بہت لمبا جلتا ہوا قطب کی طرف چلا گیا - ایک بہت بلند مہیب توپ کی گرج کی طرح اس طرف سے آواز سنائی دی - (سراج)

— غازی پور میں سٹیشن دولھا پور . . . . . . جلتے ہوئے پتھر آسمان سے گرے - ۲۶ میل تک آواز صاف سنائی دیتی تھی - (یونین گزٹ)

مرید کیون نہ مرا۔ فلان کیون مرا۔ ان نادانون نے سمجہا ہی نہین کہ اس بحث کو صاف کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کا نمونہ صاف موجود ہے۔ کہ ان کیوقت مین جو عذاب آیا ہے۔ وہ جنگ تہی۔ جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ۔ کہ کفار سے کسی عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہین اور اس کی نوعیت پوچہتے ہین۔ انہین بتایا گیا۔ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض (الانعام ۶۵)۔ یعنی وہ قادر ہے۔ کہ آسمان سے یا زمین سے عذاب نازل کرے۔ یا تمہین دو فریق بنا دے اور ایک کو دوسرے کی جنگ کا مزہ چکہا دے۔ اس کے بعد قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون فرماکر ایک سال کی میعاد بتائی گئی۔ اور ویستنبؤنک احق ھو قل ای وربی انہ لحق (یونس ۵) سے اس کی تائید کی گئی۔ آخر وہ جنگ بدر کا یوم الفرقان آیا۔ مگر دیکہو۔ کہ اس مین صحابہ بہی شہید ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت پیارے اور عزیز جدا ہوئے۔ مگر کیا ہم کہہ سکتے ہین کہ ان پر عذاب ہوا۔ ہرگز نہین۔ بلکہ ایک ہی تلوار تہی۔ جس سے صحابہ مرتے تو شہید کہلاتے اور مخالفین کے مرتے تو انہین ہلاک شدہ بُلاتے۔ برخلاف اس کے اپنے شہداء کی نسبت اموات (مردہ) کا لفظ بولنے تک کی مخالفت تہی۔ جیسا کہ فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء اس مین سر کیا تہا۔ آؤ مین تمہین بتاؤن۔ کہ جو فریق میدان مین بالآخر کامیاب ہوتا ہے۔ اس کے نقصانون کو کبہی کوئی نہین گنتا۔ بلکہ ہر امر کا فیصلہ اس کے خاتمہ کے حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ پس جب آخری فتح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی تو شہید ہونیوالے صحابہ کو اموات نہ کہا گیا۔ بلکہ وہ زندہ کہلائے۔ پس بعینہ اسی طرح طاعون بہی ایک تلوار ہے جو موافق و مخالف پر چل رہی ہے۔ آپ نتیجہ دیکہئے۔ کہ کونسی قوم بڑہ رہی ہے۔ مخالفون مین سے کئی مر گئے اور کئی ہماری طرف آ گئے۔ مگر ہم مین سے بہت کم مرے۔ اور کوئی ان کی طرف نہ گیا۔ پس اسی سنت نبوی کے موافق جیسا کہ آیت آلہی کا منشاء ہے۔ ہمارے احمدی شہید ہین۔ اور انہین مردہ کہنا گناہ۔ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس زندہ ہین اور رزق دئے جاتے ہین۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا حال تہا۔ مین یقیناً جانتا ہون کہ جہان جہان احمدی بہائی ہین۔ ان مین اور ان کے مخالفین مین ایک امتیاز رکہا جاتا ہے جیسا کہ میرے مکان ہی کے حالات سے ظاہر ہے۔ وہان دوسری دفعہ طاعون ہوتا۔ پچہلی دفعہ ہم احمدیون سے سب کے سب محفوظ رہے۔ اس دفعہ بہی کوئی علی الاعلان اپنے تئین احمدی کہنے والا اور حضور کے احکام کا مطیع طاعون سے نہین مرا۔ حالانکہ دوسری طرف سے دو سو سے زیادہ آدمی مر چکے ہین جچیا نوالی مین (۵۲۶) یہ کیون ہوا تا خدا تعالیٰ ظاہر کرے کہ مین کس قوم کے ساتھ ہون اس نے یہ بتانے کے لئے ایک اور نمونہ قدرت بہی دکہایا وہ کیا؟ کہ نوجوان عزیز بہائی کو طاعون ہوگیا۔ وہ اس مرض سے جس انتہائی حالت کو پہنچ گیا۔ وہ کچہہ تو ابا جان کے خط سے معلوم ہوگی اور کچہہ ان خطوط سے جو میرے نام آئے۔

ایسی خطرناک حالت مین مجہہ سے سوائے اس کے کیا بن آتا۔ کہ خدا کے برگزیدہ نبی کے حضور شفاعت کے لئے عرض کرون۔ چنانچہ اس رحیم وکریم انسان کامل نے مجہہ سے ناچیز کے اضطراب پر نگاہ لطف سے توجہ فرمائی۔ اور دعا شروع کی۔ ۵ رمئی کو جب مجہے محمد نور کے کوئی دم مہمان ہونے کا خط آیا۔ تو مین نے عاجزی سے ایک گذارش بہیجی جس کا مفصلہ ذیل جواب آیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دعا تو ہر وقت کی جاتی ہے۔ پہر بہت دعا کرون گا جب بلا نازل ہو جاتی ہو تو اس وقت سنت اللہ کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے بہر حال دعا کرونگا۔ آج تہجد اور صبح کیوقت بہت دعا کی تہی مگر یہ وقت امتحان ایمان کا وقت ہو بہت مضبوطی سے خدا تعالیٰ پر بہروسہ رکہین اور خود بہی دعا کرتی رہو۔ مرزا غلام احمد۔ بہتر ہے وہ جگہ چہوڑ دین باہر میدان مین چلے جاوین۔

اس خط کو دیکہہ کر مفتی صاحب صداقت مآب نے مجہے مبارکباد دیدی۔ کہ بس اب صحت سمجہو۔ یہ اس لئے کہ آپ کو بوجہ صحبت حضور کے اس بات کا علم تہا۔ کہ ہونک جیسے غیر معمولی توجہ فرماتے ہین جبکہ آسمان پر اس کے مطابق فیصلہ ہو چکتا ہے۔ آخر وہی ہوا۔ جو چہتیس ۳۶ دن پہلے مجہے کہا گیا تہا۔ یعنی یہ کہ نہ صرف عزیز نے صحت پائی بلکہ دو تین اور احمدی بہی جنہین یہ مرض ابتدائی مرحلہ مین تہا۔ صحت یاب ہوگئے عزیز کی صحت ایک خارق عادت امر ہے اس لئے کہ طاعون ایک نوجوان کو تہی جس کا مزاج نہایت درجہ کا صفراوی و دموی واقعہ ہوا ہے۔ پہر گلٹیان بجائے ایک کے دو۔ اور سب سے بڑہکر یہ کہ کوئی طبیب علاج کرنے والا نہ تہا بلکہ بوجہ ایک گاؤن کے اندر دو کانداروں کے باہر بہاگ جانے کے کوئی دوائی نہ ملتی تہی صرف دعاؤن پر زور تہا۔ جنہون نے اپنا اثر دکہایا۔ چنانچہ اس کے ثبوت مین مین وہ چٹہیان چہاپتا ہون جو حضرت مسیح موعود کو وصول ہوئین۔ قبلہ عالم المسیح الموعود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ کہ برخوردار محمد نور نے اس مہلک مرض طاعون عذاب الٰہی سے آج یوم الجمعہ ۷ رجون ۱۹۰۷ء کو بہت سی نجات پائی۔ چنانچہ جماعت جمعہ مین شامل ہونے کیواسطے میرے ساتھ مسجد تک چلا ہے فالحمد للہ علیٰ نعمائہ وآلائہ کہ اس آیۃ اللہ دیکہنے پر ہمارا ایمان حضور کے صدق اور استجابۃ الدعوات پر بڑہ گیا۔ وجہ یہ کہ ایسا کوئی بیمار اس مرض کا اس گاؤن سے بلکہ میری دید و شنید کے مریضون سے نہین بچا۔ ایسا تپ شدید اور خون کا آنا اور بیہوشی سے مجنون ہونا اور لکنت سے کچہہ کہنا اور کلام سمجہہ مین نہ آنا اور ہر دو طرف طاعون کے دُنبل ایسے بڑہنا کہ ورم ادہر جگر تک اور ادہر رانون کے قریب تک ہونا اور درد شدید عارض ہونا اور اعضا بول وبراز کا متورم ہو جانا وغیرہ وغیرہ تمام علامات موت تہے اور دیکہنے والے اسے یہی کہتے تہے۔ کہ کوئی دم والی بات ہے ایک مستانہ فقیر کے پاس مین گیا جس نے موت موت منہہ سے نکالا صرف دل مین یہی تہی کہ حضور علیہ السلام کی دعا سے اس کا بچنا متیقن ہو اگر آپنے دعا کی۔ انما یتقبل اللہ من المتقین سو ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میرا بچہ حضور کی دعا سے بچ گیا۔ آپنے فرمایا تہا کہ مین محمد نور کے لئے سجدہ مین بہی دعا کرتا ہون۔ فالحمد للہ علی اجابۃ الدعوات۔ فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ گولیکی۔ ضلع گجرات

خدا کے پیارے مسیحا ایدک اللہ تعالیٰ۔ لاکہہ لاکہہ خدا کا سلام ہو آپ پر اور آپکے اہل بیت پر۔ حضور اقدس آپ کی ایک سچی خادمہ احمدی خاتون نہایت ادب وتعظیم سے حضور عالیجاہ کیخدمت مین آج مبارک عرض کرتی ہے اور وہ مبارک حضور علیہ السلام کی ہی دعائے نیم شبی کا اثر ہے جس نے ہمین بہی آج فرحت بخشی یعنی حضور کے غلام محمد نور الدین نام نے آج غسل صحت کیا اور مسجد مین آج جمعہ پڑہنے اور خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنے گیا ہے۔ پیارے مہدی مخالفین آج حضور کے معجزہ کے قائل ہوگئے اور وہ سخت شرمندہ ہین۔ ہمین بخدا محمد نور کی زندگی کی کوئی آس نہ تہی اور تمام وے لوگ جو حکیم طبیب سیانے کہلاتے ہین۔ انہون نے محمد نور کی زندگی سے بالکل جواب دیدیا تہا۔ بس اگر کچہہ امید تہی تو حضور علیہ السلام کی توجہ کی۔ بیشک اور بلاریب یہ حضور کا معجزہ ہے اور ایک دہریہ بہی اگر محمد نور کی اس حالت یاس اور اس حالت موجودہ کی نسبت غور کرے۔ تو واللہ ایک رحیم کریم۔ رب العالمین اور رحمٰن۔ لایزال۔ واحد لاشریک خداوند کریم کی ہستی کا قائل ہو جائے۔ مخالفین حیرت سے انگشت منہ مین ڈالتے اور چپ ہین۔ خدا کے معطر و مطہر مسیح تجہہ پر درود و سلام تو نے میرا لوٹا ہوا اندہ لکہوایا اور میرے ابا کے نور نظر کو واپس کرایا۔ واقعی یہی معنے ہین۔ فارتد بصیرا کے۔ ناچیز اکمل کون ہے کہ اس شکریہ سے عہدہ برآ ہو سکے۔ یہ سب کچہہ خدا تعالیٰ سے فضل ہوا۔ مین دوا اور معجزون کا بہی گواہ ہون جن مین ایک میری فوائد کے متعلق ہے۔ کہ مین آٹہہ سال برابر بستر علالت پر پڑا رہا۔ اطبا کی رائے ہوگئی کہ دق ہے۔ مگر آخر حضور کے پس خوردہ کے کہانے اور دعا سے صحت ہوئی بعد ازان میرا ایک عزیز نوجوان بیمار ہوا اُسے تپ دق تہا۔ ابا جان۔ حکیم الامۃ کو لینے گئے مگر اس صدیق ثانی نے فرمایا کہ مجہے تو کوئی لاکہہ روپیہ روز دے تو مین قادیان سے باہر نہین نکلونگا۔ ہان اسی کیحالت مین حضرت کیخدمت مین عرض کیا آپنے فرمایا مین دعا کرونگا تعجب کی بات ہے کہ یا تو بخار کئی ماہ سے ٹوٹتا نہ تہا یا جس دن دعا کرائی گئی صبح تپ کا نام و نشان نہ تہا۔ یہ بالکل سچا واقعہ ہے۔ محمد ظہیر الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

مسدس درعرض حال و تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

آیا ہے اک مریض مسیحا ترے حضور ‏ رنج و الم سے سخت پریشان و ناصبور
دریائے غم کا ہوگیا مشکل اُسے عبور ‏ اپنے کرم سے پار لنگھاؤ اُسے حضور
ہر چند درد سے ہوا جاتا نڈھال ہے
دارالامان میں لیک شفا کیا محال ہے

تشخیص میں مرض کی نہ دقت اٹھائیے ‏ بیمار عشق ہوں مجھے دارو پلائیے
درمان درد کا کوئی نسخہ بتائیے ‏ اس قید غم سے اب مجھے جلدی چھڑائیے
ہاں جلد ہو۔ کہ حسرت دیدار رہ نہ جائے
یونہی تڑپ تڑپ کے بیمار رہ نہ جائے

دنیا نے میرے ساتھ عجب بیوفائی کی ‏ اول دکھائی شان ہر اک دلربائی کی
پر تعذ کچھ نہ چھوڑی کسر بے وفائی کی ‏ ہر چند اس میں بُو نہیں ہے آشنائی کی
پر کیا کروں کہ موہنی سی۔ دلفریب تھی
اک برق بہر خرمن صبر و شکیب تھی

میں بھی بشر تھا اس کے میں چکمے میں آگیا ‏ اس کی ادائے ناز میں دل کو پھنسا دیا
پر دل جلوں کو عیش میسر کہاں بھلا ‏ قسمت میں رنج و غم تھا۔ وہی پیش آگیا
گذری نہ مجھ سے چھُو کے کبھی پھر ہوائے عیش
عشرتکدہ ہُوا مرا ماتم سرائے عیش

یُوں جال میں پھنسا دیا۔ تن من جلا دیا ‏ اس نے میری اُمید کا گلبن جلا دیا
جس میں بسیرا تھا۔ وہ نشیمن جلا دیا ‏ دنیا نے میرا دین کا خرمن جلا دیا
دل کی لگی اب آب کرم سے بجھائیے
ہوں تشنہ کام۔ مجھ کو مے حق پلائیے

بھاتی نہیں یہ مجھ کو زمانے کی چال ہے ‏ بگڑی ہوئی ہر اک کی یہاں چال ڈھال ہے
کوئی نہیں یہاں جسے فکر مآل ہے ‏ کشتی ہو ان کی پار۔ سراسر محال ہے
ظلمت نے نور حق کو دلوں سے اٹھا دیا
اس روشنی نے ان کی مرا دل بجھا دیا

عیسائی کہتے ہیں ستم ناروا کیا ‏ پُر خدا یہود نے سولی چڑھا دیا
اسلام والے کہتے ہیں پھر نور اٹھا لیا ‏ عیسےٰ کو آسمان پہ خدا نے بُلا لیا
احمدؐ سے یہ بڑھاتے ہیں عیسےٰ کا مرتبہ
اور وہ تو دیتے ہیں اُسے اللہ کا مرتبہ

آ اے مثیل عیسےٰ نظر کوئی دم کرو ‏ تیغ قلم سے جھوٹوں کے سر کو قلم کرو
اے چودھویں صدی کے مجدد کرم کرو ‏ کہدو۔ انہیں کہ جان پہ نہ اپنی ستم کرو
مٹ جائیں تا جو تفرقے خیر الامم میں ہیں
سب جمع طاقتیں ترے زور قلم میں ہیں

ہم کو تیری ایک زمانہ تھا منتظر ‏ لاکھوں گذر چکے ترے مشتاق پیشتر
اسلام کی مدد کو تو آیا ہے وقت پر ‏ اسلام کے جہاز کو اک دم میں پار کر
اے آنکہ فرش راہ تو این ہر دو چشم ما ‏ نعمت اللہ گوہر چنیوٹ
خوش آمدی بیا کہ سہلاً مرحبا

تشفی بذریعہ کشف

بخدمت حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عالیجاہا۔ عرصہ چار سال سے اس عاجز کا والد اس دنیا فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ اس طرح اس عاجز کو بہت سا صدمہ اور رنج ہوا اور ان ہی دنوں میں جبکہ بندہ کا گریہ وزاری کے سوا کچھ اور کام نہ تھا خیال آیا۔ ادہر۔ یہ دنیا تو ایک مکار اور دغا باز ہے اور سراسر ایک دہوکے کا گھر ان ہے۔ اس لئے بندہ اس کم بخت ناپایدار دنیا سے سخت بیزار ہوگیا اور یہی خیال کیا کہ کسی طرح اس اسلام کی اصلیت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے کچھ آگاہ ہوں۔ عالیجاہا۔ یہ عاجز اسی فکر میں شب و روز غرقاب رہنے لگا اور جس کسی سالک کو یا عابد کو یا عالم کو اس فن میں ماہر دیکھتا فوراً اس کی خدمت میں باادب و نیاز حاضر ہوتا اور اپنی دلی احوال بیان کرتا۔ اسی طرح یہ عاجز تمام دن رات پھرا کرتا اور ایسے ہی مصنوعی سالکوں۔ عابدوں اور عالموں کی ہر وقت صحبت میں رہتا۔ مگر افسوس کہ سوائے مایوسی کے اور کچھ نہ حاصل ہوتا۔ بعد ازاں عام لوگوں نے اس عاجز کا یہ حال دیکھ کیا کہ فلاں فلاں جگہ بڑے بھارے کامل پیر ہیں۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ اسی طرح یہ عاجز پھر ملک بملک پھرنے لگا۔ مگر افسوس۔ کہ جس چیز کے لئے بندہ متلاشی جاتا وہاں وہ ہرگز دکھائی نہ دیتی۔ بلکہ الٹے الٹے ان کے خیالات دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک رات سویا ہوا تھا۔ خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک بڑے سے جنگل میں پھر رہا ہوں اور اس تمام جنگل میں اندہیرا ہی اندہیرا ہے کہیں روشنی کا اس جنگل میں نام تک دکھائی نہیں دیتا اور بندہ کہیں روشنی کو ڈہونڈ رہا ہے۔ ایک جگہ جاکر دیکھتا ہوں۔ کہ ایک چیز ہے اور اس میں ایک سوراخ ہے بندہ اس سوراخ سے نظر اٹھا کر کیا دیکھتا ہے۔ کہ سامنے اس زمین میں روشنی چمک رہی ہے بندہ اس روشنی کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور آگے اس روشنی کی طرف چلا ہے۔ آگے جاکر کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بڑا لمبا چوڑا اور نہایت ہی عمدہ تخت ہے اور اس تخت پر آنحضور نہایت ہی عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور سر مبارک پر ایک نہایت عمدہ جڑاؤ تاج رکھے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں ایک آدمی اس عاجز کو کہتا ہے۔ کہ۔ دیکھ یہی امام آخر زمان مسیح موعود قادیانی ہیں۔ پس بندہ یہ بات سُنکر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور پھر خدمت عالیہ میں بندہ نے حاضر ہوکر بڑے ادب و نیاز سے السلام علیکم کیا ہے اور حضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے وعلیکم السلام کیا ہے اور پھر آپ حضور نے اس عاجز کے ساتھ بہت سا پیار کیا ہے اور چھاتی سے لگایا ہے اور نہایت ہی مہربانی سے حضور پیش آئے ہیں چونکہ اس وقت تہجد کا وقت تھا اس لئے بندہ بیدار ہوگیا اور یہ خواب دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا اور پھر اسی دن سے ہی تسلیم کر لیا کہ واقعی آپ مسیح موعود ہیں۔ پھر کچھ دن کے بعد عالیجاہا اس عاجز کو ایک اور خواب آئی۔ کہ آپ ایک بڑی عمدہ اور بہت اونچے محل پر لوگوں کو وعظ سنا رہے ہیں اور بندہ پھر خدمت عالیہ میں حاضر ہوا ہے اور آنحضور کے سامنے بندہ بہت ہی گریہ زاری کرتا ہے بلکہ آنحضور کے سامنے گریہ وزاری کرتے کرتے بیہوش ہوگیا ہوں اور پھر آنحضور نے بڑے مہربان اور خوش ہوکر بندہ کو زمین سے اٹھا لیا ہے اور عاجز کے بدن سے گرد وغیرہ خود حضور نے اپنے دست مبارک سے اُتاری ہے اور آنحضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی سے بندہ کو کہا۔ کہ اے بیٹا ہوشیار ہو کیوں اس قدر گھبراتا ہے اور کیوں خواہ نخواہ تنگ ہوتا ہے۔ اسیطرح آنحضور سے اس عاجز کو بہت سا اطمینان رہا ہے۔ پھر عالیجاہ بندہ یہ خواب بھی دیکھکر دل وجان سے آپ پر عاشق ہوگیا۔ اور آپ کے دعوے کو برحق ماننے لگا۔ اور نیز یہ بھی عاجز عرض کرتا ہے کہ اس عاجز نے اپنی طبیعت کو خود ہی آپ کی طرف مائل

استفسارات بمعہ جوابات

جناب منشی غلام مرتضیٰ صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط حضرت حکیم الامۃ نے مجھے جواب لکھنے کے لئے دیا۔ آپکا پہلا سوال لفظ بلفظ یہ ہے

۱۔ اوقات نماز کے لئے جب طلوع اور غروب اور شفق کی سیاہی وغیرہ الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔ تو ایسے ممالک کے لئے جہان ۱۲ بارہ گھنٹہ سے چھ۶ مہینے تک کے دن رات ہیں ان الفاظ سے کیسے مطلب برآری ہوسکتی ہے؟

جواب۔ اگر درحقیقت آپ نے قرآن کریم میں یہی لکھا دیکھا ہے کہ اوقات نماز کے لئے سورج کے غروب اور دلوک کا دیکھنا ضروری ہے تو پھر جن دنون مین بادل کے سبب سے آٹھ آٹھ دن تک سورج دکھائی نہین دیا کرتا۔ ان دنون مین آپ نماز کا التزام کس بنا پر کیا کرتے ہین۔ ضرور آپ کہین گے۔ کہ گھڑی کے ذریعہ سے وقت کا اندازہ ہم لگا سکتے ہین۔ تو مین کہون گا کہ یہ گھڑی ہر جگہ کام دے سکتی ہے۔ خواہ وہان سورج چند ماہ تک دکھائی نہ بھی دیتا ہو۔ قرآن کریم مین لکھا ہے۔ یغضوا من ابصارھم۔ اب ایک مادری اندھا کیا کرے اور پھر لکھا ہے۔ زنا مت کرو۔ اب ایک پیدائشی نامرد اس پر کس طرح سے عمل کرے اس مین تو زنا کرنے کی طاقت ہی نہین۔ یا یون سمجھ لو۔ کہ قرآن کریم مین لکھا ہے اپنی بیویون سے جماع کرو۔ اب ایک رنڈوا آدمی کیا کرے۔ غرض اسلام مین تکلیف مالا یطاق جائز نہین۔ اللہ کریم استطاعت سے بڑھکر تکلیف نہین دیتا۔ سوچو تو سہی ہاتھ کٹا چد وضو کا کیا کرے۔ غرض ایسے ہی مسائل کے لئے اللہ کریم فرماتا ہے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔ قرآن کریم مین ہر ایک حکم محل اور موقع کے مطابق ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ شق القمر وغیرہ معجزات وحضرت موسے و ابراہیم وغیرہ رسولون کے جو معجزے ہین ان کی نسبت ہماری جماعت کا کیا اعتقاد ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین کیا فرق ہے۔

جواب۔ ہماری جماعت کا یہی مذہب ہے۔ کہ یہ سب معجزات حق ہین اور یہ سب معجزات جو قرآن کریم مین درج ہین قانون قدرت کے اندر ہین اور قانون قدرت کی حد بست نہین ہوسکتی۔ ہمارا ایمان ہے کہ شق القمر ہوا تھا اور حضرت موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے معجزات اور خوارق عادت کرامات صادر ہوئے تھے اور ان باتون کا زندہ ثبوت ہمارا بروز الانبیاء امام الزمان سلمہ الرحمان موجود ہے۔ آپ کو بھی بوجہ عدم توجہ شبہات اٹھتے ہونگے اور ابتداء مین ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ مگر جو لوگ حضرت صاحب پر ایمان نہین لائے ان کے تشکوک کی تو کوئی حد ہی نہین۔ مگر آپ یاد رکھین کہ جون جون انسان ایمان مین ترقی کرتا ہے تون تون اس کو خدا کی قدرتون پر یقین ہوتا جاتا ہے یہان تک کہ علم الیقین سے عین الیقین اور پھر حق الیقین تک پہونچ جاتا ہے۔

جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت طور پر نبیون کے ذریعہ سے صادر ہون ان کو معجزات کہا جاتا ہے اور خلقت ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ جاتی ہے اور دوسرے لوگون کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہوسکتے ہین عمل مسمریزم کہلاتے ہین۔

پھر نجومی اور مسمریزمر اقتداری پیشگوئیان نہین کر سکتے اور نہ آجتک کسی غیر نبی نے کین۔ پھر نبیون کے کامون مین ثبوت ہستی باریتعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے اور مسمریزمر کے اپنے اخلاق ایسے اعلےٰ نہین ہوتے اور نہ ہی وہ اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باریتعالیٰ دے سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی مسمریزم کی مشق کر سکتا ہے۔ مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کر سکتا ہے مگر معجزات کا دعویٰ ہر ایک نہین کر سکتا بلکہ مشاہدہ بتلا رہا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہو جاتا ہے۔ اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھین۔ کہ مسمریزمرون کو معجزہ دکھلانے کا دعویٰ بھی نہین ہوتا۔ کیا آجتک کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشان مین خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہون۔ اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بھی مطلع کرین۔ میرے خیال ناقص مین وہ تو یہی کہا کرتے ہین۔ کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی مین فرق ہے۔

سوال نمبر ۳۔ تیسرا سوال آپنے ذرا غیر ضروری طور پر لمبا کر دیا ہے اس لئے اس مین سے آپکا سہری فقرہ لفظ بلفظ درج کر کے جواب دیا جاتا ہے۔

سوال۔ سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے کے تیرہ خلفاء کون کون ہوگذرے ہین مسیح ناصری سے پہلے جو خلفاء ہوئے ان کے نام بنام ماننے والون کا ایک متحیر گروہ قائم رہتے اسلام مین اس کی نظیر پیش کرنی چاہیئے اور یہان تو حفاظت کا وعدہ بھی ساتھ ہے۔

جواب۔ مماثلت کے لئے یہ ضروری نہین ہوتا کہ ہر ایک بات مین برابری ہو۔ مثلاً کوئی مجھے کہے۔ کہ تم شیر کی طرح ہو۔ تو اس سے یہ ضروری نہین کہ مجھے دُم بھی لگ جاوے اور نیز پنجے بھی ہو جاوین۔ بلکہ یہ بھی ضروری نہین کہ مجھ مین قوت پیدا ہو جاوے۔ صرف خصوصیت سے بہادری کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی اگر دو مستقیم خط ہون۔ اور اگر خط د ج کو خط اب پر اس طرح سے

رکھا جاوے کہ نقطہ د الف پر اور نقطہ ج ب پر ٹھیک ٹھیک واقع ہو جائے تو اس سے ماننا پڑے گا کہ خط اب اور د ج آپس مین برابر ہین۔

یہ آپنے خود مان لیا ہے۔ کہ ان خلفاء کی بابت تفاسیر مین اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر آپ جانتے ہون گے۔ کہ جب کسی قسم کا اختلاف پڑ جاوے تو پھر کلام الٰہی کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ سو اس لئے اس معاملہ مین بھی اسی کو اپنا حکم سمجھنا چاہیئے۔ جہان تک مین نے غور اور تدبر سے کام لیا ہے۔ مجھے یہی معلوم ہوا ہے کہ قرآن مجید مین ان خلفاء کا نام بنام ذکر نہین اور نہ ہی کوئی ضرورت تھی۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل واٰتینا عیسی بن مریم البینٰت و ایدنٰہ بروح القدس الخ

ایسا ہی اور جگہ بھی آیا ہے۔ کہ موسےٰ کو تو ہمنے کتاب دی اور اس کے بعد اسی کتاب کو ماننے والے رسول ہوتے رہے اور آخر پر عیسیٰ بن مریم مبعوث کئے گئے۔

یعنے موسیٰ کو کتاب دے کر ایک سلسلہ شروع کیا گیا اور کئی رسول اسی کتاب کو ماننے والے پے درپے ہوتے رہے اور آخر عیسیٰ بن مریم پر اس سلسلہ کا اختتام ہوا۔

اب اس موسوی سلسلہ کے ساتھ محمدی سلسلہ کی مماثلت کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ اور پھر فرمایا۔ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ اب چونکہ موسوی سلسلہ کے افتتاح اور اختتام کا مفصل ذکر ہے اس لئے بموجب قاعدہ مماثلت کے اللہ کریم نے قرآن کریم مین دو ہی زمانون کا خصوصیت سے اور بڑے زور سے بیان کیا ہے۔ جیسے فرمایا بعث فی الامیین رسولا منھم اور پھر فرمایا۔ واٰخرین منھم لما یلحقوبھم۔ اور اسی کو ثبوت ہستی باری تعالیٰ بھی گردانا جیسے فرمایا۔ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔ ایسا ہی اس سے بھی باریک در باریک اور بہان در بہان جوابات بفضل خدا ہمارے پاس موجود ہین۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سچا احمدی کون ہے

اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ احمدی ہونے کے لئے کیا کیا شروط ہیں مجھ کو بہت بڑی کوشش اور سعی کی ضرورت نہیں اور نہ یہ حاجت ہے کہ ایک طول و طویل مضمون میں میں یہ ظاہر کروں کہ فرقہ احمدیہ خدا تعالیٰ نے کن اغراض پر قائم کیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے مخفی در مخفی رازوں کا جاننا انسانی طاقت سے بالاہے اور انسانی دماغ اس کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہے مگر چند موٹی باتیں جو کہ خدا کے رسول کی معرفت ہم کو معلوم ہوئی ہیں وہ بالکل ظاہر ہیں اور خود حضرت مسیح موعود اپنی کئی کتابوں میں بلکہ تمام کی تمام میں ان کی نسبت بہت بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور کوئی غور کرنے والا انسان ہو تو اس کے لئے دس شرائط بیعت ہی بہت کچھ کافی ہیں اور انہیں فکر کرنے سے اس سلسلہ کے قائم ہونے کی غرض ایک تیز نظر والے انسان پر کھل جاتی ہے۔ سب سے بڑی بات جس کے لئے انبیاء کا آنا ہوتا ہے وہ شرک کی بیخ کنی ہے اور یہی سب سے بڑا کام ہے جس کے لئے وہ مامور ہوتے ہیں اور ان کی تمام کوششیں شرک کے مٹانے پر ہی لگی ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ یہی شرک ہے جس کی وجہ سے تمام گناہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ ظاہر بات ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی کامل معرفت نہ ہوگی تو گناہ اور بدی بڑھے گی اور جب خدا کی کامل معرفت انسان کو نصیب ہوگی تو پھر وہ بدیاں جو کہ معرفت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں کبھی پیدا نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ آگ کی خاصیت کو جاننے والا انسان کبھی اس میں ہاتھ نہ ڈالے گا مگر وہ جس کو علم نہیں کہ آگ میں جلانے کی طاقت ہی ہے بلا سوچے سمجھے اس میں ہاتھ ڈالدے گا۔ پس اسی طرح وہ جو کہ جانتا ہے اور اُسے کامل یقین ہے کہ خدا علیم و بصیر ہے قادر ہے اور شدید العقاب ہے۔ کبھی وہ گناہ اور بدیاں نہیں کر سکتا جن کا اس کو علم ہو مگر وہ جس کے دل پر زنگ لگا ہوا ہے اور جس کا سینہ بجائے علم کے بے علمی سے پُر ہے۔ جس کا دماغ خدائی ارادوں اور اس کی ہستی تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ہر طرح کے فسق و فجور میں مُبتلا ہو جائیگا۔ اور چونکہ انجام پر اس کی نظر نہیں اس لئے ان گناہوں کے کرنے سے ان کو کوئی پرہیز نہیں ہوگا جو کہ آخر کار ان کی تباہی اور بربادی کا موجب ہوں گے پس تمام گناہ خدا تعالیٰ کی معرفت کے نہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور اس کا نتیجہ شرک ہوتا ہے اور آگے اس کی شاخیں در شاخیں نکل کر طرح طرح کی بدیاں اور قسم قسم کے گناہ اور عجیب عجیب شرارتیں پھیل جاتی ہیں پس ہر ایک مامور کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے دلوں میں سے شرک کے بیج کا ستیاناس کر دے مگر چونکہ شرک ہر زمانہ میں نئی نئی صورتوں میں انسان کو تباہ کرتا ہے اس لئے انبیاء کو بھی زمانہ کی حالت کے مطابق نئے نئے ہتھیاروں سے اس کا زور توڑنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ شعیب کے وقت میں شرک کا زیادہ زور میزان میں کمی کرنے کی صورت میں تھا اور ان کو بھی اسی کے مطابق کارروائی کرنی پڑی جس سے انہوں نے اُس مرض کو دور کیا اور دنیا بھر میں پھر نیکی اور تقویٰ کا بیج بویا۔

اسی طرح آج کل چونکہ دنیا کی محبت اور ثروت و جاہ کا عشق ہر ایک دل میں سمایا ہے اور ہر ایک انسان دنیا کمانا ہی اپنے پیدا ہونے کی اصل غرض سمجھتا ہے اس لئے ہمارے امام حضرت مسیح موعود کو بھی زیادہ زور اس بات پر دینا پڑا ہے کہ اس دنیا طلبی کو دنیا سے دور کیا جائے اور خدا کی کامل معرفت لوگوں کے دلوں میں پیدا کی جائے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب بیعت کے وقت یہ اقرار کراتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مُقدّم رکھوں گا اور یہ اس لئے ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی پاک کلام قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دجال کو بہت مال دیا جاوے گا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگوں کو بہکائے گا جیسا کہ سورۃ زخرف میں ہے۔ کہ ولولا ان یکون الناس اُمّۃً واحدۃً لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن لبیوتھم سقفاً من فضۃٍ ومعارج علیھا یظھرون۔ یعنے اگر لوگوں کے بہکائے جانے کا خیال نہ ہوتا اور اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تمام کے تمام لوگ عیسائی ہو جائیں گے تو ہم دجال کو اتنا مال دیتے کہ وہ اپنی چھتیں اور سیڑھیاں بھی چاندی کی بنا لیتے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کو اتنا مال ضرور ملے گا کہ تمام دنیا کو تو نہیں مگر ایک عظیم الشان حصّہ کو وہ اس کی وجہ سے اپنے اپنے دین سے پھیر دے گا۔ جیسا کہ آج کل کی عیسائیوں کی حالت ظاہر کر رہی ہے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ ان کے برابر دنیا میں کوئی مالدار نہیں۔ پس اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود ہر ایک سے یہ وعدہ لیتے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تاکہ وہ آئندہ دجال کے قبضہ میں نہ آسکے۔ پس اس بات کو مدنظر رکھ کر احمدی وہی ہے جو کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھے اور اپنے تمام مال و دولت کو ایسے کاموں پر صرف کرے جن سے دین کی ترقی ہو اور خدا تعالےٰ نے اس کے لئے جو راہ بتائی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ولتکن منکم اُمّۃ۔ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ و اولٰئک ھم المفلحون اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگ امام وقت کی صحبت میں رہیں اور اُن فیوض رحمانی سے فائدہ اٹھاویں جو کہ ہر وقت اُس پر نازل ہوتے رہتے ہیں پس اس بات کو سوچکر حضرت صاحب نے لنگر خانہ کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ لوگ جو کچھ سیکھنے آئیں ہر وقت علوم رُوحانی حاصل کر سکیں اور وہ تکالیف جو کہ مسافرت میں کھانے وغیرہ کے لئے پیش آتی ہیں ان کو نہ ستائیں چنانچہ وہ لوگ جو کچھ مدّت یہاں رہ کر جاتے ہیں اُن لوگوں سے جو کہ یہاں کبھی نہیں آئے۔ علم و فضل میں بدرجہا بڑھ کر ہیں اور جو کام کہ قادیان میں شرک کی بیخکنی کے لئے ہو رہا ہے وہ ممکن نہیں کہ کہیں اور ہو سکے۔ پس کیا ہر ایک احمدی کا فرض نہیں کہ خدا تعالےٰ کے منشاء کے پورا کرنے کے لئے اور دین کی ترقی کے لئے وہ اپنی جان اور مال سے مدد کرے۔ تمہارے سامنے صحابہ کی نظیر موجود ہے کہ انہوں نے کس طرح اپنے جان و مال کو قربان کر کے دین کو ترقی دی۔ پس کیا تم لوگ جن کو خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں جو کہ آخری زمانہ ہے اپنے کام کے پورا کرنے کے لئے چن لیا ہے وہ نمونہ نہیں دکھاؤ گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ صحابہ نے دین کے پھیلانے کے لئے ہر ایک چیز جو ان کے پاس تھی قربان کر دی۔ انہوں نے اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا۔ دوستوں کو چھوڑا مالوں کو فدا کر دیا اور جانیں لڑا دیں اور اس قدر کوشش اور سعی کے بعد اُس مقصد میں کامیاب ہوئے جس کے لئے راتوں انہیں نیند نہ آتی تھی یعنے تمام دنیا سے انہوں نے شرک کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور خدا تعالیٰ کا نام تمام دنیا میں بلند ہوا۔ پس جب تک تم وہی کوشش نہ کرو اور اسقدر مشقت سے کام نہ لو۔ تمہاری آئندہ ترقی ناممکن ہے خدا نے تم کو امن کا زمانہ دیا ہے۔ احمدی فرقہ میں داخل ہونے کے بعد تمہاری جانوں پر کوئی سختی نہیں۔ حالانکہ صحابہ کی جانیں ہر وقت خطرہ میں تھیں۔ تم پر ایک ایسی عادل گورنمنٹ حکومت کرتی ہے کہ جس نے تمام فرقوں کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے حالانکہ صحابہ کے وقت یہ بات نہیں تھی۔ ان میں اگر کوئی شخص ایمان لے آتا تو اس کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ لگا رہتا تھا چنانچہ بہت سے صحابہ مُسلمان ہونے کی وجہ سے نہایت بیدردی

سے قربان کئے گئے یہان تک کہ ان کی دونون ٹانگین دو اونٹون سے باندھ دیتے تھے اور پھر ان کو مختلف راستون سے چلا دیتے تھے۔ جس سے ان کی لاتین چر جاتی تہین اور وہ اس تکلیف اور عذاب مین شہید ہو جاتے تہو۔ پھر وحشی عرب مسلمان عورتون کی فرجون مین نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیتے تہو اور وہ بڑی خوشی سے اس موت کو قبول کرتی تہین۔ مگر اسلام سے پھرنا قبول نہ کرتی تہین۔ پھر مالی رنگ مین بہی انہون نے کچھہ کم قربانی نہین کی۔ انہون نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے گہر بار کو چہوڑ دیا اور بعض دفعہ جب روپیہ کی ضرورت پڑی تو انہون نے اپنے مالون کا بہت سا حصہ نبی کریم کے سپرد کر دیا اور حضرت ابوبکر نے تو اپنا تمام مال ہی لاکر دے دیا اور نبی کریم کے پوچھنے پر کہ تم نے گھر مین کیا چھوڑا۔ جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول پس انہون نے جانون کی ضرورت کے وقت جانین قربان کر دین اور مال کی ضرورت کے وقت اپنے مال حوالہ کر دئے اور تم لوگون کو تو اس قدر آسانی ہوگئی ہے کہ تمہاری جانین بالکل محفوظ ہین۔ صرف تم سے مال کی قربانی چاہی جاتی ہے کیونکہ اس وقت دنیا مین حُبّ مال و جاہ کا شرک ہے جو کہ سب بدیون کی جڑ ہے پس افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس قدر آسانی کے پھر تم سستی دکھاؤ۔ میرے دوستو! خدا نے تم کو چن لیا ہے اور اگر تم خدانخواستہ اپنے آپ کو نالائق ثابت کردگے تو وہ اور کسی قوم کو اپنے مطلب کے لئے چن لے گا۔ یہ اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے تم کو دین کی خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ اور تم کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کو ہاتھہ سے جانے نہ دو۔ بلکہ تم کو چاہیئے کہ اپنے اموال کو دین کے لئے خرچ کرکے ثابت کر دو۔ کہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھہ پر جو وعدہ تم نے کیا تہا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکہین گے اس کو تم نے پوری وفاداری سے پورا کر دیا۔ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جو آج سستی کرتا ہے۔ کل اپنے کئے پر روئے گا مگر کچھہ نہ بنے گا۔ تم سے خدا تعالیٰ اس وقت مالون کی قربانی چاہتا ہے اور تم کو چاہیئے۔ کہ تم وہ قربانی کر دو۔ کہ خدا تعالےٰ بہی اپنے وعدہ کے مطابق تم کو وہ انعام دے جو کہ اس نے قرآن شریف مین مومنون کے لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ اور تمہارے لئے بہی وہی الفاظ استعمال کرے۔ جو کہ اس نے صحابہ کے لئے کئے ہین کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ آج کل سب سے زیادہ دین کی خدمت لنگر کی امداد ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دین کی اشاعت مین سب سے زیادہ مدد ملتی ہے اور خدا کے منشا کے

مطابق لوگ پیدا ہوتے ہین۔ اور وہ لوگ جو کہ قادیان مین دین سیکھنے کے لئے آتے ہین۔ بجائے اس کے کہ ان کو کہانے پینے اور پکانے کا فکر ہو وہ بڑے آرام سے دین سیکھتے ہین اور واپس جاکر اپنے اپنے وطن مین تبلیغ کرتے ہین۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنے مقدور کے مطابق اس مد مین چندہ دیتا ہے اور وہ لوگ جو کہ اس طرف سے غافل ہین ان کی حالت نہایت قابل رحم ہے کیونکہ شاید انہین دین کی ترقی سے کوئی واسطہ نہین۔ اے میرے دوستو! سب سے زیادہ ضروری مد دین کی اشاعت کی ہی ہے اس لئے سب سے زیادہ اسی طرف توجہ ہونی چاہیئے اور یہی موقعہ ہے کہ تم اس کی مدد کرکے ثواب دارین کماؤ۔ ورنہ خدا کے وعدہ کے مطابق وہ دن قریب آتا ہے کہ سونے کا پہاڑ دینے والے لوگ بہی پیدا ہون گے۔ مگر ان کو اس وقت اس قدر ثواب نہ ہوگا جتنا آج کل ایک پیسہ دینے والے کو۔ اس لئے ہر جگہ کے لوگون کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت اس مد کے لئے تحریک کرتے رہین۔ کیونکہ یہ تمہین لوگون کا کام ہے کہ تم اس مد کے لئے روپیہ جمع کرو ورنہ خدا کے مامور کو اور بہت کام ہین۔ کیا تم چاہتے ہو اور تمہاری غیرت برداشت کرتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود بڑے بڑے کام چہوڑ کر لنگر کے لئے تحریک کرتے رہا کرین۔ نہین تم مین سے کسی کا یہ دل نہین چاہتا۔ پس خود کوشش کرو۔ اور اس نیک کام مین ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ پچہلے بدر مین اخویم مفتی صاحب نے اس کے متعلق تحریک کی تہی جس پر لوگون نے کچھہ توجہ کی ہے مگر وہ ابہی کم توجہ ہے مگر جب تک وہ اپنے پورے زور سے اس طرف توجہ نہ کرین گے وہ اس فرض سے سبکدوش نہین ہون گے جو کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کے دن ان پر مقرر کیا تہا یعنے یہ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکہین گے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم مین ایسے لوگ بہی ہین جو کہ صحابہ کی طرح دین کی ترقی کی فکر مین لگے رہتے ہین۔ چنانچہ شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس لاہور نے مفتی صاحب کی تحریر کو پڑہ کر اس کار خیر مین بہت سا حصہ لیا ہے۔ اب مین تم کو کہان تک آگاہ کرون۔ تم کو اپنے فرائض خود سمجہنے چاہئین اور اپنے ان وعدون کو پورا کرنا چاہیئے جو کہ تم نے بیعت کے وقت کئے تہو تاکہ خدا تعالیٰ بہی اپنے وعدے پورے کرے اور وہ سب سے زیادہ اپنے وعدہ کا پابند ہے۔

پس تم مین سے سچا احمدی وہی ہے جس کو ہر وقت اپنے عہد کے پورا کرنے کی فکر دامنگیر ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار بشیر الدین محمود احمد

تصنیف راوُ مصنف نیکو کند بیان

برادران ملت! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ مین نے ایک رسالہ طریقہ احمدیہ چھپوایا ہے ہرچند کہ اس کا حجم قلیل ہو مگر اس مین مضمون تقریباً دو سو صفحے کا ہے۔ مین نے جہان تک میرے علم و وسعت مین تہا ان تمام عقائد احمدیہ کو جن سے دوسرے مسلمانون مین ہمین امتیازی رنگ حاصل ہے۔ دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے ساتھہ پنجابی مین نظم کر دیا ہے۔ تقریباً ہر مصرعہ کسی نہ کسی آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ اور ہر آیت اور حدیث کی کتاب کا حوالہ لکھہ دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ پنجاب کے احمدی بچون خصوصاً دیہاتیون کے لئے انشاء اللہ نہایت مفید ہے۔ اگر ہوش سنبھالتے ان کو یہ چند اشعار یاد کرا دئے جاوین جیسا کہ قبل ازین وہ نجات المومنین کو کرتے ہین۔ تو یہ عقائد ان کی طبائع مین راسخ و مستحکم ہو جائین۔ مین چاہتا ہون کہ باثروت احباب بہت سی جلدین خرید کر دیہات مین خصوصیت کے ساتھہ مفت تقسیم کرین۔ تبلیغ کے واسطے یہ رسالہ بہت عمدہ ہے کیونکہ اس کے دیکھنے سے ہمارا مذہب صاف معلوم ہو جاتا ہو قیمت ۲ر فی جلد ہے مگر جو صاحب روپیہ کے اکٹھے نسخے منگوائینگے۔ انہین پچیس جلد بھیجی جاوین گی۔ اس مین اللہ تعالیٰ کے صفات۔ ملائکہ کے نزول کی کیفیت۔ خلق الطیر۔ احیاء موتیٰ انسان خود مختار ہے یا مجبور۔ آدم کا جنت کہان۔ سواد اعظم سے کیا مراد ہے۔ معجزات انبیاء۔ عصمت انبیاء۔ جس کے ضمن مین تمام انبیاء کے متعلق ان آیات کی جن سے گناہ ثابت کرتے ہین۔ صحیح تفسیر کی گئی ہے۔ دین بزور شمشیر نہین پھیلا۔ مسیح موعود پر صلوٰۃ۔ مسیح موعود کا منکر۔ تقدیر کیا چیز ہے۔ استغفار کے معنے۔ نزول سے کیا مراد ہے۔ ہر صدی پر مجدد۔ حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا۔ اس زمانہ کے متعلق تمام نشانات۔ معراج النبی وفات مسیح۔ قرآن مین اختلاف و نسخ نہین۔ و در نسخ ہمیشہ نہین اور اعمال مین۔ پانی۔ نواقض وضو۔ جرابون پر مسح۔ تیمم اذان اقامت۔ قصر۔ جمع۔ وتر۔ قنوت۔ بسم اللہ آمین۔ فاتحہ خلف الامام رفع یدین۔ جمعہ۔ عید۔ صدقۃ فطر۔ قربانی۔ نکاح۔ رسوم شادی و غمی۔ سُہود۔ تمام مسائل بالدلائل مذکور ہین۔ ناظرین تعجب کرین گے۔ کہ اتنا مضمون قلیل حجم مین کیسے آگیا۔ ضرور منگوا کر دیکھیئے۔ اکمل دفتر بدر قادیان کے نام درخواستین آئین۔

(سلسلہ کیلئے دیکھو صـ)

مگر خطوط میں ان کا فیصلہ نہیں ہو سکتا اور ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حق طلب کے لئے جو کچھ میں نے اُوپر درج کیا ہو وہ کافی ہے۔ آپ بار بار پڑہیں اگر اللہ کریم نے چاہا تو سمجھ آجائیگی چونکہ نہ ہی ان پہلے خلفاء کا ذکر قرآن مجید میں مذکور ہے اس لئے نہ ہی ہمیں یہ ضرورت ہے جو ان خلفاء کی تلاش کرتے پہریں۔ صرف خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کا معلوم کرنا ضروری اور لابُدی تہا۔ سوالحمد للہ کہ اللہ کریم نے اس کو اچھی طرح سے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ جیسے موسےٰ کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ حضرت مسیح آئے تہے ویسے محمد رسول اللہ صلعم کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ مسیح موعود نزول فرما ہوئے اور ایسا ہی اور بہی بہت سے وجوہات ہین جن سے حضرت مسیح موعود کا مثیل مسیح ہونا ثابت ہے مگر ان کے اندراج کی اس جگہ ضرورت نہین۔

سوال نمبر ۴۔ میرا اپنا ناچیز خیال ہے کہ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت نہ تہی۔ مگر من لم یعرف امام زمانہ اس کے مخالف پڑا ہوا ہے۔

جواب۔ آپکا خیال غلط ہے۔ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت ہی۔ ورنہ اُولٰئک ہُم الفاسقون کا جرم عائد ہو جائے گا۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ موسےٰ کے خلفاء کیطرح اس اُمت مین بہی خلفاء ہوتے رہے مین گو ہمین ان کے نام معلوم نہ ہون۔ ہمین تو بہت سے نبیون کے بھی نام معلوم نہین اور نہ ہی اللہ کریم نے ہمین بتائے مین اور پھر آپ یہ بہی یاد رکھین کہ اگر کوئی شخص ہمین کسی ایسے بزرگ کا پتہ دیوے جس مین وہ سب باتین پائی جاتی ہون جن کا پایا جانا ایک صادق خلیفہ کے لئے ضروری ہے اور اس نے خود بہی امامت کا دعویٰ کیا ہو تو ہم ماننے کے لئے تیار ہین اور جب تک ہم پر اتمام حجت نہ کی جاوے۔ ہم نہ ماننے مین معذور ہین۔

سوال نمبر ۵۔ طاعون اور زلازل اگر شوخی اور تکذیب کی سزا ہین تو تُرے کے ساتھ گھن پسنا چاہیئے تہا نہ کہ گھن کے ساتھ آٹا۔

جواب۔ اللہ کریم کو آپکے مشورہ کی کوئی ضرورت نہین اس نے تو صاف فرما دیا ہے۔ وما کنّا معذبین حتّٰی نبعث رسُولا۔ جب نوح کیوقت طوفان آیا تہا تو حیوانات اور حشرات الارض سب غرق کئے گئے تہے اور بہت سے معصوم بچے ہلاک کئے گئے تہے۔ جو نوح علیہ السلام کے نام سے بہی ناواقف تہے۔ ایسا ہی جب قحط کا عذاب آیا تہا تو غرباء ہی پہلے ہلاک ہوئے تہے اور موسیٰ کیوقت مینڈکون جوؤن اور طرح طرح کی آفات ارضی وسماوی کا عذاب آیا تہا مگر آپ جانتے ہین۔ کہ فرعون سب سے پیچھے ہلاک ہوا تہا۔ غرض سوال کرتے وقت سنت اللہ کو ملحوظ خاطر رکھ لینا چاہیئے۔

آٹے کے ساتھ گھن پس گیا یا گھن کے ساتھ آٹا پس گیا۔ بات ایک ہی ہے۔ بہر صورت دونون پس گئے یہ سوال آپنے سوچ سمجھ کر نہین کیا۔ دیکھو عذاب کا قاعدہ ہی ایسا ہے کہ وہ چہوٹی چہوٹی اشیاء سے شروع ہو کر بڑی اشیاء تک پہنچتا ہو۔ دیکھو جب کسی مکان والے کی شامت اعمال کی وجہ سے آگ لگتی ہے تو پہلے دیاسلائی کا رگڑ کھانے سے ستیاناس ہوتا ہے پھر کاغذات اور دھجیان وغیرہ جلتی ہین اور پھر چہوٹی چہوٹی لکڑیان متاثر ہوتی ہین حالانکہ مکان والا بدستون کی طرح عیش وعشرت مین سوتا ہے۔ آخر دروازہ اور دروازے سے شہتیر کڑیان متاثر ہوتی ہین اور شہتیر تک نوبت پہنچتی ہے۔ تب آناً فاناً گھر کا گھر بمع مالک کے جل سڑ کر راکھ ہو جاتا ہے یہی حال طاعون کا ہے۔ کہ سب پہلے مچھرون اور پھر چوہون اور پھر غرباء مین پھیلتی ہے اور آخر امیرون کی باری آجاتی ہے یہان تک کہ حضرت صاحبؑ نے یورپ کے لئے بہی پیشگوئی کر دی ہے اور یہی نظارہ افواج شاہی مین نظر آرہا ہے۔ دیکھو پہلے کون ہلاک ہوتا ہے اور کا نذر اخیف کی کب باری آتی ہے۔ خط مین گنجائش نہین ورنہ مین زیادہ تفصیل سے جواب دیتا۔

سوال نمبر ۶۔ مہدی ومسیح کی بشارت کی حدیثین بناوٹی ہین کیونکہ ایسے مہتم بالشان مسئلہ کو قرآن کریم ضرور بیان کرتا۔ اور احمد کے بروز کامل کا نام لے کر بتاتا اور پوری تفصیل دی جاتی یا کم از کم ایسے الفاظ استعمال ہوتے کہ آخری زمانہ مین احمد کا کامل بروز ظہور فرمائیگا۔ مسلمانو پر فرض ہے کہ اس کی اطاعت کرین کیونکہ پہلی کتاب مین ہر ایک پیچھے سے آنیوالے کی ایسے لفظون مین بشارت دیگئی ہے

جواب۔ ایسی احادیث کو بناوٹی کہنے والا خود بناوٹی مسلمان ہے۔ جن باتون کو پورا ہوتے ہمنے اپنے کانون سے سُنا اور اپنی آنکھون سے دیکھا اُن پر بناوٹ کا الزام لگانے والا قرآن کریم کو بہی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتا ہوگا۔ مین پوچھتا ہون۔ اگر توریت مین یا کسی اور صحیفہ مین لکھا ہوا ہوتا۔ کہ مریم دختر فلان کنوارپن مین ایک بیٹا جنے گی اور وہ نبی ہوگا اور یہ کہ عبد اللہ کا بیٹا اور ایمنہ کا جایا مکہ کی بستی مین ایک شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام نامی ہوگا وہ خاتم النبین ہوگا۔ تم اس پر ضرور ایمان لانا۔ تو ایسے اندھیر کیون پڑتے اور لاکہون کی تباہی کی نوبت کیون آتی۔

جن دلایل سے پہلے نبیون کی سچائی ثابت ہے انہین دلائل سے حضرت مسیح موعود بہی سچے نبی ہین۔ سوال نمبر ۳ کو بمعہ جواب دوبارہ پڑہین۔ اور پھر یاد رکھین۔ کہ اللہ کریم نے ہمین تاکید کی تہی۔ کہ ہر نماز مین غیر المغضوب علیہم والی دعا مانگتے رہین تا ایسا نہ ہو کہ کہین یہودی بن جاؤ۔ اور پھر فرمایا۔

ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل اور ولقد اٰتینا موسی الکتاب من قبل۔ اگر مین ان آیات کی تشریح کرون۔ تو مضمون طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ کریم جب کسی قوم کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یا کسی کام کے کرنے سے منع کرتا ہے۔ تو اس سے یہ بات بہی بالبداہت ثابت ہوتی ہے۔ کہ بعضے اس حکم کو مانین گے اور بعض اس کی خلاف ورزی کرین گے جیسے توریت مین لکھا تہا کہ اس کی حفاظت کرنا اور بڑی تاکید کی تہی۔ اسی لئے اس مین تحریف ہوئی اور معنوی تحریف کی اس قدر گڈ مڈ ہوئی۔ کہ حقیقت تقریباً مفقود ہو گئی خدا کا شکر ہے۔ کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ کریم نے خود لیا تہا۔ ورنہ یہان بہی وہی حال ہوتا۔ یاد رکھین۔ کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ نماز پڑہو۔ اب اسی سے ثابت ہے۔ کہ بعض نماز پڑہین گے اور بعض انکار کرین گے۔ اسی طرح مندرجہ بالا آئیت مین خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم نے یہودی نہ بن جانا۔ اور صرف کتاب کو ہی اپنی نجات کے لئے کافی نہ سمجھ بیٹھنا۔ کیونکہ کتاب کی موجودگی مین بہی دل زنگ آلودہ ہو جایا کرتے ہین۔ اور ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ تب مردون کو زندہ کرنے کے لئے ہم مزکی بھیجا کرتے ہین اور یہ حکم مسلمانون کو دیا گیا تہا کہ تم یہود نہ بن جانا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے یہود تناسخ کے طور پر نہین آئین گے۔ بلکہ ان کے مثیل ہون گے۔ اور ضروری ہے۔ کہ یہودیت کے لئے مثیل عیسےٰ کا انکار بھی ہو جوابات کو ذرا غور سے پڑہین۔ بہت جگہ مین نے اشارات سے کام لیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بادشاہان کی تباہی

تحصیل پھکوال ضلع جہلم مین ایک گاؤن بادشاہان نام ہو یہان طاعون نے سخت بربادی کی ہو اس ضلع مین بعض دفعہ پچیس تیس روپیہ اُجرت لیکر میت کو صرف قبر تک اُٹھا کر پہونچایا گیا ہے ایک شخص اُجرتی ٹٹو نے ایک اونٹنی لیکر ایک میت کو قبر تک پہونچایا۔ ایک واقعہ یہ بھی ہوا ہو کہ ایک عورت مرگئی جس کا کوئی وارث نہ تہا تو اس کی لاش دس بارہ یوم تک اندر ہی پڑی رہی۔ آخر کتے اس کو اندر سے گھسیٹ کر کہنڈر وہین لے گئے اور وہان اس کو چیر پہاڑ کر کہالیا۔ الامان الامان۔ اسی طرح اسی تحصیل مین ایک موضع جاوندمین بہی ایک عورت کا ایسا ہی حشر ہوا۔ (سراج) بادشاہانی واعظ عبرت پکڑیے۔

رسید زر

۲۸ مئی ۱۹۰۷ء

۲۶۵ - عمردین صاحب ۸ر
۹۶۹ - احمد علی صاحب ۴ر
۴۴۵ - عبدالقدوس صاحب ۱۴ر
۱۳۷ - غلام حسین صاحب سے
۱۰۹۲ - فضل احمد صاحب ۶ر
۴۳۷ - شمس دین صاحب سے
۲۴۹ - بابو حمید علی صاحب سے
۱۶۲۵ - نادر خان صاحب سے

۳۱ مئی ۱۹۰۷ء

۱۳۲۹ - حکیم کرم الٰہی صاحب سے
۴۵۲ - منشی عطا محمد صاحب سے
۲۷۵ - الٰہ داد صاحب سے
۱۵۸۴ - سلطان علی صاحب ۴ر

یکم جون ۱۹۰۷ء

۳۹۵ - قاضی رکن الدین صاحب سے
۳۲۶ - عبداللہ خان صاحب سے
۱۶۲۶ - محمد شاہ صاحب سے

۲ جون ۱۹۰۷ء

۱۲۰۵ - سعید اللہ صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ولیداد ابن عبداللہ - بوریا نوالی کہاپا گوجرانوالہ
والدہ ولیداد 〃 〃 〃
ہمشیرہ ولیداد 〃 〃 〃
محمد 〃 〃 〃
محمود 〃 〃 〃
احمد معہ عیال سوہران - ہوشیارپور
غلام محمد صاحب معہ ہمشیرہ
پوہر - گگہ مہاراں - سیالکوٹ
چودہری نبی بخش صاحب چیچور سیالکوٹ
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
غلام قادر صاحب 〃 〃 〃
کھیڑا - کٹھالیان پسرور سیالکوٹ

محمد دین صاحب کٹھالیان پسرور سیالکوٹ
حسین بخش 〃 〃 〃
محمد - گٹھالیان سترا و سیالکوٹ
علی محمد 〃 〃 〃
علی گوہر 〃 〃 〃
مسمات حاکم بی بی 〃 〃 〃
مسمات حیات بی بی 〃 〃 〃
اسمٰعیل صاحب 〃 〃 〃
عبدالغنی 〃 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃 〃
شاہ محمد صاحب 〃 〃
مسمات وولی 〃 〃 〃
نور احمد صاحب 〃 〃 〃
جان محمد صاحب 〃 〃
ابراہیم صاحب 〃 〃 〃
تنبیر علی صاحب 〃 〃 〃
غلام قادر صاحب 〃 〃
مسمات محمد بی بی 〃 〃 〃
مسمات زینب بی بی 〃 〃 〃
شادی 〃 〃 〃
مسمات مہتاب بی بی 〃 〃
اہل بیت فضل احمد نمبردار 〃 〃
رحیم بخش صاحب تلواڑہ - رعیہ سیالکوٹ
فوجدار 〃 〃 〃
ولیداد 〃 〃 〃
مہرالدین 〃 〃 〃
حاکم 〃 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃 〃
خیرالدین 〃 〃 〃
طالع مند 〃 〃 〃
عبدالاحد - اننہ گام بندہ پور کشمیر
محمد غلیم صاحب شاہدرہ - لاہور
نواب - کٹھالیان سترا و سیالکوٹ
اہلیہ 〃 〃 〃
غلام محمد 〃 〃 〃
علی محمد 〃 〃 〃
دولت بی بی اہلیہ شاہ محمد 〃 〃

منشی خدابخش صاحب ووالیال پنڈدادنخان
محمد خان - نوزا - ضلع گجرات
بہاول خان 〃 〃 〃
سردار خان 〃 〃 〃
اہلیہ محمد خان 〃 〃 〃
دختر پیر اندتا 〃 〃 〃
شاہ محمد صاحب گٹھالیان پسرور سیالکوٹ
غلام حیدر 〃 〃 〃
اروڑا 〃 〃 〃
عمر بی بی اہلیہ اروڑا 〃 〃
عمردین 〃 〃 〃
الٰہ دین 〃 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃 〃
بوٹا 〃 〃 〃
بہاول 〃 〃 〃
شکر اللہ 〃 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃
ولیداد 〃 〃 〃
سید محمد 〃 〃 〃
حسن بی بی اہلیہ غلام رسول 〃 〃
رحمت بی بی اہلیہ ولیداد 〃 〃
حاکم بی بی اہلیہ سید محمد 〃 〃
سید بی بی دختر غلام رسول 〃 〃
الٰہی بی بی زوجہ حیات محمد 〃 〃
غلام قادر 〃 〃 〃
شکر دین 〃 〃 〃
فتح دین 〃 〃 〃
محمد بی بی اہلیہ فتح دین 〃 〃
والدہ فتح دین 〃 〃
برکت بی بی اہلیہ مطیع اللہ 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃
طالع بی بی اہلیہ غلام رسول 〃 〃
رحمت اللہ 〃 〃 〃
رحمت بی بی دختر غلام رسول 〃
محمد خان 〃 〃 〃
احمد خان 〃 〃 〃
محمود خان 〃 〃 〃

فضل بی بی اہلیہ احمد خان صاحب
گٹھالیان - پسرور - سیالکوٹ
راج بی بی اہلیہ محمود خان صاحب
گٹھالیان - پسرور - سیالکوٹ
غلام حسین صاحب گٹھالیان پسرور
نواب بی بی دختر محمد خان 〃 〃
حیات بی بی اہلیہ محمد خان 〃 〃
پیر محمد صاحب 〃 〃
فضل دین صاحب 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃 〃
ولیداد 〃 〃 〃
حاکم بی بی زوجہ ولیداد 〃 〃
امام الدین صاحب 〃 〃
ریشم بی بی اہلیہ امام الدین 〃 〃
حسین بی بی دختر ملنگ شاہ 〃 〃
کالو - میکالیان - سالارہ ضلع لاہور
محمد الدین 〃 〃 〃
نور الدین 〃 〃 〃
اہلیہ کالو 〃 〃 〃
جھنڈا - مقبول کا لاخطائی میانی سیالکوٹ
غلام محمد 〃 〃 〃
محمد الدین 〃 〃 〃
برکت علی مدرس مدرسہ گھرہ گجرات
روشن خان صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
شعب بی بی 〃 〃 〃
میر ناز 〃 〃 〃
نتھو بیگم 〃 〃 〃
اہل بیت روشن 〃 〃
مرزا بیگم 〃 〃 〃
سید عالم 〃 〃 〃
چودہری نتھو معہ اہلیہ کھتو والی کھیوہ باجوہ
کلاس والہ سیالکوٹ
نواب معہ اہلیہ کھتو والی کھیوہ باجوہ کلاس والہ
خیرالدین صاحب 〃 〃 〃
والدہ چودہری باغ دین صاحب 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
چودہری حسین بخش صاحب 〃 〃

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ چہار	یکبار ۸
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ 〃	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ 〃	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ 〃	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ 〃	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱ - یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے - پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲ - منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ یا نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴ - تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا - بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵ - ہر ایک صاحب مشتہر کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی

۷ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کو بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸ - یہ اُجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے - اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑھا جائیگا اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں گے ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اُجرت واپس کردیجاوگی۔

۹ - منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اُجرت واپس کردے

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمادین

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین یکم جولائی تک رعایت کیگئی ہے

اب سے براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۴ عہ مجلد ۴ سے

درثمین مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی۔

احباب موقعہ ہاتھ سے نہ دین

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(یہ ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہین چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایک ہزار صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا نہایت ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگون مین تقسیم کرین۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست مین وہ کتاب بہی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ مین بھی گران نہین۔ قیمت ۱ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطلان کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۲ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴ر

الوصیتہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین

القول الصحیح اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱ر

آئینہ ڈکشنری ۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید ۱ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ۱ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۲ر

کالمن احمدی الہ داد والے۔ قیمت ۲ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرماوین کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر۔ نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماوین۔ ہدیہ پارہ اول۔ علاوہ محصولڈاک ۴ر۔ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر

المشتہر۔ عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائین گے وہ خوش ہون گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۴۔ ہمارے ایک کرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ مین کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے۔ یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مدو خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مدو خان ایک نیک اور نوجوان ہین۔ خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوئیکی ضلع گجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادین۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بھی اچھی ہے۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین۔ خط و کتابت مجھ سے ہو۔ اکمل آف گولیکی از قادیان ضلع گجرات

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین۔ دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔

مینجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر
BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کا مد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶) — قیمت پیشگی — قادیان میں عہر

۸ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ ؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ۔ جون ۱۹۰۷ ؁ع

گورنمنٹ و ...

نمبر (۲۵)

فی پرچہ ۲ر — سرچہ گویم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ بود در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار سے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عسہ
معاونین درجہ اول جنکو ۵ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو	صمہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے ر
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاوگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے ہفتہ دوم کے اندر اندر طلب کر لینا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاوگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور جنہیں بیعت کرنیوالے دہراتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہدان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہدان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

دو عورتون کی گواہی پر مذہب کی بنا

شہر نیو یارک کے اخبار ٹیلی گراف میں

ایک صاحب جن کا نام نقتالی ہرز امپرسٹ تحریر فرماتے ہیں کہ یسوع کے مردون سے جی اُٹھنے کی شہادت صرف عورتون سے ملتی ہے۔ ہر دو کا نام مریم تھا جن میں سے غالباً ایک تو یسوع کی ماں تھی۔ اور دوسری یسوع کی چاہیتی مریم مگدلینی تھی ان دو عورتون کی گواہی پر مذہب عیسوی کا سارا دارومدار ہے اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے کہ کیا یہ گواہی ایسے عظیم الشان واقعہ کے ثبوت کے واسطے کافی ہو سکتی ہے۔ اس امر کیواسطے عیسائی تاریخ کا ایک اور واقع میں بطور نظیر کے پیش کرتا ہون اور وہ یہ ہے۔ کہ جب مسلمانون کے بادشاہ محمد نے عیسائی دنیا کے صدر مقام قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔ تو ایام محاصرہ میں (عیسائیون کی بدقسمتی سے) قحط پڑ گیا۔ دوران قحط میں ایک پادری صاحب نے اپنے گرجے کے متعلقین کو روٹی بہم پہنچانے کی خاطر ایک عیسائی یونانی سوداگر سے پانچہزار درہم قرض لئے اور ایک تحریر لکھدی۔ کہ دو ہفتہ میں یہ قرضہ ادا کر دیا جاویگا جب دو ہفتہ گذرے۔ تو سوداگر تحریر ہاتھ میں لے کر پادری صاحب کے پاس گیا اور اپنا قرضہ طلب کیا۔ پادری صاحب نے وہ تحریر اس کے ہاتھ سے لے کر پھاڑ ڈالی۔ اور اس کو دھکے دیکر گرجا کے احاطہ سے باہر نکالدیا۔ اس وقت وہان صرف ایک عورت موجود تھی۔ جو کہ گرجا کو صاف کر رہی تھی اور اس نے یہ سارا ماجرا دیکھا۔ سوداگر بیچارہ روتا پیٹتا بڑے پادریون کی عدالت میں پہنچا۔ اور فریاد کی۔ وہان اس سے گواہ طلب کیا گیا اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ پادری ہو کر وہ میرے ساتھ ایسا سلوک کرے گا۔ اس واسطے میں کسی آدمی کو ساتھ نہ لے گیا البتہ وہان ایک عورت اس وقت موجود تھی اس سے دریافت کر لیا جائے۔ پادریون کی مجلس نے فیصلہ دیا۔ کہ عورت کی گواہی اس امر کے واسطے کافی نہین۔ اس واسطے دعویٰ خارج اس سوداگر نے شہر کے لوگون کو جمع کر کے کہا۔ کہ دیکھو جب پانچہزار درہم کے واسطے عورت ذات کی گواہی کافی نہین تو ہزارون ہزار روحون کی نجات کے معاملہ مین عورت کی گواہی کیونکر ماننے کے قابل ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادریون کے مطابق مذہب عیسوی کی بنا کسی جائز شہادت پر نہین ہے اور یہ مذہب بالکل جھوٹھا ہے۔ ایک جھوٹھے مذہب کی خاطر ہم کیون فاقہ کشی کی مصیبت برداشت کرین۔ مذہب اسلام عقل کے مطابق ہے اس کو ہم کیون قبول نہ کر لین۔ سوداگر کی اس بات سے عوام کے دل پر اثر کیا۔ اور پانچہزار یونانیون نے کلمہ پڑھ کر مذہب اسلام قبول کر لیا۔ اور شہر کے دروازے کھول دئے اور صوفیہ کے گرجا پر ہلالی پرچم لہلہانے لگا۔ یہ ایک بڑی حماقت ہے۔ کہ ہم مان لین۔ کہ خدا مر گیا تھا۔ لیکن اگر وہ مر گیا تھا۔ تو مردے کبھی زندہ نہین ہو سکتے۔ جو ایک دفعہ مر گیا۔ وہ ہمیشہ کے لئے مر گیا۔ خواہ خدا تھا خواہ کوئی اور تھا سچی بات مین کیا لحاظ ہے۔ جو مر گیا۔ سو مر گیا۔

سویرے جاگنا

آج کل فیشن کی تقلید مین صبح سات آٹھ بجے اُٹھنے کا مرض ہمارے مسلمان بھائیون مین بڑی کثرت سے پھیلتا جاتا ہے حالانکہ قرآن شریف مین مومن کی تعریف مین آیا ہے۔ وقلیلاً من الليل ما يهجعون۔ اور بالاسحار هم يستغفرون مین نے بڑی غور کی بعد اس مرض کے اسباب کو معلوم کیا ہے۔ اول یہ۔ تو احکام الٰہی سے غفلت۔ صبح نماز پڑھنے تک کا خیال نہین ہوتا۔ دوم۔ رات کے پہلے حصہ مین دیر تک جاگتے رہنا۔ اور گیارہ بارہ بجے تک فضول گپین ہانکتے رہنا عذر یہ کرنا کہ نیند نہین آتی۔ مگر مین کہتا ہون کہ نیند کیونکر آئے۔ جب اُدھر سے آٹھ بجے اٹھنا ہوتا ہے۔ رات کو سویرے سونا چاہیئے اور صلوۃ العشاء کے بعد بالکل بلا ضرورت باتین نہین کرنی چاہئین۔ اور صبح سویرے اٹھ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ جیسا کہ قادیان کی ہر دو مساجد مین عموماً پڑھی جاتی ہیں۔ اور جسے تہجد نصیب ہون اس کے کیا کہنے۔ اکمل

عبرت

برادر محمد بخش صاحب احمدی علاقہ کسک سے تحریر فرماتے ہین۔ خدا کی قدرت کا تماشا اس طرف عجیب طرح کا ہوا ہے۔ علاقہ کھون تا تحصیل تلہ گنگ تک چنون کا فصل کا دانہ گھارون مین خشک ہو گیا ہے۔ اور کچھ اولے پڑنے سے غلہ گندم کا فصل بہت گاؤن کا برباد ہو گیا ہے۔ مقام کہوڑہ مین ایک پرانا مندر تھا اس کی دیوی۔ اور ایک مندر پرم ناکس کہوڑہ مین تھا اس کی دیوی۔ اور ایک مندر قلعہ کسک پر بہت ہی پرانا تھا جس کی دیوی بڑی قیمتی سامان سے آراستہ تھی بجلی سے فناہ ہو گئی ہین۔ یعنے مندر تو کھڑے مین صرف شگاف پڑے مین۔ لیکن بت ریزہ ریزہ ہو گئے ہین طاعون کی بیماری ترقی پر ہے۔ لیکن منکرون کو بھی تحکم پرواہ نہین ہے۔

طاعون زدہ مقام سے نکلنا۔ ایک خط اور اس کا جواب

کرم دمخدوم

بندہ ا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل بیماری طاعون کا ہر چہار طرف دور دورہ ہے۔ اہل اسلام اس بیماری سے بچاؤ کے واسطے احکام دینی کی طرف متوجہ ہو رہے ہین۔ علمائے دین مختلف فتاوی عاید کر کے سخت مشکلات مین ڈالدیتے ہین۔ پس انجناب کو برگزیدہ درکن اعظم اسلام تسلیم کر کے التماس ہے کہ بحوالہ کتب معتبرہ مفصلہ ذیل فتوے سے آگاہی بخشین" (کیا فرماتے ہین علمائے دین کہ مقام طاعون زدہ سے جلائے انتقال کرنی جائز ہے یا نہین۔ اور ایسی بیماری سے بچاؤ کے لئے کیا تدابیر اور وسائل اختیار کئے جاوین) براہ نوازش بنظر ہمدردی اسلام و رفاہ عام جواب سے بواپسی عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور فرماوین۔ والسلام

احقر العباد سید نادر شاہ عفی اللہ عنہ پیرزادہ درگاہ حضرت مولانا سید بدرالدین اسحاق رحمت اللہ علیہ اللہ پاک پٹن شریف ضلع منٹگمری۔

فتوے

بموجب حدیث صحیح کے یہ فتوے ہے۔ کہ اگر طاعون کی ابتدائی حالت ہو۔ تو اس شہر سے نکل جانا چاہیئے۔ اور اگر طاعون زور پکڑ جائے۔ تو نہین جانا چاہیئے۔ مگر مضائقہ نہین کہ اسی گاؤن کی سرزمین مین باہر سکونت اختیار کرین۔

مرزا غلام احمد

شملہ مین جلسہ خیر خواہی سرکار

شملہ سے شیخ عبدالحمید صاحب آف دی انگلش ویرہوس حضرت کی خدمت مین اطلاع کرتے ہین کہ وہان احمدی برادران نے خیر خواہی سرکار مین ایک جلسہ ۲ جون کو کیا اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

اول ہم احمدی جماعت شملہ موجودہ پولیٹیکل شورش سے سخت متنفر ہین اور جو لوگ گورنمنٹ کے خلاف بدخیالی برپا کرنیکی کوشش کرتے ہین ان سے ہرگز اتفاق نہین کر سکتے بلکہ ان کے برخلاف پروٹسٹ کرتے ہین اور ان کی اس کارروائی کو نظر حقارت سے دیکھتے ہین۔ دوم۔ ہم احمدی جماعت شملہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مہدی معہود کی تعلیم پر کاربند ہونے کو فخر سمجھتے ہین اور ان کی ہر بات کو بڑی عظمت سے دیکھتے ہین ہم ان کی نصیحت پر عمل کرنے کو فرض سمجھتے ہین بلکہ فلاح دارین کا ذریعہ یقین کرتے ہین پس ان کی اس نصیحت پر کہ گورنمنٹ انگریزی کی ہر طرح فرمان برداری کرو عملدرآمد کرنے کے لئے دلی طور پر آمادہ ہون۔ سوم۔ آج کے جلسہ کی رپورٹ

کیا احمدی جماعت توجہ کرے گی

جنہوں نے بڑی کوشش اور محنت سے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا تہا جس میں ارادہ تہا۔ کہ علاوہ دیگر مضامین کے حضرت صاحب کے وہ کلمات طیبات جو آپ گھر میں فرماتے ہیں اور جن میں سینکڑوں موتی پوشیدہ ہوتے ہیں جن کی قدر ایک باخدا جوہری کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ درج کئے جائیں اور ناظرین کے فائدہ کے لئے حضرت مسیح موعود کے خطوط جو وقتاً فوقتاً آپ نے مختلف خدام کو لکھے ہیں۔ اس میں شائع کئے جاویں۔ تاکہ وہ لوگ جو اپنے گاؤں اور اپنے شہروں میں کوئی قابل مشورہ دینے والا نہیں رکھتے۔ وہ ان خطوط کی معرفت اپنے نبی بعد رسل سے مشورہ لیں کیونکہ یہ خطوط بعض تو چند اعتراضات اور استفسارات کے جواب میں ہیں۔ اور بعض میں چند احباب کے تکلیف کے وقتوں کی بابت مشورہ دیا گیا ہے۔ پس ہر ایک شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر اس رسالہ میں سے وہ فقرات جو حضرت صاحب نے عربی سیکھنے کے لئے بنائے تھے۔ درج کئے ہیں اور یہ سب اس صورت میں ہیں۔ کہ آخر میں ایک کتاب بن سکے اور اس رسالہ کے دیگر مضامین بھی خدا کے فضل سے ایسے عمدہ ہیں۔ کہ علاوہ دوستوں کے دشمنوں نے بھی ان کی معقولیت کی داد دی ہے۔ چنانچہ نیر اعظم مراد آباد اس کی تعریف میں لکھتا ہے۔ کہ بلا مبالغہ اسلامی رسالوں میں ریویو آف ریلیجنز کے بعد اسی کو شمار کرنا چاہیئے۔ اور اس سے اسلام کو بہت مدد ملے گی۔ اور بمبئی سے ایک صاحب مصطفےٰ آفندی جو احمدی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں رکہتے۔ لکھتے ہیں۔ کہ آپکا پرچہ پہونچا اور ابھی میں پڑھنے نہ پایا تہا۔ کہ ایک صاحب مجھ سے مستعار لینے لے گئے۔ انہوں نے اس کو دیکھا اور اس قدر پسند کیا کہ فوراً لے کر چلدئے۔ اور خود حضرت صاحب نے جن کی اس بات کا ماننا احمدی جماعت پر فرض ہے اس رسالہ کو بہت پسند کیا۔ تو پھر باوجود اس بات کے کیوں احمدی جماعت اس رسالہ کے خریدنے میں اس قدر سستی دکہلا رہی ہے۔ کیا کوئی احمدی ہے۔ جس کو اپنے امام کے کلمات اور خطوط پڑہنے کا شوق نہ ہو۔ اگر کوئی ایسا ہے۔ تو اس کے لئے سخت خطرہ کا مقام ہے۔ اور اس کو چاہیئے۔ کہ جلد اپنے اندر اصلاح کرے۔ اے میرے دوستو! اس وقت اسلام کی جو حالت ہے۔ وہ چہپی ہوئی نہیں۔ اندرونی اور بیرونی حملوں سے وہ بالکل مردہ ہو رہا ہے۔ اور ایک احمدی فرقہ ہی ہے۔ جس پر ساری دنیا کی نظر ہے۔ اور خود خدا تعالیٰ نے بھی اپنے منشا کے پورا کرنے کے لئے اسی کو چنا ہے تو کیسے افسوس کی بات ہوگی کہ اگر باوجود امام کے موجود ہونے کے تم لوگ اس قدر سستی دکہلاؤ میں مانتا ہوں کہ تم لوگوں نے تمام دنیا سے بڑہکر کوشش کی ہے۔ کہ اسلام پھر ترقی پائے۔ مگر وہ نمونہ جو صحابہ نے دکھایا تہا۔ ابھی تم نے دکھانا ہے۔ وہ لوگ وہ تھے جنہوں نے خود فاقے کئے۔ مگر اسلام کی مدد کے لئے اپنے مال خرچ کئے اور ان کی کوئی چیز نہ تھی جو اسلام کی مدد کے لئے وقف نہ ہو۔ پس حیف ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ تم میں نبی کریم کا جانشین موجود ہے۔ جو ان کے نام پر دین کی مدد کر رہا ہے تم لوگ صحابہ کا نمونہ دکھانے میں قاصر ہو۔ تم میں سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو ہر طرح سے کوشش اور سعی کرتے ہیں اور دن رات ان کو فکر لگا رہتا ہے۔ کہ کسی طرح دین کی ترقی ہو۔ مگر بہت تہوڑے ہیں۔ جنہوں نے صحابہ کا نمونہ دکھایا ہو۔ پس ہمت کرو اور دلیری سے کام لو۔ تا خدا تمہارا مددگار رہے۔ تمام دنیا کے ضرر رسان اخبارات اور رسالجات کے مقابلہ میں تمہاری طرف سے صرف ریویو۔ تشحیذ الاذہان بدر اور الحکم شائع ہوتے ہیں۔ تو کیا وہ اشاعت حق کا فرض جو تمہاری گردنوں پر ہے۔ ان رسالوں اور اخباروں سے ادا ہو سکتا ہے اور جبکہ ان کی بہی اشاعت کثرت سے نہیں تو وہ کیونکر مخالفین کے اعتراضات کا بد اثر دنیا پر سے دور کر سکتے ہیں۔ دوستو وقت ہے۔ اٹھو اور دین کے پہیلانے میں مدد کرو۔ سب سے کم مدد جو تم نے کی ہے وہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے پہیلانے میں کی ہے۔ اور یہ محض خدا کا فضل ہے۔ کہ وہ اب تک جاری ہے۔ ورنہ اس تمہاری روش سے تو خطرہ تہا کہ وہ کبھی کا بند ہو جاتا۔ خدا کے لئے اب بہی سوچو اور سمجھو ایسا نہ ہو۔ کہ وہ کلمات اور خطوط حضرت صاحب کے جو آپ لوگوں تک اس رسالہ کی معرفت پہنچتے ہیں۔ بند ہو جاویں اور وہ لوگ جو ہماری تکلیفوں پر خوش ہوتے ہیں ہنسیں کہ ایک رسالہ تو کم ہوا۔ مگر پھر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ کبھی ایسا نہ ہونے دیگا یہ وقت ہے۔ کہ تم مدد کرو۔ خود خریدار نہ ہو تو اوروں کو تحریک کرو۔ اور اعانت دو۔ تاکہ خدا تم سے خوش ہو۔ یاد رکہو کہ اس رسالہ کے اجرا میں کسی مالی فائدہ کا خیال نہیں رکہا گیا۔ بلکہ خدا کے فضل پر بہروسہ کرکے ارادہ ہے۔ کہ جو کچھ نفع ہو۔ وہ دین کی اشاعت پر لگایا جاوے۔ تاکہ احمدی جماعت خدا کے روبرو محض اسی کے فضل سے سرخرو ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔

تم میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ لڑکوں کا کہیل ہے۔ مگر ایسے لوگوں کی باتوں پر نہ جاؤ۔ دوست تو دوست دشمن بہی قائل ہیں کہ یہ رسالہ کچھ کام کر رہا ہے اور یہ ہم فخر کے لئے نہیں کہتے۔ بلکہ وامّا بنعمۃ ربک فحدث کے حکم پر عمل کر کے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور خود حضرت صاحب بھی تو اس کو پسند کرتے ہیں۔ افسوس ایسی بات کہنے والے لوگ یہ نہیں سوچتے کہ جب ہم خود نہیں کر سکتے۔ تو اوروں کو کیوں روکیں۔ اے قوم کے دردمند دلو! ہماری آواز سنو۔ اے وہ لوگو! جنہوں نے خدا کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لیا ہے۔ ہماری طرف نظر کرو۔ تم ایک دفعہ رسالہ منگا کر دیکہو۔ کہ کیا یہ مفید نہیں۔ اور جبکہ یہ رسالہ نوجوانوں کی طرف سے ہے۔ تو کس قدر افسوس ہے۔ کہ دوسرے نوجوان اپنے بھائیوں کا ہاتھ نہ بٹائیں۔ اور بزرگ جو والدین کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ہماری اولاد آئندہ ترقی کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ خاموش رہیں۔ اور اس کی مدد نہ کریں کیا تم ایسا کرنا پسند کرتے ہو۔ نہیں ایک غیرتمند انسان کبھی ایسا نہیں کرتا۔ اس رسالہ کی قیمت ۱ روپیہ سالانہ ہے۔ حجم ۴۰ صفحہ۔ علاوہ ٹائیٹل پیج۔ درخواستیں بہت جلد بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان آنی چاہئیں۔ والسلام

عبد الرحیم جنرل سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان قادیان

مکرم بندہ جناب مفتی صاحب السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ بہت جلد اخبار میں یہ اعلان کر دیں کہ مسجد کا کام شروع ہو چکا ہے بلکہ عنقریب پہلی منزل پر چہت پڑ جائیگی۔ جن صاحبوں کا ارادہ چندہ بھیجنے کا ہے یا جو وعدہ کر چکے ہیں وہ بہت جلد روپیہ ارسال کریں جمع شدہ چندہ قریباً سارا خرچ ہو چکا ہے۔

خاکسار

محمد علی۔ از قادیان

آداب الرسول

جیسا کہ گذشتہ ہفتہ میں وحی الٰہی کے متعلق احباب کو اطلاع دی گئی تھی کہ یہ ایام فترت ہیں۔ ایسا ہی اس ہفتہ میں بھی کوئی تازہ الہام حضرت اقدس نے نہیں سنایا۔ آج منگل کے روز جب کہ میں نے حضرت اقدس کی تازہ وحی کے دریافت کرنے کے واسطے عرضی بھیجی تو حضور نے جو جواب ارسال فرمایا وہ میں احباب کے فائدہ کی خاطر درج ذیل کرتا ہوں۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الہام کوئی نہیں۔ چند روز سے بحکمت و مصلحت الٰہی بند ہے۔ گو چونکہ میری طبیعت اکثر علیل رہتی ہے اور بعض احباب الحاح کرتے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھیں ان کو اپنی طرف سے لکھدیں کہ چونکہ ان کی طبیعت بیمار رہتی ہے۔ اسواسطے احباب اسبات کو معاف فرماویں۔ کہ میں اپنے ہاتھ سے خط لکھوں۔ جب صحت ہو جاوے گی تب مضایقہ نہ ہوگا۔"

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۱۸۔ جون ۱۹۰۷ء

اس خط کے چھاپنے سے میرا منشاء یہ ہے۔ کہ میں احباب کو آداب الرسول کے ایک ضروری اور اہم پہلو کی طرف توجہ دلاؤں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو احباب حضرت کی خدمت میں ایسی درخواست کرتے ہیں کہ حضرت اقدس اپنے دست مبارک سے انکو خط لکھیں یا قادیان میں نمازوں کے وقت کے علاوہ خاص طور پر آپ سے ملاقات کریں۔ یا ان کو ملاقات کے واسطے اندر بلالیں۔ ایسے دوست اپنے عشق اور محبت کے جذبہ اور جوش کے سبب کسی حد تک معذور ہیں۔ ان کا منشاء ایسی درخواست میں یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ حضرت اقدس کو کسی قسم کی ذرا بھی تکلیف ہو۔ اور اگر ان کو یہ معلوم ہو کہ ہماری ایسی درخواست کی تعمیل میں حضرت کے واسطے تکلیف ہے تو میں یقین نہیں کر سکتا کہ کوئی بھی ایسی درخواست کرے حضرت میرزا صاحب خدا کے پاک رسولوں کے صفات اپنے اندر رکھنے کے سبب اس بات سے بھی حیا رکھتے ہیں۔ کہ کسی کی درخواست کو قبول کرنے سے انکار کریں۔ اسواسطے عموماً میں دیکھتا ہوں کہ اپنے پر تکلیف برداشت کر کے حضور بعض خطوط کا جواب لکھ دیتے ہیں یا بعض کے بلانے پر بے وقت باہر تشریف لے آتے ہیں۔

میرا مطلب اسوقت نہ حضرت کی تکلیف کے اظہار سے ہے اور نہ احباب کے عشق و محبت پر نکتہ چینی سے غرض ہے۔ بلکہ میرا مطلب اسوقت یہ ہے کہ خدا کے رسول کے اس ادب کی طرف میں احباب کو توجہ دلاؤں جس کی پابندی کا حکم ہم کو قرآن شریف اور احادیث سے ملتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم وقت بے وقت رسول کو اپنی ملاقات (یا المکتوب نصف الملاقات) کے واسطے آوازیں یا تحریریں نہ بھیجیں۔ بلکہ صبر کے ساتھ اس امر کا انتظار کریں۔ کہ رسول خود اپنی فراغت کے وقت میں ہم کو اپنے دیدار سے مشرف فرماوے۔ یا اپنی دستی تحریر سے ہم کو سرفراز کرے ادب کا طریقہ یہی ہے اور خدا تعالیٰ نے خود یہ طریقہ اپنے رسول کے واسطے مقرر کیا ہے اور اسکی پابندی سب کے واسطے لازم ہے۔

جو عاشقان زار حضور مسیح موعود کی تحریر کو اپنی آنکھوں پر رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ ان کو ضرور یہ بھی سوچ لینا چاہئیے کہ جبکہ اللہ کی جماعت میں سے اگر دس ہزار پیچھے صرف ایک آدمی بھی ایسی خواہش کرے تو چالیس درخواستیں اس قسم کی روزانہ پیش ہو سکتی ہیں اس سے میرا یہ منشاء نہیں۔ کہ نہ حضرت کسی کے ساتھ ملاقات کر سکتے ہیں۔ اور نہ کسی کو خط لکھ سکتے ہیں کیونکہ صبر سے انتظار کرنے والوں کو عموماً دونوں باتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ احباب کے واسطے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسا سوال کریں ہم لوگوں کی سعادت اس میں ہے کہ ہم محبت۔ وفا اور خدمت دین میں ترقی کریں اگر حضرت اقدس دن میں بیس بار ہم کو اپنے پاس بلائیں یا ہمکو خط لکھیں تو یہ ہماری نیکی نہیں بلکہ رسول کا ایک فعل ہے ہمیں اپنے کام کی طرف متوجہ رہنا چاہئیے۔ اسطرف کا کام خود بخود ہوتا چلا جائیگا۔

اس جگہ اسبات کا لکھنا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ تمام ڈاک روزانہ چٹھی رسان براہ راست حضرت اقدس کے پاس لے جاتا ہے حضرت خود تمام خطوط کو کھولتے ہیں اور پڑھتے ہیں بعض کے جواب حضرت بشرط صحت اور بشرط ضرورت خود لکھتے ہیں۔ اور باقی ڈاک جواب لکھنے کے واسطے ایک خادم کے سپرد ہوتی ہے ان خطوں میں سے بعض پر حضور اپنے ہاتھ سے کچھ نوٹ کر دیتے ہیں جس سے جواب کی طرف راہ نمائی ملجاتی ہے اور بعض خطوط خادم دوبارہ پیش کر کے دریافت کر لیتا ہے کہ اسکو کیا جواب لکھا جائے جن خطوط میں صرف دعا کے واسطے درخواست ہوتی ہے حضرت ان کے واسطے ضرور دعا کرتے ہیں ایسے صاحبان کے خطوط اگر روزانہ آویں تو تیسرے چوتھے روز ان کو اطلاع کر دیجاتی ہے کہ آپ کا خط دعا کے واسطے ہر روز حضرت کی خدمت میں پہنچتا ہے اور جو خطوط دعا کے واسطے لکھے گئے آتے ہیں ان میں سے ہر ایک کا جواب ساتھ ساتھ دیا جاتا ہے غرض اس طرح سے ڈاک سے متعلق انتظام ہے اور جو لوگ ڈاک میں دعا کیواسطے خط لکھتے ہیں انکے لئے دعا ضرور کی جاتی ہے یہ بات مجھے اسطرح سے معلوم ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم کی زندگی میں ایک دفعہ جب کہ حضرت مقدمہ پر گورداسپور تشریف لے گئے اور حضرت مولوی صاحب مرحوم چند روز کیواسطے سیالکوٹ گئے اور یہ عاجز حضرت کی جوتیوں میں حاضر تھا۔ تو اسوقت چند روز کیواسطے حضور علیہ السلام نے خطوط کے جواب لکھنے کا کام عاجز کے سپرد کیا تھا اسوقت اسبات کو دیکھکر کہ اکثر خطوط طالبان دعا کے ہی ہوتے ہیں میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہر روز ڈاک میں سے طالبان دعا کی ایک فہرست طیار کرتا جسمیں نام پتہ اور مطلب دعا لکھا جاتا اور وہ روزانہ حضرت کی خدمت میں بھیج دیتا چند روز کے بعد میں نے حضور سے دریافت کیا کہ جو لوگ صرف دعا کے واسطے خط لکھتے ہیں انکو کیا جواب دیا جائے فرمایا ایسے لوگوں کے واسطے پہلے تو میں صرف ایکدفعہ دعا کیا کرتا تھا۔ جبکہ مجھے خط ملتا تھا۔ اب جبکہ آپ فہرست بنا کر بھیجتے ہیں میں انکے لئے دو دفعہ دعا کرتا ہوں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بعض احباب ایسے خوش قسمت بھی ہیں جنہوں نے کبھی حضرت کو یہ نہیں لکھا کہ حضرت خود انکو جواب لکھیں مگر عموماً ہمیشہ حضرت خود ہی انکو جواب لکھتے ہیں جیسا کہ میاں عبداللہ سنوری یا سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے ہیں الحق یہ نعمتیں مانگنے پر منحصر نہیں ہیں جسکی قسمت ہوتی ہے اسکو خود بخود پہنچتی رہتی ہیں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۃ النکاح

ناظرین "بدر" کو پہلے یاد ہوگا کہ مولوی حبیب اللہ صاحب مدرس حبیبی گاڑھ نے اپنی لڑکی کے رشتہ کے لئے قادیان میں قیام رکھنے والے بھائی کو پسند کیا تھا اور صرف تقویٰ کی شرط رکھی تھی۔ کہنے اور دیکھنے کو تو یہ صرف معمولی بات تھی مگر دراصل اس دل و دماغ کے آدمی بھی کوئی خواص ہی میں سے ہوتے ہیں سو آپ کی نیت کے مطابق مجھے مولوی غلام نبی صاحب ایسا سلیم المزاج۔ عالم۔ سیاح مصر۔ ملگیا۔ جن کی نسبت علامہ نورالدین کے الفاظ ہیں۔ کہ یہ مجھے نہایت عزیز ہیں اور میں انہیں اپنا بیٹا سمجھتا ہوں۔ اور پھر یہ کہ مجھ پر اس کے ایسے ایسے احسان ہیں کہ میں ان سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت ایک دو ماہ سے ہو رہی تھی آخر مولوی غلام نبی صاحب ان سمر کیمپ کی تعطیلات میں آ گئے تو مولوی صاحب اپنے تمام اہل و عیال سمیت یہیں آ گئے تاکہ مدینۃ المسیح ہی میں نکاح منعقد ہو۔ ہمارے آقا نے بھی اس میں شمولیت کا ارادہ ظاہر فرمایا مگر حضور کی طبیعت علیل ہو گئی اسلئے مسجد مبارک میں مورخہ ۷ جون کو ۴ بجے محسن و مکرم علامہ نورالدین نے خطبہ پڑھا مولوی حبیب احمد اپنی عزیزہ کو دارالامان میں رکھنے کے لئے استدعا کی تھی کہ آپ نے کہہ دیا اسکا مہر یہ ہے کہ مولوی غلام نبی دارالامان کی رہائش کو نہ چھوڑیں اور لڑکی کو دین کی تعلیم دیں اگر ایسا نہ کریں تو ہزار روپیہ مہر ہے یہ ہزار روپیہ صرف آپکے بڑھے ہوئے شوق رہائش مدینۃ النبی کا اظہار تھا۔ اس پر علامہ موصوف نے خطبہ شروع کیا آپ نے خطبہ مسنونہ پڑھا یہ وہی خطبہ ہے جسے ہمارے دیہاتی ملا بالکل بھول چکے ہیں اور وہ کچھ اور ہی وضعی عبارات عربی میں پڑھ دیتے ہیں افسوس یہ ان لوگوں کی رسول سے محبت کا حال ہے کہ وہ اسکے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو پڑھنا بھی گوارا نہیں کرتے یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں۔ کہ دین سے نکل گئے اور ان کے امام نبوت کے مدعی ہیں مگر خود ان کے اپنے کام سنت رسول کے بالکل مخالف ہیں اور ان کاموں کو کوئی کبھی نہیں۔ جو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے

بلکہ خود کئی باتیں وضع کر لی ہیں جس سے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان ملاؤں میں سے ہر ایک نبوت کا مدعی ہے ان لوگوں میں جو نکاح ہوتے ہیں اول سے آخر تک دیکھو کوئی بات بھی اسلامی ہے؟ بلکہ تم اس دن کو لیکر جب کہ ناطہ ہوتا ہے اس روز تک جب کہ ڈولی گھر آتی ہے۔ تمام رسوم پر غور کرو ایک بات بھی دین رسول اللہ صلعم کے مطابق ہے؟ کیا صحابہ کرام میں اسی طرح شادیاں ہوا کرتی تھیں اسی طرح پہلے کنجر بلائے جاتے اور اسی طرح نکاح سے پہلے ورد دعام دعوت دیجاتی اور اسی طرح لڑکوں کو گانا بندھوایا جاتا اور کیسریاں بھجوائی جاتی۔ اور اسی طرح کوٹھوں پر چڑھ کر فحش گیت گائے جاتے۔ مسلمانو! اشرم! اشرم!! اشرم!!! کیا انہی کاموں پر تمہیں مومن ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور اسی برتے پر ہمیں خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ دیکھو ہماری شادیاں کس طرح ہوتی ہیں مسجد میں چند احباب جمع ہو گئے ہیں خطیب نے کھڑے ہو کر خطبہ شروع کر دیا ہے آخر میں نکاح کا اعلان ہے کوئی خباثی ابولی۔ بعض الفاظ نہیں بولے اور ... سوانگ کھڑا کیا ہے کہ دلہن سے پوچھا جاتا ہے کہ ... کہاں آدمی۔ وہ کیسے ... آدم اور کیفر ملاں صاحب منہ کے ساتھ کان لگا کر اسکے کہنے پر تو اپنے کافر تھا اور پھر نہایت دھیمی آواز سے کچھ الفاظ جو صدیوں سے سینہ بسینہ یاد چلے آتے ہیں اور جسے ان پڑھ دولہا خاک بھی نہیں سمجھتا کہتے ہیں کہ فلاں بنت فلاں جو سوا اس نام کے اور نام نہیں رکھتی واسطے کرابت وزوجیت کے ... ٹکہ سیاہ و دونا سرخ سلطانی مہر پر (مصحفوں کو بھی خیال نہیں کہ سلطنت بدل چکی ہے) جو نصف معجل و نصف غیر معجل ہے نکاح کروا۔ استغفر اللہ نکاح کیا ہوا ایک مصیبت ہو گئی یہ سب کچھ کیوں کہ اگر یہ طریقہ استعمال نہ کیا جائے تو پھر مہم کون دے مگر یہاں ہماری جماعت میں تو ان باتوں کا خیال تک نہیں میں ذوق سخن میں کہیں دور ہی چلا گیا مگر سچ کہتا ہوں کہ درد دل سے مضمون بڑھ گیا ہے۔ آمدم بر سر مطلب۔ خطبہ میں صاحب موصوف نے بیان کیا کہ اس مسنونہ خطبہ میں عجائبات و اغراض و منافع نکاح کا بیان ہے الحمد للہ کہکر ...

ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کرنے کو دل سے اقرار ہے پھر چونکہ انسان میں ضعف ہے اور ذمہ واری اسکی بھاری چنانچہ یہی نکاح کا معاملہ ہے کوئی ہزار کوشش کرے پھر بھی کئی مشکلات پیش آ جاتی ہیں اپنی طرف سے لڑکا یا لڑکی اچھی تلاش کر کے پیوند کیا جاتا ہے مگر نتیجہ خلاف امید نکلتا ہے اسلئے اس مشکل کے حل کے لئے خدا سے مدد مانگی جاتی ہے کہ اسی کی توفیق سے سب کچھ ہو سکتا ہے مہر میں کئی شرائط کی تو جا سکتی ہیں مگر ان کا پورا کرنا بھی خدا کے فضل سے ممکن ہے مثلاً یہی ہمارے مولوی صاحب کی شرط ہی رکھو بنظر حالات ظاہری کہا جا سکتا ہے کہ ایسا ہی ہوگا اسی فیصلہ سے ہے جسکے لئے خاص ذمہ واری نہیں ہو سکتی۔ دیکھو نوح علیہ السلام کو جب کہا گیا کہ جسکا علم نہ ہو اسکی نسبت سوال مت کر تو آپ نے عرض کیا۔ رب انی اعوذبک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم یہ نہیں کہا کہ میں بھی کرونگا پھر یہ بھی کتنا قصور ہے کہ وعدہ خلافی کا نتیجہ بطور عقوبت منافق ہونا ہے جیسا کہ آیت سے ظاہر ہے۔ فاعقبہم نفاقا فی قلوبہم الی پس ہم ایسی شرطوں سے توبہ کرتے ہیں کیونکہ اول میں نے کہا ہے میاں بیوی کی کمزوریوں اور ... کی وجہ کر ہوتی ہیں اسلئے اس خطبہ میں و نستغفرہ ارشاد ہوا ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا چونکہ ہر ایک کام میں کچھ ایسا سبب کہ اللہ کے سپرد کرنا چاہیے۔ اسلئے نتوکل علیہ فرمایا آپ نے ایجاب و قبول نہیں کرایا صرف اعلان کر دیا۔ ... مہر مقرر کیا۔ مولوی حبیب احمد صاحب نے عرض کیا کہ میں نے یہ بھی معاف کیا۔ دینی تعلیم مہر مقرر کرتا ہوں جسے خدا کی اللہ کی تو فیق ہے انہیں اصل میں اسی رنگ میں ایسا کرو کہنا بھی مشکل تو ہے خدا مولوی صاحب کو جزائے خیر دے اور انہیں اسم با مسمیٰ بنائے آپنے خوشی سے حضرت علیہ السلام کی نظم سے انہیں مانگو تمہارے کی تقریب ہی ہے۔ سبحان الذی اخزی الاعادی پڑھی جس میں ایک درد و خلوص ٹپکتا تھا آپ نے جو سنے تھے ایک یہ حالات سنادیئے جس کو بغیر فی پر صادق آتی ہے اس نکاح کو مبارک کرے نیز مند اکمل کو خاص خوشی ہے اسلئے کہ اس عاجز نے ہی یہ تحریک کی اور خدا نے فضل سے یہ کوششیں انجام کو پہنچیں۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکی۔ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بغیر سورۃ فاتحہ کے نماز جائز نہیں اور مخالفین کو سورۃ فاتحہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرحمت نہیں ہوئی - لہذا ان کی نماز بھی جائز نہیں - دیکھو تفسیر آمین کو۔

لفظ آمین اسم ہے گو بمعنے فعل کے ہے یعنی استجب قبول کر تو - یا ایسا ہی کر تو - بعد سورہ فاتحہ کے آمین کا کہنا سنت مؤکدہ ہے کشاف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بعد فراغت کرنے سورہ فاتحہ کے حضرت جبرئیل نے آمین کہنا مجھکو تلقین کیا ہے اور فرمایا کہ آمین کہنا بمنزلہ مہر کے ہے کتاب پر متفق علیہ حدیث میں آیا ہے عن ابی ھریرۃ - قال قال رسول اللہ صلعم - اذا امّن الامام فامّنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملٰئکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ - یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کی آمین ملائکہ حفظہ کی آمین کے ساتھ مطابق ہو جاویگی تو اس شخص کے پہلے گناہ معاف کرے جاوینگے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو ملائکہ مقتدا ہیں وہ بھی آمین کہتے ہیں کیساتھ آمین کہتے ہیں اور جب مقتدیوں کی آمین بھی ایک ساتھ موافق ہو جاویں - تو قلوب کے پہلے گناہ بخشدئے جاتے ہیں اور چونکہ سورہ فاتحہ میں ایک بڑی عظیم الشان دعا ہے - جو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ہے اس لئے آمین کا کہنا بعد اس دعا عظیم الشان کے سنت ہوا جو حدیث صحیحہ سے ثابت ہے واضح ہو کہ ہم نے تفسیر حسن البیان میں کتاب اللہ اور سنت صحیحہ سے ثابت کر دیا ہے کہ سورہ فاتحہ پہلے کسی نبی کو انبیاء میں سے عطا نہیں ہوئی تھی حتی کہ حواریوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی ۹۶ء تک سورہ فاتحہ کے نزول کے منتظر رہے ہیں دیکھو نقص عاشر مکاشفہ یوحنا ترجمہ عربیہ مطبوعہ ۱۸۷۰ء اور باب ۱۰ کم غلاطی اعمال حواریین مطبوعہ ۱۸۹۹ء کو اور ترجمہ اردو باب دہم مکاشفات مطبوعہ ۱۸۷۰ء کو اور اس اردو ترجمہ مذکورہ کے حاشیہ سے ثابت کریں کہ مکاشفہ ۹۶ء کا ہے پس ثابت ہوا کہ سورہ فاتحہ کا نزول ۹۶ء تک نہیں ہوا تھا - زمانہ مذکورہ کا ہے جو آنحضرت صلعم کے زمانہ بعثت تک کوئی نبی نہیں آیا حتی کہ یہ سورہ فاتحہ آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی دیکھو تفصیل اسکی تفسیر حسن البیان میں اور نیز واقعات زمانہ نبوت خاتم النبیین کے جو اس سورہ کی آیات ہفتگانہ میں مندرج ہیں ان کا وقوع بترتیب بڑا ثبوت بین ہے اس امر کا کہ یہ سورت منجانب اللہ آنحضرت پر نازل ہوئی ہے - اب ہم نظر ثانی کرتے ہیں اپنی اس زمانہ صدی چہاردہم کو جو زمانہ بعثت مسیح موعود کا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۶ اور ۵۲۰ اور ۵۲۴ وغیرہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ سورہ فاتحہ معہ اپنی تاثیرات اور خواص کے مجھکو عطا ہوئی ہے اور یہاں پر بھی واقعات زمانہ مسیح موعود کے اس دعوے کی تصدیق بڑے زور و شور سے کرتے ہیں اور لطف اسپر یہ ہے کہ بسم اللہ سے لیکر غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک جسقدر مضامین اس سورہ فاتحہ کے آیات ہفتگانہ میں بترتیب مندرج ہیں اسی ترتیب کے ساتھ وہ مضامین ابتداء بالبعثت مسیح موعود سے اب تک واقع ہوئی ہیں دیکھو تفسیر حسن البیان کو کیونکہ دیکھو ہزاروں الہامات مندرجہ براہین کو جو کیونکہ بتدریج وجہ اور کامل طور پر پورے ہوئے جو صراط الذین انعمت علیہم کا مضمون ہے اور آخری آیت غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا مضمون اس آخری زمانہ بعثت مسیح میں بعد اتمام حجت کے کس زور و شور سے واقع ہوا انہوں دشمنوں کی ہلاکت طاعون سے واقع ہوئی اور کسی جگہ پر زلازل شدیدہ سے اور کہیں پر خسف ارض سے اور کسی مقام پر طوفان گرد باد سے اور کہیں زمینی یا آسمانی آگ سے عذاب اور غضب الٰہی واقع ہو رہا ہے یہ کیوں اسلئے کہ خدا کے پاک لوگونکو خدا سے نصرت آتی ہے جب تلذذ و بہر علم کو ایک عالم دیکھتی ہے کہیں بھونچال ہو کر دشمنوں کے گھر گرا دئے جاتے ہیں کبھی ہو کر دیا محصور طاعون آ لیتے ہیں غرض سکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے بھی خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے پس ان واقعات نے ثابت کر دیا کہ دعوی حضرت مسیح موعود کا بہ نسبت عطا ہونے سورہ فاتحہ کے فرد بالمفرد ایک ثابت شدہ صداقت ہے جو شخص حقیقۃ الوحی مطالعہ کریگا اسپر واضح ہو جاویگا کہ حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں جو کوئی مخالف خواہ اندرونی ہو یا بیرونی ہو آیا وہ مغضوب علیہم میں داخل ہو کر طاعون سے ہلاک ہو گیا جو مورد غضب ہے یا ضالین میں شامل ہو کر بتدریج ضائع ہوا جو عموم ضالین ہے اور مسیح موعود معہ اہل بیت اور متعلقین انکے منعم علیہم میں داخل ہیں پس ثابت ہوا کہ مسیح موعود اور انکے خاص احباب کی آمین مقبول جناب باری ہو گئی ہے اور مخالفین کی آمین جو پانچوں وقت نمازوں میں بعد سورہ فاتحہ کے پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی جناب میں مقبول نہیں ہوئی جیساکہ آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کی آمین بھی مقبول جناب باری نہیں ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کے یہاں بھی اس کلمہ آمین کا استعمال بہت کثرت سے وارد ہوا ہے اور حضرت موسیٰ کے وقت سے حواریین کے زمانہ تک انبیاء سابقین نے بھی اس کلمہ آمین کو بوقت دعا یا بددعا کے استعمال کیا ہے چنانچہ کتاب استثنا باب ۲۷ ورس ۱۵ میں ہے اس شخص پر جو اپنے ہاتھوں کی کاریگری سے کھودے یا ڈھال کے بت بناوے کہ جس سے خداوند کو نفرت ہے اور اسے پوشیدہ مکان میں رکھے لعنت ہے تب ساری جماعت کہے آمین - (۱۶) جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو حقیر جانے اسپر لعنت اور سب جماعت کہے آمین غرضیکہ اسباب ۲۷ - استثنا کے آخر ورس ۲۶ تک آمین کا کلمہ متعدد جگہ پر موجود ہے اور دیگر صحائف بائبل میں بھی اس کلمہ آمین کا استعمال بکثرت ہوا ہے حتی کہ عہد جدید کو بھی خدا امین پر ختم کیا گیا ہے الحاصل اہل کتاب یہود و نصاریٰ بھی اپنی دعاؤں اور بددعاؤں میں آمین کہتے تھے اور آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کرام بھی بعد ختم سورہ فاتحہ کے آمین کہتے تھے جسکے معنے ہیں کہ یا اللہ یہ دعا قبول فرما یا ایسا ہی کر اب دیکھو کہ آنحضرت صلعم کی آمین بمقابلہ اہل کتاب کے قبول ہوئی اور اہل کتاب آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں مغضوب علیہم اور ضالین میں داخل ہیں پس اس استجابت دعا سے ثابت ہوا کہ ہر دو فریق میں سے وہی فریق سچا اور حق منجانب اللہ ہے جسکی آمین جناب باری میں مستجاب ہوئی لا غیر اور یہ ایک بڑی دلیل ہے حقیقت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ کی علیٰ ہذا القیاس مسیح موعود کے مخالفین باوجودیکہ سورہ فاتحہ پڑھکر بھی آمین کہتے ہیں مغضوب علیہم اور ضالین میں داخل ہو کر ہلاک اور تباہ ہو کر معدوم ہوتے جاتے ہیں لہذا بعض سورہ فاتحہ کے آمین کا کہنا ایک قسم کا مباہلہ ہو گیا کیونکہ مسیح موعود اور انکے خاص احباب جو بعد سورہ فاتحہ کے نماز پنجگانہ میں آمین پڑھتے ہیں جو قبول ہوتی ہے اور مخالفین کی آمین قبول نہیں ہوتی اور اس تفسیر کی موید وہ حدیث بھی ہے جو باتفاق مفسرین تمام تفاسیر میں موجود ہے کہ مغضوب علیہم سے مراد یہود ہیں اور ضالین سے مراد نصاریٰ تفسیر فتح البیان میں بھی لکھا ہے کہ اس حدیث مذکور پر اتفاق ہے تمام مفسرین کا اور کسی مفسر کا اختلاف اس بارہ میں نہیں

بدر

حقوق انسانی

(وہ مضمون جو شملہ مین ایک عام جلسہ مین احمدی کیطرف سے پڑھا گیا)

الحمد للہ رب العالمین ۔ الرحمن الرحیم ۔ مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والذین امنوا وعملوا الصالحات سندخلھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ۔ لھم فیھا ازواج مطھرۃ وندخلھم ظلا ظلیلا ۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ۔ ان اللہ نعما یعظکم بہ ۔ ان اللہ کان سمیعاً بصیرا ۔ یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۔ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذالک خیر واحسن تاویلا ۔ النساء ع ۸

اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہین ۔ اور جنہون نے نیک عمل کئے ہم ان کو جلدی ایسے باغون مین داخل کردینگے ۔ جن کے نیچے نہرین بہ رہی ہین اور وہ ہمیشہ ان مین رہینگے ان کے لئے ان مین ازواج مطہرہ ہین اور ہم ان کو عمدہ سایہ مین رکھینگے تحقیق اللہ تم کو حکم دیتا ہے ۔ کہ امانتین ان کے اہل کی طرف لوٹا دو ۔ اور جب تم لوگون کے درمیان فیصلہ کی بات کرو ۔ تو انصاف سے کرو تحقیق اللہ تم کو خوب نصیحت کرتا ہے تحقیق اللہ سمیع اور بصیر ہے ۔ اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو ۔ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی اور اس کی جو تم مین حاکم ہو ۔ فرمانبرداری کرو ۔ پھر اگر تمہین کسی بات مین جھگڑا ہو ۔ تو احکام آلہی اور احادیث اور سنت کے رُو سے فیصلہ کرلو ۔ اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو ۔ یہ بہتر بات ہے ۔ اور احسن تاویل ہے ۔

حاضرین مجلس! یہ آیات جو مین نے تلاوت کی ہین ان سے میرا یہ مطلب نہین ۔ کہ مین ان کی تفسیر بیان کرون ۔ بلکہ مین ان مین صرف ان کلمات کی طرف توجہ دلاتا ہون ۔ جو مضمون زیر بحث سے تعلق رکھتے ہین ۔ سو سمجھنا چاہیئے ۔ کہ ثواب آخرت ایمان باللہ اور اعمال صالح پر منحصر ہے ۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جن اعمال کے کرنے کا اس مین حکم ہے ۔ وہی حقیقی عمل صالح ہین ۔ ان آیات مین تین صریح احکام ہین ۔ جو ہمارے مضمون سے وابستہ ہین ۔ اول یہ کہ فیصلہ کی بات مین انصاف کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ وہ شخص جو دل مین کچھ رکھتا ہے اور کہتا کچھ اور ہے وہ منافق ہے ۔ مگر مومن کی شان سے بعید ہے کہ وہ منافق طبع ہو ۔

دوم ۔ یہ کہ امانت مین خیانت نہ کرو ۔ امانت سے صرف روپیہ پیسہ ہی مراد نہین ۔ بلکہ کسی شخص پر جو اعتبار کیا جاتا ہے یا اس سے ایک عہد لیا جاتا ہے یا ایک ذمہ داری اس کے سپرد کی جاتی ہے ۔ ایسے سب امور امانت مین داخل ہین اور جو شخص اس اعتبار اور عہد اور ذمہ داری کو توڑتا ہے ۔ وہ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اور قابل سزا ٹھہرتا ہے ۔ مثلاً ہم لوگ جو دفترون مین ملازم ہین ہمارے ذمہ ایک کام سپرد ہے اور ہم پر اعتبار رکھکر ایک عہد لیا جاتا ہے ۔ کہ دفتر کی راز کی باتین کسی پر ظاہر نہین کرنی چاہئین ۔ پس اگر ہم دیانتداری سے کام نہ کرین اور دفتر کی خبرین مشتہر کردین ۔ تو ہم خیانت کرنے والے اور حکم خداوندی کو توڑنے والے ٹھیرینگے ۔

سوم ۔ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی متابعت کرو ۔ اور حاکم وقت کیطرف سے جو احکام نافذ ہون ان کی رعایت رکھو ۔ اگر کسی بات مین شک ہو تو کتاب اللہ اور احادیث اور سُنّت رسُول کی رُو سے فیصلہ کرلو ۔

مین اپنے مضمون مین ان احکام کو مدنظر رکھونگا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ وہ مجھے کامیاب کرے ۔ وما توفیقی الا باللہ

عنوان مشتہرہ کے ماتحت ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ آجکل جو بعض مقامات مین شورش برپا ہورہی ہے اور کہین کہین بغاوت کے آثار نمودار ہوئے ہین ان کی وجہ کیا ہے اور وہ لوگ جو عوام الناس مین حکام وقت کے خلاف بدخیالی پھیلاتے ہین ۔ وہ کہان تک راستی پر ہین اور آیا مسلمانون کو ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے ؟ یا کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیئے ۔

اس بدامنی کے پھیلانے والے عموماً تعلیم یافتہ اشخاص ہین اور جہلا ان کی تحریرون اور تقریرون سے متأثر ہوکر بغاوت پر آمادہ ہوجاتے ہین ۔ ہمین یہ اعلان کرنے کی ضرورت نہین کہ یہ کس فرقہ اور کس قوم کے لوگ ہین ۔ کیونکہ گورنمنٹ پر کوئی امر پوشیدہ نہین ۔ ان کی پبلک تقریرین اور لکچر اور دیسی اور انگریزی اخبارات اور رسالے خوب کھول کھول کر بیان کررہے ہین کہ کس قوم کے خواندہ افراد ہمیشہ اس کوشش مین لگے رہتے ہین ۔ کہ عوام الناس مین گورنمنٹ کے خلاف بدخیالی پیدا ہو ۔ مگر اس مین شک نہین کہ مسلمان عموماً ان سے الگ ہین اور جو بعض مسلمان ان کے ہمخیال ہین وہ تعداد مین اس قدر قلیل ہین کہ کالعدم کا حکم رکھتے ہین اور علاوہ اس کے وہ مسلمانون کی طرف سے وکیل قرار نہین دئے جاسکتے ۔ کیونکہ مسلمان ان کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہین اور انہون نے جگہ جگہ کمیٹیان کرکے اس کارروائی سے نفرت ظاہر کی ہے اور گورنمنٹ پر ثابت کردیا ہے کہ وہ دلی طور پر خیرخواہ سلطنت ہین ۔ اور متابعت سرکار کو اپنا فرض سمجھتے ہین ۔

موجودہ شورش کی بنیاد حقوق انسانی کی غلط فہمی پر ہے ۔ خداتعالیٰ نے انسان کو یکسان حالت پر پیدا نہین کیا ۔ پس ناممکن ہے کہ سب کے لئے حقوق یکسان ہون ۔ جبکہ ہر فرد بشر کی جسمانی ۔ دماغی ۔ عقلی ۔ تمدنی اور مذہبی حالت جداگانہ ہے تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ ان کو یکسان حقوق میسر ہوسکین ۔ خود قدرت نے ان کے جمیع اندرونی اور بیرونی قوی مین فرق رکھا ہے ۔ اس لئے انسانی طاقت سے باہر ہے ۔ کہ مساوات حقوق قائم کرسکے ۔ ایک کنبہ مین ایک شخص بزرگ ہوتا ہے اس کی حکومت اہل کنبہ پر حاوی ہوتی ہے اور جو اس کو حقوق حاصل ہین دوسرے اس سے محروم ہوتے ہین ۔ ایسا ہی ایک مجلس مین ایک صدر مقرر کیا جاتا ہے اور ایک سکریٹری ۔ جو ان کو حق انتظام جلسہ کے متعلق ملتا ہے ۔ سامعین کو اس کی رعایت رکھنی پڑتی ہے اسی طرح ضلع مین جو حقوق حکام ضلع کو دئے جاتے ہین ۔ دوسرے لوگ ان کی برابری نہین کرسکتے اور حکام کی متابعت ان پر لازم ہوتی ہے ۔ پس اسی طرح اگر ہم اوپر کی طرف چلین تو عام طور پر حکام اور رعایا کا فرق نظر آتا ہے اور جس طرح افراد کے حقوق مساوی نہین ہوسکتے اسی طرح حاکم اور محکوم قوم کے حقوق مین مساوات ناممکن ہے ۔

انسان کے حقوق اس کی پوزیشن کے لحاظ سے ہونا چاہئین اور ضرور ہوتے ہین پس جب ہم دیکھتے ہین اور جانتے ہین کہ ہماری پوزیشن محکومیت کی ہے تو پھر سراسر حماقت اور جہالت ہے کہ ہم حاکم قوم سے وہ حقوق طلب کرین جو انکو خود حاصل ہین ۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے اور فی زمانہ جو قومین دوسری قومون پر حکمران ہین ان کی طرز حکومت ہمارے سامنے ہے اور زبان حال سے بتا رہی ہے کہ حاکم اور محکوم مین مساوات نہین ہوسکتی ۔ رہی یہ بات کہ حاکم کو حکومت کا حق کیونکر حاصل ہوگیا سو واضح ہو ۔ کہ یہ فضل خداوندی ہے ۔ جس قوم کو وہ چاہتا ہے ۔ حاکم کردیتا ہے اس مین شک نہین کہ حکومت کا حق بلاوجہ نہین ہوسکتا ہندوستان مین ادنےٰ طور پر ریاستون کی دیسی حکومت اور انگریزی علاقہ مین انگریزون کی حکومت ہمارے سامنے ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ باوجود دیکہ ریاستون مین انگریزی حکومت کا دخل ہے مگر

تاہم جو اختیارات سرکار نے راجوں اور نوابوں کو دے رکھے ہیں وہ ان کو عموماً اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ لوگ انگریزی علاقہ کے انتظام کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ خود انگریزی علاقہ میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ دیسیوں کو جو کہیں اختیارات مل جاتے ہیں وہ انکو ایمانداری سے نہیں نبھاتے۔ قومیت کا لحاظ کرکے انصاف کو ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور تعصب کی وجہ سے ظلم کر بیٹھتے ہیں۔ ذرہ ذرہ سی بات میں ہندو مسلمان کے سوال کو درمیان میں لے آتے ہیں اور حق کی پرواہ نہیں کرتے۔ ورنہ انصاف تو یہ ہے۔ کہ فیصلہ کے وقت قومیت کے خیال کو برطرف کر دیا جائے اور حق پر رائے قائم کی جائے۔ مگر افسوس ہے کہ عموماً ایسا نہیں کیا جاتا۔ اور جو قوم کے لیڈر ہیں اور اخبارات اور رسالے ہیں۔ وہ ہمیشہ ایک ہی جانب نظر رکھتے ہیں۔ اور پیچیدہ باتوں سے حق کو چھپا دیتے ہیں اور کوشش یہ کرتے ہیں۔ کہ خواہ غلطی پر ہی ہوں۔ مگر ان کی قوم کو فائدہ پہنچے اور غیر ذلیل اور خوار رہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عموماً حاکم قوم کو ترجیح دی جاتی ہے اور سمجھا جاتا ہے۔ کہ انگریزی حاکم دیسیوں کی نسبت بہتر ہیں۔ کیونکہ ان کو محکوم اقوام میں سے کسی سے خاص تعلق نہیں ہوتا۔ ان کے لئے سب یکساں ہیں۔ اور وہ ہمیشہ انصاف سے فیصلہ دیتے ہیں۔ بڑے ذمہ داری کے عہدے تو الگ۔ چھوٹے چھوٹے عہدوں میں بھی یہی حال ہے۔ یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ گورنمنٹ کے ہر محکمہ میں میرے ان ریمارکس کی تصدیق ہو سکتی ہے

پس جب یہ حال ہے۔ تو لاجرم تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت کے لائق وہی قوم ہے۔ جو حکومت کر رہی ہے گو میں نے دنیا جہان کی دوسری حکومتیں نہیں دیکھیں اور مجھے ذاتی تجربہ حاصل نہیں۔ کہ وہاں غیر اقوام کو کیا حقوق حاصل ہیں۔ مگر جہاں تک اخباروں اور کتابوں کے ذریعہ سے پتہ لگ سکتا ہے اور بعض سیاحوں نے اپنے سفرناموں میں وہاں کے حالات لکھے ہیں ان سے بدیہی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو حقوق فیاضانہ انگریزی قوم نے رعایا کو دے رکھے ہیں۔ وہ دوسری حکومتوں میں رعایا کو نصیب نہیں۔ جان و مال اور عزت کی حفاظت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ایک بچہ ہاتھ میں سونا اچھالتا چلا جائے کسی کی مجال نہیں۔ کہ اس سے ظلم سے چھین لے۔ اور داد رسی نہ ہو۔ اگر اس سے پہلے وقت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے اور انصاف کی رُو سے حق یہ ہے۔ کہ شیر اور بکری کو ایک گھاٹ میں پانی پلا دیا جائے۔ علاوہ اس کے مذہبی آزادی پوری دے رکھی ہے۔ تواریخ عالم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان کے مقابلہ میں انسان جان و مال اور عزت کی بھی پرواہ نہیں کرتا مگر یہ کیسی بیدار مغز اور فیاض قوم ہے کہ اس نے مذہب کو بالکل الگ رکھ دیا ہے۔ انتظام حکومت میں مذہب کو مطلق دخل نہیں۔ اور جو حقوق مذہبی عیسائی پادریوں کو حاصل ہیں۔ وہی دوسری قوموں کو دئے گئے ہیں اور ہر شخص بڑی آزادی سے مذہبی فرائض ادا کر سکتا ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہو سکتا۔ جس طرح پادری تقریر اور تحریر سے وعظ کرتے ہیں اسی طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو تبلیغ کا حق حاصل ہے بشرطیکہ وہ شرافت اور شائستگی کو مد نظر رکھیں۔ غرض گورنمنٹ نے ہر طرح سے فیاضانہ حقوق رعایا کو دے رکھے ہیں پس کیسی ظلم کی بات ہے کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جائے۔

سلطنت انگریزی نے جو احسان اس ملک پر کیا ہے اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے۔ تو ایک کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ پس کیا اس احسان کا عوض یہ ہے۔ کہ اس سلطنت کے خلاف بدخیالی اور تعصب اور عناد پھیلایا جائے احسان کا بدلہ احسان ہے۔ مگر وہ لوگ کیسے ظالم طبع احسان فراموش اور ناشکر گزار ہیں۔ کہ بجائے شکریہ ادا کرنے کے دشمنی رکھتے ہیں۔ انتظام تار۔ ریل اور ڈاک خانہ کیطرف دیکھو کس طرح رعایا کو سرکار نے آرام پہونچایا ہے اور پھر ملک میں ایسے ذرائع معاش کے پیدا کر دئے ہیں کہ پیشتر لوگوں کے وہم اور گمان میں بھی نہ تھے۔ ایک وقت تھا کہ لوگ جہالت اور ظلمت کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے۔ مگر گورنمنٹ نے جگہ جگہ سکول اور کالج قائم کر دئے۔ اور تعلیم کی اشاعت کی۔ اور لوگوں نے جو فائدہ اٹھایا اور اٹھا رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے اور پھر یہی نہیں کہ تعلیم سے لوگوں نے اپنے کاروبار میں فائدہ اٹھایا ہو۔ بلکہ انتظام سلطنت میں بھی ان کو کثیر حصہ ملا ہے۔ مختلف محکموں میں جا کر دیکھو ہزاروں لاکھوں ہندوستانی سلطنت کا کام سنبھالے ہوئے ہیں اس میں شک نہیں کہ بڑے بڑے ذمہ واری کے عہدے عموماً حاکم قوم کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر یہ ان کا حق ہے۔ لیاقت اور قابلیت کے لحاظ سے اور حاکم قوم ہونے کے لحاظ سے مگر اس میں بھی شک نہیں کہ جہاں کہیں ہندوستانی نے قابلیت دکھائی ہے۔ اس کو محروم نہیں رکھا گیا اور اس کو مناسب عہدے سے مستفیض کیا گیا ہے۔ عام طور پر مختلف محکموں پر نظر کی جائے۔ تو اہل ہنود ہی بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور مسلمان بہت کم ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تعلیم اور تعداد کے لحاظ سے مسلمانوں میں کمی ہے۔ مگر جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ مثلاً پنجاب میں اور تعلیم بھی ان کی خاصی ہے۔ وہاں بھی یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ آریہ اور ہندو کثرت سے ملازم ہیں۔ غرض گورنمنٹ نے بڑی فیاضی سے رعایا کے ساتھ سلوک کیا ہے ہندوستانیوں کو ڈپٹی کمشنر بنا دیا ہے۔ کمشنری اور ڈویژنل ججی کے عہدے دئے ہیں۔ اور ہائیکورٹ میں چیف جسٹس کے عظیم الشان مرتبہ پر پہنچا دیا ہے۔ پھر کیسی بے ایمانی ہے۔ کہ حکام وقت کے ساتھ عناد کے خیال رکھے جاویں۔ پھر علاوہ اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ سلطنت انگریزی میں سب سے زیادہ فائدہ اہل ہنود نے ہی اٹھایا ہے۔ رفتہ رفتہ اکثر زمینیں ان کے ہاتھ میں چلی گئی ہیں۔ سرکاری ملازمت میں انہی کا اکثر حصہ پایا جاتا ہے اور ایسا کثیر حصہ کہ مسلمانوں کو ان کے ساتھ ایک حقیر سی مناسبت ہے۔ اس لحاظ سے اگر کچھ شکایت ہو سکتی تھی تو مسلمانوں کو ہو سکتی تھی۔ مگر مسلمان جانتے ہیں۔ کہ اس میں گورنمنٹ کا کچھ قصور نہیں۔ یا تو خود ان میں کچھ نقص ہوگا۔ جس کی وجہ سے وہ پیچھے رہے ہوئے ہیں یا دفاتر میں جو بتدریج اہل ہنود کو اولاً دخل ہو گیا تو انہوں نے مسلمانوں کی دال نہ گلنے دی۔ مگر مسلمانوں کو گورنمنٹ پر پورا اعتبار ہے اور وہ جانتے ہیں۔ کہ انتظام میں جو نقص ہے۔ وہ خود ہی وقت پر رفع کریگی۔ البتہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ ان کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی شکایات کو پیش کریں اور یہ وقتاً فوقتاً جیسا رعایا کو رعایا ہونے کی حیثیت میں کرنا چاہیئے کرتے رہتے ہیں اور اس کے بعد گورنمنٹ کا اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھے کرے۔

غرض ہم دیکھتے ہیں کہ عہد انگریزی میں زیادہ فائدہ اہل ہنود نے جن میں بنگالی اور مدراسی وغیرہ شامل ہیں۔ اٹھایا ہے۔ تجارت عموماً ان کے ہاتھ میں ہے۔ بڑے بڑے کارخانوں کے یہ مالک ہیں اور مال و دولت ان کے حصہ میں ہے۔ پھر ان سب فوائد کے ہوتے ہوئے ظلم اور حد ظلم ہے۔ کہ گورنمنٹ کے خلاف عوام الناس میں شورش پیدا کی جائے اور انکو بڑھایا جاوے۔ جہاں تک میں نے غور کی ہے۔ مجھے کوئی وجہ معقول نظر نہیں آتی جس سے ان کی مفسدانہ کارروائی معذور سمجھی جا سکے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر سبب کیا ہے کہ باوجود اس امن اور آرام کے اور اس قدر فائدہ کثیر حاصل ہونے کے یہ خوش نہیں۔ میں نے اختصار کے ساتھ عام طور پر بحث کی ہے اور استثنا کو نظرانداز کر دیا ہے۔ کیونکہ استثنا قاعدہ کلیہ کے حکم میں نہیں آ سکتے۔ مگر

جہان تک میرے غور و فکر نے رسائی کی ہے مین اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ کرمہائے تو مارا کرد گستاخ - والا معاملہ ہے۔ گورنمنٹ نے بے شمار احسانات کئے۔ تعلیم اور آزادی دی۔ انتظام حکومت مین حصہ داران کو ٹھہرالیا۔ بڑے بڑے عہدون پر متمکن کر دیا تو اب یہ سمجھنے لگے۔ کہ اب انتظام حکومت کل ہم ہمارے ہاتھ مین آجانا چاہیئے۔ مگر یہ دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل پست۔ گورنمنٹ کو یہ کب گوارا ہو سکتا تھا۔ کہ ملک مین بے چینی اور بدامنی پھیلے اور خلق خدا مصیبت مین پڑے۔ آخر مجبوراً وہ کام کرنا پڑا جو اسے پہلے ہی مرحلہ مین کرنا چاہیئے تھا۔

اس مین شک نہین۔ کہ خیالات مین تغیر تو ایک وقت سے واقع ہو رہا ہوگا۔ مگر عملی صورت اس شورش نے تقسیم بنگال سے اختیار کی۔ گورنمنٹ نے کسی مصلحت سے مناسب سمجھا۔ کہ صوبہ بنگال کا کچھ حصہ آسام کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ بنگالیون نے شور مچا دیا۔ کہ تقسیم نہ ہونے پائے اور جب ہو گئی تو ہاتھ پاؤن مارے کہ یہ حکم منسوخ کر دیا جاوے۔ مگر مین کہتا ہون۔ کہ جب وہ کل اقوام ہند کو ایک سمجھتے ہین۔ تو پھر اس شورش و غوغا کے کیا معنے۔ علاوہ اس کے جب حکومت ایک ہی ہے۔ تو اس مین کیا فرق آسکتا ہے۔ کہ خواہ ایک صوبہ رہنے دیا جائے یا اس کے چار حصے کر دئے جاوین۔ گورنمنٹ کا اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھے کرے۔ رعیت کو چینی کا کوئی حق حاصل نہین ہم دیکھتے ہین۔ کہ دہلی کو پنجاب کے ساتھ ملایا ہوا ہے اور ابھی ابھی پنجاب کے دو حصے گورنمنٹ نے کر دئے ہین۔ یہ گورنمنٹ کی اپنی مصلحت ہے۔ اس تقسیم سے انگریزی انتظام مین کوئی فرق نہین آیا۔ اور نہ حکومت کا انصاف کم و بیش ہوا۔ جو رعایا کو پہلے حقوق حاصل تھے۔ اب بھی وہی ہین۔ اس تقسیم پر کوئی شور و غل نہین ہوا۔ تو پھر تقسیم بنگال پر اس قدر فساد کیون برپا کیا گیا۔ غالباً یہ وجہ ہے۔ کہ بنگالیون کا خیال ہے۔ کہ اس تقسیم سے آسام والے حصہ مین مسلمانون کو کچھ فائدہ پہنچے گا۔ مگر جب مسلمان بھی ہند کی قوم ہے اور ان کی کوشش ہے۔ کہ کل اقوام ہند کو مساوی سمجھا جائے۔ تو پھر اس بات سے کہ مسلمانون کو فائدہ پہونچے۔ ان کو ناراضگی کیون ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ زبان سے تو بہت کچھ کہتے ہین۔ مگر دل مین کچھ اور رکھتے ہین اور حقیقۃ الامر یہ ہے۔ کہ مشرک قوم سے مسلمانون کا ہرگز اتحاد نہین ہو سکتا۔ اور نہ مسلمانون کو شایان ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ اتفاق کرین۔ جو قوم مشرک ہے۔ اور جس کے دل مین اللہ وحدہ لاشریک کی عظمت نہین اس سے بعید نہین۔ کہ منافقت کی راہ اختیار کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ منافق کی پردہ دری کر دیتا ہے اور مومن کو منافق کی کارروائی سے ڈراتا ہے۔

اس تقسیم بنگالہ پر جب کوئی چارہ نہ چلا تو . . . . . سودیشی تحریک کی گئی۔ مگر گورنمنٹ نے کبھی کسی کو نہین روکا۔ کہ وہ دیسی اشیاء کا استعمال کرتا ہے اور نہ حکماً ترغیب دلائی ہے۔ کہ ضرور ولایت کی چیزین خریدو۔ مگر محض اس وجہ سے کہ گورنمنٹ نے بعض لوگون کی خواہش کے خلاف تقسیم کر دی۔ سودیشی تحریک قائم کرنا اس سے بغاوت کی بو آتی ہے اور یہ اہل عقل کے نزدیک ہرگز پسندیدہ نہین ہو سکتی۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ گورنمنٹ نے کسی پیشہ کو روکا ہے اور لوگون کو دیسی اشیاء استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ تو پھر اب تقسیم کی وجہ سے اس بات پر زور دینا کہ ولایتی چیزین نہ برتی جاوین اور وہ محض اس وجہ سے کہ تقسیم بنگالہ ہو گئی ہے اگر لغو اور فضول نہین تو اور کیا ہے۔ مگر مسلمانون کے لئے ضروری اور اشد ضروری ہے۔ کہ جس تحریک سے سرکشی کی بو آتی ہے۔ وہ اس مین ہرگز شریک نہ ہوان۔ پس ہم سودیشی تحریک کے بھی ہرگز حامی نہین ہو سکتے۔ یہان تک تو مین نے مختصراً بیان کر دیا ہے۔ کہ موجودہ شورش کی بنیاد جہالت اور تعصب پر ہے اور یہ کہ مسلمانون کو اس سے برطرف رہنا چاہیئے۔ اب مین چند کلمات خاص مسلمانون کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہون۔ سو واضح ہو کہ اول تو جیسا مین نے شروع مضمون مین عرض کیا ہے۔ یہ حکم خداوندی ہے۔ کہ اللہ اور رسول کے ساتھ حاکم وقت کی بھی متابعت کی جائے۔ البتہ اگر کسی بات مین شک ہو۔ تو کتاب اللہ اور حکم رسول اور سنت رسول سے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ پس اس مین تو شک نہین۔ کہ اللہ کا یہ حکم ہے کہ حاکم وقت کی فرمانبرداری کی جائے۔ اور جو شخص بغاوت اور ناراضگی کے خیال رکھتا ہے اور شورش برپا کرنے پر آمادہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے منہ موڑتا ہے۔ وہ ضرور اس دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی خسارہ اٹھانے والا ہوگا۔ ہمین احکام الٰہی اور احکام رسول کی متابعت فرض مقدم ہے۔ سو ہم دیکھتے ہین اور جانتے ہین۔ کہ گورنمنٹ انگریزی ہمین فرائض مذہبی ادا کرنے مین مانع نہین اور ہمین مذہبی رو سے بڑی آزادی کے حقوق حاصل ہین پس کوئی وجہ نہین۔ کہ ہم دل و جان سے سرکار کے خیرخواہ اور مدد نہون اور اس کی اطاعت کو حکم خدا کے ماتحت فرض عین نہ سمجھین۔ یہ بدیہی حکم ہے اور اس مین کوئی شک و شبہ نہین۔ مگر شاید کسی کے دل مین شبہ باقی رہ جائے۔ اس لئے مین ایک مثال سے اسے صاف کر دینا چاہتا ہون۔ وہ یہ کہ مکہ معظمہ مین جب کفار نے بہت سے مسلمانون کو تکلیفین پہنچائین۔ اور اس قدر تکلیفین پہنچائین۔ کہ وہ برداشت نہین کر سکتے تھے۔ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو حکم دیا۔ کہ عیسائی سلطنت نجاشی مین ہجرت کر جاوین چنانچہ سوائے چند اصحاب کے سب وہان چلے گئے اور جب خود بھی تنگ آئے اور کفار نے یہان تک کوششین شروع کردین کہ معاذاللہ آپ کو قتل کر دیا جائے۔ تو آپ خود بھی ہجرت کر کے مدینہ منورہ مین چلے آئے اس مثال سے بلکہ حکم خدا حکم رسول اور سنت رسول سے دو مسئلے حل ہوتے ہین اول یہ کہ مصیبت اور تکلیف کے وقت مین آپ نے کوئی بغاوت فساد اور سرکشی کا پہلو اختیار نہین کیا۔ بلکہ خود اس ظلم اور تعدی کے مقام کو خالی کر دیا۔ دوم یہ کہ مسلمانون کو عیسائی گورنمنٹ کے ماتحت پناہ دی۔ جس سے ظاہر ہو گیا کہ مسلمان دوسری گورنمنٹ کے ماتحت رہ سکتے ہین۔ بلکہ تیسری بات یہ بھی حل ہو گئی۔ کہ اگر دین و ایمان کی باتون مین فرق نہ آوے۔ تو مسلمانون کو حاکم کے قوانین اور آئین پر کاربند ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آخر جو اصحاب نجاشی سلطنت مین ہجرت کر کے گئے۔ ان کو ضرور اسی سلطنت کے قوانین اور آئین کی پابندی کرنی پڑی ہوگی۔ اور اگر اللہ اور رسول کو منظور نہ ہوتا۔ کہ مسلمانون کو دوسری حاکم قوم کے قواعد کی متابعت کرنی چاہیئے۔ تو ہرگز وہ وہان نہ بھیجے جاتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کوئی اور صورت ان کے لئے پیدا کر دیتا۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ذات ہے۔ اور اس کے لئے کوئی بات انہونی نہین مگر خود رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدینہ منورہ مین ہجرت کر جانا اور متبعین کو عیسائی سلطنت مین بھیجنا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مین کل اخلاق کا نمونہ عملی طور پر ظاہر کیا ویسا ہی یہ بھی دکھلا دیا۔ کہ مسلمانون کی اپنی سلطنتین بھی ہون گی۔ اور ان کو غیر اقوام کے ماتحت بھی رہنا پڑے گا اور خود سلطنت کر کے اور مسلمانون کو عیسائیون کے ماتحت رکھ کر بتا دیا کہ حکومت کس طرح کرنی چاہیئے اور غیر اقوام کے ماتحت کس طرح رہنا چاہیئے۔

ٹھا ملکہ انسان کو معاش کا ہوتا ہے چنانچہ موجودہ شورش کا بڑا اصل یعنے اس کی تہ مین ہیر پھیر کر کے یہی بات پڑی ہوئی ہے۔ کہ روپیہ زیادہ ملے اور عیش و عشرت اور آزادی کے ساتھ روزی ملے۔ گو یہ سب باتین جیسا کہ مین پیشتر عرض کر چکا ہون اب بھی حاصل ہین۔ مگر خواہش یہ ہے۔ کہ وسیع پیمانے بلکہ اکمل پیمانے پر ہون۔ اور غیر اقوام اس مین شریک نہون مگر اللہ تعالیٰ اپنی کلام پاک مین مسلمانون کو ہدایت کرتا ہے

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ — یعنی جو شخص متقی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک آسانی کی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایسی جگہ سے اسے رزق دیتا ہے کہ اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ مسلمان مومن کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اتقاء اختیار کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ خود اس کی روزی کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اور کوئی مشکل اس کو پیش نہیں آتی جس سے اللہ تعالیٰ اس کو نکال نہ لے۔

پھر جب اس سے پہلے ہم ایک حکومت دیکھ چکے ہیں اور خوب جانتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا کیا صعوبتیں حکام کے ہاتھوں اٹھانی پڑتی تھیں۔ آزادانہ فرائض مذہبی ادا کرنا تو درکنار اونچی اذان نہیں دے سکتے تھے۔ تو پھر بڑا ظلم ہوگا۔ اگر ہم موجودہ گورنمنٹ کے احسانمند نہ ہوں جس کی عہد حکومت میں ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور پھر جب اللہ کا حکم ہے کہ حاکم وقت کی متابعت کرو۔ اور سنت رسول نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ غیر قوم اور خاصکر عیسائیوں کے ماتحت رہنا کوئی عیب نہیں۔ اور علاوہ اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اگر متقی ہو۔ تو کسی مشکل اور تنگی کا خوف نہیں۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں سمجھا دیا ہے۔ کہ مومن کی اولاد کا بھی متکفل خود اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور اسے ہرگز کوئی فکر نہیں ہوتا کہ میرے بعد میری اولاد اگر میں ان کے لئے کوئی ترکہ نہ چھوڑ جاؤں گا تو کیا کرے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بندہ خدا کے ساتھ جاتے ہیں۔ ایک گاؤں میں پہنچ کر ایک گرتی ہوئی دیوار کو وہ شخص استوار کر بنا دیتا ہے اور بھید یہ نکلتا ہے۔ کہ اس کے والدین صالح اشخاص تھے جو مر گئے ہیں۔ اور ان کا ایک لڑکا یتیم اور نابالغ ہے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ چونکہ اس کے والدین نیک بندے تھے اس لئے ان کی اولاد کو تنگی میں نہ چھوڑا جائے۔ اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ تھا۔ اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہو جاتا اور لوگ اس کو نکال لیتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کے بالغ ہونے تک وہ دیوار قائم رہے اور جب وہ جوان ہو۔ تو وہ اس سے متمتع ہو۔ اس مثال سے اور قرآن مجید کے دیگر مقامات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کی اولاد کا بھی متکفل ہو جاتا ہے پس ہم مسلمانوں کو جب یقین ہے۔ کہ یہ کتاب الٰہی ہے اور اس کے سب وعدے سچے ہیں اور اسی پر چلنے سے ہم حقیقی فلاح پا سکتے ہیں۔ تو بڑی بے ایمانی ہے۔ اگر ہم اس سے مونہہ پھیریں اور حکام وقت کی مخالفت کر کے ان کے نزدیک اور اللہ اور رسول کے نزدیک قابل عتاب ٹھیریں۔

مسلمانوں کا ایک مسئلہ جہاد ہے۔ بعض لوگوں کو دھوکہ لگا ہوا ہے۔ دین کی خاطر جہاد کرنا جائز ہے اس میں تو شک نہیں۔ کہ اسلام کا یہی مسئلہ ہے۔ کہ جنگ اگر ہو۔ تو محض دین کی خاطر ہو اور کسی نفسانیت اور خلق خدا کو خواہ مخواہ تکلیف دینے کی غرض سے نہ ہو۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ بے وجہ تلوار کے ذریعہ سے اشاعت دین کیجائے قرآن شریف میں صاف حکم ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین میں کوئی جبر نہیں پس کیسا ظلم ہے۔ کہ اشاعت دین کے لئے تلوار اٹھائی جاوے۔ اول تو اگر کوئی شخص خوف سے اسلام کا اقرار کرے بھی تو قرآن شریف اس کو مسلمان قرار نہیں دیتا بلکہ وہ منافق ہے کہ زبان سے تو اقرار کرتا ہے۔ اور دل میں اس کے وہ اقرار موجود نہیں۔ پس تلوار سے وہ غرض حاصل نہیں ہوتی جو تلوار چلانے والے کے دل میں ہے اور علاوہ اسکے غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ مذہب کیونکر سچا ہو سکتا ہے۔ جو سچائی کی دلیل نہیں رکھتا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو جنگیں پیش آئے وہ محض دفاعی جنگ تھے۔ اور جب تک کفار کے مظالم حد کو نہیں پہنچ گئے تب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تلوار اٹھانے کا حکم نہیں ہوا۔ قرآن شریف کو کھول کر دیکھو اور جہاں جہاں جہاد کا ذکر آتا ہے۔ اس کو خوب غور سے پڑھو۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ پہل کس طرف سے ہوئی اور جنگوں کا آغاز کس طرح ہوا۔ پہل کفار کی طرف سے ہوئی اور آغاز اس کا یہی تھا کہ ان کی تکالیف حد کو پہنچ گئی تھیں۔ پس جس طرح وہ مقابلہ میں آئے ان کی مدافعت اسی رنگ میں ہو سکتی تھی۔ فی زمانہ دین کا مقابلہ کوئی تلوار سے نہیں کرتا۔ پس ہمیں یہ خیال رکھنا کہ جہاد جائز ہے مناسب نہیں۔

افسوس ہے کہ مجھے کافی وقت نہیں ملا۔ اور اس لئے میں مبسوط بحث نہیں کر سکا مگر اب چند باتیں احمدی جماعت کے لئے عرض کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ آپ نے ایک شخص کو مسیح اور مہدی جو آخری زمانہ میں آنیوالا تھا تسلیم کر لیا ہے اور اسکے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے اس کا یہ حکم ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو اور سلطنت کے کاموں میں ہرگز دخل نہ دو۔ اور ایماناً۔ قولاً اور فعلاً سرکار انگریزی کے فرمانبردار ہو۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہر طرح گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کا نمونہ دکھائیں حضرت اقدس کا یہ فرمان بے وجہ نہیں۔ بلکہ آپ نے دلائل بھی دیئے ہیں کہ کیوں ہمپر اطاعت واجب ہے۔ جو گورنمنٹ کے احسانات عام طور پر اور سب مسلمانوں پر ہیں۔ ہم ان میں مساوی شریک ہیں مگر علاوہ ان کے ہم پر خاص احسانات بھی ہیں اور انکی وجہ سے ہم خاص طور پر اس کے شکرگزار ہیں۔ اسی ملک میں اپنے اور بیگانوں کے خیالات ہماری نسبت جو ہیں وہ آپ پر پوشیدہ نہیں اپنوں کے فتوے ہماری نسبت کفر وغیرہ کے ہیں وہ ہم کو دجال اور بے ایمان تصور کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک ہم مرتد ہیں اور اس لائق ہیں کہ ہمیں مصیبت میں ڈالا جائے مگر یہ گورنمنٹ کا زبردست ہاتھ ہے۔ جو ہم کو بچائے ہوئے ہیں سید عبد اللطیف کی موت نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جو حقوق ہمیں یہاں حاصل ہیں وہ اسلامی ممالک میں بھی میسر نہیں۔ حضرت صاحب پر جو مقدمہ اقدام قتل کا پادری کلارک کی طرف سے ہوا تھا اس میں ایک انگریزی ڈپٹی کمشنر ڈگلس صاحب نے ان کو بری کر کے بتا دیا کہ مذہبی رو سے پوری آزادی ہمیں حاصل ہے اور اختلاف مذہب کے باعث گورنمنٹ انصاف کو نہیں چھوڑتی۔ مولوی کرم دین نے جو استغاثہ حضرت صاحب پر کیا تھا اس سے واضح ہو گیا کہ آریہ ہندوؤں سے کوئی توقع انصاف کی نہیں ہو سکتی اور یہ انھیں حکام وقت تھا کہ جن پر ہمیں بھروسہ ہو سکتا ہے غرض اس [illegible] گورنمنٹ نے [illegible] کہ ہماری جانیں ہمارے مال اور ہماری عزتیں محفوظ ہیں اور دین و ایمان کی پابندی سے ہم مذہبی فرائض بجا لاتے ہیں۔ پس ہمیں خصوصیت سے [illegible] ہے۔ کہ گورنمنٹ کی ہمیں شکر گزاری [illegible] بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ مسلمان گورنمنٹ کی بیجا خوشامد کرتے ہیں۔ مگر میں نے آپ کے سامنے واقعات کو پیش کر دیا ہے جس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کی بیجا خوشامد نہیں کرتے اور علاوہ اگر خوشامد کریں بھی تو درست ہو کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ معمولی گورنمنٹ نہیں بلکہ ایک عظیم الشان گورنمنٹ ہے۔ اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ ہمارے لئے بہبودی اور ترقی کے سامان مہیا کر سکے پس اگر خوشامد کریں تو بجا ہے بلکہ میرے خیال میں ضروری ہے۔

ہاں ہم نے یعنی احمدی جماعت نے تو ایک شخص کو مہدی تسلیم کر لیا ہے اور ہمیں کسی اور مہدی کے آنے کی امید نہیں کہ آ کر تلوار چلائیگا اور سلطنت اسلام قائم کریگا بلکہ اس نے قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اب جہاد حرام ہے چنانچہ صحیح بخاری میں یضع الحرب کی حدیث موجود ہے پس ہمارے لئے خاص طور پر ضروری ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کریں بلکہ میرے خیال میں جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت صحابہ کو عیسائی سلطنت میں بھیجا تو اس میں بھی اس زمانہ کے لئے ایک اشارہ تھا وہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک جلالی اور جمالی ایک محمد اور ایک احمد۔ احمد نام جمالی تھا جس میں مسکنت تھی۔ اور وہ آپ کی زمانہ بعثت کا کی حصہ تھا۔ اس جمالی نام یعنے مسکنت کی حالت میں جو آپ نے ایک جماعت کو عیسائی سلطنت کے ماتحت بھیجا تو اس میں یہ اشارہ تھا کہ آخری زمانہ میں جو احمد نام کا بروز ہوگا۔ وہ ماتحتی کی حالت ہوگی اور ماتحتی عیسائی گورنمنٹ کی ہوگی جس میں وہ اسے اشاعت دین کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ کا کیسا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسی پرامن سلطنت نصیب کی ہے۔ کہ ہمیں مذہبی آزادی پوری حاصل ہے اور ہمیں گورنمنٹ کا احسانمند ہونا چاہیئے۔ احسان کا بدلہ احسان ہے جو شخص بندہ کا احسان نہیں مانتا وہ گویا نعمت الٰہی کی بے قدری کرتا ہے اور دنیا اور آخرۃ میں نقصان اٹھانے والا ہے۔ لوگ گورنمنٹ کو ہماری طرف بدظن کرنے کے لئے کئی طرح کی باتیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے لئے مرزا صاحب کا فرمان بحکم ربانی ہے اور اب جو لاکھوں کی جماعت اس کے ساتھ شامل ہوگئی ہے۔ تو گورنمنٹ کو خیال رکھنا چاہیئے۔ اول تو یہ ان کا کہنا ہی فضول اور لغو ہے کیونکہ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ یہ جماعت کس قسم کی ہے حضرت صاحب کی بار بار یہی تاکید ہے اور ان کی تعلیم میں اس بات پر زور ہے۔ کہ ہمیں دنیا سے کچھ غرض نہیں۔ ہم صرف دین سکھاتے ہیں اور دین پر لوگوں کو قائم کرتے ہیں اس تعلیم کا جزو اعظم یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی ہر طرح کی اطاعت کیجائے۔ اور یہ جزو دین سے الگ نہیں کیونکہ اللہ اور رسول کا حکم ہے اور اس سے انحراف کرنا مومن کی شان سے بعید ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد حسین۔ کمبوہ باجوہ کلاس والا سیالکوٹ
محمد حسن 〃 〃 〃
والدہ محمد حسین 〃 〃 〃
عالم بی بی 〃 〃 〃
بہانل 〃 〃 〃
علم دین 〃 〃 〃
فاطمہ 〃 〃 〃
مسمات بڈھی 〃 〃 〃
ریشم بی بی 〃 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃 〃
صدر الدین۔ گھٹیالیان پسرور سیالکوٹ
اکبر علی 〃 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃 〃
فضل بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ بدر الدین 〃 〃 〃
صمد علی 〃 〃 〃
کرم الٰہی 〃 〃 〃
جمعہ 〃 〃 〃
پیراندتا 〃 〃 〃
بوٹا 〃 〃 〃
اہی 〃 〃 〃
اسلی بی 〃 〃 〃
ہاشم خان 〃 〃 〃
علی محمد 〃 〃 〃
حاکم بی بی 〃 〃 〃
غلام قادر 〃 〃 〃
الٰہی بخش 〃 〃 〃
شکر دین 〃 〃 〃
مہتاب بی بی 〃 〃 〃
ولی محمد 〃 〃 〃
رحمت بی بی 〃 〃 〃
حاکم بی بی 〃 〃 〃
بیگم بی بی 〃 〃 〃
مولوی بوٹا معہ اہل و عیال 〃 〃
عبدالکریم۔ بگہ۔ نواں شہر جالندھر

شہاب الدین۔ بگہ نواں شہر جالندھر
نقش الدین۔ داعیہ اللہ ملاحان
رعیہ۔ سیالکوٹ
ہیرا 〃 〃 〃
عیدا 〃 〃 〃
امام الدین۔ دہرم کوٹ رندھاوا
نادر خان۔ کمپی۔ منسہرہ۔ ہزارہ
کالی 〃 〃 〃
حسین خان 〃 〃 〃
رحمت نور 〃 〃 〃
بہادر خان 〃 〃 〃
میاں مقدر 〃 〃 〃
رحمت خان 〃 〃 〃
غلام خان 〃 〃 〃
بیگم جان 〃 〃 〃
فضل احمد۔ سندوال فتح جنگ اٹک
سمندر خان معہ اہلیہ ٹھنڈوان
برکت بی بی اہلیہ حسین بخش گھٹیالیان
پسرور۔ سیالکوٹ
مولا بخش کلرک سی۔ او لاہور
حسین۔ نشکار۔ گورداسپور
مہتاب بی بی 〃 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃
سرداران 〃 〃 〃
لعل شاہ۔ ملازم بندوبست پٹواری
راولپنڈی
محمد بخش ولد سردار الدین کریال
ضلع گورداسپور
فقیر محمد ولد نبی بخش 〃 〃
حامد علی ولد قطب دین سنگوہا ضلع
گورداسپور
کریم بخش ولد سلطان بخش قادیان
مرزا احمد بیگ ولد مرزا رسول بیگ
صاحب۔ ساکن دہن۔ ڈاکخانہ
کڑیانوالہ ضلع گجرات
میاں اسمٰعیل صاحب ولد فضل دین
صاحب۔ گوجرانوالہ

محمد خان ولد خان محمد غلام قادر
ولد جہنڈا خان بیوہ زوجہ غلام قادر
ریشم بی بی۔ موضع دہیر کے چک ڈاکخانہ ملکہ
رحمت خان ولد خان محمد 〃 〃
احمد خان ولد خان محمد 〃 〃
فضل دین ولد غلام محمد 〃 〃
خوشی محمد ولد فضلدین 〃 〃
شاہ محمد ولد فضلدین 〃 〃
بختیار ولد امیر بخش 〃 〃
محمد دین ولد محمد بخش 〃 〃
رحمت خان ولد خدا بخش
دہیر کے کلاں ضلع گجرات
سید محمد ولد اللہ دتا صاحب
سکنہ بڑالہ ضلع گوجرانوالہ
امیر علی۔ کاٹھ گڑھ ہوشیارپور
اہلیہ 〃 〃 〃
نعمت علی خان 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
مہر النساء 〃 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃
عبدالسلام 〃 〃 〃
حرمت بی بی 〃 〃 〃
رحیم بخش۔ تلوارہ رعیہ سیالکوٹ
فوجدار 〃 〃 〃
ولیداد 〃 〃 〃
مہردین 〃 〃 〃
حاکم 〃 〃 〃
خیر الدین 〃 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃 〃
طالع مند 〃 〃 〃
محمد عظیم صاحب خیاط
شاہدرہ۔ لاہور
منشی خدا بخش صاحب
معہ اہل و عیال۔ پنڈ دادنخان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد [illegible] اور مجلد [illegible] ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدارس میں اس کی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کر دی گئی ہے براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ عہ کی گئی ہے اور مجلد کی ہے۔ یہ ایسی رعایت ہے۔ کہ غالباً پھر نہ ہوگی۔ رعایت تو صرف طلباء کیواسطے کی گئی تھی مگر بعد میں مجھے خیال آیا۔ کہ اس کو آخر جون تک عام کر دیا جائے اس واسطے جو احباب چاہیں۔ اس رعایت سے فائدہ حاصل کریں درخواست ۳۰ جون تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔

ناظم بکڈپو قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرمائیں

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں یکم جولائی تک رعایت کی گئی۔ اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد ہر سے

درثمین مجلد ۱۰ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی

احباب فرصت کو ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸،ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

ظہیر بکڈپو متصل دفتر بدر قادیان سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حصہ یکہزار صفحہ

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک سال میں کئی ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کا بہت ہی کم ملتی ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سیکھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد۔

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے ملاحظہ ایک روپیہ میں بہی گران نہیں۔ قیمت ار

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس میں آپ نے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱۰ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

آئنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید قیمت ار

کامن احمدی۔ الا داد والے۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوش خبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالے کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہوگیا ہے۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۳ر۔ این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرحیم۔ مالک مطبع احمد صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں وہ ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی ہی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار میں مناسب جگہ کی تلاش کیا جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ محمد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں محمد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر میں ہے۔ مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے۔ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں۔ اور اب کچھ عرصے سے تجارۃ کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

طریقہ احمدیہ | مصنفہ قاضی اکمل۔ پنجابی منظوم۔ جس میں تمام عقائد احمدیہ و مسائل نماز روزہ بالدلائل مذکور ہیں۔ قیمت ار

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

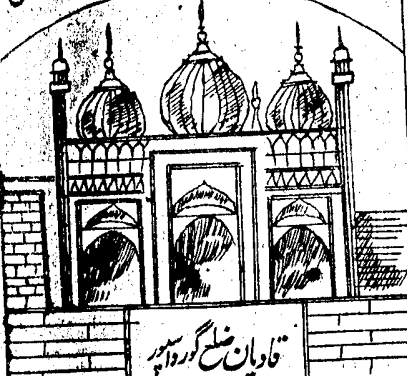

بدر
BADR — QADIAN

ایجہان منتظر خوش باش کا ندستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ — آں مسیح دورآخر مہدی آخر زمان

۱۵ - جمادی الاولی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۷ رجون ۱۹۰۷ء

چہ گویم باتوگرانی چہادر قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد (۶) — نمبر ۲۶

قیمت فی پرچہ — قادیان میں عہ — گورنمنٹ ... — افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے - شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا - اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا - اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر - نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا - اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا - بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا - اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ماست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اربکہ

والیان ریاست و گورنمنٹ — عــــہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صــہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے — للعہ

عام قیمت پیشگی — ےے

عام قیمت مابعد — للعہ

قیمت فی پرچہ — ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے حساب مابعد لیجاویگی - جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے - بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - مینیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین جلسہ بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

ایک مضبوط ایمان

خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپورتھلہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ یہاں پر بوٹا کوچوان کا مقدمہ ایک غیر احمدی سے تھا۔ اثنائے مقدمہ میں غیر احمدی کے وکیل نے کوشش کی۔ کہ بوٹا احمدی اور دوسرے فریق کی صلح ہو جاوے باہمی۔ مقدمہ دیوانی تھا۔ مگر غیر احمدی نے کہا کہ اگر بوٹا میرزا صاحب کی بیعت سے توبہ کرے تو مقدمہ سے میں دستکش ہو جاتا ہوں۔ اس پر بوٹے نے کہا کہ اب تو میں ہرگز صلح نہیں کرتا۔ اب تیرا مقدمہ میرے ساتھ نہیں بلکہ خدا کے ساتھ ہے۔ یہ کہہ کر مقدمہ شروع کر دیا۔ شان ایزدی کہ غیر احمدی کی نسبت بسبب بعض خارجی وجوہات کے لوگوں کا خیال تھا۔ کہ کسی نہ کسی طرح ضرور مقدمہ جیت جائیگا۔ مگر آج بوٹا کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اور دعوے غیر احمدی کا خارج ہوا۔ بوٹا نے ملنے حضور کی خدمت میں بھیجنے کی مُنّت بھی مانی ہوئی تھی جو اس نے آج ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدئے۔

ایک ہندو کی شہادت

مجھ کو معرفت قاضی حبیب اللہ خان صاحب اخبار نمبر ۱۱ جلد ۶ مورخہ ۱۴ر مارچ ۱۹۰۶ء دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور اس میں زیر سرخی خدا کی تازہ وحی یہ لکھا ہوا معلوم کیا۔ کہ ۷ر مارچ ۱۹۰۶ء سے پچیس دن تک کوئی ہولناک و تعجب انگیز واقعہ ہوگا۔ اب بمطالعہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز پتہ لگتا ہے۔ کہ پیسہ اخبار سول ملٹری گزٹ و دیگر مقامی اخباروں کے نامہ نگاروں نے مختلف جگہوں سے یہ خبریں واسطے درج کرنے اخبارہا کے تحریر کی ہیں۔ کہ ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء کے قریباً سہ پہر کے وقت ایک روشن ستارا آسمان سے نمودار ہوا جس کے پھٹنے سے بڑی خوفناک آواز نکلی اور بعض جگہ سے آدمی خوف زدہ ہو کر اپنے گھروں کو بھاگ آئے۔

بموجب بیانات اخبارات مندرجہ ریویو آف ریلیجنز اس بات کی شہادت دیتا ہوں۔ کہ جناب میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود صاحب کی پیش از وقت پیشگوئی ٹھیک نکلی

المرقوم ۲۷ر اپریل ۱۹۰۶ء۔ بندہ شالگرام سپرنٹنڈنٹ چونگی بیغہ۔ میونسپلٹی۔

سخت طاعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب امامنا حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام دام ظلکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پنجاب میں طاعون کے ذریعہ سے جو تباہی اور بربادی ہو رہی ہے۔ اس کے سننے سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ کاش دنیا اب بھی وقت کو پہچانتی۔ اور "یا مسیح الخلق عدوانا" کہتی ہوئی دیوانہ وار بڑی نیازمندی کے ساتھ حضور کی طرف جھکتی۔ اس سرحدی علاقہ میں اب تک طاعون شروع نہیں ہوئی تھی۔ مگر چونکہ تقدیر آلہی میں یہ عذاب تمام آبادیوں کے لئے مقدر ہو چکا تھا۔ آخر یہاں بھی اللہ تعالےٰ کے اذن اور ارادہ کے ماتحت یہ بیماری شروع ہوگئی۔ ابھی ابتدا ہی ہوئی ہے لیکن لوگوں کی گھبراہٹ اور پریشانی کو دیکھ کر دل دھڑکتا ہے۔ اہل ہنود جن کے محلہ میں یہ وبا شروع ہوئی ہے۔ محلہ اور شہر چھوڑ کر نہائت پریشانی کی حالت میں چلے گئے ہیں۔ بازار بند ہیں کاروبار معطل ہیں۔ اشیاء خوردنی بھی مشکل سے ملتی ہیں۔ جس گھر میں کوئی مریض اس طاعون کا معلوم ہوتا ہے۔ گھر والے اپنے رشتہ وار حتے کہ اولاد تک کو تنہا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کمیٹی نے گاڑی اور مزدور میت کے اٹھانے کے لئے مقرر کئے ہیں۔ کیونکہ ہندو تو قطعاً اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ یوم یفر المرء من اخیہ۔ کا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہے۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان

عبرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ ایک عریضہ ہے جو کہ مشتمل ایک نشان کے ہے۔ اور حضرت اقدس حجۃ اللہ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس کو اپنے اخبار بدر میں درج کر کے ممنون فرما دیں۔ شاید کسی سعید فطرت کے لئے موجب ہدائت ہو۔

ایک صوفی صاحب بنام میاں محمد صاحب ساکن بستی مندرانی تحصیل سنگھڑ ڈیرہ غازی خان جس کو اردگرد کے لوگ نہائت مستجابۃ الدعوات سمجھتے ہیں۔ اور خود صوفی صاحب بھی مدعی اس بات کے تھے۔ اور ہر قسم کے لوگوں نے اپنے کاروبار دینی و دنیاوی کے لئے صافی صاحب کو خدا کی طرف سے ایجنٹ مقرر کیا ہوا تھا۔ اور زمانہ دراز سے ایک مسجد میں امام بھی تھا اور آلہی حکمت کے تقاضا کے مطابق وہاں کچھ احمدی جماعت ہوگئی اور انہوں نے کچھ اخبارات جیسے بدر۔ تشحیذ الاذہان والحکم و میگزین منگوانے شروع کر دئے۔ چنانچہ ہر ایک اخبار کو سنکر صوفی صاحب نہائت غصہ سے ہمیشہ ہی احمدی جماعت کو کہتے تھے۔ کہ خبردار اور ہوش کرو کہ اس امام کا نام نہ لو۔ اور حضور ورد چھوڑ دو۔ نہیں تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ کچھ مدت تک تو احمدی لوگ بہت صبر سے کام لیتے رہے اور صوفی صاحب کے کہنے سے باز نہ آئے۔ آخر صوفی صاحب تنگ آ کر ایک روز نہایت غصہ سے احمدی جماعت کو بددعا دینے لگے اور حضرت اقدس کے حق میں بھی ناشائستہ الفاظ نکالتا ہوا مسجد کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اور ایک نئی مسجد ضد سے کھڑی کر دی اور حضرت کی اطلاع کے بغیر بددعائیں مباہلہ شروع کر دیا اور سب مخالف اس کی امداد کرتے تھے اور یہ بات مشہور ہوگئی۔ کہ اب احمدی لوگ بمعہ پیشوا کے ہلاک ہو جائیں گے اور ہر خاص و عام کی اسی طرف تاک لگ رہی تھی۔ کہ ناگہاں صوفی صاحب بیمار ہو گئے اور نہایت ہی خوف زدہ ہو گئے۔ اور مختلف مکانوں میں اسے لے جاتے اور بدلتے تھے اور کئی قسم کے خطرناک الفاظ موہنہ سے نکالتے۔ مگر اکثر یہی کہتے۔ کہ دیکھو مرزائی لوگ فوج لے کر مجھے پکڑنے کو آئے ہیں وغیرہ وغیرہ جیسے کبھی کہتا تھا کہ مجھے بندوق چلائے گئے ہیں۔ یا آگ کی چھاتی مجھ لگا گئے۔ غرض ایک سال تک ہلاکت میں اس کی حالت عبد اللہ آتھم کی حالت سے کچھ مشابہ نہیں رکھتی تھی۔ آخر کار اس درجہ کو پہنچا کہ طلاق البطن جاری ہو گئے۔ اور کپڑوں سے الگ ننگا اور مرا پڑا رہتا تھا۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ ہر ایک ادنیٰ اعلیٰ بول اٹھا تھا کہ صوفی صاحب نور علیٰ نور ہیں۔ پھر وہی لوگ بول اٹھے کہ اب کیسے بے نور ہو گئے ہیں۔ حتے کہ کوئی دیکھنے کو بھی نہیں جاتا تھا۔ آخر تاریخ سات رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ میں مرا اور بمعہ مباہلہ کا مزا چکھا۔ اور اس واقعہ سے احمدی وغیرہ سب واقف ہیں کہ بددعاؤں کے تیر چلاتا ہوا نکلا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کو پکڑا اور ذلیل کیا اور مامور من اللہ کی صداقت پر مہر لگا گیا۔ مولوی صوفی مذکور کے وصف میں ایک اور مولوی محمد شاہ عالم صاحب جو کہ بڑے فاضل اہل علامہ دہر اس ملک میں مشہور ہے تھے جنہوں نے اشعار ذیل لکھے تھے وہ بھی ایک ماہ کے بعد مر گئے اور مخالفت صفت سے پیٹ بھر کر مرے جیسے کہ کہا۔ اشعار یہ ہیں۔

این محمد حق پرست و پارسا — نیک خو و صاحب حلم و حیا
عزلتش گزید در خانہ نشست — اب نغمہ را چون نتوانست بست
رد لقش افزود بیش از بیشتر — زانکہ خو از دیر آمد بیشتر
صحبت مرزائیانش ناپسند — آمد و دریافت ز ایشان بس گزند
پس عنایت ایزدی دستش گرفت — انچنان کانشان فتادند در شگفت
بر ضمیرش از ملامت بار بود — ساخت مسجد جدا از دل عشق زدود
۱۵ تاریخیکہ در بیت اخیر — بے اشارت گفتم اے روشن ضمیر

غرض دیکھو کیسا مخالفت کا جوش و غرور تھا کہ صوفی صاحب ہلاک گم

پہونچ گئے ہیں۔ مگر اب بھی یہ اشعار مسجد کے محراب پر مزین شدہ چسپاں ہیں اور مصنف اشعار بھی ہلاکت کو پہونچ گیا۔ خوب صفت کنندہ اور موصوف اچھے انعامات پاکر دنیا سے گذر گئے

برین عقل و دانش بباید گریست

نیز عرض ہے۔ کہ اصل مسجد جو اس وقت جماعت احمدیوں کے متعلق ہے۔ اس کی ضد کے لئے دوسری مسجد کھڑی کی گئی ہے اور مسجد ضرار کا حکم رکھتی ہے۔ والسلام

علی محمد خان ولد غلام محمد خان بستی مندرانے

کیا پنڈت لیکھرام شہید ہے

یا دوزخی۔ بعض آریہ صاحبان پنڈت لیکھرام کو شہید بتلاتے ہیں لیکن اگر ان کی کتابوں میں دیکھا جاوے تو شہید ہونا تو ایک طرف رہا۔ صرف دوسرے دن کیلئے سورگ میں اس ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا بلکہ از روئے کتب قدیم دوزخی ہونے میں شک نہیں دیکھو مہابھارت مطبوعہ لاہور آفتاب پنجاب دیوان بوٹا سنگہ ۱۸۹۲ء کے صفحہ ۳۳ سطر ۱۵۔ اور مطابق اس کے صفحہ ۲۰۵ میں لکھا ہے کہ اگر کسی کے بیٹا نہ ہو تو لاولد کیا سات پشتیں دوزخ میں جاتی ہیں۔ پھر مہابھارت فارسی مطبوعہ میرٹھ کے صفحہ ۲۵ ادپرب میں موجود ہے۔ کسے کہ فرزند پیدا نہ کند تا ہفت پشت او در عذاب باشد۔ اور منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۳۸ میں لکھا ہے۔ کہ پت دوزخ کا نام ہے۔ اور تر بمعنے محافظ کے ہیں چونکہ بیٹا والد کو دوزخ سے بچاتا ہے۔ اسی سبب سے پُتر کہلاتا ہے اس بات کو سری برہماجی نے کہا ہے۔ اب آریہ صاحبان خود انصاف کریں۔ کہ پنڈت جی شہید ہیں یا کچھ اور۔

سید محمد نذیر حسین از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

نشان قرب قیامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ التماس ہے۔ کہ چند سطور مندرجہ ذیل قلمبند کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ مناسب ہے۔ کہ طبع فرماکر ممنون و مشکور فرماویں گے یہ چند نشانات خروج دجال و نزول مسیح کے متعلق جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر ارشاد فرمائے تھے۔ وہ حرف بحرف اپنی آنکھ سے پوری ہوتے دیکھ لئے۔ اور ہمارے اعلیٰحضرت کا مسیح موعود ہونا بالکل ثابت ہوگیا ہے۔ علامات دجال کا خروج کرنا۔ بیان علامت نکلنے دجال کی جان تو کہ قبل از ظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام دجال خروج کرے گا۔ دعوے خدائی کا کریگا۔ یا خدائی کا قائل ہوگا ضلع اصفہان میں قوم یہود یا قوم نصاریٰ سے ہوگا۔ داہنی آنکھ کانی اور چمکدار ہوگی۔ مانند ستارہ کے۔ ایسی آنکھ اکثر نصاریٰ کی ہی دیکھی جاتی ہے۔ اور پیشانی پر لفظ ک ف ر لکھا ہوگا یعنے کافر ہے۔ اب خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارے روبرو کوئی ہندو یا کوئی اور غیر اسلام آوے۔ تو کچھ شک نہیں ہوتا۔ لیکن جب کبھی کسی عیسائی کو دیکھو۔ تو دور سے ہی دل میں گذرتا ہے کہ یہ کافر ہے۔ دریاؤں پر سے چلے گا۔ دیکھو کیسے کیسے پل بناکر دریاؤں کے پار ہوگیا اور دجال گدھے پر سوار ہوگا۔ اور مابین ہر دو کان کے ۷ باع کا فاصلہ یا ایک کوس کا ہوگا۔ غالباً خیال ہے۔ کہ یہ لفظ کان کونسے مراد ہے جو اکثر انجن سے برک تک ریل کے پایا جاتا ہے اور ساتھ روئی کا پہاڑ ہوگا اور نہر پانی کی ہوگی اور اکثر اس کے مطیع مرد بیہودہ و زنان صحرائے ہوں گے۔

اب خیال کرو کہ اکثر یہ عیسائی جو پادری کہلاتے ہیں۔ پنچ قوم مثلاً ڈہیر و چمار و خاکروب وغیرہ کو بھی عیسائی بناتے ہیں۔ پھر لوگ صحرائے یعنی گاؤں وغیرہ سے لاتے ہیں۔ صعصعہ بن سوحان نے جناب امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا مولا دجال کب خروج کرے گا۔ فرمایا کہ اس کے نکلنے کی چند علامت ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ لوگ نماز کو ضائع کریں گے۔ امانت کو خیانت کریں گے۔ جہوٹ کو حلال جانیں گے۔ اور سود و رشوت لیں گے۔ اور عمارات عالی بنا کریں گے اور دین کو دنیا کے ساتھ بیچیں گے کار کم عقلوں سے کہیں گے۔ عورتوں کے مشورے پر عمل کرینگے۔۔ قطع رحم کریں گے۔ خواہش ہائے نفس کے درپے ہوں گے۔ خون مردم سہل گنیں گے علم و بردباری ہاتھ سے دیں گے۔ ظلم کرنا فخر جانیں گے امیر فاسق و بدکار ہوں گے۔ رئیس خائن ہوں گے گواہی ناحق درمیان ان کے ظاہر ہوگی۔ زنا و بہتان و گناہ و طغیان علانیہ بجالاویں گے۔ قرآنوں کو زیور کریں گے مسجدوں کو سونے سے زینت کریں گے۔ بُروں کو عزیز رکھینگے عہد و اقرار پر عمل نہ کریں گے۔ عورتیں اپنے شوہروں سے شریک تجارت واسطے حرص دنیا کے ہوں گی بات۔۔۔۔ فاسقوں کی نہ چلیگی۔ اور بزرگ ہر قوم کے پست تر ہوں گے اور فاجروں سے تقیہ کریں گے خوف کریں گے۔ ضرر سے ان کے جہوٹ کو سچ جانیں گے خیانت کرنے والے کو امین جانیں گے۔ لونڈیاں گانے بجانے والی رکھیں گے۔ عورتیں گھوڑوں پر سوار ہوں گی عورتیں ساتھ مردوں کے شبیہ ہوں گی اور مرد شبیہ عورت کے ہوں گے اور گواہ بے گواہ بنائے گواہی دیں گے ساتھ غرض کے گواہی دیں گے۔ علم سوائے دین کے حاصل کریں گے۔ کار دنیا کو آخرت پر ترجیح دیں گے وہ کہال بھیڑ کے اپنے دلوں پہ مانند گرگ کھینچیں گے اور دل مردار سے گندہ تر ہوں گے۔ ایلوے سے کڑوے ہوں گے اس وقت قیامت بہت نزدیک ہوگی۔ چند علامات نزول مسیح۔ نشان اول آسمان پر سرخی ہوگی۔ تین یا سات روز تک رہے گی جو چاروں طرف پھیلیگی۔ دوم دم دار ستارہ نکلیگا اور خمیدہ ہوگا اور روشنی دیگا مانند چاند کے۔ سوم ۱۵ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور وباء عام ہوگی اور آتشزدگی ہوگی اور قحط سالی ہوگی اور آندھیاں اوٹھیں گی بارش زیادہ ہوگی۔ زلزلے آویں گے۔ اس وقت تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ حدیث نبوی۔ حضرت عیسیٰ۔ اے مسلمانو تم میں اترنے والے ہیں اور وہ تم پر میرے نائب ہیں اور کئی شہر زمین میں غرق ہوں گے۔ ٹڈی دل اٹھے گا۔

اب ہمارے امامیہ صاحب فرماویں کہ قرب قیامت تو آگیا۔ اور امام مہدی ابھی تک غار میں ہی روپوش ہیں اور عیسے آسمان پر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو چاند اور سورج نے ۔۔۔۔ ماہ صیام میں کس کی گواہی دی۔ جس کی آج سے تیرہ سو سال پہلے خبر دیگئی تھی۔ کوئی ہے دنیا میں سوائے اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے جس کا یہ زمین آسمان گواہ ہو ان ہی نشانوں کو دیکھ کر ہمنے حضرت اقدس سے بیعت کی اور طریقہ امامیہ ترک کیا۔ فقط۔ فتح محمد احمدی از حیدرآباد دکن

میچ

۶ جون کو تعلیم الاسلام اسکول کا میچ گورنمنٹ ہائی سکول بٹالہ سے تھا۔ ۲ رنز اور سیون مکٹز سے تعلیم الاسلام جیت گیا۔ ۷ جون کو بیرنگ ہائے اسکول کے ساتھ کرکٹ میچ ڈگراں رہا اور ۸ جون کو فٹ بال میں ایک گول کے فاصلہ سے تعلیم الاسلام نے بیرنگ اسکول کو شکست دی۔ طلباء کا اخلاق اور باہمی تعلق قابل تعریف رہا۔ قادیان کے نام سے سکھوانس ہوگیا۔ مسٹر ٹنڈل سکول کے پرنسپل بیرنگ ہائی اسکول نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ سید زاہد حسین اور مسٹر محمد سعید مشہور کیپٹن کرکٹ ہمارے ساتھ دلی ہمدردی اور محبت کا اظہار آخری وقت تک کرتے رہے۔ ایم۔ بی سکول کے لڑکوں نے خاطر و مدارات میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ میاں حسین بخش صاحب جج پنشنر نے منظور علی کرکٹ پلیر سے قرآن سنا اور محظوظ ہوئے۔ آسمان نے ہر ایک میچ میں ہمارے سر پر سایہ رکھا اور لوگ بے اختیار بول اٹھے کہ یہ تائید الٰہی ہے۔ خدا کے مسیح پر سلام ہو۔

محمد الرحیم

جیسے کسی مولوی نے بنا کر لکھدی ہو۔ مگر قرآن کریم کو کوئی نہیں حروف مبدل کر سکتا اور دوسرا میں دعوے کروں۔ قرآن کریم سے اور آپ جواب کیواسطے حدیث میں جستجو کریں اور کیا اسی حیثیت پر آپ حضور کی اقدس خدمت میں حاضر ہونے کے خواستمند ہوئے تھے۔ میں جو کوئی علم نہیں رکھتا۔ آپ تو میرے مقابل رہ گئے ہو اور یہ تو ایک آیت ہی۔ ابھی تو انیس آیات اور ہیں جو جیسے اکو مارتی ہیں۔ آخر ذلیل ہو کر چلے گئے اور چند ایام کے بعد پھر واپس آئی اور مجھ سے ازالہ اوہام لے گئے اور قریباً ایک سال کے بعد واپس کیا مگر پھر مجھے نہیں ملے یا رمضان گذشتہ میں یہ صاحب لاہور میں برائے طبع کتاب بتر دید حضور لے کر گئے۔ تو اپنے پاس تو خرچ نہ تھا کئی ایک لوگوں کے پاس گئے مگر کسی نے امداد نہ کی۔ آخر ایک ڈپٹی انسپکٹر نے وعدہ کیا۔ تو ادھر دوسرا بھی وعدہ کمن لے کر آگیا۔ وہاں سے بخار لے کر واپس شادیوال میں اپنے ہمشیرہ زادہ کے پاس فروکش ہوئے بعد از دریافت کہنے لگے کہ لاہور برائے طبع کتاب بتر دید میرزا گیا تھا۔ مگر ابھی کچھ دیر ہے۔ تو آن صاحب نے فرمایا کہ آپنے بہت برا کیا ہے اور میں نے آپ کو گرفتاروں کی جماعت میں دیکھا ہے اور وہ واقعہ اس طرح سے گزرا ہے کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک میدان میں بہت سی خلقت مجرموں کی طرح بیٹھی ہے۔ جیسے زیر حراست ہوتے ہیں۔ تب میں نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں تو جواب ملا کہ یہ میرزا صاحب کے مخالف ہیں آج انکو حکم سنایا جائیگا اور سخت سزائیں دیجاویں گی۔ اور ان میں آپ بھی گرفتار شدہ بیٹھے تھے۔ یہ جواب سنکر خوف زدہ ہو کر کہنے لگے کہ مجتہد اپنی اجتہادی غلطی میں بھی مستحق ثواب ہوتا ہے۔ آخر وہاں سے چلکر چھپانہ میں پہونچے اور فوت ہو گئے وہ اب کتاب وہیں پڑی ہے اور وہ حسرت سے گزر گئے۔ اب بھی مولوی صاحبان پر حجت پوری نہیں ہوئی۔ اب تو فیضی کا دوسرا بھائی بھی گواہی دے گیا مگر افسوس کہ تعصب ایسی بلا ہے۔ کہ ہزاروں نشان دیکھ کر بھی دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اے خدا مولا کریم ہمارے ہمسایہ کی مولویوں کی آنکھیں کھول تاکہ تیرے فرستادہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے تیری رضا میں دنیا سے گذریں۔ آمین۔ اور اپنے رسول کی برکت سے مجھے قرآن کریم کی سمجھ عطا کر اعمال حسنہ کی توفیق بخش اور ہر بلا سے محفوظ رکھ۔ آمین ثم آمین۔ حکیم محمد قاسم لالہ موسے

یہ مولوی صاحب میرے عبد المجید کے شاگرد تھے۔ پہلی چٹھی الحکم میں اللہ دتہ نے اپنے نام میں چھپوائی تھی۔ تا جان ہر طرح اتمام حجت کا گر آپ نے نہ مانا۔ کتاب کا نام صاعقہ یزدانی بر دجال قادیان رکھا تھا اور کہتے تھے کہ اب فیصلہ کر دیگی۔ آخر وہ بجلی بلکہ سال کے اندر

امریکہ میں مقدمات طلاق کی کثرت

اضلاع متحدہ امریکہ کا صیغہ مردم شماری شادی و طلاق کے بیست سالہ اعداد و شمار جمع کر رہا ہے جن کے شائع ہونے پر نہ صرف ملک کے اندر بلکہ باہر بھی ایک غیر معمولی ہل چل مچ جائے گی۔ اضلاع متحدہ میں ۱۸۸۷ء کے مابین (۳۲۸۰۰۰) طلاقوں کی منظوری ہوئی تھی۔ اور یہ کہنا بالکل قبل از وقت ہے۔ کہ ۱۸۸۷ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیانی سالوں کے اعداد کہاں تک پہونچیں گے لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ مسٹر نارتھ ڈاکٹر مردم شماری کی رائے میں اس کی اوسط تعداد (۱۲۰۰۰۰) تک پہونچے گی۔ یہ تخمینہ ان اعداد و شمار کی بنا پر کیا ہے۔ جو ان کے روبرو ہیں۔ اور اس لیے یقیناً وہ محض وہم سے بہت بڑا ہوا ہے۔ ۱۸۷۰ء و ۱۸۸۰ء کے مابین فی لاکھ آبادی میں طلاقوں کا اوسط ۳۳ تھا۔ ۱۸۸۷ء و ۱۹۰۷ء کے درمیان مسٹر نارتھ کے تخمینہ کے مطابق فی لاکھ آبادی میں طلاقوں کی تعداد تقریباً ۸۰ تک پہونچ گئی ہے۔ بالفاظ دیگر پہلے بیس سالوں کی بہ نسبت دوچند ہو گئی ہے۔

تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ بہ نسبت دیہات کے شہروں میں طلاقوں کا بہت زور ہے یہ دکھانے کے لیے کہ بلحاظ تعداد طلاق شہروں کی فہرست میں شکاگو چوٹی پر رہے گا کافی اعداد فراہم کر لیے گئے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو گا۔ کہ شکاگو کی تعداد بہ نسبت نیویارک کے بلحاظ آبادی سہ چند تر۔ مسٹر نارتھ کو امید تھی کہ اس زمانہ تک کل ملک کے اعداد مرتب ہو جائیں گے۔ گذشتہ جولائی میں صیغہ مردم شماری کی طرف سے بڑے بڑے شہروں کے اعداد حاصل کرنے کے لیے (۱۵۰) خاص ایجنٹ روانہ کئے گئے۔ ان کا کام حسب دلخواہ رہا ہے اور دفتر تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے متعلق اپنی رپورٹ شائع کر دیگا۔

اگرچہ یہ تو یقینی ہے۔ کہ رپورٹ کے شائع ہوتے ہی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سنسنی پھیل جائے گی۔ لیکن یہ نہایت مشکوک ہے کہ قوانین طلاق میں کوئی مفید ترمیم ہو گی اور کانگریس اس مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرے گی۔ ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ اس تحقیقات کے ذریعہ سے مختلف حصوں کے قوانین طلاق کچھ حد تک یکساں ہو جائیں گے۔

واضح رہے۔ کہ مذہب عیسائی کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جیسے آسمان پر جوڑا گیا ہے۔ اُسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔ یعنی جن دو میاں بیوی کی شادی تقدیر میں لکھی ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ تک میاں بیوی رہتے ہیں اور طلاق کوئی چیز نہیں۔ لیکن دوسری طرف زمانہ حال کی سائنٹی اور عورتوں کی غیر معمولی آزادی کا ایک یہ نتیجہ ہو رہا ہے کہ یورپ اور خصوصاً امریکہ میں بدکاری اور ہزارہا دیگر خفیف سے خفیف وجوہات پر عورتیں اور مرد شادی کی زندگی سے چند ہی روز میں تھک جاتے ہیں اور عدالتیں طلاق کی درخواستیں کرتے ہیں کہ جہاں سے ذرا ذرا بہانوں پر طلاق مل جاتی ہے۔

گو عام قاعدہ یہ ہے کہ جب مرد کی بدکاری یا ظلم ثابت ہو تو عورت کو طلاق مل جاتی ہے لیکن امریکہ میں خفیف سے خفیف بہانہ پر عورتیں آزادی حاصل کر لیتی ہیں۔ مثلاً مرد سوتے میں خراٹے لیتا ہے اور بیوی کی نیند اچاٹ کرتا ہے۔ مرد کے ناخن بڑھے ہیں اور بیوی کو ان سے تکلیف پہونچی ہے یا وہ شراب یا تمباکو پیتا ہے وغیرہ وغیرہ

اس لحاظ سے دنیا بھر کے مذاہب میں اسلام منفرد ہے جس میں طلاق کا طریقہ جائز قرار دیا گیا ہے اور مناسب وجوہات سے میاں اور بیوی ایک دوسرے سے آزادی حاصل کر سکتے ہیں فرانس اور امریکہ وغیرہ میں طلاق کا مسئلہ نہایت غور سے دیکھا جا رہا ہے یہاں تک کہ بعض لوگ اس وقت شادیوں کی صلاح دینے لگے ہیں کہ جو مسلمانوں میں متعہ اور ایران میں صیغہ کے نام سے مشہور ہیں خواہ صیغہ یا متعہ کی نسبت کسی گروہ کی کچھ ہی رائے ہو لیکن اب یورپ و امریکہ کے مہذب لوگ خدا سے آرزو کر رہے ہیں اور زور مار رہے ہیں کہ ان کے قانون میں یہ طریقہ جائز قرار پا جائے اور جب کوئی میاں بیوی نکاح کرنے لگیں تو دو سال یا دس سال کی مدت مقرر کر لیں اور اس مدت کے گزرنے کے بعد اگر ان کی بن جائے تو وہ میعاد کی توسیع کر لیں ورنہ بلا دقت الگ الگ ہو جائیں ما نجبر تا بسلامت۔

امریکہ میں طلاق اس قدر بچوں کا کھیل ہو گیا ہے کہ ہر روز شوہر اور بیویاں بطور مال مویشی کے بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً آج مسٹر جارج فلاں بیوی سے نکاح کر کے اس کے گھر چلا گیا اور کل مسز کتھ فلاں میاں کو۔ کوئی پوچھے چند ہفتے میں اس کی ہمسائی کا میاں تھا۔ ذیل کے واقعہ سے اس امر کی تائید ہو جائیگی کہ طلاق امریکہ میں کیا تماشے کر رہی ہے امریکہ کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ایک روز شہر نیویارک کے ایک گھر میں بچے کھیل رہے تھے انہیں سے ایک نے کہا کہ کل سے ہمارے گھر میں نیا باپ آیا ہے جس کا نام اور حلیہ ایسا ہے دوسرے نے کہا کہ وہ بہت اچھا آدمی ہے پہلے بچے نے پوچھا تم اسے کس طرح جانتے ہو اس نے جواب دیا کہ پچھلے سال وہ میرا باپ رہ چکا ہے مگر کسی وجہ سے اماں نے اُسے نکال دیا ہے اب تمہاری اماں نے اُسے رکھ لیا ہے۔

سوسائٹی کی ایسی افسوسناک حالت اور طلاقوں کی کثرت پر دانشمند لوگ حیران ہو رہے ہیں۔ (الحکم)

صواعقی پر پڑی۔ انجام آتھم کے مباہلہ میں ان کا نام بھی موجود ہے۔ مگر اسے توفیق نہ ہوئی کہ خداوند قدیر۔ آخر آفت گو لگی۔

۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو عدالت عالیہ چیف کورٹ پنجاب میں تولیت جامع مسجد صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ کا مقدمہ اور احمدیوں کی

فتح

شکر صد شکر ہوئی فتح نمایاں اپنی
یوں ہی ناحق تھے وہ الجھے ہوئے دین اللہ سے
ان میں کوئی بھی شرافت کا نہ حامی دیکھا
باز آئے نہ کبھی اپنی خودی سے ناداں
خوف عقبےٰ تھا دلوں میں نہ حمیت کا خیال
ان کا ہر وقت ستم اور جفا تھا شیوہ
ان کی بے راہی سے ہر وقت مصیبت تھی گلے
قوم تھی مضطرب اُس سخت تکبر میں عدو ...
حضرت حق میں میسحا تھے دعا میں مصروف
ناگہاں حضرت حق سے ہوا رحمت کا ظہور
فیصلہ حق نے کیا اپنے کرم سے بہتر
بیقراری کے عوض اس نے عطا کی راحت
گھر ہوا اب تو رقیبوں سے خدا کا خالی
اٹھ گئے کتنے جفاکار جہاں سے اپنے
حسرت دل کے سوا کچھ بھی انہیں ہاتھ آیا؟
یہ ہی ہوتا ہے ستمگار کا انجام اخیر
تھی غرض ان کی غریبوں کا ستانا ورنہ
سینکڑوں دشمن دین اور ادھر اک جان
ظالموں نے تو کیا تھا ہمیں از حد رسوا
کافر و ملحد و بے دین ہمیں کہتے تھے
جو تھے کافر انہیں رحمت سے نوازا حق نے
کفر بہتر ہے ہمیں ایسی مسلمانی سے
اپنے ایمان کی ہے یہ ہی نشانی لاریب
حق نے ثابت کیا ایمان ہے کن کا محکم
کون مومن ہیں ہوئے کون ہیں حق سے بیزار
اب بھی کافر کہیں گر ہمکو تو کیا شکوہ جبکہ
کیا نشان ان کو دکھایا ہے خدا نے روشن
ان کے انصار براہیم تھا اسد تھے
جھوٹ کے تیغے تھے ناحق پہ کمربستہ تھے
ہو کے باطل کے پرستار پھرے مہدی سے
بڑھ کے آتے رہے میدان سے پٹ کر نکلے

شر اعداء سے بچی جان ہراساں اپنی
بڑھ کے کم ظرفی کہاتے رہے ناداں اپنی
اُن کے افعال سے تھی عقل پریشاں اپنی
دیتے ایذا میں رہے جان تھی حیراں اپنی
رکھی کچھ بھی نہ جفا میں حد و پایاں اپنی
شفقت مہر و وفا تھی ہمیں شایاں اپنی
دل تردد میں تھا اور چشم تھی گریاں اپنی
رستگاری کے لئے جان تھی خواہاں اپنی
بے نیازی کے سبب قوم تھی ترساں اپنی
یعنی اُمید بر آئی جو تھی پنہاں اپنی
یکے اعدا ہوئے رخصت وہی حرماں اپنی
اس کے احسان پہ سو جان ہو قرباں اپنی
اس نے دکھلائی ہمیں مہر فراواں اپنی
لے گئے گور میں وہ ساتھ ہی خوشیاں اپنی
پہونچے مدفن میں لئے نعش رفیقاں اپنی
کرنا دشوار ہے وہ منزل آساں اپنی
طبع رکھتے تھے وہ خود دیں سے گریزاں اپنی
صبر تھا شیوہ کہ جاں اُسپہ تھی نازاں اپنی
پر عنایت ہوئی مولا کی نگہباں اپنی
آج اُن پر بھی کھلی خوبی ایمان اپنی
اور رہے دیکھتے رسوائی مسلماں اپنی
جس سے سو بار ہزیمت ہو نمایاں اپنی
نصرت حق سے جماعت ہوئی شاداں اپنی
قوم ہے کون سی اسلام سے عُریاں اپنی
ان کو بتلاتی ہے خود جان پشیماں اپنی
ان کو آتی ہے نظر صورت کفراں اپنی
رشد ہو ان میں تو اب چھوڑ دیں ہذیاں اپنی
خوب دکھلاتے رہے ہمت مرداں اپنی
حق نے دکھلائی انہیں ذلت و خسراں اپنی
اُن پہ ہر پہلو سے ثابت ہوئی بُرہاں اپنی
اہل حق نے بھی دکھائی انہیں جولاں اپنی

شوخیاں ... کیں مگر انجام کار پھر
کامیابی انہیں کیوں ہونے لگی تھی ہم پر
نیز اللہ کا نصرت سے یہی وعدہ تھا
نصرت حق نے دکھایا ہمیں جلوہ اپنا
اپنا مقصد بھی مبارک تھا حمایت حق کی
ننگ و ناموس مری عزت شرف شتاہد
ہوں نسب زادہ گل لبستان کرشن گوپال
یہی کافی ہے فضیلت کہ ... ہوں مرد کرم
ہوں غلام شہ ابرار رسول اکرم

لے گئی گو سے ظفر جیت کے چوگاں اپنی
لکھ چکے فتح تھے جب عیسی دوراں اپنی
فوقیت پائیں گے اعدا پہ مریداں اپنی
اس کی رحمت سے بڑھی قوت ایماں اپنی
ورنہ ملتانی میں رسم بزرگاں اپنی
قابلیت یہی ہے اور وضع شریفاں اپنی
ذات پوچھو تو بتاؤں گا مسلماں اپنی
جان کہنے شیفتہ مہدی دوراں اپنی
ہستی رکھتا ہوں فدائے شہ شاہاں اپنی

ہے دعا یہ دل پر شکوہ مبارک الفت
نور جاں اپنا ہے وہ شمع شبستاں اپنی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	ایک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

یہ اُجرت جو ہر حالت پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے
۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے
۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔
۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔
۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمائیں۔
۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔
۷۔ مینجر کو اختیار کو ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

ڈائری

القول الطیب

فطرت آریہ ۱۱۔ جون ۱۹۰۷ء ۔ فرمایا ۔ ہمارا ایک پرانا واقف ہندو ہے ۔ اس کا خط آیا تھا ۔ کہ آریہ لوگ دراصل گورنمنٹ کے خیرخواہ ہیں ۔ سرکار کو غلط فہمی ہوئی ۔ مین نے اُسے خط لکھا ہے ۔ یہ تمہاری غلطی ہے کہ آریہ سرکار کے خیرخواہ ہین ۔ اس سلوک کو دیکھا جائے ۔ جو گورنمنٹ نے ان کے ساتھ کیا ہے ۔ کہ انکو اعلیٰ تعلیم دی ہے اور تمام معزز عہدون پر انکو ممتاز کیا ہے اور دفاتر ان سے بھر دئے ہین اور پہر اس سلوک کو دیکھا جائے جو کہ اب انہون نے گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہے تو ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ یہ لوگ گورنمنٹ کے صرف بدخواہ ہی نہین بلکہ نمک حرام بہی ہین اور معلوم ہوتا ہے ۔ کہ آریون کی فطرت مین یہ بدی ہے ۔ کہ اپنے محسن کے ساتھ ایسی بدسلوکی کرین ۔

فرمایا ۔ میں نے اس کو صلاح دی ہے ۔ کہ تم اپنا تعلق آریون سے بالکل علیحدہ کر لو ۔

ناجائز وعدہ ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی ۔ کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہو چکی ہے ۔ اب اس کو قائم رکھنا چاہیئے یا نہین ۔ فرمایا ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی ۔ کہ شہد نہ کھائین گے ۔ خدا تعالیٰ نے حکم دیا ۔ کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جاوے ۔ علاوہ ازین منگنی تو ہوتی ہی اسی لئے ہے ۔ کہ اس عرصہ مین تمام حسن و قبح معلوم ہو جاوین ۔ منگنی نکاح نہین ہے ۔ کہ اس کا توڑنا گناہ ہو ۔

مشاعرہ ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک قاعدہ انجمن مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے اس کے متعلق حضرت سے دریافت کیا گیا ۔ فرمایا ۔ یہ تضییع اوقات ہے ۔ کہ ایسی انجمنین قائم کی جاوین ۔ اور لوگ شعر بنانے مین مستغرق رہین ۔ ہان یہ جائز ہے ۔ کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے ۔ اور اتفاقی طور پر کسی مجلس مین سنائے ۔ یا کسی اخبار مین چھپوائے ۔ ہمنے اپنی کتابون مین کئی نظمین لکھی ہین ۔ مگر اتنی عمر ہوئی ۔ آج تک کبھی کسی مشاعرہ مین شامل نہین ہوئے ۔ مین ہرگز پسند نہین کرتا ۔ کہ کوئی شاعری مین اپنا نام پیدا کرنا چاہے ہان اگر حال کے طور پر نہ صرف قال کے طور پر اور جوش روحانی سے اور نہ خواہش نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مفید ہو سکتی ہو ۔ لکہی جائے تو کچہ مضائقہ نہین ۔ مگر یہی پیشہ کر لینا ایک منحوس کام ہے ۔

نشانات ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ قبل از ظہر فرمایا ۔ اللہ تعالےٰ کی قدرتین اس کے نشانات کے ذریعہ سے ظاہر ہو رہی ہین ۔ اگر یہ معجزات اور نشانات جو اس وقت ظاہر ہو رہے ہین ۔ ایک شخص کے ایمان کے واسطے کافی نہین ۔ تو پہر کسی نبی کے ماننے کے واسطے کوئی راہ دنیا مین باقی نہین رہتی ۔ اگر معجزات اور خوارق کسی کی سچائی کے واسطے کافی نہین تو پہر کسی نبی کے ثبوت کے واسطے کوئی دلیل قائم نہین رہتی ۔

ٹھٹھہ کرنے کا انجام ایک شخص کا ذکر تہا کہ جو سلسلہ حقہ کے ساتھ ہنسی کیا کرتا تہا ۔ اور اب طاعون مین اس کا پوتا اور بیٹا مرگیا ہے ۔ فرمایا ۔ خدا کے رسولوں کے ساتھ ہنسی کرنے والا مرتا نہین ۔ جب تک کہ وہ نشانات کا نمونہ اپنے پر وارد ہوتا ہوا نہ دیکھ لے ۔

خدمت دین ۱۴ر مئی ۱۹۰۷ء ۔ ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ حضور نے حقیقۃ الوحی کے لکھنے اور پروفون کے بار بار پڑہنے مین بہت محنت اُٹھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بار بار حضور کی طبیعت علیل ہو جاتی ہے اب حضور چند روز بالکل آرام فرماوین اور پڑہنے لکھنے کے کام کو بالکل ترک فرماوین ۔ حضرت نے جواب مین فرمایا ۔ ہماری محنت ہی کیا ہے ۔ ہمین تو شرم آتی ہے جب کہ صحابہ کی محنتون کی طرف نظر کرتے ہین کہ کس طرح خوشی کے ساتھ انہون نے خدا کی راہ مین اپنے سر بہی کٹوا دئے ۔

تواضع ۵ر مئی ۱۹۰۷ء ۔ فرمایا ۔ تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے ۔ جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے ۔ وہ کبھی مراد کو نہین پا سکتا ۔ ہم کو چاہیئے کہ عاجزی اختیار کرے ۔ کہتے ہین کہ جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تہا ۔ بادشاہ کی عادت تہی کہ ایسی ردی چیزین کہایا کرتا تہا ۔ جن سے جالینوس کو یقین تہا کہ بادشاہ کو جذام ہو جائے گا ۔ چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو روکتا تہا ۔ مگر بادشاہ باز نہ آتا تہا ۔ اس سے تنگ آکر جالینوس وہان سے بہاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا ۔ کچہ عرصہ کے بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار نمودار ہوئے ۔ تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجہا اور اس نے انکسار اختیار کیا ۔ اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور خود فقیرانہ لباس پہن کر وہان سے چل نکلا اور جالینوس کے پاس پہونچا ۔ جالینوس نے اس کو پہچانا اور بادشاہ کی تواضع اُسے پسند آئی اور پورے زور سے اس کے علاج مین مصروف ہوا ۔ تب خدا نے اُسے شفا دی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۳ اور مجلد ۳/۸ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ مین اسکی قیمت مین ایک خاص رعایت کی گئی تہی یعنی قیمت نصف کر دی گئی تہی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۱/۸ کی گئی تہی اور مجلد ۲ ہے یہ رعایت ۳۰ جون تک تہی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ مین نہین ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑہا دیا گیا یعنی ۱۵ر جولائی ۱۹۰۷ء تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بے جلد ۱/۸ اور مجلد ۲ مین دیجاویگی اور اس کے ساتھ قادیان کی قیمت مین بہی رعایت کیگئی ہے یعنی بیجلد قادیان بجائے ۲ کے صرف ۱ مین ملیگی اور مجلد بجائے ۲/۸ کے صرف ۱/۸ مین ملیگی ۔ درخواستین جلد آنی چاہئین کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابین تعداد مین کچہ بہت نہین ہین ۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

استفسارات معہ جوابات

(سلسلہ کے لئے نمبر ۲۲ صفحہ ۳ جون ۱۹۰۷ء ملاحظہ فرمائیں)

سوال نمبر ۷ - جب قرآن شریف مین تقتلون النبیین بھی آیا ہے تو انبیاء کا بچ جانا ان کی سچائی کا کیونکر ثبوت ہو سکتا ہے؟

جواب - اصل مین آپ سوچ کر سوال نہین کرتے - ورنہ کیا آپ کے خیال مین باوجود پیدا ہو جانے ہزار ہا دشمنون اور قاتلون کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح سلامت بچ رہنا ان کی صداقت کی دلیل نہین؟ اگر یہی سچ ہے جو آپ فرماتے ہین تو پھر خدا تعالیٰ اس کو بطور معجزہ کیون بیان کرتا ہے۔

سنئے صاحب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از جوش مخالفین بے بسی اور بے کسی کی حالت مین یہ دعوے کیا تھا کہ زمین و آسمان کے خالق نے مجھے کہا ہے - کہ واللہ یعصمک من الناس - یعنی مولا کریم - ان سب الزامات اور اتہامات سے جو یہ مخالف تجھ پر لگاتے ہین - تیرا معصوم ہونا ثابت کر دیگا اور باوجود ان کے طرح طرح کے بد ارادون اور قتل کے منصوبون کے تجھے صحیح سلامت بچائے رکھے گا - اب اگر ویسا ہی ظہور مین آ گیا - جیسے پہلے فرمایا گیا تھا - تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بڑی بھاری دلیل ہے یا نہین؟

ان جن نبیون نے قبل از وقت ایسا دعوے نہین کیا اور خدا تعالے نے قاتلون کے قتل سے بچ جانے کو ان کی صداقت کی دلیل نہین گردانا تو وہان ہم بھی بطور دلیل کے پیش نہین کرین گے - مگر حضرت مسیح موعود کو آج سے تیس برس پہلے سے خدا تعالیٰ کا حکم ہے - کہ واللہ یعصمک من الناس اور انی مہین من اراد اہانتک - اور یہ ایسے طور سے ظہور مین آ رہا ہے - جس کی نظیر پہلے نبیون مین تلاش کرنا ایک امر محال ہے اور پھر میرے خیال مین تقتلون النبیین کے یہ معنی نہین ہین - کہ حقیقت مین ہی نبی قتل کئے گئے بلکہ ساری آیتہ اس طرح سے ہے کہ وہ لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے اور نبیون کو قتل کرتے - اب آپ جانتے ہون گے - کہ اللہ کی آیات حقیقت مین جھوٹی نہ ہو گئین تھین - صرف لوگون نے جھٹلانے کی کوشش کی تھی - ایسے ہی لوگون نے ان نبیون کے قتل کرنے کی کوششین کین اور اپنا پورا زور لگایا مگر وہ حقیقت مین قتل نہین کر سکے - صرف اپنے زعم باطل مین انہون نے آیات اللہ کو جھٹلا بھی دیا اور انبیاء کو بھی قتل کر دیا - مگر سچی بات یہی ہے وما قتلوہ یقیناً - و انا لننصر رسلنا - و الذین امنوا فی الحیوٰۃ الدنیا

علہ جیسے قرآن مجید میں قتل الانسان ما اکفرہ - اور حدیث میں قتلاً یا سعد - (ایڈیٹر)

ومن اصدق من اللہ قیلا - اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہیئے - کہ قتل ایک وسیع لفظ ہے اور اس کے بہت سے معنے ہین یعنی اس کے صرف یہی معنے نہین کہ کسی آلہ سے سر دھڑ جدا کیا جاوے بلکہ ذلت اور رسوائی کے معنے بھی ہین اور یقتلون مضارع کا صیغہ ہے اس لئے اس کے معنے ہوئے - کہ وہ کرتے ہین یا کرین گے۔

سوال نمبر ۸ - کسی کی موت یا بیماری یا زلزلہ وغیرہ کی خبر دینا منجون سے کیون ممکن ہو رہا ہے - حالانکہ قرآن کریم مین ہے - لا یظھر علیٰ غیبہ احدا - الخ

جواب - فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الخ کے معنے ہین کہ خدا اپنا کھلا کھلا اور صاف صاف غیب بجز اپنے رسولون کے کسی پر ظاہر نہین کرتا اور اس کثرت سے کرتا ہے کہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کی پیشگوئیون کا منبع کوئی علیم و خبیر ذات ہے اور قرآن مجید مین یہ بھی لکھا ہے کہ سورج چاند وغیرہ اجرام سماوی سے ہم بہت سے حالات بتا سکتے ہین کیونکہ ان کی منازل مقرر ہین - مگر وہ وحی کی طرح یقینی نہین ہوتے - اور پھر نجومی یہ نہین کہا کرتے کہ ہمنے خدا کے غیب پر اطلاع پائی ہے اور نہ ہی وہ اقتداری پیشگوئیان کر سکتے ہین بلکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ انسانی طاقت کے اندر ہوتا ہے اور پھر یہ بھی سچ ہے - کہ بعضون کو روحانی مشق کرنے سے بعض باتین معلوم ہو سکتی ہین - ان باتون کے تصفیہ کے لئے حضرت صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مطالعہ فرماوین - مین کیا اور میری ہستی کیا کہ جواب دون - میرے جوابات مین اگر کوئی ایسی بات ہوگی - جو حضرت مسیح موعود کے منشاء کے برخلاف ہوگی تو مین بخوشی اپنی غلطی کا اقرار کر کے واپس لے لونگا - والسلام

خاکسار محمد ظہیر الدین احمدی ساکن اروپ حال وارد قادیان

چندہ برائے مدرسہ معرفت طلباء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جن لڑکون کو ایام رخصت مین چندہ فراہمی کے لئے مقرر کیا گیا تھا ان مین سے بعض کی چٹھیان میرے پاس آئی ہین - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چندہ کے اکٹھا کرنے مین بڑی سرگرمی سے مشغول ہین - چنانچہ ایک طالب علم کی چٹھی ارسال خدمت کرتا ہون - جو کہ ضلع سیالکوٹ مین مدرسہ کے لئے چندہ جمع کر رہا ہے امید ہے کہ آپ اس چٹھی کو اخبار مین شائع کر دین گے - تاکہ اور طلباء بھی اس چٹھی کو پڑھکر اس کی پیروی کرنے کی کوشش کرین - وہ چٹھی حسب ذیل ہے - شیر علی - ہیڈ ماسٹر مدرسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت شریف حضرت مولانا مولوی سرور شاہ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اب مین اسکول کے چندہ کی بابت جو مجھ کو ہیڈ ماسٹر صاحب سے حکم ملا تھا - کوشش کر رہا ہون اور اب تک خدا کے فضل سے خوب کامیاب ہوا ہون اور ہو رہا ہون آپ میرے لئے دعا کرین - کہ خدا مجھے اس تحریک مین کامیاب کرے اور مین ثواب کا مستحق بنون اس وقت تک جو خدا نے مجھے اس تحریک مین کامیابی دی ہے - اس کی بابت کچھ عرض کرتا ہون قادیان سے مین روانہ ہو کر ایک روز لاہور رہ کر سیدھا گاؤن پہونچا - چونکہ میرے پاس اسباب بکثرت - تھا اس واسطے سیالکوٹ نہ ٹھیر سکا - پھر چار روز گھر رہ کر اور سکول کا کام قدرے ختم کر کے سیالکوٹ جمعہ کے روز گیا - کیونکہ مین نے خیال کیا - کہ جمعہ کے روز تمام احمدی جماعت شہر سیالکوٹ مین ایک جگہ جمع ہو گی اس واسطے جمعہ کا دن خوب موزون ہے - وہان پہونچکر پہلے پہل مین سید حامد علی شاہ صاحب کے مکان پر گیا اور ان سے تمام حال کہا وہ بہت خوش ہوئے کہ یہ طریقہ بہت اعلیٰ درجہ کا ہے اور مین اس طریقہ کے رائج کرنے پر بزرگان قادیان کا نہایت شکور ہون - کیونکہ اس طریقہ سے ہم ہر ایک چیز وہان بھیج سکتے ہین - پھر نماز جمعہ مین خطبہ شاہ صاحب نے پڑھا اور وہی آیات قرآنی پڑھین - جو کہ اس موقعہ پر موزون تھی - خطبہ ختم کر کے وہ چٹھی جو کہ میرے پاس تھی تمام جماعت کو پڑھکر سنائی - اور کہا کہ دیکھو گرمی کے دن ہین اور کس شدت سے گرمی پڑ رہی ہے - لیکن یہ ہمارا پیارا بچہ اس کام کے لئے جو کہ اس کو بزرگان قادیان کی طرف سے حکم ملا ہے ایسی گرمی مین اس کے بہم پہنچانے مین مستعد ہو گیا ہے - اب ہم تمام جمعہ کے بعد اپنے اپنے گھرون مین جا کر آرام کرین گے - لیکن یہ بیچارا ایسی گرمی مین گھر بہ گھر اور گاؤن بہ گاؤن پھرے گا اس واسطے ہمارے لئے سخت بے شرمی ہو گی - اگر ہم اس کی داد نہ دین گے - الغرض تقریر بہت لمبی چوڑی تھی - لوگون پر خوب اثر ہوا اور مین اپنے مطلب مین کامیاب ہونے لگا - روپیہ کا ابھی مین ٹھیک اندازہ نہین لگا سکتا کیونکہ جمع ہو رہا ہے - لیکن پارچات مین مجھے خاصکر خوشی حاصل ہوئی ہے اس وقت تک جو پارچات ہوئے ہین - وہ تقریباً تعداد مین ۸۰ ہین - جس مین ہر ایک قسم کے کپڑے ہین اور بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کے ہین اور چندہ ابھی سیالکوٹ مین ہو رہا ہے - وہان کی جماعت کو مین نے یہ کہدیا ہے - کہ مین تو ضلع مین چکر لگاتا ہون اور آپ لوگ جمع کرین - اور ایک فہرست ان کی تیار کرتے جائین - جب تمام اشیاء جمع ہو جائین گی تو ان کی ایک ہی رسید مین اس کمیٹی مین دے دونگا - کیونکہ اگر ہر ایک کو رسید دینے لگون تو نہ تو میرے پاس اتنا وقت ہے اور نہ اتنی رسیدین اس طریقہ کو یہان تک لوگون نے پسند کیا ہے - کہ ایک صاحب نے بکرا

دیدیا ہے جس کی بابت مین کمیٹی میں کہ آیا ہوں۔ کہ اس کو فروخت کرکے قیمت جمع کردیا۔ اب مین گاؤن بہ گاؤن پھر رہا ہوں۔ چار روز باہر رہتا ہوں اور ایک دو روز اپنے گاؤں چلاجاتا ہوں۔ اب آپ دعا کرین۔ کہ مین کامیابی کے ساتھ دارالامان آؤن۔

ایک اور پیشین گوئی پوری ہوئی

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ چند سطور اگر مناسب خیال فرمادین تو درج اخبار فرماکر ممنون فرمادین۔

اتفاقیہ رسالہ برھمہ پرچارک مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۷ء میری نظر سے گزرا اس مین یہ مضمون پڑھکر کہ پلیگ نے اپنا دایرہ صرف ہندوستان تک ہی محدود نہین رکھا بلکہ یورپ مین پہونچگئی ہے۔ چنانچہ کارنجنا مین مہلک قسم کی پلیگ پہوٹ نکلی ہے اور تین سوکیس ہسپتال مین پڑے ہوئے ہین۔ حضور علیہ السلام کی وہ پیشگوئی یاد آگئی جو یورپ مین پلیگ کی بابت فرمائی تہی۔ اللہ اللہ نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہین۔ مگر مخالف ہین۔ کہ اسی طرح مخالفت پر تلے ہوئے ہین کان پر جون تک نہین چلتی۔ پیشتر اس کے جب مین قرآن شریف پڑہا کرتا تہا تو مکذبین کے انکار اور استہزار پر تعجب آتا تہا۔ کہ یا الٰہی وہ کیسے انسان تھے۔ کہ باوجود مشاہدہ معجزات اور نشانات انکار اور ہٹ دہرمی کرتے تھے۔ اب خدا نے اپنی آنکھ سے دکہا دیا ہے کہ جیسا ان کو کہا جاتا ہے۔ کہ دیکہو فلان نشان کیسا صفائی سے پورا ہوا ہے۔ تو ہنس اور ٹھٹھے مین اڑا دیتے ہین۔ ادہر ادہر کی بڑ ہانکنے لگتے ہین اور بے بنیاد بحث چہیڑ دیتے ہین نشانون کے پورا ہونا ..... مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ مگر مکذبین کا انکار زیادہ بڑہتا جاتا ہے۔ جیسے ان کی یہ مثال ہے۔ کہ عمدہ غذا تندرست کے لئے مفید اور باعث صحت حیات اور بیمار کے لئے باعث ازدیاد مرض ہوتا ہے۔

تھا انتظار جس کا دہ دل ربا یہی ہے — یعنے مسیح و مہدی وہ پیشوا یہی ہے
دکھلاؤ دیکھو۔ آتہم۔ اور مولوی قصوری — انکار این کا کرنا تخم فنا یہی ہے
جسون کا جہوٹا ملہم۔ ڈوئی بفیصلے موسلے — فی النار ہو گئے سب بس انتہا یہی ہے
زنہار مفتری کو ملتی نہین ہے مہلت — قانون حق کا یارو باندھا ہوا یہی ہے
موت ان کی کر رہی ہے جس کی سچائی ظاہر — فتنے مین آکے دیکھو وہ ہنستا یہی ہے
شمس و قمر نے جسکی رمضان مین دی شہادت — وہ پیشوا ہمارا وہ حق نما یہی ہے
سچ ہے یہ غلام احمد ہے یہ بروز احمد — ہے یہ مثیل عیسےٰ علیہ ہدا یہی ہے
ہے احمدی کا منشا۔ دارالامان مین رہکر — خادم مسیح کا ہو..... بس التجا یہی ہے

آپکا نیاز مند۔ ڈاکٹر نبی بخش احمدی لاہور۔

وفات حاجی صاحب

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بکمال آداب عرض کرتا ہون۔ کہ یہ چند اشعار اخویم حکیم مولوی عبدالاحد صاحب نے بر وفات چچا خواجہ حاجی احمد جو صاحب مرحوم تصنیف کئے ہین اور مجھ کو بغرض اندراج اخبار بدر عطا فرمائے۔ لہذا التماس ہے کہ براہ مہربانی اخبار بدر کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر درج فرمادین عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہون گا۔

اے دریغا عمر نا پائیدار و پر زوال — کل شیٔ ہالکٌ پاینده ذات ذوالجلال
آدم و ادریس عیسےٰ نوح داؤد و شعیب — جملہ مقبولان حق کردند زاینجا ارتحال
مالداران جہان فرعون قارون وشداد — پہلوانان زمان چون رستم و فرزند زال
آئینین فرمان ایزد گشت نافذ از قدیم — منکر قانون شاہ از قہر یابد گوشمال
چون محمد مصطفےٰ درعالم فانی نہ ماند — خواجہ احمد جو رود از عالم فانی مثال
از خیال خود چو ہاتف آز بیرون کرد گفت — رفت از دنیائے دون ممدّ حاجی نکو خصال ۱۳۲۵

خواجہ غفار جو احمدی سوداگر گلگت کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

اے جہل تونے اپنا سکہ بٹھا کے چھوڑا — ہے دام مین جہان کو اپنے پھنسا کے چھوڑا
جب تونے ان پہ سہون پہ الطاف کی نظر کی — دین سے ہٹا کے ان کو دردر رلا کے چھوڑا
جاہل کو فایدہ یہ تجھ سے ہوا ہے یکسر — راہ ہدیٰ پہ ان سے ٹھٹھا کراکے چھوڑا
ان عالمون پہ اپنا ڈالا جو تونے سایہ — قرآن کا مطلب ان سے الٹا کراکے چھوڑا
احمد کا جو تہا وعدہ آئیگا میرا نائب — آیا تو اس سے ان کے منہ کو پھرا کے چھوڑا
منہ پھیرنا کہان کا اس سے بھی بڑھکے کچھ — فتوائے کفر سب نے ان پہ لگا کے چھوڑا
فتوے سے کیا لگا یا مہدی کی دشمنی سے — واحد ان کو دین سے اپنے جلا کے چھوڑا
کیا خوب گت بنائی اے جہل عالمون کی — یاروں پہ تیر اپنے تونے چلا کے چھوڑا
احمد کے دشمنون کو مہدی کے منکرون کو — منہ کے نیچے آخر حق نے دبا کے چھوڑا
اے آریا کہان ہے مہدی کا وہ مخالف — پورے کا اس کے حق نے دیوان اڑا کے چھوڑا
اپنے ہی سیو فانقم تیلا ہو نہ دار کر سکے — عزت کو اپنی تم نے کیسے گنوا کے چھوڑا
گویا تنفیذ یا تمہاری رائی میں ..... — اس سلطنت پہ تم نے جتھا بنا کے چھوڑا
لندن کا آلہ یہ مفتر جینا ساری ..... — ..... بانی حق نے ڈوبا کے چھوڑا
ہم تو ہزار آہون کرتے ہین شکر حق کو — جس سلطنت مین ایسی ہم کو بسا کے چھوڑا
صد شکر میرے رحمان مہربان ہے احسان — سایہ مین جس نے ہم کو شمس الضحٰی کے چھوڑا
امن و امان کی شاہی کیونکر نہ ہو گا اس پہ — حضرت مسیح مہدی رہبر ملا کے چھوڑا
حضرت مسیح میرے قربان جاون تیرے — رستہ ہے جس نے ہم کو سیدھا دکھا کے چھوڑا
دین سے بتایا تو نے ایمان دلایا تو نے — منکر ہوئے جو تیرے ان کو مٹا کے چھوڑا
تارک صلوٰۃ جو تہا قرآن سے بے خبر تہا — قبلہ کو اس کے رخ کو تونے جھکا کے چھوڑا
گردن کشون کو پہلے سمجہایا نرمیون سے — پھر بھی نہ باز آئے نیچا دکہا کے چھوڑا
مس کو بنایا کندن تونے میرے مسیحا — غفلت مین جو پڑے تھے ان کو جگا کے چھوڑا
عاشق مریض تجھ سے ہر دم شفا مین پاوے — مردہ لوگون کو تونے دم سے جلا کے چھوڑا
عیسےٰ کا شرک ہم سے تونے ہٹا کے چھوڑا — توحید کا سبق ہے ہم کو پڑھا کے چھوڑا
تھی دل مین جو کدورت وہ بھی نکالی تونے — رستہ ہدایت والا ہم سے بھلا کے چھوڑا
عشق رسول ہم مین تیری طفیل آیا — قرآن دکہا کے ہم کو حق سے ملا کے چھوڑا

جس پہ مرے مسیحا تیری نظر رہی ہے
مسعود اس بشر کو تونے بنا کے چھوڑا

خاکسار مسعود از جموں

عندلیب دل کا خطاب چمن قادیان سے

ہے آرزو کہ تجھ مین اک آشیان بناؤن — تری صبا کے جھونکون مین گاؤن چھپاؤن
بادِ صبا کے صدقے تیرے گلوں پہ قربان — تری بہار جوبن پر ہو نثار جاؤن
ہو داستان نرالی طرزِ فغان اچنبھا — ترے گلون کو اپنا پھر حال دل سناؤن
مری زبان ہو گویا اس تختۂ چمن پر — اک دفتر معانی لکھ کر تجھے دکھاؤن
ترے گلون کی رنگت کثرت مین شان وحدت — اپنا نشیمن ایسا باغ جنان بناؤن
ہے کون ترا مالی وہ باغبان انوکھا — جسے اس کی صنعتون پر مین مرحبا سناؤن
جا کر اُسے یہ کہنا مین تجھ پہ دل سے قربان — پروانگی ہو مجھ کو تیرے چمن مین آؤن
ہو مشتِ خاک اپنی ترے چمن کی مٹی — یہ نقد زندگی بھی رہ مین تری لٹاؤن
یہ دردِ عشق ایسا قاضی کو تو نے بخشا — نقشِ وجود اپنا رہ مین تری مٹاؤن

عبدالقادر کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور

التماس ضروری

اکثر حضرات جب وصیت کا روپیہ روانہ فرماتے ہین تو اسکی تفصیل نہین لکھتے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ آئندہ سے وصیت کا روپیہ براہ راست بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کرین اور ماہ و سال کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کرین تاکہ حساب صاف اور درست رہے اور وقت اجراء سارٹیفکیٹ کوئی دقت پیش نہ آوے۔ اور بیرونی انجمن ہائے سلسلہ عالیہ کے سیکرٹری صاحبان کی خدمت مین عرض ہے۔ کہ وہ وصیت کے متعلق روپیہ خود نہ لیا کرین بلکہ موصی صاحبان کو توجہ دلائین۔ کہ وہ اپنی وصیت کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماوین۔

الملتمس

سید سرور شاہ۔ نائب ناظم مقبرہ بہشتی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

ہنگو مین غضب الٰہی

نامہ نگار آیزر ور لکھتا ہے کہ ہنگو (ضلع کوہاٹ) مین ایک روز (انہی دنون) ۳ بجے کے وقت مغرب سے ایک گھنگھور گھٹا آئی اور اس سے بجائے باران رحمت کے گویا قہر الٰہی کی بارش ہوئی وہ قہر کیا تھا؟ بیضہ مرغ کے برابر موٹے موٹے اولے تھے جو اس زور سے پڑ رہے تھے کہ گویا فرشتون کی ایک فوج مخلوق کو تباہ کرنے کی غرض سے ارادتاً پھینک رہی ہے چنانچہ اُس شدید ژالہ باری نے باغات تباہ کر دئے۔ نقصان کا تا دم تحریر کوئی اندازہ نہ ہو سکا تھا۔ بہت سے مویشی اور پرند چرند وغیرہ کھیتون اور میدانون مین مُردہ پڑے پائے گئے۔ تمام سڑکون اور راستون پر سنگ مرمر کی گیندین سی لڑک رہی تہین۔ اور اولون سے سطح زمین مستور ہو گئی۔ اسی قسم کی ہولناک ژالہ باری اب کے سال اور بہی کئی جگہہ ہوئی ہے۔ بلکہ نواح دہلی کے بعض مقامات مین تو شاید اپریل مین ان سے بہی کہین بڑے بڑے اولے پڑ چکے مین۔ کئی دانے ڈہائی ڈہائی پاؤ کے وزن کئے گئے۔ اور ایک دو کا وزن چار چار پانچ پانچ سیر تک تہا۔ (وکیل)

خطرناک نظارہ

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ قبل ازین فصل ربیع کی حالت جناب کی خدمت مین عرض کیگئی تہی کہ بہ نسبت سابق آٹہ آن دسوان

حصہ غلہ رہ گیا ہے وہ بہی باریک زیرے کیطرح جس کو خریدار پوچھتے ہی نہین۔ زمینداروں بیچارون کی رہی سہی کسر آج ۔ رجون ۱۹۰۷ء کی آٹھ پہر کی موسلہ دہار بارش نے نکال دی اس قدر بارش ہوئی۔ کہ سب جل تھل ہو گیا ہے کہین غلہ کے ڈھیر جو صاف کئے ہوئے یا سینڈھ جو تھوڑے صاف کرنے والے باقی تھے۔ پانی پر تیر رہے ہین۔ کہین خرمن کے پُولے پانی کی لہرون کے آگے بہ رہے ہین۔ بھوسہ جو ابھی تک کھلا تھا اس کا نام و نشان نہین رہا۔ اس علاقہ مین ایک سال مین حسب ذیل آفات ارضی وسماوی نازل ہوئین۔ اول پارسال اجکل چری خربوزہ وسبزی ترکاری کو کیڑا الورک وغیرہ نے کھا کر بے نام و نشان کیا۔ ازان بعد سرشف توریہ کثرت سے کاشت کیا گیا۔ کہ اور نہین تو خریف کا معاملہ ہی پیدا ہو۔ مگر خوبی قسمت سے وہ بھی تیلے کی (ایک قسم کے کیڑے کی) نذر ہوا۔ سب طرف سے مایوس ہو کر زراعت گنک پر زور لگایا گیا کہ شاید تلافی مافات ہو جائے۔ مگر چیت کی متواتر بارشون سے گنک نے زمین سے اوکھڑ کر اور کچھ کنگی لاکھ کی نذر ہو کر دانہ سے جواب دیا اور ۲۴ و ۲۵ اپریل کو ژالہ باری کی باری آئی۔ جس نے چری تمباکو اور بچی کھچی فصل ربیع کا سخت نقصان کیا اور اسی موقعہ پر طاعون ملعون کا دور دورہ ہوا۔ جسکو زمینداروں اور زمینداروں کے کام کرنے والے کمیون کی بھینٹ کا خاص شوق ہے کہین تو گھرون کے گھر ہی خالی ہو گئے کسی کا فرزند کسی کا بہائی کسی کا والد غرض کوئی آدمی اور گھر اس صدمہ شدید سے خالی نہین رہا۔ آخر سنی تک فصل ربیع اپنی عمر طبعی کو پہونچکر جو پہلے ہی بودا تہا۔ سرنگون ہو گئی تہی۔ کسی کسی منچلے اور دلیر زمیندار نے چری۔ تمباکو۔ ترکاری وغیرہ باوجود اس قدر مصائب کے جو کاشت کیا تہا اس کو دو دفعہ ٹڈی کے دل بادل نے چٹ کر لیا۔ اور آج کی بارش ہوتے نے آخری فیصلہ کر دیا۔ (زمیندار)

ان دونو واقعات کے درج کرانے سے میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا اور ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون پر تدبر کرین۔ (راکل)

بخدمت عالیجناب حضرت اقدس علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش ہے۔ کہ آج رات جو کہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء کو شہر گجرات مین غیر معمولی ہوا چلی جس کے ساتھ کچھ بارش تہی اس قدر ہوا کی تیزی تہی۔ کہ دریچون کی بار بار کنڈیاں لگائی جاتی تہین۔ پھر کھل جاتی تہین گویا کہ ایک سخت زلزلہ کا کام دیرہی تہی اور مکان جنبش کر رہے تہے۔ گویا کہ قیامت برپا تہی اور اس سخت ہوا سے محلہ خوجون مین ایک مکان گر گیا اور تین عورتین اس کے نیچے دب گئین۔ ایک نوجوان لڑکی مُردہ برآمد ہوئی اور دوسری کو صدمہ پہونچا اور ایک طاق کے نیچے آکر بچ گئی۔ اس ہوا سے ہر بشر حیرت زدہ ہو رہا تہا۔ اگرچہ مخلوق کی تباہی دیکھ کر اس سلسلہ کے لوگون کا بہت دل کڑھتا ہے۔ مگر خدا کے شکر کا ہی مقام ہے۔ کہ جو باتین رسول کے منہ سے نکلین وہ پوری ہوئین کہ طلعت پر طرح طرح کی آفتین آئینگی سو وہ اب ظہور مین آرہی ہین۔ خادم۔ شیخ الٰہی بخش و رحیم بخش تاجران کتب گجرات پنجاب

صوبا ماچھی نے اللہ دتا موچی والی بھینس مبلغ ایک سو پچاس کو خرید کی۔ ۵ مئی ایک شخص اجنبی صوبا مذکور کے رشتہ دارون کے نام کا دہوکہ دے کر لیگیا کہ مین وہان جاکر روپے بھیجدونگا اس کے بعد نہ روپے نہ بھینس۔ جو شخص اس بھینس یا ٹہگ کا ثبوت پتہ دیگا اُسے عمدہ انعام دیا جائیگا اور جو ہر دو کا پتہ دے اُسے ۔ اگر الگ الگ وہ شخص بتلائین تو انعام نصف نصف دیا جائیگا۔ حلیہ بھینس۔ قد درمیانہ۔ قد دراز۔ رنگ خوب سیاہ۔ چہرہ بڑا گر مو الما۔ شاخ گنبد ہے مگر دو ما [illegible]

رسید زر

۳ر جون ۱۹۰۷ء

- ۱۰۷۷ ۔ غلام حسین صاحب سے ر
- ۱۶۲۱ ۔ شیخ عبد القادر صاحب سے ر
- ۱۶۸۰ ۔ فضل الٰہی صاحب سے ر
- ۵۴۰ ۔ سید حیدر شاہ صاحب سے ر
- ۱۶۳۱ ۔ شیخ نور اللہ صاحب سے ر
- ۱۶۴۲ ۔ عطا محمد صاحب سے ر
- ۱۶۳۶ ۔ چودہری غلام محمد صاحب سے ر

۴ر جون ۱۹۰۷ء

- ۴۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۳ر

۵ر جون ۱۹۰۷ء

- ۱۳۵۵ ۔ غلام احمد صاحب عہ ر
- ۵۶۵ ۔ الٰہی بخش صاحب ۸ر
- ۴۲۸ ۔ محمد اسمٰعیل صاحب ۲ر
- ۴۶۳ ۔ سید محمد قاسم صاحب سے ر

۶ر جون ۱۹۰۷ء

- ۱۶۴۶ ۔ امام الدین صاحب ۸ر
- ۵۶۹ ۔ بابو چاند خان صاحب سے ر
- ۴۹۶ ۔ عمر الدین و امیر الدین صاحب سے ر
- ۵۰۱ ۔ محمد دین صاحب عا ر
- ۳۶۰ ۔ غلام محمد صاحب سے ر
- ۱۴۵۶ ۔ کرم الدین صاحب ۸ر

۷ر جون ۱۹۰۷ء

- ۵۱۴ ۔ رحمت اللہ صاحب سے ر
- ۴۷۲ ۔ امام الدین صاحب ۴ر
- ۱۶۴۵ ۔ عطا محمد صاحب سے ر
- ۴۲۴ ۔ منصب علی صاحب سے ر
- ۳۰۰ ۔ نبی بخش صاحب سے ر

۸ر جون ۱۹۰۷ء

- ۱۱۴ ۔ قربان حسین صاحب سے ر
- ۱۵۷۵ ۔ غلام محمد صاحب عا ر
- ۵۲۶ ۔ سلطان احمد صاحب سے ر
- ۴۰۰ ۔ میاں محمد علی صاحب سے ر

۱۱ر جون ۱۹۰۷ء

- ۱۶۷۴ ۔ بابو عطا محمد صاحب سے ر
- ۵۳۶ ۔ چودہری ملا صاحب سے ر
- ۴۱۴ ۔ عبد الرحیم صاحب سے ر
- ۵۷۸ ۔ جیوے خان صاحب سے ر
- ۱۳۹۵ ۔ امام الدین صاحب سے ر

۱۲ ۔ جون ۱۹۰۷ء

- ۹۸۷ ۔ محمد علی صاحب سے ر
- ۱۵۳۶ ۔ سید نبی شاہ صاحب ۸ر
- ۱۶۵۳ ۔ اللہ دتا صاحب ۱۲ر
- ۵۲۰ ۔ محمد حیات صاحب سے ر
- ۱۶۳۹ ۔ محمد اکبر علی صاحب سے ر
- ۵۳۷ ۔ عبد المجید صاحب ۸ر

۱۶ ۔ جون ۱۹۰۷ء

- ۱۶۵۷ ۔ عزیز الدین صاحب سے ر
- ۱۶۵۸ ۔ نور محمد صاحب ۱۲ر
- ۶۹۷ ۔ عبد الرشید صاحب سے ر
- ۱۵۱۴ ۔ کرم الدین صاحب ۴ر

۱۷ ۔ جون ۱۹۰۷ء

- ۱۰۶۶ ۔ حبیب احمد صاحب سے ر
- ۲۸۳ ۔ احمد خان صاحب سے ر
- محمد عثمان صاحب سے ر
- ۶۰۷ ۔ اللہ دتا صاحب سے ر
- حافظ غلام رسول صاحب بابت ۱۴۵ و ۴۹۲ ۔ ۱۱۲۲
- ۱۱۳ ۔ ۵

۱۹ ۔ جون ۱۹۰۷ء

- ۱۶۶۳ ۔ ذکر اللہ خان صاحب سے ر
- ۱۰۶ ۔ نیاز محمد صاحب عہ ر

۲۰ر جون ۱۹۰۷ء

- ۱۵۸۴ ۔ میر حسین صاحب سے ر
- ۲۰۸ ۔ اللہ داد صاحب عا ر
- ۱۴۵۸ ۔ احمد نور صاحب ۸ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

عبد الغنی ۔ فاطمہ بنت محمد حسن ۔ الہیہ محمد حسن ۔ ڈہوک ۔ داخلی جہان ۔ ڈاکخانہ چونترہ ضلع راولپنڈی

حاضران بنت محمد حسن فاضل ڈہوک داخلی جہان ضلع اٹک ڈاکخانہ چونترہ

بڈہے خان ۔ راہوں جالندہر

غلام مصطفٰے صاحب ۱۲۸ کیڈر کاس

والدہ مولوی فیض الدین صاحب ۔ سیالکوٹ

الہیہ مرزا عبد الکریم صاحب تاجر ۔ پنچیہ

غلام محمد ولد ملیندا ۔ علی پور ۔ ملتان

مسمات رحیم بی بی بنت ملیندا ۔ 〃

حکیم امام الدین صاحب جموں

عائشہ بی بی زوجہ محمد بخش صاحب

تخت ہزارہ ۔ بھیرہ

عبد اللہ جو ۔ بندہ پور کشمیر

حسین ۔ گھٹالیاں ستراہ پسرور سیالکوٹ

غلام رسول 〃 〃 〃

عنایت 〃 〃 〃

مسمات راجن 〃 〃

حسین خان انخا نوٹ 〃

محمد بخش صاحب کوٹ گنگل 〃

مسمات فتح بی بی ۔ بہول

لونڈی عنایت خان پسرور سیالکوٹ

چودہری محمد حسن 〃 〃 〃

لدہو ۔ گگلہ مہاران ۔ رعیہ سیالکوٹ

ابراہیم 〃 〃 〃

فتح بی بی بنت نظام الدین 〃

زینب 〃 〃

فتح بی بی بنت دین محمد 〃 〃

فاطمہ بی بی 〃 〃 〃

دین محمد 〃 〃 〃

جلال الدین 〃 〃 〃

محمد دین 〃 〃 〃

امام الدین 〃 〃 〃

حسین بخش 〃 〃 〃

کرم داد ۔ بہورائی ملیاں رعیہ سیالکوٹ

فقیر 〃 〃 〃

علی محمد ۔ بہورائی ملیاں ۔ رعیہ سیالکوٹ

مسمات جواہر بی بی 〃 〃

والدہ فقیر محمد و علی محمد 〃 〃

مسمات حسین بی بی زوجہ غلام محمد صاحب تواڑہ ۔ رعیہ سیالکوٹ

مسمات جیوی زوجہ مہر الدین 〃 〃

مسمات مہر بی بی والدہ محمد حسن 〃 〃

عطاء اللہ ۔ پرنسپورٹ کیڈر ۲۴ انبالہ چھاؤنی

مستری محمد یار ۔ وزیرآباد

احمد دین 〃

کرم الٰہی صاحب گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ

جمعہ 〃 〃 〃

پیراندتا 〃 〃 〃

بوٹا 〃 〃 〃

ماہی 〃 〃 〃

مہندا 〃 〃 〃

نواب 〃 〃 〃

روشن دین 〃 〃 〃

دین محمد 〃 〃 〃

جہنڈا 〃 〃 〃

تاج محمد 〃 〃 〃

شاہ دین 〃 〃 〃

شہاب الدین 〃 〃 〃

مسمات بہول 〃 〃 〃

ریشم بی بی 〃 〃 〃

حاکم بی بی 〃 〃 〃

غلام حسین 〃 〃 〃

اللہ دتا 〃 〃 〃

مسمات دوست بی بی 〃 〃

مولوی حیدر صاحب دربہ چینل

مرام شاہ ۔ ڈرچی

میرزا سالار مرام شاہ ڈرچی

محمد شان 〃 〃 〃

محمد نقی 〃 〃 〃

حسین بخش ۔ عیدنپورہ ۔ رعیہ سیالکوٹ

محمد دین 〃 〃 〃

بوٹا ۔ عیدن پورہ ۔ رعیہ سیالکوٹ

خدا بخش 〃 〃 〃

محمد دین 〃 〃 〃

مرزا 〃 〃 〃

قاسم 〃 〃 〃

محمد علی 〃 〃 〃

سراج الدین 〃 〃 〃

جواہر 〃 〃 〃

قطب الدین 〃 〃 〃

عبد اللہ 〃 〃 〃

اللہ دتا 〃 〃 〃

بڈہا 〃 〃 〃

نثار اللہ ۔ کالیکے گوجرانوالہ

کرم دین ۔ چہور چہیہ لالہ موسٰے گجرات

محمد دین 〃 〃 〃

غلام محمد ۔ کہیمی ۔ تنسر قصور ۔ لاہور

محمد اکبر ۔ نگہ ۔ جالندہر

بڈہے خان راہوں 〃

سید دلبر علی ۔ منگھیر صالح پور کرگاں

میران بخش معہ الہیہ ستراہ سیالکوٹ

کرم دین گدیان ۔ رعیہ 〃

ہدایت اللہ معہ الہیہ گھٹالیاں پسرور 〃

مسمات بہاگن 〃 〃 〃

غلام احمد 〃 〃 〃

حسین خان 〃 〃 〃

نبی بخش 〃 〃 〃

رحیم بی بی فیروز پور

فاطمہ 〃 〃 〃

رحمت 〃 〃 〃

مسمات حشمت 〃 〃 〃

مسمات مہر النسا 〃 〃

مشتاق احمد 〃 〃 〃

عبد الغفور 〃 〃

کریم بی بی الہیہ اللہ دتا ۔ رہا ندہیو

سرائے سدہو ۔ ملتان

حسین شاہ ۔ اسپ دار سگنلر گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس لاہور

گلاب معہ الہیہ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ

عبد اللہ 〃 〃 〃

خیر الدین معہ الہیہ 〃 〃 〃

عبد العزیز زرگر سیالکوٹ

ملان گل ۔ خوست

محمد رحیم 〃 〃

مسمات صدیقہ 〃

گل خاتون 〃

جہنڈا معہ الہیہ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ

گامان 〃 〃 〃

کرم دین 〃 〃 〃

جیوی معہ الہیہ 〃 〃 〃

حسن بی بی 〃 〃 〃

عبد الغنی دکیا اسٹا ہدرہ لاہور

غلام علی 〃 〃 〃

برکت علی 〃 〃 〃

محمد علی 〃 〃 〃

شاہ سوار 〃 〃 〃

عالم شاہ 〃 〃 〃

اللہ داد 〃 〃 〃

عزیز خان 〃 〃 〃

عنایت اللہ 〃 〃 〃

اللہ داد 〃 〃

فضل کریم ۔ بازید چک ۔ گورداسپور

گل محمد معہ الہیہ ۔ ڈہری تیداں شاہ جہلم

مقیم اللہ 〃 〃 〃

کامل 〃 〃 〃

محمد دین 〃 〃 〃

مقبل 〃 〃 〃

مسمات نوردن کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازی خان

مسمات رحمت 〃 〃

اللہ دتا ۔ شادیوال خورد گجرات

اروڑا ۔ محمد ارنی بعقوب سیالکوٹ

مسمات بیگم بی بی ۔ کہاریاں ضلع گجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے بقیمتہائے ذیل طلب فرماؤ

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں کم جولائی تک رعایت کیگئی ہے۔ اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد ہے۔ درثمین مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی

احباب وقت کو ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامتہ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر میں ملتی ہیں) چشمہ مسیحی ۔ لغات القرآن عربی حصہ ۔ میں نے ... سید عبد الحق عرب صاحب کی تصنیف کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے۔ اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں۔ تو عند اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کا بہت ہی کم علم ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان سیکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب العروہی (امروہی) سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ار

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف۔ قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۰ر

آنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید۔ قیمت ار

کامن احمدی۔ الاداد والے۔ قیمت ۰ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرمادیں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز کو دے دیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید۔ مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

۱۔ سید صاحب کے واسطے انتظام ہو گیا ہے۔ اور کوئی صاحب اس کے متعلق نہ لکھیں

۲۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھنے میں امدادیں کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے۔ کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے۔ کہ بذریعہ اخبار ان مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مردخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مردخان ایک نیک اور نوجوان ہیں۔ خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو

۶۔ میاں محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال ہیں کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے۔ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں۔ اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ وہ آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر روزانہ اخبار عام

طریقہ احمدیہ — مصنفہ قاضی اکمل۔ پنجابی منظوم جس میں تمام عقاید احمدیہ و نماز روزہ بالدلائل مذکور ہیں۔ قیمت ار

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

قیمت پیشگی ۳ر

ای جہان منتظر خوش باش کاندر دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۲ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جولائی ۱۹۰۷ء

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۶

نمبر ۲۷

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکار ے کند از اشقیا است
یک قسم دوری از آن عالی جناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عسہ
معاونین درجہ اول جنکو ہر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ
معاونین درجہ دوم جنکو ہر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ
عام قیمت پیشگی — ۳ر
عام قیمت مابعد — للعہ
قیمت فی پرچہ — ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ ہوگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

عراق عرب مین طوفان

حبل المتین کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عراق عرب مین امسال ایسا سخت طوفان آیا ہے۔ جیسے ثانی طوفان نوح کہنا بے جا نہ ہوگا۔ تقریباً تین مہینے ہوئے۔ کہ دریائے دجلہ و فرات مین اس قدر طغیانی ہوئی۔ کہ پانی زمین کے اوپر بہنے لگا۔ اور بعض جگہ تو پانی ہی پانی ہو گیا۔ یہان تک کہ پورے بند اس زور دار پانی کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے۔ اکثر ٹوٹ گئے اور پانی نے ہر طرف عراق کی پست وادیون کو بڑے بڑے نالون کی شکل مین بنا دیا۔ اس پر بھی دجلہ و فرات کے کنارون کا پانی روز مرہ زور پکڑتا گیا۔ حتے کہ عراق کے نالے کثرت آب کے سبب مل کر ایک بڑا دریا بن گئے ہین چونکہ عراق کے تمام شہر سواحل دجلہ و فرات پر واقع ہین۔ اکثر باغون اور کھیتون مین پانی ہی پانی ہو گیا اور سخت نقصان پہونچا۔ بغداد تک کا یہ حال ہے جیسے ایک مین دو جزیرہ ہون جن کی نسبت ہر دم اندیشہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے۔ کربلا اور اور شہرون کا بھی یہی نقشہ ہے۔ اب شط فرست کا پانی صحرائے بغداد پر مسلط ہو گیا ہے اور پرانے شہر کے اطراف مین جو دجلہ کے جنوب مین واقع ہے۔ احاطہ کر لیا ہے۔ شب شنبہ ششم ربیع الثانی کو ایک طوفان ہوا اور ایک طوفان عظیم پانی کا آیا۔ اور جو پانی پہلے رکا ہوا تھا۔ اس طوفان نے اور اس پانی نے مل کر شہر کے گرد کے بند کو توڑ ڈالا ہے۔ صدائے نالہ و شیوا بلند ہوئی تقریباً ۰۰ ۸ گھر غرق ہو گئے اور سب لوگ اندھیری رات مین اپنی تمام اثاث البیت اور متعلقین کو لئے ہوئے اس محلہ سے اس محلہ مین مارے مارے پھرتے تھے۔ اور یہ گریہ و زاری کرتے تھے۔

(آفتاب)

برہمن بیریہ دہیاگنج (شرقی بنگال) کے بعض نشیبی مواضعات مین سخت سیلاب آیا۔ لوگ بھوکے مر رہے ہین فصلین تباہ ہو گئین اور لوگ بیرونی امداد کے لئے درخواست کر رہے ہین۔

ہیضہ مختتمہ ۱۰ ماہ حال کے اندر کشمیر مین ہیضہ سے ۲۲۹۲ وارداتین اور ۱۳۱۵ اموات ہوئین۔ (وکیل)

طوفان:۔ ۱۲ جون کو شب کے وقت جہلم مین سخت طوفان گرد آیا۔

زلزلہ:۔ ۱۲ جون کی شب کے پون بجے ڈونگا گلی (کوہ مری) پر سخت جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا اور کئی سکنڈ تک رہا تمام آدمی گھرون سے باہر نکل آئے۔ (پیسہ)

سخت زلزلہ:۔ جمیکا اور چلی کے شہر والڈیویا مین ۱۳ ماہ حال کو سخت زلزلہ آیا۔ جمیکا مین فوج مارے خوف کے میدان مین بھاگ کر نکل آئی اس بھاگ دوڑ مین ۵ آدمی مر گئے۔ ۱۱ آدمی مجروح ہوئے۔ والڈیویا مین بکثرت مکانات گر پڑے (سول اینڈ ملٹری نیوز)

فرد جرم لگائی گئی۔ مسٹر بائیڈ صاحب سپشل مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے ۲۴ جون کو حسب ذیل فرد قرار داد جرم بنام پنڈی داس مالک و ایڈیٹر انڈیا اور بنام دینا ناتھ مالک و ایڈیٹر ہندوستان لگائی گئی۔ دفعہ ۱۳۱ دفعہ ۱۲۴ (الف) و ۱۳۵۔ پنڈی داس تم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ تم نے ۲۵ اپریل کے اخبار مین ایک مضمون سرکار کی ہندوستانی افواج کو بہکانے کے لئے لکھا۔ پنڈی داس اقبال جرم نہین کیا۔

دینا ناتھ نے اس جرم کے شائع کرنے مین مدد دی دفعہ ۱۳۴ – ۱۳۱ – ۱۳۵۔ تعزیرات ہند (پیسہ)

صوبہ شرقی بنگال کے ہنگامون مین مختلف مقامات سے اب تک ۵۵۰ اشخاص کا چالان ہوا ہے ان مین سے ۱۵۴ ثبوت جرم کے بعد سزایاب ہوئے۔ اور ۱۹۰ پر ہنوز مقدمہ چل رہا ہے۔ باقی بے قصور سمجھ کر رہا کئے گئے میمن سنگھ۔ باقر گنج اور ٹپرہ مین تعزیری پولیس بٹھائی گئی ہے اور کئی اور مقامات مین عنقریب بٹھائی جاویگی اضلاع دہلی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ اٹک راول پنڈی کے بعد اب ضلع امرت سر کا نام بھی ان علاقجات کی فہرست مین شامل کر دیا گیا ہے۔ جہان بلا پیشتر اطلاع پبلک پولیٹیکل جلسے کرنے کی ممانعت ہے ضلع امرت سر مین اس امتناعی قانون کا ۱۵ ماہ حال سے نفاذ بھی ہو گیا ہے۔ (وکیل)

پیسہ اخبار "کیا آریہ سماج پولیٹیکل جماعت نہین" کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس قسم کی جنگی سپرٹ کی تعلیم کے ساتھ جنگی پالیٹکس موجود نہ ہو کیا لاہور کے کسی اور کالج کے طلباء پر بھی ورزش کے میدان مین اتنی مرتبہ معصر کالجون کے طلباء سے مارپیٹ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جس قدر کہ ڈی۔ اے وی کالج کے طلباء پر لگایا گیا ہے۔ جس قدر آریہ سماج کے اپدیشکون نے جھگڑے اور فساد کئے اور عدالتون مین مقدمہ بازیان ہوئین کسی اور جماعت کے واعظون نے بھی کی ہین۔ بحالیکہ ابھی آریہ سماج والے تعداد مین سب معصر مذاہب سے کم ہین۔ جس قدر سلسل اخبار اور کتابین حملون اور دل آزار باتون سے پر چند سال مین انہون نے چھاپی ہین۔ کسی اور مذہب نے بھی چھاپی ہین؟

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح آریہ سماج اپنے اخبارات سے پہچانا جا سکتا ہے۔ گو آریہ لیڈر شاید نہ مانین۔ لیکن پبلک بخوبی جانتی ہے کہ جنگجو پنجابی کس جماعت کا اخبار ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس کے خریدارون اور معاونون مین پنجاب مین بہت زیادہ آریہ سماج کے ممبر ہین جن دنون لاہور آریہ سماج کے لیڈر ٹربیون پر ناراض ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس نے آریہ سماج کا غلام بن جانے سے انکار کیا تھا۔ تو بہت سے آریاؤن نے ٹربیون کی خریداری چھوڑ دی تھی۔ یہ واقعات یقیناً ٹربیون اور پنجابی کے دفترون سے ثابت ہو سکتے ہین۔ کہ ٹربیون کو جن لوگون نے اس زمانہ مین چھوڑا تھا یا ٹربیون ان سے کوشش کر کے چھڑایا گیا تھا۔ ان مین آریہ سماج کے ممبر کس قدر تھے اور کہ پنجابی کے خریدارون مین پنجاب مین ممبران آریہ سماج کس قدر ہین۔ یہ کہدینا تو آسان ہے کہ پنجابی آریہ سماج کا آرگن نہین اور کہ آریہ سماج کو پنجابی سے کچھ تعلق نہین۔

پنجاب مین جنگی لٹریچر کی بنیاد کن لوگون نے رکھی ہے۔

کشمیر ریلوے۔ ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمایش کی منظوری آگئی ہے۔ جو تنگ پٹڑی کی ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے لے کر بارہ مولا تک سلسلہ ریلوے ریاست کیطرف سے توسیع کیا جاویگا۔

کوڑ بوٹی۔ مندرجہ عنوان بوٹی طاعون کے دفعیہ مین اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ بوٹی دریا کے بیلون اور تالابون کی کھیون مین کثرت سے ہوتی ہے اور چونکہ اس کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے اس لئے کوڑ بوٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بوٹے کی گندل فٹ ڈیڑہ فٹ تک اونچی ہوتی ہے۔ پتے اس کے کریلا کی طرح ہوتے ہین مگر ادسے چھوٹے پھول پیلا اور کنگرہ دار ہوتا ہے ایک ایک بوٹے مین ۷ یا ۸ سے زیادہ پھول نہین لگتے۔ جب ماہ کاتک مین گندم بوئی جاتی ہے۔ تو اس کے ساتھ یہ بوٹی بھی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور گندم کے کاٹے جانے کیوقت یہ بھی خشک ہو کر نابود ہو جاتی ہے۔ (سراج)

در مدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدر انوار ہے شمس و قمر | مصدر اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان | مصدر کمیاب ہے گوہر نشاں
مصدر چشم بصیرت مرد نک | مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہاں ہے وہ راز خفی | مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیرین زبان | مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنون زبان
مصدر صدق و وفا ہے باوفا | مصدر جود و کرم ہے باسخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل دعا | مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر رحمت ہو وہ عالی ہمم | مصدر نعمت ہے وہ والا نعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون | مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدر اقطاب تاج اولیا | مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد | مصدر نبیا ہے صافی نژاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ | مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہدا
مخزن شعرا ہے فردوسے زبان | مخزن شعرا ہے وہ طوسی زماں
معدن انصاف عادل نوشیرواں | معدن حکمت فلاطون زماں

ہادیٔ اسلام ہے عالی تبار | ہادیٔ دین ہے وہ باعزّ و وقار
مشعل ارکان ہے دار السلام | مشعل دین امامت السلام
السلام اے ماہ رفعت السلام | السلام اے ماہ طلعت السلام
السلام اے ہادیٔ روشن ضمیر | السلام اے بیکسوں کے دستگیر
السلام اے گمرہوں کے رہنما | السلام اے ہادیٔ ہر دو جہان
السلام اے کارساز دردمند | السلام اے چارہ کار دردمند
السلام اے چاکروں کے دیں پناہ | السلام اے چاکروں کے بادشاہ
السلام اے عابدوں کے پارسا | السلام اے زاہدوں کے پارسا
السلام اے اولیا کے پیشوا | السلام اے دین احمد پیشوا
السلام اے متقی کے اولیا | السلام اے عالموں کے اصفیا
السلام اے عاجزوں کے دردمند | السلام اے اہل دین کے دردمند

السلام اے فاسقوں کے بیخ کن | السلام اے ظالموں کے بیخ کن
السلام اے کافروں کے بیخ کن | السلام اے مشرکوں کے بیخ کن
السلام اے مولوئے معنوی | السلام اے اصفیا کے متقی
السلام اے دین احمدؐ کے امام | السلام اے شاہ شاہان السلام

آستانہ پر بلا لیجے مجھے | اپنی رحمت سے نہ خالی رکھئے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے | اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا | تیری بیعت کر چکا ہوں بے ریا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بوڈھانہ ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندوں سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرماویں۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو۔ چندوں کے لئے بھی سعی کریں۔ کہ وقت پر پہونچیں۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۷ر جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت

میں نبی بخش ولد میاں نظام الدین قوم اوان ساکن مسمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ رودگراں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہیں کیا گیا۔

ع۱۲ - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اراضی[عطا] نہ زرعی واقعہ مسمی آوان ڈیوالہ متعلقہ چاہ معہ چاہ موسومہ منشی نبی بخش والہ جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔ ½ حصہ[عطا] چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والہ جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ½ حصہ[عطا] چاہ سجادہ والہ معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈوئی والہ جس میں تین کوٹھی اور ایک دالان موزمین سفید و صحن ہے۔ مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۵ - ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان چار مشتمل بر چار کوٹھی یک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۶ - ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ رودگران لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جس میں میری سکونت ہے۔

۷ - بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگوں سے لینے ہیں جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر میں موجود ہیں۔

۸ - میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہوں اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائیداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ[عـہ] کے قریب ہے۔ جن میں اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یار۔ بھینی یار۔ لکھو ڈھیر مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہیں۔ اس تمام اپنی جائیداد کے متعلق میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہوں کہ اس کا ⅒ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہیں۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ جائیداد متفرق ہے اس لئے میں یا میرے ورثاء اگر مبلغ ایک ہزار[الـ] روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کر دیں تو پھر اس جائیداد کا ⅒ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثاء کی ملکیت ہو جاویگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت میں کامل جائیداد متروکہ میری میرے ورثاء کی ملکیت ہوگی اور میرے پس ماندگان اگر ایک ہزار[الـ] روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کر دیں تو اس صورت میں بھی جائیداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائیداد میں جو ترقی و تنزل ہوں گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہوں گے یعنی اس سب کا ⅒ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس لکھدی تاکہ سند رہے۔ فقط ۱۲ر مئی ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ انتخاب الاخبار

صفحہ ۳ ۔ اظہار دل ۔ خاص شکریہ ۔ وصیت

صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ انی احافظ کل

صفحہ ۵ ۔ من فی الدار ۔ وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ

صفحہ ۶ ۔ وصیت ۔

صفحہ ۷ ۔ کمیاب ڈائری

صفحہ ۸ ۔ احیائے موتی ۔ جلسئے خوف پر جانا ۔

صفحہ ۹ ۔ صحیح پتہ ۔ اسلام کے نادان دوست

صفحہ ۱۰ ۔ نظم

صفحہ ۱۱ ۔ رسیدزر ۔ مزید رعایت

بدر

مورخہ ۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول مین نے حضرت کیخدمت مین تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❖ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرمادین ۔

حضور کی جوتیون کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہین ہوا ۔ چند روز ہوئے ۔ صرف یہ الہام ہوا تھا۔

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنے مین تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا ۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

ہمارے بھائیون کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آپ کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے جس کا جواب ریویو آف ریلیجنز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے ۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فایدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہین۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ کشتی نوح مین کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہین اور اس کے ثبوت مین کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہین یہ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے ۔ وہ اس میرے گھر مین داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام مین یہ وعدہ ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے ۔ مین اس کو بچاؤن گا۔ اس جگہ یہ نہین سمجھنا چاہیئے ۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہین جو میرے اس خاک و خشت کے گھر مین بود و باش رکھتے ہین بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہین ۔ میرے روحانی گھر مین داخل ہین چنانچہ اس عبارت کو نقل کرکے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے ۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہین مرے گا۔ افسوس ہے کہ ان لوگون کی کجدلی یہان تک بڑھ گئی ہے ۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہین کرتے ۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہین یہ کہان سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو کبھی نہین مرے گا پھر جہان سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے ۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے ۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا مین ہی حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے ۔ خدا نے چاہا ہے ۔ کہ اس زمانہ مین انسانون کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے ۔ سو اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوےٰ سے تجھ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائین گے ۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہین کرتا وہ تجھ مین سے نہین"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگون کے متعلق ہے ۔ اوّل خود مورد وحی علیہ الصلوۃ والسلام ۔ دوم جو شخص اس کے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا ۔ سوم ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے اس مین محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگون کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے ۔ اور نسبتاً اور مقابلۃً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا ۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح مین دونون وعدے الگ موجود ہین ۔ مگر یہ دعویٰ کہین نہین کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا ۔ اس کو طاعون نہین ہوگی ۔ اس مین شک نہین کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہین اور جسمانی بھی ۔ مگر روحانی معنون کے لئے یعنی اس صورت مین جب بیعت کرنے والے اس وعدے مین شامل کئے گئے ہین تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہون اور کھلے الفاظ مین یہ بھی لکھا گیا ہے ۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

در مدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعارِ غبارِ دل

مصدرِ انوار ہے شمس و قمر — مصدرِ اسلام ہے تاج گہر
مصدرِ نعمت ہے وہ دولت نشان — مصدرِ کیاب ہے گوہر فشان
مصدرِ چشم بصیرت مردمک — مصدرِ نورِ تجلی ہے چمک
مصدرِ پنہاں ہے وہ رازِ خفی — مصدرِ اسرار ہے وہ منجلی
مصدرِ فرہاد ہے شیرین زبان — مصدرِ لیلی ہے وہ مجنون زبان
مصدرِ صدق و وفا ہے باوفا — مصدرِ جود و کرم ہے باسخا
مصدرِ شفقت ہے وہ اہل وفا — مصدرِ رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدرِ رحمت ہے وہ عالی ہمم — مصدرِ نعمت ہے وہ والانعم
مصدرِ ارکان ہے محکم ستون — مصدرِ عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدرِ اقطاب تاجِ اولیا — مصدرِ اقطاب فخرِ اولیا
مصدرِ اوصاف ہے صافی نہاد — مصدرِ بنیاد ہے صافی نژاد
مصدرِ باطن ہے وہ نور الہدیٰ — مصدرِ ظاہر ہے وہ راہ ہدیٰ
مخزنِ شعرا ہے فردوسی زبان — مخزنِ شعرا ہے وہ طوسی زبان
معدنِ انصاف عادل نوشیروان — معدنِ حکمت فلاطونِ زمان

ہادیٔ اسلام ہے عالی تبار — ہادیٔ دین ہے وہ باعزّ و وقار
مشعلِ ارکان ہے دارالسلام — مشعلِ دین امامت السلام
سلام اے ماہ رفعت السلام — السلام اے ماہ طلعت السلام
سلام اے ہادیٔ روشن ضمیر — السلام اے بیکسوں کے دستگیر
سلام اے گمرہوں کے رہنما — السلام اے ہادیٔ ہر دو جہاں
سلام اے کارساز دردمند — السلام اے چارہ کار دردمند
سلام اے چاکروں کے دین پناہ — السلام اے چاکروں کے بادشاہ
سلام اے عابدوں کے پارسا — السلام اے زاہدوں کے پارسا
سلام اے اولیا کے پیشوا — السلام اے دین احمد پیشوا
سلام اے متقی کے اولیا — السلام اے عالموں کے اصفیا
سلام اے عاجزوں کے دردمند — السلام اے اہل دین کے دردمند

سلام اے فاسقوں کے بیخ کن — السلام اے ظالموں کے بیخ کن
سلام اے کافروں کے بیخ کن — السلام اے مشرکوں کے بیخ کن
سلام اے مولوئے معنوی — السلام اے اصفیا کے متقی

آستانہ پر بلا لیجے سب مجھے — اپنی رحمت سے نہ خالی رکھئے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے — اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا — تیری بیعت کر چکا ہوں رہا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بوڈھانہ ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مین ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات مین بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندون سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت مین جنھون نے اب تک اس طرف توجہ نہین کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرمادین۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو۔ چندون کے لئے بھی سعی کرین۔ کہ وقت پہ پہونچین۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۷ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیّت

مین نبی بخش ولد میان نظام الدین قوم اوان ساکن سمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ ددگران۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہین کیا گیا۔

۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ کہ میری جائیداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اراضی منشی نبی بخش والہ جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔ ½ حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والہ جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ½ حصہ چاہ سجاہد والہ معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈہائی وال جس مین تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید صحن ہے۔ مالیت چارسو روپیہ تخمیناً

۵۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان چار مشتمل بر چار کوٹھی یک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چارسو روپیہ تخمیناً

۶۔ ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ ددگران لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جس مین میری سکونت ہے۔

۷۔ بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگون سے لینے ہین جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر مین موجود ہین۔

۸۔ میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہون اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائیداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے جن مین اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یار۔ بھینی یار۔ لکھو ڈہیر مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہین۔ اس تمام اپنی جائیداد کے متعلق مین اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہون کہ اس کا ½ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہین۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہون کہ چونکہ جائیداد متفرق ہے اس لئے مین یا میرے ورثار اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کردین تو پھر اس جائیداد کا ½ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثار کی ملکیت ہو جائیگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت مین کامل جائیداد متروکہ میری میرے ورثار کی ملکیت ہوگی اور میرے پس ماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کردین تو اس صورت مین بھی جائیداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائیداد مین جو ترقی و تنزل ہون گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہون گے یعنی اس سب کا ½ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۳ ۔ [illegible] ۔ خاص شکریہ ۔ وصیت
صفحہ ۴ ۔ خداکی تازہ وحی ۔ انی احافظ کل
صفحہ ۵ ۔ من فی الدار ۔ وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ
صفحہ ۶ ۔ وصیت ۔
صفحہ ۷ ۔ کمیاب ڈائری
صفحہ ۸ ۔ احیائے موتی ۔ جائے خوف پر جانا ۔
صفحہ ۹ ۔ صحیح پتہ ۔ اسلام کے نادان دوست
صفحہ ۱۰ ۔ نظم
صفحہ ۱۱ ۔ رسیدزر ۔ مزید رعایت

بدر مسیح

مورخہ ۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خداکی تازہ وحی

آج حسب معمول میں نے حضرت کی خدمت میں تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی

حضور تازہ الہامات سے مطلع فرماویں ۔

حضور کی جوتیوں کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہیں ہوا ۔ چند روز ہوئے ۔ صرف یہ الہام ہوا تھا۔

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنے میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ والسلام

میرزا غلام احمد

انی احافظ کل من فی الدار

ہمارے بھائیوں کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آپ کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے جس کا جواب ریویو آف ریلیجز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے ۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فایدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہین۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ کشتی نوح مین کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہین اور اس کے ثبوت مین کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہین یہ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے ۔ وہ اس میرے گھر مین داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام مین یہ وعدہ ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے ۔ مین اس کو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہین سمجھنا چاہئیے ۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہین جو میرے اس خاک و خشت کے گھر مین بود و باش رکھتے ہین بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہین ۔ میرے روحانی گھر مین داخل ہین چنانچہ اس عبارت کو نقل کر کے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے ۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہین مرے گا۔ افسوس ہے کہ ان لوگون کی کجدلی یہان تک بڑھ گئی ہے ۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھہ پروا نہین کرتے ۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہین یہ کہان سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو کبھی نہین مرے گا پھر جہان سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے ۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے ۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا مین ہی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے ۔ خدا نے چاہا ہے ۔ کہ اس زمانہ مین انسانون کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے ۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے ۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہین کرتا وہ تجھ مین سے نہین"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگون کے متعلق ہے ۔ اوّل خود مورد وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ دوم جو شخص اس کے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا ۔ سوم ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے اس مین محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگون کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے ۔ اور نسبتاً اور مقابلۃً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا ۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح مین دونون وعدے الگ موجود ہین ۔ مگر یہ دعویٰ کہین نہین کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا ۔ اس کو طاعون نہین ہوگی ۔ اس مین شک نہین کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہین اور جسمانی بھی ۔ مگر روحانی معنون کے لئے یعنی اس صورت مین جب بیعت کرنے والے اس وعدے مین شامل کئے گئے ہین تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہون اور کھلے الفاظ مین یہ بھی لکھا گیا ہے ۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

خدا کے علم میں ہو۔ ان میں سے بعض لوگ اس بیماری سے مر بھی جائیں گے۔ پس جہاں تک دار کے جسمانی معنے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے کھلے رنگ میں اس پیشگوئی کو پورا فرمایا اور کوئی شخص نہیں جو کہہ سکتا ہو کہ باوجود قادیان میں کئی دفعہ طاعون کے نمودار ہونے کے اس دار کے رہنے والوں میں سے جو قریب سنو کے پہونچ جاتے ہیں ایک شخص بھی مرا۔ باقی رہے دار کے روحانی معنے۔ سو اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ کہ کون وہ شخص ہے۔ جو اس وعدہ میں آتا ہے ہاں جس رنگ کے معنے لو۔ اسی رنگ میں پیشگوئی پوری ہوئی

وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ توجہ فرماوین

(۱) جو بزرگ صاحب زرعی اراضی ہیں اور ان کی جائیداد میں کچھ حصہ جائیداد منقولہ بھی ہے اور وہ وصیت کرنے کے وقت اپنی کل جائیداد کی قیمت لگا کر اس کا کوئی حصہ وصیت میں لکھدیا کرتے ہیں۔ منقولہ جائیداد کی بعد از مرگ تلاش محالات ہے اور یہ بہت کچھ پسماندگان کی امانت اور وفات پر منحصر ہے اور بعض وقت ان کے لئے موجب ابتلا ہو جاتا ہے نیز اگر پسماندگان لالچ میں آکر یہ کہدین۔ کہ منقولہ جائیداد مندرجہ وصیت وصیت کنندہ اپنی ہی زندگی میں ختم کر چکا ہے۔ تو اس کے برخلاف انجمن احمدیہ کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اس لئے میری رائے میں آتا ہے۔ کہ اگر ہمارے دوست وصیت کے وقت کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت لگا کر اور وصیت کا حصہ متعین کر کے اسی قیمت کی زمین اپنی جائیداد اراضی میں سے انجمن کے لئے خاص کر دین۔ اور ہبہ رات کی ہی تخصیص کرا کر اس وصیت کا ذکر بصورت داخل خارج کاغذات مال میں کرادین۔ تو بہت سا آرام ہو جائے گا۔ اور وصیت میں اراضی زرعی کا لکھدینا صدقات جاریہ میں رہے گا۔

(۲) میں وصیت کے مقابلہ میں ہبہ کو زیادہ پسند کرتا ہوں کیونکہ رواجاً اور قانوناً وصیت کے مقابل ہبہ کی کم قیود ہیں۔

(۳) اگر زرعی پیشہ ممبران سلسلہ عالیہ کے ورثا بازگشت از قسم برادران یا عمزاد یا ان کی اولاد میں سے ہوں۔ تو حتے الوسع اس امر کی کوشش چاہیئے۔ کہ اس قسم کے وارث بازگشت وصیت نامہ یا ہبہ نامہ پر دستخط بطور شہادت کردین اور اگر نہ کرین۔ تو خیر امر دیگر ہے۔

۴۔ جن احباب کے ورثار بازگشت سلسلہ کے عناد کے باعث دستخط نہ کرین وہ احباب اگر وصیت کے مقابلہ ہبہ کر کے داخل خارج کرا دین تو بہت تنازعات آئندہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور بہت کچھہ ان کی زندگی میں بھی ہو جائے گا۔

۵۔ کوئی امر اگر کسی دوست کے خیال میں اشکال طلب ہو تو وصیت کرنے سے پہلے مجھہ سے خط و کتابت کر کے یہ وصیت لکھین کیونکہ وصیت بعض وقت قانونی نقصوں سے خالی نہیں ہوتی۔ اور وصیت کو دیکھہ کر بہت سے امور پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے متعلق ہم کو بہت سی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔

۶۔ وصیت کنندگان کو حتے الوسع وصیت پر اپنی ورثا مثلاً بیوی لڑکا لڑکی وغیرہ جو بالغ ہوں ان کے دستخط یا نشان انگوٹھا لگا دینا چاہیئے۔

۷۔ وصیت عموماً فارم پر لکھی جانی چاہیئے جو مفت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہے۔

۸۔ وصیتوں پر حتے الوسع احمدی اور غیر احمدی گواہوں کی شہادت کرانی چاہیئے۔

۹۔ شروع سے لے کر آخیر تک ایک ہی قلم اور سیاہی سے وصیت لکھنی چاہیئے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور
مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان

سراج الاخبار میں خلاف بیانی

ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ جلال دین جس کے نام سے ایک مضمون سراج الاخبار میں چھاپا گیا ہے۔ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی گولیکی میں نہیں۔ اب وہ سراج میں مان لیا گیا ہے۔ کہ واقعی یہ بات ٹھیک ہے۔ اور مضمون ان پڑھ کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہ بھی ثابت کر دینگے۔ کہ مضمون اس نے خود بھی نہیں لکھوایا۔ بلکہ اسے اس بات کا علم بھی نہیں۔ اب دو تین اور خلاف واقعہ امر لکھدئے گئے ہیں۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر سراج کیوں اپنے نامہ نگار پر اس قدر اعتبار کر کے اپنے وقار کو گراتا ہے۔

دیکھیئے دعویٰ تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ زلزال کی تفسیر نہیں سمجھے۔ اب بجائے اس کے کہ یہ الفاظ ہمارے سلسلہ کی کتابوں سے نکالدیتے۔ نکالا تو یہ کہ ہمارے علماء نے جو ظاہری طور پر سورہ زلزال کی یہ تفسیر کی ہے ...... یہ سراسر غلط ہے۔ اب یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کہاں ہے؟ بتاؤ؟ اور علماء نے یہ کب ثابت کر دیا ہے۔ کہ واقعی یہی معنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے

خیر ہم ایسے اعتراضات کے جواب ایک علیحدہ مضمون میں دینگے۔ یہاں صرف اشارۃً بتا دیا جاتا ہے۔ کہ "براہین احمدیہ میں خدا فرماتا ہے"۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ سب کلام الٰہی ہے بلکہ یہ کہ اس میں الہام مندرج ہیں اور یہ آپ ہماری کسی کتاب میں نہیں دکھا سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی وحی غلط نکلی۔ بلکہ یہ ہے کہ انبیاء سے اجتہادی غلطی وحی کے سمجھنے میں ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کو ہر ایک مومن تسلیم کرتا ہے۔ خوجیانوالی کا قصہ چھیڑ کر خود ہی یکے از حاضرین مجلس وعظ نے اپنے واعظ کی بدتہذیبی کا ثبوت دیدیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ ذالک کالنابغ۔ دیکھیئے خود ہی مانتا ہے کہ "بادشاہ نوری نے غلام رسول احمدی کو طمانچہ رسید کیا تھا۔ کہ وہ بے ہوش ہو کر آپ پر گرا تھا"۔ کیا اس درندگی کے باوجود بھی کوئی قابل خطاب سمجھا جا سکتا ہے کیا مناظر ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ پھر دیکھیئے احمدی اخلاق کہ باوجود اس کے کہ خود تمہارے لوگوں ہی نے جلسہ وعظ میں ملامت کی ادھر سے صبر و تحمل سے کام لیا گیا۔ اس پر چالاکی دیکھیئے کہ تھانہ میں اطلاع دی احمدی مجھہ پر بلوہ کرکے آئے۔ کیا ایسا صریح جھوٹ ان لوگوں کو دل ہی دل میں نادم نہیں کرتا؟ جب کہ یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ حاضرین ہزار کے قریب غیر احمدی اور صرف پانچ چھہ احمدی تھے۔ اور تمہیں لوگوں کے بار بار اصرار اور زبانی وعدوں سے آئے تھے۔ مگر پھر خلاف وعدہ جو سلوک کیا گیا اس کے خود مقر ہو باقی رہا ایک اور خلاف واقعہ بیان کر پیشاب نکل گیا۔ اس کے جواب میں میں یہی کہوں گا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ہاں کتاب کا رد جانا اور اس کا واپس نہ کرنا یہ خود ہی مان لیا اچھا کیا کہ اپنے تقویٰ اور حقوق العباد کی نگہداشت کی گواہی دیدی۔ ایک اور بات سنئے سراج مورخہ ۵ر جون میں ایک نظم شائع کی گئی ہے جو ہے میری مگر نام میرا نہیں بلکہ کسی اور کے نام سے منسوب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وصیت نمبر ۴۲

مین مسمات راج بی بی اہلیہ اسماعیل ولد غلام احمد ساکن پنڈدال تحصیل و ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ صوموم کے ہون۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہین کیا گیا

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرے پاس کچھ زیور ہے جو میرے باپ نے مجھ کو بخشش کیا ہوا ہے اس کی قیمت اس وقت عـــــہ روپیہ ہے۔ اور کچھ میرے پاس وہ زیور ہے۔ جو میرے خاوند اسماعیل نے مجھ کو حق مہر مین دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت عـــــہ ہے۔ اور ایک مکان بھی مجھ کو میرے خاوند اسماعیل نے حق مہر مین دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت عـــــہ روپیہ ہے۔ اور یہ مکان موضع پنڈدال تحصیل سیالکوٹ مین ہے اور اس کے حدود اربعہ یہ ہین۔ شمال گلی شارع عام اور دکھن کی طرف سکونتی مکان دت نائی ولد بوٹے کا مکان ہے اور طرف شرق دت نائی کا صحن ہے اور مغرب کی طرف اس میرے مکان کا صحن ہے یہ تمام میری جائیداد ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ کی ہوئی۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے نصف حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد نصف حصہ جائیداد کا صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے الگ کرکے اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میری نصف جائیداد کی مالک ہے اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور رہی ہے۔

(۵) مین اقرار کرتی ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائیداد متروکہ ثابت ہو۔ تو اس جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی۔

۶ - مین یہ بھی وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر مین قادیان مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکی یا کسی اور جگہ دفن ہوون۔ تو بھی میری یہی وصیت قائم رہے گی۔ فقط

تاریخ ۳ - اپریل ۱۹۰۶ء

العبد - راج بی بی اہلیہ اسماعیل ساکن پنڈدال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد - اسمٰعیل احمدی خاوند راج بی بی ″ ″ ″

گواہ شد - کرم داد نمبردار ″ ″ ″

گواہ شد - غلام حسین ولد غلام احمد سکنہ کوٹلی ہرنرائن تحصیل و ضلع سیالکوٹ

گواہ شد - غلام احمد احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد - فوجدار نمبردار احمدی سکنہ ″ ″ بقلم خود

گواہ شد - محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن پنڈدال تحصیل سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وصیت نامہ بہاول شاہ

مین بہاول شاہ ولد شیر محمد قوم سید سبزواری ساکن مکوڑال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ - چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہین کیا گیا۔

۴ - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

اس وقت دو قطعہ اراضی جن مین سے ایک قطعہ تعدادی دو بیگھہ موضع کارخانہ کلان اور دوسرا تعدادی ایک بیگھہ موضع کارخانہ خورد مین۔ اور ایک قطعہ ۱۰ بسوہ اراضی تعدادی دو بیگھہ موضع سید پور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ مین بلاشرکت غیری میرے نام ہے۔ اور تخمیناً پانچ گھماؤن اراضی ۱۰ بسوہ میرے تیسرے حصہ کی منجملہ پندرہ گھماؤن جس مین میرے دو حقیقی چچا مسمیان ذری زر بخش واللہ شاہ بحصہ برابر شریک ہین یعنے پندرہ گھماؤن مین سے دس گھماؤن ان کے حصہ مین اور پانچ گھماؤن میرے حصہ کی موضع شاہ پور سیدان تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر مین بروئے کاغذات سرکاری میرے نام ہے۔ سوائے اس کے موضع شاہ پور مین اور موضع آلووال مین مزارعہ موروثی بجا ہین۔ جن پر میرا حق مالکانہ بھی ہے۔ سو مین نے بقائمی ہوش وحواس اپنی کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے دسوان حصہ دارالامان قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے قبرستان مقبرہ بہشتی کے نام وقف کر دیا۔ تاکہ میرے مرنے کے بعد اس کا ثواب واجر مجھ کو پہنچتا رہے۔ انجمن یعنی کارپردازان مقبرہ بہشتی کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اور میری لکھی ہوئی تعداد سے بموجب کاغذات سرکاری یا زیادتی ہو۔ کل کے دسوین حصہ پر اپنا قبضہ کرے۔ کوئی شخص میرے وارثوں سے میری اس وصیت کا مزاحم نہ ہوگا۔ لہذا بروئے گواہان وصیت ہذا کو تحریر کرکے نام وانگوٹھے گواہان ثبت کرتا ہون تاکہ سند رہے۔ اور کوئی شخص مزاحم نہ ہو۔ المرقوم یکم جون ۱۹۰۶ء مطابق ۱۵ - ربیع الثانی ۱۳۲۴

العبد

بہاول شاہ ولد شیر محمد ساکن مکوڑال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقلم خود

گواہ شد

احمد ولد منگتا قوم جٹ سکنہ موضع مکوڑال احمدی
نشان انگوٹھا

گواہ شد

قادر بخش ولد منھا قوم جٹ سکنہ موضع مکوڑال احمدی
نشان انگوٹھا قادر بخش

۱ موضع آلووال شاہ پور کی زمین مین آباد ہے۔ جہان مزارعہ موروثی رہتے ہین۔ اپنی عمر کی نسبت جو پہلے وصیت لکھ چکا ہون۔ وہی قائم رہے گی۔

براہین احمدیہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء تک نصف قیمت پر ملسکتی ہے۔

کتاب ڈائری

احسان فرمایا۔ کہ احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفون کو زیر کرلیتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ مین ایک شخص تھا۔ جو کہ تمام لوگون سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہو یہان تک کہ اس کے بھائی اور عزیز اقارب بھی اس سے تنگ آچکے تھے اس سے مین نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور وہ اس کے بدلہ مین کبھی ہم سے برائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا تو بڑے ادب سے گفتگو کرتا۔ اسی طرح ایک عرب ہمارے ہان آیا اور وہ وہابیون کا سخت مخالف تھا۔ یہان تک کہ جب اس کے سامنے وہابیون کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیون پر اتر آتا۔ اس نے یہان آکر بھی سخت گالیان دینی شروع کین اور وہابیون کو برا بھلا کہنے لگا۔ ہمنے اس کی کچھ پرواہ نہ کرکے اس کی خدمت خوب کی۔ اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی۔ اور ایک دن جب کہ وہ غصہ مین بھرا ہوا وہابیون کو خوب گالیان دے رہا تھا۔ کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے۔ اسپر وہ خاموش ہوگیا اور اس شخص کا حضرت کو وہابی کہنا غلط نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہون۔ خیر وہ شخص چند دن کے بعد چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ لاہور مین مجھکو پھر ملا۔ اگرچہ وہ وہابیون کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا۔ مگر چونکہ اس کی تواضع اچھی طرح سے کی تھی۔ اس سے اس کا وہ تمام جوش و خروش دب گیا اور وہ بڑی مہربانی اور پیار سے مجھکو ملا۔ چنانچہ بڑے اصرار کے ساتھ مجھکو ساتھ لے گیا اور ایک چھوٹی سی مسجد مین جس کا کہ وہ امام مقرر ہوا تھا۔ مجھکو بٹھایا۔ اور خود نوکرون کیطرح پنکھا کرنے لگا اور بہت خوشامد کرنے لگا۔ کہ کچھ چاء وغیرہ پی کر جاوین۔ پس دیکھو کہ احسان کس قدر لوگون کو مسخر کر لیتا ہے (احسان کے کرشمہ اگر دنیا مین دیکھے جاوین تو اس قدر ہین۔ کہ ان کو شمار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خود نبی کریم اور ان کے اصحابہ رض کی زندگی پر اگر غور کیا جاوے تو ایسے صدہا واقعات ملین گے۔ کہ انہون نے احسان کے زبردست حربے سے ایسے دشمنون کو زیر کیا جن کے زیر کرنے کے لئے تلوار کو ایک بہت عرصہ درکار تھا۔ مثلاً فتح مکہ کو ہی دیکھو کہ باوجود اس کے کہ مخالفان اسلام نے نبی کریم اور صحابہ کرام پر سخت سے سخت ظلم کئے تھے۔ ان کو وطن سے بے وطن کیا۔ ان کے رشتہ دارون اور عزیزون کو نہایت بیدردی اور ظلم سے شہید کیا اور جب وہ وطن چھوڑکر مدینہ مین چلے گئے۔ تو وہان بھی جا پہونچے۔ اور بار ہا غرب مسلمانون کو دہوکہ اور فریب سے شہید کیا۔ پھر سب سے بڑھکر ان کے جان و مال سے پیارے دین کو خراب اور تباہ کرنا چاہا۔ مگر پھر بھی جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کہدیا! کہ لاتثریب علیکم الیوم۔ اور اسی طرح ان لوگون کو بغیر کسی سزا کے بالکل آزاد چھوڑ دیا۔ وہ یہ ایک ایسا احسان تہا کہ اس کو تمام کفار نے دل سے محسوس کیا اور انہون نے سمجھ لیا۔ کہ اتنا احسان ایک نبی کے سوا اور کوئی نہین کر سکتا۔ پس وہ ایسے سچے دل سے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور وہ کام جو تلوار سے ناممکن اور بالکل ناممکن تہا۔ وہ ایک احسان سے دم بھر مین ہوگیا۔ پھر اسی طرح اور بہت سی مثالین ہین۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جو اور کسی طرح نہین ہو سکتے۔ احسان سے ہو جاتے ہین خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ یعنی خدا تعالیٰ محسنون کے اجر ضائع نہین کرتا۔ پس ہر ایک کو چاہیئے کہ محسن بننے کی کوشش کرے تاکہ مشکل اور تکلیف کے اوقات مین خدا اور اس کے بندے اس کے مددگار اور طرفدار ہون پس مبارک ہے وہ جو محسن بنتا ہے۔ ایڈیٹر)

ایک صاحب کی لڑکی بیمار تھی انہون نے اس کی دعا کے لئے تار بھیجا تھا۔ آپ نے اس کو پڑھکر فرمایا کہ دیکھو یہ لوگ ہم سے کتنا اخلاص رکھتے ہین۔ جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو بہت ہماری طرف آتے اور دعا کے خواستگار ہوتے ہین۔ مین دعا کرونگا آگے شفا خدا کے اختیار مین ہے۔ چند دن ہوئے۔ مجھکو الہام ہوا تہا۔ کہ لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی۔ چنانچہ یہ چھپ بھی چکا ہے اور اس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی بھیجکر پچھوایا بھی تہا۔ کہ وہان کے دوستون کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا۔ کہ یہ چند دن کے بعد پورا ہوگا۔ (چنانچہ چند روز کے بعد خبر آئی۔ کہ مریض فوت ہوگیا ہے۔ چونکہ وہ ایک معصوم بچہ تہا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو بخش ہی دیا ہوگا۔ خدا اس کے والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین۔ ایڈیٹر)

لنگر فرمایا۔ آج کل لوگ لنگر کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور دوسری مدات کی طرف بہت متوجہ ہین حالانکہ سب سے ضروری مد یہی ہے۔ کیونکہ اس کیوجہ سے بہت سے لوگ علم حاصل کرتے ہین۔ بعض دفعہ کئی کئی دن تک ایک ایک دو دو روپیہ ہی آتے ہین اور خرچ دوسرے دن کا سو روپیہ ہوتا ہے۔ شائد اس کیوجہ یہ ہے۔ کہ دوسری مدات کی تحریکات ہمیشہ ہوتی رہتی ہین اور لنگر کی کوئی تحریک نہین ہوتی (اسجگہ یہ مضمون اس لئے درج کیا گیا ہے۔ کہ احمدی جماعت توجہ فرمانے۔ خاص کر احمدی عورتین اس کام مین بہت سست ہین حالانکہ صحابہ کی عورتین دین کی امداد کے لئے ایسی تیار رہتی تہین کہ لڑائی کے وقت ساتھ رہتی تھین اور موقعہ کے وقت خود میدان کارزار مین پہونچکر مریضون کو اٹھا کر لاتین اور مرہم پٹی کرتی تہین اور مالی امداد مین بھی کچھ کم نہ تہین۔ ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سالی ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۳	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار براے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کو اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور ملاحظہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

احیائے موتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

بعالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از خاکسار منشی نبی بخش شلمونان جناب مسٹر بیرس صاحب بہادر ڈویژنل و سشن جج مجسٹریٹ لاہور عرض ہے کہ یہ عاجز ۱۴ مئی ۱۹۰۷ء کو بعارضہ سخت ترین نمونیہ بیمار ہوا۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء سے اخویم جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا علاج شروع کیا اور نیز جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجنان بھی ان کے ساتھ علاج میں شامل رہے۔ یہ صاحبان از حد جانفشانی اور مہربانی سے علاج کرتے رہے خصوصاً ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے بروے اخوۃ ہمدردی میں حد کردی۔ بیماری یہاں تک بڑہی کہ ظاہراً امید زندگانی یقیناً قطع ہوگئی۔ گھر کے تمام لوگ روتے تھے اور ہمسایہ وغیرہ لوگ کہتے تھے کہ نبی بخش کے بچے یتیم رہ جاوینگے برادرم ڈاکٹر نور محمد مالک ہمدم صحت لاہور جو ہر روز کئی دفعہ خبرگیری کے لئے تشریف لاتے تھے وہ اور ڈاکٹر صاحبان بھی حیران تھے کہ کیا ہوگا۔ بعد مایوسی کے اتفاق رائے یہ ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دعا کے لئے ہر روز ایک خط لکھا جاوے چنانچہ اسپر عمل شروع ہوا۔ حضور کی طرف سے جواب آگیا کہ دعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب نے قادیان میں پہنچ کر زبانی بھی خاکسار کے لئے دعا کرنے کے لئے عرض کیا اور حضور سے دعا کرنے کا وعدہ ہوا اور فرمایا کہ دعا کی جاتی ہے اور آیندہ بھی کی جاویگی۔ ۲۰ جون کو میرے کانوں میں آواز آئی کہ مرگیا ہے اور کئی آدمی ماتم پرسی کو بھی آگئے۔ تمام شہر و کچہری میں مشہور ہوگیا کہ منشی نبی بخش مرگیا ہے۔ دراصل میری حالت مردہ کے مشابہ تہی میرا ایمان اور یقین ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں مردہ تہا بلکہ لوگ بھی مجھے مردہ سمجھ چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا منظور ہوئی اور محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا جس کے گواہ لاہور کی جماعت کے اکثر آدمی ہیں۔ میں نے سنا تہا کہ مسیح ابن مریم مردہ زندہ کرتے تھے۔ اور اب بچشم خود دیکھ لیا کہ محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہوتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو سنی سنائی بات پر یقین رکھتے ہیں اور چشم دید امر کو بسبب عناد و تعصب ذاتی کے نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ اس مہدی مسیح کو ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے تاکہ سعید لوگ نشانات دیکھ کر فائدہ اٹھاویں۔

جلائے خوف پر جانا

حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کے شاگردوں میں سے ایک صاحب غلام محمد نام افغان کچھ عرصہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے باپ نے ان کو اپنے وطن افغانستان میں واپس بلایا ہے۔ جس پر انہوں نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا ان کا خط اور حضرت کا جواب ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج کیا جاتا ہے غلام محمد صاحب کی اصل زبان پشتو ہے اور فارسی بہت کم جانتے ہیں۔ ان کی تحریر بامحاورہ فارسی نہیں۔ تاہم میں اس کو اصل الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

بحضور جناب حضرت اقدس رسول اللہ و خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد عرض بندہ خاکسار این است کہ از جانب والد صاحب من مکتوب آمدہ است۔ نقلش برپشت این کاغذ نوشتہ ام لیکن حاصلش این است کہ ضرور بخانہ خود بیائید و اگر نیائید من در روز آخرت از شما بیزار ہستم و دل من از شما آزردہ است۔ و خود من درین امر بسیار عذرہا دارم اول این است کہ از حضور حضرت اقدس من دور مے شوم و این در دل من از قتل و از ہر مصیبت و از ہر خسران زیادہ تر محسوس مے شود۔ دیگر این کہ سبق قرآن شریف میخواندم بعض حاصل کردہ و اکثر ماندہ است و ایضاً کتابہائے حضرت اقدس مطالعہ مے کنم۔ اندک اندک مطالعہ کردہ ام اکثر ماندہ است و این ہر دو در آن ملک حاصل نمے شود من محروم مے شوم۔ این ہم از قتل بدتر و شدید تر است دیگر اینکہ در ملک من خوف ہلاکت جان ہم است و خوف ہلاکت دین ہم است و ہر دو را من خود بخود محسوس کردہ ام و تجربہ کردہ ام چنانکہ صاحب نور مرحوم برادر احمد نور کابلی خود آمدہ بود پس او سپاہان شدید مقرر شدہ بود لیکن بسبب گریخت کردن نجات یافت والا ہلاک بود۔ و خود من در ملک خود از صاحب نور مرحوم در باب مریدی مسیح موعود در آن ملک در شہرت کم نیستم بلکہ مشہور تر ہستم۔ چراکہ در زمانہ سابقہ ہمراہ شہید عبد الرحمان اینجا آمدہ در بیعت داخل شدہ بودم و در ملک خود مردمان را حال من خوب معلوم است۔ و ایضاً در حق خود من این تجربہ کردہ ام و محسوس نمودہ ام کہ بعد از شہادت شہید مرحوم مولوی صاحب آن ملک ہمراہ من بسیار نزاع کردند۔ چراکہ در آن ملک مثل روز روشن آشکارہ ہستم کہ این از پیروان و مریدان شہید مرحوم است۔ بسیار محنت ہا و خوفہا بسر نمودہ مے برداشتم۔ چراکہ والد صاحب من در آن وقت نیز ہمین گفت کہ اگر شما بہ دید من از شما ناراض ہستم۔ از سبب لاچاری کار دین را پوشیدہ مے کردم۔ خوب میدانستم کہ بسیار گنہگار ہستم چراکہ اقوال و افعال من مثل اہل تشیع بود در تقیہ کردن۔ علاوہ برین بعض دشمنان من کہ نہایت شدید تر مخالفانند بحاکمان آن ملک اطلاع کردن کہ این شخص از اتباع آن شخص است کہ خود را مسیح موعود و مہدی مے گوید و از تلمیذان شہید مرحوم است بایدکہ محبوس شود و مثل استاد خود برجم شود۔ چراکہ در کفر او ہیچ شک نیست و آنہا این منظور کردہ بودند و نیز مطابق گفتہ آنہا قصد کردہ بود لیکن محض بفضل اللہ تعالےٰ محفوظ شدہ اینجا آمدہ ام۔ چراکہ دل خود فتوے داد کہ الحال درین باب ہجرت اطاعت والدین برمن لازم نیست و درینجا قصد محکم کردم کہ واپس نمیروم ہجرت اختیار کردم۔ اہل خانہ خود و مال و اسباب خود را خالصۃ للہ گذاشتم الحال اگر بروم ہجرت نیز شکستہ مے شود و ایضاً وصیت کردہ ام در باب مقبرہ بہشتی از دفن آن نیز محروم مے شوم۔ چراکہ باز آمدن نمی توانم بہ این سبب کہ ہر وقت کہ من نمے آیم والد صاحب من بہ ناراض مے شود حال این است کہ مخالف ہم نیست و بذریعہ کاغذ در بیعت ہم داخل است۔ و برابر اقوال خود۔ مولوی عبد الستار صاحب و سید احمد نور صاحب ہر دو شاہدان دارم۔ الغرض برائے من نہایت ابتلا رپیش شدہ است۔ چراکہ من تجربہ کردہ ام کہ در آن وطن دین بر دنیا مقدم نمے شود بلکہ ہرگز محفوظ نمے شود اگر حفاظت دین خود مے کند خود را در معرض ہلاک اندا ختن در حق خود من یقیناً محسوس مے بینم چراکہ من خود بخود دیدہ و تجربہ کردہ ام و از دیگر طرف حکم اطاعت والدین است۔ اولاً امید دارم کہ حضرت اقدس عام رحمت نمایند کہ از ہر ابتلا و از ہر شر محفوظ شوم دوم درخواست فیصلہ این امر مذکور دارم۔ اگرچہ دل خود فتوے مے دہند کہ من معذور ہستم اطاعت والدین خود برمن لازم نیست لیکن کار دین باریک تر است بغیر از حکم و فیصلہ کردن حضرت اقدس فتوے و فیصلہ منظور و معتبر نیست۔

العارض
خاکسار غلام محمد افغان احمدی از قادیان

نقل مکتوب حضرت اقدس کہ برپشت مکتوب من نوشتہ بود این است

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بغور خواندم نزدم بحکم آیت کریم لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ معذور ہستید جان خود

ناحق تلف کردن و ایمان را در معرض خطر انداختن روا نیست۔ بنویسید کہ من از اطاعت شما بیرون نیستم۔ و از دل و جان تا حکم شریعت اطاعت شما مے کنم۔ لیکن چون در آمدن جان خود را در معرض مے بینم۔ ازین وجہ معذورم۔ ازین پیش آنچہ بمولوی عبد اللطیف کردہ اند مخفی نیست و من در آن ملک درین امر شہرت دارم کہ از جماعت مولوی عبد اللطیف ہستم و در سلسلہ احمدیہ داخلم۔ تاں بہتر است کہ زوجہ من نزد من بیاید ہیچ مانع نیست غرض در رفتن خطر است در آن ملک خوف خدا نیست و مردم وحشی سیرت ہستند۔ والسلام

مرزا غلام احمد

صحیح پتہ

جب دنیا میں گناہ اور نافرمانی زیادہ پھیل گئی تو مہربان باپ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اپنے وعدہ کو پورا کیا اور ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جو بہت سے سچائی کے روشن نشان اپنے ساتھ لایا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اور بہت تھوڑی سعید روحوں نے اس کی آواز کو پہچانا۔ تب باپ نے ناراض ہو کر طرح طرح کی بیماریوں طاعون وغیرہ زلازل کے دکھوں سے دنیا کو بیدار کرنا چاہا اور بہت سی خبیث روحوں کو ...... جو اس کے رسول کے کام میں حائل ہو رہے تھے ہلاک کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیا۔ اور اپنے رسول کی سچائی پر مہر کی۔ [illegible] عرصہ میں ایسا ہی ہوتا آیا ہے مہربان [illegible] اس سال [illegible] مہربان بھی ناراض ہو گئی ہے [illegible] پیداوار بہت کم ہوئی ہے اور [illegible] کی وجہ سے خراب اور [illegible] قحط کے آثار نمایاں ہیں اور [illegible] کا کھا [illegible] ابھی [illegible] ہے۔ اور [illegible] غلہ [illegible] ذخیرہ ہے۔ [illegible] کے باعث [illegible] کی طرف سے بھی [illegible] اور کاروبار میں [illegible] ہوتی جاتی [illegible] صورت میں جبکہ باپ ناراض ہے اور دھرتی ماتا بھی ناراض اور بادشاہ وقت بھی ناراض ہے تمہارے بچاؤ کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ تم باپ سے صلح کرو اور اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگو اور اپنی مادر مہربان کی گود میں شوخی سے نہ کودو۔ بادشاہ وقت کی اطاعت کرو۔ اور اس کے کاروبار مملکت [illegible] ... میں حد سے زیادہ نکتہ چینی نہ کرو۔ تمہاری صلح کے واسطے ایک ایلچی اس وقت تم میں موجود ہے اس کی آواز پر کان دھرو۔ اور اس کی باتوں پر ٹھٹھہ اور مذاق نہ کرو۔ اور آنے والے عذابوں سے ڈرو۔ قحط کا عذاب سب عذابوں سے خطرناک ہے۔ یہ ایلچی تمہارا خیر خواہ ہے اور تمہاری بہتری کے واسطے باپ نے اسے نازل کیا ہے اور یہ بھی وقت پر تمہاری مدد کے واسطے آیا ہے اور اسی طرح اس کا ظہور ہوا ہے۔ جیسے کہ اس سے پہلے ایلچیوں کا ظہور ہوا تھا خوب یاد رکھو کہ اگر یہ ایلچی بھی تم سے تمہاری شوخیوں کی وجہ سے ناراض ہو گیا تو جیسے کہ اس سے پہلے ایلچی ناراض ہوئے تھے تو نتیجہ ظاہر ہے۔ مگر چونکہ یہ ایلچی ایک ایسے ایلچی کا مظہر ہے۔ جس کو باپ نے رحمت للعالمین کے خطاب سے یاد کیا تھا۔ اس واسطے امید نہیں کہ یہ ناراض ہو تاہم تم کو چاہیئے۔ کہ حتے المقدور وہ فعل نہ کرو جو ناراضگی کا باعث ہو یہ ایلچی تم سے وہی چاہتا ہے جو پہلوں نے پچھلوں سے چاہا۔ میں بار بار تم سے یہی کہوں گا کہ کم سے کم ٹھٹھہ اور گستاخی نہ کرو اور اس کے نشانوں پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکالو۔ فقط

رقیمہ نیاز۔ خاکسار شیخ عطا محمد اوورسیر چھاؤنی انبالہ

اسلام کے نادان دوست

بعض آیات قرآنی و احادیث رسول ربانی کی غلط فہمی سے ہمارے بعض [illegible] نے دشمنان اسلام و مخالفان دین خیر الانام کو جس [illegible] سے جا و الزامات نا روا کا موقعہ دیا ہے۔ وہ ناظرین کتب مخالفین سے مخفی نہیں آجکل ہمارے [illegible] ملاؤں کی تیغ فتوے سے جو [illegible] طاعون کے بارہ میں دیا۔ اسلام اور اہل اسلام کو جس ظلم کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے اس کے بیان کرنے کی قلم میں طاقت نہیں جاہل سے جاہل مخالف بھی دین مردہ شو اور [illegible] ملاؤں کے علم سے بیزار اور [illegible] دشمن کی آنکھ بھی مسلمانوں کی اس تباہی و بربادی کو دیکھ [illegible] رحم کے بجائے آب خونبار ہے مسلمانان موضع [illegible] ضلع [illegible] تحصیل [illegible] کو مسجد کے امامت پیشہ ملاؤں نے یہ حکم سنایا کہ جو مسلمان طاعون زدہ مکانات سے باہر نکلے وہ اسلام سے باہر ہے۔ ایسے آدمی کے مرنے پر کفن دفن میں شریک ہونا شرعاً ناجائز ہے جن لوگوں نے اس حکم کی تعمیل کی اب ان میں سے کچھ قلیل ہی زندہ ہیں سکینے کے کینے اور گھروں کے گھر تباہ ہو گئے اور ہو رہے ہیں تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کے بچاؤں اور پاس کے بند مکانات کے اندر چوہوں کے مرنے اور مریضوں کی قے و اسہال سے اسقدر عفونت اور بدبو پھیلی کہ گلیوں سے گذرنا مشکل ہو گیا ان گندے اور عفونت دار مکانوں میں جو طاعون کے زہریلے مواد سے پُر ہیں۔ مسلمانوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر بعض ہندو یہ کہتے ہیں اسلام میں وضو غسل وغیرہ طریق عبادت تو بہت عمدہ ہے۔ مگر طاعون زدہ مکانات میں بیٹھے رہنا۔ مسلمانوں کا یہ فعل بہت ہی قابل نفرت ہے۔ جب تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ طاعون ایک متعدی مرض ہے اور بہ نسبت گھروں کے میدان کی ہوا میں اس کا اثر کم ہوتا ہے اور انسان کا دل و دماغ بھی فطرتاً غلاظت و بدبو سے متنفر ہے۔ تو پھر نہیں معلوم مسلمانوں کے پیغمبر نے فطرت انسانی اور صحیح تجربے کے برخلاف کیوں تعلیم دی۔ افسوس ہمارے ملاں محض اسقاط و صدقہ خیرات کے لالچ سے کہ باہر نکلنے میں کہیں اموات میں کمی واقعہ نہ ہو۔ قرآنی آیات۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ اور والرجز فاھجر وغیرہ کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور بطور علاج کے کھلی ہوا میں رہنے کو خلاف توکل و تقدیر کہہ کر ناواقف اور سادہ لوگوں کے زیورات و پارچات بلکہ مال مویشیوں تک اپنی چھو منتر سے لوٹ رہے ہیں۔ چنانچہ پہاں [illegible] مرقومۃ الصدر سے سینکڑوں روپے انہوں نے طرح طرح کے مکاید سے وصول کئے۔ کوئی تعویذ گنڈا سنتے ہیں۔ پالتا ہے کوئی [illegible] کرتا ہے۔ [illegible] ان کی اپنی جو تجاویز و تدابیر ہیں وہ تو بالکل موافق توکل و تقدیر ہیں۔ لیکن کسی دوسرے خیر زادہ کی خیر خواہی ان کے نزدیک کفر و گمراہی ہے۔ عوام کالانعام کو یہ کہہ کر کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے ہو کر رہے گا کسی کی حیات مقدرہ سے ایک سانس بھی کم و بیش نہیں ہو سکتا۔ باہر بھی وہی خدا ہے جو گھروں میں ہے۔ تم لوگ شہیدی چھوڑ کر کیوں بھاگتے ہو۔ ایسا دلیر کر دیا کہ یہ لوگ جو مردوں کے اٹھانے اور مریضوں کے پاس جانے میں ذرا احتیاط نہیں کرتے۔ راقم نے ایک عورت ساکنہ [illegible] کو یہ کہتے سنا کہ کل ہمارے گھر سے مردہ جو سے نکلے مگر میرا خاوند مکان کو اس لئے نہیں چھوڑتا کہ شہادت کا درجہ ہاتھ سے جاتا ہے۔ بھلا ان ملاؤں سے کوئی پوچھے۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود وعدہ الٰہی۔ واللہ یعصمک من الناس۔ کیوں مکہ مبارکہ سے بھاگ کر غار میں پناہ لی اور لڑائی میں اپنے ہاتھ مبارک سے خندق کھودی کیا نعوذ باللہ انہوں نے مسئلہ تقدیر و توکل کے سمجھنے میں غلطی کھائی۔ اگر قبل از اجل مسمی ہلاکت کا اندیشہ نہیں۔ تو حضرت نوح

علیہ السلام کے اس قول کا اطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمّٰی کا کیا مطلب ہے۔ بطور علاج تبدیلی مکان اگر شرک و کفر ہے۔ تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اشخاص کو بوجہ ناموافقت آب و ہوا مدینہ طیبہ سے باہر اونٹوں میں رہنے کا حکم فرمایا کیا وہ اس بنا پر تھا کہ صحرا کے خدا میں صحت بخشی کی زیادہ قوت تھی۔ اسلام کے نادان دوستو! تمہاری ان غلط فہمیوں سے اسلام بھی بدنام ہو گیا۔ اگر تم میں خدا ترسی اور حق شناسی کا مادہ ہوتا۔ تو طاعون کے اصل علاج یعنے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شناخت سے محروم رہکر تم کیوں اس عذاب سے ہلاک ہوتے اور دوسروں کے لئے موجب ہلاکت پڑتے۔ میں حیران ہوں۔ کہ جب بہت سی احادیث صحیحہ اور روایات صریحہ کو محض تعصب مذہبی اور تسلب مشربی کی وجہ سے تم نے پس پشت ڈالدیا۔ تو حدیث طاعون کے ایک آدہ لفظ کے مرادی معنے لینے میں تمہارا کیا حرج تہا۔ یعنے حدیث فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہٖ۔ واذا سمعتم بہٖ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بھا فلا تخرجوا فرارًا منہ۔ میں وہ قرار اور منہی عنہ ہے۔ جو دوسری زمین میں ہوتا۔ کہ اس زمین کے لوگ بھی اس مرض میں مبتلا نہ ہوں۔ متعدی امراض سے بچنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ فرّ من المجذوم کما تفر من الاسد۔ اس نقل مکانی کا نام فرار نہیں جو بطور علاج کے اسی زمین میں ایک مکان سے دوسرے مکان یا میدان میں ہو شہر کی زمین خود شہر میں داخل ہے۔ قرآن شریف میں ہے سقنٰہ لبلد میّت۔ والبلد الطیّب یخرج نباتہ باذن ربہ۔ ظاہر ہے۔ کہ کھیتی باڑی باہر زمین میں ہوتی ہے نہ گھروں میں۔ حدیث کا یہ جملہ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ بتا رہا ہے۔ کہ توکل و تقدیر کا یہ مطلب نہیں جو ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ ورنہ طاعون زدہ زمین میں جانے سے کیا خوف ہے وہاں بھی خدا اور وہی تقدیر ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں طاعون سن کر واپسی کا حکم دیا۔ تو ابو عبیدہ نے یہی تقدیر کا سوال پیش کیا اور کہا افرارًا من قدر اللہ۔ کیا آپ تقدیر سے بھاگتے ہیں تب حضرت عمر نے فرمایا۔ نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ۔ یعنی یہ بھاگنا بھی خدا کی تقدیر ہے اور جو کچھ ہوتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے۔ الغرض دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں سونپنے کا نام شہادت نہیں مثلاً اگر کوئی احمق اس حدیث المبطون شہید والمطعون شہید کو پڑھ کر یا سنکر کروٹن آئیل وغیرہ تیز مسہل کی زیادہ خوراک سے اپنے نفس کو بذریعہ اسہال ہلاک کر دے تو کیا ایسا جاہل عنداللہ شہید کہلا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں نام کے مسلمان نماز روزہ سے غافل شرک چوری۔ زنا۔ وغیرہ گناہوں کی حالت میں اس عذاب سے مر رہے ہیں ہمارے مولویصاحبان بتاویں کہ آیا یہ سب کے سب ان کے نزدیک زمرۂ شہداء میں داخل ہیں۔ میرے نزدیک تو ایسے شہید اس پنجابی مثل کے مصداق ہیں۔ "راہ جاندا ماریا دم .... شہید"۔ بیشک طاعون سے فوت ہونیوالا مومن شہید ہے مگر یہ لوگ خصوصاً مسلمانان دولمیال۔ تترال جو جماعت احمدیہ کے سخت دشمن ہیں یہ تو بوجہ تکذیب و تکفیر مثیل مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے مثیل یہود ہیں نہ مومن۔ حدیث شریف میں ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما۔ ومن دعیٰ مومنًا بکفر فھو کقتلہ۔ اور یہاں کے لوگ باوجودیکہ ہم خدا۔ رسول کے قائل ہیں نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں پھر بھی کافر ملعون۔ مرتد کہتے ہیں۔ ذرا نہیں ڈرتے۔ کیا عالم کیا جاہل کیا مرد کیا عورت ہر ایک کا رات دن یہی شغل ہے۔ مسجدوں۔ بیٹھکوں۔ گلیوں جہاں تین چار جمع ہو کر بیٹھتے ہیں وہاں بجز اس کے کوئی ذکر نہیں کہ مرزائیوں نے اسلام بگاڑ دیا قدیمی اماموں کے پیچھے نمازیں پڑھنی چھوڑ دیں۔ بعض شریر الطبع اور جوشیلے آدمی تو ہمیں اور ہمارے امام علیہ الصلوۃ والسلام کو نہایت ہی ناپاک اور گندے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ کیوں محض اس لئے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل نہیں نہ انکو انیس سو برس سے بغیر طعام اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور نہ انکو خالق طیور اور عالم الغیب جانتے ہیں اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہو کر جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کامل کے بعض احکام منسوخ کر دیگا علاوہ اس کے ان کے نزدیک ہمارا یہ قصور بھی ہے۔ کہ ہم دجال میں خدائی صفات تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ انکا اعتقاد ہے کہ وہ اپنی مرضی اور حکم سے جب چاہیگا مینہہ برسائیگا۔ کھیتی پیدا کرے گا۔ مردے زندہ کریگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب ہمکو کافر کہنے والے ذرا اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر سوچیں کہ حدیث بالا کی رو سے کون کافر ہے اور کن مظلوم اور مقتول مومنوں کے قصاص میں آسمانی عدالت نے اپنی افواج کو حکم دیا کہ یہودی خصلت ملزمان کو طاعونی صلیب پر لٹکا یا جائے جن کی لاشیں [illegible] سے تم لوگ۔ اے باشندگان دولمیال وتترال تنگ آ گئے۔ رات کے اندھیرے اور طوفانوں بارشوں میں جس تکلیف کے ساتھ اس بوجھ کو تم اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو اس حالت کو کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے باپ دادا نے دیکھا ہے۔ یہ جو دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ کیا پہلے ہی سے تم کو اس کی خبر نہیں دیگئی۔ فصلوں کا گڑے اور تنگی سے ضائع ہو جانا۔ ہر روز بارش اور آندھی کا آنا۔ بادلوں کی کڑک اور بجلی کا چلانا۔ آسمان کا غضبناک ہو کر آگ برسانا۔ جیٹھ ہاڑ میں سردی کی وہ شدت کہ بغیر لحاف کے گذارہ نہیں کیا اب بھی اے غافلو۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا" نہیں۔ سو یاد رکھو بغیر اطاعت امام الوقت کے ان آفات سے کبھی چھٹکارا نہیں۔ انّ اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بالآخر میں اپنے علاقہ کہوں کے رئیس المکذبین کی چند اشعار میں دعوت کرتا ہوں شاید وہ فتوے کفر سے باز آ کر میرے لئے ثواب کا موجب ہو۔

نظم

میرے بھائی میں گواہی سن گواہی آسمان ۔۔ روشنائی پر سیاہی آ وکھائی جس نشان
دل سے مانا ہے پچھانا جسنے آنا آگیا ۔۔ کب بھانہ نہیں چھپانا ہو روانہ قادیان
وہ پیارا سوہنا سارا دین ہمارا جس سنوارا ۔۔ فرض ہمارا سمجھہ یارا کر نظارہ دلستان
ہندو مارے بھی نصاری مارے سارے کرذلیل ۔۔ رب آتارے دن میں تارے آگ انگارے ہر مکان
ساتھ ڈولی جو کہ ہولی سمجھے کوئی کر خیال ۔۔ حق نکولی راستگوئی پیشگوئی ہو عیان
جیو سامی لیکھرامی خود ناکامی میں گئے ۔۔ چھوڑ خامی ویدسامی کر جدامی ہندوان
سوم اول دوم اچھیر سوم ان کے رشتہ دار ۔۔ اوم والے ہوم گالے موم واگر بدزبان
خود قصوری ہو قصوری بات پوری کر گیا ۔۔ اس کا پدری کچھ لاہوری دعوی طوری ہر کہاں
جسمون والا جو منہہ کالا طوق ذلت گل میں ڈالا ۔۔ لڑکا بالا بھی سنبھالا قہر بالا ناگہان
وہ لودہانی کرنا دانی جس نشانی طلب کی ۔۔ غم حیرانی میں رہانی عمر فانی رائگان
جب چھپائی تہی گواہی ڈیل آتھم بہرہ پائی ۔۔ کچھ نہ آئی کام نبھائی اس خدائی ناتوان
دولمیالی ہاتہہ خالی غم جالی میں مرا ۔۔ دے پیالی رجز والی جس نکالی ملک جان
رعب سایہ ہر جا چھایا دین غالب کر دکھایا ۔۔ جس بلایا دے گرایا ایسا آیا پہلوان
قادیانی آسمانی ان کو بانی اے عزیز ۔۔ فانی کیڑے جاتی ان کے جانی دشمن بے نشان

کرداد احمدی از دولمیال ضلع جہلم

رسید زر

۱۲؍ جون ۱۹۰۶ء

عہ حسن الدین صاحب ے

۲۲؍ جون ۱۹۰۶ء

۱۶۵۲ - نظام الدین صاحب ے

۱۶۶۴ - امیر الدین صاحب ے

۴۴ - محمد ارورا صاحب عہ

۲۳؍ جون ۱۹۰۶ء

۴۳ - مستری قطب الدین صاحب

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

- رحمت اللہ گٹھیالیاں پسرور سیالکوٹ
- سلطان بی بی " " "
- حکم الدین " " "
- ساون " " "
- شکر اللہ " " "
- محمد علی " " "
- احمد علی " " "
- غلام علی " " "
- محمد خورشید عالم " " "
- مسمات راج بی بی " " "
- مسمات حسن بی بی " " "
- رسول بی بی " " "
- رسول بی بی اہلیہ غلام علی " "
- برکت بی بی " " "
- مسمات ریشم بی بی " " "
- طالع بی بی " " "
- رابعہ بی بی " " "
- فضل الدین " " "
- نظام الدین " " "
- فقیر " " "
- جیون " " "
- سلطان معہ اہلیہ " " "
- عمر الدین " " "
- خیر الدین " " "
- کرم الدین صاحب پوہلہ گکھڑاں سیالکوٹ
- مستری علم دین صاحب الوالی گکھڑ گوجرانوالہ
- عبد الرحیم ولد شیخ عبد الکریم صاحب وزیر آباد
- لدھا۔ غلام محمد زرگر جموں
- بقا محمد صاحب مدرس بوجھال کلاں ضلع جہلم
- فرید بخش۔ میانوالی
- شیخ الدین والد نبی بخش
- خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے
- یار محمد کریام
- عزیز الدین صاحب گرداور بھونہ شیخ آباد۔ حصار
- رحمت خان گوئیکی گوجرات
- والدہ احمد الدین صاحب کھاریاں
- حیدر خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے
- اسمٰعیل صاحب پٹواری کلاں والہ پسرور سیالکوٹ
- محمد خان۔ دھیر کلاں گجرات
- حاکم پیر بخش " "
- امیر بخش " "
- جلال الدین صاحب تلونڈی گھمن کلاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
- زینب۔ عباس پور لائل پور
- اہلیہ نیاز محمد " "
- محمد " "
- احمد " "
- حاکم۔ گٹھیالیاں پسرور سیالکوٹ
- حاکم بی بی " " "
- نور بھری " " "
- محمد علی " " "
- اللہ دتا " " "
- فتح دین " " "
- عبد اللہ کشمیری پوہلہ گکھڑاں رعیہ سیالکوٹ
- اللہ دتہ تحت ہزارہ بھیرہ
- چودھری حسین بخش صاحب مہمووال جونڈہ سیالکوٹ
- شیخ محمد امین صاحب بھیرہ شاہ پور
- ثناء اللہ صاحب کالا خطائی رعیہ سیالکوٹ
- امیر الدین صاحب سب انسپکٹر تونسہ۔ ڈیرہ غازی خان
- سلطان خان نمبر ۵۰۰ پولیس کنسٹبل ٹانگ ٹانگ چین
- احمد دین خانساماں شفاخانہ زنانہ بھیرہ
- چراغ الدین ولد الٰہی بخش صاحب سیکھواں گورداسپور
- عبد السبحان ولد سون سیکھواں گورداسپور
- خیر الدین ولد نظام الدین صاحب تلونڈی گورداسپور
- نور احمد ولد شرف الدین سوہنی گٹھیالیاں پسرور سیالکوٹ
- امام الدین ولد ہمیشہ سوہنی گٹھیالیاں پسرور سیالکوٹ
- صاحبزادہ ولد قطب الدین صاحب ماجرا ضلع گوجرات
- عبد اللہ ولد رحمت اللہ صاحب طالب علم تعلیم الاسلام قادیان
- صوفی کریم ولد بلند کشمیری معرفت میاں احمد دین صاحب محرر ڈسٹرکٹ بورڈ کوہاٹ
- ظفر اللہ خان صاحب ولد عبد اللہ خان صاحب بہلول پور۔ لائل پور
- رانا مان بی بی بہلول پور لائل پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد [illegible] اور مجلد [illegible] ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدارس میں اس کی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دی گئی تھی یعنی بلا جلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ [illegible] کی گئی تھی اور مجلد [illegible] سے یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کے واسطے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بلا جلد [illegible] اور مجلد [illegible] میں دی جائے گی اور اس کے ساتھ ہی نور الحق کی قیمت میں بھی رعایت کی گئی ہے یعنی بلا جلد بجائے [illegible] کے صرف [illegible] اور مجلد بجائے [illegible] کے صرف [illegible] میں مل سکے گی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں۔

ناظم بک ڈپو قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرماویں

غیر معمولی رعایت

بموقعہ ۳۱ جولائی تک

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں ۳۱ جولائی تک

رعایت کی گئی ہے اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۱۲/ مجلد ۱۴/ ہے۔ درثمین مجلد ۴/ غیر مجلد ۳/ رہے گی

احباب وقت کو ہاتھ سے نہ دیں

نورالدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ [illegible] ترک اسلام کا جواب [illegible] بہت [illegible] پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت [illegible]

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۴/ غنات القرآن ہر دو حصہ ایک ۱۲/)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک سال بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس ہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ غنات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام۔

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں قیمت ۱/

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں حضرت امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۸/

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی شہید [illegible] کی جانسوز مرثیہ قیمت ۱/

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی [illegible] ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲/

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب [illegible] ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲/

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] قیمت ۲/

القول النعیم | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱/

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱/

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر قیمت ۱/

انڈو ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید قیمت ۱/

کامن احمدی۔ الاداد والے قیمت ۱/

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴/ ہے۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر۔ عاجز شیخ عبد الرشید۔ مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

ہمارے ایک کرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے رکھتے ہیں۔ اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار [illegible] تلاش کی جاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ [illegible] اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئیے [illegible] آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مدد خان ملازم [illegible] صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان نیک اور جوان ہیں۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں۔ اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

روزانہ اخبار عام

تازہ تبازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

یاد رہے

کہ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء ہے

وقت کو غنیمت سمجھیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

قیمت پیشگی سے

مابعد للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

گورنمنٹ عہ۲۰

۲۹ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

جلد (۷)

چہ گویم با تو گر آئی بہ ہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۲۸

افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنکہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک سرے [illegible] — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عہ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو ۱۰ پرچے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۲ پرچے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ
عام قیمت پیشگی — سے
مابعد — للعہ
فی پرچہ — ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکریں گے اُن سے بحساب مابعد لی جاوے گی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاوے گی ۔ ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر یا ایڈیٹر ہونی چاہیئے ۔ اور افریقہ سے للعہ

منیجر ۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہیں

(از رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے گرانٹ صاحب پی۔ ایچ ڈی)

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

جس یسوع کا ذکر اناجیل میں ہے۔ یہ صرف چند قصے ہیں جو کہ ناول نویسوں نے اس زمانہ میں لکھے تھے۔ ورنہ در حقیقت اس زمانہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جس نے خدائی کا دعوے کیا ہو اور صلیب پر مر گیا ہو۔ اور پھر آسمان پر چڑھ گیا ہو۔ میں اس امر سے انکار نہیں کرتا۔ کہ اس نام کا کوئی شخص ہوا ہو بلکہ بہتیرے اس نام کے ہوں گے کیونکہ یسوع یا یشوع نام تبرک یا تفاؤل کے طور پر عموماً یہود لوگ رکھتے تھے۔ لیکن جس طرح کا قصہ موجودہ انجیلوں میں لکھا ہے۔ ٹھیک اس طرز کا کوئی تاریخی آدمی قابل ذکر اس زمانہ میں نہیں گذرا۔ ہاں میں یہ مانتا ہوں کہ اس زمانہ میں چونکہ یہودی لوگ ایک تباہی کی حالت میں تھے ان کی یہ خواہشیں ضرور تھیں۔ کہ کوئی مسیح ان کے درمیان پیدا ہو جو کہ ان کی گم شدہ سلطنت کو پھر ان کے درمیان قائم کر دے اور اسی خواہش سے ان کے قصہ گوؤں اور ناول نویسوں سے ایسی کہانیاں لکھائیں۔ اس کے واسطے ایک بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ اگر فی الواقعہ یہ باتیں درست ہوتیں جو انجیلوں میں درج ہیں تو ایسے بڑے مشہور آدمی کا ذکر اس وقت کی تاریخوں میں ضرور ہوتا۔ لیکن برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ:۔

(۱) یوسیفس جو یسوع کے بیان کردہ صلیب دئے جانے کے زمانہ کے قریب پیدا ہوا تھا۔ اور خود شہر یروشلم (بیت المقدس) کا رہنے والا تھا اور اس کا باپ سردار کاہن تھا اور اس نے یہودیوں کی تاریخ پر بیس مجلد لکھے ہیں اور خود یروشلم کی تاریخ لکھی ہے اور نہایت ادنے ادنے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس نے اپنی تمام تصانیف میں یسوع کا کہیں کوئی ذکر نہیں کیا۔ یوسیفس کی کتاب کے موجودہ ترجموں میں عیسائیت کا ذکر ہے۔ لیکن علم اور محقق لوگوں نے یہ امر بپایہ ثبوت پہونچا دیا ہے۔ کہ وہ فقرات اصلی نہیں ہیں بلکہ یوسیفس سے کئی سو سال بعد بعض پادریوں نے اسی مذکورہ اعتراض کو رفع کرنے کے واسطے یہ فقرات کتاب کے قلمی نسخوں کے اندر ڈال دئے تھے اور عیسائی سلطنت کے زمانہ میں نہایت کوشش کے ساتھ وہی جعلی نسخے ملکوں میں پھیلائے گئے۔ آجکل علماء کے نزدیک ان پادریوں کی یہ کرتوت نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھے جاتے ہیں جنہوں نے مذہب کی آڑ میں آکر ایسی شرارت کے کام کئے۔

(۲) پاسے نی اس۔ ایک سیاح گذرا ہے۔ جس نے سنہ ۱۵۰ء میں ملک شلم کا سیر کیا اور دس مجلد میں ایک تاریخ اس ملک کی لکھی۔ اس نے اپنی ساری کتاب میں یسوع کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

(۳) لوشین۔ جو کہ سنہ [illegible] میں گذرا ہے اور ایک عالم سیاح اور شاعر تھا۔ اور مدت تک شہر یروشلم میں رہا۔ اور بہت سی کتابیں لکھ کر مرا۔ اس نے یسوع کے متعلق ایک لفظ نہیں لکھا۔

(۴) یو وی نل۔ رومی شاعر اور سیاح تھا۔ اس نے یسوع کے بعد کی پشت پر ایک بڑی کتاب لکھی ہے۔ مگر یسوع کے متعلق ایک لفظ نہیں لکھا۔

(۵) فیلو یوڈی اس۔ سکندریہ کا رہنے والا اور یسوع کا ہم عصر تھا۔ اس نے بہت علم حاصل کیا تھا۔ روما کا سفر کیا۔ پھر یہودیہ کا سیر کیا اور یہود کے رسم و عادات پر ایک بڑی کتاب لکھی۔ غالباً یسوع کے زمانہ میں یروشلم میں تھا۔ مگر اس کی کتاب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے کبھی سنا ہی نہ تھا۔ کہ یسوع کوئی ہے۔

(۶) پلوٹی نس۔ جو سنہ ۱۵ء میں ہوا تھا۔ اس نے تاریخ اور اخلاق پر کئی کتابیں لکھی تھیں مگر یسوع کے متعلق اس نے کچھ ذکر مطلق نہیں کیا۔

(۷) ھان پلوٹی نس کے شاگرد پورفری نے عیسائیت پر پندرہ مجلد لکھے اور یہ ثابت کیا تھا کہ انجیل فقط فسانوں کی کتابیں ہیں۔ ان میں حقیقت نہیں۔

(۸) مارکس آری لیس نے جو کہ شہر روما کا بادشاہ تھا یہ امر اپنی تصنیف میں ثابت کیا تھا۔ کہ عیسائیت صرف ایک فسانہ ہے۔ فقط

مذکورہ بالا دلائل جو قصہ یسوع کے فقط ایک فسانہ ہونے پر ڈاکٹر گرانٹ صاحب نے دئے ہیں۔ وہ اس بات کو منوانے کے واسطے کافی دلائل ہیں۔ کہ یسوع کا قصہ صرف ایک فرضی قصہ ہے۔ ہاں پاک دین اسلام کے طفیل اور آنحضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ایک الہامی شہادت ہمارے پاس اس قسم کی ہے۔ جس سے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ (یسوع تو نہیں) مگر عیسے مسیح نام خدا کا ایک نبی گذرا ہے۔ جس نے نہ کبھی خدائی کا دعوے کیا تھا اور نہ کبھی مصلوب ہو کر لعنتی موت مرا تھا۔ بلکہ ایک اونچے میدان (کشمیر) میں جہاں چشمے جاری ہیں۔ اس نے وفات پائی۔ تاہم یہ الہامی شہادت ڈاکٹر گرانٹ کی اس بات کی تکذیب نہیں کرتی۔ بلکہ تائید کرتی ہے۔ کہ موجودہ اناجیل صرف قصہ نویسوں کے لکھے ہوئے افسانے ہیں۔ ہاں ممکن ہے کہ زمانہ حال کے ناول نویسوں کی طرح انہوں نے بعض صحیح واقعات کو بھی اپنے قصے میں شامل کر لیا ہو۔ اور اس طرح تھوڑا سچ اور بہت سا جھوٹ مل کر ان کتابوں نے یہ شکل اختیار کر لی ہو اس کے متعلق زیادہ حالات انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کئے جائیں گے۔

نامہ نگار صاحبان توجہ سے پڑھیں

بعض احباب کوئی مضمون اخبار کیواسطے لکھتے ہیں تو اس کی دو نقلیں کر کے ایک اخبار بدر میں اور ایک اخبار الحکم میں چھپنے کیواسطے بھیج دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض مضمون اس قابل ہوتے ہیں کہ ہر دو اخبارات میں شائع کر دئے جاویں لیکن چونکہ عموماً ہر دو اخبارات اکثر دوستوں کے پڑھنے میں آجاتی ہیں۔ اس واسطے میرے نزدیک سوائے نہایت ضروری مضامین کے جیسا کہ الہامات اور ڈائری وغیرہ ہیں۔ باقی مضامین ہر دو اخبارات کے متفرق ہونے چاہئیں۔ تاکہ احباب ہر دو اخبار کو پوری دلچسپی کے ساتھ خرید کر سکیں اور پڑھ سکیں۔ اس واسطے نامہ نگار صاحبان کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ دفتر بدر میں اگر وہ کوئی مضمون بھیجیں تو ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کریں کہ آیا انہوں نے اس کی نقل دفتر الحکم میں بھیجی ہے یا نہیں تاکہ مجھے اس بات پر غور کرنیکا موقعہ مل جائے کہ آیا یہ مضمون ہر دو اخبارات میں شائع کرنے کے لائق ہے یا نہیں۔ جو مضمون صرف اخبار بدر میں آئیگا اگر اس کے چھاپنے کی گنجائش نہ ہوگی تو وہ دفتر الحکم میں بھیج دیا جاویگا۔ جس مضمون کے ساتھ مذکورہ بالا اطلاع نہ ہوگی وہ اخبار بدر میں درج نہ ہو سکیگا۔

بعض نامہ نگار صاحبان اخبار کیواسطے مضامین بھیجنے کے لئے بالکل توجہ نہیں فرماتے حالانکہ اخبار با قاعدہ ان کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے اور ہماری جماعت کے دیگر اہل قلم کو بھی اس دینی خدمت میں پورے جوش کیساتھ حصہ لینا چاہئے۔ ایڈیٹر

خط

ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحضور مولوی نور الدین صاحب ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ہے کہ حسب ذیل سوالات کے جواب موافق قرآن و حدیث تحریر فرماوین ۔ وہو ہذا

(۱) امداد اللہ تعالیٰ نے مخصوص نہین کی ۔ مخصوص کرا کر تحریر کرا لینی کیا ہے ۔ یعنی چندہ ۔

(۲) قواعد انجمن احمدیہ سیالکوٹ مطبوعہ ۱۹۰۵ء مین درج ہے کہ تولد پر اتنا شادی پر اتنا ختنہ پر اتنا ۔ منگنی پر اتنا دو کیا یہ شرعاً جائز ہے ۔ ثبوت ساتھ ہو ۔ آیا نفل ہے یا فرض ۔

(۳) امداد لنگر ۔ مدرسہ ۔ میگزین فرض ہے یا نفل ۔

(۴) باقی رسالجات تعلیم الاسلام و تشحیذ الاذہان خریدنا فرض ہے یا نفل ۔

(۵) اخبارات الحکم و بدر خریدنا فرض ہے نفل ۔

(۶) زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات کی وصولی کیواسطے عامل ہونا ضروری ہے ۔ یعنی صدقات مذکور کی وصولی کیواسطے کوئی خاص شخص مقرر ہونا شرعاً جائز ہے ۔

ان سوالات مذکورہ بالا کے جوابات اخبار الحکم یا بدر میں شائع فرمادین ۔

العبد ۔ امام الدین بقلم خود ساکن سیانوالی ڈاکخانہ گلہ مہاران تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ

جواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس امۃ محمدیہ مین اللہ تعالیٰ خلفاء پیدا کرتا ہی رہے گا ۔ جیسے آیۃ سورہ نور مین فرماتا ہے ۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض اور فرمایا ہے ۔ کہ جو کوئی ان خلفاء کا حکم نہ مانے گا وہ کافر و فاسق ہے ۔ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ۔

اور ہم لوگ امام الوقت کو خلیفہ من الخلفاء یقین کرتے ہین ہان بہت بڑا خلیفہ ۔ پس اس کے احکام ۔ بعض تو فرض ہون گے اور بعض نفل بھی ۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے ۔ و تعاونوا علی البر والتقوی ۔ پس ظاہر ہوا کہ نیکی اور تقوے کے کامون مین امداد کرنا شارع کا حکم ہے اقسام امداد مین فرض بھی ہوگی اور نفل بھی ۔

عام حکم مین جب عمل کرنا ہوگا تو خصوصیت ضرور ہوگی اور اولوالامر امداد ابوبکر رضؓ نے مثلاً جب کوئی خاص حکم دیا ہے تو وہ مخصوص حکم ہوگا نہ عام ۔ اگر ہمکو کوئی کہے کہ نور الدین! تجھ پر نماز ظہر کی فرض ہے تو نور الدین کا یہ جواب کہ عام حکم ہے مجھے خاص حکم دکھاؤ کہ نور الدین کو بالخصوص کہا گیا ہو کہ نور الدین تو نماز ظہر پڑھ ۔ تو اس طرز پر تمام شریعت باطل ہو جاتی ہے بلکہ یہ اعتراض تو حضرت نبی کریم پر ہو سکتا ہے آپ غور کرین اور بہت غور کرین ۔ یہ سوال اول کا جواب ہے ۔

۲ ۔ قواعد انجمن سیالکوٹ مین نے نہین دیکھے بدون ملاحظہ اس پر کوئی رائے نہین دی جا سکتی ۔ البتہ تعاون کے ماتحت آپ پر لگا سکتے ہیں ۔

۳ ۔ امداد لنگر ۔ مدرسہ ۔ میگزین وغیرہ کو جو لوگ تعاون [illegible] قسم ضروری اور بعض قسم [illegible] امداد لنگر ان لوگون کے لئے ہے جو یہان [illegible] دین سیکھنے کو آتے ہین اور ایسے لوگون کے واسطے قرآن خاص حکم ہے ۔ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا [illegible] پر غور کرو ۔ مدرسہ و میگزین کی غرض [illegible] فی سبیل اللہ ہے

۴ ۔ رسائل ۔ کا مسئلہ بعینہ وہی ہے جو پہلے عرض ہوا عزیز من! ہم لوگ ان رسائل کو نصرت دین آلہی یقین کرتے ہین اور کونوا انصار اللہ کا صریح حکم قرآن مجید مین ہے ۔

۵ ۔ اخبار الحکم اور البدر مین دو قسم کے مضامین ہوتے ہین ایک حصہ ان مین نصرت دین کا ہوتا ہے اور ایک حصہ وہ ہے جس سے اخبار فائدہ اٹھاتے ہین پس حصہ اول اوامر الٰہیہ کے نیچے ہوگا ۔ اور حصہ ثانیہ کسب و تجارت کے ماتحت اور کسب و تجارت مستحب بھی ہے ۔ اور ضروری بھی ۔

۶ ۔ عام صدقات پر عامل کا ارشاد قرآن کریم مین ۔ غور کرو ۔ انما الصدقات للفقراء والمسٰکین والعاملین علیہا ٭ ۔ آپ ان جوابات پر توجہ فرماوین ۔ مین نے بلحاظ اصول مختصراً ذکر کئے ہین

نور الدین

٭ نیز صدقہ فطر کے لئے آپ نے عامل مقرر کیا ۔ ۱۲

فرقہ احمدیہ

ایک صاحب نے حضرت مولوی نور الدین صاحب سے ایک سوال دریافت کیا جس کا یہ مطلب ہے کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک علیحدہ فرقہ بنایا حالانکہ عام مسلمانون مین اخوت اور محبت کو فروغ دینا چاہیئے ۔ حضرت مولوی صاحب موصوف نے مفصلہ ذیل جواب تحریر فرمایا ۔

مکرم معظم ۔ جناب جج صاحب بالقابہ

بادب گذارش ہے کہ اس وقت قوم اسلام کا شیرازہ ٹوٹ گیا ہے ۔ شیعہ اور خارجی ۔ حنفی اور وہابی ۔ ظاہری علماء اور صوفی ۔ نقشبندی اور چشتی ۔ وجودی اور شہودی اور ہزارون فرقہ اسلام مین ہین اور ان کا نفاق اب حد سے بڑھ گیا ہے ۔ اس وقت منافقانہ رنگ اتحاد قوم کو ایک نہین کر سکتا ۔ ایک شخص ابو بکر رضؓ کو کافر کہتا ہو عائشہؓ کو بُری عورت ثابت کرتا ہے ۔ دوسرا کہتا ہے علی رضؓ کا کیا ایمان تھا ۔ جس نے پندرہ ہزار مسلمان ہزار دن مین قتل کر دئے ۔ قتل مومن متعمد کا مرتکب تھا ۔ وجودی کہتا ہے ہر ذرہ خدا ہے جس کو سنتا ہے کہ وہ مخلوق کو خالق سے الگ کہتا ہے اسے مشرک یقین کرتا ہے

اب قوم کا شیرازہ کیونکر باندھا جاوے اس کی ایک یہی ترکیب ہے کہ کوئی نیا انسان خدا سے قوت پاکر ایک زبردست طاقتور جماعت بنا دے سو اس مین فکر کا ٹھیکیدار انسان مرزا غلام احمد ہے ۔ جناب جج صاحب منت فرماوین بدون اس کے کوئی اور تدبیر ممکن ہے ۔ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام سے وحدت حقیقت نہین ہو سکتی ۔ نیچرون نے وحدت چاہی مگر خود اعمال اسلام مین ایسے سُست نکلے کہ کفر بھلا ہے ۔ نور الدین اب ٹوٹے ہوئے شیرازہ کا از سر نو باندھنے والا چاہیئے ۔ ۵ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

المفتی

ماتم جس کے ہان ماتم ہوجائے اس کے ساتھ ہمدردی ۔ حضرت کی خدمت مین سوال پیش ہوا کہ کیا یہ جائز ہے ۔ کہ جب کار قضا کسی بھائی کے گھر مین ماتم ہوجائے تو دوسرے دوست اپنے گھر مین اس کا کھانا طیار کرین ۔ فرمایا نہ صرف جائز بلکہ برادرانہ ہمدردی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولائت - نامہ نگار صاحبان توجہ سے پڑہیں -
صفحہ ۳ - ایک خط اور اس کا جواب - المفتی
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ -
صفحہ ۶ - جلسہ تشحیذ - ذوق کی باتین فیصلہ کی آسان راہ - ایک الہام کی تفہیم - تفہیم الہام
صفحہ ۷ - ۸ - درس قرآن شریف
صفحہ ۹ - نظم - چندہ مدرسہ معرفت طلبہ کشمیر
صفحہ ۱۰ - ۱۱ - وصیتین
صفحہ ۱۲ - ۱۳ - قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن احمدیہ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۴ - اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۲۹ - جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۴ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء - کی صبح کو حضرت اُم المومنین بمعہ صاحبزادگان و دیگر اہلبیت و اقارب و خدام اہلبیت حضرت مولوی نور الدین صاحب قریباً اٹھارہ کس ہمراہی حضرت میر ناصر نواب صاحب پانچ چھ ہفتہ کے واسطے بغرض تبدیل ہوا لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اس قافلہ کی روانگی سے تین چار روز پہلے عاجز راقم نے اسٹیشن ماسٹر بٹالہ کو ایک خط لکھا تھا - کہ اس قافلہ کے واسطے ایک درمیانہ درجہ کی گاڑی کے چند خانے ریزرو کئے جاوین - تاکہ ضرورت ہو تو الگ گاڑی منگوالی جائے وہ خط ایک خاص آدمی کے ہاتھ روانہ کیا گیا تھا - اور اس مین تاریخ اور وقت سب لکھا گیا تھا چنانچہ اس کے مطابق ۴ر جولائی کی صبح کو یہان سے روانگی ہوئی - اسی روز بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے مسجد مبارک مین حضرت مولوی نور الدین صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا جبکہ عاجز راقم بھی قریب ہی کھڑا تھا اور فرمایا کہ "آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اب شاید امرت سر پہنچ گئے ہون گے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور مین پہونچ جائین - تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہون کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور پاس ہی کشمش کے دانے قریباً اسی قدر مین اور مین اس مین سے کشمش کے دانے کھا رہا ہون اور میرے دل مین خیال گذر رہا ہے کہ یہ ان کی حالت کا نمونہ ہے اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر مین ان کو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے پھر اسی حالت مین میری طبیعت الہام الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی اور اس بارہ مین الہام ہوا -

خَیْرٌ لَّھُمْ - خَیْرٌ لَّھُمْ

یعنی اُن کے لئے بہتر ہے - اُن کے لئے بہتر ہے - بعد اس کے اسی نظارہ خواب مین چند پیسے دیکھے کہ وہ اور تشویش پر دلالت کرتے ہین جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار امر رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے" فقط

یہ الہام اور خواب سُنا کر حضرت اقدس حسب معمول اندر تشریف لے گئے اور اس کے سننے مین اس وقت تمام جماعت جو نماز کیواسطے آئی ہوئی تھی شامل تھی خلیفہ رشید الدین صاحب - حافظ احمد اللہ صاحب - شیخ علی محمد صاحب سوداگر جموں وغیرہ بہت سے دوست تھے - حضرت اقدس کے اندر جانے کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے دوبارہ سہ بارہ اُسی مسجد مین پھر یہ سب لوگون کو اسی وقت سنایا کیونکہ بعض لوگ جو دور تھے انہون نے حضرت کی آواز اچھی طرح نہ سنی تھی - غرض اس الہام اور خواب کی جبکہ اچھی طرح سے اشاعت ہو گئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کر کے واپس آیا تھا - اس کی زبانی معلوم ہوا کہ مین دوپہر کی گرمی مین ریل کے اندر مسافرون کی کشاکش سے بچنے کیواسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا - کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اس مطلب کے واسطے نہ پہونچ سکی تھی اور اس سبب سے تشویش ہوئی - اس طرح خواب کا حصہ پورا ہوا مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی مین آرام سے بیٹھ کر چلے گئے -

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو اس طرح پورا ہو گیا ہے مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزین جو رنج اور خوشی پر دلالت کرتی ہین وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہین یعنی اول چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے - ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ خیر لہم خیر لہم - اس لئے دل مین ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اور امر مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کے لئے دو دفعہ دو ایسی چیزین دکھلائی گئین کہ علم تعبیر کے رو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہین اور ایسا ہی ان سے محفوظ رکھنے کے لئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خیر لہم خیر لہم - یہ میرا خیال ہے - خدا تعالیٰ ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے - آمین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

فتح الدین ولد حاکم الدین صاحب سکنہ داور پور گردا - ضلع ہوشیار پور تحصیل ہوشیار پور
بوٹا ولد " " "
سید ولایت شاہ صاحب ولد حسین علی شاہ صاحب رعیتہ کوٹھی نہر ضلع گورداسپور
فقیر محمد ولد اللہ بخش صاحب سکنہ سرہند بسی ریاست پٹیالہ
عبد الحمید ولد مولوی خدایار صاحب ساکن بھینی ضلع لاہور

حقیقۃ الوحی کے خریدار توجہ کریں

اکثر اصحاب ایسے وقت پر اطلاع طراز ہوئے تھے جبکہ کتاب چار پانچ جزو سے زیادہ نہ چھپی تھی اور نہ زیادہ ہونے کی امید تھی۔ بعض نے حالت مذکورہ میں چار پانچ جلدوں کے بھیجنے کی ایک ہی پیکٹ میں اطلاع دی تھی۔ وہ درخواستیں محفوظ ہیں مگر ان کی تعمیل میں سکوت اور تردد پیش آتا ہے جبکہ قیمت کتاب کی بجائے عہ روپیہ کے للعہ تک ترقی کر گئی ہے۔ خیال گذرتا ہے۔ کہ شاید کسی کو اس کی خریداری میں اب پس و پیش دیکھنا پڑے۔ اس لئے جن اصحاب نے دوبارہ درخواستیں بھیجدی ہیں۔ ان کو حسب درخواست ان کی کتاب بھیجدی گئی اور جنہوں نے دوبارہ اطلاع نہیں دی ان کی خدمت میں احتیاطاً دوبارہ اطلاع دینے کے لئے بذریعہ اشتہار ہذا کے لکھا جاتا ہے کہ اپنے منشاء سے اطلاع دیں تاکہ ان کی درخواستوں کی جس صورت میں وہ چاہیں تعمیل کی جائے جو اصحاب اس اطلاع نامہ کے ایک ماہ بعد تک بھی کچھ نہ لکھیں گے ان کی درخواستیں کان لم یکن تصور ہونگی اور پھر اگر کتاب کے ختم ہو جانے کیوجہ سے وہ شکایت کریں گے کہ ہم کو کتاب باوجود پہلے درخواست کرنے کے کیوں نہیں پہونچی تو وہ ناقابل التفات سمجھی جاوے گی۔ کیونکہ جس صورت میں کتاب کی اشاعت پر دو ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ اور قیمت میں ان کی درخواست بھیجنے کے بعد بہت تبدیلی واقع ہو چکی ہے تو انہوں نے کیوں توجہ سے کتاب نہیں منگائی۔ یہ استعلام مجبور ہوکر مہتمم کو کرنا پڑا جبکہ بعض خریداروں نے کتاب کا وی پی انکار کر کے واپس بھیجدیا ہے

والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

براہ مہربانی مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار "بدر" میں شائع فرمادیں میں نے مولوی محمد علی صاحب کی ایک ضروری چٹھی جو اخبار الحکم نمبر ۲۳ جلد ۱۱ میں چھپی ہے۔ اس کو پڑھکر مناسب سمجھا ہے کہ ۲۲ جولائی بروز جمعہ بوقت ۸ بجے صبح لغایت ۵ بجے شام ایک جلسہ موضع ہیلاں میں کیا جاوے۔ اور اس میں ایسی تحریک کے متعلق کارروائی کیجاوے۔ اس واسطے تحصیل پھالیہ کے رہنے والے ہر ایک احمدی کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ضرور بالضرور مذکورہ جگہ پر مقررہ وقت میں تشریف لادیں اور

ڈائری

القول الطیب

دجّال ۶- جولائی ۱۹۰۷ء- فرمایا۔ دجّال کی دو شاخیں ہیں۔ ایک تو پادری لوگ ہیں جو گویا نبوت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ہر قسم کے مکر اور فریب کے ساتھ لوگوں کو بہکاتے ہیں اور عیسائی بناتے ہیں۔ خود انجیل اور توریت کا ترجمہ در ترجمہ کرتے ہیں۔ اصل کتاب ان کے پاس موجود نہیں تراجم میں ہمیشہ تبدیلیاں کرتے ہیں اور اُن میں اپنے خیالات کے الفاظ کو دنیا کے سامنے پیش کرکے بیان کرتے ہیں۔ کہ خدا کا کلام ہے۔ یہ ایک طرح نبوت کا دعویٰ ہے۔ دوسرے اس زمانے کے فلسفی لوگ ہیں۔ جو کہ خدا تعالےٰ کے ہی منکر ہو بیٹھے ہیں اور رات دن مادی دنیا کی طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دین کو کچھ نہیں سمجھتے بلکہ دین کو غیر ضروری اور اپنی دنیوی ترقی کی راہ میں ایک ہارج یقین کرتے ہیں۔

کُفر فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی عدول حکمی سے کوئی شخص کس طرح بچ سکتا ہے۔ جو لوگ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کے مرسل کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کی عدول حکمی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو یہود اور عیسائی تھے۔ وہ صاحب شریعت تھے۔ نمازیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے۔ تمام انبیاء کو مانتے تھے۔ مگر آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کے سبب وہ کافر قرار دئے گئے اس زمانہ کے لوگ جو نہ صرف ہمارے مخالف ہیں بلکہ ہم کو کافر قرار دیتے ہیں۔ وہ بموجب حدیث نبوی مومن کو کافر کہکر خود کافر بنتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

زکوٰۃ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ تجارت کا مال جو ہے جس میں بہت سا حصہ خریداروں کی طرف ہوتا ہے اور اُگراہی میں پڑا ہوتا ہے۔ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ فرمایا جو مال معلق ہے اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے لیکن تاجر کو چاہیئے۔ کہ حیلہ بہانے سے زکوٰۃ کو ٹال دے۔ آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اسی مال میں سے برداشت کرتا ہے۔ تقوےٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے اور مناسب

نگاہ دے کر خدا تعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض لوگ خدا کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔

دین مقدم فرمایا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنالے۔ کہ دنیاوی نقصان کیواسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے جیسے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے۔ مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ ہی دھوکہ دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں وہ پکے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہو وہ ظلم کرکے بھاگ جائے اور اس طرح اپنے آپ کو بچالے۔ مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائیگا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکیگا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔

حقیقۃ الوحی فرمایا ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک بغور پڑھیں بلکہ اس کو یاد کرلیں کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکیگا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کے جواب دئے گئے ہیں۔

خواجہ غلام فرید صاحب فرمایا۔ خواجہ غلام فرید صاحب کی سوانح کی ایک کتاب لکھی گئی ہے اس میں خواجہ صاحب نے جا بجا ہماری تائید کی ہے ایک جگہ لکھا ہے کہ بعض مولویوں نے خواجہ صاحب مرحوم سے دریافت کیا تھا کہ آپ کیوں ان کی تائید کرتے ہیں مولوی لوگ تو ان کو کافر قرار دیتے ہیں تو انہوں نے کیا خوب جواب دیا کہ مولوی لوگوں نے پہلے کس کو مانا ہے اور کس کو کافر قرار نہیں دیا ان کا تو کام ہی یہ ہے۔ ان کی طرف خیال مت کرو

تصحیح۔ معزز ناظرین صفحہ ۹ کو ۱۲ اور ۱۲ کو ۹ بنا کر اخبار پڑھیں۔ یہ غلطی سہواً اور اتفاقیہ کاتب سے ہوگئی ہے۔

موضع گوجرات میں جسقدر احمدی انجمنیں ہیں ان کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں بھی تاکید معروض ہے کہ وہ بھی ضرور تشریف لادیں تاکہ وہ رجسٹروں وغیرہ کے مرتب کرنے میں معاون ہوں۔ جماعت ہیلاں نے اس جلسہ کو منظور کر لیا ہے۔

جلسہ تشحیذ

یون تو مدینۃ المسیح مین ہر ایک لمحہ روحانی سرور کا گذرتا ہے۔ مگر ۷ ارتھی بعد جمعہ کے چند گھنٹے بھی نہایت پُر لطف تھے

ایمان اور عمل صالح کیا ہین اور ان کا آپس مین کیا تعلق ہے اور یہ کس طرح پیدا ہوتے ہین۔ یہ ایک سوال تھا جس پر تشحیذ کے نوجوانون نے تقریرین کین۔

خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر سیدی محمود (ایدہ اللہ الودود) نے نہایت فصاحت سے جامع و مختصر عبارت مین اس کو جواب دیا۔ پھر میر محمد اسحٰق نے اس پر مختصر تقریر عجب سماں کا کی۔ مولوی علامہ نورالدین نے جو کچھ فرمایا وہ یہ ہے کہ ایمان کے معنی ہین [illegible] ماننا اللہ کو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] علی کی [illegible] حاصل ہو۔

ایمان [illegible] کو جز ہے۔ [illegible] ملزوم ہے [illegible] نہایت بات کہی کہ [illegible] ڈال وغیرہ [illegible] حال [illegible] بعض ڈال کاٹ [illegible] درخت [illegible] بعض عمل [illegible] سے سو ایمان کا [illegible]

تیسرے سوال کے جواب مین [illegible] جو فرمایا وہ یہ ہے کہ کسی بزرگ قوم کی دعا کا نتیجہ۔ مان باپ کا جماع کے وقت شیطان سے محفوظ رہنے کی دعا تربیت خاندانی۔ فضل رحمانی۔ اسلفت یا اسلفت یعنی خلوص سے بحالت کفر کے عمل۔ نصرت الٰہی۔ صادق [illegible] کی صحبت۔ دلائل نیرہ۔ [illegible] استفتاء ضمیر کی پیروی۔ مگر اس کی لئے کہ الہام کی روشنی مین دیکھا جائے۔ ملائکہ کی تحریک پر عمل ختم نبوت پر ایمان صفات الٰہی کا علم (اکمل آف گولیکی)

ذوق کی باتین

مدینۃ المسیح مین رہنے کے کئی فائدے ہین مگر ایک فائدہ اب میرے خیال مین آیا ہے۔ کہ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازون کی مثال مومن کے حق مین کسی کے دروازے پر نہر مین غسل کرنے کی دی تھی اسی طرح یہان ہر روز کوئی نہ کوئی گروہ بیعت کے لئے آتا ہے اور ان کے ساتھ مل کر مامور من اللہ کے ہاتھ (ید اللہ فوق ایدیہم) پر توبہ کا موقعہ مل جاتا ہے اور گویا ہر روز آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کی قدر کرے۔

[illegible] ایک تو ابن الوقت ہوتے ہین اور آجکل کے بعض لوگ اسے موجب فخر سمجھتے ہین یعنی زمانہ باتو نہ سازد تو با زمانہ بساز پر عمل کرنے والے دوسرے وہ جو ابوالوقت ہین یعنے زمانہ پر پورے حاکم یہ زمانہ کی نہین سنتے بلکہ زمانہ کو اپنی منواتے ہین اور یہ مرسلین کا گروہ ہے اور کسی مین یہ طاقت نہین۔ مولوی علامہ نورالدین فرمایا کرتے ہین کہ ہم تو ابن الوقت ہین کیونکہ ہم اس کی مان لیتے اور کبھی ہم اس سے اپنی منوا لیتے اور ایک مومن کو یہی کرنا چاہیئے۔ (اکمل آف گولیکی)

فیصلہ کی آسان راہ

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت مین ذکر کیا کہ حضور کی اس تحریر پر جو اخبار مین چھپی ہے کہ اگر ہمارے مکذب ہمارے شائع کردہ الہام الٰہی کو کہ انی احافظ کل من فی الدار افترا سمجھتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ محض ہم نے اپنے دل سے یہ بات بنائی ہے۔ اور یہ خدا کا کلام نہین جو ہم پر نازل ہوا ہے اور صرف اتفاقی طور پر ہمارے گھر کی حفاظت ہو رہی ہے تو چاہیئے کہ ہمارے مکذبوں مین سے بھی کوئی ایسا الہام شائع کرے۔ تب اس کو جلد معلوم ہو جاویگا کہ افترا کا کیا نتیجہ ہے۔ اس بات کو پڑھ کر بعض مخالف یہ کہتے ہین کہ ہم مفتری نہین ہین جو خدا تعالےٰ پر افترا کرین۔ ہم کس طرح ایسا الہام شائع کر سکتے ہین۔ حضرت نے فرمایا یہی بات ہے جو ہم ان کو سمجھانا چاہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ پر افترا کر کے کوئی شخص بچ نہین سکتا اگر یہ کلام ہم پر خدا تعالےٰ کیطرف سے نازل نہ ہوتا اور ہمارا افترا ہوتا تو اللہ تعالےٰ اس کلمہ کے مطابق ہمارے گھر کی حفاظت کیون کرتا جب کہ ایک کلام صریح الفاظ مین پورا ہو گیا ہے۔ تو پھر اس کے ماننے مین کیا شک ہے لیکن ہم نے مخالفین کے واسطے فیصلہ کی دوسری راہ بھی بیان کر دی ہے۔ کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ خدا کا کلام نہین۔ ولعنت اللہ علیٰ من کذب وحی اللہ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھا دے۔ تو خدا تعالےٰ اس قسم کا نتیجہ ظاہر کر دے گا۔

چاہیئے کہ مولوی ثناءاللہ صاحب اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب اور غزنوی صاحبان بہت جلد اس کی طرف توجہ کرین۔

ایک الہام کی تفہیم

ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے در قرآن خدا کا کلام ہے [illegible] منہ کی باتین“۔ اس الہام الٰہی مین میرے کی ضمیر [illegible] کی طرف پھرتی ہے۔ یعنے کس کے مونہہ کی باتین فرمایا [illegible] اسکے مونہہ کی باتین۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے مونہہ کی باتین۔ اس طرح کے ضمائر کے اختلاف کی مثالین قرآن شریف مین موجود ہین۔

تفہیم الہام

فرمایا۔ بعض رویا یا الہامات ظاہر الفاظ مین منذر ہوتے ہین اور ملہم اس وقت ڈر جاتا ہے اور خوف کھاتا ہے۔ مگر دراصل اس کے معنے کچھ اور ہوتے ہین۔ ایک دفعہ ہم کو سخت درد گردہ تھا کسی دوا سے آرام نہ ہوتا تھا۔ الہام ہوا۔ ”الوداع“ اس کے بعد درد بالکل یک دفعہ بند ہو گیا تب معلوم ہوا کہ یہ الوداع درد کا تھا۔

آریہ کب سمجھین گے

فرمایا۔ بعض اخبارات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی جلا وطنی سے آریون کو پورے طور پر نصیحت حاصل نہین ہوتی اس واقعہ کو وہ صرف ایک شخصی وبال خیال کرتے ہین اور قومی وبال نہین سمجھتے یہ ان کی غلطی ہے۔ گورنمنٹ ان لوگون کے ایسے حالات دیکھ کر اب ان کی نسبت ضرور محتاط رہے گی ان کو چاہیئے کہ گورنمنٹ کے متعلق اپنے رویہ کو ہمیشہ کے واسطے درست کر لین۔

طبی علوم

فرمایا۔ علم طب کی بنا ہی ظنیات پر ہے۔ جب مرض الموت آتی ہے تو کوئی دوا شفا نہین دیتی بلکہ ہر ایک دوا الٹی پڑتی ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ شفا دینا چاہتا ہے۔ تو معمولی دوائی بھی کارگر ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱۔ اپریل سنہ ۰۷ء)

تفسیر سورۃ الماعون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ساتھ نام اللہ کے بے بدلہ دینے والا مہربان

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ① فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ② وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ③ فَوَيْلٌ

کیا تو نے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے جزا و سزا کو — پس یہ وہی ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو — اور نہیں رغبت دیتا کہ مسکین کو کھانا کھلایا جاوے — پھر افسوس ہے

لِّلْمُصَلِّينَ ④ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ⑤ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ⑥ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ⑦

ان نمازیوں کیلئے — جو اپنی نمازوں سے — غافل ہیں — وہ جو دکھاوے کو کام کرتے ہیں — اور روکتے ہیں برتنے کی چیزیں

اس سورۃ شریف میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد چھ آیتیں ہیں جن میں پچیس کلمات اور ایک سو پچیس حروف ہیں

نوٹ ۔ اگرچہ سورۃ کوثر کی تفسیر میں یہ تجویز قرار دی گئی تھی ۔ کہ آئندہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تصنیف شدہ عربی تفسیر کے اصل عربی الفاظ کو بمعہ ترجمہ نہ لکھا جاوے بلکہ اس کے مطلب کے بلحاظ مطالب اور معانی کے ساتھ صرف اردو میں بیان کیا جائے ۔ مگر حضرت مولوی صاحب موصوف کی تحریر کردہ تفسیر سورۃ ماعون کو جو میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی مختصر ہے اور چند سطروں میں ہی ختم ہو جاتی ہے ۔ اس واسطے مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ کم از کم اس تفسیر کو بتمامہ عربی الفاظ میں پہلے کی طرح لکھ کر ساتھ ترجمہ کیا جائے اور اس کے بعد مفصل تحریر بھی کی جائے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ارایت الذی یکذب بالدین و قد سمع دین ابرہ والاستفہام لتشویق السامع الی تعرف المکذب والدین ثواب اللہ و عقابہ ۔ والمکذب لا یطیع فی امرہ ولا یجتنب عن نواھیہ او بحکم اللہ قالہ ابن عباس و بالحساب قالہ ابن جریج و مجاھد

فذلک الذی یدع الیتیم ۔ الفاء للسببیۃ وما بعدھا مسبب والاشارۃ للتحقیر والاشعار بعلۃ الحکم والموصول لتحقق الصلۃ

یدع ۔ یدفع ۔ قال ابو طالب ؎

کیا تو نے اس شخص کا حال دیکھا ہے جو دین کو جھٹلاتا ہے ۔ ایسے ہی ایک مکذّب ابرہہ نام شاہ حبش کا ذکر اس سورہ شریف سے پہلے سورہ فیل میں ہو چکا ہے اور اس کے بد انجام کا ذکر کیا جا چکا ہے ۔ اس سورہ شریف کے ابتداء میں بطور استفہام کے لکھا گیا ہے کہ کیا تو اس مکذّب کو جانتا ہے ۔ یہ استفہام اس واسطے ہے ۔ کہ سننے والے کو اس مکذّب کے معلوم کرنے کا خیال پیدا ہو ۔ **دین** سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب اور عقاب ہے ۔ جو کہ انسان کو اس کے اعمال پر ملتا ہے ۔ مکذّب وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کی اطاعت نہ کرے اور اس کی مناہی سے پرہیز نہ کرے اور ابن عباس نے لکھا ہے کہ مکذب وہ ہے جو خدا کے حکم کی تکذیب کرے اور ابن جریج اور مجاہد نے کہا ہے کہ مکذّب وہ ہے جو وقت حساب کا انکار کرے ۔

آیت شریف فذلک الذی یدع الیتیم میں فٓ سبب کے لئے ہے کسی کا یتیم کو دھکے دینے کا فعل اس کے لئے مکذب دین ہونے کا سبب ہو جاتا ہے اور اس میں ذلک کا اشارہ تحقیر کے واسطے ہے اور علت حکم کے بتانے کے لئے اور موصول صلہ کے تحقق کے لئے ۔

یدع کے معنے میں دفع کرتا ہے ۔ جیسا کہ ابو طالب کے شعر میں ہے ۔ جس کے معنے میں

یقسم حق الیتیم و لم یکن
یدع الذی یسار من الاصاغر

و یدفع حق الیتیم ۔ قالہ ابن عباس و یقھرہ و یظلمہ عن قتادۃ و ھذا فی مقابلہ اطعامھم و امنھم عجیب ۔

ولا یحض علی طعام المسکین یحض یحث غیرہ علی اطعام المحتاج رزق اطعمہ اللّٰہ ۔

فویل للمصلین الذین ھم ۔ ویل ۔ وادی الذی یسیل من صدید اھل جھنم

عن صلوتھم ساھون ۔ یؤخرونھا عن وقتھا عن ابن عباس و مصعب بن سعد عن ابیہ و تارکون قالوا ھم المنافقون فمن ھھنا قالوا النصف السورۃ مکی والنصف مدنی ۔ و سماہ لاہ ۔

الذین ھم یراؤن الناس ۔ فی اعمالھم الفاضلۃ

و یمنعون الماعون ۔ الماعون المنفعۃ الماء الذی ینزل من السحاب ماعون ۔

قال عبد الراعی ؎

قوم علی الاسلام لما یمنعوا
ماعونھم ولیضیعوا التھلیلا

ای الطاعۃ والزکوۃ ۔ و قال علی الماعون الزکوۃ ۔ والصدقۃ المفروضۃ ۔ قالہ ابن مسعود وابن عمر ۔ والمتاع الذی یتعاطاہ الناس بینھم کالقدر والدلو والفاس و شبہ ۔

یتیم کو اس کا حق تقسیم کرتا ہے اور امرا کی خاطر
غربا کو دھکے نہین دیتا ۔

اور یتیم کا حق مارتا ہے ۔ یہ ابن عباس کا قول ہے اور قتادہ کا قول ہے کہ یتیم پر قہر کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے ۔ یہ اس شریر کی بد اعمالی کیسی عجیب ہے ۔ کہ کھانے کھلانے اور امن دینے کے بدلہ دھکے دیتا ہے ۔

یحض کے معنے ہین کہ دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے کہ محتاج کو کھانا کھلائے اور دراصل سب کو خدا تعالیٰ کھانا کھلاتا ہے ۔

ویل ۔ اس وادی کا نام ہے ۔ جو دوزخیون کی پیپ مین سے بہ کر نکلے گی ۔

ساھون کے لفظ مین ان لوگون کی طرف اشارہ ہے ۔ جو کہ نمازون کے اوقات مین تاخیر کرتے ہین ۔ اور ابن عباس اور مصعب بن سعد سے روایت ہے ۔ کہ ساہون سے وہ لوگ مراد ہین جو نماز کے تارک ہین اور وہ منافق ہین اسی سبب سے کہا گیا کہ یہ سورت کی ہے اور نصف مدنی ہے اور ساہ کے معنے ہین لہو کیا ۔

ریا کرنے والے لوگ ہین جو اپنے اچھے عمل لوگون کو دکھانے کے لئے کرتے ہین ۔

ماعون منفعت کو کہتے ہین ۔ پس اس پانی سے منع کرنا جو بادلون سے آتا ہے ماعون ہے ۔

عبد الراعی نے ایک شعر مین کہا ہے ؎

وہ قوم جو اسلام پر ہے ۔ انہون نے کبھی ماعون سے منع نہین کیا
اور نہ کبھی کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو ضائع کیا ہے ۔

یہان ماعون سے مراد طاعت اور زکوۃ ہے اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ ماعون سے مراد زکوۃ ہے اور صدقہ مفروضہ ہے یہ ابن مسعود اور ابن عمر کی روایت ہے ۔ اور ماعون ایسی متاع کو بھی کہتے ہین جو لوگ آپس مین ایک دوسرے کو مانگنے پر دے دیتے ہین ۔ جیسا کہ ہانڈی اور ڈول اور کلھاڑی اور ایسی اشیاء ۔

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تصنیف کردہ تفسیر عربی معہ ترجمہ ختم ہوئی ہے ۔ اس کے بعد اگلے اخبار مین انشاء اللہ تعالیٰ مفصل تفسیر اُردو مین درج کیجاوے گی "

معذرت ۔ مجھے افسوس ہے کہ بسبب بعض مشاغل کے گذشتہ چند ہفتون مین تفسیر درج اخبار نہین ہو سکی ۔ تفسیر کے لکھنے پر بہت وقت اور محنت درکار ہوتی ہے ۔ اور مجھے کافی فرصت نہین ہوتی رہی کہ اس قدر محنت کرون ۔ امید ہے ۔ کہ ناظرین معاف کرینگے ۔ اخبار کا اسٹاف تا حال ایسا وسیع نہین ۔ کہ اگر ایڈیٹر اور مینجر کو کسی وجہ سے اخبار کی طرف پوری توجہ کرنے کی فرصت نہ ہو یا کسی پرائیوٹ ضرورت کے واسطے رخصت کی حاجت پڑے تو اس کی جگہ مناسب انتظام اسی وقت ہو سکے ۔ اگر احباب کوشش کر کے اخبار کے واسطے بہت سے خریدار بنا دیوین اور اخبار کی آمد معقول ہو جائے تو امید ہے کہ ایسی دقتین رفع ہو جاویں ۔ امید ہے ۔ کہ دوست اس امر کی طرف توجہ کرینگے ۔ کہ اخبار کے واسطے وقت پر قیمت ادا کرنے والے خریدار پیدا کئے جاوین ۔

بشارت ۔ اکثر احباب کی درخواست پر تفسیر القرآن جو سورۃ الناس سے اخبار بدر مین درج ہونی شروع ہوئی تھی دوبارہ چھپوانے کی تجویز کی گئی ہے ۔ کچھ حصہ چھپ گیا ہے اور باقی کے واسطے انتظام ہو رہا ہے ۔ جو صاحب اس کو جدا خرید کرنا چاہین وہ اطلاع دین ۔ جو دوست نومبر ۱۹۰۶ء سے اخبار کے خریدار بنے تھے ۔ مگر اس وقت پچھلے پرچے انکو نہ مل سکے تھے انکو پہلے پرچے تفسیر کے بلا قیمت دئے جاوین گے ۔ بشرطیکہ قیمت اخبار وہ ادا کر چکے ہون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از دفتر سکرٹری مجلس ناظم قادیان دارالامان ۔ مورخہ کیم جولائی ۱۹۰۷ء

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ منظور کردہ مجلس ناظم ارسال ہیں ۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے ۔ انہیں اخبار میں شائع کر کے ممنون فرماویں ۔ والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۰ر جون ۱۹۰۷ء میں شاخہائے صدر انجمن احمدیہ کے لئے چند قواعد تجویز کئے ہیں جو بغرض تعمیل شائع کئے جاتے ہیں ۔ اس بات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ یہ قواعد ابھی مجلس معتمدین میں پیش نہیں ہوئے بلکہ مجلس ناظم نے پاس کئے ہیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ جولائی ۱۹۰۷ء کے آخر میں یہ قواعد مجلس معتمدین کے پیش کئے جاویں گے ۔ اور جو کمی زیادتی ہوگی ۔ اس سے پھر بذریعہ اخبارات اطلاع دی جاویگی فی الحال ان قواعد کی تعمیل کی جاوے اور جو جو انجمنیں ان قواعد کی تعمیل کریں ۔ وہ تعمیل شروع کرنے کے بعد مجھے اطلاع دیویں ۔

قواعد منظور کردہ مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ حسب ذیل ہیں

(۱) ہر ایک ایسے مقام پر جہاں احمدیوں کی کافی تعداد موجود ہو ایک مقامی انجمن احمدیہ قایم کی جاوے گی ۔ جو زیر دفعہ ۳ قواعد صدر انجمن احمدیہ صدر انجمن احمدیہ کی شاخ سمجھی جاویگی اور ان کے لئے ان قواعد کی پابندی ضروری ہوگی ۔

نوٹ ۔ جس مقام میں کافی تعداد نہ ہو ۔ وہاں کے احمدی اپنے کسی قریب کے مقام کی مقامی انجمن کے ممبر سمجھے جاوینگے

(۲) ہر ایک مقام میں رہنے والے تمام احمدی مقامی انجمن کے ممبر سمجھے جاوینگے ۔ اور ان کے واسطے ضروری ہوگا ۔ کہ قواعد و ضوابط انجمن کی پابندی کریں ۔

(۳) ہر ایک ممبر کے لئے لازمی ہوگا کہ ایک معین رقم چندہ کی لنگر خانہ ۔ مدرسہ ۔ اشاعت اسلام اور ضروریات مقامی میں داخل کرے ۔ ایسے چندے عموماً ماہوار وصول کئے جاوینگے ۔ مگر زراعت پیشہ لوگ اگر چاہیں ۔ تو چندہ ششماہی فصل خریف اور فصل ربیع کے موقعہ پر غلہ کی صورت میں ادا کر دیں ۔

(۴) جو ممبر اپنی آمدنی کا بیسواں حصہ امداد سلسلہ کے لئے فنڈ انجمن میں داخل کرتے ہیں ۔ ان کے سب معین چندے اسی رقم میں شامل ہونگے ۔

نوٹ ۔ ۱ ۔ رسالہ الوصیۃ کے شرائط کو اس بیسویں حصہ سے کوئی تعلق نہیں ۔ جو لوگ الوصیۃ کے شرائط کو پورا کرنا چاہیں ۔ وہ دسواں حصہ آمد کا دیں ۔

نوٹ ۔ ۲ ۔ ایسے چندوں میں سے آٹھواں حصہ یعنی ۲ر فی روپیہ مقامی ضروریات کے لئے وضع کر کے باقی چندہ حسب ہدایت صدر انجمن مختلف مدات میں تقسیم ہوا کریگا ۔

(۵) ہر ایک مقامی انجمن کا فرض ہوگا کہ ایک رجسٹر اپنے ممبروں کا حسب نمونہ ذیل رکھے ۔

رجسٹر اسمائے ممبران انجمن احمدیہ مقام

نمبر	نام[1]	[illegible]	۱۰	[illegible][2]	[illegible]	[illegible][3]	چندہ				کیفیت[4]
							[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

[1] ۔ اگر بیاہی ہوئی عورت ہے تو خاوند کا نام ساتھ دیں

[2] اصل سکونت ان ممبروں کی ضروری ہوگی جو عارضی طور پر کسی دوسرے مقام پر چلے گئے ہیں ۔

[3] جہاں معین آمدنی نہ ہو ۔ اندازہ کافی ہوگا ۔

[4] اگر کوئی ممبر فوت ہو جائے ۔ تو خانہ کیفیت میں اس کی تاریخ وفات درج کر دی جاوے ۔

(۶) ہر ایک مقامی انجمن میں کم از کم حسب ذیل عہدہ دار ہونگے ایک میر مجلس ۔ ایک سکرٹری ۔ ایک محاسب ۔ ایک امین ایک ناظر ۔

(۷) ا ۔ میر مجلس کا فرض ہوگا کہ جب کبھی انجمن یا اس کی کسی کمیٹی کا جلسہ ہو ۔ تو وہ جلسہ میں امن قایم رکھیں اور باضابطہ حاضری ممبران کی پابندی کرائیں ۔

ب ۔ سکرٹری کا فرض ہوگا کہ انجمن یا اس کی کمیٹی کا جلسہ ہو تو اس کے لئے سب ممبران کو باقاعدہ اطلاع دے اور تمام کارروائی کو ایک رجسٹر روئداد اجلاسہائے انجمن یا کمیٹی میں لکھے ۔ تمام ممبران انجمن کا اور اگر انجمن کی کوئی شاخیں ہوں تو ان شاخوں کے ممبران کے رجسٹر رکھیں جو حسب نمونہ قاعدہ ۵ ہونگے ۔ صدر انجمن احمدیہ کے تمام احکام اور فیصلہ جات کی تعمیل جہاں تک ان کا کسی انجمن سے تعلق ہو ۔ بتوسط سکرٹری انجمن احمدیہ عملدرآمد میں آئیں گی ۔

ج ۔ محاسب کا فرض ہوگا ۔ کہ انجمن یا اگر اس انجمن کے متعلق کوئی شاخیں ہوں ۔ تو ان شاخوں کی آمد و خرچ کا باضابطہ حساب رکھیں اور تمام ممبران سے باقاعدہ چندہ وصول کرے اور ممبروں کے چندوں کا ایک کھاتہ رکھے جس میں تمام رقوم جو کوئی ممبر دے ۔ اس کے نام کے سامنے درج ہوتی رہیں

د ۔ ناظر کا فرض ہوگا کہ محاسب اور امین کی کتابوں اور اشلہ جات آمد و خرچ کی ماہوار پڑتال کر کے ان پر دستخط کرے کہ حساب و کتاب درست رہے ۔

ہ ۔ جو روپیہ از قسم چندہ وغیرہ محاسب کے پاس آوے وہ اسے روز مرہ امین کے پاس جمع کرائے گا اور جو بل پاس ہونگے وہ بھی بغرض ادائگی روپیہ امین کے پاس پیش ہونگے اور اسی کے پاس اشلہ جات اخراجات رہیں گے ۔

و ۔ جو روپیہ صدر انجمن احمدیہ کی کسی مد یا لنگر خانہ وغیرہ میں بھیجا جاوے گا ۔ وہ سکرٹری کے دستخطوں سے برآمد ہو کر جاوے گا ۔ اور سکرٹری کا فرض ہوگا ۔ کہ اس روپیہ کی رسید بعد میں بلوں کے ساتھ شامل کرے ۔

ز ۔ ہر ایک ممبر انجمن کو اختیار ہوگا ۔ کہ انجمن کا حساب و کتاب جب چاہے دیکھ سکے ۔ ایسا ہی صدر انجمن کے سکرٹری کو اور اس کے ناظر کو اختیار ہوگا کہ جب مناسب سمجھے کسی انجمن کا کوئی رجسٹر اور کاغذات موقعہ پر یا بذریعہ ڈاک قادیان میں منگا کر ملاحظہ کرے اور مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کو اختیار ہوگا ۔ کہ اگر کسی مقام پر اتفاقاً یا خاص اس کام کے واسطے جاویں ۔ تو وہاں انجمن کے کاغذات کو ملاحظہ کریں ۔

ح ۔ جہاں مناسب آدمی الگ الگ عہدیدار رکھنے کے لئے میسر نہ آسکیں ۔ انجمن کو اختیار ہوگا ۔ کہ ایک ہی آدمی کے سپرد دو عہدوں کا کام کر دے ۔

(۸) ان عہدیداروں کے علاوہ ہر ایک انجمن کو اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت دیگر عہدیدار تجویز کر دے ۔ جن کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دینی ضروری ہوگی ۔ ایسا ہی ان قواعد کے ماتحت جو عہدیدار مقرر کئے جاویں ۔ ان کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دینی ضروری ہوگی اور صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا ۔ کہ مصلحت وقت کے لحاظ سے کسی عہدیدار کے انتخاب کو نامنظور کر کے اس کی بجائے خود کوئی آدمی مقرر کرے یا نئے انتخاب کی ہدایت کرے ۔

وصیت نمبر ۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مین حکیم فضل الٰہی ولد حکیم سید محمد صاحب قوم نارد راجپوت ساکن موضع کوٹ بھوانیداس ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور محلہ ستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا ہر وصیت مین مضمون واحد ہے اور فارم مطبوعہ پر ہے اسلئے اسکا اندراج اس جگہ نہین کیا۔

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون چونکہ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کچھ موضع کوٹ بھوانیداس تحصیل و ضلع گوجرانوالہ مین واقع ہے اور کچھ لاہور مین جو جائداد ضلع گوجرانوالہ موضع مذکور وغیرہ مین ہے وہ حصص غیر منقسمہ جاہات وغیرہ کے ہین جنمین منتظمان مقبرہ بہشتی قادیان کو وقت قانونی کا اندیشہ ہے لہذا مین اس جائداد منقولہ و غیر منقولہ مقبوضہ واقعہ ضلع گوجرانوالہ کو نیز واقعہ لاہور تخمیناً دس ہزار کی قیمت سمجھتا ہون مناسب سمجھتا ہون کہ جائداد لاہور مین ہے جو خالص بلا شرکت غیری میری ہی تصرف اور قبضہ مین ہے ایک حویلی جس مین سکونت رکھتا ہون اسکا چہارم حصہ جو تخمیناً قیمت اس کی ایکہزار روپیہ سمجھتا ہون میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد چہارم حصہ حویلی کو فروخت کرین یا اسیطرح جاہین فائدہ اٹھاوین غرضیکہ انجمن قادیان مجوزہ حضرت مسیح موعود کو کلی اختیار ہونگے جو میرے آقا اور شفیع نے تجویز فرما کر اپنی رضامندی ظاہر فرمائی ہے ۔ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۰۷ء

العبد

حکیم فضل الٰہی بقلم خود

گواہ شد

شیر علی وکیل

گواہ شد

حکیم محمد حسین احمدی تاجر مرہم عیسیٰ لاہور

گواہ شد

نبی بخش احمدی ملازم گورنمنٹ پریس شملہ حال وارد لاہور

وصیت نمبر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مین حافظ فتحدین ولد محکم الدین قوم آرائین ساکن مرڑ ریاست کپورتھلہ کا ہون ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اسکا اندراج یہان پر نہین کیا :۔

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون میری جائداد اسوقت قریباً اسی گھماؤن اراضی ملکیت بروئے پیمایش ریاست ہے جسمین بارانی شامل ہے جس کی وصیت کرنے مین کچھ روکین ہین اسواسطے اراضی کی قیمت تخمیناً ہفت ہزار روپیہ کرکے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت کل مبلغ ہفت صد روپیہ ہوا جو یکمشت مظہر ادا نہین کر سکتا فیسال یکصد روپیہ ادا کرتا رہونگا جسمین سے مبلغ یکصد روپیہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کو داخل کیا گیا بعد فیسال یکصد روپیہ ادا کرتا رہونگا اگر شاید مظہر فوت ہو جائے تو میرے مرنیکے بعد میرے ورثا اس اقرار کے پابند ہونگے یعنی سو روپیہ فیسال ادا کرینگے اور آیندہ جو جائداد پیدا کرونگا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ حسب وصیت مجلس کارپردازان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کی سپرد ہوگا ۔ مکرر آنکہ وارثان کے دستخط بھی ثبت کرا دئے ہین کہ کسی قسم کی دقت نہ ہو :۔

العبد

حافظ فتح دین نمبردار مرڑ بقلم خود

گواہ شد

امیر الدین ولد حافظ فتحدین نشان انگوٹھا

گواہ شد

نبی بخش ولد حافظ فتح دین نشان انگوٹھا

گواہ شد

احمد علی ولد حافظ فتح دین

گواہ شد

غلام محمد

گواہ شد

محمد علی ولد حافظ فتحدین دستخط انگریزی ۔

وصیت نمبر ۱۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مین مسماۃ شرم خاتون بنت الٰہ بخش قوم کھوکھر ساکن موضع بستی دریام کملانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ :۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اسجگہ درج نہین کیا۔

نمبر ۴ میری جائداد بفضلہٖ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ کم قیمت صرف چاندی کے دو زیور ہین بالیان جنکی قیمت للعہ ہے اور دو عدد تکمہ جنکی قیمت عہ ہے اس کا پانچوان حصہ بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عنقریب ارسال کردونگی اور آیندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنی آمد کی بدستور اقرار الصدر تعمیل کرتی رہونگی

نمبر ۵ اور میرا حق مہر جو مبلغ للعہ روپیہ ہے وہ مین پہلے ہی سے نذر حضرت مسیح موعود کر چکی ہون کہ وہ روپے مذکور میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہین اور اس حق مہر کی نسبت میرا کوئی حق نہین رہا۔

نمبر ۶ میری یہ وصیت اسوقت ۱۹۰۷ء کی تاریخ کو میرے خاوند کی وصیت نامہ مین لکھی گئی تھی پھر دوبارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنیکے باعث علیحدہ از سر نو ترمیم کیگئی فقط مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

شرم خاتون زوجہ نور احمد مدرس نشان انگوٹھا موضع بستی دریام کملانہ تحصیل کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

محمد کملانہ احمدی بقلم خود ساکنہ بستی دریام کملانہ شورکوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

نور احمد احمدی مدرس بقلم خود ۔

ضمیمہ وصیت ہذا مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۷ء ۔ آیندہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کرلون یا بعد وفات میری میرا ترکہ ثابت ہو تو اسکی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۵ حصہ کی ہے رقیمہ شرم خاتون معہ نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد

محمد کملانہ احمدی سکنہ بستی دریام کملانہ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط
مین نور احمد احمدی ولد محمد صالح قوم کھوکھر ساکن بستی دریام کملانہ - تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ درج نہین کیا -

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون میری جائداد جو بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ قلیل سا کچھ گھر کا اسباب ہے جسکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اسکا ⅒ حصہ حسب ہدایات رسالہ الوصیۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمعاہدہ واثق حین حیات تک ادا کرونگا

نمبر ۵ مین ایک مدرسہ امدادی کا معلم ہون جو کچھ آمدنی سالانہ رقم نقد و جنس اس مدرسہ کے ذریعہ ہوگی یا کسی اور ذریعہ سے اسوقت ہے یا آیندہ ہوگی اس آمد کا ⅒ حصہ بھی مین صدر انجمن احمدیہ کو بھیجتا رہونگا - البتہ اس رقم مین جو اسطرح سالانہ بھیجتا رہونگا - وہ چندے شامل تصور ہونگے جو بر حضرت اقدس کے مشن کی متعلق شاخون مین آج کل ادا کرتا ہون اور وہ حسب ذیل ہین [illegible] مدرسہ وغیرہ اور یہ ساری رقم بنام صدر انجمن احمدیہ کے نام روانہ کر دیا کرونگا جسکے ساتھ مین تفصیل لکھ دیا کرونگا تا کہ انجمن کے سرمایہ کو نکالکر باقی چندے انجمن کا وہ عہدیدار جو اس کام پر سپرد ہوگا - باقاعدہ ادا کر دیا کرے -

نمبر ۶ میری وصیت ۱۳ - مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کی تاریخ کو لکھی گئی تھی پھر بارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنیکے باعث از سر نو ترمیم کی گئی اور یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء سے تعمیل الوصیت مذکورہ ہوگی - فقط مکرر آنکہ اپنی زندگی مین یہ رقم وصیت کردہ ادا کر سکون تو انجمن میری جائداد متروکہ سے بعد وفات وصول کر سکتی ہے - سورخہ ۱۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

العبد
مدرس نور احمد احمدی سکنہ موضع دریام کملانہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ وصیت کردہ بقلم خود

گواہ شد
محمد کملانہ احمدی سکنہ بستی دریام تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد
محمد علی بقلم خود احمدی

وصیت نمبر ۱۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین مسماۃ مہرو بیوہ صدر الدین قوم موچی سکنہ موضع سیکھوان تحصیل و ضلع گورداسپور کی ہون مین اسوقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۴ - اگست سنہ ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہون - اور لکھدیتی ہون کہ میری وفات کے بعد اسپر عمل ہو -

نوٹ : - چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے اسلئے اس جگہ درج نہین کیا -

نمبر ۴ میری جائداد اسوقت نقدی و زیور کل مبلغ عہ روپیہ کی ہے سو مین حسب بداد مذکور موجودہ کا چوتھا حصہ یعنی مبلغ صہ برضا و رغبت خود صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیکر اپنی زندگی مین ہی قبل از وفات تعمیل وصیت سے سبکدوش ہوگئی ہون اور آیندہ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائداد زاید از جائداد موجود ثابت ہو تو اسمین سے بھی چہارم حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے اور میری تجہیز و تکفین و جنازہ وغیرہ جماعت احمدیہ ادا کرے اور میری وفات کے بعد میری نعش [illegible] بہشتی مین دفن کرنیکے لئے قادیان پہنچایا جاوے - اگر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مصلحتاً دفن روک دی جاوے تو انکے حکم کی تعمیل کرکے حسب ایماء انکے کسی اور جگہ دفن کرین خواہ کوئی صورت ہو میری اس وصیت مین خارج نہین [illegible] قائم رہیگی

مورخہ ۲۴ - اگست سنہ ۱۹۰۶ء

العبد
مسماۃ مہرو بیوہ صدر الدین مذکور سکنہ سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد
سادن ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد
فتح دین ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد
امام الدین ولد محمد صادق احمدی ساکن سیکھوان بقلم خود

گواہ شد
جیرا [illegible] ساکن سیکھوان بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین حاکم علی ولد اللہ دتا قوم زمیندار ساکن چک پنیار ضلع گجرات حال چک نمبر ۹ ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اسکا اندراج اس جگہ ضروری نہ سمجھکر چھوڑ دیا -

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ جو میری جائداد میرے ترکہ مین ثابت ہو - اگر مین اپنی وصیت کے مطابق موعودہ رقم جو اپنی جدی جائداد کے ⅒ حصہ مبلغ آٹھ سو روپیہ جسکا باقساط ایکسو روپیہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے - اپنی زندگی مین ادا نہ کر سکا تو میری متروکہ جائداد سے وصول کرنیکا صدر انجمن کو حق ہوگا مین اپنے ورثا کو بھی وصیت کرتا ہون کہ اگر میرے ذمہ موعودہ رقم مین سے انجمن کا روپیہ باقی ہو تو ادا کر دین مین جیسا کہ اپنی پہلی وصیت مین لکھ چکا ہون دوبارہ اس وصیت مین بھی لکھدیتا ہون کہ تین مربعہ نہری جو ہمارے چک نمبر ۹ متصل بہلوال مین ہین اس کی آمدنی مین سے بھی ⅒ حصہ سال بسال تا حین حیات ادا کرتا رہونگا - اور اپنی اولاد کو بھی وصیت کرتا ہون کہ وہ میرے بعد میری روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ایسا ہی کرتے رہین اس وصیت مین اپنے ورثا کے دستخط کرا دیتا ہون - اگر اس وصیت کے رجسٹری کرانے کی ضرورت ہو تو وہ بھی کسی دوسرے وقت کرا دونگا - ۱۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

العبد
بقلم خود حاکم علی احمدی

گواہ شد
غلام مصطفیٰ معہ نشان انگوٹھا

گواہ شد
غلام رسول بقلم خود معہ نشان انگوٹھا

گواہ شد
غلام حسین معہ نشان انگوٹھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صد ہا سے تحفین محترم — تحفہ تیری ملے ہر ذی حشم
غلف برق آسمان سے یہ گئی — ہو جو کچھ بھی ناز تجھ کو ہے بجا
کہ مبارک زمین قادیان — جس پہ حضرت کے پڑے ہیں قدم
حق ہی حق ہے ہر جگہ جلوہ کنان — ہو گئی باطل کے گھر سب منہدم
گرم بازاری ہے اب انصاف کی — نام کو باقی نہیں اب جا ستم
ہیں خدا کی نعمتیں نازل یہان — ہوتی ہے باران رحمت دم بدم
گر کوئی قسمت سے حاضر ہو وہان — مہربانی کرتے ہیں لطف و کرم
سب کا نمونہ ہے بہشتی مقبرہ — مغفرت بھی کھاتی ہے اس کی قسم
دیکھئے قسمت میں کب بھی یا نہیں — کب اک خاطر وہاں ہوتے ہیں ہم

دیگر

للہ الحمد کہ امید بر آئی دل کی — شکر صد شکر کہ تقدیر ہماری جاگی
حضرت مہدی مسعود جہان میں آئے — مرض کفر سے کہنہ کی دوا بتلا دی
قرب مدت کے میں آثار نمایان دیکھو — شرک اور کفر کی گھنگھور گھٹا ہے چھائی
گیا ایمان ثریا پہ خدا شاہد ہے — اہل دنیا میں حیا نام کو باقی نہ رہی
نہیں طاعون یہ ہے قہر خدا لوگو! — ایک عرصہ سے خبر دی تھی نبی نے جس کی
اب یہاں بھائی بہن اور اعزا بن یا — نہ محبت ہے نہ الفت ہے نہ یکجہتی
آجکل باقی دنیا میں نہیں ہے بالکل — عیار چار آنہ پرانی ہے گواہی جھوٹی
نہ تو قرآن پہ عمل ہے نہ حدیث کی خبر — شرع اسلام پہ ہوتی ہر زمانہ میں ہنسی
پادری صاحبوں کی شکل میں دجال آیا — اگلی دجل سے اکی تھین ایک نہ چلی
رملی دکھلا کے یہ گمراہ کیا کرتے ہیں — ایسے پاپ اور بھی نت کی تھیں یا انکی
ایسے پرفتنہ زمانہ میں خدا نے ہمکو — ہو مبارک کہ دیا مصلح دین نبوی
جس نے للکار کے دنیا میں منادی کر دی — ہر نقطہ ایک خدا ایک کتاب ایک نبی
اور ہیں جتنے مذاہب وہ ہیں باطل کیسر — دین اسلام کو ہے سب پہ فضیلت ابدی
ہمکو ہی کا شرف ہے ہو حاصل جسکو — ہیں کرامات کا اکمل نشان اسکی
قتل خنزیر بھی کیا فرض مسیحائے زمان — مرگ لیکھو کے لئے کیسی دعا آپ نے کی
ایک اب نبی اور ہوا تھا پیدا — تیرے قربان مسیحا کہ خبر لی اسکی
حق تعالیٰ نے نہ دی اسکو ذرا بھی مہلت — مر گیا ذلت و خواری سے وہ مردود دوئی
نہ تو ہے عمر کا کچھ نہ دنیا کو ثبات — بھائیو! قدر کرو نعمت رب کی جلدی
چاہیئے تمکو جلدی یہ ادا کرو — جو امام آج ہے دنیا میں وہی ہے مہدی
بوجھ سے فکر و تردد کے ہوا ہوں بیکل — یا نبی خذ بیدی خذ بیدی خذ بیدی

چندہ مدرسہ معرفت طلباء

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "بدر"
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نہائت شکر کا مقام ہے کہ جہاں جہاں مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء ایام رخصت میں مدرسہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ممبروں نے بڑی خوشی سے ان کو چندہ دیا ہے اور ان کو چندہ کی بڑا بھی بہت مدد دی ہے۔ لڑکوں نے بھی چندہ جمع کرنے میں بڑی محنت کو دلیا ہے۔ اور یہ کام بڑی محبت اور شوق سے کیا ہے اور جس خوشی سے ہماری جماعت نے ان لڑکوں کا استقبال کیا ہے۔ مجھے امید نہیں کہ کسی اور مدرسہ کے لڑکوں کا اس طرح استقبال کیا گیا ہو۔ میں اس خط کے ساتھ شیخ عبدالحمید سپرنٹنڈنٹ دفتر اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ کوہ کسولی کا ایک کارڈ بھیجتا ہوں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت کے لوگ مدرسہ کے طلباء کو کس خوشی سے چندہ دیتے ہیں۔ شیخ عبدالحمید صاحب کا اخلاص بہت ہی قابل تعریف ہے چونکہ وہ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں طلباء کے پہونچنے کی امید نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے بطور خود عہ روپیہ بندہ کے پاس چندہ مدرسہ بھیجدیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو اور دوسرے جماعت کے ممبروں کو جزائے خیر دے۔ جو اس اخلاص سے سلسلہ کی امداد کرتے ہیں۔ اس پوسٹ کارڈ کو از راہ مہربانی درج فرما کر مشکور فرماویں۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم بندہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار الحکم و بدر میں یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ کہ طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام بغرض فراہمی چندہ دیگر شہروں میں گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ میں ایسی جگہ ہوں جہاں کسی طلباء نے آنا نہیں اس لئے میں نے کل بذریعہ منی آرڈر مبلغ عہ روپیہ آپ کی خدمت میں ارسال کئے ہیں۔ رسید سے مطلع فرمائیگا۔ والسلام

الراقم

شیخ عبدالحمید سپرنٹنڈنٹ۔ دفتر اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ۔ کوہ کسولی

کشمیر

برادر محمد صادق صاحب لڈر اؤن ملک کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مشفق مہربان مفتی محمد صادق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس کی زلزلہ والی وحی کی پوری تصدیق ہو چکی یہ نہائت گرمی کا موسم تھا۔ مگر اس قدر سردی ہے۔ کہ کشمیر میں شب و روز کانگڑی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ شب جمعہ مبارک بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء بوقت سحر سخت زلزلہ تھا۔ مگر نقصان سے خداوند کریم نے نجات بخشی۔ ہمارے حق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کرائیں۔ ہمارے اردگرد بیماری ہیضہ و نمونیا شروع ہے۔ خداوند تعالیٰ ہمیں نجات بخشے اور سعادت دارین نصیب ہو۔ آمین۔

وطن کی گورنمنٹ انگلشیہ سے لائلٹی

۲۸ر جون ۱۹۰۷ء کے اخبار جین رتن نے

اخبار وطن میں گورنمنٹ انگلشیہ کے متعلق چند فقرات نقل کئے ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔ ہم امید نہیں کرتے کہ وطن نے اس طرح سے جہادی سپرٹ پھیلانے کی کوشش کی ہو۔ امید ہے کہ وطن کا لائق ایڈیٹر خود جواب دیگا۔ وہ فقرات یہ ہیں۔

"یہ وہی وطن ہے جو سال گذشتہ میں جھگڑا مقدونیہ کے موقعہ پر بحمائیت سلطان روم لال پیلی آنکھیں نکال کر اسی گورنمنٹ کو یوں دھمکاتا تھا یقین جانو کہ جب تک مقدونیہ میں ہیں تب تک انگریزی سلطنت کو ایشیا میں زوال نہیں اور کہیں ایک جگہ یوں خامہ فرسائی کی ہے۔ انڈیا میں انگریزوں کی تب تک ہی خیر ہے جب تک ترکی مقدونیہ پر قابض ہے اور یہی وفادار رعایا ہیں کہ اگر اسلام معرض خطرہ میں آیا تو ۳۰ لاکھ ترک اور ۲۰ لاکھ افغان شہادت کے پیاسے بیٹھے ہیں۔"

نظم

سنبھل جا اے جہاں تیری طرف کیسا سفیر آیا
خدائے ذوالمنن سے اک بشیر آیا نذیر آیا
گیا کٹ راستے میں سخت ناکامی و حسرت سے
مقابل میں کوئی اس کے اگر نفس شریر آیا
ضیاء و نور کوکب کا نہیں کچھ ذکر تک باقی
زمین پہ جلوہ افگن ہو کے جب مہر منیر آیا
ہوا ہیں پائمالی میں مٹا نام و نشان اسکا
مخالف ہو ترا دنیا میں گر جم غفیر آیا
معارف اور حقائق کے دروں سے بھر گیا دامن
در دولت پہ تیرے گر کوئی ہو کر فقیر آیا
جبین عجز فرسا ہے ترے در پر ترا قاضی
نگاہ لطف کا خواہاں بصد صدق ضمیر آیا

(۹) جس انجمن کے متعلق اپنے منشاء کی شاخوں کا انتظام ہوگا۔ اسے اختیار ہوگا کہ ایک اسسٹنٹ سکرٹری یا سکرٹری مفصلات مقرر کرے۔ جو حسب ہدائیت سکرٹری انجمن کام کرے گا۔

(۱۰) ہر ایک انجمن کے سکرٹری کا فرض ہوگا۔ کہ جب کوئی نیا ممبر انجمن میں داخل ہو تو اس کی اطلاع سکرٹری صدر انجمن کو کرے۔

(۱۱) عہدیداران انجمن کا انتخاب سالانہ ہوگا اور یہ انتخاب کثرت رائے سے ہوگا۔

(۱۲) ہر ایک ضلع میں ایک انجمن ضلع ہوگی جو صدر مقام ضلع یا کسی دوسرے مقام پر جسے صدر انجمن احمدیہ پسند کرے ہوگی۔ اور اس ضلع کی تمام انجمنوں کے چندے انجمن ضلع کی معرفت حضرت اقدس کی خدمت میں یا صدر انجمن احمدیہ میں بھیجے جاوینگے ایسا ہی ہر ایک قسم کی تحریک جو صدر انجمن احمدیہ مختلف انجمنوں میں کرنی چاہیئے۔ وہ بوساطت انجمن ضلع ہوگی۔

(۱۳) صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا۔ کہ انجمن ضلع کو ایک واعظ اور محصل مقرر کرنے کی ہدائیت کرے۔ جو ایک یا ایک سے زیادہ اضلاع میں حسب ہدائیت صدر انجمن احمدیہ دورہ کریگا ایسے محصل اور واعظ کی تنخواہ اگر انجمن ضلع پوری یا حصہ رسدی کے مطابق ادا نہ کر سکے۔ تو اسے لازم ہوگا کہ صدر انجمن احمدیہ سے مناسب امداد کی درخواست کرے۔ ایسا واعظ صدر انجمن احمدیہ کی اجازت سے مقرر ہوگا اور ضروری ہوگا کہ اس نے قادیان میں کچھ عرصہ رہکر صدر انجمن کے اطمینان کیمطابق تعلیم حاصل کی ہو۔

(۱۴) ہر ایک انجمن ضلع ایک مختصر لائبریری رکھے گی جس میں کوشش کی جاویگی۔ کہ سلسلہ کی تمام کتب اور اخبارات موجود رہیں۔

(۱۵) جو چندہ کسی انجمن میں مقامی ضروریات کے لئے جمع ہوگا۔ اس کا نصف کم از کم انجمن ضلع کی مقامی ضروریات کی مدمیں جمع ہوگا۔ جو ضروریات ضلع کے لئے جیسے محصل اور واعظ کا تقرر یا لائبریری کا قائم کرنا یا دیگر اخراجات مشترکہ میں صرف ہوگا ایسا ہی انجمن ضلع کو جو چندہ بحیثیت ایک انجمن مقامی ہونے کے مد ضروریات مقامی میں ہے اس میں سے نصف ان اغراض کے لئے محفوظ رہے گا۔ باقی نصف چندہ ضروریات مقامی میں ہر ایک انجمن حسب اقتضائے رائے خود خرچ کرنے کی مجاز ہوگی۔

(۱۶) ہر ایک انجمن انتظامی اور مالی کاروبار کی سہولیت کے لئے ایک کارکن کمیٹی ممبران انجمن میں سے مقرر کریگی۔ جس میں علاوہ عہدیداران کے دیگر ذی رائے اصحاب بطور ممبر شامل ہونگی علاوہ عہدیداران کے دیگر ممبران کی تعداد تعداد عہدیداران سے دوگنے سے زیادہ نہ ہوگی۔ ایسے ممبروں کا انتخاب کثرت رائے سے اور سالانہ ہوگا۔

(۱۷) ایسی کارکن کمیٹیاں ان قواعد کی پابندی سے کام کرینگی۔ جو انجمن ان کے لئے تجویز کرے۔ مگر نصف چندہ ضروریات مقامی جس کا ذکر قاعدہ ۱۵ میں ہے۔ اس کے خرچ کرنے کا اختیار ایسی کارکن کمیٹیوں کو صرف اسی حد تک ہوگا۔ جس حد تک انجمن ان کو اختیار دے۔

(۱۸) انجمن ضلع کی کارکن کمیٹیوں میں علاوہ منتخب شدہ ممبران کے اس ضلع کی مفصلات کی انجمنوں کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ زائد ممبر ہونگے۔ اور ان کو کمیٹی کارکن کی کارروائی میں جب وہ موجود ہوں۔ حصہ لینے اور رائے دینے کا حق ہوگا۔ لیکن جن امور کا اثر ضلع کی دیگر انجمنوں پر پڑیگا۔ ان کے لئے انجمن ضلع کی کارکن کمیٹی کو واجب ہوگا۔ کہ زائد ممبروں کو بھی اطلاع دے۔

(۱۹) صدر انجمن احمدیہ ہر ایک انجمن ضلع کو جو اس کے قواعد کی پابندی کرے۔ ایک سرٹیفکیٹ زیر قاعدہ ۷ ضمن ۵ قواعد صدر انجمن احمدیہ دیگی۔

نوٹ۔ انجمن ضلع جب کسی ممبر کی ممبر مجلس معتمدین ہونے کی سفارش کرے۔ تو ضروری ہوگا کہ انجمنہائے مفصلات کے سکرٹریوں و ممبر مجلسوں کو بھی ایسی کمیٹی میں بلائے۔

(۲۰) مجلس ناظم میں پاس ہونے کے بعد بجٹ سالانہ کی ایک ایک نقل ہر ایک انجمن ضلع میں بھیجی جاویگی اور ہر ایک انجمن ضلع کو واجب ہوگا۔ کہ فی الفور کارکن کمیٹی کا ایک اجلاس کرے۔ جس میں مفصلات کی انجمنوں کے سکرٹری و پریزیڈنٹ کو بھی بلایا جاوے۔ اور اس بجٹ پر اپنی رائے کا اظہار کرکے بجٹ پہونچنے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر اس بجٹ کو سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے پاس واپس کریں۔ اور ان کو اختیار ہوگا کہ کسی آئیٹم پر کوئی اعتراض کریں۔ ایسے تمام اعتراضات پر مجلس ناظم غور کرکے بجٹ کی مناسب ترمیم کرے گی۔

نوٹ۔ مفصلات کی انجمنوں کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ اگر خود ایسی کمیٹی میں حاضر نہ ہو سکیں۔ تو اس انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ ان کی بجائے کوئی اور ڈیلیگیٹ بھیجدیں۔

(۲۱) تمام انجمنہائے احمدیہ کا ایک سالانہ کانفرنس بمقام قادیان دار الامان ہوگا جس میں مجلس معتمدین کے علاوہ ہر ایک انجمن احمدیہ کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ بھی شامل ہونگے۔ یا جس صورت میں سکرٹری یا پریزیڈنٹ نہ آسکیں تو ایک یا دونوں کی بجائے انجمن کو اختیار ہوگا کہ ڈیلیگیٹ بھیجدے۔ جو اس انجمن کے قائمقام سمجھے جاویں۔

(۲۲) کانفرنس انجمنہائے احمدیہ بجٹ منظور کردہ مجلس ناظم اور سالانہ رپورٹ پر غور اور بحث کرے گی اور آمد کے وسائل پوچھے گی اور کانفرنس میں بجٹ پاس ہونے کے بعد مجلس معتمدین میں پیش ہوگی۔ لیکن جو ضروری ترمیم بجٹ میں اثنائے سال میں کرنی پڑے گی۔ اس کی منظوری مجلس معتمدین بلا وساطت کانفرنس کریگی۔

(۲۳) ان قواعد کے علاوہ ہر ایک انجمن احمدیہ مقامی ضروریات کے لحاظ سے ضروری قواعد تجویز کرنے کی مجاز ہوگی۔ مگر ایسے قواعد کی منظوری ضروری ہوگی۔ کہ پہلے صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کی جاوے۔

محمد علی۔ سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

حسین بخش صاحب ہری پور۔ سیالکوٹ
برکت علی خان صاحب۔ چھاؤنی سیالکوٹ
کرم داد صاحب کٹھالیاں پسرور۔ سیالکوٹ
میاں فضل دین صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں بوٹے خان صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں غلام رسول صاحب 〃 〃 〃
مسمات بھاگن 〃 〃 〃
مسمات کرم بی بی 〃 〃 〃 〃
اللہ بخش صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں کریم بخش صاحب 〃 〃 〃 〃
مسمات دولت بی بی 〃 〃 〃
میاں شاہ محمد صاحب معہ اہلیہ۔ دہیر کے کلاں گجرات
میاں فضل الٰہی صاحب 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
میاں الٰہی بخش صاحب 〃 〃 〃
میاں فتح دین صاحب 〃 〃 〃
میاں اللہ یار صاحب 〃 〃 〃
میاں محمد یار صاحب 〃 〃 〃

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مزید رعایت

بکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے۔ اسکی اصل قیمت بغیر جلد عہ اور مجلد صہ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدارس میں اسکی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دی گئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ عہ کی گئی تھی اور مجلد ہے یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اسواسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد عہ اور مجلد ہے میں دیجاویگی اور اسکے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کی گئی ہے یعنی بیجلد درثمین بجائے ۲ کے صرف ۱ اور مجلد ۸ کی بجائے صرف ۶ میں ملیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ۔ اسمین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ار
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ سلمہ بفضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمتہ
رویائے صالحہ	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے مزدوری ہیں۔ قیمت ۴
الوصیتہ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں قیمتہ ۲
القول الصحیح	اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اسکا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمتہ ار

نظم مستورات۔ مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱

آنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ار

کامن احمدی۔ الہ داد والے۔ قیمت ار

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ لغات القرآن ہر دو حصہ عہ کیمہزار صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپا لیا ہے۔ اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہت مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں۔ اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لیے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے۔ کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان ہیں۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ (معرفت ایڈیٹر)

(۶) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر تین سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے۔ مدت سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر

نور الدین	مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے قیمت ۲
سر الشہادتین	مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی

کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ اس کے نکات ایک عجیب میں ہی گران نہیں۔ قیمت ار

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✵ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

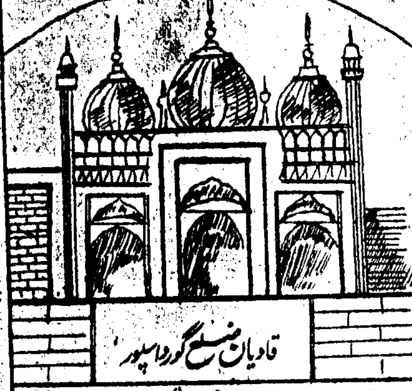

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۔/ۃ للعمر ۔ مابعد للعمر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قادیان میں عہ ۔ جلد (۶) ۔ گورنمنٹ ۔ نمبر (۲۹)

۶ ۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

فی پرچہ ۲/ ۔ چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی ۔ از یقہ للعمر

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے ۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت ۔ عسر اور یسر نعمت وبلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی وایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور وکمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند وراست
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان ودل ایمان ماست
یکسرے مو دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام وپیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد وبا جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیلابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است خسران وتباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ — ۲۰ عہ
معاونین درجہ اول جن کو ۴ پرچے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — ۵۰ عہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۲ پرچے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعمر
عام قیمت پیشگی — ۳ عہ
عام قیمت ابعد — للعمر
قیمت فی پرچہ — ۲/

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب ابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے چند یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیے ۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کرادنٹ صاحب پی ایچ ڈی

ترجمہ از اخبار ڈتھ سیکر

اوپر آٹھ دلائل اس امر پر دئے جا چکے ہین کہ موجودہ اناجیل صرف افسانے ہین۔ کوئی تاریخی کتب بھی نہین ہین۔ چہ جائیکہ الہامی کتابین ہو سکین۔ جس زمانہ مین یسوع کا ہونا بیان کیا جاتا ہے اور واقعات صلیب کا ذکر کیا جاتا ہے اس زمانہ کے رومی حکام نے جو کہ یروشلم مین متعین تھے اپنی سرکاری رپوٹون مین یا پرائیویٹ خطوط مین کبھی کوئی تذکرہ یسوع کا نہین کیا۔ ہیرودیس اگرپا۔ ایک حاکم رومی تھا۔ جو کہ ۲۵ سال تک یروشلم مین حکمران رہا تھا۔ مگر اس نے یسوع کا کوئی ذکر نہین کیا یہ تمام مصنف اور حکام جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ یروشلم کے رہنے والے تھے۔ پھر تعجب ہے کہ اونہون نے انجیلی قصون کی نہ کوئی تصدیق کی ہے نہ تکذیب بلکہ ان کا ذکر بھی نہین کیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ انجیلی قصے فقط ناول ہین جن کے لکھنے کا رواج اس زمانہ مین بہت تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت اس قسم کی ستر اناجیل موجود تھین۔ گو ان مین سے کسی کا نام انجیل نہ تھا۔ تیسری صدی کے بعد جب پادریون نے ان ستر کتابون کے مجموعہ مین سے چند ایک کا انتخاب کیا اور ایک جلد مین ان کو مجلد کرایا تب اس کا نام انجیل رکھا گیا ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ان کتابون کے لکھنے والون کا یہ منشا نہ تہا کہ ان کتابون کو انجیل کے نام سے موسوم کیا جاوے۔

عیسائیون کے ابتدائی بزرگ کبھی یسوع کو اس طرح کا خدا نہ یقین کرتے تھے۔ جیسا کہ اب کہا جاتا ہے۔ جیتن بلیدی جب رومی بادشاہ کے سامنے پیش ہوا اور رومی بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم یسوع کے متعلق کیا عقاید رکھتے ہو تو اس نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے عقائد کوئی خاص نہین جو ادر قومین اپنے بزرگون کے متعلق نہ رکھتی ہون۔ جیسا کہ رومیون کے بزرگ کنتور اور پرسیس کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تہے ایسا ہی ہم یسوع کے متعلق عقیدہ رکھتے ہین کہ وہ بھی کنواری کے بطن سے پیدا ہوا تہا اور یسوع ہو تون کو اسی طرح نکالا کرتا تہا جیسا کہ رومی بزرگ الیسکیولاپس نکالا کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانے عیسائی یسوع کو کوئی ایسی خصوصیت نہ دیتے تھے جو دوسرے انسانون مین نہ پائی جاتی ہو۔

متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا جو کہ اناجیل نویس ہوئے ہین ان سے پہلے بہت سے بزرگ عیسائی گذر چکے تھے اگر یہ قصے قابل لکھنے کے اور درست ہوتے تو ضرور تہا کہ وہ بزرگ ان کے لکھنے کی طرف توجہ کرتے وہ بزرگ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ اب تک بہت بڑے عظیم الشان آبا ریسوعین سمجھے جاتے ہین اور مانے جاتے ہین بلکہ بعض فرقون مین پرستش کئے جاتے ہین ان کے نام یہ ہین۔ کلی منس۔ اگسٹنے شس۔ پولی کارپ بارنباس۔ پے پی اس۔ کلی منٹ۔ اوری جن۔ یوسی بی اس جیتن۔ جیروم اور حرمس۔

نے پولین بونا پارٹ۔ یورپ کے مشہور فاتح نے ایک دفعہ جرمنی کے مشہور عالم یوحنا وان ہارڈر کو کہا تہا کہ یسوع کبھی کوئی دنیا مین ہوا بھی ہے یا نہین یا کہ ہم اناجیل کو ناولون کی الماری مین رکھ چھوڑین۔

اگر آج سے پانچ سو سال بعد یعنی سنہ ۲۴۰۰ء مین اگر کوئی شخص ایک کتاب لکھے اور اس مین یہ درج کرے کہ انگلستان کا ایک بادشاہ تہا جس کا نام ایڈورڈ ہفتم تہا اور وہ (خدانخواستہ) قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ وہ اپنی کتاب مین لکھے مگر زمانہ حال کے اخبارون اور تواریخون مین اس واقعہ کا ذکر نہ پایا جائے تو یقین کرنا پڑیگا کہ یہ ایک جھوٹا قصہ ہے یہی حال یسوع کے ساتھ ہوا اور انجیلین ہرگز قابل اعتبار نہین ہین۔

عیسائی پادریون کی مہربانیون سے ایسے جھوٹے قصون اور افسانون کا ایک سچے قصہ کے رنگ مین شہرت پا جانا کوئی تعجب انگیز امر نہین کیونکہ اس کی مثالین عیسائیون کی تاریخ مین اور بھی پائی جاتی ہین جن مین سے ایک کا مین اس جگہ ذکر کرتا ہون۔

سنہ ۱۱۰۰ء ایک ہزار عیسوی مین شہر روما مین ایک پادری صاحب پوپ کے پاس ایک دن اچانک آئے اور بیان کیا کہ مجھے خداوند نے ہندوستان کے ملک کی طرف مشنری کر کے بھیجا تھا اور مین نے وہان جا کر بہت سے معجزات دکھلائے ہین اور خداوند کا جلال ظاہر کیا ہے ان کا نام یوحنا پرلیسٹر تہا۔ یوحنا پرلیسٹر صاحب اپنے عجیب عجیب واقعات اور معجزات بیان کرنے کے بعد پوپ سے برکات حاصل کر کے پھر اپنے مشن کے لئے ہندوستان کو چلے گئے ان دنون یورپ مین کسی کو معلوم نہ تہا کہ ہندوستان کس طرف ہے اور اس تک پہنچنے کی راہ کون سی ہے مگر جان پرلیسٹر صاحب غالباً روح القدس کی امداد سے وہان پہونچے اور ان کی روانگی کے پانچ چھ سال بعد عیسائی ممالک مین یہ خبر مشہور ہو گئی کہ پرلیسٹر جان نے وسط ایشیا مین ایک زبردست عیسائی سلطنت کی بنیاد رکھدی ہے اور نہائت شان و شوکت کے ساتھ وہ اس ملک پر حکمران ہے اور لکھو کہا آدمی اس کی رعایا ہے جن کا وہ نہ صرف بادشاہ ہے بلکہ روحانی حاکم ہے پھر یہ خبر مشہور ہوئی پرلیسٹر نے ایک بڑی فوج جمع کر لی ہے اور وہ عنقریب مشرق کی طرف سے بیت المقدس پر چڑہائی کریگا اور اسے مسلمانون کے قبضہ مین سے نکال لیگا اس بات کو سنکر عیسائیون نے خوشی کے نعرے مارے اور بہت سے جوشیلے عیسائی صلیبی جنگ کیواسطے طیار ہو گئے تاکہ پرلیسٹر صاحب کی امداد کیواسطے مغرب کی طرف سے مسلمانون پر حملہ کرین لیکن سال پر سال گذرتا گیا اور بیت المقدس سے کوئی خبر اس کی تصدیق مین نہ آئی پوپ نے ہر چہار طرف پیغام بھیجے کہ کوئی صحیح خبر پرلیسٹر کی ملے۔ مگر پوپ کے ایلچی اس سے بڑھ کر کوئی خبر نہ لا سکے کہ پرلیسٹر طیاری کر رہا ہے اور عنقریب چڑہائی ہوگی پھر پوپ کے ذریعہ سے مشہور ہوا کہ پرلیسٹر کی سلطنت ہند ایران اور تاتار کے ملکون پر پورے طور سے ہو چکی ہے اور شہر بابل کے کھنڈرات تک اس کی سرحد ہے اور وہ تمام عجیب جانورین کا ذکر عیسائیون کی پرانی کتابون مین موجود ہے، گر دنیا مین کہین دیکھے نہین جاتے وہ سب پرلیسٹر کی سلطنت مین پائے جاتے ہین۔ بے نظیر خوبصورتی کی عورتین اور ایسے مرد جن کی تدرتاً ایک ہی آنکھ ہوتی ہے وہ بھی پرلیسٹر کے ملک مین پائے جاتے ہین ایسے زبردست عیسائی بادشاہ کے ساتھ اتحاد قائم کرنا نہائت ہی ضرور تہا اور یورپ کے عیسائی بادشاہون کی بڑی خواہش تھی مگر افسوس ہے کہ پرلیسٹر کی سلطنت تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہ تہا معلوم نہین کہ کس ذریعہ سے وہان سے خبرین تو یورپ تک آ جاتین لیکن وہان کوئی جا نہ سکتا تہا۔ سالہا سال اسی طرح گذرتے گئے آخر ایک ڈیپوٹیشن بھیجا گیا یہ زبردست اور باہمت جماعت جب واپس آئی تو اس نے بیان کیا کہ اگرچہ ہم پرلیسٹر کی سلطنت کے اندر نہین جا سکے تاہم اس کے قریب تک پہنچنے مین بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اگرچہ اس کی رعایا کے ساتھ ملاقات ہم نہین کر سکے تاہم قرب و جوار کی سلطنتون کی رعایا کے ذریعہ سے ہمکو خبر ملی ہے کہ وہ سلطنت کیسی شاندار ہے ہماری نزدیک یہ کامیابی اس ڈیپوٹیشن کی کچھ تھوڑی سی نہ تہی کیونکہ قطب شمالی اور جنوبی کی تلاش مین پھرنے والے بھی آج تک قطبین تک نہین پہونچے بلکہ صرف اس کے قریب سے خبرین لے آئے ہین (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ایک نیا فتوے

مولویون کی ایمان اور تقوی کا نمونہ

علماء روہیلکھنڈ نے حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے متعلق ایک نیا فتوی شایع کیا ہی جسمین ان علماء نے مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حلفی بیان کے مطابق کہ مسلمان جہوٹ بولے چوری کرے زناء کرے بغاوت کرے غرضیکہ کوئی ہی بدمعاشی کرے سُنّی کا مستحق رہتا ہے۔ دل کھول کر افترا پردازی سے کام لیا ہے اس فتوی مین سے کچہہ اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

فتوی علماء روہیلکھنڈ بابت میرزا قادیانی مدّعی نبوت

میرزا قادیانی ایک شعبدہ باز اور دنیا ساز شخص ہے ..... غرضیکہ عیسائی و مسلمان و ہنود ہر ایک کے مذہبی اصول پر حملہ آور ہو کر ..... بہر حال سخت اور بے ادب اور منہ زور ہے ..... لہذا تمام مسلمانون پر لازم ہے کہ ایسے لوگون کی صحبت سے بھاگین ..... تو مرزا صاحب کو جو امام حسین علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ اور تمام علمائے امت اور روئے زمین کے مسلمانون کو کافر کہتا ہے۔ اور بزرگان دین کی سخت اہانت کرتا ہے ..... محمد اعظم

بعض پیشگوئیان اگر میرزا صاحب کی صحیح نکلین تو ایسی تو کافر منجمون کی بہی صحیح ہو جایا کرتی ہین ..... لہذا عوام کو اس سے محترز رہنا لازم ہے۔ ابو یحیی محمد عفی عنہ

بیشک قادیانیون کیساتھ مثل برادران اہل اسلام ارتباط نہین رکھنا چاہیے اور انکی امامت سے نماز نہین ادا کرنی چاہئے۔ محمد عبد الخالق مدرس مدرسہ عین العلم

اسی طرح اسی کا یہ دعوی ہے کہ مین مسیح اور مہدی ہون بدین وجہ اور دیگر وجوہ لازم ہے کہ قادیانی معہ اپنے پیرو کے دائرہ اسلام سے خارج ہین مسلمانون کو ان سے کسی طرح تعلق برادرانہ جائز نہین ..... عبد الکریم عفی عنہ

کوئی شخص دعوی رسالت صراحتہً یا کنایتہً کرے تو وہ شخص کاذب ہے کیا اس شریعت سے بہتر کوئی دوسری شریعت ہو سکتی ہے جو مدعی رسالت اسکو لائیگا۔ اور اسکو باطل کریگا ..... کسی نے اس دین متین کو نظر انکار سے نہین دیکھا .....
محمد غلام محی الدین عفی عنہ پیش امام مسجد شاہجہانپور

قادیانی کی مصاحبت عوام کے لئے سم قاتل سے زیادہ مضر ہے۔ اور نماز انکے پیچھے ناجائز۔ واللہ اعلم بالصواب محمد حسین عفی عنہ

مرزا قادیانی دین کو بدلنا چاہتا ہے اور ایک جدید مذہب کا امام خود بننا چاہتا ہے ..... ایک وحی یہ بیان کی ہے کہ مجھکو وحی ہوئی ہے۔ کہ تیری عمر ۸۰ برس کی یا تین چار سال کم۔ یا چند سال زیادہ تو غور کرو کہ یہ کلام مشکوک وحی الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ اسکے قایل کو مجنون یا احمق تصور کیا جائیگا عاقل ایسا کلام مہمل مشکوک نہین کر سکتا ہے چہ جائیکہ وحی الٰہی ہو نعوذ باللہ ..... اور فرقہ اہلسنت والجماعت سے خارج ان سے خلط ملط میل جول رکھنا اور انکے ساتھ کھانا پینا اور برتاؤ برادری کا برتنا سخت ممنوع ہے اور انکے پیچھے نماز پڑھنا نادرست ہے :- حررہ محمد ریاست علی عفی عنہ

چنانچہ دعوی نبوت و انکار ختم نبوت من کل الوجوہ کی نسبت نیچریانہ خیالات ابن اللہ و تثلیث کا اقرار اور حضرت عیسیٰ کی توہین اپنے کو مجدد و مخدوم ملائکہ قرار دینا وغیرہ ..... لہذا ان لوگون سے عوام کو بچنا لازم ہے۔

کاتبہ العبد الاواہ ابو اسحٰق محمد عبد اللہ برادر و تلمیذ فاضل اجل مولانا حکیم حافظ ابو یحیی محمد صاحب محدث شاہجہانپوری

مرزا قادیانی کے کفر مین تردد نہین اس کے اقوال کفریہ اس کے رسائل مین مرقوم ہین۔ وہ اور اسکے متبعین سب ناری جہنمی کافر ہین ان سے میل جول اور مخالطت وغیرہ رکھنا سب حرام ہے ..... المشتہر

ابو المکارم محمد رفعت اللہ خان محلہ انٹہ شاہجہانپور تلمیذ جامع معقول و منقول الشیخ الاعظم جناب مولانا سید محمد اعظم معتمد علیہ فی الفتوی

اس اشتہار مین بالخصوص باتین دیکھنے کے قابل ہین کہ ان مولویون مین ایمان کا کتنا حصہ باقی رہگیا ہے ان کا اسلام کیسا ہے عیسائیون اور ہنود کے مذہب کا جو رد حضرت کرتے ہین وہ بھی ایک موجب کفر قرار دیا گیا ہے اور لوگون کو بھڑکانے کے واسطے محض افترا پردازی سے لکھ دیا ہے کہ میرزا صاحب حضرت عیسیٰ اور امام حسین اور تمام علماء کو کافر قرار دیتے ہین پھر محض افترا سے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ایک نئی شریعت لائے ہین۔ حالانکہ حضرت بارہا فرماتے ہین کہ مین کوئی شریعت نہین لایا سب سے بڑھکر یہ کہ حضرت تورات دین تثلیث کے رد مین اور اسکو جڑھ سے اکھاڑنے کی تجویز مین ہین اور یہ لکھتے ہین کہ وہ تثلیث کے قایل ہین خدا تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ انبیاء کے سوای کسی پر غیب کی خبر نہین کھلتی۔ اور یہ مولوی لکھتے ہین کہ نجمیون کی پیشگوئیان بھی پوری ہو جاتی ہین حضرت کے الہام ۸۰ سال کے قریب عمر ملے کو کلام مشکوک قرار دیتے ہین کہ یہ وحی الٰہی نہین ہو سکتی اور خدا تعالیٰ کے کلام شریف مین فی بضع سنین کے کلمہ پر ناجائز حملہ کرتے ہین۔ افسوس صد افسوس ان لوگون کے حالات پر کہ یہ تو یہود کے بھی بڑھ گئے ہین ایسا صریح افترا کرتے ہین ایک دوست نے اس اشتہار کو پڑھکر حضرت کی خدمت مین یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ایسے جھوٹون پر عدالت مین نالش کرنی چاہئے۔ حضرت نے اس اشتہار کو پڑھکر اسپر جو کلمات تحریر فرمائے ہین۔ وہ اگلے صفحہ پر درج کئے جاتے ہین۔ ناظرین ملاحظہ فرمائین :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولائیت

صفحہ ۳ ۔ ایک نیا فتوے

صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی

صفحہ ۵ ۔ اخبار قادیان ۔ سرسید لیڈر نہ تہا ۔

صفحہ ۶ ۔ ڈائری ۔ سفر پٹیالہ

صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ درس قرآن شریف

صفحہ ۹ ۔ ۱۰ ۔ رقیمۃ الحکیم ۔ پاک شاعری

صفحہ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ وصیتین

صفحہ ۱۳ ۔ بدر خواتین

صفحہ ۱۴ ۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۶ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یہ اشتہار (جس کا خلاصہ پچھلے صفحہ اخبار ہذا پر درج ہو چکا ہے) مین نے پڑہا ۔ اور ان لوگون کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا :۔ حالیا مصلحت وقت دران سے بینم ۔ اور یہ بات سچ ہے ۔ کہ کوئی نبی یا رسول ایسا نہین آیا جو اس کو ستایا نہین گیا اور عجیب بات یہ ہے ۔ کہ جہوٹون کے ساتھ ایسا معاملہ نہین ہوتا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ستائے گئے اور کوئی دکھ نہین جو نہین دیا گیا ۔ مگر مسیلمہ کذاب وغیرہ جہوٹے نبی جب اٹھے تو اون کو کسی نے نہین ستایا اور ہزارہا آدمی ان کے ساتھ شامل ہو گئے ۔ جب تک کہ خدا نے اونکو ہلاک کیا ۔ پھر حضرت عیسےٰ کے وقت تین شخصون نے جہوٹے طور پر نبوت کا دعوے کیا ۔ مگر کسی یہودی نے ان کو صلیب پر نہین چڑہایا لیکن حضرت عیسیٰ کے ساتھ جو کچھ کیا ۔ اس کے بیان کی حاجت نہین اس سے ثابت ہے کہ یہ دنیا ہمیشہ سچے سے دشمنی کرتی رہی ہے ۔ اور سچون کو دکھ دیتی رہی ہے ۔ بعض ہماری جماعت کے لوگون نے ارادہ کیا کہ ایسے افترا کرنے والون پر گورنمنٹ مین نالش کرین مگر یہ درست نہین ہے اور ہم نہین چاہتے کہ دنیا کی عدالتون کی طرف جاوین ایک ہی ہے جو ہمارے دل پر اطلاع رکھتا ہے وہ جس طرح چاہے کرے گا ۔ اس قدر کافی ہے جو اس اشتہار کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے آج ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو میرے پر ظاہر فرمایا ۔ اور وہ یہ ہے ۔

ربّ اخرجنی من النار ۔ الحمد للہ الذی اخرجنی من النار ۔ انّی مع الرسول اقوم ۔ والوم من یلوم ۔ واعطیک ما یدوم ۔ ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم

ترجمہ ۔ اے میرے ربّ مجھے آگ سے نکال ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا ۔ مین رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اس کو ملامت کرون گا جو اُسے ملامت کرے اور تجھے وہ چیز عطا کرون گا جو ہمیشہ رہے اور وقت معلوم تک مین زمین پر رہون گا ۔

پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیون نے پتنگ چڑہائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور مین نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا ۔ پھر کسی نے کہا ۔ غلام احمدؐ کی جے ۔ یعنی فتح ۔

میرزا غلام احمدؐ عفی اللہ عنہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین ولد بہولا ۔ ضلع سیالکوٹ گاؤن میانوالی ڈاکخانہ گالا تھانہ تلونڈی ۔ تحصیل رعیہ

منگو ولد چوغتہ بھوڑے وال کا لگا ضلع امرتسر تحصیل امرتسر ڈاکخانہ مجیٹھہ تھانہ کتھونگل

جہنڈو ولد دتا " " "

بھولا ولد کالو " " "

حق نواز خان ولد محمد بخش ساکن بگول ڈاکخانہ گہوڑیواہ تحصیل گورداسپور

شاہ نواز خان " " "

امام الدین " " "

محمد حسین ولد ابراہیم ساکن سوہل خورد ڈاکخانہ سوک کلان ضلع گجرات

احمد بخش ولد سلطان احمد ۔ طالب علم مدرسہ قادیان

صاحبداد ولد علی شیر ساکن ویونا ضلع گجرات ۔

مرزا قائم علی صاحب مالک کارخانہ قاسمی بخشی مالیرکوٹلہ

کیا آنحضرتؐ کا سایہ نہ تہا

جہانسی سے ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت مین آیا جس مین یہ دریافت کیا گیا تہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تہا یا کہ نہین بعض کتابون مین لکھا ہے کہ سایہ حضور پرنور کا زمین پر نہین گرتا تہا " اس خط کے جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا " یہ امر کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوتا اور نہ کسی ثقہ مورخ نے لکھا ہے جو معجزات محدثین نے اپنی کتابون مین جمع کئے ہین ان مین اس امر کا ذکر نہین ۔

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ السلام بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہین جیسا کہ اگلے صفحہ مین مفصل لکھا جاتا ہے۔ حضرت ایک روز کیواسطے بٹالہ تشریف لے گئے تھے اور اُسی روز شام کے وقت واپس قادیان بمعہ قافلہ آگئے تھے جو گفتگو وہان ہوئی تہی اس کا کچھ حصہ صفحہ ۹ پر درج کیا گیا ہے اور باقی آئندہ انشاء اللہ تعالٰے لکھا جائے گا۔

اس ہفتہ مین قاضی سید غلام حسین صاحب ساکن بھیرہ حال ملازم حصار کیٹل فارم کا نکاح سید محمد حسن صاحب مدرس لوہاری کی لڑکی جمیلہ خاتون کے ساتھ ہر دو صاحبان کی تحریری اجازت کے بعد قادیان مین پڑھا گیا جمعرات کے دن ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء کو مسجد مبارک مین حضرت مولوی نور الدین صاحب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور اس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ سید محمد حسین صاحب نے اپنی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کو وکیل مقرر کیا تہا۔ مگر چونکہ حضرت کی طبیعت علیل تہی اس واسطے انہوں نے اپنی تحریری اجازت لکھکر حضرت مولوی نور الدین کو نکاح پڑہنے کے لئے فرمایا۔ مہر مبلغ تین سَو روپے مقرر ہوا۔ اللہ تعالٰی اس نکاح کو طرفین کیواسطے موجب برکات کرے۔ جس سید صاحب کا اشتہار برائے نکاح نمبر ایک مین دیا گیا تھا۔ وہ قاضی صاحب موصوف ہی تھے۔

ضرورت - دفتر میگزین کیواسطے ایک سکینڈ کلرک کی ضرورت ہے۔ درخواستین بنام صاحب مینیجر میگزین آنی چاہئین۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

دعا مدد - مولوی عبد الرحمٰن صاحب برادر مولوی عبد الرحیم صاحب کنگی بیمار ہین اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔ اللہ تعالٰی شفا دیوے۔

بابو گلاب خان صاحب کے گہر سے بیمار ہین اور احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہین۔ خدا تعالٰے شفا دیوے۔

برادر علی بخش صاحب ساکن مزنگ کی بیوی بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خدا فضل کرے۔

گولے کی آواز

ملک عادل شاہ صاحب ترنگزئی ضلع پشاور سے اطلاع دیتے ہین کہ ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کو ۹ بجے شام کے ایک توپ کے گولے کی طرح ایک آواز ہوئی۔ جو ۲۵ - ۳۰ میل تک تقریباً سنی گئی۔

سر سیّد لیڈر نہ تہا

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اس زمانہ مین مسلمانون کے درمیان دو شخص قومی لیڈر ہوئے ہین اور ہندون کے درمیان ایک۔ ہندون کے درمیان دیانند تہا۔ اس کی تعلیم کے نتیجہ مین گورنمنٹ کے متعلق جو خیالات ہندون کے بن گئے ہین وہ ظاہر ہین۔ مسلمانون کے دو لیڈر ہوئے سر سید اور حضرت مرزا صاحب ہر دو کی جماعت ایسی ہوئی جو کہ گورنمنٹ کی سچی خیر خواہ ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ درست ہے۔ کہ سر سید کے کالج مین جو طلبا پڑھتے ہین یا جو لوگ ان کے ہمخیال ہین۔ وہ گورنمنٹ کی نسبت عمدہ خیال رکھتے ہین لیکن اصل مین سر سید نے کوئی مذہبی جماعت نہین بنائی اور نہ خود سر سید کوئی قومی امام یا لیڈر تھا۔ بلکہ اس کے پاس اہل الرائے کا ایک مجمع تھا جو کہ بعض باتون مین سر سید کے ساتھ متفق تھے اور بعض مین مخالف بھی تھے۔ برخلاف اس کے یہ سلسلہ خدا تعالٰے نے قائم کیا ہے اور مجھے اس جماعت کا امام مقرر کیا ہے یہ ایک مذہبی جماعت ہے جو ہر ایک بات مین ہماری اطاعت کے واسطے ہر وقت طیار ہے اور ہمنے مذہبی عقائد کے طور پر ان کے ذہن نشین یہ امر کرا دیا ہے کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت کرنا اور اس کا شکریہ ادا کرنا ہمارا فرض مذہبی ہے۔ اس رنگ مین پہلے کبھی کسی نے گورنمنٹ کی اطاعت کی تائید نہین کی

اخبار بدر کی قدر اور ضرورت

برادر مکرم جناب مفتی صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - نمبر ۲۳ بدر مجھے نہین ملا سخت الم ہوا اسی درد سے چند اشعار موزون ہوگئے۔ جو بغرض طبع ارسال ہین۔ مین بدر کی ترقی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہون اور نیز اس کی باقاعدہ اشاعت اور بر وقت ہونے پر۔ بارک اللہ فی سعیکم و جعلہ مشکوراً۔ آمین

خاکسار

محمد نواب خان ثاقب مبرزا خانی از مالیر کوٹلہ ریاست

قطعہ اشعار ثاقب

ایک ہفتہ بدنصیبی سے مری
آنکھ سے اوجھل رہا سیمائے بدر
میری پیشانی ہوئی مثل ہلال
چھپ گیا جب روئے نور افزائے بدر
دید کی حسرت مین آنکھین پھاڑ کر
نامہ بر سے مین نے پوچھا۔ لائے بدر
ہنس کے بولا وہ بھلا میری مجال
آپ کو لا کر نہ دون اور آئے بدر
ہوگیا بیہوش سنکر یہ سخن
رہگیا سکتہ مین کہکر ہائے بدر
چشم دل مین میرے آئے روشنی
روبرو ہو جب رخ زیبائے بدر
یہ نہین ممکن کہ وہ سب کیلئے
اور سامنے سے مرے سرکائے بدر
ہے خیال بدر دل مین روز و شب
رات اور دن سر مین ہے سودائے بدر
بدر کا دیوانہ ہون پروانہ وار
کون ہے مجھ سا جو ہو شیدائے بدر
ہوگیا وہ کامیاب اور دوست کام
دیکہتے ہی رہگئے اعدائے بدر
اس مین کچھ بھی شک نہین ہے ہم پہ بھی
مہربان ہے ایڈیٹر دانائے بدر
بھیجنے والے کی غفلت ہے ضرور
ورنہ میرے نام کا رہجائے بدر
گم ہوا تیئیسوان پرچہ کہین
قلب مضطر کو مرے پرچائے بدر
دل سے کردے دور سب افسردگی
سعی حق مین طبع کو گرمائے بدر
یاد رکھئے ثاقب مہجور کو
حال دل پر یہ کرم فرمائے بدر

ڈائری

سفر بٹالہ

جیسا کہ گذشتہ اخبار مین لکھا جاچکا ہے حضرت ام المومنین بمعہ صاحبزادگان و اقارب و خدام اُنہار کس بغرض تبدیل ہوا ۴ر جولائی ۱۹۰۶ء کو لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اور ۱۴ر جولائی ۱۹۰۶ء کو بروزایت وار ایک بجے دن کے بٹالہ مین واپس پہونچ گئے اس واسطے حضرت اقدس بمعہ چند خدام کے ۱۴ر جولائی کی صبح کو بٹالہ تک تشریف لے گئے تھے چونکہ گرمی کا موسم ہے اس واسطے صبح سویرے پانچ کے قریب یہاں سے روانہ ہوئے۔ آپ پالکی مین بیٹھے ہوئے تھے۔ بہت سے عاشقانہ مزاج خدام پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک گئے (اکبر شاہ خان صاحب ملان احمد نور صاحب۔ عبداللہ افغان۔ غلام محمد افغان عبدالغفار خان۔ میان شادیخان۔ مستری دین محمد۔ میان عمر دین۔ شیخ عبدالرحمن نومسلم۔ حضرت گل افغان عرب عبدالحی وغیرہ) قریب دس بجے کے آپ بٹالہ مین پہونچے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب اور حافظ احمد اللہ صاحب اور مفتی فضل الرحمن صاحب بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور یہ عاجز بھی ہمرکاب تھا شیخ یعقوب علی صاحب بمعہ چند خدام کے صبح سویرے بٹالہ پہونچ گئے ہوئے تھے۔ تاکہ مکان کا انتظام کرین بٹالہ کے شریف اور لائق تحصیلدار جناب رائے جسمل صاحب کا شکریہ ہے کہ جب انکو شیخ صاحب سے یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ حضرت اقدس تشریف لاتے ہین اور چند گھنٹہ وہان قیام کرین گے۔ تو انہون نے اسٹیشن کے پاس ہی اپنے مکان کے متصل ایک عمدہ آرام کی جگہ مہیا کر دی تحصیلدار صاحب خود بھی حضرت کی ملاقات کیواسطے تشریف لائے اللہ تعالیٰ انکو اس خدمت مسیح کیواسطے جزائے خیر عطا فرمائے۔ جب تحصیلدار صاحب حضرت کی ملاقات کیواسطے آئے۔ تو اثنائے گفتگو مین انہون نے فرمایا۔ کہ مین شہر سے باہر اسی جگہ رہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اسی جگہ رہنا بہتر ہے کیونکہ شہر مین اکثر بیماری کا خوف ہوتا ہے اور گذشتہ موسم مین بٹالہ مین بہت طاعون تھی۔ اور اگرچہ اب آرام ہے۔ تاہم جائے امن نہیز۔ کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ لوگ اصلاح عمل کی طرف توجہ نہین کرتے اور جب تک اصلاح عمل نہ ہوگا۔ یہ عذاب دور نہ ہوگا۔ پہلے پہل جب کہ طاعون سے بچنے کیواسطے ٹیکے کی تجویز کی گئی تھی اور بڑے زور شور سے ہر جگہ ٹیکہ لگایا جاتا تھا اس وقت ہمنے بھی ایک کتاب بنام کشتی نوح لکھی تھی۔ جس مین ہمنے یہ بات ظاہر کی تھی کہ اس بیماری سے بچنے کا اصلی اور حقیقی علاج یہ ہے۔ کہ لوگ خدا تعالیٰ کیطرف رجوع کرین اس وقت ایک انگریز اور ایک دیسی افسر جو کہ آئی۔ ایم۔ ایس تھا۔ ہر دو ٹیکہ لگانے کیواسطے قادیان مین بھی آئے تھے۔ تب ہمنے اپنی کتاب کا ایک نسخہ اس کو بھیجا تھا۔ جس کو اس دیسی افسر نے پڑھ کر اس انگریز کو سنایا۔ اس کو سنکر انگریز نے کہا کہ سچ تو یہی ہے جو اس کتاب مین لکھا ہے۔ باقی تو سب حیلے ہی ہین۔ اصلی علاج یہی ہے۔

غرض خدا سے جو ڈرتا ہے۔ خدا اس پر رحم کرتا ہے مین حیران ہون کہ مین یہ باتین کس طرح لوگون کے دلون مین ڈالدون۔ کیونکہ یہ آسمانی اور روحانی باتین ہین اور زمینی لوگ ان کو نہین سمجھ سکتے۔ ابھی یہ عذاب ختم ہونیوالا نہین ہے جب تک لوگ اپنی اصلاح نہ کرین۔ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہوتا رہے گا۔ خالی ان ظاہری حیلون سے کچھ نہین بنتا۔ خواہ چوہون کو مارا جائے خواہ مچھرون کو اور خواہ کوون کو جب تک کہ لوگ خدا کی طرف نہ جھکین گے اُنپر کس طرح رحم ہو سکیگا۔

ایک گاؤن کے متعلق لکھا تھا کہ وہ بالکل ویران ہوگیا پرانی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون نے بعض جگہ شہرون کے شہر بالکل ویران کر دئے اور جب سب آدمی مر گئے تب یہ بیماری جانورون پر پڑی اور جب وہ بھی مر گئے۔ تو پھر جنگل کے سانپون پر پڑی اور وہ ہلاک ہو کر بالکل ویرانہ رہ گیا۔ صدہا کوس تک آبادی کا نام و نشان مٹ گیا۔ خدا کے رحم کے سوائے کہین گذارہ نہین جو لوگ دردِ دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہین۔ خدا ان پر اپنا رحم کرتا ہے۔ اور ان کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھتا ہے مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے تبلایا گیا ہے کہ ابھی بیماری اس سے بھی زیادہ سخت پڑنے والی ہے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ آئندہ سال وہ سختی آوے یا درمیان مین ایک سال نرم ہو کر پھر سختی دکھاوے۔ بہر حال آئندہ آنے والی طاعون گذشتہ سے بہت ہی سخت ہے اور ایسا ہی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی تبلایا گیا ہے کہ ایک سخت زلزلہ ابھی آنیوالا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگون کو ان باتون کی طرف کچھ خیال نہین کہ خدا تعالیٰ کا عذاب کس طرح بھڑک رہا ہے باوجود اس کے فریب اور چال بازیان بڑھتی چلی جاتی ہین۔ دنیا کی حرکت بے انصافی کی طرف ہے۔

اس کے بعد حضرت نے تحصیلدار صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے آپ کے واسطے مکان کا عمدہ انتظام کیا اور ان کی شرافت کی تعریف کی۔

مرزا اکبر بیگ صاحب نے حضرت کی خدمت مین اپنا ایک خواب بیان کیا کہ مین ایک عمدہ خواب دیکھ رہا تھا کہ مجھے ایک شخص محمد حسین نے فوراً جگا دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ جگانے والے کا وجود بھی خواب کا ایک جزو ہوتا ہے اور اس کے نام مین اس خواب کے متعلق تعبیر ہوتی ہے۔ فرمایا اگر خدا تعالیٰ کا منشار نہ ہو۔ تو کوئی جگا بھی نہین سکتا۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔

قدر صحت مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب بھی گیارہ بجے کی گاڑی پر شملہ سے بٹالہ پہونچ گئے تھے اور قادیان جانے کو طیار تھے۔ لیکن ایک آدمی نے اسٹیشن پر انکو اطلاع کر دی تھی کہ حضرت صاحب اسی جگہ ہین وہ بھی حضرت کی خدمت مین تیسرے پہر تک حاضر رہے اور پھر لاہور کو چلے گئے۔ شیخ صاحب موصوف ولایت کا ذکر کرتے تھے۔ کہ وہان بعض چشمے ایسے عمدہ ہوتے ہین اور سمندر کے کنارے بعض جگہ ایسے عمدہ ہوتے ہین۔ کہ چند روز اگر لوگ وہان جا کر رہین تو صحت بہت عمدہ حالت مین ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا کہ صحت عمدہ شے ہے۔ تمام کاروبار دینی اور دنیاوی صحت پر موقوف ہین۔ صحت نہو۔ تو عمر ضائع ہو جاتی ہے۔

اعلان

چونکہ گذشتہ اخبار نمبر ۲۸ جلد ۲ مطبوعہ ۱۱ر جولائی ۱۹۰۶ء کو صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر ۱۶ مین بجائے ۱۴ر فروری ۱۹۰۶ء کے ۲۴ر فروری ۱۹۰۶ء کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے لہذا اخبار ہذا مین تصحیح کیجاتی ہے کہ دراصل ۱۴۔ فروری ۱۹۰۶ء ہے۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ الماعون

(گذشتہ سے پیوستہ)

سورت کے نام اس سورہ شریف کو اس کے پہلے لفظ کے لحاظ سے سورہ ارئیت بھی کہتے ہیں جیسا کہ اور بھی بعض سورتوں کے نام ان کے پہلے الفاظ کے لحاظ سے ہیں۔ مثلاً والصفت ۔ الرحمن ۔ النجم ۔ الطور وغیرہ۔

دوسرا نام اس سورہ شریف کا الدین ہے کیونکہ اس میں جزاء وسزا کے ضروری اور اہم مسئلہ کی تکذیب کرنے والے کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے۔

تیسرا نام اس سورہ شریف کا سورۃ الماعون ہے اور زیادہ تر مشہور یہی نام ہے۔ ماعون کے معنے مفصل آگے بیان ہوتے ہیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

چوتھا نام ۔ اس سورہ شریف کا سورۃ الیتیم ہے ۔ کیونکہ اس میں یتیم کے ساتھ محبت کرنے اور اس پر دست شفقت رکھنے کی طرف خاص طور پر ترغیب دیگئی ہے۔

مقام نزول بعض روایات کے مطابق یہ سورہ شریف مکہ میں نازل ہوئی تھی اور بعض کے نزدیک نصف اول مکہ میں نازل ہوا تھا اور نصف دوم مدینہ میں نازل ہوا تھا اور چونکہ نصف آخر میں منافقین کی طرف اشارہ ہے اور مکہ معظمہ میں بسبب تکالیف اور مصائب کے ہنوز صرف مخلص لوگ شامل تھے اور ایسے وقت میں ممکن نہ تھا کہ کوئی منافق گروہ شامل ہو سکے اس واسطے قیاس بھی کیا جا سکتا ہے ۔ کہ نصف آخر مدنی ہو ۔ لیکن چونکہ اکثر آیات میں جو مکہ معظمہ میں نازل ہوئی تھیں آئندہ حالات کی بھی پیشگوئیاں ہیں اس لحاظ سے یہ قیاس بالکل صحیح نہیں ٹھہرتا ۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے ۔ کہ بعض آیات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار ہوئی ہوں ۔ جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے تازہ حالات میں دیکھتے ہیں ۔ کہ ایک پیشگوئی وحی الٰہی میں ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پھر وہی الہام الٰہی میں وارد ہوئے۔

شان نزول ایسا ہی شان نزول کے متعلق بھی اختلاف ہے ۔ عطا و جابر کا قول حضرت ابن عباس سے ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور دوسرے قول میں ہے ۔ کہ یہ سورۃ نصف اول عاص بن وائل کے حق میں ہے اور نصف ثانی عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول کے حق میں ہے ۔ سدی نے کہا ہے ۔ کہ ولید بن مغیرہ کے حق میں ہے ۔ ضحاک نے کہا ہے کہ عمر بن عائذ کے حق میں ہے ۔ ابن جریج نے کہا ہے کہ ابو سفیان کے حق میں ہے ۔ یتیم کے جھڑکنے کے متعلق ابوجہل کا ایک قصہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس کی عادت تھی کہ جب کوئی دولتمند کہ میں قریب المرگ ہوتا تو اس کے پاس جا کر کہتا کہ تیرے بال بچے تیرے بعد وارثوں کے سبب خراب حال ہو جائیں گے ۔ بہتر ہے کہ تو اپنا مال متاع میرے سپرد کر دے ۔ اس طرح یتیموں کا مال لے لیتا اور پھر جب وہ مر جاتا تو ان یتیم بچوں کو صاف جواب دیدیتا اور جھڑک کر نکال دیتا ۔ ذکر ہے کہ ایک یتیم جس کے ساتھ اس نے ایسا ہی سلوک کیا تھا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور اپنا تمام قصہ عرض کیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ یتیموں پر بہت رحم کرتے تھے اس کی خاطر ابوجہل کے پاس چل کر گئے اور اُسے سمجھایا اور یتیم کی سفارش کی ۔ مگر وہ نابکار اور بھی افروختہ ہوا اور یتیم کو مارنے اٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی ۔ جس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ ایسا ہی بعض مفسرین نے ایک روایت یہ بھی لکھی ہے کہ ایک دن ابو سفیان یا ولید بن مغیرہ نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ہنوز اس کے حصے ہی کر رہا تھا کہ ایک یتیم نے آکر سوال کیا ۔ اس نے لاٹھی سے اس یتیم کو مارا ۔ تب حق تعالیٰ نے اس کی مذمت میں یہ آیتیں نازل ہوئیں ۔

شان نزول ومقام نزول کے اختلافات میں ایک نکتہ یہ بھی حکمت الٰہی ہے کہ انجیل اور توریت کی طرح قرآن شریف میں ہر آیتہ کے ساتھ اس کا شان نزول درج نہیں ۔ ابتداء سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے درمیان کبھی شان نزول یا مقام نزول ساتھ ساتھ نہیں لکھائے جیسا کہ توریت انجیل میں اور دیگر صحف انبیاء میں آتا ہے ۔ کہ حضرت موسیٰ یا عیسیٰ یا کوئی اور نبی پھر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا ۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اول سے خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کی طرح اس کی روانی ہے ۔ جس میں کوئی رکاوٹ نہیں ۔ بشر کے کلام کا اس میں کوئی حصہ نہیں اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی میں اس واسطے اس میں شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے ۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ۔ کہ اس بات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی ۔ کہ یہ آیتیں کب اور کس کے حق میں اول نازل ہوئی تھیں یہاں تک کہ ترتیب نزولی بھی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی ۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانوں کے واسطے اور سب قوموں کے واسطے خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

ربط سورہ ایلاف میں اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلائے ہیں اس کے بعد ان کو یہ سمجھایا گیا کہ جب خدا تعالیٰ کے اس قدر فضل تم پر ہوئے ہیں تو اب تمہیں چاہیئے کہ ان رذائل اور بدیوں سے بچو جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اور جن کا ذکر اس سورہ ماعون میں کیا گیا ہے۔

تشریح ومعانی الفاظ

اَرَاَیْتَ ۔ آیا دیدی ۔ کیا دیکھا تو نے ۔ اس میں بظاہر استفہام ہے اور دراصل مطلب تعجب ہے کہ کیا ایسے شخص کو بھی تم نے دیکھا ہے اس قسم کے طرز کلام میں ایک زور اور خوبصورتی ہے

الذی ۔ جو کہ ۔ وہ جو ۔ جو شخص کہ

یکذّب ۔ جھٹلاتا ہے ۔ تکذیب کرتا ہے ۔

بالدّین ۔ جزاء و سزا کو ۔ کہتا ہے

جزاء و سزا کہ نیکی پر انعام یا بدی کی سزا یہ فرضی باتین ہین ۔ اس دنیا مین انسان زندگی گذار کر مرجاتا ہے اور بس ۔ پھر کچھ نہین ۔ ایسے لوگ اس زمانہ مین بہی پائے جاتے ہین جو مادی لوگ یا نیچرلسٹ (کہلاتے ہین ۔ انبیاء علیہم السلام کے بڑے اور عظیم الشان کامون مین سے ایک یہ ہے ۔ کہ وہ لوگون کو ایمان بالآخرۃ پر قائم کرین ۔ اخلاقی اور تمدنی حیثیت سے بھی یوم الدین پر ایمان کا قائم کرنا امن و امان کے قیام کے واسطے نہائت ضروری ہے ۔ جو شخص اعمال کی جزاء سزاء کا قائل نہین وہ بے دھڑک ہو کر غیر کا مال چاہے گا ۔ ناجائز طور پر کہائے گا ۔ ظاہری سلطنتین دلون کے درست کرنے سے قاصر ہین ۔ دلون کو راہ راست پر لانا صرف روحانی سلطنت کا کام ہے ۔ جو انبیاء اور اولیاء کے ذریعہ سے دنیا مین ہمیشہ قائم ہوتی ہین ۔

مسیح موعود کا احسان تمدن پر اسی پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ مین گورنمنٹ برطانیہ کی سلطنت کی حفاظت کے واسطے ایک تعویذ ہون ۔ کیونکہ آپ مخلوق کے دلون مین تقوے اور راستی کی بنیاد ڈال رہے ہیں گورنمنٹ کے برخلاف جہادی خیالات جو اس ملک مین مشنری ۔ عیسائی ۔ پادری ۔ مسلمان ملان اور آریہ لوگ پھیلا رہے ہین اس کو اعتقادی رنگ مین لوگون کے دلون سے نکال رہے ہین اور علاوہ اس کے اپنے مریدون سے یہ اقرار لیتے ہین کہ وہ ہمیشہ نیکی کو اختیار کرین ۔ راستبازی پر چلین ۔ بدی کو چھوڑین ۔ کسی قسم کی بغاوت مین ہرگز شامل نہ ہون ۔ جو لوگ جزاء سزاء کے قائل نہین وہ دنیوی مصائب سے گھبرا کر خودکشی کر لیتے ہین تا کہ اس عذاب سے چھوٹ جاوین ۔ اگر ان کو معلوم ہوتا اور یقین ہوتا کہ آگے ایک اور عذاب ان کے واسطے موجود ہے ۔ تو وہ ایسا نہ کرتے ۔ یہ یوم الدین کے انکار کا سبب ہے ، کہ یورپ امریکہ مین اس کثرت کے ساتھہ خودکشی ہر سال ہوتی ہے ۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین خط لکھا کہ مین دنیوی مصائب سے تنگ ہون اور چاہتا ہون ۔ کہ خودکشی کرلون ۔ حضرت نے اس کو جواب لکھا کہ خودکشی سے کیا فائدہ ہے ۔ مرنے سے انسان کا خاتمہ نہین ہو جاتا ۔ بلکہ ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے خودکشی کرنا گناہ ہے اور اس کے واسطے عذاب ہے اس سے بچنا چاہیئے ۔

دین کے معنے مذہب کے بہی ہین اس صورت مین ارایت الذی یکذب بالدین کے یہ معنے ہین کہ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے ۔ جو دین کو جھٹلاتا ہے اور آگے تشریح ہے کہ دین کے جھٹلانے سے اس جگہ کیا مراد ہے ۔ یتیم کو جھڑکنا ۔ مسکین کو کہانا دینے کی ترغیب نہ دینا ۔ نماز سے لاپرواہی کرنا ۔ ریاکاری کرنا ۔ ماعون سے روکنا ۔ ایسا آدمی خدا تعالےٰ کے مذہب کے نیچے ہے اور وہ دین کو جھٹلانے والا ہے کیونکہ ایسا کرنے والا درستگی اعتقاد یعنے ایمان متعلق جزاء سزاء سے بے بہرہ ہے اور تہذیب اخلاق سے بھی عاری ہے کیونکہ نہ وہ دفع شر کرتا ہے اور نہ طلب منفعت کرتا ہے اور نہ وہ تزکیہ نفس کی طرف توجہ رکہتا ہے ۔ کیونکہ نماز سے تساہل کرنے والا ہے اور ادنےٰ چیزون سے جو گھر کے اندر عام استعمال مین آتی ہے ایک دوسرے کو برتنے سے منع کرتا ہے اور اخلاق کے ادنی مراتب سے بہی گرا ہوا ہے ۔

(۱) ۔ نماز پڑھتا ہی نہین

(۲) یتیم کو دھکے دیتا ہے

(۳) مسکین کو کہانا نہین دیتا

(۴) ادنےٰ چیزون کے باہمی استعمال سے مضایقہ کرتا ہے ۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نہ باشد بحکم خبر

خوشخبری

قرآن شریف کی آخری سورتون کی جو تفسیر بہت محنت کے ساتھہ وقتاً فوقتاً اخبار بدر مین لکھی جا چکی ہے وہ دوبارہ چھپ رہی ہے جو صاحب خرید کرنا چاہین ۔ اپنے نام ابھی سے درج رجسٹر کرا دین

قیمت سردست مقرر نہین ہوئی

"ایڈیٹر بدر"

نصف قیمت پر

براھین احمدیہ ہر چہار جلد

۳۱ر جولائی ۱۹۰۷ء تک کی لکھی ہوئی جو درخواست دفتر بدر مین وصول ہوگی ۔ اسے براہین احمدیہ نصف قیمت پر روانہ ہوگی ۔

پوری قیمت صمہ ہے نصف قیمت ۶ر

مجلد کی قیمت ۲ ہے

"مینجر بدر"

رقیمۃ الحکیم ۱

چند سوالات کے جواب

(رقم زدہ حضرت مولوی نور الدین صاحب)

سوال نمبر ۱ - نبی اور رسول مین کیا فرق ہے -

جواب - نبی کا لفظ نبوت سے نکلا ہے اور نبوت کے معنے رفعت اور بلندی کے ہین یا لفظ نبأ سے نکلا ہے نبأ کے معنے خبر دینا - پس نبی کے معنے ہوئے بڑا - یا خبر دینے والا - رسول کے معنے بھیجا ہوا - دونون کا فرق بالکل ظاہر اور صاف ہے -

سوال نمبر ۲ - لفظ آریہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے -

جواب - آریہ لفظ کی تشریح کرنا آریہ سماج کا کام ہے میرا کام نہین -

سوال نمبر ۳ - زمانہ سابق مین کسی پیغمبر نے ملک الموت کو طمانچہ مارا اور آنکھ نکل گئی -

جواب - تمام بیماریان اور ہلاک کرنے کے اسباب ملک الموت ہین یا ملک کے ماتحت - پس جسقدر علاج اور ازالہ امراض کے تدابیر ہین اول تو یہ طمانچہ ہین دوم ملائکہ ہمیشہ اپنے مقام معلوم مین رہتے ہین جو کچھ ان کے نزول کا تمثل ہوتا ہے اسپر طمانچہ بھی لگ سکتا ہے اور روایات مین ایسا قصہ آیا ہے اس کے معنے میرے نزدیک یا میرے فہم مین یہ ہین کہ اس متمثل کو مارا اور اس کا مقابلہ کیا -

سوال نمبر ۴ - لفظ مہتر کے کیا معنے ؟ مہتر خاکروب کو کیوں کہا جاتا ہے -

جواب - بڑا مہتر بہت بڑا - اور یہ لفظ ایسا ہے - جیسے چیچک جو آگ ہے اس کو سیتلا - ٹھنڈی کہا جاتا ہے اور زنگی کو کافور چلنی والی چیز کو گاڑی - خاکشی کو جو باریک ہوتی ہے خوب کلان وغیرہ وغیرہ -

سوال نمبر ۵ - فرشتہ کسی انسان یا دیگر جانور وغیرہ کی ہیئت بدلکر زمین پر آسکتے ہین ؟

جواب - فرشتہ تو اپنے مقام پر رہتا ہے اس کا تمثل زمین پر نظر آتا ہے - قرآن کریم مین ایک فرشتہ کا ذکر ہے - وہان فتمثل لہا بشراً سویا اور بخاری کے پہلے صفحہ مین ہے - احیانا یتمثل لی الملک رجلا - پس فرشتہ کا تمثل ہوتا ہے جیسے میرے خیالات کا تمثل آپ کے سامنے اردو حروف مین ہو رہا ہے -

سوال نمبر ۶ - کیا کلام اللہ یا حدیث صحیحہ مین یہ آیا ہے کہ کسی زمانہ مین دوزخ یا بہشت بالکل خالی ہو جائیگا -

جواب - کلام اللہ یا احادیث مین ہرگز نہین آیا کہ بہشت کبھی خالی ہوگا - جہنم کے متعلق بعض احادیث مین ذکر ہے مگر جہنم تو طاعون کو اور جنگون کو بھی کہا گیا ہے - پھر بھی یہ حدیثین اعلیٰ طبقہ مین نہین - ہان میرا اپنا اعتقاد ہے کہ جنت کا خلود اور دوزخ کا خلود وابد مساوی نہین -

سوال نمبر ۷ - تمام سمندر کا پانی زمانہ سابق مین کسی جانور نے پی لیا تھا -

جواب - سمندر کا پانی کسی جانور نے پیا ہو یہ امر اسلام مین ہرگز نہین آیا - والسلام

نور الدین - ۷ر جولائی ۱۹۱۰ء

۲ خلاصہ سوالات - کیا مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر برابر ہین - لانبی بعدی کے معنے کیا ہین - اگر نبی آسکتا ہے - تو ابوبکر وغیرہ نبی کیون نہ ہوئے -

میان صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے سوالات پر خاکسار کو تعجب آتا رہا - مجھے معلوم نہین کہ آپ مقلد ہین یا غیر مقلد ہین - پھر آپ کی استعداد کس قدر ہے جوابات کے لئے مخاطب کیحالات اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے -

بہرحال گذارش ہے آپ کفر دون کفر کے قائل معلوم ہوتے ہین کیونکہ آپنے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط مین بہت فرمایا ہے - میان صاحب ! رسولون مین تفاضل تو ضرور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - "تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض" ابتدا پارہ تیسرا - جب رسل مین مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپکے طرز پر نہ ہوگی - تو آپ ایسا خیال فرمالین - کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھکر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے - صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین میان صاحب ! اللہ تعالیٰ مومنون کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ ان کا قول ہوتا ہے - "لانفرق بین احد من رسلہ" اور آپنے بلا وجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر صاحب شرع کا کافر نہین - مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہین ہوئی -

نیز عرض ہے - خلفاء کے منکر ہی کفر کا فتویٰ قرآن مجید مین موجود ہے - آیۃ خلافت جو سورہ نور مین ہے اس مین ارشاد آلہی ہے - ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون اور فاسق کو اللہ تعالیٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے ارشاد ہے - افمن کان مومنا کمن کان فاسقا - بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولون مین تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے - پارہ چھ مین ہے -

یفرقون بین اللہ ورسلہ - پھر فرمایا ہے - اولئک ھم الکافرون حقاً جہان تفرقہ بین اللہ وبین الرسل ہے وہ کفر کا باعث قرار پایا ہے

جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہین - انہین دلائل و وجوہ سے ہمین مسیح کو ماننا پڑا ہے اگر دلائل کا انکار کرین تو اسلام ہی جاتا ہے -

آپ اس آیت پر غور فرماوین - واذا قیل لھم آمنوا بما انزل اللہ قالوا نومن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ وھو الحق مصدقاً لما معھم

دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیون نہین مانی جاتی - کیا آپکے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہین ان کا انکار بھی کفر نہین میرے خیال مین مَین اور اکثر عقلمند مرزائی یہ نہین مانتے کہ تمام مساوی ہین - کفر دون کفر کے قائل ہین -

دوسرے سوال کا جواب عرض ہے - نازل ہونیوالے عیسیٰ بن مریم کو حضرت نبی کریم نے صلی اللہ علیہ وسلم نبی اللہ فرمایا ہے نیز ان الہامات و وحیون نے جو مرزا صاحب کو منجانب اللہ ہوئین اگر آپ احادیث کو مانتے ہین تو آپ لاایمان لمن لاامانۃ لہ - ولادین لمن عہد لہ - لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب لانکاح الا بولی - ولاصلوٰۃ فی اثنین - مین غور فرماؤ کہ کیا نفی آپ کے نزدیک عموم رکھتی ہے - پھر غور کرو اور قرآن کریم مین تو خاتم النبین بفتح تا ہے - خاتم بکسر تا نہین بھلا میان صاحب ! یقتلون النبیین مین آپ عموم کے قائل ہین یا تخصیص کے - کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار مین ہے - انسان کے اختیار مین نہین -

ابوبکر کو نبی نہین کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا - اس عرض پر بس کرتا ہون - یار باقی صحبت باقی -

نور الدین - ۵ر جولائی ۱۹۱۰ء

۳ سوال - دجال کی حقیقت کیا ہے -

جواب - دجال کے متعلق احادیث مین خطرناک مشکلات تھے اور آج تک ان مشکلات کو کوئی حل نہین کر سکتا - اول تو اس لئے کہ محدثین اور فقہا نے احادیث متعلقہ اعمال پر بہت توجہ مبذول فرمائی - آمین بالجہر اللہ

بیع یہین وغیرہ احادیث کی تحقیق کے لئے دیکھ لو کس قدر رسالے اور کتابین موجود ۔ مگر پیشگوئیوں کی احادیث کی تحقیق ایسی نہین کی گئی ان دجال کے متعلق احادیث پر غور کرو اور صرف مشکوۃ کو دیکھو کیسے مشکل امران احادیث کا ہے ۔ مین بطور نمونہ عرض کرتا ہون ذرا آپ بتلا تاویل تحریر ظاہر اور صاف لفظون مین کیا تطبیق ہو سکتی ہے ۔

اول دجال نبی کریم کے زمانہ مبارک مین تہا اور وہ ابن صیاد تھا ۔ حضرت عمر نے قسم کہائی کہ یہی دجال ہے ۔

پہر ایک حدیث کہ تمیم داری نے اس کو کسی جزیرہ مین دیکھا کہ وہان قید ہے ۔

جب یہ دو دجال ہوئے تو اب تیسری حدیث مین ہے کہ سو برس تک جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہین مرجائین گے ۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونون سو برس تک مر گئے ۔

دوم ۔ ایک حدیث مین ہے ۔ کہ دجال چالیس روز دنیا مین رہے گا اور ایک حدیث مین ہے ۔ کہ چالیس برس دنیا مین رہے گا ۔

سوم ۔ ایک حدیث مین ہے کہ ایک دن سال کے اور ایک دن مہینہ کے اور ایک دن ہفتہ کے برابر اور ۳۷ روز معمولی ہون گے ۔ اور دوسری حدیث مین ہے کہ وہ ایام ایسے ہون گے کہ ایک سوکھی لکڑی کو آگ لگی اور جھٹ پٹ جل گئی ۔

چوتھے دجال جوان ہوگا ۔ دوسری حدیث مین ہے کہ حضرت نبی کریم کے زمانہ سے موجود ہے گویا اب تیرہ سو برس کا بڈھا ہے ۔

پانچوین ۔ ایک حدیث مین ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور نار ہونگے ۔ اور دوسری حدیث مین ہے کہ روٹی اور پانی سے بھی ذلیل ہوگا ۔

چھٹے ۔ ایک حدیث مین ہے کہ وہ مکہ مدینہ سے رکا جائیگا ۔ دوسری حدیث مین ہے ۔ کہ حضرت نبی کریم کو دجال نے مکہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ۔

ساتوین ۔ پھر ایک حدیث مین ہے کہ دجال کی دائین آنکھ عیب دار ہوگی ۔ اور ایک حدیث مین ہے کہ دجال کی بائین آنکھ عیب دار ہوگی ۔

آٹھوین ۔ دجال کی آنکھ انگور کی طرح ہوگی جو ابہرا ہوا ہو دجال کی آنکھ بالکل مٹی ہوئی ہوگی ۔ ابھری نہ ہوگی ۔

نوین ۔ ایک حدیث مین ہے کہ وہ بین الشام والعراق نکلیگا ۔

دوسری حدیث مین ہے کہ وہ مشرق سے نکلیگا ۔ تمیم داری نے مغرب مین دیکھا ۔

دسوین ۔ اس کے زمانہ مین قحط شدید تین سال رہیگا کہ آخر کچھ بھی نہ رہے گا ۔ لیکن دوسری حدیث مین ہے کہ اتباع دجال عیش و آرام مین ہون گے ان کے مویشی آسودہ حال ہون گے ۔ جب پیداوار ہی نہین ہوئی ۔ تو مویشی کا آرام کیسا ۔

گیارہوین ۔ ایک حدیث مین ہے کہ ماریگا اور زندہ کریگا مگر ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہین ۔ ربی الذی یحیی و یمیت

بارہوین ۔ ایک حدیث مین آیا ہے ۔ کہ دجال اس کے ماننے والے کے لئے باپ اور ماں اور بہائی بن دیگا اور شیاطین کو متمثل کر دیگا ۔ مگر قرآن مین فرمایا ہے ۔ اللہ خالق کل شئے اور قرآن کریم مین ہے کہ ابلیس اور شیاطین کو تم نہین دیکھ سکتے ۔

غرض بڑے بڑے مشکلات ان احادیث مین تھے اور یہ بارہ امور مین نے صرف مشکوۃ سے دکھائے ہین آپ مشکوۃ سے دیکھ سکتے ہین ۔ پھر کہین تو احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ دجال بہت ہین اور کہین پتہ لگتا ہے ۔ کہ ایک ہی دجال ہے ۔ اور اس کے اتباع بہت ہون گے ۔

غرض ان مشکلات پر نظر کرنے سے حیرت ہوتی تھی اس لئے امام صاحب نے فیصلہ کر دیا کہ اصل دجال شیطان ہے اور وہ ایک ہے اور اس کا ایک مظہر ابن صیاد تھا جو مدینہ مین تھا اور وہ شیطان آخر مسلمان ہوگیا ۔ پھر ایک گرجا والا دجال ہے جو ایک بڑی قوم مظہر شیطان ہے اور دجال کے پیادہ و سوار ہین ۔

تمام دنیا مین پھیل گئے ۔ شراب اور زنا کو جرم ہی نہین رکھا ۔ ایک آدمی کے خدا بنانے مین ہر بون روپیہ خرچ کر دیا ۔ اور رویہ ان کا عملاً سب کچھ شریعت کا بنا بنایا ترک کر دیا ۔ قوم یہود کا دجال ابن صیاد تھا جو مدینہ مین گذر گیا اور جس دجال سے پناہ مانگی جاتی ہے وہ شیطان اور اس کے سوار پیادہ یہ کفار ہین ۔

موجودہ دجال کی موت مسیح عیسے بن مریم کے ہاتھ پر مقدر ہے مگر یہی احادیث مین ہے کہ مسیح اپنی قوم کو طور مین لیجائیگا اگر اس تحریر نے کچھ بھی ان کو فائدہ دیا ۔ تو آئندہ آپ پر پیچیز والا خاموشی اچھی ہو ۔ مجھے حکیم الامۃ کا خطاب یا لقب کس نے دیا ہے ۔ نور الدین ۔ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء

پاک شاعری

(از عاجز عبد الخالق مظفر نگری)

احمدی قوم مبارک ہو کہ آئے احمدؐ
حق رکھے ہم کو سدا زیر لوائے احمدؐ

رخ انور سے اگر پردہ اٹھائے احمدؐ
جان قربان ہو دل ہووے فدائے احمدؐ

سر کے بل قادیان جاؤن جو بلائے احمدؐ
صدقہ ہو جاؤن اگر خواب مین آئے احمدؐ

رات دن شام و سحر لو یہ لگی ہے دل کو
اپنی صورت ہمین للہ دکھائے احمدؐ

اس سے راضی ہے خدا جس سے ہے احمد راضی
وہ خدا کی ہے رضا جو ہے رضائے احمدؐ

ہے تمنائے غلامی غلام احمدؐ
اپنی آنکھون سے ملون مین کف پائے احمدؐ

توہی لاریب خدا کا ہے مسیح و مہدی
تجھپہ ایمان بصد صدق ہین لائے احمدؐ

تہا مسیحا کا گذر مسند احمدؐ پہ محال
اس لئے آئے مین احمدؐ ہی بجائے احمدؐ

کیسا ناپاک عقیدہ ہے عیاذاً باللہ
عرش پر جائے مسیح خاک مین جائے احمدؐ

ساتھ دجال کا دو ۔ حیف مسلمان ہوکر
زندہ عیسےٰ کو کہو مانو فنائے احمدؐ

اس عقیدے کے مسلمان الہی توبہ
دعوی کرتے ہین کہ ہین ہم ہی فدائے احمدؐ

مر کے جنت مین گئے حضرت عیسی بخدا
مردہ روحون مین انہین دیکھ کے آئے احمدؐ

بعد مرنے کے کوئی آیا جو آئے عیسےٰ
ہان یہ آیا ہے کہ بعد عیسیٰ کے آئے احمدؐ

بیوقوفو اگر عیسیٰ کو کہو گے زندہ
تو یہ پھر ماننا ہوگا نہین آئے احمدؐ

کس کو معلوم تہا یہ قادیان رہنیوالا
پہنکر آئے گا اس طرح قبائے احمدؐ

احمد احمد کا تعلق ہے اسی کو معلوم
حق کا شیدا جو ہوا اور فدائے احمدؐ

حق نہ تہا غیر کا منکم سے یہ ہے صاف عیان
ملی احمد کو ہی والد قبائے احمدؐ

وصیت ۱۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں مسمی مرد خان ولد فتح محمد خان سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھد یتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو اور مین اقرار کرتا ہون - کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون - مین اپنی آمد سے دسوان حصہ ماہوار بہشتی مقبرہ کے متعلق چندہ دیتا رہونگا اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا جاوے - میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ مین دفن کیا جاوے اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے تو اس کا اثر وصیت ہٰذا پر نہ ہوگا - وصیت ہمہ وجوہ قابل تعمیل سمجھی جاوے - فقط زیادہ والسلام ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

العبد

مرد خان - نشان انگوٹھا

گواہ شد - شیخ غلام احمد بقلم خود ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد - شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

وصیت ۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین سلطان حامد ولد میان صلاح الدین قوم لیلہ المعروف نقیر ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ شرط نمبر۱ ونمبر۲ ونمبر۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے - لہذا اس جگہ اندراج نہین کیا -

نمبر۴ - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون مین اقرار کرتا ہون کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کرکے بھیجا کرونگا اس مین مین خود امین رہونگا - یہ اقرارنامہ محض ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے آئندہ اگر کوئی جائداد پیدا کرون یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو تو اس کی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۱۰ کی ہے - یکم جنوری ۱۹۰۶ء

تفصیل حسب ذیل

اسباب خانہ داری تخمیناً	آہنی ماہوار تخمیناً
لعہ	عہ

العبد

سلطان حامد احمدی بقلم خود

گواہ شد - تابعدار حسام الدین بقلم خود

گواہ شد - محمد مراد احمدی بقلم خود

وصیت ۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین کریم بخش ولد لہنا قوم ارائین ساکن رائے پور علاقہ ریاست نابھہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ شرط نمبر۱ ونمبر۲ ونمبر۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے - لہذا اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا -

نمبر۴ مین اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون - مین اپنی وصیت کے متعلق للعہ مکان اور زمین وغیرہ کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرچکا ہون اور انشاء اللہ العزیز اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا - فقط ۱۴ مگر یہ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے

العبد

کریم بخش سکنہ رائے پور علاقہ ریاست نابھہ

گواہ شد

مہدی حسین مہاجر قادیان خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گواہ شد

میان کریم بخش باورچی لنگر خانہ حضرت اقدس قادیان

وصیت ۹۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین لعل الدین ولد محمود قوم باغبان ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ شرط نمبر۱ ونمبر۲ ونمبر۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا -

نمبر۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون - مین شرح صدر سے اقرار کرتا ہون کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کرکے بھیجا کرونگا - اس مین مین خود امین رہونگا یہ اقرار ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے - ۵ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد لعل الدین باغبان

گواہ شد - سلطان حامد احمدی بقلم خود

گواہ شد - تابعدار حسام الدین بقلم خود

وصیت ۲۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین عبد الخالق ولد مولوی محمد حسین صاحب قوم ارائین ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ شرط نمبر۱ ونمبر۲ ونمبر۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے یہان درج نہین کیا گیا

نمبر۴ - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون - چونکہ اس وقت کسی جائداد پر میرا مالکانہ قبضہ نہین ہے اس لئے فی الحال مین اپنی تنخواہ کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا اور اگر مین نے اپنی زندگی مین کچھ اور جائداد حاصل کی - تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو پانچوان حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا والسلام

العبد

عبد الخالق تھرڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجز قادیان

گواہ شد

خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

خاکسار فضل کریم کلرک دفتر ریویو آف ریلیجز قادیان

۸ مئی ۱۹۰۷ء

وصیت نمبر ۱۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ اسد اللہ شاہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اُس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

نمبر ۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ میری جائیداد غیر منقولہ مشترکہ ہے اور شرکا ء جائیداد غیر احمدی ہیں جائیداد غیر منقولہ کی نسبت وصیت کرنے میں اندیشہ پیچیدگیوں کے بڑھ جانے اور مقدمات کھڑے ہو جانیکا ہے لہذا میں خدا تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ اللّٰھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل ۔ ۱۵۔ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری القدسی۔

العبد

اسد اللہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو بقلم خود

گواہ شد

بشارت احمد عفی عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

گواہ شد

فتح محمد کمپونڈر پنڈی گھیپ

وصیت نمبر ۱۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ عبد العزیز احمدی ولد امام الدین قوم ارائیں ساکن موضع اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں جو کہ میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں

نمبر ۴ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے موازی اراضی اٹھاران گھماؤں بشراکت بھائی محمد جان برادر حقیقی زیر قبضہ ہماری ہے جسمیں منظہر نصف حصہ کا مالک ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً ساڑے چار گھماؤں جو علی گوہر چچا زاد برادر سے بعوض مبلغ ۶۰۰ روپیہ کے بصورت رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جس میں محمد جان مذکور منظہر بحصہ مساوی قابض ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً گیارہ گھماؤں بشراکت عبد المجید مرحوم عوض مبلغ ایک ہزار چار سو تیئیس واقعہ موضع اوجلہ میں از طرف جٹان لی ہوئی ہے۔ جس میں منظہر نصف حصہ کا حق رکھتا ہے اور واضح ہو کہ چار اراضی جٹاں والی میرے حصہ کی ہر اس میں نصف کی حقدار میری بیوی ہے اگرچہ کاغذات سرکاری میں میرا ہی نام ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ نصف حصہ کی حقدار ہے اور میں اس کے حصہ میں دست اندازی نہیں کرتا۔ غرض یہ میری جائیداد ہے جس پر میرا قبضہ ہے اب میں اپنی مقبوضہ جائیداد میں سے پانچویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری یہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اور انشاء اللہ عنقریب اس وصیت کردہ جائیداد کا ہبہ نامہ بنام انجمن احمدیہ کرا دوں گا اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے پیدا کروں یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ میں ایسی جائیداد کی انجمن مذکور کو وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہونگا میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور میرے ورثاء پر فرض ہے کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان میں پہنچاویں اور بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کریں اگر وہ روک دیں تو اُن کے حکم کی تعمیل کریں خواہ وہ روک کریں یا نہ کریں۔ یہ امر میری وصیت کے معاملہ میں مخل نہیں ہے میری وصیت بدستور قائم رہیگی

مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۷ء ۔ خاکسار عبد العزیز احمدی ساکن اوجلہ بقلم خود گواہ شد حکیم محمد زمان بقلم خود ۔ گواہ شد احمد نور بقلم خود ۔ گواہ شد عبد الرحیم اسکول ماسٹر

گواہ شد ۔ محمد حسن دفتری میگزین قادیان برادر چچا زاد بقلم خود

گواہ شد فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

گواہ شد ۔ خیر الدین ولد محمد صدیق قوم ارائیں ساکن سیکھواں بقلم خود

گواہ شد ۔ امام الدین ولد محمد صدیق احمدی سکنہ سیکھواں بقلم خود

گواہ شد ۔ خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ ہیڈ کلرک میگزین ۲۷ جون

وصیت نمبر ۱۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں مسمی کریم بخش ولد امام بخش سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

نمبر ۱۰ روپیہ نقد بطور چندہ مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرتا ہوں اور جو میری آمد ہو اگر گی اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیا کرونگا میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے اور اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس سے میری وصیت پر اثر نہ ہوگا میری وصیت بہمہ وجوہ قابل تعمیل ہوگی۔ فقط زیادہ والسلام۔ العبد۔ کریم بخش ولد امام بخش قادیان نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ ماسٹر محمد دین حال وارد قادیان

گواہ شد ۔ عبد الرحیم ولد جھنڈا سنگھ حال وارد قادیان

وصیت نمبر ۱۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ مسمی صاحب نور ولد اللہ نور قوم سید افغان ساکن علاقہ کابل الحال مقیم قادیان بقائمی ہوش و حواس خود میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو واسطے اشاعت اسلام کے دیا جاوے یہ اس کا حق ہے یہ وصیت نامہ واسطے سند اثبات کے لکھتا ہوں کہ کام آوے اور یادداشت اور یہ وصیت نامہ روبروئے گواہان مندرجہ ذیل لکھا گیا ہے اس کے خلاف اگر کوئی میرا وارث دعویٰ کرے تو وہ باطل سمجھا جاوے۔ المرقوم ۵ جنوری ۱۹۰۷ء

العبد ۔ صاحب نور بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ ناصر نواب بقلم خود

بدر خواتین

ایک لڑکی کی فریاد

بخدمت شریف حضرات جماعت احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں کس لائق ہوں کہ کوئی مفید مضامین لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ اخلاص اور جوش کے سوائے ناموری مفید نہیں۔ اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ بہرحال اپنی بہن صاحبہ خاتون گوریکی کے فرمانے پر آج برا بھلا لکھ کر قسمت آزمائی کرتی ہوں جو کہ گذشتہ اخبار بدر میں ایک احمدی بہن کا عمدہ مضمون تعلیم مستورات کے بارہ میں درج تھا میں بھی اپنی رائے سے ان کی تائید کرتی ہوں کہ بے شک مستورات بغیر تعلیم کے پوری دیندار نہیں ہو سکتیں اور نہ عقل بڑھتی ہے۔ عقل ایک جوہر ہے خدا جس کو عنایت کرے ہاں اگر کوئی مسلمان فرقہ اس بات پر توجہ کرتا تو آجتک بڑا زور تعلیم کا ہو جاتا لیکن تعلیم کا ذکر کرنا نامناسب جانتے تھے کہتے تھے کہ لڑکیوں کو اردو پڑھانے کی کیا ضرورت ہے کیا انہوں نے عیسائی عورتوں کی طرح نوکری کرنی ہے۔ نماز روزہ ہی کافی ہے مگر قرآن شریف بھی پڑھانے کا کسی کو شوق نہ تھا اگر کسی نے پڑھا بھی تو طوطی کی مانند رسمی طور پر پڑھ لیا۔ اب اگر ایک ہزار عورت جمع کریں تو شاید ایک دو عورتیں باترجمہ قرآن شریف پڑھی ہوئی نکل آویں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس زبان فرقے نے کیا ایسا بڑا قصور کیا کہ اس کو اپنے پیارے مذہب کی بابت کچھ تبلایا نہیں جاتا اور محروم رکھا جاتا ہے لیکن اب خدا کے فضل اور رحم سے بہت تعلیم کا چرچہ ہوتا جاتا ہے۔ جیسے کہ تعلیم پھیلانے کے لئے عیسوی مذہب نے کوششیں کی ہیں کہ شہر بشہر گلی کوچہ میں سکول جاری کر دئے ہیں اور علاوہ تعلیم کے انجیل وغیرہ بھی پڑھائی جاتی ہے غرض کہ تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے میرا مطلب یہ تو نہیں کہ ہماری بھی لڑکیوں کو اسی طرح انجیل کی تعلیم دیجاوے نہیں بلکہ میرا مطلب تو یہ ہے کہ جب جھوٹے مذہب نے یہ کوشش کی ہے تو سچے مذہب اسلام کی تعلیم کیا کچھ اثر کرتی۔ تعلیم کے علاوہ اخبار الحکم اور بدر پڑھ کر گھر میں سنایا جاوے اور نیز حضرت پاک امام علیہ السلام کے الہام مبارک اور چھوٹی بڑی کتابیں پڑھ کر سنائی جاویں تاکہ سنتے سنتے دلوں پر دین کا ایسا شوق اور اثر پڑ جاوے کہ زندگی بھر نہ بھولے اور بہت دین پھیل جاوے اس لئے میں یہ بھی التماس کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ مثلاً شہر سیالکوٹ میں خدا کے فضل سے کثیر جماعت احمدیہ ہے، وہاں دیکھیا دو گرل سکول ضرور ہونے چاہئیں اور ایسے ہی اور بڑے بڑے شہروں میں جہاں بڑی جماعت احمدیہ ہو اسی طرح ہونا چاہیئے اور جہاں تھوڑی جماعت ہو وہاں پر ایک ہی سکول کافی ہے جیسے کہ یہاں راولپنڈی میں بھی تھوڑی سی جماعت ہے اس جگہ بھی ایک ہی کافی ہے اسی طرح تمام جگہ اندازہ ہو سکتا ہے لہذا پھر میں باادب اسی بات پر اپنی بزرگ اور پاک احمدیہ جماعت کو توجہ دلاتی ہوں کہ خدا کی مدد کے ساتھ ضرور کوشش فرماویں اگر یہ بندوبست ہو جائے تو ہماری بے زبان فرقہ سے بڑی بڑی دعائیں نکلا کریں اور بہت فائدہ ہو اور دین کی ترقی ہم سے بھی ہو سکے تاہم میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ دینداری علم پر موقوف ہے کیونکہ ساری جہان کے مرد و زن تعلیمیافتہ نہیں ہو سکتے جہانتک ہو سکے اس وقت امام کے زمانہ میں مستورات کو تعلیم ہونی بڑی ضروری ہے کیونکہ خداوند کریم نے اپنے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب کو تعلیم ہی دیکر دنیا پر بھیجا ہے اب اگر کوئی مخالف ہماری عورتوں سے سوال کرے کہ تم نے مرزا صاحب کو کسطرح مان لیا ہے تو سوائے اس کے کہ میرے آبا جان نے مان لیا ہے یا میرے خاوند نے مان لیا ہے اس واسطے میں نے مان لیا ہے یہ تو کوئی جواب نہ ہوا بلکہ ایک قسم کی کمزوری کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہاں اگر تعلیم ہوگی اور پھر حضرت امام کی کتب مبارک پر نظر غور سے گزری ہوئی ہوگی تو مخالف کو جواب قرآن اور حدیث کی رو سے دے سکتی ہیں اب میں آپ سب کو دعا دیکر خدا کے پاک نام پر ختم کرتی ہوں خدا تعالیٰ ہم سب کو دین و دنیا کے مکر سے بچاوے۔ اور عاقبت نیک کرے۔ آمین۔ راقمہ س۔ ب از راولپنڈی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نتھو۔ مہدی پور۔ کلاس والہ سیالکوٹ
عمردین۔ اروپ۔ گوجرانوالہ
احمد دین خانساماں۔ بھیرہ
محمد نواز کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
قادر بخش۔ بھرتا نوالہ بھیرہ شاہ پور
فتح خان چک اسکندر۔ گوجرانوالہ
علی محمد۔ منڈی کے سیالکوٹ
نعمت خان۔ بنگہ جالندہر
غلام نبی کریہہ نواں شہر ״
شیر محمد خان۔ رہتاس جہلم
بقا محمد صاحب ״ ״
محمد خان ودالمیال جہلم
عبد الرحمن ״ ״
میر زمان ״ ״
فضل دین۔ کنھالیاں پسرور سیالکوٹ
بوٹا ״ ״ ״ ״
غلام رسول ״ ״ ״
فتح علی۔ موضع بھوپا حاجیوالہ گوجرات
عبد الرحمن افغان میرام شاہ ٹوچی۔
اہلیہ چودہری غلام علی کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری مشرف علی کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اشرف علی کالی صوبہ۔ پسرور۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری جہاندار خان معہ دختر کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حفظ علی معہ دختر کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
بنت میاں اللہ دتا صاحب کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
چودہری کریم داد معہ اہلیہ و فرزند و والدہ۔ واتہ زید کا پسرور سیالکوٹ
چودہری خوشی محمد معہ اہلیہ و فرزند پسرور۔ سیالکوٹ
ہر دو بیوہ چودہری حیات محمد معہ دختر تلواڑہ بدوملی رعیہ سیالکوٹ
بیوہ چودہری امین بخش تلواڑہ بدوملی۔ رعیہ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اللہ بخش تلواڑہ بدوملی۔ رعیہ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری فضل احمد۔ تلواڑہ بدوملی۔ رعیہ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری سید محمد۔ تلواڑہ بدوملی۔ رعیہ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری پیراندتا۔ تلواڑہ بدوملی۔ رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں غلام محمد۔ تلواڑہ بدوملی۔ رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں حاکم صاحب تلواڑہ۔ رعیہ سیالکوٹ
احد میر۔ بوکام کولہ گام کشمیر
شاہ محمد معہ اہلیہ دہیر کے کلاں گجرات
رنگ علی شاہ معہ اہلیہ کریام نواں شہر جالندہر
منشی عبد الرحمن صاحب ڈویژنل نہر لائل پور
مسمات گلاب بی بی اہلیہ بوٹا پوہلہ۔ رعیہ۔ سیالکوٹ
غلام نبی۔ سمبڑیال
شاہ دین۔ بھٹری شاہ رحمان
بہلو کے گوجرانوالہ
مسمات کرم بی بی۔ بھٹری شاہ رحمان
بہلو کے۔ گوجرانوالہ
مسمات فاطمہ۔ بھٹری شاہ رحمن
بہلو کے۔ گوجرانوالہ
مولا داد۔ گلو کے گوجرانوالہ
سراج الدین۔ سمبڑیال
اہلیہ چودہری فضل داد صاحب تلواڑہ۔ رعیہ۔ سیالکوٹ
اہلیہ ثانی ״ ״ ״ ״
اہلیہ غلام رسول تلواڑہ۔ رعیہ سیالکوٹ
محمد بخش ولد محمد حسن صاحب موضع بھوڈی
اہلیہ راجہ عبد الرحمان خان پونچھ کشمیر
گلاب۔ کنھالیاں پسرور سیالکوٹ
مسمات عظمت بی بی اہلیہ غلام محمد نگہ۔ نواں شہر جالندہر
میر احمد شاہ محرر چنگی پشاور
غلام احمد۔ تلونڈی۔ گورداسپور
محمد دین۔ کترالی سیالکوٹ
میاں شہاب الدین صاحب ولد احمد یار صاحب ساکن بھینی ضلع لاہور
چودہری بہولا ولد اللہ جوایا ویرو وال۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
نظام الدین صاحب ولد سدہا ساکن ویرو وال سیالکوٹ
عبد اللہ ولد الٰہی بخش صاحب ساکن بدر وال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۴ جون سنہ ۱۹۱۲ء ۱۶۲۳ فقیر علی صاحب ہے ر
״ ۱۰۱۷ نیاز محمد صاحب عہ ر
״ ۱۲۵۵ چودہری حاجی احمد صاحب ہے ر
یکم جولائی سنہ ۱۹۱۲ء ۲۹۴ نادر خان صاحب للعہ ر
۴ ״ ״ ۱۹۱۱ محمد حبیب اللہ صاحب ہ ر
۷ ״ ״ ۱۹۳۴ شمس الدین صاحب ہے ر
۸ ״ ״ ۱۵۸۲ عبد العزیز صاحب ہے ر
۸ ״ ״ ۲۹۹ عطا محمد صاحب ہے ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

کمثل ہر حصہ جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد صہ اور مجلد ۱۲ آنہ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ عہ رکھی گئی تھی اور مجلد سے ۲ ر۔ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد عہ اور مجلد سے ۲ ر میں دیجاویگی اور اسکے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے یعنی بیجلد درثمین بجائے ۴ ر کے صرف ۲ ر اور مجلد ۸ ر کی بجائے صرف ۶ ر میں مل سکیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت عللکتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں

ناظم بدر ایجنسی قادیان

طریقۂ احمدیہ (پنجابی نظم) تمام عقائد احمدیہ با دلائل فیصلہ ار ۵ ر جلد عہ

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ ر

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ار

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی رکمہ نقل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ ر

الوصیّتہ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۴ ر

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ار

تعلیم مستورات۔ مستورات کے لئے بہتر۔ قیمت ۳ ر

آئنہ وکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

کامن احمدی۔ اردو و عربی والے۔ قیمت ار

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گراں نہیں۔ قیمت ار

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ ر لغات القرآن مجلد ۱۲ مصنف علامہ کبیر ار منیجر)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور در حقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں مذکور صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۲) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اعلیٰ درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) ... خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ... خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہش مند ہیں۔ کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر اخبار روزانہ اخبار عام

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۞ نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

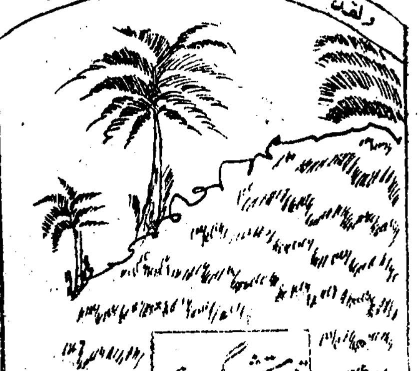

قیمت پیشگی سے

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

جلد ۶ | نمبر (۳۰)

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

پہ گوئم یا تو گر آئی جہاد در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ کا درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکسے معدی از آن عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... ۳۰ عـــہ
معاونین درجہ اول جنکو ۴ پرچے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... عـــہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۲ پرچے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... للعہ
عام قیمت پیشگی ... عـــہ
عام قیمت مابعد ... للعہ
قیمت فی پرچہ ... ۲/

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچا سے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید نمبر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کراونٹ صاحب پی ایچ ڈی
ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

گذشتہ اخبار مین ہم پریسٹر صاحب کے قصّے کا بہت سا حصّہ بیان کر چکے ہین کہ پریسٹر عیسائی بادشاہ کے ایران ہندوستان اور ترکستان پر حکمران ہونے کی بڑی گرم خبرین یورپ مین مشہور تہین۔ حالانکہ دراصل کوئی ایسا عیسائی بادشاہ دنیا مین آج تک نہین ہوا۔ ایسے جہوٹے قصّے بنانے ہمیشہ سے عیسائیون کا کام ہے۔ اس مضمون کا باقی حصّہ لکھنے سے پہلے مین مخدومی مولوی حافظ احمد اللہ صاحب کا رقعہ درج کرتا ہون کہ حافظ صاحب موصوف نے اس مضمون کو پڑھ کر مجھے لکھا اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرمی اخویم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بدر ۲۸ ڈاک ولائت کے زیر عنوان ٹرتھ سیکر سے جو ترجمہ منقول ہوا ہے اس کے بقیہ مضمون کے متعلق آیندہ اشاعت کا جنابنے جو وعدہ فرمایا ہے اس کے سلسلہ آیۃ کریمہ و ینذر الّذین قالوا اتخذ اللہ ولداً۔ مالھم بہ من علم ولا آبائھم کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم ان یقولون الّا کذباً ۱۵/۱۵ (نزول قرآن کریم کی اغراض مین سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ) عذاب خدا سے ڈراوے اس قوم کو جو خدا کی لئے ولد قرار دیتی ہے۔ نہ تو ان کو خود اس عقیدہ پر علم ہے اور نہ ان کے اگلے بزرگون کو اس عقیدہ پر علم تھا۔ بڑی بہاری افواہ ہے جو ان کے موہنون سے نکلتی ہے) کو درج اخبار کیا جاوے تو موجودہ تحقیق اور دعوے قرآن کریم دونون کا پوری طرح سے توافق ہو جاتا ہے کیونکہ آیت باب مین اسی بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ابنیت والوہیت مسیح کی نسبت۔ جو کچھ کہ مخالف کہتا ہے یہ ایک ایسی ناول ہے کہ جس کا علم نہ تو خود قائل کو ہے اور نہ اس کے کسی بزرگ کو بلکہ جو کچھ وہ کہتا ہے صرف اس کے منہ کی افواہ ہے۔ جھوٹ کے سوا اور کوئی بات نہین جو بڑے بہاری گرفت اور مواخذہ کے قابل ہین۔ احمد اللہ حافظ

باقی حصّہ جان پریسٹر صاحب کا اس طرح سے ہے کہ اگرچہ کسی عیسائی کو اس کی سلطنت تک پہونچنے یا اس کو ملنے کا موقعہ نہ ملا تاہم اس کے متعلق اور اس کی سلطنت کے متعلق عجائب قصّے پوپ اور اس کے پوپیون کی معرفت ملک مین برابر مشہور ہوتے رہے ہے۔ جب کولمبس ہندوستان کی تلاش مین پھرتا پھرتا امریکہ پہونچا۔ تو اس کے پاس بہی یورپ کے ایک بادشاہ کا خط بنام بادشاہ پریسٹر جان تہا۔ کیونکہ کولمبس کے متعلق بہی خیال تہا کہ وہ ہندوستان کو تلاش کریگا۔ اور ہندوستان کے قریب ہی پریسٹر جان کی سلطنت موجود تہی۔ سنہ ۱۵۲۰ء مین پوپنے دوبارہ ایک ڈیپوٹیشن پریسٹر جان کی سلطنت کی تلاش مین روانہ کیا۔ مگر اس ڈیپوٹیشن مین بعض ایسے لوگ بہی تھے۔ جو اس قدر تہذیب یافتہ ہوچکے تھے۔ کہ انہون نے عیسوی مذہب کی خاطر جہوٹھ بولنا پسند نہ کیا اس واسطے اس ڈیپوٹیشن نے واپس آکر صاف لفظون مین یہ بیان کر دیا کہ جان پریسٹر کا کچھ پتہ نہین لگتا۔ تب یورپ کے داناؤن مین یہ بحث اُٹھی۔ کہ آیا یہ تمام واقعہ صرف ایک جہوٹھا قصہ ہے یا کہ اس کی کچھ بنیاد بہی ہے جہلا کے دلون سے تو یہ باتین اور دو سو سال تک نہ نکل سکین لیکن اس عرصہ مین ہندوستان کی طرف بہی آمد ورفت شروع ہوگئی تہی اس واسطے دانا لوگون نے سمجھ لیا کہ یہ سب پادریون کا افترا ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ اس کی اصلاح ہوگئی۔

غرض اس قسم کے قصے بنانا جیسا کہ انجیلون کے ناول مین عیسائیون کی قدیمی عادت ہے۔ کوئی نئی بات نہین

ریویو

اسلام کی پہلی کتاب

برادرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نو مسلم نے جو ہمیشہ باوجود عدیم الفرصتی کے کسی نہ کسی مفید تصنیف مین لگے رہتے ہین۔ یہ نئی کتاب تالیف کر کے احمدی لٹریچر مین ایک مفید علمی اضافہ کیا ہے۔ اس مین آپ نے صاف و سلیس عبارت مین نہایت خوبی کے ساتھ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو ثابت کیا ہے اور آپکے متعلق جس قدر اعتراضات عوام الناس کی زبان پر رہتے ہین۔ ان کا جواب بطور سوال و جواب دیا ہے۔ لڑکون اور مبتدیون کے لئے واقعی یہ کتاب بہت مفید ہے۔ بچون کی خاطر آپ کسی دقیق علمی بحث مین بھی نہیں پڑے بلکہ صاف صاف موٹے موٹے جواب دیئے ہین اور آیت و حدیث کا پتہ بقید صفحہ بھی دیدیا ہے احمدی بہائی اس کی قدر کرین اور ۴/ قیمت پر ۱۲۰ صفحہ کی کتاب غنیمت سمجہین۔ عمدہ کاغذ پر خوشخط سرکاری کتابون کی تقطیع پر چہپی ہے۔ اور دفتر اخبار بدر قادیان سے مل سکتی ہے۔

مرقع قادیانی

ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی کو روشن کرنے اور اس کے حجم کو موٹا کرنے کے لئے اور دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ماموز من اللہ کے مقابل مین ہر قسم کی کوشش عبث جاتی اور آخر ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ایک رسالہ ماہوار نکالا ہے۔ دو نمبر چھپ چکے ہین۔ طرز استدلال ایسا بہونڈا اور دلائل ایسے کمزور ہین کہ میرے خیال مین جواب کی بہی بہت کم ضرورت ہے۔ جو عبارتین ہماری کتابون سے نقل کرتا ہے انہی مین اس کے اعتراض کا جواب ہوتا ہے۔ حجم ۲۰ صفحہ قیمت سالانہ عہ/

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰بار	چھ ماہ ۲۴بار	سہ ماہ ۱۲بار	دوماہ ۸بار	ایک ماہ ۴بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½

ایک نیا مسیح

ڈاکٹر عبدالحکیم خان

یہ بات افواہاً سنی گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے متعلق کوئی پیشگوئی شائع کی ہے اسپر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو ایک خط لکھا تھا۔ اصل خط معہ جواب درج ذیل ہے۔

خط از جانب حضرت مولوی نورالدین صاحب

ڈاکٹر صاحب مجھے کسی نے اطلاع دی ہے کہ جناب کو منجانب اللہ آگہی ملی ہے کہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء ۔ ۱۴ ماہ تک مرزا ہاویہ مین گرایا جاویگا۔ اور یہ بھی کہ آپ یقیناً طاعون سے محفوظ رہین گے خاکسار آپسے ان دونون امور کی تصدیق چاہتا ہے آپ مختصراً آگاہ فرمادین۔

آپ گالیون پر بہت جلد اُتر آتے ہین وہ تو مجھے پسند نہین۔ اگر یقینی ہون تو آپ تصنیف مین دے جائین۔ خط مین اصل مطلب کافی ہوگا۔ نورالدین

جواب از جانب ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا ومخدومنا مولوی نورالدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مجھہ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہوچکے ہین۔

(۱) دنیا مین طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھہ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

(۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

(۴) انک لمن المرسلین

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان

(۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیرا ولاتسئل عن اصحاب الجحیم۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھہ سے پاش پاش ہوگا اور مین مسیح ہون۔

(۸) یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

مرزا کی نسبت ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاویگا۔

مولانا گالیان نکالنا تو ملعون کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ مین نے آجتک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیون کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہین کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھہ خداوند تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار۔ الطاغوت۔ شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو مین نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ مین معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہوجانے کے بعد استعمال کئے۔

واللہ علیٰ مانقول شہید۔

تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیون مین شمار کرتے ہین۔ آج خواب مین مجھے مرزا کی حالت ایک شیشے کیصورت مین دکھائی گئی۔ جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہوگیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہوجاتا ہے۔ گویا کہ ایک بیان ہے کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے۔ مگر اسپر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے۔ جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائین کرتا ہے۔ تب کچھہ حصہ صاف ہوجاتا ہے مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہوجاتا ہے۔

الراقم ۔ عبدالحکیم خان از پٹیالہ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء

مذکورہ بالا خط مین دو باتین خاص طور پر قابل غور ہین ایک تو یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے اس مین صاف طور پر پیشگوئی کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نعوذباللہ ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاوے گا۔ یہ دوسری پیشگوئی ہے جو ڈاکٹر نے حضرت کے متعلق کی ہے پہلی پیشگوئی مین اس نے تین سال کی میعاد مقرر کی تھی اور اس مین چودہ ماہ کی ہے۔ اس پر کچھہ لکھنے کی ہم کو ضرورت نہین کیونکہ یہ ایک پیشگوئی ہے اور اپنے وقت پر خود بخود اس کے کذب صدق کا حال دنیا پر ظاہر ہو جائیگا۔

امر دوم ۔ قابل غور یہ ہے کہ اس خط مین ڈاکٹر موصوف نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعوی مسیح اور عیسیٰ ہونے کا کیا ہے۔ اور خدا کا رسول اور نذیر اور بشیر ہونے کا بھی مدعی ہوا ہے۔ اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے۔ کہ علماء اس کے متعلق کیا حکم لگاتے ہین۔ مین یقین کرتا ہون کہ جس جوش اور سرگرمی کے ساتھہ علمائے زمانہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر شور مچایا تھا اور مکہ تک سے کفر کے فتوے طیار کرائے تھے وہ جوش ڈاکٹر کے متعلق ہرگز نہ ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ اس کو کوئی پوچھے بھی نہ پائے اسکا سبب یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے معاملہ مین شیطان اپنے پورے زور کے ساتھ خدا کے برگزیدہ رسول کے مقابلہ مین مصروف ہے لیکن ڈاکٹر جیسون کے درمیان خود شیطان اپنا تسلط جمائے ہوئے ہین تو مخالفت مین کیون زور لگائے۔ خدا کے نیک بندے تو جانتے ہین کہ یہ خود بخود اپنے مزوری انجام کو دیکھ لیگا۔ امید ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اڈیٹر پیسہ اخبار جو ڈاکٹر موصوف کو پکا مسلمان لکھا کرتے ہین۔ اس کے ان دعاوی پر کچھہ روشنی یا تاریکی ڈالنے کی کوشش کرین گے۔

ثناء اللہ موجب ہدایت ہوا

بابو نورالدین صاحب بمقام گموے ملک برہما سے تحریر فرماتے ہین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بعد از عجز وانکسار بے پایان عرض پرداز ہون کہ مین ملک بنگالہ ضلع میمن سنگہ کا رہنے والا ہون اور اس وقت گموے ضلع ملک برہما مین پوسٹماسٹر ہون افسوس کہ بسبب دوری کے مدت دراز کے بعد امام اقدس کی پہچان کی توفیق ملی افسوس پر افسوس یہ ہے کہ سابقین مین داخل نہ ہوسکا۔ تس پر بھی ہزار ہزار شکر پروردگار عالم کا بجالاتا ہون کہ اب بھی اس نے اپنے فضل اور کرم سے مجھے بے نصیب نہ چھوڑا اور امام برحق کی پہچان کی ہدائت کی اور گروہ نابکار سے نکالکر کنار عافیت مین لایا۔ اور کنار عافیت پر پہونچنے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اخبار اہلحدیث جو کہ مولوی محمد عثمان صاحب حال وارد گموے کے پاس آتی ہے مجھے دیکھنے کو ملی اسمین جس قدر گندے مضمون مخالفت کے پڑھے تو دل مین یہ خیال آیا کہ اس کا جواب بھی دیکھا جائے تس پر حوالدار نورالدین ملازم ملٹرے پولیس سے الحکم لیکر مقابلہ کیا اور ہر وقت یہی شغل رکھا اور بہت سے پرانے الحکم

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ... ایت
صفحہ ۳ - ایک ... یا مسیح
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ - خط
صفحہ ۶ - مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کر لیا ہے۔
صفحہ ۹ - نظم - صفحہ ۱۰ - المفتی
صفحہ ۱۱ - التماس ضروری - ایک عجیب نظارہ
[illegible]

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ جماوی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء - ۱ - اِنّی مع الرسول اقومُ و اَرومُ مایرومُ

ترجمہ - مین اپنے رسول کے ساتہہ کہڑا ہون گا اور اس بات کا قصد کرونگا جس کا وہ قصد کرے۔

۲ - کشفی رنگ مین مغز بادام دکہائے گئے اور کشف کا غلبہ اس قدر تہا کہ مین اٹہا کہ بادام لون۔

۳ - ربّ ارنی حقایق الاشیاء -

ترجمہ - اے میرے رب مجہے اشیاء کے حقایق دکہلا۔

۴ - ایسوسی ایشن

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

فتح الدین ولد احمد دین ساکن خوشاب
برکت اللہ ولد باقر خان ساکن کہچی
علی بہادر ولد ہاشم علی خان ساکن کہچی
نور محمد ولد فقیر محمد ساکن نوشہرہ
مہر زمان ولد مہندا ساکن کہچی
علی بخش ولد عمر بخش از لاہور
ولی داد ولد عبد اللہ گوجر - بہور پنا والی تحصیل کہاریان ضلع گجرات
غلام محمدؐ ولد اللہ دوریا " " "
غلام حیدر ولد حسن ضلع شاہ پور موضع بہیروال
نعمت خان ولد دارے خان ضلع جالندہر تحصیل نوان شہر - موضع کلیان
عبد اللہ ولد اللہ بخش موضع بہینی ضلع رہتک
قائم الدین ولد شرف الدین ضلع شاہ پور موضع بہڑدال

معذرت

افسوس ہے کہ اپنے مطبع مین ایک ہی کل ہونے کے سبب اور قادیان کے دوسرے مطبعون مین فراغت نہ ہونے کے سبب اس اخبار کا صفحہ ۷ اور ۸ بر وقت نہین چہپ سکا انشاء اللہ تعالے اگلے اخبار کے ساتہہ یہ صفحے روانہ کئے جاوینگے - خریدار ان ان صفحات کو اپنی جگہ لگا لین - صرف ایک ورق کی خاطر اخبار کی روانگی مین دیر کرنا مناسب نہین سمجہا گیا - اس واسطے یہ اخبار ان صفحون کے سوائے ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ منیجر بدر

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہین - حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ دو فرزندان کے واپس قادیان آگئے ہین گذشتہ ہفتہ مین ایک رات خوب بارش ہوئی اس کے بعد آسمان پر بادل چہایا رہتا ہے - مگر بارش نہین ہوئی۔

۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء روز جمعرات کو حضرت اقدس کی اجازت سے حضرت حکیم الامۃ نے بابو وزیر محمد ولد میان غلام محمد صاحب احمدی بن میان محمد دین صاحب کا نکاح مسماۃ قمر النساء بنت غلام محمد احمدی بن میان ننہا صاحب سکنہ لاہور سے پڑہا مہر چار سو روپیہ مقرر ہوا - فریقین نے تمام رشتون اور قرابتون کو چہوڑ کر یہی پسند کیا کہ دار الامان مین نکاح پڑہا جاوے - اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

الخطبۃ

میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال ہوگی - مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی - انبالہ - مظفر نگر - سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہون - خط و کتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو -

ایم - اے - ایس - سکنہ ضلع میرٹھ

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا فرزند محمد افضل بیمار ہے - احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے شفا دیوے - آمین -

ایسا ہی برادر محمد عبد الرزاق صاحب اپنی بیمار ہمشیرہ کیواسطے درخواست دعا کرتے ہین احباب توجہ فرماوین - کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحت بخشے - آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً

مخدوم قدیم حضرت مولوی محمد حسین صاحب آپکا ایک مضمون سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۷ء مین طبع ہوا ہے منجملہ دیگر مضامین کے آپنے عبد الحکیم خان صاحب ڈاکٹر کو جو دربارہ نجات اخروی کے اتباع و ایمان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہین سمجھتے مین - **سچا مسلمان** تحریر فرمایا ہے - مین اس حیرانی مین تھا ہی جو ایک خط ڈاکٹر صاحب کا موسومہ مولوی نور الدین صاحب جس کی نقل بجنسہ بیان پر تحریر کی جاتی ہے - مین نے مطالعہ کیا - اصل خط اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے آپ یا جو چاہے دیکھ لیوے اور اگر اب بھی جناب کو میرے اس قول کی صداقت مین نسبت خط مذکور کے کچھ شک ہو تو آپ خود ڈاکٹر صاحب سے تصدیق فرما سکتے مین آپ اس خط کو ملاحظہ فرماوین کہ اس خط مین ڈاکٹر صاحب نے دعوے رسالت کا ہی کیا ہے اور مسیح ہونے کا ہی دعوے ہے بشیر و نذیر ہونے کا بھی دعوے ہے اس خط کے مطالعہ سے وہ حیرانی میری دوچند ہو گئی کیونکہ آپنے اول تو کفر نامہ سابقہ مین بنا ارتداد فرقہ احمدیہ کی اسی امر کو قرار دیا تھا جو اب عبد الحکیم خان صاحب کا اعتقاد اپنی نسبت ہے اور پھر گزٹ مذکورہ مین بھی مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے ارتداد کی وجہ اور ان کے قتل کئے جانے کی وجہ موجبہ آپنے یہی تحریر فرمائی ہے جو عبد الحکیم خان صاحب دعویٰ کر رہے مین - ایک حیرانی تو یہ تھی ہی کہ جو شخص اتباع و ایمان نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو نجات اخروی کے بارہ مین ضروری نہین سمجھتا آپکے نزدیک وہ کیونکر **سچا مسلمان** ہو سکتا ہے - اس پر علاوہ یہ حیرانی ہوئی - کہ جو شخص دعویٰ رسالت اور نبوت کا دعوے یہان تک کر رہا ہے - کہ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین - گر پھر بھی حضرۃ مولوی صاحب کے نزدیک کیونکر وہ **سچا مسلمان ہے** -

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا -

اس لئے مین نے ضروری سمجھا کہ بذریعہ اخبار بدر کے اس کی خط کی بجنسہ نقل کر کے آپ سے یہ استفسار کردن - کہ کیا عبد الحکیم خانصاحب آپکے نزدیک اب بھی سچے مسلمان مین پھر کیا وجہ کہ جس امر کو آپ بڑے زور و شور کے ساتھ موجب ارتداد و کفر بلکہ واجب القتل ہونے کا موجب ایک شخص کے حق مین قرار دے چکے مین اسی امر کو دوسرے کے حق مین سچائی اسلام کا موجب قرار دیتے مین - **تلک اذاً قسمۃ** ضیزیٰ - اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو موجب اس محاکمہ مندرجہ سول اینڈ ملٹری گزٹ اور موجب پہلے فتوے کے مرتد اور کافر اور واجب القتل سمجھتے مین تو آپ پر ضروری ہے کہ سول گزٹ ہی مین اپنی غلطی کا ازالہ فرما کر یہ مضمون بھی چھپوا دیوین کہ مجھ سے یہ سخت غلطی ہوئی اور مجھ کو معلوم نہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب ایسے دعوے کرتے مین اب معلوم ہوا ہے - لہذا اب مین ان کو مرتد کافر واجب القتل بموجب اپنے فتوے کے سمجھتا ہون میری طرف سے اب یہ اشتہار دیدیا جاوے خاکسار نے اس ازالہ غلطی کے طبع کرانے کی قید سول اینڈ ملٹری گزٹ مین اس لئے لگائی ہے کہ تضعیف زمین بر سر زمین کا مصداق واقع ہو جاوے اور اسی لئے خاکسار نے نہایت ضروری سمجھ کر یہ استفسار بذریعہ اخبار بدر کے آپ کی خدمت عالی مین افادہ عام و خاص کے لئے کیا ہے اور جو جواب آپکا آوے گا اس کو بھی انشاء اللہ تعالےٰ واسطے فائدہ عام کے بدر ہی مین طبع کرا دون گا - اور جواب بہت جلد وقت چھپ جانے بدر سے آپ کیلئے تعین میعاد ایک ہفتہ تک ورنہ دو ہفتہ تک خاکسار کے پاس پہنچ جاوے - ورنہ یہ سمجھا ہوگا کہ آپنے پہلے فتوے سے رجوع کیا ہے - اگر اس صورت مین آپ کو یہ مشکل بھی پیش آوے گی کہ جو شخص انک لمن المرسلین کا مصداق ہو اور اس کی شان مین ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین بھی ارشاد ہوا ہو - اس کی بیعت کرنی بھی آپ پر ضروری ہو گی اور ایمان لانا بھی ضروری ہوگا - بہرحال یا تو آپکو اس اعتقاد سے جنے سچے مسلمان ہوئے عبد الحکیم خان صاحب سے رجوع کرنا ضروری ہوگا یا پہلے فتوے اور نیز اس محاکمہ مندرجہ سول گزٹ سے رجوع کرنا پڑے گا - جواب اندر میعاد مذکور ضرور مرحمت ہو -

رقیمہ - خاکسار جو آپکا دوست قدیم ہے - محمد احسن امروہوی

۲۳ر جولائی ۷ء نزیل قادیان

جناب مولوی محمد حسین صاحب - یہ نقل خط عبد الحکیم خان صاحب پٹیالہ موسومہ مولوی نور الدین صاحب کی - اگر آپ کو اس نقل پر اعتماد نہ ہو تو تصحیح نقل ڈاکٹر صاحب سے فرما لیجئے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے مین -

(۱) دنیا مین طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے -

(۲) خداوند عالم ہے میرا حافظ -

(۳) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین -

(۴) انک لمن المرسلین -

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان -

(۶) انا ارسلنٰک بالحق بشیراً و نذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور مین مسیح ہون

(۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - مرزا کی نسبت ۲ر جولائی ۷ء کو الہام ہوا آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاوے گا - مولانا کا ایمان انکا ان تو ملعونون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا - خداوند عالم شاہد ہے کہ مین نے آج تک ایک بھی لفظ مرزا یا مرزائیون کی نسبت اپنی زبان سے نکالا نہین گیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا [illegible] الباطل [illegible] وغیرہ الفاظ جو مین نے مرزا کی نسبت استعمال کئے وہ بار بار خوابات صحیحہ مین معلوم ہو سکے [illegible] واقعات و حالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے - واللہ علیٰ ما اقول شہید - تعجب ہے کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالی شمار کرتے ہین - ان خواب مین مجھے مرزا کی حالت ایک شیشہ کی صورت مین دکھلائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے - کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا اور اضطراری دعائین کرتا ہے تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے - مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے - والسلام -

الراقم - عبد الحکیم خان از پٹیالہ - ۱۹ر جولائی ۱۹۰۷ء

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کرلیا ہے

اُمید ہے کہ دوسرے علماء بھی جنمین سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہین اپنے عقیدہ سے آگاہی عطا فرماوینگے ۔

حضرت اقدس مرزا صاحب کے برخلاف بہت شور علماء نے اس وجہ سے مچا رکھا تھا ۔ کہ آپکا عقیدہ یہ ہے ۔ کہ آنیوالا مسیح موعود اور مہدی معہود تلوار نہین چلائیگا ۔ نہ کفار کو قتل کرے گا ۔ بلکہ امن اور صلحکاری کے ساتھ دلائل قاطع اور حجج نیرہ اور نشانات سماوی کے ذریعہ سے اسلام کو فتح تمام ادیان باطلہ پر کردیگا ۔ برخلاف اس کے علماء اسلام کا عقیدہ جیسا کہ ان کی کتب مین درج ہے یہ ہے ۔ کہ ایک مہدی ایسا آنے والا ہے جو اسلام کی ظاہری سلطنت کو دنیا کے اندر قائم کریگا اور کفار کو تلوار کے ذریعہ سے مغلوب کردیگا اب اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۲ء مین جو کہ لاہور سے شائع ہوتی ہے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مسلمانون مین **علماء** کا یہ عقیدہ ہے کہ آنیوالا مہدی یا مسیح تلوار نہین چلائیگا بلکہ صرف امن اور صلح کے ساتھ اپنا کام کریگا گویا مولوی صاحب موصوف کے نزدیک تلوار چلانیوالے یا جلالی سلطنت قائم کرنیوالے مہدی کا عقیدہ صرف ان لوگون کا ہے جو کہ **جاہل** ہین ۔ ہمین اس بات کے پڑھنے سے خوشی ہے کیونکہ جو عقیدہ حضرت مرزا صاحب ایک مدت سے شائع کر رہے ہین اور جسکی وجہ سے آپ پر کفر کا فتوی لگایا گیا تھا اور جو کہ صحیح عقیدہ اسلامی ہے وہی آخر کار جناب مولوی صاحب نے اختیار کیا بلکہ شائع کیا خواہ وہ اشاعت سردست انگریزی زبان مین ہی ہو لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہین کہ مولوی صاحب موصوف کی اصطلاح کے مطابق ہندوستان پنجاب کے مولویون مین سے کون کون عالم کہلانے کا حق رکھتے ہین اور کون کون جاہل کہلانے کے مستحق ہین اس واسطے ہم تمام مولوی صاحبان کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ وہ اپنے عقیدہ سے ہم کو مطلع فرما کر مشکور فرماوین جو صاحب اطلاع نہ دینگے ان کی نسبت بہرحال یہی یقین کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے پرانے عقیدہ پر قائم ہین ۔ کہ ایک تلوار چلانے والا مہدی آخری زمانہ مین پیدا ہوگا ۔ جس کی سلطنت ظاہری بھی ہوگی اور جو کفار کو مغلوب کر لیگا ۔ بعض مولوی صاحبان کے نام درج ذیل ہین اور اس غرض سے ان کی خدمت مین یہ اخبار روانہ کیا جاتا ہے ۔

مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۔ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی ۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری ۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی

مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی ۔ قاضی سلیمان پھلواری ۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب پٹیالہ ۔ مولوی محمد حسن صاحب لودیانوی ۔ مولوی محمد بشیر صاحب ساکن دہلی

مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری ۔ مولوی عبدالواحد صاحب امام مسجد چینیان ۔ حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی

قصیدہ در مدحیہ شان حضرت مسیح موعود و مہدی آخرزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف محمد سلیمان صاحب احمدی ملازم حافظ عبدالرحمٰن صاحب سوداگر چرم مظفرنگر

شاگرد حضرت عبدالخالق صاحب

اے مجدد اے مسیح اے مہدیٔ آخر زمان
کیا لکھوں توصیف تیری اے امام با صفا
مرحبا اے حجۃ اللہ وقت پر آیا ہے تو
شرک کا اور کفر کا تھا ہو رہا شور و فساد
ہوگیا تھا بحر و بر میں واقعی ظہر الفساد
کچھ نہ برکت تھی نہ تھے انوار و تاثیرات خیر
خشیۃ اللہ اور تقویٰ کا نہ تھا دل میں خیال
الغرض اے نور حق ہر چار سو اندھیر تھا
تو نے آکر اپنے قدموں سے کری روشن زمین
سارے عالم کے مقابل ہوگیا تنہا کھڑا
میں مجدد اور مسیح اور مہدی مسعود ہوں
میں ہوں مامور من اللہ صدق پر میرے گواہ
آسمان پر چاند و سورج نے گواہی دی مری
دی شہادت زلزلے نے بھی صداقت کی میری
اونٹنی بیکار ہونے کی زمانہ میں مرے
سب نشان پورے ہوئے مہدی کی آمد کے جو تھے
میں ہی ہوں وہ جس کا تم کرتے تھے ہر دم انتظار
صدق دل سے ہوگیا جو مری کشتی پر سوار
جس کو اس میں کچھ بھی شک ہو صدق دل سے چند روز
پر کوئی ترے مقابل پر نہ آیا اے جری
معرکہ جنگ مقدس میں کئے تو نے ہلاک
انہیں در پردہ مسلماں ہو کے آتھم نے کہیں
پر جو پاس قوم سے حق کو چھپاتا وہ رہا
حسب وعدہ ہاویہ میں کر دیا داخل اسے
بد دعا سے مر گیا تری مکذب لیکھرام
وقت اور تاریخ صورت موت کا نقشہ تمام
تھے بڑے منکر گنگوہی قصوری دہلوی
اور الٰہی بخش ملہم اور سعد اللہ شریر
سب کے سب ترے مخالف ہوگئے خوار و تباہ
وہ جو اک مجنوں سے اٹھا تھا مخالف بدگہر

اے مرے آرام جان قربان تجھ پر مری جان
جب کرے اوصاف تیری خود ہی خلاق جہان
بڑھ گئیں تھیں خلق میں حد سے سوا گمراہیاں
جا بجا بدعات کی تھیں چھا رہیں تاریکیاں
تھی نحوست ہر طرف ادبار تھا ہر سو عیاں
نے نماز دن میں مزا آتا نہ تھا لطف قرآن
خوف دوزخ کا بھی نہ تھا کسی کو نہ پروائے جنان
ہوگیا ہر ایک تھا تاریک دل تاریک جان
تو نے ہے بیشک بنایا اس زمین کو آسمان
اور کہا للکار کر میں ہوں مسیحائے زمان
مجھکو اک دعوی پر حق نے دئے سو سو نشان
ہیں احادیث و قرآن اور خارق عادت نشان
اور زمین پر ہے مرا طاعون شاہد بیگمان
ہوگئے ہیں صدق کے ہر سمت سے ظاہر نشان
اس طرح حق نے بڑائی ہے میری توقیر و شان
غور سے پڑھکر ذرا دیکھو احادیث قرآن
میں ہی ہوں لاریب ہادی اے گروہ گمرہان
اس سے ہی دونوں جہان میں خوش ہو خلاق جہان
آکے مرے پاس دیکھے خارق عادت نشان
یہ ہی ہے تری صداقت کا بڑا بھاری نشان
جو ہوئے ترے مقابل آکے تھے عیسائیان
حد کے وعدہ کے موافق تھی بچائی اپنی جان
صاف پھر حق نے صداقت کا دیا تری نشان
اور بڑائی دو جہان میں حق نے تیری عز و شان
جس کے غم میں آج تک ہیں آریہ گریہ کناں
مدتوں پہلے بتا تو نے دیا فخر زمان
اپنے علم و فضل پر کرتے تھے بیجا شوخیاں
اور رسل بابا جو تھا امرتسری وہ ہے کہاں
اور ہوا دارین میں روشن ترا نام و نشان
اس کو معہ بچوں کے اسکے کہا گیا طاعون خان

تو نے جب دیکھا کہ اک دجال امریکہ میں ہے
غیرت اسلام سے تو جوش میں تھا بھر گیا
یاد رکھو آئیگی آفت وہ ترے صیہون پر
دم ہے کا فرکش ترا کیسی بلا کا اے مسیح
کامیابی تجھ کو ہر پہلو سے دی اللہ نے
شرق سے تا غرب کوئی بچ رہا دنیا میں نہیں
تیرے اوصاف حمیدہ کا بیان کیا ہو سکے
کوئی بھی میدان میں آتا نہیں آگے ترے
ہر عدوئے دین کے حق میں ہے تو قہر خدا
تو نے اس باطل کے بت کو کر دیا ہے پاش پاش
تو نے کفارہ کو اور تثلیث کو غارت کیا
مرہم عیسیٰ کا بھی آکر پتہ تو نے دیا
شرک و بدعت کفر و ظلمت ہوگئے کافور ہیں
منبع البرکات اور حسنات تیری ذات ہے
تیری خاک کفش پا سے ہی ہر اک پاتا ہے فیض
تو نے ہی کھولی حقیقت کشف اور الہام کی
کر دیا سب دور تو نے اختلاف و جہل کو
خوبیوں کا تری اک عالم ہوا ہے معترف
گر زبان گردد سر موئم ز مدحت عاجز م
چشم رحمت بر کشا سوئے من مسکین ببین
ہے سلیمان احمدی کی رات دن یہ ہی دعا
اور بھائی میرا اکبر شاد و خان خورم رہے
اور مرا استاد جس کا عبد خالق نام ہے

اس کا دعوے ہے مٹا دو نگا نشان سو نشان
اور لکھا اس کو کہ او گستاخ کیا بکتا ہے ہاں
جان جائیگی تری اور سب یہ تری عز و شان
کر دیا مردہ اسے بیٹھے ہوئے ہندوستان
ہر مخالف کے مقابل میں رہا تو کامران
راست کہتا ہوں نہیں ہرگز غلط میرا بیان
تری ہر حرکت میں پاتے ہیں کرامت کے نشان
اس قدر دی حق نے تجکو قوت و تاب و توان
اور دیندار دن کے حق میں رحمت حق بیگمان
اور دکھایا تو نے ہی ہر ایک کو حق کا نشان
تو نے ہی عیسیٰ کی تربت کا بتایا ہے نشان
ورنہ ان باتوں کا ہوتا بھی نہ تھا وہم و گمان
تیرے پاک انفاس اور انوار سے فخر زمان
مجمع اوصاف ہے اور مرجع صاحبدلان
گو کہ ہے وہ غوث یا ابدال یا قطب زمان
تجھ سے ہی دیکھے ہیں ہمنے خارق عادت نشان
اور کیا راغب ہر اک کو جانب نور القرآن
مجھ سے کیا اوصاف ہوں کیا میں ہوں کیا مری زبان
قبلہ حاجات من وے کعبۂ ہر دو جہان
ز آنکہ ذات تو کرم فرمائے و درماندگان
ساتھ ہوں دنیا و عقبیٰ میں تری باعز و شان
جو ترے در پر پڑا ہے اے مسیحائے زمان
وہ رہے شاداں و فرحاں دہر میں باعز و شان

غزل

(مولانا تصور حسین صاحب بریلوی مہاجر قادیانی)

خدایا ہم ترا اپنے پہ بیحد فضل پاتے ہیں
امام مہدی آخر زمان تک تو نے پہونچایا
تمنا ہو امام وقت سے ملنے کی جس دل کو
صداقت کے نشانوں کی تو اک بارش ہی ہے
دکھاتے ہیں وہ نادانوں کو نقشہ ترک دنیا کا
نصیبہ کے سکندر ہیں جو پھر احمد مرسل
خدا کے فضل نے پکڑا ہے جن کا ہاتھ دنیا میں
ملا جن نیک بختوں کو ہے حصہ عشق احمد سے
سوائے جنت الفردوس ان کے وطن کیا ہوگی

ترے احسان بے پایاں کے ہر دم گیت گاتے ہیں
کہ اس کے در پہ رہکر رات دن خوشیاں مناتے ہیں
دعا ہائے سحر کا اس کو ہم نسخہ بتاتے ہیں
مگر اندھوں کی اور آنکھوں پہ پردے پڑتے جاتے ہیں
دیار و شہر کو جو چھوڑ کر اس در پہ آتے ہیں
وطن کو ترک کرکے قادیاں مسکن بناتے ہیں
وہی راہ خدا میں جان و مال اپنا لٹاتے ہیں
ہتھیلی پر وہ اپنی جان کو رکھ کر دکھاتے ہیں
بہار باغ احمد کی ہوا جو لوگ کھاتے ہیں

سرِ نو زندگی پاتے ہیں اسکے دوست دنیا میں
جسے وہ کہتے ہیں جھوٹا وہ ہے سراج صدیقان
خدا کیواسطے لوگو ذرا تو آنکھ کو کھولو
خدا کیواسطے ہٹ چھوڑو راہ راست پر آؤ
بہت اس ہٹ سے جی جلتا ہے اور افسوس آتا ہے
بُرا ہے دل کو کھانا یار و اس اللہ کے ... کا
مخالف سامنے آئیں تو پتہ ان کا پانی ہو
نہ جانو مسیح یزم اس کو مت جاؤ کہو ہرگز
پھرا جو احمد آخر زمان سے دشمن حق ہے
عذاب حق اگر درکار ہے تو تو سفیہ بل بیٹھو
تمہیں لازم نہ تھا اتنی شرارت کام میں لانا
مصائب سے بچے جو ایمان سلامت اپنا رکھتے ہیں
مسیحا کی ہمارے یا خدا امداد کر جلدی
ادیس اپنا یہ منشا ہے کسی کے کان تک پہنچے

مخالف کیا بُری حالت سے دیکھو مرتے جاتے ہیں
جہنم میں یہ اپنا دشمنی سے گھر بناتے ہیں
کہیں جھوٹے ہی عزت درگہ مولا میں پاتے ہیں
تمہیں ہم جنگ حق سے صلح کا رستا بتاتے ہیں
تمہیں اس سانپ کے کاٹے کے اثنک سکتے آتے ہیں
فرشتے روبرو جس کے ادب سے سر جھکاتے ہیں
ہزاروں یوں تو گھر بیٹھے ہوئے باتیں بناتے ہیں
خدا کی شان ہے یہ تمکو ہم سچ سچ بتلاتے ہیں
برستی دہر میں لعنت خدا کی او سپہ پاتے ہیں
بلا کے چاہنے والو بلا کے دن ہی آتے ہیں
خدا سے ڈرنے والے کب کسیکو یوں ستاتے ہیں
وہ بعد مرگ جنت میں بہت اعزاز پاتے ہیں
تری درگاہ میں ہم عاجزی سے ہاتھ اٹھاتے ہیں
اسی باعث غزل میں لکھ کے یہ مضمون سناتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

کس کا لوگوں کو انتظار ہے آج — آگیا فخر روزگار ہے آج
جس کے آنے کی بس ضرورت تھی — آگیا وہ ہمارا یار ہے آج
کس لیے انتظار عیسےٰ کا — یار و اس کے سزاوار ہے آج
موت قرآن سے اسپہ آئی ہے — احمدؐ اک زندہ کا مگار ہے آج
جا پہ اس کی غلام احمدؑ کو — قادیان میں ہوا قرار ہے آج
دیکھو عیسائیوں کا گھر گر جا — فوت عیسےٰ پہ سوگوار ہے آج
نام مہدی کا سنکے آریوں کو — خنجر غم جگر کے پار ہے آج
سوزشِ دل نے کر دیا انکو — مبتلائے عذاب نار ہے آج
میرے مہدی ترا عدو ہر دم — پڑا روتا جگر فگار ہے آج
تیری تعلیم کے مخالف کی — آنکھ دیکھیں تو اشکبار ہے آج
قتل کرنے کو ان شریروں کے — یہ قلم تیرا ذوالفقار ہے آج
جتنے مذہب ہیں مرتے جاتے ہیں — دین احمدؐ کا پائدار ہے آج
ہو چکا موسم خزان کا دور — ہر طرف موسم بہار ہے آج
مرے مہدی کھڑا ترے در پر — تیرا مسعود جان نثار ہے آج
ہو عطا مجھ کو دین کی دولت — عرض میری یہ بار بار ہے آج
بار سر پہ پڑا گناہوں کا — چشم زار اور دل نزار ہے آج

بخش میرے گناہ یا اللہ
تیری رحمت جو بیشمار ہے آج

مسعود مدرس جموں

المفتی

سالی سے بعد ایک واقعہ ناجائز کے نکاح

لکھنؤ سے ایک استفتا بمعہ ایک جناب حضرت کی خدمت میں آیا تھا۔ حضرت کے حکم سے حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جواب لکھا۔ اصل استفتا بمعہ فتوے فائدہ ناظرین کیواسطے درج اخبار کیا جاوے۔

بخدمت جناب فیضدرجت مولانا فرنگی محل دام اقبالہٗ بعد السلام علیک وتمنائے قدمبوسی کیواضح رائے عالی ہو کہ ہم جملہ سلمانان چہاردنی دلکشاہ لکھنؤ کی طرف سے التماس خدمت شریف میں یہ ہے۔ کہ مسمی بلٹو نے اپنی سالی کو بعد فوت ہونے اس کی ماں باپ کے حالت طفلی اور لڑکپن میں بطور اپنی بیٹی کے پرورش کیا تھا۔ بوقت بالغ ہونے اس لڑکی کے بلٹو نے نکاح اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کیا تھا اور جس قدر حقوق پدری ہوتے ہیں ... اپنے کو دعویدار ہونے کر ادا کئے بعدہ مسمی بلٹو کی زوجہ نے انتقال کیا بطور رسم دنیا وہ لڑکی اس کے گھر پر گئی اور شریک غمی ہوئی اس درمیان میں مسمی بلٹو نے اس کو بہکا کر اس کے ساتھ زنا کیا اور زنا کرنے کا ہم چند لوگوں کے سامنے اقرار کیا اور لڑکی بھی اقراری ہے اور اب وہ ہی شخص اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہے اور اس کے شوہر کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اپنی زوجہ کو پسند نہیں کرتا ہے۔ اور وہ فارخطی دینا چاہتا ہے۔ اول تو آپ سے یہ دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ فارخطی کا قاعدہ موافق شرع وحدیث کے آپ تحریر کریں۔ دوسری موافق شرع وحدیث کے مسمی بلٹو کا نکاح اس کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں اور موافق شرع کے جو کچھ سزا یا کفارہ ہو تحریر فرمایئے گا۔ فقط۔ والسلام

العبد — العبد — العبد — العبد
مراد بخش — نھو — امام بخش — محمد شیر الدین حال وارد ڈاکٹرس دلکشاہ لکھنؤ

ہو المصلوب

بلٹو اپنی سالی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے اگر اس کا شوہر طلاق دے اور عدت گذر جاوے اور طلاق زبان سے کہدینے سے پڑجاتی ہے پس شوہر دو شخصوں کے سامنے کہے کہ فلاں عورت کو میں نے طلاق دی۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ ابو الغفار محمد عبد المجید غفرلہ۔ مُہر

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

(۱) بلٹو کا نکاح اس کی سالی کے ساتھ بعد فوت ہو جانے اس کی بہن کے جو منکوحہ بلٹو کی تھی حکم جواز کا رکھتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا زوج اول اوس کو طلاق یا فارغخطی دیدیوے اور عدت بھی گذر جاوے۔ اور بلٹو کا اس لڑکی کو بطور دختر کے پرورش کرنا اس جواز کا منافی نہیں۔

(۲) فارغخطی کو عربی میں خلع کہتے ہیں۔ خلع یہ ہے۔ کہ عورت اپنے مہر وغیرہ میں سے جزو یا کل اپنی خوشی سے واسطے آزادی حاصل کرنے کے خاوند کو دیوے یہ خلع ہوتا ہے اور طلاق کی صورت میں مہر عورت کا کل دینا پڑتا ہے۔

(۳) اب چونکہ بلٹو کی سالی کا خاوند اس کو اپنی زوجیت میں رکھنا ہرگز نہیں چاہتا اندریں صورت

بعد فسخ طلاق یا فارغخطی کے جب عدت گذر جاوے تو نکاح بلپو کا اس سے درست ہو سکتا ہے اگرچہ بلپو سے اس کے ساتھ زنا ہی واقع ہوا ہے۔ مگر یہ زنا نکاح کو جو حلال ہے حرام نہین کرتا۔ لانہ روی انہ صلعم سئل عن ذلک فقال اولہ سفاح واخرہ نکاح والحرام لایحرم الحلال ۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے مسئلہ کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس کے اول مین زنا رہی اور آخر نکاح حلال ہے اور فعل حرام فعل حلال کو حرام نہین کرتا اور حدود شرعیہ کے اجرا کے لئے مخاطب صرف حکام ہین۔ سوائے حکام کے دوسرے لوگ حدود شرعیہ کو جاری نہین کر سکتے اس لئے بلپو اور اس کی سالی توبہ و استغفار کرتے رہین۔ مورخہ ۱۷ر جولائی سنہ ۶

کتبہ محمد احسن احمدی نزیل قادیان

مے نابالغ کے نکاح کا فسخ سوال پیش ہوا کہ اگر نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح اس کا ولی کردے اور ہنوز وہ نابالغ ہی ہو اور ایسی ضرورت پیش آوے تو کیا طلاق بھی ولی دے سکتا ہے یا نہین۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ دے سکتا ہے

التماس ضروری

جس قدر وصایا درست اور نقص قانونی سے پاک ہین اُن کے سرٹیفکیٹ لکھہ کر تیار ہو گئے ہین جس مین سے چند بغرض تصدیق شرط اول رسالہ الوصیۃ خدمت مین محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بھیجے گئے تھے چنانچہ کیفیت دفتر محاسب سے واضح ہے کہ موصیان نے بہت کم شرط اول رسالہ الوصیت کو پورا یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی داخل کیا ہے اور انکو بذریعہ خطوط یاد دہانی کی گئی ہے اور اب اس تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دیجاتی ہے کہ شرط اول رسالہ الوصیۃ کی تکمیل یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی جو اجرا سرٹیفکیٹ کے لئے لازمی امر ضروری ہے حسب حیثیت جلد ادا فرماوین۔ تاکہ روانگی سارٹیفکیٹ مین توقف نہ ہو۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

ایک عجیب نظارہ مخدومی چودھری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات بوقت ڈیڑھ بجے شب آسمان پر ایک عجیب نظارہ دکھائی دیا۔ شمالاً جنوباً قوس وقزح کی شکل میں نہ رنگ میں ایک سفید سفید محراب آسمان پر ستارون کا تھا۔ باقی سارا آسمان مدہم تھا۔ اور یہ گول محراب نصف دائرہ کی شکل مین تھا۔ قریب دو بجے یہ نظارہ بدل گیا معلوم نہین۔ کہ کس وقت سے یہ سفید سفید ستارون کی قوس وقزح بنی ہوئی تھی جو کہ دو بجے تک رہی۔ چوڑائی مین یہ محراب تین چار گز کے قریب معلوم ہوتا تھا۔ معمولی کہکشان نہ تھی۔ بلکہ غیر معمولی عجیب وغریب نظارہ سفید موٹے موٹے ستارون کا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ آسمان کے کل بڑے روشن ستارے ایک جگہ جمع کئے گئے ہین۔

حکیم الامۃ کی کرامت میرے والد ماجد جناب مولوی نادر شاہ خان صاحب سخت قسم کے بخار مین مبتلا ہوئے بجنب آباد سے آئے ہوئے خطوط روزانہ ان کی اندیشہ ناک علالت کے حالات بتلاتے رہتے تھے شدت بخار سے بیہوشی یہان تک تھی کہ کوئی شخص آواز دیتا تھا تو جواب نہین پاتا تھا۔ اس بیماری کا حال ظاہر کرنے والا پہلا خط میرے سخت قلق کا باعث ہوا لیکن جبکہ اگلے روز دوسرے خط سے معلوم ہوا کہ والد صاحب کے مرض مین ترقی ہے اور آج والدہ بھی بیمار ہو گئین۔ تب میرا اضطراب اضطرار کے درجہ پر پہونچگیا اور مین نے حضرت حکیم الامۃ کی خدمت مین بذریعہ عریضہ دعا کے لئے التجا کی آپ نے لکھہ بھیجا کہ انشاء اللہ دعا کرین گے۔ پھر اگلے روز تیسرے خط سے دونون کی بیماری میں ترقی کا حال معلوم ہوا۔ اور مین بیتابانہ وہی خط لئے ہوئے خود حکیم الامۃ کی خدمت مین حاضر ہوا (۱۵ر جولائی سنہ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) مین نے دیکھا کہ آپ کچھہ لکھنے مین مصروف ہین۔ میرے سلام کا جواب دیکر جب میری طرف دیکھا تو مین نے والدین کی بیماری کے متعلق کچھہ کہنا چاہا۔ مین شائد ایک یا دو ہی لفظ زبان سے نکالنے پایا تھا کہ آپ نے بڑی بے التفاتی کے ساتھہ فرمایا ”وہ اچھے ہو گئے یا وہ اچھے ہو جائینگے“ یہ فرمانا کچھہ اس طرح غیر معمولی سا تھا کہ بظاہر بڑی ہی کم توجہی پائی جاتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ نے بے رغبتی اور تحقیر کے ساتھہ ٹالدیا ہے۔ لیکن میرے دل میں اسی وقت بجلی کی طرح یک لخت رُبّ اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ کا خیال گزرا اور مجھہ کو حکیم الامۃ کے ان الفاظ سے کہ وہ اچھے ہو جائینگے یہ یقین ہو گیا کہ میرے والدین ضرور تندرست ہو جائین گے۔ مین فوراً وہان سے اُٹھہ کر اپنے کمرہ مین چلا آیا اور پھر میرے دل مین کوئی اضطراب اور ملال پیدا نہین ہوا۔ پرسون والد صاحب کا خط آیا۔ کہ ۱۵ر جولائی کو گیارہ بجے کے قریب سے (ٹھیک یہی وقت حکیم الامۃ کی خدمت مین میرے حاضر ہونے کا تھا) ہم یک لخت اچھے ہو گئے اور مرض کی تمام علامات یک لخت جاتی رہین پھر کل اُن کا خط آیا اس مین بھی یہی استعجاب ظاہر کیا گیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ ہمارا اس طرح اچھا ہونا کسی دوا سے نہین بلکہ محض تمہاری یا مولوی نورالدین صاحب کی دُعا سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر آج تیسرا خط والد ماجد کا آیا اس مین بھی انہون نے بڑی مُسرّت آمیز حیرت کے ساتھ لکھا ہے کہ مرض رفتہ رفتہ نہین بلکہ یکایک جاتا رہا اور خاندان کے تمام آدمی بڑی خوشیان کر رہے ہین ہزارون لاکھون بلکہ لاتعداد رحمتین ہون اے مسیح موعود تجھہ پر کہ تیری تعلیم کا مین نے یہ اثر دیکھا کہ تیرے ایک مرید مولوی نورالدین رض کی دُعا سے مُردے بھی زندہ ہو جاتے ہین۔

خاکسار

اکبر شاہ خان اکبر بجنب آبادی ۲۰ر جولائی سنہ۷ء

دُعا مدد

برادر غلام صفدر صاحب درخواست کرتے ہین کہ مولوی عبدالرحمن صاحب بیمار ہین ان کے واسطے احباب دعا کرین کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفا دیوے۔ آمین ثم آمین

وصیت ۱۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین مسمی طفیل احمد ولد منشی نور محمدؐ قوم شیخ ساکن مراد آباد محلہ نئی بستی بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ درج نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میرے قبضہ مین اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہین ہے۔ لیکن مبلغ للعہ روپیہ ماہوار کا میونسپل بورڈ چندوسی ضلع مراد آباد مین سپرنٹنڈنٹ ہون اس واسطے مین موجودگی آمدنی کا دسوان حصہ مبلغ للعہ روپیہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا۔

پنجم۔ مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے اور انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی۔ اور اس کو اختیار ہوگا کہ میری اس جائیداد کو بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرے میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

ششم۔ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کیجائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیوین۔ میری نعش کہین اور دفن نہ کیجائے۔ البتہ امانت کے طور پر صندوق مین رکھکر دفن کیجا سکتی ہے۔

ہفتم۔ اگر کسی وجہ سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائیداد متروکہ مین سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

المرقوم ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء۔

العبد

طفیل احمد سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی۔ بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد

عبد الرشید خان احمدی سگنیلر انچارج چندوسی بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عبد العلیم خان احمدی بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ محمد حمید اللہ خان مختار فوجداری ضلع مراد آباد بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عبد الحی عفی اللہ عنہ ساکن بدایون وکیل چندوسی ضلع مراد آباد بقلم خود ″

گواہ شد۔ نور محمد ولد امان قوم شیخ ساکن مراد آباد بقلم خود۔ نشان انگوٹھا

وصیت ۱۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

مین مسمی الٰہی بخش ولد قادر بخش قوم بھٹی پیشہ حجام ساکن اندرون پاک دروازہ محلہ پوگران کا ہون۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ر اکتوبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون اور اپنی حین حیات مین ادا کرتا رہون اور ادا کرنے کو مستعد ہون۔ خداوند کریم اس مین پوری استعانت بخشے اور میری وصیت کردہ کو پورا کرے۔ آمین ثم آمین

۱ میری جائیداد اس وقت مبلغ تین سو روپیہ کی ہے اور مبلغ دو سو روپیہ بابت قرض وحق دھر ایہ کا ادا کیا گیا ہے۔ باقی مکان کی قیمت صرف یکصد روپیہ بعد ادائگی قرض وحق مہر ہوتے مین اس حساب سے یکصد روپیہ کا آٹھوان حصہ مبلغ ۱۲/۸ روپیہ ہوتے ہین۔ مین مبلغ عہ روپیہ اپنی حین حیات مین ادا کرنے کیواسطے آٹھ ماہ کے اندر تیار رہونگا اور مبلغ ۱۳ روپیہ مقرر کردہ جائیداد غیر منقولہ کو آٹھ ماہ کے اندر اندر اپنا فرض سمجھونگا۔ خداوند کریم و رحیم مجھے ہمت و استعانت عطا فرمائے۔ کہ فرض مقدم مجھ سے پورا ہو۔ آمین ثم آمین۔ مگر تاآنکہ۔ کہ مین مبلغ عہ روپیہ مجلس کارپردازان سے شائع کرا دونگا۔

۵۔ علاوہ مکان کے باقی اشیار وغیرہ جن کی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہوتی ہے چنانچہ ان اشیار کی قیمت کا اندازہ لگا دیا گیا ہے اور ان اشیار کی قیمت کا آٹھوان حصہ مبلغ صہ روپیہ ہے جو مین وہ آج کی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہون اسیطرح آئندہ بھی مین اپنی محنت اور مزدوری کا آٹھوان حصہ جمع کرکے سہ ماہ کے بعد ادا کرتا رہونگا چنانچہ اسوقت میرے پاس مبلغ تین روپیہ جمع ہوئے ہین وہ بھی آجکی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہون اور آپ میری مزدوری کی سہ ماہ کی رقم میز سے حسب ذیل لنگرخانہ مدرسہ اعانت میگزین کل موازی ۲ر ماہوار کے حساب سے تین ماہ کے عہ وضع کرلیا کرین اور باقی رقم مجلس کارپردازان مقبرہ بہشتی کے حوالے ہوگی آج مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو مبلغ صہ روپیہ آٹھوان حصہ اشیا وغیرہ جنکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اور مبلغ تین روپیہ اپنی محنت و مزدوری کا۔ کل مبلغ آٹھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خدمتمین ارسال کرتا ہون وصول فرماکر مشکور فرمادین

۶۔ مین یہی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین یا آئندہ شائع ہونگے دارالامان قادیان مین پہونچائی جاوے۔ اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری وہ جائیداد نہوگی جو حسب وعدہ بموجب اشتہار الوصیت حوالہ انجمن کردی ہے بلکہ میری ورثا کی مقبوضہ جائیداد سے ہوگا بشرطیکہ مین نے اپنی زندگی حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے اور یہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالہ نکیا ہو اور انجمن نے اسکا اعلان باقاعدہ نہ کیا ہو اسحالتمین اگر زائد رقم خرچ ہوگی تو وہ بھی میری جائیداد مقبوضہ وارثان سے ویجادیگی اور میرے وارث ذمہ وار ہونگے کہ ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھین گے۔ اور مین اپنی زندگی مین خرچ اخراجات ۳

صو تجہیز و تکفین انجمن احمدیہ کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرادونگا۔ (۸) یہ کہ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کراچکا ہونگا یا کردونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہین۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا (۹) مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد اگر کوئی اور جائیداد اس کے

[illegible]

وصیت ۱۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا و الآخرۃ توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک و سلم و عبدک المسیح الموعود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - امابعد - میں مسمی شیخ غلام احمد نومسلم سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ - ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میری مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو - میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں - اور ان کا مرید اور پیرو ہوں میں شیر فروشی کی دوکان کرتا ہوں میری آمدنی مستقل صورت میں نہیں ہے کبھی کم اور کبھی زیادہ ایک روپیہ ماہوار حضرت اقدس کی خدمت مبارک میں دیدیا کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ معرفت انجمن دیتا رہونگا میری مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا جاوے میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ میں مجھے دفن کیا جاوے اگر کسی مصلحت کے باعث یا کسی خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہو سکے تو بھی میری وصیت واجب التعمیل ہوگی - فقط

العبد

شیخ غلام احمد بقلم خود

گواہ شد

مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵ - ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد

صفیہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد

قدرت اللہ خان نشان انگوٹھا

گواہ شد

خاکسار محمد بقلم خود

وصیت ۱۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا و الآخرۃ توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین - اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و عبدک المسیح الموعود و بارک و سلم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - فامابعد میں مسماۃ صفیہ بیگم زوجہ شیخ غلام احمد سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ - ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھدیتی ہوں کہ میری مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو :-

میں اقرار کرتی ہوں کہ میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں اور انکی مرید اور پیرو ہوں ۴ ماہوار چندہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں دیتی رہتی ہوں اور انشاء اللہ العزیز آیندہ ادا کرتی رہونگی میری مرنیکے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اُسکا پانچواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جاوے -

میرا جنازہ حضرت اقدس پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے - اگر کسی مصلحت یا کسی خارجی سبب کے باعث میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہو سکے تو بھی میری وصیت قابل تعمیل بہمہ وجوہ سمجھی جاوے - فقط زیادہ والسلام

العبد :- صفیہ بیگم نشانی انگوٹھا

گواہ شد - قدرت اللہ خان گواہ شد عبد المجید خان

گواہ شد مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد - شیخ غلام احمد بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - میں امینہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان قوم جٹ دالہ ساکن بہلول پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - نوٹ :- چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اس جگہ درج نہیں کیا گیا +

۴ - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میرا زیور موجودہ طلائی قیمتی الـ ۔۔۔۔ ایکہزار روپیہ کہ میری اپنی ملکیت ہے اسکا دسواں حصہ مبلغ ایکسو روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دونگی میری مرنیکے بعد اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کر سکوں تو میری وارث اسکے دینے کے ذمہ دار ہونگے اور اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکا بھی دسواں حصہ ادا کر دونگی اور اسی طرح میری وارث میری بعد اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کر سکوں ادائگی کے ذمہ دار ہونگے -

العبد

امینہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۷ ضلع لائلپور بقلم خود

گواہ شد

اللہ بخش ولد نبی بخش ذیلدار ۱۲۷ رکھ ضلع لائلپور نشانی انگوٹھا

گواہ شد

عبد اللہ خان ولد چودہری غلام حسین احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع لائلپور بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہوچکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے۔ اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۵ر اور مجلد ۶ر ہے۔ بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کردیگئی۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲؍ کیگئی تھی اور مجلد ۳ر یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۲؍ اور مجلد ۳ر میں دیجائیگی اور اسکے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے بیجلد درثمین بجائے ۴ر کے صرف ۲ر اور مجلد ۸ر کی بجائے ۵ر مل سکیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت پر [illegible] تعداد میں کچھ باقی نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ جس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر
جام شہادت	مصنفہ حضرت نائب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ [illegible] کا جواب۔ قیمت ۲ر
رویائے صالحہ	مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ [illegible] حضرت مسیح [illegible] ضرورت آمین۔ قیمت ۲ر
الوصیۃ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے [illegible] اور مریدان کو [illegible] مقبرہ بہشتی [illegible] میں۔ قیمت ۲ر
القول الصحیح	اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں منیف ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف۔ قیمت ۱ر
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱ر
نظم مستورات	مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

آنڈو کشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی۔ الاداد واسے۔ قیمت ۱ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ر لغات القرآن ہر دو حصہ ۱۲ر کل ۹۰۰ صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور در حقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب بہت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہت مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات القرآن ضروری ہے۔

مرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۵) سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جنکا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ نور [illegible] تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور [illegible] کا نام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گزارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ [illegible] حالات جو صاحب معلوم [illegible] دریافت کرسکتے ہیں۔

(۶) [illegible] قوم کے سید ہیں [illegible] میں معزز [illegible] کے مخلصین میں سے ہیں [illegible] اور ان کو [illegible] دوسری شادی کی ضرورت [illegible] کہ وہ [illegible] اپنی لڑکی [illegible] بذریعہ اخبار دیا [illegible] صاحب [illegible] خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کریں۔ اس معاملہ کے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت کے حکم سے ہوگا۔

(۷) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت میرے نام یعنی معرفت ایڈیٹر ہو۔

(۸) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

نور الدین۔ مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

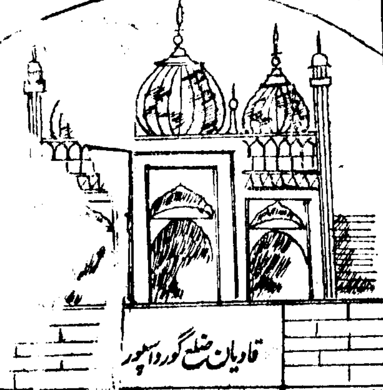

بدر

BADR — QADIAN

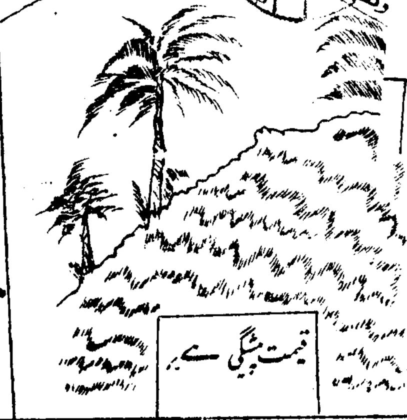

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے عہ

قیمت از معاونین صہ — قادیان مین عہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

قیمت از غربا و طلباء و غیر مذاہب عا ۱۲

جلد (۶) — گورنمنٹ ۲ عہ

۲۰ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء

نمبر (۳۱)

فی پرچہ عہ

سرچگونم باتو گر آئی بپا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

از لیڈیلاء

دس شرائط بیعت

[illegible] دل سے [illegible] اس بات اقرار کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہو اپنی خداداد اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

تا مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکران مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکقدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ [illegible]

معاونین درجہ اول جن کو علاوہ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرنے کا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جن کو علاوہ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی سے عہ

عام قیمت مابعد معہ

قیمت فی پرچہ ۳

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہین مل سکیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام روپیہ بنام میان معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - ۱ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلیے دعا کرتے ہین -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

مشنریوں کی ناکامی لنڈن مین مشنری پادریوں کا ایک جلسہ ۶ مئی ۱۹۰۹ء کو ہوا تھا۔ اس مین لنڈن کے بشپ نے تقریر فرمائی۔ کہ یہ بات افسوس ناک اور مایوس کر دینے والی ہے مگر سچ یہی ہے۔ کہ ایشیا کے مذاہب ایسے نظر نہین آتے۔ کہ عیسائیت کو ان لین۔ لارڈ سیسل نے اپنی تقریر مین فرمایا۔ کہ یہ ایک دل شکن حقیقت ہے۔ کہ ہند چین جاپان مین اتنی مدت سے مشن اپنا کام کر رہا ہے۔ لیکن آج تک اس ملک کا ایک آدمی بھی عیسائی ہو کر بشپ نہین بنا۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کی عیسائیت کیسی ناقص ہے۔

کلیسیا ناکام پادری گوڈسن صاحب نے شہر سینٹ لوئس کے گرجہ مین بڑی جماعۃ کے سامنے صاف اقرار کیا ہے۔ کہ عیسائی کلیسیا اب ناکام ہے۔ موجودہ زمانہ مین پادریون کی باتین نہیں چل سکتین۔

پادری پکڑا گیا شہر ڈی کے ٹر کے پادری ای ایل۔ جیمز صاحب نے ایک عورت پر مجرمانہ حملہ کیا تھا اور بھاگ گئے تھے لیکن آخر کار شہر موری مین پکڑے گئے اور جیل خانہ مین رکھے گئے۔

زمین کے مالک ولائت اور امریکہ مین لوگ پادری صاحبان کی عزت کر کے ان کو اپنی زمینین اور مکان رہائش کے واسطے مفت دیدیتے ہین۔ اس سے پادری صاحبان کو عادت ہو گئی ہے اور وہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ تمام زمین اور مکانات کے وہی مالک ہین چنانچہ اسی سمجھ کے مطابق شہر کلیولینڈ کے پادری برونگ صاحب نے ایک زمین جو کسی دوسرے شخص کی تھی۔ بارہ ہزار روپے لیکر رہن کر دی ہے اب پادریصاحب پر مقدمہ بنا ہوا ہے۔

ایک پادری کی کرتوت شہر دنامبی کے پادری جے۔ ایچ کالن صاحب نے ایک سترہ سالہ لڑکی کے ساتھ دوبارہ ناجائز حرکت کی لڑکی کو حمل ہو جانے اور بچہ پیدا ہو جانے پر افشائے راز ہوا۔ مقدمہ عدالت مین ہے۔ پادری صاحب بر ضمانت ہین۔

بیوی کا قاتل پادری شہر دی شیٹیا کے پادری بربرج صاحب نے اپنی بیوی پر ناراض ہو کر اسے طلاق دے دی تھی۔ مگر پادری صاحب کا غصہ طلاق دینے پر بھی تھم نہ سکا اور آخر اپنی سابقہ بیوی کے مکان پر جاکر اسے پستول سے مار ڈالا پھر اپنے آپکو بھی پستول ماری مگر کچھ دن جیل خانہ کی سیر کرنی باقی تھی اس واسطے مرنے سے بچ گئے۔

باغی پادری امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ پادری لوگ حکومت وقت کے ساتھ بغاوۃ کا ایک خاص مادہ رکھتے ہین اور وہ خیال کرتے ہین کہ ایسی بغاوت کے واسطے ان کے پاس کافی طاقت موجود ہے۔ چنانچہ پادری آمس صاحب جو گرجہ ہاٹ سپرنگ کے افسر ہین۔ جج سمپٹر کی عدالت مین ایسی ہی گستاخانہ گفتگو کی۔ جس پر پچھتر روپے جرمانہ دیکر کمرۂ عدالت سے باہر تشریف لائے۔

قمار باز پادری شہر نیویارک کے کوچہ ایسٹ کورٹ سٹریٹ ۶۱۸ کے پادری الگزینڈر صاحب پر پولیس کا مدت سے شبہ تھا کہ پادری صاحب نے اپنے گھر مین قمار خانہ بنایا ہوا ہے۔ آخر کار ایک دن پولیس نے اچانک جاکر پادری صاحب کو چھ اور آدمیون کے ساتھ قمار بازی کرتے ہوئے گرفتار کرلیا۔

تیرہ عورتون کا خاوند شہر ٹولیڈو کے پادری رولڈن صاحب ایک بڑے جوشیلے پادری تھے۔ ان پر اچانک روح القدس کے نزول کے سبب ایک حالت پیدا ہوا کرتی تھی۔ ایسی ہی حالتون مین انہون نے تیرہ مختلف عورتون کے ساتھ نکاح کیا۔ جس پر پولیس نے دخل اندازی کی۔ اور مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادری صاحب نے یہ عرض کیا کہ کچھ عرصہ ہوا کہ میرے دماغ مین کچھ خلل ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ مرض ہو گیا ہے کہ بعض خواہش مند عورتون کے ساتھ بے اختیار میرا تعلق ہو جاتا ہے۔ جج صاحب کو غالباً معلوم تھا کہ وہان پادریون مین یہ مرض عام ہے اور اس کا انسداد ضروری ہے اس واسطے پادری صاحب کو چھ سال کی قید کی سزا دی۔ پادری صاحب بائبل کو بغل مین دبائے ہوئے داخل جیل ہوئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۹ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ״	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۵	۱۴	۱	۳
½ ״	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ ״	۲۶	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ ״	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی سب بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین وقت ضائع کرنا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑ کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

ڈائری

القول الطیب

آجکل کا فقر اور فقرار

۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء - فرمایا میں تعجب کرتا ہوں۔ کہ آجکل بہت لوگ فقیر بنتے ہیں۔ مگر سوائے نفس پرستی کے اور کوئی غرض اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اصل دین سے بالکل الگ ہیں۔ جب دنیا کے پیچھے عوام لگے ہوئے ہیں اسی دنیا کے پیچھے وہ بھی خراب ہو رہے ہیں۔ توجہ اور دم کشی اور منتر جنتر اور دیگر ایسے امور کو اپنی عبادت میں شامل کرتے ہیں۔ جن کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ صرف دنیا پرستی کی باتیں ہیں اور ایک ہندو کافر اور ایک مشرک عیسائی بھی ان ریاضتوں اور ان کی مشق میں ان کے ساتھ شامل ہو سکتا بلکہ ان سے بڑھ سکتا ہے اصلی فقیر تو وہ ہے جو دنیا کے اغراض فاسدہ سے بالکل الگ ہو جاوے اور اپنے واسطے ایک تلخ زندگی قبول کرے۔ تب اس کو حالت عرفان حاصل ہوتی ہے اور وہ ایک قوت ایمانی کو پاتا ہے آج کل کے پیرزادے اور سجادہ نشین نماز جو اعلیٰ عبادت ہے۔ اس کی یا تو پرواہ نہیں کرتے یا ایسی طرح جلدی جلدی ادا کرتے ہیں۔ جیسے کہ کوئی بیگار کاٹنی ہوتی ہے۔ اور اپنے اوقات کو خود تراشیدہ عبادتوں میں لگاتے ہیں جو خدا اور رسول نے نہیں فرمائیں۔ ایک ذکر ارّہ بنایا ہوا ہے جس سے انسان کے پھیپھڑے کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ بعض آدمی ایسی مشقتوں سے دیوانے ہو جاتے ہیں اور بعض مر بھی جاتے ہیں جو دیوانے ہو جاتے ہیں انکو جاہل لوگ ولی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی جو راہیں خود ہی مقرر فرما دی ہیں وہ کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ انہی باتوں سے راضی ہوتا ہے۔ کہ انسان عبودیت [illegible] اختیار کرے۔ صدق و صفا کے ساتھ اپنے خدا کی طرف جھکے۔ دنیوی کدورتوں سے الگ ہو کر تبتل الی اللہ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر اختیار کرے۔ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے نماز انسان کو منزہ بنا دیتی ہے۔ نماز کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا کی طرف رکھے۔ یہی اصل مدعا ہے جس کو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں۔ ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں۔ فکر سے ساتھ شکر گزاری کا مادہ بڑھتا ہے۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین اور آسمان ہوا اور بادل۔ سورج اور چاند ستارے اور سیارے۔ سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ فکر معرفت کو بڑھاتا ہے۔ غرض ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہیں اسی پر کسی نے کہا ہے۔ کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ آجکل کے لوگوں میں صبر نہیں۔ جو اس طرف جھکتے ہیں وہ بھی ایسے مستعجل ہوتے ہیں۔ کہ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ایک دم میں سب کچھ بنا دیا جائے۔ اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہیں کرتے۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ کہ کوشش اور محنت کرنے والوں کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دعا میں مصروف ہوتا ہے تو اس میں اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور وہ آستانہ الٰہی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے۔ تب وہ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔ ہمارے فقراء نے بہت سی بدعتیں اپنے اندر داخل کر لی ہیں۔ بعض نے ہندوؤں کے منتر بھی یاد کئے ہوئے ہیں اور ان کو بھی مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ ہمارے بھائی صاحب کو ورزش کا شوق تھا۔ ان کے پاس ایک پہلوان آیا تھا۔ جاتے ہوئے اس نے ہمارے بھائی صاحب کو الگ لے جا کر کہا کہ میں ایک عجیب تحفہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو بہت ہی قیمتی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر ان کو سنایا اور کہا کہ یہ منتر ایسا پر تاثیر ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ صبح کے وقت اس کو پڑھ لیا جاوے تو پھر سارا دن نہ نماز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ وضو کی ضرورت۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ پاک کلام جس میں ہدی للمتقین کا وعدہ دیا گیا ہے خود اسی کو چھوڑ کر دوسری طرف بھٹکتے پھرتے ہیں۔ انسان کے ایمان میں ترقی تب ہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے اور خدا پر اپنے توکل کو قائم کرے ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو دیکھا کہ وہ کھجوریں جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کس لئے ایسا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کل کے لئے جمع کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو کل کے خدا پر ایمان نہیں رکھتا لیکن یہ بات بلال کو فرمائی۔ ہر کسی کو نہیں فرمائی اور ہر ایک کو وعظ اور نصیحت اس کی برداشت کے مطابق کیا جاتا ہے

نصیحت

ایک شخص نے عرض کی۔ کہ میں پہلے فقرا کے پاس پھرتا رہا اور کئی طرح کی شاقہ ریاضتیں انہوں نے مجھ سے کرائیں۔ اب میں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ تو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا سب سے پہلے قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو۔ اور احکام شریعت پر عمل کرو۔ انسان کا کام یہی ہے۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہیں جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے۔ خدا اس پر راضی ہوتا ہے۔

اختلاف فقہاء

فرمایا۔ آج کل علماء کے درمیان باہم مسائل کے معاملہ میں اس قدر اختلاف ہے۔ کہ ہر ایک مسئلہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ لاہور میں ایک طبیب غلام دستگیر نام تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ مریضوں اور ان کے لواحقین کی اس ملک میں رسم ہے۔ کہ وہ طبیب سے پوچھا کرتے ہیں۔ کہ یہ دوا گرم ہے یا سرد۔ تو میں نے اس کے جواب میں ایک بات رکھی ہوئی ہے۔ میں کہدیا کرتا ہوں کہ اختلاف ہے۔ اول تو اس اختلاف کے سبب کئی فرقے ہیں۔ پھر مثلاً ایک فرقہ حنفیوں کا ہے ان میں سے آپس میں اختلاف ہے۔ پھر خود امام ابو حنیفہ کے اقوال میں اختلاف ہے۔

آجکل کے پیر اور مرید

فرمایا۔ آج کل کے پیر اکثر فاحشہ عورتوں کو مرید بناتے ہیں۔ بعض ہندوؤں کے پیر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی بدکاریوں پر اور اپنے کفر پر برابر قائم رہتے ہیں صرف پیر کو چندہ دے کر وہ مرید بن سکتے ہیں۔ اعمال خواہ کیسے ہی ہوں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا۔ تو آنحضرت ابو جہل کو بھی مرید بنا سکتے تھے۔ وہ اپنے بتوں کی پرستش بھی کرتا رہتا اور اس قدر لڑائی جھگڑے کی ضرورت نہ پڑتی۔ مگر یہ باتیں بالکل گناہ ہیں۔

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳ ۔ ۴ ۔ ڈائری
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ ۔ عملی نمونہ دکہاؤ
صفحہ ۱۱ ۔ بدر خواتین
صفحہ ۱۲ ۔ المفتی
صفحہ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ومنتین سلسلہ حقہ کے نمونہ
صفحہ ۱۶ ۔ اشتہارات

پرچہ بدر

مورخہ ۲۰ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

(۱) ہیضہ کی آمدن ہونیوالی ہے (یعنی الفاظ میں واللہ اعلم)

(۲) اِنّی مُہینٌ من اراد اہانتک ۔ اِنّی معین من اراد اعانتک ۔

(۳) اور خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک عورت کو تین روپیہ دئے ہیں اور اُسے کہتا ہوں کہ کفن کے لئے میں آپ دونگا ۔ گویا کوئی مرگیا ہے اُس کی تجہیز وتکفین کے لئے طیاری کی ہے ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر وعافیت ہیں ۔

میاں عبد الغنی صاحب افسر فراشخانہ ریاست پٹیالہ نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح جناب سید عبد الحی صاحب عرب مولف کتاب لغات القرآن کے ساتھ کرنا منظور فرمایا ہے اس واسطے عرب صاحب موصوف شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کے ہمراہ ۳۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو پٹیالہ تشریف لے گئے ہیں

جناب ابو سعید عرب صاحب آب وہوا کی تبدیلی کے واسطے کشمیر تشریف لے گئے ہیں اور ان کے ۲۷ جولائی کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بخیریت اسی جگہ پہونچ گئے ہیں ۔ آپکا خط متعلق قبر کشمیر نیچے درج ہے

ایک خط اور اس کا جواب

(۱) سوال ۔ سونا اور ریشم کی حرمت کی دلیل قرآن کریم سے تحریر فرماویں ۔

(۲) سوال ۔ طاعون زدہ مقاموں میں سے ہجرت کی دلیل کونسی ہے اور متفق علیہ حدیث جو معروف ہے ۔ اس کا کیا جواب ۔

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد ۔ احادیث صحیحہ میں پارچہ ریشمی حریر وغیرہ کا پہننا مردوں کو ممنوع ہے اور سنت نبوی بیان کرنیوالی ہے ۔ قرآن مجید کی ہے ۔ پس اگر قرآن مجید میں ہم کو کوئی مسئلہ بہ تصریح نہ ملے تو سنت صحیحہ سے معلوم کرنا چاہیئے ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم ۔ ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۔ مسند میں یہ حدیث ہے ۔ انما یلبس الحریر فی الدنیا من لاخلاق لہ فی الاٰخرۃ یعنے ریشمی حریر کے کپڑے وہ شخص پہنتا ہے جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ۔ رواہ مسلم اس حدیث سے ہی مردوں کے لئے حرام ہونا پارچہ ریشمی کے پہننے کا ثابت ہوتا ہے روبروئے حدیث مسلم میں ہے ۔ لاتلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاٰخرۃ یعنے مت پہنو تم کپڑے ریشمی حریر کے ۔ کیونکہ جو شخص دنیا میں اس کو پہنے گا ۔ تو آخرت میں اس کو نہ پہن سکے گا ۔ طاعون کی نسبت حضرت عمرؓ کا فیصلہ ہمارے لئے کافی ہے جو صحیح مسلم میں ہی مذکور ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ملک شام میں گئے ۔ یہاں تک کہ مقام سرغ میں پہونچے تو آپکے پاس امرا فلسطین ۔ اردن دمشق ۔ حمص اور قنسرین کے آحاضر ہوئے انہوں نے آپسے کہا کہ ممالک شام میں وبا طاعون کی پڑی ہوئی ہے تو حضرت عمر نے مہاجرین اولین کو طلب فرمایا اور مشورہ کیا تو انہوں نے باہم اختلاف کیا بعض نے کہا کہ آپنے جس کام کے لئے خروج کیا ہے اس امر سے لوٹ جانا نہیں چاہیئے بعض نے کہا کہ آپکے ہمراہ کچھ اصحاب رسول صلعم کا بقیہ ہے ہماری رائے میں نہیں تاکہ انکو آپ وبائے طاعون کے محل میں لیجاویں ۔ پھر حضرت عمرؓ نے جماعت انصار کو طلب فرمایا اور ان سے مشورہ طلب کیا تو انصار نے بھی ویسا ہی اختلاف کیا جیسا کہ مہاجرین اولین نے کیا تھا تب بڈھوں قریش کو جو تجربہ کار تھے بلایا ۔ جو قبل فتح مکہ کے اسلام میں داخل ہوئے تھے ان شیوخ قریش نے اختلاف نہیں کیا بلکہ سب نے بالاتفاق کہا کہ آپ محل طاعون میں نہ جاویں اور یہاں سے لوٹ جائیں پھر حضرت عمر نے منادی کرائی کہ صبح کو فلاں ٹیلے یعنے اونچے مقام کیطرف کوچ کریں گے اور وہیں ٹھہریں گے پس صبح کو آپنے وہاں سے کوچ کیا اور اسی اونچے مقام میں جا ٹھہرے تو حضرت ابو عبیدہ نے آپ پر اعتراض کیا کہ اے عمرؓ کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے تم بھاگتے ہو تو آپنے حضرت عبیدہ سے فرمایا کہ اگر اے عبیدہ تیرے سوائے کوئی اور یہ اعتراض کرتا تو اس کو میں ٹھیک کر دیتا (حالانکہ حضرت عمر حضرت ابو عبیدہ کا خلاف کرنا بہت ناپسند کرتے تھے) اور پھر ان سے فرمایا کہ ہاں ہم تقدیر اللہ سے فرار کرتے ہیں مگر تقدیر اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں یعنی یہ ہمارا پھرنا بھی تقدیر اللہ سے باہر نہیں ہے اور ایک دلیل عقلی بھی بیان فرمائی کہ اگر ایک وادی کی ایک طرف تو سبزہ زار ہو اور دوسری طرف خشک ہو تو اگر اپنے اونٹوں کو تو سبزہ زار میں چراوے تو یہ بھی تقدیر اللہ میں داخل ہے اور خشک طرف میں اونٹوں کا چرانا بھی تقدیر اللہ میں داخل ہے یعنے چونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عقل بھی دی ہے اس لئے بالضرور تو اپنے اونٹوں کو سبزہ زار ہی میں چراویگا مگر اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ تقدیر اللہ کو ہم رد کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

عملی نمونہ دکھاؤ

ہم بعض اعرابیوں کا قصہ احادیث میں پڑھکر تعجب کیا کرتے تھے اب بعض اوقات مدینۃ المسیح میں یہ نظارہ ان آنکھوں دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے آج ۲۶ جولائی قبل از خطبۂ جمعہ باہر سے آئے ہوئے ایک شخص (جسے اعرابی ہی کہنا چاہیئے) عرض کیا کہ حضور میری بیوی کسی صورت میں مسلمان نہیں ہوتی۔ کیا کروں میں تو اسے بہتیرا سمجھا چکا ہوں۔

فرمایا۔ دیکھو زبانی واعظوں سے اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا اپنی حالت درست کرکے اپنے تئیں نمونہ بنانے سے تم اپنی حالت کو ٹھیک کرو اور ایسے بنو کہ لوگ بے اختیار بول اٹھیں اب تم وہ نہیں رہے جب یہ حالت ہوگی۔ تو تمہاری بیوی کیا کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کرینگے۔ حدیث میں آیا ہے۔ خیرکم خیرکم لاہلہ۔

پس جب بیوی سے تمہارا سلوک اچھا ہوگا۔ تو وہ خود بخود محبوب ہوکر تمہاری مخالفت چھوڑ دے گی اور دل سے جان لیگی کہ یہ مذہب بہت ہی اچھا ہے۔ جس میں ایسے نرم و عمدہ سلوک کی ہدائیت ہوتی ہے پھر وہ خواہ مخواہ متابعت کرے گی احسان تو ایسی چیز ہے کہ اس سے ایک کتا بھی نادم ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایک انسان۔

اس نے عرض کی۔ کہ حضور وہ تو کبھی نہیں ماننے کی۔

فرمایا۔ دیکھو۔ مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ جب کسی دل میں تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے تو کسی چھوٹی سی بات سے کر دیتا ہے۔ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ دل سے نکلی ہوئی دعا ضائع نہیں جاتی اور لطیف پیرائے میں نصیحت بھی کرتے رہیں مگر سختی نہ کریں۔ اسے سمجھائیں۔ کہ ہمارا وہی اسلام دین ہے یہ کوئی نیا مذہب نہیں وہی نماز وہی روزہ وہی حج وہی زکوٰۃ۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ باتیں جو صرف جسم بے روح رہ گئی ہیں۔ ہم ان میں اخلاص کی خاص رُوح پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کے اثر جو مرتب نہیں ہوتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسے طور سے ادا کئے جاویں۔ کہ ان میں اثر پیدا ہوں۔ عقیدہ میں یہ بات ہے کہ حضرت عیسےٰ کو ہم اور نبیوں کی طرح فوت شدہ مانتے ہیں اور ایک مسلمان کی محبت جو اسے اپنے متبوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ اس بات کی متقاضی ہے کہ جب آپ فوت ہو گئے۔ تو ان کے بعد کسی کو زندہ نہ سمجھے۔ صحابہ کرام کس قدر دردوالم میں تھے۔ جب ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سنا۔ تو سب کو ٹھنڈ پڑ گئی۔ مگر یاد رکھو ان دعظوں سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک ساتھ دعا اور اپنا عملی نمونہ نہ ہو۔ ہر جمعہ کس قدر مولوی سر کھپاتے ہیں مگر خاک بھی اثر نہیں ہوتا کیوں؟ اس لئے کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ ان کا خود اس پر عمل نہیں۔ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے۔ ان میں سے کسی نے بھی وعظوں پر اتنا سر نہیں مارا۔ جتنا دعا و عملی نمونہ کام دیتا ہے۔ سو اس کے میسر لانے کی کوشش کرو۔

اکمل آف گولیکی

قبر عیسیٰ

مکرمی حضرت صادق اللہ شفق صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بباعث علالت طبع حسب مشورہ ڈاکٹر صاحب کشمیر کی طرف چلا آیا سفر میں قسم قسم کے لوگ ملتے رہے اور بعض تو نہایت مشرکانہ عقیدہ کے لوگ قبروں پر سجدہ کرنے والے دیکھنے میں آئے میں جمعہ کے روز سری نگر میں پہنچا تھا۔ اسی روز اپنے دو ہم سفروں کو ساتھ لے کر پہلے جامع مسجد دیکھی جس کی نسبت عامیانہ روائیت مشہور ہے۔ کہ اس کے منار کوئی گن نہیں سکتا۔ کئی جگہ سے اس کو نہایت شکستہ پایا اس کے بعد مجھے مسیح اسرائیلی کی قبر دیکھنے کا شوق ہوا۔ میں نے ہمراہیوں کو مجبور کیا کہ خان یار محلہ کی طرف چلو۔ طوعاً و کرہاً میرے ساتھ ہو لئے۔ شاہ نقشبند رح کی زیارت کے آگے سے گذرے تو ایک شخص سے میں نے دریافت کیا کہ یوز آسف نبی کی قبر کہاں ہے اس نے اشارہ کر دیا۔ ہم چلنے لگے تو ایک شخص نے جو نہائیت جلا بھنا ہوا اور ناک اس کا نصوار سے بھرا ہوا تھا۔ ہم کو آواز دی کہ ادہر آؤ۔ خیر ہم گئے مارے جوش کے جھاگ اس کے منہ سے بہنے لگی اور یوں گویا ہوا کہ وہ حضرت عیسےٰ کی قبر نہیں بلکہ سید نصر الدین کے ایک غلام کی ہے جس کو پانسو برس گذرے ہیں۔ میرے ساتھیوں کو تو اس کا کہنا بڑی دلیل ہو گیا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ واہ کہتے ہیں کہ مسیح کی قبر ہے۔ پس میں نے کہا کہ ٹھہرو۔ ابھی میں اس پر جرح کرتا ہوں مگر وہ اس طبیعت کے آدمی تھے۔ کہ کوئی بات خواہ کیسی عمدہ ہو مگر وہ حضرت مرزا صاحب کے منہ یا قلم سے نکلے تو اس کو نہیں مانیں گے۔ انہوں نے کاغذ و قلم مانگی اور اس کے فرمودہ کو لکھنے لگے۔ میں نے کہا کہ آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی اتنی بھی وقعت نہیں جتنی اس شخص کی۔ جب آپ نے اس پر کوئی دلیل نہیں مانگی اور مان لیا ہے۔ مرزا صاحب نے تو دلائل بے شمار دئے ہیں۔ آپ بے دلیل مانا تو کیا با دلائل بھی نہیں مان سکتے اور نہ انکار کی کوئی وجہ معقول اپنے پاس رکھتے ہیں میری جرح۔ سید نصر الدین کون تھے اور آپکا سن ولادت و وفات کیا ہے اور کس مورخ نے ان کو اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ جواب۔ سید نصر الدین ایک بزرگ تھے۔ سن ولادت معلوم نہیں پانسو برس گذرے کہ فوت ہو گئے۔ سوال۔ یوز آسف کون تھا۔ جواب۔ ان کا غلام تھا۔ سوال کیا دلیل جواب۔ حسن نے لکھا ہے۔ سوال۔ حسن بن صباح نے جواب۔ نہیں اور ایک بزرگ تھے۔ سوال۔ انہوں نے کس کے حوالے سے لکھا ہے۔ جواب۔ ایک سنسکرت کی کتاب کے حوالے سے جسکو پانسو برس کا زمانہ گذرا ہے۔ سوال مسلمانوں نے کیوں اس امر کو نہیں لکھا۔ جواب یہ پرانی بات ہے اس واسطے ان کو معلوم نہیں۔ ہندؤں نے لکھی۔ سوال۔ جب یوز آسف غلام سید نصر الدین کو فوت ہوئے ۵۰۰ برس گزرے ہیں تو پھر ہندؤں کو یہ روائت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ کیا اس وقت مسلمان نہ تھے پیر صاحب جناب کی عقل قبر کے چڑھاوے کھا کھا کر ماری گئی ہے۔ اس وقت تو اسلامیوں کی سلطنت تھی۔ آخر وہ چپ ہو گیا۔ میں نے ساتھیوں سے کہا کہ چلو۔ انہوں نے انکار کر دیا اور علیحدہ ہو گئے۔

مجھے چونکہ شوق تھا۔ خان یار کے محلہ میں چلا گیا اور سید نصر الدین کی قبر دریافت کرنے لگا کہیں پتہ نہ لگا۔ آخر جس راستے سے میں کئی دفعہ گذرا تھا وہاں ذرا بڑھکر ایک شخص سے دریافت کیا کہ کس کی قبر ہے اس نے کہا کہ (حضرت ییس نوں نبی نوں قبر ہوندی) یعنے یہ نبی کی قبر ہے۔ میں اندر گیا۔ تو کیا سنا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کیونکہ میں نے خدا کو جان دینی ہے اور جھوٹی قسم کی وعید سے ڈرتا ہوں اور سچ سچ کہتا ہوں کہ اس عورت نے کہا کہ یہ حضرت عیسےٰ کی قبر ہے۔ میرے دل کو بڑی تسلی و اطمینان ہوا بہت دیر تک دعا کرتا رہا اور قبر پر سے کچھ پتے خوشبودار اٹھا لایا۔

عاجز ابو سعید عربی۔ معرفت خواجہ جمال الدین صاحب۔ بی۔ اے انسپکٹر مدارس ریاست جموں و کشمیر

(مسلسل صفحہ ۳)

آخری مرحلہ

۲۱ ر جولائی ۱۹۰۳ء ۔ ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت کے متعلق جو الہام شائع کیا ہے اس کا ذکر تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ آخری مرحلہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اب آخری فیصلہ کی تقریب پیدا کر دی ہے براہین احمدیہ کے آخر میں وحی الٰہی درج ہے ۔ انا فتحنا لک فتحاً مبینا ۔ وہ یہی فتح ہے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ ایسے امور ظاہر کرے گا کہ لوگ سمجھ لیں گے کہ اب آخری فیصلہ ہے ۔

ایک دوست نے عرض کی کہ حضور کا ایک پرانا الہام ہے ۔

لا تنقطع الاعداء الا بموت احد منھم

ترجمہ ۔ دشمن نہیں منقطع ہوں گے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ ۔ فرمایا ۔ ہاں یہ پرانا الہام ہے ۔ ہمیں اس وقت یاد نہیں کہ یہ الہام کہیں چھپ چکا ہے یا نہیں ۔ فرمایا ۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے تھے مگر جھوٹا ہمیشہ بعد میں پیدا ہوتا ہے ۔ سچا پہلے ظاہر ہو جاتا ہے ۔ تو پھر اس کی ریس کر کے جھوٹے بھی نکل کھڑے ہوتے ہیں ۔ ہمارے دعوے سے پہلے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی نے اس طرح خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مسیح ہونے کا دعوے کیا ہو ۔ مگر ہمارے دعوے کے بعد چراغدین اور عبد الحکیم اور کئی ایک دوسرے ایسے پیدا ہو گئے ہیں ۔

جلد باز نکتہ چین

حضرت کی خدمت میں ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں جگہ گیا تھا اور میں نے آپ کی جماعت کے آدمیوں کو نماز کی بر وقت پابندی میں اور باہمی اخوت کے شرائط کے پورا کرنے میں قاصر پایا ۔ فرمایا ۔ اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے ۔ بعض متعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں ۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے ۔ بہت لوگ ایسے ہیں ۔ جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں ۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے ۔ کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے ۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا ۔ اُسدن اس کی حالت وہ تھی ۔ جو آج اس کی ہے ۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے ۔ اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں ۔ گھبرانا نہیں چاہیئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے ۔ اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو ۔ اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو ۔ بلکہ اس کی اصلاح کا فکر کرو ۔

موت کو یاد رکھو

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی ۔ فرمایا ۔ کہ موت کو یاد رکھو ۔ یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے ۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے ۔ اس کی اصل جڑ یہی ہے ۔ کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے ۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے ۔ وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا ۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے ۔ اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طول امل پیدا ہو جاتا ہے ۔ وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھتا ہے ۔ دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے ۔ کیا ایسے وقت میں انسان گناہ گاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے ۔ ایسا ہی زلزلہ اور طاعون کے وقت میں چونکہ موت سامنے آجاتی ہے ۔ اس واسطے گناہ نہیں کر سکتا اور نہ بدی کی طرف اپنے خیالات کو دوڑا سکتا ہے ۔ پس اپنی موت کو یاد رکھو ۔

سلام

ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہم کو سلام کہنا چھوڑ دیا ۔ فرمایا ۔ تم نے ان کے سلام میں سے کیا حاصل کر لینا ہے ۔ سلام تو وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہو خدا کا سلام وہ ہے جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے سلامت رکھا جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو ۔ بندے اس پر ہزار سلام کریں ۔ اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے ۔ قرآن شریف میں آیا ہے ۔ سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم ۔ ایک دفعہ ہم کو کثرت پیشاب کے باعث بہت تکلیف تھی ہم نے دعا کی الہام ہوا السلام علیکم ۔ اسیوقت تمام بیماری جاتی رہی سلام وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو ۔ باقی سب رسمی سلام ہیں

چکڑالوی لوگ غور کریں

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں ایک فقہی مسئلہ پیش کر کے درخواست کی کہ اس کا جواب صرف قرآن شریف سے دیا جاوے ۔ حضرت نے فرمایا کہ متقی کے واسطے مناسب ہے کہ اس قسم کا خیال دل میں نہ لاوے کہ حدیث کوئی چیز نہیں ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عمل تھا ۔ وہ گویا قرآن کے مطابق نہ تھا ۔ آج کل کے زمانہ میں مرتد ہونے کے قریب جو خیالات پھیلے ہوئے ہیں ان میں سے ایک خیال حدیث شریف کی تحقیر کا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کاروبار قرآن شریف کے تحت تھے ۔ اگر قرآن شریف کے واسطے معلم کی ضرورت نہ ہوتی تو قرآن رسول پر کیوں اُترتا ۔ یہ لوگ بہت بے ادب ہیں کہ ہر ایک اپنے آپکو رسول کا درجہ دیتا ہے اور ہر ایک اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہے ۔ کہ قرآن شریف اسی پر نازل ہوا ہے یہ بڑی گستاخی ہے کہ ایک چکڑالوی مولوی جو معنے قرآن کے کرے ۔ اس کو مانا جاتا ہے اور قبول کیا جاتا ہے اور خدا کے رسول پر جو معنے نازل ہوئے ۔ ان کو نہیں دیکھا جاتا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے تو انسانوں کو اس امر کا محتاج پیدا کیا ہے کہ ان کے درمیان کوئی رسول مامور مجدد ہو ۔ مگر یہ چاہتے ہیں ۔ کہ ان کا ہر ایک رسول ہے اور اپنے آپ کو غنی اور غیر محتاج قرار دیتے ہیں ۔ یہ سخت گناہ ہے ۔ ایک بچہ محتاج ہے کہ وہ اپنے والدین وغیرہ سے تکلم سیکھے اور بولنے لگے ۔ پھر استاد کے پاس بیٹھ کر سبق پڑھے ۔ جائے استاد خالی است ۔ چکڑالوی لوگ دھوکہ دیتے ہیں ۔ کہ کیا قرآن محتاج ہے ۔ اسے نادانو کیا تم بھی محتاج نہیں اور خدا کی ذات کی طرح بے احتیاج ہو ۔ قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو ۔ کہ قرآن کو پڑھو ۔ سمجھو اور سیکھو ۔ جب کہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو ۔ تو قرآن شریف کیواسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں ۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن پڑھنے لگیگا ۔ بہر حال معلم کی ضرورت ہے ۔ جب مسجد کا ملاں ہمارا معلم ہو سکتا ہے تو کیا وہ نہیں ہو سکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہوا ہو دیکھو قانون سرکاری ہے اس کے سمجھنے اور سمجھانے کیواسطے بھی آدمی مقرر ہیں حالانکہ اس میں کوئی ایسے معارف اور حقائق نہیں ۔ جیسے کہ خدا کی پاک کتاب میں ہیں ۔ یاد رکھو کہ سارے انوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہیں ۔ جو لوگ آنحضرت کی اتباع نہیں کرتے وہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا بجز نور اتباع خدا کو بھی پہچاننا مشکل ہے ۔ شیطان شیطان اسیواسطے ہے کہ اس کو نور اتباع حاصل نہیں ۔ آنحضرت صلعم ۲۳ سال دنیا میں رہے ۔ متقی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ابات کو محبت کی نگاہ سے دیکھے کہ آنحضرت صلعم کا کیا طریق عمل تھا ۔

بدر خواتین

احمدی خاتون کا پیغام اپنی بہنون کیلئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

مخدومی حضرت مفتی صاحب زاد عنایتہٗ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ محترم قاضی صاحب اکمل کی زبان سے معلوم ہوا کہ چند ہفتون سے اخبار بدر زائد چھپتا ہے اس لئے باوجود عدیم الفرصتی و چند دیگر وجوہات کے جن کے سبب مین کچھ مدت سے بدر مین مضمون لکھنے کا فخر حاصل کرنے سے قاصر ہون اپنی پیاری بہنون کی خدمت مین یہ پیغام بھیجنا چاہتی ہون آپکی بڑی مہربانی ہو گی ۔ اگر اسے اسی ہفتہ کے پرچے مین درج فرمائینگے ضرور ممنون ہون گی ۔ فقط

میری پیاری بہنون ! اگرچہ مین اس لائق نہین کہ آپسے کچھ نصیحتاً عرض کرون مگر تاہم جب آگ لگ جاتی ہے ۔ تو چھوٹے بڑے سب چیخ اٹھتے ہین ۔ پس مین بھی کیسی خاموش رہ سکتی ہون تم دیکھتی ہو کہ آجکل دنیا پر تباہی و بربادی آرہی ہے نہ ہمارے اموال محفوظ ہین نہ جانین ایک طرف طاعون ہمارے عزیز دوستو ہم سے جدا کر رہی ہے زلزلے الگ قیامت ڈہا رہے ہین اور بسے ہوئے مکان گرا رہے ہین ۔ موسم کی یہ کیفیت ہو کہ جب مینہ کا وقت نہ تہا تو ایسا کھل کر برسا کہ جو فصل پک چکی تھی اسے خراب کر دیا اگر کچھ کسر تہی تو ژالہ باری نے پوری کر دی ۔ چنانچہ جہان چھ سات مانیان غلہ (مانی ۔ امن پختہ) ہوتا تہا وہان اس دفعہ ایک مانی ہوا ہے اور جو ہوا ہے وہ بھی ایسا خراب کہ کہانے کے کام کا نہین اب ساون کا مہینہ ہے اور بارش کا نام تک نہین سخت لو چلتی ہے جس سے بدن جہلستا ہے ۔ کاشتکار ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے ہین اور سب کی نگاہین آسمان کی طرف لگی ہوئی ہین سونے وہ دامن پھیلایا ہو کئی گھرون مین قفل لگ گئے ہین کئی محلے خالی ہو گئے ۔ آپس مین اتفاق اتحاد کچھ ایسا مفقود ہوا ہے کہ اخوۃ نام کو نہین بہن بہائیون مین مقدمہ بازی ہے اور جو اثاثہ بچ گیا اسے اس طرح برباد کر رہے ہین ۔ غرض کوئی متنفس نہین (سوائے مومنین مخلصین کے) جسے ذرا بہی آرام ہو ۔ سب کا قدم اگلا روز پر ہے باوجود اس کے یہ تعجب سے دیکھا جاتا ہے ۔ کہ لوگ دنیا سے دل برداشتہ نہین ہوئے بلکہ آگے سے زیادہ کیڑون کی طرح اس کے جمع کرنے مین سرگردان ہین ۔ دین کا کچھ فکر نہین اپنی اصلاح کا خیال تک نہین بس ذکر ہے تو دنیا کا ۔ فکر ہے تو اس کے جمع کرنے کا ۔ سو مین سے دو عورتین بھی نماز مین نہین پائی جاتین حالانکہ نماز ہی ایک ایسی علامت ہے جو دوسرے مذہبون سے اسلام کو امتیاز بخشتی ہے ورنہ اور باتین تو تقریباً مشترک ہین جو پڑھتی بھی ہین وہ محض رسمی طور سے اصلی اور حقیقی تقوے و طہارت سے کچھ غرض نہین نہ حقوق اللہ کے ادا کرنے کا خیال ہے ۔ نہ حقوق العباد کی عدم ادا سے ملال ۔ مین حیران ہون اور جی ہی جی مین کڑہتی رہتی ہون کہ ان لوگون کو ہو کیا گیا ۔ ؎

کیون نہین لوگو تمہین حق کا خیال
دل مین اٹہتا ہے مرے سو سو ابال

اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے خاندان کو ایسی سستی اور ایسی بے پرواہی سے جو جہنم کا پیش خیمہ ہے محفوظ رکھے خدا تعالیٰ نے تو صاف فیصلہ فرما دیا ہے ۔ جیساکہ سورۃ نازعات مین ہے کہ فاما من طغیٰ و اثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماویٰ ۔ کہ جو دنیا کو دین پر مقدم کرے اس کی جگہ دوزخ ہے یہ دوزخ کوئی معمولی چیز نہین ۔ بلکہ اس کا ایک ادنیٰ نمونہ طاعون ہے ۔ چنانچہ اسے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامون مین بہی جہنم کہا گیا ہے ۔ اب ہمین دیکھنا چاہئے اور رات کو جب بستر پر لیٹین تو خیال کرین کہ آیا ہمارے افعال ہمارے افکار مین زیادہ حصہ دنیا کا ہے یا دین کا اور پھر اس کے انجام پر نظر کرکے خشیۃ اللہ اختیار کرین ۔ یہ تو متفق اللفظ سب نے تسلیم کیا ہوا ہے ۔ کہ آجکل ہم پر عذاب پر عذاب نازل ہو رہا ہے مگر یہ عذاب کیون ہے اس کا جواب وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا یعنے یہ کہ ہم جب تک رسول نہ بہیج لین اور لوگ شوخی و شرارت سے اس کا انکار نہ کرین اسے ایذا نہ دین عذاب نہین دئے جاتے ۔ پھر یہ بہی فرمایا کہ ہم کسی بستی کو ہلاک نہین کرتے مگر جبکہ وہ ظالم ہون یعنے اللہ اور بندون کے حقوق کو ادا نہ کرین ۔ عذابون سے چھٹکارے کی بہی کوئی صورت ہے یا نہین ۔ ضرور ہونی چاہئے چنانچہ قرآن مجید مین ہے ۔ ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون ۔ اللہ تعالیٰ انکو عذاب نہین دیگا اگر وہ استغفار کر رہے ہین یعنی عاجزی سے اپنے پچھلے گناہون کے برے نتیجون سے معافی مانگتے ہون اور آئندہ کے لئے محفوظ رہنے کی دعا کرتے رہتے ہون اور پھر سورۃ نوح مین فرماتا ہے ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمی ۔ کہ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس سے متقی بن جاؤ اور میری (وقت کے امام و رسول کی) اطاعت کرو ۔ تمہارے گناہ بخشے گا اور وقت مقررہ تک مہلت دیگا یعنی ہلاکت سے بچا لیگا ۔ پس عذاب آلہی سے بچنے کے لئے ایک تو خدا تعالیٰ کے حضور مین استغفار کرنا چاہیئے اور تقویٰ سے زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اس کے حکمونکی فرمانبرداری مین اپنے آپ کو فنا کر دینا چاہیئے اور وقت کے رسول کی اطاعت ۔ اس کے بعد یقیناً وہ عذاب اٹھایا جاتا ہے ۔ کاش کوئی ان باتونکو سمجھے اور اس پر غور کرے (آلہی اس عاجزہ کو بہی توفیق دے) ایک اور علاج ہے ۔ جس پر سب مذہبون والے اتفاق رکھتے ہین وہ صدقہ ہے ۔ صدقہ کی نسبت لکھا ہے ۔ کہ صدقہ رب کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور موت کے سوا سب بلاؤن سے نجات دیتا ہے ۔ عورتین مردون سے طبعاً زیادہ بخیل ہوتی ہین ۔ پس ہماری احمدی بہنون کو اس نقص کی خاص کرکے اصلاح کرنی چاہیئے صحابہ کرام کی عورتین تو جنگلون مین اپنے بہائیون اور خاوندون کے ساتہ کام کرتی تہین ۔ اب وہ وقت نہین اس لئے ہمین چاہیئے ۔ کہ مالی خدمت سے فائدہ اوٹہاوین مردون مین کمیٹیان بن رہی ہین ۔ مین چاہتی ہون کہ ہم عورتین بہی اس مالی جہاد مین شامل ہون اور ہر روز آٹا گوندھتے وقت صرف ایک لپ آٹا ایک برتن مین رکہدینے سے اس کار خیر کو شروع کرین ۔ جن کو خدا نے بہت کچھ دیا ہے وہ دوسری طرح بہی اس سلسلہ کے مسکین یتیم لڑکون کی امداد کرین اور اسلام کی اشاعت مین حصہ لین ۔ مگر جو معمولی حیثیت کے خاندان مین اور غریب ہین ان کو یہ بات گران نہ گذرے گی ۔ مگر اس سے بہت سی امداد ماہوار جمع ہو سکتی ہے ۔ اب مین دیکھتی ہون کہ کتنی بہنین اس پر عملدرآمد شروع کرتی ہین ۔ اس طرح ہر روز ان کے گہر سے خیرات نکل کر امن و عافیت کی پہرہ دار بنے گی ۔ یا آلہی میری اس تحریر مین ایسا اثر دے کہ اس کا غیر معمولی اثر ہو ۔ آمین ثم آمین

اپنی بہنون کی خادمہ
خاکسار احمدی خاتون گولیکی ضلع گوجرات
عفی عنہا

عیسائی نجات سے محروم ہین

یون تو عیسائی صاحبان ہر جگہ گلی کوچون مین منادی کرتے

پھرتے ہیں۔ کہ نجات یافتہ گروہ ہمارا ہے اور حقیقی نجات کا ثمرہ کھلانے والا خداوند یسوع مسیح ہے لیکن ان کی کتب مقدسہ پر سرسری نظر کرنے سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ نجات سے بے بہرہ ہے اور غضبناک آتش کا شکار ہوگا۔ دیکھو عبرانیون ۱۰ باب ۲۶ آیت۔ کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کے عوض کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفوں کو کھائیگی۔ یعنی بپتسمہ حاصل کرکے کفارے پر ایمان لانا صرف پہلے گناہوں کے واسطے کافی ہو سکتا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی عیسائی گناہ کا مرتکب ہو تو اس کے واسطے کوئی قربانی باقی نہیں جو اس کے گناہوں کا عوضانہ ہو اگر عیسائی صاحبان کہیں کہ کفارے پر ایمان لانے کے بعد ہم سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا تو یہ بات سراسر غلط اور باطل ہے جب کہ حضرت داؤد علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے اور عیسائیوں کے خدا کے جدامجد ہونے کے گناہ سے نہ بچ سکا۔ تو یہ بیچارے کیا حیثیت رکھتے ہیں اور پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب میزان الحق کے باب ۲ فصل ۲ کے صفحہ ۹۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بے گناہ نہیں اور اس بات پر مندرجہ ذیل شہادتیں پیش کرتا ہے۔ موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۸ فصل ۲۱ آیت میں لکھا ہے۔ آدمی کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے اور زبور ۱۴۳ کی ۲ آیت میں لکھا ہے۔ کہ اپنے بندے سے حساب نہ لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بیگناہ ٹھہر نہیں سکتا اور پہلے یوحنا کی پہلی فصل کی ۸ آیت میں مذکور ہے۔ اگر ہم کہیں کہ بے گناہ ہیں تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں اور رومیوں کے ۳ فصل کی ۱۰-۱۱-۱۲-۱۷-۱۸ و ۲۳ آیتوں میں لکھا ہے۔ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھنے والا نہیں کوئی خدا کے ڈھونڈھنے والا نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے ہیں کوئی نیکی کرنیوالا نہیں ایک بھی نہیں اور انہوں نے سلامتی کی راہ نہیں پہچانی اور ان کی نظروں میں خدا کا خوف نہیں اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں اور کتب مقدسہ سے عیسائیوں کا اپنی ماؤں سے زنا کرنا مسطور ہے قرنتان ۱ باب ۵ ۱ آیت۔ اور خاصکر مسیح علیہ السلام کے حواری بھی تعلیم انجیلی پر عمل نہ کر سکے کسی نے بیٹے کے حق میں کفر کیا اور کسی نے خداوند یسوع چند پیسے رشوت لے کر پکڑوا دیا۔ اور عیسائیوں سے نمک حرام ہونیکا خطاب حاصل کیا اور اب یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ کوئی عیسائی گناہ سے بچ نہیں سکتا اور گناہ کرنیوالے کیواسطے کوئی قربانی نہیں۔ جو عیسائیوں کو نجات بخشے۔

سید محمد نذیر حسین عفی عنہ گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ

المفتی

سانڈ رکھنا

۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ خالصۃً لوجہ اللہ۔ نسل افزائی کی نیت اگر کوئی سانڈ چھوڑے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔

فرمایا۔ اصل الاشیاء اباحۃ۔ اشیاء کا اصل تو اباحت ہی ہے۔ جنہیں خدا تعالےٰ نے حرام فرمایا وہ حرام ہیں باقی حلال۔ بہت سی باتیں نیت پر موقوف ہیں میرے نزدیک تو یہ جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔ عرض کیا گیا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ فرمایا۔ میں نے جواب دیتے وقت اسے زیر نظر رکھ لیا ہے۔ وہ تو دیوتوں کے نام پر دیتے یہاں خاص خدا تعالےٰ کے نام پر ہے۔ نسل افزائی ایک ضروری بات ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں انعام وغیرہ کو اپنی نعمتوں سے فرمایا ہے۔ سو اس نعمت کا قدر کرنا چاہیئے اور قدر میں نسل کا بڑھانا بھی ہے پس اگر ایسا نہ ہو۔ تو پھر چار پائے کمزور ہوں گے اور دنیا کے کام بخوبی نہ چل سکیں گے اس لئے میرے نزدیک تو حرج کی بات نہیں۔ ہر ایک عمل نیت پر موقوف ہے۔ ایک ہی کام جب کسی غیر اللہ کے نام پر ہو تو حرام اور اگر اللہ کے لئے ہو تو حلال ہو جاتا ہے۔

(الوٹ) یاد رہے کہ سانڈ کو کسی رسم کی پیروی میں یا اسپر یا پیر لکھ کر یا اسکی پشت پر کچھ لاد کر یا تعظیم کے خیال سے یا کسی بیمار کے گرد پھرا کر چھوڑنا حرام اور قطعی حرام ہے (اکمل)

نماز میں دُعا

۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور! امام اگر اپنی زبان میں (مثلاً اُردو میں) بآواز بلند دعا مانگتا جائے اور پیچھے آمین کہتے جاویں تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے۔ کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کر لیا کرو فرمایا۔ دعا کو بآواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا۔ تضرعاً وخفیۃ۔ اور ودون الجہر من القول۔

عرض کیا کہ قنوت تو پڑھ لیتے ہیں۔ فرمایا ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن وحدیث میں آچکی ہیں۔ وہ بے شک پڑھ لیجاویں باقی دعائیں جو اپنے ذوق وحال کے مطابق ہیں وہ دل ہی میں پڑھنی چاہئیں۔

کنوئیں کو پاک کرنا

سوال ہوا۔ کہ یہ جو مسئلہ ہے۔ کہ جب چوہا یا بلی یا مرغی یا بکری یا آدمی کنوئیں میں مرجاویں تو اتنے ڈول پانی نکالنے چاہئیں۔ اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

پہلے تو ہمارا یہی عمل تھا کہ جب تک رنگ۔ بو مزہ نہ بدلے پانی کو پاک سمجھتے۔

فرمایا۔ ہمارا تو وہی مذہب ہے۔ جو احادیث میں آیا ہے یہ جو حساب ہے کہ اتنے ڈول نکالو اگر فلاں جانور پڑے اور اتنے اگر فلاں پڑے۔ یہ ہمیں تو معلوم نہیں اور نہ اس پر ہمارا عمل ہے۔

عرض کیا گیا۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ جہاں سُنّت صحیحہ سے پتہ نہ ملے۔ وہاں حنفی فقہ پر عمل کرلو۔

فرمایا۔ فقہ کی معتبر کتابوں میں بھی کب ایسا تعین ہے۔ ہاں نجات المومنین میں لکھا ہے۔ سو اس میں تو یہ بھی لکھا ہے۔

سر ٹوئے وچ دے کے بیٹھ نماز کرے

کیا اس پر کوئی عمل کرتا ہے اور کیا یہ جائز ہے۔ جب کہ حیض ونفاس کی حالت میں نماز منع ہے۔ پس ایسا ہی یہ مسئلہ بھی سمجھ لو۔

میں تمہیں ایک اصل بتا دیتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ والرجز فاھجر۔ پس جب پانی کی حالت اس قسم کی ہو جائے۔ جس سے صحت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ تو صاف کر لینا چاہیئے مثلاً پتے پڑ جاویں یا کیڑے وغیرہ (حالانکہ اس پر یہ ملاں نجس ہونے کا فتوے نہیں دیتے) باقی یہ کوئی مقدار مقرر نہیں۔ جب تک رنگ بو و مزہ نجاست سے نہ بدلے وہ پانی پاک ہے۔

(اکمل آف گولیکی)

وصیت ۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین امام الدین ولد مولوی بدرالدین مرحوم ساکن گویکی ضلع گوجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت آج ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو کرتا ہون

(نوٹ) ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اسجگہ اندراج نہین کیا۔

۴ ۔ اپنی جایداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے ۔ کہ اپنی ماہوار تنخواہ سے جو فی الحال ۱۲ ہے دسوان حصہ اور ایسا ہی اپنی زمین کی آمدنی سالانہ جو فی الحال قریباً دو مانی گندم ہے کا دسوان حصہ جب تک زندہ رہون گا ۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہون گا اور مختلف مدات مین تقسیم کرنے کے لئے ہدایت کردون گا ۔ اس کے علاوہ میری مملوکہ موجودہ اشیاء مع کتب خانہ کے تخمیناً ایک سو پانچ روپے کی ہین ۔ ان کے ساتوین حصے کے مبلغ ۱۵ روپیہ مین اپنے ذمے لیتا ہون جو انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ خود ہی ادا کر دیا کرون گا اگر نہ کر سکون تو میرے ورثا پر لازم ہوگا کہ اسے ادا کرین ۔ اور آج کی تاریخ سے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کرون تو وہ جایداد اگر از قسم زمین ہو تو اس کی آمدن سالانہ کا عشر اگر کچھہ اور ہو تو اس کی قیمت کا عشر مین خود ہی ادا کر دیا کرون گا ۔

۵ ۔ میرا جنازہ احمدی امام پڑھائے اور میری آرزو ہے کہ مقبرہ بہشتی مین دفن کیا جاؤن ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی ۔ تو مین نعش کے قادیان پہنچانے کے اخراجات حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان جمع کرا دونگا لیکن اگر نہ کرا سکون تو میرے ورثا پر کچھہ جبر نہین اور نہ جایداد مندرجہ وصیت اس کی ذمہ وار ہے اور خواہ مین مقبرہ بہشتی مین دفن کیا جاؤن یا نہ کیا جاؤن اس وصیت کو اس سے تعلق نہین یہ محض ابتغاء لوجہ اللہ ہے ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

العبد الموصی
امام الدین بن بدرالدین مرحوم عفی عنہ ساکن گویکی ضلع گوجرات
بقلم خود ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء
گواہ شد ۔ محمد دین احمدی سندہو بقلم خود
گواہ شد ۔ محمد رمضان بقلم خود از گویکی

وصیت ۲۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین احمد دین عمر ۳۵ سال ولد نبی بخش قوم گوجر ساکن کریم پور تحصیل نوان شہر ضلع جالندہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴ ۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میری جایداد جو اس وقت ۳۵ کنال ۷ مرلہ اراضی ہے اس وقت اس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے علاوہ ازین ایک مکان سکونتی ہے اور ایک حویلی ہے اور ماسوائے ان کے زیورات اور مال مویشی بھی ہین اس جایداد مین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء سے اس جایداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ میری یہ جایداد جو اس وقت جس کی قیمت (اراضی مذکورہ کی قیمت تین ہزار روپیہ و مکانات سکونتی دو صد روپیہ و حویلی یک صد روپیہ زیورات پچاس روپیہ مال مویشی دو صد روپیہ ہے) ساڑھے ۳۵۵ روپیہ ہوتے ہین ۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے ۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس مین رہنے دے ۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو ۔ انجمن مذکور کو ہر طرح سے اختیار ہوگا اور کسی وارث کو گو احمدی ہو یا غیر احمدی ۔ میری اس وصیت کردہ سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر پھر سب وصیت کردہ جایداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے یا کم ہو جائے تو اس کی مالک یہی انجمن ہے اگر کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد متروکہ ثابت ہو تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی یہی وصیت ہے ، اس جایداد کے متعلق بھی وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا ۔

العبد ۔ احمد دین ولد نبی بخش سکنہ کریم پور
گواہ شد ۔ رحمت اللہ نمبردار ولد نبی بخش ساکن کریم پور بقلم خود برادر احمد دین
گواہ شد ۔ سلیمان ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور تحصیل نوان شہر ضلع جالندہر ۔ ناخواندہ نشان انگوٹھا
گواہ شد ۔ اسمٰعیل ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور ناخواندہ ۔ نشان انگوٹھا
۱۸ جون

وصیت ۱۹۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین امیر دین ولد نور الدین قوم کشمیری ساکن گوجرات بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴ ۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میرا مکان جو برادرم محمد بخش حقیقی کے ساتھ شترکہ ہے ۔ بحصہ نصف جو میرے قبضہ مین مغربی طرف کا ہے اس مین سے دسوان حصہ ہو جو میری موت کے بعد ادائے قرض کے نقد ہو اس مین سے دسوان حصہ انجمن مقبرہ بہشتی کو دیا جاوے ۔ مکان مذکورہ کے حدود اربعہ یہ ہین ۔ مغرب مکان خدا بخش چپراسی ۔ مشرق مسجد بوڑ شاہان شمال مکان عمر شاہ ۔ جنوب شارع عام

یکم اپریل ۱۹۰۷ء

العبد
امیر الدین ولد نور الدین احمدی ملک بقلم خود
بیٹے کے دستخط
احمد ولد امیر الدین بقلم خود
گواہ شد
نظام الدین عطار بقلم خود
گواہ شد
شیخ محمد ابراہیم ولد قطب الدین گوجرات بقلم خود
گواہ شد
محمد دین ولد میان جواہر ورق ساز ساکن گجرات بقلم خود
گواہ شد
امیر الدین ولد میان امام الدین احمدی ساکن گجرات بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
منکہ اروڑا ولد منصبدار ذات ارائین سکنہ محلہ اراضی یعقوب

شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ... مارچ ۱۹۱۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ یعنی ہم چار بھائی ہین اراضی اور مکان مشترکہ ہین۔ اراضی چھ گھماؤن ایک مکان جس کی چار کوٹھڑی بمعہ صحن ایک ڈیوڑہی جس کے حدود اربعہ یہ ہین۔ مشرق گلی۔ مغرب مکان نواب خان عمر خان افغان۔ شمال مکان عمر الدین۔ جنوب مکان غلام حسین۔ ہمس پر ہمارا چارون بھائیون کا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد مین ہمارا کوئی شریک نہین۔ سب آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے چہارم حصہ کے حصہ مین سے ۱/۱۰ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائیداد جو اسوقت جس کی قیمت ساڑھے سات سو روپیہ ہے اور اس کا دسوان حصہ پچھتر روپیہ ہوئے اور دو صد روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ۔ کل ۹۵ روپیہ ہوا۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا اختیار ہو گا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اگر کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً اطلاع انجمن مذکور کو دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ اور ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا اگر وہ رقم ادا کردہ اصل اخراجات سے کم ہوئے تو دیگر متروکہ جائیداد جسمین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین دفن پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط ۲۰ مارچ ۱۹۱۶ء

العبد

اروڑا ولد منصب دار۔ نشان انگوٹھا

العبد۔ منصبدار ولد فضلدین 〃 〃

العبد۔ عمردین ولد منصبدار 〃 〃

العبد۔ امام الدین ولد منصبدار نشان انگوٹھا

العبد۔ ہاشم ولد منصبدار 〃 〃

گواہ شد۔ حسن دین کرم دین ارائین سکنہ محلہ اراضی یعقوب نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ حاکم خان و میر خان افغان 〃 〃 〃

گواہ شد۔ عمرالدین ولد بوڑا احمدی۔ ذات ارائین 〃 〃 〃

وصیت ۲۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

(نوٹ)۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا

۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون میرے فوت ہو جانے کے بعد جو کچھ میری متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ کو ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بابت مین وصیت کرتا ہون کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو سپرد کیا جاوے۔ اور باقی ۹/۱۰ میرے ورثا ان کو ملے۔ نیز مین عہد کرتا ہون کہ آئندہ مین اپنی زندگی مین ہمیشہ اپنی آمدنی کا دسوان حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد مین دیا کرون گا۔

بالفعل میری ماہواری آمدنی مبلغ ۲۰ روپیہ ہے اس کا دسوان حصہ مبلغ ۲ روپیہ سلسلہ عالیہ کی امداد مین دیتا رہونگا

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۶ء

العبد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل و ضلع سیالکوٹ حال محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال بقلم خود

گواہ شد

شاہ محمد ولد محمد یار قوم جٹ شاہی ساکن پٹیالہ تحصیل کھاریان ضلع گجرات حال ملازم پولیس سیالکوٹ ہیڈ کنسٹیبل دوم۔ بقلم خود

گواہ شد

محمد حسین وزیر قانونگوئی ظفروال بقلم خود

وصیت ۲۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین امام الدین پٹواری لوہ چپ ولد حکم الدین قوم ارائین ساکن قلعہ درشن سنگھ تحصیل بٹالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا

(۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ کہ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ۔

اراضی مزروعہ تخمیناً اکیس ۲۱ کنال جس کی قیمت مبلغ [illegible] روپیہ ہے اور مال مویشی قیمتی [illegible] اور نقد مبلغ [illegible] روپیہ کل جائیداد مبلغ [illegible] روپیہ کی ہے ۔ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین ۔ آج کی تاریخ سے جائداد مذکور کا ۱/۱۰ حصہ جس کے مبلغ [illegible] روپیہ ہوتے ہین ۔ سو حسب ذیل ادا کرون گا ۔ نقد مال مبلغ [illegible] روپیہ ادا کر دئے ہین اور باقی مبلغ [illegible] روپیہ عرصہ ایک سال مین بہ اقساط ادا کر دون گا اور خدانخواستہ قبل از ادائے بقیہ مبلغ [illegible] روپیہ مجھ کو موت آ جاوے ۔ تو میرے ورثا اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون گے اور اگر آئندہ علاوہ جائیداد مذکورہ کے میری وفات کے بعد میری اور جائیداد ثابت ہو ۔ تو جائداد پیدا شدہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کیا جاوے ۔ فقط

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء

العبد

امام الدین پٹواری لوہ چپ تحصیل بٹالہ اصلی سکونت قلعہ درشن سنگھ بقلم خود

گواہ شد

عبد العزیز احمدی پٹواری موضع سیکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیر الدین احمدی ساکن سیکھوان بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین خاکسار احمد حسین احمدی ولد شیخ غلام حسین مرحوم قوم شیخ ساکن فرید آباد ضلع دہلی حال تاجر کتب و سٹیشنر امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا ۔

(۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میری جائیداد اسوقت صرف یہ ہے ۔ اَ ۔ مکان سکونتی کا حصہ واقع قصبہ فرید آباد ضلع دہلی محلہ سیدان جس کی پیمائش زمین وغیرہ مجھے معلوم نہین اور اس کی مکانیت خام اور معمولی ہے ۔ بَ ۔ دکان کا مال یعنی کچھ حصہ کتب کچھ سامان سٹیشنری اور چند الماریان وغیرہ جَ ۔ گھر کا ذاتی اسباب یعنی ظروف صندوق وغیرہ ۔

اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ خداوند کریم مجھے اپنی زندگی مین عطا فرمائے (یا بوقت وفات مین اس کا حقدار قرار پاؤن) وہ بھی میری اس وصیت کے زیر اثر ہوگی ۔

(۲) میری وفات کے بعد اگر میرے ذمہ کسی قسم کا قرضہ شرعی یا قانونی ثابت ہو سب سے پہلے وہ میرے مال متروکہ سے ادا کیا جاوے ۔

(۳) باقیماندہ کا کم از کم دسوان حصہ خدمت اسلام کیلئے صدر انجمن احمدیہ دار الامان قادیان شریف کے حوالہ کیا جاوے اور اگر میرے ورثا اس کو زیادہ دینے پر راضی ہون تو یہ امر بھی میری نجات اور تسکین روح کا موجب ہوگا ۔

(۵) میری بیوی کا (کہ وہ بھی بفضلہ احمدی خاتون ہے) زیور اور دیگر اسباب اس وصیت سے علیحدہ رہیگا کیونکہ وہ اسی کی ملکیت متصور ہو ۔

(۶) مین نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے جنوری سے اپنی آمدنی کا عشر اپنی زندگی مین ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو بھیجنا شروع کر دیا ہے ۔ (خدا تعالیٰ مجھے اس مین تادم مرگ ثابت قدم رکھے) آمین ۔ یہ میرا فعل جو خالصۃً لوجہ اللہ ہے میری اس وصیت بعد الموت مین کسی طرح مانع و مخارج نہ ہوگا ۔

العبد

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی تاجر کتب و سٹیشنر (منیجر رفیق ایجنسی) ہال بازار امرتسر بقلم خود

نوٹ ۔ وصیت ہذا جب ۱۳ فروری ۱۹۰۶ء کو بذریعہ خط [illegible] وقت اس کے گواہ قاضی اکمل علی نجف گڑہی کے علاوہ جو ہر دو میرے حقیقی بھائی مین اور ہنوز احمدی نہین ہوئے ۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب احمدی امرتسری اور منشی عبد الحئی احمدی سنوری بھی تھے لہذا گواہان حسب ذیل ہین ۔

گواہ شد ۔ حکیم غلام غوث کٹڑہ گھنیان امرتسر بقلم خود

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام محمد معہ اہلیہ ۔ منارہ ۔ نور پور ضلع جہلم

مسماۃ جیونی اہلیہ خدا بخش چک اسکندر ۔ گوجرات

شیخ علی بخش ولد شیخ عمر بخش دوکان محمد معراج بوٹ مرچنٹ انار کلی ۔ لاہور

ابوبکر ابن محمد جمال یوسف مکان منشی روشن الدین محمود ابراہیم انجینئر ۔ کالی چوکی ۔ بمبئی

عبد اللہ احمدی ملازم محکمہ آبادی نہر سرگودہ جہلم

اہلیہ چودہری نذر محمد صاحب محرر جوڈیشل ڈیرہ غازیخان

مسماۃ عمر بی بی اہلیہ بہادر بیگ ملوانے تحصیل و ضلع گجرات

زینب بی بی ۔ حسین بی بی دختران 〃 〃 〃

عزیز بیگ 〃 〃 〃 〃

میر نثار علی ۔ محی الدین پور سونگرہ کٹک

بگا ولد مرزا چک اسکندر ۔ گجرات

مسماۃ زینب زوجہ عبد اللہ 〃 〃 〃

مہدی خان صاحب چھچھ چھچھان جونترہ اٹک

حمزہ 〃 〃 〃 〃

عباس 〃 〃 〃 〃

سید غلام رسول معہ اہلیہ ۔ گگھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ

کرم داد معہ اہلیہ 〃 〃 〃 〃

جواہر معہ اہلیہ و پسر 〃 〃 〃 〃

حسین معہ اہلیہ 〃 〃 〃 〃

رسید زر

۹ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء نمبر ۱۹۹۶ ۔ عبد اللہ صاحب [illegible]

۱۰ 〃 〃 نمبر ۱۹۶۶ چودہری محمد اسمٰعیل صاحب [illegible]

۱۲ 〃 〃 نمبر ۳۶۹ ۔ غلام احمد صاحب [illegible]

۱۴ 〃 〃 نمبر ۷۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب [illegible]

۱۴ 〃 〃 نمبر ۶۵۴ ۔ منشی ناظر حسین صاحب [illegible]

۱۵ 〃 〃 نمبر ۱۱۲۲ ۔ محمد یار آتشباز [illegible]

۱۶ 〃 〃 نمبر ۱۰۹۲ فضل احمد صاحب [illegible]

۱۸ 〃 〃 نمبر ۱۲۷۶ محمد بخش صاحب مدرس [illegible]

۱۹ 〃 〃 [illegible] محمد رشید صاحب [illegible]

۲۰ 〃 〃 نمبر [illegible] اقبال علی غنی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۸ر اور مجلد ۱۲ر ہے بعض کی تحریک سے ایام تعطیلات میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تہی یعنی قیمت نصف کردیگئی۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۴ر کیگئی تہی اور مجلد ۶ر ہے۔ یہ رعایت ۳۰ر جون تک تہی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اسواسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑہا دیا گیا یعنی ۳۱ر جولائی تک

جو درخواست آئیگی اسکو براہین احمدیہ بیجلد ۴ر اور مجلد ۶ر میں دیجاویگی۔ اور اس کے ساتھ درثمین کی قیمت میں بہی رعایت کیگئی ہے یعنی بیجلد درثمین بجائے ۶ر کے صرف ۴ر اور مجلد ۸ر کی بجائے صرف ۶ر میں ملیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچہہ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر
رویائے صالحہ	مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان خوابوں کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود سے متعلق ہیں۔ قیمت ۳ر
الوصیۃ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر
نور الدین	مصنفہ علامہ زمان حضرت حکیم الامت۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

کامن احمدی۔ الاداد داسے۔ قیمت ۱ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی ۱۲ر لغات القرآن ہر دو مجلد فی ۱ر صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کیلئے دوبارہ چہپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چہپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکہتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک کو لازم ہے کہ قرآن شریف کی خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔

مرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۳) سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۴ سال جنکا اصل وطن کشمیر ہے مگر چونکہ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تہے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچہہ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکہتے ہیں نکاح کی خواہش رکہتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکہتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بہی زبانی فرمایا تہا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام یعنی معرفت اڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۳۴ سال جو کہ اپنا وطن چہوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہش مند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بہی پرورش کریں گے۔

(۸) میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

روزانہ اخبار عام۔ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہیں۔ میجر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیسلئے چہاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

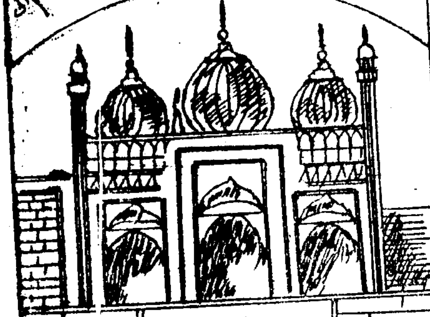

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از مہ وزین ۔ قادیان مین عہ

جلد ۶

مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء

نمبر ۱۴۲

گورنمنٹ عہ ۲۰

والیان و امرا عہ ۔ قیمت از قرابت عہ ۔ ۱۴

ازلیقہ للعہ

فی پرچہ ۲ ر

سر چہ گویم با تو گر ائی چہ در قادیان ۔ مینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوائین شفا مینی غرض دارالامان مینی

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست | منکران مور د لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکار سے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	۵ ر
معاونین درجہ دوم جنکو ۱۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ ر
عام قیمت پیشگی	سے ر
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے تمام روپیہ بنام میان معراج الدین صاحب عمر مہتمم قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیے ۔

وہ الفاظ جنکو حضرت اقدس بیعت لیتے ہوئے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ وار بیعت میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الہامی پیشگوئی اور اٹکل بازی میں فرق

قال اللہ تعالیٰ - فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول - یہ بالکل سچ ہے کہ غیب اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ اپنے برگزیدہ رسولوں کے سوا اور کسی پر غیب ظاہر نہیں کرتا۔ نادانوں کا یہ اعتراض کہ پھر نجومیوں یا پالیٹیشن لوگوں کی پیشگوئیاں کیا ہوئیں آخر یہ بھی تو آیندہ کی خبریں دیتے ہیں اور بعض دفعہ ویسا ہی ظہور میں بھی آجاتا ہے محض کم فہمی کا نتیجہ ہے کیونکہ یہ غیب نہیں کہلا سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل نجومیوں سائنس دانوں پالیٹیشنوں کی پیشین گوئیاں غیب نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف چند اصولوں اور قاعدوں کی بنا پر جو مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوئے ہیں۔ موجودہ حالت سے آیندہ کی حالت پر قیاس دوڑایا جاتا ہے اور اس طرح یہ ایک علمی نتیجہ ہوتا ہے جو محض قیاسی ہوتا ہے اس میں کوئی تحدی اور یقین نہیں ہوتا بلکہ صحت اور غلطی کے دونوں پہلو موجود ہوتے ہیں مثلاً ہوا بند ہو اور سخت گرمی اور اُمس ہو تو پچھلے مشاہدہ یا تجربہ کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آندھی آئے گی۔ بارش ہوگی۔ اور اگر ایسا ہو جائے۔ تو یہ غیب گوئی نہیں بلکہ قوانین فطرت کو مشاہدہ کر کے ایک نتیجہ نکالا گیا جو صحیح ہو گیا۔ مگر اس میں غلطی کا بھی امکان ہوتا ہے۔ نتیجہ کبھی صحیح ہوتا ہے کبھی غلط۔ دونوں پہلو ہوتے ہیں یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ ایک طالب علم ریاضی کے سوال نکالنے میں کچھ باتیں مان کر اور فرض کر کے ان سے قواعد کے رو سے ایک نتیجہ نکالتا ہے مثلاً اربعہ میں تین باتیں معلوم ہوتی ہیں تو چوتھی بات قاعدہ سے معلوم ہو جاتی ہے اس کا نام غیب پر اطلاع پانا ہرگز نہیں رکھا جا سکتا۔ پھر سوال کے جواب نکالنے میں دونو پہلو غلطی اور صحت کے موجود ہوتے ہیں اب ذرا اور وسعت نظر سے کام لو تو طبابت و ڈاکٹری میں بھی یہی حال ہے ایک ڈاکٹر ایک مریض کو مسہل دیکر بتا دیتا ہے کہ دست آئیں گے اور دست آجاتے ہیں تو یہ غیب نہیں کیونکہ تجربہ سے یہ معلوم کر لیا گیا ہے کہ فلاں دوا سے دست آتے ہیں تو یہ بتلا دینا کہ اس دوا سے دست آئیں گے غیب نہیں یا ایک مریض کو دیکھ کر بتلا دینا کہ وہ شفا یاب ہو جائیگا یا مر جائیگا غیب نہیں کیونکہ آثار اور علامات سے ایک نتیجہ نکالا گیا جو حسن اتفاق سے صحیح ہو گیا مگر بعض دفعہ غلط نتیجہ بھی نکل آتا ہے چنانچہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جس مریض کو کہا گیا مر جائیگا وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور جسے کہا گیا صحت یاب ہو جائیگا وہ مر جاتا ہے۔ مسہل دیتے ہیں مگر دست نہیں آتے ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اسی لئے کہ غیب کا علم ڈاکٹر کو نہیں ہوتا۔ باریک در باریک اسباب جو مخفی ہوتے ہیں یا آیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہیں اور وہی اس ڈاکٹر کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہیں وہ مریض کی حالت کو بدل دیتے ہیں اور نتیجہ خلاف امید نکل آتا ہے اب غور کی جا رہے کہ جس جگہ غیب آجاتا ہے وہیں طبیب ٹھوکر کھا جاتا ہے جہاں تک اسباب ظاہر ہوتے ہیں وہاں تک تو صحیح نتیجہ نکل آتا ہے مگر جہاں غیب کا رنگ آجاتا ہے اور اسباب مخفی ہوتے ہیں۔ وہیں ایک ڈاکٹر منہ کے بل گرتا ہے۔ اسی طرح ایک پولیٹیشن آدمی ایک قوم کی حالت دیکھ کر حکم لگاتا ہے کہ یہ ترقی کریگی یا تنزل کرے گی مثلاً وہ دیکھتا ہے کہ ایک قوم میں نااتفاقی خودغرضی۔ کاہلی۔ عیش پسندی۔ فسق و فجور حد سے بڑھ گیا ہے تو وہ اس کے۔ لئے ان اسباب سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالتا ہے کہ یہ قوم تباہ ہو جائیگی۔ نیست و نابود ہو جائے گی ممکن ہے یہ نتیجہ صحیح نکلے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ اس قوم میں کوئی عظیم الشان مصلح پیدا ہو جائے۔ اور وہ قوم میں ایک نئی رُوح پھونک دے اور وہ قوم ترقی کر جائے اور اس طرح نتیجہ غلط ٹھہر جائے اس انقلاب کا پیدا ہونا بھی اس پولیٹیشن کے لئے غیب کا حکم رکھتا ہے اور اسی کی نسبت وہ کچھ نہیں بتلا سکتا۔ ورنہ قوم کی موجودہ حالت سے آیندہ کے لئے قیاس دوڑانا غیب نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح ہیئت دان یا منجم لوگ ستارے۔ آفتاب۔ زمین کی گردش وغیرہ سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ امسال بارش زیادہ ہوگی یا کم وغیرہ وغیرہ یا بعض ستاروں کے سعد اور نحس خواص مان کر ایک قیاسی نتیجہ نکالتے ہیں کہ امسال سختی ہوگی یا آرام جو اکثر غلط ثابت ہوتا ہے تو یہ غیب گوئی نہیں بلکہ صرف حالت موجودہ اور زمین اور ستاروں کی گردش ہواؤں کی رفتار وغیرہ سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو قیاس کیا جاتا ہے کہ صحیح ہوگا مگر بسا اوقات یہ غلط بھی ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض اسباب مخفی در مخفی ہوتے ہیں یا آیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہیں اور وہی ایک سائنس دان یا منجم کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہیں اور اس کی ناکامی بعد غیب سے لاعلمی پر ایک دلیل بن ٹھہرتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں جب روس اور جاپان کی جنگ ہوئی تو بعض بڑے بڑے پالیٹیشنوں کے خلاف امید جاپان فتحیاب ہو گیا چنانچہ جب بالٹک بیڑہ جاپان کیطرف بڑھا تو ایک اخبار نے جس کو اپنی پولیٹیکل رائے پر بڑا ناز ہے اور اس کے ایڈیٹر کو اکثر دوسرے اخباروں کے ایڈیٹر بھی بڑا پولیٹیشن سمجھتے ہیں یہ تحریر کیا کہ بس اب جاپان کے تقدیر کی قیامت آگئی اور بڑے بڑے وجوہات اور دلائل اپنی رائے پر قائم کئے جو نہایت معقول تھے مگر جب بالٹک بیڑے کو شکست فاش ہوئی اور وہ کالعدم ہو گیا تو لگے توجیہیں کرنے۔ کہ ہوا مخالف تھی۔ طوفان کا رُخ بالٹک بیڑے کے مخالف تھا۔ وغیرہ وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ یہ سب سچ ہے یہی تو غیب تھا جو اس کی نظر سے پوشیدہ تھا ورنہ موجودہ حالت پر قیاس دوڑا کر نتیجہ تو صحیح نکالا تھا مگر غیب کی کس کو خبر تھی کہ آیندہ نئے اسباب کیا پیدا ہو جائیں گے یہی غیب تو ہوتا ہے جو اللہ کے پاس ہوتا ہے اور وہ سوائے اپنے رسولوں کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا اسی طرح [illegible] نجومیوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ [illegible] اپنی پر وہ پوری کے [illegible] بہت سی توجیہیں کر لیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کل جگ کا زمانہ ہے اس میں زمانہ کے قوانین بدل گئے۔ اگر جوتش غلط ثابت ہو جائے تو تعجب نہیں کرنا چاہئے [illegible] باتوں کی آڑ ڈھونڈھتے ہیں۔ کیونکہ سچ میں تو وہ جانتے ہیں کہ یہ محض قیاسات ہیں جن کے غلط ہو جانے کا بڑا بھاری احتمال ہے۔ کیونکہ جتنا انسان کمزور اور اس کا علم ناقص ہو اتنا ہی غلطی کا زیادہ احتمال ہے پس موجودہ کیفیت سے آیندہ کی نسبت مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر چند اصولوں اور قاعدوں سے ایک قیاسی نتیجہ نکالنے کا نام غیب گوئی ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اب دوسری طرف نظر کرو۔ رسولوں کی پیشگوئیوں کی شان ہی الگ ہے وہاں یہ عالم ہے کہ مشاہدہ اور تجربہ جو کچھ بتا رہا ہے اور اس سے جو ایک عقلمند منتیجہ نکالتا ہے وہ اس کے بالکل خلاف بتاتے ہیں حالت موجودہ سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس سے ان کی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے بالکل خلاف ہوتا ہے جو انسانی عقل کو بالکل حیران کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے اوپر مجنون کا فتوے لگوا لیتے ہیں اور پھر جو وہ آیندہ کی نسبت خبریں دیتے ہیں اس میں وہ تحدی اور یقین اور اقتدار اور رعب ہوتا ہے کہ ایک دفعہ تو مخالفین کے دل بھی سنکڑ جاتے ہیں بعد میں چاہے انکار ہی کرے وہ وقت یاد کرو۔ جب ایک بڑے صاحب جبروت و سطوت بادشاہ فرعون مصر کے سامنے ایک مسکین و بیکس انسان نے بڑی تحدی اور یقین کے ساتھ کہا کہ میرا خدا کہتا ہے کہ اگر تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ نہ کر دیگا اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیگا تو معہ اپنی فوج اور لشکر

(راجع)

کے ہلاک ہوجائیگا۔ کیا دربار کے لوگوں نے اور خود اس بادشاہ نے ٹھٹھا نہیں کیا؟ کہ یہ کیسے پاگلوں کی سی باتیں کرتا ہے۔ مگر تعجب کی بات سنو کہ ویسا ہی ہوا جیسا اس برگزیدہ نے پہلے سے بتلایا تھا۔ پھر وہ وقت بھی یاد کرو کہ عرب کے ایک شہر مکہ میں ایک یتیم و بیکس بے یار و مددگار انسان نے اٹھ کر کہا کہ میرا خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میری متابعت کریگا وہی بچایا جائیگا اور جو مخالفت کریگا وہ ہلاک ہوگا اور باوجود اس کے کہ میں ابھی تنہا اور بے یار و مددگار ہوں مگر وہ وقت قریب ہے جب ایک بڑی جماعت میرے ساتھ ہوگی اور میں مظفر و منصور ہونگا اور دین اور دنیا کی برکتیں سب میرے قدموں میں ہونگی اور میرے مخالفین باوجود اپنی شان و شوکت کے نیست و نابود ہوجائیں گے جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی اسوقت قوم کے داناؤں نے ٹھٹھے کئے۔ کہ کیسی خلاف قیاس اور خلاف تجربہ و مشاہدہ بات کہی یہانتک کہ مجنون کا خطاب دیا کیونکہ کوئی دنیوی عقلمند حالت موجودہ کو دیکھ کر ایسا نہیں کہہ سکتا پھر ایک مخالفت کا طوفان اٹھایا گیا اور اس تنہا انسان کے نیست و نابود کر دینے اور اس کے سلسلہ کو فنا کر دینے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا مگر اس خدا کے برگزیدہ کی تحدی بڑھتی چلی گئی جس جس طرح مخالفت کا زور بڑھتا گیا اس اس طرح پیشگوئیوں کی تحدی اور شوکت بھی بڑھتی چلی گئی یہانتک کہ وہ وقت آگیا کہ خدا کے برگزیدے کو اپنے وطن کو خیرباد کہنا پڑا اگر ایسے نازک لمحہ میں بھی جبکہ چاروں طرف مایوسی کی بھیانک شکل نظر آرہی ہے اور ایک دنیادار فلاسفر اور پالیٹیشن یہ تجویز کرتا ہے کہ خودکشی کر لینے کا وقت ہے اس برگزیدہ کا صدق اور استقامت وہی ہے وہ بڑی تحدی اور یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ میں تجھے پھر اس شہر میں مظفر و منصور واپس لاؤنگا اور میرے دکھ دینے والے ذلیل اور نیست و نابود ہوجائیں گے۔ اللہ اللہ۔ کیا یہ انسان کا کام تھا۔ کیا قیاس یہ کہتا تھا یا کوئی تجربہ اور مشاہدہ یہ نتیجہ نکالتا تھا ہرگز نہیں ہرگز نہیں پھر کیسی عجیب بات ہو کہ وہ باتیں سب پوری ہوئی ہیں ہاں اسی طرح پوری ہوتی ہیں جس طرح اس برگزیدہ نے پیشگوئی کی تھی۔ پھر ہمارے زمانہ کا ایک عجیب واقعہ سنو۔ کہ پنجاب کے ایک گمنام گاؤں قادیان میں سے ایک شخص اٹھا جو نہایت درجہ خلوت پسند تھا اور شہرت سے کوسوں دور بھاگتا تھا اور دنیا کے پرفتن راہوں اور پیچیدہ مشکلات سے بالکل ناواقف تھا ہاں وہ اٹھا اور بولا کہ خدا مجھ سے ہمکلام ہوا اور اس نے مجھے بتایا کہ تو دنیا میں نہایت درجہ شہرت پائیگا اور اگرچہ ابھی اکیلا ہے مگر ایک بڑی جماعت عنقریب تیرے ساتھ ہوگی اور لوگ کثرت سے تیرے پاس آئینگے تو تھکنا نہیں اور تحائف کی کثرت ہوگی اور مخالفین جو تیرے برخلاف منصوبہ بازیاں کریں گے اور تجھے مٹا دینا چاہینگے وہ ناکام اور نامراد ہوں گے اور تو کامیاب ہوگا چنانچہ اس دعوی کے ساتھ ہی ایک مخالفت کا طوفان اٹھا اور اپنے پرائے سب دشمن ہوگئے اور طرح طرح سے اس بے یار و مددگار مسکین انسان کی مخالفت کی گئی اور اس کے نیست و نابود کرنے میں ناخنوں تک کا زور لگایا گیا اور ایسے وقت بھی آگئے کہ دنیا کے عقلمند کہلانے والوں نے یہ حکم لگا دیا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے مجھے وہ وقت کبھی نہیں بھولیگا جب اس برگزیدہ پر پادریوں نے ایک جھوٹا خون کا مقدمہ بنایا اور ایسا فتنہ برپا کیا کہ مقدمہ کی روئداد پر نظر کر کے ایک شخص نے جو دانا اور صائب الرائے ہونے میں بڑا مشہور تھا مجھ سے کہا کہ بس اب اس سارے سلسلہ کا خاتمہ یقینی ہے مگر دیکھو اس برگزیدہ کی صدق اور استقامت وہی تھی بلکہ جوں جوں مخالفت ترقی کرتی گئی ویسے ویسے اس کی تحدی بھی بڑھتی چلی گئی اور عجیب اور کیسی عجیب بات یہ کہ وہی ہوا جو اس برگزیدہ نے قبل از وقت کہا تھا کیا یہ کوئی مشاہدہ اور تجربہ تھا یا حالت موجودہ سے یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ ایک مسکین انسان جس کے مقابل پر ساری دنیا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ کامیاب ہوجائیگا۔ نہیں۔ بلکہ عقل اور مشاہدہ اور تجربہ کا فتوی تو یہ تھا کہ بس اب خاتمہ ہے کہاں ایک کہاں لاکھوں تعداد۔ ظاہری قوت شوکت۔ امارت دولت دنیوی وجاہت سب اس کے برخلاف تھیں اور نتیجہ ظاہر معلوم ہوتا تھا کہ اس تنہا و بیکس انسان کی ہستی ہی کیا ہے۔ یہ پیشگوئی یا تو مذاق ہے یا مجنون کی بڑ ہے کیونکہ حالت موجودہ سے نتیجہ اس کے خلاف نکلتا تھا یہی تو غیب ہوتا ہے جو مولا کریم سوا اپنے برگزیدہ رسولوں کے کسی کو نہیں دیتا اور لوگوں کا رسول کو مجنون کہنا گویا غیب کے متعلق ان کی لاعلمی پر ایک حجت روشن ہے ورنہ اگر کچھ بھی تھوڑا بہت حالت موجودہ سے قیاس کی دوڑیں لگ سکتی تو وہ مجنون ہرگز نہ کہتے بلکہ قیاس تو اس کے برخلاف چلتا ہے ابھی کی بات ہے کہ ایک ماہر طبقات الارض نے زمین کی حالت کو دیکھ کر حکم لگایا تھا کہ دو سو برس تک کوئی سخت زلزلہ نہیں آئیگا۔ مگر ایک خدا کا رسول بول اٹھا کہ اس کو غیب سے حصہ نہیں بلکہ محض قیاس دوڑاتا ہے۔ آئندہ بہار میں ہی نہایت سخت زلزلہ آئیگا اور عنقریب اور بھی بڑے سخت زلزلے آئیں گے جن میں سے ایک قیامت کا نمونہ ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ بہار میں پھر سخت زلزلہ آیا اور دوسرے ممالک میں بھی سخت زلزلے آئے اور باقی کا ابھی انتظار ہے ایک لڑکے کو باؤلے کتے نے کاٹا کسولی پر علاج کرایا گیا۔ ڈاکٹر نے اپنی تسلی کے بعد واپس بھیج دیا۔ مگر پھر بھی آثار ہائیڈروفوبیا کے پیدا ہوگئے۔ اور حالت ردی ہوگئی۔ ڈاکٹر مذکور کو لکھا گیا تو اس نے نتیجہ یہ نکالا کہ اب بچ نہیں سکتا کوئی علاج نہیں کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ یہی کہتا تھا مگر دیکھو خدا کے رسول نے تبلایا کہ نہیں وہ بچ جائیگا اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بچ گیا کہاں تک لکھا جاوے صاحبدل کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں لاکھوں مثالیں موجود ہیں مذکورہ بالا مثالوں میں نتیجہ جو مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر نکالا گیا غلط ہوگیا کیونکہ غیب کا علم نہ تھا۔ البتہ اللہ نے اپنے رسول کو اس غیب کا علم دیدیا۔ پس غیب اس کا نام ہے نہ کہ چند مفروضات کی بنا پر قیاس دوڑانے کا نام غیب ہے جس طرح نجومی یا جوتشی چند مفروضات سے نتیجہ نکالا کرتے ہیں نادان لوگ اسے غیب سمجھا کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کثرت سے غلطیاں ہوتی ہیں کیونکہ بعض ستاروں کی گردش اور دنیا کے واقعات کو بالمقابل مشاہدہ کر کے اور ان کے درمیان تعلق فرض کر کے یا دیگر طریقوں سے بعض قاعدے بنا لئے گئے ہیں یا فرض کر لئے گئے ہیں اور ان کے مختلف مقامات کو سعد اور نحس قرار دے لیا گیا ہے۔ (یہ کہاں تک صحیح ہے یا غلط اور کہ اس کی لغویت پر یا صحت جدید سائنس نے کیا روشنی ڈالی ہے یہ ایک جدا امر ہے جو اس وقت ہماری بحث سے خارج ہے) اور ریاضی کے سوال کی طرح انہی مفروضات سے ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو کسی ملک کی نسبت ہوتا ہے یا کسی شخص کی نسبت۔ مگر وہ بالکل ایک قیاسی امر ہوتا ہے جس میں غلطی اور صحت کے دونو پہلو موجود ہوتے ہیں بلکہ غلطی کا کثرت سے احتمال ہوتا ہے۔ پھر چالاکی کو بھی بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔ مثلاً فلاں شخص کو کچھ خوشی پیش آئیگی یا کچھ تکلیف پہنچیگی۔ اسی قسم کے اور فقرے ہوتے ہیں جو بالکل گول مول اور ہر ایک پہلو سے مڑے ہوتے ہیں تاکہ پردہ رہ جائے کون شخص ہے جس کو خوشی یا غم پیش نہیں۔ یہ تو عام چیزیں ہیں برخلاف اس کے رسولوں کی پیشگوئیاں کثرت سے ایسی ہوتی ہیں جو بالکل صاف اور کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی ہیں اور اس میں تحدی اور شوکت ہوتی ہے چونکہ نجومی زمین کا فرزند ہوتا ہے اس لئے ہزاروں باتوں میں سے اگر ایک قیاس بھی اس کا صحیح نکل گیا جو بزدلی سے اس نے قبل از وقت اچھی طرح مشتہر بھی نہ کیا تھا۔ تو شیطان کی چڑھ مچ جاتی ہے اور وہ اپنے چیلوں چانٹوں کو لیکر ساری دنیا میں اس کو مشتہر کراتا ہے اور اس کے چیلے بڑی تعریفیں کرتے اور بغلیں بجاتے پھرتے ہیں مگر رسول چونکہ آسمانی ہوتا ہے اور حق کے ساتھ دنیا کو دشمنی ہوتی ہے اس کی ہزاروں صاف صاف پیشگوئیوں کو جو کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی

ہیں ۔ نظر انداز کر دیتے ہیں اور توجہین کرتے ہیں یہ کیسی بے حیائی ہے ۔ یہاں یہ بھی عجیب لطیفہ ہے کہ نجومی تو ایک شخص کی نسبت صرف قیاسی طور پر گول مول لفظوں میں کسی خوشی یا غم کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ مگر رسول ایک ہی شخص کی نسبت یقین اور تحدی کے ساتھ ایک ہی وقت میں خوشی اور غم اور سختی اور نرمی اور ثواب اور عذاب کی پیشگوئی کرتا ہے ۔ وہ ایک ہی شخص کے لئے ایک ہی وقت میں بشیر بھی ہوتا ہے اور نذیر بھی ۔ وہ کہتا ہے ۔ میری اطاعت کرو ۔ تا تم عذاب سے بچ جاؤ اور فضل کے وارث بنو اب دیکھو کہ یہاں سعد اور نحس سب کچھ کالعدم ہو گیا اور نجوم کا بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بس سعادت اسی میں ہے ۔ کہ رسول کی اطاعت کی جائے اور نحوست یہی ہے ۔ کہ اس کی مخالفت کی جائے نہ وقت اور نہ مقام اور نہ ستارہ اور کسی برج کا کوئی اثر باقی رہ گیا رسولوں کا وجود بھی عجیب بت شکن وجود ہوتا ہے ایک ایک حربہ سے کئی کئی بُت ٹوٹتے ہیں اور اگر اس نجوم والے بُت کا پُجاری کوئی نجومی یا جوتشی ہے جو اپنے بُت کی حمایت کرنا چاہتا ہے تو خدا کے رسول کے مقابل پر کھڑا ہو کر اپنے اس بُت سے دریافت کر کے پیشگوئی کرے تا کہ سعادت اور نحوست کا تماشہ سب دنیا کو نظر آ جائے اور حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے ورنہ شیر کا جھوٹا کھانے کو تو گیدڑ اور لومڑ بہت سے بعد میں اکٹھے ہو جاتے ہیں ۔ جب خدا کے رسول کی پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو ایک گیدڑ صفت اور لومڑ طینت نجومی بھی کہہ اٹھتا ہے کہ ہمنے بھی پیشگوئی کی تھی اور اس طرح خدا کے شیر کا جھوٹا کھانے کے لئے لپکتا ہے یہ کیسی بے حیائی ہے جب خدا کے رسول نے پیشگوئی کی تھی اُس وقت وہ کہاں مر گیا تھا ۔ کیوں نہیں ویسی ہی دلیری سے اس نے پیشگوئی شائع کرا دی تھی مگر نہیں یہ وہی شیر کے شکار پر لومڑوں کے جمع ہونے کی مثال ہے ۔

رسولوں کی شاذ و نادر اجتہادی غلطی پر اعتراض کرنا نادانوں کا کام ہے ۔ اول تو اجتہاد کو نفس پیشگوئی سے کوئی تعلق نہیں ۔ دوم ایسی شاذ و نادر اجتہادی غلطی کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل میں ہوتی ہے ورنہ عظیم الشان پیشین گوئیوں کی تفصیل میں جن پر دعوے کی بنا ہوتی ہے اجتہادی غلطیاں ہرگز نہیں ہوتیں ۔ سوم ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے پھر اگر کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل میں اجتہادی طور پر غلطی ہو گئی تو یہ بات تو بدرجہ اولیٰ ثابت کرتی ہے ۔ کہ غیب سوا خدا کے کسی کے پاس نہیں ۔ انسان کا کام نہیں کہ غیب بیان کرے ۔ کیونکہ پیشگوئی تو الہام کے الفاظ کے مطابق پوری ہو جاتی ہے ۔ مگر اس کے پورا ہونے کی مفصل کیفیت قبل از وقت خود ملہم کو بھی معلوم نہ تھی اور اس طرح اجتہادی طور سے اس کی تفصیل کرنے میں غلطی ہو گئی ۔ اس صورت میں پیشگوئی کی مفصل کیفیت خود ملہم کے لئے بھی غیب کا حکم رکھتی تھی اور جب تک خود اللہ تعالیٰ ہی غیب نہ کھولے رسول کو بھی علم نہیں ہوتا ۔ ورنہ رسول جو کثرت سے غیب کی پیشگوئیاں کرتے ہیں اگر انسانی قدرت میں غیب ہوتا ۔ تو ہرگز اجتہادی غلطی نہ کرتے یہ اسی لئے ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ غیب صرف اللہ کے پاس ہے اور جو کچھ رسول تبلاتے ہیں یہ غیب منجانب اللہ ہے جو ان کو اللہ نے بتایا ہے ورنہ ان کو خود غیب کا کوئی علم نہیں اور یہ کہ غیب بتلانا انسانی قدرت سے باہر ہے ۔ گو انسانی فطرت کیسی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے اور کیسا ہی کمال کیوں نہ پیدا کر لے اور اس طرح ایک قادر مقتدر عالم الغیب ہستی کا وجود ثابت ہوتا ہے اور سعید انسان کی روح معرفت میں ترقی کرتی ہے پس جہاں رسولوں سے اجتہادی غلطی ہوتی ہے دراصل وہ ایک ایسا لطیف غیب در غیب ہوتا ہے ۔ کہ خود رسولوں کے لئے بھی اس کی مفصل کیفیت غیب کا حکم رکھتی ہے اور اس طرح وہ پیشگوئی جب مطابق الہام کے ایک نئی رنگ کی کیفیت میں پوری ہوتی ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا تو پھر وہ ایک عظیم الشان نشان ٹھہرتی ہے کیونکہ یہ دوہرا غیب ہوتا ہے جو اپنے موقعہ پر کھلتا ہے اس لئے اجتہادی غلطی کا ہونا خدا تعالیٰ کی ہستی اور پیشگوئی کی عظمت کے متعلق ترقی ایمان کا باعث ہونا چاہیئے نہ کہ جائے اعتراض ۔ ہاں جب تک خدا ہی کا فضل نہ ہو چشم بصیرت وا نہیں ۔ ؎

چشم بداندیش کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید ہنرش در نظر

راقم ۔ احمدؐ کے در کا ایک غلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ۳ ۔ الہامی پیشگوئی اور اٹکل بازی میں فرق
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ ۔ الفتی
صفحہ ۶ ۔ ڈائری
صفحہ ۷ ۔ حقیقۃ الوحی ۔ پڑا پتہ بتاؤ ۔ نہ چھوڑنگا نہ چھوڑنگا کبھی اسلام میں
اپنی آنکھ کا شہتیر تو دیکھو ۔ تمسخر دگی
صفحہ ۸ ۔ ۹ ۔ ڈائری
صفحہ ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ یسوع کی ناکامی اور انبیاء کی کامیابی

بدر قادیان

مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ ربّ اجعلنی غالباً علیٰ غیری

ترجمہ ۔ اے میرے رب مجھے میرے غیر پہ غالب کر

۲ ۔ میری فتح ۔

۳ ۔ انّی مع الافواج اتیک بغتۃً

ترجمہ ۔ میں اپنی فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤنگا ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خدابخش ولد فتح علی ساکن بریانوالی ڈاکخانہ گہاریاں گوجرات

برکت علی ولد جیون شاہ ساکن اچھیان ضلع گورداسپور

المفتی

۷۹ مرشد کو سجدہ کرنا ناجائز ہے ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء۔
ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا۔ اس نے سر نیچے جھکا کر آپ کے پاؤں پر رکھنا چاہا۔ حضرت نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو ہٹایا اور فرمایا یہ طریق جائز نہیں۔ السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا چاہیئے۔

۸۰ دوکانداری کے مشکلات ۱ اگست ۱۹۰۷ء
ایک شخص نے عرض کی۔ کہ میں ایک گاؤں میں دوکان پر گڑ شکر بیچتا ہوں۔ بعض دفعہ لڑکے یا زمینداروں کے مزدور اور خادم چاکر کپاس یا گندم یا ایسی شے لاتے ہیں اور اس کے عوض میں سودا لے جاتے ہیں جیسا کہ دیہات میں عموماً دستور ہوتا ہے لیکن بعض لڑکے یا چاکر مالک سے چوری ایسی شے لاتے ہیں۔ کیا اس صورت میں ان کو سودا دینا جائز ہے یا کہ نہیں۔

فرمایا۔ جب کسی شے کے متعلق یقین ہو۔ کہ یہ مال مسروقہ ہے۔ تو پھر اس کا لینا جائز نہیں۔ لیکن خواہ مخواہ اپنے آپ کو بدظنی میں ڈالنا امر فاسد ہے۔ ایسی باتوں میں تفتیش کرنا اور خواہ مخواہ لوگوں کو چور ثابت کرنے کی کوشش کرنا دوکاندار کا کام نہیں۔ اگر دوکاندار ایسی تحقیقاتوں میں لگے گا۔ تو پھر دوکانداری کس وقت کریگا ہر ایک کے واسطے تفتیش کرنا منع ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالے نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا۔ کہ گائے ذبح کرو۔ بہتر تھا کہ ایک گائے پکڑ کر ذبح کر دیتے۔ حکم کی تعمیل ہو جاتی۔ انہوں نے خواہ مخواہ اور باتیں پوچھنی شروع کیں کہ وہ کیسی گائے ہے اور کیا رنگ ہے اور اس طرح کے سوال کر کے اپنے آپ کو اور وقت تنگی میں ڈالدیا۔ بہت مسائل پوچھتے رہنا اور باریکیاں نکالتے رہنا اچھا نہیں ہوتا۔

۸۱ گذشتہ روحوں کو ثواب ۲ اگست ۱۹۰۷ء
ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ اگر کوئی شخص حضرت سید عبد القادر کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکا کر کھلا دے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ طعام کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے گذشتہ بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی خاطر اگر طعام پکا کر کھلایا جائے۔ تو یہ جائز ہے لیکن ہر ایک امر نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص اس طرح کے کھانے کیواسطے کوئی خاص تاریخ مقرر کرے اور ایسا کھانا کھلانے کو اپنے لئے قاضی الحاجات خیال کرے۔ تو یہ ایک بت ہے اور ایسے کھانے کا لینا دینا سب حرام ہے۔ اور شرک میں داخل ہے پھر تاریخ کے تعین میں بھی نیت کا دیکھنا ہی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص ملازم ہے اور اسے مثلاً جمعہ کے دن ہی رخصت مل سکتی ہے تو حرج نہیں کہ وہ اپنے ایسے کاموں کیواسطے جمعہ کا دن مقرر کرے۔ غرض جب تک کوئی ایسا فعل نہ ہو جس میں شرک پایا جائے۔ صرف کسی کو ثواب پہنچانے کی خاطر طعام کھلانا جائز ہے۔

۸۲ ادب اوراق قرآن شریف ایک شخص نے عرض کی۔ کہ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق کو اگر بے ادبی سے بچانے کیواسطے جلا دیا جائے تو کیا جائز ہے۔

فرمایا۔ جائز ہے حضرت عثمان نے بھی بعض اوراق جلائے تھے۔ نیت پر موقوف ہے۔

میں نے خود نشان دیکھا نوازش فرمائے من منیجر اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر آپ مناسب سمجھیں۔ تو اخبار بدر میں مضمون ذیل درج فرما دیجیگا۔ میرا لڑکا محمد عطاء الرحمن آن حضرت اقدس سے کامل محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ امسال دفعہ اس نے جب کلکتہ میں بی۔ اے۔ کا امتحان دیکر مکان آیا۔ تو بندہ نے مرشدنا و ہادینا جناب امام الزمان کی خدمت اقدس میں ان کے امتحان کے کامیابی کے بارہ میں دعا کیواسطے درخواست کیا تھا۔ اغلب کہ ضرور بالضرور آن حضرت اقدس نے دعا کی ہوگی۔ کیونکہ اسی وقت ان کی کامیابی ایک عجیب و غریب بشارت سے ظہور پذیر ہوئی۔ ہمنے اندازاً دس تاریخ اپریل گذشتہ کو حضرت کی خدمت میں خط روانہ کر دیا تھا جو غالباً چودہ خواہ پندرہ تاریخ کو وہاں پہونچا ہوگا اور ضرور اسی تاریخ کو غالباً دعا ہوئی ہوگی کیونکہ پندرہ کی شب کو میرے لڑکے محمد عطاء الرحمن کو خواب میں بشارت دیگئی اور ساتھ ان کو **یوم السبت** بتلا دیا گیا۔ بعد از بیداری خواب ہمارا لڑکا **یوم السبت** کا منتظر رہا اور سنیچر روز کا تذکرہ کرتا رہا۔ چنانچہ بفضل خداوند پروردگار اور بطفیل آن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دو چار ہی روز کے اندر عین یوم السبت یعنی سنیچر ہی کے روز میرے لڑکے کی کامیابی کے تین عدد ٹیلیگراف میرے لڑکے کے نام سے کلکتہ اور گومٹی وغیرہ جگہ سے موصول ہوئے۔ واقعی امر یہ ہے۔ مجھ کو اس کے اس امتحان سے اس قدر خوشی حاصل نہیں ہوئی جس قدر خوشی کہ آن حضرت اقدس کی اجابت دعا اور عجیب و غریب بشارت بتعین روز سنیچر (یوم السبت) کے ہم لوگوں کو حاصل ہوئی۔ ع

بہار مژدہ گر جان فشانم رواست

الراقم۔ خاکسار محمد امیر احمدی عفی اللہ عنہ خریدار نمبر ۱۲۸۴

دعا مدد برادر محمد شفیع اپنے بیمار چچا کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ برادر محمد عبدالرحمن صاحب ڈیڑہ دون سے اپنی بیمار چشم خوشدامن صاحبہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس مع اہلبیت بخیر و عافیت ہیں

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اسی جگہ ہیں۔ احباب جو خطوط ان کے نام لکھیں وہ قادیان کے پتہ پر ہی آنا چاہیئے۔

عرب صاحب سید عبدالحی شادی کر کے پٹیالہ سے واپس قادیان آگئے اللہ تعالی مبارک کرے اور منشی عبدالغنی صاحب اور ان کے برادروں کو خدا جزائے خیر دے کہ انہوں نے محض دینی فوائد کو مدنظر رکھ کر اپنی ہمشیرہ کا نکاح عرب صاحب موصوف سے کر دیا۔

اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے قادیان میں تشریف لائے۔

عصمت انبیاء اور علامی۔ ریویوآف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کا رخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی صورت میں بہت عمدگی سے جمع

دشنام گو آریہ کا کیا حال ہوا — پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آریہ کا گالی دینا

ایبٹ آباد میں دھنی رام آریہ بزاز دوکاندار صدر بازار جو پریزیڈنٹ یہاں کے آریہ سماج کا بھی رہ چکا ہے نے چند روز ہوئے کہ بوقت صبح ۸ بجے کے قریب اپنی دوکان پر ایک دودھ فروش سے دودھ لیتے وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالیں۔ ہم یہاں ان الفاظ دشنام کو لکھ کر اس تحریر کو ناپاک نہیں کرنا چاہتے۔ اہل اسلام ایبٹ آباد نے بعدالت جناب ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ بمقام نتھیا گلی استغاثہ بزیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کا دائر کیا۔

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے ملزم کو طلب کیا اور باندیشہ فساد ملزم کو تخمیناً ایک ماہ تک نتھیا گلی رکھا۔ آخر شہادت قلم بند کرنے کے بعد اور مقامی تحقیقات ہو چکنے کے بعد صاحب ممدوح نے سرحدی کارروائی کرنی مصلحت وقت خیال فرما کر رپورٹ برخلاف ملزم بحضور والا جناب چیف کمشنر صاحب صوبہ سرحدی ملزم کے اخراج از ضلع کی کر دی۔

جناب چیف کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں اہل اسلام ایبٹ آباد نے میموریل بھیجا۔ جس پر صاحب ممدوح نے امام مسجد صدر مسجد ایبٹ آباد کے نام پروانہ پسندیدگی کارروائی وطریق عمل اہل اسلام کا اظہار فرما کر انصاف کرنیکا وعدہ دلایا۔ اور امام مسجد نے سب اہل اسلام کے جوش کو وعظ شفقت سے فرو کرنے کی کوشش کی جس میں بہت کامیابی ہوئی ورنہ اس سرحدی ضلع میں احتمال نقض امن کا تھا۔ آخر جناب چیف کمشنر صاحب بہادر نے پریزیڈنٹ آریہ سماج کو ایک سال کے لئے ضلع سے خارج کر دیا۔

یہ واقعہ آریوں کی روش اور طریق عمل پر پوری روشنی ڈال رہا ہے کہ وہ کس طرح مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں اور بجائے امن اور صلح کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے نفاق اور دشمنی کا بیج بو رہے ہیں۔ ابھی لاہور کے چند اکابر کے نام جو دشنام سے پر خطوط پہنچے تھے وہ بات فراموش نہیں ہوئی تھی۔ کہ یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آریہ آئندہ سمجھ سے کام لیں گے اور خواہ مخواہ مسلمانوں کی دل آزاری کے خیال سے آئندہ باز آ جاوینگے

اس مقدمہ میں بھی ملزم نے بالمقابل استغاثہ چند شرفاء ایبٹ آباد پر . . . . . دائر کیا کہ اس وقوعہ کے وقت وہ اس کی دوکان پر حملہ کر کے گئے۔ جس کو صاحب ضلع نے پڑھتے ہی جھوٹا خیال کر کے داخل دفتر کر دیا

کیا آریہ سماج کے پریزیڈنٹ نے جھوٹ کا یہی نمونہ پیش کرنا تھا اور اپنے اصولوں پر جن پر کہ ان کو بڑا ناز ہے یہی عملی نمونہ سچ کے اختیار کرنے کا دکھلانا تھا اگر پریزیڈنٹ کی راستبازی کا یہ نمونہ ہے جو اس نے دکھلایا تو عام ممبران کا کیا کہنا۔

ایک انصاف پسند از ایبٹ آباد

چکڑالوی نامرادی

چکڑالوی ملاں کے حصہ میں ہر طرف سے ناکامی اور نامرادی ہی لگی ہوئی ہے اور جو ایک آدھ بدقسمت بھولا بھٹکا اس کے ساتھ شامل ہوتا ہے اسے بھی وہی کچھ دیکھنا پڑتا ہے۔ سینکڑوں لوگ مساجد اور معبد بناتے ہیں۔ کسی کے واسطے کبھی کوئی روک ٹوک نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ مذہبی معاملہ ہے گورنمنٹ اس میں مداخلت نہیں دیتی لیکن چکڑالوی ملاں کے سر پر ایسا نحوست کا بھوت سوار ہے۔ کہ اس نے اپنے دو چار ساتھیوں کے ساتھ اپنی ایک مسجد بنانی چاہی تھی محلہ والوں کی شکائت پر سرکار نے وہ بھی روک دی چنانچہ ایک اخبار نویس لکھتا ہے۔

تعمیر مسجد کی ممانعت

لاہور میں ایک مذہبی تنازعہ کا مقدمہ حال میں فیصل ہوا ہے جس میں اکثر اسلامی انجمنوں اور بے شمار مسلمان باشندگان لاہور کو بیحد دلچسپی تھی۔

مسٹر ہانٹ پریسیڈنٹ لاہور میونسپلٹی و ڈپٹی کمشنر لاہور نے نہایت دوراندیشی کو کام میں لا کر اس کا فیصلہ کیا بات یہ تھی۔ کہ شیخ محمد چٹو نے بازار شیرانوالہ میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تھی یہ مسجد مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے فرقہ کے لئے بننے والی تھی جو اپنے تئیں اہل قرآن کہتے ہیں اور جن کے عقائد دیگر فرقہ ہائے اسلام سے مختلف ہیں۔ شہر کے جس حصہ میں مجوزہ مسجد کے بنانے کا ارادہ تھا وہاں اہل قرآن کی آبادی بہت کم ہے اور محلہ کے باقی تمام مسلمان ان کے سخت خلاف تھے مسٹر ہانٹ نے ہر قوم کے مذہبی حقوق کی آزادی کے سوال پر غور کر کے یہ مناسب سمجھا کہ اس معاملہ میں کثرت رائے کی خواہشات کا لحاظ کرنا چاہیئے۔ اگر اس محلہ میں اہل قرآن کی مسجد تعمیر ہوئی تو روز جھگڑے اور فساد رہا کرینگے اس لئے درخواست تعمیر مسجد نا منظور کی گئی۔

بدر خواتین

۱۴۔ فروری کے بدر میں میری مخدومہ ص۔ ب۔ احمدی خاتون قادیان نے ایک مختصر مضمون میں اپنی بہنوں کو تعلیم دینی و دنیوی کی طرف توجہ دلائی تھی یہ مضمون اس قابل تھا۔ کہ میری مخدومہ اس کو آئندہ حسب وعدہ نیز اس کی ضرورت کو زیادہ تفصیل سے اور تواریخ اسلام سے اور ضرورت کو تجربات سے ثابت کر کے دکھلائیں بے ادبی معاف۔ صرف اس قدر کافی نہیں کہ ہمارے عبدالحی کے آبا کو اپنی والدہ ماجدہ سے مسائل پنجابی کے شعروں میں یاد ہیں۔

ا۔ بلکہ محترمہ فاضلہ کو یہ تبلانا چاہیئے تھا کہ مسلمان خواتین کو علم کی ضرورت اس لئے ضروری ہے۔

ب۔ علم دینی یا دنیاوی۔ علم دینی کس قدر اور دنیاوی کس قدر۔

ج۔ مسلمان خواتین نے علم دینی میں کیا کیا کمالات حاصل کئے اور ان کے نام اور مختصر حالت۔

د۔ موجودہ زمانہ میں کس قدر تعلیم نسوان کی ہم کو ضرورت ہے۔

چونکہ تعلیم نسوان کا مسئلہ مدت سے مدبران قوم کے زیر بحث ہے۔ اور اس بحث کا مدار امورات بالا کے فیصلہ نہ ہونے سے زیر بحث چلا آتا ہے۔ مجھے اس لئے ادب سے گذارش کرنا پڑا۔ کہ ہماری محترم بزرگ ص۔ ب۔ جنسے مجھے نیاز حاصل ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ خاتینوں میں سے ہیں اس مسئلہ کو وضاحت سے بپابندی قال اللہ و قال الرسول آئندہ کسی اشاعت میں درج فرما کر ممنون فرماوینگی۔

راقمہ

ز۔ ج۔ احمدی از راولپنڈی

اطلاع

اخبار بدر جس رفتار سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ آپ صاحبان پر روشن ہے۔ اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تاحال ارسال نہیں فرمائی ان کے نام وی پی کئے جاوینگے ہمیں ایسے موقعہ پر وی پی وصول کر کے مشکور فرماویں اور واپس کر کے زیادہ زیر بار نہ کریں۔ — مینیجر

حقیقۃ الوحی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے ایک خط میں جو حضرت کے نام ہے ۔ تحریر فرماتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ یہ غلام پچھلے دنوں حقیقۃ الوحی پڑھنے میں معروف رہا ۔ قریباً ۱۵ یا ۲۰ روز میں ختم کی اور بفضل خدا خوب غور سے پڑھا ۔ عجب عجب اسرار معرفت کے پتے اور نئے نئے نشانوں سے نہایت ایمان تازہ ہوا ۔ مخالفوں پر حضور کی طرف سے حجت بوجہ اولی تمام کی گئی ۔ اب بھی اگر نہ مانیں ۔ تو مثل چمگادڑ کے ہیں کہ روز روشن میں بھی آفتاب کو نہیں دیکھتے ۔ حضور کی طرف سے تو دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کا آفتاب چڑھ گیا ہے ۔ اب سوائے ہٹ دھرمی اور تعصب کے مخالف مولویوں کے ہاتھ میں کچھ نہیں نشانات کی بارش ہو رہی ہے ۔ اگر تھوڑا سا بھی صاحب ذوق اور ایمان شخص ہو تو اس کے لئے نشانات الٰہیہ کا ایک سمندر ہے جو حضور کے ہاتھ پر بہ رہا ہے ۔ مگر اصل یہی ہے کہ ان مخالف مولویوں کی فطرتیں جوش تعصب اور جہالت سے مسخ ہو گئی ہیں ۔ ورنہ صاحب ذوق و ایمان کے لئے تو کافی نشانات سے بھی زیادہ ہیں ۔

پورا پتہ بتاؤ

ایک روپیہ مسمی عبد اللہ نے بنام مقبرہ روانہ کیا ہے ۔ چونکہ عبد اللہ متعدد ہیں کوپن میں کوئی تعین نہیں کی لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مرسل اپنا پتہ معہ سکونت و ولدیت کے بنام نائب ناظم مقبرہ روانہ فرما دیویں ابھی وہ ایک روپیہ بمد امانت دفتر میں جمع ہے ۔ حررہ یکم اگست ۱۹۰۷ء

ناظم مقبرہ بہشتی

دنیا بھر ہیگی چھوڑیں گے نہ چھوڑیں گے کبھی اسلام کا دامن

منبع صداقت مخزن شرافت بندے کو خدا سے ملانے والا دنیا اور عاقبت کے وسایل بہبودی تبلانے والا اسلام کے سوا اور کوئی مذہب نہیں ہے ۔ ایک بار آفتاب اسلام کا پرتو جس ظلمت کدہ پر پڑا ۔ پھر تا قیامت وہاں شرک اور کفر کی سیاہی جاگزین نہ ہوگی جس شخص کے دل میں اسلام کا چراغ روشن ہو گیا اگر تمام دنیا مل کر اسے بجھانے کی کوشش کرے مگر اس کی روشنی میں کسی قسم کا تغیر پیدا نہ ہوگا ۔ اس وقت معزز ناظرین کے پیش نظر روسی حکومت کا ایک تازہ واقعہ کہتے ہیں کہ وہاں اسلام کس طرح اپنی نورانی شعاعیں پھیلاتا ہے ۔ روس کا

مشہور اخبار الوقت رقمطراز ہے ۔ کہ ممالک روس کے ایک بڑے پادری صاحب غروصف نامی ایک عرصہ سے اسلامی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے ۔ رفتہ رفتہ ان کے آئینہ قلب سے زنگ تثلیث دور ہوتا گیا یہاں تک آپ ایک روز علانیہ مسلمان ہو گئے ۔ اور آپ کے مسلمان ہوتے ہی اور کئی سو عیسائی بھی مشرف باسلام ہو گئے آپکے اسلام لانے سے روسی پادریوں میں بڑی گھبراہٹ پیدا ہوئی ۔ کیونکہ آپ کو تمام پادریوں میں خاص امتیاز اور شہرت حاصل تھی اور کوئی بھی علم و قابلیت میں آپکے ہم پلہ نہ تھا ۔ مشرف باسلام ہونے کے بعد حکومت روسیہ کے نام آپ نے عرضیہ روانہ کیا تھا ۔ کہ آیندہ سے مجھے مسلمانوں میں شمار کیا جاوے ۔ دشمن اسلام حکومت روسیہ آپ کی اس درخواست سے بہت سخت برہم ہوئی اور پادری صاحب کو بلا کر جیل میں کر دیا ۔ ساتھ ہی اس کے روسی پادری نہایت ہی زور روں سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح غروصف صاحب دوبارہ جامۂ تثلیث پہن لیں مگر آپ سدّ سکندری کی طرح اسلام پر قایم ہیں اور آپ کا بیان ہے ۔ کہ مجھے دنیاوی تکلیفوں کا کچھ خیال نہیں ہے ۔ میں نے ایسی شاہراہ ہدایت پائی ہے ۔ کہ کسی طرح اس سے ہٹ نہیں سکتا ۔ سبحان اللہ آفرین ہے آپ کی عالی ہمتی پر اور روسی طرز عمل بلاشبہ لائق نفرین ہے ۔ (سلطان الاخبار)

اپنی آنکھ کا شہتیر تو دیکھو

چند روز ہوئے کہ نیک مینس کرسچین ایسوسی ایشن کلکتہ کے جلسہ میں ایک پادری صاحب نے لیکچر دیا ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے ۔ کہ کلکتہ کی سوشیل حالت سخت قابل نفرت اور اصلاح طلب ہے ۔ وہاں کی بہت سی گذر گاہیں مشتبہ اور آوارہ عورتوں کی کثرت کے باعث سخت بدنام ہیں جب لارڈ کرزن نے اپنی مشہور اور تاریخی تقریر کانووکیشن میں ہندوستانیوں کی بداخلاقیوں کا ذکر کیا تھا تو کیا کلکتہ ہی ایسا مقام نہ تھا جہاں سے سب سے پہلے ان کی مخالفت کی صدا بلند ہوئی تھی ۔ وغیرہ ،،

افسوس کہ پادری صاحب نے کلکتہ کے چند مشتبہ عورتوں کی وجہ سے بداخلاقیوں کا دھبہ تمام ہندوستانیوں پر لگانے کی کوشش کرتے ہوئے لارڈ کرزن کی تائید کی ہے ۔ لیکن ان کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آیا ۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں ۔ کہ کیا وہ پیرس ۔ رومانیہ ۔ سردیا اور یورپ کے دیگر بڑے بڑے شہروں کے عام باشندوں کی سوشل حالت کی بابت کچھ بتا سکتے ہیں ۔ جن کے مقابلہ میں بیچارہ کلکتہ ہزارویں حصے کے برابر بھی نہیں ہے ۔ امریکہ میں لاکھوں کی تعداد میں ہر سال طلاق ہوتے ہیں اور بڑے بڑے گھرانوں کی عورتیں اپنی عمر میں سینکڑوں خاوند کرتی ہیں ۔ لیکن پادری صاحب ان سب باتوں کو بیچارے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فراموش کر گئے ۔ ہندوستان کو سوشل اصلاحات کی بیشک ضرورت ہے ۔ جو ممکن ہے ۔ کہ چند سالہ کی کوشش سے ہو جائیں ۔ لیکن یورپ امریکہ کے بہت سے مقامات میں اب ان اصلاحات کی کوشش جو ممکنات سے باہر ہو گئی ہے ۔ ہمارے پادری صاحب جو ایک مذہب کے پیشوا ہونے کی وجہ سے اخلاق مجسم ہونے چاہئیں ۔ کاش آیندہ ایسی باتیں سوچ سمجھ کر زبان سے نکالا کریں ۔ (اردو منس گزٹ)

آتش زدگی

کدنی آئیلنڈ (متصل نیویارک) ایک ثلث جل گیا ۔ بیس ہوٹل بھی جل گئے ۔ ہوٹلوں میں لوگ شب خوابی کے کپڑے پہنے سو رہے تھے ۔ ،، ،، آگ بجھانے والے زخمی ہوئے ۔ بوسٹک کے چڑیا خانہ کے شیروں اور دوسرے جانوروں کے شور سے قیامت برپا تھی ۔ چڑیا خانہ کا ایک آدمی کہتا ہے ۔ پیہ

فیصلہ مقدمہ انڈیا وغیرہ

۳۰ رجولائی کو بائیڈ صاحب سپشل مجسٹریٹ نے اس مقدمہ سیڈیشن میں ساڑھے تین بجے فیصلہ سنایا کہ پنڈی داس اور دینا ناتھ کو پانچ پانچ سال قید سخت اور پریس ضبط کر لیا جاوے ۔

فیصلہ مقدمہ بلوہ اس مقدمہ میں رام چند اور نند سنگھ بری کئے گئے ۔ گنپت سین کو تین ضرب بید ۔ لالہ [illegible]

ڈائری

القول الطیب

حضرت حج کو نہیں جاتے ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے۔ فرمایا۔ یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کرسکتے تھے۔ لیکن حج کیواسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہوں جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتوے لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہیں کرتے۔ تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔ لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے۔ کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کرینگے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھدیں۔ کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کرکے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہوجائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھدیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دیگا۔ تاکہ آیندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔

توکل فرمایا۔ توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہوسکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے۔ کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں۔ اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگرچند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کرلیں۔ تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گذرے ہیں۔ جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی۔ ہندوستان میں قطب الدین اور معین الدین خدا کے اولیا گذرے ہیں ان لوگوں نے پوشیدہ خدا کی عبادت کی مگر خدا نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا۔ ہمنے بٹالہ میں ایک پیرزادہ کو دیکھا کہ وہ اپنی زمین کے مقدمات کے واسطے غبار آلودہ ہوا کسی ڈپٹی کے پیچھے پھرتا تھا میں حیران ہوا کہ اگر اس شخص میں سچی نیکی ہوتی اور یہ خدا پر توکل کرنیوالا ہوتا۔ تو ایسے مکدرات میں کیوں گرتا۔

اخلاق کو خراب کرنیوالے پادری ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ دیسی عیسائی ہے اور مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ مگر روپے مانگتا ہے یا تنخواہ مانگتا ہے۔ حالانکہ لیاقت کچھ نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ پادریوں نے ہندوستانیوں کے اخلاق خراب کردئے ہیں اور ان کو مذہب فروش بنا دیا ہے۔ کئی عیسائی دیکھے ہیں کہ وہ ہندوؤں یا مسلمانوں کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان یا ہندو ہونے کے واسطے تیار ہیں لیکن عیسائی لوگ ہم کو اس قدر تنخواہ دیتے ہیں تم کیا تنخواہ دو گے۔ جدھر سے زیادہ تنخواہ کی امید ادھر ہی جھک پڑتے ہیں اور بسااوقات کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے بطور نیلام کے اپنی قیمت کے بڑھانے میں کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ بداخلاقی ہندوستان میں پادریوں نے ہی پھیلائی ہے ورنہ ان سے پہلے ہندوستانی لوگ مذہب کے معاملہ میں ایسے رذیل اخلاق رکھنے والے نہ تھے۔ آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ جب ایک مذہب کو سچا سمجھ کر قبول کرے تو پھر اس پر استقامت دکھلائے۔ خدا تعالیٰ رازق ہے وہ خود تمام سامان مہیا کر دیگا جب انسان خدا کے واسطے کوئی کام کرتا ہے تو پھر اس کو موت کی پرواہ نہیں رہتی اور نہ اسے خدا تعالےٰ ضائع کرتا ہے اندرونی تقویٰ اور طہارت کا خیال کرنا چاہیئے۔ جن لوگوں کے دل اور دماغ میں صرف دنیا ہی رہ جاتی ہے وہ کس کام کے آدمی ہیں جو لوگ سچے دل کے ساتھ خلوص نیت کے ساتھ خدا کی طرف جھکتے ہیں خدا ان کی دستگیری کرتا ہے اس قسم کے عیسائی نومسلموں کی نسبت تو ہمنے ان لوگوں کو بہت ثابت قدم دیکھا ہے۔ جو ہندوؤں میں سے مسلمان ہوکر ہمارے پاس آئے ہیں۔ جیسا کہ شیخ عبدالرحیم ہیں۔ سردار فضل حق ہیں۔ شیخ عبدالرحمن صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب ہیں۔ ان لوگوں نے اسلام کی خاطر بہت دکھ اٹھائے مگر اپنے ایمان پر قائم رہے۔ جب سردار فضل حق صاحب مسلمان ہوئے۔ تو ان کو قتل کرنے کے واسطے کئی سکھ یہاں تک آئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انکو بچایا اور سردار صاحب نے کسی کا خوف نہ کیا۔ ایسا ہی شیخ عبدالرحیم کے چہرے سے نیک بختی کے آثار نمایاں ہیں۔ شیخ عبدالرحمن صاحب کو ایک دفعہ ان کے رشتہ دار دھوکے سے لے گئے تھے اور وہاں لے جاکر ان کو قید کر دیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بچا لیا اور خود بخود یہاں چلے آئے۔ برخلاف عیسائیوں کا مذہب عموماً تنخواہ ہی ہے۔ اگر آج ان کو موقوف کردیا جائے۔ تو بس ساتھ ہی ان کی عیسائیت بھی موقوف ہو جائے۔ امرتسر میں ایک پادری رجب علی تھا۔ وہ کئی مرتبہ مسلمانوں میں آکر ملتا تھا۔ پھر عیسائی ہوجاتا تھا۔ عیسائی ہونے کی حالت میں اس کا ایک اخبار نکلتا تھا۔ عیسائیوں سے کچھ ناراض تھا ان دنوں میں ایک گرجہ پر بجلی گری تھی۔ اس خبر کو اپنے اخبار میں درج کرتے ہوئے اس نے لکھا کہ گرجے پر بجلی گرنا دو اسباب سے خالی نہیں۔ یا تو اس کا یہ سبب ہوا ہو کہ روح القدس کو مصلوب بہت لگ گیا تھا اور اس نے گرجے پر اتر کر گرجے کو جلا دیا۔ اور اگر یہ سبب نہیں تو پھر یہ سبب ہے، کہ میری آہ گرجے پر پڑی ہے اور اس نے گرجہ کو جلا دیا ہے اکثر اس قسم کے عیسائی دہریہ اور کمینہ طبع ہوتے ہیں عیسائی مذہب کے کفارہ نے ایسی بے قیدی کردی ہے۔ کہ جو گناہ چاہو کرلو۔ سزا تو یسوع بھگتیگا۔ اسی واسطے ضرب المثل ہو گئی ہے کہ ؎

عیسائی باش ہرچہ خواہی کن

کیونکہ اگر زنا اور شراب حرام ہے۔ تو پھر کفارے سے فائدہ کیا کفارے کا یہی تو فائدہ ہے کہ اس نے معافی کی ایک راہ کھول دی ہے۔ اگر عیسائی بھی گناہ کرنے سے پکڑا جاتا ہے جیسا کہ غیر عیسائی پکڑا جاتا ہے۔ تو پھر دونوں میں فرق کیا ہوا اور کسی کو عیسائی بننے سے فائدہ کیا حاصل ہوا۔

ڈاکٹر مرتد یکم اگست ۱۹۰۷ء۔ تازہ الہام الٰہی۔ انی مھین من اراد اھانتک کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ قریب العہد اہانت کرنے والا تو ڈاکٹر عبدالحکیم ہے۔ جس نے بہت اہانت کے لفظوں میں ایک خط لکھا ہے اور ہماری موت کے متعلق پیش گوئی کی ہے۔ یہ وحی الٰہی پہلے بھی بہت بار نازل

ہو چکی ہے۔ مگر ہر بار اس کا شان نزول جدید ہوتا ہے ایسے لوگوں کی مخالفت سے رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہیئے۔ ضرور تھا کہ ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے تاکہ صادق اور کاذب کے درمیان ایک فرق ہو جائے۔ سب انبیاء کے وقتوں میں ایسے مخالف ہوتے چلے آئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے آدمی موجود تھے۔ مگر اس قسم کے لوگ ہمیشہ بعد میں آتے ہیں۔ شروع میں صادق ہی ظاہر ہوتا ہے پھر اس کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی ریس کرتے ہیں اس میں خداتعالےٰ کی حکمت ہے۔ کہ جب تک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ اچھی طرح سے شائع نہ ہو گیا تب تک کوئی آدمی ایسا پیدا نہ ہوا جس نے نبوت کا دعوےٰ کیا تاکہ کوئی ایسا نہ کہہ سکے۔ کہ اس شخص نے فلاں شخص کی ریس کر کے دعویٰ نبوۃ کر دیا ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں مطلق خاموشی تھی۔ کوئی شخص خدا سے وحی پانے کا اور مسیح موعود ہونے کا مدعی نہ تھا۔ ایسے وقت میں خداتعالیٰ نے ہم پر اپنی وحی نازل کر کے ہمیں مسیح موعود بنایا۔ یہ امر بھی منہاج نبوت میں داخل ہے کہ صادق کا دعوےٰ اول ہو اور کاذب پیچھے ہوں اور لوگوں کی بے خبری کے علاوہ ہم تو خود بھی بے خبر تھے۔ اپنے طور پر میری عادت تھی۔ کہ غیر مذاہب کے برخلاف اخبارات میں مضامین دیتا تھا اور اسلام کی صداقت کے ظہور میں کوشاں رہتا تھا۔ ان ایام میں ایک عیسائی کا اخبار سفیر ہند نام نکلا کرتا تھا۔ اور ایک برہموؤں کا رسالہ نام برادر ہند شائع ہوتا تھا۔ ان ہر دو میں بعض مضامین میں نے لکھے تھے۔ مگر ان مضامین میں ہمارا مطلب صرف عقلی دلائل کے پیش کرنے کا ہوتا تھا۔ اور وحی آلہی اور نشانات کے دکھانے کا کوئی خیال نہ تھا۔ دو جلدیں براہین احمدیہ کی میں لکھ چکا تھا اور اس وقت تک مجھے خبر نہ تھی جب کہ یکدفعہ یہ الہام ہوا۔ الرحمٰن علم القرآن۔ قل انی امرت و انا اول المومنین۔ اسی براہین احمدیہ میں ہمنے یہ الہام بھی درج کیا ہے۔ کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی اور اسی میں ہمنے حضرت عیسےٰ کے متعلق اپنا وہی عقیدہ پیش کیا ہے جو پرانا عقیدہ تھا۔ کہ مسیح آسمان پر ہے اس پر دیکھنے والے کے واسطے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اگر ہم تصنع اور بناوٹ سے کوئی کام کرتے اور افترا کے ساتھ یہ باتیں بناتے۔ تو ہم ایسا کیوں کرتے۔ جو شخص افترا کرنے لگتا ہو وہ تو اول ہی سب پہلو سوچ لیتا ہے اس میں بھی خداتعالیٰ کی ایک مصلحت تھی۔ کہ ہمنے ایسا لکھ دیا۔ تاکہ ہماری سچائی پر ایک دلیل قایم ہو جائے۔ پہلے سے ہی براہین کے اندر ایک تناقض ہو گیا اور ہم خود بھی اس تناقض کو نہ سمجھ سکے۔ یہ خداتعالیٰ کی ایک بڑی حکمت تھی۔

کوئی اور نشان فرمایا۔ گذشتہ دنوں میں خداتعالیٰ بہت سے نشانات دکھا چکا ہے جن میں سے بعض کتاب حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہو چکے ہیں۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان پر کسی اور نشان کی طیاری ہو رہی ہے۔ تاکہ ایمانداروں کے ایمان اور قوی ہو جاویں۔ ہر ایک نشان جو ظاہر ہوتا ہے اس سے لوگوں کے ایمان قوی ہوتے ہیں۔ کیونکہ نشان کے ذریعہ سے ایک انکشاف تام ہو جاتا ہے۔ جب آدمی اچھی طرح سے معلوم کر لیتا ہے۔ کہ خداتعالیٰ کس بات میں راضی ہے اور کس دین کے حق میں وہ اپنے نشانات زبردست دکھاتا ہے۔ تب انسان اس دین کو سچے دل سے قبول کرتا ہے اور اخلاص کے ساتھ اس کی خاطر ہر ایک تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے طیار ہو جاتا ہے نشانات کے ذریعہ سے تکمیل ایمان ہوتی ہے۔ جماعت کے واسطے خداتعالیٰ نے یہ ایک عمدہ راہ نکالی ہے۔ جب خدا کی فرمائی ہوئی باتیں پوری ہوتی ہیں تو دل کو سرور اور خوشی ہوتی ہے۔ انسان خداتعالیٰ کے فضل سے سیراب ہو جاتا ہے اور اس کا یقین بڑھتا ہے۔ کہ اس سلسلہ کے اختیار کرنے میں میں نے کوئی غلطی نہیں کھائی مگر یہ مت خیال کرو۔ کہ غلطی کے نہ کھانے میں تمہاری کوئی بہادری ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ بھی خداتعالیٰ کا ایک فضل ہے کہ تمنے غلطی نہیں کھائی ورنہ بڑے بڑے فاضل اور مولوی لوگ اس جگہ ٹھوکر کھا گئے ہیں۔

تصحیح

۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں قاضی غلام حسین صاحب کے نکاح کی جو خبر درج کی گئی تھی۔ اس میں لڑکی کے والد کا نام کاتب کی غلطی سے سید محمد حسین لکھا گیا ہے۔ اصل نام احمد حسن ہے۔

اطلاع۔ ناظرین خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ مینیجر

براہین احمدیہ
میعاد ختم

براہین احمدیہ کی جو نصف قیمت کی گئی تھی۔ اس کی میعاد ۱۳؍ جولائی ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکی ہے۔ علاوہ اس کے جس قدر کتابیں نصف قیمت کے واسطے موجود تھیں وہ بھی جلد ختم ہو جانے کے باعث بعض درخواستوں کی تعمیل بھی نہیں ہو سکی۔ بعض دوستوں نے درخواستیں بہت دیر میں کی تھیں۔ ایسے موقعہ سے ہمیشہ جلد فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اب براہین احمدیہ صرف اصلی قیمت پر فروخت ہو سکتی ہے یعنی صہ؍ بے جلد اور مجلد کے واسطے صمہ؍ البتہ اخبار بدر کے خریداروں کیواسطے جو ایک روپیہ فی کتاب کی رعایت ہے وہ بدستور قایم ہے۔ یعنی خریداران بدر کو براہین احمدیہ بیجلد للعہ؍ اور مجلد للعہ؍ میں مل سکیگی۔

درثمین کی قیمت میں اب کوئی رعایت نہیں۔ لہذا درثمین کی قیمت بے جلد ۶ اور مجلد کی ۸ ہو گی

مینیجر بدر ایجنسی

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں
اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی لغات القرآن ۱۲ صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہو گا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے۔ کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	[illegible]	۴۰	۲۵	۸
½ ،	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ ،	۴۰	۲۴	۱۴	۹	۵	۲
¼ ،	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ ،	۲۵	۱۰	۶	۴	۲½	۱
فی سطر تا کالم	۹	۶	۳	۲	۱	[illegible]

۱ - یہ اجرت بہر حالت پیشگی آنی چاہئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں عزیز وقت کا ضائع کرنا ہے۔

۲ - مینیجر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار بغرض ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران الطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴ - تقسیم کرانی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ رفی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہئے۔

۵ - ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑ کے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸ - مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یسوع[1] کی ناکامی

اور

سرور انبیاء کی کامیابی

(رقمزدہ میاں عبد السلام طالب علم درسگاہ حضرت استاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب)

ہر ایک درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے جو درخت زیادہ اور میٹھا پھل لاوے وہ اچھا اور قیمتی گنا جاتا ہے اور جو اچھا پھل نہ لاوے اس کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کی کچھ زیادہ قیمت ہوتی ہے اور ساتھ ہی جس باغ میں مفید اور پھلدار درخت ہوں تو وہ اس باغبان کی لیاقت اور دانشوری پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ کیا ہی سمجھدار مالی ہے کہ کیسے پھلدار درخت لگائے ہیں اور ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو ان سے فائدہ پہنچتا ہے اور اس کو کیسی اچھی ترکیب آتی ہے کہ ان پھلدار درختوں کی پرورش کر رہا ہے اور انہیں ہر ایک آفت سے بچاتا ہے اور ان کو مناسب طور پر پانی دیتا ہے اور ان پر نئے نئے پیوند چڑھاتا ہے اور اس کے درخت کیسے عمدہ اور لذیذ پھل لاتے ہیں اور وہ دنیا میں ہزاروں فوائد کا موجب ہوتے ہیں اور صدہا بیماریوں سے شفا پانے کا باعث ہوتے ہیں۔

لیکن کیسا ہی سست اور ناسمجھ اور بھولا مالی ہے جو کہ ایک باغ لگاتا ہے اور اس میں کچھ بوٹے لگاتا ہے اول تو اسے بوٹے ملتے ہی نہیں اگر دس بارہ مل بھی گئے تو وہ بھی کس کام کے نہ انکو وقت پر پانی دیا اور نہ ان کے نیچے کھاد ڈالی اور نہ ان کی اچھی طرح حفاظت کی۔ نہ اس کے ارد گرد سے جھاڑیوں کو صاف کیا اور نہ انکو وقت پر پیوند لگایا اور نہ اس کے گرد احاطہ کیا تاکہ کوئی دشمن اس میں داخل نہ ہو سکے۔ تو آپ ہی فرمائیں۔ کہ ایسے بوٹے کیا عمدہ پھل لا سکتے ہیں اور کیا اس کے باغبان کی قدر ہو سکتی ہے کیا ایسے باغبان کو کوئی مفید کہہ سکتا ہے یا ایسی سمجھ والا باغبان بنانے کے لائق ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ایسے کو باغبان بنانا ہی فضول ہے کیونکہ اس نے بوٹوں کو ایسے طور سے پرورش نہیں کیا کہ عمدہ پھل دیں اور وہ پھل مفید ہو سکیں اور تو کیا اس کو مفید پھل کہیں یا نہ کہیں مگر جو باغبان ہے وہ بھی کہتا ہے کہ یہ پھل کڑوا ہے اور یہ پھل ترش ہے تو ان پھلوں کی طرف کون توجہ کریگا۔

اسی طرح یہ دنیا بھی ایک باغ ہے اس کے اچھے پھل تیار کرنے کے لئے بھی باغبان آتے ہیں تاکہ انسانوں کو پھلدار بنائیں اسی واسطے بہت سے باغبان آئے۔ لیکن یہاں صرف دو باغبانوں کا ذکر کرونگا جن کو کہ دو مختلف گروہ مانتے ہیں کہ یہ حقیقی مالی ہیں اور پھلدار بوٹے پیدا کر گئے ہیں اور میں انشاء اللہ تعالیٰ ثابت کرونگا کہ کون حقیقی باغبان ہے اور کس کو یونہی باغ کا نیا مالا قرار دیا گیا حالانکہ اس نے ایک بھی بوٹا تیار نہیں کیا اور وہ خود بھی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے کوئی پھلدار درخت تیار نہیں کیا لیکن کم اعتقاد و سخت دل ضرور تیار کئے۔

ان دونوں میں سے اول الذکر تو ہمارے سردار ہادی و امی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے انسانوں کو پھلدار بنایا اور نافع الناس بنایا اور دیندار اور امین اور مسکینوں کو کھانا کھلانیوالے اس کی صحبت سے پیدا ہوئے۔ آخر الذکر یسوع مسیح ہیں جنکو کہ یونہی باغبان اور مصلح قرار دیا گیا اور کوئی مفید انسان ان کی صحبت سے پیدا نہ ہوا بلکہ بے اعتقاد اور پکڑنے والے اور فرار کر جانیوالے پیدا ہوئے جن کی بابت وہ خود فرماتے ہیں۔

متی باب ۸ آیت ۲۶۔ اپنے شاگردوں کو کہا "اے کم اعتقادو"

مرقس باب ۴ آیت ۴۰۔ "اب تک ایمان نہیں رکھتے"

لوقا باب ۸ آیت ۲۵۔ "تمہارا ایمان کہاں گیا"

متی باب ۱۶ آیت ۸۔ "اے کم اعتقادو"

مرقس باب ۸ آیت ۱۷۔ "کیا تمہارا دل سخت ہو گیا ہے۔ آنکھیں ہیں مگر تم دیکھتے نہیں۔ کان ہیں اور سنتے نہیں۔"

متی باب ۲۶ آیت ۲۱ یوحنا باب ۱۳ آیت ۲۱۔ "تم میں سے ایک مجھے پکڑوائیگا"

یوحنا باب ۱۳ آیت ۳۷، ۳۸۔ (پطرس) مرغ بانگ نہ دیگا جب تک کہ تو تین بار میرا انکار نہ کریگا۔ مرقس باب ۹ آیت ۱۹۔ "اے بے اعتقاد قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہونگا۔

[1] یسوع سے مراد وہ شخص ہے جس کا قصہ عہد جدید کے ناول میں بعض مجہول الاحوال اشخاص نے لکھا ہے جن کا نام متی مرقس وغیرہ تبلایا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

یہ پودے ہیں کہ یسوع صاحب ناصری نے لگائے ہیں اور یہ وہ پودے ہیں جو خود یسوع صاحب نے دئے ہیں اس کے بعد ہم کو اور ضرورت نہیں رہتی کہ ہم ثابت کریں کہ اس کے تعلیم یافتہ کیسے تھے اور کیا کچھ اس نے طیار کیا یا کیا کچھ اس میں طاقت تھی کہ ایک شاگرد کو طیار کرے اس کے مقابل پر میں اپنے سردار افضل الانبیاء کو پیش کرتا ہوں کہ وہ کیسا معلم تھا۔ اور اس نے کیا طیار کیا اور اس نے کیا اپنے شاگردوں کے بارے میں فرمایا۔

مسلم فضائل ابی بکر۔ عن ابی سعید۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امن الناس علی فی مالہ و صحبتہ ابوبکر

ترجمہ۔ ابی سعید سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے۔ مال کا بھی اور صحبت کا بھی۔

مسلم فضائل ابی بکر۔ عبداللہ ابن مسعود یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کنت متخذا خلیلاً لاتخذت ابا بکر خلیلاً ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلاً۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے

مسلم فضائل ابی بکر۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائماً۔ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکیناً قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضاً قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ ہوگا۔ ابوبکر نے کہا کہ میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا۔ ابوبکر نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی اعنی عیادت کی۔ ابوبکر نے کہا کہ میں نے۔ آپ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاویگا۔

مسلم فضائل عمر رضی اللہ عنہ۔ عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک۔ ومر عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالو ما ذا اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین۔

ترجمہ۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اس کے نیچے۔ پھر عمر نکلے تو وہ اتنا کرتا پہنے تھے جو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا دین۔

مسلم فضائل عمر رضی اللہ عنہ۔ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرایت فیہا داراً اوقصراً فقلت لمن ہذا فقالو لعمر بن الخطاب

ترجمہ۔ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اندر وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا۔ یہ کس کا ہے۔ لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔

عن سعد ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان قط سالکاً فجاً الا سلک فجاً غیر فجک

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو (عمر) ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔

مسلم۔ فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ عن ابی موسی الاشعری .... قال فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افتح وبشرہ بالجنۃ

ترجمہ۔ ابوموسی اشعری سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو (عثمان) جنت کی خوشخبری دے۔

مسلم۔ فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی۔

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسی علیہ السلام پاس

مسلم فضائل سعد بن ابی وقاص۔ عن علی یقول ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد غیر سعد بن مالک

ترجمہ۔ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں کیا (اعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک کے لئے۔

مسلم۔ باب فضیلت زبیر رضی اللہ۔ عن جابر بن عبد اللہ ..... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر۔

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے۔

مسلم فضائل طلحہ۔ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ھو وابوبکر وعمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدا فما علیک الا نبی او صدیق او شہید۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تو ان کا پتھر ہلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا اے حرا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید۔

مسلم فضائل ابی عبیدہ بن جراح۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل امۃ امیناً وان امیننا ایتھا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح۔

ترجمہ۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

مسلم فضائل حسن علیہ السلام۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لحسن اللہم انی احبہ فاحبہ واحبب من یحبہ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام حسن علیہ السلام کے لئے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنے اسے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اسے اور محبت رکھ اسے جو محبت رکھے اسے۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے۔ دونوں استادوں کی سندات پبلک کے سامنے پیش کر دی ہیں۔ اب وہ خود فیصلہ کرے کہ کون باغبان لائق ہے اور کس نے پودے تیار کئے ہیں۔ ہم یسوع صاحب کی زبان پر ہی فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ اس کا اپنے چیلوں کی بابت کیا خیال تھا اور وہ ان کو کیسے سمجھتا تھا جو کہ رات دن کے ان کے حالات سے واقف تھا اور اس نے کیا تیار کیا اور اسے آپ خود ہی اندازہ کریں کہ آجکل کے مسیحی کیا کر دکھائیں گے جبکہ ان کے استاد کی تمام محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ سوائے ایک کج رو قوم بنانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکا تو ان کے بعد کون مصلح پیدا ہو کیونکہ شاگرد تو خمیر کی مانند تھے جیسا کہ یسوع صاحب نے بائیبل میں لکھا ہے جبکہ خمیر ہی خراب ہے۔ تو آٹے کے عمدہ ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ عبدالسلام۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان خرائتی درویش ۔ ماہل پور ۔ ہوشیار پور
میان تاج الدین صاحب مالوکے ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
مستری احمد دین صاحب ۔ این والی ۔ ضلع گوجرانوالہ
میان محمد خان صاحب ۔ دوالمیال ضلع جہلم
عباس خان صاحب " " "
حبیب خان صاحب " " "
میان فقیر محمد صاحب ۔ ہنوڑ ۔ ریاست پٹیالہ
میان سراج الدین صاحب ۔ چاندپور ۔ ضلع بجنور
مستری غلام محمد صاحب ۔ بھیرہ ۔ ضلع شاہ پور
مظفر خان صاحب ۔ ٹوچی ۔ سرحد
سید دلیر علی صاحب ۔ سونگڑہ ضلع کٹک
میان غلام قادر صاحب ۔ تاجر عطر ۔ بنگلور
میان نورنگ صاحب ۔ واعیوالہ ۔ ضلع سیالکوٹ
میان امام الدین صاحب ۔ گھٹیالیان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
میان محمد دین صاحب " " " " "
میان احمد صاحب " " " " "
میان رحمت " " " " "
مسمات گوہری " " " "
میان سلطان محمد صاحب ۔ کوٹلی لوہاران ۔ سیالکوٹ

رسید زر

۱۷ر جولائی ۱۹۰۷ء			نمبر ۱۱۹۶ لعل محمد خان صاحب	عہ۸ر
۲۷	"	"	نمبر ۱۹۷۹ مستری عبدالرحمٰن صاحب	ہے ر
۲۸	"	"	نمبر ۶۶۲ مولوی غلام رسول صاحب	۱۳
۲۸	"	"	نمبر ۱۶۷۷ ۔ عبدالرزاق صاحب	عہ۸ر
۲۸	"	"	نمبر ۱۶۹۲ ۔ منشی امام الدین صاحب	عہ۸ر
۲۹	"	"	نمبر ۶۲۴ ۔ ملک شہباز خان صاحب	ہے ر
۲۹	"	"	نمبر ۲۱۷ ۔ میان محی الدین صاحب	عہ۸ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین ۔ قیمت ار

نظم مستورات ۔ مستورات کے بہرہ پر ۔ قیمت ۸ر

آئنہ وکٹوری ۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید ہے ار

کامن احمدی ۔ الاداد والے قیمت ۸ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۸ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ کلمہ فصل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۸ر

رویائے صالحہ | مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہین ۔ قیمت ۸ر

الوصیت | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو ۔ نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ار

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر نیک بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ر

لغات القرآن ہر دو حصہ | ایک کالم مین عربی اور دوسرے مین اردو ۔ تصنیف سید عبدالحی صاحب عرب کی ۔ پسندیدہ حضرت اقدس ۔ قیمت عہ۸ر

رسید زر

۱۲ر جولائی ۱۹۰۷ء			مرزا محمود بیگ صاحب نمبر ۱۶۸۰	عہ۸ر
۲۲	"	"	نمبر ۱۹۸۲ ۔ نظام شاہ صاحب	ہے ر
۲۳	"	"	نمبر ۹۷۹ بابو امام الدین صاحب	ہے ر
۲۵	"	"	نمبر ۱۴۸۴ ۔ محمد جمال صاحب	عہ۸ر
۲۵	"	"	نمبر ۲۹۳ ۔ محمد سلطان صاحب	ہے ر
۲۵	"	"	نمبر ۴۵۳ ۔ شیخ امیر اللہ صاحب	ہے ر
۲۶	"	"	نمبر ۱۹۹۸ ۔ نظام الدین صاحب	عہ۸ر
۲۶	"	"	نمبر ۱۴۳ ۔ سلطان احمد صاحب	ہے ر
۲۷	"	"	نمبر ۱۶۷۲ ۔ مرزا عباس بیگ صاحب	عہ۸ر

الخطبة

ضرورت نکاح

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے ۔ کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کیا دے ۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ مین کوشش کرو ۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہین ۔ خط وکتابت میرے نام یعنی معرفت ایڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین ۔

۷ ۔ میان محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان مین مقیم ہین ۔ نکاح کے خواہان ہین ان کی پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے ۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے ۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہون نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت مین سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا ۔ حدیث نبوی کی متابعت مین وہ راضی ہین بلکہ خواہشمند ہین کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کرینگے ۔

۸ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ ۔ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفرنگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون ۔ خط وکتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ انیس سکنہ ضلع میرٹھ ۔

روزانہ اخبار عام ۔ تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ منیجر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

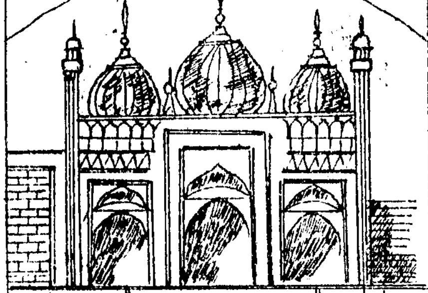

قادیان ضلع گورداسپور

الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

BADR — QADIAN

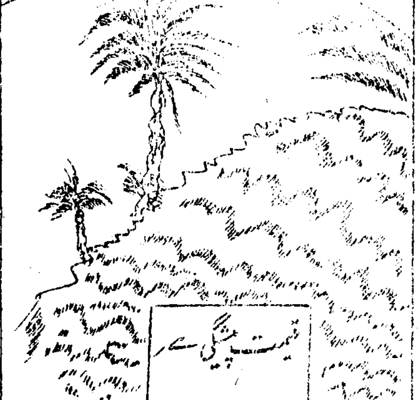

قیمت پیشگی سے ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت اخبار معاونین ... قادیان میں عام ... | گورنمنٹ ۲۰ | قیمت اخبار برائے طلبا و غیر مذاہب ...

جلد (۲) | مورخہ ۵ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۰۶ء | نمبر (۳۳)

فی قیمت پرچہ ۲ | چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | ازیں للعہ

درشرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـــہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صر
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے ر
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب بوجہ اجرار سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب بعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام روپیہ بنام میان معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے مین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے مین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ ۱ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار رہتا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ ای میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین اس کے بعد حاضرین مجلس بیعت کنندہ و اراکین

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیت تہذیب کی دشمن ہے

پروفیسر نے لکس این آس ولڈ صاحب بہادر نے ایک کتاب بنام راز مشرق لکھی ہے جس میں پروفیسر صاحب نے سات اعتراض مذہب عیسوی پر نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اعتراض اول یہ ہے کہ جب عیسائیت کو ترقی ہوئی تو جنوبی یورپ میں جو بہت بڑی مذہبی سلطنت قائم تھی وہ عیسائیت میں داخل ہونے کے سبب زوال پذیر ہو گئی۔ اعتراض دوم جب عیسائیت کو یورپ میں خوب ترقی ہوئی تو اس کے سبب سے وسطی زمانہ کے وحشیانہ کام عملدرآمد میں آئے۔ اعتراض سوم جب یورپ کی عیسائیت میں زوال شروع ہوا تو اس زوال کی برکت سے شمالی یورپ میں تہذیب پھیلنی شروع ہوئی۔ اعتراض چہارم آزادی اور سائنس نے جس قدر فتوحات حاصل کیں وہ سب عیسائیت کے ساتھ سخت مقابلہ کر کے اور عیسائیت کو خوفناک شکست دیکر اسے حاصل ہوئیں۔ اعتراض پنجم عیسوی مذہب کے اصول ایسے ہیں کہ وہ ہمیشہ ملکی اور قومی ترقی اور اصلاح کی مخالفت ہی کرتے رہے ہیں۔ اعتراض ششم پولیٹیکل اور علمی آزادی کے سب سے بڑے دشمن ہمیشہ وہی لوگ رہے ہیں جو انجیل کے سب سے مومن ہیں۔ اعتراض ہفتم عیسائی قوموں کے درمیان جس قوم نے انجیل کی پیروی کی اس نے ترقی پائی اور جو انجیل کی دیندار تھی وہ ہمیشہ تنزل میں رہی۔

ان سات اعتراضات کو پروفیسر صاحب موصوف نے نہایت تفصیل کے ساتھ ایک ایک باب میں تاریخی شہادت کے ساتھ قائم کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی عیسوی دین پر پکا ہونے کے سبب سے نہیں ہے۔ بلکہ عیسوی دین کو حقارت اور نفرت سے دیکھنے کے سبب حاصل ہوئی ہے۔

کاش اگر ایسے دانا پروفیسر بجائے مشنریوں کے ہندوستان میں بھیجے جایا کریں۔

پیارے ہندوستانی ... صاحبان کے دھوکہ میں مت آؤ۔ یہ سارا یورپ عیسائی ایمانداروں سے بھرا پڑا ہے۔ کوئی دانا آدمی یورپ میں ہو یا ہندوستان میں تثلیث اور کفارہ کی بے ہودگی پر ایمان نہیں لا سکتا۔

قیامت

ڈبلیو ایم ہیڈ صاحب ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس بات کو اچھی طرح سے آزما کر دیکھ لیا ہے اور بار بار مشاہدہ کیا ہے۔ کہ مقناطیسی سوئی مشرق کی طرف ہٹتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ جب یہ ہٹتے ہٹتے مغربی کونے تک پہنچ گئی۔ تو زمین جھٹکا کر دوسری طرف کو پھرے گی اور یہ جھٹکا ایسا سخت ہوگا۔ کہ تمام زمین کے پہاڑ اور آب تہ و بالا ہو کر تمام جاندار فنا ہو جائیں گے۔ اور کوئی انسان زندہ باقی نہ رہے گا۔

اس زمانہ کے دہریہ طبع لوگ انبیاء کے زمانے پر تو قیامت کے قائل نہیں ہوتے۔ مگر امید ہے۔ کہ اس بات کو سنکر فوراً مان جاویں گے۔

سبت کے دن مزدور

امریکہ کا اخبار ٹربیون لکھتا ہے کہ یہودیوں کے درمیان سبت کے احکام نہایت سخت تھے۔ اگر سبت کے دن کوئی شخص مزدوری کرتا۔ تو وہ آگ میں جلایا جاتا تھا۔ اسی کے مطابق عیسائیوں کا عملدرآمد ہے۔ سبت کے دن تمام دکانیں وغیرہ بند کر دی جاتی ہیں اور کوئی مزدور مزدوری نہیں کر سکتا۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ خود گرجا کے اندر عین اسی دن مزدوری کا کام کھلا رہتا ہے گیت گانے والے اور باجا بجانے والے گرجے کے اندر سبت کے دن مزدوری پر رکھے جاتے ہیں خود پادری صاحب جو وعظ سنانے آتے ہیں وہ بھی اجرت پر آتے ہیں اور بعد وعظ کے جب تک پادری صاحب کو مبلغ فیس ڈالر اسی اتوار کے دن دے نہ دئے جاویں پادری صاحب وہاں سے ٹلتے نہیں یہ مزدوری نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر اتوار کے دن مزدوری گناہ ہے تو خود پادری صاحب کیوں مزدوری کرتے ہیں اور اگر پادری صاحب کے پیٹ میں کباب اور شراب کا پڑنا ضروری ہے تو ایک غریب مزدور کے پیٹ میں سوکھی روٹی کا ٹکڑا جانا کیوں ضروری نہیں پادری صاحب دوسروں کے حق میں سبت کے معاملہ میں ایسی سختی کرتے کہ خواہ مخواہ غریب لوگوں پر مقدمات بنائے جاتے ہیں حالانکہ مسیح مسیح خود...

وصیت کنندہ کی خدمت میں ضروری اطلاع

برادران السلام علیکم۔ ذیل کے امور پر ضرور وصیت کرنے کے وقت توجہ فرمالیا کریں۔

۱۔ اگر وصیت جائیداد غیر منقولہ کے متعلق ہے۔ تو اس میں یہ نہ لکھا جاوے۔ کہ میں اس جائداد کو بحق صدر انجمن احمدیہ وقف کرتا ہوں۔ صرف یہ لکھدینا کافی ہے۔ کہ میں نے اپنی جائیداد کے اس قدر حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کر دیا ہے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہے۔ کہ وہ اغراض انجمن کی تکمیل کے لئے جائیداد وصیت کردہ کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ لفظ وقف بہت ہی قانونی نقصوں کا موجب ہے۔ حتی الوسع لفظ وقف کا ذکر وصیت میں نہ کیا جاوے۔

۲۔ جو دوست صاحب اراضیات زرعی ہیں اور بالعموم وہ بدقسمتی سے محض ہندوؤں کے ماتحت ہوں گے۔ اگر ان کے قبضہ میں پیدا کردہ جائیداد بھی ہو۔ بجائے اس کے کہ وہ کل جائیداد کا کوئی حصہ بحیثیت مجموعی ہبہ یا وصیت کریں وہ اپنی جائداد کا کل اندازہ لگا کر اور اس میں سے جسقدر حصہ وہ وصیت کرنا چاہیں الگ کر کے اپنی پیدا کردہ جائیداد اس سے اس قدر الگ کر کے اس کے متعلق وصیت کر دیں۔ پیدا کردہ جائیداد کو ہبہ وصیت کرنے کی کوئی رکاوٹ نہیں۔

۳۔ اگر اراضی یا جائیداد سکنی وغیرہ مختلف ہو۔ تو بجائے اس کے کہ ہر ایک جائیداد کا خاص حصہ وصیت ہو۔ بہتر ہے کہ کل جائیداد کا حساب لگا کر ایک خاص جائیداد وصیت کے لئے الگ کر دیا جاوے اس میں بہت آرام ہے۔

۴۔ جائیداد غیر منقولہ کے عوض میں بھی اگر غیر منقولہ جائیداد دی جاوے۔ تو آئندہ ورثاء کو گویا ابتلاؤں سے محفوظ رکھنا ہے۔

یہ چند امور بطور مشورہ میں نے لکھے ہیں اس میں کوئی مجبوری نہیں۔ مسودہ وصیت لکھنے سے پہلے اگر بذریعہ خط اپنے ارادہ سے مجھے براہ راست یا نائب ناظم صاحب مقبرہ بہشتی کو اطلاع دیدی جاوے اور ساتھ یہ ظاہر کر دیا جاوے کہ کیا وصیت کرنے کا ارادہ ہے۔ تو پھر مسودہ ہماری طرف سے نمونہ ہو کر آئندہ کی خط و کتابت سے نجات ہوگی۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ سیکرٹری
صدر انجمن احمدیہ قادیان

دیگر یورپین سلطنتین

انگریزون کی سلطنت ہمارے واسطے ایک رحمت اور برکت اس لحاظ سے تو ہے ہی کہ وہ ایک مہذب اور منصف مزاج قوم کی سلطنت ہے۔ لیکن یورپ کی دیگر مہذب سلطنتین جو سلوک اپنی اسلامی رعایا کے ساتھ کرتے ہین اگر اس کو دیکھا جاوے تو یہ تو اس برکت کی شکرگزاری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ افریقہ یا آسٹریلیا یا ایشیا مین جہان کہین دیگر یوروپین سلاطین مسلط ہین۔ وہان سے مسلمانون کی حقوق تلفی کی شکایت ہمیشہ اخبارون مین ہوتی رہتی ہے مگر حال ہین بوسنیا و ہرزی گونیا کے جو حالات فرانس کی میگزین

بوسنیا

اسلامی دنیا نام سے ترجمہ کرکے مختلف ہندوستانی اخبارات مین چھاپے گئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یورپین تہذیب کے عین وسط مین بھی مسلمانون کے ساتھ کوئی نیک سلوک نہین کیا جاتا۔ بلکہ ہر طرح انہین کمزور اور جاہل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہان کی رعایا کا بہت حصہ تنگ آکر وہان سے نکلا جاتا ہے۔ بوسینیا اور ہرزی گونیا آسٹریا کے صوبے ہین اور ترکی روم کی سرحد پر واقع ہین۔

میگزین اسلامی دنیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جدید مردم شماری جو بوسینیا اور ہرزی گونیا مین ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ملکون مین مسلمانون کی تعداد اس وقت ۶۱۲۱۸۷ ہے حالانکہ ۱۸۹۵ء مین ان کی تعداد (۵۴۸۶۳۲) یعنی اس عرصے مین چھتیس ۳۶ ہزار کے قریب ان کی مردم شماری مین اضافہ ہوا ہے اکثر مسلمان تجارت یا صنعت و حرفت مین مشغول رہتے ہین۔ بعض صاحب جائداد ہین یہ تمام مسلمان حنفی المذہب ہین جس وقت سے آسٹریا کی حکومت ان ممالک مین قائم ہوئی ہے ان کی تعداد مین بہت تنزل ہوا۔ بہت سے مسلمان اس حکومت کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ہجرت کر گئے اس کا سبب تھا۔ کہ ۱۸۲۲ء مین مسلمانون مین اعلان کیا کہ وہ اپنے مذہب مین اور اپنی اولاد کو تعلیم دینے مین آزاد ہین اور ان کو گورنمنٹ کے کسی ایسے حقوق کی پابندی منظور نہین ہے جس سے ان کی مذہبی فیلنگ یا مذہبی احساس کو صدمہ پہونچے گورنمنٹ نے ان کی فیلنگ کی اور ان کی اغراض کی مطلق پرواہ نہین کی۔ مجبوراً انھون نے ہجرت اختیار کی ان ملکون کے مسلمان گورنمنٹ کے طریقہ حکومت سے ناراض رہتے ہین اس کا سبب یہ ہے کہ گورنمنٹ مسلمانون کی خصوصیات کا مطلق لحاظ نہین کرتی رومن کیتھلک عیسائی جبراً مسلمانون کے بچون کو عیسائی بناتے ہین اور گورنمنٹ کی طرف سے اس کی بازپرس نہین کیجاتی۔ یہی سبب ہے کہ مسلمانون کی ناراضگی رفتہ رفتہ شورش کے درجہ تک پہونچ گئی اور انہون نے عام اعلان کیا کہ اپنے مذہب اور تمدنی معاملات مین گورنمنٹ کی دخل دہی کو پسند نہین کرتے کسی ایسے قانون کی پابندی پر مجبور نہین ہوسکتے جس سے ہماری مذہبی اور قومی فیلنگ کو صدمہ پہونچے۔

آسٹریا کی گورنمنٹ نے اس شورش کو رفع کرنے اور مسلمانون کی عرضداشت پر توجہ کرنے کے لئے جو سرکاری ممبر مقرر کئے انہین اور ان ممبرون مین جو ملکون کے مسلمانون کی طرف سے مقرر ہوئے تھے بہت بڑا اختلاف اس امر مین تھا کہ مسلمان ممبر چاہتے ہین کہ ان کو مذہبی مجلس کے ممبرون کو آسٹریا کی گورنمنٹ نامزد کیا کرے۔ بلکہ ان کا انتخاب اور ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کی طرف سے ہوا کرے مگر سرکاری ممبر اس سے اختلاف رائے رکھتے تھے آسٹریا کی گورنمنٹ اس بات پر زور دیتی تھی کہ ہماری حکومت کے مسلمانون کو دوسری حکومت کے مسلمانون سے کوئی تعلق نہین رکھنا چاہئے مسلمانون نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ رومن کیتھلک پادری جو بوسینیا مین مقرر ہوتے ہین وہ آسٹریا کی گورنمنٹ کے مقرر کردہ نہین ہین بلکہ ان کو روم کا پوپ انتخاب کرتا ہے اور اسی کی طرف سے ان کی نامزدگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ارتھوڈاکس چرچ کے پادری جو ان ممالک مین ہین ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے آرتھوڈاکس چرچ کی طرف سے ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ ہمارے مذہبی علما اپنی طرف سے نامزد کرتی ہے اور ہم کو اس امر کی اجازت نہین دیتی کہ ان کا انتخاب ہم شیخ الاسلام قسطنطنیہ سے کرائین اس رد و قدح کے بعد مسلمانون کا ایک ڈیپوٹیشن قسطنطنیہ مین پہونچا اور انہون نے ایک عرضداشت حضور سلطانی مین پیش کی اس کا مضمون یہ تھا کہ حضور اپنے ذاتی اثر سے اس مشکل کو حل فرماوین اور اسباب مین ہماری تائید و حمایت کرین۔

آسٹریا کی گورنمنٹ مسلمانون کی اس حرکت سے ناراض ہوگئی اور اس نے اعلان کیا کہ جو مسلمان قسطنطنیہ کے ڈیپوٹیشن مین شریک ہین۔ وہ دوبارہ اپنے وطن کو واپس نہ آئین کیونکہ اُن کے حقوق اس ملک مین ضائع ہوگئے ہین مجبوراً یہ مسلمان قسطنطنیہ مین رہ گئے اور اپنے وطن کو واپس نہین گئے اور اب سلطانی محکمون مین مختلف عہدون پر ملازم ہین یہ مہتم بالشان مسئلہ ان ممالک کے مسلمانون اور آسٹریا کی حکومت کے درمیان آج تک زیر بحث ہے۔

ان ممالک کے مسلمانون کی تعلیمی حالت یہ ہے کہ اب تک ان ملکون مین بہت سے ابتدائی مکتب جاری ہین جنین معمولی لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے سرکاری مدرسون مین بہت کم مسلمان طلبا تعلیم پاتے ہین۔ البتہ بوسنہ سرائے کے سرکاری کالج مین بیس فیصدی طلبا مسلمان ہین اور اسی وجہ سے عیدین کو یہ کالج بند کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان طلبا اپنی مذہبی رسوم ادا کرسکین۔ وائنا (دارالحکومت آسٹریا) اور دیگر شہرون کے کالجون مین مسلمان طلبا کی تعداد ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۸ء کے درمیان چالیس سے زیادہ نہین تھی اور یہ ایسی قلیل تعداد ہے۔ جس پر نہائت افسوس ہوتا ہے۔ بوسنہ سرائے کے مسلمانون نے ۱۹۰۲ء مین ایک انجمن قائم کی جس کا نام "انجمن غیرت" ہے اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ غریب مسلمان طلبا کے لئے تعلیم پانے مین آسانیان پیدا کی جاوین اور ان کی مالی مدد کی جاوے۔

فرانس کے نامور میگزین "اسلامی دنیا" کے نامہ نگار نے جو حالات شائع کرائے ہین ان کو ہم یہان تک درج کرچکے ہین۔ اب ایک اور واقف نامہ نگار کے مضمون کا خلاصہ درج کرتے ہین۔ جس نے آسٹریا کی حکومت کی ان کوششون اور سرگرمیون پر ایک نظر دوڑائی ہے جو اس نے مسلمانون کی حالت درست کرنے کے لئے اخیر پانچ سال مین کی ہین وہ لکھتا ہے۔ کہ آسٹریا کی حکومت نے اخیر پانچ سال مین ایک سو ساٹھ مسجدین مسلمانون کے لئے تعمیر کرائی ہین قدیم طرز کے مکتبون کو از سر نو زندہ کیا ہے اور انہین طرز جدید کی روح پھونکی ہے۔

بوسنہ سرائے کی مسجدون مین گورنمنٹ کے حکم سے بجلی روشنی کی جاتی ہے۔ مسلمانون کے اوقات مسلمانون کی کمیٹیون کی نگرانی مین ہین۔ ان اوقاف کی آمدنی مین سے جو رقم بچ رہتی ہے وہ بینک مین جمع کی جاتی ہے اور اس سے نئی مسجدین بنائی جاتی ہین اور پرانی مسجدون کی مرمت کی جاتی ہے۔

اس دوسرے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ اب مسلمانون کی حالت پر بہ نسبت پیشتر کے مہربان ہوتی جاتی ہے اور ان کی اصلاح اور ترقی کے کامون مین دلچسپی لینے لگی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳ ۔ دیگر یورپین سلطنتیں
صفحہ ۴ ۔ ۵ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ چند استفسار
صفحہ ۶ ۔ بدر خواتین ۔ بارہ کا مبارک عدد
صفحہ ۹ ۔ قادیان کی آمد و رفت کے اوقات ۔ شراب کو نوشی کا انسداد ۔ الفاظ کی غلط فہمی ۔ نشان رویار
صفحہ ۱۰ ۔ طاعونی نشان ۔ ایک دیانت طلب امر
صفحہ ۱۱ ۔ تبلیغ ۔

بدر
مورخہ ۱۲ ۔ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ ۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریباً ۹ ۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ شَرَّفْنَا بِکَلَامٍ مِّنَّا

ترجمہ ۔ ہم نے اپنے کلام سے مشرف کیا

۲ ۔ شَرَّفْنَا بِاِکْرَامٍ مِّنَّا

ترجمہ ۔ ہم نے اپنے اکرام سے مشرف کیا

۳ ۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ

۴ ۔ اِنِّیْ مُبَشِّرٌ ۔ ترجمہ میں بشارت دینے والا ہوں

۵ ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۔ ترجمہ ۔ خدا ہمارے ساتھ ہے

۶ ۔ اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ ۔ ترجمہ ۔ میں خدا کے ساتھ ہوں

۱۳ ۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ عبرت بخش سزائیں دی گئیں

۲ ۔ اِنِّیْ مِنَ النَّاظِرِیْنَ

ترجمہ ۔ میں دیکھنے والوں میں سے ہوں

۳ ۔ اِنِّیْ اَنْزَلْتُ مَعَکَ الْجَنَّۃَ ۔ میں نے تیرے ساتھ بہشت کو اتارا ہے ۔

۱۴ ۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے ۔ آ گئے ۔ عزت اور سلامتی ۔

چند استفسار بر خط مولوی محمد حسین صاحب از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ حامداً و مصلیاً

حبی القدیم مولوی محمد حسین صاحب ۔ آپکا محبت نامہ جو نہایت درجہ ایسا مشکوک اور مشکوک بلکہ غلط در غلط تھا جسکی نسبت خود آپ نے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ ” اگر آپ اس کو پڑھ سکیں تو درج اخبار کریں ورنہ واپس کریں ۔ تاکہ میں نقل کرا کے ارسال کروں “ الخ موصول ہوا ۔ خاکسار کو بڑا تعجب ہوا کہ مولوی صاحب نے ایسا خط غلط در غلط ارسال ہی کیوں فرمایا ۔ جسکو واپس بھی طلب فرماتے ہیں اور تعجب پر تعجب یہ ہوا کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ محض تسمیہ ہی نقد نہیں کیونکہ ع ۱۲ جلد ۲۱ ۔ اشاعۃ کا اسمیں جا بجا حوالہ دیا گیا ہے جو ابھی تک شائع بھی نہیں ہوا ۔ پھر گھوڑا انحاس مول ۔ اور اس لئے بہت ہی حیرانی ہوئی کہ مولوی صاحب نے خاکسار کے سوالات کا جواب ایسا ادھن من پسند انحنکبوت کیوں عنایت فرمایا جسمیں جواب تسمیہ ہی تسمیہ ہے اور نقد کچھ بھی نہیں ہر حال خاکسار نے آپکے خط کو بخوبی پڑھ لیا ۔ خواہ وہ آپکے نزدیک کیسا ہی مشکوک یا محکوک تھا ۔ ع بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش ۔ من انداز قدت را مے شناسم ۔ مگر میں ابھی تو اس کا جواب لکھنا مناسب سمجھتا ہوں جب تک حوالجات تسمیہ نقد وصول نہو جاویں اور نہ اس خط کا طبع کرانا مناسب ہے کیونکہ مبادا آپ خود ہی شکائیت نہ کریں کہ میرا ایسا خط مشکوک کیوں طبع کرایا ہاں بالفعل واسطے استفسار و تعیین چند امور منجملہ متنازعہ فیہا مندرجہ خط کے آپسے استفسار کر کر جناب کو تکلیف دیجاتی ہے ۔ تاکہ آئندہ خلط مبحث نہو جاوے اور امور تنقیح طلب منقح ہو جاویں ۔ استفسار اول ۔ اگر تسلیم کیا جاوے ۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب نے اخبار وطن میں جسکی اصل عبارت ع ۱۲ جلد ۲۱ میں آئندہ شائع فرماویں گے ۔ ایمان و اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کے لئے شرط نجات قرار دیا ہے ۔ جس کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہو ۔ مگر مولوی صاحب نص قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے ۔ کہ کوئی نہ کوئی وقت بعد نزول قرآنی کے ایسا آنیوالا ہے جسمیں آنحضرت صلعم کی دعوت عامہ کل زمین کے لوگوں کو پہونچ جاوےگی ۔ قال اللہ تعالےٰ ۔ قُلْ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وغیرہ وغیرہ معہذا اب اس زمانہ میں جو مصداق ہے لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کا ۔ ڈاکٹر صاحب اور وطن اور جناب کو کونسی ایسی ضرورت واقع ہوئی ہے جو پرانے متکلمین کی طرح یہ تقسیم حال کے زمانہ کے لئے کی جاتی ہے ۔ کہ جن کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہے ان کے لئے تو ایمان و اتباع آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی ہے اور جن کو نہیں پہونچی ان کے لئے شرط نجات کی نہیں پھر اس تقسیم کے لئے اولاً تینوں صاحبوں پر ضروری ہے کہ اس زمانہ میں کسی ایسی بستی کا وجود دکھلاویں جس میں دین اسلام بذریعہ کسی مسلمان کی موجودگی کے پہونچ چکا ہو ورنہ خاکسار تو اس مصرعہ کے پڑھنے کے لئے مجبور ہے کہ ع خوئے بدرا بہانہ بسیار ۔ استفسار دوم ۔ دعوت اسلام پہونچ جانے کی حد مقرر فرمائی جاوے کہ کیا ہے کیا آپ صاحبوں کے نزدیک جن لوگوں نے ترجمہ قرآن مجید کا نہیں پڑھا یا کسی واعظ اسلام کی مجلس میں نہیں بیٹھے وے سب لوگ مصداق میں اس کے کہ انکو دعوت اسلام نہیں پہونچی اور ان کے لئے آپکے نزدیک ایمان و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی نہیں ۔ پس بجواب استفسار ہذا دعوت اسلام کے پہونچنے کی تحدید فرما دیجاوے کہ اس کی حد کیا ہے ۔ استفسار سوم ۔ علم مناظرہ میں جواب الزامی دینا اور مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا آپکے نزدیک آداب علم مناظرہ سے ہے یا نہیں ۔ بشق ثانی آپ کسی کتاب علم مناظرہ کے حوالہ سے ثابت فرماویں

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ احباب بیمار پرسی کے خطوط کی بجائے دعا کر چھوڑیں ۔ خطوط کا پڑھنا اور جواب لکھنا موجب تکلیف ہے ۔

کہ مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا خارج از آداب علم مناظرہ ہے۔ مگر اندرین صورت آپ کو اکثر مناظرات مندرجہ قرآن مجید سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا۔ بلکہ بہت ایسی آیات بینات کی تکذیب کا الزام آپ پر عائد ہوگا۔ جس طرح آپ حضرت مرزا صاحب کے جوابہا بموجب مسلمات خصم الزامی کی تکذیب کر رہے ہین۔ (نعوذ باللہ منہ) اور ایسے ہی اول حضرت عیسیٰ یا کسی نبی کی توہین نعوذ باللہ کس مردود دیا کا فرنے کی ہے۔ کلا و حاشا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ مسلمات خصم سے جوابہای الزامی دندان شکن بموجب آداب علم مناظرہ کے دئے گئے ہین اور پھر معہذا ہزارون اشتہارون مین اس امر کی تصریح بصراحت کھول کھول کر باعلان ہی کر دیگئی ہے پھر باوجود اس کے آپ جیسے مدعی حقیقت و حق گوئی کا ایسا الزام کسی پر قائم کرنا جس سے یا تو تکذیب صدہا آیات قرآنی کی لازم آتی ہو یا نصف علم مناظرہ کو ضائع کر دینا واقع ہوتا ہو۔ آپ ہی جیسے اہل فضل و علم کا کام ہے۔ ع اینکار از تو آید و مردان چنین کنند۔ افسوس کہ آپ کی ایسی ہی تحریرون نے سرحدی لوگون اور ہز میجسٹی امیر کابل کو قتل نفوس زکیہ پر آمادہ کیا ہے کیونکہ جس مسئلہ کو وہان کے عوام اور جہلا مسلمانون نے مطابق اپنے خیال کے نہین پایا اس کا قائل آپکے اور ان کے نزدیک واجب القتل ہوگیا۔ حالانکہ وہ مسئلہ کتاب و سنت صحیحہ کا لب لباب ہے۔ جیسا کہ ما نحن فیہ مین محض خلاف در خلاف الزام توہین حضرت عیسیٰ کا اپنے خیال مین لگا کر قتل نفوس زکیہ کا فتویٰ آپنے لگا دیا اب فرمائیے۔ کہ نقض امن عامہ خلائق کا آپ کیطرف سے واقع ہوا یا کسی اور کی طرف سے۔ جو ہوا سو ہوا ہز میجسٹی امیر تو اپنے نزدیک شاید کسی قدر اس جرم قتل سے دنیا میں بری بھی ہو جاوے تو ہو جاوے مگر آپ اس اعتراض سے ہرگز بری نہین ہو سکتے کیونکہ وہ تو آپ لوگون کے فتوے کا تابع ہے نہ متبوع۔ پس اسی لئے مترجم انگریزی نے آپکے منشاء کے بموجب صرف دعوی نبوت کو بھی داخل سبب قتل کا کر دیا ہے۔ پھر آپ خواہ مخواہ اس کی شکایت کیون فرماتے ہین۔ اور اگر آپکا یہ منشاء نہین ہے تو ضرور بالضرور بہت جلد اس غلطی کا ازالہ سول ملٹری گزٹ مین بہت جلد کرایا جاوے کیونکہ مسئلہ قتل مومن کا فتویٰ نہایت نازک ہے۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا۔ الآیۃ

استفسار چہارم۔ آپکا مضمون کفر دکا فر مندرجہ جلد چہارم اشاعۃ سنہ ۱۸ اور نیز ریویو براہین احمدیہ مندرجہ جلد ہفتم اشاعۃ سنہ ۱۸۸۴۔ اگر ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو کفر و جوب قتل سے بچاتا ہے اور بموجب آپکے اقرار کے حضرت مرزا صاحب کو بھی سابق مین اسی مضمون نے بچایا تھا مگر اب یہ استفسار آپ سے ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف سے تو سالہا سال ہوگئے۔ کہ صدہا اشتہارات مین اور نیز بدر اول ہی سرلوح پر ہر ایک ہفتہ مین بضمن دس شرائط بیعت اور بضمن اظہار اپنے مذہب حقہ اسلامی کے تمام دنیا مین نظم و نثر مین اشتہار دیا جاتا ہے اور نظم کا اول شعر یہ ہے۔ ع ما مسلمانیم از فضل خدا۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا۔ اور آخری شعر ان ۱۶ اشعار کا یہ ہے کہ ع یک قدم دوری از آن عالیجناب۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب۔ اور پھر ہر ایک اس کے شعر مین اتباع کتاب و سنت کو ہی اپنے مذہب کا مرکز اور دارو مدار نجات کا قرار دیا گیا ہے اور ہماری طرف سے ہر ایک رسالہ اور کتاب مین بھی بدلائل قاہرہ اس امر کو ثابت کیا گیا ہے جس کا جواب جناب سے ابھی تک نہین ہو سکا پھر معہذا اسکی کیا وجہ وجیہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب تو باوجود اس کے کہ اپنے تئین رسول رحمۃ للعالمین و عیسیٰ نبی حقہ وغیرہ وغیرہ قرار دے رہے ہین اور ابھی تک بموجب آپ کے اقرار کے کوئی تاویل بھی انہون نے اس کی نہین کی۔ وہ تو آپکے نزدیک سچے مسلمان ہو گئے اور حضرت مرزا صاحب باوجود اعلان کرنے مرادات صحیحہ اپنی مذکورہ بالا کے مرتد واجب القتل ہو گئے اگرچہ آپنے ڈاکٹر صاحب کے لئے بھی بطور تقیہ کے واجب القتل ہونیکا فتویٰ عطا فرما دیا ہے مگر استفسار تو یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جو کچھ عذر آئندہ کو کرین گے وہ تو آپکے نزدیک مقبول ہو جائیگا اور حضرت مرزا صاحب کیطرف سے جو دلائل قاہرہ کتاب و سنت کے اور نشانہائے آسمانی اور وجوہ موجہ نقلی و عقلی حقیت اپنی دعاوی کی نسبت پیش کرنے کے اور باوجود اشتہار و اعلان اس قسم کے مضامین کے۔ آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست۔ آن رسولے کش محمد ہست نام۔ دامن پاکش بدست ما مدام۔ مہر او باشیر شد اندر بدن۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن۔ ہست او خیر الرسل خیر الانام۔ ہر نبوت را برو شد اختتام۔ ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست۔ ع من تسیتم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ ان ملہم ہستم و ز خداوند منذرم۔ وغیرہ وغیرہ کے مرتد اور واجب القتل ہین۔ دلشم ما قیل ع چون بد نامی بدل شہرت قرار۔ کی شناسد ظالم از مظلوم زار۔ ع چون قلم در دست غدارے فتاد۔ لاجرم منصور بر دارے فتاد۔ استفسار پنجم۔ آپ فرماتے ہین کہ چراغ الدین جمونی کی طرح اگر ڈاکٹر صاحب مرتد ہو جاوین تو یہ سب آپ ہی کی فیض تقلید سے ہے یعنی مطلب یہ کہ نہ مرزا صاحب ان دعاوی کے بانی ہوتے اور نہ یہ لوگ مرتد ہو جاتے یہان پر صرف یہ استفسار ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ وغیرہ جو مدعی نبوۃ ہو کر ہلاک و تباہ ہو گئے اور آنحضرت صلعم کے دعاوی کی حقیت روز بروز فوقتاً فوقتاً دنیا مین ترقی پذیر ہوتی چلی گئی تو ان سب مرتدین کے دعاوی جو بعد دعوی نبوۃ خاتم النبین صلعم کے واقع ہوئے ہین کس کے فیض تقلید سے تھی اگر حضرت صلعم کے فیض تقلید سے ہی تھی تو یہ تقلید تو قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیۃ کے مصداق تھی وہ بیچارے ہلاک اور تباہ کیون ہو گئے۔ جس طرح جو نبی کریم کی پیشگوئیان قرآنی ہوئی ہین اسی طرح انکی ترقی ہوتی اور اگر اس ارتداد کا سبب کچھ اور تھا یعنی وساوس شیطانی بسبب حسد و بغض و حرص و تحصیل جاہ وغیرہ کے۔ تو پھر یہان پر بھی ایسا ہی کچھ سمجھ لیجئے کیونکہ یہان پر بھی ویسا ہی حال شر البشر واقع ہوا ہے۔ والعاقل یکفیہ الاشارہ دیکھو حقیقۃ الوحی کو۔ استفسار ششم۔ اگر تسلیم کیا جاوے۔ کہ آپنے سابق مین کسی اپنی تحریر یا تقریر زبانی مین بتصریح اس عقیدہ پر اپنے کا اثبات ظاہر نہین فرمایا کہ حضرت مسیح بن مریم اور ان کے رفیق امام مہدی علیہما الصلوۃ والسلام اگر تلوار چلاوینگے مگر آپنے تو اشاعۃ مین اس کا رد بھی نہین فرمایا اور چونکہ آپ ایڈوکیٹ یا وکیل ان علماء اور نیز ان عوام کے رہے ہین اور اب بھی ہین جو کہ یہ عقیدہ کہتے تھے یا رکھتے ہین اور انہین علماء اور عوام کی ہو اہر آپنے فتویٰ کفر نامہ پر ثبت کرائی تھین تو اس کالت سے بھی آپ کی یہ مفہوم ہوتا رہا کہ آپکا بھی عقیدہ یہی ہے مگر اب تو راز کھل گیا اور آپنے ہمارا اصل الاصول مذہب کا اختیار فرما لیا گو بعد تامل بسیار کی ہو جیسا کہ کہا گیا ہے ع ہر چہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از تامل بسیار۔ پس چونکہ آپ اس عقیدہ مہدی خونی سے انکار ہی فرماتے ہین تو اب ہم کو آپ سے اسبارہ مین بحث کرنا بھی ضروری نہین ہے مگر یہ استفسار ہفتم ضروری ہے کہ آپ اور نیز ڈاکٹر صاحب بھی ضرور بالضرور اپنا عقیدہ حضرت مسیح بن مریم موعود کی نسبت اور خوب واضح طور پر تحریر کر دیوین کہ آیا آپکے نزدیک مسیح بن مریم اسرائیلی اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر بقید حیات ابتک زندہ موجود ہین اور اسی جسم عنصری سے کسی زمانہ آخری مین نزول فرما کر اسلام کی اشاعت اور تائید فرماوین گے اور آیا ابھی تک ان کے جسم اور جسمانی حالت مین کسی طرح کا تغیر و تبدل نہین آیا الآن کما کان کے مصداق ہین یا کیا جو کچھ آپکا اور نیز ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ اس بارہ مین ہو اسکو واضح طور پر تحریر فرما دیوین تاکہ آئندہ گفتگو مین خلط بحث واقع نہو اور طوالت موجب ملالت ناظرین نہو جاوے حضرت امام مہدی کی نسبت تو آپنے ظاہر کر ہی دیا ہے کہ وہ اگر جہاد نہ کرین بلکہ نشانہائے آسمانی سے دین اسلام کی تائید کرینگے فنعم الوفاق اور آپ جو ہم سے اس بارہ مین حدیث صحیح بشرائط مندرجہ خط تحریر فرماتے ہین وہ تو محض عکس القضیہ ہے جس کیلئے ایک کتاب حقیقۃ المہدی کا کیا ذکر ہے ۲۵ یا ۲۶ سال سے صدہا اشتہار اور رسائل اور کتب ہماری طرف سے تمام دنیا مین اسی مسئلہ کی تحقیقات مین شائع ہو چکی ہین یہ تو خیال آپکا سابق مین ہو گا یا آپکے ان لوگون کا خیال ہے جو ولیضعن الجزیۃ کی شرح مین تحریر فرماتے ہین کہ لا یقبل الا الاسلام او القتل ھکذا قالہ الخطابی ہاج و ہاج۔ مصنف حضرت نواب صاحب جو آپکے نزدیک مجدد بھی ہے چونکہ اس زمانہ امن و آسائش گورنمنٹ عالیہ اور قبل اسکے مین ایسا اعتقاد باطل خلاف تعلیم الاسلام اور ضد ہدایات قرآنی کا تھا اور یہ اعتقاد مذہب اسلام مین داخل ہو چلا تھا دیکھو اس قسم کی روایات غلط اکثر کتابون مین مندرج ہو گئین مثلاً یہ روایت ابو ہریرہؓ کی کہ سمعت رسول اللہ صلعم وذکر الہند فقال لیغزون الہند لکم جیش یفتح اللہ علیہم حتی یاتوا بملوکہم مغللین بالسلاسل یغفر اللہ ذنوبہم فینصرفون حین ینصرفون فیجدون ابن مریم بالشام اخرجہ نعیم بن حماد۔ واین صریح است دران کہ مراد غزوہ ہند در زمان مہدی و عیسیٰ علیہما السلام است الی قولہ پس شبہ نیست کہ مراد بدان غزوہ آخرین ہند است کہ دران ملوکش را گرفتار کردہ بیارند و اینچنین غزوہ تا حال نشان نداد اند و لیس متعین شد کہ وقوع آن در آخر زمان خواہد شد واللہ اعلم۔ پھر اس کے آگے یہ روایت بھی موجود ہے مسلم از مستورد روایت کردہ کہ فرمود رسول خدا صلعم برپا شود قیامت و باشند روم بیشتر۔ از ہر کس مراد بروم درینجا نصرانیا نند کہ قریب

انی اخاف اللہ رب العالمین الآیۃ۔ استفسار ہشتم۔ آپ کن کن علمائے ہندوستان کیطرف سے بشرطیکہ نیچری نہون اس مسئلہ مین ایڈوکیٹ ہین ان جملہ علماء سے آپ دستخط اپنی وکالت کی نسبت کرا کر خاکسار کے پاس روانہ فرما دیجئے مین انشاء اللہ تعالیٰ بدر و الحکم مین بھی اس آپ کی وکالت کو شائع کرا دونگا کیونکہ اس مین ہمارا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جو اصل الاصول ہمارے مذہب کا ہے آپ کی معیت کے طفیل مین اس اصل الاصول مین انکی شرکت بھی ہو جاوے گی۔ ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ اور واضح ہو کہ خاکسار نے روئداد آپ کی خدمت مین روانہ کئے ہین لیکن خاکسار کے پاس آپکے جواب مین کوئی خط یا کارڈ نہین آیا اطلاعاً عرض کیا گیا۔ محصول بیرنگ کی نسبت جو آپنے عذر تحریر فرمایا ہے اس کی کچھ ضرورت نہ تھی پروا نہین تھی۔ مجھ کو آپ کا عنایت نامہ اگرچہ بیرنگ ہی ہو مگر بارنگ ہی معلوم ہوتا ہے۔ ضرب الحبیب لذید۔ پرانی دوستی جو ٹھہری۔ باقی آئندہ۔ راقم محمد احسن نزیل قادیان مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بچپن کی بیداری

میں ایک چھوٹی لڑکی ہوں میری کیا بساط کہ کوئی مضمون لکھوں مگر چونکہ میرے دل میں خدمت دین کا شوق ہے اس لئے اللہ تعالےٰ سے توفیق مانگ کر اپنی چھوٹی بہنوں کے لئے کچھ اپنے خیال ظاہر کرتی ہوں یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ جن باتوں کی عادت بچپن میں پڑ جائے اور جو خیالات ذہن نشین ہو جاویں ان کا اثر عمر بھر رہتا ہے اس لئے والدین اپنے بچوں کی مذہبی تعلیم اور تربیت کا بچپن میں بہت خیال رکھیں تاکہ وہ بڑے ہو کر پکے مسلمان اور احکام شریعت کے پابند ہوں۔ مگر اکثر والدین اپنے بچوں کی مذہبی تعلیم کی طرف سے بہت بے پرواہ رہتے ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ بڑے ہوں گے تو آپ ہی سب کچھ آجائیگا مگر یہ غلطی ہے۔ جس بات کی بچپن سے عادت نہ ہوئی وہ بڑے ہو کر کب ہونے لگی۔ اسلامی احکام میں سب سے مقدم نماز ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو بچپن میں نماز نہ پڑھنے کے باعث عمر بھر وقت پر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ مشکل سے مشکل کام کرنے میں ان کو اتنی الکس نہیں آتی جتنی نماز پڑھنے میں بچپن میں بھی نماز پڑھنے میں سستی معلوم ہوتی ہے۔ پھر اگر بچوں کے لئے انعام مقرر کیا جائے کہ اگر تم چالیس روز برابر وقت پر نماز پڑھو گے۔ تو تمہیں اتنا انعام دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک میعاد ختم ہونے پر دوسری میعاد مقرر کر سکتے ہیں۔ تو بچے خواہ مخواہ نماز وقت پر پڑھیں گے۔ اس طرح ان کو عادت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور احکام کی نسبت خیال کر لینا چاہیئے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بچے جس طرح بڑوں کو کرتا دیکھیں ویسے ہی خود بھی کرتے ہیں۔ اس لئے بڑوں کو چاہیئے وہ خود بھی مذہبی احکام کی پابندی کریں۔ اخیر میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمیں نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقمہ ایک احمدی لڑکی

بدر کی عزت افزائی

اور نیز میرے نام بدر نمبر ۳۱ یکم اگست ۱۹۰۹ء کا نہیں آیا جس کا مجھے نہایت غم ہے۔ کیونکہ آپ شائد نہ جانتے ہوں گے کہ مجھے بدر سے کس قدر محبت ہے اور اس کا آنا میرے لئے کس قدر خوشی اور مسرت اور نہ آنا کس قدر غم کا موجب ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بواپسی ڈاک پرچہ مذکور روانہ فرما دیں۔ عین عنائت ہوگی۔ والسلام

خاکسار بشارت احمد عفی عنہ

بارہ کا مبارک عدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً
بگرامی خدمت اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عرض یہ ہے ایک رسالہ میرٹھ سے نکلتا ہے جس کا نام تحفہ محمدیہ ہے وہ رسالہ بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ خاکسار کی نظر میں گذرا۔ اس میں عبارت ذیل درج ہے۔

میں ایک دن کتاب ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب کو دیکھ رہا تھا کہ اس میں حضرت مولانا امام ابو یعقوب اسحاق متوفی ۲۳۸ ہجری نیشاپوری علیہ الرحمۃ کی طرف سے مناسبت اسرار الٰہیہ کے درمیان خداوند تعالےٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یوں نقل کی ہے۔ کہ جس طرح لفظ (اللہ) تعالیٰ کے چار حروف ہیں۔ اسی طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چار ہی حروف ہیں۔

(اولاً) جس طرح کلمہ طیبہ لاالٰہ الااللہ کے بارہ حروف ہیں اسی طرح تصدیق رسالت (محمد رسول اللہ) کے بھی باراں حروف ہیں۔

(ثانیاً) جس طرح حضرت محمد رسول اللہ کے بارہ حروف ہیں اسی طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق کے بھی باراں ہی حروف ہیں۔

(ثالثاً) جس طرح ابوبکر الصدیق کے باراں حروف ہیں اسی طرح عمر ابن الخطاب کے بھی باراں حروف ہیں۔

(رابعاً) پھر اسی طرح حضرت عثمان ابن عفان کے بھی باراں حروف ہیں۔

(خامساً) پھر اسی طرح حضرت علی بن ابی طالب کے بھی باراں حروف ہیں۔ یہاں پر روایت حضرت نیشاپوری کو ختم کیا گیا۔ بعد میں نماز عصر میں مشغول ہو گیا۔ مگر نماز میں بھی یہی مضمون میرے قلب پر رہا تو معاً میری آنکھوں پھرنے لگا اور مجھے معلوم ہوا۔

(سادساً) نعمان ابن ثابت یعنی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے بھی باراں حروف ہیں۔ بعد نماز اس کتاب کے حاشیے پر میں نے یہ عبارت نقل کر دی اور خیال ہوا کہ حضرت نیشاپوری کو یہ مناسبت صریحہ کیوں نہ گذری اس کا باعث سوائے اس کے اور کچھ نہ معلوم ہوا کہ وہ شافعی المذہب ہے۔

(سابعاً) پھر ان اسرار الٰہیہ ونکات کے مطابق آیت شریفہ ولقد کتبنا فی الزبور الی آخرہ پر غور کی تو معلوم ہوا کہ عیش گوئی میں ہی جس کا زمین کا وارث ہونا نیک صالحوں کو فرمایا ہے۔ (ان الارض یرثھا) موجود ہے اس کے بھی اسی مناسبت سے باراں ہی حروف ہیں۔

(ثامناً) پھر جس مسجد کا ارث ہونا خدا تعالےٰ کے حکم میں ہے اس کا نام المسجد الاقصیٰ ہے اس کے بھی باراں ہی حروف ہیں۔ اور مسلمانوں کے قبلہ کا نام المسجد الحرام ہے اس میں بھی وہی حکمت اور سر ہے۔ کہ اس کے بھی باراں ہی حروف ہیں۔

(تاسعاً) عبادی الصالحون کے بھی جو وارث قرار دئے گئے ہیں ان کے بھی باراں ہی حروف ہیں۔

این صداقت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار نے پڑھ کر شیخ غفور بخش صاحب احمدی کو جو اتفاقاً تشریف لائے تھے وہ عبارت دکھائی اور آپ نے بھی غور کرنا شروع کیا۔ ہم دونوں کے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے چار اصحاب کبار کے نام نامی میں بھی پہلے سے ہی یہی مناسبت موجود ہے اور ان اسماء گرامی میں بھی یہی نکتہ اور سر ہے اور ہر ایک اسم گرامی کے باراں باراں ہی حروف ہیں۔

(مرزا غلام احمد) (حکیم نور الدین) (مولوی کریم بخش) اصل نام مولوی صاحب کا جو والدین نے رکھا تھا۔ یہی تھا بعد میں بہ تغیر الفاظ انہوں نے عبد الکریم پسند کیا۔ (مولوی محمد علی) (سید محمد احسن)

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار محمد الدین اپیلنویس سیالکوٹ

بیت الصدق

میرے دوستون کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوگی۔ کہ عاجز نے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو حضرت مسیح موعود کے قدمون مین گذارنے کا ایک حیلہ اس صورت مین بھی کیا ہے۔ کہ اپنے واسطے ایک مکان سکونت کے لئے یہان طیار کیا ہے اور درس قرآن شریف مین دعا کرانے اور حضرت اقدس کی دعا اور اجازت کے بعد ۵۔ اگست ۰۸ء روز پیر کو ہم اس مکان مین داخل ہو گئے ہین احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعائے خیر و برکت سے مشکور فرماوین میری عرض پر حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ بیت الصدق کا نام اس مکان کے واسطے موزون ہے۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ایک پُرانا خط

تبدیلی مکان مین پرانے کاغذات کے درمیان مجھے ایک خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ملا ہے جو ان ایام کا ہے۔ جب کہ حضرت مولوی صاحب موصوف ہجرت کر کے قادیان آ چکے تھے اور عاجز ہنوز لاہور مین ملازم تھا۔ چونکہ یہ خط کئی ایک معارف سے پر ہے اس واسطے اُسے مین فائدہ عام کیواسطے درج ذیل کرتا ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر صادق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مولوی صاحب تو چند روز کے لئے سیالکوٹ تشریف لیگئے اور پیر سراج الحق صاحب خط و کتابت کا کام کرتے ہین لیکن میرے جی مین آیا کہ حضرت اقدس کی ایک دو باتین جن سے میرے دل کو خوشی اور میری رُوح کو تازہ ایمان نصیب ہوا مفتی صاحب کو سنا دون۔ شاید اگر ان کو بھی خوشی ہو تو فتویٰ دیدین۔ کہ یہ شخص دعا کے لائق ہے۔ اس لئے دعا کی جائے۔ پرسون شام کیوقت ایک صاحب بٹالہ سے لئے ہوئے تھے۔ انہون نے کہا کہ آجکل لوگ حضور پر یہ اعتراض کرتے ہین۔ کہ سب کچھ جو کر رہے ہین اپنے لئے کر رہے ہین۔ یعنی کتابون مین اپنے ہی دعوے کا ذکر اور اسی کی تائید ہوتی ہے۔ اسلام کے لئے کچھ نہین کرتے۔ اسپر حضرت اقدس نے ایک بڑی لمبی تقریر جو طرح طرح کے معارف سے پُر تھی فرمائی۔ ایسے حافظہ پر افسوس آتا ہے کہ سوائے ایک دو باتون کے کچھ یاد نہ رہا۔ فرمایا۔ یہ اعتراض تو صرف ہمپر نہین آتا سارے سلسلہ نبوت پر آتا ہے۔ ہر نبی جو آیا پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا سب نے یہی کہا۔ کہ اطیعون میری پیروی کرو۔ تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام نبی بھی اپنے لئے یہ سب مصیبتین اٹھاتے تھے۔ بلکہ یہ کم فہمی ہے دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس اپنے آپ کو منوانے مین ان کا مقصد اور مدعا کیا تھا۔ سوائے اس کے کچھ نہین کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلائین۔ اسی طرح پر ہم جو اپنی تائید مین باتین پیش کرتے ہین تو اس سے ہمارا یہ مدعا ہوتا ہے۔ کہ اپنی پرستش کرائین یا کوئی اپنا قبلہ قائم کرین یا اپنی نماز پڑھوائین یا ہماری ساری کارروائیون کا آخری مدعا اسلام کی طرف بلانا ہوتا ہے کیا ہم اپنی ذات کے لئے کچھ کر رہے ہین یا جو کچھ ہم کرتے ہین۔ اسلام کے لئے کرتے ہین جو نشان ہم دکھانے کا دعوے کرتے ہین اس سے بھی مدعا اسلام کی ہی تائید ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس ہمارے اپنے دعوے کی آپ تائید کرنے کو وہ ہماری خودپسندی خیال کرتے ہین اور خود اعتراض ٹھہراتے ہین تو پہلے سورج اور چاند پر بھی وہی اعتراض کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے۔ کہ روشنی زمین پر ان کے ذریعہ پہونچائی جاوے۔ تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ تو خودنمائی کرتے ہین اور اپنا فخر دکھاتے ہین کہ ہم مین یہ روشنی ہے اس لئے آؤ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ جائین۔ تا خدا تعالیٰ روشنی ہمین کسی سیدھی طور پر پہونچائین۔ نہ ایسی اشیا کی وساطت سے جو خود اپنی بڑائی کو بھی ظاہر کرتے ہین۔ یہ کس قدر حماقت ہے۔ کہ جن ذریعون سے خدا تعالیٰ نے روشنی کو پہونچانا پسند کیا ہے۔ ان کو داخل شرک خیال کیا جاوے۔ اسی طرح سے خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ جب وہ اپنی طرف خلقت کو بلانا چاہتا ہے۔ تو اپنے ہی ایک بندے کے ذریعہ سے کرتا ہے اور پھر جو کچھ وہ بندہ کرتا ہے اس مین ہو کر کرتا ہے اور اس کا ہر فعل خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ برہمون نے بھی یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ لا الٰہ الّا اللہ تو ہوا مگر یہ ساتھ محمد رسول اللہ کیسا لگا دیا ہے۔ فرمایا۔ ہم خود کیا ہین۔ ہم زمین پر حجۃ اللہ ہین ہم خدا تعالیٰ کے مجسم نشان ہین۔ مگر کس کام کے لئے صرف اسلام کے لئے اور پیغمبر اسلام کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے سچے دین کی تائید کے لئے۔ ہماری سب کارروائیان اسلام کیخاطر ہین نہ اپنی ذات کے لئے۔ پھر فرمایا کہ اس کے علاوہ ان لوگون کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم دن رات جو دوسرے ادیان کے بطلان کی فکر مین ہین۔ تو اس کا کیا مطلب ہے کہ کیا ہم نصیبین یا کشمیر آدمی اسی لئے بھیجتے ہین کہ ہماری بڑائی ہو یا دین اسلام کی حقانیت روشن ہو۔

ایک دن سیر مین صبح کو فرمایا کہ میری نسبت براہین مین فبرّاہ اللہ مما قالوا۔ اور یہ کلارک والے مقدمہ کی نسبت ہے اور یہی لفظ یعنی تبرا کا سب جگہ قرآن شریف مین آتا ہے ایک حضرت موسےٰ کے لئے ایک حضرت یوسف کے لئے۔ حضرت موسےٰ پر ایک عورت نے قارون کے سکھلانے سے نعوذ باللہ زنا کا الزام لگایا تھا اور یہ اس عورت کا پہلا بیان تھا۔ پھر دوسرا بیان اس کا اس وقت ہوا۔ جب حضرت موسےٰ عدالت کی کرسی پر بیٹھے اور تمام لوگ حاضر تھے۔ اس دوسرے بیان مین اس عورت نے یہ کہا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا اور مجھے سکھلایا گیا تھا اور اسی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت موسےٰ بری ٹھہرائے گئے۔ خلقت کی طرف سے بھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ کے حق مین پہلا بیان زلیخا کا تھا۔ کہ حضرت یوسف نے بُرا ارادہ اس کی نسبت کیا اور پھر دوسرا بیان اس وقت ہوا۔ جب حضرت یوسف کو بادشاہ نے قید خانہ سے بُلوا بھیجا تو انہون نے انکار کیا کہ پہلے عورتون سے پوچھو اس وقت زلیخا نے کہا۔ وما ابری نفسی۔ یعنی حضرت یوسف بری ہین۔ یہان بھی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت یوسف بری ٹھہرائے گئے۔ اب محمد حسین سے پوچھو کہ اگر یہان ان دو صورتون مین دوسرا بیان صحیح مان کر ان دو نبیون کو بری ٹھیرایا گیا ہے تو افسوس ہے اس پر کہ ہماری صورت مین کیون انکار کرتا ہے۔

خاکسار محمد علی - ۲۰ر اکتوبر

(غالباً یہ خط ۱۸۹۹ء کا ہے)

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا بیٹا محمد افضل تیرہ سال کی عمر مین فوت ہو گیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ ملک صاحب کے واسطے دعا کرین۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے اور مرحوم کو جنت مین جگہ دے۔

گذارش

اخبار بدر جس نقشہ سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ احباب پر روشن ہے اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تا حال ارسال نہین فرمائی ان کے نام وی۔ پی کی گئی

قادیان کی آمد و رفت کے اوقات

منقول از جدید ٹائم ٹیبل ریلوے

قادیان ریلوے اسٹیشن سے قریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ریلوے اسٹیشن بٹالہ ہے۔ بٹالہ سے قادیان تک یکہ میں آمد و رفت ہوتی ہے۔ جس پر فی سواری ۶ر ڈاک کے یکہ کا نرخ مقرر ہے۔ سڑک کچی ہے۔

بٹالہ سے امرتسر جانے کے اوقات ریلوے
صبح ۱۰ بجے
سہپہر ۲ بجے
شام ۶ بجے

امرتسر سے دہلی کی طرف جانے کے اوقات
دن کو ۱۲ بجے ۴۹ منٹ
سہپہر ۵ بجے
رات ۹ بجے ۱۶ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیاں بھی ہیں مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیوں کو یہی گاڑیاں ٹھیک ملتی ہیں۔

امرتسر سے لاہور وزیرآباد جہلم جانے کے اوقات دن کو ۱۱ بجے ۸ منٹ
سہپہر ۳ بجے ۲۵ منٹ
شام ۷ بجے ۳۰ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیاں بھی ہیں مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیوں کو یہ گاڑیاں ٹھیک ملتی ہیں۔

تمباکو نوشی کا انسداد

بعض ممالک میں تمباکو نوشی پر قانونی قیود عائد ہیں۔ مثلاً امریکہ کی بعض ریاستوں میں ۱۸ سال سے کم عمر والوں کے لئے تمباکو پینا ممنوع ہے۔ جاپان میں اس کے لئے عمر کی قید ۲۰ سال ہے بلکہ شہنشاہ مکاڈو کی قلمرو میں جن والدین کے نوجوان بچے تمباکو پیتے دیکھے جاتے ہیں انپر جرمانہ ہوتا ہے۔ علی ہذا ان دوکانداروں پر جن کی نسبت یہ ثابت ہو جائے۔ کہ انہوں نے بچوں کے ہاتھ تمباکو بیچا ہے۔ کیپ کالونی نے بھی اس جانب توجہ شروع کر دی ہے اور ۱۶ سال سے کم عمر کے بچوں کو تمباکو پینے پر سزا ملتی ہے۔ اس کی شکایت ہندوستان میں بھی ہے۔ کہ کم سن خصوصاً طلبائے مدارس میں تمباکو نوشی روز افزوں ہے۔ لیکن بجائے اس کے گورنمنٹ سے کوئی قانون وضع کرنے کی درخواست کی جائے۔ پہلے یہ مناسب اور آسان ہے کہ خود والدین اپنے بچوں کی نگرانی کریں اور دیگر افعال قبیحہ کی طرح انہیں تمباکو نوشی سے بھی بچانے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی گورنمنٹ کے ہاتھ چونکہ زیادہ لمبے اور مضبوط ہیں وہ بھی اس بارہ میں اپنا فرض ادا کرے (ٹیپیہ)

مشن سکولوں میں لڑکیوں کو بھیجنے کے نتائج

لندن مشن بائبل

ویمین ٹریڈنگ کی عورتیں شہر مدراس کی ایک ہندو لڑکی مسماۃ جگاتھن کو عیسائی کرنے کے لئے بھگا لی گئی ہیں۔ مسماۃ مذکورہ کے وارثوں نے ان مشنری مسس پر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں نالش دائر کر دی ہے۔ مگر ہمیں اس کارروائی کے سننے سے اس شیخ شیرازی کا آب زر سے لکھنے کے قابل یہ قول ؎

توانگہ نہ بستی کہ سرچشمہ بود۔ چو سیلاب شد باز بستن چہ سود

عجب کیفیت سے دل پر کھٹکتا ہے۔ جو ایسے ہی کوتہ اندیش سرپرستوں کی نسبت صادق آتا ہے۔ جو پہلے خوشی خوشی اپنی بہو بیٹیوں کو مشنری مسوں کے پاس بھیجتے یا ان کار ساز لیڈیوں کو کھلم کھلا اپنے گھروں میں آنے دیتے ہیں اور جب ان کا جادو ان کی سادہ لوح لڑکیوں پر اپنا کام کر جاتا ہے۔ تو پھر سر پیٹنے اور بے فائدہ ہاتھ پاؤں مارنے لگتے ہیں۔ ہندوستان میں جو لاکھوں دیسی لوگ اپنے آبائی دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو چکے اور ہو رہے ہیں وہ سب ایسی ہی سہل انگاریوں کے نتائج ہیں۔ اوائل میں معاملہ نافہم اور حقیقت ناشناس لوگ اس گھمنڈ پر کہ کیا زور سے گھول کر عیسائیت کا عقیدہ ہمارے یا ہماری بہو بیٹیوں کے دلوں میں بہا دیسکتی ہیں۔ ان میم صاحبوں سے راہ و رسم اور میل جول پیدا کرنا فخر اور تہذیب سمجھتے ہیں اور جب اندہی اندر چپکے چپکے پھوڑا پکتے پکتے علانیہ پھوٹ کر بہنے لگتا ہے تو پھر آنکھیں کھلتی ہیں مگر ؎

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

یہ مشنری لیڈیاں ہر داؤ اور حیلے سے غیر مذاہب والوں کو بہلا کر عیسائی بنانے کے فن میں ابتدا ہی سے نہایت کامل ٹرینڈ ہو کر آتی ہیں پھر بھلا انہیں سیدھی سادھی اور سادہ خیال بھولی بھالی ہندوستانی لڑکیوں کو اپنی خوش پوشی آزادی اور خودسری کی مثالیں دے دلا کر باتوں ہی باتوں میں پھسلا لینا کونسی بڑی بات ہے۔ یہاں تو صرف سر جوڑ کر باتیں کرنے اور مل کر بیٹھنے کا موقعہ ہی ملنا چاہیئے۔ پس جو لوگ انہیں گھروں میں آنے یا اپنی مستورات کو ان کے ہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں وہ دیدہ دانستہ آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے اور ؎

کس دشمن من نیست منم دشمن خویش
اے وائے من و دست من و دامن خویش

کے مصداق بنتے ہیں اور یہ موٹی سی بات نہیں سمجھتے۔ کہ مشنری مسیں محض اسی غرض سے اپنا ملک و دیس اور گھر بار خویش و اقربا چھوڑ چھاڑ کر ہزاروں کوسوں کی مسافت اٹھا اور سینکڑوں مصائب جھیل کر غربت اور تنہائی میں دیس بدیس پھر رہی اور لاکھوں روپے خرچ کر رہی ہیں کہ جہاں کہیں کوئی ان کو شکار ملے تو جھٹ اپنے ڈھب پر اس کو لے آئیں پھر ایک دو کیا بلکہ ہزاروں ان کے ہتھکنڈوں پر چڑھ کر اپنے خاندانوں کا روزمرہ ناک کاٹ کر ان کے ساتھ ہو لیا کریں۔ تو ان پر کوئی ملامت عائد نہیں ہو سکتی بلکہ تمام الزام ان سرپرستوں پر آتا ہے جو اپنی بہو بیٹیوں کو ان کی صحبتوں سے محفوظ رکھنے میں احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم۔ کہ بامن ہرچہ کرد آن آشنا کرد

الفاظ کی غلط فہمی

اکثر عربی کے الفاظ اردو زبان میں پائے جاتے ہیں اور اگرچہ اس میں کچھ شک نہیں کہ اردو مانند عربی و فارسی زبان بھی ہے۔ مگر اکثر الفاظ عربی کے اردو میں آکر بالکل مختلف معنی رکھتے ہیں اور کم از کم ملک ہندوستان میں جہاں اردو بولنے کا عام رواج ہے یا جن جگہوں میں اردو مادری زبان ہے وہاں اس قسم کے الفاظ سے اہل اسلام اور اہل ہنود کے مابین مذہبی عداوت تک آجکل نوبت پہنچ گئی ہے۔ مگر اس میں اہل اسلام کا کچھ قصور نہیں اگر ہے تو اس قدر صرف کہ اپنی مذہبی کتب کے تراجم میں ایسے الفاظ داخل نہ کرتے جن سے غیر کو ٹھوکر لگتی مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اردو میں بہتر الفاظ کی عدم موجودگی کے سبب ایسا ہو گیا ہے اہل ہنود کا یہ قصور ہے کہ ایسے الفاظ کے معنوں کو اصل زبان کے محاورہ پر نہ پرکھا اب خواہ کچھ کہو اس میں کچھ شک شبہ نہیں کہ طرفین میں اس سبب سے ضرور ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس پر کچھ روشنی ڈالیں تاکہ انصاف پسند دلوں سے کدورت دور ہو بطور مثال کے اس وقت ہم ذیل کے صرف دس عربی الفاظ کو لیتے ہیں جو اردو میں بالکل ان معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے جن میں عربی زبان اور محاورہ میں ہوتے ہیں۔ قصد۔ قہر۔ مکر۔ شراب۔ عزیز۔ جبر۔ سبب۔ نفر۔ اب ہر ایک

(6)

کے معنی بقید زبان لکھے جاتے ہین جس سے اختلاف محاورہ کا پتہ مل جائے گا ۔ قصد ۔ عربی مین سیدھا راستہ اور اردو مین ارادہ ۔ قہر ۔ عربی مین اعلیٰ طاقت جس سے صفت قہار نکلتی ہے ۔ جو خداتعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے ۔ اُردو مین زبردستی ہے ۔ مکر ۔ عربی مین جب خداتعالیٰ برگزیدون کے مخالفون کی تدبیر کو ناکام کر دیتا ہے تو اس وقت یہ لفظ خدا کی تدبیر پر بولا جاتا ہے مگر مخلوق کی کل تدبیرون کے اقسام پر یہ لفظ فریب اور داؤ کے معنون مین استعمال ہوتا ہے اور اردو مین بھی دوسرے معنون مین ہمیشہ لیا جاتا ہے ۔ اسی لفظ کا ہم معنی لفظ کید ہے ۔ شراب ۔ عربی مین صرف پینے والی چیز کے واسطے آتا ہے مگر اردو مین ہمیشہ مشہور نشہ لانیوالی چیز ہے ۔ عزیز ۔ عربی مین خداتعالیٰ کا ایک نام بمعنی غالب ہے اور اردو مین پیارے کو بولتے ہین ۔ خصوصاً قریبی رشتہ دارون کو ۔ جبر ۔ عربی زبان مین نقصان کا پورا کر دینا پٹی باندھنا اور اسی لفظ سے جبیرہ بنا ہے یعنی وہ لکڑی جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھتے ہین ۔ صفت اس کی جبار ۔ نام خداتعالیٰ کا ہے یعنی نقصان کا پورا کر دینے والا ۔ مگر اردو مین زبردستی کے معنون مین آتا ہے ۔ سوائے خداتعالیٰ کے عربی مین بھی زبردستی پر گاہے گاہے اطلاق کرتا ہے ۔ سبب ۔ عربی رسّی اور پیوند ۔ مگر اُردو مین باعث اور وجہ ۔ نفر ۔ عربی مین گروہ پر بولا جاتا ہے ۔ جس مین تین سے لے کر دس تک داخل ہون مگر اُردو مین ایک آدمی پر بولا جاتا ہے اور نوکر کے معنی بھی دیتا ہے یہ مذکورہ تفصیل از روئے لغات عربی و محاورہ اُردو ثابت ہوتی ہے ۔ اہل عرب کے اشعار سے بھی یہی مراد پائی جاتی ہے ۔ اردو زبان مین جو مراد ہمیشہ ان الفاظ سے لی جاتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے ۔ مگر بڑے افسوس کا مقام ہے ۔ کہ مخالفین اس سے ایک ایسی مراد خود بخود پیدا کر لیتے ہین جو نہ از روئے لغت درست ہے نہ محاورہ کے رو سے صحیح ۔ بعض مخالفین کم فہم نے جب قرآن شریف مین لفظ مکر کا خداتعالیٰ کی نسبت استعمال ہوتا دیکھا تو فوراً بول اٹھے ۔ کہ مسلمانون کا خدا مکار ہے انہون نے باہمی تعلقات کو اور بھی کشیدہ کر دیا اگر وہ قرآن کے سیاق و سباق پر نظر ڈالتے لغات عربی سے مشورہ کرتے عربی محاورہ کو پرکھتے ۔ تو بلا ریب ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ لفظ خالق پر کیا مراد رکھتا ہے ۔ اور مخلوق پر کیا ۔ (سراج الاخبار)

نشانِ رؤیاء

ذیل کا خط نور محمد صاحب خانساماں کیطرف سے ہے ۔ چونکہ کاتب نوشت و خواند مین پوری لیاقت نہین رکھتا اس واسطے عبارت اور املا مین غلطیان ہین اور اُردو صحیح نہین لیکن چونکہ یہ خواب کا بیان ہے اور موکد بقسم ہے اس لئے مین اس کو اُسی طرح چھاپ دیتا ہون جس طرح اس نے لکھا ہے ۔

مین قسم واحد لاشریک کی کھا کر صحیح اور سچ لکھتا ہون کہ مین ایک دفعہ ۱۸۹۱ء مین جہلم نوکر بنام خورشید علی نادر کے پاس تھا ۔ مین نہین جانتا ۔ کہ تاریخ کون تھی مگر ہان اتنا یاد ہے ۔ کہ دن ہفتہ رات جمعرات کی تھی اور وقت صبح صادق کا تھا ۔ کہ مین نے دیکھا کہ ایک پہاڑ قطب کی طرف واقع ہے اور تین طرف بالکل صاف زمین ہے اور لاکھون بلکہ کروڑون آدمی سرون پر ہاتھ رکھ کر روتے ہین مین یعنی اینجانب بھی ان لوگون مین جا کر داخل ہوا تو اینجانب نے بھی ان لوگون سے رونے کا حال دریافت کیا تو انہون نے جواب دیا ۔ کہ آج روز محشر یعنے روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتے ہین کہ آج نیکی اور بدی ترازو ہوگی ۔ جس وقت یہ حال معلوم ہوا تو مین بھی رونے لگا ۔ اتنے مین آسمان کھل گیا ۔ جیسے کوئی چیز شگاف ہو جاتی ہے ۔ اس مین سے ایک تخت اُترا اور ایک آدمی اس پر سوار تھا ۔ جس کا جسم شیشہ کی طرح دکھائی دیتا تھا ۔ جب زمین پر تخت اتر آیا ۔ تو ایک پایہ مین نے پکڑ لیا جو مشرق کی طرف پائے ہوتے ہین ان مین سے جو قبلہ کی طرف منہ کر کے جب آدمی کھڑا ہووے تو بایان ہوتا ہے ۔ یعنی مشرق کے دو جو پائے ہوتے ہین بایان پایہ پکڑ کر مین رونے لگا جو حضرت تخت نشین تھے وہ میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم کیون روتے ہو ۔ مین نے عرض کی کہ روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتا ہون کہ نیکی تو کوئی نہین کی اور آج وقت آ گیا اس واسطے ڈرتا ہون تب حضرت تخت نشین فرمانے لگے ۔ کہ تم کو اجازت ہے چلے جاؤ بُرا کام نہ کرنا بخشش کے ہم ذمہ دار ہین پھر میری آنکھ کھل گئی ۔ پھر بعد اس کے ۱۹۰۴ء ماہ جون یا جولائی تھا کہ مین بڑا بیمار تھا اور مین قریباً اس سے پہلے چار برس اپنے ٹبر کا معالجہ کرتا رہا اور قریباً چار صد روپیہ خرچ کیا ۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا ناچار ایک تجویز کی کہ آج زمانہ مین مسیح موعود موجود ہین اور مجھ کو حاجت ہے مین کیون نہ فریاد کرون اس واسطے واجب جان کر ایک کارڈ ڈاکخانہ ڈلوال مین ڈالا جس کا مضمون یہ تھا ۔ کہ میرا عقیدہ ہے کہ میرا ٹبر بیمار ہے جس کی دُعا سے میرا ٹبر اچھا ہو جائے گا اس کو مرشد پکڑون گا اس کا جواب حضرت اقدس نے دیا کہ معجزہ طلب کرنے والے اچھے نہین ہوتے ۔ خدا کے حضور دعا کرو اور نماز کو قائم کرو اور ہم بھی دعا کرین گے ۔ یہ خط حضرت اقدس کا تحریر فرمایا ہوا ڈاکخانہ ڈلوال مین تھا اور ڈاکخانہ مجھ سے قریباً آٹھ میل پر تھا ۔ کہ مین خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ کوئی آدمی مجھ کو کہتا ہے کہ تم نوکری کر رہے ہو اور تمہارا مرشد گھر مین ہے اس بات کو سنکر مین چھٹی لے کر گھر آیا اور دیکھا کہ حضرت اقدس میرے گھر مین موجود ہین مگر ایک آدمی ہمراہ ان کی ہم شکل ہے وہ بھی موجود ہین جب مین مصافحہ کرنے سے فارغ ہوا ۔ تو مین نے سنا کہ کوئی کہتا ہے کہ تیرے مرشد کی تیرے گھر والون نے خدمت نہین کی ۔ اس واسطے گھر والون پر ناراض ہین تو حضرت اقدس نے فرمایا ۔ کہ ہماری خدمت انہون نے بہت کی ہے اور بیمار تمہارا اب اچھا ہے اور اب ہم گھر کو جاتے ہین ۔ مین نے عرض کی کہ مین ٹکٹ لے کر آپ کو گاڑی پر سوار کراتا ہون تو آپ نے فرمایا ۔ جیسے اللہ تعالیٰ ہم کو آگے لے آیا ہے ۔ اسی طرح سے ہم کو لے جائیگا اور اسٹیشن ملا ایک ضلع جہلم مین ہے ۔ اس پر مین اور حضرت اقدس اور تیسرا آدمی یعنے حضرت اقدس کا ہمراہی تینون پہنچے اور ادہر مغرب کی طرف سے گاڑی آ گئی اس نے وصل کیا تو میری آنکھ کھل گئی اور بعد دو پہر اُسی روز وہ خط میرے پاس حضرت اقدس کا تحریر کیا ہوا صادر ہوا ۔ جس کا نتیجہ تھا کہ میرا ٹبر اچھا ہو گیا ۔ اچھا کیا تھا ۔ کہ آگے لاٹھی کے سہارے پر چلتے تھے ۔ اور اسی روز لاٹھی پھینک دی ۔ اور چلنے لگ پڑے ۔ حقیقت بیماری کی یہ تھی ۔ کہ پاؤن کے درد سے ایک ٹانگ کم ہو گئی تھی اور زمین پر نہین لگتی تھی ۔ مگر حضرت اقدس کا خط آتا تھا کہ پاؤن زمین پر ٹیک کر چلنے لگ پڑے یہ بات مین اپنے اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے اور قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ سب سچ اور صحیح ہے

خاکسار نور محمد خانساماں ملازم مسٹر اسکاٹ صاحب بہادر
محکمہ نمک کھیوڑہ ۔ ضلع جہلم ۔

طاعونی نشان

مخدومی حکیم فضل دین صاحب نے گذشتہ طاعون کے ایام میں بھیرہ سے چند اشد مخالفون کی ہلاکت کے متعلق ایک خط لکھا تھا۔ جو قابل اندراج اخبار تھا مگر اس وقت بہ سبب کاغذون بن مل جانے کے گم ہوگیا اب مل گیا ہے اور درج اخبار کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضور کے چار اور دشمن شکار طاعون ہوئے۔ اور انی مھین من اراد اھانتک پر بھی مہر کر گئے (۱) غلام محمد مولوی سکنہ چکوال جو کرم دین کا گواہ تھا (۲) فضل کریم خواجگان کی قوم سے ایک ایسا شخص تھا کہ گاہ گاہ درس قرآن مجید مین بھی آیا کرتا تھا۔ مگر غائبانہ بدگوئی کرتا چنانچہ ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء کو اس نے کہا سارا جہان عذاب مین گرفتار ہے۔ اگر (نعوذ باللہ) ایک آدمی مرزا (صاحب) مر جاتے تو جہان کی نجات ہو جاتی۔ چنانچہ اسی روز سہ پہر کو گرفتار طاعون ہؤا۔ چار۔ پانچ روز سخت تکلیف سے ہانپتا تڑپتا بکواس کرتا مر گیا۔ (۳) الیاہی ایک شیخ تھا۔ یہ سخت دشمن بدخواہ حاسد سلسلہ مبارکہ کا تھا۔ یصدون عن سبیل اللہ سے بہت حصہ لیتا۔ جب کسی احمدی کمزور علم سے ملاقات ہوئی یا کسی کے احمدی ہونے کی خبر سنی اسے بہت ملامت کرتا۔ کسی قدر چونکہ مطب بھی کرتا بعض کمزور اس کو جواب نہ دیتے۔ قریب ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء کو گرفتار طاعون ہؤا۔ سنا گیا ہے۔ اس کے پڑوسی کہتے ہین۔ کہ اس کے فرزند نے اس کو باہر سے دروازہ بند کر دیا۔ وہ کوٹھڑی مین سخت چلاتا شور مچاتا بکواس کرتا رہا یا کوئی چیز (پانی وغیرہ) مانگتا رہا۔ اسی حالت مین چند روز تڑپتا رہا۔ چارپائی سے زمین پر گر پڑا زمین پر گھسٹتا رہا۔ تمام بدن اور چہرہ زخم زخم ہوگیا۔ مرنے کے بعد بھی سنا گیا ہے۔ کہ خوف طاعون سے اس کا کچھ عرصہ تک نزدیک نہین گیا۔ اس لئے اس کا موہنہ بہت ہی کھلا رہگیا جو نہایت ہی بدنما ہوگیا۔ کچھ تو موہنہ زخمی تھا کچھ کھلا ہوا حد سے زیادہ جیسے تاؤ کے وقت۔ پھر وہ پرانے کپڑے کو ٹکڑون سے بھر دیا گیا۔ بس پھر کیا تھا ہیبت ناک نظارہ نکل آیا اور اسی طرح یہ کہ ایک بازو بالکل سیدھا ہوگیا اور ایک ٹانگ بالکل ہوا مین اٹھی ہوئی تھی۔ اب مرنے کے بعد پڑا ہے نہ کوئی نہلاتا ہے نہ میت اٹھاتا۔ اسی طرح قبر مین رکھنے کے وقت کوئی قوم کا آدمی یا رشتہ دار نزدیک نہ آتے تھے۔ ذلت کے ساتھ بیمار رہا ذلت کے ساتھ مرا ذلت کے ساتھ دفن ہؤا۔ خدا تعالیٰ پچھلون کو عبرت دے اور راہ ہدایت پر لاوے۔ آمین۔

(۴) محمد امین پراچہ۔ یہ سلسلہ کا بڑا حاسد تھا۔ اپنے محلہ مین یصدون عن سبیل اللہ مین برابر مشغول رہتا ایک دفعہ جب میرا مباحثہ محلہ خواجگان مین ہؤا تو پہلے مولوی بہاؤالدین پھر مولوی چادہ والا پھر یہ شخص نوبت بنوبت مقابلہ پر آئے تھے۔ اس وقت یہ پٹواری تھا پھر برخاست ہوگیا۔ آجکل کسی زمیندار کا محصل تھا۔ جب آثار بیماری ظاہر ہوئے گھر کو چلا آیا۔ دوسرے دن مر گیا۔

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہین ان سے کون غافل ہین۔ حقیقت مین اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید مین جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہین۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفون نے اسلام پر حملون کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہین دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچون مین غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے اور دراصل اسلامی تعلیم کو نہائیت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضون کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم مین ان مضامین کی دہوم مچ گئی۔ چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین متفرق طور پر لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ہیڈ ڈرافٹسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونون مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالون مین بہت عمدہ چھاپدئے ہیں یہ دونون رسالے دفتر بدر بک ایجنسی مین برائے فروخت موجود ہین

غلامی ۔۔۔ ۸ر

عصمت انبیاء ۔۔۔ ۷ر

ایک دریافت طلب امر

برادران مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سال گذشتہ کے اختتام پر ایک قاعدہ تجویز کیا گیا تھا جس کا منشاء یہ تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی تمام مدات کی آمد مفصل ماہوار شائع ہؤا کرے۔ لیکن پہلے ہی مہینہ مین جب اس آمد کی تفصیل کمیٹی کے سامنے آئی تو معلوم ہؤا کہ اس تفصیل کے طبع کرانے مین بہت سا خرچ پڑے گا اس لئے اس کی بجائے یہ قاعدہ تجویز کیا گیا۔ کہ ہر ایک رقم کی جو دفتر محاسب مین پہونچے۔ خواہ وہ کسی مد کی ہو۔ ایک رسید باضابطہ دفتر محاسب سے دی جایا کرے۔ جس کا مثنی دفتر محاسب مین رہے مگر ۱۲ سے کم رقم کی رسید نہ دی جاوے اور یہ اعلان کر دیا جاوے۔ کہ فرستندہ روپیہ کو اگر دفتر محاسب کی رسید نہ پہونچے۔ تو اسے اپنے روپے کے متعلق فی الفور خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اسی قاعدہ پر اب تک عملدرآمد ہو رہا ہے اور جو رسیدین کارڈون پر فرستندگان رقوم کی خدمت مین بھیجی جاتی ہین۔ ان کا یہ عام اعلان کر دیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی رقم دفتر محاسب مین بھیجدین اور انہین باضابطہ رسید محاسب کے دفتر سے محاسب کے دستخطی نہ پہونچے۔ وہ اپنی رقم کے متعلق خط و کتابت کر کے دریافت کرین۔

اب بعض احباب نے پھر یہ تحریک کی ہے۔ کہ کل رقوم کی جو دفتر محاسب مین وصول ہون با تفصیل رسیدین بطور ضمیمہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز چھپنی چاہیئے۔ اس پر مجلس ناظم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس امر کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے احمدی پبلک کی رائے اس معاملہ مین لی جائے۔ لہذا بذریعہ اخبارات تمام احمدی احباب اور بالخصوص احمدی انجمنون کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سوال کے دونون پہلوؤں پر غور کر کے اپنی رائے سے سکرٹری مجلس ناظم کو مطلع کرین چونکہ ایک ایک فرد کی رائے سے معاملہ طول پکڑے گا۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہر ایک جگہ احمدی احباب اپنی اپنی انجمنون مین اس معاملہ کو پیش کر کے انجمن کے فیصلے سے اطلاع دین۔ اس طریق سے مجموعی رائے سب احمدی احباب کی مجلس ناظم کے سامنے آجاویگی ان تمام۔ آراء پر غور کر کے مجلس ناظم اپنی رائے کے ساتھ اس معاملہ کو مجلس معتمدین

مین پیش کرے گی تمام احمدی انجمنوں کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ وہ ماہ اگست کے اندر اندر اس معاملہ پر بحث کر کے آخری رائے سے مجلس ناظم کو اطلاع دین۔ چونکہ یہ معاملہ جلدی پیش ہونا چاہیئے۔ اس لئے صرف اختتام اگست تک ایسی راؤن کا انتظار کیا جاوے۔

وجوہات رسیدون کے چھپوانے کی ضرورت کی حسب ذیل دیئے گئے ہین۔

۱۔ اس سے تحریص چندہ دہندگان وغیرہم میں زیادہ چندہ دینے یا از سر نو چندہ شروع کرنے کی پیدا ہوتی ہے

۲۔ چندہ دہندگان باقاعدہ ماہوار چندہ بھجوانے کی کوشش کرتے ہین۔

۳۔ مخالفون یا منافقون کی بہت سی بدظنیان اس سے رفع ہو جاتی ہین۔

۴۔ اس سے ہر قسم کی رسید خواہ وہ رقم ۴ر سے بھی کم ہو۔ شائع ہو سکتی ہے۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی رقومات کی رسیدات شائع کرنی بہت ہی ضروری ہین۔ کیونکہ غلطیان عموماً ایسی رقومات مین ہی واقع ہو جایا کرتی ہین۔

۵۔ چونکہ یہ انجمن پبلک اور رجسٹرڈ ہے اس واسطے بھی اس کی آمد شائع ہونی ضروری ہے۔ ان کے بالمقابل حسب ذیل وجوہات ہین۔

۱۔ کل آمد کی چھپوائی پہ ایک کثیر رقم صرف ہوگی۔ جو اور کسی دینی ضرورت کے لئے خرچ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ آمد کے چھپوانیکا جب اندازہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس پر پچھتر روپیہ ماہوار یعنے نوسو روپیہ سالانہ خرچ ہوگا اور جوں جوں آمد بڑھے گی یہ چھپوائی کا خرچ بھی بڑھتا چلا جاویگا۔ یہ خرچ صرف اس صورت مین ہے۔ کہ آمد بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع کرائی جاوے

۲۔ اپنی رقم کے دیکھنے کے لئے ہر ایک شخص کو قریباً سو صفحہ باریک لکھے ہوئے پڑھنے پڑا کرین گے۔ جو بعض تضیع اوقات ہے

۳۔ ریویو آف ریلیجنز کا ضمیمہ کرنے سے چھپی ہوئی فہرست اصل فرستندگان رقوم کو نہ پہونچے گی۔ بلکہ صرف ان لوگون کو جو رسالہ خریدتے ہین۔

۴۔ باضابطہ رسیدین بھیجنے کا خرچ آٹھ دس روپے ماہوار سے زائد نہین اور اس سے فرستندہ کو جلدی اطمینان بھی ہو جاتا ہے۔ مطبوعہ رسیدون کے لئے بعض احباب کو ڈیڑھ ماہ کے قریب انتظار کرنا پڑا کریگا۔ اور اتنی دیر بعد تحقیقات مین بھی مشکلات پیدا ہون گے پس اگر رسیدین بھی چھپوائی جاوین۔ تو بھی باضابطہ رسید فرستندہ کو دینے کے واسطے کام نہین چل سکتا۔

۵۔ اگر بطور ضمیمہ رسیدین نہ چھپوائی جاوین بلکہ الگ رسالہ کی صورت مین چھاپ کر بھیجے جاوین۔ تو خرچ اور بھی بڑھ جائے گا۔

۶۔ اکثر چندہ دینے والے اس قسم کی تحریکات کے محتاج نہین۔ کہ ان کے نام چھپوائے جاوین۔ بلکہ چندہ ون کی زیادتی اور قسم کی تحریکات سے ہوتی ہے۔

۷۔ بدظنی کے دور کرنے کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔ کہ رقم کی باضابطہ رسیدین دی جاوین۔ جس فرستندہ رقم کو رسید نہ پہونچے وہ اپنی رقم کے متعلق تحقیقات کرے اور کسی تنازعہ کی صورت مین بھی رسید کافی شہادت ہوگی۔

۸۔ مخالفون اور منافقون کی بدظنیان باوجود طبع آمد کے دور نہین ہو سکتین معمولی بدظنیون کے دور کرنے کے لئے ایک مجمل نقشہ ہر مد کی آمد اور خرچ ماہوار کا طبع ہونا کافی ہے جس پر صاحب امین اور ناظر اور محاسب صدر انجمن احمدیہ کے دستخط تصدیقی ہون۔

۹۔ پبلک یا رجسٹرڈ انجمن کے لئے اپنی آمد شائع کرانا ضروری نہین ہے۔ زیادتی خرچ کے خلاف دلیل دیگئی ہے۔ کہ جس قدر خرچ ہوگا اس کے بالمقابل رسیدون کے شائع ہونے سے آمد بڑھ جائیگی۔

دوسری طرف سے یہ دلیل اس کے خلاف دیگئی ہے کہ محض طبع آمد سے آمد مین ترقی ہونا ایک موہوم امید ہے اور خرچ کثیر مستقل ماہوار پڑتا رہیگا۔

جملہ احمدی انجمن اس معاملہ پر غور کر کے جلد تر اپنی اپنی راؤن سے مطلع فرماوین۔ والسلام

خاکسار محمد علی سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۶۔ اگست ۱۹۱۰ء

تبلیغ

خاکسار معہ سید ستار شاہ صاحب ڈاکٹر رعیہ بماہ مئی ۱۹۰۶ء بحضور والا شان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بغرض زیارت قادیان دار الامان پہونچا بروقت رخصت حضرت اقدس نے فرمایا کہ تمہارا تعلق بوجہ ہم اعتقادی مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبد الجبار وغیرہ غزنوی سے رہا ہے انکو ہمارے دعوےٰ مین شک ہے، تو انکو زبانی امورات ذیل سے آگاہ کرو۔ شاید کوئی سعید فطرت سمجھ جائے

(۱) پیشگوئیان انبیاء سابق (۲) شہادت اللہ تعالیٰ بذریعہ مکالمہ و مخاطبہ بمصداق قولہ تعالیٰ قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم۔ یعنے امور غیبیہ کا اطلاع دینا قبل وقوعہ امر واقعہ اور پھر اس کا ظہور ہو جانا۔ (۳) ترقی جماعت متبعین اور تبدیلی حالات بہ تحت احکام ہو کر متقی ہونا مخلوق اللہ کا یہی سنت اللہ چلی آئی ہے جس پر غور و نظر کیا جائے۔ امورات مذکور سے ہمارا دعویٰ ثابت ہوتا ہے سو کمترین معہ ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبان مذکور کی خدمت مین حاضر ہو کر سنائے گئے انہون نے جو جواب دئے بذریعہ نیاز نامہ حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کیا گیا تھا۔ تس پر حضرت اقدس نے نوازنامہ بنام کمترین رحیم بخش عرائض نویس درجہ اول بمقام رعیہ سکنہ ضلع سیالکوٹ دستخطی خود ارسال فرمایا جو ذیل مین حرف بحرف مشتہر ہونے کے لئے باجازت حضرت ممدوح درج اخبارات بدر و الحکم کے پیش کرتا ہون اور اجازت طبع ہونے کی بذریعہ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر جلد عام ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محبی اخویم مولوی رحیم بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا جس قدر آپ نے کوشش کی ہے۔ خدا تعالیٰ آپکو اس کا اجر بخشے۔ درحقیقت علماء کو اپنے شائع کردہ اقوال اور عقائد سے رجوع کرنا مشکل ہے ورنہ یہ مسائل ایسے صاف ہین کہ ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہین ہے۔ آپ اسی طرح کوشش جاری رکھین۔ اور ہر ایک نیک طبع انسان کو یہ مسائل سنا دیا کرین۔ جو لوگ قرآن شریف کی کچھ پرواہ نہین کرتے۔ ان کا سمجھانا مشکل ہے ورنہ بات تو بہت سہل ہے۔ مین درد نقرس سے بیمار ہون چلنے کی طاقت بھی نہین۔ بہ نسبت سابق کچھ آرام ہے مگر طاقت رفتار نہین۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے بخدمت اخویم سید عبد الستار شاہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ برسد

الراقم

مرزا غلام احمد۔ ۱۳ ربیع ۱۹۰۶ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

اہلیہ ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب صوبیدار ہاسپٹل اسسٹنٹ نوشہرہ۔
سلطان محمد ولد گاما کوٹلی لوہاران۔ سیالکوٹ۔
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب۔ کریام ضلع جالندھر۔
میاں غلام رسول صاحب نمبردار۔ مالوکے۔ رعیہ۔ سیالکوٹ۔
میاں عطا محمد صاحب شملہ
اہلیہ بابو فضل کریم صاحب اکونٹنٹ دفتر اگزیمینر شملہ۔
سید ولادت حسین صاحب مظفر نگر۔
سید رستم علی صاحب
میاں پیر بخش صاحب۔ کڑیانوالہ ضلع گوجرات
میاں کرم الٰہی صاحب " " "
فضل الٰہی صاحب " " "
مستری محمد شاہ صاحب اندر گڑھ ناگدا متھرا ریلوے
میاں روشن دین صاحب۔ مردان
میاں نعمت علی صاحب بھٹی کلاں۔ سیالکوٹ
میاں کریم بخش صاحب " "
میاں خیر الدین صاحب چک نمبر ۹۹ نہر جہلم سرگودھا
میاں اللہ دتا صاحب چک نمبر ۱۰۲ گوہدپور نہر جہلم
میاں علی گوہر صاحب " " " "
چودہری میر بخش صاحب۔ اکبر پور۔ پھلورہ سیالکوٹ
میاں نبی بخش صاحب " " " "
جوایا " " " "
میاں محمد حسین صاحب۔ سعد اللہ پور گوجرات
میاں عبد اللہ خان صاحب۔ چنگا گوجر خاں
میاں نظام الدین صاحب۔ گروبہ۔ ضلع ہوشیارپور
چودہری حسن محمد صاحب۔ کھیوہ باجوہ کلاس والہ سیالکوٹ
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ " " "
میاں محمد حسن صاحب " " "
میاں علی احمد صاحب " " "
میاں سید احمد صاحب " " "
مسمات طالع بی بی " " "
مسمات کاکو " " "
میاں فقیر اللہ صاحب شہر سیالکوٹ
میاں خیراتی معہ اہلیہ " "
میاں مہر دین صاحب " "
میاں محمد عبد اللہ صاحب " "
میاں غلام محمد صاحب لائل پور

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ا ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کے بطلان کیلئے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ ر

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۸ ر

رویائے صالحہ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان منامات کا ذکر۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۱ ر

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۲ ر

القول الصحیح اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ا ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ا ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ ر

اُنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ا ر
کامن احمدی۔ الہ داد والے۔ قیمت ۱ ر

اسلام کی پہلی کتاب بچوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴ ر

رسید زر

۳۰ جولائی ۱۹۰۸ء۔ مسٹر عبد العلی صاحب ۱۵ ر
۳۱ " " نعمت اللہ صاحب ۶ ر
یکم اگست ۱۹۰۸ء۔ نمبر ۱۲۶۷۔ تاج الدین صاحب عہ ر
یکم اگست ۱۹۰۸ء نمبر ۱۲۶۵۔ نور علی صاحب عہ ر
یکم اگست ۱۹۰۸ء۔ نمبر ۷۷۵۔ قاضی حبیب اللہ صاحب ۲ ر

الخطبة

ضرورت نکاح

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کیلئے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کروں۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۷۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۶ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔ ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

نمبر ۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔
اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا۔

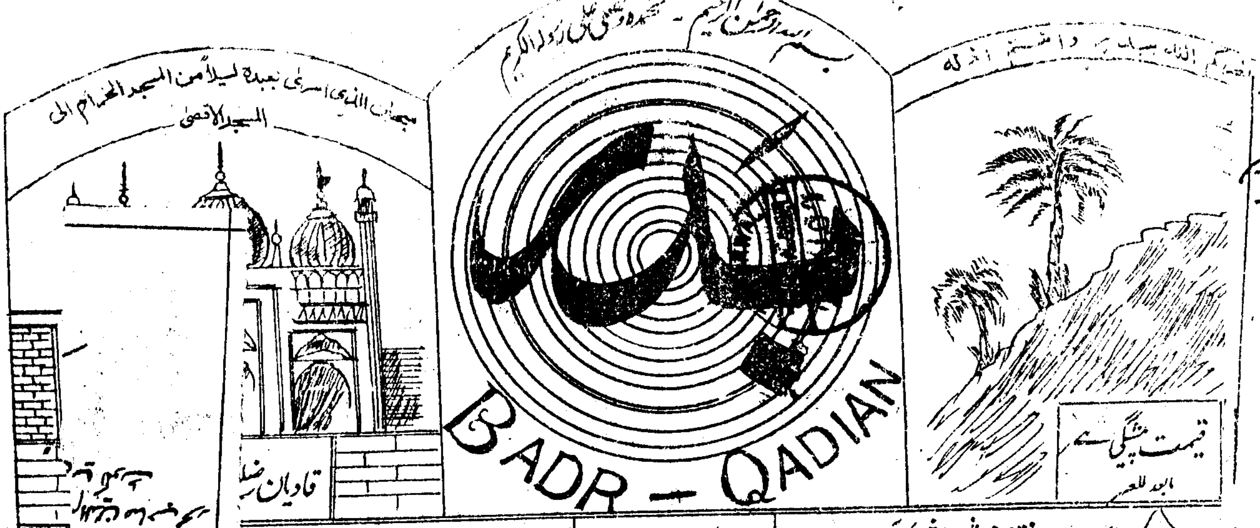

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — مورخہ ۱۲۔ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء — نمبر (۳۴)

چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از معاونین صر — قادیانیوں عام — فی پرچہ ۲ر — افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا

اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ	عہ ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔	صر
معاونین درجہ دوم جنکو عہ ۱۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے ر
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کا خط اور اس کا جواب

مولانا۔ السلام علیکم۔ چونکہ آپ میرا پہلا خط جو مختصر تھا الحکم و بدر میں شائع کرا چکے ہیں۔ اس لئے مضمون ذیل بھی جو الحکم و بدر کے مزخرفات کا جواب ہے شائع کرا دیں ساتھ ہی جو تردید ہو سکے وہ بھی۔ تاکہ پبلک فیصلہ کر سکے۔ والسلام
خاکسار عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن۔ پٹیالہ۔ ۴ اگست ۱۹۰۷ء

مرزائیوں کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی

میں نے ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو ایک خط بنام مولوی نور الدین صاحب بھیجا تھا۔ جس میں الہام ذیل بھی درج تھا "دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ اس الہام کے ساتھ یہ نوٹ تھا۔ (اسی مفہوم اور مراد کے لحاظ سے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہیں نہ کہ میں مسیح ہوں یا امام ہوں) ایسا ہی انک لمن المرسلین والے الہام کی نسبت میں المسیح الدجال میں شائع کر چکا تھا کہ اس سے مراد محض اس قدر ہے کہ میں مرزائیوں کی تلوار سے محفوظ رہوں گا۔ پھر اخبار روزگار اور اہلحدیث میں شائع کرا چکا ہوں کہ میرا دعوے رسالت یا نبوت کا ہرگز نہیں ہے۔ ایسے خوابات والہامات کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں۔ کہ وہ بشارات ہیں جو دینی و دنیوی فلاح اور کامیابی پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وحی منقطع ہو چکی ہے۔ اب محض مبشرات باقی ہیں۔ پس اگر خواب میں کسی مومن کو محمد۔ احمد۔ مسیح عیسے۔ ابراہیم۔ رحمۃ للعالمین۔ مرسل وغیرہ وغیرہ ناموں سے پکارا جاوے۔ تو وہ اس کی فلاح اور کامیابی کی بشارت ہے نہ کہ واقعی وہ نبی یا کسی نبی کے برابر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ

پھر مولوی نور الدین صاحب کا ایک خط اس عاجز کے نام ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء کو موصول ہوا۔ جس کے جواب میں عاجز نے ایک مختصر خط لکھا۔ کیونکہ نوٹ پہلے خط میں درج کر چکا تھا اور اخباروں میں اشاعت ہو چکی تھی۔ وہ خط حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے (۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ (۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۴) انک لمن المرسلین (۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان (۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ اور میں مسیح ہوں۔ (۸) یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الی۔ ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

مرزا کی نسبت ۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا "مرزا آج سے ۱۴ چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا" مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح کا اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے۔ کہ میں نے آجتک ایک بھی لفظ سخت مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار الطاغوت شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علی ما نقول شہید تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھ کو مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی۔ جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے۔ اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھیر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں مانگتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر پھر وہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم۔ عبد الحکیم از پٹیالہ۔ ۱۱ جولائی ۱۹۰۶ء

میرے اس خط کے الہامات کو پڑھ کر الحکم و بدر نے بڑی دہوم دہام کے ساتھ شائع کر دیا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے اپنے الہام کی بناء پر کھلا دعوے عیسے اور مسیح اور رسول اور بشیر و نذیر ہونے کا کیا ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط بھی شائع کیا کہ جس میں انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو میری تکفیر پر برانگیختہ کیا۔ اگر مرزائیوں کا یہ استدلال صحیح ہے تو میں بھی کہتا ہوں۔ کہ مرزا نے ابن اللہ ہونے کا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ نہیں۔ بلکہ اس نے خود خدا ہونیکا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ کان اللہ نزل من السماء۔ سرک سری و ظہورک ظہوری۔ نہیں بلکہ خدا کا باپ ہونے کا دعوٰی کیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی نسبت شائع کر چکا ہے کان اللہ نزل من السماء۔ انت منی وانا منک۔ مرزائیوں کا اصل مقصود اس اعلان سے یہ ہے۔ کہ خاکسار کی نسبت مسلمان بدظن ہو کر میری دجال کش تحریرات نہ پڑھ سکیں اور کبڑی بڑھیا کی طرح اور لوگ بھی ایسے ہی ہو جاویں۔ جن پر علماء کے فتاوے کفر شائع ہو جاویں۔ خیر اگر ایسا ہو بھی تو میری کوئی دوکانداری نہیں ہے جو ٹھنڈی پڑ جاوے گی۔ نہ مریدوں سے مجھے چندے وصول کرنے میں جنہیں کمی آجاوے گی۔ اللہ کریم نے اپنے خاص فضل سے ان تمام مشکلات سے مجھ کو محفوظ رکھا ہے۔ رہا عاقبت کا حساب وہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ تمام عالم کی تصدیق سے اس میں ذرہ بھر بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ تمام عالم کی تحقیر سے کمی آسکتی ہے تاہم عام خلق اللہ کو دجال اور دجالیوں کے دھوکے سے بچنے کے لئے اپنے الہامات بالا کی تاویلات صحیحہ جو میں سمجھتا ہوں۔ ذیل میں درج کرتا ہوں (۱) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ اس کی اس قدر تعبیر ہے۔ کہ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ جس نے چار لاکھ انسانوں کو ہلاک کر دیا اور تیس کروڑ مسلمانوں کو خصوصاً اور تمام عالم کو عموماً طاعون۔ زلزلوں۔ آتش فشانیوں اور قحطوں کی دہمکیاں دیتا رہتا ہے۔ (۲) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ مسیح علیہ السلام کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے۔ کہ یہ دجال قادیانی میرے سامنے ہلاک ہوگا اسی مناسبت سے میرا نام دوسرے الہام میں عیسے رکھا گیا ہے (۳) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم اس میں یہ بشارت ہے۔ کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے کامل طور پر سنن انبیاء کے مطابق انجام پذیر ہوگی۔ بہت سے لوگ دجالی فتنہ

سے نجات پائیں گے۔ بہت سے ہلاک ہوں گے۔

ہاں چند سوال مرزائیوں سے بھی کرنے ضروری ہیں

اول یہ کہ مرزا اپنی تحریرات میں بار بار لکھا کرتا ہے کہ بلا تحقیق کامل کسی شخص پر الزام لگانا حرام زادوں کا کام ہے براہ کرم مرزائی فرماویں کہ وہ اب کیا ہوئے؟

دوم۔ کیا تحقیق کامل کے بغیر الزام لگانا اوروں کو تو حرامزادہ ثابت کرتا ہے اور مرزائیوں کو حلال زادہ ثابت کرتا ہے۔

سوم۔ جبکہ مرزائیوں کی تعلیم یہی ہے کہ ظلی اور بروزی اور جزئی اور امتی نبی ہمیشہ ہوتے ہیں اور قرآن مجید کی یہ آیۃ اکثر سنایا کرتے ہیں۔ فاما یاتینکم رسل منکم۔ اور مولانائے روم کا یہ مصرعہ بھی پڑھا کرتے تھے "پس ہر دورے ولیٔ قائم است" یا ولیٔ وقت باشد در زمان اور مرزا شائع کر چکا ہے۔ کہ امت محمدی میں دس لاکھ مسیح ہو سکتے ہیں تو پھر کسی کے مسیحیت یا نبوت یا رسالت پر ان کا شور مچانا سوائے شرارت محض کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔

چہارم۔ جن علماء کو وہ حرامزادہ۔ کتے۔ سور۔ ملعون جہنمی اور کافر کہتے رہے ہیں۔ پھر انہی سے استدعائے تکفیر کے کیا معنے۔

پنجم جبکہ تمام لوگ جو مرزا کو نہیں مانتے ان کے نزدیک قطعاً کافر ہیں تو پھر کافروں کی تکفیر سے کیا مطلب؟

ششم۔ اگر مرزا صاحب جیسا کذاب۔ عیار۔ بدعہد۔ خائن اور شریر انسان مسیح ہو سکتا ہے تو عبدالحکیم خان کیوں مسیح نہیں بن سکتا۔

اگر تین سو پیشگوئیوں کا پورا ہونا مرزا کے حق میں مسیحیت کی قطعی دلیل ہے۔ تو بندہ نے بھی اسی قدر اور اسی قسم کے نشانات بالمقابل کانے دجال میں شمار کر دئیے ہیں جو عنقریب شائع ہوگا جس کی تردید کے لئے میں نے پانچہزار روپیہ کا انعامی اشتہار بھی شائع کر دیا ہے اور شرط محض اس قدر ہے۔ کہ تین منصف جو فریقین سے کوئی علاقہ نہ رکھتے ہوں یہ فیصلہ کر دیں کہ واقعی تردید صحیح ہو چکی۔ تو پھر بندہ کے حق میں وہی نشانات مسیحیت کی قطعی دلیل کیوں نہیں ہو سکتے۔ اگر اس کے جواب میں مرزائی میری عیب شماری شروع کر دیں تو استدلال مرزا کے مطابق میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ کوئی بھی ایسا عیب مجھ پر نہ لگا سکیں گے جو مرزا پر روز روشن کی طرح ثابت نہ کیا گیا ہو۔ مرزا کی طرح میں یہ کفر تو نہیں بک سکتا اور مجھ پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا گیا جو انبیاء علیہم السلام پر نہ کیا گیا ہو۔ ہاں ہر امر میں مرزا کے مقابل ثبوت دینے کو تیار ہوں اور یہاں تک ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ اگر مرزا کا کوئی بھی حق نبی یا رسول یا مسیح یا امام ہونے کا ہے تو مجھے اس کے مقابل پر سینکڑوں گنا حاصل ہے۔ یہی راز ہے کہ خداوند عالم نے ایک ادنیٰ اُمتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح۔ عیسیٰ۔ رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ ناموں سے پکارا تاکہ وہ دجالی دعووں کا ہر طرح مقابلہ کر سکے زیادہ تفصیل کے لئے کانا دجال ملاحظہ ہو جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے۔ فقط۔

جواب از جانب حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔ خاکسار کے ایک خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب کی بنا پر آپنے ایک خط بنام حضرت مولوی نورالدین صاحب لکھا ہے جس میں خاکسار کی نسبت بھی کچھ عتاب فرمایا ہے۔ اگرچہ خاکسار کو آجتک نہ آپنے مخاطب کیا اور نہ میں نے جناب کو کوئی خطاب کیا ہے مگر چونکہ آپنے اس خط میں مجھ پر ناجائز خطاب پر عتاب تحریر فرمایا ہے لہٰذا درجواب اس کے بذریعہ اخبار بدر ہی کے جیسا کہ آپ کی درخواست ہے چند کلمات گذارش کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) جناب نے اپنے خط کا عنوان بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ قائم کیا ہے (مرزائیوں کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی) اگر آپکے نزدیک میں بھی اس فقرہ میں شریک ہوں اور ضرور شریک ہوں تو اس پر عرض ہے کہ میں نے آپکے خط کو بلا تغیر و تبدل بعینہا نقل کیا تھا ایک ذرہ بھر تفاوت نہیں کیا کیونکہ النقل کالاصل لکھا گیا ہے اور جو نتائج اس خط سے میں نے نکالکر مولوی محمد حسین صاحب کو نامکو تحریر کئے تھے وہ نتائج بھی ضرور بالضرور اس خط سے برآمد ہوتے ہیں چنانچہ آپنے بھی دربارہ ان نتائج کے خط حال میں کوئی نقض نہیں فرمایا اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اپنے خط میں تقریباً ان نتائج کو مسلم رکھکر صرف دینی دیانتاً طرفداری کی ہے جو آپنے اس خط حال میں کی ہے یعنی یہ الہامات ماول ہیں مادون تاویلات کے ساتھ جو رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں کی گئی ہیں مگر آپنے میرے پاس نہ تو رسالہ المسیح الدجال بھیجا ہے نہ اور کوئی رسالہ جس میں یہ تاویلات درج ہوئی ہوں اور نہ میں نے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ کو کبھی اور شخص سے لیکر دیکھا ہے۔ کفی باللہ شہیدا۔ پھر آپنے بغیر تحقیق کرنے کے خاکسار سے مجھ کو جھوٹا کس وجہ سے قرار دیا ہے۔ یہاں پر تو عکس القضیہ ثابت ہو جاتا ہے اور فقرہ اول اور دوم مندرجہ خط حال کے مصداق جناب ہی ثابت ہوتے ہیں۔ ہے

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

پھر اگر آپ اس خط سابق میں اس قدر اشارہ بھی فرما دیتے کہ ان الہامات کی تاویلات کہ فلاں فلاں اخبار یا رسالہ میں چھپ چکی ہیں تو یہی تو مجھ پر لازم تھا کہ ان تاویلات کو میں اولاً دیکھ لیتا کہ وہ تاویلات کیسی ہی ہوتیں۔ تب میں مولوی محمد حسین کو کچھ لکھتا لیکن بصورت موجودہ میں تو آپ خود معنی الشعر فی بطن الشاعر کے مصداق ہیں۔ معہذا آپ اس الزام کو جو آپ پر عائد ہوتا ہے وہ الزام دوسروں پر آپ کیوں عائد کرتے ہیں ہے

این کار از تو آید و مرداں چنین کنند

اور آپکے اس ... جھوٹ پر تو اب مجھ کو یہ شبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ واللہ اعلم اصل کارروائی ان تاویلات کے شائع ہونے کی کس طرح پر ہے کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی تاویلات تو ان تک بھی نہیں پہونچی ہیں اگر شائع ہو چکی ہوتیں تو ان تک جو آپکے موید اور ممد ہیں ... کیوں نہ پہونچتیں اور وہ کیوں لکھتے کہ ان سے تحقیق کیا جائیگا بہرحال اب آپ کی تاویل پر ہی نظر کی جاتی ہے اور آپ الہامات الاسماء کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہیں اس معنے کر کر میں مسیح ہوں یا رسول یا رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ نہ کہ فی الحقیقت مسیح ہوں یا امام ہوں یا نبی ہوں نعوذ باللہ ڈاکٹر صاحب یہ تاویل بارد تو آپکے عذر بدتر از گناہ کے مصداق ہے کیونکہ (۱) انبیاء کے ناموں پر تو ہر ایک شخص اپنی اولاد کا نام محمد، احمد، یوسف۔ ابراہیم۔ اسمٰعیل وغیرہ وغیرہ رکھ لیا کرتا ہے۔ پھر آپکے الہام میں اوبان کے تسمیہ کی بابت میں یہ امتیاز کیا ہوا بلکہ اکثر جگہ پر یہ تسمیہ تو مصداق اس مثل کا ہوا کرتا ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ چنانچہ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا کہ نام ان کا محمد عمر و محمد احمد۔ عبدالغفور۔ عمادالدین۔ صفدر علی وغیرہ ہے اور وہ مرتد ہو کر یعنے آریہ یا عیسائی ہو کر اسلام کے لئے خود فتنہ دجالی ہو گئے ہیں کیونکہ یہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے ہوئے نہیں تھے بلکہ ان کے والدین یا ان کے احباب کی طرف سے رکھے گئے تھے۔ پس آپ خود غور فرمائے کہ جب آپ ایسے مسیح کذائی ہیں تو آپ فتنہ دجالی کو کیونکر پاش پاش کریں گے۔ ایسے مسیح تو خود مسیح دجال ہی ہو جاتے ہیں جیسا کہ نمبر اول میں بیان ہوا۔ ما نحن فیہ میں تو نام سے مراد نام پر معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً رکھا ہوا ہو نہ کہ نام باپ یا اس کے احباب یا کسی اور کا رکھا ہوا ہو جیسا ابوجہل کی کنیت ماں باپ یا احباب کی طرف سے ابوالحکم [illegible]

کچھ مفید نہ ہوئے اور ابو جہل ہی قائم رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے گئے تھے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب آپ وہ مسیح موعود نہ ہوئے جس کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے تو پھر آپ اس فتنہ دجالی کو جس کا ذکر بھی احادیث صحیحہ میں موجود ہے کہ مسیح موعود اوس کو پاش پاش کرے گا آپ کیونکر پاش پاش کریں گے کیا عجیب ہے کہ آپ خود ہی پاش پاش ہو جاویں اور عقل کے نزدیک یہی شق قریب تر قیاس ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کو اور آپکے اتباع اور اقتداء کو شرط نجات دل سے نہیں سمجھتے ہیں گو کہ مصلحتاً آپنے کسی اخبار میں اس کی کچھ تاویل کر دی ہو کیونکہ آپنے اوس خط سابق اور اس خط حال میں بھی اس مسئلہ کی نسبت کچھ بحث نہیں کی باوجودیکہ خاکسار کے خط موسومہ مولوی محمد حسین کی بنا صرف یہی مسئلہ تھا۔ جس پر یہ سب عمارت مراسلت کی قائم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر آپکے اعتقاد میں ایمان لانا آنحضرت صلعم پہ شرط نجات اور اتباع آنحضرت صلعم نجات کے لیے ضروری ہوتا۔ تو اوس خط اول میں اور خط حال میں بھی بالضرور اس مسئلہ کو مفصلاً تحریر فرما دیتے۔ کیونکہ اصل بنا تو اس تنازع اور خلاف کا یہی مسئلہ تھا۔ اندرین صورت یہ دعویٰ آپکا محض لغو ہوا۔ کیونکہ الشئ اذا خلی عن مقصودہ لغی

(۲) آپکا دعوے دو حال سے خالی نہیں اگر آپ کو ایسا مسیح مانا جاوے جیسا کہ آپ کی تاویل ہے تو آپ صرف نام کے مسیح ہیں نہ کام کے۔ بلکہ اندیشہ عکس القضیہ ہو جانے کا بھی ہے۔ اندرین صورت اس نام سے آپ کو کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا۔ کہ الشئ اذا خلی عن مقصودہ لغی۔ اور اگر آپ ان الہامات میں کوئی تاویل نہ کریں اور وہی سچے مسیح موعود اپنے زعم میں ہیں تو مولوی محمد حسین صاحب و دیگر علماء جو پہلے سے طیار بیٹھے ہوئے ہیں ان کا فتوے تکفیر اور وجوب قتل کا آپکے لئے طیار ہو جائے گا۔ چنانچہ خود مولوی صاحب نے یہ امر اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بعد ہماری فہمائش کے اگر اس دعوے سے دست بردار نہ ہوں گے۔ تو اون کے لیے بھی وہی فتوے جاری ہوگا۔ یہ خط مولوی صاحب کا جو دستخطی مولوی صاحب کا ہے۔ ہمارے پاس موجود ہے آپ کے لئے یہ دونوں ابتلاء ایسے درپیش ہیں۔ کہ

این ہم مشکل و آں ہم مشکل پیچ ہے

تکیہ بر جائے بزرگان نتوان زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

داب اطلاعاً آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے اسی لئے مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں بہت التجا کے ساتھ عرض کیا ہے کہ آپ ایسے فتووں تکفیر اور موجب قتل کے دینے سے ضرور بالضرور اجتناب فرماویں کیونکہ اس میں مواخذہ گورنمنٹ عالیہ کا اندیشہ ہے اور عذاب آخرت کا اس پر علاوہ ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جهنم خالداً فیها ۔ وغضب الله علیه ولعنه واعد له عذاباً عظیما۔ الایۃ۔ آئندہ معلوم نہیں۔ کہ مولوی صاحب ایسے فتووں کے دینے سے باز آویں گے یا باز نہ آویں گے۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ آپنے اس خط میں بعض الہامات عربی پر بھی کچھ نکتہ چینی تحریر فرمائی ہے چونکہ آپ محاورات قرآنی اور لسان عرب سے محض ناآشنا ہیں اس لئے خاکسار نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس بارہ میں آپسے کچھ خطاب کرے مگر چونکہ آپنے اپنے اس خط میں بھی تحریر فرمایا ہے کہ اس خط کے جواب کو بھی جو کچھ ہو سکے بدر میں طبع کرا دیویں اس لئے مختصر طور پر کچھ گذارش کرنا ضروری سمجھا گیا تعلم متن قرآن مجید سے بے خبری اور زبان عرب سے آپکا ناواقف ہونا تو آپ کی تفسیر سے ظاہر ہے آپنے ایک آیت کی تفسیر میں جسمیں هو یحاوره وارد ہے اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں اور وہ اس کے پڑوس میں رہتا تھا۔ او کما قال۔ یہ تو آپ کی قرآن کی صحت تلاوۃ تعلیم قرآنی و تفسیر دانی کی لیاقت ہے پھر عربی الہامات کے حقائق اور معارف کو آپ کیا سمجھیں گے اور مجاز و استعارات جو اللہ تعالےٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام میں وارد ہوتے ہیں اس کے تفقہ تک آپ کو کہاں رسائی ہو سکتی ہے۔ مگر واسطے افادہ سائر ناظرین کے مختصراً آپ کی نکتہ چینی کا جواب بھی کچھ لکھا جاتا ہے آپ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے انت منی بمنزلة اولادی

انت منی بمنزلة اولادی

الہام سے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کیا ڈاکٹر یہ قول آپکا جھوٹ نہیں ہے کیا اب بھی آپ اپنے فقرہ اول اور دوم مندرجہ اس خط کے مصداق نہیں ہوئے۔ ورنہ یہ دعوے حضرت مرزا صاحب کا کسی تحریر آنحضرت سے نکال کر دکھلا دیجئے ورنہ آپ ضرور بالضرور اون اپنے دو فقروں کے مصداق ہیں خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے کہ جس جگہ پر یہ الہام لکھا ہوا ہے اسی جگہ بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ الہام متشابہات میں سے ہے اور حقیقی معنے اس کے مراد نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کا مجاز اور استعارہ ہے اور کلام الٰہی میں بھی ایسا محاورہ وارد ہوا ہے۔ فاذکروا الله کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا چونکہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے ضروری تھا کہ بعض الہامات موافق بعض محاورات وارده کتاب وسنت کے بھی واقع ہو جاتے۔ چنانچہ واقع ہوئے اور پھر اگر ایک ذرہ بھر بھی امعان نظر کی جاوے تو خود لفظ بمنزلة کا بتلا رہا ہے کہ اس سے مراد معنی مجازی ہیں نہ حقیقی۔ حاشا و کلا۔ پس باوجود موجود ہونے لفظ بمنزلہ کے جو الہام میں موجود ہے اور نیز موجود ہونے اس کی شرح کے جو الفاظ الہام کے تحت میں لکھے ہوئے تھے ایسا جھوٹ بولنا آپ کی شان سے بہت بعید ہے کیونکہ دروغ گویم بر روئے تو کا مصداق ہے پھر آپ کان الله نزل من السماء پر اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ دعوے خدا ہونے کا کیا ہے اور الہام سرک سری اور ظهورک ظهوری کو اس اعتراض کا موید قرار دیا ہے ونعوذ باللہ من سوء ہذا الفہم ڈاکٹر صاحب آپ تو تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تو لفظ کان بھی موجود ہے۔ لیکن قرآن مجید میں تو بغیر لفظ کان کے اس قسم کا محاورہ آگیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ قد مکر الذین من قبلهم فاتی الله بنیانهم من القواعد الایۃ بلکہ ڈاکٹر صاحب خود قرآن مجید میں آیات دونوں قسم کی موجود ہیں یعنی اول محکمات دوسری متشابہات۔ قال اللہ تعالیٰ هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابهات۔ ہاں البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ آیات متشابہات کے معنی مطابق محکمات کے لیے جاویں نہ اپنے خیالات کے مطابق چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے اس قسم کے الہامات متشابہات کے ایسی ہی مراد لی ہے جو مطابق آیات محکمات اور الہامات محکمہ کے ہیں پھر جو آپنے بغیر تحقیق کے ایسے الزامات بیجا حضرت مرزا صاحب پر قائم کر دئے تو کیا اب بھی آپ مصداق اپنے فقرہ جات اول و دوم کے نہیں ہوئے۔ شاید آپ کی مزاج میں غضب اور غصہ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ جو کسی کے کلام کی نشیب و فراز وما له وما علیه پر بھی لحاظ نہیں فرماتے۔ یا کلام عربی کے سمجھنے کی استعداد ہی آپ کو نہیں ہے۔ اندرین صورت

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

اور یہی وجہ آپنے سورہ کہف میں یحاورہ کا ترجمہ محض غلط کر دیا ہے جو وہ ترجمہ یجاورہ کا ہے۔ پھر آپ انت منی وانا منک وغیرہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خدا کے باپ ہونیکا بھی دعویٰ کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ دعوے کس اشتہار یا رسالہ یا کتاب میں لکھا ہوا ہے اگر آپ اس دعوے کو کسی جگہ سے نکال دیویں تو پھر وہ انعام جو آپنے اپنے کسی رسالے کے جواب دینے میں جو ابھی تک طبع نہیں ہوا یعنی پانچہزار کا انعام موعود فرمایا ہے اسی مقدار کا انعام آپ یہاں سے لے لیجئے اور یہ دعوے نکال

دیجئے اور اگر آپ کہیں۔ کہ اس الہام سے یہ دعوےٰ بصراحت تو نہیں نکلتا ان مستنبط ہوتا ہے۔ تو پھر یہ گذارش ہے کہ آپ محاورات کتاب و سنت سے محض ناآشنا ہیں دیکھو احادیث صحیحہ میں ایسے محاورات موجود ہیں کہ ان اللّٰہ عزوجل یقول یوم القیامۃ یاابن ادم مرضت فلم تعدنی یاابن ادم استطعمتک فلم تطعمنی۔ یا ابن ادم استسقیتک فلم تسقنی۔ ایسے حدیث کنت یدہ التی یبطش بی وکنت سمعہ الذی یسمع بی و کنت رجلہ التی یمشی بی ہے۔ الحدیث۔ اور خود قرآن مجید میں موجود ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ۔ ومارمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی۔ اب جو معنے آپ ان احادیث صحیحہ اور آیات کے کسی واقف سے سمجھ لیویں وہی معنے ان الہامات کے کر لیجئے اور سمجھ لیجئے۔ مگر آپ جبکہ قرآن مجید کے نظم الفاظ سے بھی واقف نہیں اور بجا درہ کو بیجا ورہ پڑھتے ہیں تو پھر ایسے حقائق و دقائق احادیث و آیات کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اسی لئے عارفین نے ایسی ہی احادیث کے ذیل میں فرمایا ہے۔ اذا نزل الحق من عزہ الی منزل الجوع والرحمۃ فخذہ علی ما قالہ فان بہ یحصل المکرمۃ۔ ولا تلقینہ علی جاھل۔ فیحصل فی موطن المذمۃ اور انت منی وانا منک پر جو آپ کا وہ بڑا اعتراض ہے جو مذکور ہوا وہ بھی آپ کی خوش فہمی ہے۔ کیونکہ مراد اس کلام الٰہی کی بہی نہایت واضح اور ظاہر ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ جملہ مخلوق اللہ تعالیٰ ہی سے پیدا ہوئی ہے اور سب کا خالق وہی ہے۔ چہ جائے مامور من اللہ کی کہ وہ تو ایک خصوصیت کے ساتھ اس کی طرف سے ہی آتا ہے۔ پس انت منی میں اب کونسا شک یا اعتراض باقی رہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ذات و صفات کی معرفت ہر ایک مخلوق پر نظر کرنے سے تدبر کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

عرب کہتا ہے ؎ ففی کل شیٔ لہ ایۃ تدل علی انہ واحد

پھر مامور من اللہ کا کیا ذکر ہے کیونکہ وہ تو خاص اسی معرفت الٰہی کے دینے کے لئے ہی مبعوث ہوتا ہے اور معرفت توحید الٰہی کے اس کی وساطت سے دنیا میں شائع ہوتی ہے اور اس کے معجزات و نشانات بینہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا وجود لوگوں کو ثابت ہو جاتا ہے پس انا منک یعنی میری ہستی کی پہچان اور میری معرفت تیری وساطت سے دنیا پر ظاہر ہوگی۔ کیسا معرفت آمیز کلمہ ہے جو ایک مومن کے دل کو اس سے ایک لذت روحانی و ایمانی حاصل ہوتی ہے اور پھر غور کرو۔ حدیث۔ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف پر۔ کہ جس پر غور کرنے سے آپکو یہ الہام بھی حل ہو جائے گا۔ باقی آپ کی سب و شتم کا جواب اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا گیا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ اور کانا دجال جب پٹیالہ سے آویگا اس وقت اس کو بھی دیکھا جاوے گا۔ کیونکہ بہت سے کانے دجال مثل عصالے موسےٰ۔ چراغ الدین۔ جمونی اور سعد اللہ وغیرہ وغیرہ کے بہت کثرت سے یہاں پر بمباہلہ و مقابلہ آئے ہیں اور انہوں نے وہی انعام پایا ہے۔ جو آیت ذیل میں مذکور ہے۔ فحاق بالذین سخروا منہم ما کانوا بہ یستھزؤن۔ اور فقرہ سوم میں جو آپنے دعوے کیا ہے اس کا حال یہ ہے۔ کہ بعد حصول ایمان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مومن صادق بھی ہو۔ تب وہ منعم علیہم میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن جو ایسا جھوٹ بولتا ہو جیسا کہ آپ کے خط میں لکھا ہے اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی بھی کچھ پرواہ نہ ہو۔ تو اس کے ظلی نبی ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ وہ تو مصداق ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون کا مصداق ہے اور صرف امکان سے جو آپنے اپنا نبی وغیرہ ہونا سمجھ لیا ہے وہ تو بغیر برہان اور بغیر فعلی شہادت کے ہے لہذا وہ محض آپکا ادعائے باطل ہے ورنہ فاتوا برھانکم ان کنتم صدقین۔ اور ایسے شخص کی نجات تو اخروی بھی نہیں ہو سکتی۔ کما ثبت فی محلہ ولنعم ما قال المسیح الموعود ؎

ما از دیاہیم ہر نور و کمال + وصل دلدار ازل بے او محال

فقرہ چہارم میں جو کچھ ارشاد ہے اس کے جواب کے لئے حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کافی ہے۔ علمائے مکذبین میں سے اکثر تو ہلاک اور تباہ ہو گئے اور باقی جو ہیں وہ مورد الہام انی مھین من اراد اھانتک کے ہو رہے ہیں اگر وے سچے تھے تو اس مباہلہ یا مقابلہ میں کیوں ہلاک و تباہ ہوئے اور ان کی تائید منجانب اللہ کیوں نہ ہوئی۔ اگر آپ فرماویں۔ کہ باوجود میری سخت مخالفت کے میری تو تائید ہو رہی ہے تو گذارش ہے۔ کہ کیا آپکو تفسیر اٰتھم روئیداد کی یاد نہیں۔ رہی اور پھر آپنے اپنے زعم کے بموجب ہزاروں روپیہ تائید اسلام میں صرف کیا ہے۔ تو بحکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کے اس کی جزا بھی تو ملنی ضروری تھی پہلے ہی سہی مگر انجام کار کو تو نصرت اور فتح اسی کو ہوگی جو متقی ہے۔ وبس۔ والعاقبۃ للمتقین۔ فقرہ پنجم کی نسبت یہ عرض ہے۔ کہ نہ ماننے والوں کی نسبت ہماری طرف سے کونسا کفر نامراد لاشائع ہوتا ہے کہ ماننے والے بالکل دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان اگر کوئی شخص ایسے مسلمانوں کو جو ہزاروں اخباروں اور اشتہاروں میں اپنے اسلام اور اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا مشتہر کر رہے ہوں اور اپنے مسائل کل ثبوت نصوص نبیہ کتاب و سنت سے تمام دنیا میں اعلان کر رہے ہوں۔ کافر۔ مرتد اور واجب القتل ہونے کا فتوے دیوے۔ تو بموجب حدیث صحیح کے وہ کفر اسی پر عائد ہو جائے گا سو یہ بات علیحدہ ہے۔ ہماری طرف سے تو نہیں ہے بلکہ خود اسی مفتی کی طرف سے کفر خریدا گیا ہے ؎

جملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد

ہمچو آن شیریکہ بر خود حملہ کرد

اور یہ امر تو ہم کو بھی مسلم ہے۔ کہ صرف مخالفین علماء کے فتوے تکفیر سے کوئی مسلمان اور مومن کافر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ کفر اس میں موجود نہ ہو جائے۔ کیا آپنے ہمارا رسالہ تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین مطالعہ نہیں فرمایا۔ ضرور مطالعہ فرمایا ہوگا۔ کیونکہ یہ رسالہ اس وقت کا لکھا ہوا ہے جبکہ آپ طالب علم تھے۔ اور لاہور میں خاکسار کے پاس تشریف بھی لاتے تھے۔ فقرہ ششم کے بارہ میں بجز آیت سیعلمون غدا من الکذاب الاشر کے کچھ اور کیا عرض کیا جاوے اور مسیح موعود تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو مصداق اس کلام نبوت کا ہو کہ لا یحل لکافر ان یجد ریح نفسہ الامات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ۔ جیسا کہ حضرت اقدس اس حدیث کے مصداق کامل ہندوستان سے لے کر امریکہ تک ہو چکے ہیں۔ عبدالحکیم خان صاحب کی نسبت یہی عرض ہے۔ کہ فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ عبدالحکیم خان بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فعلی شہادت پیش کریں۔ کیونکہ ادعائے کل دعاوی مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت پر ہے۔ کما قال اللّٰہ تعالیٰ وکفی باللّٰہ شھیدا۔ اور آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ خاکسار نے مولوی محمد حسین صاحب کو آپ کی تکفیر پر برانگیختہ کیا ہے یہ امر محض خلاف واقعہ اور آپ کا سوء ظن ہے۔ میرے خط کو دوبارہ ملاحظہ فرمایا جاوے۔ اس خط کے لکھنے کی علت غائی اور مقصود اہم تو صرف یہی امر ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اپنے مضمون کے بموجب فرقہ احمدیہ کی تکفیر اور فتویٰ قتل دینے سے اجتناب یا رجوع فرماویں کیونکہ یہ مسئلہ مسلمہ اہل عقل کا ہے۔ کہ جب کسی کا طعن مطعون اور غیر مطعون میں مشترک ہو جاتی تو پھر وہ طعن طعن نہیں رہ سکتا۔ ورنہ لازم آوے۔ کہ

غیر مطعون بھی ملعون ہو جاوے۔ بذا خلف اسی لئے خاکسار نے اپنے خط میں مولوی صاحب کو یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب آپ ڈاکٹر صاحب کو باوجود ان دعاوی کے جو ہرزہ گوئی مائی حضرت اقدس مرزا صاحب کے ہیں سچا مسلمان جانتے ہیں تو پھر آپ جماعت احمدیہ کے لئے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہونے کا کیوں فتوے دیتے ہیں ورنہ پھر تو آپ کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کافر مرتد ہو جائیں گے۔ خلاصہ اس خط کا یہ ہے جو یہاں پر لکھا گیا۔ دگر ہیچ یعنی صرف اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے عرض کیا گیا ہے۔ لاغیر۔ اور جو پیشین گوئیاں حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہاروں اور رسالوں میں نسبت مخالفین علماء کے شائع کی تھیں جن کا نام آپ نے دھمکیاں رکھا ہے پس فرماؤ وہ سب کے سب یعنی طاعون زلازل۔ آتش فشانی اور قحط وغیرہ کیا دنیا میں بشدت واقع نہیں ہوئے۔ بینوا توجروا۔ ہاں مجھ کو ایک فقرہ آپ کے خط کا اور یاد آ گیا اس کی نسبت بھی کچھ گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ (وہ کوئی ایسا عیب مجھ پر نہ لگا سکیں گے۔ جو روز روشن کی طرح مرزا پر ثابت نہ کیا گیا ہو) ڈاکٹر صاحب آپ تو ایک ایسے اعتراض اور عیب کے مورد ہو گئے ہیں۔ کہ جو حضرت آدم سے لیکر اس وقت تک کسی ایسے مامور من اللہ پر نہیں لگایا گیا۔ جو مصداق انک لمن المرسلین وغیرہ کا ہو اور آپ پر وہ اعتراض روز روشن ہی کی طرح وارد ہوتا ہے۔ امید وار ہوں کہ ضرور بالضرور آپ جواب اس کا روز روشن ہی کی طرح غور فرما کر عنایت فرماویں۔ اندھیری رات کی طرح وہ جواب نہ ہو۔ مگر آپ کو لازم ہے کہ اولاً دو مقدمے یہاں پر آپ یاد رکھیں۔ مقدمہ اول تو یہ ہے۔ کہ جب تک کسی مدلول کی دلیل غیر منقوض قائم اور موجود رہی۔ تب تک اس مدلول کے موجود ہونے میں کوئی اہل عقل کلام یا شک نہیں کر سکتا۔ مثلاً وجود آفتاب کا دن کے موجود ہونے کے لئے دلیل ہے اور دن کا وجود اس کا مدلول ہے۔ تو جب تک آفتاب موجود رہیگا دن کے وجود میں کوئی انسان ذی عقل شک یا کلام نہیں کر سکتا ہے۔ دوسرا مقدمہ یہ ہے۔ کہ دلائل کتاب و سنت کے اگر کسی مسئلہ کے اثبات میں . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

مثل روز روشن کے واضح و قوی اور مستحکم ہوں تو ان کی مدلول کی تکذیب کرنا ایسی ضلالت اور گمراہی ہے جو موجب ہلاکت اور تباہی کے ہو جاتی ہے۔ کما قال اللہ تعالے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حیّ عن بینۃ بعد تمہید۔ ان دونوں مقدموں کی عرض ہے۔ کہ آپ نے اپنی تفسیر اور بعض رسائل میں سلسلہ حقہ احمدیہ اور اس کے بانی کے دعاوی کی حقیت بحث کر کے دلائل کتاب و سنت سے بخوبی ثابت کی تھی اور بانی سلسلہ کو مہدی و مسیح موعود اور تمام ان کے دعاوی کو ان دلائل کا مدلول قرار دیا ہے اور ان دلائل کا نقض آپ نے اب تک نہیں کیا اور وہ دلائل آپ کی تفسیر وغیرہ میں اب تک موجود ہیں لیکن باین ہمہ آپ بدول ان دلائل شرعیہ سے ایسے مرتد ہو گئے۔ کہ بانی سلسلہ کل اس کی جماعت کو دجال کذاب وغیرہ وغیرہ قرار دینے لگے۔ اب فرمائیے۔ کہ یہ عیب بجز مرتدین کے کونسے نبی یا مامور من اللہ میں پایا گیا ہے۔ کہ سالہا سال تک اس نبی یا مامور نے دلائل شرعیہ سے ایک سلسلہ حقہ کو محض دین اسلام سمجھا ہو اور باوجود موجود ہونے دلائل شرعیہ اس کی حقیت کے جو خود اس نے قائم کی ہیں ان کی مدلول سے برگشتہ ہو کر مکذب سلسلہ حقہ ہو گیا ہو۔ پس یہ کس قدر عیب شرعی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے لئے رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کا مدعی ہو۔ جس سے تمام دعاوی اس کے ہباءً منثورا ہوئے جاتے ہیں ؎

حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد ۔ ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اس اعتراض کا جواب شافی وکافی جب تک آپ کی طرف سے مرحمت نہ ہو تو خوب یاد رکھیں کہ آپ رحمۃ للعالمین بالضرور ہیں نہ رحمۃ للعالمین آپ کے الہام یا رؤیا میں نزائی سمجھے حضرت مسیح موعود سے کبھی ایسے فعل کا ارتکاب ہوا اگر کبھی کسی بانی سلسلہ سے بیعت کر کر اس کے سلسلہ میں داخل ہوئے ہوں اور اس کی حقیت دلائل شرعیہ سے بھی ثابت کی ہو اور باوجود غیر منقوض ہونے ان دلائل کے اس کے مدلول کے مکذب ہو گئے ہوں جیسا کہ اس فعل قبیح شرعی کے آپ مرتکب ہو گئے ہیں آپ کے رسائل سابقہ اور حال کے موجود ہیں کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا اور علاوہ اس پر یہ ہے۔ کہ آپ کو اس سلسلہ کی حقیت کسی قدر الہام اور رؤیا سے بھی ثابت ہوئے تھے جن کو الحال آپ وساوس شیطانی سمجھتے ہوں گے۔ پس یہ عیب شرعی متعلق الہام و رؤیا دوسرا پیدا ہو گیا جو آپ میں ایسا موجود ہے کہ نہ حضرت اقدس مسیح موعود میں ہے اور نہ کسی مامورین سابقین میں یہ عیب پایا جاتا ہے اور روز روشن کی طرح آپ میں یہ عیب موجود ہے۔ کیونکہ آپکی ارادت سابق کا حال بھی آپکے رسائل اور تفسیر میں مجسم ہو چکا ہے اور ارتداد حال بھی بذریعہ اشتہارات و رسائل کے ہر کہ و مہ کو واضح ہو گیا ہے۔ ثبت المدعا۔ بالآخر آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض ہے کہ آپ اپنا عقیدہ نسبت مسیح موعود کی جو احادیث میں آ گیا ہے۔ واضح اور متعین کر کر اس عریضہ کے جواب میں ضرور بالضرور ذکر فرما دیجئے۔ کہ کیا ہے اور نیز دجال معہود مندرجہ احادیث کی نسبت بھی تشریح فرما دیجئے کہ وہ کون ہے اور وہ کونسے مسیح کے ہاتھ سے ہلاک اور تباہ ہوگا۔ آیا ایسے مسیح کے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ جیسا کہ اپنے ماں باپ کی طرف سے کوئی مسیح نام رکھا گیا ہو اور اس کے خود دجال ہونے کا بھی احتمال ہو۔ کما مر بیانہ یا کیا۔ اس امر کی تنقیح ضروری ہے تاکہ بوقت مطالعہ آپکے رسالہ کانے دجال کے کار آمد ہو اور خلط مبحث نہ ہونے پائے اور نیز آپ کا دعوے دربارہ مسیح ہونے کے بھی منقح ہو جاوے کہ آپ کونسے مسیح ہیں جو معہود دجالی فتنہ کو پاش پاش فرماویں گے اور وہ دجالی فتنہ موعود مندرجہ احادیث کونسا فتنہ ہے۔ جو آپکے ہاتھ سے پاش پاش ہووے گا۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۰ اگست ۰۷ء

غسل صحت و شکریہ احباب

برادران۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آج بحمد اللہ الشافی میں نے جمعہ کو غسل صحت کر کے خود مختصر جمعہ پڑھایا۔ میں تمام عیادت کرنے والوں کا شکریہ جزاکم اللہ احسن الجزاء ادا کرتا ہوں۔ خاص کر ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کا جنہوں نے کتنی راتیں میرے ساتھ بے خوابی کے ساتھ کاٹیں اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جنہوں نے ہمدردی سے میرا اور میری پیاری ہاجرہ کے علاج میں بہت بڑی تکلیف کو گوارا فرمایا بیرونی احباب میں ڈاکٹر بشارت احمد اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور جماعت نجیب آباد کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ان سب سے بڑھ کر شکریہ میاں محمد حسین پھیلولی مقیم لائل پور کا کرتا ہوں جنہوں نے ہمدردی میں بے نظیر غمگساری کی ہو۔ ملن یہ سب کچھ امام الزمان مہدی دوران مسیح اللہ الموعود والمحمود والمسعود کا طفیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۱۲۔ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷۔ اگست ۱۹۰۷ء۔ **انّ خبر رسول اللہ واقع**

ترجمہ۔ رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی۔ وہ واقع ہونیوالی ہے۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔

۱۸۔ اگست ۱۹۰۷ء۔ صبح نماز سے پہلو کشف میں دیکھا کہ **"ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب نور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سید سر تک آکر گم ہوگیا ہے"**

فرمایا۔ آج ہی ہماری لڑکی نے بھی رؤیا میں دیکھا ہے۔ کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں اور دہوان ہو کر چلے جاتے ہیں ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ خواب شائد ہماری خواب کی تعبیر ہے۔ ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں۔

۱۹۔ اگست ۱۹۰۷ء۔ **"آبد آن روزے کہ مستخلص شود"**

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات جنت بی بی۔ ملک افغانستان	علی محمد صاحب ملک افغانستان
بے بے " "	عطاء اللہ
گل حبیبہ " "	اہلیہ برادر نظر محمد صاحب محمد جو دیشل ڈیرہ غازیخان

زکوٰۃ

مد زکوٰۃ کے متعلق اس سال میں جس قدر تکلیف رہی ہے اس کا ذکر وقتاً فوقتاً الحکم میں ہوتا رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع کرنے اور حسب منشائے شریعت تقسیم کرنے کی تحریک پہلے پہل سال گذشتہ میں کی گئی تھی اور اس تحریک میں اس قدر کامیابی ہوئی اور جماعت نے اس قدر توجہ کی کہ اوسطاً آمد گذشتہ سال کے آخری چند مہینوں میں دو سو روپے سے بھی زائد رہی۔ چنانچہ اسی آمد کو خیال میں رکھ کر اس سال اس مد کے منتظمین نے ابتدائے سال میں ہی اس کے خرچ کو دو سو روپیہ ماہوار کے قریب کردیا۔ یا اس سے بھی زیادہ کردیا۔ جس میں مستقل خرچ ہی کوئی سوا سو یا ڈیڑھ سو ماہوار کے قریب ہوگیا۔ مگر تین چار ماہ گذرنے کے بعد اس مد میں آمد کی اس قدر کمی ہوئی۔ کہ اخراجات کا ادا ہونا مشکل ہوگیا اور جن لوگوں یا طالب علموں کے لئے اس مد سے وظائف مقرر کئے گئے تھے۔ ان کو بہت تکلیف ہوئی۔ اس پر اخبار میں بار بار تحریک کی گئی مگر تین چار ماہ سے اس کی حالت وہی رہی ہے اور اس وقت نہ صرف یہ مد تین سو روپے سے زیادہ کی مقروض ہے بلکہ قریباً دو ماہ کا خرچ بھی اس وقت قابل ادائگی ہے جو اس مد میں روپیہ نہ ہونے کے سبب ادا نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ تخفیف اخراجات کی بھی بہت کوشش کی جارہی ہے مگر اس وقت تخفیف اخراجات بھی آسان کام نہیں یہ واقعات میں نے صحیح صحیح لکھدیئے ہیں۔ کیونکہ جس قدر یہ واقعات صاحب نصاب احباب کے لئے باعث تحریک ہو سکتے ہیں۔ اس قدر میرے خالی الفاظ نہیں ہو سکتے بہت سے مساکین جن کی مدد کی جاری تہی۔ اس وقت تکلیف میں ہیں اور آئیندہ جس قدر درخواستیں آتی ہیں حالانکہ ان میں سے بہت سے لوگ مستحق امداد بھی ہوتے ہیں۔ مگر اسی تنگی کی وجہ سے انکار کرنا پڑتا ہے۔ یہ رجب کا مبارک مہینہ ہے اور عموماً لوگ اس مہینہ میں زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں اس لئے میں مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تمام احمدی احباب کیخدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ فی الفور اپنی اپنی زکوٰۃ کے روپے کا حساب کرکے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرمادیں اور کوپن میں اس امر کی تشریح کردیں کہ زکوٰۃ کا روپیہ ہے تاکہ کسی اور مد میں جمع نہ ہو جاوے۔ اگر جملہ احباب توجہ فرمادیں۔ اور اپنے اپنے گھروں میں بھی تحریک کریں۔ تو بہت جلد یہ تمام مشکلات رفع ہو سکتی ہیں۔

خاکسار محمد علی۔ جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

۱۸۔ اگست ۱۹۰۷ء۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب منشی تاج الدین صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے اور دوسرے روز حضرت کیخدمت میں حاضر رہ کر واپس گئے اور جناب مولوی غلام حسین صاحب بمعہ اہل خانہ پشاور سے تشریف لائے حافظ محمد اسحٰق صاحب بہ تقریب رخصت موسم گرما قادیان آگئے ہیں۔

بارش دوسرے تیسرے روز اکثر ہوتی رہتی ہے۔

مطبع انوار احمدیہ میں عنقریب چھاپنے کی مشین آیا چاہتی ہے۔

اہل حدیث کا دروغ گو راوی

مکرمی ایڈیٹر اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلاً ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرمادیں۔ کیونکہ چند ایک دروغ بیانیوں کی تردید میری دانست میں ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ۹ ماہ اگست ۷ء کو اپنے سلسلہ کے ایک معزز بھائی کے اشارہ سے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۵ جولائی ۱۹۰۷ء کے مطالعہ کی ضرورت ہوئی۔ اس پرچہ کے صفحہ ۲ کے سر پر ایک خط چھپا ہے جسکے نیچے لکھنے والے کا نام نہیں بلکہ صرف راقم ...... از میانوالی کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ خط کے مطالعہ سے مجھے بڑی حیرانی یہ ہوئی کہ راقم خط نے ایک درجن سطروں کی تحریر میں صرف ایک جھوٹ نہیں بولا۔ بلکہ اپنے آپ کو اہل حدیث کے ایڈیٹر کا پکا متبع ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ کی نجاست پر منہہ مارا ہے۔ خط کی دو سطروں کے بعد جس میں اس نے مجھے مرزائی المذہب وغیرہ کے نام سے پکارا ہے اس نے جھوٹ مطلبون تحریر کیا ہے۔ "مرزائی المذہب نے فی الحال کہا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی میں مرجائیگا اور یقیناً مرجاتے گا"۔ میں نے مباہلہ کا کبھی ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت اقدس کے سامنے مباہلہ کے لئے کبھی نہیں آئے اور نہ انہیں جرأت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کاذب صادق کا ہرگز ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا اگرچہ بار بار مباہلہ کے لئے بلایا گیا۔ لیکن وہ چالاکیوں سے جیسا کہ اس کا وتیرہ ہے اپنے لئے فرار کی راہ نکالتا رہا۔ آخر مشیت ایزدی نے ایک اور راستہ سے اس کو پکڑا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ "اخیری فیصلہ" کے عنوان کا ایک اشتہار دیدیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ بیچارے کو کیا جرأت کہ رب جلیل کے پہلوان کے ساتھ دعا میں مقابلہ کرے۔ مسیح زمان کے ہاتھ میں کاری حربہ تو دعا ہی کا ہے۔ بھلا راقم خط بتلاوے کہ ڈوئی صاحب کو امریکہ میں جا کر کس نے ہلاک کر دیا الٰہی بخش لاہوری کی ایک ہی دن میں کس نے ستیاناس کر دی۔ چراغ الدین جمونی کو کس نے خاک میں ملایا۔ یہی تو دعا کے تیر ہیں جن کے بدبخت لوگ شکار ہو رہے ہیں۔ پھر راقم خط جس کی دروغ گوئی کی تردید میں یہ چند سطور لکھے جاتے ہیں۔ جھوٹ کی نجاست پر منہہ مارتے ہوئے وہ صریح کذب تحریر کرتا ہے جس کے نیچے میں نے لکیریں کھینچ دی ہیں۔ وہو ہٰذا۔ "ایک آدمی قدرے خواندہ ہے اس نے بوجہ قلت فہمی مرزائی المذہب سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہوں گا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی المذہب سے انکار کرو اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک آ جاؤ اس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہے اس نے جواب لکھا کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا مطمئن رہنا شاندار استدراج ہو جاوے"۔ اس کے جواب میں گذارش ہے کہ راقم خط نے صریح کذب بیانی کی ہے۔ میں نے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے کبھی اس بارے میں ذکر نہیں کیا اور نہ حضرت صاحب نے مجھے کبھی لکھا ہے کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا۔ مطمئن رہنا بلکہ ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ حضرت اقدس نے آخری فیصلہ دیا ہے۔ اشتہار میں لکھا ہے وہ مشیت ایزدی کے مطابق کسی نہ کسی صورت میں پورا ہو کر ہی رہیگا۔ راقم خط کو جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ اہل حدیث کے قول الکل اجل کتاب کے مطابق انتظار کرنا چاہیئے۔ باقی رہا قدرے خواندہ آدمی اور اس کی قلت فہمی والا معاملہ۔ سو اس کی بابت گذارش ہے۔ کہ وہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور بڑا سعید اور نیک بخت ہے۔ اس نے گذشتہ بہار میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ارضی اور سماوی واقع ہوتے دیکھے تو اس سعید شخص کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ ڈوئی صاحب کی موت کی خبر سنکر وہ حیران رہگیا اور ساتھ ہی جب الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہوری کی ہلاکت کی خبر دار د ہوئی تو اوس کی حیرت اور بھی زیادہ ہوئی۔ لہذا جب اس نے حضرت کا اشتہار مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ والا دیکھا تو اس نے خود حیرت زدہ ہو کر اقرار کیا۔ جو راقم خط نے درج کیا ہے ورنہ ہمیں تو کوئی ضرورت نہیں کہ مولوی ثناء اللہ مرے یا عبد الحکیم ہلاک ہو۔ تو تب ہم مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لاویں۔ ہم نے تو حضور والا جناب کے کئی ایک نشان بچشم خود ایسے دیکھے ہیں۔ اور ہر روز دیکھتے ہیں۔ کہ اگر ادہر کی دنیا ادہر ہو جاوے۔ تو ہمارے ایمان میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی بابت ذرا بھر یاس نہیں گذرتا اور نہ انشاء اللہ گذرے گا اور ہم منتظر ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کئی ایک نشان ایسے دکھلاوے جو کئی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہوں پھر آگے چل کر راقم خط نے تیسرا جھوٹ بدیں الفاظ بولا ہے "اور سنا جاتا ہے کہ اس نے جاسوس رکھے ہوئے ہیں۔ زہر دیدیتے ہیں۔ چونکہ آنجناب سب اسلام کے مہر ہیں اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہیں اور سنۃ والجماعۃ کو ترقی دیتے رہے ہیں میں آپکا خادم ہوں اور آپ کو خبر کرتا ہوں۔ کہ شاید کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہونچ جائے۔ خدا آپکا محافظ ہو اور آپ کو زندہ سلامت باکرامت رکھے"۔ راقم خط جو اپنے آپ کو ایڈیٹر اہل حدیث کا خادم تصور کرتا ہے۔ اپنے مخدوم کی طرح کذب بیانی میں بھی خوب کمال رکھتا ہے۔ کیا وہ کسی زہر خوران یا جاسوس کا نام لے سکتا ہے یا راہ مخالف اشخاص کا جن کو زہر کہلا کر ہلاک کیا گیا ہو یا تحقیق کا مادہ ہے۔ اس کے مغز سے مفقود ہو چکا ہے۔ کیا راقم خط کی اتنی ہی عقل نہیں۔ کہ ایسا مسیح جو اپنے مریدوں کے ذریعہ لوگوں کو زہر دلوا کے ان کو قتل کرائے۔ کبھی کامیاب ہو سکتا ہے یا لوگ ایسے شخص کے کبھی مرید ہو سکتے ہیں کیا راقم خط کا دل گواہی دیتا ہے۔ کہ ایک مرشد اپنے مریدوں کو لوگوں کے ناحق زہر خورانی اور قتل کی ترغیب دیوے اور پھر وہ مرید اس کی عزت اور توقیر کریں۔ کم از کم راقم خط کا اگر کوئی مرشد ہے تو اس کی بابت ہی خیال کر لیوے کہ اگر وہ اسے کسی کے قتل یا زہر خورانی پر آمادہ کرے۔ تو کیا وہ ارتکاب ایسے جرم کا کریگا اگر کرے گا تو ہمیں اطلاع دیوے ورنہ سمجھ لیوے کہ ایسے مرشدوں اور مصلحوں کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ راقم خط نے یہ خط جیسا کہ اس کے اخیری فقروں سے معلوم ہوتا ہے۔ از روئے ہمدردی لکھا ہے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ اپنے ہمدرد ناصح سے زیادہ ہوشیار ہے۔ کہ کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کے چہرہ مارنے وغیرہ سے نہیں مریگا۔ کیونکہ وہ اپنے خط پر نوٹ چڑہاتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس نے (مرزا صاحب نے) لکھا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا کسی انسان کی شرارت سے نہیں۔ پس میرے دوستو! یاد رکھو "الکل اجل کتاب" اب ناصح ہمدرد کو مولوی ثناء اللہ سے خود فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ اس کا دل کون سی آفت سے جو موت کے برابر ہو۔ خائف ہے اور پھر بعد از فیصلہ اس کا تدارک اور علاج کریں اور جیسے جھوٹ چاہیں۔ بولیں۔

الراقم

غلام محمد ہیڈ ماسٹر۔ میانوالی۔ ۱۲ اگست ۷ء

در مدح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عاشق صادق شدم بر مهدئ آخر زمان
هم مثیل حضرت عیسیٰ ... غلام احمدؐ بود
آمده بر رنگ احمد در جمالی پوستے
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
اے کہ دانش داد ستایز د چند حرفم گوش کن
گر نے دادی خبر آن مخبر صادق ز پیش
یا نمیگفتی کہ لا مهدی مناسب انتظار
از شما باشد اما اسم او اسمم بود
نور ایزد در جبینش شبیر یزدان باشد او
آورد آن مرد حق از بهر مردانے کہ شان
هر دفینه هر خزینه خود بخود ظاهر شود
امن باشد اینچنین کس را تعدی بر کسے
شیر و بز یک جا بیایند و بنوشند آب جو
درمیان ماه رمضان هم کسوف وهم خسوف
دجل باشد این قدر کز کثرت کرد ذریب
اختر معروف ذوسنین نام آن بود
این همه آثار و همچون نکته هائے بیشمار
کوسیه بختے بمیدانش مقابل مے شود
بست و سه بگذشت وز اندازهٔ هین میعاد هم
باوجو اینکه هر شب بر خدا بندد دروغ
عظمت آن رب عزت شوکت سردار دین
عیسیٰ ما مے بگوید رب من باشد خدا
عیسیٰ مریم کہ از جهل هوا خواهان او
اب ندار و دبستی با . ب برادر گوش کن
مولوی مثنوی در یک دو مصرع حل کرد
همچو سبزه بارها روئیده ام اے جان من
گفته باطن گفت این باشد دلیل او اگون
مطلب او این بود کز فیض خدائے لایزال
این را با اب تعلق صرف باشد تا به زیست
فیض رب بر عبد باشد از ازل هم تا ابد
باوجود اینکه در دنیا بسے ایجاد ها
گر نه چشم دین این دجال گشته بے بصر
گر مسیح الله روحانی بود این خدا
در تعلق باشدش با اب بجان جسم هم

زانکه او باشد زایزد هم بود صاحب قران
هم سطر هم مقدس گشته نازل ز آسمان
مظهرے باشد عجائب هم غرائب بے گمان
کیست کو باطل کند از صد هزاران یک نشان
یک اشاره بس بود از بهر زیرک عاقلان
مهدئی آید به دنیا دستگیر بیکسان
بود تا میگفت والآ عیسےٰ اے دانشوران
در مصائب کوه باشد در ره خالق دوان
گر بود ایمان معلق با ثریا هم ازان
روز و شب باشند بهرِ حق پریشان و دوان
قحط هائے سخت آید جابجا اندر جهان
ایچ نبود نے کسے باشد هراسان آن زمان
بچه هم با مار بازیها کنند چون ریسمان
اول و دوسطش پدید آید جهان بیند عیان
فرقهٔ مذموم را دجال باشد نام شان
آشکارا گردد اندر وقت آن شاه جهان
گشته هم مشهود در عصر امام عارفان
نصرت حق بهر استقبال او آید دوان
کین امام حق کند دعوے وحی ای صاحبان
لو تقول هیچگه واقع شد نقصان رسان
این علم بر دار سرور کرد قائم در جهان
از ازل هم تا ابد فیضش بہ بینم بیکران
بچهٔ رحمٰن بپندارندش این عیسائیان
حیف بر حالت ندانی مثنوی هم اے جوان
نکتهٔ باریک گیرند پندے کافران
: بقصد و هفتاد و قالب دیده ام باشد عیان
نور شمس آید بچشم شب پرک تاریک دان
سبزه بودم دانه گشتم نطفهٔ وانگه جوان
چون نماند زیست رشته قطع گردد درمیان
هیچگه نے کم شود نے ختم گردد دوستان
کرده و مشهور گشت این فرقهٔ دجالیان
چیست مشکل کان ندانند از خرد بے بهرگان
همچنین شامل شوند او را تمامی کل بندگان
پس ضرور است اختلافش با خدائے لامکان

مختلف اجسام چون پیوند گیرند هر کجا
زین سبب او را نشاید گفتن که در خدا است
گر بود حیوان یا باشد نباتات زمین
پس نمیدانم ز پیوند خدا و بنده
چون شود پیدا خدا هم مادرش مریم بود
از ولاهر دم دعا از رب لم یولد بخواه
دل بدست آور که حج اکبر است نشنیده
گر نمیدانی کجا باشد چنین صاحبدلے
بارها نشنیده یک علم مے باشد خفی
آن نه در صوفی بود نے در مشائخ گوش کن
تو مگر نشنیده باشی قصهٔ موسےٰ و خضر
گرچه این لفظ لدنی خود بخود بخشے طلب
چیست آن دار الامان حالش اگر پرسی ز من
سینه ام از عشق آن غوث زمان برسوخته
هرچه در دل میگنجد لاجرم بیرون شود
نعره ها زن اے عزیزم گه یمین دگه یسار
گه بمشرق رخ کن و گه سوئے مغرب میشتاب
لافتا ذالا مسیح لاسیف الا علم دینی
حیرتم گیرد چو بینم الهمان را در خروش
بعد پیغمبر علیه الصلوٰۃ والسلام
احمقان را کم ز کفر این کلمه ناید در نظر
مے کنند انصاف اے آنکه او منصف بود
او را حکم بود منکم بحکم او شوید
آیت لاینطق ظاهر کند این نکته را
پس درین جا فکر مے باید عزیز از جان من
یا نه اہل بیت بودند حاضر اندر آن زمان
یا مگر بهتر نپنداری امام از مقتدی
پس چو افضل گشت آن مهدی ز اصحاب و دگر
کو کند دعوے که من بهتر زآن نور خدا
گر کسے را در حق حضرت بباید شک دل
این دگر امر است گر باشد دل او حق طلب
لیک دیدم ناخدا ترسان بگویند اکثرے
هم نے باید گروه احمدی را اینچنین
این نه جاهل از جهالت بر زبان راند چنین
از تعصب راستی را اینچنین بگذاشتند
باغبان گلستان آن رسول عالمین
یا خداوندا بحق عزت فخر الرسل

نیست ممکن زان شود پیدا یکے از قسم شان
هیچگه ثابت نشد از تجربه این داستان
از دو قسم مختلف آید برون یک مثل آن
که او ندارند جنسیت را هیچ نسبت درمیان
این عجب منطق شنفتم زین گروه ابلهان
ده نجاتم زین گروه ضالین و گمرهان
دل بدنیا نیست کم باید دل صاحبدلان
رو به بین مهدی وقت وهم مسیح این زمان
آمده سینه بسینه از رسول انس و جان
سیزده صد سال رفت و شد جلی در قادیان
نام آن علم لدنی کرده اند این عالمان
صاحب علم لدن را بین برو دار الامان
مسکن مهدی بود خلقه زده گرد دیبان
چون بجوشم اے برادر وجدم آید هر زمان
گر ترا باور نه باشد این سخن از عاشقان
چهچها زن تا رسد آوازه ات بر آسمان
بر زبان جاری بدار این قال با تاب و توان
دین کتاب الله بود باشد هم مسیح در قادیان
گر کسے گوید که حضرت به زکل مردمان
است خواه اصحاب مے باشند یا خود غیر شان
بعض شان را با خدا همسر گمارند مشرکان
خود نمود ارشاد آن ختم الرسل در شان شان
هم سلامم را بگوئید اے گروه مومنان
این نه پیغمبرؐ بگفتا بل خدائے انس و جان
یا نه بوده در مخاطب آن زمان اصحابیان
یا نه ارشاد نبی بود است با آن سیدان
یا بگو این بود مختص با زمان و یا مکان
هم ز اہل بیت آن ختم الرسل گو کیست آن
بودم و هستم مبرس از سرور پیغمبران
نیست او مهدی و یا باطل بود دعوی شان
میتوان سنجید هر یک مرد حق را با قران
فرض کن مرزا بود گر مهدئ آخر زمان
به ز اصحاب و امام و غوث سازندش بیان
بلکه اکثر عالمان بے عمل گویند ہان
که نخواهند ذرهٔ حق هم بماند در جهان
شد غلام احمد مخدوم و پیر سالکان
کن نگه از بهر لله این باغبان و بوستان

یا رسول اللہ نظر بر اُمّت بے چارہ کن
اے فدائے خاکپایت گرد ایں عاصی مدام
اے کہ غوثان زمان در آرزوے دیدنت
اے کہ غوث اعظمی و قطب اقطاب ہدیٰ
اے کہ با شمس ہدایت چون شدستی طلوع
اے کہ پیر دستگیر و مرشد کامل توئی
ہم مثیل ابن مریم ہم بروز احمدی
یا امیر المومنین بہر خدا حالم بہ بین
کن نظر بر حال من کز دست این دیو لعین
خاکسار اقصہ ات کوتاہ کن کہ این کافی است
من نہ شاعر ہستم و نے شعر بازی میکنم
ہستم و بے ساختہ در الفت آن شاہ دین
بے تکلف بے تصنع بے مزاق شاعران
عبد خالق باشم و جائم پشاور بودہ است

گرگ میجو یند چوپان نفرت است از پاسبان
اے کہ سرتاج ولایت گشتۂ از آسمان
عمرہا کردہ بسر رفتند بحسرت زین جہان
اولیاء را فخر بر تو کاندی بر نام شان
از خجالت روے خود پوشیدہ خود سیارگان
ہم مسیح و مہدئی وہم رہنمائے عاصیان
خادم یک سید و سرور و سالار جہان
الغیاث اے سید مولیٰ ملائک پاسبان
گشتہ ام برباد و خوار و زار و بے حد ناتوان
ورنہ افسردہ شود سامع ز سمع داستان
بل کمینہ چاکر آن حضرت والا مکان
چند اشعارے کہ در آن راستی کردم بیان
دل بجوشم آمد و جاری شدندم بر زبان
یک نہ تو م قاضیان و تہانہ دار یار کہان

عبد الخالق از پشاور

احمدیہ انجمنوں کیلئے قواعد

یہ قواعد جن کے متعلق پہلے بھی احباب کو اطلاع دی جاچکی ہے۔ اب چھپکر تیار ہیں۔ انجمنوں کا جلدی قائم ہوجانا ازبس ضروری ہے غالباً یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء تک بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء تیار ہوکر مختلف انجمنوں کے پاس بھیجا جائیگا۔ لہذا جہاں جہاں ضلعوں کی انجمنیں قائم ہوئی ہون چاہیئے کہ ایک ایک کاپی قواعد کی منگوا کر فی الفور انجمنیں قائم کرین اور مفصلات مین اپنی شاخین قائم کرنیکا انتظام کرین اس معاملہ مین زیادہ التوا نہ ہونا چاہیئے مین دوسری جگہ لکھ چکا ہون کہ حضرت اقدس بھی بار بار تاکید فرماتے ہین کہ یہ کام جلدی ہونا ضروری ہے جہان جہان احمدی احباب انجمنیں قائم کرنیکے لئے تیار ہون وہ کاپی قواعد کی راقم سے طلب کرین ضلع کی انجمنیں اگر خود ہی مفصلات مین کاپیان بھیجنے کا انتظام کرسکتی ہون تو زیادہ کاپیان طلب کرین ورنہ مفصلات کے احباب براہ راست کاپی قواعد کی طلب کرکے انجمنیں قائم کرین۔

المعلن خاکسار محمد علی ۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔ ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

نوٹ۔ جہان جہان انجمنیں قائم ہونے کی اطلاع دفتر سکرٹری مین پہونچ چکی ہے وہان بغیر طلب کرنے کے قواعد کی کاپی [illegible]

واعظین کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا یہ فرما چکے ہین کہ جماعت کی تعداد تو بہت بڑی ہے اور دن بدن ترقی بھی خدا کے فضل سے خوب ہو رہی ہے حالانکہ ہماری طرف سے کوئی واعظ بھی مقرر نہین ہین بلکہ خود ہی خدا تعالیٰ دلون مین ڈال رہا ہے اور لوگ کثرت سے اس سلسلہ مین داخل ہو رہے ہین مگر ابتک اس اتنی بڑی جماعت مین کوئی ایسا انتظام نہین ہوا جس سے وہ سب لوگ جو بیعت مین داخل ہو رہے ہین اسکی اعانت مین بھی حصہ لین اور نہ ہی ابتک کوئی ایسی تجویز ہوئی ہے جس سے ان لوگون کو جو سلسلہ مین داخل ہوتے رہتے ہین اس کے حالات سے پوری پوری آگاہی ہوتی رہے چنانچہ حضور کے اسی ارشاد کی تعمیل مین اس سال مین کئی دفعہ انجمنیں قائم کرنیکے لئے مین بھی تحریک کرچکا ہون جسکی طرف بہت سے احباب نے توجہ فرمائی ہے مگر کثیر حصہ جماعت کا ابھی خاموش ہے اسی غرض کے لئے اب قواعد بھی تجویز ہوکر چھپ گئے ہین اور جو ... ہر ایک مقام پر احمدی احباب کی خدمت میں طلب کرنے پر بھیجے جاوینگے تاکہ اس کے مطابق ہر ایک ضلع مین اور دیہات مین انجمنیں قائم ہون جنکا باہمی تعلق ہو اور اس طرح سے احباب کا باہمی تعلق اور تعارف بھی بڑھے اب اس پر عمل کرکے دکہانا ہماری احباب کا کام ہے مین تمام احباب کو یقین دلاتا ہون کہ حضرت اقدس کی یہی خواہش ہے انشاء اللہ کہ اس قسم کا نظم سلسلہ مین قائم ہو کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ جسقدر کام اشاعت اسلام کے اس سلسلہ نے شروع کئے ہوئے ہین اور جو روز بروز ترقی پر ہین وہ کثیر اخراجات کو چاہتے ہین اور اگر یہ نظم سلسلہ مین قائم ہوجاوے اور تمام احباب سے باقاعدہ چندہ وصول کیا جاوے تو ایک ایسی رقم کثیر جمع ہوسکتی ہے جو آئے دن کی تحریکوں سے مستغنی کرسکتی ہے یہ چندہ جیسا کہ حضرت اقدس بارہا فرما چکے ہین کسی پر بوجھ کے طور پر نہین ڈالا جاتا بلکہ طیب خاطر اور انشراح صدر سے جو شخص کچھ چاہے دے لیکن اگر تمام احباب سے چندہ وصول ہو تو تھوڑے تھوڑے سے بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے مگر کچھ نہ کچھ اعانت کرنا ضروری ہے کیونکہ جبتک کوئی شخص سلسلہ کی اعانت نہین کرتا اس کا سلسلہ مین شامل ہونا اس کے اپنے لئے بھی مفید نہین ہوسکتا بہرحال یہ ایک ضرورت ہے جسکو خود حضرت مسیح موعود نے محسوس فرمایا ہے آج بھی اسی امر کا ذکر درمیان مین تہا کہ جیسی کہ تجویز کیگئی تھی کہ ہر ضلع مین وہان کی جماعت اپنے سارے ضلع مین انجمنیں قائم کرنے اور چندہ وصول کرنیکا انتظام کرے اسمین اکثر احباب ابتک سستی دکہا رہے ہین اسپر حضرت اقدس نے یہ ارشاد فرمایا کہ خود ایسے واعظین مقرر کرکے مختلف ضلعون مین بھیجدئے جاوین جو ہر ایک ضلع مین دورہ کرکے چندہ کی وصولی کا مستقل انتظام کرین اور فرمایا کہ عام اعلان کردیا جاوے کہ جو لوگ اس کام کے کرنے کے لئے تیار ہون وہ اپنی اپنی درخواستین بھیجدین ایسے واعظین کیلئے فرمایا تین چیزین ضروری ہین اوّل یہ کہ دیانتدار ہون دوّم محنتی ہون اور اس قسم کی مشقت جو وہ بعد وعدہ کرین میں آئیگی برداشت کرنیکے لئے طیار ہون تیسرے اس قدر علم رکھتے ہون کہ وہ وعظ بھی کرسکین چنانچہ اسی ارشاد کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اس کام کے لئے تیار ہون اور حضرت اقدس کے اس منشاء کو پورا کرنے کے لئے اس خدمت کو قبول کرسکین وہ بہت جلد اپنی درخواستین بھیجدین اس معاملہ مین خط و کتابت راقم کے ساتھ ہو

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

دمدار ستارہ۔ کوئی بیس روز سے پہلی رات کو چار بجے کے قریب مشرق کی طرف آسمان پر ایک دمدار ستارہ دکہائی دیتا ہے بہت سے لوگون کے خطوط آرہے ہین جن کے دلون کو خدا تعالیٰ نے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ یہ ستارہ خدا کے مسیح کے ظہور کے لئے کسی خارق عادت نشان کا پیش خیمہ ہے اور یہ امر گذشتہ [illegible] واقعات سے

اسلام اور عیسائیت

کے نام سے ایک جدید کتاب انگریزی زبان مین شائع ہوئی ہے جسکی مصنفہ ایک انگلش لیڈی ہین جو مسز لاین کے نام سے مشہور ہین۔ یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ ان لوگون کے مطالعہ کے قابل ہے جو بوجہ نادانی ولاعلمی مسلمانون کے تمدن اور ان کے مذہب پر بے جا اعتراض کرتے ہین اور اسلام کو مسلمانون کی ترقی کا سدراہ قرار دیتے ہین یہ کتاب اسلام کے حق مین ایک شہادت ہے جو ایک غیر مذہب اور غیر قوم کی لیڈی نے بلاد اسلامیہ مین سفر کرنے مسلمانون کی سوسائٹی مین ایک حصہ زندگی بسر کرنے اور اسلامی لٹریچر سے کافی طور پر آگاہ ہونے کے بعد پیش کی ہے۔ مصنفہ اس کتاب کے دیباچہ مین لکھتی ہے

" یہ کتاب مین اس لئے لکھتی ہون کہ یورپ مین مذہب اسلام اور مسلمانون کے ساتھ انصاف اور ہمدردی کے فیلنگس پیدا ہون۔ اس کتاب کی بنیاد اصلی اسلامی لٹریچر پر اور میرے ان ذاتی تجربون پر ہے جو مسلمانون مین مدت دراز تک زندگی بسر کرنے سے حاصل ہوئے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانون کی پستی اور ادبار کا سبب ان کا مذہب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان وحشی ہین اور شائستگی اور ترقی کے راستہ مین حائل ہین مگر مین نے جو اس کتاب مین لکھا ہے اس سے مدلل طور پر معلوم ہوگا۔ کہ یورپ کے تمام موجودہ تمدنی انتظامات کی بنیاد مذہب اسلام پر ہے۔ اسلام نے دنیا مین بے شمار نیکیان پھیلائی ہین اور بدیون سے صدیون تک جنگ کی ہے۔ مسلمانون مین مذہب اسلام کی اخلاقی اور تمدنی خوبیان آج تک موجود ہین وہ اس لائق نہین کہ ان کو مذہب عیسوی کا وعظ سنایا جائے کیونکہ ان خوبیون کے لحاظ سے مسلمان عیسائیون سے کہین زیادہ شائستہ ہین۔ اسلامی حکومتین کمزور ہوگئی ہین۔ مسلمان لیڈر پست ہمت ہین۔ مسلمانون مین اعلیٰ تعلیم و تربیت کے ذریعے موجود نہین اور اسلامی گروہون مین نااتفاقی ہے۔ مگر مین نے مسلمانون مین عمدہ اخلاق اور شائستہ عادات کی جھلک ہر جگہ پائی ہے اور یہ مذہب اسلام کا اثر ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہب اسلام بہ نسبت دیگر مذاہب کے بالاتر ہے اور وہ نوع انسان کے دلون اور دماغون کو شائستگی کے نور سے بخوبی منور کر سکتا ہے مجھے امید ہے کہ میرے ہم وطن اس کتاب کو نہایت دلچسپی اور غور سے پڑھین گے اور اس قوم کے ساتھ نہایت انصاف اور ہمدردی سے پیش آئین گے جس کی قومیت اور مذہب پر آج تک یورپ مین بیدردانہ اور ظالمانہ حملے ہوتے رہتے ہین۔ (وکیل)

نشان ستارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

حضرت اقدس جناب مفتی صاحب رضہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مظفرنگر سے جناب منشی عبدالخالق صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مظفرنگر کا خط آیا اس مین وہ لکھتے ہین "مظفرنگر مین ۷۔ اگست کی شب کے ۸ بجے ایک ایسا عظیم الشان ستارہ ٹوٹا۔ کہ جس سے نہائیت درجہ روشنی ہوگئی۔ جو ایک ہیبت ناک حالت لئے ہوئے تھا اس کے ایک یا دو منٹ بعد بڑی زبردست گرج ہوئی۔ اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہماری یاد مین کبھی اس قسم کا ستارہ نہین ٹوٹا۔

راقم۔ آپکا نیازمند اکبر شاہ خان نجیب آبادی سفیر انجمن احمدیہ مظفرنگر ۹۔ اگست ۰۷ء

کمل نجات

عیسائی اخبار نور افشان لکھتا ہے۔ "اس کمل نجات کے لئے خدا کا شکر ہو جس کو مسیح نے صلیب پر پورا کیا۔"

یہ نجات کس بات سے ہے اس گناہ کی سزا سے جو آدم اور حوا دنیا مین لائے تھے۔ گناہ کے سبب آدم کو یہ حکم ہوا تھا کہ تو اپنے ماتھے کے پسینہ سے روٹی کھائیگا اور حوا کو یہ حکم تھا کہ تو تکلیف سے بچہ جنے گی۔ یہ دو سزائین ہین جو شامت گناہ تھین۔ یسوع مصلوب کے طفیل ہمارے ملک کے کاہل اور نالائق مردون کے واسطے تو نجات کی راہ شن کمپونڈ مین پیدا ہوگئی ہے۔ جس کے واسطے ہم بھی شکر گزار ہین لیکن افسوس ہے کہ عورتین ہنوز دکھ کے ساتھ بچے جنتی ہین اس واسطے یہ نجات تاحال کمل نہین ہوئی بلکہ ناقص رہی۔ ایڈیٹر صاحب نور افشان نظر ثانی فرماوین۔

نظم

دل کو الفت مین شہ دین کے لگایا ہم نے
ہاتھ دنیا سے سردست اٹھایا ہم نے
دل کو اک ہادی صادق سے لگایا ہم نے
سچا رہبر اسی سالک کو بنایا ہم نے
کس زبان سے ہو ادا شکر الٰہی تیرا
جستجو تھی ہمین جس کی وہی پایا ہم نے
پڑ گئی سارے طرحدارون کی رنگت پھیکی
جب سے دل میں یہ ترا رنگ جمایا ہم نے
جو مزا تیری محبت مین ملا ہے ہمکو
وہ مزا غیر کی الفت مین نہ پایا ہم نے
تیری خاکِ قدمِ پاک کو سرمہ سمجھین
اس کو آنکھون مین بصد شوق لگایا ہم نے
جب ٹھکانہ نہ ملا ہم کو کہین دنیا مین
آستانہ پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
سینکڑون ہم کو زمانے نے دئے کر دھوکے
مگر اے جانِ جہان دھوکہ نہ کھایا ہم نے
برگزیدہ تو خدا کا ہے خدا تیرا ہے
تجھ کو جیسا تھا سنا ویسا ہی پایا ہم نے
کچھ کشش آپ کی تھی کچھ تھا خدا کو منظور
تیری الفت مین قدم کو جو بڑھایا ہم نے

خاکسار محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنلر انچارج محکمہ ریلوے بھٹنڈہ

نظم

السلام اے تاجِ عزت شمس دینِ احمدی
احمدؐ آمد نامِ تو سر سیرت آمد احمدی
حجۃ اللہ آمدی از کردگار ذوالجلال
تاج تارک برنہادہ زافتخار احمدی
نور نورِ مصطفےٰ دراز سر سرمدی
گل زچمنِ مرتضےٰ و بوستان احمدی
ہر صبح در صدرِ جنت سے سرایند طوطیان
اللہ اللہ احمدؐ آمد راز دار احمدی
شور بیتم در فتادہ بر زمین و آسمان
شرف بردہ خاندان میرزایان احمدی
آنکہ تا بد روئے و سراز آستانت لاجرم
ظل رحمت در نیابد زآستان احمدی
غم مدار اے شاہ عاصی در زمان احمدی
حمد للہ آمدی در ظلِ احمد احمدی

نیازمند نواب شاہ احمدی از متی دارہ منصور دیانہ

غلامی اور عصمت انبیا

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تفصیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں اُن سے کون غافل ہیں حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفین نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے۔ اور اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور پر دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کا ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی ہے۔ چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق سیاہ دار پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے ہیں۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر کی ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں

غلامی ۱۰/ عصمت انبیاء ۶/

منفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲/

القول الصحیح اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱/

رویائے صالحہ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود سے پورے ہوئے ہیں۔ قیمت ۳/

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲/

نور الدین مصنفہ علامہ زمان حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر مکمل بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸/

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱/

نظم مستورات مستورات کے لئے بہت مفید ہے قیمت ۱/

اسلام کی پہلی کتاب بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۲/

کامن احمدی۔ اردو دانوں کے لئے قیمت ۱/

آنرڈ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱/

رسید زر

۲ و ۳۔ اگست ۱۹۰۷ء ۱۹۴۶ - محمد دین صاحب عہ/

" " " سید محمد حسین صاحب عیر

۵ " " ۱۵۶۲ - نظام الدین صاحب عہ/

۵ " " ۱۴۵۰ - میاں احمد حسین صاحب ے/

۵ " " ۳۹۰ - حکیم محمد دین صاحب ے/

۵ " " ۱۳۹۱ - چودھری فیروز الدین صاحب ے/

۶ " " ۱۶۸۷ - غلام حسین صاحب ۱۲/

۶ " " ۱۴۸۶ - محمد نصر اللہ خان صاحب عیر

۸ " " ۱۵۹۹ - سید مبین الدین صاحب ے/

۸ " " ۱۶۸۳ - میاں غلام محمد صاحب عیر

۹ " " ۱۱۷ - سید محمد شاہ صاحب عیر

۹ " " ۱۲۴۴ - میر جیون علی صاحب ے/

۱۰ " " ۱۷۱۵ - حکیم عبد الغنی صاحب عیر

۱۰ " " ۱۷۱۷ - سید نواب شاہ صاحب عیر

۱۰ " " ۱۷۱۸ - مولوی صدر الدین صاحب عیر

۱۲ " " ۱۶۶۲ - عنوان الدین صاحب عیر

۱۲ " " ۱۷۱۹ - لطف الرحمان صاحب عیر

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۴ - ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیلئے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۷ - میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں۔ بلکہ خواہشمند ہیں۔ کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸ - میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے۔ جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گوجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

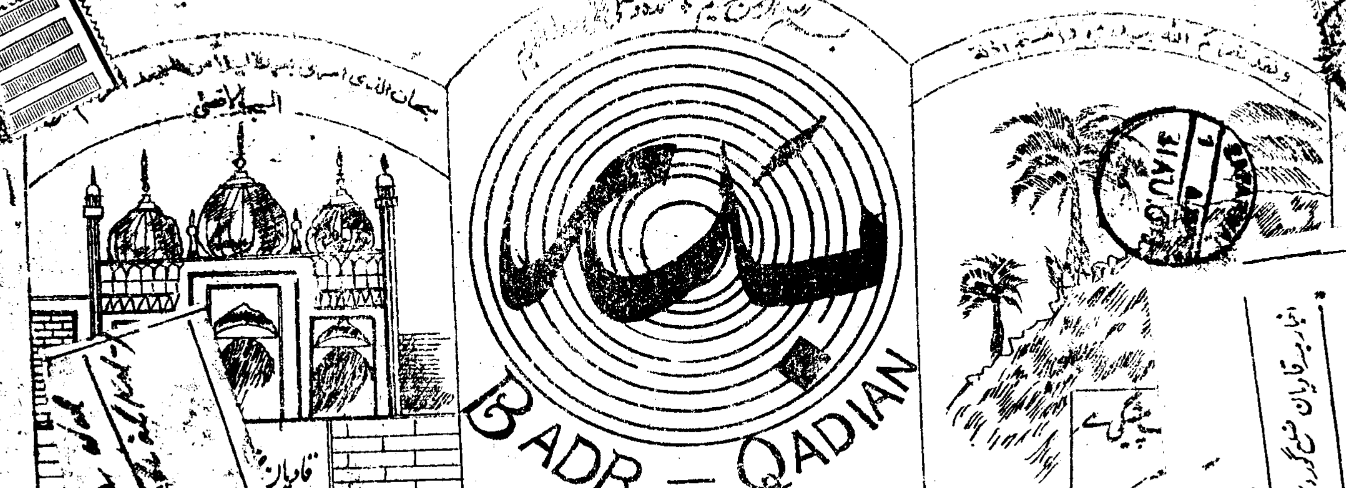

قادیان

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دولتان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

مورخہ ۱۹ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء

ہر چہ گوید بانگو گر آئی چہادر قادیان مبنی | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مبنی شفا مبنی غرض دار الامان مبنی

فی پرچہ ۲/

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — بادهٔ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شده سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکرش مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اول جنکو علاوہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ/
معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ/
عام قیمت پیشگی	سے/
مابعد	للعہ/
فی پرچہ	۲/

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے حساب پیشگی لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ہاربار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ہاربار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یسوع ہندؤن کا شاگرد تھا ایک صاحب لکھتے ہین کرائسٹ کا یہ قول کہ اپنا خزانہ زمین پر نہ جمع کرو۔ بلکہ آسمان پر۔ ہندؤن کی پرانی کتابون مین موجود ہے اور ایسا ہی یہ قول کہ زندگانی کا دروازہ تنگ ہے اور تھوڑے ہین جو اس مین سے گذرتے ہین مہابھارت مین موجود ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اقوال یسوع نے ان کتابون سے لئے۔ (یا مطابق اصطلاح پادریون کے جو وہ ہمارے بزرگون کے حق مین استعمال کیا کرتے ہین۔ چوری کئے ہیں) چونکہ یسوع مسیح کا ہندوستان مین آنا ایک ثابت شدہ امر ہے اس واسطے یہ امر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اسکا نام چوری نہین۔ بلکہ یسوع مسیح ایک انسان اور خدا کا نبی تھا اور ایسے ہی ہندوستان مین بھی خدا کے نبی گذرے ہین اس واسطے ممکن ہے۔ کہ ہر دو کے الفاظ ایک ہون صداقتین آخر ایک ہی ہین۔

یہ سزا نہین یورپ کے علاقہ ہنگری مین دو بیویان کرنے والے کے لئے بطور سزا یہ قانونی مجبوری مقرر ہے۔ کہ دونون بیویون کو ایک ہی گھر مین رکھے اور خود بھی اس مین رہے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی سزا نہین۔ بلکہ اس ملک مین تعدد ازدواج کے پھیلنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق ہر عورت کے واسطے ایک جدا بیت کا ہونا ضروری ہے مگر خواہ ایک ہی ہو۔ بلکہ مرد کا کمرہ بھی جدا ہونا چاہئے اس کے سوائے ایک گھر کے اندر رہنا کوئی تکلیف کا موجب نہین بلکہ دانا لوگ ایک ہی جگہ رہنا باہمی تعلقات محبت کے بڑھانے کا ذریعہ بنا لیتے ہین۔ معمولی اختلاف کسی امر مین ہوکر کچھ بحث مباحثہ یا وقتی ناراضگی کا ہو جانا تعدد ازدواج پر کوئی عیب نہیں ہو سکتا کیونکہ بغیر اس تعلق کے بھی اگر کچھ مرد یا عورتین ایک جگہ جمع ہون تو بسبب اختلاف عادات اور طبائع کے کچھ نہ کچھ تنازعہ کبھی ہو ہی جاتا ہے۔

دہریہ پادری انگلستان دنیا پادری لیزلی سٹیفن صاحب کے نام سے بخوبی واقف ہے۔ پادری صاحب موصوف بائبل اور یسوع کے مذہب پر بالکل ایمان نہ رکھتے تھے اور دہریہ مزاج آدمی تھے۔ باوجود اس کے انہون نے پادری پنے کی ڈگری حاصل کی تھی اور تمام پادریانہ اختیارات اور حقوق ان کو حاصل تھے۔ ان کے ڈگری حاصل کرنے پر لنڈن کا میگزین کوارٹرلی ریویو جولائی ۱۹۰۸ء کے نمبر مین لکھتا ہے۔ کہ باوجود بے دین ہونے کے پادری بن جانے مین لیزلی سٹیفن صاحب کا کچھ قصور نہ تھا بلکہ یہ فعل ان کے واسطے جائز اور ضروری تھا کیونکہ کیمبرج یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق وہ یونیورسٹی کے فیلو بن نہ سکتے تھے جب تک کہ وہ پادری نہ بنتے اور فیلو بننا ضروری تھا۔ اس واسطے وہ پہلے پادری بن گئے اور اس امر کو مذہب کے گہرے خیالات کے ساتھ کچھ تعلق نہ تھا۔ کیونکہ بہت سے آدمی اس قسم کے ہین جو صرف عیسائیت کو اس واسطے لئے پھرتے ہین کہ ان کے باپ دادا عیسائی تھے ورنہ انہون نے کبھی کوشش نہین کی کہ اس امر پر غور نہین کیا۔ کہ مذہب کیا شے ہے اور عیسائیت کیا چیز ہے؟ دوسرے الفاظ مین وہ گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہین۔

کیا سچ فرمایا ہے۔ قرآن شریف نے مالہم بہ من علم ولا لآبائہم۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا۔ اس بات پر نہ ان کو کچھ علم حاصل ہے اور نہ ان کے باپ دادون کو کچھ علم حاصل تھا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے موتہہ سے نکلی اور بالکل جھوٹھ بولتے ہین۔

مصلوب عیسائیت

(ترجمہ و اقتباس از میگزین لائٹ آف انڈیا بابت ماہ مارچ ۱۹۰۸ء)

(مطبوعہ شہر لوس انگلیس واقعہ ملک امریکہ)

جب سے یسوع کا خون کلوری پہاڑ پر گرایا گیا ہے اس مقدس خون کے قدم بقدم اور اس کے نام کی خاطر دنیا خون سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ صلیبی پیغام تو صلح اور محبت کا تھا اور یسوع کا سبق تو نرمی اور امن کا تھا۔ پر خود صلیب اور یسوع کے نام سے تب سے لیکر آج تک دنیا نے مجنونانہ خون ریزیون اور کشت و خون کا کام کیا ہے۔

یسوع کا کچھ قدم ہی ایسا مبارک تھا کہ جب اس نے دنیا مین جنم لیا۔ تو اس کے پیدا ہوتے ہی ہزارون بے گناہ بچے بے دریغ تہ تیغ کئے گئے۔ جب وہ بڑا ہوا تو وہ خود اسی ظلم کا شکار ہوا اور اس کے بعد اس کے ساتھی خون آلودہ کئے گئے۔ یہان تک کہ ان ساتھیون نے طاقت پکڑی۔ تو انہون نے اپنے دشمنون کا خون بہانا شروع کیا اور جب وہ بھی ختم ہوا تو عیسائی فرقے آپس مین کشت و خون کرنے لگے اور اس طرح خداوند کی بھیڑون نے اس ناصری بزرگ کے نام کو سرخ حروف کے ساتھ ہمیشہ روشن رکھا۔

وہ دن تو گذر گئے۔ جب کہ پادری لوگ اپنے مذہب کی خاطر تلوار چلانے کی منادی کیا کرتے تھے کیونکہ دنیا اب دانا ہوگئی ہے اور مدرسون کے پڑھے ہوئے طالب علم ان کے کہنے مین نہین آ سکتے۔ تاہم اب غیر مذاہب پر ناجائز حملے کرنے کے واسطے ایک نئی راہ اختیار کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ امریکہ کے شہرون مین ایسے مدرسے بنائے گئے ہین جہان کہ لوگ مشنری بنائے جاتے ہین چونکہ امتحان بہت آسان ہوتا ہے اس واسطے اکثر لوگ جو قانون اور ڈاکٹری کی محنت برداشت نہین کر سکتے۔ اس کشادہ راستہ سے بآسانی گذر جاتے ہین اور پیشتر اس کے کہ عقل و فکر کی جوانی حاصل کرین۔ ہنوز سچ مچ لیسلے ہی ہوتے ہین۔ جبکہ غیر ملکون مین وعظ کرنے کے واسطے بھیجدیے جاتے ہین۔ یہ لیسلے طبعاً اتنے فہیم نہین ہوتے۔ کہ غیر ملک کے بزرگون اور دیگر ادیان کے سردارون کو کس طرح مخاطب کرنا چاہیئے اس واسطے وہ اپنے گرجے مین کھڑے ہو کر سب کو بے دھڑک گالیان سناتے ہین اور ہر ایک پر عیب لگانے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتے ہین۔

برقی طوفان کی آمد مسٹر ٹی۔ اے۔ ایڈیسن اپنے حیرت انگیز ایجادون کے علاوہ فونوگراف کی وجہ سے دنیا کے دور افتادہ حصون مین اس قدر شہرت رکھتے ہین کہ اس کی نسبت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے۔

مسٹر ایڈیسن کا خیال ہے کہ آئیندہ دس سال مین اہل دنیا ایسے ایسے عجیب و غریب ترقیات اور اس قدر حیرت انگیز ایجادات دیکھین گے جو گذشتہ نصف صدی مین بھی نصیب نہوئے ہون گے کچھ ہی عرصہ بعد کاشتکار بذریعہ نائٹروجن اپنے کھیتون کو مالا مال کرین گے الکٹریسٹی یعنی علم البرق ابھی حالت طفلی مین ہے اور باوجود اس کے سالہا سال سے سرگرمی سے اسکی تحقیقات مین معروف ہون پھر بھی مین اعتراف کرتا ہون کہ اس کے عجیب و غریب اسرار قدرت کو ہنوز مین نے کچھ بھی نہ سمجھا ابھی کہین زیادہ اور کہین حیرتناک دریافتون کا ہونا باقی ہے امید ہے کہ عنقریب ایک ایسا سہل اور کم خرچ بالانشین طریقہ نکل آئیگا جس کے ذریعہ کوئلے سے برقی رو پیدا ہوکر براہ راست کام دے سکے۔ (ریاض الاخبار)

کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی جناب حضرت مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل کشمیر میں عرصہ چارماہ سے ہیضہ کی بیماری بڑی سخت پڑی ہوئی ہے۔ ہزاروں ہتی اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ کر ملک عدم کو چلے گئے گھروں کے گھر خالی ہو گئے چیف میڈیکل آفیسر دورہ کر رہا ہے۔ چونکہ کشمیر کے باشندے تو پہلے ہی کم حوصلے ہیں۔ اب اس پر بھی زیادتی ہوئی۔ خصوصاً ایک گھر میں ایک شخص جو کہ اس گھر کا مالک تھا۔ بعارضہ کالرا بیمار ہو گیا۔ اس کے بال بچے جتنے تھے وہ سب بھاگ گئے جب وہ بیچارہ "العطش العطش" کی حالت میں مر گیا۔ تو گاؤں کے نمبرداروں نے بغیر تجہیز وتکفین کے اس مردے کی لاش دفن کر دی۔ راقم بھی اسی بیماری کے عارضہ سے بیمار پڑا۔ اور کسی شخص کو میرے بچنے کی امید نہ رہی اور میرے مخالف نہایت خوش اور خورم ہوئے اور ہر ایک آدمی کو نصیحت کرنے لگے۔ کہ جو شخص اس کی خبر گیری کے لئے چلا جاوے۔ تو وہ قیامت کے دن قادیانی جماعت کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو گا۔ یہاں تک کہ حکیم بھی ڈر کے مارے میرے علاج کے لئے نہیں آیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ مجھے خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے صحت کامل عطا کی۔ اور میرے مخالفوں کا مونہہ کالا ہو گیا اور بہت سے لوگ اس سلسلے پہ ناسزا کہنے سے باز آ گئے۔ لیکن شریر ملانے کہاں ماننے لگے۔ وہ تو "صد نشان بیند غافل بگذرند" مخبر صادق کی باتیں نہایت صفائی اور روشنی سے ظاہر ہوتی ہیں۔ یہاں کا میر واعظ رسل بابا صاحب جس کو سری نگر کے لوگ عالم بڑا اور لاثانی مانتے ہیں اس کی یہ تقریر ہے کہ جو کچھ حضرات مفسرین اور محدثین لکھ گئے ہیں وہی سچ ہے۔ باقی سب جھوٹھ۔

اور گاؤں میں تو ایک علیحدہ میر واعظ صاحب ہے جس کا مرتبہ وہ لوگوں نے شاہ عبد الحق صاحب دہلوی سے بھی بلند کر دیا ہے۔ جو کہ اپنی کج فہمی سے "نہ چند واعظ نشست ودناغ خطیب" کا مصداق ہوا ہوا ہے۔ وہ تو یوں اپنے سامعین کو وعظ ونصیحت سے سرشار کرتے ہیں۔ کہ سید عبد القادر صاحب گیلانی (نعوذ باللہ) ذات ذوالجلال کا قلم ہے۔ جو کچھ قلم سے لکھا جائیگا وہ صحیح اور درست ہے۔ یعنے جو کچھ سید عبد القادر صاحب نے کہا ہے اور لکھا ہے۔ پس جو شخص قلم سے (سید عبد القادر صاحب سے) منکر ہو جاویگا۔ وہ تو لکھنے والے (اللہ تعالیٰ سے) بھی منکر۔ اب یہاں پر جائے غور ہے۔ کہ گو مندرجہ بالا فقرات سے یہ مراد کہ ایمان کی جڑھ سید عبد القادر صاحب کے قول وفعل پر چلنے اور یقین کرنے پر ہی منحصر ہے اگر ان کے قول وفعل پر چلنا ایک باایمان مسلمان کے لئے کوئی کفر کا الزام نہیں۔ لیکن صاف طور پر یہ بات مل پڑ جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ وہ صرف صاحب موصوف کے غرض سے کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی خیال گزرتا ہے۔ کہ شائد اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ صاحب ممدوح کے ہی حوالہ کر دی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ چون ہمین مکتب است این ملا۔ کار طفلان تمام خواہد شد۔

مسلمانو! ایسے آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرو دیکھو دنیا پر کیسے کیسے عذاب نازل ہوتے جاتے ہیں اب بھی بدیوں سے باز آؤ۔ نہیں تو بعد میں پچھتاؤ گے کسی نے سچ کہا ہے اور ؎

نصیحت بگفتم اگر بشنوی ❊ وگر نشنوی خود پشیمان شوی

خاکسار میر غلام احمدؐ مہجور از یار کلان ریاست کشمیر

نظم

(از سخاوت علی صاحب روہیل کھنڈ شاہجہانپور)

ہو اٹھتے بیٹھتے ہر دم یہی ورد زبان مجھ کو
کرم سے اپنے پہنچا دے الٰہی قادیان مجھ کو
تصدق احمدؐ مرسل کا صدقہ اپنی رحمت کا
دکھا دے جلد یارب سرزمین قادیان مجھ کو
تپ فرقت سے کل پڑتی نہیں ہر سخت بیکل ہوں
ملا یارب مسیحا سے دکھا دار الامان مجھ کو
ہو صدمہ رفع پردل میں چبھا ہے خار حسرت کا
غم دوری حضرت نے کیا ہے نیم جان مجھ کو
مرے ہادی تیرے قدموں پہ مٹ جاؤں یہ حسرت ہے
تیرے صدقہ سے حاصل ہو حیات جاودان مجھ کو
بھلا کیوں کر نہ ہوں نازاں میں اپنی خوش نصیبی پر
ملا ہے میری قسمت سے مسیحائے زمان مجھ کو
عدو کی بدزبانی پر ہوں چپ میں حکم حضرت سے
نہ سمجھے کوئی بدگو بے دہن اور بے زبان مجھ کو
کرامتیں ہزاروں میں سیکڑوں اعجاز ظاہر ہیں
خدا شاہد دکھائے اپنے لاکھوں نشان مجھ کو
خبر قرآن دیتا ہے وفات ابن مریم کی
بھلا ہو زندگی کا کس طرح سے پھر گمان مجھ کو
یقین رکھتا ہوں بیشک آپ ہی ہیں مہدی وعیسیٰ
نہیں کچھ غم کہے کافر اگر سارا جہان مجھ کو
دعا ہے بس یہی میری کہ حضرت کی غلامی میں
یونہی ثابت قدم رکھے خدائے مہربان مجھ کو

تاریخ بناء مکان

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے عاجز کے مکان کے واسطے ایک تاریخ از روئے محبت لکھ کر ارسال فرمائی ہے۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور ان کو بھی ان کے والدین مرحوم کی طرح جائے نزول مسیح موعود کیواسطے مہاجر بنا کر خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ ؎

محمدؐ صادق مفتیِ صدق
کہ باشد بدر او انوار خورشید
بنا یک منزل اندر قادیان کرد
ضیاء او بود آثار خورشید
حسین از دے نویسد سال تعمیر ۱۳۲۵
بنام او کہ باشد دار خورشید
الٰہی باد روشن تا قیامت
مکان چون رونق بازار خورشید

الخطبة

میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے، بدین شرائط۔ لڑکا احمدی صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ۔ ن ۔ د

خط وکتابت بمعرفت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۳ ۔ کشمیر ۔ نظم ۔ تاریخ بناء مکان
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ ۔ ۶ ۔ ایک خط اور اس کا جواب
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ مسیح موعود کی جماعت کو جہاد کی ممانعت
صفحہ ۹ ۔ تمام مریدوں کیلئے عام ہدایت
صفحہ ۱۰ ۔ نظم
صفحہ ۱۱ ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدر مسیح

مورخہ ۱۹ ۔ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ ۔ اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ اِنّ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ سینالھم غضب من ربھم

ترجمہ ۔ تحقیق وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کے راہ سے روکا ان لوگوں کے رب سے غضب پہونچیگا ۔

۲ ۔ یوم تأتی السماء بدخانٍ مبین

ترجمہ ۔ جس دن آسمان سے کھلے طور پر دہواں ظاہر ہوگا ۔

۳ ۔ انّ خبر رسول اللہ واقع

ترجمہ ۔ اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونیوالی ہے ۔

۴ ۔ لا تحزن انّ اللہ معنا ۔

ترجمہ ۔ غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے

۵ ۔ انّ ربّی کریمٌ قریبٌ

ترجمہ ۔ تحقیق میرا رب سخی ہے اور نزدیک ہے

۶ ۔ انّہ فضل ربّی ۔ انہ کان بی حفیا

ترجمہ ۔ میرے رب نے فضل کیا وہ مجھ پر مہربان ہے

۷ ۔ انّی معک یا ابراھیم

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم ۔

۸ ۔ لا تخف صدقت قولی

ترجمہ ۔ تو کچھ خوف نہ کر مین نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا یعنی سچی کرکے دکھاؤنگا ۔

۲۷ اگست ۱۹۰۷ء ۔ صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب جو سخت تپ سے بیمار ہین اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہین ان کی نسبت آج الہام ہوا

قبول ہوگئی ۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا

یعنی یہ دعا قبول ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے ۔ یہ بخوبی طور پر یاد نہین رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی اور نوین دن تپ کے ٹوٹ جانیکی خوشخبری پیش از وقت عطا کی ہے نوین دن کی تصریح نہین کی اور نہ ہو سکتی ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ تپ کی شدید حالت جس دن سے شروع ہوئی وہ ابتدا مرض کا ہوگا ۔ واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً

ایک سوال از مولوی عبدالوہاب دہلوی اور اوس کا جواب شافی و کافی

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہی

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے رسائل اور کتب مین تحریر فرمایا ہے ۔ کہ درصورت دوبارہ نزول حضرت عیسیٰ کے جیسا کہ مخالفین کا عقیدہ ہے ۔ حضرت عیسیٰ کا جواب جو فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم ہے ۔ غلط ہوا جاتا ہے ۔ کیونکہ دوبارہ نزول ان کا اگر مانا جاوے تو حضرت عیسیٰ کو اہل کتاب کے مشرک ہونے کی خبر ضرور ہوگی کیونکہ انہون نے اہل کتاب کو بوقت نزول ثانی اپنے کے اتخاذ الہ کا قائل پایا ہوگا اور آسمان سے اوتر کر اسی کفر و شرک کو اون کے دور کیا ہوگا ۔ حتی کہ تمام اہل کتاب اون پر ایمان لے آوین گے ۔ انتہیٰ ۔ یہ حضرت مرزا صاحب کی تحریر ہے جو ان کی کتابون مین لکھی ہوئی ہے ۔ لیکن یہ استدلال مرزا صاحب کا عدم نزول ثانی مسیح پر غلط ہے کیونکہ اسی رکوع سے پہلے رکوع مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا ۔ اس آیت مین تمام رسولون نے بالکل اپنے علم کی نفی ہی کی ہے ۔ کیونکہ لفظ علم کا جو نکرہ ہے حیز نفی مین وارد ہوا ہے اور الرسل سے بھی جملہ رسل مراد ہین جبتک کہ کوئی مخصص موجود نہو اور چونکہ حضرت عیسیٰ بھی رسول ہین تو اس لئے وہ بھی الرسل مین داخل ہین ۔ پس جس طرح کہ اس آیت مین نفی علم کی قائل تمام رسول ہوئے اوسی طرح حضرت عیسیٰ بھی باوجود نزول ثانوی کے نفی علم کے قائل ہوئے ہین ۔ باوجودیکہ آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الآیۃ مین نفی علم کی حضرت عیسےٰ سے صرف مفہوم ہوتی ہے ۔ منطوق نہین ہے لیکن آیت قالوا لا علم لنا مین نفی علم کی منطوقاً و نصاً موجود ہے پس جو تاویل قالوا لا علم لنا مین کی جاوے گی وہی تاویل بعینہا کنت انت الرقیب مین بطریق اولیٰ کی جاسکتی ہے ۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا ۔ الحاصل یہ استدلال حضرت مرزا صاحب کا عدم نزول ثانوی حضرت عیسےٰ پر ٹھیک نہین ہوسکتا اور نہ آیت کنت انت الرقیب علیھم منافی ہے ۔ نزول ثانوی عیسےٰ پر اور سائل یہ نہین کہتا ہے ۔ کہ قالوا لا علم لنا مین کوئی تاویل صحیح نہین ہوسکتی ۔ مگر یہ ضرور کہتا ہے ۔ کہ جو تاویل قالوا لا علم لنا میں کی جاسکتی ہے ۔ وہی تاویل یہان پر بھی ہوسکتی ہے ۔

الجواب

یہ سوال ناشی ہے علوم آلیہ کی بے خبری کی وجہ سے ۔ کیونکہ دونون سوالون اور اون کے جوابون مین تفاوت زمین و آسمان کا ہے ۔ اب اس تفاوت کو سمجھ لو ۔ کہ لفظ ماذا مین حرف ما استفہام کے لئے ہے اور ذا بمعنی الذی کے ہے دیکھو وجوہ الاعراب امام ابوالبقا وغیرہ کو ۔ اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ لفظ الذی کا بسبب موصول ہونے کے حقیقتاً عموم کے لئے آتا ہے ۔ اس لئے لفظ ماذا اون کی تمام حالات کو شامل ہے ۔ خواہ وہ حالات ظاہری ہون یا باطنی ۔ جسمانی ہون یا روحانی ۔ اور قرآن مجید مین لفظ ماذا کا (جس کے معنی بموجب تصریح امام فن لغت اور امام فن اعراب کے بمعنے ما الذی کے ہی بہت جگہ وارد ہوا ہے اور اکثر جگہ پر اس سے عموم ہی مراد ہے ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ماذا اراد اللہ بھذا مثلاً یعنی ما الذی اراد اللہ بھذا مثلاً ایضاً فماذا تامرون ۔ ماذا تفقدون فانظروا ماذا یرجعون ۔ فانظری ماذا تامرین ۔ قالوا ماذا قال ربکم اورونی ماذا خلقوا ۔ ماذا تعبدون ۔ اورونی ماذا خلقوا من الارض ماذا قال انفا ۔ وغیرہ وغیرہ ان جملہ آیات مین ذا بمعنی الذی کے ہی آیا ہے ۔ پس ماذا اجبتم کے معنی ما الذی اجبتم ہوئے جو عموم حالات سے سوال کیا گیا ہے اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ حالات انسانی خواہ ظاہری ہون یا باطنی ۔ جسمانی ہون یا روحانی ۔ یعنے اعمال ہون یا عقائد ماتحت احکام آلہی کے ہونے ضروری ہین ۔ کہ درصورت موافقت کے باعث نجات ہین ۔ اور درصورت مخالفت کے موجب سخط آلہی کے ہین اور پھر اگر امعان نظر کی جاوے تو ان اعمال اور عقائد کے مراتب باعتبار اخلاص وکمال اخلاص وضعف اخلاص کے بھی درجات مختلفہ رکھتے ہین مثلاً ایک تو عمل نماز کا وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور دیگر مخلصین صحابہ سے صادر ہوتا تھا اور دوسرا نماز کا عمل وہ ہے جس کو شیخ سعدی نے بیان کیا ہے ۔

کلید در دوزخ است آن نماز ۔ کہ در روئے مردم گذاری دراز ۔ کہ دانکہ در سند حق نیستی اگر بے وضو در نماز ایستی ۔

یہ تو تذکرہ ہے اعمال ظاہری ۔ آگے رہے عقائد متعلق الٰہیات و نبوات و معاد کے اون کی خبر سوائے علام الغیوب کے کسی کو بھی نہین ہو سکتی ہے خاکسار نے مالک یوم الدین کی تفسیر مین ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ ہے ۔ کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ اُولیٰ یعنے دنیا و عقبےٰ یعنی آخرت دونون کا مالک ہے ۔ پھر ملکیت کی تخصیص یوم الدین کی ساتھ کیون فرمائی گئی ہے ۔ وجہ یہ کہ ذات پاک مالک دار الجزا کے لئے لازم ہے کہ دار العمل دنیا کے ہر ایک عمل جزوی و کلی مخلصانہ و غیر مخلصانہ کو بھی بخوبی جانتا ہو اور مقدار اخلاص و کمال اخلاص و عدم اخلاص و ضعف اخلاص وغیرہ وغیرہ سے پورا علیم و خبیر ہوتا کہ بحکم جزاءً وفاقاً کے عمل کے موافق جزا دیجاوے ورنہ ظلم لازم آویگا ۔ پس جو ذات پاک مالک دار الجزا یعنی مالک یوم الدین فرما دینے کی کوئی ضرورت نہ رہی ۔ کہ مالک دار العمل فرمایا جاتا ۔ کیونکہ کلام بلیغ کے لئے ضروری ہے کہ غیر ضروری شے کا ذکر نہ کیا جاوے تاکہ حشو لازم نہ آوے ۔ اس لئے صرف مالک یوم الدین ہی فرمایا گیا ۔ الحاصل چونکہ جملہ اعمال و عقائد امت کی تبلیغ و تعلیم انبیاء کے لئے ضروری تہی اس لئے ماذا اجبتم اون سب کو شامل ہے ۔ پس اس لئے ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ نہین ہوسکتا ۔ کیونکہ ہر ایک اعمال و عقائد اور ان کے مدارج کا احوال بجز علام الغیوب کے نہ کسی نبی کو معلوم ہوسکتا ہے اور نہ کسی ولی کو ۔ اور آیت فلما توفیتنی مین جو ایک خاص سوال کے جواب مین ہے اس کا قیاس کرنا آیت قالوا لا علم لنا پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ یہان پر ایک سوال خاص ہے ۔ یعنی صرف اتخاذ الٰہ کا سوال ہے لہٰذا ایک خاص جزئی سوال کے جواب مین حضرت عیسیٰ کو اپنی لاعلمی کا بیان کرنا خلاف واقع ہے اس لئے حضرت عیسےٰ کے نزول ثانی کے لئے یہ آیت منافی ہوئی جاتی ہے اس جگہ پر ایک سوال اور ہے وہ یہ کہ انبیاء اور نیز بعض اولیا قیامت کے روز اپنی اپنی امت اور جماعت کے لئے گواہ ہو کر بھی پیش کئے جاوین گے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شھیدا ۔ ایضاً و کذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم

٭ ... مالک دار العمل ... مالک یوم الدین

شہیداً - پس جبکہ انبیاء اور بعض اولیاء کو اپنی اپنی اُمت اور جماعت کا علم ہی نہین ہے - تو پھر وہ شہادت کیون کر دے سکین گے - شاہد کے لئے ضروری ہے کہ مشہود علیہ کے حالات سے واقف ہو -

الجواب

ان آیات مین جملہ حالات جزوی وکلی کی شہادت مفصلاً مراد نہین ہے - بلکہ صرف وہ کفر وشرک وتکذیب ظاہری یا اسلام ظاہری مراد ہے - جہان تک انبیاء علیہم السلام کو مشاہد ہوا تھا یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اون کو معلوم ہوگیا تھا یا خود اللہ تعالے نے کسی منافق یا کافر یا مومن کے کسی مخفی حال سے ان کو مطلع فرمایا تھا یا کسی مومن کے صدق وکمال اخلاص سے اونکو اطلاع دی تھی کیونکہ علم غیب خاصہ اسی علام الغیوب کا ہے - حدیث متفق علیہ مین موجود ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین - انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضکم ان یکون ابلغ بحجتہ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ھی قطعۃ من النار فلیحملھا او یذرھا - حاصل ترجمہ یہ ہے کہ مین بھی بشر ہون اور یہ اتفاق ہوتا ہے کہ مقدمات مین جھگڑنے والے میرے پاس آتے ہین اور بعض خصم ایسے لسان ہوتے ہین کہ اپنی حجت کے بیان کرنے مین دوسرے فریق پر غالب آجاتے ہین اور مین اچھا دا سمجھ لیتا ہون کہ وہ صادق ہے - یعنے باوجودیکہ نفس الامر مین وہ کاذب ہے اور اسی کے حق مین فیصلہ کر دیتا ہون حالانکہ وہ اصل مین باطل پر ہوتا ہے - پس جس شخص کے لئے کسی مسلمان کے حق کا مین بظاہر فیصلہ کر دون تو وہ اندرین صورت اس کے لئے ایک ٹکڑا دوزخ کا ہوتا ہے - چاہے تو وہ دوزخ کو خریدے - یا دوزخ کو چھوڑ دیوے مطلب یہ کہ دوزخ کا خریدنا اس کو ہرگز نہین چاہیئے اور میرے ظاہری فیصلہ پر بھی فریفتہ ہونا نہین چاہیئے - انتہی - اور بھی صدہا نصوص جینہ قرآن مجید کی دلالت صریحہ کر رہی ہین - کہ انبیاء و اولیاء عالم الغیب نہین ہوتے ہین - قال اللہ تعالے - ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ایضاً ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء - پس توفیق وتطبیق ان آیات اور آیات شہادت مین یہی ہے - کہ مراد شہادت انبیاء سے اونہین امور کی شہادت ہے جو انبیاء کو مشاہد ہو گئی ہون - یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اونہون نے کوئی حال معلوم کر لیا ہو یا خود اللہ تعالے نے کسی کے حال صدق واخلاص یا نفاق وکفر سے دنیا مین ان کو اطلاع فرمادی ہو - اور پھر دیکھو کہ اسی آیت کو کہ لا علم لنا کے سیاق مین کہا گیا ہے - کہ انک انت علام الغیوب - یعنے وہ حالات جزئیہ جو ہماری نظرون سے مخفی ہین - اس کا علم ہم کو ہرگز حاصل نہین ہو سکتا اون سب کا جاننے والا تو تو ہی ہے - نہ ہم پھر مین اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون کہ جو سوال حضرت عیسےٰ سے کیا گیا ہے وہ تو اونکی خاص حالت سے سوال ہے - جس کا علم حضرت عیسےٰ کو بوقت نزول ثانوی کے یقینی طور پر ہو گیا ہوگا کیونکہ بصورت نزول ثانوی کے اس کو مشاہد کر لیا ہوگا - مثلاً ہمارے اس زمانہ مین کون نہین جانتا - کہ عیسائیون نے حضرت عیسےٰ اور اون کی والدہ کو معبود قرار دے لیا ہے اور مخالفین کے نزدیک نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا اگر ہووے گا تو خاص اسی اتخاذ الٰہ کے رد اور نفی کرنے کے لئے واقع ہووے گا اور انہین شرکیات کا قلع وقمع حضرت عیسےٰ بوقت نزول ثانوی کے فرماوین گے - پس اس خاص امر یعنی اتخاذ الٰہ کی نسبت حضرت عیسےٰ کا یہ کہہ دینا کہ یا اللہ تجھی کو اس کی خبر ہے یعنی مین کچھ نہین جانتا بالضرور خلاف واقع اور کذب ہے جس کی تکذیب کے لئے یوم ینفع الصادقین صدقھم - اسی کے آگے فرمایا گیا ہے - پس کیونکر ہو سکتا ہے - کہ ایسے روز حشر مین حضرت عیسےٰ ایسا کذب صریح جناب باری مین بیان کرین - پس دونون سوالون اور ان کے جوابون مین بون بعید موجود ہے ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا - بڑے افسوس کی بات ہے - کہ سائل حضرت عیسےٰ کے نزول ثانوی کا ایسا معتقد ہے - کہ قرآن مجید مین بھی تناقض ثابت کرنا چاہتا ہے - اس کی خواہش ہے - کہ قرآن مجید مین تناقض ثابت ہو جاوے تو ہو جاوے - مگر حضرت عیسےٰ کی حیات اور نزول ثانوی قائم رہے وانی لہ ذلک - کیونکہ حضرت عیسےٰ کی وفات تو قطعی طور پر فلما توفیتنی سے اور نیز دیگر نصوص قرآنیہ سے ثابت ہو چکی ہے اور آیت کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیٔ شھید - تو جواب واقع ہوا ہے فلما توفیتنی کا اور معنی توفیتنی کے یہان پر بجز موت کے نوم کے بھی نہین ہو سکتے ہین جیسا کہ کتب ورسائل سلسلہ مین کالشمس فی نصف النہار ثابت کیا گیا ہے - پس حضرت عیسیٰ کا کہنا کہ کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیٔ شھید کیا صادق مقولہ ہے جس مین ایک ذرہ بھر خلاف نہین - مگر اوسی صورت مین کہ وفات کے بعد نزول ثانوی واقع نہ ہووے - کیونکہ کسی نبی کو اپنی وفات کے بعد اپنی امت کا حال کچھ بھی معلوم نہین ہو سکتا ہے - الا ماشاء اللہ تعالیٰ - اور پھر جب کہ یہ لحاظ کیا جاوے کہ نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا شائد تب ہو سکتا ہے کہ اون کی وفات واقع نہ ہوئی ہوتی اور جبکہ وفات ہو چکی ہے تو پھر نزول ثانوی چہ معنی دارد - بالآخر یہ عرض ہے - کہ قرآن مجید مین تعارض ہرگز ہرگز واقع نہین ہو سکتا - وان کان علی زعم المخالفین - پس ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا - اپنی جگہ پر نہائت مناسب اور صحیح ہے - کہ ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتا اور فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا اپنے معنے اور مراد کے ساتھ نہائت درست ہے - کہ شہادت انبیاء کی بروز قیامت انہین اعمال اور عقائد پر ہووے گی جو اون کو دنیا مین معلوم ہو چکے ہین اور جواب حضرت عیسےٰ کا فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیٔ شھید - کیا صدق الاقوال ہے - کہ بعد اون کی وفات کے نصاریٰ کے اتخاذ الٰہ کی اون کو کیا خبر ہو سکتی ہے لیکن یہ جواب مذکور حضرت عیسیٰ کا درصورت ان کے نزول ثانوی کے حسب تقریر حضرت اقدس کے ضرور بالضرور غلط ہے - لہذا ایسے امر غلط کا اندراج قرآن مجید کی شان عالی سے بالکل پاک اور مبرا ہے - بشرطیکہ تدبر کیا جاوے - صدق اللہ تعالیٰ -

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً - والسلام علی من اتبع الھدیٰ

محمد حسن امروہوی

(۶)
(۴)

مسیح موعود کی جماعت کو جہاد کی ممانعت

برٹش گورنمنٹ کو ہندوستانی مسلمانوں پر حکومت کرنے کے راہ مین سب سے بڑی مشکل مسئلہ جہاد ہے جسکو ممکن ہے کہ بعض دیگر تعلیمیافتہ مسلمانون نے بھی کسی حد تک ایسے رنگ مین سمجھا ہو جو درست ہو لیکن وہ شخصی اور مختلف رائین عوام کو ایسا فائدہ نہین دے سکتین جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا حکم۔ بحیثیت ایک چار لاکھ اور اسپر روز افزون ترقی کرنیوالی تعداد کی جماعت کے لئے جہاد کی خرابیون سے رکنے اور دوسرون کے روکنے کے ذریعہ سے گورنمنٹ کے راہ سے ان کانٹون کو ہٹاتا ہے چونکہ آجکل پولیٹکل اہل کا زمانہ ہے اسواسطے ہم اپنی جماعت کی یاد دہانی اور سرکاری افسرون کی توجہ کیواسطے حضرت کا حکم جو آج سے آٹھ نو سال پہلے ممانعت جہاد کے لئے نظم کے لطیف پیرایہ مین شائع ہوا تھا اس جگہ خوشخط درج کر دیتے ہین۔

ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

۲۔ اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

۳۔ اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

۴۔ دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

۵۔ کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

۶۔ کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھول کر

۷۔ فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

۸۔ جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا

۹۔ پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلین گے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند

۱۰۔ یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

۱۱۔ یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

۱۲۔ اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

۱۳۔ القصہ یہ مسیح کے آنیکا ہے نشان
کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیاں

۱۴۔ ظاہر ہیں خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین
اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین

۱۵۔ اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی

۱۶۔ وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

۱۷۔ وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی

۱۸۔ وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی

۱۹۔ دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذبِ نصرت نہیں رہی

۲۰۔ حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں حلاوت نہیں رہی

۲۱۔ وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

۲۲۔ دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

۲۳۔ وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

۲۴۔ ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نورِ خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

۲۵۔ سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنیکی رغبت نہیں رہی

۲۶۔ خوانِ تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

۲۷۔ مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

۲۸۔ سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودّت نہیں رہی

۲۹۔ تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

۳۰۔ اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

۳۱۔ اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

۳۲۔ ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

۳۳۔ اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

۳۴۔ اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

۳۵۔ کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

۳۶۔ تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

۳۷۔ کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

۳۸۔ اب تم تو خود ہی موردِ خشمِ خدا ہوئے
اس یار سے بشامتِ عصیاں جدا ہوئے

۳۹۔ اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہوئے

۴۰۔ سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

۴۱۔ پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نورِ مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

۴۲۔ پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

۴۳۔ ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

۴۴۔ اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

۴۵۔ یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

۴۶۔ اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

۴۷۔ تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

۴۸۔ پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

۴۹۔ بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

۵۰۔ باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

۵۱۔ اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں

۵۲۔ آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں

۵۳۔ تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

۵۴۔ لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

۵۵۔ ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام مریدوں کیلئے عام ہدایت

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب ویسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہین کہ جب کسی گاؤن یا شہر کے کسی محلہ مین طاعون پیدا ہو۔ تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤن یا اس شہر کے اس محلہ کے لوگ جن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے۔ فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چہوڑ دین۔ اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین مین جو اس تاثیر سے پاک ہے۔ رہائش اختیار کرین۔ سو مین دلی یقین سے جانتا ہون۔ کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور مجھے معلوم ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب کسی شہر مین وبا نازل ہو۔ تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ بلا توقف اس شہر کو چہوڑ دین ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہرین گے۔ عذاب کی جگہ سے بہاگنا انسان کی عقلمندی مین داخل ہے۔ کتب تاریخ مین لکھا ہے۔ کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے۔ تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک مین سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمر رضؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگون نے عرض کی کہ یا خلیفۃ اللہ کیون آپ ارادہ کو ملتوی کرتے ہین۔ کیا آپ خدا کی تقدیر سے بہاگتے ہین تو انہون نے فرمایا۔ کہ ہان مین ایک تقدیر سے بہاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہون۔ سو مسلمان کو نہین چاہئے۔ کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکہو۔ کہ جو کچہ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے اب تک کئی لاکہ روپیہ ضائع ہو چکا ہو۔ اُس شخص جیسا کوئی نادان نہین کہ جو گورنمنٹ کے ان کامون کو بدظنی سے دیکھتا ہے سوائے میری جماعت! تم اطاعت کرنے مین سب سے پہلے اپنا نمونہ دکہلاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ تم اب خدا کے فضل سے چار لاکہ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتون کی جان کو بچائیگا مین تمہین حکم کرتا ہون کہ اگر تمہارے کسی شہر مین خدانخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے۔ تو سب سے پہلے تم اُس زمین کو چہوڑ دو۔ جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہان مین اسی قدر پر کفایت نہین کرون گا۔ کہ تم اس زمین کو چہوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! مین اس بات سے بہی تمہین اطلاع دیتا ہون۔ کہ یہ طاعون خود بخود اس ملک مین نہین آئی۔ بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے۔ کہ کثرت گناہون کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے۔ سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکہو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چہوڑ دوگے۔ جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بہی چہوڑ دو جو گناہون سے آلودہ ہین۔ اے میری جماعت! مین ہمیشہ تم مین نہین رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکہو۔ کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہین ہوتا۔ جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکہو۔ کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اس پر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی۔ کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بہلائی کے لئے ہین۔ منہ پہیر لو۔ مین وہی بات کرتا ہون جو تمہاری بہلائی کے لئے ہے۔ مجہے ضرورت نہین کہ گورنمنٹ کی خوشامد کرون۔ کیونکہ ایک ہی آقا ہے۔ جس کا مین نے دامن پکڑا ہے وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکہتا ہون کہ اس وقت تک کہ مین مرون۔ کسی دوسرے کا محتاج نہین ہونگا۔ مگر اس بات کو کیون کر چہپایا جائے۔ کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ ہم اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کرین۔ ہمارے لئے ایک بالشت بہی ایسی زمین نہین جو ہمین پناہ دے سکے جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے۔ اس کے ہم ناشکر گزار ہون گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرین اور اگر مین اس رائے مین غلطی کرتا ہون تو مجہے بتاؤ۔ کہ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاوین تو ہمارا ٹہکانہ کہان ہو تم سن چکے ہو۔ کہ ہمارے مخالف مولوی جن کے ہم زبان اس ملک مین اور دوسرے ملکون مین کروڑہا انسان ہین صدہا رسالون اور اشتہارون اور اخبارون مین ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہین۔ اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہین۔ بلکہ گذشتہ دنون مین مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈووکیٹ کہلاتا ہے۔ اور ایک اور صاحب سید محمد نام بہی فتوی ہمارے واجب القتل ہونے کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مین شائع کر چکے مین اب بتلاؤ۔ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہان ہو اور کونسی اسلامی سلطنت تمہین پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بہی خواہش نہ کرو۔ کیونکہ یہ صلہ تہوڑا نہین ہے۔ کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالیٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھہرایا ہے۔

یہان اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بڑہا دینا بہی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کرین۔ ان کو ہر طرح سے مدد دے اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اس لئے ہم یہ بہی امید کرتے ہین۔ کہ ایسے اضلاع مین جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہین۔ جہان باہر میدانون مین نکلنے مین جانون کا خطرہ ہے۔ اور خصوصاً احمدیون کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہین۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس نے مالون کی محافظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہو ایسے مقامات پر لوگون کی جانون کی حفاظت کا بہی انتظام کرے گی۔ پس جو لوگ باہر نکلین انہین چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ مین ایسی درخواست کرین کہ گورنمنٹ ان کی جانون اور مالون کی محافظت کا کافی انتظام کرے

والدعا

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود

۲۲ اگست ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

جو اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی نے بروز جمعہ قبل از نماز عصر حضرت کی خدمت میں سنائی اور حضرت نے فرمایا کہ بڑی لطیف نظم ہے۔ اخبار بدر میں چھپنے کیلئے دیدو

بچالے رنج و حرماں سے چھڑا لے قید عصیاں سے
مخاطب ہو کے یہ کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے
مسیحائے زماں بڑھ کے ہے تو ہر جن و انساں سے
ترے رتبہ کو دیکھے کوئی اگر چشم عرفاں سے
ترا رتبہ ہے بڑھ کر جبکہ داؤد و سلیماں سے
تو ہو سکتی نہیں دارا کو نسبت تیرے درباں سے
ہے تیرے آستاں پر اک ہجوم راستاں ہر دم
ترے خدام ہیں اکثر سوا رتبہ میں لقماں سے
بنایا اس نے وقت تلخکامی جان شیریں کو
نہیں ہے چاشنی چنیں جو تری اس بزم عرفاں سے
نجیب آباد ہو یا لکھنو ہو یا کہ دلی ہو
بھلا جاتا کہاں ہوں میں بہشت کوئے جاناں سے
نہ کچھ گلچیں کا کھٹکا ہے نہ کچھ صیاد کا غم ہے
یہ کس کی تاب ہے مجھ کو نکالے اس گلستاں سے
کلید کامیابی بن گئی ہر ایک ناکامی
عجب کچھ گل کھلے گل چینی خار مغیلاں سے
اقارب جن عقارب نیش زن احباب دشمن
چھٹا ہوں احمدی بن کر میں بکی قید احساں سے
بھرا ہے دامن امید کیا کیا کامیابی سے
ہے جب سے گوہر غلطاں کی بارش ابر مژگاں سے
بہت سی نخوتیں اب تک بھی ہیں زنجیر پا باقی
مثال نالۂ زنجیر میں نکلا ہوں زنداں سے
غم فرط گنہگاری ہے نشتر زن رگ جاں پر
عطا کر مرہم تسکیں مسیحا دست احساں سے
غم روز جزا نے لوٹ لی جمعیت خاطر
پریشاں میں سوا ہوں آجکل زلف پریشاں سے
ترا دست توجہ دستگیری کچھ بھی فرمائے
تو مثل آئینہ دامن ہو میرا پاک عصیاں سے
تسلط قلب پر میرے نہ حاصل اس کو ہو ہرگز
بچالے اپنے خادم کو مسیحا دست شیطاں سے
تعلق مدتوں میرا رہا عشق مجازی میں
کبھی گیسوئے پیچاں سے کبھی زلف پریشاں سے
مگر اب تو تصور سے بھی اس حالت کے نفرت ہے
نہیں گرتی ہے اب بجلی تبسم ہائے جاناں سے
ہے تیرے عشق میں لیکن عجب حالت مرے دل کی
زباں سے ہو وہ ظاہر ہے یہ باہر میرے امکاں سے
ہے کوئی چیز سینہ میں گھسا جاتا ہے دم جس سے
پھٹی جاتی ہے چھاتی ضبط ہو کس طرح انساں سے
اسی کو عشق کہتے ہیں جو ہے غارت گر راحت
مگر راحت عجب کچھ ہے اسی میں سوز پنہاں سے
سوا ہے عشق احمد جبکہ اس عشق مجازی سے
تو خون ضبط بہ نکلے نہ کیونکر پھر رگ جاں سے
وہی جوش جنوں ہے پھر وہی بیتابیاں دل کی
لہو جاری ہے پھر بن کے پانی چشم گریاں سے
بہار باغ احمد جوش پہ ہے ضبط ہو کیونکر
جنوں تازہ ہوا پھر نالہ ہائے عندلیباں سے
مجھے امید ہے یہ جوش الفت رنگ لائیگا
سنونگا حرف تسکیں میں لب مہدی دوراں سے
جسے فرہاد کہتے ہیں وہ اک مزدور ہی تو تھا
بھلا کیا مجھ کو نسبت ایسے اک کم رتبہ انساں سے
اگر اب قیس بھی ہوتا تو وہ غرق عرق ہوتا
طریق عشق مجھ سے سیکھتا اگر بیاباں سے
نہ ہوں میں بلبل خستہ نہ ہوں قمری افسردہ
نہ گل سے واسطہ مجھ کو نہ کچھ مطلب گلستاں سے
گلستاں مہدی مسعود گل ہے تو میں بلبل ہوں
غرض ہے عشق مجھ کو تو فقط مہدی دوراں سے
بس اب [illegible] جوش اے اکبر بیان وعدہ دل تیرہ
ظلمات میں نہ بڑھ جائے شب تاریک ہجراں سے
مخاطب ہو کے پھر کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے
بچالے رنج و حرماں سے چھڑا لے قید عصیاں سے

نظم

(از حافظ سید تصدق حسین صاحب مہاجر)

کیوں مجھ پہ نظر مہر کی شاہا نہیں کرتے
کیوں ذرہ نوازی میرے مولا نہیں کرتے
کیوں میری دوا میرے مسیحا نہیں کرتے
کیوں آپ علاج دل شیدا نہیں کرتے
جان بخشی تو ادنیٰ ہے اک اعجاز تمہارا
کیوں میرے دل مردہ کو زندہ نہیں کرتے
بے دین ہیں بدبخت ہیں مردود ازل ہیں
خاک در والا کو جو سرما نہیں کرتے
جو دل سے مٹاتے نہیں اس نقش خودی کو
دیدار خدا مر کے بھی پایا نہیں کرتے
وہ دشمن جاں اپنے ہیں اور اندھے ہیں دل کے
جو قلب میں الفت تری پیدا نہیں کرتے
ایماں ہے مرا آپ مسیحائے زماں ہو
وہ کرتے ہو جو حضرت عیسیٰ نہیں کرتے
پرواہ نہیں جز غم دیں ان کو شب و روز
دنیا پہ نظر بھی ترے شیدا نہیں کرتے
اللہ کی امداد ہے جن لوگوں کے ہمراہ
جو لڑتے ہیں ان لوگوں سے اچھا نہیں کرتے
اے منحرفو! تم کو تکبر نے ڈبویا
ورنہ یم رحمت سے کنارا نہیں کرتے
مامور من اللہ سے ٹھانی ہے لڑائی
کیوں بے خرد و خوف خدا کا نہیں کرتے
اللہ کے غصہ کے نشان دیکھ رہے ہو
پھر ڈرتے نہیں قہر سے تقویٰ نہیں کرتے
اللہ نے تمہارے لئے بھیجا ہے مسیحا
تم پھر بھی علاج اپنے مرض کا نہیں کرتے
پیدا ہی نہیں جن کی طبیعت میں رسائی
وہ بات کی تہ تک کبھی پہنچا نہیں کرتے
جھٹلاتے ہیں بدبختی سے صادق کو ستم ہے
مطلق یہ کبھی خوف خدا کا نہیں کرتے
کچھ دل میں ڈرو قہر خدا سے میرے پیارو
دن کاٹتے غفلت میں ہو اچھا نہیں کرتے
خفاش بصیرت [illegible]
خورشید کے جلوے انہیں سوجھا نہیں کرتے

دیگر

عزیزو جو حق کی رضا چاہتے ہو
خدا کے پیارے بنا چاہتے ہو
کرو خاک بوسی مسیح زماں کی
جو اللہ کو خوش کیا چاہتے ہو
کرو زہد و تقویٰ شرارت کو چھوڑو
جو دونوں جہاں کا بھلا چاہتے ہو
نہ ٹھٹھا کرو بات پر مرسلوں کی
خدا سے جو نور و صفا چاہتے ہو
نہ تکلیف دو بندگان خدا کو
اگر رحمت کبریا چاہتے ہو
خدا سے ڈرو یہ مصیبت کے دن ہیں
دعائیں کرو جو بھلا چاہتے ہو
خبر زلزلوں کی خدا دے رہا ہے
تم اس فتنہ سازی سے کیا چاہتے ہو
جفاکاریاں چھوڑ دو بہر مولا
جو اللہ سے تم وفا چاہتے ہو
طبیب الٰہی بلاتا ہے تم کو
چلو جو مرض کی دوا چاہتے ہو
بنو تم گدا آج احمد کے در کے
جو سلطان بننا بنا چاہتے ہو
کرو آکے بیعت امام زماں کی
جو نار سقر سے بچا چاہتے ہو
او ویس اس کے در پر کرو جبہ سائی
اگر تم خدا کی رضا چاہتے ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

تاج الدین ولد عبد اللہ ۔ گھٹالیان ضلع سیالکوٹ
بہاؤ الدین ولد شادین صاحب 〃 〃 〃
محمد دین ولد حسین بخش صاحب 〃 〃 〃
حسین بخش ولد نظام الدین 〃 〃 〃
یوسف علی ۔ محرر چونگی چنیوٹ ضلع جھنگ
فضل کریم ۔ ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ ۔ گوجرات
خلیل محمد نمبردار ۔ ہیران ضلع لودیانہ
عنایت اللہ ۔ کھماچون ۔ بنگہ ۔ جالندھر
عبد المجید خان ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ کیڈر ۱۸ لاہور
بڈھے خان ۔ انجن ڈرائیور ۔ اوجھانوالی
غلام حیدر ۔ نیکسہ گنج ۔ تحصیل مردان
سعد اللہ 〃 〃 〃
فقیر محمد ۔ محکمہ بارک ماسٹری ۔ نوشہرہ
مسماۃ پناہ بی بی ۔ گھٹالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
حسین بخش معہ اہلیہ 〃 〃 〃
نواب خان معہ اہلیہ 〃 〃 〃
زینب 〃 〃 〃
غلام قادر دگا مان 〃 〃 〃
اہلیہ نظام الدین صاحب 〃 〃 〃
اہلیہ بہاؤ الدین صاحب 〃 〃 〃
مسمات جنت بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ میاں شہاب الدین صاحب 〃 〃
میاں فیروز الدین صاحب
میاں بہاول خان صاحب 〃 〃 〃
میاں غلام محمد صاحب نقل نبد راول پنڈی
میاں کلن خان صاحب میرٹھ مقبرہ آگو
میاں بوستان خان موضع جلال سندا راول پنڈی
حافظ الٰہی بخش صاحب ۔ پٹیالہ
میاں قطب الدین صاحب ۔ حسن پور
محمد علی صاحب ۔ گھٹالیان پسرور سیالکوٹ
احمد علی صاحب 〃 〃 〃
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
میاں خورشید عالم صاحب 〃 〃 〃
مسمات حسن بی بی 〃 〃 〃
مسماۃ رسول بی بی 〃 〃 〃

مساۃ رسول بیگم ۔ گھٹالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
مساۃ سردار بیگم 〃 〃 〃
مساۃ راج بی بی 〃 〃 〃
مساۃ ریشم بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ احمد علی صاحب 〃 〃 〃
رسول بی بی اہلیہ میاں غلام علی 〃 〃 〃
طالع بی بی اہلیہ کرم دین صاحب 〃 〃
مسمات رابعہ بی بی 〃 〃 〃
مسمات فاطمہ بی بی 〃 〃 〃
میاں اقبال احمد صاحب 〃 〃 〃
میاں بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃
میاں مولا بخش صاحب 〃 〃 〃
مدد خان صاحب ترک کمپنی نمبرہ سوج گورکھہ کشمیر
سندھو خان صاحب معہ اہلیہ ۔ کاٹھہ گڑھ ہوشیارپور
میاں نذر محمد صاحب 〃 〃 〃
مسمات ودلی 〃 〃 〃
مسمات الدتت بی بی 〃 〃 〃
مسمات رحیمی 〃 〃 〃
مسمات عظمت بی بی 〃 〃 〃
گھسیٹا ۔ چونڈہ ۔ سیالکوٹ
میاں احمد دین صاحب 〃 〃
میاں اللہ دتا صاحب گھٹالیان پسرور سیالکوٹ
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
مسمات نابی 〃 〃 〃
مسمات محمد بی بی 〃 〃 〃
میاں چراغ دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
میاں بڈھا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں سمیع اللہ صاحب 〃 〃 〃
میاں حاکم 〃 〃 〃
میاں فضل دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
ملک محمد صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
سید محمد ارزانی صاحب 〃 〃 〃
میاں بوٹا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں حسین معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں حاکم معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں سید احمد صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں مہتاب خان صاحب 〃 〃 〃

نواب ۔ گھٹالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
سردار معہ اہلیہ 〃 〃 〃
منشی راول معہ اہلیہ ۔ سرہالہ کلاں ہوشیارپور
میاں کریم بخش صاحب ۔ سیالکوٹ
اہلیہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم ۔ رام سر سہاگل پور
میاں عبد المطلب صاحب کوٹ چہوکرہ مردان
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ گھٹالیان پسرور سیالکوٹ
قادر 〃 〃 〃 〃
میاں یارا 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
میاں کرم دین صاحب 〃 〃 〃
میاں غلام حیدر صاحب 〃 〃 〃
میاں حسین صاحب 〃 〃 〃
ملا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
حسین بی بی اہلیہ حسین 〃 〃 〃
ابراہیم معہ اہلیہ 〃 〃 〃
مساۃ حیات بی بی اہلیہ نظام الدین 〃 〃 〃
امام بی بی والدہ ابراہیم 〃 〃 〃
رحمت خان ولد عبد الکریم 〃 〃 〃
محمد بی بی اہلیہ حیات محمد 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
عمر بی بی 〃 〃 〃
میاں رحمت اللہ صاحب 〃 〃 〃
نور احمد صاحب 〃 〃 〃
سید بی بی والدہ نور احمد صاحب 〃 〃
مسمات بڈھی اہلیہ جھنڈا 〃 〃 〃
یوسف علی شاہ صاحب ۔ چنیوٹ جھنگ
میاں جھنڈو ۔ گڈہ شنکر
میاں عبد الصمد طالب علم انگلش ہائی سکول
بھیگو سرائے مونگھیر
مسمات غلام فاطمہ دختر محمد دین دہرم کوٹ بگہ
ضلع گورداسپور
میاں مسسے ۔ نذر پور چک ۴۳۳ تحصیل سمندری
میاں امام الدین صاحب وزیر آباد
مستری حسن الدین صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ملتان
میاں عبد الواحد صاحب 〃 〃

میاں محمد ۔ ملتان
میاں سلطان محمد صاحب کوٹلی لوہاران سیالکوٹ
میاں شمس الدین صاحب پیر زادہ بنور
نواب خان صاحب سفید پوش موضع مدم
بھگواڑہ ۔ جالندھر
میاں رمضان ۔ بن باجوہ ۔ سیالکوٹ
میاں محمد بخش صاحب ۔ کہاریاں ۔ گجرات
شیخ نیاز دین صاحب ۔ مردان
رحیم بخش صاحب کمپونڈر ملٹری ہسپتال گنڈ مولان
مسمات بیگم بی بی اہلیہ اللہ دتا صاحب
مسمات مائی مسوران کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازی خان
مسمات عائشہ 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب نمبردار موضع لاٹھر ۱۱۶
سانگلہ ۔ گوجرانوالہ
محمد شریف ولد امیر شاہ صاحب تاجر کر نگو برٹش
ایسٹ افریقہ ۔
میاں عبد اللہ خان صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر
ادیرہ پور ۔ ضلع کراچی ۔
میاں رحمت اللہ صاحب معمار بنوڑ ریاست پٹیالہ
اہلیہ امام الدین صاحب جسوکے ڈاکخانہ دوالہ گجرات
مسمات محفوظ بی بی بنت حافظ نور الحسن صاحب
منٹگمری ۔
میاں اللہ بخش معہ اہلیہ ۔ کٹڑہ رام گڑھیان
امرتسر ۔
چینڈا 〃 〃 〃
میاں نور حسین صاحب نائب مدرس لوندہ دال
چوسترہ ۔ اٹک
میاں عبد الغنی صاحب سپاہی کمپنی عملہ
پلٹن ۵۵ نوشہرہ
منشی قربان علی ۔ سب پوسٹ ماسٹر مراونگ
ضلع میرٹھ
میاں برکت علی صاحب ہاپل پور
اہلیہ غلام حسن سفید پوش چک ۱۰۵ علی آباد
لائل پور
میاں محمد بخش صاحب محلہ خوجیان گجرات

مشتہر اپنے اشتہار کا آپ ذمہ دار ہے۔ کارخانہ بدر کو اس سے کچھ تعلق و خبر نہیں

مستورات کی پکار

رسالہ

صحت النساء

جو کہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنیکے لئے ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنیکے لئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کرایا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدیں مناسب سمجھیں پتہ ذیل پر بالکل مفت منگا کر (جن پر محصولڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کر کے دونوں جہانوں میں ثواب حاصل کریں۔

انچارج جنرل منیجر لائبریری بک ایجنسی پراندیا جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خرید و

اعجاز احمدی۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱ر
جنگ مقدس۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر
شہادت آسمانی۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر
القول الصحیح۔ اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر
رؤیائے صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲ر
الوصیت۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مدفن کے دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر
نور الدین۔ مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر
اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱ر
اسلام کی پہلی کتاب۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر
نظم مستورات۔ مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر
کامن احمدی۔ ... قیمت ۱ر
آنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں ان سے کون غافل ہے۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے۔ وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفوں نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی ہے چونکہ یہ مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں۔ قیمت رعایتی یہ ہے۔

غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

نمبر ۳۶

۲۶ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

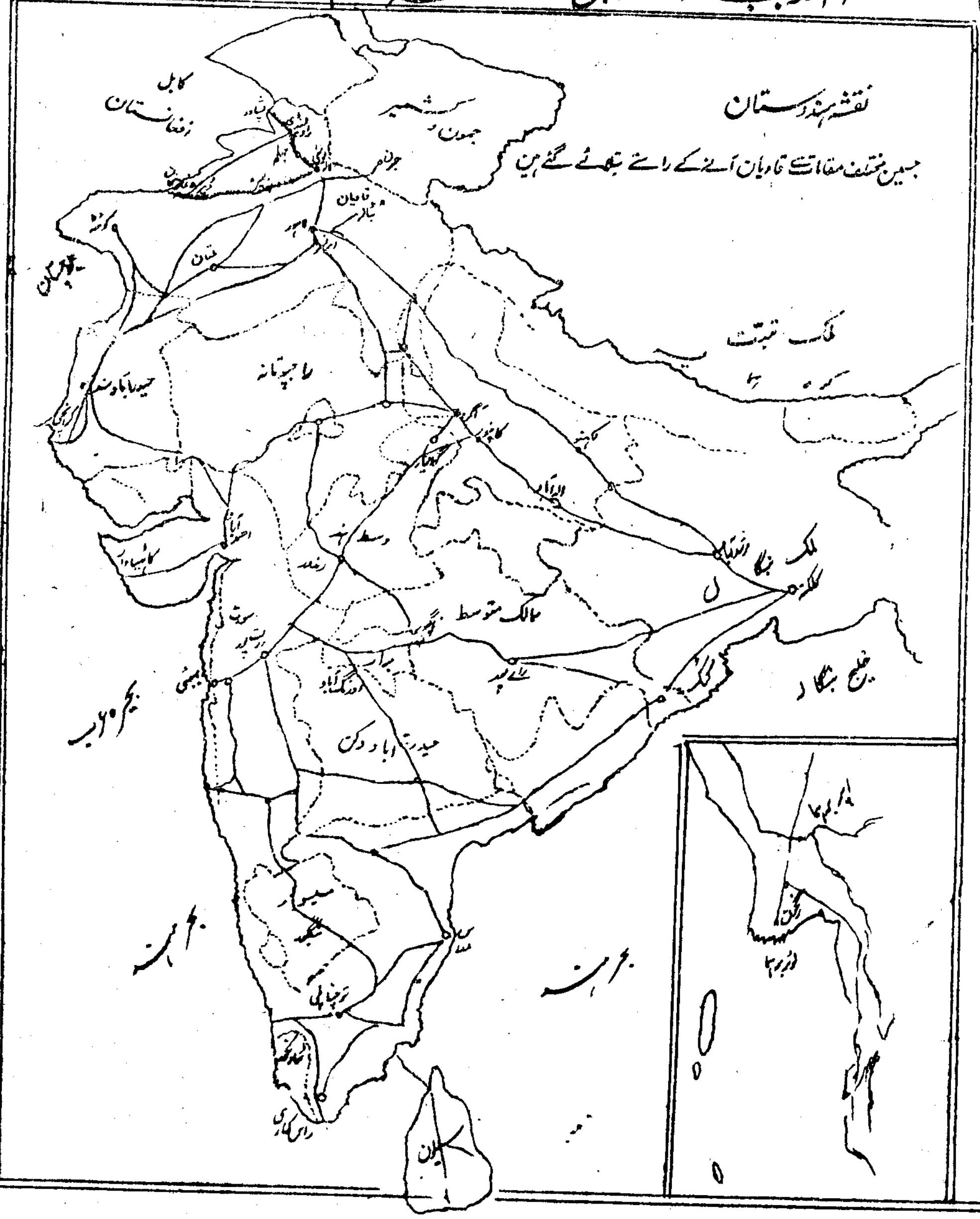

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

امریکہ کے اخبارات نے ڈوئی کی موت کے عظیم الشان نشان کے پورا ہونے کا اقرار کیا ہے۔

امریکہ سے چند ایسے اخبارات کے کاغذ آ گئے ہین جن مین وہان کے اہل الرائے نے اخبارون کے درمیان ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے کی تصدیق کی ہے وہ شہادتین ذیل مین درج کی جاتی ہین۔ کاش کہ ہندوستان کے اخبار بھی تعصب کو چھوڑ کر اس صاف نشان پر سچائی سے اپنی رائے کو ظاہر کرتے۔

ٹروتھ سیکر نیو یارک مین ۱۵ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ مین لکھا گیا ہے۔

”جس پیشگوئی کا ذکر مندرجہ بالا عنوان کے رسالہ مین ہے (اس سے مراد وہ رسالہ ہے جو ڈوئی کی موت مین خدائی فیصلہ کے عنوان سے لکھ کر شائع کیا گیا تھا) اس کی طرف ہم اس سے پہلے ہی اشارہ کر چکے ہین۔ ڈوئی جو کہ مر چکا ہے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (نعوذ باللہ) مفتریون کا بادشاہ کہا کرتا تھا۔ اس نے نہ صرف یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ صیہون (یعنی اس کا قائم کردہ سلسلہ) تمام مسلمانون کو ہلاک کر دیگا بلکہ وہ ہر روز خدا سے یہ دعا بھی کیا کرتا تھا کہ وہ وقت جلد آوے جب ہلال (یعنی اسلام) دنیا سے نیست و نابود ہو جاوے جب اس بات کا علم ہندوستانی مسیح کو ہوا تو انہون نے الیاس ثانی کے نام کا ایک چیلنج عام طور پر دنیا مین شائع کیا۔ جس مین اس کو اس مباہلہ کی طرف بلایا گیا تھا کہ دعا کی جاوے کہ دونون مین سے جو جھوٹا ہے خدا اسے دوسرے کی زندگی مین ہلاک کرے۔ قادیان کے رہنے والے نے یہ پیشگوئی کی۔ کہ اگر ڈوئی چیلنج کو قبول کرے گا تو وہ میری آنکھون کے سامنے دنیا کو بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ چھوڑے گا مرزا صاحب نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کے قبول کرنے سے انکار کیا تو اس کی ہلاکت مین صرف چند روزہ توقف ہو گا۔ موت دونون صورتون مین اس کے لئے تیار ہے اور اس کے صیہون پر جلد تر آفت آوے گی۔ یہ تھی عظیم الشان پیشگوئی کہ صیہون تباہ ہو جائے گا اور ڈوئی احمد کی آنکھون کے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ الیاس کو اس طرح چیلنج کرنا جس مین موت صداقت کا معیار تھا۔ مسیح موعود کے لئے ایک خطرہ والا امر تھا۔ کیونکہ چیلنج کرنیوالا شخص دوسرے سے عمر مین پندرہ سال بڑا تھا اور ایک ایسی سرزمین مین جہان ایک طرف طاعون پُر زور ہوا اور دوسری طرف مذہب کی خاطر قتل کرنے والے لوگ کثرت سے موجود ہین ظاہری واقعات چیلنج کرنے والے کے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کے خلاف تھے۔ مگر وہ جیت گیا۔“

اسی پیش گوئی پر ایک رائے اخبار ہیرلڈ۔ بوسٹن کی نیچے درج کی جاتی ہے۔ جو اس اخبار کے ۲۳ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ مین ظاہر کی گئی ہے اس کا عنوان یون ہے۔

”مرزا غلام احمد مسیح ایک عظیم الشان انسان ہے انہون نے ڈوئی کی حسرتناک موت کی پیشگوئی کی اور اب وہ طوفان اور زلزلہ کی پیشگوئی کرتے ہین“ اس عنوان کے نیچے لکھا ہے۔

”سال ۱۹۰۳ء مین اگست کے تیئیس (۲۳) دن گذرے تھے جب مرزا غلام احمد قادیانی (ہندوستان) نے الگزنڈر ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی جو الیاس ثالث کہلاتا تھا اور جس کی موت گذشتہ مارچ مین واقع ہوئی۔ اور اب مرزا غلام احمد قادیانی پھر ۲۳ جون کو کہتے ہین کہ اب اس ملک کی باری بھی قریب آ گئی ہے۔ ایسے زلزلے آئین گے جن کی نظیر دنیا کی تاریخ مین نہ ملے گی اور وہ قیامت کا نمونہ ہون گے اور یورپ اور دوسرے عیسائی ممالک مین ایک قسم کی طاعون ظاہر ہوگی جو بہت سخت ہوگی وہ کہتے ہین کہ میرے آنے سے خدا تعالیٰ کے غضب کے مخفی ارادے ظہور مین آ گئے ہین۔ پھر دنیا پر نوح کا زمانہ آئیگا اور جو حالت لوط کی زمین پر گذری تھی اس کو تم اپنی آنکھون سے مشاہدہ کرو گے۔ × × × × یہ صاحب ہندوستان کے رہنے والے ہین۔ دنیا کے مشرقی ممالک مین کئی سال سے مشہور ہین ان کا دعوے یہ ہے کہ مین وہ سچا مسیح ہون جو آخری زمانہ مین ظاہر ہونیوالا تھا اور خدا نے اپنے فضل کی بارش مجھ پر کی ہے۔ ریاستہائے متحدہ کی توجہ ان کی طرف پہلے پہل ۱۹۰۳ء مین ہوئی اور اس کی وجہ ان کا ایک مباہلہ الیاس ثالث کے ساتھ تھا۔ ڈوئی کی موت کے بعد ہندوستانی نبی کی شہرت بہت بلند ہو گئی ہے۔ کیونکہ کیا یہ سچ نہین کہ انہون نے ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہ ان کی یعنی مسیح کی زندگی مین واقع ہوگی۔ اور بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس کی موت ہوگی۔ ڈوئی کی عمر انسٹھ سال کی تھی اور پیشگوئی کرنیوالے کی پچھتر سال کی۔ یہ وہ لفظ تھے جن مین ڈوئی کی موت کی پیش گوئی کی گئی تھی۔“ (اس کے بعد اصل الفاظ پیشگوئی کے ہین جو حضرت مسیح موعود کے اشتہار ”ڈوئی اور پگٹ کی موت کی پیش گوئیون“ سے لئے گئے ہین یہ پیشگوئی دعا کے الفاظ تک نقل کی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد یہی اخبار رواں لکھتا ہے)

”ڈوئی نے اول اول اس چیلنج کی طرف جو کہ دور مشرق سے آیا تھا کوئی توجہ نہ کی۔ مگر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کو اس نے اپنے صیہون شہر کے اخبار مین یہ لکھا کہ لوگ بعض وقت مجھے کہتے ہین کہ تم فلان فلان بات کا جواب کیون نہین دیتے۔ جواب! کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین مچھرون اور مکھیون کو جواب دونگا“ اس کے بعد ایسے ہی اور فقرات اس کے نقل کئے ہین۔ پھر لکھتا ہے۔

”ڈوئی ایسی حالت مین مرا جبکہ اس کے تمام دوستون نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی دولت اور اقبال جاتے رہے۔ وہ مفلوج اور دیوانہ ہو گیا اور ایک نہائت ہی بُری موت مرا اور اس کا صیہون بھی اندرونی جھگڑون اور فسادون کے سبب سے نہائت خراب حالت مین ہو گیا۔

اب مرزا صاحب پھر صفائی کے ساتھ اس بات کو پیش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس چیلنج یا پیشگوئی مین وہ کامیاب ہوئے ہین اور ہر ایک طالب حق کو بھی بلاتے ہین کہ چونکہ حق اسی طرح ظاہر ہوا جس طرح انہون نے کہا تھا اس لئے طالبان حق کو چاہئیے کہ اسے قبول کرین“

ایک تجویز

احباب اپنی رائے سے مشکور فرماوین

ڈاک ولائت مین جہان دیگر مذہبی دلچسپی کے مضامین چھپتے ہین وہان اکثر ولائتی پادریون کی کرتوتون کی خبرین بھی دکھائی جاتی ہین۔ یہ حصہ اخبار کا جسمین اس قسم کے واقعات لکھے ہین میری واسطے کوئی خوشگوار ڈیوٹی نہین ہے مگر ضرور تا اس کو اتنے عرصہ تک نبھایا گیا ہے اور اکثر دوستون کیطرف سے اس کام کے ضروری اور مفید ہونیکے خطوط بھی میرے پاس آتے رہے ہین اب بعض دوستون کی رائے پر میرا خیال ہے کہ پادریون کی اخلاقی حالت کے اظہار کیواسطے ایک کافی فہرست ان کالمون مین طیار ہو چکی ہے اور آئندہ کیواسطے اس کو بند کیا جاوے۔ ناظرین اخبار اسکے متعلق کیا رائے رکھتے ہین۔ ہند مین ایک انگریز پادری جو ایک ہی شخص ہے اور اسی بات کی تنخواہ پاتا ہے کہ ظاہری اخلاق دکھلاوے وہ عیسائی اخلاق کا نمونہ نہین ہو سکتا عیسائیون کے اخلاق وہان دیکھنے چاہئین جہان کہ وہ کثرت سے ساتھ جمع ہین۔ لیکن اب میرے خیال مین بہت کچھ دکھایا جا چکا ہے اور نمونہ کیواسطے یہ کافی ہے۔ اڈیٹر۔

بارہ عدد کی خصوصیت سراج کا نامہ نگار اپنی طرف سے مجبور کر خواہ مخواہ اعتراض کرتا ہے۔ خواہ وہ اعتراض بجنسہ اسی کے معتقد علیہ پر پڑتا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر چہار خلفاء اور نعمان بن ثابت کے بارہ حروف لکھ کر کہتا ہے۔ کہ یہ عطیات قدرت ہیں۔ مگر دوسری جانب جب حضرت مسیح موعود کے نام اور ان کے چار اصحاب کے ناموں کے حروف بتائے گئے۔ تو المسیح الدجال وغیرہ کو پیش کرتا ہے۔ حالانکہ یہی اعتراض اگر کوئی عیسائی یا آریہ اس پر کرے۔ تو پھر وہ کیا جواب دیگا پس وہی جواب ہمارا ہے۔ پھر وہ لکھتا ہے۔ کہ وہ سیدھا سادہ نام لیا جاتا جو ان کے والدین نے رکھا۔ میرا سوال ہے کہ کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رسول اللہ رکھا گیا تھا۔ یہ صرف اس کے اعتراض کی کمزوری دکھانے کے لئے ہے۔ پھر مرزا پر اعتراض ہے۔ کہ غلام احمدؐ کے ساتھ کیوں شامل کیا۔ شائد اسے معلوم نہیں۔ کہ حضرت صاحب ہمیشہ اپنے دستخط میں یہ لفظ لکھا کرتے ہیں۔ گویا جزو لا ینفک ہے۔ باقی رہی یہ بات زا ہے یا میرزا۔ سو اپنی تحریر ہی دیکھ لو۔ کہ آپنے جا بجا زرا لکھا ہے۔ کیسی بے شرمی کی بات ہے کہ دیگران را نصیحت .. .. خود را فضیحت۔ سید محمد احسن میں سید کی دو یا ہیں۔ پس ضرور اس کے .. .. بارہ[۱۲] حروف ہیں مد اصل یہاں مفتی محمدؐ صادق تھا۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے کسر نفسی سے اس کو قبول نہ فرمایا۔ بہر حال مقصد حاصل ہے اور یہ جو تم نے اور نام لکھے ہیں۔ اس طرح تو کئی ہندوؤں اور عیسائیوں کے نام بھی بارہ حرفی پیش کئے جاسکتے ہیں پس کیا انہیں بھی صادق کہو گے اور یہ اعتراض اگر مجھ پر ہوسکتا ہے۔ تو آپ پر بطریق اولیٰ ہوسکتا ہے۔ ہماری طرف سے تو یہ جواب دیا جاویگا۔ کہ مدعی نبوت اور اس کے خلفاء مراد ہیں۔ جو دیگر دلائل قاطعہ سے اپنا صادق ہونا ثابت کرچکا ہے۔ مگر آپ پیر مہر شاہ وغیرہ کو شامل کرتے ہوئے کیا جواب دینگے اصل میں یہ ایک لطیفہ تھا۔ مگر آپ اسے مذہبی دلیل قرار دے کر اپنی کج رسی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

الراقم

وہی تمہارا پُرانا واقف کار

"محقق" (اکمل)

یہ ایک شاعرانہ لطیفہ ہے کوئی تحقیقی امر نہیں اس واسطے اس بات کو طول دینے کی ضرورت نہیں۔ ایڈیٹر

المفتی

۸۳ لڑکے کی بسم اللہ ایک شخص نے بذریعہ تحریر عرض کی۔ کہ ہمارے ہاں رسم ہے کہ جب بچے کو بسم اللہ کرائی جاوے۔ تو بچے کو تعلیم دینے والے مولوی کو ایک عدد تختی چاندی یا سونے کی اور قلم و دوات چاندی یا سونے کی دیجاتی ہے اگرچہ میں ایک غریب آدمی ہوں مگر چاہتا ہوں کہ یہ اشیاء اپنے بچے کی بسم اللہ پر آپ کی خدمت میں ارسال کروں

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ تختی اور قلم دوات سونے یا چاندی کی دینا یہ سب بدعتیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے اور باوجود غربت کے اور کم جائیداد ہونے کے اس قدر اسراف اختیار کرنا سخت گناہ ہے

۸۴ جماعت جمعہ سوال پیش ہوا۔ کہ نماز جمعہ کیواسطے اگر کسی جگہ صرف ایک دو مرد احمدی ہوں اور کچھ عورتیں ہوں تو کیا یہ جائز ہے۔ کہ عورتوں کو جماعت میں شامل کرکے نماز جمعہ ادا کی جائے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ جائز ہے۔

۸۵ دریائی جانور سوال پیش ہوا۔ کہ دریائی جانور حلال یا نہیں؟

فرمایا۔ دریائی جانور بے شمار ہیں ان کے واسطے ایک ہی قاعدہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمادیا ہے۔ کہ جو ان میں سے کھانے میں طیب پاکیزہ اور مفید ہوں۔ ان کو کھالو۔ دوسرے ان کو مت کھاؤ۔

۸۶ ناول نویسی و ناول خوانی حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا۔ کہ ناولوں کا لکھنا اور پڑھنا کیسا ہے فرمایا۔ کہ ناولوں کے متعلق وہی حکم ہے جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کے متعلق فرمایا ہے کہ:-

حسنہ حسنٌ وقبیحہ قبیحٌ

اس کا اچھا حصہ اچھا ہے اور قبیح قبیح ہے اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ مثنوی مولوی رومی میں جو قصے لکھے ہیں وہ سب تمثیلیں ہیں اور اصل واقعات نہیں ہیں۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمثیلوں سے بہت کام لیتے تھے۔ یہ بھی .. ایک قسم کے ناول ہیں۔ جو ناول نیت صالحہ سے لکھے جاتے ہیں۔ زبان عمدہ ہوتی ہے۔ نتیجہ نصیحت آمیز ہوتا ہے اور بہر حال مفید ہیں ان کی حسب ضرورت و موقعہ لکھنے پڑھنے میں گناہ نہیں۔

بیعت مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مضمون مندرجہ ذیل ارسال خدمت ہے۔ براہ مہربانی اس کو اپنی اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرمادیں۔

وھو ھذا

مجھ کو مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی کتب و اخبار دیکھنے کا از حد شوق ہے۔ چنانچہ چند اصحاب جماعت احمدیہ لودیانہ مثلاً منشی فتح محمدؐ سکنہ کلیہ وال عرائض نویس و منشی رحیم بخش صاحب عرائض نویس لودیانہ میری خوش اعتقادی و اشتیاق دلی سے جیسا کہ مجھ کو سلسلہ حقہ سے بخوبی واقف ہیں بعد تحقیقات مدت مدید از مطالعہ کتب و اخبار و رسالہ جات دلائل عقلی و نقلی مجھ پر یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ فی الحقیقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود مامور من جانب اللہ ہیں اور آنحضور کے جملہ الہامات و پیشگوئیاں کھلے طور پر ہمیشہ سے پوری ہو رہی ہیں اور واقعی آنحضرت شب و روز اسلام کا نورانی چہرہ مخالفین اسلام کے روبرو پیش کر رہے ہیں۔ کہ جس سے سینکڑوں مخالفین اسلام زیور اسلام سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر مخالفین اسلام اپنی تحریرات میں اقرار کرچکے ہیں کہ درحقیقت حضرت مرزا صاحب کی تحریر و تقریر زبردست ہے اور قابل اعتراض نہیں۔ خاکسار نے آج کی تاریخ سے آنحضرت کی بیعت اختیار کرلی ہو۔ اور اخبار بدر کے صفحہ اول پر جو شرائط بیعت شائع ہوتی ہیں ان کو سچے دل قبول کرلیا ہے اور میں ایمان سے اقرار کرتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھونگا اور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود سے باادب ملتجی ہوں۔ کہ میرے حق میں دعا کی جائے۔ کہ خداوند کریم بطفیل آنحضرت برکت ایمانی و روحانی سے مستفیض کرے۔ آمین ثم آمین

بندہ حضور علی سکنہ جمال پور اوانان ضلع لودیانہ

۲۳ اگست ۱۹۰۷ء

مبارک مبارک

[illegible] مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک بزرگ نشان

معہ تقریب شادی

سب حمد و ثنا اس قادر توانا کے لئے ہے۔ جو غیب کی خبرین صرف اپنے رسولوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اور صلوۃ اور سلام اُن رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ پر ہوں جس کے معجزات اور کرامات نے آج مسیح موعودؑ اور اس کے غلامون مین نمودار ہوکر دنیا پر خدا کی ہستی کو ظاہر کردیا۔ کیا ہی مبارک ہے اس مبارک (حضرت صاحبزادہ مبارک احمدؐ فرزند مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام) کا وجود جو بہت سے نشانات سماوی کا مظہر ہوکر خود آیت اللہ ہے اس کے متعلق تازہ نشان کی تفصیل یہ ہے۔ کہ صاحبزادہ تپ شدید سے سخت بیمار ہوگیا تھا یہان تک کہ بار ہا غشی تک نوبت پہونچ گئی اور اکثر تپ ۱۰۴ سے بھی زیادہ ۱۰۵ درجہ تک پہونچ جاتا۔ اور سرسام کی حالت ایسی تھی جو سرسام کا خوف دلاتی تھی رات کیوقت اس نومیدی کی حالت مین حضرت مسیح موعود نے دُعا کی۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا۔ ”قبول ہو گئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا“۔ یعنی دعا قبول ہوگئی اور تپ جولازم حال ہو رہا ہے۔ وہ نو دن پورے کر کے دسوین دن ٹوٹ جاوے گا۔ (یہ الہامات اخبار بدر مورخہ ۹ اگست ۱۹۰۶ء مین شائع ہو گئے تھے) چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا۔ اور خدا تعالیٰ نے دسوین دن بخار توڑ دیا یہان تک کہ لڑکا تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا یہ خدا کا بڑا نشان تھا جو ظہور مین آیا کیونکہ اس مین ایک دعا کے قبول ہونے کی بشارت ہے اور دوسرے تاریخ صحت مقرر کر دیگئی ہے۔ جس کی تمام جماعت گواہ ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ فلا یظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول۔ یعنے خدا تعالیٰ کھلے کھلے غیب پر اسی کو اطلاع دیتا ہے جو اس کا پسندیدہ رسول ہو اور اس الہام کے ساتھ یہ بھی الہام تھا۔ اِنّی معک یا ابراھیم لا تخف صدقت قولی۔ یعنے اے ابراہیم۔ مین تیرے ساتھ ہون کچھ خوف نہ کر مین اپنی بات کو سچی کر دون گا چنانچہ فرمودہ خدا تعالیٰ سچا ہو گیا۔ اور اس خوشی کے ساتھ یہ مبارک تقریب بھی پیش آئی۔ کہ مبارک احمد کا نکاح ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی لڑکی مریم کے ساتھ اُسی مبارک دن (۳۰ اگست ۱۹۰۶ء) مین ہو گیا۔ خدا اس نکاح کو مبارک کرے اور اسی روز اُسیوقت حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے لڑکے عزیز عبدالحی کا نکاح پیر منظور محمد کی لڑکی حامدہ کے ساتھ ہو گیا خدا تعالیٰ دونون کا نکاح مبارک کرے اور دونو بچوں مع بیویون کے عمر دراز کرے۔ آمین۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بعد از نماز عصر خطبہ نکاح پڑھا اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہین حضرت امام علیہ السلام کیخدمت مین اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کیخدمت مین اور حضرت ام المومنین اور والدہ صاحبہ عزیز عبدالحی کیخدمت مین اور حضرت میر صاحب اور والدہ صاحبہ محمد اسحٰق کیخدمت مین اور اُن کے تمام لواحقین اور اہلبیت کیخدمت مین اور جناب ڈاکٹر میر عبدالستار شاہ صاحب اور پیر منظور محمد صاحب اور انکے لواحقین کیخدمت مین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ان تعلقات مین اپنے فضل و کرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین

”بدر“

ڈائری

القول الطیّب

صحیح عہد فرمایا۔ صحیح عہد وہ ہوتا ہے۔ کہ عہد کرنے سے پہلے طرفین نے قلب صافی کے ساتھ تمام معاملات ایک دوسرے کو سمجھا دئے ہوں اور کوئی بات ایسی درمیان مین پوشیدہ نہ رکھی ہو جو کہ اگر ظاہر کی جاتی۔ تو دوسرا آدمی اس عہد کو منظور نہ کرتا۔ ہر ایک عہد جایز نہین ہوتا۔ کہ اس کو پورا کیا جائے۔ بلکہ بعض عہد ایسے ناجایز ہوتے ہین۔ کہ ان کا توڑنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ انسان کے دین مین سخت حرج واقع ہوتا ہے۔

تزکیہ نفس فرمایا۔ پورے طور پر تزکیہ نفس تھوڑے ہی شخصوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اکثر لوگ جو نیک ہوتے ہین وہ بسبب کمزوری کے کچھ نہ کچھ خرابی اپنے اندر رکھتے ہین۔ اور ان کے دین مین کوئی حصّہ دنیوی ملونی کا بھی ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے سارے امور مین صاف ہو اور ہر بات مین پوری طرح تزکیہ نفس رکھتا ہو وہ ایک قطب اور غوث بن جاتا ہے۔ آپ نے ایک مشہور مولوی کا نام لیا اور فرمایا۔ کہ وہ ایک رسالہ ماہواری نکالتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ خدمت رسالہ کی خالصتہً اللہ کے واسطے ہے۔ یا اس مین کچھ ملونی دنیا کی بھی ہے۔ اُن دنوں مین اس کے دل کی حالت کچھ اچھی تھی۔ اس نے صفائی سے کہدیا ہے۔ کہ یہ خالص اللہ کے لئے نہین ہے۔ بلکہ اس مین دنیا کی ملونی بھی ہے۔ اگر کوئی فعل محض خاص خدا کے لئے کرے۔ تو وہ انسان کو یکدفعہ آسمان پر لے جاتا ہے۔

براہین کا اشتہار صدق نیّت سے تھا فرمایا۔ جب کہ ہم نے براہین احمدیّہ کا اشتہار دیا۔ کہ اگر کوئی ان دلائل کو توڑے۔ تو اس کو ہم دس ہزار روپیہ دین گے۔ تو یہ اشتہار صدق نیّت سے تھا۔ ہم نے اتنا ہی روپیہ لکھا تھا جتنا کہ ہم دے سکتے تھے اور یہی اس وقت ہمارے پاس جمع ہو سکتا تھا۔ صرف اسلام کی محبت کے واسطے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قائم کرنے کی خاطر ہم نے ایسی کتاب لکھی اور اس کے ساتھ اتنا اشتہار دیا۔ ورنہ ہم کو ہرگز وہم گمان بھی نہ تھا۔ کہ ہم اس کے ذریعہ سے کوئی روپیہ کمائین اور کسی قسم کی دنیوی ملونی اس مین نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمین دس ہزار چھوڑ کر ایک روپیہ بھی نہ دینا پڑا بلکہ کئی دس ہزار روپیہ اس کے بعد ہمارے پاس آیا۔ یہ خلوص نیّت کا نتیجہ ہے۔

مولوی نور الدین صاحب جیسا طبیب چاہیے ایک بیمار جو کہ باہر سے حضرت مولوی نور الدین کے پاس معالجہ کے واسطے آیا تھا۔ حضرت کی خدمت مین بھی سلام کے واسطے حاضر ہوا۔ حضرت نے اثنائے گفتگو مین فرمایا۔ کہ مولوی صاحب کا وجود از بس غنیمت ہے۔ آپ کی تشخیص بہت اعلیٰ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ بیمار کے واسطے دعا بھی کرتے ہین۔ ایسے طبیب ہر جگہ کہان مل سکتے ہین۔

گوشت کھانا چاہیے مذکورہ بالا بیمار ہندو تھا۔ حضرت نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ گوشت کھایا کرتے ہین۔ اس نے عرض کی۔ کہ ہان مین کھایا کرتا ہون۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسی بیماریون مین قوت کے قائم رکھنے کے واسطے گوشت کی یخنی مفید ہوتی ہے اور وہ لوگ بیوقوف ہین جو کہتے ہین۔ کہ گوشت حرام ہے۔ طبیب اور ڈاکٹر لوگ جانتے ہین۔ کہ انسان کے واسطے گوشت کی خوراک کیسی مفید ہے۔ کس قدر انسانی ضرورتین ہین جو مثل گوشت کے ہین۔ اگر جانورون پر رحم کے یہ معنے ہین۔ کہ گوشت حرام کیا جاوے۔ تو پھر تو بہت سی چیزین ایسی ہین جن کو حرام کرنا پڑے گا۔ اول تو دودھ کو ہی حرام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ جانورون کے بچّون کی خوراک ہے۔ پھر ریشم کو لو۔ جو کیڑون کے مارنے سے نکلتا ہے۔ پھر شہد کو دیکھو۔ جو ہزارہا مکھیون سے چھین کر انسان اپنے مونہہ مین ڈال لیتا ہے حالانکہ مکھی ایک غریب اور چھوٹا سا جانور ہے۔ پھر کستوری کو دیکھو جو آریون اور ہندوؤن کی عبادت مین مانند شہد کے استعمال ہوتی ہے۔ وہ ایک ہرن کو مار کر اس کی ناف مین سے نکالی جاتی ہے۔ پھر موتی کو لو جن کے تاجر سب ہندو ہی چلے آتے ہین وہ بھی جانور کو مار کر اس کے پیٹ مین سے نکالا جاتا ہے پھر انسان اپنے پاؤن کی جوتی کو ہی دیکھے کہ وہ کس سے بنتی ہے۔ غرض کس کس چیز کو گنا جائے کیا لباس انسانی کیا خوراک انسانی کیا دیگر ضروریات سب مین اس قسم کی اشیا ہین۔ جو کسی جاندار کے مارنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہین۔ بعض انسانون کو ایسی بیماری ہوتی ہے۔ کہ ان کے ناک مین کیڑے پڑ جاتے ہین۔ لاجرم ان کیڑون کو مارنا پڑتا ہے بعض آدمیون کے زخمون مین کیڑے پڑ جاتے ہین تو زخم کے اندر ایسی دوائی ڈالی جاتی ہے جس سے وہ کیڑے مر جاوین۔ ایام برسات مین جب کنوئین کے پانی مین کیڑے ہو جاتے ہین۔ تو کنوئین کے اندر دوائی ڈال دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ کیڑے مر جاوین۔ کس کس شے کا ذکر کیا جائے۔ ہندوؤن کے بڑے بزرگ راجہ رامچندر وغیرہ سب شکار کھیلتے تھے۔ خدا کے قانون کی رعایت رکھ کر دیکھنا چاہیئے کہ آیا بغیر اس کے انسان کا گذارا چل سکتا ہے۔

بڑائی ایمان سے ہے فرمایا۔ بہت عورتین گھر مین آکر بیعت کرتی ہین۔ ان کے نام بایعین کے درمیان لکھنے کا تا حال کوئی انتظام نہین ہے۔ مین نے دیکھا ہے۔ کہ بعض عورتین بسبب اپنی قوت ایمانی کے مردون سے بڑھی ہوئی ہوتی ہین فضیلت کچھ مردون کا ٹھیکہ نہین جس مین ایمان زیادہ ہوا وہ بڑھ گیا خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو۔

خدا کو مقدم کرو ایک دوست جو باوجود ایک لمبی رخصت لینے کے قادیان نہ آ سکے تھے۔ کیونکہ وہ ایک عدالت میں جا رہے ہین۔ ایک دو روز کے واسطے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے کسی نے عرض کی۔ کہ ان کی رخصت لمبی ہے انکو قادیان رہنا چاہیئے۔ فرمایا ایک پنجابی ضرب المثل ہے کہ۔ ع

یا تون لوڑ مقدمین یا اللہ نون لوڑ

یعنے یا تو انسان خدا کی عبادت مین مصروف ہو یا دنیاوی دھندے مثلاً مقدمہ بازی وغیرہ مین لگے۔ ایک طرف کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ دو طرفہ چلنا مشکل ہے۔

صفاتِ ملازم

اس امر کا ذکر تھا کہ سلسلہ حقہ کے واسطے واعظ مقرر کئے جاوین جو مختلف شہرون اور گاؤن مین جاکر وعظ بھی کرین۔ اور ضروریات اسلام کے واسطے چندے بھی جمع کرین۔

حضرت نے فرمایا کہ جب تک کسی مین تین صفتین نہون وہ اس لائق نہین ہوتا۔ کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے اور وہ صفتین یہ ہین۔ دیانت۔ محنت۔ علم۔ جب تک کہ یہ تینون صفتین موجود نہ ہون تب تک انسان کسی کام کے لائق نہین ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو۔ لیکن جس کام مین اس کو لگایا گیا ہے۔ اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہین رکھتا۔ تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا۔ اور اگر علم رکھتا ہے۔ محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہین تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہین اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام مین خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہین کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہیگا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

فرمایا۔ کارکن آدمی ہر جگہ جماعت کے اندر مل سکتے ہین ایسے لوگون کو ذاتی اخراجات کے واسطے جو کچھ دیا جاوے وہ بھی ناگوار نہین گذرتا۔ خواہ وہ معمولی واعظ کی تنخواہ سے زیادہ ہو کیونکہ کارکن کو جو کچھ دیا جائے وہ ٹھکانے پر لگتا ہے۔ اس مین کوئی اسراف نہین۔

تین بھائی

سیکھوانی برادران میان جمال الدین میان امام الدین میان خیر الدین صاحبان کا ایک دوست نے ذکر کیا کہ وہ بھی اس کام کے واسطے رکھے جا سکتے ہین حضرت نے فرمایا بے شک وہ بہت موزون ہین۔ مخلص آدمی ہین۔ ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت کرتے ہین۔ تینون بھائی ایک ہی صفت کے ہین۔ مین نہین جانتا۔ کہ کون ان مین سے دوسرون سے بڑھ کر ہے۔

فرمایا۔ بیرونجات مین جو لوگ چندہ لینے کیواسطے بھیجے جاوین۔ انکو سمجھا دین۔ کہ چندہ ایسے طور سے وصول کرنا چاہیئے۔ کہ لوگ جو کچھ طیب خاطر سے دین وہ قبول کیا جائے۔ کسی قسم کا اصرار نہ ہو۔ کوئی شخص ایک پیسہ دے خواہ ایک دھیلہ دے اس کو خوشی کے ساتھ قبول کر لینا چاہیئے۔

کسرِ صلیب

فرمایا۔ چند روز سے میرے دل مین خیال تھا۔ کہ کسر صلیب سے کیا مراد یہ بات تو صحیح نہین ہو سکتی۔ کہ مسیح لکڑی یا پتھر کی صلیبین توڑتا پھرے اس سے کچھ حاصل نہین۔ بعد سوچنے کے یہی بات دل مین آئی۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک زمانہ ہی ایسا لائیگا۔ کہ اس مین خود بخود آسمان سے ایک ہوا ہی ایسی چلیگی کہ خواہ مخواہ عیسائیت کے بیہودہ مذہب سے لوگون کے دل ٹھنڈے پڑنے لگ جائین گے۔ عیسائیت جیسے مذہب کو دنیا سے مٹانا اور چالیس کروڑ آدمی کی اصلاح کرنا یہ واحد جان کا کام نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگون کے دلون مین ایسی تحریک نہ ہو جس سے وہ خود بخود اس مذہب سے بیزار ہوتے چلے جائیں اور اگر غور سے دیکھو۔ تو یہ کارروائی شروع ہو گئی۔ لوگ تربیت یافتہ ہوتے جاتے ہین اور عقلی اور دماغی قوتین بڑھتی جاتی ہین اب ایسی کچی باتون کو کون مان سکتا ہے۔ اگر تھوڑا بہت کچھ ایمان ہے تو عورتون مین ہے اور بس۔

مولوی ثناء اللہ صاحب ریویو مانگتے ہین

مولوی ثناء اللہ صاحب کے پرچہ اہل حدیث کے تبادلہ مین یہان سے میگزین اردو جاتا تھا۔ مینیجر ریویو نے بدین خیال کہ یہان اہلحدیث اور دفترون مین آتا رہتا ہے ضروری نہ سمجھا کہ اس کے ساتھ تبادلہ وہ بھی جاری رکھین اس واسطے بند کر دیا تھا۔ جسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت کے نام ایک کارڈ لکھا۔ کہ کیا یہ تجویز آپ کی منظوری سے ہوئی ہے اس پر حضرت نے دریافت کیا کہ تبادلہ کیون بند کیا گیا ہے اور پھر فرمایا کہ تبادلہ جاری رکھنے مین یہ فائدہ ہے کہ مولوی صاحب پر اتمام حجت ہوتا رہے گا اور شاید کوئی بندۂ خدا ان کے دفتر مین اس کو پڑھ کر اس سے مستفید ہو جاوے۔

ادائگی قرض

۱۳ اگست ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی امانت جو اس کے پاس جمع تھی لے کر کہین چلا گیا ہے۔

فرمایا۔ ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی مین بہت کم لوگ صادق نکلتے ہین اور لوگ اس کی پرواہ نہین کرتے حالانکہ یہ نہائت ضروری امر ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کا جنازہ نہین پڑھتے تھے۔ جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جس التجا اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہین اُسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہین کرتے بلکہ واپسی کیوقت ضرور کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کی مسیحیت کا ذکر تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمارا نام وہ دجال رکھتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ بیس برس تک دجال ہی کا مصداق رہا ہے اور اسی کے ماتحت رہا ہے بھلا کوئی دنیا میں ایسا بھی مسیح گذرا ہے جو بیس سال تک دجال کے ماتحت رہا ہو۔

ایک ہندو نے عبد الحکیم کی نسبت لکھا ہے کہ جنکی وہ بیعت سے انکی زبان سے تو کوئی گندہ لفظ تک نہین نکلا مگر یہ بڑا کم بخت ہے کہ جس کی بیس برس تک بیعت رہا ہے اس کو گالی نکالتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس سوال کے جواب سننے کا مجھے بہت شوق ہے کہ وہ کیسا مسیح ہے جو بیس برس تک دجال کے ماتحت رہے کیسی عجیب بات ہے کہ سچا بھی تھا مسیح بھی تھا اور رسول بھی تھا مگر بیس برس تک دجال کی بیعت رہا اس کا مصدق رہا اس کی تائید مین سچی خوابین رویا اور الہامات بھی سناتا رہا۔

ایک شخص کی بابت کسی کو لکھتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی ہے کہ یہ شخص طاعون سے ہلاک ہوگا کیونکہ یہ سچے مسیح کا منکر ہے اور پھر اس خواب کے سچا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

اسپر ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ حضور اس کے دل مین تو یہ بات ہوگی۔ کہ آپ ہی سچے مسیح ہین۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مسخ ہو گیا ہے مسیلمہ کذاب کی طرح پہلے مانا پھر انکار کر دیا۔ ختم الله علی قلوبھم کے بھی یہی معنے ہین۔ مسیلمہ کذاب کی تو پہلے نظیر بھی موجود تھی مگر اس کی تو نظیر ہی کوئی نہین۔

چھ ۶ روپیہ کی کتابین تین روپیہ مین

عرب صاحب عبد الحی کا اشتہار کتب اس اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے شائع ہوتا ہے اسمین عرب صاحب نے تمام کتب کی قیمت نصف کر دی ہے لیکن یہ لکھنا بھول گئے ہین کہ نصف قیمت پر خریدنے کا حق صرف اس شخص کو ہو گا جو ہر ایک کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید کرے جو شخص سب کتب یکدفعہ منگوائے صرف اسکو تمام کتب جن کی کل قیمت مبلغ ۶ روپیہ ہے صرف تین روپیہ مین مل سکینگی۔ تمام کتب دفتر سے مل سکتی ہین لغات القرآن بھی رعایتی قیمت پر علیحدہ فروخت نہوگا

ناظم بدر ایجنسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ ماعون

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۹ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء)

فذالک - پس یہی ہے۔
الذی - وہ جو
یدع - دھکے دیتا ہے۔
الیتیم - یتیم کو

یتیم کی اہانت کرنے والے اور اس پر سختی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگون کے درمیان شمار فرمایا ہے۔ جو کہ دین کے مکذب ہین۔ یتیم سب ضعیفون سے زیادہ ضعیف ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کا بہت خیال رکھتے تھے اور یتامی کی بہت خبرگیری کرتے تھے۔ ہماری انجمن اشاعت اسلام نے بھی اپنے اخراجات مین ایک مد یتامی کی رکھی ہے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام مین بہت سے یتیم پرورش پا رہے ہین جن کے ہر قسم کے اخراجات تعلیمی اور خوراک پوشاک وغیرہ کے انجمن برداشت کر رہی ہے۔ مین نے دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب عموماً ایک نہ ایک یتیم اپنے گھر مین رکھتے ہین جس کی مثل اپنے بچون کے پرورش کرتے ہین۔ غرض یتیم کی خبرگیری ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔

ولا یحض - اور نہین رغبت دلاتا اور نہین تاکید کرتا۔
علےٰ طعام المسکین - مسکین کے کھانا کھلانے پر۔

یہ دوسری مذمت مکذب کی ہے۔ کہ وہ اول تو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم مسکین کو کھانا نہین کھلاتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے۔ کہ وہ مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔

اس جگہ مکذب کی دو بڑی نشانیان بیان کی گئی ہین ایک یہ ہے کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم یہ کہ مسکین کو کھانا نہین دیتا۔ مسکین اور یتیم ہر دو عام لفظ ہین اور ہر ایک شخص جو مساکین اور یتامی کے ساتھ بدسلوکی کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کریگا۔ لیکن اس مین ایک باریک اشارہ ایک خاص یتیم اور مسکین کی طرف بھی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیوی تعلقات کو قطع کر دیا ہے اور دنیوی اموال اور جاہ و حشم کو بالکل ترک کر دیا ہے اور وہ خدا کی خاطر ایک یتیم اور مسکین بن گیا ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی ہستی کے ثبوت کے واسطے ایک حجت اور نشان مقرر کر کے دوبارہ دنیا مین داخل کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے اور وہ لوگ جو دنیا مین عام طور پر اپنی بے دینی کے باعث یتامیٰ اور مساکین پر ظلم روا رکھتے ہین۔ وہ اپنی عادت کے مطابق ان آیات اللہ کے ساتھ بھی ٹکر کھا کر اپنی بد اعمالیون کا آخری نتیجہ پا لیتے ہین جن لوگون نے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یتیم اور مسکین بے کس اور بے بس ایک اکیلا انسان سمجھا اور آپ کے ساتھیون کو چند غربا و ضعفاء کے سوائے نہ پایا اور آپ کے قتل کے درپے ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے منصوبون کو ایسا خاک مین ملایا اور ان کی ایسی ناکامی کا منہ آنحضرت کے سامنے ہی دکھایا۔ کہ اس کی نظیر تاریخ دنیا کے معرکہائے جنگ و جدال مین نظر نہین آتی۔ ایسا ہی اس زمانہ مین بھی خدا تعالیٰ کا ایک مرسل ہمارے درمیان موجود ہے جس نے آبائی عزت و جاہ اور اموال و جاگیر کو اپنے خدا کی معیت کے آگے ہیچ جان کر سب کچھ ترک کیا اور گوشہ مین بیٹھ کر گمنامی کے درمیان اپنے خدا کی یاد کو سب باتون پر ترجیح دی۔ دنیا نے اس کو یتیم اور مسکین دیکھا اور دنیا کے فرزندون نے چاہا کہ اس مسکین کو کوئی کھانا نہ دے اور نہ اس کو کوئی ملے اور نہ اس کے ساتھ کوئی بات کرے۔ اور اس کے حق مین سخت سے سخت کفر کے فتوے لگائے لیکن خدا تعالیٰ کا غضب ایسے کفر بازون پر نازل ہوا اور ان کے نوجوانون کو کھا گیا اور ان کے بچون کو یتیم کر گیا اور ان کے گھرون کو ویران کر گیا۔ پر وہ جس کے لئے کہا گیا تھا کہ کوئی اس کو کھانا نہ دے اس کا گھر خدا نے ہر قسم کی نعمتون کے ساتھ بھر دیا۔

پس بڑا بدنصیب وہ ہے۔ جو خدا کے فرستادہ کو یتیم اور مسکین دیکھ کر دھکے دے اور دوسرون کو بھی اس کے پاس جانے سے روکے۔

فویل - پس وائے ہو پس افسوس ہے پس ہلاکت ہے۔
للمصلین - واسطے نمازیون کے۔
الذین - وہ جو
هم - وہ
عن صلوتهم - اپنی نماز سے
ساهون - سہو کرنے والے ہین غفلت کرنیوالے ہین تساہل کرنے والے ہین۔

اس آیت مین ان لوگون کو تنبیہ کی گئی ہے جو نماز کے معاملہ مین سستی اور غفلت کرتے ہین۔

مصلّین - وہ لوگ ہین - جو نماز کیواسطے مکلّف ہین نماز مین غفلت کئی طرح سے ہوتی ہے۔

(۱) بعض لوگ نماز پڑھتے ہی نہین۔ رسمی طور پر مسلمان کہلاتے ہین۔ مگر کبھی ان کو یہ خیال نہین آتا۔ کہ نماز کا پڑھنا مسلمان کے واسطے فرض ہے اور جب تک کہ وہ اپنے عین کاروبار کے درمیان وقت نماز کے آنے پر تمام دنیوی خیالات کو بالائے طاق رکھکر خدا تعالیٰ کی طرف نہین جھکتا تب تک اس مین اسلامی نشان نہین پایا جاتا۔ ہر ایک قوم والون کے درمیان کوئی مذہبی نشان ہوتا ہے۔ عیسائی لوگون نے وہ نشان صلیب کا رکھا ہے۔ جس کو وہ لکڑی یا لوہے یا چاندی سونے کی بنوا کر اپنی چھاتی پر یا سر پر اور معبد خانون کے اوپر لگا دیتے ہین۔ اس واسطے عیسوی مذہب کو صلیبی مذہب کہتے ہین اور عیسائیون نے جو لڑائیان اپنے مذہب کیخاطر مسلمانون کے ساتھ کین انکو صلیبی جنگ کہتے ہین۔ ایسا ہی ہندو لوگ اپنے ہندو ہونے کی نشانی مین بدن پر ایک تاگہ رکھتے ہین۔ جسے زنار یا جنیو کہتے ہین۔ مسلمانون کے درمیان ان کے اسلام کی نشانی یہی ہے۔ کہ مسلمان ہر حالت رنج و راحت۔ صحت و بیماری۔ امن و جنگ مین اپنے وقت پر اپنے خدا تعالےٰ کے حضور مین حاضری بھرنے کے واسطے چست ہو جاتا ہے۔ عین جنگ کے موقع پر جہان دشمنون کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہوتی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ صف بندی کر کے نماز پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ اس سے بڑھکر نماز کے واسطے اور کیا تاکید ہو سکتی ہے۔

(۲) وہ لوگ ہین جو نماز پڑھتے ہین۔ مگر کبھی کبھی۔ جسدن کپڑے بدلے یا صبح کے وقت جب ہاتھ موہنہ دھویا تو نماز بھی اس اتفاق سے پڑھ لی۔ یا چند ایسے دوستون مین قابو آ گئے جو نماز پڑھتے ہین۔ تو وہان ان کے درمیان مجبوراً پڑھ لی۔ یہ لوگ بھی غفلت کرنے والون مین شامل ہین

(۳) پھر کچھ ایسے لوگ ہین جو پڑھتے تو ہین مگر بہ سبب

تکبر کے یا بسبب سستی کے اپنے ہی گھرون مین پڑھ لیتے ہین۔ ہر وقت اپنے کام مین مصروف رہتے ہین جب نماز کا وقت آیا تو اسی جگہ جلدی جلدی نماز پڑھ لی۔ گویا ایک رسم ہے جس کو ادا کرتے ہین یا ایک عادت ہے جس کو پورا کرتے ہین مسجد مین جانا اور جماعت کو پانا ان کے نزدیک ایک بے فائدہ امر ہے۔ یہ لوگ بھی غافلین مین شامل ہین۔ اکثر آج کل کے دنیوی رنگ مین بڑے لوگون مین اگر کسی کو نماز کی عادت ہے تو اس کا یہی حال ہے۔

(۴) پھر بعض لوگ مسجد مین بھی جا کر پڑھتے ہین۔ مگر بیدلی کے ساتھ۔ ان مین تعدیل ارکان کا خیال نہین۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف پوری توجہ سے نہین جھکتے اور جلدی جلدی نماز کو ختم کرنے مین اور نماز کے اندر وساوس کو اور غیر خیالات کو بلاتے ہین۔

(۵) پھر وہ لوگ ہین جو نماز پڑھتے ہین مگر ویسی نماز نہین پڑھتے جو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کو سکھلائی اور اس کے رسول نے اپنی امت کو سکھلائی۔ بلکہ وہ اپنے لئے ایک نئی نماز ایجاد کرتے ہین اور وہ نہین جانتے کہ جس وقت یہ سورہ شریف نازل ہوئی تھی اس وقت بھی تو نماز پڑھی جاتی تھی اور ظن کرتے ہین کہ تاریخی شہادتیں تمام جھوٹی ہین۔ خواہ کس قدر جانفشانی کے ساتھ وہ واقعات سینہ بسینہ جمع کئے گئے ہون۔ گویا ان کے نزدیک تمام جہان کی تاریخ جھوٹھ ہے اور اس مین کچھ راستی نہین اور کہتے ہین اور گمان کرتے ہین۔ کہ ہر ایک انسان اپنے لئے آپ قرآن شریف کو سمجھیگا اور وہ دنیا مین ہزارہا اشیاء کے محتاج ہین لیکن جب ان کو کہا جائے۔ کہ تم قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے بھی کسی کے محتاج ہو۔ تو اپنے نفس کو دھوکہ دیتے ہوئے کہتے ہین۔ کہ قرآن شریف کسی کا محتاج نہین وہ کلام الٰہی ہے اور سچ ہے کہ وہ محتاج نہین لیکن کیا انسان بھی محتاج نہین۔ کیا ماں کے پیٹ سے کوئی شخص قرآن شریف پڑھ کر نکلا تھا اور وہ کہتے ہین کہ وہ نماز جو دوسرے مسلمان پڑھتے ہین وہ درست نہین خواہ اس کے متعلق سچی اور حقیقی شہادت دکھائی جاوے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اسی طرح پڑھی تھی اور کہتے ہین کہ جن لوگون نے آنحضرتؐ سے روایت کی وہ قابل اعتبار نہ تھے اور نہین سوچتے کہ اگر وہ سب کے سب ایسے ہی تھے تو پھر قرآن شریف بھی ہم تک انہین بزرگون کے ذریعہ سے پہونچا ہے پس کیون کر یقین ہو۔ کہ قرآن شریف بھی اصلی ہے کیونکہ سچ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے مگر کیا ایسا نہین ہو سکتا۔ کہ حفاظت کی آیتہ بھی ان لوگون نے اپنے پاس سے ڈال دی ہو۔ جنھون نے ہم تک قرآن شریف کو پہونچایا پس یہ راہ بہت ہی خطرناک ہے جو چکڑالوی اور اس کے ہمخیالون نے اختیار کی ہے۔

اَلَّذِیْنَ ۔ وہ لوگ جو

ھُمْ یُرَاؤُنَ ۔ دکھاوا کرتے ہین۔ ریاکاری کرتے ہین وہ لوگ جو لوگون کی خاطر یا لوگون کے سامنے لمبی نماز پڑھتے ہین اور جب علیحدہ ہوتے تو پھر نہین پڑھتے۔ یا کسل کے ساتھ نماز کو ادا کرتے ہین لیکن اصل بات نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص سچے اخلاص کے ساتھ اور صدق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو خواہ اس کو کوئی دیکھا کرے اس امر کا اس کو کچھ نقصان نہین پہونچ سکتا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین۔ کہ مین ایک دن نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی آیا اور مجھے نماز پڑھتے دیکھا اس کا یہ دیکھنا مجھے بھلا معلوم ہوا۔ مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا۔ کہ تیرے لئے دُہرا اجر ہے۔ ایک سر کا اجر اور ایک علانیہ کا۔ غرض یہ باتین زیادہ تر نیت پر موقوف ہین بعض لوگ اس نیت سے ظاہری طور پر صدقہ خیرات کرتے ہین۔ کہ دوسرون کو بھی نیک کام کے واسطے ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو اندر سے ایک نیکی کا کام کرتے ہین اور ظاہر مین اس کو بدی کا رنگ دیتے ہین تا کہ خلقت کی نظرون مین وہ بد دکھائی دین۔ میرے نزدیک یہ بھی ریاکار ہین کیونکہ اونہون نے اپنے عمل مین خلقت کی نظر بد یا نیک کی پرواہ کی ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ اپنے خدا تعالیٰ کے واسطے خالصۃً عبادت کرے پھر خواہ خلقت اس کو بُرا سمجھے یا بھلا اس امر کی پرواہ نہین چاہیئے۔ اور اپنے ظاہر کو جان بوجھ کر برا بنانا آنحضرتؐ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی ہوئی اس دعا سے ناجائز ثابت ہوتا ہے وہ دعا آنحضرتؐ نے حضرت عمر کو سکھلائی تھی اور اس طرح ہے۔

اللّٰھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی

واجعل علانیتی صالحۃً

ترجمہ۔ اے اللہ میرے ظاہر کو میرے باطن سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو اچھا کر۔

وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۔ اور منع کرتے ہین برتنے کی چیز سے ماعون بروزن فاعول۔ تھوڑی چھوٹی اور ادنیٰ شے کو کہتے ہین جو ایک دوسرے کو مانگنے سے استعمال کیواسطے دیجاوے تو دینے والے کا حرج نہو اور لینے والے کو فائدہ ہو جائے۔ جیسا اس ملک مین پینے کے لئے پانی۔ چولھے کی آگ۔ تھوڑا نمک۔ کلہاڑی۔ ہاون دستہ وغیرہ گھر مین ایسی اشیاء کا رکھنا جو ہمسایہ کے کام کبھی کبھی آوے موجب ثواب ہے بعض کے نزدیک ماعون زکوٰۃ کو کہتے ہین

اس سورہ شریف مین جو نشانیان مکذبان دین کے واسطے بیان کی گئی ہین۔ وہ سب یورپ کے عیسائیون پر ایسی چسپان ہوتی ہین کہ گویا یہ سورہ شریف ان کے ہی حق مین نازل ہوئی تھی۔ سب سے اول دین کی تکذیب ہے۔ سو یورپ کے علماء ہی ہین جنہون نے دنیا مین سب سے پہلے یہ بات ظاہر کی ہے۔ کہ دین ایک لغو امر ہے۔ مذہب کی طرف توجہ ہی کرنا بے فائدہ سمجھتے ہین۔ یتیم اور مساکین کو جھڑکنے کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کوئی مسکین یتیم راہ مین کسی سے سوال کر بیٹھے۔ تو وہ مجرم گردانا جا کر جیل خانہ مین بھیجا جاتا ہے۔ کسی غریب کو اپنے گھر بلا کر روٹی کھلانا یا مسافر کی خاطر داری کرنا زمانہ جہالت کا طریق خیال کیا جاتا ہے۔ نماز سے غفلت کا یہ حال ہے۔ کہ ہفتہ مین ایک دن اور اس دن مین بھی ایک گھنٹہ نماز کے واسطے مقرر ہے۔ اس مین کوئی دس فیصدی عیسائی شاید گرجا جاتے ہون گے۔ ان دکھاوے کے کام بہت ہین۔ چندہ دن کی لمبی فہرستین شائع کی جاتی ہین۔ ایک دوسرے کو برتنے کے واسطے کوئی شے لینا دینا سخت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس سے خیال پڑتا ہے۔ کہ شاید یہ سورت بھی دجال کے حق مین ہی نازل ہوئی ہو۔ جس کے مقابلہ کے واسطے خدا نے اس زمانہ مین اپنا مسیح بھیجا ہے۔ فقط۔

تفسیر سورہ ماعون ختم ہو گئی ہے۔ اب اس کے بعد تفسیر سورۂ قریش لکھی جاویگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۹)

بدر ۔ مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

احمدی قوم

پیاری قوم! خدا کے آگے شکر کے سجدہ مین گر کہ اس نے اپنی زبردست طاقتون کے ساتھ تیری تعداد کو بیس سال کے عرصہ مین ایک سے چار لاکھ کر دیا۔ آج سے بیس سال پہلے احمد اکیلا تہا مگر آج وہ خدا کے فضل سے چار لاکھ آدمی کا سردار ہے کیا یہ امر خدا تعالیٰ کے عجائب کامون مین سے نہین۔ کاش کوئی سمجھے تو یہ ایک معجزہ برگزیدۂ خدا کی صداقت کے ثبوت کے واسطے کافی ہو

دنیا مین ہر ایک شخص اپنا کچھ خیال اور رائے رکھتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس خیال مین اور لوگ بھی اس کے ہمخیال ہون۔ لیکن متفرق رائین اپنی اپنی جگہ کوئی جمعیت نہین رکھتین اور ان سے قوم نہین بن سکتی جب تک کہ ایک باقاعدہ اور باضابطہ سلسلہ کے اندر ان سب کو ایک جگہ ایک سردار اور ایک امام کے ماتحت جمع نہ کیا جاوے۔ یہ خدا کا تفضل ہے۔ کہ اس نے اس زمانہ مین ہم کو ایک امام کے ماتحت ایک جگہ جمع کر دیا ہے درااصل اس وقت سوائے احمدی قوم کے دیگر تمام جماعتین مثل اُن زنان بیوہ کے ہین۔ جن کا کوئی نگران نہین۔ یا مانند اس ریوڑ کے ہین۔ جس کا کوئی چرواہا نہین۔

خدا تعالےٰ کے اس احسان کے شکریہ مین کہ اس نے ہم کو اپنے ہاتھ سے قایم کردہ جماعت کے اندر داخل کر دیا ہے۔ ہمارا فرض تہا کہ ہم اپنی جماعت کے افراد کو ایک باقاعدہ رجسٹر مین درج کرین اور ہر ایک شہر اور ضلع مین احمدی جماعت کی انجمنین قائم کی جاوین۔ مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب نے سب سے اول اس امر کی طرف قوم کو توجہ دلائی اور چند ایک مضامین شیرازہ قوم کی سرخی کے ساتھ لکھے تھے۔ مگر ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت مُقدر ہوتا ہے۔ اور بالآخر وہ وقت اب آیا ہے۔ جب کہ حضرت مسیح نے ایسے کامون کیواسطے انجمن اشاعۃ الاسلام بنائی ہے اور اس انجمن نے مختلف شہرون اور ضلعون کے احمدیون کے نام احکام جاری کئے ہین۔ کہ سب اپنی اپنی جگہ مقامی انجمنین قائم کرین اور ہر ایک ضلع مین ایک ضلع کی انجمن ہو۔ اور اس کے ماتحت ہر ایک شہر اور مقام مین جہان احمدیون کی کچھ جماعت ہو۔ ایک مقامی انجمن ہو اور جن گاؤن مین تہوڑے آدمی ہون وہان کے احمدی اپنے قریب کی انجمن کے ممبر بنین۔ اور اس طرح یہ سب ایک سلسلہ کے اندر منسلک ہو جاوین

تمام جماعت کے آدمیون کو جہاں کہین وہ ہون فوراً اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور بہت جلد جہاں جہاں انجمنین بن سکتی ہین وہان انجمنین قائم کر کے صاحب سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دین۔

صاحب سکرٹری خواہش رکھتے ہین کہ ایسی اطلاعات کیفیتین ۱۵ ستمبر سے پہلے پہونچ جانی چاہئیں اور اطلاع مفصلہ ذیل امور کے متعلق ہو۔

(۱) آپ کی انجمن مین ممبرون کی تعداد کس قدر ہو۔

(۲) کون کون صاحب کس کس عہدہ کے لئے تجویز ہوئے ہین۔

(۳) ہر ایک ممبر کس قدر چندہ ماہوار کا وعدہ ہے۔

(۴) کیا آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو سکتی ہے یا نہین۔ اگر ہو سکتی ہے۔ تو کون کون سی مضافات کی انجمنین آپ کے متعلق ہون گی۔ اگر نہین تو کون سی انجمن ضلع کیتعلق آپ کی انجمن ہوگی۔

(۵) اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو تو آپ کون کون سی حدود کے اندر اور کس قدر عرصہ تک اپنی شاخین قائم کر کے ان کے نمبران کی تعداد اور رقم چندہ سے اطلاع دے سکتے ہین۔

چونکہ سکرٹری صاحب کے دفتر سے مضمون بالا کے کارڈ شائع ہو چکے ہین اس واسطے امید ہے۔ کہ احباب اکثر اب تک ان باتون کا جواب دے چکے ہون گے۔ جو نہ دے چکے ہون وہ اس عرض کو بطور یاددہانی کے تصور فرماوین۔

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے سب سے پہلے اور یہان سے ایسے احکام کے جاری ہونے سے بھی کئی سال پہلے اپنے ضلع کی ایک انجمن بنائی ہوئی ہے اور ان کے سکرٹری مضافات چودہری مولابخش صاحب خاص شکریہ کے قابل ہین کہ اونہون نے تمام ضلع کے دیہات کے احمدی برادرون کو ایک باقاعدہ برادری مین جمع کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ ضروریات دینی کیوقت جس قدر چندہ سیالکوٹ سے جمع ہو کر آتا ہے اور کسی ضلع سے یا مقام سے نہین آتا۔ اللہ تعالیٰ چودھری صاحب کو اس محنت اور جوش کیواسطے جزائے خیر دے۔ شہرون کا انتظام ایسا مشکل نہین جیسا کہ دیہات کا کیونکہ شہر کے لوگ کثرت سے ایک جگہ جمع ہونے کے سبب اپنے علم اور واقفیت مین بآسانی ہمیشہ ترقی کرتے رہتے ہین لیکن دیہات کے واسطے بہت مشکلات ہین۔ سوسائٹی سے دور رہنے کے سبب دیہاتی لوگ اکثر صحیح اور ضروری واقعات سے بے خبر ہو کر جہالت مین پڑ جاتے ہین اور بڑے بڑے ثواب کے کامون سے محروم رہ جاتے ہین یہی وجہ ہے۔ کہ دانا لوگون نے دیہاتی زندگی کو عموماً پسند نہین فرمایا۔ لیکن ضروریات زمانہ ایسی ہین کہ دیہاتی زندگی کا بسر کرنا ایک جماعت کثیر کی قسمت مین ہمیشہ سے لکہا جاتا ہے۔ اس واسطے ان لوگون کی خبرگیری کرنا ایک بڑے ثواب کا کام ہو۔

آسمان سے آوازہ توپ

برادر محمد اشرف بیگ صاحب موضع چندیری ضلع مظفرنگر سے لکھتے ہین ۲۰ اگست ۱۹۰۷ء منگل کے دن غروب ہو کر ۸ بجے شب کو ایک روشنی ایسی آسمان سے ٹوٹتی ہوئی دیکھی۔ کہ جیسا ستارہ ٹوٹتا ہے اس کی روشنی کی خبر چو طرفہ پچاس پچاس کوس تک سے آئی اور ایک آواز مثل گولہ توپ کے اسی دم ہوئی۔ یہ جدید بات ہو۔ دیکھیو کیا ظہور ہوتا ہے

(وہ نظم جو صفحہ ۱۱ سے باقی رہگئی تہی۔)

منور مرقدے روشن مزارے   درین خوابیده دین راغمگسارے
مسیح پاک را مخلص مریدے   کمربستہ بخدمت استوارے
جوانمردے بنام عبدالکریمے   بسر بردہ بعزت روزگارے
کلام پاک حق را عاشقے بود   ز قرآن خدا مضمون نگارے
سر ہر بلطلے را خوب میکوفت   نہ قلمش بود بلکہ ذوالفقارے
دلش روشن شدہ از نور دینے   مسیح پاک را شیدا غارے
خدا فرمود او را لیڈر قوم   خطیبے بلغت باعز و وقارے
چہ بخشیدہ خدا حسن بیانش   چہ خوش تقریر بود آن لکچرارے
بدنیا زیست تا ہفت و چہل سال   بماند اسلام را خدمتگذارے
بہشتی مقبرہ شد مدفن او   چہ خوش قسمت چہ مرد بختیارے
ز ہجری چار دہ صد بست و سہ بود   کہ جان دادہ بحق آن جانثارے

خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

مراسلات

ایک پیشگوئی کے ظہور کے ابتدائی نشانات

ایک مومن کے ایمانی جوش کیوقت کا لکھا ہوا ایک خط ذیل میں درج کرتا ہوں جو حضرت اقدس کیخدمت میں پہنچا ہے۔

پیارے حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس وقت سول اور ملٹری گزٹ اخبار پڑھا۔ اللہ اللہ دل اچھل اچھل پڑا۔ ایمان کو عجب ترقی ہوئی۔ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یورپ کے ممالک میں طاعون کی پیشینگوئی بہت جلدی اور حرف بحرف پوری ہوئی اور جناب کا ہستی باری تعالےٰ کی طرف سے ہونا اندہوں پر بھی ثابت ہوگیا۔ اب اگر کوئی نہ مانے تو اس سے زیادہ بدقسمت کون ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ پلیگ سان فرانسسکو ملک امریکہ میں اور جنوبی انچوریا ملک چین میں ظاہر ہوگیا ہے۔ اللہ اللہ غیب کی باتوں کا علم اسی پاک ہستی کو ہے۔ جو کہ اس ساری دنیا و مافیہا کا مالک ہے۔

جناب کے غلاموں کا غلام

خاکسار محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

وفات

جناب نواب محمد عمر خان صاحب اپنی والدہ کے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ کو وفات پاجانے کی خبر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور نواب صاحب کو صبر جمیل عطا کرے۔

ہوشیارپور اور احمدی جماعت

احمدی جماعت کے اراکین اس سے بےخبر نہیں ہوں گے۔ کہ سیالکوٹ اور لودیانہ کی طرح ہوشیارپور کو بھی ایسی کس مپرسی کی حالت میں ایک فخر ضرور حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام اپنی گمنامی کے زمانہ میں ایک مدت تک اپنی چند ماہ کی رہائش سے اس زمین کو ایک شرف بخش چکے ہیں اس میں کلام نہیں کہ یہ غریب شہر ہم مندرجہ بالا شہروں سے ترقی کے لحاظ سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتا۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ اس کیمتعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام مشہور ہو چکا ہے۔ وہ یہ کہ "ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار میں ہوگی"۔ بدین الفاظ یا بہ این معنی۔ یہ الہام اس زمانہ کا ہے جبکہ اس بندہ کو طلوع بھی نہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق بڑی شہادت شیخ حامد علی صاحب ہیں جو اس سفر میں حضرت کے ہمرکاب تھے۔

میں اس الہام کو کسی خاص واقعہ کے ساتھ محدود نہیں کرتا بلکہ اس کے پورا ہونے کے عجائبات کو دیکھنے کے لئے آیندہ منتظر ہوں اور دوسری طرف اس عام اصول کو قائم رکھکر کہ (دیر آید درست آید) میں اس بات کا امیدوار ہوں کہ اگرچہ یہ شہر اس وقت تک مذکورہ بالا شہروں سے بہت پیچھے رہ چکا ہے۔ تاہم آیندہ کسی وقت یہ صبر کا شیریں پھل ضرور چکھیگا اور "ان مع العسر یسرا" کی بشارت سے ضرور حصہ لیگا۔ سردست اس کے متعلق ایک تحریک کا باعث یہ امر ہوا ہے کہ اس خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی اجازت بلکہ رضامندی سے اسلامیہ سکول ہوشیارپور میں ملازمت اختیار کی ہے۔ اس سکول کے ہیڈماسٹر بابو عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے سینیر سرٹیفکیٹڈ ہیں۔ جن کی بےتعصب سیرت نے مجھے اس پر مجبور کیا۔ کہ میں ان کا شکریہ ادا کروں اس وقت جناب ہیڈماسٹر صاحب کی نہایت قابل شکرگزاری یہ کارروائی ہے۔ کہ آپنے اپنے شافت کے لئے منت و خوشامد تک کے ساتھ یہ امر لازمی کر رکھا ہے کہ سکول ٹائم کے بعد ایک گھنٹہ دینی کتابوں کا مطالعہ کیا کریں۔ اور پھر آپ کی بےتعصبی کا نمونہ یہ ہے۔ کہ آپنے بڑی خوشی سے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی کتب لائبریری میں رکھی جائیں اور خود مطالعہ کرنے کا شوق ظاہر فرمایا ہے۔ اس پر میں احمدی جماعت کے پرجوش سکرٹری صاحبان کو یہ تکلیف دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ ایک آدھ کتاب اس لائبریری کے لئے عطا فرماویں۔ کہ انہیں بھی ثواب حاصل ہو یہ میں مانتا ہوں کہ احمدی جماعت کو اپنے ضروری فنڈوں سے فراغت نہیں مگر نیکی کو عام کرنا اعلیٰ لوگوں کا کام و شیوہ ہے اور خاصکر وہ چیز جو میں نے اسلامیہ سکول ہوشیارپور کیلئے طلب کی ہے۔ وہ ایسی ہے۔ کہ اس کا ایثار غیر پر ہی ہونا موزوں ہو۔ میں کامل امید رکھتا ہوں۔ کہ اس میری درخواست کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھا جاویگا۔ فقط۔

خاکسار یار محمد احمدی۔ بی۔او۔ایل اول مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول۔ ہوشیارپور

یاد رفتگان

عالم آخرت کی طرف جانیوالے کچھ ایسے گئے ہیں کہ پھر اس عالم کی طرف واپس آنے کا کسی نے نام تک نہیں لیا۔ انھم لا یرجعون کا لاتبدیل قانون نافذ ہوچکا ہے۔ کہ وہ پھر نہیں آئیں گے۔

عزیزوں کو یقین ہے اور حق الیقین ہے۔ کہ ان کی پیاری صورت پھر وہ دیکھیں گے اور یہ ایسا سفر ہے کہ جس کی واپسی نہیں۔ یہ ایسی غیبت ہے کہ جس کا شہود نہیں۔ رونے والے روتے ہیں اور جانے والے کے ماتم میں نالہ تالیاں کرتے ہیں مگر اس کی طرف کی کشش کچھ ایسی غالب ہے۔ کہ پسماندگان کے آہ و بکا اور درد انگیز بیانوں پر کچھ رحم نہیں کیا جاتا۔ جلنے والے کی روح تڑپتی ہے۔ کہ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے کچھ مہلت پائے۔ مگر اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون کا حکم ایسا سخت ہے کہ نہیں ٹلتا پر نہیں ٹلتا۔ دیکھتے دیکھتے مرغ روح قفص عنصری سے پرواز کرجاتا ہے۔

یہ سب کچھ صحیح۔ مگر پھر بھی یاد رفتگان کا خیال کچھ ایسا جما ہے۔ کہ کوئی گھر نہیں جو اس سے خالی ہو کوئی دردمند دل نہیں جو اس سے فارغ ہو۔ مختلف طبقوں میں مختلف موقعوں پر مختلف تعلقات کی وجہ سے مختلف ضرورتوں کے پیش آنے پر کسی گذرے ہوئے کی یاد آکر دل پر غم کا ایک ایسا اثر ڈالتی ہے۔ کہ اس عالم کی سب خوشیوں کو فراموش کرتی اور سب عیشوں کو مکدر بنا دیتی ہے۔ عین شادی کے موقعوں پر اداسی کا عالم چھا جاتا اور بشاش چہروں پر درد غم سے سرد آہیں بھرتے ہوئے انسوؤں کا پانی بہنا شروع ہوجاتا ہے ہر مجلس میں یاد رفتگان کا کچھ ایسا دخل ہے کہ کسی نہ کسی پہلو سے غمزدوں کو اپنے پیاروں کا خیال جو مدت کے بچھڑے ہوئے موجود ہیں۔ ان کا ایسا تصور باندھ دیتا ہے کہ ان کی زندگی کے کارنامے آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور ان کی نفع رسان و مفید خدمات کا خیال ایسا غالب آتا ہے کہ دل بےاختیار ہوکر کچھ ایسے لذت سے بھرے ہوئے درد کا سماں دکھاتا ہے کہ اس قابل قدر۔ عزیز۔ محبِ مخلص کا تذکرہ پیارا معلوم ہوتا ہے۔

یاد رفتگان اپنے اپنے رنگ میں کسی یاد آنیوالے کے تعلقات کی وجہ سے نرالی ہوتی ہے۔ مگر ایک ہمدرد محب قوم کی خدمات جو وفادارانہ کارروائیوں سے اس کی زندگی کو مفید اور قابل قدر بنائے ہوئے ہیں۔ جو شان رکھتی ہیں۔ اللہ

رکھتی ہے وہ شان سب سے نرالی شان ہے۔

وہ مقدس انسان جو قومی اصلاح و فلاح کے لیئے دنیا میں بھیجے جاتے ہین۔ ان کے پاک مشن کے اعوان و انصار کی زندگیان ہی وہ زندگیان ہین۔ کہ جو نسل انسانی کے واسطے آخرکار بابرکت اور مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ان خدا کے برگزیدون کو جو جماعت دی جاتی ہے وہ اپنی مخلصانہ خدمات کا وہ نمونہ دکھلاتی ہے۔ کہ جس کا اثر انسانی نسلون کے حق مین ہمیشہ کیلئے ان کی اصلاح و فلاح کو اعلیٰ عروج پر دکھلاتا ہے جن کے نقش پا سے گم گشتگان سلامتی کے طریق کو پالیتے ہین اور ہر قسم کے آئندہ آنے والے خطرات سے محفوظ ہو کر منزل مقصود پر پہونچ جاتے ہین۔ مبارک ہین وہ رفتگان جو ایسے بابرکت نشان پیچھے چھوڑتے ہین اور نہائیت ہی خوش قسمت ہین وہ پیچھے رہنے والے یاد کنندگان جو ان اخلاص مند خادمون کے قدمون پر چل کر اپنی زندگیون کو ہر قسم کی آلودگیون سے پاک و صاف رکھ کر مرضیات الٰہی کے تابع ہونے کی قوتین اپنے اندر پیدا کرتے ہین۔ ایسے پاک نفس رفتگان کی یاد ہی وہ یاد ہے جو یاد کرنے والے کو درگاہ الٰہی مین مستحق اجر و ثواب بناتی ہے اور پاک مشن یا سلسلہ حقہ کے سردار کو بھی اور مستقل راحت و سرور پہنچا کر اللہ تعالیٰ کی دائمی رضامندی کی لازوال دولت دلاتی ہے

اے سلسلہ احمدیہ کے مخلص جان نثارو! اس وقت جبکہ مین کچھ دنون کی رخصت لیکر حضور مسیح موعود کے قدمون مین آبیٹھا ہون۔ مجھے اپنے اس عارضی قیام مین پچھلی صحبتون کا خیال کرکے اس پاک سلسلہ کے ایک مخلص خادم کی یاد آئی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وفادار خادم سابقین اولین مین سے تھا اور عالم آخرت کی طرف جانے مین بھی سابق و اول ہوا جس کا مرقد منور تم مقبرہ بہشتی مین دفن شدہ احمدیون کی صف اول مین نمبر اول پر پاتے ہو۔ اے مولوی عبد الکریم کے غمگسار انیسو! جب تم دارالامان مین حضرت مسیح موعود کے قدمون مین بحصول زیارت حاضر ہوتے ہو اور تمہارے قدم مقبرہ بہشتی کی طرف ایک دردمندانہ یاد کو لئے ہوئے اٹھتے ہین تا کہ تم اس مسیح کے پیارے اپنے یگانہ محبت و مونس کی قبر پر فاتحہ پڑھو تو اس وقت ساتھ ہی اس کے ان مخلصانہ خدمات کو جو مرحوم و مغفور یکرنگی اور وفاداری کے تعلق کے ساتھ اپنی زندگی مین رکھتا تھا یاد کر لیا کرو۔ اور ایسے سوز و گداز کی حالت مین اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ تم کو بھی ایسا مخلصانہ رنگ مسیح کی خدمات کا عطا کرے۔ ہان تم اپنے پیارے دوست عبد الکریم کی طرح جناب مسیح کے مقاصد پر جان و دل سے قربان ہونے کی توفیق مانگو۔ دیکھو وہ عاشق مسیح عزیز و اقربا اور وطن کو چھوڑ کر کس طرح اس کیخدمت مین فنا ہوا

ہان اے دارالامان کے رہنے والے بزرگو! جن کی زندگیان اطاعت الٰہی اور اطاعت امام مین وقف ہو چکی ہین جب آپ عبد الکریم کے لئے دعا کا تحفہ تیار کرو یا مالی طور پر کوئی ثواب پہنچانے کا ارادہ کرو تو ساتھ ہی اس کے اس عاشقانہ جوش کا اندازہ کر لیا کرو جو اس پاک سلسلہ کی ترقی کیلئے رکھتا تھا بیرونجات کے اصحاب اس کی تحریر سے امام برحق مسیح موعود کی جناب مین عشق و وفا کا سبق لیتے تھے اور دارالامان کے واردین و صادرین کو اسکی تقریرین امام پاک کے اغراض کا سچا اور یقینی علم پیدا کراتی تھین اس کے پرجوش تہ دل سے نکلے ہوئے کلمات ایک خاص اثر سے احباب کے خاطر نشین ہوتے تھے وہ ہر ایک طالب کو جو امام موعود ع کے دروازہ پر حاضر ہوتا تھا امام کی جناب مین باریاب کرنے کی فکر مین رہتا تھا اس کے ۲۴ گھنٹہ سہ حضر دریہ کے اوقات کے سوا بالکل بے نفسی کے ساتھ اس خدمت مین صرف ہوتے تھے اس شغل کے سوا اس صدق و وفا کے پتلے کو اور کوئی شغل نہ تھا واردین اور صادرین کے حفظ مراتب کا وہ خوب ملکہ رکھتا تھا اور ہر ایک کی طبیعت کیمو افق پیشر کا وہ خوب جانتا تھا یہان کے عملہ فعلہ متعلقہ لنگر خانہ مہمان خانہ اور انتظامات اندرون و بیرون کے باقاعدہ سرانجام کرانے کی اس کو خاص فکر رہتی تھی بڑے بڑے ابتلاء کے موقعون پر اس کا دل جوئی خاص کام کرتی تھی جس عاشقانہ رنگ مین وہ خود رنگین تھا۔ وہ کوشش کرتا تھا۔ کہ ہر ایک طالب اسی رنگ مین رنگین ہو جاوے۔ اس کے کامل اخلاص نے حضرت امام موعود کے قلب پاک مین جگہ حاصل کر لی تھی۔ جب وہ مجلس مین بیٹھتا تھا۔ تو امام موعود کا تعلق خاطر خاص طور پر محسوس ہوتا تھا۔

اے دارالامان کے بزرگو! بیرونجات کے آنیوالے احباب بہت محتاج ہین وہ آپکے اخلاق و عادات سے جو امام پاک کی لمبی صحبت سے آپنے حاصل کئے ہین پورا حصہ لینا چاہتے ہین وہ حضور مسیح موعود کی تعلیمات کا نمونہ سب سے اول آپکی ذات ستودہ صفات مین ملاحظہ کرنے کے خواہشمند ہین ان کے اہل و عیال آپکے پاک اہل و عیال کو نمونہ بنانا چاہتے ہین تا کہ وہ پوری جرأت اور سچائی سے دارالامان کی دینداری کی مثال دیکر اپنے عزیزون اور دوستون کو شوق دلادین انکی اندرونی اور بیرونی اصلاحین صرف آپکے حسن اعمال پر منحصر ہین مین خوب جانتا ہون کہ عبد الکریم مرحوم ان باتون کا بہت اہتمام کراتے تھے اور اسی واسطے خدا نے ان کو لیڈر قوم کا خطاب دیا تھا۔ اسمین شک نہین کہ اس آسمانی سلسلہ کی ترقی کا مدار کسی خاص انسان پر نہین ہے وہ قادر مطلق خدا جس نے احمد کے غلام کو مسیح موعود بنایا ہے وہ خود اسکا ہر حال مین ناصر و معین ہے عبد الکریم کو اپنے پاس بلا لینے سے اس نے ان نادان مخالفون کو جو خیال کرتے تھے کہ اس سلسلہ کی شہرت دینے والا وہی ایک شخص ہے۔ دکھلایا ہے کہ اپنے بندہ کی تائید مین خاص اسی کی قدرت کا ہاتھ کام کر رہا ہے گو ہم مولوی عبد الکریم کی قابل قدر خدمات کا اعتراف کرتے ہین اور امام موعود علیہ السلام بھی اسکی وفادارانہ زندگی کے زمانہ کو اکثر یاد کرتے ہین مگر ساتھ ہی اس پاک سلسلہ کے مخالفون نے دیکھ لیا ہے کہ ایک عبد الکریم کو اپنے جوار رحمت مین شامل کرکے مخالفون کی جماعت مین کیسے کیسے زبردست نشان دکھلائے ہین اور اس مرحوم کے وصال کے بعد اس پاک سلسلہ کے ہر ایک صیغہ مین نمایان ترقی ہوئی ہے خدا کی وہ نصرتین شامل حال ہوتی ہین کہ امصار و دیار سے لوگ آ آکر سلسلہ بیعت مین داخل ہو رہے ہین نشانات پر نشانات ظاہر ہوتے ہین مخالفین ہر پہلو مین پست ہوتے جاتے ہین ذلت اور موت نصیب اعدا ہو رہی ہے وہ اپنے مقاصد مین ناکامیاب ہوتے جاتے ہین خدا کے غضب کی آگ ان کو کھائے جا رہی ہے اور ہر طرف سے انصار و اعوان کا ہجوم ہے اور ہر طرح کی نصرتون کی دھوم ہے۔ مگر مرحوم عبد الکریم کی یاد تقاضا کرتی ہے کہ اس کے کبھی نہ فرد ہونیوالے جوش کا نمونہ ہر ایک فرد سلسلہ مین ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہزارون عبد الکریم ہم مین پیدا کرے خدا کی شان ہم ہر آن مین دیکھنا چاہتے ہین وہ جوش محبت جو اس مرحوم مریدین تھا وہ جوش ہان غیرت کا بھرا ہوا جوش مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسند آتا تھا اور اسی لئے وہ مرحوم کو پیار کرتے تھے جس مرید مین وہ مخلصانہ جوش ہے اسکو مبارک ہو کہ وہ مسیح کا پیارا ہے اور جسمین وہ جوش نہین ہے اس کا فرض ہے کہ وہ ہمت کرے اور وہ جوش پیدا کرے۔ دین کیواسطے غیرت عملی رنگ مین ظاہر ہونی چاہیئے۔ بجا آوری فرائض کا جوش ہر ایک فرد سلسلہ مین خواہ وہ ذکورین سے ہو یا اناث مین سے۔ چھوٹا ہو یا بڑا دارالامان مین ہو یا قادیان سے باہر اپنے گھر مین ہر مکان مین ہر زمان مین خاص طور پر نظر آنا چاہیئے مین سچ کہتا ہون جو ایسا ہے وہی مسیح کا پیارا ہے عبد الکریم مرحوم کی زندگی اس کے پیارے احباب کو خوش کرتی تھی اب اگر وہی جوش ان مین پیدا ہو جاوے تو پھر اس کی یاد مرگ بھی ان کی اس خوشی کو ترقی دینے والی اور خود مرحوم کو خوش کرنیوالی اور خدا اور اس کے مسیح موعود کی خوشنودی کا باعث ہوگی وہ سنگ مزار جو مرحوم کے سرہانے کھڑا ہے اسکو دیکھو خود حضور مقدس مسیح موعود نے جو اشعار اسپر کندہ کرائے ہین انکو ضرور پڑھو وہ اس مرحوم مخلص دوست کے صدق و اخلاص کے گواہ ہین اسکی خدمات کا اعتراف کس رنگ مین خود مسیح موعود نے کیا ہے مبارک ہے وہ انسان جو مسیح موعود کا تتبع کرتا ہے ای دوستان مخلص یہ عاجز آپ کیخدمت مین اپنے پیارے رفیق عبد الکریم کی یاد کیلئے تحریر کے ذریعہ تازہ کرتا ہے میری اس التماس کو سرسری نہ سمجھین غور فرمادین اور پھر غور فرمادین عبد الکریم کے مخلصانہ صفات کا رنگ حاصل کر کے اور سب ملکر ہم اس مرحوم کی روح کو خوش کرین اور اس کی صفات کا ذکر کر کے نزول رحمت کا موجب بنین۔ خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

نوٹ۔ اس مضمون مین ایک نظم تھی۔ جو بسبب کی گنجائش کے یہان درج نہین ہو سکی۔ یہ نظم اسی اخبار کے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرماوین۔

"لغات القرآن ایک وبیہ چار آنہ مین"
ایک خاص رعائت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہین عرب صاحب نے نہائیت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور دوسرے کالم مین اردو ہے اس واسطے ہر ایک اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابین عرب صاحب کے حق تصنیف مین ہی ہین انکی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے جو صاحب خریدنا چاہین ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عہر مین ملتی ہے۔ گویا مفت ہے یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے جلد طلب کرنی چاہیئے

حصہ اول ۸ر - حصہ دوم ۱۲ر کل عہر — ناظم بدر ایجنسی

ہر دو حصہ الگ الگ بھی مل سکتے ہین۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید و

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کسوف و خسوف رمضان اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۲ر

القول الصحیح — اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید مین مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر - قیمت ار

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین - قیمت ۴ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین - قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامتہ رد دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے پڑھنے کے لئے قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچون کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

کامن احمدی - الہ داد والے - قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری - طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے - غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

رسید زر

۱۲ - اگست ۱۹۰۷ء عنمبر ۱۷۰۰ - سید محمد شاہ صاحب عہر
۱۲ " " عنمبر ۱۷۲۱ - مرزا حاکم بیگ صاحب ۸ر
۱۲ " " عنمبر ۱۷۲۲ - حکیم رحمت اللہ صاحب ۸ر
۱۲ " " عنمبر ۱۷۲۳ - برکت علی صاحب ۸ر
۱۲ " " عنمبر ۱۷۲۴ - غلام حیدر صاحب ۸ر
۱۲ " " عنمبر ۱۷۲۵ - ارشاد علی خان صاحب ۸ر
۱۳ " " عنمبر ۱۷۲۶ - بابو نظام الدین صاحب ۸ر
۱۳ " " عنمبر ۱۰۹۳ - رحیم بخش صاحب ۱۲ر

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین - مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین - خط و کتابت ... ... معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے - مگر چند سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین - نکاح کی خواہش رکھتے ہین - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

۷ - میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان مین مقیم ہین نکاح کے خواہاں ہین ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے حضرت اقدس کے حکم سے انہون نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت مین سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا حدیث نبوی کی متابعت مین وہ راضی ہین بلکہ خواہشمند ہین کہ اولاد والی عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کرین گے۔

۸ - میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی - مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ - دہلی انبالہ - مظفر نگر - سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون - خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم - اے - ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ - جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے بدین شرائط - لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو - راقم ن - د - خط و کتابت معرفت اڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو

۲۶

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

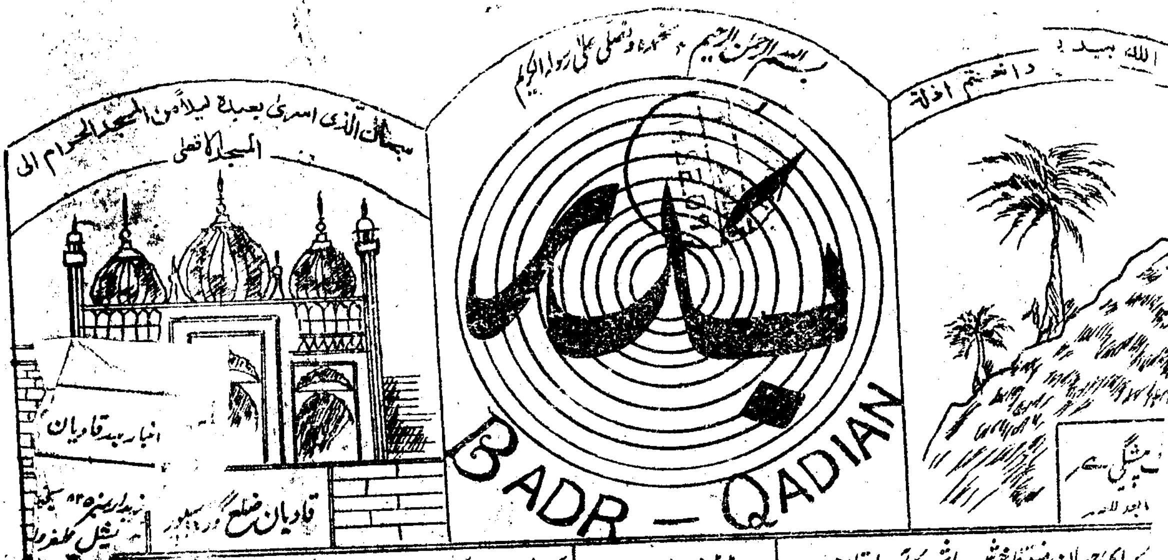

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

(جلد ۶) مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء (نمبر ۳۷)

چہرہ گو نم با تو گر آئی چہ او رقادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور …

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

نرخ قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	۲۰
معاونین درجہ اول جن کو عمر بھر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عمر بھر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	ار

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے - بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید نوٹ اخبار میں چھاپی جاویگی - علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے -

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہی - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۳ بار - آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اسکے بعد آپ بمعہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے …

تعداد مسلمانِ دنیا

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
مراکو	۹۰۰۰۰۰۰	الجیریا	۴۷۵۰۰۰۰
تونس	۱۵۰۰۰۰۰	طرابلس الغرب	۱۴۰۰۰۰۰
مصر	۱۰۰۰۰۰۰۰	سوڈان مصری	۶۰۰۰۰۰۰
صحرائے اعظم	۴۰۰۰۰۰۰	فرانسیسی سوڈان	۱۳۰۰۰۰۰۰
انگریزی سوڈان	۹۰۰۰۰۰۰	وسطی سوڈان	۵۰۰۰۰۰۰
کونگو	۱۵۰۰۰۰	کامرون	۴۰۰۰۰۰۰
اوگنڈہ	۳۰۰۰۰۰۰	ملک حبش	۳۵۰۰۰۰
موزمبیق۔ مڈغاسکر۔ کیپ			
زنجبار۔ اعلیٰ۔ وسطی افریقہ	۳۰۰۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان افریقہ [illegible]

یہ تعداد ظاہر کرتی ہے۔ کہ براعظم افریقہ میں کتنے مسلمان آباد ہیں۔ اعداد حسب ذیل ملاحظہ فرمائیے۔

نام ملک	مسلمان آبادی		
یورپین ٹرکی	۲۵۰۰۰۰۰	مجموعہ	
بوسینیا اور ہرسک	۷۰۰۰۰۰	۴۲۶۰۰۰	
بلگیریا۔ رومیلیا	۱۰۰۰۰۰۰		
رومانیا	۶۰۰۰۰		
سرویا	۶۰۰۰۰	جبل اسود	۱۰۰۰۰
یونان	۳۰۰۰۰		
یورپین روس اور کوہ قاف	۲۵۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان یورپ ۵۰۰۰۰۰ [illegible]

یورپ کے بعد اب ہم ایشیاء کی جدول پیش کرتے ہیں

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
اناطول	۷۰۰۰۰۰۰	آرمینیا	۴۰۰۰۰۰۰
عراق	۲۵۰۰۰۰۰	شام	۱۲۰۰۰۰۰۰
جزیرۂ عرب	۱۲۰۰۰۰۰۰	ایشیائی روس	۱۰۰۰۰۰۰۰۰
ایران	۱۲۰۰۰۰۰	افغانستان	۹۰۰۰۰۰۰
بلوچستان	۵۰۰۰۰۰	ہندوستان	۹۰۰۰۰۰۰۰
سیام	۱۰۰۰۰۰	چینی ہند	۲۰۰۰۰۰۰
چین	۴۵۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان ایشیاء ۱۹۶۰۰۰۰۰۰

یہ تعداد مسلمانوں کی ایشیاء میں اس وقت ہے اب ہم اوقیانوس میں مسلمانوں کی تعداد ظاہر کرتے ہیں۔

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
فلپین	۵۰۰۰۰۰	سوماٹرا	۴۰۰۰۰۰۰
جاوا	۳۷۰۰۰۰۰	بورنیو	۵۰۰۰۰
ملیشیا	۹۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان اوقیانوس ۱۰۰۰۰۰۰۵۱

افریقہ کے سوا باقی مسلم شماری بیس کروڑ۔ مسٹر ل اور مالٹین۔ ولیم وکنس سے جتلائی ہے (سہارن پور گزٹ ۱۵ مارچ ۱۸۷۱ء جلد ا نمبر ۱۴ صفحہ ۸)

اگر افریقہ کا یہ شمار ساتھ ملایا جاوے۔ تیئس کروڑ ۴۵ لاکھ ہوتے ہیں۔ اور اگر اب مردم شماری کا لحاظ رکھا جاوے تو ہر ملک میں اور دنیا کے ہر گوشہ میں مسلم شماری بکثرت اور روبہ ترقی ہے۔ (انوار الاسلام)

معراج ایک جسم نورانی کیساتھ ہوا

مکرمی مفتی صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج میں کتاب ویاق مغل پڑھ رہا تھا کہ حضرت سرمد علیہ الرحمۃ کا حال دیکھا ان کی وفات کا باعث فتوے قتل ملایاں ظاہرین بباعث انکار معراج بالجسد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ یہ مضمون قابل درج اخبار گوہر بار بدر کے ہے۔ حضرت سرمد نے اس مسئلہ کو کیسے لطیف معانی میں ادا کیا ہے۔ سبحان اللہ پہلے لوگوں میں سے بھی کیسے کیسے منصف لوگ گذرے ہیں۔

(محمد حسین طبیب احمد آبادی)

(نقل عبارت از ویاق مغل صفحہ ۵۵ مطبوعہ روز بازار پریس امرتسر)

سرمد سعید ازلی حکیم سعیدا رمنی فرنگی بود۔ در شہر ٹھٹہ بعشق ہندو پسرے پیراہن را از تن برانداخت و برہنہ زیستے صوفی بود۔ کہ جذبہ از جذبات آلٰہی او را از دور ربود شاہ بلند اقبال دارالشکوہ باآن مست بادۂ عرفان بسیار صحبت داشتے۔ در عہد عالمگیر بادشاہ او را تکلیف لباس دادند قبول نہ کرد۔ ملایان ظاہر بین بسبب این رباعی فتوے قتل او دادند

آنکو کہ سر حقیقتش باور شد ؏ خود پہن تر از سپہر پہناور شد
ملا گوید کہ بر شد احمد بہ فلک ؏ سرمد گوید فلک بہ احمد در شد۔

گفتند کہ ازین انکار معراج ظاہر میشود (یعنی کفر کا فتوے اور قتل کا حکم ان سینہ زور مولویوں کے پاس تو آگے ہی تیار ہوتا ہے۔ ہائے غضب اس لطیف رباعی کے معانی میں کسی نے نہ سوچا کہ ہم انکار معراج کرتے ہیں اور حضرت سرمد نے تو وہ رتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت کیا ہے جو ہم نہیں کرتے۔ یعنی یہ کہ آسمان و مافیہا آپکے پاس چل کر آیا نہ یہ کہ آپ اس کے پاس چلکر گئے)

چند روز قبل از شہادت این شعر مے خواند ؎

عمریست کہ آن جلوۂ منصور کہن شد
من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

و در سنہ ۱۰۷۱ھ مردانہ وار سر زیر تیغ شریعت نہاد۔ وقت قتل سوئے جلاد دیدہ تبسم فرمود و این شعر خواند ؎

شورے شد و از خواب عدم چشم کشودیم ؏ دیدیم کہ باقیست شب فتنہ غنودیم

(رحمۃ اللہ علیہ الف الف رحمۃ) اسی عقیدہ کے مطابق حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی جلد اول مکتوب ۲۱۰ میں فرماتے ہیں۔ کہ معراج بسط زمانی کے قبیل سے تھا یعنی ایک قسم کا کشف جسکو واقعات یا رویا سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اب حضور امام الزمان علیہ السلام پر حملہ کرنیوالے چلو بھر پانی میں ڈوب مریں۔

نظم

اے شعاعِ نورِ حق از نامِ تو
نے غلط گفتم خدا دارم گواہ
آدمی از پئے اظہار دین
شادزی اے شاہ سلطان القلم
شادزی اے شاہ خوبان شادزی

اے فروغ نامِ حق از نامِ تو
انبیاء را ناز بر ایام تو
بود در قرآن این پیغامِ تو
وہ قلم با شیطان کُش صمصامِ تو
قربان تو این یوسفِ گمنامِ تو

(محمد یوسف اپیل نویس مردان)

کیا مُرتد ڈاکٹر مفسّر کہلا سکتا ہے

(رقم زدہ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات)

معزز ناظرین بدر و الحکم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں نے ابھی ڈاکٹر عبد الحکیم کے بارے میں ... کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ میں ہر دو اخباروں میں اکثر مضامین دیتا رہتا ہوں اس غیر معمولی خموشی کی وجہ بعض احباب نے دریافت بھی کی جس کا جواب یہ دیا گیا اور دیا جاتا ہے۔ کہ میں نے اس کے ارتداد کو ایک معمولی بات تصور کیا ہے اور میرے خیال میں اس سے کوئی فتنہ نہیں پڑ سکتا کیونکہ جو شخص تکبر و غیظ میں ایسا خود رفتہ ہو رہا ہو کہ اسے یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ میں اس سے پہلے کیا کہہ چکا ہوں۔ اس کو مخاطب کرنا بے ہودہ وقت ضائع کرنا ہے۔ چنانچہ جن احباب نے الذکر الحکیم دیکھا ہے وہ میرے بیان کی تصدیق کریں گے کہ ...کے مصنف کا ہوش ٹھکانے نہیں۔ کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ ...ب خدا نے اس معاملہ کو خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ...شہادت ہمیں صادق و کاذب میں امتیاز کر کے دکھانیوالی ...ہمیں بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ سوم۔ جس شخص ...بھی عقل ہو وہ خوب سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص اپنی ...الواب بلاوجہ و شبہہ جھٹلا رہا ہے اس کا قول کہاں ...ہو سکتا ہے۔ چہارم۔ جس عقیدہ فاسدہ کے سبب اس ...ع کیا گیا ہے وہ ایسے مسئلہ کی مخالفت ہے جس پر جمہور اہل اسلام ...یعنی نجات بجز ایمان بالرسل نہیں۔ ان غلط فہمیوں ...کیلئے میرے محترم بھائیوں نے جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ...ن آج مجھے بعض مخالفین کی تعلّیوں کا نوٹس لینے کی ضرورت ...کیونکہ وطن کے کسی گذشتہ پرچہ میں اسی ڈاکٹر نے لکھا تھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مستفید ہو کر ...انّہ ”انما اوتیتہ علیٰ علم عندی“ اور آپ کا یہ قول کہ ...روحانیت نہیں“ صرف بوجہ مخالفت ہے اور بعض ...ن بھی کہا کرتے ہیں کہ اتنا بڑا عالم فاضل و پرانا مرید آخر ...ہو کر ہی مخالف ہوا ہے۔ سو یہاں میں یہ دکھانا چاہتا ہوں ...اس کی تفسیر سے وہ حصہ نکال دیا جاوے۔ جو حضرت اقدس کی ...یدین عسل مصفّٰے وغیرہ سے انتخاب کردہ ہے اور نیز وہ جس میں ...مولانا حکیم الامۃ سلمہ کی کتابوں کا حتیٰ سے بعض قلمی نسخے ...انتخاب ہے۔ تو پھر پیچھے سوائے نیچری خیالات یا غلطیوں کے بہت کم حصہ قابل لحاظ رہ جاتا ہے۔ پہلے پہل جب تفسیر القرآن کا اشتہار دیکھ کر میں نے یہ تفسیر منگوائی۔ تو میں اسے دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ کہ یہ ایک ہمارے بھائی کی تفسیر ہے اور میں نے اسی حسن ظن و شوق میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے ابا جان کو دکھائی۔ ابا جان جو خدا کے فضل سے ایک عالم فاضل شخص ہیں اسے دو ہفتے مختلف مقامات سے دیکھتے رہے اور فرمایا۔ کہ میرا دل اسے دیکھنے کو نہیں چاہتا اسمیں روحانیت نہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھنیوالا کوئی نیچری ہے۔ اس وقت سچ کہتا ہوں مجھے ابا جان کا یہ قول بہت برا معلوم ہوا مگر ادب کے واسطے بولا نہیں۔ آخر جب میں نے بھی اس کا مطالعہ شروع کیا اور باقاعدہ طور سے فجر کے درس میں اسے آگے رکھنے لگا تو مجھے بہت کچھ قابل اصلاح معلوم ہوئی۔ چنانچہ انہی دنوں میں ایک مضمون بدر میں شائع کروایا گیا تھا جس میں ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ تفسیر کی مہربانی فرما کر اصلاح کریں افسوس تو یہ ہے کہ متن قرآن بھی ایسے کاتب کے حوالے کیا گیا جو کوئی ورق غلطی سے خالی لکھنا نہیں جانتا۔ اس مضمون کے نیچے مخدومی مولوی نور الدین صاحب کی تائید بایں الفاظ بلا میری تحریک کے درج تھی۔ کہ ”نور الدین کو اس کو کامل اتفاق ہے“ اور ساتھ ہی لکھا ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب (مرحوم رضی اللہ عنہ) ایک علیحدہ مضمون لکھیں گے یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ ابھی ڈاکٹر صاحب کی مخالفت موجودہ کا نام و نشان بھی نہ تھا اب دیکھیئے ڈاکٹر صاحب باوجود احمدی ہونے کے اس پر بہت جھنجلائے اور منشی محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر بدر نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ وہ لکھتے ہیں عنقریب معترض کو الٰہی سزا اس کا جواب دیگی۔ کچھ ایسے ہی الفاظ تھے ٹھیک یاد نہیں رہا (مگر معترض بفضل الٰہی آج تک بخیریت ہے) اور اس وقت یہ مضمون لکھ رہا ہے۔ میں نے کہا یہ حضرۃ علیحدہ مامور من اللہ الحکم منتہی ہیں مگر خیر اپنا ایک بھائی سمجھ کر خاموش رہا۔ اس کے بعد آخر وہ دن آ پہنچا جبکہ میں نے حضور الحکم علیہ السلام کے یہ الفاظ پڑھے کہ اسمیں روحانیت نہیں“ اسوقت مجھے اپنے ابا جان کے الفاظ یاد آئے اور میں نے کہا کہ واقعی سچ کہتے تھے یہ باتیں میں نے اس لئے لکھیں تا کوئی یہ کہے کہ جبتک ڈاکٹر مرید رہا اس کی تفسیر کی کیوں تائید ہوتی رہی اصحاب کے دین نجات کے ...کیجاتی ہے۔ سو ایسے معترضین پر مخفی نہ ہو کہ تفسیر کے متعلق یہ خیالات پہلے ہی تھے صرف اس خیال سے کہ احمدی جماعت کے پاس ان کے خیالات کے مطابق کوئی تفسیر نہیں۔ تسامح اسے ہی خریدتے رہے کہ آخر کچھ تو ہے باقی خود صحیح کرلیں گے۔ اخیر میں میں چند آیات کے معنے حمائل التفسیر سے دکھا کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ جو شخص صحیح ترجمہ کرنے پر بھی قادر نہ ہو وہ کیا تفسیر کریگا مندرجہ ذیل غلطیاں جو محض سرسری نظر سے ایک آدھ گھنٹے کی ورق گردانی سے معلوم کی گئی ہیں ایسی ہیں جن پر یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ سہو کتابت ہے۔ اور پھر اس حمائل ہی جس کی نسبت آپ لکھتے ہیں۔ بعد ازاں حمائل کی صورت میں طبع کرائے کیلئے میں اس پر نظر ثانی کرسکا اور بہت جگہ ترمیم و اصلاح کیگئی“ دیکھیئے اس قدر کوشش کے بعد ترجمہ کا یہ حال ہے حالانکہ ایک معمولی طالب علم بھی اگر مولوی نذیر احمد، شاہ عبد القادر، شاہ رفیع الدین صاحبان کا ترجمہ آگے رکھے تو یہ غلطیاں نہیں کرتا۔

(۱) ولا یغرّنّکم باللّٰہ الغرور ع ۱ فاطر ۲۲ (ترجمہ ڈاکٹر) نہ تم کو غرور اللہ سے بہکا دے آپ (غریزال) غَرور بالفتح اور غُرور بالضم میں فرق نہیں کرسکے یہاں غَرور کے معنے ہیں دھوکہ دینیوالا۔ دغاباز یعنی شیطان اور آپ غرور لکھ رہے ہیں یعنی تکبر۔ سبحان اللہ!

(۲) ولقد اضلّ منکم جبلًّا کثیرًا ع ۴ یٰسین ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) اور تم میں سے بہت سی فطرتیں بہک گئیں۔ اضلّ کو لازم سمجھ لیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہیں شیطان نے گمراہ کردیا (۳) بل جاء بالحق وصدّق المرسلین ع ۲ الصّٰفّٰت ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) بلکہ وہ تو حق لیکر آیا ہے اور رسولوں نے سچ کہا ہے (اکمل) صدّق کے معنے سچ کہا ہے نہ کئے ہیں حضرت یہ صدَق نہیں بلکہ صدّق ہے یعنی سچا کیا ہے۔ (۴) لشوبًا من حمیم ع ۳ الصّٰفّٰت ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) ملا ہوا پانی۔ حمیم کے معنے گرم پانی تھے آپ صرف پانی لکھتے ہیں۔ (۵) نسی ما کان یدعوا الیہ من قبل ع ۱ الزمر ۲۴ (ترجمہ) ایسا بھول جاتا ہے کہ گویا اس کو پہلے پکارا ہی نہ کرتا تھا۔ یہاں ما کو بلاوجہ و بغیر لحاظ ترکیب نحوی نافیہ بنا دیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہیں بھلا تا ہے اس بات کو (مصیبت) جس کیلئے پہلے دعائیں کرتا تھا یا اپنے رب کو (حاوک)

(۶) تنزیل الکتاب من اللّٰہ (ترجمہ ڈاکٹر) یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ یہاں تنزیل کے معنے ندارد۔

(۷) ومن تق السیّاٰت یومئذ فقد رحمتہ (ترجمہ ڈاکٹر) اور جو اس دن دکھوں سے بچا۔ لاحول ولا قوۃ تق کے معنے ”بچا“ یہ صرف و نحو پر عبور کا ثبوت ہے اس کا منشا ہے ”اور جسے تو اس روز عقوبات سے بچائی پس تو نے اس پر رحم کیا“۔

(۸) سبّح بحمد ربّک بالعشیّ والابکار۔ یہاں عشیّ کے معنے ”شام“ کئے ہیں۔ مجھے زیادہ اعتراض نہیں لیکن واضح رہے کہ عشیّ دوپہر کے بعد کو کہتے ہیں ۱۲

(۹) وھم فیھا مبلسون ع ۷ الزخرف ۲۵ مبلسون کے معنے ”اوندھے منہ“ لکھے ہیں حالانکہ ترجمہ کرنیوالے اس کے معنے ”ناامید“ کرتے ہیں۔

(۱۰) اضلّ اعمالھم ع ۱ محمد ۲۶ یہاں بھی ترجمہ کیا ہے ان کے اعمال برباد ہوگئے تعجب کہ اعمالھم ہی نہیں سوجھا اس کا ترجمہ ہے اللہ نے ان کے عملوں کو اکارت کر دیا یعنی جو کوششیں دین اللہ کو مٹانے میں کرتے ہیں سب عبث جاینگی اور کبھی بھی ہم کے مقابل میں کامیاب نہ ہونگے (۱۱) ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولیٰ لھم ع ۲ محمد ۲۶ یہاں اولیٰ لھم کے معنے ہیں بہتر ہے ان کا اعمال کریں حالانکہ سیاق کلام کے لحاظ سے خدا ہی ان کا کھوج ... کھوئے یا پیچھے سے منہ ان کے معنی ہونے چاہئیں۔ تجوّز کہیں اولیٰ لک فاولیٰ میں بھی یہی معنے زیادہ مناسب ہیں۔ (۱۲) فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون (ترجمہ ڈاکٹر) پس سستی نہ کرو اور اسلام کی طرف دعوت کرتے رہو بندۂ خدا یہ تو خیال کرو کیا تدعوا امر کا صیغہ ہے کیا اسی لئے مفتاح القرآن تالیف کی ہے اگر تدعوا پر کا نہیں تو پھر اس کا نون کہاں گیا اس کے معنے ہیں اور صلح کیطرف ان کفار کو نہ بلاؤ کیونکہ تم ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ نقشہ تعداد مسلمانان دنیا ۔ معراج ایک جسم لطیف کے ساتھ ہوا ۔
صفحہ ۳ ۔ کیا مرتد ڈاکٹر مفسر کہلا سکتا ہے
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ تازہ اخبار
صفحہ ۵ تا ۱۰ ۔ تنبیہ السفیہ
صفحہ ۱۱ ۔ مسلمان معاصرین کی اخلاقی جرأت ہندو مسلمان اخبارات
صفحہ ۱۲ ۔ رسید زر ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدر مسیح

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ ۔ اگست ۱۹۰۷ء ۔ سینالہم غضب من ربہم

ترجمہ ۔ قریب ہے کہ ان کو ان کے رب کا غضب پہنچیگا

۶ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ من کان فی نصرۃ اللہ کان اللہ فی نصرتہ

۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا ۔ ترجمہ ۔ تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے ۔

۲ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ۔ قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون ۔

۵ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ توکلوا علیہ ان کنتم مومنین ۔

۵ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ بسلام منّا

تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا ۔

تازہ اخبار

۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء کی صبح کو خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور منشی محبوب عالم صاحب لاہور سے اور میاں احمد دین صاحب گوجرانوالہ سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ قبل ظہر حضرت نے فرمایا ۔

برکات الابتلاء اصل میں دیکھا گیا ہے ۔ کہ ابتلاء اور تکالیف کا زمانہ جو انسان پر آتا ہے ۔ وہ اس کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قاعدین پر مجاہدین کو فضیلت دی ہے ۔ مجاہدین دو قسم کے ہیں ایک وہ جو اپنے اوپر خدا تعالےٰ کے راہ میں مشکل کام ڈال لیتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور وہ دوسرے وہ ہیں جن پر تضاء قدر سے مشکلات اور تکالیف وارد ہوتی ہیں اور وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں جو شخص رات دن اپنے کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی گذر جاتی ہے اور ان پر کوئی تلخی نہیں آتی ۔ کہ وہ صبر کریں تو وہ قاعدین میں داخل ہیں ۔ جس زمانہ کو انسان بہ سبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا ۔ کہ ویسا زمانہ اس پر آوے ۔ دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے ۔ بہ شرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے ۔ حسن بصری کا ذکر ہے کہ کسی نے اس سے پوچھا ۔ کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو اس نے جواب دیا ۔ کہ جب کہ غم نہ ہو ۔ سوچ کر دیکھ لیا جائے ۔ تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جب تلخ زندگی مصائب کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ اون کو برداشت کرتا ہے ۔ تو اس کے دن وارد ہوتے ہیں ۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے ۔ کہ اول تکلیف ہو پھر آرام حاصل ہوتا ہے ۔ اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے جب بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو ۔ جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزہ دار کو ہے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے ۔ معمولی طور پر ہر روز کھایا جاتا ہے اس میں وہ لطف نہیں ۔ جو لطف اس کھانے میں ہوتا ہے ۔ جو مثلاً سفر کی شدت سے حاصل ہوتا ہے ۔ وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے ۔ کہ مدد حاصل ہوتی ہے ۔

مزید رعایت عرب صاحب عبدالحی کی کتب کا اشتہار بطور ضمیمہ کے اخبار کے ساتھ شائع ہوتا ہے ۔ عرب صاحب نے گذشتہ ایک اور رعایت یہ زیادہ کر دی ہے ۔ کہ اگر کوئی چاہے ۔ تو صرف ایک کتاب اس میں بھی رعایت دیجاویگی ۔ تمام کتابوں کا ایک دفعہ خریدنا ضروری نہیں ۔ ہر ایک کی قیمت نصف کر دی گئی ہے ۔ چونکہ عرب صاحب مقروض ہیں ۔ اس واسطے امید ہے کہ احباب عرب صاحب موصوف کی امداد میں بہت کوشش کریں گے ۔ کتابیں مفید ہیں ۔

(اڈیٹر)

تنبیہ السفیہ

جواب خط ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ خط محررہ ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء درجواب خط عاجز کے صادر ہوا (۱) الذکر الحکیم نمبر ۴ رسالہ جناب موصول ہوا بموجب آپکے ارشاد کے خاکسار نے اس نمبر کو کسی قدر دیکھا۔ آپ جس امر کا انکار محض فرماتے ہیں۔ وہ صفحہ دہم میں صاف لکھا ہوا ہے وہو ہذا بقلم جلی نقل کرتا ہوں۔

(۱) الغرض تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے اور توحید و تزکیہ نفس ہی۔ مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو یا مسیح پر۔ اگر کہیں کہا ہو۔ تو وہ آیت تبلائی ہوتی

(۲) ایضاً۔ آنحضرت صلعم نے جو بڑے سے بڑا خطاب یا عہدہ اپنے لئے شائع کیا وہ عبدہ و رسولہ ہی نہ کہ مدار نجات۔ اور بھی چند فقرات اس نمبر میں وغیرہ ایسے ہی مندرج ہیں و نعوذ باللہ منہا۔ ان اقوال سے آپکا سخت الحاد اور ارتداد ثابت ہوتا ہے جس سے آپ کو توبہ کرنا بہت جلد نہائیت ضروری تھا مگر آپنے بعوض توبہ کے اور صریح جھوٹ بولا اور جن آیتوں سے آپنے اپنے ان اقوال پر استدلال کیا ہے اسمین سخت غلطی کھائی ہے جواب اس کا شافی و کافی حقیقۃ الوحی میں لکھا ہوا ہے۔ اس کو ملاحظہ کرو۔ افسوس کہ آپ تمام قرآن مجید کو تفسیر لکھکر بھول گئے اور کوئی آیت آپکو ایسی یاد نہیں رہی۔ کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ پر ایمان لانے کو دار مدار نجات کا قرار دیا گیا ہو۔ یہاں پر واسطے آپ کی تنبیہ کے بطور مثال کے ایک ہی آیت کو پیش کرتا ہوں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین پ ۳

ڈاکٹر صاحب ذرا آنکھیں کھولکر دیکھو۔ کہ اس آیت میں تو حضرت اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی واسطے مغفرت ذنوب کے اور نیز واسطے محبوب الٰہی ہونے کے کافی قرار دیا گیا ہے اس سے بڑھکر اور کیا دار مدار نجات کا ہوگا اور پھر اس اتباع سے اعراض کرنے والوں کو مبغوض اور کافر فرمایا گیا ہے مگر مجھ کو یہاں پر آپ کی سلک اور فہم سے یہ اندیشہ ہے کہ آپ اس آیت سے برعکس سابق کہیں یہ کہدیویں۔ کہ دار و مدار نجات اور محبوب الٰہی ہونے کے صرف اتباع آنحضرت صلعم کا ہی کافی ہے۔ نہ توحید الٰہی۔ کیونکہ اس آیت سے ثابت ہے کہ توحید الٰہی پر دار مدار نجات کے کا نہیں ہے کیونکہ اس آیت میں اثبات توحید الٰہی کا بصراحت مذکور نہیں ہوا ہے۔ مگر یہ الحاد اور مسلک آپکا محض فاسد اور باطل ہے۔ کیونکہ سه

ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد۔ اور اسی مسلک نے آپ کو حضرۃ اقدس مسیح موعود سے مرتد کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب خود تدبر کر دکہ منہاج استدلال قرآنی کا یہ ہے۔ کہ جن آیات میں بحث توحید یا رد شرک کی ہے اون آیات میں مسئلہ نبوت کو بصراحت داخل نہیں فرمایا گیا اور جن آیات میں اثبات نبوت فرمایا گیا ہے۔ اون میں بحث توحید کو بصراحت نہیں چھیڑا کیونکہ ہر ایک مسئلہ اپنے اپنے محل پر ثابت کیا گیا ہے۔ ہاں یہ کلام الٰہی کی خوبی ہے کہ جن آیات میں اثبات توحید کا ہے اون میں بطور اشارات لطیفہ کے اثبات نبوت کا بھی پایا جاتا ہے اور جن آیات میں اثبات نبوت کا ہے اون سے اثبات توحید کا بھی مفہوم ہو جاتا ہے اور کلام بلیغ و فصیح کا ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ تاکہ خلط مبحث نہ ہو جاوے۔ جن آیات سے آپنے استدلال کیا ہے ان میں سے آپ کی تنبیہ کے لئے صرف ایک آیت یہاں پر لکھی جاتی ہے تا کہ آپکے استدلال کا حال پر اختلال ہر ایک اہل بصیرت پر واضح ہو جاوے۔ قولہ تعالیٰ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ ڈاکٹر صاحب لفظ فطرۃ اللہ آیت میں منصوب واقع ہوا ہے۔ اس لئے کسی فعل کا مفعول یا مصدر واقع ہوا ہوگا۔ کیونکہ مبتدا خبر نہیں جو جملہ اسمیہ ہو کر کلام تام ہو جاوے۔ فعل فاعل نہیں جو جملہ فعلیہ ہوکر پورا کلام ہو جاوے۔ اب جناب سے استفسار یہ ہے۔ کہ جب فطرۃ اللہ کلام پورا ہی نہیں ہے بلکہ ایک فضلہ ہی جو منصوب ہے، اور مرفوع نہیں۔ تو آپ اس سے کسی مدعا پر کیونکر استدلال فرما سکتے ہیں۔ ہاں مجھ کو خوب یاد آیا کہ آپ

اس خط مردودہ میں خود اقرار کرتے ہیں کہ میری تفسیر مسائل نحویہ و علم لغت و اعراب القرآن وغیرہ سے محض عاری ہے۔ اندریں صورت جبکہ آپ علوم آلیہ سے محض نا آشنا ہیں تو پھر اس آیت سے آپ کیونکر استدلال فرماوینگے اور میں بھی جو کچھ بیان کرونگا۔ اس کو کیونکر آپ سمجھ سکینگے مگر شاید دوسرے ناظرین کو فائدہ حاصل ہو جائے اس لئے لکھتا ہوں۔ کہ فطرۃ اللہ سے قبل فاقم وجہک للدین حنیفا وارد ہے اور یہی فعل عامل ہے یعنی فعل فاقم فطرۃ اللہ کا ناصب ہے، اور فطرۃ اللہ بحذف حرف جار اس کا منصوب ہے۔ اب معنے آیت کے یہ ہوئے کہ فطرۃ الٰہی پر قائم رہو۔ کہ جس پر اس نے بنی آدم کو بنایا ہے۔ اول حکم یہ تھا۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہوکر قائم ہو جاؤ۔ اس حکم اول کی تعمیل کے لئے تائیداً یہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ فطرۃ اللہ پر قائم رہو۔ یہ اس لئے فرمایا۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہوکر قائم ہونا کوئی دشوار امر نہیں ہے۔ کیونکہ فطرت انسانی اس کی معاون اور مددگار پڑی ہوئی ہے مطلب یہ ہے۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہوکر قائم ہونے کا امر تکلیف مالایطاق نہیں ہے۔ کیونکہ فطرۃ انسانی اس کے لئے معین پیدا کی گئی ہے۔ اب اوسی دین اسلام پر قائم ہو جانے کو جس کی معاون فطرۃ اللہ ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ ذلک الدین القیم۔ یعنے یہ وہی دین ہے جو تمہارے امور دینی و دنیوی کی اصلاح کرنے والا اور تم کو سیدھا رکھنے والا ہے۔ اب فرمایا جاتا ہے۔ کہ فطرۃ اللہ جو دین اسلام کے قبول کرنے کے لئے معاون ہے وہ سب بنی آدم میں پیدا کی گئی ہے۔ کہ لا تبدیل لخلق اللہ۔ خواہ یہ جملہ جو خبریہ ہے۔ بمعنے خبر کے ہی لیا جاوے۔ یعنی کہ ہماری طرف سے یہ فطرت انسانی کسی انسان میں مفقود نہیں کی گئی کیونکہ جملہ انسانوں میں توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے عقل و فطرۃ پیدا کی گئی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے توحید الٰہی کا سمجھنا دشوار نہیں رہتا ہے اور اگر یہ جملہ خبریہ بمعنی انشا کے ہو۔ تو یہ مراد ہوگی۔ کہ ہر ایک انسان پہ لازم ہے کہ اس فطرۃ اللہ کو جو دین اسلام اور توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے ایک معاون ہے۔ اس کو ہرگز تبدیل کرنا نہیں چاہیئے مگر چونکہ اس فطرۃ میں خلط کر دینے۔ توہمات باطلہ سے اور عادات و رسومات فاسدہ کے امیزش سے اکثر لوگ اس فطرۃ اللہ کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ لہذا فرمایا جاتا ہے کہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا یہ حال ہے۔ کہ شرک

اور بدعات اور رسومات قبیحہ کو فطرۃ انسانی کی جان سمجھ لیتی ہیں اور یہی نام کی فطرۃ وہی فطرت ہے جس کو حضرت امام ؑ نے لعنتی فرمایا ہے اور ایسی فطرت مبدل کے لعنتی کہنے پر بسبب جہالت کے آپنے بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں۔ صدق اللہ تعالےٰ۔ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ اب دیکھو۔ کہ یہ آیت اثبات توحید اور رد شرک کے لئے بیان کی گئی ہے اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس آیت میں اثبات نبوت بصراحت تامہ مذکور نہیں ہے لیکن اشارات لطیفہ کے ساتھ اسی آیت سے اثبات نبوت بھی ہوتا جاتا ہے کیونکہ وہ دین اسلام جس کو ذالک الدین القیم فرمایا گیا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام کے اور کون لایا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا گیا۔ کہ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ یہ آیت بھی انبیاء علیہم السلام کی ضرورت کو کس زور و شور سے بیان فرما رہی ہے۔ کیونکہ انبیاء ہی مبعوث ہوکر اس فطرۃ اللہ کو یاد دلاتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں امور فطرۃ اللہ کے مطابق ہیں اور فلاں فلاں امور غیر مطابق اور نیز آیت کے آگے جس قدر جملے بیان فرمائے گئے ہیں وہ سب ضرورت انبیاء کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ واتقوہ۔ یعنی اوامر الٰہی کو بجا لانا اور نواہی سے اجتناب کرنا بغیر ہدایت انبیاء کے کیونکر ہو سکتا ہے۔ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا۔ اور مختلف فرقوں کے حق میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ کل حزب بما لدیھم فرحون۔ یہ سب جملے ضرورت انبیاء کو ثابت کر رہے ہیں غرضیکہ بالفرض آیت مذکورہ اثبات توحید کے لئے مسوق و رواں ہے لیکن باشارات لطیفہ ضرورت نبوت کو بھی ثابت کر رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب میری اس نصیحت کو یعنے کہ۔ ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد کو اگر آپ تسلیم نہ کریں گے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود سے ارتداد کے سوا سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتد ہونے کے علاوہ آپ اپنے عہدہ ڈاکٹری کو بھی خاک میں ملا دیں گے۔ کیونکہ آپنے اپنے ارتداد کا ایک بڑا سبب یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدی میں بڑا زور حضرت عیسےٰ کی وفات پر دیا جاتا ہے۔ یا حضرت اقدس کے مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے پر دیگر ہیچ وکذا وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپکے شفاخانہ میں جو کوئی شخص کسی مرض کا مریض آتا ہے تو کیا اس مرض کے دفعہ کرنے میں آپ زور نہیں دیتے۔ انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی طریق رہا ہے کہ ان کے زمانہ بعثت میں جن مفاسد کا غلبہ ہوتا تھا۔ اسی کے دفعہ کرنے میں زیادہ زور دیا گیا ہے قرآن مجید کو تو آپنے بالکل ضیا منیا کر دیا ہے کیا فرائض منصبی ڈاکٹری کو بھی بالکل فراموش کر دیا کہ مقتضائے حال مریض پر بھی نظر کی جاوے۔ ذرہ تدبر کرو۔ ایک اس آیت ذیل میں قال تعالےٰ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق اللہ السموات والارض منھا اربعۃ حرم ذالک الدین القیم۔ اس آیت میں مثل آیت سابق کے سال بھر کے بارہ مہینوں کی گنتی کو اور ان میں سے چار مہینوں کی محترم سمجھنے کو ہی دین قیم فرما دیا گیا ہے۔ اگر آپکا مسلک باطل اس آیت کے سمجھنے میں تسلیم کیا جاوے تو لازم آویگا۔ کہ سوائے اس مسئلہ کے جملہ مسائل اسلام توحید ونبوت ومعاد واعمال صالحہ واخلاق ماموربہا اور جملہ نواہی کی کچھ ضرورت نہیں رہی افسوس۔ ڈاکٹر صاحب ؎ گر تو قرآن بدین نمط خوانی ۔ ببری رونق مسلمانی ۔ کیا آپ کی نظر مذہب عیسائی دنیا پر نہیں پڑی۔ بلکہ عیسائی تو ایک طرف رہے۔ اکثر مسلمانوں نے بلکہ علمائے اہل اسلام نے حضرت عیسیٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا اعتقاد کر رکھا ہے۔ کہ صفات الوہیت کا اثبات اون میں کر رہے ہیں اور ہزاروں مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے۔ اس فتنہ کے برابر اس وقت تو دنیا میں کوئی فتنہ اسلام پر نظر ہی نہیں آتا ہے اور دوسرے جس قدر فتنہ ہیں وہ بھی اسی فتنہ عظیمہ کی شاخیں ہیں۔ تو کیا اس پر بھی اب تک حکمت الٰہی مقتضی نہیں تھی۔ کہ مسیح ناصری کی الوہیت یا ابن اللہ ہونے کو بڑے زور سے رد و مردود کیا جاوے اور اس کا رد قوی یہی ہے کہ مسیح ناصری فوت ہوگیا۔ اگر خدا یا ابن اللہ ہوتا۔ تو کیوں فوت ہوتا۔ اور مسیح موعود آگیا۔ جس پر ہزاروں ادلہ شرعیہ اور نشانات آسمانی وزمینی قائم ہو گئے۔ اگر آپکا یہ قول تسلیم کیا جاوے۔ کہ حسب مقتضائے حالات زمانہ کے جماعت احمدیہ میں اس مسئلہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے تو یہ تو تمام انبیاء علیہم السلام کے منہاج کے مطابق ہے۔ جس پر آپ بھی بموجب فرائض منصبی ڈاکٹری کے عامل ہیں اگر جماعت احمدیہ بھی اس فتنہ عظیمہ کے رد میں زیادہ زور دیوے۔ تو عین مقتضائے حکمت الٰہی ہے پڑھو قصص انبیاء مندرجہ قرآن مجید کو۔ پس بموجب تعلیم قرآن مجید کے جماعت احمدیہ بھی اس پر زور دیتی ہے کہ مسیح مرگیا مسیح مرگیا موعود مسیح آگیا آگیا ذالک الدین القیم ڈاکٹر صاحب دنیا میں ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسی حالت ارتداد میں موت آجاوے اور پھر کچھ اصلاح نہ ہو سکے کما قال اللہ تعالیٰ و بدا لھم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون و بدا لھم سیئات ما کسبوا وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون۔ آپنے حضرت مسیح موعود سے کیا ارتداد کیا۔ آنحضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مرتد ہو گئے۔ افسوس صد افسوس۔ ویوم یعض الظالم علیٰ یدیہ یقول یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ پھر آپ نمبر ہشتم میں یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں ملا۔ ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ الیٰ آخرہ۔ اس قول میں بھی آپنے بڑا جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ آپ المسیح الدجال صفحہ ۴۴ میں خود تحریر فرماتے ہیں جسکی عبارت نقل ذیل تحریر کرتا ہوں۔ وھو ھذا اون کا حکم عدل ہونا کسر صلیب کرنا الخنزیر کو قتل کرنا اور جزیہ موقوف کرنا یہ تمام امور اون کی سلطنت ظاہری پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ حکم وعدل وہی ہو سکتا ہے جو بادشاہ وقت ہو وہی کسر صلیب کر سکتا ہے تمام سوروں کو مروا سکتا ہے اور جزیہ موقوف کر سکتا ہے الخ بعد اس کے پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر یوں استدلال کرتے ہیں۔ کہ صلیبی مذہب بڑے زور کیساتھ پھیلتا جا رہا ہے ہزاروں صلیبیں نئی قائم ہو رہی ہیں الخ اس کے بعد پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر استدلال فرماتے ہیں۔ کہ کسر صلیب سے مراد اگر دلائل سے عیسویت کو باطل کرنا لیا جاوے تو کیا قرآن مجید نے اس کے ابطال میں کوئی کمی چھوڑ دی ہے۔ غرضکہ یہ مذہب آپکا آپکے المسیح الدجال میں موجود ہے مگر اس خط مردودہ میں آپ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کو ظاہری علوم کے رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں اس لئے ظن غالب ہے کہ آپنے اپنا یہ مذہب بحکم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے علمائے دین ہی سے اب بعد ارتداد کے حاصل کیا ہوگا کیونکہ پہلے تو ۲ سال تک حضرت اقدس سے وہی تعلیم حاصل کی تھی کہ مسیح موعود تو دلائل قاطعہ سے اور نشانات آسمانی سے تائید دین اسلام کی کریگا اور براہین باہرہ سے مذہب عیسوی کو باطل کرے گا اور اس کی

اور اوس مرض خاص کے علاج میں کیا دوسری امراض کا علاج بھی شامل کر دیتے ہیں۔

بعثت کے زمانہ میں جہاد موقوف کردیا جاویگا۔ کہ یضع الحرب وغیرہ وغیرہ۔ افسوس کہ آپ حضرت اقدس سے مرتد ہو کر جیسا کہ مغز دین اسلام یعنی اتباع آنحضرت صلعم سے مرتد ہو گئے۔ کما مر تصریحہ ویسے ہی آپنے اپنی محسن گورنمنٹ عالیہ کے ساتھ بھی آثار بغاوت کے مثل قوم آریوں کے کتابوں میں لکھنے شروع کر دئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مجھ کو بڑا تعجب آتا ہے کہ مزعوم مہدی خونخوار جس کی نسبت لایقبل الا السیف او الاسلام جیسی روایات باطلہ وارد ہوئی ہیں انکو بھی آپ صحیح اعتقاد کرنے لگے ہیں چنانچہ صفحہ ۲۵ کے آخر میں اسی رسالہ کے آپ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس نے ساتھ وہ علامات کہاں ہیں جو احادیث صحیحہ میں مسیح موعود کی نسبت مذکور ہیں مثلاً اون کے نزول سے پیشتر امام مہدی کا موجود ہونا۔ الخ۔ ڈاکٹر صاحب افسوس کہ ایسے خطرناک اعتقادات اور نقض امن کے عقائد جس کے بارہ میں ایک حدیث صحیح بابت مسیح موعود وارد نہیں ہوئی ہو اُن کی نسبت آپ لکھتے ہیں کہ بہت سی حدیثیں صحیح مصنوعی مہدی خونخوار کے بارہ میں وارد ہو گئی ہیں۔ حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اب تو یہ اشتہار دے رہے ہیں خواہ یہ اشتہار اون کا اپنی کسی مصلحت ہی پر مبنی ہو کہ جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کے (یعنے ایسے آخری مہدی خونخوار کی نسبت) کوئی پیش کرے تو اوسیقدر بحساب فی حدیث صحیح ایک اشرفی انعام پاوے اب بھی آپکو معلوم ہوا۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب سے مرتد ہو کر آپ کہاں سے کہاں تک پہونچ گئے اور جو علم و عقل آپ کو حاصل شدہ تھا سب تلف ہو گیا یہ وہ پیش گوئی مسیح کی پوری ہوئی جو اناجیل میں لکھی ہوئی تھی۔ کہ جو کوئی شخص میرے دوبارہ آنے میں مجھ کو قبول کریگا۔ اوس کو اور زیادہ دیا جاویگا اور جو کوئی قبول نہ کریگا اوس سے وہ دیا ہوا بھی چھین لیا جاویگا جو اس کو پہلے دیا گیا ہے او کما قال الفاظ کچھ ہوں مطلب یہی ہے۔ چونکہ میں آپکا قدیم سے خیر اندیش ہوں لہذا اس اعتقاد موجب نقض امن کی نسبت پھر بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ بہت جلد اس اعتقاد نقض امن سے اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے اور لکھدیجئے کہ میرا رسالہ المسیح الدجال خود المسیح الدجال ہے اور وہ رسالہ خود باطل و مردود ہے ورنہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ آپسے کہیں ایسا مطالبہ نہ کرے جیسا کہ آریوں سے کیا گیا ہے اور اغلب کہ میرے پرانے دوست مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اسی لئے ایسے مہدی و مسیح سے اور نیز ایسی احادیث سے اپنے انکار کو اخبارات اردو و انگریزی میں شائع فرما دیا ہے اور مخالف مولویوں کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ میں اپنے اس پرانے دوست کو بڑا عقلمند اور بہادر سمجھتا ہوں کہ رفتہ رفتہ اور بتدریج ہمارے اصول مذہب کی طرف میل کرتا چلا آرہا ہے ؎

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اس خط مردودہ میں جو آپ لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں ملا ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں باوجودیکہ آپ اپنا الحال کا مذہب اور علم المسیح الدجال میں تحریر فرما چکے ہیں مگر اتماما للحجۃ۔ میں اس قدر گزارش اور کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپنے یہ اپنا مذہب اپنے رسالہ المسیح الدجال میں سرسری طور پر ہی لکھا ہو۔ گو یہ احتمال آپ کی پر زور تحریر کے بالکل خلاف ہے تو یہ گذارش ہے کہ دو باتوں میں سے ایک بات کی تو آپ ضرور بالضرور تعمیل کیجئے یا تو بحکم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے آپ ان علمائے دین سے جو آپ ان کو علم دین میں اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں اس مسئلہ مہدی و مسیح خیالی کو حل فرما کر معہ اون کی اسمائے گرامی کے مجھ کو مطلع فرمایئے کیونکہ آج کل یہی ایک مسئلہ تمام دنیائے اسلام میں زیر بحث ہو رہا ہے اور چار لاکھ آدمی جو حضرت اقدس کے مرید ہو چکے ہیں وہ سب کے سب اس مسئلہ مہدی و مسیح مزعوم کے رد اور نفی میں دلائل قاطعہ کیساتھ بہہ تن مصروف ہو رہے ہیں چنانچہ آپ کی بھی بڑی شکایت اور فریاد یہی ہے کہ احمدیوں میں سوائے اس مسئلہ کے اور کسی مسئلہ اسلامی پر زور نہیں دیا جاتا اور اگر آپسے آیت فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل نہ ہو سکے تو چونکہ آپکو دعوائے الہامات و کشوف و رویائے صالحہ ہونے کا بھی مدت سے ہے اس لئے برائے خدا آپ بحیثیت مسیح و رسول آپ کو جناب الٰہی علام الغیوب سے کشوف و منکشف ہو جاوے تو پھر اس سے مجھ کو بھی مطلع فرمایئے لیکن اگر آپ باوجود رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کے اور واقع ہونے سخت ضرورت کے اس مسئلہ کی نسبت اپنی توجہ روحانی کو اس طرف مبذول نہ فرمائیں گے تو اور کس وقت میں آپ اس توجہ روحانی کو کام میں لاوینگے گو آپ بجائے رحمۃ للعالمین ہونے کے زحمۃ للعالمین بزائی مجمہی ہو گئے ؎

کس مرض کی ہیں دوا یہ لب جان بخش تری
آزار محبت والے۔

اگر آپ مجھ کو بذریعہ اپنے دستخطی خط کے اس مسئلہ کے حل سے مطلع نہ فرماوینگے تو بجو بی ثابت ہو جاویگا کہ آپکے جملہ رسائل اور اشتہارات بلکہ خود آپ بھی تو المسیح الدجال پورے ہیں یا کانے دجال ہیں وغیرہ وغیرہ اور پھر مجھ کو کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ کہ آپ کو مخاطب کیا جاوے۔ کما قال اللہ تعالیٰ والذین ھم عن اللغو معرضون ؏ اس مسئلہ کے آخر حصر لوازم کو بھی دیکھا جاوے جنکو خاکسار خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب مندرجہ بدر نمبر ۳۴ میں درج کر کر اونکو اس مسئلہ کے مفاسد سے مطلع اور متنبہ کر چکا ہے تو پھر فرمائیے کہ کس قدر مفاسد جہلا اور عوام سے ایسے اعتقادات فاسدہ پر پیدا ہو سکتی ہیں و نعوذ باللہ منہا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے میں اپنے وقت پر مسیح موعود کو مبعوث فرما کر اپنی بندوں کی خبر لے لی کہ پچیس سال سے وہ مامور من اللہ ایسے مفاسد نقض امن کے دفع کرنے میں بہہ تن مصروف ہیں اور اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو گیا ہے کہ چار لاکھ آدمی اس کوشش میں اس کی تائید کر رہے ہیں اور یوماً فیوماً ترقی ہی ہے چونکہ آپنے اپنی ایسی تحریریں بعد ارتداد کے اپنے رسالہ میں شائع کر دی ہیں لہذا آپنے ریاست پٹیالہ کو بھی جو ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے اور گورنمنٹ عالیہ کی خیرخواہ ہے۔ ایک خطرہ میں ڈالدیا لہذا آپ بہت جلد اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ریاست سے بھی علیحدہ کر دئے جاویں کیونکہ ریاست پٹیالہ بڑی خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اگر اس کو آپ کی یہ تحریرات فاسدہ معلوم ہو جاوینگی تو آپکو ریاست سے یک قلم علیحدہ کر دیوے گی۔ میں نے حق دوستی ادا کر دیا ہے ؎ بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ نمبر ۱۲ میں آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ جس صفائی اور کثرت کے ساتھ مجھے ایام مخالفت میں بشارات ملیں کبھی نہیں ملی تھیں وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپنے اس نمبر ۱۲ کے لکھتے وقت قرآن مجید کی تمام وعدہ و وعید کو نسیاً منسیاً کر دیا ہے اس لئے نمبر ۱۲ کے رد کے لئے صرف چند آیات ہی پیش کی جاتی ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ویستعجلونک بالسیئۃ قبل الحسنۃ وقد خلت من قبلھم المثلٰت۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب ولیاتینھم بغتۃ وھم لا یشعرون۔ ڈاکٹر صاحب مکذبین اور مرتدین کا تو یہ مقولہ ہمیشہ رہا ہے کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین اگر یہ آیات بھی آپکو یاد ہوتیں تو یہ قول نمبر ۱۲ میں آپ ہرگز ہرگز تحریر نہ فرماتے۔ آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ خدا کے مامور اور برگزیدہ کا مخالف ملعون ہوتا ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشارتیں نہیں ملتیں۔ اقول۔ اعتبار انجام کا ہوتا ہے۔ والعاقبۃ للمتقین۔ دیکھو قصہ شیطان اور آدم کو جو قرآن مجید میں متعدد جگہ پر بیان فرمایا گیا ہے کہ اس کے ارتداد کے بعد جو حضرت آدم کی نسبت اس سے واقع ہوا اس کو مکالمات الٰہیہ

بھی ہونے لگی اور نوبت ان مکالمات کی یہاں تک پہونچی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ مناظرات بھی کرنے لگا کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ ڈاکٹر صاحب بمقابلہ نصوص الٰہیہ کے نہ الہامات معتبر ہو سکتے ہیں اور نہ بشارات کیونکہ بعد ارتداد کے بھی شغل شیطانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ .... انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزھم ازا۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم۔ آپ ایسے الہامات پر دہوکا نہ کہایئے کیونکہ ابھی تک ایک ذرہ بھر بھی آپ کو کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور نہ ایسی بشارات پر آپ مطمئن رہیں۔ شیطان کو بھی اس کی دعا پر بشارت ملی تھی۔ انظرنی الی یوم یبعثون۔ انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم۔ اور اپنی پیشگوئی چودہ ماہ کے منتظر رہیئے۔ کیونکہ کسی قدر غلط سلط استراق سمع شیاطین کو بھی حاصل ہو جاتا ہے اور پھر ایسے استراق سمع کے بعد شیاطین ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ الا من استرق السمع فاتبعہ شھاب مبین۔ ایضاً الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شھاب ثاقب۔ مجھ کو آپ کی نسبت خوف ہے۔ کہ کہیں اس استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب یا شہاب مبین آپ پر نہ ٹوٹ پڑے کیونکہ سنت اللہ یوں رہی ہے۔ کہ استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب ٹوٹا کرتا ہے دیکھو حقیقۃ الوحی کو کس قدر ایسے انسانوں پر جو بڑے بڑے دعاوی کرتے تھے۔ بمقابلہ اس مامور من اللہ کے شہاب ثاقب اور شہاب مبین گرے ہیں لیکن وہ علم جس کو اظہار علی الغیب کہتے ہیں وہ بجز مامور من اللہ کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصداً لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ سو اگر آپ کو اظہار علی الغیب کا مرتبہ حاصل ہے اور یہ دعویٰ ہے۔ تو اس کا فیصلہ چودہ ماہ تک ابتدائی جولائی ۱۹۱۰ء سے ہو جاویگا۔ صبر کیجئے اس نمبر میں آپنے خاکسار کو دو ہفتہ کے لئے واسطے تصدیق اپنے الہامات کے طلب بھی فرمایا ہے کہ اور نہیں میری رویائے صادقہ کا اور الہامات کا امتحان ہی سہی۔ ڈاکٹر صاحب میں آپ کی رویا کی تکذیب نہیں کرتا میں تو کافروں کے رویا کے لئے بھی امکان صدق کا معتقد ہوں کیا آپکو حضرت یوسف کے بادشاہ وقت کا خواب جو قرآن مجید میں مندرج ہے یاد نہیں رہا کہ کیسا سچا واقع ہوا۔ اسے ڈاکٹر صاحب یہاں تو گفتگو ان رویا اور الہامات میں ہے جو بمقابلہ ایک مامور من اللہ کے تحدی کے ساتھ واقع ہو ابھی تک تو میں نے ایک متنفس کی نسبت بھی نہیں سنا کہ آپکے الہام مباہلہ متحدیانہ سے ہلاک ہوا ہو۔ ہاں آپنے پیشگوئی چودہ ماہ کی حضرت اقدس کے مقابلہ میں شائع کی ہے سو اسکی نسبت آپکا ناز کرنا قبل از وقت ہے۔ اس کی نسبت یہ قول اللہ تعالیٰ کا تلاوت کیا جا سکتا ہے۔ کہ سیعلمون غداً من الکذاب الاشر۔ نیز اگرچہ کس قدر آپ کی غلطی ہے کہ مولانا عبدالکریم مرحوم اور محمد افضل صاحب اور محمد یوسف کی نسبت آپ لکھتے ہیں۔ کہ میری تفسیر کی مخالفت کی وجہ سے دنیا سے اوٹھا لئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب یوں تو صدہا بلکہ ہزارہا آدمی بحکم انک میت و انھم میتون کے فوت ہو چکے ہیں۔ یہاں تو گفتگو اوس موت میں ہے جو بمقابلہ مدعی ماموریت کے مخالف کی نسبت متحدیانہ طور پر واقع ہو۔ لہٰذا آپ ارشاد فرمایئے کہ آپنے کونسا اشتہار یا الہام متحدیانہ ان کی نسبت شائع کیا تھا افسوس کہ بعد ارتداد کے آپکی مت ایسی ماری گئی اور عقل ایسی جاتی رہی۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔ یتخبطہ الشیطان من المس یا ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی الشیطان سول لھم واملی لھم۔ نمبر ۱۳ میں آپنے لکھا ہے کہ براہین احمدیہ میں شائع کیا تہا کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور ظاہری و باطنی بادشاہ ہوں گے پھر اس سے ارتداد کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہے پس جو اسکا جواب ہوگا وہی اس کا جواب ہے الخ ڈاکٹر صاحب آپکے ارتداد اور حضرت اقدس کے رجوع میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور بعد المشرقین واقع ہے اور یہ قیاس آپکا قیاس مع الفارق ہے۔ قیاس کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ قیاس ہے جو ماموربہ ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اور دوسرا قیاس وہ ہے جو اول من قاس ابلیس کا مصداق ہے اب الٰہی دونوں امروں میں جو امور کہ فارق ہیں اون کو سنئے۔ اول تو مسیح موعود کا جسمانی طور پر آسمان سے اوترنا حضرت اقدس نے نہ براہین احمدیہ میں لکہا ہے اور نہ کسی اور کتاب میں اور نہ جہاد کرنا اور نہ غنائم کو لوٹنا وغیرہ وغیرہ کہیں لکھا ہے یہ آپکا سراسر کذب ہے کہ براہین احمدیہ میں یہ شائع کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ وکذا اولکذا جواب آپکا اعتقاد مندرجہ المسیح الدجال ہے اوس خیال کے اثبات میں نہ کوئی آیت لکھی ہے اور نہ کوئی حدیث پھر آپکا یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کی بنا پر لکہا ہے۔ کہ مسیح آسمان سے نازل ہوں گے کس قدر افترا ہے ہاں البتہ یہ لکھا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اور بموجب اقوال مفسرین کے نہ اپنے الہامات اور کشوف سے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشینگوئی ہے اور پھر چند ایام کے بعد اس قول سے رجوع بھی کیا گیا ہے۔ پھر کہاں تو ایسے قول سے چند روز میں رجوع کرنا جس کی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس قول کی طرف آیت میں صرف ایک اشارہ ہی ہے یعنی اسباب میں یہ آیت نص صریح نہیں ہے اور کہاں آپکا ارتداد اوس سلسلہ حقہ سے جس کو آپ مدت پچیس سال تک دین وایمان اعتقاد کرتے رہے اور آیات واحادیث اور دلائل عقلیہ سے مدت دراز تک اس کو ثابت کرتے رہے ہیں ؎

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اور پھر با این ہمہ خود براہین احمدیہ میں دو سطروں کے بعد ہی یہ عبارت بھی موجود ہے لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی تھی گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے آخر تک اہل بصیرت پر اس عبارت سے چند امور واضح ہوتے ہیں اول یہ کہ پہلا قول یعنی جسمانی اور سیاست ملکی کا قول مسیح ثانی کی نسبت جو نقل کیا گیا ہے وہ آپکا الہام یا کشف نہیں ہے ہاں آپکا غربت اور انکسار اور توکل وغیرہ میں نمونہ مسیح ہونا اور مسیح کے ساتھ نہایت درجہ کا اتحاد ہونا یہ امر الہامی اور کشفی ہے جس کو یہ فقرہ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے ثابت کر رہا ہے اور دیگر الہامات مندرجہ براہین بھی اس امر کو ثابت کر رہے ہیں۔ کہ مسیح اول کے ساتھ آپکو انتہا درجہ کی مشابہت ہے، کہ عالم کشف میں دونوں مسیحوں کی درمیان امتیاز کرنا نہایت دشوار ہے پس اگر نشانات آسمانی اور دلائل نقلیہ وعقلیہ سے ثابت ہو جاوے کہ یہی شخص جو مجسم رحم ہے مسیح موعود ہے جس کو عالم کشف میں مسیح اول سے انتہا درجہ کی مشابہت ہے، تو قول جسمانی اور سیاست ملکی کا جو نسبت مسیح موعود کے نقل کیا گیا ہے۔ بموجب اون خیال

علمائے مخالفین کے جو دوبارہ مہدی اور مسیح کے رکھتے ہیں کہ جہاد کریگا غنائم لوٹیگا وغیرہ وغیرہ۔ غلط اور باطل ہے۔ خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے۔ کہ آیت میں جسمانی اور سیاست ملکی کی طرف اشارہ ہے۔ آیت مذکورہ کوئی نص اس باب میں نہیں ہے۔ تو اس قول کا غلط ہوجانا کیا بڑی بات ہے اور ایسے اشارات سے رجوع کرنا کون سا بڑا رجوع ہے بلکہ اگر بنظر غائر دیکھا جاوے اس امر کی طرف کہ گورنمنٹ عالیہ نے اپنی رعایا کو اس قدر آزادی عنایت فرمادی ہے اور اپنی قوانین ملکی ایسے عام کر دئے ہیں کہ ان قوانین کے ماتحت رہکر ہر ایک قوم نے انجمنیں قائم کرلی ہیں اور قوانین گورنمنٹ عالیہ کے ماتحت ہوکر ایک انجمن ایک حاکم تصور کی جاتی ہے اور اس کے ماتحت جس قدر لوگ عہدے دار اور مناصب مقررہ والے ہیں۔ وہ سب کے سب انجمن کے ماتحت ایسے ہی ہیں جیسے انجمن ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے پس اگر مسیح موعود کی سیاست جسمانی اور ملکی سے یہ مراد لی جاوے۔ تو یہ ایک دوسری پیشینگوئی لطیف ہے کہ گورنمنٹ عالیہ و عادلہ کی اس رعایا میں جو تعلیم یافتہ و مہذب اور اہل الرائے ہے گورنمنٹ عالیہ کی فیض آزادی سے جبکہ یہ حکومت اس کو ہی حاصل ہے۔ تو جماعت احمدیہ جو سب سے زیادہ خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اس فیض سے کیونکر محروم رہ سکتی ہے لہذا اس میں بھی انجمنیں قائم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جیسا کہ کلام نبوت میں موجود ہے۔ کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ اس کلام نبوت کا پورا ظہور اسی گورنمنٹ عادلہ کے عہد میں ہو رہا ہے۔ پس ایسے اشتہارات سے رجوع کرنا یا یہ تاویل صحیح کر لینا ایک قول لطیف ہے۔ اور نہایت صحیح مطابق واقعات کے بھی ہے۔ صحابہ کرام و تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین نے بوقت ملنے نصوص کے اپنی اجتہادات جلیہ سے رجوع کیا ہے اور امرہم شوریٰ بینہم اسلام کی تعلیم ہے پس یہ تو سنت قدیمہ ہے۔ جو اسلام میں چلی آتی ہے ابدالسے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف رجوع ہے۔ لیکن آپ کی ارتداد کی کوئی نظیر اسلام میں نہیں ملتی ورنہ آپ بتلاویں۔ کہ کسی صحابی یا تابعی یا کسی مجتہد نے ۲۵ سال تک کسی سلسلہ حقہ یا مسئلہ کو دین و ایمان اعتقاد کیا ہو اور نصوص کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اس کی حقیت کا اثبات بھی کیا ہو۔ اور پھر وہ اوس سلسلہ حقہ یا اوس مسئلہ سے مرتد ہوگیا ہو اور پہلی عقاید اور ارتدادی عقائد میں اس اور نقص امن کا فرق ہو یعنے اعلیٰ مرتبہ سے گر کر اسفل السافلین میں گر پڑا ہو۔ ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اپنے رسالہ میں آپنے ایک نظیر حضرت اقدس کے رجوع کی بلعم کے ارتداد کے ساتھ بھی دی ہے۔ مگر وہ بھی قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ بلعم تو حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں ہلاک اور تباہ ہوگیا اور یہاں پر جتنے بلعم موسیٰ یا عیسیٰ بن کر مقابلہ مباہلہ میں آئے وہ خود تباہ ہوگئے غارت ہوگئے اور ہلاک ہوگئے۔ ایک تو نہیں ہلاک ہوا دو ہی نہیں ہلاک ہوئے جن کی ہلاکت کو امر اتفاقی کہا جاوے بلکہ جو مقابلہ یا مباہلہ میں آیا وہ تباہ ہوا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی کو غرضکہ آپکے جملہ قیاس اول من قاس ابلیس کے مصداق ہیں۔

ڈاکٹر صاحب چونکہ یہ سلسلہ حقہ احمدیہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے اس رجوع کی نظیر قرآن مجید اور کارخانہ نبوت میں بھی واقع ہے۔ اگر آپ کو اس رجوع کا قیاس کرنا منظور ہے جو ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ہے۔ تو اس نظیر پر قیاس کیجئے۔ اور وہ نظیر تحویل قبلہ کا مسئلہ ہے آپ جانتے ہوں گے۔ کہ اہل کتاب کا قبلہ بیت المقدس تھا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکر مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ تو بسبب کسی مصلحت اور حکمت الٰہی کے ۱۶ یا ۱۷ ماہ تک بیت المقدس کی طرف موںھ کرکر نماز پڑھتے رہے۔ جیسا کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے ان بیت المقدس کے قبلہ گردانے میں کوئی حکم صادر نہیں ہوا تھا صرف انبیائے بنی اسرائیل کے طریق عمل کو مستحسن خیال کرکے بیت المقدس کو قبلہ گردان لیا گیا تھا۔ کیونکہ اہل کتاب کے یہاں تمام انبیائے بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس ہی تھا۔ جیسا کہ مسیح موعود کا جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر تشریف لانا درمیان یہود اور نصاریٰ کے اور نیز بعض اہل اسلام کے یہاں قدیم سے ایک مذہب چلا آتا تھا۔ حالانکہ اس بارہ میں نہ کوئی نص صریح قرآنی وارد ہے اور نہ کوئی حدیث صحیح آئی ہے۔ البتہ بائبل میں مسیح کا دوبارہ آنا جلالی شان سے لکھا ہوا ہے۔ حضرت اقدس کو بھی تشریح قول جسمانی اور سیاست ملکی مسیح موعود کی نسبت کوئی الہام یا رویا ابتدا میں بھی نہیں ہوا۔ لہٰذا حضرت اقدس نے براہین میں مسیح موعود کے جسمانی اور سیاست ملکی کی کوئی ایسی تشریح نہیں فرمائی۔ جیسا کہ روایات مصنوعہ موضوعہ میں مہدی کے ساتھ ہوکر جہاد کرنے کے بارہ میں وارد ہیں اور وہی عوام کا خیال ہے یا کتب اور رسائل مخالفین میں اون دونوں کا جہاد کرنا لکھا ہوا ہے۔ ہاں مجملاً لفظ جسمانی اور سیاست ملکی کا قول جس کی تاویل صحیح بھی موجود ہے۔ کما مر

بطور ایک اشارہ کے نقل فرمادیا گیا ہے۔ دیگر یہ پس ایسے قول سے رجوع کرنے پر اعتراض کرنا کمال سفاہت ہے۔ جیسا کہ تحویل قبلہ پر اہل کتاب نے اعتراض کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے معترضین کا نام سفہاء کہا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ سیقول السفہاء ما ولٰھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا۔ یعنی جن لوگوں کی مت ماری گئی ہے وہ اعتراض کریں گے کہ مسلمان جس قبلہ پر پہلے تھے یعنی بیت المقدس اوس سے کس چیز نے اون کو پھیر دیا۔ سفیہ اور نخواس لئے فرمایا گیا ہے کہ کعبۃ اللہ کی عظمت شان معترضین کو بھی مسلم تھی اور نیز کتب سابق سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ خاتم النبیین سید المرسلین کا قبلہ کعبہ معظمہ ہی ہوگا کیونکہ کعبۃ اللہ کو بیت المقدس پر بدرجہا فضیلت حاصل تھی۔ سیقول السفہاء سے پہلے آیات میں تدبر کرنے سے یہ فضیلت ثابت ہوجاتی ہے دیکھو کہیں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ واذ جعلنا البیت مثابۃً للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ کعبۃ اللہ موضع حصول ثواب گردانا گیا ہے۔ کہ تمام دنیا کے لوگ یہاں آکر مناسک حج کو ادا کریں گے اور اسی لئے وہ امن کی جگہ کی گئی تاکہ حجاج کو ایذا نہ پہونچے اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو مصلےٰ گردانو۔ کیونکہ ابراہیم علیہ السلام جو سب کے امام اور مقتدا تھے اونہوں نے اسکو مصلےٰ مقرر کیا ہے یعنے بالآخر یہی قبلہ ہوگا اور کہیں فرمایا گیا ہے کہ وعھدنا الیٰ ابراھیم واسمٰعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود۔ اس میں بھی اس کی بڑی فضیلت کی طرف اشارہ ہے کہ اس گھر کو واسطے طواف کرنیوالوں اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کے اے ابراہیم و اسمٰعیل پاک و صاف رکھو اور پھر حضرت ابراہیم کی ایک دعا نقل فرمائی گئی ہے۔ واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا بلداً امنا وارزق اھلہ من الثمرات من امن منھم باللہ والیوم الاخر۔ یہ سب تمہید حجاج کے لئے ہے پس جبکہ یہ خانہ کعبہ ایسا افضل ہے۔ کہ مناسک حج کو یہاں جہان کی حجاج آکر ادا کریں گے۔ تو اس سے بڑھکر اور کونسی فضیلت کسی مکان کو حاصل ہوسکتی ہے پھر حضرت ابراہیم کی یہ دعا بھی نقل فرمائی گئی ہے۔ کہ ارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور حضرت ابراہیم جو خلیل اللہ ہیں۔ ان کی دعا کیونکر قبول

ہو اور اشارہ ہے اس طرف کہ مسیح موعود ہی کی رعایا گورنمنٹ کے زیادہ خیرخواہ اس کی ہوگا اور سب سے زیادہ تر حصہ آزادی کا گورنمنٹ اسکو ہی عنایت فرماویگی۔ کیونکہ

نہ ہوویگی۔ پھر اس خانہ کعبہ سے بڑھکر بیت المقدس وغیرہ کیونکر ہوسکتا ہے جو حضرت ابراہیم کی دعا سید المرسلین اور خاتم النبیین کے لئے جو بنی اسمٰعیل میں سے اسی مکہ معظمہ میں مبعوث ہونیوالی تھی نقل فرمائی گئی ہے۔ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا رسول عظیم الشان جہان صفات مندرجہ آیت کا مصداق ہو اور دوسرا کوئی نبی یہان پر مبعوث نہین ہوا کہ جو علم ظاہر اور باطن کا جامع ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور اس گھر کی فضیلت کو آیات آلٰہیہ سے ثابت کرنیوالا ہو اور تمام بدعات اور شرک کی نجاستوں سے انسانوں کو پاک و صاف و مطہر کرتا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عزیز و حکیم ہے۔ اس کو عزت اور غلبہ بھی حاصل ہو اور اگلے امراء اور حکمتین آلٰہیہ اس کے دین متین مین موجود ہون۔ جبکہ ایسا رسول بھی اسی مکہ معظمہ مین پیدا ہوا۔ پس اس مسجد کعبہ سے روگردانی کرنا یا اس رسول کے دیگر احکام دین اسلام سے اعراض کرنا اور اس پر معترض ہونا بڑی سفاہت ہے چنانچہ فرمایا گیا۔ کہ من یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ۔ ان جملہ آیات سے عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا ایک عارضی امر ہے جسمین کچھ مصالح آلٰہیہ ہون گے جو چند روز کے بعد موقوف کردیا جاویگا اور کعبہ معظمہ ہی ہمیشہ کے لئے قبلہ مقرر ہوگا پس معہذا جو کوئی شخص اس تحویل قبلہ پر اعتراض کرے وہ نہایت درجہ کا سفیہ ہے جس کی عقل ہی جاتی رہی ہو اور مت ماری گئی ہو۔ اسی طرح مسئلہ مسیح موعود کے دوبارہ آنیکا اہل مذاہب آسمانی مین موجود تھا۔ کہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر دوبارہ آدیگا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اسی طرح سے اوس کو نقل کردیا۔ مگر با این ہمہ اون لغویات کے نقل ہرگز نہین فرمائی۔ جو قوم مین مشہور تہین۔ کلا وحاشا۔ ہان الہامات مندرجہ براہین احمدیہ باشارات لطیفہ بتا رہی ہین کہ خود حضرۃ اقدس ہی مسیح موعود ہونیوالے ہین لا غیر یہ امر بھی کمال درجہ کی سادگی اور احتیاط حضرت اقدس پر دلالت کر رہا ہے کہ جب تک امر الٰہی اس بارہ مین صادر نہوا اور فاصدع بما تومر نہ فرمایا گیا تب تک اس کا اظہار نہ کیا گیا اور جس طرح جو لوگ معترض تحویل قبلہ پر ہوئے وہ محض سفیہ اور بیوقوف کہلائے گئے۔ اسی طرح جو لوگ اس تحویل خیال پر اعتراض کرین گے وہ بھی سفیہ محض ہی ہیں اسی لئے الہامات حضرت اقدس مین

یہ الہام بھی موجود ہے۔ کہ الا انھم ھم السفھاء ولاکن لا یعلمون۔ اور جس طرح اس تحویل قبلہ پر بعض سفہاء مرتد ہوگئے اسی طرح بعض سفہائے اہل اسلام بھی اس تحویل خیال پر مرتد ہوگئے۔ گویا اُن کا قبلہ ہی خیال تھا ان معترضین اور مرتدین کی سفاہت ظاہر ہے کیونکہ جو قول مؤید بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ نہو بلکہ مخالف ہو اور عقل اس کو تسلیم کرتی ہو اس سے رجوع کرنا طرف اس قول کے جس کو کتاب اللہ بھی اور نشانات آسمانی ثابت کرتی ہون اور سنت رسول بھی اور دلائل عقلیہ بھی اسی کی مثبت ہون وہ قول عند العقل والنقل نہایت عمدہ اور احسن طریق ہے پھر اس پر اعتراض کرنا اگر سفاہت نہین تو اور کیا ہوسکتا ہے اسی لئے قرآن مجید مین فرمایا گیا ہے۔ کہ واللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم اور الہامات مین بھی وارد ہوا ہے۔ انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم اور جس طرح کہ تحویل قبلہ سے امتحان مخلصین اور غیر مخلصین مین واقع ہوا اسی طرح اس تحویل خیال سے بھی تمیز درمیان طیب اور خبیث بھی حاصل ہوگئی جیسا کہ الہامات مین ہے وما کان اللّٰہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ اور جن مومنین مخلصین نے تحویل قبلہ کو بسر و چشم مان لیا اون کے اعمال صالحہ سابقہ اور ایمانیات ضائع نہین ہوئے اسی طرح ایسے مومنین مخلصین کے اعمال صالحہ و ایمانیات بھی ضائع نہین ہوئے جس کا اشارہ ان الہامات مین ہے انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ وکمثلک در لا یضاع۔ اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم نے تحویل قبلہ اس وقت کیا کہ حکم الٰہی صاف نازل ہوگیا مسیح موعود نے بھی اس خیال کی تحویل اور دعویٰ مسیح موعود اس وقت تک نہین کیا جب تک کہ حکم تاکیدی فاصدع بما تومر صادر نہین ہوا اور جس طرح کہ مختلف پیرایوں مین تحویل قبلہ کے بارہ مین تاکیدات قرآن مجید مین مکرر وارد ہوئی ہین اسی طرح پر مسیح موعود اس تحویل خیال کو بہ تاکید بار بار بیان فرمایا کرتے ہین جلسون مین اشتہارون مین رسائل مین بھی کیونکہ یہ خیال عوام مین بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ ایک ستون شرک کا بھی بن گیا تھا اور ہزارون مسلمانون کے ارتداد کا موجب بھی ہوگیا اور علاوہ ان دینی مفاسد کے دنیوی مفاسد یعنی عوام کے درمیان مین موجب فتنہ و فساد کا اور نیز اپنی گورنمنٹ عادلہ عالیہ کے خلاف منشاء اور باعث نقض امن کا بھی تھا۔ اگرچہ اب نہو تو کسی عرصہ کے بعد ہو جاتا۔ اگر یہ خیال مسیح موعود کی صرف جسمانیا سیاست ملکی ہی تک رہتا تو بھی اس قدر مفاسد کا موجب نہ ہوتا لیکن روایات موضوعہ نے عوام کے خیال مین ان قدر حواشی

اسپر چڑھا دئے تھے کہ الامان الامان ونعوذ باللہ منھا کہین ٹھکانا نہ رہا ہے وہ لا تقبل الا السیف الا لاسلام مین منحصر ہوگیا اور جس طرح کہ دین اسلام جو اپنے لفظون ہی سے امن اور سلامتی کو بنداء بلند بلا اہل کتاب اپنی کتاب کے بموجب بخوبی جانتے تھے کہ خاتم النبیین صلعم کا قبلہ کعبہ معظمہ ہوگا چنانچہ اب تک باوجود جاننے کے صدہا تراجم مختلفہ کے یہ امر مفہوم ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربھم۔ اسی طرح علمائے مخالفین ہمارے خوب جانتے ہین کہ مسیح اسرائیلی کا بجسد عنصری آسمان پر چڑھنا اور پھر آسمان سے نازل ہونا اور دو ہزار برس تک یا زیادہ مدت تک آسمان پر زندہ رہنا محض غلط ہے اور حق وہی ہے جو مسلک سوئی جماعت احمدیہ کا ہے مگر عناد اور تعصب ان علماء کا اب تک روز بروز رو بہ ترقی ہے صدق رسول الکریم لتتبعن سنن من کان قبلکم الحدیث اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم کو حکم تحویل قبلہ کا نہایت بڑی صفائی کے ساتھ نازل ہوا اور اس کے بعد ترقی روز افزون دین اسلام کی ہمیشہ ہوتی رہی اسی طرح اس خیال کی تحویل کے بعد روز افزون ترقی علوم حقہ دینیہ و اشاعت کتب و رسائل لعد احمدیہ کی دیگر فتوحات دینی و دنیوی کی بھی ترقی یوماً فیوماً ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اکثر الہامات حضرت مسیح موعود کے ان اسرار عجیبہ اور معارف لطیفہ کی طرف اشارات بھی کر رہے ہین۔ مثلاً مضمون مندرجہ یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق کعبۃ اللہ کیلئے ارشاد فرمایا گیا تھا ہمین مناسبت یہی مضمون الہام مین وارد ہوا کیونکہ اس خیال کی تحویل کی نظیر تحویل قبلہ ہی مناسب ہے جو آنحضرت صلعم کیوقت مین واقع ہوچکی ہے۔ یا مثلاً الہام سلام علی ابراہیم ہے اوس مین بھی یہ مناسبت موجود ہے یعنی جس طرح پر آنحضرت صلعم کیوقت مین مسجد ابراہیمی یعنی خانہ کعبہ کی طرف تحویل واقع ہوئی اسی طرح زمانہ مسیح موعود مین جو ابراہیم وقت ہے، اس خیال قدیمہ کی تحویل سلامتی کے ساتھ طرف صراط مستقیم کے واقع ہوگی جو واقع ہوئی۔ یا الہام الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے اس مین بھی یہ مناسبت بشدت موجود ہے۔ یعنی جس طرح اصحاب فیل کی کوشش خانہ کعبہ کے استیصال مین ضائع کی گئی تھی اور وہ سب اصحاب الفیل بھی کعصف ماکول کردئے گئے تھے۔ اوسی طرح جو بڑی بڑی صنادید قوم اس خیال کی تحویل مین جو طرف صراط مستقیم کے ہوئی ہے اوس کی بیخکنی مین سعی اور کوشش کرین گے اون کی وہ جملہ کوششین ضائع کردی جاوینگی اور اشد مخالفین کو ذریعہ سم قاتل یعنی سگ نیز [illegible] کعصف ماکول کردیا جاویگا جیسا کہ واقع ہوا۔ دیکھو [illegible] یا مثلاً الہام واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی ہے [illegible] کا موجود ہونا ظاہر ہے یعنی جس طرح کہ [illegible]

مسلمان معاصرین کی اخلاقی جرأت

زبانی باتوں میں تو مسلمان بہت بڑھ بڑھ کے بولنے کے عادی ہیں۔ لیکن عملی طور پر اُن کے افعال کی پڑتال کرو تو سخت مایوسی ہوتی ہے۔ کہ جس قوم کے لیڈروں کا یہ حال ہے اس کے عوام کی حالت جتنی کچھ افسوسناک ہو۔ تھوڑی ہے۔ اس وقت ہمیں اسلامی اخبارات سے شکایت ہے کہ وہ حق پسندی اور اخلاقی جرأت میں بہت گرے ہوئے ہیں۔ عوام کو تو خیر ہم اس وجہ سے معذور سمجھ لیں کہ وہ بے علم یا کم عقل ہونے کے علاوہ ضدی اور متعصب ملاؤں کے زیر اثر بھی ہیں۔ لہذا حق و ناحق کی تمیز اور تائید و تردید کا حوصلہ و اہلیت اُن میں نہیں مگر ہمارا اہل قلم اور خصوصاً اخباروں کے اڈیٹرز کو کیا خدا کی سنوار ہے۔ کہ اس بارہ میں وہ بھی علی العموم عوام سے کچھ کم نہیں۔ الّا ماشاء اللہ۔

جب سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا امر پبلک میں پیش ہوتا ہے۔ جس کے ماننے میں معمولی عقل و فہم کے آدمی کو بھی انکار و تامل کی گنجائش نہ ہو یا جو بالکل واقعات صحیحہ پر مبنی ہو۔ مگر اس سے براہ راست یا ضمناً بھی سلسلہ موصوفہ کی تائید ہوتی اور اس کے کاز کو کچھ تقویت پہونچتی ہو۔ تو ان حضرات کی ایمانداری و انصاف پسندی کا پردہ فاش ہو جاتا اور عقل و فہم کی قلعی کھل جاتی ہے کیونکہ ہندوستان بھر کے غیر احمدی مسلمان ہمعصروں میں اس وقت بمشکل دو چار ہی ایسے نکلیں گے جو اس امر کی تائید کریں یا احمدیوں کی تحریرات متعلقہ کو کم از کم اپنے پرچوں کے بہرۂ منقولات ہی میں لے لیں۔ عیسائیوں ہندوؤں۔ دہریوں۔ فاسقوں۔ فاجروں۔ غرض کہ ہر قسم کے دشمنان اسلام کی تحریکوں پر متوجہ ہونا اور انکی تحریروں کا اقتباس لینا گناہ کبیرہ ہے۔ خواہ وہ بات کیسی ہی سچی اچھی اور مفید و کارآمد ہو۔ آخر اس کی وجہ؟ وہی تعصب سخن پروری اور دنیا پرستی ہے۔ جس نے آج کل کے علماء مخالفین کی عقلوں پر دبیز در دبیز پردہ ڈال رکھے ہیں۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے سلسلہ احمدیہ کی تائید میں کوئی کلمہ خیر کہہ دیا تو ہمارے خریدار اور ناظرین ہماری طرف سے بدظن و بیزار ہو جاویں گے کہ وہ بھی یہ بھی مرزائی ہو گئے۔ اور اس طرح ہمارے کاروبار کی کساد بازاری ہوگی اور روزی میں فرق آویگا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان حق اور صداقت کی اتنی پروا نہیں کرتے۔ جتنا کہ اپنی دنیا داری کی ناک اور بات کو عزیز رکھتے اور اس کی پچ کرتے ہیں۔ وہ خدا کے رسول کی بات اور دین اسلام کے ایسے حامی نہیں۔ جیسے کہ بھائی برادری کے زیر اثر ہیں اور اہل یورپ کی سی قومیت پر فلاح دارین کو سمجھتے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا معرکۃ الآرا مضمون درباره عقیدۂ جہاد و خونی مہدی شائع ہوا۔ کتنے مسلمان اخبار ہیں جنہوں نے اس پر نوٹس لے کر سلسلہ احمدیہ کی تائید فرمائی؟ چند روز سے ایک عیسائی فرم کی طرف سے قرآن شریف کے ترجمہ بلامتن کا اشتہار بعض اسلامی پرچوں میں ہو رہا ہے جو ایک سخت قابل گرفت معاملہ اور اسلام کو ضرر عظیم پہنچانے کا پیش خیمہ ہے۔ مگر کس کس اسلامی ہمعصر نے از خود اس کے نفع و نقصان کی پرواہ کی ہو اور اگر از خود اتنی توفیق اور اسلامی حمیت نہ تھی تو کم از کم احمدی اخبارات الحکم وغیرہ کے لکھنے پر بھی کان دھرتے۔ مگر افسوس! دنیا کی ناک لاج اور روزی کی فکر انہیں ایسے امور پر متوجہ ہونے ہی نہیں دیتی۔ اور تو اور۔ ان کا تعصب اور تنگ ظرفی و تنگ خیالی تو اس درجہ تک پہونچی ہوئی ہے کہ اپنے اخباروں میں سلسلہ احمدیہ کے خلاف مضامین تو جھوٹے سچے لغو و لچر بھی شائع کر دیتے ہیں لیکن ان کے جواب اور تائیدی مضامین درج کرتے ہوئے ان کا سر گھٹتا ہے ہمعصر پیسہ اخبار کا طرز عمل اس بارہ میں پھر بھی بس غنیمت ہے کہ وہ کبھی کبھی احمدیوں کے مضامین بھی شائع کر دیتا ہے گو وہ بھی سلسلہ حقہ کے سخت مخالفین میں ہو اور بعض دیگر اسلامی معاصرین اسی پر طعنے دیتے ہوں کہ "وہ کوئی قومی یا اسلامی پرچہ نہیں بلکہ ایک عام مذاق کا اخبار ہے۔ پیسہ اس کا مذہب ہے لہذا اس کی پالیسی بھی اسی کے مناسب حال ہونی چاہیئے" لیکن ہم تو اپنی جگہ یہ سمجھے ہیں کہ اس کا مذہب خواہ کچھ ہو پھر وہ تمہاری طرح ایسا تنگ خیال اور متعصب تو نہیں کہ وہ احمدیوں کے معمولی اخبار میں بخل کرے۔

پیسہ پرستی کی دھن سے طعنہ زن حضرات کب خالی ہیں وہ بھی اکثر موقعوں پر دنیوی نفع و ضرر کے خیال سے حق پوشی و ضمیر فروشی کر جاتے ہیں۔ خدا ہی بچائے ان لیڈروں اور کشتی قوم کے ناخداؤں سے جن کے ڈھنگ تو ایسے نظر آتے ہیں کہ قوم بیچاری کو بیچ منجدھار ہی ڈبوئیں گے۔

ہندو مسلمان اخبارات

ہندو مسلمان اخباروں میں باہمی حقوق و تعلقات کی کشمکش اور تُو تُو مَیں مَیں اکثر رہتی ہے۔ ہندو یہ کہتے ہیں کہ ہم پر ظلم ہوتا ہے۔ ہمارے حقوق پامال کئے جاتے ہیں اور مسلمان یہ واویلا کرتے ہیں کہ اہل ہنود کا غلبہ اور انکی متعصبانہ جتھے بندیاں اور ریشہ دوانیاں ہماری قوم کو پیسے ڈالتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ فریقین ایک دوسرے کو ہی ملزم ٹھیراتے جاتے ہیں۔ اپنی ہم قوموں کی ذرا بھی زیادتی یا خطا کا اقرار کرنے کو انمیں سے کوئی بھی تیار نظر نہیں آتا۔ یہ تو ممکن نہیں کہ دونوں بالکل سچے ہوں یا دونو بالکل جھوٹے۔ لامحالہ ان کی حالت اس کے مصداق ہوگی کہ "کچھ لوہا کھوٹا کچھ لوہار" اگر فریقین کو قومی پچ کی بجائے صرف حق و ناحق سے غرض ہوتی تو چاہیئے تھا کہ کبھی کبھی ہندوؤں کی زیادتی کی شکایت کسی ہندو ہمعصر میں بھی چھپ جایا کرتی اور مسلمان اخبارات جیسے ہمیشہ ہندوؤں کے ظلم اور مسلمانوں کی مظلومی کے دُکھڑے روتے رہتے ہیں ویسے ہی کبھی کبھار کسی نیک بے تعصب۔ صلح جو قابل رحم اور بے ضرر و بے آزار ہندو بھائی کی تعریف حمایت میں بھی قلم اٹھا لیا کرتے۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں کی اکثر شکایات بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہوتی ہیں لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی ہندو پرچہ ان میں مسلمانوں کو حق بجانب سمجھ کر انکی تائید کرے نیز ہم جانتے ہیں کہ اہل ہنود میں جہاں اکثر حضرات آریہ مسلمانوں کے سخت مخالف اور اسلام کے کھلے دشمن ہیں وہاں بہت سے پرانے خیال کے ہندو احباب غیر متعصب۔ نیک دل اور آشتی پسند بھی اسی ملک میں بستے ہیں۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ مسلمان معاصرین ان کے اوصاف حمیدہ کی سچی تعریف بھی اپنے پرچوں میں شائع ہونا گوارا کریں یہی وجہ ہے۔ کہ آجکل اس ملک کے مذہبی۔ اخلاقی تمدنی اور سیاسی۔ غرض ہر قسم کے حالات و معاملات میں سخت افسوسناک گڑبڑ پڑی ہوئی ہے اور ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے اگر ان میں سخن پروری اور قومی پچ کی جگہ حق جوئی و حق گوئی کا مادہ ہوتا تو ملک پر طرح طرح کی بلائیں ہرگز نہ آتیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت اللہ صاحب سنگرور
مسمات عمر بی بی ۔ چوپالہ ۔ تحصیل و ضلع گوجرات
میاں غلام محمد صاحب چک اسکندر ۔ کھاریاں ضلع گوجرات
میاں احمد دین صاحب " " " "
اہلیہ میاں عبد الغفور صاحب شرد عہ ضلع ہوشیارپور
میاں محمد ود ہا و اصاحب ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
میاں حسن محمد صاحب " " " "
میاں انشاء اللہ خان صاحب دہلی
میاں محمد اکرم خان صاحب مردان
میاں عبد الرحمن صاحب ۔ اجنیان والہ ۔ گوجرانوالہ
میاں شیر محل صاحب ۔ کھیان ۔ ضلع ہزارہ
میاں لال الدین صاحب " " "
میاں احسن الملک صاحب ۔ شوپیان ملک کشمیر
میاں احمد بیگ صاحب " " "
علی بیگ صاحب " " "
اہلیہ میاں نور محمد صاحب ۔ اجمہ متصل تلونڈی ڈاکخانہ لالہ موسیٰ
میاں محمد صاحب " " " "
میاں کرم الدین صاحب " " "
راجہ " " "
میاں احمد صاحب " " "
میاں محمد حیات صاحب " " " "
میاں اللہ دین صاحب " " " "
بہاول صاحب " " " "
میاں فضل دین صاحب " " " "
میاں عمرا " " "
میاں شہاب الدین صاحب ۔ چوڑیان ضلع سیالکوٹ
میاں حسن دین صاحب ۔ شکار ماچھیان ضلع گورداسپور
میاں محمد شریف صاحب " " " "
میاں محمد یعقوب صاحب " " " "
میاں محمد حنیف صاحب " " " "
میاں عمر حیات صاحب سکنہ بگول ۔ بٹالہ ۔ گورداسپور
میاں احمد دین صاحب ولد نور الدین صاحب " "
میاں رحیم بخش صاحب سجادہ ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب ولد نواب " " "

رسید زر

۱۳ اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۱۷۲۸ علی اکبر خان صاحب عہ/
۱۴ " " ۱۷۲۹ محمد حیات صاحب عہ/
۱۴ " " ۱۷۳۰ میر غلام محی الدین صاحب عہ/
۱۵ " " ۹۶۵ محمد امین صاحب سے/
۱۵ " " ۱۱۳۹ میاں نذر محمد صاحب عہ/
۱۵ " " ۲۵۵ عنایت اللہ صاحب عہ/
۱۵ " " ۱۶۹۵ رحیم بخش صاحب عہ/
۱۵ " " ۱۷۳۷ محمد حسین صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۱۹۱ دولت خان صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۷۴۵ عبد الکریم صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۵۱۳ حبیب اللہ خان صاحب سے/
۱۶ " " ۱۷۱۱ مہدی حسن خان صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۷۳۶ میاں چراغ دین صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۶۸۹ مولوی عبد اللہ صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۰۹۱ سید محمد اشرف صاحب سے/
۱۶ " " ۱۰۴۳ قلندر بخش صاحب عا/۱۲
۱۷ " " ۱۴۶۷ میاں احمد صاحب عہ/
۱۷ " " ۲۳۵ گلاب الدین صاحب ۴/
۱۷ " " ۱۵۲۴ محمد عبد اللہ صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۷۲۰ شیخ فتح محمد صاحب سے/
۱۷ " " ۱۷۳۸ سید عمر شاہ صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۷۳۹ سردار کریم داد خان صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۲۴۲ حافظ غلام احمد صاحب سے/
۱۷ " " ۱۷۴۰ میاں احمد دین صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۰۹۷ سرور شاہ صاحب سے/
۱۷ " " ۶۶ فوجدار خان صاحب سے/
۱۷ " " ۱۷۴۱ رکن الدین صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۷۴۳ منشی محمد الدین صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۷۰۱ میاں محمد حسین صاحب عہ/
۱۷ " " ۳۶۷ محمد مطیع اللہ صاحب عہ/
۱۸ " " ۱۷۵۴ مولوی میر علی صاحب عہ/
۱۸ " " ۱۷۴۴ محمد ابراہیم صاحب عہ/
۱۸ " " ۱۷۴۵ غلام محی الدین صاحب عہ/
۱۸ " " ۱۷۴۶ نواب علی صاحب عہ/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ا/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ جس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸/

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۲/

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۴/

القول الصحیح — اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ا/

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر ۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۲/

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲/

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸/

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ا/

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ۲/ ۔ عصمت انبیاء ۲/

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کیلئے نہائت مفید ہے قیمت ۱/

(۷)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا

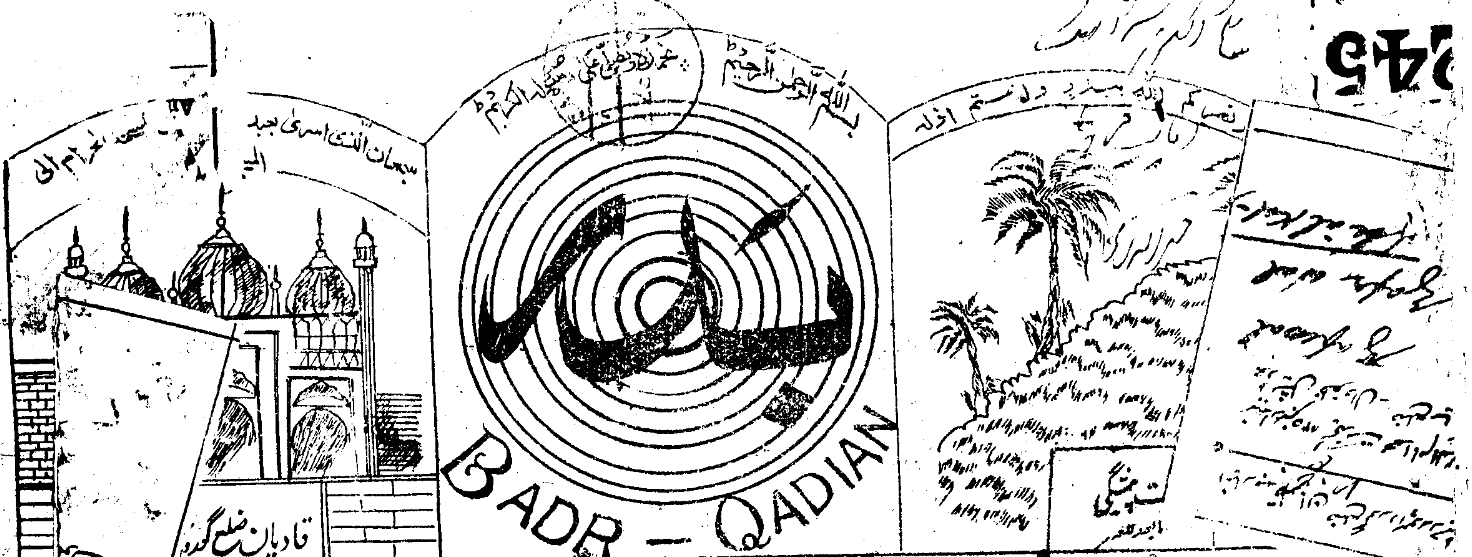

قیمت از معاونین	کہ ای جہان منتظر خوشباش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء ۶

میگوئیم بانگ گرآئی چہ او در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ذکر شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ با قرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — للعہ
معاونین درجہ اول جن کو عہر پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو — صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو — للعہ
عام قیمت پیشگی — سے
مابعد — للعہ
فی پرچہ — ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے حساب پیشگی لیا جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرلینا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرلینا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لینے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین جلسہ بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

تین سوالوں کے جواب

(۱) جو شخص خدا پر ایمان رکھتا ہو۔ رسول کو برحق جانتا ہو۔ نماز کو ضروری ارکان کے ساتھ پورا کرادا کرتا ہو۔ ایسے شخصوں میں سے کسی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ نیز احمدی کی نماز غیر احمدی کے پیچھے جو ناجائز ہے اس کی کیا دلیل ہے۔

(۲) جبراً اگر نکاح کسی عورت کا کیا جاوے اور حالانکہ وہ ناراض ہو۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) اگر کسی عورت کا نکاح عدت متوفی میں کچھ چند ایام باقی ہوں اور کسی کے اعتبار دینے سے نکاح پڑھا جاوے اور بعد ازاں ثابت ہو جاوے کہ عدت باقی تھی۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

سوال اول کا جواب۔ جو شخص حضرت عیسے میں صفات الوہیت ثابت کرتا ہو۔ جیسا کہ احیاء و خلق حقیقی یا الآن کما کان وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ ایک قسم کا شرک ہے اگرچہ وہ شخص مدعی ایمان ہو اور بظاہر نماز بھی ضروری ارکان کے ساتھ پڑھتا ہو۔ چونکہ اس میں ایک قسم کا شرک ہے پس اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اور یہی دلیل ہے غیر احمدی کے پیچھے نماز احمدی کے ناجائز ہونے کی۔

سوال دوم کا جواب۔ جو نکاح کسی عورت کا جبراً کیا گیا اور وہ اس پر راضی نہیں۔ تو وہ نکاح جائز نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لا تنکح الایم حتی تستامر و لا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ و کیف اذنہا قال ان تسکت یعنی بغیر مشورہ اور اذن کے نہ نکاح کنواری کا درست ہے اور نہ اس عورت کا جو کنواری ہو اور بے خاوند ہو۔ ہاں کنواری کا سکوت بھی اذن میں داخل ہے۔

سوال سوم کا جواب۔ یہی عدم جواز ہی ہے۔ کہ اندر عدت کے نکاح جائز نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ و لا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ یعنے مت قصد کرو نکاح کا یہاں تک کہ عدت گذر جائے اگر اندر عدت کے ایسا کوئی نکاح واقع ہو جائے اور بصیغہ رجعی وفات پا چکا ہو۔ تو بعد گذر جانے عدت کے نکاح پھر کر لیا جاوے اور ایسے فعل پر جو واقع ہو گیا ہو۔ توبہ و استغفار کی جائے۔

کتبہ محمد احسن امروہوی محررہ ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء

ہوشیارپور اور احمدی جماعت

مکرمی اڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کی طرف سے در ثمین یک جلد۔ رسالہ ضرورت امام دو جلد پہنچے۔ نہایت شکریہ کے ساتھ لائبریری میں داخل کئے گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے وصول کرتے وقت اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ رسالوں کی نسبت اصول کی کتابوں کا رکھنا لائبریری میں زیادہ موزوں ہے۔ کیونکہ یہ بات معقول ہے اس لئے اور نیز اس لئے کہ اس عرصہ میں بعض احباب کی طرف سے مجھے نقد چندہ وصول کرنے کی تحریک فرمائی گئی اور بعض نے یہ دریافت فرمایا کہ کن کتابوں کی ضرورت باقی ہے اس لئے میں چند باتوں کا درج اخبار کرنا ضروری سمجھ کر عرض کرتا ہوں۔

۱۔ اسلامیہ سکول ہوشیارپور موسمی تعطیلوں کی تقریب پر ۳۰ ستمبر سے لے کر ۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء تک بند کیا گیا ہے اس لئے احباب مہربانی فرما کر ۴ اکتوبر کے بعد کتابیں روانہ فرماویں۔ تا آسانی ہو۔

۲۔ نقد چندہ دینے سے یہ بات زیادہ موزوں معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر چندہ جمع کرکے ایک آدھ کتاب خرید کر روانہ فرمائی جاوے۔

۳۔ یہ بات مڈل محرری چودہری رستم علی صاحب انبالہ کی نوازش سے سوجھی۔ ہر ایک صاحب کتابیں روانہ فرمانے سے پہلے ایک کارڈ لکھ کر یہ دریافت کرلیں۔ کہ کون کون سی کتابیں پہلے پہونچ چکی ہیں۔ تاکہ ایک ہی کتاب مختلف مقامات سے نہ آئے۔ میں اس پر چودہری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

۴۔ انگریزی پرچہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء۔ براہین احمدیہ حقیقۃ الوحی۔ ازالہ اوہام۔ عربی کی کتابیں ہیڈ ماسٹر صاحب نے زیادہ پسند فرمائی ہیں جن میں سے ابھی تک کوئی نہیں پہونچی۔

خاکسار یار محمد اول مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول ہوشیارپور

نظم

جلایا دین احمد کو مسیحا ہو تو ایسا ہو
غلام احمد جو کہلایا خلیفہ ہو تو ایسا ہو

ہوا مہدی مسیحا و مجدد فضل رحمان سے
بنا سب خلق کا ہادی جو رتبہ ہو تو ایسا ہو

مرے کفار امریکہ تلک دم سے مسیحا کے
پڑھو اخبار ڈوئی کا جو حربہ ہو تو ایسا ہو

لگا تیر دعا۔ ہو کر کشاری جسم لیکھو میں
ادہر آتھم کو جا مارا نشانہ ہو تو ایسا ہو

ہوئے سب آریہ عاری تری تقریر روشن کر
پس پا پادری بھاگے بھگانا ہو تو ایسا ہو

کیا تقسیم مال اسرار قرآنی کا عالم میں
نہ دیکھا اپنا بیگانہ خزانہ ہو تو ایسا ہو

بلایا دین احمد کی طرف کفار عالم کو
نہ چھوڑا کوئی بھی فرقہ بلانا ہو تو ایسا ہو

صدی اونیس گذری ابن مریم کی توقع پر
نہ آیا چرخ سے اب تک نہ آنا ہو تو ایسا ہو

وفات ابن مریم کا ہوا روشن زمانہ تک
مسیح وقت نے کھولا معما ہو تو ایسا ہو

میاں عبد اللطیف کابلی نے اپنے ہادی پر
فدا کی جان بصد الفت عقیدہ ہو تو ایسا ہو

وطن میں گو ہوا بے آبرو فائق تو کیا غم ہے
مسیحا کا ہوا خادم نصیبا ہو تو ایسا ہو

میاں سبحان بخش امام مسجد موضع بیجو پورہ۔ ضلع سہارنپور

حقیقۃ الوحی کے طلبگار

کتاب کی سرورق العنوان کی اشاعت کے بعد بعض درخواستیں اس قسم کی موصول دفتر ہوئیں کہ جو بذریعہ وی پی کتاب بھیجنے کی محرک تھیں مگر جب درخواست کی تعمیل کی گئی تو بعض انکاری ہو کر واپس وی پی آئے بعد میں جو وجہ دریافت کی گئی تو بعض کا تو پتہ ہی نہ چلا کہ آیا یہ سائل کوئی دنیا کے قطعہ پر موجود بھی یا نہیں اور بعض نے یہ عذر کیا کہ میں اپنے مکان پر موجود نہ تھا پیچھے سے واپس ہوا اور خود اگر اب محصول بھی دیدونگا اور کتاب بھی لے لونگا بعض نے اس کو ڈاک خانہ کی غلطی بتلایا چونکہ وی پی ٹکٹ کا محصول کتب خانہ میں پہلے ادا کیا جاتا ہے اس لئے اس کا اثر یعنے نقصان کتب خانہ کے ذمہ ہی عائد ہوتا ہے اور صرف ایک پوسٹ کارڈ کی تحریر پر ۶ کا ہرجانہ پیش آتا ہے اس لئے مہتمم کتب خانہ کو یہ انتظام کرنا لازم ہوا کہ وہ اس نقصان کا انسداد کرے۔ لہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ حقیقۃ الوحی کے طلبگاروں کو کتاب صرف اس صورت میں بھیجی جاویگی کہ پہلے بذریعہ ٹکٹ قیمت معہ خرچ رجسٹری کے جو ۱۵ للعہ ہے ارسال کرے یا نصف قیمت بھیجدے اور نصف قیمت کا وی پی بنام درخواست کنندہ روانہ کیا جاوے۔ یا کم از کم ۶ر محصول وی پی کا بذریعہ ٹکٹ روانہ کرے بغیر ان صورتوں کے کسی کو کتاب مذکور روانہ نہ ہوگی یہ خریداروں کی بے اعتنائی اور لاپرواہی سے عمل میں آیا ہے کہ پہلے درخواست کرکے پھر انکاری کرنے کو ایک معمولی امر تصور کیا گیا۔

المشتہر مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس

نظم

جو قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ضلع گجرات نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور ۱۲ ستمبر کو پڑھی اور آپ نے پسند فرمائی۔

رُباعیات

کوئی خوش ہے کہ میں ہوں صاحب اولاد بڑا
کوئی خوش ہے کہ میرے پاس ہے دولت اکمل
کوئی خوش ہے کہ میرا بھائیوں کا ہے جتھا
اور میں خوش کہ مرا قادرِ مطلق ہے خدا

بعض عیسےٰ کے خدا ہونیکی کہاتے ہیں قسم
اور مجھے ناز کہ متبوع مرا اے اکمل
بعض نازاں ہیں کہ پیرو ہیں دیانند کے ہم
خاتمِ فیضِ رسالت ہے محمد صلعم

حنبلی شافعی ہے مالکی حنفی ہے کوئی
احمدی ہوں بغلامی غلام احمد
رافضی خارجی ہے معتزلی ہے کوئی
نقشبندی ہے کوئی قادری چشتی ہے کوئی

گُلدستۂ اکمل

چُن لے نگاہِ شوق تو دارالامان کے پھول
ہم باغ باغ ہیں کہ خزاں کا خطر نہیں
خوشبو سے ان کی میرا معطر دماغ ہے
اے عندلیب! پھول نہ اس فانی پھول پر

دارالامان کے پھول کہ جنت نشان کے پھول
ہاں ہاں سدا بہار ہیں اس بوستان کے پھول
کوئی دکھائے مجھ کو میں ایسے کہاں کے پھول
آ میں تجھے دکھاؤں بقا کے مکان کے پھول

لے جاؤ میرے دوستو! بھر بھر کے جھولیاں
شاخِ قلم ہی لائے گی پھل باغ دہر میں
بادِ خزانِ موت سے۔ غفلت شعار قوم!
کچھ کانٹے اپنی راہ کے مدفون خاک ہیں
یہ آگ کس کی آہوں نے یارب لگائی ہے
جو باغ ہے بہار یہ احمد کا باغ ہے
چشمک زنی ستاروں سے کرتے ہیں رات دن
جو آگیا چمن میں ترے اے خلیلِ وقت

وقت سخن جو جھڑتے ہیں شاخ زبان کے پھول
اب ہو چکے وہ۔ موسم تیغ و سنان کے پھول
مرجھائے جاتے ہیں تری ہندوستان کے پھول
گنگا میں کچھ بہائینگے اعدار جان کے پھول
بس جل کے خاک رہ گئے ہر خاندان کے پھول
ہیں ہر طرف کھلے ہوئے اس ہیں نشان کے پھول
رنگت میں نکلے شوخ تری عز و شان کے پھول
اس نار میں وہی تو چنے گا امان کے پھول

جو آیا بوستانِ ارادت میں شوق سے
چننے اسے پڑیں گے ضرور امتحان کے پھول
ذرّے جو تیری خاکِ قدم کے ہیں اے مسیح
وہ اڑ کے جا بنے چمنِ آسمان کے پھول
جو مٹ گئے ہیں تیری محبت میں اے حبیب
مٹی سے نکلے بن کے وہی لامکان کے پھول
اس کشت زار دل میں جو الفت کا بیج تھا
وہ لایا بن کے پودہ کسی مدح خوان کے پھول
کہتے ہیں شاخ آہ تو رہتی ہے بے ثمر
دیکھو لگے ہوئے ہیں اسی میں فغاں کے پھول
کس رشکِ گل کی یاد میں نکلے ہیں میرے اشک
جو بن گئے نکلتے ہی باغِ جنان کے پھول
کانٹا ہوا ہے جسم مرا سوکھ سوکھ کے
یارب کبھی چنونگا میں تاب و توان کے پھول
اے باغبانِ باغ نبوت! قبول کر
خادم ترا جو لایا ہے یہ ارمغان کے پھول
کچھ دامنِ بیان ہی کوتاہ و تنگ ہے
ورنہ تھے بیشمار میری داستان کے پھول
یہ ہار ہوں گلے میں ہمارے حبیب کے
اکمل نے جو کھلائے ہیں اعجز بیان کے پھول

کیوں دیر لگی آنے میں کیا حال کہوں ٭ یہ گردشِ قسمت کہوں یا شامتِ اعمال کہوں
ہجراں میں گذارے ہیں جو دن اے اکمل ٭ میں انکو مہینے کہوں یا سال کہوں

وہ دن بھی تھے جب پیتے تھے ہم جامِ وصال ٭ مخمور مئے وصل سے پھرتے تھے نہال
ڈالی ہے نصیبے نے جو طرحِ فرقت ٭ ما در چہ خیالیم فلک در چہ خیال

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں

کیا ہی مبارک تھا۔ وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک شاندار نشان ہوا۔ مبارک احمد کی مبارک روح اسی لیے دنیا میں آئی تھی کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کر کے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے

۱۔ سب سے اول نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی وحی میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیشگوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء میں کی گئی تھی جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا

(۲) ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورہ ام الصبیان ہوا اس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور وہ زندہ ہو گیا۔ (حضرت عیسیٰ کے معجزات احیائے موتی بھی اسی قسم کے تھے)

(۳) اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ بار بار غشی تک نوبت پہنچتی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور مرنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہو کر نومیدی کی حالت ہو چکی تھی ایسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹۔ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا چنانچہ اس کے مطابق ۳۰۔ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لیے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا۔ اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا

(۴) اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا ایک اور فرمودہ پورا ہونا تھا اس واسطے ایک دوسری مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے مونھ کی باتیں ساری پوری ہو جاتیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الٰہی مسیح موعود کو جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملیگا چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ میں کر دی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے "جب مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دیگئی اور پھر اس وقت دیگئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے۔ اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا

اِنّی اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ وَاُصِیْبُہٗ یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا۔ میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ **جلد فوت ہو جائیگا** اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے" چنانچہ اسی ارادہ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ ایک خورد سال بچہ تھا جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا۔ اگرچہ اور بھی کئی خورد سال بچے حضرت مسیح موعود کے خورد سالی میں فوت ہو چکے ہیں مگر اس بچے کی عجیب سوانح قابل تذکرہ ہیں کیونکہ وہ طرح طرح کے نشانوں کا مجموعہ تھا۔ اس کی پیدائش کی بھی خدا نے خبر دی اور پھر یہ بھی خبر دی کہ وہ خورد سالی میں وفات پا جائیگا اور پھر یہ بھی خبر دی کہ اس کی پیدائش موجب ترقی اقبال ہوگی۔ چنانچہ اس کے پیدا ہونے کے بعد ہی ترقی شروع ہوئی اور کئی لاکھ انسان اس سلسلہ میں داخل ہو گیا اور خدا نے ہر یک پہلو سے نصرت اور تائید کی اور اس کی وفات سے کچھ دن پہلے حضرت مسیح موعود کو دکھلایا کہ ہمارے مکان پر بکرہ ذبح کیا گیا ہے۔ جس کی تعبیر اس کی موت تھی اگرچہ ہر ایک انسان کسی بچے کے فوت سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو غمگین ہوتا ہے۔ مگر یہ خدا کی رحمت اور اس کا فضل ہے کہ مبارک احمد کی وفات سے حضرت مسیح موعود کو ایک پہلو سے خوشی ہوئی۔ کیونکہ جیسی کہ پیشگوئی تھی۔ کہ وہ چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیگا وہ نشان ظاہر ہو گیا۔ پس اس کی خورد سالی کی موت بھی اسلام کی نصرت اور تائید کا موجب ہوئی اور یہی وہ امر ہے جو حضرت مسیح موعود کے لئے خوشی کا موجب ہوا۔ اس بچہ سے بچپن کی حالت میں بعض خوارق بھی ظاہر ہوئے تھے چنانچہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء سے پہلے وہ بار بار کہا کرتا تھا کہ زمین ہل گئی زمین ہل گئی۔ آخر وہ زلزلہ آیا۔ جس کی اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی تھی اور موت کے قریب اس نے حضرت مسیح موعود کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں بڑی محبت سے لیا اور ہاتھ سے ہاتھ ملایا۔ گویا آخری ملاقات کی اور علاج کرنے والوں کو علاج سے منع کر کے کہا کہ اب مجھے نیند آ گئی ہے اور جب دیکھا تو وفات پا چکا تھا۔ غرض کہ یہ لڑکا کیا بوجہ پیدائش کے اور کیا بوجہ اپنی موت کے اور کیا بوجہ ترقیات سلسلہ کے خدا کا ایک نشان تھا اور اس کی پیدائش سے کچھ دن پہلے حضرت مسیح موعود کو بطور اس کے قول کے یہ الہام ہوا کہ میں خدا کی طرف سے گرتا ہوں اور خدا کے ہاتھ سے پیدا ہوا ہوں یعنی میں ناپاک جذبات سے مطہر اور فرشتوں کی طرح ہوں۔ پس چونکہ وہ مبارک تھا اس لئے اس کا نام مبارک رکھا گیا تھا اور دنیا میں وہ محض نشان دکھلانے کے لئے آیا تھا۔ اور جب وہ پیٹ میں تھا تو کسی نے خواب میں اس کی والدہ کو کہا کہ یہ لڑکا مبارک ہے اس کا نام دولت احمد رکھو۔ مگر دوسرے الہام کے مطابق اس کا نام مبارک احمد ہی رکھا گیا اور وہی نام زیادہ مشہور ہو گیا۔

(۵) اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آج سے پندرہ ۱۵ ماہ قبل اس امر کی خبر کر دی تھی۔ کہ اس لڑکے کے فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملیگا۔ مگر جس قدر وہ خوشی کریں گے اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ ایک وہ الہام ہے جو۔۔۔

"الہام الٰہی۔ دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔ وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ دیکھو بدر مورخہ ۳۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ یعنی کوئی ایسا امر بخدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائیگا اور وہ امر بخدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کے ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا۔۔۔۔ پھر دوسری مرتبہ جنگ احد میں

کفار کی خوشی کی نوبت آئی - یعنی جنگ اُحد کی لڑائی مین دردناک شہادتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئین اور خود آن حضرت صلعم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا - اور اس وقت بعض ان لوگون کے دلون مین جو عادت اللہ سے ناواقف تھے یہ خیال ہی آیا - کہ جس حالت مین ہم حق پر ہین اور ہمارے مخالف باطل پر ہین تو یہ مصیبت ہم پر کیون آئی - تب ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا - جو قرآن شریف مین مذکور ہے اور وہ یہ ہے - کہ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس - یعنی اگر تم کو اُحد کی لڑائی مین دُکھ اور تکلیف پہونچی ہے تو بدر کی لڑائی مین بھی تو تمہارے مخالفون کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی - اور ایسا ہی دکھ اور نقصان اٹھانا پڑا تھا ..... اس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے - جس سے مومن خوش ہو جاتے ہین اور کبھی کوئی ایسا ابتلا مومنون کے لئے پیش آ جاتا ہے - جو کفار سے خوشی کے اچھلنے پڑتے ہین پس اللہ تعالیٰ اس وحی مقدس مین بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے - کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانون کے رنگ مین اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہین - اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولہا بین الناس - ان کو بھی کچھ خوشی پہونچائی جائے - سو اس الہام کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائیگا .... مذکورہ بالا الہام مین خدا تعالیٰ پیشگوئی کے طور پر فرماتا ہے - کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا - جو کسیقدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہو جائیگا .... مرزا غلام احمدؐ

مسیح موعود - ۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء

(۶) ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر مین خدا تعالیٰ کی یہ وحی چھپی تھی - "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا - تفہیم یہ ہوئی - کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا کہ معلوم ہو کہ تم اس کے ارادون پر ایمان رکھتے ہو یا نہین اور تا وہ اے اہل بیت تمہین پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا"

یہ وحی انہین ایام مین چار دفعہ نازل ہوئی تھی اور اب پوری ہوئی ہے

(۷) ۲ - مارچ ۱۹۰۷ء - کو ایک وحی آلہی اہل بیت مسیح کے متعلق نازل ہوئی تھی - کہ "ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر"

یہ وحی آلہی بھی اس بڑے صدمہ کی طرف اشارہ کرتی تھی (دیکھو اخبار بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء)

(۸) ۱۹ - مارچ ۱۹۰۷ء - کو ایک رویا حضرت مسیح موعود کو ہوا تھا - جو مفصلہ ذیل الفاظ مین ۲۱ - مارچ کے اخبار مین شائع ہوا تھا - خواب مین مین نے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے - کہ مین نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے - اس پر مین نے ان کو جواب مین یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حسن چڑھا ہے - یہ الہام بھی اب پورا ہوا ہے - کیونکہ اپنے نوسالہ جوان پیارے لڑکے کے مرنے پر حضرت ام المومنین نے عام عورتون کی طرح کوئی جزع فزع نہین کی - نہ کوئی چیخنا چلانا ہوا بلکہ "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہہ کر خدا کی تقدیر پہ بالکل صبر کیا - اور نہایت حوصلہ کے ساتھ اس مصیبت کو خدا کی رضا کے لئے برداشت کیا -

(۹) ۴ - اپریل ۱۹۰۷ء کو تین الہامات حضرت مسیح کو ہوئے تھے - (۱) لائف آف پین - یعنی تلخ زندگی - ۲ - یا اللہ رحم کر - ۳ - انی مع اللہ فی کل حال - یعنے مین ہر ایک حال مین خدا کے ساتھ ہون - اس مین اُس صبر اور شکر کی طرف اشارہ ہے جو بعد وفات مبارک احمدؐ آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے -

(۱۰) ۱۴ - ستمبر ۱۹۰۷ء کو دوسرے مرض کے وقت حضرت کو الہام ہوا تھا -

لا علاج ولا یحفظ

جو دو دن بعد پورا ہوگیا -

.. ..

(۱۱) مبارک احمد کی وفات سے چند روز پہلے حضرت مسیح موعود نے خواب مین دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے میان مبارک احمد اس مین داخل ہوا اور غرق ہو گیا بہت تلاش کیا گیا - مگر کچھ پتہ نہین ملا - پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہوا ہے

(۱۲) مبارک احمد کی وفات سے پہلے صبح حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا - یوم تاتی السماء بدخان مبین - آپنے اسی وقت سمجھ لیا تھا - کہ کوئی ایسا امر ظاہر ہونیوالا ہے جو جماعت کے لئے موجب پریشانی ہوگا -

(۱۳) - ۲۰ - جولائی ۱۹۰۷ء - کو حضرت نے ایک خواب مین دیکھا کہ ہمارے مکان مین ایک بکرا ذبح کیا گیا ہے ان ایام مین حضرت مولوی نور الدین صاحب علیل تھے - چنانچہ اسی واسطے مولوی صاحب کو دوسرے مکان پر رکھا گیا مگر دراصل اس سے مراد وفات میان مبارک احمدؐ ہی تھی - یہ رویا حضرت نے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین اور ڈاکٹر ستار شاہ صاحب اور نواب محمد علیخان صاحب کو سنایا تھا -

مبارک احمدؐ نہایت حلیم طبع بچہ تھا - کوئی شوخی اس کی طبیعت مین نہ تھی - ایام بیماری مین ہر ایک تلخ سے تلخ دوا کو اس نے بخوشی خود ہی پی لیا تھا اور اردو پڑھنا لکھنا بھی سیکھ گیا تھا - ایام بیماری مین بھی ذرا طبیعت اچھی ہوتی - تو کتاب لے بیٹھتا - باغ جانے کی بہت خواہش رکھتا تھا - سو خدا نے جلد باغ مین پہنچا دیا - آخر تک ہوش قائم رہا - جس صبح کو وفات ہوئی - اس سے پہلے رات کو کئی بار حضرت کو بلایا اور آپ کے ہاتھ مین اپنا ہاتھ دیکر مصافحہ کیا - گویا آخری ملاقات کی - اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے - حضرت نے خود جنازہ پڑھایا -

(۱۴) - تخمیناً اگست مین حضرت نے خواب مین دیکھا تھا کہ آپ مقبرہ بہشتی مین ہین - قبر کھدوا رہے ہین - سو ایسا ہی ظہور مین آیا -

خدا کی تازہ وحی

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء - بوقت شام

انا نبشرک بغلام حلیم

ترجمہ ہم تجھے ایک حلم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہین -

۱۸ - ستمبر ۱۹۰۷ء - رویا - فرمایا - چند روز ہوئے - مین نے خواب مین ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ مرتدین مین داخل ہو گیا ہے مین اس کے پاس گیا وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے - مین نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا - اُس نے کہا کہ مصلحت وقت ہے -

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کا ایک تازہ خط

ڈاکٹر صاحب کو ان کے عزیز نے کسی دوست کی تحریک سے ایک خط لکھا تھا جس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب باوجود بے عمل ہونے کے اور بالخصوص نمازوں سے لاپرواہی کرنے کے (جیسا کہ بعض معتبر خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب بعض نمازیں عمداً نہیں پڑھتے) کس طرح مسیح یا مرسل ہو سکتے ہیں) اور یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ کی وفات کے متعلق ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ ہے۔ کیونکہ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جس کے سبب سے ملاں لوگ جوش کھا کر سلسلہ احمدیہ کے ممبروں پر کفر کے فتوے لگا دیتے ہیں اور نیز ڈاکٹر صاحب سے یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے متعلق جو چودہ ماہ والی پیشگوئی شائع کی ہے۔ آیا اس میں کوئی تاویل کی گنجائش نہیں ان باتوں کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے جو خط لکھا ہے۔ اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خط میں ڈاکٹر صاحب نے بغیر ضرورت پھر حضرت اقدس کے حق میں ناپاک الفاظ لکھ کر اپنے خبیث باطن کا اظہار کیا ہے کیونکہ یہ ان کی غذا ہے۔ کہ خواہ مخواہ ہر خط اور ہر مضمون میں ان الفاظ کو دہرانے کے بغیر وہ نہیں رہ سکتے۔ بہرحال وہ سارا خط اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

عزیز من! السلام علیکم۔ ۱۔ بے عمل انسان بیشک مسیح یا مرسل نہیں ہو سکتا۔ جس کو خداوند عالم برگزیدہ کرتا ہے اس میں ضرور کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور اس کے عمل قابل قدر ہوتے ہیں۔ مگر یہ لازمی نہیں کہ کبھی اوس سے کوئی قصور یا گناہ نہ ہوا ہو۔ ہاں خداوند عالم اپنی شان کے مطابق غفار وستار بھی ہے اور رحیم بھی۔ وہ بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور بہت قصوروں کو معاف فرما دیتا ہے اور اپنے انتہائے کرم اور رحم اور عفو سے بعض عملوں کی ایسی قدر کرتا ہے۔ کہ ان کے مقابلہ پر ایک مومن بندہ کے گناہوں پر مطلق نظر نہیں فرماتا۔ اوس کا ارشاد ہے لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اس کا عام قانون ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیئات۔ اس نے خود فرمایا ہے۔ ویعفوا عن کثیر

(۲) یہ بھی صحیح ہے۔ کہ مجھ سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور بہت قصور ہوتے ہیں ساتھ ہی یہ بھی واقعی امر ہے کہ خداوند عالم نے اپنے کمال فضل اور کرم اور عفو سے مجھے محبت آمیز کلمات میں یاد فرمایا ہے اور میری غلط کاریوں سے درگذر فرمایا ہے۔

۳۔ مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ کہ انبیا علیہم السلام کے سوا اور کوئی شخص مطلق معصوم نہیں۔

(۴) ۔ آدم علیہم السلام کی دعا ہے۔ ربنا انا ظلمنا انفسنا فان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین اس میں آدمؑ کا اقرار بھی ہے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ ساتھ ہی وہ برگزیدہ خدا اور خلیفۃ اللہ اور رسول بھی ہے۔ یونس علیہ السلام کا قول ہے۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ خود آپ کا اقرار ہے۔ کہ میں ظالموں میں سے تھا۔ باوجود اس اقرار کے وہ برگزیدہ خدا اور نبی ورسول ہیں۔

پس جب انبیاء علیہم السلام کی یہ حالت ہے جو معصوم ہیں تو میرا یہ اقرار کرنا کہ میں ایک بے عمل اور بدعمل انسان ہوں۔ فضل ایزدی کا منافی کیسے ہو سکتا ہے۔

حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض مناسبتوں اور عملوں کی وجہ سے اللہ کریم ان کے نام محمدؐ۔ احمدؐ۔ مسیح۔ مرسل رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ رکھ دیتا ہے جنہیں فلاح دارین کی بشارت ہوتی ہے۔ حقیقی طور پر کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں مثیلی طور پر ہمیشہ پر ہو سکتے ہیں۔

(۵) مسیح علیہ السلام جو رسول اللہ تھے۔ وہ بیشک فوت ہو چکے ہیں۔

(۶) آنے والا جو مسیح ہے اس کی نسبت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں کہ وہ کون ہے اور کب آئیگا۔ لیکن مرزا جیسا کذاب۔ عیار۔ خائن۔ بد عہد۔ مصرفؔ[1]۔ بدخلق کینہ توز۔ خود پرست۔ آرام طلب۔ خدا اور اعمال کو بیچ بتلانے والا۔ فطرت اللہ کو لعنت قرار دینے والا انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والا۔ تمام موحد خدا پرستوں کو مباہلہ کے واسطے بلانے والا۔ تمام ذاکرین وعابدین پر لعنت برسانے والا۔ تمام مسلمانوں کا جانی دشمن اور دنیا کی تباہی میں عید منانے والا۔ امام نہیں ہو سکتا۔

(۷) چودہ ماہ والی پیشگوئی میں کوئی تاویل نہیں صاف الفاظ میں کوئی گولائی نہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ لفظ بلفظ پوری ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی دجالی فتنہ پاش پاش ہو جائیگا۔

(۸) کانا دجال! اغلباً دو ہفتہ تک طیار ہو جائیگا۔

والسلام۔

خاکسار عبد الحکیم خان۔ پٹیالہ۔ ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

اب دیکھئے۔ اس خط کو پڑھ کر ہمارے مخالف مولوی صاحبان ڈاکٹر کے بارے میں کیا فتوے دیتے ہیں۔ کیونکہ جس مسئلہ پر حضرت اقدس کے دعوی کی بنا ہے۔ اس کو تو وہ بھی مانتے ہیں۔ حالانکہ ان مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حیات مسیح پر اجماع ہو چکا ہے نہ صرف اجماع بلکہ قرآن وحدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ پس کتاب وسنت واجماع کی مخالفت کرنے والا ان مولویوں کے نزدیک کس سلوک کا مستحق ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس اظہار سے ایک اور بات بھی ثابت ہو گئی وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل تعلیم جس پر ان کے دعوی کی بنا ہے اس سے ابھی تک ڈاکٹر نے ارتداد نہیں کیا۔ پس صحیح ثابت ہوا۔ وہ جو ہرقل شاہ روم نے پوچھا تھا۔ کیا اس کی تعلیم کو برا سمجھ کر اس سے کوئی مرتد ہوتا ہے۔ تو جواب دیا گیا کہ نہیں۔

ایک طرف انبیاء علیہم السلام کو معصوم ٹھہرانا دوسری طرف محض آیات کے ایسے معنے کرنے جن سے ان کا گنہگار ہونا ثابت ہو۔ ڈاکٹر کے دلی عقیدہ کو ظاہر کر رہا ہے۔ یہ ابتدا ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مبارک سید عبد الرحیم صاحب سیالکوٹی کا نکاح منشی عبد الرحمان صاحب کپورتھلوی کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو مبارک کرے کیا اچھی بات ہے کہ ہمارے احباب آپس میں رشتے کیا کریں۔

[1] ڈاکٹر صاحب نے خود ہی یہ لفظ صؔ کے ساتھ لکھا ہے۔ ویسا ہی نقل کیا گیا۔

کمیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان)

طلاق فرمایا جائز چیزوں میں سے سب سے زیادہ بُرا خدا اور اس کے رسول نے طلاق کو قرار دیا ہے اور یہ صرف ایسے موقعوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ جبکہ اشد ضرورت ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ سانپوں اور بچھوؤں کے لئے خوراک مہیا کی ہے ویسا ہی ایسے انسانوں کے لئے جن کی حالتیں بہت گری ہوئی ہیں اور جو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتے۔ طلاق کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ کہ وہ اس طرح ان آفات اور مصیبتوں سے بچ جاویں جو طلاق کے نہ ہونے کی صورت میں پیش آئیں یا بعض اوقات دوسرے لوگوں کو بھی ایسی صورتیں پیش آجاتی ہیں اور ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا پس اسلام نے جو کہ تمام مسائل پر حاوی ہے یہ مسئلہ طلاق کا بھی دکھلایا ہے اور ساتھ ہی اس کو مکروہ بھی قرار دیا ہے

رزق فرمایا۔ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنیوالے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے۔ میں اس کیلئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے۔ کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

بیوی پر ظلم ایک صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا ان کے مجھ کو بہت سے خطوط آئے ہیں کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور بہت کمزور ہوگیا ہوں یہاں تک کہ میں اپنا کام بھی اچھی طرح نہیں کرسکتا اور اس لئے مجبوراً مجھے ایک لمبی رخصت لینی پڑے گی۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ ظلم کا نتیجہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے وہ اپنی پہلی بیوی پر بہت کچھ سختی کرتے ہیں اور یہ کام خدا کو ناپسند ہے۔ بہت دفعہ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ان کو نصیحت کی ہے مگر وہ سمجھتے نہیں۔ میں نے کئی دفعہ ان کو جتایا ہے۔ مگر انہوں نے کوئی خیال نہیں کیا مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ وہ کسی دن اپنے کام سے پچھتائیں اور میری بات کو سمجھیں۔

ایک آیت کی تفسیر

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم۔
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت اقدس خلیفۃ اللہ و رسول اللہ مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ عرض چنان است کہ در معنائی این آیۃ شریف کہ در سورۃ واقعہ است والسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ۔ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ کہ مردم مے گویند کہ مقربین گروہ ہستند از اولین کہ صحابہؓ محمدؐ رسول اللہ ہستند و مقربین اندک ہستند از آخرین کہ صحابہؓ مسیح موعود ہستند این معنیٰ در نزد مایان درست نیست۔ بلکہ صحیح این است کہ مقربین در اولین صحابہؓ بسیار ہستند و در آخرین صحابہؓ اندک ہستند والبعز در جماعت احمدیہ در مدت اول کہ در بیعت داخل ہستند در آن مقربین بسیار ہستند و آن کسان کہ در بیعت آخرین باشند در آن مقربین کم ہستند و معنائی اول ازین سبب درست نیست کہ از سورہ فاتحہ مخالف است چراکہ این ہم یک عظیم نعمت است کہ در اتباع مسیح موعود مقربین بسیار باشند ہمان مقدار کہ در صحابہؓ بودند پس این نعمت بہ مسیح موعود چرا دادہ نشدہ است واز حدیث شریف نیز مخالف است کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ مثال امت من مثل باران است۔ معلوم نمے شود کہ اولش خیر است یا آخر آن ودیگر اینکہ ازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ معنیٰ اول درست نیست۔ والسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ الخ سورۃ التوبۃ پ۱۱ وازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ درست نیست۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ الخ سورۃ الجمعۃ پ۲۸ الغرض درین امر فیصلہ مے خواہم۔ ودیگر اینکہ دعائے جامع میخواہم کہ در حق مایان عاجزان مرحمت فرمودہ شود۔

العارض

عبدالستار و غلام محمد افغان از قادیان

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

این عاجز از صبح بیمار است اسہال و پیچش است ازین باعث درین امر زیادہ نتوانم نوشت حق الامر این است کہ در آیۃ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ آن واقعہ است کہ در آن زمان بظہور آمدہ ومراد این است کہ آنانکہ در اول حالت اسلام باوجود قلت جماعت وصدہا مصائب وشدائد داخل اسلام شدند واز ہمہ نوع مصیبت ہا دیدند وصدق ووفا رخود ظاہر نمودند وجان ہائی خود در دین راہ دادند یا برای دادن طیار شدند آن گروہ مقربین است لیکن این صورت اخلاص آنان را کم میسر آمدہ کہ در حالت فتح ونصرت اسلام وخاتمہ مصائب داخل اسلام شدند پس ازیشان مقربان کم ہستند وہمین قاعدہ بزمانہ مسیح عائد مے شود۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مرزا غلام احمدؐ

شعلۂ آسمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامنا ومہدینا مسیح موعود ومہدی معہود سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بمورخہ ۹ ستمبر ۱۹۰۷ء بوقت صبح صادق ٹھیک بعض روشن ہوا تھا کہ ایک تارہ گرا جو شمال جنوب کو دور تک چلا گیا۔ اخیر پر جنوب ومغرب کو رُخ ہوگیا۔ پہلی سُرخ رنگ تھا قریباً نصف مسافت طے ہو چکنے پر سبز رنگ ہوگیا۔ روشن اس قدر تھا کہ بدر تو نہیں مگر دسوین رات کی چاند سے کم روشن نتھا الحمدللہ کہ ہمارے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوا اور اندھے مخالفو نکو اس بیت کا مصداق بنا گیا۔ ؎

کیا کیا نشان مہدی نہ آیا ظہور میں
تقلید نے مگر انہیں اندھا بنا دیا

خاکسار نابکار علی محمدؐ احمدی ڈنگوی

۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

حضرت امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج واقعہ ۹ ستمبر ۱۹۰۷ء علی الصبح خاکسار وضو کرنے لگا تو دیکھا کہ ایک ستارہ یا شعلہ جو شمال سے جنوب کیطرف جاکر ہنوز زمین سے اونچا تھا کہ غائب ہوگیا۔ پھر اچانک دہشتناک آواز گولے کی سنی پھر گرج پڑگئی جو تھوڑی دیر رہی روشنی ستارہ کی معمولی نہ تھی۔ کچھ عجیب رنگ تھا۔ یہ نشان بہت لوگوں نے دیکھا ہے۔ خدا منکروں کو ہدایت دیوے۔

ضرورت مجھے دیانتدار محنتی جو کاشتکاری تجارتی ٹھیکداری وغیرہ (مثلاً میٹ۔ منشی۔ معمار خشت ساز عام مزدور) کاموں میں مہارت رکھتے ہوں درکار ہیں تنخواہ کا بوقت طلبی خط وکتابت سے ہوگا جن بھائیوں کو کام کرنا منظور ہو اپنی مفصل حقیقت اور پتہ سے اطلاع بخشیں۔
محمد اعظم ولد میاں محمد ذیلدار باگڑ ڈاکخانہ سرائے اسد ضلع ملتان

مین احمدی کیون ہوا

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا خط اور اس کا جواب

نقل خط مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی بنام محمد صاحب

مُحبّ من منشی

بعد سلام مسنون واضح ہو ۔ اخبار بدر مورخہ ۱۸ جولائی و ۲۷ جولائی ۱۹۰۷ء مین بزیر عنوان "سلسلہ حقہ کے نئے ممبر" آپکا نام بھی درج شدہ دیکھا ۔ حیران ہوا ۔ کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کے مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف مین کیا لطف ملتا ہے ۔ اول تو مجھے اس خبر کی صحت مین شک ہے ۔ دوم اگر سچی بھی ہے تو آپ گرمیون کی رخصتون مین سیالکوٹ مین آکر مجھ سے ملاقات کر جاوین ۔ مین نے آپ کو یہ خط محض لِلّٰہی محبت کے تقاضے سے لکھا ہے ۔ امید ہے ۔ کہ آپ طلب حق کی خاطر اس عرض کو منظور فرماوین گے ۔ آپکا خیر خواہ

خاکپائے محمدؐ ابراہیم ۔ ایڈیٹر رسالہ الہادی

مورخہ ۶ اگست ۱۹۰۷ء

جواب منجانب بقاء محمد مدرس بھوپال کلان

مکرمی مولوی صاحب ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپکا نوازش نامہ پہونچا ۔ کئی ایک وجوہات سے جواب سے قاصر رہا " آپنے لکھا ہے کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کی مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف مین کیا لطف ملتا ہے " کیونکہ آپ فرماتے ہین کہ مین نے آپکا نام اخبار بدر مورخہ ۱۸ جولائی و ۲۷ جولائی مین بزیر عنوان سلسلہ حقہ کے نئے ممبر آپکے کا نام بھی درج شدہ دیکھا ۔ الحمد للّٰہ و شکر اللہ ۔ بندہ اس نعمتِ غیر مترقبہ کا شکر کس زبان سے ادا کرے ۔ بندہ کو وہ لفظ نہین ملتے جس سے ایسی نعمت کا شکریہ ادا کرون ؎

بھر گیا ہے گل امید سے دامن اپنا
باغبان مبارک ہے تجھے گلشن اپنا

آگے چلکر بندہ کو سیالکوٹ مین ملاقات کے واسطے مدعو کرتے ہین ۔ وہ کس واسطے صرف اسی واسطے کہ حضرت مرزا صاحب کی غلامی سے جس کو نیاز مند ایک فخر کے نگاہ سے خیال کرتا ہے ۔ ہٹایا جاوے ۔ خداوند کریم اپنے عاجز اور کمزور انسان پر رحم کرے ۔ آمین ۔ ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۔ مولوی صاحب آپ ایک جید عالم فاضل ہو کر کیا اس بات کا یقین کر سکتے ہین کہ اگر کسی شخص کو حق اور باطل کا امتیاز خداوند کریم سمجھا دیوے ۔ تو کیا وہ حق کی پیروی چھوڑ کر باطل کی طرف رجوع کر سکتا ہے جس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہین ہو سکتا ورنہ آیت قرآن ولا تتبع اھوائھم عمّا جاءک من الحق کے برخلاف عمل کیا جس کی سزا سوائے جہنم کے اور کچھ نہین ۔ اب بندہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کا لب لباب آپ کی خدمت مین پیش کرتا ہے اور انصاف چاہتا ہے ۔ کہ کیا وہ تعلیم حق ہے یا نہین اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہین ۔ اور انسان کی پیروی کے لئے ذریعہ نجات ہے یا نہین ۔ پھر ان کی تعلیم کے برخلاف آپ وہ تعلیم بیان کرین ۔ جس پر انسان چل کر نجات حاصل کر سکے پھر بندہ سیالکوٹ آپ کی خدمت مین ضرور حاضر ہو جائیگا ۔ اب نیاز مند حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا لب لباب بیان کرتا ہے ۔ اور انصاف آپ ہی چاہتا ہے ۔ نہو ہذا ۔

(چونکہ شرائط بیعت اخبار بدر کے ٹائٹل پیج پر لکھے ہوئے ہین اس واسطے اس جگہ نقل نہین کئے گئے ۔ ایڈیٹر)

مولوی صاحب یہ ہے ہمارے سچے مسیح موعود کی تعلیم کا لب لباب اور خلاصہ ۔ اب بتائین کہ کیا کوئی ایسا امر جس کا حکم قرآن مجید یا حدیث صحیحہ مین ہے اور اس کے بجا لانے کی تاکید نہ ہو یا ایسی نواہی جس کے ترک کا حکم ہو اور ترک کی تاکید نہو ۔ ضروری بتائین اور یہ بھی بتائین کہ واقعی یہ تعلیم حق تعلیم ہے ۔ یا نہین اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہین اور اس پر کامل پیروی کرنے سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے یا نہین اور اگر یہ تعلیم سچی نہین تو پھر آپ قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے یا اس سے بڑھکر امد بتائین اور اگر یہ تعلیم سچی ہے تو مسیح موعود کے دعوے مین سر مو شک نہین ۔ ہر ایک سلیم الفطرت اور مسلم الطبع آدمی جو قرآن مجید کے اصول سے واقف ہو ہیئی مسلم کو دیکھ کر ضرور نتیجہ نکالیگا کہ واقعی اسی تعلیم کی بنا پر نبی اللہ مامور مبعوث ہوئے ۔ اور سب ایک ہی دین کی تبلیغ کے رسول تھے ۔ قرآن مجید مین خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک ۔ یعنی یہی کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور یہی انسانی زندگی کا مدعا ہے اور خداوند تعالیٰ اسی غرض کے لئے اپنے فرستادون کو اپنے اپنے موقعون پر مبعوث فرماتا رہا ہے ۔ بشیر اور نذیر کرکے اور ان سب کی اسی ایک دین اسلام کی تبلیغ کی تکمیل ہوتی رہی ہے تو اب جب خداوند کریم نے اپنے امور کو تین تناوُن کے ساتھ مناسب موقعہ پر مبعوث فرمایا ہے اور ان کی تعلیم کا لب لباب یہی عرض کر دیا ہے ۔ کیون نہ ان کی بیعت کی جاوے ۔ کیونکہ خداوند کریم کا حکم ہے ۔ کہ اس کی معرفت کے واسطے وسیلہ تلاش کرو ۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ۔ اور قرآن مجید کے اصولون کے جاننے والون سے پوشیدہ نہین ۔ کہ ابتدا سے جب ایک نبی کے فوت ہونے کے بعد آسمانی کتاب مین تحریف اور ادل بدل ہوا ۔ اور خداوند تعالیٰ کی آیتون کی تکذیب ہونے لگی تو خداوند کریم نے ایک اور نبی کو اپنی توحید کے پھیلانے کے واسطے مبعوث فرمایا جو پہلے نبیون کی تصدیق کرتا رہا اور یہ بھی ظاہر ہے ۔ کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جو نبی تھے وہ تو علیحدہ علیحدہ قوم کے واسطے تھے ۔ اور ہمارے سید عالم حضرت رسول الکریم کل جہان کے واسطے آئے ہین ۔ ان کے بعد کوئی نبی ایسا نہین آئیگا جس پر قرآن مجید کے احکام کے بغیر کسی اور شریعت کا حکم ہو ۔ ہرگز نہین ۔ بلکہ اسی دین اسلام کی جس کی تکمیل تبلیغ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے ۔ اشاعت اسلام کے واسطے مجدد یا امام مبعوث ہوتے رہے ہین ۔ جیسا کہ ہر صدی کے اخیر پر ایک مجدد ہوتا رہا ہے اور چونکہ آجکل بھی امام یا مجدد کی ضرورت تھی ۔ اسی واسطے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ایک امام الزمان جس کا وعدہ دیا گیا ہے ۔ مبعوث فرمایا ۔ جو مین دلایل اور نشانات کے ساتھ پیدا ہوئے ہین ۔ کیونکہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے ۔ جس مین مسلمانون کے کئی ایک فرقے ہو گئے ہین اور ہر ایک اپنے آپ کو ناجی اور دوسرے کو ناری قرار دیتا ہے ۔ کیون مولوی صاحب یہ بات درست ہے یا نہین آپکے عقیدے کے مطابق جو مہدی پیدا ہو گا اس کی یہی تعلیم ہو گی جو مین نے امام مہدی معہود کی بیان کی ہے یا اس کے برخلاف ۔ قال اللہ و قال الرسول کو دستور العمل

6 - قرآن مجید، احادیث اور بزرگان اسلام کی کتابوں سے کہیں غیر نبیوں سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا ثبوت بھی ملتا ہے یا نہیں؟

7 - قرآن کریم کی آیات غیر نبیوں کو الہام ہو سکتی ہیں یا نہیں؟ سلف الصالحین اس کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے؟

8 - قرآن مجید میں مجاز اور استعارہ کے طور پر بھی کوئی الفاظ ہیں یا نہیں؟ اس کے متعلق سلف الصالحین کا کیا عقیدہ تھا؟

9 - آیت خاتم النبیین کی موجودگی میں بھی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں آسکتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ عربی زبان میں یہ بیان کرنا چاہتا کہ محمد رسول اللہؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو کن الفاظ میں بیان کرتا؟

10 - حدیث لا نبی بعدی کے ہوتے ہوئے بھی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مبعوث ہو سکتے ہیں تو اگر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہنا چاہتے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو عربی زبان میں کیا الفاظ استعمال فرماتے؟

11 - مسلم کی حدیث میں آنیوالے مسیح کے متعلق جو نبی اللہ کے الفاظ آئے ہیں حدیث لا نبی بعدی کے ہوتے ہوئے اس کے معنی کیا ہوں گے؟

12 - ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے اگر کوئی شخص ایک نبی کی نبوت کا انکار کر دے تو کیا وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہے؟

13 - قرآن مجید کی وہ کونسی آیت ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناصری اپنے مادی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں۔

14 - جب سے حضرت مسیح ناصری بقول آپ کے اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں کیا وہ بغیر کھانے اور پینے کے اپنی مادی زندگی گذار رہے ہیں یا وہاں باقاعدہ کھاتے اور پیتے ہیں؟ قرآن کریم اس کے متعلق کیا فرماتا ہے؟

قرار دیتے ہیں اور قرآن مجید کی حکومت کو بکلی اپنے آپ پر اختیار کرنے میں اور شرک سے پرہیز کرنے میں اگر ایک شخص کو آپ گمراہ کہہ سکتے ہیں۔ تو بے شک کہیں ہمیں قال اللہ قال الرسول سے غرض اور مطلب ہے اور قرآن مجید کی حکومت کا اختیار کرنا مطلب ہے۔ ہمیں ایسے مسیح یا مہدی کی ضرورت نہیں۔ جو جنگلوں میں خنزیروں کو قتل کرنے کے واسطے آویں گے اور صلیب کو توڑیںگے ہمیں اسی تعلیم کی ضرورت ہے۔ جو امام الزمان موجودہ نے ظاہر کی ہے اور یہی قرآنی احکام کی اصل غرض ہے اور بس۔ باقی دس شرائط پر جو کچھ تحریر کیا ہے۔ اپنے نظر انصاف اور کامل غور سے اور دل کو تعصب اور عناد کے خیالات سے پاک رکھ کر جواب دیں کہ یہ شرائط اسلامی تعلیم کی ہیں یا نہیں تو تردید کر کے سرفراز کریں۔ بندہ کو صرف منعم علیہ گروہ کی تعلیم درکار ہے اور اسی کو میں نے حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے حاصل کیا اور مزید کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے اخیر پر لکھا ہے۔ کہ میں نے محض للہی محبت کے تقاضا پر خط لکھا ہے۔ بیشک درست ہے۔ لیکن جب تک ـ گذشتہ استفسار کا جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور مندرجہ ذیل سوالات کا کافی جواب نہ دیں گے۔ تو آپ کا کوئی حق نہیں۔ کہ بندہ کو دہاں طلب کریں اور محبت للہی کا دم بھریں۔ وہ سوالات یہ ہیں۔

(۱) قرآن مجید میں اللہ تبارک تعالیٰ نے کونسا معیار قائم کیا ہے۔ جس پر صادق و کاذب کو پرکھ سکتے ہیں قرآنی معیار پر حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق مدلل بحث کی جاوے۔ جن ادلہ قاہرہ کے رو سے آپ نے قرآن کریم کو اور رسول کریم کو سچا مانا ہے۔ کیا وہی دلائل مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق کیواسطے مکتفی ہیں یا نہیں؟ جواب مدلل:-

(۲) قرآن مجید میں مفتری کے واسطے نصرت اور کامیابی کے وعدے مولا کریم نے دئے ہیں یا نہیں؟ اگر دئے ہیں تو کہاں۔ نہیں تو مرزا صاحب کے ساتھ کہاں خدائے نصرت اور تائیدات غیبی ہیں:-

(۳) آیت لو تقول کے رو سے مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے یا نہیں۔ اگر مل سکتی ہے تو نظیر از قرآن یا احادیث صحیحہ نبویہ سے دی جاوے۔ اگر نہیں تو مرزا صاحب کو کیوں لمبی مہلت دیگئی ہے لیکن مدعی ایسا پیش کرنا جو مدعی نبوت اور مدعی وحی یا الہام ہو۔ اور عام مخلوقات میں الہام سنا تا رہا ہو اور کامل الیقین رکھ کر اسی پر قائم رہ کر اس کو لمبی مہلت دیگئی ہو۔

(۴) مسیح ناصری کے آنے کے واسطے دو صورتیں ہیں (۱) رسول ہو کر (۲) رسالت سے معزول (امتی ہو کر) صورت اول۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں رہ سکتے۔ بلکہ مسیح ناصری کو خاتم ماننا پڑتا ہے۔

بصورت ثانی۔ رسول کو امتی ماننا صفت ایمانی کے سخت خلاف ہے اور کفر ہے ہم لوگ رسولوں کی رسالت پر ایمان لائے ہیں۔ لا نفرق بین احد من رسلہ ہر دو جہت سے مسیح کا آنا ممکن نہیں جواب با دلائل دیا جاوے۔

(۵) آیت اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پارہ ۳
اس کے متعلق یہ امور بعد یافت طلب ہیں۔

(۱) النبیین کے کیا معنے ہیں مع نظیر (۲) میثاق کے کیا معنے ہیں اور اس جگہ نبیوں سے کب وعدہ لیا گیا اور صرف ارواح سے یا جسم مع الروح سے (۳) رسولوں سے نقض عہد ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا۔ تو جب خداوند کریم عالم الغیب تھا۔ کہ رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو جائیں گے اور رسول کریمؐ کے وقت کوئی زندہ نہ ہوگا۔ اور لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پر عمل نہ کر سکیں گے تو کیوں ان سے وعدہ لیا اور موقعہ نہ دیا۔ اور اگر مسیح ناصری ہی زندہ تھا۔ تو عظیم الشان نبی کریمؐ کے وقت کیوں باوجود حیات ہونے کے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پر عمل نہ کیا۔ اور خداوند کریم نے جب وعدہ لیا ہوا تھا تو کیوں اسی وقت نازل نہ کیا گیا (۴) جب رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو گئے۔ تو اخذ اللہ میثاق کے کیا معنے ہوئے۔

(۵) الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً و امواتاً کیا زندوں اور مردوں کے واسطے زمین کافی نہیں بے شک طالب حق ہو کر میرے اعتراضات کا جواب از ادلہ قرآن کریم و سنت رسول کریم احادیث صحیحہ نبویہ سے دیا جاوے۔ صرف مجھے حق کی ضرورت ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے۔ کسی خاص فرقہ سے انس و محبت متعصبانہ نہیں۔ صرف احکام ربی کو سمجھنے اور ان پر چلنے کی ضرورت ہے اور اسی کو قال اللہ و قال الرسول کہا جاتا ہے جس کا نمونہ آج کل مرزا صاحب ہیں اور بس۔ اور اسی وجہ سے قادیانی کی مریدی کا خیال آیا۔ رسالہ الہادی کی نسبت صرف اسی قدر عرض ہے۔ کہ آپ کے رسالہ الہادی اور شہادت القرآن کی حیثیت بمقابلہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ تشحیذ الاذہان اور تعلیم الاسلام کے ان لوگوں سے پوشیدہ نہیں جنہوں نے ان تینوں رسالوں کا مطالعہ کیا ہے۔

مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

آپکو اگر قرآن سے مس ہوتا۔ تو مسیح موعود کے مقابلہ میں کیوں الحمد شریف کی تفسیر نہ لکھی۔ جب عام علمائے ممالک مخاطب تھے۔ آپ کی عربی دانی مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ایک فقرہ کی نکتہ چینی سے معلوم ہو چکی ہے۔ جس کا مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے کافی جواب احادیث نبویہ اور لغات عربیہ سے دیا تھا۔ حضرت اقدس کی متحدیانہ کتب کا کیوں جواب تک نہیں دیا۔ مامور کے مخالف پر کبھی معارف قرآنی نہیں کھلتے۔ شہادت القرآن بمقابلہ تفسیر القرآن از درس حکیم الامۃ بالکل ہیچ ہے

جواب کا منتظر خادم بقا محمد مدرس

ضرورت نکاح

۸۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو

۹۔ گریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجر ہے۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔ اکمل آف گریکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ن۔ و۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی امرتسر)

مجالس میلاد شریف

بڑے شہروں میں اکثر رواج ہے کہ مسلمان خاص خاص ایام میں میلاد رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مجالس منعقد کرتے ہیں۔ ان مجلسوں کا انعقاد بظاہر تو بلاشبہ ایک طرح کی دینداری اور عقیدت کی دلیل ہے لیکن جب ہم ان مجالس کی ہیئت کذائی اور رسوم متعلقہ پر غائر نظر ڈالتے ہیں تو لوگوں کی بے روح مسلمانی پر سخت افسوس آتا ہے کیونکہ ان میں پرہیزگاری اور تقوی شعاری کی شان تو درکنار معمولی سنجیدگی و متانت بھی جو امور مذہبی کے لئے ازبس ضروری ہے بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔ نعت خوانوں میں اکثر وہ نوجوان ہوتے ہیں۔ جن میں تقدس۔ اتقاء اور عشق رسول اللہ وغیرہ ضروریات کا تو کیا ذکر معمولی دینداری و خوش اطواری بھی مشتبہ ہوتی ہے۔ ان خوش الحانی اور کچھ بانکپن البتہ دو ایسی چیزیں ہیں جو ان میں سے اکثروں میں پائی جاتی ہیں مگر یہی ہنیں تھیئٹر ہالوں میں بھی لے جا سکتی ہیں اور بعض کو بعض اوقات ان کی زیب و زینت کا باعث بنا بھی دیتی ہیں پھر ایک۔ اور اس سے بھی زیادہ شرمناک و قابل ملامت بدعت انہی حضرات کے حلقوں میں یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نعتیں مناجاتیں اور بزرگان دین کی منقبتیں ڈھولک سارنگی وغیرہ سازوں کے ساتھ بھی مثل گیتوں اور غزلوں کے گائی جاتی ہیں۔ مجالس میلاد میں شائد ایسا کم ہوتا ہو۔ یا بالکل ہی نہ ہوتا ہو۔ کیونکہ ہمیں اتفاق ان میں شریک ہونے کا شاذ و نادر ہی موقعہ ملا ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر دو قسم کی مجالس کے شائق شرکا اور بانی قریب قریب ایک ہی مشرب کے لوگ ہوتے ہیں جو عشقیہ غزلوں اور ٹھمریوں وغیرہ کو بھی اسی دلچسپی و ذوق سے سنتے اور پسند کرتے ہیں جس سے کہ صوفی مذاق کی حقانی غزلیات قوالی اور نعتوں وغیرہ کو۔ اب یہ کیسے غضب کی بات ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلعم کا نام اس بیہودگی و بے ادبی سے لیا اور سنا جائے اور سننے والوں کو باوجود ادعائے عشق رسول اللہ کے اس بات کی مطلق پروا نہ ہو کہ نام لینے والے کون کیسے اور کس حالت میں ہیں۔ اصل یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو گانا سننے کا شوق ہوتا ہے۔ جسے کسی نہ کسی رنگ میں پورا کر لیتے ہیں۔ ورنہ ان کے دلوں میں خدا رسول اور بزرگان دین کی سچی محبت ہو۔ تو رندانہ یا جاہلانہ بیہودگیوں اور بدعتوں سے بچکر کیا سادگی اور خلوص سے اپنی پاس نہیں بجھا سکتے؟ ڈھول دھمکے۔ روشنی آرائش۔ تقسیم شیرنی۔ مراسیوں کی طرح تال سر اور لے بنا بنا کے گلا پھاڑنے میں کونسی دینداری کی شان نکلتی ہے کچھ شک نہیں۔ کہ عام طبائع پر ان باتوں کا زیادہ اثر ہوتا ہے لیکن اگر مغز اسلام اور دینداری کی اصل روح سے لاپروا ہوکر میلان عوام کالانعام کے پاس کیا جائے۔ تو پھر اس قسم کی بدعات تو سندروں گردواروں میں کیا نہیں ہوتیں؟ مگر جب رسول کریم نے یہ باتیں ہرگز نہیں سکھائیں۔ تو انہیں اور ان کے دین متین کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے؟ افسوس لوگ خدا رسول کی باتوں کا اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ جتنا اپنے روزمرہ کے ادنیٰ سے ادنیٰ معاملات کا کرتے ہیں اور بیچارے ایسی بیہودہ بدعات کو چھوڑیں کس طرح؟ لے دے کے یہی دینی تو ان کے پلے رنگی ہے جسے شان اسلام کہئیں یا نشان دینداری۔ یہ تو عام مسلمانوں کا حال ہے اور جو خاص خاص فرقے ان بدعتوں سے بچے ہوئے ہیں۔ اور بظاہر کسی حد تک دین کی باتوں کے عامل اور ان سے باخبر ہیں ان کی حالت بھی کچھ کم افسوسناک نہیں یعنے ایک طرف تو وہ بجائے خود اکثر بیشتر امور مذہبی یعنی مغز دین و منشاء اسلام سے غافل ہوکر ظاہری اور فروعی باتوں پر قانع ہیں اور انہی کی خاطر آپس میں کٹے مرتے ہیں دوسرے ان میں اتنی غیرت و ہمت اور اخلاقی جرأت نہیں۔ کہ باوجود ادعائے اخوت کے اپنے دین شریک بھائیوں میں کہ جن کا ذکر اوپر ہوا خلاف شرع بدعتوں اور بد راہیوں سے بچانا کیا معنے روک ٹوک ہی کریں۔ غرض کہ آج کل کے مسلمانوں کی حالت بھی بڑی ہی افسوسناک اور عبرت انگیز ہے۔ اگر یہی اسلام کے نام لیوا ہیں تو یاد رکھیں۔ کہ غیرت الٰہی انہیں مواخذہ سے کبھی نہ چھوڑے گی۔ عادت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ جب ایک قوم خدائے پاک اور اس کے ہزاروں برگزیدوں کی عزیز ترین امانت کا بار اٹھانے کی اہلیت کھو بیٹھتی ہے۔ تو وہ ایک نئی قوم انہی میں سے پیدا کرکے اُسے اپنی امانت کا وارث یا امین بنا دیتا ہے۔ اسی اصول پر دنیا میں مختلف مذاہب و ملل کی بنیاد پڑتی رہی ہے حالانکہ دین حق ہمیشہ سے وہی ایک ہے جس کی پاک راہوں پر تمام انبیاء و اولیاء (علیہم السلام)

نے قدم مارا اور دوسروں کو بھی رہنمائی کی۔

مخالفین کا ایک لچر اعتراض

اعداء سلسلہ حقہ جب کسی احمدی بھائی میں کوئی اخلاقی کمزوری پاتے ہیں تو اکثر یہ طعنہ دیا کرتے ہیں۔ کہ کیا یہی مرزا کی تعلیم ہے؟ یہ عجب لایعنی و احمقانہ اعتراض ہے جس سے ہمیں تو بلاشبہ یہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ غیرت و حمیت سے کام لے کر اپنی اصلاح اور پاک تبدیلی میں حتی الوسع کوشش کریں لیکن چونکہ دشمنان دین کا یہ اعتراض بالعموم اس نیت سے ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر چوٹ ہو اور مریدوں کا دل دکھے اس واسطے ہمیں بھی اس کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے یہ لوگ ذرا خدا ترسی و انصاف سے اپنے دل میں سوچیں کہ ہزاروں مولوی ملانوں مقتداؤں پیشواؤں اور پیر پیغمبروں کے ماننے والے جو بدراہیوں اور غلط کاریوں اور طرح طرح کی سیئات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پیشواؤں کی تعلیم اور ان کے ارشادات کی تعمیل ہے حتی کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا بلکہ لکھوکھا نام لیوا شب و روز بے دینی۔ بد اخلاقی کے کاموں مثلاً ترک صوم و صلوۃ۔ خیانت۔ ظلم۔ زنا اور شراب خواری میں غرق رہتے ہیں۔ تو کیا اس سے آنحضرت صلعم کی پاک تعلیمات اور آپ کی قوۃ قدسی پر کچھ حرف آسکتا ہے؟ اس سے بھی بڑھکر خود خدائے ذوالجلال پر ایمان رکھتے ہوئے لوگ طرح طرح کے معاصی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو کیا یہ نعوذ باللہ خدا کا قصور ہے یا لوگوں کا اپنا؟ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرکے ہمیں اسلامی اخلاق و اعمال وغیرہ کا ایک قابل تقلید نمونہ بننا چاہیئے۔ یہی ہمارے امام کی بار بار تاکید ہے اور اسی کے لئے ہم اکثر ہادی مطلق کی بارگاہ میں دست بدعا رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین اگر ان میں ذرا بھی انصاف و خدا ترسی کا مادہ ہے۔ تو سوچ بچار اور تحقیق و تلاش کے لئے کافی مہلت لے کر ہی کسی ایسے ہادی و مصلح یا پیر پیغمبر کی نظیر پیش کریں۔ جس نے اپنے ساری ہی اتباع و معتقدین کو ایک دم چھو منتر کے ذریعہ فرشتے یا انسان کامل بنا دیا ہو۔ بشری کمزوریوں سے مبرا فرشتوں کا وجود تو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ از آدم تا ایندم

ہر ایک قوم ہر ایک اُمت کے افراد مین کم و بیش رہتا ہی چلا آیا ہے اور ماموروں مرسلون کے ہاتھ سے اقوام دُامم کی جو اصلاحین ہوتی رہی ہین اکثر و بیشتر بتدریج ہی ہوئی ہین۔

حبط اعمال کی مثال

قرآن کریم مین اس بات کا بیسیون جگہ ذکر آیا ہے۔ کہ ماموروں اور مرسلون کے انکار سے اعمال نیک بہی رائگان چلے جاتے ہین اور یہ ارشاد بہی متعدد مقامات پر موجود ہے کہ سچون کا ساتھ دو نیک کامون مین مدد کرو۔ اور بدیوں کی تائید سے بچو کیسا بہتر سے شخص ایسے موجود ہیں جو حضرت اقدس کا ذکر خیر سنکر ہم سے یہ کہدیتے ہین کہ اچھا ہمنے مانا مرزا صاحب اپنے دعاوی مین سچے سہی مگر ہم پر ان کا ماننا کچھ فرض ہے ؟ ہم ان کے پیرو نہیں بنتے ہیں تو انہین برا بہی نہین کہتے اور نیک کام یا احکام اسلام کی پابندی بہی حتے الوسع کرتے اور اسے ضروری جانتے ہین۔ پھر ہم سے کس بات کا مواخذہ ہوگا ؟ اور ہمارے اعمال کیون اکارت جائین گے ؟ یہ بات بظاہر بڑی وزندار اور دل کو لگتی ہوئی ہے۔ لیکن خدا سے ڈرنے اور اس کی کتاب پاک کا غور و تدبر سے مطالعہ کرنے والون کیلئے تو اس بات کا یہ جواب کافی شافی ہے کہ جب کوئی شخص فی الواقع سچا اور منجانب اللہ ہو۔ جیسا کہ اس قسم کے لوگ حضرت مرزا صاحب کی نسبت شروع ہی مین مان لیتے ہین تو پھر اس پر ایمان لانا اس کی پیروی کرنا اور امور دین مین اس کے مخالفین سے قطع تعلق کر کے کھُلم کھُلا پیروؤن کے زمرہ مین شامل ہو جانا اور اس کے سلسلہ کی تائید و حمایت بموجب ارشاد خداوندی فرض ہوا یا کیا ؟ ہان اگر دعاوی کے صدق و کذب ہی مین کلام ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ اور اس صورت مین دعاوی کی جانچ پرتال اور تحقیق لازم آئے گی۔ تبلیغ کے بعد یہ کہہ کر کبھی نہین چھوٹ سکتے۔ کہ ہم ان کے موافق ہین نہ مخالف کیونکہ یہ سراسر تذبذب نفاق اور بے اطمینانی کی حالت ہے۔ جس پر کوئی خدا ترس ایماندار اور حق جو آدمی تو قانع ہو نہین سکتا۔

اصل یہ ہے کہ ایسے لوگ نہ تو خدا رسول کی باتون یعنی ان کے احکام اور ان کی سنت سے کوئی دلچسپی یا واقفیت رکھتے ہین نہ دینی مصالح و ضروریات کی چندان پرواہ کرتے ہین۔ یہ کسی مذہبی معاملہ مین حق و ناحق کی چہان بین کو ضروری کہتے ہین۔ نہ ان خود فراموشون نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ مین کبھی تحقیق و مطالعہ کی زحمت گوارا کی ہوتی ہے مگر چونکہ عقبیٰ کی پکڑ اور دنیا مین ایک ہونہار قوم سے بگاڑ بھی پسند نہین فرماتے۔ اس واسطے چاہتے ہین کہ کسی طرح یہ بحث ہی بالا بالا ٹل جائے اور دونون جہان مین ہماری مسلمانی اور ساتھ ہی ہردل عزیزی و صلح کل پالیسی پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔ لیکن یاد رکھین کہ خدا تعالیٰ ایسی چالون سے دہوکے مین نہین آسکتا۔ چونکہ اس کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ اپنے ماموروں کیوقت مین ان کے مومنون اور منکروں نیز منافقون کے درمیان ضرور تمیز و امتیاز و تفریق کر دیتا ہے۔ اس واسطے جن لوگون کو خدا کسی وجہ سے ماننے مین عذر و تامل ہو۔ وہ ظاہر ہے کہ مومنون کے حلقہ سے تو باہر ہی رہتے ہین [illegible] منافق بنے رہین یا کھلم کھلا کفر و انکار پر اُتر پڑین اور ان دونون کے واسطے جو جو وعید کتاب اللہ مین موجود ہین محتاج بیان نہین۔ پس ماموروں کے انکار سے اعمال کیون حبط ہو جاتے ہین ؟ اسی لئے کہ ان سے مخالفت اور منافقانہ غیریت اختیار کرنا خدا کے صریح ارشادات کا ٹالنا اس سے جنگ ٹہاننا اور جنگ ٹہاننے والون کو براہ راست یا در پردہ و بالواسطہ مدد دینا ہوتا ہے گویا بالکل بغاوت کی سی حالت ہوئی۔ اب یہ سمجھنے کی بات ہے کہ جس کے دل مین سرکشی۔ نفسانیت اور تمرد کی ذرا بھی رگ باقی ہو وہ باغی ہو کب سکتا ہے اور جو باغی ہو جائے اس کے تمرد و نفسانیت و سرکشی وغیرہ مین شک کیا رہگیا اور جب ایک شخص سرکار ہی سے باغی ہوگیا تو خواہ اپنے یا ہمخیالون کے زعم مین کیسا ہی نیک کردار اور قابل و ہمدرد خلائق ہو۔ وہ یا اس کے حامی لاکھ عذر داریان کرین۔ عتاب سلطانی سے کبھی بچ نہین سکتا۔

نظم

ذیل مین ہم اپنے مرحوم بھائی محمد خان صاحب سابق نائب افسر بگی خانہ ریاست کپورتھلہ کی لکھی ہوئی ایک نظم درج کرتے ہین۔ جو کہ خان صاحب موصوف کے اس عشق کو ظاہر کرتی ہے۔ جو کہ انہین حضرت اقدس کے ساتھ تہا۔ مرحوم خان صاحب کے متعلق حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کو حضرت اقدس کے ساتھ ایسا عشق ہے کہ [illegible] ڈرتا ہوں کہ وہ ترقی کر کے حد سے نہ بڑھ جاوین شاید [illegible] مصلحت الٰہی ہو جو خان صاحب کو خدا نے اس دنیا سے جلد اٹھا لیا کیونکہ جب ان کا جام محبت لبریز ہوا تو ساتھ ہی ان کا جام عمر بہی پورا ہوگیا ہے۔ مرحوم کے متعلق حضرت [illegible] نے کتاب ازالہ اوہام مین تحریر فرمایا تہا

حبی فی اللہ میان محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ مین [illegible] نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند [illegible] جس قدر انہین میری نسبت عقیدت و ارادت [illegible] نیک ظن ہے مین اس کا اندازہ نہین کر سکتا۔ مجھے [illegible] نسبت یہ تردد نہین کہ ان کے اس درجہ ارادت مین کبھی کچھ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے [illegible] وفادار اور جان نثار [illegible] مستقیم الاحوال [illegible] ہین خدا ان کے ساتھ ہو [illegible] بھائی سردار علی خان بہی میرے سلسلہ بیعت مین داخل ہے یہ لڑکا بہی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو۔ وہ نظم یہ ہے۔

الٰہی اس کے سب مقصد بر آئیں — الٰہی اس کی پوری ہو [illegible]
یہ ہادی ہے شفیع المذنبین ہے — یہ بیشک رحمۃ للعالمین ہے
ہزارون بدعتین اگر سنائین — ہدایت کی ہمین راہین بتائین
جہان روشن کیا ہے اسنے آکر — وہ چمکے بدر اتم مہر [illegible]
نشان دین کا تو ذکر کیا تہا — جہان سے نام تک بہی مٹ چکا تہا
تری شکل و شمائل کب بیان ہو — بیان ہو گر محمد کی زبان ہو
کہین تجہ کو مثیل اپنا بنایا — کہین بالکل ہے اپنا سا [illegible]
سنا ہے حضرت یوسف حسین تہے — مگر مثل محمد وہ نہین تہے
ولیکن تو مثیل مصطفےٰ ہے — محمد خود ہی گویا [illegible]
ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ — شنیدہ کے بود مانند دیدہ
دکہایا زور وہ تیرے قلم نے — جہکائے سر عرب کے [illegible]
فصاحت ہاتہ تیری چومتی ہے — بلاغت مست ہو کر [illegible]
صداقت کے نشان تیرے عیان ہین — گواہ اس پر زمین [illegible]
تری امداد یان اللہ نے کر دی — رسول پاک نے [illegible]
تو آیا ہے بوقت انتظاری — بہہون کو لگ [illegible]
زمین دل سی پیسی تہی مردہ ساری — تو آیا مثل [illegible]
بچا جس جیسے تنے رہنما کی — ہوا برباد جس کو [illegible]
دعا ہی گیا تری حکم خدا ہے — [illegible] نہین ہے

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان رحمت اللہ صاحب مع اہلیہ اندرگڑھ ریاست جیوتانہ
میان عصمت اللہ صاحب
میان بہاول دین صاحب ۔ حیدرآباد دکن
میان دین محمد صاحب
میان محمد حیات صاحب ۔ چک اسکندر ضلع گوجرات
والدہ صاحبہ محمد یوسف صاحب ۔ گنگوہ ۔ سہارنپور
میان محمد دین صاحب ۔ سیالکوٹ
مسمات رحم بی بی ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
میان غلام حیدر صاحب ۔ پٹواری ۔ چک مراد
میان عبد الرحمن صاحب ۔ چک سلیمان ۔ فتح پور
میان سید یسین شاہ صاحب ۔ شہر بانس بریلی
میان شاہ محمد صاحب ولد نواب کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
الٰہی بخش صاحب محرر رجسٹری ولد مولوی مراد بخش صاحب بنون ۔

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ مین
ایک خاص رعایت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہین عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کی لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور دوسرے کالم مین اردو ہے اس واسطے ہر ایک اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے ۔ کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابین عرب صاحب کو حق تصنیف مین ملی ہین ۔ ان کی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے ۔ جو صاحب خریدنا چاہین ان کے واسطے عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عہ مین ملتی ہے ۔ گویا مفت ہے ۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے ۔ جلد طلب کرنی چاہیئے ۔

حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۲ر کل عہ
ہر دو حصہ الگ الگ بھی مل سکتے ہین ۔

ناظم بدر ایجنسی

رسید زر

۱۹ ۔ اگست ۱۹۰۷ء نمبر ۱۶۴۷ ۔ احمد بخش صاحب عہ
۱۹ ۔ " " نمبر ۱۶۴۸ ۔ عبد اللہ صاحب عہ
۱۹ ۔ " " نمبر ۱۶۴۹ ۔ محمد غوث صاحب عہ
۱۹ ۔ " " نمبر ۱۱۲۱ ۔ خواجہ جمال الدین صاحب صر
۱۹ ۔ " " نمبر ۱۶۰۵ ۔ غلام محی الدین صاحب عہ
۱۹ ۔ " " نمبر ۔ امام خان صاحب سے ۳ر
۱۹ ۔ " " نمبر ۱۶۵۱ ۔ عبد المجید خان صاحب عہ
۱۹ ۔ " " نمبر ۱۶۵۲ ۔ عبد العزیز صاحب عہ
۱۹ ۔ " " نمبر ۹۹۵ ۔ خیر الدین صاحب سے ۱ر
۱۹ ۔ " " نمبر ۸۱ ۔ [illegible] صاحب سے ر
۲۰ ۔ " " نمبر ۱۶۵۳ ۔ خدا داد صاحب عہ
۲۰ ۔ " " نمبر ۱۵۳۹ ۔ محمد حیات صاحب سے ۲ر
۲۱ ۔ " " نمبر ۱۶۵۵ ۔ عبد العزیز صاحب عہ
۲۱ ۔ " " نمبر ۔ عبد اللہ صاحب عہ
۲۱ ۔ " " نمبر ۱۶۵۷ ۔ اللہ دتا صاحب عہ
۲۱ ۔ " " نمبر ۱۶۵۹ ۔ فرزند علی شاہ صاحب عہ
۲۱ ۔ " " نمبر ۱۶۵۹ ۔ نور احمد صاحب عہ
۲۱ ۔ " " نمبر ۱۶۶۰ ۔ سیٹھ ہارون محمد صاحب عہ
۲۱ ۔ " " نمبر ۱۵۱ ۔ عبد الرحمن صاحب سے ۲ر
۲۱ ۔ " " نمبر ۱۱۳۴ ۔ عبد الکریم صاحب سے ر
۲۱ ۔ " " نمبر ۱۶۲۴ ۔ اللہ دتا صاحب عہ
۲۲ ۔ " " نمبر ۱۶۹۳ ۔ میران بخش صاحب عہ
۲۲ ۔ " " نمبر ۱۶۶۱ ۔ محمد افضل صاحب عہ
۲۲ ۔ " " نمبر ۱۶۶۵ ۔ خان محمد صاحب عہ
۲۲ ۔ " " نمبر ۱۶۶۹ ۔ دین محمد صاحب عہ
۲۲ ۔ " " نمبر ۱۶۶۷ ۔ کریم اللہ صاحب عہ
۲۲ ۔ " " نمبر ۱۶۹۸ ۔ غلام قادر صاحب سے ر
۲۲ ۔ " " نمبر ۱۶۶۹ ۔ فیروز الدین صاحب سے ر
۲۲ ۔ " " نمبر ۱۱۵۰ ۔ محمد سعید صاحب عہ
۲۳ ۔ " " نمبر ۱۶۰۶ ۔ قاضی نظیر حسین صاحب عہ
۲۳ ۔ " " نمبر ۱۱۰۱ ۔ محمد صدیق صاحب سے ۲ر
۲۳ ۔ " " نمبر ۱۶۹۹ ۔ نبی بخش صاحب عہ
۲۳ ۔ " " نمبر ۱۱۳۵ ۔ کرم الٰہی صاحب سے ر
۲۳ ۔ " " نمبر ۶۰۵ ۔ محمد عثمان صاحب سے ر
۲۳ ۔ " " نمبر ۱۰۳۴ ۔ عبد المجید صاحب سے ۲ر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ ۔ قیمت

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح — اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت صاحب ۔ قیمت ار

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین ۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو درمقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین ۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر پرکن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین ۔ قیمت ار

غلامی در عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب مستری سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔
غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچون کے لئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۴ر

آنہ ڈکشنری — بچون کیلئے بہت مفید ہے ۔ قیمت ار

کامن احمدی ۔ الا مواد والے ۔ قیمت

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ | مورخہ ۲۴ ۔ شعبان ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء | نمبر (۴۰)

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت ہندوستان پیشگی ۳ ۔ مابعد للعہ ۔ فی پرچہ ۲ ۔ گورنمنٹ ۔ قیمت از غربا و طلبا و دیگر مذاہب ۔ از بیرونی للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدیم و دوری انسان عجب — نزد ما کفر است غفران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

سالانہ

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ للعہ

معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ۔ ۳

مابعد ۔ للعہ

فی پرچہ ۔ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے حساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں دیکھا دیگی جو روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ (۲ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کرکنہ حاجی محمد حسین احمدی

ایک احمدی شاگرد کی غیر احمدی اوستاد کو دعوت حق

مخدومی مکرمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مین خدائے عزوجل کو حاضر وناظر خیال کرکے شہادت دیتا ہوں ۔ کہ جب سے جہان مین سلسلہ نبوت کا شروع ہوا ہے ۔ کوئی پیغمبر بھی آسمان سے نازل ہوا ہے ؟ ہرگز نہین ۔ بلکہ سب کے سب دیگر انسانون کی طرح زمین کے باشندے تھے اور آسمان سے آنے کی ضرورت بھی بالبداہت دروغ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سورۂ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے ۔ قل لوکان فی الارض ملٰئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکاً رسولا ۔ یعنے انسانون کے واسطے تو انسان ہی پیغمبر زمین سے آیا کرتے مین نہ کہ آسمان سے ۔ آسمان سے تو اس صورت مین فرشتے نازل ہو سکتے ہین ۔ اگر زمین پر فرشتے رہتے ہوں اور ساتھ ہی اسی عبارت کے ملحق افضل الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار مکہ نے معجزہ مانگا ہے ۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ کر کتاب لے آوین ۔ تاکہ ہم پڑھین ۔ تو اس کے جواب مین وحی نازل ہوئی ۔ کہ ان کو کہدے ۔ کہ مین تو انسان ہون فرشتہ نہین ہون ۔ کہ آسمان پر چڑھ جاؤن ۔ الفاظ یہ ہین او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتاباً نقرءُہ ۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولا ۔ جب حال یہ ہے تو مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں ۔ کہ انسان بجسدہ العنصری کبھی آسمان پر نہین گیا ۔ اور نہ جا سکتا ہے ۔ صرف روح اور فرشتے ہی آسمان پر چڑھتے ہین ۔ جیسا کہ آیت مذکورہ بالا شاہد ہے تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ ۔ تعرج البشر والجسم ۔ تو کہین نہین لکھا اور کلمہ بھی روح کو کہتے ہین ۔ جیسے فرمایا ۔ کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ مین آیا ہے اور روحون کا رفع اعمال صالحہ کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ خبیث روحین تو جہنم مین جھونکی جاتی ہین ۔ ان کو رفع الی اللہ سے کیا غرض ۔ قرآن شریف مین آیا ہے ۔ کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ۔ اور اسی طرح سے ہر پیغمبر اور نیک روح کا بعد از وفات رفع الی اللہ ہوتا ہے ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہوا اور دیگر پیغمبرون کا بھی ہوا ۔ اور اسی طرح سے بعینہ عیسیٰ علیہ السلام کا بعد از وفات ہوا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک ۔ رفع چونکہ ہمیشہ بعد از وفات ہوتا ہے لہذا وفات کا پہلے واقعہ ہونا بموجب سنۃ اللہ ٹھیک ہے ۔ چونکہ رفع اور تطہیر کے وعدے مدت سے پورے ہو چکے ہین ۔ لہذا بلا شک پہلا وعدہ ان سے پہلے پورا ہو چکا ہے اور قرآن شریف مین جو عیسیٰ علیہ السلام کی بابت بل رفعہ اللہ الیہ آیا ہے ۔ اس کے روح کی بابت آیا ہے ۔ ورنہ جسم خاکی تو خاک ہی مین جگہ پاتا ہے ۔ جیسا فرمایا الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتاً ۔ لیکن رفعہ اللہ الیہ کے فقرہ اور صحیح بخاری کی حدیث لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم مسلمانون بیچارون کو بڑے دھوکا مین ڈالا ہے ۔ سو ان عقل کو کام مین لاکر عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدہ العنصری آسمان پر بھی چڑھا دیتے ہین اور پھر اس کے اترنے کی بھی منتظر ہین ۔ حالانکہ انسان کا بجسدہ العنصری رفع اور نزول قرآن مین کہین مرکوز نہین اور حدیث مین جو نزول کا لفظ آیا ہے ۔ اس کے مجازی معنے مین جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ۱۔ قد انزلنا علیکم لباساً ۔ ۲۔ انزل اللہ ذکراً رسولا ۔

- - - - - - - - - - - - -

۳۔ انزلنا الحدید ۔ یعنے ہمنے لباس اتارا ۔ ہم نے نبی ذکر کرنے والا اتارا ۔ اور ہم نے چارپائے گھوڑے وغیرہ اتارے ۔ ہمنے لوہا اتارا ۔ کیا یہ چیزین پہلے زمین مین موجود نہ تھین ۔ واقعی تھین اور ایسے مسیح کا آنا ہمارے مین سے ہی اسی واسطے امامکم منکم کہا گیا ہے ۔ اسی حدیث مین جس مین نزول کا لفظ ہے ۔ نزول من السماء کا لفظ نہین آیا ۔ ان ینزل فیکم ابن مریم آیا ہے ۔

خلاصہ اس تمام تقریر کا یہ ہے

کہ چونکہ آپ میرے اوستاد ہین اور حج کے لئے بھی تیار ہین لہذا مین آپ کی خدمت مین باادب گذارش کرتا ہون ۔ کہ آپ جانے سے پہلے کتاب حقیقۃ الوحی کا جو خدمت مین روانہ کرتا ہون ۔ خوب مطالعہ کرین اور پھر سوچین ۔ کہ کیا یہ مسیح برحق ہے یا نہین یا وہی مسیح نہین جس کی مسلمانون کو انتظار ہے ۔ مین خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہون کہ یہ وہی ہے ۔ جس کے آنے کا مسلمانون کو انتظار تھا اور وہ خود فرماتا ہے ۔ وہو ہذا ۔ واللہ انی انا المسیح الموعود والمھدی المنتظر المعہود ومعی ربی الودود وواللہ انہ لا یضیعنی ولو عادانی الجبال وواللہ لا یترکنی ولو ترکنی الاحباء والعیال وواللہ انہ یعصمنی ولو اتی العدا بالرھفات ۔ وواللہ انہ یاتینی ولو القی فی الفلوات وغیرہ وغیرہ ۔ اور مین وقتاً فوقتاً اپنے استادون کو اور مکرمون کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہون کہ وہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ جائین اور آپ بھی اگر حدیث من لم یعرف امام وقتہ فمات میتۃ الجاہلیۃ پر غور کرین تو آپ کے ذمہ بھی ایک بڑا بھاری فرض ہوجاتا ہے ۔ کہ اس مدعی کے دعوے مین ضرور غور کرین وہی مدعی پھر کہتا ہے ۔

۱۔ رسید مژدہ زغیبم کہ من ہمان مردم ۔ کہ او مجدد این دین و رہنما باشد ۔ حدیث علی راس الخ

۲۔ لوائے ماپنہ ہر سعید خواہد بود ۔ ندائے فتح نمایان بنام ما باشد خبیث لوگ اس سلسلہ مین داخل ہوکر بھی کٹ جاتے ہین یہ تو سعید لوگون کا سلسلہ ہے ۔ آپ کو ایسے خبیث لوگون کی مثالین حقیقۃ الوحی مین ملین گی ۔ اب مرزا صاحب کے مرید قریباً چار لاکھ ہین ۔ مصر عرب ۔ فارس ۔ کابل ۔ ہندوستان وغیرہ مین ۔

۳۔ عجب ار اگر خلق سو مابدوند ۔ کہ ہرکجا کہ غنی بود گدا باشد اب تو خلقت کا انبوہ اتنا ہوتا ہے ۔ کہ جگہ بھی نہین ملتی ۔

۴۔ گل کہ روئے خزان رانگہے نخواہد دید ۔ بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد

(۵) منم مسیح بہ بانگ بلند مے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد

(۶) مقدراست کہ روزے بریں ادیم زمین
ہزار ہا دل وجان بر رہم فدا باشد

خداوند تعالیٰ آپ کو بصیرت کی آنکھین عطا کرین اور آپ بعد از مطالعہ کتاب امام وقت کو پہچان کر حج پر روانہ ہون

خاکسار

خاکسار غلام محمد احمدی ۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

رمضان شریف کے اوقات سحر او افطار کا نقشہ اس اخبار مین دیا گیا ہے اور مسائل روزہ بھی بیان کئے گئے ہین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ایک احمدی شاگرد سے غیر احمدی استاد کو دعوت حق
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی - ہفتہ قادیان
صفحہ ۴ - واعظین سلسلہ حقہ
صفحہ ۵ - نظم - اوقات سحری ماہ رمضان
صفحہ ۶ - ڈائری - واعظ کیسے ہوں
صفحہ ۷ - ۸ - رمضان المبارک
صفحہ ۹ - پردہ
صفحہ ۱۰ - ۱۱ - محمد (صلعم) کی قوم - ذوالقرنین
رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

بدر مسیح

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ - ستمبر ۱۹۰۷ء - ۱ - انت منی بمنزلۃ رحی الاسلام

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے -

۲ - انرتک و اخترتک

ترجمہ - میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا -

۳ - ان اللہ معی فی کل حال

ترجمہ - خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے -

۴ - ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ میں ہوں تیری منشا کے مطابق

۵ - کل یوم ھو فی شان

(یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں - ابتلا بھی درمیان میں)

۶ - احببت ان اعرف

ترجمہ - میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں -

۷ - انی انا ربک الرحمان - ذو العز و السلطان

ترجمہ - میں تیرا رب رحمان ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا

۸ - انت منی بمنزلۃ عرشی

۹ - انت منی بمنزلۃ ھارون

(یعنی تو میرے دین کی نصرت کرتا ہے جیسے ہارون موسیٰ کی نصرت کرتا تھا)

۱۰ - الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل - الم یجعل کیدھم فی تضلیل و ارسل علیھم طیرا ابابیل

۱۱ - لاالف آف میں (ترجمہ) تلخ زندگی

۱۲ - رب ارحمنی ان فضلک و رحمتک ینجی من العذاب

ترجمہ - اے میرے رب مجھ پر رحم فرما تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتی ہیں یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہیں -

۱۳ - تعلقت بالاھداب

ترجمہ - میں نے دامن سے تعلق کیا یعنی اس کا دامن پکڑا

۲۱ ستمبر ۱۹۰۷ء - مابقی لی ھم بعد ذلک

ترجمہ - اس کے بعد میرے واسطے کوئی غم باقی نہ رہا

۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء - "خدا خوش ہو گیا"

یا عبد اللہ انی معک (ترجمہ - اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں

(نوٹ - ۱۹ ستمبر کے الہامات گذشتہ اخبار میں صحیح نہ چھپے تھے اس واسطے اب کے دوبارہ چھپے گئی)

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود کی توجہ آجکل اس امر کی طرف ہے کہ مختلف بلاد میں سلسلہ حقہ کے واعظین ارسال کئے جاویں -

درس قرآن شریف حسب معمول حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ مسجد اقصیٰ میں کرتے ہیں - حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت اسی جگہ ہیں حضرت نے فرمایا ہے کہ ان کو بھی واعظ مقرر کیا جائیگا - آپ نے خطبہ جمعہ مسجد مبارک میں گذشتہ جمعہ کو پڑھا اور ضرورت واعظین پر وعظ فرمایا -

چودہری مولا بخش صاحب بمعہ اپنے بھائی اور اہل خانہ کے ایک ہفتہ کی رخصت پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے - گذشتہ ہفتہ کو واپس سیالکوٹ چلے گئے - حضرت میر حامد شاہ صاحب بھی ابھی

واعظینِ سلسلہ حقہ

آج سے قریب دو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اس امر کی طرف ہوئی تھی کہ ہائی اسکول جو یہاں بنا ہوا ہے اگرچہ اُس سے یہ فایدہ حاصل ہو رہا ہے کہ دیگر مدارس میں صرف تعلیم رواجی میں غرق ہو کر جو نوجوان طلبا ر اپنے دین سے بے خبر اور لاپرواہ ہو کر بے باک اور بے دین ہو جاتے ہیں اُس بد اثر سے بچکر اس مدرسہ میں طلبا ر نیکی اور دینداری سیکھتے ہیں اور اسلامی غیرت ایک حد تک اُن کے دلوں میں جگہ پا لیتی ہے جو بعد کی زندگی میں انہیں نسبتاً ایک نمونہ بنا دیتی ہے تاہم اس سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا کہ ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دنیاوی مقاصد کو بالکل ترک کر کے اپنی زندگیاں صرف دینی خدمات کے واسطے وقف کر دیں۔ حضرت اقدس کے اس منشار کو پورا کرنے کے واسطے اُسوقت ناظمانِ مدرسہ نے یہ مناسب سمجھا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مدرسہ بھی قائم کیا جائے جس میں طلبار کو یونی ورسٹی کے امتحانات کے واسطے طیار نہ کیا جائے۔ بلکہ رواجی تعلیم کا تھوڑا حصہ ضرورتاً قائم رکھکر اُن کا تعلیمی حصہ زیادہ تر کتب دینی کے پڑھنے میں صرف ہو تاکہ وہ تحصیل علوم دینی کر کے قومی واعظ اور خطیب بن سکیں۔ چنانچہ اس مدرسہ کی ایک جماعت سال گذشتہ میں اور دوسری جماعت سال حال میں کھولی گئی تھی اور تیسری انشاء اللہ آیندہ نومبر میں کھل سکے گی۔ اس حصہ مدرسہ کی حالت تاحال ایسی نہیں کہ پورے طور سے قابل تشفی ہو۔ مگر ناظمان مدرسہ اور بزرگانِ دین اُس میں مناسب اصلاح کی تجاویز کے فکر میں ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ بالآخر ایک عمدہ صورت اختیار کریگا۔ اگر خدا نے توفیق دی تو کسی اگلے اخبار میں اس کے متعلق مفصل مضمون لکھکر یہ مسئلہ قوم کے اہل الرائے کے آگے انشاء اللہ پیش کیا جائیگا۔

اب اس مضمون کے لکھنے کا یہ منشا ہے کہ چند روز سے اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کے دل میں یہ خاص جوش ڈالا ہے کہ واعظین سلسلہ حقہ کے جلد تقرر کے واسطے جماعت کے خواندہ اور لایق آدمیوں سے جو اس کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر سکیں انتخاب کیا جائے اور ایسے آدمیوں کو خدمت تبلیغ سپرد کر کے مختلف مقامات پر بھیجا جائے۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی اس قسم کی تجویز پیش کی تھی کہ مدرسہ میں باقاعدہ طور پر واعظین طیار کرنے سے پہلے سر دست جماعت کے خواندہ اور لایق آدمیوں کو کچھ عرصہ قادیان میں رکھکر دینی تعلیم دیکر یہ خدمت اُنکے سپرد کی جائے۔ ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت ہوتا ہے اور اب جبکہ خدا تعالےٰ نے اپنے مامور کو اس کام کے جلد پورا کرنے کے واسطے جوش عطا فرمایا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ یہ بات کہ حضرت صاحب کس قسم کے آدمی اس کام کے واسطے چاہتے ہیں اس کے اظہار کے لئے میں خود حضرت اقدس کی تقریر کو اس جگہ مختصراً تحریر میں لاتا ہوں۔

"فرمایا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئیے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے۔ بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں۔ اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالےٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس جگہ آتے ہیں مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اُٹھائیں۔ اور ہر جگہ پھر نکلیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ اُنکی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ مگر ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سُن کر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی اُن کی بات کو سُنتا ہے اُس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں"

حضرت کے اس فرمان کو سُنکر بعض دوستوں نے اپنی خدمات کو اس کام کے واسطے وقف کیا ہے یہ وہ دوست ہیں جو قادیان میں رہتے ہیں اور ان کی تعداد اسوقت تک بارہ تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت نے عاجز راقم (محمد صادق) کو حکم دیا ہے کہ ایسے بزرگ اصحاب کی فہرست بناتا جاؤں۔ چنانچہ ایک رجسٹر اس فہرست کے واسطے کھولا گیا ہے اور تمام درخواستیں ایک جگہ اکٹھی محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی درخواست شیخ تیمور[1] صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور کی ہے اور اُن کے علاوہ چوہدری فتح محمد[2] صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ[3] صاحب۔ میاں محمد حسن[4] صاحب۔ ......[5]۔ مولوی غلام محمد[6] صاحب۔ ماسٹر محمد دین[7] صاحب۔ شیخ عبدالرحمن[8] صاحب۔ اکبر شاہ خان[9] صاحب۔ مولوی عظیم اللہ[10] صاحب۔ مولوی فضل دین[11] صاحب۔ خواجہ عبدالرحمن[12] صاحب۔ قاضی عبداللہ[13] صاحب نے بھی حضرت کے حضور درخواستیں دی ہیں۔ ان سب درخواستوں پر حضور علیہ السلام نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے مگر سر دست کسی کو مقرر نہیں فرمایا۔ غالباً کچھ عرصہ کے بعد انتخاب کیا جائیگا۔ ان میں سے جو صاحبان تعلیم پاتے ہیں یا امتحان دے چکے ہیں ان کو تعلیم کے پورا کرنے یا امتحان کے نتائج کا انتظار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بیرونجات سے جو اصحاب اپنے آپ کو اس خدمت کے واسطے طیار پاویں وہ بعد استخارہ مسنونہ حضرت کی خدمت میں اپنی درخواست روانہ کر سکتے ہیں۔

ایک دلی جوش کا اظہار

نحمدہ ونصلی - مکرمی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم - میرے ایک دوست ہیں - جو شاعر بھی ہیں - وہ اعلیٰ حضرت کے مرید ہیں - اُن کی ایک جدید چٹھی نے میرے دل میں ذیل کے اشعار لکھنے کی تحریک پیدا کر دی - مَیں شاعری سے چنداں اُنس نہیں رکھتا - لیکن میرے دل کے درد نے جو ایک شاعر دوست کے لئے مَیں محسوس کرتا ہوں مجھ سے آج یہ شعر لکھا دئیے مَیں چاہتا ہوں کہ وہ ایشیائی شاعری سے بھی الگ ہو کر پاک شاعری کو اختیار کریں - ممکن ہے ایک شاعر کی نگاہ میں یہ شعر لغزش سے خالی نہ ہوں - لیکن ارباب سخن اس تنقید یا سخن گستری کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ یہ ایک درد کا اظہار ہے جو ایک دوست کے بیجے اضطراب پر جو اُس کسب سلوک کے لئے ہے - مَیں محسوس کر رہا ہوں - میری حبیب لبیب کسب سلوک کے اُن منازل کو بہت جلد طے کرنا چاہتی ہے جو استقامت - ابتلا - تلخ کامی - صبر - ثبات قدم - سچی تبدیلی اور مرشد کے حضور ایک لمبی اقامت کا نتیجہ ہوتی ہیں - مرشد کے حضور چند دن کا قیام نفع رساں نہیں ہو سکتا - ممکن ہے سلسلہ عالیہ کے احباب میں بھی بہت سے دوست اس قسم کی اضطراب اور شتاب کاری میں مُبتلا ہوں اس لئے مَیں نے پسند کیا کہ ان شعروں کو جو محض ایک دوست کے عنایت نامہ کا جواب تھے - آپ کے پاس بغرض اندراج اخبار بھیجدوں - درج فرما کر مشکور فرمادیں والسلام (خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور)

میکدہ دیدہ مگر بو نشمیدی تو ہنوز ساغر جام اقامت نہ چشیدی - تو ہنوز

در پئے زلف و خطے - عمر پریشاں کردی سنبلستان حقیقت کہ ندیدی - تو ہنوز

شورش زاغ و زغن کردہ خوش - وائے مگر نغمۂ مرغ معارف نہ شنیدی - تو ہنوز

تو [illegible] ہوش زسم [illegible] عدم صبر و ثبات درخیابان طریقت چہ دویدی - تو ہنوز

فصل گل بر سر و بال پر شوکت چہ شدہ بچمن آمدۂ دانہ نہ چیدی - تو ہنوز

[illegible] و - خیال مئے گلفام - بکن دور از سر شبستان بلا ہا نہ کشیدی - تو ہنوز

طلب بادہ و برو رو کشتی استعجاب جرعۂ جام محبت نہ چشیدی - تو ہنوز

بہ حرم بار ترا - لیک ثبات تو چہ شد حیرتم - روی نگارین نہ دیدی - تو ہنوز

ایکہ اوصاف ملائک ہمہ در طبع تو ہست لیک با بار وے ہمت - نہ پریدی - تو ہنوز

طوطی طبع تو شیریں سخنی کے باید ایکہ از پنجۂ (صیاد) رہیدی - تو ہنوز

شمع ساں بار دھند تہ شبستان چہ رود کہ چو پروانہ بخود نہ طپیدی تو ہنوز

برقی و پیش تو جولانگہ افلاک کمال چہ شد عزمت کہ زلیستی نہ جہیدی - تو ہنوز

اوقاتِ سحری ماہِ رمضان

جب تک کسی چیز کے اسباب مہیا نہ ہوں اس وقت تک اگر اس امر کے سمجھنے میں کسی سے کوئی غلط فہمی ہو جائے تو وہ عنداللہ معذور خیال کیا جا سکتا ہے - مگر جب باوجود اسباب کی موجودگی کے پھر بھی غفلت اور بے پروائی سے کام لیا جائے تو یقیناً مواخذہ الٰہی سے بجز توبہ و استغفار بچنا دشوار ہے - عام کلمہ گو مسلمانوں میں پچاس فی صدی مرد تو ایسے ہیں - جو روزہ رکھتے ہی نہیں - یہ اس لئے کہ وہ محض نام کے مسلمان ہیں اور مَیں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ آج کل ان لوگوں نے نماز روزہ کو مذکور مؤنث میں تقسیم کر رکھا ہے فی صدی دو عورتیں بھی نماز نہیں پڑھتیں گویا وہ سمجھتی ہیں کہ نماز ہم پر فرض نہیں ایسا ہی مرد روزہ نہیں رکھتے اور یہ عورتوں کا حصہ سمجھتے ہیں - پھر ان میں سے جو رکھتے ہیں ان کا یہ حال ہے کہ روٹی کھا کر صبح کے بعد اس وقت تک جبکہ دن نکلنے میں تقریباً چالیس منٹ رہ جاتے ہیں حقہ پیتے رہتے ہیں - ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہ آئے کھانا پینا جائز ہے بعض مُلاں کی اذان کے منتظر رہتے ہیں - اور مُلاں صاحب خواب خرگوش سے تقریباً اسی وقت بیدار ہوتے ہیں اور تمام لوگوں کے روزہ نہ ہونے کا گناہ اپنے سر پر اُٹھاتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو پرہیزگاری کی راہ سے دو بجے رات سے بھی پہلے روٹی کھا لیتے ہیں - اور پھر مزے سے سو رہتے ہیں اور دن نکلنے کے وقت بیدار ہو کر دو چار ٹھونگے لگا لیتے ہیں جنہیں اپنی اصطلاح میں نماز فجر کہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہمیں بتاتا ہے کہ آپ سحری سویرے نہیں کھاتے تھے بلکہ آپ کی نماز فجر اور روٹی کھانے میں صرف پچاس یا ساٹھ آیت کا فرق ہوتا تھا جسے ہم بالفاظ دیگر دس بارہ منٹ کہہ سکتے ہیں - بے شک ایسے لوگ بھی ہیں - جو چاہتے ہیں کہ ہم ایک درمیانی وقت پر اُٹھیں اور ایسے وقت کھانا کھائیں جو سنت الرسول کے مطابق ہو مگر پھر بھی وہ کسی وجہ سے معذور رہتے ہیں - بعض اوقات غلط فہمیاں بھی ہو جاتی ہیں - اور وہ صبح صادق کا وقت ٹھیک دریافت نہیں کر سکتے - لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں - مگر تاہم یہ جتا دینا ضروری ہے - کہ انسان کی آنکھ تو بہت دھوکا کھاتی ہے - ایام بیض میں اور اس کے بعد جب سات آٹھ روز تک چاند کی روشنی رہتی ہے تو طلوع فجر کا پتہ اس کے اصلی وقت سے تقریباً بیس منٹ بعد لگتا ہے - اور یہ بات قیاسی نہیں بلکہ مَیں نے کئی سال جبکہ مطلع صاف ہو اس بات کو آزمایا ہے کہ مشرق میں وہ پو پھٹنے کی روشنی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ عام قانون قدرت و حساب و تجربہ صحیحہ کے موافق بیس منٹ ہو چکے تھے سو ان تمام مشکلات سے نکلنے کے لئے میرے خیال میں ہم مسلمانوں کو گھڑیوں سے کام لینے کی عادت ڈالنی چاہئے - گھڑی رکھنا تو عام فیشن میں داخل ہو چکا ہے مگر کتنے ہیں جو صرف اس خیال سے گھڑی رکھتے ہیں - کہ ہم اس سے اوقات صلوٰۃ و سحری کا موازنہ کرینگے - ایک جھروکہ کسی صحابی نے رکھا - رسول اللہ صلعم نے پوچھا یہ کیسا ہے کہا کہ ہوا اور روشنی کے لئے فرمایا اگر اذان کی آواز سُننے کے خیال سے رکھتے تو ثواب بھی ہوتا اور مطلب بھی حاصل ہیں اگر ہم گھڑیاں اس نیت سے رکھیں تو دوسرے کام بھی ہوتے جائیں - مگر گھڑیاں رکھنا تو آسان ہیں - ان سے کام لینا مشکل - مَیں تقریباً سات سال کے تجربہ سے ان نتائج پر پہنچا ہوں اور مَیں خدا کے فضل سے گھڑی سے نمازوں کے اوقات اور سحری وغیرہ کے متعلق بہت عمدہ کام لے سکتا ہوں - ایک وہابی مزاج پکار اُٹھیگا رسول اللہ صلعم کے وقت میں کب گھڑیاں تھیں مگر میں اسے سمجھانا چاہتا ہوں کہ عرب کے لوگ ستاروں وغیرہ کے مواقع سے ایسی خبر رکھنے والے تھے

کہ وہ گھڑی سے بھی زیادہ یقینی اوقات دریافت کر سکتے
مگر اس وقت بوجہ ناموجود ہونے کسی وقت شناس
آلے کے وہ ایک حد تک معذور بھی تھے مگر ایک شخص با وجود
ان اسباب سے متمتع ہونے کے کیونکر معذور قرار دیا جا سکتا
ہے۔ گھڑیوں کی نسبت یہ بات ٹھیک ہے کہ ان میں سے کئی
ریگولیٹ نہیں ہوتیں لیکن میرے خیال میں ہر قسم کی گھڑی
سے کام لیا جاسکتا ہے بشرطیکہ شوق و عزم و استقلال ہے
ہر ایک شخص ماہ رمضان سے پہلے کچھ دن اپنی آنکھ سے مشاہدہ
کر لے کہ اس کی گھڑی پر طلوع آفتاب کس وقت ہوتا ہے اور
غروب کس وقت۔ اور ہر روز جو فرق پڑے اس کا بھی حساب
کرے پس اس اندازہ پر پھر ہر روز کے لئے ایک حساب کر
لیا کرے۔ اور مومن غافل نہیں ہوتا اس لئے جب مطلع صاف
ہو تو دوسرے چوتھے روز طلوع و غروب کو بچشم خود دیکھ کر
اپنی گھڑی کی صحت کا اطمینان کر سکتا ہے چونکہ مختلف شہروں
کے مختلف مطالع ہیں اس لئے ایک خاص وقت لکھنا فضول ہے
خصوصاً جب گھڑیاں بھی ریلوے ٹائم پر نہ ہوں۔ اس لئے
ایک عام قاعدہ لکھا جاتا ہے کہ آجکل صبح صادق طلوع آفتاب
سے ایک گھنٹہ تیئس منٹ اول شروع ہوتی ہے مثلاً آجکل
سوا چھ بجے دن چڑھتا ہے تو صبح کا وقت پانچ بجے سات
منٹ رہے شروع ہوگا احتیاط کے لئے ہم ڈیڑھ گھنٹہ رکھا
کرتے ہیں اور غروب ساڑھے چھ بجے ہوتا ہے۔ روزہ افطار
کرنے کیلئے نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جس وقت مشرق سے رات
چڑھ آئے اور دن غروب ہو تو افطار کریں میرا اپنا تجربہ ہے
کہ بہ حالت قرص خورشید کے نظر سے پنہاں کے پانچ منٹ
بعد ظاہر ہوتی ہے۔ پس اس وقت روزہ کھولنا چاہئے اور
رات کو اٹھنا تو ہر خاندان کا اپنی اپنی ضرورتوں کے موافق
ہے اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دیجا سکتی۔ ہر شخص
خود ایک دو روز کے تجربہ سے معلوم کر سکتا ہے میرے
اندازہ میں دو گھنٹے صبح سے اول اٹھنا بہت کافی وقت
ہوتا ہے۔ یہ مضمون ان کے لئے مفید ہے جن کے پاس
گھڑیاں ہیں دوسرے حضرات بھی اگر شوق رکھیں تو کوئی
بڑی بات نہیں صرف ۱۵ روپے سے ٹائم پیس ملتا ہے جو
اچھا چلتا ہے اور ہر گاؤں کی جماعت منگوا سکتی ہے
یہ یاد رہے کہ بالکل گھڑی پر بھروسہ نہ ہو۔ (اکمل
آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب۔

طاعون کی جگہ کو چھوڑنا چاہئے

۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء حکیم محمد حسین صاحب

قریشی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ لاہور میں اکتوبر کے ماہ میں طاعون کا
خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہمارے پہلے اصول کو یاد رکھیں کہ جب
اردگرد طاعون کا غلبہ ہو یا مکان میں چوہے مریں تو فوراً اس
مکان کو چھوڑ دو اور شہر کے باہر کہیں کھلی ہوا میں اپنے لئے جگہ بناؤ۔
باہر نکل کر بھی اس امر کی احتیاط کرنی چاہئے کہ پھر ایک ہی جگہ بہت سے
آدمی جمع ہو کر وہی صورت خراب ہوا کی پیدا نہ کریں جو شہر میں تھی۔
سنت انبیاء یہی ہے کہ ایسی جگہ سے بھاگ جانا چاہئے خدا کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

پنجرے سے بلیاں اچھی ہیں

ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ اس گاؤں
میں سرکار کیطرف سے پنجرے لیکر
آیا ہے کہ چوہوں کو مارا جائے فرمایا
ہمارے گھر میں تو ایسے موقعہ پر بلیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ پنجروں
کی نسبت بلیوں کی خدمات ایسے موقعہ پر بہتر معلوم ہوتی ہیں
کیونکہ بلی کے خوف سے چوہے بالکل بھاگ جاتے ہیں۔

بینظیر بیماری

فرمایا۔ طاعون ایک بے نظیر وبار
ہے اس کے اثر سے نہ صرف انسان
مرتے ہیں بلکہ جانوروں پر بھی پڑتی ہے۔ سرگودہا کے علاقہ
میں سنا گیا ہے کہ جنگل میں گلہریاں۔ بھیڑیے اور گیدڑ بھی
اس بیماری سے مرتے ہوئے دکھائی دئیے ہیں۔ یہ خدا کا
غضب سخت ہے کوئی ایسی بیماری نہیں جو جانوروں اور
آدمیوں اور چرندوں اور پرندوں سب پر اسطرح مساوی
پڑے اور سب کو تباہ کر دیوے۔

کیا اب بھی کوئی نذیر نہیں آیا

فرمایا۔ کہ قرآن شریف سے تو ثابت ہے
کہ کسی ایک گاؤں پر بھی عذاب نہیں
آتا جبتک کہ اس سے پہلے خدا کا کوئی
رسول نہ آوے تعجب ہے کہ ایسا عالمگیر عذاب زمین پر پڑ رہا
ہے اور ہنوز ان لوگوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کیطرف سے کوئی نذیر
نہیں آیا۔ اور نہ ان کے نزدیک کسی نذیر کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اسباب
کی طرف التجا لیجاتے ہیں۔ سب ڈاکٹر بنے بیٹھے ہیں۔ زمانہ کی موجودہ
حالت خود بتلا رہی ہے کہ اس زمانہ میں نذیر کا آنا نہایت ضروری تھا۔

ابتلائے خواب

فرمایا۔ اس زمانہ کے ابتلاؤں میں سے ایک
یہ ہے کہ جس کسی کو کچھ خوابیں آجاتی ہیں یا زبان پر
کچھ کلمات جاری ہو جاتے ہیں اور انہیں سے کچھ صحیح واقع ہو جاتے ہیں تو
بس وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں ولی ہو گیا ہوں رسول ہو گیا ہوں۔ خدا کا
برگزیدہ بن گیا ہوں اسکا پیارا ہو گیا ہوں۔ اور نہیں سوچتا کہ اس کے
نفس کا کیا حال ہے اور خدا تعالیٰ کے لئے محبت اور وفا اور صدق اور اخلاص
کا تعلق اسکو کہاں تک حاصل ہے اور کہ اسکا دل کہاں تک بدیوں سے پاک ہو کر
نیکیاں حاصل کر چکا ہے صرف خوابوں کا آنا اور ان کا سچا ہو جانا کوئی شئی نہیں
کیونکہ یہ بات تو تخم ریزی کے طور پر ہر انسان میں رکھی گئی ہے اور خدا کے کسی مامور و
رسول کیوقت اسکی کثرت ہو جاتی ہے جیسا کہ چشمہ صافی سے پانی نکلتا ہے تو کچھ اور
جگہوں پر پڑتا ہے۔ اسمیں خواب دیکھنے والے کی کوئی خوبی اور نیکی کی نشانی نہیں میں نے
دیکھا ہے ایک ہندو میرے پاس آیا کرتا تھا وہ ایسی ہی خوابیں کبھی کبھی سنایا کرتا تھا۔
ایک خاکروبہ ہمارے گھر میں آتی تھی وہ کہا کرتی تھی کہ سفنے (خوابیں) تو سچے ہی
ہوتے ہیں جو سفنہ دیکھتی ہوں وہ سچ اسیطرح ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کوئی
قابل فخر امر نہیں۔ اور افسوس ہے کہ لوگ ایسے ٹھوکر کھاتے ہیں اور سخت نقصان
اٹھاتے ہیں ان لوگوں کیواسطے بہتر تھا کہ انکو کوئی خواب نہ آتا اور یہ دھوکے
میں پڑکر تکبر نہ کرتے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان خوابوں کی بنا پر اپنے آپکو کچھ سمجھنے
لگنا ان کیواسطے موجب ہلاکت ہے ہماری جماعت میں بھی بعض اس قسم کے
لوگ ہیں جو لمبی خوابیں اور الہام مجھے خطوں میں لکھتے رہتے ہیں میں ایسے آدمیوں کی نسبت
ہمیشہ خوف میں رہتا ہوں کہ یہ ٹھوکر کھائینگے۔ خوابیں تو ابوجہل کو بھی آتی تھیں۔
فرعون کا خواب بھی سچا ہو گیا تھا سو یہ کچھ چیز نہیں اصل بات جسکے واسطے انسان
کو کوشش کرنی چاہئے وہ قد افلح من زکٰیہا ہے۔ اصل مقصد جو خدا بندہ سے
چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان تزکیہ نفس اختیار کرے جو شخص اپنی خوابوں کیطرف جاتا
ہے وہ ٹھوکر کھا کر ہلاک ہو جائیگا۔ اسجگہ بہت عقلمندی درکار ہے۔ محمد الہی بخش
کی نسبت بھی ہمیشہ یہ کھٹکا تھا اور آخر وہی نتیجہ نکلا۔

واعظ کیسے ہوں

قبل عصر۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ فرمایا میں واعظین کے
متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں بالفعل ۱۲ آدمی منتخب
کر کے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں بعد میں رفتہ رفتہ
دوسری جگہوں میں جا سکتے ہیں۔ انکا اختیار ہوگا کہ مثلاً ایک دو ماہ باہر گذاریں اور
پھر دس پندرہ روز کیواسطے قادیان آجائیں اس کام کیواسطے وہ آدمی موزوں ہونگے جو کہ
من یتق اللہ ویصبر کے مصداق ہوں یعنی تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی
ہو۔ پاکدامن ہوں فسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ
ہی مشکلات پر صبر کرنیوالے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جو پیش آئیں ہر طرح کی تکلیف اور
دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نکریں جس سے فتنہ و فساد ہو جاوے
دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے
فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اسکے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جاوے۔ اخراجات کے معاملہ
میں ان لوگوں کو صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے
ادنیٰ اور معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جا کر تبلیغ کرتے
تھے۔ یہ ایک نہایت مشکل راہ ہے قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں
جانتا ہوں کہ امتحان میں بعض مدعی کچے نکلینگے۔ ابتک جسقدر درخواستیں آئی ہیں میں ان
سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں لیکن بعض ان میں سے
بالکل نوجوان ہیں۔ پس عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ انکیواسطے ہم قوت لایموت کا فکر کریں
گو ہر جگہ جہاں وہ جائیں گے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو
اخوت اسلامی کیواسطے ضروری ہے ہماری جماعت کے لوگ انکی خدمت کرینگے۔ مگر پہلے سے انکے
واسطے اسجگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔ وہ نیز ایسے ہونے چاہئیں جنکو معلومات وسیع ہوں

صفحہ ۔ حاشیہ ... ہیں کسی کی کالی سے افروختہ نہ ہوتا ہیں اپنے نفسانی جھگڑا ... درمیان میں ... بیٹھیں ... خاکساری نہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں ... تلاش کرتے پھریں جس طرح کوئی کھوئی ہوئی

بدر

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء

رمضان المبارک

روزہ قرآن شریف میں

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتیں اخبار میں درج کی جاویں۔ تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کار آمد ہوں

قال اللہ تعالیٰ۔ یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاما معدودات فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ الایۃ

ترجمہ۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہے تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا۔ تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہیں گنتی کے۔ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے اور جن کو طاقت ہے۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کھانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو۔ تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ مہینہ رمضان کا جو۔ واتارا گیا ہے۔ اس کے حق میں قرآن مجید ہدایت واسطے لوگوں کے اور دلیلیں ہدایت کے سے اور معجزے پس جو کوئی حاضر ہو تم میں سے مہینے میں پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کو اور جو بیمار یا سفر اوپر کے۔ پس گنتی ہے اور دنوں سے آخر تک۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی کہ انسان متقی بن جائے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور اُن پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشوں کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

کتب اوّلین

روزہ کی عبادت تمام ادیان میں پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ میں لکھا ہے۔ میں نے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکھیں اور خدا کے آگے دکھ کھینچیں اور اس سے دعا مانگیں۔ تو کہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدھی راہ پاویں۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائبل میں مفصلہ ذیل مقامات پر ہے

یسعیا باب ۵۸ آیت ۳۔ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶ دانیال باب ۹ آیت ۳۔ استر باب ۴ آیت ۱۶ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲۔ باب ۲۔ آیت ۱۵۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہائت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا اور شاگردوں سے بھی فرمایا۔ جب کہ شاگردوں نے دریافت کیا۔ کہ آپ دیو نکال سکتے ہیں اور ہم کیوں نہیں نکال سکتے۔ تو جواب میں فرمایا۔ کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہیں کر سکتے۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو پہاڑ کو یہاں سے وہاں چلا سکتے اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہیں نکلتی۔ متی باب ۱۷۔ آیت ۱۹ تا ۲۱۔

حدیث

حدیث شریف میں آیا ہے۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال اللہ عز وجل کل عمل ابن ادم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک۔ للصائم فرحتان یفرحھما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ فرح بصومہ۔ متفق علیہ۔ وھذا لفظ روایۃ البخاری وفی روایۃ لہ یترک طعامہ وشرابہ وشھوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالھا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کے عمل اسی کے لئے ہیں۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا اور روزے سپر ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بے ہودہ گوئی میں شور و غوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو بُرا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو اس کو کہے کہ میں روزے دار ہوں قسم ہے۔ اس ذات پاک کی۔ جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ کہ روزہ دار کے موہنہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ ایک جب روزہ کھولتا ہے تو اس کو بہ سبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے ربّ کی ملاقات کریگا تو اس کو بہ سبب روزہ کے خوشی ہوگی۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روائت کے لفظ ہیں اور اس کی ایک روائت میں ہے رکھانا پینا۔ شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔

وفی روایۃ لمسلم کل عمل ابن ادم یضاعف لہ الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی۔ للصائم فرحتان فرحۃ عند اللہ من ریح المسک۔

ترجمہ۔ اور مسلم کی ایک روائت میں ہے۔ آدمی کے سب نیک عمل اس کے لئے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھائے جاتے ہیں۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔ اپنی شہوۃ اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے، اور دوسری ربّ کی ملاقات کرنے کے وقت ہوگی اور اس کے مونہہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوش ہے۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال میں اور اس کی تلاش میں کھانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتیں سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجالاتا ہے اور سال بھر کا بارہواں حصہ اس عبادت میں معروف ہو کر ترک بدی کی مشق میں ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرنے والون کی راہ مین روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہین۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ مین ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب مین دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مین اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤن سو مین نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس مین نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشستگاہ مین اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچون کو جن کو مین نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ مین گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزون کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہون مجھے کچھ بھی تکلیف نہین۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر کھانے کو کم کرون۔ سو مین اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ مین تمام رات دن مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اس طرح مین کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہان تک کہ صرف شاید چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی غالباً آٹھ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت مین گذر چکے ہین ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین۔ جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ انکو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہونچتا تھا اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال مین ہے۔ کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے اور ایک فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہین ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنھون نے شدید ریاضتین اختیار کین اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری۔ یا دوسرا امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغ قویٰ ایک طرز کے نہین ہین۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہین۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہان اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہ ہو تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین۔ ان کا انجام اچھا نہین ہوتا ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

الغرض روزون کا رکھنا خدا تعالیٰ کی رضا کے طلب کے سالکون کی راہ مین ضروری پڑا ہوا ہے۔

نیت روزہ

روزہ کے لئے نیت شرط ہے۔ یعنی دل سے قصد اور ارادہ روزہ رکھنے کا ہو خواہ زبان سے اس کا اظہار کرے یا نہ کرے انما الاعمال بالنیات۔ اگر کوئی شخص روزے کا ارادہ اور نیت نہ رکھتا ہو۔ اور کسی اتفاق سے دن بھر بھوکا رہے۔ تو وہ روزہ دار نہین کہلا سکتا۔

جن باتون سے روزہ نہین ٹوٹتا

بلا اختیار حلق مین دھوان یا گرد غبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہین ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تنباکو وغیرہ کوٹنے والے کے حلق مین جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہین ٹوٹتا۔ کان مین پانی چلا جائے۔ یا خود قصداً کان مین پانی ڈالے۔ خود بخود قے آ جاوے۔ خواب مین غسل کی حاجت ہو جائے۔ قے اگر خود بخود لوٹ جائے۔ ان سب باتون سے روزہ نہین جاتا۔ اور کچھ خلل نہین آتا ہے۔ آنکھ مین دوا ڈالنے سے روزہ نہین جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہین آتا۔ بلغم دماغ سے اترا تھا اس کو نگل گیا۔ تو روزہ نہین ٹوٹا۔ تھوڑی سی قے (یعنے منہ بھر سے کم) اگر قصداً بھی کرے تو روزہ نہین جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا۔ تو روزہ نہین جاتا۔ اگر غسل کی حاجت مین صبح ہو جائے یا آفتاب نکل آئے تو روزہ نہین ٹوٹتا اگر دانتون مین سے خون جاری ہو مگر حلق مین نہ جاوے تو روزہ مین کچھ نقصان نہین آتا۔

وہ عذر جنکی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے،

مریض بعد تندرستی روزہ رکھے۔ مسافر کے واسطے حکم ہے۔ کہ ایام سفر مین روزہ نہ رکھے۔ جو عورت حمل سے ہو اُسے اجازت ہے

کر روزے نہ رکھے۔ اور اس کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ ایسا ہی جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اس کے واسطے بھی اجازت ہے۔

پردہ

سیدنا حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اگرمی کا موسم ہو اور اس پر پہلے درجہ کا حبس ہو۔ لوگ گلے میں قمیص تک کا ڈالنا بوجھ سمجھتے ہوں۔ مکان بھی تنگ ہو مردانہ زنانہ علیحدہ علیحدہ نہ ہو۔ ہروقت ایک ہی مکان میں مردوں اور عورتوں نے زندگی بسر کرنی ہو۔ مگر مرد سب کے سب محرم ہوں نامحرم کوئی نہو۔ - - - - - - - - - - - - - - تو ایسی حالت میں جوان لڑکیاں جنہیں دو وقت باورچی خانہ کا کام بھی خود کرنا پڑتا ہو۔ اپنی قمیصوں کے اوپر سے اوڑنیاں اپنے والد اور حقیقی بھائیوں اور سسر کے روبرو گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔ یا کیا کوئی اور بھی آسان طریقہ شریعت محمدیہ میں ان نوجوان لڑکیوں کے لئے خوش حال زندگی بسر کرنیکا ہے؟ یا یہی۔ کہ وہ دن رات پسینہ میں ڈوبی ہوئی غایت درجہ کی گھبراہٹ میں زندگی بسر کریں۔

بدقسمتی سے مسلمانوں کی لڑکیوں نے ہندوں کی مستورات سے جو سسر سے غیر محرموں کی طرح پردہ کرنے کی بد رسم لے لی ہے۔ اس پر بھی آنجناب کچھ زور قلم دکھادیں۔ تا یہ بری رسم جاتی رہے۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ ہمارے ہاں سے تو یہ رسم بالکل جاتی رہی ہے۔ مگر حضور بڑی مشکلوں کے ساتھ اسے گھر سے نکالا ہے اس کے جواب میں فتوے حضور بدر و الحکم میں شائع عام لڑکیوں کی سہولت اور جاہل والدین کی آگاہی کے لئے کرادیں۔ والسلام

خاکسار غلام محمد بہلوری احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب

پردہ اگرچہ دین اسلام کی خصوصیات سے ہے لیکن باایں ہمہ شارع علیہ السلام نے دین اسلام میں کوئی ایسی تنگی نہیں رکھی جس سے اہل اسلام کو حرج واقع ہو۔ چنانچہ اس مسئلہ پردہ کے مستثنیات کلام مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہیں قال اللہ تعالیٰ۔ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ۔ اور چاہیئے کہ عورتیں اپنے سینوں پر اوڑھنی ڈالا کریں اور اپنی زینت کو نظاہر کریں۔ یہ تو پردہ کا حکم ہے۔ کہ اوڑھنی اوڑھنے سے سر اور سینہ اور کان اور چہرہ اور گردن سب دکھائی نہیں دینے کے۔ لیکن اگر یہ پردہ کا حکم کلی طور پر ہوتا تو جو لوگ گھر میں ملے جلے رہا کرتے ہیں ان سے ایسا پردہ کرنے میں سخت حرج واقع ہوتا تھا۔ اس لئے اشخاص ذیل کو مستثنیٰ فرمادیا ہے۔ الا لبعولتھن مگر اپنے شوہروں کو غیر شوہروں سے تو پردہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ باقی اور لوگوں محرموں کو بھی استثناءً بیان فرماتے ہیں۔ او آباءھن او اباء بعولتھن یا اپنے باپ یا اپنے خاوند کے باپوں کو یعنی سسر۔ پس سسرا پردہ کے استثنا میں مانند باپ کے ہے۔ او ابناءھن او ابناء بعولتھن یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں سے او اخوانھن او بنی اخوانھن یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں سے او نساءھن او ما ملکت ایمانھن۔ یا اپنی عورتوں کے سامنے یا اپنی مملوک لونڈیوں کے سامنے او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال یا وہ خادم مرد جس کو عورت کی حاجت ہی نہیں۔ او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النساء یا وہ لڑکے جو ہنوز عورت سے واقف ہی نہیں ہوئے۔ ان سب کے روبرو مستورات کا بے پردہ ہوکر سامنے آنا جائز ہے۔ کیونکہ ان سب سے برے کام کی توقع نہیں ہوتی ہے۔ او نساءھن سے یہ مراد ہے کہ جو عورتیں مشرکہ یا فاحشہ ہوں۔ بی بیوں کو ان سے بھی پردہ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں عیسائی عورتیں ہیں۔ جن گھروں میں خلاف حکم خدا اور رسول کے ایسی عورتوں کی آمد و رفت دیکھی گئی ان گھروں میں بڑے بڑے فتنہ پیدا ہوگئے۔ اس لئے قرآن مجید نے اول ہی سے اس کا انسداد فرمادیا۔ اور ما ملکت ایمانھن میں اگرچہ لونڈیاں اور غلام سب آگئے۔ لیکن اس بارہ میں مذہب امام اعظم صاحب کا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام صاحب ما ملکت ایمانھن سے مراد صرف لونڈیاں لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ غلام جبکہ اجنبی ہے۔ محرم نہیں۔ شوہر نہیں اور قوت رجولیت بھی اس میں موجود ہے۔ لہذا اس سے بھی پردہ کرنا چاہیئے۔ اور او التابعین غیر اولی الاربۃ سے مراد وہ بڈھے پھونس مراد ہیں جن کو عورت کی بالکل خواہش نہ رہی ہو یا عنین ہی ہوں۔ پس ان لوگوں سے پردہ کرنے کے لئے کوئی ضرورت نہیں اور ان اشخاص مذکورین سے پردہ نہ کرنا عین مقتضائے حکمت کا بھی ہے۔ کیونکہ باپ تو خود اپنی بیٹی کو ہر ایک برائی سے بچانا چاہا کرتا ہے چہ جائے فحشا رکے۔ پھر اس سے پردہ کرنے کے کیا معنے۔ بجز اس کے کہ ایک حرج عظیم واقع ہو۔ ھم ان الذین لیسرا اور خاوند کا باپ یعنی سسر اکب چاہتا ہے۔ کہ میری بیٹی میں کوئی عیب پیدا ہو جائے اور خاوند کا بیٹا بھی جبکہ باپ کا خادم ہوتا ہے۔ تو اس کی زوجہ یعنی اپنی مادر کا بھی خادم ہوویگا اور بعد باپ کے بھائی بھی اپنی بہن کا دلی ہوتا ہے اور نیز موجود ہوتے بھائی کے بھتیجا بھی عورت کا دلی ہے۔ اس سے بھی پردہ کرنے میں بڑا حرج ہے علیٰ ہذا القیاس۔ بھانجہ بھی مانند بھتیجے کے ہے۔ قرابت میں جیسا کہ بھتیجا اپنی پھوپھی کے حق میں کوئی عیب ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح بھانجہ بھی اپنی خالہ کے حق میں کب برائی پسند کرسکتا ہے۔ اور جو اپنے کنبہ کی عورتیں ہیں۔ یعنے مومنات ان کا ایمان مانع ہوگا کہ کوئی فحشا اپنے خاندان کی مومنات عورتوں میں واقع ہو اور خدمت گار بڈھے پھونس یا لڑکے ناواقف جن کو ابھی تک کوئی شعور ہی نہیں پیدا ہوا۔ ان سے بھی پردہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس ایسی حالت میں جو آپ نے سوال میں قائم کی ہے عورتیں اور جوان لڑکیاں اپنی اوڑھنیاں اتار سکتی ہیں اور زینت مصنوعی جیسا کہ لباس فاخرہ یا زیور یا مہندی یا کاجل وغیرہ کے ظاہر کرنے کی اجازت اشخاص مذکورین سے آیت میں موجود ہے علیٰ ہذا القیاس زینت خلقی اور قدرتی کے ظاہر کرنے کی بھی ان اشخاص مذکورین سے اجازت ہے۔ جیسا کہ ہاتھ مونہہ جو بضرورت ان لوگوں مذکورین سے ظاہر کرنا پڑتا ہی ہے اور چچا سے بھی پردہ نہیں ہے کیونکہ چچا کو شریعت میں حکم باپ کا ہے اسی لئے آیت میں اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ باوجود ان سب امور کے اگر ان لوگوں سے بھی کسی فتنہ اور فساد کا مادہ خاص میں خوف ہو۔ تو وہ بات علیحدہ ہے

پھر ایسی عورت وہی پردہ کا حکم ہے کہ ولیضربن بخمرھن علےٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن ۔ کیونکہ جملہ احکام شارع علیہ السلام کے مبنی بر حکم و مصالح کے ہوا کرتے ہین ۔ اگر کسی مادہ خاص مین وہ حکمت اور مصلحت فوت ہوتی ہو تو حکم بھی بدل جاتا ہے غرضکہ دین اسلام مین کوئی تنگی اور حرج بھی نہین ہو اور فتنہ اور فساد کے ابواب کو بند کرنا بھی شارع علیہ السلام کا بڑا مقصد ہے ۔ والسلام خیر ختام

مورخہ ۲۳ ۔ ستمبر ۱۹۰۶ء

کتبہ محمد احسن عفی اللہ عنہ نزیل قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ براہ مہربانی چند سطور ذیل جو عام مسلمانون کی فائدہ رسانی کی غرض سے لکھی گئی ہین ۔ درج اخبار فرما کر ثواب دارین حاصل کرین اور کمترین کو ممنون فرماوین ۔ والسلام

عاجز نعمت اللہ گوہر لودیانہ

محمد صلعم کی قوم

کئی صدیون سے مسلمانون کی بدبخت قوم اپنی شامت اعمال کی وجہ سے مٹتی چلی جارہی تھی اور اس کے سدھرنے کی کوئی امید نہ رہی تھی ۔ لیکن اس چودھوین صدی کے آغاز پر خداوند غفور الرحیم نے اس قوم پر رحم فرمایا اور ایک مصلح کو آسمان سے نازل فرمایا ۔ تاکہ وہ اس قوم کو اور باقی جملہ اقوام عالم کو صراط مستقیم پر چلا کر اسلام کے انوار تمام دنیا پر پھیلا دے ۔ اس مصلح کو آسمان سے نازل ہوئے ۲۵ برس ہونے آئے ۔ مگر دنیا کے بہت تھوڑے لوگون نے اس کو قبول کیا اور باقیون نے صاف انکار کر دیا ۔ سب سے زیادہ افسوس اس قوم پر ہے ۔ جو اپنے آپ کو محمدؐ کی قوم بتلاتی ہے مگر درحقیقت وہ محمدؐ کی قوم نہین ۔ کیونکہ یہ دعویٰ ان کا زبان ہی سے ہے ۔ ان کے دلون مین محمدؐ کی عزت نہین ۔ ثبوت اس کا صاف ہے ۔ زبان سے تو ہر وقت محمدؐ کے مداح ہین ۔ لیکن اس زمانہ مین جب وہی محمدؐ بروزی رنگ مین ان کے پاس آیا ۔ تو اس کو گالیان نکالنی شروع کردین ۔ حضرت مسیح موعود کا انکار گویا محمدؐ کا انکار ہے ۔ بتاؤ اب ایمان کہان رہا ۔ بعینہٖ یہود کی طرح مسلمانون کی یہ قوم ایک رسولِ خدا سے انکار کر بیٹھی اور اس طرح دینی اور دنیاوی انعام سے محروم ہو بیٹھی ۔ صدی کا چوتھا حصہ گذر گیا اور اب تک اس قوم کو سمجھ نہ آئی ۔ جس آسمانی مصلح یا مہدی یا مسیح کے صدیون سے منتظر تھے ۔ وہ ان کی آنکھون کے سامنے موجود ہے مگر اب یہ قوم اُسی شناخت نہین کر سکتی ۔ سچ ہے ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سُود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

اے بدبخت قوم ! مین آج تیرا ماتم کرتا ہون ۔ تیری سمجھ پر پتھر پڑ گئے ۔ اب تیری زندگی چند دنون کی ہے پھر تو اس جہان سے مٹ جائے گی اور تیری جگہ ایک اور قوم لے لیگی ۔ ہائے ! کیون تیرے دماغ مین نخوت و تکبر نے گھر کر لیا ۔ کیون تو صراط مستقیم سے بھٹکی بھٹکی پھر رہی ہے ۔ آ ! میرا کہا مان اور اس خدا کے فرستادہ سے منکر نہ ہو ۔ دیکھ تیرے سامنے پہلی نظیرین موجود ہین ۔ یہود کی وہ صاحب خیال قوم جو اپنے آپ کو "نحن ابناء اللہ" کہہ کر پکارتی تھی اور خدا کے فرستادون کو دکھ دینا اور اُن سے انکار کرنا اس نے اپنا شیوہ بنالیا تھا ۔ آج کس حالت مین ہے کیا کہین اس کا ٹھکانا بھی ہے ۔ کہین اس کا وطن بھی ہے ؟ تم ہمیشہ اخبارون مین پڑھتے ہو ۔ کہ پانچ ہزار یہودی ایک ہی دفعہ روس کے ملک مین تہ تیغ ہو گئے اور دس ہزار جرمنی سے نکال دئے گئے ۔ اے قوم مجھے ڈر ہے ۔ کہ تیری نخوت تجھے بھی اسی طرح نیچا دکھائے گی اور دنیا کی باقی قومین تجھے مردہ سمجھ لین گی ۔

اے قوم ! زمانہ کا رنگ بہت کچھ بدل گیا ہے مگر تو نے اپنی حالت مین ذرا تبدیلی نہین کی ۔ مختلف امراض ملک مین پھیل رہی ہین اور کروڑون جانین ہر سال ضائع جاتی ہین ۔ اور ہر ایک خوردنی اور قابل استعمال شئے کا نرخ گران ہو گیا اور ہوتا چلا جاتا ہے ۔ آسمان اور زمین دونون اہل جہان کے ساتھ برسرِ پرخاش ہین ۔ اور ایک عظیم الشان جنگ کا آغاز ہو گیا ہے ۔ جس کا خاتمہ نہایت ہی خطرناک اور تباہ کن ہوگا ۔ مگر تیرے کان پر اب تک جُون بھی نہین چلی اور تجھے معلوم کرنا چاہیئے ۔ کہ یہ سب مصائب خلق خدا پر بوجہ انکار کرنے اس مامور من اللہ کے نازل ہوئی ہین ۔ اور روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہین ۔ کیا اب تک تیری سمجھ مین نہین آیا ۔ کہ یہ مہدی کے زمانہ کی علامتین ہین ۔ اے قوم ! آ اور سمجھ جا ۔ قیامتِ صغریٰ قریب ہے ۔ ایسا نہ ہو ۔ کہ دوسری قومون کے گیہون کے ساتھ تیرا بھی گھن پس جائے ۔ مین تجھے تیرے ہادیٔ برحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کا واسطہ دے کر کہتا ہون ۔ کہ تو ضد اور تعصب کو چھوڑ دے ۔ یہ تجھے ہلاکت کے گڑھے مین ڈال کر رہینگے بے شک تجھے میری باتین تلخ معلوم ہون گی ۔ لیکن داروئے تلخ دفع مرض کا باعث ہوا کرتی ہے اس لئے میری باتون کو غور سے سُن ۔ دیکھ تیری حالت اس وقت بہت ہی نازک ہے اور اس کی اصلاح اب تیری اپنی طاقت سے ہونی ناممکن ہے ۔ تیری حالت کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے ۔ زمینی مصلح بہت سا زور لگا چکے ۔ ان کی کوششین بے سود ثابت ہوئی ہین ۔ اگر تو اس آسمانی ریفارمر کے کہنے پر چلے گی تو وہ تجھے دینی اور دنیاوی دونون نعمتون سے مالا مال کر دے گا اور پھر بار دیگر تو خیر الامم کا مبارک خطاب پانے کے لئے حقیقی طور پر مستحق ہو گی ۔

راقم خادم مسیح موعود

نعمت اللہ گوہر ۔ سکول ماسٹر لودیانہ

ذوالقرنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

نادان سوال کرے گا کہ حضرت اقدس ذوالقرنین کس طرح ہو سکتے ہین ۔ تو اس کو یہ تو معلوم ہی نہین ۔ کہ قرآن مجید مین جو قصے یا تمثیلات ہین ۔ وہ کسی خاص ملک یا زمانہ کے ہی متعلق ہوتے ہین ۔ یا کہ ہر ایک ملک یا زمانہ یا طبقہ انسانی کے لئے دلکشا ہوتی ہین ۔ لیکن اس بات کو کچھ تحریر کرتا ہون ۔ باذن اللہ ۔ سو واضح ہو ۔ کہ قال اللہ تعالےٰ ۔ یسئلونک عن ذوالقرنین قل ساتلوا علیکم منہ ذکرا ۔ انا مکنا لہ فی الارض و اتینٰہ من کل شئ سببا ۔ تو مسیح علیہ السلام

کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر طاقت عطا فرمائی اور ہر طرف سے سامان عطا فرمائے۔ بموجب اس الہام کے یاتیک من کل فج عمیق۔ یعنے تیری طرف ہر دوری سے سامان آئیں گے۔ تو حضرت اقدس بعینہ اس آیت کے مصداق ہیں فاتبع سبباً۔ پس وہ چلا ایک رستہ کے پیچھے۔ حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئۃ ووجد عندھا قوماً۔ یہاں تک کہ سورج کی جائے غروب پر پہونچا۔ اس کو ایک کالے چشمہ میں ڈوبتا پایا۔ یعنی اس کو ایسا معلوم ہوا۔ کہ شاید اس چشمہ میں ڈوبتا ہے۔ کیونکہ وہ سمندر بہت دور تک تھا۔ جیسا کہ کوئی جنگل ہو۔ تو اس کی ایک طرف کوئی شخص سورج کے ڈوبنے کے وقت کھڑا ہو کر دیکھے تو اس کو اس جنگل میں ہی غروب ہوتا دکھائی دیگا۔ تو اس کے پاس ایک قوم دیکھی۔ تو یہ قصہ اس زمانہ میں ایک تاویل کی طرف دلالت کرتا ہے۔ یعنی فی زمانہ مسیح علیہ السلام ذو القرنین کی مثال جائے مغرب الشمس پر پہونچے ہیں (فی زمانہ شمس سے مراد اسلام ہے) یعنے جب اسلام غروب ہونے لگا تو اس کو عین حمئۃ میں غروب ہوتے پایا۔ یعنے ایسے دنوں میں جو جسمانی عبادت کو کرتے منہ سے بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم سچے مسلمان ہیں۔ لیکن ان کے دل اس قدر سیاہ ہیں جیسا کہ وہ چشمہ کالا تھا۔ مثلاً ایک جوہڑ کے پانی کے تلے بہت سا گوبر ہو۔ تو وہ پانی گو گندہ اور سخت بدبودار بنا دیتا۔ ایسا ہی ان کے دل ہیں۔ کہ اوپر سے تو عبادت الٰہی کرتے ہیں اور دل بدعتوں سے پُر ہیں۔ تو اس میں سورج یعنے اسلام ڈوب گیا ہو اس کے پاس ایک قوم کو پایا ہے جیسے آریہ قوم کے لوگ ہیں یا اور ایسے لوگ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قلنا یا ذا القرنین اما ان تعذب واما ان تتخذ فیھم حسنا۔ ہم نے کہا کہ ذو القرنین تجھے اختیار ہے۔ چاہے تو ان کو عذاب دے یا ان میں بھلائی اختیار کرے۔ اے نادان تو نہیں جانتا کہ جو لوگ مسیح علیہ السلام کے مقابلہ پر ہوئے وہ عذاب میں گرفتار نہیں کئے گئے۔ ان پر طاعون کا عذاب کس زور شور کے ساتھ پڑا ہے۔ قال اما من ظلم فسوف نعذبہ ثم یرد الی ربہ فیعذبہ عذاباً نکراً۔ اب تو زبان حال ہی کہہ رہی

کہ جو شخص ظلم کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے مقابل آئے گا۔ وہ گویا حضرت اقدس کے ہاتھ سے عذاب میں گرفتار کیا جاوے گا۔ اے نادان عبرت زدہ ہو کہ ہزارہا لوگ عذاب میں گرفتار ہو گئے۔ اور پاک لوگوں کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہے اور خدا کا ہاتھ گویا ان کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ پاکوں کے دل میں خدا رہتا ہے اور وہ مظہرات ربانی ہوتے ہیں۔ گویا خدا مجسم وجود میں آکر لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے کیونکہ ان کے دل مانند شیشے کے ہوتے ہیں اور شیشے کو جب دھوپ میں کسی چھاؤں کے پاس سورج کے سامنے رکھا جاوے۔ تو شیشے میں سورج کا عکس پڑ کر پھر اپنا عکس چھاؤں میں ڈالتا ہے اسی طرح اللہ کے نور کا عکس پاکوں کے دل میں پڑتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

واما من اٰمن وعمل صالحاً فلہ جزاءً الحسنیٰ وسنقول لہ من امرنا یسراً۔ کیا خاص احمدی لوگ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں (بلیٰ) ثم اتبع سبباً۔ پھر سفر کو چلا۔ حتی اذا بلغ مطلع الشمس وجدھا تطلع علیٰ قوم لم نجعل لھم من دونھا ستراً کذالک۔ وقد احطنا بما لدیہ خبراً۔ یہاں تک کہ سورج نکلنے کی جگہ پہنچا۔ دیکھا۔ کہ وہ ایسی قوم پر طلوع کرتا ہے جن کے واسطے ہم نے ان کے بچاؤ کے لئے کوئی پردہ نہیں بنایا۔ خانہ بدوش لوگوں پر جن کا چھت آسمان اور بستر زمین تھا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ علیہ السلام سورج کی جائے غروب پر پہونچے اور اس کو عین حمئۃ میں ڈوبتا پایا۔ دیکھو کالم ۲۔ یہ پہلا زمانہ تھا اور اب مطلع الشمس پر پہونچے ہیں اور شمس کو ایک ایسی قوم پر طلوع کرتا پایا۔ یہ قوم اہل بیعت ہے۔ اور پردہ نہ ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کو صاف طور پر واخرین منھم لما یلحقو بھم کے مصداق نظر آرہے ہیں۔ البتہ اہل بیعت نے بیعت کرتے ہی نمونہ بن کر دکھا دیا۔ اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں خاک کی طرح اڑا دیا۔ اب اسی طرح ہو رہا ہے۔ ہمیں اس کے تمام حالات کی خبر ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

عاجز احمد دین چوکنانوالی۔

رمضان المبارک کی سحری وافطار کا وقت

تاریخ اکتوبر ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴ — ۵۸	۶ — ۱۰
۱۰	۲	۴ — ۵۸	۶ — ۹
۱۱	۳	۴ — ۵۹	۶ — ۸
۱۲	۴	۵	۶ — ۷
۱۳	۵	۵ — ۱	۶ — ۶
۱۴	۶	۵ — ۱	۶ — ۵
۱۵	۷	۵ — ۲	۶ — ۴
۱۶	۸	۵ — ۳	۶ — ۳
۱۷	۹	″	۶ — ۲
۱۸	۱۰	۵ — ۴	۶ — ۱
۱۹	۱۱	″	۶ — ۰
۲۰	۱۲	۵ — ۵	۵ — ۵۹
۲۱	۱۳	۵ — ۶	۵ — ۵۸
۲۲	۱۴	۵ — ۷	۵ — ۵۷
۲۳	۱۵	۵ — ۸	۵ — ۵۶
۲۴	۱۶	۵ — ۹	۵ — ۵۵
۲۵	۱۷	″	۵ — ۵۴
۲۶	۱۸	۵ — ۱۰	۵ — ۵۳
۲۷	۱۹	۵ — ۱۱	۵ — ۵۲
۲۸	۲۰	۵ — ۱۲	۵ — ۵۱
۲۹	۲۱	۵ — ۱۱	۵ — ۵۰
۳۰	۲۲	۵ — ۱۴	۵ — ۴۹
۳۱	۲۳	۵ — ۱۵	۵ — ۴۸
یکم نومبر	۲۴	۵ — ۱۶	۵ — ۴۷
۲	۲۵	۵ — ۱۶	۵ — ۴۶
۳	۲۶	۵ — ۱۷	۵ — ۴۵
۴	۲۷	۵ — ۱۸	۵ — ۴۴
۵	۲۸	۵ — ۱۹	۵ — ۴۳
۶	۲۹	۵ — ۲۰	۵ — ۴۲
۷	۳۰	۵ — ۲۱	۵ — ۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہیں جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہروں میں تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر میں اپنی [illegible]

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ مین

ایک خاص رعایت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہین ۔ عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغت کی یہ کتاب لکھی ہے ۔ ہر صفحہ پر ایک کالم عربی اور دوسرے کالم مین اردو ہے ۔ اس واسطے ہر ایک اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے ۔ کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے ۔ چونکہ مین عرب صاحب کو حق تصنیف مین دی ہے ان کی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے ۔ جو صاحب خرید کرنا چاہین ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے ۔ اتنی بڑی کتاب صرف ... مین ملتی ہے ۔ گویا مفت ہے ۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے ۔ جلد طلب کرنی چاہیئے ۔

حصہ اول ۸ ر حصہ دوم ۱۲ ر کل ۱؂

دو حصے الگ الگ بھی مل سکتے ہین ۔ ناظم بدر ایجنسی

رسید چندہ

یکم نومبر ۱۹۰۸ء	۲۹۶	مرزا عباس علی صاحب	۲ ر
"	۱۶۰	خدا بخش صاحب	۲ ر
"	۲۵	مولا بخش صاحب	۲ ر
۲ " "	۶۹	ولی محمد صاحب	۳ ر
۲ " "	۱۰۶۲	فضل احمد صاحب	۱ ر
۲ " "	۱۱۰۹	غلام حیدر صاحب	۱۲ ر
۲ " "	۱۰۹۳	بہادر خان صاحب	۳ ر
۲ " "	۱۰۹۴	محمد حسین صاحب	۳ ر
۲ " "	۱۰۹۵	شہاب الدین صاحب	۳ ر
۲ " "	۱۱۰۱	شہاد علی صاحب	۲ ر
۲ " "	۹۴۱	مرزا محمد افضل بیگ صاحب	۲ ر
۳ " "	۱۰۹۶	غلام حیدر صاحب	۳ ر
۳ " "	۱۰۹۷	مرزا عزیز بیگ صاحب	۳ ر
۳ " "	۱۰۸۷	مرزا عوض بیگ صاحب	۳ ر
۳ " "	۴۹	محمد ولایت خان صاحب	۳ ر
۳ " "	۶۲	سردار خان صاحب	۳ ر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ قیمت ۱ ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے ۔

پیام شہادت — مصنفہ جناب ... صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ... اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ...

القول الصحیح — اردو ... حضرت مسیح موعود کی تائید مین مصنفہ خلیفہ ... صاحب ... قیمت ۱ ر

... رسالہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ... حضرت مسیح موعود کے وجود ... قیمت ۴ ر

الوصیت — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت نے ... بیان کیا ہے اور ... مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ...

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ... کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر ۔ اسلام کی تائید مین قیمت ۱ ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ مین ۔ قیمت ۱ ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ ڈرافٹسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ۳ ر عصمت انبیاء ۱ ر

کلام احمدی ۔ الہ داد والے ۔ قیمت ۱ ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵ ۔ ... خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ ... خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے ۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین ۔

۸ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی ۔ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفر نگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون خط و کتابت ... اڈیٹر کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ ... ضلع میرٹھ

۹ ۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات ... جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین

... گوئیکی ضلع گجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط ۔ لڑکا احمدی صحیح النسب ۔ مغل (انٹرنس) پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔

راقم ۔ ن ۔ د ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ منشی ... صاحب ... قیمت ۲ ر

آنہ ڈکشنری — طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ ر

بدر پریس قادیان مین میان سراج الدین صاحب عمر کے لئے چھپا ۔

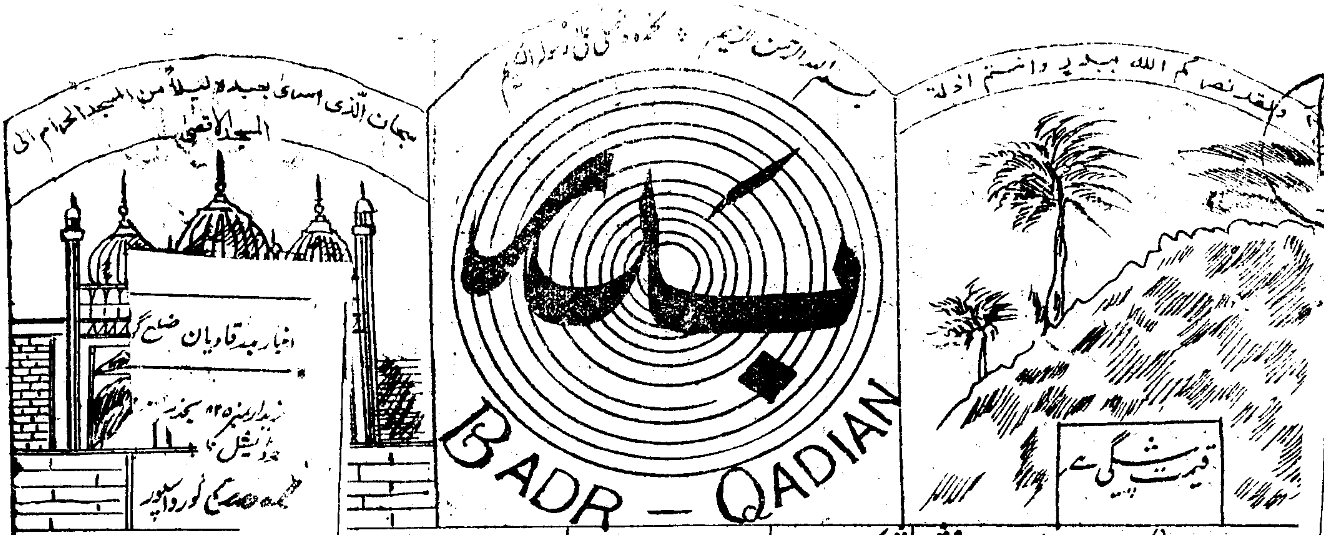

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر | آخر زمان

جلد (۶) — نمبر (۴۱)

مورخہ ۲ - رمضان ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

چھپا در قادیان بین | ایڈیٹر محمد صادق عفی عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدے کے وہ دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہیں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فایدہ اوٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ یورپ امریکہ کیواسطے تو انگریزی میگزین ریویو سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبار میں ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اوّل پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہم کو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلا قیمت جاری کیا جاوے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہماری کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلا قیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے۔ اخبار بدر کے عمدہ کاغذ باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف ے کی قیمت ایسی ہے کہ آجتک مالکان کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ آجتک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اسکا نام **بدر تبلیغ فنڈ** ہوگا جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کیطرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا۔ والسلام۔ مینجر اخبار بدر

کتبہ محمد حسین عفی عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ٹامس پین کو دہریت کہو

امریکہ کے صوبجات متحدہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ صاحب نے اپنی ایک تصنیف شدہ کتاب سوانح مارس مین امریکہ کے مشہور ریفارمر ٹامس پین کے متعلق یہ فقرہ لکھا تھا کہ وہ ایک ناپاک چھوٹا دہریہ تھا۔ یہ کتاب اب دوبارہ چھپی ہے اور اس پر امریکہ کے آزاد اخبار والوں نے اعتراض کیا ہے کہ باوجودیکہ اس فقرہ پر اخباروں میں پہلے سے نکتہ چینی کی گئی تھی۔ دوبارہ اشاعت میں اس فقرہ کو کیوں نکال نہیں دیا۔ مسٹر کرسے نے اخبار امریکہ کی میگزین فلسٹین بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء میں اس پر ایک مبسوط مضمون لکھتے ہوئے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ پین صاحب خدا کا منکر نہ تھا۔ پین صاحب نے اپنی کتاب ایج آف ریزن میں سات بار اس امر کا اقرار کیا ہے۔ کہ میں ایک خدا پر ایمان رکھتا ہوں ہاں یہ بات صحیح ہے۔ کہ پین یسوع کو خدا نہ مانتا تھا اور پادریوں کے پیش کردہ خدا یعنی خون حیض کے کھانیوالے اور عورت کے شکم سے نکلنے والے خدا اور بھوک پیاس سے لاچار ہونے والے خدا اور یہودیوں سے تھپڑ کھانے والے خدا اور صلیب دئے جانے والے خدا اور آخر مر جانے والے خدا سے وہ ضرور منکر تھا اور اس واسطے پادری لوگوں نے اس کو دہریہ قرار دیا۔ ہماری رائے میں اس لحاظ سے پین تو دہریہ نہ تھا۔ بلکہ خود یہ پادری دہریہ ہیں۔ جو سچے خدا کو چھوڑ کر ایک جھوٹے معبود کے پیچھے آوارہ ہو رہے ہیں۔

ہم کیوں پادری بنیں

یورپ امریکہ میں اس بات کی شکائیت عام ہے کہ ہماری تعلیم یافتہ نوجوان۔ ڈاکٹری۔ قانون۔ انجنیری وغیرہ پیشوں کی طرف جھکے چلے جاتے ہیں لیکن محکمہ پادری پنے کی طرف نہیں آتے۔ حالانکہ اس میں نسبتاً آرام کی زندگی ہے۔ بعض لوگوں نے یہ رائے دی تھی۔ کہ چونکہ پادری پنے کی تنخواہ اور آمد نسبتاً کم ہے اس واسطے نوجوان اس پر آنا گوارا نہیں کر سکتے لیکن حال میں پادری برل صاحب نے اس کا اصل راز پبلک پر ظاہر کر دیا ہے جو کہ نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر ۵ ۳ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۰۷ء میں چھپا ہے۔ پادری صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ہمارے نوجوان پادری بنیں تو کس واسطے؟ یہی کہ یسوع خدا تھا۔ لیکن موجودہ تحقیقات نے اس کے بے باپ ہونے کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یسوع کو کوئی لقب نہیں دیا جا سکتا۔ کہ وہ ایک قابل تعریف انسان تھا۔ کیا پھر وہ کفارے کا وعظ کریں۔ فلسفہ اور عقل نے کفارے کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے پھر کیا وہ اس بائبل کا وعظ کریں۔ پوہ۔ پوہ۔ بائبل دوسری دنیوی کتابوں کی طرح ایک کتاب ہے اور کسی طرح ان سے افضل نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نوجوانوں نے صرف ایک دفعہ دنیا میں آنا ہے۔ وہ اپنی زندگی کو اچھا بنانا چاہتے ہیں۔ پادری پنے کے ٹوکرے میں اپنے سارے انڈے رکھدینا ایک بے وقوفی کا کام ہے"

حلیم لیلے کے پُرامن مذہب کے پیرو اور اُن کے مقلد

لورپول کا ہفتہ وار اخبار ۲۱۔ اگست ۱۹۰۷ء خبر دیتا ہے۔ کہ مقام ہیگ۔ پر جو امن عامہ کی مجلس منعقد ہو رہی ہے اس کے سفیر برطانیہ گرے صاحب نے ایک تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ جب یہ مجلس ۱۸۹۸ء میں منعقد ہوئی تھی۔ تو اس وقت یورپ امریکہ اور اُن کے شاگرد جاپان کا جنگی خرچ ۲۵ کروڑ اشرفی تھا اور اب جبکہ دوسری مجلس منعقد ہوئی ہے۔ تو آجکل ۳۲ کروڑ اشرفی ہے

پادری گھبرا گئے

نیز مذکورہ بالا اخبار خبر دیتا ہے کہ پادری لوگ اسلام کی ترقی پر خوف زدہ ہو رہے ہیں اور ابتدائے اکتوبر میں پادریوں کی ایک کانگریس بمقام گریٹ یارموتھ منعقد ہوگی جس میں اسلام کے مجنونانہ دشمن مارگولیوتھ وغیرہ لیکچر دینگے

بائبل میں سے خونی حصہ نکال دو

انگلینڈ کے ایک میگزین کانٹمپوریری ریویو میں سر آلیور لاج ایک مضمون بچوں کی تعلیم پر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ بائبل کو اگر مدارس میں پڑھایا جاوے۔ تو اس کا ایک انتخاب کر لینا چاہیئے اور اس کا خونی حصہ درمیان میں سے نکال کر کانٹ چھانٹ کے بعد بچوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ رائے تو عمدہ ہے۔ آگے کب بائبل اپنی اصلی حالت میں ہے۔ جو اس انتخاب سے کچھ حرج ہوگا۔ اس واسطے اُمید نہیں۔ کہ پادری صاحبان اس پر کوئی اعتراض کرنے کی جرأت کریں۔

[illegible]

جنگوں کے سلسلہ کو منقطع کر دو

حضرت مولوی نور الدین صاحب کیا سچ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ کوئی پچیس سال ایسے خالی نہیں جاتے جس میں حضرت نبی کریم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت آپ کی کسی پیشگوئی کے پورا ہونے کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر نہ ہو جائے۔ کیسا ہی اعلیٰ اور پاک اور مصفیٰ سینہ تھا۔ خدا کے اس برگزیدہ اور پیارے کا کہ اتنے عرصہ کی باتیں پہلے سے اس صفائی کے ساتھ سب اس میں منکشف ہو گئی تھیں۔ اللّٰھم صل علی محمد و علٰی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔ آنحضرت نے پہلے سے فرمایا تھا۔ کہ مسیح موعود جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ اس کے مطابق اس زمانہ میں خدا کے ملائکہ نے کچھ ایسی تحریک کی ہے کہ تمام روئے زمین کے مہذب ممالک کا میلان اس طرف ہو رہا ہے کہ آئندہ جنگوں کا بالکل خاتمہ کیا جائے۔ مذہبی کیا کوئی دنیوی لڑائی بھی نہ ہونے پاوے۔ اسی مطلب کے واسطے دنیا کے بادشاہوں کے سفیر شہر ہیگ میں جمع ہوئے ہیں۔ اور ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ انگلینڈ کے اخبار ریویو آف ریویوز انٹرنیشنلزم بابت ماہ جون ۱۹۰۷ء میں ایک مضمون لارڈ ایوبری نے لکھا ہے۔ کہ صلح اچھی یا جنگ۔ اس مضمون میں لارڈ موصوف نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ جنگ کے اخراجات کو بہم پہنچانے کے واسطے ہر ایک مزدور کو روزانہ کئی گھنٹے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ کروڑوں آدمی ملک میں ایسے رکھے جاتے ہیں جو ملک کی خاطر کوئی فائدے کا کام نہیں کرتے۔ صرف ان کا یہ کام ہے کہ دوسری قوموں کو ڈراتے رہیں۔ کہ ہمارے ملک میں اس قدر فوج ہے اور قوم کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ان کے اخراجات خورد و نوش بہم پہونچائے۔ اخیر میں لارڈ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ کہ دراصل یورپ کا مذہب عیسائیت نہیں ہے۔ بلکہ جنگ و جدال ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولائت
صفحہ ۳ - خط لکھنے والے دوست آگاہ ہون
صفحہ ۴ - یورپ کو جہاد کا اندیشہ
صفحہ ۵ - انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور -
صفحہ ۶ - دعوت سے کیا مراد ہے -
صفحہ ۷ - ۸ - ۹ - اطلاع عام - ہماری انجمنون کے کارکن کیسے ہون - انجمن احمدیہ انبالہ
صفحہ ۱۰ - یحییٰ کا ہم نام پہلے نہین ہوا -
ایوب مرحوم - افریقہ مین طاعون
صفحہ ۱۱ - حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ المفتی

خط لکھنے والے دوست آگاہ ہون

کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت چند روز سے بسبب نزلہ کے علیل ہے اور حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین ان احباب کو جو اپنے خط کے جواب مین حضور سے دستخطی خط لکھنے کی درخواست کیا کرتے ہین اطلاع دون کہ حضور خود اس تکلیف کو برداشت نہین کر سکتے - ایسے دوست معاف رکھین یہی سبب ہے کہ اس اخبار مین تازہ الہامات بھی درج نہین ہو سکے اور تازہ ڈائری بھی نہین لکھی جا سکی -

اخبار قادیان

حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہین - درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے - یہ دور درس کا نصف قرآن شریف ختم کر چکا ہے - جس مین ہزارون معارف و حقائق خدا کے پاک کلام کے بیان ہو چکے ہین اللہ تعالیٰ اس درس کے مدرس کو اور اس کے شاگردون کو اپنی پاک رضامندی کی راہون پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے - اور اس مبارک درس کے سلسلہ کو قیامت تک قائم رکھے - آمین ثم آمین -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین - گذشتہ جمعہ مین آپنے مسجد مبارک مین خطبہ پڑھ کر سامعین کے ایمان کو تقویت دی - باوجود اس پیرانہ سالی کے جس قوت اور جوش کے ساتھ حضرت مولوی صاحب خطبہ پڑھتے ہین وہ ان کی اعلیٰ ایمانی قوت کا نمونہ ہے - اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو اس سے بھی بڑھ کر دینی خدمت کی ادائگی کے واسطے طاقت عطا فرماوے -

گذشتہ ہفتہ مین جناب غلام رسول صاحب تمیم سب انسپکٹر علاقہ فیروزپور بمعہ اپنے چند رفقاء کے اور مولوی محمد فضل صاحب چنگوی اور بابو عباس علی صاحب گارڈ جہلم سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے آکر حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے - مولوی محمد فضل صاحب چنگوی عرب اور مصر کے مختلف مقامات کے اخبارون کو سلسلہ کی تبلیغ مین خطوط لکھتے رہتے ہین اور خود ان کے وطن مین بھی ان کی تبلیغ کے سبب بہت سے آدمی حضرت اقدس کی بیعت مین شامل ہو چکے ہین - اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو جزائے خیر دے -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ماسٹر عبد العزیز صاحب - انبالہ چھاونی	علی محمد صاحب گکھو وال - لائل پور
منشی جلال الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ	میان خیرالدین " "
میان ولی محمد صاحب گمہیانہ جہنگ -	میان عبد الرشید پسرور
میان روشن الدین صاحب ملتان	میان غلام نبی صاحب چکوال
میان محمد حیات صاحب موضع چک ۴۹ ضلع گوجرانوالہ -	میان عابد علی - سیتاپور
میان عبد اللہ صاحب - سامانہ	حیات گل صاحب سندوال
سردار - مانگٹ - گوجرانوالہ	نوجا " "
میان نواب - راعی وال سیالکوٹ	عطا محمد صاحب کاٹھہ گڑھ
شیخ غلام رسول صاحب لون میانی	اہلیہ محمد ابراہیم صاحب دگشائی
میان چراغ الدین صاحب - مجیٹھہ امرتسر	میان محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ
میان فضل حسین " " "	راج بی بی - بہوڑی - رعیہ - سیالکوٹ
میان نور احمد صاحب جیٹھا تحصیل قصور	تاج الدین صاحب سفید پوش نمبردار ویروالہ - پسرور - سیالکوٹ
میان غلام نبی صاحب سیالکوٹ	میان حافظ علی صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان -
میان عبد الغنی " " "	رحیم بخش صاحب جوئیہ - جہی شاہ پور
میان عبد الحکیم " " "	میان عبد القادر صاحب یادگیر ضلع گلبرگہ ملک نظام
محمد حسین ولد تاج محمد لدیانہ	میان شرف الدین صاحب پڑکل یادگیر ضلع گلبرگہ - ملک نظام
غلام احمد صاحب ولد حکیم نور محمد صاحب لاہور -	
شیر احمد صاحب لاہور	

یورپ کو جہاد کا اندیشہ

مذکورہ بالا عنوان کے نیچے اخبار آرمی نیوز لودیانہ نے انگلینڈ کے مشہور رسالہ نائینٹین سینچری کے ایک مضمون کا اقتباس کر کے اس پر ریویو کیا ہے اور اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ خیال یورپین لوگوں کا بالکل غلط ہے ممکن ہے۔ کہ جس بنا پر کپتان ولسن نے یہ مضمون لکھا ہے وہ بالکل خیالی اور وہمی ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ جہاد کا مسئلہ جس طریق میں آج کل بعض مسلمانوں نے سمجھ رکھا ہے وہ صحیح نہیں اور قرآن و حدیث اور عقل کے مخالف ہے اور حضرت مسیح موعود نے جو مذہبی جہاد کو مطابق احادیث کے بند کر دیا ہے۔ جب تک اس بات کو تمام مسلمان مان نہ لیں گے۔ یہ خطرہ کم و بیش ضرور غیر اقوام کے دلوں میں قائم رہے گا۔ وہ مضمون ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

دولت کے بغیر دنیا کے کام نہیں چلتے۔ مگر دولت کی زیادتی بھی ہزار مصیبتوں اور پریشانیوں کا موجب ہے۔ یورپ میں آج کل دولت کے پہاڑ کھڑے ہیں ہزار ہا لاکھوں آدمی ایسے ہیں۔ جو قارون کو مول لے سکتے ہیں۔ معمولی آدمیوں تک ایسے ایسے ساز و سامان حاصل ہیں جو زمانہ گذشتہ میں بادشاہوں تک کو نصیب نہیں ہوتے تھے۔ مگر دولت کا خاصہ ہے۔ کہ خوف اور بے چینی اپنے ساتھ لاتی ہے۔ اہل یورپ نے جب بر اعظموں کی دولت سمیٹ لی۔ روئے زمین کے چپہ چپہ پر جب ان کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ تو اب خیالی بہوت اور وہمی تفکرات ان کو چین نہیں لینے دیتے۔ اب یہ فکر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ یہ عیش و عشرت کے سامان یہ بے انتہا زر و مال کسی وقت میں ہاتھ سے نہ نکل جائے مبادا کوئی مشرقی قوم غلبہ پا کر ان کو زیر نہ کرے۔ جب جاپان نے سر اٹھایا۔ تو تمام یورپ اور امریکہ زرد خطرہ کے خواب دیکھنے لگا اور جرمنی اور فرانس اور روس اور امریکہ چونک چونک پڑتے تھے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ چین بھی بیدار ہو جائے۔ پھر ہمارا کہیں ٹھکانا نہ ہوگا۔ کیونکہ دنیا کی تہائی آبادی جو فطرتاً صناع اور مشقت پسند ہیں۔ اور مرنے کو ایک کھیل سمجھتے ہیں۔ اگر ہوش میں آگئے اور نئی تہذیب اور فنون جدیدہ سے باخبر ہو گئے۔ تو کون ان کے مقابلہ کی تاب لائیگا۔ کچھ دن تو یہ اندیشہ رہا اور امریکہ اور نوآبادیوں سے چینی مزدوروں اور کاریگروں کو نکالنے کی کوشش ہوتی رہی کہ کہیں یہ سفید رنگ آدمیوں کی روٹی نہ چھین لیں مگر یہ دیکھ کر کہ چینی بہت ہی گری ہوئی قوم ہے دو صدی افیون نوشی نے ان کو نکما کر رکھا ہے۔ اگر سنبھلے بھی تو بیدار ہوتے ہوتے صدیاں چاہئیں۔ زرد خطرہ کا چرچا کچھ عرصہ سے کم ہو گیا ہے۔ کبھی ہندوستان کی طرف سے اینگلو انڈین اخبارات کی مہربانی سے غدر کا خیال خوف طاری ہوا اور برٹش پبلک کو بیٹھے بٹھائے مفت کا خلجان لگا دیا۔ اب ایک کپتان ولسن صاحب نے نیا شوشہ چھوڑا ہے کہ تمام عیسائی دنیا کو ایک آنیوالے اسلامی جہاد کے خوف سے دہلا دیا۔ آپکا ایک مضمون رسالہ نائینٹینتھ سنچوری میں شائع ہوا ہے۔

یہ خطرہ فرقہ سنوسیہ کی تیاری جہاد کے متعلق ہے جو سالہا سال سے افریقہ میں خاموشی کے ساتھ ہو رہی ہے شیخ سنوسی کے مریدوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے بقول کپتان صاحب فرقہ سنوسیہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ اسلامی ممالک کو عیسائیوں کی حکومت سے آزاد کرے اور یہ مدعا ایک عالمگیر جہاد کے ذریعہ سے حاصل کیا جائے۔ کپتان ولسن کا خیال شائد یہ ہے۔ کہ جس طرح عربوں نے ظہور اسلام کے بعد اٹھ کر آدھی دنیا کو فتح کر لیا۔ اسی طرح فرقہ سنوسیہ آہستہ آہستہ زور پکڑ رہا ہے اور وہ ایک دم دنیا پر آندھی کی طرح چھا جائیگا۔ آجکل افریقہ کے مشرقی اور مغربی ساحلوں کے تمام برٹش مقبوضات اور مصر اور سوڈان میں تمام مسلمان نوجوان کو فرقہ مذکورہ کے ممبر بنانے کی سرگرمی سے کوشش ہو رہی ہے۔ خاص کر مغربی ساحل افریقہ میں بہت عرصہ سے کارروائی ہو رہی ہے اور وہاں زیادہ گہرا اثر ہوا ہے۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں کہ میرا یہ خیال صحیح ہے کہ سنوسی کے بہت سے ایجنٹ ہماری فوجوں میں محض اس غرض سے بھرتی ہوتے ہیں کہ نوجوانوں میں وعظ کر کے ان میں اپنے مشن کو ترقی دیں۔

کپتان ولسن یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ یہ تحریک نہایت اخفا اور رازداری کے ساتھ عمل میں آرہی ہے اس لئے اس کے متعلق قابل اعتبار حالات معلوم کرنے مشکل ہیں لیکن عتبرہ اور عدرمان میں درویش قیدیوں کی زبانی انہیں معلوم ہوا ہے کہ شیخ سنوسی آجکل ٹیونس میں تمام افریقہ میں عالمگیر اسلامی جہاد کی تیاری کی کوشش میں مصروف ہے۔ تمام شمالی اور جنوبی افریقہ میں اس کے ایجنٹ موجود ہیں اور مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کو بھی اس کے ایجنٹ اپنی جماعت میں شامل کر رہے ہیں۔ شیخ کا ارادہ یہ ہے کہ عام جہاد کرنے سے پہلے سب سامان لیس کر لیا جاوے اور پوری تیاری کے بعد کارروائی ہو۔ بلکہ اگر ممکن ہو۔ تو کسی موقعہ تک انتظار کیا جاوے جبکہ کوئی ایسی جنگ شروع ہو جس میں فرانس اور انگلستان یا دونوں طاقتیں کسی دشمن سے مصروف پیکار ہوں اور افریقہ کی طرف زیادہ توجہ دینے کے قابل نہ ہیں ایک اور قابل غور امر یہ ہے۔ کہ ہر سال سنوسی فرقہ کے متعدد لوگ یورپ میں خاص کر انگلینڈ اور فرانس میں مغربی علوم و فنون سیکھنے آتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر شمال مغربی افریقہ کے باشندے ہوتے ہیں ان دونوں باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ کسی معمولی عرب قبیلہ یا حبشی لوگوں سے ہمارا سابقہ نہیں پڑا۔ بلکہ ایک بہت بڑی تحریک سے جو بڑی ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ جو چند سال میں ایک بڑی پرزور طاقت ہو جائے گی۔ دو بدو ہونا پڑیگا۔

کپتان صاحب لکھتے ہیں۔ کہ شاید لوگ مجھے الزام دیں گے کہ میں ایک بیجا خوف دلا رہا ہوں۔ لیکن میرا یقین ہے۔ کہ سنوسیہ فرقہ ایک ایسی زبردست طاقت ہے۔ جس کا یورپ میں کسی نے ٹھیک اندازہ ہی اب تک نہیں کیا۔ اور وہ دن نزدیک تر آرہا ہے۔ کہ اسلامی مذہبی دیوانگی کے جوش سے تمام بر اعظم میں ہمارا آمنا سامنا ہوگا۔ جو کمل طور پر مرتب اور مستعد اور تیار ہے جس کے مقابلہ میں وہ تمام سابقہ لڑائیاں جو سیاہ فام قوموں کے ساتھ ہوئی ہیں محض بچوں کا کھیل ثابت ہوں گی۔ ممکن ہے کہ یہ جنگ ہماری زندگی میں نہ ہو کیونکہ وہ دور اندیش آدمی جو اس تحریک کے بانی ہیں جلدباز نہیں ہیں اور مکمل تیاری سے پہلے ہرگز چھیڑ چھاڑ شروع نہیں کریں گے۔ لیکن میرے خیال میں بیس سال کے اندر اندر آنے والا جہاد ضرور ہوگا۔ اگرچہ تحقیق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ ممکن ہے کہ پچاس سال بعد ہو اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کل ہی شروع ہو جائے یہ کہنا فضول ہے۔ کہ افریقہ کی جنگجو اقوام زولو۔ بسوٹو اور موازی۔ ماعی وغیرہ اپنے یوروپین آقاؤں کے خلاف اس جہاد میں شامل ہو جائیں گے۔ میرا یقین ہے۔ کہ جب وہ وقت آئیگا۔ تو ابی سینیا کے عیسائیوں کے علاوہ افریقہ کی تمام سیاہ فام قومیں سفید رنگ اقوام کے خلاف ہتھیار سنبھال لینگی۔ جب وہ دن آویگا اور آئیگا ضرور۔ تو افریقہ کے سفید رنگ کے لوگ موت کے پنجہ میں گرفتار ہوں گے۔ کیونکہ اسلامی مذہبی دیوانگی کے جوش کی لہریں تمام بر اعظم افریقہ میں پھیلیں گی اور ایک بے شمار لشکر جس میں دنیا کی بہترین جنگجو اقوام شامل ہوں گی۔ جو یوروپین آلات حرب

علیٰ اور اعلیٰ درجہ کی تربیت اور ترتیب کے ساتھ قدم قدم زور پکڑتی ہوئی ایک ایسے طوفان کی شکل میں بڑھینگی۔ جو دنیا نے آج تک نہیں دیکھا۔ ایک ہی روز میں ایسی حالت پیش آسکتی ہے۔ جس کے مقابلہ میں ہندوستان کا غدر اور سوڈان کی مہم دونوں مل کر نہائیت خفیف حادثے سمجھے جاوینگے۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں کہ لوگ اس کو مبالغہ سمجھینگے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یہ میرا پختہ یقین ہے۔ کہ آئندہ بیس سال کے اندر یوروپ کو افریقہ میں ایک ایسی جنگ عظیم پیش آئیگی کہ اس کے خاتمہ پر ممکن ہے۔ کہ سفید رنگ کا ایک آدمی بھی افریقہ میں باقی نہ رہے گا۔

یہ ہے وہ وحشت انگیز خواب جو کپتان ولسن نے دیکھا ہے۔ اور جس کی تعبیر سے تمام یوروپ کی نیند حرام کرنا چاہتے ہیں۔ مگر شیخ سنوسی اور ان کے فرقہ کی نسبت چند سال ہوئے پہلے اس سے بھی بڑھ کر مبالغہ آمیز روائتیں اخبارات یوروپ میں درج ہو چکی ہیں اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیخ اور اس کے مرید خالص مذہبی آدمی ہیں۔ اور وظائف میں مرتاض لوگوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں اور چونکہ ان کی بود و باش صحرائے افریقہ کے قریب ہے۔ اس لئے وحشی جانوروں اور جنگلی اقوام سے محفوظ رہنے کے لئے کچھ آلات حرب بھی رکھتے ہیں۔ ہم برسوں سے شیخ سنوسی کی ہولناک جنگی تیاریوں کی کہانیاں سن رہے ہیں۔ مگر اس کا ظہور آج تک دیکھنے میں نہ آیا۔ سچ مچ شیخ سنوسی یوروپ کے لئے ایک ہوا ہے جو بعض سنیشن پسند اہل یوروپ کے لئے مغربی اخبارات نے بنا دیا ہے ورنہ اگر اس کا بطور ایک جنگی طاقت کے اثر موجود ہوتا تو معتبر ذریعہ سے سننے میں آتا۔ پندرہ بیس سال سے تو ہم سنتے ہیں کہ شیخ سنوسی جہاد کی تیاری کر رہے ہیں مگر یہ عجب تیاری ہے۔ کہ صدیوں میں ختم ہوگی۔ دنیا آجکل سنیشن طلب ہے۔ اس لئے اخبارات بھی ایسے مضامین کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر لوگوں کے کان کھڑے ہوں۔ فرض کرو کہ شیخ سنوسی کے چند لاکھ مرید بھی ہیں۔ ان کے پاس بندوقیں بھی ہیں اور ممکن ہے کہ چند توپیں بھی ہوں۔ مگر جرمنی۔ فرانس اور انگلینڈ کے نو ایجاد آلات حرب کی تاب کروڑوں آدمی بھی خواہ وہ کیسے ہی پُر جوش ہوں نہیں لاسکتے ہیں نہ صحرائی لوگ زمانہ حال کے فن جنگ میں ماہر کامل ہو سکتے ہیں آجکل مراکو میں ہی دیکھ لیجئے۔ جنگ میں فرانس کا اگر ایک آدمی کام آتا ہے تو عربوں کے سینکڑوں مارے جاتے ہیں نیم وحشی لوگ خواہ ان کی تعداد کتنی ہی ہو نئی تہذیب اور اس کے سامان جنگ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے سوڈانی درویشوں اور حبشیوں کی مثالیں پیش نظر ہو چکی ہیں۔ کہ وحشیانہ جوش جدید آلات حرب اور قواعد دانی کے سامنے کچھ ہستی نہیں رکھتا جبتک جاپانیوں کی طرح فن جنگ میں ماہر کامل نہ ہو۔ کوئی ایشیائی یا افریقی قوم یوروپ سے بازی نہیں لے جا سکتی۔

انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور

حسب الحکم صدر انجمن احمدیہ قادیان تمام ضلعوں میں ایک ضلع کی انجمن بنائی گئی ہے۔ گورداسپور کے ضلع کی انجمن قادیان میں بنائی گئی ہے اور اس کی شاخوں کا بنانا ضلع گورداسپور کے مختلف مقامات میں ضروری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان تمام احمدی برادروں کی خدمت میں جو کہ گورداسپور کے ضلع کے کسی قصبہ میں رہتے ہوں۔ التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقامات میں اس انجمن کی شاخیں بنا کر راقم کو جلد مطلع فرماویں اور جس جگہ بہ سبب تھوڑے احمدی ہونے کے انجمن نہ بن سکے اس جگہ کے احباب کسی قریب کی انجمن کے ممبر بن جاویں۔ ہر ایک شاخ انجمن اپنے علاقہ کی حدبندی مقرر کر کے عاجز کو اطلاع دے کہ کس حد تک کے احمدی برادران اس کے ممبر ہیں یا ہو سکیں گے۔ نیز ہر ایک مقام کے احمدی برادران اپنی ایک فہرست بطریق نقشہ ذیل بنا کر بہت جلد عاجز کے پاس ارسال کر دیں تاکہ تمام احمدی برادران ضلع گورداسپور کے نام ایک رجسٹر میں لکھے جاویں۔

نمبر	نام	ولدیت	پتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چندہ				
							[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کنبہ کے دیگر اشخاص میں بیوی اور خورد و کلاں تمام بچوں اور دیگر متعلقین کے نام بھی لکھنے چاہئیں سوائے اس کے جو سلسلہ احمدیہ کا ممبر ہونے سے انکاری ہو جیسا کہ ہر ایک مذہب کی مردم شماری میں نابالغ بچے اسی مذہب میں شمار کئے جاتے ہیں اسی طرح احمدیوں کے بچے سب احمدی شمار ہونگے۔

چونکہ اخبار سب جگہ نہیں پہنچتا اس واسطے جن احباب کو یہ اخبار ملے وہ اپنے قریب کے گاؤں میں اس کی اطلاع کر دیں۔ یہ فہرستیں بہت جلد دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں خط پر کسی شخص کا نام نہ ہو صرف وہ پتہ ہو جو درج ذیل ہے کیونکہ عہدہ دار ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں جن اصحاب کے پاس انجمن بنانے کے قواعد نہ ہوں وہ دفتر ہذا سے منگوا سکتے ہیں۔ المشتہر سکرٹری مفصلات انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور قادیان

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۱	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	½۱
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	½۲	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری فی من سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ کر اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۹۔ اشتہار صرف آخری صفحوں پر دئے جاوینگے۔ جہاں جہاں مینیجر مناسب سمجھے۔

سوال ۔ دعوت پہنچ جانے سے کیا مراد ہے۔

الجواب ۔ دعوت پہنچا دینے میں دو امر ضروری ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ وہ لوگوں کو اطلاع دیدے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور انکو انکی غلطیوں پر متنبہ کر دے کہ فلان فلان اعتقاد میں تم خطا پر ہو یا فلان فلان عملی حالت میں تم سست ہو دوسرے یہ کہ آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے اور عادت اللہ اس طرح پر ہے کہ اوّل اپنے نبیوں اور مرسلوں کو اس قدر مہلت دیتا ہے کہ دنیا کے بہت سے حصہ میں اُن کا نام پھیل جاتا ہے اور اُن کے دعوے سے لوگ مطلع ہو جاتے ہیں اور پھر آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ کے ساتھ لوگوں پر اتمام حجت کر دیتا ہے اور دنیا میں خارق عادت طور پر شہرت دینا اور روشن نشانوں کے ساتھ اتمام حجت کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک غیر ممکن نہیں جس طرح تم دیکھتے ہو کہ ایک دم میں آسمان کے ایک کنارہ سے بجلی چمکتی اور دوسرے کنارہ تک پھیل جاتی ہے اسی طرح خدا کے حکم سے خدا کے رسولوں کو شہرت دیجاتی ہے اور خدا کے فرشتے زمین پر اُترتے اور سعید لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ جن راہوں کو تمنے اختیار کر رکھا ہے وہ صحیح نہیں ہیں تب ایسے لوگ راہ راست کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے امام وقت کی خبریں لوگوں کو پہنچ جاتی ہیں بالخصوص یہ زمانہ تو ایسا زمانہ ہے کہ چند دنوں میں ایک نامی ڈاکو کی بھی بدنامی کیساتھ تمام دنیا میں شہرت ہو سکتی ہے تو کیا خدا تعالیٰ کے بندے جن کے ساتھ نصرت خدا ہے وہ اس دنیا میں شہرت نہیں پا سکتے اور مخفی رہتے ہیں اور خدا انکی شہرت پر قادر نہیں ہے میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسے طور سے میرے شامل حال ہے کہ میری اتمام حجت کے لئے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کیلئے خدا تعالیٰ نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہیں کہ پہلے اس سے کسی نبی کو میسر نہیں آئے تھے چنانچہ میرے وقت ممالک مختلف کے باہمی تعلقات بباعث سواری ریل و تار اور انتظام ڈاک اور انتظام سفر بحری اور بری میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ گویا اب تمام ممالک ایک ہی ملک کا حکم رکھتے ہیں بلکہ ایک ہی شہر کا حکم رکھتے ہیں اور ایک شخص اگر سیر کرنا چاہے تو تھوڑی مدت میں تمام دنیا کا سیر کر کے آسکتا ہے ماسوا اس کے کتابوں کا لکھنا ایسا سہل اور آسان ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی چھاپہ کی کلیں ایجاد ہو گئی ہیں کہ جس کسی ضخیم کتاب کے چند مجلد سو برس میں بھی نہیں لکھے جا سکتے تھے اس کے کئی لاکھ نسخے ایک دو برس میں لکھے جا سکتے ہیں اور تمام ملک میں شائع ہو سکتے ہیں اور ہر ایک پہلو سے تبلیغ کیلئے بھی اس قدر آسانیاں ہو گئی ہیں کہ ہمارے ملک میں آج سے سو برس پہلے انکا نام و نشان نہ تھا اور جیسے پہلے اگر پچاس برس پر نظر ڈالی جائے تو ثابت ہوگا کہ اکثر لوگ ناخواندہ اور جاہل تھے مگر اب بباعث کثرت مدارس کے جو دیہات میں بھی قائم کئے گئے ہیں اس قدر استعداد و علمیت لوگوں کو حاصل ہو گئی ہے کہ وہ دینی کتابوں کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور میری طرف سے تبلیغ کی کارروائی یہ ہوئی ہے کہ میں نے پنجاب اور ہندوستان کے بعض شہروں جیسے امرتسر لاہور جالندھر سیالکوٹ اور دہلی اور لودیانہ وغیرہ میں بڑی بڑی مجمعوں میں خود جا کر خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچایا ہے اور ہزارہا انسانوں کے روبرو اسلامی تعلیم کی خوبیاں پیش کی ہیں اور اسّی کے قریب کتابیں عربی اور فارسی اُردو اور انگریزی میں حقانیت اسلام کے بارہ میں جنکی جلدیں ایک لاکھ کے قریب ہونگی تالیف کر کے ممالک اسلام میں شائع کی ہیں اور اسی مقصد کیلئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی ہدایت سے تین لاکھ سے زیادہ لوگ میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے آج تک توبہ کر چکے ہیں اور اس قدر سُرعت سے یہ کارروائی جاری ہے کہ ہر ایک ماہ میں صدہا آدمی بیعت میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے یہانتک کہ امریکہ میں کئی لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور خود انہوں نے غیر معمولی زلزلوں کی پیشگوئیوں کو ہمارے نشانوں کا ثبوت دینے کیلئے امریکہ کے نامی اخباروں میں شائع کرایا ہے اور یورپ کے بعض لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں اور اسلامی بلاد کا تو کیا ذکر

[illegible]

اطلاع عام

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب ان کے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا اس لئے ہم تمام لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر ان کا نام لے کر کوئی تحریر شائع نہ ہوگی بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

ایڈیٹر بدر

ہماری انجمنوں کے کارکن کیسے ہوں

نیت صدر انجمن احمدیہ نے اس امر کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک شہر اور قصبہ اور گاؤں کے احمدی برادران اپنی اپنی جگہ مقامی انجمنیں بنائیں اور ان انجمنوں کو ایک ضلع کی انجمن کے ماتحت کریں اور تمام ضلعوں کی انجمنیں صدر انجمن کے ماتحت ہوں اور اس طرح تمام احمدی برادران ایک سلسلہ کے اندر منسلک ہو کر یگانگت کے ساتھ کام کریں ایسی انجمنوں کے کارکنوں کے واسطے بھی صدر مقام قادیان سے قواعد بنا کر روانہ کئے گئے ہیں۔ سر دست ایسے کارکن عموماً ہر جگہ آنریری یعنی بلا تنخواہ ہوں گے۔ ان کارکنان کے واسطے سب سے اول یہ ضروری ہوگا۔ کہ جب مقامی برادران ان کو کسی عہدہ پر مقرر کرنا چاہیں تو ان کے قبول کرنے کی طاقت اپنے اندر دیکھیں تو سب سے پہلے اپنے دل میں اس امر کو سوچیں۔ کہ وہ اس کام کو کیوں اختیار کرتے ہیں۔ کس نیت سے وہ یہ کام اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ انما الاعمال بالنیات عمل نیتوں پر موقوف ہیں۔ اگر کوئی شہرت۔ وجاہت عزت کی خاطر انجمن کا پریذیڈنٹ یا سکرٹری یا دوسرا عہدہ دار بنتا ہے۔ تو انجمن احمدیہ ایک ایسی معزز چیز ہے۔ کہ اسکو یہ باتیں حاصل ہو جائیں گی۔ لیکن ایسا عہدہ دار اپنے آپکو ضرور نقصان میں سمجھے۔ کیونکہ اس عہدہ داری میں اس کے سامنے ایک نہایت لطیف میوہ پیش کیا گیا تھا جس کے فقط چھلکے کے کھا لینے پر اس نے قناعت کی ہے اور اصلی مغز اور گودے کو لاپرواہی سے پھینک دیا ہے اس خدمت کے دیانت و امانت کے ساتھ ادا کرنے سے وہ ایک عظیم الشان شے حاصل کر سکتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ وہ ہے۔ رضائے الٰہی۔ پس ایسے عہدہ کے قبول کرنے کے واسطے وہ اس کے علاوہ کوئی نیت اپنے دل میں نہ رکھتا ہو۔ کہ اس کو رضائے الٰہی حاصل ہو جائے اور بس۔ جو ایسا کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کو تمام دنیوی فوائد سے خود بخود غنی کر دے گا کیونکہ وہ اپنے نیک بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی اولاد کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسےٰ جیسا نبی اور خضر جیسا فرشتہ ایک گرتی ہوئی دیوار کے بنانے میں مصروف ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے اینٹ اور گارا اٹھا کر اس کو بنایا یہ ان کے واسطے حکم الٰہی تھا۔ کیوں؟ اس واسطے کہ اس کی دیوار کے اندر ایک خزانہ تھا۔ جس کے مالک دو لڑکے تھے۔ یہ نہیں معلوم کہ وہ لڑکے کیسے تھے مگر ان کی یہ خاطر کیوں ہوئی اس واسطے کہ کان ابوھما صالحاً۔ ان کا باپ نیکوکار تھا۔ سبحان اللہ نیکوکار خدا کو کیسا پیارا ہے۔ کہ اس کی اولاد بھی ضائع نہ ہونے پائی۔ پس سب سے اول اپنی نیتوں کو پاک صاف کرو۔ خدا کے واسطے اور صرف خدا کے واسطے کوئی کام اپنے ہاتھ میں لو۔

پابندی قواعد جب کسی کام کو اپنے ہاتھ میں لے چکو۔ تو پھر اپنے فرائض کی انجام دہی ایسے طریق سے نہ کرو۔ جس طرح کہ ایک بیگار ہوتی ہے۔ لاپرواہی کو ہرگز کام میں نہ لاؤ۔ اس سے ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ بلکہ کام کو اس طرح کرو۔ جس طرح کہ ایک سرکاری ملازم اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتا ہے اور اس کو خوف ہوتا ہے۔ کہ اگر میں اس کام کو بخوبی سرانجام نہ دونگا۔ تو مجھ پر جرمانہ ہوگا۔ یا میں موقوف کر دیا جاؤں گا۔ بے تنخواہ عہدہ دار ہو کر ایک تنخواہ دار عہدہ دار کی طرح کام کرو۔ تمام تو اعد

کی پابندی کرو۔ ایسا کہنا تو خود ایک نخش امر ہے۔ ایسا دل میں بھی خیال نہ لاؤ۔ کہ اگر میں کام نہ کرونگا۔ تو مجھے کیا پرواہ ہے۔ اس کو خدا سے تنخواہ ملتی ہے اس تنخواہ کو ظاہری تنخواہوں سے زیادہ عزیز رکھو۔ کیا ہی پیاری بات مجھے معلوم ہوئی ایک ریاست کے رئیس کی جس نے آخری عمر میں اپنا تمام خزانہ مساکین اور فقراء میں تقسیم کر دیا۔ تو کسی کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ میں اپنی دولت کو بہت پیار کرتا ہوں۔ جب تک میں اس دنیا میں تھا۔ میں نے اسے اپنے پاس رکھا۔ اب جب میں نے جانا کہ میرا وقت آگے چلنے کو ہے تو میں نے اپنی دولت بھی ایسے نوکروں کے سر پر رکھ کر آگے بھیجدی جنھوں نے مجھ سے مزدوری نہیں لی اور نہ اُن سے مجھے خیانت کا خوف ہے۔ غرض وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا تنخواہ دار نوکر ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو بے تنخواہ سمجھ کر اپنے کام میں غفلت اور سستی کریگا تو پھر اپنے مالک حقیقی سے اپنی تنخواہ کیونکر پاسکیگا۔ انجمن مقامی ہو یا صدر ہو۔ بہر حال اس کے قواعد کی پابندی ہر ایک ممبر اور عہدہ دار کو نہایت دلی اخلاص کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ ہاں کسی کو کوئی قاعدہ ناپسند ہو۔ تو وہ نظر ثانی کے واسطے انجمن میں درخواست دے سکتا ہے۔ انجمن کے فیصلہ کی اپیل صدر انجمن میں کرسکتا ہے اور صدر انجمن کے فیصلہ کی اپیل حضرت مسیح موعود کے حضور میں کرسکتا ہے لیکن طریق ادب یہی ہے۔ کہ یہ تمام اپیلیں بھی انجمنوں کے ذریعہ سے آنی چاہئیں۔ انجمن کبھی مناسب اپیلوں کو روک نہ رکھے گی۔ بلکہ اپنی رائے کے ساتھ آگے بھیجدے گی۔ جب تک فرمانبرداری اور اطاعت کی عادت کسی قوم میں نہ ہو وہ قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ بلکہ قوم قوم ہی نہیں بن سکتی۔

تبدیل عہدہ داران

صدر انجمن نے یہ قاعدہ بنایا ہے کہ ہر سال عہدہ داران کا نیا انتخاب ہو۔ نئے انتخاب کا وقت دنیا داروں کی کمیٹیوں اور انجمنوں میں بڑی ہل چل اور باہم جنگ و فساد کا موقع ہوتا ہے۔ ہمارے معزز احمدی دوست اس امر کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ ان کے انتخاب دنیا داری کا رنگ کبھی نہ پکڑنے پائیں۔ ہر انتخاب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے تو قدرت رکھتا ہے اور ہم کچھ قدرت نہیں رکھتے۔ اس انتخاب میں تو ہماری راہنمائی فرما اور ہر ایک کام کے واسطے ایسے عہدہ دار ہم سے منتخب کرا جو اس عہدہ کے واسطے ہم میں سب سے زیادہ تیری نگاہوں میں لائق ہوں۔ پھر اُن عہدہ داروں کو توفیق اور قوت عطا کر کہ وہ اس کام کو ایسی طرح سے سرانجام دیں۔ کہ ہم سب کے لئے تیری رضامندیوں کی راہ پر آگے قدم بڑھانے کا ذریعہ بنتا چلا جائے۔ ہماری کمزوریوں کو اپنے فضل سے دور کر اور ہم پر رحم فرما کہ تو ارحم الراحمین ہے۔ غرض اس طرح کی دعائیں کرنے کے بعد انتخاب کیا جاوے۔ انتخاب کے بعد جیسا کہ عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے کام کو پوری کوشش اور محنت اور لیاقت سے سرانجام دیں ایسا ہی ممبران انجمن کا بھی فرض ہے کہ وہ ہر طرح سے اپنے عہدہ داروں کی امداد میں کوشاں رہیں۔ عہدہ داروں کو تو چاہیئے۔ کہ اپنے کام کے واسطے کسی انسان کی قدردانی یا بے قدری کی پرواہ نہ کریں۔ لیکن ممبران انجمن کے واسطے لازم ہے۔ کہ اپنے عہدہ داروں کی عزت کریں ان کی خدمات کی قدر دانی کریں کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے ان کی دلشکنی کا خوف ہو۔ ان کے کام میں نکتہ چینی اور عیب گیری کا خیال نہ کریں۔ بلکہ ان کی نیکیوں کی طرف زیادہ نظر رکھیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان کمزور ہے۔ گنہگار ہے۔ خطا اور سہو کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے بھی روز قیامت ترازو رکھنے کا حکم دیا ہے۔ جس سے معلوم ہے۔ کہ انسان کے کام میں اگر نصف بدکاریاں ہونگی تو باقی کی نصف نیکو کاریاں اسے بخشوا دیں گی۔ ہر ایک شخص جو کسی کام پر لگا یا جائیگا اس سے ضرور کوئی نہ کوئی غلطی بھی ہوگی۔ لیکن اگر اس کو الگ کرکے اس کی جگہ دوسرا آدمی رکھا جاوے تو اس سے بھی غلطیاں ہوں گی۔ ممکن ہے کہ یہ غلطیاں اور قسم کی ہوں اور دوسرے شخص کی اور قسم کی ہوں لیکن نقص سے پاک کون ہے پس ایک عہدہ دار میں اگر کوئی عیب نظر آوے تو جلدی سے اس سے نفرت کرکے اس کو الگ کرنے کی طرف نہیں دوڑنا چاہیئے۔ بلکہ اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے اور بہت سی چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے اور اگر کسی عہدہ دار کی نسبت ایک انجمن کا یہ منشاء بہر حال ہو جاوے کہ اسکو علیحدہ کر دیا جائے۔ تو اس عہدہ دار کو چاہیئے کہ حضرت خالد کا نمونہ اختیار کرے۔ فوراً خوشی کے ساتھ اپنے عہدے کا چارج دیدے اور ذرا بھر ملال دل پر نہ لاوے۔ کیونکہ وہ خدا کی خاطر کام کرتا تھا۔ کسی عہدہ کو اپنے واسطے موروثی نہ خیال کرے اور تمرد اختیار نہ کرے۔ کہ میں یہ عہدہ ضرور اپنے پاس رکھوں گا اور ایسا خیال نہ کرے۔ کہ بہر حال یہ میرا ہی حق ہے۔ کیونکہ یہ خیال گنہگاری کا خیال ہے اور ایسی بغاوت انسان کے نیک اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔ ہاں کوئی مناسب اعتراض ہو تو اپنی انجمن کی وساطت سے صدر انجمن میں بھی بھیج سکتا ہے۔ اور صدر انجمن اس پر انشاء اللہ کافی غور کرے گی اور اگر ضرورت ہوئی تو اس میں مداخلت کرکے اصلاح کر دیگی۔ لیکن کسی عہدہ دار کو یہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی عہدہ کو لینے یا اپنے پاس رکھنے کی خواہش کرے یا اس پر اصرار کرے۔

انجمن احمدیہ انبالہ

برادرم مکرم ایڈیٹر صاحب البدر

۲۹۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء کے پندرہ روزہ جلسہ پر منشی فضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ کو مدعو کیا گیا۔ چنانچہ ثاقب صاحب از راہ اخوت شریک جلسہ ہوئے اور ایک نظم جو وہ اس تقریب کے لئے لکھ کر لائے تھے دلکش لہجہ میں پڑھکر سنائی اور جلسہ کو خوب گرمایا اس نظم سے پہلے ایک پرجوش تقریر کی اور چند آیات قرآنی کی تفسیر فرمائی۔ خدا انکو اس کا اجر عظیم دے اور جناب شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کنٹریکٹ انبالہ توپخانہ بازار کو بھی جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے بوجہ ان تعلقات کے جو ثاقب صاحب کے ہیں ثاقب صاحب کو آنے کی اور شمول جلسہ کی تحریک فرمائی۔ جس کو انہوں نے ایک دینی خدمت سمجھ کر منظور فرمایا اور کلفت سفر کو گوارا کیا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

خاکسار فضل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ ۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء

بند اوّل

مرحبا اے بزم یارانِ طریقت مرحبا
مرحبا اے مجلس اخوان با صدق و صفا
آج ہے تیرے لئے دریائے رحمت جوش میں
موجزن تیرے لئے ہے بحر الطاف خدا
ناز کر اے بزم یارانِ طریقت بخت پر
آج تو خیر الامم ہے تجھ پہ ہے فضل خدا
حبذا اقبال تیرا حبذا بخت سعید
خوش نصیبی پر تری ہے مرحبا صد مرحبا
تیرے اقبال اور سعادت کے پھریرے آج دن
تیرے سر پر ظل پیغمبر کا آ بیٹھا ہما
جس مبارک روز کو تڑپا کئے عالم کے دل
تیرے اطمینان دل کو آج وہ دن آگیا
ساری دنیا تیرہ و تاریک تھی جس کے بغیر
آج اُس بدر منور نے جہان روشن کیا

مہدیٔ آخر زمان واحدؑ والانشان منبع وحی خدا سرچشمہ نور ہدے
نور حق آیا تو باطل کی سیاہی اٹھ گئی نور حق کی روشنی سے حرف باطل مٹ گیا
اک دم اعجاز سے صد سالہ مردے جی اٹھے کھل گئے ہونٹوں میں کچھ بیمار اچھا ہو گیا
وہ مسیحائے زمان جسکی دعاؤں کے طفیل جو ادھا جونا بنی اُن کے مقابل مر گیا
کچھ تو بتلاؤ ہمیں تھا کون الگزنڈر ڈوئی جانتے ہو خوب اے امریکہ وای ایشیا
کچھ سنا ہو گا اک خنزیر سیرت پگٹ کر دیا انفاس عیسے نے اسے بھی ادھموا
یہ وہ سلطان القلم ہے جسکی تحریروں کا زور دن بدن بڑھتا گیا دشمن کا جی گھٹتا گیا
کر دیا ہے کند جس نے تیغ خون آشام کو ہے قلم اس کا کہ جس کا رعب سب پر چھا گیا

آئے تم دار الامان میں اس جری کو مانکر
حق تو یہ ہے تم نے حق مانا اُسے پہچانکر

چمن گو سارے تو اعمل و خرد سمع و بصر کافر نعمت کو آخر کفر کا کیفر ملا
امت مرحوم کے اقبال سے جنکو نصیب جب اُسے عیسے فرخ فال نیک اختر ملا
اس نے سمجھایا کہ ہر قرآن ہی روشن کتاب پیکر انسان کو جس کے نور سے زیور ملا
یہ وہ نورانی ورق ہیں جس کے اک اک حرف میں اک سفینہ نور حق کا علم کا دفتر ملا
یہ وہ دریا ہے کہ جسمیں جب ہوئے غواص ہم معرفت کا علم و حکمت کا ہمیں گوہر ملا
فاتحہ کی ایک ہی تفسیر سے جو اس نے کی علم کا در ہم کو اور عرفان کا حیدر ملا
جب صف آرائی ہوئی ہے علم کے میدان میں صف شکن ہو کر صف دشمن کو وہ صفدر ملا

نام احمد پر ہیں قائم انجمن ہائے علوم
ہیں اسی کے فیض سے تازہ چمن ہائے علوم

بند دوم

اُس نے جو باتیں سنائیں ہیں بڑے ہی کام کی دین کی عزت بڑھائی آبرو اسلام کی
یہ خدا کے حکم ہی سے بکے آیا ہے حکم فرض ہے اب ہم پہ تعمیل اس کے سب احکام کی
قیصر و فغفور کے کانوں میں پہنچائی خبر اپنی تبلیغ رسالت کی صلائے عام کی
حضرت خیر الرسل کا اس کو پہونچا ہیں سلام ہمنے صورت دیکھ لی عیسے گندم فام کی
چپکے چپکے دشمنوں نے کیں بہت سرگوشیاں کچھ نہ چلنے پائی پیری ساعی و نمام کی
ابتدا میں دشمنوں کے تھے دم و دعوی بہت جز خدا کے تھی خبر کس کو بھلا انجام کی
پست فطرت صاحب الہام جب ہونے لگے کھولدی اُس نے حقیقت وحی کی الہام کی
آسمان پر جا چکے تھے مٹ کے قرآن کے حروف سچ تو یہ ہے دینداری رہ گئی تھی نام کی
جم چکی تھی کعبۂ دل میں بتوں کی دوستی بڑھتی جاتی تھی پرستش خلق میں اوہام کی
کنج خلوت سے نکالا دست قدرت نے اُسے اللہ اللہ اتنی شہرت اور اس گمنام کی
دین حق کی ہو ترقی نصرت اسلام ہو تھی دعا اس کی یہ روز و شب پگاہ و شام کی
روز و شب صبح و مسا تھی فکر دل میں جوش زن حضرت ختم الرسل کی عزت و اکرام کی
دھن تھی اس کے جی میں بس دین کی اشاعت کیلئے اک لگن تھی اس کو دل میں دین کے پیغام کی
دین احمد کی حمایت میں تھی بے چینی اُسے اپنی آسایش کی فکر اس کو نہ کچھ آرام کی
زندگانئ مسیحا کا عقیدہ العیاذ اس نے کی تردید پختہ اس خیال خام کی

اس نے بتلایا ہمیں خود پڑھ کے پیغام خدا
نقش دل کی لوح پر آکر کیا نام خدا

بند سوم

تک رہے تھے راہ جسکی آج وہ رہبر ملا خادم دین محمدؐ ظل پیغمبر ملا
جسکی دربانی پہ نازاں ہوں سلاطین جہاں ہم کو اس سلطان اقلیم سخن کا در ملا
جس نے یاجوج اور ماجوج پس پا کر دیے ہم کو وہ بارعب ذو القرنین اسکندر ملا
شہد سے میٹھا کہیں اور دودھ سے بڑھکر سفید شکر للہ آج ہم کو چشمہ کوثر ملا
تشنہ لب تھے دشت ناکامی میں اور حیران تھے ساقی کوثر کے دست خاص سے ساغر ملا
اس کی یہ کوشش کہ نکلیں کفر سے سومن نہیں مصلح امت کو اُمت سے لقب کافر ملا
دین حق کے خون کے پیاسے جو تھے آخر انہیں جانکنی کی پیاس میں آب دم خنجر ملا
ضد میں بڑھتے ہی گئے یہ جاہلان سنگدل ان کو اس دل کی قساوت سے بھلا پتھر ملا

بند چہارم

ہم تھے شیدائے بتان اب عاشق قرآن ہوئے بزم حق کی شمع کے پروانہ سوزان ہوئے
پہلے ہم روتے تھے اور جلتے تھے سوز ہجر میں اب کلام حق کے بستان کے گل خندان ہوئے
خون رُلاتے تھے ہمیں پہلے بتان سنگدل اب خدا کے خوف سے ہم پھوٹ کر گریان ہوئے
ہو گئے بے آب موتی اب ہماری آنکھ میں موتیوں سے علم کے پُر جیب اور دامان ہوئے
یا ستار کہا تھا ہم کو آسمان کے جور نے اب خدائے آسمان کے رحم سے شادان ہوئے
شکر للہ جامۂ اسلام زیب تن ہوا جب لباس کبر و رعنائی سے ہم عریان ہوئے
پیس ڈالا تھا ہمیں یا آسیائے دہر نے سارے غم اب پائمال گردش دوران ہوئے
یا تو ہم دنیا پہ کر بیٹھے تھے دین و دل نثار یا فقط اب دین اور ایمان پر قربان ہوئے
یا نمازوں میں نہ ملتا تھا ہمیں کچھ بھی سرور یا نمازوں میں ہی ہم مست مئے عرفان ہوئے
آسمان سر پر اُٹھا لیتے تھے ہو کر دردمند یا دعاؤں سے ہماری درد کے درمان ہوئے
یا کھٹکتے تھے یہ دل میں بن کے کانٹا روز و شب آج پورے اپنے دل کے حسرت و ارمان ہوئے
دین کو دنیا سے برتر جاننا لازم ہوا جب سے اک مرد خدا کے ہاتھ پر پیمان ہوئے
بے سرو سامانیوں کے بعد شکوے ہو گئے بے سرو سامانیوں میں عیش کے سامان ہوئے
نیک کاموں کے ادا کرنے میں جنت مل گئی بس اسی دنیا میں حاضر حور اور غلمان ہوئے
بن گئے دیندار اور داخل ہوئے اسلام میں ہادئ برحق ہمارے مہدئ دوران ہوئے

احمدیت کیش اشد نیز احمدؐ رہنما
ہم غلام احمدؑ والانشان شد مقتدا

بند پنجم

کھینچکر یکجا کیا ہے جذب اُلفت نے ہمیں یکدل و یکجان کیا جوش محبت نے ہمیں
لذت دین محمدؐ سے ہوئے شیرین زبان کر دیا روشن بیان نور نبوت نے ہمیں
ہے کوئی ایران کا اور کوئی ہے توران کا شیر و شکر کر دیا حق اخوت نے ہمیں
امن جوئی کے سبق ہم کو دئے اسلام نے مسکنت کے گُر سکھائے احمدیت نے ہمیں
ہم کو تسلیم و توکل نے بنایا سیر چشم اک خزانہ دیدیا صبر و قناعت نے ہمیں
الحمد للہ کیا ہی خوش قسمت ہیں ہم آدودستو بخشدی آزادئ مذہب حکومت نے ہمیں
گو زلیخائی کے وہ جذبے نہیں ہم میں مگر لا بٹھایا ہے یہان یوسف کی چاہت نے ہمیں
خدمت اسلام میں ہے شان سرداری عجب فخر سرداری دیا مذہب کی خدمت نے ہمیں
غار بے دینی میں تھے آخر لیا ہم کو نکال کھینچکر اللہ کے دست عنایت نے ہمیں

ہے یہ اک ادنی کرشمہ عیسوی انفاس کا ۔ نکتہ ہائے معرفت سے کر دیا آگاہ خوب ۔ ابن مریم کا نزول اور نکتہ کسر صلیب ۔ تاقیامت چشمہ فیض الٰہی ہو رواں ۔ سب کتابوں میں یہی قرآن ہے سچی کتاب ۔ جوش دل سے مانگتے ہیں درگہ حق سے دعا ۔ تاقیامت قائم رہے یہ احمدیہ انجمن
کر دیا مردوں سے زندہ فیض صحبت نے ہمیں ۔ آگے سلطان القلم شاہ ولایت نے ہمیں ۔ کر دیا حل فطرت اور آئین سنت نے ہمیں ۔ خوب سمجھایا یہ منہاج نبوت نے ہمیں ۔ یہ سبق اُلٹوا دیا بس عقل و عادت نے ہمیں ۔ یاد فرمایا ہے یاران طریقت نے ہمیں ۔ طایران قدس کا ہو آشیانہ یہ چمن

یحیٰ کا ہم نام پہلے نہیں ہوا

توریت شریف مین پیشگوئی تھی کہ بنی اسرائیل کے آخری نبی مسیح کے آنے سے پہلے ضرور ہے کہ الیاس دوبارہ دنیا مین آوے۔ الیاس کے آنے کے بعد حضرت عیسےٰ کا پیدا ہونا ضروری تہا۔ یہود لوگ ہمارے علماء کی طرح اس غلطی مین گرفتار تھے۔ کہ حضرت الیاس نبی آسمان پر چلے گئے ہین اور وہان زندہ بیٹھے ہین اور پھر آسمان سے نازل ہون گے اور لوگون کو درست کرین گے اور ان کے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہونگے اور یہودیون کی ظاہری سلطنت دنیا پر قائم کرین گے۔ اور رومیون کو جو اس وقت ملک شام کے حاکم تھے مار کر ملک سے نکالدین گے۔ اس عقیدہ پر یہودی لوگ ایسے پختہ تھے بلکہ اب تک ہین۔ کہ ایک یہودی نے از روئے توریت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کی تردید پر ایک ثی کتاب لکھی ہے۔ اس مین وہ لکھتا ہے کہ اگر بالفرض یسوع اپنے دعوے مین سچا تہا۔ اور قیامت کے دن اس کے نہ ماننے کے سبب ہم یہودیون سے سوال ہؤا۔ تو ہم ملاکی نبی کی کتاب نکالکر خدا کے آگے رکھین گے اور کہین گے۔ کہ دیکھ تو نے ملاکی نبی کی معرفت ہم کو فرمایا تہا کہ مسیح کے آنے سے پہلے الیاس زمین پر آئیگا۔ تو نے یہ نہ فرمایا تہا کہ کوئی شخص الیاس کی مانند ہوکر آئے گا۔ خیر یہود تو گئے جہنم کو۔ لیکن ہمارے زمانہ کے مسلمان اور عیسائی اس وقت یہودیون سے بڑھ کر قصور وار ہورہے ہین۔ کیونکہ یہودیون کو پہلے پہل یہ امر پیش آیا تہا۔ کہ جب کسی گذشتہ نبی کے آنے کی پیشگوئی ہو تو وہ کس طرح سے پوری ہؤا کرتی ہے لیکن ان مسلمانون اور عیسائیون کے واسطے ایک نظیر پہلے سے موجود ہے اور ان کے واسطے مناسب تھا کہ وہ یہود کے حالات سے عبرت پکڑتے۔ جب یہ نظیر الیاس کے واقع والی مسلمانون یا عیسائیون کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ اس کا کوئی جواب نہین دیسکتے اکتوبر ۱۸۹۱ء مین جب کہ عاجز حضرت مسیح موعود کے ہمرکاب دہلی گیا تہا۔ تو ایک دفعہ اتفاقاً کیمبرج مشن کمپونڈ کے پاس سے گذر نا ہؤا۔ مین گاڑی کو وہان ٹھہرا کر مکے اندر گیا۔ دہلی کے کالج کے پرنسپل پادری الفریڈ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اثنائے گفتگو مین پادری صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم لوگ مرزا صاحب کی طرف اس واسطے تو وہ نہین کہتے۔ کہ ہمین یہ نہین کہا گیا کہ کوئی شخص مسیح کی مانند ہوکر آئے گا۔ بلکہ ہمین یہ کہا گیا کہ یسوع مسیح آئیگا جس سے مراد مسیح کا اپنا آنا ہے نہ کہ اس کے کسی مثیل کا اور چونکہ مرزا صاحب مثیل مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہین اس واسطے ہم ان کو نہین مان سکتے۔ اس کے جواب مین مین نے کہا کہ پادری صاحب یہ اعتراض تو آپنے وہی پیش کیا ہے جو یہودیون کے فقیہہ اور فریسی علما رحضرت عیسےٰ پر کرتے تھے۔ کہ ہم تجھہ کو نہین مان سکتے۔ کیونکہ پیش گوئیون کے مطابق مسیح سے پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے۔ تو کہتا ہے کہ یوحنا کو الیاس مان لو۔ مگر ہم کس طرح مان لین جب کہ ہم کو خود الیاس کا آنا بتلایا گیا ہے۔ نہ کہ الیاس کے مثیل کا۔ میرے اس جواب کو سنکر پادری صاحب خاموش ہوگئے اور اس کے سوائے کچھہ جواب نہ دے سکے کہ آپ کو پہلے کہہ چکا ہون کہ مین مرزا صاحب کے حالات سے ناواقف ہون مین اور آپ کے ساتھہ ان معاملات مین گفتگو نہین کرسکتا۔ اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہین تو .... صاحب سے آپ ملاقات کرین۔ غرض الیاس والا معاملہ ایسا صاف ہے۔ کہ کسی کو اس مین کلام کرنے کی گنجائش نہین۔ عیسائی بھی اس بات کو مانتے ہین اور مسلمانون کا بھی یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت یحیٰی (یوحنا) الیاس نبی کے بروز تھے اور ان کی روحانی طاقت لے کر دنیا مین آئے تھے۔ اور الیاس کے دوبارہ دنیا مین آنے سے مراد اس سے زیادہ اور کچھہ نہ تھی۔ کہ حضرت یحیٰی دنیا مین آگئے۔ آنا تو الیاس نے تہا۔ پر یحیٰی ہی الیاس تھے۔ قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ حضرت یحیٰی کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ لم نجعل له من قبل سميا۔ یعنی اس کا ہم نام پہلے کوئی گذرا ہی نہین۔ گویا یحیٰی الیاس بھی تہا لیکن بعینہٖ وہ الیاس نہ تہا۔ کیونکہ یحیٰی کا تو ہم نام بھی پہلے نہین گذرا۔ اس پاک وحی مین اللہ تعالیٰ نے اس امر کا فیصلہ کردیا ہے۔ کہ کسی شخص کے دوبارہ دنیا مین آنے کے متعلق جو پیشگوئی کی جائے۔ اس مین اس اصل اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ دوبارہ وہی پہلے آنے والا نہین ہوتا۔ بلکہ ان دونون کے نام مین بھی بظاہر فرق ہوتا ہے گو باطن مین وہ ایک دوسرے کے رنگ مین رنگین ہونے گویا ایک ہی روح وروان رکھنے والے یا بہ الفاظ دیگر یک جان دو تن ہون لیکن دو تن کا ہونا ضروری ہے۔ دونون کا تن ایک نہین ہوسکتا۔ یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے۔ تمام پیشگوئیون مین یہی رنگ چلا آتا ہے جس کا جی چاہے مانے۔

ایوب مرحوم

اپنے پرانے کاغذات کے درمیان مجھ اپنے عزیز مرحوم دوست اور بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب غفرہ اللہ کا ایک خط ملا ہے۔ جس کے چند الفاظ اس جگہ نقل کرتا ہون۔ جو اس مرحوم دوست کی محبت کا نمونہ ہین۔ یہ خط ان کی بیماری کے آخری ایام کا ہے جس کے بعد وہ جلد فوت ہوگئے۔ وہ لکھتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخوان صاحب بزرگوارم سلمکم اللہ الرحمٰن۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور آقائے من حضرت مسیح علیہ السلام کی دعاؤن سے بہت آرام ہے۔ بخار تو بحمد اللہ قریباً ایک مہینہ سے ٹوٹ گیا ہؤا ہے۔ کہانسی تہوڑی تہوڑی ہوتی ہے۔ جو انشاء اللہ حضور علیہ السلام کی دعاؤن سے دور ہوجاوے گی۔ عرصہ سے آپنے اپنی خیر وعافیت سے مطلع نہین فرمایا۔ بے شک آپ کو فرصت تو بہت ہی کم ہوتی ہے۔ تاہم اس عاجز کے واسطے آپکا محبت نامہ ایک خاص اثر رکھتا ہے اور اس سرور کو مین ہی جانتا ہون۔ جو مجھے حاصل ہوتا ہے اس لئے مہربانی کرکے ضرور بالضرور کبھی عنایت نامہ سے مشکور فرماوین۔ اگرچہ دو حرفہ ہی ہو۔ آپ عند اللہ ماجور ہون گے۔

۹ رجنوری ۱۸۹۹ء

ایسا مضمون درج اخبار نہین ہوسکتا

ایک صاحب جو اپنے آپکو احمدی نخستہ ریس لکھنا پسند فرماتے ہین وہ مضمون درج اخبار ہونے کیلئے بھیجتے ہین انکو اور دیگر نامہ نگارون کو آگاہی ہو کہ جس مضمون پر نامہ نگار کے دستخط نہ ہون وہ درج اخبار نہین ہوسکتا یہ ضروری نہین کہ اخبار مین نام چھاپا جاوے مگر خط مین نام اور دستخط کا ہونا ضروری ہے۔

افریقہ مین طاعون

لنڈن کا تار مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء مظہر ہے کہ مراکو واقعہ شمالی افریقہ مین طاعون کے ۲۱ کیس اور چار فوتیان ہوچکی ہین طاعون تمام دنیا پر پھیلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ملان لوگ کہا کرتے ہین کہ مرزا صاحب اپنی پیشگوئیون کو اپنی بناوٹ اور کوشش سے پورا کرلیا کرتے ہین مراکو مین اور امریکہ

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کو حضرت مسیح موعودؑ کے

ساتھ سچا اخلاص تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے مریدین بھی حضرت اقدس کے ساتھ محبت و اخلاص رکھتے ہیں اپنے مرحوم و مغفور مرشد کی پیروی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ حال میں ایک بزرگ صوفی خلیفہ محمد صادق علی صاحب نے حضرت اقدس کی بیعت کی ہے خلیفہ صاحب کے دو خطوط درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والوں کیواسطے موجب ہدائیت ہوں۔

خط نمبر ۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اے سچے مہدی اور سچے ہدائیت کرنے والے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رسالہ ریویو آف ریلیجنز میری نظر سے گذرا۔ جس نے ثابت کیا اور مجھے سکھایا کہ اخبارات میں جو اشتہارات وغیرہ آپ کی نسبت ہوتے ہیں وہ گمراہ لوگوں کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ آپ تو ہم کو وہ اسلام جو ہم بھولے ہوئے ہیں۔ سکھانے والے ہیں اور بجائے اس کے کہ آپ سیدنا و مولانا ختم الرسل محمدؐ علیہ الصلوۃ والسلام کے منکر اور جھوٹا بتانے والے ہوں آپ تو ان کے دین کے حمایت کرنے والے اور بڑھانے والے ہیں اور اس گروہ سے ہیں۔ جن کی نسبت ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ میری اُمت کے علماء ان پیغمبروں سے جو پہلے گذرے ہیں اچھے ہونگے اور اس سے ایک جزوی طور سے رسالت باقی ہے قیامت تک۔ اور یہ سلسلہ رہیگا۔

اور آپ کے رسالہ کی نسبت تو یہ کہنا بھی کافی ہے کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی رُوح نے آپ سے لکھوایا ہے اور وہ خدا کی آواز ہے۔

اے سچے مہدی خدا کے بھیجے ہوئے
صدق دل سے تجھے برحق مانتا ہوں اور خدائے عزّوجل شاہد ہے۔ تو ہی ہے مہدی جس کے لئے پہلے سے انتظار تھی۔ گمراہ اور کم سمجھ ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مہدی غار میں چھپا ہوا ہے اور عیسےٰ اوپر ہے۔ خدا اون کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اس معاملہ کے سمجھنے کے لئے تو تھوڑی سی عقل ہے۔ علم کو بھی چھوڑ دو۔ ان کی آنکھوں پر ایک پردہ ہے گمراہی کا۔

اے خدا کے بھیجے ہوئے مہدی اور مربی مرشد میں نے مانا کہ قرآن شریف سب سے افضل مرشد اور اسلام کے سکھلانے والا ہے۔ مگر اس کے سمجھنے کے لئے علم اور عقل جب کافی نہیں تو مرشد ضرور چاہیئے۔ اسی لئے تجھے مرشد لیتا ہوں۔ تو مجھے تعلیم دے اور صراط مستقیم بتا۔

اور میں فاسق و فاجر اور گمراہ حد درجہ کا ہوں میرے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگ کہ وہ میرے دل میں وہ نور بھر دے۔ جو اس کی ذات پاک اور نبی کامل ختم الرسل محمد علیہ الصلوۃ والسلام اور اس کے مہدی کی پیروی اور فرمانبرداری کی راہ پر اجالا روشنی کا کام دے۔ آمین ثم آمین

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی مختار عام حضور حضرت پیر سید گیلانی حسنی حسینی آفندی مجیدی سجادہ نشین رانی پور شریف ریاست خیرپور سندھ

خط نمبر ۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی

اے خدا کے پیارے مقبول بندے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں باطنی بصارت سے تیرے حضور پاک میں ہوں اور تیرے مبارک قدموں پر دل و جان نثار کر رہا ہوں دیکھ تو ہی روشن ضمیر خدا کا رسول ہے۔ دلوں کی پاکی پلیدی کی خدا تجھے اطلاع کرتا ہے۔ میری عرض جو کرنا چاہتا ہوں توجہ سے سُن میں ایک ولی جو ولی حقیقی اور عالم تھا جیسا عالم چاہیئے اور پیر تھا جسے پیر طریقت کہتے ہیں جس کے روئے انور پر نور اور رحمت خدا کی برستی تھی۔

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہوں گھبرایا ہوا۔
اس کا نام خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ تھا اس کا وطن چاچڑاں یا مٹھن کوٹ ہے کا مرید ہوا تھا اور میں اسی وقت جبکہ میں ان سے بیعت کر رہا تھا علمائے پنجاب جو پانچ چھ سے کم نہ تھے آئے آن حضرت نے اٹھ کر ان کو مصافحہ کیا اور میں بھی بعد حصول سعادت بیعت کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ مولوی صاحبان سے اونہوں نے حال پوچھا اونہوں نے عرض کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی رسالت کا مدعی پیدا ہوا ہے اور بزرگوں نے بھی فتوے لکھدیئے ہیں آپ بھی ویسا کفر کا فتویٰ لکھ دیں اونہوں نے فرمایا بزرگوں نے تو لکھدیا ہے میں تو بزرگ نہیں نہ بزرگی کے آثار و افعال مجھ میں ہیں میں تو ایک گنہگار فقیر گوشہ نشین جھونپڑی دار ہوں اس حالت کے انداز میں کہو تو لکھ دوں آپ نے کہا کہ لاؤ قلم دوات مولویوں نے کہا بتلائیے تو کیا لکھئے گا فرمایا کہ ایسے عالموں نے جو اُن پر کفر کا فتوے دیکر دیا آپ کو گنہگار کیا ہے پہلی کسی کو مانا ہے جواب لکھوائیں گے میں خوب جانتا ہوں کہ وہ ایک خدا کا بہت مقبول بندہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میرا آپ پر ایمان لانا اُن کی بیعت اور ان کی ہدایت کا ثمر ہے ورنہ میں بالکل جاہل آدمی ہوں۔ ابتک میں ان کی مہاجرت میں پریشان تھا اس کے عشق نے تیرا عشق دیدیا اور اب وہی عشق محبت تیری ذات پاک سے ہے۔

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی سجادہ نشین رانی پور شریف

المفتی

بیوہ کا نکاح کن صورتوں میں ضروری ہے ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں

پیش ہوا کہ بیوہ عورتوں کا نکاح کن صورتوں میں فرض ہے اس کے نکاح کیوقت عمر۔ اولاد۔ موجودہ اسباب نان و نفقہ کا لحاظ رکھنا چاہئیے یا کہ نہیں یعنی کیا بیوہ باوجود عمر زیادہ ہونیکے یا اولاد بہت ہونیکے یا کافی دولت پاس ہونے کے ہر حالت میں مجبور ہے کہ اس کا نکاح کیا جائے۔

فرمایا۔ بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے اس واسطے بیوہ کے نکاح کیواسطے حکم ہوا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہوگا۔ جو نکاح کے لائق ہے اور جس کیواسطے نکاح ضروری ہے۔ بعض عورتیں بوڑھی ہو کر بیوہ ہوتی ہیں۔ بعض کے متعلق دوسرے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نکاح کے لائق نہیں ہوتیں۔ مثلاً کسی کو ایسا مرض لاحق حال ہے کہ وہ قابل نکاح ہی نہیں یا ایک بیوہ کافی اولاد اور تعلقات کی وجہ سے ایسی حالت میں ہے کہ اس کا دل پسند ہی نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اب دوسرا خاوند کرے۔ ایسی صورتوں میں مجبوری نہیں کہ عورت کو خواہ مخواہ جکڑ کر خاوند کرایا جاوے ہاں اس بدرسم کو مٹا دینا چاہیئے۔ کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیون کی جو تجارتی ٹھیکداری (مثلاً میٹ منشی ـ دوکاندار) کامون مین مہارت رکھتے ہون ضرورت ہوگی ـ اور نیز دو کاشتکار تنخواہ ناخواندہ خواندہ عمر خصوصاً احمدیون کے لئے اطلاع ہے ـ

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار سکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدہو ضلع ملتان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتہم کا مباہلہ ـ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ـ

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب ـ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ـ قیمت ۱ر

القول الصحیح تائید ـ نظم ـ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید مین ـ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ـ قیمت ار

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ـ اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین ـ قیمت ۴ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین ـ

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ـ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب ـ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ـ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے ـ قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر ـ اسلام کی تائید مین قیمت ار

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر ـ قیمت ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب بچون کیلئے نہایت مفید ہے ـ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے

غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

کلمن احمدی ۱۲ دانہ دار والے ـ قیمت ۲ر

آنہ ڈکشنری طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ار

البرہان الصحیح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ [illegible] صاحب [illegible] علیہ الصلوۃ [illegible] قیمت [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ـ در تائید مسیح موعود ـ قیمت ہر دو جلد ۹ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵ ـ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے ـ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ـ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین ـ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو

۶ ـ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے ـ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے ـ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین ـ نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین ـ وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین ـ

۸ ـ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی ـ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی ـ انبالہ ـ مظفر نگر ـ سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہون ـ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو ـ

ایم ـ اے ـ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ ـ گوٹیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات گوجرانوالہ ـ سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے ـ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین ـ

اکمل آف گوٹیکی ضلع گجرات

۱۰ ـ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے ـ بدین شرائط ـ لڑکا احمدی ـ صحیح النسب عقل ـ انٹرنس پاس ـ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو

راقم ـ ن ـ د ـ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

رسید زر

۴ ـ ستمبر ۱۹۰۶ء ـ نمبر ۱۲۱۶ خیرالدین صاحب عمر
۵ ـ " " نمبر ۱۰۸۶ ـ ارتضیٰ علی خان صاحب ۱۲ر
۶ " " نمبر ۱۱۰۰ ـ عطاء الٰہی صاحب ۲ر
۷ " " نمبر ۱۱۰۵ ـ منشی نعمت خان صاحب ۲ر
۷ " " نمبر ۱۱۰۱ ـ شیخ فیض الرحمان صاحب ۲ر
۷ " " نمبر ۱۱۰۳ ـ عبداللہ جان صاحب ۲ر
۹ " " نمبر ۵۳۲ ذوالفقار علی خان صاحب ۲ر
۹ " " نمبر ۱۲۱۶ ـ خیرالدین صاحب ۴ر
۹ " " نمبر ۱۲۲۲ ـ مستری دین محمد صاحب ۲ر
۹ " " نمبر ۷۶ ـ حافظ احمد اللہ خان صاحب ۲ر
۹ " " نمبر ۱۲۲۶ ـ مرزا محمد علی صاحب عمر
۹ " " نمبر ۱۱۳۰ ـ حافظ شیر محمد صاحب عمر
۹ " " نمبر ۱۵۷۹ ـ نظام الدین صاحب ۱۲ر
۹ " " نمبر ۱۹۰۹ ـ عبدالحق صاحب ۲ر
۱۰ " " نمبر ۱۱۹۲ ـ فیض محمد صاحب ۲ر
۱۰ " " نمبر ۱۱۴۳ ـ واحد بیگ صاحب ۲ر
۱۰ " " نمبر ۵۷۹ ـ منشی بہادر علی صاحب عمر
۱۱ ـ " " نمبر ۱۸۰۰ مولوی نور حسن صاحب ۲ر
۱۱ ـ " " نمبر ۹۳۲ ـ غلام دستگیر صاحب عار
۱۱ " " نمبر ۱۰۴۰ ـ کریم بخش صاحب ۲ر
۱۱ " " نمبر ۱۸۰۱ ـ عبدالحی صاحب ۸ر
۱۲ ـ " " نمبر ۱۱۱۱ ـ مولوی غلام رسول صاحب ۲ر
۱۲ " " نمبر ۱۱۶۸ ـ خان محمد صاحب ۲ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج دین عمر کیلئے چھپا ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد وستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

مورخہ ۹ ـ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ ـ اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۴۰)

چہ گویم با تو گرآئی بہ دار قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں ـ پست و ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں پوری ہوتی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اوٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے ـ یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات ـ آپ کے مقدس کلمات اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری ایک بے نظیر خدمت اخبار بدر کرتی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں ان شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے ـ بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپ کا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تین روپے کی قیمت ایسی ہے کہ ابتک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ ابتک وہ مقروض اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا ـ جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماویں گے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا ـ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلبا پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے ـ مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کریں گے اس فنڈ کا آمد ...

کاتب محمد حسین عفی اللہ عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پادریوں کو آخر شکست ہوئی

لنڈن کا میگزین ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ متوفی بیوی کی بہن کے ساتھ شادی کرنے کے قانونی جواز کا مسودہ بالآخر پاس ہو کر انگلستان کا قانون بن گیا ہے۔ پادری لوگوں نے اس قانون کی مخالفت کرنے میں کوئی محنت اور مشقت دریغ نہ کی تھی مگر افسوس ہے کہ آخر ان کو شکست ہوئی۔ ۱۸۴۱ء میں اس قانون کے واسطے تحریک جاری ہوئی تھی۔ کئی دفعہ ہوس آف کامنس سے یہ بل ہوس آف لارڈز میں جاتا مگر ہر دفعہ ہوس آف لارڈز میں پادری لوگ سخت مخالفت کے ساتھ اس کو منظور نہ ہونے دیتے۔ اب بشپ صاحب لنڈن نے اپنے ماتحت پادریوں کو حکم دیا ہے کہ کوئی پادری کسی گرجہ میں ایسی شادی میں شامل نہ ہو۔ لیکن جب ملک میں قانون کی منظوری ہو گئی تو اب پادریوں کی حیلہ بازی کسی کام نہیں آسکتی۔ یورپ کی مہذب قوموں کو بالآخر ایسے مسائل میں انہیں باتوں پر کاربند ہونے میں سکھ معلوم ہوتا ہے۔ جو ابتدا سے شارع اسلام نے مقرر فرما دی ہیں۔

مردہ زندہ کرنا

پروفیسر پوساکن ساؤتھ نارفوک نے ۱۸۹۲ء میں ایک ہلاک کئے ہوئے چوہے کو اس کے پھیپھڑوں میں نل کے ذریعہ اوکسیجن پہونچا کر زندہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس امر کے متعلق تحقیقات کو جاری رکھا اور پانی میں ڈوب کر مرنے یا حبس دم سے مرنے یا سکن ادویہ کے استعمال سے مرنے والے لوگوں کو زندہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیسوں کو خارج کر کے اوکسیجن داخل کیا جائے۔ پروفیسر مذکور نے ایک ایسی کل بنائی ہے جس میں دو نل لگے ہوئے ہیں اور ہر نل میں ایک سوراخ ہوا کے خارج ہونے اور ایک داخل ہونے کے لئے ہے۔ ان نلوں کو مردہ مخلوق کے منہ میں یا نتھنوں میں لگا دیا جاتا ہے ایک نل کا داخلی سوراخ آکسیجن کے خزانہ سے لگا ہوا ہے دوسرے نل کا خارجی سوراخ ہوائی پمپ [illegible] سے ان دونوں کو ایک دھونکنی سے چلایا جاتا ہے اور [illegible] جیسے کہ زندہ انسان کی سانس چلتی ہے اس سے ایک نل پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیس کو کھینچ لیتا اور باہر خارج کر دیتا ہے اور دوسرا نل آکسیجن کو پھیپھڑوں میں آکسیجن داخل کر دیتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں نے بعض جانوروں پر جو مردہ تھے ان ادویہ کا عمل کیا تاکہ اس کے مردہ ہونے کا یقین ہو جائے۔ پھر ان کو پروفیسر پو صاحب کے حوالہ کیا مگر انہوں نے ان کو زندہ کر کے دکھایا۔ (ترقی)

خرابی شراب

مسٹر جے بوکٹ جو الیف۔ آر۔ ایڈ۔ ایس کی ڈگری طبابت میں حاصل کرنے کے بعد مدتوں۔ نشیلی چیزوں اور ان کی ذی روح مخلوق پر اثر کے متعلق تحقیقات کرنے میں مصروف رہے ہیں انہوں نے بعد تجربہ کے یہ رائے قائم کی ہے کہ نشیلی چیزیں نہ صرف انسانوں کی نقصانات دیتی ہیں بلکہ پرندوں اور حیوانوں کو بھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ایک بندر جسے شراب پینے کی [illegible] وہ شراب کی تلاش میں شہر کے شراب خانوں میں گھس کر کسی ترکیب سے شراب پینے لگا اور جلد مر گیا اور اسی طرح ایک شکاری کتا جو بہت مضبوط اور شکاری تھا وہ بھی شراب کے اثر سے جلد فوت ہو گیا۔ ایک گھوڑا جو شراب کا عادی تھا۔ جب اسے شراب مل جاتی تو خوب کام دیتا۔ گر نشہ نہ ملنے پر بیکار رہتا تھا۔ وہ بھی جلد مر گیا۔ اسی طرح کئی پرندوں نے بھی شراب کے اثر سے اپنی جان جلد گنوا دی۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ نشیلی چیزیں بے حد مضر ہوتی ہیں۔

ایک اور چاند

اب تک تو یہ معلوم تھا کہ بخلاف دیگر سیاروں کے جن کے آٹھ آٹھ تک اقمار ہیں زمین کا صرف ایک قمر ہے مگر حال میں اٹانا (امریکہ) کے پروفیسر وگنر نے ایک اور چاند دریافت کیا ہے جس کا ۱۸۹۲ء سے برابر وہ مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ ۱۶ رمئی ۱۸۹۳ء کو سورج گرہن پڑا تھا لیکن اس وقت نہ ابر تھا نہ چاند اس موقعہ پر تھا۔ جہاں سے اس کا سایہ سورج پر پڑ سکتا۔ جب پروفیسر وگنر نے اس کا سبب اسی نئے چاند کو قرار دیا تو تمام ہیئت دانوں نے اس پر ٹھٹھا اڑایا۔ البتہ ایک انجینیر مسٹر اے بی رابرز نے جو کینیڈا میں پیسفک ریلوے کی پیمائش کر رہا تھا۔ ایک چٹھی میں اس کا ذکر کیا تھا۔ پروفیسر وگنر کا بیان ہے۔ کہ اس نئے چاند کا رنگ کاربن ہے۔ کہ سورج کی روشنی اس پر بہت کم ہے۔ کئی بار نیوزیلینڈ کے باشندوں نے اس چاند کو بیس۔ بیس منٹ تک سبز ہلال کی شکل میں دیکھا ہے۔ پروفیسر وگنر کے خیال میں جب نیا اور پرانا چاند زمین کے قریب اور ایک ہی جانب ہوتے ہیں۔ تو دونوں کی متحدہ کشش کی وجہ سے سخت سردی پڑنے لگتی ہے۔ کیا تعجب ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد نئے چاند کی کاربن کم ہو جائے اور وہ پوری روشنی دینے لگے۔ کیا سماں ہوگا جب دونوں چاند ایک ساتھ چمکا کریں گے۔ یا ایک ڈوبیگا اور دوسرا اچھلیگا۔ اور اس طرح زمین پر ہمیشہ روشنی رہا کریگی۔ (اختر)

شہاب ثاقب

ہمعصر نیمبارک و الڈ کا ایک معزز نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ایک بڑا بھاری شہابہ جس کا وزن ۲ فٹ تھا۔ جزیرہ لانگ سے ایک میل کے فاصلے پر سمندر میں گرا۔ جو بادلوں میں سے بڑی گڑگڑاہٹ کے ساتھ گر کر پانی میں جوار بھاٹا پیدا کر دیا۔ کہ پانی کناروں پر باہر اچھل آیا۔ وزن میں ایک صد پونڈ کے قریب تھا۔ جو کہ پہلے کسی عجائب گھر میں نہیں رکھا گیا۔

قطب شمالی کی سیاحت

کپتان مکل سن ایک مہم سے کہ قطب شمالی کی تحقیقات کو پچھلے سال کر گئے ہیں یہ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے۔ ان کا ارادہ بحر بوفرٹ کی تحقیقات کرنے کا تھا۔ جو ایلاسکا اور لوگوں کے شمال کی طرف ہے۔ اس کی اب تک کچھ معلوم ہوا نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ایک برا عظم ہے۔ اسکیمو لوگوں کی روایات اس کے وجود کی گواہی دیتی ہے۔ ویل مچھلی پکڑنے والے گورے کہتے ہیں۔ کہ خشکی دکھائی دی ہے۔

قلت سرمایہ سے یہ موسم رکی رہی۔ مگر انگلینڈ اور امریکہ کے فراخ دل لوگوں نے روپیہ بہم پہنچا دیا۔ نتاگھی سے ایک ساٹھ ٹن وزنی کشتی خریدی گئی اور وکٹوریہ واقع برٹش کولمبیا سے کپتان اجنر مکل سن (ڈچ) ارنسٹ لفٹنٹ ویل (امریکن جیالوجسٹ) اجنر ڈٹ لیوسن (ڈچ زولوجسٹ) ڈاکٹر جی پی ہو (برٹش) اور آئس لینڈ کا ایک باشندہ۔ ماہر علم النسل۔ انسانی تحقیقات کے واسطے روانہ ہو گئے۔ گذشتہ ماہ فروری میں انہوں نے اپنا جہاز فلیکس مین جزیرہ پر چھوڑا اور برفانی سفر کے واسطے معہ دو ہمراہیوں کے کپتان مکل سین روانہ ہو گئے۔ ساٹھ روز کی خوراک اور کتوں کی برف پر چلنے والی گاڑی میں پانسو میل کا سفر طے کیا بہت مشکلات پیش آئیں۔

غزل

(من تصنیف حضرت صاحبزادہ میاں بشیرالدین محمود احمد)

نشاں ساتھ ہیں اسقدر کہ کچھ شمار نہیں ۔ ہمارے دین کا قصّوں پہ ہی مدار نہیں
وہ دل نہیں جو جدائی میں بیقرار نہیں ۔ نہیں وہ آنکھ جو فرقت میں اشکبار نہیں
وہ ہم کہ فکر میں دین کے ہیں قرار نہیں ۔ وہ تم کہ دینِ محمدؐ سے کچھ بھی پیار نہیں
وہ لوگ درگہِ عالی میں جن کو بار نہیں ۔ انہیں فریب دغا مکر سے بھی عار نہیں
ہے خوف مجھ کو بہت اس کی طبع نازک سے ۔ نہیں نہیں کہ مجھے آرزوئے یار نہیں
تڑپ رہی ہے مری روح جسم خاکی میں ۔ تیرے سوا مجھے اک دم بھی اب قرار نہیں
نہ طعنہ زن ہو مری بیخودی پہ اے ناصح ۔ میں کیا کہوں کہ مرا اس میں اختیار نہیں
مثالِ آئینہ ہے دل کہ یار کا گھر ہے ۔ مجھے کسی سے بھی اس دہر میں غبار نہیں
جو دل میں آئے سو کہہ لو کہ ہمیں بھی ہو لعنت ۔ خدا کے علم میں گر ہم ذلیل و خوار نہیں
ہُوا وہ پاک جو قدوس کا ہُوا شیدا ۔ پلید سے ہیں جنہے حاصل یہ افتخار نہیں
کسی کے عشق میں پاتے ہیں لطف یکتائی ۔ ہمارا دوست نہیں کوئی غمگسار نہیں
چڑھے ہیں سینکڑوں ہی سولیوں پہ ہم منصور ۔ ہمارے عشق کا اک دار پہ مدار نہیں
یونہی کہو نہ ہمیں لوگو! کافر و مرتد ۔ ہمارے دل کی خبر تم پہ آشکار نہیں
امام وقت کا لوگو کرو نہ تم انکار ۔ جو جھوٹے ہوتے ہیں پاتے وہ اقتدار نہیں
دل و جگر کے پرخچے اڑے ہوئے ہیں جناب ۔ اگرچہ دیکھنے میں اپنا حال زار نہیں
جگار ہے ہیں مسیحا کبھی سے دنیا کو ۔ مگر غضب ہے کہ ہوتی وہ ہوشیار نہیں
مقابلہ میں مسیح زمان کے آتے ہیں جو ۔ وہ لوگ وہ ہیں جنہیں حق سے کچھ بھی پیار نہیں
کلام پاک بھی موجود ہے اسے پڑھ لے ۔ ہمارا نجھ کو بھلا اے قوم اعتبار نہیں
کبھی تو دل پہ بھی جاکر اثر کرے گی بات ۔ سنائے جائیں گے ہم تم کہو ہزار نہیں
کروڑ جان ہو تو کر دوں خدا محمدؐ پر ۔ کہ اس کے رحم و عنایات کا شمار نہیں

ایک نیک صلاح

سودیشی سودیشی کی آواز ملک میں چاروں طرف گونج رہی ہے اس آواز میں ہندو مسلمان ذرا اونچے نیچے سُروں کے ساتھ دونوں شریک ہیں۔ دونوں گروہ چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں بہبودی کے ڈھول بجائے جاویں۔ مگر ہندو اور بنگالیوں کے اونچے سروں کے ساتھ کچھ زیادہ بڑھ گئی ہے۔ بنگالی بابو اٹھتے بیٹھتے سودیشی جی کی جے مناتے ہیں۔ اخباروں لیکچروں رسالوں میں سودیشی جی کا بگل بجایا جاتا ہے۔ بنگالے میں تو اس لفظ کا ایسا طوطی بول رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے نقار خانہ میں بھی اس کے صاف بول بخوبی سنائی دیتے ہیں۔ بعض دیوانے بنگالیوں کی یہ حالت ہے۔ کہ کسی دیسی کو اگر بدیسی کپڑا خریدتے دیکھ لیتے ہیں۔ تو اس کی خوب گت بناتے ہیں۔ سارے کپڑے نوچ کھسوٹ کر پھینکدیتے ہیں۔ اگر غصہ اور زیادہ تیز ہوا۔ تو کپڑوں میں آگ لگا دیتے ہیں۔ غرض حتی القدر خوب رسوا کیا جاتا ہے۔ بعض بنگالیوں کی یہ حکایت سنی گئی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے شوہروں کو صرف اس بنیاد پر گھر میں نہیں گھسنے دیا۔ کہ وہ بدیسی دہوتیاں باندھے گھر میں گھس پڑے تھے۔ عورتوں نے گھروں سے نکالدیا۔ اور سدباب کرکے حکم نافذ کردیا۔ کہ جب تک سودیشی دہوتیاں باندھ کر نہیں آؤ گے۔ گھر میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ کسی معزز بنگالی نے لیکچر دیتے ہوئے اپنے بدیسی کپڑے اوتار کر بھری مجلس میں جلا دیئے یہ سب کچھ ہوا۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ عوام کو اپنا مطیع کرنے کے لئے اس جہالت سے بڑھکر اور کوئی جادو نہیں۔ مگر نظر انصاف سے دیکھو تو اصلی سودیشی کا کہیں پتہ نہیں منہہ سے بڑبڑانا اور بات ہے اور عمل کرنا اور بات۔ یہ کوئی عمل نہیں۔ کہ کپڑے اوتار کر پھینک دئے اور ویسے ہی کپڑے اپنے دیس میں نہیں بنا سکے۔ جب تک تجارت میں کمپٹیشن نہیں ہوگا۔ اس وقت تک کامیابی ایک موہوم خیال ہے۔ میرے نزدیک حامی سودیشی کہنے کو آندہی اور کرنے کو خاک نہیں۔ کتنا عرصہ ہوا۔ کہ اس کی تحریک ہو رہی ہے۔ مگر کسی کے دل میں اصلی تحریک پیدا نہیں ہوئی اور نہ آج ہندوستان میں بھی منچسٹر کے کارخانہ نظر آتے۔ بمبئی میں اگر کپڑے کے کارخانہ کھولے جاتے۔ تو بنگالے میں شیشے اور چینی کے ظروف کے۔ سورت کی دہوتیاں اور امرتسر بنارس اور اعظم گڑھ کے بھدے کپڑے اور امروہہ کے مٹی کے برتن غیر ممالک کی اشیاء کی آمد کو کیا روک سکتے ہیں۔ روک سکتا ہے۔ منچسٹر کا کارخانہ اگر سر فیروز شاہ مہتہ اور سرندر وناتھ مل کر اپنے کاندہوں پر اٹھا لاویں۔ ورنہ پانی پانی کہنے سے نہ پیاسے کی پیاس بجھ سکتی ہے۔ نہ کھانا کھانا کہنے سے بھوکے کا پیٹ بھر سکتا ہے۔ سر فیروز شاہ مہتہ اور بعض اور متمول اہل بمبئی، لاکھ کے سرمایہ سے ایک انگریزی زبان کا اخبار نکالنے والے ہیں۔ میں ان کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ ایک کروڑ کے سرمایہ سے ہندوستان کے لئے کوئی سفید کل ولائیت سے لائیں۔ کہ ہزاروں آدمیوں کا پیٹ اس سے پلے اور ہندوستان کی کروڑوں مخلوق اس سے فائدہ اوٹھائے۔ بابو سرندرو ناتھ بنرجی بابو موتی لال گھوش۔ بابو ایس ایس باسو مسٹر جے چودہری۔ ایچ۔ این۔ دت اور بابو کے سی مترنے جو اپیل درگا پوجا کے متعلق شائع کیا ہے۔ وہ اس نوٹ پر مخصوص توجہ کریں۔

انگریزی عدالتوں کا انصاف

جنوبی ہند کی مشہور آربتھناٹ کمپنی جس کے دیوالہ نے سینکڑوں خاندانوں کو تباہ کر دیا اور ہزاروں کے عمر بھر کے اندوختہ پر پانی پھیر دیا۔ اس کے متعلق جو تحقیقات عرصہ سے جاری تہی وہ ختم ہوگئی اور جو شخص اس عظیم مصیبت کا ذمہ وار تہا وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ سر جارج آربتھناٹ کا مقدمہ جس جیوری کے سامنے پیش تہا اس میں تمام انگریز تھے۔ جیوری نے بالاتفاق سر جارج کو مجرم قرار دیا۔ اور چیف جسٹس مدراس ہائیکورٹ نے انہیں ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ یہ فیصلہ انگریزی عدالتوں کے انصاف کی یادگار رہیگا۔ ملزم کے وکیل نے اپنی بحث میں نہایت پُراثر تقریر کی تہی اور کہا تہا کہ اگرچہ میرا موکل اس وقت بدنصیبی کا شکار ہے۔ مگر وہ ایسا شخص ہے۔ جو حضور ملک معظم کے خاص الطاف خسروانہ کا مورد رہ چکا ہے۔ ایک وقت وہ تہا۔ کہ اس کے ہموطنوں کو اس پر پورا اعتماد تہا۔ لیکن باوجود اس کے عدالت نے انصاف کو رحم پر مقدم کیا۔ اور مجرم کو سزا دی۔ (پیسہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت
صفحہ ۳ - غزل - ایک نیک صلاح -
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ - نظم
صفحہ ۶ - آغا انجینیرنگ سکول - گوردوارے کی جلائے جانیکی خبر غلط
صفحہ ۷ تا ۱۰ - المفتی - ڈائری
صفحہ ۱۱ - نظم
صفحہ ۱۲ - اشتہارات

بدر

مورخہ ۹ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۷- اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۸- اکتوبر ۱۹۰۶ء - خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ

۲ - وما منّا الا له مقامٌ معلوم -

ترجمہ - اور ہم مین سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے -

۳ - ینصرک رجال نوحی الیهم من السماء -

ترجمہ - تجھے وہ لوگ مدد دین گے جن کو ہم آسمان سے وحی کرین گے -

۴ - قد افلح من زکّها وقد خاب من دسّها

ترجمہ - اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو گاڑ دیا -

۵ - وما کنا معذّبین حتی نبعث رسولا

ترجمہ - اور ہم کسی بستی پر عذاب نہین لاتے - جبتک کہ اس مین رسول نہ بھیج لین -

۶ - حنیف مسیح -

۱۶- اکتوبر ۱۹۰۶ء - اِنّی انا الرحمٰن لا یخزی عبدی ولا یهان - عشقک قائمٌ و وصلک دائمٌ

قصیدۂ کمال

سامنے کے صفحے پر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے وکیل چیف کورٹ لاہور کی تصنیف کردہ ایک نظم فارسی درج کی جاتی ہے - اس کے متعلق بمجھے کچھ کہنے کی ضرورت معلوم نہین ہوتی - جو صاحبان اس کو پڑہین گے ان کو خود معلوم ہو جائے گا - کہ یہ کسی صاحب حال کا ترانہ ہے یا کسی فقط قال والے کی قیل و قال - سیرت و اخلاق مسیح موعود کا جو فوٹو اس قصیدے مین کھینچا گیا ہے - وہ ایسا صحیح اور دلربا ہے - کہ اگر کسی مین ایک ذرا بھی عشق اور درد کا مادہ ہو - تو اس نظم کو پڑہکر ایک دفعہ تو ضرور اس کا دل للچائے گا - کہ ایسے معشوق کو کہین ایک نظر سے دیکھنے کا موقعہ پائے - خواجہ صاحب نے مجھے فرمایا - کہ مین نے یہ قصیدہ ریل مین بیٹھے ہوئے ایک مختصر سے سفر مین لکھا تہا - مین یقین کرتا ہون - کہ یہ محض "تائید ایزدی کی آمد ہے - جو انہون نے ایسا قصیدہ لکھا - چونکہ یہ قصیدہ کاتب کو ایسے وقت مین دیا گیا تہا کہ خواجہ صاحب خود یہان موجود تھے - اس واسطے مین نے غنیمت سمجھا - کہ مصنف خود اسٹیشن مین موجود ہے - وہی کاپی کو پڑہے گا - اور خود ہی پروف دیکھے گا - مجھے اخباری اور دیگر ذمہ داریون کے کام کے واسطے اتنی فرصت بھی غنیمت معلوم ہوتی ہے - اس لئے مین نے اُسے قبل لکھا جانے کے نہ پڑہا لیکن چھپنے سے پہلے جب کہ کاپی مجھے کسی وجہ سے دیکھنی پڑی - تو مجھے اس قدر لطف حاصل ہؤا کہ کئی بار مین نے اسے پڑہا اور اگر کاتب اسے واپس لینے کے واسطے میرے سر پر نہ کہڑا ہوتا - تو مین معلوم نہین مین اُسے کتنی دفعہ اور پڑہتا - مجھے اس کے ایک ایک شعر سے محبت اور عشق اور حقیقت کی خوشبو آتی ہے اور شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی کبھی کوئی نظم مین نے نہین دیکھی یا شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی لیاقت اور درد دل کا صحیح اندازہ مین اپنی کم قسمتی سے پہلے کبھی نہین کر سکا - مجھے بار ہا خیال آیا - کہ یہ نظم خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی نہین ہو سکتی - ؎

خوشا وقتے کمال الدین خواجہ
نگارم را کہ ہست او خوش نگارے

اخبار قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیریت ہین آج صبح (۱۵- اکتوبر) حضرت باہر سیر کیواسطے بمعہ خدام تشریف لیگئے تہے - حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین آج صبح کسی قدر ترشح ہؤا باران رحمت کا انتظار اور اُمید ہے اس ہفتہ مین حضرت خواجہ کمال الدین صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی - شیخ عبدالرحمان صاحب - شیخ عبدالحمید صاحب لاہور سے - بابو عبدالعزیز صاحب باغبان پورہ سے برادر احمد حسین صاحب بمعہ ایک اور ساتھی کے گنگ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لاکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے -

احباب ہوشیار رہین

گذشتہ ہفتہ کی شام کو بعد از مغرب ۹ بجے کے قریب شیخ یعقوب علی صاحب اور ایک اور آدمی یکہ پر سوار قادیان آرہے تہے کہ نہر کے اس طرف اُن پر ڈاکو پڑا جیدمل نے ایک ہتھیار جو مثل کلہاڑی کے ہوتا ہے اور جہوی کہلاتا ہے شیخصاحب پر چلایا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ یکے کے ڈنڈے اور رسے پر پڑا اور شیخصاحب بالکل بچگئے فالحمد للہ صرف دو روپیہ اور ایک اسکٹ ایکنا لیہ چور لیگئے اور یکہ والے کی پگڑی ڈیہادر بہی اندہ کو نقصان ہؤا تحقیقات ہورہی ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

قصیدہ مدحیہ در شان امام ہمام عالیجناب المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متضمن بہ خیلے از احوال عاشقان الٰہی از غلامِ غلامان مسیحیت مآب

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

ندارم احتیاج شہریارے | کہ ہستم بردرے امیدوارے
شدم فارغ ز شاہان زمانہ | کہ سردارم بہ دہلیز نگارے
گدایانہ بکوئش او فتادم | نیازم شہریارے در شمارے
دلم - رم کردہ از آہو نگاہاں | بمن چشم عنائت کردہ یارے
سلام دہ - بزلف ماہ رویاں | کہ دل بستم بفتراک نگارے
چہ دانی حال ما - اے خشک ملا | ترا - از عشق و مستی ننگ و عارے
جنونِ عشق او شد مصقلِ عقل | بدو شد عقل پاک - از ہر غبارے
علاجِ دردِ من شد - دردِ عشقش | بعشقش یافتم صبر و قرارے
بیا - بنشین بمن در ذیلِ مستان | اگر خواہی کہ باشی ہوشیارے
درینجا نام بیمارے شفا ہست | تسلّی بخشِ دل - آں اضطرارے
ہماں شد - واقف سرِ حقیقت | کہ جُست از عقل و فہم خود کنارے
بچشم ناکساں یک سادہ لوحے | مگر در ملکِ حکمت تاجدارے
زسیم و زر تہیدستے بظاہر | گر معمور از لطفِ نگارے

کسے کو - طوقِ عشقش - شد بگردن
ز اغلالِ زماں شد رستگارے

الا اے منکر از شانِ مسیحا | بیا بشنو زمن احوال یارے
شفائے ہر مرض در قادیان ست | شدہ دار الامان کوئے نگارے
ہلاکت شد دم او بہر اغیار | گر آبِ حیاتے بہر یارے
ز دستش حلِ مشکلہائے مردم | زانفاسش شود گلزار نارے
ز نطقش سحرِ ملایان شکستہ | عصا شد - خامۂ او بہر مارے
ز علمِ دنیوی - ناآشنائے | گر اسرارِ حق را راز دارے
ز دنیائے دنی چون تافتہ روئے | کند دنیا برویش جان نثارے
غم روزے خورد جانِ عزیزت | کفیل او شدہ پروردگارے
ز ہر خوشہ رساند خرمن او را | بیارد نعمتے از ہر دیارے
نشان بے نشانے گر بجوئی | بیاکن مجلسے بآں نگارے
بنز دیکش نشان خارج ز عادت | خداداند کہ من دیدم ہزارے
چو آید بر لبش حرفِ دعائے | قضائے آسماں گوید کہ آرے

دعائے او - قضائے آسمانی[*]

براو آسان شدہ ہر صعب کارے

ز اخلاقِ کریم او چہ گویم | دریں آوان نبی را یادگارے
بہ شفقت از پدر افزون تر آمد | بمہرش مہر مادر ہیچ کارے
بخدمت چاکرو - در دوستداری | رفیق و مونس و غمخوار و یارے
ترحم مے کند بر دشمنان ہم | پئے ایمان شانست اشکبارے

بہ رافت - مسلم و کافر برابر
پئے اغیار و یارے غمگسارے

مطاعِ عالم و مخدومِ دنیا | گر در کارِ دین خدمتگذارے
غمِ اسلام خوردہ مغزِ جانش | دو چشمانش پئے دین اشکبارے
شماری این کسے را دشمنِ دین | برین عقل است تف - اے بدشعارے

مثالِ علم تو آمد بہ قرآن
کتبے چند بر پشتِ حمارے

شنو یک نکتۂ از من کہ کافی است | اگر باشی عقیل و ہوشیارے
بزعم تو کسے کو حق پرست است | خدا کردہ - چرا رسوا و خوارے
مگر آں کس کہ دانی دشمنِ دین | بہر موطن ہموں شد کامگارے
بایّام دغا دستِ قضا بین | باو شد یا بہ خصمش سازگارے
خدارا فکر کن گاہے تو دیدی | کسے شد با عدوئے خویش یارے
اگر او مفتری بودے و کذاب | بروزے چند گشتے سخت خوارے
مگر کارش بہر دم در ترقیست | خدا در نصرتش چون دوستدارے
زمان او فزون از بیست و سہ شد | چو از وحی اش مخاطب کردگارے
چو این کذب است حیرانم چہ گوئی | بشانِ آں رسول کردگارے

مگر قطع وتین گاہے نخواندے
چہ شد عقلِ ترا اے ہوشیارے

خدارا توبہ کن زین فسق و عصیان | بترس از اخذ آں غیرت شعارے
کہ او طاعون را کردہ مسلط | بر آن کو سینہ اش پُر از نقارے
بلاہائے دگر ہم کرد پیدا | خبر داد از بلا در ہر دیارے

نجاتے بس ہماں یابد کہ باشد
امامِ وقت را خدمتگذارے

الا اے مرغِ طبعم این چہ بینم | ترا در قعرِ این عالم قرارے
گر اوجِ کمالے سکنت بود
ازیں پستے خدا را یک فرارے

ضرورت - راولپنڈی مین ایک کتاب بنام سیف مسلول اس سلسلہ کی مخالفت مین چھپی تھی اس کتاب کی بہت جلد ضرورت ہے جس کسی کے پاس ہو فوراً بذریعہ رجسٹری بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب قادیان بھیجدیوے - راولپنڈی اور جہلم کے دوست بالخصوص توجہ کرین۔

درخواست دُعا - میر مراد علی صاحب اپنی بیمار اہلیہ کے لئے اور سید دلبر حسین اپنے لئے احمدی احباب سے درخواست دعا کرتے ہین - کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے آمین

[*] یہ مصرعہ تصنیف حضرت اقدس سے تبرکاً بغرض تضمین لیا گیا۔ منہ

آغا انجینیرنگ سکول

صنعتی تعلیم کی ضرورت پر دھواندھار تقریرین کرنیوالے اور پُرزور تحریرین لکھنے والے تو اس ملک مین بہت پیدا ہو گئے ہین۔ لیکن عملی طور پر اس مفید چیز کے پھیلانے کی کوشش کرنے والے ابھی تک بہت ہی کم نظر آتے ہین۔ آغا نواب مرزا صاحب ملک کے شکریہ کے مستحق ہین۔ کہ اونہون نے اپنے ذاتی کاروبار کو خیرباد کہہ کر اور کئی ہزار روپے کی زیرباری اُٹھا کر مقام فیض آباد مین آغا انجینیرنگ سکول کے نام سے ایک تعلیمی مدرسہ کھولا ہے۔ جو بوجہ تعلیمی مصارف کی کمی اور قواعد و ضوابط کی آسانیون کے غریب و نادار مگر شوقین طلباءُ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ اس مدرسہ کی تین مہینے کی تعلیم ایک انگریزی دان مین سب اوورسیری کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اُردو دان یا ناگری دان چھ مہینے مین نقشہ نویسی سیکھ لیتا ہے جو لکھنا پڑھنا نہین جانتے۔ اُنہین چند ہی یوم مین مختلف دستکاریان سکھلا دی جاتی ہین۔ چند معزز انگریزون اور دیسیون نے مدرسہ کا معائینہ فرما کر اپنا اطمینان ظاہر کیا ہے۔ آنریبل مسٹر گوکھلے نے بھی اسے بہت پسند فرمایا اور اپنی رائے لکھتے وقت تحریر فرمایا کہ یہ دلچسپ و مفید مدرسہ پبلک کی توجہ کا مستحق ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مدرسہ مذکور کے ملاحظہ کے لئے طامسن کالج رڑکی کے پرنسپل حال ہی مین فیض آباد تشریف لے گئے تھے اس موقع کی یادگار مین آغا نواب مرزا صاحب نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو غریب طلباء کو رعائت پر داخل کرنا منظور فرمایا ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ نادار طلباء شکرگذاری کے ساتھ آغا صاحب کی اس رعائت سے فایدہ اٹھائین گے آغا انجینیرنگ سکول کے مفصل قواعد ۲ کا ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہین۔ یہ سکول ہر طرح ملک کی توجہ کا مستحق ہے۔

گوردوارون کے جلائے جانیکی خبر غلط ہے

جہلم اور اٹک کے اضلاع کے

گوردوارون کے جلائے جانے اور لوٹے جانے کے متعلق بعض معاصرین نے جو بےسروپا غلط خبرین اوڑائی تہین۔ ان کی تردید گورنمنٹ کی طرف سے کردیگئی ہے چیف سیکریٹری پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت مین حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے۔

"اضلاع جہلم اور اٹک مین فرید (جس سے بظاہر موضع فرید کسر مراد ہے) اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کی افواہون کے متعلق کامل تحقیقات کیگئی لیکن وہ افواہین غلط نکلین اور جو قصے ان مفروضہ واقعات کے متعلق بیان کئے جاتے ہین ان سے مواضعات مذکور کے سربرآوردہ ہندو قطعی انکار کرتے ہین۔ اور ہر دو کا معاملہ ۲۵ ماہ حال (ستمبر) تک زیر تجویز تھا۔ نتیجہ معلوم ہونے پر اور نقل فیصلہ لینے پر اس کے متعلق جداگانہ رپورٹ کی جائے گی"۔

مندرجہ بالا سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کو کیسی بے پر کی اوڑانے کی عادت ہے۔ ذہنی واقعات پر وہ کیسی کیسی طبع آزمائیان کرتے ہین کیسے کیسے حاشیے چڑہاتے ہین۔ کس قدر زہر اُگلتے ہین اور کس درجہ تعصب کا اظہار کرتے ہین۔ مواضعات فرید اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کے متعلق خبر غلط کے پھیلانے ہی پر اکتفا نہ کرنا بلکہ اس کا الزام مسلمانون پر لگا دینا اور مسلمانون پر الزام لگاتے ہوئے اسلامی احکام کا بھی خوب مضحکہ اڑانا مفسدہ پردازی نہین تو اور کیا ہے؟ کیا اسی برتے پر وہ آزادی اخبار طلب کرتے ہین اور سیلف گورنمنٹ مانگتے ہین؟ کیا یہی ہین وہ اوصاف جو مہذب اقوام مین پائے جاتے ہین؟ کیا اسی طرح اپنی قوم کے ساتھ بغض و عناد کا برتاؤ کرکے وہ امید رکھتے ہین کہ ان کی اور ان کے ملک کی فلاح ہوگی؟ ان کرتوتون پر فلاح ملک کی امید ایسی ہی ہے۔ جیسے زہر کہا کر حیات جاوید کی امید رکھنی۔ ان مفتری اخبارون نے بیچارے ٹکہ صاحب نابھہ کو بھی مدغلا کر ان وائسرائیگل کونسل مین مضحکہ اُڑوا دیا کیا گورنمنٹ ان مفسد اخبارون سے بازپرس نہ کرے گی؟ جنہون نے ایک نعو بےبنیاد بات پر زبردستی مذہبی رنگ چڑہا کر وہ وہ مفسدانہ تحریرین لکھی ہین جن سے ملک معظم کی رعایا مین بددلی پیدا ہونے کا اور دو قومون مین منافرت بڑھنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ (وکیل)

شب برات کی آتشبازی اور فضولخرچی

فضول خرچی کسی مذہب و ملت میں روا نہیں اسی طرح مسلمانوں میں فضول خرچی کی سخت ممانعت ہے لیکن بدقسمتی سے کسی طرح یہ رواج پڑ گیا ہے کہ اس ملک مین مسلمانون کے یہان شب برات کی رات کو آتشبازی چلائی جاتی ہے یہ رسم ملک کے ہر حصہ مین پھیلی ہوئی ہے۔

کوئی سال ایسا نہین گزرتا۔ جبکہ اکثر شہرون مین آتشبازی کی بدولت بچون کی جانین تلف نہین ہوتین۔ یا اُن کے ہاتھہ پاؤن۔ آنکھہ ناک ضائع نہین ہوجاتے۔ اور کئی مکانات جل جاتے ہین اور روپیہ جو بلافایدہ صرف ہوتا ہے وہ علیحدہ رہا۔

مسلمانون کے مذہب مین فضولخرچی کی سخت ممانعت ہے فضولخرچی کو نہ صرف منع کیا گیا ہے بلکہ فضولخرچون کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے اور کون ہے۔ جو اس سے انکار کرسکتا ہے۔ کہ آتشبازی پر روپیہ ضائع کرنا فضولخرچی نہین ہے۔

امسال شب برات سے چند روز پہلے ایک ہندو دوکاندار نے تعریض کے لہجہ مین مجھسے کہا کہ مسلمان بڑی خرچ کرنیوالی قوم ہے۔ علاوہ دوسری آتشبازی کے جو مقامی آتشبازون سے خریدی جاتی ہے۔ صرف رنگین آتشبازی کی دیا سلائیان جو جرمن یا جاپان سے آتی ہین۔ مین نے تین ہزار روپے کے قریب ولایت سے منگوائی ہین۔ جو سب بک گئی ہین اور ابھی اور بھی آرڈر دے رکھا ہے۔ جو شب برات سے پہلے پہلے آ جائین گی سوائے اس کے میرے علاوہ لاہور مین اور بھی کئی دوکاندار ولایت سے مال منگواتے ہین۔

ذرا تھوڑا سا حساب لگانے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ گذشتہ شب برات پر تمام ہندوستان مین سات کروڑ مسلمانون سے دس لاکھہ روپے سے کم کی کیا آتشبازی چلائی گئی ہوگی۔ اس دس لاکھہ روپے سے کیا کیا عجائبات بن سکتے ہین۔ کتنے طالب علم وظیفے پاکر ہندوستان مین اور ہندوستان سے باہر تعلیم پاسکتے ہین ایک عالیشان کالج علی گڈہ کالج کے برابر کا چل سکتا ہے۔ واضح رہے کہ سرسید مرحوم کے زمانہ تک علی گڈہ کالج کا کل سرمایہ آٹھہ نو لاکھہ سے زیادہ نہ تھا کہ جس سے سوا لاکھہ روپیہ غبن بھی ہوگیا تھا اور کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کالج کے پاس نصف لاکھہ بھی۔۔ سرمایہ موجود نہین۔

بہرحال آتش بازی کی رسم بہت بُری ہے اور سب سمجھدار مسلمانون کو اسے یک قلم ترک کردینا چاہیئے۔ یہ مضمون لکھہ چکنے کے بعد مجھے شہر جالندھر کے مسلمانون کا ایک اشتہار ملا جسمین شہر کے تمام چودہریون نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ آتشبازی کی رسم کو ہر طرح سے روکین گے۔ اس اشتہار پر شہر کے تمام مسلمان چودہریون کے دستخط ہین کہ جسے مین بڑی خوشی سے آج کے پرچہ مین کسی دوسری جگہ نقل کرتا ہون اور تمام ملک کے مسلمانون سے التجا کرتا ہون کہ وہ جالندھر کے بھائیون کی تقلید کرکے اپنے اپنے شہرون سے ایسے ہی اعلان جاری کرادین اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرین۔ (پیسہ)

المفتی

۱۰۷ متبنیٰ بنانا حرام ہے کسی کا ذکر تھا کہ اس کی اولاد نہ تھی اور اس نے ایک اور شخص کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا کر اپنی جائداد کا وارث کر دیا تھا۔ فرمایا۔ یہ فعل شرعاً حرام ہے۔ شریعت اسلام کے مطابق دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا قطعاً حرام ہے۔

۱۰۸ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے۔ تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ فمن کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے انہیں ایام میں روزے رکھے۔ تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اُس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو اُن پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا۔

۱۰۹ مسافر اور مریض فدیہ دیسکتے ہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے۔ جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے۔ کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

ڈائری

القولُ الطیّبْ

مومن کی فراست سے بچو بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی سفارش کی۔ کہ وہ اب اپنی اصلاح کر رہا ہے۔ فرمایا اتقوا فراسۃ المومن۔ مومن کی فراست سے ڈرو۔ میری فراست اس کی حالت کو تم سے بہتر جانتی ہے فرمایا۔ ایک بزرگ کے پاس دو شیعہ آئے اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور اس بزرگ سے سوال کیا۔ کہ اتقوا فراسۃ المومن کے کیا معنے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے شیعہ پن سے توبہ کرو اور سچے دل سے سنی مسلمان بن جاؤ۔

خدا سے تسلّی فرمایا۔ بعض نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ مبارک احمدؐ کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالےٰ نے کس قدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمدؐ کے صبر پر جو خوشی کا اظہار کیا ہے اور فتح و نصرت کے وعدے دئے ہیں اور فرمایا ہے۔ کہ خدا تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ والدہ مبارک احمدؐ نے کہا کہ خدا کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے۔ کہ اگر دو ہزار مبارک احمدؐ مرجائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔

مخالف سے ہمیں کس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے ایک دوست کو حضرت نے ایک مخالف کے کسی موقع پر سمجھانے کے واسطے تاکید کی۔ فرمایا۔ وہ مانے یا نہ مانے۔ آپ تبلیغ کا حق ادا کریں۔ کیونکہ جو شخص تبلیغ کرتا ہے۔ اس کو بہرحال ثواب مل جاتا ہے اور تم یہ اُمید نہ رکھو۔ کہ مخالف تمہارے ساتھ خوش خلقی یا تہذیب سے پیش آئیگا۔ کیونکہ وہ تو مخالف ہے۔ ہم کو بُرا جانتا ہے اس کے دل میں ہمارا ادب نہیں۔ جب تک کہ وہ دشمن ہے۔ اس کے دل میں نہ ہمارا ادب ہو سکتا ہے۔ نہ اعزاز اور نہ خیر اندیشی اور نہ وہ منصف مزاجی سے گفتگو کر سکتا ہے ایک دفعہ ایک ایلچی حضرت رسول کریم صلعم کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا۔ اور حضرت عمر تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تھے۔ آخر حضرت عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اس کو قتل کر دوں۔ مگر آنحضرت نے اس کی تمام گستاخی کی حلم کے ساتھ برداشت کی۔

سرشتِ زمین فرمایا۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے خاص فرائض پیدا کرنے چاہئیں۔

مرزا عزیز احمدؐ صاحب نے تجدید بیعت کی مرزا عزیز احمد صاحب[1] نے میانوالی سے مفصلہ ذیل خط حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فدوی اپنے گذشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجا کرتا ہے۔ کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرۂ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرما دیں۔ کہ آیندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ حضور کا عاجز عزیز احمدؐ

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آیندہ اب تم پرہیزگار اور سچے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کرو اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہوا کرتا ہے۔

---

[1] مرزا عزیز احمد صاحب آجکل بتقریب رخصت موسمی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانیت مجاہدہ چاہتی ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ مین آپ کی خدمت مین روحانی فایدہ کے حاصل کرنے کیواسطے آیا ہون۔

حضرت نے فرمایا۔ روحانی فایدہ ان لوگون کو پہونچ سکتا ہے جو آپ بھی اس راہ مین کوشش کرتے ہین۔ دین کی راہ آسان نہین اس کو وہی پا سکتے جو مرنا قبول کرتے ہین۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سردار اور سب سے اعلیٰ اور افضل تھے۔ مگر انہون نے بھی دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اُٹھائے۔ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا چاہتا تو ایسا نہ کرتا۔ مگر اس نے یہی قانون رکھا ہے بغیر تکلیف کے نہ انسان کو دنیوی مدارج حاصل ہو سکتے ہین اور نہ دینی۔ اگر خدا کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہونچ جاتا ہے۔ دنیا کے کامون کیلئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفین برداشت کرتا ہے اور تب جاکر کچھ حاصل ہوتا ہے۔ تو کیا دین کیلئے کچھ بھی محنت اور سعی نہین کرنی چاہیئے؟ اگر تھوڑا سا مقدمہ آجاتا ہے۔ تو پھر انسان اس کے واسطے کہان کہان سے سفارشین لاتا ہے۔ اور کس قدر خرچ کرتا ہے۔ تو پھر کیسی کیسی مصیبتین برداشت کرکے اپیل در اپیل کرتا اور کیا کیا اس پر گذرتا ہے۔ تو کیا دین کو ہی ایسا سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ محض پھونک مارنے اور کسی ورد وظیفہ کے رٹنے سے حاصل ہو جائے گا اور یونہی آرام طلبی سے گزارنے پر اس مین کامیابی حاصل ہو جائے گی؟ خدا تعالیٰ فرماتا

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لایفتنون۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہین۔ کہ صرف زبانی قیل وقال پر ہی ان کو چھوڑ دیا جائیگا اور صرف اتنا کہنے سے ہی کہ ہم ایمان لے آئے دیندار سمجھے جاوینگے اور ان کا امتحان نہ ہوگا۔ بلکہ امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھو ہمارے پاس کوئی ایسی پھونک نہین جس سے کوئی شخص یکدفعہ ابدال مین داخل ہو جائے۔ سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہین کرتا دیندار نہین بن سکتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ دُکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا کی راہ مین دکھ اور مُصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہین وہ کاٹا جاوے گا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے۔ اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آوین۔ روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دکھ اور تکالیف اٹھانے کے لئے تیار کرلینا چاہیئے۔ ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

بعض لوگ آتے ہین اور کہدیتے ہین۔ کہ ہمین پھونک مار دو کہ اولیاء اللہ بن جاوین اور ہمارا سینہ صاف ہو جائے اور روحانی معراج پر پہونچ جاوین اور ہمارے قلب مین پاکیزگی پیدا ہو جاوے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سب کچھ دُکھون اور تکالیف کے بعد ملتا ہے اور ضرور مل جاتا ہے۔ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہین کرتا جب انسان دنیا کے لئے طرح طرح کی تکالیف برداشت کرلیتا ہے۔ ایک کسان کو ہی دیکھو۔ کہ پہر رات کے تڑکے اُٹھتا ہے۔ ہل جوتتا ہے اور کتنی تکالیف اٹھاتا اور محنت کرتا ہے نہ رات کو آرام کرتا ہے اور نہ دن کو بلکہ جب بہت سی مشکل کے بعد فصل پک ہی جاتا ہے اس وقت بھی اس کے حاصل کرنے کے لئے کیا کیا مصائب اٹھاتا ہے اور اپنے عیال و اطفال سے علیحدگی اختیار کرکے اسے کاٹتا اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کیسے کیسے دُکھ اٹھاتا ہے۔ اور اس دنیا کے لئے جو آج ہے اور کل فنا ہو جائے گی مارا مارا پھرتا اور مصیبت پر مصیبت اور دکھ پر دکھ اٹھاتا ہے۔ تو کیا پھر دین ہی ایسی چیز ہے جو محض پھونک مارنے سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس مین کسی امتحان آزمائش اور محنت کی ضرورت نہین؟ دین کے لئے ایسی توقع کرنا اور اس کو ایک حلوۂ بے دود سمجھنا کسی طرح بھی ٹھیک نہین۔ ہزارون موتون کے بعد روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ پر غور کرو کہ اُنھون نے دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے اور کن کن دکھون مین وہ مبتلا ہوئے۔ نہ دن کو آرام کیا۔ نہ رات کو۔ خدا کی راہ مین ہر ایک مُصیبت کو قبول کیا اور جان تک قربان کردی اور دین کی خاطر سر کٹوا دیئے۔ مجھے اس وقت یاد آگیا ہے

آنحضرتؐ کس طرح کی عبادت کو پسند کرتے ہین

کہ ایک دفعہ آن حضرت صلعم ایک دشمن کے مقابلہ پر ایسے موقع پر نکلے۔ کہ وہ بہر کا وقت اور گرمی کا موسم تھا۔ سخت گرمی اور تپش تھی۔ لو چلتی اور تیز دھوپ پڑتی تھی۔ چلتے چلتے ایک نہایت ہی خوشگوار سرسبز اور شاداب چشمے پر پہونچے۔ ایک صحابی نے ایسی خوشگوار سرسبز اور ہری بھری جگہ دیکھ کر آن حضرت صلعم کی خدمت مین عرض کی۔ کہ مجھے اجازت دی جائے۔ کہ اس جگہ پر عبادت کرون۔ آن حضرت صلعم نے جواب دیا۔ ایسے خیال سے توبہ کرو۔ یہ وسوسہ شیطانی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ یہ سب مصیبت ہم خدا کی خاطر برداشت کر رہے ہین۔ ایسی خوش کن جگہ پر آرام کرکے عبادت کرنے کا تو کوئی فائدہ نہین وہ تو بندگی ہی نہین جو کہ دکھ درد کے ساتھ نہین۔ ہندون کے سادھون کی طرح کسی تالاب یا عمدہ حوض کے کنارے کو تلاش کرکے اور وہان بیٹھ کر بہ آرام زندگی بسر کرنا اور سرسبز ہری بھری جگہ پر لیٹ کر خدا کی یاد کرنے سے کچھ نہین بنتا۔ چاہیئے۔ کہ ابتلاؤن

سادھون کیطرح آرام کی جگہ نہ تلاش کرو

اور امتحانون مین ثابت قدم رہو۔ اور خدا کے لئے جان دینے مین بھی فرق نہ رکھو اور اس کی راہ مین قربان ہونے کے لئے ہر وقت طیار رہو۔ جب انسان اپنے دل مین فیصلہ کرلیتا ہے اور دکھ کے لئے تیار رہتا ہے۔ تب پھر خدا بھی ملتا ہے اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا۔ بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے نہ خدا راضی نہین ہوا کرتا اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہین اور کہدیتے ہین۔ کہ کسی جنتر منتر یا پھوک سے ہی ہمین اولیاء اللہ بنا دوین۔ اور ایک زندگی کی روح پھونک دوین۔ مگر خدا تو پہلے ذبح کر لیتا ہے اور پھر زندہ کرتا ہے۔ بلکہ ایسے ایسے امتحانون

ذبح ہونے کے بعد زندگی ملتی ہے

اور آزمائشون کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے۔ کہ اب مین وہ نہیں ہون جو پہلے تھا اور اس مین کچھ شک نہین۔ کہ ایسے امتحانون مین پورا اترنے کے بعد خدا ضرور ملتا ہے۔ جب تک انسان خدا کی راہ مین تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہین ہو جاتا۔ تب تک ترقی کی امید بھی نہین ہو سکتی۔ دیکھو یہ جو نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس مین

نماز بھی اضطرابی حالت کو ظاہر کرتی ہے

بھی ایک طرح کا اضطراب ہے۔ کبھی کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کبھی رکوع

کرنا پڑتا ہے اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا اور پھر طرح طرح کی احتیاطیں کرنی پڑتی ہیں۔ مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان خدا کے لئے دکھ اور مصیبت کو برداشت کرنا سیکھے۔ ورنہ ایک جگہ بیٹھ کر بھی تو خدا کی یاد ہو سکتی تھی پر خدا نے ایسا منظور نہیں کیا۔ صلوٰۃ کا لفظ بھی سوزش اور جلن پر دلالت کرتا ہے۔ جب تک انسان کے دل میں ایک قسم کا قلق اور اضطراب پیدا نہ ہو اور خدا کے لئے اپنے آرام کو نہ چھوڑے۔ تب تک کچھ بھی نہیں ہم جانتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگ فطرتاً اس قسم کے ہوتے ہیں جو ان باتوں میں پورے نہیں اتر سکتے اور پیدائشی طور پر ہی ان میں ایسی کمزوریاں پائی جاتی ہیں جو وہ ان امور میں استقلال نہیں دکھا سکتے۔ مگر تاہم بھی توبہ اور استغفار بہت کرنی چاہیئے۔ کہ کہیں ان میں ہی شامل نہ ہو جاویں جو دین سے بالکل بے پروا ہوتے ہیں اور اپنا مقصود بالذات دنیا کو ہی سمجھتے ہیں۔ ہر ایک زمانہ میں علیحدہ علیحدہ امتحان اور آزمائشیں ہوا کرتی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تو خدا کی راہ میں جانیں دی تھیں اور اپنے سر کٹوائے تھے اور دوسرے نبیوں کے زمانہ میں کسی اور قسم کے ہی دکھ اور مصائب تھے۔ غرض جب تک انسان ان ابتلاؤں اور آزمائشوں میں پورا نہیں اترتا۔ تب تک ترقی نہیں کرتا اور مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا۔ بغیر تکلیفوں اور مشکلات کے مصائب کے تو کچھ ملتا ہی نہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ رحیم وکریم ہے۔ اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اس کے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ اگر اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاویگا۔ دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں۔ وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے۔ یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا کی خاطر اور اس دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے۔ جب دنیا کے لئے ایسے ایسے کام کر لیتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ حقیقی آرام اور ہمیشہ کے سکھ کے لئے اتنی کوشش نہیں کی جاتی؟ اصل میں ایسے لوگ خدا کی اور خدا کے انعام و اکرام کی قدر نہیں کرتے۔ اگر اس کی قدر کرتے۔ تو جان کیا چیز تھی۔ جو قربان کرنے کے لئے طیار نہ ہو جاتے۔ اصلی زندگی اور حقیقی سکھ وہی ہے۔ وہ جو خدا کی راہ میں مرنے سے حاصل ہوتا ہے حقیقی زندگی تو اپنے آپ پر ایک موت وارد کر لینے سے ہی ملا کرتی ہے۔ ایسے لوگ جو جنتروں منتروں اور ٹونوں اور ٹوٹکوں کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ دین کیلئے کوشش کرنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ بڑے آرام سے اور گھر بیٹھے بٹھائے قلب کی صفائی حاصل ہو جاوے اصل میں جھوٹے قصوں اور کہانیوں نے ان لوگوں کو بڑا نقصان پہونچایا ہے اور ایسی باتوں سے انہوں نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ دین ایک ایسی چیز ہے۔ جو جنتروں منتروں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی واسطے ان لوگوں نے بعض بعض ریاضتیں بھی مقرر کی ہوئی ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے کہتے ہیں قلب جاری ہو جاتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ باوجود قلب جاری ہونے کے عملی حالت ان کی اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور ایسے وظائف میں سے ایک ذکر آرا بھی ہے۔ کہ جس کا نتیجہ آخر میں بیماری سل ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ خدا نے ایک ہی [illegible] فرمایا ہے۔ قد افلح من زکّٰها۔ اور یہی بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان خدا کی رضا کے سامنے راضی ہو جائے۔ کوئی دوئی نہ رہے۔ خدا کے ساتھ کسی اور کی ملونی نہ رہے اور کسی قسم کی دوری یا جدائی نہ رہے۔ یہ تھوڑی سی بات نہیں۔ یہی وہ مشکل گھاٹی ہے جو بڑے بڑے مصائب اور امتحانوں کے بعد طے ہوا کرتی ہے۔ یہ نماز جو تم لوگ پڑھتے ہو۔ صحابہ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے

نماز سے سب مشکل حل ہو جاتی ہے

اور اسی نماز سے انہوں نے بڑے بڑے روحانی فائدے اور بڑے بڑے مدارج حاصل کئے تھے۔ فرق صرف حضور اور خلوص کا ہی ہے۔ اگر تم میں بھی وہی اخلاص صدق وفا اور استقلال ہو۔ تو اسی نماز سے اب بھی وہی مدارج حاصل کر سکتے ہو۔ جو تم سے پہلوں نے حاصل کئے تھے۔ چاہیئے کہ خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ یاد رکھو جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہیں کرو گے۔ کچھ نہیں بنے گا۔ بہت آدمی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ کہ یہاں سے تو بیعت کر جاتے ہیں۔ مگر گھر میں جا کر جب تھوڑی سی بھی تکلیف آئی۔ یا کسی نے دھمکایا۔ یا حقہ پانی بند کرنا چاہا۔ تو جھٹ مرتد ہو گئے۔ ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہیں۔ صحابہ کو دیکھو۔ کہ انہوں نے تو دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دیئے تھے اور جان و مال سب خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کسی دشمن کی دشمنی کی انہیں پرواہ تک بھی نہ تھی۔ وہ تو خدا کی راہ میں سب طرح کی تکالیف اٹھانے اور ہر طرح کے دکھ برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہوں نے اپنے دلوں میں فیصلہ کیا ہوا تھا۔ ایمان وہ ہے۔ کہ سارا جہان مخالف ہو جائے۔ ہر طرف سے سانپ اور بچھو گھیرے ہر گوشہ سے بجلی گرے۔ ہر جگہ سے دکھ ہو۔ مگر ایمان متزلزل نہ ہو۔ مگر یہ لوگ ہیں جو ذرا بھی نمبردار یا کسی اور شخص نے دھمکایا۔ تو دین ہی چھوڑ دیا۔ ایسے لوگوں کی عبادتیں بھی محض پوست ہی ہوتی ہیں۔ ایسوں کی نمازیں بھی خدا تک نہیں پہونچتیں۔ بلکہ اسی وقت ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور ان کے لئے لعنت کا موجب ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویلٌ للمصلّین الذین ہم عن صلوتہم ساھون

حقیقی نماز

وہ لوگ جو نمازوں کی حقیقت سے بےخبر ہوتے ہیں۔ ان کی نمازیں نری ٹکریں ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خدا کو کرتے ہیں۔ تو دوسرا دنیا کو کرتے ہیں۔ جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہیں کرتا۔ تب تک مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا۔ دیکھو دنیا میں بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر ایک غلام اپنے آقا کو ہر ایک تکلیف میں اور مصیبت میں اور ہر ایک خطرناک میدان میں ساتھ دیتا رہے۔ تو وہ غلام غلام نہیں رہتا۔ بلکہ دوست بن جاتا ہے۔ یہی خدا کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے۔ اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے۔ تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے۔ وفاداری کا مادہ تو کتے میں بھی پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ بھوکا رہے بیمار ہو جائے۔ کمزور ہو جائے۔ خواہ کچھ ہی ہو مگر اپنے مالک کے گھر کو نہیں چھوڑتا۔ اور وہ لوگ جو ذرا سی تکلیف پر دین سے روگردان ہو جاتے ہیں ان کو کتے سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

ارزل مخلوق سے وفاداری کا سبق لو

لکہا ہے کہ ایک مسلمان پر کچھ مصیبت کے دن آئے۔ بھوک لگی تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا۔ یہودی نے اس کو چار روٹیاں دین جب وہ روٹیاں لے کر نکلا تو اس گھر کا کتا بھی اس کے پیچھے ہولیا اس شخص نے یہ خیال کرکے کہ شائد ان روٹیوں مین سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینکدی اور آگے چل دیا۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کہا کر پھر پیچھے پیچھے ہولیا تب اس نے خیال کیا کہ شائد اس کتے کا خیال ہے کہ مین جو اس گھر کا رہنے والا ہون۔ میرا حصہ ان روٹیون مین نصف ہے اس نے دوسری روٹی بھی کتے کو دیدی۔ مگر کتا اس کو بھی کہا پیچھے چلدیا۔ پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتا پیچھا نہین چہوڑتا تو اسے خیال گذرا کہ شائد تین حصے اس کے ہون اور ایک حصہ میرا ہو۔ اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈالدی مگر کتا وہ روٹی کہا کر بھی واپس نہ گیا۔ تب اُسے کتے پر غصہ آیا اور کہا تو بڑا بدذات ہے۔ مانگ کر مین چار روٹیاں لایا تہا مگر ان مین سے تین کہا کر بھی تو پیچھا نہین چھوڑتا۔ خدا تعالی نے اس وقت کتے کو بولنے کے لئے زبان دیدی۔ تب کتے نے جوابدیا۔ کہ مین بدذات نہین ہون۔ مین خواہ کتنے فاقے اٹھاؤن۔ مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر پر نہین جاتا۔ بدذات تو تو ہے۔ جو دو فاقے ہی اُٹھا کر کافر کے گھر مانگنے کے لئے آگیا۔ تب وہ مسلمان یہ جواب سنکر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہُوا۔

ایسے ہی گورداسپور مین ایک بلی تہی۔ خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کہاتی تھی۔ ایک دفعہ بعض دوستون نے اس بلی کے مالک کو کہا کہ ہم بھی تجربہ کرنا چاہتے ہین۔ چنانچہ اونہون نے حلوہ دودھ چھچھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکہ کر باہر سے قفل لگادیا۔ تین دن کے بعد جو دیکھا تو بلی مری پڑی تہی اور وہ کہانا اسی طرح صحیح سالم موجود تہا۔ اگر ارزل مخلوقات کے صفات حسنہ بھی ان ان مین نہ پائی جائین۔ تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۰ ستمبر کی رپورٹ حسب ذیل ہے
حصار ۲۵۔ رہتک ۳۔ گوڑگانون ۱۲۔ دہلی ۵۔ کرنال ۱۳ ہوشیارپور ۱۳۔ لودیانہ ۱۔ فیروزپور ۱۔ منٹگمری ۲ لاہور ۲ امرتسر ۳۔ گورداسپور ۱۔ سیالکوٹ ۲۔ شاہپور ۲ جہلم ۲۱۔ راولپنڈی ۱۵۔ ریاست پٹیالہ ۳۸۔ کل ۱۸۶

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

اکتوبر ۱۹۰۶ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴-۵۸	۶-۱۰
۱۰	۲	۴-۵۸	۶-۹
۱۱	۳	۴-۵۹	۶-۸
۱۲	۴	۵	۶-۷
۱۳	۵	۵-۱	۶-۶
۱۴	۶	۵-۱	۶-۵
۱۵	۷	۵-۲	۶-۴
۱۶	۸	۵-۳	۶-۳
۱۷	۹	۵-۳	۶-۲
۱۸	۱۰	۵-۴	۶-۱
۱۹	۱۱	″	۶-۰
۲۰	۱۲	۵-۵	۵-۵۹
۲۱	۱۳	۵-۶	۵-۵۸
۲۲	۱۴	۵-۷	۵-۵۷
۲۳	۱۵	۵-۸	۵-۵۶
۲۴	۱۶	۵-۹	۵-۵۵
۲۵	۱۷	″	۵-۵۴
۲۶	۱۸	۵-۱۰	۵-۵۳
۲۷	۱۹	۵-۱۱	۵-۵۲
۲۸	۲۰	۵-۱۲	۵-۵۱
۲۹	۲۱	۵-۱۳	۵-۵۰
۳۰	۲۲	۵-۱۴	۵-۴۹
۳۱	۲۳	۵-۱۵	۵-۴۸
یکم نومبر ۱۹۰۶ء	۲۴	۵-۱۶	۵-۴۷
۲	۲۵	″	۵-۴۶
۳	۲۶	۵-۱۷	۵-۴۵
۴	۲۷	۵-۱۸	۵-۴۴
۵	۲۸	۵-۱۹	۵-۴۳
۶	۲۹	۵-۲۰	۵-۴۲
۷	۳۰	۵-۲۱	۵-۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہین جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہرون مین تہوڑا بہت فرق ہوجاتا ہے ہر ایک شہر مین

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ کالم	۴۰	۲۲	۱۳	۹	۵	۲
⅓ کالم	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼ کالم	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

تازہ کردن ایمان بہ بیعت امیر المومنین غیاث الاسلام والمسلمین

حضرت مہدی موعود و مسیح مسعود اوام اللہ برکاتہم

(از تراب الاقدام عبید اللہ بسمل)

نخستین کہ در بزم گاہِ وجود
ازاں جام پرتو نمودار شد
چو آدم بسوے جنان رخت برد
چو پوشید روشمس شیث از فتوح
ازاں باز از مہرِ رب جلیل
براہیم چون سوے یزدان شتافت
چو بنہفت رُخ از جہان نور طور
چو گردید آن نور ہم ناپدید
بہنگام رفتن بقولِ فصیح
غیاث الامم پیشوائے سبل
شہنشاہ ملک شفاعت گری
گزین پیرۂ حضرت کردگار
زخشنور یزداں بشیر و نذیر
سبق خواندہ در مکتب من لدن
چہ درگاہ جاہش مسعود نالہ سروش
بدرگاہ آن قبلۂ راستان
عرب را بسر تاج عزت نہاد
چو نمیدو کار ہدے بانتظام
ہمی است از رحمت بدا این نوید
چو روئے زمین پر شود از ستم
برون آید از اہل دین آن لبیب
جہان را نہ باگرُز و تیغ و سنان
بفرمود آن سرورِ نیک نام
کہ گر علم دین بر ثریا بود
ز ابنائے فارس برآید یکے
ہمان است عیسےٰ آخر زمان
خوشا بخت و اقبال ہندوستان
بدنیا مجسم شدہ فضل رب
نوائیں گل گلشن حیدری

بآدم سپردند جام شہود
کہ ذرات عالم پر انوار شد
ہمان نور با شیث دانا سپرد
درخشندہ در دو مہر شد یوح نوح
ز بابل عیان گشت بدر خلیل
تجلے ز وادی ایمن بتافت
شدش ناصرہ جلوہ گاہ ظہور
زکوہ صفا صبح صادق دمید
خبر داد از مقدم او مسیح
مہین سعد دیوان ملک الرسل
کنار نگ او رنگ پیغمبری
تواں کن ولی عہد روز شمار
شہ عرش فرگاہ منبر سریر
عیان بود دش گشتہ اسرار کن
خمود ودش زاغوش حلقہ بگوش
زدہ آسمان سجدہ بر آستان
بروے عجم باب رحمت کشاد
بفرمود آہنگ دار السلام
کہ آید پس از من مسیح سعید
فرازد ستم سوئے گردون علم
کند قتل خنزیر و کسر صلیب
مسخر نماید بحسن بیان
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
ز دست کسان دور و بالا بود
شود نائل آن علم را بے شکے
کہ در قریہ قدعہ دارد مکان
کہ خورشید شد طالع از قادیان
امام زمان قطب اعظم لقب
نہال برومند پیغمبری

جز از وے کہ گردید آخر و گر
سلام علیک اے امام امم
سلام علیک اے مہ برج دین
سمّی جناب محمدؐ تو ئی
توئی نائب خاتم المرسلین
درین دور فرخ توئی لاکلام
کنون حامی دین و ملت توئی
تو ما را برادردی از انتظار
شہادت ادا کرد بے اشتباہ
بدست تو اے سرور نیک نام
بہ جنگ مقدس ز کسر صلیب
چو آتہم بقعر جہنم نشست
نہ آتہم ز قہر الٰہی بہ مرد
بسے چارہ ہا جست و انجام کار
کسانیکہ بردین ترسا ستند
بر اسلام چون شد الد الخصام
جگرگاہ او را قضا بر درید
عیان گشت در چشم گبر و یہود
کہ اسلام را دستگاہ قوی است
حق است آنچہ حق گوئے پیشینہ گفت
محال است سعدی کہ راہ صفا
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند
سرورت گردم اے دین را پاسبان
ز حرص و شرہ ماندہ ام پا بگل
بدست تو تجدید ایمان کنم
توئی این زمان حجت کردگار
نگاہیکہ افتادہ ام خوار و پست

ہویدا سر قرن رابع عشر
سلام علیک اے جہان کرم
توئی خسرو ملک شرع متین
سراپا مہدی بقوم احمدیہ توئی
زفضل خدا آیتے بر زمین
مثیل مسیحا علیک السلام
کہ میراث خوار نبوت توئی
ز مہدی و عیسےٰ درین روزگار
بر اثبات دعوے توئی مہر و ماہ
بر اعدائے دین گشت حجت تمام
چہا شد بر اعدائے قمت نصیب
چلیپا بدوش نصارے شکست
ہمہ آب روئے کلیسا بہ برد
نشتابندہ شد سوے دار البوار
ز بعث تو برخویش ترسا ستند
چہا آمد از چرخ بر لیکھرام
کشاں موکشانش بدوزخ کشید
ز ترسا و از پیروان ہنود
بہ پیا ہمین مذہب ایزدی است
حق حق پرستان نشاید نہفت
تمامان رفت چہ در پے مصطفیٰ
برفتند و بسیار برگشتہ اند
توئی دستگیر فرو ماندگان
بجان آمدم زین ہوس پیشہ دل
دل و جان خود را مسلمان کنم
مرا از گو رنج و نکبت برار
بیفکن زپا گر بگیری بدست

اطلاع عام

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفون پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب ادن کے ایسے کلمات کا اخبارون مین رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہین ہین ہرگز مناسب نہین۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت مین ہین وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا۔ اس لئے ہم تمام لوگون اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہین کہ اب مخالفین کی تحریرون کے مقابل پر ان کام سے کوئی تحریر شائع نہ ہوگی۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا شائع کرین جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

ایڈیٹر بدر

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیون کی جو تجارتی ٹھیکیداری اشٹامپ نویسی۔ دوکانداری کا ہنر بن سکتے ہین۔ ضرورت ہوگی اور نیز دو کی شندکا تنخواہ ناخواندہ وخواندہ خصوصاً احمدیون کے لئے اطلاع ہے۔

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرکاری ڈپلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا دلپذیر مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو۔ نظم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ار

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴ر

الوصیتہ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہیں۔

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ار

نظم مستورات | مستورات کے لیے۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب | بچون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپاکر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

کامن احمدی | الادادواے۔ قیمت ۱ر

آنہ وکشنری | طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح | [illegible]

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ۲ر جلد

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہین۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے۔ جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گجرانوالہ سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین۔

اکمل آف گوئیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ و۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو۔

رسید زر

۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء	۱۱۰۶	غلام محمد عبد اللہ صاحب		۱۵ار
۱۲	″	۲۴۲۰	مرزا غلام رسول صاحب	۲ر
۱۲	″	۱۱۹۰	شیخ علی محمد صاحب	۲ر
۱۳	″	۱۱۷۹	شیخ کریم اللہ صاحب	۲ر
۱۳	″	۱۰۹۹	غلام نبی صاحب	۲ر
۱۳	″	۱۴۸۵	محمد صدیق صاحب	ار
۱۴	″	۸۰۱	غلام رسول صاحب	۲ر
۱۴	″	۱۱۵۹	راجہ خان صاحب	۲ر
۱۴	″	۱۱۴۳	کرم الٰہی صاحب	۲ر
۱۵	″	۱۴۵۵	سید نادر علی شاہ صاحب	۸ر
۱۶	″	۱۶۹۱	علی احمد صاحب	۴ر
۱۶	″	۱۷۰۵	نبی بخش صاحب	۸ر
۱۶	″	۱۱۲۷	بابو رمضان علی صاحب	۲ر
۱۶	″	۱۱۷۲	سید علی حسین صاحب	۲ر
۱۶	″	۶۸۷	میر طفیل حسین صاحب	۱۲ر
۱۶	″	۱۰۲۴	محمد تاج الدین صاحب	۴ر
۱۶	″	۱۱۰۲	سیٹھ علی محمد صاحب	۸ر
۱۷	″	۱۱۳۸	محمد اکرم صاحب	۸ر
۱۸	″	۱۵۹۶	مستری عطا محمد صاحب	۲ر
۱۸	″	۱۶۲	نذیر الدین صاحب	۲ر
۱۹	″	۱۰۸۶	سید نیاز حسین صاحب	۶
۱۹	″	۷۸۱	محمد صدیق صاحب	۲ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھپا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

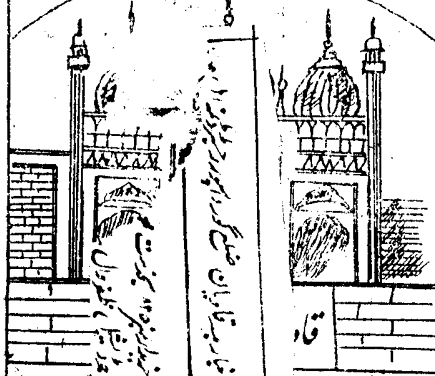

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کان دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) | مورخہ ۱۶۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء | نمبر (۴۳)

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارِ قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہونگی مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی کثرت مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبار میں ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف ستہ کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اسمیں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں و پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ہی ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا والسلام

(مینجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاکٹ ریت

بھوتون کا اثر اس ملک کے جاہل لوگ اکثر بیماریون مین کہا کرتے ہین کہ یہ کسی بھوت جن دیو - پری کا اثر ہے ورنہ دراصل بیماری کوئی نہین پھران بھوتون - دیویون اور پریون کے نکالنے والے پیشہ ور بھی موجود ہین جن کا گذارا ہی اس بات پر ہے کہ بھوت اور دیو لگا کرین اور روٹی کھایا کرین - پھر ایسے پیشہ ور اپنے پیشہ کو چلایا رکھنے اور لوگون کو اس کے متعلق یقین جانے کے واسطے جو کچھ کیا کرتے ہین - اس سے بھی اکثر لوگ واقف ہین - حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے ہین - کہ دنیا مین جن باتون پر مجھے تعجب ہوا ان مین سے ایک یہ ہے - کہ قرآن شریف مین کہین بھوتون کے نکلنے اور داخل ہونے کا ذکر نہیں لیکن مسلمانون مین یہ باتین پائی جاتی ہین اور انجیل ان قصون سے بھری پڑی ہے - لیکن عیسائی لوگ ان امور کے قائل نہین - یہ بات فی الواقع تعجب کی تہی لیکن حال مین امریکہ کے اخبار سے یہ عقدہ حل ہو گیا ہے ایک ڈاکٹر صاحب نے جنہون نے اپنا نام ظاہر نہین کیا شہر نیویارک کے اخبار ٹریبیون سیکر نمبر ۳۷ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایک لمبا مضمون اس بات پر لکھا ہے - کہ عیسائی ممالک مین بھوتون اور پریون کے اثر کے عقائد کے سبب عوام کے علاج معالجہ مین نہایت سخت دقت واقع ہو رہی ہے - اس قسم کے خیالات اگرچہ تعلیمیافتہ لوگون مین کم ہوتے جاتے ہین (اور چونکہ ہندوستان مین صرف اعلےٰ درجہ کے تعلیمیافتہ انگریزی آتے ہین اس واسطے ہم لوگون کو خیال ہوا - کہ عیسائی اقوام ایسے توہمات سے بالکل بچی ہوئی ہے - اڈیٹر بدر) لیکن عام عیسائی ایسے خیالات مین بالکل منہمک ہین - بہت دفعہ مجھے نہائت رنج اور غصہ کے ساتھ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ عوام میرے علاج کو بالکل فضول خیال کرتے ہین اور کسی جادوگر اور بھوت نکالنے والے کو لے آتے ہین جو اپنے عجائب بے معنی کلمات بولتا اور نامعقول مضحکہ خیز حرکات کرتا ہے اور مین چپ چاپ پاس کھڑا رہتا ہون گویا میرا اس مین کوئی کام نہین اور ایک بیمار کے علاج کیواسطے مین کوئی امداد نہین کرسکتا - کیونکہ وہ دراصل بیمار نہین بلکہ آسیب زدہ ہے -

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کئی ایک واقعات ایسے بیان کئے ہین - اور وہ کہتے ہین کہ میرے گرد و نواح مین دیہاتی لوگ سب ایسے ہی خیالات کے ہین اور عیسائیون کے درمیان بھوت جن - پریت اور ان کے آسیب کے توہمات نہائت کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہین - مین خیال کرتا ہون - کہ مسلمانون کے درمیان بھی یہ خیالات عیسائیون کے میل جول کے بعد آئے ہین - کیونکہ ابتدائی اسلامی تواریخ و دیگر کتب مین ان باتون کا کہین ذکر نہین پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے - کہ جب اسلامی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہوا اور عیسائی قومین اسلامی جھنڈے کے نیچے امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگین اور ایک ہی شہر مین بلکہ ایک ہی محلہ مین دیوار بدیوار عیسائی مسلمان اس طرح رہنے لگے جس طرح کہ اس ملک مین اکثر ہندو اور مسلمان ملے جلے رہتے ہین - تو اس وقت عیسائیون کی صحبت نے جاہل مسلمانون کے دلون مین بھی ایسے خیالات راسخ کر دئے اور وہ رفتہ رفتہ پھیل گئے - لیکن تعلیمیافتہ مسلمانون نے کبھی کسی زمانہ مین بھی ایسے خیالات کی تائید نہین کی بلکہ ہمیشہ ان کی بیخکنی مین مصروف رہتے رہے -

ہر جگہ مشنریون کی کامیابی یکرنگ ہے پادری کلارک ڈیر فیرنڈ نے جو شہر ٹوکیو ملک جاپان مین مشنری کا کام کرتے ہین - رسالہ اکلیزی اسٹیکل ریویو مین جو کہ فیلڈلفیا سے نکلتا ہے - ایک مضمون لکھا ہے - جس مین افسوس ظاہر کرتے ہین - کہ جاپان کے اندر مشنری لوگون کی کامیابی صرف ذلیل قومون تک محدود ہے اور اوپر کے طبقہ کے لوگون تک ان کا اثر کچھ نہین پہنچتا -

ہم خیال کرتے تھے - کہ ہند مین ہی مشنری لوگون کا یہ حال ہے - کہ زیادہ تر چوہڑے چمار ہی ان کے قابو چڑھتے ہین - مگر اب معلوم ہوا - کہ ان بیچارون کی قسمت مین ہر جگہ ایسے ہی لوگ آتے ہین -

---

عیسائیت کے مرکز مین تہلکہ مختلف ولایتی اخبارون سے اور ولایتی تار خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کے اعلیٰ مرکز اور ان کے روحانی بادشاہ پطرس کے جانشین پوپ صاحب کے صدر مقام شہر روما مین پادریون کے برخلاف بہت جوش پھیل رہا ہے اور اس جوش کی وجہ کسی مذہبی عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر نہین ہے بلکہ پادریون کی بد اخلاقی اور بد چلنی کے قصے جو مشہور ہو گئے ہین اور ان ممالک مین رومی گرجون اور خانقاہون مین جو کارروائیان ہوتی ہین اور تارک کے مابین جو کچھ ہوتا ہے - اس پر یہ سب ناراضگی اور شور و غوغا پھیلا ہوا ہے اور اس زمانہ مین جس قدر عیسائی دنیا مین موجود ہین ان مین سے سب سے زیادہ وہی لوگ ہین - جو رومی عیسائیت ہین - معلوم ہوتا ہے - کہ اب وقت آگیا ہے - کہ عیسائی خواہ وہ کسی شکل مین ہو ہر طرف سے زوال کا سونہہ دیکھے -

صبر کا اجر دین عیسوی مین شریعت تو کوئی ہے نہین موسوی شریعت کو لعنت سمجھا جاتا ہے حضرت عیسےٰ کوئی شریعت نہ لائے تھے - ناچار پادریون کو اپنی شریعت بنانی پڑی - جو کچھ ان کی تنگ خیالی اور محدود علم نے کہا وہی شریعت بن گیا - ان اختراعی قوانین کے درمیان ایک یہ امر بھی تہا کہ کوئی مرد اپنی بیوی کی وفات کے بعد اپنی سالی کے ساتھ نکاح نہین کر سکتا - چونکہ یہ قانون فطرت انسانی کے برخلاف تہا - کیونکہ بیوی کی بہن بہ سبب اس کے کہ اس کی سیرت و صورت فوت شدہ زوجہ کے ساتھ ملتی جلتی ہوتی ہے - مرد کیواسطے بہت ہی تسلی اور آرام کا موجب ہو سکتی ہے - عیسائی قوم کے دانا لوگون نے وقتاً فوقتاً اس پر اعتراض کیا - اور باوجود پادریون کے اختلاف کے اور فتاویٰ کفر کے آخر پارلیمنٹ نے یہ قانون منظور کر لیا ہے - کہ بیوی کی وفات کے بعد مرد اپنی سالی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے - شکاگو کا اخبار جرنل آف مین ۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین اطلاع دیتا ہے - کہ مانچسٹر مین ایک انگریز کی بیوی فوت ہو گئی تہی - اسے اپنی بیوی کے ساتھ بہت محبت تہی اور بغیر اس کے اسے تشفی نہ ملتی تہی کہ اپنی سالی کے ساتھ نکاح کرے اسکی سالی بھی اس نکاح پر راضی تہی مگر ملک کے قانون سے جو پادریون کے شکنجہ مین جکڑا ہوا تہا ہر دو لاچار تہے - باہمی محبت اس قدر تہی کہ ہر دو نے کسی اور کے ساتھ شادی نہ کی یہان تک کہ اب مرد کی عمر ۷۰ سال اور عورت کی عمر ۶۵ سال ہے اور اب بیگرے قانون کے نافذ ہونے پر انہون نے نکاح کر لیا ہے -

المفتی

ایک غلطی کی اصلاح

کونسا مریض صرف فدیہ دے سکتا ہو گذشتہ پرچہ اخبار نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۷ کالم اوّل مین یہ لکھا گیا تھا کہ مریض اور مسافر ایام مرض اور ایام سفر مین روزہ نہ رکھین بلکہ ان ایام کے عوض مین ماہ رمضان کے بعد دوسرے دنون مین بصورت صحت اور قیام ان روزون کو پورا کرین۔ اسی عبارت کے اخیر مین یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ "جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہون۔ ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دین"۔ اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہین۔ جن کو کبھی امید نہین کہ پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک نہائت بوڑھا ضعیف انسان۔ یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے۔ کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھین۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہین سکتے۔ اور فدیہ دین۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہین۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جاسکے۔ چونکہ اخبار بدر کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تھی۔ اس واسطے یہ مسئلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش ہوا۔ آپنے فرمایا کہ " صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسون کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہین رکھتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہین۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین مین مجاہدات نہون وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہین۔ اس طرح سے خداتعالیٰ کے بوجھون کو سر پر سے "ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ میرے راہ مین مجاہدہ کرتے ہین انکو ہی ہدایت دی جاویگی۔

پانچ مجاہدے فرمایا۔ خداتعالیٰ نے دین اسلام مین پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہین۔ نماز۔ روزہ زکوٰۃ صدقات۔ حج۔ اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی[1] ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہین مسلمانون کو چاہیئے۔ کہ ان مین کوشش کرین اور ان کی پابندی کرین۔ یہ روزے تو سال مین ایک ماہ کے ہین۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہین اور ان مین مجاہدہ کرتے ہین۔ ہان دائمی روزے رکھنا منع ہین یعنی ایسا نہین چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے۔ کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔

صدقہ کی جنس خرید کرلینا جائز ہی ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین مرغیان رکھتا ہون اور ان کا دسوان[10] حصہ خدا کے نام پر دیتا ہون اور گھر سے روزانہ تھوڑا تھوڑا آٹا صدقہ کے واسطے الگ کیا جاتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے کہ وہ چوزے اور وہ آٹا خود ہی خرید کرلون اور اس کی قیمت مدمتعلقہ مین بھیجدون۔

فرمایا۔ ایسا کرنا جائز ہے۔

نوٹ۔ لیکن اس مین یہ خیال کرلینا چاہیئے۔ کہ اعمال نیّت پر موقوف ہین۔ اگر کوئی شخص ایسے اشیاء کو اس واسطے خود ہی خرید کرلیگا۔ کہ چونکہ خرید اور فروخت ہردو اس کے اپنے ہاتھ مین ہین۔ جیسی تھوڑی قیمت سے چاہے خریدے تو یہ اس کے واسطے گناہ ہوگا۔

ایک قابل تقلید نمونہ

احمدی برادران! ہمارے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکہ دار کمسریٹ نے انبالہ چھاؤنی کے نامنامی سے واقف ہین۔ انہون نے ایک رسالہ منظوم بنام "صبر جمیل بر قول خلیل" ایک مولوی صاحب کے منظوم رسالہ کے جواب مین تصنیف کیا اور اس کو چھپوایا اور مفت تقسیم کیا اس کی خوبی بیان اور طرز ادا بالکل احمدیت کے اصول کے موافق نرمی اور حلم پر مبنی ہے۔ احباب پڑھ کر محظوظ ہون گے۔ اس کی پانسو جلد شیخصاحب نے نہائت علوہمتی اور فیاضی سے دارالامان قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کو عطا فرمائی ہین۔ اور چونکہ یہ رسالہ میری اصلاح و ترمیم و نگرانی مین طبع ہوا ہے اور میرے ہی پاس امانت تھا اس لئے حسب الایمائے شیخصاحب موصوف ۵۰۰ جلدین بہشتی مقبرہ کے ڈپو مین پہنچادی ہین۔ احباب احمدی اس کو خرید کر اعانت سلسلہ مین حصہ لین اور ثواب حاصل کرین۔ اور شیخصاحب کو دعائے خیر سے یاد فرماوین۔

خاکسار

منشی فاضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ مین سالہا قادیان مین اپنی دوکان مین۔ کلاہ۔ لنگی پشاوری۔ ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا۔ بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہو قریباً پانچ سال سے مین یہ دوکان کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین۔ نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی شے کسی کو ناپسند ہو۔ تو واپس لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔ احمد نور مہاجر۔ سوداگر کابلی۔ قادیان۔

دعا مدد

برادرم منشی ظفر احمد صاحب بیمار ہین۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

محمد علی صاحب اشرف اپنے بیمار باپ کے واسطے احباب کی خدمت مین درخواست دعا پیش کرتے ہین۔

رسید زر

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ نمبر ۹۱۵۔ مولوی غلام رسول صاحب سے ر
۵ " " نمبر ۱۸۱۵۔ محمد صادق علی صاحب سے ر
۵ " " نمبر ۸۱۵۔ محمد امام الدین صاحب سے ر
۵ " " نمبر ۹۲۵۔ سردار خان صاحب [illegible]
۵ " " نمبر ۹۱۲۔ بابو خدا بخش صاحب عہ ر
۶ " " نمبر ۱۶۱۵۔ ابوبکر بن محمد جمال یوسف سے ر
۷ " " نمبر ۸۲۸۔ قادر خان صاحب سے ر
۸ " " نمبر ۱۱۹۸۔ شیخ حسن محمد صاحب [illegible]
۹ " " نمبر ۱۷۷۰۔ منشی محمد علی صاحب [illegible]
۹ " " نمبر ۱۸۱۶۔ محمد محسن صاحب [illegible]
۹ " " نمبر ۱۷۸۶۔ محمد ابراہیم صاحب [illegible]

[1] اس زمانہ مین سیفی کی ضرورت نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت
صفحہ ۳ - المفتی - قابل تقلید نمونہ - دعا مدد
صفحہ ۴ -
صفحہ ۵ -
صفحہ ۶ - مسلم اور غیر مسلم مین فرق
صفحہ ۷ - مولویصاحبان - آنحضرتؐ کی توہین تو نہ کرو
صفحہ ۸ - ۹ - کشش ثقل
صفحہ ۱۰ - مسیح موعود کی صداقت مخلص بندہ دیکھو معلوم ہوتی ہے -
صفحہ ۱۱ - نقشہ اوقات سحری و افطار روزہ - ریویو

بدر مسیح

مورخہ ۱۶ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ - اکتوبر ۱۹۰۷ء ۱ - من عادا ولیالی فکانما خرمن السماء

ترجمہ - جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا

۲ - انی موجود فانتظر

ترجمہ - مین موجود ہون انتظار کر -

۳ - لا یھد بناءک و تؤتی من رب کریم -

ترجمہ - تیری بنا توڑی نہ جاویگی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا -

۴ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک

فرمایا - انی موجودٌ کا الہام ان لوگون کے جواب مین معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب سے پیش آتے ہین کہ گویا خیال کرتے ہین کہ خدا موجود نہین - خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین موجود ہون معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ہو رہا ہے -

کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیان ہو رہی ہین -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مساۃ مالن بی بی ہمشیرہ محمد نظام الدین لاہور
میان عطار محمد صاحب - لودیانہ
میان غلام محمد صاحب - بھینی شرقپور لاہور
مساۃ عائشہ اہلیہ غلام محمد " " "
ابراہیم صاحب " " "
ہاجرہ اہلیہ ابراہیم " " "
میان عبد الحکیم " " "
میان محمد علی " " "
میان اسمٰعیل " " "
مساۃ زینب " " "
مساۃ فاطمہ " " "
مساۃ کرم نسار تلون ضلع جالندھر
مسمات جھنڈو تلون ضلع جالندھر
مسمات عظمت بی بی " " "
مسمات ام کلثوم " " "
مسمات جنت بی بی " " "
مسمات رحیم بی بی " " "
مسماۃ خوشی محمد " " "
میان عبد الرحمان " " "
میان عبد الخالق " " "
میان محمد اسحٰق " " "
والدہ عبد الرحمن موضع پیر عبد الرحمن جھنگ
عبد الحق - سمندر پور ضلع پٹنہ
منشی جلال دین موضع للو ضلع لاہور

اطلاع عام

بعض صاحبان غلطی سے اخبارات کے مضامین کے متعلق یا چندون کے متعلق کچھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین لکھتے ہین - ایسے آدمیون کی اطلاع کیواسطے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا گیا ہے اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے - کہ حضرت اقدس کو ان اخبارات کے مضامین یا انتظام کے ساتھہ کوئی تعلق نہین حضرت اقدس کو ایسا لکھنا ان کو بیفائدہ تکلیف دینا ہے -

اختر بٹالہ

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار جس کے ایڈیٹر قاضی غلام محی الدین اخگر صاحب ہین - بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلنا شروع ہوا ہے - جس کے دس نمبر اس وقت تک نکل چکے ہین - اخبار بدر کی تقطیع پر بارہ صفحے کا ہے - جہان تک ہمین معلوم ہے - ضلع گورداسپورہ مین قادیان کے اخبارون کے بعد یہ پہلا اخبار ہے - اخبار مین اسلامی مذہبی مسائل اور صوفیا کے کلام اور اشعار کے علاوہ عام دلچسپی کی خبرین اور ملکی مضامین بھی ہوتے ہین - قیمت سالیانہ عام خریداروں سے مبلغ عہ مقرر ہے -

خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہیں عیسیٰ کا ثانی!

حاشا وکلا میرا یہ عقیدہ نہیں اور نہ ہی کسی ایسے شخص کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتا ہو۔ تو پھر حضور آپ مندرجہ عنوان شعر کے لکھنے کی وجہ دریافت فرمانے کے درپے ہوں گے۔ سنئے حضرت میں آپ کو زیادہ انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا۔ دنیا میں باوجود ہر قسم کی ترقی علم و دانش کے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر اللہ تعالےٰ کے داہنے باز و بیٹھے ہوئے ہیں اور آخری زمانہ میں قیامت کے قریب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آسمان سے اتریں گے۔ عیسائی صاحبان تو ان کے حق میں جو کچھ بھی بیان کریں وہ تھوڑا ہے کیونکہ ان کے اعتقاد میں تو وہ خدا کے اکلوتے بیٹے بلکہ خود خدا خالق ارض والسماء ہوئے۔ مگر مسلمان کہلا کر اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو کر عیسائیوں کی تائید کرنا اور ان کی ہاں میں ہاں ملانا شقاوت کے قریب اور سعادت سے بعید نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ ع کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑھنے اور پھر اس قدر عرصہ دراز تک خلاف قانون قدرت وہاں پڑا رہنے وغیرہ پر معقول اور منقولی اعتراض کئے جاویں۔ تو اکثر گھبرا کر کہدیا کرتے ہیں۔ کہ میاں اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ مگر میرے نزدیک بلکہ ہر ایک ذی شعور کے نزدیک اس معاملہ میں تو اللہ تعالےٰ کی نہایت درجہ کی کمزوری اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی موجد و مخترع کسی قسم کی کل یا آلہ ایجاد کرتا ہے یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرتا ہے۔ تو قاعدہ ہے۔ کہ پہلی دفعہ کی نسبت نظر ثانی و ثالث کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ ترمیم کر کے بڑھا دیا کرتا ہے۔ بلکہ جتنی دفعہ از سر نو کل یا آلہ تیار کیا جاوے۔ اس میں کوئی نہ کوئی پرزہ نیا بطرز جدید بڑھانا خود بخود سوجھ جاتا ہے یا کتاب کو دوبارہ سہ بارہ چھپوایا جاوے۔ تو اس میں کوئی نہ کوئی نیا مضمون بطور ضمیمہ اضافہ کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے ہی دفعہ بنا کر۔ باقی مخلوقات کی طرح مار دینے اور فنا کرنے میں متامل اور متفکر ہو رہا ہے کہ اتفاقاً ایسا عمدہ اور آلہ کاری حربہ (عیسیٰ علیہ السلام) میرے ہاتھ سے تیار ہو گیا ہے جو آخری زمانہ میں بگڑے ہوئے لوگوں کے درست کرنے کے لئے بہت بڑا کام دیگا اگر اس کو بھی باقی مخلوقات کی طرح مار دیا جاوے۔ تو پھر شاید ایسا عمدہ اور اعلیٰ قسم کا آلہ (عیسیٰ علیہ السلام) اور بے مثل ہتھیار دوسری دفعہ نہ تیار ہو سکے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا۔ قربان جائیے ایسی قدرت کاملہ کے۔ ناظرین نہایت ٹھنڈے دل سے انصاف کو مدنظر رکھ کر غور فرماویں۔ کہ اس حالت میں کمال قدرت ہے۔ یا اس رنگ میں قدرت اور جلال کمالیت پر نظر آتا ہے۔ کہ ایک دم میں ایک کُن کے اشارے سے ہزاروں لاکھوں عیسیٰ پیدا کر دے۔ توحید اور رسالت ہی پر تو ایمان کی بنیاد ہے اور ان دونوں کو یہ عقیدہ جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ اول توحید۔ الٰہی صفات اور خدائی افعال میں عیسیٰ علیہ السلام شریک ہوئے اور اللہ تعالےٰ بجائے قادر مطلق ہونے کے کمزور اور ناتوان ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے پیدا شدہ انسان تو عقل خداداد کی رسائی سے اپنی صنعت وکاریگری میں نئی نئی ایجادیں بڑھا سکیں اور دستکاریوں میں ابتدائی حالتوں سے خواہ مخواہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے جاویں۔ مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق عیسیٰ علیہ السلام کو اگر باقی مخلوقات کی طرح مار دے تو مشکل بلکہ محال ہے۔ کہ دوبارہ عیسیٰ علیہ السلام کا ثانی پیدا کرنے پر قادر ہو سکے اسی واسطے تو بہ ہزار مشکل و دشواری قریباً دو ہزار سال سے عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی زمین پر کبھی آسمان پر سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ مبادا مر جاوے۔ تو پھر ایسا چلتا پرزہ مجھ سے تیار نہ ہو سکے۔ دوم رسالت کی تو اس گندے عقیدے نے وہ کچھ ہتک اور بے عزتی اور بے حرمتی کی ہے۔ کہ کچھ کسر باقی نہیں چھوڑی پر نہیں چھوڑی۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو افضل الرسل۔ ہادی السبل۔ رحمت للعالمین۔ خاتم النبیین باعث کائنات۔ فخر موجودات ہیں۔ کتاب جو ان پر نازل ہوئی وہ خاتم الکتب ہے۔ امت آپ کی سب امتوں کی سردار ہے۔ اس امت کے علما انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہیں۔ باقی نبی تو اپنی اپنی قوم کے لئے آئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سوائے کے لئے مبعوث ہوئے۔ غرض کہنے اور بیان کرنے کو تو سارے جہان کی فضیلتیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت میں جمع ہیں۔ مگر آخر کار جب موقعہ آیا تو ساری شیخیاں کرکری ہو گئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود پیرانہ سالی اور عمر رسیدہ اور پیر فرتوت ہونے کے اتنی دور سے (آسمان) اترنے کی تکلیف گوارا کریں گے۔ پھر نبوت اور رسالت کا جامہ اتار پھینکیں گے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بن کر اپنی قرآن اور حدیث پر عملدرآمد کریں گے۔ اور ہزار دقت قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو سمجھائیں گے اور بصد مشکل ان کے ذہن نشین کریں گے۔ کہ بھائیو! میں اب وہ پہلا عیسیٰ علیہ السلام رسول اور نبی نہیں رہا۔ اور نہ میرا اب انجیل مقدس اور عیسائی قوم سے کسی طرح کا کچھ تعلق اور علاقہ باقی ہے۔ میں تو آج کل اپنے اصلی عہدہ سے معزول ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کا امتی بن کر ان کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آیا ہوں کیونکہ نہ تو اللہ تعالیٰ ہی میرے جیسا دوسرا آدمی پیدا کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل۔ اولاد۔ اصحاب۔ امت میں کوئی ایسا لائق آدمی پیدا ہوا جو اس مہم کو پورا کرتا۔ اور اس عقدے کو حل کرتا اور ایسے بڑے کام کو سنبھال سکتا۔ مجبوراً مجھ کو اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی اور اتنا لمبا عرصہ اور مدت دراز تک۔ کہ باقی نبی اور رسول اپنا اپنا کام کر کے داخل جنت بھی ہو گئے۔ میرا مردہ خراب ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میرے جیسا آدمی بنانے پر قادر ہوتا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی میں کچھ تاثیر ہوتی اور کوئی شخص ان کی امت میں سے اس اہم کام کے بیڑا اٹھانے کے لائق ہوتا۔ تو کیوں آج میری مٹی خراب ہوتی۔ سو بقول ان لوگوں کے یہ شعر لکھا گیا ہے ؎

خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن ۔ بنا سکتا نہیں عیسیٰ کا ثانی

شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔

گلاب الدین۔ احمدی رہتاسی

دعا مدد

برادر محمد عثمان صاحب جے پور سے اپنی بیمار والدہ کے واسطے صحت کی درخواست دعا کرتے ہیں۔

مسلم اور غیر مسلم میں فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب تاجر شملہ)

اشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله

امابعد حضرات! میرے مضمون کا عنوان ہے۔ مسلم اور غیر مسلم مین مابہ الامتیاز۔ یعنی ایک ایسے معیار کا قائم کرنا۔ جس سے ایک اسلام کے پیرو کی دوسرے مذاہب کے ماننے والون سے تمیز ہو جاوے۔ بیشتر اس کے کہ مین اس معیار کو آپ کی خدمت مین عرض کرون۔ مین یہ مناسب خیال کرتا ہون۔ کہ مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کی جاوے۔ پس واضح ہو کہ لغت عرب مین اسلام اس کو کہتے ہین کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جاوے یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپین یا یہ کہ صلح کے طالب ہون اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دین اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہین۔ جو اس آیت کریمہ مین اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجهه لله وهو محسن۔ یعنے مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ مین سونپ دیوے یعنے اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادون کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کامون پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتین اس کی راہ مین لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لیوے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیان جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خدا داد توفیق سے وابستہ ہین بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق سے کہ گویا وہ اپنی فرمان برداری کے آئینہ مین اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے اور اس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہون۔ کہ اس کا وجود معہ اپنی تمام باطنی و ظاہری قوت کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ مین وقف ہو جاوے اور جو امانتین اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہین پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جاوین اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ مین بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے اور وہ یہ بات ثابت کر دیوے۔ کہ اس کے ہاتھ پاؤن دل اور دماغ۔ اس کی عقل اور فہم۔ اس کا غضب اور رحم اس کا حلم اور علم۔ اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتین۔ اس کی عزت اور مال اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالون سے پیرون کے ناخنون تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہان تک کہ اس کی نیات اور اس کی دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہین کہ جیسے کسی شخص کے اعضا اس کے تابع ہو جاتے ہین۔ غرض یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ صدق قدم اس درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہین۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضا اور قوے الٰہی خدمت مین کلی طور پر لگ گئے ہین اور ایک اور جگہ قرآن مجید مین

خداوند کریم نے مسلمان کی تعریف کی ہے اور وہ یہ ہے کہ قد افلح المومنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون۔ والذین هم عن اللغو معرضون والذین هم للزکوٰة فاعلون والذین هم لفروجهم حافظون الا علیٰ ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین۔ فمن ابتغیٰ وراء ذالک فاولئک هم العادون۔ والذین هم لامانٰتهم وعهدهم راعون والذین هم علیٰ صلوٰتهم یحافظون۔ ترجمہ۔ ان مومنون نے فتح پائی۔ جو اپنی نمازون مین عجز و نیاز کرنے والے۔ لغو سے منہ پھیرنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ اپنی شرمگاہون کو اپنی بیویون اور لونڈیون کے سوائے اورون سے بچانے والے ہین۔ ایسون پر کوئی ملامت نہین۔ پر جو اس کے سوائے چاہتا ہے۔ ایسے ہی لوگ سرکش ہین جو اپنی امانتون اور عہد کی نگہداشت کرنے والے اور اپنی نمازون کی حفاظت کرنے والے ہین۔ غرض ان آیات سے اور اوپر والے بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتون اور خواہشون اور ارادون کے حوالہ بخدا نہ کر دے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کے راہ مین نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا۔ کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس مین پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس مین بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہو۔ خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کیلئے ہزارون موتون کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمان برداری مین ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے۔ کہ گویا وہ کھا جانیوالی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے۔ یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتون کے ساتھ بھاگنا چاہیئے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کیلئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخمون سے مجروح ہونا قبول کرے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات چھوڑ دے اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہین اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرائق سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور مین محض اللہ کے لئے اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہونچا دے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے۔ اور ان کی دنیا و آخرت دونون کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔ غرض جو شخص صفات متذکرہ بالا سے متصف ہو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے تمام کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر رکھے ہین اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خدمت مین لگا رکھا ہے۔ اس کے بعد ایک گروہ ایسا ہے۔ جو اوپر والی باتون سے انکار کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی وحدانیت مین دوسرون کو شریک ٹھہراتا ہے۔ اپنے بتون اور دیوتاؤن سے ایسی ایسی مرادین مانگتا ہے جن کا عطا کرنا صرف خدا کے ہاتھ مین ہے۔ اور ان کو مطلق [illegible] (باقی آئندہ)

مولوی صاحبان آنحضرت صلعم کی توہین تو نہ کرو

مس شیطان سے پاک کون ہے

۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ کی صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ خدام سیر کے واسطے تشریف لیگئے۔ فرمایا۔ میں نے ایک مولوی صاحب کی ایک تازہ تصنیف پڑھی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ اور اس کی ماں مریم کے سوائے مس شیطان سے دنیا میں کسی کی پیدائش پاک نہیں۔ صرف یہی دو نفس مریم اور ابن مریم مس شیطان سے پاک ہیں اور بس۔ اس عبارت کو پڑھ کر مجھے بہت ہی افسوس ہوا۔ کہ ہمیں تو یہ لوگ کافر کہتے ہیں۔ اور اپنا یہ حال ہے۔ کہ تمام انبیاء اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو پاکوں کے سردار ہیں۔ نعوذ باللہ مس شیطان سے محفوظ نہیں سمجھتے۔ گویا ان کے نزدیک نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں شیطان کا حصہ تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کی پیدائش میں شیطان کا حصہ نہ تھا۔ بار بار افسوس آتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی حالت کہاں تک پہونچ گئی ہے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

اسلامی غیرت کہاں گئی

فرمایا۔ یہ لوگ اپنے اس دعوے کی دلیل میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں جو صحیح بخاری میں ہے۔ اور نہیں سوچتے۔ کہ سب سے مقدم تو قرآن شریف ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے شیطان کو کہا کہ انّ عبادی لیس لک علیہم سلطان۔ میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں۔ کیا آنحضرت صلعم ان کے نزدیک عبادی میں شامل نہ تھے۔ اول تو جو حدیث قرآن شریف کے مخالف ہو وہ حدیث ہی نہیں۔ خواہ بخاری میں ہو اور خواہ مسلم میں ہو۔ دوسرا جس حدیث سے حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ حبیب خدا محبوب الٰہی کی تمام نبیوں کے سردار کی اس قدر ہتک لازم آتی ہو۔ کیونکر ایک مسلمان کی غیرت مان سکتی ہے کہ اسے صحیح حدیث تسلیم کرے ان لوگوں میں کچھ شرم اور حیا باقی نہیں رہی۔ جو آنحضرت ؐ پر ایسا ناجائز حملے کرتے ہیں۔

حدیث کے صحیح معنی کیا ہیں

فرمایا۔ اگر ان لوگوں میں آنحضرت ؐ کی کچھ محبت ہوتی۔ تو یہ کو اس حدیث کے یہ معنے نہ کرتے۔ ہر ایک کلام کیواسطے ایک شان نزول ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریم کیواسطے ضرورتاً اس قسم کے لفظ بولے گئے ہیں کہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسیٰ کا روح خدا کی طرف سے تھا۔ ایسا ہی حدیث میں ضرورتاً یہ کلمات بولے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی اور یہ ضرورت اس طرح سے واقعہ ہوئی تھی۔ کہ یہودی لوگ کہا کرتے تھے بلکہ اب تک کہتے ہیں کہ حضرت مریم نعوذ باللہ زانیہ تھیں اور یسوع کی پیدائش ناجائز تھی اور مس شیطان سے تھی۔ اس الزام کے جواب میں خدا تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں اور نبی کریم صلعم نے حدیث شریف میں یہ بات فرمائی۔ کہ یہ الزام جھوٹے ہیں۔ بلکہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسیٰ ● کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی والدہ ماجدہ کے متعلق کبھی کسی کافر کو ایسا وہم و گمان بھی نہ ہوا تھا بلکہ سب کے نزدیک آپ اپنی ولادت کی رو سے طیب اور طاہر تھے اور آپ کی والدہ عفیفہ اور پاک دامن تھی اس لئے آپ کی نسبت یا آپ کی والدہ ماجدہ کی نسبت ایسے الفاظ بیان کرنے ضروری نہ تھی۔ کہ وہ مس شیطان سے پاک ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ ماجدہ کی نسبت یہودیوں کے بہتان کی وجہ سے ایسے بریت کرنیوالے الفاظ کی ضرورت پڑی۔ یہی حال دیگر انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ ان کے متعلق بھی نہ کبھی ایسا اعتراض ہوا اور نہ اس کے دفعیہ کی ضرورت کبھی محسوس ہوئی۔ افسوس ہے۔ کہ ان علماء کو یہ خبر بھی نہیں کہ یہ بات کیوں قرآن و حدیث میں ذکر کی گئی ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ایسی باتیں کسی بہتان کے دفع کرنے کے لئے آتی ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ مریم صدیقہ پر سے ایک بڑا بہتان باندھا گیا تھا۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ نے اس کا نام صدیقہ رکھدیا۔ افسوس ہے تو ایسے لوگوں کے اکابر سمجھتے ہیں اور نہ ان کا اقتداء کرنے والوں کو کچھ خیال آتا ہے کہ ایسے عقیدہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر داغ لگایا جاتا ہے اگر قرآن شریف میں خدا کے بندوں کا مس شیطان سے پاک ہونے کا ذکر بھی نہ ہوتا۔ تب بھی رسول کریم صلعم کی محبت اور عظمت اور آپ پر ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا کہ ایسا ناپاک عقیدہ آپ کے متعلق نہ رکھا جاتا۔

خدا کا ارادہ انبیاء کے متعلق

حضرت مریم کے متعلق یہ دعا تھی کہ اعیذھا بک وذریتھا من الشیطٰن الرجیم۔ مگر یہ دعا بھی اسی اعتراض کے رفع کرنے کیواسطے ذکر کی گئی ہے۔ ورنہ خدا کے انبیاء اور اولیاء کے متعلق تو پہلے سے اللہ تعالیٰ کا خاص ارادہ یہ ہوتا ہے کہ انکو مقدس رسول بنایا جاویگا وہی ارادۂ الٰہی ابتداء سے ان کی پیدائش اور تمام اُمور کو مقدس رکھتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام تو مادر زاد پاک ہوتے ہیں اور شیطان سے دور رکھے جاتے ہیں۔ دنیا میں پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رحمانی اور دوسری شیطانی۔ خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندوں کی پیدائش رحمانی ہوتی ہے۔ شیطان کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور انہیں کے متعلق کہا جاتا کہ روح منہ ان کا روح خدا کی طرف سے ہوتا ہے اسمیں حضرت عیسےٰ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندوں کی روح خدا کی طرف سے آتی ہے۔

زمخشری میں اسلامی غیرت تھی

فرمایا۔ زمخشری نے بخاری کے حاشیہ میں اس حدیث کے یہی معنے کئے ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ یہ علماء زمخشری کو اچھا نہیں سمجھتے۔ مگر ہمارے خیال میں وہ ان علماء سے بہتر اور افضل تھا۔ گو معتزلی تھا مگر اس کے ایمان نے گوارا نہ کیا کہ آنحضرت صلعم کی عظمت پر داغ لگاوے بلکہ اس کے دل میں اسلامی غیرت اور محبت نے جوش مارا۔ اصل میں ان لوگوں میں تزکیہ نفس نہیں ہے۔ جب انسان تزکیہ نفس اختیار کرتا ہے۔ تو قرآن شریف کے معانی اور معارف اس پر کھلے جاتے ہیں۔

ضرورت مجدد

فرمایا۔ ان علماء نے ایسے عقائد کے ساتھ عیسائیوں کی بہت امداد کی ہے۔ حضرت عیسیٰ کو خصوصیت کے ساتھ ایسے صفات دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوسرے انسانوں میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ عیسائیوں کو اس سے مدد مل جاتی ہے کہ جب تم خود کہتے ہو۔ کہ یہ صفات کسی انسان میں نہیں پائے جاتے تو ضرور ہے کہ وہ خدا ہو جسمیں خاص بلا شرکت غیر ایسے صفات پائے جاتے ہیں اس وقت اسلام پر دو بڑے فتنے ہیں ایک تو بیرونی فتنہ ہے کہ کئی لاکھ آدمی مرتد ہو کر عیسائی ہو چکا ہے اور باقی بہت سے نیم مرتد پھرتے ہیں ارتداد کے دروازے ہر طرف سے کھلے ہیں دوسرا بیرونی فتنہ ہے۔ کہ مسلمان لوگ اپنے عقائد کے ساتھ اس ارتداد میں امداد کرتے ہیں کیا ایسے فتنہ عظیمہ کیوقت کسی مجدد کے آنیکی ضرورت نہیں ہے؟ قاعدہ ہے کہ جس قسم کی اصلاح کیواسطے کوئی شخص دنیا میں آتا ہے اس کے مطابق اس کا نام بھی رکھا جاتا ہے چونکہ اس زمانہ میں بڑا فتنہ عیسویت کا تھا اس واسطے اس کی اصلاح کیواسطے جو مجدد بھیجا گیا۔ اس کا

کشش ثقل

(رقمزدہ اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی ثم قادیانی)

بظاہر کشش ثقل یا کشش اتصال یا قوت جاذبہ کا تعلق ہے۔ اجسام اور اجزائے اجسام (ذرات) سے صوفیہ کرام اور حکمائے اشراقین کو چھوڑ کر اگر قدیم زمانہ کے متکلمین اور حکمائے مشائین کے فلسفہ کے موافق اجسام کے متعلق کماحقہ آگاہی حاصل کرنا چاہیں۔ تو اول ہم کو ہیولی اور صورت جسمیہ کی تحقیق پھر ہیولائے اولی۔ ہیولائے کل (ہیولائے مطلق) ہیولائے طبیعت۔ ہیولائے صناعت وغیرہ۔ پھر جوہر بسیط۔ پھر ہویت پھر کمیت پھر کیفیت پھر جسم مطلق کے گورکھ دھندوں کو سلجھانا پڑتا ہے۔ پھر اس کے بعد اجزائے لاتتجزی یعنی ذرات دیمقراطیسی یا دقائق یا پرمانو یا اٹمس کا مرحلہ آتا ہے۔ یہ بھی اگرچہ ہیں تو بہت صاف اور آسان باتیں مگر اس موقع پر مصنف ستیارتھ پرکاش جیسے سادہ لوح اشخاص ہی نے وہ ہوکر نہیں کھایا۔ بلکہ عبد الکریم شہرستانی سے بھی سوامی دیانند جی کی طرح فاحش غلطی تو نہیں مگر ایک ٹھوکر ضرور کھائی ہے۔ اس مرحلہ کے طے کرنے میں حلول۔ حیز قار۔ وغیرہ چند اصطلاحوں سے بھی اول ضرور واقفیت حاصل کرنی پڑے گی۔ کوئی کہتا ہے جسم غیر مرکب ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں نہیں بلکہ یوں کہو کہ جسم انقسام غیر متناہی کا قابل ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں بھی نہیں بلکہ یوں کہو جسم فی ذاتی متصل ہے وغیرہ وغیرہ پھر مکان۔ جہت محیط۔ محاط۔ مطلق۔ مقید۔ بعد۔ عدد و تعدد۔ جدید حیز طبعی وغیرہ کے دقیق مسائل طے کرنے پڑیں گے۔ پھر حرکت۔ محرک۔ متحرک۔ مزاحم۔ قاسر وغیرہ کی نوبت آئیگی مذکورہ بالا ترتیب کے ساتھ تمام مراتب کو طے کرنے اور اعلی درجہ کی تفصیلی واقفیت حاصل کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنا نصیب ہوگا۔ کہ ہر جسم کے لئے ایک طبعی حیز ہے اور کسی قاسر کے سبب سے جسم اس طبعی حیز سے جدا رہ سکتا ہے۔ جب قاسر نہ رہیگا۔ تو جسم بالطبع حیز کی طرف متحرک ہوگا۔ اور یہی گویا کشش کی ٹوٹی پھوٹی تعریف ہوگی۔ پھر بھی ان تمام خدشات کے دفع کرنے کے لئے جو اس میں پیدا ہوسکتے ہیں اور آگے بہت سے مراحل طے کرنے ہوں گے۔ غرض کہ بہت بڑی دردسری اور دماغ سوزی اور بہت زیادہ وقت صرف کرنے کے بعد متقدمین کا فلسفہ مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق ہماری کسی قدر تسکین کرسکتا ہے

میرا مدعا یہ نہیں ہے۔ کہ میں فلسفہ قدیم کی تحقیر کروں بلکہ اصل منشاء یہ ہے کہ فلسفہ قدیم (جو ایک عظیم الشان چیز ہی ہے) کے طرز پر مذکورہ بالا ہیڈنگ کے تحت میں کچھ لکھنا آسان ہی نہیں ہے اور دلچسپی بھی اس میں کم ہوگی۔ اگرچہ دونوں طریقے ہم کو ایک ہی نتیجہ پر پہونچانے والے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر فلسفہ جدید کا بیان اس کے متعلق نہائیت صاف اور جلد سمجھ میں آجانیوالا ہے۔ مذکورہ بالا عبارت میں فلسفہ جدید کی نسبت چند ترجیحی الفاظ اس وجہ سے اور بھی لکھے گئے ہیں۔ کہ فلسفہ قدیم نے کشش ثقل کے اسباب اور کنہ کے معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے جو کسی قدر ناکام کوشش ہے۔ فلسفہ قدیم اس خاص مسئلہ میں ذات باری تعالے اور اس کی عظمت اور مشیت و قدرت کا صاف صاف اقرار کرتا ہوا جھجکتا ہے لیکن فلسفہ جدید یا فلسفہ مغربی (جیسا ہے اس کے بانی بہتر خیالات والے ہی کیوں نہوں) کشش ثقل کے مسائل میں نہائیت خندہ پیشانی اور خوشی سے بلا چون وچرا مشیت خداوندی کا اقرار کرنے کے لئے مستعد پایا جاتا ہے۔ متقدمین نے کشش ثقل کے اسباب معلوم کرنے میں زیادہ کوششیں صرف کی ہیں اور متاخرین نے کشش ثقل کے نتائج سے زیادہ تر فوائد حاصل کئے ہیں۔ اس خاص مسئلہ میں فلسفہ قدیم کے طرز پر کلام کرنے میں کسی بہتر نتیجہ پر پہونچنے کی امید کم اور کسی گستاخی اور راہ پر چلے جانے کا اندیشہ زیادہ ہے اور متاخرین کی طرز پر کلام کرنا گویا الم نجعل الارض کفاتا کی تفسیر بیان کرنا ہے۔ پھر جو لوگ خدا تعالی اور اس کی ذات وصفات کے قائل ہیں (اور ضرور ہیں سب مخاطب وہی ہیں) وہ اول اس بات کو مان لیں۔ کہ خدا تعالی نے دقائق یا ذرات اور کل اجسام میں ایسی قوت رکھی ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو سب آپس میں ملے جلے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف کھچے جاتے ہیں اسی کو کشش اتصال کہتے ہیں۔ کشش ثقل کے متعلق فلسفیانہ تحقیق کا نہائیت مختصر خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالی کے حکم کن سے مادہ عالم یا جسم مطلق کو وجود عطا ہوا تو ذرات مادہ کو جو فضا میں پریشان تھے منجملہ دیگر خواص کے کشش اتصال بھی فیاض قدرت سے عطا ہوئی۔ کشش اتصال کے باعث ایک ذرہ دوسرے ذرہ سے جا ملا۔ جب دو مل گئے۔ تو مثل مشہور ہے "ایک کی وارد دو" ان دونوں کی متفقہ کشش نے قریب کے تیسرے ذرہ کو کھینچکر ملا لیا۔ چونکہ تین کی طاقت دو سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان تین نے تو اپنے قریب کے ان دو ذروں کو بھی کھینچ لیا جو پہلے ہی آپس میں مل چکے تھے اسی طرح ذروں کی تعداد اور ساتھ ہی کشش بڑھتی اور دور دور تک ہاتھ صاف کرتی گئی۔ رفتہ رفتہ ذرات کا ایک بڑا سا گولا بن گیا اسی طرح فضا کے مختلف مقامات میں کشش اتصال سے یہی عمل ہوا اور جا بجا لاتعداد منتشر ذرات کے (جو دھوئیں کی طرح پھیلے ہوئے ہوں گے) سمٹ سمٹ کر بہت سے بڑے بڑے گولے بن گئے اب ان گولوں میں بھی کھینچا تانی شروع ہوئی جو بڑا تھا اس نے چھوٹے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس طرح ان کی تعداد کم اور اجسام بڑھنے شروع ہوئے۔ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ جس قدر بُعد ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر کشش کا اثر بھی کم ہونا چاہیئے۔ اس لئے یہ بھی ہوا کہ قریب کے کسی بڑے گولے نے کسی چھوٹے گولے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور دور کے بہت بڑے گولے کی طرف نہ جانے دیا۔ غرض کہ فضا میں بہت بڑے بڑے گولے بن گئے۔ مثلاً عطارد۔ زہرہ۔ زمین۔ مریخ۔ پالس۔ جونو۔ وسٹا۔ مشتری۔ زحل۔ ہرشل (یورینس) نیپچون وغیرہ۔ بعض بہت ہی بڑے بڑے ہوگئے۔ مثلاً آفتاب سیریس۔ الگول۔ ویگا۔ وغیرہ۔ اب یہ صورت واقع ہوئی۔ کہ ان عظیم الشان گولوں میں بھی زور آزمائی شروع ہوگئی۔ مثلاً نیپچون کو آفتاب نے اپنی طرف کھینچا اور کلب الجبار (سیریس) نے اپنی طرف آفتاب چونکہ کلب الجبار سے بہت چھوٹا ہے اس لئے آفتاب کی کشش سیریس یعنی کلب الجبار کی کشش سے بہت ہی کم ہے۔ مگر چونکہ نیپچون آفتاب سے بہت ہی قریب تھا اس لئے آفتاب کی کشش سیریس کی کشش پر غالب آگئی اور آفتاب نے نیپچون کو سیریس کی طرف جانے سے روک لیا اور دونوں[1] کی کشش سے ایک خاص مقام پر نیپچون رہ گیا۔ اسی طرح زمین کو مشتری نے اپنی طرف کھینچا اور آفتاب نے اپنی طرف لہذا ایک ایسے مقام پر زمین کو رہ جانا پڑا جہاں کششوں کا اثر برابر تھا۔ اسی طرح چاروں طرف سے ہر ایک گولے کو ایک دوسرے نے کھینچنا شروع کیا۔ بقول شخصے کسی کا

[1] اس موقع پر ایک فرضی تمثیل کے طور پر عبارت لکھی گئی الفاظ کے تمام پہلوؤں سے اس موقع پر واقفیت نہیں تلاش کرنی چاہیئے۔

معلوم ہوا ہے اور کسی کا قول بہاری ۔ کسی گولے کی جسامت بڑی تھی ۔ مگر کسی کو قرب زیادہ حاصل تھا ۔ غرض تمام فضا مین کشش کی طنابین کھچ گئین اور جہان جس کو رہنا چاہیئے تھا آکر رک گیا ۔ اس ہل چل مین کششون کا اوسط پورا کرنے کے لیے چونکہ ان گولون کو کسی قدر حرکت بھی کرنی پڑی اس لئے ایک کی حرکت نے دوسرے کو بھی متحرک کیا اور پھر سب مین یہی سلسلہ پیدا ہو کر گردشین پیدا ہو گئین ۔ ہم ایک رسی مین کوئی پتھر یا لوہے کا ٹکڑا باندھ کر رسی کا دوسرا سرا اپنے ہاتھہ مین لے کر جب اپنے گرد اس کو گردش دیتے ہین تو وہ پتھر یا لوہے کا ٹکڑا دایرہ مین گردش کرتا ہے اور ہم اس دایرہ کا مرکز ہوتے ہین ۔ اسی طرح جن جن گولون یا سیارون کو آفتاب نے کشش کی رسی سے اپنی طرف کھینچا تھا وہ سب آفتاب کے گرد اپنے اپنے دایرہ یا مبلغ دور یا فلک مین گردش کرنے لگے ۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے ۔

کل فی فلک یسبحون ۔ سیارون اور اقمارون وغیرہ کی گردش کرنے اور ان کے جسمون کے گول ہونے کی وجوہات کا بیان ایک جداگانہ مفصل مضمون کا محتاج ہے اگر خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو علم ہیئت کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ علیحدہ کئی دلچسپ مضامین لکھنے کا ارادہ ہے اس وقت چونکہ صرف کشش ہی کے متعلق کچھ لکھنا مقصود تھا اس لئے بہت سی باتون کی ضروری تفصیل بھی نظر انداز کر دی گئی ہے ۔ تاہم اس موقعہ پر اس قدر اور اشارہ کر دینا ضروری ہے ۔ کہ کشش چونکہ آفتاب مین بھی ہے اور زمین مین بھی ہے ۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔ کہ ذرات کے گولے جون جون بڑھتے گئے ان کی کشش بھی بڑھتی گئی یعنی تمام ذرات اور اجسام کے لئے کشش کا ہونا لازمی صفت ہے ۔ پس جس طرح آفتاب زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح زمین آفتاب کو اپنی طرف کھینچتی ہے ۔ مگر چونکہ آفتاب کی جسامت کو زمین کی جسامت کے ساتھہ وہ نسبت ہے جو ایک مٹکے کو ایک مٹر کے دانے کے ساتھہ ہوتی ہے اس لئے بیچاری زمین کو آفتاب کے گرد طواف کرنا پڑا ورنہ اگر زمین آفتاب سے بڑی ہوتی ۔ تو پھر حضرت آفتاب کو ہی زمین کے گرد گشت و گرداوری کرنی پڑتی ۔ ہان جن اجسام پر زمین کی کشش بوجہ قرب کے غالب ہے ۔ وہان زمین نے بھی ان اجسام سے خدمت لینے مین کمی نہین کی ۔ دیکھو چاند چونکہ زمین سے بہت قریب ہے اور چھوٹا ہے ۔ اس لئے چاند کو ہماری زمین کا طواف کرنا پڑا ۔ مذکورہ بالا عبارت سے بخوبی یہ بات سمجھہ مین آسکتی ہے ۔ کہ ذرات کی کشش اتصال نے کیسی کیسی عظیم الشان طاقتین پیدا کر دی ہین ۔ اب اس بات کو سمجھنا چاہیئے ۔ کہ اگر ہم کوئی چیز اوپر کو پھینکتے ہین ۔ تو ہمارے ہاتھہ کی طاقت (جس نے زمین کی کشش کا مقابلہ کیا تھا) جب ختم ہو جاتی ہے اور زمین کی کشش اس پر غالب آجاتی ہے تو اس کو زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے ۔ یعنی وہ چیز زمین پر گر پڑتی ہے ۔ اگر کوئی مانع نہ ہو تو ہر جسم کو زمین اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے ۔ اسی کا نام وزن ہے اور اسی کو کشش ثقل کہتے ہین اور یہی الم نجعل الارض کفاتاً کے معنے ہین ۔ جس طرح ہمارے ہاتھہ کی طاقت کسی چیز کے اوپر پھینکنے مین زمین کی کشش کے لئے ایک مانع ہے ۔ اسی طرح حرارت جو ذرات اجسام کو پھیلاتی ہے کشش اتصال کے لئے ایک مانع ہے ۔ قوت نشو و نمائی جو حرارت وغیرہ سے مل کر پیدا ہوتی ہے یہ بھی کشش زمین کے لئے ایک مانع ہے ۔ جو درختون کو اگاتی اور زمین سے درخت کی چوٹی تک پھلون پھولون اور پتون وغیرہ کے ذرات کو لے جاتی ہے لیکن جس طرح ہمارے ہاتھہ کی طاقت جب ختم ہو جاتی ہے ۔ تو زمین کی کشش اپنا کام کرتی ہے ۔ اسی طرح جب کسی درخت کے پھل یا پتے مین وہ مانع قوت نہین رہتی ۔ تو پھر زمین کی کشش درگذر نہین کرتی ۔ فوراً وہ پھل یا پتہ زمین پر گر پڑتا ہے ۔ یعنے زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اسی عمل یعنی ایک سیب کو درخت سے زمین پر گرتے ہوئے دیکھہ کر اسحق نیوٹن کے دل مین کشش زمین کا خیال پیدا ہوا تھا ۔ اگرچہ سر آئزک نیوٹن نے کسی کو سن کر یا سیکھہ کر کشش زمین کا حال نہین معلوم کیا (اور اسی وجہ سے وہ کشش زمین کی تحقیق کا موجد مانا جاتا ہے) لیکن اوس سے بہت پہلے کشش زمین کا مسئلہ خلفائے عباسیہ کے زمانہ مین مسلمان محققین کا تحقیق شدہ تھا ۔ مضمون ہذا مین کشش ثقل کے متعلق انتہا سے زیادہ اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ اگر اس اجمال کی معمولی تفصیل بیان کی جائے ۔ تو ایک مستقل کتاب (جو کئی ابواب پر مشتمل ہو) تیار ہو سکتی ہے ۔ مین نے ایک مضمون

مولوی اشرف علی تھانوی اور معمال عقلی کے ہیڈنگ سے الحکم مین بہت دن ہوئے ۔ کہ شائع کرایا تھا ۔ اس کی تردید مین کسی پردہ نشین آئی ۔ ف ۔ صدیقی لاہور کے کسی غیر مشہور اخبار مین تقریباً ایک سال ہوا کہ ایک مضمون چھپوایا اور مجھہ کو اب سے پہلے اب تقریباً ایک ہفتہ ہوا کہ اخی المکرم حضرت اکمل کے ایک مراسلہ سے اس کا حال معلوم ہوا ۔ جی چاہتا تھا کہ اس موقع پر سادہ لوح معترض کی نادانی کا اچھی طرح اظہار کر دون اور اس کے مبلغ علم کے تمام بخئے ادھیڑ ڈالون مگر ایسے بزدل کو مخاطب بناتے ہوئے اور اس کی باتون کا جواب دیتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے ۔ جو خود ہی تاریک کوٹھڑی مین چھپ چھپ کر بیٹھتا اور وہان سے بادھوائی تیر چلاتا ہے ۔

ہان اتو بات یہ ہے ۔ کہ زمین پر کے تمام اجسام بھی آپس مین کشش رکھتے ہین جس کو کشش اتصال کہتے ہین اور اس کا بہت سے مشاہدات اور تجربات سے ثبوت ہوتا ہے یہ کشش اتصال جب بڑے پیمانہ مین زمین مین دیکھی جاتی ہے ۔ تو اس کا نام کشش زمین یا کشش ثقل رکھہ لیا جاتا ہے ۔

الراقم

اکبر نجیب آبادی

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۵۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۱۱	۵	۳	۲	۱	۲

۱ ۔ یہ اجرت بہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے ۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے ۔ اس واسطے اس مین زیادہ رعایت اس سے نہ ہوگی ۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے ۔

۲ ۔ مینجر کا اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے ۔

۳ ۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان امور کو بغور مطالعہ فرمالیا کرے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسیح موعودؑ کی صداقت مخلص بندوں کو معلوم ہوتی ہے

مصدر اشفاق مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج مجھے اپنی حالت ایسے وقت میں یاد آئی جبکہ نادان لوگوں نے بہت سوال کئے۔ کہ مسیح قادیانی کی بیعت سے کوئی بیمار شفایاب ہوا۔ مجھے قسم ہے اسی ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اپنی طرف سے ایک ذرہ بھی کہونگا۔ تو بقول مسیح علیہ السلام یہی دُعا مانگتا ہوں۔ ؎

پارہ پارہ کن من بدکار را ✤ شادکن این زمرۂ اغیار را کا مصداق ہو جاؤں

۱۹۰۸ء جبکہ مجھے بخار نے تین ماہ تک سخت لاچار کیا۔ میرا علاج اس وقت حکیم چراغدین صاحب وامام الدین مرحوم جموں والے کر رہے تھے۔ انھوں نے مجھے تپ دق قرار دیا سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ساتھ ہی درد سینہ کا سخت زور تھا۔ جس سے مجھے مسلول ہو جانے کا بھی فکر پڑا۔ میں ایک دن سخت اضطراب کی حالت میں ہو کر اپنے معمول پڑھنے کے وقت وضو کر کے دروازے بند کر کے نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کی اپنی جان سے نااُمید ہو کے مغفرت کی دعا مانگی۔ اور اسم اعظم فرمودہ مسیح موعود علیہ السلام سینکڑوں دفعہ پڑھا اور اس قدر رویا کہ بے تاب ہو گیا۔ اس وقت مولانا وسیدنا مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جو میرے خاص مہربان اور دلی محب ہیں۔ عیادت کے واسطے حسب معمول آئے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں خاموش ہو گیا۔ پھر آواز دی۔ آخر بہت زور سے پکارا۔ میں نے دروازہ کھولتے ہی زار زار چلانا شروع کیا۔ آپنے بہتر احوصلہ دیا۔ میں سخت بیقرار ہو گیا مگر دل میں فکر اپنے معصیت کی تھی۔ خیر تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب تشریف لے گئے میں اُسی مُصلّے پر سو گیا۔ اس وقت مجھے خواب آئی۔ کہ میرے ماموں جی میرے پاس چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور دو تین آدمی بھی موجود ہیں اور میں اپنی تکلیفیں بیان کر رہا ہوں۔ اتنے میں کسی نے آکر خبر دی۔ کہ ایک بزرگ تیری خبرگیری کے واسطے تشریف لائے ہیں۔ سنتے ہی میرا دل بشاش ہو گیا۔ اتنے میں وہ بزرگ آکر میرے سرہانے بیٹھ گئے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت اسم شریف ہے؟ آپنے فرمایا۔ کہ حضرت میرزا سلطان سکندر صاحب۔ میں نے کہا کہ آپ کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ فرمایا۔ قادیان عرب میں۔ ان کا یہ فرمانا تھا۔ کہ میرا زار زار رونا۔ پھر عرض کی کہ آپکے ہوتے میرا یہ حال ہو۔ آپنے میری پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ تمہاری دوائی بالکل سہل ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا نام ہے۔ فرمایا۔ کہ وہ ڈھونڈنے والے کو بازار سے بالکل سستی ملتی ہے۔ وہ ایک چھوٹی سی (اگنڈی) ہے۔ جس کا نام ہے خیر الزاد التقویٰ وہ گھس کر دو چار دفعہ پی لیا کرو۔ بالکل آرام ہو جاوے گا اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اس مہلک مرض سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ کہہ کر آپ رخصت ہو گئے اور میں بیدار ہو گیا!!!

رات کے بارہ بجے پھر بھی دکھائی دیا۔ پھر چار بجے بھی دکھائی دیا اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ اس کو جلدی گھس کر پیو۔ تاکہ آج ہی آرام ہو جاوے۔ میں فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ وضو کر کے تہجد کی نماز ادا کر کے دعا مانگی اور دل میں ٹھان لیا کہ تقویٰ سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے قسم ہے خدائے عزّ وجل کی۔ اسی روز سے مرض گھٹتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ میں وہ بیماری بالکل رفع ہو گئی۔

پھر تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ کہ میرے ماموں جی میر حامد شاہ جو مسیح کے مخالف ہیں پیچش اور بخار سے سخت بیمار ہو گئے۔ یہاں تک کہ جینے کی اُمید نہ رہی۔ جس رات کو سخت مایوسی ہو گئی تھی۔ مجھے بھی دعا کے واسطے کہا گیا۔ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے۔ رات کو مجھے دکھائی دیا ہے۔ کہ ایک عمدہ ندین مکان میں ایک بزرگ ہیں۔ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کا اسم شریف کیا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارے مرشد ہیں اور عالم کے سردار ہیں۔ میں نے کہا کہ آخر نام بھی کچھ ہو گا۔ کہا گیا ان کا نام میرزا رسول احمد سلطان اعظم بیگ ہے۔ میں نے درود پڑھنا شروع کر دیا اور آگے بڑھ کر سلام کیا۔ آپکے مُنہ سے علیکم السلام نکلا۔ میں نے بڑے ماموں جی میر احمد شاہ صاحب کو اشارہ کیا کہ عرض کرو۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ مجھے اس سے پیشتر سخت جھڑک ہوئی ہے۔ پھر میں نے سرکی سے آگے ہو کر عرض کی۔ آپنے سخت جوش میں آکر فرمایا۔ کہ اس کو کہدو۔ کہ چراغدین شیطان فرعون عیسائیوں کے باپ کو بلاوے اور اس سے دعا کراوے۔ وہ اس کا باپ ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو جناب کی دُعا سے مرگیا ہے۔ مہربانی کر کے آپ ضرور اس کیواسطے ایک نسخہ عنائت فرما دیں۔ کیونکہ یہ میرا رشتہ دار ہے۔ اور مجھے آپ کی طرف نہائت مجبور کر رہا ہے۔ آپنے تھوڑی دیر خاموش ہو کر فرمایا کہ اچھا تمہارا آنا میرے لئے شرم کا موجب ہے۔ مگر آئندہ ایسی سفارش نہ کیجیو۔ پھر آپنے قلم دوات لیکر ایک کاغذ کی بندی جس کا طول کوئی دو گز ہو گا اور عرض کوئی ۹ انچ ہو گا۔ ایک نسخہ لکھ کر میرے حوالے کیا اور فرمایا۔ کہ آہستہ آہستہ شفا پائیگا۔ میں نے وہ نسخہ لے کر بڑے ماموں جی کو دکھایا۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ مختلف جگہ سے قرآن کریم کی آیات لکھی ہیں پڑھتے پڑھتے میں بیدار ہو گیا۔ اس وقت یہ خواب سنادی۔ اور تسلی دیدی۔ اس وقت سے بارہ روز تک میر حامد شاہ شفایاب ہو گیا یہ خواب میں نے اپنے استاد خلیفہ نورالدین صاحب کے بھی اسی وقت عرض کر دی تھی۔ جب میں نے دیکھا تھی۔ ان باتوں سے وہ شخص یقین نہیں کرے گا۔ جس کے صفات ابوجہل سے ملتے جلتے ہوں گے۔ ہائے افسوس کہ دنیا اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتی اور حق کا راستہ اختیار نہیں کرتی۔ خدا ہم سب کو ہدایت دیوے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اُمت میں شامل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنادے۔ آمین ثم آمین

نظم

الٰہی عشق مہدی میں میرا ثابت قدم نکلے ✤ تمنا ہے میرے دل کی کہ اس کوچہ میں دم نکلے
میرے اس جسم کا ہر ذرّہ ہو قربان جبتو دم ✤ یہی اسلام کی خدمتیں عاجز سے رقم نکلے
ترے دارالامان کی اے مسیحا خاک سُرمہ ہو ✤ کہ جس کو ڈالکر آنکھوں میں روشن چشم ہم نکلے
کبھی آتا ہے عشق کا تیرے اگر ہم پر ✤ دہن سے فرقۂ دجال کے سب وشتم نکلے
بہشتی مقبرہ کو دیکھ کر آتا نظر ہے یہ ✤ کہ لاکھوں اس چمن تیرے میں باغ ارم نکلے
تونگر ہو گئے سارے جو تھے مفلس زمانہ کے ✤ نہ ہوں کیونکر تونگر جب ترا دست کرم نکلے
تو مہدی راہ رووں کا اور مسیحا ہو مریضوں کا ✤ صدائے آسمانی حق میں تیرے دمبدم نکلے
ترے دست مبارک پر شرف گر ہوں طلاں ✤ تو کیا ہو گا اگر انکار پر وہ یک قلم نکلے
یہ ہے مشہور چمگادڑ کی آنکھوں میں کراہت ہے ✤ چمکتا شرق سے خورشید کا جبکہ علم نکلے
زبان حال میں دہلی سے اک بابا پکاری تھی ✤ الٰہی ان دنوں ہم پر کوئی خیر الامم نکلے
جب آیا نائب احمد نبیؐ کے خاص وعدہ پہ ✤ تو حق کے سامنے بابا بھی فرتوت دژم نکلے
مسیحا نے ہراک کے علم اور تقویٰ کو جانچا ہو ✤ بڑے تھے پیٹ جن کے ہنتے بھی خالی شکم نکلے
تری تصدیق کیونکر ہو اگر ہر اک موافق ہو ✤ بھلا احمد کی بیعت میں سبھی ثابت قدم نکلے
ترے دامن سے چھٹ کے اے مسیحا ہو گی مسعود ✤ اگر گردن کش آئے سر کو آخر کر کے خم نکلے

خاکسار مسعود از جموں

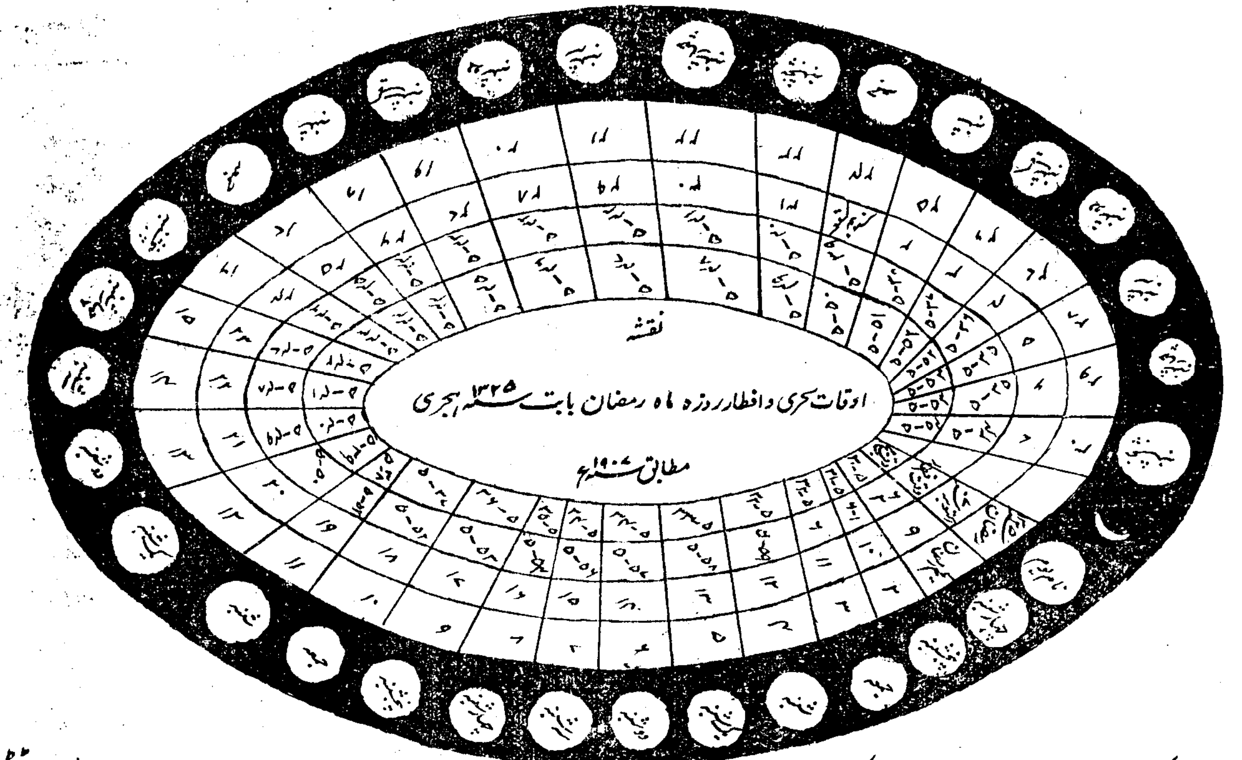

اس نقشہ کی طرز ایجاد میاں نور احمد صاحب سہارنپوری کی ہے اور اس نقشہ سے لی گئی ہے۔ جو لکھنؤ کے ہفتہ وار تفریح میں چھپا ہے لیکن اوقات وہ ہیں جو قبل ازیں اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں ایڈیٹر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں عبد اللہ صاحب - تحصیل پھگواڑہ
میاں رحیم بخش صاحب خیاط - گوجرات
میاں محمد دین صاحب - گورالی - گجرات
میاں عبد العزیز صاحب ہلال پور - شاہ پور
میاں ابراہیم صاحب معہ اہلیہ کامل پور
میاں محمد حسن صاحب کمال ڈیرہ کندرہ پارہ حیدرآباد
میاں شمس الدین صاحب - مانڈلے برہما
میاں غلام نبی صاحب " " "
میاں کریم بخش صاحب " " "
میاں محمد علی صاحب شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں برکت علی صاحب " " "
میاں رحیم بخش صاحب " " "
مولوی عزیز اللہ خان صاحب - محرر پولیس ایبٹ آباد
مساۃ امام بی بی - بلب گڈھ
میاں محمد یعقوب صاحب بلب گڈھ
میاں اسحق صاحب " "

رسید زر

۱۹- ستمبر ۱۹۰۷ء ع۱۲۲۵ - میر اکبر صاحب ہے
۱۹ " " ع۱۱۸۷ آلہی بخش صاحب ہے
۱۹ " " ع۱۰۲۳ خیر الدین صاحب عہ
۲۰ " " ع۱۱۳۱ عبد القادر صاحب ہے
۲۰ " " ع۱۱۷۰ چودہری عنایت اللہ خان عہ
۲۰ " " ع۱۱۰۰ - پیر برکت علی صاحب ۱۲
۲۱ " " ع۱۸۰۵ - وزیر علی صاحب عہ
۲۱ " " ع۱۱۳۳ - ارشاد علی صاحب ہے
۲۳ " " ع۱۸۰۸ - شہامت علی صاحب ہے
۲۳ " " ع۱۴۰۷ - مولوی عبد الرحمن صاحب ہے
۲۴ " " ع۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۳
۲۴- ستمبر ۱۹۰۷ء - ع۸۸۷ - غلام محمد صاحب عہ
۲۴ " " ع۸۶۵ - محمد تفصیل صاحب عہ
۲۴ " " ع۸۴۲ - مولوی فضل آلہی صاحب ۱۵
۲۶ " " ع۱۸۱۰ - نور دین صاحب عہ
۲۶ " " ع۱۸۰۹ - برکت علی صاحب ہے
۲۷ " " ع۱۰۴۳ - حکیم محمد بخش صاحب ہے
۲۷ " " ع۸۵۰ - عبد الرزاق صاحب عہ
۲۷ " " ع۸۳۵ محمد دین صاحب عہ
۲- اکتوبر ۱۹۰۷ء ع۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۳
۲ " " ع۹۱۱ - حامد حسین خان صاحب ہے
۲ " " ع۱۲۳۰ مریم واعظ صاحبہ عہ
۳ " " ع۸۶۷ - بلغ الدین صاحب ہے
۲ " " ع۵۸۰ - احمد حسن صاحب ہے
۳ " " ع۱۸۱ - غلام حسین صاحب عا
۴ " " ع۹۱۶ - شیخ محمد افضل صاحب ہے
۴ " " ع۹۲۳ - بابو محمد حیات صاحب ہے

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیوں کی جو تجارتی
ٹھیکداری (مثلاً میٹ - منشی - دوکاندار) کاموں میں مہارت
رکھتے ہوں - ضرورت ہوگی - اور نیز دو کاشتکار تنخواہ صر
ناخواندہ اور خواندہ سے - خصوصاً احمدیوں کیلئے اطلاع ہے

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار ساکن باگڑ
ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت
ہوگئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مدد خان
ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر
ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر
ہے - مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان
آئے تھے - اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں - اور اب
کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آئندہ زندگی
اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - نکاح کی خواہش رکھتے
ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر
سے دریافت کر سکتے ہیں -

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار - گوجرات
گوجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب
اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں -
اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے
رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط - لڑکا احمدی -
صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۶ - ۲۰ سال کے
درمیان ہو -
راقم - ن - د - خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو -

معرفت ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

کلمۃ احمدی - الالاداد لداے قیمت ۱ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی
حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور
عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام
نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا
ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی
عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز
مرثیہ - قیمت ۱ر

القول الصحیح اردو نظم - در تائید مسیح موعود ع
مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر
قیمت ۱ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی
ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود
کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں قیمت ۱۲ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی
سلسلہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی
کتاب کا جواب - قیمت ۱ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان
کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری
ہدایتیں دی ہیں -

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ -
دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں
بہت سے اسلامی مسائل پر پر زور بحث فرمائی ہے - مخالفین
اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق
مضامین کو شیخ احمد دین صاحب
پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن
احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے
فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر
بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -
غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب ... علیہ الصلوۃ والسلام ... قیمت [illegible]

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت
ضعیف ہوگیا تھا اور تندرستی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا - طبیعت
میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے یہ بھی
شک ہوگیا تھا کہ میرے بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے
ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند
ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کی
کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً ان کا استعمال
کرتا ہوں - ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ
بالا رفع ہوگئیں - میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی
نہیں آئی - میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان
گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ میں نے - میں
حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہوں - کہ انہوں نے مجھ کو ایسی دوائی دی
راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) (سابق پرسنل
اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے
وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے - یہ گولیاں نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہیں
اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں
جن لوگوں کے دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً
کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا
کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ان گولیوں کے استعمال سے
یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی
یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت
ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ - بیس گولی ایک روپیہ - علاوہ بریں
اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب و مفید ادویہ مل سکتی ہیں
جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہو سکتی ہے از انجملہ سرمہ عجیب
دھند - جالا - سبل - خارش چشم - درد - آنکھوں سے پانی جاری ہونا -
ڈھلکہ اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے - فی تولہ عہ
دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرصہ فی بکس ۱ر سفوف جریان و ہفتہ کے لئے عہ
سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ
گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بے کل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت
پہلو اور منہ معدہ میں گاہ گاہ درد و سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے
نہ آتی ہو - ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت
فی بکس عہ - پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ
درج ہوں - محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار -

المشتہر
حکیم محمد دین احمدی - دروازہ دبسنگہ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھپا -

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

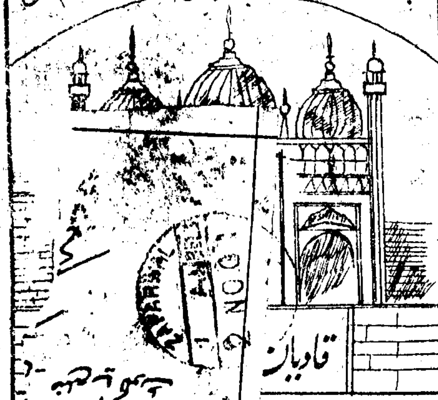

بدر

BADR — QADIAN

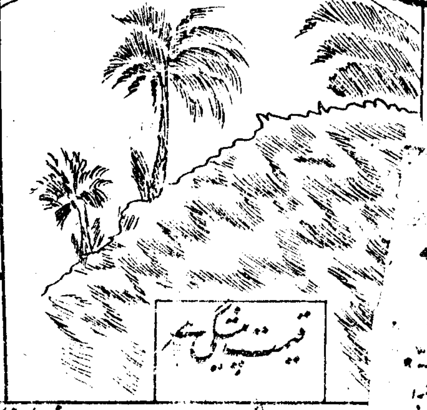

قادیان

قیمت پیشگی ہے

ای [illegible]مان منتظر خوش باش کامد وستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۲۴ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد ۶

[illegible] قادیان میں | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ | دوا میں شفا میں غرض دارالامان میں

تماشلوں کو خبردار کرو

اے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپ کے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبارین ایک نیک خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کیمطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو خواہش کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلا قیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتبخانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلا قیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تین روپے کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام **بدر تبلیغ فنڈ** ہوگا جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا۔ والسلام (مینیجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہند مین سلطنت برطانیہ کی مشابہت رومی سلطنت کے ساتھ

حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین رومی سلطنت اپنے عروج مین تہی اور یہود کا ملک بہی ان کے قبضہ مین اسی طرح سے تہا جیسا کہ آجکل ہنود کا ہے اور جس طرح ہندو مسلمان کے رواج اور مذہبی احکام کا لحاظ قانون انگریزی مین کیا جاتا ہے۔ اسی طرح رومی لوگ جو خود بت پرست تھے۔ یہود کے ساتھہ نیک سلوک کرتے تھے۔ آجکل اکثر مورخین اور مدبرین اس بات کیطرف گئے ہین۔ کہ ہند مین انگریزی سلطنت بالکل رومی سلطنت کے مشابہ ہے۔ چند سال ہوئے کہ اخبار پایونیر مین بہی اس پر ایک مضمون نکلا تہا۔ یہ مشابہت بہی منجملہ ان مشابہتون کے ہے جو حضرت عیسےٰ اور اس کے زمانہ کو اس زمانہ اور اس کے مسیح موعود کے ساتھ ہے حال مین پادری میک ان کول صاحب نے لندن کے ماہی رسالہ ہبرٹ جرنل بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء مین ایک مضمون کے دوران مین لکہا ہے "اکثر ہندیون کے موجودہ مذہبی طرز مین بہت سی پیچیدگیان ہین۔ یہ کہنا کوئی نئی بات پیش کرنا نہ ہوگا۔ کہ موجودہ ہندوستانیون کے حالات دوسری صدی کی رومی سلطنت کے ماتحت لوگون کے اُن مذہبی حالات سے بالکل متوازی ہین جن کا ذکر گبن نے اپنی کتاب مین کیا ہے جیسا کہ اُس وقت رومی سلطنت کے ماتحت لوگ توہمات کی پیروی کرتے تھے اور بہت سے معبودون کی پرستش مین مصروف تھے یہی حال آجکل ہندوستان کا ہے۔ اور جیسا کہ اس وقت چالاک نوجوان اپنے بزرگون کے مذہب سے منکر اور متنفر ہو کر نئے خیالات پیدا کرنے لگ گئے تہے۔ ویسا ہی آجکل ہندوستانی نوجوانون کا حال ہے۔

انجیل یوحنا کا مصنف کون تھا

مذکورہ بالا میگزین مین پروفیسر بکن صاحب نے انجیل یوحنا پر ایک مضمون لکھا ہے جسمین سے کچھ اقتباس ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

"رنین نے لکھا ہے کہ لاازر کا قصہ جو یسوع نے بیان کیا ہے۔ وہ یسوع کا ایک پاکیزہ افترا تہا جو بہ سبب مجبوریون کے اُسے گھڑنا پڑا تہا۔" یوحنا نے اپنی کتاب مین کوئی ایسا اشارہ نہین کیا۔ کہ مین جو کچھہ لکھتا ہون وہ میرے چشم دید واقعات ہین" نہ اُس نے تاریخی رنگ مین یہ سب کچھہ لکہا ہے اور نہ اس کا دعوےٰ مورخ ہونے کا تہا" معلوم نہین کہ اس انجیل کے لکھنے والا کون تہا۔ انجیل یوحنا کو عیسائیت کے ابتدائی زمانہ کا ایک ریکارڈ کہا جا سکتا ہے۔

عیسائی عورتون کو نصیحت

امریکہ کے ایک ماہواری رسالے دی بیلاس نام بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایڈگر لارکن نے ایک مضمون بعنوان آنے والا خطرہ چہاپا ہے۔ جس مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عیسائیون مین جس قدر شادیان ہوتی ہین وہ پچاسی فیصدی ایسی ہوتی ہین کہ اگر ملک کا قانون اجازت دے تو فوراً طلاق ہو جائے۔ اس مضمون مین عورتون کو ابہارا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حقوق کی نگہداشت کرین اور ان کے واسطے لڑائی کرین کیونکہ عیسائی دین مین عورتون پر سخت ظلم ہو رہا ہے اس مضمون مین سے چند فقرات کا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہے۔

"عورتون کو چاہیئے۔ کہ سب سے اول بائبل سے **بالکل قطع تعلق کرین** ۔ خواہ پرانا عہدنامہ ہو اور خواہ نیا عہدنامہ ہو۔ بائبل تو عورتون کی ذلت اور قید کے واسطے ایک پھندا ہے جو ان کو ہلاک کر دیتا ہے اے فرقۂ زنان اگر تم ساری بائبل کو یکدفعہ چہوڑنے کی جرأت نہین پاتین تو پہر ایک قینچی لو اور بائبل مین جہان کہین عورتون کے متعلق کچھہ لکہا ہے اس کو کاٹ کر پہینک دو۔ سب یک دفعہ نہین تو ایک ایک آئیت کر کے کاٹ پھینکو۔ کروڑون عورتین عیسائی دین کے عقائد کے سبب ہلاکت کا موتہہ دیکھہ چکی ہین اے ہمارے عظیم الشان ملک کی عورتو! تم پولس رسول کے مہلک پنجے مین گرفتار ہو کر کیون قابل نفرت غلامی مین پڑی ہو۔ بڑے بڑے عالم اور فاضل رات دن اس ہمت مین مصروف ہین کہ فرقہ زنان کے بڑے دشمن پولوس کے پنجہ سے تم کو چہوڑائین ......

اے پولوس۔ آج آکر دیکھہ۔ امریکہ مین لاکہون گھر جہنم کا نمونہ بنے ہوئے ہین"...... اے عورتو! اپنی کلبین بناؤ۔ انجمنین قائم کرو۔ پر یاد رکہو۔ دین عیسوی سے الگ رہو کیونکہ وہ طلاق کی اجازت نہین دیتا۔ مین نے ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کو ایک چٹھی ملک مین شائع کی تہی کہ جو جوڑے اپنی شادی پر ناراض ہین اور باہمی موافقت نہین رکہہ سکتے ان کو طلاق کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس پر ہزارون خط میرے پاس آئے۔ جنہون نے میری بات کو پسند کیا۔ یہ ملک کی حالت ہے۔"

نظم

اے ظہور نور حق از روئے تو ۔۔۔ مہبط روح الامین مشکوئے تو
دیدنت یاد خدا افزون کند ۔۔۔ مخبر صادق بشارت گوئے تو
آمدی تا دین آن خیر الوریٰ ۔۔۔ زندہ گردد از لب دلجوئے تو
مجمع قدوسیان دار الامان ۔۔۔ مجلس روحانیان در کوئے تو
قادیانت مرجع رندان ۔۔۔ منظر ایمانیان گیسوئے تو
زد سر اعدائے این دین متین ۔۔۔ پست شد از ہمت بازوئے تو
چون قدومت شد بمنہاج الرسل ۔۔۔ عالمان این زمان بدگوئے تو
زور ہا و چارہ جوئی ہا کنند ۔۔۔ کے توانند کاستن یکموئے تو
لیکھرام و آتہم و ڈوئی غیر ۔۔۔ خائب و خاسر ز پیشین گوئی تو
انتظارم ہست از حلم خدا ۔۔۔ زود بینم خواری بدگوئے تو
اے مبارک روز کاین بودہ ام ۔۔۔ چون گدا با شاہ در پہلوئے تو
قاتل خنزیر و دجال الشقی ۔۔۔ ماحی بدعات گفت و گوئے تو
شاد باش اے نفس نا فرجام من ۔۔۔ آب رفتہ شد روان در کوئے تو
جذبۂ شوق جمال دلربا ۔۔۔ میکشد ما را بہر دم سوئے تو
در پشاور از میان پر دلان ۔۔۔ عبد خالق و اصف گلروئے تو
اکبر و حامد ثناقب روز و شب ۔۔۔ عندلیبان ریاض کوئے تو
اکبر او صف لسانت چون کنم ۔۔۔ بس لبودر دیم فدا بر روئے تو
بہر ہر حاجت زیش کردگار ۔۔۔ خوش وسیلم نرگس جادوئے تو
حجت تقلید من برہان من ۔۔۔ آن حکیم الامت حقگوئے تو
قبلہ حاجات روئے تو بس است ۔۔۔ کعبہ دعوات من ابروئے تو

فارسی بگذار اے عبد الصمد
شد بکشمیری زبان خوش خوئے تو

عبد الصمد احمدی بنارہ پور کشمیر

ڈائری

القول الطیّب

۱۷۔ اکتوبر۔ بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا کہ نماز مین کھڑے ہو کر اللہ جل شانہ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہیئے۔؟

حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ موٹی بات ہے قرآن شریف مین لکھا ہے۔ ادعوہ مخلصین لہ الدین ﴿ اخلاص سے خداتعالیٰ کو یاد کرنا چاہیئے اور اس کے احسانون کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل مین یہی ہے۔ کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے۔ کہ گویا خدا کو یا دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیّت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائین خدا سے بہت مانگے۔ اور بہت توبہ و استغفار کرے۔ اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے۔ تاکہ تزکیہ نفس ہو جائے اور خدا سے پکا تعلق ہو جائے اور اسی کی محبت مین محو ہو جائے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ مین ہی آجاتا ہے۔ دیکھو ایاک نعبد و ایاک نستعین مین اپنی کمزوریون کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور امداد کیلئے خداتعالیٰ سے ہی درخواست کیگئی ہے اور خداتعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کیگئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیون اور رسولون کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کیگئی ہے۔ جو نبیون اور رسولون کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہین اور جو انہین کی اتباع اور انہین کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہین اور پھر خداتعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے۔ کہ ان لوگون کی راہون سے بچا جنہون نے تیرے رسولون اور نبیون کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان مین ہی ان پر غضب نازل ہوا یا جنہون نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا۔ اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اخلاص پیدا ہو اور خداتعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے۔ طبعی نفرت ہو اور تزکیۂ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزون جاہ و جلال مال و دولت عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیون کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ جن کا کتاب اللہ مین ذکر تک نہین وہ گمراہ ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل مین ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنے کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہین سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

فرمایا۔ مصائب اور شدائد کا آنا نہائیت ضروری ہے کوئی نبی نہین گذرا جس کا امتحان نہین لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مرجاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے مگر یاد رکھو ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہین۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہین۔ کہ خدایا وہ راہ دکھا۔ جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیون والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی۔ تو پھر ابتلاؤن اور آزمائشون کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت مین بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہون۔ کوئی ابتلا بھی نہ آوے۔ اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے۔ اور کامیابی حاصل نہین کر سکتا۔ جن لوگون پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے۔ کہ وہ طرح طرح کے امتحانون مین ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیم پر دیکھو۔ کیسا نازک ابتلا آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیون کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہان تک کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بڑی بلا ہے۔ خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ اور پھر دعوے کرتے ہی مصیبتون کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو۔ انبیاء کا دوسرا نام اہل بلا و اہل ابتلا بھی ہے۔ ابتلاؤن سے کوئی نبی بھی خالی نہین۔ ایک روائیت مین ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفین آئین۔ آخری وقت مین جو ان کو ابتلا آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے۔ کہ اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا اور ایسا اندھیر مچایا گیا۔ کہ عورتون اور بچون پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے۔ کہ اس وقت عربون کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہین رہی۔ اب دیکھو کہ عورتون اور بچون تک بھی ان کے قتل کئے گئے۔ اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ جاہل تو کہین گے۔ کہ وہ گنہگار اور بد اعمال تھے۔ اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آرام سے کوئی درجہ نہین ملا کرتا۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دئے جاتے ہین اور ابتلاؤن اور آزمائشون مین صبر نہین چاہتے۔ اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دین جیسے کہ شیعہ لوگ ہین۔ کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہین جو امتحانون اور آزمائشون کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اس کی پروا کرتے ہین مگر سیاپا لگاتار کئے جاتے ہین اور چھوڑنے مین نہین آتے کیا امام حسین نے انھین وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرا سیاپا کرتے رہنا۔ یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہین ان کے بڑے بڑے تلخ ایام ہوئے ہین اور جو پہلون کا حال ہے وہ آنیوالون کے لئے ایک سبق ہے یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے۔ کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہون اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بنجاوے یہ تو ایسا مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے مین سے گذر جانا۔ بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جب تک ابتلاؤن اور امتحانون مین انسان پورا نہ اترے وہ کچھ نہین بنتا۔ (الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک لائیت ۔ نظم

صفحہ ۳ ۔ ڈائری

صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی عید فنڈ

صفحہ ۵ ۔ شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

صفحہ ۶ ۔ سندھ سے ایک خط ۔ احمدی قوم کا اخبار اور تیار رہی چاہیئے

صفحہ ۷ ۔ المفتی ۔ قانون انسداد مجالس باغیانہ ۔ صفحہ ۸ ۔ ڈائری

مسیح موعود کی بیعت میں بھاری عذر

صفحہ ۹ و ۱۰ ۔ تحقیق حق عربی زبان

صفحہ ۱۱ ۔ مسلم اور غیر مسلم میں فرق

بدر

مورخہ ۲۳ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱ ۔ اُریک ما اُریک مِن عجائب ما یرضیک

ترجمہ ۔ میں سب تجھے دکھاؤنگا جو کچھ دکھاؤنگا اور نیز وہ عجائب باتیں دکھاؤنگا ۔ جن سے تو خوش ہوگا ۔

۲ ۔ آپکے لڑکا پیدا ہوا ہے (یعنی آیندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا ۔)

۳ ۔ رُدَّ الیھا روحھا و ریحانھا یعنی تمہاری بیوی کیطرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کیگئی ۔

۴ ۔ و اِمّا نرینّ احداً منہم

اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آدمی (نرینّ کے اسجگہ یہی معنے ہیں)

۵ ۔ اِنّا نبشرک بغلام حلیم ۔

ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں

۶ ۔ ینزل منزل المبارک

ترجمہ ۔ وہ مبارک احمدؐ کی شبیہ ہوگا ۔

۷ ۔ ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

۸ ۔ اِنّ اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون ۔

ترجمہ ۔ تحقیق اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں ۔

فرمایا ۔ بعض متوحش خوابیں بھی ہیں جیسا کہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا ایک گوسپند مسلوخ دیکھا معلوم نہیں اسکی حقیقت کیا ہے اور کونسا محل ہے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں محمد عثمان صاحب گکوتی ملک برہما

میاں محمد اکبر صاحب ۔ سیلون

میاں عمر دین صاحب ۔ کریام نوان شہر جالندھر

میاں کرم دین صاحب ۔ بھڑی شاہ رحمان گوجرانوالہ

مسمات سلیمائی بی بی ۔ گوجر پور ضلع کٹک

مسمات پیر بی بی " " "

خواجہ شمس الدین صاحب مانڈلے برہما

مسمات خورشید بیگم ۔ علی پور کبیر والہ ملتان

مسمات رحمت بی بی " " "

میاں علی محمد صاحب بھمبر پور ضلع میر پور

منڈا ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ

روڈا " " "

عید فنڈ برادران ! عید الفطر کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے ۔ مدرسہ کے واسطے عید فنڈ کا ایک روپیہ فی کس جیسا کہ ہمیشہ جمع ہوا کرتا ہے یا غریب احباب سے اس سے کم جسقدر وہ دے سکیں اور صدقہ فطر کی رقم مساکین کے واسطے جمع کرکے مدرسہ کے فنڈ میں بہت جلد ارسال فرما دیں ۔ مدرسہ کی چونکہ کوئی خاص آمد نہیں ہے اور خرچ بہت ہو رہا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ۔ مقامی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان ابھی سے اس کے متعلق پوری توجہ کے ساتھ مناسب تجاویز کر رکھیں ۔

مبارکباد نہائت خوشی کی بات ہے ۔ کہ دفتر الحکم میں لیتھو کی مشین آگئی ہے ۔ جس پر کام شروع ہوگیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے جو فضل مسیح موعود کے شامل حال ہیں ان میں سے ایک یہ بات ہے ۔ کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں آپکے سلسلہ کی خدمت کے واسطے خدا تعالےٰ نے مشین بھی بھیجدی ۔ ہم شیخ یعقوب علی صاحب کو اس پر مبارک باد کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کارخانے کو اور بھی ترقی دے اور دینی خدمات کی ادائگی کی اس سے بھی بڑھکر ان کو توفیق دے ۔

ضرورت دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے ۔ تنخواہ سر دست دس سے پندرہ تک ہوگی ۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ۔

دعا مدد میں اپنی صحت جسمانی اور ترقی ایمان اور عمل صالح کی بجا آوری کے لئے دعا کا خواستگار ہوں ۔ ؎

گر صاحبدلے روزے برحمت
کند بر حال این مسکین دعائے

طالب دعا ۔ خاکسار نبی بخش

ترجمہ پارہ اول مؤلفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی قیمت بجائے چار آنہ کے صرف ۱؎ کر دیگئی ہے ۱؎ دو آنے کے ٹکٹ بھیجنے سے ایک نسخہ ارسال کیا جا سکتا ہے ۔ محمد عبد الرشید احمدی مالک مطبع صدبازار کیمپ میرٹھ

معائنہ مدرسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ انسپکٹر صاحب و اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب نے کیا ۔ رائے بک میں رپورٹ فی الجملہ عمدہ لکھی ہے ۔ مفصل آئندہ انشاء اللہ

شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

بخدمت اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جیسا کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے پہلے ہی احمدی احباب کو مطلع کیا جاتا رہا ہے - انجمنوں کا قیام ہر جگہ جہاں کافی تعداد احمدیوں کی موجود ہو نہائت ضروری ہے اس کے متعلق جس قدر تحریک کی گئی تھی - اس میں اب کسی قدر کامیابی کا رنگ نظر آنے لگا ہے - فالحمد للہ علی ذالک - قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن طبع کرا کر ہر جگہ احمدی احباب کی خدمت میں بھیجے گئے اور بعض جگہ انجمنیں قائم ہو کر کام شروع ہو گیا ہے - صدر انجمن احمدیہ نے بالفعل حسب ذیل مقامات پر تجربۃً انجمن ہائے ضلع قائم کی ہیں اور ان انجمنوں سے یہ درخواست کی ہے - کہ وہ اپنے علاقوں میں مفصلات کے اندر انجمنیں قائم کر کے رجسٹروں کی تکمیل کریں - اور تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اس کام کی تکمیل کی کوشش کریں - ذیل کے مقامات پر انجمن ہائے ضلع قائم کی گئی ہیں -

انجمن احمدیہ کپورتھلہ - ریاست کپورتھلہ کے لئے -

انجمن احمدیہ سیالکوٹ - ضلع سیالکوٹ کے لئے -

انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ - ریاست مالیر کوٹلہ کے لئے -

انجمن احمدیہ شملہ - ضلع شملہ کے لئے -

انجمن احمدیہ لاہور - ضلع لاہور کے لئے -

انجمن احمدیہ کوئٹہ - ضلع کوئٹہ وغیرہ کے لئے -

انجمن احمدیہ پشاور - ضلع پشاور کیلئے تحصیل صوابی ہوتی شامل نہیں ہیں -

انجمن احمدیہ مردان بحصیل مردان کے لئے -

انجمن احمدیہ گجرات - ضلع گجرات کے لئے -

انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخاں - ضلع ڈیرہ غازیخاں کے لئے -

انجمن احمدیہ چندوسی ضلع مرادآباد کے لئے -

انجمن احمدیہ بھٹنڈہ - ملازمین ریلوے کیلئے -

انجمن احمدیہ قادیان دارالامان - ضلع گورداسپور کیلئے -

انجمن احمدیہ بنگہ - ضلع جالندھر کے لئے -

انجمن احمدیہ پٹیالہ - ریاست پٹیالہ کے لئے -

انجمن احمدیہ لکھنؤ - ضلع لکھنؤ کے لئے -

انجمن احمدیہ مظفرنگر - ضلع مظفرنگر اور نجیب آباد کیلئے

انجمن احمدیہ کراچی - ضلع کراچی کے لئے -

انجمن احمدیہ گموئی ومنبو - کمشنری گموئی کے لئے -

انجمن احمدیہ امرتسر - ضلع امرتسر کے لئے

انجمن احمدیہ بستی دریام اسلانہ ضلع جھنگ کیلئے -

انجمن احمدیہ انبالہ - ضلع انبالہ کیلئے -

انجمن احمدیہ سہارنپور - ضلع سہارنپور کیلئے -

انجمن احمدیہ الہ آباد - ضلع الہ آباد کیلئے -

انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن - ریاست حیدرآباد دکن کیلئے -

اس وقت جناب کو تکلیف دینے سے میری غرض ایک اور ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے - کہ ایک نیک کام شروع ہو کر چھوٹی چھوٹی رکاوٹوں سے یا محض سستی سے وہ رک جاتا ہے میری یہ استدعا سب احمدی احباب - خصوصاً ان احمدی انجمنوں کی خدمت میں یہ ہے - کہ اس کام میں کسی روک اور مشکل کی پروا نکریں بلکہ جس مستعدی کے ساتھ اس کو شروع کیا ہے اس سے بھی زیادہ مستعدی اور دینی جوش سے اسکی تکمیل کی کوشش کریں صدر انجمن بھی انشاء اللہ اس کام میں ہر طرح کی امداد کیلئے تیار ہے اور اپنے وعدہ کیمطابق انجمن صدر نے انجمن ہائے ضلع کیخدمت میں بجٹ اخراجات سنہ ۱۹۰۸ء بھیج بھی دیئے ہیں - میں صدر انجمن کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کار خیر میں ہمت کر کے ایک نظم قائم کرنا چاہا ہے بالخصوص قابل شکریہ ایڈیٹر صاحب الحکم ہیں جو اس کیلئے اکثر اپنے قیمتی اخبار میں احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہیں اور ایسا ہی ایڈیٹر صاحب بدر جو ایڈیٹر صاحب الحکم کی طرح ہر قسم کی قومی تحریکوں میں لگے رہتے ہیں - جزاہم اللہ احسن الجزاء اور انجمنوں میں خاص طور پر قابل شکریہ انجمن ضلع سیالکوٹ ہے جسنے اپنے ضلع میں نظم قائم کرنیکو صدر انجمن سے بھی پہلے محسوس کیا اور بہت کچھ ہمت کی اور کر رہی ہیں ہر ایک تجویز میں برکت ڈالنے والا اور اس کو کامیاب کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر انجمن ضلع سیالکوٹ نہ صرف بہت سی مفید اور نیک تجاویز کے پیش کرنے میں ہی بلکہ ان تجاویز پر عمل کر کے دکھانے میں بھی سبقت لے گئی ہے خدا تعالیٰ اس جماعت کے ارکان وجملہ افراد کو جزائے خیر دے اسیوقت مجھے ذیل کی مطبوعہ چٹھی میرے مکرم سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن ضلع سیالکوٹ کی طرف سے پہونچی ہے جس کو میں اس غرض سے آپکے قیمتی اخبار میں طبع ہونے کے لئے بھیجتا ہوں کہ تا اس نمونہ کو دیکھ کر دوسرے انجمنہائے ضلع بھی عملی کارروائی میں سعی کریں اور جلد کریں دراصل بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور یہ کام بڑا اہم ہے اور صدر انجمن احمدیہ کی یہ خواہش ہے - کہ تعطیلات دسمبر میں جب احباب جلسہ پر تشریف لاویں تو اس وقت تک انجمنوں کا نظم پوری طرح سے قائم ہو چکا ہو میں امید کرتا ہوں کہ دیگر احمدی انجمنیں عملی کارروائی کی خوشخبری سنا کر بہت جلد خاکسار کو اور صدر انجمن احمدیہ کو مشکور فرما دیں گے اور اس جواب کے لئے بہت دیر انتظار میں نہ رکھیں گے - اور جن اضلاع سے ابھی تک انجمن ضلع قائم کرنیکی درخواست نہیں آئی وہ بھی اسطرف توجہ فرما دیں گے چٹھی مذکورہ جناب سکرٹری صاحب انجمن ضلع سیالکوٹ جو دراصل وہ چٹھی ہے جو انہوں نے اپنے ضلع کے احمدی احباب میں شائع کی ہے ذیل میں درج ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم -

اخویم جبی فی اللہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مجھو انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے - کہ آپ کیخدمت میں اس کارروائی کی اطلاع دیجائے جو اجلاس منعقدہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء میں حسب منشاء قاعدہ (۵) قواعد شاخہائے مرتبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دربارہ انتخاب عہدہ داران جدید عمل میں آئی ہے سو میں حسب ہدایت طبع شدہ انتخاب کارروائی جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر کو اس عریضہ کے شامل کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں - اس انتخاب عہدہ داران کی اطلاع آپ کیخدمت میں اس لئے دیجاتی ہے کہ تا آئندہ آپ حسب منشاء قاعدہ نمبر ا قواعد شاخہائے اپنی تمام انجمنوں کے ہر قسم کے چندے انجمن ضلع کی معرفت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں ارسال کریں اور آئندہ بہ پابندی قواعد جدید کوئی رقم کسی قسم کی براہ راست انجمن احمدیہ صدر قادیان میں ارسال کرنے سے اجتناب کریں تا کہ انتظام مجوزہ صدر انجمن احمدیہ قادیان احسن طریق سے حسب منشاء قواعد عمل میں آوے آپ قواعد جدید متعلقہ شاخہائے کے قاعدہ نمبر (۶) میں ہر ایک عہدہ دار منتخبہ کے فرائض ملاحظہ کریں گے - اور انتخاب طبع شدہ مشمولہ عریضہ ہذا سے آپکو وہ معزز عہدہ داران معلوم ہو گئے ہونگے جو باتفاق رائے جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء میں مقرر ہوئے ہیں بہ پابندی قواعد جدید آپکو ضروری ہوگا کہ آپ آئندہ ہر ایک عہدہ دار کے متعلق اس کے فرائض کا لحاظ رکھیں -

۲ - نیز مجھے ہدائت کیگئی ہے کہ میں حسب منشاء رزولیوشن نمبر ا اجلاس منعقدہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء انجمن ضلع سیالکوٹ آپکی خدمت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارڈ مورخہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء کی نقل پیش کروں جو اپنے مقاصد اعراض کی تکمیل کیواسطے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انجمن ضلع سیالکوٹ کے پاس ارسال فرمایا ہے وہو ہذا - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - از دفتر سکرٹری صدر انجمن قادیان دارالامان - بخدمت سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - (۱) مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء میں بروئے رزولیوشن نمبر ۴۵ پاس کیا ہے کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو انجمن ضلع مقرر کیا جاوے اس کا علاقہ ضلع سیالکوٹ ہوگا - اس لئے بروئے فیصلہ رزولیوشن مذکورہ آپکی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اپنے ضلع میں انجمن کی شاخیں قائم کر کے رجسٹرات مندرجہ قواعد کی تکمیل کریں اور چندہ کی وصولی کریں اور ہر طرح کی تکمیل سے دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرما دیں (۲) بروئے قاعدہ ۱۸ قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان بجٹ اخراجات و آمد صدر انجمن احمدیہ برائے سنہ ۱۹۰۸ء ارسال ہے - براہ مہربانی حسب قاعدہ مذکورہ بہت جلد اس بجٹ کی بابت ...

سندھ سے ایک خط

مین نے سنا ہے۔ ایک مولوی صاحب ناظرین اخبار بدر مین سے مجھے روبرو آکر یہ نصیحت کرنا چاہتے ہین۔ کہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بیعت کو گناہ سمجھ کر توبہ کردن۔ معاذ اللہ۔ مین ان کی خدمت مین ادب سے عرض کرتا ہون کہ وہ اس ارادہ سے باز آجائیں اور جو رسالہ وہ حضرت صاحب کے برخلاف لکھ رہے ہین ان کی نسبت میری یہ عرض ہے۔ کہ پہلے وہ اپنی حالت اور عادات تو دیکھین۔ پھر رسالہ لکھین۔ عصمت بی بی بے چادری کی مثال ان کے حسب حال۔

راقم۔ ایک احمدی۔ سندھی

احمدی قوم کا اخباری و تجارتی پہلو

عرصہ ہوا جن دنون مین شیخ یعقوب علی صاحب شیرازہ قوم پر مضمون لکھا کرتے تھے۔ ان دنون مین مین نے بھی ایک مضمون بسرخی شیرازہ قوم کا اخباری پہلو لکھا تھا۔ آہ! نہ تو شیخصاحب کی دلی ہمدردی اور مفید عام مضمونون پر قوم نے کچھ توجہ کی اور نہ ہی میرے اخباری پہلو کے مضمون پر۔

آج وکیل مین ثناء اللہ امرتسری کا ایک مضمون عزیز مبارک احمد مرحوم کے انتقال پر لکھا ہوا جو میری نگاہ مین گذرا تو معاً قوم کی خدمت مین ایک مرتبہ پھر یہ درخواست پیش کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اگر قوم نے میری اس درخواست پر دلی توجہ سے کام لیا تو ہمین ایسے سڑے ہوئے مضمونون کے دیکھنے کا موقع ہی نہ ملیگا کہ جن کی بدبو سے دماغ پراگندہ ہون:۔

اے قوم! کیا یہ سچ نہین ہے کہ دنیوی خبرون کے حاصل کرنیکے لئے تیرا بہت سا روپیہ دوسرے اخبارون کی نذر ہوتا ہے؟ پس اگر یہ سچ ہے تو کیون اس روپیہ کو گھر ہی مین رکھنے کا انتظام نہین کیا جاتا؟ ایک چھوڑ کر دو مقتدر پرچے تیرے اپنے موجود ہین۔ بفضلہ اب تو شین تک کے چھاپہ خانے تیرے اپنے ہوگئے ہین۔ پھر بھلا دنیوی خبرون کے حاصل کرنے کے لئے تو غیرون کی کیون محتاج ہوتی ہے۔ جنہین تیرے اور تیرے آقا کی نسبت آئے دن سڑے ہوئے مضمون نکلتے رہتے ہین آہ! بے غیرتی روپیہ گرہ سے دیکر گالیان سننا۔ صرف تیری تھوڑی پر جنبش پر اخبارون کے حجم بڑھ سکتے ہین اور تازی تازی خبرین دینی اور دنیوی ہر بلا دکی بڑی آسانی سے تجھ کو مل سکتی ہین۔

اگر تو یہ کہے کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھتے ہوئے ہمین دنیوی خبرون کی کچھ ضرورت نہین تو پھر امام الوقت سے فتویٰ حاصل کرلین۔ دین کو دنیا پر مقدم سمجھنے سے یہ مطلب تو نہین ہے کہ دنیا کو بالکل ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت مسیح الوقت سول وغیرہ سے اخبارات کے تازہ خبرین ہر گوشہ زمین کی معلوم کیا کرتے ہین۔ پھر اے قوم! کیون اندھیری زندگی بسر کرنے کا خبط سمایا ہے یا تیرے دماغ مین دین کے ساتھ دنیوی معلومات کے بڑھانے کی طاقت نہین رہی یا تو اس پہلو کو گناہ کبیرہ سمجھی ہوئی ہے اگر ایسا ہی ہے تو مجھ جیسے ناواقفون کی واقفیت کے لئے مصلح قوم سے فتوے لے کر شائع کردے اور اگر تو سمجھتی ہے کہ مصلح قوم اس قسم کا فتوے دینے کا نہین ہے تو میری ناقص رائے کیساتھ متفق ہوکر ہر دو اخبارون کے حجم بڑھانے کی کوشش کر! ہمارے ہر دو اخبارون کے دفترون مین تبادلہ پر دنیا جہان کے اخبار آتے ہین پس ان سے تازہ تازہ خبرین اخذ کرکے تجھ تک پہونچانے کا ذخیرہ ضرورت سے زیادہ پیشتر ہی موجود ہے۔ بالآخر اگر وہان کچھ دیر ہے تو تیری توجہ اور درخواست کی ہے

دیکھین تو کبتک نہین کرتے تیرے دل مین اثر
ہم بھی نالے اپنے جذب دل سے کھینچے جائینگے

اب مین اخباری پہلو کو قوم کے انصاف پر چھوڑ کر تجارتی پہلو کی طرف جھکتا ہون جو سب سے زیادہ ضروری امر ہے وہو ہذا۔ اتفاق حسنہ سے دیر کے بعد مجھ کو قادیان دو تین روز بسر کرنیکا موقع ملا اس قلیل رہائش مین مینے وہان بہت سے عجائبات دیکھے انمین سے نمونہ از خروارے۔ کچھ تھوڑا سا حال لکھتا ہون سب سے عجیب اگر میرے دیکھنے مین یہ آیا کہ دونون مسجدون مین نماز کیوقت کوئی صاحب تو سینہ پر ہاتھ باندھے کھڑے ہین اور کوئی ناف کے نیچے کوئی داڑھی کا صفایا کئے ہوئے مونچھون کو ساتھ لئے ہوئے کھڑے ہین اور کوئی صوفیانہ داڑھی سے سجے ہوئے کھڑے ہین ایک پکار کر آمین کہتا ہے تو دوسرا اسکے پاس آہستہ سے آمین کہہ رہا ہے نہ اسکو اس سے کچھ گلہ ہے اور اس کو اس سے کچھ کہہ رہتے ہین۔ غرض سخت مخالف پارٹیون کے افراد کا وہان ایسا اجتماع دیکھنے مین آیا۔ کہ اس سے پہلے مین چالیس برس کی ایک دراز زندگی مین کبھی دیکھنے مین نہین آیا تھا سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ متضاد خیالات کے بہت سے افراد کا ایک مسجد مین حقیقی بھائیون کیطرح جمع ہونا اس مہدی الوقت کی تعلیم کا ہی نتیجہ ہے۔ چونکہ مجھ کو تواریخ سے زیادہ انس ہے اس لئے ان متضاد فرقون کا اجتماع میرے خیالات کو اس زمانہ کیطرف لیگیا کہ جب نامرد باہمی تلوارین چلاکرتی تھین جب کلمہ کا اثر ایک سینون مین بھرا چلا آتا ہے مگر سبحان اللہ وبحمدہ اس جھنڈا کے نیچے آجانیوالون کا بغیر جہاد و تلوار کے عجیب غریب ناممکن الطریقہ پر خود بخود فیصلہ ہوتا جاتا ہے جب مینے صدہا سال کے بچھڑے ہوؤن کو باہم شیر وشکر ہوئے دیکھا تو اس وقت میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ قوم باہمی سرمایہ سے ایک تجارتی کمپنی تیار کرے تو انشاء اللہ اعلیٰ پیمانہ کی ہو بفضلہ یہ قوم مسلمانون کی پیشانیون سے باہمی ملکر کام نہ کرنیکا دھبہ دھو سکتی ہے اب مین اپنے خیالات کو بذریعہ ہر دو اخبارات قوم کے سامنے پیش کرکے استفسار کرتا ہون کہ بتا! اے قوم! تو بقول رسول اکرم جنت مین داخل ہونیکی اس سبیل کو بھی جاری کرنا چاہتی ہے۔ اول من یدخل الجنۃ التاجر الصدوق۔ اگر جاری کرنا چاہتی ہے تو باضابطہ ایک تجارتی کمپنی کا بنیادی پتھر بسم اللہ پڑھ کر رکھدے۔ بفضلہ حتی الوسع مجھے بھی اپنا شریک سمجھ۔

خاکسار غلام محمد بہلوری۔ حال شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور

افغانون کے قومی خصائل

مسٹر مارٹن انجنیر انچیف افغانستان نے جو ۸ سال تک کابل مین رہے ہین ایک کتاب تصنیف کی ہے جس مین کابل کے حالات لکھے ہین۔ امیر عبدالرحمن مرحوم کے جابرانہ عہد حکومت کی بابت لکھا ہے کہ انکو سخت خونخوار اور وحشی اور عیار قوم کے درمیان اپنا دبدبہ قائم کرنا تھا۔ خود امیر مرحوم نے ایک مرتبہ اپنی رعایا کے مزاج کی کیفیت معلوم کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہمنے ابتداء سے حکومت سے اب تک ایک لاکھ آدمی قتل کرا دئے ہین۔ بعض موضع جات پر ۲ ہزار سے ۹۰ ہزار روپے تک جرمانہ وصول کیا۔ جہان کہین کوئی مجرم سرزد ہوا۔ دس دس میل تک لوگون سے جرمانہ وصول نہ ہوا۔ تو دو تین رجمنٹین مقیم رکھی جاتی تھین جب افغان سپاہی کسی گاؤن مین مقیم ہو۔ تو وہ دیہاتیون کے گھر سے ہر ایک عمدہ شے حاصل کرسکتا ہے۔ سب سے عمدہ کمرہ۔ سب سے عمدہ بستر اور سب سے عمدہ اور اچھا کھانا۔ اور اگر مرغی بھیڑ موجود نہ ہو۔ تو اہل خانہ کو کہین نہ کہین سے تلاش کرکے لانا ہوگا۔ کیونکہ پھر بندوق کے کندون سے اس کی خبر لی جاتی ہے۔ اور اس طرح سے جرمانہ جلدی وصول ہو جاتا ہے۔ (آرمی نیوز)

المفتی

۱۱۱ فاتحہ خلف امام ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ کیا فاتحہ خلف امام پڑہنا ضروری ہے فرمایا ضروری ہے۔

۱۱۲ رفع یدین اسی شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ کیا رفع یدین ضروری ہے فرمایا۔ کہ ضروری نہین جو کرے تو جائز ہے۔

۱۱۳ بدہ کا روزہ سیالکوٹ سے ایک دوست نے دریافت کیا ہے۔ کہ یہان چاند منگل کی شام کو نہین دیکہا گیا بلکہ بدہ کو دیکہا گیا ہے۔ اس واسطے پہلا روزہ جمعرات کو رکہا گیا تہا۔ اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ اس کے عوض مین ماہ رمضان کے بعد ایک اور روزہ رکہنا چاہیئے۔

۱۱۴ جایز نکاح سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی لڑکی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہین والدین اس کی ایک غیر احمدی کے ساتہہ شادی کرنا چاہتے تہے اور لڑکی ایک احمدی کے ساتہہ کرنا چاہتی تہی والدین نے اصرار کیا عمر اس کی اسی اختلاف مین بائیس سال تک پہونچ گئی۔ لڑکی نے تنگ آکر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا۔ نکاح جائز ہوا یا نہین۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ نکاح جایز ہوگیا۔

۱۱۵ امام مقتدیون کا خیال رکہے سوال پیش ہوا۔ کہ ایک پیش امام ماہ رمضان مین مغرب کے وقت لمبی سورتین شروع کر دیتا ہے۔ مقتدی تنگ آتے ہین۔ کیونکہ روزہ کہول کر کہانا کہانے کا وقت ہوتا ہے۔ دن بہر کی بہوک سے ضعف لاحق حال ہوتا ہے بعض ضعیف ہوتے ہین۔ اس طرح پیش امام اور مقتدیون مین اختلاف ہوگیا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ پیش امام کی اس معاملہ مین غلطی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ مقتدیون کی حالت کا لحاظ رکھے۔ اور نماز کو ایسی صورت مین بہت لمبا نہ کرے

۱۱۶ داڑہی اور مونچھ داڑہی اور مونچہہ کے متعلق ذکر آیا کہ نئے نئے فیشن نکلتے ہین کوئی داڑہی منڈاتا ہے۔ کوئی ہر دو داڑہی اور مونچہہ منڈاتا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا مستحسن یہی بات ہے جو شریعت اسلام نے مقرر کی ہے کہ مونچہین کٹائی جاوین اور داڑہی بڑہائی جاوے۔

قانون انسداد مجالس باغیانہ

۱۸۔ ماہ رواں کو وائیسرائے بہادر کی امپریل لیجسلیٹو کونسل کے سامنے ایک ایسا مسودہ پیش ہونیوالا تہا جو ایسے جلسوں پر عائد ہوگا۔ جن کے انعقاد سے اشاعت بغاوت یا امن عام مین نقص واقع ہونے کا احتمال ہو اس واسطے ان جلسون کے انسداد کے واسطے حسب ذیل دفعات اس قانون مین وضع کی گئی ہین۔

اول۔ اس قانون کا نام قانون انسداد مجالس مغویانہ ۱۹۰۷ء ہوگا۔

۲۔ یہ قانون تمام برٹش ہندوستان پر عائد ہوگا دیسی ریاستین اس سے مستثنیٰ ہین۔ مگر اس پر صرف ایسے صوبون مین عملدرآمد ہوگا۔ جن کا گورنر جنرل باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً گزٹ ہند مین اعلان کریگا۔

دوم۔ صوبون کی گورنمنٹین اپنے لوکل گزٹون مین اس صوبہ کے تمام علاقہ یا اس کے کسی حصہ مین جس کا اعلان گزٹ ہند مین ہوچکا ہے۔ جلسون کا امتناع مشتہر کر سکتے اور اس حصہ کو مشتہر رقبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

سوم (۱) اس قانون مین "پبلک میٹنگ" (جلسہ عام) سے ایسا جلسہ مراد ہے جہان ہر کوئی جانے کا مجاز ہے یا جہان کسی ایسے بحث پر بحث ہونے والی ہو جس سے بدمزگی یا نقص امن واقعہ ہونے کا احتمال ہو۔ یا جہان کسی ملکی مسئلہ پر حاضرین مین سے ایک یا زیادہ آدمی بحث کرنیوالے ہون۔ اور جہان اس قسم کے مضمون کے متعلق تحریری یا چہپے ہوئے اور اشتہار نمایان کئے جاتے ہون یا تقسیم کئے جاتے ہون۔

(۲) اگر کسی پرائیویٹ جگہ مین جلسہ کیا گیا ہو اور داخلہ ٹکٹون سے یا کسی اور ذریعہ سے محدود ہو تو بہی ایسا جلسہ "پبلک میٹنگ" سمجہا جاویگا۔

(۳) بیس آدمیون کا مجمع بہی اس قانون کی رو سے پبلک میٹنگ شمار ہوگا۔ تاوقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جاوے۔

چہارم (۱) رقبہ مشتہرہ کوئی جلسہ عام منعقد نہین ہوگا (۲) تاوقتیکہ سات روز پیشتر ان عقاید جلسہ کی تحریری اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر کو نہ دیگئی ہو۔

(ب) پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اطلاع حاصل کئے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہین کیا جاویگا۔

(۲) پولیس کا ہر ایک افسر جو انسپکٹر سے کمتر درجہ کا نہ ہوگا۔ اس قسم کے جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ تیار کرنے کو تحریری ہدایت سے ایک دو پولیس افسران یا دیگر اشخاص کو جلسہ مین بہیج سکتا ہے۔

پنجم۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر جیسی حالت ہو جب چاہے تحریری حکم سے مشتہرہ رقبہ کے اندر ایسے جلسونکا ممانعت کر سکتا ہے جس سے اسکی رائے مین بغاوت یا بد دلی پہیلنے یا امن عامہ مین نقص واقعہ ہونیکا احتمال ہو۔

ششم۔ جو شخص ایسا جلسہ منعقد کریگا یا اسمین مستعد حصہ لیگا جس کی بابت ضمن دفعہ ۴(۱) اجازت نہ لیگئی ہو یا تحریری اطلاع نہ دیگئی ہو (۲) قید کی جسکی میعاد ۶ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی سزا دیجاویگی یا جرمانہ اور قید ہر دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے۔

(۲) ہر ایک جلسہ جس کا امتناع دفعہ ۵ مین کیا گیا ہے۔ تعزیرات ہند کی فصل نمبر ۸ اور ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی فصل نہم کی معنی رو سے ناجائز مجمع سمجہا جائیگا۔

ھفتم۔ کوئی آدمی رقبہ مشتہرہ کی کسی پبلک جگہ مین یا کسی جگہ مین لوگ عموماً جمع ہوتے ہین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر کسی ایسے مضمون پر جس سے بدمزگی یا امن عامہ کی نقص کا احتمال ہو لیکچر دے یا تقریر کرے یا کسی ملکی مضمون کے متعلق چہپے ہوئے رسالے سامعین کو تقسیم کرے یا تحریری کاغذ نمایان کرے بلا وارنٹ گرفتار ہو سکتا ہے اور اسے قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ جس کی میعاد چہہ ماہ سے متجاوز نہوگی۔ یا جرمانہ اور قید ہر دو قسم کی سزا دی جاسکتی ہے۔

ھشتم۔ قواعد مجالس جو ماہ مئی مین نافذ کیگیا تہا اس قانون سے منسوخ کیا جاتا ہے

(۱) ضمن (۲) دفعہ اول قواعد مجالس کی رو سے جو اعلان نافذ کئے گئے ہون وہ بدستور مروج رہین گے اور ان کا اجرا اس قانون کی دفعہ ۲ کے رو سے سمجہنا چاہیئے۔

(۲) قواعد مجالس ماہ مئی گذشتہ کے عملدرآمد پر جس کے متعلق اس قانون مین کوئی ذکر نہین ہے۔ کوئی اثر نہ ہوگا۔ اگر کوئی کارروائی ان قواعد کے رو سے کی گئی ہو یا کوئی شخص قواعد مذکور کی خلاف ورزی سے سزایاب ہوا ہو یا تفتیش کی کارروائی کی گئی ہو۔ یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہو تو وہ بحال اور جاری رہے گی اور سزا دی جاسکتی ہے گویا کہ قواعد مذکورہ منسوخ نہین ہوئے ہین (الحکم)

ڈائری

القول الطیب

انبیائے غیر اقوام ایک صاحب نے حضرت سے دریافت کیا کہ ایران کے بزرگ زرتشت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے آیا وہ نبی تھا یا نہیں۔ فرمایا میں تو یہ کہتا ہوں کہ (آمنتُ باللہ و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ) ہم تو خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں اور تمام رسولوں پر ایمان لاتے ہیں باقی رہی یہ تفصیل وہ کون تھے اور کہاں کہاں تھے اور کس ملک میں رہتے تھے۔ اس کو ہم نہیں جانتے۔ خدا تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں یہی فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کا ذکر کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا گیا۔ ہر ملک میں خدا تعالیٰ کی مخلوق [illegible] ہے۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ [illegible] ہمیشہ انبیاء سے خالی رہی ہے [illegible] میں بھی خدا تعالیٰ کے پیغمبر گذرے ہیں [illegible] ہوئے ہوں [illegible] قرآن میں [illegible] کے درمیان [illegible] مثلاً کرشن۔ رامچندر۔ زرتشت بدھ وغیرہ ان سب کے متعلق ہم کو نیک ظن رکھنا چاہیئے اور ان کے متعلق جو قصے مشہور ہیں ان کی طرف نہیں جانا چاہیئے کیونکہ جب زمانہ بہت گذر جاتا تو باتیں کچھ کی کچھ مشہور ہو جاتی ہیں اور کتابوں کے درمیان تحریف لفظی بھی ہو جاتی ہے اور تحریف معنوی بھی ہو جاتی ہے۔ پرانی کتابیں جلی آتی ہیں۔ کیا کچھ تغیرات ان کے درمیان زمانہ کے انقلابات کی وجہ سے ہوتے رہے ہیں چونکہ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حفاظت نہیں ہے اس واسطے ان کی حالت دگرگون ہوتی رہی۔ محفوظ تو قرآن شریف ہی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے پارسیوں کو اہل کتاب میں داخل سمجھا تھا اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا تھا جو کہ اہل کتاب کے ساتھ کرنا چاہیئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریق تھا۔ ایسے جلیل القدر اصحاب کی رائے کی اس معاملہ میں قدر کرنی چاہیئے اس طرح ایک فیصلہ شدہ امر ہو جاتا ہے۔

خط و کتابت۔ جو صاحب خط کا جواب چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ساتھ ارسال فرما دیں۔ — مینیجر

مسیح موعود کی بیعت میں ہماری عذر

ایک دن اک شخص مجھ کو مل پڑا بالاتفاق
ہنس کر پوچھا جو میں نے مولوی صاحب کہاں
آپ نے منہ کو پھرا کر پھیر کر داڑھی پہ ہاتھ
یہ سخن فرمایا مدت سے رہتا ہوں یہاں
مال و دولت سے بہت آسودگی ہے ہر طرح
فضل سے مولا کے کچھ ہیں لڑکے اور کچھ لڑکیاں
لڑکیاں کچھ ہیں کنواری اور کچھ شادی شدہ
شیشے و در پٹے بنتے ہیں اور اک کھول بیٹھا ہوں دکان
ایک کی معقول تنخواہ ہے خدا کے فضل سے
اور میں کہتا ہوں [illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنے کا بیان
[illegible] حضرت [illegible]
آپ فرمانے لگے سوتے آگیا [illegible]
[illegible] مسلمانوں میں بگڑا مذہب
ایک اب فرقہ نیا نکلا ہے اندر قادیان
اہل سنت اور موحد میں پڑا تھا جو فتور
کچھ نہیں باقی رہا مرزے نے اسکے درمیان
تب کہا میں نے کہ حضرت کون حق پر آج ہے
آپ فرمانے لگے تم سچ اگر پوچھو میاں
واقعی مرزا امام اور ہے مسیح اس دہر میں
شک جو اس میں اب کرے بیدین ہو وہ بدگمان
بولا میں حضرت کہ اب پھر ماننے میں عذر کیا
حضرت مہدی کے جب پورے ہوئے سارے نشان
مال و دولت سے بہت کوئی خوشامد ہے نہیں
بعد مرنے کے خدا لیگا تمہارا امتحان
آپ فرمانے لگے یہ تو سب کچھ سچ ہے
سب میں اک مشکل ہے جتنی ہیں مجھے دشواریاں
یاں پاس کے موضع کے ہیں مجھے بلاتے دیر کو
باجرہ لگی نہ دیں گے بند کر دیں گھٹیاں

احمدیہ خواتین کیواسطے حصول ثواب کا ایک موقعہ

بہت سی صاحب مقدرت احمدیہ خواتین ایسی ہیں۔ کہ رسم زمانہ کے مطابق ناخواندہ ہونے کے سبب سے وہ اخبار کی خریدار نہیں بن سکتیں۔ ان کے واسطے ایک ثواب کا موقعہ ہے۔ کہ ایک احمدیہ خاتون جو خوب کچھ پڑھ سکتی ہے مگر غربت سے اخبار پڑھنے کی خواہشمند ہے۔ کوئی ہے جو اس کی جگہ قیمت ادا کر دیا کرے۔ — مینیجر بدر

کمیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۹)

بددعا فرمایا کہ ذرہ ذرہ سی بات پر بددعا دینا اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ حدیث میں حکم آیا ہے۔ کہ صبر کرو۔ (جو لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر بددعا دیتے ہیں اکثر انہیں پشیمان ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس وقت تو وہ جوش میں آکر کچھ کا کچھ دیتے ہیں اور پیچھے جب سوچتے ہیں تو خود ان کا نفس ان کو ملامت کرتا ہے۔ کہ اس قدر خفیف معاملہ پر اس قدر خفگی اور ناراضی دکھائی جو اخلاق کے سراسر برخلاف ہے۔)

حرام و حلال فرمایا کہ جو چیز بری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام نہیں قرار دیتا۔ بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔ تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔ اگر اسی طرح پر کیا جائے۔ جس طرح نبی کریم نے فرمایا۔ تو کوئی حرام نہیں۔

رضا بہ قضا برادرم مبارک احمد کی وفات پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ اتنی مدت سے ہم پر رحم کرتا آیا ہے۔ ہر طرح سے ہماری خواہش کے مطابق کام کرتا آیا ہے اور اس نے اٹھارہ برس کے عرصہ میں ہم کو طرح طرح کی خوشیاں پہنچائیں اور انعام و اکرام کئے گویا اپنی رضا پر ہماری رضا کو مقدم کر لیا۔ پھر اگر ایک دفعہ اس نے اپنی مرضی ہم کو منوانی چاہی تو کون سی بڑی بات ہے اگر ہم باوجود اس کے اس قدر احسانات کے پھر بھی جزع فزع اور واویلا کریں۔ تو ہمارے جیسا احسان فراموش کوئی نہ ہوگا اور پھر اس نے تو پہلے ہی اطلاع دی تھی۔ کہ یہ جلد فوت ہو جائیگا جیسا کہ تریاق القلوب میں لکھا ہے دوسرے یہ کہ دو تین لو

درجواب اس سوال کے کہ تم حضرت اقدس مرزا صاحب کو کیون مانتے ہو

تحقیق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - اے اخوان مسلمین اجس دلیل و برہان سے میں سلسلہ عالیہ احمدیہ حقہ کو حق سمجھ کر قبول کیا ہے وہ دلیل و برہان قلمبند کرکے ہدیہ ناظرین کرتا ہون شاید کوئی اور سعید روح بھی شامل خاک رکے داخل سلسلہ احمدیہ حقہ ہوجائے اور ذریعہ اس عاجز کے نجات دارین کا ہو - اور وہ یہ ہے کہ اول نگاہ او رغور کرنا چاہیئے کہ یہ وقت کسی مصلح و مجدد کامل کی بعثت کیلئے مقتضی ہے یا نہیں کیونکہ اس وقت میں کئی لاکھ آدمی اسلام کو خیرباد کہہ کر مرتد اور خارج عن الاسلام ہوگئے اور جو باقی ہیں وہ برائے نام مسلمان کہلاتے ہیں اور وہ مثل صادق آرہی ہے کہ مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب اور جو باقی ادیان باطلہ ہیں وہ اس قدر کثرت سے بطار عروج پر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں خصوصاً دین عیسائیان تو اس قدر ترقی کر رہا ہے کہ کوئی قریہ اور کوئی شہر ایسا نہیں کہ جس میں کوئی نہ کوئی ان کا پایا نہ جاتا ہو گویا یہ مثل مشہور صادق آرہی ہے کہ الناس علی دین ملوکھم - جب اس حالت کو وہ مسلمان جو ایماندار اور پاس حق کا ہوگا غور سے دیکھیگا تو ضرور ضرور چیخ اٹھیگا کہ اے خداوند تدبیر تو جلد اسلام کی مدد کر اور اپنے دین کی خبر لے پس جب اس حالت کو کسی مسلمان نے بغور کامل ملاحظہ کرلیا ہو تو اب خداوند تدبیر کی مدد جو اس نے عین وقت بموجب اپنے وعدہ کے بھیجی اس سے نگاہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس نے اپنے پاک کلام میں وعدہ فرمایا ہے - کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون - یعنی میں اپنے دین کی حفاظت کرتا رہونگا - اور وقت ضرورت کے ہمیشہ امداد کرونگا اور اس کو بے مدد نہ چھوڑونگا اور یہی مضمون آیت استخلاف اور دیگر آیات قرآنی کا ہے جو بکثرت قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں - اور ان آیات کریمہ کی تفسیر حضرت رسول کریم نے اس طور سے فرمائی ہے کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - رواہ ابو داود - یعنی اللہ تعالیٰ واسطے حفاظت دین اسلام کے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو مبعوث فرماتا رہے گا تاکہ وہ مجدد جو جو خرابیان دین اسلام میں عقاید فاسدہ و اعمال باطلہ کے لوگون نے اپنی طرف سے بڑہا دی ہون گے پھر از سر نو تازہ کر دیگا لیکن یہ اصلاح بغیر تائید روح القدس کے ہو نہیں سکتی - کہ اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے اصلاح عالم کی کرے بلکہ بتائید قوت قدسیہ و الہامیہ عالم کی اصلاح کر سکتا ہے - تب ہی تو فرمایا کہ ان اللہ یبعث - یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف سے مامور کرکے واسطے اصلاح عالم کی مقرر کرکے مبعوث کیگا انسان اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے کچھ نہیں کر سکتا جبتک کہ تائید روح القدس کی نہ ہو - اب دیکھنا چاہیئے - کہ بموجب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وغیرہ آیات کے اور بموجب ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ نے اس صدی چہاردہم کے سر پر کس شخص کو مامور فرماکر واسطے اصلاح عالم کے بھیجا . . . . مبعوث نہیں فرمایا - تو خلف وعدہ الٰہی میں اور وعدہ مخبر صادق میں لازم آتا ہے اور یہ محال ہے - کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور حضرت رسول کریم مخبر صادق کا کلام بھی مہمل اور بے معنی ہوا جاتا ہے اور اگر مامور فرماکر بھیجا تو ہم جو نگاہ تمام عالم میں ڈالتے ہیں - تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب کے کہیں نہیں دیکھتے - کہ کوئی دعویٰ مجددیت و ماموریت منجانب اللہ ہونیکا براہین اور نشانات آسمانی کے ساتھ کر رہا ہو - اور صدی کی طرف جو نظر کرتے ہیں تو صدی بھی شروع ہے بلکہ صدی ہجری ہی شروع نہیں تمام صدیان جو رایج الحال ہیں سب کے سر پر آپ کی دعوت شروع ہوئی ہے - یہ بڑی زبردست دلیل ہے آپ کے مجدد صدی چہاردہم کے ہونیکی کہ جس کو کوئی مخالف اٹھا نہیں سکتا - پس فرمایا تھا مخبر صادق نے کہ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - تو حضرت مرزا صاحب کے دعوے مجددیت کو قبول کرنا مخبر صادق کی حدیث صحیح کے بمقابلہ جملہ ادیان باطلہ کے تصدیق کرنی ہے اور آیات قرآنی کی بھی - اور انکار کرنا مخبر صادق اور آیات قرآنی کا عین تکذیب لازم آتی ہے - جب مخبر صادق اور آیات قرآنی کی تکذیب لازم آئی تو پھر ایمان کہان اور اسلام کہان - اب جب ہمنے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد صدی چہاردہم قبول کیا تو مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پس جب مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پھر مامور من اللہ کے الہام میں یا اسکی تعلیم میں اپنی رائے ناقص سے کوئی اعتراض کرنا عین بیدینی اور الحاد ہے - کیونکہ اصول تو یہی تہا جب اصل کو قبول کرلیا تو پھر فروعات میں ہمارا دخل دینا بیجا ہے حضرات عیسائیان اور جملہ اہل ادیان باطلہ جب ہی تو گمراہ ہو رہی ہیں کہ فروعات میں اعتراضات کرتے ہیں - اسی طرح پر حضرت اقدس مرزا صاحب کو وقت کی ضرورت کے لحاظ سے مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کرلیا تو فروعات میں اعتراضات کر ہی نہیں سکتے بلکہ ہر فرع کو ضرورت حقہ ہی تصور کیا جاویگا - اب دیکھنا چاہیئے - کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعویٰ مجددیت کے بعد اول کیا کام شروع کیا اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا یہ شروع ہوا کہ توحید جو اصل الاصول اسلام ہے - اسمین غور کیا تو دیکہا کہ تمام عالم میں شرک و بدعات کا مرض مہلک تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے اور اس کی نحوست سے تمام عالم تاریک ہو رہا ہے - عیسائی صاحبان نے تو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے اور تمام عالم کو اسی کی دعوت دی جارہی ہے - کہ عیسیٰ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور وہی دنیا میں دوبارہ آکر تمام دنیا کو نجات دلائے گا اور دنیا کی اصلاح کریگا اور اسلام اور بانی اسلام پر ہزارہا بلکہ کروڑہا اعتراضات جمائے جاتے ہیں اور ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے - اور لکھوکہا مخلوق خدا ہے کہ وہ اس عقیدہ خبیثہ کی تصدیق کر رہی ہے اور باقی ادیان باطلہ اپنے اپنے عقاید کی ترقی میں کوشان ہیں اور اسلام کو ایک مضحکہ اطفال بنا رکھا ہے - کوئی پرسان حال نہیں کہ کیا تاریکی دنیا میں پھیل رہی ہے - علما رجو آفتاب اور ماہتاب تہے وہ اپنی ہی فکر معیشت میں مبتلا ہیں فقرار جو بحر عرفان کے غواص تہے وہ اپنی ہی پیری مریدی کی رسومات شرکیہ میں غرقاب ہیں - ان کا اصل مقصد اول یہ ہے - کہ کسی صورت سے مریدون سے نذر و نیاز حاصل کیجئے اور روپیہ وصول کیجئے ورنہ اور کسبیان تک چورا وندا کو تک ان کے مرید ہیں نہ نماز و روزہ کی تعلیم ہے نہ عقاید باطلہ کی تردید ہے صرف نذر و نیاز پر نظر ہے کہ اس مرید نے کیا نذرانہ دیا - علمار ہیں - تو ان کا بھی یہی منشار ہے - کہ اس میز میں شاگردون سے کیا منافع ہوا - تعلیم دینیات سے کوئی غرض نہیں - جب ایسی حالت پر ملت اسلام کی حضرت اقدس مرزا صاحب نے ملاحظہ فرمائی - تو آپ کو ایک جوش منجانب اللہ تائید دین اسلام کا خدائے تدبیر کی طرف سے پیدا ہوا - اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا توحید کا از سر نو قائم کرنا اور شرک و بدعات کا قلع و قمع کرنا ہونا چاہیئے تہا - وہی ہوا اور وہ اس طور سے کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت میں قرآن اور حدیث صحیح سے اور دلائل عقلیہ سے کیا - کیونکہ ..... حیات ان کے اصل الاصول شرک و بدعات کی ہو رہی ہے اور دین عیسائی صرف اسی عقیدہ حیات سے تمام عالم میں ترقی کر رہا ہے اس کو ان نشانات اور دلائل بینہ سے ثابت کیا جس کا جواب کسی سے نہ ہوسکا - یہان تک کہ قبر کا نشان ثابت کردیا - کہ اب کوئی شخص ایک دلیل ضعیف بھی حیات کی نہیں پیش کرسکتا - اللہ اکبر بڑا عقیدہ شرک کا حضرت اقدس نے دفع کیا ہے - کہ جس کے دفعیہ سے بنار توحید از سر نو

(۶)

دنیا مین قائم کر دے جیسا کہ سنت اللہ تمام انبیاء کے زمانہ بعثت مین اسی ترتیب سے واقع ہوئی ہے۔ کہ اول نظر اور توجہ مامور کی دفع شرک کی طرف ہوا کرتی ہے یہ کام تہا کہ مجدد صدی چہاردہم کی ذات بابرکات پر منحصر تہا پس اب جبکہ بناء توحید قائم ہو گئی۔ تو پہر جملہ اعمال و اعتقادات برکت توحید سے خود بخود درد بہ اصلاح آ جائے گی اور آ تی جاتی ہین۔ پس اب جس کسی کو حضرت مرزا صاحب کی مجددیت کا انکار ہو تو اس کو چاہیئے کہ بمقابل مرزا صاحب دوسرا کوئی شخص کہ دعوی مجددیت شروع صدی سے کر رہا ہو۔ معہ ثبوت مین اور اسی ترتیب سے اس نے توحید اسلام کی اشاعت اور اعمال اخلاص اور احسان کی ہدائیت کی ہو پیش کر کہ تا کہ ہم اس کی مجددیت اور ماموریت من اللہ کا موازنہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے مجددیت اور ماموریت سے کرین اگر وہ اپنی ماموریت من اللہ اور مجددیت ایسی ہی نشانات اور براہین سے ثابت کر دیگا۔ تو ہم کو اس کے اقبال و قبول مین ذرا دریغ نہ ہو گا اور اگر کسی مجدد کو معہ جملہ نشانات کے نہ پیش کیا۔ تو ہم نے تصدیق پیشگوئی مخبر صادق اور آیات قرآن کے کر دی اور ہمارے مخالف نے ان سب کی تکذیب کر دی اور جملہ ادیان باطلہ کو موقع اعتراضات کا اسلام اور بانی اسلام پر اپنے ہاتھ سے دیدیا خوب اسلام ہے اور خوب اہل اسلام ہین۔ دشمن دانا بہ از نادان دوست یہ دلیل ہے کہ جس کی وجہ سے ہم نے ضرورت وقت کے لحاظ سے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا ہے اور اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حق مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسی عقیدہ پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین

مکابر

اور اگر کوئی شخص بہ سبب عداوت اور عناد اور حق پوشی کے سر کے معنے کمر کے بیان کرے یعنی صدی پچاس سال تک شروع ہی صدی ہوتے ہی مرزا صاحب کا مجدد ماننا ہم کچھ ضرور نہین ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جبکہ مرزا صاحب کی تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساتھ موافق ہے اور ہزارون نشانات بھی اس کی تائید مین واقع ہو چکے۔ پس اب پچاس برس تک کسی مجدد کا انتظار کرنا بڑی حماقت ہے ہان اگر اس کی تعلیم مخالف قرآن و حدیث ہوتی تو یہ عذر بے شک لائق پذیرائی ہوتا۔ جب مرزا صاحب کی تعلیم خلاف قرآن و احادیث صحیحہ نہین ہے بلکہ موید کتاب و سنت ہے اور کوئی مخالف تعلیم مرزا صاحب پر صحیح اعتراض بھی نہین کر سکتا ہان صرف دعوی مسیحیت اور مہدویت پر اعتراض ہے تو کہتے ہین۔ کہ اگر مرزا صاحب یہ دعوی مسیحیت و مہدویت نہ کرتے۔ تو عام مسلمان مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لیتے مگر ان دعاوی نے۔ مجدد قبول کرنے سے ہم کو روک دیا اس کے جواب مین ہم مکابرین سے بعد ادب عرض کرتے ہین۔ کہ اگر آپ مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لین تو آپ کے اسلام مین تو نقصان آنے کا ہے نہین جبکہ تمام انبیا وفات پا گئے تو حضرت عیسے علیہ السلام کا وفات پا جانا کونسا عجوبہ ہوا اور جبکہ تمام مامورین اللہ اسی طرح پر مبعوث ہوئے ہین آسمان سے کوئی نہین اترا۔ تو مرزا صاحب کا مبعوث ہونا ایسے وقت ضرورت مین کونسا عجوبہ ہوا صرف یہی نہ کہ بعض پیشگوئیان کے معنے آپ کے نزدیک مرزا صاحب نے آپ کے مفروضات کے خلاف بیان کئے ہین اور ایسا کچھ انبیاء کی بعثت مین ہمیشہ ہوا ہے۔ کچھ نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ وغیرہ مسائل شرعیہ مین تو حضرت مرزا صاحب نے کوئی اجتہاد نہیں کیا اور یہ بھی نہین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہونے سے رہ گیا تہا اور اب مجھ پر یہ حکم نازل ہوا ہے بلکہ وہی تعلیم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمائی ہے اس صورت مین نہ قبول کرنا مرزا صاحب کا بڑے مخاطرہ مین پڑتا ہے کیونکہ اگر نصف صدی تک انتظار کرنے مین ہم زندہ نہ رہے اور خاتمہ ہمارا مرزا صاحب کی مخالفت مین ہوا اور دوسرا کوئی مجدد یا مسیح یا مہدی نہ آیا تو مکذبین آیات قرآنی منکرین پیشگوئیہا رسول کریم مین ہم محشور ہون گے۔ اور اگر بفرض محال کوئی دوسرا بھی مجدد آ گیا تو اس مجدد کے بھی مصدق ہو گئے اور اس کو بھی قبول کر لین گے اور مصدقین پیشگوئیاں قرآنی پیشینگوئیاں رسول کریم مین داخل ہو جاوین گے ہمارے ایمان و اسلام مین نہ اب کوئی نقصان آیا اور نہ جب آئے گا کیونکہ تعلیم تو مرزا صاحب کی بھی موافق قرآن و حدیث کے ہی ہے اور نشانات الٰہیہ نے اس تعلیم کو ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ اس مین اب کسی طرح کا ضعف باقی نہین رہا اگر بفرض محال اس آنیوالے مجدد کی تعلیم کہ جس کا انتظار ہمارے حضرات مخالفین کر رہے ہین موافق قرآن و حدیث کے حق ہو گی نہ مرزا صاحب کے قبول کرنے مین کچھ نقصان ایمان کا ہوا ہے اور نہ آنیوالے مجدد کے مان لینے مین بفرض محال کچھ نقصان ایمان کا ہو گا صرف اس وقت کے مجدد کے نہ قبول کرنے مین مکذبین پیشگوئیان قرآنی و رسول کریم مین ہم محشور ہون گے۔ اللھم احشرنا فی زمرۃ المصدقین واحفظنا عن زمرۃ المکذبین امین ثم امین یا ارحم الراحمین (قاضی آل محمد)

عربی زبان

لندن کے مستشرق ڈاکٹر ایڈورڈ براؤن نے جو کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر ہین۔ پارلیمنٹ کی دعوت مین جو مصریون کی حمایت کے لئے لندن مین منعقد ہوئی تہی منجملہ اور لکچرار من کے انہون نے اپنی اسپیچ مین کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ عربی زبان زمانہ حال کے علوم کے لئے لائق و مناسب نہین ہے یہ کہتے تو ہین مگر عربی زبان کا ایک حرف بھی نہین جانتے۔ جس زبان نے یونانیون اور رومیون کے فلسفہ کو ہمارے لئے ضائع ہونیسے بچا لیا ہو۔ جس زبان نے ایرانیون اور ہندون اور گذشتہ صدیون کے آداب و اخلاق ہم تک پہنچائے ہون۔ جس زبان مین ہر قسم کی قیمتی علمی کتابین لکھی گئی ہون۔ اس زبان کے لئے یہ کہنا کیونکر ممکن ہے کہ زمانہ موجودہ کے اصول کی تعلیم کے لئے اس مین گنجائش نہین۔ عربی مین جغرافیہ کی کتابین اس طریقہ پر تالیف ہوئین۔ جس کی مثال پہلے نہین ملتی۔ عربی تاریخ کی کتابین تمام کتابون سے وسیع اور دقیق ہوتی ہین۔ بلکہ میرے رائے مین بعض عربی کتابون مین جس طرز پر تاریخ لکھی گئی ہے۔ یورپ مین اس طرز کی تالیف نہین ہوئی۔ صاحب موصوف نے اس مقام پر ابن خلدون و ابن اثیر و طبری و فخری وغیرہ کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا۔ سائنس و فلسفہ و اخلاق مین ہم ایسی کتابین پاتے ہین جن کی مثال نہین ملتی۔ ان بزرگان علم کی نسبت تم کیا گمان کرتے ہو۔ جو ان صدیون مین جبکہ ہم وحشیانہ حالت مین تھے جمع ہو کر اخوان الصفا کے نام سے ایک انسائیکلوپیڈیا تالیف کرتے تھے۔ حالانکہ اس بیسوین صدی مین انسائیکلوپیڈیا برطانیہ کا ہم فخر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عربی زبان تعلیم کے لائق نہین ہے۔ شہرستانی نے "ملل و نحل" جیسی چھوٹی کتاب مین مذہب و فلسفہ کے متعلق ان سب رایون کا جن کی گذشتہ و موجودہ قومین معتقد تہین جمع کر دیا ہے۔ اسپین اور یورپ کے کتبخانون مین عربی انسائیکلوپیڈیا کی کتابین اب بھی موجود ہین۔ (البیان)

شکریہ بابو نیاز اللہ صاحب احمدی منی پور کے سکرٹری جماعت احمدیہ مولوی غلام امام صاحب کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کا شکریہ کہتے ہین۔

مسلم اور غیر مسلم میں فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب بمقام شملہ)

گذشتہ سے پیوستہ

ایک گروہ ایسا ہے۔ جو الہام سے انکاری ہے اور اُن کا یہ خیال ہے کہ ہمنے اپنی ہی عقل کے زور سے خدا کا پتہ لگایا ہے اور ہمین انسانون کو ابتدا مین یہ خیال آیا تہا کہ کوئی خدا مقرر کرنا چاہیئے۔ اور ہماری ہی کوششون سے وہ گوشہ گمنامی سے باہر نکلا۔ شناخت کیا گیا معبود خلائق ہوا۔ قابل پرستش ٹھہرا ورنہ پہلے سے کون جانتا تہا اُس کے وجود کی کسکو خبر تھی۔ ہم عقلمند لوگ پیدا ہوئے تب اُس کے بھی نصیب جاگے۔ یہ اعتقاد اُن بُت پرستون کے اعتقاد سے کچھ کم نہین۔ جو اور اور چیزون کو اپنا منعم اور محسن قرار دیتے ہین۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ لوگ خدا کو چہوڑ کر اپنی ہی دود آمیز عقل کو اپنا ہادی اور محسن جانتے ہین بلکہ اگر غور کیا جائے تو بت پرستون سے ان کا پلہ بھاری ہے کیونکہ اگرچہ بُت پرست اس بات کے تو قائل نہین کہ خدا نے ہمارے دیوتاؤن کو بڑی بڑی طاقتین دے رکھی ہین اور وہ کچھ نذر نیاز لے کر اپنے پوجاریون کو مرادین دے دیا کرتے ہین لیکن اب تک انہون نے یہ رائے ظاہر نہین کی کہ خدا کا پتہ انہین دیوتاؤن نے لگایا ہے اور یہ نعمت عظمےٰ وجود حضرت باری کی انہین کے زور بازو سے معلوم ہوئی۔ یہ بات تو انہین حضرات منکرین الہام کو سُوجہی۔ جنھون نے خدا کو بھی اپنی ایجادات کی فہرست مین درج کر لیا اور بہ کمال خردماغی سے بول اُٹھے۔ کہ خدا کی طرف سے انا الموجود ہونے کی کبھی آواز نہین آئی یہ ہماری ہی بہادری ہے۔ جنھون نے خود بخود بے جتلائے اور بے بتلائے اُسے معلوم کر لیا۔ وہ تو ایسا چُپ تھا جیسے کوئی سویا ہُوا یا مرا ہُوا ہوتا ہے ہمین نے فکر کرتے کرتے کھودتے کھودتے اس کا کھوج لگایا۔ گویا خدا کا احسان تو ان پر کیا ہونا تہا ایک طور پر انہین خدا پر احسان ہے۔ کہ اس بات کی پختہ خبر ملنے کے بغیر کہ خدا ہی ہے اور اس امر کے یقین کامل ہونے کے بدون کہ اس کی نافرمانی سے ایسا ایسا عذاب اور اس کی فرمان برداری سے ایسا ایسا انعام ملے گا یون ہی بے کہے کہائے اور بے سُنے سنائے اس خدائے موہوم کی فرمان برداری کا طوق اپنے گلے مین ڈال لیا گویا آپ ہی پکایا اور آپ ہی کہایا۔ لیکن خدا ایسا ضعیف اور کمزور تہا۔ کہ اُس سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے وجود کی آپ خبر کر دیتا اور اپنے وعدون کے بارے مین آپ تسلی بخشتا۔ بلکہ وہ چہپا ہوا تہا انہون نے ظاہر کیا وہ گمنام تہا۔ انہون نے شہرت دی وہ چُپ تہا۔ انہون نے اس کا کام آپ کیا۔ گویا وہ تھوڑی ہی مدت سے اپنی خدائی مین مشہور ہُوا ہے اور وہ بھی ان کی کوششون سے۔

اس کے بعد ایک ایسا گروہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو خالقیت سے ہی جواب دیتے ہین اور تمام روحون کو اس کی ذات کامل کی طرح غیر مخلوق اور واجب الوجود اور موجود بوجود حقیقی قرار دیتے ہین۔ حالانکہ عقل سلیم خدائے تعالیٰ کی نسبت صریح یہ نقص سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کا مالک کہلا کر پھر کسی چیز کا رب اور خالق نہ ہو اور دنیا کی زندگی اس کے سہارے سے نہین بلکہ اپنی ذاتی وجوب کی رُو سے ہو اور جب عقل سلیم کے آگے یہ دونون سوال پیش کئے جاوین۔ کہ آیا خداوند قادر مطلق کے محامد تامہ کے لئے یہ بات اصلح اور انسب ہے۔ کہ وہ آپ ہی اپنی قدرت کاملہ سے تمام موجودات کو منصۂ ظہور مین لا کر اُن سب کا رب اور خالق ہو اور تمام کائنات کا سلسلہ اُسی کی ربوبیت تک ختم ہوتا ہو اور خالقیت کی صفت اور قدرت اس کی ذات کامل مین موجود ہو اور پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہو یا یہ باتین اس کی شان کے لائق ہون۔ کہ جس قدر مخلوقات اس کے قبضۂ قدرت مین ہین یہ چیزین اس کی مخلوق نہین ہین اور نہ ہی اس کے سہارے کو اپنا وجود رکھتی ہین۔ اور نہ اپنے وجود اور بقا مین اس کی محتاج ہین اور نہ وہ ان کا خالق اور رب ہے اور نہ خالقیت کی صفت اور قدرت اسمین پائی جاتی ہے اور نہ پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہے۔ تو ہرگز عقل یہ فتوے نہین دیتی۔ کہ وہ جو دنیا کا مالک ہے وہ دنیا کا پیدا کنندہ نہ ہو اور ہزارون پُر حکمت صفتین جو روحون اور جسمون مین پائی جاتی ہین وہ خود بخود ہون اور اُن کے بنا نیوالا کوئی نہ ہو اس کے بعد ایک اور فرقہ ہے۔ جو خدا کا بیٹا بناتے ہین اور باپ اور بیٹا اور روح القدس تینون کو اپنا حاجت روا مانتے ہین کیا کوئی عقلمند یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ وہ ذات کامل اور قدیم اور غنی اور بے نیاز جو اپنے تمام عظیم الشان کامون کو قدیم سے کرتی چلی آئی ہو اور جس نے آپ ہی بغیر حاجت کسی باپ یا بیٹے کی کے تمام دنیا کو پیدا کیا ہو اور جس نے آپ ہی تمام روحون اور جسمون کو وہ قوتین بخشی ہون۔ جن کی انہین حاجت ہے اور آپ ہی تمام کائنات کا حافظ قیوم اور مدبر ہو بلکہ ان کے وجود سے پہلے جو کچھ ان کو زندگی کے لئے درکار تھا وہ سب اپنی صفت رحمانیت سے ظہور مین لایا اور بغیر انتظار عمل کسی عامل کے سورج اور چاند اور بے شمار ستارے اور زمین اور ہزارہا نعمتین جو زمین پر پائی جاتی ہین محض اپنے فضل و کرم سے انسانون کے لئے پیدا کی ہون اور ان سب کامون مین کسی بیٹے کی محتاج نہ ہوئی ہو۔ تو کیا یہ ممکن ہے۔ کہ آخری زمانہ مین اس کو مغفرت اور نجات دینے کے لئے بیٹے کی ضرورت واقع ہو اور پھر بیٹا بھی ایسا ناقص بیٹا جس کو باپ سے کچھ بھی مناسبت نہ ہو۔ بلکہ ایک ضعیف عاجزہ کے پیٹ سے تولد ہُوا ہو۔ اور مدت تک ظلمت خانہ رحم مین قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدررو ہے پیدا ہُوا ہو۔

مَین اب اپنے اصلی مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون۔ مین نے مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کر دی ہے اور اب آسانی کے واسطے مسلم کو مومن کے لفظ سے اور غیر مسلم کو کافر کے لفظ سے بیان کرون گا۔ ان دونون فریقون مین خداوند کریم نے جو معیار تمیز کرنے کا فرقان مجید مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ قد افلح المومنون اور ولی الذین امنو یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔ بل اللّٰہ مولٰکم وھو خیر الناصرین۔ واللّٰہ ذو الفضل علی المومنین۔ ان اللّٰہ مع المتقین۔ ان اللّٰہ اشترٰی من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ یعنی تحقیق مومنون نے فتح پائی۔ اللہ دوست ہے ایمان والون کا ان کو اندھیرے سے نکال کر ان کو نور مین لے آتا ہے۔ اے مومنو! اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔ مومنون پر اللہ فضل کرنیوالا ہے تحقیق اللہ نے مومنون سے ان کے نفسون اور مالون کو اس اقرار پر خرید کر لیا ہے کہ ان کے واسطے جنت ہے اور دیگر کئی ایک آیات ہین۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مومنون کی مدد فرماتا ہے اور انکی ہر طرح سے خاطر داری کرتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ مین نے قادیان مین اپنی دوکان مین کلاہ - لنگی پشاوری - ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے - قریباً پانچ سال سے یہ دوکان مین کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے - اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین - تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا - اگر کوئی چیز ناپسند ہو - تو واپس لے لیجاویگی - لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا

احمد نور - مہاجر - سوداگر کابلی - قادیان

ضرورت نکاح

۵ - مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین - مدو خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین - انکاح کی خواہش رکھتے ہین - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین -

۸ - گوبکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کا شتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ - جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین - اکمل آف گوبکی ضلع گوجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط - لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم ن - د - خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

کامن انگریزی - الہ داد و اسے - قیمت ۸ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی درتائید حضرت مسیح موعود قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتہم کا مباہلہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

القول الصحیح | اُردو نظم - درتائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ار

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین - قیمت ۴ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۶ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین -

نورالدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ - دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب جسمین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر - اسلام کی تائید مین قیمت ار

غلامی و عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپاکر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

غلامی ۱۰ر - عصمت انبیاء ۶ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح |

آنہ ڈکشنری | طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے - قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب | بچون کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین قیمت ہر دو جلد ۹ر

رسید زر

۹ - اکتوبر ۱۹۰۷ء ۹۰ - چودہری خدابخش صاحب ۔ ے ر
۱۰ " " ۱۸۱۷ - ماسٹر محمد علی صاحب ۔ ے ر
۱۱ " " ۸۲۹ - جلیل احمد صاحب ۔ ۸ر
۱۱ " " ۱۶۷۳ - شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ ۳ر
۱۳ " " ۸۳۳ - چودہری ثناء اللہ صاحب ۔ ۲ر
۱۴ " " ۱۹۲۰ - سید عبدالمجید صاحب ۔ ے ر
۱۵ " " - سردار خان صاحب بمد تبلیغ فنڈ عہ ر
۱۶ " " ۹۱۷ - امام الدین صاحب ۔ ے ر
۱۶ " " ۱۸۲۲ - گل حسن صاحب ۔ ۱۲ر
۱۷ " " ۱۵۴۳ - پیر محمد صاحب ۔ ۸ر
۱۷ " " ۹۳۱ - سید عبدالستار شاہ صاحب ۔ ے ر
۱۷ " " ۱۹۱ - کرامت علی صاحب ۔ ۲ر
۱۷ " " ۱۶۵ - میان اللہ دتا صاحب ۔ ۸ر
۱۷ " " ۱۱۱۴ - عزیز احمد صاحب ۔ ے ر
۱۸ " " ۵۶۴ - ماسٹر محمد دین صاحب ۔ ے ر
۱۸ " " ۱۸۰۳ - مستری محمد دین صاحب ۔ ے ر
۱۹ " " ۸۶۸ - شیخ احمد صاحب ۔ ۲ر
۱۹ " " ۱۵۱ - قاضی خواجہ علی صاحب ۔ ے ر
۱۹ " " ۱۱۵۶ - فتح محمد صاحب ۔ ے ر
۱۹ " " ۱۸۲۳ - کبیر الدین صاحب ۔ ے ر
۲۰ " " ۱۵۵۸ - فتح محمد خان صاحب ۔ ے ر
۲۱ " " ۹۸۱ - شیخ عنایت اللہ صاحب ۔ ۳ر
۲۱ " " ۱۳۲۶ - مولوی احمد علی صاحب ۔ عار
۲۱ " " ۱۸۲۵ - مولوی عبدالمجید صاحب ۔ ۱۴ر
۲۳ " " ۱۲۴۵ - علی احمد صاحب ۔ ے ر
۲۴ " " ۱۵۶۵ - الٰہی بخش صاحب ۔ عہ ر

بدر پریس قادیان - ایڈیٹر ... چھپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت از معاونین ۵ر — قادیان مین ۴	اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان — قیمت از طلبا و غربا — گورنمنٹ منہ ۲۰
جلد (۶)	مورخہ ۳۰۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۷۔ نومبر ۱۹۰۷ء		نمبر ۴۵
ادویۃ للعرب	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی — فی پرچہ ۲ر

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائیگی جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اور ذلیل ہو جاوینگے خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی۔ پھر مبارک ہیں وہ جو اُن کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک ایسا نہیں کرسکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکت مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے۔ لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبار میں ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جاوے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کیساتھ صرف ۳ر کی قیمت ایسی ہے۔ کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا۔ بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جاوے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اس میں کچھ رقم دینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخبار کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلبا پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کریں اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار بدر میں دکھایا جاویگا والسلام (مینیجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

شراب پینا کسی صورت میں بھی مفید نہیں | ولایت کے میگزین ورلڈس ورک

مین پروفیسر میٹچن کوٹ صاحب نے ایک مفصل مضمون اس بات پر لکھا ہے۔ کہ انسانی صحت کس طرح قائم رہ سکتی ہے اس مضمون مین انہون نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ الکحل (یعنی شراب) کا استعمال خواہ وہ کسی شکل مین ہو اور خواہ کیسی ہی تہوڑی مقدار مین ہو صحت انسانی کیواسطے سخت مضر ہے۔ ایک شاعر نے کیا سچ فرمایا ہے۔ ؎

آنچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از حصول رسوائی

یورپ کے دانا لوگون کو آخر کسی نہ کسی طرح صاحب باتین ماننی پڑینگی۔ جو اسلامی شریعت نے نوع انسانی کے روحانی اور جسمانی فایدہ کے واسطے مقرر فرمائی ہین۔ کیونکہ یہ شریعت انسانی فطرت کے مطابق بنائی گئی ہے اور جہان انسان اس کی مخالفت کریگا۔ آخر نقصان اوٹھائیگا۔

آنحضرت مسیح تہے | انگریزی میگزین ہندوستان ریویو مین ایک بنگالی بابو ڈاکٹر نے اندرونی

اغراض کے باعث مختلف مذہبی بھیس بدلتا رہتا ہے اور آجکل عیسائیت کا جامہ پہنے ہوئے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کا ذکر یورپ کے بعض میگزینون مین ہی کیا گیا ہے۔ اس مضمون مین بابو صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پکے عیسائی تھے۔ ہم اس معاملہ مین بابو صاحب کی مخالفت نہین کرنا چاہتے۔ کیونکہ تمام انبیاء ایک ہی صداقت لائے ہین۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بجائے عیسائی کہنے کے خود عیسیٰ کہنا چاہیئے اور صرف اتنے فرق کے ساتھ ہاں ہی بقول اناجیل موجودہ اور عقائد عیسائیون کے ایک نامراد اور ملعون مسیح تہا۔ [illegible] ف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامیاب اور مبارک مسیح تہے اور سچ تو یون ہے۔ کہ اناجیل کے رُو سے آنحضرت عیسائی تھے نہ خود عیسیٰ تھے۔ بلکہ عیسےٰ کے باپ تھے کیونکہ باغ کی تمثیل مین لکھا ہے۔ کہ جب اونہون نے باغ کے مالک کے بیٹے کو قتل کر دیا تو دیکھو پھر کیا ہوگا پھر خود مالک آئیگا۔

ملک عرب دجال کے اثر سے محفوظ ہے | ہاربرز میگزین مین نشر پرلڈ صاحب نے

ایک مضمون لکھا ہے کہ بائبل کا ترجمہ چارسَو زبانون میں ہو چکا ہے۔ اس کثرت کے ساتھ خدا کے کلام کی اشاعت ہوئی ہے۔ اصل مین یہ بات صحیح نہین۔ کہ یہ خدا کے کلام کی اشاعت ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام تو وہ ہے۔ جو اصل زبان اور اصل حروف مین محفوظ رہے۔ قطع نظر اس کے کہ موجودہ بائبل خود عیسائیون کے نزدیک اکثر حصہ جعلی اور غیر لوگون کا لکھا ہُوا ہے۔ ترجمہ خود۔ ترجمہ کرنے والے کا خیال ہے۔ جو اس نے بیچ شائع کر دیا۔ یہ اشاعت ترجمون کے خیالات کی ہے نہ کہ کلام الٰہی کی۔ مسٹر ہیرلڈ نے چند علاقون کے نام لئے ہین کہ وہان پر تا حال بائبل کی اشاعت نہین ہو سکی۔ اس فہرست مین سے سب سے اول ملک عرب کا نام لکھا ہے خدا تعالیٰ کی قدرت عجیب رنگ مین ظاہر ہوتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دجال کے جہاز عرب کے گرداگرد طواف کرتے ہوئے دور دراز کے ممالک مین پہونچ جاتے ہین مگر اب تک یہ توفیق نہیں ہوئی۔ کہ عرب کے اندر داخل ہون۔

دس ہزار سال کے پرانے آثار | ماہ ستمبر کے رسالہ پٹ مین فنتھلی مین ڈاکٹر بنکس

صاحب نے شہر بس میا واقعہ علاقہ بابل کے کھنڈرات کے کھودنے کی رپورٹ شائع کی ہے۔ جسمین وہ یہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ اس شہر کے آثار دس ہزار سال کے پرانے ہین۔ خوب! ہم مانتے ہین۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔ مگر جب ہم دیکھتے ہین اور اس کے ہر صفحہ پر جو سنہ دئے ہوئے ہین ان پر غور کرتے ہین۔ تو ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے چھ ہزار سال پہلے تو یہ زمین ہی نہ تھی۔ اس پر شہر کہان سے آگئے۔ معلوم نہین یہ کیسی ہوا چلی ہے۔ کہ یورپ کے محقق اپنی ہر ایک تحقیق کے نتائج مین بیچاری بائبل پر ایک نہ ایک کاری زخم ضرور لگا ہی دیتے ہین۔

شرابی فرانس | فرانس کے میگزین لاریویو مین غسطاوی ولد صاحب نے ایک مضمون یورپ کی

شرابخوری پر لکھتے ہوئے فرانس کی خوفناک شرابخوری کی خوفناک شراب خوری پر نہایت خطرہ ظاہر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہین۔ کہ اگر حکومت وقت اس پر توجہ نہ کرے گی اور ایسے قوانین بنینگے۔ جن سے شراب خوری رک جاوے۔ تو ملک تباہ ہو جائیگا۔ وہ لکھتے ہین۔ کہ یورپ مین شراب کی فروخت کی اوسط ۸ فیصدی ہے اور امریکہ مین ۶ فیصدی اور فرانس مین قریباً ۱۷ فیصدی۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سب سے زیادہ شراب فرانس مین لی جاتی ہے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۷۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اسواسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر نامناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

ڈائری

القول الطیب

مخالفت مفید ہوتی ہے

ذکر ہوا۔ کہ کشمیر میں ایک بڑا مولوی میرواعظ ہے وہ پہلے اس سلسلہ کے متعلق خاموش تھا۔ مگر جب سے مولوی عبد اللہ صاحب نے اس کو مخاطب کر کے اشتہارات دیئے وہ بھی اپنے وعظ میں مخالفت کرنے لگا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اس معاملہ میں مولوی عبد اللہ کی کارروائی درست تھی۔ مخالفت سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہی قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے جب کبھی کوئی نبی پیدا ہوتا ہے۔ لوگ اس کی مخالفت شروع کرتے ہیں۔ سب وشتم سے کام لیتے ہیں۔ اسی ضمن میں کتابوں کے دیکھنے اور صحیح حالات کے سننے اور معلوم کرنے کا بھی ان کو موقع مل جاتا ہے۔ دنیا کے کیڑے جو اپنے دنیاوی کاموں میں مستغرق ہوتے ہیں انکو فرصت ہی کہاں ہے۔ کہ دینی امور کی طرف متوجہ ہوں لیکن مخالفت کے سبب ان کو بھی غور و فکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور ان کے شور و غل کے سبب دوسرے لوگوں کو بھی اس طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ کہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اصل میں بات کیا ہے۔ کئی لوگوں کے ہمارے پاس خطوط آئے۔ کہ مولوی محمد حسین یا مولوی ثناء اللہ وغیرہ کا انہوں نے نام لیا۔ کہ ان کی مخالفانہ تحریریں اور کتب پڑھ کر ہمیں اس طرف خیال ہوا کہ آخر مرزا صاحب کی تحریر بھی منگوا کر دیکھنی چاہیئے اور جب آپ کی کتاب پڑھی۔ تو اس کو روحانیت سے پُر پایا اور حق ہم پر کھل گیا۔ جب انسان توجہ کرتا ہے۔ تو اس کا دل انصاف خود اسے ملزم کرتا ہے۔ جہاں مخالفت کی آگ بھڑکتی ہے اور شور اٹھتا ہے۔ اس جگہ ایک جماعت پیدا ہو جاتی ہے انبیاء سے پہلے تمام لوگ نیک و بد بھائی بھائی بنے ہوئے ہیں۔ نبی کے آنے سے ان کے درمیان ایک تمیز پیدا ہو جاتی ہے۔ سعید الگ ہو جاتے اور شقی الگ ہو جاتے ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخالفین کو یہ کلمہ سناتے۔ کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم۔ تم اور تمہارے معبود سب جہنم کے لائق ہیں۔ تو کفار ایسی مخالفت نہ کرتے۔ مگر اپنے معبودوں کے حق میں ایسے کلمات سنکر وہ جوش میں آگئے پنجاب میں سب سے زیادہ ہماری مخالفت ہوئی اور اسی جگہ خدا تعالیٰ نے سب سے زیادہ جماعت بھی بنائی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ پہلے لوگ اُمت واحد ہوتے ہیں۔ پھر نبی کے آنے کے سے ان میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے ابوجہل نے آنحضرت کے ساتھ جو مباہلہ کیا تھا اور آخری دعا کی تھی کہ اے خدا جس نے ملک میں فساد کر رکھا ہے اور قطع رحم کرتا ہے آج اس کو ہلاک کر دے۔ جس کے نتیجہ میں وہ خود ہلاک ہوا اس کی دعا سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت کی بعثت سے ملک کی کیا حالت ہو گئی تھی اور باہمی فساد کو کفار کس کی طرف منسوب کرتے تھے۔ جب شور اُٹھتا ہے۔ تو ایسے آدمی بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو انصاف کی پابندی کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ مخالفین انبیاء کی عادت ہے کہ رسم و عادت کی پیروی کرتے ہوئے ایک بات پر اڑ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے اُمید منقطع کر کے اُسی پر فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم اسی پر مر جائیں گے۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر خدا تعالیٰ انہی لوگوں میں سے سعید الفطرت انسان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ (مخالفت انبیاء کے راز پر ۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں ایک مبسوط مضمون لکھا ہے۔ جس میں اس مخالفت کے نو راز بیان کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک کا اس جگہ نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ ایڈیٹر)

ساتواں راز اس مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی جب ابتداء میں مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے۔ پہنچا دے۔ لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اس کے پاس کافی تعداد آدمیوں کی ہوتی ہے اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہیں اور نہ اتنی جلد ایسے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہے۔ جو فوراً دنیا بھر میں اس کی تبلیغ کو پہنچا دیں۔ پس ایسے وقت یہ کام اس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا زر اور مال اور وقت اور محنت خرچ کر کے اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہنچا دیتے ہیں اور اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ میں پورے طور پر موجود ہے۔ اس زمانہ میں ایک نہیں بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہیں۔ جنہوں نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے۔ ایک تو مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی ہی ہیں جنہوں نے سب سے اول فتوے کفر لکھا اور اس میں خدا کے مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اٹھائی اور جا بجا پھر کر لوگوں کو سمجھایا اور فتوی پر مُہریں کرائیں پھر اس فتوے کو اپنے خرچ سے چھپوایا اور شائع کیا اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش میں ہیں گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے یا شاید زمینی مصروفیتوں کے سبب فرصت کم ملتی ہے کئی لوگوں کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصوں سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اس مضمون کے آ چکے ہیں کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپ کی خبر لگی۔ اس تصنیف میں کچھ آپ کی عبارت نقل تھی اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت میں ایک روحانیت اور تاثیر تھی۔ جواب ایک خشک اور فضول منطق تھی۔ یہی تحریر ہمارے واسطے موجب ہدایت ہوئی۔ ایسا ہی ایک اور خادم اس قسم کا مولوی غلام دستگیر قصوری تھا۔ جس نے مکہ جا کر کفر کا فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف لکھوایا پھر اپنی کتاب میں تحریری مباہلہ شائع کر کے اور اپنی دعا کے مطابق موت پا کر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مُہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسمٰعیل علیگڈھی تھا ان لوگوں نے فی الواقعہ بہت مدد کی۔ چند اور لوگ بھی اس کام میں مصروف ہیں۔ مگر وہ پیچھے آنیوالے ہیں اور ان کے حملے کمینہ پن کے ہیں۔ جن میں متانت اور سنجیدگی نہیں اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ لیکن بہرحال ہمارے واسطے وہ بھی خادم ہیں اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب بن رہے ہیں۔

احمدی

ذکر آیا۔ کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کا ایک الگ نام احمدی کیوں رکھ لیا ہے۔ فرمایا یہ نام تو صرف شناخت کے واسطے ہے جیسا کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں۔ کوئی اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے۔ کوئی شافعی کوئی اہلحدیث وغیرہ۔ چونکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمد کا ظہور ہو رہا ہے۔ اس واسطے اس جماعت کا نام احمدی ہوا۔ اور یہ نام اسی زمانہ اور اسی جماعت کے واسطے مقدر تھا۔ اس سے پہلے اگرچہ بعض ایسے آدمی ہوئے۔ جو کسی جماعت کے امام بنے اور ان کے نام میں احمد کا لفظ تھا مگر کبھی خدا تعالیٰ نے کسی جماعت کا احمدی نہ ہونے دیا۔ مثلاً امام احمد بن حنبل تھے انکی جماعت حنبلی کہلائی سید احمد بریلوی تھے تو انکی جماعت مجاہدین کی کہلائی سید احمد علیگڈھ کے تو انکے ہمخیال نیچری کہلائے۔ علیٰ ہذا القیاس اور کسی کا نام کبھی احمدی نہیں ہوا۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

گذشتہ اشاعت سے آگے

برعکس اس کے دوسرا گروہ جس کو اوپر کافر کے نام سے یاد کیا گیا ہے ان کے بارہ مین قرآن شریف مین ہے ۔ انّ الّذین کفروا بآیات اللّٰہ لھم عذاب شدید ۔ واللّٰہ عزیز ذو انتقام ۔ تحقیق جن لوگون نے اللہ کی نشانیون سے کفر کیا ان کے واسطے عذاب شدید ہے اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے ۔ ان جھنم کانت مرصاداً للطاغین مآباً لٰبثین فیھا احقاباً ۔ لا یذوقون فیھا برداً ولا شراباً ۔ الا حمیماً وغساقاً جزاءً وفاقاً ۔ انھم کانوا لا یرجون حساباً وکذبوا بآیٰتنا کذاباً ۔ وکل شیءٍ احصینٰہ کتاباً فذوقوا فلن نزیدکم الا عذاباً ۔ تحقیق جہنم بے شک وہ گھات مین ہے سرکشون کے واسطے ۔ جائے بازگشت ہے اور وہ اس مین کئی احقاب ٹھہرین گے ۔ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ واللہ نہ نکلے گا آگ مین سے کوئی ۔ یہان تک کہ ٹھہرے اس مین احقاب تک ۔ حقب کچھ اوپر اسّی سال کا ہوتا ہے ۔ ہر سال ۳۶۰ دن کا تمہاری گنتی سے اس مین نہ سردی کا مزہ حاصل کرین گے نہ پینے کا ۔ مگر کھولتا ہوا پانی اور پیپ ۔ یہ پوری جزا ہوگی ۔ کیونکہ وہ حساب کی امید نہ رکھتے تھے ۔ اور ہماری آیتون کو جھٹلاتے رہے اور ہر ایک شے کو ہم نے محفوظ کر رکھا ہے ۔ پس چکھو ہم عذاب کے سوائے تمہاری اور کسی شے مین زیادتی نہ کرین گے ۔ اور بھی بے شمار آیتین ہین ۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کافر خدا کی رضا کو نہین حاصل کر سکتے اور ہمیشہ خائب و خاسر رہتے ہین اور اپنے ارادون مین نامراد اور ناکامیاب ہوتے ہین ۔

حضرات ! مین نے آپ کی خدمت مین دو فریق پیش کئے ہین ایک مومن اور دوسرا کافر ۔ اس لئے یہ بھی عرض کیا گیا ۔ کہ پہلا گروہ کہتا ہے ۔ کہ ہماری تمام باتین اپنے ہوا و ہوس کا نتیجہ نہین بلکہ اللہ کریم کی رضاجوئی کے لئے ہین اور اس کے ہی پاک منہ سے نکلی ہین اور اس امر کے ثبوت مین یہ کہا ۔ کہ دیکھو ! ہم ایک عاجز انسان ہین ہماری جماعت کوئی قومی جماعت نہین ۔ بالکل مسکین اور مہجور القوم انسان ہین ۔ پھر اس پر بھی تم دیکھ لوگے ۔ کہ تمہارے زور آور حملون کے مقابلے مین ہم ہی کامیاب ہون گے اور ہم ضرور ضرور خداوند کریم کی مدد سے غالب آئین گے ۔ حقیقت مین یہ بات کہنے والا فریق دنیا کے اسباب کے لحاظ سے ایک نہائت ہی ضعیف اور کمزور فریق ہوتا ہے جسکو دیکھ کر ہر ایک دنیا دار معاً یہ بول اُٹھتا ہے ۔ کہ یہ آج نہین کل ہلاک ہوگا ۔ اس کی ہستی ہی کیا ہے ۔ اس پر ہر ایک نے اپنے ترکش کے تمام تیر خالی کئے ۔ جو کچھ کسی کے پاس تھا اس کی مخالفت مین ہی صرف کیا ۔ مگر ایک لمبی دوڑ اور ایک مدت کا مقابلہ ظاہر کرتا ہے ۔ کہ باوجود اس قدر کمزوری اور بے سر و سامانی کے یہ فریق اپنے زبردست حریف پر جو ہر طرح سے نظر بر اسباب دنیا اس قابل تھا ۔ کہ بامراد ہوتا ۔ مظفر اور منصور ہوتا ہے اور دنیا دیکھتی ہے ۔ کہ ایک عاجز انسان کیونکر ایک قومی جماعت کو زیر و زبر کرتا اور ان کے منصوبون کو پاش پاش کر کے فتح پاتا ہے ۔ لاریب یہ نظارہ ایک غور و فکر کرنے والے دل کے لئے ایک عجیب نظارہ ہے اس مین راز کیا ہے یہ بات ہی کہ ان کے ہر مقابلہ مین کامیابی ہر پہلو مین ان کی فتح یہ ظاہر کرتی ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ کی چمکار دکھلاتا ہے اور یہ دکھانا مقصود ہے کہ ایک غیب الغیب نصرت ان کے شامل حال ہے ۔ اس سے یہ بات تجربہ مین آگئی ۔ کہ جس طریق پر یہ لوگ زندگی بسر کرتے ہین ۔ وہی طریق کامیابی کا سچا ذریعہ ہے ۔ وہ کامیابی کی راہ وہ خطانہ کرنے والا طریق وہی ہے جو سورۃ فاتحہ مین ارحم الراحمین خدا نے تعلیم کیا ہے ۔ اس کے مقابل پر جو دوسرا فریق ہے ۔ وہ مومنون کے راہ پر نہین چلنا چاہتا اور وہ غول راہ بن کر بھٹکاتا اور ٹھوکر کا پتھر بنتا ہے ۔ لیکن نتیجہ کیا ہوتا ہے ۔ ہر جگہ نامرادی ۔ کلفت اور رنج کے خوفناک اور ناقابل برداشت پہاڑ ان پر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے ہین ۔ بالآخر رہ جاتا ہے ۔ اور نہین چل سکتا ۔ آخر فنا ہو کر اپنے مقابل مقدس حریف کی صداقت پر مُہر کر دیتا ہے ۔ اس قسم کے مقابلہ کا تاریخ پتہ تبلا سکتی ہے ۔ کہ جب سے انسانی ہستی کا نشان ملتا ہے ۔ اُسیوقت سے یہ مقابلہ ہر آن ہوتا رہتا ہے اور ہر دم یہ اٹل قانون نظر آتا ہے ۔ کہ یہ قوم مظفر و منصور ہوتی چلی جاتی ہے اور مخالف ناعاقبت اندیش اپنی ہلاکت کا موجب ہوتے جاتے اور ہلاکت کے گڑھے مین ایسے گرتے ہین ۔ کہ دنیا ان کو نگل کر ہمیشہ کے لئے نام و نشان تک کھو دیتی ہے ۔ اے قوم ! تمہارے پاس تمہارے خدا کا پاک کلام ہے ۔ اسی پاک کلام مین خدا نے بہت جگہ اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ دیکھئے سورہ مومنون مین خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے ۔ کہ تحقیق ہمنے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ۔ پس اس نے کہا ۔ اے قوم اللہ کی عبادت کرو ۔ تمہارے واسطے اس کے سوائے کوئی معبود نہین ۔ کیا پس تم خدا سے نہین ڈرتے ہو ۔ اس کی قوم مین جو سردار کافر تھے وہ بولے ۔ یہ تو تم جیسا ہی ایک انسان ہے ۔ چاہتا ہے ۔ کہ تم پر فضیلت حاصل کرے ۔ اور اگر اللہ چاہتا ۔ تو فرشتے ضرور نازل کرتا ۔ ہمنے تو پہلے اپنے باپ دادون مین یہ بات نہین سنی ۔ یہ شخص تو بس مجنون معلوم ہوتا ہے ۔ پس تم ایک وقت تک اس کے ساتھ انتظار کرو ۔ نوح نے دعا کی ۔ کہ اے میرے ربّ انہون نے مجھے جھٹلایا ہے ۔ تو میری مدد کر ۔ پس ہمنے اسکی طرف وحی بھیجی ۔ کہ میری آنکھون اور وحی کے سامنے کشتی بنا ۔ پس جب ہمارا حکم پہونچا اور تنور جوش زن ہوا ۔ حکم دیا گیا ۔ کہ اس مین ہر دو قسم کے دو دو جوڑے اور اپنے اہل کو سوائے اس کے جس پر ان مین سے قول عذاب ہو چکا بٹھلائے اور ظالمون کے بارے مین مجھ سے کلام نہ کر وہ تو غرق کئے جاوینگے اور دعا کر ۔ کہ اے میرے ربّ تو مجھ کو مبارک وقت اور مقام پر اُتار اور تو سب سے اچھا مہمان نواز ہے ۔ تحقیق اس مین نشانیان ہین اور ہم ضرور تربیت کرنے والے ہین ۔ پھر ان کے بعد اور بستیان پیدا کین ۔ پس ہمنے اُن مین ایک رسول ان ہی مین سے بھیجا ۔ کہ اللہ کی عبادت کرو ۔ تمہارے واسطے اس کے سوائے کوئی معبود نہین ۔ کیا پس تم خدا سے ڈرتے نہین ہو اور اس کی قوم کے سردار جو منکر ہوئے اور آخرت کے ملنے کو جھٹلاتے رہے اور دنیاوی زندگی مین ہمنے انکو آسودہ حال کیا بولے کہ یہ تو بس تم جیسا ہی انسان ہے ۔ جو تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا اور جو تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے ۔ اور اگر تم اپنے جیسے انسان کے تابعدار ہو جاؤ گے ۔ تو زیان کار ہوگے ۔ کیا وہ تمہین ڈراتا ہے ۔ کہ جب مر کر مٹی اور ہڈیان ہو جاؤ گے تب نکالے جاؤ گے ۔ افسوس افسوس کیا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے ۔ یہ تو ہماری دنیاوی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہین ۔ مگر ہم مرنے کے بعد اٹھائے نہ جاوین گے ۔

اس شخص نے تو اللہ پر جہوٹی بات باندہی ہے اور ہم اس کے ماننے والے نہین ہیں اس نے کہا اے میرے رب - انہون نے مجہ کو جہٹلایا - پس تو میری مدد کر - فرمایا - سوائے چند ایک کے وہ سب صبح ہوتے پشیمان ہو گئے - پس حق طور پر اس حادثہ نے انہین پکڑ لیا - پس ہم نے انکو کوڑا کرکٹ بنادیا - پس ظالمون کی قوم کے واسطے دوری ہے غرض اس تمام مضمون سے یہ ہے - کہ خداوند کریم اپنے نیک بندون کی مدد فرماتا ہے - اور وہ جو اس کے احکام سے سرکشی اختیار کرتے ہین - برباد اور ہلاک ہوجاتے ہین -

آپکے سامنے ایک زندہ نظیر مسیح موعود کی موجود ہے - آپ کی سوانحعمری پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ آپنے جب خدا سے حکم پاکر مسیحیت اور مہدویت کا دعوے کیا تہا - تو ایک عالم مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا تہا - مگر آپنے اس مخالفت کو دیکھ کر خدا سے منہ نہین موڑا - اور جیسا خدا سے حکم ہوتا رہا - لوگون مین اس کی تبلیغ کرتے رہے - اور بڑے زور اور تحدی سے مخالفون کو سنا دیا گیا کہ مین بالآخر فتح پاؤن گا - اور تم نامراد رہ کر تباہ اور برباد ہو جاؤ گے - ایک ظاہر بین انسان اُس وقت یہ کہتا تہا - کہ آپ اکیلے ہین - آپ کی کوئی جماعت نہین ہے مگر پھر بھی فتح کا آوازہ لگا رہے ہین اور اسی بات پر بہول کر آپ کو ایک معمولی انسان سے زیادہ رتبہ نہین دیتا تہا - مگر خدا کو اپنی چمکار دکھانی منظور تھی - اُس نے اپنے مسیح کی مدد فرماکر یہ ظاہر کر دیا - کہ اے مخالفین تم جہوٹے ہو اور جو ہمارا مہدی کہتا تہا وہ سچ ہے -

حضرات ! آپ کو خداوند کریم نے بصیرت عطا فرمائی ہے - کہ آپنے اس کے مسیح کی شناخت کی - اب آپ پر یہہ لازم ہے - کہ ایسے اعمال کر کے دکھاؤ - جس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو - کیونکہ عمل وہی بہتر ہوتا ہے جس کا خاتمہ بالخیر ہو - اور صدق و وفاداری سے انجام پذیر ہو - گو اس پُرفتنہ زمانہ مین اخیر تک صدق اور وفا کو پہونچانا اور بد باطن لوگون کے وساوس سے متاثر ہونا سخت مشکل ہے - اس لئے خداوند کریم سے التجا ہے کہ وہ سب دوستون کو آپ سکینت اور تسلی بخشے - زمانہ نہایت پُرآشوب ہے - اور قسیون اور اسکارون کے افتراؤن نے بدظنیون اور بدگمانیون کو انتہا تک پہونچا دیا ہے - ایسے زمانہ صداقت کی روشنی ایک نئی بات ہے اور اس پر وہی قائم رہ سکتے ہین جن کے دلون کو خداوند کریم آپ مضبوط کرے - پس مین اپنے مضمون کو اس دُعا پر ختم کرتا ہون - کہ خداوند کریم ہم کو اپنے مسیح کی اطاعت مین ثابت قدم رکھے - تاکہ ہم اس کی رضا کو حاصل کرلین - ہمارے تمام کامون مین ہماری مدد کرے - اور ہماری مشکلین آسان کرے -

---

ایک خواب اور اسکی تعبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعالیخدمت فیضدرجت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - ظلکم ابدا - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مزاج مقدس - دو مہینے گذرتے ہین - کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے - یہہ کہ مین قرآن شریف پڑھ رہا ہون - اور ایک ایک جملہ پر غور اور فکر کر رہا ہون - ہر ایک آیت میری نظر مین ایسی مرصع و منور پائی جاتی تھی - کہ بے ساختہ زبان سے لفظ ماشاءاللہ متصل و مسلسل نکلا جاتا تہا - اس وقت دل پر بانتہائے مسرت جو حالت کہ طاری تہی - وہ حیطہ تحریر و تقریر سے خارج ہے - جب مین خواب سے جاگ اٹہا ایک عجیب غیر معمولی فرحت شامل حال پایا -

اس کے کئی روز بعد پہر ایک خواب دیکہا وہ یہ کہ ایک شخص نہائیت بلند آواز سے (کچہ بہولتا ہون غالباً) صدقت المسیح فی الارض کا اعلان کر رہا ہے اس اعلانی کے ساتہہ ایک گروہ کثیر ہے - جس مین مین بہی شامل ہون - پہر مین خود اپنے آپ کو معلن دیکہہ رہا ہون - میری ہی زبان سے لفظ مذکور الصدر نکل رہا تہا - کہ آنکھ کھل گئی -

پیارے مسیح - پہلے خواب کو مین اپنے خیال مین ایک معمولی مسعود بات سمجہا تہا جب دوسرا خواب دیکہا گیا - میری طبیعت کا کچہ رُجحان حضرت کی جانب ہوا - مین حضرت کا مُرید نہین ہون - معتقد ضرور ہون - حیران ہون کہ میرے ان خوابون کی تعبیر کیا ہوگی اور ان کا شمار کس طبقہ مین ہوگا -

پھر مجہے آج شب مین ایک ایسا مدلل اور مصدق خواب دیکہنا نصیب ہوا - کہ اب آپ کی سچائی مین کوئی شبہ باقی نہین رہا - جن امور پر مجہ کو سخت اعتراض تہا ان کے جوابات خود بخود میرے دل مین پیدا ہو رہے ہین اور ایک ایسی زبردست تصدیق اپنے آپ مین مجہ کو بتلائی گئی - کہ اس سے زیادہ کوئی صداقت مجہ کو تو کیا بلکہ ساری دنیا کو نہ مل سکیگی -

اس تیسرے خواب کی کیفیت ذرا تفصیل طلب ہے - پہلے متذکرہ بالا دونون خوابون کی تعبیر پالون - تو پہر اس کو عرض کرون -

امیدوار ہون - کہ مین اپنے خوابون کی تعبیر سے قادیانی اخبارون کے ذریعہ آگاہ اور سرفراز فرمایا جاؤن - مین اپنا نام اور پتہ تیسرے خواب کی عجیب و غریب کیفیت کے ساتہہ عرض کرون گا - زیادہ ادب

۱۵ - اگست ۱۹۰۷ء م - ۹ - رجب المرجب ۱۳۲۵ھ

تعبیر

حضرت نے فرمایا - کہ بذریعہ بدر اطلاع دے دین - کہ خواب کی یہی تعبیر ہے - کہ آپ کو غیب سے اطلاع دیگئی - کہ یہ شخص جو مسیح ہونے کا دعوے کرتا ہے - سچا ہے - والسلام

مرزا غلام احمد

دعا

برادر محمد منظور الٰہی صاحب کو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس کا نام فضل الٰہی رکھا ہے وہ اس بچہ کی صحت سعادت اور عمر دراز کے واسطے احباب سے دعا چاہتے ہین -

---

خطون کے جواب الگ نہین ملینگے

آیندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جائین گے - الگ خطوط نہین لکھے جائین گے جو صاحب الگ جواب چاہین وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتہہ بھیجدیا کرین ایسی قلیل قیمت مین جو اخبار کیواسطے لی جاتی ہے نفند اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہین ہوسکتا

شرک و بدعت

بدر خواتین زمانۂ حال میں عموماً یہ دستور ہے - کہ اکثر جاہل عورتیں بدرسومات کو پھیلانے کی سعی کر رہی ہیں - مثلاً میں نے دیکھا ہے - کہ جب کسی عورت کے ہاں اولاد پیدا نہیں ہوتی - یا وہ پیدا ہوتے ہی رہگرائے آخرت ہو جاتی ہے تو ان کی والدہ ین خانقاہوں اور مزاروں پر منتیں مانتی پھرتی ہیں - کہ جب میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو میں دستگیر کے نام کا بکرا قربانی دونگی اور فلان فلان پیر صاحب کے مزار پر غلاف چڑھاؤنگی اور جب تک وہ اتنے عرصے کا نہ ہو جاوے گا - اس کا تمام سر نہ منڈاؤنگی چنانچہ جب پیدا ہوتا ہے - تو مذکورہ بالا عورتیں ویسا ہی کرتی ہیں - مثلاً کبھی تو پیاز و مرچیں بانٹتی ہیں اور کبھی مزاروں پر غلاف چڑھاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ قربان جاؤں فلان پیر صاحب کے نام پر جن کے ذریعہ سے میری مراد برآئی - اور جب اپنے بچے کا سر منڈاتی ہیں - تو نصف سر چھوڑ دیتی ہیں - اور اگر کوئی پوچھے - کہ یہ نصف سر کیوں خالی چھوڑا ہے - تو کہتی ہیں - کہ میں نے منت مانی ہوئی ہے - کہ جب تک میرا لڑکا اتنے عرصے کا نہ ہو جائے اور جبتک میں ایک بکرا دستگیر کے نام پر قربانی نہ دے لونگی - اپنے لڑکے کا تمام سر نہ منڈاؤنگی - حیف ہے - کہ اونکو غیرت نہیں آتی - کہ وہ پیارا خالق جو کہ زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے جس کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا اور ایک چیونٹی بھی نہیں چل سکتی - کیا دستگیر اس کے برابر ٹھہر سکتا ہے - اس لئے میں ایسی بہنوں کو سمجھانا چاہتی ہوں - کہ اے بہنو! تمہاری آنکھوں پر جو کفر و غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں اون کو اتار دو - اور اس جہان فانی ہی کی طرف غور کرو - کہ جب کوئی شخص سزا کا مستحق ہوتا ہے تو انگریزی سلطنت اسی شخص کو سزا دیتی ہے اور نہ اس کے عوض اس کے بھائی بہن یا اولاد کو - اس سے تم سمجھ سکتی ہو - کہ اس جہان کی سلطنت جو کہ آسمانی سلطنت سے ادنے سلطنت ہے وہ بھی انصاف کو کام میں لاتی ہے - تو کیا عاقبت کو ایسی اولاد تمہارے کام آسکتی ہے - جس کیواسطے تم دستگیر اور دیگر پیروں کو خدا کے شریک بناتی پھرتی ہو - میری احمدی بہنوں کو بھی واضح ہو کہ ایسی بہنوں کو حتے الوسع یہ نصیحت کرنے کی سعی کریں کہ اس حقیقی خالق کے سوائے کوئی فرد بشر اولاد پیدا نہیں کر سکتا اور نہ ہی عمر دراز کر سکتا ہے - میری یہ دعا بدرگاہ عالی منظور ہو - آمین

راقمہ ایک احمدی بہن - از موضع ملا تحصیل ظفروال

نوٹس برائے احمدی احباب

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چونکہ ہم نے مگوئی و منبو واقع اپر برما میں انجمن احمدیہ قائم کی ہے اس لئے تمام احمدی احباب کو جو برما حاطہ میں رہتے ہیں بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مفصل پتہ سے ممنون فرما دیں تاکہ ان کو قواعد انجمن احمدیہ سے اطلاع دیکر انجمن ہذا کا ممبر بنایا جاوے - تمام اس قسم کی خط و کتابت میاں نور دین صاحب (معرفت حوالدار ملٹری پولیس مگوئی) اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ مگوئی سے کرنی چاہیئے - فقط - والسلام

المشتہر

غلام دستگیر احمدی - ہاسپٹل اسسٹنٹ ملٹری ہاسپٹل مچیا
جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ مگوئی و منبو اپر برما

ڈائری

القول الطیب

سوال - براہین احمدیہ میں آپنے کلام الٰہی کی ایک نشانی یہ بھی لکھی ہے - کہ وہ ہر ایک پہلو میں دوسری کلاموں سے افضل ہوتا ہے - توریت انجیل بھی تو خدا کا کلام ہیں - کیا ان میں بھی یہ وصف پایا جاتا ہے؟

جواب - حضرت اقدس نے فرمایا - کہ ان کتابوں کی نسبت قرآن مجید میں یحرفون الکلم عن مواضعہ لکھا ہے - وہ لوگ شرح کے طور پر اپنی طرف سے بھی کچھ ملا دیا کرتے تھے - اس لئے جو کتابیں محرف مبدل ہو چکی ہیں ان میں یہ نشانی کب مل سکتی ہے؟ اس پر حضرت حکیم الامۃ نے عرض کی - کہ حضور توریت میں لکھا ہے "پھر موسے خدا کا بندہ مرگیا اور موسے جیسا نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا - اور اس کی قبر بھی آج تک کوئی نہیں جانتا" تو یہ کلام حضرت موسے کی ہو ہی کس طرح سکتی ہے - اور انجیل کی نسبت تو عیسائی خود قائل ہیں - کہ وہ اصلی جو عیسیٰ کی انجیل تھی نہیں ملتی - یہ سب تراجم در تراجم ہیں اور ترجمہ مترجم کے اپنے خیالات کے مطابق ہوا کرتے ہیں اور اُن میں بہت سا حصہ اس قسم کا پایا جاتا ہے - جو دوسروں کا بیان ہے - جیسے صلیب کا واقعہ وغیرہ"

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ٹھیک بات ہے اگر تمام دنیا میں تلاش کریں - تو قرآن مجید کی طرح خالص اور محفوظ کلام آلہی کبھی نہیں مل سکتا - بالکل محفوظ اور دوسروں کی دست برد سے پاک کلام تو صرف قرآن مجید ہی ہے - دو باتیں بڑی یاد رکھنے والی ہیں ایک تو قرآن شریف کی حفاظت کی نسبت کہ روئے زمین پر ایک بھی ایسی کتاب نہیں - جس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ کریم نے کیا ہو اور جس میں انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا پر زور اور تحدیانہ دعوے موجود ہو اور دوسرا آنحضرت صلعم کی اخلاق حالتوں کی نسبت - کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک طرح کے اخلاق کو ظاہر کرنے کا موقع ملا - حضرت موسے کو دیکھو - کہ وہ راستہ میں ہی فوت ہو گئے تھے اور حضرت عیسیٰ تو ہمیشہ مغلوب ہی رہے - معلوم نہیں اگر غالب ہوتے تو کیا کرتے - مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح سے اقتدار اور اختیار حاصل کرکے اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو اپنے سامنے بلاکر کہدیا - لاتثریب علیکم الیوم

اور پھر یہ بھی دیکھو - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مبعوث ہوئے تھے - جب فسق و فجور شرک اور بُت پرستی اپنے انتہا کو پہونچ چکی تھی - اور ظھر الفساد فی البر والبحر کا معاملہ ہو رہا تھا - اور گئے اس وقت تھے - جب ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا تھا - اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کی نظیر تمام دنیا میں نہیں پائی جاتی - اور یہی تو کاملیت ہے - کہ جس مقصود کے لئے آئے تھے - اس کو پورا کرکے دکھا دیا - حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو صلیب کا ہی منہ دیکھتے پھر اور یہودیوں سے رہائی نہ پا سکے - مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب ہو کر وہ اخلاق دکھائے جن کی نظیر نہیں - (الحکم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

مبارک آن زمان وآن بہارے   کہ باشم بر درت لیل ونہارے
زخوبان جہان برتر مقامت   بخلق دیگرانم ننگ و عارے
نگارا لطف کن بر حال مسکین   زہجرانت فتادم بیقرارے
کہ ہر مشکل شود آسان ز دیدت   دل و جان حزین یابد قرارے
کنم دیدار تو ہر وقت و ہر آن   نشینم بر درت عشاق وارے
بگردم پیش و پس ہمچون غلامان   ترا باشم بہر دم جاں نثارے
محیط رحمت و ابر عطائی   بکشت من بیا یکبار بارے
حضوری ہمچنان سازم کہ ہر دم   توباشی شمع ومن پروانہ وارے
تو ہستی مرہمے ہر عاشق زار   نہ ہستی عاشقان را دل فگارے
مرا کافی ست عشقت در دو عالم   کہ دست تست دست کردگارے
عنان اختیارم نیست در دست   ازین باعث ندارم اختیارے
دلم پرواز دارد سوئے کوئت   برآید در جہان کارے زکارے
توآن فیاض شاہی کز در تو   نہ خالی رفت ہرگز خواستگارے
ازین برتر چہ باشد فخر مارا   کہ تو مخدوم ما خدمتگزارے
مسیحائی تراکردہ عنایت   خدائے قادرے پروردگارے
بسا مردہ دلان را زندہ کردی   کہ بیرون اند از عد شمارے
نگارا تابکے در بے نیازی   بماند عاشقت زار و نزارے
خداوندیکہ جان بخش جہان ست   تو اعراضے کنی فرمائید آرے
بپاکے کین چنین پاک آفریدت   دعائے کن ز بہر نابکارے
وصالت جست ہر کس با دل زار   وصالش دادہ با آن نگارے
کہ ذات پاک او ہمتا ندارد   زادورا کے بشر آمد کنارے
خجل زانم کہ میدانم یقیناً   نہ باشد مثل من عصیان شعارے
ترا باید زغفار الذنوبم   بہ بخشائی بعجز و انکسارے
کہ جملہ سیئاتم تا بہ محشر   بجنانم فزاید افتخارے
شوم تا خندہ رو در روئے نیکان   توباشی آن زمانم غمگسارے
بجز عشقت حرام است او مسیحا   کہ باشد عاشقان را کار و بارے

قوی شد فضل را امید فضلت
کہ ہست او بر درت امیدوارے

(سید فضل شاہ جون)

رمضان کے روزے

(از مصری ڈاکٹر محمد طاہر)

حدیث کی کتابون مین لکھا ہے۔ کہ روزہ افطار کرنے کیوقت کہانا پیٹ بھر کر نہین کھانا چاہیئے۔ پھر ایک حدیث شریف کا مضمون یہ ہے۔ کہ "خدا اس پیٹ کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے" جو کھانے سے منہ تک بھرا ہو" ان حدیثون کے مضمون پر غور کرو اور روزون کی مصلحت پر خیال دوڑاؤ۔ جب روزون سے یہ مقصد ہے۔ کہ انسان کی نفسانی خواہشین مغلوب کیجاوین اور اس کے نفس کے سرکش اور تند جذبات دبائے جاوین تو یہ مقصد اس حالت مین کیونکر پورا ہو سکتا ہے جبکہ افطار کے وقت خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا جاوے اور دن بھر بھوکا رہنے کی کسر نکال لی جاوے اس کے علاوہ اکثر مسلمانون کی عادت ہے کہ گیارہ مہینے معمولی کھانا کھاتے ہین مگر رمضان مین طرح طرح کے نفیس اور لذیذ کھانے تیار کراتے ہین اس حالت مین بھی روزون کا مقصد فوت ہوتا ہے روزون کے اصلی فائدون کو ملحوظ رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ افطار کے بعد جو کھانا کھایا جاوے وہ معمولی ہو اور اسی قدر ہو جس قدر کہ رمضان سے پہلے شام کے وقت کھایا جاتا تھا۔

اگر اس مسئلہ کو قواعد حفظان صحت کی نظر سے دیکھا جاوے تو یہ بات ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ دن بھر کے بھوکے رہنے کے بعد (جس مین معدہ بالکل خالی رہتا ہے اور تمام اعضاء سکون اور آرام کی حالت مین ہوتے ہین) یکایک معدہ اور اعضاء کو برانگیختہ کیا جائے اور کسی ایسے قاعدے پر عمل کیا جاوے جس سے کوئی ضرر نہ پیدا ہو اور انسان کی تندرستی مین خلل نہ آئے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو روزہ دار حقہ پینے یا چاء یا قہوہ پینے کے عادی ہین وہ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے حقہ یا چاء یا قہوہ کا بندوبست خاص اہتمام سے کرتے ہین اور نہایت بے صبری سے اذان کے منتظر رہتے ہین۔ اذان کے ہوتے ہی فوراً وہ اپنے شغل مین مصروف ہو جاتے ہین مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ چیزین معدہ کے خالی اور اعضاء کے افسردہ ہونے کی حالت مین نہایت مضر ہین جب ان چیزون سے اس زمانہ مین بھی ضرر ہوتا ہے جبکہ روزون کے ایام نہین ہوتے۔ تو خیال کرو۔ کہ ان دنون مین یہ چیزین کیسی مضر ہون گی۔ جبکہ دن بھر معدہ کھانے اور پانی سے خالی رہتا ہے اور تمام اعضاء ساکن اور تمام اعصاب پژمردہ ہوتے ہین۔

اسی طرح دیکھا جاتا ہے کہ اکثر روزہ دار افطار کے بعد نہایت ٹھنڈا پانی یا شربت پیتے ہین۔ حالانکہ ان کو یہ امر معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خالی معدے مین ٹھنڈے پانی یا سیال کے پہونچنے سے دل کے اعصاب مین خاص طور پر جوش پیدا ہوتا ہے۔ غور کرو۔ کہ اگر تم کسی گرم شیشے پر ٹھنڈا پانی ڈالو تو وہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے میں نے بہت سے روزہ دارون کو اس موقع پر بے ہوشی اور غشی کی حالت مین دیکھا ہے۔

افطار کیوقت جو غذا کھائی جاوے وہ نہایت قلیل اور زود ہضم ہونا چاہیئے مثلاً تھوڑا سا شوربا یا دودھ یا کوئی شیرین میوہ قلیل مقدار مین یہی سنت نبوی ہے۔ تھوڑی سی زود ہضم غذا کے کھانے سے معدہ بغیر کسی تکلیف کے آہستہ آہستہ اپنے کام کیلئے بیدار ہونا شروع کرتا ہے اور وہ سیال جس سے کھانا ہضم ہوتا ہے معدہ کی دیوارون سے رسنے لگتا ہے افطار کے بعد مغرب کی نماز نہایت سکون اور اطمینان سے پڑھنی چاہیئے جلدی نہین کرنی چاہیئے کیونکہ اس طرح معدہ کو از سرنو اپنے فرض کے انجام دینے کیلئے تیار ہونے کا موقع ملیگا اور باقی اعضاء بھی بغیر کسی دشواری اور گھبراہٹ کے رفتہ رفتہ بیدار ہو جاوینگے۔ اس کے بعد شام کا کھانا کھایا جاوے مگر خیال رہے کہ کوئی ثقیل کھانا نہ کھایا جاوے۔ اور نہ کوئی ایسی غذا کھائی جائے جسمین مصالح حد سے زیادہ ہو کیونکہ ایسے کھانے قواعد حفظان صحت کے خلاف ہین اور ان سے معدہ کی [illegible]

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ مین نے قادیان مین اپنی دوکان مین کلاہ لنگی پشاوری ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اتیار رکہی ہو۔ قریباً پانچ سال سے یہ دوکان مین کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے اگر کوئی احباب کوئی چیز منگا چاہین تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین نہائت راستی سے تمام معاملہ کیا جاویگا۔ اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لے لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔

احمد نور - مہاجر سوداگر کابلی از قادیان

ضرورت نکاح

۵ - مد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تہے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکہتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

۹ - گورنیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کیمتعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم - ن - د - خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کامن احمدی — الا داد دائے - قیمت ۸ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی در تائید حضرت مسیح موعودؑ قیمت ار

نظم مستورات - مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۸ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب دہلوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۸ر

القول الصحیح — اردو نظم - در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت احمد صاحب شاعر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۷ر

الوصیتہ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جسمین بہت سے اسلامی مسائل پر بیرکن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے - قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پٹیالہ نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپاکر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ [illegible] عمر [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] قیمت ۲ر

حیرت کی حیرانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین - قیمت [illegible]

ایک سچی شہادت

ماتمی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تہا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تہا طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تہا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ یہ بھی شک ہو گیا تہا کہ میرے بائین طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا سے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ تہا۔ آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مین نے کیا اور عرصہ تک بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات متذکرہ بالا رفع ہو گئین میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستون نے ان گولیون کو استعمال کیا اور بہت ہی مفید پایا جیسا کہ مینے۔ مین حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم - محبوب عالم [illegible] [illegible] سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ شاہد [illegible] ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی پیمانہ [illegible] اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکہتی ہین جن لوگون کے دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً [illegible] [illegible] کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہون اور تہوڑا سا کام کرنے سے تھک جاتے ہون انشاء اللہ تعالیٰ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹون کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی [illegible] ہر قسم کی قوۃ یا کمزوری نظام عصبی کیحالت کے ہی تحت ہوتی ہے قیمت فی سیکڑہ [illegible] بیس گولی ایک روپیہ۔ علاوہ برین اور کئی امراض [illegible] [illegible] کی نہائت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہو سکتی ہے از انجملہ سرمہ عجیب [illegible] [illegible] [illegible] سے پانی جاری رہنا [illegible] [illegible] اور ضعیف ہو اسکیلئے [illegible] [illegible] دوائی سوزاک [illegible] [illegible] سفوف [illegible] [illegible] سفوف مفرح اعظم - دیرینہ فتور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل بیچین اور کاہل رہتی ہو [illegible] [illegible] [illegible] معدہ مین گاہ گاہ [illegible] ہوتی ہو اور میلا ہی طرح سے [illegible] ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکہتی ہے قیمت [illegible] پتہ خوش خط معہ حالات مفصل و عمر اور نام اور داک کی [illegible] ہون۔ محصول و جوابی لکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - [illegible] [illegible] [illegible] گوجرانوالہ

نوٹ - عام فائدہ کیلئے یہ حبوب مقوی کی قیمت [illegible] نومبر سنہ [illegible] سے ۱۶ نومبر سنہ [illegible] تک بجائے چار روپیہ کے [illegible] روپے سیکڑہ کر دی گئی ہے رعایت سے فائدہ اٹھاؤ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چہاپا گیا۔

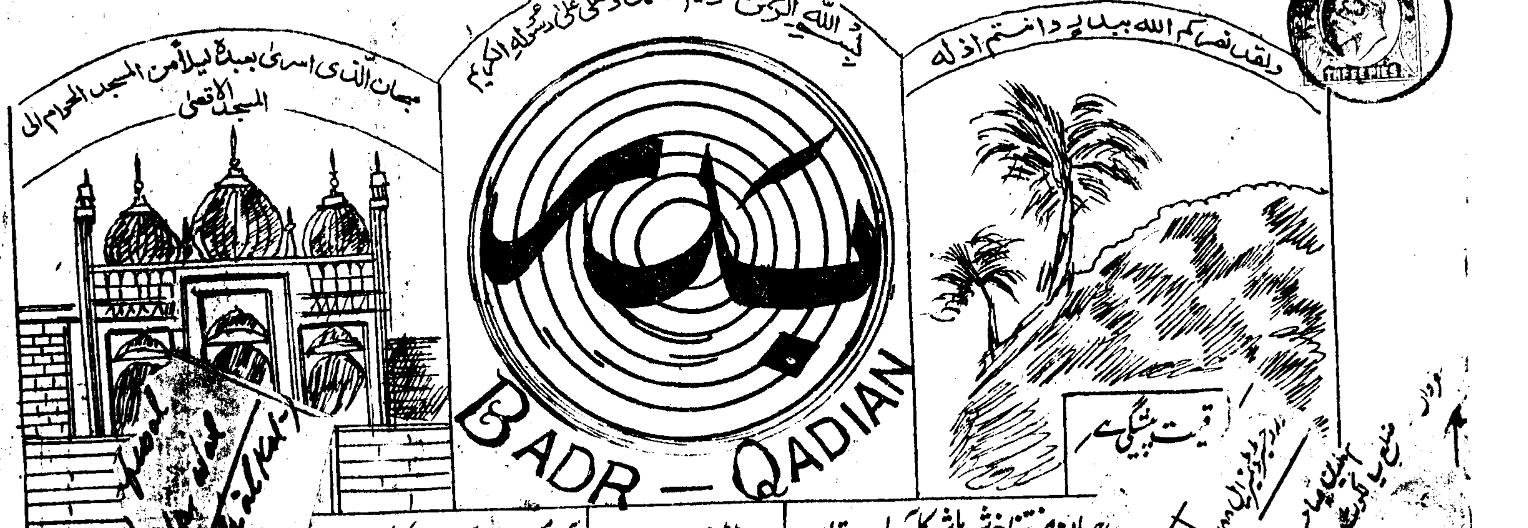

ان جہان منتظر خوش باش کاندر دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

مورخہ ۳ ـ شوال ۱۳۲۵؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ ـ نومبر ۱۹۰۷؁ء

جلد ۶ | نمبر ۴۶

چہ گویم با تو گرائی چہاد رقادیان ہمینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲

رپورٹ یوم عید مبارک

احباب کو عید مبارک ہو ـ رمضان کی عبادت اللہ تعالیٰ کے حضور میں مقبول ہو ـ فرمایئے عید کی خوشی میں کچھ اپنے ہفتہ وار خادم بدر کا حصہ بھی نکالا ہے؟ یہاں قادیان میں جمعرات کے دن حضرت کو الہام ہوا تھا کہ عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو اس الہام کو سن کر بعض احباب نے روزے بھی کھول دئے مگر حضرت نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں باہر سے بھی خبر آئی کہ بعض جگہ عید جمعرات کو ہوئی یہاں جمعرات کا دن گذرنے کے بعد شام کو چاند دیکھا گیا اور جمعہ کے دن عید ہوئی بلکہ دو عیدیں ہوئیں عید مبارک کے موقعہ پر باہر سے بھی بہت دوست تشریف لائے ـ مثلاً ڈاکٹر نور محمد صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے ـ منشی محمد اللہ دتا صاحب خان صاحب عبد المجید صاحب بمعہ برادران ڈاکٹر فیض قادر صاحب اور دیگر بہت سے کپورتھلہ سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد سے عید حسب معمول مسجد اقصیٰ میں پڑہی گئی اور جمعہ بھی صرف اُسی جگہ ہوا ہر دو خطبے حضرت اخی المکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب نے پڑہے ـ

خطبۂ عید عید کے خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے بعد کلمہ تشہد اور استعاذہ قرآن شریف کی آیات پارہ دوم رکوع ۸ میں سے یسئلونک عن الاھلۃ الخ پڑھ کر اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ رمضان شریف کے ذریعہ سے مسلمانوں کو تقویٰ میں ایک ریاضت کرائی جاتی ہے کہ جب مباح چیزیں انسان خدا کیخاطر چھوڑ دیتا ہے تو پھر حرام کو کیوں ہاتھ لگانے لگا پھر فرمایا کہ ایک وقت تو خدا تعالیٰ کی صفت رحم اور درگذر کی کام کرتی ہے مگر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب دنیا کے گناہ حد سے بڑھ جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے ـ پھر بھی ایسے وقت میں ایک سمجھانے والا ضرور آتا ہے جیسا کہ آج ہمارے درمیان موجود ہے اور اس زمانہ میں بائبل کی کثرت اشاعت جو ہوتی ہے باوجودیکہ عیسائی اپنے عقائد میں اُسکو قابل عمل نہیں جانتے ـ پھر کروڑوں روپے اس پر خرچ کرتے ہیں اسمیں بھی یہی حکمت الٰہی ہے کہ توحید اور عبادت الٰہی اور اعمال صالح کا وعظ اس کے ذریعہ سے بھی تمام دنیا پر ہو رہا ہے صحابہ الہے کے من وسوال کیا وہ اسواسطے تھا کہ جب رمضان کی عبادت کے برکات انہوں نے دیکھے تو انکو خواہش ہوئی کہ ایسا ہی دوسرے مہینوں کی عبادت کا ثواب بھی حاصل کریں اسواسطے انہوں نے یہ سوال پیش کیا ـ فرمایا ـ دو بڑے نشان اسمان پر دکھلائے گئے سورج گہن اور چاند گہن ۱۰ رمضان میں ایسا ہی دو نشان زمین پر ہیں قحط اور طاعون ـ فرمایا حج کے متعلق حضرت ابراہیم کو خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ اذن فی الناس ـ تب سے آجتک یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جس طرح کبوتر اپنے کابک کو دوڑتے ہیں اسطرح لوگ حج کو جاتے ہیں زمانہ جاہلیت عرب میں رسم تھی کہ سفر کو جاتے ہوئے کوئی بات یاد آتی تو دروازے کے راستے گھر میں نہ آتے اس سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا اور اس میں ایک اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ ہر ایک کام میں اس راہ سے جاؤ اور اس دروازے سے داخل ہو جو خدا نے مقرر کیا اور اس کے رسول نے دکھایا اور رسول کے خلفاء اور اس زمانہ کا امام بتلا رہا ہے فرمایا ـ خدا چاہتا تو اپنے رسول کیواسطے اپنے خزانے کھولدیتا اور تمہیں کچھ خرچ کرنے کی ضرورت نہوتی مگر پھر تمہارے واسطے کوئی ثواب نہ ہوتا جب خدا کسی قوم کو عزت دینا چاہتا ہے تو یہی سنت اللہ ہے کہ پہلے اس سے اللہ کی راہ میں مالی جانی بدنی خدمات لیجاتی ہیں ـ فرمایا اس زمانہ میں غلام کے چھوڑ دینے کا ثواب مقروض کے قرضہ کے ادا کرنے سے ہو سکتا ہے اور دو خاص مقروضوں کی طرف آپنے اشارہ فرمایا ـ جن کیواسطے چندہ کیضرورت ہے ـ فرمایا ان لوگوں کیواسطے بھی خرچ کرنا چاہیئے ـ جو دینی علوم کے حصول میں (طلباء) یا دینی خدمات میں مصروف ہونے کے سبب احصروا فی سبیل اللہ کے مصداق ہیں اور ایسے لوگوں کو بھی دینا چاہیے جو سوال کے عادی نہونے کے سبب کسی ضابطہ کی پابندی میں نہیں آسکتے ـ

خطبۂ جمعہ جمعہ کے خطبہ میں آپنے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک انسان محنت مشقت نہ اٹھائے ـ خدا کے راہ میں ابتلاؤں کی برداشت نہ کرے ـ وہ انعام واکرام نہیں پاسکتا خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے ـ کہ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف اتنا مونہہ سے کہکر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لائے ـ نہیں بلکہ ان پر وہ ابتلا ضرور آئیں گے جو پہلوں پر آئے فرمایا یہ وقت ہے کہ جناب الٰہی کو راضی کر لو ـ

خطبۂ نکاح بعد نماز عصر مولوی محمد حسین صاحب پرمجیٹ پور کے فرزند میاں عبد الرحمٰن کا نکاح دختر منشی خدا بخش کیساتھ بمہر یکصد روپیہ بموجودگی حضرت اقدس ہوا اس خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ نکاح کا اصل منشاء تقویٰ ہے ـ اس طرح عید کا سارا دن وعظ و نصیحت کے سننے اور سنانے میں اور عبادت میں صرف ہوا اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - رپورٹ یوم عید مبارک
صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۳ تا ۶ - تبصرہ

بدرِ مسیح

مورخہ ۳ - شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۰ - نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۶ اور ۷ نومبر کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ ساھب لک غلاماً زکیا۔ رب ھب لی ذریۃ طیبۃ۔ انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ اخذھم اللہ بقی وحدہ لا شریک معہ۔ قل جاء الحق وزھق الباطل موت قریب۔ ان اللہ یحمل کل حمل۔ من خدمات خدم الناس کلھم۔ ومن آذاک اذی الناس جمیعا۔ آمدن عید مبارک بادت عید تو ہے چاہو کرو یا نہ کرو۔ ترجمہ۔ مین ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ مین تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھیگا کہ تیرا رب اُن مخالفون سے کیا کریگا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہین خدا ان کو پکڑیگا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہیگا اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یعنی باطل بھاگ جائیگا۔ ایک شخص کی موت قریب ہے، خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اٹھائے گا (اس کے معنے اب تک معلوم نہین ہوئے۔ آئندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کرے) جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دکھ دیتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دنیا کو دکھ دیا۔ اس کے بعد ایک اور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہین۔ شائد بعد مین اجازت ہو جائے اُس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔

"دیکھ مین ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں"

۱۰ - نومبر ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا۔ ایک وبا پڑے گی۔ معلوم نہین کہ یہ کس قسم کی وبا ہوگی۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان عبدالحق صاحب سامانہ پٹیالہ سٹیٹ
میان غلام محمد صاحب - جاکن اندر گڑھ
میان عالم خان صاحب کنگ چودہ کلائی
میان شاہ محمد صاحب 〃 〃
میان سید محمد صاحب موضع بہلولہ سیالکوٹ
مسمات فضل بی بی 〃 〃 〃
میان ابوالحسن صاحب کجرہ مونگھیر
رحمت علی صاحب سوتی کاری بنگال ضلع چمپارن
برکت علی صاحب بازید پور تحصیل قصور
مسمات بی بی توضیہ قاضی ولی چک بہاگل پور
مسمات بی بی روضتہ النسار 〃 〃 〃
عبدالباسط 〃 〃 〃 〃
عبدالرحمن 〃 〃 〃 〃
عبدالحی 〃 〃 〃 〃

مسمات بی بی ربیتہ قاضی ولی چک بہاگل پور
بی بی سارہ 〃 〃 〃
محمود الحسن 〃 〃 〃
عزیز الدین 〃 〃 〃
سلطان محمد اپیل نویس کوئٹہ بلوچستان
عبدالرحمن محمد جنگی نابھہ
سرور خاں ولد غلام رسول صاحب ذیلدار خانا نوالی بھیورہ - سیالکوٹ
میان اللہ دین صاحب قصاب خوشاب
سید محمود - جریان ضلع ہزارہ
ستا گہار - مگولہ - سیالکوٹ
کریم بخش صاحب بہرام پور براہ پیگوڑہ
پیر بخش صاحب مندوال چونترہ اٹک
نیاز محمد ولد منشی محمد بخش صاحب - گجرانوالہ

ایک اور مبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل خبر اپنے اخبار گوہر بار مین شائع فرما کر ممنون فرماوین - خدا کے فضل وکرم سے بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۰۷ء بوقت ۶ بجے صبح بروز چہارشنبہ مطابق ۲۹ - ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ اس عاجز کی چھوٹی بیوی کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت مسیح موعود نے صلاح الدین رکھا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک - خلیفہ رشید الدین ایل - ایم - ایس سول اسٹنٹ سرجن اضلاع متحدہ
اللہ تعالیٰ اس مولود کو صالح تندرست اور دراز زندگی عطا فرماوے اور خادم دین بنائے آمین اڈیٹر

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیشگوئی کو خوب شائع کریں اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ میں چسپاں کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تبصرہ

مجھے اس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قائم کروں جن سے اُن کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قائم ہو جاویں واضح ہو کہ میں نے اس ہفتہ کے اخبار عام میں اس کے پہلے کالم میں ہی پڑھا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخباروں میں بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اُس پر چڑھایا ہے کہ گویا ان میں سے کسی کا مباہلہ میں فتحیاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے ہم اسجگہ زیادہ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ جھوٹ کی سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق وکذب بنایا جاوے کہ اگر اُس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھہرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹھہراتا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جاویں جیسا کہ قرآن شریف سے سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے جیسا کہ وہ مقابلہ میں شریک ہو گئے ورنہ بموجب حکم آیت لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہونچا تھا جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اُسکی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہیں ہو گا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ دشمن اُسدن خوش ہو گا اور اپنا وار کریگا مگر ساتھ ہی دشمن کے بدانجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئے گا اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں گے اور ساتھ اُس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تھا۔ کہ انی مع اللہ فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں اور جو اس کی رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر اور یہ بھی ان کی نسبت الہام تھا کہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ یعنی اے اہل بیت خدا تمہیں ایک امتحان کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ اس الہام میں بھی اسی مصیبت کیطرف

اشارہ تھا۔ اور علاوہ اس کے اور کئی الہام تھے جنمیں بصراحت اس لڑکے کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔ اور صرف یہی نہیں تھا کہ زبانی اپنی جماعت کو یہ پیشگوئیاں بتلائی گئی تھیں بلکہ یہ پیشگوئیاں اس واقعہ سے کئی سال پہلے اخبار بدر اور الحکم میں شائع کردی گئی تھیں جن کا خلاصہ مضمون یہی تھا کہ مبارک احمد قبل اس کے کہ جو بلوغ کی عمر کو پہونچے فوت ہو جائیگا اور باوجود اس کے کہ میرے کئی اور لڑکے تھے جو اُس کے حقیقی بھائی تھے مگر میں نے خدا سے الہام پاکر صریح طور پر پیشگوئی میں شائع کیا تھا کہ قبل از بلوغ وفات پانیوالا مبارک احمد ہے اور صاف اور کھلے لفظوں میں لکھا تھا کہ مبارک احمد نابالغ ہونے کی حالت میں ہی فوت ہو جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان تھا جو خدا نے کھلے کھلے طور پر خبر دے دی کہ مبارک احمد بلوغ کی عمر تک نہیں پہونچیگا اور خورد سالی میں ہی فوت ہو جائیگا اب کوئی ایماندار سوچے کہ کیا یہ کسی اعتراض کی جگہ تھی بلکہ یہ موت تو پہلے ہی سے مقرر ہو چکی تھی اور اخباروں میں شائع ہو چکی تھی اس لئے یہ ایک بڑا بھاری نشان تھا کیونکہ ایسے عمیق غیب پر انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا۔ مگر تعصب کا کیا علاج۔ متعصب انسان اندھا ہو جاتا ہے اور اُسوقت اُس پر یہ شعر صادق آتا ہے ؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔ لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک۔ یعنے ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما۔ یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کیطرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلعم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھے بھی بچائے گا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقوے سے کام نہیں لیتا اور بدزبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہیئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مر گیا یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے سو ایسے واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت سے کسی نبی کا خاندان مستثنیٰ نہیں رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر رکھا مگر آخر کار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہانتک کہ ان کافروں کا نام و نشان نہ رہا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا۔ یہ سچ ہے کہ العاقبۃ للمتقین۔ سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کرے گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جاہل دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو۔ پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے اور ان کا نام و

نشان نہین رہے گا ۔ اس بارے مین ان دنون مین جو کچھ خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھتا ہون چاہیئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھین اور اس کو اپنے گھرون کے نظارگاہ جگہون پر چسپان کرین اور اپنی عورتون اور لڑکون کو اس سے اطلاع دین اور جہان تک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقفکارون کو اس امر پر مطلع کرین کیونکہ یہ دن آنیوالے ہین اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم مین اور ہمارے اُن مخالفون مین جو تکفیر اور گالیون سے باز نہین آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اس کا غضب بھی سب سے بڑھکر ہے اور وہ سزا دینے مین دھیما ہے مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اُس سے کانپتے ہین اور اس پیشگوئی مین ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہین جنہون نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیان دینے اور بدزبانی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض نے ان مین سے میرے قتل کے فتوے دئے اور وہ سب لوگ چاہتے ہین کہ میں قتل کیا جاؤن اور زمین سے نابود کیا جاؤن اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہی فیصلہ کرے گا جو اُس کے علم کے موافق ہے اُس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے ۔

الم ترکیف فعل ربّک باصحاب الفیل ۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۔ انّک بمنزلۃ رحی الاسلام ۔ انتزلک واخترتک ۔ ترجمہ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہین اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہین اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہین اُن کا انجام کیا ہو گا ۔ یعنی اُن کا وہی انجام ہو گا جو اصحاب الفیل کا ہوا پھر فرمایا ۔ **وینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یاتون من کل فجٍ عمیق** یعنی تیری مدد وہ لوگ کرین گے ۔ جن کے دلون مین ہم الہام کرین گے وہ دور دراز جگہون سے تیرے پاس آوین گے اسجگہ استعارہ کے رنگ مین خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فجٍ عمیق خانہ کعبہ کے حق مین ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکّی کے ہے اس چکّی مین جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہین رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفون کا اخزار اور افنا تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رُسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہین وہ آپ ہی رُسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا **انّی انا ربّک الرحمٰن ۔ ذوالعزّ والسلطان ۔ من عادا ولیّالی فکانما خرّ من السماء ۔ انی موجود فانتظر ۔ سینالھم غضب من ربّھم وماکنا معذبین حتّی نبعث رسولًا ۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا ۔ قل انی امرت لکم فافعلوا ما تومرون ۔ الیوم یوم البرکات ۔ یا عبد اللہ انّی معک ۔ والضحٰی واللیل اذا سجٰی ماودعک ربّک وما قلٰی** ۔ یعنی مین رحمان ہون صاحب عزّت اور سلطنت جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا مین موجود ہون پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہین آتے عنقریب اُن پر غضب الٰہی نازل ہو گا ہم عذاب نازل نہین کیا کرتے مگر اس حالت مین کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دُنیا پر عذاب شدید نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائین گے جنہون نے دلون کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائین گے جنہون نے اپنے نفسون کو گندہ کیا اور پھر فرمایا کہ مین تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہین کرون گا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دیگا انکو کہدے کہ مین تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہون پس وہی کرو جو مین حکم کرتا ہون یہ برکت کے دن ہین ان کا قدر کرو ۔ اے خدا کے بندے مین تیرے ساتھ ہون مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اُس رات کی جبکہ تاریک ہو ۔ جو تیرے ربّ نے تجھے دشمن نہین پکڑا اور پھر اُردو مین فرمایا کہ ہر ایک حال مین تمہارے ساتھ موافق ہون اور تیرے منشا کے

مطابق۔ اور پھر فرمایا۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔ **خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالیٰ**۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک۔ **انی معک** ذکرتک فاذکرنی وسع مکانک حان ان تعان وتعرف بین الناس انی معک یا ابراھیم انی معک ومع اہلک انی مع اللہ معی و اہلک انی انا الرحمان فانتظر قل یا خذک اللہ یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے، تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہم تیرا بوجھ اتار دینگے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کرے وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کیساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کیطرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہیئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔

اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنیوالی ہے جسکی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی وہ لوگوں کو دیوانہ کیطرح کردیگی معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی مگر خدا مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤں گا۔ گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائیگا وہ بچایا جائیگا اور خدا نے فرمایا میں روزہ بھی کھولونگا اور افطار بھی کروں گا اور اس گھڑی تک جسکو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ میرا عذاب دنیا کے شامل حال رہیگا اور طاعون دور نہیں ہوگی اور کبھی دور نہیں ہوگی جبتک کہ لوگ اپنی اصلاح کرکے نیکی اور خدا کی طرف رجوع نہ کریں خدا چاہتا ہے کہ زمین گناہ سے پاک ہو جائے سو اس لئے ایک طرف اس نے طاعون اور کئی اور عذاب بھیجے اور دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنے والا بھیجا تا زمین کو گناہ سے پاک کرے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

میرزا غلام احمد ۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء

(نوٹ۔ یہ اشتہار جدا بھی چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی اشتہار۔ یک صد اشتہار ۲؍۔ پچاس اشتہار ۱؍۔ دفتر بدر سے طلب کرو)

بسم الله الرحمن الرحيم * نحمده ونصلي على رسوله الكريم

ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة

سبحان الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ے ر

ای جہان منتظر خوش باش کا تدلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر

جلد (۶)

مورخہ ۱۴ - شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۱ - نومبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

نمبر (۴۷)

سرچہ گویم با تو گرآئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲ ر

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے - شرک سے مجتنب رہے گا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
قن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عسلہ
معاونین درجہ اوّل جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	ضر
معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرنے کا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے ر
مابعد	للعہ ر
فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاوے گی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید زر اخبار میں دیجاوے گی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے - مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا - اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا - استغفر الله ربي من كل ذنب واتوب اليه - ۲ بار - رب اني ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں - میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین [illegible] مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

انسان کے شغل کا اثر اُس کی زندگی پر

انسان جو کچھ کاروبار کرتا ہے۔ اُس کا اثر اُس کی عمر کو گھٹانے اور بڑھانے میں بہت حد تک ہوتا ہے۔ یہ امر آسانی سے سمجھ میں آجانا چاہیئے۔ کہ کارخانوں میں کام کرنے اور خصوصاً دیاسلائی بنانے کے کارخانوں یا تانبا سکہ یا جست کی کانون میں یا ایسے ہی دیگر مقامات پر کہ جہان کی ہوا ناقص ہو کام کرنے سے انسان کی صحت دن بدن روبہ تنزل ہو جاتی ہے اور وہ انسان جلدتر قبر کا راستہ تلاش کرتا ہے۔

اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ کلرک پیشہ اور وہ لوگ جن کو زیادہ تر ایک جگہ پر بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اور تازہ ہوا سے وہ عموماً اس طرح پر محروم رہتے ہیں۔ کیون اپنی پوری عمر کو نہیں پہونچتے اور بہ نسبت ان لوگون کے کہ جو اس معاملہ میں ان کی نسبت زیادہ خوش نصیب ہوتے ہین جلدتر اپنی زندگی کا خاتمہ کر بیٹھتے ہین۔

اس معاملہ میں علم طب و علم صحت کے ماہرین نے جو تجربے اور مشاہدے کئے ہین وہ نہایت ہی بیش قیمت اور پُر راز نصیحت ہین۔ اس ضمن میں گذشتہ ماہران کے تجربون کے علاوہ حال ہی مین انگلستان کے ایک مشہور ڈاکٹر آر بیچ نے جو بہت سے تجربہ کئے ہین۔ وہ اس لائق ہین۔ کہ ہر ایک انسان اس کو سُنے پڑھے اور عملدرآمد کرکے ان سے مستفید ہو۔ ڈاکٹر آر بیچ صاحب کے تجربہ کا اگر لب لباب بیان کیا جاوے تو وہ یہ ہے کہ دولت مند اور نکمے (بغیر شغل) جماعت کو جو شہرون مین بود و باش رکھتی ہے۔ اس جماعت کی نسبت کہ جو عموماً دیہاتون مین رہتی اور اپنا پیٹ پالنے کے لئے سخت محنت اور مشقت کرتی ہے بہت کم عمر نصیب ہوتی ہے۔

ایک آسودہ حال اور فارغ البال شخص کا دنیا مین کوئی مستقل اور سنجیدہ مدعا زندگی ہوتا ہی نہین۔ اس کی زندگی ایک مسلسل مگر برائے نام خوشی کا دَورہ ہوتا ہے۔

اول وہ قدرت کی عمدہ نعمتون کو نہایت لاپرواہی سے خرچ کر دیتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے دل مین نہ صرف فرحت کے لئے کوئی عبرت ہی نہین رہتی۔ بلکہ وہی فارغ البالی ایک گمونہ اس کی موت کا موجب بن جاتی ہے۔

برعکس اس کے ایک کسان کی عمر نسبتاً سے زیادہ تسلیم کی گئی ہے۔ اس کو سخت مشقت کرنی پڑتی ہے لیکن اس کا کام کھلی ہوا اور ایسے قرب وجوار میں ہوتا ہے جو اصول صحت کے زیادہ تر مطابق ہو گئے ہین اس کی خوراک سادہ۔ مختصر اور صحت بخش ہوتی ہے اس کے قوائے ہاضمہ درست ہوتے ہیں اس کو بھی بے ضرر خوشی اور شغل نصیب ہوتے ہین لیکن شہرون کی برائیون اور فضولیات سے وہ محفوظ رہتا ہے۔ کسان سے دوسرے درجہ پر عمر کے لحاظ سے علمی پیشہ والے لوگ تسلیم کئے گئے ہین اور ان علمی پیشہ ورون کے واسطے بھی .. .. رہنمایان مذہب) کی عمر سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان کی رہائش کا طرز بھی کسانون سے بہت سی حالتون مین مشابہت رکھتا ہے۔ ایک دینی آدمی کے کام کے اوقات مقررہ اور باقاعدہ ہوتے ہین اس کو تازہ اور باہر کی کھلی ہوا سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ اپنی ہر ایک عادت مین اعتدال کو مدنظر رکھتا ہے اور وہ اپنے پیشہ کے لحاظ سے ہی ان دیگر تمام نقصون سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ کہ جن کا شکار اکثر دنیا دار ہوتے رہتے ہین۔

علمی پیشون مین سے سب سے کم عمر طبابت پیشہ اصحاب کی پائی گئی ہے۔ اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنیوالا ایک طبیب سب سے زیادہ خودغرضی سے مبرا اور پر اپکار (دوسرون کی بھلائی) کے بھاؤ سے پُر ہوتا ہے وہ ہر وقت پبلک کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے اور اس کو اپنی نسبت سوچنے کا بہت ہی کم وقت ملتا ہے۔ وہ کھانا بھی اکثر بے وقت کھاتا ہے۔ اور بلالحاظ موسم باہر آجاتا ہے اور عموماً قوانین قدرت کے برخلاف ہی زندگی بسر کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ اس کا دماغ اپنے مطب کی ذمہ داریون سے ہمیشہ دبا رہتا ہے اور یہ متواتر دماغی مشقت اور تھکاوٹ اس کی صحت پر بہت کچھ ناقص اثر پیدا کرتی ہے۔ اس لئے کوئی تعجب نہین ہونا چاہیئے کہ کیون اہل طبابت لوگ اکثر سودا وغیرہ دماغی عارضون کا نسبتاً زیادہ شکار ہوتے ہین اور عمر کے لحاظ سے بھی وہ کوئی بہتر نتیجہ نہین بہ گئے۔

ڈاکٹر آر بیچ صاحب کی رائے مین پالٹیکس کا شغل نہائت بہتر شغلون مین سے ایک ہے اور وہ اپنے دعوے کے ثبوت مین گلیڈسٹون بسمارک ڈیسرائیلی وغیرہ کی نظیرز پیش کرتے ہین دماغی محنت کرنے والے اشخاص درازی عمر کے لئے زیادہ شہرت رکھتے ہین اور علمی کام کرنے والون مین سائنسدان پروفیسرز۔ ٹیچرز کی شرح اموات بہت کم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے مین جائز طریق پر دماغی محنت بہ نسبت جسمانی مُشقت کے انسان کی عمر بڑھانے مین زیادہ اثر رکھتی ہے۔ لیکن ان کے قیاس مین جو انسان جائز دماغی محنت کے ساتھ مناسب جسمانی مُشقت کی مشق بھی کرتے ہین وہ سب سے اعلےٰ معراج کو حاصل کرنے مین کامیاب ہوتے ہین۔ پولیس مین مجموعی حالت مین تندرست اور دراز عمر ہوتے ہین۔ جس کی وجہ ایک تو یہ ہے۔ کہ اس جماعت مین اول سے ہی منتخب اشخاص داخل کئے جاتے ہین۔ دوم ان کی زندگی کا بہت سا حصہ کھلی ہوا مین گذرتا ہے۔ پولیس مین عموماً زیادہ تر مرض گھٹیہ کا شکار ہوتے ہین۔ کیونکہ ان کو اکثر گرم سرد ہوا مین آنے جانے کا کام پڑتا ہے۔

تجارت پیشہ لوگ جو اکثر سفر ہی مین رہتے ہین وہ شاذونادر ہی بڑی عمر کو نصیب ہوتے ہین۔ اوقات کی ناپابندی شراب اور تمباکو کا استعمال لاپرواہ اور فضول خرچ طرز زندگی یہ تمام ان کی بیوقت موت لانے کا موجب ہوتے ہین۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین۔ کہ یہ تعجب کی بات ہے لیکن سچ ہے۔ کہ مزدور لوگ جو اکثر کوئلون کی کان مین کام کرتے ہین جہان کہ سورج کی روشنی کو کوئی دخل نہین اور جہان کی ہوا بھی کوئلون کی گرد سے پُر ہوتی ہے۔ وہ لوگ مروجہ خیال کے عین برعکس عمدہ صحت رکھتے ہین اور دراز عمر ہوتے ہین۔

(الکیمیا)

خریداران کی خدمت مین التماس

احباب کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ خط وکتابت کرتے وقت اپنے نمبر خریداری سے ضرور مطلع کیا کرین کیونکہ بہر نام کے تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے

منیجر

حقہ نوشی

کرمفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجھین۔ تو اخبار گوہربار مین درج فرماکر ممنون فرماوین۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے۔ کہ مسلمانون کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہین آتا۔ خاص کر صوبہ پنجاب مین تو حقہ مسلمانون کے گلے کا ہار ہوگیا ہے۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض کسی حالت مین بھی یہ تیر کمان والا جن کسی آدمیون کے گلے سے اُترتا نظر نہین آتا۔ بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے مین حقہ نوش خوب جانتا ہے۔ میں افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موذی کے پنجہ مین گرفتار نظر آتے ہین۔ خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل رقم بطور چندہ جمع کرکے کسی کار خیر مین لگائی جاوے۔ تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہوسکتی ہے۔ کم ازکم اس رقم کے ذریعے چار لاکھ احمدیون مین سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کرکے ایک معقول وظیفہ پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبا کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہین۔ فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند فرماتے ہین اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تھی۔ اس کو بالکل ترک کردیا ہے۔ ایڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہہ عاجز ایک نیا نشان جو کہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۳ شوال بوقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہُوا عرض کرتا ہے۔ کہ وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہُوا۔ اور پھر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا۔ اور ستارون کی طرح روشنی عام وخاص آدمیون نے دیکھی۔ کمترین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تھا کار سرکار کررہا تھا۔ آج واپس بھیرہ مین آیا۔ تو بھیرہ والون نے بھی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد و نواح کے آٹھ آٹھ کوس والے کہتے ہین۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤن پر ظاہر ہُوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر (۲)

اندھون کو کیا فائدہ۔ ہرچند لوگون کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کورباطن اور برائی کے گرویدہ لوگ ہورہے ہین۔ کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھتے ہین پیشگوئیان پوری ہوتی ہین مگر نہین سمجھتے ہین۔ ان لوگون کو دیکھ کر جو مسلمان کہلاتے ہین رونا آتا ہے۔ کہ اس اُمت کا کیا حشر ہوگا۔ جو کہ پیارے حضرت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودون کو بھی نہین مانتے۔ حضرت دعائے خیر فرماوین۔

عزیز الدین گرداور قانون گو بھیرہ تحصیل بھی آباد

دریافت طلب

مین چند سال سے کشمیر مین تجارت چرم ومیوہ وغیرہ کرتا ہون اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راول پنڈی کے ساتھ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے۔ کہ مجھے کلکتہ اور بمبئی مین اپنی احمدی بھائیون سے تعارف پیدا ہو جاوے۔ اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے بھائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرماوین۔ تاکہ مین اُن سے بذریعہ خط وکتابت چند امور دریافت کرون۔

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ناسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی محمد بخش ٹیچر مظفر گڑھ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاما بعد اینکہ۔ آپکے دو رقعے میرے پاس پہونچے۔ مین آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہون میرا جواب نہ دینا اُمید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہوگا۔ وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تھی۔ اب بھی مدت کے بارہ بج چکے ہین۔ کہ قدرے فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہون خدا آپکو امام کی معرفت عطا فرماوے۔ کیونکہ من لم یعرف امام وقتہ فمات موت الجاھلیۃ والی حدیث خوب تقاضا کرتی ہے۔ کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے مین خوب غور کرین۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکھیوے کہ درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مد نظر رکھ کر امام کی صداقت کو پرکھے۔ اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر عمل کرکے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت مین بھی رہے مین شائد اپنی کمزوری اور پہلے گناہون کے گند کی وجہ سے جناب کو عمدہ نمونہ نہین دکھا سکا۔ ورنہ آپ کا کبھی ایسے سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مُردہ ہوچکے ہین۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتون سے تھی وہ تو آچکا اور راور تجدید دین بھی بڑے زور شور سے کررہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگون نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپ کا کام تو صرف تسبیح کے منکے گھمانے کا اور ارادہ ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ کر بعض آدمیون کو تپ دق کی بیماری ہی ہو جاتی ہے سب کے آجکل مولویون اور مرشدون کی شکلون کو دیکھ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چہ روز خہا کہ میدیدم بہ بیدار چنین روہار
بنازم دلبر خود راکہ بازم داد جنت را

میںنے سنا ہے کہ جناب کچھ میرے والد صاحب کو تسبیحون کے منکے پھرانے کی وصیت کر گئے تھے معلوم نہین کہ وہ منکا بازی کس حد تک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہُوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے پرتو بدلے ہوئے ہین منکے بازیون کے زمانے نہین ہے لیکن آپ لوگون کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہوسکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمگادڑین اور اُلو اندھیری مین خوش رہتے ہین کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہین خدا آپ کو بصیرت کی آنکھ عطا کرے۔ اور سچے موتنے والے انسان کو جو دو ہزار برس سے سرزمین کشمیر مین مدفون ہے۔ خالق الطیور ومحی الموتے مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبھی بخشا نہین جاتا۔ اور آجکل کے بیچارے مسلمانون کا یہی عقیدہ ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویون سے یہی مسئلہ پوچھ کر اپنی تشفی کرالیوین کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسیٰ علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہین اور پھر آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑھ کر خود مقابلہ کرین۔ کہ قرآن شریف آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دھجیان اوڑاتا ہے۔ اللہ خالق کل شیٔ بیان ہُوا ہے اور جن لوگون کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی بابت لکھا ہے۔ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون۔ جب حال یہ ہے تو معلوم نہین آپکا عیسیٰ علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے نکلکر خالق الطیور اور محی الموتیٰ بن جاتا ہے خدا آپکے ان فاسد اعتقادون کی جڑھ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے۔

والسلام۔ خاکسار غلام محمد۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

حقہ نوشی

کرمفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجھین۔ تو اخبار گوہر بار مین درج فرماکر ممنون فرمادین۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے۔ کہ مسلمانون کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہین آتا۔ خاص کر صوبہ پنجاب مین تو حقہ مسلمانون کے گلے کا ہار ہوگیا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پہرتے غرض کسی حالت مین بھی یہ تیر کمان والا جن کئی آدمیون کے گلے سے اترتا نظر نہین آتا۔ بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے مین حقہ نوش خوب جانتا ہے۔ مین افسوس کے ساتھہ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موزی کے پنجہ مین گرفتار نظر آتے ہین۔ خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل رقم بطور چندہ جمع کرکے کسی کار خیر مین لگائی جاوے۔ تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہوسکتی ہے۔ کم ازکم اس رقم کے ذریعے چار لاکھہ احمدیون مین سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کرکے ایک معقول وظیفہ پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبار کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہین۔ فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند فرماتے ہین اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تہی۔ اس کو بالکل ترک کردیا ہے۔ ایڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہہ عاجز ایک نیا نشان جوکہ ۱۱ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۲ شوال بوقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے۔ کہ وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور پہر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا۔ اور ستارون کی طرح روشنی عام و خاص آدمیون نے دیکہی۔ کمترین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تہا کار سرکار کررہا تہا۔ آج واپس بہونہ مین آیا۔ تو بہونہ والون نے ہی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گردو نواح کے آٹہہ آٹہہ کوس والے کہتے ہین۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤن پر ظاہر ہوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر اندہون کو کیا فایدہ۔ ہرچند لوگون کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فایدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کوربامن اور برائی کے گرویدہ لوگ ہورہے ہین۔ کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھتے ہین پیشگوئیان پوری ہوتی ہین مگر نہین سمجھتے ہین۔ ان لوگون کو دیکہہ کر جو مسلمان کہلاتے ہین رونا آتا ہے۔ کہ اس اُمت کا کیا حشر ہوگا۔ جو کہ پیارے حضرت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودون کو بہی نہین مانتے۔ حضرت دعائے خیر فرمادین۔

عزیز الدین گرداور قانون گو بہونہ تحصیل بستی آباد

دریافت طلب

مین چند سال سے کشمیر مین تجارت چرم و میوہ وغیرہ کرتا ہون اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راول پنڈی کے ساتھہ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے۔ کہ مجھے کلکتہ اور بمبئی مین اپنی احمدی بہائیون سے تعارف پیدا ہو جائے۔ اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے بہائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرمادین۔ تاکہ مین اُن سے بذریعہ خط وکتابت چند امور دریافت کرون۔

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ناسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی محمد بخش ہیچر مظفر گڑھ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاما بعد اینکہ۔ آپکے دو رقعے میرے پاس پہونچے۔ مین آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہون میرا جواب نہ دینا اُمید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہوگا۔ وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تہی۔ اب بہی مُدت کے بارہ بج چکے ہین۔ کہ قدرے فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہون خدا آپکو امام کی معرفت عطا فرمادے۔ کیونکہ من لم یعرف امام وقتہ فمات موت الجاھلیۃ والی حدیث خوب تقاضا کرتی ہے۔ کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے مین خوب غور کرین۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکہہ لیوے کہ درخت اپنے پہلون سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مدنظر رکہہ کر امام کی صداقت کو پرکھے۔ اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر عمل کرکے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت مین بھی رہے مین شاید اپنی کمزوری اور پہلے گناہون کے گندہ کی وجہ سے جناب کو عمدہ نمونہ نہین دکہا سکا۔ ورنہ آپ کا کبھی ایسے سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مُردہ ہو چکے ہین۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتون سے تہی وہ تو آچکا اور راہ تجدید دین بھی بڑے زور شور سے کررہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگون نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپکا کام تو صرف تسبیح کے منکے گہمانے کا اور ارہ ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ سے بعض آدمیون کو تپ دق کی بیماری ہی ہو جاتی ہے سب کے آجکل مولویون اور مرشدون کی شکلون کو دیکہہ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے

چہ روز خہا کہ میدیدم بدیدار چنین رو بار
بنازم دلبر خود راکہ بازم داد جنت را

مینے سنا ہے کہ جناب کچہہ میرے والد صاحب کو تسبیحون کے منکے پہرانے کی وصیت کر گئے تہے معلوم نہین کہ وہ منکے بازی کس حد تک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے پہتو بدلے ہوئے ہین منکے بازیون کے زمانے نہین رہے لیکن آپ لوگون کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہوسکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمگادڑین اور اُلو اندھیری مین خوش رہتے ہین کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہین خدا آپ کو بصیرت کی آنکہہ عطا کرے۔ اور مرگئے موتنے والے انسان کو جو دو ہزار برس سے سرزمین کشمیر مین مدفون ہے۔ خالق الطیور ومحی الموتے مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبہی بخشا نہین جاتا۔ اور آجکل کے بیچارے مسلمانون کا یہی عقیدہ ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویون سے یہی مسئلہ پوچہہ کر اپنی تشفی کرالیوین کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسیٰ علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہین اور پہر آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑہہ کر خود مقابلہ کرین۔ کہ قرآن شریف آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دھجیان اوڑاتا ہے۔ اللہ خالق کل شئ بیان ہوا ہے اور جن لوگون کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی بابت لکہا ہے۔ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون۔ جب حال یہ ہے تو معلوم نہین آپکا عیسیٰ علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے نکلکر خالق الطیور اور محی الموتیٰ بن جاتا ہے خدا آپکے ان فاسد اعتقادون کی جڑہ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے۔

والسلام۔ خاکسار غلام محمد۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - انسان کے شغل کا اثر اُس کی زندگی پر
صفحہ ۳ - حقہ نوشی - ایک اور ستارہ ٹوٹا - دریافت طلب
صفحہ ۴ - ۵ - خدا کی تازہ وحی - قومی توجہ کے لائق
صفحہ ۶ - حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک اور شہادت۔
صفحہ ۷ - تعصب اور حق پوشی کا تازہ نمونہ
صفحہ ۸ - الہام کی فلاسفی
صفحہ ۹ - آجکل کے سیدوں کی سرداری اُن کے ہر فعل سے ظاہر ہے
صفحہ ۱۰ - بدر میں خبریں ہونی چاہئیں - ڈائری صفحہ ۱۱ - ڈائری

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ - نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

قذف فی قلوبھم الرعب

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رُعب ڈالدیا

وعد غیر مکذوب

ترجمہ - یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا - یعنے ضرور پورا ہو کر رہے گا

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مولوی معین الدین صاحب بکٹ گنج پشاور
فقیر - گھریاکہ - ناگہ - سیالکوٹ
مسمات فاطمہ - شرقپور - ضلع لاہور
غلام نبی صاحب خواجہ ریڈر - زنجیر بازار مانڈے برہما
شمس الدین ولد فضل دین " " "
غلام نبی ولد محکم دین صاحب - زنجیر بازار مانڈے برہما
شمس الدین ولد فتح الدین " " "
فضل دین کلرک چیف کورٹ - لاہور
دین احمد عرف بھو - مال پور - ہوشیار پور
غلام محمد - " " "

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں کیونکہ خدا اُن سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور دیگر ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں احباب کو چاہیئے کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ جمع کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سیکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہ اب کے بھی امید ہے کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔ پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

کوئی ہے جو دینی کاموں کیواسطے اپنی لائف وقف کرے برادران! ایک اور نہائت ضروری اور اہم مسئلہ کی طرف بھی میں اس وقت توجہ دلاتا ہوں۔ بدیں امید کہ اس صدا کا جواب کم از کم سالیانہ جلسہ پر سننے میں آجاوے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ جس طرح روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اس کے انتظامی امور میں محکمہ جات بھی قائم ہوتے جاتے ہیں۔ یعنے وہ وقت دیکھا ہے کہ جب میں پہلی دفعہ ۱۹۰۱ء کے موسم سرما میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو صرف ایک مہمان پہلے تھا اور دوسرا میں تھا۔ اس وقت مہمانوں کو کھانا کھلانے والا

مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والا ۔ نئے آنے والوں کو وعظ سنانے والا ۔ کتابیں تصنیف کرنے والا ۔ ان کی چھپوائی کا انتظام کرنے والا ۔ کتابوں کو پیکٹ کرنے والا ۔ ان کے فروخت کا انتظام کرنے والا ۔ پیکٹوں پر پتے لکھنے والا خطوں کا جواب دینے والا ۔ میر عمارت ۔ مہتمم باغ ۔ مہتمم مساجد اخباروں کے واسطے مضامین نویس جو کچھ بھی تھا صرف ایک وجود تھا ۔ اب یہ تمام کام اس قدر بڑھ گئے ہیں ۔ کہ صرف پیکٹوں کے بند کرنے اور روانہ کرنے کے کام پر اس وقت اس جگہ کم از کم چار مستقل دفتری ہوں گے ۔ غرض یہ تمام کام دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور ہر ایک محکمہ کے واسطے ایک نہیں بلکہ کئی ایک محنتی اور ہوشیار آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ مدرسہ کے واسطے ہیڈ ماسٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ہیڈ ماسٹری کا کام دے سکیں میگزین کے واسطے ایڈیٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ایڈیٹری کا کام بھی دے سکیں علیٰ ہذا القیاس محکمہ میگزین ۔ محکمہ مقبرہ ۔ محکمہ سکرٹری ۔ محکمہ محاسب ۔ محکمہ نظارت وغیرہ ان تمام محکموں کے واسطے کہیں افسر اور کہیں محرروں کی ضرورت رہتی ہے ۔ اور سب سے زیادہ مدرسہ میں ایسے آدمیوں کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے ۔ جو محض اللہ تعالےٰ کی خاطر اس کام کو اختیار کریں ۔ قوت لایموت پر صابر ہوں اور اپنی اس خدمت کا اجر خدا سے چاہنے والے ہوں اور ان عاجز انسانوں سے خوشامد اور خاطر داری کے امیدوار اور خواہشمند نہ ہوں جو ان سے پہلے یہاں رہتے ہیں ۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے راہ میں ہر طرح کی تکالیف اٹھا کر اپنے رب کو راضی کر لینے والے ہوں ۔ کیا قوم میں ایسے لائق افراد موجود نہیں ہیں ۔ جو اپنی لائف کو قربان کر دیں ۔ میں امید ضرور ہیں اور یہ وقت ہے ۔ کہ وہ باہر نکلیں کیونکہ اس وقت باوجود اس قدر محکموں کے یہاں کارکن آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں ۔ جو ان کاموں سے واقف ہوں ۔ جو ہیں ۔ وہ بعض تو میری مانند بقول ایک بزرگ سرکنڈوں کا ڈھانچہ ہیں ۔ مشت استخوان اور اس پر ایک خفیف سے چمڑے کا غلاف ۔ اس وجود کے سپرد ایک اخبار کی اڈیٹری اور مینجری ۔ اور حضرت اقدس عم کے خطوط کا جواب لکھنا ۔ مدرسہ کی انسپکٹری ۔ محاسبہ دفاتر انجمن کی نظارت ۔ مجلس ناظم کی ممبری اور مقامی انجمن کی سکرٹری شپ مفصلات اور ان سب سے بڑھ کر ڈاک ولائیت ۔ کیا میں ان سب کاموں کو جیسا حق کرنے کا ہے ۔ ویسا کر سکتا ہوں ۔ کوئی کیا اعتراض کرے گا ۔ میں خود ہی اپنے آپ پر معترض ہوں کہ مجھ سے ان کاموں کا حق ادا نہیں ہو سکتا ۔ گو محرروں کی امداد بھی ہے ۔ مگر پھر بھی جب تک انسان خود محنت نہ کرے ۔ کوئی کام عمدگی سے کس طرح سرانجام ہو سکتا ہے اور بعض عہدہ دار اگر بفضلہ تعالےٰ مضبوط کانسٹی ٹیوشن اور اچھی صحت رکھنے والے ہیں جیساکہ مولوی محمد علی صاحب تو ایڈیٹری میگزین انگریزی اور ایڈیٹری میگزین اردو سکرٹری شپ مجلس معتمدین اور سکرٹری شپ مجلس ناظم اور انتظام ایک حصہ محکمہ عمارت اور نگرانی محکمات متفرقہ اور دیگر اس قدر کام ان پر ڈال دئے گئے ہیں ۔ کہ اگرچہ میری طرح ان کی نسبت یہ تو نہیں کہا جا سکتا ۔ کہ وہ ان تمام کاموں کا حق نہیں ادا کر سکے ۔ کیونکہ وہ نہایت محنت اور سردردی کے ساتھ ہر ایک کام کو بخیر و خوبی سرانجام دے رہے ہیں لیکن یہ کہنا غالباً صحیح ہوگا کہ اس قدر محنت کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ دو چار سال میں ہی ان کی صحت کا یہ حال ہو گیا ہے ۔ کہ کبھی درد شکم کا دورہ ہے ۔ اور کبھی درد شانہ کا ۔ غرض ان کی صحت ٹھیک نہیں رہی اور اگر ایسا ہی بوجھ ان پر رہا تو خوف ہے ۔ کہ رفتہ رفتہ میرے ہی ساتھی آ بنیں ۔ ان دو قسموں کے علاوہ تیسرے قسم کے وہ بزرگ ہیں جو اپنی خداداد طاقتوں کے ساتھ باوجود پیرانہ سالی کے اس قدر محنت سے کام کرتے ہیں ۔ کہ میرے جیسے جوانوں کو (اگر یہ لفظ میرے لئے بولنا جائز ہے تو) کبھی وہم بھی نہیں ہو سکتا ہے ۔ کہ اتنا کام کر سکیں جیسا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب ہیں مگر بقول حضرت مسیح موعود یہ بزرگان جلد اپنے خدا سے ملنے والے ہیں اور قوم کے مستعد اور ہونہار نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ ان ایام کو غنیمت جان کر ان بزرگوں کی صحبت سے اچھی طرح مستفیض ہوں اور ان کے رنگ میں رنگین ہو کر علوم روحانی کے وارث بنیں ۔

غرض قادیان کا موجودہ اسٹاف اس کی روز افزوں ترقی کے مقابل میں بہت ہی تھوڑا ہے اور اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ قوم کے ہونہار نوجوان اپنی لائف ان خدمات کے واسطے قربان کریں ۔

کوئی ہے جو اس آواز کو سنے اور قبول کرے ؟

امداد خاص کی ضرورت ایک معزز خاندانی بزرگ ہندوستان کے رہنے والے ۔ کچھ انقلاب زمانہ سے اور کچھ غیر احمدیوں کی مخالفت کے سبب سے بیکار ہو کر مقروض اور پریشان ہو رہے ہیں اور معزز احباب سے امداد دعا کے خواستگار ہیں ۔ نیز یہ صاحب پرانے خاندانی طبیب ہیں اگر کوئی صاحب علاج کے واسطے ان کو بلانا چاہیں تو بذریعہ اڈیٹر خط و کتابت کریں ۔ کیونکہ چند روز سے یہاں آئے ہوئے ہیں ۔

دعا مدد برادر عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات والے احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے لئے دعا کریں ۔ کہ اللہ تعالےٰ گذشتہ گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے ۔

محمد صدیق صاحب اپنے بیمار بھائی بابو عظیم اللہ کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ شفا دے آمین ۔

مولوی محمد سعید صاحب حیدرآباد دکن سے لکھتے ہیں کہ مولوی سید عبدالرحیم صاحب کٹکی ثم حیدرآبادی بعارضہ ذیابیطس علیل ہیں ۔ سید صاحب فاضل اور مخلص احمدی ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے واسطے دعا کریں ۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہیں ۔ کہ بدر میں عام خبریں ضرور ہونی چاہئیں ۔ ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماویں ۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو ایڈیٹوریل کام میں میری امداد کر سکے ۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطوں کے جواب الگ نہیں ملیں گے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاویں گے الگ خطوط نہیں لکھے جاویں گے ۔ جو صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجدیا کریں ۔ ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کے واسطے لی جاتی ہے ۔ فنڈ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔

الخطبہ ۱۱ ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہئے ۔

مخلص احمدی ۔ والدین احمدی ۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال خواندہ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو ۔ بہرصورت خواندہ ہو ۔ آمدنی ۲۰ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو ۔ خط ملفوف ہو ۔

المشتہر عبداللہ درزی احمدی ۔ جھنڈو ساہی ۔ ڈسکہ ۔ سیالکوٹ

حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک اور شہادت

ابن جریر کی ایک روایت کہ حضرت عیسیٰ مر گئے

اسلامی دُنیا کیا بلکہ یورپ امریکہ کی کتاب خوان دنیا بھی حضرت ابن جریر علیہ الرحمۃ کے نام سے واقف ہے۔ کیونکہ آپ کی کتابیں نہایت عزت کے ساتھ اُن ممالک میں چھاپی جاتی اور شائع کی جاتی ہیں۔ ابن جریر تیسری صدی کے ایک بڑے مفسر اور مشہور مورخ مجتہد مطلق گذرے ہیں اور صاحب علوم مذہب اسلامیہ میں آپکا ایسا رتبہ تھا اور لوگ یہاں تک آپکے قائل ہوئے کہ ایک خاص فرقہ آپکے نام پر جریریہ کہلاتا تھا۔ اہل حدیث کے نزدیک آپ سب سے بڑھ کر قابل اعتبار مفسر قرار دئے گئے ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر قرآن شریف کی اور ایک ضخیم کتاب تاریخ کی آپ کی تصانیف میں سے بہت کثرت سے چھاپی اور پڑھی جاتی ہے۔ آپنے اپنی کتاب تاریخ طبری کے صفحہ ۷۲۹ جلد دوم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیمتعلق ایک روایت لکھی ہے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے اجگہ ہم یہ بحث نہیں کرنا چاہتے۔ کہ یہ روایت صحیح ہے یا اس پر کوئی جرح ہو سکتی ہے یہ غلط ہو یا صحیح ہو۔ بہرحال اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ تیسری صدی میں ایسی روایات کا ایک ایسے بزرگ عالم کی قلم سے نکلنا اور اس کثرت سے شائع ہونا اور اُسپر کسی مسلمان عالم کا اظہار مخالفت نہ کرنا اس امر کو پایۂ ثبوت پر پہونچاتا ہے۔ کہ اس وقت تک جب یہ کتاب شائع ہوئی مسلمانوں کے علماء سب کے سب نہیں تو اس کثرت کے ساتھ وفات مسیح کے قائل تھے۔ کہ اس کے برخلاف قلم اُوٹھانا کسی نے ضروری نہ سمجھا۔ اور اُن کے نزدیک حضرت عیسےٰ کے مرجانے کا قائل ہونا کوئی ایسا امر نہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ باہمی اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے اور وہ اس زمانہ کے علماء کی طرح حضرت عیسےٰ کے ایسے شیدائی نہ تھے۔ کہ اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو خود ہی کہتے پھریں کہ وہ فوت ہوگئے اور اگر حضرت عیسیٰ کے متعلق کوئی کہے۔ کہ وہ مر گئے تو جھٹ اپنے کُفر کے بقچہ کو کھول کر سارے کا سارا اُسپر اُلٹ دیں اور ایسے نیلے پیلے ہو جاویں۔ کہ گویا عیسےٰ ہی ان کا خدا ہے۔ اور اس کے مرنے سے وہ نابود ہو جاوینگے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بزرگ مصنف تیسری صدی میں گذرے ہیں۔ اور تین ہی صدیاں قرون اول میں داخل ہیں اور ان کے بعد فیج اعوج ہے پس جو تفسیریں فیج اعوج میں لکھی گئیں ان کی روایتیں اس کے مقابل میں کوئی قدر نہیں رکھ سکتیں۔ اب ہم اصل روایت بمعہ ترجمہ اس جگہ نقل کرتے ہیں۔

عن ابن سلیم الانصاری ثم الزرقی قال کان علے امرأۃ منا نذرٌ لتظهرنّ علی راس الجماء جبل بالعقیق من ناحیۃ المدینہ قال فظهرت معها اذا استوینا علی راس الجبل اذا قبر عظیم۔ علیہ حجران عظیمان حجر عند راسہ وحجر عند رجلیہ فیهما کتاب بالمسند لا ادری ما هو فاحتملت الحجرین معی حتی اذا کنت ببعض الجبل منهبطا ثقلا علی فالقیت احدهما وهبطت بالآخر۔ فعرضتہ علی اهل السریانیہ هل یعرفون کتابہ فلم یعرفوہ وعرضتہ علی من یکتب بالزبور من اهل الیمن ومن یکتب بالمسند۔ فلم یعرفوہ قال فلما لم اجد احداً من یعرفہ القیتہ تحت التابوت لنا فمکث سنین ثم دخل علینا ناس من اهل ماہ من الفرس یبتغون الخرز فقلت لهم هل لکم من کتاب فقالوا نعم فاخرجت الیهم الحجر فاذا هم یقرأونہ فاذا هو بکتابهم هذا قبر رسول الله عیسے ابن مریم عم ارسل الی هذہ البلاد۔ فاذا هم کانوا اهلها فی ذلک الزمان نات عندهم فدفنوہ علی راس الجبل۔

ترجمہ۔ ابن سلیم انصاری کہتے ہیں کہ ہماری مستورات میں سے ایک عورت نے جبل جماء پر جانے کی نذر مانی ہتی اس وجہ سے مجھے بھی اس کے ساتھ اُس پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے۔ تو وہاں ایک بڑی عظیم الشان قبر دیکھی۔ جس کے دونوں طرف یعنے سرا و پاؤں کی جانب دو بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ جن پر کچھ لکھا تھا۔ چونکہ میں اس کتبہ کو پڑھ نہ سکا۔ ان دونوں پتھروں کو میں نے ساتھ اوٹھا لیا اور اس وجہ سے کہ وہ پتھر بھاری تھے میں نے ایک کتبہ کو اُترتے ہوئے پہاڑ پر ہی پھینک دیا۔ دوسرا کتبہ جو میں ساتھ لایا تھا پہلے اپنے ہاں کے سریانی عالموں اور اسی طرح بعد ازاں اہل یمن کے زبور نویسوں کی خدمت میں پیش کیا اور اس وجہ سے کہ ان میں سے اس کو کوئی نہ پڑھ سکا وہ کتبہ ہمارے گھر میں کئی سال پڑا رہا اور مدت کے بعد ہمارے یہاں ملک فارس کے چند اہل ماہ آئے باتوں ہی باتوں میں اس کتبہ کا ذکر آگیا تو میں نے ان کو یہ کتبہ نکال کر دیا۔ اہنوں نے بتایا کہ یہ ہمارے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ عم کی قبر کا کتبہ ہے۔ جو ہمارے بلاد میں رسول کر کے بھیجے گئے تھے۔ اُن کے مرنے کے بعد انکو اس پہاڑ پر دفن کیا گیا ہے۔ کتبہ پر یہ عبارت لکھی ہتی۔

یہ حضرت عیسےٰ کی قبر ہے۔ جو ان بلاد میں رسول بھیجے گئے تھے۔

ایک عبرتناک واقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم۔ برادرم مکرم جناب مفتی صاحب زاد عنایتہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام حضرت مسیح الزمان کا ایک اور بدزبان مخالف ہلاک ہُوا۔ جسکی کیفیت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس کو اپنے اخبار گوہر بار میں براہ نوازش درج فرماویں شاید کسی کو عبرت ہو۔

یہاں گوجرات میں ایک نوجوان شخص بڑا دولتمند اور ذی وجاہت تھا۔ چونکہ وہ مخالف مسلمانوں میں سے تھا۔ اس لئے حضور کے ایک غریب خادم کو جو اس کے پاس مزدوری کرنے کے لئے جایا کرتا تھا ہمیشہ چھیڑتا اور تمسخر وغیرہ کرتا تھا۔ اور حضور کے حق میں سخت بے ادبی کے کلمات بولا کرتا تھا۔ اس خادم نے اس کو بارہا منع کیا اور کہا کہ تو بے شک مجھے جو تیرا دل چاہے۔ کہہ لے مگر حضرت کے حق میں ایسے ناپاک کلمات بولنے سے باز آ جا مگر اُس نے کچھ پرواہ نہ کی اور اپنا یہ گندہ وطیرہ ترک نہ کیا۔ اس خادم نے تنگ آکر اس کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ خدا کی قدرت ایک روز وہ گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ یکایک گھوڑے سے گر پڑا اور اس کا سر چوٹ لگنے سے سخت مجروح ہُوا۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کا علاج معالجہ شروع ہُوا مگر اس کو کچھ آرام نہ ہوا آخر بڑی حسرت کے ساتھ دس بارہ روز نہایت عذاب کی حالت میں گرفتار رہ کر دُنیا سے کوچ کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ واقعی جو شخص حضور کی توہین اور بے ادبی پر کمر باندھ لیتا ہے اور باز نہیں آتا وہ جلدی اپنی سزا کو پہونچتا ہے اور حسرت کی موت کا مزہ چکھ لیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مخلوقات کو بصیرت عطا فرماوے اور توفیق دے کہ وہ اس کے رسول کو پہچانیں اور زمرۂ خدام میں داخل ہو کر نجات دارین حاصل کریں۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار ۲-۵ از گجرات۔ ۹ر نومبر ۱۹۰۶ء

تعصب اور حق پوشی کا تازہ نمونہ

۲۸۔ شعبان ۱۳۲۵ھ کے البخم میں ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ جس کا عنوان ہے "انصاف اور حق طلبی کی زندہ مثال" اس مضمون کو دیکھ کر ہم کو سخت افسوس ہوا کہ مولوی عبدالشکور صاحب کو ایسی سفسطہ پردازی کرتے ہوئے خدا کا بھی کچھ خوف نہیں آیا۔ کیونکہ مولوی رونق علی صاحب سے نہ تو مناظرہ ہوا اور نہ مولوی صاحب موصوف نے توبہ کی۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی رونق علی صاحب کے رسالہ الدلیل المحکم سے قصبہ ردولی میں عجیب شورش مچ گئی اور مخالفت کی آگ بھڑک اوٹھی اور تمام لوگون میں ایسی برہمی پھیل گئی۔ جو بیان سے باہر ہے پھر کچھ لوگون کی تحریک سے حکیم خدابخش نے باستعانت چند مولویون کے اس رسالہ کا جواب لکھ کر شائع کیا۔ جو ناکافی اور غیر معقول ثابت ہوا ہے۔ پھر بغیر اس کے کہ مولوی رونق علی صاحب کو مناظرہ کے لئے باضابطہ چیلنج دیا جاتا اور باقاعدہ طور پر تاریخ و مقام متعین ہوکر مناظرہ کا اعلان ہوتا۔ مولوی عبدالشکور صاحب مع مولوی عبدالحکیم صاحب ۲۶۔ شعبان کو وارد ردولی ہوئے اور بطور خود چودہری خلیل الرحمن صاحب کی مسجد مین حکیم خدابخش کے ذریعہ سے اہالیان ردولی کو جمع کیا اور چند آدمی مولوی رونق علی صاحب کے مکان پر جاکر مولوی صاحب موصوف کو بلطائف الحیل اس مجمع مین لاکر گھیر لیا۔

جلسہ کی صلاحیت کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی تو مولوی رونق علی صاحب کی طرف دیکھ کر سر ہاتھ مٹکاتا تھا۔ کوئی موونہہ چڑہاتا تھا۔ کوئی تمسخر اور ٹھٹھا کرتا تھا۔

اس عامیانہ ہجوم کے اندر مولوی عبدالشکور صاحب نے عوام الناس کی مخالفانہ یورش کی اعانت سے مولوی رونق علی صاحب کو بحث کے لئے مجبور کیا۔

ایسی پُرجوش اور برافروختہ بھیڑ مین جیسا کچھ مناظرہ ہو سکتا ہے۔ ناظرین بخوبی خیال کر سکتے ہین لیکن مجبوراً مولوی رونق علی صاحب نے بحث شروع کی اور ایک ضابطہ پیش کیا۔ کہ ہر ایک فریق اس ضابطہ کی پابندی کے ساتھ اپنا اپنا دعوے ثابت کرے۔ اگرچہ ضابطہ نہائت ہی باضابطہ تھا۔ لیکن مولوی عبدالشکور صاحب نے کسی طرح اس ضابطہ کو منظور نہین کیا۔ جس سے بخوبی ثابت ہوگیا۔ کہ مولوی عبدالشکور صاحب اوس ضابطہ کے موافق حضرت عیسےٰ کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا نہین ثابت کر سکتے۔

پھر بہت کچھ طول طائل گفتگو کے بعد مولوی عبدالشکور صاحب نے ایک بالکل بے اصل قاعدہ اختراع کر کے مولوی رونق علی صاحب کو اس قاعدہ کے موافق وفات مسیح ثابت کرنے کے لئے مجبور کیا ناچار مولوی رونق علی صاحب نے چند دلیلین پیش کین۔ جن کو مولوی عبدالشکور صاحب نے احتمالات وہمیہ فرضیہ کی بناء پر اپنے ایجاد کردہ قاعدہ کے موافق غیر واجب القبول ٹھہرایا۔ پس مولوی رونق علی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم تسلیم کرتے ہین۔ کہ آپ کے اس قاعدہ کی رُو سے ہماری یہ دلیلین آپ کے لئے واجب القبول نہین ہین۔ لیکن اب آپ اسی اپنے قاعدہ کے موافق حضرت عیسیٰ کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا ثابت کیجئے۔

اگرچہ مولوی عبدالشکور صاحب کی سچائی اور ایمانداری یہی تھی۔ کہ اوسی وقت اور اوسی جلسہ مین رفع جسمانی کی کوئی ایسی دلیل پیش کرتے۔ جو خود انہی کے قاعدہ کے موافق اون ایرادات سے محفوظ ہوتی جو مولوی رونق علی صاحب کی پیش کردہ دلیلون پر وارد کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس کہ مولوی عبدالشکور صاحب نے کوئی دلیل نہین پیش کی۔ اور یہ فرمایا۔ کہ ہم اپنی دلیل کارروائی مناظرہ کے ساتھ طبع کردین گے۔ تب دیکھ لیجئے گا۔

پھر اوسی کے ساتھ ہی غُل مچوا دیا کہ مولوی رونق علی صاحب قائل ہوگئے قائل ہوگئے۔ توبہ کرلی توبہ کرلی اب ناظرین غور کرلین۔ کہ مولوی عبدالشکور صاحب کی یہ کارروائی کہان تک قابل وقعت ہو سکتی ہے۔

جہان تک معلوم ہے۔ بجز جاہلون یا سخت متعصب مخالفون کے اہل انصاف نے مولوی عبدالشکور صاحب کی اس کارروائی کو نہائت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ہم لوگون کو تو بخوبی یقین ہوگیا کہ ان ملانون کے پاس بجز سب وشتم اور فتوے تکفیر یا اسی قسم کی چالاکیون اور ایذادہی کے کوئی معقول دلیل نہین ہے۔

مناظرہ نہین نہین بلکہ مخادعہ کا اجمالی نقشہ ہم نے ناظرین کے پیش نظر کر دیا ہے اور تفصیلی بحث اس وقت کرین گے جب مولوی عبدالشکور صاحب کی طرف سے کارروائی شائع ہوگی۔

تفضل حسین ۔ ردولی

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۶
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	/۲

۱۔ یہ اُجرت بہرحالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائیت نہوگی۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالین۔

۶۔ یہ اُجرت متواتر اشتہار دئیے جانے کی ہے درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کے واسطے زیادہ اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کرے۔

حضرت مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر اُن میں ایک وقت شیطانی دخل کا اور اپنی خوابوں اور مکاشفات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیجی جس کے جواب میں حضرۃ اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے. جس میں وضاحت کے ساتھ حضور نے بیان فرمایا ہے. کہ سچا الہام کن لوگوں کو ہو سکتا ہے. عام فایدہ کے واسطے وہ خط شائع کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. میں نے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے. میں اس بات سے انکار نہیں کرتا. کہ انسان مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بڑا مشکل امر ہے. جب تک انسان فنا کی حالت تک نہ پہونچے. اور وہ خدا کی سخت آزمائشوں کے وقت صادق نہ ٹھہرے اور کسی موتیں اس پر وارد نہ ہوں اور کسی قسم کی تلخیاں خدا کی راہ میں نہ اٹھا دے اور جب تک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اس سے دُور نہ ہو اور جب تک کہ پکی تبدیلی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی مرضیات کے نیچے ایسا محو نہ ہو کہ کچھ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دکھاوے کہ بارش کی طرح اس پر بلائیں برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے. کہ تمام نفسانی پر بال جھڑ جاویں اور تمام سفلی خواہشیں جل جاویں اور جب تک کہ نفس لوامہ کا جنگ ختم نہ ہو جائے اور جب تک یہ آگ اس میں پیدا نہ ہو. کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراد بناوے اور دوسری تمام مرادیں درحقیقت معدوم ہو جاویں اور جب تک کہ ایک تپش اور خلش لازمی طور پر خدا کی محبت میں اس کے سینے میں پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ درحقیقت خدا کے لئے ذبح نہ ہو جائے اور جب تک کہ اس کی ہستی پر ایک بھاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پر سخت امتحانوں کیوقت اور اس کے جلال ظاہر کرنے کے لئے ہر ایک لحظہ میں اور ہر ایک حالت میں فدا ہونے کیلئے طیار نہ ہو اور جب تک کہ ریا کی تمام جڑیں اور عُجب کی تمام جڑیں اور نفسانی غضب کی تمام جڑیں اور نفسانی حسد کی تمام جڑیں اور نفسانی خود نمائی کی تمام جڑیں اس کے دل سے بکلی دُور نہ ہو جاویں اور جب تک کہ خدا کی ہیبت ایسے زور سے اُس پر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرے ہوئے کیڑے کیطرح محسوس ہوں نہ ان کی ستائش سے خوش ہو نہ ان کی مذمت سے رنج پہونچے اور جب تک کہ ایک سچی اور پاک قربانی اپنے تمام وجود اور تمام قوتوں کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جب تک کہ معمولی رُوح سے بلکہ اُس کے ساتھ زندہ ہو اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک تباہی اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک سچی اور کامل محبت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچے اور کامل طور پر اعلاء کلمۃ الاسلام پر عاشق نہ ہو تب تک ہرگز ہرگز مکالمات الٰہیہ سے مشرف نہیں ہو سکتا اسی کیطرف خدا تعالےٰ نے ان دو مختصر لفظوں میں اشارہ فرمایا ہے. قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا. ایسے لوگوں کی دماغی بناوٹ ہی ایک خاص ہوتی ہے. جسقدر اُن پر غم پڑتے ہیں اور جسقدر وہ متواتر نہایت سنگین امتحانوں کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کسی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہیں ہوتا. اور اگر اُن کے مُسلسل غموں میں سے کچھ تھوڑا غم بھی دوسرے پر پڑے تو یا تو وہ مر جاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے. پس مکالمات الٰہیہ کی اپنی نفس سے خواہش نہیں ظاہر کرنی چاہیئے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقعہ ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا مدعا اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے. کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق تزکیہ نفس حاصل ہو اور اس کی مرضی کیموافق تقوےٰ حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمال حسنہ میسر آجاویں کہ وہ راضی ہو جائے. پس جس وقت وہ راضی ہوگا تب اُسوقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے مشرف کرنا اگر اس کی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی. تو وہ خود عطا کر دے گا. اصل مقصود اس کو ہرگز نہیں ٹھرانا چاہئے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیئے. کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الٰہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیہ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دل میں بیٹھ جائے اور گناہ سے نفرت ہو. خدا نے بھی یہی دُعا سکھائی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم. پس اس جگہ خدا نے یہ نہیں فرمایا. کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمیں الہام ہو بلکہ یہ فرمایا ہے. کہ تم یہ دُعا کرو. کہ راہ راست ہمیں نصیب ہو. ان لوگوں کے راہ جو آخر کار خدا تعالےٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے. بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے. کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور نہ بندہ کی اس میں کچھ فضیلت ہے. بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندہ کا کوئی عمل صالح تا اس پر اجر کی توقع ہو اور پھر جبکہ انسان کے ساتھ یہ آفتیں بھی لگی ہوئی ہیں. کہ کبھی حدیث النفس میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنجہ میں پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے. پس کس قدر یہ خطرناک راہ ہے. بغیر خدا کی زبردست شہادتوں کے ایسے الہام کب قبول کے لائق ہیں. سخت بدقسمت وہ لوگ ہوتے ہیں. کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہیں کرتے کہ کن کن باتوں میں وہ خدا کے نزدیک پاس یافتہ ٹھہر سکتے ہیں اور کن کن آزمائشوں کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے. ان سخت گھاٹیوں کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور توبہ اور استغفار میں مشغول ہونا چاہیئے. الہام بغیر پورے تقویٰ اور پوری جاں فشانی اور پوری محویت کے طلب تی ہے اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے. انسان جس سے قریب ہوتا ہے اسی کی آواز سُنتا ہے. پس پہلے خدا سے قریب ہو جاویں اور شیطان سے دُور. تا خدا کی آواز سنو.

خاکسار مرزا غلام احمد

دعا مدد

برادر محمد علی خان صاحب شاہجہان پوری بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں. اللہ تعالےٰ شفا دیوے

قابل توجہ خریداران

خط وکتابت کرتے وقت احباب اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں کیونکہ پھر نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ورنہ عدم تعمیل معاف

منیجر

"مسلمانانِ ہند کے دل و دماغ پر عجمی تصوف غالب ہے وہ عربیت کی تجلیات کے کشف سے قاصر ہیں
میں تو ایک معمولی آدمی ہوں مجھے یقین ہے اگر نبی کریم بھی دوبارہ پیدا ہو کر اس ملک میں اسلام
کی تعلیم دیں تو غالباً اس ملک کے لوگ اپنی موجودہ کیفیات اور اثرات کے ہوتے ہوئے حقائق
اسلامیہ کو نہ سمجھ سکیں" ۔ (مکاتیب اقبال حصہ دوم ص 317)

"مذہبی مسائل بالخصوص اسلامی مذہبی مسائل کے فہم کیلئے ایک خاص تربیت کی ضرورت ہوتی
ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں کی نئی پود اس سے بالکل کوری ہے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے
تعلیم کا تمام تر غیر دینی ہو جانا اس مصیبت کا باعث ہوا ہے" ۔ مکاتیب اقبال حصہ اول ص 259)

دین کی حالت دیکھ کر اسے کتنا دکھ تھا اس کا اندازہ ان اشعار سے ہو سکتا ہے ۔

دین حق از کافری رسوا تر است ۔ زانکہ مُلا مومن کافر گر است

خدا تعالیٰ کا دین کفر کے فتووں سے ذلیل ہو گیا ۔ کیونکہ مُلا بجائے کافر کو مسلمان کرنے کے مومنوں کو کافر بنا رہا ہے

دین کافر فکر و تدبیر جہاد ۔ دین مُلا فی سبیل اللہ فساد

کافروں کا مذہب تو غور و فکر، تدبیر و جہاد کرنا ہے اور مُلا کا دین خدا کے راستہ میں فساد پیدا کرنا ہے

علماء کی حالت پر اس طرح آنسو بہاتا ہے

تجھ کو تو سکھا دی ہے افرنگ نے زندیقی ۔ اس دور کے مُلا ہیں کیوں ننگ مسلمانی

نہ فلسفی سے نہ مُلا سے ہے غرض مجھ کو ۔ یہ دل کی موت ! وہ اندیشہ و نظر کا فساد

پیرِ حرم کو دیکھا ہے میں نے ۔ کردار بے سوز ! گفتار واہی

میں جانتا ہوں انجام اس کا ۔ جس معرکے میں مُلا ہوں غازی

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن ۔ مُلا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق ۔ نے ابلہ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہو گا ۔ مسائل نظری میں الجھ گیا ہے خطیب

قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے ۔ اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

آجکل کے سیدون کی سرداری اُن کے ہر فعل سے ظاہر ہے

جب کبھی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی بیعت کا ذکر آتا ہے تو فوراً ہمارے سردار جاہلون کے پیر پکار اُٹھتے ہین۔ کہ جب اپنی قوم سید ہے تو مغل کی بیعت کس طرح ہو سکے اور مجھے مخاطب کرکے فرماتے ہین کہ ہماری قوم مین ایک تجھ کو جذام ہوگیا ہے۔ کہ مغل کی بیعت تونے اختیار کی۔ ہم کو تو ایسی قوم کی بیعت سے سخت شرم ہے۔ یہ نادان اس بات پر غور نہین کرتے۔ کہ خدا کے نزدیک تو سب سے بزرگ وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ مُتقی ہو۔ بغیر اعمال صالح کسی کی اولاد ہونا کیا شے ہے اور یہ دم بڑے دعوے سے مارتے ہین۔ کہ ہم امام اعظم کے پیرو ہین ان کی پیروی ہی بسبب ان کے تقوے کے ہوئی ورنہ وہ قوم کے سید نہ تھے بلکہ نادان لوگ تو کیا کچھ ان کے متعلق کہتے ہین۔ مگر ان کو شرم کہان! کہ کام مین لاوین۔ بنی اسرائیل کی طرف خیال نہین کرتے۔ کہ خدا نے ان کو کیسے کیسے وعدے دئے تھے یہان تک کہ یہود کا خیال تھا۔ کہ خاتم النبیین ہم مین سے ہی پیدا ہوگا۔ مگر جب ان لوگون نے اعمال بد اختیار کئے۔ تو کوئی وعدہ وعید کام نہ آیا اور ہر طرف سے ذلت اور تباہی ان کے نصیب حال ہوئی۔ مین نہین جانتا کہ سیدون کو کونسی حدیث مل گئی ہے۔ جس مین یہ لکھا ہے کہ امام مہدی حسنی نسب سے ہوگا اور اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام امینہ ہوگا اور خاص اُن سیدون سے ہوگا۔ جو چودھوین صدی مین اپنے نام سادات سے نامزد ہین ہان بیشک اس زمانہ کے سیدون کی سرداری کا لقب ان کا ہر فعل سے ظاہر ہے۔ بدکاری۔ فسق و فجور۔ جھوٹ۔ بہتان الزام لگانے مین تو سب سے بڑھے ہوئے ہین۔ نماز تو ہزار مین سے پنجگانہ کوئی ایک پڑھتا ہوگا۔ مگر اس بات مین وہ سچے ہین کیونکہ یہ فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس کی مخلص اُمت ان فعلون کی تابع ہے۔ سید تو رسول اللہ کے شریک ہین۔ ان سے رسولی فعل صادر ہونا گویا ان کی ہتک عزت کا باعث ہے۔ اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر نہین دیکھتے اور مقابلہ نہین کرتے۔ کہ ہم مین اور اس مغل مین کتنا فرق ہے ہم مین اہل بیت ہونے کا سوائے حسد بغض اور دین کی دشمنی کے اور کونسا نشان ہے اور اس رسول کے پیارے مسیح موعود و مہدی مسعود امام مہدی مین کون سا نشان آل مین نہ ہونیکا ظاہر ہے۔

ان کے مرشد خدا کی قسم اگر دیکھنے ہون۔ تو میراثی عام طور پر نظر آتے ہین۔ ہمارے گاؤن کے کوئی پندرہ سے زیادہ سید ہین۔ جو ایک میراثی کے خادم ہین۔ جس کا نام میران بخش ہے۔ بھلا میراثی ان کو سوائے شیطانی کام کے اور کیا سکھلا دیگا۔ جس جگہ ہیر رانجھا کا قصہ سنتے ہین۔ وہین حال کھیلین گے۔ یہ نعمت سرداری کی تو خداداد ہے خدا جس کو چاہے۔ عطا فرمائے۔

اگر سید نیک عمل کے لحاظ سے نہ ہون۔ تو نوح ع کا بیٹا کنعان کیون مردود سمجھا گیا اور وہ اہل ہونے سے کیون محروم رکھا گیا۔ ان بیچارون کو اپنے سردار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شعر بھی نہین یاد۔ جو ان کے حق مین سیف قاطع ہے۔

بجدی لا بجد کل مجد
دما جد بلا مجد بجد

کیا کرین۔ بیچارے علم سے محروم رہگئے۔ معذور ہین اور علی رض کے پوتے بنتے ہین۔ جو علم کا دروازہ ہین۔ شرم! شرم!! شرم!!! قرآن شریف سے بالکل بے بہرہ ہین۔ مگر اتنی آیت صرف نوک زبان ہے

اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

مینے کئی دفعہ ایسے معاملات دیکھے ہین۔ کہ جب باپ کسی ناخلف بیٹے پر ناراض ہو جاتا ہے۔ تو فوراً کہدیتا ہے۔ کہ تو میرا بیٹا نہین ہے۔ خدا جانے ان کو کون سے سرخاب کے پر لگ گئے۔ جنہون نے سو سو خدا بنائے۔ اور قبرون کو مشکل کشا جانا۔ خدا ایسی قوم سے پناہ دے۔ مین تو ہر وقت خدائے کریم سے دُعا مانگتا ہون کہ الٰہی مجھے سچا مسلمان بنا اور ایسی سادات سے رہائی دے۔ اور دین محمدی مین قائم رکھ اور آخر کو اُمت احمدی سے اُٹھا اور مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا اور ہر ایک کورت مستقیم عزت فرما اور میرے دل کی امیدین برلا۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار سید مسعود مدرس جمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

میسحا جان تڑپتی ہے کوئی جلدی دوا بھیجو
مجھے دار الشفا اپنے سے اک حب شفا بھیجو

تیرے دیدار بن ہادی مری جاں لب پہ آئی ہے
نکل جائے نہ۔ واپس ہو کوئی فرمان لکھا بھیجو

ترے دیدار سے مجھ کو محمدؐ کی زیارت ہے
خدا کیواسطے عاصی کو خدمت مین بلا بھیجو

مبارک مُنہ سے تیرے ہمین حق کی بشارت ہے
شفیع المذنبین ہوکر دُعا بہر خدا بھیجو

سلامت ہم رہے طوفان سے کشتی پہ چڑھ تیری
ہمین ظلمات سے نہ پہنچے کو اب آب بقا بھیجو

ترے در پر نہ گر آتے تو راز دین کہان پاتے
خدا سے ہے دُعا ہر دم خدایا رہنما بھیجو

بھلا انکار کیونکر ہو سکے ہم سے ترا جبکہ
مخالف کے لئے دم دم نشان طاعون کا بھیجو

نہ کیونکر تقویت ہو اب مرے ایمان کے دل کی
معطر قادیان سے جب مجھے ٹھنڈی ہوا بھیجو

نشان احمدی آریہ سب کیون نہ ہون خاموش
بھلا ان کے جگر کے پار جب تیر قضا بھیجو

بھلا کیونکہ نہ فالج سے مرے مردود ہوکر وہ
جسے میرے مسیحا حکم دے کر لا دوا بھیجو

پگھل جائے نہ کیون دجال تیرے سامنے آکر
نمک اس کے جسد پر جب شریعت کا لگا بھیجو

ہوا وہ آن مین روشن شریعت مصطفائی سے
براہین و حکم اور بدر کی جب پر ضیا بھیجو

اُسے بازار مین صراف کم قیمت نہ سمجھیگا
جسے تم کیمیائی سے زر خالص بنا بھیجو

ہزارون ہو گئے زندہ مسیحا نام سن تیرا
یہ جن مُردہ دلون کو تم باذنی کی صدا بھیجو

نہ کیون اندھون کو بینائی ہو تیری علم اکمل پر
جنہین خاک درِ والا مثال توتیا بھیجو

خزانے اکبری قرآن دکھا کر ہم کو دیتے ہو
بھلا گر یہ نہ بھیجو اس سے بڑھ کر اور کیا بھیجو

یہی رستہ دکھاتا ہے یہی حق سے ملاتا ہے
یہی نور الہدیٰ ہم پر یہی شمس الضحیٰ بھیجو

طفیل مصطفےٰ ہم پر یہی حق سے عنایت ہے
یہی ہے نور دین احسن یہی بدر الدجیٰ بھیجو

یہی ملجا یہی ہادی یہی ہے دین ہم سب کا
شب تاریک مین ہم کو یہی روشن دیا بھیجو

مین اس نعمت سے کیون محروم رہ جاؤن ترے ہوتے
نصیب اپنے کرم کا اب مجھے حق سے دلا بھیجو

بدر میں خبریں بھی چاہئیں

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ

ہم کو دُنیا اور دین دونوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ ہماری پاک کتاب ہمیں یہی قیمتی سبق سکھاتی ہے اور اُن لوگوں کے راہ سے بچاتی ہے۔ جنہوں نے صرف ایک ہی سائیڈ اختیار کر رکھی ہے اور دوسری کو پس انداز کر دیا ہے اور یہ ستہ ضروریہ میں سے ہے۔ کہ ہم دونوں پہلوؤں کو لیں اور جب تک اس زرین اصول کے پابند نہ ہوں گے ترقی کی شاہراہ پر جسکو صراط مستقیم سے تعبیر کیا گیا ہے پہنچ نہیں سکتے۔

اب چونکہ ہماری جماعت روز افزوں ترقی پر ہے اور ہر ہفتہ کی لسٹ میں ہم نئے نئے نام مختلف شہروں اور مختلف قوموں مختلف زبان کے لوگوں کے مندرج پاتے ہیں اور جب یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ اس میں تجارت پیشہ لوگ بھی ہیں۔ گورنمنٹ سروس بھی ہیں۔ رؤسا بھی ہیں۔ وکلاء بھی ہیں۔ غربا و مساکین بھی ہیں۔ تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور ہم قلبی شہادت سے کہتے ہیں کہ یہ قوم ترقی کے میدان میں نکل آئی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ یہ قوم گوئے سبقت لیجائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر

چونکہ یہ قوم سُرخ نقشہ کے باہر بھی پہنچ چکی ہے اور اسکی ضرورتیں بھی مختلف ہیں۔ اور اُن کا پورا کرنا ہمارے قومی آرگنوں یعنے اخبارات کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے اپنی لمبی سیاحت کے دوران میں دیکھا ہے۔ کہ بعض احباب بباعث بعض ضرورتوں کے ان اخبارات کو خریدتے ہیں۔ جس میں عام طور پر دُنیا کی خبریں ہوں اور قومی اخبارات کو بھی خریدتے ہیں۔ اگر ہمارے اخبارات دنیا کی عام تازہ خبروں کے لئے ایک یا دو صفحے خاص کر دیں تو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہو سکتا ہے اور وہ احباب بھی دوسرے اخبار کی خریداری بند کر دیں گے۔ کیونکہ جب گھر کے اخبارات اس کمی کو پورا کر دیں گے۔ تو پھر باہر کی محتاجی کی حاجت نہ رہے گی اور وہ روپیہ جو غیروں کے ہاں جاتا ہے۔ کسی قومی کام پر بآسانی صرف ہو سکیگا اور میں خاصکر اخبار بدر کو مخاطب کرتا ہوں۔ کہ اُسے چاہیئے ایک یا دو صفحے دنیا کی عام خبروں کے لئے خاص کر دے اور اگر وہ موجودہ صفحات کو ان مضامین سے جو ان میں درج ہوتے ہیں۔ کم نہ کرنا چاہے اور مالی حالت بھی اجازت نہ دے۔ تو ایک دو صفحوں کی زیادتی کے ساتھ خفیف سی قیمت بھی بڑھا دے۔ کیونکہ مذاق ملکی بھی اخبار بینی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کا لحاظ رکھنا ازبس ضروری و لابدی ہے۔

میں نے اس کو درد دل سے لکھا ہے خواہ اس کو سیدھا پڑھو یا اُلٹا۔ درد ہی درد پڑھا جاوے گا۔

ابو سعید عربی از قادیان

* مراد انگریزی علاقہ ہند ہے یعنی جماعت احمدیہ کے ممبر اللہ تعالےٰ کے فضل سے دوسرے ممالک بھی ہوتے جاتے ہیں۔

ڈائری

القول الطیب

جائے عبرت مختلف قسم کی بیماریوں کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ڈاکٹروں کے واسطے عبرت کے نظاروں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت موقع ہوتا ہے قسم قسم کے بیمار آتے ہیں۔ بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹے جاتے ہیں۔ بعض کی ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ شدت بیماری کے سبب لامن الاحیاء و لامن الاموات۔ نہ زندوں میں داخل نہ مُردوں میں۔ لیکن ایسے نظاروں کو کثرت کے ساتھ دیکھنے سے سخت دل ہی پیدا ہو جاتی ہے اور ضروری بھی ہے۔ کیونکہ نرم دل اور رقیق القلب ایسا کام نہیں کر سکتا کیونکہ سرجری کا کام بہت حوصلے کا کام ہے۔

اس زمانہ کے مُلّاں فرمایا۔ اس زمانہ کے ملانوں کو بھی مردوں کے عبرت انگیز نظاروں کو بہت دیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ بھی سخت دل ہو گئے ہیں۔ کلکتہ میں ایک مُلّاں کا ذکر اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اس پر کسی قرضخواہ نے نالش کی۔ تو اُس نے جواب دعوےٰ میں کہا کہ امسال کلکتہ کی صحت اچھی رہی اور لوگ بہت نہیں مرے۔ اس واسطے میں کچھ دے نہیں سکتا۔ البتہ بسبب قحط و وبا اگلے سال لوگوں کے بہت مرنے اور معقول آمدنی حاصل ہونے کی اُمید ہے پھر قرضہ ادا کیا جائے گا۔

ایسا ہی اس جگہ دو مُلّانوں کے درمیان جو بھائی تھے باہمی تنازعے ہونے پر ان کے درمیان مسلمانوں کے گھروں کی تقسیم کر دیگئی۔ تو ایک مُلّاں اس بات پر ناراض ہوا کہ جو لوگ میرے حصے میں آئے اُن کے قد چھوٹے ہیں اسلئے کفن بہت چھوٹی چادر اُترے گی۔ وہ چھوٹی ہوگی۔ اس قدر رذالت ان لوگوں میں آگئی ہے۔ اللہ رحم کرے۔

ایک آیت کا ترجمہ فرمایا۔ آیت قرآنی۔ قد افلح من زکٰھا۔ وقد خاب من دسّٰھا۔ کا ترجمہ اُردو میں ایک دفعہ سوچتا تھا۔ تو یہ شعر لکھا گیا ؎

کوئی اُس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اُسکو پاوے

سچی منطق قرآن شریف میں ہے فرمایا۔ سیدھی اور سچی اور سادہ عام فہم منطق وہ ہے۔ جو قرآن شریف میں ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں۔ ایک سیدھی راہ ہے جو خدا تعالےٰ نے ہم کو سکھلا دی ہے۔ چاہیئے کہ آدمی قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ اس کے امر اور نہی کو جُدا جُدا دیکھ رکھے اور اُس پر عمل کرے اور اسی سے وہ اپنے خدا کو خوش کر لیگا۔ باقی منطقیوں نے اور صوفیوں نے جو اصطلاحیں بنائی ہیں وہ اکثر لوگوں کے واسطے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں کیونکہ ان میں پیچیدگیاں اور مشکلات ہیں۔ فرمایا ایک بزرگ نے جس پر ہم حسن ظن رکھتے ہیں۔ کہ اس نے کسی نیک نیتی سے لکھا ہوگا۔ گو اُس کا قول صحیح نہیں ہے یہ لکھا ہے۔ کہ شیخ عبد القادر جیلانی کامل نہ تھے۔ کیونکہ ان کا پورے طور پر نزول نہ تھا۔ صرف صعود تھا۔ اسی وجہ سے اُن سے بہت سی کرامتیں صادر ہوئیں۔ اگر نزول پورا ہوتا۔ تو کوئی کرامت صادر نہ ہوتی۔ اس قول میں جسقدر تخالف قرآنی ہے وہ ظاہر ہے۔ یہ ایسا قول ہے۔ کہ قرآن اور حدیث سے سراسر مخالف ہے درحقیقت شیخ عبد القادر جیلانی خدا تعالےٰ کے کامل بندوں میں سے تھے۔ اگر ان پر معجزات کے متعلق اعتراض کیا جاوے تو پھر یہ اعتراض تمام انبیاء پر وارد ہوتا ہے۔

یہ ان صوفیوں کی غلط اصطلاحوں کی پیروی کا نتیجہ ہے جن کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہیں ملتی۔

الہام بھول بھی جاتے ہیں فرمایا۔ شاید ہی کوئی ایسی رات گذرتی ہوگی۔ جس میں کوئی نظارہ آئندہ کے متعلق مجھے نہ دکھایا جاتا ہو۔ لیکن بہت سی باتیں صبح تک بھول جاتی ہیں اور توفیق ہی نہیں ہوتی۔ کہ انکو ایسے وقت میں لکھ لیا جاوے جبکہ پھر نہ بھولیں۔ اس میں حکمت الٰہی ہے وہ جس بات کو چاہے یاد رکھواتا ہے اور جس کو چاہتا ہے۔ بھلوا دیتا ہے۔

ڈائری

القول الطیب

پہلی پیشگوئیان پوری ہو رہی ہین جنگون مین کام آنے والے نئے بیلون کا ذکر تہا اور اس امر کا ذکر تہا۔ کہ بعض انگریز اس تجویز مین ہین۔ کہ مریخ سیارے کے لوگون سے باتین کی جاوین۔ فرمایا۔ یہ وہی بات۔ پوری ہو رہی ہے جو ان کی نسبت پہلے سے کہا گیا ہے۔ کہ آسمان کی طرف تیر چلائین گے۔ فرمایا ان لوگون کے واسطے خدا تعالےٰ نے ہر امر کے واسطے طاقت کہولدی ہے دیکھئے۔ انجام کیا ہوتا ہے۔

سید احمد مثیل یوحنا تھے فرمایا۔ جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے یوحنا بنی خدا تعالےٰ کی توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ اسی طرح ہم سے پہلے اسی ملک پنجاب مین سید احمد صاحب توحید کا وعظ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ بھی ایک مماثلت تہی۔ جو خدا تعالیٰ نے پوری کردی۔

خدا کی اولاد سے کیا مراد ہے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمکو مخاطب کیا ہے۔ کہ انت منی بمنزلة اولادی۔ اس جگہ یہ تو نہین کہا کہ تو میری اولاد ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ بمنزلہ اولاد کے ہے یعنی اولاد کی طرح ہے اور دراصل یہ عیسائیون کی اس بات کا جواب ہے جو وہ حضرت عیسیٰ کو حقیقی طور پر ابن اللہ مانتے ہین۔ حالانکہ خدا کی کوئی اولاد نہین اور خدا نے یہودیون کے اس قول کا عام طور پر کوئی ردّ نہین کیا جو کہتے تھے۔ کہ نحن ابناء اللہ و احباءہٗ۔ بلکہ یہ ظاہر کیا ہے کہ تم ان نامون کے مستحق نہین ہو۔ دراصل یہ ایک محاورہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے برگزیدون کے حق مین اکرام کے طور پر ایسے الفاظ بولتا ہے جیسا کہ حدیثون مین ہے کہ مین اُس کی آنکھہ ہو جاتا ہون اور مین اُس کے ہاتہہ ہو جاتا ہون اور جیسا کہ حدیثون مین ہے کہ اے بندے مین پیاسا تہا تو نے مجھے پانی نہ دیا اور مین بھوکا تہا تو مجھے روٹی نہ دی۔ ایسا ہی توریت مین بھی لکھا ہے کہ یعقوب خدا کا فرزند بلکہ نخست زادہ ہے۔ سو یہ سب استعارے ہین۔ جو عام طور پر خدا تعالیٰ کی عام کتابون مین پائی جاتی ہین اور احادیث مین ہے اور خدا تعالےٰ نے یہ الفاظ میرے حق مین اسی واسطے استعمال کئے ہین کہ تا عیسائیون کا ردّ ہو۔ کیونکہ باوجود ان لفظون کے مین کبھی ایسا دعوے نہین کرتا۔ کہ نعوذ باللہ مین خدا کا بیٹا ہون۔ بلکہ ایسا دعوے کرنا کفر سمجھتے ہین اور ایسے الفاظ جو انبیاء کے حق مین خدا تعالےٰ نے بولے ہین ان مین سب سے زیادہ اور سب سے بڑا عزت کا خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔ قل یعبادی۔ جس کے معنے ہین کہ اے میرے بندو! اب ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے بندے تھے نہ کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بندے اس فقرہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے الفاظ کا اطلاق استعارہ کے رنگ مین کہان تک وسیع ہے۔

قبر حضرت مسیح ابو سعید عرب صاحب جو حال مین کشمیر کی سیاحت سے واپس آئے ہین اونہون نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی۔ کہ کشمیر کے اندر عام لوگ تو اب تک حضرت عیسےٰ کی قبر کو پہلے کی طرح نبی صاحب کی قبر یا عیسیٰ کی قبر کہتے ہین۔ مگر وہان کے علماء جو اس سلسلہ احمدیہ کے حالات سے آگاہ ہو گئے ہین اونہون نے بہ سبب عداوت اب ایسا کہنا چہوڑ دیا ہے۔ تاکہ اس فرقہ کو مدد نہ ملے۔ حضرت نے فرمایا اَب ان لوگون کی ایسی کارروائیون سے کیا بنتا ہے جبکہ پُرانی کتابین جو کشمیر ہین دوسری جگہون مین موجود ہین اور ایک عربی پُرانی کتاب گیارہ سو برس کی جو کسی فاضل شیعہ کی تصنیف ہے۔ اس مین یوز آسف کو شاہزادہ نبی لکھا ہے اور اس کی قبر کشمیر مین بتلائی ہے اور اُس کا وقت بھی وہی لکھا ہے۔ جو کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا وقت تہا عیسائی ہی تو یہان تک قایل ہو گئے ہین کہ وہ حضرت عیسیٰ کا حواری تھا اور اس کے نام پر سسلی مین ایک گرجا بھی بنا ہُوا ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ حواری کون تہا جو شاہزادہ بھی کہلایا ہو اور نبی بھی کہلایا ہو۔ اس کا جواب عیسائی نہین دے سکتے۔

رپورٹ مُسکرات مُسکرات پنجاب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی آمدنی اور کھپت مین نمایان ترقی ہے۔ حتےٰ کہ گذشتہ تین سال کے اندر محاصل کی آمدنی مین ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ کی معقول بیشی پائی جاتی ہے۔ چرس اور ولایتی شرابون کے محاصل کی بیشی کی زیادہ توجہ شرح محصول کا اضافہ ہے۔ لیکن افیون اور دیسی شرابون کی بیشی سے ظاہر ہے کہ ان کی کھپت بڑہتی جاتی ہے اور ٹمپرنس ریفارمرون کے لئے یہ امر خاص کر قابل غور ہے۔ ان دونون چیزون کے محاصل مین ۶ لاکھ کی بیشی کچھہ تھوڑی نہین ہے اور یہ زیادہ تر دیسی شرابون کی زیادہ فروخت سے منسوب کی جاتی ہے پنجاب کے چار اضلاع مین دیسی شراب عمداً سستی فروخت کی جاتی ہے۔ وہ اس لئے کہ یہاں کے باشندون مین ناجایز شراب کشی کی عادت جاتی رہے ان چارون ضلعون مین سکھون کی آبادی نمایان ہے۔ جو شراب کے دلدادہ ہین۔ اور ناجایز شراب کھینچنے کے عادی ہین اون کو چھوڑ باقی اضلاع پنجاب مین پچھلے سال جو دیسی شراب خرچ ہوئی وہ سال ماسبق کی نسبت بدہ ہزار گیلن زیادہ یعنے دو لاکھ ۴۴ ہزار ۵۵۹ گیلن کی بیشی پائی جاتی ہے۔ اور یہ حقارت سے دیکھنے کے قابل نہین ہے اس بیشی کے کئی ایک وجوہات قرار دئے گئے ہین اوّل وبائے طاعون۔ کیونکہ عام خیال ہے۔ کہ شراب پینے سے طاعون کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور ڈاکٹر لوگ بھی ایسے موقعون پر بعض اوقات اس کی سفارش کرتے ہین دوسری وجہ اس بیشی کی عوام الناس کی فارغ البالی سمجھی گئی ہے اور تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ اُجرتین مزدورون کی پہلے کی نسبت زیادہ ہین سرکاری رپورٹ مین لکھا ہے۔ کہ گذشتہ تین سال مین شراب کی کھپت اس سے بھی زیادہ ہوتی۔ لیکن چونکہ گڑ مہنگا تہا۔ اس لئے کسی قدر کم ہونے پائی ہے۔ جو لوگ یہ دعوے کرتے ہین۔ کہ ملک روز بروز نادار ہوتا جاتا ہے۔ اون کو دو نمبر کی وجہ سنکر ضرور تعجب ہوگا۔ سال گذشتہ مین پنجاب مین افیون کی پیداوار کمتر تھی۔ اس کے دو باعث قرار دئے گئے۔

اوّل یہ کہ موسم سرما مین جاڑے سخت پڑے۔

دوسرے کاشتکارون کو خوف تہا کہ خدا جانے جدید قواعد مین شرح محصول کہان تک اضافہ کی جاویگی۔

(آرمی نیوز)

درخواست دعا

میان محمد حسن صاحب دفتری سیگزین احباب سے درخواست کرتے ہین کہ انکے واسطے مفصلہ ذیل دعا کی جاوے۔

اے بکتہ نواز خدا محمد حسن دفتری کو بخش اور اس سے اپنے فضل کے ساتہہ ایسا خوش ہو جا جیسا کہ تو اپنے سچے فرمانبردارون کے ساتہہ خوش ہوتا رہا ہے اور پھر اپنے فضل سے محمد حسن دفتری کو بخش دے آمین ثم آمین

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۱۰ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے - اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۱ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود کی تائید میں قیمت ہر دو جلد ۲ر

اختیار الاسلام مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب نو مسلم آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید - حصہ سوم ۲ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشینگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں - اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے مجلد ۵ر - غیر مجلد ۴ر
معمولی کاغذ پر مجلد عـ

دُرِّ ثمین مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے - کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی -

ادعیۃ القرآن مصنفہ اکمل آف گولیکی قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں ان کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے - جس میں حضرت مسیح کے تمام دعاوی کی مدلل مذکور ہیں - قیمت ۲ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

کامن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱ر

کامن احمدی الاودوالے - قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود کی تائید میں - امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے - بہت سی لطائف لکھی ہیں - حصہ چہارم و پنجم - قیمت ۱ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی عمر رفضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں - قیمت ۱ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے - قیمت ۴ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید - قیمت ۵ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں - قیمت ۱ر

لیکچر لاہور جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا -

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۷ سالہ احمدی کاشتکار - گوجرات گجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں -

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم - ن - ور خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ میں نے قادیان میں اپنی دوکان میں کلاہ - لنگی - پشاوری - ریشمی - سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے - قریباً پانچ سال سے یہ دوکان میں کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے - اگر کوئی صاحب کوئی چیز منگوانا چاہیں تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہیں نہایت راستی کے ساتھ معاملہ کیا جاویگا اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لے لیجاویگی - لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا - احمد نور - مہاجر سوداگر کابلی از قادیان

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا -

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قیمت از معاونین
قادیان میں علاوہ

اے چہان منتظر خوش باش کآمد دلستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲ — آنکہ مسیح دور آخر مہدی

مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر ۴۸

بروز جمعرات

ادیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا — ما مسلمانیم از فضل خدا
هم برین از دار دنیا بگذریم — اندرین دین آمده از مادریم
دامن پاکش بدست ما مدام — آن رسول کش محمد ہست نام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن — مہر او باشیر شد اندر بدن
هر نبوت را برو شد اختتام — ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شده سیراب ہر آبے کہ ہست — ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان منبعے بود — آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال — ما ازو یابیم ہر نور و کمال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست — اقتدائے قول او در جان ماست
منکر آن مستحق لعنت است — آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مورد لعن خدا است — معجزات او ہمہ حق اندر است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین — معجزات انبیاء سابقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ہست — بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفر است خسران و تباب — یک قسم رو بدل کردن از کتاب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — ۔/۳۰
معاونین درجہ اول جنکو عام پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — ۔/۵
معاونین درجہ دوم جنکو عام پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — ۔/۱۰
عام قیمت پیشگی — ۔/۳
ششماہی — ۔/۲
فی پرچہ — ۔/۱

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان کو حساب ما بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسی پندرہ یوم کے اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی جو بذریعہ ارسال کرنے کے بعد اگر ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے تمام تر ترسیلات بنام میاں معراج دین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئیے منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

کاتب محمد حسین احمدی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

سلطان احمد نام ایک صاحب اخبار بدر مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء کا حوالہ دے کر رسالہ دی بیلانس ہورلڈ کن صاحب کا پتہ دریافت فرماتے ہین مگر کارڈ پر اپنا پتہ تحریر نہین فرماتے۔ بجواب گذارش ہے۔ کہ نامہ نگار کا پتہ رسالے مین نہین دیا گیا۔ خود رسالہ کا پتہ یہ ہے۔

The Balance,
1744-46 California
سٹریٹ
Dender, Colorado
(U. S. America)

امریکہ سے ایک احمدی برادر کا خط ملک امریکہ کے شہر نیویارک مین جو احمدی برادر حسن اینڈرین ہین۔ ان کا ایک خط تازہ ڈاک ولائیت مین آیا ہے جس مین برادر موصوف نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ مین ان کی طرف سے احمدی برادران ہند کی خدمت مین السلام علیکم پہنچا دون صاحب موصوف نے اسی خط کے درمیان یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی۔ کہ مین ان کی طرف سے حضرت کی خدمت مین عرض کرون کہ بسبب اس محبت اور تعلق کے جو ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کی مُریدی اور غلامی کے سبب ہے وہ چاہتے ہین کہ ان کا اسلامی نام بجائے حسن کے احمد ہو۔ حضرت نے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ اس واسطے صاحب موصوف کا اسلامی نام آئیندہ احمد ہوگا اور پورا نام احمد اینڈرین ہوگا۔

امریکہ کا معبود پیسہ ہے صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہین کہ امریکہ کے باشندے سخت دنیا پرست ہین۔ دین کی طرف ان کو کوئی توجہ نہین۔ رات دن روپیہ جمع کرنے کی فکر ان کو لگی ہوئی ہے۔ ان کا اصلی معبود روپیہ پیسہ ہے اس کے سوائے وہ کچھ نہین جانتے۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہین۔ کہ بدر مین عام خبرین ضرور ہونی چاہئین ناظرین اپنی رائے سے مطلع فرماوین۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو ایڈیٹوریل کام مین میری مدد کر سکے۔
محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطوط کے جواب الگ نہین ملینگے آئیندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاوین گے۔ الگ خطوط نہین بھیجے جاوینگے۔ جو صاحب الگ جواب چاہین وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجدیا کرین۔ ایسی قلیل قیمت مین جو اخبار کے واسطے لی جاتی ہے۔ فنڈ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہین ہو سکتا۔

الخطبۃ ضلع گجرانوالہ سیالکوٹ مین سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔

مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال۔ خواہ وہ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو۔ بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی پندرہ روپیہ ماہوار سے اُوپر ہو۔ خط ملفوف ہو۔

المشتہر عبداللہ درزی احمدی۔ ہنڈ وساہی ڈسکہ سیالکوٹ

ضروری یاد دہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے۔ اس لئے تمام احمدی انجمنون کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے ہان سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دین تاکہ ضروری انتظام کیلئے غور کرنیکا موقعہ ان لوگون کو ملسکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہین عین وقت پر مہمانون کے اُتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز مین دقتین پیدا ہو جاتی ہین اس لئے جہان جہان احمدی انجمنین قائم ہین۔ وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب کو اُس قدر تعداد سے اطلاع دین جس قدر احباب قادیان آنے والے ہون۔ انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دینگے اور اس طرح انتظامی اُمور مین سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعین ۱۵ دسمبر تک مجھے پہونچ جانی ضروری ہین۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھین کہ جو احباب آئین وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لاوین۔ لحافون اور بسترون کا کوئی انتظام نہین ہو سکتا اس مین ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ مہمان خانہ مین غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلباء اور بعض [illegible]

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۲ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار ۱
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۳	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۳۰	۲۲	۱۴	۸	۵	۳
¼ "	۲۶	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	/۲

یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین زیادہ رعایت نہ ہو سکے گی۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۶۔ یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۹۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔

[illegible]

ڈائری

القول الطیب

الہام منسوخ بھی ہوجاتے ہیں فرمایا۔ خداتعالےٰ ہر بات پر قادر ہے ہمارا آزمودہ ہے کہ بعض دفعہ ایک الہام ہوتا ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اگر وہ انذاری امر ہوتا ہے اور ہم دعا میں مصروف ہوجاتے ہیں تو بسا اوقات مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد وہ منسوخ ہوجاتا ہے اور وہ بات خداتعالےٰ کے دوسرے حکم سے ٹل جاتی ہے۔

فرشتوں کے ذریعہ سے الہام فرمایا۔ بعض الہامات کے وقت گو یہ فرشتہ نظر نہیں آتا تاہم الفاظ کے معانی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کلام فرشتے کے ذریعہ سے نازل ہوا ہے مثلاً الہامات میں ایسے الفاظ کہ قَالَ رَبُّكَ اور ما نتنزل اِلَّا بِامرِ رَبِّكَ۔

تاریخ قادیان فرمایا۔ کہ اس قادیان میں پانچ سو حافظ قرآن شریف کے رہتے تھے۔ اس وقت اس جگہ کا نام اسلام پور تھا۔ اب یہاں کیا ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اس قدر تعداد حفاظ کی نہیں مل سکتی۔ اس جگہ کی اسلامی شوکت کو سکھوں نے خراب کردیا تھا۔ یہاں بہت سے سکھ رہتے تھے۔ جن میں سے بعض نے سید احمد صاحب کے ساتھ بھی لڑائیاں کی تھیں۔ مگر رفتہ رفتہ وہ سب مرگئے اور اب دو چار باقی ہوں گے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ دارا شکوہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کسی ایک شہر میں تیس ہزار حافظ قرآن شریف کے موجود تھے۔

جہاد فرمایا۔ جہاد کا مسئلہ بھی ہمارے مولویوں نے کچھ اُلٹا ہی سمجھا ہے۔ قرآن شریف اور احادیث اور آنحضرت کے سوانح سے کہیں ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ کہ کوئی اس قسم کا جہاد اسلام میں جائز ہوا یا کبھی کیا گیا ہو۔ کہ کفار کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ ۱۳ سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کفار کے ہاتھوں سے دکھ اٹھایا۔ جب کفار کی زیادتیاں حد سے بڑھ گئیں تب اجازت ہوئی۔ کہ ان لوگوں کو قتل کرو جو تم کو قتل کرتے ہیں اور بہ سبب مظلوم ہونے کے مسلمانوں کو بھی اجازت دیگئی کہ ہاتھ اٹھائیں سارا خلاصہ جہاد کا یہی ہے اور جزیہ جو بہت ہی قلیل رقم کا ٹیکس ہے۔ خود اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ کفار کو اپنے ماتحت امن کے ساتھ رہنے کا اسلامیوں کو حکم تھا۔

اسلام نے مذہبی جنگ کو قطعاً بند کیا ہے اسی بات پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعضٍ لھُدِّمَتْ صوامعُ و بِیَعٌ وصلواتٌ ومساجدُ یذکر فیہا اسم اللہ کثیراً ولینصرنّ اللہ من ینصرہٗ۔ ان اللہ لقویٌّ عزیز۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذہب کی خاطر جنگ کرنا اور دوسرے مذاہب کو تلوار کے ذریعہ سے منہدم کرنے کی کوشش کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالےٰ تمام مذاہب کے نشانات کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور جو سچا ہے اسکی خاص نصرت فرماتا ہے وہ خود بخود فروغ پکڑتا ہے۔ اس کو کسی جہاد کی ضرورت نہیں۔

طریقہ انبیاء فرمایا۔ آجکل یہ حالت ہے کہ رات کے وقت جس کی زبان پر ایک لفظ جاری ہوا وہ سمجھتا ہے کہ میں ملہم ہوگیا اور اُس پر فخر کرنے لگتا ہے اور اپنے نفس کی حالت کو نہیں دیکھتا کہ وہ کیسی ہے۔ سارے قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھو۔ اس میں کہیں نہیں یہ لکھا کہ کسی شخص پر خداتعالیٰ اس واسطے خوش ہوا۔ کہ اس پر الہام ہوتا تھا بلکہ انبیاء کی تعریف خدا نے قرآن شریف میں اس وجہ سے کی ہے کہ انہوں نے خداتعالےٰ کے حضور میں صدق اور وفا کا کمال دکھایا اور اعمال صالحہ بجالائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا۔ یہ ایک نہایت مکروہ طریق ہے۔ جو ایک خواب پر انسان فخر کرتا ہے۔ یہ ایک زہرناک غلطی ہے۔ یہ باتیں انسان کے واسطے ناز کے لائق نہیں انسان کا تو یہ کام ہے کہ اپنے تمام قوےٰ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالے خداتعالےٰ کے تمام حکموں پر عمل کرے۔ تب وہ خدا کا ولی ہوگا بغیر دلیل کے کوئی دعوےٰ نہیں مانا جاسکتا۔ بغیر دلیل کے تو پیغمبر بھی نہیں مانے جاتے۔ حضرت موسےٰ نے بھی اللہ تعالےٰ سے عرض کی تھی کہ مجھے کوئی دلیل دی جاوے جو کہ میں دنیا کے آگے پیش کروں۔

غزل در شان حضرت اقدس مسیح موعودؑ

سزد امت غلام احمدؐ مسیحائے زمان ہستی
دوائے درد پنہانی زہ الفاست طلبگارم

بحالم یک نظر فرما کہ در عشقت گرفتارم
ہوس دارم ہمیں در سر بہ پیشت عمر بگذارم

زہے طالع ہماں نیکاں کہ در گردت چو پروانہ
فداسازند دل و جان را ومن ہم ایں ہوس دارم

رسم در قادیان تا گہ ز دیدارت دو چشم خود
منور میکنم آنگہ بہ پیشت جان بسپارم

شوم نازاں ز بخت خود ز مانت یافتم بیشک
توئی مہدی وہم عیسےٰ زماں شاہد ز گفتارم

کلامت فیض رہ گردد مراکس ہم حق دارد
شود عارف شناسد حق دریں رہ چشم بیدارم

ہزاراں مردہ ہا زندہ شوند از فیض انظارت
بسویم ہم نظر فرما شود دل زندہ ہشیارم

زہجرت دل تپان باشد اگر ایں بدر من نا گہ
بس است آبحیات من کلام تست در کارم

نبودم پیشتر آگہ ز اسلام و مسلمانی
زجود فیض بخش تو بدانستیم و سرشارم

منم قادر سگ کویت تمنا مے کنم ہردم
ہمیشہ زیر فرمانت خدا بادا دل زارم

رقم تحریر مے کردم ز درد عشق پنہانی
جوابم ہم عطا فرما دل غمدیدہ بیدارم

خاکسار قادر خان ساکن شادی مرگ کشمیر ڈاکخانہ پلواسہ

رسید زر

۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء - ۱۳۱۹ - محمد خان صاحب عہ/
۲۳ ” ” ۸۸۵ - عبدالحکیم خان صاحب سے/
۲۳ ” ” ۸۳۲ - محمد حسین صاحب عہ/
۲۳ ” ” ۸۴۴ - نور احمد صاحب عا/
۲۴ ” ” ۱۲۸۶ - محمد خان صاحب سے/
۲۴ ” ” ۱۴۹۶ - قائم علی صاحب عہ/
۲۵ ” ” ۱۳۱۶ - عبدالعزیز صاحب عہ/
۲۵ ” ” ۹۳ - محمد تقی صاحب سے/
۲۵ ” ” ۱۵۰۲ - ولی محمد صاحب عہ/
۲۵ ” ” ۶۴۲ - مرزا خدا بخش صاحب ے/
۲۶ ” ” ۱۴۹۹ - مولوی یار محمد صاحب عہ/
۲۶ ” ” ۱۵۳۴ - عبداللہ صاحب عا/
۲۶ ” ” مولا بخش صاحب شام کوٹ ۱/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولائت ۔ ضروری یاد دہانی
صفحہ ۳ ۔ ڈائری ۔ نظم ۔ رسید زر
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ لاہور مین جلسہ مذاہب
صفحہ ۵ ۔ دہلی اور سلسلہ احمدیہ
صفحہ ۶ ۔ نظم ۔ لنگر
صفحہ ۷ تا ۱۰ ۔ مسئلہ تقدیر
صفحہ ۱۱ ۔ افسوسناک واقعہ
صفحہ ۱۲ ۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۱۲ شوال المکرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ بلاءِ ناگہانی

۲ ۔ ایک عربی لفظ بخری الہام ہوا جس کے معنے ہین تو اُنکی چیخین سنے گا ۔

۳ ۔ یا اللہ فتح

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام سرور ۔ سول ۔ چکوال
سکھا ۔ ماہل پور ۔ ہوشیار پور
محمد شفیع ۔ چہاونی سیالکوٹ
غلام محمد خان جنجوعہ ۔ جہلم
علی جان خان کلرک ۔ لاہور
فضل دین ۔ امرت سر
رحمت خان ۔ سدوسے
والدہ صادق محمد ۔ ارم داہن ضلع ملتان
صدر الدین ۔ سٹی ۔ گجرات
غلام احمد ۔ پنجہ ۔

لاہور مین جلسہ مذاہب

حضرت مسیح موعود کا مضمون پڑھا جائیگا ۔

احباب دور و نزدیک سے تشریف لاوین ۔

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ و ۴ دسمبر ۱۹۰۶ء (بروز پیر ۔ منگل ۔ بدھ) کو ہوگا ۔ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین مختلف مذاہب کے بزرگون کو مدعو کیا ہے ۔ کہ اپنے اپنے عقائد کے رو سے ثابت کرین کہ

الہامی کتاب کون سی ہوسکتی ہے

آریہ صاحبان کے اصرار سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منظور فرمایا ہے ۔ کہ آپ بھی ایک مضمون اس پر تحریر فرماوین ۔ چنانچہ حضرت نے مضمون لکھنا شروع کیا ہے اور ۳ یا ۴ دسمبر (منگل یا بدھ) کی شام کو انشاء اللہ تعالےٰ حضرت اقدس کا مضمون پڑھا جائیگا ۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہین ہوا ۔ کہ مضمون خوان کون صاحب ہونگے احباب کو چاہیئے ۔ کہ دور و نزدیک جہان کہین سے آنا ممکن ہو سکے ۔ اس جلسہ شاندار پر پہونچین ۔ کیونکہ اس مین اسلامی عظمت کا ایک چمکتا نشان انشاء اللہ ظاہر ہوگا ۔ سنا گیا ہے کہ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین داخلہ کے واسطے مہر قیمتی ٹکٹ مقرر کیا ہے ممکن ہے کہ ان کی مالی ضروریات کے واسطے ایسا کرنا مناسب ہو لیکن ہمارے خیال مین بہ زیادہ ہین ۔ ٹکٹ کی رقم ایک ایسے فائدہ عام کے جلسہ کے لئے بہت تہوڑی ہونی چاہیئے ۔ اور نیز ہماری رائے مین شہر لاہور کے عمائد کو بذریعہ چھپے ہوئے چٹھون کے مدعو کرنا چاہیئے ۔ حضرت کے مضمون کے واسطے ابھی تک وقت مقررہ نہین ہوا ۔ لیکن ہمارے لاہور کے دوستون نے سکرٹری صاحب آریہ سماج کو کہا ہے کہ حضرت کے مضمون کے واسطے بدھ کی شام رکھی جائے ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہین اور جلسہ مذاہب کے واسطے مضمون لکھنے مین مصروف ہین ۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب حسب معمول مسجد اقصےٰ مین روزانہ درس قرآن دیتے ہین

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہین ۔ گذشتہ جمعہ مین آپنے مسجد مبارک مین خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی ۔ اور قرآن شریف سے حضرت مسیح کی دوبارہ آمد بروزی رنگ مین ثابت کی ۔ ان ایام مین ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور اور سید محمد علی صاحب بمعہ دیگر برادران جماعت کاٹھ گڑھ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

موسم بدستور خشک ہے آرد گندم ۹ ۸ سیر فی روپیہ فروخت ہوتا ہے ۔ خدا تعالےٰ رحم کرے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دہلی اور سلسلہ احمدیہ

(رقم زدہ احمد حسین صاحب احمدی - فرید آبادی - رفیق ایجنسی دہلی)

مجھے اپنا کاروبار امرت سر سے دہلی میں منتقل کئے قریباً دو مہینے ہونے آئے - میرا خیال تھا - کہ یہاں ہم لوگوں کے خلاف سخت تعصب اور تنفر ہوگا - لیکن اس عرصہ کے برتاؤ سے تو اس نتیجہ پر پہونچا ہوں - کہ یہاں کے لوگوں میں عام طور پران باتوں کا کچھ ایسا احساس ہی نہیں - گویا ان کے نزدیک مذہب اور خصوصاً مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان کا مہتم بالشان معاملہ ایک بے حقیقت اور ناقابل التفات بات ہے مصر و شام امریکہ و یورپ تک کے لوگ چونکنے ہو جاویں مگر یہ ٹس سے مس نہیں ہوتے - غیر ممالک و اقوام کے بنی نوع اس بارہ میں تحقیق حق کی ضرورت محسوس کریں لیکن انہیں کچھ پروا نہیں - خدا کی قسم یہ تجلیاں لاکھوں انسانوں کو یہ سنوا دیں کہ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝

کا ارشاد غلط نہیں ہو سکتا - لیکن ان کے کان پر جوں نہیں چلتی فی الحقیقت یہ کیسی بڑی غفلت بلکہ خدا تعالے کے اٹل قانون سے صریح بغاوت ہے - کہ ایک طرف تو عذاب الہی طرح طرح سے تنبیہ کر رہا ہے اور دوسری طرف داعی الی اللہ امور من اللہ پکار پکار کر کہتا رہا ہے کہ میں وہی ہوں جس کی خدا تعالی نہ صرف تیرہ سو برس سے بلکہ ہزاروں برس پہلے سے پے در پے خبر دے چکا ہے - مگر آہ! یہ غفلت شعار اور خود بین لوگ کسی عنوان بیدار نہیں ہوتے - غفلت شعار میں نے انہیں اس لئے کہا ہے - کہ ان میں ایک گروہ تو ایسا ہے کہ سرے سے ان امور پر متوجہ ہونے کو ہی فضول سمجھتا ہے اور خود بین اس خیال سے کہ ان میں دوسرا گروہ دینی معاملات میں اپنے علم اور اپنی عقل و فہم کو نعوذ باللہ خدا اور رسول کے علم و عقل اور فہم سے بھی بالاتر سمجھتا ہے - وہ اس طرح یا تو ان کے زعم باطل میں یہ خوفناک طاعون زلازل قحط وغیرہ وغیرہ آفات ارضی و سماوی عذاب الہی ہی نہیں حالانکہ خدا تعالے کی کتاب مجید میں ٹڈیوں - جوؤں وغیرہ کی کثرت و شدت تک کو عذاب قرار دیا گیا ہے اور فی الحقیقت یہ چیزیں اپنی اپنی جگہ پر جیسی کچھ انسانی زندگی کو تلخ و دوبھر کر دینے والی ہیں - اس کے لحاظ سے ان کے عذاب ماننے میں شک بھی کیا ہو سکتا ہے؟ یا ان لوگوں کے نزدیک یہ آفات عذاب الہی تو ہیں - مگر بعثت رسول کی نشانی نہیں - گویا نعوذ باللہ قرآن کریم کی آیت محولہ ایک لغو و لایعنی بات ہے -

میں دیکھتا ہوں کہ یہاں کے علماء تو خیر اپنی مزعومہ علمیت اور فضیلت کے گھمنڈ میں ایسے مست ہیں - کہ گویا ان کے پندار میں قادیانی تحریک کو صداقت سے کچھ تعلق ہے نہ انہیں اس پر غور و خوض کرنے سے کچھ فائدہ کاروباری لوگ اور دیگر شرفا اپنے دنیاوی دہندوں میں ایسے غرق ہیں کہ سر کھجانے کی ہوش نہیں نئی روشنی کے تعلیم یافتہ حضرات کا تو ذکر ہی کیا - جبکہ ان کے مشرب میں دین و مذہب کوئی قابل وقعت چیز ہی نہیں - ہاں ایک نیشنلٹی یا قومیت کا معمولی احساس ہے - سو ان کی اس قومیت میں کسی طرح کوئی رخنہ پڑ ہی نہیں سکتا - خواہ معتقدات - معاملات - خیالات اور اطوار و اخلاق کا کچھ ہی حشر ہو - اب رہے عوام الناس ان کی حالت جہاں تک میں نے دیکھی اور سمجھی - درحقیقت نہایت ہی افسوسناک - پرخطر اور عبرت انگیز ہے دیگر اقوام کے افراد سے مجھے اس وقت چنداں بحث نہیں میں مسلمانوں - ان بدنصیب مسلمانوں کے ڈھنگ دیکھتا اور دل ہی دل میں کڑھتا ہوں - کبوتر بازی - کنکوے بازی تاش بازی اور خدا جانے کن کن بازیوں کا عام رواج تو ایک معمولی بات ہے - لیکن جس بات کو میں دیکھ کر بہت ہی جلتا اور متاسف ہوتا ہوں وہ یہ ہے بے ہودہ بانکوں پن لفنگے پنے کی ناشائستہ حرکات - اور گندے فحش کلمات کی بات بات میں آمیزش ان لوگوں کے ہاں گویا لازمہ تہذیب ہے اور لطف یہ کہ ان میں سے بعض حضرات دینداری کے وقت پورے پکے دیندار بھی ہوتے ہیں - کیا معنے؟ روزہ نماز کی پابندی کو بھی ضروری جانتے ہیں - مگر آہ! یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے - کہ وہ نماز ہی کیا جو انسان کو بے ہودگیوں اور فواحش اور لغویات سے نفرت دلا کر تقوی و پرہیزگاری کا خوگر یا کم از کم اس کا ہر وقت متلاشی نہ بنا دے - جیسا کہ کتاب اللہ نے صاف و صریح طور پر الصلوۃ کی خاصیت بیان فرمادی ہے اور وہ خاصیت ایک ایسی اہم معیار ہے کہ یا تو اسے مان کر ایسی تمام نمازوں کو نری بے سود ٹکریں تسلیم کرنا پڑتا ہے - یا پھر دوسری صورت یہ ہے - کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ الآیۃ پر سرے سے ایمان ہی نہ رکھیں کہ یہ نیا نب - اللہ اور رسول ہے - ونعوذ باللہ من ذالک -

غرض اہل دہلی کی حالت کچھ ایسی افسوسناک اور مایوسی بخش ہے - کہ خدا ہی ان کی آنکھیں اور ان کے کان کھولے اور ان کی اصلاح کرے - محض اپنے فضل خاص سے - تو اس کے نزدیک تو یہ کوئی مشکل بات نہیں - ورنہ ذاتی سعی و حق جوئی کے راہ سے تو ان کا دین متین کے سیدھے رستہ پر آنا بظاہر ایک امر محال معلوم ہوتا ہے - چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ اس عقول مدت میں جس میں چار پانچ لاکھ انسان خدا کے برگزیدہ مامور پر ایمان لا چکا ہے - یہاں گنتی کے چند ہی شخص ایسے سعید الفطرت نکلے ہیں جنہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا ورنہ یہ جو پندرہ بیس آدمیوں کی جماعت اس وقت یہاں موجود ہے - اس میں کوئی کسی جگہ کا رہنے والا ہے - اور کوئی کہیں کا - اس حالت کا احساس میرے دل میں بعض اوقات ایک عجیب قسم کا درد پیدا کرتا ہے - کہ اللہ اکبر! ایسی سرزمین جہاں درجنوں کوڑیوں بلکہ سینکڑوں علماء دین اور اولیاء اللہ کسی وقت ہو چکے ہیں - وہ آج ایسی سنگلاخ ہو گئی - کہ پنجابی - دکنی - افغانستانی اور خدا جانے کن کن خطوں کے لوگ چودہویں صدی کے عظیم الشان مامور و مرسل کی صداقت کو بڑی تیز رفتاری سے مانتے چلے جاتے ہیں - مگر اس کے رہنے والوں کے دل ایسے سخت ہیں کہ کسی طرح نہیں پسیجتے - میں حیران ہوں کہ خدا جانے دہلی کی قسمت میں اس کا کیا حشر ہونا لکھا ہے کہ یہاں کے لوگ اس درجہ سنگدل ہو گئے ہیں -

(باقی آئندہ)

رسید زر

۲۹ - اکتوبر ۱۹۰۷ء - ۱۲۳۵ - گلاب الدین صاحب ۳ر
۲۹ " " ۱۱۴۴ - حافظ احمد الدین صاحب ۱۵ر
۲۹ " " ۵۴۳ - منشی عبداللہ صاحب ۷ر
۲۶ " " ۲۸۹ - ڈاکٹر الہی بخش صاحب للعہ
۲۸ " " ۱۸۲۷ - رحمت اللہ صاحب للعہ
۲۸ " " - عنایت اللہ مدرس ہائی سکول پنڈ ر
۲۸ " " ۱۵۵۱ - سید ولایت حسین صاحب ۶
۲۸ " " ۱۴۰ - محمد شفیع صاحب للعہ

در نعت حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ السلام

(از خاکسار عبد الرشید میرٹھی)

اے قلم در راہ نعت مہدیٔ دوراں خرام
سجدہ در دار ادب جبرو نگاہ عزّ و شان
فوج جن و آدم وخیل ملائک جوق جوق
فوج صبوحی بیک جانب یکے در بستہ صف
پنج نوبت زنگ آں وارد بہار جشن او
صبح مے باشد کہ صحرا پُر ز رونق مے شود
جاں نثاراں جاں فدا کردہ چو پروانہ شمع
بارش نور تجلی موج زن اندر رکاب
بہ ازین ہرگز نباشد باغ جنت را بہار
باگل و بلبل تعلق قصہ بے جان بود
قمری جاں ہزاراں صاف سیما سر و قد
جوش قلب زائراں تفتہ روحاں بیقرار
شام مے باشد کہ ماہ حق چو جلوہ میکند
یا الٰہی بزم ایں انجم بود برآب و تاب
نکتہ ہائے معرفت اللہ اکبر بے بہا
گوش ہرگز نشنود این خوش فسانہ از کسات
کافراں دل کو بخود حصہ نگیرد زین طبق
ایں زماں ایں وقت کے آید مُیسّر دوستاں
از درد دل بسے فریاد و زاری مے کند
اے کہ مارا باغ دل پُر بود از خوشبوئی تو
بود مارا دم بدم یکسر گذر در بزم تو
دست مارا گیر اے دست خدا در دست تو
گل جہان از کوثر تعلیم تو سیراب شد
انتہائے ما بود در راہ تو گشتن فدا
دل ہے لرزد ز ضعف درد ہجراں بے کسی
دیدہ را بے دید روئے تو نیاید خواب خوش
دولت دیدار تو مارا تونگر کردہ است
سوئے ما بر کرم روئے توجہ ادائے
صورت نعمائے دین از فیض تو دیدم درست
از مئے افضال تو اے بساغر ساقیا
تا جمال روئے تو محو تماشا کردہ است

توسنی بس تیز با ہوش و ادب بردار گام
کردم باید اول وبعدش تحیات و سلام
چشم بکشا و بہ بین برباب عالی از دہام
بیکراں استادہ دیگر ست خلقے خاص و عام
کے بشاہاں شد مُیسّر بعلم اللہ این مقام
شام مے باشد کہ مے رخشد ز نور عرش بام
ماجرائے شاں این نظارہ ماند ناتمام
فیض جبریل ایں در ہر قدم کردہ قیام
نے چنین زندہ فضا و نے چنین نعمائی تام
پیش حسن سیر ہنگام خرام ایں امام
مے کند طواف آں نور خدا کیف الانام
مے کند اظہار صد عرض دعا فرض پیام
کاش بیند مدعی الوقت عزّ و احترام
دور عالم تا بود باشاد باخود شاد کام
آفریں بر ایں ضیافت ایں عطا ایں فیض عام
آنکہ از دہن مبارک میدہد لذت کلام
نامراداں دل کہ ناید وقت در پاک حسام
خوش نصیب آنہا کہ مے نوشند زیں ساغر مدام
کے شود مارا مُیسّر جرعہ زیں کاس الکرام
وائے بدبختی کہ شد برباد اں زینت تمام
آں توسل شد کجا ان خوان نعمت شد زدام
شد بذات پاک تو اسدم عطا ایں انعام
تا نماند وقت محشر ہیچ مخلص تشنہ کام
واں بدرست دیگرے باشد مدار انتظام
ببر حق برخیز وقت المدد خیر الانام
خوش صبا مے آنکہ دید ستم جمال لعل فام
تار برق شوق مے آرد نوین ہر دم پیام
کشت ما رانیست جز مہر تو دیگر امن عام
لذت وصل تمنا ماند حیفا ہیم خام
ریختن خواہم کہ مے آید بسر ماہ صیام
شد تعلق با خدا از صورت دیگر حرام

(بزندہ دلان [illegible])

شوکت و شان جلال و جاہ تو افزود باد
بہرہ ہا یابند از فیضائے این و آں جہان
کل جہاں حلقہ بگوش خسرویت در شور
لشکر کفر و ضلالت کست کو سا نمود
پاک کردی ارض دین از رجس شرک بے نہا
کار سیدی آویختہ بد اندر مدتیاں کردہ
از زلازل وز دگر آفات وقت عہد تو
دور شد ہر آفت ارض و سماوی زین طبق
سجدہ گاہ فرق عالم قبلہ رویت بود
از روئے ما خداوند زمین و آسمان
اے رشید از درد دل آہ مزن منصور وار
اے خدا قوت بدہ سر شنائے شاہ دین
کمترین بندہ گام اے شفیع دوسرا
میفرستم ہر زماں بر تو درود بے شمار
کاش بہر سیر گلزار تو لے آدم صفت
نامہ شوق مرا افسوس قاصد سست بس
اے صبا برخیز مرغ نامہ بر پر شد است
یا کلیم اللہ بر آل تو و اصحاب تو

توسن اقبال زیر راں باشد نیک رام
نصرت غیبی مثال چاکراں باشد غلام
سکۂ دین تو رائج باد اندر روم و شام
تو مسیح احمدی اے مرسل عالی مقام
کیست کو بعد محمدؐ کرد ایں حجت تمام
کشور عالم نمودی فتح بے تیغ و حسام
دادہ شد در دین ہر منکر چہ از ایش لگام
ماند خیر و عافیت در کشور خیل و خیام
در حیات و بعد رحلت عز و شان با مجد تو آم
ایں بعد مارا بر رہش داہر قائم تا دوام
تا ز سر گردن جدا غوغائے دارا سام
تا نویسم روز و شب سر زبہ دفتر مدام
گرچہ بینم دور لاکن جاں نثارم لا کلام
ایں بود ورد زبانم روز دائم صبح و شام
مستعد گردم پے طواف آں بیت الحرام
تا شود وقت ضرورت دا یا حاصل مرام
تا نماند حاجت ارسال بعد اختتام
مے کند عاجز رشید بے نوا در حق سلام

قومی توجہ کے لایق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کیواسطے یاد دہانی کراتا رہے لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہاں اب کے بھی اُمید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی انکے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔ پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

مسئلہ تقدیر

(تقریر ابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

الحمد للّٰہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک الیوم الدین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیراً ۰ الذی له ملک السمٰوٰت والارض ولم یتخذ ولداً ولم یکن له شریک فی الملک وخلق کل شیءٍ فقدرہ تقدیرا۔ سورہ الفرقان آیت اول

وہ برکت والی ذات ہے جس نے اپنے بندہ پر قرآن نازل فرمایا تاکہ لوگوں کے لئے ڈرانے والا ٹھہرے یعنی ایسی کتاب عطا کی جو بطور خود ایک معجزہ ہے اور کافر اور مومن کے درمیان فرق کردیتی ہے۔ اس کتاب کی اتباع سے انسان برکات سماوی کا وارث ہوجاتا ہے اور وہ جو اس سے عناد رکھتا ہے۔ عذاب آلہی میں گرفتار ہوتا ہے وہ ذات جس طرح چاہتی ہے انسان کے ایمان اور عمل کے مطابق نتیجہ مترتب کردیتی ہے اور یہ اس کے واسطے کچھ دشوار نہیں۔ کیونکہ وہ وہی تو ہے جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ساوی حاوی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ آسمان پر تو حکومت کر رہا ہے۔ اور زمین اس کے قبضہ سے باہر ہے۔ نہ یہ خیال گزرے کہ زمین پر ایمان باللّٰہ اور اعمال صالحہ بیکار ہوجاتے ہیں۔ اور شرارت اور بدی کے لئے کوئی سزا نہیں۔ اور تا ہمیں اس دعا کی ضرورت پڑی کہ اے خدا! تیری جیسی بادشاہت آسمان پر ہے۔ زمین پر بھی ہو۔ اور اس نے کسی کو اپنا لڑکا نہیں بنایا اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی ساجھی ہے۔ تا یہ سمجھا جائے کہ وہ لڑکا یا شریک نہیں پر حکمران ہیں مگر کمزور ہیں اور پوری طرح عادلانہ حکومت نہیں کرسکتے یہ سب باطل خیال ہیں۔ بلکہ خلق کل شیءٍ فقدرہ تقدیرا۔ وہی سب اشیاء کا خالق ہے اور اُسی نے سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے۔ سب چیزوں کا ایک خاص اندازہ کے ساتھ اپنے اپنے کام میں مصروف رہنا اس امر واقعی کی دلیل ہے۔ کہ وہ مخلوق ہیں اور جب ان کا ایک خالق ہے۔ تو بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ ایک علم جمیع اشیائے عالم پر محیط ہے اور ذرہ بھر اس کے تصرف سے باہر نہیں۔ غور کن طبیعت کے لئے یہی ایک آیت قرآن مجید کی کافی ہے اور بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ تقدیر کیا چیز ہے مگر مسئلہ تقدیر کی تفہیم میں بعض لوگوں نے بڑی غلطی کھائی ہے اور چونکہ ایمان کا اعمال کے ساتھ شدید تعلق ہے اور مسئلہ زیر بحث کا خصوصیت کے ساتھ افعال انسانی پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے میں حسب الاستطاعت قدرے تشریح کے ساتھ بیان کردیتا ہوں۔

بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ نیکی اور بدی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتے ہیں مگر جب اُن کے چال چلن کی طرف دیکھا جاتا ہے۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ وہ اپنے اعمال سے اس مسئلہ کی تصدیق نہیں کرتے۔ یہ حال عموماً ان لوگوں کا ہوتا ہے جو دین کی طرف سے غافل اور لاپروا ہوتے ہیں۔ جب انکو دین کی طرف متوجہ ہونے کی غیرت دلائی جاتی ہے تو یہ کہکر الگ ہو جاتے ہیں۔ کہ ہماری قسمت میں ہی نیکی نہیں لکھی۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہی میں رکھتا ہے۔ پس ہم کیا کرسکتے ہیں۔ جب اس کو منظور ہوگا۔ ہم خود ہی دین کے رستہ پر قائم ہوجائیں گے مگر دنیاوی کاروبار میں اس قسم کے توکل علی اللہ کا ثبوت نہیں دیتے جہاں ذرہ فائدہ نظر آتا ہے۔ جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور حتے الوسع چاروں طرف سے اسباب مُہیا کرتے ہیں تا کامیابی ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ غلطی پر ہیں اور اپنے نفس کو دھوکا دے رہے ہیں۔ دُنیا میں ایک بادشاہت قائم ہوتی ہے اور اس میں لوگوں کے درمیان امن قائم رکھنے اور بدی اور شرارت کو روکنے کے لئے قانون مقرر کئے جاتے ہیں حالانکہ اگر یہ مسئلہ صحیح ہے کہ جو کچھ انسان دنیا میں کرتا ہے وہ رضائے آلہی کے مطابق کرتا ہے اور وہ ایک اٹل ہوتی ہے۔ تو پھر ان قوانین پولیس فوج کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو کسی کو حق نہیں پہنچتا۔ کہ اس کو سزا دے بلکہ خود ذات خداوندی پر یہی الزام عائد ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی کو بشارت یا انذار کی خبر سنائے۔ کیونکہ اگر ہر شخص کا اعتقاد اور عمل مجبوری اور قسمت مقررہ کے ماتحت ہے۔ تو پھر اُسی کو جزا یا سزا کا مستحق ٹھیرانا ایک لغو حرکت ہے۔ نیچر میں اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ انسان ایک با اختیار ہستی ہے اور یہ فعل جو اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اس کا کلام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہے۔ وان لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ وان سعیه سوف یریٰ ۔ یعنے انسان کو اس کی کوشش اور محنت کا ہی پھل ملتا ہے۔ اور وہ جلدی اس کا نتیجہ دیکھے گا۔ اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ان اللّٰہ لا یامر بالفحشاء ۔ اللہ تعالےٰ فحشات کا حکم نہیں دیتا۔ پس جو کوئی فسق وفجور میں پڑتا ہے وہ اس کی رضا کے خلاف عمل کرتا ہے۔ من عمل صالحاً فلنفسہ ۔ جس کسی نے نیک عمل کیا پس اپنی جان کے واسطے۔ اس قسم کی اور بہت سی آیات ہیں۔ جن سے صاف عیاں ہے۔ کہ انسان با اختیار ہستی ہے۔ اور اسی لئے وہ اپنے نیک و بد اعمال کا جوابدہ ہے۔ علاوہ ازین جب خود ان کی فطرت شہادت دیتی ہے۔ کہ وہ ایک اختیار والی ہستی ہے تو پھر اس سے ہرگز انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ شخص جس کی عقل اور ہوش وحواس قائم ہیں وہ اپنے ایمان اور اعمال کا ذمہ وار ہے۔ ہر شخص اپنی اولاد کو تربیت دیتا ہے۔ بلکہ آپ خوب جانتے ہیں۔ کہ ایک محض بچے کو جس نے ابھی پوری طور پر عقل اور ہوش نہیں سنبھالے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے والے مادہ نے اس میں کافی نشوونما نہیں پائے ہوئے وہ مٹی کھاتا ہے یا کوئی اور حرکت نازیبا کرتا ہے۔ تو اس کو روکا جاتا ہے اور اگر وہ باز نہیں آتا۔ تو اس کو ڈانٹ سے مار سے سمجھایا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کی فطرت یہ مانتی ہے۔ کہ انسان خواہ کسی حالت میں ہو۔ وہ ایک کام کے کرنے یا اس سے باز رہنے پر قادر ہے۔ ورنہ ہم پوچھتے ہیں کہ اور کونسا خیال محرک ہوتا ہے۔ کہ ایک جوان عقلمند اور ہوشمند انسان تو درکنار۔ محض بچے کو اس طرح تربیت کی جاتی ہے۔ اور وہ بچہ بھلے اور بُرے کی تعریف سے بیگانہ والدین کے خوف سے ایک فعل سے بچتا ہے اور ان کی ترغیب ایک فعل کے کرنے پر اسے جرات دیتی ہے۔ کیا یہ حالت انسان کی خواہ وہ کسی قسم کی تقدیر کا قائل ہو اور ایک بچے کی یہ صاف

طور پر نہین بتاتی ۔ کہ انسان فعل مختار ہے اور یہ خیال ہے بھی اس کا فطرتی ۔ اگر انسان فعل مختار نہین تو اس کو یہ حق حاصل ہے اور نہ وہ کرسکتا ہے کہ کسی کو تنبیہ دے اور نہ ہی ایک بچہ یا حیوان کسی حرکت سے باز رہ سکتا ہے ۔ خواہ اس کو فنا ہی کیون نہ کر دیا جاوے۔

قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ نے پہلی ہی سورۃ مین فرمایا ہے کہ گو مین رب العالمین ہون اور رحمان ہون یعنے مین ہی سب کا خالق ہون اور ہر مخلوق کی زندگی کا سہارا ہون اور اس کے دنیا مین ظاہر ہونے سے پیشتر کل سامان نشو ونما کا مہیا کرنے والا ہون مگر انسانی خلقت مینے ایسی ہی رکھی ہے ۔ کہ مین اس کے واسطے رحیم ہون اور مالک یوم الدین ہون یعنے نیک وبد کی جزا اور سزا دینے والا ہون جس سے صاف یہ مطلب ہے کہ مین نے اس کو با اختیار ہستی پیدا کیا ہے اس لئے وہ اپنے اعمال کا جواب دہ ہے ۔ کیونکہ اگر انسان مجبور ہو تو اس کے لئے کوئی جزا سزا تجویز نہین ہو سکتی ۔ مجبوری کی حالت مین انسانی گورنمنٹ بھی سزا نہین دیتی ۔ تو پھر اللہ تعالےٰ پر بے انصافی کا دھبہ کیونکر لگ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیون انسان کو ایسا بنایا ہے ایک الگ بحث ہے ۔ فی الحال ہمنے یہ دیکھنا ہے کہ انسان فعل مختار ہے یا نہین ۔ سو عقل اور نقل کے رو سے جہان تک غور کی جاسکتی ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ فعل مختار ہے ۔ آگے چلکر اسی سورۃ مین اللہ تعالےٰ نے ایک دعا سکھائی ہے اور پھر شروع قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ یہ تمہارے واسطے ہدایت نامہ ہے اب سوچنا چاہئیے کہ اگر انسان کے واسطے اس کا ایمان اور اس کے اعمال ازل سے مقرر ہین تو پھر دعا سے کیا فائدہ اور ایک کتاب ہمارے لئے کیون کر ہدائیت کا باعث ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین جگہ جگہ فرمایا ہے یہ دعا کرو اور وہ دعا کرو اور پھر بتایا ہے ایمان کیا چیز ہے پھر نیکی اور بدی کی تمیز کی ہے ۔ اور حکم دیا ہے فلان قسم کے افعال سے بچو اور فلان اعمال حسنہ بجا لاؤ اور پھر یہی نہین کہ کہہ کر چھوڑ دیا ہو بلکہ انعام کے وعدے پر ایمان اور نیک اعمال کی ترغیب دی ہے اور عذاب کے خوف اور گذشتہ اقوام کی عبرت انگیز نظارون سے بد اعمالیون سے ڈرایا ہے ۔ غرض کہان تک بیان کیا جائے ۔ عقل اور نقل متفق ہو کر بڑی شدو مد سے اس خیال کی تردید کرتے ہین کہ انسان اپنے اعتقادات اور اعمال مین مجبور ہے ۔ گو اس مین شک نہین کہ انسان ایک فعل مختار ہستی ہے مگر یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ وہ ہر بات پر قادر نہین ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین یہ کہہ کر کہ " خلق الانسان ضعیفاً" بتا دیا ہے کہ اس کا اختیار ناقص ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ اس کو کامل اختیار حاصل نہین بسا اوقات ہماری تدبیر ناکارہ ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ ہم سخت کوشش کرتے ہین اور ہر طرح کے سامان بہم پہنچاتے ہین مگر اچانک ایک ایسا سبب درمیان مین حائل ہو جاتا ہے کہ ہم کامیاب نہین ہو سکتے ۔ ہر شخص چاہتا ہے ۔ کہ وہ دولتمند ہو ۔ قوی ہیکل اور شاہ زور ہو ۔ مگر باوجود کوشش کے وہ اُمید کے درجہ تک ترقی نہین کرسکتا ہے ہر پیشہ ور کا مدعا ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج حاصل کرے مگر اس کی سعی مقام منظور تک بار ور نہین ہوتی ۔ ملازم آدمی خواہش کرتا ہے کہ ترقی پر ترقی ہوتی جائے اور کہیں قیام نہ کرے مگر یہ ناممکن ہے علم دوست شخص چاہتا ہے اور جدوجہد کرتا ہے ۔ کتابین پڑھتا ہے اور ہزار طرح کے حیل تراشتا ہے کہ تقریر مین اور تحریر مین دنیا سے سبقت لیجائے مگر ہر شخص جو سعی کرتا ہے ناممکن ہے کہ اپنے ارادون مین کامیاب ہو غرض یہ قطعی فیصلہ ہے اور ہمارا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے ۔ کہ ہر تدبیر کارگر نہین ہوتی اور ہم ہر فعل کے ارتکاب پر خواہش کے مطابق قادر نہین ۔ ہمارے اندرونی اور بیرونی قوے ایک حد پر جاکر ٹھہر جاتے ہین جس سے آگے ہم تجاوز نہین کر سکتے ۔ دنیا مین ہزارہا ہزار مثالین ہین ۔ بلکہ ہر شخص اپنی ذات کو مدنظر رکھ کر بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس کی طاقتین محدود ہین اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بظاہر سب سامان کامیابی کے ہوتے ہین اور دل کو اطمینان ہوتا ہے ۔ کہ نتیجہ خاطر خواہ پیدا ہوگا مگر ناگہان ایسی رکاوٹین حائل ہو جاتی ہین کہ ہوتے ہوتے کام رک جاتا ہے اور مایوسی کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے جو حال افراد کا ہے ۔ وہی قومون اور ملکون کا مجموعی طور پر ہے ۔ بظاہر سامان کامیابی کے ایک جانب کو جھکے ہوتے ہین ۔ مگر قدرت سے ایسی ہوا چلتی ہے ۔ کہ نتیجہ بالعکس پیدا ہوتا ہے ۔ مامورین من اللہ کا معاملہ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہوتا ہے ایک فرد واحد اُٹھتا ہے اور کہتا ہے ۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عوام الناس کی ہدائیت کے لئے مبعوث ہُوا ہون ۔ لوگ اُسکی تکذیب کرتے اور اس کو نامراد رکھنے کے لئے جان توڑ کوشش کرتے ہین اور صدہا تدابیر عمل مین لاتے ہین ۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بچنے اور کامیاب ہونے کی کوئی راہ نہین ۔ مگر قدرت سے اس کے بچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور باوجود سخت رکاوٹون کے وہ کامیاب ہو جاتا ہے ۔ وہ مشکلات اور مصیبتون کی پروا نہین کرتا اور بڑے استقلال سے مردانہ واران کا مقابلہ کرتا ہے اُن پر انجام کار غالب آتا ہے اور باوجود تنہا ہونے کے ایک جماعت پیدا کر لیتا ہے اور اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زبردست طاقت دربردہ کام کر رہی ہے جو نیچر کو اپنے ارادے سے جس طرح چاہئیے چلاتی ہے اور عجیب درعجیب حکمتون سے اپنا منشاء پورا کرتی ہے ۔ تاریخ عالم کی ایسی مثالین اور انسان کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ بعض اوقات اس عقیدہ کی دل مین بنیاد ڈال دیتا ہے ۔ کہ ہمارا خیال اور فعل اور زندگی مین ہماری تمدنی حالت ہماری قسمت ازلی کا نتیجہ ہے اور ہم بالکل مجبور اور لاچار ہین مگر ہمنے ابتدائی حصہ مضمون مین ثابت کیا ہے کہ ہم فعل مختار ہین اور جو قانون افراد کے ساتھ ہے وہی مجموعی طور پر قومون پر عائد ہے کیونکہ قوم افراد سے ہی بنتی ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید نے بھی یہی شہادت دی ہے اور فرمایا ہے ۔ لا یغیر بالقوم حتّی یغیروا ما بانفسھم ۔ قوم مین اُسی حالت مین تغیر واقع ہوتا ہے ۔ جب اس کے افراد اپنی جگہ پر قائم نہین رہتے ۔ آپ خیال کرین گے ۔ کہ شائد یہ تو ایک تناقص پیدا ہو گیا ہے ۔ کہ ایک طرف تو ہم فعل مختار ہین اور ساتھ ہی مجبور بھی ہین حالانکہ چاہئیے یہ تھا ۔ کہ یا تو فعل مختار ہی ہوتے اور یا مجبور ۔ ضدین کیونکر جمع ہو سکتی ہین ۔ مگر ذرا غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ کہ یہ نہین ہین ۔ واقعی انسان فعل مختار بھی ہے اور مجبور بھی ہے اور اس حالت مین کوئی نقص نہین ۔

تقدیر کے حقیقی معنے وہی ہین جو اللہ تعالےٰ نے اپنی کلام پاک مین بیان فرمائے ہین یعنے "خلق کل شئ فقدرہ تقدیرا" ۔ اس نے کل چیزون کو پیدا کیا ہے اور ان سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے ۔ یہ زمین اور دیگر اجرام فلکی اپنی طاقتون مین محدود ہین اور ایک خاص اندازہ سے ایک دوسرے کے گرد دورہ کرتے ہین یا قائم ہین ۔ مگر یہ نہین کہ وہ ابدالآباد تک اسی حالت مین قائم رہین گے بلکہ ہر لحظہ وہ تغیر اور فنا کی حالت مین ہین اور ہم نہین جانتے کہ کیا تغیرات واقعہ ہو رہے ہین اور آئندہ خاص خاص اوقات مین اُن کی حالت کیا ہوگی ۔ سائینس نے بعض تاثیرین ان کی عقل خداداد سے معلوم کی ہین اور اندازہ لگایا ہے کہ کس زمانہ مین وہ کس رنگ مین ہون گے مگر نئی معلومات سے ان کے نتائج بدلتے رہتے ہین اور انہین اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ کہ عقل انسانی انتہا کو نہین پاسکتی غرض سب کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے ۔ اور وہ اسی اندازے سے اپنے اپنے فرائض کے ادا کرنے مین مصروف

ہیں آفتاب زمین کو روشنی دیتا ہے جس سے اہل دنیا متمتع ہوتے ہیں۔ روئیدگی ہوتی ہے اور نشوونما پاتی ہے اور چاند رات کو اس سے روشنی حاصل کر کے ان کے پکنے میں مدد دیتا ہے اور اسی طرح کائنات کی سب چیزوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے آگ پانی ہوا سب اپنی اپنی تاثیریں اور قوتیں رکھتی ہیں اور ایک خاص انداز سے دنیا میں پھل پھول اور پودے اگاتے ہیں جن کی تاثیریں اور قوتیں جداگانہ خاص افراد کی ہیں اور جانداروں کی زندگی کا سہارا ہیں۔ غرض دنیا جہان کی جاندار اور بے جان چیزیں ایک تقدیر میں محصور ہیں اور اسی تقدیر کے اندر وہ اپنے فرائض منصبی کو بجا لاتے ہیں۔ مگر انسان ناقص البنیان ان کی کنہ اور ماہیت کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور ان کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتا۔ غرض کائنات کی کل اشیاء کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے اور اسی طرح انسان بھی جو کائنات کا ایک حصہ ہے ایک تقدیر میں محصور ہے۔ ان کی ظاہری اور باطنی طاقتوں کی قسمت ازل سے مقرر ہے اور وہ اس سے باہر نہیں جا سکتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ میں سو میل پر ایک چیز کو دیکھ سکوں۔ مگر اس کی بصیرت پانچ میل پر جا کر رک جاتی ہے۔ اسی طرح اس کی طاقت سمع کی ایک حد ہے۔ اس کی جسمانی طاقت اور قوت بازو کی ایک حد ہے۔ اس کی دماغی قوتوں کی ایک حد ہے اس کے سب اندرونی اور بیرونی قویٰ کی ایک حد ہے اس کی تمدنی حالت کی ایک حد ہے۔ اس کی عقل و دانش ذہن اور حافظہ سب محدود ہیں۔ اور جس طرح انسان شکل و صورت میں ایک دوسرے سے ممیز ہیں اور مختلف ہیں اسی طرح ان کی جمیع قویٰ ظاہری اور باطنی اور ان کی حالت تمدن کی حد اور قسمت مختلف ہے اور وہ اس سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کر سکتے۔ ملائکہ کے فرائض مقرر ہیں۔ اس لئے کل کائنات کی چیزیں خاص تقدیر سے وابستہ ہیں۔ مگر انسان کی حالت اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی ہے کہ وہ حد قسمت اور تقدیر کے اندر فعل مختار ہے اور اس کے اندر اس کو اختیار ہے کہ اپنے قویٰ سے فائدہ اٹھائے یا عذاب میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ترقی کرنے والی ہستی پیدا کیا ہے۔ اور اس کو اس کی قسمت اور تقدیر کی حد پر مطلع نہیں کیا۔ اس لئے اس کا فرض ہے۔ کہ ہمیشہ ترقی کی طرف ساعی رہے گر اس کی ترقی ایک حد پر پہنچ کر رک جاتی ہے۔ تو وہ اس کا جواب وہ نہیں کیونکہ وہ اس کی قسمت اور تقدیر میں نہیں۔ انسان اپنے جمیع قویٰ سے نیکی کا پہلو اختیار کر سکتا ہے اور ہر تمدنی حالت سے محسن ہو سکتا ہے۔ اگر وہ حسب استطاعت اعمال حسنہ بجا نہیں لاتا۔ تو گویا وہ فرض کمال سے قاصر ہے۔ ہاں انسان جب اپنے مجاہدہ کو کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری کرتا ہے۔ اور وہ نجات یافتوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

عقل مند اور ہوشمند انسان ہر حالت میں نیکی اور بدی اختیار خداداد سے کرتا ہے اور اس کا جواب وہ ہے کوئی حالت ایسی نہیں جس میں وہ نیکی یا بدی مقدر یا قسمت کی مجبوری سے کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ ونفس وما سوٰھا۔ فالھمھا فجورھا وتقوٰھا۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ یعنے انسانی نفس میں نیکی اور بدی کی قوت ودیعت تو کر دی گئی ہے۔ مگر یہ فعل اختیاری رکھا ہے کہ وہ بدی کرے یا نیکی۔ جو کرے گا اس کے مطابق فائدہ یا نقصان اٹھائے گا۔ پس جیسے اعمال حسنہ کی ہر شخص اپنی قسمت اور تقدیر کے ماتحت توفیق کلی رکھتا ہے۔ اسی طرح ایمانیات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ایک عالم شخص باریک باتوں کو سمجھ سکتا ہے مگر جاہل کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ غائب کے طور پر ایمان لائے اور تعلیم حق پر قائم ہو جائے اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا۔ تو خود اسے تفہیم دیدے گا۔ عقائد حقہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نیچر میں اور اپنی مقدس کلام میں دلائل بہم پہنچا دئے ہیں اور ایک عالم شخص عقل سلیم رکھنے والا ان کو سمجھ سکتا ہے۔ مگر جس کو ازل سے اس قدر علم اور عقل کا مادہ نہیں ملا وہ غائبانہ ایمان لا سکتا ہے اور نتیجہ میں دونوں برابر ہیں۔ ایسا ہی کوئی حالت ایسی نہیں جس میں انسان اعمال حسنہ بجا نہ لا سکے۔ مثلاً نماز۔ اگر کھڑا ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کے پڑھے یا جسمانی حالت کے مطابق لیٹ کے پڑھے زبان سے ادا کرے یا اشارے سے فی سبیل اللہ اگر روپیہ نہیں دے سکتا تو آٹھ آنہ دے چار آنہ دے ایک ادھیلہ دے لا یکلف اللہ نفسًا الّا وسعھا۔ اللہ تعالیٰ وسعت یعنے تقدیر اور قسمت سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ اور کوئی قسمت یا تقدیر ایسی نہیں کہ انسان مجبوراً بدی میں مشغول ہو اور اتقا اور اعمال حسنیٰ سے پہلو تہی کرے۔

بعض لوگوں کو قرآن شریف کی ایسی آیات سے دھوکہ لگ جاتا ہے۔ مثلاً لکھا ہے فانّ اللہ یُضِلُّ من یشاءُ ویھدی من یشاء۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ضلالت میں رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے۔ ہدایت بخشتا ہے۔ ولو شاء اللہ ما اشرکوا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو کوئی مشرک نہ ہوتا۔ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں رکھتا ہے۔ اس کو کوئی راہ ہدایت پر لانے والا نہیں۔ مگر ہمارا ایمان اس کتاب پاک کی ایک یا چند آیات پر نہیں بلکہ ساری کتاب پر یکساں ایمان ہیں۔ جہاں ایسی آیات لکھی ہیں وہاں ان کا مطلب بھی سمجھا دیا ہے۔ بلکہ کوئی ایسی آیت ہو۔ اگر آپ اس کے اول اور آخر آیات پر غور کریں گے۔ تو آپ ضرور دیکھ لیں گے کہ وہیں ان کی حقیقی تشریح بھی پڑی ہوئی ہے۔ علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ نے متعدد موقعوں پر بیان فرما دیا ہے کہ ضلالت اور ہدایت کس طرح انسان کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور کس طرح منشاء الٰہی اپنا کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں بتا دیا ہے۔ ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا۔ جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ظالم ہیں ان کے واسطے غفران نہیں اور نہ وہ ہدایت پا سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے فامّا الّذین اٰمنوا باللہ واعتصموا بہٖ فسیدخلھم فی رحمۃٍ منہ وفضلٍ ویھدیھم الیہ صراطًا مستقیمًا۔ یعنے وہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں اور اس کو مضبوط پکڑ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرتا ہے اور ان کو اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور راہ مستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانًا فھو لہ قرین۔ جو شخص ذکر الٰہی سے غفلت کرتا ہے۔ شیطان اس کا رفیق ہو جاتا ہے اور اس کو گمراہ کر دیتا ہے ان آیات سے اور ایسا ہی اور بہت سی آیات سے بخوبی ظاہر ہے۔ کہ منشاء الٰہی کس طرح انسان کو گمراہ کرتا یا ہدایت دیتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ مثلاً ایک شخص شکایت کرے کہ میرا ہاتھ جل گیا تو ہم اسے جواب دیں۔ کہ بھئی تم نے جو آگ میں ہاتھ ڈالدیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے جلانا ہی تھا۔ گو ہاتھ کو آگ نے جلایا۔ مگر آگ کو پیدا کرنے والا اور اس میں سوزش کی تاثیر رکھنے والا تو وہی ہے پس مجبوراً اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہاتھ کا جلنا منشاء الٰہی سے تھا۔ یا اس کے برخلاف ہم یہ کہیں کہ فلاں شخص نے یہ تدبیر عمل حسنہ بجا لانے کی کی اور اس پر عمل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ نیک ثمرہ اس کو عطا کیا غرض منشاء الٰہی دنیا میں انسان کے ساتھ اسی طرح پورا ہو رہا ہے۔ انّ سعیکم لشتّٰی

فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری ۔ واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ۔ تمہاری کوششیں مختلف ہیں ۔ پس ان کے مطابق جس کسی نے اتقا اختیار کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تصدیق کی ۔ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ہدایت کا رستہ آسان کر دیتا ہے اور جس کسی نے لاپرواہی سے بخل کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تکذیب کی ۔ اللہ تعالےٰ اس کے واسطے گمراہی کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس بحث سے یہ بھی ثابت ہو گیا ۔ کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے جس میں لکھا ہے ۔ کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا ۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہا ہے ۔ کہ یہ مقرر ہو چکا ہے کہ جن و انسان جہنم کا طعمہ ٹھیریں تو ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ میں نے رحمت کو اپنے اوپر فرض کر لیا ہے ۔ اگر نیکی اور بدی مجبوری سے ہوتی ۔ تو نہ دوزخ ہوتا نہ بہشت ۔ اختیار کا لازمی نتیجہ ہے کہ نیکی بھی ہو اور بدی بھی ۔ اور دونوں کیلئے جزا اور سزا کی الگ الگ حالتیں ہیں ۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ میں دوزخ کو بھی بھر دونگا اور رحمت بھی میرے بندوں کے شامل حال ہے جس کا مفہوم یہ ہے ۔ کہ اس نے انسان کو فعل مختار پیدا کیا ہے ۔ غرض منشائے الٰہی دو طرح پر کام کر رہا ہے ۔ ایک تو اس طرح پر کہ جب "الی ربک المنتہیٰ" ۔ کے مطابق علت العلل وہی ذات پاک ہے ۔ تو لاریب یہی ماننا پڑتا ہے ۔ کہ جو کچھ کرتا ہے وہی کرتا ہے اور دوسرے اس طرح پر کہ وہ ذات پاک کائنات کے لئے بطور روح کے ہے اور جس طرح چاہتا ہے ۔ جزو کل سے کام لیتا ہے ۔ یعنی مشیت ایزدی نے ایک کارخانہ دنیا کا قائم کر دیا ہے اور اس کیواسطے قانون مقرر ہیں مگر یہ نہیں کہ ایک دفعہ کن کہہ کر اللہ تعالیٰ بیکار ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ شروع سے اس نے قانون باندھ دئے ہیں ۔ یعنی مقدر اور قسمت کی حد بست کر دی ہے ۔ تو اب بھی اس کا ارادہ برابر کام کر رہا ہے قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا کہ اب وہ کچھ نہیں کرتا اور چپ بیٹھا تماشا دیکھ رہا ہے بلکہ متعدد آیات سے ثابت ہے ۔ کہ اب بھی اس کا ارادہ اور منشاء برابر کام کر رہے ہیں وہ حی قیوم ہے ۔ اسی کے فضل سے ہمارا قیام ہے ۔ کل احکام دنیا و مافیہا کے متعلق اسی کی جناب سے نافذ ہوتے ہیں اور وہ ہمارا محافظ اور نگہبان ہر آن ہے ۔

مشیت ایزدی سے انسانی فضیلت کے مدارج ضرور ہیں ۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب ۔ کوئی حسین ہے کوئی بدصورت ۔ کوئی ذہین ہے اور کوئی غبی ۔ کوئی عالم ہے اور کوئی محض جاہل ۔ اور پھر امیری غریبی ۔ حسن بدصورتی اور علم و جہالت غرض جمیع قواہ ظاہری و باطنی کے اختلاف کے باعث فرق ہے مگر ہر حالت میں انسانی فہم اور ادراک ایمانیات کے سمجھنے کے لئے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کے لئے کافی ہے اور اس پر عمل کرنے پر قادر ہے اس لئے خواہ کسی حیثیت میں ہو نجات حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ اس پر بند نہیں ۔ یہ اختلاف محض دنیاوی انتظام کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہوا ہے ۔ اس لئے حقیقت میں امیری حسن دین اور علم میں کوئی فخر نہیں اور نہ غریبی بدصورتی اور جہالت میں کوئی عیب اور شرم ۔ فخر یہ ہے کہ باوجود ابتلاؤں کے انسان ابتغاء لمرضات اللہ نیکی کا پہلو اختیار کرتا ہے اور عیب اور شرم اس میں ہے ۔ کہ باوجود نیکی پر قدرت رکھنے کے ۔۔ وہ بدی کی جانب راغب ہوتا ہے ۔ آریہ سمجھتا ہے ۔ کہ بنی نوع انسان میں اختلاف کسی گذشتہ زندگی کا نتیجہ ہے مگر یہ جاہلانہ اور سطحی خیال ہے ۔ جب یہ صحیح ہے کہ بغیر اختلاف انتظام قائم نہیں رہ سکتا اور اختلاف کا ہونا ایک حکمت پر مبنی ہے اور جب یہ بتجربہ ثابت ہے کہ حقیقی راحت امیری اور حسن وغیرہ پر موقوف نہیں اور نہ ہی غریبی اور بدصورتی وغیرہ کے ساتھ لازمی طور پر دکھ اور درد ہے اور جب یہ واقعی اور بالکل سچی بات ہے ۔ کہ ہر حالت میں انسان اعمال حسنہ بجا لا سکتا ہے اور نجات کا وارث ہو سکتا ہے ۔ تو پھر یہ خیال کرنا ۔ کہ ہر حالت انسانی کسی گزشتہ زندگی کے کرموں کا نتیجہ ہے غلط اور محض غلط ہے یہ خیال جہالت اور بڑی موٹی سمجھ کا خیال ہے ۔ ظاہر کو دیکھ کر ایک مسئلہ قائم کر لیا ہے ۔ اگر نظر غور بین سے تدبر کیا جائے ۔ تو صاف سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ مسئلہ غلط ہے اور عقل سلیم اس کو ہرگز قبول نہیں کر سکتی ۔

غرض قضاء و قدر نے انسانی حالتوں میں فرق ضرور رکھا ہے مگر ہر حالت ایک تقدیر کے اندر باختیار ہے سلسلہ نبوت پر غور کرو ۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ ایک خاص غرض کیلئے مامور ہیں اور اس لئے مجبور ہیں ۔ مگر نہیں ان کے ساتھ ہی تدبیر لگی ہوئی ہے وہ حکم خداوندی سے تبلیغ کرتے ہیں اور مدعائے بعثت کو پورا کرنے کے لئے ہزار تدبیریں کرتے ہیں ۔ بعض تدبیروں میں کامیاب ہوتے ہیں اور بعض حد تقدیر سے باہر ہوتی ہیں اس لئے فیل ہو جاتی ہیں ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن شریف میں کہا ہے یعنے وحی الٰہی سے لوگوں کو مخاطب کیا ہے ۔ کہ اگر میری اختیار میں سب باتیں ہوتیں ۔ تو کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا ۔ پس گو آپ تدبیر عمل میں لاتے مگر مخالفین کی خواہشات کے مطابق کل معجزات دکھانے پر قادر نہیں تھے ۔ اللہ تعالیٰ جو غیب کی خبریں بتاتا ۔ لوگوں میں مشتہر کر دیتے اور جو معجزات آپ کو دئے جاتے وہ ظاہر کر دیتے ۔ غرض مامورین من اللہ گو مشیت ایزدی سے باعث ہدایت ٹھیرائے جاتے ہیں اور عوام الناس ان کی اتباع سے حسب استعداد فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ مگر ان کی اپنی حالت بھی ایک تقدیر کے اندر بند ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جس طریقہ سے چاہتا ہے ان کو کامیاب اور بامراد کر دیتا ہے ۔ آپ میں سے شاید کسی کو یہ خیال گذرا ہو ۔ کہ انبیاء و مرسلین کی کیا ضرورت ہے مگر میں پیشتر بیان کر چکا ہوں ۔ کہ انسان باختیار ہستی ہے ۔ پس اختیار کے ہوتے ہوئے ضروری ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہدایت کے سامان مہیا کرتا رہے ۔ اگر اللہ تعالےٰ بنی نوع انسان کو اختیار دے کر ہدایت کا سلسلہ قائم نہ کرتا ۔ تو لوگ ضلالت میں پڑے رہتے ۔ مگر ہمیشہ بتایا ہے ۔ کہ بنی نوع کے ساتھ انسان کا کیا قانون ہے ۔ اور منشاء الٰہی کس طرح اپنا کام کرتا ہے ۔ پس اس قانون اور منشاء کے مطابق لازمی ہے کہ فضل ربانی قیامت تک ہماری دستگیری کرتا رہے اور سلسلۂ مجددیت منقطع نہ ہو ۔

معجزات اور کرامات فرق عادت امور ہیں اور ظاہرہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ نعوذہ تقدیر اسکے خلاف ہیں ۔ اور اسی واسطے بعض دفعہ عقل پر ناز کرنے والا پکار اٹھتا ہے کہ وہ قانون نیچر کے خلاف ہیں اور قابل تسلیم نہیں ۔ آنکھوں کے سامنے واقعات پیش آئیں ۔ تو ان کو عقل کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر غائب کی خبر ہو تو اس پر یقین نہیں رکھتا اس میں شک نہیں کہ ایسے واقعات عجیب ہیں اور حیرت انگیز ہیں اور ظاہر بین ان کو خلاف نیچر تصور کرتا ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی کلام فقدرہ تقدیرا جھوٹی نہیں ۔ البتہ اشیاء عالم تغیر کی حالت میں ہیں اور اللہ تعالےٰ نے کسی فرد بشر کو نہ اس کی اپنی تقدیر کی اندازہ بنا دیا ہے اور نہ دیگر مخلوقات کا ۔ اس لئے وہ دعویٰ سے نہیں کہہ سکتا ۔ کہ ہر چیز موجودہ حالت میں قایم رہے گی ۔ قرآن مجید نے معجزہ

شق القمر ان الفاظ مین بیان کیا ہے۔ اقتربت الساعة وانشق القمر۔ وہ گھڑی نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو چاند کا پھٹنا خارق عادت تہا مگر قانون آلہی کے خلاف نہین تہا اس کے لئے وہ گھڑی مقدر تھی اور وہ پھٹ گیا مگر اللہ تعالے کو منظور یہ تہا کہ یہ نشان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہو تا مخالفین پر حجت قائم ہو اور تبعین کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہو۔ یہی حال دیگر معجزات و کرامات کا ہے۔ ارضی اور سماوی نشانات ایک تقدیر کے ماتحت ہی ظہور مین آتے ہین۔ مگر خارق عادت کے رنگ مین جب اللہ تعالے کو منظور ہوتا ہے۔ تو کسی شخص کی فضیلت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے ان کو اس کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ یہی حال پیشگوئیون کا ہے۔ تقدیر مقررہ کے ماتحت اللہ تعالے جس کو چاہتا ہے۔ غیب پر اطلاع بخشتا ہے اور وہ ایک شخص کی صداقت کا نشان ٹھیرتا ہے اور مومن کی ترقی ایمان کا باعث پیشگوئی بہی ایک کرامت ہے۔ خارق عادت کے طور پر صدہا واقعات دنیا مین ظاہر ہوتے ہین۔ مگر جیسا کہ لفظ معجزہ اور کرامت سے ظاہر ہے۔ فضیلت اور بزرگی اسی شخص کو حاصل ہے۔ جو منصور من اللہ ہے اور اس کی ذات سے جو امور خارق عادت وابستہ ہین۔ ان مین اعجازی رنگ ہوتا ہے ان مین ایک شوکت اور جلال ہوتا ہے اور غلبہ اُسی کا ہوتا ہے۔

مینے اپنے فہم اور ادراک کے مطابق مسئلہ تقدیر کے مختلف پہلوؤن پر کافی بحث کر دی ہے۔ گو یہ بحث مختصر ہے۔ مگر مین امید کرتا ہون۔ کہ آپنے میرے مفہوم کو بخوبی ذہن نشین کر لیا ہو پس اگر آپکے نزدیک کوئی بات ناقص اور قابل اعتراض ہو۔ تو مہربانی کر کے مطلع فرمائین۔ تا مین اس پر غور کرون۔ اور اگر ہو سکے تو آپ کی تسلی کرا سکون۔ اس بحث کا ماحصل یہ ہے۔ کہ بنی نوع انسان اپنے جمیع قوائے ظاہری اور باطنی مین مختلف ہین اور ان تمام قوی کی اللہ تعالے کے علم مین ایک حد ہے۔ جس کا انہین علم نہین۔ اس حد سے وہ تجاوز نہین کر سکتے مگر اس کے اندر فعل مختار ہین۔ مشیت ایزدی نے ایک حد بست تو انسان کیلئے قائم کی ہے۔ اور منشائے آلہی اس کے افعال کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالے قادر مطلق ذات ہے اس کے لئے کوئی حد نہین اور وہ اپنے ارادون اور منشا کے پورا کرنے مین کسی قانون پر مجبور نہین۔ ہم نہین جانتے کہ ہمارے لئے کیا مقدر ہے اور وہ مقدر کس راہ سے ٹل سکتا ہے پس لازمی اور ضروری ہے۔ کہ سعی اور تدبیر سے اُسی کے حضور دعا کرین اور عاجزانہ غفران کے طالب ہون۔ سب توفیقون کا مالک وہی ہے اسی سے توفیق ملتی ہے اور اُسی کے فضل اور مہربانی سے نجات نصیب ہو سکتی ہے۔ یہ انسان مشت خاک کیا چیز ہے۔ کہ اپنے علم اور زور بازو پر گھمنڈ کرے۔ اللہ تعالے ہمین توفیق دے۔ کہ ہم ایمان اور عمل سے اس کے رستہ پر قائم ہو جاوین۔

افسوسناک واقعہ

۱۴۔ نومبر ۱۹۰۷ء کے روزانہ پیسہ اخبار مین یہ خبر پڑھ کر دل کو کپکپی پیدا ہو گئی۔ کہ ۳۷۰ راجپوت جن کے بزرگون نے دین اسلام قبول کر لیا تہا۔ آریہ سماج آگرہ کی کوشش سے ۲۶ر نومبر کو پورے طور پر ہندو راجپوتون مین شامل کر لئے گئے۔ ان کی شدہی کی رسم کے وقت جو آگرہ مین ادا کی گئی۔ دو سو کے قریب وکلاء و رؤسا موجود تھے۔ اگر یہ دل دکھا دینے والی خبر سچ ہے۔ تو نہائیت ہی شرمندہ ہونا چاہیئے ان لوگونکو جو حمائیت اسلام کا نام لے کر مسلمانون کا مال لوٹتے ہین اور خاص کر آگرہ کے مولوی نہائیت ہی ملزم ہین۔ اُن کے شہر آگرہ جس کا دوسرا نام اکبرآباد بھی ہے۔ ۳۷۰ وہ لوگ جن کی پیدائش کیوقت اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ کی آواز کان مین ڈالی گئی تہی اب وہ اس خدا اور اس کے رسول سے برگشتہ ہو گئے اور ہمارے مذہبی پیشواؤن کو ترنوالون کی تلاش سے فرصت نہ ملی۔ گروہ علماء جو اصلاح قوم کے حامی ہین۔ جب اُن کی کوششون کا یہ حال ہے۔ تو دوسرون کا کیا ٹھکانا۔ ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

اور اکثر کا یہ حال ہے۔ ؎

سبح بر کف توبہ بر لب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ مے آید بر استغفار ما

اب رہا رؤسا کا گروہ۔ جن پر بڑا بھروسہ ہو سکتا تہا۔ کہ یہ قوم کے جہاز کو ناخدا بن کر تباہی سے بچائین گے۔ مگر ان مین سے اکثر اپنی آسائیش تن سے فرصت نہین پاتے۔ اگر مجلس نشاط ہو تو سب سے اول پہنچنے والے یہ ہون گے اگر اسلامی خدمت ہو تو حاضری کی بجائے ان کا نام حاضر ہو گا وللہ در القائل۔ ؎

مردم ذی مقدرت مشغول عشرت ہائے خویش
خرم و خندان نشستہ با بتان نازنین

اس سے بڑھکر اور شرم وہ واقعہ کونسا ہو سکتا ہے کہ اُن کے مذہب سے ۳۷۰ آدمی نکل جاوین اور اُن کے کانون کان خبر نہ ہو۔ اگر ہوئی ہو۔ تو اس کی اصلاح کی فکر نہ کی ہو۔ آریہ سماج پر ہمکو کچھ افسوس نہین کیونکہ ہر ایک اپنے مذہب کی ترقی چاہتا ہے۔ افسوس ہے تو جاننے والون اور غافل گروہ علماء اور رؤسا پر۔ اگر چندے یہی حال رہا۔ تو کار طفلان تمام خواہد شد۔

اے۔ ایس۔ عربی۔ قادیان دارالامان

اختیار الاسلام | مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب نو مسلم آریہ مذہب کے رد مین ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید۔ حصہ سوم ۷ر

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی | پنجابی نظم۔ قیمت ۱ر

آنہ وکشنری | طالب علمون کیلئے نہائیت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی | الاوادوا لے۔ قیمت ۲ر

سراج الحق | مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے۔ بہت ہی عمدہ لکھی ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱ر

مجموعہ ازالۃ الوساوس | قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب۔ اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۴ر

السر المکتوم | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید۔ قیمت ۵ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین۔ قیمت ۱ر

لیکچر لاہور | جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی خوبیون پر ایک بڑے مجمع لاہور مین دیا۔ قیمت ۴ر

دعا مدد | ماسٹر ہدایت اللہ صاحب گجرات اپنی بیمار اہلیہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوئیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ و۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

الوصیتہ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدگی سے چھپوا کر [illegible] خانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے

متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے
غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۵ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح | [illegible]

براہین احمدیہ | یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔

قیمت مجلد ۶ر غیر مجلد ۵ر ولایتی کاغذ مجلد ۵/۱

درثمین | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہونگی وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۹ر

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات رسب کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

نظم مستورات | مستورات کے بھو پر۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب | مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

حیرت کی حیرانی | مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹ر

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اکثر کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اسوقت ہی تک وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ویسا ہی مفید پایا جیسا کہ میں نے میں حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر ہال کونسل دربار ٹونک راجپوتانہ (سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب پولیٹیکل کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت وحساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے تھک جاتے ہوں تو پھر ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی بیس گولی ۱۲ ۔ [illegible]
علاوہ بریں اور کئی امراض باطنی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ سبل۔ خارش چشم۔ دھند آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ پرانی ہیں اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر

دوائی سوزاک کہنہ یعنی ترمنی [illegible] فی بکس ۱۲ر۔ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۱۲ر

سفوف مفرح اعظم۔ دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور نم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ۱۲ر

پتہ خوش خط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی کارڈ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دلی سنگھ ضلع گوجرانوالہ خاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر
BADR — QADIAN

اے بہار مستظر خوش باش کآمد وستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین عہ — قادیان میں نہ — گورنمنٹ عنہ — قیمت انغلبا و غربا و غرباء عا

جلد (۶) — نمبر (۴۹)

مورخہ ۲۸ شوال ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ر — ازلیۃ للہ

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا - اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیار سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ ۵ سہ
معاونین درجہ اول جن کو عالٰہ پر اخبار کی ایک ایک نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے عہ
معاونین درجہ دوم جن کو للعہ پر اخبار کی ایک نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی سے ر
مابعد للعہ ر
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچ سکے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسیدیں اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

مختلف نوٹ

ایک اور نشان میں نے اسی ہفتہ کے ایک اخبار میں دیکھا کہ "علی پور میں ایک قسم کا مرض نمودار ہوا ہے جس میں کئی آدمی مبتلا ہو چکے ہیں۔ رسمین زیادہ تر ریڑھ کی شکایت لاحق ہوتی ہے اور نہایت موذی بتلایا جاتا ہے۔ یہ مرض بہت پرانا ہے اور برطانیہ۔ صوبجات متحدہ امریکہ اور جرمنی میں بھی پھیل چکا ہے اس کے دیگر مقامات میں پھیلنے کا اندیشہ ہے"۔ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود پہلے ہی سے خلق اللہ کو آگاہ کر چکا ہے۔ کہ اس ملک نیز دیگر ممالک میں طرح طرح کی وبائیں پھیلیں گی۔ وہ سخت دل لوگ جو طاعون۔ زلازل مرض النوم اور قحط وغیرہ متعدد آفات سے خائف و متاثر نہیں ہوئے۔ کاش نت نئے آئندہ خوفناک نشانوں ہی سے کچھ سبق لیں۔!

ایک اہم ضرورت قحط کی ناقابل برداشت مُصیبت اب کچھ ایسی عام اور پائدار اور مستقل سی ہو گئی ہے۔ کہ محتاج تشریح نہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے شہروں کے خصوصاً آسودہ لوگ تو اس سے کچھ ایسے زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔ ان کے نزدیک اس مُصیبت کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہی ہے تاکہ دو جگہ کی جاء اور دس کی جگہ بیس اُٹھ گئے۔ جب دولت یا حصول معاش کے ذرائع بافراط موجود ہیں۔ تو بھوکے کسی طرح مرتے نہیں پھر خدا سے ڈرنے اور قحط و گرانی کو مُصیبت یا عذاب الٰہی سمجھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے؟ ہاں قصبوں اور دیہات کے لوگ البتہ اس وقت عام طور پر محسوس کر رہے ہیں کہ ان دنوں آسمان کے تیور ان کی طرف کچھ بدلے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس! بُرا ہو علم بے دینی اور غفلت اور جہالت کا کہ اتنی خبر اور سوجھ بوجھ انہیں بھی نہیں کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ پس میرے خیال میں اس وقت ہمارے سلسلہ کو ایسے مبلغوں کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ جو دیہاتی و قصباتی بستیوں میں جا جا کے لوگوں کو "وماکنا معذبین" الآیہ کے مفہوم سے خبردار اور قبول حق کی جانب مائل کریں۔ یہ تبلیغ حتی الامکان ایسے نیک اور موثر نمونے احمدیت کے ہوں کہ جس طرح ایک طرف اس آیت قرآنی کا منشاء لوگوں کے دلوں میں ضرورت مامور کا احساس پیدا کرے ایسا ہی اس کے اتباع کا اثر بھی اپنے اندر ایک کشش رکھنے والا ثابت ہو۔ خدایا تو ہی ہم عاجز کمزوروں کو اس قسم کے مفید و موثر نمونے بننے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

کمزوری ایمان ایک خطرناک مرض ہے دہلی آن کر میں نے چند شخصوں کی عجیب حالت دیکھی میں جانتا ہوں کہ وہ کسی زمانہ میں خاصے پکے احمدی تھے مگر اب ان کے متعلقات و معاملات حتی کہ عبادات تک نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ انہیں احمدی ماننے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ مگر لطف یہ کہ وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر و مکذب بھی نہیں بتلاتے۔ ایمان کی کمزوری فی الواقع ایک خوفناک مرض ہے جس کا اگر جلدی ہی علاج نہ کیا جائے۔ تو منجر بہلاکت ہوتے میں کچھ شک نہیں اور قبول حق کے بعد دنیوی فوائد کو عزیز رکھ کر مداہنت اختیار کر لیتا یا اپنے امام اور اس کی جماعت سے مستقل اور علانیہ تعلق قائم نہ رکھنا لا ریب ایک شرک ہے اور ظلم عظیم خدا تمام مومنین کو اس سے بچائے چونکہ یہ لوگ بچارے کوئی ممتاز اور پایہ کے اشخاص نہیں ہیں۔ اسلئے اُن کے نام کنایتہً بھی بتلانے کی ضرورت نہیں۔ میں گاہ گاہ تبلیغ کے ساتھ ہی اُن کے حق میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا انہیں استقامت کی توفیق بخشے۔ اُمید ہے کہ دوسرے برادران دینی بھی اس دعا میں میرے ساتھ شامل ہوں گے۔

تجارت اور ملازمت کا فرق ہمارے نقطہ نظر سے اس میں کچھ شک نہیں کہ ملازمت اکثر صورتوں میں ایک طرح کی غلامی ہوتی ہے۔ اس میں گویا مقررہ تنخواہ کے عوض اپنے قیمتی اوقات اور قوائے دماغی و جسمانی کا ایک بڑا حصہ دوسروں کے اختیار میں دے دینا پڑتا ہے۔ لیکن اُس کے ساتھ ہی یہ بھی مان لینا چاہیئے۔ کہ تگ و دو اور سعی و جانفشانی اپنے ذاتی کاروبار میں بھی خواہ وہ تجارت ہو یا دستکاری و حرفت۔ ملازمت سے کچھ کم نہیں پڑتی۔ دونوں میں صرف فرق اتنا ہے کہ ایک ملازم کے قوائے و اوقات پر تو بہت کچھ غیر کا قبضہ و تصرف ہوتا ہے جس کی وجہ سے ممکن ہے کہ وہ ایک وقت اپنے فرائض مذہبی کی بجا آوری سے بھی مجبور و معذور رہے اور ایسی حالت میں اُسے اس الزام کا بھی مستوجب کہہ سکتے ہیں کہ اس نے چند کھوٹے داموں کے بدلے پرائی غلامی ہی اختیار نہیں کی بلکہ دین فروشی کو بھی اپنی وجہ معاش کا ذریعہ بنایا۔ مگر ایک حرفت پیشہ یا تاجر آزاد ہے کہ جب چاہے کام کرے جب چاہے آرام جس وقت ضرورت ہو اپنے دنیا کے دھندے کا حرج و نقصان بھی گوارا کر کے امور دین کی جانب متوجہ ہو سکے جو ایک ایسی قربانی و ایثار ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں اس کا اجر عظیم کسی نہ کسی شکل میں ضرور مل کے رہتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ مومن متقی جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی نیت سے آزاد کاروبار اختیار کرتا ہے ورنہ بغیر اُس سچی سکینت کے جو خدا تعالےٰ سے عطا ہوتی اور عُسر اور یُسر ہر حال میں رفیق رہتی ہے۔ اصلی راحت و عافیت نہ پرائی تابعداری میں ہے نہ اپنے دھندوں کے انہماک میں۔ خدایا تو ہم سب کو وہ سچی سکینت عطا فرما۔ آمین

الراقم

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی رفیق الحسینی کمرہ بنگش دہلی

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھماہ ۲۴ بار	تین ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی میں آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعائت نہ ہوگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اُس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

برادر مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - براہ نوازش مضمون مندرجہ ذیل اپنے اخبار گوہر بار مین درج فرما کر کترین کو ممنون فرماوین اور حق تبلیغ ادا فرماوین۔

ہمارے قومی ریفارمر

علمائے اسلام کے آجکل دو بڑے گروہ بنے ہوئے ہیں ایک تو وہ بدبخت گروہ ہے۔ جو امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کھلے اور جانی دشمن ہین اور ہمیشہ اپنی پُر ضلالت تحریرون اور تقریرون سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مرحوم کو قعر ضلالت مین دھکیلتے رہتے ہین اور سلسلہ احمدیہ کی بیخکنی کیلئے دامے۔ درمے۔ قدمے سخنے ہر آن و ہر لحظہ کوشش مین لگے رہتے ہین۔ اگرچہ آج تک ایک فرد بشر بھی اس سلسلے کا بال بیکا نہین کر سکا اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ مگر ہم ان غریبون کو معذور سمجھتے ہین انہون نے اپنے دلون کی کجی کے باعث شروع ہی مین بہت عجلت کر کے اس سلسلے کے خلاف بحث شروع کر دیا۔ جہان تک کہ بعض ابدی جہنمیون نے کفر کے فتوون پر بھی اپنے مواہیر ثبت کر دین اور اس طرح اپنی ہاویہ کی ابدی سکونت پر مُہر کر دی۔ کاش! اگر یہ حضرات جلدی نہ کرتے اور صبر سے خداوند کریم سے استعانت کر کے صراط مستقیم پر قدم مارتے تو آج مغضوب علیہم کی قوم مین داخل نہ ہوتے۔ مگر

ان اللہ لا یغیر بالقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

خیر۔ اِن کو تو جانے دو۔ ان کا ذکر ہی چھوڑ دو۔ ان کو پوچھتا ہی کون ہے۔ مہذب مسلمان بلکہ ساری مہذب دنیا اُن پر لعنت بھیجتی ہے اور خداوند جل شانہ اور اس کے پاک فرشتے بھی اُن پر لعنت کرتے ہین۔ ہماری اصلی غرض اس مضمون کے لکھنے سے اُن مہذب علماء کو خطاب کرنا ہے۔ جو کچھ عرصہ سے قومی ریفارمرون مین شمار ہونے لگے ہین۔ اور جو براہ راست یا کسی اور طرح سے سید احمد خان صاحب مرحوم کی صحبت سے مستفیض ہو چکے ہین اور جن کو دنیاوی تعلیم کی ترویج مین اس گمراہ کا ہاتھ بٹانے کا فخر حاصل ہے۔ ان کی تعداد بہت بڑی ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ موقتاً فوقتاً ان مین سے ہر ایک کی نسبت کچھ عرض کرتے رہینگے۔ اور ناظرین بدر کو دکھاتے رہین گے۔ کہ آیا باوجود دعوے اصلاح کے وہ اسلام کے پاک تمدنی اور دینی اصولون پر عمل بھی کرتے ہین یا نہین لیکن فی الحال ہم دو بزرگون کے ساتھ کچھ بات چیت کرنی چاہتے ہین ان کے اسمائے گرامی یہ ہین۔

۱ خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی - ۲ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی

ہم اس بات کے ماننے کے لیئے طیار ہین۔ کہ ان بزرگون نے ایک حد تک جیسا کہ دنیاوی ریفارمرون کا قاعدہ ہے ملک مین اصلاح بھی کی ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہین۔ کہ اصلاح کا رنگ ان کی طبیعتون پر سید احمد خان کی بدولت چڑھا۔ ورنہ بذات خود وہ سادہ مزاج اور دیندار مسلمان تھے۔ مگر افسوس اس کی صحبت نے ان کو دین پر پورے طور سے قائم نہ رہنے دیا۔ اور حُبِ دنیا ان کے اعمال پر غالب آگئی اور ان اصحاب نے اس نیچری مصلح کی بدولت یا یون کہو کہ اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے دنیا کو دین پر مقدم کر لیا اور باوجود بڑے عالم متبحر ہونے کے وہ ایک مامور من اللہ کو جو ان کے سامنے بشیر و نذیر بنکر آسمان سے نازل ہوا۔ پہچان نہ سکے بلکہ ابتک سکتے کے عالم مین ہین نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ حیران ہین کہ یہ کیا ہو رہا ہے اپنی آنکھون سے ایک مجدد اور مامور من اللہ کو دیکھ رہے ہین اور اُس امداد غیبی پر جو آسمان اور زمین سے اُس کی حق مین کی جا رہی ہے ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہین۔ مگر مُنہ سے کچھ بول نہین سکتے وہ اپنے کئے پر پشیمان ہین اور سید احمد خان اور اس کی زمینی کوششون کو یاد کر کر کے زبان حال سے کہہ رہے ہین کہ۔ مصرع

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اصل بات یہ ہے۔ کہ انہین معلوم نہین تھا۔ کہ اصلاح کے واسطے زمینی آدمیون کی کوششین ہمیشہ بے سود ہوتی ہین کیا یہ بزرگوار ہمین بتلا سکتے ہین کہ عرب کے اُمی نبی نے جو پاک تبدیلی تیئس سال کے اندر اس جاہل۔ وحشی اور خونخوار ملک مین کر دکھائی وہ ہزار[۱] سید احمد خان۔ دو ہزار[۲] حالی اور تین ہزار[۳] نذیر احمد اور چار ہزار[۴] غلام الثقلین اور پانچ ہزار[۵] عبد القادر اور چھ ہزار[۶] انشاء اللہ اپنی متفقہ کوششون سے اُتنے ہی یا اس سے دو چند یا سہ چند عرصہ مین کر سکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ سچی اصلاح کیلئے آسمانی آدمیون کی ضرورت ہوتی ہے اور کامیابی بھی انہین کو ہوتی ہے۔ جو آسمان سے آتے ہین نہ اُن کو جو زمین پر خود بخود مصلح بن کر بیٹھ جاتے ہین۔ تو دیکھو پچیس برس سے خدا کا ایک برگزیدہ اور آسمانی مصلح پکار پکار کر خلق خدا کو بتا رہا ہے۔ کہ ترقی کی شاہراہ اس طرف ہے اور دین کے انوار اس طرف چمکتے ہین۔ آؤ اس طرف جھکو۔ کہ صراط مستقیم یہی ہے۔

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

مگر کتنے ہین۔ جنہون نے اس منادی کرنے والے کی آواز کو سنا ہاں پچیس[۲۵] سال سے ایک مؤذن آسمان سے نازل ہو کر اس روحانی جمعہ کے اندر لوگون کو نماز جمعہ کے لئے بلا رہا ہے۔ مگر افسوس لوگ بیع کو نہین چھوڑتے اور جمعہ کی نماز کی طرف سے غافل ہین۔ آہ! بڑے بڑے سمجھ والون کی عقلین بھی یہان آکر ماری گئی ہین۔ اور وہ باوجود سب کچھ سمجھنے کے کچھ نہین سمجھتے۔ بڑے بڑے تیراک اس بھنور مین آکر رہ گئے ہین اور بڑے بڑے شہسوار اس میدان مین گردنون کے بل گر پڑے ہین۔ بڑے بڑے تیراندازون کے تیر اس میدان کارزار مین اُلٹ کر انہین کے مونہون پر آلگے اور ان کو گھائل اور ادھ موا کر دیا۔ عجب متاموقی ہو رہی ہے۔ ایک عالم عذاب کے دام مین گرفتار ہے۔ مگر دانہ کی طمع اس کو دام سے باہر نکلنے نہین دیتی۔

مگر ہم اصل پوائنٹ سے دور جا پڑے ہین اب اول ہم مولانا حالی سے پوچھتے ہین۔ کہ "مسدس حالی" مین انہون نے اسلام کی حالت زار پر جو رونا رو دیا ہے اور "مناجات حالی" مین جو دھاڑین مار کر دعائین کی ہین۔ کیا وہ کچھ وقعت رکھتی ہین۔ یا یونہی لوگون کو سنانے کے لیئے اُن کے زور طبع کا نتیجہ ہین۔ اور اگر حقیقت مین انہون نے سوز دروں کے ساتھ دعائین کی ہین۔ تو وہ منظور بھی ہو گئی ہون گی۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی مومن خشوع خضوع کے ساتھ رب العلمین کی درگاہ مین دعا کرے اور قبول نہ ہو۔ ہم مولانا صاحب کی خدمت مین باادب عرض کرتے ہین کہ خداوند کریم اور عزیز و حکیم نے ان کی اور بہت سے دیگر مومنون کی دعائین سُنکر بنظر ترحم ان کے لیئے اسی ملک ہند مین صوبہ پنجاب کے اندر دمشق کے مشرقی منارے پر مسیح موعود کو نازل فرمایا ہے اور اب یہ ان کا فرض ہے۔ کہ چشم باطن کو کھول کر اُسے دیکھین یہ مسیح حدیث نبوی ان اللہ یبعث فی ہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا کے مطابق اس چودھوین صدی کے عین سر پہ آسمان سے نازل ہوا ہے۔ مولانا صاحب۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس نے

اگر دجال کو بھی قتل کر دیا۔ اور اس وقت کل دنیا کو نبوت کے چمکتے ہوئے نوروں سے منور کر رہا ہے۔ اگر آپ نے اب تک نہیں دیکھا۔ تو آپ کی حالت پر افسوس ہے۔ کیا "مسدس حالی" کے بندوں اور "مناجات حالی" کی دعاؤں کا تقاضا یہ نہیں تھا کہ وہ مجدد کبھی کا آگیا ہو۔ ذرا ملاحظہ ہو۔ شعر۔ (مسدس حالی)

نہ دین ہی رہا اور نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اور ملاحظہ ہوں مناجاتِ حالی کے مندرجہ ذیل اشعار:-

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دُعا ہے
اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین کہ اس شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی خسرو کسریٰ
اب قہقہہ زن اُس پہ ہر اک ہرزہ درا ہے
جو تفرقہ اقوام کا آیا تھا مٹانے
خود تفرقہ اس دین میں اب آکے پڑا ہے

" " " " "
" " " " "

اے سرورِ عالم بِاَبِی اَنْتَ وَ اُمّی
دُنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے
کر حق سے دُعا امتِ مرحوم کے حق میں
جس کا کہ جہاز آج تباہی میں پڑا ہے
ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اُس کا
مُدت سے اسے دورِ زمان میٹ رہا ہے

" " " " "
" " " " "

ہم نے "مسدس حالی" اور "مناجات حالی" میں سے یہ چند اشعار اس امر کے دکھانے کے لئے نقل کئے ہیں۔ کہ مولانا زبان حال و قال سے اس بات کو صریحی طور سے تسلیم کرتے ہیں کہ فی الواقع اس وقت ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہایت درد انگیز لہجہ میں التجا کرتے ہیں کہ وہ درگاہ خداوندی میں دُعا فرماویں۔ تا وہ اپنے فضل و کرم سے ایک مجدد کو جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سی قوتِ قدسی لے کر دنیا کی اصلاح کے لئے آوے۔ نے الفور بھیجدے مگر اے حُبِّ دنیا۔ اور اے سید احمد خان کے

فیضِ صحبت۔ تمہارا بُرا ہو۔ کہ تم نے شمس العلما خواجہ الطاف حسین صاحب حالی جیسے بزرگ کی آنکھوں پر پردہ ڈالدیا۔ جس مجدد کی خاطر انہوں نے رو رو کر دعائیں کی تھیں۔ وہ شان احمدی اور انوار احمدی کو ساتھ لے کر اور کسر صلیب کے کام پر مامور ہو کر اُن کے سامنے آموجود ہوا۔ لیکن اب وہ اُسے دیکھنے سے عاری ہیں۔ شاید مسیح ناصری کا حلیہ اوّلین ان کے یاد ہو۔ اور اب وہ اس قادیانی مسیح کو اُسی حلیہ سے شناخت کرتے ہوں۔ لیکن ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ دو ہزار برس میں وہی حلیہ کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ آخر آسمان کی آب و ہوا بھی اپنا اثر رکھتی ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ مسیح ناصری اگر وہ آسمان پر چلا گیا تھا اُسی قد و قامت اور اُسی خط و خال کے ساتھ نازل ہو۔ ضرور ہے کہ اس کی ظاہری صورت بلکہ تمام قویٰ میں تغیر عظیم برپا ہو جاوے بلکہ اس کے تمام کپڑے بھی جن کو وہ بکسوں اور بقچیوں میں بند کر کے آسمان پر لے گیا تھا۔ اور جو تعداد میں اس قدر تھے۔ کہ انیس ۱۹۰۰ سو برس تک کام آویں پھٹ گئے ہوں

اس لئے یہ بھی ضرور ہے کہ اگر وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہو۔ تو وہ ننگے بدن اُترے۔ مگر نہیں مسیح ناصری تو اُنیس سو برس سے محلہ خانیار سری نگر میں ملک کشمیر میں استراحت فرماتے ہیں اور اب دنیا میں واپس نہیں آسکتے۔ اُن کا انتظار فضول ہے۔ جس مسیح موعود نے آنا تھا وہ آچکا۔ چاہو۔ تو قبول کر لو دیکھو۔ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی تفسیر کرتے وقت حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ کہ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ یعنے ان فارسی لوگوں میں سے ایک شخص آخری زمانہ میں جبکہ دنیا میں ضلالت پھیلی ہوئی ہوگی اور ایمان اُٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ عہدۂ نبوت پہ سرفراز ہو کر دنیا کی اصلاح پر مامور ہوگا اور ایمان کو دنیا میں پھیلادے گا۔ سو وہ فارسی النسل مصلح کبھی کا آچکا ہے۔ جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھتے ہیں اور جن کو توفیق نہیں ملی۔ وہ دیکھ نہیں سکتے۔

نظم

دکھائی آکے عجب آن بان مہدی نے
جتائی خلق کو احمدؐ کی شان مہدی نے
دکھا کے زورِ قلم اور نشانہائے عجیب
ہے رام کر لیا سارا جہان مہدی نے
کہیں نہ دینِ محمدؐ کی آبرو مٹ جائے
ہر ایک آن رکھا یہ ہی دھیان مہدی نے
خطاب احمدؐ و عیسےٰؑ و آدمؑ و موسیٰؑ
یہ کس نے پایا ہے؟ شاہِ جہان مہدی نے
دُعا سے اُسکی مُوئے لیکھرام اور ڈوئی
دکھائے کیسے ہی روشن نشان مہدی نے
کوئی یہ پُوچھے کہ دجّال کس نے قتل کیا؟
تو صاف کہدو۔ مسیحِ زمان مہدی نے
مُکذبین کا بیڑا ڈبویا ہے کس نے؟
غلام احمدؐ صاحبقران مہدی نے
(از راقم مضمون ہٰذا)

مولانا حالی اور اُن کے کثیر التعداد ہم مشرب مسلمانوں کے ساتھ اس قدر بات چیت کر چکنے کے ہمارا ارادہ شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمدؐ صاحب کے ساتھ دو دو باتیں کرنے کا تھا لیکن مضمون لمبا ہوتا جاتا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب بدر اور اُن کے معزز ناظرین گھبرا نہ جائیں۔ اسلئے ہم اس مضمون کو یہیں ختم کرتے ہیں اور مولانا مذکور یا کسی اور با حمیت مسلمان سے اس کے جواب کی آرزو رکھتے ہیں۔

الراقم
خاکسار نعمت اللہ گوہر مہتوری۔ سکول ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

اطلاع

عاجز راقم آج ۲۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کو آریہ سماج جلسہ مذاہب کے مختلف لیکچراروں کی تقریریں سُننے کیواسطے لاہور جاتا ہے اور اس اخبار کی روانگی کے دن سے پہلے واپس قادیان میں نہیں آسکیگا اس واسطے مفصل رپورٹ جلسہ مذاہب کی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ہفتہ کے اخبار میں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تازہ کردن ایمان بہ تجدید بیعت امام الزمان حضرت مسیح موعود و مہدی مسعودؑ

(از نیازمند محمد عبد اللہ خان احمدی اسسٹنٹ پروفیسر عربی مہندرا کالج پٹیالہ ریاست)

اے زتو انوارِ نبوت عیاں | وے زتو احکامِ شریعت رواں
مغزِ شریعت بہ حقیقت توئی | مرحلہ پیمائے طریقت توئی
زندگیٔ عہدِ نبوت ز تست | تازگیٔ روضۂ ملت ز تست
گوہرِ یکتائے مصفا توئی | دُرِّ درخشندۂ کانِ نبی
ظرفِ معارف ز زبانت عیاں | بحرِ معانی ز بیانت رواں
شانِ محمدؐ ز جبینت شہود | معجزہ یافت ز ذاتت وجود
موردِ الہامِ خدائے علیم | مہدیٔ دوران بشانِ کلیم
مُرسلِ حق تابعِ حکمِ نبی | مجمعِ اوصافِ خفی و جلی
عیسیٔ مصداقِ کلامِ مبین | صدر نشینِ زمنِ آخرین
نیز بمظہر غیرت داد باز | غلبۂ دین را بتو بخشید ساز
ذاتِ تو تفسیر بسا آیت ست | گرچہ وجودت ہمہ یک آیت ست
ذاتِ تو خود معجزۂ احمدی | واضح برہان بصدقِ نبی
شانِ رفیعِ تو ہویدا ازین | گفت سلامت ختم المرسلین
حجتِ حق بہر زمین آمدی | ملاشئی دینِ متین آمدی
زو سپہ امت چو حصار آمدی | درسو کہ سخت بکار آمدی
بودِ تو موعود ز ربِ عباد | رحمِ حق در رحمت کشاد
وقت و ضرورت چو تقاضا نمود | قامتِ گلمیت فرستاد زود
کرد ترا عیسیٔ مریم خدا | زیبِ ہمہ بود مہدی تما
مہدی و عیسیٰ دو صفاتِ عظیم | نیست کسے با تو در ایناں سہیم
حاملِ این ہر دو صفات آمدی | ذاتِ تو شد محو بذاتِ نبی
ہاں چہ عجب شکلِ نبی داشت | نیست تعجب کہ نبی خواندت
تابع و متبوع بیکرنگ شد | طالب و مطلوب ہم آہنگ شد
ذاتِ ترا خواند نبی خود نبی | پاک خبر ہست ز سرِّ خفی

قطعہ بند

بانیٔ صدق و صلاح و سداد | اتقی و صلح و وفا و داد
خشیتِ حق خدمتِ دینِ متین | ذکرِ خدا درسِ کلامِ مبین
سادگیٔ حسنِ نماز و دعا | رشد و ہدایت پئے خلقِ خدا
کثرتِ سجدات خشوع و خضوع | بہر مہمات اسے اللہ رجوع

گریۂ شب سوز و گدازِ دلی | ہمہ رہ مومنے ہمہ وارفتگی
جملہ بہ منہاجِ نبوت ز تو | رونقِ دین گشت دوبالا ازو

باد سلامت ز خدائے وحید
ایدک اللہ بنصرٍ مزید

قوم پرادر ہمہ با دجل ریو | راہ مسلمان زدندے چو دیو
حملہ بر اسلام نمودے غوی | کذب تراشیدہ بذاتِ نبی
نعرۂ تثلیث بطغیان رسید | سیفِ دجل بر سرِ ایمان کشید
گشت زمین تنگ بر اہلِ زمین | از دجل و فتنۂ این اہلِ کین
نیز در طعن بہ اسلام باز | کرد ہنودان زرہِ عجب و ناز
سب و شتم چند کہ نشمردہ بہ | جور و ستم چند کہ نسپردہ بہ
حملہ بر اسلام نشاندند ایں | شور بر افتاد بعرشِ بریں
چونکہ بمیدانِ وغا آمدی | زیبِ تنت کردہ لباسِ نبی
جملگی کفار نمودند پشت | پشت دگر پشت دگر پشت پشت
جملہ سلاح پیشِ تو انداختند | تابِ یک حملۂ تو باختند
دفترِ ایشاں ہمہ شد گاؤ خورد | باد سفینہ ہمہ ایشاں ببرد
کارِ تو ایں کارِ ید اللہی ست | دستِ تو دستِ اسد اللہی ست
باکہ خبر نیست باتہم چہ رفت | حملۂ صدقت نہ دماغش شکست؟
ہست خبردار ازیں کہ و مہ | خائف و ترساں چو شدے دہ بدہ
لطمۂ اخفائے شہادت بخورد | غضبِ الٰہیش گرفت و بمرد
لیکھوئے بدبخت چو از بد دلی | کرد زبان باز بطعنِ نبی
پہلوئے او تیرِ دعایت درید | روحِ پلیدش بجہنم رسید
آنچہ بجمونی و ڈوئی رسید | جملہ عیان ست و ہویدا پدید
باز سعید راہ سفاہت رود | لعنتِ ابدی پئے خود مے خرد
وقت ہماں ست کہ دستِ دعا | جملہ کشائید برب الورٰی
کبر و منی ترک کنند عزّ و ناز | ساز کنند ساز ز عجز و نیاز
توبہ کنند توبہ ز گفتارِ بد | عفو بخواہند ز ربِ الصمد
باز با خلاص غلامت شوند | تاکہ شود رتبتِ ایشان بلند
مظہرِ اسرارِ محمدؐ توئی | مطلعِ انوارِ محمدؐ توئی
کشتیٔ نوح ست وجودت ز حق | ذاتِ تو حق است ظہورت ز حق
وہ چہ خوشا بخت کہ بگزید این | صاف رمیدہ ز رہِ کبر و کین

باد سلامت ز خدائے وحید
ایدک اللہ بنصرٍ جدید

دستِ دعا بہرِ غلامت کشا | تا رہد از نکبتِ ہر دو سرا
ہست دعائیت پئے این بندہ بس | بعد ازین ہیچ ندارم ہوس

فضلِ خدا باد بحالم شمول
گر شود این عرض بحضرتِ قبول

حاشیہ بر سانِ بساطِ عظیم | زلہ ربایانِ ز خوانِ کریم

احباب توجہ فرماویں

صدر انجمن احمدیہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ آیندہ ہر ایک خریدار رسالہ ریویو آف ریلیجنز پیشگی چندہ ادا کیا کرے۔ میں نے بڑی خوشی سے اپنا چندہ ۱۲ عہ بابت سنہ ۱۹۰۷ء ارسال کر دیا ہے اور انشاء اللہ العزیز انہی دنوں میں اعانت ریویو میں بھی کچھ روپیہ روانہ کیا جاویگا۔ امید کہ دیگر احباب بھی بڑی خوشی اور انشراح صدر سے اپنا اپنا چندہ پیشگی ادا کر کے ثواب حاصل کرینگے اور نیز حسب توفیق اعانت ریویو میں ہر ایک بھائی حصہ لیگا کیونکہ بلاد یورپ و امریکہ وغیرہ میں حجت اسلام پوری کرنے والا اور اسلام کا اصلی درخشندہ چہرہ دکھلانے والا سوائے اس رسالہ کے اور کوئی نہیں اس لئے ہمارا اہم اور ضروری فرض ہے کہ اس رسالہ کی جہاں تک ہماری استطاعت ہے روپیہ سے امداد کریں تاکہ کثرت کے ساتھ بلاد غربیہ میں اس کی اشاعت ہو اور تثلیثی اور دیگر عقائد شرک رکھنے والے مگر فطرتی سعید روحیں خدا کے دین میں داخل ہوں۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس کا یہ شعر یاد دلاتا ہوں۔ ؎

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

واقعی دنیا میں روحانی انقلاب عظیم اس رسالہ کے ذریعہ ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔ دیگر قوم کے افراد کا فرض ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کی جو دس ہزار خریدار بہم پہنچانے کے بارہ میں ہے۔ تعمیل کریں اور اگر کوشش کما حقہ کی جاوے۔ تو دس ہزار سے زیادہ خریدار پیدا ہو جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ بفضل خدا اب لاکھوں تک اس جماعت کی تعداد ہو چکی ہے اور اس میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے صرف ہمت درکار ہے۔ پھر انشاء اللہ کوئی مشکل نہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

سو بھائیو یہ وقت غفلت کا نہیں بلکہ عزم اور ہمت دکھلانے کا وقت ہے۔ دنیا کے ننگ و ناموس کے کاموں میں گھر بار تک لٹا دینے کو تیار ہو جاتے ہیں مگر اللہ کے راہ میں روپیہ خرچ کرنے سے دریغ کرتے ہیں۔ اشاعت اور تبلیغ دین کے کاموں میں سرگرمی کر حصہ لینے والے بنو اور اس وقت کی قدر کرو۔ کہ پھر یہ وقت ہاتھ نہیں آنے کا۔ خدا کے مرسل کے احکام کی تعمیل اپنا فرض سمجھو پھر یقیناً خدا کو خوش کر لو گے اور بامراد ہو کر دنیا سے رخصت ہو گے ایک وہ وقت تھا کہ خدا کے بندے اپنے دین کیلئے جانیں بھی قربان کر دیں اور اگر ہم مالوں کو اسکی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ کریں تو کس قدر افسوس کی بات ہوگی۔ جو لوگ مال سے پیار کر کے صرف اس کے جمع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ نہیں کرتے ان کے لئے سخت وعید ہے۔ آخر مال کو جلدی چھوڑ جاوینگے اور پھر سوائے حسرت اور عذاب کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم

سو اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو اس کی تمہید سمجھا دے اور توفیق دیوے کہ اللہ کی راہ میں حسب استطاعت خرچ کرنے سے دریغ نہ کریں۔ خدمت دین کے کاموں میں بڑھ کر حصہ لیویں اور اپنی ہمت کا انتہائی نقطہ دین ہی کو بنا دیں اور دنیا میں نیک نمونہ اور پاکیزگی پھیلا دیویں۔ آمین ثم آمین

خاکپائے حضرت مسیح الزمان ہدایت اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ از گجرات ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء

بدر میں خبریں ہونی چاہئیں

حضرت مفتی صاحب آپ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے۔ کہ بدر میں واقعی خبریں ہونی ضروری ہیں اس سے یہ فایدہ ہوگا۔ کہ جو صاحب دنیاوی خبروں کے واسطے دوسرے اخبار خریدتے ہیں وہ ان کو بند کر کے بدر سے ہی یہ فایدہ حاصل کر سکتے ہیں گویا اس سے دو دو فایدے دینی اور دنیاوی حاصل ہو جاوینگے۔ کم از کم ایک ورق اس کام کے لئے آپ علیحدہ کریں اگر موجودہ صفحات میں گنجائش نہ ہو۔ تو خفیف سی قیمت اخبار بڑھا کر ایک ورق زیادہ کر سکتے ہیں۔ آیندہ اختیار ہے۔

خاکسار ہدایت اللہ گجرات

قحط سالی میں حالت غربا

ناظرین میرے مضمون میں غربا سے مراد سفید پوش کی ہے ایام قحط میں سب سے زیادہ مصیبتیں سفید پوشوں کو اٹھانی پڑتی ہیں اور ان کے مقابلہ میں فقیر اور منگتے اچھی حالتیں اوقات بسری کرتے ہیں تمام دن بازاروں۔ گلیوں میں ہاتھ پسارے خدا کا واسطہ ڈالکر پیسے جمع کرتے پھرتے ہیں اور راہ رو انپر ترس کھا کر پیسہ کپڑا روٹی دیدیتے ہیں مگر جو بیچارے سفید پوشوں پر گذرتی ہے اس کو سوا خداوند پاک کے اور کوئی دوسرا ان کا ہمسایہ بھی نہیں جانتا جو لوگ دس پندرہ بیس پچیس روپے تنخواہ پاتے ہیں ان کی حالت ان ایام میں زیادہ تر قابل رحم ہے اسقدر قلیل تنخواہ کے پاتے ہوئے ذرا خیال کرنا چاہئیے کہ وہ اپنے کنبے کی کیسے پرورش کرتے ہونگے۔ ماں باپ بھائی بہنوں۔ بچوں کی پرورش و بیمار کس طرح کرتے ہونگے انکو کھانا کپڑے کس مصیبت سے دیتے ہونگے غرضیکہ ان کے گذارہ کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور لطف یہ کہ انہی کیطرف سے حکام اور رؤسا قطعی بیخبر ہیں حالانکہ سب سے ضروری اور لازمی انہی کی پرورش کرنا ہے پس جبکہ یہ لوگ جو عزت کا ٹکڑا غنیمت سمجھتے ہیں اگر اپنی مستورات کا زیور رہن نہ رکھیں اور قرض نہ اٹھائیں تو چند دنوں میں مر جائیں اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سرکار ان لوگوں کی خبرگیری کا بندوبست کرے۔ ہندوستان میں کروڑہا لوگ سفید پوش ہیں مگر قحط اور وبا انہی کو وبال جان ہو رہی ہیں انہی میں اموات کا درجہ زیادہ ہے اور انہی میں لوگ تنگدست ہو کر عیسائی ہو جاتے ہیں پس اگر امداد نہیں تو کم از کم رؤسا اور والیان ریاست کو چاہئیے کہ ایسے لوگوں کی دستگیری کریں اور انکو بچاویں آج کوئی ہی شہر ہندوستان میں ایسا ہوگا جہاں کے متوسط حال لوگ اچھی حالتیں ہوں امدادی کام جاری کر کے سفید پوشوں کو اگر ان پر لگایا جاوے تو اچھا ہو مگر سب سے اول یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ایسے سفید پوشوں کیلئے کس قسم کا کام جاری کیا جاوے جو ان کی حیثیت کے شان شایان ہو ایسے لوگوں کو معزز کام ملنے چاہئیں نہ کہ نہر کی کھدائی یا تالاب کی کھدائی پر لگا دیا جاوے۔ اگر حکام ذرا بھی توجہ کریں۔ تو یہ قحط سالی فارغ البالی سے ساتھ بدل جاویگی۔ آجکل تمام شہروں میں ایک ہی سی اداسی برس رہی ہے اور اندھیر چھایا ہوا ہے۔ ایک تو روپے کی قلت۔ دوسرے غلہ نایاب۔ پس گذارہ ہو تو کیسے ہو۔ تیسری طرف ٹیکسوں کی زیر باری۔ ایک طرف تو سرکار عالیہ کہتی ہے کہ لوگوں سے ٹیکس زیادہ مت وصول کرو۔ اور برعکس اس کے دوسری طرف جو حکام ٹیکس بڑھاتے ہیں ان کو سرکار عالیہ نقد انعام و اکرام سے مالا مال کرتی ہے۔ پھر بھلا کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ سرکار جو کہتی ہے۔ سچ ہی کہتی ہے اس طرح سے رعایا کا ناک میں دم آ رہا ہے۔ ولایت کے مالکان ہند گورنمنٹ پر زور ڈالتے ہیں کہ ہندوستان کو فری ٹریڈ سے اور بھی کمزور کرو۔ حالانکہ یہ ایسا نازک وقت تھا کہ اگر ایسے وقت گورنمنٹ آف انڈیا غلہ کی برآمد قطعی بند کر دیتی تو مناسب تھا کہ غریب سفید پوش بھی پل جاتے۔ سرکار اور حکام کو ضرور اس معاملہ پر توجہ کرنی چاہئیے۔ ورنہ بھارت غارت ہو جائے گا۔ جو کہ ہو بھی رہا ہے۔ (اخبار عام)

مبارک اور دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب رسالدار محمد ایوب خان صاحب کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کی درازی عمر صحت اور اسلامی خادم بننے کے واسطے دعا کریں۔

خاکسار فخر الدین احمدی

بدر ہفتہ میں دو بار کیا جاوے

محمد افضل مرحوم نے افریقہ کی عمدہ ملازمت ترک کرکے قادیان کی سکونت اختیار کی تھی۔ چونکہ یہاں رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی کام کرنا ضروری تھا جس سے قوت لایموت حاصل ہو جائے اس خیال سے اس نے ایک اخبار القادیان نام جاری کیا۔ شاید ایک ہی پرچہ نکلا تھا کہ اس کا نام حضرت صاحب کے حکم سے البدر ہو گیا۔

باعث مالی مشکلات کے و نیز ایک اور اخبار کی موجودگی کے یہ خیال ہوتا تھا کہ یہ چراغ سحری ہے۔ مگر واہ رے اس کی ہمت گاہ بگاہ فاقہ تک نوبت بھی پہونچ گئی مگر وہ اپنی دھن میں ہی لگا رہا۔ آخر کار مالی مجبوریوں سے مجبور ہو کر اس نے میاں معراج الدین عمر صاحب سے روپیہ لیا اور کام چلایا۔ قضا را مرحوم فوت ہو گیا اور میاں صاحب مذکور کو بعوض صرف کثیر کے قریباً اخبار کا نام ہی ملا۔ اس کے بعد اخبار مذکور جناب مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام جیسے قابل قدر بزرگ کی زیر ایڈیٹری شائع ہونے لگا اور جناب ممدوح کی خدمات مدرسہ سے حسب الارشاد حضرت صاحب بدین منتقل کر دی گئیں اور آپ کو مبلغ پچاس روپے ملنے لگے جو مفتی صاحب کی لیاقت سے کم تھے مگر اخبار کی حالت سے زیادہ تھے۔ اس پر بھی مالک کو ہمیشہ اپنی گرہ سے ڈالنا پڑتا تھا۔ چونکہ اس کا اجرا محض ابتغاء لمرضات کے لئے تھا۔ سو خدا تعالے نے نہ صرف اس کو ضائع ہونے سے بچایا بلکہ نمایاں ترقی عطا کی۔

جب اخبار جناب مفتی صاحب کے ہاتھ میں آیا اس وقت اس کی اشاعت قریباً ۵۰۰ کے تھی اور اب خدا کے فضل سے ۱۳۰۰ ہے۔ گو ابھی تک مالک نے اس سے مالی فائدہ نہیں اٹھایا۔ مگر اس سال مالک سے کچھ نہیں لیا گیا اور اخبار نے اپنی مدد آپ کی ہے۔ اخبار کی خوبی مضامین کی نسبت کچھ لکھنا گویا لقمان را حکمت آموختن ہے۔ اس کی اشاعت خود اس کے لئے عمدہ سارٹیفکیٹ ہے۔ عرصہ سے میرا خیال تھا اور ہے۔ کہ اخبار بدر ہفتہ میں دو بار کر دیا جائے اور اس کا ذکر میں نے پروپرائٹر و ایڈیٹر سے کئی بار کیا۔ اب قوم کے سامنے اس کو پیش کرتا ہوں کہ ایسا وقت پر نکلنے والا بابرکت پرچہ بدر اگر ہفتہ میں دو بار طلوع ہوا کرے۔ تو قوم کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اس کی دو صورتیں میرے خیال میں آئی ہیں۔

(۱) یہ کہ ہر ایک خریدار اس امر کا عزم بالجزم کرکے اس پر عملدرآمد شروع کر دے۔ اور وہ یہ کہ ایک نیا خریدار بہم پہونچا دیگا۔ اگر قوم نے توجہ کی۔ تو جنوری ۱۹۰۸ء سے ہی ۲۶۰۰ خریدار ہو جائیں گے۔ جب خریدار بہم پہونچ گئے تو اسی قیمت پر ہفتہ میں دو بار ہو سکتا ہے۔ اور اس حساب سے موجودہ ہفتہ وار اخبار ایک روپیہ آٹھ آنہ پر پڑا۔

۲۔ تمام خریداران اس امر کی اجازت دیں کہ ان کے نام مبلغ صہ روپیہ کا وی پی کیا جائے۔ اس صورت میں دو روپیہ کے اضافہ کے ساتھ اخبار ہفتہ میں دو بار ان کو ملا کریگا۔ وھذا ماکنا نبغ۔

اور میں امید کرتا ہوں کہ مالک اس کو دینی کام خیال کرکے جیسا کہ انہوں نے گذشتہ سالوں میں کیا ہے۔ دو سال تک فائدہ کے متوقع نہ رہیں۔ اگر خدا ہے اور ضرور ہے تو ان کی نیکی کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

اور اس جہان میں اس کا بہتر ثمرہ ان کو دیگا۔ ز بذل مال در راہش کسے مفلس نشد گردد۔

امید ہے۔ کہ مالک و ایڈیٹر جو مجھ سے تعلق محبت و یگانگت رکھتے ہیں۔ میری التماس کو قبول کریں گے۔ اب قوم کی طرف دیکھنا ہے۔ کہ وہ کہاں تک اس پر توجہ کرتی ہے خدا کرے۔ کہ شروع سال سے بدر دو بار نکلنا شروع ہو جاوے۔ جو لوگ اس اخبار کے حالات سے علم رکھتے ہیں۔ انہیں بخوبی علم ہے۔ کہ اس کا دفتر و مطبع کرایہ کے مکان میں ہے باوجودیکہ مالک کی زمین نہایت ہی عمدہ جگہ پر ہے۔ مگر بباعث کمی روپیہ کے خام مکان بھی بنوا نہیں سکتا۔ اس کی دو وجہ ہیں۔

(۱) اول اس کی قیمت بہت کم ہے۔

(۲) وہ ایسے اشتہارات قطعاً نہیں لیتا۔ جن کی نسبت یہ خیال ہو کہ ان میں مبالغہ آمیزی و ابلہ فریبی سے کام لیا گیا ہو۔ اور جو لیتا ہے اس کو کمیٹی کے اجلاس میں پیش کرکے بعد منظوری کے چھاپتا ہے۔ میں دور کیوں جاؤں گھر کا واقعہ ہے کہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ جو مالک اخبار کے بھتیجے ہیں۔ انہوں نے اپنی ادویہ کی اشتہار کی کاپی لکھوا کر میرے ہاتھ بھجوا دی۔ تاکہ اس کو چھاپ دیا جائے۔ ابھی تک وہ معرض التوا میں ہی پڑی ہے۔ جب گھر والوں کے ساتھ اس اخبار کا یہ معاملہ ہے۔ تو قیاس کر لیں۔ کہ دوسروں کے ساتھ کیسا ہوگا۔ آجکل اشتہاروں نے طوفان بے تمیزی مچا رکھا ہے اور قریباً ہر ایک اشتہاری ھل من مبارز کہہ کر میدان میں نکل آیا ہے اور ہمچو من دیگرے نیست کا ڈنکا بجا رہا ہے۔ صاحب الغرض مجنون ہوتے ہیں۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا الفاظوں کی خوبصورتی سے ان کے منہ میں پانی بھر آتا ہے اور خیال ہوتا ہے۔ کہ اس سے مدعا حاصل ہو جائے مگر جب تجربہ اس کے خلاف شہادت دیتا ہے۔ تو دل خود بخود بول اٹھتا ہے۔ غلط بود ہر آنچہ ما پنداشتیم۔ اس خرابی کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ سچوں سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے سچوں کی اس سے حق تلفی ہو جاتی ہے۔ اسی اصول پر یہ اخبار ان لوگوں کا اشتہار لیتا ہے جن کی نسبت ان کو پرسنل طور سے واقفیت ہو۔ کیونکہ چند پیسوں کی خاطر اگر ایسا کیا جائے تو اس کے مشن و اصول اجرا کے خلاف ہے اور قرآن اقدس کی اس آیت کے ذیل میں آتا ہے۔ لِمَ تقولون مالا تفعلون۔ ایسے اشتہارات چونکہ نہیں لیئے جاتے۔ اس لئے اخبار گراں پڑتا ہے۔ دیگر اخبارات جو بلا پابندی شرائط مذکورہ کے کثرت سے اشتہارات لیتے ہیں ان سے ان کو بہت آمدنی ہوتی ہے اور بہت سا خرچ اشتہارات نکال لیتے ہیں اور اخبار قریباً مفت پڑ جاتا ہے۔ بدین وجہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر دیا جاتا ہے۔ کچھ تو عام دنیاوی حالات کے سبب اور کچھ کم قیمتی کے سبب خریدار بہت بن جاتے ہیں۔ بعض کثیر الاشاعت اخبار مفت ضخیم کتابیں بھی خریداروں کو دیتے ہیں۔ یہ باتیں مالک و ایڈیٹر کے دل پر ضرور کانٹے کی طرح چبھتی ہوں گی۔ مگر کیا کریں۔ ہمدردی کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر اپنے اصولوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔ ورنہ دیگر اخبارات کو کوئی چھو منتر تو نہیں آتا۔ کہ جس سے ایسی ارزانی کر دی ہے۔ اور نیز پادر جمع پادریوں کی طرح اس کے پاس کوئی فنڈ ہے کہ کلکتہ کے عیسائی پرچہ اپی فینی کی طرح ٹکٹ گھر سے لگا کر اخبار مفت بھیجا کرے۔ اے ناظرین بدر اپنے اس قومی آرگن کی مدد کرنا اور اس کو ترقی پر پہنچانا آپ کا فرض ہونا چاہیئے اس لئے میں نے اس کی مختصر سی ہسٹری لکھی ہے تاکہ اس سے اعلیٰ درجہ کی ہمدردی پیدا ہو اور بدر کی روشنی آپ تک ہفتہ میں دو بار پہنچ سکے اور یہ وقت ہے اے ہمدردان و زندہ دلان قوم زندہ دلی کی جیب میں ہاتھ ڈالکر ثبوت دینے کا اگر ذرا سی توجہ آپ کی ہوگی۔ تو یہ ینفع الناس کا پودا پھل پھول لا کر فیمکث فی الارض کا عمدہ نمونہ ہوگا پس یا تو آپ ایک ایک نیا خریدار دیں یا دو روپیہ کا اضافہ منظور فرماویں تاکہ اخبار ہفتہ

اخبار میں خبریں ہوں

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم - مفصلہ ذیل چند سطور کو اگر آپ مناسب خیال فرماویں تو اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور فرماویں۔

میں اخبار بدر اور الحکم کو بڑی غور و خوض سے پڑھا کرتا ہوں اور اس کے ہر ایک مضمون کو بڑی سرگرمی سے دیکھتا ہوں خاص کر کلمات طیبات حضرت اقدس دوبارہ سہ بارہ پڑھتا ہوں اور بعد ازاں گھر کے لوگوں کو بھی سناتا ہوں - میرا ہر دو پیپروں سے ایسا اُنس ہو گیا ہے جو احاطہ تحریر سے باہر ہے کیوں نہ ہو - ہر تازہ اخبار نئی نئی خبروں اور تازہ نشانوں کا مجموعہ ہوتا ہے - کون ہے جو خدا کی باتیں سنتا ہے - مگر وہ جو ان اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں - میں مورخہ ۲۱ نومبر بدر سنہ رواں کے مطالعہ سے بہت خوش ہوا - جس میں مولوی ابو سعید صاحب عرب قادیان نے ایک تجویز پیش کی ہے وہ بہت مناسب اور ٹھیک ہے ... میری صلاح میں بھی ... کے ساتھ زیادہ تر خبروں کا سلسلہ ... ضروری ہے ... جس سے ہمارے ... احمدی ... کی ... ہو جاویں گی۔ والسلام

نیاز مند ... سنڈیمن روڈ بلوچستان

رکھ لکھوال میں احمدیوں کی تلاش

میں کچھ عرصہ سے آبادی جدید رکھ لکھوال ضلع لاہور میں رہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کے گرد و اطراف میں دیگر مواضع میں جو احمدی احباب رہتے ہیں اُن سے واقفیت حاصل کروں - لہذا گذارش ہے کہ براہ مہربانی تمام احباب جو رکھ لکھوال کے قریب تین تین چار چار کوس کے فاصلہ پر رہتے ہیں وہ رکھ لکھوال میں تشریف لا کر مجھ سے ملیں یا اپنے پتہ نشان سے مجھے مطلع فرماویں - تاکہ مل کر یہاں ایک باضابطہ انجمن احمدیہ قائم کی جاوے - جو کہ انجمن احمدیہ ضلع لاہور کے ماتحت ہو - جس کے باعث تمام احباب احمدیہ کو باہمی ملاقات سے دینی و دنیاوی امور میں استفادہ کا موقعہ ملتا رہے - اور نیز ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی امداد کر سکیں۔

مولوی محمد نمبردار رکھ لکھوال - ۲۶ نومبر ۱۹۰۶ء

شیخ عبد اللہ کوئیلیم اور ہندوستان

حاجی ریاض الدین احمد صاحب نے شیخ الاسلام برٹش جزائر عبد اللہ کوئیلیم کو ہندوستان مدعو کیا تھا - اس کے جواب میں شیخ الاسلام موصوف نے جو چٹھی بھیجی ہے وہ غالباً دلچسپی سے پڑھی جاوے گی اور وہ یہ ہے - مدمیرا موجودہ ارادہ یہ ہے کہ انشاء اللہ العزیز آئندہ سال ۱۹۰۹ء و مطابق ۱۳۲۶ھ مکہ جاؤں اگر ممکن ہوا تو پہلے قسطنطنیہ جا کر سلطان المعظم کا شرف نیاز حاصل کروں گا - وہاں سے سینڈ امیر کے ہمراہ براہ بیروت دمشق پھر بذریعہ حجاز ریلوے جو جلالت مآب کی شان دار یادگار اور ان کے حُبّ اسلامی کا گراں قدر نمونہ ہے مدینہ تک سفر کروں گا - بعدہ مکہ جاؤنگا - اس مقدس و خوشگوار سفر کی تکمیل پر اگر ممکن ہوا کہ میں اور کچھ عرصہ تک سفر میں رہ سکوں اور ہندوستان میں میرے لیکچروں کے لئے جلسوں وغیرہ کے انعقاد کا مناسب انتظام ہو گیا تب مجھے ہندوستان آنے اور ان کے مسلمان بھائیوں سے شناسائی حاصل کرنے اور بڑے بڑے شہروں میں چند لیکچر دینے سے نہایت مسرت ہوگی اس قسم کے دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان کی اسلامی انجمنوں پر لازم ہے کہ وہ جلسوں وغیرہ کے انتظام اور اہتمام کے لئے کمیٹیاں بنائیں میرے خیال میں مناسب ہوگا کہ سفری وعظ کا انتظام بمبئی سے شروع کیا جاوے جہاں سے دیگر مقامات میں پہونچکر اس مقدس کام کو انجام دینے کی کوشش کی جاویگی اس سفر کے متعلق تمام امور بکمال احتیاط طے ہو جانے لازم ہیں میں کسی ملکی مقصد یا پولیٹیکل مشن پر ہندوستان نہیں آتا - میں سوائے اسلام کے کوئی پولیٹیکل مضمون نہیں جانتا مقدس ابدی اور لازوال کتاب قرآن مجید میں لکھا ہے کہ سچے ایمان والے آپس میں بھائی ہیں - اگر میں ہندوستان آؤں گا تو بحیثیت ایک مسلمان کے آؤں گا اور جو اپنے دوسرے ہم مذہب بھائیوں کے پاس جاتے - مجوزہ سفر ہند کے متعلق میں ہندوستان کے مسلمان بھائیوں کی تحریکوں اور تجویزوں کو نہایت خوشی سے پڑھوں گا۔ (سلطان الاخبار)

قبول اسلام

اخبار "تازہ حیات" لکھتا ہے کہ روس کے ایک قصبہ میں ایماندار کہتے ہیں - روسیوں کے ۴۰ خاندانوں نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے اور انہوں نے اپنے پادری کو قصبہ سے نکال دیا ہے اور شہنشاہ روس کی خدمت میں ایک درخواست اس مضمون کی بھیجی ہے کہ ان کیلئے ایک مدرسہ اس قصبہ میں قائم کیا جاوے - خوشی کی بات ہے کہ ان نومسلموں کی درخواست منظور ہوگئی ہے (سلطان الاخبار)

علوی نظارہ

لکھنؤ میں ۱۵ ماہ حال کی سہ پہر کو نجوم کے متعلق ایک نئی بات دیکھی گئی - کہ عطارد کرہ آفتاب پر ہوتا ہوا گذرا - مسٹر ریگ اور کچھ لوکل عطائی منجموں نے یہ کیفیت دیکھی - ایک سفید چادر پر آفتاب کا عکس جو ڈالا گیا - تو عطارد گزرتا ہوا صاف دکھائی دیا - چار بجے ایک منٹ شام کو اس ستارہ کا دور شروع ہوا تھا اور ایک پل میں وہ آفتاب پر آگیا اور گزرتا رہا تا آنکہ آفتاب اس قدر نیچا ہو گیا - کہ معلوم نہوتا تھا اس کے علاوہ لوگوں نے دیکھا کہ آفتاب میں بڑے بڑے طوفان اُٹھ رہے ہیں - جن کے باعث سے ہندوستان کے اس حصہ میں پانی برسنے کی کچھ توقع نہیں پائی جاتی - یہ اتنے بڑے بڑے طوفان ہیں - کہ اگر کرہ زمین ان میں گر پڑے تو جس طرح پروانہ شمع کے پاس ہو کر خاک ہو جاتا ہے اسی طرح کرہ ارض خاک ہو جاوے - پس ان طوفانوں کا زمین اور دوسرے سیاروں پر بہت ہی بڑا اثر ہوتا ہوگا - اگر آفتاب کے طوفان کے حوالے میں عطارد کو گذرتے ہوئے دیکھتے تو بہت ہی دلچسپ ہوتا - یہ تو یہاں سے دیکھنا ممکن نہ تھا - (نقل)

ایک عجیب واقعہ

حضرت امام ہمام علیکم الوف الصلوٰۃ والسلام خفرہ اللہ - حضور کی دعا و یادآوری کا محتاج ہوں - ہمارے علاقہ چنگا میں مورخہ ۷ ۲۷ اکتوبر کو دن میں علی روس الاشہاد آسمان پر ایک قسم کا سفید مادہ ابریشم جیسا وادیوں اور میدانوں میں بہت برسا ہے بعض یک جا اکھٹا اور بعض ایک دو گز لمبا سوت جیسا ہے - ہاتھ میں لیتے ہی میلا ہو جاتا ہے - اگر امر عالی ہو - تو نمونہ ارسال خدمت کروں عجائبات قدرت -

الراقم

خاکسار محمد فضل احمدی - چنگوی

دعا

میرا لڑکا جس کی عمر ۳ ماہ کی ہے بیمار ہو گیا ہے لہذا احباب سے درخواست دعا ہے۔

۲ - عبد الغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات والے احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے۔

زلزلوں کے فوائد

کچھ شک نہیں کہ خدا کی مخلوق میں انسان اگرچہ نہایت عقلمند ہے لیکن طاقت کے اعتبار سے نہ صرف دیگر مخلوق ہی کے مقابلہ میں بلکہ نیچر کی طاقتوں کے مقابلہ میں بیحد کمزور ہے۔ مثلاً آندھی پانی اور زلزلہ کے مقابلہ میں اس کا بالکل بس نہیں چلتا یہ طاقتیں اور نیز دیگر طاقتیں انسان کے زور وہمت اور کاموں کو ذرا سی دیر میں درہم برہم اور تباہ کر دیتی ہیں ہم ان طاقتوں میں سے سردست زلزلہ کی بابت کچھ بیان کرنے میں اور اس کے نقصان دہ اور مفید ہونے کے متعلق کچھ اسباب پیش کریں گے۔

بظاہر زلزلہ ایک نہایت خوفناک اور بربادی پھیلانے والا قدرتی منظر ہے لیکن اس طریقہ میں وہ بے حد مفید ہے عام طور پر لوگ اس کی تباہ کن طاقت ہی کے مقر ہوتے ہیں اور اس کی فیض رسانی کا کچھ بھی خیال و لحاظ نہیں کرتے اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ فیض رسانی سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ جو جو فوائد زلزلوں سے ظہور میں آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ اگر قدیم زمانوں میں زلزلے نہ آتے تو روئے زمین پر کسی جاندار مخلوق کا نام ونشان تک باقی نہ رہتا۔ مزید براں انسان کی عمر ایک خاص مدت کی ہو جاتی وغیرہ وغیرہ۔

اگر اس زمانہ میں جس کے حالات ہمیں از روئے علم الارض معلوم نہیں ہوئے زمین کا وجود تھا تو وہ سمندر کے پانی میں غرق ہوتی۔ اگر زمین دوز حرارت زور نہ لگاتی تو زمین پانی سے نکلکر باہر نہ آسکتی۔ پس جب زمین دوز بڑی حرارت نے زور لگایا۔ اور اس کے ذریعہ سے زمین کی سطح میں تحریک ہوئی تو زمین اُوپر اٹھتے اٹھتے پانی سے بالکل باہر نکل آئی۔

خشکی کا سب سے زبردست دشمن پانی ہے اور زمین یعنی خشکی کو دو طریقوں میں تباہ کرتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ سمندر کی لہریں ساحل سے ٹکرا ٹکرا کر زمین کو بہالے جاتی ہیں۔ یہ عمل بہت ہی سست معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ وہ واقع ہوتا اور جاری رہتا ہے۔ لیکن بڑا عظموں کی ساخت میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہونے پاتا اس لئے وہ سست معلوم ہوتا ہے۔ مزید براں اس کے تباہ کن اثر کے مقابلہ میں قدرت کی فیض رسان طاقتیں بھی

کام کرتی رہتی ہیں اس سے بھی یہ عمل سست ہی نظر آتا ہے

(باقی آئندہ)

پورب بنگال

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ التجا یہ ہے کہ گذشتہ ۱۳۔ رمضان المبارک یعنے ۲۲ اکتوبر بمقام کرتن کالت یا موضع بندر رتھانہ انوارا ضلع چاٹگام (پورب بنگال) حضرت عیسٰے علیہ السلام کی موت کے مسئلہ پر ایک جلسہ بحث کا ٹھہرایا تھا۔ حضور فیض گنجور کی جانب سے یہ عاجز مباحث تھا۔ فریق ثانی کیطرف سے مباحث مولوی اشرف علی مدرس مدرسہ محسنیہ چاٹگام کو مقرر ہوا تھا۔ جہاں مولوی معین الدین و مولوی منور علی و مولوی افاض اللہ مولوی عبد السبحان مولوی تراب الدین مولوی نور الدین مولوی خادم علی مولوی احسن اللہ مولوی ولی احمد مولوی افاض اللہ ثانی حاضر تھے۔ علاوہ اس کے قریباً پانچہزار آدمیوں کے مجمع تھے۔ آخر بحث میں فریق ثانی شرمندہ ہوئے۔ یعنے مسیح ناصری کے بجسدہ عنصری آسمان پر جانے کی کچھ کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے بعد ازاں ان مولویوں نے اس عاجز کے نام پر تکفیر فتوے لکھ کر کئی سو مولویوں کی مہر لگوا کے جگہ بجگہ منادی کر دی ہے کہ عاجز کافر و مرتد و ملحد و دجال ہے۔

یا حضرت عاجز کے لئے دعا فرماویں۔ آج کے روز خاص چاٹگام پر ایک بحث کا جلسہ قرار پایا ہے۔ عاجز بحث کے واسطے جاتا ہے۔ حضور کے دعاوی کے اثبات پر دعا فرماویں۔

حضور کا خادم

احمد کبیر نور محمد احمدی مقام جبلی پوسٹ آفس انوارا ضلع چاٹگام

مہمانوں کیلئے پانی کی تکلیف رفع کرنیکی ایک تجویز

حضرت اقدس سلمہ اللہ تعالٰے کے مہمانخانہ میں باوجود بہت خرچ ہونے کے پھر بھی مہمانوں کو تکلیف رہتی ہے اگر نلکا مہمانخانہ میں لگا دیا جاوے۔ تو ہر وقت تازہ پانی مہمانوں کو مل سکتا ہے اور ماشکیوں اور گھڑوں کا ماہواری یا سالانہ خرچ بھی بچ جاتا ہے اور یہ بچت کسی اور نیک اور ضروری جگہ خرچ کی جا سکتی ہے۔

جناب حافظ غلام رسول صاحب واعظ وزیرآبادی نے اپنے گھر میں نلکا لگوایا ہے۔ جسپر فرماتے تھے۔ کہ کل ۳۵ روپے خرچ آئے ہیں اور بذریعہ ایک معتبر شخص کے سنا ہے۔ کہ حافظ غلام رسول صاحب نے اپنی بیٹھک میں گڑوایا ہے۔ شاید کسی اور نے بھی لگوایا ہو۔ وہاں چونکہ پانی قدرے قریب ہے اس لئے ۳۵ روپے خرچ ہوئے اور دار الامان میں پانی عمیق ہے وہاں کچھ زیادہ خرچ ہوگا زیادہ سے زیادہ ستر روپے قیاس کرو۔ یا کچھ کم۔ اگر نلکا بن جائے تو بڑا ہی آرام ہو جاوے گا اور خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ اگر یہ تجویز پسند آ جاوے۔ تو بذریعہ اخبار تحریک کی جاوے۔ تاکہ کچھ چندہ جمع ہو جاوے۔ یا مہمانخانہ میں ایک صندوقڑی رکھدی جاوے۔ جو مہمان آوے۔ اپنی حسب منشا صندوقڑی میں کچھ ڈالدیوے۔ شام کیوقت جو کچھ جمع ہو جاوے۔ نکال لیا جاوے۔ روپیہ مطابق ضرورت فراہم ہو جاوے۔ تو کام شروع کر دیا جاوے۔ جب صلاح پختہ ہو جاوے۔ تو حافظ صاحب موصوف سے بنانیوالے کاریگر کا پتہ دریافت کر لیا جاوے یا الہ العلمین بحرمت اپنے حبیب پاک خیر الورٰے اور بطفیل ہمارے امام مہدی مسیح علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے دین اور دنیا کی مصیبتیں دور کر۔ آمین ثم آمین۔

الملتمس

بندہ اسمٰعیل از ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

یہ تجویز قبل ازیں قاضی غلام محمد صاحب پشاوری بھی کر چکے ہیں اور انہوں نے اس فنڈ میں مبلغ ۵ دینے کا وعدہ بھی کیا ہے (ایڈیٹر)

لاڑکانہ میں سخت طاعون

جناب مفتی صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آجکل لاڑکانہ میں طاعون شروع ہے۔ دس یوم کے اندر ۵۰ آدمی پلیگ سے فوت ہو گئے ہیں جن میں سے ۳ یا ۴ مسلمان تھے باقی سب ہندو ہلاک ہوئے ہیں صرف اتنا مشہور ہے کہ پچاس آدمی سے زیادہ طاعون سے فوت ہوئے ہیں۔ حضور انور سے دعا کراویں کہ اللہ تعالٰے اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھے۔

شیخ عبد الرحیم محمد اسمٰعیل ضلع لاڑکانہ از سندھ

دعا مدد۔ اللہ تعالٰے نے اپنے فضل وکرم سے مجھے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود مسعود کی درازی عمر صحت اور اسلام کا خادم بننے کیلئے دعا کریں۔ بندہ غلام نبی از میانی چھانگاں تحصیل کھاریاں [illegible]

وصیّت ۱۴۶/۱۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین قطب الدین ولد مولوی غلام حسین قوم چالپ ساکن قادیان دارالامان - بقائمی ہوش وحواس وبلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

نوٹ

چونکہ وصیّت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیّت مین واحد ہے لہذا یہان پر اس کا اندراج نہین کیا -

چہارم - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون - کہ میری جائیداد جس مین کوئی دوسرا شریک نہین ہے - اور خالی از تنازعہ ومناقشہ وقرضہ ہے قادیان میں دو کوٹھڑی ایک صحن وصحن وڈیوڑی خورد جس کی حدود اربعہ یہ ہین - مغرب مکان مولوی نورالدین صاحب - شمال وجنوب مکان مولوی نورالدین صاحب - بطرف مشرق مکان حکیم محمد زمان صاحب جو مولوی نورالدین صاحب کا ہے اور بطرف جنوب ومشرق راستہ وگلی ہے - قیمت تخمیناً دو سو روپیہ ۲۰۰ - کتابین سلسلہ عالیہ احمدیہ وطب وتفسیر وغیرہ قیمت تخمیناً صہ - یہ میری جائیداد خود پیدا کردہ ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے - اس جائیداد کے ساتوین حصّہ کے متعلق یہ وصیّت کرتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد ساتوان حصّہ صدر انجمن احمدیّہ کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کو ہر طرح کا اختیار ہے - چاہے فروخت کرکے قیمت وصول کرے یا علیحدہ کرلے یا مفاد اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو میری اس وصیّت کردہ جائیداد سے تعلق نہین - اگر میری جائیداد وصیّت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے - تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ جو مجھے ماہ بماہ نقد خرچ خوراک ولباس وغیرہ کے لئے دیگا اُس نقد سے دسوان حصہ ادا کرتا رہونگا - مصارف ذیل کے لئے رسالہ میگزین حضرت اقدس مقبرہ بہشتی لنگرخانہ - فقط

العبد - خاکسار قطب الدین خادم حضرت مسیح موعودؑ خادم شفاخانہ مولوی نورالدین صاحب -

گواہ شد - حکیم محمد زمان عفی اللہ عنہ ملازم خان صاحب نواب محمد علی خان صاحب ساکن مالیر کوٹلہ

گواہ شد - محمد اشرف محرر دفتر محاسب بقلم خود

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۶ء

وصیّت ۱۴۶/۱۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَین مسماۃ حاکم بی بی اہلیہ قطب الدین بنت غلام قادر قوم چالپ ساکن دارالامان قادیان - بقائمی ہوش وحواس خمسہ وبلاجبر اکراہ حسب ذیل وصیّت کرتی ہون -

نوٹ - چونکہ وصیّت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیّت مین واحد ہے لہذا اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا -

چہارم اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں اور جائیداد کی تفصیل یہہ ہے - پھول زری دو عدد - نام زری یک - چوڑیان نقرئی - گوکہرو نقرئی لونگ زری - کڑیان نقرئی - بالکان نقرئی - ہیکل نقرئی واسے دو عدد نقرئی - قیمت یکصد - برتن خانگی قیمت تخمیناً ۳۰ روپیہ اور مبلغ للعہ روپیہ مین موضع کھیتی بانگر مین ۱۰ کنال زمین گروی ہے - اور ایک راس بھینس - یہ میرا مال ہے اور میرے تصرف مین ہے اور خالی از تنازعہ ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے مین آجکی تاریخ سے اس جائیداد کے ساتوین حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون کہ میری یہ جائیداد جس کی قیمت دو سو روپیہ تخمیناً ہوتی ہے میرے مرنے کے بعد اس کا ساتوان حصہ صدر انجمن احمدیّہ قادیان کے سُپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ اس کو فروخت کرے یا الگ کرے - بقیہ جائیداد سے مفاد اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیّت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو - میری اس وصیّت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین -

المرقوم یکم دسمبر ۱۹۰۶ء -

العبد - حاکم بی بی زوجہ قطب الدینؐ
نشانی انگوٹھا

گواہ شد - حکیم محمد زمان عفی اللہ عنہ

گواہ شد - قطب الدین بقلم خود شوہر موصیہ

وصیت ۱۳۰/۱۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین مسماۃ قمر النساء زوجہ قدرت اللہ خان سکنہ قادیان ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیّت کرتی ہون -

اس وقت میرے پاس صہ روپے کا زیور ہے - جو میرا ذاتی ہے - لہذا پانچ روپیہ نقد بہشتی مقبرہ مین چندہ عرض کرتی ہوں اور جو میرے مرنے کے بعد میری جائیداد ہو اس کا دسوان حصّہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جائے اور میرا جنازہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ مین مجھے دفن کیا جائے - فقط زیادہ والسلام

العبد - قمر النساء زوجہ قدرت اللہ خان نشانی انگوٹھا

گواہ شد - سید سرور شاہ مدرس عربی - مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گواہ شد - شیخ غلام احمدؐ بقلم خود

ظلم رسیدہ احمدی

ایک صاحب اپنے آپ کو ظلم رسیدہ احمدی لکھ کر ایک مضمون درج اخبار کرنے کے واسطے ارسال فرماتے مین - یاد رہے کہ جس مضمون پر لکھنے والے کا نام اور پورا پتہ نہ ہو - وہ مضمون کبھی درج اخبار نہین ہوسکتا - نام کا چھاپنا ضروری نہین لیکن اصل مسودہ پر نام کا ہونا ضروری ہے - گمنام تحریرین کبھی قابل توجہ نہین ہوسکتین -

الخطبۃ عنا

میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

الراقم

ن - و - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲/

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸/

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۷/

البرہان الصحیح فی تائید المسیح — [illegible]

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹/

اختیار الاسلام — مصنفہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں۔ ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید۔ حصہ سوم ۷/

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔ مجلد ۵/ غیر مجلد ۵/ ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۰/

درثمین — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت -/

کامن احمدی — مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم۔ قیمت ۰/

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱/

کامن احمدی — الادادوالے۔ قیمت ۰/

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے۔ بہت سی لطیف لکھی ہیں حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱/

نظم مسعودات — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔

قیمت ۷/

اسلام کی پہلی کتاب — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۲/

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱/

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲/

مجموعہ ازالۃ الوسواس — قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۲/

السر المکتوم — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید قیمت ۵/

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱/

لیکچر لاہور — جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا۔

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال ان کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں وہ مجھ سے کریں۔ اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۱۔ ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی عالدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۶ یا ۱۸ سال خواندہ۔ خواندہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہر صورت خواندہ ہو آمدنی ۱۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط ملفوف ہو۔

المشتہر۔ عبد اللہ درزی احمدی۔ جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

اے جہان منتظر خوش باش کاید دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶) | مورخہ ۶ ـ ذیعقدہ سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ ـ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء | نمبر (۵۰)

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از معاونین صہ ـ قادیان میں عہ ـ فی پرچہ ۲ر ـ قیمت از غربا و طلبا و غیر مذاہب عہ ـ گورنمنٹ ـ از ۱۲ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ـ شرک سے مجتنب رہے گا ـ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ـ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ـ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ـ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا ـ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ـ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ـ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ـ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ـ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ـ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا ـ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ـ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ـ نہم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ـ دہم ـ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ـ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اتقائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعنِ خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ـ عہ

معاونین درجہ اوّل جن کو ۵ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ـ صر

معاونین درجہ دوم جن کو ۲ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ـ للعہ

عام قیمت پیشگی ـ سے ر

مابعد ـ للعہ

فی پرچہ ـ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اُن سے حساب مابعدلی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا ـ رسید زر اخبار میں دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئیے تمام ترسیل زر بنام شیخ یعقوب علی ... مینیجر قادیان ضلع گورداسپور ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ـ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ـ ۲ بار ـ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ـ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ـ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ـ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ـ آمین ـ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ـ

کاتب عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

معذرت

چونکہ عاجز راقم آریہ سماج کے جلسہ پر لاہور گیا ہوا تھا۔ جہاں بعض دیگر ضروری کاموں کے واسطے بھی کچھ ٹھہرنا پڑا۔ اور ایک دن امرتسر میں رہنا پڑا۔ اس واسطے میری غیر حاضری میں اخبار کا انتظام پورے طور پر نہ ہو سکنے کے سبب یہ اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے صرف ۸ صفحہ پر شائع ہو سکا ہے۔

شکریہ

جلسہ مذاہب کی رپورٹ مختصر طور پر اگلے صفحات میں درج ہے۔ بعض ضروری امور اگلے اخبار میں بھی اس کے متعلق درج ہوں گے یہاں جگہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جماعت لاہور کا اس بات پر شکریہ ادا کیا جاوے کہ انہوں نے پہلے ہی سے بیرونی احباب کے واسطے مکان اور خوراک کا نہایت عمدہ انتظام کر کے پہلے سے ہی مختلف شہروں کے دوستوں کو بذریعہ خطوط کے اور نیز بذریعہ اخبار کے اطلاع کر دی تھی کہ وہ سب احمدیہ بلڈنگ میں اتریں۔ احمدیہ بلڈنگ موچی دروازہ کے باہر ریل کی سڑک پر ایک شاندار عمارت ہے جس میں ایک طرف مخدومی مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ کا مکان ہے اور دوسری طرف مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر پنجاب کا مکان ہے۔ ان مکانات میں احباب احمدیہ جو بیرونجات سے آئے تھے اور جن کی تعداد قریب سہ صد کے ہوگی۔ نہایت آرام کے ساتھ چار پانچ روز تک رہے ہر طرح کا سامان رہائش اور کھانے پینے کا نہایت عمدگی سے موجود تھا اللہ تعالے جماعت لاہور کو اس کا اجر خیر عطا فرماوے اور ان نئے مکانوں کو جو ڈاکٹر صاحب اور خواجہ صاحب نے بنائے ہیں بابرکت کرے اور ان کے دین اور مال و جاہ میں روزافزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

سیالکوٹ سے آنیوالے دوست قریب چالیس کے تھے۔ اور ایسا ہی جہلم۔ گجرات۔ شاہ پور۔ کپورتھلہ جالندھر۔ لودیانہ۔ پٹیالہ وغیرہ علاقجات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے۔ قادیان سے حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ حضرت میر ناصر نواب صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب اور دیگر بہت سے دوست تھے۔ عرب ابو سعید صاحب بھی اس موقعہ پر قادیان سے لاہور تشریف لے گئے تھے جہاں سے وہ گجرات اور پھر رنگون جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

شکایت

جہاں ہم احباب لاہور کے شکرگزار ہیں وہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ آریہ صاحبان جو اصل میں اس قدر جماعت کے لاہور جانے کا باعث ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت بدتہذیبی کا سلوک کیا کہ ہم کو بہت اصرار کے ساتھ اور کئی خطوط لکھ کر اپنے گھر میں بلا لیا اور اپنے گھر میں داخلہ کے واسطے ہم سے ۲ فی کس ٹکٹ بھی وصول کیا اور پھر ہم کو اپنی تہذیب کا بڑا یقین دلا کر ہم سے ایک ایسا مضمون (حضرت اقدس مسیح موعود) کا سنا جس میں ان کے بزرگوں کی تعریف کی گئی تھی۔ اور یہ سب کچھ کر کے آخری دن ہم کو اپنے سامنے بٹھلا کر ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ اور ان کے حق میں سخت ہتک آمیز کلمات بول بول کر ہمارے دلوں کو زخمی کیا اور ہمیں سخت دکھ دیا۔ اس کی مفصل کیفیت اگلے اخبار میں درج ہوگی۔

مسافر خانہ احمدیہ امرتسر

امرتسر میں اتفاقاً ایک شب ٹھہر کر مجھے اس جگہ مسافر خانہ احمدیہ کے نہ صرف دیکھنے بلکہ اس میں ایک شب گذارنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ وہاں کے چند دوستوں نے مل کر بنایا ہے۔ میرے خیال میں یہ بہت عمدہ بات ہے اس سے دوستوں کو بہت آرام ملتا ہے۔ جو دو آدمی وہاں ہر وقت رہتے ہیں وہ نرم دل اور خدمت گذار ہیں اپنا کام کرتے ہیں اور مسافر خانہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں بعض باتیں قابل اصلاح بھی ہیں تاہم میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت امرتسر پوری توجہ کے ساتھ اس کے انتظام کو باقاعدہ اور خاطر خواہ بناوے گی۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خداتعالے کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے۔ اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاددہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کریں۔ اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سیالکوٹ[1] کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اب کے بھی امید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے۔ اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

ضرورت

مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو اخبار کی مضمون نویسی کے کام میں امداد دے سکے۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

[1] احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنیکی تجویز کر لی ہے جس میں سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کر چکے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - معذرت - قومی توجہ کے لائق ضرورت
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ تا ۶ - رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور
صفحہ ۷ - اجرت اشتہارات - رسید زر

بدر مسیح

مورخہ ۶ - ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ - دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲ - دسمبر ۱۹۰۷ء - وقت صبح ساڑھے پانچ بجے۔

۱ - انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب۔

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔

۲ - انہم ما صنعوا ھو کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ۔

ترجمہ - جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔

۳ - انت منی بمنزلۃ روحی۔

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ میری رُوح کے ہے۔

۴ - انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔

۵ - جاء الحق و زھق الباطل۔

ترجمہ - حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔

بدر مین خبرین ہوا کرینگی

بدر مین خبرون کے متعلق جو تحریک ہوئی تھی اس کے جواب مین بہت سے خطوط مختلف اطراف سے میرے پاس پہنچے ہین جن مین بالاتفاق یہ امر منظور کیا گیا ہے اور بدلائل ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ بدر مین دنیوی خبرین ہون۔ اب یہ امر تو طے ہو گیا کہ خبرین ہون۔ اور دوسرا امر یہ ہے کہ ان خبرون کیواسطے الگ اوراق نکالے جائین۔ یا انہین اوراق مین سے خبرون کے واسطے دو چار اوراق خاص کئے جاوین۔ اکثر دوستون کی تو یہ رائے ہے۔ کہ اوراق الگ نکالے جاوین اور قیمت زیادہ کی جائے کیونکہ جب دوسری دنیوی اخبار کو بند کر دیا جائیگا۔ تو یہی قیمت بلکہ اس کا بھی کچھ حصہ اس کام مین دینا احباب کو مشکل نہ ہوگا۔ بعض دوستون کی یہ رائے ہے کہ قیمت کا زائد ادا کرنا شائد بعض دوستون کے واسطے مشکل ہو جائے مین ان سب باتون پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہون۔ کہ موجودہ اوراق دینی مضامین کے واسطے بمشکل کافی ہین ان مین سے کچھ لے لینا مناسب نہ ہوگا۔ اس واسطے دنیوی اخبار کے واسطے چار صفحات الگ بڑھائے جاوین۔ ان مین نہ صرف سادہ خبرین ہون بلکہ واقعات پر رائے بھی ہو۔ اور جو اہم امور ملک اور اہل وطن کے سامنے پیش ہون مثلاً سودیشی۔ تقسیم بنگالہ کانگریس جیسے امور مین بلحاظ سلسلہ احمدیہ کے مفصل مضامین ایڈیٹوریل یا نامہ نگارون کے خطوط کے رنگ مین ہون۔ ان امور کے واسطے چار صفحون سے بھی کم کیا ہونا چاہیئے۔ اس صورت مین اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ کا ہو جائیگا۔ اور قیمت بھی اسی نسبت سے بجائے عہ کے مبلغ للعہ ہوگی لیکن میرا خیال ہے۔ کہ اس مین اتنی سہولت اور رکھی جائے۔ کہ جو دوست خبرون کے اوراق کو نہ لینا چاہین وہ وہی قیمت مبلغ عہ ادا کرین۔ اگرچہ اس مین دفتر کا کام بڑھ جاتا ہے کہ اخبار دو طرح بند کیا جاوے اور حساب کے دو رجسٹر الگ کہولے جاوین اور چٹین بھی الگ الگ چھاپی جاوین۔ تاہم غریب لوگون کی سہولت کے واسطے یہ ضروری ہے کہ یہ تکلیف دفتر اٹھائے اور انکو اخبار صرف تین روپیہ مین ہی بھیجتا رہے۔ جس مین خبرون کے اوراق درج نہون گے ہان جو صاحب یکدفعہ قیمت ادا نہ کر سکین ان کیواسطے یہ سہولت بھی مین رکھنا چاہتا ہون کہ وہ اپنی قیمت سال مین دو دفعہ یا چار دفعہ ایک ایک روپیہ کر کے ادا کر دیا کرین مگر ایسے صاحبان کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے ان امور کے متعلق اطلاع دیا کرین تاکہ ان کے نام وی پی نہو اور ان کے حساب کی یادداشت الگ رکھی جائے اب چونکہ یہ امر طے پا چکا ہے اس واسطے جنوری کا پہلا پرچہ ۱۶ صفحہ پر شائع ہوگا اور وہی پرچہ احباب کیخدمت مین بذریعہ وی پی للعہ کیواسطے ارسال کیا جاویگا۔ جو صاحبان سردست وی پی وصول نہ کر سکتے ہون وہ فوراً مطلع فرماوین تا ایسا نہو کہ وی پی واپس آئے اور کارخانہ کو نقصان پہونچے

رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور

جلسہ آریہ یہ جلسہ آریہ سماج وچھووالی لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ کے بعد ۲۲، ۲۳، ۲۴ دسمبر کو منعقد کیا تھا۔ جلسہ روزانہ بعد از مغرب ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوتا تھا۔ ہر ایک لیکچرار کے واسطے ڈیڑھ گھنٹے مقرر تھے کل ۵ لیکچر ہوئے۔ جن میں چار مذاہب کیطرف سے تقریریں ہوئیں۔ ۱۔ ہندو (سناتن اور آریہ) ۲۔ عیسائی۔ ۳۔ برہمو ۴۔ مسلمان۔ چونکہ یہ جلسہ آریوں کا تجویز کردہ تھا۔ اور انہیں کا مکان تھا انہوں نے ہی پہلے سے مضمون مقرر کیا تھا اور ان سب باتوں سے انہوں نے بہت سے ناجائز فائدے بھی حاصل کئے اور دیگر مذاہب کے ساتھ وہ بہت بے مروتی اور بدتہذیبی سے پیش آئے۔ اس واسطے یہ درست ہوگا اگر اس کو بجائے جلسہ مذاہب کے جلسہ آریہ ہی کہا جاوے۔

مکان جو مکان اس جلسہ کے واسطے آریوں نے تجویز کیا تھا وہ لاہور کے تنگ و تاریک کوچوں کے درمیان تھا اور اس کی وسعت بہت ہی کم تھی۔ بمشکل دو ہزار آدمی کی نشست کی گنجایش تھی۔ باوجود فی کس ۴ ٹکٹ کے وصول کرنے کے سامعین کیواسطے بیٹھنے کے واسطے عمدہ جگہ نہ تھی۔ سب لوگ جوتیوں سمیت فرش پر ایک دوسرے کے ساتھ دبے پڑے تھے اخبار کے رپورٹروں کے واسطے کوئی خاص میز نہ لگایا تھا

سناتن دھرم پہلی تقریر ایک سناتن دھرمی صاحب کی تھی جن کا نام پنڈت سکھا دیوی صاحب تھا پنڈت صاحب نے جب اثنائے تقریر میں دیانند کی خبر لینی شروع کی تو آریوں نے بڑی طرح ہنسا اور کھانسا شروع کیا اور شور و غل مچا دیا۔ اور جب پنڈت صاحب کا وقت ایسے ہی شور و غل کے سبب ختم ہوگیا اور ایک دو صفحے باقی رہ گئے تو باوجود پنڈت صاحب کے اصرار کے ان کو وہ دو صفحے پڑھنے کی اجازت نہ دیگئی۔ جو مذہبی جلسہ میں بداخلاقی کی ایک عجیب مثال ہے۔ پنڈت صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ وید الہامی کتاب ہے اور ایسا ہی اور کتب بھی الہامی اور مقدس ہیں۔ جیسا توریت۔ زبور۔ انجیل قرآن شریف لیکن وید سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مکمل ہیں۔ وید کے نہ بھی خاص اثر رکھتے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں بہشت میں حوروں کا ہونا۔ خدا تعالےٰ کا آسمان پہ ہونا وغیرہ اسے رکھے ہیں ایسا ہی ویدمیں بھی موجود ہیں مسلمانوں میں بڑے بڑے پوتر لوگ گذرے ہیں جیساکہ خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ۔ گرو گرنتھ بھی الہامی کتاب ہے۔ کلام الٰہی میں اگر بظاہر کسی کو اختلاف معلوم ہوتا ہے تو وہ بے سمجھی کے باعث ہے، ورنہ دراصل اختلاف نہیں۔ قرآن شریف وغیرہ کتب پر جو اختلاف کا اعتراض کیا جاتا ہے ایسے اختلاف خود وید میں موجود ہیں۔ وید اہل ہنود کی الہامی کتاب ہے ایسا ہی دیگر ممالک اور اقوام کی کتب کا الہامی ہونا ممکن ہے۔ ویسے دیانند نے نیوگ نکالا یہ غلط ہے۔

عیسائی پنڈت صاحب کا لیکچر آریوں نے ناتمام بند کر دیا۔ ان کے بعد عیسائی صاحبان کی باری آئی جن کے دو لیکچرار یکے بعد دیگرے اٹھے اور ایک ایک گھنٹہ تقریر کی پہلے صاحب پادری علی بخش تھے، اور دوسرے پادری ٹھاکرداس تھے۔ ہر دو نے تہذیب کے ساتھ عمدگی سے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ مگر افسوس ہے کہ بلحاظ عقاید اور دلائل کے ہر دو ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ پادری علی بخش صاحب یورپ امریکہ کی اعلیٰ تنقید کی نئی روشنی سے بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ مگر ٹھاکرداس کوئی پرانے سناتنی پادری معلوم ہوتے تھے جن کے نزدیک بائیبل لفظاً الہام الٰہی اور اس کے سوا اور کوئی الہام الٰہی نہیں ہے۔ پادری علی بخش صاحب نے فرمایا۔ کہ الہام وہی ہے جو انسان کے دل پر ایک تحریک وارد ہوتی ہے جس میں الفاظ نہیں ہوتے صرف معانی ہوتے ہیں۔ وید کو اگر ابتدائی الہام مانا جاوے تمام معنوں سے یہ بات درست ہو سکتی ہے کہ بچے کو ابتدا میں الف بے تے سکھلائی جاتی ہے۔ انجیل نے الہام کی تکمیل کی اور آیندہ ہم ایک ایسے الہام کے انتظار میں ہیں جو سورج کی طرح چمکنے والا ہوگا اور اس کے سامنے گذشتہ الہام مثل ستاروں کے ہوں گے۔ انجیل میں عالمگیر گناہ کا عالمگیر علاج تبلایا گیا ہے۔ مسیح کی زندگی پاک تھی اس نے معجزات دکھائے۔ مر کر جی اٹھا۔

پادری ٹھاکرداس صاحب نے فرمایا الہام کیواسطے زندہ خدا کا ہونا ضروری ہے۔ بولنا روح میں لازمی ہے لیکن انسان کے سامنے خدا صوری شکل میں ہو کر بولے (پہلا یسوع تو تمہارے نزدیک صوری شکل میں ظاہر ہوگیا لیکن عہدنامہ قدیم کے انبیاء کو الہام کس طرح ہوتا تھا ایڈیٹر) یہ ضروری ہے۔ وید اور قرآن بائبل کے الہام کے مخالف ہے (آنحضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بغیر وحی کے کچھ خبر نہ ہوتی تھی۔ (انبیاء خدا کی طرح عالم الغیب نہیں ہوتے۔ عیسیٰ صاحب سے بھی جب قیامت کے متعلق سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیا۔ کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہیں جانتا۔ ایڈیٹر) جانوروں کی قربانی کے عوض مسیح کفارہ ہوگیا۔ ولادت مسیح سے پیشتر ہر جگہ بت پرستی تھی سوائے یہود کے۔ بائیبل کے مذہب اور اجرا میں الٰہی تاثیر تھی۔

برہمو مذکورہ بالا تقریریں روز اول کی ہیں۔ دوسرے روز پہلے ایک برہمو صاحب شر سے پرکاش دیو جی نام کی تقریر ایک گھنٹہ کے لئے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ جیسا کہ دنیوی انتظام کے واسطے قانون کی ضرورت ہے، الہام کا کتاب میں لکھا جانا ضروری نہیں۔ بہت بڑی کتاب الہامی صحیفہ نیچر ہے (لیکن کیا اس کتاب کے پڑھنے کے واسطے کسی استاد کی ضرورت نہیں اور جو کچھ استاد نے فرمایا اس کو ضبط تحریر میں لانا ضروری نہیں ایڈیٹر) برہموؤں کے متعلق یہ غلط مشہور ہے۔ کہ وہ کسی الہامی کتاب اور نبی کو نہیں مانتے۔ خدا تعالےٰ کے مختلف صفات کی طرف نظر نہ کر کے آجکل کے دہریہ خدا پرستوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مثلاً خدا رحیم و کریم ہے۔ تو زلازل اور مصائب کیوں وارد کرتا ہے۔ ان کے جواب میں اس طرح کی مثال کافی ہوگی۔ کہ ایک شخص جب سفر سے اپنے گھر میں واپس آتا ہے۔ تو بچے کو پیار کرتا ہے۔ ماں باپ کو سلام کرتا ہے۔ بھائی سے بغلگیر ہوتا ہے۔ بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سب اس کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ پر دشمن جل بھن جاتا ہے اور دکھ اٹھاتا ہے۔ ہم الہام کو ختم نہیں سمجھتے تمام مذاہب کے پیروں کو ہم گلے لگاتے ہیں۔

مسلمان برہمو صاحب کا لیکچر ایک گھنٹہ میں ختم ہوا اور اس کے بعد اسلام کی طرف سے حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود کا کی تقریر شروع ہوئی۔ جس کو پہلے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اس کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے ختم کیا۔ اس مضمون پر دو گھنٹے سے کوئی پندرہ منٹ زاید خرچ ہوئے۔ جس پر بعض آریہ تلملاتے رہے لیکن سامعین کے لحاظ سے ان کو خاموش رہنا پڑا۔ یہ لیکچر الگ چھپا ہے اور اس کے ساتھ کچھ تتمہ لگایا جائے گا۔ جس میں آریوں کی نیشرزنی کا جواب ہوگا۔ مختصر طور پر اس مضمون کی سرخیاں یہ ہیں۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے جو ہمارے تمام ذرات۔ قوتوں اور روحوں کا خالق اور قائم رکھنے والا ہے۔ پھر شکریہ گورنمنٹ الہامی کتاب کے متعلق سوال کا جواب دینے کے لئے لوگوں کی تقسیم یہ ہو سکتی ہے۔

(۱) منکران صانع عالم۔ اُن کے نزدیک کوئی الہامی کتاب نہیں۔

(۲) وہ لوگ جو مادہ اور رُوح کو مخلوق الٰہی نہیں مانتے۔ جب خدا اور بندہ کی روح میں کوئی ربط نہیں۔ تو پھر الہام ناممکن

(۳) جو کہتے ہیں کہ انسان کے دل میں جو کچھ آتا ہے وہی الہام ہے

(۴) جو کہتے ہیں کہ قوئے انسانی کافی ہیں ضرورت الہام نہیں۔

(۵) جو کہتے ہیں۔ کہ خدا پہلے بولتا تھا مگر اب نہیں۔

ہمارا مذہب

خدا سچ ہے الہام سچ ہے ہر ملک اور قوم میں ملہم اور پیغمبران الٰہی ہوئے ہیں کرشن اور رامچندر انبیاء ہند تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کے کامل نبی تھے۔ آریوں سے ہماری صلح اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ جیسا کہ ہم نے ان کے بزرگوں کو مقدس اور پیغمبران لیا ہے اور ان کی عزت کرتے ہیں وہ بھی ہمارے بزرگ انبیاء بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ویسا ہی مقدس اور نبی مان لیں تاجس اتحاد اور صلح کے لئے ہم نے قدم اُٹھایا ہے اس میں وہ بھی شریک ہو کر اس تفرقہ کو دور کریں۔ جو ملک کو کھاتا جاتا ہو ہم ان سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کرتے جس سے ہم نے پہلے خود حصہ نہیں لیا ہو۔ پچی صلح اور کینوں کے دور کرنے کے لئے صرف اس قدر کافی ہے۔ کہ جیسا کہ ہم آپ کے بزرگ اوتاروں اور رشیوں کو صادق مانتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق مان لیں اور اس اقرار کا آپ ہماری طرح اعلان بھی کردیں (آریوں نے تو اس صلح کا جواب خوب دیا کہ دوسرے ہی روز اپنے لیکچر میں تمام انبیاء کے حق میں گندی گالیوں کے ساتھ سخت بے حیائی سے مونہہ کھولا اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے جگر پاش پاش کر دئے۔ افسوس! ایڈیٹر) قرآن شریف میں مذہبی جہاد کے واسطے کوئی حکم نہیں۔ سوائے اس کے کہ جن کفار نے مسلمانوں کو سخت دُکھ دیا اور ان کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکال دیا اور پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور مسلمانوں کے قتل کے درپے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دیگئی۔ مسلمانوں کو لڑائی کی اجازت اس وقت دیگئی تھی جبکہ وہ ناحق قتل کئے جاتے تھے اور خدا کی نظر میں مظلوم ٹھہر چکے تھے۔ علاوہ اس کے اسلام میں جنگ جائز نہ تھا بلکہ کفار کو پناہ دی جاتی تھی اور اس آخری زمانہ کے متعلق تو احادیث نبویہ میں پیشگوئی ہے۔ کہ جب مسیح موعود آوے گا۔ تو وہ دنیا میں صلحکاری کا پیغام دے گا اور جنگ موقوف کر دیگا یعنی ملا لوگوں کی غلط کاریوں سے خونریں جنگ کئے جاویں گے ان کی رسم دور کرے گا۔

خدا کے کلام میں یہ ضروری امر ہے کہ وہ انسانی کلام سے میرچ ما بہ الامتیاز رکھتا ہو۔ پھر الہامی کتاب میں الٰہی طاقت کا پایا جانا ضروری ہے۔ کسی کتاب کا صرف پُرانا ہونا اس کے الہامی ہونے کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ الہامی کتاب ہونے کے مقدمہ میں صرف اُسی کتاب کے حق میں ڈگری ہوگی جو انسانی کلام کے مقابل پہ کوئی ما بہ الامتیاز پیش کرے۔ وہ امتیازی نشان اب صرف قرآن شریف میں پایا جاتا ہے۔ گو ممکن ہے کہ یہ خوبیاں دیگر کتب میں پہلے زمانہ میں ہوں لیکن وہ موجودہ حالت کے لحاظ سے اُس شاہی قلعہ کی طرح ہیں جو خالی اور ویران پڑا ہے اور دولت اور فوجی طاقت سب اس میں سے کھوئی گئی ہے۔ قرآن شریف میں امتیازی خوبیاں یہ ہیں (۱) قرآن کی کامل پیروی سے انسان خدا سے ہمکلام ہو جاتا ہے۔ میں ان قرآنی برکات کو صرف قصہ کے طور پر بیان نہیں کرتا بلکہ میں وہ معجزات پیش کرتا ہوں۔ جو خود مجھے دکھائے اور ان کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے وہ زلزلے جو زمین پر آئے۔ اور وہ طاعون جو دنیا کو کھا رہی ہے وہ انہیں معجزات میں سے ہے۔ میں نے ان آفات کے نام و نشان سے پچیس برس پہلے ان کی خبر دی تھی اور ابھی بس نہیں بلکہ بعض نئی باتیں بھی ہیں اور ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے اور ایک زلزلہ بھی زلزلے آنے والا ہے۔ جو ناگہانی طور پر آوے گا اور سخت آوے گا اگر دُنیا کے لوگ خدا سے ڈریں اور توبہ آفات ٹل بھی سکتی ہیں کیونکہ خدا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے وہ اپنے حکموں کو جاری بھی کر سکتا ہے اور ٹال بھی سکتا ہے بلاؤں کے ٹالنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ لوگ مسلمان ہو جائیں کیونکہ مذہبی غلطیوں کے مواخذہ کے لئے قیامت کا دن مُقرر ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ لوگ بدچلنی سے باز آویں۔ پاک نبیوں کی نسبت بدزبانی سے پیش نہ آویں غریبوں پر ظلم نہ کریں۔ صدقہ خیرات کریں۔ خدا کے ساتھ کسی کو برابر نہ کریں۔ تکبر اور شرارت کو چھوڑ دیں۔ امن دہ گورنمنٹ کے برخلاف پوشیدہ منصوبے نہ سوچیں خدا سے ڈریں۔ ایسا ہی ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے ۲۰ سال پہلے میں اکیلا اور گمنام تھا۔ جب خدا نے مجھے کہا کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور دُور دراز لوگ تیرے پاس آویں گے۔ بعض نشان قادیان کے آریوں نے خود مشاہدہ کئے ہیں جن کے لالہ ملاوامل آریہ اور شرمپت آریہ گواہ ہیں۔ غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دئے جاتے ہیں۔ اور ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں یہ دعوے رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور نشانوں اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں۔ تو میں خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے سب پر غالب رہونگا

(۲) خود قرآن شریف معجزات سے بھرا ہوا ہے اسلام کی ترقی اور شوکت کی قبل از وقت خبر دی گئی۔ شق القمر کا معجزہ ظاہر ہوا۔ کفار نے یہ معجزہ دیکھا اور قرآن شریف خود ان کو گواہ قرار دیتا ہے۔ جو سخت دشمن تھے۔ اگر یہ معجزہ واقع نہوا ہوتا۔ تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیوں خاموش بیٹھے رہتے۔

۳۔ قرآن شریف کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ اپنے عالم اور قادر ہونے کا زندہ ثبوت دیتا ہے (۴) قرآن شریف کی اعلیٰ خوبیوں میں اس کی تعلیم ہے۔ جو انسانی فطرت اور انسانی مصالح کے سراسر مطابق ہے (۵) قرآن شریف نے نجات کی حقیقی اور ابتدائی ہے۔ کہ انسان کو اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جاویں۔ اور اس کی رضا رضا خدا کی رضا ہو جائے اور وہ خدا کی محبت میں ایسا محو ہو جائے۔ کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جاویں اور وہ دل میں محسوس کرے کہ اب تمام لذات اس کی خدا میں ہیں۔ جب انسان کی رُوح خدا کے آستانہ پر نہایت محبت اور عاشقانہ تپش کے ساتھ گر کر لازوال آرام پالیتی ہو اور اس کی محبت کے ساتھ خدا کی محبت تعلق پکڑ کر اس کو مقام محویت پر پہنچا دیتی ہے۔ تب اس کیفیت کا نام جو اسکو ملتی ہے۔ نجات رکھا جاتا ہے اور شفاعت کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ شفع عربی زبان میں جفت کو کہتے ہیں۔ جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اسکی جزو ہے۔ تو اس کے انوار سے حصہ لیتا ہے۔

ہمارا اور ان بزرگوں کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں یہ چشم دید واقعہ اور ذاتی تجربہ ہے۔ کہ قرآن شریف اور

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی میں جو اخلاص اور صدق قدم سے ہو یہ خاصیت ہے۔ کہ آہستہ آہستہ خدائے واحد لاشریک کی محبت دل میں بیٹھتی جاتی ہے (اخیر میں تمام مضمون کا خلاصہ چند اوراق میں ہے)

آریہ ہندو

اس کے بعد دوسرے دن صرف آریوں کیطرف سے مضمون تھا کیونکہ سکھ صاحبان نے آنا پسند نہیں کیا تھا آریوں کے لیکچرار ڈاکٹر چرنجیو صاحب تھے۔ اب میں کیا بیان کروں کہ اس آریہ صاحب نے کیا کہا اور کیا نہ کہا۔ حضرت مسیح موعود نے صلح کا جو پیغام دیا تھا کہ ہم تمہارے بزرگوں کو نیک اور ولی اور پیغمبر مانتے ہیں تم ہمارے بزرگوں کو ایسا ہی نیک کہو اور ان کی ہتک کرکے ہمارے دل نہ دکھاؤ۔ اس پیغام کے جواب میں آریہ صاحب نے خدا کے ان برگزیدہ نبیوں کے حق میں جن کا ذکر بائیبل اور قرآن شریف میں ہے ناپاک گالیاں سنائیں اور ہمارے مسلمانوں کے دلوں کو اپنی تیز زبانی کی چھری سے ایسا زخمی کیا کہ اگر مسلمان حد درجہ کے صبر سے کام نہ لیتے تو معلوم نہیں تھا کہ کیا کا کیا ہو جاتا۔ افسوس تجھ پر اے آریہ قوم کہ اس قدر ٹھوکریں کھا کر بھی تجھے عقل نہ آئی اور تو نے تہذیب نہ سیکھی۔ آریوں کے پریزیڈنٹ روشن لعل صاحب بیرسٹر نے معذرت کی کہ یہ لیکچر ہم نے پہلے سے دیکھا نہ تھا مگر یہ معذرت اب بدتر از گناہ ہے وہ لیکچر کے دوران میں بھی لیکچرار کو روک سکتے تھے۔ کیا ایسی ہی کرتوتوں سے آریہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنا چاہتے ہیں آریہ صاحب نے پہلے اپنی گھڑت چند قواعد بنائے۔ کہ الہامی کتب میں یہ شرائط ہونی چاہئیں۔ کہ وہ سب سے پرانی ہو۔ اول تو وید کوئی بہت پرانے نہیں زند وستا اس سے بھی پرانے ہیں اگر بالفرض پرانے ہوں بھی تو کیا پرانا ہونا کوئی الہامی ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر نعوذ باللہ خدا نعوذ پر کلام کرنے کا کوئی دورہ آتا ہو۔ کہ ایک وقت میں وہ کلام کر سکتا ہو۔ اور پھر ہزاروں سال تک وہ کلام کرنے سے عاجز ہو جاتا ہو۔ تب یہ دلیل شاید کام آسکتی۔ پھر ایک دلیل یہ پیش کی کہ اس میں کوئی تاریخی قصہ نہ ہو۔ اگرچہ ویدوں میں باپ دادوں کے ذکر اور اندر کے قصے اور گئو کے قصے اور دیگر بہت سے افسانے موجود ہیں۔ مگر کیا خدا تعالے دنیا کی تاریخی حالات سے ناواقف ہے۔ ہاں اگر یہ مانا جاوے۔ کہ دنیا کی تاریخی واقعات سے بے خبر ہونا خدا تعالیٰ کی صفت لازمی ہے تب اگر کسی کتاب میں کوئی تاریخی واقعہ ہو۔ تو وہ خدا کی کتاب نہیں مانی جا سکتی۔ کیونکہ پھر یہ امر صفت خداوندی کے برخلاف ہو جائے گا۔ لیکن وہ خدا جو سب کچھ جانتا ہے وہ تاریخی واقعات سے کیوں آگاہ نہیں اور ان کا ذکر اس کے کلام میں کیوں اس کے شان کے برخلاف ہے پھر ایک دلیل یہ پیش کی۔ کہ اس میں خلاف قانون قدرت کچھ نہ ہو۔ یہ بات تو صحیح ہے۔ مگر کیا آریہ صاحب نے تمام قانون قدرت کا احاطہ کر لیا ہے۔ کہتے ہیں کسی انگریز نے کسی پرانے بادشاہ کے دربار میں ریل کا ذکر کیا تھا کہ ایسی سواری یورپ میں ایجاد ہوئی۔ کہ کلکتہ سے دہلی تک تین دن میں پہنچ سکتے ہیں تو اس پر بڑا مضحکہ اڑا اور اس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا گیا۔ سائنس کی ترقی کا خود اس زمانہ میں یہ حال ہے۔ کہ آج جس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا جاتا ہے کل سائنس دان اور نئے موجد۔ اسی کو عین قانون اور سائنس تبلاتے ہیں۔ بڑا اعتراض جو اس ذیل میں آریہ صاحب نے بائبل اور قرآن پر کیا وہ ولادت مسیح تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وید جن رشیوں پر نازل ہوئی تبلائی جاتی ہے ان کا نہ باپ مانا جاتا ہے اور نہ ماں اور وہ تھے بھی چار۔ چار اکٹھے بلکہ ان کے ساتھ اور بھی ہزاروں انسان خدا نے بغیر ماں اور بغیر باپ کے پیدا کر دیے اور کوئی امر خلاف قانون قدرت اور خلاف عقل نہ ہوا لیکن حضرت مسیح کی ولادت قابل اعتراض ہو گئی۔ ایک شرط الہامی کتاب کی آریہ صاحب نے یہ بیان کی تھی کہ جس پر نازل ہوں وہ پوتر اور پاک ہوں۔ وید کے رشیوں کی تو کچھ خبر نہیں کہ کون تھے۔ بجائے ان کو پاک اور پوتر ثابت کرنے کے آریہ صاحب نے بائبل اور قرآن شریف میں مذکورہ انبیاء کے نام لے لے کر اور ایک ایک کو گن گن کر وہ گالیاں سنائیں۔ کہ الامان!

اعتراض بھی وہ تھے جن کے جواب ہزار بار دئے جا چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ آریہ صاحب نے اس بات کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں نے کس تہذیب کے ساتھ اپنی تقریریں پیش کی تھیں اور کس قدر اخوت اور محبت کی بنیاد باندھی تھی۔ کیا اس کا جواب ایسے ہی ناپاک اور آزاردہ الفاظ میں مناسب تھا۔ کیا اسی تہذیب کو دل میں رکھ کر انہوں نے بار بار حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں خط لکھے تھے۔ کہ آپ ضرور مضمون بھیجو بڑی تہذیب سے گفتگو ہوگی۔ کیا انہیں گالیوں کے سننے کے واسطے ہم مسلمانوں سے ٹکٹ کی بہر وصول کئے گئے تھے۔ اور کیا اسی شائستگی کا نمونہ دکھانے کے واسطے ہم لوگوں کو دور و نزدیک سے بلایا گیا تھا کہ ہم اپنے کاموں میں حرج کرکے اور سفر کی تکلیف اور خرچ برداشت کرکے اپنے مقدس باپ دادوں کے حق میں ناپاک کلمات سنیں۔ افسوس صد ہزار افسوس۔ اے آریہ قوم! کہ تیرے طرز و طریق ظاہری گورنمنٹ کے سامنے بھی باغیانہ ٹھہرے اور روحانی گورنمنٹ کے سامنے بھی تو شوخی اور بے باکی سے باز نہ آئی۔

ایک تھری نشان

۲۔ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ کو جب حضرت کا مضمون جلسہ مذاہب میں پڑھا جا رہا تھا اور اس میں آئندہ زلازل کے متعلق پیشگوئی سنائی گئی تھی تو بعض آریہ اس پر ہنسنے لگے۔ قدرت خدا اس سے دوسرے ہی دن ۴ دسمبر ۱۹۰۷ء کو ۲ بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا جو ہم نے لاہور میں محسوس کیا تھا اور اس کے متعلق مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ دو دھکے زلزلے کے محسوس ہوئے۔ جو ۴۔ اپریل کے بعد تمام زلازل سے شدید تھا۔ اگر ایک دھکہ اور لگتا تو یقین تھا کہ تمام عمارات جو از سر نو طیار کی گئی ہیں مسمار ہو جاتیں۔ پہاڑ بھی بہت جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ کئی مکان معیوب ہو گئے ہیں۔

اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اس زلزلہ سے چمبہ میں بھی بہت نقصان ہوا ہے۔ نگروٹہ کے قریب بہت سے گھر گر پڑے ہیں اور کانگڑہ میں سات مختلف مقامات کے ملبہ میں سے دہوئیں کے بادل اٹھے۔

کہاں گئے پروفیسر اوموری صاحب جو کہتے تھے۔ کہ اب یہاں کسی زلزلے کا خوف نہیں۔ کیا پروفیسر جاپان کی بات سچی ہوئی یا خدا کا کلام۔؟

وی پی آتی ہیں

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا

۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کیواسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا وی پی مبلغ للعہ کا ہوگا لیکن جو صاحبان دنیوی خبروں کا حصہ نہ لینا چاہیں وہ ابھی سے مطلع فرما دیں انکو وی پی بمبلغ تین روپیہ کا کیا جاویگا اس کے متعلق مفصل صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۹ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹۰	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران الطبع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحے کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی اشتہار کا مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

رسید زر

۲۶ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۴۳۵ - گلاب الدین صاحب ۳ر
۲۶ " " ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب ۱۵ر
۲۶ " " ۵۴۳ - عبد اللہ صاحب ۸ر
۲۸ " " ۲۸۹ - ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۱۰ر
۲۸ " " ۱۸۱۶ - ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب للعہ
۲۸ " " - عنایت اللہ صاحب ۲ر
۲۸ " " ۱۵۵۶ - سید ولایت حسین صاحب ۶
۲۸ " " ۱۱۰ - محمد شفیع صاحب ۴ر
۲۸ " " ۱۱۰۱ - مولوی رحیم بخش صاحب ۸ر
۲۸ " " ۱۵۴۳ محمد عبد اللہ صاحب ۶ر
۲۸ " " ۴۳۲ - سید رحمت علی صاحب ۸ر
۲۸ " " ۱۳۳۶ - عبد الرزاق صاحب ۱۲ر
۲۸ " " ۱۵۶۶ - بابو وزیر محمد صاحب ۸ر
۲۸ " " ۱۹۴۰ - فضل الٰہی صاحب ۱۲ر
۲۹ " " ۱۵۹۳ - احمد یار صاحب ۶ر
۳۰ " " ۱۸۲۸ - احمد صاحب ۶
۳۰ " " ۱۹۱۲ محمد ابراہیم صاحب ۱۲ر
۳۰ " " ۱۶۳ - غلام حمید صاحب ۸ر
۳۰ " " ۱۵۵۵ - ملک غلام محمد صاحب ۸ر
۳۰ " " ۱۸۰۵ - غلام محمد گوندل ۱۲ر
۳۱ " " ۱۰۷ - منشی نواب خان صاحب ۸ر
یکم نومبر ۱۹۰۷ء ۱۵۶۵ - عبد المنان صاحب ۱۲ر
" " ۱۳۱ - چوہدری کرم الٰہی صاحب ۶ ۱۲
۲ " ۶۱ زین الدین محمد ابراہیم صاحب للعہ
۲ " ۱۹۲۳ زین الدین بحساب ۱۹۲۳ ۸ر
۴ " ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام
۴ " بابت ۱۲۵۳ و ۱۲۰۳ و ۱۰۵۱ ۱۰ر
۴ " ۶۷ - مرزا محمود علی صاحب ۸ر
۴ " ۱۷۰۳ ملک مولا بخش صاحب ۶ر
۴ " ۱۳۶ - محمد رضوی صاحب ۸ر
۴ " ۱۰۰۱ - پیر برکت علی صاحب ۱۲ر
۵ " ۱۱۴۶ - عبد الحی خان صاحب ۱۲ر
۵ " ۱۴۳۶ - شادی و غلام محمد صاحب ۱۲ر
۵ " ۲۳۹ - سید احمد حسین صاحب ۴ر

۷ نومبر ۱۹۰۷ء ۱۶۲۶ - حکیم احمد دین صاحب ۸ر
۷ " " ۱۶۹۳ - خدا بخش صاحب ۱۲ر
۷ " " ۱۵۹۶ راجہ نثیر محمد خان صاحب ۸ر
۷ " " ۱۸۳۳ - گل محمد صاحب ۸ر
۷ " " ۱۸۳۴ - سید محمد اسمٰعیل صاحب ۶ر
۹ " " ۵۲۳ - چوہدری حسین بخش صاحب ۱۲ر
۸ " " ۳۷۷ - غلام نبی صاحب ۱۲ر
۸ " " ۱۶۳۳ - مولا بخش صاحب ۸ر
۱۱ " " ۱۵۱۳ - مولوی کرم دین صاحب ۴ر
۱۱ " " ۱۵۱۱ - محمد نذیر حسین صاحب ۱۲ر
۱۱ " " ۹۱۲ - محمد سعید صاحب ۴ر
۱۱ " " ۳۲۳ - مولوی سراج الدین صاحب ۴ر
۱۱ " " ۱۴۳ - نور عالم صاحب ۸ر
۱۱ " " ۲۰۳ - دوست علی صاحب ۴ر
۱۲ " " ۱۰۴۵ - بدر بخش صاحب ۶ر
۱۱ " " ۱۵۲۶ - میاں عیسیٰ صاحب کشمیری ۶ر
۱۲ " " ۱۱۶ - ڈاکٹر محمد علی صاحب ۸ر

عجیب مژدہ

یہ نئی کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۳۰۰ کے۔ ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت ۱۲ر۔ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں۔ بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتیٰ کہ محصول ڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا۔ چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اس لئے یہ گران قدر رعایت گوارہ کی گئی ہے۔ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سر دست ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتب میں بطور انعام پالیتا ہے۔ ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب ۱۲ر پر ملیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کیجاوینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل بترجمہ اُردو۔ الاستخلاف رد شیعہ۔ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کا مسیح۔ عیسیٰ مسیح۔ عکس مکتوب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگا سکتے ہیں وی پی پر ۱۲ر اور کمیشن لی جائیگا کتابیں پرکٹ ہر حال ہم بھیجینگے کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ ۲۰۰ درخواست آنے پر رعایت بند ہوجاویگی۔

المشتہر سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک احمدی نوجوان آدمی ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گورسیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

الحسن آف گورسیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن . . - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی - والدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۶ یا ۱۸ سال خواندہ - خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو - بہر صورت خواندہ ہو - آمدنی ۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو۔ خط ملفوف ہو

المشتہر - عبداللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی ڈاکخانہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸؍

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضرور ہدایتیں دی ہیں۔

قیمت ۴؍

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ - دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پر زور بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے۔ قیمت ۱۲؍

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۱۲؍ عصمت انبیاء ۸؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کیلئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔

مجلد ۳؍ غیر مجلد ۵؍ ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۰؍

درثمین مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں جمع ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں - قیمت ۱؍

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم بچوں کیلئے نہائت مفید ہے

قیمت ۴؍

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱؍

اختیار الاسلام مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم۔ آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید حصہ سوم ۲؍

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی - میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے - میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔

راقم - محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاوے گی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) میں گولی ایک روپیہ (عہ)

علاوہ بریں اور کئی امراض باطنی اور ظاہری کی نہائت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب - دھند، جالا - پھل - خارش چشم - ودمہ - آنکھوں سے پانی جاری رہنا - ہیچ ہیں - اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ ۲؍

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فیبکس ۱۲؍ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۱۲؍

سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ نفخ و ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۱؍

پتہ خوش خط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں

محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ سیالکوٹ - گوجرانوالہ

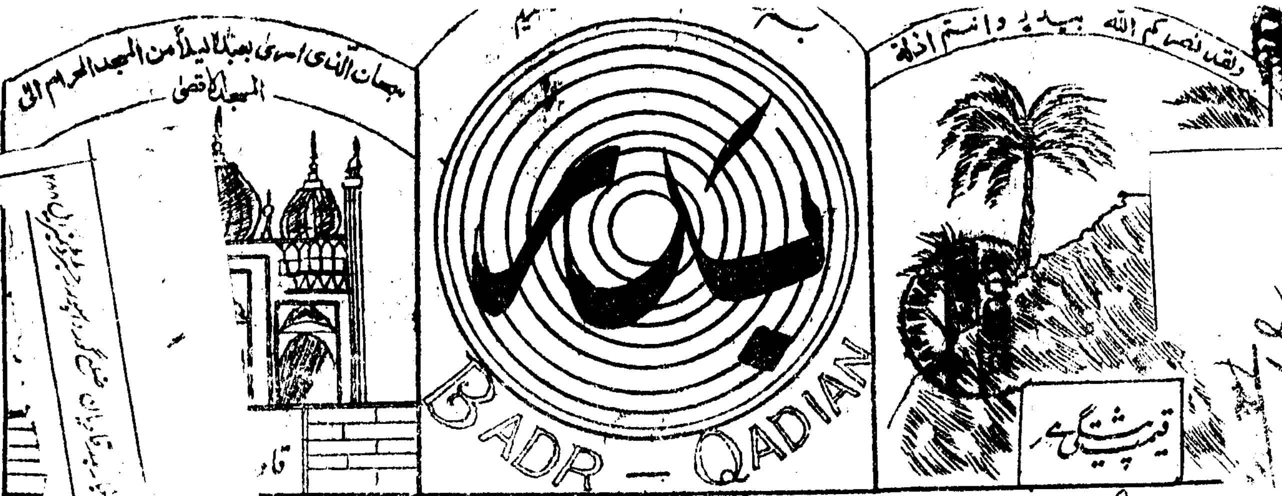

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — مورخہ ۱۳ - ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء — نمبر ۱۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲ ر — از یقہ صر

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزۃ اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرآب کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

مالیان ریاست و گورنمنٹ ۳۰ مـ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ضمیمی
اخبار .. .. .. للعہ ر
مابعد .. .. .. صہ ر
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق ضمیمی
اخبار .. .. .. سے ر
فی پرچہ .. .. .. ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریگے ان سے بحساب بعد کیجاوے گی جو اخبار قیمت کے پہنچ جانے کے بعد پندرہ رقم اندراج طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید نمبر اخبار میں دیجاوے گی علیحدہ رسید نہ روانہ ہو گی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دین ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

وحی الٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی ومعظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ ر نومبر ۱۹۱۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا کہ "عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں بہ استثنائے چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی یعنے بموجب الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمدللہ علیٰ ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے معنے یہی ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہو گیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی۔ یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور اس کی سادگی پر ایک بیّن دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرات کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اگرچہ قادیان میں اس روز عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالےٰ کا پیغام جو پہونچا تھا وہ کھولکر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیلخان۔

خبریں ضروری ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

دوست صادق محب وانق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حال میں آپکے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مسلّم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کی۔ کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اسوجہ سے باوجود خریدنے الحکم، بدر و دیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خریدنا یا کم ازکم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شائع ہوتا تھا۔ میں ایسی خبروں کے مخالف ہوں جو پرانی ہو کر چند تبادلے کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے، ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نہ نکل سکتی ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ علیحدہ نکلا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص اہتمام چاہیئے چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اُردو اخبارات قیمتاً حاصل کئے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں جہاں کہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپکے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جسکا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصولڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہوگی میرے خیال میں کم سے کم ایکروپیہ قیمت اسکی اسصورت میں ہو کہ سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جاویں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کا اختیار ہے۔ کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے جسطرح چاہے۔ بطور خود انتظام کرے

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے جسکے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دوبار بالفعل نہیں ہونا چاہیئے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دوبار کر کے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ فوراً محصولڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دوبارہ کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور امید کامیابی کی کم ہے میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص انکی اشاعت میں ہے جس کا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریداروں کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں مشترک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہو جاتا ہے۔ اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہوا کرے۔ مثلاً الحکم چونکہ ۱۰۔۱۷۔۲۴۔ اور اخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں۔ کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵۔۱۲۔۲۰۔۲۷۔ تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچہ پہونچتے رہینگے۔ یعنی ۵۔۱۰۔۱۲۔۱۷۔۲۰۔۲۴۔۲۷ اور اخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ نخواہ خریدنے کا شوق ہوگا۔ جو شوق کہ موجودہ صورتمیں ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات و دیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکساں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ ہفتہ میں دوبار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہوگی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہیئے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵۔۱۲۔۲۰۔۲۷ تاریخ شائع کرنیکا انتظام کرنا چاہیئے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کر دی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے۔ اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول میں اس عرضداشت ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ہر چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہیں۔ اس لئے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں۔ وہاں کے سکرٹریوں کو بھی ابھی سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور اب کے بھی اُمید ہے کہ ایسا ہی کرینگے اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اور اُنہی مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہیگا۔

احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنے کی تجویز کرلی ہے۔ جس میں سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کر چکے ہیں۔

ضروری یاد دہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس لئے تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ان سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دے دیں تاکہ ضروری انتظام کے لئے غور کرنے کا موقعہ ان لوگوں کو مل سکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہیں۔ عین وقت پر مہمانوں کے اتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے جہاں جہاں احمدی انجمنیں قائم ہیں وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب اُس قدر تعداد سے اطلاع دیں جس قدر احباب قادیان آنے والے ہوں انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دینگے اور اس طرح پر انتظامی امور میں سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعیں جلد پہونچ جانی ضروری ہیں۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھیں کہ جو احباب آئیں وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لاویں۔ لحافوں اور بستروں کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس میں ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ مہمان خانہ میں غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلبار اور بعض دوسرے نادار طلبار کے لئے لحافوں اور گرم کپڑوں کی حاجت ہے جو احباب اس کارِ خیر میں حصہ لیں گے وہ عند اللہ ماجور ہوں گے۔

یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان۔

رسید زر

۹۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء نمبر ۱۸۴۳۔ صدرالدین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۳۰۔ امام الدین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۸۱۔ مرزا الہی بخش صاحب ے/
" " " نمبر ۹۶۔ محمد ابراہیم صاحب ے/
" " " نمبر ۱۸۴۴۔ محمد حسن صاحب ۱۲/
" " " نمبر ۱۶۹۶۔ علی محمد صاحب ے/

بغداد سے حلب آٹھ روز میں بغداد سے حلب تک قافلہ کے ساتھ معمولی طور پر لوگ ۲۲ روز میں پہونچا کرتے تھے مگر اب قریب تین مہینے سے کسی باہمت تجار کی طرف سے گھوڑے گاڑیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ جسکی بدولت مسافر یہ چھبیس دن کا سفر آٹھ ہی روز میں طے کر لیا کرتے ہیں۔ علاوہ وقت میں نہائیت معقول کفایت نکل آنے کے ان گھوڑے گاڑیوں کی بدولت مسافروں کو آسائش بھی اس سفر میں پہلے سے زیادہ ملنے لگی ہے اور ان کا خرچ بھی نسبتاً کم ہوگیا ہے۔ درجہ اول کی سواری کے لئے چار پونڈ اور درجہ دوم کی سواری کے لئے دو پونڈ عثمانی مقرر کئے گئے ہیں ہمارا نامہ نگار بغداد سے ہمیں اطلاع دیتا ہے کہ ریل کی سڑک بھی انشاء اللہ چند ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔ جس سے زائرین حجاز کو اور بھی زیادہ آسانی ہو جائیگی۔ گھوڑے گاڑی کے موجودہ انتظام نے حجاج کے لئے کچھ کم آسانیاں پیدا نہیں کیں بمبئی سے بصرہ۔ بغداد۔ حلب و شام ہوتا ہوا انسان اب بھی ۲۱ یا ۲۲ دن میں مدینہ منورہ پہونچ سکتا ہے بمبئی سے بصرہ تک سٹیمر پر سات روز کا راستہ ہے۔ بصرہ سے بغداد پہنچنے میں تین دن صرف ہوتے ہیں۔ بغداد سے حلب تک گھوڑے گاڑی کی سواری پر پہونچنے کے لئے آٹھ روز کافی ہیں حلب سے ریل ہے اور وہاں سے شام تک ایک روز اور شام سے مدینہ منورہ تک دو یا تین روز سے زیادہ صرف نہونگے اس طرح یہ سارا سفر ۲۱ یا ۲۲ دن میں بخوبی طے ہو سکتا ہے (وکیل)

مدینہ منورہ تک ریلوے کی توسیع ریوٹر کے ایک تازہ تار میں اخبار مارننگ پوسٹ لنڈن کے نامہ نگار قسطنطنیہ کے تار برقی حوالہ سے جو اس ارادہ سلطانی کی خبر دیگئی ہے کہ مکہ معظمہ سے مقام عرفات تک ریلوے بنائی جاوے اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی درمیانی لائن آئیندہ زمانہ حج سے پہلے مکمل کر دیجائے اسپر تمام اسلامی دنیا میں غیر معمولی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا جائیگا اور حرمین شریفین کا سفر بذریعہ ریلوے آرام و سہولت کے ساتھ طے ہونے کی امید سالہائے آئندہ میں بیشمار عقیدتمندوں کو اطراف و جوانب عالم سے بجانب سرچشمہ اسلام کھینچ لیجائیگی اور اگلے سال سے انشاء اللہ زمانہ حج میں ان مقامات مقدسہ پر اسلام کی وہ رونق و شان نظر آئیگی جو دنیا کے کسی مذہب کی ایسی تقریب پر موجود ہونی ناممکن ہے مگر ساتھ ہی مندرجہ بالا تار برقی کے متعلق اس امر کی تصحیح و تصریح ضروری ہے کہ آئیندہ موسم حج سے سنہ ۱۳۲۶ھ کا زمانہ حج مراد ہے، نہ کہ موجودہ سنہ ۱۳۲۵ھ کا حج جس میں اب چند ہی ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ (پیسہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - وحی الٰہی کی تائید کہ سعفہ سے خبرین ضرور ہون۔
صفحہ ۳ - قومی توجہ کے لائق - ضروری یاد دہانی رسید زر - بغداد سے حلب آٹھ روز مین۔
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ - ۶ - کیا لاہور کی آریہ سماج خونی سنظر کی محرک نہین؟
صفحہ ۷ - دہرم پرچار اور آریونکی بدسلوکی۔
صفحہ ۸ - ۹ - واعظین کو وعظ اور ناصحین کو نصیحت
صفحہ ۱۰ - مضامین اخبار کیسے ہون
صفحہ ۱۱ تا ۱۴ - وصیتین۔
صفحہ ۱۵ - دکن سے ایک خط دکنی اردو مین
صفحہ ۱۶ - اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ - ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱ - اِنّی معکَ و معَ اھلِکَ - اَحمِلُ اوزارکَ

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اور تیرے اہل کے ساتھ ہون مین تیرے بوجھ اُٹھاؤن گا۔

۲ - **مین تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیارون کے ساتھ ہون**

۳ - اِنّی مَعکَ یا مسرور

ترجمہ - اے مسرور مین تیرے ساتھ ہون۔

۴ - وقع واقعٌ و ھلکَ ھالکٌ

ترجمہ - ایک واقع وقوع مین آئیگا اور ہلاک ہونیوالا ہلاک ہوگا

۵ - وضعنا الناس تحت اقدامک

ترجمہ - ہمنے لوگونکو تیرے قدمون کے نیچے رکھدیا۔

۶ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔

ترجمہ - ہمنے تجھ سے وہ بوجھ اُٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔

۷ - اُجِیبُتْ دعوتُکَ -

ترجمہ - تیری دُعا قبول کیگئی۔

۸ - سنریھم اٰیاتنا فی الاٰفاق و فی انفسھم -

ترجمہ - عنقریب ہم ان کو نشانات دکھلائین گے گرد و نواح مین اور خود اُن مین۔

۹ - اجیبت دعوتکما - انّ اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔

ترجمہ - تم دونوکی دُعا قبول کیگئی تحقیق اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے

۱۰ - اِنّی معک یا ابراھیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم۔

۱۱ - اِنّی انا ربک الاعلیٰ -

ترجمہ - مین تیرا رب اعلیٰ ہون۔

۱۲ - اخترت لک ما اخترت

ترجمہ - مینے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تو نے اپنے لئے پسند کیا

۱۳ - **بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید۔**

۱۴ - **۲۷ تائیس کو ایک واقعہ** (ہمارے متعلق) اللہ خیر و ابقیٰ

۱۵ - **خوشیان منائینگے۔**

۱۶ - بعد سنةٍ واحدةٍ

ترجمہ - ایک سال کے بعد۔

۱۷ - صلوٰتک خیر و ابقیٰ - ان صلوٰتک سکن لھم

ترجمہ - تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے - تیری دعائین ان کے لئے موجب تسکین ہین

دخلتم الجنۃ وما علمتم ما الجنۃ
ذلک الیوم الآخر ۔

ترجمہ ۔ تم داخل ہوگے بہشت میں اور تم جانتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت ۔ یہ آخری دن ہے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان سلطان محمد صاحب وزیر پورہ سیالکوٹ
محمد دین صاحب دودیوان ضلع سیالکوٹ
ولی محمد زمیندار موضع ماور ڈاکخانہ محمد پور ضلع کانپور
مساۃ جیواں ۔ کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
ولایت حسین ۔ چک جلال الدین مونگھیر
کبیر الدین احمد اکبر آباد محلہ باج گنج
مولا بخش اڑمڑ ہوشیار پور
مسمات اللہ رکھی اہلیہ محمد عبد الرشید ۔ شرقپور لاہور
زینب بی بی " " " "
عائشہ بی بی " " " "
اہلیہ میان عبد المنان کاٹھ گڑھ
شکر اللہ پوہلا ۔ رعیہ سیالکوٹ
مرزا خان چک نمبر ۱۰۲ مبارک پور ۔ علاقہ نہر جہلم
مسمات چراغ بی بی اہلیہ داؤد شرقپور لاہور
شادمان خان بشارت ضلع جہلم
محمد علی لاہور
عبد الرشید ولد اکبر علی ساکن گولو ضلع گجرات
خوشی محمد ولد جمعہ پنڈا دالہ " "

رسید زاد

۹۔ دسمبر ۱۹۰۷ء ۴۱۰ ۔ عبد الشکور صاحب ۸/
۹ " " ۴۱۱ ۔ شاہزادہ اسد جان صاحب ۸/
۹ " " ۵۴۴ ۔ شیخ محمد حسین صاحب ۱۲/
۹ " " ۱۵۳۶ ۔ مستری حسن دین صاحب ۸/

کیا لاہور کی آریہ سماج خونی منظر کی محرک نہیں ؟

(منقول از اخبار عام)

گذشتہ شورش اور فتنہ پردازی میں آریہ سماج کے متعلق جس رائے عام کا اظہار ہوا ہے اور گورنمنٹ نے جس فرزانگی اور سیاسی دانشمندی کے ساتھ ملک اور اہل ملک کو آنیوالی مصیبت سے بچایا ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں گورنمنٹ کی اس عطوفت اور مراحم خسروانہ کا جو اس نے آریہ سماج کے ساتھ دکھائی ہے ان لوگوں کو ایسا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ آیندہ کیلئے وہ اپنی شوخی اور بے باکی کے رویہ کو بالکل بدل لیتی ۔ مگر گورنمنٹ کے متعلق اگر کسی مصلحت سے وہ خاموشی اختیار کر رہی ہے ، تو مسلمانوں کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے

آریہ سماج کے لیڈروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آریہ سماج کی شورش کو ظاہر کرنے والے مسلمان تھے اور مسلمانوں نے گورنمنٹ کے کان بھرے ہیں جس پر لالہ لاجپت رائے کو جلاوطن کیا گیا مگر گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے گورنمنٹ نے پوری تحقیقات سے کام لیا اور اپنے تمام معتبر ذرائع کی بناء پر وہ اس نتیجہ پر پہونچی لیکن ان اخوان . . . . . کو مسلمانوں سے پہلے ہی کچھ کم کینہ اور دشمنی نہ تھی جو اس پر اس شورش کے نتائج نے جلتی آگ پر تیل کا کام لیا ۔ آریہ سماج نے مسلمانوں کو بھڑکانے اور جوش دلانے کے لئے تمام حیلوں کو استعمال کرنا شروع کیا تاکہ مسلمان جوش میں آکر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھیں جس سے وہ بھی بدنام اور معتوب ہوں ۔ مسلمانوں کے ملکی اور مذہبی لیڈروں کو اس موقعہ پر بڑی جد و جہد کرنی پڑی اور اپنی قوم کو سمجھایا ۔ کہ وہ ان لوگوں سے ہر آئینہ الگ رہیں چنانچہ مسلمان الگ رہے ۔ مسلمانوں کے اس الگ رہنے کی پولیسی نے بھی سماجیوں کو بھڑکایا اور جوش دلایا اور انہوں نے مسلمانوں کے بزرگوں اور رہنماؤں کو کوسنا شروع چنانچہ آریہ اخباروں میں جہاں ایک طرف کو بھڑکانے کے لئے سکھ گوروؤں کے حالات لکھنے شروع کئے وہاں ساتھ ہی مسلمان بادشاہوں خصوصاً محی الدین اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی نسبت نہایت ہی ناشائستہ اور دل دکھانیوالے الفاظ استعمال کرکے مسلمانوں کے دل دکھانے کا ذریعہ اختیار کیا گیا ۔ آریہ سماج کا مذہبی اڈیٹر جو مسلمانوں اور عیسائیوں اور دوسرے مخالف مذہب والوں کے خلاف شائع ہوا ہے پہلے ہی سے امن عامہ کو توڑنیوالا اور دوسری قوموں کو سخت جوش دلانیوالا ہے گمان ایام میں خصوصیت سے یہ رنگ اختیار کیا گیا اسکی غرض بھی وہی مسلمانوں کو جوش دلانا تھا مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے ایک اور حیلہ تجویز کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ پچھلے سالانہ جلسہ پر جو نومبر کی آخری تاریخوں میں ہوا ۔ لاہور کی آریہ سماج نے ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء سے لیکر ۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء تک ایک مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھی جسمیں مختلف مذاہب کے لیڈروں کو شمولیت کی دعوت کیگئی اور بذریعہ اشتہارات عام طور پر شائع کیا کہ نہائت ادب تہذیب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضامین پڑھے جائیں گے اس موقعہ پر حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی دعوت کیگئی یہ ہر کسی سے مخفی نہیں اور گورنمنٹ کے ذمہ وار افسر بھی جانتے ہیں کہ حضرت اقدس کبھی ایسے جلسوں میں شامل نہیں ہوتے اور نہ ہونا پسند کرتے ہیں بلکہ وہ مباحثات کو نفرت بڑھانے کا ذریعہ اور ملک کے امن عامہ کے خلاف سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے ۔ کہ آپ نے کئی سال گذرے گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک خاص قانون مذہبی مناظرت اور مباحثوں کے متعلق مرتب کرنیکی توجہ دلائی تھی اور چاہا تھا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۸ کی توسیع کیجاوے لیکن آریہ سماج نے اس مرتبہ جبکہ نہایت تہذیب اور رعائت ادب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضمون پڑھنے کا وعدہ کیا اور ہر طرح سے اطمینان دلا دیا کہ نکتہ چینی اور بدگوئی نہیں ہوگی اور یہ یقین کرکے کہ ان لوگوں نے گذشتہ تادیب سے اپنا طرز بیان بدل لیا ہوگا تو ان کی درخواست پر آپ نے بھی مضمون لکھا اور اسی بناء پر مختلف شہروں سے ہماری جماعت کے کئی سو آدمی شریک جلسہ ہوئے ۔ سناتن دہرم والوں برہموؤں اور عیسائیوں نے ہر طرح سے حفظ مراتب کو نگاہ رکھا اور کسی قسم کا دل آزار فقرہ یا جملہ انکی تحریر میں نہیں آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے جو مضمون پڑھا گیا وہ تو امن عامہ اور صلح اور سلامتی کا پیغام تہا ۔ جو شہزادہ امن کی طرف سے دیا گیا تہا چنانچہ اس میں بڑی صراحت اور تفصیل کے ساتھ ہندوؤں و آریوں کے مسلمہ بزرگوں کی عزت اور عظمت کا نہائت صدق دل سے اعتراف کیا گیا تھا اور مختلف فرقوں اور قوموں کے درمیان عام اتحاد اور اتفاق کی محکم تجویز بتائی تھی اور صاف طور پر فرمایا تہا کہ ہم اس بات کا اعلان کرنا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا میں شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب پاک اور خدا کے برگزیدہ تھے ۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگوں کے ذریعہ

پاک ہدائتین آریہ ورت مین نازل کین اور نیز بعد مین جو آئیوالے آریون کے مقدس بزرگ تھے جیسا کہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور انہین سے تھے جنپر خدا کا فضل ہوتا ہے مگر ہم اس شکایت کے لئے کس کے آگے رووین اور کس سے اس بات کا انصاف طلب کرین کہ دوسری قومین ہم سے یہ معاملہ نہین کرتین دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا مین صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قومون کو ایک قوم کیطرح بنانا چاہتی ہے یعنی یہ کہ دوسری قومون کے بزرگون کو عزت سے یاد کرو۔ بار بار اس اصل پر زور دیا گیا اور سمجھایا گیا مگر دوسرے ہی دن آریہ سماج نے ان تمام باتون کو ملیامیٹ کر دیا بجائیکہ آریہ ورت کے کسی رشی منی پر کوئی حملہ نہین کیا گیا بلکہ انکی عزت اور تعظیم کی گئی تھی اور آریہ سماج کے لیڈر سن چکے تھے اور وہ چھپا ہوا لیکچر بھی انکو دیا گیا تھا مگر آریون نے ہمپر سخت ظلم کیا۔“

۴ - دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء کی شام کو جب انہون نے اپنا مجوزہ مضمون پڑہا تو اس مین خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبیون اور راستبازون اور مقدس لوگون پر وہ دل آزار حملے کئے گئے کہ اگر حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور امن عامہ اور سلامتی کی ہدائتون کو پڑہا اور سنا نہوتا تو آریہ سماج کے مندر مین خون کی ندیان بہ جاتین۔

آریہ سماج نے ہم سے وعدہ کیا تہا کہ وہ ادب اور تہذیب سے مضمون پڑہینگے اور کسی پر حملہ نہین کیا جائیگا کوئی دل آزار فقرہ نہین بولا جائیگا ہمنے اس وعدہ کی پوری رعائت کی اور کرنی چاہیئے تہی مگر آریہ سماج نے اس کو توڑ ہمکو اپنے گھر بلا کر مہمان نوازی کے عام اخلاق کو بالائے طاق رکہکر قانون انگریزی کی بہی پروا نہ کرتے ہوئے نہائیت گندے ناپاک اور دل آزار حملے کئے۔

کیا آریہ سماج نے ہماری قوم کا کئی ہزار روپیہ جو اس مطلب کے لئے اُسے خرچ کرنا پڑا تباہ کر کے ہم کو سخت دکھ نہین دیا۔ جو سینکڑون آدمی اپنے کاروبار چہوڑ کر راستہ اور سفر کی تکلیفین برداشت کر کے وہان پہونچے اور لاہور کی جماعت کو ایک کثیر خرچ اپنے بہائیون کے لئے خرچ کرنا پڑا اگر آریہ سماج کے لیڈرون نے گھر بلا کر ہمارے مقدسون اور مسلمہ بزرگون کو گالیان دین۔

جو طریق آریون نے اس مرتبہ اختیار کیا اسکی نظیر کسی قوم مین نہین پائی جاتی۔ مین دعوے سے کہتا ہون کہ جب سے برٹش راج کا پرچم ہندوستان پر لہرانے لگا ہے اور جب سے مذہبی آزادی اور تحریر و تقریر کی آزادی کا عطیہ گورنمنٹ نے دیا ہے عیسائیون نے باوجود اسلام کے مخالف ہونیکے کبھی اسطرح پر اشتہار دیکر اور مسلمانونکو اپنے گھر بلا کر اور ادب اور سانت سے گفتگو کرنیکا وعدہ کر کے دل آزار الفاظ مین حملے نہین کئے یہ پہلا موقعہ ہے۔ اور انڈیا بھر مین اسکی نظیر نہین ملیگی کہ جلسہ پر کہ مسلمانونکو مدعو کر کے اور انکو اپنی شائستگی کا یقین دلا کر اسطرح پر دکھ دیا جو آریہ سماج کی تاریخ مین یادگار رہیگا اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسکو (اگرچہ یہ غلطی ہے) آج روئے زمین کی بڑی بڑی سلطنتین اور شاہنشاہ اپنا نجات دہندہ سمجھتے مین معاذ اللہ معاذ اللہ ”قانون قدرت کے خلاف پیدائش رکھنے والا“ کہا گیا۔ خدا تعالےٰ کے ایک قدوس بزرگ کی شان مین اس قسم کا ناجیابانہ حملہ جسقدر دکھ دینے والا ہو سکتا ہے اسکا اندازہ قلم نہین کر سکتا۔ ایسا ہی تمام راستبازون حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت داودؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت آدمؑ سب پر نام بنام حملہ کیا اور ان کی بے ادبی دل آزار الفاظ مین کی ہمارے لئے نہ راہ رفتن نہ پائے ماندن والا معاملہ ہو رہا تہا یہ ہتک اور توہین صرف عیسائیون کی ہی نہ تہی بلکہ مسلمانونکی بہی تہی کیونکہ مسلمان سچے دل سے ان سب کو اپنا امام اور پیشوا یقین کرتے ہین پھر یہی نہین بلکہ راستبازون کے سردار اور مقدسون اور معصومون کے امام سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک شان پر دیدہ دلیری اور بیباکی کے ساتھ دل آزار اور ناپاک حملے کئے گئے آریہ سماج کے لیڈر ہم ۲ گھنٹہ پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعلق سن چکے تھے کہ

”رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے۔ کہ آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ مسلمان آپکی غلامی مین کمربستہ کھڑے ہین اور جب سے خدا نے آپکو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ جو ایک دنیا کو فتح کرنیوالے تھے آپکے قدمون پر ادنیٰ غلامون کی طرح گرے رہے ہین اور اس وقت کے اسلامی بادشاہ بہی ذلیل چاکرون کیطرح آنجناب کیخدمتمین اپنے تئین سمجھتے مین اور نام لینے سے تخت سے اُتر آتے ہین“ اور ایسا ہی انہون نے صاف طور پر سنا تہا کہ ”درخاصکر ہمارے مقدس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو گندی گالیان دینے مین وہ صرف زبان سے تو صلح صلح کرتے ہین مگر ایسی زبان کو تلوار کیطرح کھینچکر ہمارے اس پیارے نبی پہ چلاتے ہین جسکے قدمون کے نیچے ہماری جانین ہین ایسا ہی ان کو کہولکر بتایا گیا تہا کہ

”ہم اس اُصول کو اپنے ہاتھ مین لیکر آپ کیخدمتمین حاضر ہوئے ہین کہ آپ لوگ گواہ رہین جو ہمنے مذکورہ بالا طریق کے ساتھ آپکے بزرگون کو مان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپکی صلح پسند طبیعت سے ہم اُمیدوار ہین کہ آپ بہی ایسا ہی مان لین اور اگر اس طریق سے صلح نہو تو آپ یاد رکھین کہ کبھی صلح نہو گی بلکہ روز بروز کینے بڑہتے جاوینگے۔ مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریم کیلئے جان دیتے ہین اور وہ اس بیعزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہین کہ ایسے شخصون سے دل صفائی کر لین اور ان کے دوست بن جاوین جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ انکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے ہین اور اپنے رسالون اور کتابون اور اشتہارون مین نہائیت توہین کی ان کا نام لیتے ہین اور نہائیت گندے الفاظ سے انکو یاد کرتے ہین آپ یاد رکہین کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بہی خیرخواہ نہین ہین۔ کیونکہ وہ ان کی راہ مین کانٹے بوتے ہین اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر ہم جنگل کے سانپون اور بیابان کے درندون سے صلح کر لین تو یہ ممکن ہے مگر ایسے لوگون سے صلح نہین کر سکتے جو خدا کے پاک نبیون کی شان مین بدگوئی سے باز نہین آتے“

ان تمام باتون کے سُن لینے کے بعد آریہ سماج کے لیڈرونکو اس حرکت سے باز رہنا چاہیئے تہا جو انہون نے کی ہے انہون نے مسلمانونکو اشتعال دلانیکے لئے اور بہڑکانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اور مسلمان ان آزار دہ الفاظ کو جو انکو گھر بلا کر انکے مقدسونکی شان مین بولے گئے سنکر اس بیعزتی کو گوارا نہین کر سکتے جو انکی ہوئی ہے اگرچہ قانون برطانیہ کے ادب اور احترام کیوجہ سے وہ اس جلسہ مین بیکس ہو کر بیٹھے رہے اور امن عامہ مین کوئی خلل آنے نہین دیا مگر مین اس بات کے کہنے سے نہین رُک سکتا کہ جب وہ الفاظ شائع ہونگے تو عام فساد کا اندیشہ ضرور ہے کیا یہ سچ نہین کہ لیکہرام اپنی زبان درازی ہی کیوجہ سے قتل ہوا؟ کیا یہ درست نہین کہ سرحدی علاقہ مین اگر ایک آریہ کو وہان سے نہ نکال دیا جاتا تو اُسکی جان کی خیر نہ تہی؟ اسلئے مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی بنا پر جو ہمارا مذہبی فرض ہے یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ وہ ڈاکٹر چپہ بجبو سکریٹری آریہ سماج لاہور کی اس تقریر پر نوٹس لے جو ۴ - دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء کی شام کو اُسنے پڑہی مین یقین رکہتا ہون کہ پولیس کے رپورٹر موجود تھے اور انکا فرض تہا کہ وہ ان کلمات کو قلمبند کرتے جو انہون نے مسلمانونکی دل آزاری کیلئے عمداً بیان کئے اور اگر انہون نے ایسا نہ کیا تو لاہور پولیس کا فرض ہے کہ وہ امن عامہ کے قائم رکہنے کے لئے اس مضمون کو حاصل کرے اور اسکی اشاعت روکدے اور اُسپر پورا نوٹس لے اس مضمون کی اشاعت سے ڈاکٹر مذکور ممکن ہے اصل مضمون کو تلف کر دے مگر پولیس رپورٹر ان آزار دہ الفاظ اور فقرون کو بہول نہ گئے ہونگے اور حاضرین کی ایک کثیر تعداد کو یاد ہونگے ایسا ہی مجھے اُمید رکھنی چاہیئے کہ سر ڈنزل ایبٹسن کی ذمہ وار اور بیدار مغز حکومت اپنی پنجابی رعایا کو اس خطرہ سے بچانے کیلئے توجہ فرمائیگی جو ایسے دل آزار اور اشتعال دہ مضمون کی اشاعت سے متصور ہے۔

مین اس سے زیادہ سردست لکھنا نہین چاہتا۔ ہان مسلمانونکی خدمتمین ایک لفظ کہونگا اور بس کہ وہ نہایت حوصلہ اور صبر سے اس نتیجہ کو دیکھین جو گورنمنٹ کی توجہ کے بعد پیدا ہوتا ہے جس صبر اور حلم سے تمنے ابتک کام لیا ہے اُسکو اپنا رہنما بناؤ۔ آریہ چاہتے ہین کہ تمہین بہڑکائین اور جوش دلائین۔ انہون نے جوش دلانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا اور بیشک تمہاری غیرت اور حمیت دینی مقتضی ہے کہ تم اپنا انصاف آپ کرو مگر نہین برٹش راج مظلومون کی حمائیت کرتا ہے اپنا دکھڑا گورنمنٹ کے سامنے روؤ جو امید ہے کہ وہ منظور سنیگی۔ (یعقوب علی تراب احمدی اڈیٹر الحکم قادیان)

دہرم چرچا اور آریون کی بدسلوکی

دہرم چرچا یعنے مذہب کانفرنس جو آریہ سماج کی طرف سے ۲-۳-۴ دسمبر کو منعقد ہوئی۔ اس مین سناتن دہرم و مذہب عیسوی برہمو سماج و اسلام و آریہ دہرم کی طرف سے جو لکچر دئے گئے ان مین سب نے تہذیب سے کام کیا سوائے آریہ صاحبان کے کہ انہون نے بہت ناشائستہ الفاظ دوسرے مذاہب کی کتب اور ان کے بانیون کی نسبت استعمال کئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جو مضمون تہا اس میز انہون نے اہل اسلام اور دیگر مذاہب مین باہمی تعصبات کو دور کرنے کے لئے ایک مصالحت کا طریق پیش کیا تہا اور وہ یہ تہا۔ ہماری الہامی کتاب مین قرآن مجید نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ہر ایک ملک مین کوئی نہ کوئی ہادی اللہ تعالے کی طرف سے آتا رہا ہے اور خدا تعالے کا الہام ہر ایک قوم پر نازل ہوا ہے اس لئے ہم کسی قوم کی الہامی کتاب کو جہوٹی نہین کہتے۔ البتہ یہ بات ہم کو قرآنمجید کے رُو سے ثابت ہوئی ہے کہ امتداد زمانہ کے سبب سے ان کے مضامین مین کئی جگہ پر تحریف ہوگئی سب یا مفسرون نے ان کے معانی بیان کرنے مین اپنے غلط عقاید کو ان کے اندر داخل کر لیا اس لئے اجمالی طور پر ہم سب مذاہب کی الہامی کتابون کو الہامی مانتے ہین اور ان کے ان بزرگون کو جن کو قبولیت اللہ تعالے نے اپنی خاص تائید سے ایک کثیر حصہ انسانون کے دلون مین ڈالدی۔ وہ سب کے سب خدا کے پیارے اور عزت کے خلائق ہین۔ چنانچہ انہون نے یہ بہی بیان کیا کہ ہمارے نبی سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ہندوستان کے مذاہب کی نسبت پوچہا گیا تو انہین فرمایا کہ ہندوستان مین ایک نبی گذرا ہے۔ جس کا نام کاہن (یعنے کرشن یا کنہیا) تہا۔ اور ایسا ہی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا تو کہ کیا فارسی زبان مین بہی اللہ تعالے کا کبہی الہام نازل ہوا ہے تو آپ نے فرمایا۔ کہ فارسی الہام ہے "این مشت خاک را گر نہ بخشم چکنم" غرض کہ مرزا صاحب نے یہ امر پیش کیا کہ ہم آپکے بزرگون کو منجانب اللہ مانتے ہین اور آپ کی الہامی کتابون کو خدا کی طرف سے مانتے ہین آپ بہی اگر ہم لوگون کے ساتھ دوستی اور محبت قائم کرنا چاہتے ہین تو اجمالی طور پر آپ ہماری کتاب یعنی قرآن مجید کو الہامی کتاب مان لین اور ہمارے آقا سید و مولے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول مان لین اور ہم آپ سے کوئی ایسی بات نہین منوانا چاہتے۔ جس سے ہم نے خود پہلے حصہ نہین لیا اور اس سے یہی غرض ہے تا ملک مین صلحکاری اور امن کی روح پہونچ جاوے۔ اور آئے دن فساد اور جہگڑے مٹ جاوین مگر جب آریہ صاحبان کی باری آئی۔ تو بجائے اس کے کہ وہ بہی دوسرے مذاہب کے بزرگون کو کی تعظیم کے لئے آگے قدم بڑہاتے۔ انہون نے توریت سے شروع کرکے انجیل کے لانیوالے حضرت مسیح اور مولفان بائیبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کو نہ چہوڑا کہ سخت اور ناشائستہ الفاظ سے یاد نہ کیا ہو۔ اور دوسرے مذہب کی کل الہامی کتابون پر بے جا نکتہ چینی کی۔ مسلمانون کو خاص طور پر آریہ صاحبان نے اپنے جلسہ مین مدعو کیا تہا مگر نہایت افسوس ہے کہ ان کا دل دکہانے مین کوئی کمی نہ کیگئی مگر مسلمانون نے بہت صبر کیا اور شکر کا مقام ہے کہ جو پرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب وشتم کا لیکچرار نے پڑہنا تہا وہ اس وقت گم ہوگیا ورنہ اندیشہ تہا۔ کہ فساد ہو جاتا۔ اس قسم کے مذہبی جلسے اگرچہ بہت مفید ہین مگر کسی خاص قوم کی سرپرستی مین ہونے مین اس قسم کی زیادتی کے ہونے مین احتمال ہے۔ اس لئے ایسے جلسے آیندہ مشترک ہونے چاہئین۔ اور ان کا اصول یہ ہو کہ آیندہ کسی مذہب بجائے بے جا نکتہ چینی کرنے کے اپنے اپنے مذہب کی خوبیان کرین اور امور زیر بحث پر اپنے اپنے عقاید کے مطابق روشنی ڈالین۔ (راقم وہ جو جلسہ مین موجود تہا۔)

وی پی آتے ہین۔

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا۔

۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت مین بذریعہ وی پی ارسال ہوگا وی پی بمبلغ للعہ کا ہوگا لیکن جو صاحبان دنیوی خبرون کا حصہ نہ لینا چاہین وہ ابہی سے مطلع فرماوین۔ ان کو وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰بار	چھماہ ۲۴بار	سہ ماہ ۱۲بار	دوماہ ۸بار	یکماہ ۴بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲؍

یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائت نہ ہوسکے گی بے فائدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین سے پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار بہیجنے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر مسلسل چلنے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چہوڑنے اور کبہی کبہی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردیوے۔

واعظین کو وعظ اور ناصحین کو نصیحت

امر بالمعروف ونہی عن المنکر تو فرائض انسانی مین سے ایک فرض ہے۔ جو ہر ایک شخص کے لئے علیٰ قدر مراتب ضروری اور لازمی ہے اس معاملہ مین قرآن مجید مین از حد تاکید پائی جاتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ہی وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری ہے۔ سب سے بڑا وعظ اور ناصح تو خود اللہ تعالےٰ جل جلالہ عم نوالہ ہی ہے جس نے اپنے نہائت ہی پیارے رسولون اور نبیون کی معرفت بذریعہ الہام و وحی ہمیشہ اپنی مخلوقات کی دستگیری اور مشکلکشائی فرمائی۔ رسالت نبوت کا عہدہ ہی محض خیرخواہی خلائق کے لئے مقرر ہوا۔ قصص الانبیاء پڑھنے اور سننے سے ایک دانشمند اور منصف مزاج آدمی کو بخوبی پتہ لگتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی فطرت ہی کچھ ایسی قسم کی بنائی گئی ہے کہ وہ خالق اور مخلوق گویا درمیانی واسطہ ہوتے ہین۔ اللہ تعالےٰ سے وہ محبت اور پیار کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ کے پورے پورے مصداق۔ مخلوق آلہی کے ایسے خیرخواہ کہ ان کی بہبودی اور بھلائی مین کوئی وقیقہ بھی تو اٹھا نہین رکھتے۔ لوگون کی طرف سے ٹھٹھہ مخول تمسخر سے شروع ہوکر گالی گلوچ۔ بدزبانی۔ بدگوئی بلکہ ایذا رسانی اور تکلیف دہی تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ حتےٰ کہ گھر بار مال جان تک اللہ تعالےٰ کی محبت اور مخلوق آلہی کی خیرخواہی مین صرف کر دینے تک سے دریغ نہین کرتے یا یون کہو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اس خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہین کہ ذرہ ذرہ سے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی آواز آنے لگ جاتی ہے۔ پہلی نبوتین اور رسالتین تو صرف بطور طوطیہ و تمہیدکی تھین اور ان کی تعلیمین بھی مختص القوم اور مختص الزمان ہی تھین جن کا خلاصہ تھا۔ یٰقوم اعبدوا اللّٰہ مالکم من الٰہٍ غیرہ۔ مگر ہماری سرکار جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر سب کے سب مراتب و مناقب انسانی تکمیل کو پہونچکر خاتمہ کی نوبت پہونچگئی اور حکم ہوا۔ قل یاایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا۔ انسانی کمال خواہ کسی قسم کا ہو۔ ادنےٰ سے لیکر اعلیٰ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مین ضرور موجود ہوگا اسی لئے تو فرمایا گیا کہ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ اب حضور والا کی مہر بغیر براہ راست نبوت اور رسالت کا دروازہ تو بند ہوگیا یہی معنے ہین خاتم النبین کے۔ مگر الحمد للّٰہ والمنۃ کہ فنافی الرسول ہوکر یا دوسرے الفاظ مین رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا متبع ہوکر اور آپ کے قدم بقدم چل کر۔ رویا۔ الہام۔ مکالمہ۔ مخاطبہ الٰہیہ سے مستفیض ہو سکتا ہے چنانچہ ہر صدی کے سر پر ایک نہ ایک مجدد دین اسلام کی حفاظت و اصلاح و تجدید کی خاطر ضرور آتا ہے جو آیت استخلاف کے مطابق سچا جانشین اور خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مانا جاتا ہے گویا بروزی رنگ مین خود جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا ظہور ہوتا ہے۔ اب مین اصل مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون کہ وعظ و پند اصل مین تو نبیون اور رسولون اور ان کے حقیقی جانشینون ہی کا کام ہے یا جو لوگ ان کے پورے پورے پیرو اور تابعدار ہون جنہون نے من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ کا سبق اچھی طرح یاد کر لیا ہو۔ ان کا وعظ حالی ہوتا ہے نہ صرف قالی۔ وہ تصنع اور بناوٹ سے کوسون دور ہوتے ہین۔ ریاکاری سے سخت بیزار۔ وعظ سے پہلے ہی ان اجری الا علےٰ رب العٰلمین کی آواز بلند کرتے ہین۔ نبض شناس طبیون کی طرح مرض تشخیص کرکے علاج شروع کر دیتے ہین۔ ڈاکٹرون اور جراحون کی طرح درشتی اور نرمی دونون سے کام لیتے ہین نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرتے ہین نہ کسی کی شاباش اور واہ واہ کا خیال ہے۔ یہ نہین کہ آج کل کے واعظین کی طرح اس روحانی اور اصلی کام کو نفسانی اور نقلی بنا کر اپنا اُلو سیدھا کرتے پھرین۔ جہاں گئے وہاں کے لوگون کے خیالات و معتقدات کو مدنظر رکھتے ہوئے سُریلی اور رسیلی آواز سے لگے زمین و آسمان کے قلابے ملانے۔ نہ توحید نہ رسالت نہ امامت نہ قیامت نہ عمل صالح کی ترغیب نہ اعمال بد سے ترہیب نہ اخلاص و ریا مین فرق نہ سُنّت و بدعت مین فرق نہ عبادت کی علت غائی نہ گناہ اور نافرمانی کی فلاسفی نہ تقوےٰ و طہارت کے فائدے نہ فسق و فجور کے نقصان۔ غرض کام کی بات تو کوئی چھیڑی تک نہین مگر مجلس وعظ کو ایسا گرمایا۔ کہ کبھی ہنسایا اور کبھی رلایا سائل ایسے ایجاد بندہ اور خود تراشیدہ کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان۔ نہ سر نہ پیر۔ عجائبات کا مجموعہ۔ نادرات کا ذخیرہ۔ نہ آنکھون نے دیکھے نہ کانون نے سُنے۔ کبھی کسی مخالف فرقہ پر نوک جھوک۔ کبھی کسی فریق مقابل پر اٹھا سے سنائے۔ نہین نہین کھلم کھلا پھبتیان اور دل لگیان اور دل کھول کر اور جی بھر کر دوسرون پر بہتان بندیان۔ مجلس اندال مجلس کو لوٹ پوٹ بھی کر دیا۔ سامعین بھی ماشاء اللہ جیسے مدوح ویسے ہی فرشتے۔ عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے چارون طرف سے مرحبا جزاک اللہ کے ساتھ ساتھ ہی لگے برسنے پیسے اور کپڑے پھینکنے۔ آج ایک محلہ کی مسجد مین تو کل دوسرے محلہ کے کسی رئیس کے مکان کی چھت پر۔ غرض شہر شہر گاؤن گاؤن۔ محلہ محلہ اور گھر گھر وعظ ہوا مگر کسی کو معلوم تک نہ ہوا کہ ہم پیدا کس لئے ہوئے ہین اور ہمارے فرائض منصبی کیا کیا ہین۔ عقاید صحیحہ اور اعمال صالحہ کس چیز کا نام ہے۔ ایمان باللّٰہ۔ ایمان بالملائکہ۔ ایمان بالکتب۔ ایمان بالرسل۔ ایمان بالقیامۃ وغیرہ وغیرہ۔ سے مطلب اور مراد ہی کیا ہے نہ ہاتھ پاؤن کی زیادتیان اور گنہگاریان بتلائی گئین۔ نہ آنکھ کان اور زبان کی خطا کاریان بتلائی گئین۔ سامعین اہل مجلس کو ندامت اور شرمندگی اور گریبان مین سونہہ ڈالنا تو درکنار اُلٹا خوشامدی وعظ نے اور بھی شوخ اور متکبر اور بدزبان بنا دیا۔ کہان وہ مامورین من اللہ اور ان کے سچے متبعین کی بے لاگ جگری اور اصلی وعظ و نصیحت اور کہان یہ مبتدعین خوش الحان کی محض مُردہ اور خشک سمع خراشی پراز فضیحت و اور ان کے حاشیہ نشین مولود خوان جو طبلہ اور سارنگی کے ساتھ نعت خوانی کرکے لوگون کو رقص اور وجد مین لاتے ہین جن لوگون نے کبھی عرسون اور میلون کے موقعون پر خانقاہون اور درگاہون پر جاکر دیکھا ہوگا وہ بخوبی جانتے اور مانتے ہین کہ اِس قوالی اور مولود خوانی نے تو بڑے بڑے واعظون مولویون۔ لکچرارون کی زبان پر گویا مہر لگا دی ہے حتیٰ کہ خود روشن ضمیر سجادہ نشین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی سر جھکائے خاموش بیٹھے ہین۔ تائید اسلام اور ارشاد دین پیغام آلہی یعنے قرآن مجید کے مضامین بیان کرنے کے یا تو مجاز ہی نہین یا مذاق اور دلچسپی نہین رکھتے۔ یا کسرشان سمجھتے ہین۔ ایک اور ان کے ہمسائے محرم شریف کے سپرد کتاب خوان۔ مرثیہ خوان۔ سوز خوان وغیرہ وغیرہ وہ و دو تین مین مل کر کیسا سمان باندھتے ہین کہ حد ہی کر دیتے ہین۔ نظم و اشعار۔ مجرے۔ سلام۔ مرثیے۔ مختلف راگون مین یعنے جوگ بہاگ۔ پیرنیا۔ جھنجھوٹی وغیرہ

جنگلا۔ سندھڑا وغیرہ وغیرہ مین موقع بموقع ایسا ادا کرتے ہین کہ بڑے بڑے گرہیتے کان پکڑلیتے ہین۔ عوام الناس بلکہ خواص بھی ایسی ایسی مجلسون اور محفلون سے مانوس ہو چکے ہین اور ان مین شامل ہونے کے عادی۔ اگر کوئی شخص محض للہ دبی زبان سے بھی ان کو متنبہ کرنا چاہیئے۔ تو فوراً ہی ناک منہہ چڑھا کر نیچری یا وہابی یا مرزائی بلکہ کافر کا پھڑکتا ہوا لقب دیتے ہوئے پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑجاتے ہین۔ قرآن مجید بھی رسم کے طور پر پڑھا پڑھایا جاتا ہے۔ مرے ہوؤن کے چوتھے۔ چالیسوین اور تیسرے دن قل کی رسم ادا کرنے کے موقع پر ختم کیا جاتا ہے یا بیماری اور تنگی کے موقع پر ختم سے برکت اور آسانی حاصل کی جاتی ہے۔ بعض لوگ ہر روز منزل بھی پڑھتے ہین۔ خوبصورت اور قیمتی کپڑون کی جولیان اور غلاف ان پر چڑھاتے ہین۔ رمضان مین تراویحیون مین بھی اکثر سنایا جاتا ہے مگر یہ ساری محبت اور دل چسپی اوراق اور حروف ہی تک محدود اور مقید ہے۔ معانی۔ مطالب معارف۔ دقائق سے کچھ واسطہ ہی نہین۔ بڑے بڑے قرآن خوانون اور ورد وظائف کے دلدادون کو شادی نکاح یا ختنہ وغیرہ بلکہ موت کی رسومات کے موقعہ پر دیکھا گیا ہے کہ جس جگہ ہر روز بلاناغہ قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی تھی اُسی جگہ پر شیطانی مجلس آراستہ کر کے بہت کچھ روسیاہی حاصل کی ہے کوئی شخص حکام کے حکم کو خوش آوازی سے ہر روز پڑھے اور سنے اور سنائے مگر عمل نہ کرے تو اس ملازم کا کیا حشر ہو گا۔ یہی حال ہم لوگون کا ہے جو صرف حروف ہی کے بار بار دھرانے کو ہی عبادت سمجھتے ہین اور بس۔ الغرض وعظ وپند کی کایا ہی پلٹ گئی ہے ان ساری باتون کو دیکھتے دیکھتے اور غور کرتے کرتے بعض وقت بے اختیار رونا آجاتا ہے کہ آلہی یہ کیسا اندھیر پڑ گیا کیا تھا اور کیا ہو گیا مگر اللہ تعالے کا لاکھ لاکھ احسان اور کروڑ کروڑ شکر کہ اس نے چودہوین صدی کا مجدد۔ مسیح موعود۔ مہدی مسعود ملہم و مامور من اللہ خلق خدا کی اصلاح کے لئے فنا فی الرسول اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم اور انہی کے لباس سے متلبس اور انہی کے اخلاق سے متخلق کر کے دنیا مین بھیجا۔ گویا دوبارہ خود جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لے آئے ہین ہ عیسے پرستی کا فتنہ چونکہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے اسکی اصلاح کی مناسبت سے تو مسیح موعود اور اندرونی فسادون اور جھگڑون کے دور کرنے کے لحاظ سے محمد مہدی کے نام سے پکارا اور پیارا کیا گیا۔ آپ مین نہایت ادب سے وابستہ محض

خدا کے لئے خیر خواہانہ جمیع بزرگان ہر فرقہ وجملہ معززین علماء اور فضلا سجادہ نشینان۔ واعظین مولود خوانان مرثیہ خوان۔ پیران فقرا اور ان کے ملنے والون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ کیا واقعی طور پر یہ ساری خرابیان فرقہ ہائے اسلام مین نہین ہین؟ اگر ہین اور ضرور ہین تو اب حقیقی اور اصلی مصلح اور واعظ کی وعظ ونصیحت پر کان نہین دہرنا چاہیئے۔ خدا کے لئے ساری کدورتین اور بیجا رنجشین اور نفسانیتین۔ تعصب۔ بدظنیان۔ اور بدگمانیان دل سے نکال کر ٹھنڈے دل سے قبر وقیامت کو پیش نظر رکھ کر موت کو سر پر تصور کر کے سوچین اور اچھی طرح سوچین کہ منہاج نبوت اور معیار رسالت سے اگر اس شخص کو پرکھا جاوے تو اس کی لائف یعنی سوانح ایک بیداغ بے لاگ۔ پاکدل۔ نیک نہاد لوگون کی طرح دوست۔ دشمن اپنے بیگانے کی زبان سے ثابت نہین ہے؟ اسکی تعلیم مین حقائق اور روحانی چمک دمک نہین ہے؟ اسکی کلام مین روحانیت اور اطمینان کوٹ کوٹ کر نہین بھرا ہوا ہے؟ اللہ تعالےٰ کا جلال اور جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس مین تڑپ اور جوش نہین ہے؟ غیر قومون کے مقابلے مین دین اسلام کا بول بالا کرنے کیخاطر ہر وقت سینہ سپر نہین ہے؟ آریون اور برہموؤن۔ سکھون۔ عیسائیون اور اسلام کے بگڑے ہوئے فرقون مین اُس نے ہلچل مچا نہین ڈالدی ہے؟ کیا یہ شخص پچیس تیس سال سے ڈنکے کی چوٹ نہین کہہ رہا کہ اسلام جیسا زندہ مذہب۔ قرآن مجید جیسی زندہ کتاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا زندہ رسول کوئی نہین اور مقابلے کے لئے تحریر سے تقریر سے مال کر جان سے بہمہ وجوہ تیار ہے بلکہ اپنی طرف سے سب کچھ قربان ہی تو کر چکا ہوا ہے۔ رویا کشف۔ الہام۔ وحی وغیرہ فیوض سے مستفیض نہین ہے؟ اسکی صدہا پیشگوئیان پوری نہین ہوئین ہے؟ اللہ تعالےٰ کیطرف سے نشان پر نشان اور تائید پر تائید اور نصرت پر نصرت اس کو عطا نہین ہوئی۔ جہان بھر کے زیرک۔ ذہین۔ ذکی۔ فہیم۔ ہر فرقہ اور ہر مذہب وملت سے فوج فوج اور گروہ گروہ اس کے خادمون اور مریدون مین شامل نہین ہوئے ہے؟ اور شامل ہوتے ہی زبان سے قلم سے۔ مال سے جان سے غرض جس کس طرح ہوسکا دین کی خدمت مین مصروف نہین ہو گئے ہے؟ زمانہ کی حالت پکار پکار کر نہین کہتی کہ ایک حقیقی اور اصلی واعظ اور مسیح کی ضرورت ہے کسوف خسوف رمضان مین نہین واقع ہو چکا ہے؟

طاعون۔ زلزلے۔ قحط جیسے نشان بھی ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے کافی نہین ہین؟ عربی کتابین تحدی سے لکھ کر نہین لکھین ہین جن کا مقابلہ کسی اہل زبان سے بھی نہ ہوسکا جسنے ارادہ کیا وہ کامیاب نہ ہوسکا۔ جھوٹے مقدمے بنا کر لوگون نے اس کو ذلیل کرنا چاہا مگر وہ خود ہی ذلیل ہوئے خوار ہوئے بلکہ ان مقدمون کے دوران مین عجب عجیب نشان ظاہر ہوئے۔ غرض کہانتک لکھتا جاؤن۔ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا والی بات ہے اگر ایسی باتین اور اللہ تعالےٰ کے عطیے اور انعام اور نشان ڈھکوسلے فریبون۔ مکارون۔ دغابازون کافرون مین بھی پائے جاتے ہون تو حق وباطل مین مابہ الامتیاز کیا چیز ہو گی۔ مگر نہین درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مُبارک ہی دیکھ کر کہدیا تھا کہ یہ مونہہ جھوٹ بولنے والا نہین سدا دور دوران دکھاتا نہین۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین آؤ جھوٹ موٹ کی بے سند اور بناوٹی اور بدعتی مجلسون اور محفلون اور نفسانی اور نقلی وعقلی سے الگ ہو کر اصلی اور حقیقی واعظ کی وعظ ونصیحت پر دل کے کان لگائین تاکہ کامیابی حاصل ہو

نظم

نا راض آپ کیون ہین مسیح الزمان سے
باتین تو اُن کی سُن لین ذرا دل کے کان کر
اچھی نہین ہین دُور سے یہ بدگمانیان
پاس آکے جانچو تجربہ اور امتحان سے
آنکھون سے دور کرو تعصب کی پٹیان
پھر دیکھ لو تم کو نور سے قادیان سے
مذہب ہے کیا وہ جسمین ہون قصے کہانیان
مذہب ہے وہ جو زندہ ہو تازہ نشان سے
وہ معتبر ہے جو ہو روایات عمر وزید
یا جو براہ راست ہو حق کی زبان سے
مامور حق سے کرتے نہین ہو مقابلہ
کرتے ہو جنگ خالق کون ومکان سے
طاعت کرو شرائط بیعت کو مان لو
گر دو جہان مین رہنا ہے امن وامان سے
پوری کبھی تو ہو گی تیری التجا گلاب
تائید حق کے جا تو قلم [illegible]
گلاب الدین احمدی [illegible]

مضامین اخبار کیسے ہون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بجواب استفسار مندرجہ اخبار گوہربار مطبوعہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۶ء میرا ارادہ تھا کہ عرب کی تائید مین اظہار رائے کرون۔ لیکن بوجہ مصروفیت کثرت کار سرکار و علالت طبع اس کام کے لئے فرصت نہ نکال سکا۔ اتنے مین دوسرا پرچہ ۵- دسمبر ۱۹۰۶ء کا پہونچگیا۔ للہ الحمد اس پرچہ مین بعض سابقون بالخیرات کی رائے پڑھکر مجھے بڑی تقویت ہوئی۔

اپنی رائے کی تائید مین اظہار دلائل سے پیشتر مین عرب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ جنہون نے اخبار مین ایسی تحریک وقت پرپیش کی۔

مین ابتدا اس خیال مین تھا کہ بدر مفید عام نہین ہے اور نہ اپنے مشن کا پورا پورا فرض ہی ادا کر سکتا ہے۔ تاوقتیکہ اس کو مقبول عام کیا جاوے۔

موجودہ حالت مین بدر صرف پرجوش احمدی احباب کے ہاتھون مین آتا جاتا ہے اور انہین کے ملاحظہ سے گذرتا ہے اور ان کو بھی محض سلسلہ کے اندرونی حالات سے اطلاع دیتا ہے غیر احمدی اشخاص کے لئے اس مین کوئی خبر نہین ہوتی اس لئے ان کی دلچسپی کا موجب نہین اور اسی واسطہ ان کی نگاہ سے گزرتا نہین۔ کئی سعید الفطرت بروحین جو حضور کے دعاوی اور دلایل سے محض بوجہ بے خبری محروم ہین۔ ان کی واقفیت کا موجب نہین ہوسکتا کثرت سے ہمارے سلسلہ کے مخالفین ایسے ہین۔ جو ہمارے امام پاک کے صحیح واقعات سے بےخبر ہین اور بد اندیش نکتہ چینیون کی غلط افواہون سے متاثر ہوکر کنارہ کش ہین اون کو اصل واقعات سے ماہر کرنا ہمارا فرض ہے اور وہ اخبار کے ذریعہ سے جلد اور بسہولت حالات کو معلوم کر سکتے ہین اس لئے صحیح واقعات بذریعہ مقبول عام اخبار بہتون کی نجات کا موجب ہوسکتے ہین۔

مین اجرائے البدر سے ان کا خریدار ہون لیکن شاذ و نادر کے طور پر کبھی کسی غیر احمدی نے اس اخبار کو مجھ سے لے کر پڑھا ہے۔

اخبار کو جاری ہوئے کوئی چھ سال سے زیادہ ہو گئے ہین اور اس عرصہ مین اس کی تعداد اشاعت صرف ۱۲۰۰ تک پہونچی ہے۔ یہ تعداد بلحاظ ہر ولعزیزی نہین ہے لیکن اس سلسلہ کے لئے موجب فخر ہی نہین۔ احمدی جماعت اس وقت چار لاکھ سے زائد بیان کی جاتی ہے اور قادیان سے نکلنے والا پرچہ جو کچھ گران قیمت بھی نہین اور قومی مضامین کے لحاظ سے بھی ماشاء اللہ اب خاصہ قابل دید ہے افسوس دس ہزار کاپی تک شائع نہین ہوتا۔ درانحالیکہ آریہ اخبار ہندوستان بدر سے عمر مین کوئی دو سال کم ہے اور اشاعت مین ۳۰۰۰ ہزار زیادہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کارکنان ہندوستان نے قبولیت عامہ کو مدنظر رکھ کر ہر ایک مذاق کے مطابق مضامین کو بہم پہونچایا ہے پولیٹکل تحریک جو فی زمانہ انڈیا مین ہر ایک دل مین جوش زن ہے اس کو بالکل نظر انداز کرنا گویا اخبار کو بالکل طعام بے نمک کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جس کو سوائے زمرہ زہاد کے اور بہ مشکل پسند کرین گے۔

میری غرض پولیٹیکل پہلو کا ذکر کرنے سے یہ نہین ہے کہ ہمارے اخبار بھی آریہ اخبارون کی طرح منہ پھٹ۔ احسان فراموش۔ حد سے متجاوز حقوق طلب ہو جاوین بلکہ یہ ہے۔ کہ احمدی جماعت کو ایسے مضامین سے واقف کر کے اُس کے اُوپر ایسے نوٹ دیئے جاوین جو موجب صلاحیت ہون۔

اس قسم کا اخبار مخالف و موافق دونون کی توجہ کو اپنی طرف کھینچے گا اور مجھے یقین ہے کہ جتنے زائد ہاتھون مین اخبار پہونچے گا اتنا ہی اس سلسلہ کی ایزدی ترقی کا موجب ہوگا۔ دنیا پرست خلائق عامہ کو دینی چاشنی سے آشنا کرنا ایک ٹیڑھی کھیر ہے اور البدر کو اب ایک ایسی کونین کی گولی بنانا چاہئے جسمین ذرا برابر دین اور اوس کی روبرو دنیا کی شیرینی کا غلاف ہو اور جو گاہے گاہے خفیف مسلسل دینے کے بعد متواتر دی جاوے تاکہ یہ پولیٹیکل بخار عوام کے دل و دماغ سے بتدریج خارج کیا جاوے۔

اس غرض کے لئے کم سے کم ایک صفحہ اخبار کا مختلف چیدہ اور دلچسپ عام خبرون کے لئے وقف کیا جاوے۔ کوئی خبر تین سطر فی کالم سے زائد جگہ نہ لے اور خلاصہ ایسا عمدہ ہو کہ مغز خبر سے خالی نہ ہو۔ ایک کالم ملکی مضمون کے متعلق جتنی تار خبرین ہون ان کیواسطے مخصوص رہے ایک کالم غیر اسلامی حملون سے احمدی جماعت کو اطلاع دے ایک کالم اسلامی سلطنتون کے حالات سے پر ہو۔ آریہ نکتہ چینیون کے خیالات سے مطلع کرنے کے لئے ایک خاص کالم ہو۔ اور آریہ ذرائع ترقی کو پیش احمدی قوم کر کے ان کو اپنے ترقی کے اسباب پر غور کرنے کی توجہ دلائی جاوے۔

احمدی جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب روز افزون ترقی کر رہی ہے اور اس مین مختلف مذاق کے لوگ موجود ہین۔ بعض الہامات اور اقوال طیبات کے شایق ہین۔ دوسرے ان کے ساتھ ملکی خبرون کے بھی متلاشی ہین۔ تیسرے اپنی رقیب قوم آریہ کے بد اندیشیون سے مطلع ہوکر اپنی حفاظت کا انتظام کیا چاہتے ہین۔ جو مسلمان اور غیر مسلمان افسرون کے ذریعہ سے ملازمان احمدی جماعت کو تکلیف پہونچتی ہی ان کو حکام تک پہونچانے کا کوئی ذریعہ اتیل موجود نہین ہے اس کو مدنظر رکھا جاوے۔

عبد العزیز خان کلرک باغبان پورہ
مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء

عجیب مژدہ

یعنے کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۳۰۰ کے ایک صفحہ مین عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا قیمتہ عہ مگر وہ جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدینگے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابین مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہین بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی جنکے کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہو اس وجہ سے یہ کس قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت مین اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار پیشتر ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابین بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پر ملیگی سات عدد کتابین انعام جو فی الحال ایکروپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہین ۱ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ ۲ الاستخلاف ۳ رد شیعہ ۳ سلاسل التعلیم ۴ قرآن کریم کی عائین منظوم ۵ احمدی کا من ۶ چٹھی مسیح ۷ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو صاحب چاہین یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہین وی پی پر عہ اور کمیشن ادا کریگا کتابون پر کسٹ بہرحال ہم لگائینگے کتابین مفت روانہ ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا

نوٹ۔ یاد رہے کہ سردست دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی

المشتہر۔ سید محمد عبد الحی صاحب عرب قادیان ضلع گورداسپور

وصیت ۲۶۶/۱۷۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد عبد اللہ پروفیسر جہانگیر ولد ولی بیگ قوم مغل ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا -

چہارم - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ میرا مال بنہار فروشی تخمیناً دوسو روپے کا ہے اس کے متعلق مین وصیت کرتا ہون کہ اس کا تیسرا حصہ یعنی مبلغ ۶۶ اپنی زندگی مین ادا کرونگا - اگر ادا نہ سکون - تو میری جائداد مذکورۃ الصدر سے وصول کر لیا جاوے - اگر بعد وفات میرا کوئی وارث ہو - تو بعد تجہیز وتکفین یہ بقیہ مال میرے ورثا کا حق ہوگا اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہ بھی میرے واسطے حقیقی آقا وشفیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یا اُن کے جانشینان کی ملکیت ہوگا اور اپنی آمدنی ماہوار کا دسوان حصہ ماہوار از روئے ایمانداری ادا کرتا رہون گا - فقط المرقوم ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد - محمد عبد اللہ بیگ عرف پروفیسر جہانگیر مہاجر قادیان بقلم خود

گواہ شد - حافظ تصدق حسین مہاجر بریلوی

گواہ شد - محمد صادق عفی اللہ عنہ

گواہ شد - مفتی فضل الرحمن بقلم خود -

وصیت ۱۶۱/۱۱۵

مین مسماۃ فتح بانو زوجہ مستری قطب الدین مہاجر قوم اوان پیشہ آہنگری ساکن قادیان دارالامان - بقائمی ہوش وحواس خمسہ وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۱ر جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

نوٹ - شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے اسلئے یہان پر اس کا اندراج نہین کیا -

چہارم - میری جائداد حسب ذیل ہے مبلغ ۲۸ روپیہ مین جن پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین - آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون - کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے اور یہ مبلغان مذکورین نے اپنی دکان مین تجارت کے لئے دئے ہوئے ہین - ان کی نسبت مین یہ بھی اقرار کرتی ہون کہ جو اللہ تعالیٰ اس مین نفع دیگا تو اس کی انجمن مذکور ہی مالک متصور ہوگی - یعنے وصیت کردہ جائداد کے نفع کی - اور انجمن مذکور اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے - یا اُس وصیت کردہ جائداد سے مُفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین - اگر میری جائداد وصیت کردہ بڑھ جاوے جیسا کہ مین نے اوپر اقرار کیا ہے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

پنجم - مین اقرار کرتی ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے - مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن کو اطلاع دیتی رہون گی - المرقوم ۱۱ر جنوری ۱۹۰۷ء

العبد - مسماۃ فتح بانو - نشانی انگوٹھا

گواہ شد - مستری قطب الدین بقلم خود کاتب وصیت ہذا وشوہر موصیہ -

گواہ شد - محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

وصیت ۱۲۲/۱۲۵

مین عبد السمیع ولد عبد الرحمن قوم شیخ ساکن سراوہ ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ - بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

نوٹ - چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے - لہذا اس جگہ بوجہ طوال درج نہین کیا گیا -

چہارم - میری جائداد جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے صرف مبلغ مالیت ۱۸۰ روپیہ ہے - جو سیونگ بنک ڈاک خانہ کپورتھلہ مین جمع ہے - اس روپیہ مین یعنے جائداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے - آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق مین یہ وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا - کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرض کہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا -

پنجم - مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - جس کا ذکر فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے - مین وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو ایسی جائداد کی اطلاع دیتا رہونگا - فقط

العبد

عبد السمیع ولد عبد الرحمان قوم شیخ سکنہ سراوہ ضلع میرٹھ حال وارد کپورتھلہ

گواہ شد - ظفر احمد ولد شیخ ابراہیم ساکن حال کپورتھلہ احمدی بقلم خود

گواہ شد - فضل محمد خان رئیس بگوال حال وارد کپورتھلہ احمدی بقلم خود

وصیت ۱۸۱/۱۶۱

مین مسماۃ حلیمۃ النساء زوجہ بشارت احمد بنت منشی صفدر جنگ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

نوٹ - چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ نہین لکھا گیا -

چہارم - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون - کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا ترکہ ہوا اس کا

پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے - برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلۂ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ - اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد - سلیمۃ النساء بقلم خود

گواہ شد - اسد اللہ گرداور بقلم خود ساکن تمبو مقیم پنڈی گھیپ

گواہ شد - بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ۔

وصیت نمبر ۱۸۲/۱۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ خورشید بانو بیوہ بشیر احمد بنت رحمت اللہ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیپ - بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہین کیا۔

چہارم - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون - کہ میرے مرنے کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا مین سے کسی کا حق نہوگا - المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

خورشید بانو نشانی انگوٹھا

گواہ شد - خاکسار اسد اللہ خادم حضرت مسیح موعودؑ بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد - بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

وصیت نمبر ۱۸۳/۱۶۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ فاطمہ کبرا بنت سید کرامت حسین قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیپ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا -

چہارم - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون - کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ دیا جاوے - اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا - المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ کبرا - بقلم خود

گواہ شد - اسد اللہ بقلم خود ساکن تمبو - الیٰ خادم امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام

گواہ شد - بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ -

وصیت نمبر ۱۸۴/۱۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ فاطمہ سکینہ زوجہ الٰہی بخش صاحب بنت سید کرامت حسین قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیپ بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا -

چہارم - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون - میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ وغیرہ دیا جاوے - اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ سکینہ بقلم خود

گواہ شد - بشارت احمد عفی اللہ عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ بقلم خود

گواہ شد - اثیم اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو خادم امام مہدی علیہ الصلوۃ و السلام

وصیت نمبر ۱۸۵/۱۶۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ کنیز فاطمہ زوجہ کرامت حسین بنت احمد علی قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیپ - بقائمی ہوش و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہین کیا گیا۔

چہارم اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون - کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حصہ نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

کنیز فاطمہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد - اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد بشارت احمد عفی اللہ عنہ - اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

وصیت نمبر ۲۵۶/۱۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد عارف ولد میان عادل قوم کلیار ساکن امیر پور ضلع ملتان مہاجر قادیان - بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا۔

چہارم اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون - کہ میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائیداد نہین ہے - منقولہ جائیداد یہ ہے - کتب و اوزار جلد سازی قیمتی معہ ...

اس کا تیسرا حصہ بعد وفات میری ملکیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہوگا۔ علاوہ اس کے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ماہواری ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ اس کے اگر اور کوئی جائیداد پیدا کروں یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ⅓ حصہ کی ہے۔ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

محمد عارف احمدی ساکن امیر پور ضلع ملتان حال وارد قادیان

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ غلام محمد بقلم خود

گواہ شد۔ روشن علی بقلم خود

وصیت ۲۶۷/۱۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں دین محمد ولد امام دین قوم لوہار ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت میں واحد ہے اس لئے اسکا اندراج یہاں نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے قبضہ میں ایک مکان قادیان میں ہے۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق شاہ راہ عام۔ مغرب مکان شیخ خیراتی قریشی۔ جنوب مکان جیون کمہار۔ شمال مکان عبد الصمد کمہار۔ واقعہ محلہ کمہاران ہے۔ بالفعل قیمتی ایک سو بیس ۱۲۰ روپیہ اس کے علاوہ اسباب آہنی جو میری دوکان میں فروخت کے لئے موجود ہے۔ اور میرے گھر کے برتن وغیرہ ہیں۔ میں اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کا ⅑ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو میری اس وصیت کے خلاف کرنے کا ہرگز ہرگز اختیار نہ ہوگا۔ ایسا ہی میری اس جائیداد کے متعلق جو میں آئندہ پیدا کروں یا جو میری وفات کے بعد میری جائیداد ثابت ہو۔ غرضیکہ میری ہر قسم کی جائیداد کا ⅑ حصہ میری موت کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ صدر انجمن کو میری موصوبہ جائیداد کے متعلق ہر قسم کا اختیار ہوگا جس طرح چاہے وہ کرے۔ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد

دین محمد لوہار ولد امام الدین لوہار ساکن قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد

مستری قطب الدین لوہار ساکن قادیان

گواہ شد

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۲۵ ستمبر

وصیت ۲۰۸/۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں احمد ولد باغ علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندھاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس مکان سکنی وزر نقد وزیور وبرتن وغیرہ مبلغ چھ سو دس روپیہ کے موجود ہیں جس کا دسواں حصہ مبلغ اکسٹھ روپے ہوتے ہیں جن کی نسبت خاکسار اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ اکسٹھ روپیہ بندہ روپیہ ماہوار کے حساب سے اگر خدا تعالےٰ نے زندہ رکھے۔ تو خود ادا کر دے گا۔ اور اس جائیداد کے علاوہ جو جائیداد اللہ تعالےٰ نے اور عطا کرے گا اس کا حصہ بھی حسب الحکم حضرت امام الزمان انجمن کو خدمت میں پیش کر دے گا۔ اور ایسی جائیداد نئی سے انجمن کو خدمت میں اطلاع دوں گا۔ اگر یہ دسواں حصہ ادا کرنے سے پہلے خاکسار مر جاوے۔ تو خاکسار کے وارثان یہ دسواں حصہ مذکور ادا کر دیں گے۔ ۲ اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

احمد ولد باغ علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندھاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور معہ نشانی انگوٹھا۔

گواہ شد

سید محمد حسین احمدی دہرم کوٹ رندھاوا

گواہ شد

شیخ عطاء محمد خان ساکن دہرم کوٹ رندھاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقلم میر عابد علی قوم سید ساکن دہرم کوٹ رندھاوہ

وصیت ۲۶۲/۱۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں اکبر شاہ خان اکبر ولد مولوی نادر شاہ خان صاحب قوم افغان افغانی الاصل بونیر وال ساکن نجیب آباد ثم قادیان دارالامان۔ میں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہیں کیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنے وطن نجیب آباد سے ہجرت کر کے دارالامان قادیان میں چلا آیا ہوں۔ وطن میں کسی جائیداد پر میرا اس قسم کا مالکانہ قبضہ نہیں ہے کہ میں اس میں تصرف کر سکوں اور نہ یہاں سوائے چند جوڑے کپڑوں اور چند کتابوں کے میری کوئی جائیداد ہے جس وقت کسی جائیداد پر میرا قبضہ ہوا یا میں نے کوئی نئی جائیداد پیدا کی اسی وقت انشاء اللہ تعالےٰ اس کا پانچواں حصہ یا اس کے پانچویں حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ کی نذر کروں گا۔ میرے مرنے کے وقت یعنے میرے مرنے کے بعد جس قدر میری ایسی جائیداد ثابت ہو۔ کہ جس میں سے پانچواں حصہ یا اس کے پانچویں حصہ کی قیمت انجمن کو نذر نہیں کی گئی۔ تو وہ کل جائیداد انجمن کی ملکیت متصور ہوگی ہاں انجمن کو اختیار ہے کہ اس میں سے پانچواں حصہ یا زیادہ لیکر باقی اگر چاہے تو میرے ورثاء کو دیدے میں یہاں نوکر بھی ہوں لیکن میری ماہواری تنخواہ میرے کل اخراجات ضروریہ کیلئے کافی نہیں ہوتی۔ میں مقروض بھی ہوں۔ لہذا اس وقت تک جب تک خدا خود سامان غیب سے ظہور میں لا دے اور میں ادائگی قرض سے سبکدوش ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ اور جبکہ قرضہ ادا ہو چکیگا تب انشاء اللہ اپنی تنخواہ کا پانچواں حصہ ماہوار ادا کروں گا۔ اور میرے خدا میری مدد کر اور اے میرے خدا مجھ کو اپنا نیک اور کامیاب بندہ بنا۔ آمین یا رب العالمین۔

العبد۔ اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی قوم افغان بونیر وال بقلم خود ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

گواہ شد۔ محمد سرور شاہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ۱۸

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۱۹

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مَین عبد اللہ ولد مراد قوم کھرل ساکن یوسف والہ چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور سابق ٹھٹھہ پشر ضلع منٹگمری
بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی و رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔
نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا ۔
چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ مین اپنی جمیع پیداوار از قسم زمین و مال و مویشی کمائی وغیرہ کا اپنی زندگی مین ۱/۱۰ انجمن احمدیہ قادیان کو ہر سال بعد وضع خرچ و قرضہ (جو حصول پیداوار کے لئے کرنا پڑتا ہے) ادا کرتا رہون گا ۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی میری یہ وصیت قائم رہے گی ۔ اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو ۔ میرے اس وصیت کردہ حصہ آمدنی سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر مین اپنی زندگی مین اپنی جائداد منقولہ غیر منقولہ کا کی قیمت کا تخمینہ لگا کر اداس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے کرکے باقاعدہ رسید بھی حاصل کرلون ۔ تب بھی میری وصیت مذکورہ بالا دربارہ دسوان حصہ پیداوار بقیہ جائداد پر قائم رہیگی اور میرے ورثار احمدی ہون یا غیر احمدی ۔ اون کو یکمشت ادا کردہ روپیہ کی بابت گنجائش حجت یا عذر نہ رہے گی اگر میرے مرجانے کے بعد میرے ورثاء ۱/۱۰ حصہ پیداوار دینے مین خیانت کرین ۔ تو انجمن مذکور کو یہ بھی وصیت ہے ۔ کہ دسوان حصہ جائداد الگ کرلیوے اور اپنے قبضہ مین کرلیوے

العبد

موصی عبد اللہ احمدی ولد مراد ذات کھرل سکنہ چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

گواہ شد

بوٹیخان احمدی ساکن قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ حال پٹواری نہر حلقہ نمبر ۲۸ بقلم خود

گواہ شد محمد عمر ولد عبد اللہ قوم کھرل ساکن چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور ۔

گواہ شد

امام بخش احمدی مدرس چک ۲۹۲ تحصیل سمندری ضلع لائل پور بقلم خود

گواہ شد

تا بیا ولد سرشتہ احمدی قوم کھرل ساکن چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

وصیت ۲۲۵/۱۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مَین سردار بیگم زوجہ ماسٹر فقیر اللہ بنت کمال الدین قوم اعوان ساکن قادیان دار الامان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔
نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا ۔
چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ میرے مرنے کے بعد میری کل جائداد اگر دو سو روپے یا اس سے کم قیمت ہو ۔ تو نصف صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دی جائے اور نصف میرے ورثار مین تقسیم ہو اور اگر دو سو روپے سے زائد قیمت کی ہو ۔ تو کل جائداد کی قیمت ڈال کر دو سو روپے کی جائداد مین سے نصف انجمن کا اور نصف میرے ورثار کا اور باقی مین سے پانچوان حصہ انجمن کا اور باقی ورثار مین تقسیم ہو ۔ اور جو میری غیر منقولہ جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس مین بھی پانچوین حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور باقی وارثون کا حق ہوگا ۔
والسلام مورخہ ۱۹ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق ۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

العبد

سردار بیگم بقلم خود

گواہ شد

فقیر اللہ احمدی عفی اللہ عنہ ۔ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

جان بی بی عرف بوبو صاحبہ بنت جان محمد ساکن قادیان بقلم خود فقیر اللہ ۔ انگوٹھا لگا یا گیا

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین عبد الغنی خان ولد مولا بخش قوم افغان ساکن سنور ریاست پٹیالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔
نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا ۔
چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میری کل جائداد غیر منقولہ تخمیناً قیمتی مبلغ ۱۶۰ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ مین واقع ہے ۔ جس کا دسوان حصہ تعدادی مبلغ یکصد و شش روپیہ ہوتے ہین ۔ ان کو اپنی زندگی مین ادا کرنے کی کوشش کرون گا ۔ اگر ادا نہ ہوسکے ۔ تو مکان سکونہ میرے محدودہ ذیل سے مبلغ مذکورہ روپے یا جس قدر باقی رہ جاوین ۔ وصول کرلئے جاوین اور مبلغ ۱۸ روپیہ ماہوار کا مین ملازم ہون اس کا دسوان حصہ مبلغ ۱۲/ روپیہ ماہوار ادا کرتا رہون گا ۔
المرقوم ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء
حدود اربعہ مکان سکونہ مذکورہ
موخر ۔ مکانات قاضی محمد یوسف و قاضی محمد تقی
مقدم ۔ شارع عام
جنوب ۔ مکان میان جی محمد حسین پٹواری
شمال ۔ مسجد احمدیان و صحن مسجد

العبد

عبد الغنی خان افسر فراش خانہ

گواہ شد

عبد المحی عرب ۔ مصنف لغات القرآن

گواہ شد

محمد اکبر خان بقلم خود سنوری

دکن سے ایک خط دکنی اردو مین

مولانا مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قادیان شریف سے روانہ ہوکر ہوشیارپور پہونچا - اخویم شیخ صاحب بوقت واپسی - امرتسر - لاہور - دہلی وغیرہ مین ٹھہرنے کے لئے پتہ لیکھ دیئے تھے۔

امرتسر مین جمیل سنگھ کا کٹرہ دریافت کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوا - سڑک پر یک شخص داڑہی والا مسلمان کھڑا تھا اس سے دریافت کیا کہ یہان کتب خانہ احمدیہ کہاں ہے وہ یہ سنتے ہی غصہ مین بھرآیا اور کہا کہ کتب خانہ احمدیہ کیون کہتے ہو - کہتے خانہ احمقیہ کہو - خاکسار نے سمجھ لیا - کہ اس بھونکنے والے کے طرف کچھ التفات کرتا ہون تو اور زیادہ بھونکنے گا - پھر وہ شخص دریافت کرنے لگا کہ تم کہان سے آئے ہو - میں اس کا جواب نہ دیا - دوسرے طرف پتہ دریافت کرنے کے لئے چل نکلا - یہ فکر ہوئی - کہ یہان کے مخالفون کی یہ حالت ہے - کہ وہ انسانیت سے بھی گئے گذرے ہین پھر پتہ چلنا دشوار ہے آگے چل کر یک دوکان پر دو چار شخص مل بیٹھے تھے اون مین یک بزرگ تھے - ان سے پوچھا کہ کتب خانہ احمدیہ کہان ہے وہ کہے تم کہان سے آئے ہو - خاکسار کہا دکن حیدرآباد سے - پھر کہے کہ کیا تم مرزائی ہو - مینے کہا کہ الحمدللہ - وہ کہے کہ تم کیا دیکھ کر اون (حضرت اقدس) پر ایمان لائے - خاکسار کہا وفات عیسیٰ دیکھ کر - یہ سنکر کہے کہ ہان یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے - اچھا فلان مسجد کے پاس یک تختہ لگا ہوا ہے - اس پر کتب خانہ احمدیہ مرقوم ہے - دیکھ لینا اور وہان اپنا اسباب رکھ کے پھر یہان چلے آنا - مینے کہا اگر فرصت ہوئی ورنہ خیر الغرض کتب خانہ پہونچے بڑے آرامی رہے - دوسرے روز امرتسر سے ہم ہر چہار احباب لاہور پہونچکر جناب مولانا خواجہ وکیل کے مکان پر نازل ہوئے اور جناب مولانا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سے بھی ملاقات ہوئی - ہر دو حضرات کے ملنے پر بڑی خوشی ہوئی - ان کی مہمان نوازی وخوش خلقی بیان کرنے کے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ احمدی ہین پھر وہان سے دہلی پہونچے - جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ڈاکٹر کے مکان پر نزول فرمائے - آنجناب نے بزرگان دین حضرات شاہ ولی اللہ صاحب وشاہ عبدالقادر صاحب وشاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہ - رضی اللہ تعالے عنہم کی زیارت سے مشرف کئے پھر دوسرے روز حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر پہونچے - یہان کے مجاور ہم کو دکن والے دیکھ کر یکے بعد دیگرے آٹھ دس صاحب جمع ہوئے مگر انہوں نے مثل اجمیر شریف کے مجاورون کے ہم کو تنگ نہین کیا - للہ فی اللہ پر اون کو کچھ روپیہ بخوشی دیا گیا ہے۔

اجمیر کی کیفیت عجیب وغریب ہے - مسافران زائرین بیچارون کو یہان کے مجاورون کی وجہ سے حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کی زیارت اور دعا کا لطف ہی نہین ملتا - ہم لوگ اسٹیشن پر اترتے ہی دو تین مجاور آپہونچے اور کہے کہ کیا آپ لوگون کو حضرت کی زیارت کرنی ہے - کہے ہان - پھر وہ ہم کو درگاہ مین لے گئے اور یک جگہ پر جہان چادر بچھی ہوئی کچھ پھول اس پر رکھے گئے تھے وہان بٹھوائے اور کہے کہ کچھ مٹھائی وپھول ہوتا ہے تو منگوادین پیسے نکالدو - مینے کہا کہ نہین پھر کہے کہ یہاں کی زیارت کا معمول ہے - کہ پہلے کچھ نذرانہ دینا ہوتا ہے اس کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے - خاکسار کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین پہلے زیارت کرنے دو - پھر جو کچھ دینا ہوگا وہ دیا جاوے گا - مین ایک شخص اسباب کے پاس بیٹھا اور میرے ساتھی تین بھائی زیارت کے لئے اندر گئے - ان کی واپسی پر پھر خاکسار اندر مزار مبارک کے پاس جاکے فاتحہ پڑھ کر دعا کرنے مین تھا - کہ جھٹ مجاور صاحب غلاف کے اندر سے عودی نکال کے کہے کہ یہ تبرک ہے لیو - خاکسار اس کے لینے سے انکار کیا وہ مجاور فوراً بول اٹھا کہ تم رافضی معلوم ہوتے ہین - مسلمان نہین ہین - مینے کہا آپ جو کچھ کہو کہو - یک مجاور نے کہا اچھا نذرانہ کیا دیتے ہو - دیو - ہر چند کچھ دینے کو جی نہ چاہا مگر پھر بھی دو آنے کے پیسے دیتے گئے یک مجاور صاحب وہ دو آنے سنتے ہی بول اٹھا - کہ تم لوگ کافر ہین تمہارے آنے سے درگاہ تمام ناپاک ہوئی - اور کچھ زبان درازی کرنے پر تھا - ہم چل نکلے اور یہ بھی دیکھا کہ زیارت کرکے پچھلے پاؤن چلنے کی ہدایت ہوتی ہے میرے دل مین یہ کھٹکا تھا - کہ مجاور ہم کو بھی اس مین ضرور تنگ کرین گے - مگر خیر گذری پھر وہان سے بمبئی ہوتے ہوئے ہر چہار بھائی داخل وطن ہوئے - فقط - راقم عبداللہ احمدی حیدرآباد دکن

رسید زر

تاریخ			نمبر	نام	رقم
۱۴ نومبر ۱۹۰۶ء			۱۵۴۷	مولوی محمد عبداللہ صاحب	سے/
۱۴	"	"	۱۶۰۸	درگا پرشاد صاحب	۱۲/
۱۴	"	"	۱۵۷۱	چوہدری علی محمد صاحب	سے/
۱۴	"	"	"	میر حسن صاحب	عہ/
۱۶	"	"	"	میان غلام نبی صاحب	۱۰/
۱۶	"	"	"	رحیم بخش صاحب	۱۲/
۱۶	"	"	"	نامعلوم الاسم	عہ/
۱۶	"	"	۲۸۶	محمد عبداللہ صاحب	سے/
۱۶	"	"	"	دیوڑہی نواب صاحب	۸/
۱۶	"	"	۱۸۳۹	شیخ الہ دین صاحب	عا/
۱۶	"	"	"	میر عالیشاہ صاحب	عہ/
۱۷	"	"	"	محمد شفیع برائے تبلیغ فنڈ	۲/
۱۸	"	"	۲۶۴	مولوی محمد حیات صاحب	سے/
۲۱	"	"	۲۵۱	چودہری غلام حیدر صاحب	سے/
۲۱	"	"	۵۵	محمد عبداللہ صاحب	سے/
۲۲	"	"	"	سید عبدالرشید صاحب	سے/
۲۲	"	"	"	چودہری علی بخش صاحب	سے/
۲۳	"	"	"	مولوی علم الدین سکن بیرا	سے/
۲۴	"	"	۹۷۶	مرزا ظہور علی صاحب	سے/
۲۴	"	"	۷۹۵	محمد ابراہیم صاحب	سے/
۲۴	"	"	۱۵۲	روڑی خان صاحب	للعہ/
۲۵	"	"	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	سے/
۲۵	"	"	۱۸۳۹	مولوی احمد علی صاحب	سے/
۲۵	"	"	۵۳۹	محمد عمر صاحب	عا/
۲۵	"	"	۷۷۹	غلام شاہ صاحب	عا/
۲۶	"	"	۳۷۸	تاج محمود صاحب	عہ/
۹ دسمبر ۱۹۰۶ء			۱۷۰۳	دل داد صاحب	۱۲/
۹	"	"	۱۸۱۸	غلام محی الدین صاحب	۱۲/
۹	"	"	۱۸۵۲	عمر حیات صاحب	۱۲/
۹	"	"	۱۷۵۳	عبدالکریم صاحب	عا/
۹	"	"	۱۶۵	منشی اللہ دتا صاحب	عہ/
۹	"	"	۸۰۲	گلاب خان صاحب	سے/
۹	"	"	۱۸۴۵	علی محمد صاحب	سے/
۹	"	"	۱۸۰۳	نیاز محمد صاحب	مہ/

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے - مگر چند سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گوجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل اور نیز اس کی عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن - و - خط وکتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ - سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے - مخلص احمدی - والدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۸ یا ۱۹ سال خواندہ - خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہرصورت خواندہ ہو - آمدنی ۱۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط لفوف ہو

المشتہر

عبداللہ درزی احمدی - جھنڈو ساہی تحصیل سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۱۰/

الوصیت مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے - اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲/

نورالدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰/

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں - متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۴/

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ جناب [illegible] صاحب - [illegible] - قیمت [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی - اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے - چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں - اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے - نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے

مجلد ۳/ غیر مجلد ۳/ ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۰/

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت اقدس کی آج تک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے - کہ آیندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸/ - غیر مجلد ۶/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں - قیمت ۱/

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱/

اختیار الاسلام مصنفہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں - ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔

حصہ سوم قیمت ۷/

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ہر دو جلد ۹/

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱/

کامن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم - قیمت ۱/

آنہ وکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱/

کامن احمدی الہ داد والے - قیمت ۱/

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں - قابل دید ہے - حصہ چہارم و پنجم - قیمت ۱/

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتب کا جواب قیمت ۱/

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہیں -

قیمت ۴/

مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے -

قیمت ۴/

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید - قیمت ۵/

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ۱/

لیکچر لاہور حضرت مسیح موعود [illegible] - قیمت [illegible]

فتح الدین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] - قیمت [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

مفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الّذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّة

BADR — QADIAN

قیمت از مساکین صمہ قادیان مین تہہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد داستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹۰ | آں مسیح و دور آخر مہدیٔ آخر زمان

قیمت اخبار طلبا دور ... گورنمنٹ ...

جلد (۶)

مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۲۶ - دسمبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

نمبر (۵۲)

فی پرچہ ۲ر

چہ گویم بانو گرآئی چہار در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

از فیقہ صمہ ر

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

تن بہ اسرار حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قسم دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... ...
عام قیمت پیشگی بمعہ اور بغیر دنیوی اخبار الحکم ...
مابعد ... صمر
عام قیمت پیشگی بغیر اور مع دنیوی اخبار ...
فی پرچہ ... ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے ... سمجھا جا بعد لیجائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار مین دیجائیگی علیحدہ رسید روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان مین بذریعہ دستی قیمت دین انکو بر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله ۲ بار. آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب اليه - ۳ بار. رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین -

کتبہ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

(یورپ سے آئی ہوئی انگریزی اخباروں اور کتابوں میں سے مفید اور دلچسپ انتخاب کر کے اس صفحہ پر درج کی جایا کرتی ہیں جو ناظرین کی دلچسپی کیواسطے ہمیشہ بہت مفید ہوتی ہیں اور اُن سے بہت سے معلومات مفید ناظرین کو حاصل ہوتے ہیں۔ اڈیٹر)

جرمنی کے پروفیسر ہیکل صاحب

نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر نمبر ۳۶ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۷ء میں جرمنی کے مشہور فلاسفر پروفیسر ارنسٹ ہیکل کے کچھ اقوال اور خیالات شائع ہوئے ہیں۔ جو کہ ایک اخبار کے نامہ نگار کی ملاقات کا نتیجہ ہے اس نامہ نگار نے جو حالات اخبار میں چھپوائے ہیں ان میں سے کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ پروفیسر ہیکل صاحب ملک جرمنی کے ایک چھوٹے سے شہر جینا نامی کے رہنے والے ہیں۔ اس شہر میں ایک یونیورسٹی بھی ہے (جو کہ غالباً پروفیسر صاحب جیسوں کی محنت کا نتیجہ ہے) پروفیسر صاحب اس شہر میں بہت مشہور ہیں اور ان کا کوچہ خود ان کے نام سے مشہور ہے۔ پروفیسر لمبے قد کا ایک سفید ریش لیکن مضبوط تندرست آدمی ہے۔ پروفیسر صاحب کی گفتگو صاف اور شستہ تھی جو بہت سی سوچ اور غور کا نتیجہ معلوم ہوتی تھی۔ پروفیسر ہیکل صاحب نے سائنس کے بہت سے دقیق مسائل پر بحث کی اور دوران بحث میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مذہب عیسویت ہمیشہ سائنس کی ترقی کو مانع رہا ہے۔ ہیکل صاحب دنیا کے بہت سے حصہ کا سیر کر چکے ہوئے ہیں وہ روم ایشیاء کوچک۔ لنکا اور ہندوستان کی سیر بھی کر چکے ہیں سائنس کی گفتگو کے بعد پروفیسر ہیکل صاحب نے جب مذہب کے بارے میں گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ عیسویت سے بہت متنفر ہو چکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں اس عیسائیت کو کیا کروں۔ جو ہزاروں آدمیوں کے خون کر چکی ہے اور اب بھی ہر سال کروڑوں روپے اس بات پر خرچ کئے جاتے ہیں کہ دوسروں کو ہلاک کرنے والی فوجیں اور سامان حرب طیار کیا جاوے۔ یہ عیسائی سلطنتیں بنی نوع کے خون کی پیاسی ہیں کیا میں اس مذہب کو قبول کروں۔ جس کا یہ نتیجہ میرے سامنے موجود ہے۔ پھر پروفیسر صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ ایک غلط بات ہے کہ مذہب عیسوی توحید کا مذہب ہے۔ ہرگز نہیں۔ عیسویت بالکل توحید کی تعلیم نہیں دیتی۔ ہاں دنیا میں بعض مذاہب توحید کی تعلیم دیتے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر اسلام ہے۔ اگر میں کسی مذہب کو قبول کرتا تو اسلام کو قبول کرتا۔ دیکھو مسلمانوں کی نماز کیسی شاندار اور پُراثر ہوتی ہے۔ مسلمانوں کی عبادت گاہیں کیسی پاکیزہ اور موزون ہوتی ہیں پھر دیکھو عیسائی گرجوں کے مقابلہ میں اسلامی مساجد کیسی شریفانہ اور معزز ہوتی ہیں عیسائی گرجے تو آدمیوں اور حیوانوں اور دیگر اشیاء کی تصویروں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں جو بہت ہی قابل نفرت ہیں۔ قرآن شریف کی سادہ اور سنجیدہ عبارتوں کی طرف نگاہ کرو جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور ان کے بالمقابل اپنے گرجوں کی ہا ہُو شور و غل اور باجوں کے سروں کی طرف دیکھو اور مقابلہ کرو۔

(میں نے پروفیسر صاحب کو تبلیغ کا ایک خط لکھا ہے جواب آنے پر انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔ اڈیٹر)

بچوں کو بائبل نہ پڑھاؤ

شہر ڈیٹرائیٹ واقعہ صوبجات متحدہ کا اخبار ڈیٹرائیٹ نیوز لکھتا ہے۔ کہ شکاگو کے تعلیمی بورڈ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ بائبل کی کتاب اس قابل نہیں کہ بچوں کو مدارس میں پڑھائی جاوے۔

اسیطرح رفتہ رفتہ بائبل کو سب جگہ سے نکالدیا جائیگا۔

ایک تازہ تصنیف

امریکہ کی چھپی ہوئی ایک تازہ تصنیف بنام بائبل متھس یعنی افسانہائے بائبل اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے۔ اس کتاب میں ٹی ڈبلیو۔ ڈون صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ بائبل مانند دیگر مذاہب جاہلیت کے ہے اور اس کی سب باتیں دیگر قدیم بُت پرستی کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں اس میں سے کچھ اقتباس انشاء اللہ کسی اگلے پرچہ میں کیا جائیگا

ایڈیٹر

المفتی

عقیقہ کیواسطے کتنے بکرے مطلوب ہیں

ایک صاحب کا حضرۃ اقدس میں تحریری سوال پیش ہوا کہ اگر کسی کے گھر میں لڑکا پیدا ہو تو کیا یہ جائز ہے کہ وہ عقیقہ پر صرف ایک ہی بکرا ذبح کرے

حضرت مسیح موعود نے جواب میں فرمایا کہ عقیقہ میں لڑکے کیواسطے دو بکرے ہی ضروری ہیں لیکن یہ اس کے واسطے ہے جو صاحب مقدرت ہے اگر کوئی شخص دو بکروں کے خریدنے کی طاقت نہیں رکھتا اور ایک خرید سکتا ہے تو اس کیواسطے جائز ہے کہ ایک ہی ذبح کرے۔ اور اگر ایسا ہی غریب ہو کہ وہ ایک بھی نہیں قربانی کر سکتا تو اس پر فرض نہیں کہ خواہ مخواہ قربانی کرے مسکین کو معاف ہے۔

تراویح

ایک شخص نے سوال کیا کہ ماہ صیام میں نماز تراویح آٹھ رکعت باجماعت قبل خفتن مسجد میں پڑھنی چاہیئے یا کہ پچھلی رات کو اُٹھ کر اکیلے گھر میں پڑھنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز تراویح کوئی جدا نماز نہیں دراصل نماز تہجد کی آٹھ رکعت کو اول وقت میں پڑھنے کا نام تراویح ہے اور یہ ہر دو صورتیں جائز ہیں جو سوال میں بیان کی گئی ہیں۔ آنحضرت نے ہر دو طرح پڑھی ہے لیکن اکثر عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس پر تھا کہ آپ پچھلی رات کو گھر میں اکیلے یہ نماز پڑھتے تھے۔

(نوٹ۔ عقیقہ اور تراویح کے متعلق بعض ضروری باتیں کسی اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج ہونگی اور بعض دیگر ضروری مسائل جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے دریافت کئے گئے ہیں وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہونگے اس کالم میں مسائل فقہی کو اس رنگ میں بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا فتویٰ کسی اختلافی مسئلہ کے متعلق کیا ہے۔ مسائل عموماً نو واردین یا بیرونجات کے دوست بذریعہ خط حضرت سے دریافت کرتے ہیں حضرت جو جواب تحریری یا زبانی فرماتے ہیں وہ اس کالم المفتی میں درج کیا جاتا ہے اس طرح رفتہ رفتہ جماعت کے واسطے فروعی اختلافی مسائل کا حل ہوتا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کالم کا پڑھنا دوستوں کے واسطے بہت ضروری ہے۔

ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ

گذشتہ جمعہ میں حضرت مولوی
نورالدین صاحب نے مسجد اقصی میں خطبہ پڑہا اور
سورہ ق کی آخری آیات انما المومنون الذین امنوا الخ سے
پڑھکر فرمایا۔ کہ صرف زبان سے مومن کہلانے والے
اور ظاہری مردم شماری کے درمیان مسلمانونکی فہرست
میں اپنا نام لکھوانیوالے خدا تعالی کے نزدیک مومن
نہیں ہیں بلکہ حقیقی مومن وہ ہیں۔ جو دل سے خدا تعالی
کے احکام کو مانتے ہیں۔ اور باوجود ظاہری تکالیف
کے بھی ان پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ ان کا اقرار صرف
زبان سے نہیں بلکہ خدا تعالی کے راہ اپنے مال اور جان
کے ساتھ وہ مجاہدہ کرتے ہیں مثلاً قحط کی بھوک کے
زمانہ میں اپنی روٹی میں سے بچاکر غریب کو دیتے ہیں۔ خدا
کو وہی پیارے ہیں جو اس کی رضا کی خاطر ہر ایک مصیبت کو
اٹھانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں

حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے مسجد مبارک
میں جمعہ کا خطبہ پڑہا اور سورۃ توبہ کی آخری آیات لقد
جاءکم رسول من انفسکم پڑھکر اس امر کو بدلائل ثبوت کیا کہ جیسا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے واسطے رحمۃ للعالمین
تھے۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود ظلی طور پر تمام جہان کے واسطے
رحمت ہیں۔ کیونکہ اس زمانہ مبارکہ میں وہ تمام نہایت وسعت
کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں جنکا وعدہ آنحضرت کو دیا گیا
تھا۔ اور وہی وحی الہی جو آنحضرت پر نازل ہوتی تھی۔ دوبارہ
انہیں الفاظ میں بعض دفعہ مسیح موعود پر نازل ہوتی ہے
جن میں یہ حکمت ہے کہ اس وحی الہی کے الفاظ کے نہایت
زور اور وسعت کیساتھ پورا ہونے کا وقت اب پھر اس زمانہ
میں آگیا ہے۔

ایسا ہی ہر دو مولویصاحبان کے خطبوں کا کچھ خلاصہ
درج اخبار ہوا کریگا۔ اور جب کبھی مناسب ہوا انشاءاللہ پورا
خطبہ بھی درج کیا جایا کریگا۔ (ایڈیٹر)

انجمن احمدیہ بھیرہ

برادرم مستری احمدالدین صاحب
اطلاع دیتے ہیں کہ ۸ ماہ رواں
کو استہار دیکر انجمن احمدیہ کا جلسہ مسجد محلہ معماراں میں
کیا گیا۔ جس میں حسن اتفاق سے بابو غلام محمد صاحب سلام
گلگت بابو کرم الہی صاحب امیدوار ضلعداری اور دیگر بیرونجات
سے آئے ہوئے احمدی احباب بھی شامل تھے اور کل بچاس
کے قریب احمدی برادر جمع ہوئے۔ بعد وعظ قران شریف
مستری صاحب نے حضرت اقدس کی تعلیم مندرجہ کشتی نوح
صفحہ ۔ اسے پڑہی جس سے نہ صرف احمدی برادران بلکہ
دوسرے بھی متاثر ہوئے۔ امید ہے کہ برادران کی کوشش
سے ایسے اجلاس بھیرہ میں اکثر ہوتے رہینگے

عرض بخدمت سکریٹریان احمدیہ

مختلف مقامات کے احباب
کی خدمت میں عرض ہے کہ
اپنے اپنے شہروں اور ضلعوں کی انجمنوں کی رپورٹ
ماہ بماہ دفتر بدر میں ارسال فرمایا کریں۔ اس سے انشاءاللہ
بہت فائدہ ہوگا۔ مضمون رپورٹ مختصر اور دلچسپ ہونا
چاہیے۔ تاکہ اخباروں میں چھپنے کی گنجائش رہے اور
ناظرین کے واسطے فائدے کا موجب ہو۔

اخبار بدر سے کیا فائدہ ہوا

ایک صاحب سید عبدالرشید نام
ریاست ٹونک سے بخدمت
حضرت اقدس لکھتے ہیں۔ رہنمای سالکان و پیشوای
عارفان ماہر حقیقت خداوانی دام ظلکم۔ السلام علیکم
نیازمند نے عرصہ ایک ماہ کا ہوا اخبار بدر بنام خود جاری
کرایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے طبیعت کے اوپر جو رقت
اور جوش پیدا ہوا وہ اس قابل نہیں کہ قلم میں لایا جاوے
نیازمند ۱۳۱۳ھ میں جناب مولانا رشید احمد صاحب
گنگوہی سے بیعت ہوا تھا لیکن بوجہ کم قسمتی کے ان
سے کسی قسم سے مستفیض نہیں ہوا۔ چونکہ خداوند کریم نے
اس عاجز کا رزق راجپوتانہ میں اتارا ہے۔ اور عرصہ سے
اسی جگہ میں ہوں قدیمی باشندہ ضلع سہارنپور میں ایک
بستی بسالہ جو گنگوہ شریف سے سات کوس کے فاصلہ پر
ہے۔ وہاں کا ہوں۔ اب بعد مطالعہ اس اخبار کے اور
دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ مولانا صاحب رونق افروز دارالبقا
ہوچکے اور اب امیدوار ہوں کہ براہ خاوندی کمترین کو بذریعہ
اسی نیازنامہ کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرماکر تبرکات
جو آپکی ہوں جاری ہوں ۔

بدر کی قدر دانی

منگل خان صاحب ضلع متھرا سے اپنے
ایک دوست کو ایک خط میں جو اتفاقاً ہمارے
دیکھنے میں آگیا لکھتے ہیں عام مسلمانوں کی ایک سال میں
دو عیدیں ہوتی ہیں مگر عاجز کے لیے ہر سال بہت سی
عیدیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ جس دن اخبار بدر میرے پاس
پہونچتا ہے۔ وہ ہی میرے لیئے عید کا دن
ہوتا ہے ۔

القول الطیب
کمیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء)

وحی الٰہی

فرمایا کہ وحی الٰہی کا قاعدہ ہے۔ کہ بعض دنوں
میں تو بڑے زور سے بار بار الہام پر الہام
ہوتے ہیں اور الہاموں کا ایک سلسلہ بندھ جاتا ہے
اور بعض دنوں میں ایسی خاموشی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا
کہ اس قدر خاموشی کیوں ہے اور نادان لوگ اعتراض کرتے
ہیں کہ اب خدا تعالے نے ان سے کلام کرنا ہی چھوڑ دیا ہے
نبی کریم پر بھی ایک زمانہ ایسا ہی آیا تھا کہ لوگوں نے
سمجھا کہ اب وحی بند ہوگئی چنانچہ کافروں نے ہنسی شروع
کی کہ اب خدا نعوذ باللہ ہمارے رسول کریم سے ناراض ہو
گیا ہے اور اب وہ کلام نہیں کرے گا لیکن خدا تعالے
نے اس کا جواب قرآن شریف میں اس طرح دیا ہے
کہ والضحی ۝ والیل اذا سجی ۝ ما ودعک ربک
وما قلی۔ یعنے قسم ہے دہوپ چڑھنے کے وقت
کی اور رات کی نہ تو تیرے رب نے تجھ کو چھوڑ دیا اور
نہ تجھ سے ناراض ہوا اس کا یہ مطلب ہے کہ جیسے دن
چڑھتا ہے اور اس کے بعد رات خودبخود آجاتی ہے
اور پھر اس کے بعد دن کی روشنی نمودار ہوتی ہے اور
اس میں خدا تعالی کی خوشی یا ناراضگی کی کوئی بات نہیں
یعنے دن چڑھنے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خدا تعالی
اس وقت اپنے بندوں پر خوش ہے اور نہ رات پڑنے
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت خدا تعالی اپنے بندوں پر
ناراض ہے بلکہ اس اختلاف کو دیکھ کر ہر ایک عقلمند خوب
سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالی کے مقرر کردہ قوانین کے
مطابق ہو رہا ہے اور یہ اسکی سنت ہے کہ دن کے بعد رات
اور رات کے بعد دن ہوتا ہے۔ پس اس سلسلہ کو دیکھ کر یہ اندازہ
لگانا کہ اس وقت خدا خوش ہے اور اس وقت ناراض ہے
غلط ہے اسی طرح سے آجکل جو وحی الٰہی کا سلسلہ کسیقدر بند رہا ہو
تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خدا تعالی تجھ سے ناراض ہوگیا ہے
یا یہ کہ اس نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے بلکہ یہ اسکی سنت ہے کہ کچھ مدت
تک وحی الٰہی بڑے زور سے اور پے در پے ہوتی ہے اور
کچھ دنوں تک اس کا سلسلہ بند رہتا ہے اور پھر شروع ہو جاتا ہے اور اسکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ ۔ دس شرائط بیعت

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولائیت ۔ المفتی

صفحہ ۳ ۔ کیا ب ڈائری

صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی

صفحہ ۵ ۔ جلسہ شروع ہوگیا

صفحہ ۶ ۔ مقدس شاعری ۔ ڈائری

صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ درس قرآن شریف

صفحہ ۹ ۔ ۱۰ ۔ جلسہ مین کیا کرنا چاہیئے

صفحہ ۱۱ ۔ آریون کے نام ایک کھلا خط

صفحہ ۱۲ ۔ حوادث زمانہ ۔ عجائبات قدرت کیا طیاریان ہین ۔

صفحہ ۱۳ ۔ بلاد اسلامی تازہ تصانیف انگ

صفحہ ۱۴ ۔ مختصر خبرین ۔ صفحہ ۱۵ ۔ بدر خوانم

صفحہ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۰ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ آج ہماری بخت بیداری

۲ ۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر

ترجمہ ۔ تحقیق تیرا دشمن جو ہے وہی ابتر ہے ۔

۳ ۔ خدا نے اُسے لیا ۔

۴ ۔ واللہ! واللہ! سدّھا ہویا اَوَلاَ ۔

(یہ پنجابی فقرہ ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہوگیا ہے)

۵ ۔ وقت رسید ۔ ترجمہ ۔ وقت آگیا ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان کرم الٰہی صاحب کلاہ ساز گجرات

سید حسن ولد محمد سلیم صاحب آمان ترنگ زئی

شاہ منیم ولد سید حسن " "

برکت علی صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیارپور

والدہ " "

جیون خان " "

نعمت علی " "

عبداللہ " "

دختر عطا محمد خان

دختر خورد عطا محمد خان کاٹھ گڑھ ہوشیارپور

مسمات جنت بی بی حیدرآباد سندھ

پیر بخش صاحب [illegible]

مسعود احمد صاحب [illegible]

میان خدا بخش صاحب چک نمبر ۴۰ راوتیانی ۔ سندھ

میان محمد حسن صاحب چک نمبر ۴۰ راوتیانی ۔ سندھ

ڈائری

القول الطیب

(۲۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء صبح بوقت سیر)

آریون کے ساتھ ہماری صلح کس طرح ہوسکتی ہے

فرمایا ۔ سچا مسلمان تو وہ ہے جو اپنے دل مین آنحضرت صلعم کے ساتھ ایسی محبت رکھتا ہے ۔ کہ اگر کوئی آنحضرت کی ہتک مین ایک لفظ بھی کہے یا اشارہ بھی کرے تو وہ مرنے مارنے پر طیار ہو جاتا ہے ۔ پہلے آریون کے اخبارون مین ایسے مضامین پڑھ کر کہ وہ مسلمانون سے صلح چاہتے ہین صلح کی ایک تجویز اپنے مضمون مین پیش کی تھی ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ انہون نے قدر نہ کی ۔ (حضرت اقدس نے آریون کی بد زبانی کو دیکھ کر پہلے ہی ایک مضمون مین فرمایا تھا ۔ کہ ان لوگون کے ساتھ ہماری صلح کس طرح ہو سکتی ہے ۔ چنانچہ وہ الفاظ کتاب قادیان کے آریہ اور ہم مین اس طرح چھپے تھے ۔ ہماری شریعت صلح کا پیغام ان کو (آریون کو) دیتی ہے ۔ اور ان کے ناپاک اعتقاد جنگ کی تحریک کرکے ہماری طرف تیر چلا رہے ہین ۔ ہم کہتے ہین ۔ کہ ہندوون کے بزرگون کو مکار اور جھوٹا مت کہو ۔ مگر یہ کہو ۔ کہ ہزار ہا برسون کے گذرنے کے بعد یہ لوگ اصل مذہب کو بھول گئے مگر بمقابل ہمارے یہ ناپاک طبع لوگ ہمارے برگزیدہ نبیون کو گندی گالیان دیتے ہین اور ان کو مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہین ۔ کیا کوئی توقع کر سکتا ہے کہ ایسے ہندوؤن سے صلح ہو سکے ۔ ان لوگون سے بہتر سناتن دھرم کے اکثر نیک اخلاق لوگ ہین ۔ جو ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہین ۔ میری دانست مین اگر جنگلون کے درندے اور بھیڑئے ہم سے صلح کرین اور شرارت چھوڑ دین تو یہ ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ کبھی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کرین گے سراسر

باطل ہے بلکہ ان کا ان عقیدون کے ساتھ مسلمانون سے سچی صلح کرنا ہزارون محالون سے بڑھ کر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے جو اپنے پاک اور بزرگ نبیون کی نسبت ان گالیون کو سُنے اور پھر صلح کیسے ہرگز نہین۔ پس ان لوگون سے کے ساتھ صلح کرنا ایسا ہی مضر ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین مین رکھ لینا۔ یہ قوم سخت سیہ دل قوم ہے جو تمام پیغمبرون کو جو دنیا مین بڑی بڑی اصلاحین کر گئے مفتری اور کذاب سمجھتے ہین۔ حضرت موسیٰ ان کی زبان سے بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم جنہون نے سب سے زیادہ دنیا مین اصلاح کی۔ جن کے زندہ برکتے ہمیشہ مردہ ملک زندہ ہین۔"

اس کے بعد جبکہ اخبارون مین بہت شور مچا کر ہندوون اور مسلمانون کے درمیان صلح ہونی چاہیئے تب حضرت صاحب نے لیکچر لاہور مین صلح کی ایک تجویز پیش کی۔ جس کے یہ الفاظ تھے۔

"ہم اس بات کا اعلان کرتا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا مین شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہین۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب کے سب پاک اور بزرگ اور خدا کے برگزیدہ تھے۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگون کے ذریعہ سے پاک ہدائتین آریہ ورت مین نازل کین اور نیز بعد مین آنے والے جو آریون کے مقدس بزرگ تھے۔ جیسا کہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور ان مین سے تھے۔ جن پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔

دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا مین صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قومونکو ایک قوم کی طرح بنانا چاہتی ہے یعنی یہ کہ دوسری قومون کے بزرگون کو عزت سے یاد کرو اور اس بات کو کون نہین جانتا کہ سخت دشمنی کی جڑان نبیون اور رسولون کی تحقیر ہے جنکو ہر ایک قوم کے کروڑہا انسانون نے قبول کر لیا۔ ایک شخص جو کسی کے باپ کو گندی گالیان دیتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اس سے خوش ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ غرض ہم اس صلح کرنا مین لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے ہین کہ آپ گواہ رہین جو ہم نے مذکورہ بالا طریق کیسا ہے آپ کے بزرگونکو مان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپکی صلح پسند طبیعت ہے ہم امید وار ہین کہ آپ بھی ایسا ہی مان لین یعنے صرف

جلسہ سالانہ

آمد احباب

جلسہ سالانہ کے واسطے احباب کی آمد ۱۹ دسمبر سے شروع ہو گئی تھی۔ چند ایک دوست اس سے بھی پہلے سے یہان پہونچ گئے تھے۔ مگر سب سے پہلے آنے والی جماعت دوالمیال کی ہے جو کہ بمعہ مولوی کرم داد صاحب امام کے ہمراہ یہان پہونچ گئے تھے اور ان کی تعداد پچیس کے قریب ہے۔ اس کے بعد ہر روز ہر طرف سے کثیر التعداد آدمی جلسہ کی خاطر قادیان آتے رہے۔ یہان تک کہ آج ۲۲ تاریخ کی شام کو جب مین یہ مضمون اخبار کی آخری کاپی مین درج ہونے کے واسطے لکھ رہا ہون۔ ایک بہت بڑی تعداد برادران کی جمع ہو چکی ہے۔ جن مین سے چند ایک کے نام مختصر طور پر بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہون۔

چند اسمائے گرامی

میرٹھ سے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بمعہ چند ساتھیون کے۔ پشاور سے حضرت مولوی غلام حسین صاحب و دیگر احباب۔ تحصیل پھالیہ سے پیر برکت علی صاحب و دیگر اشخاص۔ وزیر آباد سے حافظ غلام رسول صاحب مدرس اور ان کے ساتھی۔ لاہور سے میان چراغدین صاحب رئیس۔ بابو محمد علی اشرف صاحب وغیرہ دہلی سے میر قاسم علی صاحب اور ان کے ساتھی۔ شاہجہان پور سے قاسم میان جمون سے مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل سرگودہ سے مولوی فضل آلہی صاحب۔ بابو یعقوب خان وغیرہ۔ سیدوالہ ضلع منٹگمری سے مولوی عبد الحق صاحب بمعہ پندرہ بیس آدمیون کے۔ گولیکی سے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل بمعہ چند آدمیون کے۔ لائلپور سے بابو نور الدین صاحب اور دیگر چند دوست چنگا سے مولوی محمد فضل صاحب۔ ایسا ہی کپورتھلہ۔ امرتسر۔ کماریان۔ ہوشیارپور گورداسپور اور دیگر بہت سے مختلف مقامات سے اکثر دوست آ گئے ہین۔ لیکن ہنوز سیالکوٹ جمون۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ۔ جہلم۔ گوجرات لاہور۔ امرتسر۔ کپورتھلہ وغیرہ مقامات کی بڑی جماعتین آنے والی ہیں۔ جو امید ہے۔ کہ کل پرسون تک یہان پہونچ جاوین گی۔ اور جس وقت تک یہ اخبار چھپ کر طیار ہو جائے گا۔ اس وقت امید ہے۔ کہ جلسہ اپنی پوری رونق مین ہوگا۔

انتظام جلسہ

جلسہ کے انتظام مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بہت خدمت کر رہے ہین۔ مکانون کی تقسیم ان کے سپرد ہے۔ اور بلحاظ سکرٹری مقامی انجمن ہونے کے اس خدمت کو بڑی سرگرمی سے انجام دے رہے ہین اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے مہمانون کی خاطر مکان رہائشی خالی کرنے کیواسطے مدرسہ کا کچھ حصہ بند ہو چکا ہے۔ اور باقی بھی کل سے بند ہو جائیگا۔ کمرون کی تقسیم کر دیگئی ہے۔ ہر ایک ضلع کی جماعت کے واسطے جدا کمرے مقرر کئے گئے ہین اور مدرسہ کے بعض اساتذہ اور طلبا نے بطور والنٹیرز کے مہمانون کی خدمت کیواسطے اپنے آپ کو پیش کیا ہے تمام مہمانون کو کھانا لنگر مہمان خانہ مین کھلایا جاتا ہے۔

حضرت اقدس

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت کسی قدر علیل ہے۔ تاہم دوستون کی خاطر صبح کیوقت سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین۔ اور مریدان صادق کو اس طرح سے زیارت کرنے اور اپنے معاملات پیش کرنے یا مسائل دریافت کرنیکا کافی موقعہ ملسکتا ہے۔ حضرت صاحب لیکچر لاہور کا تتمہ بھی لکھ رہے ہین جس مین آریون کے مضمون کا جواب ہوگا۔ یہ مضمون مشین پر چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ ایام جلسہ مین انشاء اللہ شائع ہو جائیگا۔

آداب رسول

سیر کے وقت احباب کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ حضرت صاحب کے آگے آگے ہی نہین چلنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے گرد اُڑ کر پیچھے جاتا ہے یہ طریق ادب کے برخلاف ہے اور جو اصحاب پیچھے چلین انکو چاہیئے کہ اپنے پاؤن کی طرف دیکھ کر چلین تا کہ کسی اور کو ٹھوکر نہ لگے اور اگر کسی کو اتفاقاً ٹھوکر لگ جائے جیسا کہ بھیڑ مین ممکن ہے تو پھر ٹھوکر کھانیوالے کو اپنے اعلیٰ اخلاق کے دکھلانے مین حضرت امام علیہ السلام کی تقلید کرنی چاہیئے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اگر کسی کی غلطی سے

مُقدّس شاعری

ظہورِ مہدیٔ آخر زماں ہے — سنبھل جاؤ کہ وقتِ امتحاں ہے
محمدؐ میرے تن میں مثل جاں ہے — یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے
گیا اسلام سے وقتِ خزاں ہے — ہوئی پیدا بہارِ جاوداں ہے
اگر پوچھے کوئی عیسیٰ کہاں ہے — تو کہدو اس کا مسکن قادیاں ہے
ہر اک دشمن تلک سلب اللساں ہے — مرے احمدؑ کی وہ شیریں زباں ہے
مقدر اپنے حق میں عزّ و شاں ہے — جو ذلت ہے نصیبِ دشمناں ہے
مسیحائے زماں کا پاس مکاں ہے — زمین قادیاں دار الاماں ہے
فدا تجھ پر مسیحا مری جاں ہے — کہ تو ہم بے کسوں کا پاسباں ہے
مسیحا سے کوئی کہدو یہ جا کر — مریضِ عشق تیرا نیم جاں ہے
نہ سمجھو دوستو دنیا کے ڈر سے — کہ اسکی دوستی میں بھی زیاں ہے
دو رنگی سے ہمیں ہے سخت نفرت — جو دل میں ہے جبیں سے بھی عیاں ہے
ترے اس حالِ بد کو دیکھ کر قوم — جگر ٹکڑے ہے اور دل خون فشاں ہے
جسے کہتی ہے دنیا سنگِ پارس — مسیحا کا ہی سنگِ آستاں ہے
دیا ہے رہنما بڑھ کر خضر سے — خدا بھی ہمپہ کیسا مہرباں ہے
فلک سے تا منارہ آ کے عیسےٰ — نگر آگے تلاش ہر دباں ہے
ترقی احمدی فرقہ کی دیکھے — بُتاں میں جو اک پیرِ مغاں ہے
نہ یوں حملہ کریں اسلام پر لوگ — ہمارے مونہہ میں بھی آخر زباں ہے
مخالف لپٹے ہیں گو زور آور — مگر ان سے قوی تر پاسباں ہے
مرا ڈولی دمِ معجز نما سے — یہ عیسیٰ کی صداقت کا نشاں ہے
مسلمانوں کی بدحالی کے غم میں — دھرا سینہ پہ اک سنگِ گراں ہے
پریشاں کیوں نہوں دشمن مسیحا — ظفر کی تیرے ہاتھوں میں عناں ہے
نہیں دنیا میں جس کا جوڑ کوئی — ہمارا پیشوا وہ پہلواں ہے
کرے قرآں پر چشمک حسد سے — کہاں دشمن میں یہ تاب و تواں ہے
نہیں دنیا کی خواہش ہمکو ہرگز — فدا دیں پر ہی اپنا مال و جاں ہے

نہیں اسلام کو کچھ خوف محمودؔ
کہ اس گلشن کا احمدؑ باغباں ہے

نظم

(تازہ تصنیف جناب میر ناصر نواب صاحب)

جان تو آگئی مری لب تک — نہ عیادت کو آئے وہ اب تک
ورنہ آئینگے شرم سے دن کو — ہم بچیں گے نہ ضعف سے شب تک
کشمکش میں رہیگی جانِ حزیں — وہ نہ تشریف لائینگے جب تک

گر رسائی ہو کسی طرح دربِ تک — چھوڑ ناصر خیالِ عشقِ صنم
اپنے کافر کا ہیگا تو کب تک — احمدی بن کے پھر بتوں کا خیال
ہم نہ تجھ سے ملینگے بس جب تک — پورا مسلم ہو یا نرا کافر
ہوش آئی نہیں تجھے اب تک — تیرے جانے کے دن قریب آئے

ڈائری

القولُ الطیّب

ایک خط کا جواب ایک صاحب نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ نماز کس طرح پڑہنی چاہیئے اور تراویح کے متعلق کیا حکم ہے اور سفر میں نماز کا کیا حکم ہے اور کچھ اپنے ذاتی معاملات کے تعلق دعا کرائی تھی اس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نماز وہی ہے جو پڑہی جاتی ہے صرف تضرع اور انکسار سے نماز ادا کرنی چاہیئے اور دین دنیا کے لئے نماز میں بہت دعا کرنی چاہیئے خواہ اپنی زبان میں دعا کریں اور تمہارے قرضے کے لئے انشاء اللہ دعا کرونگا۔ یاد دلاتے رہیں لڑکے کے لئے بھی دعا کروں گا۔ سفر میں دوگانہ سنت ہے۔ تراویح بھی سنت ہے پڑہا کریں اور کبھی گھر میں تنہائی میں پڑھیں۔ کیونکہ تراویح دراصل تہجد ہے۔ کوئی نئی نماز نہیں۔ وتر جسطرح پڑہتے ہو بیشک پڑہو

عالمِ آخرت کے اجسام کیسے ہوں گے ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ عالمِ آخرت میں کیا یہی اجسام و مکانات وغیرہ جو یہاں ہیں ہونگے یا اور۔ حضرت نے فرمایا کہ " خدا تعالےٰ نے جو کچھ مجھے قرآن شریف کا علم دیا ہے وہ یہی ہے۔ کہ وہ عالم اس عالم سے بالکل علیحدہ ہے۔ ما رأت عینٌ وما سمعت اذنٌ وما خطر علیٰ قلبِ بشر۔ ہمارا اعتقاد یہی ہے۔ کہ وہ دوسرا عالم بالکل اس عالم سے الگ ہے۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ بہشت کی تمام چیزیں ایسی ہوں گی۔ کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی دل میں گذریں۔ بلکہ حشر اجساد میں بھی ہمارا یہی مذہب ہے۔ کہ وہ عالم بھی ایک دوسرا عالم ہے۔ اجسام ہوں گے۔ مگر وہ نورانی اجسام ہوں گے۔ نہ یہ تاریک اور زوال پذیر اجسام۔ اس جگہ کی حویلیاں اور مکانات جو اینٹ پتھر کی ہیں۔ بہشت میں نہیں جائیں گی۔ واللہ اعلم۔

جدہ سے ایک عربی خط جدہ سے ایک عرب صاحب کا خط آیا ہے جن کو چند کاپیاں استفتا کی دی گئی تھیں۔ انہوں نے وہاں جا کر عرب کے علماء میں تقسیم کی ہیں۔ اور اس کے متعلق کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج کئے جاینگے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

شیخ فضل حق خلف شیخ چراغ علی سکنہ بازید چک ملازم تھانہ نیپان کورٹ کنسل۔
امیر شاہ ولد سید عظیم شاہ صاحب ترنگ زئی
سید میر شاہ ولد امیر شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ منوّر

مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

نوٹ ۔ قرآن شریف کو پچھلی طرف سے شروع کرکے سورتہائے الناس ۔ الاخلاص ۔ اللہب ۔ النصر ۔ الکفرون ۔ الکوثر ۔ الماعون ۔ کل سات سورتوں کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے اور اب سورہ قریش کی تفسیر شروع کی جاتی ہے ۔ چونکہ یہ تفسیر ۱۹۰۷ء کے آخری پرچہ سے شروع ہوئی ہے اس واسطے جو صاحبان ۱۹۰۸ء کے واسطے نئے خریدار بنیں گے ان کو یہ پرچہ مفت دیا جائے گا تاکہ ان کا سلسلہ مضامین برابر رہے۔ ایڈیٹر

سورۃ قریش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۱ اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۲ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۳ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ		
واسطے الفت دلانے قریش کے ان کو الفت دلانا سفر جاڑے اور گرمی میں پس چاہیئے کہ عبادت کریں پروردگار اس گھر کے کی جس نے کھانا دیا ان کو		
	مِّنْ جُوْعٍ ۵ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۴	
	بھوک سے اور امن دیا ان کو خوف سے	

تفسیری ۔ ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے جس کی رحمت بلا مبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کو انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے والے اصحاب فیل کو ہلاک کیا اور اس گھر کی عزت کے واسطے کئی معجزات دکھائے تاکہ قریش اور ان کے ذریعہ سے پھر تمام دنیا الفت پکڑے ۔ ان کی الفت کے واسطے جاڑے اور گرمی کے سفر کے اسباب مہیا ہوئے ۔ خدا تعالےٰ کے اس قدر فضل اور انعام پر نگاہ کرکے چاہیئے کہ اس رب کی عبادت کریں ۔ جس نے اپنے اس عبادت گاہ کی عزت بے نظیر طور پر دنیا میں قائم کی اور جس نے اس کے اہل کو طعام کے سامان بہم پہنچا کر فقر و فاقہ سے بچایا اور ہر طرح کے خوف سے بےخوف کرکے اس جگہ کو دارالامن بنا دیا۔

(مفصل تفسیر لکھنے سے پہلے اس جگہ سب سے اول حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف کردہ قلمی عربی تفسیر کو مع ترجمہ لکھا جاتا ہے ۔ اور چونکہ وہ مختصر ہے ۔ اس واسطے عربی ہی ساتھ لکھی جاتی ہے اور ترجمہ اردو بھی کیا جاتا ہے ۔ ایڈیٹر)

اَللَّامُ ۔ لام التعجب ۔ کما فی سہ
لام تعجب کے لئے ہے ۔ سہ

اعزۃ ان قالوا لعزۃ شاعرا
خیالِ اباہ من عزیفٍ وشاعرا

کیا تجھے اس بات نے دھوکا دیا ہے کہ لوگوں نے کہا کہ عزہ بڑا شاعر ہے اس کے باپ پر تعجب ہے کہ اس کا بیٹا کیسا مبصر اور شاعر ہے۔

الالف اجتماع مع التئام ۔ قالہ الراغب قال الھروی فی الغریبین ۔ ایلاف عھود بینھم و بین الملوک ۔

راغب اور ہروی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ الف ایسے طور پر اکٹھا کرنے کو کہتے ہیں کہ مجتمع اشیاء میں پوری پیوستگی ہو ۔ ایلاف سے مراد وہ عہد و اقرار ہیں ۔ جو قریش اور اس وقت کے ملوک کے درمیان قرار

فکان هاشم یوالف ملک الشام والمطلب کسریٰ و عبد شمس و نوفل یوالفان ملک مصر والحبشة و یوالف معناه یعاهد و یصالح ـ الف یوالف الافا ـ

قریش ولد النضر بن کنانه ـ وسأل معاویةُ ابن عباس رضی الله تعالے عنہم فقال دابۃ البحر واستدل بقول الجمحی ـ کما قال ؎

وقریش هی التی تسکن البحر ـ بها سمیت قریش قریشا
تاکل الغث والسمین ولا تترک منها لذی الجناحین ریشا

وقال الفراء و من التقرش بمعنے التکسب سموا لتجارتهم وقیل من التقریش هو التفتیش ـ قال الحرث بن حلزه ؎

ایها الشامت المقرش عنا
عند عمرو وهل لنا ابقاء

لان اباهم کان یفتش عن ارباب الحوائج لیقضی و علے ذی الخلة لیسدها و التصغیر للتعظیم ـ

ایلافهم رحلة الشتاء والصیف ـ ایلافهم بدل من ایلاف قریش ـ

فلیعبدوا رب هذا البیت الذی اطعمهم من جوع کما قال ابراهیم علیه الصلوٰة والسلام والبرکات ـ رب اجعل هذا البلد امنا ـ وکانوا فی ارغد عیش مع انه کان الناس یتخطفون من حولهم و اشار الله تعالیٰ ذکره الی هذا فی قوله و ضرب الله مثلاً قریة کانت امنة مطمئنة یاتیها رزقها رغداً من کل مکان فکفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون (نحل)

پاچکے تھے ـ ہاشم کا عہد و پیمان بادشاہ شام کے ساتھہ تہا اور مطلب کا کسرے کے ساتھہ تہا اور عبدشمس اور نوفل کا عہد و پیمان مصر اور حبشہ کے بادشاہوں کے ساتھہ تہا ـ الف کے معنے معاہدہ اور مصالحت کے ہین

قریش نضر بن کنانہ کا بیٹا تہا ـ حضرت معاویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہم سے پوچہا تہا کہ قریش کے لفظ کے کیا معنے ہین ـ تو انہون نے فرمایا کہ قریش ایک سمندری چار پایہ کا نام ہے اور ابن پر جمحی کے اشعار کو بطور ذیل کے پڑہ [illegible] کہ قریش وہ جانور ہے ـ جو سمندر مین رہتا ہے ـ اسی کے نام پر قبیلہ کا [illegible] ہوا وہ دبلے اور موٹے سب کو کہا جاتا ہے اور کسی پرون والے کے پر باقی نہین [illegible]

فراء کا قول ہے کہ لفظ قریش لفظ تقرش سے نکلا ہے اور تقرش کے معنے کسب کمائی ہے چونکہ یہ قبیلہ تجارت کرتا تہا اسواسطے اس کا نام یہ ہوگیا ـ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ لفظ تقریش سے نکلا ہے جسکے معنے تفتیش کے ہین ـ حرث بن حلزہ کا ایک شعر ان معنون کی تائید کرتا ہے اس شعر کے یہ معنے ہین ـ اے ہمارے دشمن عیب تلاش کرنے والے عمرو کے پاس سے کیا تو ہمارا پیچھا چھوڑ دیگا یا نہین ـ قریش کا یہ نام اسواسطے ہوا کہ ان کے بزرگ اہل حاجات کو تلاش کرتے تہے کہ ان کی حاجتین پوری کرین اور بہوکون کو خوراک دینے کیواسطے تلاش کرتے تہے اور اس جگہ تصغیر تعظیم کے واسطے ہے ـ

اس سورہ شریف مین جو یہ حکم ہوا ہے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو بہوک سے غنی کرنے کے لئے کہانا کہلایا ـ یہ آیت شریف حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام والبرکات کی اس دعا کے مطابق ہے ـ کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو امن کی جگہ بنا ـ اس دعائے ابراہیمی کی قبولیت کے سبب قریش بڑے عیش و آرام مین زندگی بسر کرتے تہے ـ حالانکہ ان کے گرد و نواح کی مخلوق ہلاکت مین پڑی ہوئی تہی ـ اسی مضمون کیطرف اللہ تعالے نے اپنی پاک کلام مین سورۃ نحل مین بہی اشارہ فرمایا ہے ـ اللہ تعالے نے ایک گاؤن کی مثال بیان فرمائی ہے ـ جس کے باشندے اطمینان کے ساتہہ زندگی گذارتے تھے ـ ہر طرف سے اس کو رزق بافراغت پہونچتا تہا ـ پہر ان لوگون نے اللہ تعالے کی نعمتون کی ناشکری کی ـ جس پر خدا نے ان پر بہوکہہ اور خوف کا عذاب وارد کیا ـ جو اُن کی اپنی بدعملیون کا نتیجہ تہا ـ

شمار اس سورہ شریف مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد چار آئتین اور تیرہ ۱۳ کلمے اور تہتر ۷۳ حروف ہین ـ

مقام نزول یہ سورہ شریف جمہور کے نزدیک مکی ہے ـ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تہی قریش کو خاص خطاب اور رب البیت کی عبادت کا حکم بھی ظاہر کرتا ہے ـ کہ یہ سورہ شریف مکی ہے بعض بزرگون کا یہ قول بہی ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے ـ اس اختلاف کی صورت مین وہی امر مدنظر رکھنا چاہیئے جو ہم پہلے بہی لکھ چکے ہین ـ کہ یہ ہو سکتا ہے ـ کہ بعض آیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہون اور کسی نے نزول اول کے مقام اور وقت کو یاد رکہا ہو اور کسی نے نزول دوم کے مقام اور وقت کا خیال رکہا ہو ـ اس کا نظارہ ہم اس تازہ وحی الٰہی مین بہی دیکہتے ہین ـ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوتی ہے ـ کہ ایک پیشگوئی وحی الٰہی مین ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چہپ چکی ہے ـ لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا تو نزول اول کے بیس ۲۰ پچیس ۲۵ سال بعد پہر وہ الفاظ الہام الٰہی مین وارد ہوئے اور اخبار مین ایک تازہ تاریخ کے نیچے لکہے گئے ـ

اس جگہ شان نزول و مقام نزول کے اختلاف مین اس نکتہ کا دوبارہ لکہنا ـ ـ فائدہ سے خالی نہ ہوگا ـ جو کہ ہم سورہ الماعون کی تفسیر مین لکہ چکے ہین ـ کہ یہ بہی حکمت الٰہی ہے کہ انجیل اور توریت کیطرح قرآن شریف مین ہر آیت کے ساتہہ اس کا شان نزول درج نہین ـ ابتداء سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے درمیان کبہی شان نزول یا مقام نزول ساتہہ ساتہہ نہین لکہائے ـ جیسا کہ توریت انجیل مین اور دیگر صحف انبیاء مین آتا ہے کہ حضرت موسیٰ یا عیسیٰ یا کوئی اور نبی پہر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا ـ

(باقی آئندہ انشاءاللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

اے خُدا
جلسہ سالانہ
ہمارے واسطے مبارک کر

دُعا پیارے دوستو! یہ اخبار کا آخری پرچہ ہے۔ جو اس سال میں نکلتا ہے اور ایسے وقت میں شائع ہوتا ہے۔ کہ عین سالانہ جلسہ میں دوستوں کے دور و نزدیک سے اگر قادیان میں جمع ہونے کا وقت ہے۔ میں سب سے اول دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور نیکیوں کی توفیق عطا کرے اور جس مطلب کے واسطے ہم اپنے مقدس امام کے اردگرد جمع ہوئے ہیں وہ مطلب ہم کو حاصل ہو۔ اور یہ جلسہ بہت سی برکات کو جمع کرتا ہوا بخیر و خوبی تکمیل کو پہونچے۔ آمین

مقاصد جلسہ سب سے اول رُوحانی مقصد اس جلسہ کا یہ ہے۔ کہ ہم حضرت امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوں اور اس کے مقدس کلمات کو سنیں اور اس کے قرب کی جاذبانہ طاقت سے فائدہ حاصل کرکے اپنی روحانی بیماریوں سے شفا پائیں۔ اپنے دلوں کو پاک صاف بنائیں اور خدا تعالےٰ کے احکام کی پیروی کے واسطے اپنی کمر کو چست کریں۔ اپنے بھائیوں کی ملاقات کے ساتھ اپنی روحانی قوت کو بڑھائیں اور قومی مفاد پر باہم مل کر ایک دوسرے کی امداد کی تجاویز سوچیں یہ اصول ہیں اور باقی باتیں ان کے اندر شامل ہیں۔

توجہ مسیح موعودؑ سب سے بڑی نعمت جو اس جلسہ کے ایام میں ہم لوگوں کو حاصل ہوتی ہے وہ میرے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص توجہ ہے جو ان ایام میں جماعت احمدیہ کی اصلاح کیطرف ہوتی ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ جماعت کے اس قدر افراد کو ایک جگہ جمع دیکھ کر حضرت مسیح موعود اپنے ان دلدادہ عشاق کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور میں کیا کچھ دعائیں کرتے ہوں گے اور ان کمزوروں کو طاقتور روحانی سپاہی بنانے کے واسطے وہ کس قدر زور لگاتے ہوں گے۔ اس کے متعلق کیا کوئی رائے لگا سکتا ہے۔ لیکن اس توجہ کا اثر ظاہری رنگ میں بھی ہوتا ہے۔ جسکو ہم سب دیکھ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ ان ایام میں دو ایک تقریریں مسجد اقصےٰ میں کھڑے ہو کر اور تمام جماعت کو مخاطب کر کے کیا کرتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک تقریر قریباً تین گھنٹہ تک عموماً ہوا کرتی ہے اس تقریر کے سننے سے پہلے اپنے دل کو اس کے واسطے طیار کرنا اور پھر اس کو توجہ سے سننا اور اُسپر کاربند ہونا احباب کا فرض ہے۔ یہ تقریر دلوں کی صفائی کے واسطے بہت کارآمد ہوا کرتی ہے۔

وعظ و نصائح بزرگان حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی عموماً تقریر کیا کرتے ہیں اور اس خاص تقریر کے علاوہ روزانہ بعد از عصر آپ کا درس قرآن شریف مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ یہ ایک بڑی نعمت ہے جس سے احباب بیبہا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر یا کم از کم جمعہ کے روز مسجد مبارک میں خطبہ ہوتا ہے جس میں معارف قرآنی کے ذریعہ سے سلسلہ حقہ کے اثبات کا طرز جدید احباب کو سننے میں آتا ہے اور اکثروں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے۔

جلسہ صدر انجمن احمدیہ سال گذشتہ کی طرح امسال بھی صدر انجمن احمدیہ کا عام اجلاس ہوگا جس میں سنہ رواں کی رپورٹ احباب کی خدمت میں سنائی جائے گی اور سال آیندہ کے واسطے جو بجٹ تجویز کیا گیا ہے اور مجلس ناظم میں منظور ہوا ہے۔ وہ پیش ہوگا یہ بجٹ مختلف انجمنوں کو بھی بھیجا جا چکا ہے اس واسطے اُمید ہے کہ اسپر زیادہ بحث کی ضرورت نہ ہوگی لیکن صدر انجمن احمدیہ جو جو کام اس وقت کر رہی ہے۔ اگر ان میں سے کسی کے متعلق کوئی مفید اصلاح یا ترقی کی کوئی تجویز کسی دوست کے خیال میں ہو۔ تو وہ بخوشی اس جلسہ میں ظاہر فرما سکتے ہیں۔ تاکہ تبادلہ خیالات سے فائدہ ہو

قومی خادموں کی ضرورت جہاں صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ اور بجٹ پیش ہوگا۔ وہاں اس امر کیطرف بھی احباب کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس قدر فرائض کی انجام دہی کے واسطے قادیان میں تنخواہ دار یا بے تنخواہ آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں اور اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ قوم میں سے ایسے مستعد افراد نکلیں۔ جو دنیوی طول امل کو چھوڑ کر اور قوت لایموت پر قانع ہو کر قادیان میں آبیٹھیں۔ اور قومی خدمات کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردیں

تشحیذ الاذہان اس نام سے احباب ناواقف نہیں ہیں۔ کیونکہ سالگذشتہ میں اس انجمن کے جلسے ہوئے تھے اور اس انجمن کا رسالہ بھی ماہوار شائع ہوتا ہے۔ یہ انجمن اور یہ رسالہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی سعی اور سرپرستی سے قائم ہیں اور احمدیہ قوم کے نوجوانوں کی اصلاح کرنا اور ان کو مضمون نویسی میں مشق کرانا اور اس طرح قوم کے واسطے آئندہ مُصلحین کی جماعت طیار کرنا اس کا مقصد ہے۔ اس کے جلسوں میں شریک ہونا قوم کو ایک بڑی خوشی اور اُمید دلائیگا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان جو ایک قومی رسالہ ہے اور کسی شخص کی ذات سے اس کے نفع و نقصان کا تعلق نہیں۔ اس کی طرف تا حال بہت کم توجہ کی گئی ہے آیندہ اس کی خریداری میں ان دوستوں کو چاہئیے کہ امداد دے کر نوجوانوں کی ہمت کو بڑہانا چاہیئے۔

قومی چندے اس کے بعد میں قومی چندوں کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ جن میں سب سے اول چندہ لنگر خانہ ہے۔ لنگر کے اخراجات اس قحط سالی کے ایام میں اور پھر بالخصوص ایام جلسہ میں جسقدر بڑھ جاویں گے۔ اسکا اندازہ برادران خود کر سکتے ہیں۔ احباب کو خود ہی اس کا فکر ہوگا۔ آج ہی برادرم مکرم چودہری مولابخش صاحب کا ایک محبت نامہ میرے پاس سیالکوٹ سے آیا ہے۔ جسمیں چودہری صاحب نے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ انہوں نے سال گذشتہ کی طرح جماعت کو تحریک کی ہے۔ کہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہونیوالے احباب کم از کم ایک روپیہ حضرت کی خدمت میں پیش کریں یہ نذرانہ علاوہ اُس چندے کے ہے۔ جو جماعت سیالکوٹ نے خاص طور پر ایام جلسہ کے اخراجات لنگر کے واسطے کیا ہے اور جس کی تعداد اُمید ہے۔ کہ

مبلغ ایک ہزار تک پہونچ جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ اگر ایسا ہی دوسرے احباب بھی چندہ لنگر کی طرف خاص توجہ کرنے میں سیالکوٹ کی مثال سے فایدہ اٹھائینگے تو امید ہے۔ کہ لنگر کے متعلق دقتین رفع ہوسکینگی

لنگر کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام ہے جسکی دو شاخین ہین۔ ایک مدرسہ انگریزی اور ایک مدرسہ عربی ہر دو کے اخراجات بسبب پابندی قواعد صیغہ تعلیم بہت بڑے ہوئے ہین۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی خاص ضرورت ہے۔ کیونکہ مدرسہ کے واسطے بھی کوئی مستقل آمدنی الگ نہین صرف چندون پر اس کا گذارا ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے ذکر کے ساتھ درس حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ذکر بھی ضروری ہے یونتو تمام طلباء خواہ وہ مدرسہ انگریزی مین پڑھتے ہون اور خواہ مدرسہ عربی مین اور خواہ ان دونون کے علاوہ کہین اور بھی پڑھتے ہون بلکہ ان مدرسون کے اساتذہ بھی اور قریباً تمام پیر و جوان جو قادیان مین مہاجرین حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کے شاگرد ہین۔ مگر اس جگہ میری مراد ان خاص طلباء سے جو حضرت مولویصاحب موصوف کے پاس قرآن شریف حدیث۔ صرف و نحو۔ طب۔ تصوف وغیرہ کتابین پڑھتے ہین۔ اور جن کے پڑہانے مین مولویصاحب موصوف دن کا اکثر حصہ صرف فرماتے ہین۔ ان طلبا کی رہائش۔ کہانے۔ پینے۔ لباس۔ کتب و دیگر ضروریات کے واسطے صرف حضرت مولویصاحب موصوف کو ہی تمام انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ان کی تعداد آجکل بارہ ۱۲ کے قریب ہے۔ ان کے اخراجات کے واسطے جو امداد دی جاوے وہ براہ راست حضرت مولوی نورالدین صاحب کیخدمت مین حاضر کرنی چاہیئے۔ اور صفائی سے کہدینا چاہیئے۔ کہ یہ امداد صرف ان طلباء کے واسطے ہے۔ علاوہ اس کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک لڑکیون کا مدرسہ بھی ہے جن مین دو ۲ استانیان کام کرتی ہین۔

پھر مقبرہ بہشتی ہے جس سے صدر انجمن احمدیہ کی ابتدا ہوئی تہی اور صدر انجمن کے تمام متفرق کام اس مدین سے چلائے جاتے ہین۔

ان کے علاوہ بیرونجات مین اشاعت سلسلہ کے واسطے رسائل اور اخبارات ہین۔ جن مین سے رسالہ ریویو انگریزی یورپ امریکہ مین اشاعت کا کام کر رہا ہے اور باقی ریویو اُردو۔ بدر۔ الحکم۔ تشحیذ الاذہان اُردو مین ہین۔ تشحیذ کے متعلق مین اُوپر ذکر کر آیا ہون۔ ریویو جو خدمت کر رہا ہے وہ عیان ہے۔

اس کے بیان کی ضرورت نہین یہ سب سلسلہ کے رسالے ہین۔ یعنے خاص شخص کی ذاتی ملکیت نہین بدر اور الحکم ہر دو سلسلہ کے اخبار ہین۔ جو اگرچہ میان معراجدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کی ملکیت مین ہین مگر ان سے سلسلہ کی بہت خدمت ہو رہی ہے۔ بدر کے متعلق چونکہ مجھے مفصل علم ہے اس واسطے مین کہہ سکتا ہون اور یہ سچ ہے۔ کہ آج تک بدر کے مالک نے سینکڑون روپے اس پر خرچ کئے ہین۔ مگر تا حال کوئی نفع حاصل نہین کیا اور اس کا ایسا کرنا ایک دینی خدمت کو پورا کرنے کی غرض سے ہے۔ اس جگہ اس بات کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مین اپنے معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب الحکم کی اس رائے کے ساتھ متفق نہین ہون۔ کہ ان تمام اُردو رسالون اور اخبارون کو بند کر کے ان کی بجائے ایک ہی قومی اخبار رہو۔ اس مین شک نہین کہ معزز ہمعصر کی یہ رائے بہت نیک نیتی پر مبنی ہے کیونکہ وہ ایک ایسی رائے پیش کرتے ہین۔ جو بظاہر ان کو نقصان دینے والی ہوسکتی ہے۔ اور وہ خود اس بات کو سمجھتے ہین لیکن میرے خیال مین ان کی یہ رائے درست نہین الحکم کے ہوتے ہوئے بدر کا نکلنا اور ایسی ترقی کرنا کہ الحکم کی نسبت اس کی اشاعت بڑھ جاوے اور الحکم کو بھی کوئی حرج نہ ہوپہنچے۔ ریویو کے ہوتے ہوئے رسالہ تعلیم الاسلام اور تشحیذ الاذہان کا بھی قوم مین مقبول ہونا خود اس بات کی شہادت ہے۔ کہ یہ سب ضروری اور مفید ہین۔ لیکن الحکم اور بدر ہر دو کے قیام کے واسطے میرے پاس ایک زبردست دلیل ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ یہ ہر دو اخبار ہمارے سلسلہ کی اشاعت کے واسطے دو بازوؤن کی مانند ہین۔ حضرت امام کا یہ فرمانا کوئی معمولی بات نہین ہے۔ بدر کی مالی حالت جن ایام مین بہت ہی خراب تہی۔ ان دنون بھی مین دیکھتا تھا کہ حضرت اقدس ہرگز پسند نہ کرتے تھے۔ کہ اس کو بند کیا جاوے۔

مشکلات مہمانخانہ

چندون کی طرف توجہ دلانے کے بعد مین اس امر کو بھی لکھنا ضروری سمجھتا ہون کہ کثرت مہمانون کے ایام مین ممکن ہے کہ کسی دوست کو کسی قسم کی تکلیف متعلق رہائش یا خوراک پہونچے۔ ایسے وقت مین سب کو چاہیئے کہ نہایت اعلیٰ خلق سے کام لین اور ان چھوٹی باتون کو نظر انداز کر کے اپنے اہم مقصد مین خدہی دارج ہو جاوین۔

اخیر مین مین پہر دعا کرتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہون کو معاف کرے ہمارے مشکلات کو دور کرے جلسہ مسعود کے موقعہ پر ہم کو نیک ہدایت عطا کرے اور جس مقصد کیواسطے حضرت امام نے ہم کو جمع کیا ہے وہ ہمکو حاصل ہو۔

خوشخبری

بدر ہفتہ مین دو ۲ بار

بعض دوستون کے اصرار سے اور ان کی تائید مین بیرونجات کے خطوط آنے سے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آیندہ سال کے شروع سے انشاء اللہ تعالیٰ اخبار بدر ہفتہ مین دوبار شائع ہوا کرے گا۔ مین پسند نہین کرتا۔ کہ دو اشاعتون کے واسطے تاریخین مقرر کی جائین بلکہ جیسا کہ ہفتہ وار اخبار کے واسطے جمعرات مقرر ہے۔ ایسا ہی دوسرے اخبار کیواسطے پیر کا دن مقرر کیا جائے گا۔ اس کے واسطے قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یعنے صرف صر سالانہ ان تمام دوستون کی خدمت مین جن پر امید کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ ہفتہ مین دوبار لینا پسند فرماوین گے۔ ۹ رجنوری کا پرچہ بذریعہ وی پی برائے مبلغ صمہ ارسال ہوگا جو صاحبان دونون اخبار حسب معمول ایک روز یعنی جمعرات کو لینا چاہئین ان سے للعہ قیمت لی جاویگی اور جو صاحبان اخبار دنیوی نہ لینا چاہین ان سے تین روپیہ لئے جاوین گے۔ یہ تمام قیمتین قسط وار سال مین تین چار دفعہ کر کے بھی لی جاسکتی ہین۔ والسلام

منیجر اخبار بدر۔

ایک ہندی مسلمان کا خط

بنام

آریہ ہم وطن

ہم وطن آریہ ... بات کہتا ہون ذرا کان لگا کر سن ۔ مین باشندہ عرب ... ہون یا ترک ہون ۔ یا آریہ ورت کا نو مسلم ہون ۔ بہر حال اب مجھے ہندوستان مین اور ہندوستان سے باہر تمام قومین ہندی یا ہندوستانی کے نام سے پکارتی ہین مین اپنی شکل اور اپنے رنگ مین تجھ سے الگ نہین میری زبان وہی ہے جو تیری زبان ہے اور میرا لباس وہی ہے جو تیرا لباس ہے ۔ گورنمنٹ کے دانا لوگون نے تیرے اور میرے واسطے ایک ہی لفظ نیٹو کا ایجاد کیا ہے تاریخون کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی زمانہ مین مین حاکم تہا اور تو محکوم ۔ مگر اب تو مین اور تو ہر دو محکوم اور ایک عادل حاکم کے ماتحت ایک ہی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین ۔ ایسے وقت مین اگر ہم آپس مین بگاڑ پیدا کرین اور ایک دوسرے کے ساتھ گالیون کی لڑائیان لڑین ۔ تو اس سے کیا حاصل ہوگا ۔ سوائے اس کے کہ ہم نہ صرف اپنے آپ کو دکھیا بنائینگے بلکہ اپنے حکام کو بھی تشویش مین ڈالین گے ۔ تیرا دادا پڑدادا ہندو جو اسلامی بادشاہون کی مروت اور عنایت کو اپنی آنکھون سے دیکھ چکا تھا یا اپنے باپ سے سن چکا تھا ۔ اس کی یہ عادت تھی کہ وہ میری عزت کرتا تھا ۔ مین اب اس کا آقا نہین رہا ۔ مگر وہ اپنی شرافت سے پرانی نمک خواری کا لحاظ رکھتا تھا مگر تو اے ہموطن جو ہندو کہلانے سے متنفر ہو کر آریہ کہلاتا ہے تو اپنے باپ دادون کی روش کو بھول گیا ۔ اور ان کے پسندیدہ طریق کو تو نے کیون چھوڑ دیا ۔ مین نے مانا کہ تیرے باپ دادا سب بت پرست تھے اور اسواسطے تو ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے بتون کو توڑنا چاہتا ہے ۔ پر یہ تو سوچ کہ یہی کام بت شکنی کا سب سے پہلے میرے بزرگون نے ہی ہند مین کیا تھا اور جس وقت سارا ہند بت پرستی سے بھرا ہوا تھا ۔ اگر اس وقت میرے آباؤ اجداد نے اس ناپاکی سے ہند کو صاف کر کے اس کے اکثر حصہ کو توحید کے ساتھ بھر دیا تو کیا اس نیکی کا یہی بدلہ تھا کہ آج تو ان کی اولاد کو جو محض غریب کی صورت مین باقی رہ گئی ہے ۔ دُکھ دینے پر کمر باندھے ۔ اے آریہ مہاشے ! اس وقت کو یاد کر ۔ جبکہ تیرے باپ دادے اسلامی بادشاہون کے احسانات کے ایسے گرویدہ ہو رہے تھے ۔ کہ اگر وہ کوئی کتاب تصنیف کرتے ۔ تو اس کی پہلی ہی سطرون مین اس نبیون کے سردار پر درود بھیجتے تھے ۔ جس کے قدمون کے طفیل ان کو ایسے محسن اور رعایا پرور خلیق بادشاہ مل گئے تھے ۔ پھر تو اپنے اس طریق کو دیکھ جو آج تو نے اختیار کیا ہے کہ مجھے دھوکے کے ساتھ اپنے گھر مین بلا کر اور میرے سامنے بٹھلا کر تو نے اس پاکون کے امام پر سخت کلامی کر کے اپنے مونہ کو ناپاک کیا ۔ اے آریہ دوست تو سوچ اور غور کر کہ اگر مین باہر سے آیا تھا اور ہند کا اصلی باشندہ نہین ہون تو کیا تو بھی ایران سے یا تبت سے نہین آیا تھا اور کیا تو نے اصلی باشندگان ہند کے ساتھ کوئی نیک سلوک کیا تھا ۔ اگر مان بھی لیا جاوے ۔ کہ اسلامی بادشاہون نے تیرے ساتھ سختی کی تھی کہ میدانون اور سرسبز جگہون سے ان کا نام و نشان مٹا دیا ۔ آہ ! اگر میرے باپ کو معلوم ہوتا کہ تو ایسا بے وفا اور احسان فراموش نکلے گا تو وہ تیرے ساتھ ایسا نیک سلوک کیون کرتا کہ اپنا وزیر اعظم تجھے بناتا اور تیری مان بہن کو اپنے محلات کی ملکہ بنا کر اندر اور باہر تیری ہی سلطنت قائم رکھتا ۔ اے ہموطن آریہ تو اس فکر مین کیون لگا ہے کہ ہم سب کو ہند سے نکال دے کیا تو نے مشاہدہ نہین کر لیا ۔ کہ سلطنت خدا کی ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے آج سے دو تین سو سال پہلے کس کے وہم و گمان مین تھا کہ شاندار مغلیہ سلطنت کا قائم مقام سمندر کے نیلے پانیون مین سے نکل کر تمام ہند پر قابض ہو جائے گا ۔ جب تک کہ خدا نے انگریزون کی سلطنت دے رکھی ہے تیری کوئی کوشش ان کے مخالف کارگر نہ ہوگی ۔ خواہ وہ اعتدال پسندی کی شکل مین ہو اور خواہ انتہا پسندون کے رنگ مین ہو ۔ بلکہ ایسی ہر ایک سعی تیرے ماتھے پر بغاوت کا سیاہ تلک بڑھاتی چلی جائے گی ۔ پس ایسے خیالات کو چھوڑ ۔ بد زبانی سے باز آ ۔ بے جا خاموشی کی باتون کو دل سے نکال ڈال ۔ سنجیدگی اختیار کر ۔ کسی کے باپ بزرگ ولی نبی کو گالی نہ دے ۔ اپنے ہمسایہ سے پیار کر ۔ اپنے حاکم کی فرمانبرداری بجالا ۔ اور خدا سے ڈر تا تیری عمر کے دن لمبے ہون اور تو آرام پائے یہ دلی خیر خواہی کی نصیحت ہے ۔ اگر تو مانے گا تو آرام پائے گا ۔ ورنہ تو یاد رکھ کہ جب تک خدا نہ چاہے تیری شوخیان اور بے باکیان نہ حاکم وقت کا کچھ بگاڑ سکتی ہین اور نہ مجھے کچھ ضرر دے سکتی ہیں ۔ مین نے درد دل سے تجھے نصیحت کی ہے ۔ ماننا نہ ماننا تیرا اختیار ہے ۔

قحط سالی

قحط دن بدن بڑھتا جاتا ہے اور تعجب ہے کہ خلقت مین اپنے خالق کی بھول بھی دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے ۔ قحط کے آثار اس دفعہ بہت ہی خوفناک ہین اور ہم امید کرتے ہین ۔ کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کی امداد مین ضرور کوشش کرے گی گورنمنٹ نے عنایت خسروانہ سے جابجا امدادی کام تو کھولدئے ہین اور بہت سا روپیہ بھی ملک کی امداد کے واسطے منظور کر لیا ہے ۔ مگر دو بڑی باتین جن کی طرف گورنمنٹ کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے وہ یہ ہے ۔ اول ۔ ملک کا غلہ باہر نہ جانے پائے ۔ کیونکہ ملک مین دراصل غلہ کئی سال کے واسطے کافی موجود ہے ۔ باہر جانے سے یہ نقصان ہو رہا ہے اگر تمام غلہ یورپ کو چلا گیا اسکے عوض مین خالی روپے ہمارے ہاتھ مین رہ گئے ۔ تو روپیون کو کھا کر رعایا زندہ نہین رہ سکتی ۔ دوم یہ کہ ایسی قحط سالی کے وقت مین گورنمنٹ کو چاہیئے ۔ کہ ملک سے مالیانہ وصول کرنے مین نرمی کرے ۔ اس کے متعلق اس ضلع کے ایک معزز زمیندار کا خط بھی نیچے درج کیا جاتا ہے ۔ لیکن اصل بات یہ ہے ۔ کہ ملک مین کتنا ہی غلہ ہو اور گورنمنٹ کیا کچھ نہ ہی کرے قحط تو ایک عذاب الہی ہے ۔ اگر زمین کے لوگ خدا کے عذاب سے ڈر کر اپنی حالت مین تبدیلی پیدا نہ کرین اور نیکیون کو اختیار نہ کرین اور خدا کے پاک بندون کو دکھ دینے سے باز نہ آوین ۔ تو کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی ۔ خواہ کچھ کیا جاوے ۔ وہ خط جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ ہے ۔

گورنمنٹ عالیہ کیلئے رعایا کی دستگیری کا وقت ہے

رعیت چو بیخ است و سلطان درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

بارانی کاشتکاروں کی خصوصاً اور باقی رعایا کی بالعموم افلاس سے یہ اندیشہ ناک حالت ہے۔ اول طاعون سے بربادی ہوئی۔ اور دو سال سے فصلوں کے تلف ہونے سے نوبت بہ فاقہ کشی یا ایسے ماندن کی صورت ہو رہی ہے۔ گرانی غلہ اور کمی چارہ سے مردمان و مویشیان کا سلامت رہنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ایک طرف خدا عذاب دینے کا بندوبست کر رہا ہے دوسری طرف سرکار نے ضلع گورداسپور میں بندوبست جاری کیا ہوا ہے۔ اراضیات بارانی بنجر ہو گئی ہیں۔ سرکار اپنی فیاضی سے اراضیات بارانی کا دو تین سال کے واسطے معاملہ معاف فرمائے اور تقاوی سے رعایا کی مدد کرے۔ تاکہ مزارعان اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں۔

ایک خیرخواہ رعایا و سرکار شدہ
نیاز بیگ زمیندار ساکن کالانور ضلع گورداسپور
مورخہ ۱۶ دسمبر

عجائبات قدرت

خدا جس کو دلائے کلکتہ میں ایک مارواڑی ارندول سے ایک فقیر نے بھیک مانگی۔ مارواڑی صاحب نے ۹ پیسے جو ایک کاغذ میں لپیٹے ہوئے تھے۔ ویسے ہی لپٹے لپٹائے فقیر کو دیدیے فقیر صاحب تو چلدیئے۔ اور پیچھے مارواڑی صاحب کو یاد آیا کہ جس کاغذ میں پیسے لپٹے ہوئے تھے وہ مبلغ پانصد روپے کا نوٹ تھا۔ پولیس میں رپورٹ کی گئی ہے مگر ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ دنیا کے طریق روپے جمع کرنے کے جو ہیں سو ہیں۔ لیکن خدا تعالے کے ہی لینے اور دینے کے راہ ساتھ ہی ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔

ایک عجیب الخلقت بچہ مصری اخبار المؤید لکھتا ہے کہ دمشق میں ایک شخص عبداللہ ساکن حمص ایک مردہ بچہ غریب الشکل کی لاش اٹھا کر لایا جس کا قد ۳۰ سنٹی میٹر (قریباً ایک فٹ) ہے اس بچے کے دو پاؤں ہیں مگر کمر کے اوپر دو جسم ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک جسم کے ساتھ ایک سر اور دو ہاتھ ہیں اور شکم کی طرف ایک اور ہاتھ لگا ہوا ہے مگر وہ ناقص ہے۔ حاکم شہر کے حکم سے وہ لاش حمیدیہ شفا خانہ میں بھیجی گئی تاکہ طبی طلبا کو ان اعضاء کے متعلق عجیب سبق دیا جائے۔ لاش لانے والے کو ساٹھ روپے انعام دیا گیا۔

حوادث زمانہ

پارمو۔ میں ایک بارود خانہ کے پھٹنے سے ایک ہوٹل جو کہ مسافروں سے بھرا ہوا تھا گر گیا۔ جس سے ۱۸ آدمی مر گئے اور ۱۸ زخمی نکالے گئے۔ بہتوں کا پتہ نہیں لگتا۔ بعد کی خبر ہے کہ تینتالیس فوتیاں اس حادثہ سے ہوئیں اور ایک سو آدمی زخمی ہوئے۔

پورٹسموتھ۔ میں ایک جنگی کشتی دوسری سے ٹکرائی جس سے سخت نقصان ہوا۔

امریکہ کے شہر برگس میں کان کے پھٹنے سے ایک سو ساٹھ آدمی ہلاک ہوا۔ امریکہ کی رپورٹ مردم شماری ظاہر کرتی ہے کہ گذشتہ ۱۷ سال کے عرصہ میں کانوں کے پھٹنے سے اس جگہ بائیس ہزار آٹھ سو چالیس آدمی ہلاک ہوئے۔ فی الواقعہ کان کھودنے والے بہت نازک حالت میں ہیں۔

قحط کے متعلق پایونیر لکھتا ہے کہ صوبجات متحدہ میں نرخ اجناس قحط کی حد تک گھٹ کر اب اور گھٹنا شروع ہو گیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

سیاسی

بنگالی ڈاکو۔ سریندر ناتھ جو بیان کرتا ہے کہ سابق سب ایڈیٹر اخبار سندھیا رہ چکا ہے۔ ریلوے اسٹیشن پر رات کو روپے لوٹنے والے ڈاکوؤں میں شامل تھا اور اب گرفتار ہو گیا ہے۔ بنگالی اسٹاف ایڈیٹران گورنمنٹ کے برخلاف سخت کلامی کے واسطے تو مشہور تھا ہی۔ مگر یہ ایک نئی بات ہے۔

سنگ باری۔ کا دور کلکتہ کے شمالی حصہ میں پھر جاری ہے نہ معلوم کون اس کا ذمہ دار ہے۔

ہڑتال۔ ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے کے ڈرائیوروں نے باوجود مصالحت کی کوشش کے جو ریلوے افسروں نے کی آخر ہڑتال کر ہی دیا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگ اپنے اس نقصان کی طرف جو ہڑتالوں سے ہوتا ہے کچھ خیال نہیں کرتے۔

خوفناک جرم۔ نواب لفٹننٹ گورنر بنگال کی گاڑی کو اڑا دینے کی جو کوشش کی گئی تھی اس کی تحقیقات میں ایک مزدور گرفتار ہوا ہے۔ جس کو ایسا کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ ساتھ آدمی اور پکڑے گئے ہیں۔

غداری۔ چار آفریدی سپاہی بندوقیں لے کر ہندوں کی فوج سے بھاگ گئے۔ جب تک مسئلہ جہاد صاف نہ ہو گا ان لوگوں کے دل انگریزوں کی طرف سے کیونکر صاف ہو سکتے ہیں۔

کیا طیاریاں ہیں

آل انڈیا ٹمپرنس کانفرنس کا اجلاس سورت میں ۲۹ دسمبر تک ہوگا

انڈین کانفرنس کی پریسیڈنٹ لیڈی جہانگیر ریڈی منی قرار پائی

شاہ ایڈورڈ ہفتم کے اردلی بننے کے واسطے چار ہندوستانی فوجی پٹھان افسر اگلے سال بھیجے جائیں گے۔

کنہیا کیہیا کانفرنس کا اجلاس کانپور میں ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو ہوگا۔

امیر صاحب۔ سرحد پر زیادہ سپاہ بڑھانا چاہتے ہیں تاکہ علاقہ ہند کے لٹیرے داخل ریاست کابل نہ ہوں بہتر ہو کہ کوئی ایسی سپاہ بھی قائم کی جائے۔ تو افغانی لٹیروں کو ہند میں آنے سے روک سکے۔

پایہ تخت ہند کلکتہ ہی رہیگا۔ اس کے برخلاف جو افواہیں ہیں وہ غلط نکلیں۔

مکہ معظمہ میں ایک عظیم الشان سرائے بننے لگی ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار حاجی مقیم ہو سکیں گے۔

نوٹ۔ اس ہفتہ میں طبرزد کے اوراق تمام خریداروں کو بطور نمونہ کے روانہ کئے گئے ہیں۔ آئندہ صرف ان لوگوں کی خدمت میں روانہ ہوں گے۔ جو ان اوراق کے ہی خاص خریدار ہوں گے۔

بلادِ اسلامی

تازہ مصری اخبارات کا ترجمہ جو ہمارے کالموں کیواسطے کیا گیا ہو [illegible] تازہ مصری اور دیگر اسلامی اخبارات [illegible] کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن میں سے کچھ آئندہ [illegible] شروع ہو گئے ہیں۔ ان میں سے تمام اسلامی بلاد کی خبریں انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ وار بدر میں درج ہوتی رہیں گی۔ ایڈیٹر

سامانِ حجاز ریلوے

اخبارات باب عالی میں لکھا ہے کہ حرمین شریفین کے درمیان ریلوے [illegible] میں پہنچ جانے کا ضروری سامان عنقریب بندرگاہ رابغ واقع بحر احمر سے نقل کیا جاوے گا۔ باب عالی سے حکم صادر ہوا ہے کہ ایک سو فوجی سپاہی ان آلات و سامان ریلوے کے اٹھانے کے لئے مقرر ہوں۔

مدینہ منورہ میں پانی کی آہنی نالیاں

ترکی سرکاری اخبارات میں لکھا ہے کہ باب عالی کو خبر پہنچی تھی کہ چشمہ زرقا کا پانی جو مدینہ منورہ میں آتا ہے۔ اس کا راستہ کئی جگہ سے خراب ہو گیا ہے۔ لہذا باب عالی نے اس کی اصلاح کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔ کمیٹی مذکور نے یہ تجویز کی ہے کہ اس چشمہ کا پانی مدینہ منورہ میں آہنی نالیوں میں لایا جاوے اور مناسب مقامات میں تقسیم کیا جاوے۔ اس امر کے لئے چار ہزار پونڈ خرچ ہوگا۔

حاجیوں میں حفظ ما تقدم

کمیٹی حفظ صحت نے امسال حجاج کو طہارت قرار دیا ہو لہذا حفظ صحت و نوازشات میں بہت احتیاط کی جاوے گی۔

طاعون کی جرم سے بچو

مصری فاضل محمد توفیق صدقی نے ایک مضمون اخوان الہنود کو مخاطب کرکے لکھا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا ہے کہ طاعون کے ایام میں نہ پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ بیماری متعدی ہے۔

[illegible]

[illegible] سے روشن [illegible] ہے۔ ایک [illegible] امریکہ کی [illegible] گیا ہے کہ گورنمنٹ میں [illegible] کی ہے۔ ہمارے خیال میں گورنمنٹ کے [illegible] مناسب ہوگا کہ پادریوں کے [illegible] ایسی [illegible] کرے [illegible] ہمیشہ مسلمانوں [illegible] کے موجب ہوتے ہیں اور ایسے [illegible] کو [illegible] دینی چاہیئے۔

ترکوں کی مجلس وزراء میں [illegible] منظور ہوئے ہیں۔

ایران میں بادشاہ اور اس کی رعایا اور پارلیمنٹ میں جو کچھ ہو رہا ہے [illegible] خیر کرے۔ اسلامی سلطنتوں کا حال کچھ ایسا ہی نظر آتا ہے۔

ہمارے ایک دوست جدہ سے فرماتے ہیں کہ [illegible] عرب میں [illegible] قحط [illegible] ہے۔

اصفہان کے ایرانیوں نے [illegible] کے برخلاف بائیکاٹ کیا [illegible] اس سے [illegible] ہوا ہے کہ ایران [illegible] نقصان پہنچا سکتا۔

جزیرہ ساموس کے باشندوں نے سلطانی حکومت کے برخلاف بغاوت کی خوفناک سازش کی تھی مگر راز کھل گیا۔ اور خیر رہی۔

قدیو مصر سلطان روم کے مہمان ہیں۔

ترکی جنگی بیڑے میں [illegible] تارپیڈو کشتیوں کا اضافہ کیا گیا۔

سلطنت عثمانیہ ایک علمی وفد کا انتظام کر رہی ہے جو سواحل طرابلس و بن غازی میں بھیجا جائیگا کہ وہاں کے آثار قدیمہ و برباد شدہ یادگاروں کی تفتیش کرے جس سے ثابت ہو کہ ان مقامات میں تجارت و تمدن کیسی ترقی پر تھا۔

سر ایلڈن گورسٹ صاحب نے مصر کی سیاحت میں دو باتوں کا خاص نوٹ کیا ہے اول یہ کہ مصری اُمرا اور شرفاء ابتدائی اور صنعتی تعلیم میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔

[illegible]

ترجمہ اردو مقامات حضرت مولانا [illegible] حضرت مولانا [illegible] صاحب اور ان کے والد بزرگوار اور ان کے بعض مریدین [illegible] کے سوانح، مناقب اور کرامات اور ان کی [illegible] درج ہیں۔ صاحب مترجم نے اردو خوانوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ایسے بزرگوں کے حالات ان کی زبان میں ان کے سلسلہ پیش کئے ہیں۔ تصوف کی [illegible] کتابوں کا [illegible] روح کی صفائی میں [illegible] مدد دیتا ہے۔ [illegible] صفحہ پر شائع۔ فارسی اشعار میں کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں درست کی جاوینگی کتاب کی قیمت [illegible] علاوہ محصول ہے اور [illegible] احمدیہ [illegible] ریاست [illegible] سے مل سکتی ہے۔

الابطال الصوال الشیعیہ بالدلائل العقلیہ والنقلیہ

یہ کتاب مصنفہ مولوی حکیم محمد رحیم اللہ صاحب [illegible] ایسی مقبول ہوئی کہ اب دوبارہ چھپکر شائع ہوئی ہے اس میں اہل تشیع کے اعتراضات کے جواب عقلی نقلی دلائل کے ساتھ بڑی عمدگی سے دئے گئے ہیں اور نہائیت متانت کے ساتھ تبرا وغیرہ برائیوں سے ان کو منع کیا گیا ہے۔ نہائیت تہذیب سے ساری کتاب لکھی گئی ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ [illegible] اخبار نے اس کتاب کو نامناسب الفاظ سے یاد کیا ہے۔ باہمی غلط فہمیوں کو دور کرنے کیواسطے ایسی کتابوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ان مذہبی مباحثہ میں ناجائز طور پر سخت کلامی نہیں چاہیئے۔ سو اس بات کا لحاظ اس میں بخوبی رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب قابل پڑھنے کے ہے اور محمد یوسف صاحب خلف منشی مردان علی صاحب [illegible] قاضی محلہ سے مل سکتی ہے۔

دنیا کے نوعمر پارس

یونان کے سقراط۔ اٹلی کے ایپک ٹٹس۔ امریکہ کے [illegible] فانی النیشن۔ قدیمی ہندوستان کے بزرگ راجہ رامچندر راجہ یدھشٹر اور مہاتما بدھ اور زمانہ موجودہ کے جنگجو گوبند سنگھ اور بانی آریہ دھرم دیانند سرسوتی۔ نوآموزوں

، واسن ،

ایم۔ اے پروفیسر و
سی کتاب میں جمع کیا ہے یہ ہو اسطے ضرور
دل چسپی کا موجب ہو گا بالخصوص اس واسطے کہ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہند کے قدیمی بزرگ کیسے روحانی آدمی تھے اور زمانہ حال کے ریفارمرون نے کیا طرز اختیار کیا ہے۔ قیمت ۵ ر ہے اور صاحب مصنف سے ملسکتی ہے۔ صاحب مصنف نے مجھے ایک کارڈ مین یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس کتاب کے نام سے بعض لوگون کو یہ غلطی لگی ہے۔ کہ شاید میری لڑکی مین مہاپرش بھی تو ہین میرا یہ خیال نہین بلکہ بات یہ ہے کہ جن کے متعلق مجھے زیادہ واقفیت تھی۔ ان کا حال مین نے لکھدیا ہے

دہرمپال کی اپیل شری یوگورو بھگوان کے دربار مین

یہ رسالہ مختون آریہ دہرم پال نے دیوسماج کی مخالفت مین لکھا ہے افسوس ہے کہ اس رسالہ مین بجائے کسی علمی تحقیقات کے یہ کیا گیا ہے۔ کہ دیوسماج کے چند ممبرون کی پرائیویٹ تحریرین اور ڈائریان حاصل کر کے شائع کیگئی ہین۔ رسالہ مین خواہ مخواہ اسلام پر بھی حملے کئے گئے ہین۔ آکبر شاہ خان صاحب نے اس پر ایک مفصل ریویو لکھا ہے۔ جو انشاءاللہ کسی اگلے اخبار مین درج ہو گا۔ قیمت کتاب ۲ر اور مصنف سے جو لاہور مین ہے ملسکتی ہے۔

مجموعہ فتاوے احمدیہ جلد اول دوم سوم

مولوی محمد فضل صاحب چنگوی نے نہایت محنت کے ساتھ اخبارات الحکم اور بدر اور مولفات حضرت مسیح موعود مین سے حضرت اقدس یا دیگر احمدی بزرگون کے فرمائے ہوئے مسائل فقہہ وغیرہ کو ایک کتاب کی صورت مین جمع کر دیا ہے۔ مولویصاحب موصوف کی یہ محنت بہت ہی قابل قدر ہے۔ قیمت حصہ اول ۵ر حصہ دوم ۸ر اور حصہ سوم ۲ر ہے جو میرے خیال مین زیادہ ہے۔ مفصل ریویو پھر کسی وقت انشاءاللہ تعالیٰ۔ کتاب قادیان مین صاحب مصنف سے ملسکتی ہے۔

نیرنگ دہر منشی عبدالغفور کی پہلی تصنیف ہے، عبارت بہایت ... ہے لیکن نتیجہ عمدہ اخلاقی نکالا ہے کاش کہ مصنف صاحب ... زرا ... کے ... بہتر طرف اپنی توجہ لگاتے قیمت ۸ر

متفرق خبرین

دو بت پرستون مین لڑائی۔ ویلاپورم مدراس کے ساتن عیسائیون نے اپنے معبودون کا اجلاس بازار مین نکالا۔ سناتن ہند و مزاحم ہوئے۔ سخت لڑائی ہوا پولیس کو گولیان چلانی پڑین۔

بے وقوفی کا نمونہ۔ بنگلور کے چند سپاہیون نے ایک دیوار گرانی تھی۔ جلدی کی خاطر پہلے جڑھ کو ہی کہنا شروع کیا۔ نتیجہ یہ کہ دیوار اُوپر آ پڑی۔ ایک کا سر پھٹ گیا ایک کا تختہ ٹوٹا۔ تیسرا کچھ چوٹ کہا کر بچ نکلا۔ سیکے سرشتہ ...ون مے بر بیہ کا یہ عملی نمونہ ہے۔

جنرل اشاسل۔ جس نے پورٹ آرتھر جاپانیون کے حوالہ کر دیا تہا۔ ابھی تک اس پر کورٹ مارشل ہو رہا ہے

ہاتھی بھی چورائے جاتے ہین۔ ملک سیام مین ہاتھی بکثرت ہوتے ہین اور ان کی تعلیم کے واسطے بڑے بڑے کارخانے ہین۔ ان مین سے ایک مین سے ۲۶ ہاتھی چوری ہوئے اور دوسرے مین ۲۲ چوری ہوئے کچھ مل بھی گئے ہین۔

چوبیس گھنٹے مین مکان۔ امریکہ کے موجد ایڈیسن نے ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ عنقریب ایک ایسی ایجاد کا اظہار کرنے والا ہے۔ جس سے ایک سہ منزلہ مکان ۲۴ گھنٹے مین طیار ہو سکیگا اور اس پر دو سو پونڈ سے زائد خرچ نہوگا تجویز اس طرح کی ہے کہ لوہے کے سانچون مین ایک خاص قسم کا سیمنٹ ڈھالا جائے۔ جس کو نہ آگ لگے نہ پانی سے اثر پذیر ہو۔

سخت بارش۔ برطانیہ کی رعایائے ہند تو آسمانی کے قطرے کو بھی ترس رہی ہے اور خود ملک برطانیہ مین بارش سے سیلاب آ رہے ہین۔

صوفی انبا پرشاد۔ پر جو سڈیشن کا مقدمہ تہا۔ اس مین صاف بری کیا گیا۔ سرکار کی از حد مہربانی کا نتیجہ ہے۔

لارڈ کچنر بہادر نے پونچھ مین ۱۴ ریچھ شکار کئے اور گوالیار مین ایک شیر شکار کیا اور اب دورہ ختم کر کے کلکتہ داخل ہو گئے ہین۔

سونا۔ ٹرانسوال کی کانون سے گذشتہ سال مین تین کروڑ سے زائد اشرفیون کا مال نکلا۔ جس مین پینتالیس لاکھ ہے۔ یہی سونے کا پہاڑ ہے۔ جس پر جنگ ...س کے متعلق پہلے سے حدیث مین پیشگوئی تھی

موت۔ انگلستان کا مشہور سائنس دان لارڈ کیلون اس دنیا سے چل دیا۔

روس نے نوٹس شائع کر دیا ہے کہ ایران کے اندرونی معاملات مین ہم مداخلت نہ کرین گے۔

مقدونیہ کے متعلق سفرائے دول یورپ خطرہ ظاہر کرتے ہین۔

آسٹریا کے امپراطور اب بہت اچھی حالت صحت مین ہین

مکہ معظمہ مین ہیضہ سے دس کیس اور پانچ فوتیان ہو گئی ہین۔

ہڑتال کا خوف بنگال کی ریوے پر بہت بڑھ گیا ہے۔

اخبارون کی رائے کا خلاصہ

ناصر الاخبار میرٹھ۔ علامات قیامت کا ظہور ظاہر ہے حدیث مین جو نشان قیامت لکھے ہین سب نمودار ہو رہے ہین۔ زکوٰۃ کو تاوان خیال کرنا۔ علم دین کے لئے نہ حاصل کرنا۔ مرد کا عورت کی اطاعت کرنا۔ مساجد مین بیہودہ ذکر کیا جانا۔ گانے بجانے والی عورتون سے اختلاف کرنا کثرت شراب۔ باد سرخ۔ زلازل۔ اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے۔ کہ علامات مندرجہ بالا کا ظہور ہو رہا ہے۔

(کیا ایسی علامتون کے ظہور کے وقت مسیح و مہدی کا ظہور ضروری نہین۔ ایڈیٹر)

پاینیر۔ مصائب اوڑیسہ پر جو سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اسپر ریویو کرتے ہوئے اخبار پاینیر نے یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ سرکاری افسرون کے برخلاف جو خبرین شائع ہوئی ہین وہ بالکل غلط ہین انہون نے رعایا کے ساتھ بہت ہمدردی سے کام لیا ہے۔

البشیر۔ کیمبرج مین مسلمان طلباء کی جماعت اعان کے اسلامی جلسون کے ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے امید کیجاتی ہے کہ ہمارے ہندوستان کے مسلمان اس ایسوسی ایشن کی خبر سنکر نہایت خوش ہونگے کیونکہ یہ ایک ایسا بیج ہے جو آج کیمبرج کی سرزمین مین بویا جاتا ہے اور جس سے عنقریب ایک بڑے اسلامی شجر کے پیدا ہونے کی امید ہے۔ جو نہ صرف دریا ...

ضرورت نکاح

۵۔ مدوخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدوخان ایک نیک اور نوجوان قومی ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ پیر محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے ہوئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات گجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں۔ وہ مجھ سے کریں

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر تقریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مقل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم۔ ن۔ و خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دو نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا۔ چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے۔ اس وجہ سے یہ گران قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پر بکیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کیجاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اُردو۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کا من جیمی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی عہ اور کمیشن ارسالگی کا بذمہ گورنمنٹ بہرحال ہم لگا دینگے کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ سردست دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاوے گی

عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲

نورالدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۲

غلامی و عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ عصمت انبیاء ۷

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ حضرت ... [illegible] ... ۲

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے

ولایتی کاغذ پر مجلد عـــہ

سرالشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا۔ طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا۔ یا عارضی فائدہ ہوا آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں۔ میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی دوائی اور نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔

راقم۔ محبوب عالم ممبر اسٹیٹ کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریذیڈنٹ کمشنر سرحدی صوبہ پشاور ۔۔۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد حب مقوی کے متعلق دے رہا ہے۔ یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ)۔ بیس گولی ایک روپیہ (عہ) علاوہ ازیں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب۔ دہند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ رمد۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ پیچ پن اور ضعیف بینائی کیلئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فیلکس ۲ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۲ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل سے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۲

پتہ۔ خوشخط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں۔ محصولڈاک وجوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دلیسنگہ۔ گجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا۔

بدرِ خواتین

اب تک بدرِ خواتین میں عموماً وہ مضامین لکھے جاتے رہے ہیں جو احمدیہ خواتین کی طرف سے ہم کو پہونچتے رہے ہیں بلکہ اس حصہ اخبار کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے واسطے اس میں خواتینِ اسلام کی سوانح عمریوں کو بھی شروع کیا جاتا ہے۔ جن کو ہمارے دوست ابوالفضل صاحب نے ترتیب دے کر اسی غرض کے واسطے ہمارے پاس ارسال فرمایا ہے یہ مضمون متواتر چھپتا رہے گا۔ انشاء اللہ اور اس اثناء میں کوئی مضمون کسی احمدیہ خاتون کی طرف سے آگیا تو وہ بھی درج ہوتا رہے گا۔ ابوالفضل صاحب کا مضمون اخبار میں دینے سے پہلے بطور مزید احتیاط حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو دکھلا دیا جاتا ہے تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی اصلاح بھی ہو جائے۔ اُمید ہے۔ کہ یہ حصہ اخبار احباب کے واسطے بہت دلچسپ ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلہ خواتینِ اسلام

مُرتّبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوپرڈنٹ سگنیلر انجارج بھٹنڈہ

موجودہ زمانہ میں تعلیم نسوان کی جو ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ وہ حضرت اقدس اور حضرت حکیم الامت کے مختلف ملفوظات اور مکتوبات سے معلوم ہو سکتی ہے اور کئی دفعہ سلسلہ کی تعلیم یافتہ خواتین نے بھی اس پر لکھا مگر تاہم سوائے چند خاص مستثنیات کے اس طرف کافی توجہ نہیں ہوئی۔ شاید بعض لوگوں کا خیال ہو۔ کہ تعلیم صرف مردوں کے لئے ہی ضروری ہے عورتوں کیلئے نہیں اس لئے اس قسم کی غلط فہمیوں کے دور کرنے کے لئے ضروری معلوم ہوا کہ اخبار ہذا کے ذریعہ سے تمام مسلمان عالمہ فاضلہ عورتوں کی مختصر سوانح عمریاں شائع کی جاویں تاکہ مسلمانوں میں تعلیم نسوان کا شوق پھیلے اور زمانہ قدیم کی طرح ہم میں ایسی ایسی بزرگ مائیں پیدا ہوں سب سے اول حضرت ام المومنین رضوان اللہ اجمعین کی

... لیے اگر کوئی سہو ہو جاوے تو معاف فرمائی جاوے اور اصل مطلب پر غور کی جاوے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

آپ کے والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زاہدہ تھا۔ آپ کا شجرہ نسب قریش تک اس طرح سے ہے کہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزّے بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوئی بن غالب بن فہر ملقب بہ قریش۔ آپ کے چچا کا نام نوفل تھا جن کے بیٹے ورقہ بن نوفل اس زمانہ کے عالم تھے۔ آپ کی پیدائش سنہ ہجری سے ۶۸ سال پہلے یا ۵۵۵ء میں بیان کی جاتی ہے۔ ان کی پہلی شادی ایک شخص ابوہالہ بن زرارہ سے ہوئی تھی جن سے دو بیٹے پیدا ہوئے اس کے مرنے کے بعد عتیق بن عائذ سے نکاح ہوا جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ چالیس کی عمر میں آنحضور کے ساتھ نکاح ہوا جبکہ آں حضرت کی عمر صرف پچیس سال کی تھی اور مہر ۲۰ جوان اونٹ قرار پایا۔ آپ کے بطن سے آں حضرت کی چار لڑکیاں زینب رض۔ رقیہ رض۔ ام کلثوم رض اور فاطمہ رض پیدا ہوئیں۔ لڑکوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ تاہم وہ سب صغر سنی میں فوت ہو گئے۔ جب تک آپ زندہ رہیں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ سب سے پہلی عورت ہیں جو اسلام میں داخل ہوئیں اور اشاعتِ اسلام میں جان و مال سے امداد دیتی رہیں۔ آپ نے اپنی تمام عمر میں کبھی آنحضرت سے سوء مزاجی نہیں کی نہ کبھی آنحضرت م کو خفا ہونے دیا اور نہ کبھی آنحضرت نے اُن پر عتاب فرمایا۔ اور نہ کبھی جدائی اختیار کی۔ آپ زندہ ہی تھیں کہ ربِ کریم نے آنحضرت کو رسالت سے مکرم فرمایا اور نبوت کے دسویں سال ہجرتِ نبوی سے ۳ سال پہلے مکہ معظمہ میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور مکہ میں مقبرہ کوہ حجون میں دفن کی گئیں۔ اسی سال حضرت ابوطالب رض کا بھی انتقال ہوا تھا اور دونوں موتوں سے آں حضرت کو بڑا رنج پہنچا تھا اس لئے اس سال کا نام عام الحزن یعنی غم کا سال ہے۔ آپ اکثر آں حضرت کی شان میں اشعار کہتی تھیں اور نہایت عاقلہ اور فاضلہ تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں بباعث ظاہری اور باطنی کمالات کے آپ کا لقب طاہرہ پڑ گیا

... حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ... درج ہوگا۔ اڈیٹر)

ضرورت

مکرم بندہ مفتی صاحب بدر منیر سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے، تنخواہ ۲۵ روپیہ ہے اور کسی قسم کا نقص وغیرہ یہاں نہیں ہے آب و ہوا بھی اچھی ہے۔ سامان خوراک بھی ہندوستان سے بہت گران نہیں ہوتا یہ علاقہ مسلمانوں کا ہے۔

اگر آپ اپنے کسی دوست کو جانتے ہوں تو اس کی درخواست فوراً بنام ڈاکٹر محمد شریف خان احمدی اسسٹنٹ سرجن پنجگور کے نام بھیجدیں۔

فیض علی از پنجگور۔

رسید زر

۵ دسمبر ۱۹۰۷ء	مستری حسن دین صاحب ۱۵۳۷	ے ر
۹	” ” ” اظفر علی صاحب	لعہ ر
۹	” ” ” ۱۶۲ عبد العزیز صاحب	ے ر
۹	” ” ” ۷۳۵ گلاب الدین صاحب	۱۰۳ ر
۱۰	” ” ” ۱۴۲۸ عبد اللہ خان صاحب	ے ر
۱۲	” ” ” ۱۸۴۷ منشی محمد بخش صاحب	ے ر
۱۳	” ” ” ۱۱۶۶ محمد خلیل صاحب	عہ ر
۱۴	” ” ” غلام حیدر چک ۳۳ جنوبی	؏
۱۴	” ” ” ۸۳۲ بابو محمد حسین صاحب	ے ر
۱۶	” ” ” ۱۸۳۸ ملک غلام نبی صاحب	ے ر
۱۶	” ” ” ۱۲۵ علی گوہر صاحب	للعہ ر
۱۶	” ” ” ۳۸۱ مفتی گلزار محمد صاحب	ے ر
۱۸	” ” ” ۶۱۰ عبد العظیم صاحب	۸ ر
۱۹	” ” ” ۱۸۵۵ حاجی محمد صاحب	۱۲ ر
۲۰	” ” ” ۲۳۵ منشی محمد علی صاحب	ے ر

احباب کی خدمت میں مورخہ ۹ جنوری کا پرچہ وی پی ہوگا۔ احباب وصول فرما کر مشکور فرماویں۔

کئی معجزات ہیں۔ ان سب کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں۔

لاکھوں نشان

خدا تعالےٰ نے جو یہ فرمایا کہ تیرے پاس فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ اس کے ماتحت ہر ایک آدمی جو آتا ہے وہ ایک نشان ہوتا ہے۔ آپ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جو جھوٹے ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کی نصرت نہیں کرتا اور اس کی نصرت جو ہمارے شامل حال رہی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ہمیں مخالفوں نے عدالتوں میں پھنسانا چاہا خون کے مقدمے بھی کئے مگر سب جھوٹے نکلے اور ایسی حکام نے جن کی قوم کے لوگ مدعیوں میں سے تھے۔ ہمیں کہا کہ ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ ایک منصف مزاج حاکم جن کا نام کپتان ڈگلس ہے۔ مجھے کہا کہ ان پر آپ نالش کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے جان توڑ کر کوششیں کیں۔ اگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا۔ تو کچلے جاتے۔ آجکل تین چار گواہ گذار کر پھانسی دلا سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے آٹھ گواہ گذارے۔ ان میں ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ مگر جیسا کہ خدا نے میری معرفت پہلے خبر دی تھی۔ کہ بری ہو جاؤ گا ویسا ہی ہوا۔ ان لوگوں نے کیا حاصل کیا۔ بجز اس کے کہ ہمارا ایک اور نشان ثابت ہو گیا

خدا سچے جھوٹے میں فرق کر دیتا ہے

یاد رکھو کہ جو مکار اور مفتری ہوتے ہیں ان کا کام نہیں چلتا۔ اگر اللہ فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ کہ فلاں میرے ساتھ ہے اور فلاں کا میں مخالف۔ تو اندھیر پڑ جائے

نیک دل مسافر کے پیچھے دنیا کے کتے

جو سچے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہی عادت اللہ ہے جس طرح مسافر کے گرد کتے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ جو اللہ سے آتا ہے اس کے پیچھے یہ لوگ کتوں کی طرح پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں وہ مادہ فساد نہیں ہوتا۔ جو ان کے دل میں ہے۔ آخر کار یہی کتے ہلاک ہوتے ہیں۔

منافق کون ہے

بہت خوش قسمت ہے وہ آدمی جو اسلام رکھتا ہے اور جو اسلام میں داخل ہے ان جو لوگ صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے اپنے اندر فرمانبرداری کا رنگ نہیں رکھتے۔ ان کا حال ان منافقوں کی طرح ہے جن کے بارے میں فرمایا۔ واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون۔

قرآن ضرورت کے وقت آیا

قرآن ایسے وقت آیا ہے جب کل دنیا دار فسادوں میں پڑے ہوئے تھے۔ سب کے سب بدعقیدوں میں گرفتار تھے۔ سچ سچ ظہر الفساد فی البر والبحر کا وقت تھا یعنی اہل کتاب بھی بگڑ چکے تھے۔ اور دوسرے بھی نہ عملی حالت درست تھی نہ اعتقادی۔

تفسیر سورہ فاتحہ

سورۃ فاتحہ میں ایسے کل عقائد اور ان کی تردید کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔ سب حمد اس اللہ کے لئے جو تمام دنیا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اب بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو خدا کے پیدا کرنے سے منکر ہیں جیسے آریہ جیو۔ (روح) پرکرتی (مادہ) کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ آپ سے چلے آتے ہیں۔ جیسے پرمیشر آپ سے آپ ہے ان کی کل طاقتیں بھی خود بخود ہیں۔ پرمیشر کا دخل نہیں۔ یہ وہ فرقہ تھا۔ جس کی طرف اللہ نے رب العالمین سے اشارہ کیا اور ان کی تردید بھی کی۔

الرحمٰن

بغیر کسی عمل کے خود بخود عطا کرنے والا۔ ساتن دہرم والے ان میں سے ہیں۔ جو ایک رنگ میں مانتے ہیں۔ کہ پرمیشر سے سب کچھ نکلا مگر ساتھ ہی کہتے ہیں کرموں کا نتیجہ ہوتا ہے مرد بنا ہے تو کرموں کی وجہ سے عورت بنی ہے تو کرموں کے سبب غرض گدھا۔ بندر۔ بلا جو کچھ ہوا کرموں سے۔ پس یہ لوگ صفت رحمانیت کے منکر ہیں۔ وہ خدا جس نے آدمیوں سے پہلے سورج وغیرہ پیدا کیا۔ سانس کے لئے ہوا پیدا کی نیز اس لئے کہ ایک دوسرے تک آواز پہونچے۔ جب یہ سب کچھ قبل از وجود پیدا کیا ہے تو پھر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کرموں کی وجہ سے کیا ہے۔ یہ لوگ بھولے ہوئے اور کفر میں گرفتار ہیں سچی بات یہی ہے۔ کہ اللہ کا فضل ہے۔ کئی نعمتیں ایسی ہیں جن میں اعمال کا دخل نہیں اور کئی ایسی جن میں اعمال کا دخل ہے۔ جیسے عابد۔ زاہد۔ بندگی کرتے ہیں۔ اور اس کا اجر ملتا ہے۔

رحیم

یعنے عملوں کی پاداش میں بدلا دینے والا۔ بعض لوگ ایسے ہیں (خود اپنی مسلمانوں میں بھی) جو اعمال کو باطل قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ نماز کیا روزہ کیا قسمت ہوئی تو بچ جائیں گے۔ یعنے جو کچھ ہونا ہے ہو جائیگا۔ ہم کیوں خواہ مخواہ تکلیف اٹھائیں۔ یہ فرقہ بڑا بڑھا ہوا ہے۔ جاہل سے جاہل کا اعتقاد یہی ہے قسمت پر تکیہ کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی ولی بننا ہے۔ جو یہ ریاضتیں کریں۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا نام رحیم ہے۔ جو صالح الاعمال ہے عشق و محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اس کے مدارج بلند کروں گا جتنے اولیاء اور بڑے بڑے راستباز ہوئے ہیں ان سب نے پہلے ضرور مجاہدات کئے ہیں۔ جب جا کر ان پر یہ دروازہ کھلا۔ قرآن مجید میں ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو بندہ یا بندی جس نے مجاہدات کئے اسی نے پایا۔ پس یہ رحیم ان لوگوں کے رد میں ہے جو کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہو جائیگا۔ ہمیں عبادات کی کیا ضرورت ہے۔ غالباً چوروں ڈاکوؤں کا بھی یہی مذہب ہوتا ہے اور یہی خیالات وہ اندر ہی اندر رکھتے ہیں۔

مالک یوم الدین

مالک ہے جزا کے دن کا۔ دہریہ اس کے مخالف ہیں جو کہتے ہیں۔ کوئی جزا سزا نہیں۔ صفت رحیمیت سے انکار کرنے والے تو پھر لاپرواہی سے عمل نہیں کرتے اور یہ خدا کے وجود سے منکر ہیں۔ اس لئے عمداً اعمال صالحہ کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

حاملان عرش

یہ چار صفتوں والا خدا ہے جس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تم اے مسلمانو! کہو ہم اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ چار ملائک خدا کا عرش اٹھا رہے ہیں۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ یعنی چار صفتوں کا تجلی گاہ عرش ہے اگر ان میں سے ایک نہ ہو۔ تو نقص لازم آتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے کلام میں استعارے بہت ہوتے ہیں

حقیقت عرش

عرش کوئی ایسی چیز نہیں جسے مخلوق کہہ سکیں۔ خدا تعالےٰ کے تقدس و تنزہ کا وراء الوراء جو مقام ہے۔ اس کا نام عرش ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک تخت بچھا ہے اور اس پر اللہ بیٹھا ہے۔ جاہل نہیں سمجھتے کہ اگر قرآن میں ایک طرف الرحمن علی العرش استوی ہے۔ تو دوسری طرف یہ بھی ہے۔ کہ کوئی تین نہیں جس میں چوتھا نہیں اور کوئی پانچ نہیں جس میں چھٹا وہ نہیں اور فرمایا۔ کہ جہاں کہیں تم ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں پھر یہ کہ خدا ہر شے پر محیط ہے۔ اگر اللہ کا یہ منشا رہتا کہ واقعی ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ تو اس سے یہ مراد

کہ وہ ورا الورا مقام جہان مخلوقات کی انتہا ہے یعنے وہ نقطہ جہان ۔ جہان ختم ہوتا ہے ۔ ایک تنزیہ ہوتی ہے ۔ ایک تشبیہ ۔ جب کہا مین تمہارے ساتھ ہون اور ہر چیز پر محیط ۔ تو یہ تشبیہ ہے ۔ اب چونکہ تشبیہ کے مقام مین وہو کہ لگتا تہا ۔ کہ خدا محدود اور مخلوقات مین ہے ۔ اس لئے فرما دیا ۔ ذو العرش العظیم ۔ یعنی سمجہایا ۔ کہ یہ اس کے تقدس وتطہر وتنزہ کا مقام ہے نہ یہ کہ وہ کوئی چاندی یا سونے کا تخت ہے ۔ قرآن کریم مین استعارے بہت ہین ۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ ۔ بظاہر آیت تو یہ ہے کہ اندہون کے لئے بہشت ہے وہ اندھے ہی اٹھینگے مگر کون بے وقوف ان معنون کو پسند کرتا ہے ۔ اصل مطلب دل کے اندہے ہین ۔ جو عمل نیک کریگا وہ اجر نیک پائے گا اور جو حواس خدا بینی کے یہان سے نہ لیجائیگا ۔ وہان اندہا ہی رہے گا ۔ دنیا مزرعۃ آخرت ہے ۔ جو بوئیگا وہی کاٹے گا ۔ جاہلانہ نفس کو دہوکہ نہ دو ۔ بینائی پیدا کرو ۔ جو بینائی یا بہشت یہان سے لے جائیگا ۔ وہی آگے پائیگا ۔ بغیر یہان کی بصیرۃ کے کچہہ نہ ملیگا ۔

ایاک نعبد وایاک نستعین

اے خدا تو جو چار صفتون کا مالک ہے تیری پرستش کرتے ہین ۔ انسان کو چاہیئے ۔ کہ اللہ کو چار صفتون سے متصف مان کر صرف اقرار تک محدود نہ رکھے ۔ بلکہ عملی طور سے اس بات کو ثابت کرے ۔ کہ وہ واقعی اللہ کو اپنا رب مانتا ہے ۔ اس کی ربوبیت کو اپنے عملون سے ثابت کرے ۔ دیکھو جو خدا کو خدا نہ مانے وہ سب کچہہ کرے گا ۔ چوری زنا بھی کرے گا جب تک عملی رنگ نہ ہو ۔ تو نہ مومن کہلا سکتا ہے نہ وہ فیض پاتا ہے ۔ جو اگلے مقربون اور راستبازون پر ہوا ۔ ایمان خدا کا ایک فضل ہے ۔ جب آتا ہے تو وہ شخص عملی طور پر فاسقانہ کام نہین کرتا ۔ دراصل زبانی حساب انسان کو نجات نہین دے سکتا ۔ کیونکہ اسلام

حقیقی اسلام

یہ نہین ۔ کہ انسان چند باتین زبان سے مان کر ورد کرتا رہے ۔ بلکہ چاہیئے کہ عملی رنگ مین اپنے تئین اس حد تک پہونچائے کہ فیض آسمانی آئے ولی جو آپ سے پہلے گذرے صرف اسی حد تک ان کی راستبازی نہ تھی

کہ جس طرح آج کل کے لوگ ہین بلکہ وہ گداز ہو گئے ان کی نظر مین سب کچہہ فنا تہا ۔ صرف اللہ ہی کا وجود باقی رہگیا تہا اور کسی کا وجود باقی نہ تہا ۔ اسی اللہ سے ایسا تعلق تہا ۔ کہ اس مین محو وگداز ہو گئے ۔ جب انسان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے ۔ تو قدیم سے سنت اللہ ہے کہ اس پر انعام واکرام ہوتے ہین ۔ ہزارہا اولیا گذرے ہین ۔ دار الکفر والشرک مین بہی کم ایسی جگہ ہین جہان دو چار قبرین ایسے بزرگون کی نہ ہون ۔ جو ولی اللہ کہلائے ۔ جو چور اور ڈاکو

فوائد محبت

ہو ۔ لوگ خود سمجہہ لیتے ہین ۔ اس سے بھی جو دلی محبت رکھے اگر اور کچہہ نہ کرے تو یہ تو ضرور ہوگا کہ اس کے گہر مین چوری نہ کرے گا ۔ سمجہتے ہو ۔ جب ڈاکوؤں اور چورون سے فایدہ ہو جاتا ہے ۔ تو کیا خدا سے نہین ہوتا اور کیا اس کی محبت رائیگان جا سکتی ہے ۔ یقیناً سمجہو کہ وہ بڑا رحیم کریم ہے فضلون والا ہے جن لوگون نے اس کے فضل سے انکار کیا مجہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راہ انہون نے کبھی اختیار نہین کی ۔ ان لوگون پر یقین کہنے والے بے خبر ہین دوستی عمدہ چیز ہے ۔ دوستون مین خاص صفات ہوتی ہین ۔ جب تک آپ دوست نہ بنے کیا فایدہ اٹھائیگا دوست بننے کے یہ معنے ہین کہ اس درجہ کی محبت خالصہ پیدا ہو ۔ کہ آپس مین کوئی فرق نہ رہے ۔ پہر جب دنیا کے لوگون کی محبت سے فایدہ اٹھایا جاتا ہے ۔ تو کیا خدا کی دوستی ہی ایسی ہے کہ کسی کام نہ آوے اس جگہ پر وہ لوگ قابل الزام ہین ۔ جو خدا کو ایسے عیبناک الزامون سے ملزم کرتے ہین ۔ جو بخیل لوگون کا کام ہے نہ کہ خدا کا ۔ مثلاً آریہ کا عقیدہ ہے ۔ کہ مکتی دائمی نہین کچہہ مدت کے بعد آدمی پہر بندر سور بنایا جاتا ہے ۔ حالانکہ

نجات دائمی ہونی چاہیئے

پرمیشر اگر اس سے درحقیقت بیزار ہوتا ۔ تو مکتی مین داخل کیون کرتا ۔ پس خدا تعالےٰ کا کسی پر راضی ہونا یہ معنے نہین رکہتا کہ راضی ہونے کے بعد بہی اُسے عذاب دینا چاہتا ہے ۔ رضا اور عذاب یکجا جمع نہین کر سکتے جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے ۔ مین تجہہ پر راضی ہو گیا تو یہ معنے ہوتے ہین ۔ کہ گناہ بہی بخشدیا ۔ یہ نہین کہ راضی ہو گیا ۔ مگر گناہ نہین بخشے ۔

عمل محدود اور نجات غیر محدود کا فلسفہ

یہ لوگ کہتے ہین کہ عمل محدود ہے پس نجات کی مدت بھی محدود ہونی چاہیئے ۔ یہ بات بظاہر بہت خوش کن ہے ۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کیا جو شخص مُحب بنتا ہے وہ دو چار سال کے لئے بنتا ہے ۔ جب یہ بات نہین تو انما الاعمال بالنیات ۔ ان مین ان کا کیا قصور تہا کہ پرمیشر نے انہین مار لیا سنو ایک شخص جو کسی سے محبت کرتا ہے ۔ جب مر گیا تو کیا کہہ سکتے ہین کہ اب وہ دشمن ہو گیا ۔ ہرگز نہین ۔ پس یہ سمجہنا نہایت درجہ کے ظلم کی بات ہے ۔ جو لوگ نمازین پڑہتے روزے رکہتے ہین تو وہ ساتہہ ہی یہ ارادہ نہین کہ لیتے کہ دو چار سال کے بعد مرتد ہو جائین گے بلکہ وہ تو اسی طور پر رہنا چاہتے ہین ۔ آگے خدا نے انہین مار لیا تو یہ اس کا اپنا فعل ہے ۔ ان کا کچہہ قصور نہین پس اسی لحاظ سے عمل محدود کے لئے نجات غیر محدود غیر موزون نہین ۔

سورۃ فاتحہ مین تمام مذاہب کا رد اور اسلام کی صداقت

قصہ کوتاہ یہ چار صفتین ہین جو لفظی باتین نہین بلکہ اللہ نے تمام دنیا کا نظارہ دکہلایا ہے کہ دنیا مین کوئی خالقیت سے منکر ہے کوئی رحمانیت سے کوئی رحیمیت سے اور کوئی اس کے مالک یوم الدین ہونے سے اسی قسم کا تفرقہ تمام مذاہب مین ہے مگر اسلام ہی ایسا پاک مذہب ہے جس نے سب صفات کاملہ کو جمع کر دیا ۔ پس یہ سورۃ جوامع الکتاب کہلاتی ہے ۔ یہ پانچ وقت اسی لئے پڑہی جاتی ہے کہ لوگ سوچین کہ اسلام نہایت مبارک مذہب ہے اور اس کی یہ تعلیم ہے ۔ اسلام کا خدا نہ تو ایسا ہے کہ کسی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنایا گیا ہے نہ ایسا کہ وہ پیدا نہین کر سکتا اور مکتی اس واسطے نہین دیتا کہ آگے پہر بنائے گا کیونکہ چند محدود روحین ہین جو آپ سے چلی آتی ہین ۔ انہین کو بار بار دنیا مین لاتا ہے ۔ اگر سب کو نجات دے تو پہر آگے کیا کریگا ۔

اسلام مین خدا کی ایسی صفات مانی گئی ہین ۔ کہ اگر تمام دنیا کل نقص نکالے تو نقص نکال نہ سکے ۔ ہم کہتے ہین کہ جیسا یہ لوگ سمجہتے ہین ۔ جب اس مین کئی ایک نقص ہین ۔ تو پہر وہ کیونکر سب کی نگہبانی کا ذمہ وار ہو سکتا ہے ۔ خدا مین

معبود کیسا ہونا چاہیئے

تو صفات کاملہ پائی جانی چاہئین اگر یہ نہ ہون ۔ تو پہر اس پر کیا امید ہو سکتی ہے اور کوئی ایسے معبود سے دعا کیا کرے ہمارا معبود تو صفات کاملہ رکہتا ہے ۔ پس اس سے دعا مانگو

اہدنا الصراط المستقیم

ہمین وہ سیدہی راہ دکہا دے ۔ جو ان لوگون کی راہ ہے ۔ جن پر تیرے

فضل کیا اس پر مطمئن نہ ہو رہو کہ منہ سے کلمہ پڑھ لیا اور نماز پڑھ دی۔ یہ کافی نہیں۔ ہزارہا مسلمان ایسے ہیں۔ جو رسمی طور سے نماز پڑھ کر جب باہر نکلتے ہیں تو اور کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسی نمازوں میں کچھ برکت نہیں ہوتی۔ جو فعل کیا جاتا ہے اگر اس کا نتیجہ مرتب نہیں ہوتا تو وہ فعل ہی ردی جاتا ہے تم میں سے اگر کوئی قلبہ رانی کرے اور پھر بیج بوئے اور پودہ حسب معمول نہ نکلے۔ تو یہ بات صاف ہے کہ بیج ہی ضائع گیا۔ اب ایسا ہی اگر نماز پڑھی جائے اور نماز کے نتائج مرتب نہ ہوں تو سمجھو کہ وہ نماز نماز ہی نہیں ہے۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ یہی نماز تھی جس سے لوگ قطب ہو گئے غوث ہو گئے اور تم اسی طرح تحت الثریٰ میں پڑے رہو۔ یہ بات کیا ہے اگر کوئی شخص دوا استعمال کرتا ہے۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ تو اس دوا کے متعلق خوب غور کر کے دیکھنا چاہیئے کہ کیوں اثر نہیں کرتی۔ یقیناً سمجھو کہ جس حالت میں ہو اگر اس پر ہزار برس بھی کوشش کرو۔ تو کچھ زیادہ نہیں۔

خدا کریم ہے۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست سچی محبت سچے رجوع سے جو آیا وہ اس کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا وہ اپنے خاص بندوں پر ایسے ایسے فضل کرتا ہے کہ زمین و آسمان اس کے تابع کر دیتا ہے اور اسے اتنی برکتیں دیتا ہے کہ لوگ اس کے کپڑوں میں ہزاروں برکتیں پاتے ہیں۔ پس تم جو کام کرتے ہو۔ یہ مطالعہ بھی کر لو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا مرتب ہوا۔ انسان جو عمل کرتا ہے۔ اگر اس کا کچھ نتیجہ نہ ہو تو دُرستی کر کیا ہوا۔ الغرض اللہ تعالےٰ اپنی چار صفات تبلا کر تعلیم دیتا ہے کہ یوں دعا مانگو۔ ان لوگوں کی راہ دکھا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے۔ نہ کہ جن پر تیرا غضب ہے نہ ضالین کی۔ یہ تعصب کے طور پر نہیں

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

بلکہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ ایسا ہوگا۔ پس فرمایا۔ کہ جیسے پہلوں پر غضب ہوا اگر تم ایسا کرو گے تو تم پر بھی غضب ہوگا۔ یعنی تم بھی اگر خدا کی راہ میں مستقیم نہیں رہو گے تو تم پر بھی غضب آئیگا غیر المغضوب سے مفسرین یہود مراد لیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ جو بداعمالی کرے گا پکڑا جائے گا۔ اور خدا کے غضب میں آئے گا۔ اس میں یہود کی تخصیص نہیں۔

اللہ کے غضب سے کیا مراد ہے

یاد رکھو۔ کہ اللہ کا غضب انسان کے غضب کی طرح نہیں۔ اس کے غضب سے یہ مراد ہے۔ کہ بوجہ تقدس و تطہر کے بدعملی کو پسند نہیں کرتا۔ جو بدعملی کرتا ہے اس سے دور جا پڑتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کا ایک حجرہ ہے اور اس کے چار دروازے ہیں۔ سورج کی شعاعیں چاروں طرف سے اندر پہونچتی ہیں۔ اب اگر یہ شخص اس دھوپ کو بند کر دے اور کواڑ لگا دے تو ضرور اندھیرا ہو جائے گا۔ اسی طرح انسان اگر کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ ہے۔ کہ اس پر اللہ کی طرف سے ایک فعل وارد ہو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر دینا یہ انسان کا فعل ہے مگر اس میں اندھیرا کرنا یہ اللہ تعالےٰ کا فعل ہے پس اسی طرح اس اندھیرا کرنے کا نام غضب ہے خدا کے صفات کا قیاس آدمی پر نہ کرو۔ مثلاً وہ سنتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ بھی آدمی کی مانند ہوا اور کانوں کا محتاج ہے۔ وہ دیکھتا ہی ہے مگر اس کی نظر ہماری نظر کی مانند نہیں۔ کہ چاند۔ سورج اور چراغ کی محتاج ہو۔ خدا کا غضب خدا کی رحمت اس کے سمع بصر کی طرح الگ ہے ایمان لانا چاہیئے اور حقیقت کو خدا کے سپرد کرنا مومن کی شان ہے۔ جاہل معترض آریہ

عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی

وسعت کل شیٔ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ رحمت کے قائل نہیں ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ان جب تک کتا اور بلی نہ بنے۔ اس کی خلاصی نہیں ہو سکتی۔ یہ سب صفات اللہ سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

یہود کو مغضوب علیہم کیوں کہا گیا

یہود ایک قوم کا نام ہے۔ جو حضرت موسےٰ کی امت کہلائی ان بدقسمتوں نے شوخیاں کی تھیں۔ سب نبیوں کو دکھ دیا۔ یہ قاعدے کی بات ہے کہ جو کسی بدی میں کمال تک پہونچتا ہے اور نامی ہو جاتا ہے تو پھر اس بدی میں اسی کا نام لیا جاتا ہے۔ ڈاکو تو کئی ہوئے۔ مگر بعض ڈاکو خصوصیت سے مشہور ہیں۔ دیکھو ہزاروں پہلوان گذرے ہیں مگر رستم کا نام ہی مشہور ہے یہ یہود چونکہ اول درجے کے شرارت کرنیوالے تھے اور نبیوں کے سامنے شوخیاں کرنے۔ اس لئے ان کا نام مغضوب علیہم ہو گیا یوں تو مغضوب علیہم اور بھی ہیں۔ اگر یہ اعتراض ہے

اعتراض اور اس کا جواب

کہ اب تو انبیاء کا سلسلہ بند ہو گیا اب کیوں ہمیں مغضوب علیہم بنایا جاتا ہے۔ جب اس امت کے لئے خاتم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ اس قوم میں بھی کئی یہودیوں کا رنگ دکھلائیں گے۔ وہ یہودی جیسے کو سولی دینا چاہتے تھے اسی طرح حدیث صحیح میں ہے۔ کہ آخر یہ بھی یہودی ہوں گے اور خدا کی طرف سے جو آئیگا اس کی تکذیب کریں گے اور اس کے قتل کے منصوبے کرنا داخل ثواب سمجھیں گے۔ خدا کی باتیں بے معنی نہیں۔ یہ عذاب کے دن ہیں یا نہیں؟ پچیس برس سے صبر کیا ان لوگوں نے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ میں نے ان کے کفر ناموں میں دیکھا کہ لکھتے ہیں ان کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تعظیم سے لیتے ہیں۔ جان تک فدا کرنے کو حاضر ہیں۔ کیا وہ ان سے بدتر ہیں۔ جو ہر وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ بجز اس کے جو مسلوب الایمان ہو جائے ایسا الزام نہیں دے سکتا اگر ان میں ایمان نہیں تو کیا شرافت بھی جاتی رہی۔ اللہ تعالےٰ تو خوب جانتا تھا کہ ایسا فرقہ ہونے والا ہے۔ جو مسیح کی تکفیر اپنا ایمان سمجھیگا۔ اسی لئے اس دعا میں اس راہ سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی۔

ضالین کون ہیں

ولا الضالین۔ ان کی راہ سے بچا جو گمراہ ہوئے یعنی سچی راہ کو چھوڑ دیا۔ اس راہ کو جسکی تعلیم انجیل میں ملی تھی کہ خدا کو واحد جانو۔ یہ تعلیم بالکل چھوڑ دی۔ دیکھو ان کو بتلایا گیا تھا کہ وہ خدا معبود ہے۔ جو حضرت عیسےٰ کا بھی خدا ہے مگر اب یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ وہی جزا سزا کے مالک ہیں۔

مغضوب علیہم پہلے کیوں فرمایا

یہ نہ سمجھو کہ مغضوب علیہم ذرا سخت ہے۔ اور ضالین نرم۔ یہ بات نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہودی لوگوں کا ان ضالین سے تھوڑا گناہ تھا وہ تورات کے پابند تھے۔ ہمنے ایک یہودی سے اس کے مذہب کی نسبت پوچھا تو اس نے کہا ہمارا خدا کی نسبت وہی عقیدہ ہے۔ جو قرآن میں ہے۔ ہم نے اب تک کسی انسان کو خدا نہیں بنایا۔ اس اعتبار سے تو یہ ضالین سے اچھے ہیں۔ مگر شوخی شرارت میں ضالین سے بڑھ کر ہیں۔ پس اس لئے کہ انہیں دنیا میں سزا ملی ان کا ذکر پہلے آیا۔ ایک تحصیلدار کے پاس مقدمہ ہو اور اس نے اسے کچھ تھوڑا جرمانہ یا قید کرنا ہو۔ تو سزا دے گا۔

اور اگر اس کی سزا اس کے اختیارات سے باہر ہو۔ تو کسی دوسری عدالت کے سپرد کرتا ہے۔ یہودیون کے اعمال ایسے تھے۔ کہ ان کی سزا اس دنیا مین ہی ہوسکتی تہی۔ مگر ضالین کا گناہ ان سے زیادہ ہے کہ مخلوق کو خدا بنالیا پس یہ آگے چل کر سزا پائین گے یہ ایسے جرم کا ارتکاب کر رہے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا۔ یعنے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائین شق ہو اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین۔ یہودیون کے بارے مین یہ نہ فرمایا۔ معمولی گناہ تہا۔ یہین سزا دیدی اور ضالین کی سزا سخت ہے۔ اور سزا مین تفاوت ضرور ہوا کرتا ہے۔ ایک چور معمولی ہو۔ تو اس کی سزا اور ہے اور ایک عادی مجرم چورون کا استاد ہو تو اس کی اور۔ پادریون نے اپنے بدعقیدے کو یہان تک پہیلایا ہے کہ بعض اوقات ایک ایک پرچہ پچاس پچاس ہزار نکلتا ہے۔ ایک ایسے مذہب کی تائید کے لئے جس کی بناحق کے نہائت خلاف اور ہر طرح سے مضر ہو

گورنمنٹ کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں رکھتی

مگر مین جانتا ہون کہ گورنمنٹ کو ان سے کچھ تعلق نہین۔ کئی انگریز ایسے ہین جو پادریون کی صورت دیکھنے کے بہی روادار نہین۔ مجھے ایک انگریز ملا۔ اس نے رستہ پوچھتے ہوئے مجھے کہا کہ کیا اس راہ مین کسی پادری کی کوٹھی تو نہ آئے گی۔ مین نے اس کی وجہ پوچھی تو تبلایا کہ مین ایسے رستے سے بہی نہین گذرنا چاہتا۔ جہان کسی پادری کی کوٹھی ہو۔ ایک اور انگریز تہا۔ جس کی عدالت مین ہمارا مقدمہ ہوا۔ فریق مخالف ایک جنٹلمین پادری تہا۔ آٹھہ دس گواہ بہی گذارے اور یون بہی تم جانتے ہو کہ حکام کے اختیار مین سب کچھ ہوتا ہے۔ قومیت کا سوال بہی تہا مگر مین نے سنا کہ اس نے صاف کہدیا کہ مجھ سے یہ بدذاتی نہین ہوسکتی کہ کسی بے گناہ کو سزا دون۔ مجھے بلاکر کہا۔ آپ کو مبارک ہو۔ اگر یہ لوگ ان اوصاف والے نہ ہوتے۔ تو تمہارے حاکم بہی نہ ہوتے۔ مسلمانون مین جب یہ حالت ہوگئی کہ ایک دوسرے کو کاٹنے دوڑتے جیسے کتون کے آگے ہڈی ڈال دین تو وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہین۔ اور اخوت، ہمدردی کا نام ونشان نہ رہا۔ تو خدا کی حکمت بالغہ نے ان سے سلطنت لے لی۔

انگریزی حکومت کا دوسروں سے مقابلہ

ہم نے وہ زمانہ بہی دیکھا۔ کہ جب کوئی اذان دیتا۔ تو وحشی اس کے قتل کرنے کو دوڑتے۔ ابتدائی زمانے مین قادیان کا بہی یہی حال رہا۔ جب انگریزون کی عملداری ہوئی۔ تو ایک نیک وپارسا سپاہی نماز پڑھنے آیا۔ ملان کو اذان کے لئے کہا۔ تو اس نے نہائت آہستہ اذان دی۔ سپاہی نے کہا یہ بہی کوئی اذان ہے۔ تم زور سے کیون نہین بولتے اس نے کہا جان بچانا فرض ہے۔ وہ بولا بیشک زور سے اذان دو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا اور اس نے زور سے اذان دی۔ کہ چالیس برس پہلے تک اس علاقہ مین کوئی اذان نہ دیگئی تہی۔ لوگ اکٹھے ہوگئے اور اسے پکڑ کر لے گئے۔ کاردار کو معلوم تہا کہ اب انگریزی سلطنت ہے تب اس نے کہا گھر جاکر بیٹھو۔ اب تو لاہور مین گائیان ہوتی ہین ایک حیوان کے بدلے اس قدر ظلم ہوتے رہے ہین کہ ایک سید صاحب تھے وہ آرہے تھے۔ اتفاق سے ان کی برچھی کی نوک ایک گائے کو لگ گئی۔ تو اس کا ہاتھ کٹوا دیا گیا۔ غرض کوئی چھ سات ہزار مسلمان تو گائے کی وجہ سے قتل کئے یا سزا دئے گئے ہون گے۔ پس یہ راج مسلمانون کے لئے بالخصوص کیون موجب رحمت نہ ہو

اطاعت اولی الامر

حدیث مین آیا ہے۔ کہ حاکم بد ہو تو اس کی شکائیت مت کرو۔ بلکہ اطاعت۔ کیونکہ دراصل بات یہ ہے۔ کہ حاکم بد نہین بلکہ تم ہی بد ہو جبھی تم پر ایسا حاکم مسلط کیا گیا۔ اور الحمدللہ کہ ہمارے انگریز حاکم بہی نہائت منصف مزاج ہین اور جو دوسری قومون کے ہین۔ ہمارے مقابلہ پر تو ان کی پیش بہی نہین جاسکتی۔ ہم پر سات سو جرمانہ بہی کردیا مگر آخر انہی ہاتہون سے واپس دینا پڑا۔ ڈوئیزنل جج ایک پادری کا بیٹا تہا مگر اس نے نہائت منصف مزاجی سے دن بہر ساری مثلین سنین۔ مخالف نے بیان کیا کہ لئیم ولد الزنا کو کہتے ہین اور کذاب بڑے جھوٹے کو جو جھوٹون کا ایک ہی جھوٹا ہو۔ خدا جانے اس تشریح کی کیا ضرورت تہی۔ کہ بڑا الو بہی الو اور چھوٹا الو بہی الو ہی ہوتا ہے۔ مگر اس نے یہ سب کچھ سنکر کہا کہ مین آپ کو بری کرتا ہون اور فیصلہ مین لکھا کہ اگر اس سے بڑھ کر لفظ استعمال کرتے۔ تو تم کو کہنے کا حق پہونچتا تہا۔ یہ انگریزون ہی کا حوصلہ ہے ورنہ ہندو تو ایسے ہین۔ کہ اگر انہین ذرا بہی طاقت ملے تو بوٹی بوٹی تقسیم کرلین

تتمہ بیان

غیر تو الضالین یعنے گمراہی کے ٹھیکدار جن مین سے پادری بہی ہین ان مین سے بعض تو ایسے ہین۔ جنھون نے کبہی انجیل دیکہی بہی نہوگی اور یہ محض اس لئے تبلیغ کرتے ہین کہ تنخواہ پاتے ہین اور ان کی تنخواہین ان چندون سے آتی ہین۔ جو بعض لوگ اسلام کو مغلوب کرنے کے لئے دیتے ہین۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ان کے سینون پر بہاری ہے۔ ہندون کا مذہب ان لوگون کی راہ مین نہین۔ اس کے تو اصول ہی ایسے ہین کہ کوئی شریف آدمی انہین پسند نہین کرسکتا۔ مثلاً نیوگ اور پرمیشر کو روح و مادہ کا خالق نہ ماننا اور اسے ان کا محتاج سمجھنا۔ کچھ بہی کرین۔ اسلام کے ساتھ یہ لوگ کیا مقابلہ کرسکتے ہین کیا وہ مذہب کچھ توجہ کے قابل ہوسکتا ہے جو انسان کے بیٹے کو خدا بنائے۔ حالانکہ اس کے اور بہائی بہی تھے۔ ماں بہی تہی۔ پھر خدا بہی ایسا کمزور کہ چند یہودیون نے اُسے بقول ان کے صلیب پر مار دیا تین بڑے زور سے کہتا ہون کہ ایک مسلمان کا بچہ ان لغویات کو قبول نہین کرسکتا۔ پھر اس سے بہی کمزور عقیدہ کفارہ کا ہے۔ بہلا یہ بات بہی کوئی عقلمند قبول کرسکتا ہے کہ گناہ تو زید کرے اس کے بدلے مین بکر کو سزا دی جائے یا سردرد ہو زید کے اور بکر اپنا سر پیٹے۔ کیا اس طرح وہ بیماری چلی جائے گی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ خود سمجھتے ہین اور گلے پڑا ڈہول بجا رہے ہین ولائت کے جو سمجھدار لوگ ہین وہ خود اس بات کو چھوڑتے جاتے ہین۔ مبارک زمانہ آگیا توحید کی ہوا چل رہی ہے عنقریب تمام دنیا جان لیگی۔ کہ ہر جگہ پر اسلام کے سوا ضلالت ہے۔ یون تو ہندو۔ سناتنی یا آریہ یا برہمو سب ہی گمراہ ہین۔ مگر یہ اس فرقے کی خصوصیت ہے۔ کہ نہ صرف خود گمراہ ہین۔ بلکہ گمراہی کرنے مین بہی ناخنون تک زور لگا رہے ہین۔ حدیث مین اس کے لئے دجال کا لفظ آیا ہے۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ ہر حیلہ سے گمراہ کرنا چاہے گا۔ مگر قرآن مجید مین ضالین کا لفظ ہے۔ یہ لفظ اس لئے اختیار کیا گیا تا اشارہ ہو کہ دجال شخص واحد کا نام نہین جیسا کہ آخری زمانہ مین لوگ سمجھین گے دیکھو تورات مین صاف لکھا ہے کہ سور حرام ہے انجیل مین بہی اس کی ناپاکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ فرما کر کہ موتی سورون کے آگے مت ڈال اور یہ سور کو حلال سمجھتے ہین۔ چونکہ یہ ہر ایک عمل و اعتقاد مین خدا کے

خلاف پڑھتے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ بڑے ضال ہیں۔

کسر صلیب و قتل خنزیر کے معنے

بخاری میں مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے۔ کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔ خنزیر ایک نجاست خور جانور ہے گو وہ گند نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ کتابوں کی تحریف و تبدیل کرتے ہیں۔ وہ گویا جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہیں۔ اور جھوٹ کی نجاست سب سے بڑھ کر ہے اس لئے اس کا نام خنزیر رکھ دیا۔ اور یکسر الصلیب میں جو کسر صلیب مسیح موعود کا کام ہے۔ اس کی نسبت سمجھنا چاہیئے۔ کہ صلیب کی بنیاد حضرت عیسے علیہ السلام کے زندہ بجسدہ العنصری ماننے پر ہے۔ یوں تو تمام انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں مگر ہم کسی کے بجسدہ زندہ آسمان کے قائل نہیں اس لئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر دیگئی۔ تو کسر صلیب از خود ہو گئی۔ خدا جانے مسلمانوں میں یہ عقیدہ کیوں پھیل گیا ہے۔ کسر صلیب سے مراد لکڑی کے صلیب کا توڑنا ہرگز نہیں اور نہ یہ مفید ہے کیونکہ اگر ایک کو توڑا جائے گا۔ تو بہت جلدی دوسری بن سکتی ہے۔

صلیب پرستی کی بنیاد کیا ہے

پس اس بنیاد کو گرانا چاہیئے جس پر صلیبی مذہب کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ میں لدھیانے میں تھا یا دہلی میں۔ ایک پادری سے میں نے کہا۔ کہ چھوٹی سی بات ہے۔ اس کے ماننے میں کیا تامل ہے وہ یہ کہ عیسےٰ مر گیا۔ اس نے کہا۔ کہ اگر مسیح کے زندہ ہونے کا عقیدہ نہ ہو۔ تو پھر سب یکدم مسلمان ہو جائیں ہمارے مذہب کی روح یہی بات ہے۔ جب یہ نکل تو ہم بے جان ہو جائیں گے۔ میں جب دہلی میں گیا۔ تو وہاں ایک گروہ مخالفت کے لئے آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے مسیح کو تیرہ سو برس زندہ مان کر جو کچھ اس کا نتیجہ دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے۔ جو کلمہ پڑھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ادب سے لیتے وہ اب گالیاں دیتے ہیں اب ہمارے نسخہ کو بھی چند روز آزما دیکھو کہ مسیح کی وفات ماننے میں اسلام کی زندگی اور صلیبی مذہب کی موت ہے۔ یا نہیں۔ ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور بولا جو کچھ کہتے ہو سچ کہتے ہو۔ اسلام کی سچی خیر خواہی اسی میں ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان اپنے منہ سے کیوں ملزم بنتے ہیں۔ خیال تو کرو۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان لیا جاوے۔ اور یہ بھی کہ نعوذ باللہ مس شیطان سے پاک نہیں دوسری طرف مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھا جائے اور مان لیا جائے کہ صرف وہی مس شیطان سے پاک ہے تو کیا اس کا نتیجہ ارتداد ہے یا نہیں۔ یہ پادری لوگ تو ایسی ایسی باتوں سے ہی مخلوق الٰہی کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لاہور میں ایک بشپ صاحب نے وعظ کیا اور حضرت عیسےٰ کی آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مقابلہ کر کے کہا کہ ایک مدینہ میں مدفون اور دوسرا آسمان پر زندہ۔ ہمارے مفتی صاحب محمد صادق جو یہاں موجود ہوں گے۔ آگے بڑھے اور کہا کہ قرآن مجید میں کہاں لکھا ہے۔ وہاں تو صاف فلما توفیتنی لکھا ہے۔ یہ سنکر وہ بولا۔ شاید تم مرزائی ہو۔ میں تمہارے ساتھ گفتگو نہیں کر سکتا۔ باہر نکلکر بعض لوگوں نے کہا۔ مرزائی ہیں تو کافر مگر آج انہوں نے ہماری عزت رکھ لی یاد رکھو کہ کند ہتھیاروں سے فتح نہیں ہوتی۔ جس قوم کو خداتعالیٰ اقبال دینا چاہتا ہے اس کے ہتھیار بھی تیز کر دیتا ہے۔ دیکھو جب انگریزوں کو سلطنت دینا منظور ہوا تو ان کو ایسے سامان دئے۔ کہ سلطان روم و شاہ کابل کو بھی اگر ضرورت ہوتی ہے تو بعض اوقات انہی سے منگواتے ہیں۔ خداتعالیٰ نے ہمیں روحانی ہتھیار دئے ہیں یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ جو قوم بے ہتھیار ہوتی ہے ضرور ہے کہ وہ تباہ ہو جائے یاد رہے کہ ہتھیاروں سے مراد روحانی قوتیں اور دلائل قاطعہ ہیں۔ ظاہری سامان کی مذہب کے معاملہ میں ضرورت نہیں دیکھو اگر مسیح کی وفات کا ہتھیار نہ ہوتا۔ تو تم ان کے سامنے بات بھی نہیں کر سکتے اور معلوم نہیں کہ وفات ماننے میں کیا تامل ہے جبکہ خدا نے بھی فرما دیا کہ مسیح مر چکا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی رؤیت سے شہادت دی

اسلام کے نادان دوست

عبد الحکیم جو مرتد ہو چکا ہے اس نے ایک کتاب المسیح الدجال بنا رکھی ہے اس کو یہ خبر نہیں اسلام پر کیا کیا حملے ہو رہے ہیں اور کتنے دجال موجود ہیں۔ جنہوں نے لاکھوں کو مرتد کر دیا ہے اور درود پڑھنے والوں کو گالی دینے والا بنا رہے ہیں۔ اب کیا کسی دجال کی کسر باقی تھی کہ اس کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور ہر طرح سے اسلام کی خدمت و نصرت اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ دجال کہنا جزو ایمان سمجھتا ہے کیا دجال وہ ہے جو مسلمانوں کو مرتد کرنے میں ساعی اسلام کی بیخکنی میں دن رات مشغول ہے یا وہ جو صدق دل سے اسلام کا خادم ہے۔

تقویٰ سے کام لینے والے ہدایت یاب ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ۔ ھدی للمتقین یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے بیشک سچی بات یہی ہے تقویٰ نہ ہو تو انسان اندھا ہے اور جیسے اندھا سورج سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسی طرح جو متقی نہیں وہ قرآن کے نور سے کچھ روشنی نہ پا سکیگا جو تعصب سے نظر کرتا ہے۔ بات بات میں بدظنی سے کام لیتا ہے وہ بشر تو کجا اگر فرشتہ بھی ہو تو کبھی ماننے کا نہیں۔

دجال کون ہے

غرض دجال شیطان کو کہتے ہیں۔ جو بڑا بھاری مضل ہے۔ یہ شیطان کے مظاہر و اوتار ہیں۔ شیطان اپنی باتیں ان کے دلوں میں پھونکتا ہے شیطان کی راستبازوں کے ساتھ ابتدا سے دشمنی چلی آئی ہے اور جنگیں ہوتی رہیں سب انبیاء نے خبر دی کہ ایک آخری جنگ بھی ہونے والی ہے جس میں شیطان ہلاک ہو جائیگا۔ سو وہ یہی زمانہ ہے۔

مسیح موعود کی بعثت کیوں ہوئی

اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لئے دوسرا شیطان کو مارنے کے لئے۔ اب روحانی جنگ کا ہونا ضروری ہے۔ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ دیکھو جنگ واقع ہو گی۔ جبھی تو غالب مغلوب ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام تو مر چکے۔ اب شیطان کا مرنا باقی ہے۔ معلوم نہیں ابھی تک شیطان ہماری جماعت سے پورے طور سے ہٹا نہیں۔ بعض آتے ہیں بیعت کر کے واپس جاتے ہیں تو کسی مولوی کے کہنے میں آ کر یا بعض دنیاوی اثرات سے متاثر ہو کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اب اگر ان میں شیطان کا حصہ نہ ہو۔ تو سنور کر کیوں بگڑیں۔ حالانکہ ہمارا دعوے ایسا ہی نہیں بلکہ نشانات کے ساتھ ہے جن میں سے چند حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہیں۔

احمدی جماعت کا فرض

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کی بجائے اب شیطان کی وفات پر توجہ کریں۔ مگر یہ ایسا مسئلہ نہیں۔ جو زبانی مان لینے کا ہو۔ بلکہ عملی طور پر دکھانا

چاہیئے کہ مرگیا۔ شیطان قال سے نہین مرسکتا بلکہ حال سے مرتاہے وہ بے شک مرنے والا ہے کیونکہ تمام انبیار کا یہی وعدہ ہے۔ کہ آخری زمانہ مین ہلاک ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہوچکا ہے مگر آجکل کا شیطان ایسا نہین کہ مسلمان ہوجائے۔ پس اس کی بالکل سرے سے بیخکنی کرنی چاہیئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے شیطان بھاگتا ہے مگر اس کے یہ معنی نہین جو لوگ سمجھے ہین۔ شیطان ایسا سادہ نہین کہ محض لفظون سے بھاگ جائے۔ تم سو مرتبہ لاحول کہو وہ اپنی شیطنت سے باز نہین آنے کا۔ ہان اگر وجود کے ذرہ ذرہ مین لاحول رچ جائے اور ہر حال مین خدا پر توکل رکھا جائے اور اسی کا سہارا پکڑا جائے۔ اور خدا کا فیض چاہا جائے۔ تو پھر شیطان کا کچھ خوف نہین۔ ایسے لوگ شیطان سے بچائے جائینگے۔ یہی ہین جن کو فلاح نصیب ہوتی ہے۔

دعا کی ضرورت اور اُسکی حقیقت

اللہ جل شانہ نے قرآن شریف مین اپنی صفات بتاکر سب سے پہلے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے گویا اس مین یہ اشارہ ہے۔ کہ انسان ہر حالت مین دعا کا محتاج اور ایسا کمزور ہے کہ بجز خدا کے فضل کے ایک قدم بھی نہین رکھہ سکتا۔ تم اپنے تئین پاک مت ٹھہراو کیونکہ کوئی پاک نہین۔ جب تک خدا پاک نہ کرے اور ایک حدیث مین ہے تم سب اندھے ہو مگر جسے خدا دکھائے۔ تم سب گمراہ ہو مگر جسے خدا ہدایت دے۔ تم سب مردے ہو۔ مگر جسے خدا زندہ کرے۔ انسان کے لئے طرح طرح کے اغلال ہین۔ دنیا کی محبت بھی ایک طوق ہے۔ خدا کا فیض دعا سے شروع ہوتا ہے ہرایک کو چاہیئے۔ کہ دعا مین لگا رہے مگر دعا چند الفاظ زبان سے رٹ لینے اور یون بک بک کرنے کا نام نہین بلکہ دعا تو مر رہنے کا مرادف ہے۔ ایک ہندی مثل ہے۔ جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا۔ دعا مین قوت مقناطیسی ہوتی ہے جو خدا کے فضل کو انسان کی طرف جذب کراتی ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ ادعونی استجب لکم بھلا یہ بھی کوئی دعا ہے۔ کہ زبان سے اہدنا الصراط المستقیم پڑھ رہے ہین اور دل مین ہے۔ کہ جلدی چل کر دوکان کھولین یا کاشتکاری کا کام کرین۔ یہ دعا نہین بلکہ اپنی عمر کو ضائع کرنا ہے۔ جب تک انسان خدا کو مقدم نہین کرتا پورے طور سے دعا مین محو نہین ہوجاتا۔ تو دعا کچھ فائدہ نہین دیتی۔ فرماتا ہے۔

فلاح کس نے پائی

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ یعنی نجات پا گئے فلاح پا گئے وہ لوگ جو اپنی دعا مین خشوع سے کام لیتے ہین۔ یعنی جو گریہ زاری کرتے ہین۔ پگھل جاتے ہین محو ہوجاتے ہین ان کے لئے فلاح کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ فلاح سے مراد دنیا کی محبت اور اس کے دھندون سے رستگاری ہے۔ انسان کے دل مین دو محبتین نہین جمع رہنی چاہئین ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دون۔ این خیال است و محال است و جنون

جہان دنیا کی محبت ہو وہان خدا کی محبت بھی ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔ آگے فرمایا۔

اعراض عن اللغو کا نتیجہ

والذین ھم عن اللغو معرضون۔ سب لغوون کی مان دنیا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کی محبت سے اعراض کرتے ہین۔ وہی فلاح پاتے ہین۔ دنیا چھوڑنے سے یہ مراد نہین کہ ہاتھ پیر توڑ دے دکان نہ کرے دنیا کے کاروبار چھوڑ دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا کو مقدم کرے فرمایا۔ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی ہمارے ایسے بندے بھی ہین۔ جو بڑے بڑے کارخانہ تجارت مین ایک دم کے لئے بھی ہمین نہین بھولتے۔ خدا سے تعلق رکھنے والا دنیادار نہین کہلاتا۔ بلکہ دنیادار وہ ہے جو خدا یاد نہ ہو پس فلاح یافتہ وہ ہے جو دنیا کی محبت سے منھ پھیرے اللہ تعالیٰ کی محبت جب کمال کو پہونچ جائے تو دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔

قاعدے کی بات ہے کہ ایک نیک فعل دوسرے نیک فعل کو پیدا کرتا ہے اور بدفعل سے دوسرا بدفعل پیدا ہوتا ہے۔ انسان نے جب خدا کی طرف رجوع کیا تو دنیا کے گند سے نجات پائی اور دنیا سے نجات پائی تو خدا کی طرف جھکا خدا کی سچی محبت دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرتی ہے یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ خدا کی محبت کا درجہ کمال تک پہونچانا ہے

زکوۃ کی توفیق کیونکر ملتی ہے

والذین ھم للزکوۃ فاعلون اور جو خدا کے رستے مین صدقات وغیرہ دیتے ہین۔ یہ عن اللغو معرضون کا نتیجہ ہے جب دنیا کے مال کی محبت نہ رہے تو خدا کی راہ مین دینے کی توفیق ملتی ہے۔ دنیا کی محبت بخیل بنا دیتی ہے۔ آخرت کو بھلانا اور دنیا سے دل لگانا یہ سخت منع ہے۔ اگر دنیا کی محبت دل مین جاگزین ہو تو قارون کا خزانہ بھی کفایت نہ کریگا اور اگر دنیا سے دل نہ لگایا تو پھر شرح صدر سے خدا کی راہ مین دیا جائیگا۔ جو کچھ ہوگا اسی راہ مین خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھا جائیگا۔ دیکھو ہزارون دنیادار ایسے ہین جو زکوۃ نہین دیتے اگر وہ دین تو غرب قحط سے بچ رہین۔ زکوۃ زیور پر بھی ہوتی ہے۔ اور دوسرے مالون پر بھی سوائے جواہرات کے۔ خدا کا حق واجب یہی دنیا کی محبت نہین دینے دیتی۔ ہزارون امیر مین ان مین سے بعض اگر دیتے ہین تو وہ اپنے خزانون کے حساب سے نہین دیتے یہ قوت زکوۃ دینے کی۔ لغو سے کنارہ کشی پر حاصل ہوتی ہے۔ پس تم دنیا کی محبت کم کرو بلکہ نہ کرو۔ تا زکوۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ۔

زکوۃ دینے کا نتیجہ

اس سے آگے۔ والذین ھم لفروجھم حافظون۔ فرمایا۔ یہ نتیجہ ہے مالون کی زکوۃ دینے کا۔ جب ایک شخص خدا کا ایسا فرمانبردار ہے اور اس قدر خدا کی راہ مین فدا ہوگیا ہے۔ کہ اس کی راہ مین اپنے مال کو اپنا مال نہین سمجھتا۔ تو پھر وہ دوسرے کے حق پر کب بے جا قبضہ کرے گا۔ سب سے بڑا حق یہ ہے کہ انسان دوسرے کی بیوی پر بدنظر ہی نہ کرے۔ پس جو شخص اپنے حقوق جائز کو خدا کی راہ مین قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ کیا وہ دوسرے کے حقوق پر خواہ مخواہ قبضہ کریگا

ایک نیک فعل سے دوسرا نیک فعل پیدا ہوتا ہے

پھر فرمایا والذین ھم لامانا تھم وعھدھم راعون۔ دیکھو جب اول درجے کی نیکی حاصل ہوجاتی ہے۔ تو چھوٹے گناہ خود بخود دور ہو جاتے ہین۔ بلکہ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ پہلے فرمایا کہ دعا کرو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لغو سے بالخصوص دنیا سے اعراض کر دیگے۔ جب دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوئی تو صدقات دینے کی توفیق ہوگی۔ جب سینہ ایسا شرح ہوگیا۔ تو دوسرے کے حقوق سے بھی ڈریگا اور جب دوسرے کے حقوق مین دست اندازی نہ کی تو جو حق اس کے ذمے ہین ان مین کب کوتاہی کریگا۔ ضرور ہے کہ ان کی پوری محافظت کریگا۔

محافظت صلوۃ سب نیکیون کی جڑ ہے

آگے فرماتا والذین ھم علی صلوتھم یحافظون۔ یعنی جو اپنی نمازون کو پابندی سے گذارتے ہین اور ان کو کسی حالت مین نہین چھوڑتے۔ نماز خدا کا حق ہے۔ فرمایا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

ہیں سے جن وانس کو عبادت کے لیے پیدا کیا سب حقوق سے بعد اپنا حق پیش کیا جو خدا کا حق ادا کریگا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وہ بلاؤں سے محفوظ رہیگا۔ مشکلات حل ہونگی مگر نماز سے یہ مراد نہیں کہ معمولی طور سے رسم و عادت کے طور پر دو چار ٹکرین ماریں یہ نماز نہیں بلکہ نماز وہی ہے جس سے انسان کا دل ایسا گداز ہو جائے کہ پگھل کر آستانہ الوہیت پر بہ نکلے بس اس حالت کا نام نماز ہے۔ نماز کی اللہ کو ضرورت نہیں۔ واللہ غنیٌّ عن العالمین۔ اس میں یہی ایک راز ہے کہ اللہ جو کچھ انسان سے چاہتا ہے وہ انسان کی بھلائی کے لئے ہے سب سے بڑی بہبودی تو خدا سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے جب یہ ہو تو پھر خواہ تمام دنیا دشمن ہو جائے کچھ بھی اس کا بگاڑ نہیں سکتی وہ خدا تعالےٰ اس ایک کے لئے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے جو اسکو نماز پر فرض کیا ہے۔ تو اس میں یہ حکمت ہے۔ کہ نماز ایسی چیز ہے۔ جس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرة بھی سنور جاتی ہے۔ مگر جب تک انسان پختہ کار نہ ہو خطرے ہی میں ہے۔

نماز کی حقیقت

ایک حدیث ہے کہ بہت قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں۔ کہ قرآن ان کو لعنت کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک انسان عمل نہ کرے۔ دلی حضور نہ ہو۔ تو گویا وہ عبادت سانپ کی خاصیت رکھتی ہے۔ دیکھنے میں بہت خوبصورت اور خوش نما مگر باطن دکھ دینے والی زہر سے پُر۔ اسی لئے فرمایا۔ فویلٌ للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون۔ یعنی ان نمازیوں کے لئے بھی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ نماز کی حقیقت یہی ہے۔ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اس کی کل نافرمانیوں سے بچتا رہے۔ نماز تو اسی کا نام ہے مگر یہ حالت نماز انسان کے اختیار میں نہیں۔ پس دعا میں لگے رہو۔ صبح و شام دعا کئے جاؤ۔ تا تم پر رحم کیا جاوے اور یہ حالتیں میسر آئیں۔ آج کل دن بڑے ردی آتے جاتے ہیں۔ جو باتیں

خطرناک دن آنیوالے ہیں

مجھے معلوم ہیں اگر تمہیں معلوم ہوں اور جو یقین مجھے خدا تعالےٰ کے کلام پر ہے۔ اگر تمہیں ہو۔ تو میں سچ کہتا ہوں کہ تم ہر وقت روتے رہو۔ ایک ہولناک زلزلہ آنیوالا ہے جو بغتةً آئے گا اور خدا تعالےٰ اپنی پوری تجلی دکھائیگا۔ دیکھو ابھی کل پرسوں بھی ایک زلزلہ آیا ہے یہ اس بات کے واسطے کہ اللہ تعالےٰ کی انذار کی باتیں نرمی سے شروع ہوتی ہیں۔ دیکھو حضرت موسیٰ کے زمانہ میں پہلے نرم نرم عذاب آئے۔ کہ حشرات الارض نکل آئے۔ خون پھیل گیا۔ قحط پڑ گیا۔ بھلا فرعون قحط کو کیا جانتا تھا وہ تماشہ سمجھتا ہوگا۔ کیونکہ قحط کا اثر تو غریبوں پر پڑتا ہے۔ مگر اس کو یہ خبر نہ تھی کہ ایک دن بطش شدید کا آنے والا ہے۔ جب اس کے منہ سے بے اختیار نکلے گا۔ اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنوا اسرائیل۔ ابتدائی منذرات سے ڈروگے تو نجات پاؤگے۔ جب وہ وقت آگیا تو پھر سوائے رونے اور چلانے کے کیا کر سکتے ہو طاعون بھی ہولناک ایام کی ابتدا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ایک ایسی سخت طاعون آئے گا جو پہلے کبھی نہیں آیا۔ بلکہ ایک ایسی وبا آنیوالی ہے کہ اس کا نام بھی نہیں رکھا جا سکتا۔

مومن وہ ہے جو عذاب آنیسے پہلے ڈرے

دیکھو تم سب کچھ سُن چکے ہو اس کی باتیں سُنکر نافرمان برداری کے راہوں سے بچو۔ وہ سزا دینے میں دھیما ہے۔ اس کی رحمتیں سمندروں سے بھی زیادہ ہیں مگر وہ شدید العقاب بھی ہے اس حالت میں جب انسان اس کے احکام نہ مانے۔ اس کے عذاب سے نہ ڈرے اور جو قبل از نزول عذاب ایسا ڈرے کہ گویا اس پر آ پڑا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور وہ بچایا جاتا ہے۔ مومن کی نشانی یہی ہے۔ کہ وہ عذاب سے پہلے ڈرے جب عذاب آگیا تو اس سے ڈرنا کیا سودمند ہو سکتا ہے پھر تو ہر مذہب کا ڈرتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس مجمع میں کتنے دل ہیں جو ان باتوں سے ڈرتے ہیں۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ یہ دن بہت خوفناک دن ہیں بدعملیوں سے بچو تا بچائے جاؤ۔

مسیح کے دم سے مرنیکے کیا معنے ہیں۔

انبیاء کی زبانی یہ وعدہ ہوتا آیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود آئے گا اور جہاں تک اس کی نظر جائیگی کافر مرتے جائیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو خواہ مخواہ ضد کرتے ہیں اور اس کی توجہ کا نشانہ بنیں گے وہ مریں گے مگر اب تو تمام دنیا نشانہ بن رہی ہے۔

عذاب کیوں آیا

اللہ نے تو اپنی طاعت کے لئے پیدا کیا اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک دل میں بھی خدا کی عظمت نہیں رہی۔ جو کچھ طاعت کرتے ہیں وہ بھی رسم یا عادت کے طور پر۔ دیکھو امرتسر۔ لاہور کے بازاروں میں سے کتنے ادھر سے اُدھر اُدھر سے ادھر گذرتے ہوں گے دوڑے جاتے ہوں گے مگر سب دنیا کے لئے۔ تم پوچھ دیکھو کسی میں اسلام کی تڑپ نہیں۔ جتنی تپش ہے۔ سب دنیا کے لئے۔ جب یہ حالت ہے تو کیوں عذاب نہ آئے۔

خدا سے تعلق پیدا کرو

جب دلوں میں خدا سے تعلق نہیں تو جوش عبادت کیا پیدا ہو انسان بیوی کے خوش کرنے کے لیے ہزاروں ٹکرین مارتا ہے کیا کبھی خدا کے خوش کرنے کے لئے بھی ٹکرین مارتا ہے ایک بچہ مرجاتا ہے تو کیسا روتا چلاتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہیں جب خدا کے ساتھ کچھ تعلق نہیں۔ تو خدا اس کے ساتھ کیا تعلق رکھے گا۔ کم از کم اتنا تعلق تو ہو کہ تمہیں یقین ہو کہ وہ موجود ہے اگر کچھ بھی تعلق نہیں تو خدا کو بھی کچھ تعلق نہو گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ اے جو میری طرف آہستہ آئے میں اس کی طرف تیز آتا ہوں اور جو تیز آئے۔ میں دوڑ کر آتا ہوں۔ گویا خدا اپنے بندے سے بھی سبقت کرتا ہے لیکن اگر بندہ ہی خدا سے بے پروا ہو تو پھر کیا۔

مسیح موعود ذوالقرنین ہے

مینے ایک مرتبہ ذوالقرنین کا حال قرآن مجید میں دیکھا تھا تدبر سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اس میں ہے وہ دراصل اسی زمانے کے لئے بطور پیشگوئی ہے۔ آخر خدا تعالیٰ قصے سنانیوالا تو نہیں جو قرآن مجید کو قصے سمجھے وہ میرے نزدیک مومن نہیں۔ اسکی کوئی بات بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتی ذوالقرنین نے مغربی سفر کیا جہاں کیچڑ میں آفتاب غروب ہوتے پایا اور مشرقی سفر کیا تو ایسی قوم کو دیکھ جہاں ان پر سورج چڑھا ہوا ہے اور وہ دھوپ سے بچاؤ نہیں کر سکتے۔ تیسری قوم وہ جنہوں نے اسکی حمایت طلب کی اور چاہا کہ یاجوج ماجوج کے آگے ان کو سد بنادے۔ اصل میں یہ مثالی طور پر مسیح موعود کا ذکر ہے۔ ائمہ اہل بیت سے بھی ایک نے لکھا ہے کہ ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے دیکھو ہمنے بھی دنیا کی تمام رائج صدیوں میں سے دو صدیوں کو پایا ہے۔ اللہ نے پیشگوئی کے رنگ میں فرما دیا۔ کہ اس کا تین قوموں سے سابقہ پڑیگا۔ ایک تو مغربی جو (یعنی انگریزی قومیں) اندھیرے میں ہیں اور پانی صاف نہیں رکھتے یعنی ہدایت کے نور سے الگ ہیں اور انجیل کی وحی کا پانی صاف نہیں بلکہ اب تحریف و تبدیل سے کیچڑ کے مشابہ ہوگیا ہے اور دوسری مشرقی قوم یعنی وہ جو سایہ امام کے

نہیں ہو قرآن مجید سے کچھ فائدہ اٹھانا نہیں جانتے بلکہ جاہلیت میں مرے ہیں چنانچہ فرمایا۔ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیۃ ۔ تیسری ہماری قوم بہت خوش نصیب ہے۔ یہ امام کے سایہ میں آ گئے اور چاہا کہ اس طرح سے آ گئے نہیں تو تباہی ہو جائے

جماعت میں تزکیہ نفس کی ضرورت

لیکن ابھی ان کی ابتدائی حالت ہے تزکیہ نفس کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا و قد خاب من دسّٰھا ۔ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ نفس کیا اور نامراد ہو گیا جس نے اپنے نفس کو خراب کر لیا۔

تزکیہ نفس کسے کہتے ہیں

تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق و مخلوق دونوں کے حقوق کی رعایت کرنیوالا ہو۔ خدا تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ جیسا زبان سے وحدہ لاشریک اسے مانا جاتا ہے ایسا ہی عمل سے بھی مانا جائے اور مخلوق سے کسی کو اس کے برابر نہ کیا جائے اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی طور پر بغض نہ ہو تعصب نہ ہو شرارت انگیزی نہ ہو [illegible] مگر یہ مرتبہ [illegible] ابھی تمہارے ساتھ [illegible] نہیں اگر بھی ہوتا ہے [illegible] بھی ہوتی ہیں [illegible] کے حقوق کی رعایت میں [illegible] کہ جب تک تم ایک وجود کی طرح نہ ہو جاؤ گے اور ایک جان نہ ہو جاؤ گے تو فلاح پاؤ گے انسان کا [illegible] معاملہ صاف نہیں تو خدا سے بھی نہیں جب تک خدا کا حق نہ [illegible] مگر یہ بات کو یاد رکھنا کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں جو شخص اپنے بھائی سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا یہ بات سہل نہیں یہ مشکل بات ہے سچی محبت اور چیز ہے اور منافقانہ اور دیکھو مومن کے مومن پر بڑے حقوق ہیں جب وہ بیمار پڑے تو عیادت کو جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگذر سے کام لے خدا کا یہ منشا نہیں کہ تم ایسے رہو اگر سچی اخوت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائیگی۔

آنحضرت صلعم کی جماعت

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت تھی انہوں نے بتشاء [illegible] خواہ گیر سے کہ بعض دیوان و احد ہو گئے خانہ خدا اس کو نہیں کہتے جو خانہ ہو اس گھر کو بتوں سے صاف کرو تا یہ خدا کا گھر کہلائے۔ فرمایا۔ طھرا بیتی للطائفین والعاکفین یعنی میرے گھر کو فرشتوں کے لیے پاک کرو انسان کا دل خدا کا گھر ہے یہ خدا کا گھر اس وقت کہلائیگا اور اس وقت فرشتوں کا

نواف گاہ بنیگا۔ جب یہ اوہام باطلہ و عقائد فاسدہ سے بالکل پاک صاف ہو جبتک انسان کا دل صاف نہ ہو اسکی عملی حالت درست نہیں ہو سکتی دیکھو وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کر لو ایسا نہ ہو کہ پورے مخالف دنیا سے بھی تنگ اور دین کی بھی فکر نہ۔ پہلے جان لو کہ کیا معلوم کہ کون آئیگا۔ سوتا موتی تک رہی سے تو یہ وخشوع وخضوع سے کام لو۔

توبہ سے کیا مقصد ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یعنی توبہ کرو جیسا کہ حق ہے توبہ کرنے کا توبہ [illegible] رجوع کو یہ [illegible] سے توبہ تو کرنا کچھ فائدہ نہیں [illegible] لفظ سے کہا [illegible] جاتی ہے اور [illegible] نہیں ہوتا [illegible] رجوع کرو [illegible] کی جیسا [illegible] وہ [illegible] نہیں۔ جو ایسا [illegible] جانا سمجھتے تو ایک سے [illegible] میں رجوع [illegible] کی عملی حالت [illegible] سے بہت دور ہو گیا ہو تو یہ توبہ نہیں اور توبہ کرو تو ایسے گذشتہ گناہ [illegible] فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین توبہ [illegible] اور [illegible] کوشش کرنے والوں کو [illegible] جائیں خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے

توابین و متطہرین

دو قسم کے آدمی ہیں ایک تو ایسے ہیں یعنی جو نہیں [illegible] خدا کی طرف کامل رجوع ہو گیا دوسرے متطہر۔ [illegible] نفاست کو پانا سے یعنی ایسے لوگ مجاہدے اور طرح طرح سے پاکیزہ رہنے کے لئے زور لگاتے ہیں۔

نفس کی تین قسمیں

نفس کی تین قسم ہیں۔ نفس امارہ ۔ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء یہ نفس تو سوائے بدی کے کچھ اور چاہتا ہی نہیں اس کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ صلاح امارہ کی تعلیم سے انسان تمام برے کام کرتا ہے ہر قسم کی بدی کو شیر مادر کی طرح اختیار کر لیتا ہے جو ایک شخص کو دیکھا کہ مارے انے کے لئے ایک بچہ کو جان مار دیا ۔ حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است ۔ گہ تواند شد مسیحا ۔ گہ تواند خر شدن ۔ پس دوسری قسم نفس کی لوامہ ہے جو اگر بدی سرزد ہو جاتی ہے تو پھر خود ہی اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے تیسری نفس مطمئنہ ہے یعنی نفس کی وہ حالت جب خدا کے ساتھ پوری تسلی پا لیتا ہے۔ اس میں کوئی اضطراب نہیں رہتا بس فیصلہ کر لیا کہ میں ہر حال میں خدا کے ساتھ ہوں جب تک انسان اس حالت تک نہیں پہنچتا وہ بڑی خطرناک حالت میں ہے

جسم کی طرح روح کی غذا بھی ضروری ہے

انسان کو چاہئے کہ

جیسے اور امور کا خیال ہوتا ہے مثلاً کسی کے بدن پر جذام کا داغ نمودار ہو تو اسے آرام نہیں آتا اور ہر وقت ایسی فکر لگ جاتی ہے کہ خدا جانے کیا ہوگا لوگ یوں نفرت کریں گے یوں مجھ سے کنارہ کشی کی جائیگی ایسا ہی روحانی امور سے بھی ہو گیا جیسے جسم کی جذام کی فکر ہے کبھی روح کی بھی فکر کی ہے اس جسم کے جذام سے تو مرنے کے بعد خلاصی ہو جاتی ہے مگر روحانی جذام تو ابد تک اس کے ساتھ دنیا میں بھی تکلیف دہ اور آخرت میں بھی اس کا کچھ خوف نہیں کس قدر نامعقبت اندیشی اور غفلت کی بات ہے دل میں حضرات مقام [illegible] جو خدا کے حضور گویا ہو [illegible] اس [illegible] روایت میں اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ اے میری طرف آنے والو یہ نہ خیال کرو۔ دنیا مومن کے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے بلکہ دنیا تو خریدی ہوئی اسی بہشت میں ہے جتنے انبیاء گذرے ہیں دنیا ان پر لوٹ پڑتی ذخرم اور اعلیٰ حیثیت میں رہتے ہیں۔ اگر دنیا کو قبول کرتے تو کوئی انہیں [illegible] کی حاجت بھی نہ ہوتا کیونکہ سادہ مزاج تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے دنیا کو چھوڑا۔ تو ایک دنیا ان کے تابع کر دی [illegible] اگر ان راستبازوں نے خدا کے لئے دنیا کو چھوڑا تو کیا نقصان اٹھایا۔ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو ملا تو زیادہ [illegible] ہیں رہتے پہلے مکہ کا ساتھ تجارت کو جاتے مگر پھر [illegible] ایمان لانے کا قصہ بھی عجیب ہے کہ شام سے واپس آ رہے تھے راستے میں ایک شخص نے خبر دی کہ تمہارے دوست نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ بیشک سچا ہے کوئی معجزہ طلب نہ کیا کیونکہ معجزہ وہ طلب کرتے ہیں جن کو تعارف نہ ہو جو لنگوٹیا یار ہو وہ کبھی طلب نہ کریگا۔ نا واقفیت ہی میں مشکلات پڑتی ہیں جب کسی کے اندرونی حالات سے آگاہی ہو تو پھر کوئی اعتراض دل میں نہیں آتا آپ یہ سنتے ہی نبی صلعم کے پاس گئے اور کہا گواہ رہو کہ میں آپ پر سب سے پہلے ایمان لانیوالا ہوں کوئی معجزہ نہ مانگا سابقہ حالات ہی معجزہ ہو گئے اس وقت سے تکلیف اٹھائیں مگر آخر سب سے پہلے تخت نبوت پر وہی بیٹھے۔

ایمان کی جڑ حسن ظن ہے

حسن ظن ایک عجیب چیز ہے وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین ۔ خدا تعالیٰ اپنے اعداء کو فرمائیگا کہ تم نے خدا سے بدظنی کی تو کسی پر ایمان نہ رہا۔ تو تم تباہ ہو گئے اور امور سے منہ پھیرنا خدا سے منہ پھیرنا ہے

امور میں اسد کی ہتک موجب عذاب الٰہی ہے

ایک پانچویں کا

چپڑاسی ہوتا ہے اگر کوئی اسکی ہتک کرتا ہے تو گورنمنٹ اس کی بھی سزا دہی کرتی ہے اسلئے کہ جس نے اسے بھیجا وہ عظیم الشان ہے اور سرکاری پروانہ کی وجاہت کو قائم رکھنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے تو کیا وہ خدا جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور جسکی عظمت اور جس کے جلال کے مقابل میں کسی کا جلال نہیں کیا وہ اپنے فرستادہ اپنے رسول کی ہتک دیکھ کر خاموش رہتا ہے ہرگز نہیں مامور کی بے ادبی درحقیقت خدا کی بے ادبی ہے وہ بڑا رحیم و کریم ہے اس لئے عذاب [illegible] ڈھیل دیتا ہے مگر [illegible] نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ امن و صلح کاری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فقط۔

کانگرس کا خاتمہ

چونکہ بہت عرصہ سے روحانی [illegible] سے۔ اور جب کہ عالم قانون قدرت کے ماتحت [illegible] ایک خاص تغیر شروع ہوگیا۔ ایک طرف اگر روحانی انقلاب [illegible] کے ساتھ شروع ہوا تو دوسری طرف دنیاوی باتوں میں بھی ایک خاص [illegible] کام کرنے لگی۔

ہندوستان کے رہنے والے جو سوئے ہوئے تھے خواب غفلت سے جاگے۔ اور اپنی بہتری کی تجاویز سوچنے لگے۔ اور بعض تدبیروں پر عمل شروع کیا مگر یہ کوشش ایسی ہی تھی جیسے کوئی گہری نیند سے یکدم جاگنے والا ادہر ادہر ہاتھ پاؤں مارتا اور بعض اوقات کچھ اپنا ہی نقصان کر بیٹھتا ہے۔ چند تعلیم یافتہ اصحاب کے دلوں میں اپنی حقوق کی نگہداشت بلکہ ان کو وسیع کرنے کا جوش اٹھا تو ان کے واغون نے ایک مجلس کی بنیاد رکھی جسے انڈین نیشنل کانگرس کہتے ہیں۔ اس کانگرس کی نسبت عام طور سے تو یہی مشہور کیا جاتا ہے کہ تمام ہندوستان والوں کی طرف سے ہے۔ مگر عملی طور سے اس میں زیادہ تر حصہ لینے والے ہندو ہی ہیں مسلمانوں میں سے سوائے چند ایک کے کسی نے اس میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی کیونکہ انہوں نے اس میں اپنا کوئی فایدہ نہیں دیکھا بلکہ نقصان ظاہر معلوم کیا۔ ہندوؤں کی کثرت تعداد [illegible] بھی مسلمانوں کی کسی رائے کو باوقعت نہیں رہنے دیتی تھی

اس لئے مسلمان اس سے عام طور پر الگ ہی رہے۔

چونکہ دسمبر کا آخری ہفتہ اب کانفرنسوں اور کانگریسوں کا ہفتہ ہوگیا ہے۔ اس لئے امسال نیشنل کانگرس کا تیئیسواں اجلاس بھی قرار پایا تھا کیونکہ گذشتہ دو میں پولیٹیکل مطلع صاف نہیں رہا اس لئے اکثر اصحاب کی نگاہیں اس کانگرس کے اجلاس کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ کہ دیکھیں [illegible] اپنی آیندہ جد وجہد کو کن اصولوں پر رکھتے ہیں اور ان کو عملی رنگ میں لانے کے لئے کیا ذرایع اختیار کرتے ہیں۔

اور یہی وہی [illegible] کی طبائع جوش میں بھری ہوئی تھیں اس لئے [illegible] زور شور سے کی گئی تھیں۔ [illegible] ہندوستان کا [illegible] جسے پھوٹ کہتے ہیں۔ ابتدا ہی سے نشوونما پا رہا تھا۔ [illegible] سال کے [illegible] رنگ لایا۔ [illegible] کر پک گیا بلکہ [illegible] اور ظاہر ہوا کیونکہ [illegible] بعض سادہ مزاجوں کو [illegible] پر شہادت [illegible] کہ ابتدا [illegible] پیدا نہیں ہوئی [illegible] ملک کی [illegible] گورنمنٹ اپنا حق [illegible] اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ کانگرس میں دو قسم کے خیالات والے [illegible] ہوگئے ایک کو ماڈریٹ کہتے ہیں۔ یعنی اعتدال پسند اور دوسرے کو ایکسٹریمسٹ یعنی انتہا پسند۔ اعتدال پسند وہ ہیں جن کا اصول بقول ان کے یہ ہے۔ کہ ہم لوگ ایسی خود مختاری اور آزادی کے طلبگار نہیں کہ برٹش گورنمنٹ سے کنارہ کش ہوں بلکہ اسی کے زیر سایہ رہ کر اس آزادی کے حصول کی باضابطہ اور صحیح وسائل سے کوشش و جد وجہد کرینگے جیسا کہ نوآبادیوں کو حاصل ہے۔ اور انتہا پسند وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اپنی حکومت کا کامل استقلام خود چاہتے ہیں انگریزی حکومت سے تجربہ سے بھر پایا ہے۔

اب دونوں فریقوں میں پریسیڈنٹ کی نسبت جھگڑا تھا۔ علاوہ اس کے کام کرنے کے اصول میں جو فرق ہے وہ تو ظاہر ہے۔

پہلے ناگپور میں اجلاس کا خیال تھا مگر آخر صورتحال نے مجبور کیا کہ سورت میں اجلاس ہو۔ چنانچہ یہی تجویز پختہ ہوئی۔ اور اس کے قرارداد کے مطابق ۲۶ دسمبر کو اجلاس ہوا۔ سولہ سو کے قریب ڈیلیگیٹ موجود تھے جب ڈاکٹر راش بہاری گھوش صاحب کے کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کی تجویز پیش ہوئی تو غل مچنا شروع ہوگیا۔ بابو سریندر ناتھ بنرجی اپنی تقریر کا ایک فقرہ بھی نہ سنا سکے۔ نا چار اجلاس بند ہوا اور ۲۷ دسمبر کو پھر جمع ہوئے ڈاکٹر گھوش کرسی صدارت پر بیٹھ گئے اور اپنا ایڈریس پڑھنے کے لئے کرسی سے اٹھے ہی تھے کہ مسٹر تلک پلیٹ فارم پر آگئے۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔ مگر ان کو اجازت نہ دی گئی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ناگفتہ بہ ہے۔ جوتوں میں دال بٹی یعنی باہم جوتی پیزار ہوا یا کیا ہوا کہ تہذیب کا خوب نمونہ دکھایا گیا کچھ جوتے ہی چلے۔ بلکہ لاٹھیاں چلنے تک نوبت پہونچ گئی۔

[illegible] حال انہوں نے اب مسٹر [illegible] کی رائے کو [illegible] کے مطابق کر دیا [illegible] کیا یہی لوگ حکومت خود اختیاری کو [illegible] ہیں جو اس طرح پر [illegible] ایک [illegible] کی وقت کے [illegible] اور انضباط کے اصولوں سے [illegible] ہیں۔

کیا یہی لوگ پارلیمنٹ کا کام چلا سکیں گے جنہوں نے کانگرس کے اجلاس کو [illegible] کا مجمع بنا دیا [illegible] بالفاظ دیگر یہ لوگ تمام بدامنی کا بیج بونے والے تھے۔ آخر اس کی یہ رائے صحیح نکلی کہ بہ نسبت نوآبادیوں کے ہندوستان کے معاملات میں سلف گورنمنٹ قائم نہیں ہوسکتی اور اگر قائم کر دی گئی تو ہندوستان کی تباہی اس کا لازمی نتیجہ ہوگی۔ اور ہم پر الزام عاید ہوگا کہ ہم نے اس امانت کی محافظت نہیں کی ہمارے ہاتھ سے نکلتے ہی ہندوستان میں طوائف الملوکی پھیل جائے گی اور سلطنت تباہ ہو جائے گی۔

دیکھئے جو لوگ ایک معمولی مجلس کا انتظام نہیں کر سکتے وہ سلطنت کا کیا کریں گے۔

خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک نئی پولیٹیکل مجلس بنگئی جس کا نام انڈین نیشنل کنوینشن ہے اس میں اعتدال پسند لوگ شامل ہوئے۔ جس میں بارہ رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) جدید قانون انسداد مجالس باغیانہ کی مذمت و مخالفت (مسترد) معلوم نہیں اس کا فایدہ کیا تھا یہ قانون اسی وقت

جاری کیا جاتا ہے۔ جب ایسی مجلس کا وجود پایا جائے
آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک
(۲) کارروائی جلاوطنی پر اظہار ناراضگی۔ (بدر) یہ بھی بالکل بے موقعہ اور فضول معلوم ہوتا ہے۔ اب تو شکریہ ادا کرنے کا موقعہ تھا۔
(۳) ٹرنسوال کے جدید ضابطہ رجسٹری اہل ایشیا کی مخالفت
(۴) ہندوستان کے لئے نوآبادی والے انگریزی کے نمونہ کی سیلف گورنمنٹ۔ (بدر) پہلے قابلیت پیدا کرو۔ پھر درخواست کرو۔
(۵) کونسل وزیر ہند مین ہندی اصحاب کے مقرر ہونے پر اظہار مسرت۔ ہندی عنصر کے اضافہ کی درخواست۔
(۶) جوڈیشل اور اگزیکٹو اختیارات کی علیحدگی کا مطالبہ
(۷) سودیشی تحریک کی تائید (بدر) مگر موجودہ طریق قابل اصلاح ہے۔
(۸) تقسیم بنگال کی مخالفت۔ (بدر) یہ بھی بالکل بیجا ہے۔
(۹) ترقی تعلیم کی ضرورت۔
(۱۰) فوجی اخراجات کی ترمیم و تخفیف کی درخواست (بدر) بے امنی کی روح نکال ڈالو۔

بلاد اسلامی

(بدر کے کالمون کیواسطے مصری اخبارات سے ترجمہ کیا گیا)

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ ہفتہ گذشتہ مین انگریزی سفیر کو باب عالی نے دربار مین باریابی عطا فرمائی اور بہت دیر تک سلطان معظم کے حضور مین گفتگو ہوتی رہی۔ گمان کیا جاتا ہے۔ کہ مسئلہ مقدونیہ اور بعض دیگر ناشائستہ امور کی بیخکنی کے لئے کسی اچھے طریق کی بات ہوئی ہے۔

۲۹۔ دسمبر۔ آج باب عالی سے مجلس حفظان صحت بحری کو ہدایت ہوئی ہے۔ کہ مکہ معظمہ مین مرض ہیضہ کے اور کہیں بھی ہوئے تو اس سال حاجیون کو واپس ہونے کے وقت قرانتین مین کئی ایام تک ٹھہرایا جاوے۔

مصر کے مقامات جرجا و قصلیہ اور سیوط مین مواشی مین دوبارہ طاعون پھوٹ پڑی ہے۔

جامع ازہر کی اصلاح کے متعلق المؤید کی بار بار کی یاد دلانے سے بالآخر خدیو مصر جامع ازہر کی اصلاح کے لئے بڑی توجہ مبذول فرمانے لگے ہین اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے۔

مقامات مقدس

غلاف کعبہ۔ المؤید کے دو پرچون مین غلاف کعبہ کے متعلق دو مبلے چوڑے مضامین شائع ہوئے ہین کہ بعض کی رائے ہے کہ کعبہ کو غلاف چڑھانا بدعت ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ بعض احادیث نبویہ سے استنباط ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ مین بھی کعبہ کو غلاف تھا۔ آجکل قریباً اکثر مسائل فقہ مین گڑبڑ ہو رہا ہے لہذا غالباً اس امر کے متعلق حضرت امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام سے فتویٰ پوچھ کر بدر کے کسی آئندہ نمبر مین درج کیا جاویگا۔

مرمت مسجد عمرؓ۔ باب عالی نے مسجد عمرؓ واقع بیت المقدس کے مرمت و فرش و زینت کے لئے حکم صادر فرمایا ہے مسجد کا سارا خرچ سلطان معظم اپنی جیب سے دین گے۔

حجاز ریلوے۔ حرمین شریفین مین ریلوے سڑک کے بچھانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ماہ ربیع الاول مین مدینہ منورہ تک ریل پہونچ جائیگی اور مولود نبوی کے دن اس امر کے متعلق ایک جلسہ ہوگا۔

مصر کا اخبار مصباح لکھتا ہے۔ کہ وہ فاصلہ جس کو حاجی لوگ بائیس دنون مین طے کرتے تھے۔ اس کو اب حجاز ریلوے کی برکت سے تین دن مین طے کرتے ہین۔

باب عالی سے ڈاکٹرون کی ایک کمیٹی کو حکم صادر ہوا ہے کہ جو لوگ حجاز ریلوے پر کام کرتے ہین ان کی صحت کے متعلق بہت نگرانی رکہین۔

متفرق خبرین

کل دنیا مین ۴۳،۳۴۳ اخبارات روزانہ ہفتہ وار ماہوار ہین۔ ہندوستان کے کل اخبارات کی تعداد ۱۳۱۷ ہے اور اخبارات کے علاوہ ۶۴۷ رسالے ہین بمبئی سے ۱۵۸ اور پنجاب سے ۲۳۱ شائع ہوتے ہین۔

جدہ مین طاعون نمودار ہوا اور بندرگاہ جدہ طاعون زدہ قرار دی گئی۔

ویلیو پے ایبل کے لئے اب نئے فارم نہین گے جسمین فقط اس بات کی تصدیق ہوگی کہ فلان شے حسب فرمائش بھیجی جاتی ہے اور فرستندہ کو اتنا روپیہ ملنا چاہیئے اور بلندہ کی چھٹی پر وی پی کا لفظ لکھنا ہوگا اور یہ کہ کس قدر روپیہ ملنا چاہیئے۔ اور بائین کونہ پر اپنا نام و نشان۔

اضلاع پنجاب مین گھوڑون کے شمار کی کارروائی عنقریب شروع کی جائیگی تا معلوم ہو کہ پنجاب مین فوجی مطالب کے لائق کتنے گھوڑے موجود ہین۔

اپرل سے آخر نومبر گذشتہ تک ملک جاوہ سے دولاکھ ۲۴ ہزار سات سو ٹن ... ولایتی کھانڈ کی ہندوستان مین کھپت ہوئی۔

ہولناک تصادم پانچ بجے صبح کے قریب لدھووال اور لودیانہ کے سٹیشنون کے درمیان دو پسنجر ٹرینون مین واقع ہوا۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہین۔

ہندوستان و افغانستان کی سرحد کے اتصال پر والئی افغانستان سپاہیون کی تعداد مین اضافہ کر نیوالے ہین تاکہ بدمعاش اور لٹیرے سرحدی اور انگریزی علاقہ سے لوٹ مار کرکے افغانستان مین داخل نہ ہو جائین۔

لالہ لاجپت رائے نے بقول وطن سماج اور ان کے انتظامی معاملات سے تعلق رکھنے کا اعتراف کیا۔ حالانکہ آریہ ڈیپوٹیشن نے کالکا مین اس کی تردید کی تھی۔

بمبئی مین ایک وسیع مویشی خانہ کی چھت گرنے سے ۱۵۰ بھینسون سے ۲۰ بھینسین مر گئین۔

بنگال ناگپور ریلوے پر لفٹننٹ گورنر بنگال کی سپیشل ٹرین گذرنے کیوقت جو ڈائنا میٹ کا حادثہ پیش آیا تھا ۲۰۔ دسمبر کو موضع نرائن گڑھ کے چند باشندے جو اسی لائن پر قلی تھے اور پھر موقوف کیئے گئے تھے گرفتار ہوئے انہون نے اقبال کر لیا کہ ہمنے ہی یہ کام کیا۔ صرف اس لئے کہ کسی ٹرین کو صدمہ پہونچے اور قلیون کو پھنسایا جاوے۔

توہم پرستی سے خدا بچائے ایک خاندان کے لوگ دس میل سے تعویذ لاکر اپنے بچے کو جب تک گھول کر نہ پلا لین دودھ نہین پلاتے۔

جاپان مین تعلیمی مصارف پانچ کروڑ روپے سالانہ ہین اور ہندوستان مین ڈیڑھ کروڑ۔

لندن مین ایک کارخانہ مین گیس سے آگ لگ گئی قریب کے کارخانون مین پہونچگئی۔ آگ جلد بجھائی گئی کئی آدمی گم ہین۔

کل ارض حجاز ہیضہ زدہ قرار دیگئی ہے۔

افغانی صوبہ خوست کے سرکاری حکام متصل کے علاقہ جدران کے رہنے والون کی شرارتون سے تنگ آگئے ہین اس لئے اقوام منگال۔ جاجی اور کشوار کے لوگون کے جرگون کو بخدمت گورنر طلب کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کو فہمائش کی جاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

نظم

(جو نعمت اللہ صاحب گوہر سابق محرر دفتر بدر نے پہلے جلسہ تشحیذ الاذہان میں اور پھر حضرت اقدس کے حضور مسجد اقصیٰ میں پڑہی تہی -)

خوشتر آں باشد کہ دلبران ⁂ گفتہ آید در حدیث دیگراں

دار الامان قادیان

اہل دین کو بھی بڑی مدت سے تیری جُستجو
ڈہونڈتے پہرتے تہے شیخ و شاب تجہے کو بکو

صوفی و مُلّا میں بہی اکثر تہی تیری گفتگو
تہی بہت مشتاق تیری دیدۂ نظارہ جو

تو وہ عنقا تہی کہ تیرا کچھ نشان ملتا نہ تھا
تو وہ لیلیٰ تہی کہ مجنون نے تجہے دیکھا نہ تہا

تھا کوئی تجہہ کو یمن کے جنگلون مین ڈہونڈہتا
کوئی روم و شام ہی مین تہا بھٹکتا پھر رہا

کوئی کہتا تہا تیری تعبیر ہے اُمّ القریٰ
جستجو مین الغرض تری ہر اک دیوانہ تہا

ہند کی طرف ۔ آہ ! لیکن آنکھ اٹہاتے ہی نہ تھے
ایسے بھٹکے تھے کہ سیدہی راہ پہ آتے ہی نہ تھے

کہائے غوطے مدتون تک جب اسی گرداب مین
ایک ہل چل مچ گئی اسوقت شیخ و شاب مین

مل گیا آخر نشان تیرا یہان پنجاب مین
ماہ کی ہو گیا منعکس تیرے آب مین

فخر موجوداتِ عالم کی تو ہی منزل بنی
مہدی و اصحابِ عیسیٰ کی تو ہی محفل بنی

وہ نبیؐ ہاشمی کوثر کا جو مختار ہے
جملہ سرکارون سے بڑھ کر جس کی اک سرکار ہے

جس کے دم سے چشمۂ توحید اب سرشار ہے
جسکی کامل پیروی سے سب کا بیڑا پار ہے

سچ ہُوا فرمودہ اسکا مرحبا ! صلِّ علےٰ !
مجہہ کو ہندوستان سے[1] ہے آرہی ٹھنڈی ہوا

ہند مین آئیگا مہدی رمز اسمین تہی یہی
اے مسلمانو ! کیا غور اسپہ بہی تم نے کبہی

پیشگوئی تہی بڑی یہ احمدؐ مختار کی
سرورِ عالم کا صدقہ ! ضد سے باز آجاؤ بہی

یاد رکھو ۔ ورنہ اکدن تم پہ ایسا آئیگا
تم مین کا ہر آدمی ننگِ بشر کہلائے گا

بخت پر نازان ہو اپنے تو بہی اے ہندوستان
آگیا آخر تیرا مہدی ۔ مسیحائے زمان

تخت پر تیرے ہوا اترا کہتیا برا جمان
پھر بنے گا جسکے تو انفاس سے جنت نشان

سُن ذرا بانگ جرس سے تو بڑی مدت سے ہان
تیز چل ! آگے نکل جائیگا ورنہ کاروان

اے مثیل مکہ ! اے دار الامان اے قادیان
تیری خاطر ہمنے جھیلی ہین ہزارون سُولیان

تیری خاطر بہ گئین آنکہون سے خون کی ندیان
تجہہ پہ قربان کر دئے ہین ہمنے سب آرام جان

سہنے برسون ہی تلک رو رو کے پایا ہے تجھے
مال و زر خویش و اقارب کہو کے پایا ہے تجھے

خون دل کہایا کئے ہم سہ جبین برسون تلک
چرخ تہا دشمن ہمارا اور زمین برسون تلک

خونفشان آنکہین ہماری یہ رہین برسون تلک
ہمکو راتون نیند آئی ہی نہین برسون تلک

تب کہین جاکر ملی ہے تو ہمین اے قادیان
مال ہے کیا چیز ! کیون تجہہ پر فدا کر دین نہ جان

ہم کہاں اور احمدؐ مختار کا دلبر کہاں
قادیان کے یہ سہانے دلکش منظر کہاں

مسجد اقصیٰ کہاں ۔ محراب اور منبر کہاں
نور دین ۔ احسن کہاں اور صادق مخبر کہاں

شکر تیرا میرے مولا ہم سے کیونکر ہو ادا
خدمتِ مہدی کو تو نے آج ہم کو چن لیا

اب زمین اپنی الگ ہے آسمان سب سے الگ
بام مقصد اور ہے اور نردبان سب سے الگ

جسم اپنا ہے نرالا اور جان سب سے الگ
ہے نصیبون کا نیا بہیس اور نشان سب سے الگ

راہ و رسم اہل دنیا سے نہین ہم آشنا
ہم وہ فانی ہین نہین جن کو کبہی مطلق فنا

تیرا ثانی کوئی قریہ آج دنیا مین نہین
حق تو یہ ہے آج تو ہے قادیان کی سرزمین

آج ہے سکتے کے عالم مین نگاہ نکتہ بین
یثرب رکہے ہے جسمین ذرا بہی کم نہین

آج یورپ اور امریکہ بہی ہین تجہہ پہ فدا
محو حیرانی کہڑا ہے آج سارا ایشیا

کون واقف تہا ۔ ہے تو پوشیدہ ہندوستان مین
جو کہ چمکیگا ستارے پر ترے اک آن مین

اور ہے وہ گوہر نایاب تیری کان میں
بیسیون جگہون پہ جس کا ذکر ہے قرآن مین

جس کے دم سے پھر پھلے پہولیگا چمنستانِ ہند
ڈہونڈہین گے کپڑون سے جسکی برکتین شاہانِ ہند

جس کے عدل مین تیغ غزا چلتی نہین
لاکھ سر پٹکے عدو ۔ اس کی ذرا چلتی نہین

شرک اور عیسیٰ پرستی کی ہوا چلتی نہین
ہو گئی ہے کُند سیفِ چشتیا چلتی نہین

کوئی بہی خنزیر روئے ارض پہ چہوڑا نہین
ہے صلیب ایسی کہان ۔ اُسنے جسے توڑا نہین ؟

بہائیون کی کیا کہین پر آہ ! اپنی داستان
دیکھتے ہین سینکڑون ہی اپنی آنکہون سے نشان

لکھ نہین سکتا قلم اور کہہ نہین سکتی زبان
چہوڑتے پھر بہی نہین ہین جہل اور نادانیان

کوچۂ اسلام سے ان کو ہوا آئی نہین
ان کے آگے کچھ حقیقت مین مسیحائی نہین

بعض اپنے زعم مین ہین خیر خواہ اسلام کے
بعض آزادی کی دھن مین ایسے متوالے ہوئے

دوستِ نادان بنکر ہین عداوت کر رہے
دہوبی کے کتے ہوئے گھر کے رہے نہ گہاٹ کے

اِن بچارون کو خبر کیا ہے چیز کیا اسلام ہے
ہے مسلمانی کہاں ؟ اسلام کا اک نام ہے

اے عزیزو ! قادیان کے یہ کرشمے دیکھ کر
نورِ دین سے جبکہ ہو جائین منور بحر و بر

کیون ٹپڑی کے نشے مین ہو رہے ہو بیخبر
خود بخود مل جائیگی تمکو لبرٹی ارض پر

کام آئیگا نہ تیرے پالٹیکس اے مہربان
جب دکہائیگا خدا اپنے تو قہری نشان

(حقیت)

[1] حدیث مین آیا ہے ۔ مجہے ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے ۔

[illegible]

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - پیر محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے نکتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم ن۔ د۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل اسی صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت ۱۲؍ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجینگے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام ان کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اس وجہ سے یہ گران رعایت گوارا کی گئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت رہ گئی ہے کیونکہ خریدار صورت ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بجز کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں بکیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ کے پیشگی خریداروں کو دی جاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاختلاف رد شیعہ۔ سلاسل التعلیم درس قرآن کریم کی دعائیں منظوم احمدی کا میں عیسیٰ مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب یہ کتب بذریعہ ویلیو پی منگوا سکتے ہیں وی پی عدد لیکن ارسال کا کتابوں پر ٹکٹ بہرحال ہم لگائیں گے کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ نوٹ۔ یاد رہے کہ صرف ۵۰۰ درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کی طرف متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲؍

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گوریکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۵۰ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱؍

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کا رفاہ پر اسے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳؍ عصمت انبیاء ۴؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں وہ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر چھاپی گئی ہے

ولایتی کاغذ پر مجلد ۵؍

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں

قیمت ۱؍

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند تھا یا عارضی ثبوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا۔ اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا۔ جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم

ممبر کال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد **حبوب مقوی** کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر تھکا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سیکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایک روپیہ (عہ) علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں۔ از انجملہ سرمہ عجیب ۲ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ دمعہ۔ آنکھوں سے پانی بہنا اور پیچ پن اور ضعیف پہولا کے لئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی تریاق سوزاک عام سفوف جریان [illegible]

سفوف مفرح یا متم۔ دیرینہ سوزاک جن میں سوزش و کار آتی اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بے کل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور جلد اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے

قیمت فی بکس عہ

پتہ۔ خوشخط بعد حالات مفصل عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسنگھ گوجرانوالہ

مدبر پریس قادیان میں۔ ان سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم الله الرحمن الرحیم ـ نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

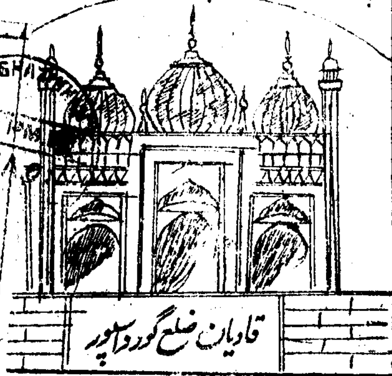

بدر
BADR — QADIAN

قیمت از معاونین ... قادیان میں ہے

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از غربا و طلبا و غیر مذاہب ... گورنمنٹ ...

جلد (۷) | مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ـ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء | نمبر (۲)

فی پرچہ ... | مرکز گرم باتوں کا ہی چہار در قادیان بسینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ـ اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب | دوا ہمی شفا ہمی غرض از الامان ہمی | افریقہ ...

دس شرائط بیعت

اول ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ـ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ـ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ـ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ـ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ـ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ـ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ـ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ـ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ـ نہم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ـ دہم ـ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ـ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام است
آن رسولے کش محمد است نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
است او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ما ست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
مصطفی ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شدہ با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... ۳۰

عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دنیوی اخبار ...

مابعد ... ... صمہ

عام قیمت پیشگی بغیر اوراق دنیوی اخبار ...

فی پرچہ ... ... ۲؍

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ... بحساب مابعد لی جاوے گی جو اخبار ... کسی پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا ـ رسید اخبار میں دی جاوے گی علیحدہ رسید روانہ نہ ہوگی ـ لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئیے ـ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے ـ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ـ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج دین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو ـ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ـ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ـ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ـ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ـ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ـ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ـ آمین ـ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ـ

بنگر اے قوم نشانہا خداوند قدیر

حدیث کا یہ مضمون اکثر مسلمانون کو معلوم ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دم سے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہوتے جائین گے جب سے حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہم نے دیکھا تو یہی دیکھا کہ جس نے مخالفت کے لئے سر اٹھایا اسی نے نیچا دیکھا اور جو مقابل مین آیا اُسی نے شکست پائی اور جس نے آپ کا ہلاک ہونا چاہا وہ خود ہی ہلاک ہوا تعجب ہے کہ باوجود اس قدر تکبر شکن شاہدون کے بعض لوگ ابھی تک ناحق بے جا مخالفت پر کمر بستہ ہین اور ہر طرح شوخی و شرارت سے پیش آنا یہان تک اخلاقی حدود سے بھی گذر جانا موجب ثواب سمجھتے ہین ۔ اللہ تعالے ان کو ہدایت کرے اور دوسرون کے حال سے عبرت پکڑنے کی توفیق دے ۔

چکوڑی ضلع گجرات مین ایک سجادہ نشین تھے ۔ آپ پہلے تو جیسا کہ عام صوفیون کا مذہب ہے ۔ سہ

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام

با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اس سلسلہ عالیہ کی مخالفت مین کچھ نہ کہتے تھے مگر تقریباً ایک سال گذرتا ہے کسی صاحب کی تحریک سے آپ مخالفت کرنے لگے بلکہ ایک فتوے بھی لکھدیا کہ ان لوگون (احمدیوں) کے پیچھے نماز جائز نہین اور کچھہ خلاف شرع الزامات بھی لگائے کہ یہ لوگ ایسی باتون کے قائل ہیں ۔ اس بارے مین ایک کھلی چٹھی ان کی خدمت مین بذریعہ الحکم لکھی گئی کہ آپ ان باتون کو ہماری کتابون سے نکالدیوین بلکہ کتابین دیکر ایک خاص آدمی بھی بھیجدیا ۔ مگر آپ نے مطلق توجہ نہ کی اور اپنی بات پر اڑے رہے اس کے بعد ہم سراج الاخبار جہلم مین پڑھتے ہین ۔ پہلے بالکل تندرست تھے کہ ۱۰۔ دسمبر کو نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد شام کے وقت ابھی اذان کا وقت نہ ہوا تھا کہ فوت ہو گئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی موت مفاجاۃً واقع ہوئی ۔ پھر یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کا کوئی بیٹا یادگار نہ رہا ۔ اب اس اتفاقی موت کو مد نظر رکھکر ہم پہلے تو انجام آتھم کو پڑھتے ہین جس مین اس گدی نشین کا نام بھی ان علماء و فقراء کی فہرست مین درج ہے جن کو مباہلہ کیلئے مدعو کیا گیا تھا پھر اسی کتاب مین یہ عبارت بھی درج پاتے ہین کہ

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ مین حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنیوالون کی مجلسون سے الگ ہو ۔ اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو آمین ۔

پھر اشتہار تبصرہ مین (جسکی نسبت ارشاد ہے کہ یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ مین چسپان کرین) یہ لکھا ہوا پڑھتے ہین "سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آنحضرت صلعم سے کیا ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنون کا آج موبہ دیکھتے ہو پھر نہین دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور ان کا نام و نشان نہین رہیگا ۔"

پھر یہ

"تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے اس چکی مین جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جاویگا ۔ یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہ رہین گے ۔

تو واللہ ایک لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے ۔

ربّنا اٰمنّا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین ۔

ضرورت

دفتر اخبار بدر کے لئے ایک خوشنویس و محنتی کاتب کی ضرورت ہے ۔ جس کا عربی خط بھی عمدہ ہو ۔ درخواستین معہ نمونہ خط و نقول سندات بہت جلد بنام ایڈیٹر آنی چاہئین ۔

نہایت ضروری ۔ قابل توجہ احباب

جو صاحب دفتر بدر سے اخبار کے متعلق خط و کتابت کرین وہ ضرور اپنی خریداری کا نمبر لکھین جو چٹ پر لکھا ہوتا ہے مگر اس سے مراد رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۸ نہین ۔

جو صاحب خط کا جواب چاہئین ۔ وہ جوابی کارڈ بھیجین ورنہ شکائیت معاف ۔ اخبار کی مالی حالت اس خرچ کو برداشت نہین کر سکتی ۔

۲ر جنوری کا پرچہ نہین چھپا

بعض احباب نے شکائیت کی ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ نہین ملا انکی خدمت مین عرض ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ بوجہ مصروفیت جلسہ حسب معمول نہین چھپا

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰بار	چھ ماہ ۲۴بار	سہ ماہ ۱۲بار	دو ماہ ۸بار	یک ماہ ۴بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۳
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے ۔ اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائیت نہ ہو سکیگی ۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے کسی اشتہار پر مناسب سمجھے ۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے ۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلے کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے ۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے ۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ۔ عہ ر فیصدی لیا جاویگا ۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب سے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے ۔

یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی ۔

۷۔ مینجر کا اختیار ہے ۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے ۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین ۔

۹۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری صفحون پر دئے جاوینگے ۔ جہان جہان مینجر مناسب سمجھے ۔

ڈائری

القول الطیب

۶ر جنوری ۱۹۰۹ء - ایک دوست نے اپنا خواب بیان کیا جس میں یہ آیت بھی تھی - من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً

فرمایا - ایک عالمگیر عذاب کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جس سے نجات کا ذریعہ صرف تقویٰ ہی ہے دیکھو یہ قحط جو بڑھتا جاتا ہے یہ بھی شامت اعمال ہی ہے جو اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ اللہ کے حضور توبہ کرے مگر توبہ کے آثار نظر نہیں آتے یہ لوگ بار بار تکذیب کرتے ہیں نشان پر نشان دیکھتے ہیں اور پھر نہیں مانتے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ کیوں تکذیب و تکفیر پر کمربستہ ہیں نہ قرآن مجید ان کے ساتھ نہ احادیث ان کے ساتھ موجودہ حالات پکار پکار کر ایک مصلح کی ضرورت جتا رہی ہیں - غرض عقلی نقلی دونو طریق سے یہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں - مگر پھر بھی باز نہیں آتے بار بار جہاد کو پیش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے - کہ جب کوئی گورنمنٹ مذہب کے لئے نہیں لڑتی تو وہ جو خدا کی طرف سے آیا وہ کس لئے تلوار سے جہاد کرتا - اب تو زمانہ دلائل سے جہاد کرنیکا ہے - جو ہو رہا ہے - یہ لوگ عجیب قسم کی تاریکی میں ہیں کہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا - جو ان کے رہبر بنے ہوئے ہیں وہ عجیب قسم کے مکروں سے کام لے رہے ہیں - دنیا ہی دنیا میں ان کا مقصود ہے - اسلام میں ایک بیج بویا گیا تھا بجائے اس کے کہ اس کی آبیاری کرتے اس کو اکھاڑنے کے درپے ہیں -

۸ر جنوری ۱۹۰۹ء - فرمایا - بڑے تعجب کی بات ہے کہ آخری زمانہ کے متعلق جس قدر نشانات تھے ان میں سے بہت پورے ہو چکے مگر پھر بھی لوگ توجہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ غنی ہے اور اس کو ان لوگوں کی پروا نہیں - جو اس سے لاپرواہی اختیار کرتے ہیں - یہ لوگ دنیا کے معمولی کاموں کے لئے کس قدر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی دین کی تحقیق کے لئے محنت نہیں اٹھاتے - بلکہ طرح طرح کے بیہودہ عذر کرتے ہیں حالانکہ جیسے اور معمولی کام دنیا کے کر رہے ہیں ایسا ہی اس النبا العظیم کی تحقیق بھی یہ کر سکتے ہیں جس پر اخروی زندگی کی بہبودی کا دارومدار ہے -

ایک شخص نے جو اکثر صوفیوں کی صحبت میں رہا ہے - عرض کیا کہ دعا کریں کہ مجھے خدا کا شوق و معرفت حاصل ہو - فرمایا - پہلے ایمان کو درست کرو - یہ ریاضتیں جو طریقہ نبوی سے باہر ہیں - یہ تو کسی کام نہ آئیں گی اور نہ منزل مقصود کو پہونچائیں گی - دیکھو بعض جوگی اس قدر ریاضتیں کرتے ہیں کہ اپنے بازو سکھا لیتے ہیں مگر اللہ کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ ایک تو ارشاد نبوی کے خلاف دوم ایمان ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - انما یتقبل اللہ من المتقین -

یعنے اللہ ان کی عبادت قبول کرتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور ڈرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے منشا کے مطابق کام کرتے ہیں اور سب سے پہلا کام تو یہ ہے - کہ اس کے مامور کو مانیں - دیکھو یہودی خدا کو مانتے ہیں اور مشرک بھی نہیں - قبلہ بھی ان کا وہ ہے جو پہلے مسلمانوں کا رہ چکا ہے مگر پھر بھی خدا کے حضور مقبول نہیں صرف اس لئے کہ اللہ کے رسول کو نہ مانا - رسولوں کو نہ ماننے سے وہی جنہیں عالمین پر فضیلت دیگئی تھی - ملعون ہوئے - کیونکہ گناہ تو اور بھی ہیں مگر سب سے بڑا گناہ مامور من اللہ کا انکار ہے غور کر کے دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ سب سے بڑا گناہ یہ کیوں ہے جس قدر گناہ ہیں وہ سب خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانبرداری سے پیدا ہوتے ہیں اور خدا کے احکام ماموروں کی معرفت دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں پس جب ان احکام کے لانیوالے کو نہ مانا تو گویا اللہ کے کسی حکم کو بھی نہ مانا کیونکہ جس نے اللہ کی مرضی ظاہر کرنی تھی جب اس کا انکار کیا تو اس کی رضامندی کی راہوں کا کیونکر علم ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہودی باوجود خدا کو ماننے نماز روزہ کرنے کے بندر سور کہلائے - اس شخص نے عرض کیا حضور میں ایمان لایا - فرمایا - پھر توبہ و استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو - منزل مقصود تک پہونچ جاؤ گے - اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں - آخر انہی مسلمانوں میں سے وہ تھے جو قطب و ابدال اور غوث ہوئے اب بھی اس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں قلب سلیم پیدا کرو - نماز سنوار کر پڑھو دعائیں کرتے رہو - ہماری تعلیم پر چلو ہم بھی دعا کریں گے یاد رکھو ہمارا طریق بعینہ وہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا - آجکل فقرا نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں یہ چلے اور ورد وظائف جو انہوں نے رائج کر لئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں - اصل طریق اسلام قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ و انابت الی اللہ سے کرتے رہنا - بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہونچا دیتی ہے - یہ ہے تو سب کچھ ہے والسلام

۹ر جنوری ۱۹۰۹ء - فرمایا - ہم جو کتاب کو لیکر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اور اسی سے ہدایت پائے اور یوں بھی اکثر دل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو بیدار کرنے کے لئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے -

فرمایا - عیسائیوں کی دشمنی اسلام سے پرانی ہے گو اندان کے پادری اب گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں - مگر یہ آریہ ابھی تازہ تازہ دشمنی سیکھتے ہیں - اس لئے زیادہ پرجوش ہیں مگر افسوس کہ ان میں طلب حق نہیں ان کے اعتراضوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے معترضوں نے صحیح طور سے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا چنانچہ یہ لکھتا ہے کہ مسلمان کہتے ہیں قرآن آسمان سے لکھا لکھایا اترا - بھلا جی وہ کس طرح اترا - دراصل مسلمان جو استعارہ کے رنگ میں کہتے ہیں - قرآن مجید آسمان سے اترا ہے - اس کے غلط معنے اس نے کر لئے - مگر یہ طریق تقوے سے بہت بعید ہے -

۱۲ر جنوری ۱۹۰۹ء - جمعہ کے دن مرنا - مرتے وقت ہوش کا قائم رہنا یا چہرہ کا رنگ اچھا ہونا ان علامات کو ہم قاعدہ کلیہ کے طور سے ایمان کا نشان نہیں کہہ سکتے - کیونکہ کئی دہریہ بھی اس دن کو مرتے ہیں - ان کا ہوش قائم اور چہرہ سفید رہتا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ بعض امراض ہی ایسے ہیں - مثلاً دق و سل - کہ ان کے مریضوں کا اخیر تک ہوش قائم رہتا ہے - بلکہ طاعون کی بعض قسمیں بھی ایسی ہی ہیں - ہم نے بعض دفعہ دیکھا کہ مریض کو کلمہ پڑھایا گیا اور یسین بھی سنائی - بعد ازاں وہ بچ گیا - اور پھر وہی برے کام شروع کر دئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صدق دل سے ایمان نہیں لایا - اگر سچی توبہ کرتا تو کبھی ایسا کام نہ کرتا - اصل میں اس وقت کا کلمہ پڑھنا ایمان لانا نہیں یہ تو خوف کا ایمان ہے - جو مقبول نہیں -

---

معذرت - بسبب عید کے ایک روز مطبع میں رخصت رہی اس واسطے اخبار بجائے ۱۶ صفحہ کے ۱۲ صفحہ پر شائع ہوتا ہے امید ہے کہ ناظرین معاف فرمائینگے -

لیکچر لاہور کے متعلق درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ لیکچر کا تتمہ ہنوز زیر طبع ہے اور نیز اس کے متعلق درخواستیں بنام مہتمم کتب خانہ لنگر آنی چاہئیں نہ کہ دفتر بدر میں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خزینۃ العرفان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تقریر

جو کہ آپ نے دسمبر ۱۹۰۷ء کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم شنبہ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصےٰ میں کی

ابتدائے تقریر جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا کیونکہ بسبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہو سکی اس واسطے آج پھر میں تقریر کرتا ہوں زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ جس قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان میں سے کون سال آیندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائیگا۔

زمانہ نازک ہے ہمارا فرض ہے کہ ہر طرح سے لوگوں کو سمجھا دیں کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے خدا تعالےٰ نے اس قدر بار بار مجھے آئندہ اور بھی خطرناک زمانہ کے آنے کے متعلق وحی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے اور وہ جلد آنے والی ہے جیسا کہ کل بیان کیا گیا تھا۔ طرح طرح کے بلاؤں میں مومن وارد ہو رہی ہیں۔ طاعون ہے۔ وبائیں ہیں۔ قحط ہے زلزلے ہیں۔

صبر کس طرح حاصل ہوتا جب ایسی مصیبتیں وارد ہوتی ہیں تو دنیاداروں کی عقل جاتی رہتی ہے اور وہ ایک سخت غم اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں جس سے نکلنے کا کوئی طریق ان کو نہیں سوجھتا۔ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ وتری الناس سکٰرٰی وما ھم بسکٰرٰی۔ تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ نشے میں ہیں حالانکہ وہ کسی نشے میں نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ نہایت درجہ کے غم اور خوف سے ان کی عقل ماری گئی ہے اور کچھ حوصلہ باقی نہیں رہا۔ ایسے موقع پر بجز متقی کے کسی کے اندر صبر کی طاقت نہیں رہتی۔ دینی امور میں بجز تقوےٰ کے کسی کو صبر حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کر سکتا ہے جو خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو۔ جب تک کہ پہلے ایمان پختہ نہ ہو۔ ادنیٰ نقصان سے انسان ٹھوکر کھا کر دہریہ بن جاتا ہے۔ جس کو خدا کے ساتھ تعلق نہیں اس میں مصیبت کی برداشت نہیں دنیادار لوگ تو ایسے مصائب کے وقت وجود باری تعالےٰ کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔

مصائب کا آنا ضروری ہے دنیا کی وجہ ہی ایسی بنی ہے کہ اس میں مصائب کا آنا ضروری ہے۔ دنیا میں جس قدر آدمی گذرے ہیں ان میں سے کون دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت وارد نہیں ہوئی کسی کی مصیبت اولاد پر وارد ہوتی ہے اور کسی کے مال پر اور کسی کی عزت پر۔ غرض ہر ایک کو کوئی نہ کوئی مصیبت اور ابتلا دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ بغیر اس کے دنیا میں چارہ نہیں یہ دنیا کا لازمہ ہے۔ عرب کا ایک پرانا شاعر لکھتا ہے۔ ؎

سئمت تکالیف الحیوۃ ومن یعش
ثمانین حولا لا ابالک یسأم

دنیا میں میں نے بڑی بڑی تکلیفیں دیکھی ہیں اور جو کوئی میری طرح اسّی سال تک جیئے گا وہ لا محالہ بھی کچھ دیکھیگا دنیا کے مصائب تو دراصل چند روزہ کے واسطے ہیں کوئی جلد ہی مرا اور کوئی دیر سے مرا آخر سب نے مرنا ہے۔

تکالیف شرعیہ دین کے راہ میں دو قسم کی تکلیفیں ہیں ایک تکالیف شرعیہ جیسا کہ نماز ہے اور روزہ ہے اور حج ہے اور زکوٰۃ ہے۔ نماز کے واسطے انسان اپنے کاروبار کو ترک کرتا ہے اور ان کا ہرج بھی کر کے مسجد میں جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں پچھلی رات اٹھتا ہے۔ ماہ رمضان میں دن بھر کی بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔ حج میں سفر کی صعوبتیں اٹھاتا ہے زکوٰۃ میں اپنی محنت کی کمائی دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے یہ سب تکالیف شرعیہ ہیں اور انسان کیواسطے موجب ثواب ہیں اس کا قدم خدا کی طرف بڑھاتی ہیں۔ لیکن ان سب میں انسان کو ایک وسعت دیگئی ہے اور وہ اپنے آرام کی راہ تلاش کر لیتا ہے جاڑے کے موسم میں وضو کے واسطے پانی گرم کر لیتا ہے بسبب علالت کھڑا ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے۔ رمضان میں سحری میں اٹھ کر خوب کھانا کھا لیتا ہے بلکہ بعض لوگ ماہ صیام میں معمول سے بھی زیادہ خرچ کھانے پینے پر کرتے ہیں غرض ان تکالیف شرعیہ میں کچھ نہ کچھ آرام کی صورت ساتھ ساتھ انسان نکالتا رہتا ہے۔ اس واسطے اس سے پورے طور پر صفائی نہیں ہوتی۔ اور منازل سلوک جلدی سے طے نہیں ہو سکتے۔

تکالیف سماوی لیکن سماوی تکالیف جو آسمان سے اترتی ہیں ان میں انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔ اور بہرحال برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس واسطے ان کے ذریعہ سے انسان کو خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے

ہر دو کا ذکر قرآن میں ہر دو قسم کی تکلیف شرعی اور سماوی کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں۔ تکالیف شرعی کے متعلق پہلے سیپارہ میں فرمایا ہے الم۔ ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین یعنی مومن وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ پر غیب سے ایمان لاتے ہیں اپنی نماز کو کھڑا کرتے ہیں۔ یعنی صدہا وساوس آ کر دل کو اور طرف پھیر دیتے ہیں۔ مگر وہ بار بار خدا کی توجہ کر کے اپنی نماز کو جو بہ سبب وساوس کے گرتی جاتی ہے۔ بار بار کھڑا کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تکالیف شرعیہ ہیں۔ مگر ان پر پورے طور سے بہرہ حصول ثواب کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہت سی باتوں میں انسان غفلت کرتا ہے۔ اکثر نماز کی حقیقت اور مغز سے بے خبر ہو کر صرف پوست کو ادا کرتا ہے۔

تشریح تکالیف سماوی اس واسطے انسانی مدارج کی ترقی کے واسطے سماوی تکالیف بھی رکھی گئی ہیں۔ ان کا ذکر بھی خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں کیا ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون۔ یہ وہ مصائب ہیں۔ جو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے۔ یہ ایک آزمائش ہے جس میں کبھی تو انسان پر ایک بھارے درجہ کا ڈر لاحق ہوتا ہے وہ ہر وقت اس خوف میں ہوتا ہے کہ شاید اب معاملہ بالکل بگڑ جائے گا۔ کبھی فقر و فاقہ شامل حال ہو جاتا ہے۔ ہر ایک امر میں انسان کا گذارا بہت تنگی سے ہونے لگتا ہے کبھی مال میں نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور دوکانداری بگڑ جاتی ہے۔ یا چورے جاتے ہیں کبھی ثمرات میں نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پھل خراب ہو جاتے ہیں کھیتی ضائع جاتی ہے یا اولاد عزیز مر جاتی ہے

[illegible] مین اولاد کو بھی شریک ٹھہراتے ہیں اولاد کیا [illegible]
[illegible] ہوتا ہے اکثر لوگ [illegible] گھبرا کر [illegible]
کہ آپ دعا کریں کہ میری اولاد ہو۔ اولاد کی [illegible]
کہ بعض اوقات اولاد کے مرجانے سے [illegible]
جاتے ہیں۔ بعض جگہ اولاد انسان کو ایسی عزیز ہوتی ہے
کہ وہ اس کے واسطے خدا کا ایک شریک بن جاتی ہے۔
بعض لوگ اولاد کے سبب سے [illegible]
بن جاتے ہیں۔ بعضوں کے بیٹے عیسائی بن جاتے ہیں
تو وہ [illegible] اولاد کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے
چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں۔ تو وہ ماں باپ کے واسطے
[illegible] کا [illegible] ہو جاتے ہیں۔

[illegible] ۔ کبھی اللہ تعالےٰ ظالم نہیں۔ جب
کسی پر مصیبت ہو۔ اور وہ صبر
کرے۔ تو جتنا صدمہ ہو۔ اتنا ہی اس کا اجر بھی زیادہ
ہوتا ہے۔ خدا اللہ رحیم غفور [illegible] ہے۔ وہ انسان
کو اس واسطے تکلیف میں نہیں ڈالتا کہ وہ تکلیف اٹھا کر دین
سے الگ ہو جاوے۔ بلکہ تکالیف اس واسطے آتی ہیں کہ
انسان آگے قدم بڑھاوے۔ صوفیا کا قول ہے کہ ابتلاء
کے وقت فاسق آدمی قدم پیچھے ہٹاتا ہے لیکن صالح آدمی
اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ ایک روایت میں لکھا ہے

انبیاء اور رُسل کس طرح بنتے ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت
ہوئے تھے۔ انبیاء اور رسل کو جو بڑے بڑے مقام ملتے
ہیں وہ ایسی معمولی باتوں سے نہیں مل جاتے جو نرمی سے
اور آسانی سے پوری ہو جائیں بلکہ ان پر بھاری ابتلاء اور امتحان
وارد ہوئے۔ جن میں وہ صبر اور استقلال کے ساتھ کامیاب
ہوئے۔ تب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑے بڑے درجات
نصیب ہوئے۔ دیکھو حضرت ابراہیم پر کیسا بڑا ابتلاء آیا۔
اس نے اپنے ہاتھ میں چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے
اور اس چھری کو اپنے بیٹے کی گردن پر اپنی طرف سے پھیر دیا۔ مگر
آگے بکرا تھا۔ ابراہیم امتحان میں پاس ہوا اور خدا نے بیٹے
کو بھی بچا لیا۔ تب خدا تعالےٰ ابراہیم پر خوش ہوا کہ اس نے
اپنی طرف سے کوئی فرق نہ رکھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ بیٹا
بچ گیا ورنہ ابراہیم نے اس کو ذبح کر دیا تھا اس واسطے اس کو
صادق کا خطاب ملا۔ اور توریت میں لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ
نے فرمایا۔ اے ابراہیم تو آسمان کے ستاروں کی طرف نظر کر
کیا تو ان کو گن سکتا ہے۔ اسی طرح تیری اولاد بھی [illegible]

[illegible] ہی قرآن شریف
[illegible] تمام سادات اور
قریش [illegible] حضرت ابراہیم کی
[illegible] ہیں[1]۔ [illegible] جو تم
[illegible] اور [illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible]

تقویٰ [illegible] پیدا ہوتا ۔ [illegible] تقویٰ تب متحقق ہوتا
ہے جبکہ اس پر کوئی مصیبت وارد ہو جب وہ تمام پہلو
ترک کر کے خدا کے پہلو کو مقدم کرے اور آرام کی زندگی
کو چھوڑ کر تلخ زندگی قبول کرے تب انسان کو حقیقی تقویٰ
حاصل ہوتا ہے۔ انسان کی اندرونی حالت کی اصلاح
نری رسمی نمازوں اور روزوں سے نہیں ہو سکتی [illegible]
مصائب کا آنا ضروری ہے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

اول حد عشق کا شیر کی طرح [illegible]
اور صلحاء اور صدیق گذرے ہیں ان میں سے کوئی
بھی معمولی امور سے ترقی نہیں پا سکا۔ بلکہ ان کے مدارج
کا راز اس میں تھا کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے ساتھ
موافقت تامہ کی۔ مومن کی ساری [illegible]
اور اس کے سامنے بھی [illegible] تب [illegible]
بہرحال قدم آگے بڑھاتا ہے۔

خدا وفادار دوست ۔ [illegible] اگر [illegible] اپنے پیارے دوست کے
ساتھ وفاداری کرتا ہے۔ تو کیا خدا جو رحمان اور رحیم ہے
وہ تمہارے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ خدا سے ایسا
پیار کرو کہ اگر ہزار بچہ ایک طرف ہو اور خدا ایک طرف
تو خدا کی طرف اختیار کرو۔ اور بچوں کی پرواہ نہ کرو۔

برکاتِ مصائب ۔ مصائب تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہیں کوئی ان سے خالی نہیں رہا۔
اسی واسطے مصائب کے برداشت کرنے والے کے لئے بڑے
بڑے اجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے
اور اپنے رسول کو خطاب کیا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری
دے دو جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ ہم کوئی

[1] اگر ہندوں میں بھی ایک فرقہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے
کہ وہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں۔

[illegible] اور دس [illegible]
[illegible] ایسے [illegible]
[illegible] حاصل کرتے
ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو فرشتے بشارت لاتے ہیں
نماز روزہ زکوٰۃ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ نماز کا حضرات
تھا وہ [illegible] کہ خدا کی طرف سے جو
نشان ملتے ہیں وہ سب سے زیادہ [illegible] اور ان
سے ہدایت اور رستگاری حاصل ہوتی ہے۔

[illegible] ۔ اب اس جماعت کو سمجھو۔ [illegible]
اس بات کو سمجھیں کہ دونوں قسم کی
تکالیف [illegible] تمہارے واسطے رکھی ہیں۔ اول
[illegible] کو برداشت کرو۔ دوسری تکالیف
[illegible] اکثر ان شرعی تکالیف کو کسی نہ کسی
[illegible] طریقہ سے ادا نہیں کرسکتے
[illegible] کوئی بھاگ سکتا ہے۔ اس میں انسان
کا اختیار نہیں۔ یاد رکھو انسان کے واسطے ہی ایک عالم
نہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور عالم ہے۔ یہ تو ایک بہت
ہی مختصر زندگی ہے۔ کوئی پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مر گیا
کسی نے دس بارہ سال اور گذارے۔ اس جگہ کی مصیبت
[illegible] کے ساتھ ہو جاتا ہے مگر اس عالم کا خاتمہ نہیں
[illegible] اور وہ ایمان کا لازمہ ہے۔ تو
اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کرنا کیا
مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی
چاہیئے۔ جو شخص کوئی تکلیف ہی نہیں اٹھاتا وہ کیا سرخرو
رہ سکتا ہے۔

مومن کی نشانی ۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ صرف صبر
کرنے والا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ
ہے کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضاء کے ساتھ اپنی
رضاء کو ملاوے۔ یہی مقام اعلیٰ ہے۔ مصیبت کے وقت
خدا تعالیٰ کی رضاء کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر
مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان پر
کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں۔
گویا خدا تعالےٰ کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں بعض
عورتیں کوستی ہیں اور گالیاں دیتی ہیں۔ بعض مرد بھی ایسی
حالت میں ناقص ہوتے ہیں۔

ضروری نصیحت ۔ یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو
یاد رکھو۔ کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ

ہو تو اُسے ڈرنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اُس پر کوئی مُصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے۔ اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کیواسطے آتے ہیں۔ ابتدا میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے انسان اس کو مُصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بے تاب کرنیوالی مُصیبت ہو جاتی ہے دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے۔ تو اس کے بدن کو آرام پہونچتا ہے وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دُکھ ہو جاتا ہے۔ ایک مُصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ قرآن شریف نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔ مصائب رفع درجات کیواسطے ہوتے ہیں۔

موقع خدمت کو غنیمت سمجھو

حضرت ابراہیم اس بات پر سوتے رہوتے نہ ہے۔ کہ خدا نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہُوا۔ ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مسجد کا مینار گر گیا تو شاہ وقت نے سجدہ کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس خدمت میں سے حصہ لینے کا موقعہ دیا ہے۔ جو بزرگ بادشاہوں نے اس مسجد کے بنا کرنے میں حاصل کی تھی۔ وقت تو بہر حال گذر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں

ایک لاکھ چوبیس ہزار شہادت

لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے۔ اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادۃ ہے۔ کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

آخر صبر کرنا ہی پڑتا ہے

جو لوگ خدا کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کے وقت عورتیں سیاپا کرتی ہیں بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں تھوڑے عرصے کے بعد خود ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سیاپا کر رہی تھی۔ آنحضرۃ وہاں سے گذرے آپ نے اُسے فرمایا تو خدا سے ڈر اور صبر کر اس کم بخت نے جواب دیا کہ تو جا۔ تجھ پر میری جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بدبخت نہیں جانتی تھی کہ آپ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں۔ جب اس کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر آپ کے گھر میں آئی اور کہنے لگی۔ کہ یا رسول میں صبر کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ الصبر عند مصیبۃ الاولیٰ۔ صبر وہ ہے جو پہلے ہی مُصیبت پر کیا جائے غرض بعد میں خود وقت گذرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتدا ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرے خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیگا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنیوالوں کے واسطے ہی مُقرر ہے۔

آج ہی اپنی اصلاح کر لو

کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیا ہے اور کل کیا ہونیوالا ہے ابھی ہمارے پاس کئی خط راولپنڈی سے آئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ ایک ایسا زلزلہ آیا کہ لوگ چیخ اُٹھے بلکہ بعض نے کہا کہ یہ زلزلہ ۴ اپریل والے زلزلے کے برابر تھا دیکھو اس ایک مہینہ میں تین بار زلزلہ آ چکا ہے اور آگے ایک سخت زلزلہ کے آنے کی خبر خدا تعالےٰ دے چکا ہے وہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ لوگوں کو دیوانہ کر دیگا۔ لوگوں نے غفلت کر کے خدا کو بھلا دیا ہے اور خوشی میں بیٹھے ہیں مگر جن لوگوں نے خدا کو پا لیا ہے۔ وہ تلخ زندگی کو قبول کرنے کے واسطے طیار ہیں۔ مصائب کا آنا ضروری ہے خدا کی سُنت ٹل نہیں سکتی ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے۔ ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال۔ اولاد۔ بیوی۔ بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا اِن سے کوئی تعلق نہیں سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر۔ عزت۔ خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

دین کی جڑ

دین کی جڑ اس میں ہے۔ کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے۔ تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے بعض آدمی اولاد کیوجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے۔ کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابزنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اس کی خاطرداری کرنی چاہیئے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا کی رضا ضروری ہے۔

نماز میں وساوس کیوں آتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب کہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گذر جاتا ہے ہرگز نہیں وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اُس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے۔ کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔

شیطان سے بچو

شیطان انسان کا پورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اس پر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈالدے یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آیا۔ ہے وہ چاہتا ہے۔ کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالےٰ کو مقدم رکھوگے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آ سکے گا۔ جب انسان خدا کے راہ میں دکھ اُٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

حقیقت ثاقب

جب کہ ایک مومن سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے۔ تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہونچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالےٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اُس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اُس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کیواسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ شیطان

کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو ہی کہتے ہیں۔ ہر ایک مومن کیواسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے اور اُسے ہلاک کر ڈالے۔ جو لوگ روحانیت کی سائنس سے ناواقف ہیں وہ ایسی باتوں پر ہنسی کرتے ہیں مگر دراصل وہ خود ہنسی کے لائق ہیں۔ ایک قانون قدرت ظاہری ہے ایسا ہی ایک قانون قدرت باطنی بھی ہے۔ ظاہری قانون باطنی کے واسطے بطور ایک نشان کے ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی اپنی وحی میں فرمایا ہے۔ کہ انت منی بمنزلة الثاقب یعنے تو مجھ سے بمنزلہ ثاقب ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ میں نے تجھے شیطان کے مارنے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ تیرے ہاتھ سے شیطان ہلاک ہو جائے گا۔ شیطان بلند نہیں جا سکتا اگر مومن بلندی پر چڑھ جائے۔ تو شیطان پھر اس پر غالب نہیں آسکتا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کر سکے۔ جتنے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔

استقلال چاہیئے

مومن کو چاہیئے۔ کہ استقلال۔ سے کام لے ہمت نہ ہارے۔ شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے۔ آخر وہ ایک دن کامیاب ہو جائیگا خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہے جو لوگ اس کے راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا مونہہ دکھا دیتا ہے۔ بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے۔ کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔

خوابوں پر ناز نہ کرو

ایسے ضروری کام کو چھوڑ کر جو مومن کا اصل منشا ہے بعض لوگ اور باتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً کسی کو ایک خواب آ جائے۔ یا چند الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اب ولی ہو گیا ہوں۔ یہی نقطہ ہے جس پر انسان دھوکہ کھاتا ہے خواب تو چوہڑوں چماروں اور کنجروں کو بھی آ جاتے ہیں اور سچی بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسی چیز پر فخر کرنا تو لعنت ہے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کو چند خوابیں آگئی ہیں اور وہ سچی بھی ہو گئی ہیں مگر اس سے کیا بنتا ہے کیا سخت پیاس کے وقت ایک شخص کو دو چار قطرے پانی کے پلائے جاویں۔ تو وہ بچ جائیگا ہرگز نہیں بلکہ اس کی طپش اور بھی بڑھے گی۔ ایسا ہی جب تک کہ کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو۔ تب تک یہ خوابیں کچھ شے نہیں۔

قابل تشفی حالت

انسان کی عمدہ اور قابل تشفی وہ حالت ہے کہ وہ عملی رنگ میں درست اور صاف ہو اس کی عملی حالت خود اُس پر گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کے برکات اور زبردست خوارق اس کے ساتھ ہوں اور ہر دم اس کی تائید کرتے ہوں تب خدا اس کے ساتھ ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہے

آجکل کے ملہمین

ہر ایک بات میں شیطان ایک موقع نکال لیتا ہے کہ لوگوں کو کسی طرح سے بہکائے چونکہ ہم بار بار اپنی وحی اور الہام پیش کرتے ہیں اس واسطے بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ ہم بھی ایسا ہی کریں۔ یہ ایک ابتلاء ہے جو ان پر وارد ہوا اور اس ہلاکت کی راہ میں شیطان نے ان کی امداد کی اور ان کو شیطانی القاء اور حدیث نفس شروع ہوا۔ چراغ دین۔ الٰہی بخش۔ فقیر مرزا اور دوسرے بہت سے اس راہ میں ہلاک ہو گئے اور ہنوز بہت سے ایسے ہی ہیں جن کا قدم اسی راہ پر ہے

اہل جماعت خبردار ہیں

ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے کہ ایسی باتوں۔ سے دل ہٹالیں قیامت کے دن خدا تعالےٰ اُن سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں۔ بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔ الہام وحی تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہیں۔ خدا کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ آپ بعض دفعہ رات کو اس قدر عبادت میں کھڑے ہوتے تھے۔ کہ پاؤں پر ورم ہو جاتا تھا۔ ساتھی نے عرض کی کہ آپ تو گناہوں سے پاک ہیں۔ اس قدر محنت پھر کس لئے۔ فرمایا۔ افلا اکون عبداً شکوراً کیا میں شکر گذار نہ ہوں۔

ناامید نہ ہو

انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہووے گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونیوالا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہیئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالےٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آ ہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے

ایک لطیف تمثیل

دیکھو۔ پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے۔ کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز ہی جل جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دیگا کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو۔ پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک پیاس ہے۔ تو کھانا اور پینا بھی آخر مہیا ہو جاتا ہے انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں۔ جب کہ وہ سب مہیا کر دئے جاتے ہیں تو پھر روح کیواسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستار ہے۔ اس نے روحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کر دئے ہیں انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اُسے ضرور پائیگا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اُسے ضرور دی جائیگی جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے۔ ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے۔ لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کریگا وہ ضرور پائیگا۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کریگا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائیگا۔

آفتاب نکل آیا ہے

یہ آخری زمانہ تھا اور تاریکی سے بھرا ہوا تھا۔ اس زمانہ کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ اس زمانہ میں ایک آفتاب نکلیگا۔ مولوی لوگوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں تقوےٰ کی کیا حالت ہو رہی ہے ایک آدمی نے چار روپے کے زیور کے پیچھے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا۔ ان مولویوں سے جو ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ کوئی یہ پوچھے کہ کیا ہم کلمہ نہیں پڑھتے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے نزدیک ہم ہندو عیسائی وغیرہ ہر ایک سے بدتر ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ لوگ طمع نفسانی کے بندے ہیں ایک شخص نے مجھے خوب کہا تھا کہ ان مولویوں کا خاموش کرانا کیا مشکل تھا آپ ان سب کو بلا کر دو دو روپے دیدیتے تو سب خاموش ہو جاتے اور کوئی بھی آپ کی مخالفت نہ کر سکتا۔ میں نے کہا کہ ہمنے تو ان لوگوں کے تقویٰ پر بھروسہ کیا تھا۔ ہمیں

کیا معلوم تھا کہ ایسے نفسانی بندے نکلیں گے یہ تو منبروں پر کھڑے ہوکر کہا کرتے تھے۔ کہ موسیٰ کہاں اور عیسیٰ کہاں ہمیں کیا معلوم تھا کہ باوجود ایسے خطبے پڑھنے اور سنانے کے یہ وفات مسیح پر ایسے مشتعل ہوں گے کہ گویا تمام دار و مدار اسلام کا حضرت عیسیٰ کی زندگی پر ہے۔

ہلاکت شیطان کا وقت ہے،

لیکن یہ لوگ جو چاہیں سو کریں۔ اب تو خدا تعالیٰ کا ارادہ ہو چکا ہے کہ شیطان کو ہلاک کر دے شیطان کی یہ آخری جنگ ہے۔ اور وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ وہ ضرور قتل کیا جائیگا۔ شیطان نے ہی حیات مسیح میں پناہ لی ہے مگر وفات مسیح کے ثبوت کے ساتھ ہی شیطان بھی ہلاک ہو جائیگا۔ شیطان نے پادریوں کے ہاں اور ان کے حامیوں کے ہاں بسیرا کیا ہے مگر خدا کے مسیح کے ساتھ ملائک اور راستباز لوگ جمع ہو رہے ہیں اور اسلام کی مخالفت میں ہر طرح کا زور دکھایا جا رہا ہے۔

ہند مجموعۃ المذاہب ہے،

اول تو یہ زمانہ ہی ایسا ہے کہ بسبب تار۔ ڈاک ریل تمام زمین گویا ایک ہی شہر بن رہی ہے ہر وقت کی خبریں آتی ہیں۔ کثرت سے لوگ ادہر ادہر آتے جاتے ہیں۔ مگر بالخصوص ہندوستان ایسا ملک ہے۔ جس میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں ایسے بھی ہیں جو وجود باریتعالےٰ کے منکر ہیں پھر بے قید لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں جو چاہو سو کرو پھر کتابوں کے منکر بر ہمو موجود ہیں انسان کے پجاری بھی ہیں پتھروں کو خدا کہنے والے بھی ہیں ایک لاکھ سے زائد مرتد عیسائی موجود ہیں سورج پرست ہیں پانی کی پوجا کرنے والے آگ کی پوجا کرنیوالے ہیں۔ آتش پرستی کے بڑے مندر کو زلزلے نے گرا دیا تھا تو اب نیا بنا رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے۔ آزادی اس قسم کی ہے کہ جو جس کے جی میں آتا ہے وہ کہہ گذرتا ہے کسی کی پرواہ نہیں۔ غرض یہ وہی وقت ہے۔ اور بالخصوص ہند میں وہی نظارہ موجود ہے جس کیواسطے پہلے سے پیشگوئی کی گئی تھی عیسائی لوگ پچاس پچاس ہزار کتاب اسلام کے برخلاف شائع کر رہے ہیں۔ آریہ سماجی کہتے ہیں۔ کہ کئی ارب سالوں کے بعد دنیا میں ایک کتاب آتی ہے اور وہ بار بار ویدہی ہوتے ہیں اور ہند میں ہی آتے ہیں۔ اور سنسکرت کی ہی زبان ان کے لئے خاص ہے۔ گویا پرمیشر کو اور کسی ملک یا زبان کی خبر ہی نہیں۔ نہیں معلوم۔ کہ پرمیشر ہندوستان پر ایسا کیوں ریجھ گیا ہے اور باوجود اس کے ہندوؤں کو ایسی ذلت میں کیوں رکھا ہے اس وقت عیسائی بھی بادشاہ ہیں مسلمان بھی بادشاہ ہیں۔ بدھ بھی بادشاہ ہیں مگر کہیں آریوں کی بادشاہی نہیں معلوم نہیں کہ پرمیشر کو کیوں یہ بہت پسند آیا شاید اس وجہ سے کہ یہاں نیوگی لوگ رہتے ہیں جو اپنی زندگی میں اپنی بیوی کیواسطے موٹا تازہ خاوند تلاش کرتے ہیں کہ اس سے ہم بستر ہو اور اس کیلئے خوبصورت بچے جنے اور یہ بھی شرط ضروری ہے کہ وہ بیرج داتا برہمن ہو پھر ان کو ہنسی آتی ہے۔

آریوں میں ابدی نجات کے واسطے کوئی راہ نہیں

کہ آریوں کا یہ ناپاک عقیدہ ہے کہ انسان ایک مدت تک نجات یافتہ ہو کر مکتی خانہ میں رہے اور پھر ناکردہ گناہ کی وجہ سے وہاں سے نکالا جاوے اور کتا سور بلا بنایا جاوے آریہ کہتے ہیں کہ پرمیشر ہر ایک انسان میں تھوڑا سا گناہ بطور بیج کے لازماً باقی رکھ لیتا ہے۔ جو اس کو دوبارہ پھنسانے کے کام آتا ہے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس بقیہ گناہ کے سبب پھر سزائیں ایسی مختلف کیوں دی جاتی ہیں کہ کوئی شیر بنایا جاوے۔ اور کوئی بکری کوئی بچھو اور کوئی سانپ بنایا جاوے اور کوئی گھوڑا اور ہاتھی اور کوئی کرم ناپاک بنایا جاوے اور کوئی انسان پوتر۔ پھر انسانوں میں کوئی مرد بنایا جاوے اور کوئی عورت۔ اس تفریق کا کیا سبب ہو سکتا ہے۔

اس قدر جونیں کیوں بنیں

پھر یہ بھی آریوں کا ایک عجیب مسئلہ ہے کہ مختلف گناہوں کے سبب مختلف جونیں بنتی ہیں اس سے تو لازم آتا ہے کہ جس قدر جونیں ہیں اُسی قدر گناہوں کی تعداد ہو اور چونکہ الہامی کتاب صرف وید ہی ہے اس واسطے وہ تمام گناہ وید میں مرکوز ہونے چاہئیں لیکن جب وید کے احکام کو دیکھا جاتا ہے تو ان کی گنتی آریوں کے نزدیک بھی چند سو سے زائد نہ ہوگی۔ لیکن کئی ہزار قسم کے جانور تو جنگلوں میں موجود ہیں۔ کئی ہزار قسم کے کیڑے مکوڑے زمین پر رینگ رہے ہیں۔ پھر درختوں کے پرند اور سمندروں کے جانور جن کی گنتی ہی نہیں یہ اتنی جونیں کہاں سے آگئیں۔

کیا ہماری عبادت محدود ہے

آریہ لوگ کہتے ہیں کہ روحوں کو بہشت میں سے نکالنے کی ضرورت اس واسطے پڑے گی کہ ان کی عبادت بہت محدود زمانہ کی تھی ایسی محدود عبادت کا بدلا بھی محدود وقت کیلئے ہونا چاہیئے مگر یہ عقیدہ بہت ہی فاسد ہے آریہ لوگ ایسے محدود وقت کے خیال سے عبادت کرتے ہوں گے اسلام میں تو یہ بات نہیں۔ ہمارا خدا تو خدا کے ساتھ ابدی ہے، ہم کسی محدود وقت کی نیت کے ساتھ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ایسی نیت کو کفر جانتے ہیں۔ ہم نے تو ہمیشہ کے لئے خدا کی عبادت کا جوا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں وفات دے۔ تو اس سے ہماری نیت میں کوئی فرق نہیں۔ ہم اُسی عبادت کے ثواب کو ساتھ لے کر فوت ہوتے ہیں۔ ہم اس کو محدود نہیں سمجھتے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے

کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہیں کیا جو ایسی ناقص صفات والا ہو۔ کہ نہ وہ روحوں کا مالک ہے نہ ذرات کا مالک ہے نہ ان کو نجات دے سکتا ہے نہ کسی کی توبہ قبول کر سکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کے رو سے اس خدا کے بندے ہیں جو ہمارا خالق ہے ہمارا مالک ہے، ہمارا رازق ہے۔ رحمان ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ مومنوں کیواسطے یہ شکر کا مقام ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اس کے صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے،

افسوس بے قدروں پر

افسوس ہے اُن پر جنہوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی۔ ان مسلمانوں پر بھی افسوس ہے۔ جن کے سامنے عمدہ کھانا اور ٹھنڈا پانی رکھا گیا ہے لیکن وہ پیٹھ دے کر بیٹھ گئے اور اس کھانے کو نہیں کھاتے۔ زمانے کے مصائب سے بچانے کے واسطے ان کے لئے ایک وسیع محل طیار کیا گیا جس میں ہزاروں آدمی داخل ہو سکتے ہیں مگر افسوس اُن پر کہ وہ خود بھی داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو بھی داخل ہونے سے روک دیا۔

یہ نفخ صور کا وقت ہے،

کیا پہلے سے نہیں کہا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک کرنا آسمان سے پھونکی جائیگی کیا وحی خدا کی آواز نہیں۔ انبیاء جو آتے ہیں وہ کرنا کا حکم رکھتے ہیں نفخ صور سے یہی مراد تھی کہ اس وقت ایک مامور کو بھیجا جائیگا وہ سنا دیگا کہ اب تمہارا وقت آگیا ہے کون کسی کو درست کر سکتا ہے جبتک کہ خدا درست نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ایک قوت جاذبہ عطا کرتا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے ہیں خدا کے کام کبھی حبط نہیں جاتے ایک قدرتی کشش کام کر دکھلائے گی اب وہ وقت آگیا ہے جسکی خبر تمام انبیاء ابتداء

سے دیتے چلے آئے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فیصلہ کا وقت قریب ہے اس سے ڈرو اور توبہ کرو۔ فقط۔

(حضرت اقدس کی دوسری تقریر ختم ہوئی۔ اگلے ہفتہ میں انشاء اللہ دوسرے صاحبان کی تقریریں درج اخبار کی جائیں گی (ایڈیٹر)

اس دہوکے سے بچو ولایت کے کسی سوداگر نے اپنے مال کو جلد فروخت کرنے کے لئے یہ تجویز نکالی تہی کہ جو مجھے تین روپے (مثلاً) بھیجے تو میں اسے پانچ ٹکٹ بھیجدوں گا۔ پھر وہ اپنے دوستوں میں تین تین روپے پر فروخت کر کے اپنے تین روپے واپس لے لے اور باقی مجھے بھیجدے تو میں اُسے پندرہ روپے کی گہڑی بھیجوں گا۔ ایسا ہی دوسرے ٹکٹ لینے والے کریں کہ کارخانے سے پانچ ٹکٹ منگوا کر دوستوں میں فروخت کریں اور جو چیز چاہیں منگوا لیں یہ ایک ایسا طریق تہا۔ کہ جس سے بعض بائع و مشتری دونو فائدہ میں رہتے بلکہ بائع تو مال مفت حاصل کرتا۔ اس لئے یہ بات اکثر لوگوں میں مقبول ہوگئی۔ آہستہ آہستہ ہمارے ہندوستانی اشتہاری سوداگروں نے بہی اس قماربازی سے فائدہ اُٹہانا شروع کیا اور دو دو آنے ٹکٹ کی قیمت رکہدی اور کچہ اس طرح سے اپنے ایجنٹ مقرر کئے کہ شہر تو کجا دیہات میں بہی وبا پھیل گئی۔ جسے دیکہو وہ اسی دُھن میں ہے۔ یہاں تک کہ دیہاتی عورتوں نے بہی اس میں کافی حصہ لیا۔ جب یہ مرض ہمارے گردنواح میں پہونچا تو ہمنے انہیں بہت سمجہایا۔ کہ دیکہو سوداگر تو اپنا گہر پورا کر رہا ہے مگر تم لوگوں کو اس میں بہت نقصان پہونچیگا۔ ایک تو جو مال وہ بہیجتا ہے۔ وہ بہی مول کے مطابق نہیں۔ دوم جن کے ٹکٹ فروخت نہ ہوئے وہ سب اسر پیٹ کر رہ جائیں گے۔ افسوس بہت کم ایسے تھے جنہوں نے اس وقت ہماری نصیحت کو مانا۔ مگر آخر جب نقصان اُٹہایا تو مانا۔ اس کے بعد ایک اور روحانی وبا پہیلی جس کے ذکر سے پہلے میں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ ولایت کے کسی سوداگر نے ایک دفعہ یوں کیا کہ اپنے ایجنٹ دوسرے شہروں میں اپنی چیز کی مانگ پیدا کرنے کیلئے بھیجدئے جو بازاروں میں مختلف سوداگروں سے یہ پوچھتے پھرتے کہ اجی تمہارے پاس فلانے میکر کا فلانا مال ہے اور کچہ خرید بہی لیتے۔ اس طریقہ سے ان کو اس سوداگر کے مال کے منگوانے کی تحریک ہوتی۔ اب ہمارے بعض ہندی بہائی جائز طریق سے تو کوشش کرنے سے رہے اس اصل سے یوں فائدہ اٹہایا۔ کہ ۱۹۰۷ء کے پیسے جو اسی سال رائج ہوئے ہیں۔ ان کی مانگ پیدا کرنا شروع کر دی۔ ایک شخص سوداگر یا ساہوکار بن کر گیا اور کہا کہ مجھے ۱۹۰۷ء کے پیسوں کی ضرورت ہے، جتنے ہوں اکٹھے کر دو اور خواہ ڈیڑھ پیسہ فی پیسہ لیتے جاؤ۔ یہ کہہ کر وہ خود تو چلا گیا اور پیچھے لگو پیسے فروخت ہونے۔ یہاں تک کہ چار چار آنے پر ایک ایک پیسہ فروخت ہُوا۔ اب کوئی پوچھتا نہیں تحقیق نہیں کرتا کہ آخر ان پیسوں کی ضرورت کیا ہے خود ہی بیٹھے باتیں بناتے ہیں ان پیسوں میں غلطی سے سونا مل گیا ہے وہ نکالیں گے۔ کوئی کہتا ہے نہیں صاحب کسی مہاجن نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے اور اس نے سب پیسے ہی خرچ کرنے ہیں۔ غرض جتنے موہنہ اتنی باتیں اور پیسے برابر فروخت ہو رہے ہیں جب اس عیار نے سمجہا کہ اب یہاں پوری مانگ پیدا ہو چکی ہے تو اپنے دوسرے ساتہی کو ایک پیسے دیکر بھیجدیا اور چار چار آنے پانچ پانچ آنے فی پیسہ فروخت کر کے وہ تو چلتا بنا اور یہ پیچہے ہاتھ ملتے موہنہ تکتے رہ گئے افسوس ہے اس حماقت پر۔ یہ بات فرض نہیں بلکہ کئی شہروں اور اکثر دیہات میں ایسا ہُوا ہے بلکہ ہو رہا ہے اس لئے اپنے احمدی بہائیوں کو خصوصیت سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس دہوکہ میں نہ آئیں۔ مذہبی طور سے بہی ایسی بیع حرام ہے۔ دیکہئے اسلام کے اصول کہ جو ان پر چلے وہ ان دہوکوں میں آکر کبہی نقصان مایہ و دگر شماتت ہمسایہ کا مصداق نہیں بنتا میں نے جب اپنے قرب وجوار میں اس وبا کو پھیلتے دیکھا۔ تو سختی سے منع کیا لیکن کئی لوگ جواب میں کہتے۔ اجی ہمیں کیا ہم نے تو پیسہ دیکر دو آنے لینے ہیں نقصان ہوگا تو اس سوداگر کو۔ یہ ناعاقبت اندیشی وحماقت و عدم ہمدردی کی انتہا ہے جو بعض انڈیا کے رہنے والوں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

دیانتداری یا تو وُہ زمانہ تھا کہ دیانت وامانت ایک معمولی بات اور شریف آدمی کا فرض خیال کی جاتی یا اب یہ زمانہ ہے کہ اگر کوئی ایسی نظیر دیکہتے ہیں تو اسے غیر معمولی طور سے اخباروں میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار ایمپائر میں چھپا ہے۔ کہ ایک ۵۰ سالہ بنگالی بڈہا رات کے وقت پولیس سٹیشن میں گیا۔ اور تو آنے اپنے اس بیان کے ساتہ جمع کرائے کہ نیچے سترہ برس ہوئے۔ سڑک پر ایک کاغذ میں پیٹے پڑے مجہے ملے تھے۔ پولیس افسر حیران رہ گیا۔ اسکی حیرت بجا تہی اگر یہ دیانتداری کیوجہ سے ہے تو اس سے پہلے سترہ برس اس نے کیوں اطلاع نہ دی۔

پین اسلامک سوسائٹی اس سوسائیٹی کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہتیں حال میں اس کے مقاصد چھپے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

۱۔ عالم اسلام اور مسلمانان عالم کی مذہبی۔ معاشرتی۔ اخلاق اور دماغی ترقی میں ساعی ہونا۔

۲۔ مسلمانان عالم کے سوشیل اتحاد باہمی کیلئے ایک مرکز و ذریعہ قائم کرنا۔

۳۔ مسلمانوں میں اخوت اسلامی کو ترقی دینا اور ان میں باہمی راہ ورسم بڑہانا۔

۴۔ غیر مسلمان اقوام سے اسلام اور مسلمانوں کے متعلق تعصبات کا دفع کرنا۔

۵۔ اپنے حد امکان تک ہر مسلمان کی خواہ دنیا کے کسی حصہ میں ہو۔ کسی تکلیف کیوقت جائز اعانت کرنا۔

۶۔ غیر اسلامی مقامات پر مذہبی رسوم وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کے لیے سہولت پیدا کرنا۔

۷۔ بذریعہ تحریر و تقریر اسلام کو مقبول عام بنانا۔

بات تو ٹہیک ہے۔ مگر شائد اس کے ممبروں کو یہ معلوم نہیں کہ اخوت واتفاق و ہمدردی پیدا کرنے اور اظہار دین کا طریق سنت اللہ میں یہ ہے کہ یہ سب مامور من اللہ کی معرفت ہوتا ہے پس ضرور ہے کہ وہ کسی امام کی تلاش کرے جو خدا سے رُوح پاکر اس کام کو پورا کرے بغیر اس کے کامیابی محال بلکہ ناممکن ہے۔

حجاز ریلوے ۱۰ محرم تک امید کیجاتی ہے کہ مدینہ منورہ تک ریل کی پٹڑی تیار ہوجاویگی اور شامی قافلہ انشاء اللہ اسی پر اپنے وطن کو واپس ہوگا دمشق سے العلا تک تو ریل مکمل ہو چکی اس سے آگے کام ہو رہا ہے جس کا فاصلہ قریباً پانچ منزل ہے ادہر مکہ معظمہ سے جدہ اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک یعنی دونو طرف کام شروع ہونیوالا ہے ۶ شوال کو ایک جلسہ بھی مدینہ میں اس کیمتعلق ہو چکا۔ جس میں اراکین شہر مع مشائخ و علماء و حکام سب شامل تھے۔ ہمیں اس لائن کی تیاری سے ایک خاص مسرت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ایک طرف واذا العشار عطلت کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے دوسری طرف ہمارے مسیح موعود کی صداقت کا نشان مل رہا ہے

انتخاب الاخبار

سید کرامت حسین صاحب مشہور و معروف بیرسٹر ہائیکورٹ الہ آباد کے قائم مقام جج مقرر ہوئے (مسلمانوں کو مبارک)

لائل پور کے زرعی کالج کے باقاعدہ طور سے کھولے جانے کی یکم جولائی کو امید کی جاتی ہے۔ (بہت ضرورت تھی)

آجکل علماء اسلام میں یہ سوال چل رہا ہے کہ فونوگراف میں قرآن مجید کا بند کرنا کیسا ہے (فیصلہ محفوظ)

ٹرنسوال میں ہمارے اہل وطن سخت آزمائش میں بیان کئے جاتے ہیں جو نہیں رہنا چاہتے وہ مساجد کے اثاث کو فروخت کرنے کی فکر میں ہیں۔

وقف اولاد کے جواز کا مسئلہ زیر بحث ہے۔

آجکل روسی انجینیر وسط ایشیا کی روسی ریلوے جات کو براہ کوئٹہ و چمن ہندوستان کی ریلوے لائنوں سے ملا دینے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کلکتہ سے لندن نو دن میں پہونچا جا سکیگا (انگریزی و افغانی گورنمنٹ کی اجازت کا خیال نہیں)

علاقہ بابل میں ایک نیا شہر کھودا جا رہا ہے سب سے پہلے جو کتبہ برآمد ہوا اس پر ۲۷۵۰ قبل مسیح لکھا ہے (عبرت)

لاہور سے میلا اٹھانے کیلئے چھکڑے موقوف اور دستی گاڑیاں جاری (اچھا ہوا)

آئے دن ریلوں کے ٹکرانے اور مسافروں کے بے نام و نشان پایا جانے پر یہ تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ ریلوے مسافروں کی اسم نویسی کا طریقہ بذریعہ پولیس جاری ہو۔ اچھی بات ہے اس کا گھسنا اور لگانا دردسر بھی تو ہے)

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ سے واپس آنیوالے ہندیوں کا جو روپیہ کلکتہ میں دیا گیا اس کی تعداد (۲۰۳۶۰) ہے اس میں زیور اور اپنے پاس کا روپیہ شامل نہیں۔ (السفر وسیلۃ الظفر)

چنسورہ (بنگال) کے ماڈریٹوں نے مسٹر تلک کا پتلا بنا کر جلایا (حماقت)

کوہ پارسناتھ کے ایک حصہ پر بنگلے بننے کی تجویز اہل جین کی ناراضی کا موجب ہو رہی ہے ان کے خیال کے مطابق جوتے پہنکر جانے اور شراب و گوشت کھانے سے پہاڑ بہرشٹ ہو جائیگا۔ (توہم پرستی)

یوگانتر کے ایڈیٹر پر پھر مقدمہ بنا۔ مشہور تھا کہ روپوش ہے مگر وہ حاضر ہو گیا۔ وہ ایڈیٹر پہلے شکار کرا چکا ہے (باتوں سے نہیں مانتے)

اپرل تا نومبر ۱۹۰۸ء کے ریلوے آمدنی کا اندازہ ساڑھے تیس کروڑ کیا گیا ہے (تھرڈ کلاس مسافروں کے لئے آسائش کے اسباب بہم پہونچانے کے لئے توجہ طلب ہے)

صرف پنجاب سے براہ کراچی ۹۱۹۵۰۷ ہنڈرویٹ گندم گئی (قحط کیوں نہ پڑے)

سزائے تازیانہ کے قانون کی اصلاح منظور ہو گئی ترمیمات کا مسودہ پیش ہونیوالا ہے۔ (اچھا ہوا)

صرف پانچ ڈیڈ لیٹر آفسوں سے پانچ لاکھ کی مالیت کی ہنڈیاں اور نوٹ اور سکے لاوارث ملے (ابنائے ملک پتہ لکھنے میں احتیاط رکھیں۔

تھیبٹ کے تاوان کی تیسری قسط گورنمنٹ چین ادا کرنیوالی ہے (اکڑبازی کا خمیازہ)

رہن بالقبض کی میعاد ۶۰ سال تھی اور ہے۔ مگر کفالتی وستاویزات کی میعاد بھی ہائیکورٹ الہ آباد کے ایک فیصلہ سے ۶۰ سال سمجھ لیگئی تھی۔ اب پریوی کونسل نے طے کر دیا کہ اس کی میعاد بارہ سال ہے (ساہوکاروں میں پریشانی)

شکایت عدم رسی اخبارات ڈاک خانہ کے حکام کی پوری توجہ کو چاہتی ہے۔

ناروے والوں نے بیکاروں سستوں کیلئے خوب قانون نکالا کہ زبردستی کام پر لگایا جاوے) افتادہ زمین کے وسیع قطعات گلزار ہو جاویں گی مبارک)

۷۰ سالہ بوڑھے مسٹر ایڈورڈ نے پورٹ لنڈ سے چیگاگو تک ۱۳۴۴ میل پیدل سفر کیا

۷۰ سال کی عمر میں مسٹر مارک نے ۷ ہزار میل کا سفر کیا۔ (نتیجہ ورزش)

گورنمنٹ آف انڈیا نے بعض شرابوں پر بجائے ۱۱ کے ۱۲ فی گیلن محصول لگا دیا (پینے والے پھر بھی پیئں گے)

بجائے نوے لاکھ کے قریباً ۷ لاکھ گندم کی کاشت پنجاب میں خشک سالی کا بھاری ثبوت ہے۔ (بارش مبارک)

موضع دیالپور (ڈیرہ اسمٰعیلخان) میں بڑا بھاری ڈاکہ پڑا ساہوکار اور اس کے رشتہ داروں کو قتل کر کے تیس چالیس ہزار روپے لیگئے۔ سرحد یاغستان پچاس میل ہے۔ صرف چھ میل پر سرکاری فوج کی موجودگی اور سو میل کا سفر حیرت انگیز ہے۔ (کیوں نہ جواب طلب کیا جائے)

راجہ نانپارہ (ملک اودھ) اگرہ میں وبائے ہیضہ سے فوت ہوئے۔ پچھلے سال نواب بہاولپور۔

مال گاڑیوں میں سے مال تو چرایا ہی جاتا تھا۔ اب گارڈوں کی بھی چوری ہونے لگی۔ ایک مال گاڑی آدھی رات کو کانپور سے روانہ ہوئی۔ کاریگ دان میں آکر گارڈ گم ہو گیا دوسرے روز اس نے بیان کیا کہ مجھے آدمی باندھ کر لیگئے تھے۔

صاحب وزیر ہند نے حکم صادر کیا کہ آئندہ ایڈیٹران اخبارات کو مقدمات فوجداری میں ہتھکڑی نہ پہنائی جاوے۔ جب تک کوئی خاص خطرہ نہو۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ

یہ کتاب ابھی شائع ہوئی ہے۔ اس کا ریویو بدر کی اگلی اشاعت میں بطور اختصار لکھا گیا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان ملت کے پانسو مسائل فقہ کے فتوے اخبار الحکم و بدر میں سے لیکر ترتیب وار چھاپے گئے ہیں جن میں سے قریباً ساڑھے چار سو فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اور قریباً پچاس حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین کے اور چند فاضل امروہی کے ہیں۔ احمدی جماعت کے لئے ایسی کتاب فقہ کی اشد ضرورت محسوس تھی۔ اس میں علماء کے اختلافی مسائل فقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کن فتوے درج ہیں۔ اس کتاب کی تین جلدیں ہیں۔ پہلی جلد میں مسائل وضو و تیمم و نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج وغیرہ۔ اور دوسری جلد میں مسائل نکاح و تعدد ازواج و طلاق و رہن و تجارت وغیرہ اور تیسری جلد میں حقیقت ایمان و حقیقت پنج ارکان اسلام کا ترتیب وار ذکر ہے۔ حجم تینوں جلدوں کا ۳۳۲ صفحہ اور کاغذ سری رام پوری ہے۔ قیمت تینوں جلدوں کی ایک روپیہ دس آنے مقرر ہے اس کتاب کے سارے مضامین کی فہرست علیحدہ بھی چھپی ہے مجموعہ فتاوی احمدیہ کی تینوں جلدیں بصیغہ وی پی بقیمت عہ مولوی محمد افضل خان احمدی چنگوی سے۔ ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی سے مل سکتی ہیں۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ کے متعلق حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی رائے۔

میں نے مجموعہ فتاوی کی تینوں جلدوں کو پڑھا ہے اس میں اختلاف تو نہیں مگر کتب فقہا کے دیکھنے والے کتب احادیث کے مطالعہ والے جانتے ہیں کہ خفیف جزوی۔ اختلاف کیا وجود رکھتا ہے۔ بہرحال کتاب قابل ملاحظہ ہے۔

نور الدین

ترکیب بند

(جو ابو یوسف مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے دردناک آواز سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھی)

در مدح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بند اوّل

اے مہدیٔ زمان و مسیح پیمبرم
لطفِ دلم بگیر که عشقِ تو می خرم

ہست آرزوئے دل کہ بعشقِ تو جان دہد
مقصودِ جاں ہمین کہ براہت رود سرم

حقاکہ با عقوبت دوزخ برابر است
مہجوریٔ تو اے شرف الاسجاطرم

استادہ ام بعذرِ گناہِ مفارقت
افتادہ بہرِ عفو عطائے تو بر درم

تاریکیٔ ضلال دردم سیاہ کند
پروانہ وش بشمع رخِ انورت پرم

جانم گداخت از غم و اندیشۂ معاد
باشد کہ گل شود زنسیمِ تو اخگرم

باشد کہ یک نظر بسوے زار نگری
باشد کہ ساعتے رخِ پاکِ تو بنگرم

من ہدیۂ سلامِ پیمبر رسانمت
تو سایۂ عطوفت و شفقت بگسترم

اے مقتدائے امتِ احمد شفیعِ خلق
اے شہسوارِ دینِ متینِ منورم

دامانِ تو گرفتہ بدستِ تو دادہ دست
گویم بصدقِ دل کہ غلامِ تو کمترم

آوارہ بودم و در دولت شناختم
مقصودِ جان و قبلۂ حاجات ساختم

بند دوم

دیوانہ وار سوئے سرائے تو آمدم
اے دلربا بہ من ہوائے تو آمدم

از فرطِ ہجر و طولِ زمانِ مفارقت
شرمندہ دل بشوقِ لقائے تو آمدم

درماندہ و نزار و مریضِ شکستہ دل
با صد امید بہرِ دوائے تو آمدم

چوں طالبِ رضائے خداوندِ عالمی
زیں رو بجستجوئے رضائے تو آمدم

رائت فرازِ عسکرِ احمدؐ توئی شہا
بہرِ پناہ زیرِ لوائے تو آمدم

چشمم چو سرمہ سائے سوادِ رقیم است
پروانہ وش بشمعِ ضیائے تو آمدم

چون آفتابِ صدق و ذکائے رسالتی
چوں ذرہ پیشِ مہرِ عطائے تو آمدم

تو پیشوائے امتِ احمد رسیدۂ
لبیک برزبان بصدائے تو آمدم

ختم الرسل جناب محمدؐ مدیحِ تست
من کیستم کہ بہرِ ثنائے تو آمدم

برلب ثناء و در دلِ مضطر صد آرزو
با چشمِ تر حریصِ دعائے تو آمدم

اے ماہمن بچشمِ عنایت ببین مرا
بہرِ دعائے خیر بخلوت نشین مرا

بند سوم

تو پاسبانِ امتِ احمد رسیدۂ
در گلستانِ صدق گلِ نو دمیدۂ

تو ملہمی و کام و زبانت شفائے دل
شہدِ علوم و حی نبوت چشیدۂ

حیران طیورِ قدس ز بالا پریدنت
بر ذُروۂ سمائے رسالت پریدۂ

با تو مسابقت چہ مجالِ دلاوران
ہمہ را گذاشتی تو چہ چابک دویدۂ

آنکس کہ دستِ جور بفرقان دراز کرد
با صد عتاب دست و زبانش بریدۂ

آنکس کہ ہرزہ گفت بشانِ رسولِ پاک
آن را ہزار پردۂ عصمت دریدۂ

ہموارہ آشیانِ تقدس مقامِ تو
پیوستہ بوئے عطرِ طہارت شمیدۂ

آیاتِ صدقِ تست بر ارض و سما پدید
آوازۂ ظفر ز ملائک شنیدۂ

روحِ تو شرحِ حسن و جمالِ محمد است
کز غرفۂ بروزنی سر کشیدۂ

ہمو ارہ ہمرکاب تو صد نصرت خدا است
دشمن بپا ستادہ مقابل ندیدۂ

فتح و ظفر بہ پیشِ تو چاکر ستادہ اند
گردنیاں بپا سرِ طاعت نہادہ اند

بند چہارم

برتر زعقل و فہم بلندیٔ شانِ تست
عرشِ عظیم حضرتِ ایزد مکانِ تست

تو فاتحِ خزائنِ اسرارِ مصحفی
مفتاحِ صد علومِ حقیقت بیانِ تست

تو شہسوارِ دینِ متینِ محمدی
فتح و ظفر زلشکرِ چابک عنانِ تست

افنارِ منکران و ہلاکِ معاندان
برہانِ راستی و ظہورِ نشانِ تست

آمادہ بہرِ جنگِ عدوئے پیمبری
حکمِ قضا غلیفۂ سیفِ زبانِ تست

انفاسِ پاکِ تست حیاتِ خدائیان
بدتر زمرگِ تلخ پئے دشمنانِ تست

اصلاحِ قوم و نصحتِ اسلام و عونِ خلق
تکریمِ مصطفےٰ ہمہ مقصودِ جانِ تست

کشفِ رموزِ حکمت و علمِ کتابِ حق
اعجازِ انبیا ہمہ نعمائے خوانِ تست

صد گوہرِ نکات ہر یزی بیک سخن
حقاکہ کانِ لعل و جواہر دہانِ تست

تبلیغِ امرِ ایزد و توحیدِ ذاتِ حق
پیشِ شہنشہانِ جہان ارمغانِ تست

حق گو و حق نما و شجاع و جری توئی
معصوم و متقی و امین و بری توئی

بند پنجم

اے راحت و قرارِ دلِ عاشقانِ زار
استادہ پیش روئے تو صد جان جان نثار

در گلستانِ احمدِ مختار آن گل
گلہا فدائے رنگ و بہارت ہزار وار

شرمندہ از جمالِ جہانتاب تو چمن
شوریدہ از بہارِ تو گلہائے نوبہار

مقصودِ جانِ خستۂ عشاق آمدی
قربان روئے تست دل و جان ہر نگار

حبِ تو ہست رونقِ ایمان و معرفت
ہست از دبادِ کفر و ضلالت بنو نفار

مقبولِ بارگاہِ خدائے رحیم تست
ہر کس کہ شد بطاعت فرمانت استوار

حق بین و حق پسند شناسد مقامِ تو
صدقِ تو از جبینِ ہمایونت آشکار

شمس و قمر گواہ صداقت ستادہ اند
این پاسبان شب شد آن چاکرِ نہار

اے شاہ دین جنابِ رسالتمآبِ تو
شد ملجاو پناہ حزینانِ دل فگار

اسلامیان بغیرِ قدومِ مبارکت
بودند خوار خستہ پریشان بے قرار

ہموارہ باد فیضِ عنایاتِ وجودِ تو
پیوستہ باد ظلِ مبارک وجودِ تو

بند ششم

اے بندہ پرورم شۂ عالی سخن توئی
باغ و بہارِ احمدؐ و سروِ چمن توئی

اے رونقِ ریاضِ رسالت بباغِ دین
نسرین و لالہ نسترن و یاسمن توئی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں عیسائیوں کے الزامات کا قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی ۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و شائر رسومات کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے ۔ صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں ۔ قیمت فی جلد ۱ر

غلامی و عصمت انبیاء سلیبرائٹ ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت مصنفین احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کا ترجمہ اردو کر کے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت سی عمدگی سے ترتیب کیا گیا ہے ۔ غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ ... سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ... کابلی کی شہادت کے واقعات ... نہایت لطیف ... اس کے لئے ایک روپیہ کی بھی گران نہیں ۔ قیمت ۱ر

درثمین مصنفہ حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی ۔ قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب ۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت فی جلد ۵ر

نظام مستورات مستورات کے سمجھنے پر ۔ قیمت ۱ر

نام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا پانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی نظم ۔ قیمت ۱ر

آنہ و گرشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی الاوادوا سے ۔ قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں قابل دید ہے ۔ حصہ چہارم و پنجم ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ معہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۸ر

ہو بہار صاحب الہمہ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۳ر

جمع عبارات الدوسوال مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور جگرانی ... کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۳ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی ... تائید ۔ قیمت ۸ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

لیکچر لاہور جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا ۔ قیمت ۳ر

اختیار الاسلام مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں ایک گریجوایٹ کی تحریر قابل دید ہے ۔ حصہ سوم قیمت ۱ر

فتح الدین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

ضرورت نکاح

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ پیر محمد یوسف عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے ہوئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت

۹ ۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات ، گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں ۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

۱۰ ۔ ایڈیٹر ہے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی ۔ صحیح النسب مغل اینٹرنس پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔

الراقم (ن) ... خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو ۔

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے ۔

یعنی کتاب بول الحال عربی ترجمہ ... صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت ... ہر ایک صاحب پیشگی قیمت بھیجینگے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول الحال عربی کے فی الحال دو نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی ... کہ ... خریدار ... چونکہ کتاب بول الحال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی ... اس واسطے یہ گران رعایت گوارا کی گئی ہے اس ... اصل کتاب ... ہے کیونکہ خریدار سر دست ہی ایک روپیہ قیمت کا سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول الحال عربی ہی صرف ایک روپیہ ... سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ ... روانہ کی جاوینگی ... سلاسل الفضائل مترجم اردو ۔ الاشتہارات ۔ قرآن کریم کی دعائیں ... کامن ... حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... کتب ... منگوائے ... انگلیسی ... ٹکٹ ... ہر حال ہم ... اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا ... درخواست آنے پر رعایت بند ہو جاویگی ۔

المشتہر

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

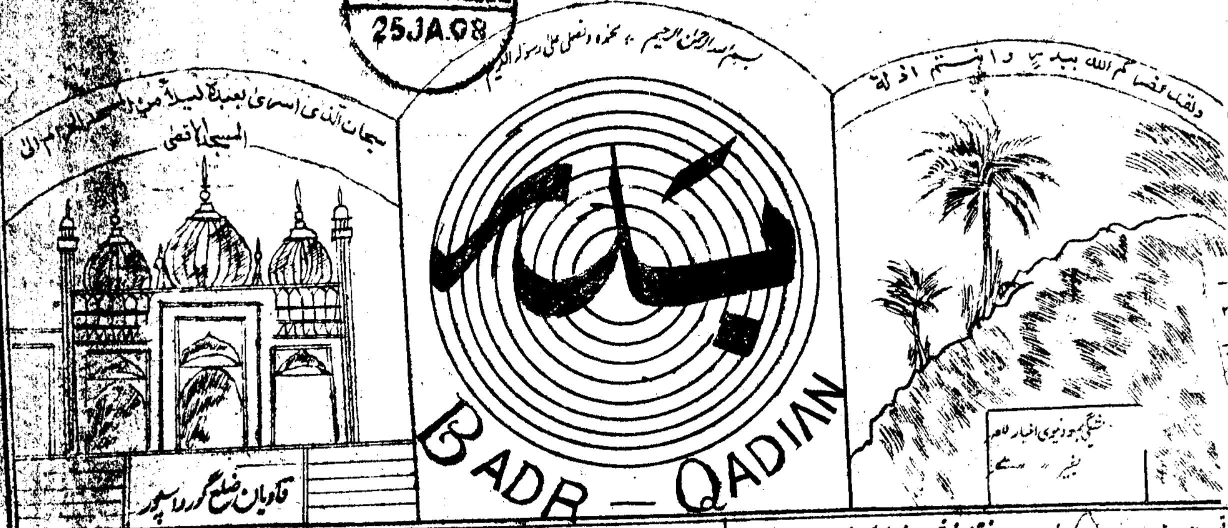

قیمت از معاونین عہ
قادیان میں ہے

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۷) | مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء | نمبر ۱۴

فی پرچہ ۲ر | سر چہ گویم باثر گرانی چہاد در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل | ہر دو بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | از غیر عہ

نوٹ

اس صفحہ میں درس شرائط بیعت اور نظم بھی لکھی جایا کریگی ۔ لیکن پہلے کی طرح ہر ہفتہ میں نہ ہوا کریگی ۔ ایڈیٹر

شکر و شکوہ

اخبار کو ہفتہ میں دو بار کرنے کی تجویز پر اور اس میں دنیوی اخبار کے لئے چار صفحات خاص کرنے پر اور اس طرز کا نمونہ کا اخبار ۲۶ دسمبر کا دیکھ کر جس قدر خوشنودی اور مبارکباد کے خطوط بھیجے ہیں اور جس قدر دوستوں نے اخبار کیواسطے پوری قیمت بلکہ معاونین کی قیمت ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے اور جس قدر احباب نے ۹ جنوری کا اخبار بذریعہ وی پی وصول فرمالیا ہے ۔ میں ان کا بہت ہی مشکور ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے ۔ اگرچہ اخبار کے ہفتہ میں دو بار کرنے کیواسطے بہت سے تائیدی خطوط آئے تھے تاہم بعض بزرگ دوستوں کی رائے سے سردست اخبار کو ہفتہ وار ہی رہنے دیا گیا ۔ یہ تو شکریہ ہے ۔ لیکن ان ناظرین پر ہمارا شکوہ ہے ۔ جنہوں نے وی پی واپس کرکے کارخانہ کو نقصان پہنچایا ہے ۔ تین ہفتہ پہلے سے اطلاع دیگئی تھی کہ اخبار وی پی ہوگا جن دوستوں نے خط لکھے کہ ہمکو وی پی نہ کیا جائے ان کو نہیں کیا گیا مگر تعجب ہے کہ بعض دوستوں نے یہ تو گوارا کیا کہ ایک کارڈ لکھدیں کہ ہمکو وی پی نہ کرو اور نہ وی پی وصول کیا گو ممکن ہے کہ کثرت کام کیوجہ سے کسی کے نام غلطی سے بھی وی پی ہو گیا ہے مگر ایسے واقعات شاذ و نادر ہوتے ہیں امید ہے کہ جو دوستوں نے وی پی واپس کر دئے ہیں وہ اس ہرجانہ کے ذمہ واری ہم اٹھائیں گے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ساکنان افغانستان: محمد خان ۔ سعد الدین ۔ شریف خان ساہی خان

جنت خان ۔ سلیم خان ۔ نور محمد خان

امیرانہ ۔ حجت بی بی ۔ خیال بی بی

ادریس بی بی ۔ ملتان بی بی ۔ گل عروضہ

عقلمنہ ۔ خیالو ۔ سید بانو ۔ صل بانو

شیرین خان ۔ حمید خان ۔

اللہ رکھا ساکن نگرانہ تحصیل بھلوال ضلع شاہپور

غلام علی نمبردار ولد نذر بخش چک نمبر ۸۶

اصل گجرات

عبد الغفار ولد عبد الوہاب بٹ سکنہ جلال پور جٹان ضلع گجرات

احمد خان سفید پوش ولد دولت خان سکنہ کہوکر ضلع گجرات ۔

محمد خان ولد احمد 〃 〃

کرم الٰہی ولد کالو سکنہ گوجرات خاص

عطا محمد ولد نتھے خان سکنہ اٹھور ضلع لودیانہ ۔

چودہری محمد خان ولد علی محمد سکنہ جہور کوٹلی ضلع سیالکوٹ ۔

27

نبی بخش ولد مولا داد سکنہ جہور کوٹلی سیالکوٹ

محمد اشرف ولد فتح محمد 〃 〃 〃

عبد القدوس ولد عبد الغنی سکنہ واتہ ہزارہ

چراغدین ولد محمد امیر سکنہ کہارہ گورداسپور

دین محمد ولد عمر الدین سکنہ بہڑوال امرتسر

رحیم بخش ولد غلام نبی سکنہ بہاولپور

چراغ ولد غلام سکنہ زیرہ ضلع فیروزپور

قادر بخش ولد یوسف 〃 〃 〃

بوٹے خان 〃 〃 〃

فضل الٰہی سکنہ بیل وننڈ 〃 〃 〃

امام الدین ولد گھسیٹے خان سکنہ ہرکوٹ رندھاوا ۔ ضلع گورداسپور

محمد بخش ولد گجو خان سکنہ رائے پور ضلع ہوشیارپور

شیر محمد سکنہ تلونڈی راہان ضلع گورداسپور

حیات محمد ولد کرم بخش سکنہ ہرکوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور

عاقل شاہ ولد سکندر شاہ سکنہ کالا افغانان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

چراغدین سکنہ ہوال لاہور

فضل حسین ولد غلام احمد سکنہ تلے کے ضلع گوجرانوالہ

17

چودہری تاج محمد نمبردار جٹ سکنہ جہور کوٹلی تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ ۔

محمد ایوب شاہ ولد سید سرور شاہ ۔ وانہ ضلع ہزارہ

عبد القدوس ولد عبد الوہاب سکنہ رشن نگری کشمیر

محمد خلیل ولد عبد الوہاب سکنہ رشن نگری کشمیر

حسن شاہ ولد حسین شاہ سکنہ گنہاں ضلع سیالکوٹ

غلام حسن ولد حاکم علی سکنہ شاہ پور ضلع شاہپور

حسینا ولد دھاولا سکنہ انبالہ

گہنا ولد لقمان سکنہ وارہان والی ضلع گوجرانوالہ

ڈاکٹر عبد اللہ خان سکنہ شیخ پور ضلع گجرات

فضل دین ولد امام شاہ صاحب سکنہ سیکوان ضلع گورداسپور

عیدا ولد رحیم بخش سکنہ گھٹے کی ضلع گورداسپور

نبی بخش ولد سکندر خان سکنہ گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور

بدر بخش ولد سوہنے خان 〃 〃 〃

مہر الدین ولد اسمٰعیل رنگریز سکنہ بنگہ ضلع جالندہر

عطا محمد ولد مولا بخش سکنہ گڑھشنکر

15

شرح قیمت اخبار بدر

عالیان ریاست ہے

عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دینیات و اخبار عام لعہ

بعد 〃 〃 〃 〃 عہ

فی پرچہ 〃 〃 〃 ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے حساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں درج جاویگی علیحدہ رسید نہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں وستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید درج نہ ہو تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو خط و کتابت کیواسطے جوابی ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل سے معذور سمجھا جاوے خریدار اپنے خط میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں ۔ اور اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھا کریں

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

بڑے دنوں میں یسوع کا نام نہ لو

اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء خبر دیتا ہے کہ شہر نیویارک کے سرکاری مدارس میں ہمیشہ اساتذہ اور طلبار کرسمس کے بڑے دنوں کی آمد سے کئی ماہ پہلے سے طیاریاں کرتے تھے۔ کہ کرسمس کے دنوں میں یسوع مسیح کی پیدائش کے دن کی خوشی میں کون کون سے گیت گائے جاینگے اور کیا کیا باتیں پڑھی جاوینگی مگر اس دفعہ سرکاری مدارس کے میوزیکل ڈائرکٹر صاحب میلارڈ فرینک۔ آرڈکس نے حکم نافذ کردیا تھا۔ کہ سرکاری مدارس میں کہیں یسوع مسیح کا گیت نہ گایا جائے اور نہ کوئی مذہبی ذکر ہو۔

وجہ اس کی یہ بیان کی جاتی ہے کہ سب پبلک کے خیالات مسیحی مذہب کے مطابق نہیں ہے اور بعض کیواسطے یہ امور رنجیدہ ہوتے ہیں۔ نیویارک میں صرف ایک مذہب عیسویت نہیں بلکہ خیالات ہر قسم کے مختلف اقسام کے ہیں الحمد للہ کہ ہیں ردجال خود بخود ہر جگہ پگھل رہا ہے۔ (بدر)

کیا یسوع کی ڈاڑھی نہ تھی

مشہور علمی میگزین ہیٹریکا (ڈائی ست) میں ایک مضمون نکلا ہے کہ جرمن کے آرٹسٹ محققین کی یہ رائے قرار پائی ہے کہ ان کے خداوند مسیح داڑھی منڈھا کرتے تھے اور بے ریش رہتے تھے۔ آجکل کے داڑھی منڈوں کیواسطے خداوند کے نام پر داڑھی منڈانے کی ایک اچھی تجویز نکل آئی ہے۔ یورپ کے لوگ بھی کیسے بیباک ہیں۔ اپنی خواہشات کے مطابق ایک کام کرتے ہیں پھر اس تلاش میں لگتے ہیں۔ کہ اُسے مذہب عیسوی کے بانی کی طرف منسوب کردیں۔

ڈوئی کا سنگ لحد

ڈوئی کی قبر پر جو پتھر لگایا گیا ہے۔ اُسپر اس کے بیٹے نے صرف الفاظ جان الیگزنڈر لکھوائے ہیں۔ پورا نام نہیں لکھوایا اور نہ اس کے نام کے ساتھ ڈوئی کا لفظ لکھا گیا ہے۔ جیساکہ وہ اپنی زندگی میں لکھا کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آخر زندگی میں عام طور پر اور بالخصوص اس کے بیٹے کے دل پر یہ یقین جم گیا تھا کہ اس کا دعوےٰ نبوت جھوٹا تھا۔ ابھی ڈوئی زندہ تھا جب کہ میں نے اس کے بیٹے کے نام کئی ایک خطوط لکھے تھے جن میں اس کو یہ سمجھایا تھا کہ تمہارے باپ کا انجام (مطابق پیشگوئی مسیح موعود) کیا ہونیوالا ہے۔ بہتر ہے کہ تم اس کے ساتھ کو چھوڑدو۔ بیٹے نے آخر وقت اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا باقی رہی یہ بات کہ ڈوئی کا لفظ کیوں قبر پر نہیں لکھا گیا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ڈوئی ایک خاندانی نام تھا۔ جو اصل میں اس کے باپ کا نام تھا اور یہ بات ظاہر ہوچکی تھی کہ یہ شخص اپنے باپ کا نطفہ نہ تھا۔ یہ اظہار بھی اس وقت کے بعد ہوا تھا۔ جب کہ حضرت مسیح موعودؑ سے اسکو چیلنج دیا گیا تھا۔ کہ تو ذلیل ہوگا اور اُس نے خود ہی مان لیا تھا کہ یہ بات صحیح ہے۔

عیسائی کیوں تلوار چلاتے ہیں

ایمرسن رابرٹ صاحب لکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنا مذہب پھیلانے کیواسطے جس قدر تلوار دنیا میں چلائی ہے اور تلوار کے زور سے دنیا کو عیسائی بنایا ہے اس کیواسطے بظاہر ان کے پاس یسوع مسیح کا صاف حکم انجیل میں موجود ہے جہاں یسوع فرماتا ہے "میں صلح کیواسطے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے کے لئے آیا ہوں" اس میں شک نہیں کہ یسوع کا یہ فقرہ عیسائیوں کو عام اجازت دیتا ہے۔ کہ دین کیواسطے تلوار چلائیں اور عیسائیوں نے اسپر عملدرآمد کرتے ہوئے بہت سے بہادروں کے خون سے اپنی تلواروں کو سُرخ کیا ہے لیکن دراصل میرے خیال میں یسوع کا یہ منشا نہ تھا بلکہ اس نے صرف ایک پیشگوئی کے رنگ میں یہ فقرہ بولا تھا کہ میرے بعد میری قوم غلطی سے ایسا کریگی (ٹرتھ سیکر جلد ۴ نمبر ۵)

انگلستان میں جوا بازی

مسٹر ہاگ نے ایک چھوٹی سی کتاب انگلستان کی جوابازی پر لکھی ہے۔ جس میں اس نے یہ دکھایا ہے کہ یہ بداخلاقی اندر ہی اندر انگلستان کو کس قدر تباہ کررہی ہے سال بھر میں ۵۴۲ اکھاڑے جوابازی کے عام طور پر لگائے جاتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ جس صراحت کے ساتھ قرآن شریف میں جوابازی کی ممانعت ہے۔ اُس کے بالمقابل انجیل میں کوئی اشارہ بھی نہیں۔ ایک ناقص کتاب کی پیروی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔

عیسائیت قانون ارتقاء کے تحت

ولایت کے میگزین مونسٹ میں پروفیسر فلاسفر صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں انھوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ دین عیسوی اپنی

المفتی

سفر میں قصر

۱۲۱ سوال پیش ہوا کہ اگر کوئی تین کوس سفر پر جاوے تو کیا نمازوں کو قصر کرے۔ فرمایا۔ ہاں مگر دیکھو اپنی نیت کو خوب دیکھ لو۔ ایسی تمام باتوں میں تقویٰ کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص ہر روز معمولی کاروبار یا سیر کیلئے جاتا ہے۔ تو وہ سفر نہیں بلکہ سفر وہ ہے جسے انسان خصوصیت سے اختیار کرے اور صرف اس کام کیلئے گھر چھوڑکر جاوے اور عرف میں وہ سفر کہلاتا ہو۔ دیکھو یوں تو ہم ہر روز سیر کے لئے دو دو میل نکل جاتے ہیں مگر یہ سفر نہیں۔ ایسے موقعہ پر دل کے اطمینان کو دیکھ لینا چاہیئے اور بغیر کسی خلجان کے فتوےٰ دے۔ کہ یہ سفر ہے تو قصر کرے۔ (استفت قلبک) اپنے دل سے فتویٰ لو) پر عمل چاہیئے۔ ہزار فتویٰ ہو پھر بھی مومن کا نیک نیتی سے قلبی اطمینان عمدہ شے ہے۔

عرض کیا گیا کہ ان لوگوں کے حالات مختلف ہیں۔ بعض نو دس کوس کو بھی سفر نہیں سمجھتے۔ بعض کے لئے تین چار کوس بھی سفر ہے۔ فرمایا شریعت نے ان باتوں کا اعتبار نہیں کیا۔ صحابہ کرام نے تین کوس کو بھی سفر سمجھا ہے۔

عرض کیا گیا حضور بٹالہ جاتے ہیں۔ تو قصر فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں کیونکہ وہ سفر ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی طبیب یا حاکم بطور دورہ کئی گاؤں میں پھرتا رہے۔ تو وہ اپنے تمام سفر کو جمع کرکے اُسے سفر نہیں کہہ سکتا۔ فقط

(خلاصہ تقریر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے نزدیک تین کوس بھی سفر ہے۔ اور اس میں قصر جائز۔ لیکن اگر کوئی بطور سیر یا معمولی روز مرہ کے کاروبار کے لئے اتنی دور یا اس سے کچھ زیادہ نکل جاوے۔ تو وہ سفر نہیں)

قربانی کا بکرا

۱۲۲ سوال پیش ہوا۔ ایک سال کا بکرا بھی قربانی کے لئے جائز ہے۔

فرمایا۔ مولوی صاحب سے پوچھو اہلحدیث وحنفا کا اس میں اختلاف ہے۔

(مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے کم کا بکرا قربانی کے لئے اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں بدر)

جانور قربانی

۱۲۳ ایک شخص نے حضرت سے دریافت کیا کہ اگر جانور معمولی علامات مذکورہ در حدیث سے کچھ ناقص ہو تو قربانی کر سکتے ہیں۔ فرمایا مجبوری کے وقت تو جائز ہے مگر آجکل ایسی مجبوری کیا

ڈائری

القول الطیب

نکات معرفت | ۳؍ جنوری ۱۹۰۸ء سیر میں فرمایا۔
قرآن مجید میں آتا ہے کہ کفار کہیں گے۔ لو کنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحٰب السعیر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدبر کے سوا ایمان صحیح نہیں ہوتا۔ سورہ تکویر میں سب نشانات آخری زمانے کے ہیں۔ انہی میں سے ایک نشان ہے واذا العشار عطلت۔ یعنی جب اونٹنیاں بیکار چھوڑی جائینگی اسی کی تفسیر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیترکن القلاص فلا یسعٰی علیہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود بھی اسی زمانہ میں ہوگا۔ بلکہ اس کے ابتدائی زمانے کے یہ نشان ہیں۔

پھر فرمایا۔ واذا النفوس زوجت۔ یعنی ایسے اسباب سفر مہیا ہو جائیں گے۔ کہ قومیں باوجود اتنی دور ہونے کے آپس مل جائیں گی۔ حتے کہ نئی دنیا پرانی دنیا سے تعلقات پیدا کرے گی۔ یاجوج ماجوج کا آنا۔ دجال کا نکلنا اور صلیب کا غلبہ۔ یہ بھی اسی زمانے کے نشان ہیں۔ ان کے متعلق لوگوں نے غلط فہمی سے تناقض پیدا کر دیا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب الگ الگ ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تمام روئے زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ پس اگر یاجوج ماجوج محیط ہو گئے تو پھر دجال کہاں احاطہ کرے گا اور صلیب کا غلبہ کس جگہ ہوگا۔ سوا یہ کہنے کے کچھ چارہ نہیں کہ یہ سب ایک ہی قوم کے مختلف افراد ہیں اور اگر ان کو ایک بنا دیں۔ تو پھر کوئی مشکل نہ رہے گی۔ خدا تعالےٰ نے ان کی نسبت فرمایا ہے۔ وترکنا بعضہم یومئذ یموج فی بعض و نفخ فی الصور فجمعنٰہم جمعاً۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ نہایت درجہ کا اختلاف پیدا ہو جائیگا اور سب مذاہب ایک دنگل میں ہو کر نکلیں گے۔ "ترکنا" کا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آزادی کا زمانہ ہوگا اور یہ آزادی کمال تک پہنچ جائیگی۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور کی معرفت ان کو جمع کرنیکا ارادہ کریگا۔ پہلے دیکھو جمعنٰہم فرمایا۔ اور ابتدائے عالم کیلئے خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالاً کثیراً ونساء۔ فرمایا۔ لفظ بث اور جمع آپس میں پورا تناقض رکھتے ہیں گویا دائرہ پورا ہو کر پھر وہی زمانہ ہو جائیگا۔ پہلے تو وحدۃ شخصی تھی۔ اب اخیر میں وحدت نوعی ہو جائے گی اس سے آگے فرماتا ہے۔ وعرضنا جھنم یومئذ للکٰفرین عرضا۔ یہ مسیح موعود کے زمانے کا ایک اور نشان بتلایا کہ اس دن جہنم پیش کیا جاویگا۔ ان کافرون پر یہ قیامت کا ذکر نہیں کیونکہ اس دن جہنم کا پیش کیا کرنا ہے۔ اس روز تو اس میں کفار داخل ہونگے جہنم سے مراد طاعون ہے۔ چنانچہ ہمارے الہامات میں کئی بار طاعون کو جہنم فرمایا گیا ہے۔ یاتی علے جھنم زمان لیس فیہا احدٌ بھی ایک الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو گروہوں کا ذکر فرما دیا۔ ایک تو وہ سعید جنہوں نے مسیح کو قبول کیا۔ دوسرے وہ شقی جو مسیح کا کفر کرنیوالے ہوں گے۔ ان کے لئے فرمایا۔ کہ ہم طاعون بطور جہنم بھیجیں گے اور نفخ فی الصور سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ وحی کے ذریعہ ان میں آواز دی جاتی ہے اور پھر آواز ان کی معرفت تمام جہان میں پہونچتی ہے۔ پھر ان میں ایک ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ لوگ باوجود اختلاف خیالات وطبائع وحالات کے اس کی آواز پر جمع ہونے لگتے ہیں۔ اور آخر کار وہ زمانہ آ جاتا ہے۔ کہ " ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہو" خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے خود ہی ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں کہ جس سے تمام سعید روحیں ایک دین پر جمع ہو سکیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا تھا۔ یا ایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا۔ ایک طرف یہ جمیعاً دوسری طرف جمعنٰہم جمعاً ایک خاص علاقہ رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی کارروائی اس جمع کی تو اسی زمانہ نبوی میں شروع ہو گئی تھی۔ مگر اسباب کا نتیجہ کمال پر اس زمانہ میں پہونچا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر کی تمام راہیں نہ کھلی تھیں۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ کہ بعض ایسے مقامات بھی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہیں پہونچی۔ مگر اب تو ڈاک۔ تار۔ ریل سے زمین کے اس سرے سے اس سرے تک خبر پہونچ سکتی ہے یہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے۔ یہ بھی اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ عرب کے کئی لوگ کہنے لگ گئے ہیں کہ اذا العشار عطلت کا زمانہ آگیا۔ عشار (گابھن اونٹنیاں) کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب قیامت سے پہلے ہوگا۔ کیونکہ اس دن کی نسبت تو لکھا ہے کہ ہر حمل والی اپنی حمل گرا دے گی اور پھر اس دن تو ہر چیز معطل ہو جائے گی۔ اونٹنیوں کی خصوصیت کیلئے مطلب یہ تھا کہ اب تجارت کا دار و مدار اونٹنیوں پر کم پھر ریل پر ہوگا اور چونکہ حدیث میں یہی زمانہ مسیح موعود کا لکھا ہے۔ اسلئے اب عرب والوں کو مسیح موعود کی تلاش کرنی چاہئے دیکھو اب تو ان کے گھر میں ریل بن رہی ہے۔ اور خود ہمارے دشمن اس میں سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں کو خدا نے ہمارے کام میں لگا دیا ہے چندہ تو دے رہے ہیں وہ اور صداقت ہماری ثابت ہوگی افسوس ہے کہ یہ لوگ ہمارے بغض کیوجہ سے آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کی تکذیب بھی کر دیتے ہیں مگر کس کس نشان کی تکذیب کریں گے خدا نے ہمارے لئے طاعون بھیجا زلزلہ بھی آیا یاجوج ماجوج دجال کا خروج ہو چکا کسوف خسوف ماہ رمضان میں غیر معمولی طور سے ہو چکا کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے، نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب واقع ہو گئی تو اب راویوں پر جرح فضول ہے جب کوئی امر واقعہ ہو جائے تو بڑا ہی بیوقوف ہے وہ شخص جو پھر بھی کہے کہ فلاں راوی ایسا اور فلاں ایسا۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ بعض حدیثیں صحیح عجب نہیں اگر موضوع ثابت ہوں اور کئی ایسی حدیثیں جنہیں موضوع کہتے ہیں صحیح واقعات نے صحیح ثابت کیں۔ ان لوگوں میں ذرا بھی ایمان ہو تو مان لیں دیکھو حدیث و قرآن و حالات موجودہ کا آپس میں کیا تطابق ہوا ہے۔ یہ ہمیں مفتری کہتے ہیں۔ اچھا الہام بنا لئے پر تو ہمارا اختیار ہو گیا آسمان پر بھی ہمارا اختیار رہا کہ ہم ماہ رمضان [illegible] آگئے۔ کیا ریل ہماری کوشش سے بن رہی ہے اصل بات وہی ہے جو خدا نے عرضنا جھنم للکٰفرین عرضا سے آگے فرمایا۔ الذین کانت اعینہم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاً۔ ذکر سے مراد یہ ہے کہ جن سے ان کو اپنے مامور کی معرفت یاد کیا خدا کا یاد کرنا یہی ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے ایک مصلح کو بھیجا سو اس مامور سے وہ غفلت میں رہے۔ ان کی آنکھوں کے آگے طرح طرح کے شبہات کے حجاب چھائے رہے اور حق کا نور نظر نہ آیا۔ یہ کیوں کہ جوش تعصب سے ان کی ایسی حالت ہو گئی جو وہ اس مامور کی بات کو سن ہی نہیں سکتے۔ (وکانوا لا یستطیعون سمعاً)

اب ان لوگوں کی حالت یہی رہی ہے۔ اور اس کی سزا بھی وہی مل رہی ہے۔ جو قرآن مجید میں ہے۔ کہ عرضنا جھنم یومئذ للکٰفرین عرضا۔

LIBRARY A. A.I.I. LAHORE.
REGISTER NO. ....
BOOK. NO. ....

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - شکر و شکوہ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۲ - ڈاک ولایت - المفتی
صفحہ ۳ - ڈائری
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ - مبارک - خبر بدر یکساں تیز کار بیگا۔
صفحہ ۶ - اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو
صفحہ ۷ - مکالمہ مابین مولوی غلام حسین و سید غلام حسن شاہ صاحب
صفحہ ۸ - ۹ - ۱۰ - خطبہ عید
صفحہ ۱۱ - ایڈیٹوریل نوٹس
صفحہ ۱۲ و ۱۳ - عجائبات قدرت و عجائبات عالم - بلاد اسلامی
صفحہ ۱۴ - خبریں - صفحہ ۱۵ - نظم - بدر خواتین
صفحہ ۱۶ - آپ والا ما زمین کیوں آگئے - ماموریں الہی کی شناخت

بدر
مورخہ ۲۰ - ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

یکم جنوری ۱۹۰۸ء "دبدبۂ خسروی شد بلند"
زلزلہ در گور نظامی فگند۔

۲ - انی معک اینما تذہب تسیر۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور سیر کرے۔

۲ جنوری ۱۹۰۸ء - انی معک و مع اہلک

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کیساتھ ہوں۔

۲ - انی معک فی کل حال - و عند کل مقال۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر ایک گفتگو میں۔

۳ - انی معک فی کل موطن۔ نصر من اللہ و فتح قریب۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے۔

۴ - وہم من بعد غلبہم سیغلبون۔

ترجمہ - اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہوں گے۔

۵ - و اما نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک

ترجمہ - اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھا دیں گے جو وعدہ کی گئی ہیں یا تجھے وفات دینگے۔

۶ - نصرکم اللہ نصراً مؤزرا۔

ترجمہ - مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیدانہ مدد۔

۷ - انی معک یا ابراہیم۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم

۱۱ جنوری ۱۹۰۸ء - یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔

وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں۔

۱۹ جنوری ۱۹۰۸ء - انی معک و مع اہلک ہذہ

ترجمہ - میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کیساتھ ہوں - جو یہ ہیں

۵ جنوری ۱۹۰۸ء - مرحوم امیر خان کی بیوہ جسدن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اسکی جگہ اسکی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھدیا ہے۔

۲۱ جنوری ۱۹۰۸ء - ملعونین اینما ثقفوا اخذوا۔

وہ ملعون ہیں جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائینگے۔

۲ - ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ۔

ترجمہ - تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

مبارک محمد علی خان صاحب احمدی شاہجہانپوری کے ہان اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے خدا مبارک کرے اور بچے کو نیک تندرست اور لمبی عمر عطا فرما دے۔ حضرت نے اس مولود مسعود کا نام احمد علی خان رکھا ہے۔ خان صاحب موصوف نے اس کی خوشی مین ایک اخبار بدر کسی غریب کے نام مفت جاری کرنے کیواسطے لکھا ہے۔ درخواستین آنی چاہئین۔ جو سب سے زیادہ مستحق معلوم ہوگا اس کے نام جاری کر دیا جائیگا۔

ایسا ہی جناب حکیم مرزا خدابخش صاحب ساکن جھنگ حال وارد لاہور لنگی منڈی کے ہان اللہ تعالیٰ نے ایک اور لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حمید الرحمن رکھا گیا ہے۔ مرزا صاحب موصوف اطلاع دیتے ہین کہ یہ لڑکا بروز جمعۃ المبارک ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء کی صبح کو پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے اور صحت کے ساتھ عمر دراز عطا فرماوے۔ آمین

اخبار بدر ایک ہی طرز کا رہیگا

پہلے اس خیال سے کہ بہت دوست اخبار مین دنیوی حصہ کو لینا پسند نہ فرماوین گے۔ یہ تجویز کی گئی تھی کہ جو صاحب چاہین پہلے کی طرح صرف بارہ صفحون کا اخبار لین۔ لیکن خلاف امید بہت ہی تھوڑے دوست ایسے ہین۔ جنہون نے اس امر کو پسند کیا ہے اور ان کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی پس ایسی تھوڑی تعداد کے واسطے جدا انتظام کرنا مناسب نہین سمجھا جاتا۔ اس واسطے یہی تجویز قرار پائی ہے۔ کہ اخبار ہر ایک دوست کو ایک ہی رنگ مین بھیجا جائے۔ علاوہ ازین دنیوی خبرون سے بھی واقف رہنا فی زمانہ ایک ضروری امر ہے۔ جن دوستون کیطرف سے تھوڑی قیمت وصول ہوئی ہے۔ وہ رفتہ رفتہ باقی قیمت ارسال فرما سکتے ہین۔ کوئی ایسی جلدی نہین۔ کہ اس وجہ سے کسی کو تشویش ہو۔ ہم اپنے دوستون پر ہر طرح سے اعتبار رکھتے ہین۔ کہ وہ ہم کو نقصان نہ دین گے اور جلدی سے یا دیر سے بہرحال وہ قیمت بھیج ہی دین گے۔

والسلام۔ مینجر اخبار بدر

مدینۃ المسیح

جب سے بارش ہوئی ہے۔ آسمان کے تیور کچھ ایسے بدلے ہین۔ کہ غبار آلود رہتا ہے۔ کبھی ایسی پڑتی ہے کہ دو چار گز سے کے فاصلہ پر کچھ بھی صاف نظر نہین آتا اور آہستہ آہستہ کچھ بوندا باندی رہتی ہے۔ آج ۱۴ جنوری کو بھی سردی اور ٹھنڈی ہوا کیوجہ سے نماز جمع ہوئی۔

علامہ نور الدین کی طبیعت اس ہفتہ بوجہ ضعف و اسہال کچھ علیل رہی۔ مگر یہ مبارک وجود اپنے فرائض کو اسی تندہی سے ادا کئے جاتا ہے اور عسر و یسر مین یکسان خوش رہتا ہے یہ بات دیکھنے کے متعلق ہے مولانا احسن (اللہ تعالیٰ انہین عمر دراز بخشے) جمعہ کے خطبہ کو خاص جوش و اخلاص کے ساتھ سنتے ہین۔ ۱۰ جنوری کو آپ نے سورۃ الفجر پر وعظ فرمایا۔ اور منجملہ نکات یہ لطیف نکتہ بھی بیان کیا کہ۔ الفجر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ خیر القرون تک تین سو برس ہوئے اور دس راتون سے مراد دس صدیان ہین۔ تو کل ۱۳۰۰ ہوئے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ والشفع والوتر مین تیرہوین اور چودہوین صدی کی طرف اشارہ فرماتا ہوا واللیل اذا یسر کی خبر دیتا ہے یعنے۔ پھر چودہوین مین آفتاب نبوت طلوع کریگا اگر اس نبی کی اطاعت نہ کرینگے۔ تو وہی ہوگا۔ جو عادیون اور فرعونیون کے ساتھ ہوا۔ یہان ایک شخص علاقہ ہزارہ سے آیا۔ بیعت کی بعد ازان بیمار ہوگیا اور اسی بیعت مبرورکی حالت مین راہئ ملک بقا ہوا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مقبرہ بہشتی کی نسبت پہلے مخالفون اور بدظنی سے کام لینے والون نے یہی سمجھا تھا۔ کہ یہان وہی دفن ہون گے جن کے پاس دولت ہوگی یا جو قادیان اور اس کے قریب رہیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ ایسے لوگون کا خیال بالکل غلط اور یہ تجویز وحی الٰہی سے تھی۔ اب تک جتنے اس مین داخل ہوئے ہین تقریباً سب ہی غریب و مخلص لوگ تھے اور پھر دور کے رہنے والون کیلئے کیسا عمدہ سبب بن جاتا ہے۔

ضروری اطلاع

لیکچر جلسہ آریہ لاہور کے متعلق جس قدر درخواستین موصول دفتر کتب خانہ مین ہوئی ہین وہ محفوظ رکھی گئی ہین۔ اور آئندہ جس قدر درخواستین ملین گی۔ اون کو بحفاظت رکھا جاویگا۔ لیکن یہ امر ظاہر کر دینا واجبی اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیکچر کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شائع ہوگا جو کہ ابھی مکمل نہین ہوا اور جو سو صفحہ سے زائد چھپ چکا ہے جسکی قیمت معہ لیکچر ضمیمہ کے بعد طیاری مقرر ہوگی۔ اور لیکچر ضمیمہ سے الگ شائع نہ ہوگی۔ اور قیمت کا اعلان بذریعہ اخبارات دیا جاوے گا۔ جس صاحب کو قیمت مشتہرہ پر لیکچر کا خریدنا نا پسند ہو اس کو لازم ہے۔ کہ فوراً مہتمم کتب خانہ کو اپنی مرضی سے مطلع کرے ورنہ ایک ہفتہ کے بعد لیکچر معہ ضمیمہ وی پی کرکے روانہ کر دیا جاویگا اور واپسی کا عذر نامعقول ہوگا۔ والسلام

مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس

رسید زر

۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء

۳۲۹ - کرم داد صاحب ۶ر
۱۳۴۶ کریم الدین صاحب عار
۸۴۵ - محمد عبد الرحمان صاحب عہ ر

۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء

۹۳۰ - عمر الدین صاحب صر
۱۱۴ میر قاسم علی صاحب سے ر

۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

۱۳۴۴ - ماسٹر ہدایت اللہ صاحب صہر
۱۸۴۶ - کرم الٰہی صاحب عار
۱۸۴۷ محمد رمضان صاحب عار
۵۰۳ - امیر محمد صاحب سے ر
۱۲۵۹ - الٰہ بخش صاحب عار
۱۸۱۹ - محمد بخش صاحب عار
۶۲۰ جلال الدین صاحب عہ ۱۲
۱۳۶ نظام الدین صاحب عہ ر
۱۰۹۱ نظام الدین صاحب عہ ر

۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

۸۴۴ - فضل الٰہی صاحب عہ ر
۱۷۴۶ - عزیز الدین صاحب للعہ ر
۳۰ - غلام نبی صاحب عہ ر
۱۱۰۸ محمد بخش صاحب عار
۱۱۰۶ - غلام محمد صاحب للعہ ر
۷۴۷ - محمد بخش صاحب عہ ۸

۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

۸۲۳ - نور الدین صاحب سے ر
۱۵۳۵ - ظفر حسین صاحب للعہ ر
۱۹۶ - فیروز الدین صاحب ۸ ر

۳۱ - دسمبر ۱۹۰۷ء

۹۰۳ - محمد شریف صاحب عہ ر
۱۱۵۶ - محمد سعید اللہ صاحب عار
۲۹۱ میران بخش صاحب سے ر
۱۸۶ - احمد الدین صاحب عار
۱۱۲۰ - فتح محمد صاحب سے ر
۱۹۹۵ رحیم بخش صاحب عہ ر
۳۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ ر
۲۹۴ مولا بخش صاحب للعہ ر
۲۷ - رحمان بخش صاحب للعہ ر
۱۴۶۷ - احمد خان صاحب عہ ر
۱۴۵۶ - حاجی محمد تصور صاحب للعہ ر
۱۶۶۷ عبد الرزاق صاحب سے ر
۹۴۸ - غلام محمد صاحب سے ر
۹۷۵ - سید جعفر علی صاحب عہ ر
۱۵۱۱ - غلام جیلانی صاحب سے ر
۱۲۶۹ - محمد الدین صاحب سے ر
۱۳۲۹ - مولا بخش صاحب عہ ر
۱۲۳۲ - حامد شاہ صاحب للعہ ر
۱۲۰۶ - امیر الدین صاحب سے ر

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر ریویو

(از سید صادق حسین صادق۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین ایک کتاب اتمام البرہان نام مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی۔ آجکل اتفاق سے میرے ہاتھ آگئی۔ چونکہ اس کتاب کے اخیر پر ایڈیٹر شحنہ ہند کی لکھی ہوئی تقریظ بھی چھپی ہے اسلئے مین نے خیال کیا کہ متذکرہ بالا کتاب کم سے کم اہل علم کی توجہ کے قابل تو ضرور ہوگی۔ مگر جب مین نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا۔ تو ثابت ہوا کہ ایڈیٹر صاحب کی تقریظ محض زٹلی اور دین فروشی کی بنا پر ہے اور چونکہ اس کتاب کا طرز تحریر ضمیمہ شحنہ ہند کے طرز تحریر سے اکثر مقامات پر بالکل مشابہ معلوم ہوتا ہے اور یہ کتاب خاص شوکت المطابع میرٹھ مین باہتمام ایڈیٹر مذکور طبع ہوئی ہے۔ اس سے بخوبی ثابت ہے کہ ایڈیٹر صاحب کو تقریظ لکھنے کے لئے کچھ ایسے ہی وجوہ محرک پیش آگئے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین۔ علاوہ برین ایک قطعی دلیل جو ہماری رائے کی تائید کرتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ مصنف کتاب حنفی مذہب چشتی مشرب غیر مقلدین کا تیغ دشمن جمود و علی التقلید کا ایک زبردست آرگن ہے چنانچہ اپنی کتاب کے پہلے ہی صفحہ مین مقلدین آئمہ اربعہ کے سوا باقی تمام مسلمانون کو خارج از اسلام ٹھیراتا ہے مگر یہ نام کے اہلحدیث بندہ شکم عبد الدرہم اس کی تعریف مین بالفاظ ذیل نغمہ سرائی فرماتے اور مثل جس کا کھائیے اسی کا گائیے اصل کر دکھلاتے ہین۔ "فمرحبا لک ایها الموحد المتورع المتبع للکتاب والسنۃ اخی المکرم الحاج الحرمین الشریفین الملقب باحمد حسین صانک اللہ عن الشین فی الدارین"

ہماری رائے یہ ہے۔ کہ اگر مصنف البرہان باوجود عقیدہ فاسدہ مذکورہ بالا فی الحقیقت متبع کتاب وسنت ہے، تو پھر غیر مقلدین کے ضال و مضل ہونے مین کچھ شبہ نہین خیر ہم اس بات کو طول دینا نہین چاہتے اور اس بحث کا فیصلہ خود ناظرین پر چھوڑ کر ... کتاب کی حقیقت ناظرین پر ظاہر کر دینا چاہتے ہین۔

پس واضح ہو کہ اس کتاب کا مصنف کوئی ذی علم ومتین و مہذب آدمی معلوم نہین ہوتا اور کتاب مذکور کا پہلا صفحہ پڑھتے ہی پڑھنے والے کے دل پر یہ بات نہایت صفائی کے ساتھ کھل جاتی ہے کہ مصنف کو خیر سے اردو نویسی کا سلیقہ بھی نہین اور جس بحث پر آپ نے قلم اوٹھایا ہے اسکی قابلیت تو آپ مین کہان۔ موٹے موٹے اور مشہور مسائل اسلامیہ و اہم واقعات تاریخیہ سے بھی آپ سخت ناآشنا محض اجنبی و بیخبر نظر آتے ہین۔ چنانچہ ناظرین کو اس ریویو سے ان تمام امور کی تصدیق ہو جاوے گی۔

مصنف موصوف صفحہ ۲ کتاب مذکور مین آیۃ کریمہ فان حزب اللہ هم الغالبون سے استدلال کر کے اپنی جماعت کو حزب اللہ قرار دیتے ہین مگر یہ ان کا خام خیال ہے۔ اول تو مصنف نے جو مطلب اس آیۃ کا سمجھا ہے اُسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ بعض اوقات جو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو بمقابلہ کفار شکست ہوئی یا حجاج ویزید کو اپنے مشہور حریفون پر غلبہ حاصل ہوا یا ایک عرصہ سے جو کفار کا غلبہ مسلمانون پر چلا آیا ہے تو کیا معاذ اللہ کفار گذشتہ و موجودہ و حجاج ویزید حزب اللہ مین داخل ہین۔

ثانیاً آیۃ کریمہ زیر بحث مین جس غلبہ کا ذکر ہے وہ ان امتیازی نشانون مین سے ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو منجانب اللہ بطور فرقان عطا ہوتے ہین اور مصنف اس بات سے انکار نہین کر سکتا کہ غیبی امور پر اطلاع پانا۔ مستجاب الدعوات ہونا۔ قرآن کریم کے حقائق ومعارف سے لدنی طور پر بہرہ یاب ہونا یہ اولیاء الرحمٰن یا حزب اللہ کی علامات ہین۔ ان علامات حزب اللہ مین مقابلہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تمام مشہور علماء ومشائخ وقت کو رجسٹری شدہ خطوط وغیرہ کے ذریعہ سے بلایا جیسا کہ انجام آتھم وغیرہ کتب حضرت اقدس مین اس کا ذکر صراحت کے ساتھ موجود ہے مگر ان علماء ومشائخ پر حق کا ایسا رعب چھایا کہ سب کے سب مقابلہ سے عاجز آکر اپنی مغلوبیت کی مہر لگا چکے۔ پس صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام حزب اللہ مین داخل اور الغالبون مین شامل ہین اور ان کے مخالف مغلوب ومنکوب۔ اگر شیخصاحب کو شک ہو تو علامات المقربین مندرجہ بالا مین مقابلہ کیلئے خود میدان مین آئین یا اپنے کسی حمایتی کو بلائین ورنہ اولیاء الرحمٰن و حزب اللہ کی مخالفت سے باز آجائین۔

پھر لائق مصنف نے اسی صفحہ مین صادق وکاذب کی شناخت کے لئے آیۃ کریمہ ان اولیاؤہ الا المتقون ولکن اکثرهم لا یعلمون کو معیار ٹھیرایا ہے۔ اس معیار کے متعلق اس وقت ہم اپنی طرف سے کچھ کہنا نہین چاہتے۔ بلکہ شیخصاحب کے سلسلہ کی ایک کتاب البراہین القاطعہ مصنفہ مولوی خلیل اللہ صاحب انبیٹھوی سے جو بامر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مطبع ہاشمی مین چھپی ہے۔ ایک ضروری اقتباس درج ذیل کرتے ہین۔ شاید شیخصاحب اس کو پڑھکر اپنے دل مین کچھ شرمائین اور انصاف کو کام فرماوین۔ مگر اس اقتباس کو درج کرنے سے پیشتر ہم مزید تشریح کے لئے ناظرین کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہین۔ کہ مولوی عبد السمیع صاحب رامپوری نے علمائے دیوبند پر اسی آیت کریمہ ان اولیاؤہ الا المتقون کی بنا پر وہی اعتراض کیا تھا۔ جو شیخصاحب نے سلسلہ احمدیہ پر کیا ہے۔ اس اعتراض کا جواب مولوی خلیل اللہ صاحب نے البراہین القاطعہ کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ مین یہ لکھا ہے۔

"سنو! کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے عمرہ کیواسطے نہ جانے دیا اور لوگون نے انکو ملامت کیا تو جواب دیتے تھے۔ کہ ہم متولی اور خدمتگار بیت اللہ و مسجد حرام کے ہین جسکو چاہیں آنے دین جسکو چاہین نہ آنے دین ہم مختار ہین۔ تو اس کو حق تعالیٰ نے رد فرمایا۔ کہ وہ ہرگز مستحق ولائیت بیت اللہ کے نہین کیونکہ ظالم ہین۔ مشرک ہین۔ اور مستحق ولائیت بیت اللہ کے مؤمن موحد ہوتے ہین اور نیز بیت اللہ کی خدمتگاری خدا تعالیٰ کا گھر ہونے کیوجہ سے وہی کرتا ہے کہ جو حق تعالیٰ کا بندہ مومن موحد ہو۔ مشرک کہ دشمن مخالف حق تعالیٰ کا ہے۔ حق تعالیٰ کے بیت کا کب متولی ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو اپنی دنیا کیوجہ سے اور اپنی معیشت کی وجہ سے اسکی کارگذاری کرتا ہے پس استحقاق ولائیت بیت اللہ مشرکین کو ہونا محض غلط ہے اور علیٰ ہذا خدام ہونا بیت اللہ کا بوجہ حق تعالیٰ کے بیت ہونے کے دعوے کرنا ان کا بالکل لغو ہے۔ استحقاق اسکا مومنین ہی کو ہے اور خدا تعالیٰ کے بیت ہونیکی وجہ سے سوائے مومنین موحدین کے کوئی ولی بیت کا نہین ہو سکتا ہے۔ یہ مطلب آیۃ کا تھا۔ جناب مؤلف صاحب نے ایک طبع زاد معنے پیدا کئے کہ جو ولی بیت ہوتا ہے وہ مومن متقی ہی ہوتا ہے۔ غیر متقی ولی خادم بیت کا ہوتا ہی نہین۔ پس جسکو خادم بیت دیکھو جان لو کہ حسب وعدہ حق تعالیٰ کے وہ متقی ہے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مکالمہ مابین مولوی غلام حسین و سید غلام حسن شاہ صاحب

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی خدمت میں وہ مکالمہ برائے اشاعت ارسال کرتا ہوں۔ جو حضرۃ مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار پشاور اور مولوی سید غلام حسین شاہ صاحب ساکن موضع خوشحال تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کے مابین مولویصاحب کے مکان پر ہوا۔ درج اخبار فرماکر ممنون فرمادیں گے۔

وھو ھذا

سید غلام حسن شاہ صاحب۔ مولانا۔ مجھے حضرت میرزا صاحب پر حسن ظن ہے صرف میں اپنے اس شک کو جو مجھے بروزی رسالت کے متعلق ہے وہ دور کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے نزدیک ہر قسم کی رسالت ونبوت حضرۃ مولانا وسیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ انصاف سے کام لیویں گے۔

مولوی غلام حسن صاحب۔ نہایت اچھی بات ہے میں انکو ان شاء اللہ تعالےٰ ابھی سمجھا دیتا ہوں مگر قبل اس گفتگو کے مجھے یہ تو بتا دیں کہ آپ مذہب اسلام میں سلسلہ مجددین کے قائل ہیں یا نہ۔

سید صاحب۔ ہاں احادیث کے رو سے تو قائل ہیں۔

مولویصاحب۔ ہم خداتعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید سے ہی قائل کرا سکتے ہیں۔ پھر جب آپ قائل ہیں تو کچھ ضرورت نہیں کہ سلسلہ کلام کو طول دیا جاوے۔ اچھا یہ تو بتا دیں کہ جس شخص نے مجدد ہونا ہوتا ہے وہ کس طرح مجدد ہو جاتا ہے آیا اس کو لوگ منتخب کرتے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ اس کو چن لیا کرتا ہے۔

سید صاحب۔ اللہ تعالیٰ اس کو منتخب کرتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت اچھا۔ تو وہ شخص جس نے مجدد ہونا ہوتا ہے کس طرح معلوم کر لیتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کیلئے انتخاب فرمایا۔

سید صاحب۔ اس کو اللہ تعالیٰ غیب سے بذریعہ الہام اطلاع دیتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت خوب۔ قرآن کریم نے ایسے شخص کو جسکو غیب سے اطلاع ملے یا الہام اور وحی ہو ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی اصطلاح میں رسول بیان فرمایا ہے جیسا کہ سورہ جن رکوع دو کی آیۃ میں فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ خداتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنے اس کے پوشیدہ امور کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے مگر جسکو وہ چاہے اطلاع دیتا ہے۔

سید صاحب۔ میں اولیاء پر الہام کا قائل ہوں مگر وحی انبیاء کو ہوتی ہے اور میں حضرت اکرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نزول وحی کا قائل نہیں ہوں۔

مولویصاحب! بہت اچھا۔ تو الہام اور وحی میں قرآن کریم کے رو سے کوئی فرق بتا سکتے ہیں۔

سید صاحب! قرآن کریم کے رو سے اگرچہ کوئی فرق نہیں بتا سکتا ہوں مگر علماء نے بہت کتابوں میں فرق بیان کیا ہے۔

مولویصاحب! خیر ہمیں بہر حال دینی امور میں قرآن کریم کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہیئے کیونکہ کتاب اللہ ہے اور اس کے آگے زید وبکر کا قول ہیچ ہے اور آپ خود بھی قرآن شریف پر زیادہ زور دیتے ہیں

نوٹ۔ یہاں مولویصاحب کے سامنے سید صاحب خاموش ہو گئے اور پھر سلسلہ کلام یوں شروع کیا۔

سید صاحب! آپکے اس بیان سے تو سب مجدد رسول ٹھہرے۔ تو اس میں میرزا صاحب کی خصوصیت کیا باقی رہی۔

مولویصاحب! ہمیں کب انکار ہے کہ اور مجدد کمالات رسالت یا بروزی رسالت سے عاری تھے۔

سید صاحب! مولویصاحب آپنے ایک تمہید رکھکر گفتگو شروع کی اور میرزا صاحب کی رسالت کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ مہربانی فرماکر ہمکو قرآن مجید سے کوئی صاف آیۃ بتا دیں جس سے بلا تاویل ثابت ہو کہ اسلام میں رسول آویں گے اور اپنے کلام کو پایہ ثبوت تک پہونچا دیں اور انصاف سے کام لادیں۔

مولویصاحب! ایسی صاف آیۃ بھی بتا دیدیتے ہیں۔ اب آپ انصاف سے کام لیں۔ اور فوراً ایمان لے آویں۔ وہ آیت یہ ہے یبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی الخ سورہ رکوع ترجمہ اے آدم کے فرزندو جب تمہارے پاس تم میں سے رسول آوینگے اور وہ میری آیتیں تمکو پڑھ سنادیں گے۔

سید صاحب۔ اس آیۃ میں جو رسول مراد ہیں وہ اسلام کے قبل کے رسول ہیں

مولویصاحب۔ سید صاحب آپ قرآن کھولکر یہ موقع نکالکر دیکھ لیویں یہاں گذشتہ رسولوں کا کوئی قصہ نہیں بلکہ سیاق وسباق صاف بتلا رہا ہے کہ اصحاب رسول یہاں مخاطب ہیں اور رسول وہ رسول ہیں جو نبی کے بعد اسلام میں آنیوالے ہیں۔ یاتینکم کا لفظ خود ہمارے قول کا شاہد ہے

سید صاحب! اس آیت میں لفظ اما (اِن ما) اور وہ حرف شرط ہے اور اسطرح آپکے معنے ٹھیک نہیں بلکہ صحیح معنے یوں ہوئے ہیں کہ اے آدم کے فرزندو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئے تم پر ہماری آیتیں پڑھ سنائیں پس جب یہ جملہ شرطیہ ٹھہرا۔ تو اس کا تحقق وقوع لازم نہیں اور یہاں ضرور کسی کا آنا ثابت نہیں آسکتا۔

مولویصاحب! جو معنی ہم نے کئے ہیں قرآن کریم کے رو سے بالکل ٹھیک ہیں اور ایسا حرف شرط قرآن کریم نے تحقق وقوع پر اکثر جگہ بیان کیا ہے اور اگر وہاں آپکے معنے لئے جاویں تو سراسر غلط ٹھہرتے ہیں جیسا کہ پہلے ہی پارہ میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاما یاتینکم منی ھدیً فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ سورۃ البقرہ۔ یہاں لفظ اما جو شرط ہے آیا ہے۔ اور تحقق وقوع پر آیا ہے اور اسکے صحیح معنے یوں ہو سکتے ہیں کہ جب آویگی میری طرف سے ہدایت۔ پس جس نے اس ہدایت کی تابعداری کی تو انپر نہ خوف ہے، نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ ظاہر ہے کہ آدم کے بعد ہدایت اور رسول کس کثرت سے آئے۔

سید صاحب! اگر ہم تسلیم کریں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول آئے تو جیسا اور اولوالعزم انبیاء کے وقت میں تابع اور مددگار رسول تھے جیسا حضرت ابراہیم کے وقت میں لوط حضرۃ بطور امداد رسول نہ ہوا۔

مولویصاحب! اور انبیاء کو مددگاروں کی ضرورت تھی اور انہوں نے مددگاروں کیلئے درخواست کی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی زبانی درخواست سورہ طہٰ میں مذکور ہے۔ رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیراً من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری۔ الخ ہارون کو وزیر ومشیر گردانا۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی خواہش مددگار کے لئے ظاہر نہ کی تابع اصحاب ان کو ملے تھے۔ وہ انبیاء سے بنی اسرائیل جو موسیٰ کے بعد وقفینا من بعدہ بالرسل سے ظاہر ہے کم نہ تھے۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے آیت استخلاف میں خلفاء کے نام سے موسوم کیا جو اس لفظ رسل کے ہم معنے ہے

سید صاحب! نہیں۔ آیۃ استخلاف میں جو خلفاء مذکور ہیں اس سے عام سلاطین مراد ہیں۔

مولویصاحب! افسوس وعد اللہ الذین امنوا منکم۔ اولئک ھم الفٰسقون۔ میں ان خلفا کے لیئے ایمان اور عمل صالح قرار ٹھہرایا اور ان خلفا کا منکر کافر وفاسق گردانا گیا ہے اگر عوام سلاطین مراد ہیں تو کیا واجد علیشاہ اور یزید جو سلاطین تھے۔ ان کے منکر فاسق وکافر تھے۔

مولویصاحب نے اب جب سید صاحب کو لاجواب پایا تو ان کو مہلت دی کہ جب چاہیں جواب دے سکتے ہیں۔

میں نے اس مضمون کو دلچسپ خیال کر کے اپنی عبارت میں ادا کیا اس خیال سے کہ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھاوے۔ اور موجب اجر عظیم ہو۔ والسلام

خاکسار

قاضی محمد یوسف از پشاور

خطبہ عید

(جو عید اضحی پر حضرت مولوی حکیم نور الدین

صاحب نے ۱۵ - جنوری ۱۹۰۸ء کو قریباً گیارہ بجے جو خطبہ پڑھا تھا وہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ عید کے دن بہت گھر چھائی ہوئی تھی اور اس میں سے نم ٹپک رہی تھی۔ اس واسطے مسجد مبارک میں عید پڑھی گئی۔ ضرورتاً ایک جماعت احباب کی مسجد کے نیچے کے کمرہ میں اور ایک دوسری چھت پر اور ایک درمیان چھت پر نماز عید کے واسطے کھڑی ہوئی۔ بعض قریب کے مکانات کی چھت پر بھی مکبرین جو اس کام کے واسطے مقرر کیے گئے تھے بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے تھے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب بہ سبب اسہال علیل تھے۔ بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں عرض بھی کی کہ وہ نہ آسکیں گے۔ مگر حضرت نے فرمایا کہ مینے ابھی انکو ایک دوائی بھیجی تھی۔ بلاؤ تو سہی۔ دوائی کیا تھی حضرت کی دعا کا اثر تھا کہ مولوی صاحب نے باوجود استقدر علالت اور ضعف کے جو چہرے سے نمایاں تھا قریباً ایک گھنٹہ تک ایک نہایت لطیف خطبہ تقویٰ اور دعا و صدقہ اور قربانی پر بیان فرمایا جو کہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ نماز کی پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات تکبیریں ہوئیں اور دوسری میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہوئیں۔ خطبہ کے شروع میں حضرت مولویصاحب نے تین دفعہ تکبیر پڑھی پھر کلمہ شہادت پڑھا پھر مفصلہ ذیل آیت قرآنی پڑھکر وعظ شروع کیا۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔

ہمارا پیارا کون ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تقویٰ بہت پسند ہے۔ اگر انسان اللہ کے ساتھ سچا معاملہ نہ کرے تو اس کے ظاہری اعمال کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ کوئی اس کا پیارا ہو جو ہر صفت سے موصوف ہو۔ سو اللہ سے بڑھکر ایسا کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ پیارے تو آخر جدا ہونگے۔ ان کا تعلق ایک دن قطع ہونے والا ہے۔ مگر اللہ کا تعلق ابد الآباد تک رہنے والا ہے۔ دنیا کی فانی چیزیں محبت کے قابل نہیں۔ کیونکہ یہ سب فنا پذیر ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جو بقا رکھتی ہو ہرگز نہیں پس اسکی رحمت اور اس کے فضل کا سہارا پکڑو اور اسی کو اپنا پیارا بناؤ کہ وہ باقی ہے۔ متقی کے

خدا کے پیارے ہم کسطرح بن سکتے ہیں لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان اللہ یحب المتقین۔ جب ایک ادنیٰ ساہوکار یا معمولی حاکم کسی سے محبت کرے تو انسان جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ جب تقویٰ کے سبب اللہ جلشانہٗ محبت کرتا ہے۔ تو تقویٰ کیسی عظیم الشان چیز ہے جو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ سب ذرات عالم اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں جس سے وہ پیار کرتا ہے تمام ذروں کو اس کے تابع کر دیتا ہے۔

حقیقت معجزات جو معجزات کے منکر ہیں وہ مانتے ہیں کہ سب ذرے اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ پس سارے معجزوں کا دارومدار اللہ کی قدرت سے وابستہ ہے جب وہ کسی سے پیار کرے تو ضرور ہے کہ اس کے لیے اپنی قدرت نمائیاں طرح طرح کے عجائبات کے رنگ میں کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔

رزق کی چابی۔ انسان کو بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ کھائے پیئے پہنے اللہ تعالیٰ متقی کے لیے فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب انسان جب متقی بنجائے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اگر کوئی رزق کا طالب ہے تو اسپر واضح ہو کہ رزق کے حصول کا

مصائب سے نجات ذریعہ بھی تقویٰ ہے۔ (۱) انسان جب مصیبت میں حوادث زمانہ سے پھنس جاتا ہے۔ اور اس کی بے علمی اسے آگاہ نہیں ہونے دیتی کہ کس سبب سے تمسک کر کے نجات حاصل کرے تو وہ خبیر جو ذرہ ذرہ کا آگاہ ہے فرماتا ہے متقی کو ہم تنگی

حصول آرام سے بچائیں گے۔ (۲) یسر کو بھی انسان بہت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہٗ من امرہ یسرا گویا کہ یسر بھی متقی ہی کا حصہ ہے۔ تاریخ کے صفحوں کو الٹ جاؤ اور دیکھو کہ متقیوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے بادشاہ باریک در باریک تدبیریں کرنیوالے مال خرچ کرنیوالے

متقی کی مثال جتھوں والے آئے مگر وہ بھی ان متقیوں کے سامنے ذلیل و خوار ہوئے فرعون کی نسبت قرآن مجید میں مفصل ذکر ہے حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں کہا وھو مھین ولا یکاد یبین ایک ذلیل (اور ہینا) آدمی ہے۔ میرے سامنے بات بھی نہیں کرسکتا اور اسکی قوم کو غلام بنا رکھا۔ مگر دیکھو آخر اس طاقتوں والے شان و شوکت والے جاہ و جلال والے فرعون کا کیا حال ہوا۔

اغرقنا ال فرعون وانتم تنظرون۔ تنظرون میں ایک خاص لذت ہے۔ دشمن کو ہلاک تو کیا مگر آنکھوں کے سامنے دشمن تو مرا ہی کرتے ہیں مگر آنکھوں کے سامنے کسی دشمن کا ہلاک ہونا ایک لذیذ نظارہ ہے جو آخر اس متقی کو نصیب ہوا۔

فتح کی مفتاح (۴) اسی طرح متقی کو عجیب در عجیب حواس ملتے ہیں اور ذات پاک سے اس کے خاص تعلقات ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اولئک ھم المفلحون بھی متقیوں کے لیے آیا ہے یعنی اگر مظفر منصور فتحمند ہونا ہو تو بھی متقی بنو۔

ایک اور متقی کی مثال یہ دن بھی ایک عظیم الشان متقی کی یادگار ہیں اس کا نام ابراہیم تھا اس کے پاس بہت سے مویشی تھے۔ بہت سے غلام تھے اور بڑھاپے کا ایک ہی بیٹا تھا۔ فلما بلغ معہ السعی قال یا بنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ۔ سو برس کے قریب کا بڈھا۔ ایک ہی بیٹا۔ اپنی ساری عزت ناموری مال جاہ و جلال اور امیدیں اسی کے ساتھ وابستہ۔ دیکھو متقی کا کیا کام ہے اس اچھے چلتے پھرتے جوان لڑکے سے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کروں۔ بیٹا بھی کیسا فرمانبردار بیٹا ہے قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ اباجی وہ کام ضرور کرو جس کا حکم جناب الٰہی سے ہوا میں بفضلہٖ صبر کے ساتھ اسی برداشت کرونگا۔ یہ ہے تقویٰ کی حقیقت۔ یہ ہے قربانی۔ قربانی بھی کیسی قربانی کہ اس ایک ہی قربانی میں سب ناموں امیدوں ناموریوں کی قربانی آگئی۔

ایک قربانی کا بدلہ

جو اللہ کے لیے انشراح صدر سے ایسی قربانیاں کرتے ہیں اللہ بھی انکو اجر کو ضایع نہیں کرتا۔ اس کے بدلے ابراہیمؑ کو اتنی اولاد دیگئی کہ مردم شماریاں ہوتی ہیں مگر پھر بھی ابراہیمؑ کی اولاد صحیح تعداد کی دریافت سے مستثنٰی ہے۔ کیا کیا برکتیں اس نسل پر ہوئیں کیا کیا انعام الٰہی اسپر ہوئے کہ گننے میں نہیں آسکتے۔ ہماری سرکار خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی ابراہیم کی اولاد سے ہوئے۔

پھر اس کے دین کی حفاظت کے لیے خلفاء کا وعدہ کیا کہ انہیں طاقتیں بخشیگا اور ان کو مشکلات اور خوفوں میں امن عطا کریگا۔ یہ کہانی کے طور پر نہیں۔ یہ زمانہ موجود یہ مکان موجود تم موجود قادیان کی بستی موجود ملک کی

اسوقت کے ایک متقی کی مثال

حالت موجود ہے کس چیز نے ایسی سردی میں تمھیں دور دور سے یہاں اس مسجد میں جمع کر دیا۔ سنو! اسی دست قدرت نے جو متقیوں کو اعزاز دینے والا ہاتھ ہے۔ اس سے پہلے پچیس برس پر نگاہ کرو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون ایسی سخت سردیوں میں اس گاؤں کیطرف سفر کرنیکے لیے تیار تھا۔ پس تم میں سے ہر فرد بشر اس کی قدرت نمائی کا ایک نمونہ ہے ایک ثبوت ہے۔ کہ وہ متقی کے لیے وہ کچھ کرتا ہے جو کسی کے سان و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ باتیں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتیں یہ قربانیوں پر موقوف ہیں۔ انسان عجیب عجیب خوابیں اور کشوف دیکھ لیتا ہے۔ الہام بھی ہو جاتے ہیں مگر یہ نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس آدمی کی یہ حالت ہو وہ خوب غور کر کے دیکھے کہ اسکی عملی زندگی کس قسم کی تھی۔ آیا وہ ان انعامات کے قابل ہے یا نہیں یہ (مبارک وجود) نمونہ موجود ہے اسے جو کچھ ملا۔ ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو اس نے خداوند کے حضور گذاریں۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا جیسی کہ ابراہیم نے کی۔ اور جو شخص اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے لیے نہیں چھوڑتا۔ تو خدا بھی اس کے لیے پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے حضرت نبی کریم صلعم کے مقابلہ میں کیسے دشمن موجود تھے۔ مگر وہ خدا جس نے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا فرمایا۔ اس نے سب پر فتح دی صلح حدیبیہ میں ایک شخص نے آکر کہا تم اپنے بھائیوں کا جتھا نہ چھوڑو ایک ہی حملہ میں یہ سب تمہارے پاس بیٹھنے والے بھاگ جائینگے اسپر صحابہؓ سے ایک خطرناک آواز سنی اور وہ ہکا بکا رہ گیا یہ حضرت نبی کریمؐ کے اللہ کے حضور بار بار جان قربان کا نتیجہ تھا کہ ایسے جاں نثار مرید ملے۔ آخر وہ جو باپ بنتے تھے۔ جو تجربہ کار تھے ہر طرح کی تدبیریں جانتے ان سب کے منصوبے غلط ہو گئے۔

آنحضرتؐ کی کامیابی

اور وہ خدا کے حضور قربانی کرنیوالا متقی نہ صرف خود کامیاب ہوا بلکہ اپنے خلفاء راشدین کے لیے بھی یہی وعدہ لے لیا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم اٰمنا۔ دنیا میں کئی نبی جن میں بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ اپنے ساتھ خارق عادۃ نشان لے کر دنیا میں آئے۔ مگر ان محسنوں ان ہادیوں کے لیے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں معبود سمجھکر دعا کا محتاج ہی نہیں سمجھتے یہ شرف صرف ہمارے نبی کریم صلعم کے لیے ہے کہ رات دن کا کوئی وقت نہیں گذرتا جس میں مومنوں

کس نبی پر دعائیں ہوتی ہیں

کی ایک جماعت درود دل سے اللھم صل علٰی محمد نہ پڑھ رہی ہو۔ زمین گول ہے اس لیے مغرب وعشا ظہر وعصر کا وقت یکے بعد دیگرے دن رات کے کسی نہ کسی حصہ میں کسی نہ کسی ملک پر ضرور رہتا ہے۔ اور مسلمان سچے دل سے خاص رحمتوں کا نزول اپنے ہادی برحق کے لیے مانگتے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ آپکے مدارج میں ہر آن ترقی دیتا ہے آپ کو جو کتاب بخشی وہ کیسی محفوظ پھر آپکا دین کیسا محفوظ پھر دین کا عملدرآمد کیسا محفوظ پھر اس حفاظت کا طریق کیسا محفوظ ہے کہ ہر صدی کے سر پر یہ عام سنت جماعت کا مذہب ہے بعض کے نزدیک ہر پچاس بلکہ پچیس برس کے بعد اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو سچی راہوں کی طرف کھینچنے والے بھیجتا رہتا ہے تاکہ تم مخلص متقی بنو اسلام دنیا سے اٹھ جائیگا اس بات کا مجھے کبھی خطرہ نہیں ہوا کیونکہ اس دین کا بھیجنے والا سلام ہے پھر مکہ دار السلام پھر مدینہ دار السلام (فتنہ دجال سے) نبی کریمؐ کے لیے بھی یعصمک من الناس آچکا ہے اس دین کا نتیجہ بھی دار السلام ہے پس اسلام ہر طرح سلامت رہیگا فکر ہے تو یہ کہ ہم لوگوں میں سے نکل کر اوروں میں نہ چلا جائے۔

اس کا طریق کونوا مع الصادقین ہے یعنی راستبازوں کے حضور میں رہنا۔ متقیوں کی جماعت میں شامل ہونا۔ پھر سال میں دیکھنا کہ جیسے

قربانی کے نظارہ سے فایدہ

ہم ایک جانور پر جو ہمارے ملک اور قبضہ میں ہے جزوی مالکیت کے دعوٰی سے چھری چلاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنے مولیٰ کے حضور جو ہمارا سچا خالق ہے اور ہم پر پوری اور حقیقی مالکیت رکھتا ہے۔ اپنی تمام نفسانی خواہشوں کو اس کے فرمانوں کے نیچے ذبح کر دینا چاہیئے۔

قربانی کرنیسے یہ مراد نہیں۔ کہ اس کا گوشت اللہ تعالےٰ کو پہنچتا ہے۔ بلکہ اس سے ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کی فرمانبرداری کا نظارہ مقصود ہے تا تم بھی قربانی کے وقت اس بات کو مدنظر رکھو کہ تمھیں بھی اپنی تمام ضرورتوں اعزازوں ناموریوں اور خواہشوں کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ جسطرح ان جانوروں کا خون کرتے ہو ایسا ہی تم بھی خدا کی فرمانبرداری میں اپنے خون تک سے دریغ نہ کرو۔ انسان جب ایسا کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ دیکھو ابراہیم واسمٰعیلؑ کا نام دنیا سے نہیں اٹھا ان کی عزت واکرام میں فرق نہیں آیا۔ پس تمھاری سچی قربانی کا نتیجہ بھی بد نہیں نکلیگا۔ ولکن ینالہ التقوٰی تقوٰی خدا کو لے لیتا ہے۔ جب خدا مل گیا تو پھر سب کچھ اسی کا ہو گیا معجزوں کی حقیقت بھی یہی ہے جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو اسکو تمام ذرات عالم پر ایک تصرف ملتا ہے اسکی صحبت میں ایک برکت

صحبت صالح

رکھی جاتی ہے اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک انسان کے اخلاق کا اثر دوسرے کے اخلاق پر پڑتا ہے بعض طبایع ایسی بھی ہیں جو نیکوں کی صحبت میں نیک اور بدوں کی صحبت میں بد ہو جاتی ہیں قرآن کریم میں ایسی فطرتوں کا ذکر آیا ہے سماعون للکذب

سماعون لقوم آخرین۔ بعض لوگ اس قسم کے ہین کہ ہمارے پاس بیٹھ کر ہماری باتون کو پسند کرتے ہین جب دوسرون کے پاس جا بیٹھتے ہین تو پھر ان کی باتین قبول کرتے ہین ایسے لوگون کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقیون کی صحبت مین رہین اور وہ وقت نہ ملے تو استغفار۔ لاحول اور دعا کرین دعا کی حقیقت سے لوگ کیسے بیخبر ہین۔

مولویون کی حالت افسوس ہے مین تمہین کیا سناؤن سچ فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ دو مولویون کا ذکر سناتا ہون ایک مولوی میرے پاس بڑے اخلاص و محبت سے بہت دن رہا۔ آخر ایک دن مجھے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آپکے پاس کوئی تسخیر کا عمل ہے جو آسائش کی تمام راہین آپکے لئے کھلی ہین اور اتنی مخلوق خدا آپکے پاس آتی ہے مین نے کہا۔ عمل تسخیر کیا ہوتا ہے۔ خدا نے تو فرما دیا ہے سخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض۔ سارا جہان تمہارے لئے مسخر۔ اس سے بڑھکر اور کیا تسخیر ہو سکتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ دعا کرے۔ دعا کی عادت ڈالے اس سے کامیابیون کی تمام راہین کھل جائین گی۔ میری یہ بات سنکر وہ ہنس دیا اور کہا یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہین کوئی عمل تسخیر بتلاؤ۔ ایک اور مولوی تہا اس نے مجھ سے مباحثہ چاہا۔ مین نے اسے سمجھایا تم لوگون کی تعلیم ابتدا سے ایسی ہوئی ہے کہ ایک عبارت پڑھی اور پھر اسپر اعتراض پھر اس اعتراض پر اعتراض۔ اسی طرح ایک لمبا سلسلہ چلا جاتا ہے اس سے تمہین اس قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ کسی کے سمجھانے سے کچھ نہین سمجھتے۔ مین تمہین ایک راہ بتاتا ہون بڑے اضطراب سے خدا تعالے کے حضور دعا کرو اس نے یہی کہا کہ یہ تو ہم جانتے ہین۔

دُعا غرض دعا سے لوگ غافل ہین حالانکہ دعا ہی تمام کامیابیون کی جڑ ہے۔ دیکھو قرآن شریف کی ابتدا بھی دعا ہی سے ہوئی ہے۔ انسان بہت دعائین کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے بیماری ہے۔ تو شفا ہو جاتی ہے۔ غریب ہے تو دولتمند۔ مقدمات مین گرفتار ہے تو کامیاب۔ بے اولاد ہے تو اولاد والا ہو جاتا ہے۔ نماز روزہ سے غافل ہو تو اسے الہام دیا جاتا ہے کہ خدا کی محبت مین مستغرق رہے۔ اگر کسل ہے تو اسے وہ ہمت دی جاتی ہے جس سے بلند پروازی کر سکے۔ کاہلی سستی ہے تو اس سے یہ بھی دور ہو جاتی ہے غرض ہر مرض کی دوا ہر مشکل کی مشکلکشا یہی دعا ہے اسباب کو مہیا کر سکنا یہ عجز ہے اور مہیا شدہ اسباب سے کام نہ لینا یہ کسل ہے اسکے لئے دعا سکھلائی گئی۔ اللّٰھم انی اعوذ بک من العجز والکسل۔ جب انسان منعم بن جائے اور اسے آسودگی ملے بلحاظ اپنے مال کے اپنی قوت کے اپنی اولاد کے اپنی عزت و جبروت کے اپنے علم و معرفت کے تو پھر کبھی کبھی اعمال بد کا نتیجہ یہ ہو جاتا ہے کہ غضب آ جاتا ہے وہ اپنی آسودگی کو اپنی تدابیر کا نتیجہ سمجھکر اپنی تدابیر کو معبود بنا لیتا ہے اور برے عملون مین پڑ جاتا ہے اسلئے دعا سکھائی گئی کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین یعنی منعم علیہ بنکر تیرا مغضوب نہ بنون۔ مغضوب کے دو علامات ہین۔ علم ہو عمل نہ کرے۔ (۲) کسی سے بیجا عداوت رکھے ضالین وہ بھولا بھٹکا انسان جو کسی سے بیجا محبت کرے اور سچے علوم سے بیخبر ہو۔ پس انسان کو چاہیئے یہ دعا کرے اپنا منعم علیہ بنا لے مگر انعام کئے گیون سے کہ جن پر تیرا نہ غضب کیا گیا ہو نہ وہ بھولے بھٹکے قرآن کی انتہا دعا پر ہے قل اعوذ برب الناس۔ اول البشر آدم نے بھی دعا کی۔ ربنا ظلمنا انفسنا۔ ہمارے آخری نبی کا آخری کلام بھی دعا ہی ہے اللّٰھم الحقنی بالرفیق الاعلی۔ جو لوگ دعا کے ہتھیار سے کام نہین لیتے۔ وہ بدقسمت ہین۔ امام کی معرفت سے جو لوگ محروم ہین وہ بھی دراصل دعاؤن سے بیخبر ہین۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ سے پتہ ملتا ہے کہ اگر یہ لوگ اضطراب سے تڑپ سے حق طلبی کی نیت سے تقوی کے ساتھ دعائین کرتے کہ الٰہی اس زمانہ مین کون شخص تیرا مامور ہے تو مین یقین نہین کر سکتا کہ انہین خدا تعالے ضائع کرتا۔ مین کبھی کسی مسئلہ و اختلاف مین نہین گھبرایا کہ میرے پاس دعا کا ہتھیار موجود ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ اللّٰھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اور حدیث۔ اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ سچا تقوی حاصل کرنے کے لئے بھی دعا ہی ایک عمدہ راہ ہے پھر قرآن کریم کا مطالعہ۔ اس مین متقیون کے صفات اور راستبازون کے صفات موجود ہین۔ اللہ تعالی عمل کی توفیق بخشے۔ فہم و فراست بخشے۔ یاد رکھو کہ پاک اخلاق ایک نعمت ہے اس سے انسان کا اپنا دل خوش رہتا ہے۔ بی بی نیک ملے تو سارے گھر مین خوشی رہتی ہے اولاد نیک ہو تو پیچھے بھی آرام رہتا ہے۔ یہ سب دعا سے ملتا ہے قوم مین اخلاص و محبت سے پیش آؤ۔ حسن ظن سے کام لو۔ امر بالمعروف اور ناہی عن المنکر بنو۔ دعا کرو کہ خدا راستبازون کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ ہمارا حشر کرے۔ اللہ تعالی نے ہمپر جو اپنا انعام کیا (مسیح موعود) اسکی اتباع فرمانبرداری اسکی موجودگی نعمت سمجھو بہت سی مخلوق آئیگی جو پچھتائیگی۔ کہ ہم کیون اس کے زمانے مین اس کے فرمانبردار نہ ہوئے۔ اخلاص و محبت سے زندگی بسر کرو۔ اور دعا کرتے رہو۔ یہ دعا کا ہتھیار دنیا کی تمام قومون سے چھین لیا گیا ہے یہ ہتھیار تمہارے قبضے مین ہے اس سے مسلح ہو جاؤ۔ دوسرے سب اس سے محروم ہین دنیا چندروزہ جگہ ہے۔ ہمیشہ ساتھ نہین رہیگی۔ دنیا کی صحت دنیا کی نسبت دنیا کی عزت اس کے دشمن اور دوست سب یہین رہ جائین گے صرف اللہ کی رضامندی اور عمل صالح تمہارے ساتھ جائین گے۔

قربانی کے بکرے قربانی کے لئے نبی کریم کو وہ نر بکرے پسند تھے جن کے منہ اور پاؤن مین سیاہی ہو۔ والا خصی کا ذبح بھی شرعاً جائز ہے جسکا پیدائشی سینگ نہ ہو وہ بھی جائز ہے ان جس کا سینگ آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو یا کان چیرا ہوا ہو وہ ممنوع ہے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ دو برس سے کم کا بکرا اور ایک برس سے کم کا دنبہ جائز ہے یا نہین۔ اہل حدیث تو اسے جائز نہین رکھتے۔ مگر فقہاء کہتے ہین کہ ۲ برس سے کم ایک برس کا بکرا بھی جائز ہے اور دنبہ چھ ماہ کا بھی۔

(بھیڑ اور دنبہ کا ایک حکم ہرگز نہین یہ ہمارے بعض فقہا کی غلطی ہے بدر)

مومن اس اختلاف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ضروری بات تو یہ ہے۔ کہ انسان ان سب باتون مین تقوی کو مدنظر رکھے۔ اور قربانی کی حقیقت سیکھے۔ دو چار روپے کا جانور ذبح کر دینا قربانی نہین قربانی تو یہ ہے۔ کہ خود اپنے نفس کی اونٹنی کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے ذبح کرے۔

(نوٹ۔ آپنے جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان مین جلسہ نہین کیا اور بعد مین دعا کی گئی)

حکمت کے موتی درختون پر ہر موسم بہار مین جوانی آتی ہے لیکن انسان پر جوانی صرف ایک ہی بار آتی ہے۔

وہ دولت جمع کرنی چاہیئے جسے نہ بادشاہ لے سکے اور نہ چور چرا سکے بلکہ جو مرنے کے بعد بھی ساتھ ہی رہے یعنی نیکی۔

صبر مسرت کی کنجی ہے توبہ معافی کی اور انکساری اطمینان کی۔

دعا ایمان کے لئے ستون ہے۔

میٹھی بات دل کو مقید کر لیتی ہے۔

ہیرا اگر کیچڑ مین گر پڑے تو بھی ہیرا ہے۔

صنعت و حرفت

ایک شخص نے بہت عمدہ تحریک کی ہے کہ ہمارے ملک مین دریاؤن۔ تالابون ندی نالون سے سیپ بکثرت دستیاب ہو سکتے ہین۔ اگر کوئی شخص ان کے بٹن بنانے کا کارخانہ کھولدے تو بہت نفع حاصل کرے۔ وہ صاحب لکھتے ہین کہ صرف ان ہتھیارون کی ضرورت ہے۔ آری تراشنے کی۔ چھوٹی قسم کا تیشہ چھیلنے کو۔ سوہان یعنی رندہ صاف کرنے کو۔ سوراخ نکالنے کے لئے ایک تیز برما۔ بعد از ان بٹنون کو کوئیلون پر سینک کر انڈے کی سفیدی اور نمک مین دو تین بار بھگالیا جائے۔ جس سے چمک اور جلا ہو جائیگی۔

(ایڈیٹر) کام تو کرنے کو بہت ہین ہمت چاہیئے ہمارے ملک مین یہ نقص بہت ہے۔ کہ اپنے پیشے کو ترقی دینا نہین جانتے جو جس کام مین لگا بس اسی مین لگا رہے گا اور اس مین کچھ تغیر و تبدل کرنا کفر سمجھے گا۔

بعض پیشون کو اپنی ذات کے خلاف سمجھا جاتا ہے یہ عجب حماقت ہے۔ مفصلہ ذیل اشعار موثر ثابت ہون گے۔

کپڑون کے کارخانے بنیون نے کھولڈالے۔
بنیون کے دال آٹے دھنیون نے تول ڈالے
درزی کی استری نے کپڑون مین جھول ڈالے
پھرتے ہین خاندانی گردن مین ڈھول ڈالے
نقال بھانڈ کھتک تاجر بنے ہوئے ہین۔
گمار کے دھنی اب گاجر بنے ہوئے ہین۔
ڈاسن چمار بن کر لاکھون کما رہا ہے۔
جوزف لُہار بن کر لاکھون کما رہا ہے
نتھو کمہار بنکر لاکھون کما رہا ہے
چھجو سُنار بن کر لاکھون کما رہا ہے۔
تیلی ہے راک فیلر مٹی کے تیل والا۔
ریلی نہین ہے کوئی بنیا کھنڈیل والا
بابو بنے جولاہے لالہ بنے ٹھٹھیرے
صراف ہین تنبولی زرباف مین کیرے۔
تعلیم و تربیت کے ہین جال ہین بچھیرے
پیشے نہین رہین گے دنیا مین میرے تیرے
ذاتون کا فرق سارا اٹھ جائیگا جہان سے
لایلہ ہے چھوت جانے ہندوستان کہان سے

جو کہتے ہین وہ کرتے نہین

اب چونکہ اکسٹریمسٹ اور موڈریٹ گروہون کے بعض اخبارون مین چل رہی ہے اسلئے نکتہ چینی کرکے ایک دوسرے کو خوب رسوا کر رہے ہین سوال اٹھایا گیا ہے کہ اکسٹریمسٹ اخبار کیسری مرہٹہ اور بندے ماترم جو سودیشی کی حمایت مین اجنبی گورنمنٹ سے ہی بیزار ہین۔ ولایتی کاغذ پر کیون چھپتے ہین اسی بنا پر یہ بھی پوچھا گیا ہے۔ کہ ہندوستان اور پنجابی کس کاغذ پر چھپتے ہین۔ غرض یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ بیقودون مالا بیقعدون کے مصداق ہین ہم کہتے ہین کاغذ تو پھر ایک بڑی چیز ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ولائیت کی استعمال کیجاتی ہے۔ اور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کل دنیا ہمارا ملک ہے اور سب انسان آپس مین بھائی بھائی ہین۔ جو چیز عمدہ اور سستی ہو اُسے بے تکلف خرید و برتو۔ اور اگر ہمت ہو تو ویسی بنالو یہ کیا عقلمندی ہے کہ خود بھی کچھ نہ کرنا اور دوسرون سے فایدہ اٹھانے سے بھی منع کرنا۔

"ملک نائجیریا کے حالات"

"ملک نائجیریا کے حالات روزانہ پیسہ اخبار مین چھپے ہین۔ مفصلہ ذیل اقتباس موجب دلچسپی ناظرین ہوگا۔"

عمرین اس قدر بڑی رکھتے ہین۔ کہ سو برس کی عمر تو عام ہے لوگ سو برس سے ہمارے چالیس برس والے سے تگڑے۔ چالیس برس والا ۲۲ برس کا جوان نظر آتا ہے۔ چہرہ پہ بچپن رہتا ہے مونچھ تو خدا کا فضل ہے کہ چالیس برس والے کی ایسی دکھائی دیتی ہے جیسے پندرہ سال والے لڑکے کی اور داڑھی تو پچاس ساٹھ برس والے کی اگتی ہے یہ لوگ اول تو بیمار دیکھے نہین گئے ان اگر ہون تو سردی سے فوراً ہو جاتے ہین سردی برداشت نہین کر سکتے اور دوائیان اپنی جڑی بوٹی سے کرتے ہین۔ جو ہمکو معلوم نہین۔

چکی یہان نہین ہے سلون پر آٹا پیسا جاتا ہے اور پھر پانی گرم کرکے آٹے کو پکا کر (دلئی) کی طرح بنا لیتے ہین اور اس کو سالن کے ساتھ کھاتے ہین روٹی پکانا جانتے نہین اور ہمارے کھانے سے ان کا پیٹ نہین بھرتا پسند تو کرتے ہین مگر تسلی نہین ہوتی اور ایک قسم کا درخت ہے روغن پیدا ہوتا ہے اس سے مٹی کے چراغ جلاتے ہین اور گھی اتنا پسند کرتے عورتین ہاتھون پیرون مین مہندی لگاتی ہین مگر ہاتھون مین اکثر دیکھا ہے۔ کہ بجائے ہماری عورتون کے کپڑے اور پتون سے ہاتھون سے باندھنے کے ایک لمبا سا تو بنا لیا اور اس مین مہندی ڈالکر ہاتھ پر چڑھا لیا اور پیرون کو کپڑے سے بازار ہاٹ کر لیتی ہین۔ عورتون کے سر پر رومال بندھا ہے سر کے بال بھیڑ کیطرح گھنے اور چھوٹے اور کنڈل دار ہوتے ہین ان کو گوندھ لیتی ہین۔ مگر سر گوندھوانے کے لئے سارا دن چاہیئے۔ اور پھر یہ نہین کہ جس طرح ہمارے ملک کی عورتین آگے پیچھے بیٹھ کر سر گوندھین۔ نہین جس کا سر گوندھنا ہے وہ زمین پر لیٹ جاتی ہے اور مشاطہ سرہانے بیٹھ کر سر گوندھتی ہے ذرا ذرا سی بال کنڈی یا کنگھی سے سمیٹ کر وہ گوندھے جاتی ہے۔ کنگھی ایسی بالون کے واسطے مختلف ہوتی ہے۔ ماتھا اور زلفون والی جگہ عورتین منڈاتی ہین۔ بلکہ مونہہ پر بھی اُسترا پھیر جاتی ہین اور سر پر مغز کے اُوپر گوندکر نہایت خوبصورت سی قبر بنا لیتی ہین۔ جس مین دو تین چوٹی کے برابر چوٹی یہان رائج ہین اکثر بطور چوٹے کے سر مین رکھتی ہین۔ پھر ایک کاجل کی لکیر آنکھ سے لیکر ٹھوڑی تک ادہر اور دوسری اُدہر دونون طرف کھینچتی ہین اور ناک مین ایک تیلی انگل بھر لمبی اونٹ کی نکیل کیطرح سُرخ رنگ کی جو مونگا سا ہوتا ہے۔ ڈالتی ہین اور گلے مین عقیق کے ہار پر کوئی چالیس چالیس سیاہ سیپ یا ایک قسم پتون کے پر باندھتی ہین۔

ریویو

ٹکیہ عطر

انبالہ سے ایک ٹکیہ عطر برائے ریویو آئی ہے جو کپڑون پر ملنے سے خوشبو دیتی ہے اور سونگھنے کیواسطے خوب ہو۔ اسکی حفاظت آسان ہے ایکروپیہ مین ۱۶ ٹکیان ملسکتی ہین۔ پتہ۔ مولابخش معرفت چودہری رحم علی کسٹ انسپکٹر انبالہ۔

فتح الیزدان المعروف بہ ثبوت واجب الوجود

یہ رسالہ منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ نے کسی پنڈت مست رام کے رسالہ بنام مذہب کے جواب مین لکھا ہے مست رام کوئی دہریہ ہے جس نے ہستی باریتعالیٰ کے برخلاف کتاب لکھی ہے اور اپنی کتاب مین لغو و لفظ اس کثرۃ سے استعمال کیا ہے اگر اسکا مست رام لغو رکھدیا جاوے تو بہت موزون ہوگا منشی صاحب نے بہت عمدہ فلسفیانہ دلائل کیساتھ خود مصنف کے الفاظ سے ہی اسکی تردید کی ہے امید ہے کہ اس رسالہ کے پڑھنے سے پنڈت کی مستی دور ہوکر کچھ ہوش آجائیگی منشی صاحب نے منطقی دلائل کو عمدہ تمثیلون کیساتھ عام فہم بھی کر دیا ہے

عجائبات قدرت

چین کا سب سے پرانا اخبار تسنگ پاؤ پکن سے شائع ہوتا ہے۔ ۸۰۰ء کے قریب جاری ہوا۔

بعض ایسے پودے بھی دیکھے گئے جنکی ایک شاخ پر سرخ رنگ کے پھول دوسری پر زرد رنگ کے تیسری پر نیلگون اور ایسے بھی جن کے پھول آج زرد کل سرخ پرسوں بنفشی بعض پھول دن میں تین دفعہ رنگ بدلتے ہیں۔ (وما یعلم جنود ربک الا ھو)

مرگی کا مرض عمدہ عینک کے استعمال سے جاتا رہتا ہے (خوب)

ایک آلہ ایجاد ہوا جس سے مچھلیاں پانی کے باہر زندہ رہ سکیں۔

عجائبات عالم

بندرگاہ کو صبح کیوقت خواہ کیسی ہی احتیاط سے جھاڑ دیا جائے دن کو خواہ کتنا کم کام ہو پھر بھی شام کیوقت بندر پر گرد کے انبار رہتے ہیں (یہ گرد کہاں سے آتی؟)

ایک نامور ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ وہ نوزائیدہ بچوں کو باتیں کرنیکے قابل بنا سکتا ہے۔ بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی اماں ابا کہہ سکیگا۔ اور پانچویں سال میں ہوشیار ہو کر پالٹکس مذہب اخلاق دیگر علوم و فنون پر بحث کریگا۔

آگرہ میں ایک کہاری کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ بچہ کے چار ہاتھ دو سر تھے۔ مرگیا۔

دلچسپ باتیں

چین کی آبادی ۴۵ کروڑ۔ ہندوستان کی ۳۰ کروڑ کل دنیا کی ایک ارب ۵۲ کروڑ۔ اس لحاظ سے فغفور چین اور ویسرائے ہند کی ماتحت دنیا کی نصف آبادی ہے۔

ملک فرانس میں ہر سال ۳۰ ہزار گھوڑے کھائے جاتے ہیں چار من ساڑھے بائیس سیر گوشت ہر ایک گھوڑے سے نکلتا ہے جرمنی میں بھی اس کے گوشت کو شوق سے کھاتے ہیں

یورپ کا ڈاکٹر ہربن سانپ کو بطور غذا کے پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے سامنے چوزہ اور ہرن کا گوشت بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتا اس قدر لذیذ اور ذائقہ دار اور بامزہ ہو کہ بس ایک دفعہ کھاؤ عمر بھر اور گوشت منہ نہ لگاؤ (کیا اس کے یہ معنے تو نہیں کہ مر جاؤ)

انسداد طاعون کے خیال سے رنگون میں ایک لاکھ ستائیس ہزار دو سو دو چوہے مارے جا چکے ہیں۔ ایران میں تمام آتش پرستوں نے کام بند کر دیا۔ کیونکہ ان کا افسر اعظم جو ایک با اثر ساہوکار تھا قتل کر دیا گیا۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے وفادار قوم سکھ کے لئے دو خاص تہواروں کی سرکاری تعطیل منظور فرمائی۔ ایک گورو گوبند سنگھ جی کے جنم کی اور دوسری ہولہ کی۔ پہلی ۱۰ جنوری کو ہوا کرے گی اور دوسری ۱۸ مارچ کو۔ فی الحال یہ تعطیلیں صرف انبالہ۔ لودیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ سیالکوٹ گجرانوالہ لائلپور میں ہوا کریں گی۔

آئے دن کے ریلوے تصادم کو روکنے کے لئے یہ تجویز بہت عمدہ پیش کیگئی ہے۔ کہ برقی تختیوں کا بندوبست کریں جس سے اس کا کلی انسداد ہو جائیگا۔ ایسٹ انڈیا ریلوے میں اس کا انتظام شروع ہو گیا۔

شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر نے دعوے پیش کیا ہے کہ دس برس تک اگر بچوں کو کپڑے نہ پہنائے جاویں۔ تو بہت تندرست و تنومند ہو جائیں گے۔ (پنجاب کے دیہات میں اسپر بلا اس کے کہنے کے عمل ہوتا ہے) کئی متمول آدمیوں نے اس تھیوری کو عملی صورت میں لانے کیلئے ساڑھے تین لاکھ ڈالر کے خرچ سے ایک بستی قائم کرنی چاہی ہے۔

حوادث زمانہ

نوشہرہ چھاؤنی کو مردان اور مالاکنڈ ملانے کے لئے ایک پل کشتیوں کا ہے یہ بوقت ضرورت کھولا جاتا ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو آدمی اس پل پر بطور تماشہ جمع تھے اس قدر بوجھ پل سنبھال نہ سکا۔ وہ ٹکڑا جس پر لوگ جھکے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے ٹوٹ کر دریا میں گر پڑا۔ کم و بیش ایک سو آدمی غرق ہوا۔

احمد آباد میں آگ لگنے سے دس مکانات جل گئے۔ آٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان۔ ایک مہاجن مع اپنی بیوی اور آٹھ سالہ بچے کے غائب ہے۔

لکھنؤ سے افسوسناک خبر آتشزدگی کی آئی موضع ہگو اپروا جمعہ کی شب کو بالکل خاکستر ہو گیا۔ (بے خانماں)

لندن میں شاہی محل بکنگھم کے رسوئی خانہ میں آگ لگی ۱۳ انجن پہونچ گئے۔ خیر گذری۔

سینٹوگراف کا تماشہ لندن کے بارنسلی پبلک ہال میں تھا۔ بچے جس گیلری میں تھے وہ تنگ تھی انہیں دوسری گیلری کی طرف بلایا گیا یکبارگی جو دوڑے ۱۶ کچل کر مر گئے کوئی چھ چھ سال کی عمر کے تھے۔

حجاز میں ۳۱ دسمبر تا ۱۲ جنوری ہیضہ کے ۲۲۶۰ کیس ہوئے ۱۶۹۰ موتیں۔ قسطنطنیہ میں بھی جا پہونچا۔ خاص مکہ معظمہ میں ۵ تا ۹ جنوری ۱۴۰ کیس اور ۱۲۲ اموات رہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے لائن جھاجھا اور گدہوے کے درمیان مسافر اور مال گاڑیوں میں تصادم۔ چند تھرڈ کلاس گاڑیاں پاش پاش ہو گئیں۔

قحط

پاریسال کے اخبار ہتیسی کا ایڈیٹر ہزار روپیہ جرمانہ ادا نہیں کر سکا۔ پریس بھی ضبط۔

ہندوستان میں دو لاکھ ۲۳ ہزار آدمی قحط زدہ ہے۔ ۹۰ ہزار وسط ہند کی دیسی ریاستوں میں۔

ہندی افواج کے چودہ یورپین افسر ممالک وسطی میں خیراتی کاموں کے انتظام کے لئے بھیجے گئے

صوبجات متحدہ میں قحط کے خیراتی کاموں پر ایک لاکھ ۶۹ ہزار آدمی ہیں۔ وسط ہند میں ۵۰ ہزار اور ترقی۔

امن میں خلل

موضع دیال (ڈیرہ اسمٰعیل خان) میں حکیما نمبردار قتل ہوا۔ لاکھ روپیہ لوٹ لے گئے۔

آبی سینیا میں اہل اٹالین کے لوٹے جانے پر ڈوما میں سخت گھبراہٹ ہے۔

میمن سنگھ میں باشندوں کی خانہ تلاشیاں ہو رہی ہیں۔ وجہ نامعلوم

بابو ورگا چرن کو چلتی ٹرین میں یورپین افسروں پر حملہ کرنے کے جرم میں دو سال قید ہوئی۔

قلعہ ڈبلن کے شاہی زیورات کی چوری کا اب تک پتہ نہیں ملا۔ زیورات کا محافظ بحکم گورنمنٹ علیحدہ کیا گیا۔

چینی صوبہ چکیانگ میں متصل وانشنگ سخت بلوہ ہوا۔

پرانسنٹ کا گرجہ دسکول بہی پہونکدیا۔ کورتزالی کا مکان بہی جلا دیا۔ کوچن چانسنا کے فرینچ علاقہ ٹانکنگ مین وہان کی دیسی فوج بگڑ گئی تمام فوج بیدل ہوگئی۔

۹ر جنوری کو لندن کے کیکسٹن ال مین ایک بہاری جلسہ ٹرنسوال کے مظلوم ہندیون کی ہمدردی مین کیا گیا۔

آئے دن جو سرحد پر ڈاکے پڑتے رہتے ہین ان کے انسداد کے لئے یہ تجویز پیش کیگئی ہے کہ اول تو محسود وزیریوں کا ناک مین دم لائین اور انہین سزا دین اور جسقدر مالی نقصان ہوا ہے ان سے پورا کرین۔ دوم سرحدی صوبے مین جو خاندان متمول ہین سب کو بلالیسنس کے اسلحہ رکہنے کی اجازت دین سوم یہ کہ جب ایسی ڈکیتی کی واردات ہو۔ تو مجرمون کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کرین۔

بلادِ اسلامی

(دبدبہ کیلئے ترجمہ کیا گیا)

المویّد فاس کے ایک فاضل نامہ نگار کی معرفت لکہتا ہے کہ آجکل فاس مین بجز سلطان عبد الحفیظ اور اس کی اس طاقت اور توفیق الٰہی کے اور کچہہ ذکر نہین ہوتا جو کہ مغرب کو فرانس کے پنجہ سے بچانے کے لئے ملی ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہین کہ جب فرانس سلطان عبد العزیز کی حمایت کا اعلان کریگا تو سلطان عبد الحفیظ کے پہونچنے مین کوئی روک نہوگی اور پہر فرانس کے لئے اچہا انجام نہ ہوگا اس لئے کہ دو لاکہہ لشکر کے اخراجات کم ازکم ایک سال تک برداشت کرنے پڑین گے اور پہر فرانس اور سب مغرب کے باشندون مین سخت جنگ چہڑ جائیگا اور اس وجہ سے سلطان عبد العزیز کے حکم کا نفاذ رعیت پر تو کیا اپنے اتباع پر بہی نہ رہے گا اور اسپر بڑی شہادت اس بات سے ملتی ہے۔ کہ جب سلطان عبد العزیز نے فرانس اور ہسپانیہ سے تحائف قبول کئے تو رعیت سخت متنفر ہوگئی تہی حالانکہ اس وقت ان کے لشکرون کے داخل ہونے کی قبولیت کی تصریح نہ کیگئی تہی سلطان عبد الحفیظ کا قصہ یون ہے کہ جب فرانس کی فوج پہلے سوائے کسی مقابلہ کے وجدہ اور پہر دار البیضا مین داخل ہوئی تو ملکی لوگ سخت پریشان ہوئے اور مراکش اور اس کا گرد ونواح بہڑک اٹہا اور ماہ رجب کی چہٹی تاریخ جمعہ کے دن سب رؤسا اور علمار دار المخزن مین جمع ہوئے اور عوام ٹڈی دل کیطرح منتشر تہے۔ تو رؤسا نے سلطان عبد الحفیظ کو بات چیت کیلئے بلایا۔ تو وہ معمولی لباس سوا عمامہ کے ٹوپی پہنے ہوئے تشریف لائے تو شریف محمد بن الرشید اٹہا اور خطبہ پڑہا اور ظاہر کیا کہ مغرب سخت خطرہ مین پڑا ہوا ہے اور اس کا باعث سلطان عبد العزیز کا تساہل اور غفلت ہے۔ اور کہ وہ رعیت کی پرواہ نہیں کرتا اور وزرا پر بہت ہی اعتبار کرتا ہے حالانکہ وہ بجز اپنے ذاتی منافع کے اور کسی امر کی پرواہ نہین کرتے یہان تک کہ اغیار نے مغرب کی طمع کرلی کیونکہ وہ جانتے ہین۔ کہ انتظام ملکی اور جنگی تیاری سے بالکل غافل ہین حتے کہ فرانس پہلے وجدہ مین اور دار البیضا مین اتر گیا اور ابہی تم دیکہو گے کہ شہر مراکش مین فرانس کی فوج داخل ہو چکی ہے تو اب بجز کسی عقلمند دوراندیش ہوشیار مناسبت وقت کو جاننے والے سلطان کے سوا کبہی کام نہین چل سکتا۔ پس اگر ابہی سے سلطان عبد العزیز کی معزولی سے تدارک نہ کرینگے تو ہم اپنے لئے وہ کچہہ لائین گے جس کا انجام اچہا نہو گا۔

اور اس وقت ایسا سلطان بجز عبد الحفیظ کے نظر نہین آتا۔ جو کہ عالم فاضل متقی ہو اور اس کی صلاحیت پر اس کے خلافت کیوقت کے امور شہادت دیتے ہون پس اے اللہ کے بندو! تم اس کو خلافت پر مجبور کرو تاکہ تمہارے معاملات ٹہیک ٹہاک ہو جاوین اور ملک کو بچالو۔ تو سب نے اس رائے کی تحسین کی اور سب نے سلطان عبد العزیز کے معذول کرنے اور اس کے بہائی سلطان عبد الحفیظ کی بیعت کرنیکا اتفاق کرلیا اور اسی وقت بیعت نامہ لکہا گیا اور بڑی شان وشوکت سے بیعت ہونے لگی اور پہر بڑے شان وشوکت کے ساتہہ سلطان عبد الحفیظ مسجد مین گئے اور عام بیعت ہوگئی۔ اس کے بعد نئے سلطان نے نہایت سرگرمی سے ملکی اصلاح شروع کی اور سب سے پہلے قیدیون کو رہا کیا اور پہر قوم کے چیدہ بزرگون کو بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیا گیا اور لشکر کو مرتب کیا اور رعیت جوق جوق لشکر مین داخل ہونے لگی اور اس نے ان کو عمدہ لباس اور عمدہ اسلحہ دئے اور تحائف کے طور پر بہت مال ہاتہہ آیا۔

ملک مصر مین نیشنل کانگریس کی تجویز

یہہ کانگریس مصر کے سیاسی قانون کی دفعہ ۵ کیمطابق ہوئی ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ ہر ایک مصری شخص کو جسکی عمر ۲۵ سال کی ہو حقوق تمدن کی اصلاح مین رائے دینے اور اس اصلاح سے متمتع ہونیکا اختیار ہے۔ ۹ باتین درج کردی گئی ہین۔ جن پر کہ کانگریس کا کلی دار و مدار ہوگا۔ اول سلطنت خدیویہ کی دائمی استقامت کی تائید جیسا کہ فرمان شاہی یعنی منجانب سلطنت ترکی صادر شدہ ہے دوم ان وعدون اور شرائط پر بہروسہ رکہنا جو کہ سلطنت برطانیہ نے بروقت قبضہ مصر کئے ہوئے ہین نیز ان شرطوں اور وعدون کے پورا کئے جانیکا مطالبہ کرنا۔ سوم مصر مین پارلیمنٹ کے قائم کئے جانیکا مطالبہ کرنا جس سے ہر ایک امر کی اصلاح بموجب خیال مصریون کے ہوسکے چہارم ابتدائی تعلیم عام اور ضروری کئے جانے پر زور دینا۔ پنجم تمام مصری مدارس مین عربی زبان کا مستقل طور پر رواج دینا گویا عربی زبان لازمی طور پر پڑہائی جاوے۔ ششم مصری اصلاحون کے ضمن مین ودیسیون کو وظائف بکثرت دئے جانا کیونکہ ان کا حق ہے بمقابل مصریون کے دوسرے لوگون کو وظائف بہت کم دئے جائین۔ تاکہ مصری لوگ تعلیم حاصل کرکے اپنے ملک کا انتظام خود کرنے کے قابل ہو جائین (دوسرے معنون مین سوراجیہ کا شوق) ہفتم اجنبی باشندون کے مقدمات عدالت مختلط کے جج فیصلہ کیا کرین جیسا کہ موجودہ حالت مین وہ لوگ تجاریہ اور مدنیہ حقوق کے لحاظ سے اپنے مقدمات علیحدہ حاکم کے پاس فیصل کراتے ہین رفتہ رفتہ اس موجودہ حالت کی اس قدر مخالفت کیجاوے کہ دیسی اور اجنبی ایک ہی عدالت مین مساوی طور پر انصاف پاوین۔

—— بیت المقدس کی جامع مسجد کی مرمت کا کام حسب حکم سلطانی شروع ہوا ہے۔

—— روس مین مسجدون کے ساتہہ وقف کی اجازت نہین۔ (چنندے کی محتاج)

—— طہران مین دو دکاندار سپاہیون کے ہاتہہ سے ہلاک ہوئے۔ رعایا نے خون بہا چاہا حکومت نے باقاعدہ تحقیقات کا وعدہ کیا۔ جوش فرو نہین ہوا۔

—— ایران کے اخبارات کی عام رائے یہ ہے کہ قومی نامزدون کے انتخاب کا موجودہ طریقہ اصلاح طلب ہے۔ سیاسی معاملات سے ناواقف۔ اپنے مطلب کی باتین منظور کراتے ہین نہ ہون تو خوف سٹرائک۔

—— انجمن حمایت الاسلام کو ۵ ایڈیٹرون نے نوٹس دیا کہ حساب کتاب دکہایا جائے۔ انجمن کے بعض منتظمین نے حساب دکہانے سے انکار کیا۔

—— ندوۃ العلمار کے طلبار کی ایک خاص وردی بنائی گئی ہے لمبا کرتہ۔ صدری رُشرعی پاجامہ۔ دلّی کی جوتی الیسی ٹوپی جبہ عمامہ

خبرین

۱۴ر جنوری کو سہ پہر چار بجے کوئٹہ مین سخت زلزلہ آیا سٹیشن شرنگ مسمار مقام ناپنچ بھی محسوس ہوا۔ نقصان ہوا۔

اخبار جگا نتر کے پرنٹر کو دو سال قید سخت ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ۱۱ہجر و ہسپہ بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے تمام کاریگروں نے اتفاق سے کام بند کر دیا ۱۲م جی۔ آئی پی ریلوے کے بہور گہاٹ ٹنل مین ایک ٹرین پٹری سے اُتری۔ دو خادمین ہلاک ہوئے۔

امریکن صوبہ پنسلوینیہ کے مقام بو ترلون کے تھیٹر مین آگ لگی ڈیڑھ سو لاشین نکالی گئین ۵۰ اشخاص مجروح (ماتم)

رابرٹ چلے کمپنی نے ۴۵ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔

فیض مین مولائے حفیظ بطور سلطان مراکو اعلان کئے گئے۔ یہ اصلی سلطان عبد العزیز کے رقیب ہین۔

ایم ٹا کا ہیرا صاحب امریکن دربار واشنگٹن مین دولت جاپان کے سفیر مُقرر ہوئے۔

مسٹر ایچ اے بی۔ رٹیگن صاحب نے اجلاس چیف کورٹ مین آکر جان سے عرض کی کہ گورنمنٹ آف انڈیا چاہتی ہے کہ مقدمہ راولپنڈی کے ابتدائی فیصلہ مین وہ تمام فقرے محو کئے جاوین جو وہان کی پولیس کی شان و عزت کے خلاف پائے جاتے ہین۔

انہار نو آباد ہائے پنجاب کی کمیٹی نے لائلپور مین ایک حصہ کام تحقیقات کا ختم کر کے اب ضلع ملتان کا راستہ لیا اور ۱۸ر جنوری کو پھر لائل پور بقیہ کارروائی ختم ہوگی۔

پنجابی لکھتا ہے کہ لائل پور کے زمیندار موجودہ طرز عمل پر خوش نہین ایک عام جلسہ کیا جاوے اور وہان زمینداروں کے قائمقامون کو موقعہ دیا جائے۔ کہ اپنی شکایتین سب کے سامنے پیش کرین۔

لندن مین ہندوستان کے جدید قرضہ کے لئے پانچ گُنہ زیادہ پیش کیا گیا۔

تجویز ہے کہ انٹرنس کا امتحان بھی مڈل سکول کیطرح موقوف کیا جائے۔

میونسپلٹی شملہ کا جدید انتظام ہوا۔ ہر سات ممبر نامزد شدہ کافی سمجھے گئے۔

کل ہندی ریلوے کی آمدنی ہفتہ مختتمہ ۱۲ر دسمبر مین ۵۹ لاکھ ۶۰ ہزار چھ سو اوسط فی میل ۳۱۳۔ شروع اپریل سے ۱۲ر دسمبر تک مجموعی آمدنی ۳۴ کروڑ ۱۷ لاکھ ۱۱ ہزار نو سو تھی جو اگلے سال سے دو کروڑ زیادہ ہے۔

نیل کی کل پیداوار ۱۳ لاکھ ۴۰ ہزار ۹ سیر اندازہ کی جاتی ہے۔

پراونس مسلم لیگ (لاہور) مین یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ جن محکمون مین مسلمانون پر سختی ہو اور ان کے حقوق پامال ہوتے ہون۔ ان محکمون کے افسرون کی خدمت مین ڈیپوٹیشن جا کر مسلمانون کے حقوق کیطرف متوجہ کرین۔

لفٹنٹ عمر حیات خان صاحب دربار کابل مین آئندہ برٹش کے سفیر ہون گے۔ دو سال تک تو نہین (؟) نہین اگر حضور لارڈ منٹو اپنی بڑی دختر کی شادی کی تقریب پر چند ہفتون کیلئے ولائت جائین مگر یہ بھی کہتے ہین کہ کوئی وایسرائے یا کمانڈر انچیف رخصت پر نہین جا سکتا۔

ملک برما مین شوبیو کی چھاونی فضول سمجھی گئی تجویز ہو رہی ہے۔

سرگودہ کی وسط مین دُکان بیت ذلحم البقر بحکم لاٹ صاحب بند ہوئی۔

نیویارک مین سنگر کی نئی عمارت ۴۱ منزلہ ۶۵۰ فٹ اُونچی ہے۔

گورنمنٹ نیپال نے ہندوستان کے اندر غلہ کی درآمد بند کر دی۔

عباس بیگ ہیڈکنسٹبل درجہ اول ستیارام صاحب رخصتی کے قائمقام سب انسپکٹر ہو کر ضلع گجرات مین آئے۔

جو دکنی جوتا کانگریس کے پنڈال مین سر فیروز شاہ مہتہ جی پر پڑا اس کو اُٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا کرین اسے شیشے کے اندر لگا کر رکھون گا۔ یہ میری تیس سالہ خدمت کا صلہ ہے

بورڈرون کے لئے کمرون اور طالب علمون کے واسطے پروفیسرون کی کمی۔ علیگڈھ کالج کے منتظمین کی توجہ چاہتی ہے۔

پنجاب مین جس طرح مڈل کا امتحان موقوف کیا گیا ہے اس طرح تجویز ہے۔ کہ انٹرنس کے امتحان کی سند بھی ہیڈ ماسٹرون کی سفارش کے مطابق دی جائے۔ جو اپنے لڑکون کی قابلیت کو خوب سمجھتے ہین۔ اس سے اس گستاخی کی بھی اصلاح ہونی اغلب ہے۔ جو سکولون کے بعض طلباء اپنے معلمین سے کہتے ہین۔

برلن مین مفسدان وفد سوشلسٹ گرفتار کئے گئے

پرسن کے بازاری فساد مین تیس آدمی مجروح۔

اٹلی نے اپنے مقتولون کے نقصان کا معاوضہ چاہا۔

شاہ ابی سینیا متاسف اور معاوضہ دلانے پر تیار ہین۔

متصل مظفرپور ایک مال گاڑی مسافر ٹرین سے ٹکرائی دیسی فائرمین مر گیا۔

تاوان تبت ملنے پر وادی چمبی تو خالی ہوگئی۔ مگر گیانٹزی مین دستہ فوج رکھنا لازم۔

شہزادہ فرمان فرما نے سلی جلاک سے اطلاع دی کہ بیس ہزار نفوس قبائل نے مجھے گھیر لیا۔ کمک روپیہ ذخائر مطلوب۔

ترکی کردون نے پرنس کا کیمپ گھیر لیا۔ ساڑھے ۴ لاکھ کا خزانہ عظیم تعداد روپون کی چھین لی۔

سر ڈنزل ایبسن لفٹنٹ گورنر پنجاب اسی مرض سوزش حلق ولب کے عود کرانے سے جو تمباکو نوشی کا نتیجہ بتلائی جاتی ہے مجبور ہو کر باقی چار سالہ ملازمت کو چھوڑ کر آخر کنارہ کش ہوگئے ۲۳ ماہ حال کو چلے جائین گے۔

کانگڑہ کی دیوی کے مندر کی مرمت پر چار لاکھ روپیہ صرف کا تخمینہ ہے۔ چونکہ پانی نزدیک نہین اس لئے منوئی دریا سے جسکا سرچشمہ مندر کی سطح سے ۶۳۴ فیٹ اُونچا ہے۔ دو انچ سوراخ دار نالی سے ۲۷۰۰۰ من دن بھر مین پانی لانے کا خیال ہے ساڑھے ۳ میل کا فاصلہ ۱۵ ہزار خرچ۔

رسالہ ویسٹ اینڈ ایسٹ مین ذکر ہے کہ ایک اسلامی کانفرنس مکہ معظمہ مین منعقد ہوئی جس نے قرار دیا کہ اسلام مر رہا ہے اور سخت توجہ کا محتاج ہے (اینٹک اسی لئے اسے زندہ کرنیوالا مسیح آیا مبارک وہ جو اُسے قبول کرتے ہین)

ڈاکٹر ڈینز نے ایسی لاگ تیار کی ہے جو چوہون کی ہلاکت کیواسطے نہائت کارآمد ہے۔

یہ لاگ جب ایک چوہے مین داخل کر دین تو سب چوہون مین مرض پھیل جاتا ہے اور وہ ان کو باہر ہوا مین آنے پر مجبور کر دیتی ہے (چوہون کی شامت)

عالمگیر بارش ہوئی۔ بلوچستان سرحدی صوبہ گجرات مغربی مشرقی پنجاب مشرقی راجپوتانہ وسط ہند صوبجات متحدہ۔ بنگال۔ بہار۔ پشاور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ دہلی راولپنڈی انبالہ۔ خوشاب۔ لودیانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ سرسہ ملتان۔ سندہ۔ لکھنؤ۔ بہڑائچ۔ جھانسی۔ آگرہ سب شہرون سے بارش کی خبرین آئی ہین۔ دارالامان مین نمازین ۹۔۱۰۔۱۱ کو پھر ۱۴ر جنوری اور ۱۵ر کو ظہر و عصر کی نماز جمع ہوئی۔

مقدس شاعری

(ایام جلسہ میں ۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کو یہ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں منشی نعمت اللہ صاحب مضطر نے قبل از نماز ظہر پڑھکر چھوٹی مسجد میں سنایا)

خدا کے کام ہوتے ہیں عیاں آہستہ آہستہ
درستی کر رہا ہے باغبان آہستہ آہستہ
تر و تازہ نظر آئیگا پھر اسلام کا گلشن
کھلینگے ہر روش گل سبزہ لہلہائیگا
کسی جا بلبلان نغمہ خوان کے چہچہے ہونگے
بہار آئیگی عیش و کامرانی کے دن آئیں گے
عمل ہونگے درست اور روح وحدت ہم میں آئیگی
یونہیں ابواب افضال الٰہی ہیں وا ہونگے
مسیحائے زمان تمنے اور آئین خوب ہی آکر
بچایا شرک و بدعت سے چھوڑایا قید عصیان سے
تو بیشک رحمۃ للعالمین ہے تیرے آنے سے
ملا وہ نور ایمان پھر دوبارہ تیرے صدقہ میں
تُو ہے وہ مظہر خوبی کہ تجھ سے سارے عالم میں
مرنے سے تیری شان ہمارے غائشہ تن میں
تیری تعلیم نے ہمکو چلن وحدت کا سکھلایا
ہزاروں بلکہ لاکھوں تک تیری تائید میں کیا کیا
عدو ہرگز ہمارے کامیابی پا نہیں سکتے
تحمل صبر و استقلال کامل چاہیئے اپنا
جو سب و شتم سے ہمکو ستمگر یاد کرتے ہیں
ہمارے دشمنوں کو ذلت و خواری ہوئی حاصل
ہمارے واسطے جو لعنتیں تجویز کرتے ہیں
مزے رہ رہکے آخر منکرو! تمکو چکھائیگی
خدا تفریق کرکے ایکدن سب کو دکھا دیگا
مسیح وقت کی برکت سے گو چھوٹا سا قصبہ ہے
جو فرمایا تھا خالق نے وہ پورا کرکے دکھلایا
ہمارے نام مٹنا احمدی ہرگز نہ بھول دیگا
نہ غفلت میں گنوا وو دن بس اب ہشیار ہو جاؤ
بحکم احمد مرسل ہمارے احمدی بھائی
خدا کے ہم جو ہو جائیں خدا بھی مہربان ہوکر
امام وقت الطاف سے امید کامل ہے
کبھی وہ ناتوانوں کو توانا کر دکھاتا ہے
خدایا بخت بیداری کے دن ہی ہمکو دکھلادے
نہیں گے کام بگڑے سب بلطف مہدی دوران

دکھاتا ہے وہ قدرت کے نشان آہستہ آہستہ
چمن ہو جائیگا باغ جنان آہستہ آہستہ
پھلے پھولے گا شل بوستان آہستہ آہستہ
بہیگا باغ میں آب روان آہستہ آہستہ
کہیں گلگشت خوبان جہان آہستہ آہستہ
جئیں گے اور نو نیم جان آہستہ آہستہ
خدا ہی ہمپہ ہوگا مہربان آہستہ آہستہ
یونہیں آئیگی ہم مُردوں میں جان آہستہ آہستہ
خیال باطلہ کی دھجیاں آہستہ آہستہ
اوتاریں رسم کی بیڑیاں آہستہ آہستہ
زمانہ میں ہوئی امن و امان آہستہ آہستہ
جو غفلت میں ہوا تھا رائگان آہستہ آہستہ
ہوئیں پیدا ہزاروں نیکیاں آہستہ آہستہ
ہوئے ہیں زہد و تقویٰ نمایاں آہستہ آہستہ
مٹایا کفر و ظلمت کا نشان آہستہ آہستہ
دکھلائے حق تعالیٰ نے نشان آہستہ آہستہ
ہمیں ہوں گے کامران آہستہ آہستہ
فنا ہو جائیں گے ایذا رسان آہستہ آہستہ
وہ غارت ہوگئے سب بد زبان آہستہ آہستہ
کیا ہمکو خدا نے شادمان آہستہ آہستہ
ہوئیں وہ سب نصیب دشمنان آہستہ آہستہ
تمہارے آئے دن کی شوخیاں آہستہ آہستہ
ہمارے اور تمہارے درمیان آہستہ آہستہ
بنے گا شہر اعظم قادیان آہستہ آہستہ
چلے آتے ہیں پیر و نوجوان آہستہ آہستہ
خدا لیگا ہر اک کا امتحان آہستہ آہستہ
نہ ہو آخر کہیں عمر رواں آہستہ آہستہ
کریں اعمال میں تبدیلیاں آہستہ آہستہ
بڑھا دیگا ہماری عز و شان آہستہ آہستہ
ہمیں گے ہمکو بیحد خوبیاں آہستہ آہستہ
توانائوں کو گاہے ناتوان آہستہ آہستہ
بہت جھیلیں ہیں ہمنے سختیاں آہستہ آہستہ
ترا ہے مضطر فدا کر او سر جان آہستہ آہستہ

بدر خواتین

سلسلہ خواتین اسلام مرتبہ ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی

سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء

۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت ابوبکر صدیق رض کی دختر نیک اختر تھیں اور ہجرۃ سے پانچسال پہلے پیدا ہوئی تھیں سنہ ہ میں جبکہ آپ کی عمر سات سال اور آٹھ سال کے درمیان تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ پھر چار سو درم مقرر کیا اور ۹ سال کی عمر میں آپ کے گھر میں آئیں۔ آپ اول درجہ کی عالمہ فاضلہ فقیہہ اور فصیحہ تھیں۔ چونکہ آپ ہمیشہ آنحضرت صلعم کے ساتھ رہیں۔ اس لئے بے شمار صحابہ اور تابعین نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد اول درجے کے فاضل صحابہ مشکلات علمیہ کو آپ سے آکر حل کروایا کرتے تھے تقریباً ۲۲۱۰ حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔ سنہ ۵ھ میں غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کیوقت منافقوں نے آنحضرت صلعم کی عداوت کیوجہ سے آپ پر بہتان لگایا تھا۔ جسکا وہ کچھ ثبوت نہ دے سکے اور سزایاب ہوئے۔ اس بہتان کا ذکر سورہ نور میں مذکور ہے۔ آپکی خصوصیات میں سے یہ ہیں۔

(۱) آپ رسول اللہ کو سب ازواج سے پیاری تھیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضور سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ پیارا آپ کو کون ہے۔ فرمایا۔ عائشہ رض۔ عرض کیا گیا۔ مردوں میں سے۔ فرمایا۔ عائشہ کا باپ۔

(۲) سوا ان کے آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح نہیں کیا۔

(۳) نبی حضرت عائشہ رض کے لحاف میں ہوتے تھے کہ نزول وحی الٰہی ہو جاتا۔ یہ بات کسی اور بیوی کو حاصل نہ تھی

(۴) جب خدا تعالیٰ نے آپ کو آیت تخییر نازل فرمائی۔ تو آنحضرت نے سب سے اول انہی سے دریافت کیا اور والدین سے مشورہ لینے کے لئے فرمایا۔ آپنے فرمایا۔ کیا میں اس بارہ میں بھی والدین سے مشورہ کرونگی۔ "نہیں میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں یہ جواب باقی ازواج کیلئے بھی سنت ہو گیا اور سبھوں نے یہی جواب دیا۔

(۵) اہل افک کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی الٰہی بریت کی۔

(۶) اکابر صحابہ مشکل دینی مسائل ان سے دریافت کرتے اور اس کا علم ان کے پاس ضرور ہوتا۔

(۷) آنحضرت صلعم کا انتقال اُن کے گھر میں اُن کی نوبت کے دن اُنکی گود میں ہوا اور انہیں کے گھر میں حضور مدفون ہوئے۔

(۸) لوگ آنحضور کا قرب حاصل کرنے کیلئے حضرت صدیقہ رض کی نوبت کے دن تحفہ تحائف دیا کرتے تھے تاکہ پسندیدہ تحفہ حضور کو محبوب ترین ازواج کے گھر میں ملے آپ کی کنیت ام عبد اللہ ہے آپ اول درجہ کی سخی تھیں۔ حدیث میں وارد ہے۔ کہ دو تہائی دین اپنا عائشہ سے حاصل کرو۔ آپ کو اشعار کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ علاوہ اشعار عرب کے یاد ہونے کے آپنے آنحضرت صلعم کی مدح میں کئی شعر تصنیف کئے تھے۔

آنحضرت صلعم کے انتقال کیوقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی اور ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۵۸ھ میں ۶۷ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور حسب وصیت حضرت ابوہریرہ رض نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور رات کے وقت جنۃ البقیع میں دفن کی گئیں۔

لڑکی کے پیدا ہونے پر خوشی

برادر عبد الغنی صاحب ساکن گنجاہ لڑکی پیدا ہونے پر اپنی بیوی کو کہتے ہیں۔ "جب اُنکا خط مجھے ملا تو میں نے اس قدر خدا کی حمد و ثنا کی اور اس قدر خوش ہوا۔ کہ جیسے کوئی عمدہ چیز ملتی ہے۔ آپ بھی بعد غسل اس شکریہ میں نماز پڑھو اگر زیادہ خوش ہونا چاہیے کیونکہ لڑکی آپکی ہمجنس ہے لڑکی لڑکے ہمارے رازق نہیں کہ ہم ان میں فرق کریں" یہ خط ان کی بیوی نے ہمکو بھیجا ہے۔

آپ قادیان کیون آئے

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین مندرجہ ذیل سوال ناظرین بدر کی طبع آزمائی اور دیگر اصحاب جو جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ان کی دلچسپی کی خاطر پیش کرتا ہون۔ اور امید کرتا ہون کہ وہ اپنے اپنے روشن خیالات سے بندہ کو سرفراز فرمادین گے۔

اے احمدی قوم - تجھ پر خدا کی رحمت شامل حال رہے تجھ کو کس شخص کی تحریک نے قادیان مین بلایا اور کس صنم کے بدلے تو نے دور دراز کی تکلیفین اپنے سر پر برداشت کین - کس شخص نے روحانی طاقت تیرے بدن مین پھونک دی - تیرا امام پاک ابد تک تیرے ساتھ ہے اور تو اس کے سایہ کے نیچے پھلے پھولے تجھ کو کب تک مرتبے ملتے رہین گے۔

غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو - جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

بقلم خود عبد المجید طالب علم سنٹونگ سنڈیمن بلوچستان

ایک مامور من اللہ کی شناخت کے معیار

وہ پہولتا پھلتا اور بڑھتا ہے

نہین رخصت ہوتا جب تک کہ اپنا کام وہ نہ کرلے جس کے لئے خدا نے اس کو مبعوث کیا ہوتا ہے - وہ ضرورت حقہ کے وقت مبعوث ہوتا ہے - لوگون کے غلط خیالات اور اعتقادات کی کامل اصلاح کرتا - اور ایک پاک جماعت قایم کرکے دنیا سے رخصت ہوتا ہے - مفتری علی اللہ یعنے ایسا شخص جو خدا پر جھوٹ باندہتا ہے - یعنے یہ کہتا ہے - کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور مجھے خدا کی طرف سے یہ الہام ہوئے ہین یا ہوتے ہین حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہ ہو اور وہ الہام من جانب اللہ نہون بلکہ اس کے خود ساختہ ہون - تو ایسا شخص قرآن کریم کے رو سے جلد خاسر و خائب اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اسکا کارخانہ جلد درہم برہم ہوکر ملیا میٹ ہوجاتا ہے اور اس کا کذب دنیا پر روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے - قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے - ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذباً یعنے اس سے بڑھکر کون ظالم ہے - جو خدا پر افترا کرتا ہے اور ایک دوسری جگہ فرمایا - وقد خاب من افترىٰ - یعنے وہ تحقیق تباہ اور ہلاک ہوا جو افترا کرتا ہے - پھر ایک اور آیت ہے - جسمین اللہ تعالی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے - ولو تقول علينا بعض الاقاويل لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين - یعنے اگر تو ہم پر کوئی بات بنا دے اور کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے یعنے افترا کرے تو ہم تمہارا دہنا ہاتھ پکڑ لین اور تیری رگ جان کاٹ ڈالین - پس ان آیات سے ثابت ہوا - کہ اللہ تعالی کی غیرت ہرگز ہرگز گوارا نہین کرسکتی کہ کوئی اسپر افترا کرے یعنے جھوٹی باتین بنا کر کہے - کہ یہ خدا کیطرف سے ہین اور پھر خدا اسے لمبی مہلت دے اور اس کو تباہ نہ کرے اور اسکو روز بروز ترقی دے اور اس کے سلسلہ کو دن بدن دنیا مین پہیلا وے - اب کوئی شخص جو مومن ہونیکا دعویٰ کرتا ہے قرآن کریم کی ان آیات سے کیونکر انکار کرسکتا ہے - یہ بات تو مفسرین کے خیالات کو الگ رکھکر بھی ہم دیکھتے ہین کہ یہ مضمون جو قرآن کریم کی آیات بالا سے واضح ہوتا ہے - عین حق اور بالکل ایک یقینی صداقت ہے - مثلاً ایک ملازم خواہ کیسا ادنی یا اعلی ہو - اگر وہ اپنے افسر بالادست پر جسکے ماتحت وہ کام کرتا ہے کوئی بات بناوے یعنے لوگون سے کہے کہ میرے حاکم نے مجھے یہ حکم دیا ہے حالانکہ وہ حکم حاکم کی طرف سے نہو - تو اگر حاکم کو اس کا علم ہو جاوے کہ ہمنے یہ حکم نہین دیا - اور خواہ مخواہ اس کو ہماری طرف منسوب کرتا ہے تو اب بتلاؤ - حاکم اس جھوٹ بولنے والے کے ساتھ کیا سلوک کریگا - ضرور اسپر سخت ناراض ہوگا - اور اسکو عبرتناک سزا دیگا تاکہ اور کوئی ایسا کرنیکی جرات نہ کرے - اب جبکہ دنیا کے حکام گوارا نہین کرسکتے کہ کوئی شخص ان پر افترا کرکے فساد پہیلاوے تو خدا جو علیم بذات الصدور ہے کب گوارا کرسکتا ہے کہ اسکی بادشاہت مین فساد کرنیوالا اکبر ان جاوے اور ذلیل وخوار نہ کیا جاوے اور اس کا کذب دنیا پر نہ کھلے - نادان اور سنت اللہ سے بیخبر ہین وہ لوگ جو ایسا خیال کرین کہ مفتری علی اللہ بھی سر سبز ہو سکتا اور اس کا سلسلہ ترقی کرسکتا ہے اور وہ دنیا مین پہیلا ہوا ہوسکتا ہے محض قرآن کریم کی ناواقفی کی وجہ سے ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین ورنہ اگر یہ بات ہو کہ جھوٹے کی بھی اللہ تعالی نصرت اور تائید کیا کرتا ہے - تو سچے اور جھوٹے مین مابہ الامتیاز کیا ہوا پھر تو گڑبڑ اور اندہیر خدائی مین مچ گیا کوئی مومن ایک لمحے کے لئے بھی ایسا ستنا گوارا نہین کرسکتا - ہم روزمرہ دنیا کے معاملات مین اس کا ثبوت مشاہدہ کرتے ہین کہ کوئی انسان خواہ ادنی ہو یا اعلیٰ جاہل ہو یا عالم رند مشرب ہو یا صوفی مزاج ہو غرض کیسا ہی ہو ہرگز گوارا نہین کرسکتا - کہ کوئی اُسپر جھوٹ بناوے اور پھر وہ ایسے جھوٹ بنانیوالے سے خوش ہو - راہ راست سے بھٹکنے والو سوچو اور غور کرو۔

ایک شخص جو یہان رہتا ہے اور اپنے آپکو علامہ دوران تصور کرتا ہے اور بڑے زور سے کہتا ہے - کہ کوئی احمدی میرے مقابل پر کھڑا نہین ہوسکتا - اس کے ساتھ اتفاقیہ میری گفتگو ہوئی - میرے ہمراہ ایک اور احمدی بھائی بھی تھا اثنائے گفتگو مین اس نے کہا کہ یہ کوئی صداقت کی دلیل نہین - ایک شخص کی طرف دن بدن لوگ کثرت سے رجوع کرین اور اس کا سلسلہ ترقی کرے اور عالمگیر ہوتا جاوے کیونکہ عیسائیون نے بھی ترقی کی ہے آریون اور بدھ مذہب والون کی بھی بڑی بڑی تعداد ہے اور سوسکے شاہیوں (تمسخر سے) کی بھی

آگے بڑی بھاری جماعت ہے اور ہزارون آدمی ان کے پاس جاتے اور ان کے پیرو ہین تو پھر یہ کیا سب حق پر ہین ایسا شخص کو جو سنت اللہ سے محض ناواقف ہے یہ معلوم نہین کہ قرآن کریم سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچتی ہے کہ مفتری علی اللہ یعنے خدا پر جھوٹ تھوپنے والا جلد تباہ اور ہلاک ہوتا ہے اور خدا سے اتنی مہلت نہین پاتا کہ اپنے جھوٹے دعاوی سے دنیا کو گمراہ کرسکے - اب سوسکے شاہ کا کبھی دعوے تھا کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور فلان فلان اصلاح کے لئے دنیا مین آیا ہون تو ایسے شخص کی مثال دینا بالکل جہالت اور حماقت ہے ہمکو نظیر ایسے شخص کی چاہیئے جس نے دعویٰ ماموریت کا کیا ہو اور اپنے خود تراشیدہ الہام شائع کئے ہون اور پھر وہ پہیلا پہولا ہو اسکی تعلیم اور سلسلہ دنیا مین پہیل گیا اور لمبی مہلت پاکر دنیا مین اپنا کام پورا کرکے جہان سے رخصت ہوا ہو - (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

خاکسار ہدایت اللہ گوجرات

ایک عمدہ مثال

منشی عبد الرشید صاحب تاجر میرٹھ نے حسب ذیل کتب مفت بک ڈپو یعنے صدر انجمن احمدیہ کے کتب خانہ مین عنایت فرمائی ہین - جزاہ اللہ احسن الجزاء - ہم تہ دل سے ان کا شکریہ انجمن اور تمام احمدی جماعت کی طرف سے کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ دیگر صاحبان جن کو خدا نے ایسا موقع دیا ہے - اسی طرح پر انجمن کی مدد کرنے سے دریغ نہ فرمادین گے - فہرست کتب مع تعداد مجموعہ حسب ذیل ہے

ضرورت امام ۴۴۷ - مجموعہ خطبات و مکتوبات محمدیہ ۳۴۲

برکات الدعا ۳۴۳

مینجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

پوادر منظور نکھیا

منشی حسن سخا صاحب محمڈن مشنری بمبئی سے اطلاع دیتے ہین کہ انہون نے وہان کے پادریون کو چیلنج کیا تھا کہ تم جو تین دن اعتراض کرتے ہو کہ اسلام تلوار سے پہیلا ہے - اس کے متعلق مباحثہ کرلو یا ایسا ہی ایک اعتراض چھوڑ دو مگر مکان ثالث کا ہو - جواب مین پادری صاحبان نے بھی اس کے سوائے کچھ نہ کہا کہ ہمارے مکان پر آکر تحقیق کرلو اور بس - ہر دو خطوط کی نقل مشنری صاحب نے ہمارے پاس بھیجی ہے -

حکیم قاضی آل محمد صاحب

جو امروہہ مین مخالفون کے ہاتھون سے دکھ اٹھا کر آجکل یہان آئے ہوئے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین اور نیز خواہش رکھتے ہین کہ اگر انکو دوست باہر طبابت کے واسطے بلائین تو وہ اس خدمت کی ادائگی کیواسطے طیار ہین کیونکہ بالکل فارغ ہین اور نیز صاحب ضرورت۔

(بدر پریس قادیان مین باہتمام معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔)

:: سوسکے شاہ ایک فرقہ ضلع گجرات مین ہے جو پہلے درجہ کے بیہودہ ہین - نماز روزہ وغیرہ احکام سے ان کو کوئی غرض نہین عورتون کی طرح لباس پہنتے زیور پہنتے اور گاتے بجاتے اور ہر طرح کے فسق و فجور مین مبتلا ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

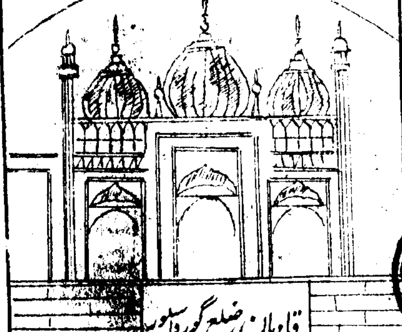

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

چہ گویم با تو گرآئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۷) — نمبر (۴)

بروز جمعرات

مورخہ ۳۰۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۳۰۔ جنوری ۱۹۰۸ء

از معاونین ۔۔ صہ — قادیان میں ۱۲ آنے — فی پرچہ ۲ — قیمت از غرباء و طلباء وغیرہ مذاہب ہے — گورنمنٹ طعہ — از نقد للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس کو موہنہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسُولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب ہر آنکہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرتِ احدیّت است
منکران مستحق لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است
منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیابش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران وتباب

شرح قیمت اخبار بدر

ریاست سے ...... للعہ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دینوی اخبار للعہ
مابعد ...... صہ
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد صہ لیجاویگی

جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔

رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے

روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۔ دوبارہ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک کہ میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ دوبارہ۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین آمین

اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

(کتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

موت

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

لفظ موت مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ نیند سکون۔ کفر وعصیان۔ ذلت وغیرہ وغیرہ اور عرفی معنے موت کے یہ لئے جاتے ہیں کہ حیوانات پر ایک وقت میں ایسی حالت وارد ہوتی ہے۔ کہ وہ چلنے پھرنے۔ غور وفکر کرنے غرضیکہ کل اندرونی اور بیرونی طاقتوں کے کام میں لانے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور محض ایک شکل رہ جاتے ہیں جن سے وہ طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں غور کیا جائے تو بحکم کل من علیہا فان ہر شے معرض انتقال میں ہے۔ اور ہم ایک حالت سے کسی دو چیز کے دوسری حالت میں انتقال ہونے کو اس کی سابقہ حالت پر موت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایک پتھر کی حالت ایسی بدلی ہوئی ہے۔ کہ اس کو مردہ سنگ کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی تاثیر سے خالی نہیں اور ایسا ہی ایک درخت کے خشک ہو جانے کو جب وہ بارور ہونے سے عاری ہو جائے مردہ کہہ سکتے ہیں مگر ہمارا مطلب موت سے حیوانی زندگی کا خاتمہ ہے اور حیوانات میں سے انسان مدنظر ہے۔ چنانچہ میرا مضمون انسانی موت تک محدود ہو گا۔

موت کے متعلق عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انسان میں ایک روح ہے۔ جسکے خارج ہو جانے سے اُس پر موت وارد ہو جاتی ہے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں جب تک خون کا دورہ جاری رہتا ہے اور موافق غذا کے ساتھ سب حصے اس کے اپنا فرض معینہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ تب تک وہ تندرست اور زندہ رہتا ہے۔ مگر جب اس میں کچھ نقص واقعہ ہو جاتا ہے اور وہ اصلاح پذیر نہیں ہوتے تو آہستہ آہستہ وہ مر جاتا ہے مگر جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے۔ کہ اصل میں تو کل جسم بمعہ اس کے مختلف حصوں کے معدہ۔ دل۔ جگر محض ایک میٹر ہے پس وہ کیا طاقت ہے جسکے ذریعہ وہ حرکت کرتے ہیں اور غذا کو کہ وہ بھی ایک میٹر ہے۔ مختلف حالتوں فضلہ۔ پیشاب۔ خون میں بدل دیتے ہیں اور اس طرح زندگی کے قائم رکھنے میں وہ مدد دیتے ہیں تو لاریب ماننا پڑتا ہے کہ وہ ضرور کوئی خارجی چیز ہے جس کی طاقت وہ مختلف فرائض ادا کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ ضروری نہیں کہ انسان پر موت ایسی حالت میں وارد ہو۔ جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہو جسکے باعث اس کے اعضاء اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر ہو جاویں۔ بلکہ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے اور طبیب اس امر کے شاہد ہیں کہ محض بڑھاپے سے اور عمر رسیدہ ہونے سے بھی۔ حالانکہ اس کو کوئی بیماری دامنگیر نہیں ہوتی انسان مر جاتا ہے اُسکی غذا معمولی ہے۔ اور طبیعت کے موافق کھاتا ہے اُسے کوئی مرض نہیں ہوتا اور اس کے اعضاء سب صحیح سالم ہیں مگر پھر بھی ایک وقت آتا ہے کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے کل اعضاء اس کے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ وہ شکار اجل ہو جاتا ہے۔ ان مشاہدات اور تجارب سے لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ کوئی خارجی طاقت ضرور ہے جس کے زور سے وہ اجل مسمی تک زندہ رہتا ہے اور جب وہ طاقت الگ ہو جاتی ہے تو وہ مر جاتا ہے۔

آجکل سائنس اور فلسفہ کا زور ہے اور ہر شاخ علم میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ گو اس ترقی پر بھی بڑے بڑے سائنس دان اور فلسفی اقرار کرتے ہیں کہ حقیقت میں ان معلومات کے مقابلہ میں جو ان کی نظر میں درجہ کمال ہے۔ کچھ بھی ترقی نہیں مگر جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ ازمن سابقہ کا موجودہ وقت سے مقابلہ کیا جائے تو نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے اس موقعہ پر یہ بتلانا ضروری نہیں کہ کن کن علوم میں کیا کیا ترقی ہو کر جدید معلومات کے بیشمار نمونے ہمارے پیش نظر ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو ہماری نظر اور ہمارے علم سے پوشیدہ ہیں مگر مختصر طور پر میں مضمون زیر بحث کے ضمن میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ فی زمانہ اہل یورپ اور امریکہ نے دیگر کل علوم میں دسترس حاصل کی ہے ویسا ہی موت کے متعلق بھی ان کی جستجو جاری ہے بہت سے لوگ ہیں جو اس امر کے درپے رہتے ہیں تا کسی طرح یہ معلوم ہو جائے۔ کہ موت کیا چیز ہے زندگی یا روح کیا چیز ہے اور موت انسان پر کیوں وارد ہو جاتی ہے۔ پیشتر محض یہ خیال تھا کہ زندگی روح کے سہارے سے قائم رہتی ہے اور اس کے الگ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ مگر جب دہریت نے زور پکڑا تو یہ تصور کیا گیا۔ کہ روح کوئی چیز نہیں۔ میٹر ہی جان ہے یا ایک طاقت ہے اور میٹر کے مختلف اجزاء کے ایک خاص ترکیب سے ملنے سے زندگی قائم ہو جاتی ہے۔ مگر علم سائیکولوجی کے تجارب سے یہ خیال کمزور ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ گذرا کہ ڈاکٹروں نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ انسان کی منی میں موت اور حیات کے کیڑے ہوتے ہیں اور شروع ہی سے ان میں کشمکش رہتی ہے۔ جو غالب رہتا ہے اُسی کے مطابق انسان کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب تک حیات کا کیڑا غالب رہتا ہے یا موت کا کیڑا اس قابل نہیں ہوتا کہ یکدم اس کو دبائے تب تک حیات قائم رہتی ہے۔ مگر جب موت کے کیڑے کا غلبہ شروع ہوتا ہے تو انسان میں ضعف پیدا ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ حیات کے کیڑے کو بالکل دبا دیتا ہے اور انسان مر جاتا ہے۔ ڈاکٹر مذکور کا خیال تھا کہ اگر منی سے موت کے کیڑے کو نکالدیا جاوے تو انسان یقیناً زندہ رہ سکتا ہے چنانچہ وہ ایسی کوشش لگا رہا ہے کہ کسی طرح سے یہ معلوم کرے کہ منی میں موت اور حیات کے کیڑے کون سے ہیں اور موت کے کیڑے کو نکال کر منی کو کسی عورت کے رحم میں ڈالکر بچہ پیدا کرے مگر تا حال وہ کامیاب نہیں ہوا۔

میں نے ریویو آف ریویوز بابت نومبر 1907ء میں ایک ڈاکٹر بنام ولٹز ساکن سکنڈی علاقہ کنساس کا واقعہ پڑھا ہے جس کا بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا۔ وہ 1889ء کے موسم گرما میں ٹائیفائیڈ بخار سے مر گیا تھا۔ اور چار گھنٹہ تک پڑا رہا۔ اس کی نبض نہیں تھی اور وہ بالکل مردہ معلوم ہوتا تھا ڈاکٹروں نے ایک سوئی اس کی ٹانگ میں پاؤں سے لیکر چوتڑوں تک چبھوئی مگر اسے کچھ محسوس نہ ہوا۔ چار گھنٹے کے بعد وہ یکایک زندہ ہو گیا اور آخر شفایاب ہوا۔ ستمبر 1907ء کے ہندو سپریچوال میگزین میں اس نے چار گھنٹہ کی مردہ حالت کا یہ قصہ بیان کیا ہے

ایک لمحہ بالکل بےخبری کی حالت کے بعد میں ہوش کی حالت میں آیا اور میں نے دیکھا کہ میں ابھی جسم میں ہی ہوں۔ مگر جسم کا اور میرا باہمی مشترکہ رشتہ نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں مر گیا ہوں مگر تاہم میں ایسا ہی انسان ہوں جیسا پیشتر تھا۔ میں اب جسم سے الگ ہونیوالا ہوں۔ میں نے غور سے روح کے جسم سے علیحدہ ہونے کی حالت کو دیکھا۔ ایک طاقت کے ذریعہ جو ظاہرہ میری نہیں تھی۔ میں ہنڈولے کی طرح ادہر اُدہر ہلنے لگا اور اس روح کا تعلق جسم سے علیحدہ ہوتا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جھولنے کی حالت بند ہو گئی اور مجھے معلوم ہوا اور میں نے سنا کہ پیروں کے تلوؤں سے انگوٹھے سے شروع ہو کر ایڑیوں تک بیشمار چھوٹی نسیں تڑخنے لگیں۔ (باقی آئندہ انشاءاللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ موت
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔
انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ معذرت
صفحہ ۴ ۔ ۵ ۔ کیا انبیاء عالم الغیب ہوتے ہیں ۔
صفحہ ۶ ۔ جماعت کو نصیحت
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۹ ۔ ۱۰ ۔ چند سوالوں کے جواب
صفحہ ۱۱ تا ۱۴ ۔ دلچسپ باتیں
اعداد شمار ۔ حوادث زمانہ
کیا ہومیوپاتھی ضعیف الاعتقادی ہے ۔ خبریں
صفحہ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ریویو

بدر مسیح
مورخہ ۲۵ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ ۱ ۔ حرّقھما اللہ
۲ ۔ قتلھما اللہ
۳ ۔ میری فتح ہوئی
۴ ۔ انا رادّوہ الیک ۔
۵ ۔ انت منّی بمنزلۃ سمعی

فرمایا ۔ آج رات کو ہمارے گھر میں بھی خواب دیکھا ہے کہ ہمارا ایک پالتو شیر ہے اس کے سامنے ایک کتا آیا ہے اُس نے کتے کو پکڑ کر گرا دیا اور کہا چُپ ۔

۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ ۱ ۔ انی معک یا ابراہیم
۲ ۔ از خدا یا بند مردانِ خدا ۔

حقیقۃ الوحی ہر احمدی کے گھر میں ہونی چاہیے

حضرت اقدس کی سب سے آخری شائع شدہ تصنیف حقیقۃ الوحی ہے ۔ جو درباره دلائل حقیقت اسلام و حقیقت نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم و حقیقت دعاوی حضرت مسیح موعود بمنزلہ ایک مخزن کے ہے ۔ کہ اس میں ہر ایک قسم کے دلائل اور پیشگوئیاں اور معارف اور حقائق حضرت حجۃ اللہ نے باوجود اس ضعف اور بیماری کے جو آپ کے لاحق حال رہتی رہی ہے ۔ بڑی محنت سے طالبان حق کیلئے ایک جگہ جمع کر دئے ہیں ۔ جو مخالف نظر حق سے اس کو ایک دو بار اول سے آخر تک پڑھیگا ممکن نہیں کہ وہ پھر مخالف رہے سوائے اس کے کہ وہ شقی ازلی ہو ۔ اور جو موافق اس کو ایک بار دیکھتا ہے اس کا ایمان ترقی کرتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کے عجائبات نشانات کو دیکھ کر وہ آستانہ الٰہی پر سربسجود ہوتا ہے اگرچہ کتاب کی قیمت بسبب ضخامت اور اخراجات کثیرہ کے للعہ مجلّد کی رکھنی پڑی ہے ۔ تاہم یہ کوئی بڑی قیمت نہیں ۔ جب کہ ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ دنیوی ضروریات کی کتابیں اس سے بہت زیادہ قیمت کی سینکڑوں ہزاروں میں چھپتی اور شائع ہوتی اور فروخت ہو جاتی ہیں ۔ ہاں اس کتاب کا خریدا کرنا ان لوگوں کا کام ہے ۔ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوں ۔ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر ایک احمدی جو استطاعت رکھتا ہے ۔ اس کتاب کو ضرور خریدے چونکہ حضور علیہ السلام ایک اور کتاب لکھ رہے ہیں جس کے واسطے بھی سرمایہ کی ضرورت ہے اس واسطے اس کتاب کا جلد خریدا کرنا احباب کے واسطے کئی طرح سے کا ثواب کا موجب ہوگا ۔ کتاب ملنے کا پتہ یہ ہے ۔

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
قادیان ضلع گورداسپور

انا للہ وانا الیہ راجعون

ایک صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء یوم جمعہ ۹ بجکر ۱۵ منٹ صبح پر برخوردار عبد العزیز احمدی خلف اکبر ابو عبد الرحمن صاحب احمدی (جو ہنوز فریقین میں اسنے) بعمر ۱۶ سال اور ۷ ماہ بمرض نمونیا صرف ۹ دن بیمار رہکر بڑے آرام کی حالت میں جان دی ۔ غریب اور سعید بچہ نے قبر کے تنگ و تاریک گوشہ میں ہمیشہ کے لئے بسیرا اختیار کیا کل حاضرین جنازہ بلا امتیاز دوست و دشمن مرحوم کی اس جوانا مرگی پر چشم تر تھے ۔ بعد غسل میت مرحوم فوٹو لیا گیا ۔ جنازہ کے ہمراہ ہجوم کثیر تھا ۔ مرحوم نہائت وجیہ ۔ خوش اخلاق و سرو قد نوجوان تھا اور ہائی کلاس میں تعلیم پاتا تھا ۔ افسوس مرحوم اپنے والدین کو اس ضعیفی میں ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دیگیا امر ربی سے ہر فرد بشر مجبور ہے انسان کو ہر حالت میں راضی برضائے الٰہی ہونا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے ۔ حضرت کے حکم سے بابو صاحب کو تعزیت کا خط لکھا گیا ہے ۔

معذرت

حکیم الٰہ الزار حسین خان صاحب کا مضمون جو آج کے اخبار میں شائع ہوتا ہے ۔ وہ ۵ جنوری ۱۹۰۸ء کے پہلے ہفتے دفتر میں پہونچگیا تھا مگر بہ عدم گنجائش درج نہ ہو سکا ۔

بیمار کو شفا

میاں محمد دین ساکن علی چک (گجرات) جو نہائت ضعیف و غریب مزاج صالح بزرگ ہیں جلسہ دسمبر پر دار الامان میں آئے ہوئے تھے یہاں آکر سخت بیمار ہو گئے ۔ جب حضور کو معلوم ہوا کہ مہمان خانہ میں کوئی مہمان علیل ہے تو اس کی عیادت کو تشریف لائے نہائت مہربانی سے استفسار حال کیا ۔ اور دست مبارک سے پکڑ کر فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ اچھے ہو جائیں گے ۔ میاں صاحب کی حالت ظاہر میں نہائت ردّی نظر آتی تھی ۔ مگر خدا کے فضل سے اس کے بعد طبیعت رو بصحت ہو گئی ۔ یہاں تک پورے تندرست ہو کر گھر چلے گئے ۔

ڈائری

۱۳ جنوری ظہر ۔ فرمایا ۔ گویا ان کے نزدیک اپنی ہی قوم میں دجال اپنی ہی میں کافر ۔ اپنی ہی میں سب ہیں باہر نظر نہیں جاتی ۔ تا دیکھیں کہ عیسائیت کس فرقے میں ہے اور کفار کون ہیں ۔

۱۸ جنوری ۔ جو الہام یا خواب ہمارے مقابل پیش کئے جائیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیش از وقت دعوے کے ساتھ شائع کئے گئے ہوں اور پھر پورے ہوں یونہی تو ہر ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ میں نے ایسا خواب دیکھا جو پورا ہو گیا ۔

۹ جنوری اگر ہم ہی "المسیح الدجال" ہیں اور یہ بات کسی صحیح واقعہ پر مبنی ہے ۔ تو پھر حادیث میں تو اس کے ساتھ ہی سچے مسیح موعود کا ذکر بھی ہے ۔ پس بتائیں کہ وہ سچا مسیح کہاں ہے ۔ اور کب آسمان سے اترا ۔

کیا انبیاء عالم الغیب ہوتے ہین

اس مسئلہ کے متعلق ایک شخص نے فتویٰ طلب کیا ہے اصل فتوے بمعہ جواب مرقومہ حضرت مولوی محمد حسن صاحب درج کیا جاتا ہے۔

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین محمدیہ و مفتیان شرع احمدیہ اندرین مسئلہ کہ مولوی پیرجی علاؤالدین صاحب کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جملہ مغیبات کے عالم تھے۔ یعنے جمیع علوم مغیبات جانتے تھے۔ ہر شے کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے قطعاً و یقیناً جو اس سے انکار کریگا وہ مکذب قرآن ہے اور مکذب قرآن کافر دلیل اثبات کی یہ ہے۔ آیت اول و ما کان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ آیۃ ۲۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ۞ الا من ارتضی من رسول آیت سوم۔ و انزل اللّٰہ علیک الکتاب و الحکمۃ و علمک مالم تکن تعلم آیت چہارم۔ و نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ و ھو کتابہ المکنون و خطابہ المصنون بخبر عما کان و ما یکون من کل حدد کل علم قال ابی عثمان المغرابی فی الکتاب بتیانا لکل شئ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب۔ کذا فی تفسیر عرائس البیان۔ اور تفسیر کبیر اتقان مین ہے۔ و علمک مالم تکن تعلم ان علم ما کان و ما یکون است کہ حق سبحانہ درشب اسری بدان حضرۃ صلعم عطا فرمود۔ چنانچہ درحدیث معراجیہ آمدہ است فعلمت ما کان و ما سیکون اور فتویٰ انباء المصطفیٰ بحال سرو اخفی مین ہے۔ قال اللہ تعالیٰ و نزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شئ و ھدی و بشری للمومنین۔ اور آیۃ شریف و کل شئ احصینٰہ فی کتاب مبین۔ ترجمہ۔ یعنے ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا مین یعنی قرآن مین جمع فرما دی ہے اور سنت والجماعت کے مذہب مین ہر شے ہر موجود کو کہتے ہین۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ مین داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتاب لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورت یہ بیانات محیط اس کے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئی اب یہ بھی قرآن مجید سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ مین کیا کیا لکھا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ کل صغیر و کبیر مستطر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین۔ ہمدان حضرت صلعم تمام قرآن کے عالم و مبین ہین۔ ان آیات قطعیہ سے ہر شے کا علم آنحضرت صلعم کو ثابت ہے اور کتاب طبرانی و معجم کبیر و نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابونعیم حلیہ مین حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ان اللّٰہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا و الی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیانا من اللّٰہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین من قبلہ۔ یعنے بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اٹھا لی ہے تو مین اسے اور جو کچھ اس مین قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہون جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہون اور اس روشنی کے سبب کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کیلئے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث سے بھی روشن ہوا کہ السموات والارض اور جو کچھ ان مین ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا ان سب کا علم اگلے انبیاء علیہم السلام کو اور آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ نے علم ما کان و ما یکون عطا کیا اور مدارج نبوت مین شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی لکھتے ہین۔ و نے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام و صفات حق و اسمائے و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ است و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ۔ اور تکملہ مدارج مین مرقوم ہے۔ و ھو صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھو الاول و الاخر و الظاھر و الباطن و ھو بکل شئ علیم۔ اور کتب مذکورہ ذیل مین سنت والجماعت اثبات علم غیب آنحضرت مین بجواب دندان شکن بلاگردن زدن موجود ہین دیکھ لے جسکو دیکھنا ہو وہ یہ ہین۔ تنبیہ العقول عن علم غیب الرسول السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات الوہابیہ۔ انباء المصطفی بعلوم الغیب و اللولو المکنون فی علم البشیر ما کان و ما یکون و منتقدات و منیر الدین وغیرہ وغیرہ بہت کتابین ہین کہ جن سے علم غیب آنحضرت کو ہونا ثابت ہے بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہم کو۔ دیگر آنکہ در بیچ مسجد کا حکم مین مسجد کے داخل ہے یا نہین اور دیگر در در راست و چپ کی جانب وہ بھی اور محراب مین امام کا کھڑا ہونا اور بیچ کے در مین امام کا ایستادہ ہونا کس دلیل سے مکروہ ہے یا مکروہ نہین ہے۔ بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر الجزیل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آیت و ما کان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب الایۃ کے سمجھنے مین بڑی غلطی کیگئی ہے کیونکہ سیاق و سباق آیت کو ملاحظہ نہین کیا سباق آیت کا یہ ہے ما کان اللّٰہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ یہ آمل آیت کا منافقون کے اس قول کے جواب مین ارشاد ہوا ہے۔ جو وہ کہتے تھے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین تو منافقون کو نام بنام بتا دیوین کہ فلان فلان شخص اپنے دل مین نفاق رکھتا ہے اسکے جواب مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہین ہے۔ کہ جماعت مومنین کو جو منافقون کے ساتھ خلط ملط ہو رہی ہے بغیر تمیز کرنے کے خبیث منافق کو مومن طیب سے تم کو اسی حالت مشتبہ مین چھوڑ دیوے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بوقت نزول اس آیۃ کے علم و تمیز کا ابتک بین المسلم و المنافق کسیکو حاصل نہین تھا آگے فرماتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تم کو غیب کی باتین بتا دیوے ہان اپنے رسولون مین جسکو چاہتا ہے برگزیدہ فرمالیتا ہے یعنے بقدر ضرورت کے۔ جو علم رسول کیلئے ضروری ہوتا ہے وہ علم اس کو دیدیتا ہے چنانچہ ایسا ہی کچھ واقع ہوا کہ بعض منافقون کے نام اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو بتا دئے اور بعض سے ایسی حرکات صادر ہوئین جن کی وجہ سے ان کا نفاق کھل گیا۔ علاوہ اس کے اسی آیت مین لفظ من رسلہ من یشاء صاف بتا رہا ہے کہ بحیثیت رسول ہونے کے جس علم کی ضرورت رسول کو مصلحت الٰہی مین ہوتی ہے اس کا علم خواہ بذریعہ وحی یا دیگر قرائن اور دلائل سے یا فراست صادقہ سے رسول کو عنایت فرما دیتا ہے نہ جملہ علوم غیب کے۔

آیت دوم۔ الا من ارتضی من رسول الایۃ مین بھی ہی علم مراد ہے جو متعلق رسالت کے ہو نہ وہ علم جو خدائی کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ سیاق آیت مین ارشاد ہے۔ لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ کیونکہ متعلق رسالات کے جو علوم ہوں اس کا رسول مین موجود ہونا ضروریات سے ہے ورنہ رسالت ناقص رہی۔ اسلئے اس سے مراد آبھی وہی علم ہے جو متعلق رسالت کے ہے۔

آیت سوم مین بھی علم کتاب اللہ اور اس کی حکمت کا رسول کیلئے ضروری ہے جو دیا جاتا ہے اور علمک مالم تکن تعلم سے ان امور دینی کا علم مراد ہے جو کتاب اللہ اور اسکی حکمت کے علاوہ ہین کیونکہ دین اسلام مین ہزارون مسائل ایسے ہین جو بہ تصریح کتاب اللہ مین مذکور نہین ہوئے ہین اور وحی غیر متلو اللہ نور نبوۃ سے ان کا علم رسول کریم کو دیا گیا ہے۔ ورنہ دین اسلام ناقص رہتا حالانکہ فرمایا گیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ اور ایسا ہی کچھ واقع ہوا ہے۔ دیکھو دواوین حدیث کو کہ ہزارون مسائل جو بہ تصریح قرآن مجید مین مذکور نہین ہوئے۔ وہ دواوین

حدیث مندرج ہیں۔ ہاں البتہ ہزاروں اون کائنات گذشتہ و آئندہ کا علم بھی دیا گیا تھا۔ جو متعلق نبوت اور رسالت کے تھے نہ وہ تمام علوم غیب جو متعلق خدائی کے ہیں۔ وہ کسی رسول کو بھی نہیں دیئے گئے۔

آیت چہارم۔ میں بھی صریح قرینہ ہدی وبشری کا موجود ہے یعنی کل اوس شئے کا علم جو متعلق ہدایت اور بشارت کے ہے اور علاوہ اس قرینہ بینہ کے لفظ کل شیٔ پر غور کرنا چاہیئے کہ شئے جو مصدر ہے وہ بمعنی مفعول کے ہے جیسا کہ خلق مصدر بمعنی مخلوق کے ہے یعنی قرآن مجید میں کل اس شئے کا بیان کیا گیا ہے جسکو ہم نے چاہا ہے یعنی ہماری مشیئت اور مراد ہے۔ واضح ہو کہ بعض مصالح کیوجہ سے بعض احکام کو قرآن مجید میں کھولکر بیان نہیں کیا گیا ہاں واسطے اعزاز و اکرام اپنے رسول کے اس کو ان کا علم دیا گیا۔ اگرچہ قرآن مجید میں بھی ایک خفاء کے ساتھ وہ احکام موجود ہیں اگر وہ کل احکام جو قرآن مجید میں مصرح طور پر مذکور نہیں مصرح کر دیئے جاتے تو پھر رسول کریم کی تنویر قلب اور صفائی ذہن عالی کا حال لوگوں پر کیونکر ثابت ہوتا اور پھر تشحیذ اذہان مومنین کی کیا سبیل ہوتی لہذا رسول کریم کو علاوہ قرآن مجید کے بذریعہ تنویر قلب کے اس کا علم دیا گیا تاکہ مومنین کی ہدایت کامل طور پر فرماویں اور ان کے اعمال صالحہ کی ان کو بشارت دیویں اس سے لئے فرمایا گیا۔ کہ ھدی وبشری للمومنین۔ اس آیت میں ہرگز ہرگز یہ مذکور نہیں کہ ہر ایک شئے کا علم جزئی وکلی رسول کریم کو دیا گیا ہے حاشا وکلا۔

آیت پنجم۔ یعنی وکل شیٔ احصیناہ فی امام مبین کے سمجھنے میں بھی سخت غلطی کی گئی ہے۔ کیونکہ اول تو آیۃ مذکورہ میں لفظ فی کتاب مبین نہیں ہے بلکہ فی امام مبین ہے اور لفظ امام مبین سے مراد لوح محفوظ یا دفتر غیب ہے جس میں بندوں کے اعمال جزئیہ وکلیہ محفوظ رہتے ہیں۔ تاکہ جزاء وسزا ان کو ان پر دی جائے یا مراد اس سے علم الٰہی ہے آیت مذکورہ کا سباق یعنی اول ٹکڑا اس مراد پر صریح دلیل بین ہے کما قال اللہ تعالےٰ۔ ونکتب ماقدموا وآثارھم آگے اس کے فرمایا۔ وکل شیٔ احصیناہ فی امام مبین اور پھر ضمیر جمع متکلم جو احصیناہ میں ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے ہے نہ آنحضرت صلعم کے لئے اور اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے۔ پس اس آیت میں کسی پیغمبر یا آنحضرت کے علم غیب کا بیان کہاں ہے ایسی صفات مختصہ الٰہیہ میں کوئی بشر خواہ رسول ونبی ہو یا ولی اللہ تعالیٰ کا شریک کیونکر ہو سکتا ہے۔

۶۔ علیٰ ہذا القیاس کل صغیر وکبیر مستطر میں مراد الٰہی سباق سیاق سے صریح یہی ہے کہ ہر ایک فعل چھوٹا ہو یا بڑا نامۂ اعمال یا لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کیونکہ پہلا ٹکڑا آیت کا یہ ہے۔ کہ کل شیٔ فعلوہ فی الزبر۔ اس کے آگے فرمایا۔ وکل صغیر وکبیر مستطر یعنی ہر ایک فعل صغیر ہو یا کبیر وہ زبر یعنی صحائف اعمال میں لکھا ہوا ہے۔ جس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ سائل سے دریافت کیا جائے۔ کہ اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا بیان کہاں ہے۔ سائل کا فہم ان آیات کی تفقہ کی نسبت عجیب در عجیب ہے نہ سباق دیکھتا ہے اور نہ سیاق پر نظر ہے۔ الٹکل پچو آیات کو لکھ کر تحریف معنوی کرتے چلے جاتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذلک۔

۷۔ اور جو حدیث بلا اسناد کے لکھی گئی ہے اول تو حدیث کا بلا اسناد رواۃ ثقہ وعدل وضابط وغیرہ کے کیا اعتبار ہے جس پر ایک عقیدہ کو قائم کیا جاوے۔ دوسرے نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ بڑی صراحت کے ساتھ اس کے مناقض اور متضاد ہیں اور دلالت کرتے ہیں کہ کسی بشر کو علم غیب ہر ایک شئے کا نہیں حاصل ہوتا ہے۔ یہ صفت خدائی خاصہ ذات اوسی علام الغیوب کا ہے جو ہر ایک شئے کے جملہ احوال جزئیہ وکلیہ سے ہر لحظہ و ہر آن میں علیم وخبیر ہے۔ ہاں جس قدر وہی علام الغیوب بحکم ضرورۃ ومصلحت کے کسی کو علم کسی شئے کا جزئی وکلی عنایت فرماوے تو اس کا انکار نہیں۔ قال اللہ تعالےٰ۔ سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون ہاں البتہ اس سے بھی اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ جو علم متعلق انذار یا بشارت کے ہو۔ اس کا علم بشیر ونذیر رسول کریم کو حاصل ہونا ضروری ہے۔ بلکہ کسی بشر کو خواہ وہ کیسا ہی مقرب ہو اپنی بعث ونشر تک کا احوال بھی نہیں معلوم والذین تدعون من دون اللہ لا یخلقون شیأً وھم یخلقون اموات غیر احیاء ولا یشعرون ایان یبعثون وھم عن دعائھم غافلون۔ پھر قصہ افک حضرت عائشہ پر نظر کرو جو قرآن مجید اور دواوین احادیث میں مذکور ہے۔ یہ قصہ افک کا بد نما دھبہ تمام مدعیان کے علم غیب ہر ایک شئے کا کسی بشر مقرب کو حاصل نہیں۔ ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء وغیرہ وغیرہ۔ ایضاً۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وما ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ یعنی بغیر وحی الٰہی کے تمام احوال بالتفصیل جزوی وکلی مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ صدہا آیات بینات قرآن مجید میں موجود ہیں جو نفی علم غیب کی بندگان مقربین سے کر رہی ہیں۔ ان چند سطور میں وہ صدہا آیات واحادیث کیونکر لکھی جا سکتی ہیں جنہیں نفی علم غیب کی انبیاء اور رسل سے بصراحت تمام ارشاد فرمائی گئی ہے۔ پس یہ روایات ضعیفہ یا موضوعہ یا اقوال اہل بدعت واہواء کے ان کا مقابلہ کیونکر کر سکتی ہیں۔ اور مومن بالقرآن وسنت ان کو بینات قرآنیہ پر کیوں کر ترجیح دے سکتا ہے۔ علاوہ اس کے ان روایات میں قضیہ محصورہ کلیہ کہاں ہے۔ جس سے مدعائی سائل حاصل ہو بلکہ قضایا مہملہ ہیں۔ جو قوت جزئیہ میں ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ اس امر کا بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ بہت سے امور ماکان اور مایکون کی خبر جن کی علم دینی کی ضرورت رسول کو مصلحت الٰہی میں تھی۔ ان کا علم انبیاء اور رسل کو البتہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ متعلق اس زمانہ آخری مسیح موعود کے صدہا علامات اور اشراط کی خبر جو مخبر صادق نے باعلام علام الغیوب دی تھی۔ وہ سب اس زمانہ میں واقع ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوویں گی۔ پس یہ روایات انہیں امور کے علم دینی پر محمول کی جاویں گی نہ جیسا کہ سائل کا عقیدہ ہے جو شرک فی الصفات مخصوصہ ہے ونعوذ باللہ منہ اور چنانچہ حضرۃ مسیح موعود کو بھی ہزاروں کائنات آئندہ کی خبر دی گئی تھی۔ جو اس ۲۵ سال اور حال میں واقع ہوئی اور ہونگی۔ مگر یہ علم اسی قدر مامور من اللہ کو دیا جاتا ہے جسکے لئے ضرورت نبوت اور رسالت کو ہوتی ہے نہ وہ علم غیب جو خدائی کیلئے مخصوص ہے۔ گہے بر طارم اعلیٰ نشینم۔ گہے بر پشت پائے خود نہ بینم کا حال ہے۔ جو سورہ یوسف میں حضرت یعقوب کے قصہ میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے اور مدارج النبوۃ سے جو قول نقل کیا ہے۔ وہ تو صرف احکام اور صفات اور افعال الٰہی کی نسبت ہے۔ جن کا علم رسالت اور نبوۃ کے لئے ضروری ہے ہاں اس میں شک نہیں ہے کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین ان علوم میں تمام دیگر انبیاء سے فائق ہیں اور بالضرور مصداق فوق کل ذی علم علیم کے ہیں اور آیت ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیٔ علیم خاص صفت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کیونکہ اول یا دوم آیۃ کا یہ ہے۔ لہ ملک السموات والارض یحیی ویمیت۔ وھو علیٰ کل شیٔ قدیر۔

اس سے آگے ارشاد ہے - ھو الاول والآخر الایہ
پس یہ آیت خاص اوسی ذات پاک کا وصف ہے، جس کی صفت
له ملك السموات والارض ہے اور جس کی صفت
یحیی ویمیت ہے - اور جس کی صفت علی کل شیٔ قدیر ہے
پس اوسی کی صفت ھوالاول والآخر الایہ ہے - اگر کسی
شخص نے اس آیت کو بحق رسول کریم لکھا ہو تو اس کی
نادانی محض ہے اور سیف مسلول وغیرہ رسالجات مردودہ
بمقابلہ نصوص مبینہ قرآنیہ و حدیثیہ کے ہمارے نزدیک
پر پشہ کے برابر بھی نہیں ہیں -

جواب مسئلہ دوم

بیچ کا در مسجد کا اور دونو در دائیں بائیں اس کے سب مسجد کے
ہی حکم میں ہیں - مگر صف جماعت کا اس شان سے قائم کرنا
جس میں ستون وردوں کی صفوف کے بیچ میں رہیں کسی قدر
مکروہ ہے - وقد رخص قوم من اہل العلم فی ذلك
دیکھو صحیح ترمذی کو -

جواب مسئلہ سوم

امام کے محراب میں کھڑے ہونیکی ممانعت یا بیچ کے در میں
کھڑے ہونے کا عدم جواز مجھ کو معلوم نہیں کہ کس دلیل سے
ہے حالانکہ حدیث میں وارد ہے - صلی رسول الله صلعم
فی حجرته والناس یاتمون به من وراء الحجرة - رواہ
ابو داؤد - مشکوٰۃ -

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۹ جنوری ۱۹۰۸ء

جماعت کو نصیحت

(اقتباس از رسالہ جہاد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اسلئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کیطرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو - ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو - آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کیلئے اترتے ہیں مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی ترقی کرو - اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں - تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر ملتا ہے - تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہو جانی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے یہی نفسانی نفس کے سفید ہونیکی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من ذکّٰها یعنے وہ نفس نجات پا گیا ہے جو طرح طرح کی میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا دیکھو میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں - وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنیکا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے - صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنے مسیح جب آئیگا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ساتھ ہمدرد بنیں زمین پر صلح پھیلاویں کہ اسی سے اس کا دین پھیلیگا اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب جسمانی ضرورتوں کیلئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی وہ اب روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لیگا بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے اور بہت سی چمکیں پیدا ہوں گی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی تب آخر میں لوگ سمجھ جائیں گے کہ جو خدا کے سوا انسانوں اور دوسری چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیاں تھیں سو تم صبر سے دیکھتے رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے اور دعا میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ اے حق کے بھوکو اور پیاسو سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتدا سے وعدہ تھا خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کریگا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اسکی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے - تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کیلئے کہ مسیح کی منادی بجلی کیطرح دنیا میں پھر جائے گی یا بلند مینار کے چراغ کیطرح دنیا کے چار گوشہ میں پھیلے گی زمین پر ہر ایک سامان مہیا کر دیا ہے اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے احسن انتظاموں اور سیر و سیاحت کے سہل طریقوں کو کامل طور پر جاری فرما دیا ہے - سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا تا وہ بات پوری ہو کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کیطرح ہر ایک کنارہ کو روشن کریگی اور مسیح کا منارہ جس کا حدیثوں میں ذکر ہے - دراصل اس کی یہی حقیقت ہے، کہ مسیح کی ندا اور روشنی ایسی جلد دنیا میں پھیلیگی جیسے اونچے منارہ پر سے آواز اور روشنی دور تک جاتی ہے اسلئے ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب سہولت تبلیغ اور سہولت سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامت ہے جسکو اکثر نبیوں نے ذکر کیا ہے -

---

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
	۵۰ بار	۲۴ بار	۱۲ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ״	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
½ ״	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
⅓ ״	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼ ״	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱

بدر منور
مورخہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ قریش

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء)

اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اوّل سے خداتعالیٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کیطرح اس کی روانی ہے جسمین کوئی رکاوٹ نہیں بشر کے کلام کا اس میں کوئی حصہ نہیں اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی ہیں۔ اس واسطے اس میں شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے بلکہ خداتعالےٰ نے یہی چاہا کہ اسبات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی کہ یہ آئتیں کب اور کس سبب کے حق میں اوّل نازل ہوئی تھیں۔ یہانتک کہ ترتیب نزولی بھی خداتعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانوں کے واسطے اور سب قوموں کے واسطے خداتعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

نام اس سورۂ شریف کا نام سورۂ قریش ہے۔ کیونکہ اس میں قریش کا خاص ذکر ہے اور اس سورت کو اس کے پہلے لفظ کے سبب لایلٰف بھی کہتے ہیں۔

ربط ماقبل اور مابعد کے ساتھ اس سورت کے ماقبل قرآن شریف میں سورہ الفیل ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ یمن کا بادشاہ ابرہہ جب بہت سے ہاتھی لے کر خانہ کعبہ کو گرانے کیواسطے مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کے لشکر کو ہلاک کر کے اس گھر کی حفاظت کی۔ یہ خداتعالیٰ کا ایک انعام تھا۔ جو بالخصوص قریش پر ہوا۔ کیونکہ قریش یمن اور شام کی طرف تجارۃ کے واسطے جایا کرتے تھے اور ابرہہ کی اس ہلاکت سے تمام قوموں پر خانہ کعبہ کی عظمت کا رعب چھا گیا اور وہ لوگ قریش کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ اسی انعام کو یاد دلا کر قریش کو اپنی عبادت کیطرف متوجہ کرتا ہے سورۃ الفیل اور سورۃ القریش کا ربط باہم ایسا ہے کہ اُبی بن کعب اور ایسا ہی بعض دیگر بزرگ بھی ان دونوں سورتوں کے درمیان بسم اللہ نہیں لکھتے تھے گویا یہ دونوں ملا کر ایک ہی سورۃ ہے۔ دو جُدا سورتیں نہیں ہیں۔ سورہ مابعد یعنی سورۃ الماعون کے ساتھ اسکا یہ ربط ہے۔ کہ جب اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنا انعام یاد دلا کر اپنی عبادت کیطرف متوجہ کیا ہے تو سورہ الماعون میں ان رذائل سے بچنے کیطرف توجہ دلائی ہے جن سے خداتعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

تشریح ومعانی الفاظ

قریش قریش کا لفظ قرش سے نکلا ہے۔ قرش ایک سمندر کے جانور کا نام ہے جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ دوسرے جانوروں کو کھا جاتا ہے مگر اُسے کوئی نہیں کھا تا یعنے بہت طاقتور جانور ہے سب پر غالب رہتا ہے اسی سبب سے اس قوم کا نام قریش رکھا گیا تھا۔ عرب کا ایک شعر ہے۔

وقریش ھی التی تسکن البحر
بھا سمیت قریش قریشا

ترجمہ۔ قریش وہ ہے۔ جو سمندر میں رہتا ہے۔ اُسی کے سبب سے قوم قریش کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

قرش کے معنے کسب کے بھی ہیں چونکہ قریش اپنی تجارت میں کسب اور محنت کے ساتھ اپنی روٹی کماتے تھے اس واسطے بھی ان کا یہ نام ہوا۔

لیث کا قول ہے۔ کہ تقرش جمع ہونے کو کہتے ہیں پہلے یہ قوم مختلف مقامات پر پراگندہ پھرتی تھی۔ پھر قصی بن کلاب نے ان سب کو حرم میں جمع کیا اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر رہنے لگے اسواسطے ان کا نام قریش رکھا گیا چنانچہ اس پر ایک شاعر نے کہا ہے۔

ابوکم قصی کان یدعی مجمعاً
بہ جمع اللہ القبائل من فہر

تمہارے باپ قصی کا نام ہی ہو گیا تھا کہ وہ جمع کرنیوالا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فہر کے قبائل کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا۔

قبیلۂ قریش قریش۔ فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کا دوسرا نام تھا۔ قبیلۂ قریش حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام والبرکات کی اولاد میں سے تھا اور اسی قبیلہ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے پیدا ہوئے جنہوں نے تمام جہان کو اپنے نور سے منور کیا اور بنی آدم کیواسطے رُوحانی کمالات کے دروازے کھولدئے اور تمام دنیا کی متفرق قوموں کو اور ان کے متفرق قومی مذاہب کو ایک ہی قوم اور ایک ہی مذہب میں جمع کر کے ایک ایسی توحید قائم کی کہ چار دانگ عالم میں

لا الٰہ الا اللّٰہ

کا نعرہ گونج اٹھا۔ یہ توحید اس قلبی تعلق کا نتیجہ تھی۔ جو آنحضرۃ صلعم کو اپنے رب اور خالق اور مالک کے ساتھ تھا۔ اگر محمدؐ دنیا میں نہ ہوتا تو انسانی رُوح کس تنزل کے گڑھے میں اب تک گری ہوئی ہوتی۔ اسیواسطے وہ فخر عالم و عالمیان ہے اور اگر روحوں کا خدا کیساتھ تعلق اپنی ترقی کے انتہائی نقطہ میں اس کمال تک پہونچنے والا نہ ہوتا جو اس پیارے نبی نے پہونچایا تو پھر دنیا کی حالت رذالت اس قابل رہی نہ تھی کہ خداتعالیٰ اُسے خلق کرتا اسیواسطے لولاک لما خلقت الافلاک کا خطاب آپکو عطا ہُوا۔

نسب نامہ اب میں قریش کا نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے لیکر حضرت خاتم النبیین تک اس جگہ درج کرتا ہوں۔ اس جگہ اسبات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انساب عدنان تک بیان کئے ہیں اور اس سے اُوپر بیان نہیں فرمائے۔ جس سے بعض لوگوں کو (جنمیں سر سید احمد خان صاحب بھی شامل ہیں) یہ غلطی لگی ہے کہ آنحضرت کو اس کے اُوپر انساب کا نام نہ آتا تھا۔ یا اس سے اُوپر کا سلسلہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ یہ بات صحیح نہیں۔ کیونکہ یہود چونکہ اہل کتاب تھے اور لکھنے پڑھنے کا رواج ان میں عام تھا۔ وہ جہاں حضرت اسحٰق کا نسب نامہ محفوظ رکھتے تھے وہاں حضرت اسمٰعیل کا بھی بسبب قرب رشتہ داری کے محفوظ رکھا کرتے تھے۔ لیکن کچھ زمانہ کے بعد جب کہ قوموں کی جدائی اور اختلاف بڑھ گیا تو یہودی علماء نے عدنان سے نیچے کا نسب نامہ لکھنا اور اسکی حفاظت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عدنان تک خود بیان کر دیا۔ اور اس کے اوپر جو یہود کے پاس تھا وہ بہر حال محفوظ تھا۔ اس واسطے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

میں یہ نسب نامہ ایک پُرانی قلمی کتاب سے نقل کرتا ہوں جسکے نسخے ہمارے خاندان میں محفوظ چلے آتے ہیں اور سر سید احمد خان صاحب نے جو نسب نامہ اپنے خطبات میں عدنان تک لکھا ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کر لیا گیا ہے وہاں تک ہر دو ایک ہی ہیں۔ یہ نسب نامہ ہمارے خاندان میں اس واسطے محفوظ چلا آتا ہے۔ کہ عاجز بھی قریش میں سے ہے اس واسطے اس کے ساتھ ہی میں نے اپنا نسب نامہ بھی نقل کر دیا ہے۔ جو کہ بوساطت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عبد مناف کے جا ملتا ہے۔

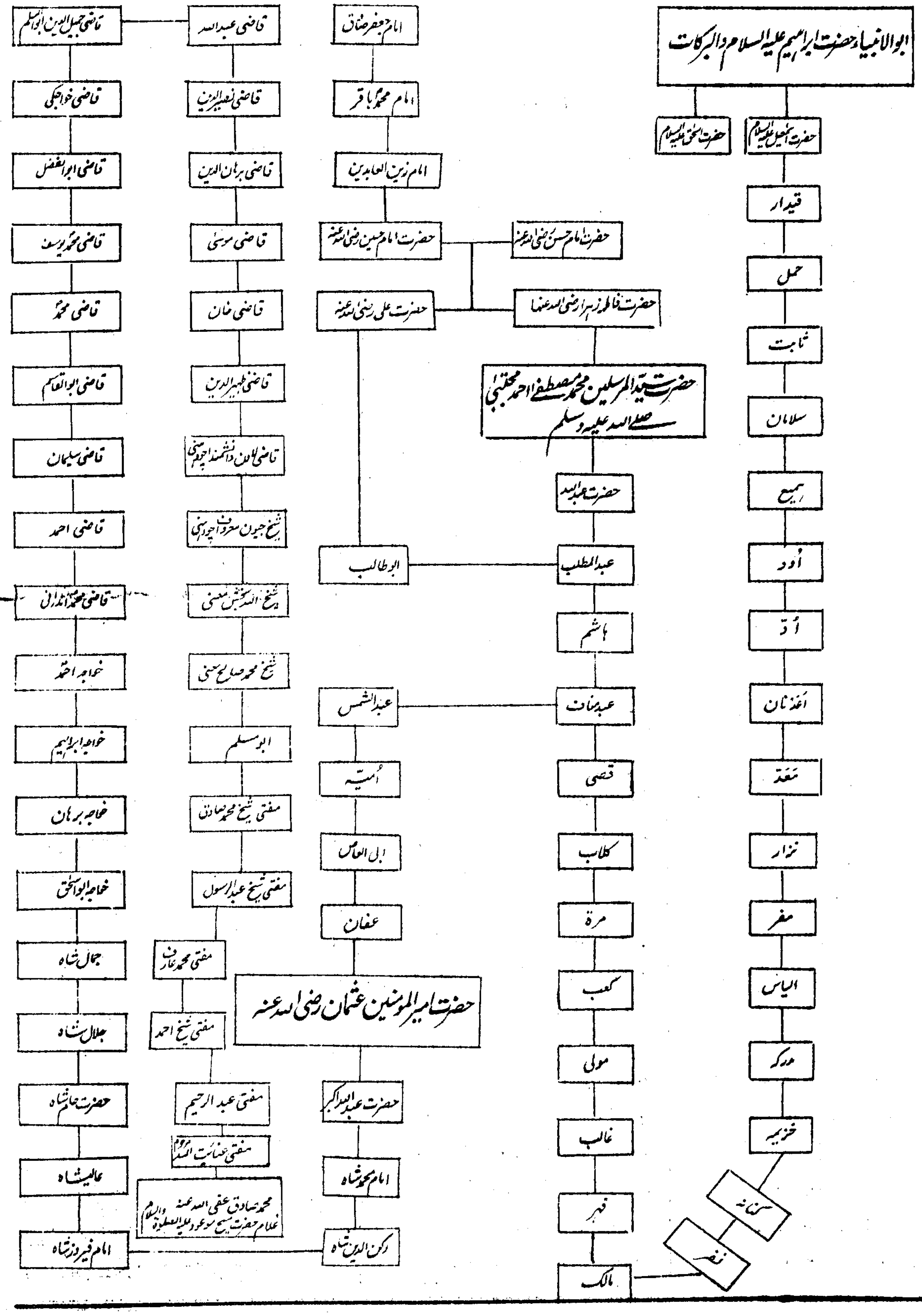

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چند سوالون کے جواب

الحمد للہ ۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ واشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃ واکمل دینہ علی الادیان کلہ الی یوم القیامۃ ۔

اما بعد ۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خان بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی ۔ خدمت مین ارباب بصیرت و اصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ ر دسمبر ۱۹۰۷ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق پنج پریس مراد آباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا جو مملوبہ مضامین لایعنی و سوالات بے معنی تہا اور اس مین مختلف پیراؤن سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہین اور ہمنے مختلف اوقات مین رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی مین بہیجے مگر جواب نہ ملا ۔ اور اس تحریر کو مایۂ ناز و افتخار قرار دیا ہے ۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکہا تو وہ اسی قابل تہے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خموشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تہا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت مین مستفسر کا فخر و مباہات زیادہ تر قابل اعتماد و استناد عوام کالانعام ہو جاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کرکے جوابات نمبروار ذیل مین درج کئے ۔ وما توفیقی الا باللہ

العارض ۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ ۵ ر دسمبر ۱۹۰۷ء

جواب ۱ ۔ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے اسی طرح درجہ ہے ۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون ناقص ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زان چہ رسبکے نداشت عیب کافی سمجہتے ہین ۔ اگرچہ اس کا متصف کوئی ہوا در ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہوچکا ہے ۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر و احادیث مین موجود ہے ۔ اس مختصر تحریر مین گنجائش نہین لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے ۔ اور ان کی فضیلت تمام امت پر ان کی کارگذاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب ۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکہنا چاہیئے اس کی بابت کچہہ نہین کہا جا سکتا ۔ اس زمانہ مین ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے ۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے ۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے ۔

جواب ۲ ۔ اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ا مین ہو چکا ہے ۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہین رہی العاقل تکفیہ الاشارہ ۔ والغافل لا تجد یہ الف عبارۃ ۔

جواب نمبر ۳ ۔ حضرت علی و حضرت معاویہ و عائشہ صدیقہ رض کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتون مین پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہین ۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ تہے جن مین سے عشرہ مبشرہ بہی تہے البتہ حضرت علی رض سابقین بالایمان مین سے تہے ۔ اور مہاجر بہی تہے ۔ یہ بات حضرت امیر معاویہ رض مین نہ تہی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی و وافی ہے ۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتہون کو اس کے خونون سے بچالیا ہے ۔ اب ہم امید کرتے ہین کہ ہماری زبانیں بہی خدا محفوظ رکہے گا ۔

جواب نمبر ۴ ۔ محدثین مین سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت مین تمام کتب احادیث مین اعلیٰ و ارفع ہین اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہون واجب العمل ہین خواہ کسی کتاب حدیث مین ہون ۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہون ۔

جواب نمبر ۵ ۔ حضرت امام حسن و امام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی ۔ مگر دونو بر دو صاحبزادے متورع اور باخدا و مظلوم تہے اور صبر و استقامت کو خدا کی راہ مین دکہلا کر جان بحق تسلیم ہوئے ۔ حضرت امام حسن رض کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسین رض کا واقعہ کربلا مین تیر و سنان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت مین جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے ۔ الحسن و الحسین سید ا شباب اھل الجنۃ ۔ ان کی اولاد مین جو لوگ باخدا ہوئے ۔ وہ سب واجب التعظیم ہوگئے ہین ۔ ان کا حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے ۔ لعن یزید فرض و واجب نہین ۔ اگر ابلیس پر بہی کوئی شخص تمام عمر مین لعنت نہ کرے ۔ تب بہی مواخذہ نہین ۔

جواب نمبر ۶ ۔ ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ و شافعی و احمد حنبل و مالک رح کہلاتے ہین ۔ ان کے مسائل جلیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسرون کو ہوا ہے ان کی تقلید اوس قدر ضروری ہے ۔ جسقدر کتاب اللہ و کتاب الرسول کے موافق ہے ۔ ذاتی رائے کا (اگر کچہہ ہو) تسلیم کرنا جائز نہین ۔

جواب نمبر ۷ ۔ مسائل فقہی اوسیقدر قابل تسلیم ہین جس قدر کتاب اللہ و کتاب الرسول کے مطابق ہین ۔ باقی ناواجب التسلیم ۔

جواب نمبر ۸ ۔ طریقت کے معنے ہین چلنا ۔ رہی یہ عبارت ۔ کہ جن کو لوگ پیشوا کہتے ہین مثل حسن بصری وغیرہم رض ۔ اور اپنے شجرہ قائم کرکے بیعت کرتے ہین یہ سوال تو انہین سے ہونا چاہیئے ۔ کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہین ۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ مین" مشار الیہ کا پتہ نہین ۔ لہذا اس کا جواب بہی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے ۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا و رسول کے پابند و عامل ہون اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف مین فرمائی ہے ثابت کردین یا ادن مین پائی جاوے ۔ وہ بموجب آیۃ شریف اللہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہون گے اور ان کی بزرگی بہی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول و محبوب ہون گے ۔ اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہون ان کی تحریر یا تصنیف بہی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے ۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ و کتاب الرسول کے ہون ۔ باقی رہا انجام و مآل اور حق و ناحق کا علم خدا کو ہے ۔ ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء ۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہین کر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو ۔ تو پہر کسی دوسرے کو کیا حق ہے ۔ کہ ایسے سوال کا جواب دے سکے ہین ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے ۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ۔

جواب نمبر ۹ ۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ ۔ ۔ ۔ ۔ سے ثابت ہے ۔ آیت فلما توفیتنی الخ وقد خلت من قبلہ الرسل و حدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب ۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی مین سے ہے ۔ رہا یہ سوال کہ انکو کہان صلیب دیگئی وغیرہ وغیرہ ۔ اس کا تذکرہ انا جیل مین موجود ہے ۔ فمن شاء فلیطلب ۔

جواب نمبر ۱۰۔ حضرت امام مہدی صاحب و دجّال وغیرہ کے متعلق مستفسر صاحب کتب احادیث کی سیر فرماویں۔ اگر یہ کام وقت طلب اور متعسر معلوم ہو۔ تو حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ میں اختلاف روایات کو ملاحظہ کریں اور اگر تحقیقات ملحوظ خاطر ہے۔ تو عسل مصفےٰ مطبوعہ مطبع اسلامیہ لاہور ۱۹۰۱ء تمام و کمال معائنہ فرماویں اگر یہ قیمت سے خرید نے میں اپنا نقصان خیال فرماویں تو مجھ سے طلب کریں۔ کیونکہ اس مختصر سوال کے متعلق بڑی بڑی ضخیم کتابیں طبع ہو چکی ہیں اور اسکی تحقیقات کے واسطے گویا بحر ذخار میں غوطہ زنی ضروری ہے۔ بوجہ تطویل کے ترک لازم آیا۔

جواب نمبر ۱۱۔ لاریب و بیشک حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب رئیس قادیان امام اللہ فیوضہٗ علی العالمین مہدی معہود و مسیح موعود ہیں۔ اور تمام علامات احادیث و نشانات ان کی ذات بابرکات میں اظہر من الشمس و ابین من الامس ہیں اور جناب ممدوح کے اقرار و دلائل کا اظہار تمام کتب جناب ممدوح میں موجود ہے۔ اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ اس کے واسطے بہت بڑا دفتر درکار ہے۔ اس وجہ سے بجز سوال کے اور کوئی چارہ نہیں۔ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب و سید احمدؒ صاحب کی صلاحیت و حقانیت ان کی تحریرات سے ثابت ہے۔ انجام کار کی خبر خدا کو ہے۔

جواب نمبر ۱۲۔ حضرت سرور کائنات کو معراج بارہا ہوئی ہے۔ جیسا کہ کتب احادیث سے پایا جاتا ہے اور قرآن شریف سے رات کے وقت معراج کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات عقلی سے ہے۔ اور خلاف قانون قدرت کے ہے۔ لہذا معراج جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ جسم نورانی عین حالت بیداری میں ہوئی۔ یہ سوال کہ جسم نورانی کے وقت دوسرا جسم کہاں تہا۔ یہ اہل کشف خوب سمجہتا ہے جو اس کوچہ سے نابلد ہو اسے کیا سمجہائیں مختصر مثال یہ ہے کہ خواب کے وقت جو جسم دور دور تک ہو آتا ہے وہ بہی ہوتا ہے اور یہ موجودہ جسم خاکی بہی۔ رہا یہ سوال کہ اس کا جواب مدلل بدلائل شرعیہ ہو۔ وہ دلائل تمام کتب امام ہمام میں موجود ہیں۔ لہذا اس سے اعراض کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مختصر الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتے۔ اس وجہ سے ترک مناسب معلوم ہوا۔

جواب نمبر ۱۳۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے برگزیدہ کرے۔ یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور ان اللہ علےٰ کل شئ قدیر۔ اللہ تعالےٰ ہر کام پر قادر ہے۔ البتہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ بغیر اتباع کتاب اللہ و کتاب الرسول اور بجز بقدر اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علیحدہ شریعت قائم کرسکے یا کتاب اللہ میں کسی قسم کی کمی و بیشی کرسکے۔ بروزی حالت میں ہو سکتا ہے آیت، و آخرین منھم لما یلحقوا بھم و حدیث ذیل خیال طلب ہے۔

حدثنا عن ابو الواصل عن الحمید عن ابی صدیق عن الحسن بن یزید السعدی عن ابی السعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجلاً من امتی یقول بسنتی ینزل اللہ عز وجل القطر من السماء ویخرج الارض برکتھا وتملاء الارض منه قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً یملک سبع سنین۔ رواہ ابو داؤد وکدر فی المشکوٰۃ۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت میں سے ایک شخص برآمد ہوگا۔ جو میرے فضل کا ذکر کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی خاطر سے مینہہ برسائیگا۔ اور زمین اپنی برکت نکالیگی۔ اور اس سے زمین عدل و انصاف سے بہر جائیگی جس طرح وہ ظلم و جور سے بہری ہوئی ہوگی۔ سات سال تک مالک ہوگا۔ روائیت کیا ابوداؤد نے اور مشکوٰۃ میں بہی یہ حدیث درج ہے۔

جواب نمبر ۱۴۔ سید احمدؐ خان علیگڈہی کا عقیدہ۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ اس کو ان کی تالیفات میں دیکہنا چاہیئے انکی تحریرات میں جسقدر موافق کتاب اللہ کے ہو (اگر کچھ ہو) اُسی قدر ان لینے کے لائق ہے۔ ورنہ نہیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

العارض

حکیم مولوی انوار حسین خان۔ احمدی شاہ آباد ضلع ہردوئی۔ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

بیعت مستری چراغ دین صاحب ساکن نظام آباد نے حضرت اقدس کی بیعت بذریعہ خط کی ہے

ایک معزز دوست کی فرمائش پر نام خصوصیت سے یہاں لکہا گیا۔

انجمن احمدیہ کوئٹہ برادر محمد حیات صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ کوئٹہ کی انجمن احمدیہ کا تمام بلوچستان کیواسطے انجمن ضلع ہونا صدر مقام سے منظور ہوگیا ہے اس لئے تمام احمدی جو حدود بلوچستان میں رہتے ہوں اس معاملہ میں عالم شیر خان صاحب سارجنٹ پولیس و اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

ضرورت

مطبع بدر میں ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے جو عربی اور فارسی ہر دو لکہہ سکتا ہو۔ درخواست کے ساتھ نمونہ خط لکہا ہوا اور چہپا ہوا آنا چاہیئے۔

رسید زر

۳۱۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۱۸۰۳ مفتی گلزار محمد صاحب عہ
- ۱۸۹۷۔ مولا بخش صاحب للعہ
- علی شیر سپاہی گوجرات ۶
- حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ عہ
- ۱۳۳۔ بابو غلام غوث صاحب للعہ
- ۱۰۹۳۔ رحیم بخش صاحب سے
- ۱۸۵۹۔ فضل داد صاحب للعہ
- ۱۴۹۲۔ محمد علی صاحب للعہ
- ۱۳۱۶۔ عبدالعزیز صاحب ہے
- ۱۴۵۶۔ ڈاکٹر محمد رمضان للعہ
- ۸۲۵۔ امام الدین صاحب للعہ
- ۱۸۶۳۔ محبوب علی صہ
- ۱۸۷۳۔ مستری محمد دین صاحب ہے
- ۲۸۱۔ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب ہے
- ۱۴۱۵۔ عمر الدین صاحب للعہ
- ۱۹۸۔ شیخ احمد صاحب ہے
- ۱۵۳۶۔ نبی شاہ صاحب ہے
- ۱۶۹۸۔ شیخ خدا بخش صاحب عہ
- ۲۶۷۔ نواب دین صاحب للعہ
- ۱۲۴۰۔ حافظ فضل احمد صاحب للعہ
- ۲۱۵۔ حکیم خادم علی صاحب سے
- ۱۵۰۵۔ غلام محمد صاحب للعہ
- ۱۰۹۰ مولوی غلام حسین صاحب للعہ
- ۱۲۶۹ سید مدثر شاہ صاحب للعہ
- ۱۴۱۶ سلطان ابراہیم صاحب للعہ
- ۵۲۳۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب صہ

۲۔ جنوری ۱۹۰۸ء

- ۱۱۴۰۔ محمد علی صاحب سے

۳ و ۴ جنوری ۱۹۰۸ء

- ۸۷۴ محمد یعقوب صاحب سے
- ۵۲۷ عبدالرحمٰن صاحب للعہ
- ۹۵۳۔ محمد عبدالرشید صاحب عہ
- ۱۸۹۵ محمد حسین صاحب للعہ
- ۱۶۷۔ چودہری کرم الٰہی للعہ

۵ جنوری ۱۹۰۸ء

- ۱۲۱۹ جان محمد صاحب ہے
- ۲۸۹۔ حکیم فضل دین صاحب ہے

۶ جنوری ۱۹۰۸ء

- ۱۲۹۳ فتح محمد صاحب عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چند سوالون کے جواب

الحمد للہ ۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃً واکمل دینہ علی الادیان کلہ الی یوم القیامۃ ۔

اما بعد ۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خان بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی ۔ خدمت مین ارباب بصیرت واصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق ہند پریس مراد آباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا جو مملو بہ مضامین لایعنی وسوالات بے معنی تھا اور اس مین مختلف پیراؤن سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہین اور ہمنے مختلف اوقات مین رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی مین بھیجے مگر جواب نہ ملا ۔ اور اس تحریر کو مایہ ناز و افتخار قرار دیا ہے ۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکھا تو وہ اسی قابل تھے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خموشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تھا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت مین مستفسر کا فخر ومباہات زیادہ تر قابل اعتماد واستناد عوام کالانعام ہو جاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کر کے جوابات نمبروار ذیل مین درج کئے ۔ وما توفیقی الا باللہ

العارض ۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ ۵ دسمبر ۱۹۰۶ء

جواب ۱ ۔ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے اسی طرح درجہ ہے ۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون ناقص ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زبان چار کے نداشت عیب کافی سمجھتے ہین ۔ اگرچہ اس کا متصف کوئی ہو اور ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے ۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر واحادیث مین موجود ہے ۔ اس مختصر تحریر مین گنجائش نہین لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے ۔ اور ان کی فضیلت تمام و کمال ان کی کارگزاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب ۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے اس کی بابت کچھ نہین کہا جا سکتا ۔ اس زمانہ مین ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے ۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے ۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے ۔

جواب ۲ ۔ اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ا مین ہو چکا ہے ۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہین رہی العاقل تکفیہ الاشارہ ۔ والغافل لا تجد بہ الف عبارۃ ۔

جواب نمبر ۳ ۔ حضرت علی وحضرت معاویہ وعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتون مین پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہین ۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ تھے جن مین سے عشرہ مبشرہ بھی تھے البتہ حضرت علی سابقین بالایمان مین سے تھے ۔ اور مہاجر بھی تھے ۔ یہ بات حضرت امیر معاویہ رض مین نہ تھی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی ووافی ہے ۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتھون کو اس کے خونون سے بچا لیا ہے ۔ اب ہم امید کرتے ہین کہ ہماری زبان بھی خدا محفوظ رکھے گا ۔

جواب نمبر ۴ ۔ محدثین مین سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت مین تمام کتب احادیث مین اعلیٰ وارفع ہین اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہون واجب العمل ہین خواہ کسی کتاب حدیث مین ہون ۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہون ۔

جواب نمبر ۵ ۔ حضرت امام حسن و امام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی ۔ مگر وہ ہر دو صاحبزادے متورع اور با خدا و مظلوم تھے اور صبر و استقامت کو خدا کی راہ مین دکھلا کر جان بحق تسلیم ہوئے ۔ حضرت امام حسن کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسین کا واقعہ کربلا مین تیر و سنان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت مین جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے ۔ الحسن والحسین سید ا شباب اہل الجنۃ ۔ ان کی اولاد مین جو لوگ باخدا ہوئے ۔ وہ سب واجب التعظیم ہوگئے ہین ۔ ان کی حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے ۔ لعن یزید پر فرض و واجب نہین ۔ اگر ابلیس پر بھی کوئی شخص تمام عمر مین لعنت نہ کرے ۔ تب بھی مواخذہ نہین ۔

جواب نمبر ۶ ۔ ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ و شافعی و احمد حنبل ومالک رح کہلاتے ہین ۔ ان کے مساعی جمیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسرون کو ہوا ہے ان کی تقلید اسی قدر ضروری ہے ۔ جسقدر کتاب اللہ اور کتاب الرسول کے موافق ہے ۔ ذاتی رائے کا (اگر کچھ ہو) تسلیم کرنا جائز نہین ۔

جواب نمبر ۷ ۔ مسائل فقہی اسیقدر قابل تسلیم ہین جس قدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے مطابق ہین ۔ باقی ناواجب التسلیم ۔

جواب نمبر ۸ ۔ طریقت کے معنے ہین چلنا ۔ رہی یہ عبارت ۔ کہ جن کو پاک پیشوا کہتے ہین مثل حسن بصری وغیرہم ۔ اور اپنے شجرہ قائم کر کے بیعت کرتے ہین یہ سوال تو انہین سے ہونا چاہیئے ۔ کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہین ۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ ہین" مشار الیہ کا پتہ نہین ۔ لہذا اس کا جواب بھی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے ۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا و رسول کے پابند و عامل ہون اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف مین فرمائی ہے ثابت کر دین یا ان مین پائی جاوے ۔ وہ بموجب آیۃ شریفہ اللہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہون گے اور ان کی بزرگی بھی ضرور ہو گی اور بے شک خدا کے مقبول و محبوب ہون گے ۔ اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہون ان کی تحریر یا تصنیف بھی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے ۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ وکتاب الرسول کے ہون ۔ باقی رہا انجام ومآل اور حق وناحق کا علم خدا کو ہے ۔ ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء ۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہین کر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے ۔ اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو ۔ تو پھر کسی دوسرے کو کیا حق ہے ۔ کہ ایسے سوال کا جواب دیکے ہمین ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے ۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ۔

جواب نمبر ۹ ۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ ۔۔۔ سے ثابت ہے ۔ آیت فلما توفیتنی الخ وقد خلت من قبلہ الرسل وحدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب ۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی مین سے ہے ۔ رہا یہ سوال کہ انکو کہان صلیب دیگئی وغیرہ وغیرہ ۔ اس کا تذکرہ انا جیل مین موجود ہے ۔ فمن شاء فلیطلب ۔

سلطنت ایران کی نازک حالت

شاہ مظفر الدین قاچار شاہ ایران نے اپنی نازک پولیٹیکل حالت کے متعلق جو قواعد نافذ فرمائے تھے شاہ حال پارلیمنٹ سے چند شرائط اور بڑھائی ہیں جن میں سے بعض کو ہم یہاں لکھتے ہیں۔

چونکہ ایران کا مذہب شیعہ ہے لہذا ضروری ہے کہ تخت ایران کا فرمانروا شیعہ ہو۔ اور شیعہ مذہب کو ترقی دینے والا ہو۔ نیز اگر کوئی شاہ ایران شیعہ مذہب کے خلاف ہو تو اس کو تخت سے برطرف کیا جائے (تعصب)

ایرانی جھنڈے یا نشان کا رنگ سبز سرخ اور سفید ہوگا۔ جس پر آفتاب اور شیر ببر کی تصویریں ہوں گی۔ .... کوئی خاص راز بھی پوشیدہ نہ رکھا جائیگا۔ بلکہ پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔ ...... قانون کی نظر میں سب ایرانی مساوی الدرجہ ہوں گے اور کسی ایک کو کسی دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت نہ ہوگی۔ ..... غیر منقول جائداد محفوظ رکھی جائیگی اور کسی کو جبراً کسی کے گھر گھسنے کی اجازت نہ ہوگی۔ .... بغیر قیمت دینے کسی شخص کو کوئی چیز خریدنے کا کوئی استحقاق نہ ہوگا ...... کوئی ایرانی بغیر خاص سرکاری حکم کے جلاوطن نکیا جاوے۔ ...... ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ تعلیم صنعت و حرفت حاصل کرے۔ .... سوائے اسلام کی مخالف کتابوں کے ہر قسم کی کتابیں شائع ہو سکتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی کتاب خلاف قانون شائع ہوگی۔ تو چھپوانے اور چھاپنے والوں کو سزائیں دی جائیں گی۔ ..

..... تخت ایران نسلاً بعد نسلاً جلالتمآب محمد علی اور ان کی اولاد کے قبضہ میں رہیگا۔ ...... جب تک کوئی شاہ پارلیمنٹ کے دونو ہوسوں اور جلسہ وزراء کے سامنے آکر یہ قسم نہ کھائے کہ میں خداوند عالمین کو گواہ کر کے قرآن مجید اور تمام تبرکات کی قسم کھاتا ہوں کہ استحکام سلطنت ایران پر میں اپنے تئیں مستقل رکھوں گا اور پولیٹیکل قوانین کی حفاظت کرونگا اور شرائط کی پابندی کے ساتھ جو کچھ کرونگا۔ اس میں خداوند عالمین کو حاضر و ناظر سمجھونگا اور کوئی ایسی بات نہ کروں گا جس میں ایران کی بھلائی نہ ہو۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اصلاح ایران میں میری مدد کرے اور تمام اولیاء اللہ میرے حامی و مددگار ہوں میں کوشش کر کے مذہب شیعہ کو فروغ دونگا۔ اس کے بعد وہ تخت نشین کیا جائے گا۔ ...... بادشاہ بذات خود اپنے کسی فعل کے جواب دہ نہوں گے۔ لیکن ان کے وزراء پارلیمنٹ کے دونو ہوسوں میں جواب دہ ہیں۔ ..... جو شخص مسلمان نہو اور ایران میں پیدا و پرورش نہ ہوا ہو۔ اور نیز ایرانی رعایا نہ ہو۔ وہ کبھی وزیر اعظم نہیں ہو سکتا........ کوئی جج یا مجسٹریٹ بلا اپنی مرضی کے دوسرے مقام پر منتقل نہ کیا جاوے۔ ..... غیر ملک کا کوئی آدمی فوج میں بھرتی نہ ہوگا۔ جب تک جائز اجازت نہ پالے۔ اس وقت تک کوئی غیر ملک کی فوج نہ تو اس ملک میں رہنے پائیگی اور نہ ہی اندرون ملک سے گذرنے پائے گی۔

باوجود اس کے دوسری طرف ہم یہ پڑھتے ہیں۔ کہ شاہزادہ امجد الملک نے شاہی مسجد طہران میں بعد از نماز ظہر ۵ ہزار آدمیوں کے مجمع میں مفصلہ ذیل تقریر کی۔

ہمارے صوبے بغاوت پر آمادہ ہیں۔ ملک میں کوئی حکمران طاقت نہیں ہے اور جہاں کہیں ہے وہاں بھی اس کا عمل درآمد رعایا اور امن عامہ خلائق کے خلاف ہو رہا ہے دشمن ہمیں ہر دو جانب سے وار رہا ہے ملک کو غارت و برباد کرنے کے علاوہ ہمارے بھائیوں کا خون بہا رہے ہیں اور ہمارے سرسبز و شاداب قصبوں کو اوجاڑ رہے ہیں۔ روسی سازشیں خاص پایہ تخت اور دربار شاہی میں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ کیا تم ان سب کا سبب جانتے ہو؟ اور نیز یہ کہ وہی اسباب کیوں کسی ملک کی ترقی کا باعث ہوتے ہیں جن کا اثر یہاں برعکس ہے؟ اگر تم خود اس کا سبب نہیں سمجھ سکتے تو مجھے اس کے بیان کرنے کی اجازت دو۔

"میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سب کا باعث تمہارا موجودہ شاہ ہے اور جو سازش کا بانی مبانی ہے یہ تمہارا شریک حال نہیں ہے اور نہ اس کی یہ تمنا ہے کہ تم آزاد اور سرسبز و شاداب ہو وہ تمہاری پارلیمنٹ کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹ جبکہ اس کے امکان میں ہے پیدا کر دیتا ہے اس لئے کہ عوام کی جو امیدیں اس کے ساتھ وابستہ ہیں منقطع ہو جائیں"

جب کہ اسپیچ مذکور ختم ہوگئی تو چند سو آدمی جنکی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اپنی جگہ سے اوٹھے اور چیز تظاہر کرنے کیلئے دئے۔ کہ وہ شاہزادہ کی پیروی کرنے کو اور موجودہ شاہ کو تخت سے اتار کر ملک کو اس نازک حالت سے نجات دلانے کیلئے تیار ہیں۔

دونو عبارتوں کے پڑھ لینے سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ اہل سنت و جماعت کے خلاف شیعیت کی رگ کس قدر جوش پر ہے اور پھر باوجود اس کے بدامنی کس درجہ پر ہے۔

ہمارے نئے لفٹنٹ گورنر بالقابہ

واضح ہو کہ سر لوئیس ڈین صاحب امتحان سول سروس پاس کر کے ماہ نومبر ۱۸۷۶ء کو ہندوستان میں تشریف لائے اور سب سے پہلے آپ بطور اسسٹنٹ کمشنر کے اسی پنجاب میں تعینات کئے گئے تھے اور آپ ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء میں سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر کئے گئے تھے اور موسم بہار ۱۸۸۲ء تک جبکہ سر رابرٹ صاحب موصوف ریٹائر ہو گئے تھے اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد آپ لاہور میں سپیشل ڈیوٹی پر مقرر کئے گئے تھے۔ پھر چند سال تک چیف کورٹ پنجاب میں بطور قائم مقام رجسٹرار کے کام کیا اور ۱۸۸۸ء میں ضلع گرداسپور کے افسر بندوبست تھے اور ۱۸۹۲ء میں پشاور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے چھ سال بعد ۱۸۹۸ء میں گورنمنٹ پنجاب کے چیف سکرٹری مقرر ہوئے جبکہ فرلو کی لمبی رخصت پر ولایت تشریف لے گئے تھے اور ۱۹۰۱ء میں ولایت سے واپس آنے پر رزیڈنٹ کشمیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۲ء کے موسم بہار میں جبکہ سر ہیو بارنس صاحب بہادر نے ملک برما کی لفٹنٹ گورنری حاصل کی تب ان کی جگہ پر آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے سررشتہ فارن کے سکرٹری مقرر کئے گئے اور جب سے اسی عہدہ جلیلہ پر کام کر رہے ہیں ۱۹۰۴ء کے ماہ اکتوبر میں جو خاص سفارت گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے بھیجی گئی تھی آپ اس کے انچارج افسر تھے اور ۱۹۰۵ء کے موسم بہار میں کابل سے واپس آنے پر پھر فارن سکرٹری کا عہدہ پر کیا اور انہیں خاص خدمات کے صلہ میں آپ کو خطاب کے سی آئی ای کا عطا کیا گیا تھا۔ اور اس سے پہلے ۱۹۰۱ء میں آپ سی ایس آئی کا خطاب حاصل کئے ہوئے تھے۔

عبرت

حیدرآباد دکن میں موسیٰ ندی کے کنارے ایک فیل خانہ ہے جس میں ایک مست ہاتھی ہے۔ اس نے اپنے پاس سے گذرنے والی ایک لڑکی کی کمر میں سونڈ ڈال کر اٹھا لیا اور چکر دے کر زمین پر دے مارا۔ پھر لڑکی کی ٹانگ پر پاؤں رکھ کر سونڈ سے دوسری ٹانگ پکڑی اور چیر ڈالا دونو ہاتھ شانوں سے الگ کر دئے۔ کھوپری کے کئی حصے کر دئے۔ اور لاش کے ٹکڑے نیچے لیکر بیٹھ رہا۔ بڑی کوشش کی مگر وہ ٹکڑے نہ دیتا تھا۔ آخر دس برچھیاں اس کی سینہ میں چبھو کر سونڈ آسمان کی طرف لگی اور قریباً سو سوار بہالدار دوں نے ہاتھی کے تمام جسم پر برچھیاں چبھوئیں اور کئی چرکے اس کی دم پکڑ کر تانے رہے جب جا کے خاص عبادت نے گوشت کے چند ٹکڑے نکالے ہم نے اس موت کی مفصل کیفیت اس خیال سے لکھی ہے کہ انسان اپنی ضعیف ہستی پر نظر کرے اور تکبر و غرور و نخوت طول امل خدا سے بے پرواہی چھوڑ دے

دلچسپ باتین

شاہ لیوپولڈ عرصہ سے بیوی کی تلاش مین سرگردان تھے آخرکار پیرس کی ایک لیڈی جو کسی لارڈ کی بیوی تھی شادی کرنیپر رضامند کرلیگئی۔ سیر کا بہانہ کرکے وہان پہونچے اور پیرس مین پہونچکر شاہ موصوف نے کسی گاؤن کے چھوٹے سے گرجے مین نکاح کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد جب بچہ پیدا ہوا تو راز کہلا پارلیمنٹ بادشاہ کی اس حرکت سے ناراض۔ ان کو کاروبار سے علیحدہ کردیا ہے۔

آرام پسندی یہان تک ترقی کرگئی ہے کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے کمرے مین سے اگر کوئی چیز دور پڑی ہو تو اس کو لینے کے لئے اٹھنا نہ پڑے ایک ایسی ایجاد کیگئی ہے جس سے کرسی کی نشست ایک کمانی کے دبانے سے چل سکتی اور رک سکتی ہے۔ پس جب چاہین ایک سرے سے دوسرے تک جاسکتے ہین۔

سنہری مچھلی کی دم مین پیوند لگانے کی صنعت کو جاپانیون نے کمال تک پہونچا دیا ہے۔ یہ مچھلی بچہ ہوتی ہے تو اس کا گوشت ایسا شفاف ہوتا ہے کہ جسم کے کل اعضا صاف صاف نظر آتے ہین ایسے وقت مین مشاق جاپانی اور تجربہ کار جاپانی اپنی آنکھون پر خوردبین کا آئینہ لگاکر چھوٹے چھوٹے اوزار ساتھ لیکر پانی کی تہ مین چلا جاتا ہے اور مچھلی کی دُم تراش کر ۳ و ۴ دم مین لگا دیتا ہے اور پٹی باندھ دیتا ہے اس طرح عجب گچھے دار دم نکلتی ہے۔ جو ۲۰۰ پونڈ تک قیمت پاتی ہے۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے مظفرگڑھ کے فرقہ ارائیان کو بھی زراعت پیشہ اقوام مین داخل کرنا منظور فرمایا ہے اب تک زراعت پیشہ نہ سمجھے جاتے تھے۔ خاص عائت مین شامل ہونا مبارک!

آسٹریلیا کی خبر سنئے وہان سخت گرمی ہے۔ سایہ تلے بھی پارہ سو ڈگری سے اوپر یہان کے صوبہ وکٹوریہ مین گرمی کی شدت سے تین درجن آدمی مرگئے۔

شراب نہ پینے کی وجہ ایک پادری نے خوب بیان کی۔ کہ مین ۱- سوسائٹی کا ممبر مین ہون۔ ۲- ابھی گرجے مین جا رہا ہون ۳- مین ابھی ایک جام چڑھاکر آیا ہون (خوب!)

دلچسپ باعی

بنیون نے یارب خدائی لوٹ لی۔
لوٹ لی تیری دہائی لوٹ لی۔
چٹکی بھر آٹے مین مٹھی کو مروڑ
بنیون نے ایک ایک پائی لوٹ لی
ہاتھا چھانٹی اس قدر کی ہے کہ اب
اگلی پچھلی سب کمائی لوٹ لی۔

سینگدار عورت ملک کناڈا سے ڈاکٹر آر۔ سی لارینس لکھتے ہین جسکی تصدیق شہر ہیلٹن کے کئی ڈاکٹرون نے بھی کی ہے۔ کہ ایک عورت کے ۵۵ سال کی عمر مین پیشانی پر ایک سینگ نکلنا شروع ہوا وہ کھوپری سے ملحق تھا اور بڑھکر دو انچہ ہوگیا۔ کوئی دو سال ہوئے کہ عورت کا سر دروازہ مین لگنے سے یہ سینگ بقدر ایک انچہ کے ٹوٹ گیا۔ مگر بڑھ کر پھر پانچ انچہ ہوگیا تلے مین اس کا قطر ایک انچہ تھا۔ اور اوپر کا حصہ نوکیلا تھا۔ ڈاکٹر لارینس نے عمل جراحی کے ذریعہ سے اسکو کاٹ ڈالا۔ وہ مینڈھے کے سینگ کے مشابہ تہا۔

مہاتما۔ آنکھ بچی اور پرایا مال اپنا۔
لڑکے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرین۔ باپ کی لاج نہ ماں کا ڈر
دوست۔ سوائے مصیبت اور سب وقت حاضر
نوکر۔ تنخواہ کے وقت حاضر اور کام کیوقت غیر حاضر
برادر۔ دل مین کھوٹ اور ظاہر مین جھپٹ۔
حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید۔ موقع بنے تو مریض کو سیدہا عدم آباد کو روانہ کردین۔
پنڈت۔ ملّا۔ پیٹ کے واسطے عوام کو چاہ جہالت مین دھکا دیکر گمراہ کرین۔
لیڈر جس ہانڈی مین کہائین اسی مین چھید کرین
بعض حاکم۔ مٹھی گرم طبیعت نرم
عالم۔ خود را فضیحت دیگران نصیحت۔

اعداد و شمار

ماہ نومبر مین پنجاب مین ۸۲۷۸۹ بچے پیدا ہوئے۔ اور فوتیدگی ۶۵۰۲۹ ہوئی۔ (افزائش مبارک)

سندھ کی مصری کپاس گیدہ سو اکاسی من چودہ روپیہ اڑہائی آنے نرخ تک سب جاپانیون نے خرید لی۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۲۲۰۰۳ اموات ہوئین کل تعداد اس ہرجانہ کی جو چین نے غیر طاقتون کو دینا ہے چھ کروڑ چالیس لاکھ ہے ۱۹۴۰ء تک۔

امریکن گورنمنٹ چاندی خرید رہی ہے، جمعرات کو دو لاکھ اونس کیپ گورنمنٹ کی طرف سے دس لاکھ بیس ہزار سات سو پونڈ کا قرضہ لندن مین شائع ہوا۔ ۳½ فیصدی۔

لاہور و حصار مین پیداوار فصل کی بقدر ۴ر
گوڑگاؤن۔ کرنال۔ کانگڑہ فیروزپور
منٹگمری و گوجرانوالہ ۶ر
جالندھر۔ گورداسپور سیالکوٹ اٹک
میانوالی۔ ملتان۔ جھنگ مظفرگڑھ مین ۸ر
انبالہ۔ امرتسر۔ ڈیرہ غازی خان ۱۰ر
ہوشیارپور۔ گوجرات۔ راول پنڈی ۱۲ر

پنجاب کی اندرونی تجارت کی رپورٹ مین مذکور ہے کہ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۸ء تک پنجاب کی تجارت درآمد کی اوسط ۲۹۱۳۱۵۰۷ من اور قیمت ۲۰۶۲۲۷۴۷۹ اور برآمد کی ۱۴۱۴۲۰۴۲۲۰۵ من اور قیمت ۱۹۶۳۳۲۵۳۵ روپے نکلتی ہے۔ یکم اپریل سے ۳۰ نومبر تک ۱۷½ کروڑ پونڈ چاہیئے تمام ہندوستان سے بذریعہ جہاز

اب تک طاعون سے ہندوستان کے اندر ۶۰ لاکھ موتین ہوچکی ہین ۱۹۰۴ء مین تقریباً گیارہ لاکھ فوتیدگیان ہوئین۔

گورنمنٹ ہند بمبئی مین انسداد طاعون پر ۲۵ لاکھ صرف کرچکی ہے۔

ضلع پشاور مین بروئے گذشتہ مردم شماری کے سوا پانچ لاکھ آبادی ہے ۱۹۰۳ء مین ایک لاکھ ۳۳ ہزار گائین بھینس اور اٹھارہ ہزار اونٹ۔

محصول نمک کی شرح مین کمی کرنے کے سبب گذشتہ ۹ ماہ مین ۲۷۰۶۰۹۱ من زیادہ نمک خرچ ہوا۔ جن سے محاصل مین ۶۰۵۱۳۴۱۳۱ روپے کی کمی ہوئی۔

گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان مین ۳۱ لاکھ چودہ ہزار آدمی کامون پر تھے۔ ہفتہ ماسبق سے ۸۳ ہزار زیادہ۔

صوبجات متحدہ مین ۱۳ مارچ تک قحط زدگان کی پرورش پر پچاس لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

امرتسر پٹی کی شاخ ریلوے ۲۰ میل تک ہوگی جس کمپنی کے مشترکہ سرمایہ سے بن رہی ہے اس کا صدر مقام بمبئی ہے۔ اس کے حصص کی قیمت بجائے سو کے ایک سو دو ہوگئی۔ اوسط آمدنی فی میل ۱۲۵ روپے فی ہفتہ ہوچکی ہے۔ (حیرت)

پونا کے لوگون مین پنچایتی فیصلے ہونے شروع ہوئے انہون نے ۱۳ ہزار مقدمات کا فیصلہ کیا۔ ۳۰ لاکھ روپیہ مستحقین کو دلوایا جسپر خرچ قریباً ۹ ہزار ہوا۔ ۴½ لاکھ کی بچت۔

عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ شہر لاہور مین ۲۰ لاکھ گیلن پانی ہر روز خرچ ہوتا ہے جس سے ۵ لاکھ ضائع جاتا ہے۔

ہندوستان کی تجارت ترقی پر ہے سال رواں کے ابتدائی آٹھ ماہ

مین درآمد کی مقدار ایک کروڑ ۱۴ لاکھ فیصد برآمد کی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہے۔

ٹرنسوال کے ایک سو سولہ ہندیون نے جو جنگی سپاہی رہ چکے ہین۔ ...

لارڈ الجین کو دردناک مضمون کی لکھی ہے کہ شاہی گورنمنٹ اگر ذلت وخواری سے ہماری حفاظت نہین کرسکتی تو سب کو میدان مین کھڑا کرکے توپون سے اُڑا دے ہم جان دین گے اور اُف تک نہ کرین گے۔ (قابل رحم حالت ہے)

جودھ پور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے کاریگرون نے شکائیون کی عدم شنوائی سے تنگ آکر کام بند کردیا۔

ایک شکایت اُنکی یہ ہے ہم سے نو گھنٹہ روز کام لیتے ہین ایک گھنٹہ کم ہو۔ اگر کام کرائین تو اوور ٹائم دین۔ دوسری یہ کہ سالانہ ترقی بند ہے۔

کلکتہ مین ٹریموے کمپنی کا ایک ملازم ایک پوشاک چرانے کے جرم مین ملزم بنا۔ جسکی قیمت دس روپے ہے وہ خود اُسے پہنے ہوئے تہا۔

فرینچ سپاہ پچاس میل کا فاصلہ بعجلت طے کرکے کاسابلینکا مین پہونچی اور مولائے حفیظ کے لشکر سے جنگ شروع کردی جسے اُس نے کچھ عرصے کے بعد مغلوب کرلیا۔

اِدہر مراکش کے قبائل۔ نے جہاد کا اعلان کردیا ہے۔

برانڈرتھ روڈ جسے کیلون والی سڑک بھی کہتے ہین وہان ایک معزز شخص صبح کیوقت جارہا تہا۔ وقضاء حاجت کے لئے ایک جگہ بیٹھ گیا۔ ایک بدمعاش نے کیلون سے نکلکر اُنکو لات ماری اِستنے مین دو اور شخص بھی نکل آئے اور حملہ آور ہوئے بیچارے کی جیب سے ایک سو نو روپے نکال لئے۔

حوادث زمانہ

آتش زدگی سے نوشکی (ضلع کوئٹہ) کی تحصیل کا دفتر جل گیا تمام سرکاری کاغذات بھی تلف ہوگئے (افسوس)

راولپنڈی کے بڑے بازار مین آتش زدگی ہوئی ایک دوکاندار نے دس بارہ ہزار کا نقصان اُٹھایا کہتے ہین کہ نقب لگاکر چورون نے آگ لگادی۔

ترہٹ سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن مظفرپور و کانتی کے درمیان ایک اپ گوڈس ٹرین ۲۰ ڈون مکس ٹرین گاڑی سے ٹکرا گئی جسکا ڈرائیور زخمی فائرمین ہلاک ہُوا۔

کلکتہ کے متصل ایک سن کے کارخانہ مین آگ لگی۔ سترہ ۱۷ ہزار کا نقصان ہُوا۔

پیگو مولین ریلوے سیکشن .. پر گاڑی پٹری سے اُتر گئی کیونکہ سڑک پر ایک بھینسا چڑھ آیا۔ کئی گاڑیان پٹری سے اُتر گئین۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔

۱۲ جنوری کو جس وقت زلزلہ بلوچستان مین آیا اُسی وقت پانیر سیبی مین بھی آیا۔ شروع مین دو جھٹکے آئے شاری اور پرنائی مین. بھی شام کے وقت زلزلہ آیا۔

حضور لاٹ صاحب بنگالہ کو پاؤن پھسلنے سے کلائی مین چوٹ آئی۔ جلسہ سٹیٹ بال مین شریک نہ ہوسکے (افسوس)

حاجیان مجاز مین وبائے ہیضہ بہت تباہی ڈہا رہی ہے ہر روز بروئے اوسط دو سو مرتے ہین۔ (عبرت)

ایکرہ (غرب افریقہ) مین طاعون پہوٹا۔ منگلوار ۱۲ جنوری کی صبح کو ۱۱ بجے کابل مین زلزلہ محسوس ہُوا۔

جنوبی ہند مین نیلگری ریلوے کی سڑک پر دو جگہ پھر ٹیلے آپڑے۔ آمد و رفت مسدود۔

سری نگر کشمیر مین ۱۵ جنوری کی رات بوقت دو بجے شب حلوائی کی دوکان مین آگ لگی۔ تین سو مکانات جل گئے۔ ۱۶ تاریخ کو پھر نمودار ہوئی۔ لیکن صرف ایک ہی دوکان جلا۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ تک۔ (وقنا عذاب النار)

کرمان شاہ مین تہوڑی دیر کے لئے غدر ہوگیا۔ رعایا نے سرکاری خزانہ لوٹ لئے اور حاکم کے محل پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔

کیمبل پور سے ایک آتش زدگی کی خبر آئی۔ قریباً ۴۰۔۵۰ ہزار کا نقصان۔

جمعہ گذشتہ کو لندن مین مجلس وزارت کمیٹی نے کی مدلونکی خواہشمند عورتون کی بھیڑ نے حملہ کیا۔ پانچ عورتین گرفتار ہوئین۔ نیک چلنی کی ضمانت دینے سے انکار کرنے پر ۳ ہفتہ سزائے قید دیگئی۔

ہنگامہ میمن سنگھ کے الزام مین پچاس آدمی پکڑے گئے تہے چار پر مقدمہ چلایا گیا۔

سٹیشن چنگری پاتہ پر حملہ کرکے جو گروہ سات سو روپیہ لے گیا تہا اُس کے متعلق دو بنگالی گرفتار ہوئے۔

ٹریموے کی دو مسافرون پر دو بنگالیون نے شدید حملہ کیا۔

کیا ہونیوالا ہے؟

سنہ ۱۹۱۰ء مین بمقام برسلز ایک عالمگیر قومی نمائش ہوگی۔

ٹرنسوال کے ہندیون پر جو مظالم روا رکھے جاتے ہین اس کے متعلق بمبئی مین ایک عظیم الشان جلسہ ہونیوالا ہے۔ مولویون نے اپنے مقتدیون کو اور ہندؤن نے اپنی برادریون کو ٹاؤن ہال کے اعتراضی جلسہ مین جمع ہونے کی تاکید کی ہے۔

ایک نئی شاخ ریلوے کی توسیع منظور ہوئی ہے جو دہرہ کے سٹیشن میرپور سے مقام جہودو تک ۴۰ میل فاصلہ۔

ایک اعدتار سے سیخو دہ گہاٹ تک بڑہائی جائیگی۔ برہم پتر کے جنوبی کنارہ پر فاصلہ ساڑھے آٹھ میل بمبئی کیطرف ایک اور شاخ ریلوے تنگ پٹری بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ کویاد گنج تک ہوگی۔ پھر براہ مالیور کے اس کو مقام سگھنج تک لے جائین گے۔ اور اُسی ریلوے کی ایک شاخ نالیور سے براہ زونا دادہ مقام گوور تک بڑہائین گے کل فاصلہ ۱۱۲ میل

ضعیف الاعتقادی

پونا کا ایک مشہور سربرآوردہ مالدار شخص مع اپنی بیوی کے آرام سے زندگی بسر کرتا تہا۔ دونو میان بیوی جادوگرون کے چنگل مین پہنس گئے۔ انہون نے میان بیوی کو یقین دلایا۔ کہ اگر ہم پوجا کرین گے۔ تو ضرور تمہارے ہان لڑکا پیدا ہوگا۔ اس مالدار سے چندروز تک تو دو جادوگر اپنی بھینٹ لیتے رہے۔ مگر آخرکار ایک روز وہی شخص جو ذات کے برہمنی تھے اور جن کا نام کاشی رام اور دیتھوبا تھا۔ مالدار سے کہنے لگے۔ کہ آج ہم تمہارے مکان مین پوجا کرین گے۔ تم دونو جُدا جُدا کمرون مین خوشبویات جلاکر سو جاؤ اور نیز اپنے گھر کے ملازمون کو ایک رات کے لئے گھر سے جدا کردو۔ ان کی ایسی باتین سُن کر میان بیوی تیار ہوگئے اور انہون نے ایسا ہی کیا۔ دونو جُدا جُدا کمرون مین سو گئے اور جادوگرون نے پوجا شروع کی۔ آدھی رات گذرنے پر کاشی رام نے ایک چھرا اُٹھایا اور دونو میان بیوی کو یکے بعد دیگرے قتل کیا وہ بیچارے خواب غفلت مین پڑے تھے تو مین ان عیار قاتلون نے تمام گھر کا مال اسباب بیباکی سے بٹورا۔ دو چار روز تک مکان بند پڑا رہا اور کسی کو خبر نہ ہوئی مگر تعفن شروع ہونے سے محلے والونکو شک گذرا اور انہون نے پولیس مین رپورٹ کی پولیس نے تحقیقات شروع کی اور کاشی رام دیتھوبا کو گرفتار کیا عدالت ماتحت نے دونو پر جرم ثابت پاکر سشن سپرد کردیا سشن جج نے ...

خبرین

کیسی عبرتناک موتین ہین ایک صاحب اپنی حالت لکھتے ہین والد صاحب فوت ہوئے دوسرے روز والدہ صاحبہ دفن کر کے واپس آئے تو برادر حقیقی اس سے دوسرے روز دوسرا بہائی اسی شب کو ہمشیرہ خالہ اس سے دوسرے روز خالو تیسرے روز خالہ زاد بہائی رات کو دوسرا خالہ زاد بہائی (لدوا للموت وابنو للخراب)

ضلع جہلم کے موضع ادہروال مین سکہون کی دہرم سالہ جلانے کا جو مقدمہ جہلم مین دائر تہا۔ اس کے تمام ملزم بوجہ عدم ثبوت رہا ہوئے۔

طاعون کے ایام مین باشندے نکل گئے تہے۔ پیچہے سے کسی نے یہ کارروائی کی تہی۔

برما ریلوے کے ملازم سندر سنگہ پر الزام تہا۔ چلتی ریل گاڑی مین ایک یورپین لیڈی پر شہ (؟) حملہ کرنے کا چار سال قید ہوئی اب اس سے جواب طلب کیا گیا ہے کہ کیون نہ اس پر سخت تر جرم کا مقدمہ چلایا جائے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۱ر جنوری مین طاعون سے ۱۹۰ موتین ہوئین اس سے پہلے ہفتے ۲۲۵

گورنمنٹ ہند نے منع کر دیا ہے کہ بلوچستان ایجنسی کی تحصیل نصیر آباد مین باہر سے کسی قسم کا نمک نہ لایا جائے۔

سگیان و برنام مین ملاوا ڈو کے کارخانے مین آگ لگی۔ یہان ۲ لاکہہ روپے کی کپاس جمع تہی۔

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب راول پنڈی سے روہان ضلع ڈیرہ غازی خان کو تبدیل کئے گئے ہین اس علاقہ کے واسطے خاص خوشی کی بات ہے کہ ایک لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر ان کیواسطے جاتا ہے۔

سرحد ایران پر ترکی فوجین عظیم جنگ کی تیاریان کر رہی ہین ذخیرہ فوج علاوہ کیگئی حالت نازک ہے۔

وہ خبر جو پچہلے ہفتے رائیگن کے متعلق چہپی تہی اس کی آپنے تردید کی ہے کہ نہ مجہے گورنمنٹ سے ہدایت ہوئی نہ مینے چیف کورٹ سے درخواست کی کہ وہ ان فقرات کو مسٹر ہارڈی نیو کے فیصلے سے نکالدے۔ جو پولیس کے خلاف تہے۔

اصل بات یہ ہے مسٹر رائیگن نے چیف کورٹ کی توجہ اس جانب کہینچی تہی کہ مسٹر ہارڈی نیو نے خاص سرکار کے خلاف جواب طلب کرنے سے پیشتر پولیس پر اپنے فیصلہ مین حملے کئے ہین۔

بلوہ راول پنڈی مین جن ملزمون کو سزا ہوئی تہی ان کی اپیل چیف کورٹ سے خارج ہوئی۔

"اگنی" (تصنیف دہرم پال) کے متعلق ویدسماج نے جو استغاثہ دائر کیا تہا۔ اس کے متعلق تمام کاغذات پولیس نے ڈپٹی کمشنر کے پاس روانہ کر دئے ہین۔

قسطنطنیہ مین حکم دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان شرابخانے مین جاتا ہوا ملے یا نکلتا ہوا ملے۔ تو فوراً گرفتار کر لیا جائے (بہت مناسب)

ریلوے میل سروس کے ایک ہندو سارٹر کو رجسٹری شدہ لفافہ مین سے سو روپے کا نوٹ نکال لینے کے جرم مین سشن جج الہ آباد کی عدالت سے چار سال قید سخت کی سزا ملی۔

سب انسپکٹر ریلوے پولیس ایک ہندو کنسٹبل کی عورت سے آشنائی رکہنے کی وجہ سے اس کے گہر سے رات کو پکڑا گیا۔ اور برخاست کیا گیا۔

یہ خبر تہذیب کی سفید چادر پر کیسا بدنما دہبہ لگانے والی ہے کہ ایک عدالت مین اظہار دیتے ہوئے ایک انجینیر نے بیرسٹر کو ایک تہپڑ دے مارا بیرسٹر نے فوراً انجینیر کو پکڑ کر زمین پر دے مارا یہ سب کچہہ عدالت کے سامنے ہوا۔ اخلاق کا سقوط نازک بات ہے۔

گذشتہ ہفتہ سے مدراس مین بوجہ شدت سرما کثرۃ سے بچے ہلاک ہو رہے ہین۔

۵ سے ۹ر جنوری تک مکہ معظمہ مین ۳۰۲ اشخاص سینے سے مرے۔

اٹلی کے مصیبت زدون کو جو زلزلہ سے بے خانمان ہوئے تہے سلطان المعظم نے چالیس ہزار لاکہہ مرحمت کئے۔

بے تار کے برقی پیغامات کی تازہ ایجاد مین یہ نقص ہے کہ جو پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ بہیجا جاتا ہے وہ بیچ کے اور نیز سلسلہ کے تمام دیگر مقامات مین ظاہر ہو جاتا ہے جنگ کے موقعون پر اس نقص سے بہت سے نقصان متصور ہین۔

مہاراجہ دربہنگہ نے اڑہائی لاکہہ کی گران قدر رقم اپنے سالگرہ کے دن ولی عہد پیدا ہونے کی خوشی مین لفٹننٹ گورنر بنگالہ کو عنایت فرمائے۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک شاندار عمارت لائبریری کی تعمیر کی جائے۔

لوئر بازار شملہ مین آگ لگ گئی۔ دو دکانین اور ایک گہر جلکر خاک ہو گیا۔ آریہ سماج کی پرانی عمارت بہی جل گئی۔

گورنر صاحب بمبئی نے احاطہ بمبئی کے تمام ایڈیٹرون سے درخواست کی کہ وہ طاعون ٹیکہ کا مادہ تیار ہونا اپنی آنکہون سے دیکہین۔ جس پر ۵۰ ایڈیٹر ۲ر جنوری کو جمع ہوئے۔ گورنر صاحب نے کہا کہ جس قدر گہری احتیاط سے کام لیا جاتا ہے وہ آپ لوگ ملاحظہ کرین۔ ٹیکے کی نسبت عام طور سے توجہ دلائین۔ مسٹر تلک نے تمام ایڈیٹرون کی طرف سے شکریہ ادا کیا کہا جاتا ہے کہ ہماری امداد چاہی گئی ہے۔ یہ عزت افزائی ہے۔ اس کے نتائج خوشگوار ہین۔

شرقی بنگالہ کی خرابی روزمرہ کے مسلسل حالات سے ظاہر ہو کہ کلکتہ مین مولوی لیاقت حسین کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۲۴ر جنوری کو قرار پائی جبکہ استغاثہ کے گواہون پر ڈیفنس کیطرف سے جرح کیجاویگی۔ الزام یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے ایک جلوس بندے ماترم کا نکالا تہا۔ کہ جس جلوس کے لوگون نے منتشر کئے جانے پر پولیس کا مقابلہ کیا اور اس پر پتہر برسائے اور اسی کے جوش سے کلکتہ مین وہ بلوہ ہوا تہا کہ جس مین پولیس سارجنٹ والٹر صاحب کا ہاتہ کلائی سے کٹ گیا تہا۔

ہفتہ گذشتہ مین پنجاب مین طاعون کی ۳۰۱ کیس اور ۲۲۱ اموات وقوع مین آئین سب سے زیادہ شکائیت قسمت دہلی مین ہے جہان چہہ اضلاع آلودہ ہین۔ قسمت جالندہر مین دو۔ قسمت لاہور مین پانچ۔ قسمت راول پنڈی مین دو قسمت ملتان مین ایک اور دیسی ریاستون مین چار آلودہ ہین۔

مرحوم نواب محسن الملک کے بے شمار دوستون اور عقیدتمندون کو یہ دریافت کر کے مسرت ہوگی۔ کہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو حال کے خطابات و اعزاز سال نو مین انہین۔ کے سی۔ آئی ای کا خطاب ملنے کی سفارش کی جاتی۔

سنتے ہین۔ کہ کانگریس سورت کے بعض انتہائی پسند حضرات گورنمنٹ عالیہ سے خاص رعائیتون کے خواہان ہین۔ اور یہ رعائیتین ان خدمتگذاری کے صلہ مین چاہی جاتی ہین۔ وہ یہ ہے کہ انہون نے کانگریس کو توڑ کر رکہدیا ہے۔ کہ جس کوشش مین خود گورنمنٹ ابتک کامیاب نہین ہو سکی ہے۔

برلن مین بیکار لوگون کے ایک ہی روز مین ۹ جلسے ہوئے جسمین ۱۲ ہزار آدمی شریک تہے پہر جلوس بنا کر شاہی محل کیطرف روانہ ہوئے مگر پولیس نے

اتمام البرہان مُصنّفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر

ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سو اگرچہ کافر یا فاسق ولی بیت کا ہو وہ بہی متقی ہی ہوگا۔ سبحان اللہ! کیا ذہن رسا ہے اول تو بداہتہً معلوم ہے کہ مشرکین خادم بیت رہے ہین تکذیب قرآن کی حسب تفسیر مؤلف کے اس کو لازم آتی ہے۔ پہر یہ کہ خادم اگرچہ فسق وفجور مین مبتلا ہو پہر بھی وہ متقی رہے گا۔ یہہ تمام آیات واحادیث واجماع کے خلاف ہے۔ فساق خدام بیت کو اگر مؤلف فاسق نہین جانتا تو اپنے ایمان کی فکر کرے کہ کفر کو ایمان اور فسق کو تقوےٰ بتلاتا ہے"

صفحہ ۳-۴ - مین شیخصاحب تحریر فرماتے ہین۔ کہ "دراسلام دین مین سوائے تحقیقات بزرگان دین واربع آئمہ کے کہ اسلام ان کی تحقیقات مین دائر ہے اور اوسپر اتفاق اجماع بھی ہے کسی اور کے اقوال پر چلنا اور یقین کرنا محض اور ضلالت اور گمراہی ہے۔" اور اسی صفحہ مین آگے چل کر لکھتے ہین۔

"میرا زمانہ (زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خیر کا ہے بعد اس کے صحابہ اور بعد ازین تابعین کا۔ اور دوسری حدیث مین تبع تابعین کا۔ بعد اس کے جہوٹ فریب کا زمانہ شامل ہو جاویگا ...... پس جسقدر طریقے وفرقے برخلاف اسلام ودین ایجاد ہو گئے ہین۔ عاقلون کے نزدیک باطل ہین"

اس مختصر تحریر مین شیخصاحب نے علاوہ کمالات انشا پردازی کے جو تاریخی اور مذہبی غلطیان کی ہین ان کے اظہار کے لئے ہم پہلے اپنی طرف سے کچھ لکھنا نہین چاہتے بلکہ ان کے ایک حنفی بہائی یعنے مولانا محمد شکر اللہ صاحب پروفیسر عربی فارسی کالج بریلی کی کتاب ہدایت الشفیق الی سواء الطریق مطبوعہ مطبع قیصری بریلی کی عبارت کا اقتباس درج ذیل کرتے ہین

نمبر ۱۴ - قول سدید مین ہے کہ ملا فروخ حنفی کی نے کہا کہ جان تو اے مخاطب بیشک نہین تکلیف دی خدا تعالیٰ نے بندون مین سے کسی کو اسبات کی کہ حنفی ہو یا مالکی ہو یا شافعی ہو یا حنبلی ہو بلکہ واجب کیا اُون پر تصدیق کرنا اس چیز کا جس کے ساتھ بہیجے گئے سردار ہمارے درود بہیجے اللہ اُنپر اور سلام۔

نمبر ۶ - کہا ملا علی قاری حنفی نے عین العلم کی شرح مین کہ خدائے پاک و برتر نے نہین تکلیف دی کسی کو حنفی ہونے کی اور شافعی ہونے کی اور مالکی ہونے کی اور حنبلی ہونے کی بلکہ تکلیف دی اسکو اسبات کی کہ اگر عالم ہین تو عمل کرین موافق سُنّت کے اور اگر جاہل ہین تو تقلید کرین کسی عالم کی۔

نمبر ۱۹ - فرمایا۔ شیخ ولی اللہ محدث نے حجۃ اللہ البالغہ مین جان تو اے مخاطب بیشک تمام آدمی چوتہی صدی سے پہلے ایک مذہب معین کی تقلید خالص پر اجماع نہین کرتے تہے۔

نمبر ۲۲ - فرمایا صوفیون کے شیخ محی الدین ابن العربی مین فتوحات مکیہ مین کہ جسوقت حدیث کی صحت ہو جاوے اور مقابلہ اس حدیث کا کرے کسی صحابی یا مجتہد کی بات تو نہین ہے۔ کوئی راہ حدیث سے عدول کرنے کی اور چہوڑ دیا جاوے قول اس صحابی اور مجتہد کا حدیث شریف کی وجہ سے اور نہین جائز ہے چہوڑنا کسی آیت یا حدیث کا بہ سبب قول کسی صحابی یا کسی مجتہد کے اور جس نے ایسا کیا بے شک گمراہ ہوا بڑی گمراہی کرکے اور نکل گیا اللہ تعالےٰ کے دین سے۔

نمبر ۲۶ - کہا شرح تحریر مین کہ تمام مجتہدین جنکی خوبی سے اتباع کیگئی ہر ایک صلاحیت تقلید مین برابر ہین پہر اگر سفیان ابن عیینہ یا مالک ابن دینار کا فتوےٰ ملے تو جائز ہے اس کا لینا جیسے کہ جائز ہے چارون مجتہدون کا فتوےٰ لینا مگر یہ بات ہے کہ دوسرے مجتہدون کی نقل صحیح بہت کم رہگئی ہے اسی وجہ سے ان کی تقلید سے منع کیا منع کرنے والے نے۔ پہر اگر ان کے کسی مسئلہ مین نقل صحیح مل جائے۔ تو عمل کرنا اُسپر اور چارون مجتہدین کے فتوےٰ پر برابر ہے۔

(ہدایت الشفیق صفحہ ۳۷ - ۴۰)

پہر اسی کتاب کے صفحہ ۳ مین لکھا ہے۔ بعد اس کے اسی صفحہ مین انصاف سے لکہا۔ اعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولیٰ والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب بالمجتہدین باعیانہم وقلّ من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ھذا ھو الواجب فی ذالک الزمان۔ یعنی پہلی اور دوسری صدی مین مذہب معین پر اجتماع نہ تہا۔ بعد دو صدی کے مسلمانون مین ظاہر ہوا راہ اختیار کرنا مجتہدین کی مقرر کرکے۔ اور کم تہے وے لوگ جو مجتہد معین کے مذہب پر بھروسہ نہ رکہتے اور یہ بات اس زمانہ مین واجب ہو گئی تہی۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا بعد دو صدی کے مسلمانون کے حال پر متاسف ہو کر بدنظمی اہل اسلام کا وقائع بیان فرماتے ہین کہ خیر القرون بلکہ دو سو برس تک جب حضرات مجتہدین موجود تہے اس مسئلہ کا کچھ ذکر بہی نہ تہا ثم یفشو الکذب (یعنے قرون ثلثہ کے بعد ظاہر ہوگا کذب) کے زمانہ والون نے باہم کی کش کشی آپس کی ایمانی سے ایسا کیا کہ ایک ایک رستہ علیحدہ علیحدہ بن گیا۔ یہان تک اپنی اپنی ٹہری کہ یہی امر جدید اس وقت مین ضروری ٹہرا

اور جناب مولوی محمد احسن صاحب حنفی ناتوتوی اپنی کتاب تنبیہ الرفیق کے صفحہ ۸ سطر ۲ و ۳ مین تفسیر مظہری سے نقل کرتے ہین۔ فان اھل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاھب۔

ترجمہ۔ بے شک اہل سنت وجماعت بعد تین یا چار سو برس کے چار مذہبون پر پہوٹ پہاٹ ہو گئے۔

یہ تحفہ جو شیخصاحب کی خدمت مین اُن کے دو معزز بہائیون کیطرف سے پیش کیا گیا ہے ہماری رائے مین اس قابل ہے کہ شیخصاحب اسے ضرور قبول فرما دین اور اگر ان مین حیا اور انصاف کا مادہ ہے تو اُمید ہے کہ وہ ضرور ایسا ہی کرین گے مگر چونکہ شیخ نجدی بہی اس مرتع پر آپکے ہمصفیر ہو گئے ہین اس لئے کسی قدر ان کی خدمت بہی ہم ضروری سمجھتے ہین۔

پس واضح ہو کہ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم اپنی کتاب حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۸۶ مین لکھتے ہین۔

درکتب تاریخ گواہی دیتی ہین کہ جس طرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ مردم مین رواج پایا اُسیطرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن مین ایک جماعت اہل حدیث کی کسی نہ کسی قطر مین بہی موجود تہی بلکہ ابتدا اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام سنہ چہ سو پچاس ہجری تک اس طرح کی کثرت دراست حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین مین ستر ستر ہزار نفر واسطے سماعت حدیث واطار سنن کی گو ایک

بھی حدیث نیوں نہو۔ قلم دوات لیکر حاضر ہوتے تھے۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔ جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی۔ اہل علم حدیث وغیرہ ہاتھ سے شرار تاتار کے بسبب اغواء علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیر الدین طوسی رافضی مارے گئے ان کے کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا۔ جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑ گیا اس وقت زیادہ تر جمود عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہوگیا ورنہ پہلے اس واقعہ سے ہرچند بعض علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے۔ لیکن ان کو تعصب اس مذہب کا نہ تھا۔ برائے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے۔ علم حدیث اور محدثین کا حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکھتے تھے کہاں ادب کسی حدیث کے مقابل میں کسی فقیہ کی رائے و قیاس کو پیش نہ کرتے تھے۔ ان کو اہل علم اصول اور آپ کو اہل علم فروع سمجھ کر تقدیم اصول کے فروع پر قائل تھے۔ چنانچہ کتب طبقات فقہاء اس کے شاہد ہیں اس امت میں ہزاروں فقیہ گذرے۔ کچھ فقہاء ان چار اماموں میں منحصر نہیں ہے۔ نسبت دیگر فقہاء کے ان کا اشتغال علم فقہ سے زیادہ تھا۔ اس لئے ان کی شہرت ہوگئی وہ بھی سلاطین کے ذریعہ سے نہ یہ کہ ان سے بہتر کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا۔ سینکڑوں مجتہد ان کے سوا بھی تھے۔ بلکہ ہر قرن میں مجتہد مطلق پائے گئے۔ جن کا علم ان سے زیادہ تھا۔ حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چاروں مجتہدین میں یا حصر کرنا علم رسول خدا کا ان چاروں مذہبوں میں جہل قائم ہے۔ کوئی سند اس پر نہیں ...... غضب خدا کا ہے۔ کہ دنیا میں قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہ میں احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلۃ السند تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدون ہوں ان کے جامعین باتفاق موافق و مخالف منہم .. .. نہ ہوں کسی سے ان کے اہل تقوی و دیانت ہونے میں شک نکیا ہو اون کو کسی بادشاہ سے تعلق رزق کا نمایاں نہ رہا ہو۔ عالم ہو کر طالب کسی جاہ و عہدے کے کسی والیٔ ملک یا خلیفہ یا امام سے نہ ہوئے ہوں۔ جس طرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کر کے جاہ و عزت حاصل کی۔ پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان میں چھوڑا جاوے ان کتب سنت صحیحہ مرفوعہ سے مونھ پھیر کر کتب رائے و قیاس و اساطیر قیل و قال احاد است پر جان دی جائے۔ خداوند یوم الدین کو اس کا کیا جواب دیا جائیگا۔ یہ کیا مسلمانی ہے کہ رسول خدا کی بات مانی نہ جائے زید۔ عمر کی کہانی سنی جاوے۔ ؎ مومن تم ار عشق بتان لے پیر و مرشد خیر ہے۔ یہ ذکر اور مونہ آپکا صاحب خدا کا نام لو"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۶۵ مین لکہا ہے۔

مسجد الحرام کے اندر سنہ نو سو ہجری زمانہ فرج بن برقوق چرکسی سے جو کئی عمارتین بنالی ہین۔ جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتاب خانے کا حجرہ۔ عمارت مقام ابراہیم عمارت بالائے زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین۔ پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی نہتی کاش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہے کہ برخلاف ارشاد شارع ہے۔ حدیث مین آیا ہے نہین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اس کے ایک سنت دنیا سے اٹھ جاتی ہے۔ سو اس جگہ ان چار دن مصلون کا ہونا صاف تفریق جماعت ہے۔ اس جماعت کا بنانا وبال آخرت"

پس شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ پہلے اپنے گھر مین فیصلہ کرلین پہر ہم لوگون کے مقابلہ مین آئین۔

شیخصاحب نے اپنی کتاب مین اجماع پر بڑا زور دیا ہے اور جابجا یہ لکہا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ خارق اجماع ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجہتے ہین۔ کہ اجماع کی حقیقت مختصر طور پر ناظرین کے گوش گذار کردین۔

توضیح مین لکہا ہے۔ ہو اتفاق المجتہدین من امت محمد صلعم فی عصر علی حکم شرعی" یعنے کسی حکم شرعی پر ایک زمانہ کے تمام مجتہدین امت محمدیہ کا اتفاق اجماع کہلاتا ہے (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تہا۔ طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تہا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجہے یہ بہی شک ہوگیا تہا کہ میری بائین طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میںنے کیا اور اس وقت بہی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون۔ ان گولیون کو استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین۔ میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے۔ مین حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ انہون نے مجہے ایسی دوائی دی

راقم۔ محبوب عالم ممبر بال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرنسپل سمتنت صاحب یونیورسٹی سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر

اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکہتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غوص و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تہوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گہنٹون کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی ہی کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایکروپیہ (عہ) علاوہ برین اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہائیت مجربہ اور مفید ادویہ ملسکتی ہین از انجملہ سرمہ عجیب دہند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ رتہ آنکہون سے پانی جاری رہنا وغیرہ پن اور تخفیف بینائی کے لئے بینظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قریم فنیکس عا سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل بےچین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ۔ پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہون محصول و جرابی کٹ بذمہ خریدار

المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسہ سنگہ گوجرانوالہ

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنے کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ مین عربی ہوگی اور اسکے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدین گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابین مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ کی قیمت کی ہین بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتی کہ محصولڈاک بہی خریدار کے ذمہ نہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گران قدر رعائت گوارہ کی گئی ہے کہ اسصورت مین اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابین بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پر ملیگی۔ سات عدد کتابین جو فی الحال انعام ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جائینگی وہ یہ ہین۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں۔ احمدی کا من۔ چیٹھی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہین یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہین وی پی پر ۲ / کمیشن لگیگا کتابوں پر ٹکٹ بہر حال ہم لگائین گے کتابین مفت ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ خاص نوٹ۔ یاد رہے کہ سو ست دو سو درخواست آنے پر یہ رعائیت بند ہو جائیگی۔ المشتہر۔ سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان دارالامان مین میان معراج دین عمر کیلئے چہاپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

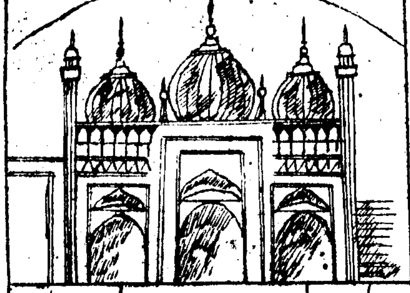

بدر

BADR

قادیان ضلع گورداسپور

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | جسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ بروز جمعرات | آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

قیمت از طلباء و غرباء ... ہے

مورخہ ۲۴ - محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲ - فروری ۱۹۰۸ء

جلد ۷ | نمبر ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایام الصلح

اے لوگو! خدا سے ڈرو - اور بہ حقیقت اس سے صلح کرلو - اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو - اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جاوے - خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں - خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں - خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے - وہی ہے - جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے - جو ہلاک بلاؤں کو ایک ہی ارادہ سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے - مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں - جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں - اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں - اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے - صاف ہو جاتے ہیں - اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھلکر اس کیطرف بہنے لگتے ہیں - تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے - اور ذلت کے حملوں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے - وہ ان کا متولی اور متعہد ہو جاتا ہے - وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا ان کی مدد کرتا ہے - اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں - کس قدر تشکر کا مقام ہے - کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے - پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دو گے ؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دو گے - ہمارے لئے اس کی ... ... رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے -

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے - وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کیطرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے - کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے - اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے -

حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے

کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں - قرآن شریف پڑھتا ہوں - شرک سے بیزار ہوں - نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا - جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا ہے جو انسان کے مونہہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کیطرف پھیر دیتا ہے - اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے - وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے ؟ وہی خدا داد طاقت ہے جسکا نام یقین اور معرفت تامہ ہے یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُر امن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو - تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اس صورۃ میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے - بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے - جس کو یقین دیا گیا ہے - وہ پانی کیطرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے - خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے - مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ - یہ شربت کیا ہی شیریں ہے - کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں بنا دیتا ہے - اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے - کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ اور لاپرواہ کر دیتا ہے - مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے - جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کی جاتی ہیں - اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں - بلکہ اپنی ہی قربانی سے حاصل ہوتا ہے کیسا مشکل کام ہے - آہ صد آہ !

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

"موت"

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جب یہ ہو چکا تو میں پاؤں سے سر کی جانب سکڑنے لگا جیسا کہ ربڑ کی تار سکڑتی ہے اور وہ مجھے یاد ہے۔ کہ یہ حالت چوتڑوں تک واقع ہوئی اور میں نے خیال کیا کہ اب چوتڑوں کے نیچے کوئی جان نہیں۔ مجھے پیٹ اور سینے سے گذرنے کی حالت یاد نہیں۔ مگر مجھے یہ بخوبی یاد ہے کہ میں تمام کا تمام سر میں آجمع ہوا اور میں نے خیال کیا کہ اب سارا سر میں ہوں اور جلدی رہا ہو جاؤں گا۔ میں دماغ کے گرد گھوما گویا میں بالکل خالی تھا اور آہستہ آہستہ اس کو چاروں طرف سے مرکز کی جانب دبایا۔ اور کھوپری کی نسوں سے باہر کو جھانکا اور نکلا۔ مجھے بخوبی یاد ہے۔ کہ میں شکل اور رنگت میں جلی مچھلی کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ جب میں نکلا تو میں نے اپنے سرہانے دو عورتوں کو دیکھا جب میں سر سے نکلا تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں بلبلے کی طرح اس کے ساتھ لگا ہوا ہوں اور جھوم رہا ہوں۔ آخر میں جسم سے الگ ہو کر آہستہ سے فرش پر گر پڑا۔ جہاں سے میں آہستہ سے اٹھا اور پورے قد کا انسان ہو گیا۔ میں عورتوں اور دیگر لوگوں سے جو آس پاس کھڑے تھے بچنے کے لئے دروازہ کی طرف دوڑا۔ مگر وہاں جا کر میں نے معلوم کیا کہ میرے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ لہذا میں واپس آیا۔ لوگوں کو دیکھا اور اپنے مردہ جسم کو بھی دیکھا۔

میں نے بہت سے لوگوں کو جسم کے گرد بیٹھے اور کھڑے دیکھا اور ان دو عورتوں کو بھی دیکھا جو بائیں طرف دو زانو ہو کر بیٹھی تھیں اور وہ رو رہی تھیں۔ اب مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ میری بیوی اور بہن تھیں مگر اسوقت مجھے شخصیت کا علم نہ تھا۔ بیوی بہن یا دوست میرے لئے مساوی تھے مجھے رشتہ کا تعلق یاد نہ تھا۔ میں عورت کو مرد سے تمیز کر سکتا تھا۔ مگر اس سے زیادہ نہیں۔

میں نے کوشش کی کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کروں تا اُن کو تسلی دوں اور بتلاؤں۔ کہ وہ بھی ہمیشہ رہنے والے نہیں۔ میں نے ان کو دائیں ہاتھ سے سلام کیا اور ان میں پھرتا رہا۔ مگر کسی نے میری طرف توجہ نہ کی مجھے یہ حالت تمسخر انگیز معلوم ہوئی اور میں ہنس پڑا۔

میں دروازہ سے گذر گیا گلی میں گیا تب میں نے دیکھا کہ میں جتنا اپنی زندگی میں تھا اس سے بڑا ہوں میں نے خیال کیا کہ میں اب کیسا تندرست ہوں چند لمحے ہوئے کہ میں بیمار تھا اور مصیبت میں تھا پھر مجھ پر موت وارد ہوئی وہ وقت گذر گیا اور اب میں زندہ اور ذی ہوش انسان ہوں۔ اب میں کبھی بیمار نہیں ہوں گا اور نہ مروں گا۔

اچانک میں نے دیکھا کہ میں اپنی پشت کو دیکھ رہا ہوں۔ میں حیران ہوا۔ چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو آنکھیں اپنی اصلی جگہ میں پائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ میں نے ابھی جسم کو چھوڑا ہے۔ میں اس کی آنکھیں استعمال میں لا سکتا ہوں میں نے مڑ کر کھلے دروازے کی طرف دیکھا اور سر کو اپنے مقابل پایا۔ میں نے لکڑی کے جالے کی طرح ایک نس دیکھی جو شانے سے جسم کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور سامنے گردن کے نیچے لگی ہوئی تھی۔ اب مجھے تسلی ہو گئی۔ کہ اس نس کے ذریعہ میں اپنے جسم کی آنکھ استعمال میں لا رہا تھا اور لوٹ کر گلی میں چلا گیا۔

اس کے آگے لکھا ہے کہ کس طرح ڈاکٹر مذکور ملک بقا کی حد تک پہونچ گیا۔ اور اس کو عبور کرنے کی کوشش کی۔

میں نے بائیاں پاؤں لائن کے پار نکالا۔ جب میں نے ایسا کیا تو ایک چھوٹا سا سیاہ بادل میرے سامنے نمودار ہوا اور میرے چہرے کی طرف آیا۔ میں نے جانا کہ میں روکا جاؤں گا بعد ازاں مجھے معلوم ہوا کہ ہلنے جلنے اور فکر کرنے کی طاقت مجھ سے سلب ہو رہی ہے۔ میرے ہاتھ ناطاقت ہو کر پہلوؤں کی طرف گر پڑے۔ میرے شانے اور سر آگے کو جھک گئے۔ بادل نے میرے چہرے کو مس کیا اور مجھ کچھ ہوش نہ رہی۔

بغیر کسی خیال اور کوشش کے میری آنکھیں کھل گئیں میں نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا اور پھر سفید چارپائی کی طرف جس پر پڑا ہوا تھا اور یہ معلوم کر کے کہ میں جسم میں ہوں میں حیرانی اور مایوسی سے چلایا کہ میرے ساتھ یہ کیا واقعہ پیش آیا۔ کیا میں پھر مروں گا۔

ڈاکٹر مذکور نے شفایاب ہو کر یہ واقعہ اکثر لوگوں کو سنایا جن میں ڈاکٹر ہاجسن بھی شامل ہیں جو اب فوت ہو گئے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ میرے ہی گھر میں ایک موت کا واقعہ گذر چکا ہے اور چند روز ہوئے۔ کہ میری لڑکی بقضائے الٰہی فوت ہو گئی۔ اسی وجہ سے جب گذشتہ ایتوار کمیٹی میں مضمون موت تجویز کیا گیا تو میں نے اس مضمون کو اپنے ذمہ لیا۔ وہ واقعہ میری آنکھوں کے سامنے ہے کیونکہ میں دو دن اور دو رات تک برابر اس کے سرہانے بیٹھا رہا۔ یہ باتیں تو اکثر مسلمانوں میں مشہور ہیں کہ فوت شدہ انسان سمجھتا ہے کہ میں اب شفایاب ہو گیا ہوں اور مجھے کچھ تکلیف نہیں اور رونے دھونے والے لوگوں کی طرف دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ان کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی یہ قصے ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ مرزا عبد اللہ بیگ صاحب نے حالت سکر میں عجیب غریب حالات موت کے بعد کے دیکھے اور اکثر لوگوں کو سناتے ہیں یا جیسا ہمارے چودہری وزیر حسین صاحب نے جب پچھلے دنوں میں بیمار ہو گئے تھے تو موت کے فرشتہ کو دیکھا تھا اور اس کا دفتر لگا ہوا دیکھا تھا اور انہیں معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اب اس جہان سے کوچ کرنے والے ہیں مگر یہ قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا کہ روح یا جان جب ایک مرتبہ جسم سے خارج ہو جائے۔ اور دل و دماغ اور جمیع قویٰ سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے تو پھر وہ کچھ دیر بعد اس میں آن داخل ہو اور جسم کو زندہ کر دے البتہ بعض بیماریاں تو حکماء اور اطباء نے ایسی لکھی ہیں۔ مثلاً سکتہ۔ کہ اس میں ظاہرہ آثار حیات کے محسوس نہیں ہوتے۔ اور فی الحقیقت جان خارج نہیں ہوتی۔ ظاہرہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان مر گیا ہے۔ مگر جان اس میں باقی ہوتی ہے اور وہ کچھ دیر بعد حرکت کرنے لگتا ہے اور جی پڑتا ہے۔ ایسی بیہوشی کی حالت میں دماغ کے خیالات اشکال اختیار کرتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے۔ کہ اس نے موت کے بعد کے حالات مشاہدہ کئے ہیں۔

قصہ مذکور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روح دماغ کی جانب سے خارج ہوتی ہے مگر میرا خیال ہے کہ وہ دل سے مونہہ کی طرف ہو کر نکلتی ہے۔ کیونکہ پہلے ہاتھ پاؤں اور سر اور پیشانی ٹھنڈی ہوتے ہیں۔ جو گویا ان مقامات سے جان کے خارج ہونے کی علامت ہے۔ دل کی حرکت تا دم آخر جاری رہتی ہے اور انجام کار آخری دم مونہہ سے خارج ہوتا ہے اور موت وارد ہو جاتی ہے روح کا آخری مرکز گویا دل ہوتا ہے

خالصہ اینڈ وکیٹ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۰۷ء میں سائنٹفک امریکن مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۷ء سے اقتباس کر کے روح کے متعلق ایک عجیب ڈسکوری چھپی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ایک مونٹ ورنن کے فلاسفر کے بیان کے مطابق انسانی جسم میں روح کے قیام کا مقام اور اس کی ماہیت کا پتہ لگ گیا ہے

[illegible] کی تعلیم [illegible] ہے [illegible] وقت پر [illegible] ہے ۔ دہریوں کو [illegible] انسانی روح ملازم بھی اور [illegible] سے متعلق کی [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] کے نیچے اور عورت میں اس [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ہے اور موت [illegible] سے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] فرشتہ سمجھا جاتا ہے [illegible] ایک مادی چیز ہے اور عکسی شیشے کے ذریعہ اس کی تصویر لی جاسکتی ہے ۔ فلاسفر مذکور نے حکام سے درخواست کی ہے کہ اس کو ہسپتال میں مرتے انسانوں پر تجربہ کرنے کی اجازت دی جائے ۔

[illegible] لکھتا ہے کہ بیش سال گذرے ۔ تو سائنس دان [illegible] سے دعوے کرتے تھے کہ روح کوئی چیز نہیں مگر اب ان کی [illegible] اور جلسے سکوت معلوم ہوگئی ہے [illegible] ہم کو [illegible] اس خبر کے سننے کے منتظر رہنا چاہیئے [illegible] روح [illegible] سے [illegible] کرنے [illegible] ہے اور [illegible] ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

غرض انسانی روح اور انسان کے مرنے کے متعلق [illegible] جہان بین ہو رہی ہے اور آئے دن نئی نئی معلومات سننے میں آتی ہیں ایک سطحی خیال سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے ان معلومات میں ترقی ہو رہی ہے اور جس درجہ تک معلومات ہو چکی ہیں ۔ اسکے آگے واقعی روح کی کیفیت ظاہر ہو جانی چاہیئے کیونکہ ترقی ابھی بند نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے اور [illegible] کی کوششوں کا نتیجہ [illegible] یہ ہونا چاہیئے کہ روح کی حقیقت [illegible] اور بخوبی منکشف ہو جائے ۔ کہ موت کس [illegible] سے اور کس طرح اس کو روکا جاسکتا ہے ۔ مگر یہ بات [illegible] ہے کہ [illegible] تھیوری جو موت یا روح کے متعلق قائم [illegible] ہے ۔ [illegible] اس کی تائید کی جاتی ہے اور [illegible] بعد وہ غلط ثابت ہوتی ہے اور دوسرا خیال قائم کیا جاتا ہے ۔ میرے خیال میں اس جدید بیان کو بھی محض ایک تھیوری سمجھنا چاہیئے ۔ کیونکہ فلاسفر مذکور نے مزید تجربے کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو تا حال اپنی رائے پر یقین کامل نہیں ۔

یہاں تک میں عام خیالات جو موت کے متعلق ہیں بیان کئے ہیں اور خاصکر سائنس دانوں اور فلاسفروں کی رایوں اور معلومات کا ذکر کیا ہے ۔ اس سے اور نہیں تو اتنا پتہ تو چلتا ہے کہ وہ نہیں اپنے علم پر کیسا گھمنڈ ہے اور ایک گونہ خدائی کاموں میں دست اندازی کرنا چاہتے ہیں ۔ گویا خدائی کا دعوے بزبان حال کر رہے ہیں اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو لفظاً اور معناً پورا کر رہے ہیں کہ آخری زمانہ میں قوم دجال اپنی صنعتوں اور معلومات میں اس قدر بڑھ جائے گی کہ وہ خدائی کا دعویٰ کریں گے ۔ چنانچہ بعض ڈاکٹروں نے یہاں تک سعی کی ہے کہ بعض قسم کے تازہ مُردوں میں خون بھر کر چند منٹوں کے لئے ان میں حرکت پیدا کر دی ہے اور اس سے وہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ اسی طرح اپنی کوششوں کو جاری رکھیں تو غالباً مُردوں کو زندہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اگر موت کا کیڑا اسی سے خارج کر سکیں یا روح کی کیفیت سمجھ لیں تو غالباً وہ موت سے رہائی پالیں گے ۔ یہی خدائی دعوے ہیں پس غور کرو کیا یہ وہی وقت نہیں ۔ جسکی نسبت سرور کائنات نے پیشگوئی کی تھی اور اس کی خرابیوں سے ڈرایا تھا ۔ مگر ساتھ ہی ایک خوشخبری بھی دی تھی کہ اس وقت فتنہ دجالیت سے بچانے کے لئے اور لوگوں کے دلوں میں ایمان باللہ قائم کرنے کے لئے ایک شخص اللہ تعالیٰ کیطرف سے اُمتِ محمدیہ میں مبعوث ہوگا کیونکہ یہ خیر الامم ہے اور یہی اس لائق ہے کہ اس سے ایسا شخص پیدا ہو جو اس فتنہ عظیم سے رہائی دلا سکے ۔ یہ فتنہ عیسائی قوم کے ذریعہ برپا ہوا ہے اسلئے اس کے دفعیہ کا نام کسر صلیب رکھا گیا ہے ۔ بحکم رب زدنی علما علم حاصل کرنا اور معلومات اور ایجادات میں ترقی کرنا معیوب نہیں مگر ان سے اس طرح کے نتائج اخذ کرنا جس سے ایمان باللہ زائل ہو ۔ باعث خسران فی الدنیا والآخرۃ ہے چنانچہ غور سے دیکھو تو معلوم ہو گا ۔ کہ فی زمانہ سائنس اور فلسفہ کے خیالات نے ایمان اس قدر کمزور کر دیا ہے کہ وہ گویا ثریا پر چلا گیا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے ۔ جس کے لئے مقدر تھا ۔ کہ ایک فارسی الاصل شخص پیدا ہو اور وہ اسے کھینچ کر لائے اور زمین پر قائم کرے ۔ زمانہ اس شخص کی آمد کے وقت کی شہادت دیتا ہے ۔ پس اب حضرت مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت میں کیا شک ہو سکتا ہے ۔

میں اصل مضمون کی طرف عود کر کے پھر عرض کرتا ہوں کہ یہاں تک میں نے موت کے متعلق مختصراً عام خیالات کو ظاہر کیا ہے اور زیادہ تر یہ بتایا ہے ۔ کہ سائنس اور فلسفہ نے کہاں تک جستجو کی ہے ۔ اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ کلام الٰہی کی شہادت بھی پیش کر دی جائے چنانچہ سورہ العنکبوت کے چھٹے رکوع میں اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے ۔ کل نفسٍ ذائقۃ الموتِ ۔ ثمّ الینا ترجعون ۔ ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری طرف لوٹو گے ۔ پس کوئی شخص موت سے نہیں بچ سکتا ۔ اب تک کی انسانی کوششوں نے ثابت کر دیا ہے ۔ کہ وہ موت کو روک نہیں سکتے ۔ آئندہ ناممکن ہے کہ وہ کامیاب ہو سکیں اللہ تعالیٰ نے ظاہر سے اپنی کلام کی صداقت کا ثبوت دیا ہے اور برگزیدوں کے ساتھ جو اس نے اس دنیا کے متعلق حتمی وعدے کئے وہ سب پورے کئے پس کسی آئندہ زمانہ میں اس کی کلام کا غلط ہو جانا ناممکن ہے اور جو شخص یہ دعوے کرے وہ خود ہی خیال کرے کہ کہاں تک وہ عقل سلیم رکھنے کا مدعی ہو سکتا ہے ۔

قُل یتوفاکم مَلکُ الموتِ الّذی وُکّل بکم ثمّ الیٰ ربّکم تُرجعُون ۔ السجدہ ۔

ان کو کہہ دے ۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ تم کو موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے وفات دیتا ہے پھر تم اپنے رب کیطرف لوٹائے جاؤ گے ۔ [illegible] کہ ملک الموت ایک بیرونی وجود ہے اور وہ جان قبض کرنے [illegible] بستر کے پاس بھاگا پھرتا ہے بلکہ وہ تو [illegible] انسان کے ساتھ مقرر ہے اور وقت پر اس کی [illegible] قبض کر لیتا ہے ۔ وہ کوئی ایسا وجود نہیں کہ محسوس ہو سکے اور انسان اپنی زندگی کی حقیقت اور موت کی حقیقت کو سمجھ سکے اور اس کو اپنے تصرف میں کرے ۔

رُوح کو زندگی قائم رکھنے والی سمجھا جاتا ہے ۔ [illegible] حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا ۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ جواب ملا ۔ قل الروح من امر ربی ۔ ان کو کہدے کہ روح اللہ کے حکم سے ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوال تو یہ تھا کہ روح کیا چیز ہے ۔ آیا اس سے زندگی قائم رہتی ہے اور وہ کس طرح جسم میں داخل ہوتی اور اس سے خارج ہوتی ہے ۔ مگر جواب ملا کہ روح اللہ کے حکم سے ایک ایسی چیز ہے جس کو انسان سمجھ نہیں سکتا یا وہ محض اللہ کا حکم ہے اور اسی سے انسانی زندگی کو سہارا ہے [illegible] روح کا سوال انسانی تفہیم سے باہر ہے ۔ جب آپ کو جو افضل الرسل اور خیر البشر ہیں یہ کیفیت نہیں بتائی گئی تو دوسرا انسان خواہ سائنس دان اور فلسفی ہو محض اپنی کوشش سے کب اسکی حقیقت کو پا سکتا ہے ۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - تحریر حضرت اقدسؑ
صفحہ ۲ و ۳ - موت
صفحہ ۴ - مدینۃ المسیح - ظہور المسیح
صفحہ ۵ - سال نو مبارک
صفحہ ۶ - المفتی - ایک مشورہ
صفحہ ۷ - المفتی - مباہلہ
صفحہ ۸ - تفسیر القرآن خیر الامور اوسطہا
شرمناک غلطیان -
صفحہ ۹ - آجکل کے صوفیون کے راز
ایڈیٹر کی ذمہ داری
صفحہ ۱۰ - نظم
صفحہ ۱۱ - زلزلہ بخارا
صفحہ ۱۲ - مسٹر ایربوسن کے حالات
صفحہ ۱۳ - ۱۴ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۱۵ - رسید زر سلسلہ حقہ کی نومبر
صفحہ ۱۶ - ریویو - اشتہار

مدینۃ المسیح

اس ہفتہ اچھی بارش ہوگئی اور روحانی بارش تو ہر وقت یہان ہوتی رہتی ہے - مبارک وہ جو اس چشمہ آب حیات سے اپنی پیاس بجھاتے ہین اور جام معرفت بھر بھر کر پیتے اور پلاتے ہین سید الاولیاء خاتم الخلفاء کی طبیعت بہ نسبت پچھلے ہفتے کے بحال رہی - فاضل جلیل مولانا امروہی نے بڑی مسجد مین ۲۴ر جنوری کو جمعہ پڑھایا - خطبہ مین وعظ اس آیتہ پر ایک گھنٹہ تک فرمایا واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ - اس مین یہ نکتہ دلچسپ تھا کہ عہد نامہ کے رسول حضرت خاتم النبیینؐ پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنیکا تمام انبیاء سے عہد لیا گیا تھا - اب انبیاء علیہم السلام تو فوت ہو چکے - بس ایک ہی جری اللہ فی حلل الانبیاء آگیا - جو موسیٰ بھی عیسیٰ بھی ہے - آدم بھی ہے نوح بھی ہے ابراہیم بھی ہے یوسف بھی ہے - وہ اس مبارک ذات پر ایمان لایا اور اس کی نصرت کر رہا ہے اور اس طرح پر اس آیت کے معانی مین کوئی اختلاف نہین رہتا - علامہ نور الدین نے ۳۱ر جنوری کو جمعہ پڑھایا - تو اس مین وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ پر وعظ فرمایا - جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مخلوقات آپس مین اختلافات ہین - اس مین بعض ایسے اختلافات ہین جو لابدی ہین - مثلاً غذا - آب و ہوا - شکل - رنگ وغیرہ - اور بعض ایسے جو مٹ سکتے ہین اور ان کے مٹانے کا حکم ہے - وہ ہین انسان کے عقائد - اعمال - اخلاق - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام مجید کے ذریعہ ان اختلافات کو مٹایا - صحابہ کرام کا نمونہ موجود ہے - مگر اب مسلمانون مین باوجود ایک خدا ایک نبی ایک کتاب بلکہ ایک امام کے ماننے کے کیسا اختلاف ہے - اس کے لئے مجھے باوجود بڑی غور کے کوئی تدبیر نہین آتی بجز اس کے دعا کی جائے - کیونکہ خدا کے فضل ہی سے یہ اتفاق ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور فرمایا لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم -

مقبرہ بہشتی کی تجویز خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے کے متعلق آئے دن جب ہم خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت دیکھتے ہین - تو سر تسلیم اس کے حضور مین جھک جاتا ہے مین پہلے ہی ایک بار لکھ چکا ہون کہ کئی نادان مخالفون کا اعتراض ہے - کہ یہ مقبرہ دولتمندون کے لئے ہے - مگر دیکھو اس مین جس قدر اب تک داخل ہوئے وہ قریباً سب ہی مفلس و نادار ہتے اور محض اخلاص و ایمان کے سبب اس مبارک مقام مین پہونچے -

بہشتی مقبرہ مین سب سے پہلے جانیوالا مسلمانونکا لیڈر مخدوم الملۃ مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ تھا - اب باہر کے اصحاب مین سے سب سے اول آنیوالا مولوی غلام حسین امام مسجد گمٹی بازار لاہور ہے - جس کی لاش ۳ر فروری کی شام کو قادیان مین پہونچی - ۴ر فروری کو ۱/۲ ۸ بجے حضرت تقدس مآب نے اس کا جنازہ پڑھایا اور مطابق سنۃ النبی اوٹھایا بھی - مرحوم قدیمی وضع کا اپنے اخلاق و عادات مین بے نظیر ایک بزرگ تھا - حضور خود فرماتے تھے - کہ اس بڑھاپے مین ایمان لا کر باوجود اتنی مخالفتون کے ایسا استقلال و اخلاص دکھانے والے بہی کم ہی ہوتے ہین - مرحوم نہایت ہی بیغرض آدمی تھا اور اس کے عالم و فاضل ہونے کے تو مخالفین بھی مُقر ہین - علوم عقلیہ نقلیہ مین پوری دسترس تھی (اللھم اغفر لہ وارحمہ) جماعت لاہور کی ہمت قابل تعریف ہے نعش کو یہان تک لانے کے اخراجات للہ برداشت کئے - جنازہ پڑھنے کے متعلق اس امر کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا - کہ جوتیون سمیت پڑھ لیا جاتا ہے اور صرف چار تکبیرین ہوتی ہین پھر جنازہ پڑھکر حنفیون کی طرح کوئی دعا وغیرہ نہین ہوتی - کیونکہ جنازہ خود دعا ہے - جنازہ اٹھانے کے لئے خاص آدمی نہین ہوتے ہر ایک اپنے بھائی کا باری باری حق ادا کرتا ہے اور اٹھانیوالے کچھ پیشہ نہین جاتے دفن کر کے گھر آتے اور پھر کوئی صف ماتم نہین بچھتی - دل سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے والی قوم کا یہی طرز عمل ہوتا ہے -

ظہور المسیح

یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے - جس مین مسیح موسوی کی وفات اور حضرت مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابون مثل سیف چشتیائی و درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے - جس مین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے - کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے -

برادر عزیز قاضی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طبیعت کے ضعف اور کسی قدر کسل کی وجہ سے جواب مین توقف ہوا - دماغی امراض مین ایسے واقعات بہت ہوتے ہین - یہ چند سطرین امید ہے - کافی ہونگی - انہین مولوی صاحب (نور الدین) اور میری طرف سے یکسان سمجھنا چاہیئے سچ بات تو یہ ہے کہ آپکا حق خدمت ان سطرون سے ادا نہین ہوا اور زیادہ لکھنے سے مجھے خوف پیدا ہوا - کہ کوئی شخص مبالغہ نہ سمجھے اور یار فروشی پر حمل نہ کرے کتاب کے چھپ جانے پر اگر خدا تعالیٰ نے زندہ رکھا تو زیادہ لکھونگا - شاید اسوقت زیادہ مفید اور مؤثر ہوگا - والسلام - خاکسار عبد الکریم

مینے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا - مجھے خوب یاد ہے کہ مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہین کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری مین جمع کرنیکی ممکن نہین بہت سے مضامین نئے بھی ہین جو مؤلف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہین میرے نزدیک ہمارے بھائیونکو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہنچیگا میری دلی آرزو ہے کہ یہ کتاب حلیۂ انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے - خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بےنظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر اور مرد آزما [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ناظرین کو سال نو مبارک

سنہ ۱۳۲۶ھ

اس قوم کے لئے جو ہر روز پانچ اوقات اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑی ہو کر کم از کم بتیس بار الحمد للہ کہتی ہے وہ نئے سال کے چڑھنے پر بھی الحمد للہ ہی کہیگی۔ یہ نہیں کہ پچھلے سال کے الم انگیز واقعات کو دُہرا کر صف ماتم بچھاوے اور اوّل تو اس جماعت کے لئے جو خدا تعالےٰ کی خاص جماعت اور اس کے فضلوں کی مورد ہو۔ ایسے واقعات پیش ہی کم آتے ہیں کیونکہ کامل مؤمن ایک ہی روز سب فیصلہ کر دیتا ہے کہ یہ سب کچھ میرا نہیں خدا کا ہے۔ پس اس کے بعد اس پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اوسے کسی شے کی جدائی غم مین نہیں ڈالتی۔

نئے سال کے چڑھنے پر فطرۃً دلون مین نئے جذبات اُٹھتے ہین اور خاص جوش خاص سرور کی کیفیت طاری ہوتی ہے، سو ان سے ہم بھی خالی نہین۔ گو ان کا اظہار کسی وجہ سے دوسرے وقت پر ملتوی رکھنا پڑا ہو مگر تاہم دو ایک باتین ایسی ہین جنہین لکھ دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مسلمانون کی قومیت سے یہان تک تنزل کیا ہے کہ وہ دوسری اقوام کے رسوم مین فنا ہو گئے۔ یہان تک کہ اپنا سن اپنی تاریخ بھی بھول گئے۔ غور کر کے دیکھو کہ کتنے اسلامی اخبار ہین جو ہجری سن کے چڑھنے پر وہ مضمون لکھتے ہوں جو عیسوی سن کے چڑھنے پر لکھتے ہین۔ اسلام نے چاند پر جو تاریخون کا مدار رکھا تھا تو اس مین بہت سی حکمتین تھین مگر افسوس ہم کہ اس سے کچھ فائدہ نہ اوٹھایا اور غفلت و خود فراموشی نے یہان تک ترقی کی کہ کئی مسلمانون کو یہ بھی معلوم نہین ہوتا کہ اب کونسا ہجری سن ہے بلکہ کئی بعض ایسے مسلمان حضرات سے بھی ملا ہون جو جانتے ہی نہین کہ ہمارا اپنا بھی کوئی سن ہے اگر کسی نے رونا تھا تو ایسی باتون پر روتا۔ مرثیے پڑھنے تھے تو اس قومی ماتم پر پڑھتا مگر افسوس کہ ہم مین ایک ایسی قوم ہے۔ جو دوسری قومون کے طرز عمل کے خلاف بجائے خوشی کے سال چڑھتے ہی ماتم کرتی ہے۔ یہ ماتم۔ یہ گریہ وزاری یہ سینہ کوبی کس بات پر ہے کیا؟ صرف اس پر کہ امام جناب رسول الثقلین سید الکونین کے درجۂ شہادت ملا۔ اگر اپنے آقا اپنے سید اپنے مولیٰ کی سچی محبت تھی تو وہ خوش ہوتے کہ سبط النبی نے وہ علیٰ مقام پایا جسکی تعریف قرآن مجید مین وارد ہوئی۔ لیکن وہ نہین وہ اس پر جزع و فزع کرتے ہین کسی شریف کی بے آبروئی کا کوئی واقعہ گذرے تو وہ حتے الوسع اسے چھپانا چاہتا ہے۔ مگر یہ اہل بیت کی عفت مآب مستورات کی بے حجابی کو مبالغون کے ساتھ اس درجہ تک پہونچا دیتے ہین کہ بجائے اکرام کے توہین ہوتی ہے۔ معلوم نہین کہ اس واقعہ کو جو الٰہی مرضی کی ماتحت ہوا کیون اس قدر اہمیت دی جاتی ہے جبکہ شہیدان کربلا سے افضل حضرت علی المرتضیٰ پھر حضرت عمرؓ فاروق پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی نہایت مظلومی کے ساتھ شہید ہوئے ان حضرات کی اسلامی خدمات ظاہر ہین اور یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر کچھ مدت اور رہتے تو اسلام تمام دنیا مین پھیل جاتا ان کی شہادت پر خون کے آنسوؤن سے بھی کوئی روتا تو ہم اسے معذور سمجھتے۔ لیکن ان کو تو لوگ بھولے سے بھی یاد نہین کرتے اور روتے ہین تو نہین۔ جن کی بڑی اسلامی خدمت ہی ایک یہی ہے جو انتے اجر جزیل کا موجب ہوئی۔ اچھا یہ تو خلیفے تھے خود ہماری سرکار وہ فخر موجودات سرور کائنات جو اگر پیدا نہ ہوتا تو جہان ہی نہ ہوتا۔ وہ سید المعصومین خاتم النبیینؐ اس جہان سے اُٹھ گیا۔ اس مبارک وجود کی جدائی مین رونے والے عمر بھر روتے مگر حرام ہے جو کبھی ان کا ایک آنسو بھی گرا ہو۔ پھر یہ اگر سچی محبت تھی اور ہے وہ یزید و شمر کے طرز عمل سے قطعی متنفر اور ان پر لعنت بھیجنے والے ہین تو وہ خود اس مبارک وجود کی قدر کرتے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ دیکھو تم مین ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ ہان تم مین وہ ہے۔ جو صد حسین است درگریبانم۔ کہتا ہے۔ پس اے مسلم اور حر ... ... درحمۃ اللہ علیہم کے نثار خوانو! آگے بڑھو اور اس امام مظلوم کی نصرت مین جانین قربان کرو جو حق پر ہے اور حق کی بیعت لیتا ہے۔ اس کے مبارک قدم چومو! اور اپنے ان جذبات اور دلی ارمانون کو دل کھول کر نکالو جو شہید کربلا (علیہ التحیۃ والثناء) کے لئے تم اپنے جی مین رکھتے ہو۔

پیارے دوستو! مین تمہین سچ کہتا ہون کہ یہ باتین کسی شیعی کے بغض سے نہین بلکہ دردمند دل کی صدا ہے جو اس مضمون کی صورت مین نکلی۔ مبارک وہ جو اس آواز پر اپنے مذہبی تعصبات سے الگ ہو کر غور کرتے ہین شیعہ تو اس غلطی مین پھنسے ہی ہین۔ ہمارے سُنّی بھائی بھی کچھ اس رنگ مین رنگین ہوتے جاتے ہین اور محرم کے دنون مین مرثیہ خوانی کی مجلسون مین شریک ہوتے تعزئے بناتے ہین اور پھر کچھ شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہین۔ اس کے متعلق امام الائمہ حجۃ اللہ خلیفۃ اللہ علی الارض کا فتوے نقل کر دیا جاتا ہے کہ کم از کم ہمارے احمدی بھائی ہی اس سے الگ رہین۔

نیاز مند اکمل نے سوال کیا کہ محرم کی دسوین کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہین اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے (اماموں کے نام پر دینا تو حسب آیت وما اھل بہ لغیر اللہ حرام ہے)

فرمایا۔ ایسے کامون کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمین شرک کی طرف لیجاتی ہین۔ پس اس سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ایسی رسمون کا انجام اچھا نہین۔ ابتدا مین اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اسلئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہین۔ جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو۔ عقائد باطلہ دور نہین ہوتے۔

المفتی

نمبر ۱۲ سُود ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ پر بڑا قرض ہے دعا کیجئے۔

فرمایا۔ توبہ و استغفار کرتے رہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے۔ اسے رزق مین کشائش دیتا ہے۔

پھر پوچھا۔ کہ اتنا قرض کس طرح چڑھ گیا۔ اُس نے کہا بہت سا حصہ سود ہی ہے۔

فرمایا۔ بس پھر تو یہ شامت اعمال ہے۔ جو شخص اللہ کے حکم کو توڑتا ہے۔ اسے سزا ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے

پیش فرمادیا۔ کہ اگر سود سے لین دین سے باز نہ آؤ گے تو لڑائی کا اعلان ہے۔ خدا کی لڑائی یہی ہے کہ ایسے لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ہے۔ پس یہ مفلسی بطور عذاب اور سود لینے کا پھل ہے۔

اس شخص نے کہا۔ کیا کریں مجبوری سے سودی قرضہ لیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے خدا اس کا کوئی سبب پردۂ غیب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقعہ نہیں بناتا کہ وہ سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا، چوری۔ ایسے ہی یہ سود دینا اور لینا ہے کس قدر نقصان دہ یہ بات ہے۔ کہ مال بھی گیا حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ مثلاً نکاح ہے۔ اس میں کوئی خرچ نہیں طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہو گیا۔ بعد ازاں ولیمہ سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعت نہ ہو نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ انسان اگر کفایت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں جو ان کی تباہی کا موجب ہے۔ دیکھو! سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں۔ سور کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔ اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے۔ تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان ہے ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اسے حاجت ہی نہیں پڑتی۔ مسلمان اگر اس ابتلا میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔ ہندو اگر یہ گناہ کرتے ہیں تو مالدار ہو جاتے ہیں۔ مسلمان یہ گناہ کرتے ہیں تو تباہ ہو جاتے ہیں۔ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق۔ پس کیا ضروری نہیں۔ کہ مسلمان اس سے باز آئیں۔

انسان کو چاہئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدنظر رکھے تاکہ سودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔ ابھی کل ایک شخص کا خط آیا تھا کہ ہزار روپیہ دے چکا ہوں ابھی پانچ چھ سو باقی ہے پھر مصیبت یہ ہے کہ عدالتیں بھی ڈگری دے دیتی ہیں۔ مگر اس میں عدالتوں کا کیا گناہ۔ جب اس کا اقرار موجود ہے تو گویا اس کے یہ معنے ہیں کہ سود دینے پر راضی ہے پس وہاں سے ڈگری جاری ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ بہتر تھا کہ مسلمان اتفاق کرتے اور کوئی فنڈ جمع کرکے تجارتی طور سے اسے فروغ دیتے تاکہ کسی بھائی کو سود پر قرضہ لینے کی حاجت نہ ہوتی بلکہ اسی مجلس سے ہر صاحب ضرورت اپنی حاجت روائی کر لیتا اور میعاد مقررہ پر واپس دے دیتا۔ (احمدی متمول احباب توجہ کریں)

حکیم فضلدین صاحب نے سنایا کہ علامہ نور الدین بھیرہ میں حدیث پڑھا رہے تھے۔ باب الربوا تھا۔ ایک سود خوار ساہوکار آکر پاس بیٹھ گیا۔ جب سود کی ممانعت سنی تو کہا اچھا مولوی صاحب آپ کو نکاح کی ضرورت ہو تو پھر کیا کریں۔ انہوں نے کہا بس ایجاب قبول کر لیا جائے پوچھا اگر رات کو گھر میں کھانا نہ ہو تو پھر۔ کہا کہ جنگل سے لکڑیوں کا گٹھا باہر سے لاؤں۔ روز بیچ کر کھاؤں۔ اس پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ کہنے لگا۔ آپ کو دس ہزار تک اگر ضرورت ہو تو مجھ سے بلا سود لے لیں۔

فرمایا۔ دیکھو جو حرام پر جلدی نہیں دوڑتا بلکہ اس سے بچتا ہے، تو خدا تعالیٰ اس کے لئے حلال کا ذریعہ نکال دیتا ہے۔ مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا۔ جو سود دینے اور لینے سے حرام کاموں سے بچے۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے کوئی سبیل بنا دیگا۔ ایک کی نیکی اور نیک خیال کا اثر دوسرے پر بھی پڑتا ہے۔ کوئی اپنی جگہ پر استقلال رکھے تو سود خوار بھی مفت دینے پر راضی ہو جاتے ہیں۔

اخبار کے متعلق ایک مشورہ

اخویم صادق الامۃ مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے کئی دن سے قادیان کے حالات معلوم نہ ہوتے تھے۔ اس لئے میں بدر کی تلاش و انتظار میں تھا۔ کہ کل رات کے نو بجے محمد حسین صاحب احمدی نے آکر کہا کہ بدر شام کو آگیا تھا۔ مگر افسوس کہ دوکان بند ہے۔ میں نے کہا کہ دوکان کتنی دور ہے۔ کہا کہ دو میل۔ میں نے کہا کہ اٹھو چلیں۔ غرض ہم دونوں گئے اور چار میل کی مسافت طے کرکے اخبار لے آئے اور گئے دیکھے بدر دیکھتے دیکھتے بدر نکل آیا۔ جب آرام کیا۔

میری رائے میں ایک بات آئی ہے۔ اس کو پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور وہ یہ کہ بدر سے دنیاوی خبروں کے صفحے علیحدہ کرنا اور ان کے خواہش مند سے ایک روپیہ کا اضافہ لینا اور اگر ایک بار دے تو اس سے لے لینا۔ موزوں نہیں۔ گو اس سے ایڈیٹر صاحب کی نیک نیتی و دردمندی جو ان کی ودیعت میں رکھی ہوئی ہے ظاہر ہوتی ہے مگر اس سے کام کی کثرت ہو جائیگی اور رجسٹر علیحدہ رکھنے پڑیں گے اور تعجب نہیں کہ ایک دو کلرک کی ضرورت محسوس ہو اور قلت روپیہ کے باعث اس کو مشکل و صعب نظر آئے۔ علاوہ ازیں یہ تمام جماعت مساوی فائدہ نہ اٹھا سکے گی جو نہایت نامناسب ہے۔ [illegible] تو ہم نے گوارا کر لیا لیکن دنیوی پرچہ نہ لینے والے دوستوں کی تعداد ایسی کم نکلی کہ یہ تجویز مجبوراً منسوخ کرنی پڑی۔ چالیس پچاس خریداروں کے واسطے تمام انتظام کر دینا مناسب نہ تھا اس واسطے اب سب خریداروں کو ایک ہی طرز کا اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر) اس سب کی بجائے ہفتہ میں دو بار صحیح معنوں میں ہو یعنی دن مقرر کیا جائے اور تاریخ نہ کی جائے۔ اور اگر اس میں اخراجات زیادہ معلوم ہوتے ہوں تو ایک اور صورت ہے وہ یہ کہ قیمت مبلغ صہ روپیہ ہو۔ اور اخبار مہینہ میں آٹھ بار شائع ہو اس صورت گو ہفتہ وار نہ کہلا سکیگا مگر اس کے قریب قریب ہوگا اور سال تمام میں نو پرچے بچ جائیں گے۔ جس سے کئی سو روپے کا فائدہ اخبار کو پہنچ جائیگا اور پبلک کو چنداں محسوس ہی نہ ہوگا۔ اگر ہفتہ میں دو بار ہو تو فبہا المراد ورنہ سال بھر از روئے حساب ۹۶ اور ایک ہفتہ رخصت منہا نکالکر ۹۵ پرچے مبلغ صہ کے عوض لے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ۲۵ خریدار مبلغ صہ والے دونگا۔ وما توفیق الا باللہ۔

ابو سعید عربی۔ کلکتہ۔

ہم نے تو یہ تجویز کی تھی کہ آپ کی مقرر فرمودہ قیمت پر اخبار ہفتہ میں دو بار کر دیا جائے۔ مگر بعض بزرگ دوستوں کے مشورہ سے قرار پایا۔ کہ سردست اخبار بدر ہفتہ وار ہی رہے۔ بہر حال آپ کے وعدہ امداد متعلق ۲۵ خریداروں کا شکریہ ہے۔ جو امید ہے۔ کہ آپ موجودہ صورت میں ہی پورا فرماویں گے۔ ایڈیٹر)

المفتی

معاملات تجارت میں سود [۱۲۴] ایک صاحب کا ایک خط حضرت کی خدمت میں پہونچا۔ کہ جب بنکون کے سُود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مدنظر رکھ کر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سو اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی۔ ملکی۔ تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہوکر سُود کا لین دین جاری ہو سکتا ہے یا نہین۔

فرمایا۔ اِس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کھولنا چاہتے ہین۔ کہ جو جی چاہے کرتے پھرین۔ ہمنے یہ نہین کہا کہ بنک کا سود بہ سبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور کہانا جائز ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام مین اور دینی ضروریات مین اسکا خرچ جائز ہونا تبلایا گیا ہے۔ وہ بہی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہین سکتا اور دین غریب ہو رہا ہے۔ کیونکہ کوئی شے خدا کیواسطے تو حرام نہین۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات سو ان کیواسطے اور ایسی باتون کے واسطے سود بالکل حرام ہے۔ وہ جواز جو ہمنے تبلایا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے۔ کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ مین جلانا شرعاً منع ہے۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائز ہے۔ کہ اس زمانہ مین اگر کہین جنگ پیش آوے۔ تو توپ بندوق کا استعمال کرے۔ کیونکہ دشمن بہی اسکا استعمال کر رہا ہے۔

تراویح کی رکعات [۱۲۵] تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کیوقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے۔ مگر پہلی رات بہی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت مین ہے۔ کہ آپنے رات کے اوّل حصے مین اسے پڑھا۔ بیس رکعات بعد مین پڑہی گئیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تہی جو پہلے بیان ہوئی۔

تعزیت کا خط

وطن سے دُور اور اپنے عزیز سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہمارے مکرم دوست السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا آپکے ساتھ ہو اور آپ پر اپنی رحمتین نازل فرمائے۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہونچ چکی ہوگی۔ ایسے وقت مین کن الفاظ کے ساتھ مین آپکے پاس پہونچ سکتا ہون جن سے آپکے دل مین طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین جب یہ جانکاہ خبر پہونچی ہے تو حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان کیطرف سے مین آپ کو خط لکھون جس سے آپکے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو۔ ایسے جوان خوبصورت ہونہار فرزند کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کر لینا ہر ایک شخص کا کام نہین لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا یہان بہی ہو چکا ہے۔ اور وہ آپکے امام اور پیر کے گھر مین ہُوا ہے مین دیکہتا تہا کہ حضرت اقدس کو میان مبارک احمدؐ کے ساتھ جسقدر محبت تہی۔ آپ کو خود معلوم ہوگا اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تہا لیکن حضرت نے کیا خود بیوی صاحبہ نے اس صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ فرمایا۔ جب خدا کی اس مین رضا ہے۔ تو مین خدا کو راضی رکھنا چاہتی ہون۔ خواہ ہزار مبارک احمدؐ وہ لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تہا یہ خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک کہ تم اپنی پیاری چیزین خدا کے راہ مین نہ دو۔ تم بھلائی کو پا نہین سکتے۔ خدا بڑا قادر اور حکیم ہے۔ اس نے آپ پر ایک ابتلا وارد کیا ہے اور اس کا فضل خالی از حکمت نہین اور ابتلاء ایک بڑے انعام کو اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ابتلاء گذشتہ گناہون کو بخشواتا ہے۔ اور آئیندہ کیواسطے نعمتون کا دروازہ کھولتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام کے دس جون بیٹے ہلاک ہوئے پر اس نے صبر کے ساتھ سب کچھ پایا۔ اور پہلے سے بہی بڑھکر پایا خدا تعالے نے آپ کو ایک بڑا موقعہ دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کرین۔ کیونکہ دنیا مین سب سے پیاری شئے جو آپ کی تہی وہ اُس نے لے لی اور آپسے مانگے بغیر لے لی۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کرین اگر وہ خوش ہو گیا تو پھر کوئی غم نہین۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے۔

میرے خیال مین بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کر کے وطن کو آجاوین۔ آپ کو گئے ہوئے بہی بہت عرصہ ہو گیا ہے۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

آپکا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

۲۹ر جنوری ۸ء

اس خط کو لکہ کر مین نے حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے بہی چند سطرین لکہدین۔ تاکہ بابو صاحب کے مُردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہون۔ جسپر حضور نے مفصلہ ذیل چند سطور ارقام فرمائین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سُنت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ جب کسی پر مُصیبت نازل کرتا ہے تو بعد مین اُس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا بہی سامان کر دیتا ہے سو مناسب ہے کہ پوری استقامت کے ساتھ خدا تعالےٰ پر توکل کرین خدا تعالیٰ اور اولاد دیدیگا ان مُصیبتون سے دنیا مین کوئی خالی نہین۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر وہی خدا تعالےٰ کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قضاء و قدر کی تلخی پر صبر کرتے ہین۔ والسلام

میرزا غلام احمدؐ۔

مباہلہ

پیارے اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہر بار مین شائع فرماکر ممنون فرماوین۔ والسلام

خادم۔ ماسٹر عبد العزیز احمدی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی

آج واقعہ ۵ر جنوری ۸ء کو تین بجے (ظہر اور عصر کے درمیان) فیمابین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپخانہ بازار مین مباہلہ ہوا۔

حاضرین بابو عطاء اللہ صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ انبالہ اور خادم از جماعت احمدیہ۔ غیر احمدی جماعت مین سے علاوہ ایک کثیر اژدہام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبد الغنی صاحب اہد الادیا ٹھیکیدار موجود تھے۔

بابو محمد یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعاوی مہدویت اور عیسویت کی تصدیق فرماکر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدی اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہین ہے تو اللہ تبارک وتعالےٰ مجھکو فریق ثانی کے عین حیات مین ہلاک کر دے جماعت احمدیہ کے ممبرون نے آمین کہی۔

حافظ محمد ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ مین مرزا کو ان کے تمام دعودن مین مفتری اور کاذب سمجھتا ہون اور میرا ایمان ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جو اس وقت عنصری وجود کے ساتھ آسمان پر زندہ ہے اتریگا [illegible]

تفسیر القرآن

خداتعالیٰ کے ان مبارک لوگون سے جنھین قرآن مجید مین تدبر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے اور جنھین فرقان حمید کے معانی سمجھنے کے لیئے فہم سلیم دیا جاتا ہے۔ میرے مخدوم و مکرم مولوی سرور شاہصاحب بھی ہین۔ آپ نے ایک تفسیر لکھنی شروع کی ہے جو حقائق و معارف کی پیاسی قوم کے لئے انشاءاللہ آب حیات کا کام دینے والی ہے۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھہ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا نورٌ علیٰ نور ہے۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتوں کے موافق دو باتون کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تو یہ کہ یون تو سب مسلمان کہا کرتے ہین قرآن مجید فصیح بلیغ ہے۔ مگر بہت کم مفسرین ہین جنہون نے اسے ہر آئیت مین ثابت کیا ہے اور یہ بتایا ہے۔ کہ اس آئیۃ مین فلان فلان لفظ اختیار کئے گئے ہین اور مراد کے اظہار کیلئے یہ اسلوب کلام جو رکھا گیا ہے۔ تو اس مین یہ حکمتین اور یہ خوبیان ہین۔ مولانا مکرم نے اس بات کو بہت مدنظر رکھا ہے جسے پڑھکر ایک خاص لذت حاصل ہوتی ہے۔ دوم عام طور سے یہ بات آجکل جنٹلمین پارٹی مین اور دیگر مذاہب کے نادان معترضون مین پھیلی ہوئی ہے۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہین۔ پہلی آیۃ کو دوسری سے کوئی علاقہ نہین ہوتا۔ مولویصاحب نے اس اعتراض کو عملی رنگ مین اُٹھایا ہے اور ثابت کردیا ہے۔ کہ پہلی آئیت دوسری آئیت سے اور پہلا رکوع دوسرے رکوع سے ضرور ربط رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان مین وہ زور طبیعت دکھلایا ہے۔ کہ پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا ہے۔ اور بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے۔ کہ بس یہی معنے تھے۔ جو اس مرد خدا نے بیان کردیئے۔ مین اورون کی نہین کہتا اپنی کہتا ہون۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہین کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہائت آزاد (آجکل کی آزادی نہ سمجھی جائے) واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نورالدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لکھتے ہین پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامل لکھدیتے ہین۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگون مین ہوتا ہے۔ اسلام کے تنزل کے اسباب مین سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس کے علماء مین تقلید کا مادہ پیدا ہوگیا۔ اور جب سے یہ سست بخی بہوت ہم مین گھس آیا۔ ہمین نہ دین کا رکھا نہ دنیا کا۔ صرف ایک مامور من اللہ ہی ہے جسکا حق ہر کہ اس کے آگے اپنی رائے کے ہتھیار کو رکھدیا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہین۔ سخت افسوس ہے کہ باوجود ان خوبیون کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے۔ بعض اصحاب کو ابھی یہ خبر ہی نہین کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہو رہی ہے۔ اب مین دیکھتا ہون کہ بدر کے خریدارون مین سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہین۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگون کو مایوس کرنیوالا ہے اسطرح تو تفسیر کبھی کی زندگی مین ختم نہین ہوسکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹون کے ساتھہ پہلے لکھدین۔ جس مین ان کے معلومات بالاجمال آجاوین اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے بھی زیادہ شرح و بسط کے ساتھہ چلی جائے۔ تو بہت خوب ہو۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے اب تک ایک مترجم قرآن مجید بھی شائع نہ ہوسکے ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باہمت آدمی ہین مگر وہ بھی اب ہمت ہارتے جاتے ہین۔ شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ شائع کردینا کوئی بڑی بات نہین۔ چودہوین صدی تک ترقی

خیر الامور اوسطہا

ہر امر مین اعتدال نہائت ضروری ہے جیسے دن بھر چارپائی پر لیٹے رہنا جسمانی صحت کے لئے مُضر ہے ایسے ہی سارا دن کھیلتے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کھیلنے سے مزاج مین آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہوجاتی ہے۔ انسان کی زندگی کا یہ منشا نہین کہ وہ بہائم کیطرح کھانے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کامون سے جو وقت بچے وہ سب کھیلنے مین لگادے اس خیال سے کہ میرا جسم موٹا ہوجائے۔ کیونکہ موٹا ہونا کوئی فخر کی بات نہین اگر موٹاپے کو افضیلت مین دخل ہوتا۔ تو ہاتھی گینڈا ابجائے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بہت کھیلنے سے انسان کا جسم مضبوط نہین ہوتا۔ جن لوگون نے سینڈو کی ہدایات کو پڑھا ہے وہ جانتے ہین کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے۔ تو جسم کے حق مین بہت مفید ہے۔ پس صبح اُٹھتے ہی کھیل مین مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دھن مین شام کردینا سوائے اس کے کچھہ فائدہ نہین دیتا کہ مزاج مین وحشت پیدا ہوجائے۔ پھر کسی علمی فکر مین طبیعت نہین لگتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہین کہ ہم آنے والے زمانے مین کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہین وہ اپنی روحانی و علمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہین۔ واللہ الہادی

(اکمل)

مسجد مبارک مین ایک کلاک کی ضرورت

زمانہ موجودہ مین جو ایجادین ہوئی ہین اگر انہین دین کی خادم بنالیا جائے۔ تو میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہوسکتی۔ کون مسلمان نہین جانتا کہ قرآن مجید مین ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً وارد ہے یعنی نمازون کیلئے خاص اوقات مُقرّر ہین اس سے وقت کی پابندی کا سبق بھی ملتا ہے کیا اچھا ہو کہ مسجد مبارک مین ایک خوشنما صحیح چلنے والا کلاک لگادیا جائے۔ جس سے وقت کی دریافت مین مدد ملتی رہیگی۔ ضرورت تو بہت ہے اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ سعادت کس کے حصہ مین آتی ہے اور کون صاحب استطاعت سابق بالخیرات اس کار خیر مین سب سے پہلے حصہ لیکر ثواب لیتا ہے۔ تاکہ ان کی یاد دلانے والا انسان نمازیون کے پیش نظر رہ کر دعا کی تحریک کرتا رہے۔ (اکمل)

نلکہ کی ضرورت

پچھلے دنون مسافر خانہ مین ایک نلکہ کی ضرورت پیش کیگئی تھی۔ واقعی صبح کیوقت سرد پانی کی تکلیف اٹھانیوالے اس تجویز کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہین۔ مہمانون کیلئے اسکی بہت ضرورت ہے۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (اکمل)

شرمناک غلطیان

مسلمانون نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب بھی جاتا رہا بعض ایسی ایسی فاش غلطیان اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہین کہ دیکھہ کر طبیعت مکدر ہو جاتی ہے۔ اور دل ہی دل مین کہا جاتا ہے کہ آہی مسلمانون پر کبھی یہ زمانہ بھی آنا تھا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ لکھہ سکین گے۔ عید اضحےٰ کو کئی ایسے اخبارون مین جو اسلامی کہلاتے ہین یا جن کے اڈیٹر مسلمان ہین ناظرین نے عید الضحےٰ لکھا ہوا دیکھا ہوگا۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ کو حماقت سے محمد الرسول اللہ اور السلام علیکم کو السلام و علیکم لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے۔ کسی عربی خط مین تمیم کی پیش نے واؤ

المفتی

۱۲۴ معاملات تجارت مین سود ایک صاحب کا ایک خط حضرت کی خدمت مین پہونچا۔ کہ جب بنکون کے سُود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مدنظر رکھکر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سو اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی۔ ملکی۔ تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہوکر سُود کا لین دین جاری ہوسکتا ہے یا نہین۔

فرمایا۔ اِس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کہولنا چاہتے ہین۔ کہ جو جی چاہے کرتے پھرین۔ ہمنے یہ نہین کہا کہ بنک کا سود بہ سبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور کہانا جائز ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام مین اور دینی ضروریات مین اسکا خرچ جائز ہونا تبلایا گیا ہے۔ وہ بہی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہین سکتا اور دین غریب ہورہا ہے۔ کیونکہ کوئی شے خدا کیواسطے تو حرام نہین۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات سو ان کیواسطے اور ایسی باتون کے واسطے سود بالکل حرام ہے۔ وہ جواز جو ہمنے تبلایا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے۔ کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ مین جلانا شرعاً منع ہے۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائز ہے۔ کہ اس زمانہ مین اگر کہین جنگ پیش آوے۔ تو توپ بندوق کا استعمال کرے۔ کیونکہ دشمن بہی اسکا استعمال کررہا ہے۔

۱۲۵ تراویح کی رکعات تراویح کے متعلق عرض ہُوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے۔ اور آپ تہجد کیوقت ہی پڑہا کرتے تھے اور یہی افضل ہے۔ مگر پہلی رات بہی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت مین ہے۔ کہ آپنے رات کے اوّل حصے مین اسے پڑہا۔ بیس رکعات بعد مین پڑہی گئیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تہی جو پہلے بیان ہوئی۔

تعزیت کا خط

وطن سے دُور اور اپنے عزیز سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہمارے مکرم دوست السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا آپکے ساتھ ہو اور آپ پر اپنی رحمتین نازل فرمائے۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہونچ چکی ہوگی۔ ایسے وقت مین کن الفاظ کے ساتھ مین آپکے پاس پہونچ سکتا ہون جن سے آپکے دل مین طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین جب یہ جانکاہ خبر پہونچی ہے تو حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان کیطرف سے مین آپ کو خط لکھون جس سے آپکے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو۔ ایسے جوان خوبصورت ہونہار فرزند کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کرلینا ہر ایک شخص کا کام نہین لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا یہان بہی ہوچکا ہے۔ اور وہ آپکے امام اور پیر کے گھر مین ہُوا ہے مین دیکھتا تہا کہ حضرت اقدس کو میان مبارک احمدؐ کے ساتھ جسقدر محبت تہی۔ آپ کو خود معلوم ہوگا اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تہا لیکن حضرت نے کیا خود بیوی صاحبہ نے اس صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ فرمایا۔ جب خدا کی اس مین رضا ہے۔ تو مین خدا کو راضی رکھنا چاہتی ہون۔ خواہ ہزار مبارک احمدؐ وہ لے لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تہا پر خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک تم اپنی پیاری چیزین خدا کے راہ مین نہ دو۔ تم بہلائی کو پا نہین سکتے۔ خدا بڑا قادر اور حکیم ہے۔ اس نے آپ پر ایک ابتلاء وارد کیا ہے اور اس کا فضل خالی از حکمت نہین اور ابتلاء ایک بڑے انعام کو اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ابتلاء گذشتہ گناہون کو بخشواتا ہے۔ اور آئندہ کیواسطے نعمتون کا دروازہ کھولتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام کے دس جون بیٹے ہلاک ہوگئے پر اس نے صبر کے ساتھ سب کچھ پایا۔ اور پہلے سے بہی بڑھکر پایا خدا تعالےٰ نے آپ کو ایک بڑا موقعہ دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کرین۔ کیونکہ دنیا مین سب ہماری شئے جو آپ کی تہی وہ اُس نے لے لی اور آپ سے مانگے بغیر لے لی۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کرین اگر وہ خوش ہوگیا تو پھر کوئی غم نہین۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے۔

میرے خیال مین بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کرکے وطن کو آجاوین۔ آپ کو گئے ہوئے بہی بہت عرصہ ہوگیا ہے۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

آپکا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء

اس خط کو لکھ کر مین نے حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے بہی چند سطرین لکھدین۔ تاکہ بابو صاحب کے مُردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہون جسپر حضور نے مفصلہ ذیل چند سطور ارقام فرمائین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سُنّت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ جب کسی پر مُصیبت نازل کرتا ہے تو بعد مین اُس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا بہی سامان کردیتا ہے سو مناسب ہے کہ پوری استقامت کے ساتھ خدا تعالےٰ پر توکل کرین خدا تعالیٰ اور اولاد دیدیگا ان مُصیبتون سے دنیا مین کوئی خالی نہین۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر وہی خدا تعالےٰ کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قضاء و قدر کی تلخی پر صبر کرتے ہین۔ والسّلام

مرزا غلام احمدؐ۔

مباہلہ

پیارے اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہربار مین شائع فرماکر ممنون فرماوین۔ والسلام

خادم۔ ماسٹر عبد العزیز احمدی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چہاؤنی

آج واقعہ ۵ جنوری ۱۹۰۷ء کو تین بجے (ظہر اور عصر کے درمیان) فیمابین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپخانہ بازار مین مباہلہ ہُوا۔

حاضرین بابو عطاء اللہ صاحب ڈیٹرزی اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ انبالہ اور خادم از جماعت احمدیہ۔ غیر احمدی جماعت مین سے علاوہ ایک کثیر اژدہام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبد الغنی صاحب اللہ دیا ٹھیکیدار موجود تہے۔

بابو محمد یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعاوی مہدویت اور عیسویت کی تصدیق فرماکر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہین ہے تو اللہ تبارک وتعالےٰ مجھکو فریق ثانی کے حین حیات مین ہلاک کردے جماعت احمدیہ کے ممبرون نے آمین کہی۔

حافظ محمد ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ مین مرزا کو ان کے تمام دعوون مین مفتری اور کاذب سمجھتا ہون اور میرا ایمان ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جو اس وقت عنصری وجود کے ساتھ آسمان پر زندہ ہے آتریگا۔

تفسیر القرآن

خدا تعالی کے ان مبارک لوگون سے جنھین قرآن مجید مین تدبر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے اور جنھین فرقان حمید کے معانی سمجھنے کے لئے فہم سلیم دیا جاتا ہے۔ میرے مخدوم و مکرم مولوی سرور شاہ صاحب بھی ہین۔ آپ نے ایک تفسیر لکھنی شروع کی ہے جو حقائق و معارف کی پیاسی قوم کے لئے انشاء اللہ آب حیات کا کام دینے والی ہے۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا نور علیٰ نور ہے۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتوں کے موافق دو باتون کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تو یہ کہ یوں تو سب مسلمان کہا کرتے ہین قرآن مجید فصیح بلیغ ہے۔ مگر بہت کم مفسرین ہین جنہوں نے اسے ہر آیت مین ثابت کیا ہے اور یہ بتایا ہے۔ کہ اس آیۃ مین جو یہ لفظ اختیار کئے گئے ہین اور مراد کیلئے یہ اسلوب کلام جو رکھا گیا ہے۔ تو اس مین یہ حکمتین اور یہ خوبیان ہین۔ مولانا مکرم نے اس بات کو بہت مدنظر رکھا ہے جسے پڑھ کر ایک خاص لذت حاصل ہوتی ہے۔ دوم عام طور سے یہ بات آجکل جنٹلمین پارٹی مین اور دیگر مذاہب کے نادان معترضون مین پھیلی ہوئی ہے۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہین۔ پہلی آیۃ کو دوسری سے کوئی علاقہ نہین ہوتا۔ مولویصاحب نے اس اعتراض کو عملی رنگ مین اٹھایا ہے اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ پہلی آیت دوسری آیت سے اور پہلا رکوع دوسرے رکوع سے ضرور ربط رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان مین وہ زور طبیعت دکھلایا ہے۔ کہ پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا ہے۔ اور بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے۔ کہ بس یہی معنے تھے۔ جو اس مرد خدا نے بیان کر دئے۔ مین اورون کی نہین کہتا اپنی کہتا ہون۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہین کر سکتا۔ اللہ تعالی ان کو جزائے خیر دے۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہائت آزاد (آجکل کی آزادی نہ سمجھی جائے) واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نورالدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لکھتے ہین پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامل لکھدیتے ہین۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگون مین ہوتا ہے۔ اسلام کے تنزل کے اسباب مین سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس کے علماء مین تقلید کا مادہ پیدا ہو گیا۔ اور جب سے یہ سست بچی بہوت ہم مین گھس آیا۔ ہمین نہ دین کا رکھا نہ دنیا کا۔ صرف ایک مامور من اللہ ہی ہے جسکا حق ہر کہ اس کے آگے اپنی رائے کے ہتھیار کو رکھدیا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہین۔ سخت افسوس ہے کہ باوجود ان خوبیون کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے۔ بعض اصحاب کو ابھی یہ خبر ہی نہین کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہو رہی ہے۔ اب مین دیکھتا ہون کہ ہمارے خریدارون مین سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہین۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگون کو مایوس کرنیوالا ہے اسطرح تفسیر کبھی کی زندگی مین ختم نہین ہو سکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹون کے ساتھ پہلے لکھدین۔ جس مین ان کے معلومات بالاجمال آجاوین اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے بھی زیادہ شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے۔ تو بہت خوب ہو۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے ابتک ایک مترجم قرآن مجید بھی شائع نہ ہو سکے ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باہمت آدمی ہین مگر وہ بھی اب ہمت ہارتے جاتے ہین۔ شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ شائع کر دینا کوئی بڑی بات نہین۔ چودھوین صدی تک ترقی [illegible]

خیر الامور اوسطہا

ہر امر مین اعتدال نہایت ضروری ہے جیسے دن بھر چارپائی پر لیٹے رہنا جسمانی صحت کے لئے مضر ہے ایسے ہی سارا دن کھیلتے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کھیلنے سے مزاج مین آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہو جاتی ہے۔ انسان کی زندگی کا یہ منشا نہین کہ وہ بہائم کیطرح کھانے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کامون سے جو وقت بچے وہ سب کھیلنے مین لگا دے اس خیال سے کہ میرا جسم موٹا ہو جائے۔ کیونکہ موٹا ہونا کوئی فخر کی بات نہین اگر موٹاپے کو افضیلت مین دخل ہوتا۔ تو ہاتھی گینڈا بجائے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بہت کھیلنے سے انسان کا جسم مضبوط نہین ہوتا۔ جن لوگون نے سینڈو کی ہدایات کو پڑھا ہے وہ جانتے ہین کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے۔ تو جسم کے حق مین بہت مفید ہے۔ پس صبح اٹھتے ہی کھیل مین مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دھن مین شام کر دینا سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین دیتا کہ مزاج مین وحشت پیدا ہو جائے۔ پھر کسی علمی فکر مین طبیعت نہین لگتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہین کہ ہم آنے والے زمانے مین کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہین وہ اپنی روحانی و علمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہین۔ واللہ الہادی

(اکمل)

مسجد مبارک مین ایک کلاک کی ضرورت

زمانہ موجودہ مین جو ایجادین ہوئی ہین اگر انہین دین کی خادم بنا لیا جائے۔ تو میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہو سکتی۔ کون مسلمان نہین جانتا کہ قرآن مجید مین ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتاباً موقوتاً وارد ہے یعنی نمازون کیلئے خاص اوقات مقرر ہین اس سے وقت کی پابندی کا سبق بھی ملتا ہے کیا اچھا ہو کہ مسجد مبارک مین ایک خوشنما صحیح چلنے والا کلاک لگا دیا جائے۔ جس سے وقت کی دریافت مین مدد ملتی رہیگی۔ ضرورت تو بہت ہے اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ سعادت کس کے حصہ مین آتی ہے اور کون صاحب استطاعت سابق بالخیرات اس کار خیر مین سب سے پہلے حصہ لیکر ثواب لیتا ہے۔ تاکہ ان کی یاد دلانے والا نشان نمازیون کے پیش نظر رہ کر دعا کی تحریک کرتا رہے۔ (اکمل)

نلکہ کی ضرورت

پچھلے دنون مسافر خانہ مین ایک نلکہ کی ضرورت پیش کیگئی تھی۔ واقعی صبح کیوقت سرد پانی کی تکلیف اٹھانیوالے اس تجویز کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہین۔ مہمانون کیلئے اسکی بہت ضرورت ہے۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (اکمل)

شرمناک غلطیان

مسلمانون نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب بھی جاتا رہا بعض ایسی ایسی فاش غلطیان اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہین کہ دیکھ کر طبیعت مکدر ہو جاتی ہے۔ اور دل ہی دل مین کہا جاتا ہے کہ الٰہی مسلمانون پر کبھی یہ زمانہ بھی آنا تھا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ لکھ سکین گے۔ عید اضحے کو کئی ایسے اخبارون مین جو اسلامی کہلاتے ہین یا جن کے اڈیٹر مسلمان ہین ناظرین نے عید الضحے لکھا ہوا دیکھا ہو گا۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ کو حماقت سے محمد الرسول اللہ اور السلام علیکم کو السلام و علیکم لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے۔ کسی عربی خط مین جیم کی پیش نے واؤ

کا دہوکہ دیا ہے۔ اب انگریزی یہان تک گھر کر گئی ہے۔ کہ محمدن کالج کو بہی محامڈن کالج لکھتے ہین۔ شرم! یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ ذٰلک مبلغھم من العلم اور خاتم الخلفاء سید الاولیاء سے مقابلہ کرنے کو تیار۔ ع

ایاز قدر خود بشناس (الکمل)

آجکل کے صوفیوں کے راز

صوفیانہ ذکر مین یہ شرائط ہین کہ مضغہ قلب کیطرف توجہ رکہین اور اس کی حرکت سے لفظ اللہ سمجھین اور حبس نفس یا کم سے کم حصر نفس کی ضرورت ہے ساتہہ ہی تصورِ شیخ یا صورت کمتوبی زرین اسم الذات بھی ہو اور ہیئات نشست مربع باین شرط کہ انگوٹھا شریان زانو پر رہے۔ آنکھین بند اور اس طرح بھی قلب مین حرارت محرکہ نہ پیدا ہو۔ تو پاس انفاس کیا جائے بلکہ ذکر جہر لا الٰہ الا اللہ بہ شرائط تصورِ پیر وتخیل نفی ماسوا اور ضرب الا اللہ علی القلب وغیرہ وغیرہ پہلے بہل باتعداد تسبیح پر ہونا چاہیئے۔ پھر صرف "الا اللہ" بالمضاعفہ۔ پھر محض اللہ اللہ گو کلام غیر مفید یا بے معنی ہوتا جائے۔

یہ کوئی سنت احمدیہ اور اتباع نبی کریم نہین ہے اور نہ آثار صحابہ مین ان اذکار اور وظائف اور اشغال کا نام ونشان ہے۔ یہ قواعد ہین علم یوگ یا مسمریزم وعلم قوائے روحانیہ کے جو قدیم سے رائج ہین اور انہی سے مستنبط ہین۔ یہ شرائط ہی راز کی باتین ہین جن کے ساتہہ ذکر لگا کر یہ دہوکہ دیا گیا ہے۔ کہ گویا قلب کا جاری ہونا اور معمول اور میڈیم یعنی مرید کا متاثر ہونا پیرو مرشد کی کرامات ہے۔ حالانکہ مسمریزم مین یہ عام رواج ہو رہا ہے۔ اور صوفیوں کی کرامات طشت از بام ہو چکی ہین۔ جن لوگوں پر یہ راز منکشف ہو گیا ہے وہ ان لوگوں سے برگشتہ ہو گئے۔ یہ کوئی بڑی بات نہین غضب ہے تو یہ ہے کہ جہان کے معتقد ہین۔ وہ اعمال صالحہ مسنونہ صوم وصلوٰۃ اور قرآن تدبر سے پڑھنے اور ہر کام مین اتباع النبی الکریم کرنے کو لغو جانتے ہین۔ بعض تو شریعت کو ایک لعنت سمجھ کر تارک الصوم والصلوٰۃ ہو گئے اور ربقہ شرع سے باہر نکل گئے اور بعض بلحاظ اسلام ومسلمین حضرت خاتم النبیین کے باندہے ہوئے قانون سے باہر نکلنا موجب عار جانتے ہین یا اعتقادی رنگ مین باعث عذاب وعتاب آخرت مانتے ہین۔ لیکن ان اعمال مسنونہ کو وصل باللہ یا لقاء الٰہیہ کا موصل ہرگز نہین جانتے۔ یہی سبب ہے۔ کہ نمازوں کو سنوار سنوار کر اور قرآن کریم تدبر سے نہین پڑہتے اور وظائف کو بہی بلحاظ ترجمہ ومضامین نہین پڑھتے۔ صرف ان کا یہی مذہب ہے۔ کہ فنا فی الشیخ کے لئے اس کا تصور اور اس کا فرمودہ وظیفہ کرتے رہنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ اپنے آپ کو عین مرشد یا اس کا مظہر جان کر اس کے اعمال سے متلبس ہو جائے اور بے تکلف یہ کیفیت اس کے دل مین سما جائے۔ بعینہ جیسے بت پرست کرتے ہین۔ چونکہ یکسوئی خیال سے کچھ صفائی بہی انہین حاصل ہو جاتی ہے اور کچھ خواب دیکھ لیتے ہین پھر آگے ترقی کرتے ہین اور فنا فی الرسول کی منزل یون طے کر لیتے ہین کہ صورت پیکر مظہر محمدؐ جانتے ہین اور اس کو بجائے رسول بنا کر اس کا تصور نہی ٹھہرا کرتے ہین۔ اور خاتم النبوت کے صفات کا خیال اور تصور ... اپنے آپ پر جاتے ہین۔ حتیٰ کہ انا محمدؐ کی حالت ان پر طاری ہو جاتی ہے پھر فنا فی اللہ انہین آسان ہے کیونکہ مطابق مذہب وحدت وجودیون کے بشکل انسان مین خدا تہا۔ مجھے معلوم نہ تہا۔ انا احمدؐ بلا میم انا عرب بلا عین۔ اور ایسی ملحدانہ باتون کا تصور اور پے در پے تفکر کر کے اپنے آپ کو عین اللہ جاننے لگ جاتے ہین۔ پس اپنے وجود کی نفی یون کر لی۔ کہ یہ وجود میری ہستی نہین بلکہ خدا ہی کی ہے بلکہ سارا جہان عین ذات ہے۔ معاذ اللہ من ہذہ العقیدہ

پس ان وجودیون اور دہریون مین چندان فرق نہین وہ بہی کائنات کو ہی اپنی ذات کا خدا مانتے ہین۔ کہ یہ سب صفات اور خاصیات مادہ ہی کی ہین یعنی قدرت اور صنعت الٰہی سے جو عجائبات صنائع ان ذرات یا مادہ کی ذات مین ظاہر ہین سب ان کے اپنے ہی خواص ہین۔ روحانی جسمانی قوے اور خاصیات کا منبع یہی وجود ہے۔ جو اصل اس کائنات کا ہے ایسا ہی وجودی بہی کہتے ہین کہ خدا کوئی الگ چیز نہین ہے اس عالم کا اصل ایک ہستی ہے جو اطلاق سے بہی مطلق ہے یعنے یہ نہین کہ تعینات کا اصل جو کہ ان قیود و افراد سے مطلق ہے۔ وہ خدا ہے اور یہ تعینات خدا نہین بلکہ اطلاق اور قیود وتعینات سے مطلق ہے یعنی اشکال مختلفہ مین بھی اور ہیولانی حالت مین بہی خدا ہی خدا ہے اسی بنا پر ہمہ اوست کا مذہب مبنی ہے بعض کہتے ہین۔ کہ اصل سب کا وہ ہے مگر ان کا اصل "ہمہ اوست" اس طرح ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ جب تعینات کی قید اور اطلاق کی قید سے باہر ہوا تو وہ صرف تصوری ہستی ہوئی نہ کہ موجود

غرض یہ صوفی اسلام کا لباس پہنے ہون یا غیر اسلامی ہون ان سے جو منافع یا مضار یا مکاشفے ظاہر ہوتے ہین۔ سب قواعد یوگ پر مبنی ہین۔ یکسوئی خیالات اور تصور جمانا اور عقد ہمت اور ارادہ اور ایسے اور کئی امور ان کا راز ہین۔ کفر واسلام سے کوئی غرض نہین۔ دہریہ ہو کر کوئی ان قواعد پر چلے تو ایسی کامیابی کا سونہہ دیکھ سکتا ہے مگر ان باتوں سے اللہ تعالیٰ جو وجودیون اور مشرکون کے عقائد کے خلاف ایک الگ ہستی اور اصلی وجود ہے راضی نہین ہوتا۔ اسکی رضامندی کی علامات دنیا مین اجابت دعوات اور پیشگوئیون کے وقوعات اور نصرۃ اور برکت جاریہ ساریہ ہین اور وہ خوارق عادات جو کہ عادت اللہ منصوصہ کی حد کے اندر ہون جو وجودیون سے کبہی سرزد نہین ہوتے خصوصاً بہ مقابلہ انبیاء اللہ واولیاء اللہ ائمہ وخلفائے دین متین جن کی مشق اور ہمت بجز اتباع النبی اور تسنن بالسنۃ النبویہ کے اور کچھ نہین ہوتی۔

فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ (اگونیکی)

اڈیٹر کی ذمہ واری

ایک اڈیٹر کی حالت کس قدر نازک ہوتی ہے یہ امر اڈیٹری کی میز پر بیٹھ کر ہی معلوم ہوتا ہے۔ ایک ہی ڈاک مین کئی خطوط اس کو موصول ہوتے ہین ایک طرف سے تو ایک صاحب کوئی مضمون اپنے مذاق کے موافق پا کر اس کی تعریف مین زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے ہین دوسری طرف ایک اور حضرت ہین جو یہ کہہ کر کہ اخبار بالکل ردی ہے اسکی تمام محنت پر پانی پھیر دیتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ہزار دو ہزار اصحاب کے مذاق کے موافق ایک اکیلی جان کیا کر سکتی ہے اس کشمکش سے نکلنے کے لئے کیا ہی عمدہ اصل ہے جو ہمین اپنے امام ہمام کی معرفت ہاتھ آیا ہے کہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کرنے چاہئین۔ واقعی جو لوگ یہ کہتے ہین وہ مزے مین رہتے ہین نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پرواہ۔ یہ سہی اگر میرے مضمون مین لذت نہ سہی ایک خط اٹاوہ سے آج کی ڈاک مین آیا ہے ہم ایسے خطوط کے اندراج سے ہمیشہ پہلوتہی کیا کرتے ہین مگر چونکہ یہ ایسے شخص کی رائے ہے جو خود اڈیٹر ہے اسلئے درج کر دیتے ہین۔

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر نمبر ۳ ... آج موصول ہوا اس پرچہ کو دیکھنے سے طبیعت نہایت خوش ہوئی خدا کرے اسحالت سے جواب اخبار کو حاصل ہوئی ہے یہ اخبار تنزل نکرے بلکہ روز افزون ترقی پکڑے مجہو تو اخبار بدر والحکم سے ایسی دلچسپی ہے کہ دو اراد ہے یہ اخبار نکلتے ہین اور اس مین ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات وکلمات طیبات ہوتے ہین اس لئے اگر ہفتہ مین ایک دن بہی ان اخباروں کا نکلے تو بہی ہم اس کو سر آنکھون پر رکہکر خدا کا شکر ادا کرین گے اور جو قیمت ہم سے ہو سکیگی بطیب خاطر ادا کر دین گے مگر غیر احمدیون کیلئے دل چاہتا تہا کہ اخبار کی حالت مین ترقی ہو سو خدا کا شکر ہے کہ اب ہم اخبار کو واقعی اخبار کہہ سکتے ہین اور فخر کے ساتہہ غیر احمدیون کو دکھلا سکتے ہین۔ مفصل پھر۔ والسلام۔ راقم صادق حسین مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ۔

مقدّس شاعری

(نظم منظومہ میاں محمود احمدؐ صاحب)

محمدؐ پر ہماری جان فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اُس نے روشن کر دیا ہے
انم میرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

مجھے لے لے مسیحا درد دل کی
تیرے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے

دل آفت زدہ کا دیکھ کر حال
مرا زخم جگر بھی ہنس رہا ہے

کسی کو بھی نہیں مذہب کی پروا
ہر اک دنیا کا ہی شیدا ہوا ہے

بھنور میں پھنس رہی ہر کشتیٔ دین
تلاطم بحر ہستی میں بپا ہے

سروں پر چھا رہے ہیں ابر ظلمت
اُسی سے جنگ ہے جو ناخدا ہے

خدایا اک نظر اس تفتہ دل پہ
کہ یہ بھی تیرے در کا اک گدا ہے

غم اسلام میں تنگ جان بلب ہوں
کلیجہ میرا مونہہ کو آرہا ہے

ہمارے حال پر ہنستی ہے گو قوم
ہمیں پر اُسپہ رونا آرہا ہے

مسیحا کو نہیں خوف و خطر کچھ
حمایت پر تلا اس کی خدا ہے

ہوئے ہیں لوگ دشمن امر حق کے
اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے؟

حیات جاودان ملتی ہے اس کو
کلام پاک ہی آب بقا ہے

دم عیسیٰ سے مرکر جی اُٹھے ہیں
جو اندھے تھے انہیں اب سوجھتا ہے

ذرا آنکھیں تو کھولو سونیوالو!
تمہارے سر پہ سورج آگیا ہے

زمین و آسمان ہیں اُسپہ شاہد
جہان میں ہر طرف پھیلی وبا ہے

مرا ہر ذرہ ہو قربان احمدؐ
مرے دل کا یہی اک مدعا ہے

اُسی کے عشق میں نکلے مری جان
کہ یاد یار میں بھی اک مزا ہے

مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوب خدا ہے

سنو اے دشمنان دین احمدؐ
نتیجہ بد زبانی کا برا ہے

زبانوں کو اک نظر دیکھو خدارا
جو بوتا ہے اُسی کو کاٹتا ہے

نہیں لگتے کبھی کیکر کو انگور
نہ حنظل میں کبھی خرما لگا ہے

لگیں گو سینکڑوں تلوار کے زخم
زبان کا ایک زخم ان سے برا ہے

شفا پا جاتے ہیں وہ رفتہ رفتہ
کہ آخر ہر مرض کی اک دوا ہے

شفا آتی نہیں زخم زبان پہ
یہ رہتا آخری دم تک ہرا ہے

ہمارے انبیا کو گالیاں دو
پھر اس کے ساتھ دعویٰ صلح کا ہے

گریبانوں میں اپنے مونہہ تو ڈالو
ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے

ہماری صلح تم سے ہوگی کیونکر
تمہارے دل میں جب یہ کچھ بھرا ہے

محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دل جسپر فدا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے

ہو اُس کے نام پہ قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے

اُسی سے میرا دل پاتا ہے تسکین
وہی آرام میری روح کا ہے

خدا کو اس سے ملکر ہمنے پایا
وہی اک راہ دین کا رہنما ہے

پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے
ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے

مزا دو بار پہلے چکھ چکے ہو
مگر پھر بھی وہی طرز و ادا ہے

خدا کا قہر اب تم پر پڑیگا
کہ ہونا تھا جو کچھ اب ہوچکا ہے

چکھائے گی تمہیں غیرت خدا کی
جو کچھ اس بدزبانی کا مزا ہے

ابھی طاعون نے چھوڑا نہیں ملک
نئی اور آنے والی اک وبا ہے

شرارت اور بدی سے باز آؤ
دلوں میں کچھ بھی گر خوف خدا ہے

بزرگوں کو ادب سے یاد کرنا
یہی اکسیر ہے اور کیمیا ہے

سخن معقول از حامد سیالکوٹی

اگر حق را تو داری اعتبارے
بگویم با تو سخن استوارے

تو قائل شو بمرگ ابن مریم
رہا کن جان خود از انتظارے

نہ رفتہ بر فلک نہ انسان کہ گوئی
نہ باز آید بہ این ملک و دیارے

یقین ست اینکہ او مرفوع بحق شد
نہ از جسمے مگر بد جانسپارے

فنا شد جسم او در خدمت یار
پرید و روح او سوئے نگارے

مقام رفعتش چرخ چہارم
بکشمیرش خدا کردہ مزارے

مقامے ہست مردان خدا را
بہ نزدیک خدا عز و وقارے

اگر فہمی تو شان انبیا را
ببینی رفع ہر والا تبارے

نہ مخصوص ست رفعت با مسیحا
نبیان را ہمین باشد شعارے

شدہ بر فلک ہشتم رفع موسیٰ
ہمین شد رفعت او را مدارے

بہ یحییٰ بین کہ بنشستہ بہ عیسیٰ
بہ چارم چرخ بر دو را قرارے

یقین آری اگر بر موت یحییٰ
بگو بر مرگ عیسیٰ آرے آرے

کہ جسم عنصری یا جسم روحی
نہ ہم صحبت شود نے دوستدارے

بہ بین بگذشت زین نہ نشیند فلاک
ابوالقاسم محمدؐ کامگارے

مقام رفعتش عرش معلیٰ
رسانیدش کجا پروردگارے

رسید آنجا کہ نرسیدہ نبی ہیچ
چہ عبدے عاشق آن کردگارے

بود عرش مجیدش متکائے
شدہ یکسان برائے راہوارے

بظاہر مرقدش خاک مدینہ
بباطن مرکزش شد عرش بارے

گواہ آمد برین آن دخت صدیق
کہ بود او را انیس و غمگسارے

ہمین ست اے فتابس سخن معقول
بگفتم گر تو ہستی ہوشیارے

پناہ درکار ہے مجھ کو خدا کی
نہ شیطان الرجیم بے حیا کی

بھروسہ ہے فقط نام خدا کا
بڑا جو مہربان ہے رحم والا

سورۂ فاتحہ

[illegible]
صفات خود وہ رب العالمین ہے
صفت اک یہ کہ بالاتر یہ ہے
ہر اک مخلوق سے پیارا نام اسکا
پھر اک رحمٰن پیارا نام اس کا
پھر اک مہربان کا نام اس کا
ہمیشہ مہربان مخلصین ہے
[illegible]
[illegible]
وہی مالک ہے بس روز جزا کا
[illegible]
تجھی سے بندگی [illegible]
[illegible]
تو ہی ہے رب ہمارا رب اعلیٰ
[illegible]
تو خود کر دے ہماری راست رستہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عنایت جن پہ [illegible] ملایا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خاکسار حامد سیالکوٹی

زلزلہ بخارا

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا وقائع نگار سینٹ پیٹرزبرگ ناقل ہے۔ کاراتاغ اور دیگر حصص بخارا سے یہاں زلزلہ حال کے بعض نہایت ہی خوفناک تفصیلی حالات سننے میں آئے ہیں چونکہ یہ بیانات اُن چند لوگوں کے ہیں جو زلزلہ کے بعد زندہ باقی رہ گئے اس وجہ سے نہایت اعتبار کے قابل ہیں اور ان کو سُن کر سخت اضطراب اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ کسی مہذب جماعت پر اس سے زیادہ خوفناک مُصیبت اور کیا پڑ سکتی ہے لوگ زندہ درگور ہو گئے۔ جل کر مر گئے ان کے ہاتھ پاؤں کٹ گئے اور اسی حالت میں ہلاک ہوئے یا بھوکوں مر گئے یا اس بات کیلئے زندہ بچ گئے کہ انواع اور اقسام کی درد و تکلیف اور ایذا برداشت کرنے کے بعد ہلاک ہو جائیں۔ ایسی دہشت انگیز وحشت خیز حالت اب تک کسی کے دیکھنے میں نہ آئی ہوگی۔ مصنف کتاب جہنم نے جو تخیلات اپنی کتاب میں درج کئے ہیں وہ پیش نظر ہو گئے۔

کاراتاغ ملک بخارا میں وسط ایشیاء کا نہایت آباد اور خوشحال شہر ہے یا کسی زمانہ میں تھا وہ ایک ریاست کا صدر مقام تھا جو روس کی خراجگذار تھی۔ آمو دریا کی شاخ جو دریائے سرخاں کے نام سے مشہور ہے۔ اسی کے کنارے یہ شہر واقع تھا اور جس طرح اہل اسپین کی بہادری ظاہر ہونے کے قبل ٹولیڈو کی حالت تھی۔ اسی طرح یہ مقام بھی فولادی تلوار زنی کے لئے مشہور تھا۔ کاراتاغ کا بنا ہوا خنجر۔ چھُرا یا تلوار بادشاہوں اور رئیسوں کو تحفہ کے طور پر دیا جاتا تھا۔ ریشمی سوتی اور اونی کپڑا بھی یہاں کثرت سے تیار ہوتا تھا۔ ایک خاص قسم کا کپڑا الایچہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو صرف حسین عورتیں اور بہادر سپاہی پہنتے تھے۔ یہ مقام سطح سمندر سے تین ہزار فیٹ کی بلندی پر ہے اس وجہ سے خاص صدر مقام ریاست یعنی حصار سے یہاں کی آب و ہوا بہت اچھی ہے حصار کے امراء اور رؤسا گرمی کے زمانہ میں جاکر وہاں قیام کرتے ہیں ابھی تک مقام مذکور میں بخار کی شدت ہوا کرتی ہے اس حادثہ کے واقع ہونے کے قبل وہاں بارہ سو مکانات پائے جاتے تھے اب تو کاراتاغ ایک بہت بڑا قبرستان ہو گیا ہے جہاں چار ہزار کے قریب وہ آدمی مدفون پڑے ہیں جو آج کے چند روز پیشتر زندہ تھے اور کاروبار کرتے تھے اور بیان کیا جاتا ہے کہ آس پاس کے دوسرے قصبات اور دیہات کے گیارہ ہزار آدمی تلف ہو گئے۔ (ت ح)

اسرار حسن و صحت

یہ ایک رسالہ جناب محمد عمر صاحب جذب لکھنوی نے تالیف فرمایا ہے جس میں حسن پیدا کرنے کے طریقے درج ہیں۔ مؤلف صاحب نے اخیر میں بتلا دیا ہے کہ اس کا بہت کچھ حصہ ترجمہ ہے اور ترجمہ بھی ولائت کے نامور پروفیسر ہوائیڈیین باٹ کی تصنیف کا مگر اس میں بہت سے امور زائد کئے گئے ہیں۔ ترجمہ کرنے میں اگر کوئی خوبی ہے تو یہ ہے کہ پڑھنے والا صرف عبارت سے یہ معلوم نہ کر سکے۔ کہ یہ کسی کتاب کا ترجمہ ہے۔ ہم اپنے مہربان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ وہ اس میں کامیاب ہوئے ہیں سب سے زیادہ مُسرت مجھے جس بات سے اس کتاب کو پڑھکر ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ جہاں کوئی حفظ صحت کا اصل آپ نے لکھا ہے۔ جو متفق علیہ ہے تو ساتھ ہی یہ بھی جتا دیا ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو برس پہلے یہی فرما چکے ہیں۔ واقعی متمدن و مہذب قوموں میں اشاعت اسلام کا ایک یہ طرز بھی ہے۔ ایسی باتوں سے بعض طبائع بہت متاثر ہوتی ہیں۔ کتاب کا حجم ۱۰۴ صفحہ کاغذ چکنا۔ چھپوائی اچھی۔ قیمت ۸ر۔ غالباً محمد نثار حسین صاحب مہتمم قومی پریس و پیام یار لکھنؤ سے ملسکتی ہے۔

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

آل انڈیا سودیشی کانفرنس میں لالہ لاجپت رائے کا یہ فقرہ غالباً بعض آریہ مہاشوں کو جو محض مسلمانوں کو متہم کرتے تھے۔ نادم کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

سب سے پہلے گذشتہ چھ ماہ کی مُصیبت کے متعلق میں یہ ماننے پر آمادہ نہیں۔ کہ مسلمان ہی اس کے موجب تھے ہندو مخبر اور خفیہ پولیس والے بھی اس نام نہاد سیزن کے یقیناً تائید کرنے اور اس کو امداد دینے والے تھے۔

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ایسے مدرس عربی کی ضرورت ہے۔ جو کہ عربی دینیات اور فارسی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ مڈل اور ہائی کلاسوں کو تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بعہ سندات کے آنی چاہئیں۔ والسلام

ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

سرکار عالیہ گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ و مزید گذارش

خدا کرے۔ کہ یہ عادل رحم دل گورنمنٹ ہمیشہ ہمارے سر پر عدل اور رحم کا سایہ رکھے۔ دو تین فصلوں کے تلف ہونے پر رحم دل گورنمنٹ نے خراب شدہ دیہات کی وصولی معاملہ میں التوا کر دیا اور اکثر کو اُمید معافی کی ہے۔ ورنہ بارانی کاشت مالکان کی سخت ابتر حالت تھی۔ معاملہ کہاں سے ادا کرتے۔ اس واسطے سرکار کی دست گیری کا شکریہ ہے پانچ چھ سال سے زمین و آسمان کا رنگ بدل گیا معلوم ہوتا ہے۔ دھوپ کم ہو گئی ہے اور سردی معمول سے زیادہ پڑنے لگ گئی ہے۔ کئی سال سے زراعت موٹھ اور تل جب ثمر پر آتی ہے۔ تو سردی سے پھل نہیں لاتی۔ کماد مارے جاتے ہیں۔ باغات کو خصوصاً انب کو بہت نقصان پہنچتا رہا ہے۔ بعض ترکاریاں تلف ہو جاتی ہیں بعض اخبارات میں لکھا گیا ہے۔ کہ سورج میں بہت بڑا داغ پڑ گیا ہے جو بڑھتا جاتا ہے اور زمین رفتہ رفتہ سرد ہوتی جاویگی جسکا ثبوت پہاڑ کے متصلہ علاقہ مثلاً ضلع گورداسپور میں ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ ہزارہا مویشی تلف ہو گئے اور اناج کی جگہ بھوکوں کے پیٹ میں چلے گئے۔ طاعون سے مردم شماری بہت کم ہو گئی ہے۔ کاشتکاران کو فراہمی فصل کی اُجرت بہت دینی پڑتی ہے۔ بارانی کاشتکار بجائے منافع کے خسارہ میں رہتے ہیں۔ عادل گورنمنٹ اندرونی کمزوریاں رعایا پر باریک نظر سے غور کرکے دست شفقت سے اونکی دست گیری کرے۔

خیر خواہ کار و رعایا بندہ نیاز بیگ زمیندار ضلع گورداسپور

العزیز

یہ رسالہ قاضی غلام محی الدین صاحب اخگر کی ایڈیٹری میں بٹالہ سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ عہ حجم ۴۲ صفحہ۔ قاضی صاحب نے مختلف قسم کے مضامین مثلاً فضائل ماہ صیام۔ سوانح حضرت سرمد۔ تصوف کے خیالات حاکم و محکوم کے.....

[illegible]

بوسنہ اور ہرسک کی نسبت کچھ تاریخی حالات

(عربی اخبار سے بدر کے کالمون کیلئے ترجمہ کیا گیا)

دولت آسٹریا اور ہونکاریا (ہنگری) بوسنہ اور ہرسک مین برلن کے معاہدہ کے مطابق اس طور پر داخل ہوئی ہین کہ یہ دونون ملک باب عالی کی قلمرو مین رہین گے۔

لیکن اس مین شک نہین کہ بلاد عثمانیہ کا جو انجام دول خارجیہ کے عمل مین آکر ہوا ہے اس سے سخت اندیشہ ہے۔

ان ملکون مین سلطنت عثمانیہ کا وہ طرز عمل کہ جس سے یہ نوبت پہنچی ہے یا بلفظ دیگر وہ اسباب کہ جن سے یہ کچھ پیش آیا ہے وہ یہ ہین۔

بوسنہ اور ہرسک علاوہ ان قدرتی اور طبعی فضائل اور خوبیون کے کہ جن کے لحاظ سے مغربی دول کی نظرون مین اہمیت عظیم رکھتے تھے اور ہین۔ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے بھی بڑے وسیع ملک ہین۔ اور پچھلے زمانہ کے سلاطین عثمانیہ اگرچہ جغرافیہ سے ان کی اہمیت کو نہ جانتے تھے لیکن باوجود اس کے پھر ان کی اہمیت ان کے دلون مین جاگزین تھی اور ان کی نظرین اسپر لگی ہوئی تھین کہ وہ اس کے مالک ہوجائیں اور اپنے ان جنگون کا اس کو مرکز قرار دین جو کہ وسط یورپ کے ساتھ ہوتے رہتے تھے۔ اور پہلا سلطان جو یورپ مین داخل ہوا وہ سلطان مراد اول تھا اس نے جب اورنہ کو فتح کیا تو بروسہ سے نقل کرکے اورنہ کو پایۂ تخت قرار دیا اور پھر بوسنہ ہرسک کو فتح کیا اور اس وقت بوسنہ اور ہرسک دونون ہونکاریا کے بادشاہ کے زیر حکم تھے لیکن اس وقت یہ ملک پورا پورا فتح نہ ہوا تھا بلکہ سلطان محمد فاتح نے ۱۴۶۳ع مین پورا پورا فتح کیا اور ۱۵۲۸ع تک زیر جزیہ رہا اور بعد ازان ولایات عثمانیہ کے ساتھ ملحق ہوگیا۔

جب بوسنہ اور ہرسک دونون پورے پورے فتح ہوگئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کیطرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہان پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان ارخان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق منجملہ تنسیقات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ یہ تھا کہ جو ملک نیا فتح ہوتا تھا۔ اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسرون کو بطور انعام کے صلہ مین یا ان کے امتیاز کے لیے دے دیا جاتا ہے جسکو فی زمانہ تیار کہتے ہین۔

اور ایسی اراضی والون پر فقط یہ فرض ہوتا ہے کہ راستون کی حمایت اور نگرانی کرین یا وقت پر کچھ سپاہیون کی امداد کرین اور ابتدا ایسی اراضی والے لوگ بہت کم تھے اور علاوہ برین یہ عطیہ شخصی ہوا کرتا تہا۔ اور وراثت اس مین جاری نہ ہوا کرتی تہی لیکن بعد ازان رفتہ رفتہ اس کی بہت ہی کثرت ہوگئی اور کثرت کے علاوہ اس مین وراثت شروع ہوگئی یہان تک بوسنہ اور ہرسک مین غیر متناہی تیمار اور جاگیرین ہوگئیں اور اس کے علاوہ ان جاگیردارون کو اپنی رعیت اور مزارعون پر اس قدر وسیع اختیارات حاصل تھے کہ مزارعون کے مال وجان وغیرہ سب پر وہ حکمران ہوگئے غرضیکہ تیمار والون کا حال ہرسک اور بوسنہ مین بعینہ ویسا ہی تہا جیسا کہ فرانس مین شورش عامہ کے پہلے اشرافون کے لیے تہا یا آیرلینڈ مین لارڈون کا تہا۔ یا کوہ لبنان مین مشائخ و امراء کے لئے گذشتہ زمانہ مین حاصل تہا اور اس انتظام سے ابتدائی زمانہ مین دولت عثمانیہ کو جنگون مین بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا تہا کیونکہ اس انتظام سے جنگون کے وقت پر عظیم الشان باقاعدہ مسلح جرار لشکر سوائے کسی تکلیف اور مزید خرچ اور محنت کے مہیا ہوجاتا تہا اور تیمار کی طرح لشکریون سے بڑے بڑے کام کرا دیتی تہی اور تیمار دار والے اپنے ملک سے دشمن کو اس طرح سے رد کیا کرتے تھے جیسا کہ ایک فوجی افسر رد کیا کرتا ہے۔ بلکہ ایسا روکتے تھے جیسے کہ مالک لوگ اپنے ملک سے یا عیالدار شخص اپنے عیال سے روکا کرتا ہے۔ و غیر ذلک۔ لیکن اخیر مین جاکر یہ انتظام بڑے عظیم الشان نقصان کا موجب ٹھہرا۔ اور اس کا باعث یہ ہوا۔ کہ جاگیردار لوگ رعیت پر قابو یافتہ ہونے کے باعث بہت ہی ظلم و تعدی کرنے لگے جس سے رعایا مین سخت نفرت اور نفار پیدا ہوگیا اور اس سے اراضی کی آبادی مین بھی فرق آگیا۔ اور باشون سے رعیت کی متواتر سرکشی اور بغاوت نے سلطنت عالیہ کی مقامی طاقت اور حشمت مین بہت کچھ ضعف اور خلل ڈالدیا اور تیمارون کے انتظام کے ساتھ ساتھ سلطنت کا یہ بھی طریق تھا۔ کہ ہر ایک ملک کی حکومت کسی پاشہ کو کسی معین مقدار مال بالاقساط ادا کرنے پر دی جاتی تہی اور وہ خود مختار حاکم وہان کے قرار پاتے تھے اور وہ اپنے ذاتی فائدہ کے لئے رعیت پر بے حد گرانباری ڈالدیتے تھے اور چونکہ بہت سا لشکر بھی ان کو باقاعدہ رکھنا پڑتا تھا اور مال بھی بے شمار ان کے پاس جمع ہوجاتا تھا اور سرکشی کے بواعث ہوا کرتے ہین۔ لہذا اکثر اوقات وہ بغاوت اور سرکشی کرتے رہتے تھے۔ تو اس انتظام سے جیسا رعیت کو نقصان پہونچتا تھا۔ دولت عالیہ کو بھی سخت صدمہ لاحق ہوتا تہا۔ تو جب ایک کچھ سرکشی کرکے اپنے ارادون مین کامیاب ہوجاتا تہا یا کم از کم دولت عالیہ سرکشوں کے روکنے کے خیال سے کچھ نرمی کا برتاؤ کرتی یا کسی کو باوجود سرکش ہونے کے پھر بھی اس منصب پر اس کو قائم رکھتی تو اس سے دوسرون کو بھی اس طریق کو عمل مین لانیکا شوق پیدا ہوتا اور نیا ایک دوسرا فساد برپا ہوجاتا تہا پس یہ اسباب تھے جن سے بوسنہ اور ہرسک کی حالت بہت ہی خراب ہوگئی تہی اور باب عالی پر اسکی اصلاح بالکل مشکل نہ تہی۔ تہوڑی سی تبدیلی کے ساتھ پوری پوری اصلاح ہوجاتی لیکن اعداء اور رقیبون نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر مداخلت شروع کرکے اصلاح کی کوئی سبیل باقی نہ رہنے دی۔ روس جب کہ بلقان مین اپنی دست اندازی کرنی چاہتا تہا تو اس نے بوسنہ اور ہرسک کی زمین کو اپنے بیج کے لئے بہت مناسب اور تیار پایا اور پوشیدہ پوشیدہ تخم ریزی کرنے لگا جو کہ بہت جلد اُگا اور نشو و نما پاگیا۔ جسکا پہل وہ عام بغاوت اور شورش ہوئی جس کو نہ کوئی اصلاح درست کرسکتی تہی اور نہ کوئی رئیس اور نہ کوئی اسلحہ۔

فریادِ معلم

معلمون کی قلیل تنخواہ اور اخراجات کی کثرت کا فوٹو ان اشعار مین خوب کھینچا گیا ہے۔

باپ کہتا ہے کہ بیٹا مین ہون بہو کا دات کا
پیٹ کا ساماں کرون یا پاس تیری بات کا
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

چاہیئے گھر مین بچھونے پائجامے کرتیان
دال آٹا گھی مصالح برتن ایندھن روٹیان
ایک والد ایک ماں جن پر ضعیفی کے نشان
ایک بیوی ایک مین دو چار لڑکے لڑکیان
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

دیکھ لے بیٹا تو اپنے باپ کا حال زبون
اس پہ امید ترقی بھی قریباً ہے جنون
تذکرہ پنشن کا چھڑ جائے تو بیٹھون سرنگون
پرسش تنخواہ پر بے وائے قسمت کیا کہون
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

عجیب و غریب سیاح

یکم جنوری کو ایک شخص لندن سے دنیا کی پیادہ پا سیاحت کو روانہ ہوا ہے اس کے بشرہ پر آہنی چہرہ ہے اور وہ بچون کی چھوٹی گاڑی ہاتھ سے دھکیلتا ہوا لے جائیگا۔ اسے اس سفر کے اختتام پر تین لاکھ روپیہ انعام ملے گا۔ جو امریکہ کا ایک ورثیہ دیگا۔ شرائط یہ ہین۔ کہ وہ اپنی اصلیت کسی آدمی کو نہین بتائیگا برطانیہ اور آئرلینڈ کے تمام اضلاع سے گذریگا اور دنیا کے بیس ممالک سے بہی گذرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جس شہر سے گذریگا وہان سے وہ ڈاک کا ٹکٹ خریدیگا۔ اثنائے مسافت مین اپنی بیوی تلاش کرے گا۔ جن شہرون سے گذریگا اور جتنے میل پیدل چلیگا۔ اس کی کیفیت کسی شہر کے حاکم یا دیگر ذمہ دار آدمی سے دستخط کرا کے روانہ کرتا رہے گا۔ اس آدمی نے بیان کیا۔ میرے پاس اس وقت پہوٹی کوڑی بہی نہین ہے اثنائے مسافت مین رسالے اور تصاویر فروخت کرتا رہونگا شروع مین مجھے رسالون اور تصویرون پر ایک پونڈ خرچ کرنے کی اجازت دیگئی ہے اسپر میرا گذارہ رہیگا۔ چہرہ ہمیشہ لوہے کا چہرہ چڑہا رہیگا۔ اور "آئرن ماسک" کے نام سے مشہور ہوگا۔

اڈیٹرون کو نصیحت

ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی نے اڈیٹرون کے روبرو تقریر فرماتے ہوئے یہ بہی ارشاد کیا کہ مین تم سے استدعا کی جسارت ہون کہ کسی واقعہ کی خبر درج اخبار کرنے سے قبل اس کے حالات کو بخوبی تحقیقات کر لیا کرو۔ سچ ہمیشہ خوشگوار و قابل ہضم تو نہین ہوا کرتا مگر پائیدار ضرور ہوتا ہے اور اپنے ناظرین سے تم جس قدر سچ کہوگے اُتنا ہی انکو فائدہ پہونچیگا۔ برخلاف ازین اندیشہ ہے۔ کہ کسی خلاف واقعہ امر سے اس کے قبول کرنیوالون کو دیر پا نقصان پہونچے اور اس کے پہیلانیوالے بہی ذلیل ہون۔ پس جب تم کو واقعات کی صداقت کا ہر طرح اطمینان ہو جائے۔ اس اور صرف اسی حالت مین تم خوب نکتہ چینی کرو۔ تمام گورنمنٹون سے غلطیان سرزد ہوتی ہین اور نیک نیتی سے جو نکتہ چینی کی جائے۔ اس سے افراد کی طرح گورنمنٹون کو بہی فائدہ پہونچتا ہے ایک ہوشیار و صحیح الرائے پریس اعلیٰ طریق حکمرانی کے حاصل کرنے مین بہت کچھ مددگار ہو سکتا ہے

مجھے اعتماد ہے کہ تم میری ان باتونکو کسی ناصح کے بیان پر محمول نہ کروگے بلکہ محض دوستانہ اظہار رائے سمجھوگے۔

امریکہ مین چاندی کے سکون پر یہ عبارت کندہ ہوتی تھی

In God we trust

(ہم خدا پر توکل کرتے ہین) پریسیڈنٹ نے نئے سکون سے نکالڈالی۔ کہ یہ بالکل مہمل اور بے معنی ہے۔ سکون کو مذہبی خدا سے کیا تعلق (المال کا زور خدا نا وجود کی ضرورت) اگر خدا سے مراد یسوع ہے تو خوب ہوا۔ کہ خدا کے ایسے غلط تصور سے دہریت اچھی ہے۔ کہ صلیب کے اسباب خود بخود پیدا ہو رہے ہین۔ امریکہ مین میلاد مسیح کے موقع پر تمام مدارس مین ایک گیت گایا جاتا ہے۔ یہودیون نے کوشش کی ہے کہ یہ گیت منسوخ ہو۔ کیونکہ جو ان کے ہمخیال نہین وہ کیون خواہ مخواہ اس کے سننے پر مجبور کئے جاوین۔ سررشتہ تعلیم کے افسرون نے تو اس کو پسند کیا مگر پادریون مین جوش پہیل گیا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ تجویز منظور کرلی کہ کمشنران قسمت کے اختیارات مین توسیع کی جائے اور اس امر کی اجازت دی جائے کہ تنخواہ اور سروس کی مدت کی نوعیت کے متعلق چند باتونکو چھوڑ کر وہ عارضی عملہ کے نوکر رکہے جانے کی منظوری دے سکین۔ نائب تحصیلدارون کو کسی کار خاص پر تین ماہ کے لئے لگا سکین۔

پرکاش لکھتا ہے یہ خبر اطمینان سے پڑہی جاویگی کہ ملک پلیگ کی مصیبت سے بچتا نظر آتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو اپنے مامور کو خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ آگے سے بڑہکر دبار آنیوالی ہے گو اس سال نہ ہو۔

میمن سنگھ کے مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ ہر ایک گاؤن کے نمبردار کا فرض ہوگا اگر اس کے گاؤن مین کسی قسم کی اشیاء کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی جہگڑا ہو یا پولٹیکل جلسہ ہو تو اسکی اطلاع تہانہ مین دے۔

ولایت کے ساتھ ہی وی پی سسٹم اجراء ہونیکی تجویز ہو رہی ہے۔ یہان کے انگریز تجار اس کے خلاف ہین کیونکہ پہر براہ راست لوگ چیزین منگوا لیا کرین گے۔

تجویز ہے کہ اڈیٹر ہی مجسٹریٹ کے سامنے فارم پر کیا کرین اور ساتھ ہی ایک معقول ضمانت دین تاکہ نام نہاد اڈیٹر عدالت مین پیش نہ ہوا کرین اور حقیقی اڈیٹر چہپے نہ رہین یہ بہی تجویز ہے کہ پولیس کو مزید اختیار دئے جاوین تاکہ مرد ان

مطابع کو جو مغویانہ مضامین شائع کرین۔ قرق اور ضبط کرین

پنجاب اور کشمیر کے درمیان تجارت رو بہ تنزل ہوتی جاتی ہے۔ ایک کروڑ ۲۰ لاکہ سے ۹۰ لاکہ رہگئی۔ میوہ جات کشمیر سے پہلے ۸ لاکہ کے آتے تہے مگر اب سوا لاکہ کے۔ گہی بجائے اٹہارہ کے ½ ۹ لاکہ کا آیا ہے۔ ادہر پنجاب سے بہی سوتی پارچہ بجائے سوا ستائیس لاکہ کے ساڑہے بیس لاکہ کا تہا۔

بمبئی مین بڑی بڑی سڑکون پر مٹی کا تیل گرد دبانے کے لئے چہڑکنے کا تجربہ کیا گیا جو مفید ثابت ہوا۔

ضلع لائلپور کے ایک صاحب نے اپنے گاؤن مین ہر نماز پڑہنے والے کو ہر ماہوار دینے کا اعلان کیا۔

دیل ایسے نمازیون کے لئے جو ایک پیسہ کے لئے پانچ نمازین پڑہین۔ یہ مسلمانون کا حال ہے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال نے بذریعہ ایک جدید حکم کے ہدایت فرمائی۔ کہ محکمہ جات پولیس جنگلات ڈاکخانہ جیل کے خاص خاص افسر بنگال گورنمنٹ کے محکومہ و محروسہ علاقون مین ملازم و مقیم ہونے کی حالت مین قانون اسلحہ کی ان بندشون کے عملدرآمد سے جو دفعات ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ مین مذکور ہین۔ مستثنیٰ اور آزاد سمجہے جائین۔

توقع کی جاتی ہے۔ کہ یکم ستمبر ۱۹۰۸ء تک مدینہ منورہ تک لین ریلوے بالکل مکمل ہو جائیگی۔

گورنمنٹ ڈانس ۸۲ سالہ سید محسن زکریا کو بوجہ پولٹیکل سازش گرفتار کر لیا۔

دمشق سے محمل اور خزانہ معارف حرمین حمیدیہ حجاز ریلوے پر روانہ ہوا۔

امن کے متعلق

ضلع لاہور کے موضع گنگا پر تعزیری پولیس قائم ہے بوجہ بدعنوانی باشندگان میعاد مین اور اضافہ ہوا

ٹرنسوال مین برٹش انڈیا کے دو باشندے جیلخانہ مین ہین۔ ۱۲۰ کو حکم ملک بدر ہونے کا ملا ہے اور ۲۰ کو تاکید ہے کہ عدالت مین پیش ہون۔

۳ چینی جیلخانے مین اور ۲۷ چینیون کو ملک بدر ہونیکا حکم ہے۔ ہانسبرگ کے جو لوگ گرفتار ہین انکی جائیداد کی مالیت ۲۴ لاکہ روپیہ کم از کم ہے۔

ان مین ایسے تاجر بھی ہین. کہ جنگ مین نقصان اوٹھا کر مدد کی.

شنگھائی کے متصل تین دخانی کشتیان ڈاکوؤن نے لوٹین ۱۳ چینی مجروح۔ آمد و رفت خطرناک۔

ساحل کاسر بلانکہ کے متصل تین اقوام نے فرنچ فوج پر حملہ کیا لیکن پسپا کی گئین۔ ۲ گھنٹہ لڑے ۲ فرنچ زخمی ہو گئے

لزبن مین انقلاب پسندون نے فوجون کے بگاڑنے مین ناکامی اوٹھائی۔ بہت ناجائز اسلحہ ضبط کیا گیا۔

جمعہ کی شب کو زکہ خیل لوٹیرون نے درۂ خیبر کے سٹیشن لنڈی پر چھاپہ مارا۔ چوکیدار ہلاک۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن وحن بید پر حال مین ایک سخت ڈاکہ پڑا۔ خزانہ گہر مین دو صندوق تھے ایک دیسی ساخت کا جسمین ۲۰ ہزار روپیہ تہا اور دوسرا ولائت کی ساخت کا اسمین ۲۲ ہزار روپیہ تہا۔ پہرہ دار قضائے حاجت کو گیا۔ پیچھے شمالی ہند کے آٹھ قوی ہیکل آدمی اندر گھسے۔ صندوق توڑ ڈالا اور نقدی لے کر رفو چکر ہوئے۔ اتنے مین پہرہ دار بھی پہنچ گیا تہا۔ مگر انہون نے اس کی مشکین کس دین۔

مدراس ایک بڑا مشہور چور ہے۔ دائے بریلی کے ایک مکان مین تہا۔ پولیس کو خبر ہوئی۔ ادہر اسے بھی اطلاع پہونچ گئی۔ مکان کو آگ لگا دی اور مع اپنے بھائی کے جلکر راکھ ہو گیا۔

لکھنؤ مین یکم سے ۱۵ فروری تک انگریزی کی باہم گھوڑ باز کا کھیل ہونیوالا ہے۔

مسلمانان روس کی جملہ تعداد پورے تیس ملین ہے ۲۹ ملین سنی ہین اور ایک ملین شیعہ (ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے) یورپ کے روسی اور کاکسی صوبہ جات مین چار شیخ الاسلام ہین۔ تین سنیون کے لئے اور ایک اہل تشیع کیواسطے۔ ہر محکمہ شیخ الاسلام مین تین قاضی اور کچھ مذہبی عہدے دار ہوتے ہین ان کے متعلق مذہبی معاملات کی دیکھ بہال ہوتی جیسے نکاح۔ طلاق تقسیم میراث ورثہ کا قائم کرنا۔

چند معلومات

گائے ایک من دس سیر چارہ کہا جاتی ہے۔

۳۳۰۰۰ ریشمی کیڑے ایک پونڈ ریشم بناتے ہین۔

چھاتی کا اوسط ناپ مردون مین ۳۶ انچ ہے۔

جوان آدمی کے دل کے حرکون کی تعداد ۶۵ سے ۷۵ تک ہے۔

پھیپھڑے مین ۲ کروڑ خانے پائے جاتے ہین۔

سر لوئی ڈین بالقابہ لفٹنٹ گورنر کا چارج لینے سے پہلے اڑہائی ماہ کیلئے ولائت جائینگے اور ان کی جگہ بطور عارضی مسٹر کارڈن ڈاکر بالقابہ کام کرینگے۔

کراچی سے فاصلہ ۷۰ میل پر قلمرو ریاست لس بیلہ مین ایک قیمتی کان ابرق کی دریافت ہوئی۔

لاہور مین ایک عجیب آدمی آیا ۳۵ برس عمر ۱۳ سیر وزن ۳۲ انچ قد۔ سکنہ اٹاری

مہاراجہ کپور تہلہ نے ایک فرنگی سپین کی لیڈی سے شادی کی۔ ویسی رسم سے پانی گرہن کیا۔

چینی سفیر نے کلکتہ فارن آفس مین آکر تاوان تبت کی تیسری و آخری قسط دے دی۔

پونا مین سخت آتشزدگی سے ایک مرد ایک عورت اور ۲ سالہ بچہ بھی جل گئے۔

مولوی لیاقت حسین کو زیر دفعہ ۱۲۴ ۳ سال قید سخت اور زیر دفعہ ۱۵۳ - ۱۰ ماہ سخت۔ یہ سزائین ایک ہی وقت سے شمار ہونگی۔

ڈاکٹر عبد الغفور کو انہی جرمون مین ایک سال اور چھ ماہ کی قید سخت کا حکم سنایا گیا۔ (اپیل دائر ہوگی)

گیا مین گئو رکھشا کے متعلق آریون نے ایک خاص جلسہ کیا اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ موضع بیلا مین ایک فساد ہو گیا

پچھلے دنون مین جو ضلع اٹک کے شہر کیمل پور کے صدر بازار مین آتشزدگی ہوئی۔ اس کے متعلق ایک نامہ نگار عام کی شکایت ہے۔ کہ آٹے کی بوریان۔ گھی کے ٹین۔ کپڑون کی بوریان اور جیب گھڑیان اور دیگر قیمتی سامان پیٹ بھر کر لوٹا گیا۔

کانٹھ گڑہ (مراد آباد) رام گنگا کے پل ریلوے پر محصول گذر یکم فروری سے معاف۔

پورٹ سعید کے ساحل پر سخت طوفان باد آیا بہت نقصان ہوا۔ تار مین شکستہ نہر سویز کی راہ بند ہو گئی۔

بعض چوہون کے تہون کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ دس دس بارہ بارہ خراب کپاس اور ناشگفتہ پھل برآمد ہوئے۔

باندہ سرحد کوہاٹ سے چند لٹیرے تین آدمیون کو پکڑ کر لے گئے۔ ان مین ایک نوجوان لڑکا ایک معزز ٹھیکیدار کا بھائی ہو گرفتار ہوئے دو ماہ گذر چکے اب معلوم ہوا کہ وہ زندہ ہین اور اس کے عوض مین اڑھائی ہزار کا مطالبہ کیا جا رہا ہے (دلیری۔ قابل انسداد)

آریہ سماج کا مندر بنیان پچیس[25] ہزار کی لاگت کا تہا جو شعلہ مین جل گیا۔

گورنمنٹ ہوس لکھنؤ مین قحط زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ ۴ ہزار جمع کیا گیا۔

میونسپلٹی لاہور ۱۴ لاکھ ۵۶ ہزار کی مقروض ہے۔

کلکتہ مین ایک جونپوری دس ہزار روپیہ لیکر بہاگ گیا۔

نواب مرزا کیان بخش پسر شاہ اودہ مرحوم پر کلکتہ مین ایک عورت کے چرا لینے کا مقدمہ دائر ہے۔

باب عالی نے حکم دیا ہے کہ ایک لاکھ پونڈ کے گیہون خرید کر کاشتکارون مین تقسیم کئے جائین۔ ستر ہزار پونڈ خرچ ہو چکے ہین۔

چونکہ حجاز مین ہیضہ ہے اسلئے جو اشیاء حجاج لائینگے وہ اگر ڈس انفکٹ نہ ہو سکے گی تو تلف کر دی جائینگی۔

بحر شمالی انگلستان کے گرد نواح مین چھ لاکھ مربع میل کے رقبہ مین اس قدر کہر پڑ رہا ہے۔ کہ اس سے پہلے آج تک کبھی نہ پڑا تہا۔ اس وجہ سے بعض جہازات اور ریل گاڑیان آپس مین ٹکرا گئین۔ آمد و رفت بند ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۸ جنوری مین ۳۱۵۰ طاعونی اموات ہوئین

پنجاب یونیورسٹی نے لاہور کے کالجون مین ۲۴ ہزار تقسیم کیا۔ اسلامیہ کالج لاہور کو آٹھ ہزار ملا ہے۔

امیر کابل ۹ جنوری کو جلال آباد پہونچے۔

جنوری کے اول گیارہ روز مین کل آمدنی ریلوے ہند کی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ۶۹ ہزار اوسط فی میل ۲۷۲ روپیہ۔

گورنمنٹ بنگالہ نے ۳۰ روپے تک تنخواہ ماہوار پانیوالے ملازمون کیلئے تین ماہ تک قحط الاونس منظور کیا

ماہ فروری مین ملک معظم اور ملکہ معظمہ ڈنمارک اور ناروے کی سیاحت فرمائینگے۔

تہوڑے عرصہ مین اڈریسہ مین آسٹریا مین ترکی اور یونانی ریلونکا اتصال ہو جائیگا اس سے ہندوستان، مصر اور وسط یورپ کا سفر بہت سہل ہو جائے گا۔

سائبیریا کی ریلوے لائن دوہری بنائی جانے کی تجویز ہے ۱۵۷۳۲۰۰۰ پونڈ منظور ہوئے ہین۔ سلانہ ۱۹۱۱ء تک تیار ہوگا۔

پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈ کی رپورٹ مین ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض لوگون کو طریقہ انتخاب سے دلچسپی نہین حالانکہ یہ عدم دلچسپی اس وجہ سے ہے کہ لوگ تعلیم یافتہ نہین۔ اپنی حقوق اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے فوائد کو نہین سمجھتے۔

ایرانی شاہزادہ فرمان مرزا کردون کے مقابلہ سے تنگ آکر مقام سجبولاق سے ہٹ آئے اور ترک اسپر قابض ہو گئے مگر ترک اسے مداخلت بیجا نہین سمجھتے وہ اس مقام کو ترکی حلقہ اثر مین سمجھتے ہین کمیشن مقرر ہوئی۔ مگر تا حال فیصلہ نہین ہوا۔

محرم کی تعطیلین پنجاب مین بجائے ۱۰ تا ۱۲ کے ۱۱ تا ۱۳ قرار پائی ہین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

الہ دین صاحب حجام - بڈولی ضلع سیالکوٹ
کریم بخش صاحب " " "
عبد اللہ صاحب " " "
امام الدین صاحب " " "
رحیم بخش صاحب تلوارہ " " "
محمد حسین صاحب " " "
میاں الہ دین صاحب " " "
امام الدین صاحب " " "
فیض بخش صاحب کٹھیالیانہ " " "
احمد یار صاحب " " "
مولاداد صاحب " " "
حکم دین صاحب " " "
حیدر صاحب " " "
امام الدین صاحب " " "
جلال صاحب " " "
شیخ مولا بخش صاحب سیٹ ایجنٹ چھاؤنی سیالکوٹ
محمد علی صاحب کٹھیالیاں ضلع سیالکوٹ
غلام قادر صاحب " " "
عمر الدین صاحب " " "
رحیم بخش صاحب " " "
تاب صاحب " " "
نظام الدین صاحب " " "
محمد طفیل صاحب " " "
محمد خان صاحب سکنہ چک نمبر ۹۹۔
میاں خان صاحب " " "
محمد حسین صاحب ڈوالہ سندھواں سیالکوٹ
میاں اللہ دتہ صاحب واتہ زیدکا " "
میاں محمد یار صاحب کٹھیالیاں " "
محمد علی صاحب ولد غلام احمد صاحب سکنہ کاٹھ گڑھ
ضلع ہوشیارپور
امیر علی صاحب ولد محمد بخش صاحب سکنہ فیض اللہ چک
ضلع گورداسپور
سید محمد شاہ ولد عالم شاہ سکنہ معین الدین پورہ
ضلع گوجرات حال وارد راول پنڈی

رشید احمد ولد غلام حسین صاحب شیوار ی سکنہ کافی
جعفرآباد تحصیل سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ۔
محمد دین ولد خدا بخش صاحب سکنہ دولو والی
ضلع سیالکوٹ۔
روشن دین صاحب ولد عمر الدین صاحب سکنہ
دولو والی۔ ضلع سیالکوٹ
شاہ ولی خان صاحب مدرس مدرسہ داتہ - ہزارہ
سید احمد صاحب دوکاندار " " "
میاں عبد الغنی خان صاحب - سرہند - بسی
نور شاہ ولد شمس الدین صاحب مقصود پور
ریاست کپورتھلہ
عظمت اللہ ولد عنایت چھاچھی ضلع کیمبل پور
امیر الدین صاحب۔ آس نور - کشمیر
گلزار محمد ولد عطا محمد صاحب چنیوٹ
بشیر احمد صاحب - نابھہ ریاست
منصب علی صاحب ولد فوجدار خان
صاحب مالیرکوٹلہ
میاں غلام حسین صاحب پشاور
شکر اللہ خان صاحب " "
احمد دین صاحب " "
سید احمد صاحب جرام پور - گنگ
واحد علی صاحب " " "
مستری امام الدین صاحب جہلم
میاں بہادر علی صاحب موضع نتھا ضلع
راول پنڈی۔
میاں اکبر حسین صاحب سور جگدھ گکھیر
اہلیہ محمد مبارک علی صاحب لاہور
چوہدری نتھو خان صاحب نمبردار چک ۹۹ شاہ پور
حسن محمد صاحب " " "
میاں اللہ رکھا صاحب " " "
غلام علی صاحب " " "
محمد حسین صاحب - یادگیر حیدرآباد دکن
اہلیہ میاں عبد اللہ صاحب موضع متر
ضلع سیالکوٹ
میاں غلام حسین صاحب کلیان والہ
میاں الہ بخش صاحب موضع پوسی
گڑھ شنکر

رسید زر

۶ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۹۸ - حسین علی صاحب ۔۔ /
نمبر ۱۰۳ - سید ستار شاہ صاحب ۔۔ /
۷ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۱۸۹۸ - فقیر محمد صاحب عا/
۸ و ۹ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۱۹۰۰ - میرزا سراج الدین صاحب للعہ/
نمبر - محمد بخش صاحب گرداور قانونگوی للعہ/
نمبر ۱۵۸۰ - عبد المجید صاحب للعہ/
نمبر ۱۶۸۶ - نصر اللہ خان صاحب ۔۔ /
نمبر ۲۸۸ - ماسٹر شیر محمد صاحب ۔۔ /
۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر - نور احمد - سلطان احمد از جونہ ۔۔ /
۱۱ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۱۹۴۷ - بابو وزیر خان صاحب ۔۔ /
۱۳ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر - عبد اللہ صاحب للعہ/
نمبر ۱۹۱۶ - فضل دین صاحب عا/
نمبر ۱۴۴۰ - چوہدری محمد جان صاحب للعہ/
نمبر ۹۰ - شیخ رحمت اللہ صاحب ۔۔ /
نمبر ۵۴۴ - بابو محمد ابراہیم صاحب عا/
نمبر ۳۴۵ - محمد سعید صاحب للعہ/
نمبر ۱۴۰۴ - مہر الدین صاحب للعہ/
نمبر ۱۱۱ - بابو عطا الٰہی صاحب عہ/
نمبر ۱۲۶۷ - محمد جان صاحب للعہ/
نمبر ۹۲۴ - محمد حسین صاحب للعہ/
نمبر ۲۲۷ - منشی رستم علی صاحب عہ/
نمبر ۱۹۱۷ - ڈاکٹر چراغ دین صاحب عا/
نمبر ۱۲۵۰ - میاں محمد دین صاحب عا/
نمبر ۵۶۵ - میاں الہ بخش صاحب عا/
نمبر ۲۱۲ - جلال الدین صاحب زرگر عا/
نمبر - عبد الحکیم صاحب اکونٹنٹ پورنیہ چہ/
نمبر ۵۳۷ - گلاب الدین صاحب ۴/
۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۲۲۷ - شیخ محمد مبارک صاحب للعہ/
نمبر ۱۲۹۱ - چوہدری فیروز خان صاحب للعہ/
نمبر ۸۸ - حکیم سید محمد صاحب عا/
۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۱۵۲ - بابو جمال الدین صاحب عہ/
نمبر ۱۴۰ - میاں غلام محمد صاحب عہ/
نمبر ۹۹ - منشی رحیم بخش صاحب عا/
نمبر ۷۰۵ - منشی حمز اللہ خان صاحب عا/
نمبر ۱۱۰۷ - میاں نعمت خان صاحب عا/
نمبر ۱۲۹۴ - بابو روشن الدین صاحب للعہ/
نمبر ۱۰۷۲ - محمد حسین صاحب عہ/
نمبر ۹۶ - محمد ابراہیم صاحب سہ/
نمبر ۱۴۰ - منشی کرم علی صاحب للعہ/
نمبر ۱۰۴ - میر احمد شاہ صاحب عہ/
نمبر ۱۶۱۰ - عنایت اللہ صاحب عا/
نمبر ۱۵۶ - بابو وزیر محمد صاحب عا/
نمبر ۱۷ - میاں محمد بخش صاحب عہ/
نمبر ۱۴۸ - سستری شہاب الدین صاحب للعہ/
نمبر ۴۹ - سلطان جہان خان صاحب عا/
نمبر ۲۲ - چوہدری محمود خان صاحب للعہ/
نمبر ۳۷۵ - محمد سلطان صاحب عا/
نمبر - مرزا عبد الرحمان صاحب للعہ/
نمبر ۱۰ - مستری محمد دین صاحب للعہ/
نمبر ۱۷۴ - منشی غلام حیدر صاحب عہ/
نمبر ۱۳۱ - چوہدری کرم الٰہی صاحب للعہ/
نمبر ۱۱۲۱ - خواجہ جمال الدین صاحب عہ/
نمبر ۲۱۳ - محمد قاسم علی صاحب للعہ/
نمبر ۱۸۹ - منشی عبد الرحمٰن صاحب عا/
نمبر - محمد منظور الٰہی صاحب للعہ/
نمبر ۱۹ - شیخ محمد حسین صاحب عہ/
نمبر ۲۹۸ - مرزا رحم علی صاحب للعہ/
نمبر ۱۰۷ - میر محمد اسمٰعیل صاحب عہ/
نمبر ۲۸۶ - میر جمال الدین صاحب للعہ/
نمبر ۴۲۱ - منصب علی صاحب عا/
نمبر ۷۳۶ - ممتاز حسین خان صاحب عہ/
نمبر ۴۵ - عزیز بخش صاحب عہ/
نمبر ۵۳ - ڈاکٹر محمد حسین صاحب عا/

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر

ریویو

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ سے پیوستہ

ساتھ ہی اصول کی کتابوں میں اس بات کی بھی صراحت کر دیگئی ہے۔ کہ خلاف الواحد مانع یعنے اگر ایک مجتہد بھی اہل اتفاق کا مخالف ہو تو اجماع متحقق نہ ہوگا۔

مولانا شکر اللہ صاحب ہدایت الشفیق کے صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں۔

”یہ امر اصول کی کتابوں میں مبرہن ہے کہ صحابہ اجماع منسوخ نہیں ہوتا کسی اجماع سے مسلم الثبوت میں ہے (اقول ثانت نعم ان اجماع الصحابۃ لا یحتمل النسخ باجماع اخرا۔ اور یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اجماع صحابہ کا منکر کافر ہوتا ہے اور اجماع تابعین و تبع تابعین کا منکر گمراہ توضیح میں ہے۔ ثم الاجماع علی مراتب اجماع الصحابۃ ثم اجماع من بعدہم فیمالم یروفیہ خلاف الصحابۃ۔

اسی قول کے بحث میں صاحب تلویح نے لکھا۔

فالاولی بمنزلۃ الایۃ والخبر المتواتر یکفر جاحدہ والثانیۃ بمنزلۃ الخبر المشہور یضل جاحدہ

ایہا الناظرون! اجماع کے بارہ میں حنفی بھائیوں کی تحقیق تو آپ سن چکے۔ اب اہل حدیث صاحبان کے ایڈوکیٹ رئیس المتکلمین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی تدقیق جو اس بارہ میں ہے وہ بھی سن لیجئے۔ مولویصاحب موصوف ریویو براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۰۳ میں اجماع کی نسبت لکھتے ہیں کہ اجماع اتفاقی دلیل نہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ”اجماع میں اوّلاً یہ اختلاف ہے۔ کہ یہ ممکن یعنی ہو بھی سکتا ہے یا نہیں بعضے اس کے امکان کو ہی نہیں مانتے۔ پھر ماننے والوں کا اس میں اختلاف ہے کہ اس کا علم ہو سکتا ہے۔ یا نہیں ایک جماعت تو امکان علم کے ہی منکر ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کتاب محصول میں یہ اختلاف بیان کر کے فرمایا کہ انصاف یہی ہے۔ کہ بجز اجماع زمانہ صحابہ جبکہ مومنین اہل اجماع بہت تھوڑے سے تھے اور ان سب کی معرفت تفصیلی ممکن تھی اور زمانہ کے اجماعوں کے حصول علم کی کوئی سبیل نہیں“۔

اسی کے مطابق کتاب حصول المامول میں ہے جو کتاب ارشاد الفحول شوکانی سے ملخص ہے۔ اس میں لکھا ہے ”جو یہ دعوے کرے کہ ناقل اجماع ان سب علماء دنیا کی جو اجماع میں معتبر ہیں معرفت پر قادر ہے۔ وہ اس دعوے میں حد سے نکل گیا اور جو کچھ اس نے کہا انکل سے کہا خدا امام احمد حنبل پر رحم کرے کہ انہوں نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ جو دعوے اجماع کا مدعی ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ فقط“

اب اجماع کے متعلق اس مختصر ریویو میں ہم اور کچھ لکھنا نہیں چاہتے شیخصاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۸ میں جو یہ عبارت لکھی ہے ”کہ از روئے اسلام یہ بات صحیح ہے۔ کہ واقعی مخالف کلام اللہ نہ کسی محدث کا قول معتبر ہے اور نہ کسی مفسر کا بلکہ خود حدیث مخالف کلام اللہ ہو۔ تو موضوع سمجھی جاوے گی“ اس عبارت کو ہم بھی صحیح و درست سمجھتے ہیں اور حق و باطل میں تمیز کے لئے جو معیار شیخصاحب نے اس عبارت میں پیش کیا ہے اسی معیار پر ہم فریقین کے دلائل کو جو ان مسائل کے متعلق ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ و مخالفین سلسلہ کے متعلق زیر بحث چلے آتے ہیں کسکر دیکھیں گے اور بفضلہ تعالے روز روشن کیطرح ثابت کر دکھائیں گے۔ کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ حق کو چھوڑ کر باطل کی پیروی کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالے)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲؍

الوصیتہ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔

قیمت ۲؍

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپواکر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳؍ عصمت انبیاء ۷؍

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ حضرت خلیفہ [illegible] صاحب [illegible] قیمت [illegible]

نظم مستورات — مستورات کے پڑھنے کے لئے۔ قیمت ۱؍

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اسکے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت ۱؍ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدینگے اُن سے صرف ایکروپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتیٰ کہ محصولڈاک بھی بذمہ خریدار نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی تنگی اس وجہ سے یہ گراں قدر رعایت گوارا کی گئی ہے۔ اسصورت میں اصل کتاب بھی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ کی قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ۱؍ ہی میں پڑیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایکروپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستفتاء بروشید۔ سلاسل التعلیم قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کا من رعشی یسع۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی ۱؍ کمیشن لگیگا۔ کتابیں پر کٹ بہرحال ہم لگائیں گے کتابیں مفت ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نٹ نوٹ۔ یاد رہے کہ سردست ۳۰۰ درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جائیگی

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

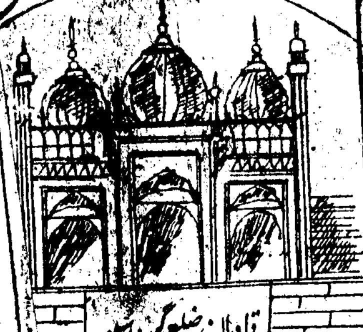

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

قیمت مشکی للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۷ — نمبر ۶

مورخہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق باور است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکرش مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست سنہ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ضمیمہ اخبار للعہ
مابعد ... ...
فی پرچہ ... ...

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب ما بعد لی جاوے گی - جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید ندا اخبار میں چھپے جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا دیگی - البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے -

مینیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ مع حاضرین جلسہ بیعت کنندہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریمؐ

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - الہامات - مدینۃ الامام

صفحہ ۳ - کلام اللہ

صفحہ ۴ - ۵ - کلام المسیح

صفحہ ۶ - ثبوت ہستی باریتعالیٰ

صفحہ ۷ - ۸ - ۹ - موت

صفحہ ۱۰ - مرثیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

صفحہ ۱۱ - ۱۲ - احمدی قوم کی خاص توجہ کے قابل

صفحہ ۱۳ - بحری سیر وسفر انڈیا کے گرد

صفحہ ۱۴ - برقی طاقت کے کرشمے -

صفحہ ۱۵ - انتخاب الاخبار -

بدرؔ مسیح

مورخہ ۱۰ - محرم الحرام ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ - فروری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - فروری ۱۹۰۸ء - ۱ - انت امام مبارکؐ

ترجمہ - تو امام مبارک ہے۔

۲ - لعنۃ اللّٰہ علےٰ من کفر -

ترجمہ - اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا

۳ - انّی معک فی السماء و الارض -

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون - آسمان اور زمین میں

۴ - انّی معک فی الدنیا و الاخرۃ

ترجمہ - مین دنیا اور آخرت مین تیرے ساتھ ہون۔

۵ - انّ اللّٰہ مع الّذین اتّقوا و الّذین ھم محسنون

ترجمہ - اللہ ساتھ ہے ان کے جو تقویٰ اختیار کرین اور جو نیکو کار ہین

۶ - اینما ثقفوا اُخِذوا و قتِّلوا تقتیلاً -

ترجمہ - جہان کہین پائے گئے پکڑے جائینگے اور ہلاک کئے جاوینگے

۷ - لا تقتلوا زینب -

ترجمہ - زینب کو قتل نہ کرو

۸ - " آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا "

شفاعت کرے

۱۱ - فروری - یا مسیح اللّٰہ عدوا لنا - ترجمہ اے اللہ کے مسیح ہماری

مدینۃ الامام

حضور خاتم الخلفاء کی صحت مژدۂ راحت افزا ہے جناب رسالتمآب لاہور والے لیکچر کے ضمیمے کی تصنیف مین مصروف ہین۔ انشاء اللہ یہ کتاب مخالفین اسلام کے اعتراضوں کا دندان شکن جواب ہوگی۔

علامہ نورالدین کے ہان اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند عطار فرمایا ہے - چونکہ اس عمر مین جبکہ و ھن العظم منّی و اشتعل الرأس شیباً کا مضمون صادق آتا ہو - اولاد کا ہونا خاص موہبت الٰہی ہے - اس لئے میرے سیّد و مولیٰ نے اس بچے کا نام "عبد الوہاب" رکھا ہے - اللہ تعالےٰ اسے سعید کرے اور دین کا خادم بنائے - اپنے آبا کے لئے ذرّیّۃ طیبہ کہلائے اور باقیات صالحات سے ہو جائے - آمین

جمعہ کے روز دو نکاح ہوئے۔ خطبہ مین علامہ موصوف نے کہا کہ نکاح مین لوگ مال و دولت و حُسن - ذات کو دیکھتے ہین - مگر اس کی اصل غرض جو تقویٰ ہے - اسکی طرف کچھ توجہ نہین کرتے - وجہ یہ کہ خطبہ کو بطور جنتر منتر سمجھتے ہین - اور اس کے معانی کیطرف غور نہین کرتے - (واقعی علامہ صاحب نے ٹھیک فرمایا - ہمارے دیہات کے مُلّان خطبہ لڑکے کے بالمقابل بیٹھ کر آہستہ آہستہ پڑھتے ہین - گویا کچھ دم کر رہے ہین - حالانکہ فرض منصبی یہ تھا - کہ اُٹھ کر نکاح کے اغراض بیان کرتے - اور بتلاتے کہ میان بیوی کے کیا کیا فرائض ہین - ہمارے احمدی بھائی اُس سنّت کو خصوصیت سے جاری کرین۔ نکاح کرنے مین جلدی نہین چاہیئے۔ بلکہ بہت سی لمبی دعاؤن اور استخارون کے بعد اس تعلق کو پیدا کرنا چاہیئے - کیونکہ اس پر عمر بھر کی خوشی کا دار و مدار ہے۔

مخدومی سیّد محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ ما محمّد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیینؐ - پر پڑھا - اور فرمایا - کہ اس سے پہلے جو الّذین یبلغون رسٰلٰت اللّٰہ - وارد تنزیل ہے اسین یبلّغون سے جو استقبال کو بھی شامل ہو یہ امر ظاہر ہے کہ وحی والہام کا سلسلہ خاتم النبیینؐ کے بعد بھی جاری رہیگا اور ابلغکم رسالات ربّی کی بہت سی مثالین دیکر بیان فرمایا کہ تبلیغ رسالات رسل کیلئے مخصوص ہو پس آنحضرت صلعم کے بعد کسی رسول کا آنا ان کے ختم نبوت کے منافی نہین کیونکہ اسکے معنے یہ ہین کہ تمام کمالات و مراتب نبوت اس ذات مبارک پر ختم ہوگئے - اب کوئی درجہ باقی نہین جو کسی اور کو دیا جائیگا اور انکو نہین دیا گیا۔ مشکوٰۃ مین بھی ایک حدیث ہو کہ ثم تکون الخلافۃ علےٰ منہاج نبوۃ جسمین صاف اشارہ ہے کہ خلیفہ آخری نبی ہوگا - پھر اسکے بعد سکوت فرمایا - آپ نے لقد جاءکم یوسف من قبل بالبیّنٰت فما زلتم فی شکٍّ ممّا جاءکم بہٖ حتیٰ اذا ھلک قلتم لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولاً پڑھکر یہ سمجھایا کہ اس مین پیشگوئی تھی کہ اُمّت محمدیہ بھی ایک وقت ایسا ہی کہیگی کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا حالانکہ حق بات وہی ہے جو حضرت عائشہ کا مذہب ہے - کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا انہ لا نبی بعدہٗ - (یہ تو کہو کہ وہ خاتم النبیین ہے مگر اس سے یہ مراد نہین کہ اسکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا) پھر فرمایا - کہ قرآن مجید مین ہو ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین - اب اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت سے ... صدیق شہید اور صالح ہوجانا تو سب مانتے ہین مگر نبی ہونا کیون ناممکن جانتے ہین - حالانکہ من النبیین اسی آیت مین مذکور ہے - الغرض فاضل موصوف کا بیان سرتا پا دست بیان سے پُر تھا - اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

کلام اللہ

(سب سے پہلی وحی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی)

اقرا باسم ربک الذی خلق ۔ خلق الانسان من علق
اقرا وربک الاکرم ۔ الذی علم بالقلم ۔ علم الانسان
مالم یعلم ۔

یعنے اپنے خالق رب کے نام کی تبلیغ دنیا مین کر وہ خالق رب جس نے ایک حقیر جونک جیسے کیڑے سے جو منی مین پیدا ہوتا ہے ۔ الانسان بنایا ۔ ہان پڑھ اور تبلیغ کر اور خوف نہ کر اور تیرا رب اکرم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم کی اشاعت کی ۔ اور الانسان کو وہ کچھ تعلیم کیا ۔ جو وہ نہ جانتا تھا ۔

اس کلام الٰہی مین پانچ پیشگوئیان ہین ۔ اول ۔ ربک الذی خلق ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ربوبیت الٰہی نے جو تیری خاص پرورش فرمائی ہے اور اپنے اندازہ سے خاص قوی مرحمت کئے اور خاص کام کے لئے تجھے منتخب کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے تیرا پیڑ لگایا ہے اور تیرے مبارک پھلون کے انتظار مین بیٹھی ہے وہ تجھے ضرور کامیاب اور سرسبز کرے گی اور تیرے نونہال کو اعداء کے تبر اور مخالف جھونکون سے محفوظ رکھے گی ۔

دوسری پیشگوئی خلق الانسان من علق ۔ یعنی اس منی کے کیڑے یا جونک کی طرف دھیان کرو ۔ کہ وہ کیسا حقیر اور ذلیل تھا جس کا ایسا خوبصورت اور باکمال انسان بنا ہے ۔ جب ہماری ربوبیت نے نظر عنایت سے ایک کیڑے کو آدمی کی شکل و صورت تک پہونچایا ہے اور ایک مقصد اور غائت کے لئے جو ربوبیت کا اصلی تقاضا ہے ۔ یہ خلعت کمال مرحمت فرمایا ہے تو کیا اب ہماری ربوبیت اس کا ساتھ چھوڑ دے گی ہم اپنی ربوبیت کا سایۂ عاطفت اس پر رکھین گے ۔ جب تک وہ انسان اپنی خلقت کی علت غائی کو پہونچ نہ جائے ۔

قرآن کریم مین تدبر کرنے والے جانتے ہین کہ نبوت کی تربیت اور اسے کمال مطلوب تک پہنچانا خدا تعالےٰ کے اسم رب کا خاصہ ہے اور جہان جہان خدا تعالےٰ نے ضرورت نبوت کی قرآن کریم مین بحث چھیڑی ہے ۔ ذیل مین اپنے اسم رب کو مذکور فرمایا ہے اس لئے کہ جیسے اس کی ربوبیت نے انسان کے عالم اجسام کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی اشیاء کو مسخر کیا اور خدمت مین لگا دیا ہے ۔ ویسے ہی اس کی ربوبیت نے تقاضا کیا کہ انسان کی روح کی تربیت کے لئے جو اصلی مقصود اور ابدی غیر فانی شے ہے اسکی تربیت کے مناسب حال سامان مہیا کرے سو اس کے لئے اس نے نبوت کا سلسلہ اس جہان مین قائم کیا اور جہان نبوت کے اعدا اور مخالفین کو مقابلہ سے ڈرانا چاہا اور ان کے بارے مین خوفناک وعید بیان کرنے چاہے ہین وہان نبوت کی حمایت و دفاع مین اسم اللہ کو جو جامع جمیع صفات کاملہ ہے ۔ پیش کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کا اصلی مقصد توحید الوہیت کا قائم کرنا اور آلہٰ باطلہ اور ہر قسم کے طواغیت کا ابطال کر کے خداوند تعالےٰ کے معبودیت اور الوہیت کا یگانہ استحقاق اور لاشریک منصب مخصوص کرنا ہوتا ہے ۔ تو جب عداوت اور خلاف اپنے ہتھیار پہن کر اس کا استیصال کرنے پر آمادہ ہون غیرت اور جوش بھی اسی کو آنا چاہئے جس کی خدمت کے لئے نبوۃ میدان مین نکلی ہے ۔ بہرحال اس علق اور الانسان کے لفظ مین بڑی بھاری پیشگوئی ہے ۔

تیسری پیش گوئی اقرء وربک الاکرم ۔ اس مین اشارہ یہ ہے ۔ کہ اس سلسلۂ تبلیغ مین تیری سخت مخالفت ہوگی ۔ اور ایک عالم تجھے ذلیل و خوار کرنے پر آمادہ ہوگا ۔ اور حکمت الٰہیہ کے اقتضا سے کچھ عرصہ تک بظاہر ایسا ہوگا کہ تو مغلوب اور شکستہ نظر آئیگا اور کفر و شرک اپنی جیت پر ناز کریگا ۔ مگر آخر کار غلبہ اور فتح تیرے حصہ مین آئے گی ۔ اور تو اکرم اور عزیز ہوگا ۔ اس لئے کہ تیرا رب جس نے تجھے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے پرورش کیا ہے ۔ وہ اکرم ہے لہذا ضروری ہے کہ اس کا مربوب بھی بطور ظل کے اکرم ہو ۔

چوتھی پیش گوئی الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم ۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ اس کتاب عجیب مین جو تجھے دی جاتی ہے ۔ اور جو بظاہر انسانی قلم سے لکھی جاتی ہے ۔ وہ وہ علوم عالیہ ہونگے کہ کل بنی آدم کے معلومات اس کے مقابلہ سے عاجز آجائین گے ۔ الانسان سے مالم یعلم ملا کر یہ اشارہ فرمایا ہے ۔ کہ فطرتاً اور اکتساباً انسان کی بساط مین اور اس کے قوا کی رسائی مین وہ علوم عالیہ آہی نہین سکتے ۔ جن پر قرآن مشتمل ہے ۔ لہذا یہ علوم لاریب خداوند علیم خالق انسان کی طرف سے ہین اور اس کا لازمی نتیجہ ہے ۔ کہ ذہینون کے ذہن عقیلون کی عقلین اور عالمون کے علم اور محررون کی قلمین ان سماوی علوم کے مقابل مین ٹوٹ جاوین گی ۔

پانچوین پیش گوئی ۔ کلا لئن لم ینته لنسفعاً بالناصیة ناصیة کاذبة خاطئة فلیدع نادیه سندع الزبانیة کلا لا تطعه واسجد واقترب ۔ دشمن کی عداوت کی پیشرفت نہ جائیگی اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی جھوٹی خطاکار چوٹی کو پکڑ کر زور سے کھینچین گے ۔ اور یون ذلت سے گھسیٹ کر ہاویہ مین گرائین گے ۔ پھر وہ اپنی مجلس کو جن کے بل بوتے پر اسے ناز تھا بلائے اور ان کی دہائی دے ۔ ہم بھی سیاست کے پیادون کو بلائین گے وہ ہرگز اپنے منصوبون مین کامیاب نہ ہوگا ۔ تو اپنے کام مین لگا رہ اور ان کے خلاف کی ذرا بھی پروا نہ کر اور کبھی ان کے ہان مین ہان نہ ملا اس لئے کہ ان کے ہاتھ مین تیرا کوئی نفع اور ضرر نہین اور ہماری فرمانبرداری مین لگا رہ اور جس قدر تو ہمارا فرمان بردار ہوگا ۔ ہماری جناب مین تیرا قرب اور درجہ اتنا بڑھے گا

ایک مادہ پرست ایک برہمو ایک دہریہ غرض ہر ایک شخص جو الہام اور ضرورت الہام اور خدا تعالےٰ کی ہستی کو نہین مانتا ۔ ان الفاظ کی شوکت اور قوت مین غور کرے اور اس انسان کا مطالعہ کرے ۔ جس کے مونہہ سے یہ نکلے اور اس وقت کی تاریخ کو پڑھے جب یہ بلند دعوے ایک پورے بے سامان اور ناتوان اور اعدا کے نرغے مین گھرے ہوئے انسان سے سرزد ہوئے اور پھر انجام کو دیکھے ۔ کہ یہ دعوے کس شان سے پورے ہوئے ۔ اور نبوت کے بدخواہ ٹھیک اسی طرح ہلاک ہوئے ۔ جیسے ان سچے دعوون کا منشاء تھا ۔

قابل توجہ خریداران بدر

جملہ خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کرین ۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

کلام المسیح

کسی نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ گجرات میں انجیر ہوتی ہے۔ اس کا شربت بنوا کر پیو۔ فرمایا۔ خواب تعبیر طلب بھی ہوتی ہے۔ انجیر گری سے بچاتی ہے۔ قرآن شریف میں بھی "تین" کا ذکر ہے مگر دون اور اشارات ہیں۔ اس سے ثبوت نبوت دیا گیا ہے۔

علم طبابت ظنی ہے۔ کسی کو کوئی دوا پسند کسی کو کوئی ایک دوا ایک شخص کے لئے مضر ہوتی ہے۔ دوسرے کے لئے وہی دوا نافع۔ دوائیوں کا راز اور شفا دینا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ کسی کو یہ علم نہیں۔

کل ایک دوائی میں استعمال کرنے لگا تو الہام ہوا۔ "خطرناک"

دوا میں اندازہ کرنے پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ضرور تول لینا چاہیئے۔

آریہ اگر یہ گند نہ بولتے تو ہمارے لئے تحریک نہ ہوتی حقائق و معارف کے لئے ان کے اعتراضات بہانہ ہو گئے

غیر قوموں کو اپنے قومی مذہبی کاموں میں چندہ دینے کا جوجوش ہے۔ وہ مسلمانوں میں نہیں۔ شاید اس لئے کہ کریمان را بدست اندر درم نیست۔ مگر مسلمانوں میں بھی کئی نواب ہیں کئی امراء و دولتمند۔ ہر مسلمان کا یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ سچائی پھیل جائے۔ مسلمانوں پر پہلے بھی جب اقبال کا زمانہ آیا۔ تو دینی رنگ میں ترقی کرنے سے اب بھی اگر وہ پہلا زمانہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو دین کی طرف توجہ کریں۔ ان لوگوں کی تقلید سچے مسلمانوں کے لئے کوئی نتیجہ نہیں دے سکتی۔ مسلمانوں میں جو آج کل مصلح بنے ہیں وہ بجائے اس کے کہ اپنی حالت درست کریں۔ نماز روزہ کے احکام میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں قوم کی ترقی سمجھتے ہیں خدا تعالے تو دین کے ذریعہ ترقی چاہتا ہے اور یہ لوگ بے دین ہونے سے ترقی طلب کرتے ہیں جس میں کبھی کامیابی نہیں ہو گی

اسلام ہی خدا کو واحد لاشریک مانتا ہے اگر یہ مسلمان بھی اس توحید سے الگ ہو گئے۔ تو ان کے حق میں اچھا نہیں ہو گا

دوسری قوموں کی تقلید ان کے لئے مبارک نہیں ہو سکتی

دوسروں کو اگر بے دینی سے کامیابی بھی ہوتی ہے تو یہ بطور ابتلا ہے۔ ہر شخص سے خدا تعالے کا معاملہ علیحدہ ہے عیسائی قومیں ناپسند کریں۔ شراب خوری۔ قمار بازی کریں تو یہ ان کے لئے مفید ہو سکتے ہیں لیکن اگر مسلمان ایسے کام کریں تو ان پر ضرور غضب نازل ہو گا۔ دیکھو ظاہری سلطنت کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ کہ اگر ملازم کسی شورش کے جلسہ میں شامل ہو تو اس کو عبرت ناک سزا دیجاتی ہے۔ پس اسی طرح جو کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ یہ خدا کے خاص بندے ہیں اگر یہ لوگ گستاخی کریں اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کریں تو ضرور گرفتار ہوں گے۔ یہ الہام جو ہم کو ہوا۔ وہ وعدہ ٹلیگا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں۔

تو اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالے نہیں چاہتا کہ اس کی توحید دنیا سے گم ہو جب مسلمان ہی کفر و شرک کو پسند کرنے لگیں۔ تو پھر دوسری قوموں کا کیا گلا ہو سکتا ہے۔ پہلے گھر صاف ہو۔ تو پھر دوسرے لوگوں کی اصلاح ہو سکتی ہے تمام قوموں میں دہریت بڑھتی جاتی ہے۔ خدا تعالے اپنی ہستی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور اول خویشاں بعد درویشاں کے مطابق ہمارا فرض ہے۔ کہ پہلے اپنی قوم کی اصلاح کریں۔ جب مسلمانوں ہی میں ہزاروں گند ہوں۔ تو دوسروں کو کیا کہا جا سکتا ہے۔ جہاد جہاد پکارتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر ہمیں جہاد کرنے کا حکم ہوتا تو سب سے پہلے انہی سے کیا جانا چاہیئے تھا۔ یہ عادت اللہ ہے۔ کہ جس قوم کے اندر کتاب ہو۔ پہلے اُسے درست کیا جاتا ہے پھر دوسری قوموں کیطرف توجہ ہوتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے سب سے پہلے قریش کی اصلاح کی۔ پھر یہود و نصارے کیطرف متوجہ ہوئے۔ (یہاں سے یہ اعتراض بھی دور ہو گیا جو کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مسلمانوں کو ہی کہتے ہیں۔ تم ایسے تم ایسے دوسری قوموں میں سے کتنے مسلمان کئے) مسلمانوں میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک جو پورا کلمہ بھی پڑھنا نہیں جانتے جن میں سے وہ بھی ہیں۔ جن کی نسبت آریہ مشہور کرتے رہتے ہیں کہ ہم نے اتنے مسلمانوں کو آریہ کر لیا۔ پہاڑوں میں ایسے آدمی ہم نے بہت دیکھے جن کو اسلام کی کچھ خبر ہی نہیں دوسرے وہ جو مہذب تعلیم یافتہ کہلاتے ہیں۔ یہ اسلام کو کراہت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نماز کے ارکان پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ نماز روزہ وحشیانہ زمانے کی باتیں ہیں یہ احکام آجکل کے زمانہ میں مناسب نہیں پس ان دونوں گروہوں کی اصلاح سب سے اول ضروری ہے۔ مگر ہم کیا اصلاح کر سکتے ہیں جب تک آسمان ہی سے نہ ہو۔ جس کے کان سننے کے ہوں اسے ہم بخوشی سناتے ہیں بعض ایسے ہیں کہ بیان کردہ سنیں گے ہی نہیں۔ یا بات کو دوسری طرف لے جائیں گے۔

بے دینی کی ایک زہرناک ہوا چل رہی ہے۔ جس نے کسی کو ہلاک کر دیا کسی کو اندھا کسی کو سست۔ وہ جو خدا سے تعلق پیدا کرنے والے ہیں بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ خدا کی ہستی ثابت کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ فتنے تو بہت ہو گئے تھے مگر دہریت سب سے زیادہ ہیں۔ عظمت الٰہی مطلق نہیں رہی عظمت کیا ہو جبکہ خدا کے وجود پر ہی پورا یقین نہیں رہا۔

ہر نبی کے زمانہ میں کچھ نہ کچھ خونریزی ہوئی۔ ماکان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض۔

انسانوں کے ہاتھوں پر جو امور مقدر تھے۔ وہ تو ختم ہو چکے اب خدا نے ایسے کل امور کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ یہ طاعون زلزلے طرح طرح کے امراض مصائب سب خدا کی تلواریں ہیں

تعجب ہے۔ کہ حادثے پر حادثے آتے ہیں مُصیبت پر مُصیبت آتی ہے۔ مگر ہماری جماعت کے سوا دوسرا کوئی ان سے متاثر نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ سب بلائیں اس لئے ہیں کہ لوگوں کی غفلت دور ہو۔ وہ تضرع اختیار کریں اور سمجھیں کہ خدا ہے۔ دیکھو ہر پہلو سے حادثے واقعہ ہو رہے ہیں اور ابھی کیا معلوم کہ آگے آگے کیا ہونیوالا ہے۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ اب جو کچھ کرے گا خدا ہی کریگا جراحی آخری علاج ہے اور علاج تو سب ہو چکے۔ پس یہ آخری علاج ہے اب یا بیمار مرے گا یا صحتیاب ہو گا۔

کئی لاکھ انسان مر چکا ہے۔ مگر عملی حالت دکھاتی ہے کہ ابھی کچھ بھی نہیں ہوا۔ نیکی کی طرف سے بہت دُور ہیں اور بدی کی جانب قریب ہیں۔ استغفار کرنا چاہیئے۔ آگے قاعدہ تھا۔ کہ مسلمان بادشاہ عام طور پر وباؤں کے وقت انابت الی اللہ اور دعا و صدقہ و خیرات کیطرف توجہ دلاتے رہتے۔ اب یہ بھی نہیں بلکہ خدا کا نام لینا بھی خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

سلطان المعظم نے وزرا سے ایک امر کی نسبت مشورہ کیا۔ اور اس کے متعلق تجویزیں پوچھیں۔ جب سب تجویزیں بیان ہو چکیں تو کہا اور تو سب کچھ کہا مگر یہ کسی نے نہ کہا کہ دُعا بھی کرو۔ آخر مسلمان کا بچہ تھا۔ کچھ نہ کچھ خدا پرستی تو تھی۔ سلطان المعظم جمعہ کی نماز کو بھی جاتا ہے۔ فقرا سے بھی نیاز رکھتا ہے۔ اس لئے اچھا ہے۔

خدا تعالے ابتدا زمانہ میں بولا کہ میں تیرا خدا ہوں

ایسا ہی اخیر زمانہ مین بھی۔ اس نے فرمایا کہ انا الموجود۔ یاد رکھو کہ وہ "ہادی" ہے۔ اگر چھوڑ دے تو سب دہریہ بن جائین پس وہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا رہتا ہے اور یہ زمانہ تو بالخصوص اس بات کا محتاج ہے۔ جس چیز کی حکومت ہو اس کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ آجکل اگر صالح آدمی جس نے حق پالیا ہے۔ خیال پر اثر نہین ڈال سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ ضلالت کی حکومت ابھی باقی ہے۔ جب ایسی ہوا چلتی ہے۔ تو سب اس کے اثر سے متاثر ہو جاتے ہین۔ مومن اگرچہ بچا رہتا ہے۔ مگر دوسرون پر اثر نہین ڈال سکتا۔ ضلالت کے رعب کا یہ حال ہے۔ کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ ہین۔ ان سے مذہب کی نسبت کوئی کچھ نہین کہتا۔ کہ شاید یہ ناراض ہو جائین یا مجھ سے ہنسی ٹھٹھا ہو۔ مگر صحابہ کرام کی طرف دیکھنا چاہیئے کہ اسلام کے ضعف کی حالت مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شاہون کو خط لکھ دیا۔ اس وقت ایسا مہذبانہ زمانہ بھی نہین تھا۔ نہ یہ امن کی صورت۔ صحابہ نے ان خطوط کو پہونچایا۔ اور بر سر دربار اپنے عقائد کو کھول کر بیان کیا۔ ایک عیسائی بادشاہ کو جب اسلام کا پیغام پہونچا اور اس نے صحابہ سے کلام الٰہی سنا۔ تو وہ بول اٹھا۔ یہ اس کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ جس نے تورات نازل کی اور کہا۔ اگر اس نبی کے پاس مین جا سکتا۔ تو اس کے قدم چومتا پادریون کو بلا کر کہا دیکھو اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے۔ کیا تم اسے پسند کرتے ہو۔ جب ان سے مخالفت محسوس کی۔ تو کہدیا کہ مین تو تمہین آزماتا تھا۔ یہ کمزوری دنیا کی حرص کا نتیجہ تھی۔ جن مین دنیا پرستی نہین وہ حق کہنے اور حق کا اعلان کرنے سے نہین ڈرتے۔ اور ان کی خدا مدد کرتا ہے۔

ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر طبقہ کے انسانون کو مناسب کرحال دعوت کرنے کا طریق سیکھے۔

بعض کو باتون کا ایسا ڈھنگ ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ دیتے ہین اور اس سے ناراضی بھی پیدا نہین ہوتی۔ بعض ظاہر مین خبیث معلوم ہوتے ہین جن سے ناامیدی ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول کر لیتے ہین اور بعض غریب طبع دکھائی دیتے ہین اور ان پر بہت کچھ امید ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول نہین کرتے۔ اس لئے قول موجہ کی دلیل یا دلائل جو اپنے ساتھ روشنی رکھنے والا ہو ضرورت ہے۔ جس سے آخر کار فتح ہوتی ہے۔

دہلی مین سخت مخالفت ہوئی۔ آخر مینے کہا۔ کہ ۰۰ ۱۳ برس وہ نسخہ (حیات مسیح) آزمایا۔ اس کا نتیجہ دیکھا کہ کئی مرتد ہو گئے۔ اب یہ نسخہ (وفات مسیح) آزما دیکھو دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک شخص بے اختیار اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا حق وہی ہے۔ جو آپ فرماتے ہین۔ غرض قول موجہ بڑی نعمت ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ اِتھہ ہیگی کیمیا جو کوئی جانے بول۔ ہر ایک کو ایسی بات کرنی نہین آتی۔ پس چاہیئے۔ کہ جب کلام کرے۔ تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثین کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا۔ جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہین۔ کیونکہ آجکل خدا کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہین۔ اگر صحابؓ اس زمانے مین ہوتے۔ تو لوگ انہین سودائی کہتے اور وہ انہین کافر کہتے۔ دن رات بے ہودہ باتون اور طرح طرح کی غفلتون اور دنیاوی فکرون سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ ایک شخص علیگڈھ ہی غالباً تحصیلدار تھا۔ مین نے اوسے کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ پر ٹھٹھا کرنے لگا۔ مین نے دل مین کہا۔ مین بھی تمہارا پیچھا نہین چھوڑنے کا آخر باتین کرتے کرتے اس پر وہ وقت آگیا۔ کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا۔ یا چیخین مار مار کر رونے لگا۔ بعض وقت سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے شقی ہو یاد رکھو۔ ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤن کی نسبت مینے ابھی کہا۔ کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرایہ مین خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہین کہ سب سے یکسان بات کی جائے۔ بیان کرنیوالے کو چاہیئے۔ کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہین۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہین۔ بہت باتین سن بھی نہین سکتے۔ انہین کسی موقعہ پر کسی پیرایہ مین نہایت نرمی سے نصیحت کر جانا چاہیئے۔

ثبوت ہستی باریتعالےٰ

کسی چیز کی ہستی اس کے آثار سے ثابت ہوتی ہے۔ سو خدا تعالےٰ کی ہستی کے آثار یہ عالم اور اس کا انتظام اس کے صنائع بدائع قدرتی۔ اور اس کے افراد عجیبہ و عجیبہ اور کائنات غریبہ ہین۔ جن سے خالق العالمین کے افعال اور صفات ظاہر باہر ہین کیونکہ ہر ایک فعل کا فاعل ضروری اور ہر ترکیب کا ترکیب و ترتیب باہم مل جائین جنکی صنعت کاری دیکھ کر بڑے بڑے صانعین کی عقل حیران رہ جائے۔ آسمانی اجرام کی ترتیب اور حرکات اور آثار کی تحقیقات و تدقیقات جن لوگون نے بڑے غور سے کی ہے۔ وہ یقیناً سمجھ گئے۔ کہ ایک اعلیٰ ہستی ہے۔ جو اس کائنات اور ممکنات کی خالق اور متصرف ہے۔ ہان فرقہ ناستک (دہریہ) خالق کا انکار کرکے کہتا ہے۔ کہ اتفاقاً ہی ذرات جو قدیم سے ہین اپنے خواص سے یہ صورتین اور شکلین باترتیب اور بے ترتیب بناتے ہین اور پھر مدتہائے معینہ اور ازمنہ متعینہ کے بعد بگاڑتے ہین۔ اور کون و فساد ان ذرات مین سدا سے ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔ مگر ان تغیرات اور تبدلات اور رنگ برنگ کے ادل بدل سے پتہ لگتا ہے۔ خاص حرکات سے کہ سکون ان ذرات کا سب حرکات لازمہ تغیرات سے اوّل اوّل ہے۔ پس پہلے پہل اس سکون سے ان کی حرکت کا محرک کوئی ضرور چاہیئے۔ اور محرک اگر کوئی ان کی اپنی ہی خاصیت ہے۔ تو وہ سکون کے بعد ہی کیون پیدا ہوئی۔ اور اسی خاص وقت مین کیون ظہور کیا۔ اگر کہا جاوے۔ کہ کچھ مدت کے بعد وہ حرکت جو بالقوہ اور استعداد کے طور ان ذرات مین موجود ہے۔ بالفعل ظاہر ہو جاتی ہے پھر سکون جیسے مانہ پرلے یا آخرت کہتے ہین ہو جاتا ہے و علیٰ ہذا یون ہی ہوتا رہتا ہے۔ پس بجز خواص ذرات کوئی الگ خالق نہین ہے۔ تو ہم کہتے ہین۔ کہ جب حرکت کے پہلے سکون کا ہونا لازمی ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سکون انادی اور قدیم ہے اور حرکت نو پیدا اور حادث ہے۔ پس نو پیدا حرکت کو اس ظہور حرکت سے پہلے کس چیز نے روکا ہوا تھا اور کس نے

اس وقت مین ظاہر کیا۔ اس حرکت کا ظاہر کرنیوالا ہی خدا ہے اور وہی خالق۔ ترکیب دینے اور تغیر و تبدل وصورت بنانے کو تحریکات لازم ہین۔

علاوہ ان دلائل اور علل سے کے جو مذاہب بیان کرتے ہین ضمیر کی شہادت بھی یہی ہے۔ کہ اس جہان کا خالق باصفات کاملہ موجود ہے۔ انسان مین بجز قوائے عقلیہ کے جو دماغ سے متعلق ہین قوائے روحانیہ بھی ہین جن کے آثار محبت غضب رشک۔ حسد۔ کینہ۔ میلان نفرت وغیرہ مین۔ انہین قوائے روحانیہ کو ضمیر کانشنس .. تلب .. کہا جاتا ہے۔ جیسے قوائے عقلیہ کو عقل اور قوت استدلال اور تعلیل اور قوت بیان اور نطق بولتے ہین۔

ایمان اور مذہب کا تعلق قوائے روحانیہ سے اولاً بالذات ہے اور قوائے عقلیہ سے ثانیاً اور بالعرض یعنی اثبات مسائل مذہبیہ اور استدلال قوائے عقلیہ سے ہوتا ہے ملاء اعلےٰ انبیاء اور اولیاء و اصفیاء کی روحانیت ہی اور لوگون سے بڑھکر ہوتی ہے۔ اور مہبط وحی بھی وہی قلب و روح اور اس کے قوائے روحانیہ ہوتے ہین۔

پس تسلی بخش اور تصدیق (سچ جاننا) سے علاوہ ایمان دینے والی دلیل جو اللہ تعالیٰ رب العالمین کا ثبوت دیتی ہے۔ وہ قوائے روحانیہ یا قلب کے ذریعہ اور وحی والہام کے وسیلے ہمین ملی ہے وہ ہستی اعلیٰ کا ایک اثر ہے۔ پہلے اثر کو جو مذکور ہوا فعل یا کام کہتے ہین اور اس اثر کو کلام جو وحی الہام کے نام سے موسوم ہو کر انبیاء کے زبانی ظاہر ہوتا ہے اور جیسے قدرتی افعال مصنوعی اعمال سے ممتاز باعلےٰ امتیاز ہوتے ہین ویسے ہی بلکہ اس سے بھی اعلےٰ درجہ پر الٰہی کلام وحی و الہام اپنے خواص سے مختص ہو کر مخلوق کے کلام سے پرے درجہ پر بحیثیت عالیہ سرفراز ہوتا ہے۔ مثلاً کلام الٰہی مین انبائے غیب اور پیشگوئیان ہوتی ہین۔ جن کا مقابلہ اور مساوات نجوم اور سائنس اور جفر و رمل وغیرہ علوم مظنون کیا کر سکتے ہین کیونکہ سائنس و نجوم کی بعض پیشگوئیون کی بنا سلسلہ علت و معلول پر مبنی ہوتی ہے۔ سو اول تو علت و معلول کا تلازم ہی یقینی طور پر نہین ہوتا۔ اور اگر ہو بھی تو وجود علت یا معلول ہی ظنی طریقہ سے ہوتا ہے۔ جس سے وہ پیشین گوئیان مشتبہ ہو جاتی ہین۔ اور اتفاقی باتون کا توشہ کا ہی کوئی نہین ہوتا۔ مثلاً فلان سیارہ فلان برج فلان منزل اور فلان ستارہ فلان مقام پر ہو تو یون ہوگا۔ کیونکہ اکثر اوقات اس طرح دیکھا گیا۔ ایسا ہی قانون رملون کا حال ہے۔ سب اتفاقی باتین ہین۔ ہان علم جفر جسکی بناء حروف سوال کے ادل بدل کرنے اور ان کے اعداد ابجدی سے اور پھر اپنے حروف لینے پر ہے۔ گو یہ بھی کوئی پختہ قاعدہ قانون نہین ہوتا۔ اور رمل جو چند اشکال اور ان کے درجات ابیات پر مبنی ہے۔ اور عرفی نجوم وغیرہ فال ان سب کو اگر کسی نبی نے بوحی و الہام .. استعمال کیا اور کوئی امر غیب دریافت کیا یا پیشگوئی کی تو وہ کلام من وراء حجاب ہے۔ اور انبیاء و رسل کے بغیر اگر کسی نے یہ بطور قواعد علوم کے استعمال کیا تو واہیات مزخرفات اور بیہودہ گوئی مین داخل ہے۔ اور اسلام مین یہ گناہ کبیرہ بلکہ شرک و کفر کہلاتا ہے۔ اور عقل سلیم بھی اسے دھکے دیتی ہے پس کلام الٰہی جو بذریعہ نبوت پیغمبران خدا اور اولیاء اللہ بطور وحی والہام نازل ہوتا ہے۔ اور اس مین پیش گوئی متضمن امور موجبہ ہدایت انذار و بشارت اہل ایمان و اہل شرارت ہو۔ اس مین بلاشبہ اثبات ہستی اعلیٰ باریتعالیٰ ہوتا ہے کیونکہ جو امور کسی آیندہ زمانہ مین ہونے ہون اور ان کے اسباب و علامات موجود نہ ہون یا معلوم بعلوم متعارفہ نہ ہون۔ ان کی خبر دینا حیطہ قدرت انسان و احاطہ ادراک عالمیان سے باہر ہے پس یہ کلام متضمن پیشگوئی اپنے متکلم خداوند عالم قادر علیم حکیم سمیع و بصیر مالک نعیم و جحیم پر ایک بیّن دلیل اور بیّن استدلال ہے اور نیز اس مہبط کلام و وحی والہام کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ کہ مخبر صادق ہے کیونکہ ایسے وحی و کلام مین یہ باتین ہوتی ہین۔ کہ اس مخبر صادق کے متبعین پر بڑی رحمتین اور نعمتین اس دنیا مین بھی نازل ہونگی اور یہ تابعین دنیاوی عزت بھی پائین گے اور جاہ و جلال کے اورنگ پر بٹھلائے جائین گے اور اس کے اعدا ذلت اُٹھائین گے اور ہم اس کے مومنین کے جنتی ہونے پر دنیاوی نصرت سے اور کافرین اور اس کے مکفرین مکذبین کے جہنمی بننے پر دنیوی ذلت اور خواری سے مہر لگا دینگے۔

اتفاقیہ طور سے کسی قسم کا عزت پانا اور جاہ جلال کے نشان دکھانا یا کسی قوم کا ذلیل ہونا۔ یا قدیمی عزت کا کھونا کوئی ثبوت حق باطل نہیں بن سکتا۔ مگر پیشگوئی کے موافق ایسا واقعہ ظاہر ہونا بیشک و شبہ حق باطل کا امتیازی نشان ہے۔ اور مخبر مدعی کے صدق کا صاف بیان ہے۔

یاد رہے کہ بعض خوابوں کا سچا ہونا یا غیبی آواز پانا یا غنودگی کی حالت مین بعض مکاشفات کا صحیح ہو جانا صاحب خواب یا کشف کی کلی صدق .. یعنی اس کے ہر ایک دعوے کی سچائی پر گواہ نہین بن سکتا۔ کیونکہ عموماً بعض فاسقون فاجرون کے قرائن اور بعض کاہنون دیوانون مستانون کی باتین اور بعض وظائف خوانون یا مرتاضون کے مکاشفے درست نکلتے ہین چنانچہ اس زمانہ مین میڈم اور مسمرائز وغیرہ ایسے اُمور عجیبہ دکھاتے ہین۔ مگر ان مین سے اکثرون کی خبرین دروغ بیفروغ ہوتی ہین اور بعض میڈم اور معمول ہمنشین یا صحبتیون کے خیالات سے متاثر ہو کر ایسی خبرین دیدیتے ہین اقتداری پیشگوئیون کا ایسے مذکورین مین کہین نام و نشان نہین ہوتا ایک اور امتیاز یہی ان پیشگوئیون مین ہو کہ نبی کی پیشگوئی کی بناء ایمان و کفر کے متعلق ہوتی ہے اور دوسری پیشگوئیان دنیاوی مطالب کے متعلق مثلاً اگر قحط سالی کی پیشگوئی نجومی کرے تو اس کا تعلق کفر و ایمان سے نہین ہے اور اگر نبی یا خلیفہ نبی کرے تو اس مین یہ ہوتا ہے کہ اگر منکرین شرارت سے باز نہ آئے تو ان پر قحط کا عذاب آئیگا ہان اگر توبہ کرین تو پھر قحط نہ آئیگا اور فلان شریر اگر شرارت سے باز نہ آیا تو موت یا کسی سخت بلا مین گرفتار ہوگا بصورت توبہ و رجوع اس کو کوئی گرفت نہ ہوگی۔ نجومی وغیرہ مثلاً طبیب تو صرف یہ پیشگوئی کر سکتا ہے کہ یہ شخص فلان بیماری مین مبتلا ہونیوالا ہے یا چند روز کو مرنیوالا لیکن نبی یا ولی اس کے ابتلا یا نجات پانیکو اسکی شرارت یا ایمان پر موقوف رکھیگا پس نبی کی پیشگوئی اقتداری ہوگی نہ اور لوگون کی۔ اور اکثر خوابون کا درست نکلنا ہی انبیاء و اصفیا کی تصدیق پر شاہد ہے کیونکہ وہ اپنی روحانی قوت سے اخبار غیبی کے واقف ہو کر اس نبی کی بھی تصدیق کرین گے کہ جیسے ہمین سچی خوابین آتی ہین یا سچی آواز غیبی سنتے ہین۔ یا سچے خیالات اور مکاشفہ ہمین ہو جاتے ہین ایسے ہی ان لوگونکو ہو جاتے ہین ہان فرق یہ ہے کہ انبیاء کو بکثرت ایسے اخبار غیبی معلوم ہوتے ہین اور اقتداری بھی ہوتے ہین مگر ان پنڈمون معمولون کے بعض اور وہ بھی غیر اقتداری یعنی جو بلائین ان کو کسی پر یا اپنے پر آتی نظر آئین تو وہ ٹلتی نہین برخلاف انبیاء کے کہ ان کی دعا سے اکثر بلیات ٹل جاتی ہین پس اجابت دعوات بھی نبی کے صدق نشانات سے ہے نیز یاد رہے کہ نبی یا خلیفہ نبی کی ہر ایک پیشگوئی پوری ہو کر رہتی ہے ہان کثرت وقوعات سے بعض امور ایمان بالغیب کے لحاظ سے قابل تاویل رکھے جاتے ہین تاکہ ایمان کی نعمت ایسی بے وقعت نہ ہو کہ کوشش بھی نہ کرنی پڑے ظاہر ہے کہ آفتاب یا کسی اور اظہر من الشمس اور ابین من الامس چیز پر ایمان لانا کسی انعام کے لائق نہین۔ انعام تو جب ہی ملے کہ طالب ذرا مشکل سوال یا مسئلہ لاینحل کا حل اور انحلال کر سکے یعنے جیسے مسائل علمیہ ذرا غیب میں ہوتے ہین اور قوی عقلی سے حل کیے جاتے ہین تو حل کنندہ کو شاباش یا انعام ملتا ہے ایسا ہی امور غیبیہ ایمانیہ کو اگر کوئی شخص دریافت کرے یعنے اللہ تعالیٰ کی ہستی علیٰ باصفات علیہ کا عرفان اس کے دلائل سے ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

"موت"

(تقریر بابو برکت علی صاحب احمدی بمقام شملہ)
گذشتہ اشاعت سے آگے

این خیال است و محال است و جنون ۔ قرآن مجید میں روح اور ملائکہ کا لفظ متعدد مقاموں پر استعمال ہوا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی کیفیت کچھ ملائکہ سے مشابہ ہے ۔ مگر بعض مقامات میں روح کے معنے محض کلام الٰہی کے معلوم ہوتے ہیں مگر میں نے اپنی روزانہ تلاوت میں اکثر اس بات کا خیال رکھا ہے کہ کہیں موت کے وارد ہونے کو اخراج روح سے تعبیر کیا ہو ۔ مگر مجھے تا حال کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا ۔ بلکہ جہاں جہاں موت کا ذکر ہے اس کو لفظ وفات اور اس کے مشتقات سے ادا کیا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ روح کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو جسم میں جاگزین ہو اور اس کے خارج ہونے سے موت ہوتی ہو تو میرا یہ خیال ہے کہ قائم زندگی محض امر رب سے ہے اور جب حیات کی حد ہو چکتی ہے ۔ تو ملک الموت جو انسان کے ساتھ شامل ہے ۔ جان قبض کر لیتا ہے ۔

اینما تکونوا یدرککم الموت ۔ ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ۔ النساء ۔ رکوع ۱۱ ۔ جہاں کہیں تم ہو ۔ موت تم کو آئیگی خواہ تم بلند برجوں میں ہی کیوں نہ ہو ۔ یہاں تو الم نجعل الارض کفاتاً ۔ احیاءً و امواتاً ۔ (المرسلٰت رکوع اول) کے حکم سے ہر زندہ اور مردہ کے لئے یہی زمین کافی ہے مگر پھر بھی عوام الناس کے محاورہ کو مدنظر رکھ کر یہ بتایا ہے کہ خواہ انسان کہیں ہو اور اپنی طرف سے کیسی محفوظ جگہ اختیار کرے وہ موت سے بچ نہیں سکتا ۔ جان قبض کرنے کے لئے کوئی ایسا مجسم اور ٹھوس وجود باہر سے نہیں آتا کہ وہ بند دروازوں میں یا قلعہ کی دیواروں میں نہ گھس سکے وہ تو وہیں ہے جہاں انسان ہے اور اجل مسمی کے ختم ہونے پر وہیں اس کو قبض کر لیتا ہے ۔

فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت ۔ اللہ تعالے جس نفس پر موت کا حکم دیدیتا ہے ۔ اس کو واپس نہیں آنے دیتا سبقت سبق القول منی حرام علی قریۃ اھلکنا ھا انھم لا یرجعون ۔ اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ مجھ سے یہ قول ہو چکا ہے جس قریہ کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس پر حرام ہے ۔ تحقیق وہ واپس دنیا میں نہیں آتے قیاساً بھی یہ بات لغو معلوم ہوتی ہے ۔ کہ جس نفس پر موت وارد ہو چکی وہ پھر واپس آ جائے وہ تو مردہ ہو چکا ۔ اس میں جان باقی نہیں ۔ جب تک جان باقی ہے تب تک اس کے زندہ ہونے کی اُمید ہے اور کوئی شخص کسی ترکیب سے جو وہ بھی حکم الٰہی سے ہے اس کو زندہ کر سکتا ہے ۔ ایک لحظہ کے لئے یا زیادہ مدت کے لئے مگر جب موت ہو چکی تو پھر اس کا زندہ ہونا ناممکن ہے ۔ موت کے بعد و من ورائہم برزخ الی یوم یبعثون" یوم حشر تک برزخ کی حالت رہیگی ۔ وہ ایک پردہ ہے ۔ انسان کو اس کی مدت محسوس نہیں ہو سکتی ۔ اسی لئے جب وہ قیامت کو اُٹھایا جائیگا تو اسے معلوم ہوگا کہ وہ گویا نیند سے اُٹھا ہے ۔ اس برزخ کی حالت سے وہ پھر عالم ہوش میں نہیں آسکتا ۔ پس یہ قصے کہانیاں کہ کسی شخص نے موت کے بعد کے حالات کو دیکھا ہے یا وہ مر کر واپس آگیا ہے محض دھوکہ ہے ۔ ان کی وہی حقیقت ہے ۔ جو میں نے پیشتر بیان کی ہے ۔ اللہ تعالے اور اس کے فرشتے ایسا وجود نہیں ۔ ان کی ایسی ہستی نہیں کہ وہ بھول جائیں ۔ بھول کر کسی ایسے شخص کو موت دیدیں ۔ جس کا وقت معینہ ختم نہیں ہوا اور بعد ازاں معلوم ہونے پر اس کو پھر دنیا میں بھیجدیں ۔ اگر اللہ تعالے اور اس کے فرشتے بھی غلطی کر سکتے ہیں ۔ تو پھر اللہ تعالے کی سبحانیت پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے ۔ ملائکہ کی نسبت قرآن مجید میں لکھا ہے کہ وہ جس کام پر مامور ہیں ہرگز اس کے بجالانے سے چوک نہیں سکتے ۔ دنیا اور مافیہا کی طرف دیکھو اور کل کائنات کے وجود اور اس کے انتظام پر غور کرو ۔ کیا وہ خدا جس نے یہ کارخانہ رچایا ہے اور ایسا عظیم الشان کارخانہ ہے کہ اس کی انتہا انسانی عقل و فکر سے باہر ہے کبھی غلطی کر سکتا ہے ۔ اسکی نسبت ایسا گمان کرنا میرے خیال میں معصیت میں داخل ہے ۔ یہ جہالت کے خیالات ہیں ۔ کہ فرشتہ غلطی کر سکتا ہے ۔ بحکم ربی اس کی شان سے بعید ہے کہ وہ غلطی کرے ۔

وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتاباً مؤجلاً ۔ (آل عمران ۔ رکوع ۱۵) کوئی نفس اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا ۔ وہ ایک وقت ہے ۔ جو مقرر ہو چکا ہے ۔ انسانی تدابیر کوشش میں لگی رہتی ہیں مگر وہ تبھی تک کامیاب ہوتی ہیں ۔ جب تک ۔ موت کا وقت نہیں پہونچتا ۔ بچے جوان بوڑھے اپنے اپنے وقت پر اس جہان فانی سے گزرتے جاتے ہیں عام دنیادار بھی ۔ ڈاکٹر اور حکیم بھی اور برگزیدگان خدا ۔ ہر شخص اپنے فہم اور ادراک کے مطابق علاج کرتا ہے ۔ مگر ہمیشہ تو کامیاب نہیں ہوتا ۔ اللہ تعالیٰ جس طرح اور جن اسباب کے ذریعہ چاہتا ہے موت دیدیتا ہے ۔ کوئی گر کر مرتا ہے ۔ کوئی چوٹ سے کوئی ڈوب کر ۔ کوئی لڑائی میں ۔ کوئی بیمار ہو کر ۔ غرضیکہ ہزارہا طریق سے انسان موت وارد ہوتی ہے ہزار کوشش کرو کوئی پیش نہیں جاتی ۔ اور کبھی عقل اور دانش چھین لیتا ہے اور مناسب تدبیر سے روکے رکھتا ہے مجھے پھر اپنی لڑکی کی موت یاد آگئی اور اس کے تجربہ سے میرا ایمان اور پختہ ہو گیا ہے کہ سب کچھ حکم رب سے ہوتا ہے اور واقعی وقت موت مقرر ہوتا ہے ۔ موت کے قریب انسان کی عادات میں عموماً کچھ تغیر واقعہ ہو جاتا ہے اور اس سے غیر معمولی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں ۔ وہ اور دیکھنے والے اس سے بے خبر ہوتے ہیں مگر موت کے نشانات اس کو مل جاتے ہیں ۔ میری لڑکی کے لئے گھر میں قریب ایک ماہ سے یہ تجویز ہو رہی تھی کہ اس کو ارنڈ کے بیج کا جلاب دیدیا جاوے ۔ مگر مجھے یہ نہیں سوجھی کہ کسی اور واقفکار یا ڈاکٹر سے مشورہ لے لوں تو پھر بھی ایک وقت تک عقل پر پردہ پڑا رہا کہ حالت نازک ہو گئی ہے ۔ اور ایسا کسی تجربہ کار ڈاکٹر کو بلاؤں ۔ حال پُرسان اور دیکھنے والوں نے کوئی تجویز پیش نہیں کی کہ جلدی یہ یا وہ تدبیر کرنی چاہیئے حتے کہ زہر اس کے معدہ میں اثر کر گیا اور سب تدبیریں اور علاج ادھورے رہے اور موت نے اس کو آخر آن لیا کسی وقت خیال آتا ہے ۔ کہ حالت قابل علاج تھی ۔ مگر غلطیوں اور لاعلمی کی وجہ سے نوبت باین رسید ۔ مگر جب غور کیا جاتا ہے کہ آخر کیا باعث ہوا کہ غلطی ہوئی اور بعد ازاں کوئی تدبیر بہتری کی نہ سوجھی تو مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کی عمر ہو چکی تھی ۔ ورنہ ضرور کوئی سبب اس کے بچنے کا پیدا ہو جاتا ۔ کیا ڈاکٹروں اور حکیموں کے بچے نہیں مرتے ۔ مرتے ہیں ۔ پس ہماری غلطی اور نادانی موت کا محض بہانا تھا ۔ اس کے ضمن میں مجھے ایک اور بات یاد آگئی ہے ۔ وہ یہ کہ موت سے قدرے پہلے اس کو یسین سنائی گئی تھی اور وہ ایسی دھیمی آواز سے بلکہ بالکل منہ میں پڑھی گئی تھی ۔ کہ دیگر پاس بیٹھے ہوئے

لوگون کو سنائی نہین دیتی تھی۔ اس سے پیشتر ہی اس کے قوت سمع اور بصر مین کمی واقع ہو گئی تھی۔ ہماری آواز کو وہ سُن نہین سکتی تھی اور اس کا جواب دیتی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے قدرے طاقت کی حالت مین وہ کہہ چکی تھی کہ میری آنکھون کے آگے اندھیرا آتا جاتا ہے اور کچھ دکھائی نہین دیتا۔ ایسی حالت مین جب یٰسین پڑھی جا رہی تھی تو واللہ اعلم۔ وہ کون سا موقع تھا۔ کہ وہ منہ کی طرف دھیان کر کے مسکرائی۔ خدا جانے کہ وہ مسکرانا کس وجہ سے تھا مگر اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موت کے نزدیک انسان کو وہ وقت یاد ہوتا ہے اور ضرور وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شخصی موتون مین سے ایک موت کسی کامل برگزیدہ خدا کی بد دعا سے ہوتی ہے اور ایک مباہلہ مین اس کے مقابلہ پر آنے سے۔ قرآن شریف مین اسی قسم کی اموات کا بھی ذکر ہے مگر اسلام وہ دین ہے کہ وہ اور مذاہب کی طرح یہ نہین کہ قصہ کہانی رہ گیا ہو بلکہ وہ ایک زندہ مذہب ہے اور اسکی صداقت کے نمونے ہر زمانے مین موجود ہوتے ہین فی زمانہ بھی ایک شخص انبیاء اور مرسلین کی صفات والا موجود ہے۔ اور اس کی ذات سے اس قسم کی موتین واقع ہوئی ہین۔ مثلاً لیکھرام آریہ۔ عبد اللہ آتھم عیسائی۔ مولوی اسمٰعیل علی گڑھی۔ مولوی غلام دستگیر قصوری وغیرہم۔ اس کی بد دعا سے اور اس کے ساتھ مباہلہ کرنے سے مرنے کی یادگار ہین۔ معترض کہتا ہے۔ کہ جب موت مُقدّر ہے۔ تو کسی کا مرنا دوسرے کی صداقت کی دلیل کیون کر ٹھہر سکتا ہے اس مین شک نہین کہ موت سب کے لئے مقدر ہے اور کوئی اس سے بچ نہین سکتا۔ بلکہ وہ شخص خود بھی آخر مرنے والا ہے مگر جب ہم متواتر دیکھتے ہین۔ کہ مباہلہ مین آنیوالا ضرور ہلاک ہوتا ہے اور اس کی بد دعا خالی نہین جاتی۔ تو لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ اس کی بد دعا کا کبھی خالی نہ جانا اور ہر شخص کا جو مباہلہ مین اس کے مقابل آ کے ہلاک ہونا محض اتفاق نہین ہو سکتا۔ اتفاق تو اُسے کہتے ہین کہ گاہے ایک واقعہ پیش آئے اور گاہے نہ آئے۔ مگر جب کوئی وار خالی نہ جائے۔ تو اسکو اتفاق نہین کہہ سکتے بلکہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ اپنے دعوے مین صادق ہے اور جو مرتا ہے وہ ضرور غلطی کی حالت مین مرتا ہے

شخصی اور قومی اموات مین سے ایک کفر اور شرک کی حالت مین مرنا ہوتا ہے۔ اور ایک فی سبیل اللہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ وما کان لنفسٍ ان تموت اِلّا باذن اللہ کتٰباً موجلا۔ ومن یُّرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا۔ ومن یُّرد ثواب الاٰخرۃ نؤتہ منہا وسنجزی الشکرین۔ ج (آل عمران - رکوع ۱۵)

کوئی شخص بلا اذن آلہی نہین مرتا اور وہ ایک وقت مقرر ہے اور جو ثواب دنیا چاہتا ہے ہم اس کو وہی دیتے ہین اور جو ثواب آخرت چاہتا ہے اس کو وہ دیتے ہین اور ہم جلدی شکر گزارون کو بدلا دینے والے ہین۔ پھر اس سے یہ بات ثابت ہے کہ موت تو مقدر ہے مگر باذن آلہی انسان زندگی کی حالت مین ثواب دنیا یا ثواب آخرت کا وارث ہو جاتا ہے۔ کوئی کسی حالت مین مرتا ہے اور کوئی کسی حالت مین۔ زندگی کی حالت مین اختیار خدا داد سے وہ نیکی یا بدی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اسی حالت مین اس کی موت ہوتی ہے۔ مگر ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیاءٌ ولٰکن لاتشعرون۔ البقرہ - رکوع ۱۵۔ ان لوگون کو جو اللہ کے رستہ مین قتل ہو جائین۔ مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ تو زندہ ہین۔ لیکن تم شعور نہین کرتے۔ ولاتحسبنّ الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا ط بل احیاءٌ عند ربہم یرزقون۔ الخ آل عمران۔ رکوع ۱۷۔ ان لوگون کو جو اللہ کے رستہ مین قتل ہو جائین مردہ مت گمان کرو۔ بل اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہی زندہ ہین ان کو رزق ملتا ہے۔ ان آیات سے بخوبی واضح ہے کہ موت فی سبیل اللہ حقیقی زندگی ہے کیونکہ یہ ایسی موت ہے کہ اس کے نیک ثمرات قائم رہتے ہین اور جیسا انسان یہان خوش و خورم ہوتا ہے وہی حالت خوشی اور خورمی کی اس کے ساتھ قائم رہتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے ہان سے اس کو اور انعامات ملتے ہین۔ اس موت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یہ ضروری نہین کہ انسان جہاد مین مارا جائے بلکہ خواہ کسی طرح مارا جائے یا مرے۔ موت اس کی فی سبیل اللہ ہو یعنے اسلام کی حالت مین ہو یہی شہادت ہے۔ بیماری سے مرے۔ وبا کے جھونکے مین آ کر مرے۔ کسی کے مارنے سے مرے۔ مگر ایمانی حالت مین مرے۔ پس یہی شہادت ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے۔ والّذین اٰمنوا باللہ ورسلہٖ اولٰئک ھُمُ الصدیقون والشھداءُ عند ربہم الخ۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔ وہی صدیق ہین اور وہی اللہ کے نزدیک شہید ہین۔ پس رتبہ شہادت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری نہین کہ موت کا کوئی ایسا وسیلہ تلاش کیا جائے کہ کسی کافر یا مشرک کے ہاتھ سے قتل ہو بلکہ اپنے ہر عقیدہ مین اور ہر فعل مین رضائے مولا کو مدنظر رکھے اور اسی کے مطابق اپنا عقیدہ اور عمل کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو۔ تو وہ اس کے لئے شہادت ہے یہ خیال جہالت کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبین علیہ الصلوۃ والسلام واللہ یعصمک من الناس کے وعدہ کے مطابق طبعی موت سے فوت ہوئے اور آپ کی نسبت یہ گمان کیا جائے کہ اور سب مراتب تو آپ کو ملے مگر شہادت کا مرتبہ نہ ملا اور اس کے لئے آپکے نواسے کو شہید قائم کرکے وہ شہادت آپ کی طرف منسوب کی جائے۔ حضرۃ امام حسین رضی اللہ عنہ لاریب شہید ہوئے۔ مگر حضور سرور کائنات کا خاتمہ بھی تو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت پر ہوا۔ بلکہ ایسی شہادت تو کسی فرد بشر نے قائم کر کے نہین دکھائی اور نہ ممکن ہے۔ کیونکہ سب فضیلت کے مدارج آپ کی ذات مین کمال پر پہونچ چکے اور شہادت کا مرتبہ بھی اب صرف آپ ہی کی اتباع سے مل سکتا ہے۔ پس آپ کی نسبت یہ گمان کرنا کہ انہین شہادت کا مرتبہ نہین ملا سخت جہالت ہے بلکہ مین تو کہونگا کفر ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے عقیدہ سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایمانی موت کو شہادت قرار دیا ہے اسی لئے حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے۔ کہ ایماندار شخص جو وبا کے جھونکے مین آ کر مر جاتا ہے وہ بھی شہید ہے وبا ایک عذابی موت ہوتی ہے پس جسطرح مومن جہاد کی لڑائیون مین مر کر جو کفار کے لئے عذاب کے رنگ مین پیش آتی تھین شہید کہلاتے اسی طرح جو مومن وبا سے مرے شہید ہے۔ ایمانی حالت پیدا کرو۔ پھر خواہ موت کسی طرح سے واقع ہو وہ شہادت ہے۔ البتہ یہ حالت پیدا کرنا بھی کچھ اپنے بس کی بات نہین اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے۔ اللہ تعالےٰ ہر زمانہ مین ایسے وسائل رکھ دیتا ہے کہ ایمان آزمایا جاتا ہے۔ ایک ہم کم نصیب ہین کہ اپنے اخلاق تک درست نہین کر سکتے اور ایک ایسے بھی ہین جنھون نے ایمان پر جان قربان کر دی۔ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا واقعہ کابل مین۔ وہ حضرت امام علیہ السلام سے وعدہ کر کے جاتے ہین کہ مین حتے الوسعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ وطن جاتے ہین تو ان کو اس عقیدہ کے باعث کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتے ہین۔ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرتے ہین اور جہاد کو اب حرام سمجھتے ہین۔ کفر کا فتوے دیا جاتا ہے اور ان کو سنگساری سے قتل کئے جانے کا حکم دیا جاتا ہے قتل سے پیشتر ان کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان عقائد سے باز آ جاوین تو ان کو بڑے اعزاز سے رہا کر دیا جائیگا۔ مگر وہ دین کے مقابلہ مین کسی قسم کی موت سے ہراسان نہین ہوتے اور سنگسار ہونے کو قبول کرتے ہین۔ کیا یہ شہادت نہین حقیقی شہادت یہی ہے اگر یہ شہادت نہین تو اور کوئی شہادت ہو ہی نہین سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمین توفیق دے۔ کہ ہم ایمان مین ثابت قدم رہین۔ آمین۔

قومی اموات کئی طرح سے واقع ہوتی ہین۔ وبا سے

زلزلے ۔ مینہ اندھیری سے وغیرہ وغیرہ ۔ قرآن شریف نے شہادت دی ہے ۔ کہ قومی اموات عموماً فسق و فجور کے باعث عذابی رنگ میں ہوتی ہیں اور خصوصاً اس وقت جبکہ کوئی منذر من اللہ قوم کی اصلاح کے لئے مامور ہوا اور لوگ اس کی تکذیب کریں ۔ کتاب اللہ میں قوم نوح ۔ قوم عاد و ثمود کا ذکر اور بعض دیگر اقوام کا ذکر پڑھو ۔ تو معلوم ہو جائیگا ۔ کہ مرسلین کی تکذیب کے باعث قوم پر عذاب ضرور آتا ہے اور وبا سے ۔ زلزلے سے یا مینہ اندھیری سے ہلاک کردیے جاتے ہیں ۔ اس زمانہ میں بھی دیکھو ۔ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کے لئے مامور ہونے کا دعوےٰ کیا ہے بعد از تبلیغ اس نے انذار سنا دیا ۔ لوگوں نے تکذیب کی ۔ آخر عذاب قومی مختلف رنگوں میں ظہور پذیر ہوا ۔ طاعون ۔ زلزلہ ۔ قحط ۔ سب عذاب کے نشانات ہیں ۔ یہ سب اس کے دعوے کے بعد اور اس کے انذار سنانے کے بعد ظاہر ہوئے ۔ پس ضرور ہے کہ اس کی تکذیب کے باعث ہیں ۔ طاعون ۔ زلزلہ ۔ قحط ہمیشہ سے دنیا میں آتے رہتے ہیں ۔ مگر جن انبیاء و مرسلین کا ذکر قرآن شریف میں ہے ۔ کیا ان سے پہلے یہ حادثے نہیں ہوئے تھے ضرور ہوئے تھے ۔ پس جن وجوہات سے اس وقت ان کو عذاب قرار دیا گیا اور ان کی تکذیب کا باعث ٹھیرایا گیا ۔ انہی وجوہات سے یہ وبا عذاب میں داخل ہیں اور حضرت مرزا صاحب کی تکذیب کے باعث ہیں ۔ وہ کہتا ہے اور بڑے زور سے ندا کرتا ہے کہ اب بھی اگر لوگ فسق و فجور سے باز آجاویں اور میری تکذیب نہ کریں ۔ استہزاء اور مذاق چھوڑ دیں اور دشنام دہی سے پرہیز کریں تو یہ عذاب ٹل سکتے ہیں ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ اگر لوگ اپنے اعمال کو درست کرلیں تو مجھے کیا پڑی کہ میں ان کو عذاب میں گرفتار کروں ۔ پس اگر لوگوں کو یہ یقین نہیں آتا کہ یہ عذاب ان کی تکذیب کے باعث ہیں ۔ تو وہ ہمیں کے نسخہ پر عمل کرکے دیکھ لیں ۔ ان کا تو کچھ بگڑتا نہیں بلکہ ان کا فائدہ ہے اور ان پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی ۔ وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا ارشاد خداوندی ہے ۔ یہ غلط نہیں ہو سکتا پس جب یہ ارشاد خداوندی ہے اور ایک مرسل من اللہ بھی موجود ہے تو اب کیونکر شک ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ کاذب ہے ۔ دنیا نے طاعون زلزلوں اور قحط کو عذاب تسلیم کیا ہے اور قرآن شریف نے بھی یہی شہادت دی ہے ۔ کہ اس قسم کی قومی موتیں عذاب ہوتی ہیں ۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے کہا ہے ۔ کہ جب تک ہم اپنے کسی بندہ کے ذریعہ حجت قائم نہ کریں ۔ ہم عذاب نہیں بھیجا کرتے ۔ پس اس وقت جب ایک شخص دعوےٰ کرتا ہے ۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں ۔ اور عذاب بھی نازل ہو چکا ہے تو اب

اس کی صداقت میں ہرگز شک نہیں ہو سکتا ۔ اس مسئلہ پر مختلف پہلوؤں سے آئے دن بحث رہتی ہے ۔ اس لئے اس پر زیادہ خامہ فرسائی کرنا محض مضمون کو طول دینا ہے ۔

اب ایک بات یہ سوچنے کے قابل رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے موت انسان کے ساتھ کیوں لگا دی ہے ۔ مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے ایک دفعہ یہ فلسفیانہ جواب دیا تھا ۔ کہ ہر ایک چیز چاہتی ہے ۔ کہ چونکہ میرا خالق لا انتہا ہے اسی طرح میں بھی لا انتہا بن جاؤں ۔ پھر جب وہ بڑھنا چاہتی ہے اور اپنی حد سے بڑھنے لگتی ہے تو اس کی زیادتی کو نابود کیا جاتا ہے اور اس کے صرف وہی اجزا باقی رکھے جاتے ہیں ۔ جو اس کی تخم ریزی کے لئے باقی رہ سکیں ۔ تاکہ اس کا نام و نشان دنیا سے نابود نہ ہو جائے ۔ یہ جواب عجیب اور قابل قدر جواب ہے ۔ مگر قرآن شریف نے اس کا یہ جواب دیا ہے ۔ کل نفس ذائقة الموت ط ونبلوکم بالشر والخیر فتنة ط والینا ترجعون ۔ (الانبیاء ۔ رکوع ۳)

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے ۔ اور ہم تمہیں (تمہاری) شر اور خیر سے جو ایک فتنہ ہے ۔ آزمائیں گے اور تم نے ہماری جانب ہی رجوع کرنا ہے ۔ میں نے تمہاری شر اور خیر اس واسطے کہا کہ اللہ تعالےٰ تو پاک اور قدوس ہے اور عین خیر ہی خیر ہے ۔ اس کے لئے کوئی شر نہیں ہو سکتی ۔ پس خیر و شر ہمارے ہی واسطے ہے اور اس میں ایک آزمائش مقصود ہے اللہ تعالیٰ کو ایسی باتوں کی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ وہ احتیاج سے بری ہے ۔ مگر اس نے اپنی مرضی سے ایسا قانون رکھا ہے اس میں کسی کو چون و چرا کہنے کا حق نہیں ۔ بچے جوان بوڑھے مرتے ہیں ۔ انسان اس سے عبرت حاصل کرتا ہے ۔ دوسرے کی موت کو دیکھ کر اپنے لئے سبق حاصل کرتا ہے ۔ اس کو ہمدردی ۔ محبت ۔ الفت دکھانے کا موقعہ ملتا ہے اور دنیا کی ناپائیداری کیطرف غور کرکے اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کا فکر ہوتا ہے ۔ اس کے قریبی رشتہ داروں کو ان مشترکہ فوائد کے علاوہ صبر کا سبق ملتا ہے اور دوستوں ہمسایوں کی ہمدردی کے موازنہ کا موقعہ ملتا ہے اور اس سے وہ اپنے لئے کئی نوع کے سبق حاصل کر سکتے ہیں ۔ جو شخص دوسرے کی موت کو دیکھ کر کوئی عبرت نہیں پکڑتا اور اس سے کوئی سبق نہیں سیکھتا وہ خسارہ اٹھانے والا ہے ۔

دوسرا جواب قرآن شریف نے یہ دیا ہے ۔ خلق الموت والحیوٰة لیبلوکم ایکم احسن عملاً ۔ اس نے (اللہ تعالیٰ) موت اور حیات اس لئے لگا دی ہے ۔ تا دیکھے کہ تم میں سے نیک اعمال کون کرتا ہے ۔ پہلے جواب میں بچوں جوانوں بوڑھوں سب کی موت آجاتی ہے ۔ مگر اس جواب میں صرف ان کی موت مدنظر ہے ۔ جو ذی عقل اور ہوش سنبھالا کرتے ہیں وہ نیک و بد میں تمیز کرنے کا مادہ رکھتے ہیں ۔ ان میں نیک و بد تمیز کرنے کی قوت کا ہونا اس امر واقعی کی شہادت ہے ۔ کہ وہ اس کے ذمہ دار ہیں ۔ دنیا آزمائش کی جگہ ہے ۔ گو سوشل انتظام قائم رکھنے کے لئے یہاں بھی قانون بنے ہوئے ہیں اور ان کی خلاف ورزی سے سزائیں ملتی ہیں اور ان پر عمل کرنے سے بہت اوقات انعامات بھی ملتے ہیں مگر کون فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ قانون حقیقی ہیں اور وہ سزائیں حقیقی ہیں اور پھر جو در پردہ بدیاں اور شرارتیں ہوتی ہیں ۔ ان کا انسداد کچھ نہیں وہ واضعان قانون کے علم میں نہیں آتے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ دنیا تو ایک فریب کی ٹٹی ہے اور حقیقت ضرور کسی اور وقت کھلے گی اور وہ موت کے بعد کا وقت ہے پس ضرور یہاں کے افعال کی پرسش موت کے بعد ہوگی اور ان کے مطابق انسان جزا اور سزا بھگتے گا اور یہ سچ ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حیات اور موت اسی لئے پیدا کی ہے تاکہ دیکھے کہ نیک اعمال کون بجا لاتا ہے ۔

میں نے پیشتر بیان کیا ہے ۔ کہ ایک موت ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندگی ہے ۔ پس عقلمند انسان کو بھی موت حاصل کرنی چاہیئے ۔ وہ شہادت کی موت ہے ۔ یعنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر موت ہو ۔ یاایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو ۔ اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو ۔ جب وہ تمہیں اس امر کی طرف بلاتا ہے جو تمہیں زندگی بخشے ۔ یہ روحانی زندگی ہے ۔ اس میں جب تم مر بھی جاؤ گے ۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک زندہ ہو گے ۔ ثواب پاؤ گے طرح طرح کی نعمتیں پاؤ گے ۔ خوش و خرم رہو گے اور کبھی بھی اس حالت سے نہیں گرو گے ۔ وہ رسول جس کو یہ خطاب کیا گیا ہے ۔ دنیا میں بجسم عنصری موجود نہیں ۔ مگر وہ زندہ رسول ہے ۔ کیونکہ اس کے انوار و برکات قیامت تک قائم رہنے والے ہیں ۔ اس کی تعلیم پر چل کر جو اللہ تعالیٰ سے حاصل کرکے اس نے دنیا میں قائم کی ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کے خلیفے مبعوث ہوتے رہیں گے ۔ وہ اس کا بروز ہیں اور اسی تعلیم کو پھیلانیوالے ہیں اور ایک معنوں میں ان کی تعلیم اس رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اس وقت بھی ایسا ہی ایک خلیفہ موجود ہے ۔ جو بروز

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس کی تعلیم گویا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ پس اگر حیات ابدی چاہتے ہو۔ وہ حیات چاہتے ہو۔ کہ جس مین خیر ہی خیر ہے اور شر کا نام نہین اور وہ حیات چاہتے ہو۔ جو کبھی منقطع ہونے والی نہین۔ تو اس حکم خداوندی کے ماتحت ہو جاؤ۔ اس کی آواز کو سنو اسکی تعلیم پر کاربند ہو جاؤ۔ باقی سب رستے نجات کے بند ہین۔

میرا مضمون ختم ہو چکا اور مین امید کرتا ہون کہ مختصر ایسے موت کے سب پہلوؤن پر بحث کردی ہے۔ مگر ایک بات اور عرض کرنی چاہتا ہون۔ وہ یہ کہ مضمون نویسی اور اس کے سننے سے صرف یہ مدعا مد نظر نہین ہونا چاہیئے۔ کہ ایک نے سنایا اور دوسرے نے سن لیا اور بس۔ بلکہ اپنے خیالات مین اور اعمال مین ترقی کرنی چاہیئے۔ ہر بات قدم آگے بڑھانا چاہیئے۔ محض یہ خیال کرنا اور کہدینا کافی نہین۔ کہ مین جس لائق ہون۔ وہ کر رہا ہون۔ بلکہ ہمیشہ زیادہ لائق بننے اور زیادت لیاقت کے کام کرنے کے سعی کرنی چاہیئے۔ یہ کوئی شخص خیال نہین کر سکتا۔ کہ اب سعی کی حد اس کے واسطے ہو چکی۔ بلکہ جو شخص نیکی کے پہلو کو اختیار کرے۔ اس کو لازم ہے کہ نظر اوپر کی جانب رکھے اور ترقی مین کوشان رہے۔

نتیجہ اس ساری بحث کا یہ ہے۔ ولا تدع مع اللہ الٰھاً اٰخر۔ لا الٰہ الا ھو کل شیءٍ ھالکٌ الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون۔ القصص۔ رکوع ۹۔

اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر۔ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہین۔ اس کی ذات کے سوا سب چیزین ہلاک ہونیوالی ہین۔ حکم اسی کا ہے۔ اور اسی کی طرف تم نے لوٹنا ہے۔ عبادت کے لائق وہی ذات پاک ہے۔ اس کے سوائے سب چیزین ہلاک ہونے والی ہین۔ اس لئے وہ عبادت کے لائق نہین پس اور کسی پر بھروسہ نہ کرو۔ اپنی خواہشات کو چھوڑ دو اور ہر حالت مین اسکی رضا کو مقدم کرو۔ اللہ تعالےٰ ہمین توفیق دے کہ ہم اس کی رضا پر چلنے والے ہون۔

مرثیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

محرم کا مہینہ ہے اور مرثیے بہت پڑھے جا رہے ہین
یہ مرثیہ بھی موجب دلچسپی ناظرین ہوگا۔

جب حضرت عیسیٰ نے کیا کوچ جہان سے
اور داخل جنت ہوئے وہ عزت و شان سے
ممتاز ہوئے رحمت و انعام نہان سے
جاری تھی یہ آواز فرشتون کی زبان سے
حق اپنی رسالت کا ادا کر گئے عیسیٰ
تبلیغ کو پورا کیا اور مر گئے عیسیٰ

مریم کا پسر عیسیٰ نبی صاحب انجیل
مامور خدا راہ نما مہبط جبریل
مشغول شب و روز بہ تسبیح و بہ تہلیل
مبعوث ہوئے حق سے پئے قوم سرائیل
افسوس کہ اس قوم سے دو فرقے بنے
از حد ہوئے رنج اس کہ عدوان آنے

توریت مین لکھا ہے جو لکڑی پہ مریگا
ملعون ہے فاسق وہ جہنم مین گریگا
اور جھوٹا نبی قتل کی تکلیف سہیگا۔
اللہ اوسے داخل جنت نہ کریگا
ملعون کو فاسق کو کبھی رفع نہ ہوگا
دوزخ کا عذاب اوس سے کبھی دفع نہ ہوگا

کم بختون نے اس زعم سے عیسیٰ کو ستایا
مظلوم پہ الزام بغاوت کا لگایا
منصوبے کئے رنج دئے قید کرایا
مظلوم بصد عجز سخن لب پہ یہ لایا
مولا تو مجھے موت صلیبی سے بچانا
نبیون کی طرح اپنی طرف مجھ کو اٹھانا

آئی یہ ندا اے میرے پیارے میرے عیسیٰ
ان ستو نیک نہ کر فکر تو اصلا
یعنے تو نہ مردودون کے مارے سے مریگا
ہم خود طبعی موت سے مارین تو ہے زیبا
پر تجھ سے ابھی کام بہت لینے ہین پیارے
جب مارین گے تب رفع تجھے دینگے پیارے

جب کان مین آئی یہ ندا دلکش و پیاری
بس سنتے ہی خوش ہوگیا وہ عاشق باری
اور عجز سے سجدہ مین جھکا وہ [illegible] باری
یاران [illegible] جمع ہوا فرقہ ناری
جس وقت کہ مظلوم کو زندان سے نکالا
وہ ظلم کئے جس سے زمین تھی تہ و بالا

مردودون نے مظلوم کو بیکس کو ستایا
ملعون کہا جبر کیا رحم نہ کھایا
بے دردون نے بیرحمی سے لکڑی پہ چڑھایا
خالق نے مگر موت صلیبی سے بچایا
گو میخون سے تنکفار نے تن چور کیا تھا
دشمن نے مگر قتل سے معذور کیا تھا

القصہ بفضل و کرم خالق یکتا
کفار کے حملون سے بچے حضرت عیسیٰ
زخمون پہ لگایا جو گیا مرہم عیسیٰ
اچھے ہوئے سب زخم تو پھر حکم یہ پہنچا
کشمیر مین اب جاؤ کرو حکم خدا کا
اس فرقہ کو ان راہ تیری تکتے ہین پیارے
تم جاؤ کہ وہ یان نہین آسکتے ہین پیارے

یہ سنتے ہی باندھی کمر ہمت مردان
ہمراہ لیا مان کو کیا سفر کا سامان
اللہ کی عنایات سے باعزت و باشان
کشمیر مین آئے پئے تبلیغ نمایان
پہونچا دئے احکام خدا فرقہ وس تک
زندہ رہے بس ایک سو بیس برس تک

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

الملفی

عـ۱۲۶ عقیقہ کی نسبت سوال ہوا۔ کہ کس دن کرنا چاہیئے۔ فرمایا۔ ساتوین دن۔ اگر نہ ہو سکے تو پھر جب خدا توفیق دے۔ ایک روائیت مین ہے۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ چالیس سال کی عمر مین کیا تھا۔ ایسی روایات کو نیک ظن سے دیکھنا چاہئیے جب تک قرآن مجید یا احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہون

عـ۱۲۷ پل پایون کے بیچ مین کھڑے ہونے کا ذکر تھا۔ کہ بعض احباب ایسا کرتے ہین۔ فرمایا اضطراری حالت مین تو سب جائز ہے۔ ایسی باتون کا چندان خیال نہین کرنا چاہیئے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ خدا کی رضامندی کے موافق خلوص دل کے ساتھ اس کی عبادت کی جائے۔ ان باتون کی طرف کوئی خیال نہین کرتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدی قوم کی خاص توجہ کے قابل

(وتعاونوا علی البر والتقویٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم ۔

مکرم بندہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مدرسہ کی عمارت کے لئے سنہ ء کے جلسہ سالانہ اور پھر سنہ ء کے سالانہ جلسہ میں تحریک کی گئی مگر اثنائے سال گذشتہ میں کوئی تحریک منجانب منتظمین بعض وجوہات کے سبب سے نہیں ہو سکی جس میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی ۔ کہ تعمیر مسجد کا کام مقدم تھا جو احباب گذشتہ جلسہ میں کانفرنس انجمن ہائے احمدیہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے وضاحت کے ساتھ یہ ضرورت ظاہر کی گئی تھی کہ اب عمارت مدرسہ کا جلدی باہر شروع ہو جانا از بس ضروری ہے چنانچہ سب احباب نے اس ضرورت کو محسوس کیا تھا کیونکہ بہت سی احمدی انجمنوں کے پریزیڈنٹ و سکرٹری صاحبان اس کانفرنس میں شامل تھے لہذا ان وجوہات سے اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہیں مگر اتنا عرض کر دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مجلس معتمدین نے انہی وجوہات کی بناء پر اس امر کو ضروری کہا ہے ۔ کہ عمارت کا کام مارچ میں شروع ہو جانا چاہیئے اور مجھے یہ ہدائت کی ہے کہ میں مجلس کیطرف سے جناب کی خدمت میں چندہ کے لئے چند تجاویز پیش کروں اور اسی مجلس کی طرف سے جس کو حضرت مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ان کاموں کے سرانجام دینے کے لئے مقرر کیا ہے یہ عرض کروں کہ آپ اپنی پوری ہمت اور مستعدی سے ان امور پر خود توجہ کریں اور اپنے احباب کو توجہ دلائیں اور ان کو بہت جلد عمل میں لانے کی کوشش کریں۔

بندوبست اخراجات یہ بات جناب کے علم میں آچکی ہے کہ اس سال کے لئے مجلس معتمدین نے پینتیس ہزار روپیہ عمارت مدرسہ بورڈنگ ہوس پر خرچ کرنا منظور کیا ہے ۔ اور اس قدر میں اب عرض کر دیتا ہوں ۔ کہ اس پینتیس ہزار میں سے مجلس کے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ ساری رقم جمع کرنی ہے اور اس کے لئے مجلس خدا کے فضل پر بھروسہ کرتی ہے اور آپ صاحبان کی ہمت اور دین کے لئے جوش اور سرگرمی کو دیکھ کر یقین واثق رکھتی ہے ۔ کہ اس رقم کا جمع ہو جانا کچھ بھی مشکل امر نہیں ہے ۔ اگر انجمنوں کا پورا نظم ہو گیا ہوتا اور کل ممبران کے نام باقاعدہ رجسٹر ان میں ہوگئے ہوتے ۔ تو میں اس وقت پنجاب میں ہی پینتیس ہزار نہیں بلکہ اس کے لئے تحریک کرتا مگر چونکہ ابھی تک یہ انتظام ناقص ہے اس لئے ابھی تک انہی چند احباب تک یہ تجاویز محدود رہینگی ۔ جن کا ہمیں علم ہے مگر جہاں تک میرا تجربہ بتاتا ہے ایسے احباب کی تعداد بھی تھوڑی نہیں اور اسی تعداد کو مدنظر رکھ کر میں ساری جماعت میں چالیس ہزار روپیہ چندہ کے لئے تحریک کرتا ہوں اور ان تمام دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں جنکو اس سلسلہ سے تعلق ہے یہ اپیل کرتا ہوں کہ میری ان تجاویز پر پوری توجہ فرما کر اس روپیہ کو اختتام سال سے پہلے پہلے ... سے ادا فرمایا کریں۔

البتہ ... اگر یہ تجویز پیش کرتا کہ ہمارے تمام احباب ایک ایک ... تنخواہ اس چندہ میں دیدیں تو مناسب نہ ہوتا ... ان میں ایسے بھی جو محض قومیت کے لئے اور دنیوی پہلوؤں اور اغراض کو مدنظر رکھ کر بعض کام کرتے ہیں ۔ اس قسم کے مطالبات مزدوروں کی ... سے کئے جاتے ہیں اور وہ پورے بھی ہو سکتے ہیں ... یہ مطالبہ اس قوم سے کیا جاوے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور جو اپنے مولے کی رضا اور اپنی خوشنودی کے لئے مال ہی نہیں بلکہ جان بھی قربان کرنے کو تیار ہے مگر میں جانتا ہوں ۔ کہ اکثر حصہ اس جماعت کا جیسا کہ الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ سے چلا آیا غرباء میں سے ہے اور علاوہ بریں مستقل طور پر جس قدر چندہ خدمت دین کے مختلف پہلوؤں میں ہماری قوم دیتی ہے اسکی نظیر دوسری قوموں میں کم ہے اور چونکہ یہ بھی ضروری ہے کہ مستقل ہوا چندوں میں کسی قسم کا فرق نہ آوے اسلئے بھی میں اس مطالبہ کو کسی قدر ہلکا کرکے پیش کرتا ہوں ۔ میری درخواست جس کو میں آپ صاحبان کی خدمت میں غور کے لئے اور عمل میں لانے کے لئے پیش کرنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ جو احباب پچاس روپے ماہوار یا اس سے زیادہ آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کا نصف اور جو اس سے کم آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کی ایک تہائی تعمیر مدرسہ کے لئے دیں اور اس رقم کو بھی اس طرح ہلکا کیا جا سکتا ہے ۔ کہ جو احباب کافی گنجائش یا وسعت نہیں رکھتے وہ اس رقم کو دو قسطوں میں یا تین قسطوں یا زیادہ سے زیادہ چار قسطوں میں ادا کریں اور اس طرح اگر پہلی قسط فروری کے اخیر یا مارچ کے شروع میں وصول ہو جائے ۔ تو کل روپیہ جون تک یعنی پہلی ششماہی کے اندر اندر وصول ہو سکتا ہے میں نے یہ اندازہ کیا ہے کہ کم از کم بارہ ہزار آدمی ہمارے اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ آمد کا سبیل رکھنے والا آدمی جن تک ہماری یہ تحریک پہنچ سکتی ہے اور اگر ان بارہ ہزار آدمیوں کی اوسط آمد دس روپے ماہوار بھی لی جاوے اور یقیناً اس سے کم اوسط نہیں ہو سکتی تو کل آمد کی ایک تہائی چالیس ہزار روپیہ ہوتی ہے اسی بنا پر میں نے چالیس ہزار روپے کے لئے یہ تحریک کی ہے گو میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس تحریک پر پورا عمل ہو تو اس سے بہت زیادہ روپیہ آ سکتا ہے جو محض نہیں بلکہ کالج کی عمارت اور کالج کے اخراجات کے چلانے کے لئے بھی کافی ہو۔

اس تجویز کے علاوہ میں ایک اور تجویز بھی پیش کرنی چاہتا ہوں ۔ جسکی غرض یہ ہے کہ اس وقت جس قدر زیادہ چندہ وصول ہو سکے اسی قدر سہولت اور کم خرچی عمارت کے بنانے میں ہو گی وہ تجویز یہ ہے ۔ کہ جو احباب اپنا کچھ روپیہ جمع رکھتے ہیں وہ مدرسہ کی زمین پر اپنے اپنے خرچ سے ایک یا ایک سے زیادہ جیسی استطاعت ہو کمرہ بنوائیں اور یہ تمام کمرے مدرسہ کے پاس کرایہ پر ہیں پھر جب خدا تعالیٰ اس قدر روپیہ اس فنڈ میں بہم پہونچاوے کہ اصل لاگت ان کمروں کی مالکوں کو واپس دے دیجاوے اسوقت مدرسہ کی ملکیت میں آجاویں ۔ اس کے لئے میں اس وقت کوئی صحیح تخمینہ نہیں کر سکتا کہ کس قدر خرچ ایک کمرہ پر ہو گا مگر غالباً چھوٹے کمروں پر فی کمرہ بارہ سو روپیہ اور بڑے کمروں پر فی کمرہ دو ہزار روپیہ خرچ ہو گا ۔ جن کا کرایہ علی الترتیب چھ روپیہ اور دس روپیہ ماہوار ہو گا ۔ اگر خرچ کم یا زیادہ ہوا تو اسی نسبت سے کرایہ بھی کم یا زیادہ ہو گا ۔ جو احباب چاہیں ان کمروں کو بھی اختیار ہو گا کہ دو یا تین دوست ملکر ایک کمرہ بنوا دیں چونکہ یہ انجمن ایک ... ہے اس لئے ہر قسم کا باقاعدہ معاہدہ ایسے معاملات میں کر سکتی ہے اور جو احباب اسطرح روپیہ صرف کرینگے انکو علاوہ منفعت حاصل ہونیکے یہ فائدہ ہو گا کہ ایک دینی کام میں مدد ہو گی اور وہ مستحق ثواب ہوں گے اور ان کا روپیہ ایک ... کی جگہ جمع بھی پڑا رہیگا جسکو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے جو احباب ایسے طور پر اپنے سرمایہ کو لگانا چاہیں وہ ... خط وکتابت کریں اور اگر کوئی شرائط اپنی طرف سے پیش کرنا چاہیں ۔ تو وہ بھی تحریر فرماویں مجلس ایسی شرائط پر ہر طرح سے غور کرنے کو اور اس تجویز سے فائدہ اٹھانے اور ... کو فائدہ پہنچانے کو طیار ہے ۔

اس تحریک سے پہلے بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جماعت غریب اور کمزور ہے اس لئے زیادہ روپیہ کی تحریک نہیں ہونی چاہیئے اور دوسری طرف قحط بھی ہے ۔ میں نے امور تحریک کے کرنے میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھا ہے

اس لئے ایک طرف اس بات کو مدنظر رکھ کر کہ جن احباب کی معاش زمینداره پر ہے وہ شائد فی الفور کچھ نہ دیکین یہ تجویز کی ہے کہ ادائگی اقساط سے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور جون تک بہر حال فصل نکل آئیگی دوسری طرف جماعت کی عام غربت اور مالی کمزوری کو مدنظر رکھ کر یہ تجویز پیش کی ہے کہ تھوڑی آمدنی والون سے صرف ماہوار آمد کی ایک تہائی لی جاوے جو سال کی آمد کا قریباً چالیسواں حصہ ہوتی ہے اور یہ بوجھ ایک ایسی قوم کے لئے جس نے دین کو دُنیا پر مُقدم کرنے کا عہد کیا ہے کچھ زیادہ نہیں ہے مثلاً ایک شخص اگر تیس روپے ماہوار آمد رکھتا ہے تو اس نے صرف دس روپے ادا کرنے ہین اور وہ بھی اسے اختیار ہو کر دو یا تین ماہوار قسطون مین ادا کر دے - مین نہین کہتا کہ کوئی شخص بلا تکلیف اُٹھانے کے یہ کام کر سکتا ہے مگر کیا آپ لوگ خیال کرتے ہین کہ دین کے کام بغیر تکلیف اُٹھانے کے ہو جایا کرتے ہین جس دین نے کامیابی حاصل کی ہے وہ اپنے چلانے والون کی تکالیف سے حاصل کی ہے کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کی راہ مین اپنے پیارے وطن اور گھر نہین چھوڑ دئے تھے؟ املاک اور جائیداد کو الوداع نہین کہا تھا؟ دوستون اور رشتہ دارون سے الگ نہین ہو گئے تھے؟ اور سب سے بڑھکر اپنی جانین اس راہ مین قربان نہین کر دی تھین؟ پھر کیا ایک قوم کے لئے جو "آخرین منہم" کا مصداق اپنے آپکو یقین کرتی ہے یہ شرم کا مقام نہ ہوگا کہ ادنیٰ سی مالی خدمت سے بھی جھجکے؟ جس طرح اللہ تعالے نے صحابہؓ سے وعدہ کیا تھا کہ مین تم کو غالب کرونگا اسی طرح یہان بھی وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پس جس طرح ان مقدسون نے دین کی راہ مین تکالیف اُٹھائین تاکہ خدا کا وعدہ پورا ہو گیا اسی طرح اس قوم کو تکالیف اُٹھانی ضروری نہین ہین۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرے؟ اس مین شک نہین کہ تلوار کے جہاد کو موقوف کیا گیا ہے۔ مگر محض جہاد وجہ دین کی راہ مین کوشش کا نام ہے قیامت تک رہیگا کیا یہ افسوس کا مقام نہین ہوگا کہ دوسری قومین تو دنیا کے لئے بڑے بڑے جہاد کرین اور ہماری قوم دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کے بعد دین مین اس قدر کوشش بھی نہ کرے جو میرے دوستو! اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ آپکا دین لوگون کی دُنیا پر غالب آوے تو اپنے دین کے لئے اس سے بڑھکر کوشش کرو جس قدر لوگ دُنیا کے لئے کر رہے ہین آپ تھوڑے مین اور کمزور ہین مگر خدا کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کی تھوڑی سی کوشش مین اس قدر برکت ڈالیگا۔ کہ آپکے دین کو دُنیا پر پھیلا دیگا۔ مگر پھر وہ تھوڑی کوشش بھی تو ہونی چاہیئے۔

مین نے جو مطالبہ آپ سے کیا ہے مین یہ کہنے کے لئے تیار ہون۔ کہ وہ کچھ بھی نہین اور شائد اللہ تعالیٰ کے علم مین ایسا وقت بھی ہو۔ جب آپ سے اس سے بڑھ بڑھ کر مطالبے کئے جاوین کیونکہ دین کا پھیلنا کوئی آسان کام نہین ہے۔ مگر یہ تھوڑی خدمت آپ کو بڑی بڑی خدمات کے لئے تیار کر دیگی ایک مہینہ کی آمدنی کا تیسرا یا نصف حصہ۔ وہ بھی اقساط سے کیا چیز ہے؟ کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ آپ کا گذارہ اس طرح نہین چلیگا؟ مین یہ کہتا ہون کہ یہ بالکل غلط ہے بہت سی مُصیبتین خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہین اور انسان ان کو چار و ناچار طوعاً و کرہاً برداشت کرتا ہی ہے قحط پڑتا ہے بیماریان آتی ہین۔ انسان مقدمون مین مبتلا ہو جاتا ہے ان سب حالات کے نیچے آخر گذارہ چلتا ہی ہے۔ پھر اگر تھوڑی سی مُصیبت کو خدا کے لئے اپنے اوپر آپ وارد کر لیا جاوے تو کونسی مشکل ہے۔ ہان اگر مشکل ہے تو اس بات کا سمجھ مین آنا مشکل ہے کہ خدا کے لئے کوئی کام کس طرح کیا جا سکتا ہے سو خدا کے فضل سے مین کہہ سکتا ہون کہ احمدی قوم نے اس کو سمجھ لیا ہے اور مجھے اس بات پر زور دینے کی کوئی ضرورت نہین ہے صرف مین اتنا عرض کرُونگا کہ جب خدا کی بھیجی ہوئی ہزارہا تکالیف انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہین اور جب انسان انکو صبر سے برداشت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور علیھم صلوات من ربھم و رحمۃ کا وعدہ دیتا ہے۔ تو یہ کس قدر اس کی خوشنودی کا موجب ہوگا کہ ایک اس کا بندہ اس پر ایمان رکھتا ہے اور اسکے وعدونکو سچا جانتا ہُوا ایک تکلیف کو اپنے اوپر محض اس لئے وارد کرے کہ وہ اسی کی راہ مین ہے یہی فعل تو صحابہؓ کا تھا جس پر انکو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی پاک سند عطا ہوئی ورنہ کیا لڑائیون مین ہزارون انسان مارے نہین جاتے؟ گھرون سے نکالے نہین جاتے ایک دوسرے کے ہاتھ سے دُکھ اور ایذائین نہین اُٹھاتے؟ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر خوش قسمت ہے وہ جو خدا کی راہ مین خود تکالیف کو برداشت کرے اور محض اس لئے کہ خدا کا جلال دُنیا پر ظاہر ہو دیکھو بعض وقت انسان محض اپنی خوشی کے لئے ہی یا اپنے چند دوستون کی خوشی کیلئے بھی بہت سا روپیہ خرچ کر دیتا ہے جیسے بیاہ شادی یا اور خوشی کے موقعون پر پھر کیا خدا کی خوشنودی کیلئے یہ تھوڑا سا مال خرچ کرنے مین دریغ کرو گے؟ مین ہرگز ایسا خیال نہین کرتا۔ انسان اپنی دنیا کے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے رشتہ دارون کے لئے کچھ نہ کچھ بچاتا ہے۔ پس کیا تم اپنی عاقبت کے لئے ایک چھوٹی سی رقم بچانے کے لئے تیار نہ ہوگے؟ مین یقین رکھتا ہون کہ آپ سب لوگ تیار ہون گے۔ اور اس کام کو اولوالعزمی اور ہمت سے کر دکھائین گے انسان اپنی رہائش کے لئے یا اپنی اولاد یا بیوی کی آسائش کے لئے کتنا روپیہ مکانون پر خرچ کر دیتا ہے اور پاس نہ ہو تو قرض لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے بلکہ بعض وقت اپنے آپ کو مضطر قرار دیکر سود پر روپیہ لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے مگر مین پوچھتا ہون کہ کیا دین کے لئے ابھی مضطر ہونے کا وقت نہین آیا؟ اور اگر یہ وقت امامؑ کی موجودگی مین نہ آیا تو کب آئیگا؟ مین نہین کہتا کہ تم اس قدر مضطر ہو جاؤ کہ سود پر روپیہ لیکر دو مگر یہ ضرور کہونگا کہ اس قدر مضطر ہونا ضروری ہے کہ اپنے اوپر تھوڑی سی تکلیف وارد کرکے اور اپنی آمد مین سے ایک حصہ بچا کر خدا کی راہ مین کچھ دین۔

ایک بات مین اور کہنی چاہتا ہون اور وہ یہ ہے۔ کہ شائد کسی دوست کے دل مین یہ خیال آوے۔ کہ مدرسہ کی عمارت کا بنوانا کوئی دینی امر نہین۔ سو اے میرے دوستو! اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدائے تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنے دین کی اشاعت کے ذریعے پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارا مدرسہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی تحریک خود بخود ہمارے پاک امام کے دل مین پیدا ہوئی اور اسی نے اس مدرسہ کو اپنے سلسلہ کی ایک بڑی بھاری اور ضروری شاخ قرار دیا اس سے بڑھکر آپ لوگون کو کسی دلیل کی حاجت نہین ہو سکتی کہ واقعی جو کچھ مدرسہ پر خرچ ہو رہا ہے یا ہوگا۔ یہ بھی منشائے الٰہی کے اسی دین کی اشاعت کے لئے ہے۔ خدا نے اس وقت انہی ذرائع کو پسند کیا ہے سو من انصاری الی اللہ کی ندا کے جواب مین تم ان راہون مین مدد کرتے جاؤ۔ جو خدا کے امور نے تمہارے لئے تجویز کی ہین اور اس بات پر یقین رکھو۔ کہ یہی ذرائع اس سلسلہ کے پھیلنے کے ہو جاوین گے۔ علاوہ برین ہر ایک دانشمند اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ بڑی چیز جو انسان کی زندگی پر اثر ڈالنے والی ہے وہ اس کی ابتدائی تربیت ہے۔ پس یہ مدرسہ جو تمہارے بچون کو دین اور دنیا دونون کے لئے تیار کرتا ہے اس سلسلہ کیلئے اس کا قیام اور اس کی ترقی نہائیت ضروری امور ہو گئے ہین توسیع مکان کی ضرورت کو آپ سب صاحبان محسوس کر چکے ہین۔ اور خود وحی الٰہی وسع مکانک اسی کی متقاضی ہے مدرسہ کے باہر بن جانے سے موجودہ مکانات مدرسہ مہمانون

کی ضروریات کے لئے فارغ ہو جائیگا۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ منتظمین نے ہر طرح سے سخت ضرورتوں کو محسوس کر کے آخر یہ اپیل آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کی ہے۔

بالآخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں یہ درخواست انجمنوں کی خدمت میں پہونچے وہاں ذمہ وار عہدہ داران فی الفور نہائیت ضروری طور پر اپنی اپنی انجمنوں کو ایسے وقت اور موقعہ پر جمع کریں۔ جہاں حتے الوسع سب احباب شامل ہو سکیں اور خاص طور پر سب احباب کی خدمت میں شمولیت کے لئے عرض کریں اور اسی تجویز کو پڑھ کر سنا دیں اور اولوالعزم احباب خود بھی تحریک کریں اور نمونہ قائم کریں تاکہ دوسرے احباب میں بھی دین کے لئے وہی ہمت اور جوش پیدا ہو۔ اور اس کام کو اس قدر ضبط کے ساتھ اور پابندی سے کریں اور آخر تک نبھائیں کہ دوبارہ یاد دہانی کی ضرورت نہ ہو۔ جہاں انجمنیں نہ ہوں وہاں جس دوست کی خدمت میں یہ تحریک پہونچے۔ وہ دوسرے دوستوں کو اکٹھا کریں اور ان تجاویز کو عمل میں لانے کی کوشش کریں سب انجمنیں اور دوست خوب غور کریں اور جو تجاویز ان کی رائے میں اس رقم کے فراہم کرنے کے لئے ضروری ہوں انپر عمل کریں۔ اور اگر کوئی نئی تجویز کسی انجمن یا کسی دوست کی رائے میں مفید ہو تو اس سے خاکسار راقم کو بھی مطلع کریں تاکہ اس کا عام اعلان کر کے دیگر احباب اور انجمنوں کو بھی اطلاع دیجاوے۔ میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ وقت بہت تھوڑا ہے اس کام کو بہت جلدی شروع کیا جاوے اور کوشش کی جاوے کہ آخر فروری یا شروع مارچ میں پہلی قسط چندہ کی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام پہنچ جاوے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں وہ سچا جوش اور ہمدردی پیدا کرے جو برکت کا موجب ہو۔ اور ان کے دلوں میں اس بات کو ڈالے کہ سلسلہ کو جو تکلیف ہے۔ وہ اسی طرح رفع ہو سکتی ہے کہ اس سلسلہ کے افراد اس تکلیف کو بحصہ رسدی اپنے اوپر بانٹ لیں۔

خاکسار محمد علی از قادیان ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء

بحری سیر و سفر انڈیا کے گرد

بہتر ہوگا کہ انڈیا کا ایک بڑا نقشہ اپنے سامنے رکھ کر ایک خیالی بحری سفر انڈیا کا اس طرح کا کرو کہ باسٹھویں نصف النہار سے اپنا سفر شروع کرو اور تقریباً چار سو میل بلوچستان کے ریگستانی مکران کے کنارہ پر سفر کر کے دریائے سندھ کے دہانے پر آئینگے۔ تو ہم برٹش انڈیا کی سرحد پر پہونچیں گے اور کیپ مونز ردس سے گذر کر ہم کراچی کے محاذی رہینگے۔ جو ملک سندھ کا بندرگاہ ہے اور یہیں سے یورپ کو پنجاب کا بہت غلہ جاتا ہے۔ دریائے سندھ کے دہانوں کو چھوڑ کر کچھ اور کاٹھیاواڑ کے جزیرہ نمائیوں کے گرد ہوتے ہوئے خلیج کمبئی کے دہانہ پر پہونچیں گے اور انڈیا کی بڑی چوکھٹ پر آئیں گے یعنی بمبئی کے شاہانہ شہر میں ساحل پر بہت سی چھوٹی چھوٹی خلیجیں ملیں گی۔ اب ٹھیک جنوب کیطرف پھریں گے اور گوا میں پرتگیزوں کا پھریرا پھرتے ہوئے دیکھیں گے جو اب تک انڈیا میں ایک پرگنہ کے برابر حکمرانی کرتے ہیں پھر یہاں سے ہمارا سفر ساحل مالابار پر شروع ہوگا جسکے دہانے ابھی تھوڑا زمانہ گذرا کہ بحری قزاقوں کی سمندر اور بحر عرب میں کمین گاہ تھے۔ ساحل ٹراونکور پر سے گذر کر جو ایک ہندوستانی ریاست ہے راس کوزس میں پہونچینگے یہ انڈیا کا منتہا جنوب ہے۔ اب ہم خط استوا سے ۹ درجہ کے اندر ہیں اور جب سے سفر شروع کیا ہے ۱۶ درجہ عرض بلد کے طے کئے ہیں اب شمال مشرق کیطرف خلیج منار میں چلتے ہیں اور لنکا (سیلون) یا سراندیپ چھوڑ جاتے ہیں اور اکساؤ پاک سے بحر ہند میں داخل ہوتے ہیں اور ساحل کورومنڈل پر اپنا سفر شروع کرتے ہیں۔ پونڈیچیری سے جہاں اب تک ڈیوپلے کی یادگاریں موجود ہیں مدراس میں آتے ہیں جو ایشیا میں اہل یورپ کی سلطنت کی پرورش گاہ ہے۔ پھر کسلی پٹم کے مقابل خلیج بنگالہ میں داخل ہوتے ہیں اور مدراس کی پریسیڈنسی کو چھوڑتے ہیں اور گنگا کے دہانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں سے کلکتہ میں آتے ہیں جو انگریزوں کی ایک تعجب خیز تجارتگاہ اور حیرت انگیز دارالسلطنت ہے

یہ بیان تو خاص انڈیا کا یعنے ہندوستان کا ہوا جسکی حدود ابوالفضل کی لکھی ہوئی اوپر بیان ہوئی ہیں۔ اب ہم پھر جہاز میں بیٹھ کر جنوب مشرق کی جانب خلیج اراکان سے گذرتے ہوئے راس نگرس تک چلے۔ اور گوشہ مشرق سے گذر کر خلیج مرتبان میں داخل ہوئے اور نیچے تناسرم کے کنارہ پر چلکر پوائنٹ وکٹوریا تک پہونچے۔ پس یہاں ہمارا بحری سفر ختم ہوا۔ اس سفر میں ہمنے ساحل بحری ۵ ہزار میل طے کیا ہم منطقہ حارہ سے باہر سفر شروع کیا اور خط استوا کے حلقہ میں پہونچے اور شمال کیطرف چلکر پھر منطقہ حارہ کی سرحد بوسی کرنے لگے۔ اور خط استوار کے جنوب میں دس درجہ سفر کیا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بحری سفر سے کل انڈین ایمپائر یعنی انڈیا کی سلطنت عظیم کا ہے بلکہ یہ سفر مکران سے پوائنٹ وکٹوریا تک برٹش ایمپائر کا نصف طواف ہے۔

بری سرحد

اب بری سرحد پر سفر کرو پہلے بحری لمبا سفر منطقہ حارہ کے عرض بلد پر محدود تھا۔ یہ بری سفر منطقہ استوا کے کنارہ سے منطقہ معتدل میں خط استوا کے شمالی دس درجوں سے شروع ہوگا اگر غائیت جنوب سے بری سرحد کے نشانوں پر تناسرم کے مقام سے چلیں تو ہم کو معلوم ہوگا۔ کہ سیام کے متصل سات سو میل سفر کریں تو ایک ہار انبگاجوشان کی ریاستوں کے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ اور فرنچ انڈوچین (فرانسیسی انڈیا چینی) کی سرحد سے ملتا ہے۔ اور برہما کو چینی اضلاع یون ٹن سے جدا کرتا ہے اور زرا ادھر وں کی ریاست تبت کی سرحدوں پر پھرتا ہے اور چھوٹی سی پہاڑی ریاست سکم کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اور نیپال کی جنوبی مغربی سرحد متعین کرتا ہے۔ اب یہاں سے پہاڑ پر چڑھ کر کوہستان ہمالیہ میں داخل ہو اور کشمیر کے شمالی مشرقی گوشہ سے نکل کر شمالی مغربی سرحد میں داخل ہو پس یہاں انڈیا کی سرحد ختم ہوتی ہے۔ اس شمال مغربی سرحد کے بہت سے واقعات تاریخوں میں مندرج ہیں اور اخباروں میں ان کا ذکر اکثر ہوتا ہے۔ اور اس کا ایک نیا صوبہ بنا ہے اس کا حال اب تم کو سناتے ہیں۔

شمالی مغربی سرحد

اس کو کشمیر کے شمال سے دیکھنا شروع کرو۔ تو ایک بیقاعدہ مستطیل مجمع کے گرد کھینچنا پڑیگا۔ یہ کشمیر کا نہائیت دور کا مقام ہے۔ ٹھیک اس کے مغرب میں چترال ۱۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے یہ دو مقام ایسے ہیں جہاں سے ہندوکش کے درون کی نگرانی ہوتی ہے۔ آگے جنوب میں مال کنڈا اور چکدرہ ہیں یہ دونو مقام شمالی مغربی سرحد کے بڑے محافظ ہیں جہاں سے وادی سوات کی قوموں کو انگریز ڈراتے اور دھمکاتے رہتے ہیں۔ اس سرحد میں درہ خیبر داخل ہے۔ جو بذریعہ ریل کلکتہ سے ملتا ہے۔ جمرود اس ریل کا سرا ہے۔ اور وادی قرم اور گومل بھی دو بڑے مقام بکار آمد ہیں جہاں سے افغانستان میں رسائی ہو سکتی ہے یہ بھی انگریزوں کے قبضے میں ہیں۔ گومل سے

جنوب کی طرف سرحد بل کھاتی ہوئی دریائے سندھ کے تقریباً متوازی چل کر اس سرزمین تا سمندر سے جا ملتی ہے ۔ پس یہ انڈیا شمالی مغربی سرحد کے نشانات غائیت کشمیر سے بحرعرب تک ہیں ۔ اب اس کے آگے مغرب میں ایک اور سرحد ہے اس میں کوہستان ہیں جن میں وحشی قومیں آباد ہیں جسکو ہم شمالی مغربی سرحد کہتے ہیں ۔

منطقہ سرحد

یہ سرحد کوئی خط نہیں ہے کہ نقشہ میں کھینچا ہوا ہو وہ ایک منطقہ ہے جسمیں قومیں آباد ہیں ۔ درۂ خیبر کے طول پر بلوچستان کے گرد اس کا عرض بدلتا جاتا ہے یہ بیرونی سرحد انڈیا کی چترو افغانستان سے ہندوکش سے لے کر برٹش بلوچستان تک لگی ہوئی ہے اور خیبر اور قرم اور گومل پر قبضہ بنبر زنجیروں کے ہے جو سرحدی انہاؤں کو قدیمی سرحدوں پر جکڑے رہتے ہیں ۔ برٹش بلوچستان ایک جزیرہ کی مانند ہے کہ تین طرف سے جنگی اقوام کے ملکوں سے گھرا ہوا ہے جسپر انگریزوں کا قبضہ ہے اور چوتھی طرف قندھار ضلع افغانستان ہے جسکی طرف سکھر کی ریل جاتی ہے ۔

انڈیا کا اندرونی جغرافیہ

ہمنے انڈیا کے توابع عدن اور جزائر انڈمان کو چھوڑ کر برٹش انڈیا کی سرحدوں کا پورا بیان لکھدیا ہے اس کو بحری سفر میں مکران سے بحر ہند کے اندر تک اور بری سفر میں تناسرم کے نخلستان سے تمام دنیا کی برفیں دروں تک بیان کیا ہے ۔ خود انڈیا بھی ایک عجیب سلطنت ہے اگر کوئی شخص بیلون میں بیٹھ کر بلندی پر چڑھے تو وہ انڈیا میں ساری چیزیں دیکھیگا جو ساری دنیا میں دیکھ سکتا ہے اسمیں وہ بلند پہاڑ نظر آئیں گے جو ہمیشہ دنیا میں نہیں اس میں وہ دریا بہتے ہوئے نظر آئیں گے جن سے بڑے دریا دنیا میں کمتر ہوں گے کوئی حصہ ایسا نظر آئیگا کہ اس میں صد ہا دیہات تاڑ اور کھوپرے اور کھجور کے درختوں میں ایسے چھپے ہوں گے کہ دکھائی نہ دیں گے کہیں ریگستان ایسے معلوم ہوں گے جن میں سبزے کا پتہ نہ ہوگا کسی حصہ میں سردی ایسی ہوگی کہ بدن کانپتا ہی ہوگا کسی حصہ میں گرمی ایسی ہے کہ بدن پھکا جاتا ہے ۔ نباتات وجمادات اور حیوانات اس میں سب قسم کے موجود ہوں گے ۔ اس کے قدرتی تین حصے ہیں ۔ اول کوہستان ہمالیہ کا خطہ ہے جو شمال مغرب سے آسام کی سرحد سے ہندوکش تک پھیلتا ہے دوم کالی ہندکی

میدان ہیں جن کے اندر مغرب میں دریائے سندھ اور اس کے معاونین اور شرق میں گنگا اور اس کے معاونین بہتے ہیں تیسرا حصہ جنوب میں جزیرہ نما ہے جسکو پہلے ہندوکش کہتے تھے مگر اب دکن کا اطلاق اس جزیرہ نما کے وسطی مرتفع زمینوں پر ہوتا ہے میں جانتا ہوں ۔ کہ میرے ہموطن تھوڑے ہی ایسے ہوں گے جن کو اس مضمون کا پڑھنا اور سمجھنا اور سوچنا پسند ہوگا اس لئے میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں ۔ ذکاء اللہ دہلوی ۔ (المجدد)

برقی طاقت کے کرشمے

فرانس میں ایک ماہر علم برق نے حال میں ایک عالیشان مکان اس قسم کا بنایا ہے ۔ جس میں گھر کے تمام کام بغیر خدمتگاروں کے برقی آلات سے لے جاتے ہیں انہیں ایام میں امریکہ کا ایک اخبار نویس اس مکان کے دیکھنے کو گیا اس نے اس مکان کی سیر کا حال ایک انگریزی اخبار میں یوں لکھا ہے ۔

شام کا وقت تھا جب ہم اس مکان کے دروازے پر پہونچے گھنٹی کے بٹن کو دبایا ۔ اس کو ہاتھ لگتے ہی ایک سوراخ میں سے چمکدار روشنی نکلی وہ تیز ہوگئی ۔ مکان کے اندر سے آواز آئی ۔ ٹھیریئے ۔ میں آپ کو دیکھ لیا ہے ابھی دروازہ کھولتی ہوں ۔

یہ گھر کی بی بی کی آواز تھی ۔ وہ مکان کے کسی دوسرے کمرے میں بیٹھی تھی اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے ایک بٹن کو دبایا ۔ بٹن کا دبانا تھا ۔ کہ پھٹ سے دروازہ خودبخود کھل گیا ۔ میں دروازے سے گذر کر دو چار ہی قدم گیا تھا کہ میرے پاؤں کے نیچے کوئی چیز رگڑ کھاتی معلوم ہوئی ۔ یہ بوٹ صاف کرنے کا برش تھا ۔ یہ بالکل زمین کے ہموار تھا اور پاؤں رکھتے ہی خود بخود برقی طاقت سے بوٹ کے تلے کو صاف کرنے لگا ۔

کھانے کی میز خوب سجی ہوئی تھی ۔ کئی کرسیاں اس کے گرد لگی ہوئی تھیں ۔ ہر کرسی کے سامنے میز پر ایک گلاس اور ایک دھات کا بیلن رکھا ہوا تھا ۔ نشست کے قریب داہنے ہاتھ کی طرف چند مختلف رنگ کے بٹن لگے تھے ۔ ایک بٹن کو ہاتھ لگاتے ہی رنگ برنگ کی شعاعیں میز پر پھیل گئیں ۔ اور میز کا سامان جگمگا اٹھا بیلن سے یہ کمرہ گرم کیا جاتا تھا ۔ اس کے متعلق اس قسم کا سامان تھا ۔ کہ فرش پر پاؤں کو گرم کرنے تک کے آلات موجود تھے ۔ ایک فیتہ لگا ہوا تھا ۔ اس کو دبانے سے گرمی کم یا زیادہ ہوسکتی تھی ۔ میں کھانے کی میز کے پاس بیٹھ گیا ۔ چند منٹ بعد میزبان کے سامنے خودبخود میز کا ایک خانہ کھلا اور اس میں سے گرماگرم ایک شوربے کی رکابی نکلی اور وہ خانہ گھومتا ہوا میزبان اور ان کی بی بی کے سامنے گیا سب کے سامنے اسی طرح رکابیاں رکھی گئیں سب نے شوربا پیا ۔ پھر جب رکابیاں خالی ہوئیں تو خالی خانے میں رکھدی گئیں ۔ اسی طرح قسم قسم کے کھانے باری باری سے ہمارے سامنے آتے تھے ۔ کوئی خدمتگار یا خانساماں وہاں نظر نہ آتا تھا ۔

اس مکان میں سب سے زیادہ قابل دید چیز اس کا باورچیخانہ تھا سب برتن المونیم دھات کے تھے ۔ ہر ایک کھانے کے تیار ہونیکا وقت معلوم کرنے کیلئے باورچی خانہ میں ایک آلہ لگا ہوا تھا باورچی برقی مشین کی سوئی کو ہلا دیتا تھا ۔ کھانا خودبخود پکنے لگتا ۔ جب اس کا مقررہ وقت ختم ہوجاتا تو ایک گھنٹی بجتی جو اس بات کی اطلاع ہوتی ۔ کہ کھانا تیار ہوگیا ہے ۔

برقی قوت سے ہی برتن دھلتے تھے ایک منٹ میں سوکھ بلکہ دھل کر خشک ہوجاتی تھیں ۔

”بدر ٹھیک وقت پر نکالا جاتا ہے“

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ”بدر“ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ کئی التجاءات کر کے بھی وقت پر شائع کیا جاتا ہے اور اس کے ٹھیک تاریخ پر نکل جانے کا یقین اس درجہ تک پہونچ چکا ہے ۔ کہ اگر ایک دفعہ بھی خریداروں کو دیر سے پہونچے ۔ تو دفتر میں بہت سے خطوط شکایت کے پہونچ جاتے ہیں ۔ شروع سال سے ٹھیک وقت پر شائع کرنے کے متعلق ہم نے تو کوئی تساہل نہیں کیا مگر بعض واقعات ویسے پیش آئے ہیں کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنا پڑا ہے ایک دن ایسا ہوا کہ ہمنے ڈاک خانہ میں ڈاک کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے اخبار پہونچایا مگر یہاں سے روانہ نہ کیا گیا ۔ عذر یہ تھا کہ ہم چھاپ نہیں سکے ۔ اس کے بعد پچھلے پرچے کی نسبت یہ بات ہمارے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ اخبار جمعرات شام کی گاڑی میں روانہ نہیں ہوا بلکہ سارا ہی پڑا رہا وجہ یہ کہ تکیہ والا وقت پر ڈاک نہ لایا اور اس کے قبل بھی چند بار ایسا ہوا ہے یہ باتیں محکمہ ڈاک کے افسروں اور تکیہ کے ٹھیکیدار کی توجہ کے قابل ہیں جنکے متعلق اگر یہی حال رہا تو ہمیں تفصیل سے لکھنا پڑیگا کیونکہ اس سے کارخانے کو بہت بھاری نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے علاوہ اسکے کہ قصور نہیں ۔

انتخاب الاخبار

دوقین اخبار وتبصرہ

۱۔ شاہ پرتگال معہ ولیعہد قتل کیا گیا۔ قتل شاہ کی تفصیلات نہایت جگر خراش ہین جس کھلی گاڑی پر سوار تھے اس کے ساتھ اردل کی حفاظت تھی۔ عین چوک مین گاڑی گذرتی تھی۔ جبکہ ایک جوان دفعتاً لپکا۔ پشت گاڑی کے پائدان پر چڑھ کر فیر کیا۔ اس شخص نے ریوالور اس طرح سر کی کرشاہ ڈان کارلو کے پہلو مین گولی لگی۔ ملکہ کھڑی ہو کر چیخ پڑین۔ ملکہ کے ہاتھ مین گلدستہ تھا وہی قاتل کے چہرے پر دے مارا۔ ولیعہد نے بھی ہاتھ کی چھڑی سے ضرب لگائی۔ لیکن قاتل باز نہ آیا۔ غضب کا ہٹ دھرم نکلا۔ اس نے شاہ کی پشت مین ایک اور فیر ریوالور کا کر دیا۔ تب بازاری تماشائیون نے اس ملعون قاتل کو کھینچکر نیچے اتار لیا۔ ایک پولیسمین نے بندوق سے مار ڈالا۔ ادھر ایک اور آدمی نکلا۔ باران کوٹ مین کر متواتر فیر کرنے والی قرابین نکال کر علی التواتر دو فیر کئے یہ دونون فیر بلا تحاشا ولی عہد کی طرف تھے۔ وہ تیسرا فیر بھی کرنا چاہتا تھا۔ کہ ایک افسر نے تلوار سے کاٹ ڈالا۔ اس وقت غریب ملکہ کی حالت دردناک تھی۔ کبھی خاوند کو دیکھتی کبھی وارث کو۔ دیوانہ وار چیخین مارین۔ ملکہ رات بھر بیٹھی رہین ایک طرف خاوند مردہ تھا۔ ایک طرف لخت جگر جان توڑتا تھا غضب مجسم۔

شاہ کا ایک قاتل لزبن کے مدرسہ کا ایک ٹیچر تھا رسالہ مین سارجنٹ بھی رہ چکا تھا۔ قتل کیا گیا۔ ہمارے حضور شاہ قیصر نے اور نیز شاہ اٹلی نے ایک ایک ماہ ماتم رکھنے کا حکم دیدیا ہے بطور ہمدردی قیصر جرمن نے تین ہفتہ کے لئے درباری ماتم کا حکم دیا۔ پرتگال مین نیا انتظام زیر تعمیل ہے۔

۲۔ انبوہ بیکاران نے لارڈ شیر کو پکڑ کر ایک ستون سے باندھدیا اور خوب بید مارے۔

۳۔ جنوب کے ساحل رامیشورم سے سیلون تک جہازی نہر بنانا گورنمنٹ انڈیا نے منظور نہین کیا۔

۴۔ ناسک مین ترمبوک دروازہ کے متصل سخت آتش زدگی سے کئی دکانین جل گئین۔ ۲۵۔۳۰ ہزار نقصان

۵۔ ولایت مین سانپون کا زہر بڑے شوق سے خریدا جاتا ہے۔ جو زندہ اور زہریلے ناگون سے بمشکل نکالا جاتا ہے۔ ڈیڑھ رتی کے لئے بیس روپے قیمت لی جاتی ہے۔

۶۔ لاہور میونسپلٹی نے ہوس ٹیکس کی تجویز تو منسوخ کی مگر اس کی بجائے ایک عجیب تجویز پیش کی گئی۔ وہ یہ کہ جتنے مسافر لاہور سے ریلوے سفر کرین۔ ان پر ۴ر۔۳ر۔۲ر۔۱ر ٹیکس لگایا جاویگا۔ وہ کیون؟ کہ وہ بھی عمدہ پانی سڑکون نفیس بازارون صاف روشنی۔ مصفا پانی اور ایسے فوائد سے متمتع ہون گے؟ (اچھی مہمان نوازی ہے)

۷۔ جو مقدمے ٹرنسوال مین ہندیون پر چلائے گئے تھے ان سے گورنمنٹ دست بردار ہو گئی ہے اور جن ہندیون نے نام درج رجسٹر کرانے سے انکار کیا تھا انہین تین ماہ کی مہلت دیگئی ہے۔ پہلے سب کا انگوٹھے کا نشان لگایا جاتا تھا مگر اب خواندہ آدمی اس سے مستثنیٰ کئے گئے (مسٹر گاندھی۔ عبد الغنی کی کوشش مبارک ہولی)

۸۔ مسٹر فورنیز کی رائے مین ہر ایک ذرہ ایک مکمل نظام ہے۔ جسپر ہزارہا بستیان بہت ہی چھوٹے جاندارون کی آباد ہین۔ ہمارا سکنڈ ذرہ کی دنیا کے لئے ۱۰ سال کے برابر ہے۔ سچ ہے۔ ع

اہل بینش چو بچشم دل بینا بینند.
مہر از ذرہ و از قطرۂ دریا بینند

۹۔ کابل مین سخت چیچک اور خسرہ نمودار ہوا۔ سردار نصر اللہ خان کے تین بچے ضائع ہو گئے۔

۱۰۔ پارلیمنٹ کھلنے پر حضور ملک معظم بالقابہ نے فرمایا نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ اکثر حصص ہندوستان مین پچھلے سال بارش نہ ہونے کیوجہ سے قحط اور بیماری عام طور پر پھیل رہی ہے۔ مناسب امداد کی تدابیر بغور و خوض کے بعد تجویز کی گئی ہین۔ رعایا اور حکام مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہین۔

۱۱۔ ۲۰ر جنوری کی شب کو پشاور مین نہایت معرکہ کا ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو شب کی تاریکی مین شہر کے اندر گھس آئے ایک متمول ساہوکار کے مکان کو توڑ کر ۲ لاکھ کا زر و جواہر لیکر چمپت ہوئے۔ مکان پر پہرہ کے لئے جو آدمی متعین تھے۔ انہین سے دو نشانہ بندوق اور دو مجروح ہوئے پولیس کے دو سپاہی بھی ہلاک ہوئے۔

۱۲۔ اب کے سال غیر معمولی جاڑون سے لہریا سرائے دربھنگہ مین بیشمار پرندے درختون پر ہی مر گئے۔

۱۳۔ انجمن حمایت اسلام پر مختلف اعتراض ہو رہے ہین۔ یہ اعتراض خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ کہ ہر ممبر کے لئے لازم ہے کہ چار آنے چندہ ادا کرے۔ مگر کئی ممبر ایسے ہین جنکے ذمے سالہا سال کا بقایا ہے۔ پس انجمن کی کارروائیان خلاف قانون ہین کہ ہر ایک اجلاس مین جو ممبران شریک ہوتے رہے وہ قانون کے مطابق ممبر شمار ہونے یا رائے دینے کے حقدار نہ تھے۔

۱۴۔ چندوری (جہلم) مین ایک شخص نے تین آدمیون کو چھری سے زخم لگا کر ہلاک کر دیا۔

۱۵۔ ۱۸ر جنوری ایرپور (چھاونی) دس بجے کے قریب روشنی دکھائی دی۔ جیسے کسی جگہ آگ لگ گئی۔ پرندے بھڑک کر اڑنے لگے۔ اڑھائی منٹ تک یہ نظارہ رہا (شہاب ثاقب)

۱۶۔ تم کیا گاتا ہے۔ یہ دو لفظ وہ انسپکٹر پولیس نے ایک لڑکے سے کہے۔ ہتک کی وجہ سے ۱۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔ ٹریفنس کمیٹی نے کہا کہ کہنے والے کا مطلب یہ تہا۔ تمہین کیا مطلوب ہے (دوراز کل کے جنٹلمین جو اپنی زبان بگاڑ کر بولتے ہین۔ وہ بھی محتاط رہین)

۱۷۔ یکم اپریل سے ریاست اندور مین ڈاک کا انتظام برٹش محکمہ ڈاک کی تحت مین لایا گیا۔

۱۸۔ مہاراجہ سر جوتیندر و موہن ٹیگور کی جدی جائیداد کا مالک جسکی آمدنی ۵ لاکھ سالانہ ہے [illegible] ہوا وجہ یہ کہ مہاراجہ کا بہائی عیسائی تہا۔ میم سے شادی کی۔ اولاد نہ ہوئی۔ ایک انگریز کو بیٹا بنایا۔

۱۹۔ شاہ کابل کے جلال آباد آنے سٹر ٹیلک کا پتلا جلایا جانے ناگر باری کے دخانی جہاز کے الٹ جانے کی خبرین غلط ہین

۲۰۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر ۳۰ مارچ شملہ مین کھینچینگے۔

۲۱۔ ہندمین قحط زدون کی تعداد ۵ لاکھ ۴۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

۲۲۔ آئندہ ڈاک کے پارسل کی تعداد بجائے چھ سیر کے دس سیر کرنے کی تجویز ہے

۲۳۔ ایک کل ایجاد ہوئی ہے جسکے ذریعہ ۵۵ فیٹ گہرے کنوئین مین سے ایک بیل ۲۳۲ جاتیان (جھلاری ٹینڈین) باآسانی نکال سکتا ہے۔ ایک سو روپیہ قیمت۔

۲۴۔ ایک نقشہ پیش کیا گیا ہے جنمین مسلمانون کی تعطیلین صرف آٹھ بتائی گئی ہین۔ اور ہندون کی ۴۰۔ اور ہیرا قسمے عرض کیا ہے کہ عید و محرم کی تعطیلین دو چند کر دی جاوین۔ عید کے متعلق جو صلاح دی گئی ہے وہ نہایت عمدہ ہے۔ مگر کیا مسلمانون کو جمعہ کی تعطیل کی ضرورت نہین۔ خواہ وہ ذرا کیون نہ ہو۔

الحکیم۔ [illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر یا الحکم سے خریدو

درثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور لیتھو طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ ہو سکیں گی۔
قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بادلائل ذکر ہے صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔
قیمت فی جلد ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور ہمیشہ کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں لکھا ہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — سلسلہ ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۴ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

غیرت کی جیرانی — مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹ر

ستھنو — ستمبلت کے بھیر پر۔ قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۸ر

کامن احمدی — مصنفہ غلام رسول پنجابی نظم۔ قیمت ۸ر

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی — اللہ داد والے۔ قیمت ۸ر

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید۔ امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف لکھی ہیں قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲ر

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت ۱۲ر۔ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دیگر نقدہ سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتے کہ محصول ڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی تھی اسلئے یہ گراں رعایت گوارا کی گئی ہے اس صورت میں اصل کتاب بھی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سر دست ہی ایک روپیہ کی قیمت کی کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ۱۲ر میں ملیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو ابھی ایک روپیہ آنے پر روانہ کیجاوینگی۔ وہ یہ ہیں۔ سلاسل التعلیم۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کامن۔ جیبھی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی ۱۲ر اور کمیشن ۱ر لگیگا۔ کتابوں پر ٹکٹ بہرحال ہم لگائیں گے۔ کتابیں مفت روانہ ہونگی ایک روپیہ ان کا بطور پیشگی جمع رہیگا۔ نوٹ۔ یاد رہے کہ سر دست دو سو درخواستیں آنے پر یہ رعایت بند ہو جاوے گی۔

المشتہر۔ سید محمد عبدالحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت بد نکلی معلوم ہوتا تھا اعصاب کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ کو یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میرے اعضاء کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کروائے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا۔ یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حب مقوی کا مہینے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں۔ میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک میں پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ اونہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم۔ محبوب عالم ممبر کونسل دربار ٹونک و ماچھو تانہ سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی تمام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے

قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ۔ بیس گولی ۱۲ر۔ علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب۔ دہند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ سرخی آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور ہیج پن اور ضعف بصر ہولا کیلئے بینظیر ہے۔ فی تولہ ۱۲ر

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فی بکس ۲ر سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۱۲ر سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل اور بیچین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور قم معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی بکس ۱۲ر

پتہ۔ خوشخط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کیلئے چھاپا گیا۔)

بدر
BADR — QADIAN

قیمت از معاونین صہ
قادیان میں سے
جلد ۷
فی پرچہ ۲ر

اے جہان منتظر خوش باش کا مد لستان
مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام
سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸
بروز جمعرات
ایڈیٹر ـ محمد صادق عفی اللہ عنہ
مینیجر ـ میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر
اسسٹنٹ ـ محمد ظہور الدین صاحب اکمل
آف گولیکی عافاہ اللہ وایدہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان
مطابق ۲۰ ـ فروری ۱۹۰۸ء
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت از غربا و طلباء
گورنمنٹ ۲۰ سے
نمبر ۷
افریقہ صہ

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ظفرکم اللہ ظفراً مبینا

مبارک ۱۷ ـ فروری ۱۹۰۸ء ـ بروز سہ شنبہ بعد از نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی صاحبزادی مبارکہ بیگم کا عقد نکاح حضرت نواب محمد علی خان کے ساتھ ہوا ـ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ پڑھا ـ جس میں آپ نے اول عربی زبان میں حمد الٰہی کے بعد چند آیات قرآنی پڑھیں اور پھر عربی زبان کی ضرورت اور خوبیوں پر مختصر ریمارکس کرتے ہوئے عربی عبارت کی تفسیر اور تشریح کی ـ اور نکاح کی ضرورت اور اس کے فوائد پر بحث کی ـ اور اخیر میں حق مہر کے متعلق فرمایا ـ کہ ہر ایک کا مہر اس کے حالات اور اسکی قوم اور ملک کے حالات کے مطابق ہوتا ہے ـ ایک غریب شخص کا نکاح صرف اتنے پر ہوا کہ اس نے اپنی بیوی کو چند آیات قرآنی پڑھا دیں ـ قادیان میں ہی ایک نکاح اس قسم کا ہوا تھا ـ اس واسطے نواب صاحب کے خاندان کی رسم کے مطابق تو حق مہر کئی کئی لاکھ روپیہ ہوتا ہے ـ مگر حضرت نے اس کو پسند نہ فرمایا ـ چونکہ اخبار کا اکثر حصہ طیار ہو چکا تھا اس واسطے خطبہ انشاء اللہ آئندہ درج ہوگا ـ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس تعلق کو جانبین کے واسطے اپنی رحمتوں اور برکتوں کا موجب کرے ـ آمین

ضرورت مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو کہ عربی دینیات اور فارسی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو ـ ہائی اور مڈل کی جماعتوں کو تعلیم دے سکتا ہو ـ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ـ تمام درخواستیں بمعہ سندات بنام ہیڈ ماسٹر صاحب آنی چاہئیں ـ

شیر علی عفی عنہ ـ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

شکریہ مسجد مبارک میں ایک کلاک کیواسطے جو تحریک اخبار بدر میں کی گئی تھی ـ اس کے جواب میں بھی ابو سعید عرب صاحب رنگون سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں ـ کہ مسجد کے لئے ایک کلاک وہاں سے روانہ کیا گیا ہے ـ اللہ تعالیٰ عرب صاحب کو بصحت و عافیت رکھے اور نیک ارادوں میں برکت دے اور ان کو اور جماعت رنگون کو جزائے خیر دے ـ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لینے میں ایسی سبقت کی ـ

حقیقۃ الوحی کتاب حقیقۃ الوحی کی خریداری کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے ـ یہ حضرت اقدس کی جامع معارف کتاب ہے ـ اور اس میں دو سو آٹھ نشان مفصل درج ہیں اور اسکی جلد فروخت ہونے سے دیگر تصانیف کے لئے سرمایہ بہم پہنچیگا ـ

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	۳۰
عام قیمت پیشگی بعہ اوراق دنیوی اخبار . . .	للعہ
مابعد	صہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجائے گی ـ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکے گا ـ رسید اخبار میں دی جائے گی ـ علیحدہ رسید روانہ ہوگی ـ لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں اون کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ـ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ـ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ـ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو ـ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ـ ورنہ عدم تعمیل سے معذور سمجھا جاوے ـ خریدار اپنے خط میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں ـ اور نام اور پتہ خوشخط لکھا کریں ـ

مینیجر

ہمارے شاعر نازک خیال خواجہ کمال (ایڈیٹر چیف کورٹ لاہور) بھی ہین جنہون نے آج ۱۸ فروری کو مدینۃ الامام مین آتے ہوئے حضور پرنور ایک نظم کو اردو کا لباس پہنا لائے یہ جدت اور پھر یہ طلاقت۔ ع۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

بده از چشم خود آبے درختان محبت را
مسلمان در باطن حقیقتہا ہمے دارد
من از دیار آدم تا خلق را این ماه بنمائم
گر از چشم تو پنہان ست شانم دم مزن بارے
چو چشم حق شناس و نور عرفانت نبخشیدند
کجا از آستان مصطفےٰ اے ابلہ بگریزیم
بحمد اللہ کہ خود قطع تعلق کرد این قومے
چہ روزها کہ میدیدم بدیدار چنین روها
چہ میسوزی ازان قربے کہ با دلدار میدارم
بنخوتہا کجے آید بدست آن دامن پاکش
اگر خواہی رہ مولیٰ زلاف علم خالی شو
منه دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی
مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا
نمے باید مرا یک ذرہ عزتہائے این دنیا
ہمہ خلق و جہان خواہد برائے نفس خود عزت
ہمہ در دور این عالم امان و عافیت خواہند
مرا ہر جا کہ مے بینم رخ جاناں نظر آید
حریص غربت و عجزم ازاں روزے کہ دانستم
من آں شاخ خودی و خودروی از بیخ برکندم
مگر از روضۂ جان و دل من پردہ بردارند
فروغ عشق او ز بام و قصر ما بروشن
نگاہ رحمت جاناں عنایتہا بمن کرد است
نظربازان عالم ظاہر اندر علم خود نازند
ہمہ فہم و نظر در پردہ ہائے کبر پوشیدند
خدا خود قصۂ شیطان بیان کرد است تا دانند
بلفاظی بسر کردند عمر خود بلا حاصل
گزاف و لاف شان ز ظاہر شرع است ہم باطل
مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
ز بوئے نافۂ عرفان چو محروم ازل بودند
ہمہ درہائے قرآں را چو خاشاکے بیفگندند
ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
درین ہنگام پرآتش بخواب خوش چساں خسپیم
شب تاریک و بیم دزد و قوم ما چنین غافل
ستاک انگیزی شاں بر ضیائے خود مرا رسم
کجا غوغائے شاں بر خاطر من وحشتے آرد

مگر روزے و ہفتے میوہ ہائے پر حلاوت را
کجا باشد خبر زاں مہ گرفتاران صورت را
گر امروزم نمے بینی۔ ببینی روز حسرت را
کہ بد پرہیز بیمارے نہ بیند روئے صحت را
نہادی نام کافر لاجرم عشاق ملت را
نمی یابیم در جائے دگر این جاہ و دولت را
خدا از رحمت و احساں میسر کرد خلوت را
بنازم دلبر خود را کہ بازم داد جنت را
اگر زورے ست در دستت بگرداں رزق قسمت را
کسے عزت از و یابد کہ سوزد رخت عزت را
کہ رہ ندہند در کویش اسیر کبر و نخوت را
کہ میخواہد نگار من تہیدستان عشرت را
کجا بیند دل ناپاک روئے پاک حضرت را
منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را
خلاف من کہ میخواہم براہ یار ذلت را
چہ افتاد این سر ما را کہ میخواہد مصیبت را
درخشد در خور و در ماہ بنماید ملاحت را
کہ جا در خاطرش باشد دل مجروح غربت را
کہ می آرد زناپاکی بر نفرین و لعنت را
بہ بینی اندراں آں دلبر پاکیزہ طلعت را
مگر بیند کسے آنرا کہ میدارد بصیرت را
وگرنہ چوں سنے کے یابد آں رشد و سعادت را
ز دست خود فگندہ معنی و مغز حقیقت را
چناں خواہند این خرسے کہ پاکاں جام قربت را
کہ این نخوت کند ابلیس ہر اہل عبادت را
دمے از بہر معنی می نیابند فرصت را
کہ غافل از حقائق کے نکو دانند شریعت را
مگر مدفون یثرب را ندانند این فضیلت را
پسندیدند در شان شہ خلق این مذلت را
ز علم ناتمام شاں چہا گم گشت ملت را
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را
زماں فریاد میدارد کہ بشتابید نصرت را
کجا زین غم روم یارب نما خود دست قدرت را
نہاں کے ماند آں نورے کہ حق بخشید فطرت را
کہ صادق ہرگزے نبود دگر بیند قیامت را

دیا کر آنکھ سے پانی درختان محبت کو
مہ اسلام باطن مین عجب رکھتا حقیقت ہے
مین آیا یار سے تا خلق کو وہ چاند دکھلاؤں
تری آنکھوں سے گر پنہاں ہے میری شان۔ تعجب کیا
ملیں آنکھیں نہ تم کو حق شناسی کی نہ عرفاں ہو
کہاں مین آستان مصطفےٰ سے جاؤں اے احمق
بحمد اللہ کیا قطع تعلق قوم نے خود ہی
مجھے تو ان کی صورت دیکھنا از قسم دوزخ تھا
تو کیوں جلتا ہے میرے قرب سے جو مجکو حق سے ہے
کہاں نخوت سے ہاتھ آتا ہے دامن پاک مولا کا
تو لاف علم سے باز آ اگر چاہے رہ مولا
خدا کو چاہتا ہے تو تنعم سے ہٹا دل کو
مصفا قطرہ چاہیے ہو تو گوہر اس سے پیدا ہو
مین اک ذرہ بھی اس دنیا کی عزت کا نہیں خواہاں
سبھی مخلوق اپنے واسطے عزت کی خواہاں ہے
ہر اک اس دور عالم مین امان و عافیت چاہے
جدھر مین دیکھتا ہوں روئے جاناں ہی نظر آتا
مین طالب عجز و غربت کا ہوا اس دن سے جب سمجھا
خودی و خودروی کی شاخ جڑ سے کاٹ دی مینے
اٹھا لے گر کوئی پردہ ہمارے روضۂ دل سے
ہوا ہے نور عشق اس کا ہمارے بام سے روشن
یہ اس کی چشم رحمت ہے جو کرتی ہیں عنایت ہے
مین اپنے علم پر نازاں یہ علم ظاہری والے

. . . .

خدا نے قصہ شیطان بیان کرکے یہ سمجھایا
یوں ہی لفاظیوں مین عمر اپنی کر کیا ضائع
جو علم ظاہری مین لاف ہے انکو وہ بھی باطل
مسیح ناصری کو تا قیامت زندہ یہ سمجھیں
ازل سے ہی جو تھے محروم عرفاں ہے تو ان سب نے
جو تھے قرآن کے موتی سمجھکر خاک سب پھینکے
مدد دی اپنے ہی اقوال سے عیسیٰ پرستوں کو
مین اس ہنگام پر آتش مین میٹھی نیند کیا سوؤں
اندھیری رات خطرہ چور کا اور قوم یوں غافل
مجھے کیا ڈر ہے گر فتنہ پہ مین ڈالتے ہیں وے
مرے دل پر ہو کیا وحشت تمہارے شور و غوغا سے

کہ تا اک دن تو پاوے میوہ ہائے پُرحلاوت کو
خبر اس چاند کی کیا ہو گرفتاران صورت کو
نہ دیکھا مجکو جس نے آج وہ دیکھے گا حسرت کو
کہ بد پرہیز جو ہوگا نہ دیکھے گا وہ صحت کو
تو آخر تم نے کافر کہدیا عشاق ملت کو
کسی جا پر نہیں پاتا مین جب اس جاہ و دولت کو
خدا نے رحمت و احسان سے یوں بخشا ہے خلوت کو
مجھے ہے ناز دلبر پر دیا پھر جس نے جنت کو
اگر کچھ زور ہے تیرا بدل دے رزق قسمت کو
ملے عزت اسکو جو جلائے رخت عزت کو
کہ اس کوچہ مین راہ ملتا نہیں پابند نخوت کو
کہ دلبر چاہتا ہے بس تہیدستان عشرت کو
کہاں دیکھے دل ناپاک روئے پاک حضرت کو
نہ رکھ کرسی مری خاطر مین ہوں مامور خدمت کو
مگر مین ہوں۔ رہ حق مین طلب کرتا ہوں ذلت کو
مرے سر کو ہوا کیا چاہتا ہے جو مصیبت کو
چمکتا مہر مین۔ ہے مہ مین دکھلاتا ملاحت کو
کہ میرا یار چاہتا ہے دل مجروح غربت کو
کہ اس ناپاک کو پیدا کیا بڑھا ہے لعنت کو
تو دیکھیگا وہاں اوس دلربا پاکیزہ طلعت کو
مگر دیکھے وہی اس کو جو رکھتا ہو بصیرت کو
وگرنہ مجھ سا پا سکتا ہے کب اس رشد و سعادت کو
مگر پھینکا ہے اپنے ہاتھ سے مغز حقیقت کو

. . . .

بنا تا کبر ہے ابلیس ہر اہل عبادت کو
مگر معنی کی خاطر یہ نہیں پاتے ہیں فرصت کو
جو غافل ہو حقیقت سے وہ کب جانے شریعت کو
مگر مدفون یثرب کا نہ پائے اس فضیلت کو
روا رکھا ہے شان مصطفےٰ مین اس مذلت کو
اور اپنے علم ناقص سے کیا گم دین و ملت کو
ہوئی جرأت عجب ان سے پرستاران میت کو
زمانہ کہہ رہا ہے اٹھو پاؤ جلد نصرت کو
کہاں جاؤں مین اس غم سے دکھا یا رب تو قدرت کو
نہ چھپے وہ روشنی کیسے جو حق نے بخشی فطرت کو
کہ صادق کب ہو بزدل دیکھے گر چہ قیامت کو

کلام المہدی

۲۶ ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ حضور نے اپنی تقریر جلسہ ۲۷ دسمبر میں فرمایا تھا۔ کہ قیامت آنیوالی ہے اور اس کا وقت قریب ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ کچھ سالوں کی بات ہے فرمایا کہ قرآن میں بھی ہے۔ اقتربت الساعۃ اور ایسی دیگر آیات پس سمجھ سکتے ہو کہ قریب کے کیا معنے ہیں۔ قرب الساعۃ کے جو نشانات تھے۔ وہ تو ظاہر ہو چکے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ آخری زمانہ ہے آنحضرت صلعم جب کوئی ہولناک واقعہ پیش آتا۔ تو فرماتے کہ قیامت آگئی (۲) ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضور کا الہام تھا ستائیس کو خوشیاں منائینگے۔ سو ۲۷۔ ماہ پوہ کو بارش ہو گئی اور لوگوں نے خوشیاں منائیں۔ فرمایا یہ تکلفات ہیں جو ہم نہیں چاہتے خدا کا وہ نشان ہوتا ہے۔ جو دل بول اٹھیں کہ دشمن بھی کہدیں کہ یہ بات ہو گئی گو دشمن کا اقرار زبان سے محال ہے۔ مگر تاہم نشان وہ ہوتا ہے جو اپنی عظمت سے رعب ڈال دے

فرمایا۔ جو خط آتا ہے۔ میں اُسے پڑھکر اُس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا۔ جبتک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقع نہ رہے۔ یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہو وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی ایک شدت توجہ سے اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز و قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اسکے لئے خود ہی دعا کرنیکو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے۔ اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کیلئے میسر نہیں آتی یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلاتا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

فرمایا جب انسان مکر کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ خدا بھی مکر کرتا ہے۔ مکر کا مقابلہ مکر کرے جب ہی بات بنتی ہے۔ نادان مکر کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ اس میں کوئی بُری بات نہیں مکر اس باریک تدبیر کو کہتے ہیں۔ جو خبیث آدمی کے دفع کیلئے کی جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام خیر الماکرین رکھا۔

دعا دو قسم ہے ایک تو معمولی طور سے دوم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہونچا دیتا ہے۔ پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرتا رہا جائے۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے۔ کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو۔ تو اس اس وقت میں کام آتی ہے۔

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں خدا سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کر کے آتے ہیں۔ تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ بُت پرستی انسان پرستی۔ مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخیوں بدمعاشیوں ظلم و تعدی۔ غفلت اور اہل حق کو ستانے و دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دیجاتی ہے۔ نوح کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا کے رسول کو نہ ستاتے۔ تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے۔ کہ "ایک چور دوسرا چتر" دنیا دار المکافات نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدمعاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو۔ تو اس کی سزا آخرت میں ہے۔ اب جو دنیا میں عذاب آیا۔ تو اسی لئے کہ دیری شوخی شرارت حد سے بڑھ گئی۔ ایسی کہ گویا خدا ہے ہی نہیں۔ طاعون نے اس قدر سخت بربادی کی۔ مگر ابھی ان کے دلوں نے کچھ محسوس نہیں کیا۔ پوچھو تو ہنسی ٹھٹھے میں گذار دیتے ہیں بعض کہتے ہیں۔ معمولی بیماری ہے۔ گویا خدا کے قضا و قدر سے منکر ہیں۔ بے شک یہ بیماری ہے۔ مگر انہی بیماریوں سے عذاب آیا کرتا ہے۔ یہودیوں پر جب یہ وبا پڑی تو خدا نے اسے عذاب فرمایا۔ یاد رکھو کہ جب خدا چاہتا ہے۔ انہی بیماریوں کو شدت و کثرت میں بڑھا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کی بے یقینی کی یہ علامت ہے۔ کہ عذاب کو عذاب نہیں سمجھتے۔ خدا رحیم ہے۔ سزا دینے میں دھیما ہے۔ مگر یہ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جب تک وہ وقت نہ آئے گا۔ کہ پکار اٹھیں "اب ہم سمجھے" یہ عذاب ہٹنے کا نہیں۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جو ہم بارہا دفعہ بتا چکے ہیں یعنے تضرع و انابت الی اللہ

۳ فروری ۱۹۰۶ء۔ خدا کے مامور پر ایمان لانے کے ساتھ ابتلاء ضروری ہے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و هم لا یفتنون۔ (کیا لوگوں نے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے یہ کہنے کہ ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔

گویا ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا۔ صحابہ کرام کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دیے ان کے اموال پر بھی ابتلاء آئے۔ جانوں پر بھی۔ خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہیئے۔ کہ میرا ایمان صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ کہ مومن پر ابتلاء نہ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے۔ تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے۔ میل ملاپ بند کیا گیا ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں نے زہر تک دیدیا۔ تلواروں کے سامنے زخم کھائے۔ اخیر عمر تک یہی حال رہا، پس جب ہمارے مقتدا و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلاء جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ ابتلاء اسی واسطے آتے ہیں۔ کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے۔ مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت سے ساتھ مدد نہ دے۔ تو خدا کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔

بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مرگیا یا بیوی مرگئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا۔ جس میں پورے نکلتے۔ تو انہیں ان سے بڑھ کر دیا جاتا۔ اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن متقی کا کام شیوہ نہیں۔ یہ جو پراگندہ روزی پراگندہ دل کہتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ جو پراگندہ دل ہو وہ پراگندہ روزی رہتا ہے۔ اور اول تو صادقوں کے سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے خود اپنے تئیں پراگندہ روزی بنالیا۔ دیکھو حضرت ابوبکر تاجر تھے بڑے معزز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر سب کو دشمن بنالیا۔ کاروبار میں بھی فرق آ گیا یہاں تک کہ اپنے شہر سے بھی نکلے یہ بات خوب یاد رکھو کہ یہی تقوے ایسی چیز ہے۔ جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالے پر تہمتیں دیتے ہیں۔ تمام انبیاء و راستبازوں کی گواہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے زیادہ رحیم و کریم کوئی نہیں۔ انسان جو حد سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے تو یہ اس کی اپنی ہی غلطی کا نتیجہ ہے۔ توکل میں کمی ہوتی ہے صدق قدم نہیں ہوتا۔ صحیح طور سے نسخہ معلوم کرنا مشکل ہے۔

[illegible] کہہ سکتا ہے۔ مین صالح ہُون زاہد ہُون مگر خدا کے نزدیک [illegible] ہوتا ہے۔ ایسے ہی بعض ایسے بندے بھی [illegible] لوگون مین بُرے سمجھتے ہین۔ مگر خدا کے نزدیک [illegible] ہوا ہوں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] سمجھا مگر اللہ کے نزدیک آپ سرورِ کائنات تھے [illegible] نے پر یقین تھا۔ کہ اس نے مباہلہ [illegible] اور کہا۔ اللّٰھُمَّ مَنْ کَانَ اَفْسَدَ لِلْقَوْمِ [illegible]

[illegible] ہے۔ اسے پکا یقین تھا جبھی تو یہ کلمات [illegible] ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے فعلی رنگ [illegible] کر دیا۔ کہ صادق اور پاکباز کون ہے اور کاذب اور [illegible]

[illegible] تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ [illegible] اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ علم صحیح اور عقل سلیم بھی [illegible] انسان میں جس میں شقاوت ہو۔ اسکی مت [illegible] وہ نیک کو بد اور بد کو نیک سمجھتا ہے

[illegible] بدر کی خدمتین

[illegible] سراج الدین عمر پروپرائٹر کی ایک درخواست

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جن [illegible] اور نقصانات کا اخبار بدر مجھے [illegible] کرنا پڑا ہے وہ میرے مکرم احباب سے پوشیدہ نہیں [illegible] تمام نقصانوں کو آجتک ثابت قدمی اور [illegible] برداشت کیا ہے۔ اگرچہ عام تجارتی [illegible] کہ جہان نقصان ہوتا دیکھا جائے [illegible] دیا جاوے اور تھوڑے نقصان [illegible] کر لیا جاوے۔ لیکن [illegible] عام تجارتی [illegible] بڑی بات تو یہ ہے کہ [illegible] اور اس کے قیام سے [illegible] خدا شناس اسلام [illegible] اور [illegible] اس کے [illegible]

ہو رہی ہین اور جن کا اعتراف ہر ایک صاحب نظر کو ہے اور دوسری بات یہ کہ اس کا مالی معاملہ ایک ایسی شاکر اور قدرشناس قوم کے ساتھ تھا اور ہے جو آج دنیا بھر کی قومون مین سے منتخب حق شناس قوم ہے مین ہمیشہ یہی سمجھتا رہا ہون۔ کہ جب کبھی میری قوم اس طرف توجہ کریگی اوسیوقت ان سارے نقصانات کی تلافی ہو جائے گی۔ اور مین یقین رکھتا ہون۔ کہ میرا یہ سمجھنا غلط ثابت نہین ہوگا۔ آج سے پہلے مین نے کبھی اپنی پیاری قوم کو اسطرف متوجہ کرنے کیلئے جرأت نہین کی کیونکہ یہ خیال میرے دل مین پختہ طور پر متمکن ہے کہ میرے احباب خود ہی اس کے فکر مین ہون گے اور آپ ہی اس طرف متوجہ ہون گے۔ جو خدمتگار وفاداری اور عمدگی کے ساتھ خدمت بجالاتا رہتا ہے۔ ضرور ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک دن آقا کی نظر لطف اوس کی طرف پڑتی ہے اور وہ آپ ہی اس کی قدرافزائی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اوسوقت بھی میرا ارادہ نہ تھا۔ کہ مین اس بارے مین کچھ لکھون اور اپنے بھائیون کو کہون کہ وہ اب بدر کی اعانت کے لئے ذرا اپنی کوششون کے دائرہ کو وسیع کرین۔ کیونکہ بدر کی اخلاص سے بھری خدمتین اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھول رہی ہین اور خدا کے فضل سے اور برکتون کو جذب کر رہی ہین لیکن چونکہ کثیر التعداد احباب کے استفسارون اور درخواستون نے مجھے مجبور کیا ہے۔ اس لئے مین یہ چند سطرین اپنے بھائیون کی خدمت مین لکھتا ہون اور اُمید رکھتا ہون کہ میری گذارش قبولیت سے دیکھی جائے گی۔ اور ثمر لائے گی۔

تھوڑے دن گذرے ہین کہ مجھے برادرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر و مینیجر بدر کی ایک چٹھی موصول ہوئی۔ جس مین اونہون نے "بدر" کا نتیجہ لکھا اس مین اونہون نے دکھایا ہے۔ گویا للعہ [illegible] کا سال [illegible] ۱۹۰۸ء مین نقصان ہے۔ اس کے علاوہ کئی گذشتہ سالون مین میری کتابون کی فروخت سے [illegible] جو وہ بھی خرچ ہوگیا اور مجھے ایک پیسہ بھی نہین دیا گیا۔ اس حساب سے قریب کئی ہزار روپیہ کا نقصان سال ۱۹۰۷ء تک بدر کو ہوا۔ میرے مکرم احباب اس سے واقف ہین۔ کہ گذشتہ سالون کی [illegible] سال ۱۹۰۸ء بدر کے لئے بہت اچھا اور معقول فتوحات کا سال گذرا ہے۔ اس سال مین جب کہ یہ حال رہا ہے۔ تو سالہائے گذشتہ کا اندازہ آپ ہی لگ سکتا ہے۔

مین اپنے بھائیون کا شکوہ نہین کرتا۔ بلکہ مین صدق دل سے اپنی جماعت کا شکرگذار ہُون۔ کہ اونہون نے بدر کو قبولیت کا شرف بخشا۔ بے شمار حمد اور تعریف اوس خدا کی ہے۔ جس نے بدر کو ایسی عزت عطا کی ہے۔ کہ آج وہ اوس کے پیارے امام اور اس کے بزرگ صحابیون کی نگاہ مین ایک خاص امتیاز اور قبولیت رکھتا ہے۔ دراصل میرے لئے اس سے بڑھکر خوشی کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے مین دل سے خدا کے فضلون کا معترف اور ہزار جان سے اسپر قربان ہُون۔

بعض بھائیون نے مجھ سے پُوچھا ہے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ بدر کی اتنی بڑی ہوئی خریداری ہوتی ہے اور قیمت بھی اس کی زیادہ ہوگئی ہے۔ تو پھر بھی آپ کو نقصان ہوتا ہے۔ نقصان کی وجہ تو یہ ہے۔ کہ خرچ زیادہ ہوتا ہے اور آمدنی ابھی خرچ کے مقابلہ مین کم ہے۔ اسلئے لازمی نتیجہ نقصان ہوتا ہے۔ خرچ کی زیادتی کی وجہ سے کوئی اسراف اور تبذیر نہین۔ جہان تک منتظمان کی سمجھ ہے خرچ کرنے مین احتیاط سے کام لیتے ہین۔

چونکہ بدر کے لئے یہ اصول ہمیشہ مدنظر رکھا جاتا ہے کہ اپنی قوم کے ارادات اور خیالات کے سانچے مین اپنے آپکو ڈھالنا چاہیئے۔ اور ان کے لئے مفید بننا چاہیئے اس لئے حساب کتاب کے پہلو مین بدر طیار ہے کہ ہمارے احباب مین سے جو صاحب چاہین ملاحظہ فرمائین اور آمد و خرچ کے متعلق جو نیک تجاویز پیش کرین اون پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہین۔

بدر کی قیمت کی زیادتی کبھی ہم اپنے خیال ور قیاس سے نہین کرتے۔ بدر کی پالیسی کو اپنے احباب کی اقتضاء رائے پر رکھا ہوا ہے۔ جو امر احباب کثرت رائے یا اتفاق سے اس کیلئے تجویز کرتے ہین۔ اوسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حال مین جب ایک کثیر التعداد جماعت نے یہ درخواست کی۔ کہ دنیاوی خبرون کے صفحات بدر مین بڑھا دئے جاوین۔ تو وہ بڑھا دئے گئے اور ایک جزو قیمت زائد کی گئی۔ لیکن اس ایزادی قیمت کا فائدہ تو جماعت کو پہونچا ہے نہ کہ کارخانہ کو۔ کیونکہ کارخانہ نے قیمت بقدر اپنے اخراجات کے بڑھائی ہے۔ مین اس بات کو زیادہ لمبا نہین کرنا چاہتا یا بنی اوس

گذارش کی طرف آپ کی توجہ کو مبذول کرنا چاہتا ہون جسکے لئے مین نے یہ سطرین لکھی ہین اور وہ یہ ہے :-

مین آپ لوگون کا ایک ناچیز بھائی ہون ۔ آجتک مین نے بہت نقصان خاموشی سے برداشت کیا ہے ۔ اب معاملہ برداشت کی حد سے تجاوز کر رہا ہے ۔ اس لئے آپ سب احباب اس قومی کام مین میرا ہاتھ بٹائین ۔ مین آپ سے نہ تو کوئی چندہ طلب کرتا ہون اور نہ قرض کا خواستگار ہون ۔ ایک بات چاہتا ہون ۔ کہ آپ تمام خریداران بدر کم ازکم ایک ایک خریدار بہت جلد بہم پہونچادین ۔ اور اون کی قیمتین بھجوادین ۔ اگرچہ مین جانتا ہون کہ بعض احباب ایسے صاحب اثر ہین کہ اون کی ذراسی کوشش سے بیس بیس خریدارون کا بھی بہم پہونچانا مشکل نہین اور امید رکھتا ہون ۔ کہ ایسے بااثر بزرگ ضرور اپنی ہمت و کوشش کے دائرہ کو وسیع کرکے صرف ایک ہی خریدار دینے پر قناعت نہ کرین گے ۔ بلکہ جہان تک اون سے ہوسکیگا ۔ دریغ نہ کرین گے ۔ لیکن جتنے کم ازکم حد امانت الہی رکھی ہے جو ہر ایک طبقہ کا بزرگ آسانی سے کرسکتا ہے ۔

میرے مولا ! میرے مکرم احباب کو ہمت عطا کر کہ وہ میری اس عرضداشت کی طرف توجہ فرماوین ۔ اور میری گذارش کو قبول کرین ۔ آمین ۔ والسلام

خاکسار معراج الدین ۔ قادیان ۔ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

محررہ بالا سطور مخدومی مکرمی محسنی میان معراج الدین عمر صاحب (معراج منزل ۔ لاہور) نے دفتر بدر مین تشریف لاکر بعد معائینہ حساب کتاب تحریر فرمائی ہین ۔ واقعی ان کی اپیل اس قابل ہے ۔ کہ قوم اس کیطرف غیر معمولی توجہ کرے اخراجات کے متعلق مین اپنی ذاتی واقفیت سے (کیونکہ مین خود اس دفتر مین ڈیڑھ سال سے کام کر رہا ہون) یہ شہادۃ دے سکتا ہون ۔ کہ وہ آمدنی سے بہت زیادہ ہین ۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو ایڈیٹر صاحب ایک معقول تنخواہ پاتے ہین ۔ پھر اب اخبار کے حجم کے بڑھنے اور دیگر وجوہات سے ایک اسسٹنٹ کو رکھنا پڑا ۔ پھر اخبار کی کثرت اشاعت نے مجبور کیا ۔ کہ ہم ایک اور پریس کام لین جسکے اخراجات تقریباً ۔۔ ماہوار بڑھ گئے علاوہ ازین ایک اور کاتب کی ضرورت ہی لی گئی مین یہان تک ہی نہین بلکہ اخبار چونکہ بدھ کی شام تک ہی تیار ہو سکتا ہے اور اس سے پہلے اس کی کاپیون کا لکھا جانا بوجہ تازہ وحی و تازہ خبرون کے مناسب نہین اسلئے اخبار کی شکل اور ڈھالنے اور اس کو باندھنے اور ٹکٹ لگانے کا کام ڈبل اُجرت دیکر رات ہی کو کرانا پڑتا ہے تاکہ صبح اخبار وقت پر روانہ ہوسکے ۔ ٹھیک تاریخ پر نکالنے کے لئے بعض اوقات ہمین ٹالا درامرت سر بعض کاپیان بھیجنی پڑتی ہین ۔ ایسے حالات مین آپ اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہین ۔ کہ "بدر" کیون پیہم نقصان پر نقصان اٹھا رہا ہے ۔ اگر جملہ خریداران بدر ہمت کرکے ایک ایک نیا پیشگی قیمت دینے والا مہیا کردین ۔ تو بہت کچھ سہولت ہوسکتی ہے ۔ بلکہ میرا خیال ہے ۔ کہ آئندہ سال قیمت سالانہ مین بھی تخفیف ہوسکیگی ۔ (اکمل)

بدر کے قلمی معاونون کی خدمت مین ایک ضروری گذارش

بعض دوست ہمارے پاس ایک ایسا مضمون چھپنے کیلئے ارسال کرتے ہین جو اونھون نے دوسرے اخبار مین بھی ارسال کردیا ہوتا ہے یہ ایک ایسی کارروائی ہے کہ جو خریداران اخبار عموماً ناپسند ہوتی ہے جو مضمون ایک دفعہ ایک اخبار مین شائع ہوجاتا ہے وہی اگر دوسری اخبار مین چھپے تو اس کا پڑھنا ناظرین پر دوبھر ہوجاتا ہے اور اکثر احباب دونون اخبارون کے مشترک خریدار ہین اسلئے نامہ نگارونکو مطلع کیا جاتا ہے جیساکہ پہلے بھی کیا جاچکا ہے ۔ کہ آئندہ وہ ایسے مضامین ہمارے ہان ارسال نہ کرین جنکو وہ دوسرے اخبار مین بھی ارسال کرچکے ہون یا کرینگے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

ہمارا قرآن

حمد پاک پر اترا ہے ہمارا قرآن
سینکڑون سال کے مُردون کو کیا ہے زندہ
ظلمتین کفر کی سب دور ہوئین عالم سے
کفر و ایمان مین فرقان کیا ہے اس نے
اختلافات رہین تو بالکل ہی نہین ہے ممکن
جبکہ فیہا کتب قیمہ صاف آیا ہے
اگلی پچھلی سبھی باتین ہین نمایان اس مین
نقد جان دے کے بھی گر ہاتھ ہمارے آئے
سامنے اس کے نہین جچتا عصائے موسےٰ
پڑھئے جون جون اسے کچھ اور ہی ملتا ہے مزا
دل کی آنکھون پہ تدبر کی جو ڈالو عینک
آؤ بخشو لگا شفا مین ہو شفاء للناس
انبیاء کی جو شریعت تھی ہوئی اس پر ختم
دل سے کیسے سے لگائے نہ کہین ہم کیونکر

مُنہ سے اللہ کے نکلا ہے ہمارا قرآن
اس مین کیا شک کہ مسیحا ہے ہمارا قرآن
رشک صد نیّر بیضا ہے ہمارا قرآن
ایک تفسیر فتحنا کی ہے ہمارا قرآن
افق وحی سے چمکا ہے ہمارا قرآن
سب کتابون کا خلاصہ ہے ہمارا قرآن
لوح محفوظ کا نقشہ ہے ہمارا قرآن
ہم تو جانینگے کہ سستا ہے ہمارا قرآن
غیرت صد ید بیضا ہے ہمارا قرآن
سننے والے سنین کیسا ہے ہمارا قرآن
اوج معنی مین ثریا ہے ہمارا قرآن
کل مریضون کو بُلاتا ہے ہمارا قرآن
خاتم ادیان خدا کا ہے ہمارا قرآن
جب ہمارا ہے ہمارا ہے ہمارا قرآن

جو ضروری تھا وہ سب اس مین مہیا پایا !
اس کے فیضان سے ہم سب نے یہ پایا پایا !

مست الست مجھ کو ساقی بنا رہا ہے ※ کیف شراب اُلفت آنکھون مین آرہا ہے
چمن چمن کے نور اسکا پھیلا ہے سب جہان مین ※ پردہ مین بیٹھ کر وہ جلوہ دکھا رہا ہے
ہر رنگ مین نہان ہے ہر شکل مین عیان ہے ※ آنکھون مین بس رہا ہے دل مین سما رہا ہے

(عرفانی)

مسیح موعودؑ پر ایمان خواب کے ذریعہ

حدیث میں آیا ہے۔ کہ مہدی کیلئے ندائی آسمانی آئے گی۔ کہ یہ خلیفۃ اللہ مہدی ہے۔ نادانوں نے اس کا مطلب نہیں سمجھا اور یہی خیال کرتے رہے کہ بادل میں سے کوئی ایسی آواز دیگا۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ خواب میں ملائکہ سعید روحوں کو ہدائیت کریں گے۔ چنانچہ اس کی تازہ مثال یہ خط ہے۔ جو جناب رسالتمآب میں پہونچا ہے۔ واقعی جو شخص خدا ترسی کو کام میں لیکر اللہ کے حضور حق و باطل کے امتیاز کی دعا کرتا ہے۔ وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

بخدمت جناب مرشدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ راقم عاجز موضع دوالمیال ضلع جہلم کا باشندہ ہے۔ جہاں ایک شخص نفیر مرزا نام حضور سے مباہلہ کرکے طاعون سے ہلاک ہو چکا۔ ہمارے گاؤں میں بہت مدت سے جناب کے دعویٰ کی نسبت بحث تکرار شروع ہے۔ راقم عاجز بھی اس بارہ میں مولوی کرم داد اور حافظ شہباز صاحب احمدی سے جھگڑتا رہا کہ پہلے تم لوگوں نے دوسرے مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی سمجھ کر ہمیں اہل حدیث کے زمرہ میں داخل کیا جس سے ہمارے خویش اقارب میں ہل چل پڑ گئی تھی ہم اس لڑائی جھگڑائی سے اچھی طرح فارغ بھی نہیں ہو چکے تھے جو آپنے گاؤں میں ایک اور فساد کھڑا کر دیا اور اب اہلحدیث کو بھی شرک میں مبتلا کرکے مرزائی ہو گئے چونکہ عاجز اکثر اوقات احمدی بھائیوں کی مجلس میں شریک ہو کر حضور کی تصانیف کو سنتا تھا۔ اس لئے خاکسار کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جھوٹے شخص کی کلام میں ایسی تاثیر نہیں ہوتی۔ اور نہ جناب مولوی نورالدین صاحب جیسے متقی انسان کا جھوٹے سلسلہ میں داخل ہونا ممکن ہے۔ مگر جب کتاب احوال الآخرۃ وغیرہ کو پڑھتا۔ تو شک میں پڑ جاتا۔ کہ مہدی تو عرب میں پیدا ہوگا۔ الغرض اسی حالت میں میں نے رات کو اٹھ کر نماز تہجد میں دعائیں مانگنی شروع کیں کہ یاالٰہی تو بڑا ہی رحیم و کریم ہے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز پر حق ظاہر فرما۔ اگر مرزا صاحب تیری طرف سے مامور ہو کر آئے ہیں۔ تو مجھ گنہگار کو اپنے امام برحق کی بیعت میں شامل فرما۔ ایسا نہ ہو کہ میں تیرے فرستادہ کی مخالفت کرکے ہلاک ہو جاؤں۔ جہاں تک ہو سکا میں نہائیت عاجزی او خشوع کے ساتھ سجدہ میں پڑھ کر یہ دعا مانگتا رہا۔ جب اسی طرح کئی روز گذر چکے اور پہلے سے دل کی قلق و اضطراب بڑھتا گیا۔ تو آخر ۲۲ فروری ۰۶ء کی رات کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے میری دعا قبول فرمائی اور خواب یعنے رؤیا کے ذریعہ سے حضور کی صداقت اس عاجز پر کھولی گئی۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں سچ سچ لکھتا ہوں۔ میں نے ایک حرف بھی اپنی طرف سے نہیں ملایا۔

کیا میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک چھوٹا سا تالاب ہے جو لبالب پانی سے بھرا ہے۔ میں نے اس میں بیٹھکر وضو کیا۔ جب وضو کر کے اٹھا تو جنوب کیطرف سفید رنگ کا بادل نظر آیا۔ میں اس خیال میں کہ بادل برسنے شروع ہو جاوینگے وہاں سے چل پڑا اور اپنے آپ کو ایک ایسی سڑک پر پایا۔ جسکی دونوں طرف بید کے درخت ہیں۔ اور وہ بہت ہی گھنے اور جھکے ہوئے ہیں۔ اس سڑک کی ایک طرف میں اور دوسری طرف مولوی کرمداد صاحب اور حاجی غلام محمد احمدی جا رہے ہیں اور سامنے ایک شہر کا دروازہ نظر آ رہا ہے۔ اور سڑک کے درمیان اس دروازہ کیطرف سے بہت سی اونٹوں کی قطاریں نکل کر چل رہی ہیں۔ جن پر سفید رنگ کی بوریاں لدی ہوئی ہیں۔ مجھے کوئی چیز جو دکھائی نہیں دیتی سڑک پر چلنے سے روکتی اور پیچھے ہٹاتی ہے۔ اور میں بڑی مشکل سے قدم اٹھاتا ہوں۔ جیسے کہ زور کے جھکڑ میں چلا نہیں جاتا۔

جب ہم دروازے کے قریب پہونچے۔ تو حاجی غلام محمد بھی میری طرف آگیا اور ہم دونوں بڑے زور سے سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتے ہوئے دروازہ سے شہر میں داخل ہوئے جس بازار میں ہم جا رہے تھے۔ اس کی دونوں طرف تین پائیاں ہیں اور ان کے اوپر بڑے خوشنما پھول رکھے ہیں۔ جہاں بازار ختم ہوا وہاں ایک زرد رنگ کا اونچا مینار ہے۔ جس کے اوپر ہم نے چڑھنا ہے۔ جب میں مینار کے نیچے جا کر کھڑا ہوا۔ تو دل میں سوچنے لگا۔ کہ بغیر زینہ کو ہم کیونکر اوپر چڑھ سکتے ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مینار کے ساتھ پاؤں رکھنے کی ایک جگہ بن گئی ہے میں نے اس میں اپنا پاؤں رکھا۔ پھر دوسرے پاؤں کے لئے اوپر جگہ بن گئی۔ اسی طرح ادھر سے میں قدم اٹھاتا تھا ادھر ساتھ ساتھ جگہ بنتی جاتی تھی۔ مولوی کرمداد صاحب بھی میرے ساتھ بغیر کسی سہارے کے ہوا میں چڑھتے گئے جنکو دیکھ کر میں حیران ہوا۔ جب ہم مینار کے اوپر پہونچے۔ تو وہاں ایک مکان دکھائی دیا۔ جس میں حضور سوئے پڑے ہیں اور حاجی غلام محمد پاس کھڑا کہہ رہا ہے کہ اوہو حضرت صاحب کو دھوپ آگئی اور اب تک کسی نے ان کو جگایا نہیں۔ میں نے حاجی صاحب کو پوچھا نہیں دیکھا۔ کہ وہ آپکے پاس کیونکر پہونچے اتنے میں حضور نے مولوی صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ مولوی جی کیوں اس غریب کو میرے لئے مار لائے یا مار کر لائے ان لفظوں میں مجھے شک ہے۔ اس کے بعد میں نے آپکے ہاتھ چومنے شروع کئے جن سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو آتی تھی بلکہ صبح کیوقت بیداری کی حالت میں بھی مجھے یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ خوشبو آرہی ہے۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا حضرت میرے لئے دعا فرمائیں آپ دیر تک دعا مانگتے رہے اور حضور کے سر مبارک سے مثل شعاع آفتاب کے چمکار نکلتے تھے۔ بعد دعا کے آپنے شمال کی طرف ہاتھ مبارک پھیلایا تو اوپر سے آواز آئی۔ کہ اس شخص کیواسطے اور بھی دعا فرمائیے۔ آپنے پھر دعا مانگی اور اپنے دونوں پاؤں مبارک میری جھولی میں دراز فرما دیئے۔ میں مٹھی بھرنے لگا اور مجھے جناب کے اقدام مثل روئی کے نرم معلوم ہوتے تھے۔ اسی حالت میں خاکسار بیدار ہو کر بیٹھ گیا اس وقت میرے سینہ سے یہ آواز نکل رہی تھی "یہی ہے مدینہ یہی ہے مدینہ"۔

اس حالت کو دیکھ کر میرا دل کانپ گیا۔ میں اپنے کلمات ناروا اور الزامات بیجا کو یاد کرکے بہت ہی شرمندہ ہوں۔ اے خدا کے برگزیدہ رسول جو کچھ اس ناکارہ اور نالائق نے بوجہ غلطی کے حضور کے حق میں بیہودہ گوئی کی ہے۔ معاف فرمادیں۔ اب میں سچے دل سے آپ پر ایمان لایا۔ میری بیعت منظور فرمائی جاوے اور پوری توجہ سے مجھ گنہگار کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میری طبیعت کو استقامت بخشے۔ اور میں شکوک و شبہات سے محفوظ رہوں۔ میرے اس خط کو اخبار میں بھی درج فرمایا جاوے۔ شائد کوئی سعید روح اس سے فائدہ حاصل کرے۔

الراقم

حاجی کریم بخش از دوالمیال ضلع جہلم

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

شیخصاحب صفحہ ۵ - اتمام البرہان میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا - جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام میں یعنی ہمارے دین اور شریعت میں جو اس میں نہیں سو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا مردود ہے - یعنی دین میں وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع میں کچھ اصل نہیں کھلی نہ چھپی - سو وہ نہایت گمراہی ہے - اور اس کا نام بدعت ہے"

شیخصاحب کی اس تحریر سے ہم کو بلکل اتفاق ہے - مگر ساتھ ہی ہم اس قدر عرض کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم میں کوئی ایسی بات نہیں دکھلا سکے نہ آئندہ دکھلا سکتے ہیں جسکی نسبت یہ کہنا جائز ہو کہ شرع شریف میں کچھ بھی اس کی اصل نہیں نہ کھلی نہ چھپی - پس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق جو کچھ انہوں نے بدزبانی اور گندہ دہانی کے جوہر دکھا کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے - اس کی زد حقیقت میں شریعت محمدیہ پر پڑتی ہے - اور یہ ایک ایسا افسوسناک امر ہے کہ کوئی مومن اسکو روا نہیں رکھ سکتا -

صفحہ ۹ میں شیخصاحب نے آیۂ کریمہ ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین سے استدلال کر کے یہ اعتراض کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ٹھہرے - تو پھر آئندہ نبی یا مثل نبی کی امید کیوں رکھی جبکہ اصل نبوت کا ہی خاتمہ ہوچکا - تو مثل نبی کس غرض اور کس مد سے برآمد ہوا کیا خاتم نبی کا نام انجام نہیں ہوا جو ایسا دعوی سنتے ہیں کہ بالا ثبوت جزئی ہے یا کوئی ان کی گھڑی ہوئی کہانی ہے - قرآن میں تو کہیں اس کا پتہ و نشان نہیں -

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ایک یاوہ گو نیست الطبع مقلد پیشہ کو قرآن دانی سے کیا تعلق - جناب شیخصاحب جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے آئندہ نبی یا مثل نبی کی امید نہیں ہو سکتی تو حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کی امید کیونکر ہو سکتی ہے - جو کچھ آپ نے اس کا جواب سوچا ہو وہی ہماری طرف سے سمجھ لیں - خاتم النبیین کی بحث پر عرصہ ہوا کہ بندے ایک مضمون لکھا تھا - مناسب مقام سمجھ کر ہم اس کا خلاصہ یہاں درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے -

خاتم النبیین

مسلمانوں کا یہ عقیدہ بلا اختلاف چلا آتا ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر خاتم النبیین سے کیا مراد ہے اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں اور اسی وجہ سے اس مراد کے سمجھنے میں اختلاف چلا آتا ہے لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ چند سطور پیش کروں - پس واضح ہو کہ -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جب صاحبزادے فوت ہو گئے تو کافروں نے آپ کو ابتر کہنا شروع کیا - عرب کے محاورہ میں ابتر اس کو کہتے ہیں جسکی نسل ذکور کا سلسلہ منقطع ہو جائے - خداوند جلشانہ نے اپنے حبیب پاک کی طرف سے کفار کو دو جواب دیئے - ایک تو ان شانئک هو الابتر - یعنے اے پیغمبر تیرا دشمن ہی ابتر ہے اور دوسرا جواب یہ دیا کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین - یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں یعنی آپ کا کوئی جسمانی بیٹا موجود نہیں - مگر کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ وہ روحانی بیٹوں کا باپ یعنی رسول اللہ ہے - اور رسول اللہ بھی کیسا خاتم النبیین یعنی تمام اگلے پچھلے نبیوں کا خاتم ہے - واضح ہو کہ لفظ خاتم اس آیت میں فتح تائے فوقانیہ کے ساتھ آیا ہے اور خاتم کے معنے ہیں - مُہر اور النبیین میں الف لام استغراق کا ہے اور مقصود لفظ خاتم النبیین سے کفار کو ایسا جواب دینا ہے جس سے ان کا یہ اعتراض رفع ہو - کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسل ذکور منقطع ہوگیا ہے اس لئے معاذاللہ ابتر ہیں - پس ان وجوہ پر نظر ڈال کر خاتم النبیین کے ایسے معنے کرنے لازم ہونگے جنسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل روحانی کا سلسلہ آئندہ تا قیامت جاری رہنا ثابت ہو - ورنہ آپ کو صرف گذشتہ نبیوں کا خاتم ماننے سے کفار کے اس طعن کا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتر ہیں کیونکہ ان کی نسل ذکور کا سلسلہ منقطع ہوگیا - کچھ بھی جواب نہیں ہوتا - بلکہ تردید کی بجائے کفار کے طعن کی اور الٹی تائید ہوتی ہے -

اس قرآنی استدلال کے جواب میں بعض لوگ ایک حدیث پیش کرتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں لا نبی بعدی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا - اس حدیث پر زور دیکر کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا - پس اگر اس حدیث کے یہی معنی لئے جاویں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں آسکتا - تو اول تو یہ حدیث آیۂ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین کے معارض ہوگی - اس لئے پایۂ اعتبار سے ساقط ہو جائیگی - ثانیاً احادیث ذیل بھی اس کے معارض ہونگی اور وہ احادیث یہ ہیں - (۱) بخاری وغیرہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ میری اُمت میں محدّث اور مکلّم ہوں گے اور محدث بفتح دال من وجہ نبی ہوتا ہے - کیونکہ فرشتے اس سے ہمکلام ہوتے اور وحی اس پر نازل ہوتی ہے - بلکہ اس کی وحی بھی نبیوں کی وحی کی طرح دخل شیطانی سے محفوظ رکھی جاتی ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - لم یبق من النبوۃ الا المبشرات یعنے جنس نبوت سے ایک نوع مبشرات کی باقی ہے اور اس نوع میں مبشرات اور منذرات اور امور غیبیہ اور لطائف قرآنیہ اور علوم لدنیہ داخل ہیں - پس جب مبشرات جزو نبوت تامہ ہوئے - تو صاحب مبشرات صاحب نبوت جزوی ٹھیرا - چونکہ اس کلام میں نفی نبوت کے بعد مبشرات کا استثناء کیا گیا ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور مِن تبعیضیہ ہے - پس بموجب ان صحیح قواعد کے مبشرات کا جزو نبوت ہونا صریح منطوق کلام نبوی سے ثابت ہوا - اور جب نبوت جزئی کا باقی رہنا ثابت ہوگیا - تو جزئی نبی کا آنا بھی ثابت ہوگیا - اس لئے حدیث لا نبی بعدی کی تعمیم غلط قرار پائی اور یہ معنے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا - جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہونے کا شرف حاصل نہ ہو - نہ کوئی ایسا نبی آسکتا ہے - جو صاحب شریعت جدیدہ یا صاحب نبوت تامہ ہو -

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - رؤیا المومن ستۃ واربعین جزء من اجزاء النبوۃ یعنی مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے - اس حدیث سے بھی معلوم ہوا - کہ جزئی نبی ہوا - پس حدیث لا نبی بعدی کا عموم ہرگز قائم نہیں رہا -

۴ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض کا بھی یہی مذہب ہے

[illegible] ختم نبوت [illegible] ہے۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ [illegible] [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ام المؤمنین کے اس قول کی تطبیق حدیث لا نبی بعدی وغیرہ سے اس تکملہ مجمع البحار میں یوں کی گئی ہے۔ لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ آپ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئیگا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کردے۔

۵۔ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی تحقیق بھی اسی مذہب کی تائید کرتی ہے۔ دیکھو الجزو الثانی من الفتوحات المکیۃ الباب الثالث والسبعون صفحہ ۳۔ ذات النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی شرعہ حکما آخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی فلا رسول بعدی الی احد من خلق اللہ بشرع یدعوھم الیہ فھذا ھو الذی انقطع وسد بابہ لا مقام النبوۃ۔ یعنے نبوت جو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے منقطع ہوگئی۔ وہ نبوت تشریعی ہے۔ مقام نبوت منقطع نہیں ہوا۔ [illegible] کوئی شرع ایسی نہیں آسکتی۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شرع کو منسوخ کرے نہ شریعت محمدیہ میں کوئی حکم بڑھا سکتا ہے اور یہی معنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ رسالت ونبوۃ منقطع ہوگئی۔ پس کوئی رسول یا نبی میرے بعد نہ ہوگا یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا۔ جو میری شریعت کے خلاف شریعت پر ہو۔ بلکہ جب کوئی نبی یا رسول ہوگا۔ تو وہ میری شریعت کا تابع ہوگا۔ [illegible] کوئی رسول ایسا نہیں آئیگا۔ جو خلق اللہ کو غیر شریعت کی طرف بلاسکے یہی امر منقطع ہو گیا۔ اور اسی کا دروازہ بند ہوا ہے۔ مقام نبوت منقطع نہیں ہوا

۶۔ مؤلف الہدیہ کے سلطان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں [illegible] شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے اس منصب سے جو [illegible] متاخرین نے خود تسلیم کیا ہے کہ باوجود حدیث لا نبی بعدی کے سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو تابع شریعت محمدیہ ہو۔

۷۔ جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کریم اپنے برگزیدہ اور مقبول بندوں کو غیب کی خبریں بتلا دیتا ہے اور وہ خداوند کریم سے اطلاع پاکر پیشگوئیاں کیا کرتے ہیں اب خداوند تعالیٰ [illegible] بیان فرماتا ہے۔ فلا یظھر علے غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ یعنے اللہ تعالے اپنے غیب پر ان لوگوں کو مطلع کرتا ہے جنکو وہ چن لیتا ہے۔ رسولوں میں سے اس آیۃ کریمہ میں خداوند تعالیٰ نے اوس شخص کو جسکو غیب کی خبریں دی جاویں۔ رسولوں میں شمار کیا ہے۔ پس مطابق آیۃ کریمہ و عقیدہ مذکورہ بالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں رسول آسکتا ہے اور جب رسول آسکتا ہے تو نبی ضرور آسکتا ہے۔ کیونکہ ہر رسول اللہ نبی ہوتا ہے۔

۸۔ لفظ نبی۔ نبا سے مشتق ہے۔ نبا کے معنے ہیں خبر۔ نبی کے معنے ہیں خبر دینے والا۔ جب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ امت محمدیہ کے افراد کو [illegible] اللہ مطلع ہو کر خلق اللہ کو غیبی خبریں پہنچاتے ہیں۔ تو ایسی غیبی خبریں پہونچانے والے لوگ بلاشبہ نبی ہونگے۔

۹۔ یہ امر مسلم ہے کہ امت محمدیہ امم سابقہ سے بہتر ہے آیۃ کریمہ کنتم خیر امۃ اس پر شاہد ناطق ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء نبی ہوئے ہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مثیل موسیٰ ہیں اور ان سے افضل ہیں۔ تو آپکے خلفاء میں نبی کیوں نہ ہوں۔

۱۰۔ سورۃ استخلاف کے مطابق سلسلہ خلافت محمدیہ سلسلہ خلافت موسویہ کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت موسے علیہ السلام کے خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ نبی ہوئے۔ پس حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الخلفاء کا بھی نبی ہونا ضروری ہے۔

دلائل متذکرہ بالا سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی و رسول آسکتے ہیں۔ مگر وہ شریعت محمدیہ کے تابع اور امت محمدیہ میں داخل یعنی صاحب جزئی نبوت و رسالت ہوں گے لہذا خاتم النبیین کے صحیح معنے یہ ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر [illegible] [illegible] اور کوئی [illegible] نبوت یا شریعت کے [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم اور عقیدہ بھی یہی ہے۔ چنانچہ آپ توضیح مرام کے صفحہ ۹ و ۱۰ میں تحریر فرماتے ہیں:

"اگر یہ اعتراض پیش کیا جاوے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کریگا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کیطرف سے اس امت کے لئے محدث ہوکر آیا ہے۔ اور محدث بھی ایک معنے سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اسپر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے۔ کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔

اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اسپر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے۔ بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہیگا نبوت تامہ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کرچکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتدا سے ملتی ہے۔ جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے۔ یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ واما

النبوۃ التی تامۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی فقد امرنا بالقطع عنھا من یوم نزل فیہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین

ترجمہ عبارت عربی۔ یہ نبوت تامہ کاملہ جو جامع جمیع کمالات وحی ہے ہم اس کے انقطاع پر اس روز سے [illegible] چکے جس دن سے قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ محمد [illegible] تم مردوں میں سے کسی کے باپ [illegible] اللہ کے رسول اور [illegible]

[illegible]

[illegible] کو [illegible] تحریر فرمایا ہے [illegible] کو نیا عقیدہ [illegible] مولانا اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی [illegible] نے خلیفہ راشد کی نسبت جو لفظ بھی لکھی تحریر فرمایا ہے [illegible] [illegible] تو شیعہ صاحبان [illegible] ہیں۔ اب پھر فرط تعصب کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کی تحریر پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور مولانا اسمٰعیل صاحب کی تحریر پر ایمان لاتے ہیں۔ بہرحال ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم اس جگہ مولانا اسمٰعیل صاحب علیہ الرحمۃ کی وہ تحریر نقل کرتے ہیں۔

مولانا صاحب موصوف اپنی کتاب منصب امامت کے [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں۔

خلیفہ راشد [illegible] رب العالمین است [illegible] انبیاء مرسلین کہ سرمایہ ترقی دین است [illegible] ملائکہ مقربین۔ مرکز دائرہ امکان و مفخر جمیع اکوان [illegible] ارباب عرفان است سر دفتر افراد انسان [illegible] رحمان است وسیلہ او دریائے رحمت بیکران۔ اقبال او پرتو جلال یزدانی است و مقبولیت او عکس جمال ربانی۔ قہر او تیغ قضا است۔ و مہر او منبع عطا [illegible] او [illegible] تقدیر است و مخالفت او مخالفت [illegible] تقدیر۔ [illegible] خدمت گزاری او مصروف [illegible] خیالیست پر اختلال و ہر کسے کہ در بیان اعظام و اکرام او [illegible] سراسر باطل و محال۔ ہر صاحب کمال کہ [illegible] راہ مشارکت حق سے [illegible] و علامت اہل کمال ہمین است کہ در خدمت او مشغول باشند و در اطاعت او مبذول [illegible] مساوات۔ او دست بر [illegible] و او را بجائے رسول بشمارند۔"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۹۴ نکتہ ثالث میں تحریر فرماتے ہیں

"خلیفہ راشد نبی حکمی است۔ ہر چند فی الحقیقت بپایہ رسالت [illegible] منصب خلافت [illegible] از احکام انبیاء اللہ [illegible]"

اور اسی کتاب کے صفحہ [illegible] فرماتے ہیں۔

"ازاں جملہ تحت نجات اخروی [illegible] بطالت [illegible] چنانکہ اگر کسے ہزار وجہ و معرفت الٰہیہ تہذیب نفس جہد جہد تمام [illegible] بالا کلام بجا آورد۔ و تحقیکہ ایمان بالرسل نہ دارد ہرگز نجات اخروی بدست نخواہد آورد و رخلاص [illegible] غضب جبار [illegible] نخواہد یافت ہمچنین ہر چند [illegible] شرعیہ [illegible] طاعات [illegible] آسد۔ و جہد و جہد تمام در امتثال احکام اسلام [illegible] و تحقیکہ در اطاعت امام وقت [illegible] ہرگز عبادات مذکورہ [illegible] نیست۔ [illegible] تقریر خلاص [illegible] من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ"

حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ [illegible] امت [illegible] نبی کا آنا [illegible] اس کو بھی الوہیت لکھتے ہیں چنانچہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فی قومہ کالنبی فی امتہ۔ (مثنوی مولوی معنوی مطبوعہ [illegible] صفحہ ۱۲۰)

اب شیعہ صاحب [illegible] سے ڈر کر خود فیصلہ کریں کہ قرآن و حدیث سے آیندہ بھی وصل نبی کی امید ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور ہو سکتی ہے تو کس طرز پر۔

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

مومنو اشک بہاؤ کہ محرم آیا
سید بیکس و مظلوم کا ماتم آیا

یہ کسی شیعہ صاحب کا شعر ہے جس میں محرم شریف کی آمد آمد پر رونے اور ماتم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ اس شعر کے پڑھنے سے سارے کا سارا تعزیہ داری اور رقت اور سوز و گداز اور مجالس و محافل محرم شریف کا فوٹو سا نظر آجاتا ہے۔ اور چونکہ یہ ناچیز بھی [illegible] اس بلا میں مبتلا اور گرفتار رہ چکا ہے [illegible] سے جو جو کچھ نظر [illegible]

رونے لگتے ہیں [illegible] ہو جاتے ہیں اور دل پر سخت چوٹ لگتی ہے اور آنکھوں میں آنسو امڈ آتے ہیں۔ کہ سبحان اللہ انسان کی [illegible] کی علت غائی تو ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون [illegible] کے لحاظ سے محض عبادت [illegible] اور پھر عبادت کے بھی کئی اقسام [illegible] متعلق [illegible] صلوات۔ طیبات۔ وغیرہ جس پر حقوق اللہ اور حقوق العباد وغیرہ سب کچھ آجاتا ہے اور ان کی تفصیل و تشریح قرآن مجید میں ہے۔ جو بحکم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ایک محفوظ اور معصوم کتاب ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ محرم شریف کا رونا پیٹنا۔ چیخنا چلانا وغیرہ وغیرہ عبادت کی کونسی قسم میں داخل ہے۔ آؤ۔ کلام مجید ہی میں تلاش کریں۔ کہ کہیں بھی باقی فرائض کی طرح کسی شخص کی موت و مرگ یا مصیبت پر صف ماتم بچھا کر رونے پیٹنے یاد دلانے کرنے اور خواہ مخواہ فرض و واجب کی طرح اوقات مقررہ پر ان کے حالات و مصائب کو دردانگیز لہجے میں بیان کرکے رونا رلانا موجب اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے [illegible] سب سے پہلے سورہ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ نے منعم علیہ گروہ کا طریق طلب کرنے اور مغضوب علیہم اور ضالین کی راہ سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی ہے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے کا نہایت ہی ضروری حکم ہے اور منعم علیہ لوگوں کی تشریح دوسری جگہ فرمادی ہے کہ وہ نبیین۔ صدیقین۔ شہداء۔ صالحین ہیں اور مغضوب علیہم یہود اور ضالین نصاریٰ ہیں۔ اب ایک ایک کرکے دیکھتے جاویں۔ نبیین یہ وہ گروہ ہے جنکو اللہ تعالےٰ نے برگزیدہ کرکے خاص اپنے لئے چن لیا ہے اور تمام مخلوق کیواسطے نمونہ اور اسوۂ حسنہ بنایا ان کی اتباع اور تابعداری فرض و واجب کرکے ان کی پیروی کا نام سنت [illegible] ان سے انحراف کرنے کا نام کفر و بدعت [illegible] کہ ان کے تابعداروں کے لئے جنت کا وعدہ اور ان کے منکرین و مخالفین کیواسطے دوزخ کی وعید فرمائی ہے۔ پھر اسی سردار اور معزز اور پاک گروہ پر جس قدر ابتلا اور مصائب صادر ہوتے ہیں وہ کسی دوسرے پر وارد اور نازل ہوں۔ تو جیتا ہی مر جاوے مگر وہ خدا کے بندے تکالیف شرعیہ اور مصائب آسمانی [illegible] تکالیف [illegible] کو بطیب خاطر کیسے خوشی خوشی سینہ سپر [illegible] ہیں۔ کہ [illegible] حیران [illegible]

رہ جاتے ہیں وجہ یہ ہے کہ جس طرح کسی چیز کی تکمیل اور درستی کے لئے مثلاً لکڑی یا لوہے اور سونے چاندی وغیرہ کی درستی او تکمیل کے لئے اس پر [illegible] ہتھیار [illegible] طرح طرح سے حملے کئے جاتے ہیں۔ نہ اس لئے کہ ان کو خراب و خستہ کیا جائے۔ بلکہ اس واسطے تراشا اور چھیلا اور گلایا اور کوٹا جاتا ہے کہ وہ اپنے کمال تک پہونچکر ایک قیمتی اور قابل قدر چیز بن جاوین۔ اسی طرح انسان کی تکمیل کے لئے بھی تکلیفیں شرعیہ یعنے نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ مقرر کی گئی ہیں۔ [illegible] حضرت انسان اس میں طرح طرح کے حیلے حوالے نکال کر ٹال مٹول کرکے کما حقہ رو حانیت اور طمانیت حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ اس لئے مجبوراً دوسرے ہتھیار یعنے دشمن کے [illegible] اور تکالیف قضاء و قدر سے اسکی بھی طرح [illegible] جاتی ہے۔ پھر تو خوب ہی سیدھا ہو جاتا ہے یہ کوئی ظلم اور زیادتی نہیں۔ بلکہ قانون قدرت ہی اسی طرح چلا آتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کی تکمیل اور درستی کے لئے خواہ مخواہ طرح طرح کے الٹ پھیر ضروری کرنے پڑتے ہیں۔ اسیطرح ایک گروہ کو سارے جہان کے لئے نمونہ اور [illegible] بنایا گیا ہے۔ جس کو [illegible] پورا پورا درست اور ٹھیک کرکے دکھایا جاوے۔ [illegible] ظلم کیا اور زیادتی کی [illegible] فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیہم صلوٰۃ من ربہم ورحمۃ واولٰئک ہم المہتدون۔ [illegible] طرح طرح کی بلاؤن اور قسم قسم کی [illegible] اور [illegible] اور تکلیفوں میں [illegible] اور [illegible] اور گرفتار کرکے [illegible] امتحان [illegible] [illegible] تکلیفیں اور [illegible] تو صرف تسلیم و رضا سے [illegible] الفاظ [illegible] [illegible] اور [illegible] خرچ جانا بھی ہوتا ہے اور [illegible] قسم کے لوگوں پر درود و رحمت [illegible] مرحبا وغیرہ وغیرہ [illegible] ہدایت یافتہ [illegible] جا سکتے ہیں۔ [illegible] سے امتحان [illegible] بے صبری [illegible] شکوہ شکایت

سے لب کشائی کی۔ تو مصائب اور تکالیف کے علاوہ ناراضگی مولا مزید برآن۔ اب اس قطعی حکم کے بن لینے کے بعد بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ نبیون اور رسولون کے پاک گروہ نے اس امتحان میں پورے پورے نمبر حاصل نہین کئے۔ یا کبھی بھی کسی قسم کی بے صبری یا شکوہ شکایت کی ہو حاشا و کلا۔ میرا بلکہ ہر ایک خدا سے ڈرنے والے مومن کا نور قلب شرح صدر سے گواہی دیتا ہے کہ نبیون اور رسولون کے گروہ نے ضرور ضرور اللہ تعالے کی بھیجی ہوئی بلاؤن اور صادر و نازل کی ہوئی مصیبتون اور مقرر کئے ہوئے امتحانون میں تعریف کے ساتھ پورے پورے نمبر حاصل کرکے درگاہ الٰہی سے سارٹیفکٹ اور ڈپلومے حاصل کئے ہیں۔ اگر رونا۔ پیٹنا اور صف ماتم بچھانا ہی کوئی ضروری امر ہوتا تو خواہ مخواہ نبیون اور رسولون کا گروہ مقدس ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا علی ہذا القیاس اپنے سے پہلے بزرگ نبی اور رسول کی مصیبتون اور تکلیفون اور دکھون اور دردون اور بلاؤن کو یاد کرکے رسم تعزیت اور عزا داری بوجہ احسن بجالا کر اس سنت کی دنیا میں قائم کرنے کو اپنا فخر سمجھتا۔ خصوصاً ہماری سرکار خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی تعزیہ داری بلکہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کے بموجب تو بے شمار [illegible] لاتعداد گروہ کی تعزیت اور عزاداری بجالانی پڑتی۔ اور اگر ایسا ہوتا تو کسکا دین اور ایمان کا اسلام [illegible] جنگ و جہاد وغیرہ [illegible] [illegible] گزاریان ساری کی ساری بھول جاتین۔ ایک منٹ بھی درس دینے اور صف ماتم بچھانے اور نام بنام ہر ایک بزرگ نبی اور رسول کا تاریخ وار تعزیہ بنا کر گذشتہ حالات کو پوری پوری نقل کرنے سے فرصت نہ ملتی پر نہ ملتی مگر نبیون نے تسلیم و رضا اور صبر و شکر سے ہر ایک سب ماننے والوں اور مومنوں کے لئے نمونہ قائم کر دیا ہے جب نبیون اور رسولون کے گروہ کا یہ عمل ہے۔ تو صدیق۔ شہدا۔ صالحین۔ جو انہی کے پیرو اور جانشین درحقیقت [illegible] میں وہ کسطرح ان سے انحراف کرسکتے ہیں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ بھی ایک محبت کا نشان ہے کہ ہم لوگ ان کے غم سے غمگین اور ان کی خوشی سے خوش ہوتے ہیں۔ [illegible] جواب صرف اسی قدر کافی ہے۔ کہ ماں سے زیادہ چاہے پھاپھا کُٹنی

کہلائے۔ بعض فرمایا کرتے ہیں۔ کہ جس قدر ظلم اور ستم اور زیادتی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی ہے وہ اور کسی نبی یا رسول پر وارد اور صادر نہیں ہوئی اور دوسرا پہلو رسولوں اور نبیوں کو تکلیف ہو ہوا کر آخر کار دشمنوں پر فتح اور غلبہ اور نصرت نصیب ہوگئی تھی۔ مگر اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری دم تک تا دم مرگ مصیبت ہی مصیبت اور تنگی ہی تنگی اور ظلم ہی ظلم اور زیادتی پر زیادتی اور جفا پر جفا ہوتا رہا۔ یہان تک کہ شہید ہوکر قبرون میں دفن بھی ہو گئے۔ اول تو یہ ان کا فرمانا ہی بے جا ہے۔ کیونکہ اس میں قاعدہ کلیہ۔ العاقبۃ للمتقین اور کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی اور لننصر رسلنا وغیرہ وغیرہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے ان کی بات مان بھی لیں۔ تب بھی اگر موجودہ حالت پر یعنی اس وقت جبکہ مصیبت اور تنگی نازل اور صادر ہو رہی تھی بہ اقتضائے بشریت ہم بھی غمگین اور غمناک ہوکر بے ساختہ آنسو بہانے لگتے۔ تو بحکم لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا قابل معافی سمجھے۔ نہ کہ لائق اجر و ثواب۔ لیکن اس عاجز کا تو یہ سوال ہے۔ کہ جن بزرگ شہداء کے غم سے ہم رو رہے ہین یا رونے کی تیاری کر رہے ہیں یا اگر رونا نہ آوے تو رونی شکل ہی بنا کر حاصل ثواب ہونا چاہتے ہیں۔ وہ مقدس گروہ اس وقت سے کہاں [illegible] تکلیف یا مصیبت میں مبتلا [illegible] اور دشمنوں کے تیر و تفنگ کا نشانہ بن رہے ہیں یا [illegible] فرحین بما اٰتاہم اللّٰہ من فضلہ اور ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء ولٰکن لا تشعرون کا خلعت حاصل کرکے عیش و آرام۔ خوشی و فرحت میں ہمیشہ کے لئے ایسے زندہ ہو چکے ہیں۔ کہ اب موت اور ہلاکت ان کے پاس بھی تو نہیں پھٹک سکتی۔ تو اب اس وقت رونا کیوں اور کس لئے۔ اب یہی بات واضح ہوگیا ہے۔ کہ شیعہ صاحبان کا رونا پیٹنا۔ چھپنا۔ چلانا۔ منہ [illegible] رونے کو کسی طرح بھی بہتر نہیں کہا جاتا۔ اب باقی رہ گئے [illegible] اور [illegible] اپنی طرف سے کچھ کہنا تو بے [illegible]۔ وہ خود ہی خدا کے خوف کو دل میں جگہ دے کر سوچیں۔ کہ کہیں خدانخواستہ تقوے طہارت اور خشیت اللہ کو [illegible] گالی گلوچ بدزبانی پر ضرور [illegible] [illegible] اپنی سعادت [illegible] شریعت کو [illegible] قرار دیکر صرف خداوند [illegible] خدائی پر ایمان لاکر انکو کفار و گناہگار مقرر

کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی شرعی اور عباداتی اور دینی طرز و طریق کو چھوڑ چھاڑ کر صرف ایسی ایک بات پر زور دیتے رہیں۔ کہ حضرت امام حسینؓ کے غم و الم میں رونے پیٹنے سے گناہ سب کے سب بخشے جاتے ہیں اور انہوں نے اپنا سر مبارک محض اپنے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بخشوانے کیواسطے کٹوایا ہے اور بس۔ بھلا جن چھوٹے چھوٹے بچوں یا عمر رسیدہ جاہلوں کو سال بسال یا ہمیشہ ہمیشہ مجلسوں محفلوں میں جمع کرکے بار بار یہی اور صرف یہی سنایا اور سمجھایا جاوے تو وہ تقوے و طہارت کی کٹھن منزلوں کے طے کرنے کی تکلیف کیوں گوارا کرنے لگے۔ میرے پیارے بھائیو پچھلے بزرگوں کے لئے غم و الم کرنے کی جگہ دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ ان کے رتبے اور مرتبے زیادہ سے زیادہ بڑھائے۔ اور ان کی تعلیموں اور تلقینوں کو جو افراط تفریط سے بالکل پاک و صاف ہیں حاصل کرنے کی سعی کرو اور اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاؤ۔ کہ اسی نے آپ کے اس زمانہ کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ بلکہ ایک ہی بزرگ انسان کو اپنے الہام و وحی و مکالمہ و مخاطبہ سے مستفیض اور مستفید فرما کر محض اصلاح خلق اللہ کے لئے مبعوث فرمایا۔ شیعہ ہو کر بھی اس امام مہدی کی ناقدری کرو تو قابل افسوس ہے۔ اس بزرگ ہادی کی تعلیم و تلقین کا خلاصہ دس شرائط بیعت میں بدر کے پہلے ہی صفحہ پر آپ کو ملیگا انپر عمل درآمد کر کے بھی اگر آپ کو پورا پورا اطمینان قلب اور سکینت دل حاصل نہ ہو جاوے تو اس عاجز کے حق میں جو کچھ بھی چاہیں کہہ لیں۔

گلاب الدین احمدی رہتاسی

الجہاد ماض الی یوم القیامۃ

پرلے درجے کی حماقت ہے۔ اگر اس کے یہ معنے سمجھ لئے جائیں۔ کہ بس قیامت تک زبردستی دین منوانے کے لئے تلوار مارتے ہو۔ اس کا صحیح مطلب تو یہ ہے۔ کہ دین کے لئے مناسب وقت و حالات جد و جہد تو قیامت تک چلی جائے گی۔ ایک وہ وقت تھا۔ جب اسلام کا مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا تو اس وقت بطور مدافعت و خود حفاظتی ضروری تھا کہ مسلمان بھی تلوار اٹھاویں۔ اب یہ وقت ہے۔ کہ دین کے لئے کوئی جنگ نہیں کرتا۔ پس کوئی ضرورت نہیں۔ کہ اس کے لئے تلوار اٹھائی جاوے۔ ہاں قلم و زبان کے زور سے مذہب اسلام پر بہت حملے ہو رہے ہیں۔ پس اس کے جواب میں ہماری طرف سے بھی قلم ہی سے باطل کا قلع قمع ہونا چاہیئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ موجود ہے۔ کہ جب ان کے زمانہ میں تلوار کا جہاد تھا۔ تو انہوں نے کس طرح اپنے سر کٹوا دئے اور اُف تک نہ کی اور ان میں سے ہر ایک بچے سے لیکر بوڑھے تک یہی سمجھتا کہ یہ حکم خاص مجھی پر اترا ہے۔ اسی لئے ہر ایک اپنا فرض سمجھ کر نہ کسی پر احسان رکھ کر یہ کام کرتا۔ بس اسی طرح ہماری جماعت کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہم بھی آخرین منہم لما یلحقوا بہم کے مطابق اہی صحابیوں کا آخری گروہ ہیں۔ ہمارے لئے بھی ایک جہاد ہے۔ ربدقسمتی سے جہاد کا لفظ کچھ ایسے یک طرفہ معنوں میں لیا گیا ہے۔ کہ جب لکھا جاوے تو اس کے ساتھ تشریح کرنی پڑتی ہے۔ کہ ہماری مراد صرف دین کے لئے مناسب وقت و حالات جائز ذرائع سے۔ جد و جہد کرتا ہے) وہ کیا جو کچھ خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اس میں سے خدا کی راہ میں دین کی اشاعت میں خرچ کرنا۔ پس جن کو اللہ نے مال دیا ہے۔ اور اپنی اس نعمت سے متمتع کیا ہے۔ وہ اس سے خدا کا حصہ نکالیں اور جنہیں قلم و زبان کی زبان شمشیر دی ہو وہ انہیں باطل کے لئے مناسب طور سے چلائیں۔

الغرض کہ والے درمے سخنے قدمے ہر ایک طرح دین اللہ کی اشاعت میں اپنی ہستی کو مٹا دیں یہاں تک کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا۔ غرض ہر ایک قول و فعل حرکت و سکون محض اللہ تعالےٰ کے جلال و عظمت کے اظہار کے لئے وقف نہ ہو جائے اور یہ خیال نہ کریں کہ فلاں جو یہ کام کر رہا ہے۔ اس کے پا کر چکا ہے اب ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنے نفس کی نسبت سوال کیا جائیگا۔

نیک نمونہ

سب بھائیوں کے لئے یہ نیک نمونہ قابل تقلید ہے۔ کہ گونیکی ضلع گجرات میں احمدی جماعت کے ممبر نماز فجر کے بعد پہلے تو ایک رکوع قرآن مجید کا سنتے ہیں اور حسب آیت ان قرآن الفجر کان مشہودا۔ تمام فجر قرآن کے سننے میں گذارتے ہیں۔ پھر صحیح بخاری سنتے ہیں واقعی ہر مومن کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو موجب فلاح دارین سمجھتا ہے۔ قرآن کریم اور صحیح بخاری کو پڑھنا یا سننا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مخدومی مولوی امام الدین صاحب کو سلامت باکرامت رکھے جن کے ذریعے سے دین کی یہ خدمت ہو رہی ہے۔

نشان

ناظرین بدر نے بڑے خبروں سے صفحات کو بغور پڑھتے رہے ہیں یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ ارض حجاز میں ہیضہ کی اموات پانسو روزانہ تک پہونچیں۔ اور اس تعداد کی کئی اخباروں نے تصدیق بھی کی اس واقعہ کے ساتھ جب ہم یکم اگست ۱۹۰۵ء کے الہام ہیضہ کی آمد ہونیوالی ہے۔ پڑھتے ہیں۔ تو بے اختیار منہ سے نکلتا ہے۔ فلا یظہر علے غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ اور یہ بھی بعید نہیں۔ کہ خود اسی ملک میں بھی معترضین کو یہ نظارہ نظر آجاوے اصل میں خاتم الخلفاء کے زیر تبلیغ تمام جہان ہے اور جہاں جہاں اس کی دعوت پہونچ چکی ہے۔ وہاں اگر کوئی عذاب آتا ہے تو وہ غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ہے۔ یا بطور سزا۔ مبارک وہ جو تضرع اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسول پر ایمان لاتے ہیں

(اکمل)

کونوا انصار اللہ

برادرم منشی فضل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہماری انجمن کا اجلاس زیر صدارت چودہری رستم علی صاحب ۸ فروری کو ہوا۔ اور مولانا محمد علی صاحب کی چٹھی سنائی گئی۔ اور ساتھ ہی میگزین کے لئے امداد کی درخواست کی گئی۔ یہ تجویز مقبول ہوئی کہ للعامہ ۸ ادا کرنے کے وعدے ہوئے اور ۲۲ رسالوں کی قیمت۔ یہ کارروائی نہایت قابل تعریف ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

وداع حبیب

برادرم علی احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی اطلاع دیتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن یہاں دو تین مہینے رہے ہم لوگوں سے ایسی نیک خلقی سے پیش آئے کہ سب کے دلوں میں ان کا گھر ہو گیا۔ تبدیلی کی خبر سن کر انہیں ایک ریونگ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب الاخبار

بہت سے معزز ناظرین بدر کی تحریک اور اکثر احباب کی منظوری سے زیدی اخبار کے دو ورق ایزاد کیئے گئے تھے۔ اور اسکے معاوضہ مین صرف ایک روپیہ قیمت مین ضرورۃً اضافہ کیا گیا۔ جو ان مصارف کے مقابلہ مین کچھ بھی نہیں۔ جو ان دو ورقون کی تیاری مین کرنے پڑتے ہین۔

چنانچہ اس ایزادی کیلئے بعض اخبارات کو قیمتاً منگوانا عملہ بدر بڑھانا اور اخبار کو وقت پر نکالنے کیلئے۔ اب بجائے ایک پریس کے دو پریسون کی خدمات سے فائدہ اٹھانا پڑا۔ پھر جو کچھ ان دو ورقون مین ہوتا ہے وہ آپکے پیش نظر ہے۔ تاہم اتنا جتا دینا خلاف موقعہ نہ ہوگا۔ کہ پچاس ساٹھ اردو اخبارات اور مصر کے عربی اخبار اور بعض انگریزی اخبارون کو صرف اسی لئے نہایت غور سے پڑہا جاتا ہے اور جو بات انمین دلچسپ اور قابل ذکر ہوتی ہے اسکو نوٹ کر لیا جاتا ہے۔ اس محنت و جگر کاوی و دماغ سوزی سے یہ مجموعہ تیار ہوتا ہے جسکو ایک خاص ترتیب سے مختلف عنوانون کی ماتحت ایڈیٹوریل نوٹ کے ساتھ شایع کیا جاتا ہے گویا ناظرین کو جو باتین قریباً دو سو روپیہ سالانہ خرچ کرنے سے حاصل ہو سکتی ہین وہ صرف ایک روپیہ مین دیجاتی ہین اور دقت و دماغی محنت سے بچانا جو ہے وہ الگ۔ اسپر بھی اگر ناظرین بدر اسے ناپسند فرمائین تو ہم اس سلسلہ کو بند کر دینے پر بھی تیار ہین لیکن جو لوگ یہ کہین کہ ہمین دنیوی خبرون کی ضرورت نہین۔ ان کی خدمتمین یہ عرض ہے کہ دنیا مین تو رہتے ہین مگر دنیاوی خبرون کی ضرورت نہین یہ کیا بات ہوئی۔ اسلام نے تو دین و دنیا دونون کو لیا ہو۔ بس ایک رہبانیت کنارہ کشی اسلامی اصول کے خلاف ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مومن اپنی دنیا کو بھی دین کے رنگ مین کر لیتا ہے۔ ہم انتخاب ایسے طریقے سے دیتے ہین کہ ایک طرف خدا کی قدرتون کا نقشہ پیش نظر ہوتا ہے۔ دوسری طرف حوادث زمانہ سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ امید ہو ناظرین اپنی رائے سے مطلع فرمائینگے۔ اگر وہ کچھ تبدیلی چاہتے ہین تو وہ بھی فرما دین۔

اشتہار بازی بھی ایک فن ہوگیا

کسی شخص نے ایک اشتہار دیا۔ ایک روپیہ آنے پر لاکھ روپیہ کمانیکا طریقہ بتایا جائیگا۔ ایک لاکھ درخواست آچکی تو سب کو جواب لکھ دیا بس اسی طرح (۲) دوسرا اشتہار دیتا ہے۔ دولت دو چند کس طرح ہو سکتی ہو ایک روپیہ فیس لیکر بتایا جائیگا۔ بہت سا روپیہ جمع کرکے سب کو جواب دیا۔ اپنے زر نقد کے نوٹ خرید کر دہرے کر لو بس دو چند (۳) ایک اشتہار چھپا ملتے روپیہ مین بارہ ایسی چیزین دیجائینگی جو امیر غریب کے یکسان کام آئین۔ وی پی وصول ہوا تو بارہ سوئیان نکلین۔ (۴) اشتہار دیا گیا بلا سیاہی و قلم کے کیونکر لکھہ سکتے ہین۔ یہ بتایا جائیگا اگر اتنے روپے دو۔ روپیہ ادا کرنے پر جواب ملا کہ پنسل سے لکھو (۵) ایک تاجر نے ہم گھڑی کا اشتہار دیا کئی سادہ لوحون نے منگوائی کہولنے پر معلوم ہوا کہ وہ گھڑی جھوٹی ہے جواب طلب کیا گیا تو مشتہر نے لکھہ بھیجا کہ مین نے کب کہا تہا وہ گھڑی چلتی بھی ہو۔

غرض اشتہارون کی عبارت سے دہوکہ مین نہ آؤ۔

ہمارے ہمعصر

جسقدر دہریہ اخبار مین خدا کے رحیم ہونے پر اعتراض کئے گئے ہین۔ اور اللہ کے حضور نہایت بے ادبی و گستاخی کیگئی ہے (بس صاحب ابھی اسکے رحیم ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ تم ہنوز اپنا اخبار نکال رہے ہین)۔

وکیل کے لیڈر مین لکھا ہو۔ دنیا کی تنزل سے ہماری کوئی رگ محفوظ نہین۔ امراض روز بروز بدپرہیزی بدستور جاری۔ طبیب مفقود مریض ازالہ مرض سے غافل۔ (حضرت طبیب تو مفقود نہیں وہ آپکے سر پر موجود ہیں مگر مریضون نے اسکی قدر نہ کی)

کمرہ گرم کرنیکی آسان ترکیب

ایک چراغ کو جلا کر اسپر ناند الٹی کرکے رکھہ دین۔ تھوڑی دیر مین وہ ناند گرم ہوکر تمام کمرے کو گرم کر دیگی۔ اور سردی کی شکایت دور ہو جائیگی۔ (کاہل مفت مین)

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ

ایک سادہو کے مفصلذیل حالات چھپے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اسلام کے اصول خود بخود لوگون کے دلون مین گھر کرین اور وہ ان پر چلنے پر زمانہ کی روش سے مجبور ہون۔

"ہری سنگھ تمہاری کیا غرض ہو۔ ہری سنگ نے کہا کہ مجھکو خدا کی طرف سے یہ حکم ہے کہ دنیا سے اس گناہ کو مٹانیکی کوشش کرون۔ جو بیوہ عورتون کے نکاح نہ کرنیسے ان کے وقوع مین آرہے ہین۔ بیوہ عورتین مجبور ہوکر غیر مردون سے منہ کالا کرکے اپنے خاندان کی عزت برباد کرتی ہین۔ اور حمل حرام کرائے جاتے ہین۔ اور ولد الحرام بچے ہلاک کئے جاتے ہین۔ صاحب بہادر مسکرا کر۔ ہری سنگھ ہم کیا کرین سادہو۔ آپ بادشاہ ہین۔ اور بادشاہ کا فرض ہے کہ دنیا سے ایسے گناہ کو مٹا دے۔ صاحب بہادر۔ کیا بادشاہ کسی کے مذہب مین مداخلت کر سکتا ہے۔ سادہو۔ مذہب تو راستی کا نام ہے جب ظاہر ہے کہ بیوہ عورتون کا نکاح نہ کرنا اکثر قباحتون کا باعث ہوتا ہے۔ تو بیوگان کے نکاح کا مانع مذہب نہین ہو سکتا۔ صاحب بہادر ہم عورتون کے منشا کے خلاف ان کو مجبور نہین کر سکتے۔ تم یہ بتاؤ کہ اگر عورتین تمہارا کہنا نہ مانین تو کیا یہ سچ ہے۔ کہ تم بلم بہا کر کو جلکر مر جاؤگے سادہو۔ جی ہان مجھے خدا کا حکم ہے۔ کہ اگر لوگ یہ حکم خدا نہ مانین۔ تو ایسے پاپیون مین تمہین نہیں رہنا چاہئے بلکہ تمہین بلم بہا کر کو ضرور مر جانا چاہئے۔ صاحب بہادر۔ تم جانتے ہو کہ خودکشی جرم ہے۔ سادہو۔ جی ہم تو ہے مگر جب تک اس امر کا انتظام نہ ہو مین مرنے سے باز نہین آؤنگا۔ صاحب بہادر تمہین جیلخانہ مین جانا پڑیگا۔ سادہو بہت بہتر۔ (خودکشی کرنے پر تیار ہو جانا حد درجہ کا زنادقہ پن ہے۔ اور اہل حق کا یہ کام نہین ہوتا۔ بدر)

جرائم پیشہ قوموں کے حالات

مارواڑ کے شمال مشرق اور اجمیر مین مینا لوگ ڈاکے ڈالتے اور لوٹ مار کرتے ہین۔ اکتوبر سے جون تک مارو ہاڑ اور رہزنی کا کام کرتے ہین عموماً ۵۰ - ۵ آدمیون کی ٹولیان بنا کر ادہر ادہر پہرتے رہتے ہین۔ ان کے ساتھ عورتین اور بچے نہین ہوتے ہین۔ یہ لوگ تمام ہندوستان مین خانہ بدوشی کرتے پہرتے ہین۔ ممالک متوسط اور احاطہ بمبئی ان لوگون کے مسکن ہین۔ یہ لوگ چاند کے گھٹاؤ بڑھاؤ کے مطابق اپنی راتونکو دو "نصف روشن حصہ" اور "نصف تاریک حصہ" مین تقسیم کرتے ہین۔ چاندنی راتون کو یہ لوگ آسودہ حال لوگون کے ہان بھیک مانگتے پہرتے ہین۔ روٹی اور دیگر چیزین مانگ لاتے ہین۔ اس طرح متمول گہرانے دیکھہ بہال لیتے ہین۔ جب اندہیری راتین شروع ہوتی ہین۔ تو لوٹ مار شروع کرتے ہین۔ چاندنی راتون مین چالیس ۴۰ - ۵۰ میل تک چلتے ہین۔ اور لوٹ مار کرکے اندہیرے حصہ مین واپس آتے ہین۔ روز روشن مین بہی مینا لوگ لوگون کو لوٹ لیتے ہین۔ موسم گرما مین بہت غضب ڈھاتے ہین۔ کیونکہ لوگ مکانون کے باہر سوتے ہین مال مسروقہ جو فروخت نہین کیا جاتا ہے۔ اپنے قیام گاہ سے ایک میل آگے گاڑ دیتے ہین۔ ایک آدمی ان کی نگہبانی کرتا ہے۔ یہ شخص عموماً نہانے یا کہانا پکانے مین مصروف رہتا ہے۔ تا کہ کسی کو اس پر شبہ نہ ہو مینا چور کئی قسم کے رنگ بدلتے ہین۔ مگر سب سے مقبول پسندیدہ جاتریون کا بھیس ہے کبہی برہمن بن جاتے ہین جب بہت مال ہاتھہ لگ جاتا ہے۔ تو وہ مارواڑی بنجاتے ہین چرائی ہوئے زیورات پہن لیتے ہین۔ متمول ہندوستانی مینا لوگون سے چوکیداری کا کام لیتے ہین اپنے آقاؤن کی وفاداری اور ایمانداری سے خدمت کرتے ہین۔ اپنے قوم کے لٹیرون کو اپنے آقا کا مال و دولت لوٹنے سے باز رکھتے ہین۔ جیسا کہ مدراس پریسیڈنسی کے جنوبی اضلاع کے کلار لوگ کرتے ہین۔

ایک اور گروہ باوریا لوگون کا ہے۔ جو کئی چھوٹے قبیلون مین منقسم ہے۔ یہ لوگ کبہی شکار پیشہ ہوتے تھے۔ مگر لوٹ مار کرتے جعلی سکے بناتے اور نقب لگاتے ہین۔ وہ اس بات پر فخر کرتے ہین کہ ان کا سلسلہ نسب پرانا ہے۔ اور یہ کبہی کہتے ہین کہ بادشاہ ہم سے جلادی کا کام لیتے ہین ان کا یہ دعوی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ جیولی منکون کی مالا پہنتے ہین بعض قبائل اپنے سامنے کے دانتون مین سونے کی سوئی لگا لیتے ہین۔ باوریا لوگون کی سات جماعتین گلوٹ۔ پروارہ اور راٹہور نامون سے مشہور ہیں یہ لوگ جعلی سکے بنانے مین کمال رکہتے ہین۔ ان کے آلات بہت ہی نفیس اور عمدہ قسم کے ہوتے ہین۔ جس راستہ سے کوئی قبیلہ گزرتا ہے۔ درختون پر عجیب قسم کے نشان لگا دیتے ہین۔ یا پتہرون کا ڈہیر عجیب طریقہ سے لگا دیتے ہین تا کہ ان کے ہمراہی اس سے ہدایت پذیر ہو سکین۔ بدک قبیلہ باوریون کی ایک شاخ ہے۔ ان کے رسم و رواج و اطوار ان سے بہت ملتے جلتے ہین۔

بدک لوگ بیراگیون اور کنجرون کا بھیس بدل کر پہرتے ہین مگر سخت ضرورت کے وقت اور بہیس بہی بدلتے ہین۔ اور ٹولیون مین منقسم ہو کر کام کرتے ہین کبہی پرندے فروخت کرتے ہین کبہی رمال بن جاتے ہین۔ اپنے بزرگون کی روحون کو اپنی امداد کیلئے عجیب طریقہ سے بلاتے ہین۔ یہ عمل بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بدک لوگ نقب لگانے اور سرقہ کے فن مین ماہر ہوتے ہین۔ روپیہ یا زیورات یا قیمتی چیزین چراتے ہین جو باسانی اٹہائی جا سکتی ہین ان کی بائین کلائی پر تین نشان ہوتے ہین۔ جو بچپن مین گرم لوہے سے لگائے جاتے ہین۔ بدک لوگون کا یہی نشان ہے۔ اسی شناخت سے وہ بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہین۔ تیار شدہ خاصکر گیہون بہی ریل وغیرہ کی غرض سے اپنے پاس رکہتے ہین جس سے بہی یہ لوگ پہچانے جاتے ہین۔ بدک لوگ مسروقہ مال کو چھپانے مین بہت ہوشیار ہوتے ہین طلائی زیورات اور جواہرات اپنے جوتون کے اندر سی لیتے ہین۔ کبہی اپنے کپڑون کو اندر سی لیتے ہین۔ کبہی آہو کہل بانس کی لاٹہیون مین بہر لیتے ہین جسے وہ ہاتھہ مین لئے ادہر ادہر پہرتے ہین۔

کاپی نویس ہو

آج کل ہمارے مطبعون کا اتفاق اس بات کی بہت کچھہ ضرورت ثابت کر رہا ہے کہ خوشخط لکھنے والے کاتب ہون۔ افسوس کہ مسلمانون کو اس فن کی طرف بہت کم توجہ ہے جو لوگ عمر کا بہت بڑا قیمتی حصہ صرف و نحو و منطق کی معمولی کتابون مین خرچ کر دیتے ہین۔ اور پہر اس منزل مقصود تک ہی نہین پہنچتے جس کے لئے یہ محنت کیجاتی ہے۔ ہم نے بہت کم سنا ہے کہ کسی طالب علم نے اپنے صرف و نحو پڑہنے کا یہ مقصد قرار دیا ہو۔ کہ ہم قرآن و حدیث کو صحیح پڑہہ سکین۔ پس کیا یہ ضروری نہین۔ کہ بعض طالب علم فن کتابت مین کمال پیدا کرین۔ پچھلے دنون ہمین ایک کاتب کی ضرورت تھی۔ اور یہ معلوم کر کر کہ کسی احمدی بہائی کی درخواست نہین آئی بہت افسوس ہوا۔ کہ ایسے شریف فن کی طرف بہت کم خیال ہے جو ایک معمولی توجہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اڈیٹر زمیندار

نے مفصلہ ذیل سطور درد دل سے لکھی ہین اور خوب لکھی ہیں۔

بیوگان کے ازدواج ثانی کی ممانعت۔ ستی کا رواج گوسالہ پرستی درختون کی پرستش۔ پیر پرستی۔ قبر پرستی اور تعزیہ داری۔ وید قرآن مجید۔ اور گرنتھہ صاحب کی تعلیم مین داخل نہین۔ مگر ہم نے ان سب کو اور ایسی بہت سی باتون کو شامل مذہب کر لیا ہے۔ مذہب کے فرائض ترک ہو جائین خدا یا پرمیشر کا انکار کر لیا جائے جھوٹ بولا جائے زناکاری کا ارتکاب ہو بیگانہ حقوق غصب کئے جائین اور رشوتین لیجائین کوئی نہین پوچھتا لیکن ان جدید الاشاعت درخارج از مذہب رسوم کا مخالف ایسا مجرم ہے کہ کبہی قابل معافی نہین ہو سکتا۔

تقویم بمبئی

ایک جنتری ہے جو نہایت نفیس و عمدہ کاغذ پر شائع ہوئی ہے ہمارے پاس پہنچی ہے۔ اسمین اسلامی تاریخ دوسری تاریخون سے پہلے لکھنے کا التزام کیا گیا ہے جو نہایت عمدہ بات ہے۔ علاوہ ازین ہر تاریخ کے سامنے کسی نہ کسی اسلامی واقعہ کا ذکر ہے اور بہت سی معلومات ناظرین کیلئے

ضرورتِ مُصلح

مسٹر میر شرف الحق ایم ۔ اے ۔ ایس نے مفصلہ ذیل اشعار بیسوین صدی کی حالت کے بارے مین لکھے ہین اور پھر جس نتیجہ پر پہونچے وہ بالکل صحیح ہے ۔ ہم میر صاحب کو مبارکباد دیتے ہین ۔ کہ وہ جس مسیحا کو بلاتے ہین وہ نازل ہو چکا ہے ۔ اب آپ کا فرض ہے ۔ کہ اس کے انصار مین داخل ہون ۔

سدا رہتی جاتی صدی بیسوین ہے — مگر قوم اپنی جہان تھی وہین ہے
اسی طرح دو صدیان سہ سے گذرین — ابھی خواب غفلت سے چونکی نہین ہے
وہ یون متفق گویا نیڑی کا دل تھی — پر اب منفرق کچھ کہین کچھ کہین ہے
سبے کچھ زیر فرمان روس و فرنگی — بہت تحت انگریز و محکوم چین ہے
شیعہ سنی دونون کا دل ایک دین ایک — پر آپس مین بیفائدہ ضد و کین ہے
بہت چھن گیا اب بھی جو کچھ ہے باقی — تو اس کے لئے دشمن اندکین ہے
تمہین نا اُمیدی اُسے کامیابی — تمہاری نظر اُس سے کم بیش بین ہے
پڑے مین کھنڈر کے کھنڈر لاکھون ایسے — جہان وحشی شہباز و شیر کمین ہے
محل اور مساجد مین ایک ہو کا عالم — نہ آواز دون اور نہ اذکار دین ہے
جو اسلام پوچھو تو پاؤ کتب مین — مسلمان کو ڈھونڈھو تو زیر زمین ہے
نہ تیمور و بابر نہ اکبر نہ نادر — نہ سبکتگین ہے نہ ایلتگین ہے
مگر اب انہین یاد کرنے سے حاصل — کہ خود اُن کے پوتون کی گت بدترین ہے
نہ پلے ٹکا اور نہ آمد کی صورت — نہ اُن پاس کوئی لباس زرین ہے
دل نا ندکو ہے جلا کی ضرورت — نظر آتا بے روپ عکس حسین ہے
چمن مین خزان آئی بلبل سے بالکل — گئی چھٹ نوا سنج اور بہر دین ہے
بشرہ سا دل ہم بھی رکھتے ہین لیکن — کروڑون کا خوش ہے پر اپنا حزین ہے
ہوئی حد تنزل کی اس سد سے گذرو — کہ آخر یہی ایک منزل یا آوین ہے
چلا آیا ہوتا ازل سے زمانہ — بدلتا سدا گہ چنان گہ چنین ہے
زمانہ کی رفتار پہ تم بھی ہو لو — کہ اب تو یہی مصلحت کے قرین ہے
کوئی کام دنیا مین مشکل سے مشکل — اگر دل لگاؤ تو آسان ترین ہے
اگر کچھ کروگے تو تم دیکھ لوگے — کہ اس کی جزا یہین ہے یہین ہے

مدد اے مسیحا دکھا اپنی صورت
کہ اسلام کا بس دم واپسین ہے

ضروری گذارش

جملہ خریداران خط و کتابت کرنے وقت اگر جواب منگوانا چاہین ۔ تو جوابی کارڈ تحریر کرنا چاہیے یا ٹکٹ ساتھ بھیجنا چاہیے اور نیز نمبر خریداری بھی ۔

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ برادرم مکرم محترم جناب مفتی صاحب سلمہ ربکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ افسوس کہ آپ نے بدر خواتین کے کالم کو جلدی بند کر دیا اور اس غریب فرقہ پر نظر عنایت نہ رکھی ۔ مین بھی چند در چند مجبوریون کے باعث مضمون نہ لکھنے سے معذور رہی ہوں جسکی معافی چاہتی ہون ۔

کل ۲۸ ۔ دسمبر کو چار بجے رات کے سخت زلزلہ آیا ۔ جو چار اپریل والے زلزلے سے شاید ہی کچھ کم ہو گا ان دلون دنیا مین عجیب اندھیر مچا ہوا ہے اور خدا کے پیارے سچے مسیح کی صداقت کی شہادت زمین و آسمان بڑے زور و شور سے دے رہے ہین ۔ قحط سالی نے تباہ برباد کر دیا ہے ۔ لوگ گھرون سے بےخانمان ہو کر نکل گئے ہین ۔ ہزارون آدمی بھوکون مر رہے ہین ۔ کوئی پرسان حال نہین ۔ اس بے مہری کی یہ شدت کہ الامان شان ایزدی کہ قحط ایسے وقت مین پڑا ۔ کہ نہ لوگون کو پیٹ بھرنے کو روٹی ملتی ہے نہ تن ڈھکنے کو کپڑا ۔ سال کا عرصہ گذر گیا کہ بارش کی بوند نہین گری ۔ زمین جل گئی چارہ نایاب ہو گیا ۔ مویشی سخت تنگ ہو رہے ہین ۔ حضرت اقدس کے ثلج والے الہام کو اس قحط نے اچھی طرح منور و روشن کر دیا ۔ ثلج کے دونون معنے کیسے پورے ہوئے ۔ اے مخالفو آؤ اور آنکھین کھولو اور دیکھو کہ اس برگزیدہ کی باتین کس طرح خدا پوری کرتا ہے ۔ بہت سی خلقت کو طاعون نے نوش جان کیا اب جو باقی بچی ۔ اوسے قحط نگل رہا ہے ۔ پھر کل والے زلزلے نے خداوند عز و جل کی ہیبت جبروت اور جلالت کا نقشہ پیش نظر کر دیا ۔ اور بتلا دیا کہ مین ایسا غنی اور بے پرواہ ہون ۔ اگر چاہون تو دنیا کو ایک پل مین نیست و نابود کر دون ان عذابون کا آنا بھی اس وقت ضروری تھا ۔ کیونکہ دنیا کو گناہ نے سیاہ کر دیا اور مسلمانون کا پیارا اسلام تو صرف زبانون تک ہی محدود رہ گیا ۔ بے تحاشا سود کو جائز قرار دے لیا ۔ بر سر عام نمازون مین تخفیف ۔ ناچ ۔ شراب کو جب تک نشہ نہ دے حلال تصور کر لیا ۔ عہد شکنی عام ہو گئی ۔ دغا مکر فریب اور رشوت ستانی سے روپیہ اکٹھا ہونے لگا ۔ بھائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے اس پر طرہ یہ کہ سب باتین تہذیب اور شائستگی خیال کی جانے لگین ۔ اے لوگو انصاف سے کہدو کہ اب اس ملک کی حالت عرب کی اس حالت سے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر تھی ۔ کچھ بھی کم ہے ؟ اگر اس پر آشوب زمانہ مین مسیح نہ آتا ۔ تو پھر کونسا وقت اس کے آنے کا تھا ۔ اسلام کی نازک حالت کا مولانا حالی نے اس طرح خاکہ کھینچا ہے ۔ ؎

جہان زہر کا کام کرتا ہے باران ٭ جہان آکے رو دیتا ہے ابر نیسان
نہین تازگی کا کہین نام جس پر ٭ ہری ٹہنیان جھڑ گئیں جسکی جل کر
نہین پھول پھل جسمین آنے کے قابل ٭ ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل
یہ آواز پیہم یہان آ رہی ہے ٭ کہ اسلام کا باغ ویران یہی ہے

یہ قاعدہ کلیہ ہے ۔ کہ جب موسم خزان بوٹون کو جلا دیتی ہے ۔ تو پھر جلدی ہی موسم بہار کو ان کے سرسبز کرنے کا حکم ہو جاتا ہے ۔ جو کہ ان مین از سر نو روح پھونک دیتی ہے ۔

جبکہ خدا کا پیارا دین ایسی نزع کی حالت میں تھا تو ضروری تھا کہ غیرت خداوندی جوش مارتا ۔ اور کسی اپنے نیک بندہ کے ذریعے اس کی دستگیری کرتا ۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ مذہبون کو کفر شرک اور نافرمانی کی گندگیون اور آلائشون سے پاک کرتا آیا ہے ۔

غور کا مقام ہے ۔ کہ اگر مولانا حالی صاحب کو یہ خبر ہوتی ۔ کہ سرسید احمد خان صاحب بھی ہین ۔ تو کبھی اُن کی قلم سے ایسے دردناک الفاظ نہ نکلتے ۔ کیونکہ جب انہین قطعاً مایوسی ہوئی تو یہ کہا کہ ؎

نہین پھول پھل جسمین آنے کے قابل ٭ ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل

مگر چونکہ سید احمد خان مرسل نہین تھے ۔ اور نہ ان کے ساتھ تائید ربانی تھی وہ دنیا کی بہتری

(۹)

لی ہاں جو برین لئے رہے۔ اور ساری عمر مین ایک بھی ایسا سچا جان نثار دین کا خادم نہ تیار کرسکے جیسا کہ اس فرستادہ خدا نے تھوڑے ہی عرصہ مین چار لاکھ بنادیا ہے۔ ان خانقاہون کے سجادہ نشینون پر جو کہ لاکھون ہندوٗن اور مسلمانون کا مرکز گنی جاسکتی ہین۔ مورخہ ۲۱۔ دسمبر کے وکیل مین کسی منصف مزاج نے کچھ ریمارک کئے ہین جن کا یہان درج کرنا ضروری جانتی ہون

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے اکہ ہندوستان مین زیادہ فیوض پھیلانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہین۔ جن کی روحانیت اور حقانیت کا جھنڈا سب سے پہلے ہندوستان مین آیا۔ آج ان کی اولاد کو دیکھئے۔ اپنے جد بزرگوار کے فرائض سے کوسون دور بلکہ برعکس اعمال ظاہر کرتی ہین اولادین دو قسم کی ہوتی ہین۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی جسمانی اولاد کا یہ عالم ہے۔ کہ سجادہ نشین صاحب کو شاید ہی خبر ہوگی۔ کہ ہمارے دادا صاحب وضو کیون کر کرتے تھے۔ اشغال خاص کا تو کیا ذکر بیچارے رات دن مین گاوٗن کی آمدنی جلدی سے خرچ کر ڈالنے کی فکر مین مصروف رہتے ہین۔ اگر ان کو کم از کم صرف فقرا اور مشائخ کی حالت درست کرنی آتی۔ تو بہت مفید کام کر سکتے تھے اب رہے متولی صاحب اور خدام وہ سب سے زیادہ نور آعلے نور ہین۔ متولی صاحب کی خانگی پیچیدگیان اور خدام کی ذاتی خواہشین اس حد تک ناگوار ہوگئی ہین۔ کہ ایک ہندو مینجر مقرر ہوگیا۔

یہ وہ خانقاہین ہین جو کہ کعبہ ہند کہی جاسکتی ہین۔

یہ تو جسمانی اولاد کا حال ہوا۔ اب روحانی اولاد کو لیجئے حضرت خواجہ کے جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہوئے۔ ان کی درگاہ جایئے اور خدام کی حالت ملاحظہ فرمایئے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس بزرگ کے خادم ہین۔ جو کہ صبر اور توکل مین اعلٰے درجہ رکھتے تھے۔ ممکن نہین کہ کوئی زائر صحیح سالم زیارت کرسکے۔ خواجہ قطب کے جانشین حضرت بابا فریدالدین گنج شکر ہین کا مزار پاک پٹن مین ہے۔ خانقاہ مین گاوٗن جاگیر سب کچھ ہے۔ مگر اس لئے نہین کہ مسلمانون یا فقرا کی دینی یا دنیاوی ضرورتون مین کام آوے بلکہ غالباً اس لئے وقف کی گئی ہے۔ کہ سجادہ نشین بہت سے گھوڑے پالین بندوقین خریدین۔ غریب جانورون کا روز شکار کرین۔ حضرت بابا صاحب تو جنگل کی گھاس پر گذارہ کرتے تھے۔ اولاد جنگل کے پیارے پیارے جانورون کو فنا کرکے دل خوش کرتی ہے۔

بابا صاحب کے تین خلیفے بڑے مشہور ہوئے حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی۔ حضرت قطب جلال الدین ہانسوی۔ حضرت علاؤ الدین صابر کلیری

اول بزرگ کی درگاہ پر جایئے۔ پس وہی عالم تبرک فروشی کا نظر آئے گا۔ میان حسن نظامی نے کچھ پڑھ لکھ لیا ہے۔ وہ تو رات دن علی گڈھ پارٹی مین مستغرق ہین۔ جو کام ان کے کرنے کا تھا اُس سے کوسون دور۔

دوسری درگاہ ہانسی مین ہے۔ سجادہ نشین عبدالحکیم صاحب سب جاگیر ہندوٗن کو عنایت فرما چکے۔ اب بیچارے خود حیران اور پریشان ہین مسلمانون کی کیا خاک خدمت کرین گے۔

تیسرے صابر صاحب ہین۔ اُن کے جانشین دنیا سے نرالی طبیعت رکھتے ہین۔ اپنے مشائخ پر اگر اثر ڈالنا چاہتے ہین۔ تو یہ کہ سب ہمارے نذر گذار بن جاوین۔ اور بس۔ ایسے عظیم الشان فرض کی تکمیل مین مجبور ہین۔ کہ اسلامی خدمت کی فرصت نہین ملتی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کے نظامیہ سلسلہ کو آخر تک دیکھ جایئے۔ اس وقت اتنی کمیان صرف پنجاب مین ہین۔ جو بہت مشہور ہین۔ مہاران علاقہ بہاولپور۔ تونسہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان۔ چاچڑان علاقہ بہاولپور۔ گولڑہ ضلع راولپنڈی۔ سیال ضلع شاہ پور۔

تونسہ کا یہ عالم ہے۔ کہ چچا بھتیجے مین صرف اسی بات پر لڑائی ہے۔ کہ مصلے پر کون بیٹھے اور نماز پہلے کون پڑھے۔ کچہریان گرمائی جاتی ہین اور حضور قدوۃ السالکین مولانا شاہ . . . . ڈپٹی کمشنر صاحب اور صاحب کمشنر بہادر اور لفٹنٹ گورنر صاحب سے داد طلب کی جاتی ہے۔ اگر ان آستانون سے کچھ فیض ملا۔ تو عجب نہین۔ کہ مسلمانون کو بھی کچھ دیا جاوے۔ چاچڑان مین ایک لاکھ کی جاگیر ہے اور محمد بخش صاحب سجادہ نشین ہین۔ یاد الٰہی مین ہمیشہ مستغرق رہتے ہین۔

سُنا ہے کہ سو آدمی کھانا یہان کھاتے ہین۔ لنگر ... اس پر بھی کم بخت رات کاٹے نہین کٹتی ...

صورت کا قوال زادہ حسین خزانہ کا داتا ہے۔ اس کو سوجھ آگئی۔ تو شاید مسلمانون کا بیڑا پار ہو جاوے

مہاران کے صاحب سجادہ محمد یوسف البتہ نیک ہین

گولڑہ والے پیر مہر علی شاہ بھی بہت لائق بہت مفید اور بہتیری کارآمد ہین۔ ایک محدود دائرہ مین چلتے ہین تاہم کچھ کرتے ہین۔ رہ گئے سیال والے میان محمد الدین صاحب سو وہ بیچارے چپ چاپ آدمی ہین۔ یہ ہین قابل تقلید۔ کاش! اپنے سینکڑون عالم مریدین کو خدمت اسلام کے لئے مقرر کرین۔

صابریہ سلسلہ کے صوفی بڑے نعیم تمیم پیر مینہ کہتے ہین لاکھون روپیہ جمع ہے اور ہوتا جاتا ہے۔ مگر نہ دین کے لئے نہ دنیا کے لئے۔ بلکہ اپنا جی خوش کرنے کے لئے۔

بریلی مین نظامیہ سلسلہ کے پیر نتھے میان صاحب ہین جو حقیقت مین علوم ظاہر باطن مین لاثانی ہین۔ مگر نام کا اثر کبھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو سیر و شکار مین اوقات بسری ہوتی ہے۔

سلون مین بھی نظامیہ خاندان کی مشہور خانقاہ ہے اور دستور زمانہ کے مطابق مقدمہ بازی کی بلا مین سب گرفتار ہین۔

اورنگ آباد دکن مین نظامیون کی ایک مشہور خانقاہ ہے۔ ہزارہا روپے کی جاگیر ہے۔ مگر خانقاہ مین خاک اڑتی ہے مسجد مین کتے لوٹتے ہین اور غلیظ کرتے ہین۔ خاص درگاہ کی پروا نہ کرو دیکھئے۔ تو نفرت آتی مگر پیرزادہ صاحب کی رنڈی کی قبر پر نہایت مکلف ساز وسامان ہین اور وہ محض اس لئے کہ رنڈی نے شاہ صاحب کی بڑی دلداری کی تھی۔ درگاہ و مسجد سے کیا فائدہ ان کو پہونچا جو ان کی خدمت کرتے صرف اتنا احسان ہے کہ اس کی طفیل چند ہزار روپے سالانہ مل جاتے ہین۔

انہی حضرات کا ذکر ہے۔ کہ ایک بار بمبئی مین تشریف لے گئے۔ رنڈیان ہمراہ تھین۔ مریدین کو حکم ہوا کہ انکی ڈولیان کندھون پر اٹھاوٗ۔ بیچارے عقیدت کے مارے مُرید حکم بجالائے۔ اور پیر جی نے رنڈیون کو اپنی عظمت کا اثر دکھایا۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کُتب دفتر بدر الحکم سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد الدین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملت مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا ہے مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری میں جمع کرنیکی ممکن نہیں۔ بہت سے مضامین نئے بھی ہیں جو مولف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہیں۔ میرے نزدیک ہماری جماعت کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہونچیگا۔ میری دلی آرزو ہے کہ یہ کتاب حلیہ الطباع سے آراستہ ہو کر ایک نہایت نہان پر اور ایک جہان کیلئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے۔ قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بےنظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر اور ضروری آزمائش لوگوں کیلئے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم۔

نوٹ میرے مخدوم ومحسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہیں۔ عبد الکریم۔

یہ کتاب ۷ر قیمت علاوہ محصول ڈاک پر دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں منتخب ہیں اور اسی طرح سے چھاپی گئی ہیں کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدی عقائد ونماز روزہ وزکوٰۃ کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں قیمت فی جلد ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ جس میں حضرت امام نے حدیث قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین اور مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب نقشہ سابق سب نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اپنے کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کر کے اس میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود کی تائید میں قیمت ہر دو جلد ۹ر

نظم مستورات کیلئے مستورات کے لہجہ پر قیمت ار

شام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ ار

کاسر احمدی مصنفہ غلام رسول پنجابی نظم قیمت ار

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

کاسر احمدی اللہ داد والے قیمت ار

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف لکھی ہیں۔ قابل دید ہے۔ حصہ چہارم وپنجم قیمت ۴ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب ملوی ان نشانات کا ذکر جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

رسید زر

نمبر ۲۴۶۱۱ منشی عبد الحی خانصاحب	۸ر
نمبر ۷ ۱۵۵ منشی عبد الحمید خانصاحب	۸ر
نمبر ۲۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب	للعہ
منشی محمد اروڑا	سے
ڈاکٹر فیض قادر صاحب بحساب فضل قادر	عہ
نمبر ۶۱۶ منشی ولی محمد صاحب	۸ر
نمبر ۲۰ شیخ محمد اسمعیل صاحب	صہ
نمبر ۱۱۳ منشی عبد الرحیم محمد اسمعیل صاحب	للعہ
نمبر ۵۸۴ چودہری نذر محمد صاحب	للعہ
نمبر ۵۷۵ ملک غلام محمد صاحب	۸ر
نمبر ۷۹ بابو برکت علی صاحب	للعہ
نمبر ۲۲ مولوی محمد فضل صاحب	۸ر
نمبر ۱۵۱۳ اکبر علیخان صاحب	۸ر
نمبر ۱۳۱۲ مولوی عبد العزیز خانصاحب	۸ر
نمبر ۱۵۶ عمر الدین صاحب کمپونڈر	۸ر
نمبر ۲۸۸ حیدر علی صاحب	۸ر
نمبر ۲۴۷ کلن خانصاحب	للعہ
نمبر ۱۳۱۴ منشی عبد المجید صاحب	للعہ
نمبر ۱۹۰ مولوی فضل احمد صاحب	للعہ
نمبر ۲۶۱۱ احمد علی خانصاحب	عہ
نمبر ۹۶۴ شیخ عبد المجید صاحب	۸ر
نمبر ۱۸۶۴ سید وارث شاہ صاحب	۸ر
نمبر ۲۱۸۷ شمش الدین صاحب	۸ر
نمبر ۱۶۰۹ عبد الحق صاحب	للعہ
نمبر ۱۰۸۴ ڈاکٹر محمد الدین صاحب	مہ
نمبر ۱۸۱۴ مولوی کرمدین صاحب	۸ر
نمبر ۴۹۶ عمر الدین وغیرہ	۸ر
نمبر سید محمد عمر صاحب	۸ر
نمبر ۱۴۳ سید احمد شاہ صاحب	۸ر
نمبر ۱۰۷۳ حکیم مفتی محمد بخش صاحب	۸ر
نمبر ۳۴۲۱۷ منشی محمد الدین صاحب	۸ر
نمبر ۱۷۶۳ میران بخش صاحب	۸ر
نمبر ۵۳۵ میاں [illegible] خانصاحب	۸ر
نمبر ۱۲۰ عطاء اللہ صاحب	للعہ
نمبر ۱۷۸۶ محمد ابراہیم صاحب	۸ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپکر شایع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

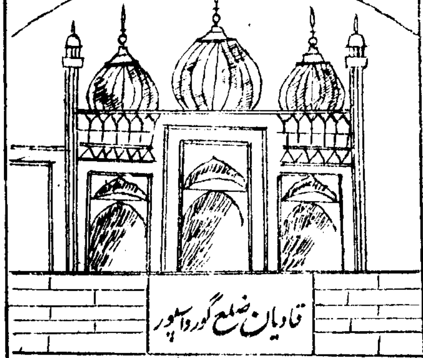

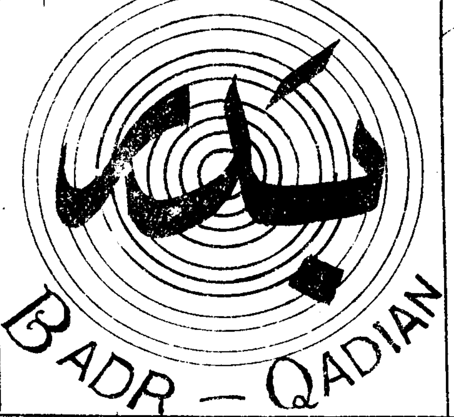

قیمت از معاونین صہ — قادیان میں ہے — **جلد ۷** — فی پرچہ ۲؎

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

مورخہ ۲۵ ۔ محرم ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ — بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

مینیجر میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر

اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی عافاہ اللہ وایاہ

آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

والسّلام ۔ مطابق ۲۷ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت از طلباء و غرباء وغیرہ ۱ ہے — گورنمنٹ — **نمبر ۸** — افریقہ صہ

ضروری اطلاع

ناظرین ۔ اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائیٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے ۔ کہ یکم مارچ ۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جائے اب تک تو یہ تھا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی مین ہی تھا ۔ یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کی تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھیں جسکو مین محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا ۔ لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کیطرف زیادہ توجہ کی تو انتظام مین نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری مین حرج واقعہ ہونے لگا ۔ **الحمد للہ** اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اسوقت سردست پروپرائیٹر صاحب میان معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بامداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کے وہ تمام انتظام اخبار کا کرینگے ۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا جو شاید سردست مناسب ہو لیکن تاہم پروپرائیٹر صاحب نے اصلاح اخبار کے لحاظ سے اور بہت سے خرچ اوٹھائے ہین بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر ۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ۔ ایڈیٹر کے) نام نہین ہونی چاہیئے

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ **مینیجر بدر** لکھنے چاہئین ۔ ہان جو مضامین اخبار مین چھپنے کیلئے ہون وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئین ۔ لیکن ایسے خطون پر بھی میرا یا کسی کا نام نہین ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئین بنام **ایڈیٹر بدر** ۔

اُمید ہے ۔ کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائینگے ۔ تاکہ آیندہ انتظام مین سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے ۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ
ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

مبارک

گذشتہ ہفتہ مین مختصراً نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کا نکاح صاحبزادی مبارکہ بیگم کے ساتھ ۱۷ فروری کو ہونا ذکر کیا گیا تہا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ نکاح مین کیا خوب فرمایا تھا کہ ایک وقت تھا۔ جبکہ حضرت نواب صاحب موصوف کے ایک مورث اعلیٰ صدر جہان کو ایک بادشاہ نے اپنی لڑکی نکاح مین دی تہی اور وہ بزرگ بہت ہی خوش قسمت تھا مگر ہمارے دوست نواب محمد علی خان صاحب اس سے زیادہ خوش قسمتی مین۔ کہ اون کے نکاح مین ایک **نبی اللہ** کی لڑکی آئی ہے۔ نواب صاحب موصوف کے خاندان مین حق مہر کے متعلق دستور ہوتا ہے کہ کئی کئی لاکھ روپے مقرر کیا جاتا ہے اور انہون نے اپنی قومی رسم کے مطابق اب بہی یہی کہا تہا مگر حضرت اقدس نے پسند نہ فرمایا۔ تاہم نواب صاحب کی وجاہت اور ریاست کے لحاظ سے

چھپن ہزار روپے حق مہر موجل

مقرر ہوا جس پر ایجاب وقبول مسجد اقصےٰ مین ہوا۔ یہ تعلق نواب صاحب کے واسطے بہت ہی خوش قسمتی کا موجب ہوا۔ اس تعلق سے نواب صاحب موصوف خداتعالےٰ کے مسیح کی دعاؤن سے بیش از پیش فیض اٹھائین گے اور خداتعالیٰ کے ان انعام واکرام سے حصہ لین گے جو مبارکہ بیگم کی ذات بابرکات کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے موعود مامور کے ذریعہ سے وعدہ فرمائے ہوئے ہین کیونکہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے ایسے الہام ہوئے تہے جو اخبارون مین شائع نہین ہوئے۔ انہین سے صرف ۱۹۰۱ء مین ایک الہام اس بارے مین اخبار الحکم مین شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تہی۔ اور نواب محمد علی خانصاحب کی پہلی بیوی صحیح وسالم اون کے گہر مین آباد تہی۔ اور وہ الہام یہ ہے۔ **نواب — مبارکہ بیگم**۔ یہ الہام دو الگ الگ فقرے ہین۔ ایک (**نواب**) دوسرا فقرہ (**مبارکہ بیگم**) اس الہام مین دونون فقرون کو ایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیشگوئی کی گئی تہی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان مین بیاہی جائیگی اس الہام کو شائع کئے چار برس ہو گئے اور یہ پیشگوئی نہایت صاف اور واضح ہے اور دونون نام بالمقابل بیان کرنے سے جو اشارہ کیا گیا ہے وہ ایسا اشارہ ہے۔ جو اس سے بڑھکر باوجود اجمال کے طریق کے توضیح اور زیادہ نہین ہوسکتا۔

مبارکہ بیگم کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ان الہامات کو حضرت نے اپنی ایک نظم مین بہی اشارہ فرمایا تھا۔ جو کہ ۱۹۰۱ء مین چھپی تہی چنانچہ اون مین سے چند اشعار اسجگہ نقل کئے جاتے ہین۔

خدایا۔ اے میرے پیارے خدایا — یہ کیسے ہین تیرے مجھ پہ عطایا

کہ تونے پھر مجھے یہ دن دکھایا — کہ بیٹا دوسرا بہی پڑھ کے آیا

بشیر احمد جسے تونے پڑہایا — شفا دی آنکھ کو بینا بنایا

شریف احمدؐ کو بہی یہ پھل کھلایا — کہ اوس کو تونے خود فرقان سکھایا

یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا — کلام حق کو ہے فر فر سنایا

برس مین ساتوین جب پیر آیا — تو سر پر تاج قرآن کا سجایا

ترے احسان ہین اے رب البرایا — مبارک کو بہی تونے پھر جلایا

جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا — تو دے کر چار جلدی سے ہنسایا

غمون کا ایک دن اور چار شادی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

اور ان کے ساتھ کی ہے ایک دختر — ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر

کلام اللہ کو پڑھتی ہے فر فر — خدا کا فضل اور رحمت سراسر

ہوا اک خواب مین مجھ پر یہ اظہر — کہ اس کو بہی ملیگا بخت برتر

لقب عزت کا پاوے وہ مقرر — یہی روز ازل سے ہے مقدر

خدا نے چار لڑکے اور یہ دختر — عطا کی پس یہ احسان ہے سراسر

اس تقریب سعید کی شمولیت کے لئے لاہور سے معزز دوست شیخ رحمت اللہ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب۔ خلیفہ رجب الدین صاحب۔ میان چراغدین صاحب۔ (ناظر محاسبہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ)۔ ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب۔ مستری محمد موسیٰ صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو خطوں کے جواب

(مرقومہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب)

حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں دو خط آئے تھے جن میں کچھ استفسار تھے حضرت مولوی صاحب نے ان کے جواب لکھے ہیں جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔ چونکہ خط لکھنے والے صاحبان کے ایڈریس محفوظ نہیں رہنے اس واسطے گذارش ہے کہ وہ صاحبان بھی اخبار میں ہی جواب پڑھ لیویں۔ ایڈیٹر

پہلا خط

آج آپ کا کرنامہ لے کر بیٹھا ہوں (رب زدنی علماً) یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس کی آیت کریمہ میں ماقبل اور مابعد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیۃ کریمہ میں سب بیبیان مراد ہیں۔ سو بعض بیبیان تو پہلے بیوہ تھیں جیسے حضرت صفیہؓ اور بعض مسیحی تھیں جیسے حضرت ماریہؓ اور بعض مشرکہ تھیں۔ جیسے جویریہؓ اس میں ظاہری کفر کی نجاست دور ہو گئی اور وہ اللہ کے فضل سے امہات المومنین بن گئیں۔

اور روایات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب علی مرتضےٰ۔ اور بتول زہرا اور حسنین بھی داخل ہیں سوان کا ازالہ رجس اور تطہیر مع حضرات امہات المومنین کے اس طرح ہوا۔ جو تہمتیں اور برائیاں ان کی نسبت روافض اور خوارج نے اور جو کچھ مورخوں اور قصہ خوانوں نے تہمتیں لگائیں۔ مثلاً شیعہ نے تہمت لگائی۔ کہ مولی علی خلافت چاہتے تھے۔ اور امام حسین خلافت کے لئے لڑے۔ عائشہ و حفصہ بری عورتیں (معاذ اللہ وحاشا للہ) سو اللہ تعالیٰ نے سب کے الزام قرآن و نبی کریم کی زبان سے دور کرائے اور ہمیشہ مجددوں اور ائمہ اور اولیاء کے ذرائع سے وہ برائیاں دور کریں۔ اس آیۃ کریمہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کے قصہ نے کھولدیا ہے۔ جہاں فرمایا۔ ومطہرک من الذین کفروا۔ حضرت مسیح کو شریروں بدکاروں نے ولد الزنا کہا۔ لعنۃ اللہ علیہم اور مریم صدیقہ کو بہتان لگائے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ الزام حضرت نبی کریم کے ذریعہ اور خود مسیح علیہ السلام کے اعجازوں سے دور کروئے۔ چونکہ بی بیوں کے باعث ان کے رشتہ دار

بھی اکثر اسلام کے گرویدہ ہو گئے اور اہل کا لفظ عموم کو شامل ہے۔ اس لئے کن کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ہے۔

۲ میرے علم میں یہی ہے۔ کہ جس جنت میں آدمؑ تھے۔ وہ جنت دنیا میں ہی تھا۔

۳ اونٹ کی گردن مشکل سے ذبح کی جاتی ہے اور کھڑے کھڑے اس کے نحر میں گھوپ دیں۔ تو جلدی اور آسانی سے جانور کی جان نکل جاتی ہے۔ تیز سیدھی تلوار یا برچھی نحر میں چبھو دیتے ہیں

۴ پاؤں قبلہ کی طرف کر کے سونا تعظیم قبلہ کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ اور تعامل اسلام میں ہم کسی کو نہیں پاتے۔ کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرے۔

۵ میرا اپنا اعتقاد یہ ہے۔ کہ حضرت فاطمۃ الزہرا بتول نے یہ دعویٰ صرف امتحان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے کیا تھا۔ کہ میرے والد کے قائم مقام ہو کر لحاظ داری کرتا ہے یا نہیں۔ جب اپنے لحاظ نہ کیا تو غضب کر کے ڈرایا جب آپ پکے رہے۔ تو دعویٰ کا ذکر ہی ترک کر دیا۔

۶ مذاہب اربعہ عقائد میں قریباً سب کے سب ایک ہی ہیں۔ سب اللہ پر اللہ کے صفات پر اللہ کے افعال پر ایمان رکھنے میں متحد ہیں۔ اللہ کے عبادات اور صفات میں شریک نہ کرنے پر متفق ہیں۔

۷ نمازیں پانچ ان کے رکعات اور سنن میں اتفاق روزوں۔ زکوٰۃ اور حج کے ضروری امور میں ان کا اتحاد ہے۔ بہت تھوڑا اختلاف ائمہ میں ہے۔ سو وہ بھی دو قسم کا ہے۔ یا تو ایسے مسائل کہ اس میں نص نہیں۔ اس واسطے ہر مجتہد مصیب اور اجر پانے والا ہے یا نص کے معانی میں دو پہلو ہیں اور دونوں صحیح معلوم ہوتے ہیں اس واسطے ہر مجتہد ماجور ہے۔ البتہ ایسے مسائل بھی ہیں۔ جن میں نص بعض آئمہ کے پاس ہوتی ہے اور دوسرا صرف ضرورۃ پر قیاس کرتا ہے ایسی صورت میں ہم کو اگر نص صحیح مل جاوے تو نص پر عمل کر لیں اور اس مجتہد کا قول چھوڑ دیں۔ اور اس مجتہد کو معذور یقین کریں کہ اسے نص نہیں پہنچی یا صحیح طریق سے نہیں پہنچی۔ پھر جس ملک میں صلحاء کی کتب صحیحہ آسانی مل جاویں۔ اس کو غنیمت سمجھیں۔

۸ امام ابوحنیفہ امام مالک۔ امام ابو یوسف۔ امام محمدؒ امام شافعی۔ امام احمدؒ۔ یہ بڑے عظیم الشان لوگ ہیں ان کو کسی بادشاہ نے امام نہیں بنایا اور نہ کسی وقت کسی نے کہا کہ ان کے مذاہب پر چلو۔ قدرت اللہ تعالےٰ نے خود ایسے اسباب مہیا کر دیئے۔ کہ ان کے مذاہب مشہور ہو گئے۔ اسحٰق بن راہویہ۔ داؤد الظاہری۔ ابن جریر اوزاعی وغیرہ امام بھی ہوئے۔ مگر ان کے مذہب آہستہ آہستہ گم ہو گئے۔ پھر بعض مسائل میں حق نادر ہے اور بعض میں سب حق پر ہیں۔ چار سدی ہجرت کے بعد کچھ ایسے مقدمات ہوئے جن سے چار مصلوں کی بنا پڑی

۹ لا اراکم فاعلین۔ اس لئے فرمایا۔ کہ آپ کو معلوم تھا۔ کہ علیؓ کی خلافت ظاہری بلا فصل نہ ہوگی۔

الذبح بین الحلق واللبۃ کی حدیث مجھے ہرگز نہیں ملی۔ آپنے کہاں دیکھی ہے۔

ان قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا فی الحلق واللبۃ۔ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک۔ قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ قال ابو عیسےٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمہ۔ ولا نعرف لابی العشراء عن ابیہ غیر ھذا الحدیث

صفحہ ۲۸۰ ترمذی طبع مصر

نورالدین

دوسرا خط

جناب من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب استفسار عرض ہے۔ (یہ کیسی شیعہ کی ہے)

احمد بن الحسن عن الحسین عن فضالہ عن العلاء عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان ابی ینادی فی بیتہ بالصلوٰۃ خیر من النوم

(تہذیب الاحکام)

اور ابوبکر الحضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبداللہ علیہ السلام حی علےٰ خیر العمل کی روایت کے بعد لکھا ہے۔

الصلوٰۃ خیر من النوم کو تقیہ پر محمول کیا ہے (من لا یحضرہ الفقیہ) کلینی میں کوئی تفصیل نہیں

بہر حال اگر امام حسین یا علی بن حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عمر سے حی علےٰ خیر العمل ثابت ہے۔ تو آپ اس روایت کا ہمیں پتہ دیں۔ اگر اسناد نہ ملے

یا اسناد صحیح نہ ہو۔ تو کیون کر عمل کیا جاوے۔
ہم نے کتب اثنا عشریہ کافی ۔ استبصار۔ تہذیب
من لا یحضرہ الفقیہ مین دیکھا ہے ہمین کوئی روایت
مرفوع متصل صحیح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہین ملی ۔ جب تک کہ روایت نہ ملے ۔ حی علی خیر العمل
کے جواز کا فتویٰ کیون کر دین ۔ کتب اربعہ مین ایسی
روایات موجود ہین ۔

ان علیا ولی اللہ ان علیا امیر المومنین حقا
اور ان محمد و آلہ صلواۃ اللہ خیر البریہ بھی
مفوضہ نے اذان مین بڑھا دیا ہے ۔ اور وہ لوگ ملعون
ہین ۔ لانہم زادوا ونقصوا فی الاذان
پس ایسے خطرات مین کیون پڑین ۔ عبد اللہ بن عمر
اور علی بن الحسین رضوان اللہ علیہما بے ریب ثقہ مین
مگر ان سے کس نے روایت کیا ۔ اور انہون نے
حضرت نبی کریم سے کس طرح روایت کیا ۔ کیونکہ یہ خود
تو شارع نہین ہین ۔

ایک تعجب انگیز امر شیعہ مین ہے کہ پوری
روایت پر اول تو توجہ نہین کرتے ۔ اور ان کے
یہان روایت کا عجب حال ہے ۔
یعنی ایک گروہ عظیم تو ظالمون ۔ عاصیون ۔ کافرون
مرتدون اور منافقون کا ہے ۔ ان کی روایت کیون
معتبر ہونے لگی ۔ اور دوسرا گروہ ایسا ہے ۔ کہ اگر
ان کی روایت موافق مل گئی بہتر ۔ ورنہ کہدیا یہ تقیہ
کے باعث فرمایا ہے ۔ غور کرو اب روایت سے
کیا فائدہ ہوا ۔ قرآن کریم خود امام غائب کے پاس ہے
اب دوسرے مسالہ پر عرض ہے ۔ قیام رمضان کا چونکہ
تاکیدی حکم ہے اور تہجد ہمیشہ پڑہی جاتی ہے اسلئے
بعض صحابہ کرام کا اجتہاد ہوا ۔ کہ اکتالیس رکعت تراویح
ہو اور بعض کا اجتہاد میں گیارہ ۔ ہم لوگ گیارہ ہی پڑہتے ہین
خدا بہ کیوقت دو رکعت نماز پڑہنا ہم لوگون مین مروج ہو
اور اس کو مسنون یقین کرتے ہین ۔ نور الدین

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق ۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے ۔

شیخصاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۹ مین تحریر فرماتے
ہین ۔ کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا کہ سلسلہ اسلام دینی
اون سے مستحکم ہو جاوے ۔ ان کی خبر قرآن مین صاف دیکھ
قولہ تعالیٰ ۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و
عملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف
الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی
لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذلک فاولئک
ہم الفاسقون ۔ یعنے وعدہ کیا اللہ تعالےٰ نے
بعضے اون لوگون سے جو تم مین سے ایمان لائے
اور اچھے اچھے عمل کئے ۔ اس بات کا کہ اون کو زمین کا
خلیفہ اور بادشاہ بناوے گا ۔ جیسا ان سے پہلون کو
اور ان کے لئے اس دین کو جو اون کے لئے چھانٹ
رکھا ہے ۔ اور پسند کر رکھا ہے ۔ خوب جما دیگا اور
ان کو بعد اس کے کہ اندیشہ و خوف رہا کرتا تھا ۔ امن
دیگا ۔ کہ وہ پھر میری عبادت ہی کیا کرین گے اور کسی کو
ذرہ برابر عبادت مین میرا شریک نہ کرین گے ۔ اور جو
لوگ بعد اس نعمت کے کفران نعمت نہ کرین یعنی صحابہ
سے ۔ کیونکہ الذین کے بعد منکم بھی بڑھایا ہے ۔ جس کا
حاصل یہ ہوا ۔ کہ یہ اونہین سے وعدہ ہے ۔ کہ تمہارے
زمانہ کے پچھلے مومنین کو اس لفظ کے ذکر کرنے
سے اس وعدہ سے علیحدہ کر دیا ہے ۔ پس جب
اللہ تعالےٰ نے جو دین چھانٹ رکھا تھا اور پسند کر رکھا
تھا ۔ اس کو اوس پر خوب جما دیا ۔ جو آجتک برابر چلا جاتا
ہے ۔ اب کوئی شخص نبی یا مثل نبی بن کر خلاف اون
کے ایک جدی راہ نکالے ۔ تو تم ہی کہو کہ وہ مردود ہے
یا نہین کیونکہ وہ اس آیتہ کا منکر ہے گویا اس کے نزدیک
ابھی تک وہ دین ہی نہین جما گیا ۔ یہ کسی عاقل کی سمجھ
مین آسکتا ہے ہرگز نہین ۔"

اس تحریر پر شیخصاحب کو بڑا ناز ہے اور یہ ناز
اون کا بجائے خود ہے کیونکہ اونہون نے جو یہ قاعدہ
ایجاد فرمایا ہے ۔ کہ اس آیتہ مین چونکہ الذین کے بعد منکم
موجود ہے اسلئے اس آیتہ کے مخاطب صرف صحابہ
ہین ۔ اور کوئی مومن وعدہ مندرجہ آیتہ الاستخلاف کا
مخاطب نہین ہو سکتا ۔ یہ ایسا قاعدہ ہے ۔ کہ کسی تحوی
[illegible] اور اگر یہ قاعدہ قرار دیا ۔ کہ خدا کو کبھی نہیں سوجھا کیونکہ اس قاعدہ
کے استعمال سے کلام اللہ شریف کا بہت بڑا حصہ بیکار
ہوا جاتا ہے ۔ پس اگر یہ قاعدہ خدا کو معلوم ہوتا ۔ تو اسکی
خلاف ورزی سے اپنے کلام کے بڑے حصہ کو
بیکار نہ بنا لیتا ۔ چنانچہ ہم نمونہ کے طور پر چند آیات ذیل
مین نقل کرتے ہین ۔

(۱) یاایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما
کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔ ایاماً
معدودات ۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر
فعدۃ من ایام اخر ۔ الایہ ۔ سورہ بقر

(۲) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً
یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشراً ۔ فاذا
بلغن اجلہن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی
انفسہن بالمعروف واللہ بما تعملون خبیر"
الایہ سورہ بقر ۔

(۳) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً
وصیۃ لازواجہم متاعاً الی الحول غیر اخراج
الایہ ۔ سورہ بقر

(۴) یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا
تموتن الا وانتم مسلمون ۔ واعتصموا بحبل اللہ
جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم
اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً
وکنتم علی شفا حفرۃ من النار ۔ فانقذکم منہا
کذلک یبین اللہ لکم ایتہ لعلکم تہتدون ۔
ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون
بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون
سورہ آل عمران

(۵) ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح
مثلہ ۔ وتلک الایام نداولہا بین الناس ۔
ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شہداء
واللہ لا یحب الظلمین ولیمحص اللہ الذین آمنوا
ویمحق الکفرین ۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ
ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم و
یعلم الصبرین ۔ آل عمران

(۶) یاایہا الذین آمنوا ۔۔ لا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم
سورہ النساء ۔

(۲) یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ۔ سورہ مجادلہ

اب چونکہ (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ کو یہ قاعدہ معلوم نہ تھا جو شیخ صاحب نے تحریر فرمایا۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں سے معلوم ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کو صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ بلکہ صحابہ کے بعد بھی خلافت کے سلسلے کے جاری رہنے کی مختلف پیرایوں میں صراحت فرمادی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ۔ رواہ ابوداؤد ھکذا فی المشکوۃ فی الکتاب العلم و رواہ الحاکم فی المستدرک۔

کہ تحقیق اللہ بھیجتا ہے اس اُمت کے انتفاع کے لئے ہر ایک صدی کے سر پر ایسے شخص کو کہ تازہ کر دیتا ہے اس کے لئے اس کے دین اسلام کو۔ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اسی طرح ہے مشکوۃ شریف میں۔ بیچ کتاب العلم کے اور روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک میں۔

مگر غالباً اس وجہ سے کہ کوئی غبی آدمی ان مجددین اُمت کو خلافت راشدہ سے خارج سمجھے اور خلافت راشدہ کو صرف صحابہ میں محدود سمجھ لے اسلئے آپ نے اپنی صدی کو چھوڑ کر آئندہ بارہ صدیوں کے بارہ مجددین کی جلالت شان ظاہر کرنے کیلئے فرمایا۔ کہ میری اُمت میں بارہ خلیفے قریشی پیدا ہوں گے۔ چنانچہ بخاری اور مسلم نے باتفاق جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزاً ۔ الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش متفق علیہ۔ کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ اسلام بارہ خلفاء تک جو قریش سے ہوں گے غالب رہیگا۔

اور چونکہ بارہ صدیوں کے بعد قریش سے روحانی حکومت سلب ہو کر ایک نیا روحانی دور شروع ہونے والا تھا۔ اسلئے فرمایا۔ یسلب الملک من قریش۔ یعنی تیرہویں صدی میں قریش کی ۔۔ حکومت ختم ہو جائے گی۔

تب تیرہ صدیوں کے خلفاء کا اس طرح ذکر ہو چکا تو اس خیال سے کہ کوئی نادان خلافت راشدہ کو مذکورہ بالا خلفاء میں محدود نہ سمجھ کر چودہویں صدی کے عظیم الشان مسیح دوران مہدی زمان مجدد یعنی خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ مثیل خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ مصداق کامل کما استخلف الذین من قبلھم کے علو مرتبت سے انکار نہ کر بیٹھے اسلئے اس مجدد اعظم محدث اکمل کا خصوصیت کے ساتھ جداگانہ ذکر فرمایا۔

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی اٰخر اُمتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم

حضرت جابر سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ ہوویگا آخر زمانہ میں خلیفہ کہ تقسیم کریگا مال کو اور شمار نہ کرے گا یعنی حساب کتاب نہ رکھے گا اور دوسری روائت میں ہے۔ ہوگا میری اُمت کے اخیر میں ایک خلیفہ جو مال کو مٹھی بھر بھر کر دیگا اور شمار نہ کریگا اس کو حساب کتاب کر کے روائت کیا اسکو مسلم نے۔

مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۶۱ میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے جو حدیث مندرجہ بالا کی گویا مفسر ہے اسلئے ذیل میں نقل کیجاتی ہے۔

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علے منھاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم یکون ملکاً عاضاً فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ثم سکت کذا فی المشکوۃ

اس حدیث کا ترجمہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۲۷۶۔۲۷۷ میں اس طرح لکھا ہے "رہیگی نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے پھر اُٹھا لیگا اوس کو اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت نبوۃ کی راہ پر جبتک خدا چاہے پھر اس کو بھی اوٹھا لیگا پھر ہوگا ملک کاٹنے والا۔ جب تک خدا چاہے پھر اس کو بھی اُٹھا لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت۔ جب تک خدا چاہے پھر اوس کو اوٹھا لیگا پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پھر خاموش ہو گئے۔

باوجود ان تصریحات کے پھر اس خوف سے کہ ان تمام خلفاء بالخصوص خلیفہ قرآن آخر الزمان مسیح دوران کے اولوالامر و واجب الاطاعت و ہادی و مہدی ہونے سے انکار کر کے کوئی زاہد خشک یا سطحی ملا کافر نعمت بنکر فاولٰئک ھم الفاسقون کا مصداق نہ ہو جائے تاکیداً فرمایا کہ

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین

یعنی اے مومنو! تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سُنّت کی پیروی لازم ہے۔

پھر اس خیال سے کہ شائد مسیح موعود کو بھی کوئی شخص مطابق حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ مہدی مان لے اور یہ بھی عقیدہ رکھے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں امام مہدی علیحدہ ہوں گے کہ جنکی ماتحتی میں مسیح موعود کام کرینگے اسلئے کئی پہلو اس عقدہ کو بھی حل فرمادیا۔

اولاً۔ فرمایا۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری) اور کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم منکم (مسلم)

یعنے اے مسلمانو! اخیر زمانہ میں جو ابن مریم ہونیوالا ہے وہ تمہارا ایک امام تمہیں میں سے ہوگا۔ بنی اسرائیل میں سے نہیں اور اپنے زمانہ میں وہی امام ہوگا۔ کوئی اور نہیں۔

ثانیاً فرمایا۔ لن تھلک اُمۃ انا فی اولھا وعیسی ابن مریم فی اٰخرھا والمھدی فی اوسطھا رواہ ابونعیم فی اخبار المھدی عن ابن عباس و الحاکم فی تاریخہ وابن عساکر عن ابن عباس۔

ترجمہ۔ ابونعیم اخبار مہدی میں اور حاکم اپنی تاریخ میں اور ابن عساکر حضرت ابن عباس سے روائت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ اُمت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جسکی ابتدا میں میں خود ہوں اور آخر زمانہ میں عیسےٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۷۔

واضح ہو کہ فقرہ والمھدی فی اوسطھا کے لفظ المہدی کی وحدت از قسم وحدت صنفی ہے۔ اس وجہ سے لفظ المہدی میں بارہ صدیوں کے تمام مہدی قریشی داخل ہیں۔ خواہ وہ بنی فاطمہ ہوں یا غیر بنی فاطمہ۔

ثالثاً۔ فرمایا۔ لا المہدی الا عیسی بن مریم۔ رواہ

ابن ماجہ والحاکم ۔ حاشیہ ابن ماجہ میں اس حدیث کے یہ معنے لکھے ہیں کہ ایسا مہدی کامل جسکو پوراحق مہدویت حاصل ہو وہ سوائے عیسےٰ ابن مریم موعود کے اور کوئی نہیں ہے ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ معنی مندرجہ حاشیہ ابن ماجہ کو مسلّم رکھکر اس حدیث کے یہ معنی بھی ہیں ۔ کہ عیسیٰ بن مریم امام موعود کے زمانہ میں کوئی اور امام مہدی علیحدہ نہیں ہوں گے اور مکذبین مسیح موعود کا منہ بند کرنے کے لئے اس حدیث میں لفظ مہدی سے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے ۔ کہ عیسیٰ بن مریم موعود کے زمانہ میں ان کے سوائے کوئی اور شخص مہدی نہ ہوگا ۔ کیونکہ لوگ اوس وقت یا تو مسیح موعود کے مصدق ہوں گے یا مکذب مصدق تو مسیح موعود کے وجود میں داخل ہوکر مہدی ہوئے ۔ مکذب مہدی ہو نہیں سکتے ۔

اسلئے یہ بات صاف ظاہر ہوگئی ۔ کہ عیسیٰ بن مریم موعود کے سوائے زمانہ موعود میں کوئی اور مہدی نہ ہوگا ۔ اور مسیح موعود کو بہ نسبت اور مہدیوں کے مہدویت کا درجہ علے وجہ الکمال حاصل ہوگا جیسا کہ حاشیہ ابن ماجہ سے معلوم ہوا ۔ کیونکہ چودہویں صدی کا مجدد عیسویت و مہدویت دونوں شانوں کا جامع اور دراصل بروز محمدی ہے ۔

پھر اون لوگوں کی تنبیہ کے لئے جو محض اخوان فروشی و ظاہر پرستی کو لب شریعت سمجھکر قرآن کریم و احادیث نبی رؤف و رحیم کو معارف و لطائف خفیہ و دقائق و حقائق نامتناہیہ سے محروم قرار دیکر امام الزمان کی ضرورت سے انکار کر بیٹھیں اور شیخصاحب کیطرح اسکی آمد کو لغو اور فضول سمجھیں فرمایا ۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ ۔ جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت سے مرا ۔

دلائل مندرجہ بالا پر غور کرنے کے بعد ناظرین پر بخوبی ظاہر ہو جائیگا ۔ کہ سیر بھی شیخصاحب نے ایک قاعدہ جدیدہ و خود تراشیدہ کی بنا پر جو یہ خیال ظاہر فرمایا تھا کہ آیت الاستخلاف کے مخاطب صرف صحابہ ہو سکتے ہیں ۔ اور کوئی نہیں ۔ یہ خیال ان کا نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے مخالف ہے ۔ لیکن شیخصاحب کی تسلی میں ابھی کچھ کسر رہ گئی ہو ۔ اسلئے ہم ایک دوسرے پہلو سے ان کی مزید تسلی و تشفی کیلئے دلائل مذکرہ بالا پر کچھ اور اضافہ کرنا چاہتے ہیں ۔

خداوند جلشانہ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکٰفرون ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ سورہ الصف

ترجمہ ۔ چاہتے ہیں ۔ کہ بجھا دیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے اور اللہ پوری کرنیوالا ہے اپنی روشنی اگرچہ بُرا مانتے رہیں کافر ۔ اللہ وہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے ۔ تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ یہ بات مشرکوں کو کیسی ہی بری کیوں نہ معلوم ہو ۔

اس آیۃ کے متعلق مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب منصب امامت میں تحریر فرماتے ہیں ۔

" ازان جملہ ایفائے بعض مواعید است کہ حق جل وعلا رسول خدا خود را بآن موعود فرمودہ بعضے ازان را بدست پیغمبر برتبہ ایفا رسانیدہ و بعضے دیگر را از دست نائبان او تمام گردانیدہ ۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الایہ ۔ و ظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر علیہ السلام بوقوع آمدہ و اتمام آن از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید "

ترجمہ ۔ اور ازان جملہ بعض وعدوں کا پورا کرنا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک رسول سے فرمائے ہیں بعض کو ان میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر پورا کیا اور بعض کو آپکے نائبوں کے ہاتھ سے پورا کیا جیسا کہ فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ الایہ میں اور ظاہر ہے ۔ کہ ابتدا ظہور دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا اور اتمام اس کا حضرت مہدی کے ہاتھ سے ہوگا ۔

اس آیۃ کی تفسیر میں تفسیر کبیر و تفسیر حسینی وغیرہ میں بھی وہی لکھا ہے ۔ جو مولانا اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے بلکہ مفسرین نے اس آیۃ کی تفسیر ایک حدیث سے بھی کی ہے ۔ جو ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ سے بہ این الفاظ مروی ہے ۔ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ۔ ترجمہ ۔ اور ہلاک کریگا اللہ تعالےٰ اس کے زمانہ میں تمام ملتوں کو سوا اسلام کے اور ہلاک کریگا مسیح دجال کو ۔ پھر ٹھہریگا ۔ مسیح بن مریم زمین میں چالیس برس تک ۔ پھر وفات پائیگا اور نماز جنازہ پڑھیں گے اسپر مسلمان ۔

پس آیت و حدیث و تحقیق علمائے اسلام سے ثابت ہوا کہ دین اسلام کا غلبہ ادیان باطلہ پر صدر اسلام سے شروع ہوا حضرت مہدی آخر الزمان مسیح دوران کے زمانہ میں کمال کو پہونچ جائیگا مگر میر کاٹھی شیخصاحب کی تحریر محولہ بالا و نیز تحریرات مندرجہ صفحہ ۱۵ ۔ ۲۹ اتمام البرہان کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ ہونا تھا وہ صحابہ کے زمانہ میں ہو چکا آئندہ کچھ ہونا نہیں ۔ اس لئے شیخصاحب کی تحریر آیت و حدیث و تحقیق علمائے اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل تسلیم نہیں بلکہ [illegible] غیر مقبول و مردود ہے ۔

اصل بات یہ ہے ۔ کہ شیخصاحب کو تکمیل ہدایت و تکمیل اشاعت کا فرق معلوم نہیں اسلئے وہ دہوکا دیتے یا دہوکا کہاتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں ۔ کہ تکمیل ہدایت اسی وقت ہو چکی ۔ جب آیۃ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی ۔ مگر اس کامل دین کی اشاعت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کیلئے مقدر تھی ۔ چنانچہ وہ اب بفضلہ تعالےٰ وقوع میں آرہی ہے ۔ فاللہ الحمد

شیخصاحب کے قاعدہ جدیدہ کا ابطال ہم دو طرح پر تو دکھلا چکے ۔ اب تیسری طرح پر دکھلا کر اس بحث کو ختم کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام کی سورہ الجمعہ میں فرماتا ہے ۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین ۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم ۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔ ترجمہ ۔ وہی ہے جس نے اُٹھایا ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں کا پڑھتا ان پاس اوس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے صریح بھلاوے میں اور ایک اوروں کے واسطے اونہیں میں سے جو ابھی نہیں ملے ان میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ۔

پس یہ آیت صاف بتلا رہی ہے ۔ کہ وقت نزول آیۃ مذکورہ جو صحابہ موجود تھے ان کے علاوہ آخر اور لوگ بھی ایسے پیدا ہوں گے ۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پاکر اصحاب رسول صلعم میں ملحق ہو جائیں گے اور یہ بات خدا تعالےٰ سے بعید نہیں ۔ کیونکہ وہ عزت والا ہے جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور وہ حکیم ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ۔

بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے ۔ کہ

کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورہ جمعہ اور آیۃ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اُتری۔ تو میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں اس کا جواب نہ دیا یہان تک کہ تین چار بار عرض کیا گیا۔ اس وقت ہم میں سلمان فارسی موجود تھے۔ رسول نے ان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھکر کہا کہ اگر ایمان ثریا تک بھی چلا گیا ہوگا تو ان میں سے بعض شخص یا ایک شخص اُتار کر لائیگا۔ دیکھو بخاری مطبوعہ احمدی پریس صفحہ ۷۲۷

ایہاالناظرین! شیخصاحب کا تو یہ عقیدہ ہے کہ آیۃ الاستخلاف میں خلافت کا وعدہ صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر خدا اور رسول کے کلام سے ثابت ہوا۔ کہ اخیر زمانہ میں بھی صحابہ موجود ہون گے۔ پس شیخصاحب کے قاعدہ کے مطابق ہی اخیر زمانہ میں خلافت موعود ثابت و متحقق ہوگئی اور کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ اب شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا اور رسول کی مخالفت سے توبہ کرکے اپنی ضد سے باز آجاویں۔ ورنہ وھید فاولٰئک ہم الفاسقون کو مضب العین فرمائیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

پیام خواتین

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب ہمارے پیران کو یہ عیش نصیب ہیں تو وہ کیا پرواہ کریں مسلمانوں کی دُوبتی ناؤ سنبھالیں یا اندیشہ کریں۔ آہ غریب آفت کے ستائے مسلمانو! صبر کرو۔ خدا کے قہر کی تجلی ان بدنام کنندہ ہستیون کو عنقریب فنا کرنے والی ہے اور ان کے بعد رحمت کا خاص ظہور ہونیوالا ہے۔

خدائے برحق کو حاضر ناظر سمجھ کر اور حضور سرور کائنات کی روح کو صاحب ادراک مان کر محض سچے دل سے یہ نامہ لکھا گیا ہے۔ اگر ناحق کے حامیتی حق کا مقابلہ کرینگے۔ تو سوائے خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا۔ اس لئے بجائے اس کے دوسری کے مناسب یہ ہے۔ کہ یہ مشائخ اپنے حالات کی اصلاح کریں۔ اور دیکھیں کہ ان بزرگون نے جو دولت سینکڑوں برس کی محنت سے اسلام کے خزانہ میں جمع کی تھی اب غیراس کو لوٹ رہے ہیں ؎

فریاد اے کشتی امت کے نگہبان۔
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے۔

انصاف پسند نامہ نگار نے ان لوگون کی اصل حالت کا فوٹو کھینچا ہے۔ جو کہ اپنے تئین مزکی۔ مصلح۔ رہبر اور پیشرو کہلانے کے مستحق سمجھتے ہیں۔ بتلاؤ جب پیروں کی یہ حالت ہوئی۔ تو مریدون کا اللہ بیلی۔ کیا وہ وقت نہیں آگیا کہ مسیح موعود دنیا کو قعر ضلالت سے نکالکر انسانون کو باخدا انسان بنا دے۔ تو پھر جب دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا تو پھر اس کی تائید میں طرح طرح کے عذابون نے آگھیرا۔ جیساکہ ہر ایک نبی کیوقت آتے رہے ہیں مثلاً حضرت نوح کی قوم پر طوفان۔ حضرت ہود کی قوم پر قحط اور جھکڑ۔ حضرت لوط کی قوم پر ژالہ باری۔ حضرت شعیب کی قوم پر شدید زلزلہ۔ اسی طرح اس برگزیدہ خدا کی انکار کی بدولت پے در پے عذاب آرہے ہیں اور آتے رہیں گے۔ خطوں کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ترکستان کے علاقہ سمرقند اور بخارا میں اگلے دن ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس سے قریب سات ہزار کے آدمی مرگئے اکثر مکانات گر گئے۔ لوگون کے اوسان خطا ہورہے ہیں۔ کیا اب بھی علم ہیئت کے ماہر کہہ سکیں گے۔ کہ خدائی قانون کو ہم نے بدل دیا۔ اور زلزلے آنے ہی موقوف ہوگئے۔

اے متعصب قوم! اب بھی آنکھون سے جہالت کی پٹی کھولدے اور دیکھ کہ اس فرستادہ خدا کے الہامات کس سرعت سے پورے ہورہے ہیں اور وہ گمنام آدمی جسکو کئی دفعہ قتل کی دھمکیان دیگئیں اور خون کے مقدمے بنائے گئے سر دست اس کا بجز خدا کوئی حامی بہانہ مددگار نہ پاس مال نہ دولت صرف محبوب ازلی کا آسرا تھا جس نے قرآن کریم کی یہ آیت القا کی۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلو من قبلکم مستہم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب۔" یعنے کیا گمان کیا تم نے کہ تم داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہیں تمکو حالت ان لوگون کی جو گذرے پہلے تم سے پہنچی ان کو فقیری اور بیماری اور ہلائے گئے یہان تک کہ بول اُٹھے پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے کب ہوگی مدد اللہ تعالےٰ کی خبردار ہو تحقیق مدد اللہ تعالیٰ کی قریب ہے۔" پھر جب خدا کی مدد آن پہونچی۔ تو تمام دنیا میں اس کی صداقت اور مسیحیت کا ڈنکا بجگیا یورپ اور امریکہ تک خبریں پہونچ گئیں۔ دُکھ دینے والے خود بخود سرنگون اور ہلاک ہوئے جنھون نے نہ صرف مشن کو بند کرنے کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں بلکہ ان کی تخریب اور استیصال میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تن من دھن سب کچھ اس کار خیر میں لگا دیا۔

یہ سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ جب کوئی خلیفہ مامور ہوا تو شیطانی لشکر بھی اس کے ساتھ ہی اُٹھ کھڑا ہوا جہان تک ہوسکا۔ اس خلیفہ برحق کی مخالفت اور معاندت میں سعی کی۔ مگر وہ اللہ تعالےٰ کے نور ہوتے ہیں کوئی ان کو بجھا نہیں سکتا۔ چونکہ خدا کی قوت سے معمور ہوتے ہیں کسی کے ہٹانے سے ہٹ نہیں سکتے بلکہ دن بدن برابر چمکتے چلے جاتے ہیں اور آخر کار اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے اعلیٰ درجہ کی عزت اور رفعت کے تخت پر جلوہ افروز ہوجاتے ہیں۔ ہمیشہ خاصان خدا کو ابتلا پیش آتے رہے ہمیشہ ان کی قوم ہی نے ان کی مخالفت کی اور ان کی مخالفت میں یہ سر ہوتا ہے کہ اہل بصیرت کو معلوم ہوجائے۔ کہ وہ کسی زمینی بھروسے سے کامیاب نہیں ہوئے بلکہ صرف الٰہی تائید اور آسمانی ہتھیارون سے۔

زمین والون نے بہتری ان کی ہلاکت اور استیصال میں سعی کی۔ بہتیرا زور لگایا۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ تو پھر ہر صادق نے بھی پہلے صادقون کی مانند کہدیا۔ کہ کیدونی جمیعا ثم لا تنظرون۔ تم سب کے سب مل کر ہماری مخالفت کرو۔ پھر ایک دم بھی ہمین مہلت نہ لینے دو لیکن چونکہ مرسلون کے ساتھ امداد ربانی ہوتی ہے۔ اور ملائکہ آسمانی اور قوائے طبعی ان کی تائید میں ہوتے ہیں اسلئے آخر کار ان کو اللہ تعالےٰ کامیاب کرتا ہے۔ خدا کی رضامندی کا تاج پہن کر عزت اور رفعت کے تخت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور دشمن حسد کی آگ میں جل بھن کر گم ہو جاتے ہیں۔

سُنو اے مخالفو! تم نے کہان تک مخالفت کی لیکھرام کے غیبی قتل کو سازش قرار دیا اور قاتل کو ڈھونڈنے کے واسطے بہترین ٹکرین ماریں اب بتلاؤ ڈوئی کی موت امریکہ میں پادری آتہم کی موت۔ چراغ الدین اور سعداللہ کے خاتمے نے یہ ظاہر نہیں کردیا۔ کہ فرستادہ خدا کے پاس دعا کا ایک ہیا حربہ ہے۔ کہ جو ہزاروں تیغون سے تیز اور بران ہے اور واصل جہنم کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔

دشمنوں کی ہستی ہی کیا ہے۔ ہماری جو کم حقیقت ہے کہ جو اس کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ ٹکر وہ چکنا چور ہو جاتا ہے دوستوں کے ساتھ ایسا تعلق ہے کہ جو اس کے ساتھ چھوتا ہے سونا ہو جاتا ہے۔ افسوس اے دشمنو! تم نے چشم بصیرت سے کام نہ لیا اور ہمیشہ نکتہ چینی اور عیب جوئی پر ہی نظر رکھی جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ جابجا مشہور ہو گئے۔ اے نادان دشمنو! مجھو ڈر ہے کہ تم ضرور ایک دن کہنے لگو گے۔ کہ آگے تو مرزا صاحب آدمیوں سے سازش کرتا تھا مگر اب اس نے خدا سے بھی سازش کر لی ہے جو کہ اس کے الہام اور پیشگوئیاں پوری کر دیتا ہے اور جس سے ہمیں ہمیشہ شرمندہ اور رسوا ہونا پڑتا ہے۔

اے مخالفو! آؤ اور دیکھو کہ اسی بے کس اور بے بس مرزا صاحب کے ساتھ قریباً چار لاکھ ایسا جان نثار ہے جو کہ اپنی عزیز سے عزیز چیز کو اس پر قربان کرنے کو حاضر اور طیار ہے۔ اور وہ وقت بھی انشاء اللہ قریب آنے والا ہے کہ جب اس کے دامن سے بادشاہ برکت ڈھونڈینگے مبارک ہیں وہ آدمی جو اس بدر کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ اور خوش نصیب ہیں وہ روحیں جو اس کی سایہ عاطفت میں پرورش پا رہی ہیں۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس قیمتی وقت کو رائگان کھو رہے ہیں۔ وہ اس وقت کو یاد کر کے ضرور پچھتائیں گے اور سر دھنیں گے۔

کھیت دن کو ٹے لو پانی اب بہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو اٹھتی جوانیاں ہیں

اے قوم! اے غافل قوم! اب اٹھ بہتیرا سو چکی نیند سے آنکھیں کھول اور دیکھ کہ اس خدائی آفتاب کی کرنیں دُنیا کے ہر ایک گوشہ میں پہونچ چکی ہیں اور نیند کے متوالے اٹھ رہے ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مذہب از سر نو زندہ کیا گیا۔ تمام جھوٹے مذہب شمشیر قلم سے کاٹ ڈالے۔ یہ وہی خدا کا پہلوان چودھویں (صدی) کا چاند ہے جس کا انتظار کرتے کرتے ایک دنیا کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ آؤ اس کو نبوت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھ لو۔ ورنہ ضرور پشیمان ہو گے۔ مثل مشہور ہے کہ

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

اخیر میں دُعا ہے۔ کہ اے خداوند ارحم وسما سب کو اس امام برحق کی شناخت عطا فرما اور راہ مستقیم پر چلا والسلام۔

اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ماموریں اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء

---

(۲) تائید ایزدی اور نصرت الٰہیہ ہر وقت اور ہر حال میں اس کے شامل حال ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا۔ اور اہل بصیرت کے لئے اس کی شناخت کا یہ ایک بڑا معیار ہوتا ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو دل کے اندھے ہوتے ہیں۔ یہ گویا کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔ جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہو گا بلکہ اس سے بھی بدتر یعنے جو شخص حق کے پانے سے اس جہان میں محروم رہا۔ اور جہالت اور دل کے اندھاپن کر ہی اس جہان سے گذر گیا وہ عاقبت میں بھی محروم ہی رہیگا۔ بلکہ پہلے سے بھی بدتر حالت میں ہو گا یعنے آخرت میں اس کے لئے سوائے حسرت اور عذاب جہنم کے اور کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے جناب رسالتمآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کریگا وہ جہالت کی موت سے مریگا یعنے وہ حق اور صداقت کے پانے سے محروم رہا اور اسی آیت من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ کا مصداق بنکر دنیا سے بحالت نامرادی چلا گیا۔ اب یہ نہایت درجہ ڈرنے اور غور کا مقام تھا مگر بہت سے لوگوں نے جنکو اپنے علوم پر بڑا ناز اور گھمنڈ اور اپنی نادانی وجاہت پر بڑا فخر تھا۔ ان وعید کے امُور کیطرف کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور بوجہ اپنی خودبینی۔ تکبر۔ حُبّ دنیا اور فخر خاندانی ایسی اہم اور ضروری صداقت کے پانے سے بکلی محروم رہے اور جو لوگ سیدھے سادے پاک باطن نیک طینت اور خودبینی اور تکبر سے خالی تھے وہ اس صداقت حقہ کو پاکر فائز المرام ہو گئے اور سابقوں میں داخل ہو گئے۔ گویا خود خدا تعالےٰ نے ان کو صاف باطن اور عجز و نیاز سے پُر دیکھ کر ان کی دستگیری کی اور اپنے کنار عاطفت میں لیکر ان کو زندگی کے آب حیات تک جو وجود امام پاک ہے۔ پہونچا دیا۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ انکار اور تکبر دو ایسے امراض ہیں۔ کہ وہ بالضرور انسان کی روحانی موت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ شیطان بھی اپنی دو باتوں کی وجہ سے راندہ درگاہ الٰہی ہوا۔ اور جو شخص ان دو شیطانی اوصاف سے متصف ہو گا۔ اس کا بھی وہی حال ہو گا جو اس ملعون کا ہوا۔ سو ہر ایک مومن کو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ یہ دو شیطانی اوصاف اس میں پیدا نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

پھر میں اپنے اصل مضمون کیطرف رجوع کر کے کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فرستادہ کی ہر امر میں تائید کرتا ہے۔ اور ہر میدان اور ہر مقابلہ میں اپنی نصرت اس کے شامل حال کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی اور بدیہی بات ہے۔ کہ جو شخص کسی کا کسی غرض کے سرانجام کیلئے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس کی بڑی تائید اور نصرت و امداد کرتا اور نہیں چاہتا۔ کہ وہ بے عزت کیا جاوے۔ یا اس کام کے سرانجام میں ناکام رہے۔ جس کے لئے وہ بھیجا گیا ہو کیونکہ اس کی تذلیل اور ناکامی میں خود بھیجنے والے کی ذلت اور ناکامی ہوتی ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالےٰ احکم الحاکمین اور قادر مطلق توانا اور حی وقیوم خدا ہے۔ جسکی قہاری اور جباری کے آگے کسی کو چون و چرا کرنے یا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ جو چاہے۔ تو ایک آن واحد میں سب کو فنا کر دے اور ایک پل میں نئی دنیا پیدا کر دے وہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس کا مامور جس کو اپنی مرضی فی الارض پورا کرنے کے لئے اور محض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے اپنی مخلوق کو راہ راست پر لانے اور ان کو کفر و شرک اور ہر ایک قسم کی بدراہی اور معصیت سے بچانے کے لئے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے نجات دائمی حاصل کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے ذلیل کیا جاوے۔ یا اپنی رسالت کے کام کی تکمیل میں ناکام رہے۔ نہیں بلکہ ہر طرح کی عزت اور سرخروئی اس کو بخشتا ہے۔ اور ہر امر اور ہر مقابلہ اس کو فتح نمایاں ہوتی ہے گو بظاہر ایسی باتیں گاہ بگاہ واقع ہوتی ہیں۔ جو عوام الناس کی نظر میں بسبب انہیں کی کوتاہ نظری کے اس کی ناکامی کی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی ترقی اور قبولیت عامہ کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اور پھر وہ باتیں اہل بصیرت کیلئے آیات اللہ ہوتی ہیں۔ جن سے ماموریں اللہ

کی شناخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسا شخص جو خدا پر نہ ہو اور ایسے مصائب اور دل شکن امور میں مبتلا ہو تو وہ ہرگز انہیں اٹھا نہیں سکے گا۔ اور ان کے نیچے کچل کر حالت یاس میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیگا جیسا کہ اکثر واقعات ایسے لوگوں کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ جو معرفت الٰہی میں سچے اور قربیت کے درجہ سے گرے ہوئے ہوتے ہیں مگر مامورین اللہ کو ہر طرح کا استقلال صبر شجاعت اور دنیا و مافیہا سے کلی استغنا وغیرہ صفات کاملہ بخشی جاتی ہیں اور ایک نہیں ہزاروں مصائب کے پہاڑ ان پر گریں تو وہ بعون تعالےٰ گھبراتے نہیں اور صحیح سلامت بامراد ان سے باہر آتے ہیں۔ سچے مصلحوں اور جھوٹے ریفارمروں میں ایک یہ امر بھی مابہ الامتیاز ہوتا ہے کہ سچے ریفارمر کسی صورت میں بھی ہمت نہیں ہارتے اور نہ مایوس ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بناوٹی اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں وہ کامل استقلال ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ ذرا ذرا ناکامیوں کے آنے سے ہمت ہار دیتے ہیں اور تھک کر رہ جاتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ہی دیکھئے۔ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بدطبع اور بدقسمت لوگوں نے از راہ حسد و عداوت کس قدر زور لگایا۔ مقدمات بنائے۔ حکام میں ان کے پھنسانے کے لئے ان کے برخلاف ترکیبیں کیں۔ لوگوں کو ان کے پاس آنے سے روکا۔ گالیاں دیں۔ لوگوں میں جھوٹی باتیں ان کی نسبت کیں۔ غرض طرح طرح کے حیلے اور مکر کئے۔ تاکہ وہ ذلیل اور بدنام ہوں اور ان کی ترقی بند ہو اور دنیا میں (نعوذ باللہ) وہ جھوٹے ثابت ہوں۔ غرض شیطنت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر کیا وہ لوگ اپنے ایسے ارادوں میں کامیاب ہوئے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک مخالفت کے منصوبہ میں دشمنوں کو ناکام اور نامراد رکھا اور حضرت امام الوقت کی ایسی تائید کی کہ سوائے صادقوں کے کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ خداوند تعالےٰ نے روز بروز ان کی جماعت میں ترقی دی۔ یہاں تک کہ آج لاکھوں تک آپ کے مریدین کی تعداد پہنچ گئی ہے۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ کیا کسی کاذب کو یہ خارق عادت ترقی نصیب ہو سکتی ہے۔ انگریزی میں بھی ایک مثل ہے۔

* [illegible] a lie has no legs یعنی جھوٹ کے پاؤں نہیں۔ کیا معنے کہ جھوٹ سرسبز نہیں ہو سکتا۔ یعنے جھوٹے کا جھوٹ جلدی طشت ازبام ہو جاتا ہے اور اس کو فروغ نہیں ہو سکتا۔ پھر دیکھئے کہ زمین اور آسمان نے حضرت امام الوقت کی تائید میں بہت سے نشانات دکھائے مثلاً ایک ہی رمضان میں بموجب پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف خسوف کا ہونا۔ امام الوقت کی بعثت کے وقت جسکو تقریباً پچیس سال کا عرصہ ہوا ہوگا۔ آسمان پر کثرت سے شہاب ثاقب گرنا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ملکوت السمٰوات میں انوار مسرت اور خوشی ہو رہی تھی بہرحال [illegible] مقامات میں عجیب و غریب شہاب بارش کا ہونا اور گولوں کا [illegible] وغیرہ۔ پھر زمینی نشانات کا جن کا ذکر قرآن و احادیث میں [illegible] ظہور میں آنا۔ مثلاً طرح طرح کے ریل و موٹر کار [illegible] کا زور شور سے زمین پر چلنا۔ [illegible] میں ریل کا بننا اور اس وجہ سے اونٹوں کا بیکار ہونا اور دیگر اور بہت سے نشانات ہیں سب کا بیان کرنا موجب طوالت ہوگا۔ چھوڑتے ہیں۔ مگر افسوس مخالفوں نے اون سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور روحانی اندھا ہونے کا پورا ثبوت دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہدایت اللہ احمدی گجرات

حالت زمانہ بالطبع ایک مصلح ربانی کو چاہتی ہے

شان ایزدی ہے۔ کہ آجکل دنیا تقلید کی مسلمانوں میں گویا پڑ رہی ہے۔ جو اہل اسلام کہلاتے ہیں محض ناواقفیت کی وجہ سے ان میں اہل کی نماز روزہ و دیگر احکام شریعت صرف رسم کے رنگ میں رہ گئے ہیں اور بہت سے مسلمان تو ایسے ہیں۔ جو احکام شریعت کی فرمان برداری ظاہری اور رسمی طور پر بھی کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور اون کی تعداد کے مقابلہ میں صرف ایک قلیل تعداد ان لوگوں کی ہے جو صرف تقلیدی طور پر نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے کے عادی ہیں۔ اور ان میں سے بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرآن شریف ہرگز پڑھ نہیں سکتے اور معدودے چند جو قرآن شریف پڑھتے بھی ہیں وہ اس کے معانی سے بالکل بےخبر اور گویا طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور کبھی اون کو یہ خیال نہیں کہ اس کلام پاک کا مطلب سمجھیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ بعض سادہ لوح مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ قرآن شریف کے معانی سمجھنے کی عوام الناس کو کچھ ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس سے دلمیں شبہات اٹھتے ہیں۔ اور عام مسلمانوں کی نماز کا یہ حال ہے۔ کہ جھٹ پٹ وضو کیا اور چند منٹوں میں ٹھونگیں مار کر نماز ادا کر لی۔ گویا یہ ایک بوجھ ہے جو سر پر سے فوراً پھینک دیا جاتا ہے۔ اگر کہا جاوے۔ کہ آہستہ سے تعدیل ارکان کے ساتھ خشوع اور خضوع اور حضور دل سے معانی پر نظر رکھ کر نماز ادا کرو۔ تو یہ اون کے لئے سخت مشکل کا کام ہے جس سے عہدہ برآ ہونا اون کے لئے تقریباً محال ہے۔ اون کا ایسی جلدی سے نماز ادا کرنا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں اون کیلئے کوئی لذت نہیں اور خشوع خضوع پیدا نہیں صرف یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس احکم الحاکمین جسکی رو برو وہ کھڑے ہوتے اور رکوع اور سجود کرتے ہیں۔ کوئی عظمت اون کے دل میں نہیں ورنہ اگر یقین ہو کہ وہ سمیع بصیر اور علیم ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اون کے دل پر اوس کا جلال اور عظمت مستولی نہ ہو ایک مومن کے واسطے سب سے ضروری بات یہی ہے۔ کہ وہ نماز پنجگانہ خشوع خضوع اور حضور دل سے ادا کرے۔ اور ایسی ادا کرے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور جب اسکی نماز ایسی ہوگی۔ تو پھر اس سے تمام بدعملیاں۔ جھوٹ بولنا۔ غیبت کرنا۔ بد دیانتی اور بدنظری وغیرہ دور ہو جاوینگی اور کامل مومنین کی سی صفات اس میں جلوہ گر ہو جاوینگی۔ کیونکہ حقیقی نماز کا یہی خاصہ ہے۔ کہ انسان کو پاک کر دیتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ انّ الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر اور اگر ایک شخص باوجود نماز ادا کرنے کے نیک نہیں بنتا تو اوسکی نماز نماز نہیں وہ صرف ٹکریں ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نمازیوں پر افسوس کرتا ہے جو اپنی نماز سے بےخبر ہیں یعنے اصل مفہوم نماز سے نابلد ہیں اور حضور دل سے ادا نہیں کرتے۔ صرف زبان ہلاتے ہیں اور دل غفلت کے پردوں میں ہے جیسے کہ فرمایا۔ فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ سو ہر ایک مومن کو اپنی نماز ایسی بنانی چاہیئے جس سے وہ مطلب حاصل ہو جو نماز کا اصل مدعا ہے

پھر عام طور پر اون لوگوں نے جو علمائے کرام اور مشائخ عظام

کہلاتے ہین اپنے اصلی کام یعنی امر معروف اور نہی عن المنکر کو بالکل ترک کر دیا ہے وہ دنیا کے دون کی محبت مین گرفتار ہو گئے ایک شخص ہزار بدعات اور خلاف شریعت رسومات کرے انکو اُسے منع کرنے سے کوئی غرض نہین انکی خوشی صرف اسی مین ہے کہ انکی آمدنی مین فرق نہ آوے بلکہ بعض علماء تو مین نے ایسے دیکھے ہین کہ دنیاوی لالچ کی خاطر جہوٹے نکاح پڑہنے سے دریغ نہین کرتے اور جہوٹی گواہیان دینے سے بہی خدا سے نہین ڈرتے۔ درس تدریس علماء کا کام تہا مگر وہ بہی ان لوگون نے ترک کر دیا۔ سوا دینی تعلیم کی بجائے مدارس مین صرف دنیاوی تعلیم دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے غرض مسلمانی صرف برائے نام رکہی۔ بعض مسلمان ایسے ہین کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک صحیح پڑہنا نہین جانتے۔ اور پہر انکے خیالات معاملات وغیرہ ایسے ہین کہ مومنون کی شان سے بہت ہی بعید ہین۔ اور عام طور پر لوگ دنیاوی معاملات اور کاروبار مین ایسے منہمک اور محو ہین کہ گویا دنیا پرستی اور دنیا طلبی ہی انکا اصل مدعا ہے اور جانتے بہی نہیں کہ دین کیا ہے۔ اور زبان حال سے بتلا رہے ہین کہ آخرت پر انکا ایمان نہین ورنہ وہ دین سے ایسے لاپرواہ اور خدا سے ایسے بیخوف کیون ہوتے۔ کچہ عرصہ کا ذکر ہے کہ مین ایک سوداگر کی دوکان پر گیا۔ اثنائے گفتگو مین مینے اُس سے پوچہا کہ آپ نماز بہی پڑہا کرتے ہین تو اُسنے کہا پڑہتا ہون۔ مگر پانچوقت نہین۔ مینے کہا کہ پانچ وقت کیون نہین پڑہتے اُسنے کہا کہ دوکان کا اس قدر کام ہوتا ہے کہ بالکل فرصت نہین ہوتی اور نہ وقت ہی ملتا ہے۔ سو یہ حال ہے عام مسلمانون کا۔ اور باوجود ایسا دنیا پرست اور دنیا کا کیڑا ہونیکے پاک لوگون پر یہ لوگ طعنہ زنی کرتے ہین اور انکی بدزبانی کی کوئی حد نہین رہتی۔ میرے ایک احمدی بہائی نے ذکر کیا کہ اُسکے بہائی سے (جو ابہی احمدی نہین مگر خیالات نیک رکہتا ہے) ایک مخالف نے کہا کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ کاذب ہے۔ اُسنے جواب مین کہا کہ کاذب کسکو کہتے ہین اُسنے کہا۔ جو جہوٹا ہو اور حق کو چہپاوے اُسنے کہا اچہا مین تم سے چند ایک سوال کرتا ہون سنو اور انکا جواب دو۔ اول یہ بتاؤ کہ جب کوئی شخص

شادی پر ناچ کرائے تو کیا تمہارے علماء اسکو اس فعل سے منع کرتے ہین اور اگر وہ باز نہ آوے تو کیا اس سے اظہار خفگی کرتے ہین؟ اس نے جواب مین کہا نہین پہر اُسنے کہا کہ شادیون پر جو خلاف شرع امور مثلاً گانا بجانا باندہنا وغیرہ کئے جاتے ہین تو کیا تمہارے علماء ان لوگون کو ایسی ممنوعات سے روکتے ہین اور اگر وہ نہ رکین تو کیا ان سے بیزاری ظاہر کر کے کہتے ہین کہ ہم تم سے تعلق قطع کر دینگے؟ اور تمہارے گہر کا کہانا پینا چہوڑ دینگے؟۔ اُسنے کہا نہین۔ پہر اُسنے کہا کہ کیا وہ بے نمازون۔ زانیون۔ شرابیون کو کہتے ہین۔ کہ بدکرداریان ترک کر کے نماز پڑہا کرو۔ ورنہ ہم تمہارا جنازہ نہین پڑہینگے۔ اُسنے کہا نہین۔ پہر اُسنے کہا کہ اب حضرت مرزا صاحب کا حال سنیے۔ وہ فرماتے ہین کہ جو نماز نہین ادا کرتا وہ ہماری جماعت مین نہین۔ جو فسق و فجور نہین چہوڑتا اس سے ہم بیزار ہین۔ جو دنیاوی رسومات مین مبتلا ہے وہ ہم سے علیحدہ ہو جائے۔ جو بری صحبت ترک نہین کرتا اور خیانت اور رشوت کہاتا ہے غرض جو کسی قسم کا فساد اپنی طبیعت مین رکہتا ہے اور خدا اور رسول کے حکمون پر کاربند ہو کر پورا مومن نہین اور پاک تبدیلی اپنے وجود مین نہین کرتا وہ ہم مین سے نہین۔ ایسے شخص سے خواہ وہ ہمارا کیسا ہی قریبی رشتہ دار ہو ہمارا کوئی تعلق نہین اور نہ ہمکو اسکے روپیہ کی کچہ پرواہ ہے۔ ہماری جماعت مین صرف وہی داخل ہے جو خدا اور رسول کا پورا فرمانبردار ہے اور تبلیغ اسلام اور اسلامی غیرت کا پورا جوش اپنے اندر رکہتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ کاذب اور حق کو چہپانیوالا کون ہے۔ آیا مرزا صاحب یا تمہارے علماء۔ واقعی تمہارے علماء کاذب اور حضرت مرزا صاحب صادق ہین۔

الغرض دنیا کے مسلمانون پر نگاہ غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انمین پرلے درجہ کی گمراہی پہیل گئی اسلام کے اصل مفہوم سے جاہل مطلق ہو گئے اور دنیا طلبی اور زر پرستی مین غرق ہو گئے۔ تو گویا کہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف جہان سے اوٹہ گیا اور ایمان ثریا پر چلا گیا۔ تو اب بتلایئے کہ جب زمانہ کی ایسی حالت ہو جائے۔ یعنے ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ قایم ہو گیا ہو سنت اللہ کے موافق کوئی شخص

خدا کی طرف سے ایسا مبعوث نہین ہونا چاہئے جو گم گشتہ ایمان کو از سر نو تازہ کرے۔ اور اسلام کا حامی ہو کر اسکو دنیا مین از سر نو قایم کرے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جسکا نگہبان خود اللہ تعالیٰ ہے اور وہ نہین چاہتا کہ اسکا نام و نشان دنیا سے مٹ جاوے اور شرک اور کفر اسکی جگہہ پہیل جاوے اور کوئی خدا واحد لاشریک کا پرستار نہ رہے۔ اسکی غیرت ہرگز یہ تقاضا نہین کر سکتی۔ وہ غیور خدا ہے۔ بڑی طاقت اور حکمت والا آپ دیکہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ نے عالم اسباب مین بہی یہ ظاہری قانون رکہا ہوا ہے کہ جب امساک باران ہو کر نہایت درجہ کو گرمی پہنچکر زمین کی روئیدگی جلجاتی ہے تو آخر اسکی رحمت جوش مار کر مردہ زمین کو از سر نو زندہ اور تازہ کرنیکے لئے بارش بہیجتی ہے۔ ایسے ہی جب روحانیت لوگون مین نہین رہتی اور لوگ دین الٰہی پر عمل کرنا چہوڑ کر طرح طرح کی گمراہیون اور شرارتون اور نہایت درجہ کی بددینی مین پڑکر دولت ایمان کو بکلی ہاتہ سے کہو بیٹہتے ہین، تو اللہ تعالیٰ اسی اپنے قدیم قانون کے مطابق دنیا مین ایک مصلح کو اپنی طرف سے بہیجتا ہے۔ (باقی آئندہ)

خادم حضرت حجۃ اللہ فی الارض ہدایت اللہ از گجرات

مبارک برادر فخر الدین صاحب ساکن میانی حال ملازم چہاونی لاہور کے ہان خدا تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکا نام برادر موصوف نے بشارت اللہ کے مطابق محمد یعقوب رکہا ہے۔ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو نیک بنا وے اور لمبی عمر صحت و عافیت کے ساتہہ عطا کرے۔

آمین

ضرورت چپراسیان محکمہ ہذا مین دو چپراسیون کی ضرورت ہے تنخواہ آٹہہ روپیہ ماہوار ملیگی فی الحال۔ محنتی اور دیانت دار ہونیپر منشی کے درجہ تک ترقی بہی ہو سکتی ہے۔ الا اُس شخص کو ترجیح دیجاویگی جو کسی اعلےٰ رکن احمدی کی تحریری سفارش کو پیش کریگا۔ ذیل کے پتہ پر درخواستین بہیجدی جاوین۔

" غلام محمد پہلوری نگاہ پچ لگر منڈی شاہپور گنڈی ضلع گوجرانوالہ

مسلمان یہہ کہتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہم صل علی محمد وال محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

قولہ تعالی - اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ط -

بخدمت مخدومی و مکرمی حضرت مفتی صاحب مدظلہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - صاحب الرئیس اخبار عام کے ایک سوال کے جواب مین مینے یہ مضمون لکہا تہا جسکو صاف بہی نہین کیا گیا اگر پسند خاطر ہو اور اس قابل ہو کہ مقدس اخبار بدر مین میرے بیان کو جگہہ مل سکے تو اسکو درست فرماکر جگہہ دیوین ۔

پرچہ اخبار عام مطبوعہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء جسمین یہ سرخی بطور استفسار دیکر "مسلمان کیا کہتے ہین" مضمون ذیل درج ہے "مولانا لیاقت حسین پر جو پٹیالہ مین مقدمہ دائر ہے وہ اسلئے ہے کہ انہون نے قرآن مجید کی آیتین جمع کرکے ایک اشتہار چہاپکر تقسیم کیا تہا جس سے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا سمجہا گیا ہے - انہین متنازعہ آیتون کی نسبت بہی کے ایک روزانہ اسلامی صحیفہ سلطان الاخبار کے ایڈیٹر مولوی عبد المجید صاحب فرخ نے بیان کیا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بالکل ٹہیک ہے اور اشتہار قرآن شریف کے مطابق ہے" پیشتر اس سے کہ صاحب ایڈیٹر اخبار عام کے اس سوال کا جواب دیا جائے "مسلمان کیا کہتے ہین" یہ سوال اہل ہنود سے قابل دریافت معلوم ہوتا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے قرآن کی آیتین جمع کرکے اونکی بناء پر اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا لیکن برخلاف اونکی اس کوشش کے اہل اسلام تو اونکے ورغلانے مین نہ آسکے - مگر ہنود اونکے ورغلانے مین کسطرح آ گئے - کیونکہ واقعات ظاہر کر رہے ہیں - کسی مسلمان کو مولوی لیاقت حسین کے ساتہہ اسوجہہ سے کہ وہ اسکے خیالات باغیانہ کو گورنمنٹ کے برخلاف تصور کرکے اسکو باغی اور خدا و رسول کے فرمودہ کے برخلاف سمجہتے اور یقین کرتے ہین - ہمدردی نہین ہے - مگر یہ سمجہہ مین نہین آتا کہ اہل ہنود کو اوسکے ساتہہ اسقدر ہمدردی کیون ہے کہ وہی اسکے معاملات مین پیروی کرتے اور وہی اپنی ضمانتون پر اسکو چہوڑاتے ہین - کیا ہندوؤن کیطرف سے یہ جوش ہمدردی بلاغرض بعض نادم کیلیے مسلمانون کے جنہون نے قرآن شریف و حدیث کی تعلیم کے خلاف شورش موجودہ مین حصہ لیا ہے کسی اور مسلمان کے ساتہہ بہی دکہلایا ہے - اس بارہ مین (ہندو کیا کہتے ہین) اور یہ بہی معلوم نہین ہوا کہ جبکہ مولانا لیاقت حسین پر پٹیالہ مین مقدمہ اس بناء پر دائر ہوا ہے کہ اُسنے قرآن مجید کی آیتون سے بذریعہ ایک اشتہار مطبوعہ کے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا تو پہر مولوی عبد المجید فرخ جنہون نے اُس اشتہار کو قرآن شریف کے مطابق بیان کرکے اُس سے کم حصہ مسلمانون کے ورغلانے اور جوش دلانے مین نہین لیا وہ کیون گورنمنٹ کی گرفت سے بچا ہوا ہے بلکہ ارتکاب جرم مین دونون برابر ہین - خیر اس سے تو ہمین کچہہ غرض نہین جو کریگا وہ بہریگا مثل مشہور ہے چونکہ صاحب اڈیٹر اخبار عام اسپر خوشی سے بغلین بجا کر اور مولانا لیاقت حسین کی ان آیات جمع کردہ قرآن شریف کو جنمین گویا گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف ہونیکا اہل اسلام کو حکم دیا گیا ہے اور جنکے ترجمہ کے صحیح اور راست ہونیکے لئے مولوی عبد المجید صاحب فرخ کی تصدیق بہی درج کی ہے - اپنے نزدیک یہ لاجواب سوال کیا ہے کہ "مسلمان کیا کہتے ہین" سو اسکے جواب مین عرض ہے کہ مسلمان یہہ کہتے ہین کہ اگر وہ آیات کریمہ قرآن کریم کی آپ اپنے مضمون مین درج کردیتے تو پہر دکہلایا جاتا کہ مولانا لیاقت حسین نے اپنی عدم لیاقت سے محض شکم پروری کی خاطر آپ لوگون کو خوش کرنیکے لئے ایک دجل اختیار کیا ہے - نیز مسلمان یہ کہتے ہین کہ قرآن کریم مین اللہ جل شانہ نے اونکو یہ تعلیم دی ہے کہ یہود اور مشرکین یعنی بت پرست اہل ہنود وغیرہ تمہارے دشمن ہین - مگر انگریز لوگ تمہارے دوست ہین - پس تم انگریزون کو اپنے دل سے دوست رکہنا چنانچہ قرآن کریم کی یہ آیۂ کریمہ اسپر بصراحت دلالت کرتی ہے - قرآن کریم -

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَھُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَھُمْ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنْھُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُھْبَانًا وَّاَنَّھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ

سورۃ مائدہ رکوع ۱۴ پارہ ۷ - یعنی (اے پیغمبر) مسلمانون کے ساتہہ دشمنی کے اعتبار سے یہود اور مشرکین (یعنی ہندوؤن کو تم سب) لوگون مین بڑا سخت پاؤگے اور مسلمانون کے ساتہہ دوستی کے اعتبار سے سب لوگون مین اونکو قریب تر پاؤگے جو کہتے ہین کہ ہم نصاری ہین اور نصاری کا اتنا میلان اس سبب سے ہے کہ اُنمین علماء اور مشائخ ہین اور نیز یہ کہ یہ لوگ تکبر نہین کرتے -

اب اس حکم خداوندی سے یہ بخوبی ہویدا ہے کہ انگریز چونکہ باعلم ہین جسکا نتیجہ ہے کہ وہ متعصب اور متکبر نہین - کیونکہ تعصب اور عداوت اور تکبر نتیجہ جہل کا ہے - اسلئے مشرکین یعنی بت پرست اپنی جہل کیوجہ سے تکبر اختیار کرتے ہین جیساکہ ہنود اہل اسلام اور انگریزون کو خواہ وہ کیسا ہی شرافت اور وجاہت خاندانی رکہتا ہو - مگر پہر بہی اپنے سوا سبکو ہیچ کہتے ہیں اور یہ شرفا ہین باوجودیکہ نیوگ جیسے ناپاک حیا سوز اور شرافت کش مسئلہ کے عامل اور قائل ہین لیکن پہر بہی اس سخت بیحیائی کے اختیار کرنے سے جو کمینہ سے کمینہ قوم جو ہڑے تک بہی یہہ روا نہین رکہتی کہ اونکی بیاہتا بیوی اونکے بدر و اولاد حاصل کرنیکے واسطے کسی غیر سے ہمبستری کرے پہر بہی نہ انکی شرافت جائے نہ حیا و عزت پر داغ لگے حالانکہ ملیچ قوم وہی ہوسکتی ہے جس سے کہلی بیحیائی سرزد ہو اور اپنے مالک حقیقی سے جسنے اوسکو پیدا کیا رزق دیا اور اسکی پرورش کی پہر اپنی بدطینتی اور محسن کشی کی راہ سے اسکا احسان نہ مانے اور اسکا شریک ٹہرائے - اسیواسطے قرآن کریم نے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فرماکر ان ملیچون سے نفرت دلائی ہے پس ایسے نام کے مسلمان جو ایسے لوگون کے ساتہہ جن کو نجس جتلایا گیا ہے ہان مین ہان ملاکر اور تعلیم خداوندی کو پس پشت ڈالکر جو انکا ساتہہ اختیار کرتے ہین - وہ کوئی مولوی ہو یا ملا وہ ہرگز مسلمان نہیں کہلا سکتا - مختصر جبکہ مسلمانون کو خداوند کریم نے اپنے پاک کلام قرآن مجید مین یہی ہدایت فرمائی ہے کہ تم انگریز ہی سے جو تمکو دوست رکہیگی اور ہیں ...

تمہارے سخت دشمن ہیں چنانچہ واقعات نے اس امر کی شہادت دیدی ہے۔ کہ مسلمانون کی عزت و آبرو اور جان و مال کے محافظ انگریز ہی ہیں۔ جن کے پُرامن ظل حمایت مین اہل اسلام نہائیت آزادی سے اپنے فرائض مذہبی کو سرانجام دیتے ہین اور ہندو مسلمانون کے خون کے پیاسے ہین۔ خداوند کریم کا اہل اسلام پر یہ ایک خاص فضل ہے جو اوس نے ان لوگون کو حکومت نہین دی ورنہ ابہی تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ زمانہ سکہا شاہی مین جب اون کو ثروت۔ اور حکومت حاصل تھی۔ تو مسلمانون پر کس قدر جبر و ستم کئے گئے تھے۔ نماز کے لئے اذان دینے پر مسلمانون کو سخت سخت سزائین دی جاتی تہین۔ اگر کسی سے مادہ گاؤ کے کوئی ضرب اتفاقیہ اور نادانستہ کبھی لگ جاتی تہی۔ تو پہر کیا ان بیچارون کو قتل کیا جاتا تھا۔ اب بھی اس پُرامن حکومت مین جس صیغہ مین ہندو افسر ہین اور مسلمان ماتحت جو کچہ اون کا حال اُن افسران ہنود کے ہاتہون سے ہوتا ہے وہ اخباری دنیا پر پوشیدہ نہین ہے پس جبکہ انگریز مسلمانون کو دوست رکھتے ہین۔ بموجب فرمودہ قرآن کریم کے۔ تو پھر کیا مسلمانون کا فرض نہین ہے کہ اون کو دوست رکہین اور پہر جبکہ خوش قسمتی سے بھی انگریز شہنشاہ ہون۔ تو پھر اون کی اطاعت اور محبت اور بھی مسلمانون پر فرض ہوئی۔ اور قرآن کریم مین یہ بھی تعلیم دیگئی ہے۔ کہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے بدلہ احسان کا احسان ہی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو انسان کا شکرگذار نہین وہ خدا کا بھی شکرادا نہین کر سکتا۔ یہ تو ایڈیٹر صاحب کے سوال کا جواب ہے جو قرآن کریم نے خود اون کو دیا ہے۔ اور قرآن کریم نے قومیت کے بیہودہ فخر و تعلق کو مٹایا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنے تم مین قابل عزت و فخر و بلالحاظ قوم و وجاہت خاندانی کے وہ ہے جو اللہ جل شانہ کے نزدیک پرہیزگار ہے اور قرآن کریم نے ہی منجملہ سخت گناہون کے سخت تر گناہ جو خدا کے غضب کو بھڑکانیوالا ہے بغاوت قرار دیا ہے بغاوت خواہ خدا کے ساتھ اختیار کی جاوے یا بادشاہ وقت کے ساتھ۔ کیونکہ بادشاہ وقت کو ظل اللہ بناکر اس کی اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا ہے۔ اور جس طرح خدا اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے امور دینی مین بادشاہ وقت کی اطاعت کو منجملہ فرائض مذہبی ایک فرض اہل اسلام کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم مین ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یعنے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حاکمون کی جو تم مین ہون۔ غرض کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی متمم اور مکمل اور خاتم الکتب منجانب اللہ کتاب ہے۔ جو انسان کی تمام ضروریات زندگی کے لئے خواہ دینی ہون یا دنیاوی سب پر حاوی اور سب کی متکفل ہے۔ دنیا مین اور کوئی مذہب ایسا نہین ہے اور وید تو اس بارہ مین بالکل ناقص اور عاجز ہے۔ مسلمانون کو جہان اور تعلیم خداداری اور پاکیزگی نفس اور ہمدردی عام بنی نوع و نوع کی یعنی حق اللہ اور حق العباد کی رعائیت رکہنی کی دی ہے۔ وہان پولٹیکل تعلیم بھی ایسی دی ہے۔ کہ اگر وہ اس پر چلین۔ تو کبھی کسی نوع کا نقصان نہین اوٹہا سکتے۔ وید مین تو حق اللہ اور حق العباد کی تعلیم تو کیا پہلے انہین حقوق پر جس پر انسان کی فلاح و بہبودی دنیوی و اخروی موقوف ہے ہاتھ صاف کیا گیا ہے۔ حق اللہ سے گردانی اور انکار تو اس سے ظاہر ہی ہے۔ کہ اوس خالق الکل رب العلمین کو اپنے ذرہ ذرہ وجود کی خالقیت سے جواب دیا گیا ہے کہ وہ ہمارا خالق ہی نہین۔ اور حق العباد کی حق تلفی کے لئے نیوگ جیسا مسئلہ رکہا گیا ہے۔ پس جو قوم اپنے خالق اور رب کو جو احکم الحاکمین ہے۔ اپنے وجود کا خالق نہ سمجھے۔ اور جیسی کہ وہ ہستی قدیم سے ہے۔ اپنے آپکو بھی اس کی مانند قدیم سے ہی جانے۔ پھر وہ اپنی بڑی احسان فراموشی اختیار کرکے بادشاہ وقت کے احسانات اور مربیانہ شفقتون کے کب دلدادہ ہوسکتی ہے۔ وہ کسی قدر معذور بھی ہین۔ کیونکہ اون کو مذہبی تعلیم ایسی نہین دی گئی جو حق اللہ اور حق العباد کی رعائیت کو روا رکہین۔ ہر ایک مذہب مین بجز اسلام کے واقعات آئندہ کے بتلانے اور ان مہمات مین جو کسی زمانہ مین آئندہ پیش آنے والے ہون۔ اس مین اُس طریق کے بتلانے مین جس سے کہ اون پیش آمدہ مصیبتون کا نشانہ نہ بنے۔ اور خوشحالی کے ساتھ پرامن زندگی بسر کرے۔ ایسی تعلیم ہرگز ہرگز نہین ہے بلکہ ایسے تمام مذاہب جو اسلام کے خلاف ہین اس سے عاجز اور بالکل ساکت ہین جس سے وہ ایک مردہ بے جان کی مانند ہین اور قابل اس کی ہین۔ کہ اون کو زمین مین دفن کیا جائے۔ کیونکہ مُردہ نعش جس مین زندگی کی روح نہ ہو وہ بنی نوع انسان کو کیا فایدہ اور فیض بخش سکتی ہے۔ ہان اسلام ہی اور بے شک اسلام ہی ایک ایسا پاک و صاف اور کامل و مکمل و سچا مذہب ہے۔ جو زندگی روح اپنے اندر رکہتا ہے۔ جس مین ہر زمانہ کے لئے ہدایات اور اوس کے مفاسد اور خرابیون کا اظہار کرکے اس کے نجات یابی کا قانون بتلایا گیا ہے۔ اس لئے مین ضروری سمجھتا ہون کہ کتاب ترمذی شریف سے جو احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معتبر کتاب ہے۔ ایک دو حدیث ابواب الفتن سے نقل کرکے دکہلاؤن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح آخر زمانہ مین اوس شورش موجودہ کی خبر دیکر مسلمانون کو اس سے باز رہنے کے لئے ہدائیت فرمائی ہے۔

چنانچہ وہ احادیث شریفہ یہ ہین۔

حدیث شریف

عن عبد اللہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انکم سترون بعدی اثرۃً وامورا تنکرونہا قالوا فما تامرنا قال أدّوا الیہم حقہم واسالوا اللہ الذی لکم۔

یعنی روائیت ہے۔ عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم دیکہو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہین تم بُرا جانو گے پوچہا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے ہین۔ آپ ہم کو اس وقت مین فرمایا۔ آپنے دو تم حق اون کا (حاکمون کا) اون کے تئین اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے قولہ۔ دو تم حق اون کا یعنے حکام کا جو حق ہے مطلب یہ کہ اون سے کسی حال مین سرکشی نہ کرنا۔ اگرچہ وہ تمہارا حق تم کو نہ بھی دین پھر بھی ان کی اطاعت کرنا اور اپنے حقوق کے لئے اون سے جھگڑا نہ کرنا۔ بلکہ صبر کرنا اور اللہ سے مانگنا۔

حدیث شریف

عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یسالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حملوا وعلیکم ما حملتم۔ یعنی روایت ہے وائل بن حجر سے۔ کہ کہا اونہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک دو آپ سے پوچہتا ہون۔ پہر کہا اوس سائل نے خبر دیجئے مجہے اگر ہوین ہم پر ایسے حاکم۔ کہ نہ دیوین ہمارا حق اور طلب کرین ہم سے اپنا حق تو مین کیا کرون۔ فرمایا آپ نے

سنو تم اون کی بات اور اطاعت کرو ان کی کہ اُن پر ہے جو کچھہ اونہون نے اوٹہایا یعنے جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اوٹہایا۔ غرض یہ ہے۔ کہ اگر وہ تمہارا حق بہی نہ دین۔ تو اس حالت مین بہی تم اون کی اطاعت کرنا اور ان پر خروج مت کرو۔

علاوہ اس کے جیساکہ اس پُرفتن زمانہ مین عام طور پر رویہ اکثر ہندو اخبارات کا ہے کہ گورنمنٹ کے برخلاف ایسی حالتون مین (جبکہ باغیون کو سزائین دی جاتی ہین اور ان کی ایسی بے جا درخواستون کو جو یہ لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے کرتے ہین بمقتضائے مصلحت و حکمت رد کیا جاتا ہے) تو وہ زبان لعن طعن کی کہولتے اور توہین آمیز فقرات کا استعمال کرتے ہین۔ مگر مسلمانون کو اون کے ہادی کامل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے سب جنکی سبوان پر حکمت جاری ہے یہ تعلیم دی ہے کہ جس نے بادشاہ وقت کی توہین کی اللہ اس کو ذلیل کریگا دیکہو یہ ہے راہ سلامتی اور نجات کی۔ چنانچہ فرمایا حدیث شریف

عن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وھو یخطب علیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ۔

یعنے روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے۔ کہا کہ تہا مین ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑہتا تہا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابو بلال نے دیکہو ہمارے امیر کو پہنتا ہے لباس فاسقون کا۔ سو کہا ابو بکرہ نے چپ رہ کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین مین ذلیل کریگا اللہ اوسکو۔ چنانچہ اہل اسلام مین اس پر ہمیشہ عملدرآمد رہنے کے لئے آٹہوین دن ہر جمعہ کے خطبہ مین مسلمانون کو یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ جو بادشاہ وقت کی توہین کریگا گویا کہ اوس نے خدا کی توہین کی اور خدا اوس کو ذلیل کریگا۔ پس مولوی لیاقت حسین ہو یا حیدر رضا وغیرہ۔ جو اس حکم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کریگا اور گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف (جو ہماری محسن اور مُربّی ہے اور جسکی نسبت امام الزمان نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہے کہ وہ مسلمانون کو دوست رکہتی ہے۔) زبان لعن طعن کی کہولتا ہے وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہین ہے۔ کیونکہ قرآن کریم مین اللہ جلشانہ فرمایا ہے۔ کہ جو خلاف کریگا اللہ کے رسول کا وہ جہنمی ہے اور جہنمی کافر کو کہا گیا ہے اور وہ آیۃ کریمہ یہ ہے۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین لہ الھدٰی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولّی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا

اب جو لوگ مسلمانون مین سے خدا کے رسول کی ہدایت کے خلاف دوسرا راہ مشرکین کا اختیار کرتے ہین۔ وہ مسلمان نہین ہین۔ اور یہ بہی قرآن کریم مین آیا ہے۔ کہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کریگا خدا اوس کو سختی مین ڈالدیگا۔

اب حاصل کلام یہ ہے۔ کہ یہ احادیث جو اوپر ذکر کی گئی ہین۔ احادیث کی کتابون مین ابواب الفتن مین درج ہوئی ہین۔ جن مین آخر زمانہ کے متعلق پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ ایسا ایسا وقوع مین آئیگا اور اوس وقت یہ راہ نجات کا ہے کہ نہ ایسی شورش مین شامل ہو۔ جو گورنمنٹ وقت کے برخلاف ہو اور نہ اون لوگون کے ساتہہ شامل ہونا جو گورنمنٹ کی توہین روا رکہین۔ کیونکہ قانون الٰہی ہے کہ ایسے لوگون کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے۔ دیکہو یہ پیشگوئیان اس زمانہ مین کیسی کہلی کہلی واقعہ ہوئی ہین اور جن لوگون نے توہین گورنمنٹ کی راہ اختیار کی اون کو خدا نے کیسا ذلیل کیا ہے۔ چونکہ یہ واقعہ آخر زمانہ مین پیش ہونے والا تہا اس لئے مسلمانون کو ایسے امور سے جو اون کی ذلت اور تباہی کا باعث ہو پہلے سے بتلا کر روکا گیا ہے۔

اب جمیع مسلمانون کی خدمت مین (احادیث رسول مقبول صلعم کی سنا کر جو اون کے لئے مدار ایمان نجات ہے) عرض کرتا ہون۔ کہ فرقہ احمدیہ یعنی خادمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اپنے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم سے ایسے ہر ایک جلسہ سے خواہ کانگریس کے ہون یا کانفرنس کے یا حقوق طلبی کے سخت متنفر ہین اور ایسا کوئی احمدی نہین جو کسی جلسہ مین شمولیت رکہتا ہو۔ اور دیگر مسلمانان ہند بہی خدا کے فضل سے ایسے جلسون مین جو بغاوت کا رنگ اپنے اندر رکہتے ہین (جب سے کہ سر سید مرحوم نے مسلمانون کو اون کے ایسے مضامین پر (جنمین حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کو گلیڈسٹون وغیرہ کے نام سے نامزد کرکے اسی بنا پر ان کو گالیان دی گئی تہین۔ کہ یہ شخص گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور محبت کو سلطان روم پر فضیلت دیتا ہے) تنبیہ کرکے رہبری کی تہی کہ اس بارہ مین تمام مسلمانونکو حضرت مرزا صاحب کی پیروی اختیار کرنی چاہیئے۔) ایسی شمولیت روا نہین رکہتے ہین لیکن بہت سے مسلمان ابہی ایسے ہین کہ وہ اپنے حقوق کے لئے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے رہتے ہین اور ایسے جلسے کرتے ہین۔ جس مین بغاوت کو تو بالکل راہ نہین ہے بلکہ عجز اور انکساری سے اپنے مقاصد اور حقوق کی طرف گورنمنٹ کو مائل کرنا مدنظر ہوتا ہے۔

اس لئے پھر بہی مین اون کی خدمت مین نہائیت ادب سے ملتمس ہون۔ کہ جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے حکام سے کہ جو صرف اپنا ہی حق ہر حالت مین لین اور رعایا کا نہ دین روکا ہے۔ کہ ان سے اپنے حقوق طلب نہ کرو اور اون کا حق دو۔ اور ہر حال مین اون کی اطاعت کرو۔ تو پہر ایسی مہربان گورنمنٹ سے جو ہر طرح سے ہمارے حقوق کی حفاظت کرتی ہے اور ہماری فلاح و بہبودی کے لئے ہم کو ہر قسم کی آزادی دے رکہی ہے اور محض اہل ہند کے مفاد کے لئے اوس نے زرکثیر سے تعلیم گاہین مقرر کی ہین۔ اور ہر ایک علم کے حاصل کرنے مین ہم کو کوئی روک نہین ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اپنی جیب خاص سے وظائف تک حصول علوم کے لئے دینے مین کوتاہی نہین کرتی ہے تو پہر ایسی مربی و محسن گورنمنٹ برطانیہ سے حقوق طلبی کے لئے صدائین بلند کیون ہون۔ ہمکو وہ لیاقت اور قابلیت اختیار کرنی چاہیئے۔ جو گورنمنٹ کی توجہ کو خود اپنی طرف جذب کرے۔ جب تک یہ نہین۔ تو پہر چیخنا چلانا بالکل بے سود اور ایک بے ادبی کا طریق ہے۔ جس سے ہم کو ہمارے ہادی کامل نے روکا ہے۔

نہائیت ہی افسوس اور درد بہرے دل سے یہ ظاہر کئے بغیر نہین رہا جاتا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جو اپنی فیاضی اور مراحم خسروانہ اور نہائیت مہربانی سے جو آزادی اہل ہند کو اون کی بہبودی اور فلاح کے لئے عطا فرمائی تہی وہ اہل ہند کو ہضم نہ ہو سکی۔ کیون ہضم نہ ہو سکی ہم واقعات نے اسپر شہادت دی ہے۔ کہ ابہی وہ اوس کے اہل نہ تھے۔ کیونکہ ان مین وہ تمیز اور قابلیت پیدا نہین ہوئی تہی۔ کہ اوس کو کسی موقعہ اور محل پر استعمال کرین۔

سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے۔ آہ آہ ہماری ہندو بھائیوں کو اہل ہند بہبودی کیلئے جو جوش طوفان کی صورت میں اونکے دماغون مین موجزن ہوا تو اس صورت مین کہ جس سے کشتی قوم کو ایک ہی ہوا ہی طمانچہ سے غرق آب کر دیا اور اب بھی اس غرق شدہ کشتی کے نکالنے کا فکر نہین ہے بلکہ اسکے ساتھ ہمدردی کی راہ سوجھی ہے تو ایسی کہ جو باقیماندہ قوم ہے وہ بھی اس گرداب بے تمیزی مین پڑ کر قعر دریا مین جا پڑے کیونکہ اسطرح غرق شدہ قوم سے ملنا تو نصیب ہو جائیگا۔ بس اگر ان بہی خواہان قوم کی یہی توجہ مبذول رہی تو آج نہین کل یہ ساری کا سارا بیڑا غرق ہو نیکو ہے۔ کاش یہ لوگ سوچین اور ملک پر رحم کرین۔

پہلا رسپارہ مین ہندو کیا کہتے ہین۔ کہ الیسی پاک تعلیم جسپر چلکر انسان بے لوث زندگی ہر زمانہ مین امن اور چین کے ساتھ بسر کر سکے اور انکو انکے مذہب نے دی ہے۔ اگر وہی ہے تو پھر یہ کانگریس کا فضول جھگڑا۔ جو ایسی پاک تعلیم کے مخالف ہے۔ قابل احتراز و اجتناب کیون نہین سمجھا جاتا جسمین قوم کا لکھو کہا روپیہ بھی برباد جا رہا ہے اور اب تک باوجود بربادی قوم کے روپیہ کا اسکا مفاد قوم کیلئے اس سے زیادہ ثابت نہین ہوا کہ اسنے ملک مین مختلف صورتون اور لباسون مین بغاوت کی آگ کو بھڑکا کر اہل ہند اور حکام وقت کو دقتون مین ڈالدیا ہے اور اس پر امن و امان ملک مین بدامنی کو پھیلا دیا ہے حکام وقت سے عجز اور انکساری کے ساتھ ایک حد تک اپنے حقوق مانگنے بیجا نہ تھے لیکن ان حقوق کو نمرد وار طور پر دھمکیان دیکر اور سرکشی اختیار کر کے امید حصول کی رکھنا یہ اس کانگریس کا ہی کام اور فہم و ذکا ہے۔ ہان اسوقت صاحب ایڈیٹر اخبار رام سے ایک سوال کرینگے اور جرأت ہوئی ہے۔ اس پارہ مین جو ہندو کیا کہتے ہین" کہ یہ مضمون موجودہ اور اس قسم کے خیالات جو گورنمنٹ برطانیہ کیلئے سدراہ خاطر نہین ہین بلکہ انکے دفع کرنیکے لئے گورنمنٹ برطانیہ کو ایک فکر دامنگیر ہو گیا ہے انکا وجود اس کانگریس بننے سے پہلے بھی اس ملک مین موجود تھا یا اس کانگریس کے بعد ہی (جو ملک ہند کے بہبودی اور فلاح کیلئے قایم ہوئی ہے) اسکا وجود ظہور پذیر ہوا ہے۔

اور ہندو کیا کہتے ہین۔ جبکہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کو ایسے خیرخواہ اور فرمانبردار ہین تو پھر ان باغیون کی سزا پر جنکو بعد ثبوت سزائین دیجاتی ہین (بجائے خوشی کے کہ ایسے شریر لوگ سزائین پاکر دوسرے اس قسم کے خیالات رکھنے والون کیلئے موجب عبرت ہون تاکہ وہ ان خیالات سے باز آجائین تو ملک مین پھر دوبارہ امن قایم ہو) اور رنجیدہ ہو کر گورنمنٹ کے مظالم کا ذکر اور باغیون کی اس امداد در روغن کیلئے جلسہ کیون کرتے ہین اور اونکی امداد مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت کا بھی نہین کیا جاتا۔ اس کیا مقصد ہے۔ کیا یہی ہے۔ کہ اور جو لوگ ایسے شرانگیز خیالات رکھتے ہین اور ابھی کسقدر پردہ مین مخفی ہین وہ بھی مرد میدان بنکر ظاہر ہون تاکہ یہ عزت کا تاج انکے سر پر بھی مزین فرمایا جاوے۔

ہندو کیا کہتے ہین۔ جن باغیون کو بعد تحقیقات کامل حکام اعلے نے عبرتناک سزائین دی تھین اور پھر بنظر ترحم خسروانہ موقعہ سالگرہ مبارک شہنشاہ بر جبکہ قدیم سے رسم ہے کہ کچھ قیدی رہا کئے جاتے ہین۔ اور یہ رہائی اونکی محبت کے وجہ کو نہین دیجاتی ہے تو پھر اس قسم کے رہا شدہ قیدیون کو اہل کانگریس نے جو تاج رکھا ہے وہ کن حسن خدمات کے عوض مین ہے کیا یہی خدمت ہے کہ انہون نے گورنمنٹ کا خوب مقابلہ کیا ہے۔ کیونکہ شکست و فتح نصیبون سے ہے۔ دلے اے میر۔ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا۔

خاکسار ایک احمدی

رسید زر

نمبر ۲۴۳ شیخ محمد الدین صاحب ۸
نمبر ۲۴۳ بابو عبدالعزیز صاحب للعہ
نمبر ۲۴۹ بابو حمید رمل صاحب صہ
نمبر ۸۱۴ منشی مہر الدین صاحب ۸
نمبر ۷۳ میان عنوان الدین صاحب ۸
نمبر ۱۵۴ میان فضل الدین صاحب للعہ
نمبر ۱۵۲۳ چودہری حسن علی صاحب ۸
نمبر ۵۵ بابو شاہ دین صاحب صہ
نمبر ۲۵۵ میر اکبر صاحب صہ
نمبر ۵۶ پیر بخش صاحب للعہ
نمبر ۱۵۱۱ چوہدری غلام سرور صاحب للعہ
نمبر ۱۴۱۴ نصیر خان صاحب للعہ
نمبر ۳۰۲ مرزا غلام حسنین صاحب للعہ
نمبر ۱۴۶۸ راجہ شیر محمد صاحب للعہ
نمبر ۷۰۰ منشی احمد علی صاحب ۸
نمبر ۵۸۹ منشی محمد الدین ۸
نمبر ۱۸۲۲ بابو علی حسن صاحب عہ
نمبر ۹۰۸ مولوی امام علی خانصاحب ۸
نمبر ۹۱۶ شیخ محمد افضل صاحب ۸
نمبر ۱۰۷۹ شیخ نیاز محمد صاحب ۸
نمبر ۵۹۱ صالح محمد صاحب للعہ
نمبر ۱۵۱۴ ابو محمد عبداللہ صاحب ۸
نمبر ۱۶۷۸ قاضی حامد بن صاحب ۸
نمبر ۷۶۰ شیخ سخاوت علی صاحب ۸
نمبر ۱۵۵ مولوی محمد ابراہیم صاحب للعہ
نمبر ۱۷۰ حکیم غلام محی الدین صاحب للعہ
نمبر ۶۰۵ منشی محمد عثمان صاحب ۸
نمبر ۱۳۵۰ غلام مرتضی خانصاحب للعہ
نمبر ۱۱۶۹ غلام رسول صاحب للعہ
نمبر ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب للعہ
نمبر ۱۸۵۵ منشی عبدالرحیم صاحب ۸ر
نمبر ۱۳۲۴ عبدالعزیز صاحب للعہ
نمبر ۱۹۰۷ میان الہ دو ہا، صاحب للعہ
نمبر ۱۷۸۵ بابو غلام رسول صاحب ۸
نمبر ۷۶۷ حافظ عبدالکریم صاحب للعہ
نمبر ۲۷۴ چوہدری محمد حسین صاحب للعہ
نمبر ۱۴۹۸ برکت علی صاحب للعہ
نمبر ۲۹۰ وزیر محمد صاحب للعہ
نمبر ۱۱۱۱ منشی غلام رسول صاحب ۸
نمبر ۲۹ میان حبیب الرحمن صاحب صہ
نمبر ۸۲۲ عبدالرحمن صاحب للعہ
نمبر ۲۴۴ منشی فیاض علی صاحب ۸
نمبر ۵۷ منشی عبدالعزیز صاحب ۸
نمبر ۱۵۲۴ حبیب اللہ صاحب ۸
نمبر ۲۱۹ محمد بن خلیل صاحب خیمہ دوز

پہلا احمدیہ وفد

صدر مقام سلسلہ احمدیہ کی اہم بڑہتی ہوئی ذمہ واریون اور ضرورتون مین سے مدرسہ کے واسطے نئی خرید کردہ زمین پر ایک عمارت بنانے کے لئے چندہ کی تحریک حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنی چٹھی مین کر چکے ہین۔ جو کہ ۱۳ فروری ۱۹۱۰ء کے اخبار بدر مین شائع ہوئی ہی۔ اس کے جواب مین سب سے اوّل جماعت احمدیہ انبالہ اور پہر جماعتہائے فیروزپور کپورتھلہ نے بڑی مستعدی کے ساتھ فوراً چندہ کی فہرست کہولی انبالہ کی جماعت کے افراد نے ایک ایک ماہ کی آمدنی اس مد مین دی ہے سوائے ایک دوست کے جس نے ۵۰ دیا ہے۔ یہ ایک بہت ہی قابل قدر نمونہ ہے۔ لاہور کی جماعت نے بھی قریب دو ہزار روپے کے چندہ جمع کر لیا ہے اور ہنوز ساری جماعت مین چندہ کی فہرست نہین پھری اُمید ہے۔ کہ اسی طرح دوسری جماعتین بہی اس اہم قومی ضرورت کے واسطے روپے جمع کرنے مین مصروف ہون گی۔ لیکن جس قدر کثیر روپیہ عمارت کے واسطے درکار ہے اوسکو مدنظر رکھہ کر قوم کے بعض بزرگ دوستون نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ چند ایک دوست ایک ڈیپوٹیشن کیصورت مین باہر نکلین اور چندہ جمع کرین اس ڈیپوٹیشن کیواسطے جو نام تجویز کئے گئے ہین وہ خود ایسے ہین کہ قوم اون کے واسطے کیا کچھہ کرنے کو طیار ہے یا ہوسکتی ہے۔ اس کے لکھنے کی مجھے ضرورت نہین۔ وہ اسمائے مبارک یہ ہین۔

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز

خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ۔ وکیل قوم

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب 〃

میان چراغ الدین صاحب رئیس لاہور

میان معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور

اس وفد کا پروگرام سردست یہ تجویز ہوا

پروگرام

یہ وفد ۲۸ فروری ۱۹۱۰ء کی شام کو سات بجے امرتسر پہونچیگا۔ اور ۲۹ فروری کی دوپہر کو روانہ ہوکر کرتارپور سٹیشن سے ۲۹ ہی کو کپورتھلہ پہونچکر کام کریگا۔ یکم مارچ تک وہان قیام ہوگا۔ یکم کو وہان سے واپس ہوگا

۸ مارچ ۱۹۱۰ء کو لائل پور۔ ۱۴ مارچ کی شام کو گجرانوالہ۔ ۱۵ مارچ کی صبح کو راول پنڈی۔ راولپنڈی سے اُسی روز شام کو روانہ ہوکر ۱۶ مارچ صبح مردان اور پھر اسی رات کو پشاور پہنچیگا۔

درخواست دُعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ تعلیم الاسلام کے انٹرنس کے طلباء احمدی جماعت سے درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ ان کیلئے دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل وکرم سے امتحان مین کامیاب کرے۔ اور ایسے ہی دین کے امتحان مین بہی اپنی رحمانیت سے مفلح کرے۔ اور دین کا سچا خادم وحامی بنادے۔ والسلام

طلباء کے نام یہ ہین

فضل الدین۔ عبد الرحمن خواجہ۔ ولی اللہ شاہ۔ گوہر الدین عبد العلی۔ فیض احمد۔ عبد الحق۔ عبد الحمید فخر الدین۔ غلام حسین۔ محمد امجد حسین۔ محمد صادق عبد الرحمان امرتسری۔ عطاء محمد۔ عبد الرحمن بھیروی محمد جمیل۔

طلباء مدرسہ

تلاش فرزند

محمد مسعود ولد مستری حسن الدین ساکن سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ گھر سے بھاگ گیا ہے عمر ۱۶ برس۔ گندمی رنگ۔ ناک لمبی۔ قد آور جوان جو صاحب پائین مستری کو آگاہ کرین۔ اوس کی والدہ سخت پریشان ہے۔

طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے

جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین آپکے سکول تعلیم الاسلام کے طلبائے فسٹ سیکنڈ اور تھرڈ مڈل سے التجاء کرتا ہون کہ وہ اس شعر پر اپنے اپنے جواب مضمون لکھکر میری طرف ارسال فرماوین جس طالب علم کا مضمون اچھا ہوگا اور اتفاق رائے سے دلچسپ ہوگا مین اوسکو ایک نفیس کتاب اور ایک روپیہ نقد انعام دونگا۔ شعر یہ ہے۔ ؎

لکھا ہے بوعلی سینا نے زر سے۔
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہے

عبد المجید احمدی۔ سٹونگ روڈ۔ بلوچستان

ایڈیٹر مرقع

مطلع رہین۔ کہ فروری کے مرقع متعلق حل چیستان کا جواب تشحیذ نمبر ۲ مین چھپا ہے۔ ذرا صبر کرین۔ ؎

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت۔
وای غریم فی التقاضی غریمھا۔

بشارت احمد

اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند سطور اپنے گوہر بے بہا اخبار بدر مین درج فرماکر مشکور فرماوین۔

ہمارے شہر مین ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تشریف آوری پر اس قدر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ تمام جماعت احمدی ایک جگہ جمعہ پڑہتی ہے اور جمعہ مسجد معماران مین پڑہایا جاتا ہے۔ یعنے حضرت حکیم الامۃ کی مسجد مین۔ اور نمازین تین چار صفون سے زیادہ احمدی بہائی ہوتے ہین اور ایک ایک صف مین بیس پچیس آدمی آتے ہین کوئی قریباً ایک صد کے آدمی آکر نماز پڑہتے ہین اور خدا کے فضل وکرم سے ایک بڑی رونق ہے۔ جو آجتک کبھی بہی اس مسجد مین اس قدر آدمی نماز جمعہ مین شامل نہین ہوئے اور جمعہ ڈاکٹر صاحب پڑہاتے ہین۔ جو عجیب معارف قرآنکریم کے بیان فرماتے ہین۔ نیز ۴ دفعہ سے بہی زیادہ جلسے احمدی جماعت کے ہوچکے ہین۔ جس مین سوائے احمدی جماعت کے غیر احمدی بہی کچھہ نہ کچھہ شامل ہوتے ہین اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کو ہمارے بھیرہ کی جماعت کیواسطے بشارت ہی کرکے بھیجا ہے اور واقعی ہماری جماعت احمدی بھیرہ کیواسطے بشارت احمد ہوئے۔ غرضکہ اسم بامسمی ہوئے مین ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون اور سچے دل سے ان کیواسطے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اون کو دین و دنیا مین مالا مال کرے اور دن بدن اون کی عزت افزائی ہو۔ یہ بہی عرض کردینا مناسب سمجھتا ہون۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے تشریف لانے پر مریضون کی تعداد پہلے سے قریباً دوگنی شفاخانہ مین ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک مریض کیساتھہ بہت نرمی سے پیش آتے ہین اور مرض کی بہت اچھی طرح سے تفتیش کرتے ہین بلکہ مریضون کیواسطے بہی بشارت ہے دن بدن مریضون کا رجوع بڑھ رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاص و محبت اور مرضی کی تفتیش کرنے مین ہر ایک آدمی اون کا ثنا خوان ہے خدا نے ہمارے شہر کی بہبودی کے لئے ہر ایک طرح بشارت کرکے بھیجا ہے خدا تعالیٰ اونکو ہمیشہ اسم بامسمی رکھے اور دین و دنیا [illegible]

مفصلہ ذیل کتب و رسائل مندرجہ قیمت پر دفتر بدر سے خرید یاوین

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابون مثل سیف چشتیائی و ہ ورائی کو زیر نظر رکھا گیا ہے۔ اور بطور ضمیمہ "و عاد الدین منو سلکم" پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس مین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کیجاتی ہے "مینے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے قرآن پڑھتے پڑھتے مل کے توارد اور ترا قیض کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو اس نے عمدہ طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہ تھی۔ بہت سے مضامین نئے بھی ہین جو مؤلف کی جودت طبع اور رسائی فہم کی کافی دلیل ہین۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہوکر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر تحفہ سے مرہون منت کیا ہے۔ بلکہ اپنی ناگزیر اور مرد آزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین۔ عبد الکریم

یہ کتاب ۸ قیمت علاوہ محصولڈاک پر دفتر بدر سے مل سکتی ہے

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آیندہ جو نظمین جمع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکین۔ قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بادلائل ذکر ہے۔ صرف دو ۲ جلدیں باقی ہین۔ قیمت مجلد ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپیہ کو بھی گران نہین۔ قیمت ۱ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت فی جلد ۱ر

نظم مستوراۃ مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

جہام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

کاسر احمدی الاؤ اد والے۔ قیمت ۱ر

آنہ وکشنری طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

کاسر احمدی غلام رسول والے۔ قیمت ۱ر

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دل بہت اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا طبیعت مین تکان معلوم ہوتی اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بینی طرف کے ہوتے جاتے ہین۔ انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے سوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون۔ ان گولیون سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین ہیں تجربہ ہین از زیادہ مقوی اور دوا کوئی نہین آئی۔ میری بچہ پر بہت سے نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھے ایسی

راقم۔ محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک ریاستہائے راجپوتانہ سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے۔ یہ گولیان تمام نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ یعنی دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہین اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہین۔ انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کے لئے گھنٹون کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہوجاوے گی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت بلکہ پوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۰ چار روپیہ بیس گولی عہ۔ علاوہ برین اور بھی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت عمدہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہین۔ از ان جملہ سرمہ عجیب۔ و تنسیا [illegible] ریتہ۔ انکھون سے پانی جاری رہنا و سیج بین اور خفیف سا [illegible] بے نظیر ہے۔ قیمت تولہ عہ۔ دوائی صوفداک یعنی قرص [illegible] سفوف جریان دو ہفتہ کے لئے عہ۔ سفوف مفرح [illegible] جسمین ترشی ڈکار رہتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بے کل اور بہمین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو۔ اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

پتہ۔ خوشخط سعہ حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہون۔ محصولڈاک و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم محمد دین احمدی
صدانہ دیسنگہ۔ گجرانوالہ

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور
خریدار نمبر ۵۴
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

جلد ۷	ای جہان منتظر خوش باش کاندر دستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ بروز جمعرات	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	نمبر ۹
قیمت از معدن ... قادیان میں ...	مورخہ ۲ صفر ۱۳۲۶ علی صاحبہا التحیۃ	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ مینجر میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل	والسلام مطابق ۵ - مارچ ۱۹۰۸ء	قیمت از غربا و طلبا و غیر مذاہب ... گورنمنٹ ...
	سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا		دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا	

ضروری اطلاع دوبارہ

ناظرین - اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائیٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے - کہ کم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جاوے - اب تک تو یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینجری بھی مین ہی تھا یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط وکتابت سب میرے سپرد تھین جسکو مین محرر کی امداد سے پورا کرتا تہا لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام مین نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری مین حرج واقع ہونے لگا الحمد للہ اب یہ نقص دور ہو جاویگا اور اس وقت سر دست پروپرائیٹر صاحب میان معراج الدین عمر نے خود ہی مینجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینجر کے وہ تمام کام انتظام اخبار کا کرین گے اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑہا دیگا جو شاید سر دست مناسب نہ ہو لیکن تاہم پروپرائیٹر صاحب نے اخبار کی اصلاح کی خاطر جہان اور بہت سے خرچ اوٹہائے ہوئے ہین بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر - اس خرچ کو برداشت کرنا منظور فرمایا ہے اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آئندہ کوئی رسید زر یا خط وکتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق - ایڈیٹر کے) نام نہین ہونی چاہیئے۔

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط وکتابت پر صرف الفاظ **مینجر بدر** لکھنے چاہئین - ہان جو مضمون اخبار مین چھاپنے کیلئے ہون وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئین لیکن ایسے خطوں پر بہی میرا نام نہین ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئین - نام **ایڈیٹر بدر**

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائین گے تاکہ انتظام مین سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی ہو سکے - **محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان**

ڈائری

القول الطیب

ایک مخلص بھائی نے اپنا قصہ سنایا کہ ایک نواب پلست نے جو شیعہ ہے ان سے آپکے بارے میں چند سوال کئے اور ان کے میں نے یہ جواب دئے۔

مرزا صاحب کا آل نبی کے بارے میں کیا عقیدہ ہے ہم سنتے ہیں کہ وہ اون کی توہین کرتے ہیں۔

اونہوں نے جواب دیا۔ کہ اون کا ایک شعر ہے ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

دوم یہ کہ یزید کے بارے میں اون کی کیا رائے ہے اونہوں نے یہ شعر پڑھا ؎

ہر طرف کفر است جوشان ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

جب اس طرح کوئی اعتراض کا موقعہ نہ پایا۔ تو پوچھا۔ کہ تم ان کے ماننے والوں کو کیا سمجھتے ہو اونہوں نے کہا کہ جو مہدی موعود کے مخالفین کو سمجھنا چاہئے اور جو کچھ اہل سنت و شیعہ سمجھتے ہیں پوچھا کہ رسالت کے مدعی ہیں۔ اونہوں نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے۔ ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

اسپر دوسرے روز فرمایا۔ کہ اس کی تشریح کر دینا تھا۔ کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔ جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں اون کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیئے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہدیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے جبھی تو لایخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ اصل میں یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اوسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کیطرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اوس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے۔ جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آ جاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ جو سچ نکل آتا ہے یہ اسلئے تا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کر سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دئے گئے۔ پس ہم سمجھ نہیں سکتے۔ کہ یہ کس بات کا دعوے کرتے ہیں۔

آپکو سمجھانا تو یہ چاہیئے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں۔ ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا۔ تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔ آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیئے۔ صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں۔ کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آ جاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہیئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرع تو شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہونچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیئے۔

فرمایا۔ آریہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کی زندگی پوتر نہیں تھی۔ یہ اون لوگوں کی سخت غلطی ہے کیونکہ پاک ناپاک ہونا بہت کچھ دل سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا حال سوائے اللہ کے اور کسی کو معلوم نہیں۔ پس پاک وہ ہے جس کے پاک ہونے پر خدا گواہی دے۔ دیکھو ابوجہل نے مباہلہ کیا تھا۔ کہ جو ہم میں افسد للقوم اور اقطع الرحم ہو۔ اوسے ہلاک کر۔ وہ اسی روز ہلاک ہو گیا ایسا ہی خسرو پرویز۔ وہ تو خدا کی بات ہے خود اوس کے گھر میں ایک شخص نے آنحضرت صلعم کے ایک غلام سے مباہلہ کیا۔ مدت مقررہ کے اندر مرکر گواہی دے گیا۔

پھر اوسی آریہ نے لکھا ہے۔ کہ الہامی کتاب وہ ہے جس سے اسکے اعلیٰ درجہ کے اخلاق ظاہر ہوں۔

فرمایا۔ یہ سچ ہے اور اس میں بھی اسلام ہی کی فتح ہے یہ آریہ اللہ کے رحیم و غفور ہونے کے قائل نہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی مقدمہ میں پھنس جائے۔ تو یہ دل سے چاہتا ہے کہ خواہ میں نے قصور کیا مجھے حاکم بخشدے۔ جس کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کی فطرت چاہتی ہے۔ کہ اسکا حاکم غفور رحیم ہے پھر باوجود اس کے اسکی اسی صفت سے انکار ایک ہٹ دھرمی ہے۔

مدینۃ المہدی

یہ بات اب مسلم ہو چکی ہے۔ کہ دنیا میں اگر کوئی مقام دارالامان کہلانے کا مستحق ہے تو وہ میرے سید و مولیٰ مسیح مطاع ومطاع کا مکان ہے جہاں خدا کی رحمت کے فرشتے ہر وقت نازل ہوتے رہتے ہیں۔ پس اس کے متعلق جو خبر ہوگی وہ بہت اثر ہوگی۔

مخدومی مولانا احسن امروہی ایک ماہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں امید ہے وہاں بھی مولویصاحب تبلیغ و اشاعت دین متین میں مصروف ہوں گے۔

اس ہفتہ حاجی فضل حسین صاحب شاہجہانپوری جو یہاں قریباً دس سال سے مقیم تھے۔ وفات پا گئے۔ اچھے صالح بزرگ تھے مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔

۳۔ مارچ بوقت عصر فرمایا۔ کوئی تحریری بیعت کرے یا ہاتھ پر۔ اس میں چنداں فرق نہیں۔ بلکہ اکثر حصہ ہماری جماعت کا وہی ہے جس نے تحریر کے ذریعے بیعت کی ہے مطلب تو یہ ہے۔ کہ جو اقرار کیا ہے۔ اس پر ثابت قدم رہیں صاحبزادہ عبداللطیف کابلی کی مثال موجود ہے۔ کہ جان دیدی۔ مگر اپنی بات کے پکے رہے دوسری طرف بعض ملاں ہیں جو یہیں لکھتے ہیں۔ کہ ہماری مسجد چھینی جاتی ہے حالانکہ یہ ایک معمولی بات ہے۔ ارض اللہ واسعۃ اللہ تعالیٰ کو رزاق سمجھیں۔ تو پھر کوئی مشکل نہیں پیش آتی۔

خطبۂ نکاح

(رقم زدہ ایڈیٹر صاحب الحکم)

جو حضرت حکیم الامت نے صاحبزادی صاحبہ مبارکہ بیگم کے نکاح کی تقریب پر ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء ۵۶ ہزار مہر پر نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوا مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له

و

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ۔ اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۔ بسم الله الرحمن الرحيم

(خطبہ مسنونہ کی آیات پڑھیں)

نکاح ۔ نام ہے اوس تقریب کا جب کسی عورت یا لڑکی کو کسی مرد کے ساتھ رشتہ یا عقد کیا جاتا ہے اس میں اولاً اللہ تعالیٰ کی رضامندی دیکھ لی جاتی ہے کہ اوس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہے یا نہیں؟ پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضابطہ اور عملدرآمد کے موافق ہے یا نہیں؟ پھر لڑکیوں کے ولی کی رضامندی ضروری ہے اگر ولی رضامند نہ ہوں اور پھر کوئی نکاح ہو تو ایسے نکاح بدیوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور اون کے نتائج خراب اور ناگوار ہوتے ہیں ایسا ہی لڑکوں اور لڑکیوں کی رضامندی بھی ضروری ہے ان پانچ رضامندیوں کے بعد گویا نکاح ہوتا ہے اور اگر ان میں کسی ایک کی بھی نارضامندی اور مخالفت ہو تو پھر اوس میں مشکلات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ پانچ رضامندیاں کیا ہیں گویا حق سبحانہ تعالیٰ کی اجازت یعنے ان رشتوں میں نہ ہونے کی ممانعت کی گئی ہے۔ آپ کے مہبط وحی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل درآمد والعیون اور طرفین کی رضامندی کے بعد جب ایک فریق منظور کرتا ہے اور دوسرا اوس کو قبول کرتا ہے تو یہ نکاح ہوتا ہے۔

قسم قسم کی بدیوں اور شرارتوں کو روکنے کے لیے اعلان اور خطبہ نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی اعلان نکاح میں دوست دشمن کو خبر ہو جاتی ہے اور اوس سے بہن بھائی ایک دوسرے کی تعلیمات سے آگاہی ہو جاتی ہے دعاؤں وراثتوں اور جائیدادوں کے حصے ہیں ان میں کوئی دقت پیدا نہیں ہوتی۔ اور خطبہ کے کئی اغراض ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ عربی زبان کی حفاظت ہو یہ زبان ایسی زبان ہے جس کے ساتھ دین اور رسول اور قوم رسول کا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب اسی زبان میں ہے۔ اس کتاب کی حفاظت کے مختلف سامان اور ذریعے ہیں ان میں سے ایک اس زبان کی حفاظت بھی ہے اسلئے کہ مسلمانوں کے تمام عظیم الشان کاموں سے تعلق ہے اون کے دینی تعلیم اور نماز ۔ اقرار باللسان حج ۔ روزہ ۔ زکوٰۃ میں رشتہ بمعاملات میں نکاح سب سے بڑا کام ہے۔ تمدنی امور میں تجارت اور زراعت بھی اعلیٰ کام ہیں۔ ان سب امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ صحابہ ۔ تابعین ۔ تبع تابعین ۔ ائمہ دین اور اولیاء امت ۔ سلف صالحین اور حضرت امام الزمان نے کچھ نہ کچھ الفاظ عربی زبان کے لازمی قرار دیئے ہیں مثلاً اقرار باللسان میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

امام صاحب جب بیعت لیتے ہیں تو بہت سے عربی الفاظ بیان فرماتے اور معاہدہ لیتے ہیں۔ عربی کے الفاظ کی سنت متوارثہ کو مجدد الوقت نے بیعت کے الفاظ اور معاہدات میں لازم رکھا ہے۔ عورتوں کی بیعت میں بھی میں نے سنا ہے ایسا ہی کرتے ہیں اور مردوں کی بیعت میں تو دیکھا ہے۔ اقرار باللسان کے بعد اعلیٰ شان کی چیز نماز ہے۔ اگر کسی نے ضائع کی تو اوس نے اپنا دین ضائع کیا اور سچ تو یہ ہے کہ کفر اور اسلام کا تفرقہ اسی میں واقع ہوا ہے اس کا سارا ہی حصہ دیکھ لو سوائے اس حصہ کے جو انسانی ضرورتوں اور حاجتوں اور مشکلات کے لیے دعاؤں کا ہے اس کے لئے امام نے اجازت دی ہے کہ اپنی زبان میں دعائیں مانگ لو اور اوس سے پہلے امام **ابو حنیفہ** نے بھی اجازت دی ہے مگر پھر بھی اگرچہ ضرورتاً اپنی زبان میں دعاؤں کی اجازت تو دی ہے لیکن مسنون دعاؤں کے ساتھ عربی کو ضائع نہیں ۔ یہ اجازت نہیں دی کہ

نماز اپنی زبان میں پڑھو

ایسا ہی حج میں لبیک اللہم لبیک ۔ لا شریک لک وغیرہ کلمات عربی میں ہیں۔ جمعہ کے خطبے عیدین کے خطبے تم سنتے ہیں۔ ایک حصہ عربی میں ہوتا ہے۔ اسی طرح صدقہ کے متعلق جو دعائیں ہیں وہ عربی میں ہیں اسی طرح ہر ایک کام میں یہاں تک کہ بول و براز کے وقت کے لئے بھی ایک حصہ عربی کا رکھا ہے۔ ایسا ہی خطبہ نکاح جو والوں سے پہلے کے لئے لازمی ہے اوس میں بھی عربی کا ایک حصہ رکھا ہے۔ بنو امیہ نے عربی زبان کی وسعت اور حفاظت میں بڑی کوشش کی کہ انہوں نے اپنی سلطنت میں اس کو مادری زبان بنا دیا۔ یہاں تک الجزائر ۔ مراکش اور فاس میں اس کو مادری زبان ہی بنا دیا۔ مشرق میں البتہ یہ دقت رہی کہ درباری زبان فارسی کو بڑھاتے بڑھاتے اصلی زبان کا درس تدریس مشرق سے مفقود ہو گیا۔ میں نے بارہا کوشش کی ہے کہ اگر عام مسلمان اور خاص کر ہماری امام کی جماعت روزمرہ کے کاموں کے عربی الفاظ یاد کرے تو قرآن شریف کا ایک حصہ یاد ہو جاوے گا۔ لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اس طرف بہت کم توجہ ہے اور جو یہاں رہتے ہیں وہ بھی پوری توجہ نہیں کرتے۔ **لغات القرآن** جو یہاں چھپی ہے ایک مفید اور عمدہ کتاب ہے جو بڑی محنت سے لکھی گئی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ حضرت امام نے بھی اوس کی تعریف کی ہے لیکن اوس کی طرف توجہ نہیں کی گئی اس کتاب سے فائدہ اٹھایا جاوے تو قرآن شریف کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

غرض

قرآن مجید کی حفاظت کا ایک ذریعہ عربی زبان کی حفاظت بھی ہے اور اس کی طرف مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیئے اور خصوصاً ہماری جماعت کو بہت متوجہ ہونا چاہیئے۔

میں نے اس نکاح کی تقریب پر اسی سنت متوارثہ پر عمل کرنے کے لئے عربی زبان میں خطبہ پڑھا ہے مگر دقتیں ہی ایسی ہیں کہ نہ خطبہ سننے کی ضرورت۔ نہ کہنے کا موقعہ ایک طرف حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اون کو ہم سنانے نہیں آئے بلکہ

انہی سے سننے آئے ہیں

پس اگر میں تصریح کروں تو میرا نفس مجھے ملامت کرتا ہے ان جو کچھ میں عرض کروں گا یا کہہ رہا ہوں یہ محض

حضرت امام کے حکم کی تعمیل ہے

عربی زبان کی تائید میں اس لئے کہا ہے کہ اس متوارث سنت کو تمہارے کانوں تک پہنچاؤں جس سے رسول کی زبان

محفوظ رہے اور ہم قرآن کریم کی ارفع اطیب زبان میں ترقی کریں

اب اس کے بعد میں ان کلمات کا آسان ترجمہ سناتا ہوں جو ابھی میں نے پڑھے ہیں۔

اللہ جل شانہ چونکہ رب ہے اور بے مانگے اس نے نعمتیں دی ہیں۔ اور پھر مقدرت قوت اور استطاعت بھی اس نے دی ہے اور اس امکان سے جو لیمکنن [illegible] اس نیت سے جو پاک نتیجہ مرتب ہوں اس کے فضل سے ہوتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] رحم [illegible] بلا مبادلہ ہے۔ اور وہ رحم جو بامبادلہ ہے [illegible] سے ان سب نوازشوں اور مہربانیوں پر نگاہ کر کے بڑا عمیا دل سے [illegible]

الحمد للہ

یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ مومن جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے کیا بجا طور سے کہ اس کو پیدا کیا ہے اور یہ ایک عظیم الشان انعام انسان پر ہے کیونکہ ساری خوشیاں اور خوشحالیاں اس کے وجود ہی [illegible] پیدا ہو پھر پیدا بھی اپنے رب کے ہاتھ سے ہوا جو بتدریج کمالات تک پہنچاتا ہے۔ چونکہ دونوں الفاظ حمد کا متعلق ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اظہار کرتے ہیں [illegible] ٹھیرا تے [illegible] ہو جملہ [illegible] نہیں [illegible] محبت کرتے نبیوں اور [illegible] سے روزگار [illegible] [illegible]

رب تذرنی [illegible] من الکفرین دیارا

فی الحقیقت ان پر [illegible] نفوس کی حیاتی بھی [illegible] ہے کہ انسان کو [illegible] جہان [illegible] کرنے کے باوجود [illegible] نکاح کا ایک [illegible] ہے جس سے ایک [illegible] ان تعلقات کی بنا پر رشتہ [illegible] پیدا ہوتا ہے۔

[illegible]

تعلقات داماد [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہوتے یہی بات ہے کہ .... [illegible] اور داماد کے ساتھ ہو سکتا ہے [illegible] سارا جہان بھی شریک نہیں ہو سکتا مگر اللہ تعالیٰ سے

شعوب اور قبائل

بنائے ہیں۔ اور قوم و قوم بنا کر محبت کے تعلق [illegible] وسیع کر دیا [illegible] جو لوگ [illegible] کرتے اعاذ [illegible] جن [illegible] قومیں پہنچی ہیں [illegible] جاتے ہیں [illegible] مختص و مختصی [illegible] جاتا ہے [illegible] یہ تعلقات [illegible] ہیں اور اس [illegible] بیج [illegible] سے [illegible] ہر [illegible] قسم [illegible] اور والا مضمون بیان [illegible] اختیار [illegible]

[illegible]

[illegible] عجیب [illegible] ہے [illegible] تو [illegible] رشتے ہوتے ہیں اور ان [illegible] حضرت امام کے حکم سے موقع ملتا ہے [illegible]

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

کروں اس لئے [illegible] پر ہی حمد الٰہی کرتا ہوں میں جوں تو عجیب [illegible] کرتا ہوں مگر اس وقت [illegible] بیان کی ہر اور [illegible] نہیں ہے۔ یہ توفیق اور فضل اللہ ہی کی مدد سے ملتا ہے۔ [illegible]

استعینہ

ہم اسی کی مدد چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی مدد ہی شامل حال ہو تو بات بنتی ہے [illegible] واعظ میں ریا معصیت۔ دنیا طلبی پیدا ہو سکتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر عاجز مخلوق کو اپنا معبود اور محبوب بنا لیتا ہے جب اس کے دل میں مخلوق سے اپنے کلام اور وعظ کی داد کی خواہش پیدا ہو۔ وعظ کے لئے یہ امر [illegible] مہلک [illegible] میں [illegible] ہوں اور اسی کے [illegible] کرتا ہوں کہ اس [illegible] اپنے فضل [illegible] مجھ مخلوق سے [illegible]

یہ بات بڑی یاد رکھنی [illegible] تعالیٰ کی [illegible] [illegible] ایک وقت [illegible] اور بدی کی میزان اور [illegible] کثرت [illegible]

[illegible] تو [illegible] بدیاں زیادہ ہوں [illegible] چونکہ بدی ہے اور [illegible] اپنے پہل سے [illegible] جب [illegible] کی توفیق اور جوش پیدا [illegible] اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت [illegible] [illegible] کہ بدیاں [illegible] استغفار اس سے [illegible]

استغفار

اللہ تعالیٰ [illegible] اور [illegible] اس قسم کے ہیں کہ انسان [illegible] اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضلوں [illegible] جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے۔ اور خدا [illegible] کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو وہ غلطی اور کمزوری اس [illegible] روک ہو جاتی ہے اور [illegible] فضل اور انعام سے محروم کیا جاتا ہے اسلئے [illegible] کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی تعلیم کے ساتھ استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ رکھا ہے۔ ہمارے امام کی تعلیمات میں جو [illegible] ہیں۔ استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ پچھلی کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا سہواً غرض ما قدم و ما اخر جو نہ کرنے کا کام آگے کیا اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا ہے۔ اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری نارضامندیوں کو واعلم بالاعلم کے نیچے رکھ کر اور آئندہ کے لئے غلط کاریوں کے بد نتائج اور بد اثر سے مجھے محفوظ رکھ اور آئندہ کیلئے ان بدیوں کے جوش سے محفوظ فرما یہ ہیں مختصر معنے استغفار کے پھر ایک۔ اور بات بڑی قابل غور ہے۔ حضرت امام نے اس

زمانہ امن کے لحاظ سے نوح [illegible] حضرت نوح نے جب اپنی قوم کو وعظ کی اور خدا [illegible] سے پہنچایا تو کیا کہا۔ استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدرارا۔ ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا۔

استغفار کے برکات اور [illegible] حضرت نوح علیہ السلام نے انسانی ضروریات کی جتنی بیان فرمائے ہیں غور کرکے دیکھو تو کیا ان کو [illegible] کی ضرورت دنیا میں نہیں ہے؟ [illegible]

استغفار [illegible]

امن کے زمانہ میں چیزوں میں گرانی ہوتی ہے اور یہ امن کے لئے لازمی امر ہے۔ نادان کہتا ہے۔ ایک وقت روپیہ کا من بھر گیہوں ہوتا تھا۔ اب پانچ سیر بھی مگر وہ نہیں سمجھتا کہ وہ زمانہ امن کا نہ تھا اس لئے تبادلہ تجارت کے لئے لوگ گھر سے مال نکال نہ سکتے تھے۔ اور جب امن ہوتا ہے۔ تو تبادلہ اشیا کی وجہ سے اموال بڑھ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی خوبیاں بھی بڑھتی ہیں۔ غرض استغفار ایسی چیز ہے جو انسان کی تمام مشکلات کے حل کے [illegible] طور پر ہے اس لئے خدا کی حمد اور اس کی استعانت کے لئے

استغفار کرو

مگر استغفار بھی اس وقت ہوتا جب اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو [illegible]

ونؤمن بہ

اور ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ جمیع صفات کاملہ سے موصوف اور تمام برائیوں سے منزہ ہے۔ وہ اپنی ذات میں اپنے صفات میں اسماء اور افعال میں واحد لاشریک ہے۔ وہ اپنی ذات میں یکتا صفات میں بے ہمتا اور افعال میں لیس کمثلہ شیء ہے۔ [illegible] پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنی رضا مندی اور نارضامندی کی راہوں کو ظاہر کرتا رہا ہے اور ملائکہ کے ذریعہ اپنا کلام اپنے نبیوں اور رسولوں کو پہنچاتا رہا ہے اور اس کی بھیجی ہوئی کتابوں میں آخری کتاب قرآن شریف ہے جس کا نام فضل اور شفا۔ رحمت اور نور ہے۔ اور آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں اور اب کوئی نبی اور رسول آپ کے سوا نہیں ہو سکتا۔ اس وقت ہی جو آیا وہ آپ کا

غلام ہو کر آیا ہے

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا یہ خلاصہ ہے۔ ایمان باللہ جب

کامل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو اس لئے یہ [illegible]

ونتوکل علیہ

اور ہم اللہ تعالیٰ پر [illegible] توکل کرتے ہیں [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] [illegible] اس لئے [illegible] ثمرات اور نتائج ضرور حاصل [illegible] بد نتائج [illegible] انسان بڑی غلطی [illegible] کھا جاتا ہے جب وہ اس اصل کو بھول جاتا ہے اعمال اور اس کے نتائج کو ہرگز ہرگز [illegible] سعی اور کوشش کو ترک نہیں کرنا [illegible] کبھی ہو مگر اصل بات یہ ہے کہ انسان [illegible] پر پوری اطلاع نہیں رکھتا اور [illegible] بدیوں میں ایسا مبتلا ہو جاتا ہے۔ جو [illegible] ہو جاتا ہے اور اصل مقصد سے دور جا پڑتا ہے۔ شیطان انسان کو عجیب عجیب راہوں سے گمراہ کرتا ہے اور نفس ایسے دھوکے دیتا ہے اس لئے یہ تعلیم دی۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات

اعمالنا۔ یعنے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ بڑی پناہ اور [illegible] اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ ہے جو ساری قوتوں اور قدرتوں کا مالک ہے اور ہر نقص سے پاک اور ہر کمال [illegible] موصوف ہے

کس [illegible] پناہ چاہتے ہیں۔ من شرور انفسنا انسان کی اندرونی بدیاں اور شرارتیں اس کو ہلاک کرتی ہیں۔ [illegible] میں [illegible] ہو جاتا ہے اور [illegible] غفلت [illegible] بدنظری اور [illegible] ہوتا ہے [illegible] اور غضب کو اختیار کرتا ہے [illegible] چھوڑ کر [illegible] وضع کا پابند ہوتا ہے۔ غرض یہ نفس کا شر عجیب قسم کا شر ہے۔ اس کے پنجہ میں گرفتار ہو کر انسان بدی [illegible] ہو جاتا ہے اور ہر شخص کو اس کے [illegible] [illegible] رنگ میں اور یہ ہے جیسے انسان کو اپنے رنگ میں غرض عجیب عجیب امتحان ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ ایسا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نعوذ

پر ختم فرمایا ہے اس لئے کبھی انسان کو غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

نفس کا شر اور اعمال کا شر اور اس کے بد نتائج ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان نہ آ جاوے۔ تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور پھر کوئی اس سے بامراد نہیں کر سکتا اور نہ بچا سکتا ہے۔ [illegible] اعمال اور نیکی کے ثمرات [illegible] ہوسکتے ہیں ایسے شخص کو جب وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں [illegible] ہے کوئی ہلاک نہیں کر سکتا اس لئے فرمایا۔ [illegible] [illegible] کی تعلیم ہے۔

ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

یہ کلمہ شہادت اور اصل عظیم الشان اصل ہے کہ [illegible] سوا کوئی اپنا مطلوب و محبوب اور مطاع [illegible] ہاتھ۔ پاؤں۔ غرض کل جوارح اور اعضاء [illegible] کی فرمانبرداری [illegible] خوف اور امید مخلوق سے [illegible]

اللہ تعالیٰ کے فرمان بردار بنیں اور اس کے حکم کے مقابل کسی اور کے حکم کی پروا نہ کریں۔ فرمانبرداری کا اثر اور امتحان [illegible] کے وقت ہوتا ہے۔ ایک طرف قوم اور رسم و رواج بلاتا ہے۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اگر قوم اور رسم و رواج کی پروا کرتا ہے اور کسی بات کی پروا کرتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ پر سچا ایمان رکھتا ہے اور اس کا فرمانبردار ہے۔

اور یہی عبودیت ہے۔

قرآن مجید نے اسلام کی یہی تعریف کی ہے۔

من اسلم وجہہ للہ وھو محسن

سچی فرمانبرداری یہی ہے کہ انسان کا اپنا کچھ نہ رہے اس کی آرزوئیں اور امیدیں اس کے خیالات اور افعال سب کے سب اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور فرمانبرداری کے نیچے ہوں۔ [illegible] تو یہ ایمان [illegible] پھر [illegible] سلطان [illegible] خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اور [illegible] بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں چونکہ [illegible] مکالمہ الہیہ کے ذریعہ الٰہی رضامندیوں کی خبر [illegible] اگر کسی کو ہو بھی تو اس کی وہ [illegible] نہیں ہوتی جو خدا تعالیٰ کے مامورں اور مرسلوں کی وحی کی ہوتی ہے

اور خصوصاً سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جس سے دنیا میں
آگے پیچھے ہزاروں ہزار ملائکہ [illegible] ہوسکے میں آنکھ
کا آنا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور وہی مقتدا اور
[illegible] کہ جب سے اللہ تعالیٰ
کی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ ہوا اسکو
[illegible] تین پڑی ہیں ان میں عام لوگوں کو نصیحت ہے کہ
نکاح کیوں ہوتے ہیں اور نکاح کرنیوالوں کو کن امور کا لحاظ رکھنا چاہئے
مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے معدوم سے بنایا ہے اور یہ شان
ربوبیت ہے نکاح بھی ربوبیت کا ایک مظہر ہے اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ
یہ آیت [illegible] کا ابتداء ہے اس سورۃ میں معاشرت کے اصولوں اور
میاں بیوی کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے یہ آیتیں نکاح کے خطبوں میں
پڑھی جاتی ہیں اور غرض یہی ہوتی ہے کہ تا ان حقوق کو مدنظر رکھا
جاوے اس سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے یاایھا الناس سے شروع کیا ہے
الناس جو انس سے تعلق رکھتا ہے تو میاں بیوی کا تعلق اور نکاح کا
تعلق بھی ایک انس ہی کو چاہتا ہے تاکہ وہ اجنبی وجود متحد فی الارادۃ
ہو جائیں غرض فرمایا۔ لوگو! تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے رب سے ڈرو
وہ رب جس نے تم کو ایک جی سے بنایا ہے اور اسی جنس سے تمہاری بیوی
بنائی اور پھر دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں۔
خلق منھا زوجھا سے یہ مراد ہے کہ اسی جنس کی بیوی بنائی اس کے بعد
اتقوا ربکم جو فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کی اصل غرض
تقویٰ ہونی چاہئے اور قرآن مجید سے یہی بات ثابت ہے نکاح اس لئے
ہے کہ انسان احصان اور عفت کے برکات کو حاصل کرے مگر عام
طور پر لوگ اس غرض کو مدنظر نہیں رکھتے بلکہ وہ دولتمندی حسن
وجمال اور جاہ وجلال کو دیکھتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ علیک بذات الدین بہت سے لوگ خط وخال میں
محو ہوتے ہیں جن میں جلد تر تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کے
قول کے موافق تو سات سال کے بعد وہ گوشت پوست ہی
نہیں رہتا مگر عام طور پر لوگ جانتے ہیں کہ عمر اور حوادث کے ماتحت خط و
خال میں تغیر ہوتا رہتا ہے اسلئے یہ ایسی چیز نہیں جس پر انسان محو
ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی اصل غرض تقویٰ
بیان فرمائی ہے۔ دیندار ماں باپ کی اولاد ہو دیندار ہو پس تقویٰ
کرو اور رحم کے فرائض کو پورا کرو میں تمہارے لئے نصیحتیں کرتا ہوں
یہ تعلق بڑی ذمہ داری کا تعلق ہے میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے نکاح جو
اغراض حسب پر ہوتے ہیں ان سے جو اولاد ہوتی ہے وہ ایسی
نیک نہیں ہوتی جو اس کی روح اور زندگی کو بہشت کرکے دکھلائے
ان ساری خوشیوں کے حصول کی جڑ تقویٰ ہے اور [illegible]

[illegible] ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رقیب ہونے پر ایمان ہو
چنانچہ فرمایا۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا۔ جب تم یہ یاد رکھو گے
کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے تو ہر قسم کی بے ایمانی و بدکاری
کی راہ سے جو تقویٰ کی راہ ہے بھٹکنے سے بچو گے

دوسری آیت یہ ہے۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا
قولا سدیدا [illegible] اس میں بھی اللہ تعالیٰ تقویٰ [illegible] فرماتا
ہے اور ساتھ ہی حکم دیتا ہے کہ پکی باتیں [illegible] بات
بھی ایک عجیب چیز ہے جو گاہے مومن اور گاہے کافر بنا دیتی ہے
معتبر بھی بنا دیتی ہے اور بے اعتبار بھی کر دیتی ہے اسلئے حکم ہوتا ہے
کہ اپنے قول کو مضبوطی سے نکالو خصوصاً نکاحوں کے معاملہ میں
اس معاملہ میں پوری سوچ بچار اور استخارہ سے کام لو اور پھر مضبوطی کر
اسے عمل میں لاؤ جب تم پوری کوشش کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ
ہوگا۔ یصلح لکم اعمالکم۔ تمہارے سارے کام اصلاح پذیر
ہو جائیں گے تمہاری غلطی کو جناب الٰہی معاف کر دیں گے کیونکہ جب
تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ وار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے اور اگر
نافرمانی ہو تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ ان معاملات نکاح میں
عجیب عجیب کہانیاں سنائی جاتی ہیں اور دھوکہ دیا جاتا ہے
خدا تعالیٰ ہی کا فضل ہو تو کچھ آرام ملتا ہے ورنہ چالاکی سے کام کیا ہو
اور دنیا میں بہشت نہ ہو۔ پھر فرمایا ہے بہت لوگ [illegible]
کے لئے تڑپتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اصل بات تو یہ ہے کہ جو اللہ اور
رسول کا مطیع ہوتا ہے وہ [illegible] حقیقی [illegible]
پھر اسی معاملہ میں تیسری آیت ہے۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ
ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ اس تیسری آیت میں بھی تقویٰ
کی تاکید ہے کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو اور ہر ایک جی کو چاہئے کہ بڑی
توجہ سے دیکھے کہ کل کیلئے کیا کیا ہے جو کام ہم کرتے ہیں ان کے
نتائج ہماری مقدرت سے باہر چلے جاتے ہیں اسلئے جو کام اللہ کیلئے
نہ ہوگا تو وہ سخت نقصان کا باعث ہوگا لیکن جو اللہ کیلئے ہے تو
وہ ہمہ قدرت اور غیب دان خدا جو ہر قسم کی طاقت اور قدرت رکھتا
ہے اسکو مفید اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دیتا ہے یہ سب باتیں تقویٰ
سے حاصل ہوتی ہیں اسوقت جو مجمع ہے میں اس کی خوشی کا اظہار
کروں تو بعض نادان بدظنی کریں گے مگر بدظنیاں تو ہوتی رہتی ہیں مجھے ان
کی پرواہ نہیں اور میں کسی رنگ میں مخلوق کی پرواہ کرنا اپنے ایمان کے
خلاف یقین کرتا ہوں یہ امر اخلاص اور اسلام کے خلاف ہے پس
میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ اس تقریب کیوجہ سے مجھے بہت ہی
خوشی ہے اور کئی رنگوں میں خوشی ہے نواب محمد علی خان میرے
دوست ہیں یہ نہ سمجھو کہ اس وجہ سے دوست ہیں کہ وہ خان صاحب یا
نواب صاحب یا رئیس ہیں مجھے کسی دنیوی غرض کیلئے ایک تنکہ

سے بھی کم وقعت کبھی [illegible] وہ خوب جانتے ہیں اور موجود ہیں مجھے
ان [illegible] کبھی بھی نظاہری طور پر
[illegible] ایک زمانہ ہوا میں نواب صاحب
[illegible] اور اب کوئی غرض
[illegible] کا تعلق
[illegible] سعادت اور فخر انکی خوش قسمتی اور
[illegible] ایک بزرگ [illegible] علیہ الرحمۃ ایک
[illegible] کے فضل کا
نتیجہ [illegible] ہے کہ آج محمد علی خان کو سلطان دین نے
اپنی لڑکی دی ہے یہ اس بزرگ کی [illegible] وہ خوش قسمت ہیں یہ میرا
علم ہے اور ایمان بتاتا ہے کہ وہ حضرت سعد جہاں سے زیادہ خوش
قسمت ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ میرا کون قوم سے ہے مگر میرا علم بتاتا ہے
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد ہوں حضرت عمر میرے جد امجد بڑے مہروں
کو پسند نہیں کرتے تھے مگر ایک مرتبہ جب ایک عورت نے کہا قناطیر المقنطرہ
بھی ہو تو خدا نہیں روکتا تو عمر کون روکنے والا ہے اس پر حضرت عمر نے
فرمایا کہ عمر سے تو مدینہ کی عورتیں بھی افقہ ہیں۔ پس ایک فاروقی کے منہ کو
اس وقت ۵۶ ہزار کے مہر کو خفیف سمجھنا ضرور قابل غور ہے کیا میرے
جیسے آدمی کا مہر اتنا باندھا جاسکتا ہے جس نے آیا تو کھا لیا کپڑا مل گیا تو
پہن لیا [illegible] کا مہر اسی حیثیت کا ہے جیسا کہ آنحضرت صلعم نے ایک موقعہ پر ایک
صحابی کو کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے اس نے جواب دیا نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ
جا لوہے کی انگوٹھی ہی سہی آخر اس نے اس سے بھی انکار کیا اور کہا کہ
صرف [illegible] تو اس کا مہر بما معک من القرآن۔ فرمایا۔ فقہاء
نے اس پر اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تیری
قرآن دانی کے بدلے اور بعض کہتے ہیں قرآن کی تعلیم دینے کیلئے
بہرحال مہروں کا اندازہ انسان کے حالات پر ہوتا ہے۔ چار سو درہم
یا دو سو درہم یا پانسو تنکا سلطانی یہ کوئی شرعی حدود یا قیود نہیں ہیں
پس جو لوگ کل کی بات کو غور سے سوچتے ہیں ان کو اور بھی مشکلات
ہوتے ہیں۔ بہرحال حضرت صاحب نے تمام امور کو مدنظر رکھ کر
۵۶ ہزار مہر تجویز فرمایا ہے۔ اور میری اپنی سمجھ میں یہ مہر ان
حالات کے ماتحت جو خوانین کے ہاں پیش آتے ہیں کچھ بھی
نہیں اور بہت تھوڑی رقم ہے تاہم حضرت صاحب نے بڑی
رضامندی سے اس مہر پر مبارکہ بیگم کا نکاح کر دینا قبول
فرمایا۔ اس سے یہ اجتہاد نہیں ہو سکتا کہ نور دین جیسے کا بھی
یہی مہر ہو۔ مہر حالات کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد
ایجاب و قبول ہوا اور حضرت اقدس نے دعا فرمائی۔

مسجدین ہین یا کہ شوالے؟

اسد تعالےٰ نے کسی ملک اور قوم کو اس نعمت سے خالی نہین چھوڑا۔ کہ اس مین اوس کا کوئی رسول آیا ہوا اور اوس نے اپنا پیغام توحید پہنچایا ہو۔ لیکن انسان کی عادت ہی کچھ ایسی ہے کہ جب ایک فرستادہ خدا کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تو اوس سے ہدایت یافتہ قوم رفتہ رفتہ اس ہدایت سے دور جاتی ہوئی راہ مستقیم سے بالکل الگ ہوکر خود اپنے ہادی کی تصویر بھی ایسی بُری کھینچنے لگتی ہے۔ کہ دوسرون کے واسطے بجائے رغبت کے تنفر کا موجب ہو۔ یہ حال اہل ہنود کا اس وقت تہا۔ جب کہ ہدائیت کا سورج اور نورون کا نور سرزمین عرب مین چمکا اور اپنی ہدائیت کی پرزور کرنون سے تمام جہان کو روشن کر دیا۔ اوس وقت ہندوستان کا ملک ایک بت خانہ تہا۔ یا بُت خانون کا عجائب گہر تہا جدہر جاؤ۔ اور جس شہر مین نظر ڈالو۔ کوئی جگہ عبادت الٰہی کے واسطے نظر نہ آتی تہی۔ ہر طرف پتھرون کے بُت اور ان کے پجاری نظر آتے تھے۔ خانہائے بتان نے ایسا ہجوم کیا کہ خانہ خدا کے واسطے کوئی جگہ ہی خالی نہ رہی تہی۔ اور اہل ہند کے دل و دماغ مین بتون کی تعظیم اس درجہ تک گہر کر گئی تھی۔ کہ مصلحان زمانہ نے سوائے بت شکنی اور بت خانون کے مسمار کرنے کے ان کی درستگی کا کوئی اور علاج نہ دیکہا۔ بُت پرست ایک موحد کے سامنے بول ہی کیا سکتا ہے۔ اور اگر بولے۔ تو پہلے ہی قدم مین اس کے واسطے شکست فاش ہے۔ اس بات کو دیکھ کر ہند کے پجاریون یہ سوچا۔ کہ اگر ہماری قوم نے مسلمانون کے ساتہہ خلط ملط کیا۔ تو ہمارا کام سب خراب ہو جائیگا۔ توحید کے دلائل قوی اور زبردست ہین اون کے سامنے ٹھہرنا مشکل۔ برہمنون اور پوجا پاٹھ کرانے والون کی روزی بند ہو جائے گی بھوکے مرین گے۔ مشرکون کے خیالات ایسے ہی ناقص ہوتے ہین۔ خدا پر توکل کہان لگے تدابیر کرنے کہ جس طرح سے ہو ہندؤن کو مسلمانون کے ساتہہ میل جول سے اور مذہبی بات چیت کرنے سے ہٹاؤ۔ ایسی تجاویز کرو۔ کہ مسلمانون کو معلوم ہی نہ ہونے پائے۔ کہ ہم کیا عبادت کرتے ہین اور کس طرح کرتے ہین یہ سوچ سمجھ کر انہون نے چھوت چھات کا .. مسئلہ بنایا۔ مسلمان کے کپڑے سے کپڑا نہ لگنے پائے ورنہ تمام کپڑے ناپاک اور اشنان واجب مسلمان جس کھانے کو ہاتہہ لگائے وہ کہانا حرام۔ بت خانے کے صحن مین مسلمان کا قدم پڑے تو تمام زمین اور مکان بھرشٹ۔ اگر کوئی برہمن کسی مسلمان کے سامنے وید کو پڑہے تو وہ سیدہا نرگ کو جائے غرض ہر طرح سے اپنے مذہب کو اور مذہبی خیالات کو پوشیدہ رکھنے کی تدابیر کی گئین تاکہ نہ اون پر کوئی روشنی پڑے اور نہ اون کی بدشکلی کا دوسرون پر اظہار ہو باوجود اس کوشش کے ہزارون لاکہون۔ ہندو مسلمان ہوئے۔ اور اب تک ہو رہے ہین۔ اور دن بدن اسلام ترقی پر ہے۔ اور ہندو مذہب تنزل مین ہے۔

یہ حالت صرف اہل ہنود پر واقع نہین ہوئی۔ بلکہ ہر ایک قوم جب کہ وہ خراب حالت مین پڑتی ہے اور اوسکو تنزل شروع ہوتا ہے۔ تو اوسے ایسی ہی باتون پر سہارا لینا پڑتا ہے۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مگر تنکا کیا خاک سہارا دیگا۔ جس نے تنکے کا سہارا لیا وہ خود ہی ڈوبا۔ اور بیچارے تنکے کو بھی ساتہہ لے ڈوبا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بعد خلقت نے دین عیسوی کی طرف رجوع کیا تو اوسوقت یہودیون کے علماء نے بھی یہی چال اختیار کی تہی۔ کہ کوئی عیسیٰ کے پاس نہ جائے کوئی عیسائیون سے ملاقات نہ کرے۔ عیسائیون کو اپنے عبادت خانون مین نہ آنے دو۔ یہ کرو۔ وہ کرو۔ نتیجہ کیا ہوا۔ یہودی دن بدن ذلیل و خوار ہوتے گئے اور عیسائی دن بدن ترقی کرتے گئے۔ یہان تک کہ عیسائیون کی تعداد کروڑون تک پہونچ گئی اور یہود تہوڑے سے ذلیل اور پست حالت مین رہ گئے جیسا کہ آج تک دکھائی دیتے ہین۔

آج اس زمانہ مین جبکہ پھر حکمت الٰہیہ کا تقاضا ہوا کہ نور توحید زور سے زمین پر چمکے اور سب طرف خدا کے بندے اس کی عبادت مین مصروف ہون اور خدا تعالیٰ نے انوار احمدیہ کا سورج سرزمین پنجاب سے چڑہایا۔ اور اس کی شعائین نہائیت تیزی کے ساتہہ ہر چہار طرف پہیلین تو تسا قسم کے مشرکین کو اپنے آبار و اجداد کیطرح پیٹ کی فکر پڑی۔ اور مسلمانون کے علماء نے بھی ہنود اور یہود کی پیروی کے سوائے کسی اور بات مین اپنے لئے راہ نجات نہین دیکھی۔ جب اونہون نے دیکھا کہ احمدیون کے دلائل ایسے سچے اور زبردست ہین کہ جب انسان سنتا ہے تو اوسے ضرور ماننے ہی پڑتے ہین اور اس طرح سے تو سب لوگ احمدی بن جائینگے پھر ہماری بیہودہ باتون کو کون سنیگا تو پہلے احمدیون پر کُفر کا فتویٰ لگایا جب دیکھا کہ اس سے بھی کام نہین چلتا۔ اور احمدی جماعت دن بدن بڑہتی جاتی ہے اور غیر احمدی کم ہوتے چلے جاتے ہین تو اب گھبرا گر اور جھنجھلا کر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ احمدیون کو اپنی مسجدون مین نہ آنے دو۔ ان کو یہان نماز نہ پڑھنے دو۔ یہ کافر ہین اور کافر بھی ایسے زبردست کہ اگر ان کا پاؤن مسجد مین پڑ جائے تو مسجد کی صفین بھی کافر ہو جاتی ہین اور جلانے کے قابل ہو جاتی ہین اور اگر اون کا ہاتہہ لوٹے کو لگ جائے تو لوٹا بھی کافر ہو جاتا ہے اور توڑ دینے کے قابل ہو جاتا ہے کیا زبردست کُفر ہے اور کیسا طاقتور ہے اور کیسی تاثیر اسکو عطا کی گئی ہے۔ کہ جہان ہمیشہ سے مسلمان نماز پڑہتے تھے اور صدہا سال سے جو مسجد مسلمانون کے مبارک قدوم سے متبرک ہو رہی تہی اوس سارے تبرک کو ایک کافر نے اپنا پاؤن چھوکر مٹا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عیسائی آئے تہے بطور مہمان۔ آپنے ان کو اپنے ہان جگہ دی کھانا کہلایا۔ ہر طرح سے اون کی خاطر کی۔ اور لوازمات میزبانی کے بجالائے۔ جب اون کا گرجا کرنے کا دن آیا۔ تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم ہماری مسجد مین گرجا کر دو۔ اپنی جگہ اپنی عبادت بجا لاؤ۔ ایک وقت تو وہ تہا کہ عیسائی مسلمانون کی مسجد مین۔ اور مسجد بھی نبوی اپنی عبادت کرے تو مسجد کا کچھہ بگڑتا نہین اور ایک وقت یہ ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی جو کلمہ گو ہے قبلہ کیطرف مونہہ کرکے نماز پڑہتا ہے۔ نماز بھی وہی پڑہتا ہے جو باقی سب مسلمان پڑھتے ہین دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دین کی اشاعت مین مصروف ہے۔ مسلمانون کے سردار احمدؐ کیطرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ اگر وہ اون کی مسجد مین داخل ہو جائے۔ تو مسجد ناپاک ہو جاتی ہے۔ ؎

ببین تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

مگر بات یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کا دین پختہ تھا۔ عیسائی کیا عیسائی کا بابا بھی ہوتا تو آنحضرت صلعم کے سامنے مسلمان ہو جاتے اور محمدی احمدی بننے کا سوائے اوس کو چارہ نہ تہا۔ چہ جائیکہ وہ مسلمانون پر کچھہ اپنا اثر ڈال سکتا۔ لیکن اب ان مسلمانون کے پاس وہ پُر زور اسلام نہین بلکہ کچھہ بھی نہین۔ ہندؤن کی طرح ان کا مذہب بھی اب ایک کچا تاگا رہ گیا ہے۔ جو کہ احمدی کی شکل دیکھنے سے ٹوٹ

ڈٹ جاتا ہے۔

حال مین ہمارے معزز دوست داروغہ عبدالمجید خان صاحب انسپکٹر مظفر نگر بمعہ اپنے رفقاء مولوی عبدالخالق ... گلزار خان صاحب و محمد سلیمان صاحب حضرت کی زیارت کے واسطے تشریف لاتے ہوئے راستہ مین ... بازار مین ٹھہرے تھے۔ وہ وہان کا واقعہ سناتے ہین کہ ہم لوگون ... کے پاس جو مسجد مین نماز کے واسطے گئے۔ تو وہان کے ملان یا اس کے جانشین ... تھا۔ فرمایا کہ تم مسجد کے اندر مت گھسو اور ... لوٹے کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ باہر بورڈ لگا ہے۔ ... احمدیان کو یہان نماز پڑھنے کی اجازت نہین ... ہمارے دوستون نے وہان نماز نہ پڑھی کسی اور ... پڑھ لی۔ اس تذکرہ مین داروغہ صاحب نے کیا خوب فرمایا کہ جب احمدی لوگ ان لوگون کے نزدیک کافر ہین تعجب ... ایک کافر نماز پڑھنے کو آتا ہے۔ تو وہ اسے ... کہتے مین کہ تو نماز نہ پڑھ۔ کافر اگر مسجد کیطرف متوجہ ہو اور نماز پڑھنا چاہے۔ تو مسلمانون کیواسطے ایک خوشی کا مقام ہونا چاہیئے۔ کہ کافر ہو کر نماز پڑھتا ہے خدا کے آگے سجدہ کرتا ہے نہ کہ اوس کے ساتھ لڑنے کو آمادہ ہو جائین۔ کہ تو وضو کیون کرتا ہے۔ نماز کیون پڑھتا ہے۔ مسجد کے اندر کیون آتا ہے۔ ہمارے پانی کے برتن کو کیون ہاتھ لگاتا ہے۔ حیف ہے اون لوگون کی حالت پر جو حضرت امام مسیح موعود کی مخالفت کے خیال سے خود اسلام کو ترک کر رہے ہین۔

سنا کرتے تھے۔ کہ ولی اللہ کا دشمن رفتہ رفتہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اب اس کی حقیقت بھی معلوم ہو گئی۔ کہ وہ خارج ہونا کس طرح سے ہوتا ہے بات یہ ہے۔ کہ ولی اللہ کی تمام باتین صدق اور راستی پر مبنی ہوتی ہین اور اوس کے مخالف مخالفت کے غلو مین اوس کی ہر ایک بات مین اوس کے برخلاف کرتے ہین اور کچھ نہین سوچتے کہ یہ بات اچھی ہے یا بری۔ جو بات ولی اللہ نے کہی اوس کے مخالف ہو گئے اس طرح رفتہ رفتہ حق کی مخالفت کی عادت ہو کر تمام راستی کی باتین چھوٹتی چلی جاتی ہین۔ اور بالآخر ایمان سلب ہو جاتا ہے

کوئی پندرہ سال کی بات ہے۔ کہ لاہور اسلامیہ اسکول مین ایک عربی کے مدرس تھے۔ اور سلسلہ حقہ کے مخالف۔ وہان ایک طالب علم احمدی تھا اوس نے اپنے ان عربی کے اُستاد صاحب کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود کے تازہ الہامات جو زبان عربی مین تھے سنانے شروع کئے جب اوس طالب علم نے ایک الہام سنایا۔ تو مدرس صاحب جھٹ بول پڑے کہ عربی غلط ہے تب اوس نے دوسرا الہام سنایا۔ اوس پر مدرس صاحب بول اٹھے۔ کہ عربی غلط ہے۔ پھر طالب علم نے حضرت کا تیسرا الہام سنایا۔ اور وہ بھی عربی مین تھا۔ اس پر بھی مدرس صاحب فوراً بول اٹھے۔ کہ عربی غلط ہے۔ اتفاق حسنہ سے وہ تیسرا فقرہ الہامی قرآن شریف کی ایک آیتہ تھی۔ اور سنانے والا طالب علم حافظ قرآن تھا۔ اوس نے بادب عرض کی۔ استاد صاحب آپ کیا فرماتے ہین یہ تو قرآن شریف مین بھی اسی طرح سے آیا ہے۔ تب مدرس صاحب بہت ہچکچائے۔ اور کھسیانے سے ہو کر فرمانے لگے کہ پھر قرآن مین کچھ سیاق وسباق اور ہوگا۔ بندۂ خدا وہان سیاق سباق اور ہوگا۔ تو یہان بھی آپ پوچھ لیتے کہ سیاق وسباق کیا ہے۔ الغرض ان لوگون کا یہ حال ہے کہ خواہ مخواہ ہر امر مین مرزا صاحب اور اون کے مریدین کی مخالفت کرنا اون کے واسطے فرض ہو گیا ہے خواہ وہ بات حق کی ہو اور خواہ عین اسلام ہو مگر چونکہ ایک احمدی کے مونہہ سے نکلی ہے یا اوس کے طریق عمل مین آئی ہے۔ اس واسطے یہ اوس کی مخالفت کرین گے اور ضرور کرین گے۔ ہماری تو سمجھ مین نہین آتا۔ کہ مرزا صاحب سے یہ ایسے کیون بگڑے وہ کون سی بری بات ہے جو مرزا صاحب ان کو کہتے ہین۔ مرزا صاحب تو یہی کہتے ہین۔ کہ شریعت اسلام کی پیروی کرو۔ مطابق قرآن وحدیث اپنے اعمال بجالاؤ۔ نماز پڑھو۔ روزہ رکھو خدا کی عبادت کرو۔ اسلام کی اشاعت کرو۔ ہان وہ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے اور قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے اور خدا کی شہادت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو شب معراج مین مُردون کے درمیان دیکھا انجیل گواہ ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے۔ خواہ مخواہ حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے سے عیسیٰ پرست عیسائیون کے شرک کو امداد ملتی ہے بس اتنی بات پر ... ہو گئے اور لگے کفر کے فتوے دینے اور اینٹ روڑا پھینکنے۔ افسوس ان مسلمانون کی تو وہ حالت ہے۔ کہ کوئی شخص قاضی کے پاس فریاد لے کر گیا تھا کہ فلان شخص مجھے کہتا ہے۔ کہ تو گوہ کھا قاضی نے کہا وہ یونہی کہتا ہے تم اس کی پرواہ نہ کرو اور بے شک کھاؤ۔ سو اگر ہمارے مسلمان بھائی نہین مانتے تو وہ خواہ مخواہ ناراض نہ ہون۔ عیسیٰ پرستی کی امداد ہی اون کو پسند خاطر ہے۔ تو بے شک کرین اور اوس کا مزا چکھین۔ اگلے مشرکین اور اون کے معاونین کے ساتھ جو گذری وہ یہ بھی دیکھ لین گے۔ ہم نے خیر خواہی سے بات کہدی ہے۔ ماننا نہ ماننا اون کا اختیار۔

مکتوب حسن

ایک عرب کا خط حضرت کی خدمت مین آیا تھا جس مین حضور مسیح موعود کے دعاوی کے دلائل طلب کئے تھے اس خط کا جواب حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے عربی مین تحریر فرمایا تھا اور عربی خط کے مضمون کو فائدہ عام کیواسطے حضرت مولوی صاحب موصوف نے اُردو مین بھی تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ فائدہ عام کے واسطے عربی خط اور اوس کا اُردو مضمون ہر دو درج اخبار کئے جاتے ہین۔ ایڈیٹر۔

عربی خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

و علیکم السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایھا الحبیب قد بلغ کتابك الی الحضرۃ الاقدس والجناب المقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء المسیح الموعود والمھدی المسعود۔ وھو یستفیہ ان یکتب الکتاب فی العربی فامرنی ان اجیبکما ھویت ایھا الحبیب مرحبك محمد یوسف وغیرہ من احبابك ان یطالع الرسائل التی صنفھا الامام الھمام فی العربی المبین و بلغ فیھا ما امرہ اللہ ان یبلغ تبلیغا للعالمین لان فیھا شفاءً لما فی الصدور و رحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خساراً ولا یسع ھذا القرطاس المختصر ان اکتب فیہ مضامینھا اللطیفہ ونحا ویھا الشریفہ ولکن بحکم المثل المشھور اعنی ما لا یدرك کلہ لا یترك کلہ اکتب لك بعضاً منھا کالقطرۃ من البحور انظر الی ما قال اللہ تعالی فی ایۃ الاستخلاف وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الایۃ

دلت هذه الاية الشريفة على ان الاستخلاف فى الامة المحمدية يكون كالاستخلاف الذى مضى فى بنى اسرائيل ويكون الخليفة منكم لا من اليهود والنصارى فانظر الى اول السلسلة الموسوية انه بقى الدين الموسوى على الحالة الاصلية الى القرن الثالث كذلك الدين المحمدى بقى على حالة الاصلية وما فشى الكذب فيه كما اخبر به المخبر الصادق المصدوق خير القرون قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم وقال ثم يفشو الكذب وهكذا انظر الى اخر السلسلة الموسوية جاء المسيح بن مريم فى القرن الرابع بعد الالف وهو خاتم سلسلة الموسوية فكذلك يجب ان ياتى خاتم الخلفاء السلسلة المحمدية ويكون ليماثل السلسلتان كما هو مقتضى لفظ كما - وهو يكون المسيح من الامة المحمدية كما يقتضى لفظ منكم فى الاية والحديث الصحيح امامكم منكم ويجيئ فى وقت يقارب الوقت الذى جاء فيه عيسى بن مريم ليتم المشابهة التى يقتضيها لفظ كما ثم انظر الى تطابق مضمون الاية للواقعات كان المسيح الموعود ادعى على راس القرن الرابع بعد الالف وبرهن على دعواه بالايات البينات التى ظهرت فى الافاق من الارضيات والسماويات ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

وايضا ظهرت الايات الكثيرة على يديه كما تدل الكتب المصنفة عليه - فتصديق دعواه تصديق لاية الاستخلاف وتكذيبها تكذيب لاية الاستخلاف كما يكذب بها فرقة الشيعة والخوارج من اول السلسلة الى اخرها - ومن الايات الارضية الطاعون والزلازل وغيرهما - كما جاءت فى علامات المسيح الموعود و من الايات السماوية الخسوف والكسوف انظر كيف جمع بها الله فى شهر رمضان ۱۳۱۲ھ هجرية كما فى حديث الدارقطنى وغيره الحافظ من كتب الحديث ان لمهدينا ايتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض تخسف القمر فى اول ليلة من رمضان - يعنى فى اول ليلة من الليالى التى يكون فيها الخسوف وتنكسف الشمس فى النصف منه يعنى فى نصف الايام التى تنكسف الشمس فيها وما يوردها المخالفون على هذا الحديث من ايرادات فهى باطلة - بعضهم يقولون ان اسناد هذا الحديث ضعيف ولا يفهمون اصطلاح اصول الحديث ان من ضعف الاسناد لا يلزم عدم صحة مضمون الحديث لان الحديث وان كان من حيث الاسناد ضعيفا ولكن ان صحح الواقعات او التجارب الصحيحة او الالهامات الصادقة او الكشوف المصدقة فيكون صحيحا قويا - بل يكون اصح من الاقوى احاديث الصحيحة التى صحت بحسب الاسناد فهذا الحديث شهد على صدقه الشمس والقمر بحيالهما والسموات السبع بل ودانها فاين المفر - وبعضهم يعترض عليه ان اجتماع الخسوف والكسوف ليس مختصا بزمان المسيح الموعود - بل كان فى الازمنة السابقة ايضا مرارا كثيرة ولا يفهم هذا الجاهل ان ضمير لم تكونا يرجع الى الايتين من حيث انهما تكونان ايتين لصدق دعواه الصادقة فليبين المعترض الجاهل ان الخسوف والكسوف باجتماعهما فى رمضان ۱۳۱۲ھ بالحيثية الكذائية التى اشتهرت فى الاخبار المعتبرة المشهورة الانجليزية متى وقعا اى شخص ادعى انهما ايتان لصدق دعواى واما اجتماع الخسوف والكسوف فى رمضان ۱۳۱۲ھ فقد وقعا بالحيثية الكذائية التى اندرجت فى الحديث المذكور وادعى المهدى الموعود انهما ايتان لصدق دعواى لم يدع احد من المامورين السابقين انهما ايتان لدعواى و ان وقعا فى زمانهم فصدق المخبر الصادق انهما لم تكونا منذ خلق السموات والارض بالحيثية الكذائية ولولا الاعتبارات لبطلت الحكمة - الحديث - فتصديق دعواه عين تصديق الحديث وتكذيبها تكذيب كلام النبوة - ايضا قال الله تعالى - و اذا العشار عطلت وفسر هذه الاية فى حديث مسلم اورده فى ذكر المسيح الموعود ويترك القلاص فلا يسعى عليها - فانظروا الى تعطل العشار والقلاص فى هذا الزمان باجراء البوابير البرية فى سكك الحديد حتى انها جرى فى ملك الحجاز ايضا وستتم فتمت كلمت ربك صدقا وعدلا فانظروا كيف يسعى فى اجراءه ملك الروم وجملة اهل الاسلام - فان يعتذر احد من المخالفين فليسمع لا تسلم ادعاه لان اجراءه موجب لتعطير المسلمين لا تصلح ... و تعطيل ... موجب ... دعواه كما اخبر به المخبر الصادق المصدوق فالخلاصة ان تكذيب دعواه تكذيب الكتاب والسنة والوجود ... ودلائل الشرعية على دعواه لجاوزت عدد من الالف نعيكم بمطالعة الكتب والرسائل التى طبعت واشيعت فى الافاق كتبه محمد احسن خادم المسيح الموعود والمهدى المعهود عليه الف صلوة من الرب الودود الذى اظهر شان الربوبية للدين المحمدية فى ذمن هذه الفتن واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين -

۹ - فروری ۱۹۱۰ء

عربی خط کا مضمون اُردو میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - اے میرے حبیب آپکا خط محبت نمط حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود و مہدی مسعود کی خدمت بابرکت میں پہونچا آپنے چاہا ہے - کہ خط اگر عربی میں لکھا جاوے - تو بہتر ہے - کہ یہان کے احباب کی زبان تامل ہے ان عربی زبان کو بھی بآسانی سمجھ سکتے ہیں - لہذا حضرت اقدس نے خاکسار کو ارشاد فرمایا ہے - کہ آپکو خط عربی میں لکھوں تو آپ کیخدمت میں واضح ہو - کہ ایک مختصر خط میں مطالب کا آنا اور پھر اوس کے جملہ دلائل کا بیان ہونا کیونکر ہو سکتا ہے - اس لئے آپ اپنے دوست محمد یوسف وغیرہ سے فرمائیے کہ کتب اور رسائل مصنفہ حضرت امام ہمام علیہ السلام کا مطالعہ ضرور کریں - جو عربی فصیح میں متعدیانہ بکثرت تصنیف کی گئی ہیں - جیسا کہ حمامۃ البشرٰی اعجاز المسیح فتوے سند حقیقۃ الوحی وغیرہ وغیرہ ان کتابوں میں حضرت مامور من اللہ نے وہ حقائق ومعارف اور مطالب اور اون کے دلائل اور دیگر نشانات ارضی و سماوی تحریر فرمائے ہیں - جو دلوں کی بیماریوں کے لئے شفاء کامل ہیں اور مومن کے لئے عین رحمت الٰہی ہیں ان نا انصاف ظالم لوگوں کے لئے تو بجز خسارہ اور ضرر کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے ؎

اگر صد باب حکمت پیش نادان
بخوانند آیدش بازیچہ درگوش

اسلیئے یہ کاغذ مختصر ا ان اون مضامین لطیفہ اور مطالب شریفہ کے

عزیز

منہوج ہونے کی کب گنجائش رکہتا ہے۔ مگر بحکم ماکا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے بمنزلہ ایک قطرہ کی دریا زخار سے لکہتا ہون۔ اوّل آیۃ استخلاف پر ہی غور کرو جو سورہ نور مین موجود ہے جس کا حاصل ترجمہ تفسیری یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے۔ اون مومنون سے جو تم مین سے ہین یعنی امت محمدیہ مین سے اور نیکو کار بہی ہین۔ کہ آئندہ بعد حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اون کے جانشین پیدا کرتا رہے گا۔ جس طرح سے کہ پہلے اون کے یعنے بنی اسرائیل مین حضرت موسےٰ کے بعد جانشین اور خلفاء بناتا رہا ہے۔ آخر تک اس آیت اور اوس کے ترجمہ کو آخر تک خوب غور سے دیکہو۔ بعد تہوڑے سے غور کے تم کو معلوم ہوگا۔ کہ یہ وعدہ الاستخلاف کا امت محمدیہ مین جو بعد نبی کریمؐ کے آئندہ زمانون مین واقع ہوگا وہ دو صورتون مین ہوگا۔ اوّل صورت تو یہ کہ جانشین نبی کریمؐ کے اسی امت محمدیہ مین سے ہون گے۔ بنی اسرائیل یعنے یہود و نصاریٰ مین سے کوئی شخص جانشین ہمارے نبی کریمؐ کا نہین آویگا۔ خواہ کوئی پیغمبر ہو یا غیر پیغمبر دوسری قید یہ ہے کہ البتہ یہ سلسلہ استخلاف کا مانند سلسلہ استخلاف حضرت موسیٰ ہی کے ہوگا۔ گویا سلسلہ استخلاف حضرت موسیٰ کا بمنزلہ ایک توطیہ اور تمہید کے تھا واسطے سلسلہ استخلاف محمدی کے اب ہم دونون سلسلون کی اوّل اور آخر پر غور کرتے ہین اور درمیانی سلسلون کو کتب مطولات کے حوالہ پر چھوڑتے ہین تو ہم تواریخ بائبل سے پاتے ہین۔ کہ سلسلہ استخلاف موسوی مین قرنون تک بہ لحاظ دین موسوی کے بحالت اصل باقی رہا۔ اور کسی طرح کی تحریف و تبدیل دین موسوی مین واقع نہین ہوئی۔ جو کچہہ بدعات اور تحریفات واقع ہوئین وہ بعد تین قرنون کے ہی واقع ہوئین۔ پہر جو ہم دین اسلام کے اوائل پر نظر کرتے ہین۔ تو یہ تواتر پاتے ہین۔ کہ تین قرنون تک دین اسلام ہی اپنی حالت اصلی پر بڑے زور و شور کے ساتھ ترقی پذیر رہا۔ اور جو کچہہ دینی خرابیان اور بدعات جاری ہوئین وہ بہی تین صدی کے بعد ہی واقع ہوئین۔ جیسا کہ دین موسوی مین واقع ہوئی تہین۔ اور مخبر صادق کی وہ پیشگوئی بہی کامل طور پر پوری ہوئی۔ جو کلام نبوت مین وارد ہوئی تہی۔ کہ سب قرنون سے افضل قرن تو میرا قرن ہے اور اوس کے بعد جو قرن اوس کے قریب ہوگا۔ اور پہر اوس کے بعد جو قرن اوس کے قریب ہوگا اور پہر اس کے بعد کذب سے لیے بدعات اور خرابیان دین اسلام مین شائع ہو جاوینگی اور ایسا ہی واقع ہوا۔ فصدق رسولہ الکریم۔

اب ہم دونون سلسلون کی آخر پر بہی نظر کرتے ہین تو پاتے ہین کہ حضرت موسیٰ کے بعد قریباً چودہوین صدی مین جبکہ تحریفات اور بدعات کا زمانہ بڑے زور و شور پر تہا حضرت عیسےٰ ابن مریم واسطے اصلاح اُمت موسوی کے مبعوث ہوئے اور وہی خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ کے بہی ہوئے ہین۔ پس حسب مقتضاء لفظ کما کے ضروری ہوا کہ خاتم خلفاء سلسلہ محمدیہ کا بہی نام مسیح ابن مریم تقریباً چودہوین صدی ہجریہ مین اُمت محمدیہ مین سے ہی مبعوث ہوئے تاکہ دونون سلسلون مین تماثل اور تشابہ پیدا ہو جاوے اور لفظ کما کا نعوذ باللہ عبث اور لغو نہ ہو۔ الحمد للہ کہ ایسا ہی واقع ہوا اور واقعات نے شہادت دیدی ہے کہ دونون سلسلون مین ایسا ہی تطابق ہے جیسا کہ لفظ کما کا مقتضاء ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے راس صدی چہاردہم ہی پر دعویٰ مجددیت و مسیحائی و مہدویت دنیا مین شائع کیا اور اون کے اس دعوے پر علاوہ ادلہ شرعیہ کتاب و سنت کے نشانات آسمانی و زمینی سے ہی منجانب اللہ شہادت حاصل ہوگی۔ جو تمام دنیا مین شہرۂ آفاق ہے ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

الحاصل تصدیق آپکے دعوے کی تصدیق آیات آلہیہ کی ہے۔ اور تکذیب آپکے دعوے کی تکذیب آیات آلہیہ کی ہے۔ خواہ آیات قرآنیہ ہون یا نصوص حدیثیہ یا نشانات آسمانی ہون یا نشانات زمینی۔ جن کی پیشگوئی آنحضرت صلعم مخبر صادق نے کی تہی اور دواوین حدیث مین موجود ہے اب فرمائیے کہ ایسے اربعہ متناسبہ کون کودن تسلیم نہ کرے گا جن کا تناسب واقعات نے ثابت کر دیا۔ مثلاً نشانات ارضیہ مین سے طاعون اور زلازل ہین جو احادیث مین ذیل علامات مسیح موعود مین مذکور کی گئی ہین۔ اور پہر بڑے زور و شور کے ساتہہ زمانہ مسیح موعود مین وہ واقع ہو چکی۔ اور آیات سماویہ مین سے کسوف و خسوف ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ و ۱۳۱۲ ہجریہ جمع فرمایا۔ الفاظ حدیث یہ ہین۔ جو دارقطنی وغیرہ کتب معتبرہ حدیث مین مذکور ہے۔

ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض تخسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان یعنے فی اوّل لیلۃ من اللیالی التی یقع فیھا الخسوف و تنکسف الشمس فی النصف منہ یعنے فی نصف الایام التی تنکسف الشمس فیھا انتھیٰ۔

بعض جہلا اس حدیث پر چند اعتراض کرتے ہین حالانکہ وہ سب اعتراض بالکل باطل اور لغو و فاسد ہین ایک اعتراض یہ ہے۔ کہ یہ حدیث من حیث الاسناد ضعیف ہے۔ یہ معترض اصول حدیث کے قاعدہ کو بہی بالکل نہین سمجہتا۔ جو ایسا واہی اعتراض کرتا ہے۔ کیونکہ سلمنا کہ اسناد ضعیف ہے۔ مگر قاعدہ اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث من حیث الاسناد ضعیف ہو۔ جو ایک اصطلاح حدیث کی ہے۔ تو ضعف اسناد سے لازم نہین آتا کہ وہ حدیث بہی غلط ہو جاوے۔ مثلاً اگر واقعات اوس کی تصحیح کر دیوین۔ تو پہر وہ حدیث تو اُس حدیث سے بہی اصح اور قوی ہو جاوے گی جو من حیث الاسناد تو صحیح ہون۔ لیکن واقعات اوس کے مصدق نہوئے ہون اس لئے یہ حدیث تو نہائت درجہ پر صحیح اور قوی ہے کیونکہ اوس کی صحت اور قوت پر زمین و آسمان نے منجانب اللہ شہادت دے دی ہے۔ فصار الاعتراض ھباءً منثورا۔ اور بعض کم فہم یہ اعتراض کرتے ہین۔ کہ زمانہ سالقہ مین ہی چند بار ایسا اجتماع کسوف اور خسوف کا واقع ہوا ہے۔ یہ جاہل معترض نہین سمجہتا۔ کہ ضمیر لم تکونا کی طرف راجع ہے۔ جو معنی دو نشانون کے ہے اور ظاہر ہے۔ کہ کسی شخص نے زمانہ سالقہ مین کسوف اور خسوف کا اپنے دعوے کی تصدیق کے لئے نشان ہونے کا دعوے ہرگز ہرگز نہین کیا بخلاف مانحن فیہ کے کہ حضرت مسیح موعود نے ہزارہا رسائل اور کتب اور اشتہارات مین اون کے نشان ہونے کا دعوے تمام دنیا مین شائع کیا ہے۔ پس مخبر صادق کی پیشگوئی تو یہ تہی۔ کہ یہ اجتماع کسوف و خسوف ہمارے سچے مہدی کے لئے دو نشان ہووین گے۔ سو یہ پیشگوئی واقع ہوگئی۔ اب پہر یہ کہنا کہ ایسے واقعات تو ہمیشہ ہی ہوا کرتے ہین کیسی حماقت ہے۔ جس سے تمام نشانہائے مندرجہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے۔ کیونکہ جملہ انبیاء کے لئے جو نشانات منجانب اللہ دئے گئے ہین۔ وہ دنیا مین واقع تو ہوتے ہی رہتے ہین۔ پس معترض پر اون سب کی تکذیب

لازم آیگی جیسے کہ فرعون اور آل فرعون کا غرق ہونا ہی کوئی نشان صداقت موسی کے لئے نہیں ہو سکے گا کیونکہ اکثر جہاز و در کشتیاں غرق ہوتی رہتی ہیں۔ الحاصل وارد مدار کسی واقعہ کے نشان صداقت مامور من اللہ کے لئے ہونے کا پیشگوئی ہوا کرتی ہے۔ جو ویسے ہی واقع ہو جیسا کہ مامور من اللہ نے اوسکی خبر دی ہے۔ یہ اجتماع خسوف وکسوف دو نشان تصدیق مسیح موعود کے لئے ایسے ہی واقع ہوئے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اور قیامت تک آپکا نشان ہونا زبان خلق پر جاری رہیگا۔ فصدق المخبر الصادق فی اخبارہ انہما لم تکونا منذ خلق السموات والارض۔ پس تصدیق آپکے دعوے کی عین تصدیق کلام نبوت کی ہے اور تکذیب اوس کی عین تکذیب کلام نبوۃ کی ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالی نے اور یاد کرو اس وقت کو کہ اونٹنیاں معطل کی جاوینگی۔ اس آیۃ کی تفسیر خود کلام نبوۃ میں مذکور ہے۔ جو صحیح مسلم میں باب مسیح بن مریم میں مندرج ہے۔ کہ یترک القلاص فلا یسعی علیہا۔ کہ جوان اونٹنیاں متروک کی جاوینگی۔ اور اون پر دوڑ نہ کیجاوے گی۔ یعنے سواری نہ کی جاوے گی۔ اب دیکھو کہ ہندوستان میں مدت سے اونٹنیوں کی سواری بمقابلہ ریل کے متروک ہو ہی گئی ہے۔ لیکن عرب میں بھی حجاز ریلوے کے سبب سواری اونٹنیوں کی متروک ہوتی جاتی ہے۔ اور قریب تر بالکل مسافات بعیدہ تک متروک ہوجاوے گی۔ اب غور کرو کہ اس نشان کے پورا کرنے کے لئے اول تو گورنمنٹ انگلشیہ نے کیسی جان توڑ کوششیں کی ہیں اور لاکھوں روپیہ اوس کی طیاری میں صرف کیا اور الحال گورنمنٹ رومیہ معہ جملہ اہل اسلام کے حجاز ریلوے وغیرہ کی طیاری میں کیسی مساعی جمیلہ عمل میں لارہے ہیں۔ اب ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ اس نشان الٰہی کو جسکی خبر قرآن مجید اور حدیث صحیح دونوں میں موجود ہے پورا نہ ہونے دیوین تاکہ اونٹنیاں معطل اور بیکار نہ ہو ویں جس سے تصدیق مسیح موعود کی لازم آتی ہے۔ اور اس ریل کی سواری کی خبر متعدد جگہ پر قرآن مجید میں موجود ہے۔ کما قال اللہ تعالی والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ ویخلق ما لا تعلمون ۔ وحملنا ذریتھم فی الفلک المشحون وخلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون۔ اب فرمایئے۔ کہ ما لا تعلمون سے بجز سواری ریلوے کے اور کیا مراد ہوسکتی ہے۔ پس لفظ ما سے مراد بقرینہ سیاق آیۃ والخیل والبغال والحمیر کے بجز سواری کے اور کیا ہوگی اور مثل جہاز کے جو دریائی سواری ہے بجز ریلوے کے جو بری سواری ہے اور کیا ہے۔

اگر اس مختصر خط میں نشانات اور دلائل کی شمر تفصیل کیجائے تو براہین کا شمار عدد ہزار سے بھی متجاوز ہوجاوے۔ اسلئے آپ صاحبوں کو لازم ہے کہ کتب مصنفہ اور رسائل حضرۃ صاحب کو مطالعہ کرو۔ وبس۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۳؍ فروری ۱۹۰۸ء

حضرت جنید بغدادی

اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کل یا پرسوں رات کو یعنی ۲۵؍ فروری سنہ ۸ء کے آس پاس ایک عجیب نکتہ معلوم ہوا۔ میں ایک وقت معمولی ٹہلا کرتا ہوں۔ اتفاق سے کتاب ختم ہوگئی اور پانچ منٹ باقی رہ گئے۔ میں نے کہا۔ کہ اور کوئی اور کتاب بھی پڑھ ڈالو۔ تو ایک کتاب متعلق جنید بغدادی کی ہاتھ میں آگئی اور جو صفحہ کہ کھولا تو وہ ۸۸ نکلا۔ نظر زیادہ تر صفحہ کے شروع پر ہی پڑا کرتی ہے۔ مگر میری نظر متن کے بالکل وسط میں پڑی۔ تو یہ عبارت تھی۔ "کسی نے پوچھا (جنید بغدادی سے) اوس شخص کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ جو ہدایت کررہا ہے۔ مگر گانا سن کر اوس کی حالت متغیر ہوگی۔ فرمایا۔ مخلوق سے عہد اولین لیتے وقت جب اللہ جل شانہ نے فرمایا تھا الست بربکم۔ اوس وقت اس کلام کی شیرینی نے روحوں کو ایک چوٹ لگا دی تھی جب گانا سنتے ہیں تو وہی چوٹ پھر یاد آجاتی ہے۔ نیز فرمایا۔ کرتے تھے تصوف کی بنیاد آٹھہ خصلتوں پر ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھہ مخصوص تھیں۔ (۱) سخاوت جو حضرت ابراہیم کا حصہ تھی (۲) رضا جو حضرت اسحق کے ساتھہ مخصوص تھی" (۳) صبر جس کا حق حضرت ایوب نے ادا کیا (۴) اشارہ جو حضرت ذکریا کے لئے خاص تھا (۵) غریب الوطنی جو حضرت یحیی کے لئے تھی (۷) سیاحی جو حضرت عیسیٰ کے خصائص میں سے تھی۔ (۸) یہ نقل مطابق اصل اوس کتاب کی ہے اس میں نمبر ۶ غائب ہے۔ شاید وہ خصلت اب دنیا میں نہیں ہے یا کسی فلک پر ہے۔ اور ان باتوں کا ماخذ طبقات الکبری ہے۔

ہمارے لئے اس میں بہت سے امور بڑے عبرت ہیں مگر ساتویں خصلت جو حضرت عیسیٰ کے ہے۔ یہ قابل غور ہے۔ غیر احمدی مسلمان مصر ہیں کہ نہیں حضرت عیسیٰ بجسد عنصری آسمان پر تشریف لے گئے اور اس حساب سے اون کی عمر صرف تیتیس ۳۳ برس کی رہ جاتی ہے جس میں فی زمانہ نبوت محض تین برس کا رہ جاتا ہے۔ اس مدت میں اونہوں نے کونسا عظیم الشان سفر کیا جس سے سیاحی کی صفت کے وہ مرکز بن گئے۔

یوں تو ہم بھی لکھنو اور جے پور آتے جاتے ہیں مگر سیاح نہ کہلائے۔ پنجاب میں ایک آدمی ہے۔ عبد الرحمن مصر ہو آیا ہے۔ اوس کو لوگ سیاح کہتے ہیں۔ لفظ سیاح کے ساتھہ ایک چھپے ہوئے معنے بھی ہیں۔ کہ بیدل سفر کیا ہو۔ ابن بطوطہ سیاح کہلاتا۔ وہ چلا افریقہ سے۔ اور نہ معلوم کہاں کہاں گیا مگر وہ شخص کس طرح سیاح ہوگیا۔ جو ناصرہ سے بیت المقدس گیا یا بڑا تیر مارا ہوگا۔ تو ملک شام کے دو چار شہر اور دیکھہ لئے ہوں گے۔ جس سے زیادہ شہر میں نے ہندوستان کے دیکھے ہوں گے۔ لہذا غیر احمدی مسلمان جواب دیں کہ جنید نے حضرت مسیح کو سیاح کیونکر بنا دیا۔ لازمی طور سے انہوں نے کوئی بڑا سفر کیا اور شام سے کشمیر تک۔ واقعی ایک لمبا سفر ہے۔ اور اکیسو بیس یا اکیسو چھبیس برس کی عمر ایسی ہے۔ جس میں انسان اوس زمانہ میں شناخت کرسکتا تھا۔ اور لاکھوں آدمی اوس کی سیاحی کے گواہ ہوسکتے تھے اور ہوتے تھے اور ہوئے

پس حضرت جنید بغدادی کا احسان ہے۔ کہ حضرت کو ایک صفت سے موسوم کرکے ہمارے لئے ایک شہادت پیدا کردی اور مولوی شرر نے پبلک میں پیش کرکے ہم تک یہ بات پہونچادی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اون کی قبر کا پتہ بذریعہ الہام یا خواب ہوا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہام یا خواب یا مراقبہ غلط سمجھا جاوے۔ اور محمد شمس الدین قدس سرہٗ کے مکاشفے درباره قبر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کالوحی من السماء سمجھا جائے۔ (یہ وہ بزرگ ہیں جو یزید کے ہمراہ بزمانہ حضرت معاویہ قسطنطنیہ فتح کرنے گئے تھے۔ اور صلح ہوگی۔ مگر لشکر ہنوز واپس نہیں ہوا تھا کہ آپکا انتقال ہوگیا۔ یہ لشکر سنہ ۴۶ھ مطابق ۶۶۵ عیسوی

نیا معا) ہان ایک بات رہ گئی۔ وہی مردہ پرستی کا مادہ شمس الدین اب دنیا میں نہین بلکہ اونہون نے وفات پائی (حضرات) ست ہین۔ مین لکھنے والا تہا کہ مر گئے۔ مگر بے ادبی ہوتی تہی۔ مگر لفظ وفات سے بہی۔ ڈرتا ہون۔ کہ کہین لوگ نہ سمجھ جاوین۔ کہ وہ آسمان پر چلے گئے خیال رہے کہ فلان مرگیا۔ اسی کا مہذب طریقہ کہنے کا یہ ہے۔ کہ فلان نے وفات پائی۔ اِنّی متوفیک مین متوفیک وفات کے عزیزون مین سے ہین۔ اور اون سے مراد بھی مرنا ہے۔

محمد عمر جذب۔ لکھنوی مقیم حال لاہور

یہ حسن ظنی بھی ایک بدظنی ہے

جب سے عربی زبان کا علم مسلمانون سے اُٹھ گیا ہے۔ وہ حسن اخلاق حسن ظن کے معنے بالکل نہین سمجھتے۔ عام طور سے جو میٹھی زبان مین گفتگو کرے ہر ایک سے جا وبے جا بہ لطف ومدارات پیش آئے اسے کہتے ہین۔ یہ صاحب حسن اخلاق ہے حالانکہ یہ سخت غلطی ہے۔ خدا تعالےٰ کے دئے ہوئے قوی کو مناسب محل وموقعہ پر استعمال کرنے کا نام حسن اخلاق ہے پس اگر کوئی شخص نرمی کے موقعہ پر سختی یا سختی کے محل پر نرمی کرتا ہے۔ تو اوسے کبہی صاحب حسن اخلاق نہ کہنا چاہیئے ایسا ہی جب کہا جاتا ہے۔ کہ حسن ظن سے کام لو۔ تو اوس کے یہ معنے نہین۔ کہ سب کو نیک ہی سمجھو۔ حتے کہ چور اور کیسہ بر کو بہی بہلا آدمی ہی باور کرتے رہو بلکہ ظن کو مناسب موقعہ ومحل اور ایسے طور سے استعمال کرنے کا نام (جس سے نیک نتیجہ مرتب ہو) حسن ظن ہے۔ مین امید کرتا ہون۔ کہ اس نکتہ کو میرے بہائی یاد رکہین گے۔ ورنہ حسن ظن جن عام معنون مین لیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے تو یہ حسن ظن بہی ایک بدظنی ہے یعنی ظن کا بُرے رنگ مین استعمال ہے (اکمل)

مجمع الاخوان

۲۳۔ فروری کو راجہ دہیان سنگہ کی حویلی مین احمدی طلبار کا جلسہ ہوا جس مین مرزا یعقوب بیگ صاحب کا مضمون بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ وہ قریباً ۲½ گہنٹہ تک ہوتا رہا۔ اس قدر دلچسپ اور پُر حقائق تہا۔ کہ حاضرین نے تو گھبراہٹ دکہائی اور نہ کسی قسم کی بے چینی بڑے آرام سے سنتے رہے ایسا ہی مولوی صدرالدین صاحب کا مضمون تہا اپنے حضرت محمد صلعم کی کامیابی اور حضرت یوسف کی کامیابی کو بیان کرتے کرتے حضور کی کامیابی کا موازنہ کیا اور ناظرین پر خوب منکشف کر دیا کہ اس قدر کامیابی خدا ہی کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ بغیر اس کے ناممکن ہے

طلبار پر اس قدر اثر ہوا کہ معزز ایک ہندو لڑکے سے جو گورنمنٹ کالج مین بی۔ اے کلاس مین پڑہتا ہے پوچہا کہ تم نے جلسہ سے کیا فائدہ حاصل کیا اوس نے جواب دیا۔ کہ مین پیشتر اس کے مذہب کو فضول خیال کرتا تہا اب مجہے کچہہ سمجہہ آگئی۔ کہ مذہب بہی ایک خوش کن چیز ہے۔ حاضرین کی تعداد کا آٹہہ نو سو تک تخمینہ کیا جاتا ہے۔

ایک اور زلزلہ

برادرم غلام دستگیر صاحب اسپشل اسسٹنٹ لمائین ہنگ پا پوسٹ سے اطلاع دیتے ہین۔ کہ یہان ۹ اور ۱۰ فروری کی درمیانی شب کو بوقت ½ ۱۲ بجے اچہا خاصہ زلزلہ آیا۔ سپاہیون کی پٹیان جو دیوارون کے ساتہ لٹکائی ہوئی تہین۔ گر پڑین۔ اور جو کوئی جاگتا تہا۔ بہت گھبرا گیا۔ اللہ تعالےٰ اپنا رحم کرے۔

زلزلے پہ زلزلہ آرہا ہے۔ مگر غافل خواب غفلت سے بیدار نہین ہوتے۔ اتر۔ دکن۔ پورب۔ پچہم کے رہنے والے کان کہول کر سن رکہین۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قہری تجلیون سے اپنی ہستی منوا کے چہوڑیگا (اکمل)

دونون مین سے ایک بات ضرور ہو

یا تو عمل بالاسلام کا گم شدہ ہیرا پھر ہمین مل جائے اور یا ہم مین سے وہ پوری نسل ہلاک ہو جاوے جنکی شرمناک حرکتین اسلام کے لئے مایۂ ذلت ہین۔ مایوسی اور حسرت کا اس سے بہی بڑہکر کوئی ہولناک سین ہو سکتا ہے۔ جو آج پیروان اسلام کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ قوم کیسے سدہرے گی جس مین لاکہون کی تعداد سے زیادہ انسان جہل و وحشت کے کال پتلے ہین۔ وہ جماعت کیونکر شائستگی سے قریب ہوگی جس کے دو ثلث سے زیادہ افراد اب تک سیاہی اور سفیدی مین فرق کرنا سیکہے ہین؟ محرم کی ابتدائی تاریخون مین اسلام کی کیا صورت نظر آتی ہے؟ یہ کہ مُلّا ایجنز کا ایک مذہب جو تمام توہم اور جہل ونادانی کا مجموعہ ہے جسمین روشنی نام کو نہین جسے شائستگی اور آدمیت سے مس نہین جو بالکل اس سے مجبور ہے کہ اپنے دوستون مین کوئی عمدہ خصلت پیدا کرے۔ جو بیسوین صدی مین جہالت کا ایک ٹھنڈر دیوے۔ متناطا تنور کہ نئے تمدن سے بہی نزہت نہ کہا سکا وہ ایک ایسا گروہ ہے پیدا کرنے کے سوا کچہہ نہین کرسکتا۔ جو پتھر کی جگہ کپڑون، کاغذون اور کھپچیون کے غیر حیوانی شکل کے بُت بنا کر پوجے اور فرضی جنازہ اور جلوس نکال کر ایک تمسخر انگیز تماشہ دکہلا دیا کرے۔ پس اب ہمارے لئے اسکے سوا اور کیا کام باقی رہ گیا ہے۔ کہ جہان تک ہوش و حواس کام دیں روئین اور جہان تک ساتہ دے در و دیوار سے سر ٹکرائین۔ (وکیل)

فرعون کی لاش

جو لوگ مصر کی قدیمی چیزون کا سراغ لگانے مین مصروف رہتے ہین۔ ان کو فرعون کی لاش بہی مل گئی ہے۔ جو حنوط کی ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی شکل نہائت مکروہ تہی۔ جسم فربہ تہا۔ قد پانچ فٹ ساڑہے آٹہہ انچ کا تہا سر پر بال کم تہے ناک پتلی تہی۔ دانتون کی قطار مین دو داڑہین کہوکہلی تہین جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ کہانے پینے کے وقت فرعون کے دانتون مین سخت درد ہوتا تہا۔ اور درد کی شدت سے وہ بالکل دیوانہ ہو جاتا تہا۔ اسی دیوانگی حالت مین وہ بنی اسرائیل کی نسبت نہائت سخت ظالمانہ احکام جاری کرتا تہا ان ظلمون کا خاتمہ بحر احمر کی موجون نے کیا جن مین وہ غرق ہوا۔ پہر اوس کی لاش نکال کر حنوط کی گئی

یہودی اس ظلم کے پنجے سے نجات پانے کی عید منانے مین جس کو عید فصح کہتے ہین۔ ایک ظریف کہتا ہے کہ اگر فرعون کے زمانے مین دانتون کا علاج کرنیوالے طبیب مصر مین موجود ہوتے تو یہودیون کو عید فصح منانے کا کبہی موقعہ نہ ملتا

سرحدیون کی شرارت

پشاور سے خبر آئی ہے کہ ۱۰ مارچ کی شب کو پشاور اور جمرود کے درمیان ایک ٹرین کو پٹڑی سے اُتارنے

کی کوشش کی گئی۔ سڑک پر بڑے بڑے پتھر اور شہتیر رکھدیئے گئے۔ مگر ٹرین کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔ صرف انجن کو نقصان پہونچا ہے۔ یہ شرارت یقیناً ڈکاخیلیوں کی ہے اور ممکن ہے۔ وہ پھر بھی ایسی شرارتیں کریں۔

تازہ ایجاد ایک امریکن موجد مسٹر تیبلہ نے بغیر تار کے برقی لہروں کو حیرت انگیز فاصلہ تک بھیجنے کی تجویز نکالی ہے۔ اس ترکیب سے مسٹر موصوف کو ۰ کروڑ گھوڑوں کی طاقت حاصل ہوجائے گی۔ اس کو یقین ہے کہ اب مریخ کے باشندے اس کی باتوں کا جو برقی لہروں کے ذریعہ سے کی جائیں گی۔ آسانی کے ساتھ جواب دے سکیں گے۔ اس کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ اہل مریخ اعلیٰ درجہ کے روشن خیال اور ذہین لوگ ہیں۔ امریکہ کے مشہور ہیئت دانوں کی ایک جماعت کا بھی یہی خیال ہے اور گذشتہ چند سالوں سے سائنس دانوں کو اس انکشاف کے متعلق بہت کچھ نئی شہادت مل چکی ہے۔ پروفیسر جی سی سپر متعلق کلیگ شاف ابزرویٹری ایری زونا بیان کرتا ہے۔ کہ مریخ کے متعلق میرے جدید مشاہدات کے نتائج پروفیسر لول کی تھیوری سے بالکل مطابق ہیں۔ مریخ میں جو نہریں پہلے دریافت ہوچکی ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور نہریں دریافت ہوئی ہیں۔ بہت سی دوسری نہریں نظر آئی ہیں۔ جن کی تعمیر اور استعمال سے وہاں کے باشندوں کی ذہنیت کا پتہ ملتا ہے۔

ملک فرانس میں گھوڑوں اور گدھوں کا گوشت بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر سال تین ہزار گھوڑے وہاں کے باشندوں کی شکم پروری کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔ یہی حال جرمنی میں ہے حال میں ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جس کے ذریعہ سے مچھلیاں بغیر پانی کے زندہ رہ سکتی ہیں چونکہ مچھلیوں کی زندگی کے لئے آکسیجن ضروری ہے اس لئے آلہ سے آکسیجن پہونچانے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

چوری لاہور کے کوچہ بابیان میں رات کے آٹھ نو بجے ایک واقعہ ہوا۔ جسے چوری۔ اور سینہ زوری اور قتل سب کچھ کہنا بجا ہے رات کے نو بجے کے قریب ایک شخص مشتبہ شکل کا بغل میں کچھ دبائے ہوئے گلی سے نکل رہا تھا کہ کسی نے اس پر دیکھ کر شبہ کیا اس سے پوچھا گیا کہ کون ہے اور کہاں سے آتا ہے۔ کچھ جواب دیکر وہ تیز چل پڑا دوسرے شخص نے چور چور پکارنا شروع کیا اور اس کے پیچھے دوڑا۔ چور اپنی ٹوپی اور کچھ اور چیز پھینک کر بھاگ گیا۔ تھوڑی دیر تک اس کا تعاقب ہوا۔ لیکن پیچھا کرنیوالے ٹھہر گئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے ایک گھر میں گھس کر جہاں ایک عورت اور دو ننھے بچے رہتے تھے۔ عورت کے کئی زخم لگائے اور اس کا منہ بند کر کے سب مال و اسباب لوٹ لیا۔ لاہور جیسے شہر کے ایک کوچہ میں آٹھ نو بجے ایسا واقعہ ہوجانا افسوس اور شرم کی بات ہے۔

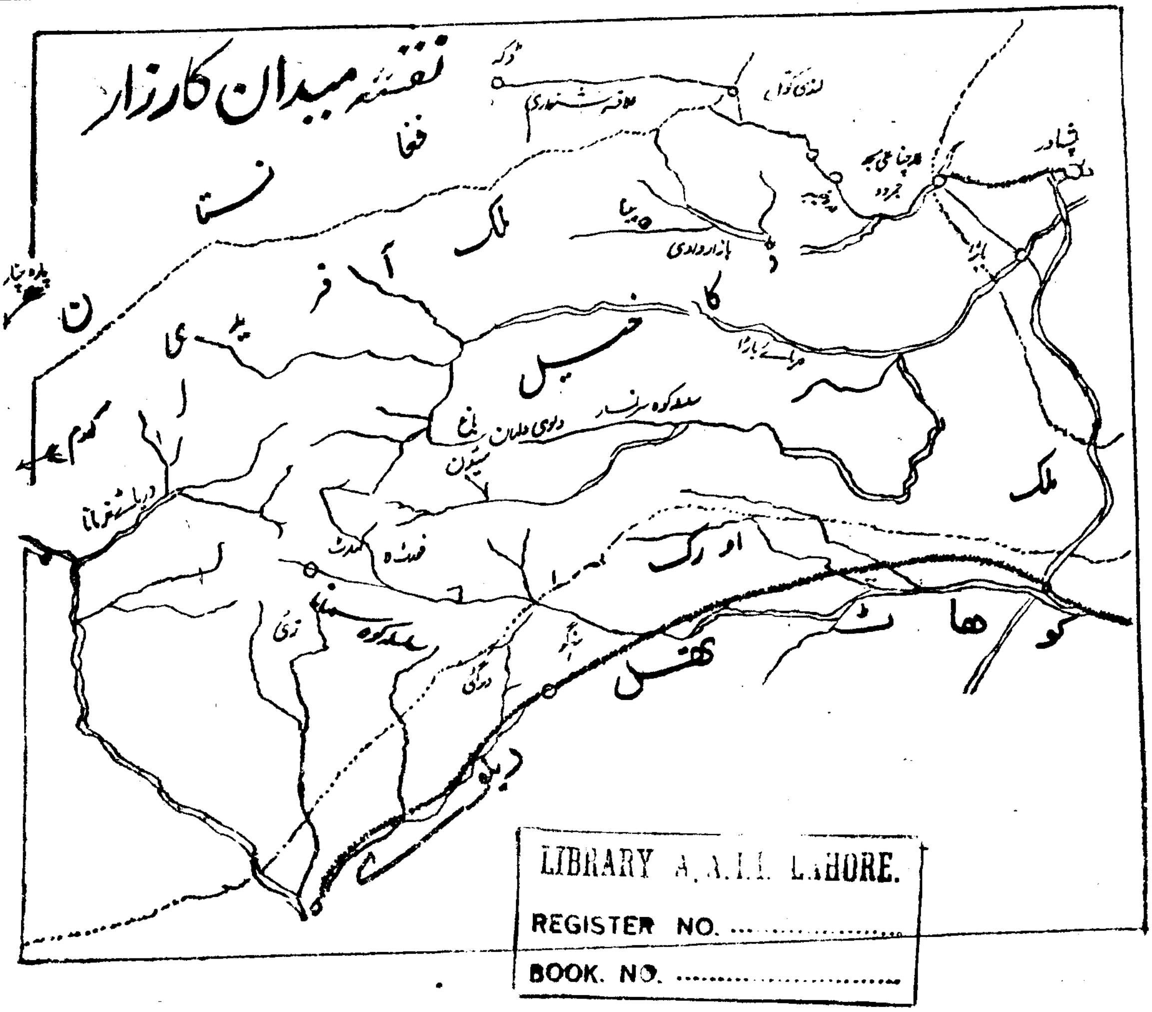

LIBRARY A.A.I.I. LAHORE.
REGISTER NO. ....
BOOK. NO. ....

قابل توجہ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل

اس وقت اگر کسی محکمہ میں پبلک دی پی کی کچھہ پرواہ کی جاتی ہے تو وہ ڈاک خانہ ہے اور اسی امید پر اگر ہم پبلک کی تکلیفات کا اظہار کریں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ نئے دی پی سسٹم کے برخلاف اس وقت چارون طرف سے آوازاٹہہ رہی ہے۔ تاجر بیوپاری اخبارون کے مینجر اور دیگر ایجنسیون کے کلرک سب اپنی اپنی جگہ پر نالان ہین جب تک یہ نیا سسٹم جاری نہ ہوا تھا۔ امید کی جاتی تہی کہ اس نئے طریق سے بہت سی تکالیف رفع ہو جاوین گی لیکن اس کے اجرا پر سب امیدون پر پانی پہر گیا بلکہ یہ الٹا وبال جان ثابت ہوا۔ ڈاک خانہ والون نے اپنے خیال مین کام ہلکا کیا لیکن برخلاف اس کے کام دوچند بلکہ سہ چند بڑھ گیا۔ جب دی پی وصول ہوکر آتے ہین اس وقت سخت مشکل کا سامنا پیش آتا ہے۔ منی آرڈر کے کوپن پر نہ تو صاف حروف مین نام ہی لکھا ہوتا ہے نہ مفصل پتہ اور نہ ہی بہیجنے والے کے رجسٹر کا نمبر اور بعض کوپنون پر تو تعداد روپیہ بہی درج نہین ہوتی۔ ایسی حالت مین یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ کس کا روپیہ آیا ہے اور کس مد مین روپیہ آیا ہے جن لوگون کے تہوڑے دی پی جاتے ہین۔ اون کے لئے توشاید نیا سسٹم اس قدر تکلیف دہ نہین ہوگا۔ جس قدر اون کارخانون کے لئے جن کے ایک ہی جگہ سے کئی قسم کے روپیہ کی وصولی کے لئے دی پی کئے جاتے ہین۔ رقم وصول ہونے پر کچھہ پتہ نہین لگتا ہے کہ کس مد کا روپیہ وصول ہوکر آیا ہے۔ یہ تو ہین بیوپاری لوگون کی تکلیفات۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نئے سسٹم سے ڈاک خانہ کے سٹاف یا ڈاک خانہ کو کسی قسم کا فائدہ ہوا۔ واقعات کی بنا پر اس کا جواب بہی نفی مین ملتا ہے ڈاک خانہ کے کلرکون کا کام دگنا ہوگیا ہے۔ فارمون کی چہپوائی کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ پہر سمجہہ مین نہین آتا۔ کہ کس مصلحت پر یہ سسٹم جاری کیا گیا ہے۔

ہم بڑے ادب سے گزرور کے ساتھہ پوسٹ ماسٹر جنرل کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ وہ اس طریقہ پر پہر غور فرماوین اور اگر وہ اس سے بہتر کوئی فارم مرتب نہ کر سکتے ہون۔ تو وہی پرانا فارم اجرا کر کے پبلک کو اس عذاب سے رہائی دیکر مشکور فرماوین۔ اپرکاش

سڈیشن کا انسداد

سندھیا کے پرنٹر اور پبلشر کو دو سال کی قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور اگر جرمانہ ادا نہ ہو۔ تو ۶ ماہ کی مزید قید۔ نوشکتی اخبار کے پرنٹر اور پبلشر مسٹر منوہن گہوش کو ۶ ماہ قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا آپ نے تجویز کی۔ دونون مجرمون نے وکیل کے ذریعہ درخواست کی کہ آئندہ کے لئے ان کو اخبار کا پرنٹر اور پبلشر نہ سمجہا جاوے۔ مراد یہ تہی کہ دوسرے آدمی ان کی جگہ لے سکین۔

روسی جرنیل

روسی جرنیل نے پورٹ آرتہر کا قلعہ بہادر جاپانیون کے سپرد کر دیا تہا اس کا نام سٹوئسل تہا۔ ناظرین حیران ہون گے کہ ایسے بودے آدمی کو ہم نے بہادر کا خطاب کیون دیا۔ اس کی وجہ بہی ہم بتائے دیتے ہین۔ یہ فہرست بہت دیر ہوئی کہ درج اخبار ہو چکی ہے۔ کہ سٹوئسل کے جرم کی سزا تجویز کرنے کو روسی گورنمنٹ نے ایک کورٹ مارشل بٹھایا تہا۔ جنرل سٹوئسل نے کورٹ مارشل کے سامنے آخری تقریر کرتے ہوئے پورٹ آرتہر کے جاپانیون کے حوالہ کر دینے کی ساری ذمہ واری اپنے سر پر لے لی اور کہا کہ اگر اس جرم کی تلافی میرے خون سے ہو سکتی ہے۔ تو مین پہانسی چڑھ جانے کو تیار ہون۔

ملا ہڈی کی سرکشی

لندن سے خبر آئی ہے۔ کہ ملا ہڈا برٹش کے خلاف جہاد کرنے پر آمادہ ہے چنانچہ اس نے اپنی طرف سے کھلم کہلا جہاد کی تلقین کی۔ مگر دیگر سرحدی قومین اس کی تقریرون کی پرواہ نہین کرتین انہون نے صاف کہدیا ہے۔ کہ ہم بادشاہ کے حکم سے جہاد کرینگے۔ نہ کہ تم ایسے ایک ملا کے کہنے سے۔

اب چہوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

احاطہ

ڈاک خانہ ملتان کے اندر ایک کنواں ہے، اوس مین سے قریب ایکسو چٹہیون کا بنڈل نکالا گیا۔ جو مختلف لوگون کے نام کی باہر سے آئی تہین اور بلا تقسیم کرنے کے چاہ مین ڈالی گئی تہین ڈاک خانہ کے ملازم کہتے ہین۔ کہ اونہون نے یہہ چٹہیان ہرکارہ ڈاک کے حوالہ کی تہین۔ اوسی نے کام کے بچنے کے خیال سے ڈال دی ہون گی۔ لیکن ہرکارہ ڈاک کان کو ہاتہہ لگا کر کہتا ہے۔ کہ ہرگز یہ چٹہیان اس کو نہین ملین ورنہ کیون ڈاکخانہ کے کنوئین مین ڈالدیتا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

محکمہ جنگلات

سال زیر رپورٹ مین محکمہ جنگلات کی آمدنی ۱۵۶۵۰۰۰ روپے ہوئی۔ جس مین ۱۲ فیصدی کی کمی نمایان ہے یہ کمی زیادہ تر قلت پیداوار کے باعث واقع ہوئی۔ اور اس کے ساتھہ خرچ بہی گذشتہ سال سے ۹ فیصدی گھٹ کر صرف ۱۱۵۷۴۲۹ روپے رہا تاہم منافع صرف ۴۰۷۵۷۰ روپے یعنی ۰۶-۱۹۰۵ء کے مقابلہ مین ۱۰۳۱۳۱ روپے کم ہوا۔ صاحب کنسرویٹر کا خیال ہے۔ کہ ابہی اور چند سال تک چوب عمارتی کی فروخت سے آمدنی کم ہوگی۔ کیونکہ آسٹریلیا کی لکڑی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور ادنےٰ قسم کی لکڑی بے ایمانی سے دیودار بنا کر بیچی جا رہی ہے۔ لیکن اس موقع پر یہ سوال بے اختیار پیدا ہوتا ہے۔ کہ آسٹریلیا ہزارہا میل کے فاصلہ سے لکڑی روانہ کرنے اور جہاز و ریلوے کا محصول دینے کے باوجود اگر اپنی عمارتی لکڑی ارزان فروخت کر سکتا ہے۔ تو محکمہ جنگلات پنجاب خاص موقع پر موجود اور جہاز و ریل کے خرچ سے بری ہونے پر کیون کر ایسا نہین کر سکتا۔ اور جو ادنےٰ قسم کی لکڑی دیوار مین مل جاتی ہے۔ اس کی پیداوار کیا صرف آسٹریلیا کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے ساتھہ ہی لوگون کو بہی متنبہ رہنا چاہیئے۔ کہ آسٹریلیا کی ادنےٰ قسم کی لکڑی کو دیودار سمجہہ کر نہ خریدین۔ اور ارزان بعلت و گران بحکمت والے اصول پر نظر رکھہ کر اپنی دیسی لکڑی کی قدر کرین۔

دلچسپ رباعی

مرد تمام آنکہ نہ گفت و بکرد
آں کہ بگفت و بکند نیم مرد
واں کہ بگفت و نکند زن بود
نیم زن است آنکہ نہ گفت و نہ کرد

مراکو

مولائے حفیظ نے الجزیرہ کانفرنس کے معاہدے پر دستخط کرنے والی یورپین حکومتون کو لکھا ہے۔ کہ اب میرے سلطان ہونے کو تسلیم کرو۔ فرانس انگلستان اور سپین کو تو یہ پیام قبول کرنے مین تامل ہے۔ مگر ساتھہ ہی یہ خوف بہی ہے۔ کہ انکار کرین تو جرمنی کب انکار کرنے دیگی۔ کیونکہ اوس نے مولائے حفیظ کا پیام مان لیا۔ تو نئی مشکلات پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

مقدمہ گاؤکشی۔ جوائنٹ مجسٹریٹ الہ آباد کی عدالت مین دس ہندو اس جرم مین ماخوذ ہین کہ بقرعید کے موقعہ پر انہون نے گاؤکشی کی ممانعت کے لئے ایک شریف مسلمان کے گہر پر حملہ کیا۔

انجمن حمایت اسلام لاہور

لاہور کی انجمن حمایت اسلام کے متعلق بعض اخبارون

مین اور بالخصوص پیسہ اخبار مین بہت کچہہ شور مچ رہا ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ انجمن کی موجودہ کل چار یا پانچ آدمیون کے ہاتہہ مین ہے جو خود غرض ہین اور اسلامی پبلک کا مال جو ان کے ہاتہہ مین ہے اس کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہین۔ یا اوس سے ناجائز ذاتی فائدہ اوٹہایا جاتا ہے اور اگر ایسا نہین تو انجمن اپنا حساب کتاب دکہلائے معترض پارٹی کے سرگرم ممبر پیسہ اخبار والے صاحبان۔ میان محمد شفیع صاحب اور اون کے ہم مشرب ہین۔ اس مین شک نہین۔ کہ انجمن کے موجودہ کارکن اس کی بناء کے ایام سے یا اس کے قریب سے اس کی خدمت مین مصروف ہین اور آج تک اونہون نے جو کچھہ کام کیا ہے۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ اس وقت پنجاب مین ایک **اسلامیہ کالج** موجود ہے اور یہ سب کچہہ انہین کی محنت کا نتیجہ ہے۔ جسکی داد ضرور دینی چاہیئے۔ گو اس وقت ہمارے واسطے یہ دونون فریق برابر ہین۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کے ساتہہ فریق ثانی معترض کا یا انجمن کے کارکنان کا جو سلوک ہے وہ عیان ہے۔ تاہم بقول حضرت مسیح موعود۔ ع۔

کافر کنند دعوے حب پیمبرم

ہم پسند نہین کر سکتے۔ کہ کوئی ایسی کارروائی ہو۔ جس سے کالج کو اور انجمن کے دیگر کاروبار کو نقصان پہونچے۔ اور اس مین بہی شک نہین۔ کہ انجمن کے ممبر معترضین کی نسبت شعار اسلام کے زیادہ پابند ہین اور اس مخالفت مین معترضین کا رویہ کسی صورت مین پسندیدہ نہین کہا جاسکتا ہان انجمن کے کارکنون کیواسطے موزون یہ تہا کہ وہ باقاعدہ حساب کتاب کی پڑتال کرنے دین۔ صبح شام دو دو گھنٹون کے واسطے کتابون کو کسی نمائش کے واسطے رکھنا اور اس کے واسطے ایک نیا کلرک ملازم رکہنا جو نہ کچہہ سمجہا سکے اور نہ کسی کا شبہ دور کرسکے معترضین کے نزدیک انجمن کو صفائی حساب کا سارٹیفکیٹ نہین دلا سکیگا۔ کیونکہ حساب کی پڑتال ہر شخص کا کام نہین۔ اس کا انتظام بہتر یہی ہوسکتا ہے۔ کہ ایسے لوگون مین کہ جو انجمن یا معترضین کے ساتہہ خاص تعلق طرفداری کا نہ رکہتے ہون۔ چار آڈیٹر مقرر کئے جائین یا ایسا ہو کہ انجمن دو آڈیٹر جو حساب کے کام سے واقف ہون اپنی طرف سے دے۔ اور دو فریق مخالف کے پیش کردہ آدمیون مین سے لے وہ چار دن مل کر کتابون کی پڑتال کر کے ٹہیک رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کردین۔ اس سے بہتر تشفی آمیز کوئی طریقہ درست نہین۔ البتہ پڑتال حساب کے متعلق اتنا کہدینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ بڑے بڑے سرکاری حسابون کی پڑتال مین بہی کچہہ نہ کچہہ غلطیان نکل ہی آتی ہین اور اتنے بڑے کام مین جو انجمن کے سپرد ہے ممکن ہے بلکہ ضرور ہے۔ کہ کوئی انتظامی غلطی بہی ہو یا ضروریات وقت نے کبہی کوئی بظاہر اسراف کرایا ہو یا کسی عامل کی لغزش پر چشم پوشی کرائی ہو۔ سو ایسی باتین اخذ کرنے کے قابل نہین ہوتین۔ بلکہ وسعت حوصلہ کے ساتہہ اس اہم ذمہ واری کی طرف نگاہ کر کے جو انجمن کے سر پر ہے ایسی باتون سے پڑتال کنندون کو بہی چشم پوشی کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کو مدنظر رکہنا چاہیئے۔ کہ اس انجمن نے کس قدر خدمت قوم کی ادا کی ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایسی غلطیان قابل فروگذاشت ہین یا نہین۔ ہان کوئی بات حد سے بڑہتی ہو۔ تو اس کا نوٹس لینا ضروری ہے۔

انجمن کے اراکین پر ان اخبارات مین کچہہ ذاتی حملے بہی کئے گئے ہین۔ ہم ان اراکین کے ذاتی حالات سے اچہی طرح واقف نہین اس واسطے ان کے متعلق کچہہ بہت رائے زنی نہین کرسکتے۔ سوائے اس کے کہ انجمن کے سابق فنانشل سکرٹری منشی نظام الدین صاحب (حال ملازم پنچہم) کے ساتہہ بہت عرصہ تک ایک دفتر مین کام کرنے کا ہم کو اتفاق ہوا ہے۔ جس تندہی نیک نیتی اور دیانتداری سے منشی صاحب موصوف کو انجمن کا کام کرتے ہوئے ہم نے دیکہا ہے۔ وہ بہت ہی قابل تعریف ہے اور شائد یہی وجہ ہے کہ موجودہ ابتلاء سے خدا تعالے نے منشی صاحب موصوف کو باہر رکہا ہے۔ دوسرا ہم کسی قدر انجمن کے سکرٹری حاجی شمس الدین صاحب کو جانتے ہین۔ حاجی صاحب انجمن کے سچے دلدادہ ہین۔ اہنون نے انجمن کی خاطر اپنی ملازمت چہوڑی تہی۔ اور اس طرح ایک بڑا مالی نقصان اوٹہایا اور صرف یہی نہین۔ بلکہ انجمن کی خاطر اونہون نے اپنے معتقدات پر بہی بہت کچہہ از ڈالا اور خالص انجمن کے ہو رہے اور اب اگر انجمن سے ذرا کچہہ تنخواہ بحیثیت واعظ پاتے ہین۔ تو اوس کے عوض مین بہت سا روپیہ انجمن کے واسطے جمع بہی کرتے ہین۔ حاجی صاحب کے علاوہ ہم کو ایک دفعہ اتفاقاً ریل مین مولوی کریم بخش مالک مطبع اسلامیہ کو دیکہنے کا بہی اتفاق ہوا تہا۔ آگے پیچہے کی تو خبر نہین۔ مگر اس وقت وہ یقیناً متانت سے گرا ہوا اور سنجیدگی سے کوسون دور ایک انسان تہا اور ہمین آج تک تعجب ہے کہ وہ بہی حمایت اسلام کا ایک کارکن بلکہ جائنٹ سکرٹری ہے اس شخص کے متعلق یہ بہی الزام شائع ہوا ہے۔ کہ اس نے انجمن کی کتابون کے چہاپنے مین زیادہ چارج لگایا ہے۔ ہمارے خیال مین اس کا علاج آسان ہے۔ کہ اس کے بل دیکہہ کر عام نرخ سے مقابلہ کرلیا جاوے اور ازراہ آئندہ کیواسطے یہ قانون بنایا جاوے۔ کہ انجمن کا چہپائی کا کام اس سے نہ کرایا جایا کرے۔

ایسی خرابیون کے روکنے کا یہی سب سے عمدہ ذریعہ ہے اور کریم بخش کے حامی اسلام ہونیکا ثبوت تو اس سے بہی ملتا ہے۔ کہ اس نے چند پیسون کی لالچ پر اس زمانہ کے مدعی خدائی کسی بچی کی کوئی ۸۰۰ صفحہ کی کتاب قرآن کو اپنے مطبع مین چہاپا تہا۔ اگر ایسے ایک آدہ کو انجمن کے اراکین خود ہی خارج کردین۔ اور معترضین ضد سے بڑہی ہوئی نکتہ چینی کو چہوڑ دین۔ تو ممکن ہے۔ کہ باہم مصالحت ہوکر معاملہ رفع دفع ہو جائے۔ ورنہ انجام تو ظاہر ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت مین جس کسی نے کچہہ حصہ لیا ہے۔ وہ اپنے حصہ رسدی کے مطابق آخر ایک دن "یخربون بیوتہم بایدیہم" کے مصداق ہو رہین گے۔ (اگر ضرورت سمجہی گئی تو باقی آئندہ)

خبرین

نارتہہ ویسٹرن ریلوے لاہور کے ایک کارخانہ کی نو تعمیر عمارت کی دیوار گرنے سے ۹-۱۰ آدمی دب مرے۔

پچہلے ہفتے ہند مین طاعون سے پانچہزار ۲۰۵ آدمی ہلاک ہوئے واردات ۶۸۴۲ ہین۔

پنجاب مین طاعون سے پچہلے ہفتے ۸۰ مرے صوبجات متحدہ مین ۱۲۳۶۔ راجپوتانہ مین ۴۶۸

کلکتہ کے جگن کہہ گہاٹ پر ایک کشتی مال کی بہہ گئی جسپر ۱۵ ہزار من جوٹ اور ۳۰۰ من کپاس لدی ہوئی تہی۔

مفصلۂ ذیل کتب بقیمت بیشک بیکلی خرید کرد

ظہور المسیح | یہ کتاب ... صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درای کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ عدالذین امنو منکم" پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملت مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے کہ میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور ترانقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی طلدی میں جمع کرنے کی ممکن نہیں ... جو مولف کی جودت طبع اور ذہانت فہم کی کافی دلیل ہیں۔ میرے نزدیک ہماری بھائیوں کو ایک جامع کتاب ... وجوہ سے بہت بڑا نفع ہوگا میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہوکر ایک جماعت احمدیہ ایک ہونے کے لئے حجت ٹھہرے۔ خدا تعالے ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرماوے۔ قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بینظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر مرد آزما ... کے لئے کافی زاد جمع کرلیا ہے۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم

نیز حضرت مخدوم مولوی نور الدین صاحب بھی ... سے متفق ہیں۔ عبد الکریم۔

یہ کتاب بقیمت ... دفتر بدر سے مل سکتی ہے

زرتشت | مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی ... کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ... ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں۔
قیمت مجلد ۸ غیر مجلد ۶

طریقہ احمدیہ | مصنف اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقاید و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۵ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ... اس میں ... امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۲ر

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب ... اردو ہی۔ سورہ یسین سے ... کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف ہے۔ اس کے برکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح | مصنفہ ... [illegible]

حیرت کی حیرانی | مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود کی تائید۔ قیمت ہر دو جلد ۹ر

نظم مستورات | مستورات کے لئے ... قیمت ار

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ار

کلمن احمدی | الا وادوا ... قیمت ار

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

کلمن احمدی | غلام رسول ... قیمت ار

مجموعہ فتاوی احمدیہ یعنی فقہ احمدی

عبادات کا بطریق نبوی ادا کرنا اور اس طریق کی یادداشت احمدی احباب اور اون کے موجودہ اور آئندہ نسلوں میں قائم رکھنے کا کتاب مجموعہ فتاوے احمدیہ بڑا ذریعہ ہے۔ یہ کتاب ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت فی نسخہ کامل ہر دو حصہ ۱۲ اور محصول ۳ر ہے۔ چار دوست مل کر چار نسخہ کامل منگوائیں گے۔ تو محصول ہمارے ذمہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔
مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاک خانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی۔

ممیرا

ممیرا اس اصلی ممیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ منگا کر اپنے یہاں بزرگان قوم نے اس ممیرے کو دیکھا اور خرید ا ہی ... اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپیہ تولہ کے حساب ... اگر کوئی ثابت کردے کہ یہ ممیرا نہیں تو قیمت ... دوں گا ... کے قدردان اسے خریدیں میرے پاس ... ہر قسم ہی ہے۔
احمد نور۔ مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء			۱۹۰۸	محمد دین صاحب
۱۸	،،	،،	۱۵۹۵	غلام مصطفےٰ افغان صاحب
۱۸	،،	،،	[illegible]	خواجہ کمال الدین صاحب
۱۸	،،	،،	۲۴۲	میاں غلام احمد صاحب
۱۸	،،	،،	۲۵۲	عبد اللہ ... صاحب
۱۸	،،	،،	[illegible]	منشی ظفر الدین صاحب
۱۸	،،	،،	۹۹	چوہدری حاکم علی صاحب
۱۸	،،	،،	۵۸۹	شیخ عبد الرشید صاحب
۱۸	،،	،،	۹۲۶	احمد الدین صاحب
۱۸	،،	،،	۶۱۵	میاں صاحبدین صاحب
۱۸	،،	،،	۱۷۷۷	باقر شاہ صاحب
۱۸	،،	،،	۴۱	سید محمد علی شاہ صاحب

بدر پریس قادیان میں مفتی محمد صادق ایڈیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

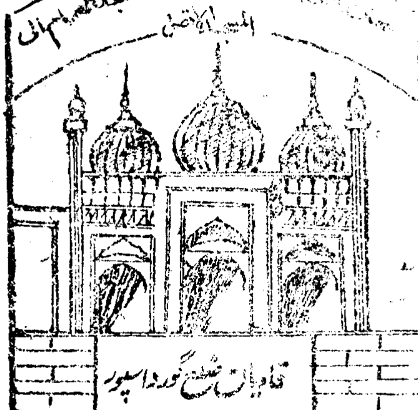

BADR - QADIAN

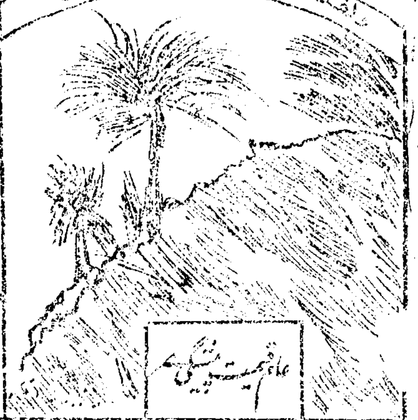

قیمت از طلبہ ... | جلد ۵ | نمبر ۱۰

لے جہاں منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۱ بروز جمعرات | آیا ہوا ہے ... مہدی آخر زمان

مورخہ ۹ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | مطابق ۱۲ - مارچ ۱۹۰۸ء

پروپرائٹر میاں معراج الدین عمر

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ... | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے یہ پرانی تجویز پاس کی گئی ہے کہ ہم کو ... سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا جائے ابتک یہ تھا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا ایسے مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھی جسکو میں محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا لیکن ... ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کیطرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں حرج واقع ہونے لگا۔ الحمد للہ - یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سر دست پروپرائٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا ... لیکن تاہم پروپرائٹر صاحب نے اصلاح اخبار کی خاطر جہاں اور بہت سے خرچ اٹھائے ہیں۔ بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اس واسطے عام ناظرین اخبار کو اطلاع کیجاتی ہے کہ

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام بنام (محمد صادق - ایڈیٹر) کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکھنے چاہئیں۔ ان جو مضامین اخبار میں چھپنے کے لئے ہوں وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئیں لیکن ایسے لفافوں پر بھی کسی کا نام نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ صرف الفاظ ہونے چاہئیں بنام **ایڈیٹر بدر**۔

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائیں گے تاکہ آئندہ انتظام میں سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ - **ایڈیٹر اخبار بدر قادیان**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

(۱) خدا کی تازہ وحی - رسید زر - مدینۃ المہدی (۳) ہم ذکر سے منع نہیں کرتے - ردّ المرء دو صفحہ (۴) ڈائری نغمہ اکمل -
(۵ و ۶) درس قرآن شریف - (۷-۸) تحریف بائبل
(۹ و ۱۰) استفسار اور اس کے جواب - (۱۱) آریہ گزٹ
(۱۲-۱۳) اپنیوٹن کے حالات - پاسبان پرندہ - قسطنطنیہ
(۱۴) انصار بدر - (۱۵) انتخاب الاخبار - (۱۶) اشتہارات

خدا کی تازہ وحی

۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء - **ماتم کدہ**

فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے

پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے

مدینۃ المہدی

حضور رسالتمآب کی صحت اچھی ہے آپ صبح و شام سیر کو تشریف لیجاتے ہیں مسجد مبارک میں سید سرور شاہ صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی - آپ نے فرمایا کہ نبی ایسے وقت آتے ہیں جب قوم کے علماء و امراء و اہل قلم اور دن کے محتاج ہوجاتے ہیں اور بوجہ دنیا پرستی کے نہ حق ظاہر کرسکتے ہیں نہ حق کی مدد - بلکہ اپنی عزت قائم رکھنے کیلئے مخالفت میں حصہ لیتے ہیں پہلے معمولی نشان دکھائے جاتے ہیں جب نہیں مانتے تو پھر قہری نشانوں کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے - آخر ہلاک کئے جاتے ہیں - علامہ نور الدین صاحب نے اپنے وعظ میں اذان کی فلاسفی بتائی کہ دوسری قوموں کے سے بے معنی گھڑیال ناقوس سے اسلام میں کیا کیا حکمتیں ہیں - پھر الحمد للہ کے متعلق کئی نکات فرمائے کہ اصحاب کہف بھی بوجہ کفارہ ذنوب اجر آخرت فرمایا صلوات [illegible] الحمد للمہدی کہتا ہے - صلوٰۃ

رسید زر

۱۸ - جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

۳۹۵ - قاضی رکن الدین صاحب عمہ
۱۰۲۲ - منشی فضل دین صاحب للعہ
۲۵۱ - چودہری غلام حیدر صاحب عہ
۴۹ - میاں نور بخش صاحب للعہ
۱۳۲۵ - میاں محمد دین صاحب للعہ
۱۸۴۱ - چودہری سرفراز خان صاحب ے
۸۱۳ - شاہ محمد صاحب عاہ
۴۳۶ - میاں اعظم صاحب للعہ
۷۲۸ - مظفر الدین صاحب للعہ
۱۷۷۵ - جان محمد صاحب عاہ
۱۵۵ - مرزا محمود بیگ صاحب عاہ
۴۴ - نواب خان صاحب تحصیلدار صہ
۱۷۱۸ - مولوی حیدر الدین صاحب للعہ
۱۰۷۹ - مہربان علی صاحب عاہ

۲۰ - جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

۳۲ - خلیفہ رشید الدین صاحب معہ
۱۴۲۱ - مفتی فضل احمد صاحب عہ
۱۳۵۲ - محمد سلیمان صاحب عمہ
۱۸۵۱ - ملک محمد مبارک صاحب للعہ
۱۵۵۱ - بابو نور محمد صاحب للعہ
۱۶۰ - بابو عطا محمد صاحب للعہ
۸۸۵ - عبد الحکیم خانصاحب للعہ
۱۱۱۹ - محمد رشید صاحب للعہ
۴۲ - احمد علی صاحب للعہ
۷۹۲ - فضل الدین صاحب للعہ
۱۴۱۷ - سید امیر علی شاہ صاحب للعہ
۸۵۳ - فرمان علی صاحب للعہ
۱۴۴۸ - سردار امام بخش صاحب للعہ
۱۹۶۷ - ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب للعہ
۳۶۵ - ایس ایم یوسف للعہ
۱۴۲۹ - نبی بخش صاحب لاعہ
۳۲۶ - میاں عبد اللہ صاحب للعہ
۱۴[illegible] - مولوی محمد ابراہیم صاحب للعہ

۲۱۱ - حکیم شاہ نواز صاحب صہ
۶۲ - بابو فخر الدین صاحب صہ
عاہ
۶۲ - حافظ غلام حسین صاحب عاہ
۹۱۵ - غلام رسول صاحب عاہ
۶۶۳ - حسین بخش صاحب للعہ
۷۰۶ - شیخ خدا بخش صاحب صہ
۸۲۴ - قاضی محبوب عالم صاحب صہ
۱۶۹ - مولوی مظفر احمد صاحب عاہ
۱۱۱۹ - بابو الٰہی بخش صاحب عاہ
۱۱۷۸ - چودہری خان محمد صاحب عاہ
۹۶ - مستری الٰہی بخش صاحب عاہ
۱۱۷ - محمد شاہ صاحب عاہ
۱۳۲۶ - مولوی احمد علی شاہ صاحب عاہ
۳۶۰ - میاں غلام محمد صاحب عاہ
۱۵۴۹ - قاضی میر حسین صاحب ناعہ
۱۳۹۷ - اخوندزادہ عطا محمد صاحب عاہ
۱۶۵۳ - خداداد صاحب عاہ
۵۸۶ - محمد دین درزی صاحب للعہ
۱۲۸۰ - مرزا محمود بیگ صاحب عاہ
۱۰۳۲ - محمد اشرف صاحب عاہ
۱۹۲۲ - محمد دین صاحب عاہ
۱۱۶۱ - مصری خان صاحب عاہ
۱۷۶۴ - محمد افضل خانصاحب عاہ
۵۲ - سید شاہ نواز صاحب عاہ
۵۴۳ - میاں عبد اللہ صاحب عاہ
۹۲۳ - محمد حیات خانصاحب عاہ
۱۱۰ - عطا الٰہی صاحب عاہ
۱۴۵۱ - نلہ یار خان صاحب عاہ
۱۶۹۴ - دولت خان صاحب عاہ
۷۶۹ - ولی محمد صاحب عاہ
۲۳۵ - شیخ خدا بخش صاحب عاہ
۱۷۰۰ - سیٹھ ہارون محمد صاحب عاہ
۱۶۹۰ - مسٹر عبد الغنی صاحب عاہ
۱۴۹۳ - اقبال علی صاحب عاہ
۱۷۸۴ - اللہ رکھا صاحب عاہ
۱۷۲۳ - برکت علی بیگ صاحب عاہ

۳۶ - مولوی عمر الدین صاحب عاہ
۱۱۳۳ - سید ارشاد علی صاحب عاہ
۲۰۲۰ - منشی کالو خان صاحب عمہ
۹۶۹ - احمد علی صاحب للعہ
- غلام حسین صاحب لاعہ

۲۱ - جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

۱۷۵۹ - میاں احمد نور صاحب عاہ
۵۴۵ - مرزا غلام حیدر بیگ صاحب عاہ
۱۹۴ - منشی فضل الٰہی صاحب عاہ
۱۳۱۴ - شیخ محمد عبد اللہ صاحب للعہ
۶۴ - حافظ نور احمد صاحب صہ
۴۱۴ - سیٹھ عبد الرحمان صاحب صہ
۶۱۵ - منشی عبد الخالق صاحب للعہ
۱۷۳۰ - غلام محی الدین صاحب عاہ
۱۴۸ - مولوی عبد الحمید صاحب للعہ
۱۳۰۸ - محمد افضل صاحب للعہ
۹۵۷ - محمد اشفاق صاحب للعہ
۸۷۵ - محمد مقبول صاحب عاہ
۶۶۲ - مولوی غلام رسول صاحب عاہ
۱۴۱۴ - منشی شمس الدین صاحب للعہ
۳۴۷ - منشی صدر الدین صاحب للعہ
۱۳۴۵ - جان محمد صاحب عاہ
- بابو محمد اسمٰعیل صاحب لعہ
- حکیم الطاف حسین صاحب عاہ
- نبی بخش صاحب رفوگر لعہ

۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

۱۳۳۰ - بو صاحبہ از مکان نواب سکندر علی خان صاحب مرحوم ے
۴۶ - بوٹے خانصاحب عمہ
۲۷۲ - مولوی محمد احسن صاحب للعہ
۱۷۸۲ - محمد بخش صاحب عاہ
۸۳۹ - حافظ نور محمد صاحب للعہ
۳۰۲ - شیخ محمد حسین صاحب للعہ
۱۲۴ - علی محمد خانصاحب عاہ
۱۵۲۴ - چودہری غلام حسین صاحب للعہ
۳۱۳ - راجہ شیر محمد صاحب عمہ
۱۰۵۷ - منشی عبد الغفور صاحب للعہ

ہم ذکر اللہ سے منع نہیں کرتے

سراج الاخبار میں ہم پر افترا کیا گیا ہے۔ کہ ہم اللہ کے ذکر سے منع کرتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ ہم ذکر اللہ تو فرض جانتے ہیں۔ ہاں اس ذکر کے جو قواعد نقشبندی وغیرہ فرقوں میں رائج ہیں۔ اون کی سند ہم مانگتے ہیں کہ ہمیں بتلائیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کب اپنے صحابہ کو اس طریق سے ذکر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ ہمارا مطالبہ تھا۔ جو ہم بار ہا کر چکے ہیں۔ اس کا جواب تا حال ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اور نہ کوئی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بدعتی طریقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنا ایک افترا ہے۔ جس کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کر سکتا۔ اپنی تائید میں جو آیات پیش کی جاتی ہیں۔ معترض اون کے معنے ہی نہیں سمجھتا۔ ہمیں اس بات کا ثبوت ملنا چاہیئے۔ کہ جب حضور رسالتمآب کو یہ ارشاد باری تعالے ہوا۔

واذکر اسم ربک

تو آپ نے اس کی تعمیل کس طرح فرمائی۔ کیا اس طرح جیسے نقشبندی کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری آیات کے متعلق ہمارا جواب ہے مثلاً

فاذکروا اللہ قیاما و قعودا

اب اس سے یہ تخصیص کہاں سے ثابت ہے کہ اس سے مراد زبان یا دل کے ساتھ صرف اللہ اللہ کرنا ہے جس کا کچھ ما حصل معلوم نہیں ہوتا۔ کیا مصری مصری کہنے سے مونھ میٹھا ہو جایا کرتا ہے۔ اجی اس کا تو مطلب یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت و قیل و سکون میں خیال کرو کہ یہ خدا تعالے کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں پھر ذکر اللہ میں داخل ہے نماز۔ تلاوت قرآن اور ہر ایک ایسی بات جس میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ذکر ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد اور اولیاء اللہ کے حالات سب ذکر اللہ میں داخل ہیں۔

پس یہ بات سخت غلطی ہے کہ ہمیں ذکر اللہ کا مخالف سمجھا جاوے۔ ہاں ان جوگیانہ طریقوں کے مخالف ہیں جو خصوصاً خاص فرقوں میں رائج ہیں۔

[illegible] بات کہ ہماری اس تحریر کا جواب کوئی صاحب [illegible] نہیں پہنچا [illegible] کرتے ہیں [illegible] تک وہ جواب نہیں دیکھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ وہ رسالہ مل جاوے۔ چنانچہ صاحبزادہ عبد الرسول سائمن اللہ اس کی شہادت دینگے۔ کہ میں نے اون سے بھی اس رسالہ کا مطالبہ کیا تھا۔ وی پی کے لئے بھی کہا گیا۔ مگر مصنف صاحب نہیں بھیجتے ہم بذریعہ اس اخبار کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ نامہ نگار جو بزدلی سے اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرتا ہمیں وہ کتاب بذریعہ وی۔ پی بھجوا دے تو ہم جواب دینگے۔ (اکمل)

رد المردود

ہمارے دوست مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں مرقع کے اعتراضات کا رد کر چکے ہیں اب خصم کی مزید مخاصمت پر آپ نے پھر اس کا رد لکھا ہے۔ دوسرا جو ہم نے رسالہ رد المردود [illegible] اعتراض یہ تھا کہ میرے آقا نے لکھا ہے کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلعم کے زمانہ بعثت تک ۴۷۳۹ برس گذرے اور مسیح موعود نے ہزار ششم میں پیدا ہونا تھا۔ اب معترض زمانہ بعثت کا مطلب نبوت کا ابتدائی سال سمجھ کر ہزار ششم کو ۱۲۷۴ میں ختم کر دیتا ہے حالانکہ حضور کی پیدائش ۱۲۵۰ میں ہوئی۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طرز اختیار کی ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ کی صحیح عبارت پیش کر دی جو یہ ہے۔

"خدا تعالے نے مجھے اپنے کشف کے ذریعے سے اطلاع دی۔ کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنے تئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں۔"

تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے معترض کا کوئی حق نہیں کہ ازالہ اوہام کی عبارت پر اعتراض کرے کیونکہ اسی مجمل اور مختصر ذو محل عبارت کی تفسیر خود مصنف علیہ الصلوۃ والسلام نے دوسرے مقام پر کر دی۔ پھر اسی کے متعلق خطبہ الہامیہ کی عبارت معترض نے پیش کی ہے کہ وہ ہزار ششم میں مبعوث ہونا لکھا ہے۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ وہ لفظ بعثت کا نقطہ کہ جس کے معنے خود معترض نے پیدائش کے تسلیم کئے ہیں جس سے یہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی بتایا ہے۔ کہ ان [illegible] صاحب نے ہزار ششم میں پیدا ہونا ہے جو حضرت مصنف نے ظاہر کیا ہے اسی سے

کذلک بعث فی آخر الالف السادس

رقم فرمایا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ آپ سنہ ۱۳۰۰ھ میں اپنا مامور ہو کر آنا لکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ چودہویں صدی کے سر پر اس کے جواب میں وہ عبارت نقل کر کر بتا دیا گیا کہ یہ محض مغالطہ ہے آپ تو

وانا علی ذھاب بہ لقادرون

کے اعداد کو وہ زمانہ قرار دیتے ہیں جب علم قرآن زمین سے اوٹھ جائیگا۔ اور یہ زمانہ اسلامی چاند پر سلخ کی راتوں سے مشابہ ہے پس اس میں بدر کا طلوع سمجھنا سخت غلطی ہے۔

تیسرا اعتراض معترض نے یہ دکھلانے کی کوشش کی تھی۔ کہ ازالہ صفحہ ۱۹۲ کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود سنہ ۱۲۷۰ھ میں آنا چاہیئے۔ مولوی صاحب نے اصل عبارت پیش کی ہے جس میں صاف لکھا ہے کہ یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسے کے وقت اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسیٰ اور مسیح کے درمیان میں زمانہ تھا۔ اس پر یہ اعتراض باوجود اس تسلیم کے کہ اگر انیس کی نسبت کہا جاوے کہ قریب قریب بیس کے ہیں تو یہ کلام صحیح ہے۔ پیچ در پیچ حماقت ہے۔ کیونکہ جب تیرہ۔ چودہ۔ اٹھارہ۔ بیس دہاکوں [illegible] قریب قریب ہیں۔ تو تیرہ چودہ سو صدیوں میں کیوں قریب قریب نہ سمجھے جاویں [illegible] ہم نے صرف عام فہم مقامات سے خلاصہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان جوابوں کے مضمون میں کئی دلچسپ علمی بحثیں ہیں۔ ناظرین [illegible] تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۲ بابت ماہ فروری و مارچ منگا کر پڑھیں۔ اللہ اس کی مقبولیت اشاعت کریں۔ تاکہ فریق مخالف کی اطلاع [illegible] کا اندازہ ہو سکے۔

[illegible]

ڈائری

القول الطیب

۱۰ فروری ۱۹۱۲ء۔ ظہر

فرمایا شیعوں نے مبالغہ کی حد کر دی۔ ایک شیعہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ تمام انبیاء حتّٰی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی امام حسین کی شفاعت کے محتاج ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ حضرت علی پر وحی آئی تھی مگر جبریل بھول گیا اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آنحضرت جب معراج کو گئے۔ تو آگے علی موجود تھے۔ اور ایک شخص حضرت علی کو خدا کہتا تو کہا کہ اچھا لاکھوں کروڑوں بندے خدا کے اور ایک بندہ تو میرا ہی سہی۔ گویا حضرت علی کو خدا بنا دیا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ علی آسمان پر تو خدا ہے مگر زمین پر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک صحابی ہے۔ جو معمولی خلافت کو بھی نہ سنبھال سکا۔ معلوم نہیں کہ لوگ شیعہ میں کون سا اسلام پاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ کو سوائے دو چار کے مرتد کہتے ہیں۔ امہات المومنین پر سخت اعتراض کرتے ہیں۔ قرآن کو بیاض عثمانی قرار دیتے ہیں۔ جس قوم کے پاس کتاب اللہ نہیں اس کا مذہب ہی کیا ہوا۔ کیا گالیاں دینا اور گھر بیٹھ کر دوسروں پر اور مرے ہوؤں پر تبرے بھیجتے رہنا یہ بھی کوئی مذہب ہے؟ پھر تقیہ جس سے بری کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ یعنے جس سے دب گئے۔ یا جہاں کوئی اپنا مطلب جاتا دیکھا وہاں اپنے عقیدہ سے انکار کر دیا۔ پھر بتائیں۔ کہ ان کی کوئی عمدہ تفسیر بھی ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ لوگ کلام الٰہیہ سے واقف ہیں۔ ہم نے تو جو تفسیر دیکھی اس میں ہر ایک آیۃ کے یہی معنے دیکھے۔ کہ یہ علی کے حق میں ہے۔ مقطعات میں بھی یہی خبط رہا ہے۔ کھیعص۔ ک سے مراد کربلا ہے۔ پھر توحید جو مذہب اسلام کی روح ہے۔ اس کا یہ حال کہ آریہ باوجود سخت معاند اسلام ہونے کے ان سے اچھے ہیں۔ جو ہزار ہا بتوں کی پرستش سے نفرت رکھتے ہیں۔ اور ان لوگوں نے بت پرستی کو از سر نو جاری کر دیا۔ ابھی کوئی پتھر پرست یا درخت پرست یا انسان پرست ہو۔ ایک ہی بات ہے۔

یہ امام حسین کے فضائل بیشک بیان کریں۔ ہم منع نہیں کرتے اور جس حد تک انبیاء کرام کی تکذیب لازم نہ آئے۔ اور راستبازوں کی ہتک نہ ہو ہم ماننے کو طیار ہیں۔ مگر یہ تو نہیں۔ کہ انہیں خدا بنالیں۔ اگر واقعی ان کو امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت ہے۔ تو اون کی پیروی کریں۔ جس سے انسان کو محبت ہو وہ اس کے رنگ سے رنگین ہونا چاہتا ہے۔ اور اس سے کام کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے۔ اتنے پیغمبر گذرے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے کہا ہے۔ کہ میری بندگی کرو۔ اصل بات تو یہ ہے کہ دور دور سے گمراہوں کا جو اسلام میں ہو کر اس درجہ تک پہونچے۔ ہدایت پانا نسبتاً مشکل ہے۔ امام حسین کو میں نے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ مسجد سے ایک شخص چلا آرہا ہے۔ اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا ابو عبد الحسین۔ پھر دوبارہ دیکھا۔

ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہیئے کہ بات کرے۔ تو پوری کرے ورنہ چپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے۔ تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ۔ تاکہ ان میں سے نہ گنے جاؤ۔ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو۔ دو باتیں ہیں۔ یا اعتراض یا چپ رہنا۔ یہ تیسرا طریقہ نفاق ہے۔ کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے خفاء کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا۔

نغمہ گل

"ہماری بخاری"

دکھاتی ہے راہ ہدایت بخاری
سکھاتی ہے طرز عبادت بخاری

نبی کے جو شیدا ہیں دیکھیں یہ ہے وہ
کہ بتاتی ہے اصل سنت بخاری

جو سنت ہوا وسکو تو کرتی ہے رائج
اٹھاتی ہے دنیا سے بدعت بخاری

صحابہ کا طرز عمل تو بتائے
جو حق ہے وہ کرتی ہے ثابت بخاری

میں واللہ باللہ یہ سچ کہہ رہا ہوں
کہ ہے بس کلام نبوت بخاری

مسلمان ہیں لیکن فقط نام کے ہیں
جو کرتے ہیں تیری اہانت بخاری

تو میرے نبی پیارے کی پیاری باتیں
سنائے تو آتی ہے لذت بخاری

کلام الٰہی کے پڑھنے کے پیچھے
مجھے ہے تمہاری محبت بخاری

خدا جانتا ہے میں کس شوق دل سے
کروں روز تیری زیارت بخاری

جو تیرے مخالف ہیں شیطان ہیں وہ
ہوئی آخران سب کو ذلت بخاری

کوئی ہے کسی کا کوئی ہے کسی کا
نبی کا جو ہے وہ ہے حضرت بخاری

خدا آپ ہو جائیگا اجر اس کا
اٹھائی جو تو نے مصیبت بخاری

جو حق ہو وہ کہنے سے رکتا نہیں ہر
عجب تو نے پائی ہے جرأت بخاری

یہی آجکل ہے وظیفہ ہمارا
ہو اللہ کی تجھ پہ رحمت بخاری

عقیدہ مرا پوچھتے ہو جو گل سے
تو ہے راہ دار الجنت بخاری

وہ مسرے کبک میں وہ گل ہوں میں بلبل
میں پروانہ شمع رسالت بخاری

انسان کو چاہیئے۔ کہ نیکی میں کوشش کرے اور ہر وقت دعا میں لگا رہے یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی مابہ الامتیاز ہی نہیں ہے تو پھر خدا کوئی کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت میں رکھے۔ اور ان کو ذلت دے اور عذاب میں گرفتار کرے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔ متقی وہی ہیں۔ کہ خدا سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں۔ جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا ومافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں۔ ایمان کا پتہ مقابلہ کے وقت لگتا ہے۔

بدرِ منوّر

۸ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

درسِ قرآن شریف

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۴ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء)

تشریح و معانی الفاظ

لایلاف - اُلفت دلانے کے لئے

اس گھر کے ربّ کے ساتھ اُلفت دلانے کے لئے اصحاب الفیل کو اس واسطے قتل کیا گیا اور شکست دیگئی اور خائب و خاسر واپس کیا گیا ہے۔ کہ قریش اور اہل عرب کا یقین تازہ ہو کر اس گھر کی حفاظت اللہ تعالےٰ خود کرتا ہے اس طرح وہ خداتعالیٰ کی خاص عبادت میں مشغول ہوں۔ اور قریش جو موسم سرما و گرما میں سفر پر جاتے تھے اور تمام بلاد کے بادشاہ اور تجار ان کی عزت کرتے تھے۔ اس تجارت اور سفر میں فرق نہ آوے بلکہ اون کی عزت اور بھی زیادہ ہو۔

الفهم - ان کو اُلفت دلانے کے لئے۔

رحلة الشتاء والصيف - سردی اور گرمی کے سفر میں

قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تھے موسم سرما میں افریقہ۔ ہندوستان کیطرف جاتے تھے۔ اور موسم گرما میں شام ایران کیطرف جاتے تھے۔ ہر دو طرف کے لوگ ان کی بہت ہی عزت اور تکریم کرتے تھے اور ہدیئے اور تحفے دیتے تھے اگر خدانخواستہ اصحاب الفیل کو فتح ہو جاتی تو ان کی یہ تمام عزت جاتی رہتی اور امن اُٹھ جاتا۔ لیکن اصحب فیل کو تباہ کرکے اللہ تعالےٰ نے ان کی عزت کو اور بھی بڑھایا اور پہلے سے بھی زیادہ لوگ قریش کی تعظیم کرنے لگے۔ اور وہ سفر ان کے واسطے اور بھی زیادہ آسان اور بابرکت ہو گئے

فليعبدوا - پس چاہئیے کہ عبادت کریں۔

رب هذا البيت - اس گھر کے پروردگار کی۔

الّذی - جس نے

اطعمهم - ان کو کھانا کھلایا۔

من جوع - بھوک سے۔

وامنهم - اور ان کو دیا۔

من خوف - خوف سے۔

مسلمان ہر وقت اور ہر جگہ خدا کی عبادت کر رہے ہیں

بعض جاہل آریہ اور عیسائی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسلمان چونکہ عبادت کے وقت خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرتے ہیں اس واسطے یہ بھی ایک شرک ہے اور اس گھر کی عبادت کی جاتی ہے۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالےٰ نے اس بات کا رد کر دیا ہے۔ فليعبدوا رب هذا البيت۔ عبادت اس گھر کے رب کی کی جاتی ہے۔ نہ کہ اس گھر کی۔ اور یہ گھر بطور ایک نشان کے ہے۔ جو خداتعالےٰ کی برتر اور قادر اور عالم الغیب ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں بڑے بڑے گھر لوگوں نے بنائے۔ اور بڑی بڑی قومیں ان کی امداد میں کھڑی ہوئیں لیکن وہ تباہ ہو گئے اور اون کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہ گھر خداتعالےٰ کے وعدہ کے موافق قائم ہے۔ اور اس کے اردگرد رہنے والے ہر طرح کے خطرات سے محفوظ ہیں۔ عبادت کے وقت آخر کسی نہ کسی طرف تو انسان مونہہ کرتا ہے۔ وحدت کے واسطے سب نے ایک طرف مونہہ کیا۔ اور ایک ایسی طرف مونہہ کیا۔ جسطرف سے خداتعالیٰ کا پاک کلام اون تک پہونچا۔ اور اون کے واسطے موجب ہدایت ہوا۔ علاوہ اس کے اس میں ایک اور حکمت ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جیسا کہ زمین کے گول ہونے کے سبب دنیا کے ہر ایک حصہ میں مسلمان خداتعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں کیونکہ ایک ہی سیکنڈ میں کہیں عصر ہے کہیں مغرب کہیں عشاء کہیں فجر اور کہیں ظہر۔ ان کے علاوہ تہجد اور اشراق اور دوسری نمازیں جدا ہیں۔ غرض کوئی بھی ایسا وقت نہیں ہوتا جبکہ روئے زمین پر کسی نہ کسی جگہ مسلمان خدا کی عبادت نہ کر رہے ہوں۔ گویا مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے۔ جسپر خداتعالےٰ کی عبادت کے انوار کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ ایسا ہی عبادت کے وقت ایک خاص سمت کا مقرر کرنا ایک عجیب حکمت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرنے کے سبب اہل ہند کا مونہہ عبادت کیوقت مغرب کیطرف ہوتا ہے۔ اہل شام کا جنوب کیطرف اور اہل یمن کا شمال کیطرف۔ اہل مغرب کا مشرق کیطرف ہوتا ہے اور ان سمتوں کے درمیان میں جو مقام ہے۔ ان کا مونہہ کم و بیش درجات کے ساتھ ان سمتوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ الغرض کہ اس کا کوئی ایسا طرف نہیں جسطرف مونہہ کرکے مسلمان خدا کی عبادت نہیں کرتے۔ گویا تمام روئے زمین پر اسلامی توحید کی شہادت کی لکیریں اس کثرت کے ساتھ ہر سمت کو گذرتی ہیں اور ہر وقت گذرتی ہیں کہ تمام روئے زمین ہر وقت مسلمانوں کیطرف سے خداتعالےٰ کی توحید اور تمہید اور تسبیح سے پر رہتی ہے۔ کوئی اور مذہب دنیا میں ہے۔ جو اس قدر خدا کی عبادت کرنیوالا ہو؟

خانہ کعبہ کا جائے امن ہونا ایک نشان

خدا کے کام بھی عجیب ہیں کسی کو اپنا برگزیدہ بندہ بنانا چاہتا ہے۔ تو ایک غریب کو لیتا ہے۔ جو غیر مشہور ہو اور ظاہری علوم سے دنیا کی نظر میں ناواقف ہو۔ اور کچھ طاقت نہ رکھتا ہو۔ نہ کوئی جتھا اس کے ساتھ ہو۔ پھر اسے امام بنا دیتا ہے۔ چار دانگ عالم میں اس کی قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ تمام عالموں سے بڑھ کر اُسے عالم بنا دیتا ہے۔ اسے طاقتور بنا دیتا ہے۔ اور اس کو ایک بڑی قوم کا امام بنا دیتا ہے۔

ایسا ہی اس نے جب ایک گھر کو اپنی طاقتور ہستی کے ثبوت میں نشان بنانا چاہا۔ تو کہاں بنایا۔ عرب کے میدان میں جہاں پانی نہ ملے نہ چارہ نہ خوراک نہ سبزی۔ نہ کوئی بستی نہ کوئی آبادی نہ کوئی حفاظت کی جگہ۔ پھر اسے آباد کیا تو ایسا کہ ساری دنیا اس کی طرف دوڑی چلی جاتی ہے۔ تمام جہان کی دولت وہاں پہونچتی ہے۔ ہر ملک و ملت کا آدمی وہاں پایا جاتا ہے۔ ہر زبان وہاں سمجھی جاتی ہے حفاظت کا یہ حال ہے۔ کہ فوجی لحاظ سے کوئی حفاظت کا سامان نہیں۔ پھر بھی سکندر رومی یونان سے نکلا ہند تک فتح کیا۔ واپسی پر عرب کی فتح کا ارادہ تھا۔ راستہ میں ہی ہلاک ہو گیا۔ خود اس زمانہ میں دجال یورپ سے نکلا اور ہند تک پہونچ گیا۔ مگر وہی بیت اللہ ایسے محفوظ رہا۔ نبی کریم نے دجال کو دیکھا تھا کہ

حانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے وہ طواف بھی ایک تو یون ہو گیا کہ بحیرہ قلزم بحیرہ عرب عدن سے ہو کر خلیج فارس مین وہاں گہوم رہا ہے اور اس کے آگے جو ہو گا وہ بہی ظاہر ہو جائیگا۔

اصحاب رحلۃ الشتاء والصیف چونکہ اہل عرب کے واسطے مقدر تھا کہ جب نور محمدی اون کے درمیان سے طلوع کرے تو وہ اس سے منور ہو کر مشرق و مغرب مین پھیلین۔ قیصر و کسریٰ کی سلطنتون کے وارث بنین ایران اور شام کو فتح کرین۔ مصر و الجیریا۔ مراکو کو مسلمان بناتے ہوئے اسپانیہ مین جا گھسین۔ دوسری طرف ترکستان افغانستان ہند کے ملک فتح بنین۔ چین کے لوگون کو جا کر مسلمان بنائین اس واسطے پہلے سے اللہ تعالے نے اون کے طبائع ایسے بنائے ہوئے تہے کہ وہ سفر کو پسند کرتے تہے اور کیا گرمی اور کیا سردی ہر دو موسمون مین سفر کیا کرتے تہے پہر اس مین ایک پیشگوئی بہی مخفی ہے کہ اے قریش خدا تعالے نے تمہارے واسطے بڑے بڑے سفر مقدر رکہے ہین وہ سفر ایسے نہ ہونگے کہ تم جس موسم مین جاؤ۔ اوسی مین تم واپس آسکو بلکہ وہ لمبے سفر ہونگے جنمین تمکو سردیان بہی گذارنی پڑینگی اور گرمیان بہی گذارنی ہونگی۔

خدا تعالے کی قدرت اور طاقت کیا وسیع ہے۔ کہ اوس نے عرب کی قوم کو جہان اوس پتھر کو جسے معمارون نے رد کر دیا تھا۔ کہ یہ کام کا نہین اوسے ہی کونے پر لگایا۔ وہی قوم تمام دنیا کی سردار بنتی ہے وہی قوم تمام یورپ کو مہذب بنانے والی ہوئی۔ مغرب و مشرق مین اوس نے علوم کا چراغ روشن کر دیا۔ آج تک تمام اسلئے علوم اونہین کی کتابون سے اخذ کئے جاتے ہین ایک ایک مسلمان نے وہ شاندار کتاب لکہی ہے جسکے برابر آج بڑی بڑی جماعتین لگ کر اور لاکھون کروڑون روپے خرچ کرکے نہین لکہ سکتین۔ کیسی ہی طاقتور۔ قادر۔ توانا آئندہ کی خبرون سے واقف خدا اوس گھر کا ہے۔ جو تیرانسو سال سے اسی حالت پر چلا ہے۔ وہ گھر جسے ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل مین بنایا۔ جنگل بہی وہ جس کے گرد و گرد مہنلون کوسون تک کوئی آبادی نہ تہی اس گھر مین خدا کی عبادت کے واسطے اپنی بیوی اور بچے کو تنہا چہوڑ دیا۔ اللہ اللہ کیسا وہ ایمان تہا جو حضرت ابراہیم کے سینہ اور دل مین تہا۔ کیسا ہی توکل اور ایمان والی وہ بیوی تہی جس نے اپنے خاوند کو کہا کہ جب خدا کا حکم ہے تو اب تو جا۔ تیری اور کسی اور کی ہمکو پرواہ نہیں ہے۔ کیا ہی پیارا وہ بچہ تہا جس کی خاطر جنگل بیابان مین چشمہ جاری ہوا اور ایسا جاری ہوا کہ آج تک تمام جہان کے لوگ اوس کا پانی پیتے ہین یا خدا کی ہزارون ہزار رحمتین اور برکتین ہون تجہ پر اے خدا کے خلیل۔ اے نبیون کے باپ ابراہیم اور ہزارون ہزار برکتین اور رحمتین تجہ پر ہون۔ اے عورتون مین سے بے نظیر ایک عورت مصر کی شاہزادی اور ابراہیم کی بیوی اور اسمٰعیل کی ماں۔ کیا ہی خدا رسیدہ تیرا دل تہا۔ کہ تو نے خدا کے حکم کی تابعداری مین اپنے بڑے بہاری امتحان کو اپنے سر پر قبول کیا کہ اگر وہ امتحان پہاڑ پر پڑتا تو پہاڑ اوس کے بوجہ سے شق ہو جاتا۔ بے شک تو ہی اس قابل تہی کہ تیری اولاد مین سے نبیون کا سردار محمد ﷺ پیدا ہوتا تیری اضطرابانہ دوڑ کی یادگار مین آجتک لاکہون انسان مختلف بلاد سے آکر تیرے قدم بقدم دوڑتے اور خدا کی حمد کرتے ہین۔ ایک ابراہیم کے اس گہرانے کی تاریخ خدا تعالے کے دلدادہ اور مقبول بندون کی مثال مین ایسی پر درد ہے۔ کہ دلون کی کثافت کو دور کرتی اور انسان کو خدا کے نزدیک لا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ مین اس طرح کی قربانی کرنیوالے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے

چون شود بخشائیش حق بر کسے
دل ہمے ماند بدنیائش بسے
خوشتر ش آید بیابان تپان
تا درو نالد زہجر دلستان
پیش از مردن بمیرد حق شناس
زنکہ محکم نیست دنیا را اساس
ہوش کن این جائیگاہ بلے فناست
بہر مالے بہر جانے آخر خداست
زہر قاتل گر بدست خود خوری
من چسان دانم کہ تو دانشوری
بین کہ این عبد اللطیف پاک مرد
چون پئے حق خویشتن برباد کرد
جان بصدق آن دلستان را داد است
تا کنون در سنگہا افتادہ است
این بود رسم رہ صدق و وفا
این بود مردان حق را انتہا
از پئے آن زندہ از خود فانی اند
جان فشان بر مسلک ربانی اند
فارغ افتادہ ز نام و عز و جاہ
دل ز کف وز فرق افتادہ کلاہ
دور تر از خود بہ یار آمیختہ
آبرو از بہر روئے ریختہ
ذکرشان ہمے دہد یاد از خدا
صدق ورزان در جناب کبریا
گر بجوئی این چنین ایمان بود
کار بر جویندگان آسان بود
لیک تو افتادہ در دنیا اسیر
تا نمیری کے رہی زین دار و گیر
تا نمیری اے سگ دنیاپرست
دامن آن یار کے آید بدست
نیست شو تا بر تو فیضانے رسد
جان بیفشان تا دگر جانے رسد
تو گذاری عمر خود را کبر و کین
چشم بستہ از رہ صدق و یقین
نیک دل با نیکوان دارد سرے
بر گہر تف مے زند بد گوہرے
ہست دین تخم فنا را کاشتن
واز سر ہستی قدم برداشتن
چون بیفتی با دو صد درد و نفیر
کس نمے خیزد کہ گردد دستگیر
باخبر را دل تپد بر بے خبر
رحم بر کورے کند اہل بصر
ہمچنین قانون قدرت اوفتاد
مر ضعیفان را قوی آید بیاد

(باقی آئندہ)

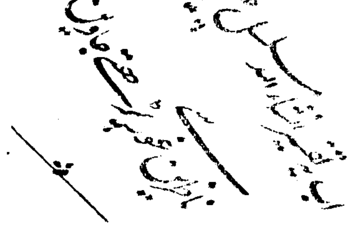

تحریف بائبل

غریب دیسی عیسائی

غریب دیسی عیسائی۔ بیچارے دیسی عیسائی۔ قابل رحم دیسی عیسائی مظلوم دیسی عیسائی۔ مین کن الفاظ مین دیسی عیسائیون کی اس ذلیل اور پست اور تاریک حالت کا اظہار کرون جو گورے پادریون نے اس ملک مین کر رکھی ہے۔ ملکی معاملات مین جو کچھ سبقت یا فوقیت انگریزون کی قوم ہم پر چاہتی ہے یا چاہے وہ سب اس کے واسطے جائز اور بجا ہے۔ کیونکہ وہ فاتح قوم ہے اور فاتح اور مفتوح یکسان نہین ہو سکتے۔ اس معاملہ مین دیسی اخبارات کی شورش کوئی مفید نتیجہ نہین نکال سکتی اور نہ اس طرز اور رویہ کو اختیار کرنا ان کے واسطے جائز ہو سکتا ہے لیکن مین نہین سمجھ سکتا۔ کہ ولائتی اور امریکن پادریون کو سرکار کیطرف سے کوئی ایسے حقوق دئے گئے ہون۔ کہ وہ ہند کے باشندون کو عیسائی بنائین اور عیسائی بھی نہائت تنگ خیال اور محدود علم کا۔ یورپ امریکہ کے بڑے بڑے فاضل اور محقق پادری لاکھون روپے کے اخراجات اور ہزار ہا میل کے سفر سے جو باتین انجیل اور دیگر صحائف کے متعلق پیدا کر رہے ہین اور اپنے گرجون مین وعظ کر رہے ہین وہ باتین دیسی عیسائیون سے کیون پوشیدہ رکھی جاتی ہین اور ان بیچارون کو ان باتون سے کیون بے خبر چھوڑا جاتا ہے۔ کیا کوئی پادری صاحب اس کے جواب شافی سے مشکور فرماوینگے؟

ولائت کے محقق کیا فرماتے ہین

جرمنی۔ فرانس۔ انگلستان یونائیڈ اسٹیٹس ودیگر ممالک یورپ و امریکہ کے محقق رات دن اس تحقیقات مین لگے ہوئے ہین کہ موجودہ بائبل کی اصلیت کیا ہے اور یہ بات اونہون نے بپایۂ ثبوت پہونچادی ہے۔ کہ موجودہ بائبل کی کوئی کتاب ان نبیون یا حواریون کی لکھی ہوئی نہین جن کی طرف وہ منسوب کی جاتی ہین اور یہ امر بھی یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ابتدا مین جس طرح یہ کتابین لکھی گئی تھین۔ اون الفاظ مین اور اس صورت و حالت مین قائم نہین رہین بلکہ ان مین بہت کچھ تغیر تبدل ہو گیا ہے۔ ان امور کو جو صاحبان بالتفصیل پڑھنا چاہین۔ وہ مفصلہ ذیل کتب کو مطالعہ فرماوین۔

انسکلو پیڈیا برٹانیکا
انسکلو پیڈیا ببلی کا
جیواش انسکلو پیڈیا
ببلی کل دکشنری۔ ھیسٹنگز

خلاصہ ان تمام تحقیقاتون کا یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نے کبھی کوئی کتاب نہین لکھی نہ لکھائی نہ آپ کے زمانہ مین کوئی کتاب لکھی گئی۔ بلکہ متی۔ مرقس۔ لوقا یوحنا کی طرف جو انجیلین منسوب ہین وہ متی۔ مرقس اور لوقا و یوحنا نے نہ لکھین اور نہ لکھائین۔ بلکہ اون کے بعد کسی اور شخص نے لکھین اور اون کیطرف منسوب کین۔ اگر وہ تمام انجیلیں جمع کی جائین جہانتک دستیاب ہوئی ہین یا جنکا ذکر عیسائی کتب مین موجود ہے تو اون کی تعداد ایک سو تک پہنچتی ہے اون مین سے یہ چند ہین کہ بابعض کی تحقیقات کے مطابق بطور قرعہ اندازی کے الگ کر کے یہ چند کتابین بائبل مین شامل کر لی گئی ہین۔ پھر ان مین سے بعض ایسی ہین۔ کہ بعض عیسائی فرقے اون کو نہین مانتے اور بعض عیسائی فرقے ایسے ہین۔ کہ اون کے سوا اور بھی چند ایک کتابون کو شامل کرتے ہین یہی حال پرانے عہدنامہ کی کتابون کا ہے اور اس حیثیت سے جمع ہوئی تمام کتابون کو جب ایک مجلد مین جلد کرا لیا جائے تو اس کا نام بائبل ہے۔

دیسی عیسائی آنکھین کھولین

باوجود اس پراگندگی اور بے اعتباری کے جو بائبل کے لاحق حال ہے ہمارے دیسی عیسائی اپنے اسلامی آبا و اجداد یا ہم وطنون (کیونکہ دیسی عیسائی یا تو اسلام سے مرتد ہین یا ہندو ازم سے نکلنے والے ہین اور ہند و مسلمانون کے ہم وطن ہونے کے سبب ان کے عقائد سے آگاہ ہین) سے سُنے ہوئے عقائد کے مطابق یہ یقین اور ایمان رکھتے ہین۔ کہ بائبل لفظاً خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ اونہون نے مسلمانون سے سنا ہوتا ہے۔ کہ توریت خدا کا کلام ہے اور انجیل خدا کا کلام ہے اور توریت حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی۔ اور انجیل کا نزول حضرت عیسیٰ پر ہوا تھا۔ وہی پرانا عقیدہ مسلمانون والا ساتھ لئے کر وہ عیسائی بنتے ہین اور یہ نہین سوچتے۔ کہ خود عیسائی عقیدہ کے مطابق توریت اور انجیل کیا شے ہین۔ اور یہ بھی نہین سوچتے کہ موجودہ کتابین جو پادری صاحب نے ہمارے ہاتھ مین دی ہین آیا یہ وہی توریت اور انجیل ہین جن کا ذکر اسلامی معظین سے سنا تھا یا کہ یہ کوئی اور شے ہین۔ پادری صاحبان بھی ہمارے دیسیون کو تاریکیون کے بحر ظلمات مین غوطے کھانے کے لئے چھوڑ دیتے ہین اور اون کو اس امر سے باخبر نہین کرتے کہ خود اون کے اپنے عقاید ان کتابون کے متعلق جو ان کے ہاتھ مین ہین۔ کیا ہین۔ عیسائیون کا ماہوار رسالہ تجلی جب کہ پہلے پہل نکلنا شروع ہوا تھا۔ تو اوس وقت بائبل کی حقیقت کو کسی قدر کھولنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور صاف الفاظ مین اظہار کیا گیا تھا۔ کہ ہم بائبل کو لفظاً کلام الٰہی نہین مانتے اور اس مین تغیر و تبدل کے قائل ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت جلد اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا۔ غالباً پادری صاحبان نے تجلی کے ان مضامین کو اردو مین لکھنے والے یا لکھنے کی تحریک کرنے والے (مسٹر فضل) پر خفگی کا اظہار کیا ہوگا۔ جو وہ جلدی دب گیا۔ اور بیٹھ گیا بلکہ بیچارہ مر ہی گیا۔

آسان فیصلہ

موجودہ بائبل کا فیصلہ تو آسان ہے اگر عیسائی صاحبان ذرا بھی غور کرین تو کبھی اس بات کا نام نہ لین۔ کہ یہ انجیل اور توریت وہی انجیل اور توریت ہے جسکو اسلامی دنیا مانتی ہے بات بہت مختصر اور آسان ہے۔

اسلامی عقائد کے مطابق توریت خدا کا کلام ہے جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوا تھا اس وقت جو توریت عیسائی پیش کرتے ہین اوس مین لکھا ہے کہ پھر موسیٰ مر گیا اور مواب کی وادی مین گاڑا گیا۔ پھر آج کے دن تک کوئی اوسکی قبر کو نہین جانتا...... اور اب تک بنی اسرائیل مین موسےٰ کی مانند کوئی نبی نہین اُٹھا (الفاظ "آج کے دن تک" اور "اب تک" قابل غور ہین۔ کیا یہ سب موسیٰ پر نازل ہوئے تھے!!!) ایسا ہی اسلامی عقائد کے مطابق انجیل جو کچھ بھی تھی اوس کا نزول حضرت عیسیٰ پر ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق عیسائی عقیدہ ہے کہ وہ خود خدا

تھا اسپر کیا نازل ہونا تھا اور یہ انجیل جو پیش کی جاتی ہے یہ نہ حضرت عیسیٰ نے لکھی نہ لکھائی اور نہ اون کے زمانہ مین لکھی گئی خود اوس کے سر پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ متی کی انجیل اور مرقس کی انجیل وغیرہ۔

پس فیصلہ بہت آسان ہے۔ کہ خود عیسائی عقائد کے مطابق بھی۔ یہ انجیل اور توریت جو بائبل کے بھیس مین عیسائی منادوں کے ہاتھ مین ہے یہ وہ کتب ہین جنکو اسلامی عقائد نے خدا کا کلام مانا ہے۔

نور افشان صاحب توجہ کرین

باوجود اس وضاحت کے عیسائی اخبار ہمیشہ وہی بے سُرا راگ گائے چلے جاتے ہین۔ کہ مسلمانون کے عقائد کے مطابق توریت انجیل محرف مبدل نہین ہوئی دیکھو قرآن کریم مین لکھا ہے لاتبدیل لکلمات اللہ اللہ کی باتین نہین بدلتین۔ پھر توریت انجیل کے الفاظ کیون کر بدل گئے۔ پس ثابت ہوا کہ توریت انجیل اپنی اصلی حالت مین موجود ہے اور یہی ہے۔ جو پادریصاحبان کے ہاتھ مین ہے۔ حال مین عیسائی اخبار نور افشان نے نئے سر سے اس مضمون کو چھیڑا ہے اور ۲۰ فروری کے پرچے مین کسی قدر نور افشانی کر کے باقی کو آئندہ پر رکھا ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بروقت اون کو کچھ سمجھایا جاوے۔

عیسائیون کو احتیاط کرنی چاہیئے

سب سے اول عیسائی صاحبان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ باوجود عربی زبان سے ناواقف ہونے کے اور اسلامی مسائل سے بے خبر ہونے کے قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر کرنے بیٹھ جانا اون کے واسطے مناسب نہ تھا۔ کوئی عقلمند آدمی قرآن شریف کی آیتہ لاتبدیل لکلمات اللہ کے یہ معنے نہین کر سکتا۔ کہ کلام الٰہی کے الفاظ مین کوئی تغیر و تبدل یا اس کے لکھنے مین عمداً یا سہواً کوئی غلطی انسان کر ہی نہین سکتا۔ اگر چہ قرآن شریف چھاپے پر چھپتے ہین۔ مگر ان مین کاتب کی غلطیان اور مطبع والون کی غلطیان صاف دکھائی دیتی ہین۔ اور بائبل کا تو جو حال ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔ اوس کو چھوڑ کر بھی اس وقت جو بائبلین مختلف فرقہائے عیسویت و یہودیت کے پاس ہین ان مین بہت سے الفاظ بلکہ فقرات بلکہ صفحوں کے صفحون کا فرق نمایان ظاہر ہے۔ پس سمجھنا چاہیئے کہ اس آیتہ شریف کے یہ معنے نہین جو عیسائی صاحبان نے خیال کئے ہین۔ بلکہ ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کلمہ نازل ہوتا ہے۔ خواہ وہ کوئی حکم ہو یا پیشگوئی ہو۔ وہ بہر حال صحیح اور پوری ہونیوالی ہے اوس کو کوئی طاقت روک نہین سکتی اور نہ اس مین کوئی شخص کچھ تبدیلی کر سکتا ہے۔ کہ یہ حکم اس طرح نہین اس طرح ہونا چاہیئے یا یہ پیشگوئی اس طرح پوری نہین ہوگی۔ بلکہ اس طرح ہوگی۔ مثلاً قرآن شریف مین خدا تعالیٰ کا ایک کلمہ نازل ہوا تھا جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ مسلمان دجلہ فرات اور سیحون جیحون سے سیراب ہونیوالی زمینون کے فاتح ہون گے۔ اور یہ کلمہ ایسے وقت مین نازل ہوا تھا جب کہ مسلمان بہت ہی کمزور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے وطن سے بھی ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اور موعودہ ممالک بڑی زبردست سلطنتون کے قبضے مین تھے۔ مگر خدا کا یہ کلمہ پورا ہو کر رہا اور کسی قیصر یا کسریٰ یا فوج کی مخالفت اس کلمہ کو بدل نہ سکی۔ یا مثلاً خدا تعالےٰ کا ایک کلمہ قرآن شریف مین ہے جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور اس کے ساتھی ہمیشہ اپنے مخالفون پر غالب آتے ہین۔ سو اس کلمہ کو کوئی بدل نہین سکتا ہمیشہ سے ایسا ہوا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہمیشہ ایسا ہوتا رہیگا بہ الفاظ دیگر یہ آیت قرآن شریف کی ایک دوسری آیتہ کے ہم معنے ہے جو اس طرح سے ہے۔ کہ لن تجد لسنة اللہ تبدیلا۔ اللہ تعالیٰ کی سنتہ مین کوئی تبدیلی نہین۔

حفاظت قرآنی

الغرض اس آیتہ شریف کے یہ معنے نہین۔ جو عیسائیون زبان عربی سے ناواقف ہونے کے سبب سمجھے ہین اور اس سے ہرگز یہ ثابت نہین ہو سکتا۔ کہ توریت انجیل مین کوئی تحریف تبدیل نہین ہوئی یا نہین ہو سکتی ہان قرآن شریف مین ایک اور کلمہ ہے۔ جو حفاظت کلام الٰہی کے متعلق ہے مگر وہ صرف قرآن شریف کی حفاظت کے متعلق ہے اور اس کے متعلق انشاء اللہ اگلے اخبار مین لکھا جائیگا۔

استفسار اور اس کے جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مجھے مولانا المکرم مولویصاحب نے بنا بر جواب لکھنے کے دیا ہے۔ ہر ایک سوال نمبروار لکھکر جواب عرض ہے۔ بحول اللہ وقوتہ ولا حول ولا قوة الا باللہ۔ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ

سوال نمبر ۱۔ خدا پاک کا ارشاد ہے۔ کہ ہم بے خبر کو معذب نہین کرتے۔ اور ارسال رسل بعد منحرف کو پکڑتے ہین۔ اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ طاقت پر بوجھ ہے پھر ایک مسئلہ مین کتنے ہی نصوص وارد ہو کر کہان تک نوبت پہونچی۔ کفر وغیرہ کے فتوے ظہور پا رہے ہین۔

جواب۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بے خبر کو سزا نہین دیتا اور نہ طاقت سے زیادہ مکلف کرتا ہے۔ مگر آپ کا یہ کہنا کہ ایک مسئلہ مین نصوص متخالفہ وارد ہین۔ اس کی کوئی نظیر آپنے نہین دی۔ آپ یقین کرین۔ کہ نصوص متخالفہ ہرگز نہین ہوتے۔ فتوے کفر تخالف نصوص سے نہین بلکہ نادانی اور نفس پرستی سے ہوتا ہے

سوال نمبر ۲۔ ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔

جواب۔ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ مگر اس پر آپکا کیا سوال ہے۔ آپنے بیان نہین فرمایا۔

سوال نمبر ۳۔ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔

جواب۔ اس آیتہ شریف کے معنے ہین تمام اہل کتاب حضرة مسیح کے قتل کر دینے پر قبل اپنی اپنی موت کے یقین رکھتے ہین اور یہی سچ ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ تمام یہود کہتے ہین۔ کہ ہمنے قتل کیا اور تمام مسیحی کہتے ہین۔ کہ ہان مسیح قتل ہوئے اللہ تعالیٰ دونون کی تکذیب کرتا ہے

سوال نمبر ۴۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔

جواب۔ اس پیشگوئی کو ہم نے بچشم خود پہلے مسیح کے تابعین کے حق مین پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔ کہ مسلمان و عیسائی دونون یہود پر جو منکر ہین۔ غالب و فوق ہین دوسرا مسیح بھی آگیا ہے۔ اس کا انجام دنیا دیکھ لیگی۔

سوال نمبر ۵۔ اور کشتف ملکین پر شرقی منارہ دمشق پر اُوترکر امامت مین گفتگو کرنا۔

جواب۔ نزول تو کشتف ملکین پر ہوا مگر ملائک عام طور پر نظر نہین آیا کرتے۔ منارہ قادیان ٹھیک شرقی جانب دمشق واقعہ ہے جہان نزول مسیح ہوا۔ پھر کیا اعتراض ہوا۔ امامت مین گفتگو کرنا کسی صحیح حدیث مین نہین آیا۔

سوال نمبر ۶۔ اور بعد وفات کے رسول خدا کی قبر کے پاس قبر کا ہونا۔

جواب۔ یہ سوال قبل از وقت ہے۔ ابھی مسیح اسوقت زندہ ہے۔

سوال نمبر ۷۔ یہ سب نصوص بعث رسول کا ظہور ہے۔ پھر کفر کا فتوے لگانے والون کو من دعا رجلا بالکفر ولیس کذلک الاحار علیه۔ کیا جواب دیتا ہے۔

جواب۔ اصل سوال آپ کا سمجھ مین نہین آیا۔ نصوص کا جواب دیا گیا کہ متخالف نہین ہوتے۔ فتوے کفر لگانے والون پر کفر کا فتوے بے شک عائد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ اور عدم الصلوة خلف الآخر کے مدعی کو صلوا خلف کل بر وفاجر کیا ارشاد سناتا ہے۔

جواب۔ حضرت امام علیہ الصلوة والسلام پر فتوے کفر لگا کر حسب حدیث محولہ سوال نمبر ۷ لوگون نے خود اپنے اُوپر کفر کا فتوے دیا۔ تو خود اون کے پیچھے نماز جائز نہ رہی۔ اور حدیث مین خلف کل کافر نہین آیا۔

سوال نمبر ۹۔ اور انما المومنون اخوة الآیة اور لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه کیون بھول گیا۔

جواب۔ ہرگز نہین بھولا بلکہ وہ خود حضرت امام پر فتوی کفر لگا کر اپنے موہنہ سے برادری کا رشتہ توڑ بیٹھے۔ تو بھائی بھی نہ رہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ قرآن مجید احکام توحید نماز روزہ حج زکوة اخلاق کے بیان کرنے مین بہت ہی آسان ہے۔ دوسرا ہر ایک درجہ کی مومن کے لئے اس کے علمی مذاق کے انداز پر بھی آسان ہے۔

سوال نمبر ۱۱۔ پھر ہم سواد اعظم مامور ہین۔

جواب۔ عوام کالانعام سواد اعظم نہین بلکہ سواد اعظم اعلی درجہ کا متقی گروہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالی اعلے درجہ کے ایک متقی کو بھی گروہ فرماتا ہے۔ دیکھو ان ابراہیم کان امة ۱۶/۱۶ (ابراہیم بھی ایک گروہ تھا) تمام انبیا و رسل مامور اپنے اپنے زمانہ مین پہلے پہل اکیلے ہی ہوتے ہین اور عوام ان کے مقابل پر بکثرت۔ تو اللہ تعالے اون کو ہی گروہ فرما دیتا ہے اور بالآخر گروہ بنا کر دکھا بھی دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ پس قائلین لن تمسنا النار الا ایاما معدودة کو قل اتخذتم عند الله عهدا کیا جواب دیتا ہے۔

جواب۔ بعینہ یہی حال آجکل بھی ہو رہا ہے۔ حضرت امام پر کفر کا فتوے لگانے والون کا۔ کہ وہ ایک مامور کی مخالفت مین اپنے آپ کو جنتی اور مامور اور اس کے اتباع کو کافر جہنمی قرار دیتے ہین۔ یہی معنی لن تمسنا النار ہین۔

سوال نمبر ۱۳۔ پھر موسے کو انك لن تستطیع معی صبرا کیا ارشاد کرتا ہے۔

جواب۔ موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی نے جب اتباع اپنے معلم کا (جسکو اللہ تعالے نے علمناه من لدنا علما فرمایا تھا) نہ کیا۔ تو سزا سے ہذا فراق بینی و بینك سے خالی نہ رہا۔ تو دوسرون کو اس واقعہ سے ضرور عبرت پکڑنی چاہیئے ورنہ وہ بھی سزا سے نہین بچین گے۔

سوال نمبر ۱۴۔ پس جب ارسال رسل سے ورثۃ الانبیاء کو یہ رہنمائی ہوئی۔ کہ ایکدوسرے پر کفر کے فتوے لگانے لگے۔ تو کون سا معیار ہے۔ کہ ہم کو حق معلوم ہو۔

جواب۔ فتوی کفر ورثۃ الانبیاء کا کام نہین بلکہ ایک نفس پرست کا کام ہے۔ ہان حق پہنچاننے کے لئے چند معیار مین لکھتا ہون۔ جس سے سچا جھوٹے سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اول اللہ تعالے سے مومن کامل کو اکثر بشارتین ملتی ہین۔ کیا معنے پیش از وقوع خوشخبریان جو اس کے مرادات یا اس کے دوستون کے مطلوبات مین اس کو تبلائے جاتے ہین۔ دوم یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کھولے جاتے ہین۔ جو نہ صرف اس کی ذات یا اس کے واسطہ دارون کے متعلق ہون بلکہ جو کچھ دنیا مین قضا و قدر نازل ہونے والے ہین یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آنیوالے ہین ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے۔ سوم۔ یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین اور اکثر ان دعاؤن کی قبولیت کی پیش از وقوع اطلاع بھی دی جاتی ہے۔ چہارم یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہین۔ سوا اس کے اور بھی بہت معیار قرآن مجید مین مذکور ہین۔

سوال نمبر ۱۵۔ انما یخشی الله من عباده العلماء عوام الناس کسی پر کفر کی جرأت نہین کرسکتے۔ یہ ورثۃ الانبیاء نے ہی اپنا ورثہ کر لیا ہے۔

جواب۔ علماء کا لفظ فی الواقع انہین بزرگان دین پر بولا جاتا ہے۔ جن کو خشیت الٰہی ہو اور وہ اکثر کسی کی تکفیر پر دلیر نہین ہوتے۔

سوال نمبر ۱۶۔ اگر فرض کر لیا جاوے کہ اس وقت کے علماء جان کر کجرو ہو گئے تو دیدہ و دانستہ کون دوزخ اختیار کرتا ہے۔

جواب۔ ہر ایک نبی و رسل مامور کے مقابل پر مخالفین دیدہ و دانستہ شرارت کیا کرتے ہین۔ دیکھو وجحدوا بها واستیقنتها انفسهم ظلما وعلوا ۱۹/۱۴ وان فریقا منهم لیکتمون الحق وهم یعلمون ۲/۱ ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون ۱/۵ یہ اللہ تعالے کی شہادتین بہ نسبت علمائے اہل کتاب کے ہین۔

سوال نمبر ۱۷۔ اگر بہت نصوص ظاہر سے ماؤل ہین تو ولقد یسرنا القرآن سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ فصیح کلام مین استعارات و تشبیہات بکثرت ہوتے ہین مگر وہ تیسر سے کلام کو نہین روکتے۔ شلاً من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی ۱۵/۸ صم بکم عمی ۱/۲ کون نہین جانتا کہ ان الفاظ سے ظاہری اعضا کے اندھے بہرے گونگے مراد نہین۔ کیا اس سے تیسر مین کچھ فرق آ گیا کچھ نہین آیا۔ معمولی خواندہ آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ محاورہ ہے۔

سوال نمبر ۱۸۔ اگر لن تستطیع معی صبرا ہی مآل ہے۔ تو ظاہر نصوص سے چشم پوشی کرنی پڑیگی اور حتی نبعث رسولا کا غایتہ مغیا کیون کر ہوگا۔

جواب۔ یہ بالکل صاف بات ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا ۱۵/۲ ہم کسی کو عذاب نہین کرتے جب تک رسول نہ بھیجین اور رسول کا ادب اور عزت یہ ہے کہ اس کی فرمان برداری اور عزت کی جاوے اور اوسکے قول و فعل کو صبر کے ساتھ دیکھا جاوے۔ موسے جیسے اولوالعزم نے بھی جب صبر اپنے معلم کا نہ کیا تو ہذا فراق بینی و بینك کا مزہ چکھنا پڑا۔ تو دوسرون کو

... اور ین سلام ... کیونکہ امام مرسل اللہ تعالی سے سیکھ کر بتلاتا ہے۔ لہذا وہ حکماً عدلاً ہوتا ہے۔ اور حکم عدل کی بات ماننی ضروری ہے۔

سوال نمبر ۱۹۔ ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ مین ہذا کا اشارۃ الیہ کون ہوا

جواب۔ ابتدائے رکوع مین ہے۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم ۖ کہہ آؤ۔ پڑھ سناؤن مین جو واجب کیا ہے تمہارے رب نے تم پر) ماحرم اس کا اشارۃ الیہ ہے کیا معنے ان واجبات پر عمل کرنا صراط مستقیم ہے

سوال نمبر ۲۰۔ کلھم فی النار الا فرقۃ واحدۃ کون فرقہ ہوا۔

جواب اسی حدیث مین ہے صحابہ نے سوال پر فرمایا ما انا علیہ واصحابی۔

سوال نمبر ۲۱۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ۔ ہر دو ملکر ... ... رسول پر القائے شیطانی کے مدعی ہوکر قطعیت نصوص مین کلام کر رہے ہین۔

جواب۔ مابعد اس آیتہ کا یہ ہے۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ۔ ساری آیتہ شریف کے یہ معنے ہین۔ تجھ سے پہلے جس قدر رسل وانبیاء آئے۔ شیطان اون کے ارادوں مین اپنا دخل دیتا رہا۔ اور اس سلسلہ کی مخالفت کرتا رہا تاکہ یہ سلسلہ نیست ونابود ہوجاوے۔ سو اللہ تعالٰے القائے شیطان کو دور کر دیتا اور اپنے احکام کو ثابت کر دیتا آیا ہے یہ ہر زمانہ مین ہوتا رہتا ہے۔ جیسے موسے کے وقت فرعون مسیح کے وقت یافا کاہن اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوقت ابوجہل اور آجکل مسیح موعود کیوقت آپ کے مخالف ڈوئی۔ چراغ الدین جمونی وغیرہ ان کی رکاوٹین کچھ تمہارے نے دور کر دیا۔ اور یہ سلسلہ روزافزون ترقی کر رہا ہے۔

سوال نمبر ۲۲۔ ایک عالم نے لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا سے یہ فتوٰی دیا ہے کہ جو لوگ نیاز غیر اللہ دیتے اور قبر پرستی کرتے ہین ان سب کا مال چوری کہانا حلال ہے

جواب۔ کسی کے مال کہانے کی نسبت حکم ہے ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض (کسی نبی کو بہی جائز نہین۔ کہ سوائے خونریزی کے کسی کو قید کرے۔ جب نبی بہی سوائے جنگ کے کسی کا مال نہین لے سکتا۔ تو دوسرے کو کب جائز ہے اور وہ جنگ اس وقت تک جائز نہین جب تک ساری شرائط جنگ پوری نہ ہوجاوین۔ جیسے امام کا ہونا یا کسی کا ابتدا ابتداءً جنگ کرنا یا امام پر چڑہائی کر کرانا وغیرہ۔ چوری کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاءً بما کسبا نکالا من اللہ (چور مرد ہو یا عورت اون کے ہاتہ چوری کی سزا مین کاٹ ڈالو) یہان مذہب کا ذکر نہین کہ صاحب مال کس مذہب کا ہو۔ پہر فرمایا۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ۖ (کسی کا مال باطل طریق سے نہ کہاؤ مگر تجارۃ کے طور پر مگر اس مین بہی رضامندی فریقین شرط ہے) جب تجارت مین بہی بلا رضامندی مال لینا جائز نہین۔ تو چوری کس طرح جائز ہے اور تجارت مین بہی مذہب کی شرط نہین لگائی۔ پہر فرمایا۔ ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل .... فبشرھم بعذاب الیم ۱۰/۱۱ اہل کتاب کے مولوی اور درویش لوگون کا مال باطل طریق سے کہاتے ہین .... سو اون کو عذاب الیم کی خبر دیدی۔ غرض کسی کا مال چوری زوری کسی طرح بہی سوائے جائز طریقون کے جائز نہین۔ سخت حرام اور ظلم ہے

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

فضل دین حکیم از قادیان

آریہ گزٹ پنجاب لاہور

کی ایک تازہ اشاعت مین بیچارے سادہ لوح ایڈیٹر نے ایک ایسا ہی بے ڈہنگا مضمون لکھا ہے جیسا کہ آریہ گزٹ لاہور کا بے ڈہنگم نام۔ اس مضمون کے پہلے حصہ کا بہتر سے بہتر الفاظ مین یہ خلاصہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا درست نہین ہے کہ طاعون خدا کا قہر ہے اور گناہون کے سبب سے ملک مبتلائے طاعون ہوا ہے۔ جب تک لوگ گناہ نہ چہوڑین گے۔ طاعون سے نجات نہ پائین گے اگر مرزا صاحب کا یہ قول صحیح ہے۔ تو دس پندرہ برس پہلے کیا گنہگار لوگ ہندوستان مین نہین تہے۔ اور پہر اب بہی امیر لوگ جو قواعد حفظ صحت کی پابندی کا خیال رکھتے ہین۔ محفوظ رہتے ہین۔ اور غریب لوگ زیادہ مبتلا ہوتے ہین طاعون کا سبب گناہ نہین۔ بلکہ چوہے ہین" آریہ دوستون کی یہ ادا گہائل کئے دیتی ہے۔ کہ وہ ایک بات کا جواب ہزار بار سنکر بہی خاموش نہین ہوتے۔ مین تو یہی سمجہتا تہا۔ کہ ہمارے ملک کے پوری کچوری بیچنے والے دہوتی پرشاد حلوائیون سے بڑہ کر بے شرمی پن کی کوئی مثال نہین ملسکتی۔ مگر اب تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ ہمارے آریہ بہائی کئی نمبر بڑہے ہوئے ہین کیونکہ کسی کے منہ کے چبائے ہوئے لقمہ کو خود بار بار چبانا ایک ایسی گھنونی بات ہے کہ جسکے تصور سے جی متلاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس اعتراض کا جواب متعدد مرتبہ مل چکا ہو۔ اوسی کو دیدہ دلیری سے پہر پیش کرنا کسی کے موںہہ کا لقمہ چبانے سے بہی زیادہ گہنونا کام ہے۔ مین سخت حیران ہون کہ کیا تمام زمانہ کی پاک بے حیائی ان آریون ہی کے حصہ مین آگئی ہے۔ پادری فنڈر۔ اور اندرمن وغیرہ کے باسی اور سڑے ہوئے پرانے اعتراضات آجتک سینکڑون طریقون اور سینکڑون کتابون واخبارون کے ذریعہ سے پیش کرتے۔ اور پانچوین سوارون مین داخل ہوکر ہم مین ڈنگرے نیست بنتے ہین۔ بہلا کوئی ان سورماؤن سے اتنا تو پوچھے۔ کہ تمنے ان اعتراضون کے وہ تمام جوابات جو صدہا مرتبہ پہلے اسلام کی جانب سے کافی وشافی دئے جا چکے ہین۔ دیکھ لئے ہین یا نہین۔ اور اب اہل اسلام کے جوابات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اعتراضات لکھتے ہو۔ یا ویسے ہی انگلی کاٹ کر شہیدون مین داخل ہونے کا شوق ہے؟ مثلاً مخنون آریہ نے ترک اسلام مین سینکڑون اعتراضات جھک مار کر لکھ مارے لیکن مین علی وجہ البصیرت کہتا ہون کہ اگر وہ صرف مولوی محمد قاسم صاحب کی تصانیف ہی (جو اندرمن وغیرہ کے جواب مین لکھی گئی ہے) دیکھ لیتا۔ تو اوسکو اپنے اعتراضات کا بہت بڑا حصہ کم کر دینا پڑتا اور اندرمن کے آگے کی بچی ہوئی ہڈیان نہ چہوڑنی پڑتین پہر جب اس مخنون آریہ کے زینت دئے ہوئے باطل کا سر کچلنے کے لئے ہمارے مقتدا نور الدین رضی اللہ عنہ کا رسالہ نکلا۔ اور اوس نے دہرمپال یا پیٹ پال وغیرہ کے خرمن ضلالت پر بجلی کا کام کیا اور نور اسلام سے ظلمت کفر کو کافور کر دیا۔ تو اب غیرت و مردمی کا مقتضا یہ تہا کہ اوسی طرز سے صبر و سکون کے ساتھ جب تک نور الدین کے تمام و کمال جواب الجواب سے سبکدوش ہوجاتے

عزیز

اس وقت تک ہمارے سامنے آنکھ نہ اٹھاتے یا تصدیق براہین احمدیہ کے بعد تکذیب کا نام بھی زبان پر نہ لاتے۔ مگر ہمارے باحمیت آریہ دوست تکذیب و ترک اسلام وغیرہ کتابوں کا نام لے لے کر برابر فخر کئے جاتے اور مونچھوں کو تاؤ دیئے جاتے ہیں۔ اس آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے بہادر ایڈیٹر نے بھی اپنی قومی و جبلی عادت کے موافق اسی قسم کا یہ مضمون لکھا ہے۔ میرا جہاں تک خیال ہے اور رسالوں کو چھوڑ کر صرف اخبار الحکم اور بدر ہی میں ہمارے امام علیہ السلام کے کلمات طیبات کے ذیل میں سینکڑوں نہیں تو بیسیوں مرتبہ اس خدشہ یا مغالطہ کا جواب چھپ چکا ہے۔ با غیرت اور باحمیت ایڈیٹر کے مضمون کا دوسرا حصہ آواگون کے متعلق ہے (یعنی دس بارہ ہی برس سے ایسے گنہگاروں کا نمبر آگیا ہے جن کو پرمیشر طاعون کی سزا دیتا ہے۔ اخاہ۔ ہوں نہ ہوں یہ سب جنگ کریمیا کے روسی مقتول ہیں جنہوں نے اتفاق کر کے یہاں ہندوستان میں جنم لیا ہے اور طاعون کی سزا بھگت رہے ہیں لیکن یہ تو صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ پرمیشر صاحب کی عادت ہے کہ وہ سزا پانے والے کو اس کی خطا کبھی نہیں بتایا کرتے کہ مبادا وہ پھر اس خطا کو چھوڑ نہ دے اور اس طرح آواگون کا سلسلہ ہی منقطع نہ ہو جائے) اگر ایڈیٹر صاحب ایک مرتبہ رسالہ رد تناسخ دیکھ لیتے تو پھر شائد اس حصہ مضمون کے لکھنے کی بے شرمی ہرگز گوارا نہ فرماتے۔

میں اپنی طرف سے جواباً ایک لفظ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر صرف اس خیال سے کہ شائد کسی سعید فطرت کو کچھ فائدہ پہونچ جائے اور اس طرح سے مجھکو کچھ ثواب حاصل ہو جائے آریہ ایڈیٹر کے مضمون کے حصہ اول کے متعلق ذیل میں اپنے ایک سرسری خیال کو درج کرتا ہوں:۔

طاعون کا آنا نتیجہ ہے اور مامور من اللہ کا انکار سبب۔ یہ بات کہ طاعون کس کس کو پکڑے اور کس کس کو چھوڑ دے۔ ایک جداگانہ امر ہے۔ طاعون کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ منکروں اور گنہگاروں اور گستاخوں کو سزا دیتا ہے اور بعض مومنوں کی لغزشوں کا کفارہ بنا کر طاعون کو ان کے لئے موجب نجات بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ ہر ایک مامور کے زمانہ میں اس مامور کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت اور اس کے منکروں کے سزا دہی کے لئے ایک عذاب بھیجتا ہے اور اس عذاب کو اپنے مامور کی کامیابی اور منکروں کی تباہی کا سبب بناتا ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام کے منکر طعمۂ نہنگ طوفان ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر لقمۂ اژدہائے رود نیل ہوئے۔ حضور نبی کریم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین ہیزم آتش شمشیر بنے۔ مخالفین نوح کا آج دنیا میں کوئی نام لیوا ہے نہ پانی دیوا۔ مخالفین ابراہیم علیہ السلام کا دنیا میں کہیں اتا پتا بھی باقی نہیں۔ مخالفین لوط علیہ السلام کا آج سوائے ڈیڈ سی (بحیرہ مردار) کے اور کوئی نشان نہیں باقی۔ انہیں کے لئے فرمایا گیا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا۔ مخالفین موسیٰ علیہ السلام کا صرف نام اور نام کے ساتھ لعنت باقی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ مخالفین عیسیٰ کی ذلت۔ ادبار اور تباہی کے سوا کچھ بھی باقی نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) کے مخالفین کے نام کے سوا دنیا میں نشان تک بھی باقی نہیں۔ بھلا کوئی ہے جو دنیا میں ابوجہل اور ابولہب کی نسل کا پتہ و نشان بتا دے؟ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

ہمارے آریہ مہربان ان عبرت خیز باتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں۔ تو وہ اپنے ملک یعنی آریہ ورت کے پیغمبروں کے حال پر ہی غور کریں۔ دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام کے احکام سے سرتابی کرنے والوں اور ان کی جماعت سے . . . . مخالفت کرنے والوں نے کیا پھل پایا؟ آج تک کرشن علیہ السلام اور ان کی جماعت یعنے پانڈوں کا وقار ہندوستان میں قائم ہے۔ لیکن کوروں کی نسل میں کسی ایک شخص کو بھی تلاش کرنا چاہو تو نہ ملیگا۔ ہاں! ان کے خون سے رنگین کرکشیتر کی سرخ خاک جا کر دیکھ لو۔ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔ جناب رامچندر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی جماعت کے کارنامے آجتک آسمان عزت کے ستارے بنے ہوئے چمک رہے ہیں۔ لیکن راون اور اس کے معاونین کو لعنت کے ساتھ ہی یاد کیا جاتا ہے اور ان منکران سراندیپ کی اولاد میں ایک چوہے کا بچہ بھی شائد ڈھونڈے سے نہ ملے۔ پس جس طرح مخالفین کرشن علیہ السلام کی وجہ سے میدان کرکشیتر کی آب تیغ کا طوفان اور منکرین رامچندر کی سرکوبی کے لئے جزیرۂ سراندیپ میں آتش جنگ کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفوں کی کرتوتوں اور ناشدنی کوتکوں کے باعث طاعون کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا ہے جس طرح مشرکین عرب کے ساتھ کسیقدر مسلمان اور منکرین کرشن علیہ السلام کے ساتھ کسیقدر مویدین کرشن اور سنگلدیپ کے راکھشسوں اور دیسووں کے ساتھ کسیقدر سرپشٹ یعنے رام چندر کی جماعت والے بھی مارے گئے۔ اسی طرح طاعون میں منکرین مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کوئی اکا دکا مومن بھی فوت ہو جاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض منکرین ابھی تک زندہ کیوں ہیں اور طاعون نے ان کو کیوں نہیں پکڑا۔ یہ ایک سخت احمقانہ اعتراض ہے۔ ابھی طاعون اور دیگر بلیات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ صبر کرو۔ اور نتیجہ کے منتظر رہو فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ۔ مرد آخر بین مبارک بندہ است وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ

طاعون مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے وجہ سے آئی ہے اور سوائے اس کے اور کوئی سبب اس کے آنے کا نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں یہی بیان کر دینا کافی ہے۔ کہ آج کوئی شخص دنیا میں اس بات کا دعوی نہیں کر سکتا کہ وہ اور اس کا گھر طاعون کی دستبرد سے محفوظ رہیگا۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اور جو ان کے گھر میں ہیں۔ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اس تحدی کو اس بات کا نشان ٹھہرایا ہے کہ طاعون ان کی مخالفت اور انکار کے سبب سے آئی ہے۔ اب اگر کسی مخالف میں کچھ غیرت اور حمیت کا ذرا بھی مادہ ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ طاعون کے کیڑے کسی ترکیب سے مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پھیلا دے۔ یا اگر یہ کام دشوار معلوم ہو۔ تو ہمارے آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر صرف اس بات کا دعوی اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا۔ پھر دنیا دیکھ لیگی۔ کہ آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر کی گردن طاعون ہی کے ہاتھ سے مروڑی جاتی ہے یا نہیں۔ اس آریہ ایڈیٹر کو چونکہ (بقول اس کے) طاعون کے اسباب و علاج وغیرہ سے خوب واقفیت ہے۔ اور وہ چوہوں وغیرہ کا خوب بندوبست کر سکتا ہے لہذا اس کو چاہئے کہ وہ چوہوں کا بندوبست کر کے مسیح موعود علیہ السلام کی طرح طاعون سے محفوظ رہنے کا دعوی شائع کر دے۔ اور اپنے پیشرو لیکھرام کی طرح اسلام کی صداقت کی ایک دوسری مہر لگا دے۔

راقم

اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

اطلاع:۔ چونکہ مجھے بغرض فراہمی چندہ تعمیر بہت دن باہر رہنا پڑا ہے اس لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنس انگریزی وقت پر پورا نہیں ہو سکا۔ ... مارچ و اپریل کا نمبر اکٹھا [illegible]

اسحٰق

اسحٰق نے اپنی تعلیم کے ابتدائی زمانہ مین کوئی خاص امتیاز حاصل نہین کیا۔ وہ صرف چیزون کے بنانے مین مشہور تھا۔ اوس نے سناری اور کاریگری کے اوزار ہتھیار اپنے پاس ہتھیار رکھے ہتے اور مختلف پیمانون کے آرے خود اپنے ہاتھ سے تیار کئے تھے جن کی مدد سے اوس نے بہت سی عجیب و غریب چیزیز بنائین۔ ان چیزون کو اوس کے ہمسایون نے بڑی حیرت و تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اوس کی دادی اپنے لڑکے کی ہنرمندی دیکھ کر ایسی بلغ باغ ہتی کہ ہرآئے گئے سے اوس کی صناعی کا ذکر کرتے ہوئے تھکتی ہی نہ تہی۔ وہ اکثر کہا کرتی تہی کہ اسحٰق ایک نہ ایک دن کوئی بڑا صناع ہوگا۔ اور دنیا مین اچھی طرح بسر کریگا اور بڑا متمول آدمی ہوگزریگا۔

اسحٰق کی آیندہ زندگی کے متعلق اس کی دادی اور اوس کے ہمسایون کے خیالات کچھ عجیب اختلاف رکھتے تھو۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ وہ عمدہ قسم کی لکڑیون کا خوبصورت فرنیچر تیار کرنے مین ماہر ہوگا۔ جس کو دولتمند اپنے محلات آراستہ کرنے کے لئے بڑے شوق سے خریدین گے۔ کسی کا خیال تھا کہ وہ ایک باکمال معمار ہوگا جس کے دست ہنر سے ایسے عالیشان مکان اور سربفلک چیچ بنین گے۔ جو انگلستان مین کبھی نہین دیکھے گئے۔

اوس کی دادی کے چند دوستون نے یہ بھی رائے دی تہی۔ کہ اسحٰق کو گہڑیال سازی کی تعلیم دیجائے کیونکہ کمال صناعی کے علاوہ اس کی طبیعت کو فن ریاضی سے ایک خاص مناسبت ہے، جو اس ہنر کے لئے نہایت مفید اور بکار آمد ہے۔

چنانچہ اسحٰق نے بعد مین اسی فن کو اختیار کیا اور بہت سی نادر و نایاب گہڑیان بنائین یہ گہڑیان بعینہ ان گہڑیون کی سی تہین جن مین گھنٹے بجنے کے وقت ڈائل پلیٹ پر ناچتی ہوئی پتلیان نمودار ہوتی تہین یا اون گہڑیون سے مشابہ تہین جن کے چہرہ پر جل جل رقاص (گھڑی کا پنڈلم) حرکت کرتا جاتا ہے۔ ایک جہاز دریا کی لہرون پر اترتا چڑہتا نظر آتا ہے۔

اسحٰق کی قوت ایجاد نے کچھ دنون بعد ایک ایسی نایاب گھڑی اختراع کی جو پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تہی۔ یہ گہڑیال چکر اور وزن سے نہین بلکہ صرف پانی کے قطرون کے گرنے سے چلنے لگتی تہی۔ یہ ایک ایسا اعجوبہ تہا جس نے تمام لوگون کو ششدر کردیا۔ کیونکہ کسی کے حاشیہ خیال مین بھی نہ تہا کہ پانی کے ایک ظرف سے وقت بتلایا جاسکیگا

پانی کی گھڑی کے علاوہ اسحٰق نے ایک دہوپ گہڑی بھی ایجاد کی اور اس طرح سایہ مین پانی کی گہڑی اور دہوپ مین دہوپ گہڑی سے بہ آسانی وقت معلوم ہو جاسکتا تہا کہا جاتا ہے۔ کہ دہوپ گہڑی ولستھارپ مین آج تک اسحٰق کے گہر کے بار موجود ہے۔ اگر ایسا ہے تو ضرور اس گہڑی نے اس کے زمانہ طفلی کے اوقات کو اوس کی زندگی کے مشہور گھنٹون کو اور حتیٰ کہ اس کی ساعت وفات کو بھی بتلایا ہوگا۔ جب سے کہ اسحٰق نے اوسکو قائم کیا تہا۔ ابتک وہ ایک ہی حالت مین ہے اور ٹہیک وقت دے جاتی ہے۔ تاہم یہ نہین کہا جاسکتا کہ یہ گھڑیال اپنے صناع سے زیادہ عرصہ تک باقی رہیگی بلکہ اوس کے بعد بھی زمانہ دراز تک اسحٰق نیوٹن رہیگا

خدا سے اسحٰق کو ایک خاص عطیہ یہ ملا تہا۔ کہ وہ مشکل سی مشکل چیزون کو سیدہے سادہے طریقون سے بہ آسانی دریافت کر لیا کرتا تھا۔ مثلاً ہوا کی قوت کا اندازہ معمولی سمجھ کا آدمی شائد ہی کرسکے لیکن اسحٰق نے جس خوبی سے اس کا اندازہ لگایا ہے اور اس دشوار مسئلہ کو جس خوبی سے حل کیا ہے اس سے زیادہ آسان طریقہ ہو نہین سکتا۔ وہ ہوا کے مقابلہ مین کودا اور اپنی جست کے فاصلہ سے اُس نے تیز اور دھیمی ہوا کی قوتون کا حساب لگالیا وہ اپنے بچپن کے کھیل کود مین بھی اسیطرح فطرت کے راز اور خدا کی قدرت کے اسرار دریافت کیا کرتا تہا۔

اس کی دادی کے مکان کے قریب ایک ہوا کی گرنی جدید اسلوب پر قائم ہوئی تہی۔ اسحٰق ہمیشہ وہان جاتا کرتا۔ اور اوس کے حیرت خیز حصون کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ جبکہ گرنی بند رہتی تو وہ جانچتا رہتا تہا کہ وہ کیونکر بنی اور اس کی اندرونی ترکیب کیسی ہے۔ جب گرنی کے بڑے بڑے پنکہے ہوا کے ذریعہ سے چلنے لگتے تہو تو وہ ان کو غور سے دیکھا کرتا اور سوچتا تہا کہ وہ کیا طریقہ ہے جس سے گرنی کے پتھر اطراف پہرتے اور اناج کو جو اس مین ڈالا جاتا ہے پیس کر آٹا کر دیتے ہین بعد ازین وہ اپنے ہتھیار اور اوزار کے ساتھ غیر معمولی طور پر مصروف دیکھا گیا۔

کچھ دن نہ گزرے تہے کہ اس نے اپنی دادی اور تمام ہمسایون کے سامنے اپنی صناعی کا ایک اور تازہ ثبوت پیش کیا۔ جس سے انہین معلوم ہوگیا کہ اسحٰق کس قدر گہرے انہماک مین تہا۔ اس نے ہوا کی گرنی کا ایک چھوٹا سا نمونہ تیار کیا تہا۔ گرنی کا ایک ایک حصہ اور تمام کل پرزے کامل طور سے اس مین پائے جاتے تہو

اس کے چھوٹے چھوٹے پنکہے کمال کاریگری سے بنائے گئے تہے اور اس کے اندر نہایت صفائی سے استرکاری کی گئی تہی۔ جب گرنی کے اس چھوٹے نمونہ کو ہوا مین رکھ دیا جاتا۔ تو اس کے پنکہے تیزی سے ہلنے لگتے تہے اور جس وقت مٹھی بھر اناج اس مین ڈالا جاتا تو نہایت خوشنمائی سے پس پسا کر سفید آٹا بن جاتا۔

اسحٰق کے ہمعصر ساتھیون اور دوستون نے ہوا کی اس نئی گرنی کو دیکھ کر بے حد خوشی ظاہر کی۔ اور انہین یقین تہا۔ کہ دنیا بھر مین اس سے بڑھکر خوشنما اور عجیب چیز نہین ہے اس کے دوستون مین سے ایک نے کہا کہ اسحٰق! ایک چیز تم بھول گئے، جو گرنی مین ضرور ہونی چاہئے۔ اسحٰق نے حیران ہو کر پوچھا۔ "وہ کیا" ہے؟ کیونکہ وہ گرنی کی ذری ذری سی چیز کو غور سے دیکھ چکا تہا اور کسی شے کو صفحۂ خاطر سے محو نہین کیا تہا۔

اوس کے دوستون نے کہا۔ "بھلا یہ" بتاؤ مالک کارخانہ کہان ہے؟

اسحٰق نے کہا "ہان بھئی یہ تو ٹہیک کہتے ہو" دیکھو مین اوس کو بھی پیدا کئے دیتا ہون اور غور کرنے لگا کہ اس کسر کو کس طرح پورا کرے

وہ ایک مصنوعی آدمی کی شکل بہ آسانی تیار کر لیتا مگر اس مین جان کیونکر بہرتا اور حرکت کیسے پیدا کرتا جسکی ایک مالک کارخانہ کو اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے سخت ضرورت تہی۔ بہرکیف جب کوئی اور صورت نظر نہ آئی تو چوہے دان مین ایک چوہا پکڑ لا گیا۔ اور اس کو مالک کارخانہ کا عہدہ دیا گیا۔ مسٹر ماؤس (موش) اپنے گہرے خاکی رنگ کے کوٹ مین ایک معزز مالک کارخانہ بنے ہوئے پہدکتے پھرتے تہو لیکن وہ صفت دیانت سے بالکل عاری تہو۔ جب اناج پسنے کے لئے اس چھوٹی گرنی مین ڈالا جاتا۔ تو وہ کبھی کبھی اس مین سے چرا لیا کرتے تہو۔

جون جون اسحٰق سن رسیدہ ہوتا گیا اوس کو اس امر کا احساس ہونے لگا کہ وہ ان امور کی انجام دہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جو ہوا کی گرمی اور کھلونون کے بنانے سے زیادہ اہم اور قابل اعتنا ہین تنہائی مین وہ سارا دن یا تو مختلف خیالات مین غرق دیکھا جاتا یا مفید کتابون کے مطالعہ مین مصروف نظر آتا تھا۔

اسحٰق کا یہ قصہ بہت مشہور ہے۔ کہ وہ ایک سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا حسن اتفاق سے ایک سیب ٹوٹ کر اس کے سر پر گرا۔ اس کے گرتے ہی دفعۃً اسحٰق کی طبیعت لڑ گئی اور وہ اس قوت کو پا گیا۔ جس نے اجرام سماوی کو اپنے اپنے مرکز پر برقرار رکھا ہے۔ اس اصول کو معلوم کرنے کے بعد اس کو اس وقت تک چین نہ آیا۔ جب تک اوس نے فطرت کے اس قانون کو دریافت نہ کر لیا۔ جس پر ستارون کا دارومدار ہے۔ اس قانون کی اس نے اس عمدگی سے تحقیق کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خود آسمان پر جا کر انہین اپنی آنکھون سے دیکھ آیا ہے۔ وہ لڑکا جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہوا کی گرمی کیون کر بنتی ہے۔ اب اپنے بنی نوع کو عالم کل پرزون کے اسرار سے واقف کرتا ہے۔

اسحٰق اور اُس کے چھوٹے کتے ڈائمنڈ کی کہانی سننے کے قابل ہے۔ اس نے بیس سال تک ایک مشکل مسئلہ پر محنت کی تھی۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ وہ کسی ضرورت سے اپنے کمرہ کے باہر گیا اور اپنے کتے کو آتش دان کے پاس سوتا چھوڑ تا گیا۔ حجرے کے اندر میز پر کاغذات کا تودہ پڑا ہوا تھا۔ جن مین وہ تمام تحقیقات اور تجربات درج تھے جن کو نیوٹن نے اس بیس سال کے عرصہ مین فراہم کیا تھا۔ کتا اپنے مالک کے چلے جانے کے بعد اٹھا اور میز پر اچھل کر شمع کو جو اس پر رکھی جل رہی تھی۔ گرا دیا۔ اوس کا گرنا تھا کہ چشم زدن مین تمام کاغذات کو آگ لگ گئی۔

جب وہ جل کر خاکستر ہو گئے۔ تو نیوٹن نے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور اپنی بست سالہ محنت کو صرف راکھ کا ڈھیر پایا۔ ایک کونے مین ڈائمنڈ بھی کھڑا تھا۔ کوئی اور شخص ہوتا۔ تو اس کتے کو مار ہی ڈالتا۔ مگر نیوٹن کا صبر و تحمل دیکھو کہ اس نے اپنی معتاد مہربانی سے اسکے سر کو تھپکا اور باوجودیکہ شدت حزن و کرب سے اس کا دل پھٹ رہا تھا صرف اس قدر کہا۔

"ڈائمنڈ۔ تم نہین جانتے۔ کہ تم نے کیسی بھاری خطا کی۔"

اس مصیبت سے اس کی صحت کو صدمہ پہونچا اور چند دنوں کے لئے اس کی فرحت و بشاشت خاک مین مل گئی بااین ہمہ کتے کے ساتھ اس کا جو سلوک تھا اس سے اوس کی شیرین خلقی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ہم نے یہ حالات نیوٹن صحیفہ اُردو درج اخبار کئے ہین۔ تا ہمارے بھائی دیکھین۔ کہ ہونہار لڑکے کس طرح کھیل ہی کھیل مین علمی دریافتین کرتے اور آخر ایک بڑے آدمی بن جاتے ہین ایک ہم مسلمانون کے بچے ہین۔ کہ سارے جہان کی آوارہ گردی اور دنیا کی تمام بے مصرف کھیلین اور بے ہودہ مشاغل ان کے حصے مین آئے ہین۔ اللہ تعالےٰ ہی رحم کرے

(دائکمل)

جاہلیت کی انسانیت

عرب کے مشہور شاعر اور رئیس امرالقیس کا باپ جب قتل کیا گیا تو امرالقیس شاہ روم سے مدد طلب کرنے کے لئے نکلا تو راستے مین مقام تیما پر اوس کا گذر ہوا جہان سموال کا قلعہ موسوم بہ ابلق واقعہ تھا۔ سموال کا ایفائے عہد عرب مین ضرب المثل ہے امرالقیس نے سموال کے پاس چند ہتھیار اور سو زرہین امانت رکھین اور وہان سے راہی ہوا۔ حارث ابن ظالم کو اوس کی خبر لگی اور وہ اونہین چھیننے کے لئے آیا سموال نے دینے سے انکار کیا اور قلعہ بند ہو گیا۔ سموال کا بیٹا باہر شکار کیلئے گیا ہوا تھا۔ حارث نے اوسے پکڑ لیا اور سموال کو اسے دکھا کر کہا :۔ یا تو زرہین حوالے کرو اور بیٹے کی جان بچاؤ یا اوس سے ہاتھ دھو لو۔ سموال نے بیٹے کی پروا نہ کی اور زرہین دینے صاف انکار کیا حارث نے اس لڑکے کو اس کی آنکھون کے سامنے قتل کر دیا اور چلا گیا۔ امرالقیس تیما کو واپس نہ لوٹ سکا :۔ اور مر گیا۔ لیکن سموال نے اپنی زندگی بھر ان زرہون کو اپنے پاس حفاظت سے رکھا

پاسبان پرندہ

امریکہ مین مرغی کے برابر ایک پرندہ ہوتا ہے جس کا نام اجامی ہے۔ پاؤن اور گردن مرغی سے ذرا لمبے ہوتے ہین پر و بال کالے لیکن سینہ کا حصہ گہرا نیلگون اور زرد ہوتا ہے جو دھوپ مین ایسا چمکتا ہے جیسے کہ مصفا کیا ہوا سونا جگمگاتا ہے۔

اجامی بڑا مانوس پرندہ ہے وہ اپنے مالک کا بڑا خیال رکھتا ہے اور کسی دوسرے جانور کو اس کے پاس پھٹکنے نہین دیتا۔ حق حفاظت پورا ادا کرتا ہے۔ صبح دم وہ بطخوں کو ہانکتے اور مرغیون کو چراتے دیکھا جاتا ہے اگر کوئی مرغی اپنے منڈے سے الگ ہو کر ادہر اُدہر جانا چاہتی ہے تو وہ اوسے ٹھونگین مار مار کر واپس لوٹا دیتا ہے جب مرغیان باڑے مین آتی ہین تو تب بھی وہ ان کی نگہبانی کرتا ہے اور حفاظت مین کتے سے کم نہین اگر گلہ کے سامنے کوئی درندہ ظاہر ہوتا ہے۔ تو اجامی اس کے مقابلہ کو آگے بڑھتا ہے اور لڑ بھڑ کر اور چیخ پکار اور اپنی تیز ٹھونگین مار مار کر بھگا دیتا ہے۔ درندہ کو سوائے بھاگنے کچھ بن نہین پڑتا۔

خالی اوقات مین وہ کھانے کے کمرہ مین بیٹھتا ہے اور اپنے مالک کے کھانا کھانے تک پاسبان کا حق ادا کرتا ہے۔ کتے اور بلیان جو وہان آنا چاہتے ہین انہین مار نکالتا ہے بعد ازان باہر چلا جاتا ہے۔ (صحیفہ)

قسطنطنیہ

امریکن اخبار الزمان لکھتا ہے۔ کہ قسطنطنیہ مین ایک لاکھ ۷ ۶ ہزار آٹھ سو ۶۶ عمارتین ہین جن مین ۶۷ ہزار محل سرائین ہین اور بلڈنگ ہین۔ ۴۶ ہزار ۱۹۶ بنک اور ایجنسیان اور کارخانون کے گودام ہین ۴ ۳۷ مہمان سرائین۔ ۱۷۵ حمام ہین۔ ۴۹۰ ایوان وغیرہ ہین۔ ۱۷۸ عمارتین وزارت اور گورنمنٹ کے محکمون کی ہین ۱۹۰ چھاؤنیان ہین اور فوجی گاردین ہین ۴۷۶ جامع مسجدین ہین ۵۱۹ اسلامی مدارس اور ۶۴۱ عیسائیون کے مدرسے ہین۔ ۶۵ کتبخانے ہین ۱۳۲ راہب خانے ہین اور ۲۱ شفاخانے اور ۷۹ گرجا گھر ہین۔ (البیان)

انتخاب الاخبار

آخر صلح ہو گئی۔ جنرل ولکاکس اور جنرل روس کیپل کیم مارچ کو پشاور میں پہنچ گئے۔ شرائط صلح یہ ہیں۔ آفریدی قبائل کے (۳۲۲) سرغنوں نے جن میں ذکہ خیل کے سردار بھی شامل ہیں اپنے دستخطوں کے ساتھ ایک عرضی جنرل ولکاکس کی خدمت میں پیش کی کہ جس میں ظاہر کیا تھا کہ ہم خود کو گورنمنٹ کے رحم کے سپرد کئے دیتے ہیں۔ جرگہ نے اس بات کی ذمہ داری بھی اوٹھائی۔ کہ وہ سرغناؤں کو سزا دیں گے ساتھ ہی بیس ہزار روپے کی بندوقیں بھی ضمانت کے طور پر داخل کیں اور وہ اوس وقت تک واپس نہ دی جاویں گی جب تک درہ خیبر کے پولیٹیکل ایجنٹ کو اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ حیدروں کو کافی سزا دی گئی ہے۔ یہ شرائط ۲۸ کو ایک عام دربار میں پیش ہوئی تھیں۔ اور جنرل ولکاکس نے انہیں منظور کر کے ہم کو منتشر ہو جانے کا حکم دیدیا۔

قحط کی سختی سے لوگ بھوک کے مر رہے ہیں۔ ۱۲ فروری کو ایک مرد اور اس کی عورت اور تین بچے مرزاپور سے بنارس میں پیٹ بھرنے کی خاطر آ رہے تھے۔ کہ اون کا ایک بچہ بھوک سے بلبلا کر راستہ ہی میں مر گیا۔ یہاں پہونچکر اس نے اپنی عورت اور دو بچوں کو دھرم سالہ میں رکھا اور خود اپنے لخت جگر کو گنگا میں بہانے گیا۔ اور آتی دفعہ کسی دوکان سے کچھ چنے مانگ لایا۔ اور انہیں اوکھلی میں باریک کوٹ کر انہیں کھلانے کو دئے اور خود بھوکا ہی پڑا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ صبح کو وہ بیچارہ بھی مر گیا۔

۶ مارچ کی شام کو بلب سڑک میانمیر ایک کوٹھی اور کچھ دکانوں پر ایک بہادر ڈاکہ پڑا۔ سنا گیا ہے۔ کہ تقریباً پندرہ ہزار روپے کا نقصان اور ایک جان تلف ہوئی ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ابھی کچھ پتہ نہیں چلا۔

آفریدیوں کی دست درازیاں راول پنڈی تک بڑھ آئی ہیں۔ پچھلے دنوں میں کچھ آفریدیوں نے مہمان بن کر ایک میزبان اندرادی کے عیال و اطفال کو قتل کیا۔

سب سے بڑی شاہی ٹرین۔ دنیا میں سب سے بڑی شاہی ٹرین قیصر جرمنی کی ہے۔ جو دو سال میں دو لاکھ پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے۔ اس کے بارہ شاندار

نقش کئے ہیں۔ جس میں بچوں کی پرورش و دانش رائی اور نشست گاہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے رہنگ ہیں۔ خزانہ کے کمرہ میں دو آہنی صندوق ہیں۔ جن کی ساخت اس کی قسم کی ہے کہ چور اون پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔

مسٹر الیفرڈ سندی بیرسٹر سابق ایڈیٹر اخبار ٹریبون چیفکورٹ پنجاب میں بطور ایڈوکیٹ داخل کئے گئے

بلوچستان کے مقام شیرنگ میں جمعرات اور جمعہ گذشتہ کی درمیانی شب کو سخت زلزلہ وقوع میں آیا۔ آٹھ گھنٹے کے عرصہ میں تیرہ دھکے محسوس ہوئے کئی مکانات گر گئے۔ عمارات ریلوے کو بھی نقصان پہونچا۔

اس زلزلے کا اثر مقامات درگئی اور خورست تک نمودار ہوا۔ نقصان کا اندازہ بہت زیادہ خیال کیا جاتا ہے

پنجاب گورنمنٹ نے غلہ کاٹنے کی پچاس مشینوں کے لئے حکم دیدیا ہے۔ زیادہ پیداوار والی فصلوں پر استعمال کریں گے۔

کلکتہ کی فلور ملز اپر سرکلر روڈ مملوکہ مسٹر نرہیانند داس و کیشب لال داس آگ سے بالکل جل گئی۔ دو لاکھ کے نقصان کا اندازہ ہے۔ آگ مشین کے باہم پرزوں کے رگڑنے سے لگی تھی۔

یکم جنوری تا ۸ فروری سنہ ۱۹ء۔ ہندی ریلویز کی مجموعی آمدنی بہ نسبت اسی ہفتہ سال گذشتہ ۴۵ لاکھ کم ہے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر ایڈورڈ ہفتم آجکل شہر پیرس میں مقیم ہیں۔

سرحد پر ایک اور گاؤں لوٹا گیا۔ آج ایک اور تار خبر موصول ہوئی ہے۔ جو کہ عجیب وحشت دلا رہی ہے گورنمنٹ تو بہتیرا انتظام کرتی پھرتی ہے مگر یہ قوم ہی ایسی نامراد ہے کہ باوجود اس قدر سخت برتاؤ کے جو ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مگر پھر بھی اون کو خیال نہیں آتا۔ آج پشاور میں خبر پہونچی ہے۔ کہ بنیری مہمندوں میں کچھ بےچینی پھیل رہی ہے اور اوتھوں نے ۲ مارچ کی رات کو ٹیلیگرام لوٹ لیا۔ جو کہ قلعہ شبقدر سے پانچ چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ سنا ہے کہ سرکار نے ۵۷ ویں رائفل کی ایک کمپنی روانہ کی ہے کہ اونکو کچھ سبق دیوے۔

(پنجاب سماچار)

دلچسپ

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے کہ مسٹر ولیم سیٹ نے ایک کبوتر ایک ریل کے ہمراہ جو ساٹھ میل کا سفر کرنے والی تھی۔ ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر چھوڑا۔ ریل منزل مقصود پر ۱ بجے پہونچی۔ مگر کبوتر اس سے پیشتر یعنی ایک بجکر ۲۲ منٹ پر۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر کی رفتار پرواز ریل سے بھی زیادہ ہے۔

ہوائی جہاز۔ ایک اطالین انجنیر سگنر فورلینی نے ایک فولادی جہاز مچھر کی شکل کا بنایا ہے۔ اس میں مچھر کی سی ٹانگیں اور بازو ہیں۔ جو ہوا میں اس قدر جلد جلد حرکت کرتے ہیں کہ نظر نہیں آتے۔ اس میں ۵۰ گھوڑوں کی طاقت ہے۔ اور یہ ۴۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے۔

میرے ایک دوست کی چٹھی

شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سفر کو گئے تھے تو آپ نے مجھے اپنے لمبے خطوں کے ساتھ ممتاز فرمایا تھا۔ اسواسطے میرا جی چاہا کہ میں بھی آپ کو ایک خط لکھوں۔ مگر اب لکھوں کیا۔ آپ تو اپنے وعظ اور تبلیغ کے عجیب درعجیب ذکر لکھتے تھے۔ میں نہ واعظ اور نہ مبلغ ہو کر یہاں آیا بلکہ ایک مقدمہ میں بلایا ہوا آیا ہوں۔ کوشش میں ہوں کہ جھگڑا آپس میں صلح کر لیں۔ تو میرا دامن خلاص ہو جائے۔ آج صبح ایک کتے نے مجھے کاٹا۔ کتے سے مراد کوئی ملاں نہیں۔ بلکہ سچ مچ کا کتا۔ الحمدللہ کہ دیوانہ نہ تھا لیکن سیانہ بھی نہ تھا ورنہ بے تعلق مجھے کیوں کاٹتا۔ خیر زخم خفیف سا ہوا اوپر سے ڈاکٹر صاحب نے کاسٹک جلایا جس سے اور بھی درد ہوا۔ مگر پہلا درد کتے کے دانت کا جب برداشت ہو چکا تھا تو یہ دوسرا تو خود دوست کے ہاتھ سے تھا اسواسطے بجائے رنج کے موجب مسرت ہوا۔ ہاں میں واعظ تو ہو کر نہیں آیا مگر رات کو سب دوست ایک دعوت میں جمع ہو گئے میں بھی مدعو تھا۔ پچاس ساٹھ آدمی تھے اور سب احمدی ایک تقریر کرنے کا قرعہ فال میرے پڑا اعوذ تو کہہ دیا مجھے آتا تھا بسم اللہ کر کے بسم اللہ کا وعظ لیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تفسیر میں جو منہ پر آیا کہدیا۔ وعظ میں لوگوں کے سر ہلتے تھے اور میرا دل ہنستا تھا اور اندر ہی اندر میرا نفس ملامت کرتا تھا کہ جب تیری ہی تو اصلاح نہیں ہوئی اور وعظ

صفحہ ۳ کالم ۲ کے آدھے مضمون کو ... ہیں۔

ظہور المسیح

یہ کتاب ۲۰۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی کی تصنیف کی ہے جس میں سیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی و رد و درالی کو زیر نظر رکھ دیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے ان ظہور المسیح ہی نکال دیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری میں رکھنے کی ممکن نہیں۔ ترتیب مضامین نے بھی مصنف کی جودت طبع اور دزانت فہم کی کافی دلیل دی ہے۔ نزدیک ہمارے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب کے رکھنے سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد مطبع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کیلئے حجت ٹھہر جائے خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے۔ قاضی صاحب

ضرور شائع ہوں ... [illegible] ... کیا ہے ... [illegible] ... کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہیں۔ عبد الکریم

دفتر بدر سے طلب کرو

ہیرا

میرے پاس اعلیٰ ہیرا ... [illegible] ... بڑی محنت کے ساتھ ... [illegible] ... گذشتہ اس ہیرے کو دیکھا اور خریدا ... [illegible] ... اپنے بھائیوں کو اطلاع ثانی یا بذریعہ ... [illegible] ... اگر کوئی ثابت کرے کہ یہ ہیرا نہیں تو قیمت بھی واپس دیدونگا۔ واضح ہو کہ ... [illegible] ... پاس پشاوری لنگی اور کلاہ ہر قسم بھی موجود ہے۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی۔ قادیان ضلع گورداسپور

بدر میں اشتہارات

بدا پنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتوں کو فروغ دینے کے لئے اپنے اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کریں۔ جو واجبی اجرت پر شائع کئے جا سکیں گے۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ عوام سے اور طلباء سے ... [illegible] ... ہے

المشتہر

مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حالت میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے بھی تنگ آ گیا تھا کہ میری ذہنی طاقت کل اعضاء کو دور ہو سے ... [illegible] ... انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کرائے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم ... [illegible] ... صاحب کی حب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل ... [illegible] ... گولیاں زیادہ ... [illegible] ... دوستوں ان گولیوں کا استعمال ... [illegible] ... حکیم ... [illegible] ... ایسی دوائی دی۔

راقم محبوب عالم ... [illegible] ... سابق پرنسپل اسسٹنٹ ... [illegible] ... پشاور۔ ناظرین یہ وہ شہادت ہے جو ... [illegible] ... کے بعد

حب مقوی

کے متعلق ... [illegible] ... تمام نظام ... [illegible] ... اکسیر ... [illegible] ... مثلاً ... [illegible] ... اور خوردسالہ کام کرنے پر آگے جانے ... [illegible] ... استعمال سے تمام ... [illegible] ... کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی اور ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی ہی حالت ... [illegible] ... قیمت فی شیشی چار روپیہ ... [illegible] ... نہایت مجرب اور مفید ... [illegible] ... عجیب ... [illegible] ... خارش چشم ... [illegible] ... آنکھوں سے پانی جاری رہنا ... [illegible] ... ضعیف بصر کے لئے ... [illegible] ... سفوف ... [illegible] ... جس میں ترش ڈکاریں آتے ... [illegible] ... طبیعت بگڑی اور ہمیں رہتی ہو ... [illegible] ... ان مصائب کی شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ... [illegible] ... معہ حالات مفصل ... [illegible] ... ڈاک ... [illegible] ... محصول وغیرہ ... [illegible] ... بذمہ خریدار

المشتہر حکیم محمد دین احمدی ... [illegible] ... گوجرانوالہ

اخبار بدر قادیان
خریدار نمبر ۲۵
... Khan
DEHAGHA... 8.30 AM DE... 14 MA 08

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

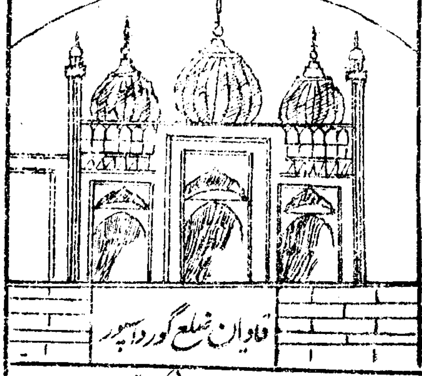

بدر
BADR — QADIAN

قیمت از معاونین عہ
قادیان میں عہ
جلد ۷
فی پرچہ ۲/

ای جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان
۱۵ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام
سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸
بروز جمعرات
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
مینیجر میان معراج الدین عمر پروپرائٹر
اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل

آگیا موعود عیسے مہدی آخر زمان
مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء
دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت از غرباء و طلباء و غیر مذاہب عہ
گورنمنٹ عہ
نمبر ۱۱
افریقہ عہ

ہمارا مذہب

ہمنے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے۔ جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں ہے۔ اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہین۔ کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہین جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہین۔ کہ خدا تعالے اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اوس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے خدا تعالے نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے۔ جیسا کہ اوس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کرین یا کوئی شر اپنے ارادہ مین رکھین تو ہم نے خدا تعالے کا شکر ادا نہین کیا کیونکہ خدا تعالے کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالے اپنے بندون کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ درحقیقت یہ دونون ایک ہی چیز ہین۔ اور ایک دوسری سے وابستہ ہین اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہین۔ کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہین؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اوس سے جہاد کیسا میں سچ سچ کہتا ہون کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جسکو مین بار بار ظاہر کرتا ہون یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہین ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرین۔ دوسری اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالمون کے ہاتھ سے اپنے سایہ مین ہمین پناہ دی ہو۔ وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔

خدا تعالیٰ نے ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کیلئے بھیجدیا ہے پھر کس قدر بدذاتی ہوگی کہ ہم اس نعمت کا شکر بجا نہ لاوین اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل اور جان اور رگ و جان مین منقوش ہے اور ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ مین اپنی جان دینے کیلئے طیار رہے۔ (مسیح موعودؑ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - ہمارا مذہب
صفحہ ۲ - مدینۃ الامام خبرین
صفحہ ۳ تا ۶ - قادیان دار الامان کے حالات آج سے آٹھ سال پہلے
صفحہ ۷، ۸ - ابکار اذکار
صفحہ ۹ - احباب و اخوان احمدیہ کی خدمت مین ایک عرض
صفحہ ۱۰ - ریویو
صفحہ ۱۱ - قوم کے لئے مژدہ - نظم
صفحہ ۱۲ - ۱۳ - ایڈیٹوریل
صفحہ ۱۴ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۱۵ - رسید زر

مدینۃ الامام

اس ہفتے کوئی الہام نہین - حضور کی صحت اچھی ہے

علامہ نور الدین علاوہ معمولی مشاغل کے ترجمہ قرآن مین مصروف - اور فاضل امروہی کے مراجعت از وطن کا انتظار ہے۔

سید سرور نے دعلم ماقوسوس بہ نفسہ پر ایک ناتمکمل خطبہ پڑہا - علامہ نور الدین نے التحیات کی تفسیر کی - جس مین بتایا کہ عبادت فرمان برداری اور تعظیم کا نام ہے - جب یہ تعظیم الفاظ کے ساتھ ادا کی جائے اور اپنے مولا کی تعریف مدح ستائش کی جائے - تو اس کا نام ہے - تحیۃ - جسے قولی عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے صلوات ان تعظیمات کا نام ہے جن مین زبان - دل اور اعضاء سب کی شرکت لازمی ہے - یہ بدنی عبادت ہے - پھر اس سے جوش ترقی کرتا کرتا جب مال کے خرچ کرنے تک پہونچ جائے - تو وہ طیبات ملی عبادۃ ہے - پھر جس کے ذریعہ سے یہ پاک تعلیم پہونچی اوس کیلئے سلامتی اور خاص رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی دعا ہے - کلمہ شہادت مین توحید کا اقرار اور اوس کی پوری حقیقت واضح کی گئی ہے - دنیا کے ادیوں کی ان کی قوموں نے پرستش کی اس لئے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد عبدہ و رسولہ ایزاد کیا گیا تا عبودیت محمدیہ کا ہر نماز مین اقرار ہوتا رہے - اور توحید کا سبق پختہ ہو - کوثر عربی مین تالاب کو کہتے ہین - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے چشمہ کی التجا کی گئی ہے جس سے اون کی اُمت کے تشنہ کام ہمیشہ سیراب ہوتے رہین چنانچہ اسی دعا کی قبولیت سے ہر صدی مین خدا سے وحی پانے والے لیستخلفنہم کے وعدے کے موافق آتے رہتے ہین۔

تازہ ڈائری

۱۷- مارچ ۱۹۰۸ء - فرمایا - شیعہ کہتے ہین - قرآن مجید مین کچھ کمی بیشی ہے اس اعتراض کی زد مین سب سے پہلے وہی آتے ہین - حضرت علی اسی لئے خلیفہ نہین ہوئے تھے کہ معاویہ کے ساتھ جنگ کرین بلکہ اون کا فرض تھا کہ قرآن کی حفاظت کرین جو اصل الاصول دین ہے - پس وہ اپنی خلافت کے زمانے مین اصل قرآن کو شائع کر جاتے - کیا جس قرآن مجید کی اشاعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہزارون مخالف و موافق لوگون مین ہوتی رہی ہو اس مین کچھ تغیر ممکن تھا یہ کیسی لغو بات ہے - پھر ہم پوچھتے ہین - کہ اپنی خلفاء کے پیچھے حضرت علی نمازین پڑھتے رہے اگر ان کے غاصب ظالم ہونے کا یقین تھا تو ایسا کیون کیا دیکھو ہمارے مرید ہین وہ دوسرون کے پیچھے نماز نہ پڑہین گے تو کیا حضرت علی اون سے بھی ایمانی حالت مین کمزور تھے جو تقیہ کرتے رہے خدا تعالے فرماتا ہے کہ اللہ کی زمین وسیع ہے ایسی بات ہو تو ہجرت کر جاؤ آپ نے یہ بھی نہ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ خلفاء ثلاثہ کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے تھے۔

فرمایا - شر الفقراء من ھو علی باب الامراء یہ لوگ (اولیاء - انبیاء) اللہ تعالے سے بہتری پاتے ہین - پس انہین امراء کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے ان امراء ان کے بہت کچھ محتاج ہین۔

فرمایا - لوگ دین حق اختیار کر کے داعی الی اللہ پر احسان رکھتے ہین اللہ تعالے نے کہا یہ تو میرا احسان ہے کہ تمہین ہلاکت سے بچا لیا تم بجائے احسان جتانے کے نبی کا شکریہ ادا کرو۔

انتخاب الاخبار

سرکل ٹورنمنٹ امرتسر مین ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم فٹ بال مین جیتی - انعام مبارک۔

رنگون کے ایک محرر عبد اللہ کو چار سو اونس کوکین برآمد ہونے پر تین ماہ سخت قید ۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔

برما کے مقام منڈلے کی خبر ہے وہان سخت زلزلہ کئی سکینڈ تک اس کے دھکے محسوس ہوتے رہے۔

ریلوے سٹیشن کوٹ لکھپت پر جس ڈرائیور کی غفلت سے حادثہ ٹکر ہوا تھا - چھ ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا

بمبئی کی خبر کہ سر لارنس جنکنس صاحب چیف جسٹس کو گاڑی کی ٹکر سے پیشانی اور چہرہ پر چوٹین آئین۔

لندن سے خبر آئی - کہ حضور ڈچی منٹو صاحبہ بخیریت تمام واپس پہونچ گئین۔

لندن سے خبر آئی کہ کرکٹ کے ایک شوقین اور ماہر نے اس کھیل کا نیا طریق ایجاد کیا۔

اس مین بجائے دو کے تین طرف وکٹین گاڑ کر کھیلنا ہو گا - بالکل عجیب ہے۔

لندن کے قدیم شاعر شیلی کی تین یادداشت کی کتابین حال مین ۵۴ ہزار روپیہ نیلام کی گئی ہین۔

تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۹۰۶ء مین تمام ہندوستان مین ۵۴ لاکھ آدمی فوت ہوئے - وجہ بخار

ندوۃ العلماء کے دار العلوم کی عمارت کے لئے بیگم صاحبہ بھوپال نے پچاس ہزار روپیہ دیا۔

بیگم صاحبہ نواب بھوپال کی دادی ہین - اس عطیہ سے عربی تعلیم کو ترقی دین گے - لکھنؤ مین۔

دہلی کے خزانہ مین دو ہزار پونڈ کی دو تھیلیان گم ہو گئین - مالیتی تیس ہزار روپیہ۔

چوری کے شبہ مین ایک چور پکڑا گیا جس نے نوکری چھوڑ دی تھی - عند التلاشی ۲۳ ہزار نقد برآمد ہوا

لندن سے خبر آئی کہ ہمارے حضور شاہ قیصر ہند نے بذات خود ایک خط قیصر جرمن کو لکھا ہے۔

لندن سے خبر آئی - کہ سر ایڈورڈ گرے نے تمام غیر طاقتون کی خدمت مین ایک تجویز ارسال کی ہے۔

ایک موٹر کار کی ٹکر سے ایک پولیسمین اور دو آدمی مر گئے اور علاوہ اس کے ۱۴ - آدمی زخمی ہوئے۔

دارالامان کے حالات آج سے آٹھ سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگرداں تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادہر ادہر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ہمک ہمک اوپر اٹھتا اور اس تک پہونچنے میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ بھی کیا ہی پُرلذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اُٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر نظر کرنے سے خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ پیر برکت علی صاحب کی عنایت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع رہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اسی پر صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔ [illegible]

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپکے ساتھ اور آپ کی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپکے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل بھی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذرا سی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شاید سائنٹ کے چشموں کیطرح ہر ایک شارٹ سائیڈ دوسرے شارٹ سائیڈ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ [illegible] اس [illegible] میں میرا بھی ساتھی ہے [illegible] ہوا کہ ہم آپ سے [illegible] میں آپ کی ملاقات اور زیارت سے کوئی [illegible] نہیں ملا۔ پھر حال [illegible] اور [illegible] احباب افریقہ کے غلاموں [illegible]

کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا وہاں کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جُدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اٹھانے کیواسطے ہمیں طیاری کر لینے کی صدا دی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبد الرحمٰن خدا اس کو اوس کے نام کی طرح عبد الرحمٰن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا ہے۔ ہمارا دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کیواسطے دعا کرتا ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے [illegible] اوسے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر ہمیں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا بارے فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی نیچر میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدہر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہو جاویں اوس پیارے کے نام پر جو احمدؑ کا غلام پر ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کے غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ مبدل بہ راحت ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل بہ خوشی ہو گئے ہمارا ماں اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کیلئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آگئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو غم میں ڈالے خیر تو گذشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک سرزمین کی آب و ہوا کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے [illegible] کے [illegible] کروں۔ تو آج واپس آکر میں نے سوچا کہ جو میوے اس باغ کے [illegible] ہوں ان کے ساتھ اپنے پیارے [illegible] کی دعوت کروں تاکہ کسی کی [illegible] تو موجب ہو جاوے

لیکن انہی دنوں مکرمی مخدومی میاں [illegible] شاہ صاحب حامد کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں اونہوں نے فرمایا تھا کہ دارالامن کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں اون کی ملاقات کرتا ہوا آپ کے پاس پہنچوں اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے

تین سال کے اندر طاعون والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دارالامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ [illegible] علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائت مہربانی سے میرے ساتھ ہو لئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دارالامان میں پہونچے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ نماز فجر کیوقت حضور اقدس کی زیارت مسجد میں ہوئی۔ جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپنے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپنے اس کام میں خوب محنت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہمنے انگریزی نہیں پڑہی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھ دیا کرتے۔ مگر وہ خدا نے چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ محنت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ عالمگیر کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہونچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سنکر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گذاری کا ہے کہ خانہ خدا کو آگ لگ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا

کہ مین مدت سے سوچتا تھا۔ اور آہ سرد بھرتا تھا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کاش کبھی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر مین کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چارون طرف سے مین اوس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس مین میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکالدی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتین ہوتی رہین۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے مین اور مسلمانون کا بے جا ملزم ٹھہرانے مین آریون کے درمیان ایک طرح کی تربوری تھی جن مین سے سب سے بڑھکر لیکھرام تھا اور اس کے چند اندرمن اور الکھدھاری تھے۔

فرمایا کہ دیانند ہی تھا۔ مگر اوس کو ایسا موقع نہین ملتا کہ اور نہ وہ اس طرح سے کتابین لکھتا تھا۔

فرمایا ان تینون سے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیان حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی تھین۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے۔ کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اوس کے برخلاف حد سے بڑھکر چلایا اس واسطے خدا نے اوس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا۔ لیکھرام کے معاملہ مین غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اوس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہانتک کہ اپنے گھر مین بلاتکلف اوسکو لیجانا۔ شام کیوقت دیگر ملاقاتیون کا چلا جانا ان کا اکیلا رہ جانا عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہوکر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکھنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے وقت دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اوس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار بھی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اوس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا یہ سب خدا کے فعل مین۔ جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہین۔

فرمایا۔ کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کی بعد ایسا پیدا نہین ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ اب اللہ تعالےٰ نے زمین کو میل سے پاک رکھے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھائے۔ جیسا کہ سونٹے سے رسی کا بنانا یہ سب شبہ مین ڈالنے والی باتین ہین۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیان مداری لوگ کرتے ہین کہ انسان کی سمجھ مین ہرگز نہین آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہوگیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتوت شعبدہ بازی کے دکھلاتے مین کہ مرا ہوا آدمی واپس آجاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزین ثابت دکھائی دیتی ہین۔ جیسا کہ آئین اکبری۔ مین بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگون کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اوس کے اعضاء ایک ایک ہوکر گرے اور اوس کی بیوی ستی ہوگئی لیکن وہ آسمان سے پھر اتر آیا اور اوس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اوس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اوس پر عاشق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اوسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا۔ ایسی صورتون مین چونکہ اس کے اور کچھ بات باقی نہین رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کامون کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازون کے کامون کو دھوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالےٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہین سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبرون اور پیشگوئیون کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ باز کیسا ہی استاد ہو ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہین کرتا اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تا کسی شخص کو شعبدہ بازی کا شبہ نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کھول کھول کر دکھائے ہین۔ جنمین کوئی شک و شبہ اپنا دخل نہین پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگون کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیسے قتل کروایا تھا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیان سب اقتداری پیشگوئیان ہین اور یہ نشان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہوتی ہین۔

فرمایا۔ لوگون کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مین سوائے قافیہ بندی کے اور کچھ نہین ہوتا جیسے ایک عرب نے لکھا ہے۔ کہ سافرت الی روم دانا عیلےٰ جمل مائم۔ مین روم کو روانہ ہوا اور مین ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہین۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے۔ کہ اس مین سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہین اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہین کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہین رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہین جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہین۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی۔ کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اوس کو سمجھایا جاوے تو امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اوس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اون کے نام لکھدین تو مین لے جاؤن اور امید ہے کہ اون کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ دو چار دن اور یہان ٹھہرین مین استغفار کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ خود بخود استقامت کے ساتھ کوئی بات دل مین ڈالدے تو مین انکو لکھدون۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگون کو استقامت حسن نیت کے ساتھ چند دن کی صحبت نصیب نہ ہو جاوے تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ نیکی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترسان ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگون کو اکثر یہ حجاب بھی ہوتا ہے۔ کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاوین۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ لا الٰہ الا اللہ کے قائل نہین ہوتے اور سچے دل سے اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہین ہوتے۔ فرمایا جب زید و بکر کا خوف درمیان مین ہے۔ تب تک لا الٰہ الا اللہ کا نقش دل مین نہین جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جو رات دن مسلمانون کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

دار الامان کے حالات آج سے ڈیڑھ سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادہر اُدہر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ہمک ہمک اوپر اُٹھتا اور اس تک پہونچنے میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ ہی کیا ہی پُر لذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اُٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر تفکر کرنے سے خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ میر برکت علی صاحب کی عنایت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع رہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اسی پر صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپ کے ساتھ اور آپ کی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپ کے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے انداز کے واسطے میرا دل بھی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذرا سی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شارٹ سائٹ کے چشموں کی طرح ہر ایک شارٹ سائیڈ دوسرے شارٹ سائیڈ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ یہی اس مرض میں میرا ہی ساتھی ہے سو کیا ہوا کہ ہم آپ سے ... آپ کی ملاقات ... کوئی ... ملا۔ بہرحال ... احباب افریقہ کے خلاصین

کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا اوہاں کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اٹھانے کے واسطے ہمیں طیاری کرنے کی صدا دی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبد الرحمن فدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبد الرحمن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا ہے ہمارا دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کے واسطے دعا کرتا ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے حسنات اوسے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر ہمیں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا ہمارے فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی ہجے میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدہر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہو جاویں اوس پیارے کے نام پر جو احمد کا غلام پر ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کے غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ مبدل براحت ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل بخوشی ہو گئے ہمارا ماننا اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کے لئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آگئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم و غم میں ڈالے خیر تو گذشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک ... کی آب و ہوا کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے ... کے لئے ... آج واپس آکر میں نے سوچ کر ... اس ... سے ... تاکہ کسی کی ... کا موجب ہو جائے

لیکن انہی دنوں مکرمی مخدومی ... شاہ صاحب حامد کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ دار الامن کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں اون کی ملاقات کرتا ہوا آپ کے پاس پہنچوں اور مجھے امید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے

تین سال کے اندر طلبِ نشان والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دار الامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ ... علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائیت مہربانی سے میرے ساتھ ہوئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دار الامان میں پہونچے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

نماز فجر کے وقت حضور اقدس کی زیارت سے سعید ہوئی جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپ نے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کے واسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپ نے اس کام میں خوب محنت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم نے انگریزی نہیں پڑہی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھ دیا کرتے۔ مگر وہ خدا نے چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ محنت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ ... کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہونچے اور بیان کیا کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گذاری کا ہے۔ کہ خانہ خدا کو آگ لگ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا

کہ مین مدت سے سوچتا تھا۔ اور اوسے فکر تا تھا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہونچتا ہے۔ کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر مین کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چاروں طرف سے مین اوس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس مین میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکالدی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتین ہوتی رہین۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے مین اور مسلمانون کا بے جا ملامت کرنے مین آریون کے درمیان ایک طرح کی تریموری تھی جن مین سے سب سے بڑھ کر لیکھرام تھا اور اس کے بعد اندرمن اور الکھدھاری تھے۔

فرمایا کہ دیانند بھی تھا۔ مگر اوس کو ایسا موقع نہین ملا کہ اور نہ وہ اس طرح سے کتابین لکھتا تھا۔

فرمایا ان تینون نے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیان حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی تھین۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اوس کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس واسطے خدا نے اوس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا لیکھرام کے معاملہ مین غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اوس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہان تک کہ اپنے گھر مین بلاتکلف اوسکو لیجانا۔ شام کے وقت دیگر ملاقاتیون کا چلا جانا ان کا اکیلا رہ جانا عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکھنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اوس کم کے کہ ہم نے اوس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار ہی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اوس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا یہ سب خدا کے فعل ہین۔ جو بہت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہین۔

فرمایا۔ کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کے بعد ایسا پیدا نہین ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ اب اللہ تعالیٰ نے زمین کو ایسے سے پاک رکھے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھائے۔ جیسا کہ سوٹے سے رسّی کا بنانا یہ سب شبہ مین ڈالنے والی باتین ہین۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیان مداری لوگ دکھاتے ہین کہ انسان کی سمجھ مین ہرگز نہین آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتوت شعبدہ بازی کے دکھاتے ہین کہ مرا ہوا آدمی واپس آ جاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزین ثابت دکھائی دیتی ہین۔ جیسا کہ آئین اکبری مین بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگون کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اوس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اوس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پھر اتر آیا اور اوس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اوس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اوس پر عاشق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اوسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا۔ ایسی صورتون مین ہم پر سوائے اس کے اور کچھ بات باقی نہین رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کامون کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازون کے کامون کو دھوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہین سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبرون اور پیشگوئیون کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ باز یا استاد ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہین کرتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تا کسی شخص کو شعبدہ بازی کا شبہ نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کھول کھول کر دکھائے ہین۔ جنمین کوئی شک و شبہ اپنا دخل نہین پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگون کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیون قتل کروا دیا تھا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیان سب اقتداری پیشگوئیان ہین اور یہ نشان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہین۔

فرمایا۔ لوگون کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مین سوائے قافیہ بندی کے اور کچھ نہین ہوتا جیسے ایک عرب نے لکھا ہے۔ کہ سافرت الی روم دانا سے جاہل مانم۔ مین روم کو روانہ ہوا اور مین ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہین۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے۔ کہ اس مین سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہین اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہین کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہین رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہین جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہین۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اوس کو سمجھایا جاوے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اوس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اون کے نام لکھدین تو مین لے جاؤن اور امید ہے کہ اون کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ دو چار دن اور یہان ٹھہرین۔ مین استغفار کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ خود بخود استقامت کے ساتھ کوئی بات دل مین ڈالدے تو مین لکھ دون۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگون کو استقامت حسن نیت کے ساتھ چند دن کی صحبت نہ حاصل ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ نیکی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترسان ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگون کو اکثر یہ حجاب بھی ہوتا ہے۔ کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاوین۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ لیسے لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل نہین ہوتے اور سچے دل کے اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہین ہوتے۔ فرمایا جب زید و بکر کا خوف درمیان مین ہے۔ تب تک لا الہ الا اللہ کا نقش دل مین نہین جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جرأت دن مسلمانون کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب آدمی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہو کر انسان صرف اللہ کو دیکھتا ہے اور اس کے سوائے سب اوس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں پس وہ شجاعت اور بہادری کے ساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اوس کو ڈرا نہیں سکتا۔

فرمایا۔ فراست بھی ایک چیز ہے جیسا کہ اوس یہودی نے دیکھتے ہی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہدیا۔ کہ میں ان میں نبوت کے نشان پاتا ہوں۔

اور ایسا ہی مباہلہ کے وقت عیسائی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ آئے کیونکہ اون کے ... نے اون کو کہدیا تھا۔ کہ میں ایسے منہ دیکھتا ہوں کہ اگر وہ کہیں پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے ٹل جا تو وہ ٹل جائیگا۔

فرمایا۔ اگر کسی کے باطن میں کوئی حصہ روحانیت کا ہے تو وہ مجھ کو قبول کریگا۔

فرمایا کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک کتاب تعلیم کی لکھوں اور مولوی محمد علی صاحب اس کا ترجمہ کریں۔ اس کتاب کے تین حصے ہونگے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں ہمارے کیا فرائض ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔

فرمایا۔ زمانہ نبوت تو نور علےٰ نور تھا اور ایک آفتاب تھا لیکن اوس کے بعد کے اولیاؤں کے جو خوارق و کرامات بتلائے جاتے ہیں وہ اپنے ساتھ انکشاف نہیں رکھتے اور ان کی تاریخ کا صحیح پتہ نہیں لگ سکتا چنانچہ شیخ عبد القادر جیلانی کے کرامات اون سے دو سو سال بعد لکھے گئے اور علاوہ اس کے ان لوگوں کو یہ موقع مقابلہ دشمن کا نہیں ملا اور نہ اون کو ایسا نشانہ ورپیش آیا جیسا کہ ہم کو۔

ایسی ہی باتوں پر سیر کا وقت ختم ہوا اور روحوں کو ایک تازگی حاصل ہوئی۔

اس کے بعد میں مولوی محمد علی صاحب کی اثر مل میں اشتہارات انگریزی کے بند کرنے اور اون پر ایڈریس لکھنے میں مصروف ہوا حضرت اقدس پھر دوپہر کے وقت تشریف لائے مگر وہی حضرت رسول کریم کی مجلس کا نمونہ کہ جس طرح کی باتیں شروع ہو گئیں ہوتی رہیں۔ خاتونوں کی نفس پرستیوں اور علاوہ اس منحوس رسم کے متعلق

گفتگو ہوتی رہی اور علما نے زمانہ پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے ان دنوں کے دورے میں اپنے ... کا رناموں کا تذکرہ کیا جن کو جماعت شوق سے سنتی رہی۔ اس کے بعد حضور اقدس نماز عصر کی نماز میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے اور مغرب سے عشاء سے کچھ پہلے تک باہر تشریف فرما رہے اور مغرب کے بعد پیشتر ایک مخلص کا ایک خط سنا اور دو خبار سنیں ایک تو سیالکوٹ کی جنہیں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے اور اوس کو سن کر بہت محظوظ ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ لکھنے والے کا اجر قائم ہو گیا خصوصاً ڈاکٹر لوقا کے لفظ پر بہت خوش ہوئے اور اس کے ڈاکٹر ہونے کے متعلق زیادہ تحقیقات کرنے کے واسطے اس عاجز کو ارشاد صادر فرمایا۔ اور دوسرا اخبار جو آریوں کی حمایت پر ایک ایڈیٹوریل ہندو ایڈیٹر کا لکھا ہوا تھا۔ غالباً یہ دونوں مضمون الحکم میں ہی نکل جائیں گے اور آپ ان کو ملاحظہ فرمائیں گے ہر دو قابل پڑھنے کے ہیں۔

اسی وقت حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی ایک نظم حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھی جو آپ نے اپنے خط میں لکھی تھی اور اس کے ساتھ ایک عزیز کیواسطے دعا کے لئے التماس تھی۔ نظم کو سن کر حضرت اقدس بمعہ جماعت بہت خوش ہوئے اور حضرت نے فرمایا۔ کہ اس کو کہیں چھپوا دینا چاہیئے۔ لہٰذا وہ الحکم میں چھپنے کے لئے دیگئی امید ہے کہ آپ پڑھ کر بہت خوش ہونگے اس کے دو تین شعر میں بھی آپ کو سنا دیتا ہوں۔

ڈنکا بجے جہاں میں مسیحا کے نام کا

خادم ہے دین پاک رسول انام کا

بنتا ہے قادیان میں دربار احمدی

لنگر لگا ہوا ہے وہاں فیض عام کا

نور محمدی سے چمکتا ہے وہ مکان

کچھ رنگ ہی جدا ہے وہاں صبح و شام کا

عشاء کی نماز کے بعد حضور اقدس اندر تشریف لیگئے اور میں نے مولوی محمد علی صاحب کی اسسٹنس میں تھوڑی دیر اشتہاروں کا کام کرکے اونہیں کے زیر سایہ بیت السلام میں رات کاٹی۔

نماز فجر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور نماز کے بعد اندر تشریف لیگئے اور اس کے بعد ۹ بجے کے قریب سیر کے واسطے تشریف لائے اور احباب ہمراہ تشریف ہو کر

ساتھ ہو لئے دہی رات والے مضمون ڈاکٹر لوقا کا ذکر درمیان آیا۔ میاں الٰہ دیا صاحب لدھیانوی نے بھی اتفاق ساتھ دیتے ہوئے اس نے بھی تصدیق کی کہ لوقا ڈاکٹر تھا مگر یہ ثابت نہیں ہوتا تھا کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں تھا۔ اس کیواسطے زیادہ تحقیقات کیلئے میاں الٰہ دیا کو بھی ارشاد ہوا۔ اسی پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی ہوئی چلی گئی۔ حضرت نے فرمایا عربی میں لق مثنی کو بھی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ انگریزی میں لق چاٹنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا چاٹنے تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ امید ہے کہ مرہم چاٹنے تک بھی بات نکل آوے۔ فرمایا کہ انگریزی کتابوں اور تاریخ کلیسا سے اوس کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنی چاہیئے۔ یہ ایک نئی بات نکلی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ یہ کچھ مشکل امر نہیں ہے اگر ہم چاہیں تو لوقا پر توجہ کریں اور اس سے سب حال دریافت کریں مگر ہماری طبیعت اس امر سے کراہت کرتی ہے کہ ہم اللہ کے سوائے کسی اور کیطرف توجہ کریں۔ خدا تعالیٰ آپ ہمارے سب کام بناتا ہے پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کشف قبور لئے پھرتے ہیں یہ سب جھوٹ اور لغو اور بیہودہ باتیں ہیں اور شرک سمجھنے سے ہے کہ اسطرف ایک شخص پھرتا ہے اور اوس کو بڑا دعوی کشف قبور کا ہے اگر اس کا علم سچا ہے۔ تو چاہیئے کہ وہ ہمارے پاس آئے اور ہم اس کو ایسی قبروں پر لے جائینگے جن سے ہم خوب واقف ہیں۔ مگر یہ سب بیہودہ باتیں ہیں اور ان کے پیچھے پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ سعید آدمی کو چاہیئے۔ کہ ایسے خیالات میں اپنے اوقات کو خراب نہ کرے۔ اور اس طریق کو اختیار کرے جو اللہ اور اس کے رسول اور اوس کے صحابہ نے اختیار کیا

اس کے بعد صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے ایک اشتہار پڑھا جو کہ اون کے بھائی صاحب نے اپنے سلسلہ کے عرس کیواسطے مریدوں کو دیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے کھانوں اور ہر قسم کے کھیل تماشوں اور نیچ رنگوں اور آتشبازیوں کا نقشہ بڑی مقفی عبارتوں اور رنگین فقروں میں کھینچا ہوا تھا۔ اسپر گدی نشینوں کے حالات پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے اپنے مشاہدہ کی چند گدیوں اور ان کی مجلسوں کا نقشہ کھینچکر احباب کو خوش کیا چونکہ اس میں سرود سے حظ اوٹھانے اور سرور لینے کا ذکر تھا اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان میں ایک ... حظ کا ہوتا ہے ... سرود سے حظ اٹھاتا ہے ... اور اس کے نفس کو دھوکا لگتا ہے۔ کوئی

اس مضمون سے سرور پارہا ہوں مگر دراصل نفس کو صرف حظ درکار ہوتا ہے خواہ اس میں شیطان کی تعریف ہو یا خدا کی جب یہ لوگ اس میں گرفتار ہو کر فنا ہو جاتے ہیں تو ان کے واسطے شیطان کی تعریف یا خدا کی سب برابر ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح کا سیر ختم ہوا لیکن کل کے سیر میں سے ایک بات رہ گئی تھی جسکو اب میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابھی ہمارے مخالفوں میں سے بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کا ہماری جماعت میں داخل ہونا مقدر ہے۔ وہ مخالفت کرتے ہیں پر فرشتے ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں کہ تم بالآخر انہی لوگوں میں شامل ہو جاؤگے وہ ہماری مخفی جماعت ہے جو کہ ہمارے ساتھ ایک دن ملجائیگی۔

پھر کھانے کے وقت حضور اقدس تشریف لائے اور روٹی کھانے کے بعد حضور اقدس نے ایک تقریر فرمائی جو دلوں کے واسطے نور اور ہدایت کے حاصل کرنے کا موجب ہوئی جو کچھ اس میں سے میں ضبط کر سکا وہ لکھتا ہوں۔ آپ توجہ سے سنیں اس زمانہ کے فتنہ وفساد کا ذکر تھا۔ فرمایا۔

ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اس کے دور کرنے میں کچھ حصہ لیوے بڑی عبادت یہی ہے کہ اس فتنہ کے دور کرنے میں ہر ایک حصہ لے اسوقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہیئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ساتھ اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اسکو دی گئی ہے مخلصانہ کوشش کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اٹھا دے اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت ملگئی تو کیا فائدہ اگر دنیا میں ہی اجر پالیا تو کیا حاصل۔ عقبے کا ثواب لو جس کا انتہا نہیں ہر ایک کو خدا کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہیئے جیسا خود خدا کو اپنی توحید کا جوش ہے غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملیگا جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کیطرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں اگر اس وقت میں کوئی کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی دیکر جھوٹے کا مونہہ بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر بے حیائی سے ہمارے نبی پر اتہام لگائے جاوے اور لوگوں کو گمراہ کرتا جاوے تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی بازپرس کے نیچے ہے۔ چاہیئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تم کو حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ تو مر ہی جائیگا۔ مثل مشہور ہے ہر کمالے را زوالے

تیرہویں صدی سے یہ فتنیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جاوے ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔

خدا کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جسکو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا جاتا ہے وہ بھی خدا کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا ہے خدا کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ خدا نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شے مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی موید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں جو خدا کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں جب تک خدا کیلئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ خدا کو قربانی کے گوشت نہیں پہونچتے ایسے تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کیلئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے چلتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو۔ انسان ترقی نہیں کر سکتا گویا خدا نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو۔ کوئی لذت نہیں دیگا ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے پر مومن نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا کی عظمت کو مقدم نہ کرلے ولی قریب اور دوست کو کہتے ہیں جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

چاہیئے کہ یہ خدا کے لئے جوش رکھے۔ پھر یہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائیگا۔ خدا کے مقرب لوگوں میں سے ہو جائے گا۔ مردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ کمزور

کے مونہہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے اسی طرح منافقت کے وقت کوئی چیز اچھی ہو اندر نہیں جاتی یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں جب تک کہ اللہ تعالےٰ کیلئے جوش نہ ہو ذاتی جوش نہ ہو جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو ایسا ہو کر خود ہی نہ جانے کہ یہ جوش میرے میں کیوں ہے بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ کثرت سے پیدا ہوں۔ مگر سوائے خدا کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا اور جو لوگ اس طرح دینی خدمات میں مصروف ہوئے ہیں وہ یاد رکھیں۔ کہ وہ خدا پر کوئی احسان نہیں کرتے جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی مفاسد کے دور کرنے کا اب وقت آگیا ہے۔ تثلیث پرستی حد کر پہنچ گئی ہے۔ صادق کی توہین و گستاخی انتہا تک کی گئی ہے رسول اللہ کا قدر کبھی اور زنبور جتنا نہیں کیا گیا زنبور سے بھی آدمی ڈرتا ہے اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے مگر حضرت رسول کریم کو برا کہنے میں کوئی نہیں جھجکتا۔ کذلوا بآیٰتنا کے مصداق ہو رہے ہیں جتنا منہ ان کا کھل سکتا ہے انہوں نے کھولا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر سب و شتم کیا ہے اب وہ وقت واقعی آگیا ہے کہ خدا انکا تدارک کرے ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ وہ ایسے آدمی کو پیدا کرتا ہے جو اس کی عظمت وجلال کیلئے بہت ہی جوش رکھتا ہو باطنی مدد کا اس آدمی کو سہارا ہوتا ہے دراصل سب کچھ خدا تعالیٰ آپ کرتا ہے۔ مگر اس کا پیدا کرنا صرف ایک سنت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ اب وقت آگیا ہے خدا نے عیسائیوں کو قرآن کریم میں نصیحت کی تھی کہ اپنے دین میں غلو نہ کریں پر انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور پہلے وہ صرف ضالین تھے پر اب مضلین بھی بن گئے خدا کے صحف قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب بات حد سے گذر جاتی ہے تو آسمان پر طیاری کی جاتی ہے یہی اس کا نشان ہے کہ یہ طیاری کا وقت آگیا ہے یہی رسول مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے ضرورت کیوقت آوے۔ لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی طیاری ہو۔ مگر یاد رکھو یہ خدا سب کچھ آپ کرتا ہے ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب تجروں میں بیٹھ جاویں تب بھی کام ہو جاویگا اور دجال کو زوال آویگا تلک الایام نداولہا اس کا کمال بتاتا ہے کہ اب اس کے زوال کا وقت ہے اس کا انقطاع ظاہر کرتا ہے کہ اب وہ نیچا دیکھیگا۔ اسکی آبادی اس کی بربادی کا نشان ہے جو ان ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ خدا کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

تیرے ۔۔۔ پاس کوئی دلیل ۔۔۔ تیری تحریری سلسلہ

صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے ایک لطیفہ سنایا کہ میں ۔۔۔ کے سلسلہ کا قائل تھا۔ اور شہودیوں کا سخت مخالف۔ جب میں نے پہلے پہلے حضرت اقدس مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیٹوریل

افکار ابکار

(نوشتہ اکمل آف گولیکی)

ایک صوفی بزرگ نے اذا الموءدۃ سئلت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ افکار ابکار بھی اس میں داخل ہیں۔ ہر ایک مومن کو حسب استعداد فطری تنہائی میں کوئی نہ کوئی نکتہ سوجھتا ہے پس اگر وہ اسے ضائع کر دے تو باہی ذنب قتلت کا جواب وہ دہی ہوگا۔ اس لحاظ سے جو کچھ دل میں کبھی آیا اس کا اظہار ضروری ہے۔ دنیا میں سب لوگ مع فرمین دہ اللہ کیطرف سے آئے اور اوسی کیطرف جا رہے ہیں۔ منہ المبدء و الیہ المعاد ہر ایک انسان آخرت کی طرف طوعاً و کرہاً حرکت کر رہا ہے گو یہ حرکت نہ معلوم ہو جیسے زمین کی حرکت مگر آثار سے ظاہر ہے کہ ایسا ضرور ہو رہا ہے۔ اس سفر کے لئے لوگوں نے اپنے اپنے مذاق یا حالات کے مطابق رستے اختیار کر لئے۔ بس انہیں مذاہب کہئے۔ مگر ان سب میں سے بآرام وہ ہیں اور رہیں گے اور وہی جلد منزل مقصود کو پہونچیں گے۔ جنہوں نے سیدھی راہ ان دو شاہراہ اختیار کی جسمیں کوئی خطر نہیں اور جو خاص سرکاری انتظام سے بنوائی گئی ہے۔ بس اسی سیدھی صاف اور کھلی راہ کا نام مد سچا مذہب ہے۔ اس راہ میں میلوں کے نشان لگے ہیں دم لینے کے لئے سایہ دار درخت اور پانی پینے کے لئے کنوئیں موجود۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُوٹھائیں۔ روشنی کے لئے لالٹینیں بھی ہیں ہم دوسرے لفظوں میں اونہیں انبیاء خلفاء اور اولیاء اللہ اور ان کے نشانات کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہمیں پتہ دیتے ہیں کہ واقعی ہم سیدھی شاہراہ پر چل رہے ہیں اور یہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ اب تک کتنا سفر کر چکے ہیں۔ اور اب ہم کس مقام پر ہیں۔ قرآن شریف کی ایک ایک آیت بمنزلہ اس نشان کے ہے جو سڑک پر آجکل لگے ہوتے ہیں۔ ہم ان سے اپنے سفر اور اپنی حالتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہم کہاں ہیں اور کدہر جا رہے ہیں۔ اور کہاں تک آئے ہیں اور کتنا سفر باقی ہے۔ پھر جیسے عام رستوں میں ڈاکے پڑتے ہیں۔ ایسا ہی ذریت شیطانی اس منزل ہستی کے مسافروں پر حملے کرتی ہے اور انہیں رستہ بہلا کر سمجھ بوجھ کر ہیں مار دینے کی فکر میں سے ہوشیار رہو اس کے دہوکا میں نہ آئیں۔ اور سیدھے اپنی راہ پر چلے جائیں۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کئی مسافروں کو غیبی آوازیں آتی ہیں اور بعض کچھ دیکھ بھی لیتے ہیں جنہیں حق یا ہدایت سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر وہ ان کے خیالات ہی کی مجسم تصویر ہو یا کسی جادو گر کی کارستانی ہو۔ ایسا ہی بعض شاہراہ سے الگ ہو کر چلنے والوں کو غیبی آوازیں آتی اور کشوف ہوتے ہیں۔ مگر وہ مشتبہ ہیں۔ کہ یہ شیطانی دہوکے ہیں شیطان انہیں صراط مستقیم سے ہٹا کر بادیۂ ضلالت میں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ پھر جیسے دنیا میں مسافروں کی چال اور ذریعۂ سفر میں فرق ہے ایسے ہی اس روحانی سڑک کا حال ہے۔ کوئی ریل پر کوئی موٹر کار پر کوئی بگھی پر کوئی گھوڑے پر۔ کوئی پاپیادہ کوئی لنگڑاتے ہوئے کوئی کسی کے کندھوں پر سب اپنے اپنے وقت پر منزل مقصود تک پہونچ جائیں گے۔ انہی مسافروں سے وہ حضرات بھی ہیں۔ جو ایک جگہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور کاہلی و سستی سے آنکھیں بند کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم وہاں پہونچ گئے اور اسی خیال میں سرمست ہیں۔ حالانکہ ایک قدم بھی آگے نہیں چلے۔ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ میرا اشارہ ان آجکل کے فقراء کیطرف ہے جو کپڑا اوپر اوڑھ کر زانوؤں میں سر دے کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں۔ کہ آج ہم عرش تک پہونچ گئے۔ آج ہماری منزل فنا فی اللہ مقام پر ہے۔ آج فلاں پر۔ حالانکہ ان کی عملی حالت یہ بتاتی ہے۔ کہ وہ ایک انچ بھی آگے نہیں سرکے۔ کوئی کہتا ہے میں فنا فی الرسول کی منزل پر ہوں کوئی دعوے کرتا ہے۔ کہ میں فنافی الاسم میں ہوں۔ لیکن بدعات میں گرفتاری اور دنیا پرستی صاف بتلاتی ہے۔ کہ وہ کولہو کے بیل کیطرح ایک ہی دائرہ میں گردش کر رہے ہیں۔

پُل صراط کیا ہے یہی مذہب جو خدا کیطرف سے ہے اور جسے صراط مستقیم کہہ سکتے ہیں۔ آخرت میں متشکل ہو کر پُلصراط بن جائے گا اس کے بال سے باریک ہونے میں یہ اشارہ ہے۔ کہ بڑا نازک مقام ہے۔ اگر ذرا بھی ادہر ادہر توجہ کی۔ تو فوراً دوزخ میں گر پڑو گے۔ بازیگر کو آپنے دیکھا ہوگا کہ وہ پاؤں سے سینگ باندھ کر رسے پر کس خوبی سے چلتا ہے۔ اس کے نہ گرنے کا راز کیا ہے۔ وہ مضطرب نہیں ہوتا۔ اس کی آنکھیں ایک خاص نشان پر لگی رہتی ہیں۔ کسی دوسرے کیطرف نہیں دیکھتا۔ اسی طرح یہ مومن مسلم دنیا میں اسی حبل اللہ کے ذریعہ سے سفر کرتا ہے۔ اگر وہ لغزش سے نیچے گر جانے سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اوسے چاہئیے۔ کہ سر کو عبودیت الہی سے نہ ہٹائے۔ نفسانی ہوا کے تھپیڑے اور خود اوس کی اپنی کمزوری اسے ادہر ادہر حرکت دے اور وہ خود بھی اپنا مرکز قائم کرنے کے لئے ایسا کرے۔ مگر وہ اپنے سر تسلیم کو اپنی آنکھوں کو نہ ہلائے نہ ہٹائے۔ غالباً اسی حالت کا نام ہے وما زاغ البصر وما طغی۔ جب انسان کا مقصود اس کا مطلوب اس کا محبوب ایک اللہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ نہیں گرتا۔

خودپسندی سیئات میں یہ خیال کسی پچھلے پرچہ میں ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ ہر ایک قوت جو خدا تعالے نے انسان کو دی ہے۔ حد مناسب تک اس کا استعمال برا نہیں۔ اور ہر ایک ایسی طاقت میں جو بظاہر بُری بھی سمجھی جاتی ہو۔ کوئی نہ کوئی منفعت ضرور ہے۔ خودپسندی کو بہت مکروہ خیال کیا جاتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ اگر انسان میں یہ بات نہ ہوتی تو وہ کبھی کا غم سے ہلاک ہو گیا ہوتا۔ ہر ایک شخص اپنے تئیں خوبصورت خیال کرتا ہے۔ اپنی رائے کو ایک خاص وقعت دیتا ہے اور اسے ایک وقت تک صحیح سمجھتا ہے۔ اگر یہ مادہ نہ ہو اور ایک بدصورت انسان اپنی بھونڈی شکل کا کماحقہ احساس کر سکے تو وہ اس غم سے ہلاک ہو جائے یہ دیکھ کر اللہ تعالے کی حکمت بالغہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ خودپسندی کو حد اعتدال تک استعمال کرنے کا نام ہم خودداری یا سیلف ریسپکٹ رکھیں گے۔ جو ہر مومن میں ہونی چاہئیے۔

یہ حسن کیا چیز ہے دنیا میں جنگوں نے بھی بہت خون کئے ہوں گے۔ مگر اس حسن کے خیال نے بھی کم خونریزی نہیں کی۔ میں پوچھتا ہوں

کو ظاہری حسن پر مرنیوالے "حسن" اُسکو سمجھتے ہین ایکستہ اور سے شاعرون کا معشوق ہے جسکی شکل اشعار کے لحاظ سے ایک زندہ دل نے بنائی تہی - تو وہ ایک بہوت نظر آتا تھا اور واقعی جس کے چہرے پر بجائے آبرون کے دو خنجر ۔ن سنا اور کمر ندارد ہو اور بال پاؤن سے بہی نیچے گر رہے ہو - اسے ڈائن نہ کہین - تو اور کیا کہین پھر حسن کا معیار بہی کوئی نہین - ایک جگہ اگر سفید دانت خوبصورتی کی علامت ہین - تو دوسرے مقام پر انہین خوبصورتی کے لئے سیاہ کیا جاتا ہے کہین گورا رنگ دلربا ہے - تو دوسری جگہ سیاہ مسرت افزا ہے ایک حبشی کے مذاق کے موافق موٹے ہونٹ ہی حسن کی روح ہین - غرض ہر ایک کا قبلۂ حسن جدا ہے جسے کہا جاسکتا ہے - کہ جس حسن پر لوگ مرتے ہین وہ ایک وہمی چیز ہے - کیون نہ اس محبوب لم یزلی سے دل لگایا جائے جسکا حسن بے مثال اور لازوال ہے -

وجعلوا القرآن عضین | قرآن مجید کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

ایک مطلب تو یہ ہے - کہ لیس کمثلہ شیءٌ پر ایمان رکھتے ہوئے ساتھ ہی یہ بہی مانا جائے - کہ کوئی انسان بہی ایک حالت پر لایزال ولایحول - زندہ آسمان پر موجود ہے وہ عالم الغیب ہے - اور مردون کو زندہ کرنے والا - دوم یہ جو مین نے ایک کتب فروشی کی دوکان پر چند گھنٹے بیٹھ کر دیکھا یا سنا - ایک شخص آیا - جو ملّان تھا اس نے بغل سے ایک قرآن نکالا اور اوس کی قیمت پر جھگڑا شروع کیا - یہ ایک معمولی بات تہی - آخری مشتری کے مونہہ سے نکلا - ابہی یہ ہے بہی تو اسقاطی قرآن یہ فقرہ سُن کر مین چونکا - دریافت پر معلوم ہوا کہ لوگ اسقاط کرانے کے لئے اسی دکان سے قرآن مجید لے جاتے ہین - اور پہر ملّان لوگ آکر اسے نصف یا تہائی قیمت پر فروخت کر جاتے ہین اور ایسے قرآن کا نام اسقاطی قرآن ہے - مسلمانون کی اس گری ہوئی حالت کو دیکھ کر مین دیر تک سر پکڑا رہا کہ پہلے اسقاط کو دیکھو جو سراسر جہوٹ ہے اور پہر کوئی پوچہے کس سے اس علیم بذات الصدور نے - پہر یہ قرآن کی فروخت کا حال دیکھو - انا للہ وانا الیہ راجعون

قوم کا مذاق | پہر بیٹھے کئی گھنٹے قوم کا مذاق دریافت کرنے کے لئے دیکھا

کہ کس قسم کی کتابین خریدتے ہین - بس ایک آیا - تو اوس نے کہا - مجھے جم جم شاہ کا قصہ چاہیئے - دوسرا آیا - تو کہا کہ مجھے سوہنی مہینوال دے دو - تیسرا آیا تو کہا کہ بڈہی مائی کی مرح چاہیئے غرض پیر پرستی اور بے ہودہ قصون اور کہانیون کی مانگ تہی - صرف دن بہر مین دو شخصون نے قرآن کا سودا کیا - وہ بہی اسقاط کرانے کے لئے - مسلمانون کی الٹی چال پر رہ رہ کے افسوس آتا ہے جو کسی کا ملازم ہو - اور اس کی بیٹی کو اغوا کر لیجائے یا لے جانا چاہیئے یا برات آچکی ہو اور دلہن کو نکال لینے کا مرتکب ہو تو وہ چہٹا ہوا بدمعاش اور شہدا سمجھا جاتا ہے - مگر ہم مین سے وہ ہین جو ایسے لوگون کو ولی مانتے اون کی قبرون پر سے چڑہاتے دہ؟) اور اونہین مائی (مان) کے لقب سے یاد کرتے ہین - ع

ایک ہی رونا نہین جو خون رلوائے مجہے

گناہ موجب نجات | اللہ تعالے فرماتا ہے - ثم ننجی الذین اتقوا - نجات

کی شرط تقویٰ ہے - اور یہ بالکل سچی بات ہے - پر جو عنوان مین نے لکہا ہے یہ بہی میری تشریح کے مطابق انبیاء کی ذات کو مستثنےٰ کرکے غلط نہین - اگر گناہ نہ ہوتا - تو عاشون میں یہ سوز یہ تڑپ یہ گداز پیدا ہو ہی نہ سکتا - ہر ایک مومن اپنے نفس کی حالت پر غور کرکے کہہ سکتا ہے - کہ جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور پہر اس پر نادم ہو کر انسان اپنے مولا کریم سے معافی مانگتا ہے - تو اس مین کیا لذت آتی ہے کیسی انابت حاصل ہوتی ہے - کیا تبتل تام ملتا ہے -

دل من داند ومن دانم داند دل من -

اگر گناہ نہ ہوتا - تو انسان متکبر ہو جاتا - تضرع وانکسار اس مین پیدا نہ ہوتا جو ایمان کی رُوح ہے نہ استغفار کی تحریک ہوتی - اس اعتبار سے کہا جاسکتا ہے - کہ گناہ بہی موجب نجات ہے -

مومن کون ہے | یون تو جس کلمہ گو سے ملو وہ کہنے کو تیار ہے - مین مومن ہون - مین تو

ہون - مگر دیکہنا یہ ہے - کہ خدا کی کتاب کس کو مومن ٹہراتا ہے - فرماتا ہے - انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم ایاتہ زادتہم ایمانا وعلی ربہم یتوکلون الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقنٰہم ینفقون - یعنی زبانی جمع خرچ کرنیوالون کو مومن نہین کہا جائیگا جیسے گورنمنٹ انگلشیہ کے ملک مین ہو کر کوئی حضور ملک معظم کو تو مانے مگر نہ مالگذاری ادا کرے اور نہ قوانین حکومت کی پروا کرے نہ اس کے مقرر کردہ نائبون کی مانے تو اسے باغی کہا جائیگا - اور اس حیلہ سے معذور سمجھا جائیگا کہ مین ملک معظم کو مانتا ہون بلکہ اگر معمولی گوشمالی سے وہ سیدہا نہ ہو - تو آخر ملک بدر کیا جائیگا - اسی طرح کلمہ پڑھنے سے محمدی روحانی گورنمنٹ مین داخل تو ہو گئے لیکن اگر اس کے قوانین کی خلاف ورزی ہوگی تو ضرور بازپرس کیجائیگی - پہر اس کے خلفاء کی روحانی حکومت کا جُوا اپنے کندہون پر نہ لیگا تو بہی سرکش ہی سمجہا جائیگا اگر اسکی مخالفت کریگا تو پہر ہلاک ہوگا یا کم از کم اس روحانی مبارک کشور سے نکال دیا جائیگا -

منافق کون ہے | مسلمانون مین قرآن پڑھنے والون کی بہی کئی قسمین ہین ایک تو وہ حضرات ہین -

جنہون نے ایک پارہ یا ایک منزل روز پڑھنے کی قسم کہائی ہوتی ہے اور ان کا فخر اسی بات پر ہوتا ہے - کہ دیکہو ہم نے اتنی جلدی اتنا قرآن شریف پڑھ لیا ایک وہ جو کسی خاص دنیوی غرض سے پڑھتے ہین چنانچہ اس مطلب کے لئے خاص سورتین منتخب کر رکہی ہین ایک وہ بہی ہین جو عمر بہر مسلمان کہلاتے رہے مگر قرآن شریف اگر اٹھایا ہے تو قسم کے لئے رکہا ہے تو نیچے سے سویشی گذارنے کے لئے کہولا ہے تو فال ڈالنے کیلئے کسی کو دیا ہے تو اسقاط کیلئے - ایک وہ جو قرآن مجید پڑہتے ہین اور پہر بامعنی پڑہتے ہین مگر جب کسی کافر یا منافق کا ذکر آیا تو اس کا مصداق عرب کے رہنے والے مشرکین یا یہود ونصاریٰ کو سمجھ لیا - پہر ایک خدا کے وہ پاک بندے بہی ہین - جو ہر آیۃ کو پڑہتے ہوئے تدبر کرتے ہین اور سوچتے ہین کہ کہین مین ہی تو اس کا مصداق نہین - سورہ توبہ مین ایک آیۃ ہے - ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالی - ولا ینفقون الا وھم کارھون ○ دوسری جگہ فرمایا - واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا - یعنی بعض لوگ ایسے بہی ہین جو اس بات کا علم رکہتے ہوئے کہ نماز کا وقت ہوگیا دیدہ ودانستہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احباب و اخوان احمدیہ کی خدمت میں

ایک عرض

(از حضرت حکیم الامۃ رضی اللہ عنہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک رات اپنی عمر اور بہت بڑی عمر جو عمر امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری حد پر پہنچنے کو ہے۔ سوچتے سوچتے بہت گھبرا گیا۔ بعد ازاں نتائج پر غور کرتا ہوا التحیات کے اسرار کی طرف [illegible] مثنوی کے طوطے والی کہانی کی طرف جا پہنچا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طوطے نے اپنے تاجر کو کہا کہ ہندوستان کے طوطیوں کو میرا سلام پہنچا دینا تو منشا یہ تھا کہ کس طرح [illegible] قید سے نجات ہوں۔ تو ان طوطیوں نے [illegible] کہ وہ ایک قسم کی موت [illegible] اور پر نہ لاوے تو [illegible] ہے۔

میں طوطیان [illegible] شہداء اللہ کی طرف جو جنت طیبہ [illegible] عرش سے متعلق ہیں انتقال کر گیا اور السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پر تدبر کرتے کرتے جوش سے [illegible] الٰہی کو تاجر بنایا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلہ میں ان کو جنت دینے کا وعدہ دیا ہے۔ اسی لئے ہر ایک مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جان اور مال کو بجز رضائے الٰہی کے خرچ نہ کیا کرے کیونکہ اس نے تو اپنی جان اور مال کو خدا کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا نام مشتری تاجر کہا ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و برکات و سلام پڑھنے شروع کئے۔ آخر اس شغل کے بعد مجھے خیال پیدا ہوا کہ میں اپنے اصحاب بناؤں کہ نسبح اللہ کثیراً و نذکرک کثیراً۔ اور ان کے لئے کوئی امتیازی نشان قائم کروں۔ والحمد للہ کہ شرک و بدعت سے متنفر اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے والوں میں سچے اور پکے سنۃ جماعت فرقہ احمدیہ جو سنت متوارثہ پر عمل کرنے والے اور امام کے ماتحت ہو کر جماعت ہیں۔ ان میں سے میں نے حسن ظن۔ استقلال صحیح و مرنجان حالت والے دعاؤں کے قائل لوگوں کو بقدر اپنے فہم و تعہد و معاملہ کے دوست بنایا اس میں چند اغراض تھے۔ اول کم سے کم یہ میرے لئے میرے ایمان کے شہداء اللہ فی الارض ہوں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صحابہ جسکی نسبت اچھی گواہی دیں وہ جنتی ہوتا ہے اور جسکی نسبت بری گواہی دیں وہ ناری اور دوزخی ہوتا ہے [illegible] شہداء اللہ فی الارض کی شہادت سے [illegible] انشاء اللہ [illegible]۔ دوم۔ [illegible] سے باہم تعاونوا علی البر والتقویٰ کے مصداق بنجاویں اور [illegible]

سوم۔ [illegible] فضل الٰہی ہوتے ہیں جو [illegible] ایک مجمع احباب بنایا ہے تاکہ باہمی دوستانہ تعلقات سے کوئی فیضان الٰہی خاص طور پر نازل ہو جس کے [illegible] اور ہمیں خادم اسلام و مسلمین [illegible]

چہارم۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قیامت کے دن سبعۃ یظلہم اللہ یوم لا ظل الا ظلہ۔ سات قسم کے لوگ ہونگے۔ جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے منجملہ ان کے دو ایسے آدمی بھی ہوں گے۔ جو اللہ ہی کے لئے محبت کا رشتہ باندھتے ہیں۔ جب وہ ملتے ہیں۔ تو اسی پر ملتے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں۔ تو اسی محبت الٰہیہ پر الگ ہوتے ہیں سو میں نے چاہا کہ متحابین فی اللہ والے لوگوں میں شامل ہو کر ہم سایۂ عرش عظیم کے نیچے آسودگی حاصل کریں۔ عرش کا سایہ اس جہان اور اس جہان۔ دنیا و آخرت ہر دو جگہ میں ظہور پا سکتا ہے۔

پنجم۔ کوئی تدبیر ایسی نکل آوے کہ عربی زبان باہم خصوصاً احمدیوں میں اور عام طور سے تمام مسلمانوں میں رائج ہو جاوے۔ کیونکہ صرف یہی ذریعہ ہے جس سے تمام دنیا کے مسلمان خواہ وہ کسی ملک کے باشندے ہوں باہم سلسلہ اتحاد اور اتفاق کو ترقی دے سکتے ہیں۔ دوسرے صرف عربی ہی پر فہم قرآنی اور احادیث رسول ربانی مخصوص ہے اسپر کسی خاص صورت میں ملکہ پیدا ہو جاوے۔ جس طرح جاپانی لوگوں نے سکۃ الحدید کے ذریعہ طی الارض کیا ہے اور وہ مانند لہ الا بقد [illegible] سے صاف واضح ہوتا ہے۔

ششم۔ جہاں احباب احمدیہ میں باہمی رنج و کدورت ہو یہ احباب صلح کا موجب ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاصلحوا ذات بینکم اور اصلحوا بین اخویکم والصلح خیر۔

ہفتم۔ ہر عسر و یسر میں باہمی مشوروں اور دعاؤں سے کام لیں۔ مگر مسلمانوں کی کاہلی ہے کہ اب تک قادیان کے احباب نے بھی ان امور میں کسی قدر کسل سے کام لیا ہے اور دوسرے والوں پر کیا شکایت ہو سکتی ہے جو اعتراض جمع ہوتے ہیں ان کے جوابات کی نقل جہاں جہاں بھیجی گئی تھی ان میں سے صرف سیالکوٹ اور پشاور نے ہی اپنے مفید مشورہ سے امداد دی ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ لاہور سے کوئی جواب نہیں آیا۔

اس کے علاوہ میں نے دو سو دس کے اہل الرائے کو خطوط لکھے ہیں۔ کہ کس طرح عربی تعلیم اور ارشاد کیا معنے وعظ کرنے اور تقریر و تحریر کرنے میں ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسکندریہ اور مصر تک خط بھیجے ہیں کہ ایسے ایک مشوروں سے کوئی کام نکل آوے۔ نیز کوشش کی جاوے کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ جن میں تائید اسلام کی جاوے اور ان اعتراضوں کا جواب دیا جاوے۔ جو جماعت پر غیر مذاہب کی طرف سے کئے جاتے ہیں اور جس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض سے کسی قدر سبکدوش ہوں۔ اور سوء ظن کے آفات سے احباب کو آگاہ کیا جاوے اور یہ تحریک سر دست الحکم۔ بدر [illegible] اور تشحیذ الاذہان میں شائع کی جاتی ہے۔ احباب اور اخوان احمدی اپنے پاک مشوروں سے ہماری نصرت کے لئے کوشش کریں

ضروری گذارش

۱۔ ہر خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری لکھے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

۲۔ مضمون تمام ایڈیٹر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر کے نام

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

مہدی آخر الزمان

گذشتہ بحث میں ہم دکھلا چکے ہیں۔ کہ چودہویں صدی کا مجدد مسیح دوران و مہدی زمان ہوگا اور اوس کی خلافت منہاج نبوت پر ہوگی مگر اس بحث کی تکمیل کے لئے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کوئی اور امام مہدی نہ ہوں گے۔ ذیل کا مضمون خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہے۔ لفظ مہدی کے معنے ہیں ہدایت یافتہ۔ حدیث میں آیا ہے۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو تم پر میری سنت کی پیروی اور جو میرے خلفاء مہدی اور راشد ہوں۔ اون کی سنت کی پیروی لازم ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے خلیفہ راشد پیدا ہوں گے اور وہ سب کے سب مہدی ہوں گے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ امت محمدیہ میں بہت سے مہدی پیدا ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مہدی سے مراد نیک اور صالح آدمی ہے۔ چنانچہ اس لفظ کے معنے بھی خود اس بات پر دلالت کرتے ہیں اور روایت مندرجہ ذیل بھی اسی امر کی موید ہے۔ ابو نعیم حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ

قال لمحمد بن الحنیفہ المہدی من یہدی ویصلح بہ الناس کما یقال الرجل الصالح اذا کان الرجل صالحاً قیل لہ المہدی۔

انہوں نے محمد بن حنیفہ کو کہا کہ مہدی وہ ہے جو ہدایت یافتہ ہو اور لوگوں کی اوس سے اصلاح ہوتی ہو جیسے کہ کسی نیک آدمی کی نسبت جبکہ وہ فی الحقیقت صالح ہو۔ مہدی کہا جاتا ہے۔

پس ایسے لوگ جو خدا کی نظر میں نیک اور صالح ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق مہدی ہیں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے بہت سے نیک اور صالح آدمیوں کا جن کے ہاتھ سے کوئی دینی خدمت خاص طور پر انجام پانے والی تھی۔ بطور پیشگوئی ذکر فرمایا ہے۔ مگر چونکہ ان صالح اور نیک آدمیوں کو بعض اوقات مہدی کے خطاب سے بھی یاد فرمایا ہے۔ اسلئے بعض لوگوں نے جو احادیث نبوی کا صحیح مطلب نہ سمجھنے کیوجہ سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ میں صرف ایک مہدی اخیر زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے اون تمام احادیث کو جنمیں مختلف مہدیوں اور اون کے مختلف واقعات کا ذکر ہے ایک مہدی اور ایک ہی زمانہ کے متعلق قرار دے کر دین اسلام میں عجیب گڑبڑ ڈال رکھی ہے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صفات کے لحاظ سے ایک ہی شخص کو کئی خطابوں سے یاد فرمایا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے اون مختلف خطابوں کیوجہ سے پیشگوئی کا مصداق بجائے ایک شخص کے کئی شخصوں کو سمجھ لیا ہے۔ اس وجہ سے بھی مسلمانوں میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا ہے۔

بہت سے راویوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے مفہوم کو روایت بالمعنی کے طور پر اپنے لفظوں میں ادا کیا ہے۔ اور اصل مفہوم کے ادا کرنے میں اون سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے احادیث میں باہم اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔

یہ بھی ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بعض پولیٹیکل گروہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کو مدنظر رکھ کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے جھوٹی حدیثیں بھی بنائی ہیں۔

پس ان تمام خرابیوں کے موجود ہوتے ہوئے ایک سمجھدار آدمی کو چاہیئے۔ کہ تمام احادیث پر مجموعی نظر ڈال کر صحیح و موضوع و قوی و ضعیف میں تمیز کرکے ایک صحیح رائے قائم کرے۔

ابو داؤد اور مسلم میں ایک مہدی کا ذکر اس طرح پر آیا ہے۔

المہدی من عترتی من ولد فاطمہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مہدی میری عترت یعنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ اخیر زمانہ یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں ایک امام اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا اور مسیح موعود اوس کی ماتحتی میں کام کریں گے۔ مگر حدیث کے الفاظ سے یہ بات نہیں نکلتی۔ اس لئے اس حدیث کا مطلب صرف اوسی قدر سمجھنا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ فاطمہ کی اولاد سے بھی ایک عظیم الشان صالح آدمی پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی وسط کے زمانہ میں پوری بھی ہوگئی سیدنا عبد القادر جیلانی رح کا وجود باجود اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایک کے سوائے کوئی اور مہدی اولاد فاطمہ سے یا کسی اور قوم سے پیدا نہ ہوگا۔ چنانچہ حدیث مندرجہ ذیل ہمارے بیان کی تائید کرتی ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لہ ...... ثم قال یا عم اما شعرت ان المہدی من ولدک

حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۶

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا .... پھر فرمایا۔ کہ اے چچا کیا تم نہیں جانتے۔ کہ مہدی تمہاری اولاد سے پیدا ہوگا۔

اب اگر پہلی حدیث کے یہ معنے لئے جاویں۔ کہ مہدی صرف اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ تو یہ دوسری حدیث جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے چچا مہدی تیری اولاد سے ہوگا۔ موضوع حدیث قرار پاتی ہے۔ علاوہ برین حدیث "علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین کی صحت میں کچھ کلام نہیں۔

پس حدیث المہدی من عترتی من ولد فاطمہ کے وہی معنے صحیح ہیں جو ہمنے بیان کئے۔ اور جو معنے ہم نے بیان کئے ہیں۔ اون کے لحاظ سے۔

یہ تینوں حدیثیں صحیح قرار پاتی ہیں اور وقوع کے لحاظ سے بھی ان کی صحت یقین کے درجہ کو پہونچ جاتی ہے۔

پھر جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلفائے راشدین اور مہدیین ہونے میں کسی سنی کو شک نہیں ہو سکتا پس سنی و شیعہ دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہوگئی۔ کہ مہدی ہونا صرف اولاد فاطمہ رضی ہی میں منحصر نہیں۔

بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ اخیر زمانہ میں مسیح موعود خود امام ہوں گے۔ ان کے زمانہ میں کسی اور شخص کا مہدی ہونا کسی متفق علیہ حدیث سے پایا نہیں جاتا۔ اخیر زمانہ کے مصلح و ہادی کیلئے جو اور مذاہب مثلاً عیسائی یہودی اور ہنود کی مذاہب میں جو پیشگوئیاں مشہور چلی آتی ہیں ان سے بھی اخیر زمانہ میں ایک ہی مصلح و ہادی کا آنا ثابت ہوتا ہے اسلئے یہ خیال کہ اخیر زمانہ میں مسیح موعود کے علاوہ ایک امام مہدی علیحدہ ہوں گے محض لغو و بیہودہ خیال ہے۔

مسیح موعود کے ہدایت یافتہ یعنے مہدی ہونے سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پس یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ مسیح موعود ہی مہدی آخر الزمان ہونگے اب مسیح موعود کی نسبت جمہور اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے نہ ہونگے پس نتیجہ یہ نکلا کہ مہدی آخر الزمان بنی فاطمہ سے نہ ہوں گے۔

مسیح موعود کا امام مہدی ہونا ذیل کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

طبرانی معجم کبیر میں اور بیہقی شعب الایمان میں مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یلبث الدجال فیکم ماشاء اللہ ثم ینزل عیسے بن مریم مصدقا بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم علی ملتہ اماما مہدیا وحکما عدلا فیقتل الدجال

پس مسیح موعود کو امام مہدی مان لینے میں اب کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالے)

قوم کیلئے مژدہ

یہ خبر اطمینان سے پڑھی جاویگی کہ ترجمہ قرآن کیطرف جسکی ضرورت ایک عرصے سے محسوس ہو رہی ہے اور جس کیلئے ناچیز اکمل کئی دفعہ کئی رنگ میں اخبار میں اور پرائیویٹ طور سے کوشش کر چکا ہے اور کر رہا تھا۔ علامہ نور الدین نے غیر معمولی توجہ فرمائی ہے کیونکہ میرے آقا (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے بھی مفصلہ ذیل خط آپ کیطرف لکھا ہے۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ آدم زندگی کا اعتبار نہیں اور درحقیقت یہ ضرورت ہے اگر آپ سے انجام پذیر ہو تو بہت ثواب کا کام ہے بلکہ میرے نزدیک ایسی خدمت سے عمر بھی بڑھتی ہے جب حدیث سے خادموں کی طول عمر کی نسبت بہت کچھ ثابت ہوتا ہے تو پھر قرآن شریف کے خادم کے بارے میں قوی یقین ہے کہ خدا اس کی عمر میں برکت دیگا۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

اس ترجمہ کا ایک پارہ نمونتہً شائع بھی ہو چکا ہے اسپر بعض لوگوں نے کچھ اعتراض بھی کئے تھے۔ مثلاً یہ کہ آپنے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ط

پر حاشیہ نہیں دیا اس کے جواب میں علامہ ممدوح نے یہ ارشاد فرمایا کہ سارے قرآن مجید کی تفسیر تو خود اللہ تعالے نے خود بھی نہ روح الامین جبرئیل نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ نہ حضرت ابوبکر صدیق نے۔ نہ حضرت عثمان نے نہ ائمہ اربعہ میں سے کسی نے نہ امام بخاری و مسلم نے نہ سید عبدالقادر و خواجہ معین الدین چشتی نے اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر یہ بزرگ تفسیر کر دیتے تو پھر تدبر کا دروازہ بند ہو جاتا پھر یہ نہایت تقوی کی بات ہے کہ جس تفسیر پر شرح صدر ہوا سے پبلک پر ظاہر کرکے انہیں ابتلا میں نہ ڈالا جاوے۔ ایسا ہی بعض جگہ آپنے ترجمہ کو ذو محمل رکھا ہے یہ بھی اسلئے کہ عربی زبان اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک مراد کو معین کرنے کے خلاف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

یہ نظم میرے والد بزرگوار مولوی امام الدین صاحب فیض رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مہینے ہوئے مہدی کی تھی مگر میری غفلت سے چھپ سکی۔

چو دور خسروی آغاز کردند	مسلمان را مسلمان باز کردند
شہ ما آمد از ابنائے فارس	بنام خسروش ممتاز کردند
سلیمانے است کز سلمانیان است	پئے اسلام سرافراز کردند
درخشان آفتابے ظل احمد	بانوار نبوت ساز کردند
چو شد پوشیدہ اسلام حقیقی	بنور چہرہ اش ابراز کردند
چو باز آورد قرآن از ثریا	بایمان معرفت ہمراز کردند
خدا ناترس ترسایان بہ تثلیث	مسیحا را بحق انباز کردند
پئے کسر صلیب و قتل خنزیر	مسیح احمدی ممتاز کردند
مسیحے از یسوع ناصرت بہ	بکار ملت و اعجاز کردند
بحجت قتل دجال شقی کرد	مسیح ما چہ قدر انداز کردند
ملائک بہر تعریفش زبان	بگوش عارفان آواز کردند
ندائے غیب چون حسنش عیان کرد	بدیدارش دل و جان آز کردند
رخ پر نور او عشاق دیدہ	چہ پروانہ سوئیش پرواز کردند
بروحانیت اے روح قدسی	کمالات ہمہ احراز کردند
ز بارنگ و بوئے ہر گلے	بباغ اعزت اعزاز کردند
گلستان نبوت در وجودت	پس از ختم الرسل ایجاز کردند
منم آن بلبل گلزار فیضت	کہ در از عشق بروے باز کردند
منم خواہان اسلامے کہ باہے	مسلمان را مسلمان باز کردند
بگلستان احمد ہر لب چہ	ثنا پروردہ سر د ناز کردند
مراحوں ترے کو کو نوازے	بمدحت گوئیت شہناز کردند
بخوان الحمد اکمل پیش مہدی	کہ پا بوست چو پا افراز کردند

ایڈیٹوریل از خاکسار اکمل

ہم تجارت مین کیون کامیاب نہین ہوتے

ایک وہ زمانہ تھا جب دنیا کی تجارت کا ایک عظیم حصہ مسلمانون کے قبضے مین تھا۔ چنانچہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مین اس کے متعلق ایک مضمون چھپا ہے۔ جسمین عباسیون کے زمانہ مین ممالک اسلامیہ کی تجارت کا نقشہ دکھایا گیا ہے وہ لکھتا ہے۔

"بغداد اور بصرہ اور ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے شہرون مین بہت سی تجارتی کوٹھیان پائی جاتی تہین دار الخلافہ مین جو تجارتی چیزین مختلف ملکون اور شہرون سے لائی جاتی ہین۔ ان کی کسی قدر تفصیل حسب ذیل ہے۔

یاقوت اور ہیرے ہندوستان سے۔ موتی بحرین سے۔ عقیق اور ہاتھی دانت حبش سے۔ تیل اور عطر نیشاپور سے۔ کتان کے کپڑے تنیس سے۔ ہلکے اونی کپڑے اور منقش ریشمی پردے فسا سے۔ فرش اور جانمازین جہرم سے۔ نرم وگرم گدے رشت سے۔ اعلیٰ درجہ کے گدے جو قرمزی رنگ کی اون سے بنائے جاتے ہین تکئے آرمینیا سے۔ نرم و نازک کپڑے اصفہان سے۔ چمکدار کپڑے خراسان سے۔ عمدہ ریشم کے لچھے اور لکڑی کے برتن طبرستان سے اور نیشاپور سے۔ پوستین اور سمور روس سے۔ خاص قسم کے کپڑے بلخ سے۔ کاغذ اور نوشادر اور سمور اور سنجاب ماوراء النہر سے۔ مشک تبت سے۔ اونی جانمازین اور پشمینے کے کپڑے بخارا سے۔ مصری ریشمی کپڑے تنیس اور دمیاط سے۔ مصری فرش اور پردے بہنسا سے۔ اعلیٰ درجہ کے طیلسانین کرمان سے۔ کاغذ مصر سے۔ قیمتی منقش سندیل تونس سے۔ (ایک ایک سندیل کی قیمت دو دو ہزار درم تک ہوتی تہی) ریشمی نقاب اور برقعے جرجان اور سوس سے۔ چمکدار چادرین اور منقش کنگھے خراسان سے۔ جرابین قزوین سے۔ موزے ہمدان سے۔ شیشے اور مٹی کے برتن بصرہ سے۔ چٹائیان عبادان سے۔ بورے تستر سے۔ کمایا ہوا چمڑا حبش سے۔ مشک اور کافور اور عود چین سے۔

خشکی پر تاجرون کے قافلے اونٹون پر آیا کرتے جاتے تھے۔ اور سمندر مین تجارتی کشتیان اور جہاز اس غرض کے لئے استعمال کئے جاتے تہے۔ مسلمانون کے علاوہ اس زمانہ مین یہودی بھی تجارت مین بہت سرگرم تہے۔ اور وہ مختلف زبانون سے واقف تہے۔ بحری تجارت مین سیراف کے باشندے بہت مشہور تہے۔ جو جواہرات ہاتھی دانت۔ آبنوس۔ فلفل۔ صندل۔ عود۔ عنبر۔ کافور اور ہر قسم کی خوشبودار چیزین اور دوائین ہندوستان۔ چین۔ سواحل افریقہ یمن اور بحر ہند کے جزائر سے اول بصرہ مین لاتے تہے اور پہر بغداد پہونچاتے تہے" انتہیٰ کلامہ

یا اب یہ زمانہ ہے۔ کہ ایک مسلمان معمولی دوکان کو بھی فروغ نہین دے سکتا۔ بہت کم ایسی دکانین پیش کی جاسکتی ہین۔ جو کامیابی کے ساتھ چل رہی ہین۔ یہ نہایت غور کی ہے۔ کہ اس بات کا کیا سبب ہے۔ کہ مسلمانون کی تجارت ایسی گری ہوئی حالت مین ہے۔ معمولی دوکانداری (جسے تجارت کہنا ہی ایک قسم کی غلطی ہے) مین زیادہ تر معمولی دوکانداری کو پیش نظر رکھکر گفتگو کرونگا۔ اس لئے نہین چلتی۔ اول تو ہم مین استقلال نہین۔ اور استقلال کامیابی کی روح ہے۔ بڑے شوق سے ایک دوکان کھول جاتی ہے۔ لیکن پندرہ سولہ دن بھی گذرنے نہین پاتے۔ کہ ہمارا تاجر بھائی ہمت ہار بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مین تو کچھ نفع نہین۔ حالانکہ کم از کم دوسال تو اپنا اعتبار و وقار قائم کرنے کے چاہئین پہر دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم مسلمانون کا ایک دوسرے پر اعتبار نہین۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسے دیکھکر رونا آتا ہے۔ مینے اکثر اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اگر کوئی چیز لینا چاہین گے۔ تو اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر ہندو دکاندار سے لین گے۔ اس مین مین کسی ایک فریق کو قصوروار نہین ٹھہراتا۔ بلکہ ایک طرف قدردانی کی ضرورت ہے۔ تو دوسری طرف چیز کو عمدہ وسپلائی کرنے کی۔ تیسری بات یہ ہے۔ جو مین خصوصیت سے عرض کرنا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے زیادہ نفع کی امید پر گران فروشی کی جاتی ہے۔ حالانکہ زیادہ نفع لینے کا یہ طریق نہین ہے اور ہرگز نہین ہے۔ بلکہ مال کو مناسب نفع کے ساتھ سستا لگانا اور چیز کا عمدہ ہونا کامیابی کا راز ہے۔

چوتہی بات یہ ہے۔ کہ ہم مین تقلید کا مادہ بہت زیادہ ہے۔ اسی نامراد اندہا دہند تقلید نے ہمارے دین کا ستیاناس کیا اور پہر اسی نے ہمارے دنیاوی حالات مین ہمین خسارہ پہونچایا۔ دکان کہولتے وقت ضرورت اور اپنے مذاق طبع کو نہین دیکھا جاتا۔ بلکہ اگر ہم دیکھتے ہین۔ کہ فلان شخص نے فلان قسم کی تجارت شروع کی ہے۔ اور اس مین قدرے قلیل نفع حاصل کیا ہے۔ تو ہم بھی دہڑ دکان کہول دیتے ہین۔ حالانکہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ ابھی اس موقعہ و مقام پر ایک دکان کی گنجائش بھی مشکل ہوتی ہے۔ اسی طرح پر نہ صرف خود خسارہ مین رہتے ہین بلکہ دوسرے کا بھی نقصان کرتے ہین۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ پہلے دیکھے کہ آجکل کس چیز کی یہان مانگ ہے۔ اور پہر یہ دیکھے۔ کہ آیا کوئی اور کارخانہ یا دکان تو نہین۔ جو کافی طور سے ان ضرورتون کو مہیا کر رہا ہے۔ پھر یہ سوچے۔ کہ آیا مجھ مین یہ کام کرنے کی قابلیت ہے یا نہین۔ جب تمام مرحلے طے ہو جاوین۔ تو پہر استخارہ کرکے اس کام کو استقلال کے ساتھ بسم اللہ کرکے شروع کردے۔ اپنا اعتبار اپنی خوش معاملگی اور عمدہ مال کو ارزان فروخت کرنے سے جمائے۔ ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنے کے لئے طیار رہے۔ اور اپنے نقصون کی اصلاح کرنا اپنا فرض خیال کرے۔

ایک مفید مشورہ

پیسہ اخبار مین سہارنپور کے ایک نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس مین مسلمانون کو تجارت کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان حضرات کو جو مسلمانون کی حالت کے درست ہونے کا انحصار سود لینے پر کرتے ہین۔ حساب دکھا کر نادم کیا ہے۔ کہ ہماری تجارت کا بہت سا حصہ فریق مخالف کے ہاتھون مین ہے اس کی فکر نہین اور ایک جائز ذریعے کو ہاتھ سے دینے کا کچھ ملال نہین اور ایک ناجائز ذریعہ آمد کو (جس کا انجام سوائے خسر الدنیا والآخرۃ کے کچھ بھی نہین) عملدرآمد مین لانے کے لئے یہ زور و شور۔ اف لکم ولما تعملون

مسلمانون کے نقصان کا تخمینہ حسب ذیل ہے۔

پہلے تخمینہ سود مین مسلمانان ہند کے اعلےٰ طبقہ کی اول درجہ کی آمدنی کا اوسط ۶۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دیگئی ہے جس سے ۴۹ لاکھ کی آمدنی ۲۹ ارب ۴۰ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اگر دوسرے درجہ کی آمدنی کا اوسط ۳۰۰ روپیہ ماہوار اور ۳۶۰۰ روپیہ سالانہ اور تیسرے درجہ کی ۱۲۵ روپیہ ماہوار یا ۱۵۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دی جائے اور دوسرے طبقہ کی فی کس ۵۰ روپیہ ماہوار سالانہ رکھی جائے۔

تو ۲۶۰۰ × ۶ × ۵ لاکھ = ۲ ارب ۷۱ کروڑ روپیہ سالانہ – ۱۵۰۰ × ۱ ایک کروڑ ۵ لاکھ = ۱۵ ارب ۷۵ کروڑ روپیہ – ۶۰۰ × ۲۲ کروڑ ۱۰ لاکھ = ۱۳ ارب ۲۰ کروڑ روپیہ – اور تیسرے طبقے کی ۱۰۰ روپیہ سالانہ فی کس کے حساب سے ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ کی ۲ ارب ۸۰ کروڑ ہوتی ہے۔ لہذا کل رقم آمدنی ۸۰ ارب ۱۷ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اس میں سے ۲ ارب ۱ کروڑ روپیہ بچت نکال دیا جاوے۔ تو باقی ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ جو ہنود کی جیبوں میں بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے جا پڑتی ہے۔ اور اس قدر مسلمانوں کا نقصان سمجھنا چاہیئے۔ جو ہنود کی طرح ان سے پرہیز نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

اس ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ کے مقابلہ میں ۲ ارب ۱۰ کروڑ روپیہ کی رقم جسپر مسلمان مسلمانوں سے سود لے سکتے ہیں۔ کچھ حقیقت نہیں۔ چہ جائے کہ اس کا سود جو کلہم ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔ افسوس اس ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ کا افسوس کبھی لیڈران قوم نے نہیں کیا۔ نہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ بلکہ دوسروں کے کہنے اور سعی کی درخواست کرنے پر بھی شاید اس بارہ میں سعی کرنا منظور نہ کریں۔ ہنود کے لحاظ و ناراضی کے خوف سے جو بڑی قابل افسوس اور لائق شرم بات ہے۔

ان ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ کے آگے ان چند کروڑ یا زیادہ سے زیادہ ایک ارب روپیہ کی بھی کچھ حیثیت نہیں جو جواز سود کے خواہشمند و ساعی لوگوں زیادہ سے زیادہ تعداد رقم مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلکر ہنود کی جیبوں میں سود کے ذریعہ جانے والی بتاتی ہے۔ البتہ یہ ایک ارب کی رقم سود۔ اوس رقم سود سے زیادہ اور بہت زیادہ ہے جو مسلمان مسلمانوں سے لے سکتے ہیں۔ جسکی کل تعداد ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہے۔ اس لئے اسی نسبت سے لیڈران قوم کو بہ نسبت مسلمانوں سے سود لینے کی سعی کے مسلمانوں کو سود کا لین دین بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ مسلمانوں کا ایک ارب روپیہ جو سود کے ذریعہ ہنود کو ہر سال نظر کرنا پڑتا ہے۔ خود مسلمانوں کے پاس رہے۔

اس کوشش چھوڑ کر خود مسلمانوں سے سود لینے کی سعی کرنا سخت غلطی اور سراسر نادانی ہے۔ اس حالت میں ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ چھوڑ کر ۹۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ مسلمانوں کو پھر بھی ہنود کی بھینٹ چڑھانا پڑیگا۔ جو بڑی مضرت کا سبب ہے۔ اصل سود کے عام رواج کی کوشش کرنا مسلمانوں کی کامل تباہی کا موجب ہے۔ اس کو مفید اور ترقی قومی قرار دینا بڑی غلطی ہے۔ ع

برین عقل و دانش بباید گریست

سود کو چھوڑ کر چھوت کی سعی کرنی چاہیئے اور سرگرمی اور مستعدی۔ ثابت قدمی۔ ہمت اور کامل توجہ و احتیاط کے ساتھ متفقہ اور پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ تا کہ ... ... ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ مسلمانوں کا مسلمانوں کے پاس رہے ہنود کے پاس نہ جانے پائے۔ غریب مسلمان اس سے اپنی کاربرآری کریں عسرت سے نکل کر ثروت حاصل کریں اور رفتہ رفتہ مسلمان بھی ہنود کی طرح آباد و خوش آباد و خوش حال ہو جائیں۔ اگر درد قوم اور خیر خواہی مسلمانوں کی ہے تو اس ضروری و مفید ترین کام کی سعی کرنی چاہیئے۔ ورنہ درد قوم کا نام نہ لینا چاہیئے۔ یہی بے احتیاطی و بدپرہیزی مسلمانان ہند کی قومی تباہی و ذلت کا باعث ہے۔ یہی تنزل و ادبار کا ذریعہ ہے۔ جس مفلس قوم سے ہر سال ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ نکل جائے۔ وہ نادار و محتاج کیوں کر نہ ہو۔ جس قوم کے پاس اپنی کمائی کے علاوہ دوسری قوم کی کمائی کا ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ ہر سال آتا ہے۔ وہ کیوں نہ مالدار اور فارغ البال ہو

صنعتی تعلیم

اللہ اکبر وہ دن بھی تھے جب کسی نئی ایجاد کا تصور آتے ہی ساتھ ہی یہ خیال بھی آجانا ضرور تھا کہ یہ کس مسلمان کی ذہانت کا نتیجہ ہوگا۔ یا اب یہ دن ہیں کہ ایک معمولی سی معمولی چیز کے لئے بھی ہمارے بھائی ... فریق ثانی کے دست نگر ہیں ہر چند کہ حمیت و غیرت کا یہ تقاضا نہیں ہونا چاہیئے کہ معمولی کھانے کی چیز اور ہم اس کے لینے کیلئے ایسی دکان پر جائیں۔ جو کتے کو تو اپنے پاس بٹھائے ہوئے ہو۔ اور مسلمان کو دو تین گز کے فاصلہ پر کھڑا ہونا پڑے۔ کیونکہ مس کرنے سے ان سب اشیاء کے بھرشٹ ہو جانے کا وہم ہے۔ جسے اپنے گاڑھے خون کی کمائی دے کر خریدنے کے لئے وہاں اس ذلت کے ساتھ کھڑے ہونا پڑے نظر بریں حالات میں دوسرے مسلمانوں کو چھوڑ کر صرف اپنی احمدی قوم کو اس بات کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ ہم بھی ایک قوم کہلائیں۔ اور قوم بھی متمدن۔ ہماری تمدنی ضرورتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ سب ہی دینی علوم کے معراج کمال تک پہنچیں۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے۔ نہ یہ کب ضروری ہے یا مناسب ہے۔ کہ سارے ہی مدرسہ میں تعلیم پائیں۔ بلکہ چاہیئے کہ ہمارے نوجوان دنیا کے ہر شعبہ میں اپنے اپنے رحجان طبیعت کے موافق دخل دیں۔ اگر بعض پڑھتے ہیں۔ تو بعض تجارت کرنا سیکھیں۔ جس کے لئے میرے خیال میں باقاعدہ تعلیم پانے کی ضرورت ہے اور بعض کوئی صنعت کاری سیکھیں۔ تاکہ کم از کم قوم کی تمدنی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔ اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ اس بات کی زور سے اپیل کی جائے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ساتھ ایک کلاس صنعت کے متعلق کھولی جائے۔ اور اس میں ہونہار نوجوانوں کو کام سکھایا جاوے۔ ایک ستری خانہ جو آج کل معمولی کام کر رہا ہے۔ ایک بنیاد ہے۔ ایسے سکول کی۔ پس اس کو ذرا وسیع پیمانہ میں کر دیا جائے۔ امید ہے۔ کہ ہماری گذارش قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی۔

نو نیکیاں کونسی ہیں

اس کا جواب ایک چینی مصلح نے یہ دیا ہے۔

۱۔ مروت وقار کے ساتھ ملی ہوئی۔
۲۔ حلم استقلال کے ساتھ ملا ہوا
۳۔ ترقی ذہنی ادب کے ساتھ ملی ہوئی
۴۔ حکمرانی کی قابلیت تکریم کے ساتھ ملی ہوئی
۵۔ تربیت پذیری شجاعت کے ساتھ ملی ہوئی
۶۔ راستبازی شرافت کے ساتھ ملی ہوئی۔
۷۔ تن آسانی تمیز کے ساتھ ملی ہوئی۔
۸۔ طاقت صداقت کے ساتھ ملی ہوئی۔
۹۔ دلیری نیکوکاری کے ساتھ ملی ہوئی۔

انعام

مندرجہ ذیل شعر پر عمدہ جواب مضمون لکھنے والے صاحب علم کے لئے ایک بھائی نے ایک مفید اور نفیس کتاب انعام نقد بدین بھیجدیا ہے۔ وہ

لکھا ہے بوکل میں فلسفے زر سے
کرسے سے سازکو خطرہ ہے۔

جو طالب علم چاہے اپنا مضمون لکھ کر ہمارے پاس بھیجدے بعد انتخاب انعام دیا جائیگا۔

توجہ کے ساتھ پڑھکر عمل کرنیوالی بات

اگر آپ کوئی مضمون بھیجیں یا کسی مضمون کی نسبت کچھ لکھیں تو اس پتہ پر بھیجیں ایڈیٹر بدر قادیان اور اگر اخبار جاری یا بند کرانے یا پرچہ نہ پہونچنے کی شکایت یا حساب چندہ کے متعلق کچھ ارشاد کرنا ہو تو یہ پتہ لکھیں۔ مینیجر بدر قادیان۔ ہرگز کسی خاص شخص کا نام نہ لکھا جائے اسی طرح ترسیل زر بنام پرملیشر و مینیجر چاہیئے۔ کیونکہ خاص شخص کا نام لکھنے سے تعمیل میں حرج ہوتا ہے۔ دیکھئے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایک ضرورت سے وطن تشریف لے گئے ہوئے ہیں اب جس قدر لفافے ان کے نام آئے ہیں ان کی تعمیل ان کے آنے پر موقوف ہے کیونکہ کسی کا خط کھولنا یا پڑھنا شرعاً و عرفاً منع ہے۔

رسید زر

بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ ہمارے مرسلہ مبلغات کی رسید تا حال نہیں چھپی جواب میں عرض ہے کہ آہستہ آہستہ سب بھیجنے والوں کے نام شائع ہو جاوینگے۔ گھبرایئے نہیں۔

سونے والو! جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے

مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ آج ۱۰ مارچ سنہ۱۹۰۹ء قریباً ½ ۱ بجے رات کے شدید زلزلہ ہوا جو ۴ اپریل سنہ۱۹۰۵ء کے بعد کے تمام زلزلوں سے شدید تھا۔ نقصان کچھ نہیں ہوا۔ خداوند کریم کا فضل رہا۔ پھر قریباً ۴ بجے صبح کے دوبارہ زلزلہ ہوا۔ اور پھر صبح ½ ۶ بجے کے قریب تیسری دفعہ زلزلہ ہوا۔ اس سے پہلے ایک تین دفعہ زلزلہ ہو چکا تھا۔ گویا ماہ مارچ میں ۱۰ تاریخ تک چھ دفعہ زلزلہ ہو چکا ہے۔

اور برادرم عاقل شاہ صاحب ترنگ زئی سے تحریر فرماتے ہیں۔ آج رات کو شب جمعہ ۱۲ / ۱۱ ماہ حال کو ایک سخت جھٹکا زلزلے کا محسوس ہوا۔ جو نہایت زور سے تھا معدتعالیٰ رحم کرے۔ یہ سب ہماری شامت اعمال اور مسیح موعود کی صداقت۔

اور سول اینڈ ملٹری گزٹ میں لکھا ہے۔ ۵-۶ مارچ کی درمیانی شب کے نو سے ۵ بجے تک شمالی بلوچستان میں زلزلے کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے بلکہ بازار کے بہت سے مکانات گر پڑے اور ریلوے عمارات کو بھی مزید صدمہ پہونچا جھٹکے درگئی اور خوست میں بھی محسوس ہوئے۔

اور آریہ گزٹ میں مسطور ہے۔ ۲۰ ماہ حال کو درگئی اور خوست ملک بلوچستان میں زلزلے کا سخت بھونچال آیا کئی مکانات اور عالی شان عمارتیں گر کر مسمار ہو گئیں اور ریلوے اسٹیشن پر بھی بہت نقصان ہوا۔

(ربنا فلا تجعلنا فی القوم الظالمین)

جنگ اور جان و مال کا نقصان

نام جنگ	سنہ	نقصان جان
کریمیا	سنہ ۱۸۵۴-۵۵ء	۷۵۰۰۰
امریکہ کا سول وار	سنہ ۱۸۶۱-۶۵ء	۸۰۰۰۰۰
فرانس و جرمنی	سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء	۲۲۵۰۰۰
آسٹریا۔ اٹلی اور پرشیا	سنہ ۱۸۶۶ء	۵۰۰۰۰
فرانس اور اٹلی		۴۰۰۰۰
میکسیکو۔ کوچین وغیرہ کے جنگوں میں		۷۰۰۰۰
بلگیریا اور آرمینیا کے کشت و خون سنہ۱۸۷۶ء		۱۹۵۰۰۰

گویا کہ ایک ربع صدی کے ہنگاموں میں قریباً ۲۰ لاکھ آدمی یا بالفاظ دیگر شہر لندن کی نصف آبادی کے برابر بندگان خدا طعمہ تیغ جنگ اجل ہوئے۔

نام جنگ	اخراجات
جنگ کریمیا	۳۴ کروڑ پونڈ
فرانس و اٹلی	۶۰ کروڑ پونڈ
آسٹریا و پرشیا جنگ	۲ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ
امریکہ کا سول وار	۴۰ لاکھ پونڈ
" " شمالی	۴۹ کروڑ پونڈ
" " جنوبی	۴۶ کروڑ پونڈ
فرانس و جرمنی کا جنگ	۵۰ کروڑ پونڈ
میکسیکو وغیرہ کے جنگ	۴۱ کروڑ ۰۰ لاکھ پونڈ
	۲۰ ارب ۴۱ کروڑ ۰۰ لاکھ پونڈ

غارتگری کی وارداتیں بند کرنے اور حفظ و امن قائم رکھنے کے لئے اگر تدابیر ذیل عمل میں لائی جائیں تو کامیابی دست بستہ حاضر ہو جائے اور یاغستان بھر میں ایسا شاہانہ رعب چھا جائے کہ دشمن اپنے افعال ناشائستہ پر پشیمان ہوں اور قرار واقعی حلقہ بگوش ہو جاویں (۱) وادی بازار سے لیکر درہ خیبر تک پختہ فوجی سڑک بنادی جائے (۲) درہ خیبر کے علاوہ تمام چھوٹی چھوٹی رہگذریں اور پاک ڈنڈیاں جہاں سے آدمی کا گذرنا ممکن ہو۔ فوجی چوکیوں سے محفوظ کردی جائیں (۳) پشاور میں فوجی پولیس بڑھائی جائے اور شہر کے چاروں طرف قریب قریب چوکیاں قائم کر کے تمام چھوٹے بڑے راستے جہاں سے شہر میں داخل ہونا ممکن ہو محفوظ اور سرحد پار والوں کیلئے بند کردئے جاویں (۴) کوئی یاغستان کا رہنے والا خواہ کسی فرقہ سے ہو۔ انگریزی سرحد میں داخل نہ ہونے پائے (۵) داخلہ صرف پاس یا سارٹیفکیٹ کے ذریعے ہو تو گذرنیوالے کو لازم ہے کہ انگریزی سرحد قدم رکھنے سے پیشتر افسر ضلع سے حاصل کرے اور افسر چوکی کے سامنے پیش کرے (۶) گورنمنٹ کے آفریدی دوست ملک اور پنشن خوار لوگ جو سرحد باہر کے رہنے والے ہیں وہ بھی پاس سے مستثنیٰ نہ کئے جاویں اور تمام ملازم اور تاجر اور کاروباری لوگ جنکو انگریزی سرحد میں داخل ہونے کی ضرورت ہو۔ پہلے اپنی نیک چلنی اور خوش معاشی کا ثبوت داخل کر کے پاس حاصل کریں (۷) پاس افسران ضلع سے صرف ان لوگوں کو عطا کئے جاویں جو اپنی ضرورت اور نیک چلنی کی شہادت یا ضمانت داخل کرسکیں اور داخلہ صرف روز روشن میں ہو۔ بعد از شام کوئی آنے جانے نہ پائے (۸) جو یاغستانی پشاور میں یا اس کے گرد و نواح میں مستقل سکونت رکھتے ہیں ان کی خاص نگرانی عمل میں لائی جائے کیونکہ یہ اور وہ سب ایک ہیں کیا تعجب ہے۔ کہ وہی لوگ جو دن میں ہم کو شریف اور وضعدار معلوم ہوتے ہیں۔ رات کے وقت ڈاکوؤں کے مددگار۔ معاون مخبر یا خود ڈاکو بن جاتے ہوں جنکی تمیز مشکل سے ہو سکتی ہے (۹) اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے ڈپٹیکلو مقرر کئے جاویں جو سرحد والوں کی حرکات و سکنات کو ہمیشہ زیر نظر رکھیں۔ صرف یہی تدابیر ہیں جنکو عملی صورت دکھانے سے سرحدی پیچیدگیوں کا مسئلہ ہمیشہ کیلئے حل ہو سکتا ہے۔ (عالم)

رسید زر

۲۲ - جنوری ۱۹۰۸ء ۹۹۵ قاضی عبد الرحیم صاحب عا/
۲۲ ″ ″ ۱۷۵۸ منشی غلام محی الدین صاحب عا/
۲۲ ″ ″ ۲۲۰ میاں کریم بخش صاحب عا/
۲۲ ″ ″ ۵۳۶ چودہری ملا صاحب عا/
۲۲ ″ ″ ۱۷۲۶ بابو نظام الدین صاحب عا/
۲۲ ″ ″ ۴۲ دلاور خان صاحب عا/
۲۲ ″ ″ ۲۵۷ منشی عنایت اللہ صاحب عا/
۲۲ ″ ″ ۹۲۵ چودہری خدا بخش صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۳۳۴ - منشی فتح الدین صاحب سے/
۲۳ ″ ″ ۱۲۷ - محمد صادق صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۱۸۵ - محمد بخش صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۱۶۶۵ - نور علی صاحب عا/
۲۳ ″ ″ الف ۹ - منشی بدر الدین صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۱۰۴۲ - مولوی عبد اللہ صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۵۳۹ - محمد عمر صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۱۴۲۹ - محمد موسیٰ صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۷۰۵ - شیخ حسین بخش صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۱۱۷۹ - غلام حیدر صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۵۱۴ - منشی رحمت اللہ صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۹۷۴ - احمد دین صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۹۴۷ - وزیر خان صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۸۵۹ - انجمن خادم الاسلام عا/
۲۳ ″ ″ ۱۲۱۲ - میاں شادی صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۱۳۲۱ - بشیر الدین صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۱۶۲۵ نادر خان صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۱۱۸۴ - بابو امام الدین صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۱۲۵۶ - عمر الدین صاحب للعہ/
۲۳ ″ ″ ۱۲۴۰ - منشی غلام رسول صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۱۱۶۲ - سید علی حسین صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۱۶۳۸ - مولوی سید عمر صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۱۱۰۰ مستری احمد دین صاحب عا/
۲۳ ″ ″ ۱۲۵ - حکیم محمد حسین قریشی للعہ/
۲۳ ″ ″ ۳۴۸ - اسمٰعیل صاحب عا/

۲۴ - جنوری ۱۹۰۸ء ۱۳۳۵ بابو اکبر علی صاحب صمہ/
۲۴ ″ ″ ۱۹۰ منشی علی گوہر صاحب للعہ/
۲۴ ″ ″ ۱۸۶۶ محمد اعظم خان صاحب سے/
۲۴ ″ ″ ۱۳۹ - سید مظہر علی صاحب صمہ/
۲۴ ″ ″ ۱۸۸۱ - عبد الرحیم صاحب عا/
۲۴ ″ ″ ۵۳۲ ذوالفقار علیخان صاحب للعہ/
۲۴ ″ ″ الف ۹۰ فتح دین صاحب عا/
۲۴ ″ ″ ۷۸۵ چودہری فتح محمد خان صاحب عا/
۲۴ ″ ″ ۱۶۴ - سید محمد سرور شاہ صاحب للعہ/
۲۴ ″ ″ ۵۶۳ - محمد امیر صاحب للعہ/
۲۴ ″ ″ ۲۵۸ - حافظ محمد الدین صاحب للعہ/
۲۵ ″ ″ ۹۹۲ - محمد صدیق صاحب عا/ ۲
۲۵ ″ ″ ۱۹۶ - قاضی فضل الٰہی صاحب صمہ/
۲۵ ″ ″ ۱۸۶۷ - غلام غوث صاحب للعہ/
۲۵ ″ ″ ۲۵۰ حکیم سرفراز خان صاحب للعہ/
۲۵ ″ ″ ۱۴۵۳ - امام الدین صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۱۷۹۸ مرزا عزیز بیگ صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۸۳۶ عمر الدین صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۲۲۵ مرزا عبد الکریم صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۱۳۹۹ پیر محمد صاحب عہ/
۲۵ ″ ″ ۱۳۹۴ - محمد اسحٰق صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۶۷۷ سید محمد عبد الواحد صاحب للعہ/
۲۵ ″ ″ ۹۶۹ - محمد سعید الدین صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۱۴۵۴ - مولوی غلام امام صاحب للعہ/
۲۵ ″ ″ ۱۷۸۰ - منشی جلال الدین صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۱۵۶۹ عبد العزیز صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۱۴۹۲ محمد اسمٰعیل صاحب للعہ/
۲۵ ″ ″ ۱۷۵۷ - مولوی اللہ دتا صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۵۸۲ - سید عظیم الدین صاحب صہ/
۲۵ ″ ″ ۱۳۱۴ - محمد شریف صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۱۷۶۲ - شیخ محمد صاحب عا/
۲۵ ″ ″ ۶۹۲ - اسد اللہ صاحب للعہ/
۲۵ ″ ″ ۱۳۵۱ - احمد نور افغان عہ/ ۸
۲۷ - جنوری ۱۹۰۸ء ۲۹۵ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب للعہ/
۲۷ ″ ″ ۵۴۷ - میاں امام الدین صاحب عہ/ ۱۲
۲۷ ″ ″ ۱۱۹۵ - میاں نیاز اللہ صاحب للعہ/
۲۷ ″ ″ ۱۰۰۴ - محمد حسین صاحب للعہ/

۲۷ - جنوری ۱۹۰۸ء ۵۹۰ - محمد حیات صاحب عا/
۲۷ ″ ″ ۱۲۲۳ میاں شاہدین صاحب عہ/
۲۷ ″ ″ ۵۶۸ - سردار فضل حق صاحب للعہ/
۲۷ ″ ″ ۹ - بابو اصغر علی صاحب صہ/
۲۷ ″ ″ ۱۲۴۴ بابو محمد حسین صاحب للعہ/
۲۷ ″ ″ ۱۴۱۹ - شیر باز خان صاحب للعہ/
۲۷ ″ ″ ۱۶۶۹ - مہتہ دیسراج صاحب عا/
۲۷ ″ ″ الف ۱۹ سید محمد شاہ صاحب عا/
۲۸ ″ ″ ۱۱۱۲ - ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب صہ/
۲۷ ″ ″ ۱۴۹۷ - ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب للعہ/
۲۷ ″ ″ ۱۴۹۱ - محمد اکبر خان صاحب للعہ/
۲۷ ″ ″ ۹۸۰ بابو غلام حسین صاحب للعہ/
۲۷ ″ ″ ۱۵۹۴ - سرفراز خان صاحب عہ/ ۸
۲۷ ″ ″ ۱۵۸۲ نواب علی صاحب عا/
۲۷ ″ ″ ۴۳۵ گلاب الدین صاحب ۵/ ۱۲
۲۷ ″ ″ ۵۴۷ - میاں امام صاحب عا/
۲۸ ″ ″ ۱۸۰۶ - سید محمد مسعود صاحب للعہ/
۲۸ ″ ″ ۱۰۳۴ - عبد المجید صاحب عکہ/
۲۸ ″ ″ ۸۵۰ - عبد الرزاق صاحب عا/
۲۸ ″ ″ الف ۱۷۹ مبارک شاہ بخاری عا/
۲۸ ″ ″ ۱۴۳۰ قاضی سلطان احمد صاحب للعہ/
۲۹ ″ ″ ۱۱۰۴ - منشی کریم بخش صاحب گرداور عا/
۲۹ ″ ″ ۹۴۵ چودہری علم الدین صاحب عا/
۲۹ ″ ″ الف ۳۳ منشی بوٹیخان صاحب عا/
۲۹ جنوری ۱۹۰۸ء ۱۹۱۳ - امیر اللہ خان صاحب عا/
۲۹ ″ ″ ۱۱۳۱ - عبد القادر صاحب عکہ/
۲۹ ″ ″ ۸۲۲ - عبد اللہ خان صاحب عا/
۲۹ ″ ″ ۱۹۱۵ - منشی محمد حیات صاحب عمہ/
۳۰ - جنوری ۱۹۰۸ء ۴۰۷ - منشی اللہ دتہ صاحب عا/
۳۰ ″ ″ ۲۱۵ - بابو محمد صاحب للعہ/
۳۰ ″ ″ ۱۱۹۱ - شیخ رحمت علی صاحب عا/
۳۰ ″ ″ ۲۷۷ - ملک مولا بخش صاحب صہ/
۳۰ ″ ″ ۴۰ - میاں غلام احمد صاحب صہ/
۳۰ ″ ″ ۱۶۹۹ - مولوی عبد الرحمٰن صاحب عا/
۳۰ ″ ″ ۱۰۱ - شیخ نور احمد صاحب صمہ/
۳۱ - جنوری ۱۹۰۸ء ۱۰۵ - چودہری کریم بخش صاحب للعہ/
۳۱ ″ ″ ۱۵۴۹ - ملک مقرب خان صاحب صمہ/

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو مین نے پہاڑی علاقون سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہان بزرگان نے اس ہیرے کو دیکھا اور خریدا ہی ہے اپنے بھائیون کو اطلاع کرتا ہون کہ پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دون گا اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہین۔ تو قیمت بھی واپس دیدونگا۔ راستی کر قدردان اسے خریدین۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

بدر مین اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتون کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کرین جو واجبی اجرت پر شائع کئے جا سکین گے۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی اڈیٹری مین چھپتا ہے۔ قیمت عا سالانہ عوام سے اور طلباء سے ۱ہ ہے

المشتہر

مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

رسید زر

۰۰۰ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۲۰۰ محمد امین صاحب عا
یکم فروری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۴۱۶ غلام احمد صاحب عا
۱۴ " " نمبر ۲۴ غلام محی الدین صاحب للعہ
۱۴ " " نمبر ۱۵۰۱ پیر بخش صاحب انسپکٹر للعہ
۱۸ " " نمبر ۱۹۰۲ اللہ دتہ صاحب ولد کریم بخش صاحب عا

منفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس مین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابون مثل ینابیع الاسلام و ہدایت المسلمین وغیرہ کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ و ممد الله الذین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس مین سے سن ظہور المسیح بھی نکالا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

میںنے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تزاوف کو ضبط نہین کر سکتا۔ اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہین۔ بہت سے مضامین نئے ہی ہین۔ جو مولف کی جودت طبع اور رسائی فہم کی کافی دلیل ہین۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے۔ کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالے ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرماوے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر مرد آزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کر لیا ہے والسلام۔ خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین۔ عبد الکریم

دفتر بدر سے طلب کرو۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین مندرج ہین۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین طبع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی۔

قیمت مجلد ۸ غیر مجلد ۶

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز و

روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے معروف ۲۵ جلدین باقی ہین۔ قیمت فی جلد ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور ہدایات کر دی ہین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین بغرض فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ غلامی اور عصمت انبیاء ۱

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین۔ قیمت ا

البرہان الصحیح فی تائید المسیح

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت فی جلد

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱

کامن احمدی الہ داد والے۔ قیمت ۱

آئینہ کشمیری طالب علمون کیلئے نہایت مفید۔ قیمت ۱

کامن احمدی غلام رسول والے۔ قیمت ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

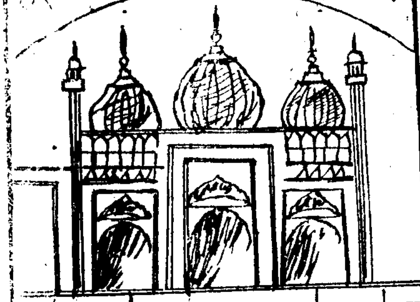

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین عہ

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

قیمت از غربا و طلباء و غیر مذاہب

گورنمنٹ عہ

جلد ۷ قادیان میں ہے

۲۲ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء

نمبر ۱۲

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

فی پرچہ ۲

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

از لقہ صہ

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائٹر (میاں معراج الدین عمر صاحب) نے یہ تجویز پاس کی ہے۔ کہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا جاوے اب تک تو یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بہی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بہی مین ہی تہا۔ لیکن اس وقت سروست پروپرائٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) کے وہ انتظام اخبار کا کرینگے۔ اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہین ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے۔ اور خط و کتابت پر صرف الفاظ **مینیجر بدر** لکہنے چاہئین۔ ہان جو مضامین اخبار مین چہاپنے کے لئے ہون وہ ایڈیٹر کے نام آنے چاہئین۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جہوٹہ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتہ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتہہ وفاداری کرے گا۔ اور بہرحالت راضی بہ قضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکہہ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موہنہ نہ پہیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑہائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چہوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجہے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون مین اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

[illegible]

دورہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

ملاقات قادیان جیسا کہ پہلے سے احباب کو اطلاع ہے صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کے [illegible] دورہ میں ایک مقام قادیان بھی تھا جس [illegible] مارچ [illegible] بروز شنبہ کو ۹ بجے [illegible] صاحب فنانشل کمشنر بہادر ہمراہ [illegible] ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور و صاحب [illegible] وہاںسوٹ سیکرٹری [illegible] کے ساتھ [illegible] ضلع گورداسپور و تحصیلدار صاحب بٹالہ [illegible] مقام [illegible] کو [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

دورویہ [illegible] سے [illegible] سلسلہ عالیہ احمدیہ [illegible] مثلاً صدر انجمن احمدیہ مدرسہ اخبارات وغیرہ کے قیام سے ایام سے کبھی ایسا موقعہ قادیان کو حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ اب اس گاؤں کی آبادی بھی کچھ ہو ہے اس کی اہمیت سلسلہ احمدیہ کے افراد [illegible] محکمہ جات [illegible] سے [illegible] ضروری ہوا کہ پنجاب کے ایک ممتاز افسر کی مہمان نوازی اور پیشوائی کے سامان بہاری طرح [illegible] جائیں۔ چنانچہ مدرسہ کے واسطے [illegible] اور [illegible] ڈیروں کے واسطے [illegible] اور [illegible] کے گرد اگرد ایک دروازہ بنایا گیا جس پر [illegible] لکھا گیا۔ دروازہ کے اندر سڑک پر خیمہ تک [illegible] کے گملے رکھے گئے اور خیمہ کے باہر ایک چبوترہ [illegible] کیا گیا جس پر سلسلہ احمدیہ کے بزرگ ممبر صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بیٹھے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری صاحب [illegible] کمال کلاہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب خواجہ کمال الدین صاحب [illegible] [illegible] کشمیر [illegible] پر سوار ہو کر صبح کے وقت ایک دو میل کے فاصلہ تک پیشوائی کے واسطے آگے گئے۔ جہاں صاحب بہادر نہایت خلق اور محبت کے ساتھ ان سے ملاقی ہو کر علاقہ کے حالات کے پرسان رہے بعد پھر سب اکٹھے

سوار ہو کر قادیان آئے۔ ڈیرے کے باہر مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبا بعد ورویہ اپنا جھنڈا لئے کھڑے تھے۔ طلباء کی صفوں کے سرے پر مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے صاحب بہادر کا استقبال کیا جہاں صاحب بہادر ٹھہر گئے اور ہیڈ ماسٹر صاحب سے مدرسہ کا حال دریافت کرتے رہے اس کے بعد جب صاحب بہادر ڈیرے کے قریب پہنچے جس کے باہر چبوترے پر جماعت احمدیہ کے ممبران تھے تو وہاں آپ ٹھہر گئے اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز سے ہاتھ ملایا پھر مولوی صاحب موصوف نے اور ممبران کو صاحب بہادر کے [illegible] نام بنام پیش کیا جو دونوں طرف اگلی صف میں کھڑے تھے۔ صاحب بہادر نے ہر ایک کا سلام نشاط و پیشانی سے قبول [illegible] [illegible] جن کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ۔ سید امیر علی شاہ صاحب سب انسپکٹر پولیس جلال آباد۔ چوہدری عنایت اللہ خان صاحب سب انسپکٹر پولیس بھاندگونڈل علاقہ شاہ پور منشی کرم الٰہی صاحب انسپکٹر پولیس ریاست پٹیالہ۔ محمد ذوالفقار علی خان صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ آبکاری ریاست رام پور۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ ملک شیر محمد صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ [illegible] کشمیر [illegible]۔ بابو محمد شریف صاحب بی۔ اے ٹیچر [illegible]۔ خان غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر اورین سکول [illegible]۔ مولوی محمد احمد صاحب بی۔ اے ڈپٹی مجسٹریٹ علاقہ [illegible]۔ ابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک پولیٹیکل ایجنسی آفس [illegible] ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن بھیرہ۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب انچارج شفاخانہ امرتسر خان امیر اللہ صاحب نمبردار و معافیدار و رئیس اسمٰعیلیہ علاقہ مردان۔ عادل شاہ صاحب نمبردار و معافیدار علاقہ ترنگزئی قند مردان۔ [illegible] شاہ صاحب رئیس علاقہ مردان۔ مولوی محمد حسین صاحب آف موہلن۔ راجہ رحمت اللہ خان صاحب جاگیردار مظفر آباد ریاست کشمیر۔ ملک مولا بخش صاحب رئیس گوسالی

گوجرات۔ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر و رئیس بھیرہ۔ چوہدری عالم علی صاحب بہلوال ضلع شاہ پور۔ چوہدری محمد سرفراز خان صاحب سفید پوش و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع سیالکوٹ۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب رئیس تدوالہی ضلع سیالکوٹ۔ منشی عبد المجید خان صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بگھی خانہ ریاست کپورتھلہ۔ منشی محمد اروڑا صاحب ملازم ریاست کپورتھلہ حافظ فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے آفس لاہور۔ بابو غلام محمد صاحب [illegible] گورنمنٹ ریلوے پریس لاہور۔ بابو جمال الدین صاحب ٹرافک کنٹرولر [illegible] ریلوے۔ شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر چرم وزیر آباد۔ حافظ غلام رسول صاحب پروپرائیٹر میڈیکل ہال وزیر آباد۔ شیخ محمد ملن صاحب جنرل کانٹریکٹر وزیر آباد۔ شیخ محمد جان آف غلام قادر اینڈ سنز سیالکوٹ چھاؤنی۔ خلیفہ رجب الدین صاحب سوداگر لاہور۔ خلیفہ نور الدین صاحب جموں مرچنٹ۔ شیخ علی محمد صاحب جنرل مرچنٹ کشمیر۔ مستری موسیٰ پروپرائیٹر بائیسکل ہوس لاہور۔ حاجی الٰہی بخش صاحب سوداگر گجرات۔ امیر احمد خان صاحب مالگذار ہوتی مردان وغیرہ۔ منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان۔ منشی احمد الدین صاحب رئیس گجرانوالہ۔ مرزا خدا بخش صاحب حکیم لاہور۔ میاں نبی بخش صاحب سوداگر شال امرتسر۔ بابو محمد شفیع صاحب پوسٹماسٹر ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر متھرا۔ منشی محمد نواب خان صاحب نائب جاگیردار مالیرکوٹلہ۔ منشی اللہ دتا صاحب ٹیچر آف یورپین سیالکوٹ۔ حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حکیم محمد حسین صاحب رئیس مبارک گڑھ۔ حکیم الطاف حسین دہلی۔

اس ملاقات کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب نے بیان کیا کہ یہ سب احباب دوست صرف آپ کے استقبال کے واسطے جمع ہوئے ہیں اور سلسلہ احمدیہ کو اس کا پریزنٹ کرتے ہیں اسکے سوا اور کوئی مطلب ان کا نہیں اس پر صاحب بہادر نے شکریہ ادا کیا کہ ان صاحبان نے انکی خاطر اس قدر تکلیف اٹھائی اسکے بعد خواجہ صاحب نے حضرت اقدس اور آپکی جماعت کیطرف صاحب بہادر کو شام کے کھانے کی دعوت قبول فرمانے کے واسطے عرض کی جسکو صاحب بہادر نے بالآخر قبول کیا اور اس کے مطابق شام کا کھانا تمام صاحبان کا خیموں میں پہنچایا گیا۔

معائنہ مدرسہ بارہ بجے کے قریب ڈپٹی کمشنر صاحب مدرسہ کے معائنہ کے واسطے تشریف لائے۔ دروازہ مدرسہ پر پرنسپل صاحب نے صاحب بہادر کا استقبال کیا صاحب بہادر نے تمام مدرسہ اور بورڈنگ دیکھا جسے نہائت خوشنودی کا اظہار کیا اور دفتر مدرسہ میں بیٹھ کر دیگر حالات مدرسہ اور نقشہ جات حاضری و اساتذہ وغیرہ ملاحظہ فرما کر جاتے ہوئے پھر خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ صاحب فنانشل کمشنر صاحب [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب بھیرہ ضلعدار و رئیس)

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ تارخ کا فر و دیندار کا

جب جمال بی بی نے حیات ممات مسیح پر گفتگو کرنیکا از حد اشتیاق ظاہر کیا اور پیام پر پیام آنے لگے میں نے بھی اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنے سید و مولےٰ کے حکم کے بموجب تبلیغ کا حق ادا کرنے اور اتمام حجت کو چلی گئی خدا شاہد ہے کہ میں بحث مباحثہ کو ہرگز پسند نہیں کرتی اور نہ مجھے شہرت حاصل کرنے کی خواہش ہے نہ ہی خیال تھا تو صرف یہ تھا کہ شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہونچ جاوے الغرض میں میں ماہ مئی کو جمال بی بی کے ہان پہنچی جہان کہ مستورات کا مجمع کثیر اور جم غفیر تھا ہر طرف مخالفت اور جہالت کا یہ عالم تھا کہ کوئی حق اور تحقیق کی پیاسی نظر نہیں آتی تھی ہر ایک کے دل میں صرف ایک ہی دھن لگی ہوئی تھی کہ کسی طرح بیوی کو زچ ہو کوئی اس کے منہ پر چھو کرتی کوئی اس کی پیٹھ پر دم کرتی اور پھونکین مارتی۔ غرض ایک جنتر منتر کا میدان نظر آتا تھا۔

مین نے سب سے اول اس سحر کو توڑنے کیلئے بسم اللہ الرحمن الرحیم اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ پڑھا اور بعد ازان حضرت اقدس کی نظم۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم ۔ داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقان سر بسر ۔ اسکے مرجانے کی دیتا ہے خبر
کوئی نہیں رہا باہر اموات سے ۔ ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

بآواز بلند پڑہی (سوال) بیوی سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ تصور کرتی ہو یا مرا ہوا (جواب) زندہ۔ (سوال) کوئی آیت دکھاؤ (جواب الجواب) مین نے کہا بہن اس کو غور سے پڑہو اور تدبر کرو۔ اس سے تو عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت نہین ہوتا۔ بلکہ اس سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالے نے حضرت عیسے علیہ السلام کو یہودیون کے اس الزام سے کہ وہ قتل کیا گیا اور پھانسی دیا گیا اور لعنتی موت مرا بری کیا ہے درحقیقت یہودیون نے مسیح ابن مریم کو قتل نہین کیا اور نہ پھانسی دیا بلکہ یہ خیال اون کے دل مین شبہ کے طور پر ہے اور اون کے پاس کوئی یقینی اور قطعی دلیل نہین صرف ایک ظن کی پیروی کر رہے ہین۔ یقینی امر یہ ہے کہ وہ فوت ہو گئے اور اپنی طبعی موت سے مرے۔ اور خدا تعالےٰ نے اون کو اپنے راستباز بندون کیطرح اپنی طرف اٹھا لیا۔ پھر میں نے عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب دیا جانا اور اس سے خدا کے حکم کے ساتھ زندہ سلامت اتارا جانا حواریون کا اوہلے جانا مرہم عیسے بنانا اور اون کے زخمون پر لگانا۔ اپنی والدہ کو ساتھ لے کر کشمیر کی جانب ہجرت کرنا وہان جا کر بنی اسرائیل کی بکھری ہوئی بھیڑون کو پیغام الٰہی پہونچانا۔ اپنے تئین یوز آسف یا شہزادہ نبی کے نام سے مشہور کرنا بعد ازان وہان ہی وفات پا جانا اور اپنی قبر کو بنی اسرائیل کی قبرون کیطرح بنوانے کی ہدایت کر جانا سب مفصل بیان کیا۔ سنتے ہی بیوی کا رنگ زرد ہو گیا ہونٹ خشک ہونے لگے پانی مانگنا شروع کیا مگر مجھ عاجزہ کی طبیعت میں سچائی کا وہ جوش تھا کہ الامان اگر مجھے ہار جیت کی ضرورت ہوتی تو مین پہلی دلیل مین ہی میدان جیت چکی تھی اور وہ سخت شرمندہ اور نادم ہو رہی تھی۔ میں نے کہا گھبراؤ نہین مجھے خواہ آدھ دن تقریر کرنی پڑے۔ مین تیری زبان سے تجھے وفات مسیح کی قائل کراؤنگی۔ اور نیز یہ آیت یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک۔ اے عیسیٰ پہلے تجھے موت دونگا اور بعد ازان رفع دونگا یعنی اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ گویا کہ متوفیک رافعک کی پہلی شرط ہے اگر وہ پوری ہو تب ہی دوسری پوری ہو سکتی ہے جیسے کہ کوئی اعلےٰ حاکم کسی کو کہے۔ کہ اگر تم بی۔ اے پاس کرو گے تو تمہین تحصیلداری دی جاوے گی۔ تو پھر جب اسے تحصیلداری کے عہدہ پر دیکھین۔ تو ضرور ماننا پڑیگا۔ کہ اس نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر لی ہے تو بعد ازان یہ عہدہ ملا ہے۔ لطف یہ کہ بل رفعہ اللہ چھیوین سیپارہ مین ہے اور متوفیک تیسرے مین تو اس سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ پہلے وہ فوت ہوئے اور بعد ازان رفع دیگئی رفع ہمیشہ روحانی ہوتی ہے۔ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رفعنی والی دعا پڑھا کرتے تھے۔ اگر رفع کے معنے بجسد عنصری اٹھایا جانا ہوتا تو وہ بھی ضرور اٹھائے جاتے مگر رفع کے معنے ہی ہین جسم کو بیکار چھوڑ دینا اور روح کو اٹھا لینا (جواب) چپ۔ (سوال) مین نے حاضرین کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ اے میری بزرگو! تمام نبیون سے کس کا رتبہ بڑا ہے (جواب) سب نے متفق ہو کر کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

(جواب الجواب) مین نے کہا کہ پھر کیوں آپ کی آنکھوں پر جہل کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ جو تمہین دکھائی سجھائی نہین دیتا۔ کہ وہ خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین زیر زمین جا گزین ہوں اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل ذرہ اور آفتاب کا مصداق ہین۔ خدا کے پاس بغیر کھانے پینے کے سینکڑون برس تک جیتے رہیں لطف یہ کہ ان کی عمر میں بھی فرق نہ آوے۔ پھر آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ انہون نے مردے بھی زندہ کئے کوڑھی چنگے بہرون کا اچھا کیا۔ پرندون کو پیدا کیا۔ تو پھر اون کو خدا کا شریک ہونے مین کون سی کسر رہ گئی۔ تو پھر کیا وجہ کہ انہین خدا یا خدا کا بیٹا نہ مانا جائے جبکہ وہ خدا لایزال کی طرح ہی قیوم اور سب سے بڑھکر یہ کہ خالق بھی ہین۔ اے لوگو! خدا کے غضب سے ڈرو۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء۔ یعنی سر بسر کفر ہے۔ بتحقیق اللہ تعالےٰ نہین بخشیگا جو کوئی شرک کرے سوائے اس کے بخش دیگا جسکو چاہیگا۔ دیکھو خداوند کریم کو شرک کیا نا منظور ہے۔ آپ لوگون نے تو پھر کمال ہی کیا کہ خداوند عزّ و علا کی تمام صفتیں ہی حضرت عیسے علیہ السلام کو دیدین۔ بیوی کو کہا کہ آپ ان باتون کا مفہوم سمجھا دیجئے۔ کہ یہ کیا ہیں بیوی نے جھٹ مترجم قرآن مجید نکالا اور کہا کہ یہ دیکھو عیسے علیہ السلام نے مٹی کی چڑیاں بنائین اور ان مین پھونک ماری تو وہ زندہ ہو گئین۔ مینے کہا کہ تم عیسے علیہ السلام کی اور خداوند کریم کی چڑیون مین امتیاز کر سکتی ہو اس نے کہا کہ نہین۔ میںنے کہا کہ مین ان کا جواب علیحدہ علیحدہ دونگی۔ (سوال) کیا اونہون نے مردے زندہ کئے (جواب) کہا ہان (سوال) کوئی ثبوت (جواب) کوئی نہین۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

استفسار اور ان کے جواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے سوالات کے جواب بطور قول کے ذیل میں عرض ہیں۔ بحول اللہ وقوتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

قولہ سماع موتی کا مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ ابتدا کا نہ ابتدا سے کسی قدر زیادہ عرصہ کا۔ میں نے جو الحکم نمبر ۱۴ جلد ۱ میں حضرت عائشہ صدیقہ کا قول پیش کیا تھا اوس کا ماحصل یہی تھا کہ حضرت صدیقہ فرماتے ہیں کہ راوی نے مطلب غلط ظاہر کیا ہے۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو مخاطب نہ کیا تھا بلکہ زندوں کی نصیحت کے لئے یہ کلام کی تھی۔

اقول۔ حدیث قلیب بدر میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سائل ایک عظیم الشان فقیہ آدمی ہے۔ معمولی آدمی نہیں یعنے حضرت عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہ اور خود موقعہ پر موجود ہے۔ حضرت صدیقہ بدر میں موجود نہ تھیں اور پھر یہ روایت متفق علیہ امام بخاری ومسلم کی ہے۔ رویت کی شہادت کے مقابل صرف سماع یا قیاس کیا کام دیسکتا ہے۔ میں اس حدیث کو دوبارہ احتیاطاً لکھتا ہوں۔ آپ دوبارہ غور کریں۔

فی الصحیحین ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما ظہر علے اھل بدر اقام ھناک ثلاثا۔ ثم امر براحلتہ فشدت بعد ثلاث من اخر اللیل فرکبھا۔ ثم سار حتی وقف علی القلیب قلیب بدر فجعل یقول یا اباجھل بن ھشام یا عتبۃ بن ربیعۃ یا شیبۃ بن ربیعۃ۔ بخاری میں ہے۔ ینادیھم باسمائھم واسماء ابائھم۔ یا فلان بن فلان یا فلان بن فلان۔ ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا فانی قد وجدت ما وعدنی ربی حقا فقال لہ عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اقوام قد جیفوا۔ بخاری میں ہے۔ من اجساد لا ارواح لھا اور منثور میں ہے۔ الیسوا امواتا یا رسول اللہ فقال انھم یسمعون کما تسمعون فقال والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم ولکن لا یجیبون۔ وفی السیرۃ انہ علیہ السلام قال بئس عشیرۃ النبی کنتم لنبیکم کذبتمونی وصدقنی الناس واخرجتمونی واوانی الناس وقاتلتمونی ونصرنی الناس فبئس عشیرۃ النبی کنتم لنبیکم الخ

کثیر جلد ۳ ص ۲۱۷

اس حدیث سے صاف انکی طرح کی اطلاع قسم کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نکلی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول موکد بقسم کے مقابل حضرت صدیقہ یا کسی دوسرے کا قیاس کیا وقعت رکھتا ہے۔ پھر حدیث بھی اعلے طبقہ کی ہے۔ جسپر امام بخاری ومسلم کا اتفاق ہے بلکہ اس حدیث سے بڑھکر خود قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ اول قال یقوم لقد ابلغتکم رسالۃ ربی ونصحت لکم ولکن لا تحبون الناصحین ۱۲۔ دوم قال یقوم لقد ابلغتکم رسالات ربی ونصحت لکم فکیف اسی علے قوم کافرین ۹۔ ان دونوں آیات تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ کہ ہلاک شدہ قوم کی توبیخ وتقریع کے لئے حضرت صالح وحضرۃ شعیب نے فرمایا۔ آپ ان آیات واحادیث پر غور کریں کیسا صریح ثبوت اس بات کا ہے۔ کہ مخاطب موتی ہی تھے۔

۱۔ ابوجہل وغیرہ کو ان کے اور ان کے آبا کے نام لے لے کر پکارا۔

۲۔ ما وعد ربکم ان کی شکست اور بعد اس کے عذاب کا پانا مقصود ہے۔ جو ہلاک شدہ کفار پا چکے اور زندہ فتحیاب تھے اور ما وعدربی سے اپنی کامیابی بیان فرمائی۔

۳۔ پھر سوال حضرت عمر جیسے عظیم الشان فقیہ کا جو اپنے کان سے سن کر سوال کر رہا ہے اور حقیقی طور سمجھ کر سوال کرتا ہے۔ کیا ایسا عظیم الشان فقیہ انسان بشرہ اور لہجہ سے سمجھ نہیں سکتا تھا کہ مقصود بالذات تو ہم ہی ہیں۔ موتی نہیں ہیں۔

۴۔ جب حضرت عمر رضنے سوال کیا اور سوال کو قد جیفوا (گل سڑ گئے) اور اجساد لا ارواح لھا اور الیسوا امواتا سے موکد بھی کیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کیساتھ موکد کر کر فرمایا۔ کہ وہ تمہاری طرح سنتے ہیں۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ کیا اوس وقت زندے بھی جواب نہیں دیسکتے تھے۔

۶۔ بئس عشیرۃ النبی کا خطاب زندوں کو نہ تھا مردوں کو تھا

۷۔ کذبتمونی اخرجتمونی قاتلتمونی سے بھی خطاب بھی مردوں کے لئے ہی تھے جو رشتہ دار اور قبیلہ کے لوگ تھے۔

۸۔ پہلی آیت میں حضرت صالح ہلاک شدہ قوم کو فرماتے ہیں ولکن لا تحبون الناصحین۔ تم خیرخواہوں کے دوست نہیں بنا کرتے۔ کیا موجودہ زندے نجات یافتہ مومن اس کے مصداق ہوسکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو تحبون الناصحین... تھے۔

۹۔ دوسری آیت میں حضرت شعیب نے اپنی ہلاک شدہ قوم کو فرمایا۔ فکیف اسی علے قوم کافرین۔ میں اب تمہاری ہلاکت پر کس طرح غم کروں کیا یہ غم زندوں کے لئے تھا۔ ہرگز نہیں

۱۰۔ علی قوم کافرین نے تو قطعاً فیصلہ کر دیا کہ کافر قوم ہلاک شدہ سے ہے۔ مخاطب بھی زندہ نجات یافتہ مومن مراد نہیں۔ حضرت صالح وحضرت شعیب کے اس خطاب قوم ہلاک شدہ کے موقعہ پر اللہ تعالے نے مومن قوم کا موجود ہونا بیان نہیں فرمایا۔ کہ زندوں کو سنانے کا شک بھی نہ ہووے بلکہ پایا جاتا ہے۔ کہ صرف حضرت صالح وحضرت شعیب ہی اکیلے تشریف لے گئے تھے

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فبھداھم اقتدہ کی تعمیل فرماکر مقتول کفار کو مخاطب فرمایا۔

۱۲۔ اگر وہ سنتے نہ تھے تو یہ فعل انبیاء کا بھی نعوذ باللہ لغو ثابت ہوگا۔ جو معمولی مومن کو بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ اگر وہ سنتے نہ تھے۔ تو حضرت اتقی الاتقیا اصفی الاصفیا خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر تشریف لیجانا بھی نعوذ باللہ لغو ثابت ہوگا۔ اب ان تمام آیات واحادیث سے صاف اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ یہی ہلاک شدہ کفار مخاطب تھے اور سنتے تھے۔

قولہ۔ ہاں یہ بات تو ماننے کے قابل ہوسکتی ہے۔ کہ اصل میں قلیب بدر والے مر گئے ہوں کسی قدر اون میں جان ہو اور اس حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو خطاب کیا ہو یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندے دکھائی دیتے ہوں اور دوسروں کا گمان اون کے مرنے پر ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطاب کرنے پر اور پھر اون کے سوال کرنے پر آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر کیا ہو۔ کہ ابھی کسی قدر ان

مین جان ہے۔ یعنے ان الوہنا کا کہ وہ تمہاری طرح سنتے ہین یہ مطلب ہو تو زین قیاس ہو سکتا ہے جو قرآن کے مطابق ہو۔

اقول۔ عجیب قیاس ہے۔ قرآن مجید کے خلاف احادیث کے خلاف۔ عقل کے خلاف واقعات کے خلاف۔

ا۔ بخاری کتاب المغازی مین ہے عن عبد الله بن مسعود قال استقبل النبی صلے الله علیہ وسلم الکعبۃ فدعا علی نفر من قریش علی شیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ و ابی جہل بن ہشام فاشہد بالله لقد رایتہم صرعی قد غیرتہم الشمس وکان یوما حارا

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین۔ کہ شیبہ عتبہ ولید ابوجہل پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مین بددعا کی تہی۔ سو مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون۔ کہ مین نے اون کو پڑے ہوئے دیکہا۔ جو بسبب گرمی دہوپ موسم گرما کے گل سڑ گئے تہے۔

۲۔ قد جیفوا اجساد لا ارواح لہا الیسوا امواتا مین حضرت عمر کا خصوصاً یہی تعجب تہا۔ کہ کیا مرے ہوئے گلے سڑے ہوئے بہی سنتے ہین کیونکہ اون کو خیال ہوا کہ سماع تو روح مع الجسم کا کام ہے۔ اب یہ صرف جسم ہو وہ بہی گلا سڑا۔ کیونکہ جب تک روح جسم مین ہو۔ وہ سڑتا نہین اور وہ مردے سڑنے کے بعد پہینکے گئے تہے جیسے حدیث عبد اللہ بن مسعود سے ہی ثابت ہے۔ بلکہ گہسیٹ کر پہینکے گئے جس سے اون کے بعض اعضا علیحدہ بہی ہو گئے تہے۔

۴۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تین روز بعد فتح تشریف لیگئے جس سے اون کا جیفہ ہونا ثابت ہے۔ خصوصاً جبکہ اون پر مٹی بہی ڈالی گئی ہو ہے۔ کوئی زندہ آدمی مٹی مین دفن کرنے سے تین روز کیا تین منٹ بہی زندہ نہین رہ سکتا۔

۵۔ زندہ کافر کو زندہ گاڑنے کا حکم نہین۔ دیکہو و اذا الموءدۃ سئلت۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ مستوجب سزائے قتل تہے تو قتل کیا جاتا ہے۔

۶۔ ان مردون مین اول المخاطبین ابوجہل عتبہ شیبہ ولید ہین جن کا گل سڑ جانا قسم کے ساتہہ عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہین۔ اور عبد اللہ بن مسعود وہ ہے جس نے خود ابوجہل کا سر الگ کیا تہا۔

قرآن مجید مین جو حضرت صالح و شعیب نے جس جس ہلاک شدہ قوم کو پکارا۔ اوس کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ

کان لم یغنوا فیہا ﴿۹۵﴾ وپلا۔ ایسے عذاب سے ملیامیٹ ہوئے۔ کہ گویا وہان کہی تہے ہی نہین اور اس کے بعد آتا ہے۔ قال یقوم لقد ابلغتکم۔ تو یہ پکار اون کے ملیامیٹ ہونے کے بعد تہی جس سے اون کا مردہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پس قرآن مجید حدیث عقل و نقل واقعات سے ہلاک شدہ قوم کا مرجانا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ وہ اس وقت زندہ تہے۔

قولہ۔ آپنے میرے مطلب و منشا کو خبط کر دیا ہے۔

اقول۔ مینے آپکے مطلب کو خبط نہین کیا بلکہ آپنے آیات قرآنی و احادیث صحیحہ پر پانی پہیر دیا ہے

قولہ۔ ..... آپ سماع موتی کے بارے مین ارشاد فرماتے ہین کہ سنتے ہین اور جناب صدیقہ قرآن کے مطابق اس کی نفی کرتی ہین اور تجربہ صحیحہ بہی حضرت صدیقہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مین صاف ہے وما انت بمسمع من فی القبور و انک لا تسمع الموتی۔ جس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ نہ تو قبر مین مرے ہوئے مردے سنتے ہین اور نہ باہر پڑے ہوئے۔ اور دوسری طرف ہے۔ ومن اصدق من الله حدیثا پس بتلایئے کہ ہم سماع موتی کے کیسے قائل ہو سکتے ہین

اقول۔ تجربہ صحیحہ کی تو آپنے کوئی نظیر نہین دی۔ دوسرا آپ کو قائل کرنا میرا کام نہین۔ اللہ تعالے کے اختیار مین ہے۔ صرف سچ کا بیان کر دینا میرا کام ہے۔ تیسرا قرآن کریم سے چند جگہہ صریح الفاظ سماع موتے ثابت ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی تفسیر اپنے قول و فعل سے بقسم موکد بہی کر دین۔ پہر چند جگہ انکار سماع موتی بہی قرآن مجید مین ہی پایا جاے۔ یہ ہرگز ہرگز ممکن نہین بلکہ قرآن مجید کی من عند اللہ ہونے کا ایک بڑا ثبوت عدم اختلاف بہی ہے۔ پہر کیونکر اختلاف ممکن ہے۔ بلکہ آیت شریف جس سے آپ عدم سماع موتی ثابت کرتے ہین اس طرح ہے۔ ان الله یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور ان انت الا نذیرا ﴿۲۲﴾

سماع دو طرح ہوتا ہے۔ ایک ظاہری کان سے سننا دوسرا قبول کرنا یا دوسرے لفظون مین ظاہری و باطنی جیسے دیگر حواس کے متعلق بہی یہی حال قرآن مجید مین بیان ہے۔ چنانچہ من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی۔ ﴿۷۲﴾ ان تدعوہم الی الہدی لا یسمعوا وتریہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون ﴿۱۹۸﴾

صم بکم عمی ﴿۱۸﴾ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وہم لا یسمعون .... ولو علم الله فیہم خیرا لاسمعہم ولو اسمعہم لتولوا وہم معرضون ﴿۲۳﴾۔ ختم الله علی قلوبہم وعلی سمعہم ﴿۷﴾ بلکہ تمام قرآن مجید مین جہان جہان کفار کی نسبت سمع بصر کے نقصان یا بطلان کا ذکر ہے۔ اس سے عموماً یہی باطنی آنکہہ کان مراد ہین نہ ظاہری۔ اسی طرح یہان بہی وہی قبولیت والے سمع یا دوسرے لفظون مین باطنی سمع مراد ہے۔ اور اسی آیت شریف کا مطلع ان الله یسمع من یشاء اور اسی آیت کا مقطع ان انت الا نذیر میرے اس بیان کے دو گواہ ہین کیا ظاہری بات انسان انسان کو نہین سنا سکتا یعنے اس کے کان تک آواز نہین پہونچا سکتا ضرور سنا سکتا ہے۔ ان نذیر کا بہی صرف سنا دینا تبلیغ کرنا ہی کام ہے کسی کا ... قائل کر دینا نذیر کا کام نہین۔

اب قرآن مجید مین دیکہہ لین نذیر کے مقابل پر احیا۔ اموات۔ صم بکم عمی کے کیا معنے ہوتے ہین۔ اگر آپ اس جگہ ظاہری سماع کان کا سماع مراد لین۔ تو آپ کو کیا عذر ہے کہ اذ تخرج الموتی باذنی ﴿۵﴾ واحی الموتی باذن الله ﴿۴۹﴾ اذا دعاکم لما یحییکم ﴿۲۴﴾ او من کان میتا فاحییناہ ﴿۱۲۲﴾ فقال لہم الله موتوا ثم احیاہم ﴿۲۴۳﴾ وغیرہ ہر قسم آیات مین بہی ظاہری معنے نہ لین۔ مگر وہان ظاہری معنے لینے سے پہر وہی اختلاف فی القرآن لازم آتا ہے جیسے یہان آتا ہے۔ کیونکہ کوئی مردہ زندہ ہو کر اس دنیا مین نہین آسکتا اور یہ قرآن مجید مین بہت سی آیات سے ثابت ہے۔ دوسری آیت حوالہ جناب پوری اس طرح ہے۔ انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین وما انت بہادی العمی عن ضلالتہم ان تسمع الا من یومن بایتنا ﴿۸۰﴾ اس آیت شریف مین بہی دو گواہ میرے بیان کے موجود ہین۔ جو اخیر آیت مین بطور تفسیر مطلع آیت کے واقع ہوئے ہین۔ اول وما انت بہادی العمی کیا مطلب یہان اندہا ظاہری آنکہون کا مراد نہین بلکہ باطنی ہی مراد ہے۔ دوم۔ ان تسمع الا من یومن اس گواہ نے تو حد ہی کر دی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا مومنون کے کسی کو قرآن نہین سنایا کرتے تہے ضرور سناتے تہے جسپر وہ شرارتین بہی کیا کرتے۔ یہ آیت شریف بعینہ اسی طرح ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء ﷺ حالانکہ اوس کے مقابل پر انک لتھدی الی صراط مستقیم ﷺ بھی موجود ہے۔ غرض پہلی آیت سے قبولیت ہدایت وایصال الی المطلوب مراد ہے اور دوسری آیت میں صرف رستہ دکھا دینا بتلا دینا مراد ہے حالانکہ لفظ ایک ہی ہے۔ غرض سماع موتے سے ان آیات میں قبولیت وعظ وہدایت ہے۔ نہ کانوں کا سننا اور من فی القبور اور موتی سے مراد جن کے دل مرگئے ہیں۔

قول۔ اس کے علاوہ جو لوگ اولیاء اللہ کی قبر پر جاتے ہیں۔ ان میں ایسے حضرات بھی پائے گئے ہیں کہ وہ صرف ... کے لئے عرض معروض کرتے ہیں تو جب سماع موتی ... ہے۔ تو اس طرح کی عرض معروض ... اولیاء اللہ سے کہ جن کا ... اس جہان فانی سے گذر چکا ہے۔ ... ہرگز بے جا نہ ہوگا۔ مگر قرآن ... کی ہرگز ہدایت نہیں کرتا اور وھم عن دعائھم غافلون کا فیصلہ کرتا ہے۔

اقول۔ ... نہ قرآن مجید سے ثابت نہ حدیث سے ... ہے۔ بلکہ قرآن مجید سے منع ... دیا جاتے ہیں۔ مگر چونکہ آپ اس منع دعا کو خود مانتے ہیں اس لئے اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آپ نے میرے پہلے خط کے جواب میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ میری سمجھ میں یہ نہیں آیا۔ کہ موتی ابتدا آ ... سنتے ہیں۔ اس لئے عرض ہے۔ کہ ان تدعوھم لا یسمعوا دعائکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ﷺ میں اللہ تعالے نے موتے کے متعلق دو وقت بیان فرمائے ہیں۔ ایک سننے کا اور ایک نہ سننے کا جس میں وہ لوگوں کی پکار سے غافل اور بے خبر ہوتے ہیں جیسے دوسری جگہ فرمایا۔ وھم عن دعائھم غافلون ﷺ سننے کے زمانہ کو اللہ تعالے نے حضرت صالح وحضرت شعیب کے پکارنے والی آیتوں میں جنکو میں نے جواب سوال اول میں لکھا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قلیب بدر والی میں اپنے قول اور فعل سے بیان فرمایا ہے۔ بلکہ لکن لا یجیبون فرما کر اس آیت شریف کا حوالہ بھی دیدیا ہے جس میں ما استجابوا لکم کا لفظ موجود ہے تو اب صاف ثابت ہوگیا۔ کہ موتے کا ایک زمانہ وہ ہے جس میں وہ سنتے تو ہیں۔ مگر جواب نہیں دیسکتے دوسرا زمانہ وہ ہے جس میں نہیں سنتے اور پکارنے والی کی آواز سے غافل اور بے خبر ہوتے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا نعبد الا ایاہ

فضل دین حکیم از قادیان

رسید زر

۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء — ۱۲۰۱ — منشی فضل کریم صاحب — ۲ر
۳۱ " " " — ۱۸۵۲ — عمر حیات صاحب — ۸ر
۳۱ " " " — ۱۳۶۶ — زمان شاہ صاحب — للعہ
۳۱ " " " — ۹۳۷ — محمد امیر صاحب — للعہ
۳۱ " " " — ۱۲۹۴ — محمد حسین صاحب — عاہ
۳۱ " " " — ۱۲۶۰ — حکیم ناظم حسین صاحب — عاہ
۳۱ " " " — ۱۴۹۵ — عبد القادر صاحب — صہ
۳۱ " " " — ۱۲۸۷ — غلام محی الدین صاحب — عاہ
۳۱ " " " — ۱۶۹۳ — غلام محمد صاحب — عاہ
۳۱ " " " — ۵۵ — رحیم بخش صاحب — عہ
۳۱ " " " — ۱۹۰۹ — منشی سمیع اللہ صاحب — عہ
۳۱ " " " — ۱۶۹۳ — بہادر خان صاحب — عاہ
۳۱ " " " — ۱۴۵۲ — محمد عجب خان صاحب — معہ
۳۱ " " " — ۷۱۶ — ترکی شاہ صاحب — عہ
۳۱ " " " — ۹۹۴ — محمد دین صاحب — عاہ
۳۱ " " " — ۱۳۹۹ — پیر محمد صاحب — عہ
یکم فروری ۱۹۰۸ء — ۸۰۱ — غلام رسول صاحب — عاہ
" " — ۱۲۹۶ — عبد اللہ صاحب — عاہ
" " — ۱۱۹۱ — سید یامین صاحب — عاہ
" " — ۳۸۶ — قطب الدین صاحب — للعہ
" " — ۱۹۱۲ — مولوی غلام سرور صاحب — عاہ
" " — ۱۰۱۰ — میان وکھا صاحب — للعہ
" " — ۱۰۲۹ — چودہری سلطان علی صاحب — للعہ
۳ " " — ۳۲۵ — چراغدین صاحب — عاہ
۳ " " — ۶۴۳ — عبد العظیم صاحب — عاہ
۳ " " — ۵۵۸ — محمد عبد اللہ صاحب — عاہ
۳ " " — ۱۲۷۶ — شیخ شبراتی صاحب — عاہ
۳ " " — ۸۸۹۶ — ڈاکٹر علم الدین صاحب — صمہ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

یہ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت ہی کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بیفائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

وطن مین ایک بے وطن

ملک سلیمان از حُبِّ وطن خوشتر

ایک مثل مشہور ہے۔ کہ حُبِّ وطن از ملک سلیمان خوشتر وطن کے دلدادون کے واسطے یہ مثل سونے پر سہاگے پر کا کام دیتی ہے لیکن اگر حضرت سلیمان پیغمبر ہتے اور ضرور ہتے۔ اور اگر کوئی قوم ان کے اصحاب مین داخل ہوکر دور و نزدیک سے سفر کرکے ان کے پاس سکونت پذیر ہو رہی تھی اور ضرور ایسی قوم تہی کیونکہ ہر نبی کے ساتہہ کچہہ مہاجر ہوتے ہین اور کچہہ انصار تو ضرور یہ مثل ان کی روحون کو تکلیف دہ ہوگی۔ کیونکہ نبی کے ساتھی مہاجرین اپنے وطن کو ترک کرکے جبکہ اپنے محبوب کے کوچہ مین جا ڈیرے لگاتے ہین تو پہر ان کو اس گلی سے اچھی کوئی جگہ دنیا مین نظر نہین آتی اور وہ حضرت اکمل کی طرح راتدن یہی گیت گاتے ہین۔ ع

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

دنیا اور اس کے دنیادار اس بات کو سمجھین یا نہ سمجھین پر مین جو یہ بات کہہ رہا ہون تو صاحبان حال کو دیکھہ کر کہہ رہا ہون جو میرے مشاہدہ کی بات ہے اور نہ صرف مشاہدے کی ہے بلکہ تجربہ کی ہے کیونکہ اس وقت ہی ایک سلمان[1] دنیا مین موجود ہے اور اپنے پیارے وطنون کو خیرباد کہہ کر اس کے قرب وجوار مین اپنے ڈیرے لگانیوالے ہی اس وقت موجود ہین جن کو اپنے سلمان کی مجلس کی حاشیہ نشینی ایسی محبوب ہے۔ کہ ان کی حالت عشق مذکورہ بالا مثل کے موجد پر کا مثل کا مقدمہ دائر کر دے۔ تو کچہہ تعجب نہین۔

میری مسافرت کا سبب

اوس پر تو مقدمہ ہوگا یا نہ ہوگا پر اس وقت مجہہ پر ایک مقدمہ بن گیا اور آج (۱۰۔ مارچ ۱۹۰۸ء) جو بات مجہہ سے یہ مضمون لکھوا رہی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک دنیادار نے جو میرے قدیمی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور کا رہنے والا ہے جہان بیٹھ کر مین نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا ہے۔ مجہہ پر بسبب ایک بدظنی کے جو دنیادارون کا خاصہ ہے ایک دعوے دیوانی دائر کیا تہا۔ جس کا سمن مجھے اپنے عزیز وطن قادیان دارالامان سے نکال کر کھینچ کھانچ یہان لایا ہے جہان میرا مولد ہے۔ لوگ کہتے ہین کہ یہ تیرا وطن ہے تیرا گھر ہے۔ تیرے باپ دادے کی جگہ ہے یہان رہنا چاہیئے اور کچہہ عرصہ رہنا چاہیئے وہ تو یہ کہتے ہین۔ اور محبت بھرے دل سے کہتے ہین۔ پر مین حیران و سرگردان ہون کہ یا الٰہی مین کہان آگیا یہ کس گناہ کی شامت ہے۔ جو مین چند روز کیواسطے مسیح کے قدمون سے دور پھینکا گیا ہون۔ اے خدا میرے گناہ بخش اور مجہہ پر رحم فرما کہ تو غفور الرحیم ہے اور تیرے سوا کوئی نہین۔ جو گناہون کو بخشے۔

مقدمہ مین میرا کچہہ بہت حصہ نہ تہا مگر میرے ساتہہ اصل مدعی علیہ ایک اور صاحب ہین اور فریقین کے درمیان مصالحت کی خاطر مجھے تاریخ مقدمہ سے کچہہ پہلے آنا پڑا اور کچہہ پیچھے ٹھہرنا پڑا۔ اور اس طرح چند روز کیواسطے مین بالکل مسافر بن گیا۔

نیکون کی باتین

دنیا مین نیکون کی باتین ہی نرالی ہین۔ دنیاداران کو کیا سمجھین لکھا ہے۔ کہ جب ملک مصر مسلمانون نے فتح کیا اور مصر اون کے قبضہ مین آگیا۔ تو خلیفہ وقت نے ایک گورنر مصر کے واسطے مقرر کیا۔ وہ صاحب مصریون کے حال پر بہت مہربانی کرتے۔ یہان تک کہ اہل مصر بہت سی ناشائستہ حرکات ہی کرتے تب ہی وہ اون سے درگذر کرتے اور اون کے ساتہہ نرمی کا سلوک کرتے جس پر کسی نے اون سے دریافت کیا کہ ایسے شریرون کے ساتہہ اس قدر نیک سلوک کا کیا مطلب تو انہون نے فرمایا۔ کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت کی پیروی کا اثر ہے جو اونہون نے فرمایا تہا کہ جب تم مصر کے فاتح بنوگے تو اہل مصر کے ساتہہ نیک سلوک کرنا کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہین۔ میری مان ہاجرہ حضرت ابراہیم کی بیوی مصر کی شاہزادی تہین اللہ اللہ ہزارہا سالون کی گذری ہوئی بات کو یاد رکھنے والے اور اس قدر دور کی رشتہ داری کا لحاظ کرنے والے اور اس قدر نیک سلوک کی تاکید کرنیوالے مقدس وجود سچ ہے اگر کوئی دنیا مین سید ولد آدم بننے کے لائق انسان ہوسکتا ہے تو وہ محمدؐ ہی تہا۔ صلے اللہ علیہ وسلم کیا کوئی تہا یا ہے یا ہوگا۔ جس کے اخلاق ایسے ہی وسیع ہون ہان اوس کے طفیل ایسے اعلے اخلاق

ہین جس نے حضرت ... [illegible] ... اور ہمیشہ موجود رہینگے ... [illegible] ... بزرگ کا مین ذکر کرنا چاہتا ہون وہ مخدوم حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب ہین جو خلافت ... [illegible] ... اسلام کے نور کے واسطے ایک ... [illegible] ... زندگی ... [illegible] ... اون کی دینی خدمات ... [illegible] ... اور اس وقت جس اعلیٰ دینی خدمت مین وہ مصروف ہین اس کی انجام دہی مین اپنی خاص رحمت اور تائید کے ساتھ اون کی دستگیری کرے۔ تاکہ نور قرآن نور دین کے ذریعہ سے دنیا پر چمک کر تمام جہان کو منور کر دے۔ آمین ثم آمین

جب مین قادیان سے بھیرہ کی طرف چلا اور بعد حصول اجازت از حضرت امام علیہ السلام حضرت الحکم مولوی صاحب موصوف کی خدمت مین عرض کی۔ کہ مین بھیرہ جاتا ہون۔ تو آپ نے چند ایک یادداشتین لکھہ دین جن مین سے پہلی یادداشت یہ تہی کہ ڈاکٹر بشارت احمد سے کہنا کہ اہل بھیرہ کے ساتہہ خاص توجہ اور مہربانی کا سلوک کرین کیونکہ وہ میرا مولد ہے۔ سبحان اللہ اس سلوک کے واسطے آپ نے کوئی شرط نہین لگائی۔ کہ یہ توجہ خاص احمدیون پر ہو یا مسلمانون پر ہو یا اون لوگون پر ہو جو آپ کے رشتہ دار ہین یا اون پر ہو جو آپ کے واقف ہون بلکہ اوس کو عام کیا اس کو ایک کے واسطے جو بھیرہ مین رہتا ہے کیونکہ یہ آپ کا مولد ہے خدا رسیدہ لوگون کے من جانب اللہ ہونے کا یہ ہی ایک ثبوت ہوتا ہے۔ کہ اون کی ہمدردی عام خلقت کے ساتہہ ہوتی ہے وہ کسی کو اپنی ہمدردی سے باہر نہین رکھتے اگر شریرون کا قتل ہی وہ چاہتے ہین تو اس واسطے نہین کہ ان کی ذات کے وہ دشمن ہوتے ہین بلکہ اس واسطے کہ نیکوکاران کی شرارتون سے محفوظ رہین جب لیکھرام مطابق پیشگوئی اور اپنے مباہلہ کے مطابق میعاد کے اندر ہلاک ہوا تو حضرت نے لکہا کہ ہمین موقع ملتا۔ تو بلحاظ انسانی ہمدردی کے ہم اس کی جان بچانے کی ضرور کوشش کرتے لیکن اس کی موت کی خوشی ہم کو اس واسطے ہے۔ کہ خدا کی بات پوری ہوئی اور لوگون کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوئی۔ شرائط بیعت کے درمیان حضرت اقدس نے ایک شرط یہ لکہی ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک وحی الٰہی کے مطابق سلمان ہین۔ سلمان اور سلیمان ایک ہی لفظ ہے عبرانی زبان مین سلمان ... کہتے ہین اور اسی کو عربی زبان مین سلیمان کہتے ہین۔ سلمان کے معنے ہین۔ دو صلح،،

اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچا سکیگا۔ غرض اہل ملن کی اس خیر خواہی کو مد نظر رکھہ کر عاجز نے بھی ایام قیام بھیرہ میں اپنے دوستون کی فرمائش کے مطابق چند ایک وعظ پند و نصائح کے بھیرہ میں کئے جس مین سے چند باتین فائدہ کیواسطے اختصاراً یہان لکھی جاتی ہین۔

بشارت احمدؐ

سب سے اول اس امر کا ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ ان ایام مین مقام بھیرہ کو ایک خاص نعمت جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کے وجود مین عطا ہوئی ہے۔ جو کہ اپنے تقویٰ اور طہارت اور اخلاص اور خلق خدا کی ہمدردی کے سبب احمدیت کے واسطے آئی ڈیل اور سچ مچ بشارت احمدؐ ہین۔ ان کی ہمدردی سب کے واسطے عام ہے۔ اور ان کے تقوے کا اس قدر شہرہ شہر مین ہے کہ کل (۱۱ مارچ کو) مین ایک مجسٹریٹ صاحب کے پاس اتفاق سے بیٹھا تہا۔ وہان ایک شخص آیا جو کسی سے لڑائی کر چکا تہا۔ اور اس کا تمام چہرہ اور کپڑے خون آلودہ ہو رہے تھے۔ اوس نے اس امر کا کچھہ خوف ظاہر کیا۔ کہ فریق ثانی بھی ڈاکٹر کے پاس مشاہدہ کے واسطے گیا ہوا ہے۔ معلوم نہین کیا ہو۔ مجسٹریٹ صاحب کے مونہہ سے بے ساختہ اور بے تکلف فوراً یہ کلمات نکلے۔ کہ آج کل یہان کے ڈاکٹر صاحب ایسے ہین کہ وہ سچ کے بغیر ہرگز کچھہ نہ لکہین گے۔ خواہ کوئی کچھہ ہی کرے۔ جو اصلی اور صحیح حالت مجروح کی ہے وہ تو بعینہ وہی لکہین گے۔ تمام مخلوق ڈاکٹر صاحب کے حسن سلوک اور بے لالچ محنت اور غریبون پر رحم کے سبب سے نہائت ہی خوش ہے مگر احمدیون کے واسطے ان کا وجود بالخصوص ایک نعمت ہے کیونکہ وہ ان کو روزانہ درس قرآن شریف کا دیتے ہین سب ایک جگہ جمع پڑہتے ہین اور جب سے وہ یہان آئے ہین۔ جماعت مین ایک خاص رونق اور ترقی ہے ان کے واسطے اللہ تعالےٰ اون کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔ جیسا کہ مین اوپر اشارہ کر آیا ہون۔ میرے بھیرہ مین وارد ہونے پر احباب نے تجویز کی کہ سب دوست ایک جگہ پر جمع ہون اور عاجز راقم کچھہ وعظ کرے۔ چنانچہ اسی دن ملک سمند خان صاحب نے جو انجمن احمدیہ بھیرہ کے سکرٹری ہین تجویز کی کہ آج شام کو اون کے مکان پر مابین مغرب وعشاء جلسہ ہو اور سب دوست وہان جمع ہو سکین۔ تا کہ حضرت مسیح کے ایک غلام سے کچھہ باتین سنین۔ اس جلسہ کی تقریب کا ایک یہ سبب بھی ہوا کہ ملک صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ملک کرم الٰہی صاحب حال مین امتحان تحصیلداری مین کامیاب ہوئے ہین اور وہ اس خوشی مین بھی دوستون کو دعوت دینا چاہتے تھے دنیادار تو ایسی دعوتون کے وقت مین راگ اور ناچ کا تماشا دیکھتے ہین اور انہون نے قدرت الٰہی کے وعظ کا تماشا دیکھا۔ جو حاضرین کے واسطے موجب از دیاد ایمان ہوا۔

بسم اللہ

یہ پہلی تقریر تہی۔ جو کہ مین نے بھیرہ مین کی اور اس کا مضمون تہا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ اس تقریر کا یہ تہا۔ کہ قرآن شریف ایسی عجیب نعمت ہے۔ کہ بڑے عالم اور بہاری عارف عمردن کی عمرین گذار دین۔ تو معارف قرآنی کا سمندر کبھی ختم نہین ہو سکتا اور ایک کم فرصت اور بے علم ایک ہی آیتہ کو لیکر اس پر علم و عمل حاصل کرے تو اوس کے واسطے وہی معجزہ نما ہو جاتی ہے۔ بسم اللہ کی آیتہ بجائے خود سارے قرآن شریف کا خلاصہ مطلب ہے، اور اگر کوئی اس ایک آیت کا عمل کمائے تو وہ اسی سے نہ صرف نجات یافتہ بلکہ اعلےٰ درجہ کا متقی اور صالح آدمی بن سکتا ہے مگر عمل کے یہ معنے نہین کہ کوئی شخص وانہلے تسبیح ہاتھہ مین لے کر ہزار بار بے سمجھے سوچے بسم اللہ بسم اللہ کہے بلکہ عمل کے یہ معنے ہین۔ کہ اس کے تمام حرکات و سکنات افعال اقوال خیالات چلنا۔ پھرنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا سب بسم اللہ کے ساتھہ ہون یعنے اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کے ماتحت اللہ تعالےٰ کے احکام کے نیچے ہون۔ صبح اوٹھے تو بسم اللہ کر کے کہے کہ اے اللہ تعالےٰ تیرا نام لے کر مین اٹھتا ہون یعنے مین اپنے تمام کامون مین تیرے نام کا خیال رکھون گا اور کوئی کام مین ایسا نہ کرونگا جو تیرے حکم یا تیری رضامندی کے برخلاف ہو۔ رات کو سوئے تو بسم اللہ کہکے سوئے کہ اے خدا مین تیرے نام پر اپنے دینی و دنیوی کام و کاج اور بیداری کے اشغال کو ختم کر کے عالم خواب مین جاتا ہون۔ غرض اس طرح اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ کے ماتحت رکھے۔ تب وہ خدا تعالےٰ کے صفات رحمانیت اور رحیمیت سے فائدہ حاصل کریگا خدا تعالی اس پر رحم کریگا۔ اوس کے ہر ایک کام مین برکت دیگا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ بسم اللہ کے ان مطالب پر غور کرتے ہوئے اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ سے شروع کرتا رہے۔ یہان تک وہ رفتہ رفتہ بسم اللہ کا عامل بنجائے

درس قرآن شریف

دوسرے دن (۱۲ مارچ) کو مین درس قرآن شریف مین شامل ہوا۔ جب سے ڈاکٹر صاحب یہان تشریف لائے ہین اون کی تحریک سے احباب نے درس قرآن شریف کا ایک سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ روزانہ بعد از نماز عصر حکیم فضل الدین صاحب کی حویلی مین چند دوست جمع ہوتے ہین اور ڈاکٹر صاحب قریباً ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر سناتے ہین اوس دن ڈاکٹر صاحب کے اصرار پر مقررہ رکوع عاجز نے سنایا میرے خیال مین یہ بہت ہی عمدہ نمونہ ہے اور ہر جگہ کی جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ اس طرز کو اختیار کرین۔ کہ جس طرح حضرت مولوی نور الدین صاحب موصوف روزانہ ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر سناتے ہین۔ اسی طرح ہر شہر کے احمدی برادران اس بات کا التزام کرین کہ ان مین سے ایک صاحب روز دوسرے دن کو کچھہ حصہ قرآن شریف کا بمع ترجمہ سنا دیا کرین حصول علم اور حصول تقوے کیواسطے یہ ایک بہت ہی مفید اور ضروری راہ ہے۔

توریت و انجیل مین حضرت سید الرسل اور مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیان

مذکورہ بالا رکوع کے درس مین اہل کتاب کا ذکر تہا۔ اس تحریک کے سبب اس شب احباب نے جو مجلس وعظ کی مسجد واقع محلہ معماران مین قائم کی۔ اس مین بعض دوستون کی خواہش کے مطابق عاجز نے توریت اور انجیل کی وہ پیشگوئیان سنائین۔ جو کہ آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس موجودہ بائیبل مین باوجود ان تغیرات کے جو اس کے لاحق حال ہمیشہ رہے اب تک پائی جاتی ہین اس کے ضمن مین سب سے اول مین وہ واقعات بیان کئے جن کے سبب سے مجھے بموجب حکم

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان کتب ہادی کی اصلی زبان سیکھنے عبرانی پڑہی تہی۔ اور اوس کو سیکھنے کس طرح سے پڑہا۔ پادریوں نے عموماً مجھے پڑہانے سے انکار کیا اور بالآخر خدا کے فضل سے مین نے خود ہی اوسے پڑہا۔ یہان تک کہ بی۔ اے کے امتحان مین سیکنڈ عبرانی زبان لی اور اس مین پاس ہوگیا (مین بی۔ اے پاس نہین ہون کیونکہ انگریزی مین فیل ہوگیا تہا لیکن رجسٹرار نے مجھے اطلاع دی تہی کہ تم زبانہائے عربی و عبرانی مین پاس ہو) پھر ایک یہودی اوستاد سے تلفظ زبان عبرانی کو صاف کیا اور بالآخر وہ یہودی مسلمان ہوگیا پھر مینے عبرانی توریت مین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کا نام محمدؐ بجنسہٖ پایا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دنیا مین مبعوث ہونا اور بتون کا توڑنا اور آپکے تیرہ سو سال بعد مسیح موعود کا پیدا ہونا یہ سب کچھہ توریت مین بصراحت موجود ہونا مینے دیکھا۔ پھر مین نے اس پیشگوئی کی صراحت عبرانی انجیل کی مدد سے پائی۔ کہ مسیح موعود کو سورہ فاتحہ کے ساتھہ ایک خاص تعلق ہے۔ یہ سب باتین پورے طور سے کہول کر اس وعظ مین بیان کی گئین جس کی تفصیل اخبار مین نہین ہوسکتی۔ انشاء اللہ کسی الگ رسالہ مین ان پیشگوئیون کو بمعہ عبرانی عبارتون اور ان کے تراجم کے کسی وقت خدا تعالےٰ نے توفیق دی تو لکھا جائیگا۔

مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا کیون ضروری ہے

اس سے دوسرے روز احباب مسجد احمدیان واقع لوہاران موری مین جمع ہوئے اور بعض دوستون کی تحریک سے اِس بات پر مینے تقریر کی کہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا کیون ضروری ہے۔ یہ تقریر لمبی تہی مگر خلاصہ اس کا یہ تہا۔ کہ اس وقت اگر حالت زمانہ کو دیکھا جائے اور مسلمانون پر جس قدر مصائب ظاہری اور باطنی وارد ہورہے ہین اون پر غور کیا جاوے اور پھر اسکے ساتھہ خدا تعالےٰ کے وعدے کو جو قرآن و حدیث مین موجود ہے۔ کہ ایسے وقت مین کوئی امام۔ مجدّد پیدا ہوگا اوس پر غور کیا جاوے اور پھر اس حدیث کو بھی ساتھہ ہی رکھا جاوے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد اسلام مین آتا ہے۔ تو یہ سب باتین مل ملا کر ہم کو مجبور کرتی ہین۔ کہ اگر اسلام اور قرآن اور حدیث سچ اور صحیح ہے۔ اور ضرور ہے تو یہ بھی ضرور ہے۔ کہ اس وقت کوئی ملہم ربانی قوم کا تزکیہ کرنیوالا اور مخالفین کے حملون سے اسلام کو بچانے والا روئے زمین پر موجود ہو۔ ورنہ ایسے وقت مین اگر کوئی نہ آیا۔ تو نعوذ باللہ تمام وعدے قرآن و حدیث کے جہوٹے ہوجائین گے۔ غرض ہم مجبور ہین کہ اسلام کی صداقت کو قایم رکہنے کے واسطے اس وقت کسی امام ربانی کی تلاش کرین۔ سو جب ہم اس تلاش مین نکلتے مین تو بجز حضرت مرزا صاحب کے ہم کو کوئی اور آدمی ایسا نہین ملتا جو مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہو اور اوس نے ایک جماعت بنائی ہو اس لحاظ سے خود زمانہ کی حالت ہم کو مجبور کرتی ہے کہ اگر مرزا صاحب مین کوئی عیب دیکھتے ہین کہ آیا یہ شخص ہم کو کوئی ایسی بات تو نہین سکہاتا جو شریعت اسلام اور قرآن و حدیث کے مخالف ہو تو ہمین معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی تمام باتین شریعت اسلام کے مطابق ہین وہی قرآن وہی حدیث وہی قبلہ وہی نماز وہی روزہ تو ہمین اور بھی خوشی ہوتی ہے۔ کہ اگر ہم اس وقت کسی کو مجدّد زمانہ نہ مانتے تو قرآن و حدیث کو نعوذ باللہ جہوٹا کہنا پڑتا ہے اور اب ہم کو مجدد مل گیا تو ایسا ہے کہ اوس کے ماننے سے کم از کم ہمارا کوئی نقصان نہین کیونکہ اس کی سب باتین شریعت کے مطابق ہین۔ اب ہمین ایک شخص مدعی مجددیت مل گیا اور وہ شریعت کے مطابق بہی ہے اب آگے دیکہنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ خدا رسیدہ ہے یا نہین اس کے واسطے آسان راہ یہ ہے۔ کہ اگر ایک شخص مثلاً کہے کہ میری بادشاہ تک رسائی ہے اور بادشاہ کے حضور مین میری سنی جاتی ہے اور بادشاہ نے مجھے اس شہر کا حاکم مقرر کردیا ہے اور ایک دوسرا شخص اُٹھے اور وہ بھی ایسا ہی کہے اور اس پہلے شخص کی مخالفت کرے تو چاہیئے۔ کہ ہر دو کیطرف سے ایک درخواست بادشاہ کے حضور مین بھیجائی جاوے اور درخواست کنندے اپنے مخالفین کے حق مین بادشاہ کے حضور فریاد کرین۔ پھر جو صادق ہوگا اور فی الواقع بادشاہ کیطرف سے ہوگا اوس کی بادشاہ امداد کریگا۔ اور جہوٹے کیواسطے وہ قتل کا حکم دیگا۔ کیونکہ بادشاہ کی طرف سے وہ جہوٹا حاکم بنا تہا۔ چنانچہ ایسا ہی یہان بہی ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین ڈوئی کاذب نبی کھڑا ہوا تہا وہ ہلاک ہوگیا۔ پھر صرف وہی نہین بلکہ ہر ایک شخص جس نے آپکے برخلاف دعوی کیا وہ ہلاک ہوا اور حضرت کی جماعت کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا۔ مولوی قصوری۔ مولوی اسماعیل علی گڑہی۔ چراغ دین جمونی۔ الٰہی بخش لاہوری۔ فقیر مرزا دوالمیالی لیکہرام آریہ کس کس کو گنین۔ ہر ایک جو مدعی الہام کا اور خدا رسیدہ ہونے کا بن کر حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین کہڑا ہوا۔ ذلیل ہوا۔ نامراد ہوا۔ تباہ ہوا۔ ہلاک ہوا۔ فنا ہوا اس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا راستباز اور صادق بندہ کون ہے تجربہ امر سوچنے اور غور کرنے کے لائق ہے۔ کہ یہ کیا سبب ہے کہ جو شخص اوس کے مقابل مین آتا ہے وہی ہلاک ہوتا ہے اور یہ ہر میدان کامیاب ہوتا ہے ان تمام اُمور سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص فی الواقع خدا رسیدہ ہے اس کی ضرورت بہی ہے۔ اسلام کی شریعت کے مطابق بہی ہے۔ خدا رسیدہ ہے جو کوئی اوس کی مخالفت کرے وہ خود ہلاک ہوجاتا ہے اور یہ دن بدن ترقی پکڑتا ہے۔ کسوف خسوف والی پیشگوئی بہی اِس کے زمانہ مین پوری ہوگئی۔ مسیح موعود کے زمانہ کے جو نشانات مثلاً طاعون۔ زلازل اور قحط اور اُونٹ کا بیکار ہوجانا اور نہرون کا جاری ہونا اور باہمی میل جول کا کثرت سے بڑہنا یہ سب باتین اس کے زمانہ مین پوری ہوگئین ان سب نشانات کے ہوتے ہوئے اگر ہم اوس کو مان نہ لین تو پھر کرین تو کیا کرین۔ اب تو خدا تعالےٰ پر ایمان لانے والا سوائے اس کے کوئی ہو نہین سکتا۔ جو اس کو ماننے والا ہو۔ کیونکہ اگر یہ شخص صادق نہین۔ تو پھر وہ قانون کہان گیا۔ کہ مفتری علے اللہ جلد ہلاک ہوتا ہے اس کلام کو کیا ہوا جسمین لکھا ہے۔ کہ خدا صرف صادق کی نصرت کرتا ہے پس اِس شخص کا انکار تو صاف خدا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اوس کی کتاب اور تمام انبیاء کا انکار ہے۔

انجمن مستورات احمدیہ بھیرہ

اوس سے دوسرے روز ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء کی شام کو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مکان پر ایک تقریر ہوئی۔ جس کے سننے کے واسطے بہت سی عورتین بہی جمع ہوئی تہین جن کیواسطے پردے والی جگہ کا خاص انتظام ڈاکٹر صاحب موصوف

نے کر لیا تھا۔ اس تقریر مین سورۂ اخلاص کی تفسیر کی گئی اور شرک و بدعت سے بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور شادی کی رسمی اور شرک و بدعت کی باتین جو خوشی یا غمی کیوقت عموماً عورتون سے سرزد ہوتی ہین اون سے بچنے کیطرف خاص طور پر وعظ کیا گیا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھیرہ مین اہلیہ **جناب ملک کرم الٰہی صاحب** امیدوار ضلعدار کی محنت اور کوشش اور دُعا کے نتیجہ مین مستورات کے درمیان سلسلہ احمدیہ کی محبت اور اخلاص ایک خاص رنگ پکڑے ہوئے ہے۔ سب عورتین نماز جمعہ کے واسطے مسجد معماران کے متصل حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے مکان پر جمع ہوتی ہین۔ جہان کہ پردے کا خاص انتظام کیا گیا ہے اور نیز انجمن مستورات بھی اس جگہ قائم ہوگئی ہے جس مین اہلیہ ملک صاحب موصوف نے ایک وعظ بھی کیا تھا جس کا خلاصہ اونہون نے چھاپنے کے واسطے مجھے دیا ہے اور انشاء اللہ بدر خواتین کے کالمون مین اسکو چھاپا جاوے گا۔ اہلیہ ملک صاحب موصوف ہمارے مکرم دوست ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی کی دختر ہین ملک صاحب نے اون کو بہت عمدہ تعلیم دلائی ہے اور سلسلہ حقہ کی کتب کا انہون نے خوب مطالعہ کیا ہے اور دین کی محبت مین وہ بالکل محو ہین۔ یہ نیک خاتون بھیرہ کی احمدیہ خاتونون کیواسطے ایک خاص نمونہ ہے اور مین امید کرتا ہون۔ کہ اوس کی توجہ محبت اور اتھک دُعا سے یہان عورتون کے درمیان بہت ہی اصلاح ہو جاوے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہی مبارک خاتون دراصل اپنے خاوند اور خسر اور اون کے تمام گھرانے کے واسطے سلسلہ احمدیہ مین شامل ہونے کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔ کہین مردون کے ذریعہ سے عورتین ہدایت پاتی ہین اور کہین عورتین مردون کے واسطے ہدایت کی محرک ہو جاتی ہین جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بھی میرے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت مین حاضر ہونے کے واسطے ان کے لئے بھی محرک اول اون کی نیک بیوی ہوئی تھی جس نے کہین اتفاق سے برکات الدعا پڑھی تھی اور وہ پھر ڈاکٹر صاحب کو دکھائی اور اون کو دعا کرانے کے لئے قادیان جانے کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ اون سب کو جزائے خیر دے۔

برکاتِ درود شریف

جمعہ کے روز محلہ مسجد معماران مین درود شریف کے برکات پر مَینے خطبہ پڑہا۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا۔ کہ درود شریف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایک دُعا ہے اور صلوٰۃ اور سلام سے یہ مراد ہے کہ آپ کے دین مین ترقی ہو اور آپ سے فیض حاصل کرنیوالی قوم بڑھے اور پھولے اور پھلے۔ قرآن شریف کی عزت دنیا مین قائم ہو۔ اور دین اسلام کا بول بالا ہو۔ درود شریف مین آل سے مراد صرف وہ لوگ نہین جو کہ حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد مین سے ہین بلکہ آل رسول سے مراد وہ تمام لوگ ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار اور آپ کے نور فیض سے منور ہو کر اسلام کے چمکتے ہوئے نمونے ہین۔ تمام اولیاء اللہ اور مجددداؤ ابدال اور قطب اور علماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل مین شامل ہین۔ درود شریف مین حضرت ابراہیم پر خدا تعالےٰ کی صلوٰۃ اور سلام کا جو ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جیسا کہ حضرت ابراہیم کی اولاد مین پہلے لوگ نبی اور پیغمبر۔ اور حکمار اور شہداء اور منعم علیہ ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ سے مخاطبہ مکالمہ حاصل کرنے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہے ہین ایسا ہی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت مین بھی ہون اور جیسا کہ پہلے آخری حالت خراب کیواسطے ان کے درمیان ایک مسیح پیدا ہوا تھا۔ ایسا ہی اون کے درمیان بھی ایک مسیح پیدا ہو۔ لکھا ہے۔ کہ جس دعا کے آگے پیچھے درود شریف پڑہا جاوے وہ دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اسکا سبب یہ ہے۔ کہ درود شریف خود ایک دعا ہے۔ جو ضرور قبول ہونے والی ہے کیونکہ خداوند کریم اور اس کے فرشتے بھی آنحضرت صلعم پر درود بھیجتے ہین۔ تو جس صورت مین دو دعائین آگے پیچھے قبول ہونے والی ہون گی اون کے درمیان کی دعا بھی انشاء اللہ قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی لیکن درود شریف کا پڑہنا صرف زبان سے نہین ہونا چاہیئے بلکہ سچے دل کے ساتھ اور اوس کا عمل مومن کو کمانا چاہیئے۔ درود شریف کا عمل کمانا اس طرح سے ہے۔ کہ جیسا کہ مونہہ سے اس دُعا کو مانگتا ہے ایسا ہی اپنی بدنی اور مالی کوششون کے ساتھ مومن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت اور ترقی مین دل و جان کے ساتھ ہر وقت کوشان رہے پہلے اپنی اصلاح کرے اور پھر ساتھ ہی دوسرون کی اصلاح کیطرف متوجہ ہو جائے اور مخلوق الٰہی کو دین محمدی پر قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اور دین محمدی کے واسطے اس قدر دردِ دل سے دعائین کرے کہ خدا تعالیٰ سے

پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد

کا آوازہ سن لے۔

انجمن احمدیہ ضلع شاہ پور

اس کے بعد مین جلد قادیان جانے کو طیار تھا کہ قادیان سے عرب صاحب عبد المحیی کے خط سے مجھے محسوس ہوا کہ لنگر کے واسطے کچھ چندہ کرنے کی ضرورت ہے اس واسطے مین نے بھیرہ مین احباب کے درمیان لنگر کے واسطے کچھ خاص وقتی چندہ کرنے کی تحریک کی اور اس کے ساتھ ہی دوستون کے مشورہ سے یہ مناسب سمجھا گیا کہ میانی اور سرگودہ مین بھی چند گھنٹون کے واسطے جانا چاہیے۔ ان مقامات مین جانے کی ضرورت اس واسطے بھی تھی۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے انجمن احمدیہ بھیرہ کو انجمن ضلع قرار دیا ہے اور اس کے ماتحت میانی اور سرگودہ مین شاخہائے انجمن کا قائم کرنا اور نیز ان مقامات مین مدرسہ کی عمارت کے واسطے چندہ کی تحریک کا کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ عاجز راقم بھمراہی **ملک کرم الٰہی صاحب** (جو کہ اس جگہ ایک پرجوش اور مخلص دوست ہین اور رات دن سلسلہ کی خدمات مین دل و جان سے مصروف رہتے ہین۔ اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا مین اون کو حسنات عطاء فرماوے اور جلد تر انہین کسی معزز عہدہ پر ممتاز فرماوے۔)

شام کی گاڑی مین روانہ ہو کر رات کو ہم میانی مین رہے۔ برادرم حکیم محمد جمیل صاحب اور ایک اور بزرگ دوست بھی میانی تک ہمارے ساتھ تھے اوس سے آگے سرگودہ کو مین اور ملک صاحب گئے چند گھنٹے سرگودہ مین قیام رہا۔ اور پھر رات کو واپس بھیرہ مین آگئے میانی مین جماعت کے آدمی بہت ہی تھوڑے ہین۔ ہم ہر پھار کس شیخ غلام رسول صاحب کے مکان پر ٹھہرے

آیۃ الکرسی

شیخ صاحب موصوف نے بہت محبت اور اخلاص کے ساتھ ہماری خاطر مدارات کی۔ قریب کے گاؤن سے مخدوم محمد صدیق صاحب اور

دو بھائی گھوگھیاٹ سے بھی تشریف لائے جن میں ایک صاحب نے نہائیت لطیف پیرایہ میں ایک نیوگ نامہ بھی لکھا ہے۔ میانی میں شاخ انجمن احمدیہ بھی بنائی گئی۔ جس کے پریزیڈنٹ شیخ غلام رسول صاحب اور سکرٹری مخدوم محمد صدیق صاحب مقرر ہوئے۔ اور حسب درخواست احباب عاجز نے ایک آئیت قرآن شریف کی پڑھی۔ جس کا نام آیۃ الکرسی ہے۔ اور اس کا ترجمہ اور تفسیر سنائی۔ جو اختصاراً انشاءاللہ لگے اخبار میں درج کی جائیگی۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت
وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مہدی آخرالزمان

شیخ صاحب موصوف اتمام البرہان کے صفحہ ۱۱ میں مصنف دعوۃ اللہ الرحمانی کی کاسہ لیسی فرماکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ "قادیانی صاحب نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت قرآن کریم کے الہامی ہونے کے ثبوت پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ الہام کو مرادف وحی قرار دے کر اپنے آپ کو الہام کی گوناں متعدد صورتوں کے ساتھ مورد وحی ہونا قرار دیا ہے اور آیات قرآنی کو اپنی نسبت منسوب کیا ہے۔"

شیخ صاحب نے اس اعتراض میں درحقیقت تین اعتراضات کو جمع کر دیا ہے:۔

(۱) الہام و وحی کو مترادف المعنی قرار دینا ناجائز ہے۔
(۲) وحی جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ اس لئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی شخص مورد وحی نہیں ہوسکتا۔
(۳) وحی یا الہام کے طور پر کسی شخص پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیات قرآنی نازل نہیں ہوسکتیں۔

اب شیخ صاحب نے اعتراضات تو پیش کردیئے مگر اپنے بیان کی تائید میں قرآن و حدیث سے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ نہ وحی والہام کی تعریف لکھی۔ البتہ علامہ شعرانی کی میزان کبرے کے حوالہ سے کشف والہام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں ایک معیار پیش کیا ہے اور وہ معیار یہ ہے:۔

"اہل کشف پر واجب کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے کشفی علم کو قبل از عمل کتاب و سنت کے مطابق کریں۔ اگر موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہو۔ تو عمل کے قابل ہے۔ ورنہ اس پر عمل کرنا حرام ہے۔"

معزز ناظرین وحی الہام کی بحث میں شیخ صاحب نے کشف کے متعلق یہ معیار پیش کیا ہے۔ اور اسی پر قناعت کی ہے۔ پس شیخ صاحب کے طرز عمل سے ثابت ہوگیا۔ کہ خود بدولت وحی و الہام و کشف ان تینوں چیزوں کو مترادف المعنی سمجھتے ہیں۔

اور ان سب کے لئے ایک ہی معیار یعنی مطابقت کتاب و سنت پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ کوئی وحی والہام وکشف جو کتاب و سنت کے مطابق نہ ہو۔ ہرگز ماننے اور عمل کرنے کے قابل نہیں۔ لہذا شیخ صاحب کے اعتراضات خود شیخ صاحب کی تحریر سے ہی مردود ثابت ہوگئے۔

مگر چونکہ شیخ صاحب نے اس بحث میں اپنی سخن فہمی و دقیقہ سنجی نازک خیالی۔ شیریں مقالی کے عجیب و غریب حیرت انگیز و ندرت خیز جوہر دکھلائے ہیں۔ اس لئے ہم معزز ناظرین سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اتمام البرہان کے اس مبحث کو ضرور ملاحظہ فرماکر شیخ صاحب کی قدردانی فرمائیں اور پیٹھ ٹھونک کر اُن کی ہمت بڑھائیں۔ کہ احمدیوں کو شکست دینے کے زعم میں انہوں نے حقائق و معارف کا وہ لازوال خزانہ جو اُن کے مرشدان باطنی کے مقدس سینوں میں مخفی و محفوظ چلا آتا تھا۔ کمال سیرچشمی و دریادلی کے ساتھ پبلک کے لئے وقف کر دیا۔ لیکن شائد نفاست طبع نکتہ رس ناظرین میں سے کوئی بزرگ اس سفارش کو قبول فرمانے سے پہلے اُن معارف وحقائق کا کوئی نمونہ ملاحظہ فرمانا چاہیں۔ تو شیخ صاحب علیہ الرحمتہ کے اُس گنج شائیگان سے چند جواہر الطبیعہ نمونہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں:۔

نمونہ اول۔ شیخ صاحب کا خیال - وحی شیطانی مطابق آیہ کریمہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم قیامت تک باقی رہینگی۔ مگر وحی ربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ختم ہوگئی۔ پس شیخ صاحب کے مسلک پر اولیاء الشیطین تو قیامت تک مورد وحی شیطانی ہوتے رہینگے۔ مگر اولیاء الرحمن مورد وحی ربانی ہو نہیں سکتے۔

ہمارا استفسار - حضرت شیخ صاحب! یہ تو فرمائیے کہ وحی شیطانی کے قیامت تک قائم رہنے اور وحی ربانی کے موقوف ہو جانے کی وجہ کیا ہے۔ کیا توبہ توبہ خدا کو اپنی عاجز مخلوق کا گمراہی میں ڈالنا خود پسند آگیا ہے۔ وحی رسالت کے منقطع ہوجانے کے لئے تو بیشک یہ وجہ موجود ہے۔ کہ تکمیل شریعت کے بعد عقلاً اُس کی ضرورت نہیں رہی۔ مگر اسرار شریعت سمجھنے کیلئے وحی ولائیت کس بنا پر منقطع مانی جائے۔ کیا اس کے لئے کوئی عقلی یا نقلی دلیل آپ کے پاس ہے۔ نہیں تو جب باوجود دائمی ضرورت وحی ولائیت کے خداوند تعالیٰ نے وحی ولائیت کے سلسلہ کو منقطع فرمایا۔ اور وحی شیطانی کے سلسلہ کو منقطع نہ فرمایا۔ تو اس سے بجز اس کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ معاذاللہ اب خدا کو اپنی مخلوق کا گمراہ کرنا خود پسند آگیا ہے۔

نمونہ دوم - شیخ صاحب میزان کبرے کے حوالہ سے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ غیر معصوم کا کشف سوائے حضرت ابوبکر صدیق کبھی قطعی نہیں ہوتا۔ اور صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ غیر معصوم کا کشف والہام کبھی قطعی

ولقین کا افادہ نہیں دے سکتا۔"

پھر اُس کی تردید اسی صفحہ ۱۲ میں شیخ صاحب اپنے ہی قلم مبارک سے اس طرح فرماتے ہیں:-

"اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کے قول سے صریح ظاہر ہے۔ کہ علماء شریعت کا پلہ صوفیہ کے پلہ سے ہمیشہ غالب رہا۔ اور اُن کی نظر صوفیہ کی نظر سے ہمیشہ بلند رہی۔ کیونکہ علوم الہامی کا علوم ظاہری شریعت سے اس طرح پر موافق رہنا کہ کسی چھوٹے اور ادنیٰ امر میں بھی مخالف نہ ہو۔ یہ فقط اُنہیں افراد کے علوم میں ہے۔ جو کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام صدیقیت سے مشرف ہوئے۔ اور صدیقیت کے مقام سے ہر مقام تحتانی میں ایک قسم کا سکر متحقق ہے۔ جس میں خطا کا آنا بالکل بجا ہے۔ اور جب تک کہ شریعت منقولہ کے مطابق نہ ہو۔ غیر صدیق کا الہام کبھی مقطوع الافادہ نہیں ہو سکتا۔"

معزز ناظرین! شیخ صاحب اپنے پہلے قول میں حضرت ابوبکر صدیق کے سوائے کسی اور شخص کے کشف یا الہام کو قطعی قرار نہیں دیتے اور دوسرے قول میں جو امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ ان تمام افراد اُمت کے کشف والہام کو جو کشف کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں۔ قطعی قرار دیتے ہیں۔ اور اس صریح اور بیّن تناقض کی جو ایک ہی جگہ ان کی تحریر میں موجود ہے۔ کچھ بھی خبر نہیں رکھتے۔ اور باایں ہمہ لطف یہ کہ اپنی کتاب کو لاجواب سمجھتے ہیں۔ شرم! شرم!! شرم!!!

ساتھ ہی شیخ صاحب اس بات پر بھی غور نہیں فرماتے کہ چودھویں صدی کا مجدد جب کثرت مکالمات ومخاطبات کی وجہ سے مجازاً نبی کا خطاب بارگاہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پاچکا ہے اور نبی کا مرتبہ صدیق سے افضل ہوتا ہے۔ تو پھر اس صدی کے مجدد کے الہامات قطعی کیوں نہیں۔

نمونہ سوم۔ شیخ صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب آیہ کریمہ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ** کا مصداق کیونکر ہوسکتے ہیں۔ اس اعتراض کی تائید میں شیخ صاحب نے شیخ چلی کی طرح بہت سے خیالی پلاؤ پکائے ہیں۔ مگر اُن سب کی تردید میں صرف ایک مختصر جواب مندرجہ ذیل کافی ہے:-

جواب۔ جس طرح آپ کے خیالی مہدی اس آیہ کریمہ کے مصداق ہوسکتے ہیں۔ اُسی طرح حضرت مرزا صاحب ہوسکتے ہیں **فما ھو جوابکم فھو جوابنا۔**

نمونہ چہارم۔ شیخ صاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر یہ مان لیا جائے کہ قادیانی پر یہ آئتیں (ھو الذی ارسل رسولہ وغیرہ) اب اُتری ہیں۔ تو ظاہر انکار آیات بیّنات قرآنی ثابت ہوتا ہے۔ جو صریح کفر ہے اور نیز قادیانی صاحب کا سرقہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ اُس کا خدا بھی خود مرتکب اس سرقہ کا ثابت ہوتا ہے۔ کیا اس معنی کے اور الفاظ یاد نہ تھے۔ جو کتاب رسول اللہ صلعم سے سرقہ کرنا پڑا۔ اور بلزوم سرقہ الفاظ وعبارت فرقان مجید کے ثابت ہوئے۔ کیا کوئی اور زبان نہیں آتی تھی۔ تم پر تو زبان پنجابی میں ضرور ہی اتارنا تھا۔ کہ کچھ قرین قیاس بھی ہوتا۔ کیونکہ سابق انبیاء بھی اپنے ملک اور اُسی قوم کی زبان میں مشرف بہ ارشادات ہوئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے **ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ** الآیۃ۔ قادیانی صاحب کا خدا اس جگہ چوک گیا۔ ورنہ ایسی فاش غلطی نہ ہوتی۔"

جواب۔ کتاب مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی مطبوعہ مطبوعہ مطبع جیون پرکاش کے صفحہ ۱۳۶ میں لکھا ہے "سب سے چھوٹے فرزند حضرت مجدد الف ثانی کے حضرت شاہ محمد یحییٰ ہیں۔ ان کی ولادت باسعادت ۱۰۲۴ھ میں ہوئی اور وفات ۱۰۹۶ھ میں۔ ان کے تولد سے پہلے حضرت مجدد الف ثانی کو الہام ہوا تھا۔ **انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ**۔ اور اسی رعائت سے اُس کا نام محمد یحییٰ رکھا۔

ناظرین! یہ الہام حضرت مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا قرانی آئت ہے۔ جو پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۱۳ میں اس طرح آئی ہے "**یٰزکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ**"۔ اے ذکریا۔ ہم تجھے خوشی سناتے ہیں۔ ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے۔

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کو میرٹھی شیخ صاحب نے امام ربانی مانا ہے۔ اور اتمام البرہان کے صفحہ ۱۲ میں اُن کے قول سے استدلال کیا ہے پس اگر کوئی معترض شیخ صاحب کے مسلم امام ربانی کے مقابلہ میں اعتراض کی وہی عبارت لفظ قادیانی کے بجائے مجدد الف ثانی لکھ کر پیش کرے۔ تو شیخ صاحب اُس کا کیا جواب دیں گے۔ جو کچھ جواب اس اعتراض کا شیخ صاحب تجویز فرمائیں۔ وہی حضرت مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے بھی قبول فرمائیں۔

علاوہ بریں ٹھنڈے دل سے ذرا اس بات پر بھی غور کرلیں کہ حسب اعتقاد جناب جب حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی آسمان سے نازل ہونگے۔ تو اُن پر وحی کس زبان میں نازل ہوگی۔ اگر کہا جائے کہ عبرانی زبان میں جو اُن کی مادری اور قومی زبان تھی۔ تو ظاہر ہے کہ عبرانی ایک مردہ زبان ہے۔ اُس میں وحی کا نزول اس غرض سے فضول ہے۔ اور اگر کہو کہ عربی زبان میں وحی نازل ہوگی تو کہو **ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ** کا کیا جواب۔ یاد رکھئے ہم اس بات کو تو مانتے ہیں۔ کہ جو رسول آیا۔ اُس نے رسالت کو اپنی قومی زبان میں ادا کیا۔ مگر اس بات کو ہم نہیں مانتے۔ کہ وحی کا نزول رسول کی قومی زبان کے علاوہ کسی قومی زبان میں ممنوع ہے۔ کیونکہ نہ ایسا کوئی الٰہی وعدہ ہے۔ نہ اس سے کوئی خداوند پاک کی شان میں کوئی عیب لگتا ہے پس **ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر** کے مطابق رسول کی قومی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں وحی کا نزول بلاشبہ جائز ہے۔

نمونہ پنجم۔ شیخ صاحب صفحہ ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"علاوہ ازیں اس پر اور بھی یہ طرّہ بوجہی ظاہر ہوا ہے۔ کہ جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۰ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ **اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک ترجمہ**۔ اے قادیانی جو تو چاہے سو کر۔ بیشک ہم نے تجھے بخش دیا۔ ناظرین غور فرمائیں۔ کیوں نہ سادہ لوح اس طرف راغب ہوں مفت اور بے مشقّت کی دولت بٹ رہی ہے۔ الیٰ قولہ پس شراب خوری وحرام کاری وخنزیر خواری کی کچھ روک ٹوک نہیں رہی۔ جو چاہیں کریں اور گویا مثل بیان نصاریٰ کہ عیسیٰ مسیح صلیب پاکر تمام مخلوق کے گناہوں کا کفارہ ہوئے۔ اس لئے اُن کو آزادی حاصل ہوگئی۔ ایسے ہی گویا معتقدان مسیح قادیانی صاحب کے گھر تو عید ہوگئی۔ اور جو چاہیں کریں۔"

جواب۔ تعصب انسان کو اندھا بنادیتا ہے۔ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ شیخ کوفی کو براہین احمدیہ میں الہام **اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک** تو نظر پڑ گیا۔ مگر اسی الہام کے نیچے جو تشریح براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی ہے اور جس سے شیخ صاحب کے تمام اوہام کا ازالہ کامل طور پر

ہوتا ہے۔ وہ انہیں نظر نہ آئی۔ لہٰذا ہم اس تشریح کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ انصاف پسند ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کورانہ تقلید اور سفیہانہ وخائنانہ نکتہ چینیوں میں کس حد کمال کو پہنچ گئے ہیں۔ اور وہ تشریح معہ ترجمہ الہام یہ ہے:۔

"جو کچھ تو چاہے کر کہ میں نے تجھے بخشا۔ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے۔ جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔ اس آخری فقرہ کا یہ مطلب نہیں کہ منہیات شرعیہ تجھے حلال ہیں۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تیری نظر میں منہیات مکروہ کئے گئے ہیں۔ اور اعمال صالحہ کی محبت تیری فطرت میں ڈالی گئی ہے۔ گویا جو خدا کی مرضی ہے۔ وہ بندے کی مرضی بنائی گئی ہے اور سب ایمانیات اس کی نظر میں بطور فطرتی تقاضا کے محبوب کی گئی ہیں"

ہمارے نزدیک یہ حرکت ناشائستہ کہ کسی کلام کا مطلب دیدہ و دانستہ متکلم کے مقصود کے خلاف فرض کر لیا جائے اور اس غرض کی بنا پر متکلم کو اعتراض کا نشانہ بنایا جائے سخت بددیانتی وحماقت بلکہ خباثت میں داخل ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ اکثر مخالفین سلسلہ احمدیہ اسے بھی شیر مادر سمجھتے ہیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

"مجاھدہ"

پیاری بہنو! میں معافی مانگتی ہوں کہ (بوجہ چند در چند مصائب کے جو زمانہ کی گردش سے مجھ پر عائد ہوئیں میں آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل نہیں کر سکی۔ پہلے تو سب بہنیں میرے لئے استقامت کی دعا مانگیں۔ کہ میں بذریعہ مضامین آپ کی کچھ خدمت کر سکوں۔ آج کچھ پریشان خیالات لکھتی ہوں۔ اگرچہ کئی سہو ہیں۔ مگر آپ کی اسلامی عادت سے امید کہ معاف فرمائی جاؤں گی۔

آج میں حقوق نسوان ایک کتاب دیکھ رہی تھی اور پھر ایک مضمون زبردست حمائیت مستورات میں دیکھا۔ جو نہائیت پسندیدہ ہوا۔ یکدم میری نظر ایک مضمون پر جا پڑی۔ کہ ایک لڑکی طالب علم سے دریافت کیا گیا کہ اپنی دانست میں تم مردوں کو کیا سمجھتی ہو۔ تو اس نے بڑے غور و تأمل سے جواب لکھا "اگر میرے اختیار ہوتا۔ تو سارے جہان کی لڑکیوں کو تو لڑکے بناتی۔ اور سارے جہان کے لڑکے اُن کے کھیلنے کی گڑیاں"! خوب اور بہت خوب لکھا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خیالات انگریزیت میں محو ہونے کے واسطے ہیں۔ اسلام میں اگرچہ عورتوں کو بہت سے حقوق کی وارث کیا گیا ہے۔ مگر ایسی آزادی تو جائز نہیں رکھی۔ اس لئے کہ عورتیں مجاہدہ کی عادات سیکھیں۔ اور یہی اُن کی نجات کا باعث اور اعلیٰ وصف مانا گیا ہے۔ عورتوں کو خدا نے اپنی خاص ذات سے بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً اپنی خاص رحمانیت سے ان کو رحمدلی (جو خاص ہمارا حصہ ہے) بخشی۔ اپنی پاک بے لوث ذات سے پاکدامنی عطا کی (اور یہی عصمت وعفت ہی ایک ایسا جوہر ہے۔ جس سے ہمیں ہمچو من دیگرے نیست) میں مسرور رکھا ہوا ہے۔ اپنے بے مانند جمال سے ہمیں جمال عطا فرمایا الحمد للہ تعالیٰ۔

مجاہدہ کا نام ثابت قدمی استقلال سے بھی نہائیت اعلیٰ درجہ ہے۔ مردوں کا مجاہدہ تو کبھی کئی برس تک سخت مشقتیں اور مصائب اٹھا کر کہیں پورا ہوتا ہے وہ بھی کچھ قسمت سے حاصل ہو گیا تو بہتر ورنہ دیوانہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمیں ہر وقت مجاہدہ سے سابقہ پڑا رہتا ہے۔ جو مصائب جو سختیاں ہم پر آتی ہیں اگر ہماری نیت محض للہ ہو۔ اور بقول حضرت اقدس سلمہ اللہ تعالیٰ ہر ایک قول وفعل میں اپنے مولا کریم کی جانب ہی تبتل ہو۔ تو بخدا ہمیں ولیوں کا مرتبہ مل جائے۔ دیکھو! حضرت نبی کریم صلعم (فداہ ابی وامی) کی بیٹی اور وہ بیٹی جو سب جہان سے پیاری اور جسے زندگی میں ہی جنت میں سردار نسواں کا خطاب اللہ تعالیٰ سے ملا۔ اور جو پاک تن میں سے تھی۔ اگر اُن کے حالات پڑھو۔ تو معلوم ہو کہ مجاہدہ کسے کہتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت نبی کریم صلعم کے پاس مال غنیمت ایک لونڈی آئی۔ حضور علیہ السلام کے گھر میں حضرت خاتون جنت تشریف لائیں۔ کہ ابا جان سے یہ خادمہ مانگوں۔ نبی کریم صلعم تو گھر میں نہ تھے۔ جب آئے تو حضرت صدیقہ علیہا السلام نے بتایا۔ کہ بتول علیہا السلام آئی تھیں۔ فرماتی تھیں۔ کہ لونڈی خدمت کے لئے مجھے عطا ہو جاوے۔ نبی کریم خود خاتون جنت کے گھر تشریف لے گئے۔ فرمایا۔ کہ فاطمہ! مت گمان کر۔ کہ میرا باپ پیغمبر ہے مجھے کوئی ضرورت عبادات کی نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے اپنے کام کاج کر اور عبادات میں و مجاہدات میں نہائیت محنت کر۔ اور ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ والحمد للہ پڑھ۔ کہ تو جنت عورتوں کی سردار ہو گی۔ پھر دیکھو! حضرت رابعہ بصری کی نسبت لکھا ہے۔ کہ رابعہ ایک یتیم بچی تھی۔ کہ ایک سوداگر گھر لے گیا۔ دن کو تو اس کے گھر کے کام کاج کرتی بچوں کو کھلاتی تھی مگر جب رات کو وہ سو جاتے تھے۔ تو وضو کر کے تمام رات اپنے مولا کریم کی عبادت میں بسر کرتی ایک رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے نماز میں دعا مانگ رہی تھیں۔ کہ اے میرے مولا کریم۔ اب اتنی مشقت میرا عاجز اور کمزور دل نہیں جھیل سکتا۔ اگر مجھ سے یہ دُنیا کے کام چھڑا لے۔ تو سارا دن تیری یاد میں گزاروں۔ (دیکھو! خدا تعالیٰ سمیع وبصیر نے کسقدر جلد دعا سن لی) سوداگر سُن رہا تھا۔ اپنی بیوی سے کہا کہ یہ لڑکی تو کوئی خدا رسیدہ بزرگ خاتون ہے صبح اس ولیہ کو ہرگز کوئی کام نہ بتانا۔ صبح جب حسب معمول رابعہ اُٹھ کر جھاڑو دینے لگی۔ تو سوداگر کی بی بی نے کہا۔ کہ توبہ اے بزرگ پاکدامن بی بی! ہمیں معاف کر۔ تیرا رُتبہ ہم نے نہیں جانا تھا۔ لو وہ حجرہ صرف تیرے واسطے ہے اس میں رہ ہم کھانا وہاں ہی پہنچا دینگے۔ اپنے خدا کی یاد کیا کر! دیکھو! حضرت مریم صدیقہ۔ حضرت آسیہ فرعون کی بیوی وغیرہ نے اپنے مجاہدات کے بدلے کتنا رتبہ پایا۔ آہ افسوس! ایک ہم ہیں کہ سسرال کی سختی۔ بچوں کی مصائب۔ دُنیا کے مختلف افکار سے۔ کسی غم کے حادثے سے۔ خاوند کی بے مہری سے۔ اپنی خاطر و مدارات میں ذرا بھر فرق آجانے سے کس قدر بددل ہو جاتی ہیں۔ میری بہنو! یہ بھی نبوت والا زمانہ ہے۔ تم استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ آؤ مل جل کر سختیاں دین کے واسطے جھیلیں۔ اگر تم کسی دشمن احمدؑ کے گھر گئی ہو۔ تو اپنے دین کے لئے ثابت قدم مستقل مزاج رہو۔ ان کی گالیاں کھاؤ۔ مگر بددل مت ہو۔ تا تم مریم صدیقہ اور خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی پاک مجلس میں بیٹھنے کے لائق ہو۔ کوئی ہزار کوسے۔ مگر تم ایک حرف شکائیت زبان پر نہ لاؤ۔ ہمت کرو۔ اور اس زمانہ میں اگلوں کے لئے نمونہ قائم کرو۔ سب مصائب صبر سے برداشت کرو۔ اور صبر سے ہی تمہیں وہ وہ نعمتیں ملینگی جن کی تمہیں آرزو ہو گی اور تمہیں دین و دُنیا میں راحت دہ ہونگی۔ والسلام خیر الختام خدا ایسا ہی کرے۔

(باقی انشاء اللہ پھر کبھی)

رقیہ بنیاز احمدی خاتون
از گولیکی ضلع گجرات۔ پنجاب

۱۳۔۸۔۳۰
۹ بجے رات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

نظم

(از خاکسار عبدالخالق احمدی سوداگر مظفر نگر)

ترا جلوہ نمایاں ہر جگہ خلاق جہاں دیکھا
تجھے دیکھا جہاں دیکھا نہاں دیکھا عیاں دیکھا

ترے فضل وکرم سے مہدی آخر زماں دیکھا
گلستان محمدؐ کا اُسی کو باغباں دیکھا

میں قرباں تجھ پہ اے مہدی مسیح تو مجھ پہ آپ لئے
ہمہ اوصاف میں یکتا تجھے جانِ جہاں دیکھا

تو ہی اسلام کا ہمدرد اور غمخوار امت ہے
سوا ماں باپ سے تجھکو شفیق ومہرباں دیکھا

سراپا نورِ حق اور رحمتِ عالم تجھے پایا
تیری ذاتِ مقدس کو انہیں یکساں دیکھا

ملائک تیرے در پر رات دن کرتے ہیں دربانی
سلامی کے لئے حاضر گروہ قدسیاں دیکھا

ترے احباب کو خوش وقت پایا تجھکو خوش خرم
شکست ویاس وحرماں کو نصیب دشمناں دیکھا

خبر تھی جن کی آمد کی تو وہ موعود عیسیٰ ہے
بخاری میں ترا حلیہ ملا کر ہم نے ہاں دیکھا

بجایا تونے ڈنکا دین احمدؐ کا زمانے میں
کیا پامال جس جا کفر کا نام ونشاں دیکھا

ہزاروں دشمن اسلام کو دم میں کیا غارت
جری تجھ سا نظر آیا نہ تجھسا پہلواں دیکھا

کہاں آتھم کہاں ڈوئی کہاں لیکھو بتاؤ تو
ہوئے فی النار کیونکر آپ نے اے مہرباں دیکھا

ہوا ارضِ مقدس قادیاں اُس فخر عیسیٰ سے
زمینِ ہند کی قسمت کو تو نے آسماں دیکھا

حیاتِ ابن مریم پر مرے جاتے ہو کیوں لوگو!
اُسے کس بات میں بڑھکر غلام احمدؐ سے ہاں دیکھا

کہاں مریم کا بیٹا اور کہاں احمدؐ کا شہزادہ
کرو انصاف گر ہے ناصرہ اور قادیاں دیکھا

نشاں سب ہوگئے پورے جو تھے مہدی کی آمد کے
مگر پھر بھی نہ تم نے حیف۔ قوم منکراں دیکھا

وفات حضرتِ عیسیٰ میں کیا شک رہ گیا باقی
نشاں جب اُس کی تربت کا محلہ خانیار دیکھا

عبث تم منتظر عیسیٰ کے ہو جب آجتک کوئی
نہ آیا آسماں سے اور نہ جاتا آسماں دیکھا

بیاں کیا ہو جو اس فرطِ خوشی سے حال تھا میرا
کہ میں نے قادیاں بھائی اکبر شاہ خاں دیکھا

خدایا شکر ہے تیرا کہ عاجز عبدالخالق نے
تیرے فضل وکرم سے مہدی آخر زماں دیکھا

ہمیں کیسی تعلیم مفید ہو سکتی ہے؟

شب تاریک وبیم موج وگردابے چنیں ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

یہ شعر کیسا لطیف ہے۔ کیسے دردناک رنگ میں حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ جب کبھی اسے پڑھتی ہوں۔ اپنے ہی حسب حال سمجھتی ہوں۔ یہ جو چار دانگ عالم میں تعلیم نسواں تعلیم نسواں کا شور مچ رہا ہے۔ مگر کوئی خدا کا بندہ یہ نہیں بتاتا کہ آیا کس قسم کی تعلیم عورتوں کو دینی چاہیئے اور مذاہب مثلاً عیسائی۔ آریہ۔ بنگالی وغیرہ تو کہیں رہے دگو انہوں نے بھی فی الحال خاطر خواہ کوئی تعلیم حاصل نہیں کی سوائے چند ایک نے بی اے کی ڈگری حاصل کرلی) مگر میں اپنے ہی اسلامی بھائیوں سے مخاطب ہوتی ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے جو اسقدر اور اتنی مدت سے شور مچایا ہوا ہے۔ کہ تعلیم نسواں ضروری ہے۔ تو آپ نے مستورات کی کونسی مفید تعلیم شروع کی۔ ہماری سب سے اعلیٰ قومی دعوے کرنے والی اور تعلیم نسواں کی حامی پارٹی علیگڈھ ہی نے کچھ تعلیم مستورات دینی شروع کی۔ مگر افسوس کہ غیر قوموں کی نقل اور انکی ریس کرکے جیسے اپنی مٹی خراب کی ایسے ہی اپنی مستورات کو اسلامی شعائر چھڑا کر تباہ کیا۔ مثلاً نماز روزہ سے بے پروائی۔ قرآن کریم۔ حدیث شریف مسائل علمیہ دینی محبت سے قطعی جواب دلوایا۔ پردہ کے مسائل میں اسقدر ملاوٹ کی۔ کہ انگلش لیڈیوں کی طرح ہندوستانی اور خاص کر اسلامی بہنوں نے اپنی تصاویر اخبارات میں چھپوادیں۔ اور پورے طور پر یورپین اتباع۔ کا مصداق بن گئیں حیف!

صد حیف!! اے بڑے بڑے القابوں والے مولویو! اور عالم ہونے اور مصلح قوم ہونے کا دعوےٰ کرنیوالو! ذرا اپنے گریبانوں میں مُنہ ڈال کر دیکھو تو سہی کہ کیا کررہے ہو۔ ادھر تو خدا کے پاک کلام فرقان حمید کی صریح مخالفت کررہے ہو۔ ادھر تمہیں دعوےٰ ہے کہ ہم سنت نبی کریم سے باہر نہیں۔ میں اپنے احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں۔ کہ خیر ابھی تک تو آپ لوگ کسی شمار وقطار میں نہیں مگر آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مفید زندگی سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور جو کچھ کروگے جیسا اب مفید ثابت ہوگا۔ پھر ایسا کبھی نہیں ہونے کا مطلب یہ کہ اپنی بہو بیٹیوں کو دینی اسلامی علم درست کوشش کرکے پڑھاؤ۔ اور نہیں تو وہ قرآن حمید کے مطالب سمجھ لیں۔ نماز پڑھ لیں۔ اپنی اولاد کو ہوش میں آتے ہی نیک تعلیم دے سکیں۔ بس فی الحال تو ہمارے مقصد میں ہی زیادہ تعلیم مفید نہیں۔ ہم نے زیادہ تعلیم یافتہ ہوکر کرنا ہی کیا ہے۔ یہی کہ زیادہ مصیبت ہوگی اور کیا یعنی اگر ہم اپنا بھلا بُرا جاننے لگ گئیں۔ تو پھر مردوں کی زندگی بھی عذاب جان ہوجاوے گی۔ اب یہ تو شکر ہے کہ صبر کا سبق عمدہ پڑھا ہوا ہے۔ وہ روز ازل کا جس کی قسمت میں کسی کی تابع رہنا اور سخت مشکل کام۔ خانہ داری کے فرائض۔ اولاد کی مصیبت لکھی ہوئی ہے۔ ان سے تو ہرگز نجات نہیں ہونے کی۔ اگر ہم علیگڈھ کالج کیا ولایت پڑھنے جاویں۔ مگر کیا اچھا ہو۔ اگر پہلے والدین دینی علم سکھاویں۔ اصل میں ہمیں اب ان کتابوں کی سخت ضرورت ہے!

قرآن مجید کے عمدہ ترجمہ کی۔ کتب حدیث بخاری، مسلم وغیرہ کے آسان مسائل اردو میں لکھے ہوں۔ طب کی ایک جامع کتاب جس میں بچوں کے امراض کے آسان آسان نسخے۔ عورتوں کی امراض کے آسان آسان مگر مختصر نسخے درج ہوں۔ مگر افسوس کہ کون ادھر توجہ کرے۔ حالانکہ سامان سارا جمع ہے۔ یعنی مسائل ہمارے پاس امام الزمان کے ہوتے کچھ مشکل نہیں۔ اگر کوئی مفید نسواں جمع کردے اور طب کے نسخے مولانا حکیم الامت کے ہوتے یا بہت سے ڈاکٹر ہمارے سلسلہ میں ہیں انکے ہوتے اگر کوئی حوصلہ سے کام لے تو ہرگز کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر کاش! ادھر کسی کو توجہ ہو۔ ہمارے شیخ صاحب مکرم ایڈیٹر الحکم نے کئی ایک رسالے (جن کا سلسلہ بھی انہوں نے سلک مروارید سے شروع کیا تھا) لکھنے کا وعدہ کیا تھا

مگر ہماری قسمت کہ سلسلہ شروع کر کے بس کر دی
اور ہماری بہن الہیہ کرم الٰہی صاحب فرماتی ہیں۔ کہ
آؤ۔ احمدی مستورات کا جلسہ کریں امداد دینے کے
تحریک ایک دفعہ الحکم میں کی ہی تھی جن کا جواب مجھ سے
چاہا۔ مگر کچھ تو میں اپنے مصائب میں پھنسی رہی اور کچھ خیال
ہی کرنا جنون اور محال وکونی دیتا تھا۔ خدا اپنے ہی تدبیر کھا۔ اب
دیکھو۔ کہ بہنوں سے بدخواتین کا کالم کھولا گیا۔ یکس کی ہیں
پاکس خدا ترس دہائی سے ہی مضمون لکھا ہو۔ محترمہ مخدومہ
اہلیہ صاحبہ مولانا مولوی نور الدین صاحب نے ایک دفعہ ایک
مضمون شروع کر کے چھوڑ دیا گویا اسے پورا ہی نہ کیا۔ بہت
منشی غلام محمد صاحب پٹواری نے کچھ لکھنا شروع کیا تھا
اب وہ بھی ایسی کہیں گم ہو گئیں۔ کہ پردہ نشین کے شوق
میں تدبیر کو بھلا دیا۔ اور مسز عبد الغنی کنجاہی نے ایک تحریر
لکھ ہی اور بس۔ خدا بھلا کرے ہماری بہن اہلیہ بابک
کرم الٰہی صاحب کا جنہیں خدا نے کچھ مادہ فلاح مستورات
عطا کیا ہے۔ جب کبھی خانہ بدارت کے بکھیڑوں اور
بال بچہ کے جھمیلوں سے فراغت ملتی ہے تو کچھ لکھ
دیتی ہیں کاش! کہ ہمارے بھائی ہماری ضروریات کی کتابیں
تو مہیا کریں۔ ورنہ ہم ہیں اور آپ [illegible] کے مصائب ہیں
ہیں۔ اور ایک ہی [illegible] سبق پڑھ لیں گے اور اس
شعر پڑھ پڑھ کر جیئیں گے۔ ع

[illegible]
[illegible]
بس یہ ہمارے حسب حال ہی کہا گیا تھا۔ فقط
احمدی خاتون [illegible] کی ضلع گجرات

انعام عبد الغنی صاحب احمدی افسر توشہ خانہ ریاست پٹیالہ کو گورنمنٹ کی طرف سے بصلہ عمدہ خدمت در ایام سفر امیر صاحب ایک لنگی اور ایک سند خاص عطا ہوئی ہے۔

انتخاب الاخبار

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن دیوبند کے متصل ایک مسافر گاڑی پٹڑی سے گر پڑی۔ کوئی مسافر زخمی نہیں ہوا۔

کلکتہ کے فنڈ امداد قحط زدگان کے لئے حضور [illegible] صاحبہ مدینہ منورہ کے بارہ ہزار روپیہ عطا فرمائے گئے ہیں۔

[illegible] ہندوستان میں طاعون سے کل ۳۳ ہزار ۹۰۹ کیس اور ۲۱۹ فوتیاں وقوع میں آئیں۔

جرمنی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ایران میں اپنی تجارت کو خوب ترقی دے [illegible]

لغہ اور ریلوے [illegible]

ضرورت سمجھے جرمنی کے روپیہ سے یہ ریلوے مکمل کی جاوے گی۔

ترکی پارلیمنٹ [illegible]

[illegible] ترکی فوج [illegible]

ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ جاپان میں مالی مشکلات [illegible]

بدن بڑھ رہی ہیں۔ [illegible] کئی بینک بند ہو گئے۔

جاپانی جہاز [illegible] سے قتل

[illegible]

برلن سے خبر آئی ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے [illegible]

میں ریل بنانا منظور کر لیا ہے۔ [illegible] لاکھ پونڈ

واپسی حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت واپس دارالامان میں پہنچ گئے ہیں۔

شیلڈ خوشی کی بات ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی فٹ بال ٹیم نے امرتسر کے ٹورنامنٹ میں تمام مرتکل [illegible] شیلڈ [illegible] کے سپرنٹنڈنٹ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کی [illegible] محنت کا نتیجہ ہے۔ فٹ بال ٹیم کے طلباء مفصلہ ذیل ہیں۔ گوہر دین کپتان۔ خواجہ عبد الرحمن۔ غلام حسین۔ عبد الغنی۔ فضل دین۔ عبد الرحمن امرتسری۔ محمد حسین۔ منظور علی شاکر۔ محمد اسمٰعیل صاحب۔ سید حبیب اللہ شاہ۔ عبد الصمد بٹ۔ ٹیم کے ہر ایک ممبر کو ایک ایک تمغہ انعام دیا گیا ہے۔

کلکتہ میں حال کے جلسہ امداد قحط زدگان کے موقعہ پر چار لاکھ ہزار روپیہ عام چندوں سے جمع ہوا ہے۔

مسٹر پائل صاحب گورنمنٹ پلیڈر حال سے مقدمات بلوہ کی پیروی کے لئے تناولی کو روانہ ہونے والے ہیں۔ بحکم گورنمنٹ ضلع تناولی میں تعذیری پولیس کا خرچ چار ہزار روپیہ [illegible] اسوار [illegible] کا بوجھ [illegible] جاویگا۔

رنگون کی خبر کہ جنوبی یا شمالی سکشان کے مقام باگماٹی میں سخت واردات آتشزدگی سے عظیم نقصان ہوا۔

[illegible] آگ لگی اور [illegible] مکانات تباہ ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ قریب [illegible] لاکھ کے کیا جاتا ہے۔

[illegible] مختصر [illegible] شمالی [illegible] کل موت

[illegible]

[illegible] طاعون کا [illegible]

[illegible] فوتیاں [illegible] طاعون سے ہوتی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بالی کو

[illegible] گیا اور چاہا کہ

[illegible]

[illegible] گذشتہ

[illegible] سننے میں آیا ہے کہ

[illegible] کی وقت

[illegible] سے پوچھا

[illegible] جواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے ایک [illegible] او

[illegible] چلا گیا۔ سو [illegible]

[illegible] تمام

[illegible] عورت کو آواز

[illegible] دیکھتا ہے کہ

عورت مقتول [illegible] لڑکیوں [illegible] کے ذبح ہوئی

پڑی ہے۔ اس کی آنکھوں سے خون اتر آیا اور تھانہ

میں رپورٹ لکھوانے چلا گیا۔ مہاجن کے گھر سے

پانچسو روپے کا مال اسباب بھی غائب ہو گیا ہے۔

پولیس تحقیقات کر رہی ہے اور امید واثق ہے کہ ملزم اپنے

کئے کی سزا پائیگا۔ آجکل ایسا زمانہ آرہا ہے کہ کوئی شخص

کسی دوسرے پر اعتبار نہیں کر سکتا خوش قسمتی کی بات ہے

کہ مہاجن مکان پر موجود نہ تھا ورنہ وہ بھی ذبح کیا جاتا۔

رسید زر

[illegible] ۱۹۰۸ء

[illegible]

۴ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۰۱۹ ۔ محمد اکرام خان صاحب

۱۲۹۱ ۔ فیض الدین احمد صاحب

۵ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۱۳۳ ۔ مولوی محمد علی صاحب

۱۴۹۴ ۔ غلام احمد صاحب

۷۰۹ ۔ میان عبد الله صاحب

۹۱۴ ۔ بابو نور الدین صاحب

۶ فروری ۱۹۰۸ء

۴۲۰ ۔ مرزا سلطان احمد صاحب

۱۷۷۸ ۔ خیر الدین صاحب

۱۱ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۴۳۰ ۔ مولوی محمد اسمعیل صاحب

۳۱۴ ۔ ڈاکٹر کرم الہی صاحب

۱۵۶۷ ۔ فضل رحمان صاحب

۱۲ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

عبد الرشید صاحب

۔ الله [illegible] صاحب

۔ عبد الله [illegible] صاحب

بہادر علی صاحب

شیخ کرم [illegible] صاحب

غلام دستگیر صاحب

آرائیں عبد الغفار صاحب

غلام محمد صاحب

شیخ الله دین صاحب

رئیس الدین صاحب

[illegible] شاہ صاحب

۱۲ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۱۸ ۔ چودھری غلام محی الدین صاحب

۱۳۹۱ ۔ جعفر خان صاحب

۱۰۹۵ ۔ منشی ودیا بخش صاحب

۲۳۳ ۔ غلام محی الدین صاحب

۱۲۲۸ ۔ ایس ۔ این احمد صاحب

۱۵ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۴۷۵ ۔ یار محمد صاحب

۱۸۸۳ ۔ جمال الدین صاحب

۱۱۰۳ ۔ بشارت احمد صاحب

۔ عیسیٰ خان صاحب

۱۷ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۳ ۔ چودھری غلام علی صاحب

۱۸۶ ۔ سلطان علی صاحب

۱۱۸۳ ۔ نذیر محمد صاحب

۵۵۹ ۔ خواجہ محمد [illegible] صاحب

۴۹۴ ۔ مولوی عبد الرحمن صاحب

۹۲۵ ۔ مرزا رحیم بیگ صاحب

۱۵۰۸ ۔ نظام الدین صاحب

۱۸ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۵ ۔ حافظ محمد امین غلام نبی صاحب

۱۹۵۹ ۔ چودھری رحمت الله صاحب

۱۹ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۵۱۰ ۔ محمد دین صاحب پٹواری

۵۹۷ ۔ خدا بخش صاحب

۱۹۴۷ ۔ محمد علی صاحب

۱۸۷۴ ۔ مرزا رحمت الله بیگ

۲۹۳ ۔ قدرت الله صاحب

۲۰ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۲۹ ۔ غلام رسول صاحب

۲۱ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۔ سید اسمعیل [illegible] صاحب

۔ بابو محمد [illegible] صاحب

۲۳ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۶۰ ۔ شیخ عبد العلی صاحب

۱۰۹۶ ۔ سید نیاز حسین صاحب

۱۲۱۴ ۔ قادر بخش صاحب

۲۵ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۴۸ ۔ شیخ غازی الدین صاحب

۱۹۲۱ ۔ غلام محی الدین صاحب

۱۱۰ ۔ نواب خان صاحب

۱۹۲۹ ۔ فدا بخش صاحب

۱۰۷۰ ۔ منشی جلال الدین صاحب

۲۷ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۴۵ ۔ منشی نور محمد صاحب

۱۹۶۱ ۔ ملک [illegible] صاحب

۶۳۹ ۔ راجہ یار محمد خان صاحب

۲۴۰ ۔ فضل محمد صاحب

۲۹ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۱۳ ۔ حاجی [illegible] بخش صاحب

۱۲۶۰ ۔ [illegible] صاحب

۱۹۴۷ ۔ نواب [illegible] خان صاحب

۴۸۴ ۔ رسول بخش صاحب

۱۹۰ ۔ احمد حسن صاحب

۱۹۶۵ ۔ منشی غلام رسول صاحب

یکم مارچ ۱۹۰۸ء

۱۴۶۹ ۔ غلام رسول صاحب

۱۱۶۹ ۔ میران علی صاحب

۳ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

حافظ [illegible] صاحب

۱۵۷ ۔ [illegible] الدین صاحب

۴ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۵۰۱ ۔ بابو قطب الدین صاحب

۵ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۴۵۶ ۔ [illegible] صاحب

۶ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۴۲۲ ۔ سید صادق حسین صاحب

۱۹۳۴ ۔ شیخ عبد الغنی صاحب

۷ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۹۷۲ ۔ بابو محمد طالب صاحب

۹ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۹۱۷ ۔ سید محمود عالم صاحب

۱۱ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۹۷۹ ۔ غلام نبی صاحب

۶۳۹ ۔ نواب الدین صاحب

۱۹۱۸ ۔ عبد الکریم صاحب

۱۹۵۷ ۔ مولوی عبد الواحد صاحب

۱۹۲۹ ۔ عبد العزیز صاحب

۱۶ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۲۰۲ ۔ پیر محمد حمید صاحب

۲۴۳ ۔ محمد عبد الله صاحب

۱۸۷۳ ۔ شمس الدین صاحب

۱۹۶۲ ۔ محمد صدیق صاحب

۱۸۸۴ ۔ محمد سلیمان صاحب

۴۴۰ ۔ نادر خان صاحب

۱۹۵۵ ۔ منشی غلام نبی صاحب

۱۸ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۹۹ ۔ ملک حسن محمد صاحب

۳۰۶ ۔ منشی محمد دین صاحب

۱۸۱۳ ۔ محمد حسن صاحب

۱۹۰۶ ۔ قاضی محمد علی صاحب

۱۲۹۹ ۔ معراج الدین صاحب

۱۴۰ ۔ عبد الرحمان صاحب

۱۹۸۲ ۔ نعمت علی شاہ صاحب

۲۰ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۲۴۱ ۔ میان شمس الدین صاحب

۱۱۴۹ ۔ حسن موسیٰ صاحب

۱۲۱۲ ۔ عبد الحمید صاحب

۵۹۵ ۔ عبد الرحمن صاحب

۲۹۵ ۔ خیر الدین صاحب

۱۹۶ ۔ مرزا عبد الغنی صاحب

۱۹۰ ۔ الله دتا صاحب

۱۰۱۱ ۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

۱۶۵ ۔ نور الدین صاحب

۱۳۵ ۔ غلام رسول صاحب

۹۳ ۔ محمد یوسف صاحب

۲۱ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۹۳ ۔ عباس علی صاحب

۹۱۶ ۔ علی احمد صاحب

۱۹۰ ۔ عزیز الدین صاحب

۲۲ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۳۱۲ ۔ مولوی فرخ الدین صاحب

دہرم کوٹ

۹ ۔ امیر الله صاحب

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پنسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آ نے لگا تھا اور بوجہ [illegible] نقصان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجبوریہی شکایت تھی کہ میری آنکھوں [illegible] کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا سے کئے ۔ مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ ہوا آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی میری تحریک پر اور بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے ۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی ۔ راقم **محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک** (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد **حب مقوی** کے متعلق دے رہا ہے ۔ یہ گولیاں تمام نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور [illegible] نزلہ [illegible] اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ ۔ مطالعہ کتب ۔ دنیاوی امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت ۔ حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہیں اور تھوڑا سا کام کرنے پر تھک جاتے ہیں انشاء الله ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی ۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی ہی کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے ۔ قیمت فی سیکڑہ چار روپے ۔ بیس گولی عہ ۔ علاوہ ازیں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ۔ از انجملہ سرمہ عجب دہند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ پڑبال ۔ خارش چشم ۔ دھند ۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور رتوندا [illegible] تخفیف ہو جاتی ہے ۔ بے نظیر ہے ۔ فی تولہ عہ [illegible]

[illegible] مفرح ۔ [illegible] حیثیت [illegible] [illegible] ۔ بے نظیر ہے [illegible] [illegible] محسوس ہوتا ہو ۔ طبیعت بیکل اور بے چین رہتی ہو ۔ [illegible] معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ نوٹ ۔ خط و کتابت کے وقت مفصل [illegible] نام اور ڈاک خانہ درج کریں ۔ جوابی ٹکٹ [illegible] خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی ۔ دروازہ [illegible] ۔ گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین کے لئے چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

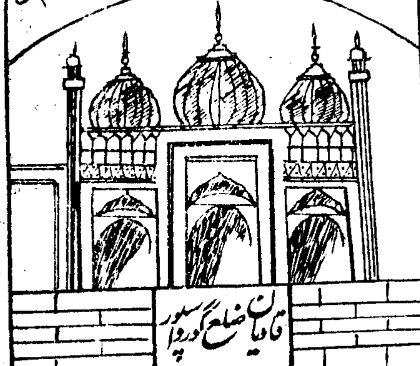

بدر

BADR – QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ ایل ۴۹۵ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر الزمان

قیمت از معاونین صمہ — قادیان میں ہے — جلد (۷)

۲۹ - صفر ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق - ۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

قیمت از طلبار و غربا وغیرہ للعہ ہے — گورنمنٹ للعہ — نمبر (۱۳)

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر — از رعیت صمہ

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائٹر (میاں معراج الدین صاحب عمر) نے یہ تجویز پاس کی ہے۔ کہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا جائے۔ اب تک تو یہ تھا۔ کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام ہی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا۔ لیکن اس وقت سردست پروپرائٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے۔ اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔ اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے۔

آئندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہیں ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکھنے چاہئیں ہاں جو مضامین اخبار میں چھاپنے کیلئے ہوں۔ وہ صرف ایڈیٹر کے نام آنے چاہئیں *

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء ست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست - للعہ - عام قیمت پیشگی .. .. للعہ مابعد .. .. صمہ - فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی ادا قیمت کریں انکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں...

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بدر مسیح

۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲- اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

غالباً ۲۵- مارچ ۱۹۰۸ء

۱- امثال الرحمۃ - اول الذکر و آخر الذکر

ترجمہ- رحمت کی مثالیں- پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا-

۲- حٰم - تلک آیات الکتاب المبین

ترجمہ- کہولکر بیان کرنیوالی کتاب کے یہ نشانات ہیں-

۳- لا تذر دہ جادیۃ

۴- کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے

شب درمیانی ۲۸ و ۲۹ مارچ ۱۹۰۸ء

۱- احسن اللہ امرک

ترجمہ- اللہ تعالیٰ نے تیرا کام اچھا کر دیا

۲- احسن اللہ امری

ترجمہ- اللہ تعالیٰ نے میرا کام اچھا کر دیا

۳- یاتین من کل فج عمیق

ترجمہ- میرے پاس تحائف آئینگے ہر دور کی راہ سے

۴- امید سے بڑھ کر

۵- رعایا میں سے ایک شخص کی شوراانگیزی کی فتح

نشان بہت ہیں پر امتحان کرنیوالے کیواسطے کچھ نہیں

۳۱- مارچ ۱۹۰۸ء کو قبل ظہر ایک شخص نے اپنے گناہوں سے مکدر ہونیکا ذکر کرتے ہوئے عرض کی کہ جسطرح اور لوگوں نے نشانات دیکھے ہیں مجھے بھی نشان دکھایا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیشک جواد کریم اور رحیم ہے لیکن اس نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ لیس للانسان الا ما سعیٰ اور فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا آجکل بدقسمت لوگوں کو دہوکا دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب کرامت صرف ایک پہونک مارنے سے کسیکو قطب بنا دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے برخلاف ہے انبیاء سے بڑھکر کون ہے دیکھو انبیاء نے اللہ تعالیٰ کے راہ میں کسقدر مصائب اٹھائے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انسانوں سے افضل اور تمام رسولوں سے افضل ہیں آپنے کس قدر عبادت اللہ تعالیٰ کی ادا کیں کی اور اپنے تزکیہ کیلئے مصائب اٹھائے انسان مرہی رہتا ہے تب خدا اسکی طرف توجہ کرتا ہے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مجاہدین قاعدین پر بڑا درجہ رکھتے ہیں سنت اللہ کے مطابق صحیح راہ کو صدق اور اخلاص کے ساتھ جو شخص کوشش کرتا ہے وہی کچھ درجہ حاصل کرسکتا ہے۔ اول سے آخر تک تمام انبیاء کا یہی حال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا لوگ چاہتے ہیں کہ ہم صرف اتنے پر راضی ہو جاویں کہ وہ موہنہ سے کہدیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کی آزمائش ابھی نہیں کیگئی۔ دیکھو صحابہ نے کس طرح درجات حاصل کئے اپنی جانیں پانی کیطرح بہا دیں- شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ اور بایزید سب خدا کی راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کر چکے تھے تب ان کو یہ انعام حاصل ہوئے۔ ممکن نہیں کہ کسی پر خدا کا فضل نازل ہو جبتک کہ وہ اس سوئی کے ناکے سے نہ گذرے جس سے تمام اولیاء گذرے ہیں دیکھو دانہ جب خاک ہو جاتا ہے تب وہ اگتا ہے ہر ایک شخص جو کوشش کرتا ہے اور صبر کرتا ہے مدمقرر نہیں کرتا کہ اتنے عرصہ میں یہ ہو جاوے۔ وہ ایک دن خدا کا فضل دیکھتا ہے جو ایسا نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا غنی ہے۔

باقی نشانات تو بہت ہیں مگر نشان مانگنے والا ہمیشہ نامراد رہتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی آزمائش کرنا چاہتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کفار نے نشان مانگے تھے۔ کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جا اور ہمارے سامنے کتاب اتار کر لا اور دکھا۔ آپنے جواب میں ان کے نشان کو پورا نہیں کیا۔ بلکہ یہی کہا کہ نشان خدا کے پاس بہت ہیں اور نشان دکھلائے جاتے ہیں۔ مگر خدا اگر کسی کی پروا نہیں کہ وہ انسان کی خواہش کی پیروی کرے اسجگہ بھی بیشمار نشان ظاہر ہو چکے ہیں وہ کتابوں میں درج ہیں۔ آپ ان کو پڑھ لیں وہ نشان بوسیدہ نہیں ہو گئے پرانے نہیں ہو گئے آجکل کی باتیں ہیں ان کو دیکھنے والے یہاں موجود ہیں ایسا سوال کرنا کہ ہم کو نشان دکھلایا جائے۔ قرآن شریف کی تعلیم کی مخالفت کرنا ہے قرآن کو پڑھو۔ خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ تم ایسے نشان مانگو ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سائل کا سوال خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں تحریک ڈالدیتا ہے لیکن مومنوں کیواسطے جائز نہیں کہ وہ نشان مانگیں اور ایسا سوال کرنیوالے کے واسطے ہمارا دہی جواب ہے جو تمام انبیاء ہمیشہ سے دیتے آئے ہیں

چندہ تعمیر مدرسہ

چونکہ مدرسہ کا کام شروع ہے اور روپیہ کی ضرورت فوری ہے لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جنہوں نے تعمیر مدرسہ کا جسقدر فراہم ہو چکا ہے وہ بہت جلد روانہ کر دیں تاکہ کام میں ہرج نہ ہو اور جنہوں نے وعدے کئے ہیں وہ وعدوں کا روپیہ جلدی روانہ کرنے کی کوشش کریں۔ محمد علی

زمینداروں کے واسطے ایک نمونہ

چوہدری حاکم علی صاحب احمدی نمبردار چک پنیار اور بابو غلام حسن صاحب احمدی ساکن ادیرہ والہ متصل وزیرآباد حال اسٹیشن ماسٹر اپنے علاقہ کے معزز زمینداروں میں سے ہیں چوہدری صاحب کے لڑکے غلام مصطفیٰ کی نسبت بابو صاحب کی لڑکی مسمات زینب بی بی سے پہلے ہو چکی تھی۔ چنانچہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۸ء کو مسجد مبارک میں قبل نماز ظہر جس وقت کہ جماعت احمدیہ حاضر تھی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے یہ نکاح مبلغ پانصد روپیہ پر حضرت مولوی نورالدین نے پڑہا اور سنت نبویہ کے طریق پر بعد نکاح کے چھوہارے اور شیرینی تقسیم کیگئی۔ لڑکی کیطرف سے بابو صاحب کے خط بلکہ خود لڑکی کی تحریری اجازت کیساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحب خود وکیل تھے اور لڑکا اور اس کا باپ موجود تھے اس میں خاص طور پر خوشی کی ایک بات یہ ہے کہ زمینداروں کی قوم میں جسقدر قبیح رسمیں اور فضول خرچیاں ہوتی ہیں اور ان کو بیجا طور پر ایک فخر سمجھا جاتا ہے ان کی بیخکنی کیواسطے ہر دو صاحبان نے ایک نمونہ دکھلایا ہے اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے بعد نکاح حضرت اقدس نے دعا کی ہم ہر دو صاحبان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو موجب اپنی رحمت اور برکت کا بنائے۔ آمین۔

متوفی کو ثواب پہنچانے کی ایک عمدہ راہ

برادر بابو عبدالرحمان صاحب کلرک اوورسیئر نے اپنے عزیز فرزند عبدالعزیز مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ایک [illegible]

ڈائری

القول الطیب

رازِ نصرت ۲۵ - مارچ ۱۹۰۶ء - صبح سیر

اودہ اور دیگر مقامات کے اسلامی شاہزادون کا ذکر تہا - کہ جب انہون نے غدر مین حصہ لیا اور گورنمنٹ کی بغاوت کی - تو گورنمنٹ نے ان کے محلون کو گرا کر وہان ہل چلا دیا -

فرمایا - یہ ان لوگون کو اپنی بدعملیون کی سزا ملی ہے - چغتائی سلطنت کا آخری دنون مین یہی حال تہا - کہ سوائے فسق و فجور کے اور بدعات کے ان مین کوئی بات نہ تہی - اسلامی شعار بالکل پائے نہ جاتے تہے -

خدا تو مسلمانون کی نصرت کرتا ہے پر کسی مین

اسلام بہی ہو - جب انسان خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالے اوسے سنبھال لیتا ہے - خدا کی نصرت اور تائید کے بغیر انسان کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے - جب خدا کی مدد ساتھہ نہ تہی - تو بنی اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ کے ہوتے ہوئے شکست پائی (اس واقعہ کو اس جگہ توریت سے نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے - اور وہ اس طرح ہے ہے -

" اور جب ہم نے حورب سے کوچ کیا - تو جیسا خداوند ہمارے خدا نے ہمین فرمایا تہا - اس بڑے اور ہولناک بیابان مین گئے جسے تم نے اموریون کے پہاڑ کو جاتے ہوئے دیکہا - اور پہر قادس برنیع مین آئے - تب مین نے تمہین کہا - کہ تم اموریون کے پہاڑ تک پہونچے ہو - جو خداوند ہمارا خدا ہمین دیتا ہے دیکہو خداوند تیرے خدا نے یہ زمین جو تیرے آگے ہے تجہے عنایت کی ہے - چڑہ اور اس کا وارث ہو - جیسا خداوند تمہارے باپ دادون کے خدا نے فرمایا ہے - تو مت ڈر اور بے دل نہو -

تب تم سب مجہہ پاس آئے اور بولے کہ ہم اپنے جانے سے آگے لوگ بہیجین گے - وے جا کے اس زمین کی ہمارے لئے جاسوسی کرین اور ہم کو خبر دین کہ کس راہ سے وہان چڑہ جائین - اور کون سے شہرون بیچ داخل ہووین - سو وہ بات مجہہ کو خوش آئی - اور مین نے تم مین سے فرقے [illegible] آدمی کر کے بارہ آدمی لئے - اور وے روانہ ہوئے اور پہاڑ پر چڑہ گئے اور وادی اسکال مین آئے اور اوس کی جاسوسی کی - اور وے اس زمین کے میوون مین سے اپنے ہاتہون مین لیکے ہم پاس اتر آئے - اور ہمین خبر پہونچائی - اور بولے - یہ جو خداوند ہمارا خدا ہم کو دیتا ہے - اچہی زمین ہے - تو بہی تم چڑہنے پر راضی نہ ہوئے - بلکہ تم نے خداوند اپنے خدا کے حکم سے سرکشی کی اور تم نے اپنے خیمون مین کڑکڑا کے کہا - از بسکہ خداوند ہمارا کینہ رکہتا ہے - اس لئے ہم کو مصر کی زمین مین سے نکال لایا تاکہ ہمین اموریون کے ہاتہہ مین گرفتار کرا دے اور وے ہمین ہلاک کرین - ہم کہان چڑہین - ہمارے بہائیون نے تو یون کہہ کر ہمین بے دل کر دیا - کہ وے لوگ تو تم سے بڑے اور لمبے ہین اور اون کے شہر بہی بڑے اور اون کی دیوارین آسمان تک ہین اور ہم نے بنی عناق کو وہان دیکہا - تب مین نے تمہین کہا - ہراسان نہ ہو اور اون سے ہرگز مت ڈرو - خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے تمہاری طرف سے جنگ کریگا اور اس سارے کام کے مطابق جو اوس نے تمہارے لئے مصر مین تمہاری آنکہون کے سامنے کیا اور بیابان مین بہی جہان تم نے دیکہا - کہ کیونکر خداوند تمہارے خدا نے جیسا مرد اپنے لڑکون کو لئے پہرتا ہے تم کو اوس سارے راستے مین جس مین تم چلے آئے - اوٹہا لیا - یہان تک کہ تم اس جگہ آ پہونچے - تب بہی اس بات مین تم خداوند اپنے خدا پر ایمان نہ لائے - جو راہ مین تم سے آگے جاتا تہا کہ تمہارے لئے جگہ تجویز کرے جہان تم اپنے خیمے کہڑے کرو - رات کو آگ مین ہو کے تاکہ تمہین وہ راہ روشن کرے - جس مین تم چلو - اور دن کو بدلی مین ہو کے - تب خداوند نے تمہاری باتین سنین اور غصے ہوا اور قسم کہا کے - یون بولا کہ یقیناً اس شریر پشت کے لوگون مین سے ایک بہی اس اچہی زمین کو جسکے دینے کا وعدہ مین نے ان کے باپ دادون سے قسم کہا کے کیا ہے نہ دیکہیگا - مگر یفنہ کا بیٹا کالب اوسے دیکہیگا - اور مین یہ زمین جس پر اوس نے قدم مارا ہے - اوسے اور اس کی نسل کو دونگا اسلئے کہ اوس نے خداوند کی پوری تابعداری کی اور تمہارے باعث سے خداوند مجہہ پر بہی غصے ہوا اور بولا تو بہی اوس مین داخل نہ ہوویگا - لیکن نون کا بیٹا یشوع - جو تیری خدمت مین کہڑا ہے اوس مین داخل ہوگا - تو اوس کی قوت بڑہا - کیونکہ وہ بنی اسرائیل کو اوس کا میراث مین دے جانے گا - اور تمہارے بچے جنہین تم نے کہا کہ شکار ہو جاوین گے - تمہارے لڑکے جنہین اس دن نیک و بد کا امتیاز نہین تہا - وہان داخل ہون گے اور مین وہ اونہین دونگا - اور وے اوس کے وارث ہون گے - پر تم جو ہو سو لوٹ جاؤ اور دریائے قلزم کی راہ بیابان مین کوچ کرو - تب تم نے مجہے جواب دیا اور کہا کہ ہم نے خداوند کا گناہ کیا ہے - سو ہم مطابق اوس سب کے جو خداوند ہمارے خدا نے فرمایا ہے چڑہ جائین گے اور جنگ کرین گے پہر تم سب کے سب ہتہیار باندہ کے طیار ہوئے کہ پہاڑ پر چڑہ جاؤ - تب خداوند نے مجہے کہا کہ تو انہین کہہ کہ اوپر مت چڑہو اور جنگ نہ کرو کیونکہ مین تمہارے درمیان نہین ہون - نہ ہو کہ تم اپنے دشمنون کے آگے مارے پڑو - سو مین نے تمہین وہ کہدیا پر تم نے نہ سنا بلکہ خداوند کے حکم سے سرکشی کی اور گستاخی سے پہاڑ پر چڑہ گئے - تب اموریون نے جو اوس کوہ پر رہتے تہے - تمہارا سامنا کیا اور شہد کی مکہی کی مانند تمہین رگیدا اور شعیر مین حرمہ تک تمہین مارا - تب تم پہرے - اور خداوند کے آگے روئے پر خداوند نے تمہاری آواز نہ سنی نہ تمہاری طرف کان رکہا - تب تم بہت دن تک قادس مین رہے - اون دنون کے مطابق کہ اس جگہ ٹہہرے - " ایڈیٹر)

دیکہو صلاح الدین مسلمانون کے درمیان ایک نیک بخت آدمی تہا - شام پیت کے مسلمانون نے کیسے کیسے سخت حملے اس پر کئے - مگر وہ سب مین فتحیاب ہوا - کیونکہ اوس نے صلاح و تقوے کو اختیار کیا تہا اور خدا تعالے کی طرف اوس کا رجوع تہا - (اس جگہ سلطان صلاح الدین صاحب کا کچھہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے - اڈیٹر)

صلاح الدین علیہ الرحمۃ بارہوین اور تیرہوین صدی عیسوی مین تمام عیسائی سلطنتیر ایکا کر کے مسلمانون کے برخلاف جہاد کیا اسلئے انہی تہین چونکہ یہ اون کا مذہبی جدل تہا - اور دین کی خاطر انہون نے یہ کشت و خون روا رکہا تہا - اس واسطے اوس کو وہ صلیبی جنگون کے نام سے تعبیر کرتے تہے عیسائیون کی غرض اس جنگ سے یہ تہی کہ شام سو مقدس ملک جس کے متعلق خدا تعالی کا وعدہ توریت مین تہا - کہ یہ ملک ہمیشہ خدا تعالی کے نیک اور پسندیدہ بندون کے قبضہ مین رہیگا اس

۲۰

ملک کو مسلمانون کے ہاتھون سے ظالمانہ تلوار کے زور سے چھین لین۔ اس قدر عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کی طاقت کچھہ ہستی نہین رکھتی تہی۔ مگر چون کہ اسلامیون مین روحانیت موجود تہی اس واسطے باوجود تھوڑا ہونے کے مسلمان عیسائیون پر فتحیاب ہوئے عیسائیون کی مہربانی سے ان جنگون مین طرفین کے ساٹھہ لاکھ جان ہلاک ہوئے تہے ان خوفناک جنگون کے وقت جن مسلمان بادشاہون نے عیسائیون کا مقابلہ کیا۔ ان مین سے ایک بزرگ اور نیکوکار

صلاح الدین ہی تہا جس نے تیسرے صلیبی جنگ مین عیسائیون کا نہایت زور سے مقابلہ کیا۔ اور عیسائیون کے سب سے بڑے مدعا بیت المقدس کو جو پہلی جنگون مین عیسائیون کے قبضہ مین آچکا تہا۔ عیسائیون کے ہاتھون سے پھر چھین لیا۔ اور شہنشاہ جرمنی و فرانس و آسٹریا و انگلستان اور تمام یورپ کو ہشیار مین اپنے مقابلہ کیواسطے بلالیا۔ مگر یروشلم کو نہ چھوڑا تمام عیسائی سلطنتین اوس کے مقابلہ مین عاجز آگئین

ملک الناصر سلطان صلاح الدین اعظم

۵۳۲ ہجری مین قلعہ تکریت مین پیدا ہوا

تھا۔ ابتدا مین دمشق کا کوتوال اور دیوان کا والی مقرر کیا گیا تہا۔ اس کے بعد نورالدین بادشاہ کے خواص مین داخل ہوا۔ صلاح الدین کی نوجوانی کا ایک مشہور واقعہ جو محفوظ ہے۔ یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ جہاد مین ایک جگہ سویا ہوا تہا۔ جہان اوس کے پاس صرف ایک غلام ایمن نام سویا ہوا تہا۔ اس جگہ ایسا سخت زلزلہ آیا کہ تمام شہر گر گیا مگر قدرت الٰہی سے وہ مکان محفوظ رہا کیون نہ ہو۔ خدا نے اوس سے ایک عظیم الشان کام لینا تہا۔ جب صلاح الدین کے چچا شیرکوہ نے مصر مین تہوڑی سی فوج کے ساتھہ عیسائیون کو شکست دی اوس وقت صلاح الدین فوج کے قلب کا سردار تھا۔ عیسائیون کی فوج کی کثرت کے سبب بعض مسلمان سردار گھبرا گئے تھے۔ اور انہون نے رائے دی تہی کہ ہم تہوڑے ہیں جنگ نہ کی جائے۔ اسواسطے جن دو بہادر سردارون نے بہرحال جنگ پر آمادگی ظاہر کی اون مین سے ایک صلاح الدین تہا۔ خلیفہ عاضد نے اپنے وزیر شیرکوہ کے مرنے کے بعد صلاح الدین کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اوس وقت خلیفہ عاضد نے جو حکم نامہ وزارت کا صلاح الدین کے نام لکھا تہا اوس مین صلاح الدین کی نسبت ایک بہی پیشگوئی کی تہی اس عبارت کا ترجمہ مفصلہ ذیل ہے۔

"اے صلاح الدین تو جہاد کے شیر کا رفیع ہے اور اوس کے گھر کا پروردہ ہے۔ گھوڑون کی پیٹھین تمہارا وطن ہے۔ اور خیمون کے سائے تمہارے مسکن ہین۔ جہاد کے غبار رات کے اندہیرون مین تمہاری خوبیون کے ستارے چمکین گے اور اوس کے مصائب کے کہوجون مین تیرے مناقب پڑہینگے۔ نیزون سے اون کے غلاف اوتار اور تلوارون کی دہارون مین غوطہ کہا۔ اسکے دین کو جمع کرنے کے لیے عطیات کی گرہون کو کہول۔ دشمنون کے خون کے نلے بہا دے اور اون کے سرٹیلون پر کہڑے کر دے یہان تک کہ خداتعالے وہ فتح نصیب کرے جسکی نسبت امیرالمومنین کا خیال ہے۔ کہ وہ تیرے دنون کیواسطے ذخیرہ کیگئی ہے۔ اور یہ فتح تیرے لئے ایک شہادت ہے"

زمانہ وزارت مین صلاح الدین نے دمیاط اور عقلان اور رملہ اور دیگر مختلف مقامات مین عیسائیون کو شکست دی ۵۶۷ھ مین خلیفہ عاضد کے مرنے پر صلاح الدین مصر کا حاکم ہوگیا۔ شام کے بادشاہ ملک صالح کے مرنے کے بعد تھوڑے سے بہت جھگڑے فساد کے پیچھے صلاح الدین شام کا بہی بادشاہ ہوگیا۔ اس عرصہ مین عیسائی صلیبی جنگون کے درمیان بیت المقدس کو فتح کر چکے ہوئے تہے۔ اس واسطے سلطان صلاح الدین بیت المقدس کی فتح کرنے اور اوس کو واپس اسلامی سلطنت مین داخل کرنے کی طرف متوجہ ہوا اور ۵ روز کے محاصرہ کے بعد جمعہ کے دن ۲۰ رجب ۵۸۳ھ کو اسے آزاد کر دیا۔ حالانکہ عیسائیون نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو پوپ کے پاس ان الفاظ مین رپورٹ کی تہی۔

اگر تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ہم نے ان دشمنون کیساتھ جن کو ہم نے شہر مین پایا کیا کیا تو تم کو بتایا جاتا ہے کہ رواق سلیمان اور گرجا مین ہمارے گھوڑے گھٹنون تک مسلمانون کے ناپاک خون مین چلتے رہے۔" اس جگہ اخلاق محمدی اور اخلاق عیسوی کا نمونہ دیکھنا چاہیئے اس کے بعد یورپ کے تمام بڑے بڑے بادشاہ بیت المقدس پر چڑہ چڑہ کر آئے۔ کہ اس کو فتح کرین لیکن خداتعالے نے صلاح الدین کی ایسی نصرت کی کہ سب شکستین کھا کھا کر بیرنگ واپس گئے۔ (ایڈیٹر)

افیون اور حقہ چھوٹ گیا

۲۵۔ مارچ صبح۔ حاجی الٰہی بخش صاحب گجراتی حضرت کے حضور مین حاضر تھے اونہون نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تہی۔ بیعت کے بعد مین شرمندہ ہوا کہ ایسک مجھہ مین ایسی عادتین پائی جاتی ہین۔ تب مین جنگل مین جاکر خدا کے آگے رویا اور بہت دعا کی اور پہر یکدفعہ دونون چیزون کو چھوڑ دیا نہ مجھہ کو کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ فرمایا۔ یہ خداتعالی کا فضل ہے۔

جہنم دائمی نہین

۲۵۔ مارچ صبح۔ قبل ظہر۔ فرمایا بہشت کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ عطاءً غیر مجذوذ۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جسکا انقطاع نہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہشت کے درمیان ہی مومنون کو کھٹکا رہتا کہ کہین نکال نہ جاوین لیکن برخلاف اس کے دوزخ کے متعلق ایسا نہین بلکہ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہونگے۔ خداتعالی کی رحمت کا تقاضا یہی ہے آخر انسان خدا کی مخلوق ہے خداتعالی اس کی کمزوریون کو دور کر دیگا اور اس کو رفتہ رفتہ دوزخ کے عذاب سے نجات بخشیگا۔

نظم

اکمل صاحب نے اپنا ایک دوست کیطرف سے درج اخبار ہونے کیواسطے مجھے دی ہے ایسی لطیف نظم لکھنے والے کو خدا خوش رکھے کیونکہ بلاغت۔ فصاحت۔ صداقت اور اخلاص سے پر ہے۔ ایڈیٹر)

تجھے پہچانتے ہین ہم حبیب کبریا تو ہے
مسیح مجتبےٰ تو ہے بروز مصطفےٰ تو ہے

بدی سے پاک کر ہم کو شفا دو دست قدرت سے
تو ہم مُردون کو زندہ کر کہ عیسےٰ سے سوا تو ہے

ترا ثانی زمانے مین کوئی ہمنے نہین پایا
زبان سے یہ نکلتا ہے کہ مرد باخدا تو ہے

بروز حضرت عیسیٰؑ بروز حضرت موسےٰؑ
غرض کس کس کو گنواؤن بروز انبیاء تو ہے

خدا سے ہمکلامی کا شرف تجھ کو ہی حاصل ہے
ہماری کشتئ امت کا واللہ ناخدا تو ہے

اندھیری رات گر کہین زمانے کو تصور مین
تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ اب بدرالدجیٰ تو ہے

گنہگارون کو تو نے اک نظر مین غوث کر ڈالا
اثر تیرا ہے ایسا اور ایسا باصفا تو ہے۔

بدرِ منوّر
مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ قریش

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۰-۱۱ - مارچ ۱۹۰۸ء)

ربّ ھذا البیت اس گھر کے رب کی عبادت کرو اس میں اس گھر کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کی خاص ربوبیّت کے نشانات ہیں ان کی طرف اشارہ ہے اس قسم کا محاورہ توریت میں بھی ہے مثلاً ابراہیم کے خدا کی عبادت کرو۔ اسحٰق کے خدا کی عبادت کرو۔ تم اپنے باپ دادوں کے خدا کی عبادت کرو۔ جو کہ تمہیں ملک مصر میں سے نکال لایا۔ خانہ کعبہ کو بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔ اور بیت العتیق بھی کہتے ہیں۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت یہ خطہ بھی سرسبز شاداب و سیراب نہروں اور نباتات کیساتھ ہو جائیگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا آج ظاہر ہے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اس کی عبادت میں مصروف ہونے اور توکل سے فائدہ اُٹھاکر دنیوی احتیاج سے محفوظ رہنے کی مثالیں فرداً فرداً تو جہ میں ہوتی ہیں۔ مگر مجموعی طور پر ملک عرب میں اس علاقہ نے اس کا نمونہ دکھایا ہے۔ کہ جب ایک زمین خدا کی عبادت کیواسطے خاص ہوئی۔ تو وہ باوجود بنجر بیابان ہونے کے تمام دنیوی نعمتوں سے متمتع ہوگئی۔ حدیثوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو کوئی اپنی آخرت کے اہتمام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کے نفس میں تونگری دیدیتا ہے اور دنیا کے ہموم سے اسے کفائیت کرتا ہے مگر جسنے غافل ہوکر دنیا کے اہتمام میں شغل کیا۔ اللہ تعالیٰ اوس کی آنکھوں کے سامنے محتاجی کر دیتا ہے اور دنیوی ہموم سے اسے کفائیت نہیں کرتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اس گھر کیواسطے کی تھی۔ کہ ربّ اجعل ھذا البلد آمناً وارزق اھلہ من الثمرات۔ وہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا اور انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حرم کے متعلق قرآن شریف میں جو پیشگوئی کی ہے کہ اولم یروا انا جعلنا حرماً آمناً ویتخطف الناس من حولھم۔ یہ پیشگوئی آج تک پوری ہو رہی ہے ایک مفسر لکھتے ہیں۔ عرب پہلے جاہل کہے جاتے تھے۔ اسلام لانے سے دو دنیا کے عالم کہلائے۔ آمنھم بالاسلام فقد کانوا فی الکفر اطعمھم من جوع الجھل بطعام الوحی۔ کافر تھے۔ خدا نے اون کو مسلمان بنا دیا۔ جہالت میں بھوکے تھے خدا نے طعام وحی سے مالا مال کر دیا۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مکہ پر چڑھائی کی تھی اور اوس کو فتح کیا تھا اور آپ کے بعد بعض دیگر خلفاء کو بھی ایسا کرنا پڑا۔ اور سب کو فتح حاصل ہوئی۔ اور اہل مکہ نے شکست کھائی۔ کیونکہ یہ صاحبان بیت اللہ کی تخریب کے واسطے حملہ آور نہیں ہوئے تھے۔ مگر اوس کی حرمت کو قائم کرنے کیواسطے اور فساد کو مٹانے کیواسطے انہیں ایسا کرنا پڑا تھا اس سے ایک نکتۂ معرفت حاصل ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو کسی خاص جگہ کسی خاص قوم کے ساتھ کوئی ایسا تعلق نہیں۔ کہ وہ جو چاہیں سو کریں۔ بہرحال اون کی ہی رعائیت ہوگی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو اپنی توحید پیاری ہے اور وہ متقی اور صالح لوگوں سے پیار کرتا ہے۔ خواہ وہ کہیں ہوں۔

اہل مکہ کے نام اہل مکہ عرب والے اور گرد و نواح کے لوگ بسبب بیت اللہ کی عزت کے جیران بیت اللہ کہلاتے تھے اور اسی سبب سے ان کے نام سکان حرمہ۔ خدا تعالیٰ کی حرم میں رہنے والے۔ ولاۃ الکعبۃ۔ کعبہ کے والی اور اہل اللہ بھی تھے۔

تفسیر سورہ قریش ختم ہوئی۔ اور اب انشاء اللہ تفسیر سورہ فیل لکھی جائیگی۔

مشکلات تفسیر جب سے اخبار بدر میں سلسلہ تفسیر القرآن آخری پارہ سے بالترتیب شروع ہوا ہے۔ تب سے آج تک سورہ ہائے۔ الناس الفلق۔ الاخلاص۔ لہب۔ نصر۔ کافرون کوثر۔ ماعون اور قریش۔ نو سورتوں کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے۔ اور الحمد للہ قوم نے اس کو بہت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہانتک کہ بعض دوست بسبب دوسرے اخباروں کے خریدار ہونے کے اور اتنی وسعت نہ رکھنے کے کہ دو اخبارین خرید کریں۔ تفسیر کی خاطر بدر کو خریدتے رہے ہیں اور اب تک کرتے ہیں۔ بمبئی سے بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں خاص عرضی بھیجکر اجازت حاصل کی تھی۔ کہ بعض سورتوں کی اس تفسیر کو جو بدر میں چھپی ہے۔ دوبارہ بصورت رسالہ چھاپ کر کثرت سے شائع کریں۔ ایسا ہی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے بعض سورتوں کی اس تفسیر کو اپنی کتاب حقیقت نماز میں درج فرمایا ہے میرا ان باتوں کو ذکر کرنا اس واسطے ہے۔ کہ باوجود اس کم علمی اور کم عملی کے جو میرے شامل حال ہے تفسیر کے متعلق جو تھوڑی بہت محنت میں نے کی ہے اوس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بارآور فرمایا ہے۔ اور اس کے رحم پر بھروسہ کرکے میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ ثواب بدر کے واسطے انشاء اللہ جاری رہے۔

تفسیر کا لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ میں اپنے اندر کوئی لیاقت۔ کوئی علم۔ کوئی عمل۔ کوئی استعداد اس قابل نہیں دیکھتا کہ میں تفسیر لکھوں۔ صرف اخبار بدر کی ایڈیٹری کے فرائض مجھے مجبور کرتے ہیں۔ کہ میں کچھ نہ کچھ تفسیر لکھوں کیونکہ جب سے یہ اخبار برادر محمد افضل صاحب مرحوم (اللھم اغفرہ وارحمہ) نے جاری کیا تھا۔ اس کے اندر تفسیر کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں جاری رہا ہے۔ اس جگہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء کے اخبار سے اس عبارت کا نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ جو گذشتہ سال کے ابتداء میں سورہ کافرون کی تفسیر سے پہلے لکھی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔

اور پھر ایک یہ امر پیش آیا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی مجلس سے بعض تحریکات نے مجھے خائف کیا۔ کہ تفسیر قرآن ایک اہم ذمہ داری کا کام ہے اور میں اپنے میں اس کام کیواسطے نہ علمی لیاقت رکھتا ہوں۔ اور نہ عملی طاقت مذکورہ بالا سورتوں کی جسقدر میں نے تفسیر لکھی ہے۔ اس کے

واسطے معلومات کا ذخیرہ میں نے اسی طرح سے بہم پہنچایا۔ اوّل کتب احادیث سے کہ اس حصہ کو دیکھنا جس میں آیات قرآنی کی تفسیر ہو۔ دوم۔ پرانی عربی تفاسیر کو پڑھنا۔ مثلاً تفسیر کبیر فخر رازی۔ تفسیر روح المعانی۔ تفسیر کشاف۔ سوم بعض اردو تفاسیر کا مطالعہ کرنا۔ جیسے کہ تفسیر فتح البیان اور اعظم التفاسیر۔ چہارم۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے لکھی ہوئی اور سنی ہوئی یادداشتوں سے فائدہ حاصل کرنا۔ پنجم۔ خود حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر ان آیات کے متعلق کبھی کچھ لکھا یا فرمایا ہو اور معلوم ہو تو اس کو شامل کرنا۔ اس کے علاوہ خود بہت دعا اور تدبر سے بعد میں یہ تفسیر لکھتا رہا ہوں اور لکھنے کے بعد سورہ الناس حضرت مولوی نور الدین صاحب کو دکھا دی گئی تھی۔ مگر باقی سورتوں میں یہ التزام نہیں ہو سکا۔ باوجود اس قدر احتیاط کے مجھ کو پھر بھی بہت ڈر اور دعا کی۔ بعد میں نے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب سے اس معاملہ میں مشورہ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ تفسیر لکھنی چاہیے اور چھپنے سے پہلے مضمون مجھے دکھا لیا کرو۔ اس کے بعد زیادہ تشفی کے واسطے میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں عریضہ لکھا جس میں اپنی علمی اور عملی کمزوریوں کا ذکر کیا اور تفسیر کے متعلق خریداروں کے شوق کا بھی اظہار کیا اور اس معاملہ میں حضور علیہ السلام کا حکم دریافت کیا۔ حضور نے اس عریضہ کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم۔ بہت بہتر ہے اس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے مگر ضروری ہے کہ مولوی صاحب کو دکھلا لیا کریں تاکہ غلطی نہ ہو جائے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

اس طرح حضرت اقدس کی اجازت کے بعد میں نے پھر یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ میری کمزوریوں کو دور کرے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنا پاک کلام کا فہم اور اس پر عمل عطا فرمائے اور اس تفسیر کو قبولیت عطا فرمائے۔ اور اس کو لکھنے والے اور پڑھنے والوں کے واسطے اپنی رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ بنا اور ان کے علم اور معرفت اور عمل صالح میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہندوستان میں ایڈیٹری

گذشتہ سالوں میں جس قدر تفسیر اخبار میں درج کی گئی ہے وہ ناظرین کی امید سے بہت ہی تھوڑی ہے جس کی وجہ ایک تو وہی میری کمزوری ہے جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس قدر تفسیروں کا پڑھنا۔ ان میں سے خلاصہ نکالنا۔ پھر اس کو زمانہ کی ضرورت کے مطابق کرنا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے درس کے فوائد کا اس میں درج کرنا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال کا اس کے متعلق تلاش کرنا۔ پھر خود بھی تدبر کرنا۔ دعا کرنا۔ یہ سب کچھ تھوڑا کام نہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اگر تفسیر کے لئے اس کا حق پورے طور سے ادا کرنا ہو۔ تو اس کام کے واسطے بدر کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایک ایڈیٹر صرف اس کام کے واسطے خاص ہونا چاہیئے جسے اور کسی طرف فکر کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن ہندوستان میں ایڈیٹری کی قسمت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ کسی خاص مضمون کے واسطے ایک الگ ایڈیٹر رکھا جائے اکثر اخباروں کا یہ حال ہے۔ کہ ایڈیٹر کو علاوہ اخبار کی ایڈیٹری کے اس کی مینیجری بھی خود ہی کرنی پڑتی ہے۔ اب ایک جان خریداروں سے خط و کتابت کرے۔ نئے خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ مال کی قیمتوں کا حساب کتاب رکھے۔ روزانہ آمد و خرچ سمجھائے۔ اخبار کے فنڈ کی بڑھانے کی کوشش کرے اور فنڈ تھوڑا ہو جاوے تو اس کی فکر کرے اخبار کو وقت پر نکالنے کا انتظام کرے۔ پریس اور کل کشوں کے ساتھ مشہور ہر کیبانی کو بھگتے۔ یہ سارے دھندے بھی کرے۔ پھر اس کے ساتھ چالیس پچاس اخبار میں پڑھے۔ خبروں کا انتخاب کرے۔ نامہ نگاروں کے مضمون پڑھے۔ ان میں سے اچھے برے کا امتیاز کرے۔ ایڈیٹوریل بھی لکھے۔ یہ سب کچھ کر کے پھر قرآن شریف کا مفسر بھی بنے۔ اب ناظرین خود ہی سمجھ لیں کہ وہ مفسری کے فرائض کس عمدگی سے ادا کر سکیگا خصوصاً جب کہ وہ اس کا انسان ہونا۔ کھانے پینے سونے اور زندگی کے دیگر لوازمات کا اس کے لاحق حال ہونا۔ صاحب اہل و عیال ہونا بھی نگاہ میں رکھ لیا جاوے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرض کر لیا جاوے۔ کہ وہ مسلمان بھی ہے۔ پنج وقتہ نماز بھی پڑھنا اس کے لئے ضروری ہے اور دیگر لوازمات اسلامی کا بجا لانا بھی اس کیلئے ضروری ہے۔

غرض ایڈیٹری کے بہت سے مشکلات ہیں اور بالخصوص تفسیر نویسی میں اور بھی بڑھ کر۔ یہ تمام وجوہات اس امر کی مانع ہوتی رہیں کہ اخبار بدر میں تفسیر باقاعدہ نکلتی رہے لیکن اب چونکہ پروپرائیٹر صاحب نے اخبار کی حالت میں اصلاح کی خاطر یہ انتظام کیا کہ تمام انتظامی کام کو ایڈیٹری کے کام سے الگ کر دیا ہے۔ انہوں نے خود مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور اپنے تحت ایک اسسٹنٹ مینیجر رکھا ہے اور عاجز کو صرف ایڈیٹری کے کام کے واسطے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اس واسطے امید ہے کہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر کا کام متواتر ہوتا چلا جائیگا اور ہر ایک اخبار میں دو صفحے اخبار کے واسطے الگ ہوتے رہیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

حضرت مولوی نور الدین صاحب اور درس قرآن شریف

بالآخر اس بات کا اظہار بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اگرچہ اس تفسیر کے لکھنے میں عاجز دوسری تفاسیر سے بھی مدد لیتا ہے مگر دراصل یہ سب کچھ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن کی برکت اور فیض ہے کہ میں اتنا کچھ لکھ سکتا ہوں اور مجھ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ہے کہ میں اس کام میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت کرتا ہوں درس قرآن شریف جو روزانہ حضرت مولوی صاحب موصوف مسجد اقصیٰ میں دیا کرتے ہیں۔ اس کی ابتدا کچھ قادیان میں نہیں ہوئی۔ بلکہ مدت سے حضرت مولوی صاحب موصوف قرآن شریف کی اس خدمت میں لگے ہوئے ہیں میں چھوٹا سا تھا جب کہ میں نے یہ درس جموں و کشمیر میں سننا شروع کیا تھا اور یہی درس ہے جس نے مجھے مسلمان کیا اور پھر یہی درس ہے جس نے مجھے احمدی بنایا۔ اور میں اس درس کو اس قدر متبرک پاتا ہوں کہ باوجود اتنا عرصہ سننے کے پھر بھی میں ہمیشہ اس کو اپنے واسطے نئی برکات کا موجب پاتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب کے درس میں ہی میں نے یہ خوبی دیکھی ہے۔ کہ بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور جوان بھی اور بوڑھے بھی بے علم بھی کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے اور عالم بھی اپنے علم میں ترقی کرتا ہے۔ قادیان کی رہائش میں جو عظیم الشان نعمتیں ہم لوگوں کو حاصل ہیں ان میں سے ایک درس قرآن شریف بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم رکھے تاکہ ہم پر اس کی برکتیں اور رحمتیں اس کے ذریعہ سے نازل ہوتی رہیں۔

آمین ثم آمین

بدر
۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل

وطن مین ایک بے وطن

نمبر ۲

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر آیۃ الکرسی گذشتہ اخبار مین اپنا سفرنامہ بھیرہ مین یہان تک لکھ چکا ہون کہ بیانی مین چند دوستون کے ساتھ مین گیا۔ جہان کہ ایک مختصر سا وعظ آیۃ الکرسی کے ترجمہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ اس آیت شریف مین اللہ تعالےٰ کی صفات حَیّ و قیوم کا اول ذکر کیا گیا ہے خداتعالیٰ زندہ ہے۔ یعنی حقیقی زندگی اسی کی ہے اور وہی سب کی زندگی کا سرچشمہ ہے اور اوسی سے دوسرون کی زندگی قائم ہے۔ وہ قیوم ہے۔ اوس کے فضل سے ہم لوگ زندہ ہین اور اوسی کے سہارے سے ہماری زندگیون کا قیام ہے۔ اگر اس کا حکم اور اذن اور فضل نہ ہو تو کوئی شخص دنیا مین زندہ یا اپنی زندگی پر قائم نہین رہ سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بعض دفعہ ان لوگون کو جو کوئی وظیفہ یا دعا پوچھتے ہین۔ فرمایا کرتے ہین۔ کہ نماز کے اندر سجدہ مین پڑھا کرو۔ یاحی یا قیوم برحمتک استغیث جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اے خدا مین تو ایک عاجز انسان ہوں اور بالکل مُردہ ہون۔ ہان تو زندہ اور زندگی بخش میرا رب ہے۔ کیونکہ تو حی خدا ہے تو ہی ہمکو زندگی بخشتا ہے اور تجھی سے پھر زندگی کا قیام ہے۔ ظاہری اور جسمانی زندگانی کا بخشنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا بھی تو ہی میرا رب ہے۔ اور روحانی زندگی کا دینے والا اور اوس کو قائم رکھنے والا بھی تو ہی ہے۔ مین عاجز ہون۔ گنہگار ہون۔ اپنے گناہون کے سبب مردہ ہون۔ تو مجھے روحانی زندگی عطا فرما۔ اور جب مجھے روحانی زندگی مل جائے تو پھر اوسے قائم رکھ کیونکہ تو قیوم خدا ہے۔ مین تو کمزور ہون پھر گناہ کیطرف جھکون گا۔ اور اگر تیرا فضل نہ ہوا۔ تو پھر گناہ کی غفلت مین گر کر مر جاؤن گا۔ پس برحمتک استغیث تیری رحمت کے آگے فریادی ہوتا ہون۔ اے حی اے قیوم اے زندہ اور زندگی بخش خدا۔ اپنی رحمت سے میری دستگیری کر۔ میری فریاد سن۔ اور شیطان سے مجھے بچا۔ کہ وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد اس آیت شریف مین اللہ تعالیٰ کی دو صفات لاتاخذہ سنۃ ولا نوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہمارا رب وہ ہے جسکو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ انسان جب ایک وقت کام کاج اور بیداری مین گذار چکتا ہے تو پھر اوسے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ اونگھنے لگتا ہے یا سو جاتا ہے یہ ہر دو حالتین ایسی ہین کہ انسان کو اپنے جسم کی بھی کوئی خبر نہین رہتی یہ بھی ایک قسم کی موت ہے ایسے وقت مین انسان کا محافظ سوائے خداتعالےٰ کے اور کوئی نہین ہوسکتا کیونکہ خدا ہی ہے جس پر نہ اونگھ کا غلبہ ہے اور نہ نیند کا۔ وہی ہمارا محافظ اور ناصر ہے۔ اسی واسطے آیۃ الکرسی کا سونے کے وقت پڑھنا بہت موزون ہے حدیث شریف سے بھی ثابت ہے۔ کہ اس آیت شریف کا پڑھنا موجب برکات ہے۔ دیگر۔ جیسا کہ جسمانی طور پر انسان پر اونگھ اور نیند وارد ہوتی ہے ایسا ہی روحانی حالت بھی بعض اوقات ایک غفلت مین گر جاتی ہے اور یا ایک وقت جو انسان روحانی حالت مین چستی اور پھرتی اپنے اندر پاتا ہے وہ دوسرے وقت نہین دیکھتا اسکی طرف بھی اشارہ کر کے انسان کو چاہیئے۔ کہ خداتعالےٰ کی ان صفات سے پناہ پکڑے کہ اے خدا ہم تو عاجز ہین اور کمزور ہین ہماری روحانی حالت بسا اوقات گر جاتی ہے ایک اونگھ اس پر وارد ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ خواب کی سی بیہوشی آجاتی ہے۔ پس ایسے وقت مین تو ہی حافظ اور ناصر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ تو ان کمزوریون سے بالکل پاک خدا ہے۔

اس سے آگے خداتعالیٰ کی سلطنت کا ذکر ہے کہ لہ مافی السموات وما فی الارض۔ آسمان اور زمین مین جو کچھ ہے۔ سب خدا کا ہے اور سب جگہ خداتعالیٰ کی حکومت اور سلطنت ہے عیسائیون کیطرح ہمارا یہ عقیدہ نہین۔ کہ خدا کی بادشاہت صرف آسمان پر ہے اور زمین پر نہین بلکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ زمین اور آسمان ہر دو پر خداتعالےٰ کی سلطنت بکلی قائم ہے سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت مین ہے وہ ہر شے کا خالق اور ہر شے کا مالک ہے۔ اسی واسطے ہم کو دعا کے مانگنے کے وقت اوس کے حضور مین شرمندہ نہین ہین کیونکہ زمین اور آسمان مین کوئی شے اس کی حکومت سے باہر نہین۔ پس اسی کیطرف اپنی التجا کا لے جانا جائز بلکہ ضروری ہے۔ وہ اپنے بندون کی دعاؤن کو قبول کرتا ہے نہ صرف ان کے حق مین بلکہ اون کے واسطے بھی جن کے لئے اس کے بندے سفارش کرین وہ عقدہ کشائی کرنے والا خدا ہے لیکن فرماتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اوس کے اذن کے سوائے اوس کے حضور کسی کو شفاعت کا اختیار نہین اور اس مین راز یہ ہے کہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم۔ وہی جانتا ہے کہ ان لوگون کے اگلے اور پچھلے اعمال کیسے ہین وہ جو اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اوس کے حق مین شفاعت قبول کی جاوے اسی کے واسطے شفاعت کا اذن دیا جاتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہین کہ دعا بھی اپنے اختیار مین نہین جب تک کہ خداتعالےٰ دعا کے واسطے توفیق نہ دیوے۔ جسکے حق مین دعا قبول ہونی ہوتی ہے۔ اس کے واسطے دعا کرنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے اور جس کے واسطے دعا کا موقعہ ہاتھ سے نکل گیا ہوتا ہے اوس کیلئے ہزار کوشش کیجاوے دعا کی توفیق ہی کسی نیک بندے کو حاصل نہین ہوتی بارہا ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ولی اللہ جب دعا کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو ایک شخص کا نام دعا مین اوس کی زبان پر جاری کر دیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کیطرف پہلے سے اوس کی توجہ نہین ہوتی اس مین بھید یہی ہے۔ کہ اوس شخص کے حق مین جبکہ خداتعالیٰ کی طرف سے نیکی مقدر ہوتی ہے تو ایک مستجاب الدعوات انسان پر جب دعا کا دروازہ کھولا جاتا ہے تو اس دروازے سے اوسے بھی گذار لیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی سب کے اعمال اور افعال سے آگاہ ہے۔ کہ وہ بصیر و نظیر خدا ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اور خدا کے علم پر کوئی احاطہ نہین کرسکتا۔ خدا جتنا چاہتا ہے کسی کو اپنے علم مین سے کچھ عطا فرماتا ہے جیسا کہ انبیاء کو علم غیب مین سے کچھ اطلاع دی جاتی ہے تاکہ اون کے منجانب اللہ ہونے پر ایک نشان ہو اور خداتعالےٰ کی برتر ہستی کا ثبوت دنیا پر ظاہر ہو۔

وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم۔ اس کی کرسی آسمانوں پر اور زمین پر وسیع ہے اور ان ہر دو کی حفاظت اوسے تھکا نہیں دیتی اور وہ علی اور عظیم ہے۔ اس جگہ کرسی سے یہ مراد نہیں کہ خدا کسی [illegible] کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جیسا کہ انسان بیٹھا کرتا ہے بلکہ [illegible] مراد اس کی سلطنت اس کی حکومت اور [illegible] ہے [illegible] اس کی ذات وسیع ہے کہ ہر چیز پر وہ غالب ہے [illegible] سب پر اس کی حکومت جاری ہے جیسا کہ ایک [illegible] مثال سے [illegible] کہ سکتے ہیں کہ وایسرائے کی کرسی تمام برٹش انڈیا پر وسیع ہے اور لفٹنٹ گورنر کی کرسی علاقہ پنجاب پر وسیع ہے تو اس سے یہ [illegible] کوئی دانا نہیں سمجھ سکتا ہے کہ ایسی لکڑی کی کرسی بنائی گئی ہے جس [illegible] ایک [illegible] اور ایک چھوٹی [illegible] ہے [illegible] بیٹھا ہوا حکومت کر رہا ہے بلکہ یہ ایک [illegible] اور کرسی کا لفظ صرف انسان کے سمجھانے کے [illegible] ہے کہ خدا اوس کی کیفیت کو سمجھ [illegible] لوگ کچھ سمجھ سکتے ہیں

پس اے انسانو! ایسے خدا کی عبادت کرو جو ایسی وسیع طاقتوں والا ہے تاکہ تم اپنی مرادوں میں کامیاب ہو جاؤ۔ (میانی میں بہت کوشش کے بعد برادر حکیم سردار محمد صاحب

سرگودہ

اس سے دوسرے روز میں اور ملک [illegible] صاحب سرگودہ کو گئے۔ وہاں چھوٹی سی جماعت ہے مگر باہمت۔ اس جگہ شاخ انجمن احمدیہ قائم کی گئی جس کے سکرٹری مولوی فضل الٰہی صاحب احمد آباد مقرر ہوئے اور پریزیڈنٹ جناب میاں عبد العلی صاحب احمدی بی اے (ملیگ) مقرر ہوئے اور [illegible] حاجی عبد اللہ صاحب مقرر ہوئے اور [illegible] کی عمارت کے واسطے چندہ کی تجویز کی گئی۔ اور حضرت صاحب کے واسطے بھی دوستوں نے چندہ جمع کر کے دیا۔

مسجد احمدیہ سرگودہ

سرگودہ میں ایک بڑی خوشی ہم کو اس وجہ سے ہوئی کہ وہاں کی جماعت نے ہمت کر کے ایک مسجد احمدیہ طیار کر لی ہے جو اگرچہ وسعت میں چھوٹی سی ہے مگر سرگودہ میں جماعت احمدیہ کے قیام کے واسطے ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ جس قوم نے خدا کا گھر بنایا اور خدا کی عبادت کے واسطے ایک جگہ مقرر کی۔ خدا تعالیٰ ضرور اون کو برکت دیگا اور اون کا حامی اور ناصر ہوگا۔ حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے واسطے مساجد بنائیں جو لوگ خدا کے گھر کو آباد کرتے ہیں خدا اون کے گھروں کو آباد کریگا۔

آبادی سرگودہ

سرگودہ کی آبادی بہت کشادہ اور [illegible] [illegible] بازار [illegible] اور گلیاں بھی [illegible] بہت [illegible] نقشہ پر [illegible] آباد کیا گیا ہے اور وہاں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بہت [illegible]

[illegible] سورۂ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رضی اللہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی ملاقات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] شکر

[illegible] میانی اور سرگودہ سے [illegible] چندہ [illegible] اللہ تعالیٰ اون کو جزاء خیر دے [illegible] کے اسمائے گرامی ذیل میں ہیں۔

کہیرہ

بابو غلام محمد صاحب ستہ ۔ مخدوم محمد اعظم صاحب ستہ ۔ حکیم محمد عبد الجلیل صاحب ۱۲ ملک محمد خان صاحب ۱۲ ۔ شیخ غلام نبی صاحب ۱۲ مستری فضل احمد ولد اللہ جوایا صاحب ۲ ۔ بابو فضل الٰہی ولد بابو محمد امین صاحب ۲ ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب خیر [illegible] ۸ ۔ میاں حسن محمد صاحب کمہار ۸ ۔ ملاں اللہ دتہ صاحب ۱۲ ۔ مستری کرم الٰہی ولد الٰہی بخش صاحب ۸ مستری امر الٰہی صاحب ولد الٰہی بخش صاحب ۱۲ مستری الٰہ دین ولد امام دین صاحب ۲ ۔ مستری قمر الدین ولد چراغ دین صاحب ۸ مستری فضل دین ولد الٰہ دین صاحب ۸ ۔ مستری فضل دین ولد شمس الدین صاحب ۴ ۔ شیخ عبد اللہ صاحب ۸ ۔ مستری محمد اسمٰعیل ولد الٰہ دین صاحب ۱۲ ۔ مستری نیک محمد ولد فتح الدین صاحب ۸ ۔ مستری عبد الغفور صاحب ۱۲ ۔ مستری حاجی احمد ولد میاں موسیٰ ۸ ۔ نامعلوم ۸ ۔ مستری دین محمد صاحب ۸ ۔ مستری محمد صدیق ولد خدا بخش صاحب ۱۲ ۔ مستری محمد عظیم ولد فتح الدین صاحب ۸ ۔ مستری احمد ولد غلام محمد صاحب ۸ ۔ مستری محمد دین ولد الٰہ دین صاحب ۴ ۔ مستری غلام الٰہی صاحب ۴ ۔ مستری نور محمد صاحب ولد میاں عبد اللہ صاحب ۲ ۔ شاہنواز خان مرحوم معرفت جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ کہیرہ ۴ ۔ حاجیہ بشارت احمد صاحب ۲ ۔ [illegible] بشارت احمد صاحب ۱۲ ۔ والدہ بشارت احمد صاحب ۱ ۔ [illegible] بشارت احمد صاحب ۸ ۔

میانی

شیخ غلام رسول صاحب ۲ ۔ مخدوم محمد صدیق صاحب ۲ ۔ مولوی سردار محمد صاحب ۱۲ ۔ میاں عبد اللہ صاحب ۔ ماسٹر [illegible] خان صاحب ۸ ۔

سرگودہ

ڈاکٹر یعقوب خان صاحب ۱۲ ۔ بابو احمد الدین صاحب ۱۲ ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب ۱۲ ۔ منشی عبد اللہ خان صاحب اہل مد ۱۲ ۔ مستری محمد دین صاحب ۲ ۔ مستری [illegible] خان صاحب ۱۲ ۔ منشی شمس الدین صاحب ۲ ۔ چودہری [illegible] خان صاحب ۲ ۔ اہلیہ منشی عبد اللہ خان صاحب ۸ ۔

واپسی

واپسی پر آتے ہوئے راستہ میں ملک وال کے اسٹیشن پر شیخ عبد اللہ صاحب گارڈ اور فضل محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر کی ملاقات ہوئی۔ ہر دو صاحبان دو تین گھنٹہ تک جبکہ گاڑی کے پہنچنے میں وقفہ تھا میرے پاس بیٹھے اور کلام الٰہی کے معارف کی باتیں بڑے شوق سے سنتے رہے جب میں واپس قادیان میں پہنچا اور حضرت کی خدمت میں احباب کا سلام پہنچایا۔ تو آپ نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے متعلق فرمایا کہ بڑے مخلص اور بہت ہی قابل تعریف آدمی ہیں۔ مجھے کتے کے کاٹنے کی خبر پہلے حضرت کو بھی پہنچ چکی تھی۔ اوس کے متعلق دریافت فرمایا میں نے عرض کی کہ تخفیف سا زخم تھا جو اچھا ہو گیا۔ فرمایا چھوٹی عمر میں ایک دفعہ مجھے بھی ایسے ہی کتے نے کاٹا تھا (غالباً یہ اس امر کے اظہار میں تھا۔ کہ جب آپ اصلاح پر مامور ہوں گے۔ تو بہت سے کتے آپ کو کاٹنے دوڑیں گے۔ مگر سب نامراد اور ناکامی کے سبب دیوانے ہو کر ہلاک کئے جاوینگے (ایڈیٹر)

ضرورت واعظین

قادیان سے باہر جانا اور رہنا یہاں کے مہاجرین کو جسقدر ناگوار خاطر ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ باہر آدمیوں

کا باہر جانا اور سینہ نبروں کو حالات [illegible] سے آگاہ کرنا بہت ہی مفید [illegible] کیسپو [illegible] میں آج میں چند روز [illegible] تاہم لوگوں پر بہت اثر ہوا کئی [illegible] بیعت کے واسطے طیار ہو گئیں۔ ایک معزز آدمی نے [illegible] اگر آپ ایک ماہ [illegible] میں رہیں اور اسی قدر وعظ کریں۔ تو [illegible] مسلمان ہو جاوے۔ ممکن ہے کہ یہ ان کی اس محبت کا نتیجہ ہے جو ان کو میرے ساتھ ہے [illegible] الفاظ ان کے منہ سے نکلے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ باہر جا [illegible] واعظین کی بہت ضرورت ہے۔ گو میری اپنی حالت [illegible] سے [illegible] مجھ کو [illegible] الفاظ [illegible] آپ کو [illegible] اپنے [illegible] میں [illegible]

[illegible]

تشکر [illegible] ملازم میاں [illegible] محبت [illegible] رفاقت کا اور حکیم عبد الجلیل صاحب [illegible] کا نام [illegible] آرٹیکل میں [illegible] لکھدیا ہے [illegible] اور [illegible] صاحب اور مولوی فضل الہی صاحب اور دیگر دوستوں کا شکر گذار ہوں۔ جو اکثر اوقات میری [illegible] میں میرے ساتھ رہے۔ اللہ تعالی ان سب کو دین و دنیا میں حسنات عطا کرے۔ اور ایسا ہی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کا شکریہ ہے کہ انہوں نے میری عدم موجودگی میں تمام کام اخبار کا پورا کیا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مراسلات

سلام علیکم طبتم

[illegible] حال یہ عاجز [illegible] پانچ سال سے حضور اقدس کی مخالفت پر زور دیتا رہا۔ اور [illegible] حیدرآباد دکن [illegible] امرکہ [illegible] میں اپنی [illegible] انہوں نے اپنے علماء کو [illegible] کرتا رہا لیکن [illegible] کی خوش قسمتی سے [illegible] اپنی مقصد [illegible] پرواہ [illegible]

[illegible]

اللہم [illegible]

[illegible]

[illegible] منسوب کا ہونا [illegible]

[illegible]

[illegible] آفتاب را [illegible]

اس میں شک نہیں کہ ایک طرف تو اہل [illegible] مسیح کے منتظر ہیں اور دوسری طرف [illegible] ایک آخری امام کی راہ تک رہے ہیں پس ان دونوں [illegible] کا باوجود سخت باہمی اختلاف کے ایک بات پر متفق ہو جانا اس امر کا [illegible] کہ اس بات کی کچھ اصلیت ضرور ہے

اگر [illegible] کا [illegible] بعد اس [illegible] والسلام [illegible] ظہور کی خبر دی [illegible] صورت مہدی [illegible] سے ان آخری امام [illegible] اپنا جو [illegible] ایسی قوی [illegible] قبول [illegible]

[illegible] پیشگوئی پر مشتمل [illegible]

[illegible]

[illegible] مسیح موعود [illegible] میں [illegible] فرما دیں گے۔

[illegible] ایک عظیم الشان نشان تسلیم کرے [illegible] کی کتاب اکمال الدین میں [illegible] مستند [illegible] روایتیں [illegible] متعلق [illegible] کہ [illegible] موافق ظاہر ہو سکے [illegible] کہ [illegible] لوگ [illegible] زیادہ حضرت امام کے منتظر [illegible] ان کے ظہور کے [illegible]

دعائین مانگتے تھے۔ مگر ہم کو بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شیعون نے تو بالکل ان نشانون سے فائدہ نہین اوٹھایا اور امام قائم الزمان (حضور اقدس) سے بجمیع الوجوہ منہہ پھیر لیا۔ مین نہین سمجھہ سکتا کہ شیعون کے پاس اب کیا عذر باقی رہگیا ہے اور وہ کیون اوس قدوس کو قبول نہین کرتے جس نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا اور خدا تعالے نے اوس کی صداقت کیلئے مخبر صادق کی پیشگوئی کیموافق ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ مین کسوف و خسوف کا نشان بھی کر دیا۔

مین حیران ہون کہ کب تک حضرات شیعہ غار کی طرف اور نصرانی اور جاہل مسلمان آسمان کی طرف دیکھتے رہین گے آنے والا آگیا اور آسمان نے کسوف خسوف سے اوس کے حق پر گواہی دیدی۔ اور خدا کے فضل سے یہ دونون نشان پورے ہوگئے۔

مگر افسوس کہ بہت سے بدقسمتون نے آسمانی نشانون سے منہہ پھیر لیا اور تکذیب اور افترا پردازی مین وہ وہ باتین بنائین جو یہود کی گستاخیون کو یاد دلاتی ہین۔

نظم

درچمن ہائے جہان باد بہاران آمد
بلبلان مژدہ کہ فصل گل و خندان آمد

این چہ شوریست کہ حیتش ہمہ سوال بلند
اینکہ دوریست کہ با عیسی دوران آمد

آن ندا ایکہ دہد روح و رگ و خون روان
دوش در گوش زدہ عیسی دوران آمد

حیرتے گشت کہ آن مہدی موعود کجاست
مل نداد او ہوش باش کہ شادان آمد

ملک پنجاب ز اقدام سعادت سعدست
قادیان جائے سکونت زیزدان آمد

مصحف روئے صفا بخش پئے تلاوت دارید
مژدہ اے اہل وطن مظہر قرآن آمد

ظلمت کفر جہان از کرم خویش زدود
بیخ و بنیاد کن بدعت و عصیان آمد

مقبلان رقص کنان ندا کہ از پردۂ غیب
ہادی دین نبی فخر سلیمان آمد

استقامت بہ پذیرائی دل خواہندہ نفس
ہان یقین دار کہ آن صاحب ایقان آمد

روشنی چون نہ شود در رہ تاریک دلان
بہر انوار جہان یوسف کنعان آمد

نم ذیل لوذ پیشانی انوہ پیداست
تاج بر فرق نہادہ شہ شاہان آمد

ظلمت کفر جہان چون نہ منور گردد
بہر شم را روشنی مشعل عرفان آمد

خلق چون گفت تراخاطی و کاذب نساد
بیرون از چشم زمانہ در غلطان آمد

گفت در گوش جہان نعرۂ ناقوس حسام
شاد باشید کنون مسلم ایمان آمد

خاکسار مرزا حسام الدین طالب علم۔ فیض آباد محلہ مغلپورہ بر دولت سرائے محمود عالم صاحب سب ایجنٹ۔

سلک گہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی حضرت ایڈیٹر صاحب زاد لطفہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس زمانہ مین اسلام کے برخلاف جس قدر زور سے قلم اٹھایا گیا ہے اس کے ثبوت مین یہی کہنا بس کرتا ہے۔ کہ اسلام کے محافظ حقیقی نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کو (بالی انت و امی) سلطان القلم بنا کر بھیجا ہے جسکے خادمون کی قلم تاریکی کے فرزند الدجال کے مقابل ذوالفقار حیدری اور شمشیر خالدی کے جوہر دکھا رہے ہین۔

اقتضائے وقت کیساتھہ جب وہ جہاد فرض تھا۔ تو اس جہاد کی فرضیت مین بھی کیا کلام ہو سکتا ہے۔ صرف یہی ادائے فرض کا خیال ان چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو خدمت سامی مین بھیجنے کا محرک ہوا ہے۔

مین اپنی کلام کے رتبہ سے بیخبر نہین لوگونکو ہنسنے دین۔ کیا یوسف علیہ السلام کی خریدار بڑھیا کو اپنی متاع کی قدر و قیمت معلوم نہ تھی۔ تھی اور ضرور تھی مگر کیا ایسے خیالات نے اس کے جوش اور ولولون کو دھیما کر دیا

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا۔ ولکن ینالہ التقوے منکم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

خاکسار غلام مرتضے خان تمیم احمدی۔ جونڈلہ کرنال

قطعہ

کل مجھے اک مولوی نے یون کہا ۔ احمدیت تو کیون ٹلتا نہین

آگیا ہے افترا کے پھیر مین ۔ پھر کف افسوس کیون ملتا نہین
سن کے یہ مینے کہا اے بیخبر ۔ یہ فسون مجھہ پر ترا چلتا نہین
ہے یہ سب تیرا ہی کذب و افترا ۔ کاٹھہ کا ہرگز دیا جلتا نہین
کامیابی ہے صداقت کی دلیل ۔ جھوٹ ہرگز پھولتا پھلتا نہین

سلک گہر

سنے راہ کے سب خطر دیکھہ لو
وہ آیا ا میرا رہبر دیکھہ لو

خدا نے تو ابتدا سے بر لی خبر
چلا تھا بگڑ خشک و تر دیکھہ لو

ہے لاریب اللہ کا پہلوان
چلو وہ یل نامور دیکھہ لو

جہان وار ہوتا ہے اسلام پر
مقابل مین باندہے کمر دیکھہ لو

میان ! جا رہی ہے صدی چودہوین
تم اس چودہوین کا قمر دیکھہ لو

ارادون مین اس کے ظفر دیکھہ لو
دعاؤن مین اس کے اثر دیکھہ لو

درختے کہ دیروز او سے نشاند
وہ اب دے رہا ہے ثمر دیکھہ لو

ملی اولین سے صف آخرین
ہوئی اب وہ پوری خبر دیکھہ لو

وہ شیر خدا مہدی دین پناہ
تمہارے ہی پیش نظر دیکھہ لو

پڑی آج تک کس پہ رجز خلاف
جواب یہی ہے کہ زرد و زرد دیکھہ لو

مسلط ہے عالم پہ طاعون و قحط
شرارت کا سود و ضرر دیکھہ لو

یہ فائز ہے تبیع خوان امام
لئے ہاتہہ سلک گہر دیکھہ لو۔

ضرورت

مخدومی اخویم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ہان ایک خادمہ کیضرورت ہے چونکہ یہ ایک نیک اور بااخلاق خاندان ہے اسواسطے جو خادمہ ان کے ہان رہیگی وہ اُمید ہے کہ آرام سے رہیگی۔ ضرورتمند صاحب ڈاکٹر صاحب موصوف سے ۱۵ روپیہ ... سے خط و کتابت کرین۔

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاپوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار رئیس بھیرہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سوال۔ جب آپکا یہ اعتقاد کہ اونہوں نے یہ کام کئے تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر کیا فضیلت حاصل ہوئی جنہوں نے نہ تو کوئی مُردہ زندہ کیا اور نہ مادرزاد اندہوں وغیرہ کو اچھا کیا اور نہ چڑیاں بنائیں اور نہ ہی زندہ آسمان پر جا سکے۔

جواب۔ چُپ۔

(۱) میںنے کہا کہ سُن اچھی طرح کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایسی ہی چڑیاں بنائیں جیسی کہ آجکل انکے پیرو گل کے کھلونے بناتے ہیں جو کہ چلتے پھرتے بولتے اُڑتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہ برس نجاری کا کام بھی کیا ہے کوئی تعجب نہیں ہے کہ وہ چڑیاں بنا لیتے ہوں یا عمل الترب کے ذریعہ یہ عجائبات دکہلاتے ہوں۔ ورنہ زندہ جانور بنانا سوائے خدا کے کسی کے اختیار میں نہیں اور خداوندکریم اپنی کلام پاک میں بار بار فرماتا ہے کہ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا یعنی وہی ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سارا۔ اور کوئی شخص ایک مکھی کی ٹانگ نہیں بنا سکتا اور نہ کسی کو طاقت ہے (۲) مردے زندہ کرنا۔ سو یہ بھی بالکل ناممکن ہے کیونکہ مرے ہوئے ہرگز واپس نہیں آسکتے۔ اور اگر کوئی مرا ہوا واپس آتا تو ضرور بتاتا کہ وہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کی ساری دنیا میں منادی کرتا کہ میں نے اون کو نہیں مانا۔ تو مجھے یہ سزا ملی وہ تکلیف پہونچی تم اب انہیں مان جاؤ۔ مگر ایسا بھی نہیں ہُوا۔ سے

کوئی بھی مرکر تو پھر آیا نہیں ✽ یہ تو فرقان نے بھی تبلایا نہیں

البتہ انہوں نے کچھ روحانی مردے زندہ کئے مادرزاد اندہوں سے مراد بھی وہی شخص ہیں جو کہ شروع سے ہی غافل اور دنیا پرست ہو گئے۔ دین کی طرف کچھ بھی خیال نہ کیا۔ ایسے ہی کوڑہی جن کے دلوں پر بے دینی کے باعث بدنما دہبے اور داغ پڑ گئے تھے۔ کفر شرک سے صاف کرکے شفا دی۔ مگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے روحانی مردے زندہ کئے۔ بلکہ وحشیوں اور درندوں سے انسان اور انسانوں سے باخدا انسان بنا دیئے جسکی نظیر کوئی دوسرا پیغمبر پیش ہی نہیں کر سکتا (بیوی چپ) میں نے کہا بیوی صاحب جو چیز کہ بنائی گئی ہے وہ ضرور ٹوٹتی ہے اور جو ذی روح پیدا ہوا وہ ضرور مرتا ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ پھر میں نے کہا کہ اے میری بزرگو ان کے قدم بہ قدم نہ چلو (یعنی یہود) جنھوں نے ایلیا نبی کا انتظار قادر نہیں مانی۔ بیبی نے کہا کہ قادر تو ضرور مانتی ہوں مگر یہ بھی اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ خلاف اپنی سنت کے بات نہیں کرتا۔ فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اگر کوئی شخص دو دو کروڑ کو دعا مانگے کہ اسیوقت رات ہو جاوے۔ تو کیا قادر خدا اپنی سنت کے خلاف رات کردیگا نہیں ہرگز نہیں۔ وہ اپنے قوانین نہیں بدلتا (بیوی چپ)

پھر آگے دیکھو قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی موت کا خود اقبال کر رہے ہیں۔ فلما توفیتنی۔ یعنی جب تک میں ان میں زندہ رہا گواہ ہوں کہ اونہوں نے مجھ کو اور میری والدہ کو خدا نہیں بنایا میں نے حاضرین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کہ بعضوں فوت کے معنے کیا ہیں سب نے کہا مرنا۔ میں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اقرار کر رہے ہیں۔ کہ جب تو نے مجھ وفات دیدی تو پھر تو ہی ان کا نگران اور محافظ تہا۔ یہ آیت صاف ظاہر کرتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ع اس دار فانی سے چل بسے اور وہ پھر واپس بھی نہیں آسکتے (جواب) نہیں وہ آسمان سے اُترینگے (سوال) بالفرض آپکے کہنے کے موجب کسی (بیلون) غبارہ کے ذریعہ سے جو کہ اون کے پرستار بناتے ہیں نازل ہو آئیں تو پھر کیا ہزارہا بندگان خدا کو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا نہ ہوا نہ بنینگے (جواب) ان کے آتے ہی سب خلقت مسلمان ہو جائیگی۔

سوال۔ اول یہ تو ناممکن ہے کہ تمام جہان کے لوگ مومن ہو جاوینگے کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی اس خاتم المرسلین کے عہد میں ہی ساری دنیا چھوڑ سارا عرب بھی مسلمان نہ ہو سکا (کئی ابوجہل کی خصلت والے رہے) جسکی روحانی طاقت سب پیغمبران و تیز اور بالاتر تہی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کس گنتی میں جنھوں نے عمر بھر میں صرف چند مرید بنائے سو ایک نے پھر نے داموں بیچ دیا۔ تو دوسرے نے سامنے منہ پر لعنت کی۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم مان بھی لیویں کہ وہ سن ۱۹۰۰ء برس کی جمع کی ہوئی طاقت سے ساری دنیا کو مسلمان کردیں۔ تو پھر ایک اور مشکل کا سامنا ہے اور یہ آیت نعوذ باللہ غلط ٹھہرتی ہے۔ جاعل الذین اتبعوک ...... الی یوم القیامۃ۔ اے عیسیٰ تیرے ماننے والوں کو تیرے نا فرمانوں پر قیامت تک غلبہ دیئے رکھونگا اب تبلاؤ۔ کیا کیا جاوے۔ یہ آیتیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے راستہ میں سد سکندری بن گئیں۔

جواب۔ جھنجھلا کر بولی کہ قرآن کریم بعض آیات ہی منسوخ شدہ ہیں۔ (جواب الجواب) میں نے کہا استغفار کرو ورنہ کافر ہو جائیگی۔ وہ قرآن کریم جس کا خود خداتعالےٰ محافظ ہے اور جس میں کوئی آجتک نقطہ زبر زیر نہیں بڑھا گھٹا سکا۔ اور جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ فاتو بسورۃ من مثلہ الخ مگر مخالف آجتک کوئی صورت ایسی نہیں لا سکے اور نہ لا سکیں گے

جواب۔ قرآن شریف میں پہلے شراب حلال لکھی ہے اس آیۃ کو منسوخ کر کے دوسری میں حرام کردی۔

سوال۔ آیۃ نکال کر دکھاؤ کہاں شراب کے حلال ہونیکا ذکر ہو مگر نہ دکہا سکی۔ سخت خیرہ اور شرمندہ ہوئی۔ اس وقت مجھ حضرت اقدس کی وہ الہام یاد آگیا کہ جو شخص تیری اہانت کرتا ہے اس کی میں خود اہانت کرتا ہوں۔ (س) آگے سنو۔ جب کفار مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ مانگا۔ کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر کتاب لا اور اُترو تو اونہوں نے فرمایا۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ پاک ہے اللہ میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بجسد عنصری مقیم ہوئے۔ تو کیوں حضرت رسول کریم اوس وقت آسمان پر نہ چڑھ سکے۔ اور جوابدیا۔ میں اوس کا رسول اور بندہ ہوں۔ آسمان پہ کیسے جا سکوں اور اگر کفار مکہ کو یہ خبر ہوتی۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پہ موجود ہیں تو وہ ضرور کہتے کہ دیکھو فلانا نبی اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گیا ہے۔ تم کیوں نہیں جاتے۔ مگر اونہوں نے نہیں کہا کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ جیتا انسان آسمان پر نہیں جا سکتا۔ ہوا اوس کی سخت مخالف ہو جاتی ہے۔

(ج) کیا محمد مصطفےٰ اسراج میں آسمان پہ نہیں گئے آپ اس کے منکر

میں میں نے کہا ہم معراج کے ہرگز منکر نہیں رسول کریم کا معراج عین بیداری کی حالت میں نہایت اعلیٰ کشف تہا جس میں اونہوں نے حضرت یحییٰ ع اور حضرت عیسیٰ ع کو اکٹھے دیکھا کیا زندہ اور روح ایک جگہ رہ سکتے ہیں اور اگر اکٹھے رہ سکتے ہیں تو امتیاز کیا ہوا۔ (باقی آئندہ)

ختم کرتے کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی صلیب دیدیا اور مغضوب علیہم کا خطاب پالیا۔ (جواب) کیا تم خدا کو

مساوی حقوق

جیسا کہ اس طرح ہوں میں رسوا پالیٹکس
از بس ہمانیاں میں ہوں میں باخبر
کہہ نہیں سکتا ہوں ان دونوں میں تفریق کچھ
سلطنت کو میری اس سے تحقیق پہنچیگا ضرر
ایک کو دوسرے پر کس طرح ترجیح دوں
ہے دو داستاں ہرجہت کہ ان دونو کا گھر
سلطنت میں کیوں نہ دونوں کے مساوی حقوق
ملک کی خدمت ہرجہت دو نے باندھی ہو کمر
میری شان معدلت پر بہت ہوگا بعید
ہو ہمیشہ جو اگر شفقت تنفر دوسرے سے ہو
سلطنت کو میری ان دونو کے دم سے ہے قیام
مملکت کو سینہ بھا میری اسی سے سر بسر
ہے اسی دونو سے وابستہ حکومت میری کل
یہ تو میں تو پھر کہاں یہ تخت اور یہ تاج سر (ساز)

قحط سالی

سرکاری تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ میں شمالی ہند اور برما میں کسی قدر بارش ہوئی۔ پنجاب میں اس کی ضرورت شدت سے پائی جاتی ہے۔ صوبجات متحدہ کے اضلاع میں بارش ہوئی ہے لیکن بعض اضلاع میں ضرورت سے زیادہ برس گیا ہے۔ مگر تاہم ابھی تک بارش کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کیونکہ جو فصل بعد میں بوئی گئی تھی اوس کیلئے ضرورت بدستور پائی جاتی ہے۔ ان اضلاع میں اناج پک رہی ہے لیکن قحط زدگان کی تعداد بدستور ترقی پر پائی جاتی ہے۔ ان صوبجات میں دس لاکھ آدمی امدادی کاموں پر لگا گئے ہیں اور ۳ لاکھ ۴۵ ہزار مفت خوراک پاتے ہیں۔ علاوہ ازیں الہ آباد کے تعلقہ میں ۲۵۹۲۹ آدمی گھٹ گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں بددلی پھیل رہی ہے۔ اور اسی باعث جرائم کی تعداد ترقی پر پائی جاتی ہے۔ پنجاب میں امدادی کاموں سے ۱۲۱۵ آدمی گھٹ گئے ہیں۔ وسط ہند میں زیادہ تباہی ہو رہی ہے۔ چنانچہ بھوپال ایجنسی میں ۵۳۴۰۰ امدادی کاموں پر لگائے گئے اور ۲۰۵۰۰ مفت خوراک پاتے ہیں۔ اب اندور میں بھی مفت خوراک دیجاتی ہے۔ قحط زدگان کی حالت اچھی بیان کی جاتی ہے اور پیداوار بھی خاطر خواہ حالت میں ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بنگال میں امدادی کام کرنے والوں کی تعداد گھٹ کر ۲۹۳ ہو گئی ہے اور مفت خوراک پانیوالے ۱۰۲۰۱ آدمی ہیں۔ مدراس کے وسطی میں فصل اچھی ہونے کے باعث امدادی کام کرنے والے گھٹ کر ۱۰۱۲۰ رہ گئے ہیں۔ خاص امدادی کام ۰۰ ھ مزدوروں کو دیا گیا ہے۔ تاہم مفت خوراک پانیوالے ۱۰۵۰۰ پائے جاتے ہیں۔ بمبئی میں ۰۰ ۱۹ آدمیوں کو امدادی کام پر لگایا گیا اور تھوڑے سے کام جاری رکھے گئے ہیں۔ (عام)

چین و جاپان

چین جو عظیم شکست جاپان کی نصیب ہوا تھا وہ صیغہ بھیجنے فیصل ہو گیا۔ چین سے جاپانیوں کے تمام معاملات توڑ دئے اور جاپانی سوداگروں کو چھوڑ دیا۔ جس وقت سوداگروں نے اپنا نقصان اٹھایا تو سب شرائط جنگی جاپان سے تسلیمی سرزد ہوئے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ شیو پرست جاپان کے کرانے پر تیار ہیں۔ چینیوں میں اس واقعہ پر سخت شور مچ گیا ہے اور لوگوں نے جاپان اور جاپانی مال کو بائیکاٹ کرنے پر تل گئے ہیں۔ خدا ہی خیر کرے۔

شرمناک

پنجابی اخبار میں ہم نے یہ پڑھ کر ازحد رنج ہوا ہے کہ پچھلے انٹرنس کے موقعہ پر ایک شخص میاں عبدالکریم بی اے نامی نے بہت شرمناک کارروائی کی۔ وہ انٹرنس کے امتحان میں نگرانی کر رہا تھا اور اوس کا بھتیجا یا بھائی امتحان میں شامل تھا۔ اوس شخص نے ایک لڑکے کی جواب کی کاپیوں پر نمبر جعل کرا کے بھائی کا نمبر لکھنا شروع کر دیا۔ آخر سپرنٹنڈنٹ نے تاڑ لیا۔ یہ شخص مشن سکول گجرات میں ملازم تھا وہاں سے فوراً موقوف کر دیا گیا۔ یونیورسٹی کے پاس رپورٹ ہوئی ہے کہ اوس سے بی اے کی ڈگری چھین لی جائے۔

ہمیں یہ معاملہ سنکر سخت رنج پہونچا ہے جب استادوں خصوصاً گریجوایٹ استادوں کی طرف سے یہ کارروائی ہونے لگی تو خدا ہی محافظ ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان صاحب کا نام اکسٹرا اسسٹنٹ کے امتحان میں بھی درج تھا۔ شکر ہے کہ پہلے ہی پتہ لگ گیا ورنہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بن کر نہ معلوم کتنے لوگوں کے گلے پر چھری پھیرتی۔ اور کتنی خبر بدلتی۔

الہ آباد

الہ آباد کے ایک کنوئیں سے تین لاشیں برآمد ہوئی تھیں جن کی نسبت کہا جاتا تھا خودکشی کا باعث پولیس کی سختی ہوئی ہے۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے خود تحقیقات فرمائی اور سب انسپکٹر کرامت حسین کی نسبت تین الزام قائم کئے۔ (۱) اوس نے عورت کا زیور بغیر کسی وجہ کے زبردستی اتروا لیا۔ (۲) وہ اون کے ساتھ سختی سے پیش آیا جسکی وجہ سے کل خاندان نے خودکشی کی۔ جب لاشیں برآمد ہوئیں تو اوس نے شناخت کی کوشش نہیں کی اور ارادۃً لاشوں کو پوشیدہ رکھا اور خود کو محفوظ رکھنے کے لئے غلط روزنامچہ مرتب کیا۔ سب انسپکٹر مذکور برخاست کر دیا گیا ہے۔ مگر وہ اپیل کرنا چاہتا ہے۔ (آزاد)

تصحیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر مورخہ ۱۴ مارچ میں آپ کے نامہ نگار جھنگ سیالی نے اسٹیشن پنڈوارہ کے متعلق خبر تو ٹھیک دے رہی ہے لیکن اس قدر غلطی ضرور ہے کہ اس بار نقل کا مرتکب اسسٹنٹ بکنگ کلرک ہوا ہے جو ہندو ہے۔ بکنگ کلرک مسلمان ہے اور نہایت درجہ خلیق اور نیک آدمی ہے اور بہت احتیاط سے کام کرنے والا ہے عرصے اس اسٹیشن پر تعینات ہے اور کبھی کسی قسم کی شکایت نہیں سنی گئی۔ عوام اوس سے خوش ہیں۔ براہ مہربانی آپ اپنے اخبار میں اس کی تردید فرما کر بجائے بکنگ کلرک کے اسسٹنٹ بکنگ کلرک لکھدیں۔ فقط

یہ بھی کہدینا ضروری ہے کہ پہلے اس اسٹیشن پر بابو جیون خان صاحب سٹیشن ماسٹر تھے جو بڑے خلیق اور مسافران کو آرام دینے والے تھے اب وہ یہاں سے جٹالہ کو تبدیل ہو گئے۔ اور جو امن اور آسائش مسافرین کو اون کی ذات سے تھا وہ اپنے ساتھ ہی لے گئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ پھر یہاں تبدیل ہوں۔ افسران ریلوے ضرور اس طرف توجہ فرماویں۔

الراقم محب الرحمن۔ از موضع حاجی پور متصل پھگواڑہ

بنکوں کا دیوالہ

پیرس میں چند بنکوں کا دیوالہ نکل گیا ہے جس سے بہت سے چھوٹے تاجر فرانس۔ بورڈو اور

مارسیلز مین تباہ ہو گئے۔ ان بنکون پر نہایت دردناک نظارے نظر آتے ہین۔ کیونکہ لوگ اپنا روپیہ واپس طلب کرنے کے لئے آ رہے ہین۔ بعض اسپننگ کارخانے بھی اس سے متاثر ہوئے ہین۔

چوری

ہندوستان کی تمام ریلوے لائنون پر چلتی گاڑیون مین چوری کی وارداتون کی غیر معمولی طور پر ترقی کر رہی ہے۔ حال مین بی۔ این۔ ڈبلیو پر چار مسافر جو لکھنؤ سے آگرہ کو جا رہے تھے۔ ان کا سامان چار مسلح آدمی چرا کر سنکوپا کے اسٹیشن پر کود پڑے۔

زلزلہ۔ مانڈلے مین زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ حرکت شمال سے جنوب کی جانب تھی۔ ایسا زلزلہ مدت سے یہان نہین آیا تھا۔

ٹرنسوال مین ہندوستانیون کی جدوجہد کے متعلق لارڈ کرزن کی رائے

لارڈ کرزن نے دارالامرا مین اس مضمون پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا مجھے چونکہ اندیا سروس کیوجہ سے ہندوستانی معاملات کی نسبت واقفیت ہے اسلئے مین آپ کی اجازت سے اس بارے مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون۔

ایک بات تو یہ ہے کہ ہندوستانی قلیون اور ان کے علاوہ تعلیمیافتہ شخصون مین بھی (جو دراصل اس ساری تحریک کی بنا ہین) یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ خود انہین ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ترغیب دیتی ہے ہم انہین نوآبادیون مین بھیجتے ہین جہان وہ اپنی محنت سے پیسہ کمانے ہین لیکن اس جگہ کے لوگ خواہ مخواہ ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑ جاتے ہین اور ان سے کتون کا سا سلوک کرتے ہین۔ ان پر محض ان کی خوبیون کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے اور نہ ان مین سوائے اس کے اور کوئی عیب نہین ہے کہ وہ کفایت شعار محنتی اور پرہیزگار ہون۔ یہ حالت دیکھ کر انہین یاد آتا ہے کہ ہم اُس سرکار انگریزی کی ہین جن کی خاطر ہم نے جنوبی افریقہ مین اپنی جانین قربان کین اور ناٹال کو دشمنون کی جنگل مین آنے سے چھڑا لیا۔ شاید آپ نے بلیوبک مین ایک عرضداشت دیکھی ہوگی۔ جو جنوبی افریقہ کے بعض ہندوستانی سپاہیون نے روانہ کی تھی۔ یہ ایک نہایت دردناک اپیل ہے جسے پڑھ کر ہر شخص کا دل مارے ہمدردی کے اُچھل پڑتا ہے۔ مین اس بارے مین اگر زیادہ بحث کرون تو کہہ سکتا ہون۔ کہ ہندوستانی ایک انگلش شہری کے تمام حقوق طلب کرتے ہین۔ اس مین ان کا کوئی قصور نہین۔ کیونکہ یہ ہماری تحریرون اور تقریرون اور کتابون کا نتیجہ ہے ہندوستانیون کے دلون مین اب اس آزادی اور مساوات کی خواہش پیدا ہوگئی ہے۔ جیسے ہر ایک انگریز اپنا پیدائشی حق خیال کرتا ہے۔ یہ خواہش واقعی قابل تعریف ہے میرے خیال مین ہمین کوئی حق نہین کہ ان کی ان خواہشات کے راستے مین حائل ہون کیونکہ ہماری ہندوستانی آبادی کی وفاداری کا انحصار ہے اس سے زیادہ میرے خیال مین سب اور کچھ کہنے کی ضرورت نہین۔

یا للعجب

لنڈن ٹائمز کے ضمیمہ اشاعت نے حال مین ایک بسیط اور مکمل سلسلہ تواریخ عالم کا شائع کیا ہے اور اپنے نزدیک بہت کچھ داد تحقیق دی ہے۔ ہم اس وقت کتاب پر تقریظ یا انتقاد کی غرض نہین [illegible] صرف یہ دکھانا چاہتے ہین کہ اسلام اور مسلمانون کے متعلق محققین یورپ کی تحقیقات و معلومات کا کیا پایہ ہے اور کس طرح ان کا دعوے ہمہ دانی اس بارہ خاص مین غلط اور سراسر ہیچ ثابت ہوتا ہے۔ فاضل محققین (اس لئے کہ یہ کام ایک آدمی کا نہین بلکہ بہت سے تاریخ دانون کا ہے) نے اسپین اور حکومت اسلامیہ اندلس کی تاریخ لکھتے ہوئے ایک نمونہ عربی خط کا بھی دیا ہے۔ جو اپنی نفاست و خوشنمائی کے لحاظ سے فی الواقع بہت اعلیٰ ہے لیکن اس کے تحت مین جو تفصیل نمونہ کے ماخذ کی بتائی ہے اسے پڑھ کر ہم بے اختیار ہنس پڑے اور فاضل مورخ کی معلومات تاریخ اسلام کا یہین سے ہم نے اندازہ کر لیا۔ عبارت نمونہ کی حسب ذیل ہے۔

ولن يفوت الغنى منه يدا تربت ان يحيا
جز متقلا لو خطّ مُوَكِلا

منقول۔ Specimen of Arabic writing (from an old manuscript of the Koran)!!

اس نمونہ کی عبارت مین جسکو لائق مورخ قرآن کے ایک قدیمی نسخہ سے منقول بتاتے ہین۔ پہلی سطر مشہور قصیدہ بردہ کا ایک ناتمام شعر ہے اور دوسری سطر بھی کسی عربی قصیدہ (غالباً قصیدہ غوثیہ رضہ) کا ایک کامل شعر ہے۔ یہ قرآن کریم کی کوئی آیت ہرگز نہین۔ مسلمان اس پر طبعاً یہ نتیجہ نکالنے پر معذور ہون گے کہ اسلام اور مسلمانون کی تاریخ کی بابت یورپ کے اکثر مسیحی مصنفین کی تصانیف ہرگز قابل اعتبار اور وثوق کے سزاوار نہین ہوتین۔ (وطن)

پچھلے سال کے فائل

بدر مین جیسے قیمتی مفید اور علمی مضامین پچھلے سالون مین چھپتے رہے ہین اور جس التزام سے خدا کی تازہ وحی کا اندراج ہوتا رہا ہے۔ وہ ناظرین سے مخفی نہین۔ ہمارے پاس چند فائل موجود ہین۔ جو اصحاب اپنے معلومات مین اضافہ یا اپنی لائبریری کی الماری کو زینت دینا چاہتے ہین۔ وہ خرید لین ورنہ یہ قیمتی ذخیرہ بہت جلد ختم ہو جانیوالا ہے قیمت تین روپے مکمل فائل کی لی جائے گی محصولڈاک علاوہ۔ مینیجر "بدر" قادیان

ایک رعایت

جو صاحب دو دو خریدار پیشگی قیمت والے دین گے ہم انہین اور ان کے دئے ہوئے خریدارون کو [illegible] سالانہ مین ۱۶ صفحہ کا اخبار دین گے۔
یہ صرف اسلئے رعایت کی جاتی ہے۔ کہ کارخانہ مین روپے کی سخت ضرورت ہے۔ انصار بدر اپنی مشفقانہ کوششون سے عند اللہ ماجور ہون اور عندی مشکور۔
مینیجر "بدر"

بقایادار اپنا حساب صاف کرین

بدر کے جن ہمدرد و مہربان (حقوق العباد کی نگہداشت رکھنے والے دوستون نے ۹ جنوری کے وی پی واپس کر دئے تھے۔ ان کے نام خطوط لکھے جا رہے ہین انہ براہ مہربانی جواب سے ضرور ممتاز کرین اور اپنا حساب صاف کر کے انصار بدر مین شامل ہون۔ مینیجر بدر

بلاد اسلامی

افغانستان میں ترقی کے آثار

ہمعصر آبزرور لاہور میں کابل کے ایک نامہ نگار کی چٹھی چھپی ہے جس سے افغانستان کی جدید ترقیات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ

جب سے ہزمیجسٹی امیر حبیب اللہ خان سیاحت ہند کر واپس کابل تشریف لائے ہیں۔ افغانستان میں اصلاحات کے اجراء کی کوشش نہایت سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اس سیاحت سے ہزمیجسٹی کو گورنمنٹ ہند سے صرف رشتہ اتحاد ہی مستحکم کرنا مقصود نہ تھا۔ بلکہ اپنے ملک کے فائدے کے لئے انگریزی نظم و نسق کی خوبیوں کو بغور ملاحظہ فرمانا چاہتے تھے۔ کابل پہونچ کر سب سے پہلے ہزمیجسٹی نے ایک زنانہ ہسپتال قائم کیا۔ اس کے بعد شہر کی تنگ اور خام سڑکوں کو فراخ اور پختہ بنوایا۔ بجلی کی روشنی کی گئی اور حفظان صحت کی طرف توجہ فرمائی لیکن ان تمام اصلاحات کے لئے امیر صاحب کو روپیہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ امراء و ارکان دربار جو شہر کے خراب اور تنگ و تاریک محلوں میں سکونت رکھتے تھے اب شاہی محلوں کے نواح میں سکونتی مکان تعمیر کرا رہے ہیں۔ حبیبیہ کالج میں طلباء کی تعداد ۱۵۰۰ اور مدرسین کی ۹۶ تک پہونچ گئی ہے مولوی نجف علی خان دیگر فرائض کے علاوہ انسپکٹر محکمہ تعلیم کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں اور تین کابلی اسسٹنٹ انسپکٹر ان کے ماتحت ہیں۔ ڈاکٹر عبدالغنی خان بی۔ اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کے زیر اہتمام و نگرانی ایک ترجمہ کا محکمہ قائم ہونیوالا ہے اور اس کے لئے چند ہندوستانی عنقریب کابل پہونچنے والے ہیں۔ ہزمیجسٹی کو انجینئرنگ کیطرف بھی خیال ہے۔ ایک یوروپین ماہر فن کی زیر نگرانی کانوں کی کھدائی کا انتظام ہو رہا ہے اور چند کابلی نوجوان کان کنی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کل سے چلنے والے کئی چھاپے خانے قائم کئے گئے ہیں اور ایک سرکاری مطبع ایک ہندوستانی کے زیر اہتمام قابل اطمینان کام کر رہا ہے۔ آٹا پیسنے کی دیسی چکیاں جن میں ہر روز ہزاروں من آٹا پیستا ہے۔ کابل میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ اون کو صاف کرنے اور اونی کپڑا بننے کے لئے کارخانے بھی قائم کئے گئے ہیں جن میں کلون سے کام لیا جاتا ہے۔ عجب کی بات ہے کہ اہل کابل جاپان کی ساختہ اشیاء کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اور بازاروں میں جاپانی مال کی بہت بکری ہے اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز یہ امر ہے کہ ہزمیجسٹی اور ارکان دربار جاپان کے ملکی معاملات رسوم و رواج۔ مذہبی معتقدات اور طرز حکومت سے نہایت دلچسپی رکھتے ہیں۔ کابل کا کارخانہ روز افزون ترقی کر رہا ہے اور وہاں بہت عمدہ قسم کے آلات حرب طیار ہوتے ہیں ہزمیجسٹی اکثر بذات خود ان اسلحہ کا امتحان لیتے ہیں جسکی وجہ سے یہ یورپ کے جدید ترین نمونوں سے کسی طرح کم نہیں ہوتے۔ ہزمیجسٹی نے سیاحت ہند سے واپس آکر قلمرو افغانستان کا بہ طویل دورہ کیا اور جس میں آٹھ ماہ صرف ہوئے وہ خصوصاً ذکر کے قابل ہے۔

ہزمیجسٹی کابل سے روانہ ہوکر پہلے قندہار پہونچے جہاں کئی روز قیام رہا اور صوبہ کے نظم و نسق میں کئی ضروری اصلاحیں عمل میں آئیں پھر ہرات کو تشریف لے گئے وہاں کے مشہور قلعہ کی قلعہ بندیوں کا ملاحظہ کیا اور بہترین آلات حرب مہیا کرنے اور نہایت جری سپاہی متعین کرنے کا حکم دیا۔ اور روسی سرحد پر جس قدر قلعے ہیں ان سب کے متعلق اسی قسم کے احکام نافذ فرمائے صرف اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ روسی سرحد پر کئی نئے قلعے تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ افغانستان کی مدافعانہ طاقت اور بھی مستحکم ہو جائے ہزمیجسٹی جہاں کہیں تشریف لے گئے۔ وہاں کی رعایا نے اون کا نہایت پرجوش استقبال کیا۔ اور اونہوں نے بھی اکثر مقامات پر اون کی شکایات سنکر اصلاح و انسداد کی کوشش کی۔ خصوصاً کاشتکاروں کے فائدہ کی غرض سے بعض ضروری موقعوں پر نہریں ہونے اور بعض دیگر زراعتی سہولتیں پیدا کرنے کا حکم دیا۔ غرضکہ ہزمیجسٹی جہاں جہاں تشریف لے گئے وہاں لوگوں پر اس دورہ کا اثر بہت اچھا پڑا۔ فقیر سید افتخار الدین اور حافظ احمد الدین بی۔ اے بھی ہزمیجسٹی کے ہمراہ تھے (وکیل)

حوادث

برہما کے مقام پیوبانہ میں ۱۵۔ مارچ کو سخت آتشزدگی ہوئی۔ ساٹھ مکان جل کر تباہ ہو گئے۔ دفتر حسابات بمشکل آگ کی زد سے محفوظ رہا۔

۱۷۔ مارچ کو مانڈلے میں ایک برہمی کے مکان میں آگ لگ گئی۔ ۲۶ ملحقہ مکانات جل کر راکھ ہو گئے پچاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ فائر بریگیڈ کی مدد سے آگ بروقت فرو کر دی گئی۔ ورنہ چاول کے تین عظیم کارخانے جل کر تباہ ہو جاتے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۴۔ مارچ کے اندر کل ہندوستان میں ۶۴۳۹ طاعون اموات ہوئیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے پنجاب ۱۲۵۹ بمبئی ۱۴۲۷۔ صوبجات متحدہ ۱۲۹۰۰۔ بنگال ۹۴۴۔ راجپوتانہ ۶۷۰۔ برہما ۲۴۲۔ میسور ۲۰۰۔ مدراس ۱۴۳۔ ممالک متوسط ۱۳۔ وسط ہند ۴۲۔ ریاست حیدرآباد ۷۔

۱۹۔ مارچ کی صبح کو سٹیشن دیوبند کے قریب نمبر ۲۸ ڈاؤن پسنجر ٹرین کی چھ گاڑیاں معہ انجن بالکل پٹری سے اتر گئیں مگر خیریت گذری۔ کہ کسی مسافر کو نقصان نہ پہونچا۔ وجہ یہ تھی کہ کسی نے شرارت یا نقصان پہونچانے کی غرض سے ایک ریل نکال ڈالی تھی۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

شہر بجے پور میں طاعونی اموات کی اوسط آجکل ہفتہ وار چارسو کے قریب پہونچ گئی ہے

برہما میں جنوبی ریاستہائے شان کے مقام پانگھو میں ۲۔ مارچ سہ پہر کو سخت آگ لگی۔ بعض عالیشان محل ۵ مندر ایک عارضی ہسپتال اور ۸۷۲ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ ۸ لاکھ کے روپیہ کا نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔

تازہ رپورٹ کے مطابق آجکل تمام ہندوستان میں قحط کے امداد یافتگان کی امداد ۵ لاکھ ۵۰ ہزار سے زیادہ ہے۔ صوبجات متحدہ میں ۵۰ ہزار ۳ سو کی بیشی اور ریاستہائے وسط ہند میں ۱۹ ہزار کی کمی واقع ہوئی ہے۔

صوبجات متحدہ میں آجکل ۲۵ ہزار مربع میل رقبہ اور ایک کروڑ پینتالیس لاکھ باشندگان پر سختی قحط کا اثر نمودار ہے۔

شور و شر

تانجور علاقہ مدراس میں اس مضمون کے مطبوعہ اعلان شائع کئے گئے ہیں کہ ہم ذکا جبل سے ہندوستانیوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے اور انگریزوں کو مار ڈالنا چاہیئے پولیس اس شرارت کے بانیوں کی تلاش میں ہے۔

مدراس گورنمنٹ کے سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ مقامات ٹوٹی کورن اور تنا دلی کے باشندوں کی بدعنوانی کی وجہ سے وہاں چھ ماہ کیلئے تعزیری پولیس متعین کی گئی ہے . . .

بخدمت ڈاکٹران و اطباء سلسلہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انعقاد مجلس اطباء و ڈاکٹران جماعت احمدیہ

صدر احمدیہ ڈسپنسری قادیان دارالامان اگرچہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ابتدائی وقت سے ہے۔ مگر جیسے کہ سلسلہ میں گذشتہ دس سال میں ترقی ہوئی ہے۔ ڈسپنسری ابھی اسی حالت میں ہے جیسے کہ شروع میں تھی۔ ادویہ ابھی بہت تھوڑی میسر کی جاسکتی ہیں۔ جو کہ صرف مدرسہ کے بیمار طلباء اور صدر انجمن احمدیہ کے ملازمین کے لئے علاج کے لئے مشکل سے مکتفی ہوتی ہیں۔ اور اوزار اور دیگر ضروری سامان معمولی اپریشن کے لئے بھی مہیا نہیں۔ انڈور مریضوں کے رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ یہاں تک کہ مریض طالب علم بھی علیحدہ نہیں رکھے جاسکتے ہیں۔ متعدی بیماروں کے علیحدہ رکھنے کا کوئی سامان نہیں۔ کوئی اپریشن روم نہیں۔ موجودہ ڈسپنسری کا کمرہ بہت تنگ ہے جس میں نہ شفاخانہ کا سامان آسائش سے رکھا جاسکتا ہے۔ نہ مریض کے دیکھنے کے لئے کافی جگہ ہے۔ ہمارے سلسلہ کے بہت سے ڈاکٹر آگے وہاں لمبی رخصتیں لے کر قادیان میں رہتے ہیں۔ اگر ڈسپنسری میں اپریشن کے لئے کافی سامان ہو۔ تو وہ بہت سے غریب مریضوں کی دستگیری کرسکیں۔ جو کہ دور دراز کے شفاخانوں میں علاج کے لئے جانے کی وسعت نہیں رکھتے اور اگر ادویہ کے لئے زیادہ روپیہ مہیا ہوسکے۔ تو علاوہ طالب علمان سکول و ملازمان صدر انجمن احمدیہ دوسرے احمدی احباب جو کہ قادیان میں رہتے ہیں اس ڈسپنسری سے علاج کراسکیں۔ بلکہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ جیسے قادیان میں کل اطراف عالم سے لوگ روحانی امراض دور کرانے کیلئے جوق در جوق آتے ہیں ایسے ہی جسمانی علاج کے لئے بھی دور سے لوگ قادیان کے احمدی ہسپتال میں آئیں اور شفا پاکر جائیں۔ چونکہ صرف سکول کی کی ڈسپنسری رہنے کے بجائے اب یہ ڈسپنسری صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری ہوگئی ہے۔ اس لئے شروع جنوری ۱۹۱۰ء سے شفاخانہ کی مد بجٹ میں دوسری مدات سے علیحدہ رکھی گئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی دوسری مدات مثلاً اشاعت اسلام۔ مدرسہ۔ یتامیٰ و مساکین۔ مقبرہ بہشتی وغیرہ میں پہلے سے ہی اخراجات کی زیادتی ہے اور ہر ایک مد کی آمد کے وسائل جدا ہیں۔ اب تک صیغہ شفاخانہ کی آمد کی کوئی سبیل نہیں۔ اور اس کو شروع جنوری سے چھ ماہ تک امتحاناً صیغہ صدقات کے ساتھ لگایا گیا ہے۔ یعنے جب تک کہ شفاخانہ کی مستقل آمد کی صورت پیدا نہ ہو۔ بطور قرضہ صدقات سے اس مد میں روپیہ دیا جاوے۔ جو کہ بعد میں اس مد سے واپس ادا ہوگا۔ اس صورت میں اگر شفاخانہ کی آمدنی کو مستقل کرنے کے لئے کوئی تجویز نہ ہو۔ تو ڈسپنسری میں ترقی تو در کنار اس سال نہ اوزار آسکتے ہیں اور نہ آئندہ سال میں دوائی آسکتی ہے اس لئے نہایت ضروری تھا کہ ڈسپنسری کیلئے خاص چندہ کی تحریک کی جاوے اور اس تحریک میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ڈاکٹر اور طبیب حصہ لیں تاکہ ان کی امداد سے ڈسپنسری جو نہایت ضروری جزو اس سلسلہ کا ہے ترقی پکڑے۔ کیونکہ ڈسپنسری اس سلسلہ کی اشاعت کا بہت موجب ہوسکتی ہے۔ دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً عیسائی دور دراز ملکوں میں تالیف قلوب کے لئے ڈسپنسریاں اور بڑے بڑے شفاخانے بناتے ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس سلسلہ حقہ کی اشاعت کیلئے اگر سردست شہر شہر نہیں تو کم از کم حضرت مسیح موعود کے رہائشی مقام یعنے قادیان میں ایک بڑا ہسپتال بنادیں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ سردست مفصلہ ذیل اغراض ہیں جن کے لئے مستقل چندہ کی ضرورت ہے (۱) ادویات کے لئے (۲) اوزاروں کیلئے (۳) توسیع شفاخانہ کے لئے۔ جس کے لئے ضروری ہوگا کہ ہسپتال کو باہر سکول کے پاس بنایا جاوے اور اس میں اپریشن روم اور انڈور مریضوں کے لئے کمرے بھی ایزاد کئے جاویں۔ متعدی مریضوں کے لئے کمرہ وغیرہ۔ ان ہی اغراض کیلئے قادیان میں چھوٹی مسجد میں ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء کو ایک جلسہ کیا گیا جس کی روئیداد ارسال خدمت ہے جو ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اس جلسہ میں موجود تھے۔ سب نے ان تجاویز سے اتفاق رائے کیا جو اس میں مندرج ہیں حضرت مولوی نوردین صاحب اگرچہ جلسہ میں موجود نہ تھے۔ مگر جلسہ کے بعد اسی روز جب ان کو روئیداد جلسہ دکھائی گئی تو انہوں نے پورے طور پر اس سے اتفاق رائے ظاہر کیا اور مبلغ عسہ روپیہ بطور عطیہ کے دینے کا وعدہ فرمایا اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے شفاخانہ کی عمارت بنانے کا ایک دو اور احباب کو شریک کرکے اپنے گرہ سے بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین!

امید ہے کہ دیگر صاحبان بھی ان تجاویز کو پسند فرماوینگے اور عمل کرکے ثواب دارین حاصل کرینگے اس لئے التماس ہے کہ ہر ایک فرد ڈاکٹران و حکیم صاحبان سے اس عرضداشت کو پڑھکر ان تجاویز پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور خاکسار کو اطلاع دے کہ وہ ان تجاویز پر کاربند ہوگا تاکہ اس کا نام درج رجسٹر کیا جاوے زر عطیہ اور پہلی تاریخ کی پرائیویٹ پریکٹس کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماویں +

مرزا یعقوب بیگ۔ آنریری افسر شفاخانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

روئیداد جلسہ ڈاکٹران و اطباء جماعت احمدیہ منعقدہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء

حاضرین ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب۔ ڈاکٹر فیض قادر صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حکیم محمد حسین صاحب قریشی حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ

اس جلسہ کے پریزیڈنٹ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مقرر ہوئے باتفاق رائے منظور ہوا۔

۱۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تجویز پر باتفاق رائے منظور ہوا کہ ہر ایک ڈاکٹر و طبیب اس سلسلہ کا پہلی تاریخ ہر ماہ کی آمدنی جو پرائیویٹ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان کے لئے دیا کرے۔

۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی کہ اس ڈسپنسری کو بتدریج خوب ترقی دیجاوے۔ انڈور مریضوں کے لئے علیحدہ کمرے اور اپریشن روم وغیرہ کی ضروری ایزادی کی جاوے۔ اور اگر روپیہ کافی ہو۔ تو بیرونجات کے مریضوں کو بھی اس شفاخانہ سے دوائی دی جاوے تاکہ یہ ڈسپنسری اس سلسلہ کو بہت ترقی دینے کا موجب ہو۔

۳۔ چونکہ ہسپتال کی ضرورت ہے اور روپیہ کی ظاہرا کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ صدر انجمن احمدیہ میں گنجائش روپیہ کی نہیں ہے اس لئے تجویز ہوئی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں ایک درخواست دیجاوے کہ جو مکان رہائشی انہوں نے قادیان میں اپنی زمین پر بنانا ہے وہ ابھی بنادیویں اور جب تک ہسپتال کمیٹی تیار نہ ہو وہ کرایہ پر دیدیویں تاکہ اس کا ذخیرہ میں لگایا جاوے۔

۴۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری کی علیحدہ مد شروع سال سے مقرر کیگئی ہے اور شفاخانہ کی مد میں کوئی روپیہ نہیں اور کافی روپیہ کے نہ ہونے کے سبب سے اس سال اوزاروں کا انڈنٹ جو کمیٹی میں پیش کیا گیا تھا۔ منظور نہیں ہوسکا اور چونکہ شروع جنوری سے پہلی تاریخ ہر ماہ کی فیس ڈاکٹر اور طبیب احباب سے وصول نہیں ہوسکی۔ اس لئے کچھ روپیہ موجودہ اخراجات کے لئے بطور عطیہ کے سب اطباء جماعت احمدیہ عطا فرماویں یعنے اسسٹنٹ سرجن صاحبان دس روپیہ فی کس و ہسپتال اسسٹنٹ صاحبان عہ روپیہ فی کس و حکیم صاحبان عہ روپیہ یا کم و بیش حسب استطاعت عنایت فرماویں۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے جو چندہ دیا

مولوی حکیم نوردین صاحب	عسہ	(وعدہ)
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	عسہ	"
" خلیفہ رشید الدین صاحب	عسہ	"
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	عسہ	"
" مرزا یعقوب بیگ صاحب	عسہ	"
" فیض قادر صاحب	عہ	وصول
" قاضی کرم الٰہی صاحب	صہ	وعدہ
" سید ستار شاہ صاحب	صہ	"
حکیم محمد حسین صاحب قریشی	عسہ	وصول
حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ	عہ	"

ممیرا

ے پاس اصلی ممیرا ہے۔ جو میں نے پہاڑی علاقوں سے
نت سے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان قت نے اس
سے کو دیکھا اور خریدا بھی ہے۔ اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی
پیسہ فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی ثابت کر دے
اصلی نہیں تو قیمت بھی واپس دیدوں گا۔ راستی کے قدردان
ہریں۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

بدر میں اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے
بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتوں
کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے
متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کریں جو واجبی اجرت
پر شائع ہوتے ہیں۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
یک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت

یہ دینی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۶ جنوری و
بدر مورخہ ۲ جنوری میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے
قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ ہے لیکن فکر چار نسخہ
کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہو اور چند نسخہ کامل کے خریداروں
کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار
کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ:۔
مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجرخان
ضلع راولپنڈی پنجاب۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ
کی طرف سے صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی
ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت عہ سالانہ عوام سے
اور طلباء عہ لیجاتی ہے۔

المشتہر

منیجر۔ تشحیذ الاذہان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین
صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف
کی ہے۔ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی
صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور
مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ دروائی کو زیر نظر رکھ
لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم کی لطیف
تفسیر بھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔
قیمت ۸/ جلد سنگین ہے۔

دُرِّ ثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمیں
اس میں مندرج ہیں۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے
کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو
سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب
باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اسکے دلائل توڑنے
پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب
کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ
اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا
ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر بہت عمدہ خوشخط
چھاپی گئی ہے۔

قیمت مجلد صہ غیر مجلد صہ

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی
رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزہ
کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف پچیس جلدیں باقی
ہیں۔ قیمت صرف ا/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے
امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا
[illegible] ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق
مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب
پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن
قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت
ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجا [illegible]
سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت ۳/ غلامی ۔ اور عصمت انبیاء [illegible]

سیر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب
امروہوی ۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی
کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب [illegible]
کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف
کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔
قیمت صرف ایک آنہ ا/

البرہان الصحیح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب
شاعر۔ حضرت اقدس کی
تائید میں۔ قیمت ۲/

رسید زر

۲۳۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۴۴۲۔ محمد اکبر صاحب عہ
۱۱۱۱۔ غلام رسول صاحب ۶/
۹۹۷۔ نتھو خان صاحب للعہ
۲۴۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۴۲۔ چودھری غلام محمد صاحب للعہ
۲۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۲۳۔ فقیر علی صاحب ۶/
۔ ہدایت اللہ صاحب ے/
۹۱۰۔ محمد یوسف صاحب عہ
۲۶۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۹۰۔ سل محمد خان صاحب للعہ
۱۹۰۸۔ چودھری محمد رشید صاحب للعہ
۵۹۵۔ مستری محمد موسیٰ صاحب للعہ
۲۷۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۶۲۳۔ گوہر علی صاحب للعہ
۱۹۲۶۔ محمد اشرف الدین صاحب عہ
۳۰۸۔ عبد الرحمٰن صاحب عہ
" " صاحب ے/
۱۹۹۷۔ منشی نور محمد صاحب عہ
۲۸۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۲۳۵۔ گلاب الدین صاحب ۵/
۲۹۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۱۵۔ ابوبکر صاحب ے/
۱۸۸۔ تاج الدین صاحب عہ
۱۲۵۹۔ احمد نور صاحب ۴/

چھاپہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر کے لئے طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

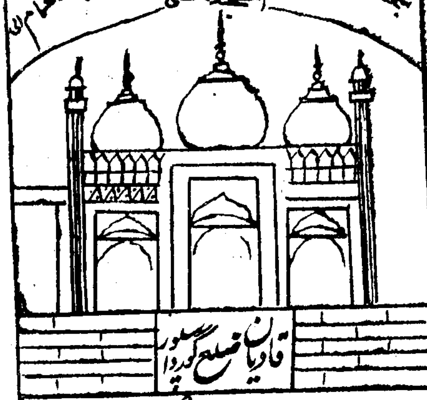

بدر
BADR — QADIAN

قیمت از ساداتِ مین صہ | اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان | قیمت از غربا و طلبا وغیرہ فاسہ

قادیان میں ہے — جلد ۷ — فی پرچہ ۲ر

۵ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ اپریل ۱۹۰۸ء بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

محمد صادق ایڈیٹر — نمبر ۱۴ — از نقد صہ

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا مے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

[illegible]

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست .. .. ستعہ
عام قیمت پیشگی .. .. .. للعہ
مابعد .. .. .. صہ
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے۔ ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے ہفتہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے نام ہونی چاہیئے۔ — مینجر۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کریں۔

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

آج مورخہ ۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو مدینۃ المسیح میں دو انگریز اور ایک لیڈی ۹½ بجے کے قریب آئے ان میں سے ایک بوڑھا جس کے بشرہ سے جہاندیدہ ہونا معلوم ہوتا تھا شکاگو (امریکہ) کا رہنے والا تھا۔ اس کا نام مسٹر جارج ٹرنر اور لیڈی کا نام مس بورڈن تھا اور تیسرا سکول میں لاہور کا مسٹر بانشر تھا۔ مقبرہ بہشتی کے دفتر میں مفتی محمد صادق صاحب نے انکو ریسیو کیا اور پہلے مختلف امور پر دوستانہ گفتگو ہوتی رہی۔ چونکہ اکثر اصحاب نے میڈم کے ساتھ شیک ہینڈ (مصافحہ) نہ کیا بلکہ غض بصر بھی۔ اسلئے اسے حیرت ہوئی تو مفتی صاحب نے یہ جتلا کر یہ ہمارے مذہبی احکام سے ہے۔ اسکی حیرت کو دور کر دیا۔

اطلاع ہونے پر حضرت مسیح موعود تشریف لائے مکرمی علی احمد صاحب ایم۔ اے ڈپٹی مجسٹریٹ اور مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ترجمان بنے۔ صاحب پوچھا۔ کہ آپنے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا کیا یہ صحیح ہے فرمایا صحیح ہے۔ صاحب کس بات پر چیلنج دیا گیا تھا۔ حضور وہ کہتا تھا کہ میں نبی ہوں اور اپنی نبوت کی بنا، پر ظاہر کرتا تھا کہ مسیح خدا کا بیٹا تھا۔ یوں تو عام عیسائی بھی اس کے قائل ہیں۔ مگر وہ چونکہ خدا کی طرف سے کہلا کر بطور اس کے پیغامبر کے یہ ظاہر کرتا تھا اسلئے ہمیں ناگوار معلوم ہوا۔ کہ یہ بڑا بھاری افترا ہے۔ منقولات کی بنا، پر کوئی جو کچھ اعتقاد رکھے اس سے تو چشم پوشی ہو سکتی ہے مگر یہ خدا کیطرف سے مدعی ہو کر بیان کرنا فتنہ کی راہ تھا جس کا روکنا ہمارا فرض تھا۔ صاحب ڈاکٹر ڈوئی نے جھوٹا دعوے کیا تھا ہم مانتے ہیں کہ اسے ناکامی ہوئی۔ وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے پیرو متفرق ہو گئے مگر انجیل میں لکھا ہے۔ کہ اخیر زمانے میں جھوٹے نبی اٹھیں گے پس ہم یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آپکے صادق نبی ہونے کی کیا دلیل ہے۔ حضور بے شک جھوٹے نبی ہوتے تھے۔ مگر کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سب جھوٹے ہی چلے جاویں گے۔ اور ان میں کوئی بھی سچا نہ ہوگا۔ صاحب۔ نہیں ایک کا سچا ہونا تو ضرور ہے مسیح نے مردوں کو زندہ کیا چنانچہ تاریخی شہادت موجود ہے اور اس کے بعد کسی نے مردے کو زندہ نہ کیا پس ثابت ہوا کہ وہی مسیح ہی ایک خدا تھا کیونکہ یہ طاقت کسی اور میں نہیں کیا آپ میں یہ طاقت ہے۔ حضور فرمایا کہ ہم اس بات کو عقلاً نقلاً کسی صورت میں نہیں مان سکتے کہ مسیح نے کوئی حقیقی مردہ زندہ کیا ہو۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول کریم نے مردوں کو زندہ کیا تھا مگر اس کے اور معنے ہیں۔ بالفرض ہم مان بھی لیں تو بھی یہ امر مسیح کی خدائی کی دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ مسیح سے پہلو اور نبیوں نے بھی آپ لوگوں کے عقیدہ کے مطابق مردے زندہ کئے۔ چنانچہ ایلیا نے ایسا کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا سانپ بنایا۔ اور یہ معجزہ مردے کے زندہ کرنے سے بڑھکر تھا۔ کیونکہ مردہ میں تو پھر کچھ استعداد زندہ ہونے کی ہوتی ہے اور ایک نباتی شے کو زندگی کے ساتھ کیا تعلق پھر توریت میں لکھا ہے کہ ایک نبی کی ہڈیوں کو چھونے سے مردے زندہ ہوئے۔ سو اگر یہ باتیں کسی کے خدا ہونے کی دلیل ہو سکتی ہیں۔ تو موسیٰ ایلیا۔ یسعیاہ بطریق اولیٰ خدا ہونگے یاد رکھو کہ نبیوں میں دوسرے انسانوں سے ما بہ الامتیاز ضرور ہوتا ہے مگر خدا کسی کی مرضی کا تابع نہیں بلکہ جو معجزہ وقت کے مناسب حال ہو وہ اسے دیا جاتا ہے۔ صاحب بیشک مسیح سے پہلے جو نبی آئے ان کو خدا ایسی طاقتیں دیتا رہا مگر مسیح خود خدا تھا وہ شروع سے خدا تھا اور اب تک داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے۔ حضور یہ ایک دعویٰ پر دعویٰ ہے۔ دعوے کے ساتھ کوئی ثبوت چاہیئے ہم انہیں خدا نہیں مانتے۔ صرف اس حد تک مانتے ہیں کہ وہ خدا کے نبی تھے۔ اور یوں ہر ایک کا اختیار ہے کہ جو چاہے اعتقاد رکھے آپ مسیح میں کسی ایسی طاقت کا ثبوت دیں جو پہلوں میں نہ تھی۔ تاکہ اس کا خدا ہونا ثابت ہو۔ اگر وہ فی الواقع مردوں کو زندہ کرتے تھے تو ان کے متبعین سے کوئی ایسی بات ہمارے مقابل پر دکھائے مگر ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ایسا کوئی ہرگز نہ کر سکیگا۔ بخلاف اس کے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین ایسے نشانوں کے دکھلانے کو حاضر ہیں جو اس مبارک وجود کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوئے انسان بوجہ انسان ہونے کے صرف اس حد تک ترقی کر سکتا ہے جو اس کی انسانیت کے شایان ہو۔ خدا نہیں ہو سکتا۔ مسیح بھی ایک انسان تھا۔ پس اس سے ایسی صفتیں کیوں منسوب کی جاویں جو انسان میں نہیں ہو سکتیں۔ صاحب آپ اپنے نبی ہونے کا ثبوت دیں۔ حضور ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں۔ جو توریت میں مذکور ہیں

میں کوئی نیا نبی نہیں پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو پس ان کو راستباز ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو ہمیں بتاؤ تا ہم اپنے میں وہ بیان کر سکیں کیونکہ ممکن ہے ہمارے بیان کردہ نشانوں کو تم نبوت کی صداقت کے نشان نہ مانتے ہو اور اس طرح بات لمبی ہو جائیگی۔ صاحب آپ خود ہی بیان کیجئے حضور۔ ہمارے ہاتھ پر اتنے نشان ظاہر ہوئے ہیں کہ ان کو گننا بھی مشکل ہے اور بنی اسرائیل میں تو ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جنھوں نے صرف ایک ہی نشان دکھایا۔ اچھا سنو۔ خدا کے نبی دشمنوں کے مقابل پر ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہیں اس کیلئے صرف ڈوئی جھوٹے نبی کی نظیر کافی ہے۔ جسکو آپ خود تسلیم کرتے ہیں جب اس نے خدا کیطرف سے ہونیکا دعوی کیا اور میرا بھی یہی دعوے تھا اور اس کی تعلیم میری تعلیم سے بالکل جدا تھی وہ خدا کی ایک عاجز مخلوق کو خدا ٹھہراتا تو میں نے دعا کی کہ اے خدا اگر میں تیری طرف سے ہوں تو اسے میری آنکھوں کے سامنے ہلاک کر چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر دوسرا نشان یہ ہے کہ آپ لوگ خود میری صداقت کا نشان ہیں۔ پچیس ۲۵ برس پہلے جبکہ اس گاؤں میں میں ایک غیر مشہور انسان تھا۔ اور کوئی ذریعہ اشاعت و شہرت کا نہ رکھتا تھا۔ خدا نے میری زبان پر ظاہر کیا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق۔ دور دور کی راہوں سے لوگ تیرے پاس چل کر آئیں گے۔ اب دیکھو آپ لوگوں کو اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں اور پھر بھی آپ اسے پورا کر نیوالے ٹھہرے شاید اگر آپ کو معلوم ہوتا تو ... ... اس کے پورا کرنے میں تامل کرتے مگر خدا کو جو کچھ کرانا منظور تھا وہ کرا دیا۔ امریکہ سے دور کونسا ملک ہو سکتا ہے جہاں سے چل کر لوگ میرے پاس آتے اور پھر ایسی جگہ جہاں کوئی بھی دلچسپی کا سامان نہیں اگر غور کرو تو یہ بات مردہ زندہ کرنیسے بڑھکر ہے۔ مردے زندہ کرنا تو ایک قصہ کہانی ہو گئے اور یہ کل کی بات ہے۔ پیشگوئی پہلے شائع ہو چکی ہے اور اس کی صداقت آپنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ حضور۔ ہم تو اس بات کو پیش کر رہے ہیں جو تمام نبی اپنی صداقت میں پیش کرتے رہے یعنی پیشگوئی اور اس وقت میں جبکہ ظاہری سامان کے لحاظ سے اس کا پورا ہونا ناممکن نظر آتا ہو اور پھر دیکھو کہ اس پر تباہی آئی اس وقت شروع ہوئی جب ہمارے مقابل میں آیا اس سے پہلے وہ ہر طرح مامون و محفوظ اور زوروں پر تھا۔ پھر ایسا ہی دوسری پیشگوئی لوگوں کے دور دور سے آنے کے متعلق ہی ایسی ہے۔ (مفتی صاحب کے لڑکے عبد السلام کو پیش کر کے) جیسے یہ لڑکا کہدے کہ میں ۷۰ برس کی عمر پاؤنگا اور ایسے ایسے مراتب تک پہنچونگا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ کالم ۳)

المفتی

۱۳۶ زندگی کا بیمہ کرانا منع ہے

ایک دوست کا ایک خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا جسمین لکھا تھا۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

مارچ ۱۹۰۵ء مین مین نے اپنی زندگی کا بیمہ واسطے دو ہزار روپیہ کے کرایا تھا۔ شرائط یہ ہین کہ اس تاریخ سے تا مرگ مین ۱۲۰ سالانہ بطور چندہ کے ادا کرتا رہونگا۔ تب دو ہزار روپیہ بعد مرگ کے میرے وارثان کو ملیگا اور زندگی مین یہ روپیہ لینے کا حقدار نہ ہونگا۔ اب تک مین نے تقریباً مبلغ چھ سو روپیہ کے بیمہ کرنے والی کمپنی کو دیدیا ہے اب اگر مین اس بیمہ کو توڑ دون تو بموجب شرائط اس کمپنی کے صرف تیسرے حصہ کا حقدار ہون یعنے دو صد روپیہ ملیگا اور باقی چار صد روپیہ ضائع جائیگا۔ مگر چونکہ مین نے آپ کے ہاتھ پر اس شرط کی بعیت کی ہوئی ہے کہ مین دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا اس واسطے بعد اس مسئلہ کے معلوم ہو جانے کے مین ایسی حرکت کا مرتکب ہونا نہین چاہتا۔ جو خدا اور اوس کے رسول کے احکام کے برخلاف ہو اور آپ حکم اور عدل ہین۔ اس واسطے نہائت عجز سے ملتجی ہون کہ جیسا مناسب حکم ہو صادر فرمایا جاوے تاکہ اوس کی تعمیل کی جاوے۔

اس کے جواب مین حضرت نے فرمایا۔ کہ زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے اور سنا جاتا ہے اوس کے جواز کی ہم کوئی صورت بظاہر نہین دیکھتے۔ کیونکہ یہ ایک قماربازی ہے۔ اگرچہ وہ بہت سا روپیہ خرچ کر چکے ہین لیکن اگر وہ جاری رکھینگے تو یہ روپیہ اون سے اور بھی زیادہ گناہ کرائیگا۔ اون کو چاہیئے۔ کہ آیندہ زندگی گناہ سے بچنے کے واسطے اس کو ترک کر دیوین۔ اور جتنا روپیہ اب مل سکتا ہے۔ وہ واپس لے لین۔

(امید ہے کہ میرے مکرم دوست گذشتہ روپیہ کو اس طرح چھوڑ دینگے۔ جس طرح صحابہ نے حرمت شراب کا حکم سن کر مٹکے کے مٹکے جن پر سینکڑون روپے خرچ ہو چکے ہونگے۔ گلیون مین گرا دئے تھے۔ ایڈیٹر)

قبولیت دعا

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت مین لکھا کہ میرے واسطے آپ ایسی دعا کرین۔ جو ضرور قبول ہو۔ اور اس اور اوس معاملہ مین ہو حضرت نے فرمایا۔ اس کو جواب لکھدین کہ خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہین کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہین ہوا۔ ہان مقبولون کی دعائین بہ نسبت دوسرون کے بہت قبول ہوتی ہین۔ خدا کے معاملہ مین کسی کا زور نہین۔

اشاعت سلسلہ احمدیہ

اب تک سلسلہ احمدیہ کی دیگر ممالک کیا خود ہندوستان مین ہی اشاعت کیواسطے کوئی ایسا باقاعدہ انتظام نہین کہ واعظین مقرر کئے گئے ہون اور وہ جگہ بجگہ پھرتے ہون اور مخلوق الٰہی کو اس سلسلہ کے حالات سے آگاہ کرتے ہون باوجود اس کے ہم دیکھتے ہین کہ نہ صرف ہند مین بلکہ ہندوستان کے باہر بھی سلسلہ احمدیہ کی تعداد دن بدن بڑہتی جاتی اور کثرت سے ایسے خطوط آنے شروع ہوئے ہین جو کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی ذریعہ خدا ہی کیطرف سے ایسا پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ لوگ سلسلہ احمدیہ کی طرف متوجہ ہونے لگ جاتے ہین۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ جب کوئی مامور خدا کیطرف سے آتا ہے تو اوس کے ساتھ آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہین۔ جو سب سے اول اوس کے انصار ہوتے ہین اور وہ ہر جگہ مستعد دلون کو اس پاک سلسلہ مین داخل ہونے کے واسطے تحریک اور ترغیب دیتے ہین۔ مثال کے طور پر ہم دو خط پیش کرتے ہین جن مین سے ایک محررا واقعہ ملک ایران سے آیا ہے اور ایک جزیرہ لنکا سے آیا ہے۔ محرر اولے صاحب اردو نہین جانتے اس واسطے ناظرین اون کی عبارت کیطرف خیال نہ کرین بلکہ نفس مطلب کیطرف توجہ کرین۔

ایران

شیخ غازی الدین یوسف صاحب لکھتے ہین۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام۔

خاکسار۔ غلام۔ کمترین شیخ غازی الدین بعد آداب تسلیمات کے عرض کرتا ہون کہ جناب محمد صادق صاحب کیطرف سے کتابین وغیرہ پہونچین۔ جناب محمد صادق صاحب سے اور بھی کچھ خواہش کتابون کی کرتا ہون۔ آپ جناب نے میرے خواب کی تعبیر لکھی۔ بندہ از حد خوش ہوا خداوند عالم کا شکر بجا لایا۔ خالق نے مجھ سے ناچیز انسان کو وہ نعمت سے سرفراز کیا۔ مین کس زبان سے اس عالم الغیب کی تعریف لکھون اس رزاق کی توصیف بیان کرون۔ خیر۔ دیگر عرض کرتا ہون کہ مین نے اس محمرہ مین جو عربستان مین ہے وایران کے تابع حکم وزیر ہے درمیان آپ جناب لوگون کے ظہور ہونے کے بابت تقریر شروع کی۔ یہان تمام شیعہ ہین۔ اہل سنت ہم فقط پانچ چھ ہین جو نوکری دھندے کے سبب سے بسے ہین۔ ہم تمام کراچی بمبئی کے رہنے والے ہین۔ مین نے شیعہ لوگون مین و میرے احمدین صاحب نے تقریرین کرنی اختیار کی ہین۔ تمام محمرہ مین آپ کا چرچا ہو رہا ہے۔ لوگ ایک بات قبول کر جاتے ہین تو دوسرے انکار کرتے ہین تیسرے قبول کرتے ہین تو چوتھے انکار کر جاتے ہین۔ چند مشہور و عالم شیعون نے ہم سے آپ کی کتاب جو فی الحال ہمارے پاس حقیقۃ الوحی ہے۔ دیکھنے مانگی تھی۔ لیکن وہ اردو ہے۔ اون کو کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ شکر اوس کارساز کا کہ مین نے پیشتر خواہش کی ہوئی چند کتابین عربی اشتہار و اردو اشتہار اس میل مین مجھے آ پہونچے ہین اس عربی آپکے اشتہارات کو ان عالم شیعہ مین جو وعدہ اپنی سچائی کا کہتے ہین۔ تقسیم کہین۔ خیر۔ شکر خداوند عالم کا کہ ان لوگون کو آپ کی خبر پہونچی اور یہان کے علماء آپ ڈہونڈنے ٹٹولنے مین مشغول ہوئے۔ چند علماء کا خیال ہے کہ آپ سے خط وکتابت کرین اور لوگون نے مجھے عرب عجم مین مجھ کہا کہ جناب مرزا صاحب سے خط وکتابت کرینگے اور نشان اور کرامت۔ غیب دان وغیرہ کے بارے مین سوال کرینگے۔ مین کہا بسم اللہ شروع کرینگا اور اگر وہ لوگ چاہین۔ تو سال کا خرچ مجھ پہ رکھا جائے۔ دیکھین خداوند عالم اون کو کیا ہدایت دیتا ہے۔ بے شک آپ سچ کہتے ہو۔ کہ دجال کی خبر ہم کو خبر آنے کی تھی۔ سو تمام آچکے۔ کارروائی کر لی۔ باقی اب اون کی کارروائی مین کچھ نہ رہا۔

اب جناب سے دوسری عرض کرتا ہون۔ کہ مین شب و روز فکر مین ہون کہ خداوند عالم مجھے جلد قادیان مین لاکر آپ کی زیارت نصیب کرے آپ سے خواہش کرتا ہون۔ کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیے کہ خداوند عالم میری روزی و رزق مین ترقی دیوے

[illegible] کو کشادہ کرے۔ میری اور میری اولاد
[illegible] خداوند کریم کسی کا محتاج نہ کرے۔ ہمیں ایمان
[illegible] اور ہر دم و ہر پل نیک ہدایت دیوے اور
[illegible] اور شیطان کے پھندی
[illegible] بچاوے۔ اور دل میں ہم لوگوں کے نہائیت
[illegible] امید ہے کہ خداوند ہم کو اتنا ہی دیوے کہ ہم حج
[illegible] رسول مقبول ہمارے آخرت کے وسیلہ
[illegible] دین جو بے شک سچا و پاک و صاف دین ہے
[illegible] جس پر ہمارے جان و دل صدبار فدا ہے
[illegible] کی زیارت کرواوے۔ ہماری اندہی آنکہیں
[illegible] فرماویں۔ ہم اس کعبہ کی زیارت فرماویں۔ جسکی بنا
[illegible] ابو الانبیاء ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے ہوئی ہے
[illegible] اگر بوسہ دیلویں اور ہماری تمنا نہیں اور دوسرے
[illegible] نہیں۔ آداب قدمبوس شیخ غازی الدین بحریرٹ

جزیرہ لنکا سے منشی حیدر خان صاحب
جزیرہ لنکا تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اقدس

[illegible] از تقدیم مراتب تسلیم عرض خدمت اینکہ فدوی اس
[illegible] سیلون یعنے لنکا میں قریبًا ایک سال سے رہا ہوں
[illegible] حال میں یہان کے ایک مقام کندی شہر جانے
[illegible] اتفاق ہوا تہا۔ اثنائے گفتگو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے
[illegible] حالات سے وہان چند مسلمان کچھہ کچھہ دریافت کرتے
[illegible] ہے۔ حتے کہ وہان کے ایک مشہور خیاط محمد اکبر نامی کو
[illegible] اس شہر میں اے۔ ایس۔ ایم۔ غوث .. .. ..
[illegible] سلاتے ہیں۔ اون کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بذریعہ بعیت
[illegible] تحریری آں جناب داخل کرادیا ہے۔ اب وہ صاحب
[illegible] انشاء اللہ تعالےٰ وہان معزز مسلمانوں میں ہمیشہ حضور
[illegible] تعلق کے ذکر خیر کیا کرتے ہیں۔ مگر عرض خدمت یہ
[illegible] ہے۔ کہ اس مشہور کلمبو میں ایک مسلمانوں کا انجمن
[illegible] مندرجہ بالا نام سے مشہور ہے۔ جس کے جملہ افراد
منتخب معزز تجارت پیشہ مسلمان ہیں۔ جن میں
سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہمیشہ ذکر خیر ہوا کرتا ہے۔ اس
انجمن کے جملہ افراد قریب ۲۰۰ سو آدمیوں کے ہیں
بلکہ زیادہ ہوں گے۔ یہ اس ملک کے اعلیٰ درجہ کے
اقبال مند لوگ ہیں۔ جنہیں تعلیم وتادیب کا بہت چرچا
ہے۔ مذہبی معاملات میں تحقیق حق کا جوش ہے

اس زمرہ کے سربرآوردہ اصحاب جو کہ فدوی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات تحقیق کرتے ہیں۔ آج بصد صدق دلی ملتجی ہیں کہ اون کے نام سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرمایئے اور اون کی بعیت بالفعل تحریری ہی قبول فرمائی جاوے۔ اور اس مشرف اور امتیاز کی سرسری طور پر اون کو اطلاع دیجاوے۔ حتے کہ ان کی مشورت اور کوشش ہے۔ کہ بہت جلد یہ لوگ بذاتِ خود حضور کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہوکر شرف ملازمت باریابی سے مشرف ہوں گے۔ مگر اس ملک میں مسلمان اردو تحریر اور تقریر سے بالکل نابلد ہیں زبان تامل بولی جاتی ہے۔ فدوی اون کو بذریعہ انگریزی زبان کے سلسلہ عالیہ کے حالات سے کچھ تفہیم کراتا ہے

اور پرچہ ریویو آف ریلیجنز .. ..
سے کچھ مطالب لکاتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ اس انجمن کے اکثر افراد انگریزی جانتے ہیں مان کی معلومات انگریزی یا عربی جو پرچاجات مطبوعہ عالیہ یہان کہیں کبہی کبہی اون کو دستیاب ہوتے ہیں ان کے ذریعہ حضور انور کے سلسلہ عالیہ کے حالات معلوم کرلیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہمیشہ اس انجمن کو انگریزی پرچاجات جو کچھ حضور کے مشن میں شائع ہوا کرتے ہیں [illegible] اس انجمن کے پریسیڈنٹ عبد العزیز اور مولوی یوسف بن اسمٰعیل سکرٹری ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک پرچہ اخبار انگریزی شائع ہوتا ہے۔ جس میں سلسلہ عالیہ کا ذکر ہوا کرتا ہے چنانچہ وہ بہی ہمیشہ حضور کی خدمت میں پہنچے گا۔

یہان فہرست اسماء بیعت کنندگان دی گئی ہے

اور اس داخلہ بعیت کی اطلاع پریسیڈنٹ عبد العزیز صاحب کو ذریعہ اور اصحاب کو ملے۔ اور اون کے بارہ میں دعا مانگی جاوے۔ اور فدوی خادم قدیم سلسلہ عالیہ احمدیہ
منشی محمد حیدر خان۔ کلمبو سیلون

کس صدی میں مسیح کا انتظار تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناکسان را پیر کامل کاملان را راہ نما

جناب مہدی مسعود صاحب قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ کو عرصہ سے شوق تہا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حال سے آگاہ ہووے تو جہان تک حنفیہ مذہب کی کتب سے ثابت ہوتا رہا ہے یہ تہا کہ تیرہوین صدی کے اخیر میں نازل ہوں گے جیسا کہ انوار میں درج ہے۔

اور پر ایک ہزار گذرے تین سو سال
حضرت عیسیٰ آوسی کرسی عمل کمال

لیکن ہم کو تلاش پر قرآن مجید سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کی بابت کافی ثبوت مل گیا ہے۔ ۱ توفی کے لفظ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو ظاہر کیا اور یہی لفظ حضرت عیسےٰ پر وارد ہے۔

۲۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اور ایسا ہی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

اب قرآن شریف سے صفائی ہوئی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کی بابت جس کا ایمان کلام الٰہی پر ہے ہرگز بہی شک نہیں رکھتا۔ اب باقی رہا امام مہدی علیہ السلام کا ذکر۔ سو حنفیہ مذہب کی کتابوں سے یوں ثابت ہے کہ امام مہدی کا ظہور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پیشتر ہے۔ جس کے ظہور ہونے کیوقت کی شہادت سنجات المومنین سے ملتی ہے اور آسمانی شہادت ہے

یعنی تیرہوین میں ستیوین سیع گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضان ایہ لکھیا اک روایت ولے

اور باقی تمام اور بہی حدیثہا سے جہان تک پیشگوئیان ملتی ہیں۔ تیرہ سو سال تک کی ملتی ہیں۔ کسی شخص نے ایسی ہمت نہیں کی کہ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنالیوین۔ عجب حیرانگی کی بات ہے کہ اگر ذرا اور قوت لگانے سے جو فتوی کفر .. منجانب اللہ کے دعوے والے پر لگایا گیا ہے۔ نہائیت آسان تہا۔ جو ذرا سے قلم ہلانے سے ہو سکتا ہے۔ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا کر چپ کر رہتے اور اپنے ہمنشین مسلمانوں کو سنا دیتے۔ کہ دیکھو ابہی مہدی کے ظہور میں دو تین سو سال باقی ہے اور وہ بچاری آجکل کے مسلمان جو کہی پر لکہی مارتے ہیں۔ جن کو تنا تک نہیں آتا ضرور مان لیتے۔ شاید یہ بات خیال میں نہ آئی ہو

طریقہ تو آسان تہا۔ جس صورت مین ہماری مذہبی کتابون سے
ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہدی معہود کے ظہور کا وقت تیرہ سو
سال سے بڑہکر نہین ہوسکتا بلکہ اندر یا تیک کے لفظ
سے ظاہر ہے۔ تو پہر ہٹ دہرمی کرنی مناسب نہین
بلکہ وقت مقررہ پر جس نے دعوے من جانب اللہ کیا
واجب ہے اوس پر ایمان لانا اور پہر ایسے وقت پر کہ دارومدار
ایمان کی تمام چیزین شہادت دی رہی ہین۔ کہ اب وہ وقت
ٹہیک ہے۔ ہم تو اس آیت کریمہ کے مصداق ہین اور
خدا پر چہوڑتے ہین۔ ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم
بالبینات من ربکم وان یک کاذباً فعلیہ کذبہ و
ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ برائے
مہربانی بندہ کا نام بیعت شدون مین درج فرمایا جاوے
زیادہ حد آداب۔ والسلام
خاکسار فضل احمد ولد محمد بخش احمدی متصل جیل گجرات

بہ بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اپیل

بخدمت جملہ احمدی اسپتال اسسٹنٹ صاحبان

بزرگان و برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
بوجہ [illegible] ۳ اور [illegible] کا بدر کالم ۳ [illegible] مارچ کو ملاحظ
کرنے [illegible] مولوی [illegible] صاحب کا مضمون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
موجب ترغیب [illegible]
برادران! [illegible] مولوی صاحب [illegible] ضرورت [illegible]
فرمائی ہے وہ بالکل بجا ہے اور میری لیاقت ہی
اس قدر ہے اور نہ مین اس کی کوئی ضرورت سمجہتا ہون
کہ مین مولوی صاحب موصوف کے مضمون کے شائع
ہونے کے بعد کوئی اور لمبی چوڑی عبارت لکہکر آپ کو
متوجہ کرون۔ کیونکہ جو قوم دین کو دنیا پر مقدم رکہنے کا وعدہ
کر چکی ہو۔ اس کو ان ذمہ دار بزرگون کے احکام کی بجا آوری
مین سعادت ہونی چاہیئے۔ اور ان کو ان اشکال رستے
فارغ البال کر کے کسی اور اہم اور ضروری امور دین مین
متوجہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور نیز میرا اپیل ایسے
احباب کیخدمت مین ہے۔ جو کہ بغیر تنگی اور تکلیف کے
ایسی دینی ضرورتون کے وقت سب سے آگے بڑہکر
لبیک کہہ سکتے ہین۔ مولویصاحب نے تو ماہواری آمدنی کا
تیسرا حصہ سب کے واسطے لکہا ہے۔ مگر مین آپ کیخدمت
مین اس شریف اور نافع الناس پیشہ یعنے
میڈیکل پروفیشن کی عزت کا
واسطہ دیکر اپیل کرتا ہون۔ کہ لا تنسوا الفضل بینکم کو
یاد کر کے ہمین پوری پوری تنخواہ یعنے ماہوار آمدنی
بڑی خوشی سے دیدینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ کوئی بڑا مطالبہ
نہین۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمات کو
جب دیکہا جاتا ہے۔ تو ان کے مقابلہ پر ہماری دینی
خدمات ہمارا جوش اشاعت اسلام۔ ہمارا تقوی وطہارت
پرپشہ کے برابر بہی نظر نہین آتا۔ بلکہ شرم آتی ہے۔ کہ
ہم مصداق تو نہین۔ آیت کریمہ وآخرین منہم لما
یلحقوا بہم کے اور عملی طور پر ایسے نفس پرست
ثابت ہون۔ کہ ایک ماہ کی آمدنی بہی خوشی سے نہ دے سکین
میرا تو یقین ہے۔ کہ ہمارے پیشہ ور بہائیون مین
ایسا کوئی نہین ہوگا اور اس موقعہ پر دیگر احباب سلسلہ احمدیہ
کو پتہ لگ جاوے گا کہ جیسا کہ کثرت تعداد مین ڈاکٹر
احمدی زیادہ ہین۔ ویسے ہی خدمات دینیہ بہی وہ
بڑہ کر حصہ لیتے ہیں۔ مین تو ایک غریب سا آدمی ہون
[illegible] ہوا ہون۔ مگر
[illegible] ثروۃ
اور سلسلہ عالیہ احمدیہ [illegible] ڈاکٹر [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] صاحب
[illegible]
[illegible] گذارش
کرتا ہون [illegible] ایک ماہ کی
آمدنی [illegible] اس عمارت [illegible] مرحمت
فرماوین۔ اور نیز اس جگہ خاص کر اپنے شفیق ومشفق
دوستان مفتی حسن علی صاحب بابو محمد دین صاحب
نوشہرہ چہاونی۔ قاضی عبدالکریم صاحب بابو محمد یوسف
صاحب پسر مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کو توجہ
دلاتا ہون۔ کیونکہ وہ میرے کلاس فیلو رہ چکے
ہیں اور ان پر میرا خاص حق ہے اور امید ہے کہ
وہ میری اس اپیل کو رد نہین فرماوین گے۔ مین اب اپیل کو
زیادہ طول نہین دینا چاہتا اور بسم اللہ کر کے اپنی ناچیز
اور حقیر جیسی رقم یعنے مبلغ پچہتر روپے کو جو کہ میری
تنخواہ بمع ایلاونس ہے۔ مولویصاحب کیخدمت مین
پیش کرتا ہون اور دیگر احباب سے درخواست کرتا ہون کہ وہ
بہی فوراً جون سے پہلے پہلے مولویصاحب کو اپنے
اپنے چندہ سے اطلاع دیں کہ عند اللہ ماجور
ہون۔ ربنا تقبل منا۔ انک انت السمیع العلیم۔
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔
والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وآلہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقط والسلام
آپکا ناچیز دوست اور مسیح موعود کا ایک ناکارہ غلام
غلام دستگیر احمدی۔ ہاسپل اسسٹنٹ انگ پا
اوٹ پوسٹ۔ ڈاکخانہ کمائین ضلع میچینا برما۔
محررہ یکم صفر المظفر ۱۳۲۶ ہجری۔

ایک ضروری اور مفید عرض

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد درزی احمدی بہائیون کی خدمت مین گذارش ہے
کہ اس بات کے لکہنے کی تو چندان ضرورت نہین
کہ جب کوئی شخص اس سلسلہ احمدیہ مین داخل ہوتا ہے
تو اکثر اس کو برادری کی طرف سے طرح طرح کے
مشکلات پیش آتے ہین۔ اس لئے اگر کم سے کم
ضلع لاہور اور ضلع گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اور گجرات
کے درزی بہائی اپنے اپنے شہرون اور گاؤن کی
احمدی باشندون کا مفصل حال لکہکر دار الامان مین
بہیجدین اور ایک جگہ بدر مین چہپ جائے۔ تو بہت
سی آسانیاں ہوجاوین گی۔ مثل ناطہ وغیرہ جو ایک اشد
مشکل احمدی جماعت مین ہو رہی ہے۔ ازانجملہ یہ بہی
کوئی چہوٹی سی بات نہین کہ آپس مین دینی اور دنیاوی
بہائیون کی ملاقات کا راستہ کہل جائیگا۔

زیادہ السلام علیکم
قمر الدین بقلم خود سکنہ اکبر رایان ضلع سیالکوٹ
میران بخش درزی سکنہ گوجرانوالہ بقلم خود

غلام رسول درزی سکنہ گجرانوالہ
اسمٰعیل ساکن موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
فضل کریم درزی سکنہ گوجرانوالہ
کرم الدین درزی " "
کریم بخش درزی " "
فضل الدین درزی " "
غلام قادر درزی " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سوال)	(جواب)
امتحان قبر میں کون پاس ہوگا احمدی یا غیر احمدی	احمدی ہی اس امتحان میں پاس ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ داوحی

الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال فاما المومن او لمسلم لا ادری ای ذلک قالت اسماء فیقول محمد جاءنا بالبینات فاجبنا و امنا فیقال نم صالحا علمنا انک موقن (بخاری کتاب الاعتصام) وحی کردہ شد بسوئے من کہ بتحقیق مبتلا کردہ مے شوید در قبرہا نزدیک از ابتلائے دجال خیانکہ اشارتے باین کردہ اما مومن یا مسلم نمے دانم کدام ازین گفتہ است اسماء در وقتیکہ مے پرسند منکر و نکیر کیست پیغمبر شما پس مے گویند محمد است آمد مارا بدلائل و معجزات پس اجابت کردیم و ایمان آوردیم پس گفتہ شود خواب کن در حالیکہ نیکوکاری دانستیم کہ بتحقیق تو مومن موقن ہستی (تیسیر القاری) اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کا فتنہ یہی ہوگا کہ وہ ان دلائل اور معجزات کی تردید میں کوشش کریگا جن سے آنجناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے چنانچہ آجکل یہ فتنہ اپنے زوروں پر ہے۔ اور پادریوں کی طرف سے طرح طرح کے پیرایوں میں حضور سرور کائنات و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملے ہو رہے ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں میں بہت ہی کم لوگ اس فتنہ سے محفوظ ہیں۔ ہر بات میں اس دجالی گروہ کے ساتھ ہو کر اپنے پیغمبر کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ اگر کہا جاوے کہ مسیح بھی دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہوگیا نہ اس نے کوئی پرند پیدا کیا نہ کسی حقیقی مُردہ کو زندہ کیا اور نہ مس شیطان سے پاک ہونے میں اوسے کوئی خصوصیت ہے بلکہ دوسرے انبیاء بھی اس کی طرح مس شیطان سے پاک ہیں اور نہ ہی مسیح کا دنیا میں دوبارہ نبی یا اُمتی ہوکر آنا ٹھیک ہے تو جھٹ ہمارے بھولے بھائی کافر کہنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسی باتوں کا ماننا اپنے موہنہ سے حضرت عیسیٰ کو خدا بنانا ہے پس جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی پر ایمان ہے کہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریباً من فتنۃ الدجال۔ اور وہ چاہتا ہے کہ قبر میں ملائکہ کی طرف سے اوسکو "انک موقن" کا سارٹیفکٹ عطا ہو اُسے چاہیئے کہ احمدی سکول میں داخل ہوکر محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا کا سبق بخوبی یاد کرے ورنہ ملائکہ کے سوال پر اوسے کہنا پڑیگا۔ لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ آج دنیا میں احمدی ہی ایک ایسا فرقہ ہے جس نے دلائل اور براہین کے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کر دکھایا اور اسی فرقہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ نے اس راز کو کھولا کہ دجال پر فتح پانا اور اس کے فتنے سے بچ رہنا حجت و براہین سے ہوگا نہ سیف و سنان سے جیسا کہ حدیث مسلم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم سے ظاہر ہے یہ وحی الٰہی جسکا ذکر حدیث میں ہے اور جو سورج گرہن کے وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور جس نے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو جو کسوف خسوف کا نشان دیکھ چکے ہیں دجال کے فتنہ سے بخوبی آگاہ کردیا اور سمجھادیا کہ دلائل و بینات پر غور کرکے جناب سول خدا افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاؤ تاکہ یہ دلائل تمہیں دجالی فتنہ کیوقت کام آویں کیونکہ جس طرح فتنہ قبر کیوقت جو قریب فتنہ دجال کے ہے یہ جواب کہ محمد جاءنا بالبینات فاجبنا و آمنا۔ نجات کا موجب ہے اسی طرح یہ جواب فتنہ دجال کیوقت ہی اس کے شر سے بچانیوالا ہے لہذا ہمارے مسلمان بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اس عقل اور امن کے زمانہ میں وہ دلائل اور براہین کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت کریں۔ قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت نکریں قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ وہ اسلام کو پھیلا نہیں سکتے۔ مبارک وہ جو امام الوقت کے ساتھ ہو کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان کو بڑھا رہے ہیں۔ یہی لوگ دنیا۔ قبر۔ آخرت میں کامیاب ہونگے اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس پاک گروہ میں شامل فرماوے آمین

کرمداد احمدی دوالمیال

حضرت عیسیٰ آسمان سے کیون نازل ہونگے

پہلے تو ہمنے یہ سنا ہوا تھا۔ کہ حضرت عیسے محض دجال کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے اور میرا خیال تھا کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک ان کے اترنے میں سوائے اس کے اور کوئی حکمت نہیں لیکن آج شیخ الاسلام شرح بخاری میں حدیث والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ٹھیک نہیں کیونکہ شرح حدیث میں لکھا ہے حکمت در نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ غیر وے از انبیاء رد بر یہود است کہ میگفتند کہ زعم میکردند کہ کشتند و بردار کشیدہ انداو را یا برائے نزدیک بودن اجل او تا دفن کردہ شود در زمین زیرا چہ نمے سزد مر ہیچ آفریدہ خاک را اینکہ بمیرد در غیر خاک۔ لو صاحب اب تو فیصلہ ہو گیا۔ ہمارے عیسیٰ پرست مسلمانوں کو بڑا ناز اور فخر تو اسی بات پر تھا کہ ہماری تمام کتابوں میں بالاتفاق یہی لکھا ہے۔ کہ اُمت محمدیہ میں نہ کوئی ایسا پیدا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ دجال کو قتل کرسکے یہ تو ایک ہی شخص کا کام ہے۔ جو فی الحال آسمان پر بیٹھا ہے سو ان بچاروں کو یہ خوشی بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس قول نے (جو ایک معتبر کتاب سے نقل کیا گیا ہے) ثابت کردیا کہ حضرت عیسے کو جنگ دجال سے کیا واسطہ اور تعلق۔ وہ تو یہودیوں کو شرمندہ کرنے کے لئے کہ دیکھو میں زندہ تھا اتریں گے اگرچہ عیسائیوں کو تو خوشی ہوگی کہ ہمارے اعتقاد کے موافق مسیح زندہ آسمان پر گیا اور زندہ رہا اور زندہ ہی اترا۔ اس لئے وہ خدا ہے اور یا زمین میں دفن کرنے کے لئے اتارے جاویں گے احمدیوں کا یہ کہنا کہ خاکی جسم آسمان میں نہیں رہ سکتا آخر صحیح نکلا۔ پس بموجب اس قول کے حضرت عیسیٰ کے رفع جسم سے یہی فائدہ ہوا کہ ناحق فرشتوں کو ایک لاش کے اٹھانے اور اتارنے کی تکلیف دیگئی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جہاں آسمان میں اتنی مدت تک کھانے پینے وغیرہ حوائج کا بندوبست ہوتا رہا وہاں دو ہاتھ قبر کے واسطے جگہ نہ تھی کوئی عیسیٰ پرست ہمیں سوچکر بتا دے۔ جب کسی آفریدہ از خاک کو غیر خاک میں مرنا لائق نہیں تو غیر خاک میں زندہ رہنا کب مناسب ہے۔ فتدبروا فقرا۔ فیہا تحیون و فیہا تموتون و منہا تخرجون۔

کرم داد از دوالمیال

اخبار بدر

۵ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۹ - اپریل ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل

سلطنت اور مذہب

جب کہ ہم تاریخ دنیا مین بہت دور چلے جاتے ہین تو تمدن کا ابتدا اس طرح سے نظر آتا ہے کہ ایک خاندان کے درمیان جو سب سے بڑا بوڑھا بزرگ ہوتا تھا وہی اوس خاندان کا دنیوی حکمران اور وہی اون کا مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ یہ ایسے زمانہ کی بات ہے جبکہ ایک خاندان دوسرے خاندان سے جدا اور ہر ایک قبیلہ کی الگ حکومت ہوتی تھی۔ ایسے وقت آپس مین لڑائیوں جھگڑوں اور ہنگاموں کی کثرت ہوا کرتی تھی۔ اس کے بعد دوسرا درجہ طرز حکومت کا یہ ہوا کہ اون حاکمون مین سے کوئی ایسا زبردست نکلا۔ کہ اوس نے دوسرے طوائف اور قبائل کے احکام کو بزور شمشیر اپنے قابو مین کیا اور خود سب پر حاکم بن گیا اور باقی سب خواہ وہ اوس کے خاندان اور قبیلہ کے تھے خواہ الگ الگ تھے اوس کے ماتحت ہوئے اور ایک سلطنت قائم ہوئی جس کا وہ ایک زبردست شخص امیر یا شاہ یا سلطان یا کنگ یا ایمپرر کہلایا۔ اور اس طرح شاہی حکومت کی ایک بنیاد پڑی۔ ابتدائی وقتون مین یہ بادشاہ نہ صرف ظاہری اور دنیوی حکومت کے بادشاہ اور امیر کہلائے بلکہ اون کی حکومت مذہب پر بھی ہوا کرتی تھی اور دینی طور پر بھی وہی سب سے بڑے مذہبی پیشوا کہلاتے تھے۔ چنانچہ اس کے مطابق آج تک چینی بادشاہ ایسے ہی متبرک مانے جاتے ہین اور اس کے آثار یورپ کے بادشاہون مین بھی پائے جاتے ہین۔ جیسا کہ شاہ انگلستان چرچ آف انگلینڈ کے سب سے اعلےٰ افسر اور حاکم مانے جاتے ہین۔ ایسے وقت مین ملک کا مذہب عموماً بادشاہ کا مذہب ہوا کرتا ہے۔ اور پہلے زمانون مین یہ بات ایسی ضروری تھی کہ ملک کی اصلاح کے واسطے جب کبھی خدا تعالےٰ نے کوئی نبی بھیجا تو حالت زمانہ کا تقاضا یہی ہوا کہ نبی وقت ہی اپنی ابتدائی یا انتہائی اصلاح کے وقت بالآخر

بالکل ناممکن تھی۔ کیونکہ ملک ہمیشہ شاہی مذہب کو اختیار کرتا تھا۔ اور شاہ وقت کا زور اور رعب اس قدر ہوتا تھا کہ اوس کے مذہب کو چھوڑنے مین بڑی ہلاکت کا سونہہ دیکھنا ہوتا۔ لہذا مصلحت الٰہی کا تقاضا یہی ہوتا رہا کہ نبی سلطان بھی ہو تو لوگ بغیر اس کے سچے دین پر نہین آسکتے اون کے واسطے بھی ہدایت کے راہون پر آزادی سے قدم مارنے کے واسطے دروازے کھولے جاوین۔

لیکن رفتہ رفتہ جب زمانہ کی حالت مین تغیر آنا شروع ہوا تو مذہبی معاملات سلطنت سے جدا ہونے لگے سلطنت نے رعایا کے مذہبی امور مین مداخلت کرنا ناجائز سمجھا۔ ہندوستان جب ملکہ وکٹوریہ کے قبضہ مین آیا۔ تو اعلان شاہی مین اس امر کی وضاحت کیگئی۔ کہ کسی کے مذہب مین کوئی مداخلت نہ کیجائیگی ہندو سنکھ بجائین عیسائی گھنٹہ بجائین مسلمان کلمہ توحید کا نعرہ بلند کرین۔ کوئی کسی کی روکاوٹ نہ کریگا۔ کوئی کسی کا مزاحم نہ ہوگا۔ فرانس اور یورپ کی بعض دیگر سلطنتون نے اس سے بڑھکر ایک قدم آگے رکھا کہ جب مذہب کو سلطنت کے ساتھ کوئی تعلق نہین۔ تو گرجون اور پادریون کو جو امداد سرکار کی طرف سے ملتی ہے وہ سب ضبط کی جائے مذہب اگر اپنے پاؤن پر کھڑا ہو سکتا ہے تو ہو ورنہ سلطنت کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ اوسے سنبھالتی پھرے۔ پوپ اور اوس کے چیلے بہت چلائے چیخے حکومت فرانس پر کفر کے فتوے جڑے بہت کچھہ ڈرایا دھمکایا مگر وہ زمانہ گیا جبکہ پوپ کی بات خدا کی بات مانی جاتی تھی اب تو پوپ کے خداوند یسوع کو اور خداوند کی ماں کو بھی بے نقط سنانے والے یورپ مین پیدا ہوگئے ہین جب خدا ہی کو منظور نہین کہ عیسائیت کا بت دنیا مین قائم رہے تو پھر پوپ کی کون سنتا ہے فرانس مین قانون پاس ہوگیا سرکاری اسباب کی ہیز کرسی تک جو کبھی دی گئی تھی گرجون سے واپس لے لی گئی۔ ابھی ہمارے حکام سلطنت انگلشیہ نے یہان تک ترقی نہین کی کہ سلطنت کو عیسویت سے بالکل جدا کرتے۔ گو ہند مین قریباً ایسا ہے۔ مگر انگلستان مین مذہب کو حکومت کی طرف سے بہت امداد ملتی

لوگون کی ایک انجمن قائم ہوگئی ہے جسکا مقصد صرف یہ ہے کہ سلطنت کو مذہبی امور سے بالکل جدا کر دیا جائے حکومت وقت مذہب عیسوی کو اور اوس کے پادریوں کو کسی قسم کی کوئی امداد نہ کرے۔ اور جو کچھ اس وقت ملک کے لوگون کے خیالات ہین اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انجمن ضرور ایک دن کامیاب ہوکر رہیگی یہ سب کچھ تو اپنے وقت پر ہوگا۔ لیکن اس مین کچھ شک و شبہ نہین کہ اب منشائے ایزدی بھی اسی طرح سے ہے۔ کہ حکومت کو مذہب کے ساتھ کچھ سروکار نہ ہو۔ چنانچہ اس زمانہ مین خدا تعالےٰ نے

جو نبی بھیجا ہے اوس کو یہی حکم ہوا ہے کہ براہین اور کرامات و معجزات کے ساتھ دنیا پر اسلام کو پھیلاوے اور سلطنت اور اس کی حکومت کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھے اوس کا ہتھیار اوس کی قبول ہونیوالی دعا۔ اوس کا پر تاثیر کلام اور اُس کا پُر زور قلم ہے اور وہ تلوار کے ساتھ کچھہ سروکار نہین رکھتا اوس کا ایک پیارا مُرید نہایت بے رحمی کے ساتھ افغانستان مین قتل کیا گیا مگر اوس نے اپنے مریدون کو جو اب تک افغانستان مین موجود ہین پھر بھی صبر کا حکم دیا اور کہا کہ مین مذہبی جنگون کو مٹانے کے واسطے آیا ہون نہ کہ اون کو اٹھانے کے واسطے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر اوس نے پیشگوئی کی ہے۔ کہ اگر اس زمانہ مین کوئی شخص مذہبی جہاد کے واسطے تلوار اٹھائے تو وہ بجائے فتح کے شکست پائیگا۔ کیونکہ یہ امر منشائے ایزدی کے برخلاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہین :۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوے فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگون کا کر دیگا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگون کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اسلامیون کی حالت تو خود ہی کمزور ہے نہ دینی سپرٹ ہے اور نہ دنیا اون کو حاصل۔ عیسائی ممالک مین اگر مذہب کو حکومت سے جدا کر دیا گیا ہے تو یہ بھی اسلام ہی کے فائدہ کے لئے ہے کیونکہ ایسی کمزوری کی حالت مین شاید نہ چاہا کہ عیسائیون کے ظلم اور زبر سے اسلام ذلیل ہو۔ پس ان کے درمیان ایسی رائے قائم ہو گئی۔

غرض اس وقت تمام دنیا مین یہی میلان ہے کہ حکومت کو مذہب سے کوئی سروکار نہ ہو اور یہ اس پیشگوئی کیمطابق ہے جو پہلے سے کتب مقدسہ مین موجود تھی کہ مسیح موعود کے زمانہ مین ایسا ہوگا کوئی ہے جو اسے سوچے اور اس سے فائدہ اٹھائے؟

بے حُبِ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا اسلام ہے

شیعہ صاحبان! تو اس شعر کو جس موقعہ اور محل پر بولا کرتے ہین اوس کو تو مین آگے چل کر بیان کرونگا ہی۔ لیکن اس کے اصلی معنے جو خاکسار کی رائے ناقص مین آتے ہین بیان کرون۔ شاعر کی مراد اس سے ایسی ہی پائی جاتی ہے۔ جیسے فارسی کا بھی ایک شعر ہے خلافِ پیغمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید اور کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ اور کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الخ وغیرہ وغیرہ چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایٰت اللہ والحکمۃ ان اللہ کان لطیفاً خبیراً۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر کے گھر والو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے ہر طرح کی گندگی کو دور کرے اور تمکو ایسا پاک صاف بنائے جیسا پاک صاف بنانے کا حق ہے اور تمہارے گھرون مین جو خدا کی آیتین اور دانائی کی باتین پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہین۔ ان کو یاد رکھو۔ کیونکہ اللہ باریک بین اللہ سب کا رازدان اور سب کے حال سے واقف ہے۔ اسمین بظاہر تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مخاطب ہین مگر ضمناً معناً تمام مومنین اور مسلمین بلکہ عام مخلوق الٰہی کو حکم ہو رہا ہے جیسے کمیٹیون اور انجمنون مین قیل وقال تو ارکین اور حاضرین سے ہوتی ہے مگر در اصل تمام رعایا برایا کا نفع ونقصان مد نظر ہوا کرتا ہے بلکہ سب کمیٹیان اور انجمنین اسی مرض کی تو دوا ہین کہ تمام مخلوق الٰہی کا بھلا ہو۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور سب کو فلاح اور کامیابی نصیب ہو۔ البتہ مقتدی ومقتدا یا تابع یا متبوع کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ ایک تو امام اور پیشوا اور ہادی ہوتے ہین اور دوسرے اون کے پیرو اور تابع اور غلام ہوتے ہین ورنہ جانا سب کو ایک ہی طرف ہوتا ہے اور ایک ہی منزل کے راہی اور ایک ہی مکان کے عازم ہوتے ہین اللہ تعالے چونکہ بیچون بے چگون۔ لامکان۔ لیس کمثلہ شئی ہے اس لئے اوس کی شناخت اور پہچان اور فرمانبرداری محض اوس کے پیارے بندون ہی کی معرفت جنمین اس کے صفات منعکس ہون حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی لئے ہمیشہ سب رسول علیہم السلام اطیعون فرماتے رہے ہین۔ اسی کا نام سنت نبوی ہے۔ اسمین افراط یا تفریط یا کمی بیشی کرنے ہی کا نام بدعت ہے۔ جیسا کہ مین پہلے مضمون مین مفصل بحث کر چکا ہون۔ اور اس آیت شریف کی عزیت پر اگلی آیت بخوبی روشنی ڈالتی ہے۔ ان المسلمین والمسلمٰت والمومنین والمومنات ۔ و القانتین والقانتٰت والصدقین والصدقات والصّابرین والصّبرات والخشعین والخشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصّائمین والصّٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللہ کثیراً والذکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجراً عظیما۔ ترجمہ۔ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور راستگو مرد اور راستگو عورتین اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتین اور خاکساری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتین اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتین۔ اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتین۔ ان سب کے لئے اللہ تعالے نے ان کے کئے کا صلہ یعنے گناہون کی معافی تیار کر رکھی ہے اور معافی کے علاوہ بڑے بڑے اجر۔ اب اس سے تو صاف پایا جاتا ہے۔ کہ مولا کریم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت کو مخاطب فرما کر تمام جہان کے لوگون کے واسطے عام طور پر فرماتا ہے کہ ہمارا ایسا ایسا ارادہ ہے۔ کہ تم کو ایسا پاک وصاف اور ستھرا بنا دین جیسا پاک صاف کرنے کا حق ہوتا ہے تم لوگ ہماری نازل کردہ آیات اور دانائی کی باتون کو اچھی طرح یاد کرو اور اون پر عمل کرو۔ اب شاعر کا یہ مطلب اور مدعا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس گھر مین قرآن مجید نازل ہوا ہے۔ جب تک اون سے محبت اونس اور پیار نہ ہو اور اون کے نمونہ اور اسوہ کے بموجب پوری پوری پیروی اور اتباع سے آیات اللہ اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھ کر ان پر عملدرآمد نہ کیا جاوے کسی قسم کا زہد اور ریاضت بدعتی طور پر اللہ تعالے کے ہان قابل پذیرائی نہین ہے۔ پوجا پاٹ ہو یا پُن دان۔ نذر ونیاز ہو یا صدقہ وخیرات۔ ورد وظیفہ ہو یا چلہ کشیان وغیرہ وغیرہ۔ جبتک وہ خالص للہ اور موافق سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت اور جانشینون اور تابعدارون کے نہ ہو ہرگز ہرگز منظور اور قبول نہ ہوگا یہ نہ ہوگا۔ دوسرے لفظون مین خاتم النبیین کی مہر کے بغیر اب کوئی سکہ چل ہی نہین سکتا۔ مگر شیعہ صاحبان صرف اپنی

العزیز۔ علمی۔ ادبی۔ ماہ
قیمت سالانہ عہ اور
خریدار کو عار روپیہ کی کتابین
دی جاتی ہین۔
پتہ۔ مینجر العزیز

تیئن محب اہل بیت اور مومن تصور فرما کر باقی سب لوگون کو دشمن آل رسول اور منکر خیال کرتے ہین اور اکثر عام طور پر مجلسون محفلون مین رونے رلانے کے سوائے اسبات پر بہت ہی زور دیا جاتا ہے۔ کہ اہل بیت کی محبت اور مودت فرض و واجب ہے۔ جو شخص اس مودت اور محبت سے خالی ہے وہ نجات سے محروم رہے گا۔ اور محبت کا نشان اور تمغہ کیا خوبصورت مقرر کیا ہے۔ کہ دور سے تو چمک چمک کرتا نظر آتا ہے۔ مگر نزدیک جاکر غور سے دیکھین تو نرا ہی ملمع اور کھوٹا اصلیت اور کھرائی نام کو بھی تو نہین بہت شور سنتے تہے پہلو مین دل کا۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا غل غپاڑہ اور شور کہکارا بہت مگر روحانیت کا کہین نام و نشان بھی نہین۔ ہر سال محرم شریف کے پہلے عشرہ مین خصوصاً شہدائے کربلا کے حالات کچھ ایسے پیرایہ اور لباس اور لہجہ مین بیان کئے جاتے ہین کہ جنہین ان بزرگون اور مقدس لوگون کی نہایت ہی درجہ کی ذلت اور حقارت اور ناتوانی اور کمزوری بے کسی اور بے بسی ظاہر ہوتی ہے اور یزیدی لشکر کی تمکنت اور جلالت اور عظمت اور شان و شوکت پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہے۔ ہم نے کبھی کوئی ایسا مرثیہ خوان یا کتاب خوان آجتک نہین دیکھا۔ جس نے جرنیلی قاعدے یعنے العاقبة للمتقین اور کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی اور لننصر رسلنا وغیرہ وغیرہ کے مطابق سر اجلاس کھڑے ہوکر بلند آواز سے عقلی اور نقلی دلائل سے آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مظفر و منصور اور غالب اور فتحمند ہونا بیان کیا ہو اور دشمنان اہل بیت کا ذلیل و خوار۔ ناکام اور نامراد اور خراب و خستہ ہونا ظاہر کیا ہو بلکہ جس قدر زیادہ تنگی ترشی اور خراب خستہ حالی کا نقشہ کھینچکر اہل بیت رسول کی مجبوریان اور لاچاریان اور اون کے دشمنون کی زیادتیان اور زور آوریان بیان کی جاوین۔ اسی قدر پڑھنے والے کی عمدگی اور خوبی اور تعریف سمجھی جاتی ہے۔ اور جو شخص مجلس ماتم مین شامل نہ ہو سکے۔ خواہ وہ توحید۔ رسالت امامت۔ قیامت وغیرہ وغیرہ عقائد صحیحہ کا بخوبی قائل ہی نہ ہو بلکہ اس کے اعمال سے بھی نیکی اور صلاحیت ٹپک رہی ہو۔ قرآن خوان ہمہ وقت درود شریف پڑھنے والا صوم و صلوٰۃ کا پابند۔ تہجد اور اشراق تک کو بھی قضا نہ ہونے دے۔ متقی۔ پرہیزگار۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا غرض ہمہ صفت موصوف ہو۔ جسپر مومن

سلمان کا لفظ اچھی طرح صادق آسکے اور صرف چند در چند اشغال دینی کے باعث اور محض خدا کے خوف سے لغویات سے بچنے کے لئے ہی وہان حاضر ہونے سے معذور ہو تو فوراً اس کا نام خارجی لعنتی۔ دشمن اہل بیت بلکہ یزید و شمر تک کا لقب دیتے ہوئے بہ آواز بلند پڑھ دین گے۔

بے حُبِّ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ شیعہ صاحبان اول تو قرآن مجید کو پڑھتے ہی نہین صرف آیت تطہیر۔ آیت مباہلہ آیت مودت وغیرہ وغیرہ جن مین بزعم خود وہ ایک طرح اپنے خیالات کی تائید پاتے ہین۔ وہ بھی محض لوگون کو قائل کرنے کے واسطے پڑھ لیا کرتے ہین۔ اور اگر سارا قرآن شریف پڑھنے کا اتفاق بھی ہو جائے۔ تو غور و فکر۔ خوض سے مطلق کام نہین۔ ورنہ کم از کم حد سے بڑھی ہوئی بدعتون سے تو باز آجاتے۔ اب مین شیعہ صاحبان سے دو دو باتین کرکے چند روز کے لئے رخصت ہوتا ہون کہ محبت کا اصل مستحق تو اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ اور اگر کُل اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اوس کی مرضی غیر مرضی دریافت کرنے کی خاطر اس کے پاک بندون سے بھی انس اور پیار بڑھا کر کونوا مع الصدقین پر عمل کیا جاوے تو باعث نجات اور موجب فلاح دارین ہے۔ مگر یہ بات صرف لفظ محبت کے زبان پر لانے سے ہی تو حاصل نہین ہو سکتی۔

ہیچ نائے بے حقیقت دیدۂ
یا ز گاف و لاف بگل۔ گلچیدۂ

عملی حالت بغیر صرف لاف و گزاف سے کیا ہو سکتا ہے آپ کو ضرور قرآن مجید پڑھنا پڑیگا اور اوس پر عمل کرنا ہوگا۔ مگر اس کے سمجھنے کے واسطے متقی ہونا لازمی ہے اور لایمسہ الا المطہرون کی شرط ضروری رکھی گئی ہے جسکو آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدرت مین حاضر ہوئے بغیر حاصل نہین کر سکتے۔ اور اگر باوجود اس قدر سمجھانے اور خیر خواہی کرنے کے بھی آپنے اپنی اصلاح نہ فرمائی اور صرف بے سر و پا اور بے سند بدعتون ہی کو رواج دیکر اس دین کو نقصان ہی پہنچایا تو ہمکو بھی شعر مندرجہ عنوان کے جواب مین ایک شعر ہی پڑھ کر پیچھا چھڑانا پڑیگا۔ شعر

آل نبی کی جسمین حقارت تمام ہے
اے شیعہ ایسے پیار کو میرا سلام ہے

خاکسار گلاب الدین احمدی رہتاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

منجملہ اون امتیازی نشانات کے جو اللہ تعالےٰ مامور من اللہ کو بخشتا ہے۔ ایک یہ بھی ہے کہ مامور من اللہ کی پیشگوئیان سب پوری ہوتی ہین کیونکہ جو امور واقع ہونیوالے ہونے ہین وہ اون کا علم خدا تعالےٰ سے حاصل کرکے کہتا ہے اور اوس کی پیشگوئیون مین ایک شوکت اور عظمت ہوتی ہے۔ جو اون پیشگوئیون مین ہرگز نہین ہوتی جو بعض اشخاص اپنے علم کے رو سے یا بعض قرائن سے یا قدرتی اسباب یا علامات کو دیکھ کر اپنے تجربہ کی بنا پر کرتے ہین اور ان مین وہ تحدی اور زور نہین ہوتا جو مامور من اللہ کی پیشگوئیون مین ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے فلان امر کی خبر دی ہے۔ اور وہ ضرور ہی واقع ہوگا اور اوس کا یقین ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ باوجود ظاہری اسباب کے جو اوس پیشگوئی کے پورا ہونے مین عوام الناس کی نظر مین بعض اوقات ایک رکاوٹ معلوم ہوتے ہین۔ وہ کبھی ایک ذرا سا وسوسہ بھی دل مین نہین لاتا اور بار بار دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ میرے رب کی باتین جو اوس نے مجھ پر ظاہر کین ضرور بالضرور پوری ہوکر رہینگی۔ گویا اون کا کسی آئندہ وقت پر پورا ہونا اوس کو نظر آرہا ہے اور وہ صفائی سے مشاہدہ کر رہا ہے جسکو دنیا نہین دیکھتی۔ برخلاف اس کے دوسرے لوگ جو اٹکل یا کسی حساب وغیرہ کے رو سے کوئی پیشگوئی کرتے ہین۔ اس مین ہرگز ذرا زور نہین ہوتا اور نہ وہ پُر زور دعوے سے کہتے ہین۔ کہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ وہ صرف اپنے قیاس یا کسی علم کے

لوگون کی پیشگوئیان صحیح معنون مین پیشگوئیان نہین ہین۔ پیشگوئی وہ ہوتی ہے جو انسانی علم اور طاقت سے بالاتر ہو۔ اور ایسی پیشگوئیان صرف وہی شخص کرسکتا ہے جسکو خدا تعالے اپنی طرف سے علم بخشے۔ مثلاً زلزلہ والی پیشگوئی کی طرف خیال کرو۔ جو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اوس کے وقوع سے بہت عرصہ پہلے کی تہی آپنے فرمایا کہ ایک ایسا زلزلہ آنیوالا ہے جس سے پہاڑ پہٹ جاوینگے مکانات کا نام ونشان نہ رہیگا اور وہ ایسا ہوگا کہ اوس کی نظیر پہلے زمانون مین بہت ہی کم ملیگی اور پھر اللہ تعالے نے ایسا ہی کیا۔ کانگڑہ کا پہاڑ پہٹ گیا مکانات کا نام ونشان نہ رہا۔ ہزارون آدمی زندہ درگور ہوئے۔ اور ہزارون بے خانمان ہوگئے اور یہ ایک ایسا زلزلہ تہا۔ کہ جسکی نظیر برٹش انڈیا کی تاریخ مین یا اس سے پہلے کسی زمانہ مین نہین ملتی۔ ہندوون کا معبد یا بُت خانہ جو ہزارہا سال سے چلا آتا تہا تہ وبالا ہوکر ملیامیٹ ہوگیا۔ اب کیا کوئی شخص اپنی اٹکل یا علم کے رو سے ایسی تحدی کے ساتہہ کہہ سکتا ہے کہ ایسا واقعہ آنے والا ہے؟ ہرگز نہین۔ ایک مشہور جی آلوجسٹ (ماہر طبقات الارض) جاپان سے اس زلزلہ کی تباہی کو دیکھنے آیا اور اوس نے مقامات تباہ شدہ کا ملاحظہ کرکے اپنے علم کے رو سے پیشگوئی کی کہ اب یہان کے لوگون کو کوئی خطرہ نہین کیونکہ دو سو سال تک اب کوئی زلزلہ نہین آئیگا مگر کیا اوس کی پیشگوئی پوری ہوئی؟ ہرگز نہین۔ تہوڑے عرصہ کے بعد ہی ایک اور زلزلہ حضرت اقدس عم کی پیشگوئی کے مطابق آیا جس مین یہ بتایا گیا تہا کہ جو مکانات لوگ پہر بنائینگے اللہ تعالے اون کو بہی منہدم کردیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا یعنے لوگون کے نو تعمیر کردہ مکانات زلزلہ سے گر گئے۔ اب ایک اور پیشگوئی کیطرف خیال کرو۔ حضرت اقدس نے خدا تعالی کی وحی کے مطابق براہین احمدیہ مین لکہا کہ ایک ایسی بیماری آنیوالی ہے جو دنیا مین بہت تباہی کریگی اور وہ اس لیئے آئیگی کہ لوگ میری تکذیب کرینگے دُکہہ دینگے۔ گالیان دینگے۔ کافر الکفر دجّال وغیرہ نامون سے پکارینگے۔ اور شوخی وشرارت سے باز نہین آوینگے اور کرنے کے لیئے ہوگی۔ چنانچہ وہ بیماری آئی اور اوس نے ایک خوفناک تباہی ملک مین کی مگر شریرون اور دل کے اندہون نے عبرت نہ پکڑی۔ پھر پنجاب مین طاعون آنے سے پہلے آنحضرت ؑ نے اپنا ایک رویا مشتہر کیا اور لوگون کو توبہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ آپنے فرمایا کہ طاعون پنجاب مین آنیوالی ہے۔ چنانچہ تہوڑا ہی عرصہ اس کے بعد طاعون بڑے زور وشور کے ساتہہ ملک پنجاب مین پڑی اور لاکہون آدمی اوس کا شکار ہوئے۔ اب کوئی بتلائے کہ کیا انسان اپنے علم سے ایسی غیب کی باتین قبل از وقت کہہ سکتا ہے؟ مخالفین کو لازم ہے کہ سوچین اور غور کرین۔ اب مین ایک اور پیشگوئی کیطرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہون حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پنڈت لیکہرام کی استدعا پر اس کی نسبت اس کی موت سے کئی سال پہلے فرمایا کہ بسبب اون ہتک آمیز اور بے ادبانہ الفاظ کے جو وہ بزرگان دین اور خدا کے پاک انبیا علیہم السلام خصوصاً ہمارے سید ومولی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کے حق مین استعمال کرتا ہے ایک خارق عادت عذاب کی موت کا مزہ چکہہ کر او یہ مین چہ سال کے اندر گرایا جاویگا اور اوسی اشتہار مین یہ تحدیا: الفاظ تہے کہ ضرور اوس پر عذاب آویگا اور اگر نہ آوے تو مین خدا تعالی کیطرف سے نہین اور جو کچہہ سزا مجہہ کو دی جاوے مین بخوشی اوس کو قبول کرونگا اور اوس کے ساتہہ بطور نوٹ یہ بہی لکہدیا کہ اب آریہ صاحبان کو چاہیئے کہ سب ملکر اپنے پرمیشر سے دُعا کرین کہ یہ عذاب اون کے وکیل کے سر سے ٹل جاوے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا تہا۔ کہ حضرت اقدس آنیوالے عذاب کو دیکہہ رہے تہے اور یقین تام سے فرماتے تہے کہ وہ وارد ہوچکا اور ہرگز نہین ٹلیگا چنانچہ دنیا نے دیکہا کہ ایسا ہی ہُوا۔ مگر افسوس مخالفون اور دل کے اعمی لوگون نے اسے قبول نہ کیا۔ چاہیئے تو یہ تہا کہ اس سے اون کے دلون پر ایک سخت چوٹ لگتی اور وہ امام کے قدمون مین جا گرتے اور خدا تعالی کا شکریہ ادا کرتے۔ کہ اتنا بڑا نشان ظاہر ہُوا اور اسلام کی فتح ہوئی۔ مگر برعکس اس کے انہون نے کچہہ بہی توجہ نہ کی۔ اور امام علیہ السلام کی مخالفت پر ویسے

اس مامور من اللہ نے کین جو اپنے اپنے وقتون پر پوری ہوئین۔ مگر مخالفون کے نزدیک گویا ایک بہی پوری نہین ہوئی اور یہ ایسے ہی ہے جیسے پہلے نبیون کیوقت اور جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین منکرون کو نشان پر نشان دکہلائے جاتے تہے۔ مگر وہ یہی کہتے تہے۔ کہ کوئی نشان نہین دکہایا جاتا۔ گویا وہ خدا کے نشانون کو نشان ہی نہین گردانتے تہے اور ایسا ہی حال اس زمانہ مین ہورہا ہے۔ خود مسلمان بڑے بڑے عالم اور صوفی کہلانے والے سنت اللہ سے ناواقف ثابت ہوئے اور منکران پیشین ہی کے زمرہ مین داخل ہوئے۔ افسوس! خدا تعالی مخلوقات پر رحم کرے اور اون کو راہ راست پر لاوے۔ آمین

اب رہی یہ بات کہ اگر مامور من اللہ کی سب پیشگوئیان صحیح ہوتی ہین۔ تو کیا وجہ کہ اکثر لوگ اون کے پورا ہونے کے قائل نہین ہوتے اور نہ اون پر ایمان لاتے ہین سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قدیم سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے اور خدا تعالی کو یونہی منظور ہے کہ اس علم مین جو وہ اپنے مامور کو غیبی امور کی نسبت بخشتا ہے۔ ایک پہلو خفا کا بہی ہو تاکہ اہل بصیرت اور نظر تعمق اور غور سے دیکہنے والون کو اور دوسرون مین ایک کہلا امتیاز ہو چنانچہ اہل بصیرت اون پر ایمان لاکر ایمان بالغیب کا ثواب حاصل کرتے ہین اور جو لوگ غور نہین کرتے اور سنت اللہ سے ناواقف ہوتے ہین وہ اپنی کجی اور بے بصیرتی کی وجہ سے خفا کے پہلو کو نہ سمجہہ کر اس سے ٹہوکر کہاتے ہین اور بدظنی مین پڑکر انکار جیسی بلا مین گرفتار ہوجاتے ہین اللہ تعالی قرآن شریف مین مومنون کی ایک یہ صفت بہی بیان فرماتا ہے کہ وہ غیب پر ایمان لانے والے ہوتے ہین جیسے فرمایا "یومنون بالغیب" سو یہ مومن کی ایک بڑی خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی پُر حکمت باتون پر ایمان لاتا ہے۔ مگر افسوس اس زمانہ کے اکثر مسلمان مشابہ بالکفار ہوگئے جو یہ چاہتے ہین۔ کہ کسی امر کو ایمان بالغیب کے رنگ مین نہ مانین یعنے صرف اس صورت مین مانین کہ جب ایک بات ایسی عیان اور ظاہر ہوجائے جیسے کہ سورج یا کوئی اور عالم اسباب کی چیز۔ مگر اون کو یہ معلوم نہین کہ جو بات عیان اور آشکار ہوجاویگی اس کے ماننے مین کوئی ثواب حاصل نہین ہوسکتا کیونکہ اس کے تسلیم کرنے مین کافر مومن اور مشرک سب برابر ہونگے۔ اللہ تعالے کی اسمین کہ غیب

[illegible]

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میری بات ٹالکر نہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آسمانوں پر ہی گئے ہیں۔ اچھا گئے سہی مگر دو تین گھنٹہ میں ہی واپس آ گئے وہاں حضرت عیسے کیطرح تو کوئی جائے سکونت نہ اختیار کر لی اور نہ ہی خداوند کریم نے ایک دو دن ٹھیرا کر کہا بلکہ چند گھنٹوں کے بعد واپس زمین پر بھیجدیا۔ مگر حضرت عیسے علیہ السلام کے ساتھ خداوند تعالے کو نہائیت درجہ کی اُلفت ہے جن کو اتنے سو برس سے زندہ اپنے پاس اس واسطے بٹھا رکھا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں میرے محبوب کی امت سے خیر امت کا خطاب چھین لیں اور اپنی پیغمبری سے معزول ہوں واہ صاحب کیسے عقل کی بات ہے۔ (بیوی صاحب خاموش حیران) میں نے کہا کہ دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما جعلنٰہم جسداً لا یاکلون الطعام میں نے کوئی ایسا جسم نہیں بنایا۔ جو کھانا نہ کھاتا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ جب تک زندہ تھے کھانا کھایا کرتے تھے۔ سو اب اگر آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکونت اختیار کی ہے۔ تو اون کے کھانے کا کیا بندوبست ہے کوئی باورچی مہتر وغیرہ بھی ساتھ ضروری ہوگا۔ جو کہ اون کی زندگی کے لوازمات پورے کرتا ہو۔

(جواب) وہ کھانے پینے کے محتاج نہیں اون کا جسم ایسا ہی ہے جیساکہ فرشتوں کا۔

(جواب الجواب) میں نے کہا بالکل ٹھیک یہ تو میں پہلے ہی مان چکی ہوں کہ نیک لوگوں کو بعد از موت لطیف جسم ملتا ہے۔ جو کہ فرشتوں کے جسم کی طرح ہوتا ہے اور وہی جسم جنت میں جاتا ہے۔

(سوال) میں نے کہا بالفرض عیسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے جسم میں اتریں تو آپ انہیں کیسے دیکھیں گے کیونکہ فرشتے سوائے پیغمبروں کے دکھائی نہیں دیتے۔

(جواب) وہ دنیا میں آکر انسان بن جاویں گے اور اون کے ساتھ غیب سے یہ ندا آوے گی کہ یہ مسیح ہے۔ قبول کرلو ورنہ پچھتاؤ گے۔

(سوال) کاش کہ یہ منادی فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے دیا جاتا تو وہ صلیب سے بچ رہتے ان کی قوم اون کی قدر و عزت کرتی بعد ازاں اگر حضرت عیسیٰ السلام نے فرشتہ بن کر آنا ہے تو یہ سمجھو کہ آگیا اور انسانی جامہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لے لیا۔

(جواب) چلا اُٹھی کہ وہ مہدویت کا بھی دعوے کرتے ہیں۔ مہدی کی ماں کا نام آمنہ باپ کا نام عبداللہ تو مسیح عیسیٰ کی ماں کا نام مریم ہونا یہ کیسے بننے لگے۔ مینے کہا کہ جب تم ایک سیڑہی وفات مسیح والی چڑھ جاؤ گی تو پھر تمہیں اون کے دعاوی بتلاؤں گی۔ ابھی کچھ مختصر سا سمجھا دیتی ہوں۔ اول یہ حدیث ہے کہ لا مہدی الا عیسے۔ اور پھر دوسری اما مکم منکم یہ صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ وہ ایک ہی شخص ہے اور ہوگا بھی تم میں سے۔ سو جو آنیوالا شخص تہا وہ تو آگیا مگر آپ لوگوں کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اگرچہ خداوند جل شانہ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ مگر جب انسان ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے مقابل ایک خدا کا فعل ہو جاتا ہے۔ جب مکان کے تمام دروازے بند کر دئے جاویں تو خداوند کریم اپنی سورج کی روشنی کو اندر نہیں آنے دیتے جو شخص کچھ مدت اپنے ہاتھ کو بیکار رکھ ڈارے ہے وہ سوکھ جاتا ہے۔ ایسا ہی آپ لوگوں کا حال ہو گیا ہے آپ نہیں سمجھتے کہ ان باتوں میں استعارے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو کہا جاوے کہ وہ بشر ہے تو کیا اس کے پنجے منہ وغیرہ سب بشر کی مانند ہی ہو جائینگے نہیں بلکہ اس میں ایک بہادری کی صفت پائی جاتی ہے۔ جس کیواسطے بشر کہا گیا اگر کسی پہلوان کو رستم کہا جاوے تو کیا وہ سچ مچ ہی رستم آگیا۔ جسکو سینکڑے برس مرے ہوئے گذر گئے بلکہ اس میں صرف ایک جوانمردی رستم والی پائی جاتی تہی۔ ایسا ہی ہمارے حضرت اقدس میں عیسے علیہ السلام والی صفتیں پائی جاتی ہیں۔ جیساکہ مسیح علیہ السلام یہودیوں کو راہ راست دکھانے آئے تھے ویسا ہی یہ مسیح موعود یہودی صفت مولویوں کو راہ راست پر لانے آئے ہیں نہ ہی یہودی اصلی یہودی ہیں پس یہ مسیح بھی مثیل مسیح ہیں اس واسطے ان ناموں کو حقیقت پر محمول کرنا سراسر جہل اور نادانی ہے۔ جیساکہ مسیح کا کام قتل الخنزیر اور کسر الصلیب لکھا گیا ہے سو اگر ظاہری معنے لئے جاؤ تو بتلاؤ کہ اگر حضرت مسیح نے دیوانہ وار پانچ دس صلیبیں توڑ دیں تو کیا فائدہ ہوا۔ پادری لوگ اور بنالیں گے اور اگر نازل ہوتے ہی سور مارنے شروع کرنے تو انگریزوں نے کھالیئے وہ بھی اون کو ہی نفع پہنچگیا یا چوہڑے چمار خوش ہوئے۔ جنکو عیسے علیہ السلام نے آکر شکار مار دیا۔ ہمیں ان کے آنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا (بیوی لاجواب) مینے کہا کہ میری بات کانوں کی کھڑکیاں کہول کر سُن کہ کسر الصلیب سے مراد عیسائی دین کا توڑنا تہا۔ جو کہ مسیح کیوقت زوروں پر ہوگا۔ اور قتل خنزیر سے بد آدمیوں کو بذریعہ قلم مارنا ہے۔ سنتے ہی بیوی کے اوسان خطا ہو گئے۔ مجنونانہ سوال کیا۔ مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(جواب) میں نے کہا افسوس تم عقل سے کوسوں دور ہو اگر کچھ خداداد لیاقت ہوتی تو ایسا سوال نہ کرتی میں تو پہلے تمہیں کہہ چکی ہوں کہ جب تم مسیح ناصری کو قبر میں سُلا لوگی تو پھر سب یہ باتیں سمجھاؤں گی۔ مگر لو خاتم النبیین کی حقیقت بھی سمجھائے دیتی ہوں۔ خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ کوئی نبی یا مرسل ان کی مہر تصدیق یا کامل اتباع کے بغیر مبعوث نہیں ہو سکتا اور یہ بھی خوب واضح رہے۔ کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہیں آسکتا۔ جیساکہ گذشتہ زمانوں میں پے در پے پیغمبر آتے رہے اور اگلے رسولوں کی شریعتیں تخفیف ترمیم ہوتی رہیں۔ ہمارے سرور کائنات فخر موجودات گویاکہ رحمت اور انوار الٰہیہ اور برکات یزدانیہ کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہیں جن کا منبع خود خداوند عالم ہے۔ اس سمندر سے وقتاً فوقتاً جب ظلمت تاریکی اور روحانی خشک سالی کا دور آتا رہا تو حسب مقتضائے وقت ضلالات ندی اور نالے نکلتے رہے جوکہ باغ احمدؐ کو سرسبز و شاداب کرتے رہے اب اس وقت چونکہ ظلمت دہریت جہالت و جاہلیت ضلالت کا عالمگیر شور اور شر اور فتنہ برپا ہو گیا تھا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

اخبارات کی رائے اور انپر ریویو

نور افشاں گورنمنٹ پر معترض ہے

عیسائیوں کا اخبار نور افشاں ۲۷۔ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء کے پرچے میں رقمطراز ہے جاپانیوں کی ترقی کا ایک سبب یہ ہے۔ کہ اس نے یوروپ اور امریکہ کی تعلیمی حالت کو دیکھ کر اپنے لوگوں کی ضرورتوں کے پورا کرنے کا بھی خاطر خواہ انتظام کر دیا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم دونوں ملکوں کی تعلیمی حالت کا مقابلہ کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی آبادی چار کروڑ ستر لاکھ کی ہے۔ جاپان کا رقبہ صوبہ مدراس کے برابر اور آبادی اضلاع متوسط کے لگ بھگ ہے۔ لیکن برٹش انڈیا کی آبادی ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے۔ جاپان اپنے لوگوں کی تعلیم کے لئے پبلک فنڈ میں سے پچاس لاکھ پونڈ سے کچھ اوپر خرچ کرتا ہے مگر برٹش انڈیا میں ۲۵ لاکھ پونڈ سے کچھ کم خرچ کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ رقم جو ہماری گورنمنٹ تعلیم کے لئے خرچ کرتی ہے۔ جاپانیوں کے برابر کی جاوے تو گورنمنٹ کو موجودہ رقم سے اٹھارہ گنا یعنے دو کروڑ ستر لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑے گا۔ ہماری گورنمنٹ کا موجودہ تعلیمی خرچ جاپان کے اس خرچ سے بھی کم ہے جو جاپان میں تعلیم کے علاوہ محض عمارتوں میں ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ جاپان میں فی کس تعلیم پر [illegible] برٹش انڈیا میں [illegible] خرچ کئے جاتے ہیں۔ بڑودہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ مگر اس میں فی کس [illegible] سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ جرمنی [illegible] فرانس [illegible] انگلستان [illegible] سپین [illegible] اٹلی [illegible] فی کس تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔ جاپان گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم کے وسیلے کامل۔ مضبوط اور آزاد طبیعت انسان پیدا کرے مگر ہماری سرکار کی غرض یہ ہے کہ اس کو ایسے شخص مل سکیں جن سے گورنمنٹ اس ملک کے انتظام میں مدد لے سکے۔

بدر۔ اگرچہ اپنی اس رائے کے اخیر میں نور افشاں نے یہی لکھا ہے کہ ہمیں صبر سے انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ گورنمنٹ کی توجہ اب اس پر لگ گئی ہے اور وہ ہماری تعلیمی حالت کو سدھارنے اور اس کو جاپان وغیرہ دیگر ممالک کے پیمانے پر لانے کی کوشش میں مشغول ہے۔ تاہم جس پیرایہ میں غیر ممالک کے اخراجات تعلیم کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ اگرچہ پادری صاحبان کو اس لحاظ سے مفید پڑے کہ معترضانہ خیالات کے آریہ ہندو یہ سمجھ لیں کہ عیسائی ہمارے ہم خیال ہیں لیکن ایسی غلط فہمیوں سے مناسب نہیں کہ پادری صاحبان عیسائیت کی تائید خاش کریں اور جس گورنمنٹ کا نمک کھا رہے ہیں اسی کی مخالفت میں نادان لوگوں کو جوش میں آنے کا موقع دیں۔

کیا میونسپل اکونٹ کوڈ میں اصلاح کی ضرورت ہے

اخبار میونسپل گزٹ صدا لاہور ۲۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء لکھتا ہے۔ کہ میونسپل کوڈ میں بہت سی باتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے اور ان دقتوں کی رفعدار کیلئے ایک کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ جس میں ہر میونسپل کمیٹی کی طرف سے وائس پریزیڈنٹ سکرٹری اور سپرنٹنڈنٹ چنگی کو شامل کر کے رائے لی جائے بلکہ اصل نقائص تو اس طریق پر معلوم ہو سکتے ہیں کہ ایک خاص تعداد تاجروں کی بھی بلائی جائے۔ جس سے اصل دقتیں دریافت کر کر ان پر غور کیا جائے۔ صرف یہی طریق ایسا ہے"۔

بدر۔ اس میں شک نہیں کہ ہر ایک قانون تجربہ کے بعد کچھ نہ کچھ اصلاح کا محتاج نظر آیا ہے۔ لیکن اس کے واسطے گورنمنٹ ہمیشہ خود اصلاحی پرچیاں کتابوں کے اندر لگاتی رہتی ہے۔ میونسپل اکونٹ کوڈ کو بنے ہوئے بمشکل تین سال گذرے ہوں گے اور اسے بہت غور و خوض کے بعد منظور کیا گیا تھا۔ اب اتنی جلدی اس کے بدلنے کی تجویز کرنا مناسب نہ ہو گا۔ البتہ نئے ایڈیشن کے وقت کارکنان کمیٹیہائے و تجار کی رائے لینا بہتر ہو گا اور امید ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسا ہی کریگی۔

حکومت انگریزی کی ضرورت

اخبار وکیل ہندوؤں اور آریوں کے اس ظالمانہ سلوک کی طرف اشارہ کر کے جو وہ مسلمانوں پر دفاتر سرکاری اور اخبارات کے آرٹیکلوں میں کر رہے ہے۔ لکھتا ہے ہمارے بلند پایہ ہمسایوں کا یہی طرز عمل ہے جسے دیکھتے ہوئے نہایت زور سے اس امر کی تائید کرنی پڑتی ہے کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت نہ صرف انگریزوں کے لئے مفید ہے بلکہ خود ہندوستان جیسے ملک میں اس بات کی سخت ضرورت اور از بس احتیاج ہے کہ انگریزوں جیسی نصفت شعار، روشن ضمیر اور اعلےٰ تعلیمیافتہ قوم یہاں کے ایوان حکومت پر قابض رہے۔

بدر۔ بہت درست رائے ہے۔

ذخیرۂ معلومات

۱۔ اگر کوئی شخص بدون آرام لئے رات دن برابر چلتا رہے تو اس کو تمام دنیا کے گرد گھوم آنے کے لئے ۴۲۵ دن لگیں گے

۲۔ زمین سے سات میل کی بلندی پر انسان کو تنفس لینا سخت دشوار ہے۔

۳۔ گلاب کا درخت سب سے پہلے سنہ ۱۳۰۶ء میں انگلستان میں لایا گیا۔ پہلے دمشق دار الملک شام سے کروسیڈرس فرنگستان لے گیا۔

۴۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تمام دن کی جسمانی محنت اور تین گھنٹہ کی تعلیمی محنت سے جسم انسان کو بہت ضرر پہونچتا ہے۔

۵۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ پاگلوں میں فی تین ہزار یہ سولہ نفر عشق و محبت کی وجہ سے دیوانے ہوتے ہیں۔

۶۔ انگلینڈ میں فی ہفتہ تخمیناً بیس ہزار سے زائد مریض ہسپتالوں سے دوائی لیتے ہیں۔

۷۔ شتر مرغ کے ایک انڈے کا وزن تخمیناً چار پونڈ ہوتا ہے۔

۸۔ ریل مچھلی فی گھنٹہ ۱۰ سے ۱۲ میل جاتی ہے۔

۹۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ڈاکخانہ میں داخل ہوئی چٹھیات فی دس لاکھ صرف بیس چٹھیاں (ان ڈلیورڈ) یعنی بدون تقسیم کئے رہ جاتی ہیں۔

۱۰۔ تمام دنیا میں صرف تین جگہ پر سبز برف دستیاب ہوتا ہے جزیرہ آئسلینڈ میں ماؤنٹ ہیکلا پر۔ دریائے اوبی کے منبع کے مقام پر اور امریکہ شمالی میں ایک جگہ ہے۔

ذہانت کا بداستعمال

ایک انگریزی مُصنّف کا قول ہے کہ "جرائم پیشہ بالطبع ذہین ہوتے ہیں۔ ہر چند وہ اپنی ذہانت کا بدترین استعمال کرتے ہیں" ذہانت کا بدترین یا بہترین استعمال ایک علیحدہ بات ہے۔ مگر کسی صورت میں اس (دانائی) کی موجودگی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ بھلا مسٹر ہیرم میکسم نے اپنی ذہانت کا بہترین استعمال کیا ہے؟ گو یہ دوسری بات ہے۔ کہ ہم اپنی (زعم کی) ڈکشنری میں جس کام کو چاہیں۔ اچھا قرار دیں۔ جسے چاہیں بُرا۔ مگر نگاہ تعمق سے دیکھا جاوے۔ تو میکسم گن موجد کا کام بھی قابل نفرین ہے۔ خیر! یہ جملہ معترضہ تھا۔ تو جرائم پیشہ کی تاریخ بھی اصحاب فطرت کے لئے ایک عجیب تاریخ کا منصب رکھتی ہے۔ اس تاریخ کا مطالعہ عقل بڑھاتا ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشرف المخلوقات انسان کی جنس ہیں۔ کوئی ممبر سوسائٹی کے فوائد کے لیے ریل یا تار ایجاد کرتا ہے۔ تو اوس کے مقابلہ میں خودغرض انسان ذاتی فوائد کے خیال سے جرائم کی نوعیت میں ویسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ حیرت خیز ایجادیں کرتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں سے ہم اپنے اس مضمون کی تصدیق واضح طور پر کرینگے۔ بعض مکار اپنی توجہ کا جولان گاہ ریل کے سفر کو مقرر کرتے ہیں (جیسے حال ہی روسی چیرا) کچھ مدت گذری۔ ایک ٹرین جب برڈ سٹریٹ سے چاک فارم کو جارہی تھی۔ ایک شخص شریفانہ لباس پہنے ہوئے (جو اُنکی علم ہوگئی ہے) تیسرے درجے کے ایک کمرے میں (جس میں شہر کے کاروباری آدمی سوار تھے) داخل ہؤا۔ ٹھیک جسوقت ٹرین شارڈ ریچ سے روانہ ہوئی۔ تو وہ نیچے کو جھک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس نے فرش کے تختے سے کوئی چیز اُٹھائی ہے۔ ایسی چیزیں قسمت ہی سے ملتی ہیں۔ اوس نے اپنے ہاتھ میں ایک پونڈ (سکہ) دکھا کر مُسکراتے ہوئے کہا۔ ایک ہی لمحہ میں تمام مسافروں کے ہاتھ اپنی جیبوں میں تھے۔ کہ کہیں ہمارا پونڈ تو نہیں گر گیا۔ دو آدمیوں نے کہا کہ ہمارے پونڈ گم ہوئے ہیں۔ مگر ایک بوڑھے آدمی نے تو قسم ہی کھالی کہ ٹھیک میرا پونڈ اس وقت گرا ہے جبکہ یہ آدمی گاڑی میں داخل ہوا تھا اوس بوڑھے نے اُٹھانیوالے سے مطالبہ کیا۔ آخر طول طویل بحث کے بعد مسافروں کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہؤا کہ اس پونڈ کو نصفا نصف بوڑھا اور شریف آدمی تقسیم کر لیں۔ اگر تم مجھے دس شلنگ دیدو تو میں پونڈ تمہارے حوالے کر سکتا ہوں۔ جنٹلمین نے کہا۔

بیچارے بوڑھے کے پاس دس شلنگ تو موجود نہیں تھے۔ صرف دو شلنگ ۴ پنس (قریباً پونے دو روپے) اس کے پاس تھے۔ لیکن جنٹلمین نے ہنسی کے طور پر یہی نقدی لے کر پونڈ اوس کے حوالے کردیا وہ جنٹلمین تو خدا معلوم کہاں اُترا مگر ٹرین کے ڈلسٹن پہونچنے پر بوڑھے آدمی سودا کرنے والے نے یہ پونڈ خوشی خوشی ایک صراف کو دیا۔ کہ اس کی ریزگاریاں دیدو لیکن صراف نے پونڈ کو ہاتھ میں لیتے ہی یہ کہہ کر پھینکدیا کہ اوہو یہ تو جعلی ہے۔ تم یہ خراب سکہ کہاں سے لائے اس طرح وہ عیار پونے دو روپے مفت اُڑا لے گیا لیکن بڈھا واقعی اس سزا کا مستوجب تھا۔ کیونکہ کوئی پونڈ اوس کا ریل میں نہیں گرا تھا اور اوس نے لالچ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو اس جعلی پونڈ کا مالک ظاہر کیا تھا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ بلکہ ابھی خیر گذری۔ کہ آپ کو عدالتوں میں گھسیٹنا نہ پڑا۔

پندرہ سال کا عرصہ ہؤا کہ بلفاسٹ (آئر لینڈ) میں ایک دن صبح کے وقت ایک شخص اپنے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ پولیس نے تحقیقات شروع کی۔ اور اثنائے تفتیش میں معلوم ہؤا۔ کہ متوفی اپنی بیوی سے ناراض رہتا تھا۔ اس سے شبہ پیدا ہؤا کہ اس کی بیوی نے اسے زہر دیکر مار ڈالا ہے۔ لاش امتحان کے لئے ڈاکٹروں کے سامنے لائی گئی جنہوں نے بڑے بحث مباحثہ کے بعد قرار دیا۔ کہ متوفی کا زہر سے مرنا غلب ہے لیکن یقینی امر نہیں اور نہ تحقیق ہو سکتا ہے کہ وہ کون سے زہر سے ہلاک ہؤا۔ معاملہ چونکہ مشکوک تھا اسلئے ملزمہ کو شک کا فائدہ دیکر بری کیا گیا مگر اس کے فیصلہ کے دو دن بعد ہی ملزمہ غائب ہوگئی۔ ایک ماہ بعد وہ مکان ایک وکیل نے کرایہ پر لیا۔ نئے کرایہ دار کو یہاں پندرہ دن ہوئے تھے۔ کہ ایک دن اس کا کتا اسی کمرے میں مُردہ پایا گیا۔ اب شبہ پیدا ہُوا کہ ضرور کتا بھی متوفی شخص کی طرح مسموم ہے۔ تحقیقات شروع ہوئی اور بڑی کوشش سے آخر کار یہ راز کھلا کہ اس مکان کے متصل ایک اور مکان میں چونہ کی بھٹی ہے۔ جہاں سے زہریلے بخارات ایک سوراخ کی راہ سے اس کمرے میں آتے ہیں۔ یہ بخارات اس وقت میں زیادہ مہلک ہو جاتے ہیں۔ جب کمرے کا دروازہ ایک دو دن بند رکھا جاوے۔ آخر کار شہادتوں اور واقعات سے فیصلہ ہوگیا۔ کہ متوفی آدمی کی بیوی اس راز سے واقف تھی اور اس نے دیدہ دانستہ اپنے شوہر کو اس کمرے میں سُلایا تھا جہاں وہ صبح کو مردہ پاگیا۔

قتل کے عجیب و غریب واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اس واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جو کہ چند سال ہوئے آسٹریا میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ ایک دکاندار رات کے وقت اپنی دوکان میں سوتے ہوئے کسی سبب سے جاگ پڑا کیا دیکھتا ہے کہ دوکان میں رات کے وقت ایک سوراخ ہو رہا ہے اور ایک چور اوس کی راہ سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔ کہ دکاندار نے جھٹ کرکے اس کے دونوں پیر مضبوط تھام لئے چور کے ہمراہی بھی باہر نقب کے پاس ہی کھڑے تھے۔ جانبین میں جد و جہد شروع ہوئی۔ چور کے ساتھی چاہتے تھے۔ کہ اُسے کھینچکر باہر نکال لیں اور دکاندار اسپر تلا ہوا تھا۔ کہ اسے سوراخ سے باہر نکلنے نہ دے اور ساتھ ہی چور چور کے آوازے اُڑا رہا تھا۔ چوروں نے اب وہاں زیادہ ٹھیرنا مناسب نہ سمجھا بھاگ گئے اور دوکاندار نے بڑی آسانی سے چور کو اندر کھینچ لیا مگر اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ تھی۔ جب دوکاندار نے دیکھا کہ چور کے ہمراہی بڑی بیدردی سے اپنے ساتھی کا سر کاٹ کر لے گئے تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کس خاندان یا معرکے کا چور ہے اور دوکاندار صاحب مدتوں تک عدالت میں مارے مارے پھرا کئے اور اپنی بریت ثابت کرتے رہتے۔

بالکل ایسا ہی ایک سرد مہری و سفاکی کا ایک واقعہ فرجاڈ نامی ایک شخص کی نسبت سنا گیا ہے کسی بات پر وہ اپنے بہنوئی (حقیقی) سے ناراض ہوگیا اور دل میں انتقام کی ٹھیرائی۔ اس غرض سے اس نے دو بلڈ اگ (کتے) پالنے شروع کئے اور انہیں ایسا سدھایا کہ جب فرجاڈ ان کے سامنے سیٹی بجاتا تو وہ جھٹ اس شخص پر جو پاس کھڑا ہوتا حملہ کر دیتے ایک دفعہ ظالم نے انہیں تین دن تک کمرہ میں بھوکا بند رکھا اور رات کو ایسے وقت نکالا جب اس کا بہنوئی سامنے گلی میں آرہا تھا اندھیرے میں فرجاڈ نے کتوں کو گلی میں چھوڑ کر سیٹی بجائی اور انہوں نے بیچارے راہرو کو چار منٹ میں چیر پھاڑ کر ہڈیاں پرے رکھدیں قابل اطمینان بات یہ ہے کہ سنگدل مجرم گرفتار ہو کر پھونکدیا

عزیز

اسلامی دنیا

معاملات مقدونیہ اور جرمنی

وزیر اعظم جرمنی نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مقدونیہ کی بابت بیان کیا کہ جرمنی کی یہ خواہش ہے کہ موجودہ انتظام حکومت بحال رہے اور طاقتوں کا اتفاق قایم رہے لیکن ناقابل عملدرآمد اور خطرناک تجاویز پر عمل کرنا محال ہے ایسی نادر تجویزیں ہیں سے سلطان کی حکومت معطل ہو جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ترکی کو اشتعال اور ناراضی پیدا ہوگی اور مسلمان آبادی مخالفت پر آمادہ ہو جائے گی۔ یہ اشارہ غالباً انگلستان کی مجوزہ سکیم کی طرف ہے۔

مسجد کا افتتاح

اخبار سول ملٹری گزٹ کے مطبع کے احاطہ میں ایک دلچسپ رسم ادا ہوئی یعنی اس اخبار کے پروپرائیٹرون نے مطبع مذکور کے مسلمان ملازمون کے نماز پڑھنے کے لئے ایک چھوٹی سی مسجد بنوائی ہے اس مین پہلی مرتبہ نماز ہوئی۔ ایڈیٹر و منیجر کے اہل عملہ اور مطبع کے بہت سے نوکر موجود تھے۔ شیخ حکیم علی قریشی نے مسلمان عملہ کے لوگون کیطرف سے تقریر کی اور مسٹر لی ڈبلیو میٹ منیجر پریس کو اور مسٹر جیمس ایل اواکرسی۔ آئی۔ ای کی خدمت مین ایک ایک ایڈریس پیش کیا۔

ان دونو جنٹلمینون نے ایڈریسون کا مختصر طور سے جواب دیا۔ اور مسٹر جیمس واکر نے دروازہ مسجد کا پردہ اُٹھا کر کہا کہ یہ مسجد افتتاح ہوئی اس وقت تعریف کے نعرے بلند کئے گئے۔ مسٹر ناصر علی نے ایک نظم پڑھی۔ بعد ازان لوگ وہان سے رخصت ہوئے

شور و شر

ایس۔ ابن علی مالک و ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد کو ایک مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مین ۳ ماہ قید و جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل مین عدالت سیشن نے صرف ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کافی سمجھا امید ہے۔ کہ ہائیکورٹ سے شاید یہ بھی معاف ہو جائے۔

تناولی مین تمام لائیسنسدارون سے ہتھیار واپس لے لئے گئے ہین۔ اس اندیشہ سے کہ کہین شورش انگیز لوگ چرا کر نہ لے جاوین۔ اور بلوہ مین استعمال نہ کرین۔

زار کی حالت

روس مین شاہی خاندان کے تباہ کرنے کی کوشش ہمیشہ ہوتی رہتی ہے مگر تقدیر سے بچ جاتے ہین۔ گذشتہ فروری مین ایک بڑی تدبیر زار اور زارینہ اور ولی عہد کی ہلاکت کیلئے تھی جس وقت شہنشاہ بیگم اپنے بچے کو کمرے مین لیکر آئین۔ بستر پر ایک کاغذ پایا۔ جس مین جلی حرفون کی یہ عبارت پڑھی گئی۔

بچے سے کل تک زار اور ولی عہد ہلاک کر دئے جاوین گے۔ زارینہ بچے کو لیکر دو میل تک بھاگی چلی گئین تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ ایوان شاہی کے اردگرد سرنگ لگا کر بارود بچھا دی گئی۔ اور بجلی کا تار بھی لگا دیا گیا ہے۔ صرف دیا سلائی دکھانے کی دیر تھی ایک منٹ مین محل اڑ جاتا۔

چین مین ناراضی

چینیون نے جو ایک جاپانی جہاز جس پر آلات حرب لدے ہوئے تھے گرفتار کر لیا تھا اس پر جاپان نے بڑا زور شور دکھایا اور جنگ کی دہمکی دے کر تاوان وصول کیا اور معافی منگوائی۔ اس بات سے چین کی رعایا اپنے فارن آفس پر بہت ناراض ہوئی ہے۔

کانٹن مین چینیون کے متعدد جلسے ہوئے ہین ایک جلسہ مین ۲۰ ہزار آدمی جمع ہوئے۔ بڑی پُر جوش تقریرین ہوئین اور گورنر جنرل پوان تسکیانی کو جس نے جاپانیون کا مطالبہ منظور کیا۔ ملامت کئے جانے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

جاپانیون کے خلاف اس قدر جوش جلسہ مین ظاہر کیا گیا۔ کہ ہر ایک جاپانی چیز کو بائیکاٹ کرنے کی قسم کھائی گئی اور جلسہ مین جس قدر آدمی جاپانی ساخت کے کپڑے۔ ٹوپیان یا رومال رکھتے تھے سب نے اتار پھینکے۔ اور ایک جگہ ڈھیر لگا کر جلا دئے۔ اگر چینیون مین قومی عزت کا احساس اس درجہ ہے۔ تو بہت جلد وہ جاپانیون کے ہمسر ہو جاوین گے۔ مگر جاپانیون سے دشمنی پیدا کرنا ابھی ان کے قبل از وقت ہے۔

حوادث زمانہ

ہولناک آتشزدگی

جنوبی شان سٹیٹ کے مقام یانگوی مین ۲۰ مارچ کو بڑی بھاری آگ لگی۔ رات کے پونے دو بجے سے آگ شروع ہو کر آناً فاناً آدھے شہر مین پھیل گئی۔ بڑی بڑی عمارتین جن مین وہان کے راجہ کا محل اور بدھ مذہب کی پانچ چھ خانقاہین ایک شفاخانہ ۲۷۰ مکانات شامل تھے خاکستر ہوگئین۔ سوا ۸ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔ دو آدمی جل گئے۔ خیریت سے شہر اس وقت خالی تھا کیونکہ اکثر لوگ راجہ کی پیشوائی کو گئے ہوئے تھے۔ جو کلکتہ سے واپس آرہا تھا۔

جہاز پر جانون کا نقصان

کلکتہ پورٹ ٹرسٹ بیڑہ ۲۷ مارچ کو ایک افسوسناک حادثہ ہوا ہے۔ جس وقت جہاز جانے کو تھا۔ تو تکمیل سامان معائنہ کے لئے مسٹر میتھیو چیف انجینئر مع خالسی مستری کے بورڈ پر گئے۔ دو بجے کے قریب ایک سخت گونج کی آواز سنائی دی جس پر فوراً جہازی پولیس کی کشتیان بغرض تفتیش حالات چھوڑ دی گئین۔ معلوم ہوا کہ میتھیو اور خالسی مشین انجن کے جھپیٹ مین آکر راہی ملک عدم ہو گئے اور سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ ان کی لاش کا بھی نام و نشان نہین ملا۔ محض چند گوشت کے لوتھڑے ملے اور بس۔ مسٹر میتھیو کی شادی بھی ابھی حال ہی مین ہوئی تھی۔

دیوبند کے سٹیشن کے قریب نارتھ ویسٹرن ریلوے نمبر ۸۲ ڈون مسافر ٹرین کا انجن اور ۲ گاڑیان گذشتہ جمعرات کو پٹڑی سے اتر گیا لیکن جانون کی خیریت رہی۔

انتخاب الاخبار

ہرات کے متصل ایک روسی جاسوس پکڑا گیا وہ مُلا کے بھیس میں تھا۔ زالکوف نام کابل میں قید ہے۔

ہندوستان میں جو کرنسی نوٹ تمام آبادی میں مُروج ہیں ۴۲ کروڑ ۸۴ لاکھ ۷۰ ہزار کے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کا امتحان بی ٹی تھوڑا ایسٹر کی تعطیلوں میں لیں گے۔ اسی طرح قانونی امتحان بھی۔

پشاور کے تھانہ جھنگی کے موضع مزا ڈھیر کو سرحدی لٹیروں نے خوب دل کھول کر لوٹا ہے۔

کئی مکان پھونک دئے قریب ۳۰ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ ایک ہندو کو قید کر کے بھی لے گئے ہیں۔

رُلدو رام داروغہ آبکاری جالندھر کو بجرم رشوت ستانی پانچسال قید سخت ہوئی جرمانہ بھی ۵۰۰۔

لالہ فقیر چند جوہریان دہلی نے ۸ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔ خود لالہ صاحب روپوش ہیں۔

آسیکے متصل کے محلہ اودیوں میں سخت آتش زدگی سے قریب ۵۰ اکوٹھے جل گئے۔ نقصان ۴ لاکھ۔

لکھنؤ کے ۴۰۰ شیعوں نے کمشنر سے فریاد کی کہ محرم پر سنی لوگ چاریاری کے جھنڈے نہ نکالیں۔

ٹنٹسن کی جدید چینی ریلوے کے لئے ۱/۲ ۱ کروڑ روپیہ کا قرض ضرورت سے زیادہ پیش کیا گیا ہے۔

ساحل کاسہ بلانکر سے ۸۰۰۰ فرنچ فوج علاقہ مداکرہ سرکرنے کو بھیجی گئی۔ موراکو میں ہے۔

شرقی بنگالہ و آسام کی پراونشل محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آئیندہ اجلاس ۱۸ و ۱۹ اپریل کو میمن سنگھ میں ہوگا۔

کلکتہ پولیس نے ۲۵۰ اشخاص پر بہ ایام ہولی فحش گیت گانے اور راہ چلتوں پر کیچڑ پھینکنے کے لئے مقدمہ چلایا

ان اشخاص میں سے اکثر نے جرم سے اقبال کر لیا عدالت نے انپر ۸۔آنے تا تین روپیہ جرمانہ کیا۔

کلکتہ میں ہیضہ کا سخت زور ہے۔ پچھلے ہفتے اس بیماری سے ۳۰۴ فوتیاں ہوئیں۔ ضروری احتیاط لازم۔

روسی گورنمنٹ تمام سکولوں میں جاپانی زبان سکھانے کے لئے کمر بستہ ہے۔ ایک مستقل کمیٹی اس کام کے لئے قائم ہوئی ہے۔

روسی حکام منچوریا کی شمالی ریلوے کیطرف سے نئے نئے قوانین اور ریگولیشن شائع کر رہے ہیں جن سے تجارت چین کی تباہی ہے۔

دوسری طرف جاپان پوسٹل کنونشن کی تجویزیں کر رہا ہے روس و جاپان مل کر شاید منچوریا کو ہضم کر جاوینگے۔

ڈاک کا انتظام جاپان اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتا ہے روس ریلوے کو تیار کرنا چاہتا ہے درمیان میں چین پس گیا۔

نٹال گورنمنٹ آئیندہ اجلاس میں ایک اور خوفناک اور سخ وہ قانون پاس کرنا چاہتی ہے۔ جس سے ہندیوں کا داخلہ بند ہوگا۔

اس قانون سے ہندیوں کی اچھی طرح جکڑ بندی کی جاوئیگی۔ کل ہندیوں کو قابو رکھا جاویگا۔ بعد او ر مشکلات کچھ عرصہ بعد ہندیوں کا نٹال میں داخلہ ہی ناجائز تصور ہوگا۔ عرب کے تجار پیشہ کو بھی تنگ کرنے لگے۔

مانچسٹر کی مس ریلنڈز نے ۲۷۶۹ ۳۴۴ پونڈ سٹرلنگ برائے خیرات چھوڑا۔ ہند کے پیٹپٹ زنانہ ورک کے لئے ۵۰۰۰۔

تحصیلداران پنجاب کا سالانہ امتحان یونیورسٹی ہال لاہور میں ۲۷۔ اپریل سے لیا جاویگا۔

مسٹر ایچ ٹی ٹولنٹن صاحب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی چنے گئے رائےصاحب ٹھاپر ریٹائر ہو گئے۔

لالہ راجپت رائے نے چار انگریزی اخباروں کو ہتک عزت کی نالش کا نوٹس دیا ورنہ معافی مانگیں۔

اس کی نالش ہائیکورٹ کلکتہ میں کی جاوئیگی۔ وہ اخبار ہندوستان سے ہیں اور دو لندن کے اخبار ہیں

لاہور میں ڈی سنٹرلیمائزیشن کمیشن ۱۱۔ اپریل کو آویگی ۱۲ تا ۱۸ اپریل شہادتیں لیگی۔

تار کے ڈیفرڈ پیغامات لاہور سے آگرہ بمبئی کو ڈاک میں بھیجتے ہیں۔ کام کی بھرمار ہے۔

وادی زود کے دستہ فوج پر سلیمان خیل نے حملہ کیا لیکن تین لٹیرے قتل ہوئے۔ تین رفلیں چھن گئیں۔

نوشہرہ درگائی کی ریلوے بجائے تنگ کے فراخ پٹڑی پر بنائیں گے۔ اس کو چکدرہ تک توسیع کریں گے۔

رنگون کی خبر ٹونگو میں وخانی کارخانہ کا بائلر پھٹ گیا۔ پانچ آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ۔)

حالانکہ اس کے زندہ رہنے کا سوال ہی ابھی شک میں ہے بیٹے جسوقت یہ پیشگوئی کی قوم کے لوگوں نے سخت مخالفت کی اور باوجود مخالفت شدید کے یہ بات پوری ہوئی۔ اگر آپ اسکی تکذیب کرتے ہیں تو کسی مدعی کی مثال دیں جس نے اس کر وقت کے ساتھ لتے برس پہلے پیشگوئی کی ہوا اور باوجود ہر طرح کی مخالفت کے پھر پوری ہوگی ہو۔ صاحب۔ ہمنے مانا کہ پیشگوئی آپ کی نبوت کا نشان ہے کوئی اور حضور۔ عبدالحی (مولوی نورالدین صاحب کے لڑکے کو پیش کر کے) یہ ہماری دعا سے پیدا ہوا ہے۔ ایک مخالف نے عجیب مولویصاحب کا لڑکا مر گیا) اعتراض کیا تو ہمنے دعا کی جو خدا نے سن لی اور سکر جو اب دیا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکی پشت پر ذبل کا نشان ہوگا چنانچہ دیکھو یہ نشان۔ میڈم نے دریافت کیا کہ ہماری کتابوں میں تو لکھا ہے کہ مسیح دوبارہ آئیگا کیا آدمی مسیح ہے اور پھر خدا مجسم ہوا ہے۔ مفتی صاحب نے اسے سمجھایا کہ خدا کا مجسم ہوکر آنا غلط ہے ان انبیاء کا وجود خدا نما ہوتا ہے اور آمد ثانی کا یہ سوال مسیح کیوقت اس کے سامنے سٹیل (فیصلہ) ہوچکا ہے جب اس سے پوچھا گیا کہ تم سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری تھا تو اس نے بتایا کہ وہ یوحنا ہے جس سے ثابت ہوا کہ کسی کی آمد ثانی کا مطلب اسکی روح و قوت میں آنا ہے۔ صاحب۔ آپکے آنیکا مقصد کیا ہے۔ حضور۔ مخلوق کی اعتقادی و عملی غلطیوں کی اصلاح۔ اور ہم اور قوموں کا ذکر نہیں کرتے عیسائیوں ہی کو لو۔ مسیح بیشک ایک برگزیدہ انسان تھا مگر وہ اسے خدا کہتے ہیں۔ کیا لامحدود طاقتوں والے خدا کے پاس ایک ہی نمونہ تھا کہ وہ اس کی مثل نہ بنا سکا پھر ان لوگوں نے اپنی کتاب پر عمل چھوڑ دیا۔ محرمات کا کچھ لحاظ نہیں (صاحب نے اسے تسلیم کیا کہ بیشک) یہ لوگ جو مسیح کو خدا قرار دیتے ہیں اس ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے انسان آخر انسان ہے رسول اس لئے آتے ہیں کہ لوگ اس کی پیروی کریں اس کا نمونہ اختیار کریں بہلا ایک خدا کے دنیا میں آنے سے دنیا کو کیا فائدہ۔ کیونکہ انسان نے انسان ہی رہنا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا پس پیروی اور نمونہ کیلئے رسول آنا چاہیئے نہ کہ خدا اور پھر ایک ہی شخص کو الٰہی تجلیات کا مظہر جاننا تو اس کی ہتک کرنا ہے یہ تو ایسا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کی تعریف کرے کہ ایک ہی آدمی اس کی رعیت میں سے ہے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں ہی نبی آئے یورپ و امریکہ میں بھی۔ ہم خدا کے فیض کو عام قرار دیتے ہیں ہندیانی ہی گندہ ہو جاتا ہے جیسا وہ تمام ملکوں کا خدا ہے ایسا ہی تمام ملکوں میں اس کا فیض جاری تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے بندے خلقت کی ہدایت کیلئے بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا تم لوگ عیسے سے محبت کرتے ہو تو کرو ان کی تعظیم کرو۔ مگر اس حد تک جہاں تک کہ مناسب ہے۔ آپ اپنے گھر ہی کے اختلاف کو دیکھیں خود قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائیوں کے کئی ایسے فرقے تھے اور اب بھی ہیں جو مسیح کو فرضی مانتے ہیں انسان کو چاہیئے کہ وہ ان میں سے ۔۔ راہ اختیار [illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

کتاب ... صفحے مجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ... کی وفات اور مسیح موعود کی صداقت سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں ... رائی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ... منظوم ... پر لطیف نظر لکھی ہے جس ... بھی نکال دیا ہے۔ قیمت ۶/

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

... حضرت اقدس کی آج تک تمام نظمیں اس میں ... اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ... وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔
قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

مہر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی ... صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ (/۱)

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب ... سابق ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت ... غلامی اور عصمت انبیاء ۲/

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ... جلدیں باقی ہیں۔ قیمت صرف /۱

البرہان الصریح فی تائید المسیح

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے۔ جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور خریدا بھی ہے۔ بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا۔ اگر کوئی ثابت کر دے کہ ... ہیرا نہیں۔ تو قیمت بھی واپس دیدونگا۔ راستی کے قدر دان اسے خریدیں۔
احمد نور۔ مہاجر کابلی ... ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری سنہ ... و بدر مورخہ ۳۰ جنوری میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد ۱۲/ اور محصول ۳/ ہے لیکن مل کر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔
مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔
مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۸ء
چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹۸ ۳/
۲- اپریل ۱۹۰۸ء
محمد ایوب خان صاحب ۵۶۱ ۵/
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۸۳ ۱/۱۲
۳- اپریل ۱۹۰۸ء
علی بخش صاحب ۱۱۹۰ ۱/
جام محمد صاحب ۸۵۴ ۳/

۵ و ۶ اپریل ۱۹۰۸ء
عبد العزیز صاحب ۱۲۴۳ ۳/
فضل الٰہی صاحب ۲۴۴ ۱/۱۲
محبوب عالم صاحب ۱۵۱۷ ۱/۱۲
میاں عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴ ۳/
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ ۱/۱۲
چودہری طفیل محمد صاحب ۱۰۹۸ ۱/

بقایا دار حساب صاف کریں۔

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے ... سال ہوئے کہ میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے چلے ... انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا ... فائدہ ہوا۔ آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ میں نے ... میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم ... محبوب عالم ممبر آف کونسل دربار ٹونک راجپوتانہ سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ... کمشنر سرحدی صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کی متعلق دے رہا ہے۔ یہ گولیاں تمام ... کے ... بیحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے دست ہیں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور ... کام کرنے پر اکتا جاتے ہوں۔ انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لیے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار پیسہ بیس گولی ۸/ علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از آن جملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ سدہ۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور پڑبال اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے فی تولہ ۸/ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرعہ فی بکس ۲/ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۸/ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی بکس ۸/
پتہ۔ خوشخط بہ حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں۔ محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ ... سنگھ۔ گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

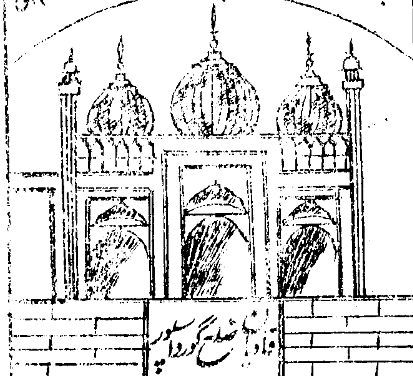

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

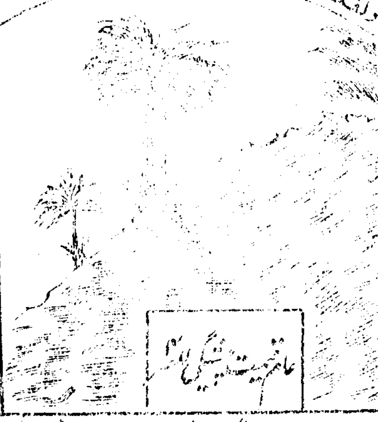

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ | آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین ... قادیان میں ... | قیمت از غربا ... | ہر ہفتہ ...

جلد ۷

۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ عیسےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

نمبر ۱۵

فی پرچہ ۲ ر

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج

و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ...

[illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان معل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکران مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... ... سنگ
عام قیمت پیشگی ... ... للعہ
مابعد ... ... صہر
فی پرچہ ... ... ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا جاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے نام ہونی چاہیئے۔ مینجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور جن کو ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ کے فرمانے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

[illegible]

بدر مسیح

خدا کی تازہ وحی

میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر میں رہتے ہیں) مرض سل سے بیمار ہے۔ حضرت کو اس کی نسبت الہام ہوا۔

۱۔ حٰم ۔ تلک آیات الکتب المبین

ترجمہ۔ لفظ حٰم میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں

۲۔ بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے

۳۔ ماتم کدہ

۴۔ انی احافظ کلمن فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو سماری

ترجمہ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤنگا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔

من ہذہ المرض یعنے من ہذہ الافت

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں۔ اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں

پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ

۵۔ امید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔

۶۔ دوبارہ زندگی

۷۔ منسوخ شدہ زندگی

۸۔ انی برآء من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے)

۹۔ کتب اللہ علی نفسہ الرحمۃ

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے۔

۱۰۔ حق علینا نصر المومنین

ترجمہ۔ ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہیں

۱۱۔ اتانی الرحمۃ فی اول الذکر وآخر الذکر

یعنے وہ شخص جو بیمار تھے ان کی نسبت جب دعا کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی

۱۲۔ رحمت اور فضل کا مقام شکر کا مقام

دورہ وفد

تیسرے وفد کے دورہ کے متعلق حسب ذیل اعلان اخبار میں کیا جاتا ہے اور بذریعہ خط بھی جماعتہائے متعلقہ کو اطلاع دی گئی ہے۔

۱۶۔ اپریل جمعرات کی شام کو ۱۰ بجے رات کے لاہور سے روانہ ہوکر ۱۷۔ اپریل ۸ بجے صبح کے راولپنڈی۔ راولپنڈی سے ۱۷۔ اپریل ۵ بجے شام روانہ ہوکر گجرات ۱۷۔ اپریل ساڑھے سات بجے شام کے گجرات سے ۱۸۔ اپریل ۸ بجے صبح کے روانہ ہوکر وزیرآباد ۱۸۔ اپریل گیارہ بجے۔ وزیرآباد ۱۸۔ اپریل ۵ بجے شام کے روانہ ہوکر جموں ۹ بجے رات کے جموں سے نو بجے رات کے ۱۹۔ اپریل چلکر سیالکوٹ ۱۰ بجے رات کے اور سیالکوٹ سے ۲۰۔ اپریل چھ بجے شام کے چلکر واپس لاہور۔

ڈاک ولایت

عیسائیت و اسلام

پرلسٹن میں پادری لیف بی میر نے یہ بیان کیا ہے کہ ملک کے بعض حصوں میں گرجا گھروں کی آمدنی اس قدر کم ہوگئی ہے کہ ناچ و تماشوں سے سرمایہ جمع کرنا پڑتا ہے واقعی اگر خدا (تثلیث والا) ایسا ہی دیوالیہ ہوگیا ہے کہ اس کے گرجا گھر کی آمدنی میں کھیل تماشوں سے کام لینا پڑتا ہے تو پھر تمام بکھیڑا ایک قلم کیوں نہ موقوف کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مذہب ڈگمگا رہا ہے جب عبادتگاہوں میں آدمیوں کو پھسلا کر بلایا جائے اور مذہبی معاملات کیطرف توجہ دلانے کے لئے بھیتری صورتیں اختیار کی جاویں تو اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ مذہب کہاں تک وسیع ہوگا جنمیں ایسی باتوں کی اجازت دیگئی ہے۔

اخبار کرسچن ورلڈ لکھتا ہے۔ کہ حیوانیت لندن میں تو اپنی تکمیل کو پہونچگئی ہے اس کا علم ادب وسیع اور عالمگیر ہے ہر گلی کے نکڑ پر پبلک مکانات موجود ہیں جہاں کا دستور العمل کچھہ اور ہی ہے۔ وہاں کی پبلک کی رائے بھی علیحدہ ہے اور جہاں کے باشندے اپنی حالت پر مطمئن معلوم ہوتے ہیں۔ اس شہر میں جہاں کفر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہو وہاں اس بات کے خیال سے جسم میں تھرتھری پیدا ہوجاتی ہے کہ ہزار ہا لڑکے سال بسال اپنا وطن چھوڑ کر دیگر اضلاع سے وہاں آئیں۔ شراب نوشی ان سب خباثت کی جڑ نہی۔ لیکن ان سب بدتہذیبیوں اور بے شرمیوں سے شراب کی پکی دوستی ہے"۔ افسوس ہے کہ اخبار کرسچن ورلڈ نے ان الفاظ کو لکھتے ہوئے یہ خیال نہ کیا کہ انگلستان میں جو اخلاقی بدتہذیبیاں پھیلی ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ اسلام کے قوانین فطرت کے بالکل مطابق اور موافق ہیں آج لندن میں جو خرابیاں ہیں اور جن کی برائیاں آج پادریوں کو محسوس ہو رہی ہیں۔ وہ شریعت اسلام کے مذہبی قوانین سے بالکل ممنوع ہیں۔ شراب نوشی کا دفعیہ کسی پارلیمنٹ کے قانون سے نہ تو ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر ممکن ہے تو اسی صورت سے ہے۔ کہ یہ امر ذہن نشین کر دیا جائے کہ شراب نوشی خدا کے احکام کے بالکل خلاف ہے مذہب اسلام نے شراب نوشی۔ قمار بازی۔ اور عیاشی کی جن صاف اور زبردست لفظوں میں ممانعت کی ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ان خرابیوں سے مسلمان نہ صرف بطور سوسائٹی کے پرہیز کرتے ہیں۔ بلکہ مذہبی طور پر اس سے نفرت کلی رکھتے ہیں۔ جس کی نظیر تمام اسلامی ممالک میں مل سکتی ہے اگر انگلستان اپنے اخلاق کو سدھار سکتا ہے تو اس کے لئے یہی ترکیب ہے۔ کہ وہ اسلام کے عمدہ اصولوں کو اختیار کرے اور پھر انگلستان سے شراب خوری۔ قمار بازی۔ سودخوری۔ زنا۔ فحش وغیرہ خرابیاں جلد نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اور انگریزی نسل کی تنزلی کا کچھہ بھی اندیشہ باقی نہ رہے گا۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، جسے ہر قوم و ملت کا آدمی بلا تکلف قبول کر سکتا ہے۔ نیچر کا یہی منشا ہے کہ انسان اسلام ہی کے لئے پیدا ہوا ہے اور اسلام انسان کی بہتری کو۔ اسلام کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ ابتدائے تخلیق عالم سے یہ مذہب جاری ہے اور جاری رہے گا۔ مذہب اسلام کے فطری مذہب ہونے پر انسانی عقل ہمیشہ ساتھہ دیتی رہی ہے۔ اسلام کا ہر ایک مسئلہ سائنس کی کسوٹی پر روز اول میں پہلے ہی سے کس لیا گیا ہے۔ ہمعصر انسٹیٹیوٹ مولانا شبلی کے لکچر کا خاصہ اسی بارہ میں درج کرتا ہے۔ کہ اونہوں نے اپنے لکچر میں بمقام علی گڈہ یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام ایک فطری مذہب ہے اور دنیا کے تمام مذہبوں سے زیادہ وہ اس قابل ہے کہ اس کو عام آدمی قبول کرسکیں۔ اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے انہوں نے فرمایا۔ کہ ہندوؤں میں برہمنوں چھتریوں ویشیوں اور شودروں کے یکسان حقوق نہیں ہیں ان میں کوئی شخص عبادت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ ایک پنڈت موجود نہ ہو۔ یعنے خدا تک پہنچنے کے لئے بھی ان میں سے ہر ایک کو اپنے سے اعلےٰ شخص کی مدد کی ضرورت ہے۔ شودر کے کانوں میں اگر ویدوں کی آواز پہونچے تو شاستروں کا حکم ہے کہ اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے عیسائیوں کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک کوئی شخص پادری کے سامنے توبہ نہ کرے اور پادری اس کی مغفرت کا وعدہ نہ کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ مردوں اور عورتوں کے حقوق میں مساوات بھی ان مذہبوں میں نہیں ہے۔ اس بات کو بہت عرصہ نہیں گذرا کہ عیسائی بھی ہندوؤں کیطرح عورتوں کو ذلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان میں ایک دفعہ اس سوال پر بحث ہوئی تھی کہ عورتوں میں روح ہے یا نہیں فیصلہ یہ ہوا۔ کہ روح تو ہے۔ مگر وہ مردوں کی غلامی کے لئے بنائی گئی ہیں۔ یورپ میں چند روز پہلے یہ دستور بھی تھا۔ کہ شادی ہوتے ہی بیوی کی جائداد خاوند کے قبضہ میں چلی جاتی تھی۔ برخلاف اس کے اسلام میں سب کے حقوق یکسان ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کوئی برتری بجز نیکی اور پرہیزگاری کے نہیں ہے یہاں ایک کی توبہ دوسرے کے ذریعہ سے قبول نہیں ہوتی۔ اسلام نے صاف اعلان کیا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق یکسان ہیں اور جو مرد کمائیں وہ اون کا اور جو عورتیں کمائیں وہ ان کا مال ہے۔ اسلام حکم دیتا ہے۔ کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ غلاموں کے ساتھہ عمدہ برتاؤ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ادنےٰ حالت سے نکلکر امارت اور حکومت کے رتبہ پر پہونچگئے جب کوئی شخص مذہب اسلام قبول کرلے خواہ وہ کسی قوم اور ملک کا ہو اس کو فوراً ہی حقوق مل جاتے ہیں جو سب مسلمانوں کو ملے ہوئے ہیں۔ (دار السلام)

ہنٹلی پامر کے بسکٹ

از آسلفنی شیخ عبداللہ کوئیلم بی اے … وکیل لورپول سے اکثر مسلمانوں نے دریافت کیا تھا کہ ہنٹلی پامر کے بسکٹ جو انگلستان میں تیار ہو… ہندوستان و دیگر مقامات میں کثرت سے فروخت ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے قابل استعمال ہیں یا نہیں چنانچہ شیخ الاسلام نے کارخانہ کو لکھا کہ ہم بسکٹ کی تیاری کا کارخانہ اس نیت سے معائنہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی شے مسلمانوں کے مذہب کے خلاف سور کی چربی وغیرہ کے قسم سے تو استعمال نہیں ہوتی، اس کا جواب کارخانہ نے یہ دیا کہ ہمارا دستور نہیں کہ ہم باہر کے آدمیوں کو اپنا کارخانہ دکھلائیں یا مال کی بناوٹ کی تحقیقات کرنے دیں بسکٹ میں کون کون سی شے استعمال ہوتی ہے اس کو بھی ہم نہیں بتلا سکتے سوائے اس کے اور کوئی اطمینان نہیں دے سکتے کہ بازار میں جو عمدہ اور خالص چیزیں دستیاب ہوتی ہیں انہیں سے ہم اپنے بسکٹ تیار کرتے ہیں ہم اپنے تجارتی راز کو جو قیمتی ہے افشا کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس جواب پر شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ ہم اس کی سفارش نہیں کر سکتے کہ مسلمان اس کارخانے کے بسکٹ یا کیک استعمال کریں۔

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

ازسید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گزشتہ اشاعت سے آگے

حقیقۃ الوحی

شیخ صاحب نے اتمام البرہان کے صفحہ ۱۵-۲۹ مین وحی و الہام کے مترادف المعنے ہونے نہ ہونے کی بحث چھیڑ کر غیر متعلق ... فرسائی شروع کر دی اور اس معرکۃ الآرا بحث کو یون ناتمام چھوڑ کر سرسری طور سے یہ نتیجہ نکال لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا آنا منقطع ہوگیا۔ اور یہ خاموش ہوگئے۔ لہذا ہم اس مضمون مین وحی کے معنے حقیقت وحی اور اس کے بقا و انقطاع پر ذرا بسط کے ساتھ بحث کرین گے اور اسی ضمن مین ... والہام کے معنے حقیقت الہام ... والہام کے مترادف المعنے ہونے نہ ہونے پر بھی بحث کرین گے پس واضح ہو۔ کہ وحی کے لغوی معنے حسب ذیل ہیں۔

وحی کے لغوی معنی

الوحی۔ الاشارہ یقال وحیت الیہ بخبر کذا ای اشرت وصوّت بہ رویداً نقلہ الجوہری وقال الراغب الاشارۃ السریعۃ قلت و علی ذلک قولہ ... والقاموس الوحی الاشارۃ والمکتوب والرسالۃ والالہام والکلام الخفی وکل ما القیتہ الی غیرک اھ وقال ابن الاعرابی یقال اوحی الرجل اذا بعث برسول ثقۃ الی عبد من عبیدہ ثقۃ اھ واللغۃ الفاشیۃ فی القرآن اوحی بالالف والمصدر المجرد ویجوز فی غیر القرآن وحی الیہ وحیاً والوحی ما یوحیہ اللّٰہ الی انبیاءہ (تاج) قال تعالی۔ وا وحینا الیک الایۃ۔ وقال ابن الانباری سمّی وحیاً لان الملک اسرہ عن الخلق وخص بہ النبی المبعوث الیہ ... لا یجاعدان لیسر بعضھم الی بعض ... ھذا اصل الحرف ثم قصر اوحاہ علی معنے الھمہ۔ وقال ابو اسحٰق اصل الوحی فی اللغۃ اعلام فی خفاء ولذلک صار الالہام یسمی وحیاً قال الازہری وکذلک الاشارۃ والایماء یسمی وحیاً والکتابۃ تسمّی وحیاً وقولہ عزّ وجل وما کان لبشر ان یکلمہ اللّٰہ الا وحیاً او من وراء حجاب معناہ الا ان یوحی الیہ وحیاً فیعلمہ بما یعلم البشر انہ اعلمہ اما الہاماً او رؤیاً واما ان ینزل علیہ کتاباً کما انزل علی موسیٰ او قرآناً یتلی علیہ کما انزلہ علی سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ وکل ھذا اعلام وان اختلف اسبابھا والکلام فیہا۔ وقال الراغب اصل الوحی الاشارۃ السریعۃ وذلک یکون بالکلام علی سبیل الرمز والتعریض ویکون بصوت مجرّد عن الترکیب وباشارۃ لبعض الجوارح وبالکتابۃ وغیر ذلک ویقال للکلمۃ الالٰہیۃ التی تلقی الی انبیاءہ واولیاءہ وحیٌ وذلک اما برسول مشاہد تری ذاتہ ویسمع کلامہ کتبلیغ جبرئیل فی صورۃ معینۃ واما بسماع کلامہ من غیر معاینۃ کسماع کلامہ تعالیٰ واما بالقاء فی الروع کحدیث انّ جبرئیل نفث فی روعی واما بالہام نحو واوحینا الی امّ موسیٰ واما بتسخیر نحو واوحی ربک الی النحل۔

(تاج) وقولہ تعالیٰ واوحیت الی الحواریین ای القیت فی قلوبہم وقیل امرتہم وقولہ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ ای یامر ومثلہ واوحی فی کل سماءٍ امرھا

لغات القرآن جلد دوم مؤلفہ مولانا عبدالحی الحویزی۔

ترجمہ۔ وحی اشارہ کو کہتے ہین کہا جاتا ہے اشارہ کیا مین نے تیرے لئے ساتھ خبر کے اسی طرح یعنی اشارہ کیا مین نے اور آوازہ دیا مین نے تھوڑا نقل کیا اس کو جوہری نے اور کہا راغب نے اشارہ جلدی سے۔ مین کہتا ہون اور اوپر اس کے اللہ تعالیٰ کا قول پس اشارہ کیا طرف اون کے یہ کہ تسبیح کرین اور قاموس مین ہے۔ وحی کے معنی اشارہ اور کتابت اور مکتوب اور رسالت اور الہام اور کلام مخفی اور ہر ایک جو ڈالے تو اس کو طرف غیر اپنے کے اھ اور کہا ابن اعرابی نے کہا جاتا ہے۔ اوحی الرجل جب بھیجتا ہے ساتھ رسول ثقہ کے طرف بندے کے اپنے بندون مضبوط سے اھ۔ اور لغت مشہور قرآن مین اوحی ساتھ الف کے اور مصدر مجرد اور جائز غیر قرآن مین وحی الیہ وحیاً وحی کی گئی طرف اس کے وحی کیا جانا اور وحی جو وحی کرتا ہے اللہ طرف اپنے نبیون کے (تاج) کہا اللہ تعالیٰ نے اور وحی کی ہم نے تیرے۔ الایۃ۔ اور کہا ابن انباری نے نام رکھا گیا وحی اس واسطے کہ فرشتے چھپاتے ہین اس کو مخلوقات سے اور خاص کرنے ساتھ اوس کے نبی جو بھیجا ہوا ہوتا ہے طرف اس کے اور وحی کا اصل یہ ہے کہ مخفی کرتا ہے بعض اون کا طرف بعض کے جیسے کہ بیچ ہے اللہ تعالیٰ کے ہے وحی کرتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے ملمع ساز باتین دہوکہ دینے کے لئے یہ اصل حرف ہے پھر مقصود ہوا وحی کی اوس کو اوپر معنے کے الہام کیا اس کو اور کہا ابو اسحٰق نے اصل وحی لغت مین جتانا مخفی ہے اور اسلئے یہ ہوگیا الہام نام رکھا جاتا ہے وحی کہا ازہری نے اور اسی طرح اشارہ اور ایما نام رکھا جاتا ہے وحی اور کتابت کا نام رکھا جاتا ہے وحی اور اوس کا قول اور نہین ہے واسطے بشر کے یہ کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی یا پردے کے پیچھے معنی اس کے مگر یہ کہ وحی کرے طرف اس کے وحی کرنا پس سکھاتا ہے ساتھ اوس کے سکھاتا ہے بشر کو یہ الہام یا رویا۔ اور یا یہ کہ اوتارتا ہے اوس پر کتاب جیسے کہ اوتارا اوس نے موسیٰ پر یا قرآن پڑھا جاتا ہے اوس پر جیسے کہ اوتارا اوس نے اوس کو اوپر سردار ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہر ایک اعلام ہین اور اگرچہ مختلف ہین اسباب اور اون کے اور کلام اوس مین اور کہا راغب نے اصل ہے معنی اشارہ جلدی سے اور یہ ہوتا ہے ساتھ کلام کے اوپر طریقے رمز اور تعریض کے اور ہوتی ہے ساتھ آواز مجرد کے ترکیب سے اور ساتھ اشارہ کرنے بعض جوارح کے اور ساتھ کتابت کے اور سوا اس کے اور کہا جاتا ہے واسطے کلمہ الٰہیہ کے وہ جو ڈالتا ہے طرف نبیون اور ولیون اپنے کے وحی اور یہ بات ساتھ رسول مشاہد کے دیکھتا ہے اوس کی ذات کو اور سنتا ہے اوس کی کلام کو مانند پہنچانے جبرئیل کے بیچ صورت معینہ کے اور یا ساتھ سننے کلام کے بغیر دیکھنے کے مانند سننے کلام اللہ تعالیٰ کے اور یا ساتھ ڈالنے کے دل مین مانند حدیث کے کہ تحقیق جبرئیل نے پھونکا بیچ دل میرے اور یا ساتھ الہام کے مانند اور وحی کی ہم نے طرف مان موسیٰ کے اور یا ساتھ قابو کرنے کے مانند اور وحی کی تیرے رب نے طرف شہد کی مکھیون کے (تاج) اور اللہ تعالیٰ کا قول اور وحی کی مین نے طرف حواریون کے یعنی ڈالی

اجنٹ
جملہ اخباری اغراض کے ... ہفتہ وار پرچہ قیمت سالانہ ... روپیہ کی ...
منیجر اخبار

میں نے بیچ دلوں ان کے اور کہا گیا حکم کیا میں نے اون کو۔ اور اس کا قول جب وحی کرتا ہے تیرا رب طرف فرشتوں کے یعنی حکم کرتا ہے اور مثل اس کے اور وحی کی بیچ ہر ایک آسمان کے اپنی بات کی"

غیاث اللغات میں لکھا ہے۔ وحی۔ بالفتح پیغام خدا و سخن نرم۔

الہام کے معنے مجمع البحار میں لکھا ہے الالہام ان یلقی اللہ فی النفس امراً یبعثہ علی الفعل او الترک وھو نوع من الوحی یختص اللہ بہ من یشاء من عبادہ۔ یعنے الہام کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالے ڈالدے نفس میں ایک امر کو کہ باعث ہو وہ اس ملہم کو کسی چیز کے فعل پر یا ترک پر۔ اور وہ الہام ایک قسم ہے وحی کی۔ خاص کرتا ہے اللہ تعالے ساتھ اوس کے جس شخص کو چاہتا ہے اپنے بندوں سے۔

غیاث میں لکھا ہے۔ الہام بالکسر انداختن در دل کسے انداختن خدا تعالیٰ از خیر و نوع خیر و شر از جہہ الہام و الطاف [illegible] و تجنب و انتشار

کشف کے معنے [illegible]

[illegible]

چیزے و کشف [illegible]

پس لغت اور قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق وحی کی [illegible] جیسا کہ غیاث [illegible] بالا سے ظاہر ہے [illegible] کہ کسی چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز کی طرف [illegible] یا چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع [illegible] اور حسب [illegible] کے کسی چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع [illegible] تو اسلامی اصطلاح کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اس پر وحی نازل کی۔ نزول وحی کی مختلف صورتیں ہیں جن میں سے بعض کو الہام یا کشف یا رؤیا سے تعبیر کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کلیتاً و مطلقاً وحی الٰہی کا نزول منقطع ہو گیا یا بدستور سابق باقی ہے اگر بدستور سابق نہیں تو وحی الٰہی کی تمام اقسام میں سے کونسی قسم منقطع ہو گئی۔ اور کونسی باقی ہے۔

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ ہر قسم کی وحی الٰہی منقطع ہو گئی نہ ہر قسم کی وحی الٰہی کا نزول باقی و جاری رکھا گیا بلکہ بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گئی اور بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے باقی و جاری رکھی گئی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شریعت محمدیہ چونکہ قیامت تک قائم رہیگی اور اس میں کسی قسم کی کمی بیشی یا تغیر و تبدیل مطابق آیۂ کریمہ نحن نزّلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور آیۂ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور آیۂ کریمہ ان اللہ لا یخلف المیعاد نہیں ہو سکتی۔ اسلئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسی ربانی اطلاع یا وحی کسی شخص پر قیامت تک نازل نہیں ہو سکتی جو شریعت جدیدہ لائے یا مخالف و ناسخ شریعت محمدیہ ہو۔ مسلم کی ایک حدیث منقولہ اتمام البرہان [illegible] میں جو یہ مذکور ہے۔ کہ ام ایمن رض اس بات پہ روئیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد الوحی منقطع ہو گئی۔ وہ خاص وحی شریعت کے انقطاع کی طرف اشارہ ہے۔

غرض وحی شریعت کے سوائے باقی تمام قسمیں وحی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قیامت تک [illegible] قائم [illegible] و جاری ہیں جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں اور نیز اوس سے پہلے قائم و جاری تہیں۔ کیونکہ وجود باریتعالے اور اوس کی صفات خاصہ پر خلق اللہ کو یقین دلانے اور اون کو حقائق و معارف شریعت سمجہانے اور نیز ایمانی و عرفانی حالت کی ترقی و تکمیل سکے سے اون کو مراتب ثلثہ علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین پر درجہ بدرجہ پہنچانے کے لئے ربانی اشارات و اعلامات یعنی بقیہ اقسام وحی کی ضرورت جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے تہی ویسے ہی بعد وفات تا قیامت باقی رہی اور رہیگی۔ تفسیر فتح البیان میں بہی یہی فیصلہ دیا ہے چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے۔ والمتفق علیہ ان المنفی وحی الرسالۃ لا مطلق الوحی۔ یعنے اسبات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولیاء کو وحی رسالت نہیں ہوتی نہ یہ کہ مطلق وحی نہ ہوتی ہو۔ آیات و احادیث مندرجہ ذیل اس رائے کی موید ہیں۔ خداوند کریم قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیئکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیہا ما تشتھی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلاً من غفور رحیم۔ پارہ ۲۴

تحقیق جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پہر اسی پر ٹہہرے رہے اون پر اوترتے ہیں فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کہاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تہا۔ ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا میں اور آخرت میں اور تم کو وہاں ہے جو چاہے جی تمہارا اور تم کو وہاں ہے جو منگواؤ۔ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان سے۔

اس آیت سے جس کا نفاذ قیامت تک قائم رہیگا۔ ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کو اپنا رب مان لیتے ہیں اور پہر اسپر استقامت دکہلاتے ہیں اونپر ملائکہ اللہ نازل ہوتے ہیں اور اون کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع دیتے ہیں کہ تم نہ خوف کرو نہ غمگین ہو بلکہ اس بہشت کی خوشخبری سے جسکا تم کو وعدہ دیا گیا خوش ہو جاؤ ہم دنیا و آخرت میں تمہارے مددگار ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ مستقیم الاحوال مومنوں کو فرشتے جو یہ اطلاع دیتے ہیں تصرف اپنی مرضی سے تو ایسا نہیں کر سکتے بلکہ خدا کے حکم کی تعمیل ہی کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کا حکم پاکر اوس کی مرضی سے جو مخفی تہی اوس کے خاص بندوں کو مطلع کرتے ہیں اور پہلے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ متذکرہ بالا اطلاعیں جو خدا کی طرف سے دیجائیں وحی الٰہی کی تعریف میں داخل ہیں۔

قرآن کریم کی ایک دوسری آیت بہی اسی امر کی مصدق ہے اور وہ یہ ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون الذین اٰمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمٰت اللہ ذٰلک ھو الفوز العظیم

پارہ ۱۱ رکوع ۱۲

سن رکہو جو لوگ اللہ کی طرف ہیں نہ ڈر ہے اون پر نہ وہ غم کہائیں جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اون کو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے جی اور آخرت میں بدلتی نہیں اللہ کی باتیں یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

اس آیت اور پہلی آیۃ دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اولیاء اللہ کو بشارت آمیز اطلاعیں دئے جانیکا دونوں آیتوں میں صراحتاً مذکور ہے۔ البتہ اس آیۃ میں یہ بات زیادہ ہے۔ کہ اولیاء اللہ کے لئے جو نصرت اور بشارت

(باقی آیندہ)

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب رئیس وضلعدار بھیرہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور مخالف مذاہب کی موجیں اسلام کی کشتی غرق کرنے کو تھیں اور ندی نالے خشک ہو جانے کی وجہ سے چمنستان احمدی پر خزاں آگئی تھی تو ضروری تھا کہ سمندر سے اس پر آشوب زمانہ میں ایک عظیم الشان دریا نکالا جاتا جسکی تیرہ سو برس پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جس سے گلستان اُلفت [illegible] پھلتا اور بوقلمون غنچے اور شگوفے نکالتا جسکی خوشبودار ہوائیں تمام دنیا کو معطر کرتیں ۔ ایسا نہ خدا پیدا کرتا جو اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کنارے پر پہونچاتا اگر یہ مانا جائے کہ [illegible] وحی، الہام منقطع ہو گیا اور نور نبوت کا آب رواں رک گیا اور ختم ہو گیا تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ اسلام کا باغ ویران ہو گیا اب کوئی کتنا ہی مجاہدہ اور ریاضت کرے اس کی کوئی شنوائی نہیں اور کوئی چشمہ ہدایت سے لبالب ہو کر کھیتوں اور باغوں کو سیراب نہیں کر سکتا اور نیز (نعوذ باللہ) آیت صراط الذین انعمت علیہم کا ہر ایک نماز میں سکھایا جانا عبث دکھائی دیتا ہے ۔ خدا سے انبیا صدیق شہید کے مدارج کا خواستگار ہونا ایک لغو امر ٹھہرتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ نبوت سے مراد یہ نہیں ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پہ کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا کوئی نئی شریعت لائے ہیں بلکہ یہاں نبوت سے مراد کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے نصیب ہوتی ہے

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اور اس کثرت مکالمہ اور مخاطبہ کا نام گویا کہ دوسرے لفظوں میں نبوت ہے ۔ مگر یہ ایمان رکھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی دوسری آسمان سے اُتر کر خلق خدا کو آخری زمانہ میں ہدایت پر لائینگے سراسر مہر نبوت کو توڑنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سخت گستاخی اور بے ادبی کرنا اور خدا کے پاک کلام کو جھٹلانا ہے (بیوی خاموش) پھر بیوی سے پوچھا کہ وفات مسیح کے قائل ہوئے یا نہیں پھر بھی اسی [illegible] اور ہٹ دھرمی کا اظہار کیا میں نے کہا چلو آگے سنو و لکم فی الارض مستقر و متاع الی حین ۔۔۔۔ [illegible] والی آیت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کرۂ زمین سے کہیں آگے پیچھے نہیں جانے دیتی کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ ایک وقت تک تمہاری زندگی یہیں یہاں ہی ہوگی اور یہاں ہی مرو گے اور یہاں ہی سے نکالے جاؤ گے قریب تھا کہ بیوی کی آنکھوں سے آنسو نکل آویں مجلس سے نکلکر دوڑی دوڑی اپنے باپ مولوی چاوہ صاحب کے پاس گئی [illegible] کہ یہ پڑھا پڑھائی کہ [illegible] پیش کر کے [illegible] اسے اٹھا لیا میں نے کہا اٹھا تو لیا [illegible] گیا [illegible] اپنے پاس [illegible] کہ خدا کوئی جسم ہو جو اب ملا [illegible] کہ کوئی جگہ ہے کہ جہاں خدا نہیں یہاں نیز آدمی ہیں وہاں بھی خدا ہے جہاں چار ہیں وہاں پانچواں خدا ہے ۔ غرضیکہ ہر جگہ خدا حاضر ناظر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام جو کہ جسم میں کبھی خدا کے ساتھ نظر نہیں آتے ۔ میں نے کہا بیوی صاحبہ اگر آپ مجھے قرآن کریم سے عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا نکالدیں تو میں بخوشی پانسو روپیہ نقد انعام دینے کو تیار ہوں بیوی صاحبہ نے کیا اظہار عقل مندی کیا ۔ کہ قرآن کریم کا حاشیہ مجھے دکھلانے لگی کہ دیکھو یہ آسمان کا لفظ لکھا ہوا ہے میں نے کہا خدا کا کہا ہوا عربی لفظ دکھاؤ جس کے معنے آسمان کے ہوں (جواب ندارد) میں نے کہا اب بھی آپ وفات کے قائل ہوئے یا نہیں مگر وہی ڈھاک کے تین پات ۔ بعد ازاں میں نے کہا کہ خداوند کریم نے عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے عیسیٰ جب تک تم زندہ رہو نماز پڑھتے رہو زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنی ماں کی خدمت کرتے رہو ۔ مگر اس کی ماں بوڑھی بیچاری یہاں چیخی چلاتی زیر زمین ہو گئی اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جا براجے کیا خداوند کریم اپنے وعدے کے خلاف کارروائی کرتا ہے ہرگز نہیں بس ہرگز نہیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عین حیات میں بالکل اپنی

والدہ سے علیحدہ نہیں ہوئے بلکہ ایک فرمانبردار بچے کی طرح ان کی خدمت بجا لاتے رہے ۔ میں نے کہا کہ بیوی صاحب اچھا یہ تو بتایئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کوئی خزانہ بھی ساتھ لے گئے اگر لے گئے تو پھر وہاں زکوٰۃ کس کو دیتے ہیں پھر وہی چپ ۔ پھر میں نے اس کو ما جعلنا لبشر من قبلک الخلد کی آیت کی طرف توجہ دلائی اور اس کا مفہوم بتلایا اور بعد ازاں یہ بات بتائی کہ جب رسول خدا فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ہاتھ میں تلوار پکڑ کر کہا کہ جو کوئی کہے کہ رسول فوت ہو گیا میں اس کی گردن اڑا دونگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر یہ آیہ کریمہ پڑھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف رسول ہیں تحقیق ان سے پہلے سب رسول گذر چکے ہیں اگر یہ مر جائیں یا قتل کئے جاویں تو کیا تم اپنے پاؤں پھر جاؤ گے اگر اس وقت صحابہ کرام کا یہ مذہب ایمان یا خیال ہوتا کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر موجود ہیں تو حضرت عمرؓ فوراً [illegible] اُٹھتے کہ عیسیٰ علیہ السلام کیوں اب تک آسمان پر زندہ ہیں [illegible] انسان کی [illegible] وقت [illegible] و فضلنا بعضہم علیٰ بعض ۔ [illegible] کہا واہ صاحب واہ آپ اپنے رسول صلعم پر حضرت عیسیٰ کو فضیلت دے رہے ہیں [illegible] عقل و دانش [illegible] جب کسی طرف سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور یاس و حسرت نے اس کو [illegible] گھیر لیا تو باقی بالی [illegible] بچوں کی حجت پر مولویانہ حجت چھانٹی کہ اب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں نفس مضمون کو چھوڑ نماز کے فرائض پوچھنے لگی کہ آپ نے بھی بے موقعہ بے محل سوال کیا میں نے کہا کہ اس کٹ حجتی کو چھوڑ دو ۔ جب میں بفضلہ تعالیٰ تیرے دل پر وفات مسیح کو جما دوں گی اور تو مسیح موعود کو مان کر میرے عقیدہ پر آ جائے گی تو پھر تجھے نماز کے فرض وغیرہ سب کچھ بتا دوں گی بیوی صاحبہ نے جھنجھلا کر اور اپنے ہوش و حواس کو خیرباد کہہ کر یاوہ گوئی اور اپنی ملاہٹ اور کم مائگی کا اظہار کیا کہ میں تمہارے عقیدہ اور مذہب کو سو جوتے مارتی ہوں ۔ جسکا میری طرف سے یہی جواب تھا کہ جواب جاہلاں باشد خاموشی

اخیر میں میں یہ اس بات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ میرا مدعا کسی قسم کی شہرت یا ہار جیت حاصل کرنیکا نہیں تھا بلکہ صرف اپنے آپ کو فرض تبلیغ سے سبکدوش کرنے اور مستورات پر اتمام حجت کرنیکا تھا

ہم اپنا فرض اے دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ یہ تبلیغ کا بیج جو محض للہ بویا گیا ہے ضرور اُگیگا پھیلیگا اور پھولیگا الٰہی اس قوم کو ہدایت اور نور ایمان عطا کر تا مسیح موعود کو پہچانیں اور انکو ضلالت اور جہالت کے گڑھے سے نکال تا کہ فلاح پائیں تو بڑا رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم ہے ۔ آمین ثم آمین

الراقمہ ۔ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

السلام علیکم

بوجہ سوء مزاج معدہ وضعف دماغ کھانا کھانے کے بعد میرے سر مین اکثر درد رہتا ہے بعض اوقات طبیعت بہت بیقرار ہو جاتی ہے۔ پرسون شام کو بہی یہی حالت تہی ایسے وقت مین ایک بے یار و غمگسار مسافر دعا کے سوا کیا کرسکتا اور یہی ہر مومن کا ہتیار ہے۔ خود تو دعا کی ساتہ ہی خیال آیا اپنے بہائیون کی امداد بہی اس مین شامل ہو۔ تو مراد دل حاصل ہو جاوے۔ چنانچہ مین باہر بیٹھ گیا۔ اب جو بہائی گذرتے ہین السلام علیکم کہتے ہین جس کے معنے میرے مناسب حال یہی ہتے۔ کہ تیرا سر درد جاتا رہے اور ہر آنیوالی بلا سے سلامت رہے۔ یہ کلمہ مین پہلے بہی سنا کرتا تہا۔ مگر جو لطف مجھے اس وقت آیا اللہ جانتا ہے۔ کبہی کسی چیز مین نہین آیا بے اختیار پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود پڑہنے کو جی چاہا۔ جس نے ہمارے لئے ہمدردی و محبت و دعا کا ایسا ذریعہ بنایا۔ کہ دو مسلمان ایک دوسرے کے سامنے آتے ہی تہ دل سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہین (اور یہ بات کسی قوم کو حاصل نہین) اگر واقعی یہ دعا سوز دل کے ساتہ بہ تمام خلوص کی جائے تو اس قبر پرستی پیر پرستی اور تعویذ پرستی کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ لیکن افسوس آجکل اول تو مسلمانون سے یہ رسم ہی اٹہ گئی ہے انگریزی پڑہے ہوئے تو انگلی کو اٹہانا یا اسے پیشانی تک لے جانا کافی سمجہتے ہین بعض اوقات چھڑی کا اٹہانا ہی کافی سمجہا جاتا ہے اور بعض اوقات آداب یا ایسے الفاظ ہی سلام کا قائمقام ہو جاتے ہین اور فلان لوگون نے یہ امتیاز کر رکہا ہے۔ کہ چھوٹے انہین اداب جیسے بڑون کو رہی سلام کہین اور وہ جیتا رہ کہدین اور فلان یا کوئی بڑا آدمی کیا مجال ہے۔ جو چھوٹے کو سلام علیکم کہہ جائے کیونکہ اس کی اس مین ہتک ہو اور عورتون کو السلام علیکم کہنا کفر کی حد تک سمجہتے ہین حالانکہ قرآن مجید مین صاف حکم ہے کہ فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علیٰ انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ مگر ہمارے مسلمان کہتے ہین لوجی اب ہم اپنی عورتون کو جب آئین تو سلام کرین۔ یہ ہم سے نہین ہو سکتا۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے۔ کہ قرآن مجید پر عمل تو مسلمان سے چھوٹ گیا مگر سب سے زیادہ سورۃ نور کو ان لوگون نے پس پشت ڈالدیا۔ نبذوا کتاب اللہ وراء ظہورہم مین اسی حالت کی پیشگوئی تہی۔ مگر ظاہر پرستی کے ایسے متوالے ہین کہ اس کے معنے یہین تک سمجہے ہین۔ کہ قرآن مجید کی طرف پیٹھ نہین کرنی چاہیئے۔ پھر جو السلام علیکم کہنے کے عادی ہین۔ ان مین یہ نقص ہے۔ کہ وہ عادۃً کہے جاتے ہین چنانچہ بعض السلام کہہ کر آگے گذر جاتے ہین بعض اختصار پسند صرف "سا" کہنا ہی کافی سمجہتے ہین۔ حقیقی طور سے اس شخص کے لئے جسے سلام کہا۔ دعا کی تڑپ نہین ہوتی حالانکہ چاہیئے یون کہ یہ لفظ زبان سے نہین بلکہ دل سے نکلے۔ (اکمل)

اظہار الحق

۲۶۔ مارچ کے بدر مین دو مضمون ایسے چھپے تھے۔ جنپر مین کچہہ لکھنا چاہتا تہا۔ مگر مجھے موقعہ نہ ملا۔ پہلا مضمون تو حکیم فضل دین صاحب کا ہے۔ حکیم صاحب موصوف بوجہ اپنی قابلیت کے ہر طرح قابل تعظیم ہین مگر ان کے تعظیم کے یہ معنے نہین ہو سکتے۔ کہ جو کچہہ وہ کہین ہم بلا چون و چرا تسلیم کرلین۔ میری اسلامی حمیت مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ مین حکیم صاحب کو اللہ تعالےٰ کا جو حی۔ قیوم۔ سمیع بصیر واحد لاشریک ہے اور پہر رسول کریم کا جو کمالات نبوت مین واحد لاشریک ہو واسطہ دے کر التجا کرون کہ قبر پرستی پیر پرستی بہت کچہہ مسلمانون کا بیڑا غرق کرچکی ہے اب آپ اس کو قعر ظلمات مین نہ دھکیلئے۔ میرے خیال مین سماع موتی ہی اس کی بنیاد ہے۔ اگر کسر صلیب مسیح کی موت کے اثبات پر موقوف ہے تو یقیناً پیر پرستی کی شرک کی بیخ کنی اسبات پر موقوف ہے کہ مردے نہین سنتے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے۔ وھم عن دعاءھم غافلون اس مین سننے اور پھر سننے کی کوئی تفریق نہین اور ما انت بمسمع من فی القبور مین من فی القبور سے مراد کفار سہی۔ مگر بہائے خدا یہ تو سوچو کہ وجہ شبہ کیا ہے اور جو کچہہ آپ مشبہ مین ثابت کرتے ہین وہ مشبہ بہ مین بطریق اولیٰ پایا جانا چاہیئے یا نہین۔ باقی رہا۔ اول تو یہ ثابت نہین کہ وہ ہلاک شدگان سے مخاطب ہے۔ دوم۔ یہ انسانی فطرت کے تقاضے ہین۔ انسان غم یا خوشی یا افسوس کی حالت مین کسی کو مخاطب کرلیتا ہے مگر نہ اوس کو سنانا مقصود ہوتا ہے اور نہ یہ اعتقاد کہ وہ سنتا ہے بلکہ محض اپنے درد دل کا اظہار ہوتا ہے۔ انبیا بہی بشر ہوتے ہین تقاضائے بشریت سے الگ نہین ہوسکتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پہ پکارنا بہی اسی قسم مین داخل ہے اور یسمعون کما تسمعون کی سند قوی دکہانا ضروری ہے۔

پھر اعتراض تو سائل کا یہ تہا کہ جب مردے سنتے ہین تو جیسا ہم اولیاء اللہ کی زندگی مین ان سے عرض کرتے ہین۔ کہ ہمارے لئے خدا کی جناب مین یہ دعا کرو۔ بعد الموت بہی ان سے استدعا کرسکتے ہین۔ پہر تو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑہنا بہی جائز بلکہ عین ثواب ہوگیا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ دوسرا مضمون خاتون عصمت کا گویکی سے ہے۔ اس مین کچہہ ایسے فقرے تہے۔ جو انتہا درجہ مایوسی مین نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہین۔

"ہم نے زیادہ تعلیمیافتہ ہو کر کرنا ہی کیا ہے۔ یہی کہ زیادہ مصیبت ہوگی اور کیا۔ یعنے اگر ہم اپنا بھلا برا جاننے لگ گئین۔ تو پھر مردون کی زندگی بہی عذاب جان ہوجائیگی اب تو یہ ہے۔ کہ صبر کا سبق عمدہ پڑہا ہوا ہے۔ وہ روز اول کا جسکی قسمت مین کسی کے تابع رہنا اور سخت مشکل کام خانہ داری کے فرائض اولاد کی مصیبت لکہی ہوئی ہو ان سے تو ہرگز نجات نہین ہونے کی۔ اگرچہ ولائیت پڑھنے جائین"۔ ایک اعتبار سے تو یہ جو کچہہ لکھا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے مگر عورتون کے تعلیمیافتہ ہونے سے مردون کی زندگی وبال جان ہو جائے۔ یہ ٹہیک بات نہین بلکہ ایسی صورت مین وہ مردون کے لئے زیادہ موۃت و رحمت کا موجب ہوسکین گے۔ اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ مرد ان کی حق تلفی کرتے ہین۔ تو یہ الزام عورتون پر بہی عائد ہوسکتا ہے۔ ہم معزز خاتون کو یقین دلاتے ہین۔ کہ عورتین ہی مشکل کام نہین کرتین بلکہ مرد ان سے بڑہ کر مشکلات مین پڑتے اور اپنی اولاد کے لئے اپنی زندگی تلخ کرتے ہین۔ تابع رہنا بصورت غلامی بے شک تکلیف دہ ہے مگر مودت و محبت کے رنگ مین یہ مسرت افزا ہے (اکمل)

ایک نئی بدعت

اس عنوان سے رسالہ المجدد مین ایک صاحب نے یہ رونا رویا ہے کہ آجکل اکثر دلن کے پاس فوٹو کی تصویرین بزرگان سلسلہ عالیہ چشتیہ کی دی گئی ہین۔ مثلاً حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب و پیر حیدر شاہ صاحب جلال پوری۔ اور پہر لکھا ہے کہ وہی شاہ سلیمان تونسوی۔ خواجہ اللہ بخش اور خلیفہ محمد حسن (رحمۃ اللہ علیہم) کی مطبوعہ تصویرین عجب انداز سے کھینچی ہوئی شامل کی گئی ہین۔ میرے خیال مین ایک شخص نقشبندی کو کوئی حق حاصل نہین کہ وہ اس بارے مین کسی چشتی پر معترض ہو۔ بندۂ خدا! اپنے منہہ مین گریبان ڈالکر دیکھہ ان کے پاس تو تصویرین ہین اور تمہارے دلون مین یہ بت ہین۔ مین جہوٹ نہین

استفسار اور اُن کے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط بنا بر جواب مولوی صاحب نے مجھے دیا ہے چونکہ آپ کا خط بہت طویل ہے اور بعض سوال بار بار آجاتے ہیں اس لئے آپ کے سوال قولہ کے ساتھ لکھ کر جواب دیا جائیگا و باللہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ قولہ عامہ مسلمان اصول اسلام کو تسلیم کرتے ہیں احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ اگر اختلاف ہے تو جزئیات میں نہ احکامات و ارشادات قرآن مجید میں۔ جزئیات بھی وہ جو کہ بشارات یا کہ پیشگوئی کی صورت میں ہیں۔ اقول۔ اختلاف صرف جزئیات میں نہیں بلکہ اصول میں ہے اور اصول اسلام کو ہمارے مخالفین کب تسلیم کرتے ہیں۔ کیا رسول کا ماننا جزو اسلام یا رکن اسلام یا شرط نہیں یا اصول اسلام سے نہیں۔ کیا یہ ایک جزئی مسئلہ ہے؟ پھر انبیاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اول اور اُن کے بعد والے سب شامل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یؤمنون بما اُنزل الیک وما اُنزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون ۱؎ (جو تیرے پر اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اس پر ایمان لاویں اور جو پچھلی کسی گھڑی میں اُتارا جائیگا اس پر بھی یقین رکھیں) پھر انکار رسول تو بجائے خود رسولوں میں تفرقہ کرنے کو بھی سخت کفر اور کرنے والے کو پکا کافر فرمایا ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلا ۝ اولٰئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولٰئک سوف یؤتیھم اجورھم وکان اللہ غفورا رحیما ۲؎ (بے شک جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں فرق ڈالیں اور کہتے ہیں مانتے ہیں ہم بعض کو اور انکار کرتے ہیں ہم بعض کا اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ بنالیں۔ وہ سچ مچ اور پکے کافر ہیں۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لئے عذاب دردناک۔ اور جو ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور فرق نہیں ڈالتے۔ درمیان ایک کے بھی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کا اجر ضرور دے گا اور اگر اُن سے کوئی غلطی بھی ہو جاوے تو معاف کر دیگا کہ غفور الرحیم ہے) اس آیت شریف میں اصول ایمان کا بیان ہے۔ کیونکہ اُن کے انکار پر کفر بلکہ اصرار پر عذاب کا وعید بھی ہے۔ اوّل اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ دوم کل انبیاء و رسل پر ایمان۔ سوئم اُن کا باہم تفرقہ نہ کرنا۔ کیا معنے کسی کو ماننے کسی کو نہ ماننے یا کسی کے لئے سلسلہ رسل سے کوئی علیحدہ تخصیص کرے جیسے مسیح ابن اللہ کہنا یا مسیح کو بخلاف کل رسل بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر پر چڑھانا اور آسمان پر بنا کھانے پینے پیشاب پاخانہ وغیرہ حوائج نفسانی کے خدا تعالیٰ کی طرح زندہ ماننا اسی طرح عالم الغیب و خالق ومحی الموتیٰ ماننا یا اُس کو دوبارہ بعد زمانہ دراز مبعوث ہونے والا ماننا وغیرہ وغیرہ۔ یہ مضمون تفرقہ بین الرسل نہ کرنا اور جگہ بھی آیا ہے۔ یہ خط متحمل نہیں کہ تمام آیات ...... معہ ترجمہ لکھوں اس لئے انکا حوالہ ہی دیا گیا۔ اوّل پارہ اوّل رکوع ۱۶ وہاں عیسائیوں کا ذکر بھی ہے۔ دوسرا سورۃ بقرہ کا آخری رکوع۔ تیسرا تیسرا پارہ آخری رکوع آپ ان مقامات میں دیکھیں۔ کسقدر تاکید عدم تفرقہ کے لئے ہے اور پھر ان آیات کے اول آخر کو دیکھو۔ یہ اصول اسلام سے ہیں یا جزئی معمولی۔ بلکہ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس کی بابت تمام رسل اپنی اُمت کو ڈراتے آئے یعنے دجال اور اس کا قاتل مسیح نبی اللہ کا آنا سوائے اس کے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نسبت بہت کثرت کے ساتھ پیشگوئیاں کیں۔ کیا اس کو کوئی جزئی اختلاف کہہ سکتا ہے۔

غرض اول تو یہ جزئی اختلاف نہیں۔ بلکہ اصول اسلام میں سے ہے۔ جس کے مُنکر کو اللہ تعالیٰ نے کافر کہا ہے دوسرا یہ اختلاف احکامات و ارشادات قرآن مجید میں اختلاف ہے۔ تیسرا بشارات کے اختلاف پر بھی منکرین انبیاء کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ اُن پر عذاب نازل ہوا بلکہ صرف تفرقہ پر بھی عذاب الیم کا وعید فرمایا۔ اوّل خود مسیح کو ہی دیکھو۔ اس کے ساتھ اختلاف بشارات میں ہی تھا۔ فریسی فقیہوں کو خود حضرت مسیح موسیٰ علیہ السلام کی گدّی کا مالک قرار دیتے ہیں اور خود ہی اُن کو سور اور سور کے بچے اور ریا اور حرامکار بھی کہتے ہیں اور قرآن مجید میں اُن کو ملعون کہا گیا۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد وعیسی ابن مریم ۱؎ (ملعون ہوئے بنی اسرائیل کے منکر حضرت داؤد اور حضرت مسیح کی زبان پر) وہاں بھی تو بعینہ اختلاف بشارات تھا کہ یہود حضرت ایلیا کو بجسدہ العنصری نازل کرتے اور حضرت مسیح بروزی طور پر۔ حضرت ابشارات کا اختلاف جزئی اختلاف نہیں ہوتا۔ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ بلکہ بغاوت ہوتی ہے و نیز جیسے حضرت مسیح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاتم الخلفا تھے۔ اسی طرح حضرت امام بھی شریعت محمدی کے خاتم الخلفا ہیں۔ یہود کو اُن کے اختلاف کے سبب قرآن میں کافر کہا گیا۔ پھر کیا وجہ کہ اس خاتم الخلفا کے مُنکر کو بعینہ اسی شکل میں کافر نہ سمجھا جاوے ایک شخص نے چکوال میں میرے پر سوال کیا کہ قرآن مجید موجود احادیث موجود جن سے دیکھ کر انسان عملدرآمد کر سکتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کافر ہو جاتا ہے حالانکہ مرزا صاحب نے کوئی دعویٰ کسی نئی شریعت کا نہیں کیا۔ میں نے کہا حضرت مسیح علیہ السلام خود صاحب شریعت نہ تھے (اور وہ بائیبل سے واقف تھا) بلکہ تابع شریعت موسوی تھے۔ ان کے پاس تورات طالمود وغیرہ کتابیں موجود تھیں اُن کے علم کے خود حضرت مسیح ایسے قایل تھے کہ لوگوں کو نصیحت کرتے کہ فقیہہ اور فریسی حضرت موسیٰ کی گدّی پر بیٹھے ہیں ان کا کہا مانو۔ باوجود اس کے ان کے منکرین کو آپ کافر کہتے ہیں۔ آپ ہی فرماویں کہ یہود میں اور آپ میں کیا فرق ہے کہ آپ کو کافر نہ کہا جاوے۔

اس موقعہ پر اس بات کی ضرورت تھی کہ میں حضرت امام کی نبوّت و رسالت و ماموریت کا ثبوت دیتا مگر چونکہ آپ کو حضرت امام پر اُن کے تمام دعاوی میں ایمان ہے۔ بلکہ آپ نے اپنے اس خط میں لکھ بھی دیا ہے اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

اختلاف بشارات پر ہے یہود تمام عرب سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ وہ بھائیوں میں سے کے معنی بنی اسرائیل میں آنا سمجھتے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے آئے حالانکہ ان کو قبل بعثت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر حضور پر ایمان تھا کہ اپنے اصلی وطن بیت المقدس کو چھوڑ کر اُسی خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے تھے۔ اُن کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین ۱؎ (دعائیں مانگتے اور فتح چاہتے کفار پر مگر جب

عزیز

وہ پہنچانا ہوا آگیا تو منکر ہوگئے۔ سو لعنت اللہ تعالیٰ کی ایسے کافروں پر) دیکھو! یہ ہے نتیجہ اختلاف بشارات کا۔ حضرت مسیح کی زبان پر ملعون۔ پھر حضرت نبی کریم صلعم کی زبان پر ملعون و مغضوب ہوئے جس اختلاف کا نتیجہ لعنت و غضب الٰہی ہو کیا وہ اختلاف معمولی یا جزوی ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قولہ احکامات اور بشارات کے اختلاف سے ایک دوسرے کو کافر کہہ دینا سمجھ میں نہیں آتا۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپکو اب تو انشاء اللہ تعالیٰ سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اختلاف بشارات معمولی اختلاف نہیں۔ بلکہ سارا کارخانہ ارسال رسل کا دار و مدار اسی پر ہے۔ کیونکہ پیشگوئیوں والا رسول تو پیشگوئیوں کی تصدیق سے مانا جاتا ہے اور جس اصلاح کے لئے وہ مبعوث ہوتا ہے وہ اصلاح سوائے اس کے نہیں ہو سکتی کہ وہ رسول مانا جاوے جیسے کوئی مثلاً تحصیلدار جب تک تحصیلدار نہ مانا جاوے کوئی انتظام تحصیل ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرحال باوجود اس کے ہم نے کسی پر فتویٰ کفر کا ابتداءً نہیں دیا۔ بلکہ خود مخالفین نے حضرت امام پر فتویٰ کفر لگا کر اپنے پر وہ فتویٰ عائد کیا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کسی کو کافر کہے اگر وہ کافر نہ ہو تو کفر اسی پر رجوع کرتا ہے۔ پھر ایسی حالت میں [illegible] کے پیچھے نماز بھی جائز نہ رہی۔ قولہ چونکہ غیر احمدیوں نے حضرت اقدس پر کفر کا فتویٰ دیا اس وجہ سے کفر کا مستحق وہی [illegible] معصوم امام یا مسلمان کو کافر کہا ہو نہ عام مسلمان۔ اقول و باللہ التوفیق۔ ہم بھی سب کو کافر نہیں کہتے اور نہ کافر سمجھتے ہیں۔ ہاں اکثر ایسا ہے کہ مسلمان یا علماء یا فقراء مشائخ کے زیر اثر ہوتے ہیں یا [illegible] سادات کبیرہ کے زیر اثر ہوتے ہیں جیسے انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا (ہم سادات اور امراء کے تابع ہو گئے تھے۔ انہوں نے ہمیں اس راہ سے بہکا دیا۔) یہ فتویٰ علماء [illegible] اُن کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا (کیا تو گمان کرتا ہے کہ عوام لوگ سن لینگے یا سمجھ لینگے وہ تو بالکل ایسے چارپائے ہیں جو گھروں میں لوگوں کی نعمت کھا کر پرورش پاتے ہیں بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے) کیا پالتو خانہ زاد حیوانوں کی طرح یہ بھی اپنے آقا افسر مالک کے ماتحت رہتے ہیں۔ انعام سے گئے گزرے اس لئے کہ انہوں نے اپنے اصلی مالک اور اصلی منعم کو نہیں پہچانا۔ مگر باوجود اس کے کیا بسبب بے علمی یا ماتحتی یہ کسی سزا سے مستثنیٰ رہ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے

کہ جب قیامت کو عوام سزایاب ہوں گے تو امراء کو کہینگے لولا انتم لکنا مومنین (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہو جاتے) دُنیا میں ہے دیکھ لو اللہ تعالیٰ توفی لم نہیں مگر یہ عوام بھی عذاب الٰہی میں گرفتار ہو رہے ہیں یا نہیں پس یہ لوگ بھی معذور نہیں وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون پر آپ غور کریں۔ قولہ ہزارہا ایسے لوگ ہیں جو کہ حضرت اقدس کو مہدی یا مسیح تو نہیں مانتے مگر نیک انسان تسلیم کرتے ہیں اور بعضے سکوت کی حالت میں ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی نسبت کیا کہا جاوے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپ تجربہ کر لیں۔ یہ لوگ مداہن یا تقیہ باز یا منافق یا نہایت بودے و کمزور دین سے بے خبر ہیں اصل میں ان کا دل انکار سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے اکثرھم للحق کارھون (عوام اس سچ کو ناپسند کرتے ہیں) [illegible] آپ ان لوگوں سے گفتگو کریں۔ تو آپ کو پتہ لگے کہ ساکت لوگ اندر سے کینہ بغض سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک شخص میرے [illegible] میرے پاس درس قرآن مجید سننے کے لئے آیا کرتا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا اور حضرت امام کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ [illegible] نہیں پڑھا۔ میں نے [illegible] کئی بار تعریف کرتا تھا [illegible] سچا جانتا ہو۔ اس کا [illegible] [illegible] اس [illegible] زمانے میں مامور [illegible] [illegible] سچا سمجھنا [illegible] کے گواہ [illegible] دعویٰ کس طرح سچا مانا جاوے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے [illegible] کے ساتھ عملوا الصالحات شرط رکھی ہے [illegible] اُس کے مُنہ سے نکلا کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح زندہ آسمان پر ہیں پھر وہ اسی جوش میں کہہ اٹھا کہ ہم کو تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ آریہ کہتے ہیں کہ شیطان خدا سے بھاگا پھرتا ہے۔ اُس کو پکڑ نہیں سکتا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا اور پھر کبھی نہ آیا۔ غرض یہ ساکت لوگ عجیب عجیب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو چھیڑنے سے ان کی نیک دانی و سکوت کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرا ساکت لوگ معذور بھی نہیں۔ کیونکہ مامور کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے دو حصوں پر ہی منقسم

کیا ہے ایک حصہ مامور مع رفقاء دوسرا حصہ اس کے مکذب۔ ساکت کا حصہ اس سے الگ نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ ساکت لوگ بھی مکذبین کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ دیکھو فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ (کون بڑا ظالم ہے اس سے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولے یا سچ کو جھٹلاوے جب اُس کے پاس آجاوے۔ قولہ کوئی بھی ہو کسی کو اصول اسلام سے انکار نہیں۔ رہا عمل سو عملاً جیسے غیر احمدی غافل و سُست ہیں ویسے ہی احمدی بھی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ احمدی کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو نماز پڑھ لینی جائز ہے اور غیر احمدی کے پیچھے اگرچہ وہ پابند صوم و صلوۃ ہو نماز منع ہے اقول و باللہ التوفیق۔ اصول اسلام کا ذکر تو پہلے ہی ہو چکا۔ حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر۔ اس واسطے احمدی کے پیچھے جائز ہے صلوا خلف کل کافر نہیں آیا۔ اس لئے غیر احمدی کے پیچھے جائز نہیں۔ برہمو بھی اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور انبیاء کو نیک جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ایک کی خوبی ہم لے لیتے ہیں کیا کسی مسلمان احمدی یا غیر احمدی کے نزدیک ان کے پیچھے نماز جائز [illegible] بعض انبیاء کو نہیں مانتے اور سوائے رسالت باقی اصول [illegible] اسلام کے قریب قریب ہی ہیں [illegible] احکامات ہیں جیسی [illegible] قرآن شریف میں [illegible] وعید [illegible] اگر احمدی غیر احمدی [illegible] نہیں دیتے تو کیا صرف بشارات [illegible] [illegible] قولہ [illegible] آپ فرماویں۔ ایک گورنر کا انکار اور ایک قانونی غلطی کیا دونوں کی سزا یکساں ہو سکتی ہے وہ تو بغاوت کی سزا ہوگی اور [illegible] قولہ نماز اور تمام مسلمانوں کا کفر بہت ہی نازک خیال ہے اقول و باللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کافر کہنے سے نہیں رکا اگر وہ کفر کرے۔ خواہ وہ کروڑ در کروڑ یا اس سے بھی زیادہ ہوں اور اسی طرح اس کے رسول بھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابل بنی اسرائیل کتنے لاکھ تھے کیا سب کو بد اور حرامکار اور سور اور سم سور کا بچہ نہیں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف تمام دنیا تھی۔ کیا وہ اُن کو کافر کہنے سے رک گئے۔ خصوصاً مکی زمانہ کیسا نازک بیکسی اور بے بسی کا زمانہ تھا۔ ہاں قوی الایمان مومن کبھی نہیں ڈرتا۔ جیسے صحابہ نے بادشاہوں کے دربار میں جا کر اُن کو تبلیغ کی۔ قولہ جہاں کہیں ایک آدھ احمدی ہو۔ وہاں پر قریب قریب غیر ممکن ہے کہ کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے خصوصاً جب کا حکام

ہم ذکر اللہ کے مخالف نہیں

سراج الاخبار میں پھر ایک شخص کی آڑ میں شکار

کھیلنے والے پردہ نشین نامہ نگار نے ہمارے خلاف کچھ لکھا ہے مگر میں نہیں سمجھتا کہ ان لمبی لمبی مقصد تحریروں سے کیا مقصود ہے۔ نہ میرے دعووں کو سمجھتے ہیں اور نہ جو کچھ میں پوچھتا ہوں اُس کا جواب دیا جاتا ہے۔ مصری کی مثال دینے سے میری یہ غرض تھی کہ جیسے مصری مصری کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہو جاتا۔ ایسے ہی محض زبان سے اللہ اللہ رٹنے پر وہ نتائج مرتب نہیں ہو سکتے جو احکام اللہ کی فرمانبرداری پر ہونے چاہئیں:۔

(۲) اگر مسلمان یونہی زبان سے اللہ اللہ کہتے جانا اور تسبیح کے منکوں کو پھیرتے جانا۔ ذکر اللہ سمجھتے ہیں تو وہ غلطی کرتے ہیں۔

(۳) قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن کا شان نزول دیکھو تا تمہیں معلوم ہو اس سے کیا مراد ہے۔ اگر کوئی شخص یا اللہ یا رحمٰن کہکر دعا کرتا ہے تو اُسے کون منع کرتا ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دعا کرنا۔ نہ اس سے یہ چاہنا اور پھر زبان ہلاتے جانا اس کے کیا معنے ہوئے

(۴) میں لعنتی سمجھتا ہوں اس کو جو کہ زبان یا دل سے خدا کے نام لینے کو عبث گردانتا ہو بشرطیکہ یہ نام لینا ان طریقوں سے ہو جو میرے سید و مولیٰ نبی کریم صلعم نے فرمائے ذکر میں اگر ہندو برہمن۔ جوگی بھی اُس کا نام اپنے خیال کے مطابق جپتے ہیں اگر وہی ایمان سے کہو کیا ان کی یہ عبادت مقبول ہے؟ پرشاد۔ ایک معمولی مسلم کا منہ سے اس کا یہی جواب نکلیگا کہ "ہرگز نہیں" کیوں؟ سنت نبوی کے دائرہ میں نہیں تھا۔ بھی ذکر اللہ کرتے تھے مگر مجھے دکھاؤ کہ وہ کب الوؤں میں کرکے ہاتھ پاؤں توڑے بیٹھے رہتے تھے اور تسبیح گردانی کرتے رہتے تھے انہوں نے اپنے مالوں اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا اور تو یہ کے ذکر سے ساری سرزمین عرب کو گونجا دیا پس لیے میرے دوستا۔ یہ ذکر اللہ۔

(۵) بے شک میں نے کہا کہ جو آیات پیش کرتے ہو۔ اُن کے معنے تم نہیں سمجھتے مگر یہ افترا ہے کہ صحابہ یا رسول خدا اُن کے معنے نہیں سمجھے تم مجھے کہیں سے نبی اکرم صلعم کے طرز عمل یا قول صحیح سے دکھا دو کہ وہ بھی اللہ کے ذکر کی مراد ان کرتے جو ان نقشبندیوں کے معمولات سے ہے۔

(۶) کتنا بڑا بہتان ہے اور کیسا افترا ہو۔ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر ایک دن تو اُس کے حضور میں حاضر کیا جائیگا کیا فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً کے معنے جو میں نے بیان کئے "کہ اپنی ہر حرکت و سکون میں خیال کرلو کہ یہ خدا کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں" اس سے میری یہ مراد ظاہر ہوتی ہے؟ کہ صلوۃ چھوڑ دو ہنگ کا پیالہ نوش کرو۔ غافل انسان ہوش ادھر اور میرا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک کام کے کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں اور پھر اُسے کرے مجھے قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ مجاہدہ اور سب مجاہدوں سے مشکل اور یہی حقیقی اسلام ہے زبان سے اللہ اللہ کرنا قلب پر ضربیں لگا لگا کر اس میں اختلاج و خفقان کا مرض پیدا کرنا اور اُسے یہ سمجھنا کہ ہمارا دل ذکر کر رہا ہے بہت ہی سہل۔ مگر یہ بہت ہی مشکل کہ ہر ایک حرکت و سکون بلکہ دل کا خیال تک بھی اللہ کے احکام کے خلاف نہ ہو علامہ نور الدین اپنے ایک مرشد کا ذکر کیا کرتے ہیں کہ یہ منازل تو میں سب چھ ماہ میں طے کر گیا مگر حضرت امام نے جب سمجھ میں آیا ایک ہی بات بتائی ابھی تک اُس کی مشق ٹھیک نہ ہوئی۔ میں پوچھتا ہوں کتنے انسان ہیں جو پانی پینے سے پہلے یہ غور کر لیتے ہیں کہ ہم وامنوا کی تعمیل میں یہ پانی پینے لگے ہیں پیاس کتے کو بھی لگتی ہے اور انسان کو بھی دونوں پانی سے بجھاتے ہیں مگر انسان اور کتے میں کچھ فرق ہونا چاہئے۔ لاریب وہ میں ہی ہوں جس نے کہا ذکر کثیر نماز کے سوا کبھی ممکن ہی نہیں" اگر تم کوئی ایسی ترکیب بتا سکتے ہو تو پیش کرو۔ مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسا نہ کر سکو گے نماز کے سوا دیگر اذکار پر بالکلیۃ ذکر کثیر کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور میں کیوں نماز کو ذکر اللہ نہ کہوں۔ جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولذکر اللہ اکبر۔

(۷) مجھے اس پاک نام اللہ کے ساتھ ضد نہیں یہ تو میرا دین و ایمان ہے ضد تو اُن کو ہے جو اللہ تعالیٰ ایسے رب العالمین رحمن۔ رحیم خیر الرازقین۔ اقرب من حبل الورید کے ہوتے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ رٹتے ہیں آؤ تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے نام سے کن کو ضد ہے حقیقی مردے زندہ کرنے والا کون ہے؟ میں شرح صدر سے جواب دونگا کہ اللہ اگر تمہارا دل تمہیں ایسا کہنے سے ملامت کریگا کیونکہ بقول تمہارے عیسیٰ ابن مریم نے بھی مردے زندہ کئے تمام اشیاء کا خالق کون ہے میں ایک انشراح کے ساتھ جواب دینے پر تیار ہوں کہ اللہ مگر وہ دل کس کا ہے جو ایسا کہنے سے روکیگا کیونکہ کچھ طیور عیسیٰ نے بھی بنائے۔ الٰہی عالم الغیب ہونا۔ لایزال ولایموت وغیرہ صفات جو محض خاصہ الوہیت ہیں تم لوگوں نے ایک عاجز انسان کو دے رکھی ہیں

(۸) میں نے کب کہا کہ زبان سے کوئی ذکر مفید نہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کے لئے تو ہمارے پاس نبی اکرم صلعم سے سندیں موجود ہیں۔ بلا تدبر اللہ اللہ کہنے یا قواعد مقررہ کے ساتھ دل میں پڑھنے کی کوئی سند بتلائی ہوتی پھر سبحان اللہ وبحمدہ سبح بحمد ربک کی اور سبحان اللہ العظیم سبح باسم ربک العظیم کی تعمیل ہے اور یہ ایک دعا ہے جس میں اس تمام عیوب و نقائص سے پاک ہستی کے سامنے اپنی خطا کاریوں و کمزوریوں کا اقرار اور اُس سے امداد کی درخواست ہے دوسری حدیث "اذا ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی" میں نہیں خیال کر سکتا کہ اس سے تم نے کیا سمجھ لیا ایک مومن انسان ہر وقت اپنے مولا کریم کو یاد رکھتا ہے مگر یاد کرنے کے معنے خدا جانے الٹی سمجھ والے کیا سمجھتے ہیں ایک آقا کے دو غلام ہیں ان میں سے ایک تو وہ ہے جسے کچھ کام بتایا گیا۔ اب وہ اُسی کی ڈیوڑھی پر بیٹھ کر اپنے آقا کا نام جپنے لگ جاتا ہے اور صبح سے شام تک سلطان سلطان سلطان رٹے جاتا ہے دوسرا وہ ہے جو اُس کے حکم کی تعمیل میں چلا گیا اور صبح سے شام تک اپنے کام میں لگا رہا اور دل سے اپنے مولیٰ کو نہیں بھولا۔ اسے یاد ہے کہ میرا ایک آقا ہے اور ہر حرکت و سکون میں وہ یہ غور کر لیتا ہے کہ اس کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ بتاؤ ان دونوں میں کون اچھا۔ ایمان والے بے ساختہ بول اٹھینگے وہ دوسرا۔ میں حیران ہوں کہ صرف ذکر کرنے سے یہ کہاں سے تم نے سمجھ لیا کہ گلا پھاڑ پھاڑ کر اللہ اللہ۔ جہاں کہیں اللہ تعالیٰ کے انعام اور اُس کی قدرتوں کا ذکر کرنا اس کا ذکر نہیں کیا قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا اور بامعنی سُنانا اللہ کا ذکر نہیں کیا ذکر یہی ہے جو حلقہ میں بیٹھ کر کیا جائے۔

(۹) واذکر اسم ربک کی نسبت میں پہلے لکھ چکا ہوں حضرت! اس سے مراد ہے اپنے رب کی عظمت اور اُس کی رفعت و جلال کا ذکر کرو یعنی توحید الٰہی کا وعظ۔ اور پھر اُس میں مخلوق الٰہی کی مطلق پرواہ نہ کرو اسی لئے وذرنی والمکذبین فرمایا۔

(۱۰) فاذا قضیتم الصلوۃ کے یہ معنی بھی ہیں اور ہم تمہیں تفسیروں سے بھی دکھا سکتے ہیں کہ جب تم نماز ادا کرنے لگو۔ تو اس کا ذکر بحالت قیام و قعود کرو کس طرح؟ کما ھداکم جس طرح تمہیں ہدایت دیگئی اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد فرمایا کہ کاروبار میں بے شک لگ جاؤ۔ یہودیوں کی طرح دن بھر کام نہ کرنا یہ کوئی حکم الٰہی نہیں بلکہ بیشک کسب معاش جائز طریق سے کرو مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نہ بھولے ہر وقت یہی خیال رہے کہ میرا مولا ہے اور علیم بذات الصدور ہے وہ میرے دل کے بھیدوں کو جانتا ہے پس ایسے وسوسوں کا سلسلہ کبھی نہ شروع ہونے دے جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں وہ سمیع ہے پس جو بات میرے منہ سے نکلیگی اسے وہ سنتا ہے خواہ سات پردوں میں کی جائے اور جو فعل مجھ سے سرزد ہوگا اُسے دیکھتا ہے خواہ کتنے پردوں میں ہو۔ جب یہ یقین درجہ کمال کو پہنچ جائے تو انسان گناہوں سے پاک کیا جاتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک ہونے کا۔ ظاہر پرستوں نے ان باتوں کو سمجھا نہیں ان کے خیالات۔ ان کے اقوال اُن کے افعال مرضیات الٰہی کے خلاف ہوتے ہیں مگر وہ اللہ اللہ کہے جاتے ہیں اختلاج قلب کو ذکر دل کا ذکر سمجھتے ہیں یکسوئی کے ثمرات جو کافر و مومن کے لئے یکساں ہیں کشوف اور سیر الی اللہ و فی اللہ خیال کرتے ہیں رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ سے بھی یہی مراد ہے۔ تجارت میں مصروفیت اور دنیوی طمع اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے مگر میرا خدا فرماتا ہے کہ میرے ایسے بندے بھی ہیں جنہیں ایک دم بھی میں نہیں بھولتا وہ نہ سودا کرتے ہوئے راستبازی کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں اور نہ اس میں ایسے مشغول ہو جاتے ہیں کہ نماز وغیرہ ہی نہ پڑھیں یا وقت کے آخری حصہ میں پڑھیں کیا تفسیری نہیں ہوتی جو تم اقام الصلوۃ کو ذکر اللہ سے الگ بنا رہے ہو اور ہم نے تو دوسری توجیہ کے مطابق بھی معنے کر دیئے ہیں اور پھر یہ کہنا کس دلیل سے ہے کہ نماز کے بعد جب فارغ ہو جاؤ تو بیٹھ کر اللہ اللہ بھی حسب قواعد نقشبندیہ کرو۔ در منثور کی جو عبارت واذکروا اللہ ذکراً کثیراً کی تفسیر میں پیش کی ہے وہ بالکل ہماری تائید میں ہے۔ دیکھو وہ لکھتا ہے کہ بالتسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید یہاں یہ تو نہیں لکھا کہ اللہ اللہ زبان سے کرتے رہنا یا دل میں اختلاج پیدا کرنے کے لئے خاص شرائط خود ساختہ کے ساتھ۔ اور تفسیر ابن عباس میں کثیراً علیٰ کل حال اور روح البیان میں لا تخصوا ذکرہ تعالیٰ بالصلوۃ اور حدیث لا یزال لسانک رطباً من ذکر اللہ اور ثم قعد یذکر اللہ حتی طلع الشمس اور پھر اس کی تشریح خود ہی در منثور سے بایں الفاظ نقل کرنا کہ کان اقعد اذکر اللہ واکبرہ واحمدہ واسبحہ واھللہ تھارے عندیہ کا کاش تم سمجھو۔ دیکھو حق کا غلبہ کہ جوش میری تردید کا ہے اور تردید اپنی کئے جاتے ہیں حضرت۔ یقین جانئے کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی توحید و عظمت اُس کی کبریائی و جلال کا تذکرہ اور اس کے محامد مومن کا وظیفہ ہیں +

اکمل آف قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مامورمن اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۴ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۸ء)

مامور من اللہ کا علم لدنی ہوتا ہے یعنی وہ کسبی نہیں وہبی ہوتا ہے اور وہ تمام لوگوں کے علوم پر غالب ہوتا ہے کوئی شخص علم میں اوس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ اس پر وہ اسرار اور حقائق و دقائق اشیاء کہولتا ہے کہ دوسروں پر ہرگز نہیں کہلتے۔ دیکھو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونے کے ایسی فصیح و بلیغ کلام کرتے تہو کہ عرب کے شعرا و فصحا دنگ ہو گئے اور اللہ تعالےٰ نے اپنا کلام قرآن کریم اون پر نازل فرمایا کہ جسکی ایک آیت کے مقابلہ پر بہی کوئی اس کی نظیر نہ بنا سکا اور قیامت تک اس کا یہ معجزہ قائم رہے گا غور کرنیوالے اور پاک دل لوگوں کے لئے یہ اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بڑی بہاری دلیل ہے۔ مگر کج فہم اور مغرور لوگ ہرگز سمجھ نہیں سکتے۔ پہر دیکہئے اس زمانہ میں ہمارے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔ یہ بہی اُمّی ہیں حضور نے علم قرآن۔ فقہ و حدیث وغیرہ کی ہرگز باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تاہم اللہ تعالےٰ نے حضور کو ان کا ایسا علم دیا ہے اور ایسی سمجھ اور ملکہ عطا فرمایا ہے کہ دوسرے اون کے مقابلہ سے عاجز ہیں وہ لوگ جنہوں نے تحصیل علم میں عمریں گذار دیں اور مختلف مقامات دنیا میں سفر کر کے بڑے بڑے جید اور مشہور علماء و فضلاء سے تعلیم علوم دینی وغیرہ حاصل کی و فاتح اوس کے قدموں میں بیٹھے ہیں اور اوس سے روحانی فیوض و دینی علوم کے فیوض و نکات وحقائق سے اپنے آپ کو بہرہ اندوز کر رہے ہیں۔ کیا اون کے منجانب اللہ ہونے کی یہ کچھ کم دلیل ہے نہیں بلکہ بڑی بہاری دلیل ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کیطرف سے اون کو یہ علوم اور اسرار عطا نہیں ہوئے تو اور کس کی طرف سے ہیں۔ کیا مکاروں اور دنیاداروں کو بہی ایسے معارف اور حقائق اور رموز علم الٰہیات حاصل ہوتے ہیں؟ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون یعنے قرآن کریم کے معارف و نکات صرف پاک لوگوں پر ہی کہلتے ہیں۔ مگر بے سمجھ۔ متعصب اور متکبر لوگ ایسے پاک لوگوں کو بہی مکار اور دنیادار کا لقب دیتے ہیں جن کا کوئی شخص بہی معارف قرآنی اور علوم الٰہیات میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر یہ لوگ ذرا بہی ہٹ دہرمی۔ ضد اور تعصب کو دل سے نکال کر خیال کریں کہ کیا کاذبوں اور مکاروں پر معارف و دقائق ایسے کہلا کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کیطرف سے ایسے فیوض اور برکات نازل ہوتے ہیں اور کلام الٰہی کا ایسا باریک اور صحیح فہم بخشا جاتا ہے تو ضرور ان کو کچھ سمجھ آ جائے اور خدا کے برگزیدہ کی شناخت حاصل ہو جائے مگر افسوس ضد۔ تعصب اور جہالت اور تکبر نے ان کی سمجھ صحیح اور روحانیت کی بالکل ستیاناس کر دی اور جہالت اور کج فہمی نے ان کے دلوں کو ایسے اندر سے کہا لیا جیسے آہن زنگ خوردہ کہ جو ہرگز صیقل ہو کر شیشہ نہیں بنایا جا سکتا۔ میں نے کئی جاہلوں کو ایسے کہتے ہوئے سنا ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو یا بحث مباحثہ نہیں کرتے صرف کاغذ لکہنے میں مصروف رہتے ہیں۔ کسی عالم کے سامنے ہو کر کلام تو کرتے ہی نہیں ایسے جاہلوں کو معلوم نہیں کہ اگر اون کے علماء کچھ علمی لیاقت رکھتے ہیں تو کبہی تو وہ بہی حضور علیہ السلام کی کسی کتاب کا جواب لکھتے یا اس کے رد یا پہ کچھ تحریر کرتے اور اس طرح دنیا میں اپنی قابلیت اور علمیت کے جوہر دکہاتے مگر اونہوں نے کبہی کچھ بالمقابل نہ لکہا جس سے اپنے بے علمی اور کم مائگی کا پورا ثبوت دیا۔ حضرت اقدس نے بعض اوقات بڑے غیرت دلانے والے الفاظ میں اون کو کہا کہ کچھ مقابلہ میں لکہو۔ مگر کبہی کسی نے کچھ نہ لکہا۔ دیکھو سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی میں لکہنے کے لئے کیسے جوش دلانے والے الفاظ میں حضرت اقدس نے پیر گولڑوی کو دعوت کی اور یہاں تک کہا کہ تم گہر میں بیٹھ کر ہی لکہو اور دوسروں سے امداد بہی لے لو بلکہ چاہو تو عرب کے علماء بہی اپنے شامل کر لو اور ہمارے مقابلہ تفسیر سورہ فاتحہ لکہو۔ مگر افسوس اوس نے اور نہ کسی اور نے دنیا میں اون کے مقابلہ میں تفسیر لکہی اب مخالف لوگ غور کریں کہ جن کو اتنا بہی علمی مادہ نہیں کہ کوئی ایک رسالہ مقابلہ میں لکہ لیں۔ وہ زبانی بحث مباحثہ کی کیا لیاقت رکھتے ہیں ایسا کہنے سے کہ مرزا صاحب کسی سے بالمشافہ گفتگو نہیں کرتے اون کی مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ عوام کالانعام کو خوش کیا جاوے اور زبانی مباحثات جو کسی قواعد کے ماتحت نہیں ہوتے اور اون سے حق طلبی مقصود نہیں ہوتی اور صرف نا جیت مراد ہوتی ہے اون سے کوئی نیک نتیجہ مترتب نہیں ہوتا اور نہ کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے اور اون کا یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو نہیں کرتے بلکہ وہ تو ہر وقت طالب حق کی تسلی و تشفی کرنے کو تیار ہیں اور یہی خدا تعالیٰ کیطرف سے اون کو خدمت سپرد ہے کوئی جتنے سوال کرے حضرت جواب دیتے جاتے ہیں۔ جب تک طالب حق کی تسلی نہ ہو۔ اور اگر کوئی طالب حق ہی نہ ہو تو اس کی تسلی کیونکر ہو سکتی ہے۔ فتدبر۔

علاوہ ازیں اور کئی کتابیں اور رسالجات حضرت اقدس کیطرف سے شائع ہوئے مگر مخالف علماء سے کبہی کوئی تحریر بالمقابل نہ نکلی۔ اور اگر کوئی نکلے تو ایسی ہی نسبت ہے جیسے سمندر کے آگے ایک قطرہ۔ اور وہ بہی غلیظ اور غیر مصفا۔

اس جگہ یہ جتلا دینا بہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوائل میں حضرت اقدس نے بالمشافہ بہی کئی مباحثات کئے ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں عیسائیوں کے ساتھ . . . . و اور کئی آریوں سے مباحثے ہوئے۔ اور مسلمان علماء سے بہی دہلی وغیرہ مقامات میں گفتگوئیں ہوئیں۔ مگر سب میں حضرت اقدس نے مخالفوں کو ساکت اور لاجواب کیا اور پہر جو کتابیں آریہ وغیرہ کی تردید میں لکہیں وہ بے نظیر تالیفات ثابت ہوئیں جن کے جواب مخالفوں سے کبہی کچھ بن نہ آوے اب مخالفوں کا یہ کہنا کہ وہ گفتگو نہیں کرتے کس قدر امانت و دیانت سے بعید ہے۔ حضرت دنیا پر ہر طرح سے اتمام حجت کر چکے۔ مگر دل کے اندہوں نے نہ کچھ دیکہا اور نہ سنا اور نہ سمجہا۔ ع

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ

خادم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود
خاکسار ہدایت اللہ احمدی گجرات

زلزلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بتاریخ ۲۸ - مارچ ۱۹۰۹ء مین مکان کے پچھلے حصہ مین بباعث گرمی بیٹھا ہوا تھا اور دو شخص اور بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جھٹکا یعنے دھکا لگا ہم تینون نے محسوس کیا پھر دوسرا دھکا لگا پھر تیسرا - گھڑی دیکھی تو پونے چھ بجے شام کے تھے -

ابو سعید عربی مدرسہ - ۱۲۷ اسٹریٹ رنگون

بارش

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج روز شہر سندہ مین قریباً ۳۰ منٹ خوب بارش ہوئی - ابھی تک آسمان ابر آلود ہے - اطلاعاً تحریر ہے - زیادہ نیاز شیخ عبد الرحیم محمد اسمعیل سوداگر چرم شہر سندہ ضلع لاڑکانہ

قحط سالی

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب دام عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پرسون سے ابر باران شروع ہو کر شب گذشتہ خاطر خواہ بارش ہوئی ہے جس سے فصل آئندہ کو نفع ہوگا - آرد گندم ۵ ثار چاول ۵ ثار - اب آرد گندم قسم ناقص ۶ ثار ہوا ہے آئندہ بارش شروع ہے - اطلاعاً عرض ہے -

فتح الدین - از پالم پور

برٹش وزیر اعظم کا استعفا

برٹش وزیر اعظم سر ہنری کیمبل بنرمین صاحب کے مستعفی ہونے کی خبر صحیح نکلی اس کی وجہ علالت طبع ہے اس باعث سر ہنری موصوف اپنے جلیل القدر عہدہ کے فرائض انجام نہین دے سکتے ہین - ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ ان دنون بوروپ کی سیر فرما رہے ہین وہ مقام بیارٹز مین فروکش ہین اور وزیر اعظم بہادر کا استعفا حضور ممدوح کی خدمت مین بذریعہ ڈاک نہین بھیجا گیا بلکہ ایک خاص چٹھی رسان از قسم کورئیر استعفی کا لفافہ لیکر بیارٹز مین پہونچا - حضور شاہ قیصر نے بہت افسوس سے اون کا استعفا منظور فرمایا ہے آپنے سر ہنری کی خدمات کا صدق دل سے اعتراف فرمایا اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ کو جلدی آرام ہو - اس کے بعد یقین ہے کہ سر ہنری ممدوح ہوس آف لارڈز کو منتقل کئے جائینگے - وہان لبرل پارٹی کی بہتر خدمت انجام دینگے آپ کی جگہ یعنے مدار المہام کا عہدہ مسٹر ایسکویتھ صاحب بہادر وزیر خزانہ کو عطا کرین گے - چنانچہ حضور شاہ قیصر نے مسٹر ایسکویتھ کو اسی عہدہ کے لئے بیارٹز مین طلب فرمایا ہے اور وہ لندن سے جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے ہین آپ بھی مثل مستعفی وزیر اعظم کے مسٹر گلیڈسٹون مرحوم کے شاگرد رشید ہین آپنے وزیر خزانہ کی حیثیت مین وہ اعلے قابلیت ظاہر کی کہ برٹش قوم دل سے قائل ہے اور یہ آپ ہی کی قابلیت کا اثر ہو کہ پچھلے سال برٹش کے قومی قرضے مین ۳۵ کروڑ روپیہ کی تخفیف فرمائی - اتنی عظیم تخفیف آج تک کسی وزیر خزانہ نے ایک سال کے اندر نہین کی تہی - وزیر اعظم کے تبادلے سے امید ہے کہ لبرل پارٹی کی طاقت کو صدمہ نہین پہنچیگا اس سے لبرل پارٹی اور بھی مضبوط ہوگی -

---

دختر وائسرائے کی شادی

سنیچر گذشتہ یعنے ۴ - اپریل کو لندن کے گرجہ سینٹ مارگریٹ مین ہمارے حضور وائسرائے کی دختر نیک اختر یعنے لیڈی روبی الیٹ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی وائکونٹ ایرنگٹن صاحب کے ساتھ کی گئی ہے جو کہ لارڈ کرامر صاحب بہادر کے فرزند اکبر ہین اسی مبارک تقریب کے لئے حضور لیڈی منٹو صاحبہ لندن مین رونق افروز ہین - کنیا دان کی رسم دلہن کے برادر عزیز وائکونٹ ملگنڈ صاحب نے ادا کی - گرجہ مین حاضرین کی تعداد نہایت چیدہ تہی اور دلہن صاحبہ نہایت قیمتی لباس مین بڑی بیکر معلوم ہوتی تہین - دولہا دلہن کے جلیل القدر دوستون کی طرف سے اس موقعہ پر جو قیمتی تحائف پیش کش کئے گئے اون کی تعداد بیشمار تہی اور منجملہ دیگر کے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ اور حضور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ اور شہنشاہ بیگم روس اور سپین کی ملکہ معظمہ حضور پرنس و پرنسس آف ویلز حضور ڈیوک و ڈچز آف کناٹ - لارڈ کچنر - لارڈ کرامر وغیرہ صاحبان کیطرف سے بھی عالیشان تحفے پیش کئے گئے تھے - جن کی تفصیل کیلئے کئی کالم اخبار کے درکار ہونگے ایک نہایت قیمتی اور قابل قدر تحفہ حضور وائسرائے کی کونسل کے ممبران جلیل القدر کیطرف سے بھی پیشکش کیا گیا یہ قیمتی موتیون اور اعلے ذات کے جواہرات کی مالا کی صورت مین تہا جسکی بڑی تعریف کی گئی ہے - نکاح کے رجسٹر پر دولہا دلہن کے دستخط ایجاب قبولیت ثبت کئے گئے اور گواہون کے طور پر دستخط کرنے والے ایسے جلیل القدر صاحبان تہے یعنے حضور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ اور شہنشاہ بیگم یعنے والدہ زار روس اور پرنسس وکٹوریہ - ہماری تہ دل سے دعا ہے کہ یہ مبارک تعلق نکاح کا دونون خاندانون کے حق مین مفید اور مبارک ثابت ہوگا - اور یہ جلیل القدر جوڑی اپنے بزرگان ذیشان کے سایہ عاطفت مین پہولے اور پہلے اور حضور وائسرائے اور جنابہ لیڈی منٹو صاحبہ اور ایسے ہی لارڈ و لیڈی کرامر صاحبان کو نیک مراد آگے دیکھنا نصیب ہو - آمین - (عام)

ایک لیڈی اور چور

رنگون - ۳۰ - مارچ کی شب کو ایک چینی چور نے محکمہ آرڈیننس کے مسٹر کلارک کے گہر سے کئی چیزین چرائین - بعد ازان چپکے کو رائل انڈین محکمہ کے کپتان بشی کی زوجہ کے کمرے مین گیا جب مسز بشی نے اپنی سنگھار میز کے پاس ایک شخص کو کھڑے دیکھا - تو انہون نے اپنے سرہانے تکیہ کے نیچے سے ریوالور کھینچ نکال کر تین فیر کئے ایک گولی چور کے کلیجہ مین ہوتی ہوئی داہنی طرف پشت سے نکل گئی - وہ زمین پر گر پڑا اس کے بہت خون نکلا اس کے پاس سے چوری کی کئی چیزین بہی نکلین -

---

ہندوستان اور انگلستان ریلوے

ولایت کے اخبار مین ملک کی کیفیت دیکھی ہے کہ ہندوستان مین ۳۰ ہزار میل سے زیادہ ریلوے جاری ہے اور برطانیہ اعظم (انگلستان و سکاٹلینڈ) مین ۲۳ ہزار ۴۷ میل ہے - یہان ۲۷ کروڑ ۱۰ لاکھ مسافر سالانہ سفر کرنے والے تہے اور وہان ایک ارب ۲۴ کروڑ - یہان ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن مالی سال مین ڈہویا وہان انگلستان یا برطانیہ مین ۴۸ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن - یہان ریلون پر ۲۵ کروڑ ۱۹ پونڈ سرمایہ خرچ ہوا ہے - یہان سالانہ خرچ ایک کروڑ ۴۹ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ ہے وہان سات کروڑ ۲۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہے - یہان خالص بچت ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہے وہان ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ بچت سالانہ ہے یہان ہندوستان مین فی میل مربع مین اوسط آبادی ۳۶۰ ہے ان اعداد سے ظاہر ہے - کہ ہندوستان مین ابھی توسیع ریلوے کی بے حد گنجائش باقی ہے - ہندوستان مین مزدوری بہت سستی اور کام ارزانی سے ہوتا ہے لیکن وہان ولایت مین دونون چیزین بہت مہنگی ہین -

مثلاً وہان اوسط خرچ فی میل ریلوے کا ۶۵ ہزار پونڈ ہے اور یہان صرف ۸۶۰۰ پونڈ اوسط فی میل خرچ پڑتا ہے سررشتہ ریلوے کی بدولت ہندوستان مین لاکہون آدمی گذارہ پاتے ہین۔ لیکن بعض اہل الرائے کے نزدیک ریلوے کی نسبت انہار آبپاشی مفید تر ہے۔

تارک الوطن امریکہ

گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل رزولیوشن شائع کیا ہے۔ خبر ملی ہے کہ برٹش ہند سے جو لوگ تارک الوطنی اختیار کرکے یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ مین جاتے ہین۔ وہان کے کام کی حالت اون کے مفید ہے پس تمام لوکل گورنمنٹون اور منتظمون سے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ امریکہ مین جانے کا قصد رکھتے ہین وہ ان مین مذکورہ بالا خبر کو مشہور کردین۔ (تفرع)

یوروپ مین انارکسٹ فرقہ کی طاقت

ایک تاربرقی مظہر ہے۔ کہ شہنشاہ اسپین کی سیاحت بارسلونا مین بہت گولے جابجا دستیاب ہوئے تہے اون کی نسبت تحقیقات کیگئی تو ثابت ہوا کہ بارسلونا کے گورنر بعض ذی اثر انارکسٹون کو بڑی بڑی رقمین دیتے رہتے تہے کہ اپنے خفی ارادون سے باز رہین ان رقمون کے دینے مین جب کبہی دیر ہوتی تہی تو معاً بم کے گولون کا حامنے شروع ہوجاتے تہے۔ یوروپ کے اخبارات اس سے استدلال کرتے ہین کہ انارکسٹ جماعت کا مقصد اصلی حب زر اور دولتمندی کے خلاف حاسدانہ اور طماعانہ کوشش کے سوا کچہ نہین ہے۔

اس بیان کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کرنے مین ہم جلدی نہین کرسکتے کیونکہ راوی تنول پسند گروہ کے افراد ہی ہمارے سامنے ہین لیکن اس سے معلوم ہوتا ہو کہ انارکسٹون کی کوششین کیسی ترقی پذیر اور مستحکم ہین کہ اون کے خلاف انتہائی سختی برتتے ہوئے قرنین گذر گئین مگر اب تک پوری طاقت مین موجود ہین۔ با اختیار گورنرون کو ڈرا اور دہمکا کر رقمون کا وصول کرلینا کسی خفیہ طاقت کے ہی انتہائی عروج ہے۔ ہم سمجہتے ہین کہ یوروپ کی تمول پرستی۔ غربا کشی اور سفاکانہ نازرسی کا جب تک استیصال نہ ہوگا۔ انارکسٹ فرقہ کی ترقی لازوال رہے گی مزدورون اور اہل حرفہ کے ساتہہ متمولین کا ظالمانہ برتاؤ خودبخود وہ اسباب مہیا کرتا ہے جن سے ایک ہی وقت مین سینکڑون انارکسٹ پیدا ہوجاتے ہین۔ (وکیل)

منارۃ البیضاء

حق کو باطل کے ساتہہ سخت مخالفت ہے جب یسوع مسیح کی بہیڑین بعض برائے نام مسلمانون کے ساتہہ نرمی سے پیش آتی ہین۔ تو لوگ ابتلا مین پڑجاتے ہین ان عیسائیون کی جو تحریرین سلسلہ احمدیہ کے خلاف نکلتی ہین ان کو دیکہنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انہ لکم عدو مبین کیون فرمایا گیا۔ منارۃ البیضاء ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس پر ایک دہریہ اخبار کی رائے ہم لکہتے ہین تا معلوم ہو کہ ایسا شخص جس کو فریقین سے کوئی تعلق نہین اس کی نسبت کیا رائے رکہتا ہے واقعی ان ملیم پیمون کے لئے یلبسون جلود الضان نبی اکرم صلعم نے سچ فرمایا تہا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف کسی جہگڑ باز اور غیر ذمہ دار عیسائی کی لکہی ہوئی کتاب یکہ رکہ جو پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے شائع کرکے ہمارے پاس ریویو کے لئے بہیجی ہے۔ جس بہت خراب سپرٹ مین یہ کتاب لکہی ہوئی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس کی جگہ ردی کاغذون کی ٹوکری مین ہونی چاہیئے نہ کہ کسی ایڈیٹر کی میز پر ریویو کے لئے۔

. . . ہمین حیرانی ہے۔ کہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے ذمہ دار منتظمون نے اپنے ان سے اس قسم کے بُرے مذاق کی کتاب کیون کر شائع ہونے دی۔ ہمین مرزا صاحب کے مذہبی عقائد اور دعوون سے نہ صرف یہ کہ کوئی ہمدردی نہین ہے۔ بلکہ ہم خدا اور اوس کے الہام اور الہامی کتب کے غلط اور نقصان دہ عقائد کے سخت مخالف ہونے کے باعث ان کی ان امور مین تعلیم کے سخت مخالف ہین۔ مگر مذہبی عقائد کی مدلل اور پُرزور مخالفت کرنا اور چیز ہے اور شرافت کو چہوڑ کر مخالفون کو گالیان دینا اعمادن کے متعلق پہکڑ بازی کرنا اور شے ہے۔ ہم اس کتاب کی تحریر کا ایک نمونہ ذیل مین دیکر اس کتاب کو ردی سپرد کرتے ہین۔ مرزائیت کی نسبت یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ گو وہ مسلمانون کے درمیان ایک فرقہ کی صورت اختیار کررہے ہے۔ چار سطر کے بعد ہی اس کتاب کا مصنف لکہتا ہے۔

ہندوستان کے سارے مسلمان مرزا کو اور اس کے دعوون مین کاذب جانتے ہین اور مفتری علیہ اللہ ودجال کا پیشرو یا دجالون مین سے کوئی ایک اسی طرح تمام عیسائی بہی اوس کو جہوٹا مسیح اور فریبی جانتے ہین یعنے ہر دو گروہ متفق ہین کہ وہ شیطان کا سونٹا لنگوٹا ہے اور گویا گلی کے روڑے بہی پکار رہے ہین

. . . . . . اس کی ذات مین بہلمنسیت کا اصل استعداد بہی مفقود ہوگیا۔ خدا ترس اور راستباز لوگ بہی بلا الزام شیطان کو لعین اور مردود اور رجیم سمجہنے کے مجاز ہین"

اس اقتباس مین اس کے راقم نے راستبازی منطق اور شرافت تینون باتون کا جس طرح پر خون کیا ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے تجربہ کے موافق اس قسم کی تحریرین آریہ بہائیون کے ہاتہون سے زیادہ زیب دیتی ہین۔ عیسائیون کو اس پیشہ سے گریز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ در اصل ایسی تحریرین اون کے لکہنے والون کی جماعت کے لئے جس قدر شرم کا موجب ہوتی ہین اس قدر اُن کی مخالفت کا نشانہ لوگون کے لئے نہین۔

سارے مسلمانون اور تمام عیسائیون کی فہرست اور اون کا ڈیکلریشن اس کتاب کے مصنف کے پاس موجود ہوگا۔ ا۔ ج۔ ت۔

دوستانہ شکایت

۱۔ جن احباب نے وی۔ پی واپس کردئے تہے ان سب کے نام مطالبہ چندہ کے خطوط لکہے گئے تہے مگر تاحال دو سوا کا ون خطوط کے جواب نہین آئے اُمید ہے کہ سب صاحبان جواب سے مینجر بدر کو مشکور فرمائین گے ہر ایک کو اپنا نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر ضرور لکہنا چاہیئے صرف تہوڑی سی بے پروائی کیوجہ سے محرر کا بہت سا اوقات اون کے نامون کی تلاش مین گذرجاتا ہے۔

۲۔ جو صاحب مدد خریدار قیمت پیشگی دا دینگے۔ ہم اونکو سہتے اخبار دے سکین گے۔ .

مسلمانون کی تعداد دنیا مین

دی محمدن ورلڈ آف ٹوڈے کے قابل ایڈیٹرون نے جن مین پادری زویمر د پادری بارٹن صاحب کے علاوہ لدھیانہ کے نامور پادری ویری صاحب بھی شامل ہین اپنی کتاب کے آخری باب مین مسلمانان عالم کی تعداد پر بحث کرتے ہوئے اسبارہ مین یوروپ کی مستند کتابون کے بیانات بھی بجنسہ نقل کر دئے ہین جن کا دریافت کرنا اہل اسلام کے لئے یقیناً دلچسپ ہوگا۔ یہ بیانات حسب ذیل ہین۔

مسٹیٹسمینز ایر بک ۱۸۹۰ء ۲۰ کروڑ ۳ لاکھ

بررکھاصاحب کی کالونز ریکیمن ۱۸۹۵ء ۱۷ کروڑ ۸ لاکھ

ہینو برٹ جانسن صاحب کی دربرٹینگ دی اسلام ۱۹۱۱ء ۲۵ کروڑ ۹۷ لاکھ

پادری زویمر کا مشنری ریویو ۱۸۹۸ء ۱۹ کروڑ ۶۵ لاکھ

ایلحمین مشنز ٹیشرفٹ ۱۹۰۶ء ۱۷ کروڑ ۵۰ لاکھ

وچمین صاحب کا سٹس ہارچمین اٹلیس ۱۹۰۳ء ۲۴ کروڑ

ولیم کرٹس صاحب کی سیریا پیلسٹائن ۱۹۰۳ء ۳۰ کروڑ

انسکلوپیڈیا آف مشنز ۱۹۰۴ء ۱۹ کروڑ ۳ لاکھ

جدید میزان ۲۳ کروڑ ۳۲ لاکھ

مندرجہ صدر تخمینون مین سب سے زیادہ تعداد (۳۰ کروڑ) مسٹر ولیم کرٹس صاحب نے اپنی کتاب "شام وفلسطین" مین درج کی ہے۔ جو حقیقت سے بہت زیادہ دور نہین رہی۔ کیونکہ ترکی علمار نے حال مین کامل تحقیقات کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ دنیا بہر کے مسلمانون کی تعداد ۳۵ کروڑ سے کچھ اوپر ہو جاتا ہے۔ (پیسہ)

ایجاد نو

ریاست میسور کے ایک کاریگر نے ایسی بندوق ایجاد کی ہے۔ جو خود بخود چلتی ہے اوس سے کتنے ہی فائر کرلو گرم نہین ہوتی۔ اس بندوق مین اول تو یہ خوبی ہے کہ جب ایک مرتبہ چلادی جائے۔ تو جب تک بند نہ کی جائے برابر چلتی رہتی ہے۔ یہ بندوق فی منٹ دوسو فائر کرتی ہے۔ دوسری صفت یہ ہے۔ کہ ایک آدمی جتنی بندوقین اوٹھا سکتا ہے اتنی ہی سے کام لے سکتا ہے۔ چند بندوقون کے لئے ایک آدمی کافی ہے۔ صرف یہ خرابی ہے۔ کہ عام بندوقون سے جو فوجون مین مستعمل ہوتی ہین کسیقدر وزنی ہے۔ (پنجاب پاپا)

معلومات محکمہ تار

تار دینے والون کی آسانی کیواسطے محکمہ تار نے ٹکٹ دار فارم تیار کئے ہین۔ ان فارمون پر چار آنہ اور ایک روپیہ اور دو روپے کے ٹکٹ چھپے ہوئے ہون گے اور اس طرح نقد اجرت ارسال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ ۱۵-اپریل سے ان فارمون کی فروخت شروع ہوگی اور لاہور۔ کرانچی الہ آباد اور رنگون سے فارمین مل سکین گی مگر یہ فارم بیس اکٹھے کتاب کیصورت مین مل سکینگے۔

کلکتہ کی خبر ہے کہ علی پور کی ٹریم گاڑی مین بعض بنگالی جوانون نے ایک یوروپین مسافر پر حملہ کر کے اس کو زدوکوب کیا اور اوس سے ایک چھ نالی پستول چھین کر رفو چکر ہو گئے۔ یوروپین مذکور درجہ اول کی ٹریم مین سوار تھا اوس کے ساتھ چند بنگالی نوجوان بھی بیٹھے تھے۔ فرنگی نے اپنی ٹانگ پھیلائی اور اپنا پاؤن سامنے کی نشست پر رکھا اور اس پر بنگالی جوان بگڑ گئے اور اونہون نے لاٹھیون سے زدوکوب کیا اور ایک نے خنجر نکال کر اس کا وار کرنا چاہا۔ اسپر یوروپین نے اپنی جیب سے چھ نالی ریوالور نکالی۔ لیکن بنگالی نوجوانون نے وہ ریوالور بھی چھین لی۔ اور اس کے بعد تمام بنگالی وہان سے اس طرح چمپت ہو گئے کہ کسی کا پتہ نہین نکال سکے دوران ہنگامہ مین یوروپین نے ٹریم کے ملازمون سے مدد چاہی۔ لیکن اونہون نے دخل نہین دیا پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ لیکن ابھی کچھ پتہ نہین لگا سکی ہے۔ (عام)

زلزلہ کے آثار

لاہور کے قریب جدید عملات کے لئے زمین کہودتے ہوئے سطح زمین سے ۱۲ فیٹ نیچے ایک عورت کا ڈھانچہ نکلا جو نشست کی حالت مین تہی اور وہان کوٹہی ہوئی معلوم ہوتی تہی اوسی کے پاس عمارت کا ایک ستون بھی برآمد ہوا۔ عورت کا تمام جسم بجز دانتون کے مٹی ہو گیا تہا۔ ہاتھ لگنے سے بہر کر مٹی ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شدید زلزلہ کے سبب مع مکان کے اسی حالت مین زمین کے اندر گڑ گئی تہی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

کپاس کے کیڑون سے بچاؤ

گورنمنٹ کے سائنس والون نے تحقیق کیا ہے کہ کپاس مین جو کیڑا لگتا ہے وہ اوس تخم مین ساتھ آتا ہے جو ممالک مصر وغیرہ سے منگوایا جاتا ہے اسواسطے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ بیرونی تخم کو پہلے بمبئی مین بائی سلفیٹ آف کاربن وغیرہ کی دہونی دے کر کیڑون کو ہلاک کر دیا جائے پہر فروخت کے واسطے ہندوستان مین بھیجا جاوے۔ اس محنت کے واسطے گورنمنٹ قابل شکریہ ہے۔

انڈیا کونسل کے ممبر مسٹر گپتا لکھتے ہین کہ باشندگان بنگال جن کی تعداد ۴ کروڑ کے قریب ہے۔ اسی۸۰ فیصدی مچھلی پر گذارہ کرتے ہین۔ کھتری۔ برہمن۔ ویش سب مچھلی خوار ہین۔

ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے سکرٹری تہاپر صاحب پنشنر ہوئے۔ ان کی جگہ مسٹر نولٹن مقرر ہوئے۔

زلزلہ۔ ۴-اپریل ۱۹۰۸ء کو سوا دو بجے دن کے کلکتہ۔ سلہٹ اور شیلانگ مین زلزلہ محسوس ہوا۔

مسلمان بھی گروکل بنائین

واقعات زمانہ پر ہر طرف دلچسپی سے نگاہ ڈالنے والے نوجوان جناب خواجہ **حسن نظامی** صاحب اس سال گروکل کے جلسہ مین شریک ہوئے تھے۔ جس کی رپورٹ اونہون نے انجمن ہدایت اسلام دہلی کے سالانہ جلسہ مین پڑہی ہے گروکل مین کیسی پود طیار ہو رہی ہے۔ اسپر خواجہ صاحب لکھتے ہین۔

"شاید آپ کو خیال ؎ ... کیا امید ہوسکتی ہے" اس کے بعد خواجہ صاحب تجویز کرتے ہین کہ مسلمان بھی اس نمونہ کی کوئی درس گاہ بنائین۔ جس کے متعلم ان زبردست آریون کا کامیابی سے مقابلہ کرسکین ہم اس امر کے قائل نہین کہ اس کیواسطے ہمین آریون کی تقلید کیضرورت ہے۔ آریہ اور عیسائی کیسے ہی زبردست کیون نہ ہین۔ احمدیہ درویش خانہ کے مقابلہ مین ان کی شکست دنیا مان چکی ہے۔ تاہم یہ خوشی کی بات ہوگی اگر مسلمان غیرت کہا کر کچھ کرنے کیطرف متوجہ ہون اور خواجہ صاحب کی جاسوسانہ محنت کی قدر کرتے ہوئے کچھ بناہی ڈالین جسکی ہمکو امید نہین۔

؎ شاید آپ کو خیال ہوگا۔ کہ یہ آریہ درویش بھی ہندو فقراء کی طرح ایک صلح کل گروہ ثابت ہونگے۔ مگر آپ کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے ان کو ہندو درویشون کی پاک طینتی سے کچھ واسطہ نہین نہ ان:

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میں نے جو تحریک چندہ تعمیر مدرسہ کیلئے کی تھی اس میں ایک تجویز یہ بھی تھی۔ جو باجازت انجمن درج کی گئی تھی کہ اگر کوئی احباب اپنے سرمایہ کو تجارتی طور پر لگانا چاہیں۔ تو ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے خرچ سے کمرے بنوا دیں اور اس کا کرایہ انجمن سے لیتے رہیں اور پھر جب انجمن کے پاس کافی روپیہ ہو۔ تو انجمن ان سے یہ کمرے واپس خرید کر سکیگی۔ اب بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوست جو کہ اس طرح پر کمرے بنوا دینے کیلئے تیار ہیں۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ معمولی چندہ میں جو نصف یا تہائی آمدنی ہے۔ شریک ہونیکی ضرورت نہیں یہ ایک غلط فہمی ہے۔ نصف یا تہائی آمد کا چندہ لئے بھی جبتک کل احباب اس میں شامل نہ ہونگے۔ تجویز پر کامیابی سے عملدرآمد نہیں ہو سکتا اگرچہ جو احباب کرایہ کیلئے کمرے بنوا دیں۔ انکی طرف سے بھی ایک قسم کی مدد اس وقت انجمن کو پہونچتی ہے مگر یہ مدد چندہ میں شامل نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر کوئی دوست محض للّٰہ کوئی کمرہ بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا چند دوست ملکر ایسا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو وہ الگ صورت ہے۔ امید ہے کہ یہ چند سطریں اس غلط فہمی کے ازالہ کیلئے کافی ہونگی

ضروری نوٹ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بھٹہ کا کام شروع ہو گیا ہے اور روپیہ جلد پہونچنا چاہیے ورنہ کام میں ہرج واقع ہوگا اندیشہ ہے۔

محمد علی از قادیان

نمونہ ہمدردی دعا اور دوا شیخ محمد نصیب صاحب کی لڑکی مرض خسرہ سے ۹ اپریل کو فوت ہو گئی تھی۔ جس پر بالخصوص ان کی بیوی کو بہت صدمہ ہوا کیونکہ پہلے بھی ان کے دو بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ بیوی کو اس کے میکے بھیج دیں تاکہ غم غلط ہو جانیکا ذریعہ ہو۔ اس کے متعلق اور آئندہ معالجہ کے متعلق انہوں نے حضرت کی خدمت میں دو خط لکھے۔ جن کا جواب فائدہ عام کیواسطے شائع کرنیکے لئے انہوں نے مجھے دکھائے ہیں

پہلا خط۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ میں نے خط پڑھ لیا ہے انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمادے مگر صبر شرط ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ایک فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے۔ تو اپنے ثواب کو کھو دیتا ہے۔ والدین کے گھر میں جانیکا مضائقہ نہیں مگر عورت کیلئے اپنے مرد سے زیادہ کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا۔ چند روز کیلئے اگر چلی جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر زیادہ ٹھیرنا مناسب نہیں۔ اس غم میں آپ اور وہ دونو شریک ہیں۔ پس کس طرح ان کو گوارا ہے کہ آپ کو اس غم کی حالت میں اکیلا چھوڑ کر چلی جاوے اور ہماری شریعت کے رو سے زیادہ غم آئندہ ملنے والے درجہ سے محروم کراتا ہے۔ یہ سب خدا کی ابتلا ہیں جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اٹھا لیتا ہے۔ حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ حد سے زیادہ غم کرنا مبارک نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا مقابلہ ہے۔ اور ایمان کے برخلاف ہے۔ زیادہ آپ خود سمجھتے ہیں اگر صبر اور استقامت سے مجھے یاد دلاتے رہیں گے تو میں دعا کروں گا مجھے شک ہے یہ اٹھرا کی بیماری ہے۔ اس میں بڑی دوائی جو تجربہ میں آچکی یہ ہے کہ میاں بیوی ڈیڑھ برس تک ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں ...... تب انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائیگی اس کے ساتھ دوسری دوائیں بھی تجویز دونگی والسلام۔ مرزا غلام احمد

دوسرا خط السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ دوائی میرے تجربہ کے رو سے یہ ہے کہ ایک حصہ مشک خالص مثلاً چھ ماشہ زرنیخ خالص ۳ ماشہ۔ فولاد قلعی ۳ ماشہ یہ دوا خوب پیسکر اور باہم ملا کر دو روز اسی شام کیوقت ہر روز کھا لیا کریں۔ فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں بچا دیں کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام اعضا پر اور خدا تعالیٰ سے لگی۔ نمازمیں بیخ وقت دعا کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے کیا تعجب ہے کہ لڑکی کی جگہ لڑکا دیدے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور میں انشاء اللہ دعا کرتا ہونگا۔ ہمیشہ یاد دلاتے رہیں۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

تبلیغ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم نے حضرت صاحب سے اجازت چاہی کہ سلسلہ ربانی کے متعلق اپنی طاقت اور اپنی علم کے مطابق تبلیغ کرنے کے واسطے چھ ماہ کے لئے سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا "بہت بہتر ہے۔ بعد استخارہ کے بیشک سفر کریں۔ خدا مبارک کرے آمین۔ چونکہ شیخ صاحب کو دینی خدمات کا بہت شوق ہے اور پہلے بھی وہ اکثر مختلف علاقوں میں پھر کر وعظ کرنے کے عادی ہیں۔ اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دیگا سر دست ان کا ارادہ طرف جہلم۔ راولپنڈی کی طرف جانیکا ہے۔

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۶ء

۵۹۵	اللہ دتہ صاحب	۶
۵۶۱	محمد ایوب خان	صہ
۱۶۸۳	منشی غلام محمد	للعہ

۴ اپریل ۱۹۰۶ء

۲۱	حافظ محمد صاحب	ملے
۸۵۲	جان محمد صاحب	۴

۵ اپریل ۱۹۰۶ء

۱۳۴۳	عبد العزیز صاحب	آ
۲۴۴	فضل الٰہی صاحب	للعہ
۱۵۱	محبوب عالم صاحب	للعہ
۱۹۴	میاں عبد اللہ صاحب	عہ

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدئیے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئیے جاویں گے بشرطیکہ وہ کم از کم ایک عدد پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے:-

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سو گنا کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اس کا پہلا حرف اُڑا دیا جائے تو وہ ہر قاتل کے معنے نکالتا ہے۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵- مئی ۱۹۰۸ء تک میرے شفاخانہ جوہر امرتسر پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کردیا جاوے گا۔ اور انعام دو سو روپیہ دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا۔ [illegible] کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک پاکٹ کیس کی قیمت وصول نہ ہو کوئی انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کردینے کے اس شخص کو دیا جاوے گا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو [illegible] ثابت کردے۔ اگر (خدا نہ کرے) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

سابقہ انعامات حل معمہ جات

جو حسب ذیل کے اصحاب کو دئیے گئے:-

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار [illegible] سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری۔ سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور۔

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروزالدین صاحب پوسٹ ماسٹر کنگن شان سٹیٹ ملک برہما۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

مصدقہ فرمانروایان سلطنت شہنشاہ ہندوستان و انگلستان و دیگر والیان ریاست و نوابان و راجگان و عہدیداران و معززین و تاجران

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آج تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پاچکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اس کو حتے الامکان پھر کسی اور نسخہ کا ترد[د] نہ کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جوہر کو ترکیب دے کر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ دوا تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاس کمارہے ہیں۔

امراض امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ ہیضہ۔ بندش حیض۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مارگزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مروڑ پیچش۔ طاعون۔ درد کمر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ گنٹھیا۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد زہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ بچھو۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس۔ (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت بایل کلاتھ کا بنا ہے جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ۸) محصول ۵ / خورد پانچ روپیہ (صہ) محصول ۸ / کلاں دس روپیہ (عہ) محصول ۱۱ /

ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فیزیشن امرتسر (پنجاب)

بمطبع پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے اہتمام سے چھاپا گیا

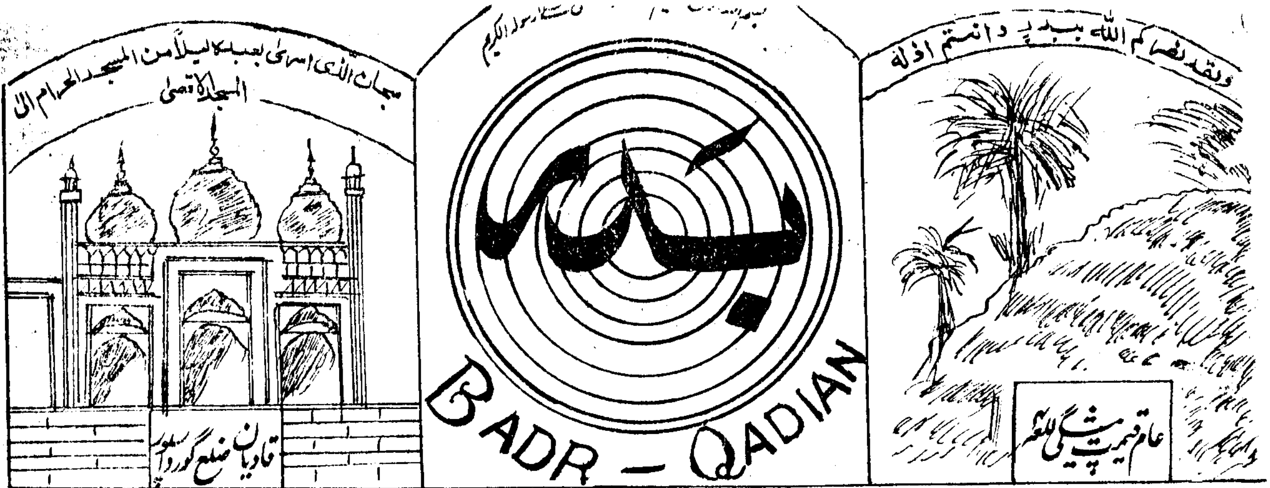

قیمت از سادات مین قادیان مین ہے ؏ | اے جہاں منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان | گورنمنٹ ... قیمت از ریاست ...

جلد ۷ | ۱۹ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۳ - اپریل ۱۹۰۸ء | نمبر ۱۶

افریقہ ؏ | کہ سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | (بروز جمعرات) ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آئندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے اوس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و یابیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب ہر سیر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... ... ۳۰ روپیہ
عام قیمت پیشگی ... ... للعہ
مابعد ... ... ؏
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد مین نہین ملسکیگا - رسید اخبار مین دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین انکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین صاحب عمر پرو پرائٹر کے نام ہونی چاہیئے -

منیجر بدر

وہ الفاظ جن مین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ - آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت و سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اوس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین -

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی کا چوپٹیا ہوا

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ ...

گذشتہ سے پیوستہ

کا وعدہ کیا گیا ہے وہ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اس ذخیرہ میں ان لوگوں کا رد کیا گیا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اولیاء اللہ کو نصرت و بشارت کی وحی ملنے سے منکر ہیں۔

صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے جو مسیح موعود کی آمد کے متعلق نواس بن سمعان سے مروی ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ فبینما هو کذلک اذ اوحی الله الی عیسیٰ انی قد اخرجت عباداً لی لا یدان لاحد بقتالہم فحرز عبادی الی الطور۔ ترجمہ مسیح اسی حال میں ہوں گے کہ ناگاہ اللہ تعالےٰ عیسیٰ کو وحی بھیجیگا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں سو میرے بندوں کو طور کی طرف لے جا کر محفوظ رکھ۔

اب میرٹھی شیخ صاحب کو چاہیئے کہ اس مقام پر پہنچ کر ذرا سے غور فرمائیں اور انصاف سے کام لیں کہ جب صحیح مسلم کی ایک حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ام ایمن رضی نے رو کر یہ کہا کہ وحی منقطع ہو گئی اور اسی صحیح مسلم کی حدیث مندرجہ بالا سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ عیسیٰ پر وحی بھیجیگا۔ تو اب یا ام ایمن رضی کی سمجھ کو حجت قرار دیکر یہ مانا جاوے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا نزول بالکل منقطع ہو گیا۔ یا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمان واجب الاذعان کے مطابق اس بات پر ایمان لایا جاوے کہ وحی کا نزول بالکل منقطع نہیں ہوا اور صحیح مسلم کی دونوں حدیثوں میں تطبیق و توفیق کے لیے یہ مسلک اختیار کیا جاوے کہ وحی تشریعی کا نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہو گیا اور وحی غیر تشریعی کا نزول باقی ہے فافہم بالنصف ولا تکن من المجادلین۔

وحی غیر تشریعی کے باقی رہنے پر اہل اللہ کی شہادتیں

سید نا و مولانا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوح الغیب کے سولہویں مقالہ میں تحریر فرماتے ہیں "

ثم اذا قوی علمک و یقینک و شرح صدرک و نور قلبک و ازداد قربک من مولاک و زاد مکانتک لدیہ و امانتک عندہ و اهلیتک لحفظ الاسرار علمت متی یاتیک قسمک تکرمۃ لک واجلالاً لحرمتک و فضلا منہ و منۃ و هدایۃ قال اللہ تعالیٰ وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون۔ قال والذین جاهدوا فینا لنہدینہم سبلنا وقال اللہ عز وجل واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ ثم یرد علیک التکوین فتکون بالاذن الصریح الذی لا غبار علیہ والدلالات الصریحۃ کالشمس وبکلام لذیذ الذ من کل لذیذ والہام صدق من غیر تلبیس مصفی من هواجس النفس ووساوس الشیطان اللعین قال اللہ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الہ الا انا اقول للشئ کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشئ کن فیکون وقد فعل ذلک بکثیر من انبیاءہ واولیاءہ وخواصہ من بنی آدم۔

ترجمہ۔ پھر جب تیرا علم اور یقین خدا کی رزاقیت کے ساتھ پختہ ہوا اور تیرے سینہ کی کشادگی قوی ہوئی اور تیرے دل کا نور مضبوط ہوا اور تیرے خدا کے ساتھ قرب زیادہ ہوا اور زیادہ ہوا مرتبہ تیرا اوس کے نزدیک اور تیری امانت اوس کے پاس اور تیرا لائق ہونا اسرار کے نگاہ رکھنے کے لیئے۔ معلوم کرایا جائیگا تو کہ کب آتا ہے تیرے پاس نصیب تیرا اس کے آنے سے پہلے تیری عزت کے لیئے اور تیری عزت زیادہ کرنے کے لیئے اور اوس کے فضل اور احسان اور ہدایت سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور کیئے ہم نے بنی اسرائیل سے امام جو راہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے جب اونہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے اور فرمایا اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ان کو ہم اپنی راہیں دکھاوینگے اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ پھر سپرد کیا جاوے گا تجھ پر ظاہر کرنا پھر ظاہر کریگا تو صریح اذن کے ساتھ جس پر کوئی غبار نہیں اور دلالت روشن کے ساتھ مثل آفتاب روشن کے ساتھ اور کلام لذیذ کے ساتھ جو سب لذتوں سے زیادہ لذیذ ہے اور سچے الہام کے ساتھ جس میں کوئی شبہ نہیں اور نفس کے خیالات اور شیطان لعین کے وسوسوں سے پاک اور صاف فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنی بعض کتابوں میں۔ اے آدم کے بیٹے میں معبود ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کہتا ہوں کسی چیز کو ہو وہ ہو جاتی ہے۔ میری فرمانبرداری کر میں تجھ میں یہ وصف ڈالونگا تو کسی چیز کو کہیگا ہو وہ ہو جاوے گی۔ اور تحقیق دیا ہے یہ مرتبہ اللہ نے اپنے بہت پیغمبروں اور دوستوں اور بنی آدم سے بعض خاصوں کو۔

فتوح الغیب مترجم مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۲۸ - ۲۳۴

حضرت مجدد الف ثانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۹ میں ایک مکتوب بنام محمد صدیق لکھتے ہیں جسکی یہ عبارت ہے۔

اعلم ایہا الصدیق ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاہا وذلک الافراد من انبیاء وقد یکون ذلک لبعض الکمل من متابعیہم واذا کثر هذا القسم من الکلام مع واحد منہم سمی محدثا وهذا غیر الالہام وغیر الالقاء فی الروع وغیر الکلام الذی مع الملک انما یخاطب بہذا الکلام الانسان الکامل واللہ یختص برحمتہ من یشاء"

ترجمہ۔ یعنے اے دوست تمہیں معلوم ہو کہ اللہ جل شانہ کا بشر کے ساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہمکلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالےٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں۔ وہ خواص انبیاء میں سے ہیں اور کبھی یہ ہمکلامی کا مرتبہ بعض ایسے لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں۔ اور جو شخص کثرت سے ہمکلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں اور یہ مکالمہ الٰہی از قسم الہام نہیں بلکہ غیر الہام ہے اور یہ القاء فی الروع بھی نہیں ہے اور نہ اس قسم کا کلام ہے۔ جو فرشتہ کے ساتھ ہوتا ہے اس کلام سے وہ شخص مخاطب کیا جاتا ہے جو انسان کامل ہو اور خدا تعالےٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے"

منقول از ازالہ اوہام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی نسبت منقولات عشرہ میں فرماتے ہیں۔

" حضرت ما را دمی شد "

یعنے ہمارے پیرومرشد کو وحی ہوئی۔

اب آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ واقوال اعاظم واکابر اُمت محمدیہ سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ خداوند کریم کامل افراد امت محمدیہ کو اپنی ہمکلامی کا شرف عطا فرماتا رہا ہے اور فرماتا رہے گا اور لغات عرب اور اصطلاح قرآن کریم میں اسی ہمکلامی کو وحی کہتے ہیں۔ پس روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ وحی غیر تشریعی کا سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔

عجیب بات یہ ہے کہ شیخصاحب اور اون کے ہمخیال ایک طرف تو یہ عقیدہ رکہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا نزول بالکل موقوف ہوگیا اور دوسری طرف یہ عقیدہ بہی رکہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہونگے تو اوس پر وحی آیا کرے گی۔

اور اس سے بہی زیادہ عجیب اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ شیخصاحب اور اون کے ہمخیال اس بات کے قائل تو ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اولیاء اللہ کو الہام وکشف ورؤیا کے ذریعہ سے من جانب اللہ امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ عقیدہ بہی رکہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ بالکل منقطع ہوگیا۔ اس کا سبب تعصب ہے یا جہالت۔ دونوں صورتوں میں ہماری دعا یہ ہے کہ خداوند کریم اون کے حال پر رحم فرمائے اور اون کی آنکھیں کہولدے۔

اس مضمون کی تکمیل کے لئے میں ناظرین کی توجہ البراہین الاحمدیہ جلد چہارم کی ایک عبارت مندرجہ حاشیہ کی طرف مبذول کرنا ضروری سمجہتا ہوں۔ جو ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

ماسوا اس کے میں پوچہتا ہوں کہ کیا خدا تعالیٰ کا قرآن شریف میں اس بارے میں شہادت دینا تسلی بخش امر نہیں ہے کہ اوس نے قرآن شریف کے بارھویں پارہ کے حق میں نہیں فرمایا۔

كنتم خير أمة اخرجت للناس

پہر جس حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کریم کے اصحاب کو امم سابقہ سے جمیع کمالات میں بہتر اور بزرگتر ٹہرایا ہے اور دوسری طرف بطور مشتے نمونہ از خروارے۔ پہلی اُمتوں کے کاملین کا حال بیان کرکے کہتا ہے کہ مریم صدیقہ والدہ عیسیٰ اور ایسا ہی والدہ حضرت موسیٰ اور نیز حضرت مسیح کے حواری اور نیز خضر جن میں سے کوئی بہی نبی نہ تہا یہ سب ملہم من اللہ تہے اور بذریعہ وحی اعلام اسرار غیبیہ سے مطلع کئے جاتے تہے تو اب سوچنا چاہئے کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ امت محمدیہ کے کامل متبعین ان لوگوں کی نسبت بوجہ اولیٰ ملہم ومحدّث ہونے چاہئیں۔ کیونکہ وہ حسب تصریح قرآن شریف خیر الامم ہیں۔ آپ لوگ کیوں قرآن شریف میں غور نہیں کرتے اور کیوں سوچنے کے وقت غلطی کہا جاتے ہیں کیا آپ صاحبوں کو خبر نہیں کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس اُمت کے لئے بشارت دے چکے ہیں۔ کہ اس امت میں بہی پہلی امتوں کی طرح محدّث پیدا ہونگے اور محدّث بفتح دال وہ لوگ ہیں جن سے مکالمات ومخاطبات الہیہ ہوتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ابن عباس کی قرأت میں آیا ہے۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدّث الا اذا تمنى القى الشيطان فى امنيته فينسخ الله ما يلقى الشيطان ثم يحكم الله اياته۔

پس اس آیت کی رو سے بہی جسکو بخاری نے بہی ... ہے محدّث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے جس ... شیطان کا ... رہ سکتا اور خود ظاہر ہے کہ ... کی ... کا الہام صرف شکوک اور شبہات کا ذخیرہ تہا اور قطعی اور یقینی نہ تہا۔ تو اون کو کب جائز تہا کہ وہ کسی بے گناہ کی جان کو خطرے میں ڈالتے یا ہلاکت تک پہنچاتے یا کوئی دوسرا ایسا کام کرتے جو شرعاً وعقلاً جائز نہیں ہے۔ ... وہ کام ... گیا تہا اور وہ ... کے لئو ... ہرگز ... امر مشہود ... ثابت ہوتا ہے صرف ظنی خیالات سے منزل نہیں ہوسکتا۔

ان الظن لا يغنى من الحق شيئا

... کوئی ایسا امر نہیں ہے جو زیر پردہ اور مخفی ہو۔ بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ جو صدہا امتحانوں کے بوتہ میں داخل ہوکر سلامت نکلی ہے اور خداوند کریم نے بڑے بڑے منازعات میں فتح نمایاں بخشی ہے

اب میں وحی کی بحث یہاں ختم کرکے شیخصاحب کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر اون کو اس مسئلہ کے متعلق مزید تسلی وتشفی مطلوب ہو تو وہ براہ مہربانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی مطبوعہ ... میگزین دارالامان قادیان سے طلب فرماکر ملاحظہ فرمائیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	۶ ماہ	۳ ماہ	۲ ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
۱/۲ 〃	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
۱/۲ 〃	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
۱/۴ 〃	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
۱/۸ 〃	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط وکتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اوس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ... کے برابر جو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ... کے لئے ... اجرت اشتہار کے ساتہہ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چہوڑنے کے واسطے اور کبہی کبہی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

ڈائری

القول الطیب

ایک مندر دی معترض کا ذکر ہوا۔ کہ وہ احمد بیگ والی پیشگوئی کی نسبت کہتا ہے پوری نہیں ہوئی۔ فرمایا۔ یہ شخص ہمیں چھپا ہوا نیم مرتد معلوم ہوتا ہے۔ ہزار ہا روشن نشانات دیکھنے کے بعد بھی ابھی اسے تاریکی ہی نظر آتی ہے۔ یہ اوس کی آنکھوں کا قصور ہے۔ اگر وہ اس قسم کے شبہات کرے تو قریب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اس کا ایمان نہ رہے۔ حدیبیہ کا واقعہ ہمارے سامنے موجود ہے وہ اس کی نسبت کیا کہتا ہے پھر ابوجہل کی نسبت دیکھا گیا۔ کہ بہشتی انگور کا خوشہ اس کو ملا ہے مگر وہ مسلمان نہ ہوا۔ حضرت عیسے نے اپنے بارہ حواریوں سے بارہ تختوں کا وعدہ کیا تھا۔ حالانکہ ایک نے ان میں سے چھوڑ دیا۔ دوسروں نے لعنت کی اور عین مشکل کے وقت بھاگ گئے۔ حضرت موسیٰ سے اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا کہ اس ارض کے تم مالک ہو گے۔ اور اس میں کئی برس گذر گئے۔ غرض ایسا اعتراض کرنا جس کی رو میں تمام انبیاء آجائیں۔ اللہ تعالےٰ اور اوس کے سلسلہ نبوت سے انکار کرنا ہے۔ ہمیں ایسے معترض کے ایمان کا خطرہ ہے۔ یونس کی قوم کا واقعہ سب کو معلوم ہے۔ کوئی شرط نہ تھی۔ مگر پھر بھی توبہ استغفار سے وہ عذاب ٹل گیا۔ اب بیان تو صاف ہے تو بی تو بی فان البلاء علی شفا [illegible] آگیا جس سے بہ صاف ظاہر ہے۔ آتھم سے یہ سب باتیں ظہور پذیر ہوئیں اور [illegible] کی موت سے جو خوف ان پر چھا گیا اس نے پیشگوئی کے ایک حصہ کو ٹال دیا۔ اصل بات یہ ہے خدا ہزارہا نشان دکھاتا ہے بعض نشان ایسی حالت میں بھی رکھ دیتا ہے جو منافقین وغیرہ کے امتیاز کا موجب ہوں۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ نبی و ولی سے بعض وعدے ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ منسوخ کئے جاتے ہیں تا اس سے بڑھ کر دیئے جاویں۔ محکمات کے ساتھ متشابہات ضروری ہیں اس سے مومنوں کے ایمان کا کمال دکھانا مقصود ہوتا ہے اور جو منافق وغیرہ ناپاک لوگ ہوتے ہیں وہ پاک جماعت سے الگ ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں جو لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر آیا ہے۔ ایسے شخص پر صادق آتا معلوم ہوتا ہے جسے تو صحبت میسر ہے کہ ہماری بات سنے اور نہ فہم سلیم ملا ہے کہ واقعات پر کچھ غور کر سکے۔ پس انجام اچھا نہیں معلوم ہوتا ہمارے لئے خدا کے فضل سے اس قدر شواہد موجود ہیں کہ اگر لاکھ نبی جدا جدا حصہ رسدی اپنے ثبوت میں پیش کریں تو سب کے لئے کافی ہیں کیونکہ ہمارے لئے اللہ نے ایسے اسباب مہیا کر دیئے ہیں اور پھر دشمن بھی اپنے تمام ہتھیار پہن کر نکلا ہے اسلئے ضرور تھا۔ کہ خدا کا مامور بھی ہر طرح کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آتا۔

اور چونکہ عام لوگ شریک ہوتے ہیں جو طرح طرح کے گندوں سے آلودہ ہوتے ہیں اسلئے اللہ تعالےٰ کچھ ایسی باتیں اپنی حکمت کاملہ رکھ لیتا ہے۔ جن سے ایسے ناپاک لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اس سلسلہ سے جدا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو اگر تمام نشانات یکسان روشن اور میں اور حسب خواہش ہوتے۔ تو ابوجہل بھی ایمان لے ہی آتا۔ مگر وہ خبیث النفس تھا۔ خدا نے نہ چاہا کہ ایسی پاک جماعت میں شامل ہو۔

ابوبکر ایک پاک انسان تھا اوس نے کوئی معجزہ بھی نہ مانگا اور مسلمان ہو گیا۔ پس ہر معترض سے جو باوجود سمجھانے کے پھر بھی اعتراض کرتا چلا جائے نرمی کا برتاؤ ٹھیک نہیں صرف مومنین کے ساتھ خاص طور سے تواضع کرنیکا حکم ہے جیسا کہ فرمایا۔ واخفض جناحك للمومنین اور کفار کے لئے ارشاد ہے۔ واغلظ علیہم۔ خدا تعالےٰ کی دو صفتیں ہیں۔ جلال اور جمال۔ دونوں ساتھ ساتھ کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ صاعقہ (بجلی) ایسی خوفناک چیز ہے کہ جس پر پڑتی ہے جلا دیتی ہے۔ ہمیں بھی ایک الہام ہوا تھا إنی انا الصاعقة۔ خدا تعالےٰ کے ماموروں کے غضب سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ کسی پر غضب میں نہیں آتے۔ جب تک اللہ تعالےٰ غضب میں نہ آئے یہ لوگ نئے نئے نشان مانگتے ہیں۔ حالانکہ خود ہمارا وجود ایک نشان ہے کیونکہ اس زمانہ دراز تک کامیابی کے ساتھ ایک مفتری کا زندہ رہنا سنۃ اللہ کے بالکل خلاف ہے۔

لوگوں کو چاہیئے کہ صدیقی المشرب ہوں بغیر کسی طلب نشان کے ایمان لائیں۔ پھر انہیں اس قدر نشان دکھائے جائینگے۔ کہ وہ خود حیران رہ جائیں گے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے حق اس کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔ جس نے خلیفہ ہونا ہوتا ہے۔ انبیاء کرام کی وفات پر ایک زلزلہ سا آتا ہے جس سے بڑے بڑے لوگوں کا سر جھک جاتا ہے حضرت ابوبکر نے اس وقت نہایت استقلال و جرأت سے کام لیا۔ اور پھر ایسے ایسے کام کئے جو نبیوں سے ہوتے ہیں سب سے پہلے جس مسئلہ کا فیصلہ کیا وہ وفات مسیح تھا حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے بوڑھے مردوں میں ایمان لانے والا ابوبکر تھا اور مسیح موعود کی تائید کرنے والا اور اس کے دعوے کی صداقت کا بنیادی پتھر رکھنے والا بھی وہی تھا جس کا نام صدیق اکبر ہے رضی اللہ عنہ الکل (بعض لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیوں خلیفہ نہ مقرر کر دیا۔ یہ اصل میں ان کی غلطی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تو اس میں دنیاداری پائی جاتی۔ یہ خلیفہ مقرر کرنا اللہ تعالےٰ کا کام ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لیستخلفنہم فی الارض انی جاعل فی الارض خلیفہ

ہمارے اسلام میں شیخ کا لفظ ہی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہمیں شیخین سے ایک خاص نسبت ہو۔

یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لایضلع وقتہ کمثلك ولا یضاع اس سے ظاہر ہے کہ ہمیں ضرور کامیابی حاصل ہوگی اور ہم جو وقت اپنے فرض منصبی میں خرچ کرتے ہیں وہ بالکل ضائع نہ جائیگا بعض لوگ لکھ بھیجتے ہیں۔ ہم اکیلے ہیں مجھے تو یہ خط پڑھتے ہی ان کے ایمان کے ضعف کا اندیشہ پڑ جاتا ہے مومن تو نام ہے جماعت کا۔ آنحضرت صلعم کو رسل فرمایا گیا اور حضرت ابراہیم کو ان ابراھیم کان امۃ۔ مومن کبھی اکیلا نہیں رہتا۔ اس میں ایک خاص جذب ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کی نسبت ذکر ہوا جو نہ مکفر ہیں نہ مکذب اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ فرمایا۔ اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ (با مسلمان اللہ اللہ۔ با برہمن رام رام) تو وہ اشتہار دیدیں کہ ہم نہ مکذب ہیں نہ مکفر۔ (بلکہ بزرگ نیک ولی اللہ سمجھتے ہیں) اور مکفرین کو اسلئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں۔ کافر جانتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو کہ وہ سچ کہتے ہیں ورنہ ہم ان کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں اور کیونکر ان کے پیچھے نماز کا حکم دے سکتے ہیں۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔

نرمی کے موقع پر نرمی اور سختی کے موقع پر سختی کرنی چاہیئے فرعون میں ایک قسم کا رشد تھا۔ اور اسی رشد کا نتیجہ تھا کہ اس کے منہ سے وہ کلمہ نکلا جو صدہا ڈوبنے والے کفار کے منہ سے نہ نکلا یعنی آمنت بالذی لا الہ الا ہو۔ اس کے ساتھ نرمی کا حکم ہوا۔ قولا لہ قولا لیّنا اور دوسری طرف نبی کریم کو فرمایا۔ واغلظ علیہم معلوم ہوتا ہے ان لوگوں میں بالکل رشد نہ تھا۔ پس ایسے معترضین کے ساتھ صاف صاف بات کرنی چاہیئے تاکہ ان کے دل میں جو گند و خبث پوشیدہ ہے نکل آئے اور شامل جماعت نہ ہوں۔

ستارہ ذوالسنین

۱۱۔ اپریل ۱۹۸۰ء قبل نماز ظہر۔

مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے

نے کتاب انسائیکلوپیڈیا سے نکال کر ستارہ ذوالسنین کی تصویر پیش کی جو کہ پہلے بھی حضرت عیسےٰ کے وقت نمودار ہوا تھا اور بعد ازاں حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں نمودار ہوا۔ اس کی تصویر کتاب میں اس طرح سے دی ہوئی ہے۔

(اس جگہ ستارہ ذوالسنین کے متعلق مناسب ہوگا کہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی کتاب مسک العارف میں سے مفصل بیان فائدہ عام کیواسطے نقل کر دیا جائے۔ ایڈیٹر) وہو ہذا۔

حدیث بست و چہارم اقتراب الساعۃ میں لکھا ہے کہ علامت نوین مہدی موعود کی نکلنا قرن ذی السنین کا ہے محمد بن علی باقر نے کہا کہ اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشرق القرن ذوالسنین وکان اول ما طلع بھلاک قوم نوح حین اغرقہم اللہ وطلع فی زمن ابراھیم حین القی فی النار وحین اھلک اللہ تعالیٰ قوم فرعون ومن معہ وحین قتل یحیی بن ذکریا فاذا رأیتم ذلک فاستعیذو باللہ من شر الفتن ویکون طلوعہ بعد انکساف الشمس والقمر ثم لا یلبثون حتی یظہر الابقع بمصر[۱] نعیم بن حماد۔ جبکہ پہنچیں گے بنی عباس خراسان میں نکلیگا مشرق میں ستارہ دندانہ دار اور اول جو وہ نکلا تھا۔ تو ہلاک قوم نوح کیوقت میں نکلا تھا جن کو اللہ تعالےٰ نے غرق کیا اور پھر نکلا تھا کہ جسوقت میں کہ حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تھے اور جس وقت کہ فرعون کو اور اس کے ساتھ والوں کو . . . . ہلاک کیا تھا اور جس وقت حضرت یحییٰ بن ذکریا کے قتل کئے گئے (اور یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کا تھا) بس جبکہ دیکھو تم اوس ستارہ کو نکلا ہوا تو پناہ چاہو۔ تم ساتھ اللہ تعالےٰ کے فتنوں کے شر سے اور ہوتا ہے طلوع اس کا بعد سورج گرہن اور چاند گرہن کے پھر نہ ٹھہریں گے وہ یہاں تک کہ ظاہر ہوگا ایک شخص ابقع مصر میں [...] بعد پہونچنے بنی عباس کے خراسان میں یہ ابقع [...] ہوا ہو۔ یا زمانہ آخر مہدی میں یہ کوئی شخص خروج کرے [...] واللہ اعلم بالصواب۔ ف طلوع قرن ذوالسنین یعنی شلخ دو دندانہ کو کتب آثار محققین بھی علامات [...] موعود سے قرار دیا ہے۔ حجج الکرامہ میں لکھا [...] در روایت نعیم بن کعب آمدہ کہ طلوع میکند ستارہ از [...] قبل خروج مہدی و میباشد اورا دنبالہ روشن انتہی [...] مجدد الف ثانی در مکتوب شصت و ہفتم از [...] شرف الدین حسین نوشتہ اند کہ در خبر آمدہ است حضرت مہدی کہ در جانب مشرق ستارہ طلوع کند [...] ذنب باشد الی قولہ این طلوع درائے آن [...] گرد وقت قدوم حضرت مہدی حادث خواہد شد [...] او علیہ الرضوان بر سر ماۃ خواہد بود۔ انتہی۔ موضح [...] واضح ہو کہ یہ ستارہ فذوذنب مختلف طور پر کیا [...] ہے کبھی تو صرف ایک دنبالہ دراز کی صورت پر [...] ذوذنب کہتے ہیں اور کبھی بصورت دو دنبالہ دراز [...] دیتا ہے اوس کو قرن ذوالسنین کہتے ہیں کیونکہ [...] بہ تشدید نون بمعنے دانت کے ہے چونکہ [...] بشکل دو دندان کے ہو جاتی ہے لہذا اوس کو [...] کہتے ہیں اور زیادہ تر اسے بھی دیکھا جاتا [...] ذوالاذناب کہتے ہیں اور علم نجوم وہیئت میں بعض ستاروں کے نام حسب تشکلات مختلفہ [...] ہیں ذوالزنخ ہوتے و ذواللحیہ بھی کہتے ہیں وغیرہ میں ترجمہ۔ حدیث بالا کا فصل علامات مہدی میں لکھا ہے و از آنجملہ است طلوع قرن ذوا[...] امام محمد باقر بن علی بن حسین گفتہ چون بر سد [...] خراسان طلوع کند قرن ذی السنین در مشرق [...] کردہ بود برائے ہلاک قوم نوح کردہ بود و [...] شد نہنگان در طوفان و ہم طالع شدہ بود [...] چون اورا در آتش انداختند و زمانہ کہ کشتہ [...] زکریا علیہ السلام۔ و چون این آیت بہ بینید [...]

[...] و فتن و طلوع او بعد خسوف شمس و قمر شود باز [...] مردم تا آنکہ ظاہر شود ابقع نام مردے در مصر اخرجہ نعیم [...] ہادی۔ یہ ستارہ دنبالہ دار یعنے قرن ذوالسنین حسب پیشگوئی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہو چکا مشرق ہی میں طلوع ہوا۔ تمام اخبارات انگریزی و اردو میں اس کا نقل ذکر رہا تھا۔ یہاں پر بنا بر اختصار کی عبارت صرف ایک اخبار کی جو متعلق اس ستارہ کے ہے نقل کی جاتی ہے وہو ہذا۔

اخبار جریدہ روزگار مطبوعہ مطبع حیدری واقع رائے پیٹھ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵ شمارہ ۳۹۔ ۱۹۔ ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ ہجری مطابق ۳۰۔ دسمبر ۱۸۸۲ء۔ ۵

زخال گوشۂ ابروئے یار مے ترسم

ازین ستارۂ دنبالہ دار مے ترسم

شہر مدراس میں ان ایام میں قبل طلوع آفتاب ایک ستارہ دنبالہ دار جس کی دم مانند مورچھل کی ہے نمودار ہوا ہے جسکو عام لوگ نہایت منحوس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ستارہ کے طلوع سے خونریزی قحط وبا طاعون سیلاب وغیرہ وغیرہ کا اندیشہ ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ پڑھے لکھے جو اپنے کو صاحب ادراک تصور کرتے ہیں وہ بھی جاہلانہ اوس سے ڈرتے ہیں۔ ہماری پاک شریعت سے اس کی نحوست کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور جو اس ستارہ کو منحوس بتلاتے ہیں اون کا قول کسی طرح پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتا پس دونوں فرقے سچے یا جھوٹے ہیں اس لئے ان لوگوں کا بیان جو ستارہ دنبالہ دار کے نمود ہونے پر اسی طرح کی اٹکل بازی سمجھتے ہیں محض غلط و بے بنیاد ہے۔ انتہی۔ اس اخبار میں متعدد جگہ پر اس ستارہ کا طلوع بیان کیا ہے چنانچہ دوسری جگہ لکھتا ہے۔ اسکل اف اور مسٹر ناسرت۔ جو فرانس کے رصد خانہ کے علماء سے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۲ء کے وسط میں ستارہ دنبالہ دار طلوع ہوگا۔ اڈمرل موچس ویترکرایز روپٹی پارس نے متعدد رصد خانوں اور نجومیوں کو ایک نوٹس دیا تھا کہ تم سب کو ضرور ہے کہ اگست ۱۸۸۲ء آخر اکتوبر تک آسمان پر ڈھونڈیں۔ اور کس صورت وہیئت کے ستارے طلوع ہوئے ہیں دیکھیں اور فوراً اطلاع دیں پس بموجب اس نوٹس کے مسٹر پاگسن مدراس کے رصد خانہ کے میر نے اڈمرل موچس کو اطلاع دی کہ چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک مدراس کے مشرق کی جانب ستارہ دنبالہ دار صاف نظر آتا ہے کہ نوچہ کہ

چند روز بسبب افق پر ابر ہونے کے صاف نظر نہ آیا اب بالکل صاف نمایاں ہوتا ہے صدی دوربین کے ذریعہ سے اوس کے ستر سال سے قبل طلوع ہوا تہا۔ اور بعینہ ایسا ہی تھا ہمارے دفتر میں اس تارے کے باب میں متعدد اضلاع سے جو خطوط آئے اور سب نے پانچ بجے طلوع لکھا ہے اور جانب جنوب اس کی دم کا رخ ہونا صاف ثابت ہوتا ہے۔

اقول۔ واضح ہو کہ جو کچھ صاحب جریدہ نے بابت نحوست اور سعادت کے اس ستارہ کی نسبت لکھا ہے وہ سب درست ہے ان البتہ بحکم آیت وبالنجم هم يهتدون کے ہدایت جسمانی و روحانی ان ستاروں کے طلوع سے ہو سکتی ہے چنانچہ حدیث مذکورہ میں ہی اس کی صراحت کی گئی عاجز کے دوست میاں غلام دستگیر صاحب مدراسی مجھ کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ستارہ مذکور ۱۲۹۹ھ میں بہت روز دیکھا گیا یہ ستارہ مشرق سے جنوب۔ جنوب سے مغرب مغرب سے شمال کی طرف متوجہ ہوا اور سویت زرلینڈ تک سیر کرتا ہوا چلا گیا۔ انتہی۔ انجیل متی سے بھی یہی ثابت ہے کہ یہ ستارہ وقت ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طالع ہوا تھا اور وقت قتل حضرت یحییٰ کے جو عین زمانہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا ہے خود حدیث مذکورہ سے طلوع ہونا اس کا ثابت ہوا۔ دیکھو وحين قتل يحيى بن ذکریا کو دیگر رسائل آثار محشر مثل کشف الغطا وغیرہ میں بھی طلوع قرن ذی السنین کو علامات مہدی سے قرار دیا ہے۔ نقل جملات کو موجب ملالت سمجھ کر اسی پر اختصار کیا گیا۔

کمپاب ڈائری یہ ڈائری رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل میں سے نقل کی جاتی ہے جو کہ اپنے وقت پر شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ میں حقانیت اسلام کا مضمون جو پادری وائٹ بریخٹ کے جواب میں ہے بالخصوص پڑھنے کے قابل ہے رسالہ تشحیذ الاذہان کا تیسرا جلد جنوری کے مہینہ سے چھوٹی تختی مگر زیادہ حجم اور بہتر کاغذ پر رسالہ ریویو کی طرح چھپنا شروع ہوا ہے۔ جماعت کے کم از کم نوجوانوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا چاہیئے۔

امراء فرمایا کہ آجکل کے نواب اور امرا عیاشی میں پڑے ہوئے ہیں۔ دین کی طرف بالکل توجہ نہیں ہر قسم کے عیش و عشرت کے کاموں میں مصروف ہیں مگر دین سے بالکل غافل ہیں۔ اور دوسرے آدمی بھی جب اون کو کوئی بڑا عہدہ ملتا ہے یا کسی اعلےٰ جگہ پر مقرر ہوتے ہیں۔ تو پھر غافل ہو جاتے ہیں اور بالکل مخلوق کی بہتری کا خیال نہیں رہتا دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس عرصہ میں بہت کچھ نیک کام کر سکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہونچا سکتا ہے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے لئن شكرتم لأزيدنكم ولئن كفرتم ان عذابي لشديد۔ اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ پس جب انسان پر خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اوس کو چاہیئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کرے تو پھر خدا تعالیٰ اوس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے آجکل نواب اور راجہ بالکل بھولے ہیں اور پھر اپنے عیش و آرام میں پڑے ہوئے ہیں دوسرے لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے کاموں میں مخلوق کی بھلائی کا خیال رکھیں اور ان باتوں کو بھولیں نہیں جن سے اہل ملک کا فائدہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پاکر ان خدا کو بھول جائے اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھ جائے بلکہ چاہیئے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جاوے اور چاہیئے کہ جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگوں سے خواہ امیر ہوں یا غریب نرمی اور اخلاق سے پیش آوے کیونکہ اس میں نہ صرف اون لوگوں کی بہتری ہے بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے آجکل کے رؤسا اور اون کے اہلکاروں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ والسلام۔ ایڈیٹر)

اپنا آپ سنبھالو ظہر۔ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء ایک شخص کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ فلان شخص نماز نہیں پڑھتا روزے نہیں رکھتا۔ یہ ہے وہ ہے اوس کو کافر کہنا چاہیئے یا نہیں وہ احمدی ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اس کو کہنا چاہیئے کہ تم اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنی حالت کو درست کرو ہر شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ الگ ہے تم کو کس نے داروغہ بنایا ہے جو تم لوگوں کے اعمال پڑتال کرتے پھرو۔ اور اون پر کفر یا ایمان کا فتوے لگاتے پھرو۔ مومن کا کام نہیں کہ بے فائدہ لوگوں کے پیچھے پڑتا رہے۔ فقط۔

مشورہ ضروری ایک صاحب نے ایک خوفناک جگہ پر مکان بنوانے اور بسبب کمی روپیہ تعمیر مکان کو پورا نہ کر سکنے کا ذکر تہا۔ فرمایا۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہیں کرتے مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے اس پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسروں کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکید ہو سکتا ہے آجکل لوگوں کا یہ حال ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے ہیں یا پوچھتے ہیں تو پھر مانتے نہیں حضرت نے فرمایا کہ پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہیں الیسوں کے حالات سے زیادہ تر وہ لوگ اب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو عبرت حاصل کریں۔

زلزلہ آج گیارہ بجے رات کے بڑا سخت زلزلہ آیا۔ جو کچھ دیر تک محسوس ہوتا رہا۔ دوسرے جھٹکے نے دل کو ہلا دیا اور کچھ دیر تک محسوس ہوتا رہا اور خداوند کریم کا شکر صد شکر ہے کہ اس سے کچھ نقصان نہ ہوا۔ دیگر کل روز سے بیماری ہیضہ کی شکایت ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار فضل الٰہی پراچہ ولد محمد امین پراچہ از بہیرہ

ضروری اطلاع

نامہ نگار صاحبان اپنے مضامین کے خود ذمہ دار ہیں کسی کا مضمون اخبار میں چھپ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایڈیٹر کو بہر حال اسکے ساتھ اتفاق رائے ہو ایسا ہی مشتہرین اپنے اشتہارات کے آپ ذمہ وار ہیں کارخانہ بدر کو اُن کے کسی فقرہ کیواسطے ذمہ وار نہیں ہے۔

ایڈیٹر

انتخاب الاخبار

نتیجہ امتحان انٹرنس

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دارالامان والا مان کے ۱۷ طلباء میں سے جو اس سال امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے تھے ۷ طالبعلم یعنی عبد العلی۔ ولی اللہ شاہ۔ عبدالرحمن امرتسری محمد صادق امجد حسین بٹالوی عطاء محمد پاس ہیں اور تین لڑکے یعنی گوہر دین۔ خواجہ عبدالرحمن کشمیری اور میاں فیض احمد زیر تجویز ہیں۔ ان تینوں لڑکوں کی تمام احمدی احباب کی خدمت میں . . . التجا ہے کہ اون کے حق میں دعا کیجاوے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب کرے۔ سنا گیا ہے کہ قریباً ۲۰ فیصدی طلباء اس سال اس امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں اس لحاظ سے ہمارا نتیجہ بہت اچھا رہا ہے۔

فراق نامہ اکمل

قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل تین چار روز کے واسطے لاہور گئے ہیں وہاں سے انہوں نے ایک نظم ارسال فرمائی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

نظم

اب سہا جاتا نہیں اکمل فراق قادیان
کب نظر آئیگا مجھ کو پھر رواق قادیان
جان کب ہوگی مری مہدی کے قدموں پر نثار
ہائے کب آئیگا وہ یوم تلاق قادیان
میں یہاں ہوں۔ دل وہاں ہے تن یہاں ہے جان وہاں
کس عبارت میں ہو ظاہر اشتیاق قادیان
مجھ کو اس لاہور میں کچھ بھی نظر آتا نہیں
ہائے وہ شان وشکوہ وطمطراق قادیان
مجھ کو معراج ترقی ہے وہی دل سے پسند
جو کراتا ہے مجھے علمی براق قادیان
اے پرندو! ایک دن کیواسطے دو پر تو دو
اڑکے جا پہنچوں۔ نہیں تاب فراق قادیان
چیر دوں وہ دل نہیں جسمیں محبت جاگزیں
توڑ دوں وہ سر۔ نہیں جسمیں مذاق قادیان
یہ عروس کامرانی ہو چکی میرے لئے
نقد جان ودل دیا میں نے صداق قادیان
ایک دن ڈنکا بجیگا بس اسی کے نام کا[1]
چپکے چپکے کہہ رہا ہے یہ سیاق قادیان

ضرورت استاد

مخدومی ومعظمی جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں آپ کو بحیثیت ایڈیٹری کے تکلیف نہیں دیتا بلکہ آپکے واقعی صدق اور دارالامانی ہونے کو بھروسہ پر متکلف ہوں۔ کہ للہ میری اس تکلیف دہی کو معاف فرما کر احسان فرمادیں گے۔ مجھے اپنے نوعمر تین بچوں کے ابتدائی تعلیم کیواسطے ایک استاد کی ضرورت ہے جو لائق دیندار اور احمدی ہو اور ابتدا ہی سے دینیات انگریزی اور اردو کے شروع کرانے کا ارادہ ہے اس واسطے اس کا انتخاب اور بہم رسانی کا آپ بہت عمدہ ذریعہ ہیں۔ سردست میں علاوہ کھانے اور مکان کے ۱۰ روپیہ ماہوار دینے کو تیار ہوں اور اگر کوئی ایسا احمدی جناب کی نظر میں ہو تو اوسے آمادہ فرماکر نیازمند کو ایماء فرمادیں ورنہ مناسب الفاظ میں اشتہار مرتب فرماکر بدر میں شائع کرادیں۔ اور جس قدر جلد ہو اس سے نیازمند کو ایماء فرمادیں ارسال خدمت ہوگا۔ زیادہ نیاز

بندہ غلام رسول تمیم احمدی سب انسپکٹر پولیس باگھا پرانہ
ضلع فیروز پور

انسداد میخواری

اخبار ایوننگ اسپیچ ناقل ہے کہ چند روز ہوئے شہر کے دیسی حصہ میں ضلع پونہ کا جلسہ کانفرنس ہوا تو اس زمانہ سے انسداد میخواری کی کوشش ہو رہی ہے اور میفروشوں کی دکانوں پر پکیٹ تعینات کئے جاتے ہیں۔ نوجوانوں برہمنوں کا ایک غول پانچ چھ دن سے ہر روز شام کو آکے شراب کی دکانوں کے سرا فیلو میں ٹھہرتا ہے اس غول نے اپنا فرض سمجھا ہے کہ جو لوگ میخواری کے لئے میخانوں میں آئیں اونہیں ایسی پند ونصیحت کریں کہ مے نوشی ترک کر دیں اس خیال سے کہ اگر کہیں ان نوجوانوں برہمنوں نے حد سے زیادہ تنگ دوڑ کی تو فساد برپا ہوجائیگا پولیس اون کی نگران رہتی ہے مگر ابھی تک کوئی نامناسب بات نہیں ہوئی ہے۔ یہ والنٹیئر فقط مینوشوں کو سمجھاتے بجھاتے ہیں اور جب وہ نہیں مانتے تو انہیں چھوڑ دیتے ہیں ساڑھے پانچ بجے شام کو جو وقت میخوار میخانوں میں آنے کے خوگر ہیں دکانیں پر پکیٹ تعینات ہوتے ہیں اور ساڑھے نو بجے رات تک جس وقت دکانیں بند ہوتی ہیں۔ رہتے ہیں ان نوجوانوں نے اپنے قدم جن دکانوں کو افتخار بخشا ہے اونکی بکری بہت کم ہوگئی ہے۔

یونیورسٹی پنجاب

کی نسبت علی سے راوی ہیں بعض جماعتوں کے نصاب تعلیم میں ایسی کتابیں داخل کی ہوئی ہیں جن میں مذہب اسلام کی نسبت ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے مسلمانوں کے مذہبی خیالات کو سخت صدمہ پہونچتا ہے۔ امتحان الف۔ اے کے پرچہ B (بی) میں ممتحن نے جو سوال دیا تھا اس سے اس کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ وہ فقرہ

"Mugho Alfred the Great"

الفرڈ اعظم سے جو کورس میں داخل ہے لیا گیا تھا پچھلے دنوں مسلمان اخباروں کے اعتراضی آوازوں پر ہم خوش ہیں کہ سنڈیکیٹ نے اس سوال کو امتحان سے خارج کردیا مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس سے اون کی طبیعتوں کو سکون ہو سکتا ہے۔

ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے طیار ہیں کہ اسی کتاب میں بعض مفید مقامات بھی موجود ہیں مگر یہ کیا ضرور ہے کہ اون کے ساتھ ایسے جملے اور مطالب بھی رکھے جاویں جو مذہبی نقطہ خیال سے طبیعتوں کو برانگیختہ کرنیوالے ہوں یا ایسی تمثیلیں دی جاویں جو دلوں کو زخمی کرنیوالی ہوں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ الفرڈ اعظم کے ذکر میں شارلمین کے حملوں کو رسول عربی کے غزوات سے تشبیہہ دینا اور موخرالذکر کو سفاکانہ اور ظالمانہ قرار دینا مذہبی تعصب اور دیوانگی کے سوائے کسی اور امر پر بھی مبنی ہو سکتا ہے یونیورسٹیوں کا جو بعض ہندو مسلمانوں کی تعلیم کی غرض سے ہندوستان میں قائم کی گئی ہیں یہ اولین فرض ہونا چاہئے کہ کوئی ایسی کتاب داخل نصاب نہ کی جاوے جسمیں اشارۃً یا کنایۃً اون کے مذہبی عقاید پر حملہ ہو۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی عنایت

لاہور ریلوے ورکشاپ کی توسیع کے لئے موضع مہرپور کا کچھ رقبہ حاصل کیا گیا تھا جسمیں اسلامی زمانہ کے دو مقبرے موجود تھے سکھوں کے زمانہ میں ان قبروں کو وہاں سے اوٹھا دیا گیا اونمیں ایک عمارت جو نصرت خان کے مقبرہ کے نام سے مشہور تھی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مشہور فرانسیسی افسر ایکورٹ کا قیام گاہ تھا اور دوسرا بہادر خان کا مقبرہ میانیر گیریت بطور تھیٹر استعمال کرتا تھا۔ مسلم پبلک نارتھ ویسٹرن ریلوے کی اس عنایت کو شکریہ اور مسرت سے دیکھیگی کہ اب اوس نے دونوں قبریں اٹھوا سنگائی ہیں اور منیجر صاحب نے انتظام کیا ہے کہ اونکی مرمت کیجاوے اور آئندہ نقصان سے اونکو محفوظ رکھا جاوے۔ (وکیل)

---

[1] یعنی ایک نبی اللہ کا مسکن ہونے کے سبب تمام عالم میں مشہور ہوجائیگا۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں کی ترقی سے ظاہر ہے۔

بدر مسیح

مورخہ ۱۹۔ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

چونکہ گذشتہ اخبار مین جو الہامات لکھے گئے تھے ان مین کچھ کتابت کی غلطی ہوگئی تھی اس واسطے ان کو تازہ الہامات کے ساتھ دوبارہ نقل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

میان منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر مین رہتی ہین) ایک مرض سے سخت بیمار ہین حضرت کو انکی نسبت الہام ہوا

۱۔ حٰم۔ تلک آیات الکتاب المبین۔

ترجمہ۔ لفظ حم مین بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہین کہ اس مین کئی نشان ہین جو خدا کی کتاب مین مقرر ہین۔

۲۔ بیمار بہت ہی چیخین مارتا ہے۔

۳۔ ماتم کدہ

۴۔ انی احافظ کل من فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو ساری۔

ترجمہ۔ مین تمام گھر والون کو اس بیماری سے بچاؤنگا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔ من ہذہ المرض یعنے من ہذہ الآفت

فرمایا کہ اگرچہ اس مین بظاہر عبارت مین غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہین اور ایسی مثالین قرآن شریف مین بھی موجود ہین۔

پھر حضرت کو بیمار کیواسطے بعض دوائین دکھائی گئین اور الہام ہوا کہ۔

۵۔ اُمید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔ ۶۔ دوبارہ زندگی

۷۔ منسوخ شدہ زندگی۔

۸۔ انی براء من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے۔)

۹۔ کتب اللہ علی نفسہ الرحمۃ۔

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے

۱۰۔ حق علینا نصر المومنین

ترجمہ۔ ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہین

۱۱۔ امثال الرحمۃ فی اول الذکر و آخر الذکر۔

یعنے دو شخص جو بیمار تھے۔ اون کی نسبت جب دعا کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی۔

۱۲۔ رحمت اور فضل کا کلام۔ شکر کا کلام

(مذکورہ بالا تمام الہامات گذشتہ اخبار مین بھی چھپ چکے ہین۔ ایڈیٹر)

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۸ء

۱۔ زلزلۃ الارض

۲۔ نحق العذاب۔ تدلی

۳۔ بشریٰ

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔

تازہ اخبار

(منقول از اخبار عام)

سنا گیا ہے کہ انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر اب کے سال قریب ۲۴ ہزار روپیہ چندہ وصول کیا گیا ہے۔

آج کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کا جلسہ تقسیم انعامات ۳۰- اپریل کو ۱۰ بجے صبح منعقد کریں گے بصدارت حضور لاٹ صاحب۔

لالہ لاجپت رائے نے ہتک عزت کی جو نالش دو اخبارون پر کی- ہائیکورٹ کلکتہ مین سماعت ہوگی۔

لالہ پنڈیداس کے والد لالہ ایشرداس کی جایداد پولیس نے ضبط کی تہی بحکم عدالت اس کو واپس کی گئی ہے۔

گوجرانوالہ کا مسٹر شیفن جس پر رشوت وغیرہ کا الزام تہا اس کو مستعفی ہونے کی اجازت دیگئی ہے۔

حیران ہین حضور امیر کابل برٹش روسی معاہدہ کی شرائط پر اتنی دیر سے خاموش کیون ہین اس مین معمہ کیا ہے۔

حیدرآباد کے ریزیڈنٹ مسٹر بیلی صاحب شرقی بنگال کے قائم مقام لفٹننٹ گورنر مقرر ہون گے۔

مسٹر اوڈوائر صاحب قائم مقام ریزیڈنٹ حیدرآباد مقرر ہونگے- جو سرحدی صوبہ کے ریونیو کمشنر ہین۔

لفٹننٹ کرنل مکڈانلڈ صاحب ریاست نیپال کے قائم مقام ریزیڈنٹ مقرر کئے گئے ہین۔

پشاور کے سرحدی علاقے مین بدمعاشون کی لوٹ مار بیطرح بڑہتی جاتی ہے۔ رعایا کا خدا حافظ

ولائت کی ریلوے کمیٹی نے سفارش کی کہ ہندوستان کا ریلوے بورڈ ضرور برقرار رکہنا چاہئے۔

سرحد پر موہمندی قوم برٹش قلمرو مین چہاپے مارتی ہے اون کے دس ہزار آدمی فوج کشی کے لئے جمع ہین اور مسلح انگریزی فوجین اون کی سرکوبی کے لئے پشاور سے منگوائی گئین حالت ابتر ہے۔ رعایا خوف زدہ- پریشان

ملتان مین ایک مکان کے اندر چار مارواڑی مردہ پائے گئے افواہ ہے کہ انکو زہر دیا گیا- حیرت ہے۔

پونا مین حکم ہوا ہے کہ کوئی شراب کی دکان پر لوگون کو نہ روکے اس کی بابت کئی معززین گرفتار کئے گئے۔

کلکتہ کے اخبار سندھیا کا پرنٹر اس الزام مین ماخوذ ہے کہ نقشے مین اپنا نام غلط ظاہر کیا تہا۔

پونا مین مسٹر جسٹس رانا ڈے صاحب کی یادگار کا چندہ ایک لاکہہ سے بڑہگیا- وظائف قائم کرین گے۔

اس سے ایک ٹکنیکل لیباریٹری بہی قائم ہوگی- میرٹھ کے سردار صاحب اس کے لئے اور ۴۰ ہزار روپیہ دینگے۔

اب کے نمائش بمبئی مین ۶۳۰ تصاویر تہین فیسون سے ۲۵۷۰ روپیہ آیا۔ قیمت تصاویر سے ۴½ ہزار روپیہ۔

بازار رنگون کے ہنگامہ حال مین ایک مصری علی نام اور ایک عرب مسمی اسمعیل کو ایک- ایک ماہ قید سخت ہوئی۔

معاملات تبت کی بابت کلکتہ مین چینی سفیر کے ساتہہ بات چیت طے پائی- تبتی ممبران سفارت جلد جاتے ہین۔

تبت پر چینی سرپرستی تسلیم کی گئی وہان کے پایہ تخت لاسہ مین بہی سرشتہ آبرسانی جاری کرین گے۔

سررشتہ تار کے سگنلرون کی شکایات کی تحقیقات پر سررشتہ ڈاک کے ڈائرکٹر جنرل مقرر کئے گئے ہین۔

مضافات لاہور مین جو گروہ خونخوار ڈاکوئن کا پکڑا گیا تہا اس کو قرار واقعی سزائین پہانسی حبس دوام اور دس دس سال قید سخت کی دیگئین۔

جہلم مین پہلی کے روز جس نمبردار نے لوگون پر تیزاب چہڑکا تہا- تین ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔

برٹش روسی معاہدہ اتحاد کی بابت صاحب امیر کابل نے ابتک اپنی منظوری نہین بہیجی- خوشی سے خبر ہے۔

کمانڈر انچیف آئرلینڈ نے حکم دیا کہ کوئی فوج سگرٹ نوشی نہ کرے کہ شدت سے مخرب صحت و مضر قابلیت ہین۔

ملک ایران مین بدامنی ترقی پر ہے صوبہ آزربیجان مین سخت فساد ہوئے- قافلون کی آمد و رفت بند ہوگئی۔

سرحد ایران کی روسی چوکی بیلیہ سوور پر ایرانی لٹیرون نے حملہ کیا روس نے باضابطہ شکایت کی ہے۔

اس ناگہانی حملے مین چار روسی مع ایک کپتان کے قتل کئے گئے باکو وغیرہ سے روسی کمک روانہ کی گئی ہے۔

روس کے اعلےٰ ترین حکام نے مشورہ کر کے قرار دیا تمام بحری و بری فوجین ایک افسر اعظم کے ماتحت رہین۔

اس اعلےٰ منصب کا نام جنرلی سیمو رکہین گے اور گرینڈ ڈیوک نکولاس کو یہ منصب عطا کیا جاویگا۔

برٹش وار آفس نے جاپانی قسم کی ۵۵ ہزار نئی سنگینون کے بنانے کی فرمائش دی ہے- وہ بہتر کارآمد ہین یہ سنگین بہ نسبت پہلی کے تین انچہ لمبی ہے جنگی کونسل نے امتحان کے بعد اس کو پسند کیا ہے- پہلی موقوف کی گئی۔

برٹش نوآبادیون مین ایشیائیون کے داخلہ کا سوال اور دریہ کا شاہی مسئلہ تسلیم کیا گیا کہ طے کیا جائے۔

قادیان نوٹیفائڈ ایریا مین شامل کیا گیا

(اخبار سیول ملٹری گزٹ / صدائے ہند)

لاہور بحوالہ پنجاب گزٹ مورخہ ۱۳- اپریل ۱۹۰۸ء لکہتا ہے کہ اشتہار نمبر ۲۰۲ مورخہ یکم اپریل کے مطابق ہز آنر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب میونسپل ایکٹ کی دفعات کو مشتہرہ رقبہ کمیٹی قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے متعلق فرماتے ہین اور اشتہار نمبر ۲۰۳ مین ہوس ٹیکس کی مندرجہ ذیل شرحون کو بہی قادیان مین نافذ فرماتے ہین۔ ۶ع- ۵ ۔ ۴ ۔ ۳ ۔ ۱۲ عہ ۱۰ ۔ ۵ اور ۶ روپیہ فی سال جیسی کہ صورت ہو تشخیص ٹیکس تحصیلدار صاحب و مقامی کمیٹی بشرط منظوری صاحب ڈپٹی کمشنر کرے گی۔

نمبر ۲۰۴ کے مطابق قادیان کے عاید شدہ محصول و دیگر آمدنی کی وصولی و خرچ کے انتظام و حسابات تیار کرنے اور لکہنے کیلئے مندرجہ ذیل کمیٹی مقرر کی ہے ۱- مرزا نظام الدین - ۲- مولوی محمد علی ایم- اے- ۳- امید ہے کہ یہ انتظام قادیان کی لوکیلٹی کیواسطے مفید ثابت ہوگا اور پبلک کو لائق کارکنان کمیٹی ہر طرح سے فائدہ پہونچانے کی کوشش کرین گے- سب سے اول صفائی کا انتظام غالباً بہت ضروری ہوگا- کیونکہ آجکل گاؤن کے ارد گرد بہت سا کوڑا جمع کیا جاتا ہے جو مضر صحت ہے۔

لارڈ مِنٹو نے اخبار ٹائمز مین بزور لکہا کہ یہ اہم مسئلہ ایک عالمگیر شاہی کانفرنس کا سخت محتاج ہے

ہمارے حضور شاہ قیصر بفضل خدا خوب تندرست رہین- تبدیل آب و ہوا مفید نکلی اس پر کمال خوشی و تسلی ہے حضور ممدوح نے محل بکنگہم مین پریوی کونسل کا اجلاس فرمایا- جدید ممبران وزارت کو شرف ملاقات بخشا ہے

حضور پرنس آف ویلز نے بدہوار کو سرہنری کیمبل بنرمین سابق وزیر اعظم کے ہان جاکر مزاج پرسی فرمائی۔

جمعرات کی شب ہنری ممدوح نے بے چینی سے کاٹی وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہین- علاج مین کسر نہین ہے۔

امریکن جنگی بیڑہ بحرالکاہل کو آتا ہے وہ ساحل کیلیفورنیہ پر پہونچا- یہان گورنر نے سرگرم استقبال کیا ہے۔

شہر مودیل ساے رے ہوگئی ولایت کے مختلف اخبارات نے بوجوہات چند در چند اس پر طمانیت کا اظہار کیا ہے مگر زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون مرحوم کا شاگرد رشید اور برک اور برائیٹ کا معتقد جنعیف العمری میں بکدل مسٹر مورلے کے پسندیدہ خطاب . بر قانع نہ رہا ۔ مسٹر مورلے نے اپنے دل کے راستے دہشت گردی کو نکالا کہ میں کام ایسے امور ... کا کام اور راستہ دہشت گردان کی خدمت ایک نعمہ ہم بھی نہ کرتے اس راستے سے ہمیں انڈیا آفس سے علیحدگی با ہوس آدہ ... منسر سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی ۔

فیاضی مصر اودھ اخبار رقمطراز ہے کہ مسٹر لی سی مکرجی ... نے پچاس ہزار روپیہ اس غرض سے دیا ہے کہ ڈیرہ دون میں ایک خیراتی شفاخانہ کھولا جائے اور مریضوں کا علاج ہومیوپیتھک طریقے سے ہو ۔ مسٹر ... سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ دون نے ایک بارونق جلسہ میں اس کا افتتاح فرمایا ۔ ڈیرہ دون کے تمام معزز لیڈر ہندو اور مسلمان شریک جلسہ تھے ۔ مسٹر موصوف الصدر کی یہ فیاضی قابل تعریف ہے جنہوں نے صرف فائدہ رسانی عوام کے خیال سے اتنی بڑی رقم عطا کی ۔

اخبار جگانتر پر سڈیشن کلکتہ کا اخبار جگانتر مقدمہ سڈیشن کی آفت میں پھر گرفتار کیا گیا ۔ ۴ ۔ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی (ڈسپاٹزم) کے عنوان سے نکالا گیا ہے وہ سراسر بدخواہانہ (سڈیشن) سمجھا جاتا ہے ۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ... نے پولیس کورٹ میں درخواست کی کہ اخبار ہذا کے پرنٹر بابو بھوپیندر ناتھ کے نام وارنٹ نکالا جائے اور ایک وارنٹ دفتر کی خانہ تلاشی کیلئے بھی حاصل کیا ۔ پنجشنبہ گذشتہ کو بوقت ۸ بجے بعد دوپہر ۔ دفتر کی تلاشی لی گئی اور بہت سے کاغذات نوشتہ جات جو اخبار کے متعلق تھے ضبط کئے گئے ۔ دفتر کے باہر تماشائی نوجوانوں کی کثیر جمع تھی ۔ وہ پولیس افسروں کی طرف منہ چڑھاتے اور شور مچاتے تھے ۔ جو کاغذات ضبط کر کے لے گئے ہیں ان میں رجسٹر ۔ دستاویزات ۔ پروف اور خطوط بھی ڈھیر سے ہیں ۔ مقدمہ اگلے روز پیش ہونیوالا تھا اور خبر ہے کہ اخبار کا پبلشر مقدمہ کی بھنک پاتے ہی روپوش ہو گیا

اس باعث گرفتار نہیں ہو سکا ہے ۔ ابھی وقت ہے (عام)

سور کی پرستش خدا کی شان ہے کہ جس چیز کو بہت سے لوگ برا کہتے اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ بعض آدمی اس کو اچھا سمجھتے اور پوجتے ہیں ۔ سیلبز ... کے مذہبی پیشوا سور کی پرستش کرتے ہیں اور مختلف موقعوں پر اوس سے مدد طلب کرتے ہیں چنانچہ جب کبھی کوئی شخص بیمار ہوتا ہے یا اوس کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو اوس کی درخواست پر مذہبی پیشوا ایک سور لاکر اوسے نہلاتا ہے پھر اوس کی ٹانگوں کو رسی سے باندھ کر ایک جلتی مشعل اوس کے منہ کے سامنے لاکر ادھر ادھر ہلاتا ہے ۔ اور مشعل کی روشنی میں جس طرح سور اپنا چہرہ کو ہلاتا اور آنکھیں جھپکاتا ہے اسی طرح وہ شخص اوس سے نتائج نکالتا ہے پھر دعا مانگ کر اور گھر والوں سے نذرانہ لے کر سور کو لیکر چلا جاتا ہے ۔ (پنجاب سماچار)

تردید ۲ ۔ اپریل کے پرچہ میں اخبار پنجابی نے حوالہ پر جو کچھ گجرات کے ایک مسلمان عبد الکریم صاحب نامی کے متعلق لکھا گیا تھا ۔ وہ ایک قابل اعتبار خط سے معلوم ہوا کہ بالکل غلط تھا اور بے بنیاد ۔ سنا گیا ہے کہ اخبار پنجابی نے بھی خود ہی اس کی تردید کر دی ہے ہمیں افسوس ہے کہ ایسی غلط خبر اخبار میں لکھی گئی اور نہایت افسوس پنجابی پر ہے جو ایسی بے بنیاد خبر کا بانی ہوا کیونکہ ہم نے بعض اور اردو اخبارات میں بھی اس کی نقل دیکھی ہے امید ہے کہ جس کسی معاصر نے یہ خبر لکھی ہے وہ خود ہی تردید بھی کر دینگے ۔

ڈاکہ سب پور میں اوس روز ۲ بجے رات کے بابو کھڑ دری لال سین کے گھر میں بارہ مسلح ڈاکو آ گھسے صحن میں مشعلیں روشن کیں ۔ مالک مکان صحن کے دالان میں سوتا تھا اس کی چھاتی پر چڑھ کر تلوار گردن پر رکھی ۔ مال اور اسباب کا پتہ چاہا ۔ مستورات اندر سوتی تھیں ان کو بھی پیٹ کر تمام مال و زیور سے خالی کیا کسی بکس جو پائے اون کو بھی توڑ پھوڑ ڈالا ۔ تمام ڈاکوؤں کے چہرے رنگین تھے ۔ فرضی داڑھیاں لگائے تھے ہزاروں کا مال و زیور لیگئے ۔ شور ہونے پر جون ہی ہمسائے آئے ۔ ڈاکو خبردار ہو کر گم ہو گئے اس قسم کی پہلی خوفناک ڈکیتی ہے ۔ جو کہ سب پور میں واقعہ ہوئی ہے ۔

مولوی لیاقت حسین اور ڈاکٹر عبد الغفور کو الزام سڈیشن کے لئے سشن جج باری سال نے بھاری قید کی سخت سزا دی ہیں ۔ اب حال میں ان دونوں کیطرف سے ہائیکورٹ کلکتہ میں اپیل کی گئی ہے ۔ مسٹر جسٹس گیڈٹ اور مسٹر جسٹس ونڈاف صاحبان نے اپیل کی سماعت فرما کر منظور کی ہے اور تا فیصلہ اپیل کے دونوں کو ضمانت پر چھوڑ دیا ہے ۔

بنگال دالوں مرزاپور کے متصل حضور لفٹننٹ گورنر بنگال کی ٹرین کے اڑانے کی ناکام کوشش کی گئی تھی اس الزام میں سات آدمی ماخوذ تھے ۔ یہ او نے حیثیت کے قلی تھے انہوں نے اپنے رفیقوں پر آفت لانے کی غرض سے یہ کام کیا تھا ۔ پکرک السڈ کا گولا استعمال کیا گیا تھا ۔ عدالت سشن نے ایک ملزم کو بے قصور پاکر بری کیا ۔ سرغنہ کو دس اور باقی پانچوں کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے ۔ جو واقعی عبرت بخش ہے ۔

مصطفیٰ کامل پاشا کا مجسمہ قائم کرنے کی غرض سے مصر میں اب تک ۷ ۔ ۳۰۰۶ پونڈ سے زائد رقم جمع ہو چکی ہے پاشا مرحوم کا چہلم مصر میں ۲۰ ۔ مارچ کو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا ۔

آغاز سال آئندہ میں آسٹریا کے پایہ تخت بوڈاپسٹ میں جو بین الاقوامی طبی مجلس قائم ہونیوالی ہے ۔ اس میں مصر کیطرف سے بارہ ڈاکٹر بطور قائم مقام شریک ہونگے ۔

دولت عثمانیہ اور رومانیہ کے مابین عنقریب ایک تجارتی اور سفارتی عہدنامہ ہونیوالا ہے ۔

لندن کی خبر ہے کہ اصلاحات مقدونیہ کے متعلق پارلیمنٹ نے سرکاری کاغذات شائع کئے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ سر ایڈورڈ گرے نے روسی تجاویز کو اس شرط پر اتفاق کیا ہے کہ انگلستان کی طرف سے اس بارہ میں جو مزید تجاویز پیش کیجاویں ان کو منظور کیا جاوے اس کو حلمی پاشا کے تقرر پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہے اور اس کی رائے میں ترکی فوج میں تخفیف کرنیکی بجائے بہتر ہے کہ مقدونیہ کے مالیہ میں سے انتظامی ضروریات کیلئے اخراجات وضع کر کے باقی بالبانی [illegible]

پچھلے جمعہ مولانا مولوی محمد احسن مد ظلہ تعالےٰ وطن سے مراجعت فرماتے مدینۃ المسیح ہوئے۔ آپ نے خطبہ افمن کان علےٰ بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ پڑھا۔ مولوی صاحب کے پُرجوش وعظ میں ایک نہ ایک نکتہ ایسا ہوتا ہے جس پر طبیعت پھڑک اٹھتی ہے چنانچہ حسب معمول ان آیات کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ شاہد کی تنوین عظمت کی ہے اور گواہ حقیقی معنوں میں ہو سکتا ہے جس نے وہ سب حالات خود دیکھے ہوں۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے والا عظیم الشان شاہد جس کی نسبت لکھا ہے کہ "یتلوہ" پیچھے آنے والا ہے یہی مسیح موعود ہی ہو سکتا ہے۔ حالات نبوت سے بوجہ مورد وحی والہام ہونے کے خوب آگاہ اور اس لحاظ سے سچا گواہ ہے۔ پھر ومن یکفر بہ من الاحزاب سے بتایا کہ اس وقت کے بارے میں پیشگوئی ہے کہ بہت سے مذاہب موجود ہوں گے جو آزادی سے اپنے اپنے معتقدات کا اظہار کرتے ہوں گے۔ اس سے آگے اللہ کی طرف سے آنیوالوں اور اللہ پر افترا کرنے والوں کے نشان بتلائے۔

علامہ نورالدین نے اس جمعہ اللّٰھم انی اعوذبک من الھم والحزن دعا پر جو نماز میں پڑھی جاتی ہے خطبہ پڑھا اور بتایا کہ انسان کے دل میں بوجہ طول امل کئی کئی طرح کے ولولے اٹھتے ہیں اور وہ ہموم و غموم میں پڑ کر اپنی زندگی کو تلخ کر لیتا ہے اس سے پناہ مانگی گئی ہے اور بعض اوقات پہلی مصیبتوں کو یاد کر کے دل ہی دل میں کڑھتا ہے یہ بھی اچھی بات نہیں۔ پھر اسباب مہیا نہ کرنا یہ عجز ہے اور مہیا شدہ سے کام نہیں لینا کسل۔ اس کمزوری کے لئے بھی جناب ایزدی میں پناہ طلب کرنی چاہیئے تاکہ بزدلی اور بخل سے بچے رہیں۔ متقی بے شک متوکل ہوتا ہے مگر اس کی مثال حدیث میں تغدو اخماصاً وتروح بطاناً پرندے کی طرح ہے۔ تغدو اخماصاً وتروح بطاناً اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا پرندہ اپنے آشیانہ میں بیٹھا رہتا ہے اور اس کی چونچ میں کوئی ڈال جاتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ مقدور بھر محنت کرتا اور اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ مومن جب ایسا توکل کرتا ہے تو وہ قرض وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے اور وہ دلیر ہو کر لوگوں کے دباؤ میں نہیں آتا۔ حق کے اظہار سے مطلق نہیں جھجکتا۔

پھگواڑہ۔ حضرت مفتی صاحب معظم بندہ سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شب درمیان ۹ و ۱۰ اپریل کورٹ کی کسی گاڑی سے پھگواڑہ ریلوے اسٹیشن سے قریب دو میل کے فاصلہ پر بجانب شمال ایک لاش جلی ہوئی پائی گئی۔ جس کی کھوپری ٹھوڑی اور گردن تک نشانہ تھی بدن کا اوپر کا حصہ مردار خوار جانوروں نے کر کے الگ کیا ہوا تھا۔ ٹانگیں الگ الگ اور ٹکڑے ٹکڑے کہیں کہیں سے ملی۔ ابھی تک کھوپری کا بالکل پتہ نہیں چلا ریلوے پولیس تحقیقات میں ہے۔ مسافر پٹڑی اس میں تھا اور ایک کپڑے میں جو کچھ اس سے دستیاب ہوا تھوڑی سی اقیم اور کچھ خوردنی اشیاء تھیں۔ آدمی بڈھا اور ہندو وضع سے معلوم ہوتا ہے۔ خدا جانے کون ہے ابھی تک پتہ نہیں لگا۔

قریب ایک ہفتہ سے بادلوں کی آمد و شد ہے اور تین چار یوم سے تھوڑی تھوڑی سی بارش بھی ہوتی رہی رات سب سے زیادہ بارش ہوئی جو صبح ۸ بجے تھی کل ۸ بجکر بیس منٹ پہلے کر تژالہ باری بڑے زور سے آئی مگر خیر گذری۔ فصلیں ابھی تک تو جو کچھ ہیں اچھی ہیں آئندہ جو اللہ کو منظور ہے ہم کو بسر و چشم منظور۔

محب الرحمٰن از حاجی پور۔

ایک دریافت طلب امر

ان تمام سابق ممبران مجمع الاخوان لاہور کی خدمت میں جو لاہور سے باہر جہاں کہیں بھی ہیں۔ درخواست ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے بہت جلد اپنے اپنے پورے پتے سے مطلع فرماویں کیونکہ ہم نے گذشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ چھپوائی ہے۔ جس میں کل اسمائے ممبران درج ہوں گے اس لئے ہمیں آپ کے نام و ایڈریس کی اشد ضرورت ہے نیز بعض اوقات ہمیں آپ سے خط و کتابت کرنی ہوتی ہے جس میں بوجہ نہ معلوم ہونے آپ کے ایڈریس کے سخت تکلیف ہوتی ہے امید ہے کہ آپ اس عرض کو قبول فرما کر ہمیں دوبارہ یاد دہانی کے لئے تکلیف نہ دینگے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر اطلاع فرماویں۔

محمد ضیاء الدین طالبعلم بی۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج
لاہور
اسسٹنٹ سیکرٹری مجمع الاخوان۔ لاہور۔

بدرِ خواتین

قحط کیا ہے؟

قحط کیا ہے؟ ہماری اپنی بدکرداریوں کی پاداش ہے۔ قدرت کاملہ کا یہ خاصہ ہے کہ جب کبھی کوئی قوم حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور خداوند کریم کے فرمودوں کو بھول جاتی ہے آسمانی کتابوں کو پس پشت ڈال دیتی ہے تو وہ لوگ جو مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں اپنی سچائی کے لئے الٰہی نشانات اور بین دلائل بیان کرتے ظاہری طور پر معجزات دکھاتے اور لوگوں کو احکامات سناتے اور اوس کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔ مگر لوگ انکار کرتے ہیں اور ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں اور ملکوں قوم کی سرپرستی اور عنایات کو فراموش کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس کی فرمانبرداری شکرگزاری کریں الٹی اس کے برخلاف سازشیں کرنے بلوے اٹھانے شروع کر دیتے ہیں۔ تو غضب الٰہی جوش میں آتا ہے اور دنیا میں عذاب کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ گذشتہ کئی ایک سال سے ہمارا ہند مختلف وباؤں مثلاً طاعون۔ ہیضہ چیچک۔ زلزلہ۔ قحط وغیرہ کی سیرگاہ بن رہا ہے۔ آہ! ابھی ایک دفعہ ہماری زلازل سے ملکوں کے ملک غرق ہو گئے عالی شان عمارات کھنڈرات میں بدل گئیں۔ بلند منزلوں کے مکانات میں بسر کرنیوالوں کے پاس بسر اوقات کے لئے ایک جھونپڑا تک نہ رہا۔ چند سال بارشوں نے وہ زور پکڑا کہ لوگ الامان الامان کر اٹھے گھروں میں بیٹھے بیٹھے اکتا گئے اور لاریب قدرت کے طلسمات کہاں گئے۔ پھر پرسال موسم سرما میں اس قدر خنکی ہوئی کہ زمانہ کے فلاسفر اور سائنس دان بول اٹھے کہ آفتاب میں سیاہ دھبہ ہو گیا یعنی اس کا کچھ حصہ جل کر سیاہ ہو گیا ہے اور اوس کی کرنوں میں پہلی سی تپش اور گرمی نہیں رہی اور عنقریب وہ زمانہ آئیگا جبکہ حرارت نام کو بھی باقی نہیں رہیگی۔

پھر گذشتہ سال میں سخت خشک سالی کا دور دورہ شروع ہوا اور وہ اس لئے کہ باران رحمت کے دروازے ہماری شامت اعمال کے باعث بند ہو گئے بلفظ دیگر

شامت اعمال ما صورت قحط گرفت

اب ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے دن بدن قحط سالی

رو بہ ترقی ہے - فصل خریف کی تو پہلے بربادی ہو چکی ہے اور فصل ربیع کے آثار نمایاں ہیں - بارشوں کا موسم گذر چکا ہے خشک سالی کے سبب زمین کا بہت سا حصہ ویران و بنجر پڑا ہے اور جو فصلیں تیار ہو رہی ہیں ان کا بھی خدا حافظ ہے پانی کی قلت کے سبب فصلوں کا زیریں حصہ سوکھتا جاتا ہے اور جڑیں خشک ہوتی جاتی ہیں ہمارے پاک قرآن شریف و فرقان حمید میں خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے -

فی السماء رزقکم وما توعدون ط

بیشک اب یہ امر صاف طور پر عیاں ہے کیا عیسائی کیا ہندو کیا مسلمان کیا پارسی - غرض کہ ہر قوم اس بات کو تسلیم کر گئی ہے کہ بیشک رزق آسمان سے نازل ہوتا ہے کیونکہ بر وقت برسنے والے مینہ کا ہر ایک قطرہ اناج کا ایک ایک دانہ ہوتا ہے اب میں آپ کی توجہ اس حیرتناک نظارہ کی جانب منتقل کرنی چاہتی ہوں - جو حال ہی میں وکیل اور آرمی نیوز میں شائع ہوا ہے - وہ یہ تھا -

قحط کا نظارہ

شہروں میں جہاں موٹر کاریں دوڑتی ہیں بائسکل چاروں طرف گھومتی ہیں - بگھیاں اور جوگڑیاں چل رہی ہیں - گیس یا بجلی کی روشنی سے رات کا دن بنا ہوا ہے - سوداگروں کی دوکانوں میں لاکھوں کا سامان بھرا ہے - خوش پوش صاحب تن و توش منڈلیں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں یہ محسوس کرنا مشکل ہے کہ آجکل ہولناک قحط نے ملک کی کیا حالت بنا رکھی ہے - ہندوستان اصل میں لاہور - دہلی - لکھنؤ بنارس نہیں ہے - اصلی ہندوستان وہ ہے جہاں آبادی کا ۹۰ فیصدی حصہ کچے مکانوں اور متفرق دیہات میں بر وقت بارش نہ ہونے سے موت نما زندگی بسر کر رہا ہے -

لالہ لاجپت رائے آجکل جابجا قحط زدوں کی دستگیری کے لئے فنڈ کرتے اور درماندہ حال فاقہ مستوں کی امداد کرتے پھرتے ہیں اونہوں نے کچھ حال نواح آگرہ کی دیہات کا بیان کیا ہے چونکہ صوبہ مذکور میں گورنمنٹ نے بڑی فیاضی سے کام لیکر زرتقاوی دل کھول کر دیا ہے اور نواب لفٹننٹ گورنر نے قحط فنڈ بھی قائم کیا ہے اسلئے حالت ایسی خراب نہ ہونے پائی جیسی کہ دوسری صورت میں ہوتی - تاہم ہر فاقہ مست آدمی کی گورنمنٹ کہاں تک خبر لے سکتی ہے - لالہ لاجپت رائے آگرہ کے قریب موضع سکندرہ کا ذکر کرتے ہیں کہ وہاں لوگ سرکار کی غربا نوازی کے مداح پائے گئے - تاہم گاؤں اجڑا ہوا معلوم ہوتا تھا - یہاں ایک بڑھیا کو دیکھا جو فاقوں کی ماری ہوئی تھی اوس کا لہنگا تار تار ہو رہا تھا - دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سرکار سے اس کو ایک کمبل ملا ہے ہم نے اس کو ایک لہنگا اور ایک چادر دئے جانے کا حکم دیا دوسرے روز قردلی میں ریلیف ورکس کا معائنہ کیا اکثر کام کرنیوالے چمار تھے گو ایک آدھ جیوت لڑکا بھی یہاں کام کر رہا تھا ان مزدوروں کو دو آنے سے ۲ آنے تک روزانہ ملتا ہے آگے چلکر ایک بڑا گاؤں نظر پڑا یہاں بعض عورتوں اور بڈھوں کی حالت خراب تھی یہاں کچھ روپیہ ہم نے تقسیم کیا - قردلی کے قحط ریلیف ورک پر ۴۰۰ آدمی سڑک کھودنے اور سڑک بنانے کے کام پر لگے ہوئے تھے یہ ایک افسوسناک نظارہ تھا ادھیڑ مرد اور عورتوں کی حالت خاصی تھی مگر بڈھے اور جوانوں کی نازک حالت تھی اکثر آدمیوں کے پیٹ پسلیوں میں گرے پڑے ہوئے اور ٹانگیں دبلی ہو گئی ہیں بعض بچے کے لڑکیاں اپنا بوجھ بڑی مشکل سے اوٹھا رہی تھیں کوئی صاحب اون لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھ کر رحم کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کو تقدیر نے اس حالت میں مجبور کیا ہے اور ہر صاحب مقدور شکر کریگا کہ اس کے بچے اس مصیبت کی زندگی سے محفوظ ہیں - ریلیف ورک پر ہر قوم کے آدمی جاٹ برہمن - راجپوت - چمار - وغیرہ وغیرہ بعض عورتوں کے ساتھ شیر خوار بچے بھی ہیں اون کو دو تین پیسے روزانہ یا زیادہ ملتے ہیں کام کرنیوالے بچوں کو تین سے پانچ پیسے تک عمر کے لحاظ سے ملتے ہیں - قلیوں کے ایک گروہ کو جس میں ایک کھودنیوالا اور دو مٹی اوٹھانیوالے شامل ہوتے ہیں - ۱۰ فٹ ۱۳x فٹ ۱ فٹ زمین کھودنی پڑتی ہے اگر شام تک کام پورا نہ ہوا تو کھودنیوالے کی مزدوری کاٹ لیجاتی ہے جو ہی کہ ان مزدوروں کو ہماری آمد کا حال معلوم ہوا وہ خیرات مانگنے کے لئے ہمارے گرد جمع ہو گئے ہم نے چند روپیہ منتظم افسروں کے حوالہ کئے کہ مزدوری کے ساتھ ایک ایک دو دو پیسے ان کو دیدئے جاویں -

ایک بہشتی نظارہ

اس تمام مصیبت کے درمیان میں نے ایک نظارہ دیکھا جس نے بالکل دوسری قسم کا اثر میرے دل پر کیا ایک دس بارہ برس کی لڑکی سر پاؤں برہنہ بجز ایک چیتھڑی کے جو اس کے کمر کے گرد ستر پوشی کے لئے لپٹا ہوا تھا مٹی کا ایک ٹوکرا اوٹھائے ہوئے لیجا رہی تھی اور برابر مسکراتی جاتی تھی - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی روح تمام دنیا پر ہنس رہی ہے یعنی اس بیہودہ دنیا پر جہاں تمیز اور تفریق کا دور دورہ ہے جہاں عارضی چیزوں کے لئے بیحد مصیبتیں اور تکلیفیں اوٹھانی پڑتی ہیں اور اپنی طبیعت کی طرف سے بے پرواہ ہونے پر خوش ہے - جونہی کہ میری نظر اس معصوم فرشتہ پر پڑی میں کہڑا کا کہڑا رہ گیا میں اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور وہ بھی مسکرائی میں نے آگے بڑھکر اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا وہ بیچاری اپنی ٹوکری لئے چلی گئی کاش کہ میرے پاس کیمرہ ہوتا کہ میں اوس کا فوٹو لیتا غور کرنے سے یہ خیال دل میں آئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہندو مذہب کا یہ اصول کہ ہر حالت میں قانع و شاکر رہنا چاہیئے ہماری پولیٹیکل غلامی کا سبب عظیم ہے -

المناک نظارے

قردلی کو جاتے ہوئے ہمیں راستہ میں چند مسلمان عورتیں مع بچوں کے ملیں اون کو ہم نے کچھ نقدی دی خیرات کرنے میں ہم نے ہندو اور مسلمان کی کبھی تمیز نہیں کی - قردلی میں کچھ روپیہ اور کپڑا بانٹتے ہوئے فتحپور سیکری کو گئے راستہ کے گاؤں میں موت کا سناٹا تھا یہاں شاہی محلات دیکھے ان عمارتوں سے کیسا غمناک سبق ملتا ہے اون کو دیکھ کر تمام دنیوی شان و شوکت اور حکومت اور اختیارات کی بے اعتباری اور بے وفائی دل پر نقش ہوتی ہے وہ ہم کو زمانہ سابق میں لیجاتی ہیں اور آئندہ کے لئے خبردار کرتی ہیں - یہ ایک مٹی ہوئی سلطنت کی یادگاریں ہیں بہر حال صوبہ جات متحدہ میں قحط ریلیف کا سرکاری انتظام قابل تعریف ہے - اگر پرائیویٹ لوگ زیادہ دلچسپی لیں تو زیادہ فائدہ ہو "

ایسے ایسے ہولناک نظاروں کو دیکھ کر بھی اگر کسی کا دل نرم نہ ہو تو اوس سے خدا سمجھے - اے لوگو اب تو بستر ناز سے سر اٹھاؤ اور دیکھو سورج نکلے بہت دیر ہو گئی اور تمہیں اب تک خبر نہیں افسوس

روز روشن ہوتا گیا اُٹھتے گئے سونیوالے
آفریں اے میرے بیدار نہ ہونیوالے

چونک خواب ناز سے دل میں نہ لا کچھ پیش و پس
قافلہ تیار ہے آتی ہے آواز جرس

اب آفتاب اس قدر بلند ہو چکا ہے کہ اس کی کرنیں روئے زمین کے ہر ایک گوشہ پر اپنا تسلط بٹھا چکی ہیں اور اس کی تمازت سے باطل مذہب جل جل کر خاک ہو رہے ہیں -

وہ کونسا آفتاب اور کونسی اسکی تمازت ہے وہی جس کا انتظار مدت سے چلا آتا تھا جو قادیان دارالامان جنت نشان میں ظہور پذیر ہوا ہے جس کا نام حضرت سید المرسل مسیح موعود مہدی دوران جناب مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمن ہے جسکی تائید میں زمینی اور آسمانی نشان پے در پے ظاہر ہو رہے ہیں جسکی شمشیر قلم کا لوہا کل زمانہ مان چکا ہے جس سے دشمنان دین کے سر کٹ کٹ کر گر رہے ہیں - اور اس کے آگے بڑے بڑے اہل قلم سر تسلیم خم کرتے ہیں آؤ اسکی تعلیم کو سنو اور دیکھو کہ خدا کے فرمودے کسطرح پورے ہو رہے ہیں

ہوشیار اے مرد غافل خواب غفلت کب تلک
وقت جاتا ہے قیام اس کو نہیں زیر فلک

(راقمہ احمدی خاتون پہلوری از شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسیح کیوں آیا؟

جب اسلام کو کوئی ضعف لاحق ہوتا یا کوئی بیماری لگتی رہی تو اللہ تعالیٰ قادر مطلق چھوٹے بڑے طبیب بھیجتا رہا جیسا کہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب معمولی خفیف سا بخار یا سر درد ہو تو چھوٹے حکیموں کو ہاتھ دکھا کر دوائی استعمال کر لیا جاتی ہے اور اکثر اوقات بیماری کے آغاز میں ہی علاج کرنے سے افاقہ بھی ہو جاتا ہے مگر جب وہی بخار تپ دق اور تپ محرقہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے تو حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کے پاس جانے کی نوبت آجاتی ہے کیونکہ اس بیماری نے گھر پکڑ لیا اب اس کو نکالنے اور دور کرنے کے لئے ایک طبیب حاذق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام کی ایسی حالت کو فیج اعوج زمانہ سے تعبیر کیا گیا ہے اس زمانہ میں اسلام کو ایک بیماری نہیں بلکہ ہزار ہا بیماریاں گھن کے کیڑے کی طرح لگی ہوئی تہیں یا مثلاً حب دنیا کا زور ہو جانا یعنی دنیا [illegible] خدا [illegible] تعلقات کا سو [illegible] اسباب [illegible] ایک [illegible] اور دنیا قرآن کریم پڑھنا [illegible] بھول جانا اگر کبھی [illegible] [illegible] اسکی [illegible] پر کار [illegible] مذہب کو [illegible] خیال [illegible] اسلام کو [illegible] [illegible] [illegible] بیان [illegible] کی حالت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہی والوں [illegible] حالت پر رحم آیا تو یہ اظہار محبت کیا کہ سر دے کے [illegible] ہو کر نوحہ خوانی کرکے آنسو بہا دیے اشعار اور نظمیں [illegible] سے اس کو کچھ بھی فائدہ نہ پہونچا۔ تو حضور مذہب اسلام نے پکار پکار کر کہا کہ اے ابن مریم [illegible] کرے کوئی ؎ میرے دکھ کی دوا کرے کوئی تو تقدیر خداوندی نے اسلام کی پریشان حالت پر رحم کہایا۔ اس قریب الرگ کو بچانے کیلئے اپنا ایک خاص بندہ مسیح موعود کہہ کے بھیجا۔ ؎

سچ آیا یا حق آیا باطل آیا۔ بساط کہنہ کا تقدیر سے نعم البدل آیا

اس فرستادہ خدا نے اس مریض کی غذا اور دوا کی ایسی احتیاط کی کہ چند روز میں تندرست ہو گیا اور پھر اسلام کا وہی تندرست صحیح چہرہ کندن کی طرح چمکتا ہوا نظر آنے لگا جیسا کہ آج سے تیرہ سو برس پہلے سرور الانبیاء علیہ الثناء کے زمانہ میں دکھائی دیا تھا۔ دنیا پرستوں نے اس خلیفہ برحق کی مخالفت کرکے علیحدہ شفا خانے (یعنی انجمنیں) قائم کئے جا بجا کاسہ گدائی ہاتھ میں لیکر غریب مسلمانوں کو خوب لوٹا (جن کی آگے ہی یہ حالت تھی شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا) ان عاجزوں کو لوٹا جو کہ مسیح کی آگے ہی مخالفتوں کے باعث نیم مردہ ہو گئے تھے جنکو کہیں طاعون نے الرشا تلے ہے تو کہیں زلزلہ آگہیرتا ہے۔ الہام ثلج کو پورا کرنے کے لئے قحط ہاتھ دہو کر پیچھے پڑ گیا ہے) الغرض بہیک مانگ کے خالی از علاج ہسپتالوں کی شاندار عمارتیں بنوائیں اور یہ بزرگ نسخہ (دنیا درست کر دین خود ہو جاویگا) استعمال کرنے کی ہدایت کی جس نے زہر ہلاہل کا اثر کیا۔ اس نسخہ کے استعمال کرنیوالوں نے جانا کہ ہمارے کام روپے پیدا کرنے (خواہ کسی ذریعہ سے ہو) آرام سے سو رہنا اور کھانے پینے کے اور کچھ نہیں جب بزرگوں نے دیکھا کہ یہ فتنیں تو رائگان گئیں تو پکار پکار کر دعائیں مانگیں ؎

[illegible] ہم [illegible] [illegible] الوار [illegible] برکات [illegible] [illegible] [illegible] خلیفہ [illegible] [illegible] [illegible] اور نجات [illegible] [illegible] [illegible] انبیاء [illegible] خوش نصیب اور سعید [illegible] [illegible] [illegible] الہان اور جاودانی نجات پا گئی [illegible] [illegible] مخالفت بھی نادانستہ اس سے متاثر [illegible] پرانی رسم رسوم بدعات سے متنفر ہو گئے اور بہت نے خود اصلاح کرنی شروع کی۔ جیسا کہ سنا گیا ہے کہ انہیں دنوں [illegible] میں بھی قوم خواجگان نے ایک انجمن قائم کرلی [illegible] شادی غمی کے رسم رسوم میں ترمیم تخفیف کرنے [illegible] ہوا۔ چونکہ ان سب باتوں کی پہلواؤں کے پیٹ روحانیت سے خالی تہ اون کے بیچوں اور لکچراروں نے سامعین پر ایسا اثر کیا کہ تو اور میں میں میں سخت ہنگامہ ہو گیا۔ نوبت بایں جا رسید کہ ایک دوسرے کو اسلام کہلانا ذکر کیا گیا بلکہ کئی ایک صاحبان نے یہاں تک زبان درازی کی کہ ہم سے شریعت کا بار نہیں اٹھ سکتا۔ کاش کہ انہیں خبر ہوتی۔ کہ خدا کا پیارا کلام سب سے پہلے فرماتا ہے۔ ذلک الکتاب لاریب فیہ یہ وہ کتاب ہے نہیں شک اس میں اور نہیں ہلاکت اسمیں بلکہ جو شخص اس کی نصیحتوں پر عمل کرتا ہے اس کو تو یہ کتاب حیات جاودانی عطا فرما دیتی ہے۔ حیف کہ اون کو خدا پر یقین ہوتا کہ وہ خیر الرازقین ہے مگر خدا پر اعتبار کرنے کی راہیں سوائے فرستادہ خدا کے اور کون دکھا سکتا ہے وہ تو اپنی عقلوں کے ذریعہ اصلاحیں کرتے انہیں معلوم نہیں کہ اصلاحیں سچے مصلح کے بغیر نہیں ہو سکتیں جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی۔ کیں رہ کہ تو میروی بترکستانست

اونہوں نے صراط مستقیم والی سیدھی سڑک ہی چھوڑ دی اب اصلاحیں کیسی ہوں۔

جب [illegible] انجمن خواجگان بعہدہ (جو کہ ظاہری انجمن تھی) اور اپنی انجمن احمدیہ کا مقابلہ کیا تو بڑی فرحت آئی کہ سبحان اللہ کس باقاعدگی سے جلسے کئے جاتے ہیں کوئی کسی قسم کا شور و غوغا نہیں ہوتا کلام الٰہی سنائی جاتی ہے۔ مرد تو علیحدہ رہے مستورات کی انجمن کیحالت بھی عمدہ ہے ہر جمعہ کو عورتیں باقاعدہ نماز جمعہ ادا کرتی ہیں بعدہ ان احکام الٰہی کی بجا آوری کی تاکید کی جاتی ہے جسکو بے چون و چرا قبول کرتی ہیں کوئی غل غپاڑہ نہیں ہوتا۔ مگر یہ سب برکتیں اس مسیح الزمان کی ہیں جس نے احمدیوں میں نئی روح ڈالدی۔ ؎

ہوا احمد خدا تیرا مرسل اے قادیان والے

[illegible] [illegible] تو نے [illegible] دار الامان والے

یہ بات بھی [illegible] مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی [illegible] [illegible] وعظ تہا۔ حافظ صاحب نے [illegible] کی نہایت [illegible] کی ترک سے مجتنب رہنے پر بڑا زور [illegible] تقریر کی مستورات بھی آئی ہوئی تھیں بڑی [illegible] ہو گئیں [illegible] کہ قرآن کریم ایسا اونکی زبان یاد ہے کہ بات بات پر آیت پڑھتے ہیں خداوند کریم جزا اسے خیر دے۔ آج حافظ صاحب نے جمعہ بھی پڑھایا پابندی نماز اور صدقہ وخیرات پر وعظ کی اور سمجھایا کہ حضرت اقدس کسی ذاتی غرض کیواسطے چندہ نہیں لیتے بلکہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ کے واسطے کرتے ہیں (خدا اللہ کریم کا اپنے رسول کو حکم ہے کہ تم لوگوں کے مال سے کچھ حصہ لیکر ان کو پاک کر دو) تمہاری اصلاح اور تزکیہ نفس کیواسطے کرتے ہیں حافظ صاحب کا وعظ [illegible] [illegible] انشاء اللہ مفصل لکھونگی۔

اس امر کا بیان کرنا بھی موجب ازدیاد ایمان ہوگا کہ اگلے دن میری پہوپھی صاحبہ کو (والدہ ملک صاحب) جب استغفار استغفار پڑہتی پڑہتی غنودگی آگئی تو کیا دیکھتی ہیں کہ ہمارے حضرت اقدس سر برہنہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک ہاتھ اون کے سر پر دکھائی دیتا ہے جس کا جسم کوئی نہیں نظر آتا اور بار بار اس ہاتھ سے یہی آواز نکلتی ہے کہ یہی غلام احمد یہی غلام احمد ہے میں سچ میں پڑ گئی کہ کس کی آواز ہے تو پتہ لگا کہ خداوند جل شانہ کی آواز ہے جھٹ دل ہی دل میں کہنے لگی کہ یہ تو ہمارے حضرت اقدس مسیح موعود ہیں (چونکہ ہم بوجہ ادب حضرت اقدس کا نام نہیں لیتے)

[illegible]

ایک کامل غزل

افترا سے جو محمدؐ سے نہ لئے قطع الوتین / لیکن احمدؐ کے لئے اس کی سزا کچھ بھی نہین
ابن مریم عرش پر ہے اور محمدؐ زیر خاک / خاک بدہان - پھر کہو یہ ماجرا کچھ بھی نہین
جان بلب ہین اور اس پر ہین مسیحا سے نفور / ایسے بیمارون کی اُمید شفا کچھ بھی نہین
قوم کے دل مین ہوا ہے جاگزین کفر و عناد / یہ مرض وہ ہے کہ بس اسکی دوا کچھ بھی نہین
قوم نے مانا ہے جب دجال کو محی و ممیت / ابن مریم کے لئے ان سے بچا کچھ بھی نہین
قوم جو خیر الامم تھی کل تلک - واحسرتا / آج اس مین خیر و برکت کا پتا کچھ بھی نہین
یُون تو عالم بھی ہین لیکن بے عمل و بدعمل / یُون تو صوفی بھی ہین پر انمین صفا کچھ بھی نہین
اغنیا عشرتکدون مین اور غربا [illegible] مین / کوئی کل اسکی بھی ہے سیدھی بھلا کچھ بھی نہین
[illegible] مین ہے [illegible] فائز کہے چلنا ضرور / ایک مشت خاک ہے - اس کے سوا کچھ بھی نہین

ایک لطیف مکالمہ

کل ایک جا پہ سنا منعقد تھی مجلس وعظ / اور ایک احمدی واعظ تھے زینت منبر
سنا کے [illegible] ادا کر کے / بیان کیا یہ پس حمد خالق اکبر
ہی! آج یہ کیا ہو گیا زمانے کو / سمجھ پر اون کے ہین جیسے پڑ گئے پتھر
[illegible] ادن کو سنا کیون حدیث لا مہدی / کہ آفتاب سے بھی یہ خبر تھی روشن تر
رسول پاک کیا ہیں مسیح کو حکماً / تراشتے ہین یہ ان کے لئے بھی اک لیڈر
حدیث مین تو ہے وارد امامکم منکم / مگر یہ رکھتے ہین یعقوب[1] و آسمان پہ نظر
وفا ہوئے عہد لیستخلفنہم فی الارض / جو ہو - نہ آئے مسیح محمدی کیون کر
سو آگیا ہے وہ اللہ کا جری - دیکھو / خرام ناز مین حلل پیمبری در بر
[illegible] سے کھڑی ہی دیکھ لو آئین / عیان ہوئے ہین سب اعجاز عیسوی کے اثر
[illegible] اللہ کا تھا خاکسار ہی سے / بنی تھین مورتین مٹی کی تب کہین جاکر
[illegible] مورتین کہ [illegible] اب باذن قدیر / ہین اوس کے نفخ سے مرغان قدس کرم پر
[illegible] جن مین تھا کل آگ اور پانی کا / ملاپ ادن مین ہوا آج مثل شیر و شکر
[illegible] مین جو کھڑے ہین کہین [illegible] دوش بدوش / نو قعدون مین کہین وہ بیٹھتے ہین مل مل کر
[illegible] ہے کہ اتر [illegible] آسمان سے / میسر آئے نہ ہرگز زہے شرف لعل و گہر
نہین بہکنے کے وہاں [illegible] / بھڑک اٹھا وہ ببھوکا سا یہ بیان سنکر
[illegible] / سوائے اوس کے ہین سب [illegible] راہبر
[illegible] / رہے مبارک [illegible] ان کی رجعت قہقری

غریب قوم ہے بلوی تفرقون سے نڈھال / نمک چھڑکتے ہین اس پر لگاکے زخم دگر
اُوسی سے [illegible] ہے جو کہ نیچری قائم / وگرنہ پیشتر اس کے کسے تھی اس کی خبر
سٹیج[2] پر بھی یہی اس نے راگنی گائی / یہی سبق تھی اس کی مدام پیش[3] نظر
سب اس کے نعرۂ قومی کی رہن منت ہین / سکول مکتب و ممبر ہو یا کہ تھیٹر[4]

یہ سنکے حضرت واعظ نے یون خطاب کیا / دروغ ہے یہ ترا سفسطہ زپا تا سر
یہ فصل وہ ہے جسے ہین وصل کہتے ہین / کہ اندمال جراحت ہے برش نشتر
یہی تھا باعث تنزیل انّ اکرمکم / اسی[5] سے رحم کے قاطع کئے گئے سرور
یہ گل رہ ہے کہ سر سبد جاہلیت تھا / بنایا اوس کو عروس خیال کا جھومر
منازل رہ تقوے کڑی ہین اور کٹھن / غضب تو یہ ہے کہ اس پر ہے نابلد سر
نہ ہوگی بندۂ نفس سے طاعت خالق / میسر آئے کہاں اتباع پیغمبر
یہ راستہ ہے میری جان - بال سے باریک / ہر ایک گام پہ اس کے ہے راہرو کو حذر
سو اب تو آپ نے یہ راستہ ہی چھوڑ دیا / رہا چور کا کھٹکا نہ راہزن کا خطر

سگار موہنہ مین لیا نیچری نے یہ سنکے / کہا یا کمین[6] - تو کی وِس - چلتے آئے نظر
لطیف تھی یہ حکایت سو اس کو فائز نے / کیا ہے ہدیۂ احباب نظم مین لاکر

[1] قومیت بلا تقوے یعنی حمیت الجاہلیت - [2] تماشہ گاہ کا وہ مقام جہان ایکٹر کھڑا ہو کر تماشہ کرتا ہے - سید صاحب نے بھی بہ تقلید یورپ ایک تھیٹر کھڑا کیا تھا - [3] تقریر [4] لکچرار کے کھڑے ہونے کی جگہ [5] تماشہ گاہ [6] بدر کے درمیان مین ابوجہل کی دعا کی طرف اشارہ ہے کہ جو فریقین مین سے اقطع الرحم اور قوم مین پھوٹ ڈالنے والا ہے وہ یہان ذبح ہو - [7] نیچری کیا خاصہ انجن ہے - آگ - دھوان - لائن کلیئر - وسل - کسی بات کی کمی نہین -

[1] قتادہ [illegible] کا مہدی آگیا ہے - [2] یعنی [illegible] ازلی کے منتظر ہین اور [illegible] مسلمان [illegible] یقین کرتے ہین - [3] اس اعتراض پر [illegible] - وآخرین منہم لما یلحقوا بہم

تین روپیہ کی کتابین ایک روپیہ مین

خریدارو دوڑو

ایک ماہ کیواسطے رعایت یعنی اپریل کا مہینا ۱۹۰۸ء

ایسی مفید اور عمدہ کتابین متعلق سلسلہ احمدیہ جو زر کثیر خرچ کر کے چھاپی گئی ہین ایسی ارزان قیمت پر کبھی دیجا نہ سکتی تہین لیکن چونکہ مین قادیان مین اپنا مکان بنوا رہا ہون اور نیز کتاب [illegible] کی چھپوائی کا انتظام کرنا ہے اور ہر دو کامون کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے لہذا مفصلہ ذیل کتابین صرف ایک ماہ کیواسطے تہائی قیمت پر دیجاوین گی یعنی تین روپیہ کی کتابین صرف ایک روپیہ مین - ایک روپیہ سے کم کی کتاب نہ فروخت ہونگی [illegible] جلد [illegible] بھیجین کیونکہ ایسا موقع پھر نہ آئیگا -

سلسلۃ الفضائل - یہ رسالہ عربی سے اردو مین ترجمہ [illegible] اس مین فضائل جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اور حضرت مسیح موعود کے فضائل ہین - قیمت [illegible]

سلسلۃ التعلیم - عربی زبان کے سیکھنے کے لئے عمدہ رسالہ ہے جسمین پانچ تصویرین اسی غرض کو دیگئی ہین قیمت ۴ر

تعلیم القرآن - قاعدہ یسرنا القرآن بہت مختصر ہے جو بچون کیواسطے بہت فائدہ مند ہے جس سے بہت جلد

رسید زر

۵-۶- اپریل ۱۹۰۸ء

میاں عبداللہ صاحب ۱۵۴۴ عمر
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ
چوہدری طفیل محمد صاحب ۱۰۹۸ سہ
۷-۸- اپریل ۱۹۰۸ء
عطار الٰہی صاحب ۸۰۷ سے
صدر الدین صاحب ۲۰۱۲ عا
آغا محمد جعفر خان صاحب ۱۹۱۹ للعہ
محمد الٰہی صاحب ۱۳ الم للعہ
بابو محمد شفیع صاحب ۴۳۰ سہ
فقیر علی صاحب ۱۶۲۳ ۴
۹- اپریل ۱۹۰۸ء
محمد بخش صاحب ۱۴۱۵ سے
محمد اسد علی خان صاحب ۲۰۱۳ للعہ
نور الدین صاحب ۲۰۱ للعہ

چوہدری حسن محمد صاحب ۱۴۹۰ للعہ
محمد حسین صاحب ۱۵۸۶ للعہ
امام الدین صاحب پٹواری ۱۶۱۲ G
سید اشفاق حسین صاحب ۲۰۰۶ للعہ
منشی عمر حیات صاحب ۱۹۹۱ للعہ
امام الدین صاحب ۱۶۹۲ عمر
۱۳- اپریل ۱۹۰۸ء
محمد بخش صاحب ۱۶۱ سے
محمد اسحٰق صاحب ۲۰۰۳ سہ
مولوی نور محمد صاحب ۱۹۴۷ G
محمد حسین صاحب ۱۲۴۲ عا
رحیم بخش صاحب ۱۳۴۷ سہ
۱۴- اپریل ۱۹۰۸ء
ماسٹر ضیاء اللہ صاحب ۱۳۴۲
نبی بخش صاحب ۱۴۰۵ G

ہیرا

میرے پاس اصل ہیرا ہے جو مین نے پہاڑی علاقون سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خریدا بھی ہے۔ اپنے بھائیون کو اطلاع ثانی پانچ روپے فی تولہ کے حساب سے دونگا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہین تو مین قیمت بھی واپس دے دونگا۔ راستی کے قدردان اسے خرید فرماوین میرے پاس سے

احمد نور۔ مہاجر۔ کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۶ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء مین شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ/ اور محصول ۳ر ہے۔ لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنیوالون کو محصول معاف ہے اور چہارم نسخہ کامل کے خریدارون کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوے احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت دیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاک خانہ و مقام چنگا بنگیال

تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرماوین

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمین سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ قیمت ۸؍ بہت جلد منگائیے۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمین اس مین مندرج مین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین طبع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی۔ قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۷ر

شری نہہ کلنک درشن کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ مین یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (پٹیالہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام یہ رسالہ ہے جسمین آپ کی صداقت بہ دلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۲۰ صفحے قیمت ۸ر۔ احباب جلد منگوائین۔

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال سے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قوت حافظہ مین فرق آنے لگا تھا طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی خوف ہو گیا تھا کہ میری بائین طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مینے کیا اور اب وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئین میری تجربہ مین ان گولیون کے استعمال زیادہ مقوی دوائی نہین آئی میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مین حکیم منشی محمد دین صاحب کا از حد مشکور ہون کہ اونہون نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب یا دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہون انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹون کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ للعہ/ بیس گولی ایک روپیہ عمر علاوہ برین اوکی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین انمین جملہ سرمہ عجیب مدہند۔ جالا۔ پھل۔ خارش چشم۔ ریزش۔ آنکھون سے جاری رہنا سرخی اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ۔ دوائی سوزاک کہنہ یعنی ترجمی بکس عا۔ سفوف بواسیر دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ۴ ہم۔ دیرینہ قبض جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا طبیعت بیکل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہو قیمت فی بکس عمر۔ پتہ خوشخط معہ حالات مفصل مع نام اور ڈاکخانہ درج ہون ... خریدار

المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی دروازہ ... گوجرانوالہ

۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء
اخبار بدر قادیان ضلع گ[illegible]
خریدار نمبر ۲۵ رجسٹرڈ
S. G. Khan
نمبر ۲۸۸ ۔ نمبر اجلاس
9.30 A.M. 25.4.08
۱۹

حل مطلب معمہ انعامی دو سو روپیہ (۲۰۰)

ہم اقتدار نمبر [illegible] اخبار لاہور میں امانت رکھے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئے جاویں گے بشرطیکہ [illegible] الفاظ [illegible] بھی تحریر [illegible] ہے۔

اشتہار [illegible] میں حرف الفاظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جاوے تو سو گنتی کے بنتے ہیں اور اگر [illegible] اڑا دیا جاوے [illegible] ہر قاعدہ [illegible] بتاؤ وہ نفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ ہے وہ کونسا ہے؟

نوٹ۔ [illegible] کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر [illegible] انعام [illegible] امرتسر [illegible] آنے چاہئیں [illegible] وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات [illegible] پارسل روانہ کر دیا جاوے گا [illegible] انعام [illegible] کو دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جواب [illegible] انعام [illegible] کی کثرت رائے [illegible] حل معمہ کے ساتھ ہی [illegible] وصول [illegible] کوئی شخص انعام کا مستحق [illegible] ہو گا۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جیبی

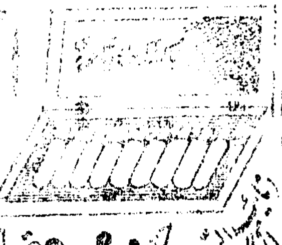

معمہ [illegible] (انگلستان) [illegible] اعلیٰ حضرت شہنشاہ معظم [illegible] ۱ (و) نوابان و [illegible] (و) عمدہ داران [illegible] (و) بڑے بڑے [illegible] [illegible] انعام [illegible]

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آج تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان کسی اور نسخہ کا نسخہ تجویز کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہو گی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی بہترین ادویات موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آ جاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جوہر کو ترکیب دے کر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا اُن عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا اُن غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں ایک حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کر کے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں۔

امراض } امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ ہیضہ۔ بندش حیض۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مروڑ پیچش۔ طاعون۔ درد کمر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ اکھٹیہ۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد گردہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ بالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس + (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت ماربل کلاتھ کا بنا ہے جیسی سبزی کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۸) محصول ۵/ ۔ خورد پانچ روپیہ (صہ/) محصول ۸/ ۔ کلاں دس روپیہ (عہ/۱۰) محصول ۱۱/

ایک ہزار روپیہ انعام

علاوہ [illegible] واپس کر [illegible] دیا جاوے گا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کر دے۔ اگر (خدانخواستہ) کوئی صاحب قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت [illegible] کر سکتا ہے۔ اب آپ کو کبھی قسم [illegible] کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں +

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئے گئے:

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار [illegible] سنگھ صاحب بمقام [illegible] ضلع منٹگمری
سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ [illegible] داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور +

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر [illegible] سٹیٹ ملک برہما +

ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر سے چھپا گیا

BADR – QADIAN

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

جلد — قیمت از معاونین — قادیان میں ہے — فی پرچہ ۲ر

۲۶ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۳۰ - اپریل ۱۹۰۸ء

نمبر ۱۷ — قیمت از غربا — افریقہ عمر

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم - یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں کو بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایلہام بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن معدوم از خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔۔ ۔۔ للعہ

مابعد ۔۔ ۔۔ ۔۔ للعہ

فی پرچہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسکے بعد دو یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد ازین نہیں مل سکیگا۔ رسید نہ اخبار میں دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اونکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے زر بیعار سال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پرو پرائٹر قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ربِّ انّی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی قادیانی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت کی

مشنری طرز تہذیب ولایت کے رسالہ انٹرنیشنل بابت ماہ فروری میں ایک صاحب مسٹر گیش نامی اس طرز کو بالآخر کے مضمون میں ظاہر کر دیا ہے۔ جو کہ عیسائی قومیں جنوبی افریقہ کے "وحشیوں" کو مہذب بنانے کے واسطے اختیار کرتی ہیں۔ وہ صاحب لکھتے ہیں۔

دیسی رسومات میں تعدد ازدواج کی اجازت ہے لہذا مذہب اور اخلاق کے نام پر اون پر حملہ آور ہونا چاہئیے پھر دیسی طرز زمینداری زندگی کو آسان کر دیتا ہے کہ لوگ مزدوری کرنے پر مجبور نہیں کئے جا سکتے۔ لہذا اقتصاد کی خاطر اون پر حملہ آور ہونا چاہئیے۔ پھر دیسی محکمہ جات قوم کے استحکام کا باعث ہوسکتے ہیں جس سے گوری قوم کی سلامتی کو خطرہ ہے لہذا پولیٹیکل اغراض کے واسطے ان پر حملہ آور ہونا چاہئیے۔ چونکہ دیسی لوگ جن بتوں کے ماننے والے ہوتے ہیں اس واسطے مذہب کی خاطر اون پر حملہ آور ہونا چاہئیے اور ہم ان وحشیوں کے سامنے اپنی سلطنت میں ایک ادنے اقدام اور اپنے اخلاقی حالت اور مذہب عیسوی پیش کرتے ہیں وحشیوں کو مہذب بنانے کی جو کوشش ہمارا رویہ ہے اوس کا نتیجہ جنوبی افریقہ کے دیسی باشندوں (عیسائی) کی رہائش میں دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ رہائش کیسی ہے۔ ایک خراب حال کوٹھڑی جس میں گھاس اور پھوس کی چھت پڑی ہوئی ہے صحت کے لئے مضر۔ بد وضع۔ مفلسی کے باعث ٹوٹی پھوٹی اور بد اخلاقی میں گری ہوئی ... جبکہ افریقہ میں گوروں کو کالا مشنری کی ضرورت ہوتی ہیں بجائے غیر مہذب دیسی عورت کے ایک مشن کی لڑکی مل جاتی ہے۔"

نور افشاں کے ایڈیٹر صاحب ہم پر بہت خفا ہوئے ہیں کہ ہم نے دیسی عیسائیوں کو قابل رحم غریب اور بیچارے کیوں کہا۔ ... مذکورہ بالا بیان تو ایک ... ہے اس واسطے امید ہے کہ وہ اس کو مد نظر رکھ کر ... ہم وطنوں پر خود بھی رحم کھائیں گے۔ مذکورہ بالا ... سے ثابت ہوتا ہے کہ پادریوں کی ... عیسائی کہلانے میں بخیر نہیں۔ وہ صرف اس امر کے خواہشمند ہیں اور نیز صرورت مشن کیمونڈ میں سے مہذب مسٹرس ملجائے۔ اے خدا! تو ہمارے ہم وطن بھائیوں پر رحم کر اور اونکی آنکھیں کھول کہ وہ تیرے حقیقی نور کو پہچانیں۔ آمین۔

پولیٹیکل بھیڑئے مشنری بھیڑوں کے بھیس میں پادری سیسل صاحب ملک چین سے واپس آئے ہوئے تھے ہیں۔ لیورپول کی ایک مجلس میں انہوں نے بیان فرمایا کہ اگر چین مادیت کیطرف بڑھا تو ہماری تجارت کیواسطے ایک بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جاویگا۔ اس پر اخبار فری تھنکر (مورخہ ۸۔ مارچ) لکھتا ہے کہ پادری صاحب تو چاہتے ہیں کہ چینی عیسائی بن جاویں کیونکہ اون کو فتح کرنے کا یہی سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔

مشنری لوگ جو بظاہر دین اور تہذیب پھیلانے کیواسطے ملکوں کو جاتے ہیں اندر ہی اندر ایسی پولیٹیکل پیچیدگیاں پیدا کر دیتے ہیں کہ جس ملک میں جاگزین ہوتے ہیں وہاں کی سلطنت کو تباہ کر کے ہی چھوڑتے ہیں جیسا کہ قدیم زمانہ میں فری میسن لوگ خفیہ کمیٹیاں کر کے سلطنتوں کو برباد کر دیتے تھے ایسا ہی ان مشنریوں کو بھی ایک رنگ کا فری میسن کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک اجنبی علاقے میں چلے جاتے ہیں خود پہلے لوگوں کو چھیڑتے ہیں وہاں کی قوم کے بزرگوں کے برخلاف دریدہ دہنی کر کے قوم میں ایک مخالفانہ جوش پیدا کر دیتے ہیں جس سے دیسی لوگ تنگ آ کر آمادہ بہ جنگ ہو جاتے ہیں اور جب ایک آدھ مشنری اپنی کرتوتوں کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے تو یورپ کے عیسائی بادشاہ وہاں کے دیسی حاکم کا گلا دبانے کے واسطے آموجود ہوتے ہیں افسوس ہے اس مذہب پر جس کے پھیلانے کیواسطے ایسے ناجائز طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

چین پر حملہ کرنے کیواسطے دس ہزار اشرفی درکار ہے لندن کا ہفتہ وار اخبار فری تھنکر اپنے ۲۹ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ہمیں پادریوں کا ایک پرائیویٹ اشتہار ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر دس ہزار اشرفی مل جائے تو چین مسیح کی بن جائے۔ پادری لوگوں نے کوئی تجویز نکالی ہے جس سے چین کو عیسائی بنانے کی راہ پیدا ہوئی ہے اور اوس کیواسطے دس ہزار اشرفی چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ اشتہار غالباً اس واسطے شائع کیا ہوگا کہ نادان عورتیں اور جاہل مرد جو پھنس جانیوالے ہوں وہ پڑھے لکھے لوگوں کے سمجھانے سے اپنا ہاتھ کھینچ کر پادریوں کو اون کے منصوبہ میں نامراد نہ کریں۔ دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۹۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۳۰	۲۵	۱۳	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۱۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	½

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط و کتابت کر کے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اوس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدلڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے مد صفحے کے برابر ہو۔ ایکروپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے ۸ ؎ اجرت اشتہار کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانیکی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایکدفعہ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظم

الٰہی تو خدا ہے دو جہان سے
خدائی تیری عالم میں عیان ہے
پرندے ہیں چرندے ہیں بشر ہیں
چمن ہے بلبل خوش داستان ہے
بہار باغ ہے نرگس ہے گل ہے
نسیم صبح ہے اور بوستان ہے
طرحداری معشوقان دل جو
رخ زیبائے خوبان جہان ہے
شب دیجور و شام انتظاری
دل بیتاب ہے آہ و فغان ہے
سحر ہے شام ہے اور روز و شب ہے
ہوا ہے ابر ہے برق تپان ہے
بیابان اور سموم آتش افشان
سگر ہیں اور دریائے روان ہے
قمر ہے مہر ہے اور مشتری ہے
عطارد ہے زحل ہے کہکشان ہے
غرض تیرے سوا جو کوئی بھی ہے
زمین ہے آسمان ہے لامکان ہے
زبان حال سے سب کہہ رہے ہیں
کہ تو ہی خالق کون و مکان ہے
تری قدرت کا اک جلوہ ہیں یہ سارے
نہان تو ہے اور سب میں عیان ہے

بشر سے کب ہوا ادا حمد خدا کا
بھلا میں کیا ہوں میرا حوصلہ کیا

ہر اک تعریف کی قابل خدا ہے
ستار وار ثنا کے بعد مصطفےٰ ہے
محمد شافع روز جزا ہے
خدا ہم سے خدا کا مصطفےٰ ہے
محمد وہ ہے جس کا نام نامی
ہر اک دردِ مصیبت کی دوا ہے
ہوا ہے اور نہ ہوگا اوس کا ہمسر
وہ افسر سب کا محبوب خدا ہے
مری آنکھیں ہوں اور پائے محمد
دلِ بیتاب کا یہ مدعا ہے
شہانِ کسریٰ کو بیزار اوس سے کہ
مقدر کی جو خاک کفش پا ہے
جو اوس کے دوست ہیں اور ہیں ہر اک
مرا ہادی ہے میرا پیشوا ہے
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
ہر اک انہیں سے میرا مقتدا ہے
محمد کا ہے خادم مسیح آتا
مسیحا اور ختم الاولیا ہے
غلام احمد ہے اوس کا نام نامی
وہ مشہور خلائق مسیحا ہے

مسیحا ئے زمان مہدی دوران
امیر ہے کسان و خستہ حالان

یہ سب فیض مسیحائے زمن ہے
میسر اب جو لطف انجمن ہے
یہ ہے وہ انجمن تشحید اذہان
ثنا خوان جس کا ہر شیریں سخن ہے
کھلے کیا کیا ہیں گلہائے معانی
یہ علم و فیض کا گویا چمن ہے
اراکین اس کے سب خوش خلق و خوشخو
نہ ابرو خم نہ ماتھا پر شکن ہے
بناوٹ ہے نہ ہے ان میں تکلف
ہر اک کی بات میں اک سادہ پن ہے
وہ[1] ہے رشک فلاطون رشک لقمان
جو اس مجلس کا صدر انجمن ہے

میاں[2] صاحب کی ہر اک بات گویا
شکر ہے پھول ہے دُر عدن ہے
یہان باقی ہے راحت روح انسان
یہان ہر بات رشک نسترن ہے
یہان موجود ہیں اس وقت جو جو
ہر اک پہ فضل رب ذوالمنن ہے
ذرا ہشیار اے ارباب مجلس
تمہیں سے اب مرا روئے سخن ہے
بہت ڈرتا ہوں میں کہتا ہوا بھی
کہ سچی بات کا سننا کٹھن ہے

ذرا بتلاؤ تو اے نوجوانو!
مرے اے بھائیو اے مہربانو!

کہ کیا کیا تم نے تبدیلی دکھائی
جہان میں کس سے کیا کیا کی بھلائی
بتاؤ تو سہی راہ خدا میں
مصیبت تم میں کس کس نے اٹھائی ہو
کبھی تبلیغ بھی کی دوستوں کو
کوئی حق بات بھی اونکو بتائی
بتاؤ کس قدر کی خرچ تم نے
خدا کی راہ میں اپنی کمائی
مقدم دین کو دنیا پہ رکھ کر
متاع حرص و نسب بھی لٹائی
بجائے خود ہر اک اب دل میں سوچے
کہ دل میں اس کے ہے کتنی صفائی
ہوا و حرص و خود رائی و نخوت
تن آسانی و غیظ و کبریائی
بُری سب عادتیں مٹ بھی گئی ہیں
کبھی کچھ غیرت دینی بھی دکھائی
تعجب ہے بہت ان غفلتوں پہ
کہیں کرنا نہ اپنی جگ ہنسائی
بھلا کب چین آسکتا ہے اوس کو
مخالف جسکی ہو ساری خدائی
بس اب اٹھو ذرا ہمت دکھاؤ
بہت کچھ ہو چکی بے اعتنائی

نہ ایسا وقت ہرگز پاؤ گے تم
اسے کھویا تو پھر پچھتاؤ گے تم

جو سے سکتے ہیں کام اپنی زبان سے
اثر جو ڈال سکتے ہیں بیان سے
وہ اٹھیں واسطے تبلیغ دین کے
اجازت لے کے مہدی زمان سے
ذرا مردانگی کی داد دیں کچھ
دعائیں مانگ کر اللہ میاں سے
مقابل ہو تو لیں شیطان کے سرکی
خبر لاحول کے گرز گران سے
سپر توبہ کی استغفار کا خود
زرہ چوکس دلائل کی سنان سے
دعا ہو ساتھ اوس کے دردِ دل ہو
مسلح ہوں وہ اس تیر و کمان سے
نہ جھجکیں اور کر دیں بے تامل
جدا باطل کا سر تیغ زبان سے
جنیؤ کا لگائیں ہاتھ ایسا
اُڑے گردن گریبان بیان سے
جو ایں اس پہلوانی میں اد ہوئے
تو آ کر سیکھ جائیں وہ یہان سے
غلامان مسیحا میں اک استاد
یہان پڑ کر ہے رستم پہلوان سے
لرزتے نام سے اس کے ہیں دشمن
ہیں اوس کی طاقتیں باہر بیان سے

اوسی کا نام نامی نور دین ہے
نظیر اوس کا زمانہ میں نہیں ہے

یہ بے پروائی و غفلت کہان تک
کرو جو ہو سکے کوشش یہاں تک
مزا تو جب ہے کہ وہ ہمت دکھاؤ
کرے تحسین مسیحائے زمان تک
اٹھاؤ چند روزہ رنج و سختی
پہونچنا ہے جو عیش جاودان تک

[1] حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ

[2] حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب

کرو جی توڑ کر کوشش تم ایسی
دکھا دو ہمت مردانہ اپنی
مصیبت مین دکھاؤ ضبط ایسا
قلم بھی اور قدم بھی اور درم بھی
نمونہ تم ہو اصحاب نبی کا
دعاؤن کی بھی کچھ طاقت دکھاؤ
سُنا دو غیر کو بھی بات من کی
تعجب کیا تمہاری کوششین گر

چھٹی کا دودھ آجائے زبان تک
مٹا دو کفر کا نام و نشان تک
نہ آئے اُف بھی اک دل سے زبان تک
لگا دو بلکہ دین پر اپنی جان تک
نہ آئے بزدلی وہم و گمان تک
ہلا ڈالو زمین کیا آسمان تک
نہ رکھو اپنے ہی صحن مکان تک
ہین محدود بزم دوستان تک

جہان مین ہو تمہارا خلق ایسا
کہ تم پر دل عدو بھی دل سے شیدا!

بُری کوئی نہ ہو عادت تمہاری
ہر اک سے خندہ رو ہو کر ملو تم
بچو اس سے بُری ہے بدگمانی
یہی ہے مقتضائے احمدیت
سوا اس کو ... کہیں تم
نہ رو داری مین بڑھ جاؤ زیادہ
ڈرو دنیا کے کتون سے نہ ہرگز
رہو دلی کوہ ہر دم مستقل تم
بہت سی ہین بلائین آنے والی
سکھے دیتا ہون پچھتاؤ گے دیکھو

بُرون سے تم کرو ہرگز نہ یاری
تمہارا خلق ہو باد بہاری
نہ سب کے چاہیئے بے اعتباری
مزاجون مین ہو اکثر انکساری
بناؤ نفس کو اپنی سواری
نہ گہری فاسقون سے رکھو یاری
بلا سے ہو کوئی گر ہفت ہزاری
دکھاؤ سختیون مین استواری
طلب ہر دم کرو امداد باری
اگر اس وقت ہمت تم نے ہاری

تن آسانی کو اب رخصت کرو تم
ذرا کچھ دین کی خدمت کرو تم

امین تم مین جس قدر اب مال والے
یہ ہے ہمت دکھانے کا زمانہ
کرے جو خرچ اب راہ خدا مین
نہ کچھ احسان رکھے بھائیون پر
تمہین اے منعمو! کچھ بھی خبر ہے
ذرا کچھ بھائیون کا غم بھی کھاؤ
ابھی تک تم کو فکر لعل و زر ہے
نہین ہے بھائیون کے پاس گدڑی
ذرا طول امل پہ خاک ڈالو
دعاؤن سے نہ اب غافل رہو تم
بلائین آنیوالی ہین جو جو

وہ سارے چھوڑ دین حیلے حوالے
جو چاہے حوصلے اپنے نکالے
خدا ہی سے وہ بس اوس کی جزا لے
ریا سے ہر عمل اپنا بچا لے
غریبون کو بڑے فاقون سے پالے
یہ اپنے چھوڑ دو اب ترنوالے
یہان تو پڑ گئے جانون کے لالے
مزے سے اوڑھتے ہو تم دوشالے
نکالو دل سے سب مکڑی کے جالے
کرو کچھ درد دل سے آہ و نالے
خدا ان سب سے ہم سب کو بچا لے

خدا محفوظ رکھے ہمکو شر سے
ہر اک رنج و مصیبت سے ضرر سے

زیادہ طول دے اب تو نہ اکبر
کہاں تک یہ پریشان گوئی آخر

یہ اپنی شعر خوانی مختصر ... کر
خدا کا خوف ہی مرد خدا کر

دعائین مانگنے کا وقت ہے یہ
خداوندا ہمین دونون جہانین
گناہون کے نہ چھٹکین پاس بھی ہم
ہمین بیخوف کر خوف عدو سے
بچا لے آنیوالے زلزلے سے
وبائین اور غلہ کی گرانی
تو اپنی شان غفاری دکھا دے
عزیز و اقربا مین جو ہمارے
نہین تیرے سوا ملجاؤ ماوا

اُٹھا کر ہاتھ اب یون التجا کر
فلاح و نصرت و عزت عطا کر
نمازون مین ہمین لذت عطا کر
اگر ہو ڈر تو ہو دل مین ترا ڈر
جو ہو گا زلزلون مین سب سے بڑھکر
نتائج ہین گناہون کے مقرر
گناہون سے ہمارے در گذر کر
تو اون پر رحم کر اے رب اکبر
بتا اب اور جائین کس کے در پر

الٰہی ہر بلا سے تو بچا لے
کہیں آمین سارے سننے والے

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

مذکورہ بالا نظم برادرم اکبر نجیب آبادی نے انجمن تشحیذ الاذہان کے سالانہ جلسہ پر پڑہی تہی - جزاہ اللہ جزاءً حسناً

نعت

(مرسلہ خاتون عصمت (گوکیکی)

آہ! نومبر ۱۹۳۰ء نہین بہولتا۔ کیا خوشگوار زمانہ تہا کیا نیک سمان تہا جبکہ ابہی امور خانہ داری کے یہ جہمیلے نہ تہے اور اس قدر تعشق دین سے تہا کہ سجدہ آٹہ پہر تڑپا کرون اور رات گذرتے دل چاہتا کہ کسی طرح زیارت نبی کریم خواب مین ہو! اس زمانہ مین دل مین اس قدر درد پیدا ہو چلا تہا کہ مجہے کہانے کی بہی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ اسی پیارے زمانہ کا ذکر ہے کہ مجہے ہر روز نہایت عمدہ خواب آتے رہتے اور سب دعائین مقبول ہوا کرین۔ انہین دنون مین یہ شعر کہے تہے جو یونہی پڑے رہے یونہی آج خیال آگیا اسلئے بہیجتی ہون۔ والسلام

مین مشتاق دیدار خیر الوریٰ ہون
دکھاؤ جمال اپنا مجہہ کو خدارا
مدینے مین مجہہ کو بلا لیجئے گا
مرا دل ہے بیزار پنجاب سے اب
جگر نار ہجرت سے جل بل گیا ہے
کہے میم احمدؐ کا عالم مین آکر
قیامت کے دن آپ فرمائین گے یون
ترے در پہ آئی ہے خاتون عصمت

مین مشتاق انوار نور خدا ہون
یہی عرض کرتی مین دل سے سدا ہون
دل و جان سے آپ پر مین فدا ہون
ترے در پہ آئی مین مثل گدا ہون
شب و روز کرتی مین آہ و بکا ہون
خدا کی مین رحمت کا چشمہ بنا ہون
ادہر آؤ سب کو بچانے کہڑا ہون
ترحم نبیا مین کرتی صدا ہون

بقایا دار جلد حساب صاف کرین فنڈ مین روپے کی سخت ضرورت ہے

الم اور اوم مین عدم اتحاد کا ثبوت

جس طرح ہندوستان مین اہل ہنود کی ایک تعلیم یافتہ جماعت کو اسبات کا خبط چڑھا ہے۔ کہ اپنی قومی سلطنت قائم کرین اور اوس کے لئے کئی مصنوعی بادشاہ اور اون کے مصنوعی تاج اور سلطنتین تجویز کرتے رہتے ہین۔ اسی طرح آریہ سماج کی جونیلی جماعت کو اس بات کا جنون ہوگیا ہے۔ کہ تمام دنیا کی خوبیون کا منبع خواہ نخواہ وید کو ثابت کرین۔ اس لئے جہان کسی غیر زبان یا غیر کتاب کی کوئی خوبی اون کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ فوراً اوسے وید سے نکال لینے کے درپے ہو جاتے ہین۔ وہ وید جو اس سے پیشتر تمام مخلوق پرستیون اور فواحشات کا مجموعہ تسلیم ہوتا رہا ہے اور جس کی یادگارین باوجود جدوجہد کے مٹ نہ سکین۔ آریہ اسے توحید اور معرفت کا تنور اور تمام علوم سے معمور ثابت کہنے کی فکر مین ہین۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس عظیم الشان ادعا کے لئے نہ تو کسی دلیل کی ضرورت سمجھتے ہین نہ ہی حق پسندون کی طرح تحقیقات اور کوشش کرتے ہین۔ ظاہر ہے۔ کہ صرف دعوی سے ہی کوئی امر پایہ ثبوت کو نہین پہونچ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک دوسرے کی اشیاء پر دست تصرف بڑھا کر چھین لینے کی کوشش کرتا۔ یہ داستان طویل ہے اور یہان صرف یہ دکھانا منظور ہے۔ کہ آجکل جو آریہ پرچارک الم کو اوم سے نکلا ہوا بتا رہے ہین۔ وہ کیسے ہوائی قلعے تعمیر کر رہے ہین۔ یہ لوگ تشابہات اور استعارہ کی آڑ مین اپنا اُلو سیدہا کرنے لگ جاتے ہین اور عام لوگون کو دہوکہ مین ڈالنا چاہتے ہین۔

اس کے لئے ضمناً ایک مرتبہ بدرین کچھ عرض کر چکا ہون لیکن علم اللسان کی کتاب مطالعہ کرنے کے بعد مجھے خیال آیا۔ کہ زبانون کے تغیر و تبدل کے قواعد جو محققین نے کمال جانفشانی سے بہم پہونچائے ہین۔ درج کرکے دکھا دیا جاوے کہ آریون کا یہ دعوے مجنونانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہین رکھتا۔

محققین فرماتے ہین۔ کہ زبانون کے بعض لفظون مین حروف و حرکات کا اتفاقی اتفاق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت مین ایکدوسرے سے اصلا تعلق نہین ہوتا۔ اس لئے پہلا قدم تحقیق کا یہ ہے۔ کہ جب دو لفظ دریافت طلب سامنے آوین تو اون کی ملتی ہوئی آواز اور یکسان شکل و شبہات پر نہ بہولو۔ ہر ایک کے جڑ بنیاد کو کہولو۔ اور اون کی اصل کو ٹٹولو۔ اگر دونون ایک اصل پر جا پہونچین۔ تو جانو کہ ایک نسل ہے اور اگر جدا جدا ہین تو جانو کہ کچھ رشتہ نہین۔ فقط تشابہت نے شبہ ڈالا تھا۔

اسبارہ مین پروفیسر آزاد نے ایک لطیفہ لکھا ہے وہ لکھتے ہین کہ مین کوکان مین چند اشخاص کے ساتھ بیٹھا تھا۔ ایک بڈہے نے کہا کہ تمہارے ملک مین بادشاہ کون ہے۔ مین نے کہا کہ بادشاہ اپنے ایک نائب کو بھیجتا ہے اوس نے کہا کہ آخر اوچہ نام دارد۔ مین نے کہا۔ کہ بعد چند سال عوض مے شود۔ البتہ بہ اعتبار عہدہ او رالات میگویند ایک ترک نے کہا لات چہ معنی دارد دوسرے نے کہا ہان لات و منات است۔ یہ تو غیر ملک کے بے ہودہ گوون کا حال ہے لیکن ناظرین آریاون کی [illegible] کا نمونہ بہی ملاحظہ فرمائین۔

مہاتما منشی رام جی گورنر گورکل اپنی کتاب صبح امید مین ایک لطیفہ لکھتے ہین۔ کہ ہمارے ایک دوست سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے پر لکچر دے رہے تھے ایک مسلمان نے کہا کہ عربی سنسکرت سے نہین نکلی اونہون نے کہا کہ عربی مین مان کو کیا کہتے ہین اوس نے کہا کہ اُم۔ آریہ مہاشے نے کہا کہ سنسکرت مین مان کو ماتا کہتے ہین۔ تا دور کیا اور ما کو اُلٹ دیا۔ تو اُم بن گیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ یہان بن اور بہی ... ہون گے لیکن آریہ مہاشے سب کے گورو سبقت لیگئے ہین۔ اصول کی بحث سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان مدعیون کے پاس اپنے کسی بزرگ کی کوئی کتاب موجود ہے یا کچہ قواعد پائے جاتے ہین جن سے اس امر پر روشنی پڑ سکے۔ صاف نظر آتا ہے کہ اسبارہ مین کوئی کتاب یا کوئی اصول اون کے ہاتھ مین نہین اس کے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر ان کے پاس اپنے کوئی اصول نہین تو کیا دوسرے محققین کے تیار کردہ اصول و قواعد ہی ان کے ادعا کی تائید کر سکتے ہین۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل دلائل ملاحظہ فرماوین۔

۱۔ محققین نے کمال محنت سے تمام زبانون کو تین شجرون پر بانٹا ہے اور ہر ایک کی نسل جداگانہ ثابت کی ہے۔

(ا) ایرین۔ اس کی شاخین۔ سنسکرت۔ فارسی یونانی لاطینی۔ فرینچ۔ جرمن۔ روسی وغیرہ ہین۔

(ب) شٹیمنک۔ اس کی شاخین۔ عربی۔ عبرانی کلدانی وغیرہ مین۔

(ج) تیورنین۔ اس کی شاخین تاتار بسیام۔ برما۔ پیگو وغیرہ کی بے علم اور بے قاعدہ زبانین ہین۔

اس تقسیم سے ثابت ہوا کہ جب عربی اور سنسکرت کی نوعیت مین ہی مغایرت ہے۔ تو پھر کسی لفظ کے لئے ہاتھ پاؤن مارنا کیسا فعل عبث ہے۔

(۲) ان زبانون مین تغیر الفاظ ثابت ہوا ہے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اختلاف آب و ہوا نے لب و لہجہ مین تفاوت پیدا کیا اس لئے قریب المخارج حروف باہم بدل گئے جنکی جدول یہ ہے۔

۱۔ مخرج اول۔ ء ہ ہ گلے کے نیچے سے نکلتے ہین۔
مخرج دوم (ب) خ غ۔ ان سے ذرا اُوپر کوے کے پاس سے۔
مخرج سوم (ج) ق ک گ۔ کوے کے اُوپر سے۔
مخرج چہارم۔ (د) ش ج چ ژ سے۔ وسط زبان اور تالو سے
مخرج پنجم۔ (س) ل ن ر ڑ۔ نوک زبان اور اوپر کے سامنے کے دانتون سے ملکر۔
مخرج ششم (س) ت ٹ د ڈ۔ نوک زبان اور اوپر والے دانتون کی جڑ سے مل کر۔
مخرج ہفتم۔ (ص) س ز۔ نوک زبان اور نیچے والے دانتون سے مل کر۔
مخرج ہشتم۔ (ط) ب پ ف م و۔ دونون ہونٹون سے ملکر نکلتے ہین۔

۳۔ لام اور واؤ کی باہم تبدیلی نہین ہوسکتی کیونکہ قریب المخارج نہین ہین۔ لام زبان کی نوک اور تالو سے ادا ہوتا ہے اور واؤ ہونٹون سے۔

۴۔ جب عربی زبان مین حرف واؤ موجود ہے تو اس تغیر و تبدل کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی۔

۵۔ لام کی تبدیلی جن جن حروف سے ہوسکتی ہے اونکی فہرست مین واؤ داخل نہین ہے۔

۶۔ واؤ کی تبدیلی ان حروف سے ہوسکتی ہے ب ک سے اس سے ہی ثابت ہے کہ واؤ لام سے نہین بدلتا۔

۷۔ الم اور اوم مین اختلاف حرکات کے قواعد کے بموجب بہی تغیر نہین ہوسکتا۔ صاف ظاہر ہے۔

۸۔ الم اور اوم مین اتحاد معنوی بہی نہین۔ الم انا اللہ اعلم کا مخفف ہے جسکے معنے ہین مین اللہ بہت جاننے والا ہون لیکن اوم کے معنے خواہ قدیم تفاسیر کے مطابق اس سے تین دیوتا مراد لئے جاوین خواہ اپنی رشیون کے قول کے

مطابق معنی کی ابتدائی سرقرار دیں اور خواہ خدمت پنڈ بن کی گھر نشتہ کے مطابق اکار دکار ادلین ہرحال الم سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور یہ ہماری زبان داؤں کی مغایرت کی ہے۔

۹۔ عربی کے الفاظ مفرد ہیں اور سنسکرت کے مرکب ہیں ثابت ہوا کہ عربی اصلی زبان ہے اور سنسکرت نہیں۔

۱۰۔ الم اور اوم کے تلفظ کی نوعیت بھی جدا گانہ ہے۔ الم کے تینوں حروف الگ الگ بولے جاتے ہیں۔ اور اوم کو ایک لفظ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ عربی میں ایسے مقطعات کا ایک ذخیرہ موجود ہے مثلاً الم۔ الرا۔ حم عسق۔ کھیعص وغیرہ لیکن سنسکرت میں حرف اوم ہی اوم ہے اسلئے قلیل البضاعۃ پر گدائی کا الزام عائد ہو سکتا ہے نہ کہ اس پر جو کہ مالی مودت سے بھرپور ہو۔

ناظرین۔ ان دلائل سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ الم کو اوم سے نکالنے والے آریہ کیسے بکواسی ہیں۔ اگر دیگر بے لوث محققین کی رائے کو بھی مد نظر نہیں اور اپنے گھر کے ہی قواعد بنانے میں مخلص ثابت ہوں تو پھر ان کی مرضی۔

اب بھی اگر نہ سمجھے تو سمجھو کہ بس ختم شد

خاکسار اللہ دتا احمدی سکنہ ... ریل سکول تلعہ دیدار سنگھ
ضلع گوجرانوالہ

حضرت صاحب کو ٹھہرا لے کی پیش گوئی

برادرم محمد سلمان صاحب احمدی ڈموڈیالی نے مولوی عبد الغفور صاحب ہری پور سے پوچھا تھا کہ آپ کے پاس کوئی کتاب حضرت صاحب کو ٹھہرا لے کی ہے نیز سنا ہے اس کتاب میں مجدد مائۃ حاضرہ کے متعلق کوئی پیشگوئی ہے انہوں نے مفصلہ ذیل خط میں اسکا جواب لکھا ہے جو ان شاء اللہ احباب کے از دیاد ایمان کا موجب ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب بندہ سلامت۔ واضح باد

کتاب مستطاب جامع عملیات و مجربات ضیا افزائے بصر خدنگ بلیات راپر المسمی بہ سلک سیر فی نظم الدرر مولفہ علامہ دہر ... عصر المدعو بالمدعو ملا صفی اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ فی حشر کردہ بزبان مجالس ... سیر الاثر فی الغیبت والحضر حضرت مولانا و مرشدنا سید امیر صاحب مالک باخبر مقتدا ... تیریہ کوٹھہ شریف علاقہ پشاور رحمہ اللہ تعالیٰ ... فی یوم البعث والنشر نوشتہ ... فاروقی دہلی باہتمام ... مطبع ۱۳۰۵ھ ... گردیدہ است در آخری ورق و صفحہ ۳۳ ... ادنی گردیدہ گفتہ اند ... اند کہ مجدد ہر عصر اندازہ ... علامت ... شدن مجدد دیگر ملہم گردید ... آنحضرت ... در سن یک ہزار و ... صد و نود و چہار اخبار کردہ بود کہ مجدد دیگر پیدا ... آمدہ است ... ظہور ... بہ نظر ... تقریر ... سال ... از مجدد ... صدی چہاردہم ... چنانکہ حضرت ایشان ... مجدد صدی ... انتہی ... بانی ... الیقین ... کہ پیشگوئی مذکورہ در بارہ حضرت امام الزمان حضرت مرزا ... غلام احمد قادیانی ... دار و شدہ است زیرا کہ علامات و صفات کہ متعلق ... ایشان ... است۔ اولاً از انجملہ وصف علم و عمل است ... تحمل و ... زہد و تقویٰ است ... دیگر ہمعصران ... نبودہ باشد۔ چنانچہ در حق ایشان از ... مقابلہ و موازنہ ظاہر است۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

دوم آنکہ ... در ... صدی چہاردہم دعوے امامت و امانت من اللہ کردہ اند مطابق حدیث شریف ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ والا از ... پیشگوئی حدیث شریف توقعت آید چنانکہ مسیح کسے دیگر تا ہنوز دعوے تجدید نہ کردہ است کہ مطابق سنت نبوی باشد و بحالات او تفکر کردہ پیروی کردہ آید۔ تا آنکہ پیش نظر آیان اند عدا ... ساز ... جو فروش گندم نمایان محض مدعیان ... اند۔ طالب حق نیستند۔ طالب دنیا ... و طالب عقبیٰ ... و طالب مولیٰ ... نزد ایشان خاطر تسلی نگردد۔

---

[1] حضرت صاحب کوٹھہ شریف مراد است [2] مصنف کتاب مراد است۔ [3] حضرت صاحب کوٹھہ شریف مراد است [4] کاتب الحروف مراد است۔

تسکین و ذوق حاصل نہ آید۔ لاجرم بر ایشان و بر جملہ مسلمانان لازم و فرض است۔ (من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان) کہ در اتباع و اقتدا حضرت مرزا صاحب کہ متمسک بالقرآن و حدیث اند متمسک شویم۔ تا کہ حجۃ اللہ باشیم کہ در حقیقت اتباع و اقتدا ... آن سرور کائنات رسالت مآب جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلعم و صحابہ کرام و جملہ علماء است رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ... ازین بندہ بجبر ... گرفتہ بود و بہ غلطی ... پیوستہ بے فائدہ ... تکذیب و تخریب عقائد مصفا ... ایشان می نمودہ خلاف ... است۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ استغفر اللہ تعالیٰ من خلاف اولیاء اللہ تعالیٰ۔ استغفر اللہ تعالیٰ ربی من کل ذنب واتوب الیہ واسئلہ التوبہ۔ اللھم اغفر ذنوبی ظاہری و باطنی ... ظاہری و باطنی ... برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین والسلام

تابعدار خاکسار مولوی عبد الغفور ساکن ہری پور ضلع ہزارہ

سوانح آنحضرت صلعم

لاہور سے ایک مکرم دوست اطلاع دیتے ہیں کہ کل بروز منگل بارہ وفات کی تقریب پر اور واسطے فائدہ مخلوق خدا باشندگان لاہور بڑی دھوم دھام سے احمدیہ بلڈنگس پر یعنی جہاں ہمارے خواجہ صاحب کے مکانات ہیں ایک لیکچر ہوا میدان بہت کھلا تھا اور خوب سامان شامیانہ وغیرہ سے آراستہ تھا۔ اشتہار بھی شہر میں خوب دیدیا گیا تھا حضور کی تصنیف کردہ نعت کو بھائی عبد العزیز پیر سیالت جو راغدین صاحب نے اور بھائی غلام محمد صاحب نے پڑھا اور مولوی صدر الدین صاحب نے بڑے جوش سے اور خلوص نیت سے الحمد شریف کی تفسیر کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے حالات بیان کئے اور پھر بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بڑے عمدہ طور سے رسول اللہ صلعم کی سوانح کو لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ حاضرین میں ہندو و مسلمان۔ ہر ہو سب شامل تھے اور جو رئیس لوگ کہ ہو سکتے تھے سب تشریف لائے ہوئے تھے سب نے بڑے آرام سے اور بڑے غور سے ان نئے طرز و طریق پر وعظ کرنیوالے نوجوانوں کے پراثر تقریروں کو سنا اور عش عش کرتے ہوئے واپس گئے۔ دوسرے اخباروں میں بھی اس جلسہ کا چرچا ہوا ہے اور عام طور سے اسے پسند کیا گیا چنانچہ وطن میں لکھا ہے "لاہور میں اس عظیم الشان یادگار کا معقول انتظام نہ ہونے پر جسقدر افسوس تھا۔ اتنی ہی مسرت اس بات سے ہوئی کہ ۱۴ اپریل مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے خواجہ کمال الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ کے زیر اہتمام ایک شاندار جلسہ نمایاں موقع پر کیا گیا اور لائق اصحاب نے سیرۃ الرسول صلعم اور آپکے فضائل و محامد سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ امید ہے کہ لاہور میں آئندہ اکثر اصحاب ایسی پاک یادگار گوناگون کا اہتمام فرمائیں گے" ضدائے ہند نے بھی ایسی ہی رائے دی ہے۔ (بدر) واقعی یہ نہایت ضروری ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم کے سوانح و حالات سے عام لوگوں کو پورے طور سے آگاہ کیا جائے غیر مسلموں کا کیا گلہ کیا جائے خود مسلمانوں کا اکثر حصہ ہمارے نبی کے حالات سے بالکل بے خبر ہے۔ ایسے غافلوں کو جب معلوم ہوگا کہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم پر کیا کیا احسان ہیں تو بے اختیار درود پڑھنے کو جی چاہیگا یہی وجہ ہے کہ فلاسفی ہے مگر اس قسم کے جلسوں کے لئے ایک خاص روز مثلاً بارہ وفات مقرر ہی ہمیشہ کیلئے مقرر کرنا میرے نزدیک ٹھیک نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ اپریل ۱۹۰۶ء

میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

۲ خیر و خوبی کا نشان

۳ میری مرادیں پوری ہونگی

۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء

بوقت چار بجے صبح

۱۔ مباش ایمن از بازیٔ روزگار

تازہ حالات

جمعہ گذشتہ کو مولانا احسن نے یہب لمن یشاء اناثاً و یہب لمن یشاء الذکور۔ او یزوجھم ذکراناً و اناثاً و یجعل من یشاء عقیماً۔ انہ علیم قدیر پر پڑھا۔ دراصل ایسے خطبات سننے ہی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تاہم خلاصہ میں پیش کر دیا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ایک معنے تو ظاہر ہیں دوسرے بطن قرآنی کے لحاظ سے اشارہ اسطرف بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکیاں دیگئیں۔ اور مسیح موعود کو ذکور و اناث دونو۔ اور پھر محی الدین ابن عربی کے اس مشہود کشف کی تطبیق ان آیات سے کی جسمیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ ایک لڑکی بھی توام پیدا ہوگی پھر اس کے بعد عقم کا دور آئیگا۔ یعنی کوئی انسان کامل پیدا نہ ہوگا۔

ڈیپوٹیشن کا تیسرا دورہ ایڈیٹر کی تعطیلات میں بجانب گوجرات۔ وزیرآباد۔ جموں۔ سیالکوٹ ہوا۔ کل چندہ سات ہزار سات سو چھبیس روپے ہوا جسمیں پانچ ہزار تین سو روپے قابل وصول ہیں۔

میرے آقا میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۲۰ اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لیگئے۔ مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مبارک وہ قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہو۔ چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل تھی اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے پسند نہیں فرمایا کہ زیادہ لوگ ساتھ جاویں۔

کرم مولوی امام الدین صاحب گولیکی [illegible] حضور رسالتمآب [illegible] پیش [illegible] اسکو [illegible] کہ ناظرین اس سے خاص [illegible] گے۔

یا مسیح الحق عدوانا [illegible] بالالیم
انسنی من سو رعادائی بامرض سقیم
نفسی الامارۃ السوء تمیل بی بسوء
قلبی المغلوب یعمی عن صراط مستقیم
یک نظر از رحمتے فرما بحال زار من
رستگاری یابم از بد عادت طبع لئیم
در حضور قادر غفار رحمان العباد
دست بردار ی دعا را بہر این عاجز اثیم
ناتوان زادہ نوانا بی بہمت از دعا
تا کہ باشد صالح و صادق با فضال رحیم
نورے از عشق دل افروزم ہوا سوزم بخش
رحمتے بر ظلمتم اے نیّر نور عظیم
مدتے بشتافتم در جستجوئے مرد حق
تا ترا بشناختم مہدی مسیحائے کریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
نصیحت اس سے بڑھکر اور کیا نصیحت ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو مجھ سے ڈرتے اور میرے احکام پر چلتے ہیں یعنی وہ جو صرف بدی سے پرہیز نہیں کرتے بلکہ بدی کو ترک کرکے نیک اعمال بھی بجا لاتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہوں اس کے یہ معنے ہیں کہ ایسے لوگ مورد مراحم اور الطاف اور فیوض الٰہیہ ہیں جس شخص کے ساتھ صرف چراغ ہو۔ اس کی راہ کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ پس جس کے ساتھ خدا ہو وہ کیونکر تاریکی میں رہ سکتا ہے۔ مگر تقویٰ شعاری اور نیکوکاری بھی اختیاری ہے۔ درحقیقت ایک موت ہے اور یہ مرتبہ کثرت دعا اور کثرت استغفار سے میسر آ سکتا ہے۔ مگر یہ بھی خدا کا فضل شرط ہے۔ بجز فضل کے نہ دنیا درست ہو سکتی ہے اور نہ زبان اور نہ دل فضل ہر ایک توفیق کی جڑ ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

تمبر ۲۔ حضور کی خدمت میں درخواست کیگئی کہ چند کلمات دعائیہ لکھدیں جو موجب برکت ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
میاں احمد دین بہت استغفار پڑھتے رہیں یعنے اس قدر کہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔
اور یہ دعا بہت پڑھیں
یا حی یا قیوم برحمتک استغیث
اور اپنی زبان میں بھی گناہوں کی معافی چاہتے رہیں۔
والسلام مرزا غلام احمد

خریداران توجہ کریں

بدر فنڈ کی حالت نہایت نازک ہے۔ ہر خریدار بدر مہربانی سے اپنے ذمہ کے واجب الادا چندے کو ادا کرنیکی طرف توجہ فرمائے۔

جن اصحاب نے وی۔ پی واپس فرمائے تھے وہ بھی از خود قیمت سالانہ بھیجیں اور جن سے ابھی مطالبہ نہیں ہوا

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب ایک سال کی فرلو پر قادیان میں تشریف فرما ہیں بر رخصت انکو اپنی ناسازیٔ طبع کیوجہ سے لینی پڑی جہاں دار الامان کی آب و ہوا ان کی جسمانی و روحانی صحت کے لئے

جلسہ انجمن حمایت الاسلام لاہور

مجھے انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ایک دلچسپی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس میں سربرآوردہ علماء و فضلاء و امراء و شعراء و فقراء کا مجمع ہو جاتا ہے اور ہر طبقہ کے مسلمان بھی کم و بیش جمع ہو جاتے ہیں اس لئے اسلام کی خاص و عام حالت کے موازنہ کا خوب موقع مل جاتا ہے۔ جو لوگ کہا کرتے ہیں ہمارے پاس قرآن مجید ہے احادیث ہیں۔ اقوال فقہا ہیں۔ مرزا صاحب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ایسے جلسوں کو اس نکتہ خیال سے دیکھا کریں تا ان کو معلوم ہو۔ کہ آجکل مسلمان قوم علما و صوفیاء کا مذاق کیا ہے اور عوام الناس کس چیز کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اگر مدت گھنٹے بھی وہاں تشریف رکھیں تو صاف معلوم ہوگا کہ کوئی علمی یا فلسفیانہ مضمون وہاں [illegible] گیا ہو۔ بس کوئی [illegible] نہیں [illegible] تالیوں کی آواز سے اس کو [illegible] جس کو کوئی خوش آواز ہو۔ تقریر میں [illegible] والی باتیں کہہ سکتا ہو تو پھر نعرہ ہائے مسرت انہیں کے اگر اس فن میں طاق نہیں تو پھر اپنی عزت کا اسے خود خیال رکھ لینا چاہیئے۔ ان باتوں سے مجبور ہو کر با تقاضائے فطرت لیکچرار بھی اسی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ یہ دیکھ کر ایک ہمدرد قوم شخص کے دل کو کیسی چوٹ لگتی ہے یہ کچھ میرا ہی دل جانتا ہے۔ خیر یہ تو درد دل کی بات تھی جو بے اختیار منہ سے نکل گئی۔ اب میں اصل مطلب پر آتا ہوں سب سے پہلے دن خوب رونق ہوا کرتی ہے اور پنجابی محاورہ کے لحاظ سے یوں کہئے۔ کہ اس روز جلسہ کا بڑا زور ہوتا ہے۔ لائق لائق لیکچرار اور بڑے بڑے شاعر اسی دن اپنی تقریروں اور نظموں سے چندہ وصول کرتے ہیں۔ اس دفعہ کوئی وہ آدمی نہیں آیا۔ جسے لگاہیں ڈھونڈا کرتی ہے۔ مولوی نذیر احمد خان صاحب دہلوی بھی جلسہ کے جزو لاینفک تھے۔ وہ بھی نہیں آئے۔ نواب فتح علی خان صاحب قزلباش بھی تشریف نہ لائے۔ اس کے علاوہ نو تعلیم یافتہ طالب علم پارٹی کا تو کوئی فرد بھی شامل نہ تھا۔ یہ بھی سن گیا۔ بلکہ عملاً اس کا اثر بھی دیکھ لیا۔ کہ بعض لیکچراروں اور شاعروں کو طالب اصلاح پارٹی کے بعض جوشیلے اصحاب نے روک لیا۔ چنانچہ حکیم امین الدین صاحب جن کے تاریخی لیکچر سننے کا ہر نکتہ رس کان مشتاق ہوتا ہے اور ایسا ہی احمد حسین خان بی۔ اے بھی روک لئے گئے ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ یہ صاحبان اپنی مرضی سے نہیں آئے یا ان کو نہ آنے پر مجبور کیا گیا بہرحال اگر قول آخر الذکر صحیح ہے۔ تو میرے خیال میں یہ کوئی قابل تعریف کام نہیں بلکہ جیسا کہ وہ جلسہ سے الگ رہے اور کوئی فساد وغیرہ نہیں ہوا۔ اسی طرح وہ ایسی باتوں سے بھی الگ رہتے۔ تو یہ ہر کوئی مان جاتا کہ واقعی یہ پارٹی اصول کی پابند ہے۔ جلسہ میں غیر معمولی طور سے چند کنسٹیبل بھی نظر آتے تھے۔ جو غالباً [illegible] کے طور پر تھے۔ خیر باوجود اس کے [illegible] سے انجمن کے [illegible] اور [illegible] کے لحاظ سے [illegible] جن کا مدعا ہوا کرتا ہے [illegible] پہلے [illegible] صاحب [illegible] ایک نظم قرآن زندہ معجزہ ہے [illegible] ایک شعر یہ ہے

یہ زندہ معجزہ ہے سر تاج انبیاء کا
[illegible] کتاب جاتی کوئی نہیں دکھا دے
نا توا بشل [illegible] کو لائے دعوے
پھر بھی ہو جسکو شکوہ اک سطر ہی بنا دے

اس کے بعد اس کے والد نے نظم پڑھی جو اگلے سالوں کی طرح مؤثر تھی۔

مولوی سید علی حائری رئیس شیعہ کا جلسہ میں آنا خاص طور سے قابل ذکر ہے۔

آپ نے کرسی پر بیٹھ کر کچھ عجب انداز سے اپنا وعظ شروع کیا۔ پہلے ایک عربی خطبہ پڑھا چونکہ شیعہ حضرات کو ایسے خطبے بہت یاد ہوتے ہیں۔ پس اس کے الفاظ پڑھنے والے کے تبحر علمی کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے آپ اس خطبہ میں تبرا بھی کہہ گئے اور لعنت اللہ علی جاہلیہم ومعاندیہم کہتے ہوئے چوٹ کر گئے مگر آہ! مجھے رونا آتا ہے۔ عام اسلامیوں کی حالت پر انہیں سے بعض تو یہ کہہ رہے تھے۔ حائری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بعض کا خیال تھا صحابہ کرام کی تعریف کر رہے ہیں سچ اس وقت مجھے علامہ نور الدین کے رقت انگیز کلمات جو وہ مسلمانوں میں سے عربی زبان اٹھ جانے کے متعلق فرمایا کرتے ہیں یاد آئے اور میں نے کہا یہ جنگ قوم سچ کہتا ہے۔ عربی زبان سے ایسی جہالت کہ قرآن اور غیر قرآن میں تمیز نہ ہو سکے اور پھر کوئی ان پر تبرا کر رہا ہو اور وہ سبحان اللہ کے نعرے بلند کر رہے ہوں۔ ماتم کا مقام ہے اس کے بعد آپ نے درود پڑھنے کا ارشاد کیا اور فرمایا کہ بلند آواز یہاں تک کہ آواز قبر رسول تک پہنچے۔ پھر اس حکم کی فلاسفی سوا اس کے سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ واعظ کو کچھ سوچنے اور دم لینے کا موقع مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ بات واقعی درد دل سے ہوتی پھر بلند آوازی کی تاکید کی کیا ضرورت تھی اور آپ خود اس سے پہلو تہی کیوں ہونے دوسروں سے یہ کہنا کہ ہاں [illegible] بلند ہو اور خود خاموش رہنا اور مزے سے چائے یا پانی اڑانا۔ افسوس کہ لوگوں نے درود [illegible] اس [illegible] واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً آیت پڑھی [illegible] میں [illegible] بیان کروں گا جو کچھ کہ [illegible] حدیث ثقلین [illegible]

اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک [illegible] سے متمسک رہنا اور دوسرا عترت و آل رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اس طرح [illegible] کی۔ حالانکہ وہ حدیث میں موجود ہے۔ [illegible] دیکھتے تو ان کو پتہ لگ جاتا کہ مسلمانوں کا کون فرقہ ہے جو سرے سے کتاب اللہ ہی نہیں رکھتے بلکہ ان کا قرآن مجید غائب اور مدفون ہے اور جو ہے اس میں ترتیب و بقول بعض الفاظ کے لحاظ سے بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے۔

اس لئے اسے بیاض عثمانی کہا جاتا ہے۔ پھر آل و عترت نبوی سے اگر یہی تمسک ہے کہ ہر سال ان کو پیٹا جائے۔ اور ان کے ایسے حالات جو کسی شریف برگزیدہ تو وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ عام جلسوں میں بیان کئے جائیں۔ تو اس تمسک و اعتصام کو دور ہی سے سلام ہو۔

پھر آیت کی نسبت تفسیر شروع ہوئی اور بڑے دعوے سے کہا کہ میں بتاؤں گا۔ واعتصموا کیا صیغہ ہے۔ امر وجوب کے لئے ہے یا نہیں اور حبل سے کیا مراد ہے اور حبل کا لفظ کیوں لایا گیا اور پھر اس کے ساتھ جمیعاً کیوں ہے گویا اس قدر باتیں کہیں کہ ہمنے کہا کہ آج ایک شیعہ سے بھی خلاف معمول قرآنی معارف سننے جا سکینگے۔ مگر کچھ دیر کے بعد کہا کہ جب ان کی تفصیل کا موقعہ آیا۔ تو کہہ دیا کہ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے گرمی ہے بعد اسطرح وہ

وقت گذار دیا اور پھر دیر تک مسجد میں بیٹھے رہے۔ آپ کی زبان سے خلفاء راشدین کا لفظ اہل سنت کو ... بہت کچھ دھوکے میں ڈالتا تھا کیونکہ اوس کے ساتھ طیبین طاہرین جانشین خاتم النبیین کی قید کو خاص لوگ ہی سمجھتے تھے اس کے بعد چند کلمات دعائیہ عربی میں شروع کئے اور حاضرین کو آمین کی تاکید کی۔ اس وقت لڑکون کی مہار نی مجھے یاد آگئی۔ افسوس مسلمان دعا کے معنے بھی بھول گئے۔ دعا ایک دردمند دل کی عاجزانہ درخواست کا نام ہے جس کے لئے مقفی لفظ غیر موزون ہوتے ہین پھر اس تمسخر آمیز ترتیب سے انہین ادا کرنا نہایت قبیح

انجمن اگر مختلف فرقہائے اسلام کے علماء کو بلانے ہی پر تیار ہے۔ اور سید علی حائری کا بلانا اوس صاحب کی مہربانی حاصل کرنے کے لئے نہین تھا۔ تو اسے چاہیئے کہ آئندہ سال کسی احمدی عالم کو بھی وعظ کا موقعہ دے تا اسلامی دنیا کو دکھایا جا سکے کہ قرآنی معارف و حقائق کے کیا معنے ہین۔

اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کی نسبت بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ لاہور کے مولوی فضل الدین ہین۔ اونہون نے واعظانہ رنگ اختیار کیا اور دو قصے بیان کئے مین جون جون اون کو سنتا جاتا تھا حیران ہوتا جاتا اور بار بار اون کے منہ کیطرف دیکھتا کہ آدمی تو معقول ہین مگر یہ کیا میرے کان مین آواز پہونچ رہی ہے۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ شاید آجکل کے واعظون کا حال بیان کر رہے ہین مگر بعد مین معلوم ہوا کہ نہین وہ خود کہتے ہین۔ بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ آرد و گوشت کم تھا۔ بڑے بھائی نے چھوٹے کو ذبح کیا (اس کے متعلق دو خیال ہین۔ ایک تو بکری کو ذبح کرتے دیکھ کر نادانی کی وجہ بطور دعوت) اور پھر دوسرا کوٹھے سے گر کر مر گیا۔ دونون کو نیک بخت بیوی نے چادر مین لپیٹ دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کہان ہین ہم ان کے بغیر روٹی نہ کھائینگے ماں نے کہا وہ کھیلنے گئے ہین (جھوٹ بولا!) آخر باپ کے اصرار سے ماں نے کہا۔ اندر جا کر دیکھو تو انہین مردہ پایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان مردون کو زندہ کیا۔ دوم ایک یہودی کی اندھی آنکھ مین خاک قدم نبوی ڈالی گئی۔ تو وہ بینا بن گیا۔ بعد مین جب معلوم ہوا کہ یہ تو اس نبی کے قدمون کی مٹی ہے تو نکلے ہوئے ... مگر کچھ اثر نہ ہوتا۔ برابر بینا رہا۔ کیونکہ اس نبی کے قدمون کی خاک پڑ چکی تھی۔

کیا ہر ایک ناممکن بات کا معجزے کے بہانے سے ذکر کر دینا جائز ہے اور اسلام مین یہی خوبی ہے جو شان کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ کہ چند مضحکہ خیز روایات پیش کر دی جاوین۔ اور کوئی ایسا مسلمہ تاریخی واقعہ نہین رہا۔ جو پیش کیا جا سکے۔

پروفیسر دل محمد نے ایک نظم پڑھی۔ ان کی نظم اچھی ہوتی ہے مگر اس دفعہ تیاری کا موقعہ نہ ملنے سے وہ کچھ ایسی پسندیدہ نہین کہی جا سکتی۔ طالب اصلاح پارٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہین

یارب یہ ہوا کیا ہے کہ دو دل نہین ملتے
اک دوسرے سے جوں لب ساحل نہین ملتے
ملتے بھی ہین گر پھول سے کھل کھل نہین ملتے
ایسی ہے ہوا گل سے عنادل نہین ملتے
ان راہنماؤں سے تو دل تنگ ہے ہوئی
آپس ہی مین جب ان کے بڑی جنگ ہوئی

ایک اور شعر ہے ؎

یہ خود غرضی باعث ذلت تو نہین ہے
ہر لب پہ ہے نفسی یہ قیامت تو نہین ہے

خواجہ عبد الصمد ککڑو اپنے ذوق مین محو ہونا اور سامعین کا اون پر ہنسنا اکثر حاضرین کے لئے لطف خیز اور میرے لئے رقت انگیز نظارہ تھا۔ نماز عصر سب کو بھول گئی اور جلسے کے وقت مقررہ کے ۶ بجے کے قریب پڑھی گئی۔ یہی اسلئے کہ احکام نبوی جو جمع وغیرہ کے متعلق ہین اون کی پرواہ نہین کی جاتی۔

عبد الرحمن شمس امرتسری نے پردہ پر نظم پڑھی۔ نظم اچھی تھی۔ مگر مضمون پردہ اس جلسے کے کیا مناسب حال تھا۔ یہ عروس معنی ابھی تک پردہ ہی مین ہے۔

تفسیر القرآن

بدر کے کئی گذشتہ پرچے مین ہم نے معزز احباب کو اس تفسیر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو ہمارے مکرم حقائق آگاہ مولانا سید محمد سرور شاہ ایدہ اللہ لکھ رہے ہین۔ اور جو اب سہ ماہی بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع ہوتی ہے۔ آج کے اخبار مین پھر اس کے متعلق تحریک کی جاتی ہے۔ کہ اے تشنہ کامان آب حیات قرآنی جلد دوڑو۔ اور جلد اپنے تئین سیراب کرو مجھے رہ رہ کر تعجب آتا ہے۔ کہ احمدی جو قرآنی معارف سننے کے لئے ہر وقت بیتاب رہتے ہین۔ اس تفسیر کے ساتھ کیون دلچسپی نہین دکھلاتے زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کئی حضرات اس کے شائع ہونے سے اب تک بے خبر ہین میں بڑے زور کے ساتھ اپنے ہر ایک بھائی اور بدر کے خریدار کی خدمت مین درخواست کرتا ہون۔ کہ وہ ضرور ضمیمہ ریویو اپنے نام جاری کرائے تا اسے معلوم ہو کہ قرآنی مضامین کس قدر لطیف ہوتے ہین میرے لئے تو (سچ کہتا ہون اور سچے دل سے کہتا ہون) تمام جہانون کی لذتون سے بڑھکر اگر کوئی لذت ہے۔ تو اس تفسیر مین ہے۔ واللہ زبان چٹخارے لے کر رہ جاتی ہے اللہ تعالی ہمارے لائق مفسر کو توفیق دے کہ وہ اپنی زندگی مین اس تفسیر کو ختم کر سکین۔ مین کہتا ہون۔ کہ اگر اس ضمیمہ کے آٹھ سو خریدار بھی مستقل طور سے ہو جاین تو مین مینیجر صاحب ریویو کو مجبور کرون کہ وہ بجائے سہ ماہی کے ماہوار اس کو علیحدہ نکالین اور اس طرح پھر یہ تفسیر جلد شائع ہو سکیگی۔ اس گذارش کی طرف احباب کی فوری و پرجوش توجہ درکار ہے۔ کیونکہ موجودہ صورت طبع تفسیر نے تو مفسر کا گلا گھونٹ دیا ہے اور یہ مجھے (جو خیر مین تو کسی گنتی مین نہین ہون) کسی صاحب ذوق سلیم کو پسند نہین۔ مین ایک دفعہ پھر اس تفسیر کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوا رخصت ہوتا ہون اور منتظر ہون۔ کہ میرے بھائی اس کے متعلق کیا کارروائی کرتے ہین۔ ہم مخدومی مولوی محمد علی صاحب کی خدمت مبارک مین بھی عرض کرنے کی جرأت کرتے ہین۔ کہ وہ اس تفسیر کو عام ہاتھون مین پہنچانے اور وسیع پیمانے پر زیادہ حجم کے ساتھ چھپوانے اور جلد شائع کرانے کے تدابیر کیطرف اپنی علمی و قیمتی وقت کا کچھ حصہ خرچ کرین۔

خط وکتابت کرتے وقت جوابی کارڈ

معہ نمبر خریداری آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف! اور جن کے ذمہ بدر کی قیمت واجب الادا ہے۔

انتخاب الاخبار

علی گڈھ کالج میں لارڈ منٹو کے نام پر نیا بورڈنگ ہوس بنے گا۔ راجہ محمود آباد نے دس ہزار روپیہ دیا۔

آر پاسبری ٹن میں سخت آتش زدگی سے دو ہزار مکانات جل گئے۔ ۵۰ لاکھ کا عظیم نقصان ہوا۔

تین شہر بھی ضائع ہو گئے جینگ چو وغیرہ چین کے قصبہ میں بھی عظیم آتش زدگی ہوئی۔

بنگالہ میں چلتی ٹرین پر چوریاں بڑھتی جاتی ہیں ایک صندوق ہزار روپیہ نقد اڑا لے گئے۔

[illegible] مشکلات مٹ گئیں تمام سنگ مرمر [illegible] گئے ۵۰۰ تھے۔

تبت کی حفاظت کے لئے گیانسٹری میں پچاس برٹش سپاہی رہیں گے سال دو سال کیلئے۔

سر ہنری کیمبل بنرمین صاحب افسوس کہ فوت ہو گئے ابھی عہدہ وزارت اعظم سے مستعفی ہوئے تھے۔

۲۲ اپریل کی صبح کو مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا ۔ ۱۰ گھنٹہ تک بیہوش تھے۔

ڈاکٹر برٹ اور آپ کی برادر زادی اوس وقت پاس تھیں۔ دل کی حرکت دفعتاً رک گئی تھی۔

آپ ملونٹ (سکاٹلینڈ) میں اپنی اہلیہ کے پاس دفن کئے جائینگے یہی اون کی خواہش تھی۔

تمام لندن کے پولیٹکل حلقوں میں ماتمی ہمدردی عالمگیر ہے۔ بیشمار جھنڈے سرنگون پائے گئے۔

[illegible] کے روسی وائسرائے نے دو سلم ڈویژن فوج کو سرحد ایران پر جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔

آسٹریلیا کے حادثہ ریلوے میں ۲۴ مسافر زخمی ہوئے [illegible] نظر آتا ہے۔

روس میں گذشتہ ماہ کے عرصہ میں ایک لاکھ ۲۸ ہزار ریوالور مشتبہ لوگوں سے ضبط کئے گئیں۔

مس فلارنس نائٹنگیل پہلی لیڈی ہیں جنکو شہر لندن کی آزادی کا اعزاز ملنے والا ہے۔

امریکہ میں فاصلہ ۲۰۰۰ میل کی گھوڑ دوڑ کریں گے [illegible] واشنگٹن سے فرانسکو تک ہو۔

نیویارک سے ۵۰ ہزار لاکھ والر کا سونا یورپ کو بھیجا [illegible]

کابل کی خبر ہے کہ حضور امیر صاحب بہت بیمار ہیں۔ حتیٰ کہ انتظامی کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتے۔

اُن تمام نواحوں میں طاؤن کے دعظ ہو رہے ہیں انگریزی فوجوں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

کارخانہ کابل کی بہت رفلین اور کارتوس جلال آباد میں سر عام فروخت کیجاتے ہیں اور خریدی جاتی ہیں۔

افغانی فوج کے کئی ایک سپاہی بھی اپنے ہتھیار وغیرہ ساتھ لیکر چلے جاتے ہیں کہ موہمندیوں کی مدد کریں۔

موہمندی لشکر کی شفورڈ اور مارٹینی رفلوں سے مسلح ہیں برٹش فوج کے ساتھ دو تین مقابلے بھی پیش آئے

اخبار جگانتر کلکتہ کے پرنٹر کا مقدمہ ۲۰ اپریل کو پیش ہوگا۔ پانچہزار کی ضمانت ہے۔

لاہور میں ریلوے بوکنگ آفس میں ایک جعلی ساورین پائی گئی نقل مطابق اصل ہے۔

خلیج فارس میں متصل ساحل میکران ایک دیسی کشتی پر ۵۰۰ ناجائز رفلین ضبط کی گئیں۔

ترملگری میں ایک فوجی گورہ نے خودکشی کی کلکتہ میں دو فوجی گورے بجرم چوری پکڑے گئے۔

امریکن مجلس سینٹ نے اوس معاہدہ پنچایتی پر دستخط کر دئے جو برطانیہ اور سپین کے ساتھ کیا گیا۔

ایخیمہ نام برٹش دخانی جہاز جو ۱۹۰۵ء میں غرق کیا گیا تھا روس نے اوس کا معاوضہ دینا منظور کیا۔

ٹیر ک نام روسی جنگی جہاز نے اس کو غرق کیا تھا۔ ایک لاکھ ۳۱ ہزار ۴۰۰ پونڈ بطور معاوضہ دینگے۔

سڈنی میں بھی لوگ امریکن کیطرح جاپانی جہازوں کو بھی بزور بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

یاواٹا مارو نام جاپانی جہاز سے روانہ ہوا لیکن کوئی چینی مسافر یا مال اپنے سوار نہیں ہوا۔

موضع کتھونگل امرتسر میں ۲ ماہ مقدمہ متعلق اذان چلنے کے بعد فیصلہ ہوا کہ مسجد میں پانچوقت حسب منشا اذان دو۔

زلزلہ۔ اس مضمون کے بہت سے خطوط دفتر میں وصول ہوئے ہیں۔ شب جمعہ درمیان ۱۶ و ۱۷ ماہ اپریل ۱۹۰۸ء بوقت ۲ بجے رات کے زلزلہ دیر تک رہا۔

قصبہ تمیمہ علاقہ تحصیل کبیر والا ضلع ملتان میں ۲۰ اپریل کو آتش بازی سے پچاس آدمی زخمی ہوئے جنمیں سے پچیس کے قریب قریب المرگ ہیں [illegible]

ہے۔

یکم اپریل ۱۹۰۸ء کو بروز بدھ موضع منگھیر شریف علاقہ ریاست بہاولپور میں تیس گہر آگ سے جلکر راکھ ہو گئے اور ایک عورت بھی آگ کی نذر ہوئی میرے ایک دوست نے جو اسموقعہ پر موجود تھا اس طرح بیان کیا کہ ایک عورت نے کڑاہی میں تیل ڈالکر چولہے پر رکھا جسوقت تیل جل گیا تو عورت نے ایک ٹکڑا تیل میں تلنے کے لئے ڈالا۔ ٹکڑا بہت گیلا تھا تیل پر بھاگ آگئی عورت نے جھٹ پانی کا چھینٹا دیا۔ تیل سے آگ نکلکر چھپر کو لگ گئی۔

۱۰ اپریل کو علاقہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ ایک ایک اولے کا وزن ۸ چھٹانک سے ۱۸ چھٹانک تک تھا بہت سے آدمی اور جانور زخمی ہوئے۔ فصل کو سخت نقصان ہوا۔

واتقواالله ۔ ہمارے قریب کٹاس میں ہر سال بساکھی پر ہندوں کا میلہ ہوا کرتا ہے۔ اب کی دفعہ ایام میلہ میں پہلے تو چندروز لگاتار بارش ہوتی رہی پھر ۱۴ اپریل کی رات کو ہیضہ شروع ہو گیا چنانچہ آج قریب تیس پنتیس لاشوں کے ایک جگہ جلائی گئیں۔ جو ایک خوفناک نظارہ ہے گردو نواح کے دیہات میں بھی کٹاس سے آئے ہوئے آدمی مر رہے ہیں اور کئی راستوں میں بیمار دیکھے اور سنے گئے ہمارے گاؤں میں آٹھ آدمی ایکدن میں مر گئے۔ اور کچھ بیمار پڑے ہیں۔ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو اس عذاب سے محفوظ رکھے۔ کرمداد انہ در المیال

جو لوگ لاہور سے بذریعہ ریلوے باہر جائیں گے اون پر خاص ٹکس لگائیں گے جو کرایہ ریلوے کے ساتھ وصول کریں گے۔

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی ڈیپوٹیشن شاہ نے کو ایک خاص کمیٹی محمدن ہال لاہور میں ۳ مئی کو کریں گے۔

پنجاب و سرحدی صوبہ سے قریب ۵ چیدہ بزرگوار بلوائے گئے ہیں جبکہ دونوں پارٹیوں کے عذر سُنے جائینگے۔

انجمن کی طرف سے پانچ ناسفام ہونگے طرف ثانی سے بھی پانچ ہوں گے اور کمیٹی میں مباحثہ قطعی ہوگی۔

لاہور میں میونسپل خاکروبوں کی تنخواہ میں بجائے ایک روپیہ کے دو روپیہ بڑھائے گئے تاکہ صفائی کا کام بخوبی کریں

موہمندیوں کی سرکشی کے جواب میں عظیم فوج مہیا کی گئی تمام دیسی سپاہی رخصتوں سے بلوائے گئے۔

دشمن نے شب قدر و پشاور کی تار دوبارہ کاٹ دی۔ لیکن پھر درست کی گئی سچ تن [illegible] ۔

اٹلی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تاروں سے یہ دریافت کرکے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں گیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہیں۔ اٹالین اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ ایجین میں کسی جزیرہ پر قبضہ کرلیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ہاں پانچ اٹالین پوسٹ آفس کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر اٹالین پولٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ ٹریبلی میں ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵۔ اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکھا کر لوگوں کو حیران کردیا وہ پہلے ایک چوکھٹ پر جو بیچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تھی لیٹ گئے۔ ان کے جسم کا بوجھ صرف سر اور پاؤں پر تھا اور باقی جسم ہوا میں لیٹا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں ان کی چھاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکھ کر دو آدمیوں سے پھوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپ نے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤں اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے لیٹ کر اپنی چھاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر رکھ لیا اور پھر ان کے شاگردوں نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکھ کر اسے ہتھوڑوں سے پھوڑ ڈالا۔ آخر میں دو چھکڑوں کو باہم ملا کر ان پر بہت سے آدمیوں کو بٹھا دیا اور خود چھکڑوں کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چھاتی پر سے گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ!! پسلیاں کیا ہیں لوہے کی سلاخیں ہیں۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگانتر" پھر مصیبت میں پھنسا ہے اس سے پہلے اس کے مدیر، پرنٹر اور ایک ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہیں۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴۔ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو پھنندر متر کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اسی دن بعد دوپہر "یوگانتر" کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذ اتھا سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ پھنندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتیری ٹکریں ماریں مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی۔ مسٹر پھنندر ترکی کے کاموں میں بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز "سمیحر ٹریبیون" کے نامہ نگار نے چلتی ہوئی گاڑی میں وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اسکو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ۱۷ اور ۱۸ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچھ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چھاؤنی سے گذر رہی تھی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں داخل ہو گیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور سلانی کے سٹیشنوں کے درمیان پہنچی اس نے ۴ انچ لمبا چھرا نکالکر خوف زدہ مستورات کو دکھایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیور اتار دیں ورنہ قتل کردی جائینگی اس پر عورتوں نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سب کو باندھا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ میں داخل ہو کر پھر بھاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو پوربن خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیوں کے پائیدانوں سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے مسافروں کے پاس پہنچی اور وہاں آکر چلانا شروع کیا کہ چور چھرا لئے پھرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یورپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانوں پر چلتا ہوا دیکھ لیا اور ٹرین کو ٹھہرانا چاہا مگر ٹرین ٹھہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اسی تیزی سے چل رہی تھی پھر ایک ریلا اور ہاتھ لگ گئی جس سے مجرم کیطرف نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک اس کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر آ پڑا اور پھر زیوروں کے بقچہ سمیت غائب ہو گیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آکر ٹھہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تھی راستے میں اٹاری کے گاؤں میں مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمینداروں نے حملہ کر کے زدوکوب کی ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہنچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشوں کے باعث زخم ہو رہے ہیں ظاہر تھا کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس بدمعاش کو گرفتار کر کے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضاء کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تھا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ پہلے ریلوے کے تیلیوں میں کام کرتا تھا جبھی اسکو ٹرین پر چڑھنے کی جرأت تھی۔ وہ چھرا بھی برآمد کیا گیا جس کی دھمکی سے زنانہ مسافروں کو لوٹا تھا۔ وہ وردی بھی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی میں گھس آیا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بھی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکھے تھے یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤں کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کا ہاتھ بٹایا اور پولیس والوں کی کارگذاری کی جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوا لاکھ روپے کے جواہرات تھے ایسے ہی دو پارسل ولائیت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے تھے۔ کارن کمپنی کے نام تھے اور گو ایک ہی پارسل ملا خط میں دو کا حوالہ تھا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہیں لگا۔ سخت پریشان ہیں ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بھی بیمہ شدہ تھا ایسے ہی سوا رجسٹر شدہ پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بھیجے گئے ہیں اور ان میں بھی قیمتی جواہرات تھے سنسنی طاری ہے۔

پنجاب کے سکولوں میں جو کتب نصاب پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کی اصلاح کا ضروری سمجھا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ مروجہ نصاب طلباء مدارس کے لئے موزون نہیں ہے۔ اس سے بچوں کے دماغ پر بیجا بوجھ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات میں ترقی ہوتی ہے۔ اس بھاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک جدید کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈاکٹر صاحب بہادر اس کے پریزیڈنٹ ہو نگے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظر ثانی کرینگے۔ مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کے دماغ ایسے نہ پائیں۔ طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت نہ ہو جو کچھ پڑھیں اس سے ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائیں یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اور دیکھیگی کہ نصاب مفید اور لڑکوں کی ضرورتوں کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان مین ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اسبات پر زور دیا تہا کہ لندن مین دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہین رکھا جاسکتا کہ مسلمانون مین پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپ مین جو دوسرے سلاطین کے دربار مین رہتا ہے۔ چونکہ اپنے تقرر پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم مین شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن مین کوئی محفل و مجلس ایسی نہین ہوتی۔ جس مین عورتین اور مرد دونون شریک نہ ہون۔ پس جبکہ سرکاری جلسون اور بڑی بڑی دعوتون مین اور درباردن مین مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تہا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن مین اپنا مسلمان نائب مقرر رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگون مین عجیب عجیب خیال پیدا ہورہے ہین لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن مین ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہوگیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخرکار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن مین نہ رکھ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباردن مین شریک نہ ہوسکنا ہی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ بہی کیون نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کرکے یہ عذر دفع کردیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتہلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک مین بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر بہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہین اور بے تکلف دعوتون اور جلسون مین شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آتے اور نیکنامی کے ساتہ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے ہین۔ بس ان کے لندن مین عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بہی مرگیا اور لاٹہی بہی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل مین یہ ایک نئی دلیل اضافہ کردی ہے۔ (المؤید)

حاجیون سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز مین وبا ہیضہ پہوٹ پڑنے کیوجہ سے امسال بحکم سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیون پر جو بحیرہ اسود اور ڈارڈنلز مین ہوکر گذرتے تہے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تہا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازون کا کرایہ بڑہادیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بہی کرلیا کہ وہ بہی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیک دل تاجر محمد آفندی صعیدی کو ملی جن کا کاروبار بندر بیروت مین بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے تو انہون نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ مین جاکر وہان کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہازات ٹہیکہ پر لے لئے اور پہر انہون نے روسی جہازران کمپنی کی مقررکردہ شرح کرایہ سے تقریبًا نصف اجرت لیکر حاجیون کو سفر مین آسانی بہم پہونچادی۔ چہ لوبلڈنگس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت کیا اس مین اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہونچانا اور وہان سے پہر اوڈیسہ واپس لانا مع مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچہ شامل تہا۔ اور جبکہ جدہ مین ہی وبا پہیلی۔ تو اکثر جہازران نے حاجیون کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بہی نیک دل اور ہمدرد دینی نوع تاجر آفت زدہ حاجیون کے حق مین فرشتہ رحمت تہا اور مراکش۔ سوڈان مین اور مصر کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہان سے اون کے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیون کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالون مین پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیون ہمسایون کی شدید دستبرد سے تنگ آکر ہجرت کا ارادہ کرتے ہین اور اپنی بیش قیمت جائدادین چہوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتہ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اِس قسم کے روسی مہاجرین لاکہون کی تعداد مین بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہوچکے ہین اور سینکڑون آدمی ہر سہ ماہی مین پہونچتے رہتے ہین۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹہ مسلمان کنبون نے جنمین تین سو نفوس شامل ہین۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کرکے ترکی علاقہ مین آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کرلی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ مین جانیوالے ہین سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات اطنہ۔ قونیہ۔ حلب و انقرہ مین جہان چاہین آباد ہوجاوین۔ بلاد عثمانیہ مین مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہوکر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکہے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے منہ موڑکر اور قیمتی جائداد اور اسباب چہوڑکر دوسری عملداری مین نقل مکان کرین۔ (پیسہ)

موہمندون کی شرارت

اخبار پائنیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے۔ کہ جو انگریزی سپاہ موہمندون کے اجتماع کی خبر پاکر ان کی شرارتون کا انسداد کرنے کے لئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ مین گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹہانی پڑی۔ لیکن راستے مین ذرا سا وقت بہی ضائع نہین کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہونچگئی افواہ تہی کہ کشتیون کا پل موہمندون نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بہ آسانی دریا کو عبور کرگئی۔ رسالے کے کیمپ پر ۱۲۔ اپریل کی شب کو بہی مخالفون نے گولیان چلائین یا تہمبر لینڈ فیوزیلیرز کی چوکیون پہ زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیون کے زخم بہی کے۔

حمیدیہ حجاز ریلوے۔ ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت مین تحریر کرتا ہے کہ اسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہوجائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کردی ہے۔ پٹڑیان اور گاڑیان جن چیزون کی حاجت ہے جلد تر آجاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بہی بنالیا ہے اس حصہ مین کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک دس آنے کے

اٹلی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تاروں سے یہ دریافت کرکے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں گیارہ جنگی جہاز لیونٹ کو گئے ہیں۔ اٹالین اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرۂ ایجین میں کسی جزیرہ پر قبضہ کرلیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ٹرکی نے اپنے ہاں پانچ اٹالین پوسٹ آفس کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر اٹالین پولیٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ ٹریپلی میں ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

---

۵ - اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکھا کر لوگوں کو حیران کردیا وہ پہلے ایک چوکھٹ پر جو بیچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تھی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجھ صرف سر اور پاؤں پر تھا اور باقی جسم ہوا میں لیٹا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں اون کی چھاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکھ کر دو اوزن سے پھوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپ نے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤں اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے لیٹ کر اپنی چھاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر رکھ لیا اور پھر اون کے شاگردوں نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکھ کر اسے دو اوزن سے پھوڑ ڈالا۔ آخر میں دو چھکڑوں کو باہم ملا کر اون پر بہت سے آدمیوں کو بٹھا دیا اور خود چھکڑوں کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چھاتی پر گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ!! پسلیاں کیا ہیں لوہے کی سلاخیں ہیں۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگانتر" پھر مصیبت میں پھنسا ہے اس سے پہلے اس کے دو پرنٹر اور ایک ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہیں۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴ - اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو بھوپیندر متر کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اوسی دن بعد دوپہر یوگانتر کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ بھوپیندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتری ٹکریں ماریں مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی۔ مسٹر بھوپیندر سرکس کے کاموں میں بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر "ٹریبیون" کے نامہ نگار نے چلتی ہوئی گاڑی میں وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اوسکو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ۱۷ اور ۱۸ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچھ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چھاؤنی سے گذر رہی تھی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں داخل ہو گیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور سلانی کے سٹیشنوں کے درمیان پہونچی اوس نے ۱۴ انچ لمبا چھرا نکالکر خوف زدہ مستورات کو دکھایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیور اتار دیں ورنہ قتل کر دی جائینگی۔ بیچاری عورتوں نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سب کو باندھا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ میں داخل ہو کر پھر بھاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو یوریشن خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیوں کے پائیدانوں سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے سافروں کے پاس پہونچی اور وہاں آکر چلانا شروع کیا کہ چور چھرا لئے پھرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یوروپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانوں پر چلتا ہوا دیکھ لیا اور ٹرین کو ٹھہرانا چاہا مگر ٹرین ٹھہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اسی تیزی سے چل رہی تھی۔ پھر ایک ریوالور ہاتھ لگ گئی جس سے مجرم پر بفاصلہ نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ اون میں سے ایک اوس کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر نیچے جا پڑا اور پھر زیوروں کے بقیہ سمیت غائب ہو گیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آکر ٹھہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تھی۔ رستے میں اٹاری کے گاؤں میں مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمینداروں نے حملہ کرکے زدوکوب کیا ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہونچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشوں کے باعث زخم ہو رہے ہیں ظاہر تھا کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس بدمعاش کو گرفتار کرکے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضاء کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تھا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ پہلے ریلوے کے ملازموں میں کام کرتا تھا جبھی اوسکو ٹرین پر چڑھنے کی جرأت تھی۔ وہ خنجر بھی برآمد کیا گیا جس کی دھمکی سے زنانہ مسافروں کو لوٹا تھا۔ وہ وردی بھی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی میں گھس آیا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بھی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکھے تھے۔ یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤں کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کا ہاتھ بٹایا اور پولیس والوں کی کارگذاری کی جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوا لاکھ روپے کے جواہرات تھے لیسے ہی دو پارسل ولائت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے تھے۔ کلارن کمپنی کے نام تھے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط میں دو کا حوالہ تھا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہیں لگا۔ سخت پریشان ہیں ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بھی بیمہ شدہ تھا ایسے ہی سوا لاکھ جیٹ کے دو پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بھیجے گئے ہیں اور ان میں بھی قیمتی جواہرات تھے تفتیش جاری ہے۔

پنجاب کے سکولوں میں جو کتب نصاب پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کی اصلاح کو ضروری سمجھا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ موجودہ نصاب طلباء مدارس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس سے بچوں کے دماغ پر بیجا بوجھ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات میں ترقی ہوتی ہے۔ اس بھاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک جدید کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈاکٹر صاحب بہادر اس کے پریسیڈنٹ ہو گئے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظرثانی کرینگے۔ مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کے دماغ پر نیچے نہ پائیں۔ طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت نہ ہو جو کچھ پڑھیں اس سے ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائیں یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اور دیکھے گی کہ نصاب مفید اور لڑکوں کی ضرورتوں کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان مین ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اسبات پر زور دیا تہا کہ لندن مین دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہین رکھا جاسکتا کہ مسلمانون مین پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپ مین جو دوسرے سلاطین کے دربار مین رہتا ہے، چونکہ اپنے تقرر پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم مین شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن مین کوئی محفل و مجلس ایسی نہین ہوتی۔ جس مین عورتین اور مرد دونون شریک نہون۔ پس جبکہ سرکاری جلسون اور بڑی بڑی دعوتون مین اور درباردن مین مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تہا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن مین اپنا مسلمان نائب مقرر رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگون مین عجیب عجیب خیال پیدا ہو رہے ہین لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن مین ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہوگیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخرکار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن مین نہ رکھ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباردن مین شریک ہونا ہی قرار دیا جاتا تہا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ بہی کیون نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کرکے یہ عذر دفع کر دیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک مین بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر بہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہین اور بے تکلف دعوتون اور جلسون مین شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آتے اور نیکنامی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے ہین۔ پس ان کے لندن مین عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بہی مرگیا اور لاٹہی بہی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل مین یہ ایک نئی دلیل اضافہ کردی ہے۔ (المؤید)

حاجیون سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز مین ویا پہیلنے سے چہوٹ پڑنے کیوجہ سے امسال بحکم سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیون پر جو بہیرہ اسود اور ڈارڈنلز مین ہوکر گذرتے تہے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تہا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازون کا کرایہ بڑہا دیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بہی کرلیا کہ وہ بہی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیکدل تاجر محمد آفندی سعیدی کو ملی جن کا کاروبار بندر بیروت مین بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے تو انہون نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ مین جاکر وہان کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز ٹہیکہ پر لے لئے اور پہر انہون نے روسی جہازران کمپنی کی مقرر کردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیون کو سفر مین آسانی بہم پہونچا دی۔ چہہ پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت لئے۔ اس مین اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہنچانا اور وہان سے پہر اوڈیسہ واپس لانا معہ مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچہہ شامل تہا۔ اور جبکہ جدہ مین بہی وبا پہیلی۔ تو اکثر جہازون نے حاجیون کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بہی نیکدل اور ہمدرد دینی فرض تاجر آفت زدہ حاجیون کے حق مین فرشتہ رحمت تہا اور مراکش، سوڈان، مین اور مصر کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہان سے اون کے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیون کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالون مین پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیون ہمسائیون کی شدید دستبرد سے تنگ آکر ہجرت کا ارادہ کرتے ہین اور اپنی بیش قیمت جائدادین چہوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتہہ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی مہاجرین لاکہون کی تعداد مین بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہوچکے ہین اور سینکڑون آدمی ہر سہ ماہی مین ہوپہنچتے رہتے ہین۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹہہ مسلمان کنبون نے جنمین تین سو نفوس شامل ہین۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کرکے ترکی علاقہ مین آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کرلی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ مین جانیوالے ہین سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات المنہ۔ قونیہ۔ حلب و انقرہ مین جہان چاہین آباد ہوجاوین۔ بلاد عثمانیہ مین مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اسے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی ناامیدانہ تکلیف پر متوجہ ہوکر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکہے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے منہ موڑکر اور قیمتی جائداد اور اسباب چہوڑکر دوسری عملداری مین نقل مکان کرین۔ (پیسہ)

موہمندون کی شرارت

اخبار پائونیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے۔ کہ جو انگریزی سپاہ موہمندون کے اجتماع کی خبر پاکر ان کی شرارتون کا انسداد کرنے کیلئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ مین گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹہانی پڑی۔ لیکن راستے مین ذراسا وقت بہی ضائع نہین کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہونچگئی افواہ تہی کہ کشتیون کا پل موہمندون نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بہ آسانی دریا کو عبور کرگئی۔ رسالہ کے کیمپ پر ۲۱- اپریل کی شب کو بہی مخالفون نے گولیان چلائین نا تہمبر لینڈ فیوزیلیرز کی چوکیون پہ زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیون کے زخم بہی لگے۔

حمیدیہ حجاز ریلوے

ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت مین تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کر دی ہے۔ پٹڑیان اور گاڑیان جن چیزون کی حاجت ہے جلد تر آجاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بہی بنالیا ہے اس حصہ مین کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک ۔ س آنے کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

اخویم جناب ایڈیٹر صاحب بہ سلامت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار گوہربار میں درج فرما کر مشکور و ممنون فرما دیں۔

خاکسار محمد حسین از لاہور چھاونی

میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیئے

کہنے کو تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیئے مگر جب اس پر کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھائی جاوے تو بات کا بتنگڑ بن جانا نہ صرف ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کیونکہ ہمارے ملک کے میاں بیوی کچھ ایسے انوکھے قسم کے ہیں کہ انہوں نے اپنی چال ڈھال سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دراصل یا تو انکو میاں بیوی کے تعلقات کا منشاء معلوم نہیں اور جان بوجھ کر وہ بات کرتے کہ جو نہ تو ان کا حق تھا اور نہ ان کو ضروری و واجبی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ جو جو کارروائیاں بھولی بھالی بیویاں اپنے خاوندوں سے کرتی ہیں یا بعض بڑے میاں اپنی بیویوں سے کرتے ہیں ان کی داستان چھوٹی سی داستان نہیں ہے اور نہ ایسی ہے کہ وہ مبالغہ آمیز ہو۔ راستی سے دور و مہجور دروغ بیفروغ سے بھرپور ہے۔ مگر ان یہ ضرور ہے کہ وہ قصہ لمبا ہونے کے سبب ناظرین کا زیادہ وقت ضرور لیگا مگر ایسا تو نہیں ہے کہ یہ سنتے ہوئے لگلف ہو یا نکتہ رس کے لئے تازیانہ ہو آئینہ نہ ہو اور اس کو اپنی حالت کے سنبھالنے کیلئے عقل یا سمجھ نہ دینے والا ہو لیکن یہ ... سچ ہے کہ سب کی طبیعتیں عقلیں ایک جیسی نہیں ہوتیں اور نہ وہ زیادہ محنت یا وقت اخبار بینی میں دینے کے شائق ہوتے ہیں اور ہماری بدعت میں تو پھر ایسی بات ثابت ہوتی ہے کہ زیادہ ہے۔ وجہ یہ کہ جماعت کے کل دو اخبار ہیں یعنے الحکم و بدر۔ جنمیں سے اول الذکر تو ہفتہ میں دو بار ہے اور موخر الذکر صرف ہفتہ وار باوجودیکہ جماعت ۳ لاکھ سے زیادہ ہے مگر پھر بھی ان قومی جریدوں کی ترقی بہبودی بہتری کا خیال بہت ہی کم ہے۔ حالانکہ جماعت اگر ترقی کرتی تو کوئی بات نہ تھی اگر صرف ایک ایک لاکھ پرچہ ہی ان اخبارات کا شائع ہونا شروع ہو جاتا۔ تو بہت کچھ امید ہو جاتی مگر کچھ خیال نہیں کیا جاتا۔ ایڈیٹر مینیجر شور کرتے بہت ہشیار کرتے ہیں مگر بہت کم اس شور کو سنا جاتا ہے اور تو اور ریویو آف ریلیجنز جو ایک ماہواری رسالہ ہے جس کا انگریزی حصہ یورپ و امریکہ کو بھی جاتا ہے باوجود سخت کوشش کے اب تک دس ہزار تک نہ پہونچا۔ یہ تمام امور کیوں پیش آتے ہیں؟ محض اسلئے کہ ابھی ہماری جماعت میں اخبار بینی کا مذاق پیدا نہیں ہوا ورنہ بات تو کچھ نہ تھی۔ یہ بتلانے کو کہ یہ مضمون محض ایک ایسی بات پر ہے جو اگرچہ ہمارے نزدیک چھوٹی نہیں ہے۔ مگر عنوان سے شاید ناظرین چھوٹی سمجھ لیں) کیسے لکھیں کیونکہ پڑھتے پڑھتے طبیعت اوکتا گئی۔ تو پھر لکھائی چھپائی کی محنت فضول اور ہمارے یہ تحریر اکارت نہ جاویگی تو اور کیا ہو گی؟ لہذا حضرت دل نے یہ حکم سنایا کہ میاں چھوٹا سا مضمون لکھو چند مطلب کی باتیں سنا دو۔ یہ بات تو ظاہر کردہ جو زن (میاں بیوی) کا تعلق اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ ایکدوسرے کے لئے وہ سامان آسائش و آرام و سکینت قلبی ہو جیسا کہ خداوند کریم نے بھی دوسرے اغراض و مقاصد کے علاوہ مرد و عورت کا تعلق سکینت قلبی کا موجب ہی ظاہر کیا ہے اب یہ سکینت قلبی کا باعث ایکدوسرے کے لئے ایسے ہو سکتا ہے کہ آپس میں ایکدوسرے کے دل میں محبت و چاہت و الفت ایک دوسرے کی ہو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ غمخواری ہو اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی دل جوئی کا رضا خیال ہو پھر ایک دوسرے کے ساتھ درگذر کرنے اور نرمی اور آہستگی اور شستگی ... سے پیش آنے کا بھی خیال ہو۔ ایک دوسرے کے مزاج ... کا مادہ ... ہو خود نمائی نہ ہو اور ... دوسرا ایک دوسرے کو ... راحت و آرام و سکون ... نعمت خداوندی تسلیم کرنے والا ہو۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنے نکتہ چینی کرنے چھین جھپٹ ... ماتھے پر بہت جلد شکن آنے کا مادہ نہ ہو۔ مزاج میں نہ تو چڑچڑاپن ہو اور نہ بات بات میں بگڑ دل خان کی منحوس عادت ہو۔ تو ان ہر دو کے تعلقات دن بدن محبت بڑھانے کا ذریعہ ہوں گے اور کبھی بھی کوئی خرابی کی نوبت نہ آویگی اور نہ وہ بات ہوگی کہ جس کا ہونا ان ہر دو تعلق ... ہوتے شرم کی ظلم کی ... بات ہے۔

یہ تو بالکل سچ ہے اور سراسر ایمانداری کی بات ہے کہ جیسا کہ مردوں کا حق عورتوں پر ہے ایسا ہی دستور کے مطابق عورتوں کا حق مردوں پر ہے ہم ایسے ظالم جان بر تو بننا چاہتے نہیں کہ میاں صاحبوں کی ہی طرفداری کریں اور بیوی بیچاریوں کی طرف کی حق کی بات بھی نہ کہیں ہم کو نہ تو مردوں کی طرفداری کرنے کی ہوس ہے اور نہ عورتوں کی حق تلفی کرنے کی اور ہم یہ چاہتے ہی نہیں۔ کہ حق بات سے چشم پوشی کر جاویں۔ اغماض کر جاویں۔ بلکہ ہمارے نزدیک کھری بات کہدینے سے پہلوتہی ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہ کیسی کڑوی کیوں نہ لگے۔

سو جب ہم ایمان کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ تو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ بعض چلتے پرزے میاں اپنے غصہ اوتارنے اور ظلم و ستم ڈھانے کا آلہ عورتوں کو ہی سمجھتے ہیں عورت نہ ہوئی مٹی ہوئی کہ دال میں ذرا نمک پھیکا ہو گیا یا زیادہ ہو گیا اور لکڑی سے کر لگے دھون دھون پیٹنے۔ کیا یہ کوئی گدھا ہے یا کولہو کا بیل ہے؟ آخر کچھ تو سوچنا چاہیئے تھا۔ ذرا تو غور کرنا چاہیئے تھا خدا کا خوف مدنظر رکھنا چاہیئے تھا۔ عورت آخر عورت تھی کمزور فطرت تھی بھول گئی یا غفلت ہو گئی۔ اس پر ایسی کارروائی کرنا انصاف کا خون تو ضرور کرنا ہے میاں کا عذر یہ ہے کہ عورت ہے ہی کس ... کی دوا کہ جب اس سے ہانڈی روٹی ہی ٹھیک ... کے ہم سارے دن محنت و مشقت کر کے ... روٹی اچھی نہیں ملتی سالن میں نمک زیادہ ... عذر ہے۔ کہ تین چار چھوٹے چھوٹے بچے اوس کے آگے پیچھے ہیں جن میں سے ایک بیمار بھی ہے اور وہ ... تھا اور چلاتا تھا۔ اس لئے میں بار بار اس کے پاس ... جاتی تھی۔ اور گھر کا کام بھی کرتی تھی۔ مگر میاں ... کچھ نہیں سنتے اور کہتے ہیں کہ پہلے ہماری خدمت ... پیچھے کسی اور کی۔ عورت کی جان عجیب آفت میں پڑ گئی ہے۔ سارے دن دوسرے بچوں نے ... رات کو اگر میاں نے سوٹے سے خبر لینی شروع کر دی کیا کرے کدھر جائے عجیب کشمکش کی حالت میں بیچاری پڑ گئی۔

اب ذرا دوسرے سین پر غور کرو! یہاں کیا ہو رہا ہے میاں کے آتے ہی بیوی نے بچے کو اٹھا کر زمین پر دھکا دیا کہ موا موذی کام نہیں کرنے دیتا مرتا بھی نہیں۔ کہ پیچھا چھوٹے جان کے بیری پیدا ہوئے ایسی اولاد سے بے اولاد بھلی تھی۔ اور یہ کہہ کر تین چار تماچے میاں جٹ بچے کے مار دئیے میاں نے (جو ابھی چار پانچ کوس کا سفر کر کے آیا تھا پر ابھی جھاڑ رہا تھا یہ کیفیت دیکھی تو چونکہ شریف تھا نیک نہاد) جھٹ بچے کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ موہنہ چوما۔ پیار کیا جیب میں سے مٹھائی نکال کر دی۔ صحن میں لیکر لگا پھرنے تاکہ بچہ بہل جاوے۔ بیوی اونہیں۔ اور پیروں کو ٹھکتی ہوئی

اور بڑبڑاتی [illegible] ہیں اس نامراد گھر میں آئی ہوں [illegible]
ہی [illegible] ہے۔ ابھی سہاگ سے [illegible] شادی ہی تو [illegible]
مو نہایت شریف ہے اور میں [illegible]
دلجوئی کرنے کی عادت ہے۔ [illegible] چڑچڑے مزاج نے
آگے کسی بات کی دال نہیں گلتی۔ غرض کہ بات بات میں
اور کام کاج میں وہ رنگ اختیار کئے کہ کبھی مرد کو
غصہ آجاوے اور وہ خود ہی روٹی پکانے لگے۔ چنانچہ
چنانچہ ایسے ہی ہوا بچہ کو پاس بٹھلا کر بیچارے مرد نے
خود ہی روٹی پکائی۔ اور بیوی صاحبہ دل میں جھنجھلاتی ہوئی اور
بڑبڑاتی ہوئی الگ بیٹھی رہتی۔

یہ ان حالتوں کے نظارے ہیں کہ جو ایک دوسرے
کے حقوق نہ پہچاننے سے وقوع میں آتے ہیں اور جن کا
نتیجہ آخر کار رنگا فضیحتہ اور جوتی پیزار ہوتا ہے اور اسی
دنیا میں ایسے تعلقات جہنم کے نمونہ ہو جاتے ہیں کیونکہ
ایسی حالت میں میاں بیوی کی شکل سے بیزار ہوتا ہے
اور بیوی میاں کی شکل سے [illegible]
دل میں بجائے [illegible] ہے۔

اس میں شک نہیں کہ دنیا میں سلوک سے جس قدر
کام نکلتے ہیں محبت سے جو کچھ [illegible] ہے۔ [illegible]
فساد بکھیڑے سے نہیں [illegible]۔ مردوں کو ذرا ذرا سی بات
پر ناراض ہونا اور بیوی کو مارنا کوٹنا بڑے شرم کی بات
ہے۔ مرد ہو کر عورتوں پر [illegible] ہاتھ اٹھانا نہایت بے جا
حرکت ہے۔ عورتوں کا میاں کو چھوڑ کر مردوں کو [illegible] دنیا
نہایت نامعقول حرکت ہے۔ ان دونوں کے تعلقات
کا منشا تو یہ تھا کہ ان دونوں کی آپس میں محبت بڑھتی
اور ایک دوسرے کے ساتھ پوری غمخواری اور ہمدردی
رہتی۔ اور ایسی یکجہتی رہتی کہ وہ ایکدوسرے کے
دل میں ایکدوسرے کا گھر کر جاتا۔ کہ بغیر ایک دوسرے
کے ایک دوسرے کو آرام چین ہی نہ آتا۔ مگر آج کل
کے میاں بیوی کی کچھ ایسی ابتر حالت ہو رہی ہے کہ
بجائے محبت [illegible] کے بغض و نفرت کو ترقی دیجاتی
ہے جس کا نتیجہ آخر کو [illegible] آپس میں ناچاقی
پیدا ہوتی ہے [illegible]
[illegible] ہے اور بجائے آرام و سکینت کے [illegible]
بربادی کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

[illegible] بداعتدالیوں کا نتیجہ ہے [illegible]
پیارے ہم وطنو! تم میں سے وہ میاں جو بیوی
والا ہے یا وہ بیوی جو میاں والی ہے [illegible]
ہے کہ بداعتدالیوں کو چھوڑ دیا [illegible] اور سلامت روی
اختیار کی جاوے۔ آپس میں ایک دوسرے کی رضامندی
کو خوشنودی کو مقدم کر لیا جاوے۔ آپس میں ایک
دوسرے کی عیب جوئی نہ کی جاوے۔ بلکہ حلم و درگذر
کی عادت اختیار کی جاوے۔ مردوں کو چاہیئے کہ بات
بات پر بگڑنے کی عادت کو بالکل چھوڑ دیں اور بیگانی
بیٹیوں کو اپنے غصہ کا اور بہادری [illegible] کا ایسا نمونہ
دکھاویں۔ کہ جو بالکل خلق سے گرا ہو اور بداخلاقی اور بد
کج خلقی کا پورا نمونہ ہو۔ ایسا ہی عورتوں کو چاہیئے کہ
بیگانے پوتوں کو اپنا غلام نہ سمجھیں بلکہ آقا سمجھیں اور
ان کی دلداری کرنی اور دلجوئی کرنے اور رضامندی
حاصل کرنے اور خوش کرنے کا ہر وقت ان کے
دل میں خیال ہو۔

مگر میاں بیوی کا آپس میں محبتانہ سلوک ہوگا
ایکدوسرے کی رفتار کا خیال مدنظر ہوگا نہ علاوہ اس
کے کہ وہ گھر بہشت کا نمونہ ہوگا [illegible] نیک اثر
پیدا کریگا۔ جو ان کی عاقبت کی [illegible] کیلئے
اکسیر کا کام دیگا۔ کیونکہ جیسا کہ اولاد پر ماں باپ
کے رنگ ڈھنگ کا اثر پڑتا ہے [illegible] افعال
اطوار عادات وغیرہ کا بھی۔ پس میاں بیوی کو چاہیئے
کہ اپنے نیک نمونہ سے اپنی اولاد کی [illegible] سامان
مہیا کرنے کے علاوہ آپس کا سلوک [illegible] بنادیں کہ
ایک نظر دیکھنے والا پکار اٹھے کہ
بہشت آنجا کہ آزار [illegible]

اے خدا! تو خود ہمارے ملک کے میاں بیوی کے
تعلقات کو حسن سلوک سے مزین کر دے تاکہ وہ
خانہ جنگیوں اور فسادوں سے [illegible]
ثم آمین!!!

خاکسار محمد حسین [illegible]

طریق نصیحت

نوشیروان عادل کی نسبت [illegible]
[illegible] نے جو قصہ
بیان کیا ہے [illegible] معلوم
وہ کہاں تک صحیح ہے۔ ایک [illegible] بیان کیا
جاتا ہے [illegible] عادل [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوا تھا۔ دانا وزیر ہمراہ تھا
[illegible] نوشیروان نے
[illegible] از راہ لطف التفات کر
[illegible] بادشاہ کی بربادی ہوتی جاتی ہے
اور عنقریب عتاب نازل ہوا چاہتا ہے۔ [illegible]
ہو کر کہا۔ [illegible] جانوروں کی بولی سمجھتا ہے۔ وہ
دو الو جو سامنے کے درخت پر بیٹھے ہیں۔ ان میں
ایک نر اور ایک مادہ ہے۔ نر سے مادہ کہہ رہی ہے کہ
پہلے اس جنگل کی جگہ ایک شہر آباد تھا اور اب نوشیروان
کے ظلم سے اجڑ گیا۔ اسے میں نے بڑی لڑکی
کے جہیز میں دیا ہے۔ مگر چھوٹی لڑکی کے جہیز میں کیا
دونگی۔ اسی کی فکر ہے۔ نر جواب میں کہہ رہا ہے۔ تو کیوں
فکر کرتی ہے۔ ایسی گھبرانے کی کیا بات ہے۔ پیش از مرگ
واویلا اچھی بات نہیں ہے۔ ابھی تو شادی کو
بہت دن باقی ہیں اور نوشیروان کا شیوہ جفا بدستور
بڑھتا ہی جائے گا۔ اس کی تخت گاہ بھی عنقریب
ویران ہوا چاہتی ہے۔ [illegible] شوق سے
دیدینا۔ یہ سنکر مادہ جوش مسرت سے خندان ہو گئی
[illegible] معاف فرمائیے۔
[illegible] نوشیروان [illegible]
[illegible] سے جو لگام شکار ملتوی
کر کے [illegible] کو واپس آیا۔ اور اپنی
گذشتہ [illegible] پر نادم ہو کر دل میں عہد کر لیا کہ
اب سے انصاف کو اپنا شعار بناؤں گا۔ اور عدالت
گستری کو معیار زندگی قرار دوں گا۔ پہلا انصاف
اس کا یہ تھا کہ اپنے ایک نسبتی بھائی کو جو کسی شریف
کی لڑکی کو نکال لایا تھا۔ کھولتا ہوا سیسہ پلا دیا۔ اس کے
اس انصاف کو دیکھ کر اور [illegible] نے اپنی اپنی
عرضیاں [illegible] اور [illegible] ہو کر بولے کہ
[illegible] ہے [illegible] ہو گیا۔ [illegible]

بقایا داران جلد حساب صاف کرائیں

جن صاحبان نے وی پی واپس کئے ہیں ان کے نام جو خط لکھے گئے تھے
انہوں نے [illegible] کے جواب نہیں آئے براہ مہربانی جلد جواب
[illegible] اخبار میں نام دیکر یاددہانی کرائی
[illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت خان صاحب ۔ شملہ
میاں کرم الدین صاحب ۔ خوشاب ۔ ضلع شاہ پور
میاں حسن خان صاحب ۔ کیرنگ ضلع پوری
محمود بخش صاحب ۔ سرونیا گاؤں ضلع کٹک
میاں تراب علی صاحب ۔ کیرنگ ضلع پوری
میاں محمد علی صاحب ۔ امرتسر
چودہری پیر محمد صاحب چک نمبر ۳۱۲ کہنو والی
مستری فتح الدین صاحب 〃 〃 〃
میاں کرم الدین صاحب ۔ لنگان گران ۔ ضلع جہلم
میاں امام الدین صاحب ۔ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو بیشنہ پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے ۔ بزرگان [illegible] اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خریدا چاہتے ہیں ۔ اپنے بھائیوں کو اطلاع [illegible] روپے فی تولہ کے حساب سے دونگا ۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کردے کہ یہ ہیرا نہیں ۔ تو میں قیمت [illegible] واپس دیدونگا راستی [illegible] قدر دان اسے خرید فرمادیں ۔ میرے پاس [illegible] [illegible]

[illegible] ارقادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فتاوی احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء میں شائع ہوچکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد [illegible] اور محصول ۲ ر ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنیوالونکو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریدارونکو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی ۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ ۔ مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب ۔)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی و رہ درانی کو زیر نظر رکھا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکہی ہے جسمیں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے

قیمت ۸ر جلد منگا لیئے ۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چہاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں گی ۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۲ر

تشحیذ الاذہان کی درخشندہ تیس قسطیں ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ انسپکٹر پولیس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چہپوا کر اس کا رخانہ میں [illegible] قیمت اصل [illegible] ہیں ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے

قیمت [illegible] ۸ر [illegible]

نشری نوٹ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (پٹیالہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رسالہ ہے جس میں آپکی صداقت پر دلائل و براہین ثابت کئے گئے ہیں حجم ۱۷۲ صفحے ۔ قیمت ۸ر احباب جلد منگوا لیں ۔

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے لئے ات روپے کو بھی گران نہیں

قیمت ۱ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی ۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہورہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے بہت عمدہ نفیس کاغذ خوشخط چہپوائی گئی ہے ۔

قیمت مجلد صمہ ۔ غیر مجلد صمہ

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی ۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے ۔ صرف پچیس جلدیں باقی ہیں ۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا [illegible] ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان [illegible] ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

البرہان الصریح فی ابطال الوہیۃ المسیح [illegible]

نظم مستورات [illegible] ۔ قیمت ۸ر

جواہر شہادتین مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۸ر

کلام احمدی اللہ داد والے ۔ قیمت ۸ر

آتش کشری طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

کلام احمدی غلام رسول والے ۔ قیمت ۸ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت ہی لطیف و قابل دید ہے

(حصہ چہارم و پنجم قیمت ۱ر)

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر اخبار لاہور میں امانت رکھدئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئے جائینگے
وہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے:
ایک تین حرفی لفظ ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو مونگ کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو
اس کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ :- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء تک جوہر شفاخانہ امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پارسل روانہ کردیا جاویگا۔ اور دو سو روپیہ انعام ... حل کنندہ کو دیا جاویگا۔ اور اگر ایک سے زیادہ صاحبان نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی تقسیم ہوگا ...
کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی رائے سے مطلع کریں ...
انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا +

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس دینے کے اس شخص کو دیا جاویگا جو ... پاکٹ کیس ادویات کو ...
(خدا نخواستہ) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں +

سابقہ انعامات حل معمہ جات جوہر

ذیل کے اصحاب کو دئے گئے :-
گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار تیجا سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری
سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور +

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر لنگٹن شان سٹیٹ ملک برہما +

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

حضور معلی اعلیٰحضرت شہنشاہ ہندوستان و انگلستان و نوابان و راجگان و مہاراجگان ہندوستان و یورپ و امریکہ و افغانستان و ڈاکٹران و حکیمان ... پسند فرمودہ

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ... سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان پھر کسی اور نسخہ کا ترد د یا قدر کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دیکر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا اُن عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا اُن غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا ایک ... حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاس ... کما رہے ہیں۔

امراض امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ ہیضہ۔ بندش حیض۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خناق۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مروڑ پیچش۔ طاعون۔ درد کمر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ بے خوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم و درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد زہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ ہالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ ... بچوں کی پسلی چلنا۔ ورام ہر قسم۔ ضیق النفس + (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت بارنش کیا ہوا جسپر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) محصول ۵/ - خورد پانچ روپیہ (۵) محصول ۸/ - کلاں دس روپیہ (۱۰) محصول ۱۱/

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

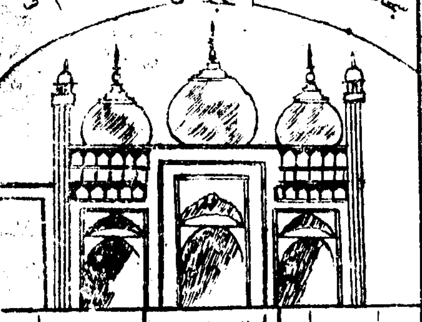

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین سہ | ای جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان | قیمت از طلباء و غرباء وغیرہ ما ہے

قادیان میں ہے

جلد ۷

گورنمنٹ ۲۱ بیعت

مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ رمئی ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

نمبر ۱۸

افریقہ عہ

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوة میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدا و قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	.. .. صہ
عام قیمت پیشگی	.. .. للعہ
مابعد	.. .. صہ
فی پرچہ	.. .. ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے ورنہ بعد میں نہیں سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اونکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئے۔

میجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اِن تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے [illegible]

کاتبہ محمد حسین احمدی قادیانی

استمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

استمام البرہان کے صفحہ ۲۹ ۔ ۳۰ میں شیخ صاحب نے ازالہ اوہام کی ایک عبارت نقل کر کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر سخت خفگی کا اظہار فرمایا ہے اور غیظ و غضب کے جوش میں بدزبانی و گندہ دہانی کے وہ جوہر دکھلائے ہیں کہ جنکو دیکھ کر ابو جہل کیا بلکہ ابلیس لعین کی عقل بھی دنگ ہو جاتی ہے آپ پر طرہ یہ کہ جہد شرک کی نجاست پر کمال دلیری کے ساتھ [illegible] شیخصاحب کا حصہ معلوم ہوتا ہے اور دین و دیانت و فہم و ذکاوت و تہذیب و متانت سے کسی قدر [illegible] آپکے باہمی ہاتھ کا کھیل نظر آتا ہے۔

اب پہلے ہم شیخصاحب کی عبارت نقل کرتے ہیں پھر اوس کا جواب لکھینگے اور وہ عبارت یہ ہے۔

"بیان قادیانی صاحب! انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر ہمارے نبی کا معجزہ تھا اور خدا تعالے کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے دکھایا تھا دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اوس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام الٰہی سے ملتی ہے۔

(نوٹ۔ یہ تفصیل خلاف جمہور قادیانی صاحب کہ جو امور آسمان پر واقع ہوں اور دنیاوی انسان کو نظر ہی آ جاویں تو وہ گویا معجزہ نبی کا ہے کہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت نے انبیاء کی اظہار عصمت کے لئے دکھایا اور جو زیر آسمان یعنی ہوا یا زمین یا پانی پر یا پانی کے اندر یا زیر زمین ہو وہ سب ہمارا تعین وہ معجزہ خوارق عادت عقلی ارضی ہے جو گویا ظہور خلقت انسان غیر انسان کا فرشتہ وغیرہ سب بیرونی ظہور پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جملہ انبیاء کے معجزات کا باعث [illegible] ہے۔ قادیانی صاحب کی جدید علم دانی نے معجزہ و خوارق عادت کے عجب نسخے گھڑے ہیں مگر تعجب ہے کہ سماوی امور میں تو خدا تعالے کی غیر محدود قدرت کیطرف منسوب کر کے معجزہ انبیاء قرار دیا جائے اور ارضی امور کو عقلی معجزہ جو اوس خارق عقل کے ذریعہ سے ظاہر ہوں خدا تعالے کی غیر محدود قدرت سے خارج کر دیا گویا اون کا بانی اور کوئی ہوگا اور پیرا ہونے نام الہام الٰہی سے ملتی ہے کی شق جسکی گویا کچھ حقیقت نہیں ہے [illegible] وجہ دو بارہ آئندہ سے واضح ہو جاوے گی۔ مگر بڑا تعجب یہ ہے کہ معراج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیوں انکار ہے جس کا بیان آگے آتا ہے وہ بھی تو ایک سماوی معجزہ ہے [illegible] اخر الہذیانات۔

اما الجواب۔ ازالہ اوہام کی عبارت کے اصل الفاظ یہ ہیں "واضح رہے کہ انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر جو ہمارے سید و مولٰی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور خدا تعالے کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے اسکو دکھایا تھا۔ (۲) دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اوس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام الٰہی سے ملتی ہے جیسے حضرت سلیمان کا وہ معجزہ جو صرح ممرد من قواریر ہے جسکو دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا"

شیخ جی نے نقل عبارت ازالہ اوہام میں دو خیانتیں کیں ایک تو الفاظ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرۃ اقدس مرزا صاحب نے جو الفاظ "سید و مولٰی" تحریر فرمائے تھے وہ شیخ جی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے کی وجہ سے یا کسی اور غرض ناجایز سے حذف کر دئے۔ دوسرے حضرت مرزا صاحب نے عقلی معجزہ کے ثبوت کے لئے اپنے دعوے کی تائید میں یہ جملہ یعنی "جیسے حضرت سلیمان کا وہ معجزہ جو صرح ممرد من قواریر ہے جسکو دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا۔" جو بطور قرآنی دلیل کے پیش کیا تھا اوسے نقل کرنے سے چھوڑ دیا۔ یہ ہے شیخصاحب کی دیانت و امانت۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اب ناظرین میرٹھی شیخصاحب کی خوش فہمی کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ازالہ اوہام کی عبارت مندرجہ بالا میں سماوی امور کی تشریح فرماتے ہیں کہ جنمیں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جیسے شق القمر۔ مگر ہمارے شیخصاحب آسمانی امور کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ اون سے مراد وہ معجزات ہیں جو آسمان پر ہوں۔ زمین پانی ہوا میں یا زیر زمین نہ ہوں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔ و نعوذ باللّٰہ من ھذا القول مثل البول۔ اگر شیخصاحب اس فہم و فراست و عقل و ذکاوت پر سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کرتے ہیں تو کچھ تعجب نہیں مگر یہ شعر یاد رکھیں ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ شیخ جی خطا اینجاست

مندرجہ بالا نوٹ میں حضرت شیخصاحب نے حقایق و معارف توڑ کوٹ کر بھر دئے ہیں مگر ہماری نظر میں دو گرانقدر و بیش بہا نکتے ایسے پیش کئے ہیں کہ دہلی و لکھنؤ کے نامور اہل زبان کے نزدیک اردو لٹریچر کیلئے بھی سرمایہ افتخار اور باعث ناز سمجھے جانیکے لائق ہیں [illegible] اور وہ دونوں نکتے یہ ہیں۔

(۱) یہ تفصیل خلاف جمہور قادیانی صاحب۔

(۲) قادیانی صاحب کی جدید علم دانی

شیخصاحب کا دروغ بیفروغ۔ اسی مضمون میں شیخصاحب نے پبلک کو دہوکا دینے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر یہ جھوٹا الزام بھی لگایا ہے کہ آپ عقلی معجزات کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اون کا ظہور زائد فرشتہ وغیرہ سب سے ہو سکتا ہے۔ اور آپ معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکاری ہیں۔ ہم اوس کا جواب بجز اس کے اور کیا لکھیں کہ لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔ ایسے ہی دروغ باف اور افترا پرداز لوگوں کا مونہہ بند کرنے کے لئے ہم نے یہ انتظام کیا تھا کہ اخبار اظہار الحق کے ٹائٹل پیج پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مذہب آپ ہی کے الفاظ میں بالالتزام شائع کیا کرتے تھے اور بعد ازاں اخبار بدر کے ایڈیٹر صاحب بھی اکثر ایسا ہی کیا کرتے ہیں چنانچہ حضرت اقدس کی ایک نظم جو اخبار بدر کے ٹائٹل پر اکثر چھپا کرتی ہے وہ شیخصاحب نے بھی دیکھی ہوگی۔ نہ دیکھی ہو تو اب دیکھ لیں اور خدا اور خلق خدا سے کچھ شرم کھا کر آئندہ جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے باز آدیں۔ اس نظم میں یہ اشعار خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہیں۔ ؎

مسلمانیم از فضل خدا ٭ مصطفٰے ما را امام و پیشوا
آں سرے کش ہست ختم المرسلین ٭ دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ٭ ہر نبوت را بروشد اختتام
اقتدائے قول او در جان ماست ٭ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

بدر

۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۰۸ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

اِنّی اُحافظ کل من فی الدار

معذرت

نیازمند ایڈیٹر نہایت افسوس سے اطلاع دیتا ہے کہ اس ہفتہ صفحہ ۳-۴ و ۱۴-۱۳ نہین چہپ سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبار دبوجہ اشاعت کے لحاظ سے ایک پریس پر نہین چہپ سکتا۔ اسلئے ہم نے دوسرے پریس سے بھی کام لینا شروع کر دیا تہا مگر پریس کے پتھر توڑ کر بلا اجازت پہلے جانے سے وہ بوجہ [illegible] اور مشین پریس [illegible] سیدنا المسیح الموعود کی کتاب کی وجہ سے رکے ہوئے ہین۔ اس پر بھی نہ چہپوا سکے۔ اس لئے بجز اس کے کوئی صورت نظر نہ آئی کہ جس قدر اخبار ایک پریس چہاپ سکتا ہے وہ چہاپ کر بہیجدیا جائے۔ دوسرے پریس کا اجرا بہت سے اخراجات کو چاہتا ہے۔ **فنڈ کی حالت ایسی نازک ہے** کہ مین آپ کو کیا بتاؤن۔ اس وقت ہر خریدار بدر کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ذمگی واجب الادا چندہ سالانہ کو بھیجدے۔ افسوس تو یہ ہے کہ مطالبہ کے خطوط کے بھی جواب نہین دیئے جاتے اور جو صاحب قیمت دے چکے ہین وہ اور دوسرے انصار بدر بھی **کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت دینے والا دین**۔ تاکہ اخبار خطرہ کی حالت سے نکل سکے۔

مین یہ اطلاع بھی دینا اپنا فرض خیال کرتا ہون اگر احباب اس عرضداشت کیطرف پوری توجہ نہ کرینگے اور اپنے اپنے ذمہ کی قیمتین پیشگی نہ بھجوائینگے۔ تو اخبار پورے حجم کا اور وقت پر شائع نہ ہو سکیگا۔

تصحیح۔ ٹائیٹل پر بجائے ۲ ربیع الثانی کے ۵ پڑہو۔

فراقِ حبیب

صفحۂ ارض پہ زرّین ہے نشانِ لاہور
بڑھ گئی چرخ چہارم سے بھی شانِ لاہور

مردہ قومون کے جلانے کو مسیحا آیا
مژدہ صد مژدہ تمہین زندہ دلانِ لاہور

اتر آئی مرے مولیٰ کی برہنہ تلوار [*روحانی طورسے مراد]
سرنگون کس لئے ہونگے نہ بتانِ لاہور

شب تاریک نے لازل مین وہ بدر کامل
کرلیا خوب ہے تنویر جہانِ لاہور

جان کہلنے کو ہے تیار ہماری تن سے
لئے اب آئیگا دہ روح دروانِ لاہور

صبح سے شام ہوئی شام سے پہیلا پہرا
نظر آیا نہ مگر ماہ زمانِ لاہور

کہا چکے جتنا غم و رنج و الم کہا سکتے
ختم لیکن نہ ہوا قصۂ خوانِ لاہور

تیرے مہجور ہمارا ہین ہمایت مضطر
دیکہنا چاہتے ہین وہ بھی مکانِ لاہور

کوئی اس زخم پہ للّٰلہ لگائے مرہم
گڑ گئی ہے مرے سینہ مین سنانِ لاہور

تیر پر تیر جدائی کے چلے آتے ہین
کہچ گئی میرے لئے کیسی کمانِ لاہور

کہہ گیا کچھ مین اگر جوش تپ فرقت مین
مجھے معذور رکھین احمدیانِ لاہور

اپنے اکمل کو بلا لیجئے جلدی حضرت!
ہر گھڑی جس کی زبان پر ہے بیانِ لاہور

معذرت

اطلاع ۔ ۲۴ اپریل کو مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اپنے اہل بیت کو بھیرہ مین پہنچانے چلے گئے اور اس کے بعد پہر آتے ہی حضور علیہ السلام کا ارشاد پہونچا کہ کچھ دنون کے لئے خطوط کا جواب دینے کے لئے لاہور چلے آئیے۔ چنانچہ آپ آجکل پہر لاہور ہین ہین اس علاوہ فنڈ کی مشکلات اور دوسرے پریس کے بند ہونے نے مجبوراً یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا ہے کہ شاید اگلا پرچہ نہ چہپ سکے اگر ایسا ہو گیا تو امید ہے کہ احباب ہماری معذوری پر نظر رکھ کر معاف فرمائینگے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

یعقوب نام۔ ابو یوسف کنیت قاضی القضاۃ خطاب ۱۱۳ھ کو پیدا ہوئے ہنوز آغوش مادر مین شیر خوار تہے کہ باپ نے انتقال کیا بکیس ماں چرخہ کات کر اپنی گذران اور اس یتیم کی پرورش کیا کرتی جب کچھ ہوش سنبہالا تو ماں نے ایک کپڑے کی دوکان پر (ظروف مسی کا بنانا سیکہنے کیلئے) بٹھلایا۔ قریب ہی حضرت امام اعظم کا درس تہا یہ دوکان سے اٹھکر درس مین جا بیٹھتے یہ دیکھا ماں نے تو جب دوکاندار سے معلوم ہوتا کہ اوسکا بچہ دوکان سے غائب ہے تو وہ حلقہ درس مین سے اوٹھا کر اونکو لیجاتی۔ امام رحمۃ اللہ علیہ چند بار اسیطرح ملاحظہ فرمایا۔ اور ابو یوسف بھی چند روز تک درس سے غیر حاضر رہے حتی کہ امام نے خود اونکو بلا بھیجا اور غیر حاضری کا سبب پوچھا کہا ماں کی اطاعت اور معاش کی ضرورت مجھے غیر حاضر پر مجبور کرتی ہے اور قدر امام رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تہے اونکو ٹہلائے رکہا جب سب چلے گئے تو سو روپیہ اون کے حوالے کئے اور فرمایا کہ درس مین آیا کرو جب یہ خرچ ہو لین تو پہر مجھ سے کہدینا۔ ابو یوسف فرماتے ہین کہ مینے تو زبان سے کبھی نہ کہا کہ آج روپیہ خرچ ہو گئے لیکن جس روز وہ ختم ہو جاتے۔ خدا کی قدرت اوسی روز امام علیہ رحمۃ اللہ بھیجے اور روپیہ دیدیتے غرض امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی شفقت اور ایسی ترتیب کے ساتھ اونکو روحانی و جسمانی فوائد و فیوض سے مالا مال بنا دیا کہ عمر کے آخری حصہ مین اونہون نے دین اور دنیا دونون سے کافی تمتع اوٹھایا ابو یوسف خود ہی فرماتے ہین کہ ایک دفعہ میری ماں مجھے حلقہ درس سے اٹھانے کے واسطے آئی اور جہنجہلا کر امام رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگی کہ لڑکے کو تو خراب کرتا ہے مین کہتی ہون کہ یہ بے پدر بچہ آنہ دو آنہ کا روزگار سیکھ لے تو اچہا ہے اور تو اسے کتابون مین لگا لیتا ہے امام نے فرمایا کہ یہ علم پڑہکر روغن پستہ کے ساتھ فالودہ کہایا کریگا یہ سنکر بڑہیا غصہ مین باہر نکل گئی اور گلی مین جا کر کہا کہ یہ بوڑہا سٹھیا گیا ہے۔ جو ایسی باتین کرتا ہے ابو یوسف رحمہ کہتے ہین کہ مین ایک روز (قاضی القضاۃ بن جانیکے بعد) ہارون رشید کے پاس بیٹھا ہوا تہا اونس نے کہا یعقوب بیٹھے رہنا آج ہمارے یہان ایک چیز تیار ہو رہی ہے جو ہمیشہ طیار نہین ہوتی تم بھی کہا کر جانا۔ مینے پوچھا وہ کیا ہے کہا روغن پستہ والا فالودہ مین سن کر ہنس پڑا ہارون رشید نے وجہ پوچھی مینے ٹالنا چاہا مگر جب اس نے نہایت اصرار کیا تو مینے تمام قصہ سنا دیا خلیفہ بھی نہایت متعجب ہوا اور بولا بیشک علم مین دینی اور دنیوی فوائد دونون ہین پہر ابو حنیفہ پر رحمت بھیجا کہ انہین کے حق پر وہ سر کی آنکہون سے نہ دیکھ سکتی تہی اوسی چشم دانش سے دیکھ لیتے تہے

حضرت اقدس نے ۲۸ اپریل کو جماعت کو نصیحت کی کہ بیعت کا منشاء پورا کرو پورے طور سے متقی بنو ورنہ تم مین اور دوسرون مین کوئی فرق نہین ایسا ہی ۲۰ اپریل کو ادائگی حقوق العباد اور تزکیہ نفس پر تقریر فرمائی غالباً ایکماہ تک حضرت لاہور مین ٹھہرین گے۔

تنوخی نے خلیفہ ہارون رشید کے پاس ابو یوسف رح کی رسائی ہونے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ امام اعظم رحمتہ اللہ کے انتقال کے بعد کوفہ سے بغداد چلے آئے تو ایسا اتفاق ہوا کہ ایک سردار کو خشہ بین (قسم کا ٹوٹنا) کے متعلق ایک مسئلہ کی ضرورت پڑی۔ انہوں نے فتوے دیا کہ قسم نہین ٹوٹی اوس نے نذرانہ مین بہت سا روپیہ پیش کیا اور اپنی ہمسائیگی مین رہنے کو مکان دیا۔ ایک روز یہی فوجی افسر خلیفہ کے پاس گیا۔ دیکھا کہ مغموم بیٹھا ہے۔ وجہ دریافت کی۔ کہا کہ ایک مسئلہ کے متعلق سخت خلش ہو رہی ہے۔ کسی فقیہ کو لاؤ۔ یہ سردار امام ابو یوسف کو لے گیا۔ خود اون کا بیان ہے کہ جب مین ایوان کے دروازہ مین داخل ہوا تو ایک کمرہ مین ایک حسین نوجوان قید دیکھا اوس نے میرے سامنے گڑگڑاتے ہوئے ہاتھ پھیلائے مگر مین اوس کا مدعا کچھ نہین سمجھا۔ اندر گیا تو خلیفہ نے پوچھا کہ بادشاہ کسی زانی پر اپنے ذاتی معائنہ پر حد شرعی جاری کر سکتا ہے یا نہین۔ مین نے کہا نہین۔ خلیفہ نے سنتے ہی سجدہ کیا پھر دریافت کیا کہ تم کہاں سے کہتے ہو۔ مین نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ادرا الحدود بالشبہات یعنے جب شبہ ہو جائے۔ تو ملزم پر سزا اسے شرعی جاری نہ کرو۔ ہارون رشید نے کہا کہ معائنہ کے بعد کیا شبہ رہ سکتا ہے؟ مین نے کہا کہ معائنہ بھی گویا ایک قسم کا علم ہے اور کوئی شخص اپنے ہی علم سے مجرم کو سزا نہین دے سکتا۔ خلیفہ نے مکرر سجدہ شکر کیا اور [illegible] انعام کثیر دیکر رخصت کیا خلیفہ نے اوس نوجوان کو آزاد کر دیا اور اوس نے بھی بڑی ہو کر میرے پاس بہت کچھ بھیجا اس واقعہ کے بعد خلیفہ میرے حال پر مہربان ہوا حتے کہ مجھے قاضی القضات بنا دیا۔

امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ابو یوسف رح ہنوز طالب علم ہی تھے کہ سخت مریض ہو گئے امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ اون کی عیادت کو گئے۔ ہم بھی ساتھ تھے جب واپس ہو کر اون کے گھر سے نکلے تو امام رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر یہ جوان مر گیا تو روئے زمین کا عالم تر شخص مرے گا۔

حماد رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایک روز میرے والد (امام ابو حنیفہ) کے دست چپ اور ابو یوسف رح دست راست پر بیٹھے ہوئے تھے ایک مسئلہ مین بحث کرنے لگے۔ ابو یوسف رح کی دلیل کو زفر کاٹ دیتے اور زفر کی دلیل کو ابو یوسف رح غلط ٹھہرا دیتے تھے۔ یہان تک کہ ظہر کا وقت آگیا جب موذن اذان دی تو امام اعظم رح نے دونون کو خاموش کر دیا اور زفر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس شہر مین ابو یوسف رح ہونگا وہان تم سردار نہین کہلا سکتے مطلب یہ کہ ابو یوسف رح کو زفر پر ترجیح دی اور [illegible] امام مین ابو یوسف رح کے بعد زفر کا [illegible]

[illegible] ایک [illegible] کے پاس آیا اور دیر تک خاموش بیٹھا رہا انہون نے پوچھا کہ کچھ فرمایئے۔ بولا روزہ دار روزہ کب افطار کرے فرمایا کہ آفتاب غروب ہو جائے [illegible] اگر آفتاب آدھی رات تک غروب نہ ہو [illegible] ابو یوسف رح ہنس پڑے۔ کہا کہ [illegible] خاموش [illegible] درست [illegible] یہ قطعہ پڑھا ہے

عجبت لازراء الغبی بنفسہ
وصمت الذی قد کان بالقول اعلما
وفی الصمت ستر للغبی وانما
صحیفۃ لب المرء ان یتکلما

مجھ بیوقوف کی بیہودہ گوئی اور اپنے آپ کو خود پسند [illegible] سے پر اور دانشمند شخص کے خاموش رہنے پر بہت تعجب آتا ہے حالانکہ بیوقوف کے لئے خاموشی ستر پردہ ہے اور دانا کے لئے بولنا ہی سرمایہ دانش ہے۔

شیخ سعدی نے اسی کے مثل مطلب کو اس شعر مین ادا کیا ہے

دو چیز تیرہ عقل است دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

دوسرے شعر مین اسی مطلب کو ایک اور پیرایہ مین ادا کیا ہے۔

کمال است در نفس انسان سخن
تو خود را بہ گفتار ناقص مکن

کتاب الجلیس والانیس مین ہے کہ امام ابو یوسف رح خط لکھ رہے تھے ایک شخص برابر بیٹھا ہوا دزدیدہ نگاہ سے پڑھنے لگا۔ جب خط لکھا جا چکا تو انہون نے پوچھا کہ کوئی غلطی تو کہین نہین رہ گئی اوس نے سادہ لوحی سے کہا نہین۔ ایک حرف بھی نہین فرمایا تجھے جزا ئے خیر دے کہ مجھے پڑھنے کی تکلیف سے بچا دیا۔ یحیی بن عبد الصمد کہتے ہین کہ خلیفہ نے ایک باغ کا دعوی ابو یوسف کی عدالت مین دائر کیا بظاہر خلیفہ سچا معلوم دیتا تھا مگر درحقیقت مدعا علیہ جو ایک غریب شخص تھا حق پر تھا ایک روز خلیفہ نے کہا کہ آپ نے میرے مقدمہ مین کچھ فیصلہ نہ دیا جو انہون نے مصلحتاً یہ کہا کہ مدعا علیہ یہ کہتا ہے کہ مدعی حلف اوٹھائے کہ اوس کے گواہون نے صحیح شہادت دی ہے خلیفہ نے کہا کیا مدعی سے ایسا حلف لینے کا قاعدہ ہے؟ ابو یوسف نے کہا ہان۔ امام ابن ابی لیلی کا یہی مذہب تھا خلیفہ نے کہا کہ مجھے حلف نہ دلاؤ۔ مین دعوی سے دستبردار ہوتا ہون۔ امام ابو یوسف رح کو معلوم تھا کہ خلیفہ حلف نہ اوٹھا ئیگا اس لئے غریب مدعا علیہ کو بچانے کے واسطے یہ تقریر کی تھی۔

ایک کتاب کا مصنف لکھتا ہے کہ ہارون رشید کا گذر شہر مبارک (بغداد اور واسط کے درمیان ایک شہر کا نام) سے ہوا۔ وہان کے قاضی نے لوگون کو کہا کہ خلیفہ اور قاضی القضات کے سامنے میری تعریف کرو اونہون نے انکار کر دیا یہ قاضی خود ہی لباس بدل کر سر راہ کھڑا ہو گیا جب خلیفہ کی سواری برابر آئی تو کہا اے امیر المومنین ہمارا قاضی بہت ہی اچھا اور بہت ہی سچا ہے دانشمند [illegible] اور [illegible] ہارون رشید نے ابو یوسف کی طرف دیکھ کر کہا آپ قاضی کی طرفداری ایک شخص کیسے [illegible] دوسرا [illegible] کرتا۔ وہ بیشک اچھا نہ ہوگا ابو یوسف نے کہا کہ حضور کو تعجب ہوگا کہ یہ قاضی خود ہی ہے جو اپنے منہ سے اپنی تعریف کر رہا ہے ہارون رشید ہنس پڑا کہا بیشک اسے کبھی معزول نہ کرنا چاہیئے پھر ابو یوسف رح نے پوچھا کہ کیا تم ایسے لوگون کو بھی قاضی مقرر کیا کرتے ہو کہا مدت تک امید وار رہا اور سخت لاچار تھا اس لئے [illegible] اسے یہ جگہ دی تھی۔

ایک دفعہ ہارون رشید نے پوچھا کہ ہم نے سنا ہے کہ جو لوگ تمہارے سامنے آکر شہادت دیتے ہین اور تم اون کی شہادت مان بھی لیتے ہو یہ بناوٹی ہوتی ہین ابو یوسف رح نے کہا کہ ہان یہ میرا قول ہے۔ رشید نے پوچھا کہ کیونکر۔ کہا جو لوگ مستور الحال یا نامدار ہین وہ نہ ہم سے واقف اور نہ ہم اون سے واقف۔ اور جن شخصون کا جھوٹ علانیہ ظاہر ہو چکا ہے وہ نہ ہمارے سامنے آسکتے ہین اور نہ ہم اون کی شہادت قبول کر سکتے ہین پس باقی یہ بناوٹی لوگ ہی رہ گئے ہارون رشید بولا سچ ہے اصلیت یہی ہے۔

ہلال بن یحیی کہتے ہین کہ ابو یوسف تفسیر مغازی اور ایام العرب کے حافظ تھے اور فقہ تو اون کے اقل علوم مین سے تھی۔

طلحہ بن محمد بن جعفر کہتے ہین۔ ابو یوسف مشہور الامر ظاہر الفضل شخص ہین اون کے زمانہ مین اون سے بڑھکر فقیہہ اور کوئی نہ تھا علم و حکمت۔ قدر و عظمت مین اعلے درجہ پر پہونچے ہوئے تھے سب سے پہلے شخص ہین جنہون نے فقہ حنفیہ مین اصول تحریر کئے اور مسائل کو لکھ کر پھیلایا۔

عمار بن ابو مالک کہتے ہین کہ اگر ابو یوسف رح نہ ہوتے تو کوئی شخص ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلی رحمتہ اللہ علیہما کا نام بھی نہ جانتا انہین نے دونون کے اقوال کو پھیلایا اور ان کے شائع کیا۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین احمدی۔ فرید آبادی)

ان نوٹوں کی اشاعت میں دیر ہو گئی ہے

آنکھوں والے دیکھیں اور کانوں والے سنیں

ناگپور میں ایک نیا وبائی مرض نمودار ہوا ہے اور اب تک کئی بنگالی اسکا شکار ہو چکے ہیں۔ اس میں پہلے ٹانگیں سوج جاتی ہیں پھر ابتدا میں ہلکا بخار شروع ہو کر آخر سخت شدت تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ساتھ ہی زکام اور کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے۔ سانس تنگی سے آنے لگتا ہے اور آخر میں دل کی حرکت بند ہو کر مریض راہی عدم ہوتا ہے"

ناظرین! اسی قسم کی ایک اور خبر پر میں پہلے کسی پرچہ بدر میں ریمارک کر چکا ہوں۔ وہ خبر علی پور سے متعلق تھی اور اس مرض کی نوعیت بھی اس سے مختلف تھی تو کیا یہ پے در پے اور نت نئی بلائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نشان نہیں۔ جنہیں خدائے حکیم و علیم مہینوں پہلے سے مطلع فرما چکا ہے۔ کہ [illegible] و امصار میں نئے نئے امراض وبائی نمودار ہوں گی۔ مگر آہ اسفلی دنیا کے [illegible] بہت کم لوگ [illegible] کی [illegible] کو سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ طرح طرح کے لطیفوں پیرایوں میں برابر تنبیہ کر رہا ہے کہ لوگو! ان آنے والی چھوٹی موٹی [illegible] سے ہی عبرت پکڑو اور اپنی اصلاح کرلو۔ ورنہ زلزلۂ عظیمہ جو بڑی بھاری مصیبت ہوگا اور [illegible] شئ عظیم کہا گیا ہے وہ تو قیامت کا نمونہ ہوگی جس میں رجوع اور توبہ قابل پذیرائی نہیں ٹھہر سکتی۔ جیسا کہ غرقابی کے وقت میں فرعون کا تائب ہونا اس کی روح کو کچھ فائدہ نہ پہونچا سکا۔ بجز اس کے کہ اس کا جسم ڈوبنے نہ پائے۔ وہ بھی اس لئے کہ تا دوسروں کے لئے موجب عبرت ہو۔

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسمان گاتا نہیں

عید میلاد مسیح کے موقع پر امریکہ کے تمام مدارس میں ایک ترانہ گایا جاتا ہے جس میں مسیح کی بعض فضیلتیں بھی بیان [illegible]

[illegible] منسوخ کر دیا جائے کیونکہ ان مدرسوں میں یہودی اور دیگر مذاہب کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہیں ان کو کیوں مجبور کیا جائے۔ کہ مسیح کی منقبت سرائی میں شامل ہوں؟ سررشتہ تعلیم کے افسروں نے بھی اس کوشش کو صحیح قرار دیا۔ اس پر تمام پادریوں میں جوش پھیل گیا۔ متعدد جلسے بھی ہوئے اور عدم تنسیخ پر حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ نتیجہ ہنوز سننے میں نہیں آیا۔ مگر اغلباً وہی ہوگا جو فرانس کی نسبت پہلو دونوں اخباروں میں گشت لگتا رہتا ہے کہ پادریوں کو نیچا دیکھنا پڑا اور الوہیت مسیح سے نفور و بیزار منکروں کا بول بالا رہا۔ کیا اب بھی یہودی صفت ملّا نے حضرت مخبر صادق کی اس خبر کو مانکر کہ دجال آپ ہی آپ پگھلیگا۔ یہ باور کرنے میں چوں و چرا ہی کرتے رہیں گے۔ کہ دجال یہی فرقۂ پادری ہے جو مختلف مسیحی ممالک میں یکے بعد دیگرے اپنے ہی ہمقوموں سے ذلت اور زک پر زک اٹھا کر گویا مسیح موعود کے دم سے نابود و پاش پاش ہو رہا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی گمراہ امت اور ان کے عقائد فاسدہ کو تقویت دینے والے [illegible] فراموش [illegible] اب تو ہوش میں آئیں [illegible] الوہیت مسیح کے [illegible] توحید پھیلانے اور ان کی منشاء کے مطابق عقاید و ادیان باطلہ سے بیزار ہو کر دین اور [illegible] دین حق کی تائید و حمایت و اشاعت کا [illegible] پاک فرشتوں کو [illegible] اور ضرورت وقت کو پہچان کر خدا کی رضا جوئی کے فکر میں لگو۔

صلیبیت کی شکست فاش

امریکہ میں سنا ہے کہ مذہبی حلقے کے لوگ پریزیڈنٹ کی دست درازیوں کے بہت شاکی ہیں وہاں طلائی و نقرئی سکوں پر پہلے یہ جملہ کندہ ہوتا تھا کہ

In God we trust

یعنے ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں مگر پریزیڈنٹ نے نئے سکوں سے اس موٹو کو الغط کر دیا کہ یہ بالکل بے معنی و مہمل ہے۔ سکوں سے مذہبی جذبات کو کیا واسطہ؟ اس پر تمام مذہبی جماعتیں چیخ اٹھیں کہ یہ صریحاً مذہب کی

مگر شنوائی نہ ہوئی۔ اصل میں پریزیڈنٹ روزویلٹ سمجھے ہیں خواہ انہیں اس بات کا علم ہو یا نہ ہو مگر اس میں شک نہیں کہ جس خدا پر آگے بھی دنیا کا بھروسہ تھا وہ اور اس کی خدائی اب مر چکی ہے پھر بھروسہ کس پر کریں؟ اور گو پریزیڈنٹ موصوف کو اس جھوٹے اور فانی معبود کی موت کا علم ہونا نہ ہونا ایک جدا بات ہو لیکن کم از کم ایمان و عقیدہ تو انہیں اس کی خدائی پر یقیناً نہیں رہا ورنہ ایمان و عقیدہ کے ہوتے کوئی معمولی آدمی بھی ایسی جسارت نہیں کر سکتا کہ قوم کے مزعومہ خدا کا نام مٹا کر اس ناراضی و برہمی کا موجب ہو جس سے ملک و ملت میں نقض امن کا بڑا بھاری اندیشہ ہو سکتا ہے چہ جائیکہ ایک سلطنت جمہوری کا سرتاج ایک ایسی فاش غلطی کھا کر نہ صرف ملک و قوم کی بلکہ اپنی عزت و آبرو اور خیر و عافیت تک کو معرض خطر میں ڈالے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پریزیڈنٹ صاحب اندرون کم بخیال [illegible] پادریوں کے مصنوعی خدا کو خوب سوچ سمجھ اور [illegible] وجہ البصیرت جواب [illegible] دیا ہے۔ مبارک ہوں [illegible] موعود [illegible] روشن [illegible]

[illegible]

برادر [illegible] صاحب [illegible] [illegible] کی کشف [illegible] الہام [illegible] زیر اثر [illegible] اور اس کا خیال [illegible] ایک [illegible] ہر ایک قسم کے [illegible] کا جواب [illegible] صاحب [illegible] الہام صاحب [illegible] جواب دیتے ہیں۔

[illegible] سوال کیا مجھے اپنے مرشد کی کس طرح پیروی کرنی چاہئے [illegible] ولی اللہ کو آنکھیں اوپر نیچے اور کچھ منہ بند کرنے اور توجہ دینے سے الہام ہوا۔ اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول اس کے [illegible] قطب صاحب کا فیصلہ سنایا کہ جو کچھ وہ کہے اس کو کہا مانو۔ اس کے پیچھے چلے جاؤ انکار نہ کرو اس پر بندہ کو بہت خوشی ہوئی۔ شام کے وقت پھر ملاقات نصیب ہوئی اور دیکھا کہ کئی مرد و شہ اور اہل سنت جماعت ارد گرد بیٹھے ہیں اور ولی اللہ صاحب ہر ایک سوال کا جواب الہام کے ذریعہ دے رہے ہیں اور قطب صاحب کا فیصلہ سنتے ہیں میں نے کہا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید ہوں آپ ملہم ولی اللہ کہ [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسدّس

بند اوّل

اے فکرِ بلند آج گھٹا چرخ کی عظمت | اے ذہنِ رسا آج [illegible] روبیت
اے طبع ہوا س رنگ سے لا ہر تری جودت | جیتے ہیں سے [illegible] دنیا میں رفعت

مضمون سے نئے جیسی بندش کا مزا ہو
ہر شعر ہو وہ نور کے سانچہ میں ڈھلا ہو

بند دوم

اے طبع دکھا آج تو اپنی روانی | اے نطق سخن آج تری شرح بیانی
اے فکر ہو اظہار کمالات نہانی | دریائے معانی سے [illegible] کا پانی

انداز جدا سب سے الگ طرزِ بیان ہو
شیدا جسے سن سن کے ہر اک پیر و جوان ہو

بند سوم

اے طبع رواں آج ترا جوش نہ کم ہو | ہمراہ فصاحت کے بلاغت بھی بہم ہو
مضمون ہر اک نادر و نایاب رقم ہو | طوطیٔ سے سوا مرتبہ شارخ قلم ہو

ہر صفحۂ قرطاس پہ ہو نور کا عالم
آنکھوں میں پھرے شمع سر طور کا عالم

بند چہارم

ہاں طبع رواں زور طبیعت کا دکھا دے | ہاں قلزم مضمون سر قرطاس بہا دے
وہ نظم رقم ہو جو مزا سب کو چکھا دے | دے روح کو لذت اگر آنکھ کو ضیا دے

نقشہ وہ کھینچے حمد خداوند علا کا
ہر سمت ہو غل [illegible] صل علیٰ کا

بند پنجم

ہر نقطہ ہو غیرت دہ خال رخ خوبان | ہر حرف سے تاب رغلطان ہو پشیمان
ہر لفظ درخشندہ ہو مثل مہ تابان | تابش پہ ہر اک جملہ کے خورشید ہو قربان

ہر مصرع موزون سے نمودار ہو جدت
ہر شعر کے مضمون سے نمودار ہو جدت

بند ششم

خوش فکر کہاں ہیں وہ سخندان ہیں کہاں اب | وہ غیرت خاقانی و حسان ہیں کہاں اب
وہ نکتہ در و نکتہ شناسان ہیں کہاں اب | وہ رشک دہ عرفی و سحبان ہیں کہاں اب

جو وجد میں آجاتے ہیں اشعار کو سنکر
بیہوش ہوں اس نظم گہربار کو سنکر

بند ہفتم

ہیں اب وہ کہاں شوق ہیں جن کے متعالی | وہ لوگ کہاں ہیں جو تعصب سے ہیں خالی
ہیں وہ کہ ہر اصحاب جو ہیں فکر میں عالی | جو سنتے چلے آئے ہیں مضمون خیالی

سب کے جام [illegible] کو وہ اس بزم میں آئیں
حالی نہیں یہ [illegible] آئیں

بند ہشتم

سب کے [illegible] | اوصاف ہیں اوس ذات کے سب نامتناہی
اوس کے [illegible] قدرت [illegible] | زیبا ہے اوسی کیلئے کونین کی شاہی

خالق وہی رازق وہی غفار وہی ہے
مجبور ہیں سب [illegible] مختار وہی ہے

بند نہم

وہ ذات [illegible] | انسان ہیں اوس ذات کو سمجھیں یہ محالات
اوس [illegible] تمام ہیں خیالات | اوس ذات کو روشن ہیں [illegible] کے حالات

اس کوچہ میں انسان کی [illegible] نہیں [illegible]
عاجز ہے [illegible] فکر [illegible]

بند دہم

وہ ذات [illegible] ہے خالی | کثرت میں ہے اسطرح کہ کثرت سے ہے خالی
وہ ذات وہ نور کہ ظلمت [illegible] خالی | ہے پاک تعلق کی کدورت سے ہے خالی

[illegible] جو قرآن میں آیا
[illegible] اوسی ذات کی ہی شان میں آیا

بند یازدہم

وہ ذات ہر اک قسم کے نقصان سے ہے پاک | اس ذات کی دریافت میں بیکار ہیں ادراک
انسان کو ہو معرفت اس ذات کی کیا خاک | عاجز ہیں جب اس بات سے سب ساکن افلاک

جز عجز کوئی چارہ یہاں ہو نہیں سکتا
اس ذات کا واصف بیان ہو نہیں سکتا

بند دوازدہم

کیا کہئے کہ وہ ذات کدھر اور کہاں ہے | پرتو ہے اوسی ذات کی معمور جہان ہے
وہ ذات ہر اک ذرۂ عالم میں عیان ہے | لیکن یہ عیان وہ ہے کہ ظاہر میں نہان ہو

ہو چشم بصیرت تو وہ جلوا نظر آئے
ہو اس کی عنایت تو وہ یکتا نظر آئے

بند سیزدہم

لوح و قلم و عرش اُسی نے کئے پیدا | ہے خالق افلاک و مہ و مہر و ثریا
عالم ہوئے سب اوسکی ہی قدرت سے ہویدا | اک لفظ نے کُن کی یہ دکھایا ہے تماشا

مسجود جہان و ازلی و ابدی ہے
واللہ کہ معبود وہ ذات صمدی ہے

بند چہاردہم

ہر چیز کا خالق ہے وہی خالق یکتا | اہل نظر [illegible] اسمیں کبھی کھلتے نہیں دھوکا
ہو روح کہ ہو مادہ یا اور ہوں اشیا | قائم نہیں بالذات کوئی ایک بھی حاشا

پیدا جو ہوا ہے اُسے اک روز فنا ہے
بس ایک اوسی قادر مطلق کو بقا ہے

باسمہ تعالیٰ

مسائل

(از حضرت مولانا نور الدین صاحب سلمہ اللہ رب العالمین)

عرصہ گذرا ہے کہ جناب مولانا سے کچھ سوال پوچھے گئے تھے ان کا یہ جواب آپ نے لکھوایا۔ فائدہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

تیمم صرف مٹی سے یا آلودہ بخاک سے ہی جائز ہے۔ فتیمموا صعیدا طیبا۔ (۲) جمع بین الصلوتین ہر ایسے مقام پر جہاں سستی نہ ہو مجبوری ہو۔ جائز ہے۔ ترمذی میں لکھا ہوا ہے (۳) سفر وہی ہے جسے لغۃً عرفاً سفر کہیں۔ سفر کی نیت ہی کرتی ہے۔ احادیث میں سفر کے حدود تفصیلی طور نہیں ہیں۔ سفر مجمل نہیں ہے (۴) تم دن کا ارادہ اقامت ہو جاوے مقیم ہو جاتا ہے۔ (مؤطا اور بخاری) (۵) آیات میں سے واقعی یہ ہوا میں داراز ہے جسکی کیفیت مفصلہ فی یسرہ ہے منکر فی آن واحد نہیں بلکہ زمانہ ممتد میں اپنے اسرار قات میں۔ اور یوم بمعنے مطلق زمانہ اور خمسین الف سنۃ الف سنۃ اور دوپہر اور آن واحد (کل یوم ھو فی شان) ایکہزار (لکم میعاد یوم) بدر کی جنگ کا وعدہ) حدیث میں ہے۔ ۵ دن ہماری سلطنت رہیگی۔ یہ پیشگوئی خلفائے عباسکے انجام تک رہی۔ ایسے ہی میثاق کا یوم یوماً او بعض یوم میں ۰۰ اسال ہے۔ (۶) پانی کی طہارت کی بابت شریعت نے فطرت پر چھوڑ دیا ہے۔ جو کہ اپنی اپنی عرف وعادت اور طبائع سے مفہوم ہوتی ہے۔ گنوار لوگ اپنے طبائع کے موافق پانی کو گندہ یا پاک جانتے ہیں۔ اور نفیس تنفس اپنی فطرتوں سے سمجھ لیتے ہیں احادیث میں مقادیر مختلفہ اسی سے ہیں۔ احمدیوں کا عمل عرف وعادت فطرت پر ہونا چاہیئے۔ (۷) نواقض وضو اجماعی من السبیلین بول و براز ہیں اختلافی ہیں یرید اللہ بکم الیسر پر عمل کرنا چاہیئے۔ لمس لابل کے مقابل مخالف حدیث نہیں آئی اس لئے شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں اسے ناقض سمجھا میرا فیصلہ یسر۔ (۸) جہر بسم اللہ کا عمل احمدیوں میں ہی مختلف ہے۔ حضور نے کبھی توجہ نہیں فرمائی۔ حکیم الامۃ الحمد سے اول سراً سورۃ کے پہلے ہی مولانا کریم الامۃ مرحوم ہر دو میں جہراً۔ کئی سب جگہ خفا کرتے ہیں۔ ولکل وجہۃ (۹) ظہر پہلی شکل میں نہ پڑھے۔ تو دوسرے میں مع سنن پڑھے اتنی بڑی تدقیق شریعت میں نہیں ہے۔ کہ گھڑی سے باطل سے اور سے اور سنے پاریکیاں میں اوقات ضائع کرے قضا کے ساتھ ہی سنتیں حضرت علیہ الصلوٰۃ نے نہیں پڑھیں۔ قس علے ہذا۔

(۱۰) امام کے ساتھ بعد از رکعت اولے یا تیسری رکعت میں توقف وہیں وعیدہ ورسولہ سے آگے پڑھتے جانا کوئی منع نہیں ہے منع کی کوئی سند نہیں ہے اور سلام پھیرنے تک ٹھہرے۔ (۱۱) مسئلہ ترتیب قضا دادا کی کوئی سند نہیں۔ میں اس کا قائل نہیں۔ (۱۲) ولاذکر اللہ واذکر اسم ربک ان سے وہی ذکر مراد ہے جو بیان رسول اللہ احادیث سے قرآن سے ثابت ہے۔ مفرد ذکر اللہ کسی نبی نے یا کامل ولی نے بطور استمرار نہیں کیا اور نہ یہ ماثور ہے۔ (۱۳) عذاب قبر عالم برزخ میں ہے ثم اماتہ فاقبرہ۔ نبی کریم نے قبر ظاہری پر جا کر اس لئے یوں فرمایا۔ کہ ظاہر کا نشان تحریک تھی جسم ایک جامہ ہے اتر جاتا ہے اس میں تجدید ہوتی ہے (۱۴) قیامت کے دن یہی جسم ہوں گے جو عند الموت ان سے الگ ہوتے ہیں۔ من فی القبور یہی قبر کے تیر میں سارے اجزا یا بعض اجزا کا سوال احاطہ علی علم اللہ ہے (۱۵) سات ہزار سال کو قیامت آئے گی۔ قیامت صغریٰ یا کبریٰ اور کبرے قیامت آئیگی ضرور حشر اجساد جنت و نار سب ہوں گے۔ احاطہ علے مایعلم اللہ کا سوال بیہودہ ہے (۱۶) فوری کرامات کا اصل توجہ (تصرف بالشاہد فی الشاہدات اسپر رجوع لیزم تصرف بالروح فی الارواح والشاہد والمحسوسات ہے۔ مگر اکثر کہانیاں یا مور من اللہ گو درجہ لقا کو پہنچ جاوے۔ باذن اللہ کام کرتا ہے اسمیں اور صاحب توجہ میں ایک یہی فرق ہے۔ کہ صاحب توجہ اپنی نسبت کامیابی کا یقین نہیں کرسکتا۔ اکثر ناکام مرتا ہے حضرۃ سے نقل ہے کہ فلان آدمی گو ایسے ایسے کام کرتا ہے مگر ناکام نامراد مر جائیگا۔ ایسا ہی ہوا۔ سید جمال الدین صاحب عروۃ الوثقیٰ (اخبار مصر) جس کا شاگرد شیخ عبدہ ہے بڑا صاحب قوت روحانی تھا یعنی قدرت اس کی روح میں کمال تھی۔ ہر ایک سلطان کو ماتحت کرلیتا اور دنیا ادہر سے اُدہر کر دیتا تھا آخر ناکام ہی جوانی میں مرگیا کفر واسلام سے اسے کچھ تعلق نہیں ہے ان خداسے ان لوگوں کا پایہ ہے گو رضا کی راہ سے ناواقف ہیں (۱۷) عمل تعویذ دم جو واقعی موثر ہیں ان کا گر وہی توجہ ہے ایسے لوگ اپنی الصرت کے متعلق کچھ نہیں کرسکتے۔ دعا والے عجیب طور سے کامیابی پہ کامیابی دیکھتے ہیں

(۱۸) قرآن میں دوبارہ آیتیں آنے کی فلاسفی یہ ہے کہ ہر جلسہ میں اپنے اپنے مذاق اور ضرورت اور حالت کیموافق ہر ایک سامع فیضان پالے صرف ایک ہی مضمون سے یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ بعینہ لفظ بار بار لانا شعرا کا بھی دستور ہے جو فصاحت کے خلاف نہیں ہے بلکہ میں فصاحت! گو وجوہ اور مواقع الگ الگ ہیں اور بعض الفاظ میں ایک خاصیت اور تاثیر ہوتی ہے۔ جو اس موقع کے موافق اور محل کے مناسب ہوتی ہے دوسرے الفاظ میں نہیں ہوتی۔ مضمون گو ایک ہی ہو تاکید کرنی ہی مطلوب ہوتی ہے جو اسی لفظ سے پیدا ہوتی ہے (۱۹) حضرت مسیح پر وہی آیات نازل ہوں تو معانی اور مرائی ہوتے ہیں۔ زیارت النبی تمثل ہے اور یہ تمثل معانی اور اعیان بلکہ ذات اللہ سبحانہ کا بھی ہوتا ہے شاہ ولی اللہ نے حضرت ختم الرسالۃ کو ▽ پھر △ پھر □ (حالت اولیٰ) پھر انسانی صورت پر دیکھ کر حضور سے تعبیر پوچھی۔ تو آپ نے اوپر کا تعلق الٰہی یاد نیچے کا تعلق خلق تھوڑا اور پھر حالت ثانیہ عکس اولیٰ اور حالت ثانیہ ہر دو برابر تاویل فرمائی۔ ممکن ہے کہ ... یار میں جسکو دیکھیں وہ بعینہ نہ ہو بلکہ اس کا تمثل ہو چنانچہ پوچھیں تو مرئی انکار کرتا ہے۔ الشیطان لایتمثل بی بعینہ صورت کے متعلق ہے۔ اگر فرضاً بعینہ حضرت کا روح ہے تو بحسب یضل بہ کثیراً ویھدی بہ کثیراً اس سے گمراہی پیدا ہوگئی ہے۔ یعنی مرئی تو وہی روح پاک ہے۔ مگر کلام کا تمثل رائی کے خیال کے مطابق ہوا (۲۰) اگر منت ماننے اور غیر اللہ کا ذکر بطور تعبد کرے یعنے سمجھے کہ اگر نہ دوں تو فقیر ولی مجھے سخت ضرر پہنچائیگا دے دوں تو میری مشکل حل ہو جائیگی تو وہ نذر غیر اللہ ہوئی۔ اور ایسی اشیاء ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل ہو کر حرام ہیں۔ یعنی میت وخنزیر کے برابر ہے روٹی ہو یا بکرا۔ خواہ بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کریں۔ مردار کیطرح حرام ہے۔ تفسیر عزیزی میں اسکی تفصیل ہے پہلا سیپارہ۔

(۲۱) بابی اور اہل بہا دائرہ اسلام سے خارج ہیں کافر ہیں سود لینا شراب پینا۔ تو آئی کفار کو حلال جانتے ہیں۔ بسم اللہ سے ان کی ضد ہے۔ صفات الٰہیہ کے منکر۔ غیب الغیب خدا کا نام کوئی نہیں ہے خود خدائی کا دعوے بہاء اللہ کے الفاظ میں موجود ہے۔ وحی کیا پس وہ

فرعون تھا۔ الوہیت کے مدعی کو مفتری والی سزا نہیں ملتی۔
محمد علی مدعی ہوا تو جلدی ہی ناکام مرا۔ بہاء اللہ کا دعوی
۴۰ سال ثابت نہیں ہے۔ صداقت کا یہ نشان ہر ایک باطل
پرست میں موجود ہے ایسا شخص جو حضرت اقدس کے
دعوے مسیح یا مہدی وغیرہ کا منکر ہے گو بزرگ ہے
منافق ہے۔

(۲۳) غیر اللہ سے استمداد و سماع پر موقوف ہے جو موتی
کو پہلے پہلے تو بوجہ تعلق بقیہ بنفیا ہوتا ہے اور پھر بعد از
مدت بند ہو جاتا ہے۔ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی۔ احادیث
میں سماع موتی پہلی حالت والا ہے۔

(۲۴) نماز عصر میں نوافل پڑھنے میں اختیار ہے

(۲۵) ھلت میں نفخ باطل ہے۔

(۲۶) لا نکاح الا بولی دھیما فی الصغیرۃ

(۲۷) ملائکہ کا جگنوں وغیرہ مقاموں میں نظر آنا نقش ہے۔

(۲۸) قربانی جس کا مسیح نے حکم دیا وہ صدقہ تھا اس کے
صدقے والے احکام ہیں۔

(۲۹) اگر ارذل عمر کی حد نہیں تو حنفی فقہ مفقود کے
معاملہ میں غلط ہے۔

(۳۰) اصحاب کہف کو زندہ کہنا غلط ہے قل اللہ
اعلم بما لبثوا۔ جواب ہے ولبثوا فی کھفھم کا

(۳۱) واذ قتلتم نفسا فادارءتم کی تفسیر میں مجھے تامل ہے

(۳۲) انجیل کی نسبت کتاب کا لفظ قرآن کریم میں نہیں ہے
انجیل کے معنے بشری ہے اس میں صرف بشری ہے
اگر کوئی شریعت ہوتی تو اس کا کوئی نشان باقی رہتا۔

(۳۳) ودبا [illegible] قرآن کا الہام کیوں ہوا۔ جواب۔ غلام احمد
ہے اس غلامی کے باعث یہ خاص مکالمہ ایک نفل
ہے۔ الہام میں شعراء سابقین اور حکماء کے اقوال
سب آسکتے ہیں۔

(۳۴) قیامت کے حشر اجساد میں عند الموت کے ہی ذرات
ہوں گے

(۳۵) من نام عن صلوۃ فلیصلہا اذا ذکرھا تذکرہ کے
بعد [illegible] ذکر ہے۔

بقایا داران!

بقایا صاف کریں کیونکہ دفتر میں روپیہ
کی سخت ضرورت ہے

قصیدہ

در شانِ اقدس حضرت خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

اے غلام احمد و عیسی بن مریم را مثال
بل ز عیسی ہم فزون تر در ہر فیض و کمال
(یاد صداقت)

حجۃ اللہ بر زمین مہدئ موعود و کرشن
کاسر صلیبا قاتل دجال بد سگال

معدن حلم و حیا و مخزن خلق عظیم
کان عرفان الٰہی مصدر علم و کمال

مہبط وحی الٰہی مہبط روح الامین
مظہر انوار ایزد مظہر رب الجلال

رحمۃ للعالمین خورشید گردون ہدی
ماہتاب رشد و خوبی در لیالی ضلال

چون طلوع مہر تو شد بہر اصلاح امم
از زمین شرق آید کفر ظلمت را زوال

قرص خورشید و قمر در سن (بارہ) ناشی شد سیہ
نور افشان شد چو روئیت با ہمہ حسن و جمال

لیک بے نوران ہمی خواہند تا گردد سیاہ
مہر در لفعت صیام و ماہ در وقت ہلال

چون رد کج را پسندیدند زان شد آسمان
نار افشان بر سر ہر دشمن دین بد سگال

شامت اعمال شان اندر جہان آرد ہمی
قحط و طاعون و زلازل سرد و غم رنج و ملال

اے دریغا گر کشادے چشم زین مردم کسی
خود بدیدے تا چہ شد انجام ہر جنگ و جدال

لیکھو و جھوٹی آتھم ڈوی و سعدی چہ شد
وان محی الدین لکھو کے را چہ شد آخر مآل

این چنین باشد دعا این چنین باشد مسیح
کز دم پاکش بمیرد کافرے از قیل و قال

زان سبب در گہ پاکش بود ما را رجوع
یا مسیح اللہ عدو ما بود ما را سفال

یک نظر از لطف خود کن سوے ما بیچارگان
العطش گویان ہمہ خواہیم کاسات الوصال

از [illegible] در عنایت گر نشانی ہما
جرعۂ [illegible] از ساغر آب زلال

عرض مخزون گر قبول افتد زہے عز و شرف
این بود اورا تمنا این بود اور اخیال
العبد قاضی محمد یوسف احمدی مخزون از پشاور

اشتہاری رعایت

براہین احمدیہ

بے جلد

نہایت خوشخط ڈمی کاغذ پر پرانی کاپی
کے مطابق چھپی ہوئی

تا اطلاع ثانی بجائے [illegible] کے

۳ میں ملیگی

۵ نسخے کے خریدار کو [illegible] اور ۱۰ نسخے کے
خریدار کو [illegible] فی نسخے کے حساب سے
دیجا دیگی

جنکو ضرورت ہو وہ جلد منگوائیں
دفتر اخبار بدر قادیان سے خریدو

پلیگ اور اُس کے ہولناک نتائج

ہندوستان کی ہر ایک تاریخ جو انیسویں صدی اور بیسویں صدی کے سالہائے اول کے حالات پر مشتمل ہو اُس کا کوئی صفحہ پلاک فتنہ و فسادات اور حیوانی قتال، طاعون اور قحط کے سیاہ حالات سے خالی نظر نہیں آتا۔ سب بلاؤں سے زیادہ خونخوار طاعون کو دیکھا گیا جس نے تمام ملک میں سنسنی پیدا کر دی ہے۔

چوہوں اور پسوؤں کا ایک خوفناک غیر منقطع سلسلہ جو ماہ ستمبر ۱۸۹۶ء میں شہر بمبئی کے حصہ مانڈوی سے شروع ہوا پہلے ایک شدید بخار نمودار ہوا لیکن اسوقت اس کی تشخیص نہ ہو سکی۔ اگست ۱۸۹۶ء بخار کے ساتھ گلٹیاں شروع ہوئیں۔ مئی سے آگے چلکر پلیگ کی چند ایسی باتیں دیکھنے میں آئیں جنہوں نے ڈاکٹروں کو پریشان کر دیا۔ اگست تک برابر یہی کیفیت رہی اور آخر اگست سے بمبئی میں معمولی طور پر تعداد اموات بڑھتی شروع ہوئی آخر ماہ ستمبر کو میونسپل کمشنران شہر کو **بیوبانک پلیگ** کی موجودگی کی سرکاری طور پر اطلاع ملی۔ ایک ہفتہ بعد گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دی جس پر موخر الذکر گورنمنٹ نے مسٹر ہافکن کو روانہ بمبئی ہونے اور بعد تحقیق مفصل رپورٹ پیش کرنیکا حکم دیا۔ چنانچہ مسٹر موصوف نے بمبئی میں آکر مرض کی تحقیقات اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرض پورے طور پر تصدیق ہو گیا۔

اکتوبر ۱۸۹۶ء سے سرکاری طور پر اموات پلیگ کا اندراج شروع ہوا۔ بمبئی کے باشندے اول اول لاپرواہ رہے مگر مرض کی ترقی دیکھکر ان میں عام سراسیمگی پھیل گئی اور ۴ لاکھ کے قریب باشندے بمبئی سے باہر نکل گئے۔ بیماری کی زیادتی کے دنوں میں ریلوے سٹیشنوں کا منظر نہایت عجیب تھا ہر مذہب و ملت کے ہندوستانیوں کا گروہ ٹکٹ کے لئے چلا رہا تھا اور گاڑیوں میں گھسنے کی کوشش کرتا تھا۔ سپاہیوں پر سپاہیاں چھوٹ رہی تھیں۔

۱۸۹۶ء تک بیماری صرف شہر بمبئی تک محدود رہی مگر جنوری ۱۸۹۷ء میں شہر بمبئی سے باہر پریسیڈنسی بمبئی کے مختلف مقامات سے ۱۹۰۸ اموات پلیگ کی رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ۵۰ سند میں دو صوبجات متحدہ میں اور ایک پنجاب میں۔ ۴ صوبجات متوسط

چاروں طرف سے اس کی شدت ... ۱۸۹۸ء میں تعداد اموات ۴۰۷۰۰ تک پہنچ گئیں مگر ۱۸۹۹ء میں یہ تعداد یکبارگی ۱۳۵۰۷۶ ہو گئی اس تعداد میں صرف بمبئی شہر اور پریسیڈنسی بمبئی کی تعداد اموات ۳۲۰۰۰ تھی پس اگرچہ بمبئی پریسیڈنسی کے باہر بھی پلیگ پھیلا مگر تعداد اموات پلیگ چنداں قابل لحاظ نہ تھی۔ ۱۹۰۰ء میں یہ تعداد دو چند ہو گئی اور کل ملک کی تعداد اموات پلیگ ۹۵۳۱۱۷ پر پہنچ گئی لیکن بمبئی پریسیڈنسی ابھی تک فہرست میں نمبر اول تھی کیونکہ تنہا وہاں اموات کا نمبر ۱۰۱۴۰۱۲ تھا۔ اور پنجاب میں ۱۸۴۷ ۔ میسور میں ۹۱۱۰ ریاست حیدرآباد میں ۲۹۹۶ ۔ ۱۸۹۹ء میں پلیگ میں اور زیادتی ہوئی اب تعداد اموات ۱۳۴۷۸۸ ہو گئی اسی سال تقریباً ہر صوبہ مبتلائے پلیگ ہو گیا۔

۱۹۰۰ء میں مرض کی شدت میں یکبارگی کمی ہو گئی اور تعداد اموات ۹۳۱۵۰ پر آ رہی۔ یہ کمی بمبئی پریسیڈنسی کی اموات پلیگ میں یکبارگی تخفیف کی وجہ سے تھی جہاں ۱۸۹۹ء کی ۹۹۰۰۰ اموات کے مقابلہ پر ۱۹۰۰ء میں ۲۳۰۰۰ اموات برآمد ہوئیں۔ برخلاف اس کے بنگال کے اعداد بڑھکر ۳۸۵۳۸ اور مینی پور کے ۱۳۱۴ پر پہونچ گئے مگر یہ تخفیف عارضی ثابت ہوئی کیونکہ ۱۹۰۱ء میں ملک کی تعداد اموات ناگہاں سہ چند ہو گئی اور ۲۷۳۵۵۹ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ اس میں بڑی تعداد بمبئی پریسیڈنسی و شہر ۱۵۵۲۹۸ ۔ بنگال ۷۲۵۲۸ ۔ پنجاب میں ۱۹۹۴۳ ۔ مینی پور ۱۱۸۳۲ کی تھی۔ اگلے تین برسوں میں اموات پلیگ میں غیر معمولی ترقی ہو گئی اور ۱۹۰۲ء میں ۵۷۷۴۷۲ ۔ ۱۹۰۳ء میں ۸۵۱۲۶۳ ۔ ۱۹۰۴ء میں ۱۰۲۲۲۹۹ تعداد اموات پائی گئی۔ ۱۹۰۵ء میں اگرچہ نمایاں تخفیف ہو گئی ان بارہ مہینوں میں کل تعداد اموات ۹۵۰۸۴۳ برآمد ہوئی۔ یہ کمی باستثنائے صوبجات متحدہ اور پنجاب کے باقی ملک کے ہر ایک حصہ میں محسوس کی گئی کیونکہ صوبجات متحدہ میں ۳۸۳۲۵۸ اور پنجاب میں ۳۶۴۶۲۵ اموات پلیگ واقع ہوئیں یہ کمی ۱۹۰۶ء سے جاری رہی اور اس سال صوبجات متحدہ اور پنجاب تک بھی اس کا اثر پہونچا۔ غرضیکہ اسی ایک سال کے عرصہ میں تعداد اموات میں بمقابلہ سال گذشتہ ۵ لاکھ سے زیادہ کی کمی ہوئی اور تعداد اموات ۳۳۲۱۸۱ پر آ رہی۔ اُمید تھی کہ یہ موذی مرض اپنی قربانی لے کر دور ہو گا مگر یہ توقع غلط نکلی کیونکہ ۱۹۰۷ء میں پھر یکبارگی زیادتی شروع

کی اور سرکاری تعداد اموات ... دراصل سمجھی جاتی ہے کہ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی تعداد اموات سے کچھ نسبت نہیں ہے بلکہ سال ۱۹۰۴ء کے اسی عرصہ کی تعداد اموات سے مشابہ ہے جبکہ کل سال کی تعداد اموات ... لاکھ سے بھی اسی نسبت سے اگر اندازہ لگایا جائے تو سال ہذا کی تعداد اموات ایک ملین سے زیادہ نہیں بڑھ سکتی۔

اس عذاب الیم کو ہندوستان پر نازل ہوئے گیارہ برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور نصف کروڑ سے زیادہ یعنی ۵۷ لاکھ کے قریب آدمی اس موذی مرض کا لقمہ ہو چکے ہیں اور ابھی تک کوئی توقع نہیں کی جا سکتی کہ بدنصیب ہندوستانی اس کی دست برد سے محفوظ رہیں۔ ۵۷ لاکھ کہنے کو تو دو لفظ ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس بارہ برس کے عرصہ میں ہندوستان کو عظیم تمدنی نقصان پہونچا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ (وکیل)

حجاز ریلوے کی مشکلات

اب جبکہ حجاز ریلوے کی کارروائی نہایت سرعت اور کامیابی سے انجام پذیر ہو رہی ہے ایک تازہ مشکل پیدا ہو گئی ہے جو موجب تشویش کا ہے اس کی خبر قاہرہ کے ایک مصری اخبار نے ظاہر کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ علاقہ حجاز میں بے چینی کا عالم طاری ہے۔ اس صوبہ کے گورنر راطب پاشا نے چند ماہ ہوئے باب عالی کو خبر دی تھی کہ اقوام عرب جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان آباد ہیں مکہ شریف کی ریلوے کی سخت مخالف ہیں اور وہ آمادہ ہیں کہ بزور اسلحہ کے ریلوے کی توسیع کو روکیں گے۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ریلوے کے بن جانے سے بیشک برباد ہو جائیں گے ان کا گذارہ قدیم زمانہ سے اونٹوں کے کرایہ پر منحصر ہے حالانکہ ریل کے اجرا سے کوئی آدمی اونٹوں کی سواری کا روادار نہ ہو گا۔ قسطنطنیہ میں راطب پاشا کی رپورٹ کو باور نہ کرتے تھے چنانچہ حقیقت حال دریافت کرنے کو ایک دستہ ترکی فوج کا زیر کمان مارشل کاظم پاشا حجاز کو بھیجا گیا اور یہ فوج شرک ریلوے کے رستہ کی دیکھ بھال کرتی تھی جبکہ بدوؤں کی ایک عظیم جماعت نے حملہ کر کے ترکی فوج کو مار بھگایا تب یقین آیا کہ راطب پاشا کی رپورٹ واقعی صحیح تھی لیکن بعد میں شبہ پیدا ہوا کہ بدوؤں کا حملہ راطب پاشا کی انگیخت اور سازش سے کیا گیا تھا اور یہ شبہ یہاں تک غالب آیا کہ راطب پاشا گورنری حجاز سے قسطنطنیہ میں واپس بلایا گیا اور بجائے

[illegible]

انتخاب الاخبار

مشن کالج کی بی۔ اے کلاس کا ایک طالب علم سردار گوپال سنگھ دریائے راوی مین ڈوب مرا۔

کوہ مری کشمیر کی سڑک ٹوٹنگہ بالکل درست کر دوسنئے پل تیار کئے گئے صرف ایک جگہ خطرہ ہے۔

دالو ایجنسی کے قریب محسود وزیرون نے فوج ملیشیہ سے مقابلہ کیا ۱۴ وزیری قتل باقی فرار ہو گئے۔

مہم موہمند کے لئے ڈاک کا انتظام بہی کیا گیا اون کے حملون کا استقام لین گے کچہ مر نکالین گے۔

کانپور مین ایک عورت کو اپنا حقیقی بچہ ہلاک کرنے کے جرم مین پہانسی کی سزا دی۔ اپیل خارج۔

آلہ آباد کی خبر کہ مقام ہلدوانی مین سخت آگ لگی جس سے ایک سو خاندان بے خانمان ہو گئے افسوس!

ہندوستان کی برٹش قلمرو مین ۱۱ لاکہہ ۸۹ ہزار قحط زدہ اور دیسی رجواڑون مین ایک لاکہہ ½ ۴۹ ہزار

ہمارے حضور شاہ قیصر اور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ نے شاک ہالم مین کمال سرگرم اعزاز پایا۔

روساٹہ مین برٹش بارود خانہ کی توسیع کے لئے تین ہزار ایکڑ اراضی خرید لیگئی ۲ تاریخ کو۔

معتقدان مور اکو نے فیض کا فریخ پوسٹ آفس مسمار کر دیا۔ برٹش وجرمن ڈاک خانہ بہی لوٹ لئے۔

یہان کے حکام نے معافی مانگی۔ کینڈا نے بہی امریکن بیڑہ جہازات کو برٹش کولمبیہ مین مدعو کیا۔

جاپان نے کوریہ کے علاوہ علاقہ جاپن تاؤ مین قبضہ کر لیا اب چین بہت چیخ اوٹہا ہے۔

یہ علاقہ کوریہ اور چین کی قلمرو کے درمیان ہے چین نے غیر علاقہ سمجہ فریاد کی ہے۔

اوناوہ کے متصل ایک پہاڑ آپڑنے سے موضع سالشی دب گیا۔ ۵۰ آدمی بہی ضائع ہو گئے۔

پونا مین حاجی قاسم و لدہا تاجران کے گودام مین سخت آگ لگی نقصان قریب دو لاکہ ہے۔

اٹن بیڈیا نام جنگی جہاز کی ٹکر سے لگی گالز کا نقشہ نیچے بہی حادثہ سے ڈوب گیا۔

گالز کے دونون ٹکڑے غرق ہو گئے اسپر جو لوگ سوار تہے متواتر نقصانات منحوس ہین۔

منظر ہے کہ صرف سیپی مین سو آدمی مرے اور ایک ہزار زخمی ہوئے سینکڑون مواضع سے خیمون کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔

انکو مین طوفان۔ انکو مین سخت طوفان آیا اور اس سے بہ نسبت سیلاب کے زیادہ نقصان ہوا ہے کئی اسٹیمر خشکی پر چڑہ گئے اور سینکڑون کشتیان غرقاب ہو گئین۔

تشقاق الارض۔ اٹاوہ کے قریب موضع سمہٹ مین تشقاق الارض واقع ہوا اور ۵ ۲ ۱۔ آدمی دب کر مر گئے۔

برطرفی۔ اس دہمکی کے مطابق جو کارخانہ دارون نے مزدورون کو دی تہی کہ اگر ٹائن کے جہاز سازون نے ۲۵۔ اپریل تک کام شروع نہ کر دیا تو برطانیہ عظمے کے تمام کارخانجات جہاز سازی بند کر دئے جاوین گے۔ کارخانہ دارون نے نوٹس دیدیا ہے کہ ۲۔ مئی کو تمام ملک کے کارخانے جہاز سازی بند کر دئے جاوین گے۔

امیر صاحب کابل کا جواب۔ معاہدہ روس اور انگلستان کے متعلق جو دستاویز ہز مجسٹی امیر کابل کے پاس بہیجی گئی تہی اب خبر نکلی ہے کہ وہ واپس ہو گئی ہے اور لکہدیا گیا ہے کہ اگر روس اور انگلستان کوئی سمجہوتہ کرنا چاہتے تہے تو پہلے مجہ سے استصواب کر لیتے لیکن اب جبکہ مجہ سے کسی قسم کا استصواب نہین کیا گیا تو مین دستخط ہی نہین کر سکتا جاد چیٹی ہوئی گورنمنٹ آف انڈیا کی مہمان نوازی کا بیٹہر خالی گیا۔ ہز مجسٹی امیر صاحب کابل ہندوستان کی ضیافتین ڈکار کر یوں موچہون پر تاؤ دے رہے ہین۔ (سماچار)

موہمندی لوگ ۱۰ ہزار بجولی مسلح ہین سوموار کے روز جنرل ولکاکس صاحب بہادر نے ۱۲۰۰ فوج کے ساتہ مہمندیون کی طرف پیش قدمی کی اور معلوم نہین کہ کارگذاری کیا تہی صرف اتنا ہی سنا ہے کہ ہماری طرف ایک گورہ سپاہی از مرقتل ہوا اور دو وایان زخمی ہوئے۔ موہمندیون کا بڑا نقصان ہوا

ہندوستان مین حضور شاہ قیصر کی سالگرہ مبارک کی تعطیل ۲۶ جون کو منائی جاویگی۔

پشاور شہر کی ہندو بستی مین ہیضہ پہوٹا۔ تمام شتیلابی کے کنوئین حکماً بند کئے گئے۔

حکام پشاور نے موہمندیون کا جرگہ طلب کیا تاکہ آخری نوٹس دیا جائے۔ تعمیل ناممکن ہے۔

کاسی پور ریونیٹ جوٹ پریس کے کارخانہ مین ۲۹ کو آگ لگی نقصان قریب دو لاکہہ روپیہ ہے۔

پیغمبر اسلام صلعم سے ایک جرمن ڈاکٹر کی عقیدت

اخبار النصیحت کے حوالہ سے لکہتا ہے۔ جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر کوخ لکہتے ہین کہ جسوقت سے مجہکو نوشادر کا داء الکلب کے لئے تیر بہدف علاج ہونا دریافت ہو گیا ہے اس وقت سے مین اس عظیم الشان نبی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاص طور پر قدر ومنزلت کرتا ہون اس انکشاف کی راہ مین مجہ کو اون ہی کے مبارک قول کی شمع نور بیز نے روشنی دکہائی۔ مین نے اون کی وہ حدیث پڑہی جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس برتن مین کتا موہنہ ڈالے اوس کو سات بار دہو ڈالو۔ چہ مرتبہ پانی سے اور ایک دفعہ مٹی سے۔ یہ حدیث دیکہہ کر مجہے خیال آیا کہ محمد (صلعم) جیسے عظیم الشان پیغمبر کی شان فضول گوئی نہین ہو سکتی ضرور اس مین کوئی سر پوشیدہ ہے اور مین نے مٹی کے عنصرون کی کیمیاوی تحلیل کر کے ہر ایک عنصر کا داء الکلب مین الگ الگ استعمال شروع کیا۔ اخیر مین نوشادر کے تجربہ کی نوبت آتے ہی مجہ پر منکشف ہو گیا کہ اس مرض کا یہی علاج ہے۔ آن حضرت نے مٹی سے برتن دہونے کی کیون دلائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نوشادر ہمیشہ مٹی مین موجود رہتا ہے اور اگر آپ نے محض نوشادر ہی سے دہونے کی ہدایت فرمائی ہوتی تو بسا اوقات اس کا ملنا غیر ممکن ہوتا۔ اس لئے مٹی جو ہر وقت اور ہر جگہ پائی جاتی ہے تو برتنون کی صفائی کے لئے بہترین ذریعہ تہی اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث الحمی من فیح جہنم فاطفوا حرّھا بالماء پر اطبا ہنسا کرتے تہے حالانکہ آپ کی غرض اس ارشاد سے یہی تہی کہ صفی بخار کا علاج آب سرد سے کرو۔ چنانچہ اب تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ بخار کا علاج ٹہنڈا پانی ہی نہین بلکہ آب سرد ہے۔ غرضیکہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت سی حدیثین فن طب کی جان اور اصل الاصل ہین اور تحقیق و تفتیش اون کی صداقت کاملہ کا اقرار کرتی ہے۔ مین اس جلیل القدر پیغمبر کا ادب و احترام کرتا اور کہتا ہون کہ ابتدائے آفرینش آدم سے اب تک کوئی طبیب وحکیم دنیا مین آپ کا ہمپایہ پیدا ہی نہین ہوا۔

اللّٰھم صل علے محمد و بارک وسلم

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے جو طلبا انٹرنس انڈر کا نسٹرپشن (دہلی) ہو گئے تہے انہین سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے خواجہ عبد الرحمٰن اور فیض احمد ہو گئے۔ گویا پچاس فیصدی ... مبارکباد

ممیرا

میرے پاس اصلی ممیرا ہے جو مینے پہاڑی علاقون سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہان بزرگان متے نے اس ممیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خریدا بھی ہے اپنے بھائیون کو تا اطلاع ثانی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کردیں کہ یہ ممیرا نہین ہے تو مین قیمت بھی واپس دے دونگا۔ استی کے قدردان اسے خریدین نیز میرے پاس پشاوری لنگی دکلاہ ہر قسم کی بھی ہے۔

احمد نور۔ مہاجر۔ کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۷ جنوری اور اخبار بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء مین شائع ہوچکی ہے۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد عہ اور محصول ۴ر ہے لیکن ملکہ چار نسخہ کامل خرید نیوالون کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریدارون کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت دی جاویگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجرخان (ضلع راولپنڈی پنجاب)

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابون مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیرنظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ جلد منگا لیجئے قیمت ۸ر

تحفہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے مین یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور پٹیالہ نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے جسمین آپکی صداقت بدلائل و براہین...

ایک سچی شہادت

دماغی کامونکی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا طبیعت مین نقصان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ شک بھی ہوگیا تھا کہ میری بائین طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی میز استعمال کیا اور اسوقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ان گولیونکے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مقوی دوائی استعمال مین نہین آئی میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مین۔ مین حکیم منشی محمد دین کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے حبوب مقوی کیمتعلق دے رہے ہے یہ گولیان تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حقمین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے سے تھک جاتے ہون وہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آیندہ کیلئے گھنٹون کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہوجائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی کمزوری بابت نظام عصبی کیحالت مین بھی مفید ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ للعہ پیس گولی عہ۔ علاوہ برین اور کئی امراض باطنی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ ملسکتی ہین از انجملہ سرمہ عجیب۔ دھند جالا۔ پھولا خارش چشم۔ رہند۔ پانی آنکھون سے جاری رہنا۔ ہیچ ہین اور خفیف پہولا کیلئے بینظیر ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دوائی سوزاک کہنہ یعنی قیمت فی بکس عا۔ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت اداس بیکل اور کاہل رہتی ہو۔ پیٹ پہلو اور معدہ مین گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہون ان تمام شکایات کے لیے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ پتہ۔ خوش خط مع حالات و مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہون۔ محصولڈاک و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی دروازہ دیسہ سنگھ ضلع گوجرانوالہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین صاحب بٹرولی سیالکوٹ
چودہری اللہ دتا صاحب " "
چودہری وردتا " "
علی رضا صاحب بازار کشمیری کوہ شملہ
میران بخش صاحب بھمبر
اللہ دتا صاحب ڈیرے کے " "
ضلع شاہ پور
عطا محمد صاحب ڈیرکے " ضلع شاہپور
محمد خان صاحب " "
نذیر احمد صاحب " "
شیخ نبی بخش صاحب ڈسکوٹ بگہ
صوبا۔ بھجو کلان ضلع سیالکوٹ
مستری چراغدین صاحب نظام آباد
محمد دین صاحب گھیوہ باجوہ ضلع ٹانکپور
مولا بخش صاحب " "
فضل شاہ صاحب " "
ابراہیم کالا خطائی ضلع لاہور
نظام الدین " "
ابرار حسین صاحب ماسٹر پرنس مصری
رشید شاہ صاحب ڈبار کالر گجرات
خدا داد صاحب جلال پور جٹان
سلطان۔ نارووال
اہلیہ اسمعیل صاحب پٹواری
کلاس وال ضلع سیالکوٹ
اسلام دین صاحب ڈہپیوال
حال وارد بمبئی۔ شرقپور لاہور
عیسیٰ " "
میان عبد الغنی صاحب " "
مسماۃ بھاگن اہلیہ عیسیٰ " "
فضل دین صاحب " "
حیات محمد صاحب تجنوید گجرات
میان جان " "
نواب علی " "
حیدر علی " "

فضل دین صاحب ٹھیکیدار اکولہ۔ بہار
شاہ محمد صاحب ماتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ
شمس الدین صاحب سیڈیکل سٹور ڈیپو چہارنی لاہور
صادق حسین صاحب لائلپور
قدرت اللہ خان صاحب بعدال ضلع گورداسپور
میان حاکم صاحب جٹ کہلیان ضلع سیالکوٹ
میان مولا بخش صاحب بنگہ اجنالہ ضلع امرتسر
میان احمد الدین صاحب گجراتی حال وارد لاہور
میان چراغدین صاحب ایجنٹ پٹھان کوٹ
ننھے خان کنسٹبل فیروزپور
میان فضل احمد صاحب سیلپور
مرزا احمد حمید صاحب محلہ پڑیاران۔ لاہور
میان اللہ دتا صاحب معہ اہلیہ چک نمبر ۲۹۵ لائلپور
علی محمد صاحب " "
غلام محمد صاحب " "
امام بخش صاحب " "
مسماۃ حاکم بی بی " "
مسماۃ بیگم بی بی " "
میان عبد المجید صاحب شاہکوٹ ضلع جالندھر
نادر خان صاحب ڈہونگہ ضلع گوجرات
غلام نبی صاحب کمپوزیٹر گورنمنٹ پریس شملہ

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد جو پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھا ہے … ذیل کے معمہ کو حل کرنیوالے کو انعام دیئے جائینگے۔ بشرطیکہ وہ کم از کم ایک پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے:۔

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح وسالم رکھا جائے تو سونگھنے کے معنے دیتا ہے اور اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو … نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ کونسا لفظ اور اشتہار میں کس جگہ درج ہے۔؟

… حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ۱۹۲۸ء تک بنام مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر … کے پتہ پر … وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کر دیا جائیگا اور دو سو روپیہ انعام … مئی ۱۹۲۸ء کو دیا جائیگا۔ اور اگر ایک سے زیادہ صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق

یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

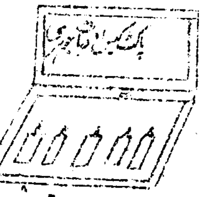

مصدقہ
حضور وزراء ریاست
مانچسٹر السلطنت شہنشاہ ہندوستان والافسران
ودیگر اعلیٰ افسران یورپین حکماء یونانی و ویدک
ایجنٹ … وغیرہ …

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ اجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اس کو حتی الامکان پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دیکر ان اشخاص کیلئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں پر رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے ہیں کو اکثر امراض کی شکایتوں کیواسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے … جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کیلئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جس کی ادویات سے مریضوں کا علاج کر کے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں۔

امراض۔ امراض چشم۔ اسہال۔ کمی اشتہا۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ ہیضہ۔ بندش حیض ستے۔ بند ھنی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مارگزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے پھنسی زخم ہر قسم۔ … طاعون۔ درد سر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ گٹھیا۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ … زنبور گزیدہ۔ درد زہ۔ … بانجھ پن۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ بچوں کی پسلی چلنا اور ہر قسم ضیق النفس (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت بادل کلاہ …) جس پر سنہری کام عجیب بہار دیتا ہے۔

قیمت پاکٹ کیس خورد عہ محصول … خورد پانچ روپیہ (صہ) محصول … کلاں دس روپیہ (عہ) محصول الگ

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کردینے کے اس شخص کو دیا جاویگا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بیکار ثابت کر دے۔ اگر (خدانخواستہ) … پاکٹ کیس کی … یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو قسم ہے کہ یا تو انعام کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھاویں۔ جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دیئے گئے:۔

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار تیجا سنگھ صاحب بمقام ٹاری ضلع منٹگمری۔

سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر کنگٹن … سٹیٹ ملک برہما

ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر جوہر ایل۔ ایم۔ ایس سرجن اینڈ فزیشن۔ امرتسر پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین پرنٹر کے لئے چھاپا گیا

LIBRARY A.A.I.I. LAHORE
REGISTER NO.
BOOK NO.

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

ہفتہ میں تین بار ۔ بدر ۔ شنبہ ۔ پنجشنبہ
BADR LAHORE

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

قادیان میں ہے ۔ جلد ۷ ۔ فی پرچہ ۲ ر

مورخہ ۲۲ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ ۔ مئی ۱۹۰۸ء

صفحۂ ارض پہ زمین سے ہے نشان لاہور	ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	بڑھ گئی چرخ چہارم ہی شان لاہور

نمبر ۱۹ ۔ ۲۰ ۔ گمشدہ ۲۰ ۔ ازالۂ صبر

معذرت

ناظرین! ہفتہ گذشتہ میں اخبار کے شائع نہ ہو سکنے کے سبب جس قدر ہم کو افسوس ہے اور اللہ تعالیٰ جس قدر خوشی کا سبب ہے وہ قدر دانی اور عزت افزائی احباب کی ہے جو ان کے پر جوش خطوط سے ظاہر ہوئی ہے جو اخبار کے وقت پر نہ نکلنے کے سبب ناظرین نے ہم کو لکھے ہیں ایسے وقت میں جبکہ حضرت اقدس لاہور میں آئے ہوئے ہیں اور کئی ایک تقریریں بھی ہو چکی ہیں یہ بہت ہی ضروری تھا ۔ کہ اخبار بہت جلد جلد نکلتا اور یہاں اس کے برخلاف ہوا ۔ لیکن اب جو تجویز کی گئی ہے وہ انشاء اللہ اس دیری کا عوض عمدہ طریق میں پورا کر دے گی اور دیر کا یہ درست آئندہ والا معاملہ انشاء اللہ ہو جائیگا ۔

بدر لاہور سے نکلیگا

اور وہ تجویز یہ ہے ۔ کہ بدر اخبار جب تک کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں رونق افروز ہیں ۔ انشاء اللہ اسی جگہ سے نکلا کریگا تاکہ تازہ خبریں دوستوں کو جلدی سے مل سکیں ۔ اسی انتظام کے سبب اخبار کسی قدر دیر سے بھی نکلا ہے کیونکہ اخبار بجائے قادیان لاہور سے نکالنے اور چھاپنے کے واسطے سرکاری منظوری اور ڈاک خانہ کی منظوری اور مطبع کا انتظام اور دفتر کے کاغذات اور رجسٹرات کا یہاں لانا ضروری تھا اور ان سب کاموں پر بہت سا وقت اور محنت کا خرچ ہونا ضروری تھا ۔

بدر ہفتہ میں تین بار

اس کے ساتھ ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ جب تک کہ اخبار لاہور میں نکلتا ہے ۔ ہفتہ وار کی بجائے اس کو ہفتہ میں تین بار کر دیا جاوے ۔ اس کے واسطے اگرچہ اخراجات بہت بڑھ جائیں گے ۔ تاہم خریداروں پر ہم بہت بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے صرف ایک آنہ فی اخبار ... معمولی قیمت پر ۳ ۔ ماہوار فی خریدار مرسل فرماویں ۔ دفتر اور مطبع کے منتقل کرنے اور دیگر امور پر جس قدر خرچ ہم نے برداشت کیا ہے اس کے بالمقابل یہ رقم کچھ بہت نہیں ۔ اگر حضرت اقدس صرف ۱۵ روز یہاں رہے تو پھر صرف ۳ ر ماہوار فی خرید از زیادہ ہوگا ۔ احباب کو اختیار ہوگا ۔ کہ یہ رقم بذریعہ ٹکٹوں کے ہم کو روانہ کر دیں یا سال کے آخر میں ان کی قیمت کے ساتھ بڑھائے جائیں ۔ یہ صرف عارضی انتظام ہے ۔ قادیان واپس پہنچکر اخبار بدستور ہفتہ میں ایک بار شائع ہوتا رہے گا ۔ قادیان سے اخبار نکالنے میں اس وقت یہ دقت ہے ۔ کہ یہاں سے مضمون وہاں جائے اور پھر وہاں چھاپا جائے تو اس میں دیری ہو جانے کا اندیشہ ہے ۔

تبدیلی انتظام

ماسبق میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا ۔ کہ اخبار کے مینیجر میاں معراج الدین صاحب عمر مقرر ہوئے ہیں ۔ یہ انتظام آزمائشی طور پر تھا ۔ اور چونکہ میاں صاحب موصوف کے دیگر مشاغل اور کاروبار اس قدر ہیں کہ وہ اس کام کے واسطے کافی وقت نہیں نکال سکے اس واسطے ۱۱ ۔ مئی ۱۹۰۸ء انہوں نے مینیجری کا کام پھر میرے سپرد کر دیا ہے ۔ لیکن خط و کتابت بدستور بنام مینیجر ہونی چاہیئے ۔ کسی خاص شخص کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے اور ریویو بہر حال بنام میاں معراج الدین عمر مالک اخبار بدر ۔ قادیان ہونی چاہیئے ۔ تمام منی آرڈر براہ راست احباب قادیان روانہ کرتے رہیں ۔ اس امر کا انتظام کیا گیا ہے ۔

روپیہ اس جگہ وصول ہوتا رہے۔

تعمیل خطوط چونکہ دفتر اس جگہ لاہور میں عارضی طور پر آیا ہے اس واسطے جو احباب کوئی پرانا پرچہ منگوانا چاہتے ہیں یا اپنے حساب کتاب کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں یا کوئی کتاب منگوانا چاہتے ہوں ان سے خطوط کی تعمیل اس جگہ نہ ہو سکے گی احباب کو چاہیئے کہ ایسے خطوط کو ہمارے قادیان پہنچنے تک ملتوی رکھیں۔ ان براہین احمدیہ اور قرشین کسی دوست نے منگوائی ہو۔ تو وہ اس جگہ سے ہی روانہ ہو سکے گی۔

لاہور میں پتہ صرف یہ ہے۔

دفتر اخبار بدر۔ احمدیہ بلڈنگ نولکھا

خط کے لفافہ پر لفظ لاہور نہ لکھا جاوے صرف نولکھا لکھا جاوے۔ اس طرح خط جلدی پہونچ جائیگا۔

حضرت اقدس لاہور میں

یہ تو احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت اقدس ۲۷-اپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان سے چل کر ۔ ... کو لاہور میں پہنچ گئے تھے اور لاہور میں احمدیہ بلڈنگ میں آپ کا قیام ہے۔ احمدیہ بلڈنگ ریلوے اسٹیشن کے قریب اس سڑک پر جو اسٹیشن سے موچی دروازہ کو جاتی ہے اکبری دروازہ کے قریب برلب سڑک واقع ہے اس سڑک کو نیلون والی سڑک بھی کہتے ہیں ریلوے اسٹیشن سے جو گاڑیاں اور ٹم ٹم موچی دروازہ شاہ عالمی اور لوہاری دروازہ کو جاتی ہیں وہ اس مکان کے پاس سے گذرتی ہیں اور دو پیسہ فی سواری دیکر آدمی اسٹیشن سے اس مکان تک ٹم ٹم پر آسکتے ہیں احمدیہ بلڈنگ میں دو معزز احمدی برادروں کے مکانات ہیں۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل چیفکورٹ اور حضرت سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر پنجاب ہیں۔ انہیں مکانات میں حضرت اقدس کے خدام اور اہلبیت نے قیام فرمایا ہے۔ اسی جگہ ایک مکان برادر الٰہی بخش صاحب انجنیئر کا بن رہا ہے۔ جس کا کچھ حصہ طیار ہو چکا ہے اس میں دفتر بدر کو بھی لگایا گیا ہے۔ اور اسی کے متصل حضرت جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا مکان بنیٹو والا ہے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اس جگہ مقیم ہیں۔

آج (۲۰-مئی ۱۹۰۸ء) تک جبکہ میں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔ حضرت اقدس کی ایک تقریر ایک عام جلسہ میں ہوئی تھی۔ جسمیں شہر کے عمائد اور رؤساء عوت تھے اور اس کے علاوہ چند ایک تقریریں اتفاقی طور پر مثلاً نماز سے پہلے یا کسی معزز کی ملاقات کے وقت ہوتی رہی ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ مطابق گنجائش مفصل یا مختصر درج اخبار کی جائیں گی۔ اس اثنا میں ایک انگریز سیاح اور ہیئت دان بھی حضرت کی ملاقات کے واسطے دو دفعہ آیا تھا جس نے بہت عمدہ سوالات کئے تھے یہ سوالات بمعہ جوابات انشاء اللہ جلد درج اخبار ہوں گے اس انگریز کا نام پروفیسر ریگ ہے۔ یہ صاحب بوجہ اتفاق سے ریل کے اسٹیشن کے قریب ملے تھے اور میں نے حضرت کے حالات ان کو سنائے تھے اس واسطے ان کو حضرت مسیح موعود کی ملاقات کی تحریک پیدا ہوئی تھی۔

عام تقریر حضرت اقدس کی ایک عام تقریر انشاء اللہ تعالیٰ اتوار کے روز ۳۱- مئی کو احمدیہ بلڈنگ کے میدان میں شامیانوں کے نیچے ہوگی۔

شکریہ جماعت احمدیہ لاہور کو اللہ تعالیٰ اس مہماننوازی اور خاطر داری کے واسطے جزائے خیر دے جو کہ انہوں نے اس وقت اپنے سر پر اٹھائی ہوئی ہے ہر روز وقت کثرت مہمانان سے ایک کثیر خرچ کھانے وغیرہ کا ہوتا ہے اور سواری کا اور لاہور کی جماعت اس سب کو برداشت کر رہی ہے۔

ایک تجویز اگرچہ احباب احمدیہ لاہور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جب تک حضرت یہاں رہیں تمام اخراجات کو وہ برداشت کریں گے اور ان کے اس نیک ارادے اور نیت کا ثواب ان کو حاصل ہو چکا ہے لیکن ہماری رائے میں اگر ہمارے دوست اس جگہ نان بائی کی دوکان کی تجویز کر دیں جہاں ہی روٹی پکائے اور گوشت اور دال عمدہ طیار رہے اور ... وغیرہ حضرات اس پر ... اور قابل اعتبار آدمی ہو تو کثرت سے آنیوالے مہمان جو اپنا خرچ بآسانی برداشت کر سکتے ہیں وہ بخوشی تمام اپنا بوجھ اٹھالیں گے اور احباب لاہور کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو جائے گا ایسے وسیع لنگر کو دیرتک برداشت کرنا خوف ہے کہ ہمارے عزیز دوستوں کو مشکلات میں ڈالے۔

چشمۂ معرفت

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کی تازہ تصنیف جسمیں آپکا وہ لیکچر جو آریوں کے جلسہ میں پڑھا گیا تھا اور ان اعتراضات کے جواب جو بعد میں آریوں نے کئے تھے چھپکر شائع ہو گیا ہے علاوہ آریوں کے جواب کے حضرت کے دعاوی اور دلائل اور ... طور پر حقانیت اسلام پر لطیف دلائل اور قرآن شریف کی آیات کے معارف اور حقائق کثرت سے اس کتاب میں بیان ہیں یہ ایک ضخیم کتاب ہوگئی ہے اور اسکی جلدیں طیار ہو رہی ہیں لیکن جو صاحب چاہیں کہ جلد کا انتظام اپنے طور پر کریں وہ بے جلد بھی لے سکتے ہیں قیمت کتاب بے جلد عہ ہے اور مجلد کی قیمت ... ہے ہر کتاب کے واسطے درخواستیں بنام مہتمم کتبخانہ حضرت مسیح موعود قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بھیجنی چاہئیں

جو صاحب وی پی منگوانا چاہیں ان کے واسطے مناسب ہوگا کہ وصول کے واسطے کم از کم ٹکٹ پہلے بھیجدیں

ڈائری

القول الطیب

فائدہ بخش کلام ۱۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ صبح فرمایا۔ قرآن مجید ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبیعت و ہر مزاج کے لوگوں کے مناسب حال ہو اور یہی اس کے خدا کی طرف سے ہونیکا ثبوت ہے۔ ہم چاہتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ بھی یوں ہی سیکھیں ان کا طرز تقریر بھی ایسا ہی ہو کہ جیسا وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے مفید ہو ادنیٰ کے لئے بھی فائدہ رسان ہے۔ اصل میں کلام کی عمدگی یہی ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابق حال ہو۔

وسطی راہ فرمایا۔ خدا نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے اس میں ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس

دو قسم کے جواب فرمایا جواب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تحقیقی دوسرے الزامی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی بعض جگہ الزامی جوابوں سے کام لیا ہے جس میں معترض کو اپنے مذہب کی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور دلیل یہ کہ وہ مریم کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ یعنی اگر یہی اس کے بیٹا ہونیکا ثبوت ہے تو آدم بطریق اولیٰ بیٹا ہونا چاہیئے۔

چھوت چھوت وغیرہ دراصل اس بات کا نشان ہے کہ انکا مذہب کمزور ہے جو ہاتھ لگنے سے ہی جاتا رہتا ہے۔ اسلام کی بنیاد چونکہ قوی ہی اس لئے اس نے ایسی باتوں کو اپنے مذہب میں نہیں رکھا چنانچہ کھانے کے متعلق فرمادیا۔ لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا

مخلصانہ بیان بیان میں جبتک روحانیت اور تقویٰ و طہارت اور سچا جوش نہ ہو اس کا کچھ نیک نتیجہ مرتب نہیں ہوتا ہے۔

وہ بیان جو کہ بغیر روحانیت و خلوص کے ہے وہ اس پرنالہ کے پانی کی مانند ہے جو موقع بےموقع جوش سے پڑ جاتا ہے اور جس پر پڑتا ہے اُسے بجائے پاک صاف کرنیکے پلید کر دیتا ہے۔ انسان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے پھر دوسروں کی اصلاح کیطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم۔ یعنی اے مومنو! پہلے اپنی جان کا فکر کرو۔ اگر تم اپنے وجود کو مفید ثابت کرنا چاہو۔ تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ باتیں ہی باتیں ہوں اور عملی زندگی میں ان کا کچھ اثر دکھائی نہ دے۔ ایسے شخص کی مثال اس طرح سے ہے کہ کوئی شخص ہے۔ جو سخت تاریکی میں بیٹھا ہے۔ اب اگر یہی تاریکی ہی سے گیا تو سوائے اس کے کہ کسی پر گر پڑے اور کیا ہوگا اسے چراغ بن کر جانا چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ سے دوسرے روشنی پائیں۔

حقیقی علوم جسمانی علوم پر نازاں ہونا مناسب نہیں چاہیئے کہ تمہاری طاقت روح کی طاقت ہو خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھایا اور ان سے مدد دی بلکہ یہ کہ ایدھم بروح منہ یعنی اپنی روح سے مدد دی۔

صحابہ اُمّی تھے ان کا نبی (سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی اُمّی۔ مگر جو پُرحکمت باتیں انہوں نے بیان کیں وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوجھیں کیونکہ ان پر خدا کی خاص تائید تھی تقویٰ و طہارت و پاکیزگی سے اندرونی طور پر مدد ملتی ہے۔ یہ جسمانی علوم کے ہتھیار کند ہو کر رہ جاتے ہیں ممکن بلکہ اغلب کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں پس ہتھیار وہ چاہیئے جسکا مقابلہ دشمن نہ کرسکے وہ ہتھیار سچی تبدیلی و دل کا تقدس و تطہر ہے۔ جیسے نزول الماء ہو دوسروں کے نزول الماء کو کیا نقصان کریگا۔ صاحب باطن کی بات اگر اس وقت بظاہر رد بھی کر دیجائے تو بھی وہ خالی نہیں جاتی بلکہ انسانی زندگی پر ایک خفیہ اثر کرتی ہے۔ سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

ہنسی ۱۴ مئی ظہر ہنسی کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ انہ ھو اضحک وابکی

طریق اصلاح داڑھی منڈوانے کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑے ہیں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہ باطن پر ہے جب انسان کا دل پاک ہو جائے۔ تو پھر یہ معمولی اصلاحیں خود بخود ہو جاتی ہیں۔ اگر پہلے ہی ایسی باتوں پر اعتراض کر دیا جائے تو انسان ابتلاء میں آجاتا ہے اور بہت سی بڑی باتوں سے محروم رہ جاتا ہے بعض نومسلم صحابہ پر بھی ایسے اعتراض ہو سکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ یوں نہیں چاہیئے۔ جب انسان نے ایک صداقت کو اختیار کر لیا۔ تو آہستہ آہستہ دوسری صداقتوں کے اختیار کی توفیق بھی حاصل ہو جائیگی۔ تدریجی احکام اس لئے نازل ہوتے رہے۔ شراب کی حرمت یکدم نازل نہ ہوئی۔ کہ ابھی طبائع تیار نہ ہوئی تھیں ایسے لغو معترضوں سے ہمیں امید نہیں۔ کہ وہ کچھ بھی فائدہ حاصل کریں وہ اگر آنحضرت صلعم کے زمانے میں بھی ہوتے تو ان پر بھی اعتراض کرنے سے نہ رکتے اور آخر مرتد ہو جاتے۔ ہر نبی اور اس کی جماعت پر ایسے اعتراض ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ بعض نادانوں نے کہدیا مال ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق۔ طعام سے مراد اچھا تکلف کھانا ہے جب انکار حد سے گذر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوجھتے ہیں اس پر ایک دوست نے ذکر کیا کہ ایک شخص کہتا تھا کہ اگر قرآن سے حضرت کی صداقت کا ثبوت مل جائے تو میں اس قرآن کو بھی نہیں مانتا اگر خدا اپنے نشانوں سے سچا ثابت کرے۔ تو میں اس خدا پر بھی ایمان نہ لاؤنگا۔ یہ لعنتی قول۔ انتہا درجہ

کی ضمانت تجلی پر دال ہے۔

حضرت عیسیٰ پر ایک شخص نے جو ان کا مرید ہی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص کی قدر ہوتی ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ آج کل کے جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے ایسی کنچنیاں پہلے بہشت میں جائیں گی۔ درحقیقت انہوں نے اس زمانہ کے علماء کی حالت کے اعتبار سے ٹھیک کہا۔

منقول پر چلو ایک شخص نے مسئلہ پوچھا۔ مرغی کی کلغی بلی اتار کر لے گئی۔ مرغی بے رونق رہی ہے۔ ذبح کر لی جاوے۔ فرمایا سب مسائل میں اصول کے طور پر یاد رکھو۔ کہ دین میں صرف قیاس کرنا سخت منع ہے۔ قیاس وہ جائز ہے جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہو۔

ہمارا دین منقولی طور سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث ثابت ہو جاوے ورنہ کیا ضرورت ہے بیچارے کے ایمان میں خلل ڈالنے کی۔

لا تقولوا لما تصف السنتکم ھذا حلال وھذا حرام

آخو الازلزلہ آخوا سے زلزلہ کی نسبت سوال ہوا۔ فرمایا حقیقۃ الوحی پڑھو۔ کہ اللہ نے اس کو خوش کر کے منسوخ بھی فرما دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یؤخرہ الی اجل مسمّی۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے۔ جو کامل اختیارات رکھتا ہے یمحو اللہ ما یشاء۔ ہمارا ایمان ہے ہمیشہ رتشی کی طرح نہیں وہ ایک حکم جب دیتا ہو رات کو اس کے بدلنے کے کامل اختیارات رکھتا ہے ما ننسخ من آیۃ والی آیت اس پر گواہ ہے۔ آخر صدقہ خیرات بھی کوئی چیز ہے۔ تمام انبیاء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ کہ صدقہ و استغفار سے ردّ بلا ہوتا ہے بلا کیا ہے یعنی وہ تکلیف وہ امر جو خدا کے ارادے میں مقدر ہو چکا ہے۔ اب اس کی اطلاع جب کوئی نبی دے۔ تو وہ پیشگوئی بن جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے جو تضرع کرنے والوں پر اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اسلئے ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ وعید کی پیشگوئیاں اٹل نہیں بلکہ وہ ٹل جاتی ہیں۔ دیکھو جہاں میں نے زلزلہ کا ذکر کیا ہے ساتھ ہی توبہ استغفار و تضرع و صدقہ کی طرف

توجہ دلائی ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ یہ عذاب ٹل سکتی ہے۔ افسوس لوگ ہماری عداوت میں ایسے بڑھ گئے ہیں کہ وہ اسلام کے مسائل کو بھی بھول گئے ہیں۔ وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون پڑھتے ہیں اور پھر ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ ہدایت کرے۔

۱۵- مئی سنہ ۱۹۰۶ء ۔ ۱۰ بجے

دو معزز پیرزادے ملاقات کو آئے ان سے مفصلہ ذیل مکالمہ ہوا۔

انشاء اللہ آپ نے آئندہ کے متعلق ایک بات کہی کہ ایسا کیا جاویگا مگر ساتھ ہی انشاء اللہ العزیز فرمایا اور بتلایا کہ انشاء اللہ کہنا نہایت ضروری ہے کیونکہ انسان کے تمام معاملات اس کے اپنے اختیار میں نہیں وہ طرح طرح کی مصائب اور مکارہ و موانع میں گھرا ہوا ہے ممکن ہے کہ جو کچھ ارادہ اس نے کیا ہے وہ پورا نہ ہو پس انشاء اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے مدد طلب کی جاتی ہے۔ آجکل کے ناعاقبت اندیش و نادان لوگ اس پر ہنسی اڑاتے ہیں۔

فائدہ مخالفت مخالفوں کے سب و شتم کا ذکر تھا فرمایا دیکھو۔ کاشتکاری میں سب چیزوں ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ پانی ہے بیج ہے۔ مگر پھر بھی اس میں کھاد ڈالنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو سخت ناپاک ہوتی ہے پس اس طرح ہمارے سلسلے کے لئے بھی گندہ مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے۔

نقصان تفرقہ فرمایا۔ اسلامی فرقوں میں دن بدن پھوٹ پڑتی جاتی ہے پھوٹ اسلام کے لئے سخت مضر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ جب سے اسلام کے اندر پھوٹ پڑی ہے۔ وہ دمبدم تنزل کرتا جاتا ہے اسلئے خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا تا لوگ فرقہ بندیوں سے نکل کر اس جماعت میں شامل ہوں۔ جو بے ہودہ مخالفتوں سے بالکل محفوظ ہے اور اس سیدھے رستے پر چل رہی ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔

سعی اتحاد ہم چاہتے ہیں کہ چند مہذب شائستہ منصف مزاج و خدا ترس لوگ جمع ہوں اور ہم انہیں سمجھائیں کہ ہمارا مذہب کیا ہے اور دوسرے فرقوں سے ہمارا کس بات میں اور کیوں اختلاف ہے حاصل یہ ہو وقت میں خدا نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے جبکہ اسلام دو حملوں کے

صدمے اٹھا رہا ہے ایک بیرونی طور سے حملہ ہے اور ایک اندرونی طور سے۔ چنانچہ بعض مسلمانوں ہی میں سے کہتے ہیں کہ اسلام کے احکام کوئی نہیں یہ روزہ و نماز و حج پرانے زمانے کی باتیں ہیں۔ جو کچھ عرب کے وحشیوں کے لئے ہی مفید ہو سکتی تھیں۔ پھر قیامت کے حالات پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔

دوم۔ وہ لوگ ہیں جو افراط کی طرف گئے ہیں اور وہ بعض انبیاء کی شان میں غلو کرتے کرتے یہاں تک پہنچے ہیں کہ انہیں خدا تک بنا دیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰ ہی کو دیکھ لو۔ ان کو بعض ایسی صفات کا صاحب گردانا ہے جو خاصہ الوہیت ہیں

حضرت عیسیٰ کے واسطے کیوں خصوصیت وہ بے شک خدا کے مقربین میں سے تھے اور ان پر خدا کا فضل تھا وہ اس کی نبوت سے ممتاز تھے مگر ان کے لئے کوئی ایسی خصوصیت مقرر کرنا جو دوسرے انبیاء میں نہ ہو ٹھیک نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ آسمان پر کئی صدیوں سے بجسدہ العنصری متمکن ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلعم سے کفار نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ ہم ضرور مان لینگے اگر آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جاویں اس کا جواب جو دیا گیا وہ یہ تھا کہ سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ جب اس نے ابتداء سے ایک قانون مقرر کر دیا کہ فیھا تحیون تو پھر اپنی سنت کے خلاف کیوں کرتا۔ اگر یہ عقیدہ (یعنی مسیح کے جسم آسمان پر چڑھ جانے کا) اس وقت کے مسلمانوں میں ہوتا۔ تو کفار کا حق تھا کہ پھر یہ کہہ کر ملزم کریں کیا وجہ ہے ایک نبی کے لئے یہ امر جائز قرار دیتے ہیں اور دوسرے کے لئے نہیں حالانکہ تم اس بات کے بھی قائل ہو۔ کہ آنحضرت صلعم تمام نبیوں سے اور بالخصوص حضرت عیسیٰ سے افضل اور جامع کمالات نبوت ہیں۔ غرض یہ زندہ آسمان پر چڑھ جانے کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ بلکہ قرآن تو اس عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔ یہ آیت ہے جو میں نے پڑھی ہے حدیث نہیں کہ اس پر ضعیف یا وضعی ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہو۔ سارا قرآن مجید اول سے آخر تک دیکھ لو۔ عیسیٰ کے اب تک زندہ رہنے کا ثبوت نہ پاؤ گے۔ اگر پاؤ گے تو یہ کہ فلما توفیتنی۔ یا عیسیٰ علیہ السلام رب العزۃ کے حضور عرض کرتے ہیں۔ جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر تو نگران حال تھا۔ میں دوبارہ نہیں آیا اور گر عیسائی میرے بعد میں بگڑے ہیں۔ توفی کے معنے موت۔ ابھی ہے۔

بلحاظ ... جبکہ اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ لفظ قرآن مجید میں ہو ما انبیاء کے لئے بھی آیا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف کے لئے توفنی مسلما اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں او نتوفینک دونوں باب تفعل سے ہیں کسی لغت کی کتاب میں بھی اس کے خلاف معنے نہ پاؤ گے

یہ تو اللہ تعالیٰ کے کلام کی شہادت ہوئی۔ اب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فعلی شہادت کی طرف دیکھو جو آپ کی رویت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات عیسیٰ کو یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ اب اس میں تو کسی مسلمان کو شک نہیں کہ یحییٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں پس فوت شدہ گروہ میں جو بہشت جا چکا ہے۔ کسی کو دیکھنا سوا اس بات کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ وہ بھی مر چکا ہے۔ غرض یہ دو شہادتیں ہیں۔ آپ خود ہی انصاف کریں کہ ان سے کیا بات ثابت ہوتی ہے۔ پس کیا وجہ ہو کہ عیسیٰ کے لئے خصوصیات پیدا کی جائیں۔ پادری عیسیٰ کے خدا ہونے کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ وہ مردے زندہ کرتا تھا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ویمسک التی قضی علیها الموت اب خدا کے کلام میں تناقض نہیں۔ کہ ایک آیت میں کہے مردے دوبارہ دنیا میں نہیں آتے اور دوسری میں کہے کہ مردے زندہ ہوتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اس کے ہاتھ پر مردے زندہ ہوتے ہیں۔ لما یحییکم۔ اور سب کو معلوم ہے کہ اس سے مراد روحانی مردوں کا زندہ ہونا ہے پس مسلمان جو پادریوں کی متابعت میں عیسیٰ کے مردے زندہ کرنے کے قائل ہیں غلطی کرتے ہیں پھر کہتے ہیں۔ کہ جو مس شیطان سے پاک ہے وہ صرف عیسیٰ اور اس کی ماں ہی تھی۔ دیکھو اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر ہتک ہے۔ ایسے ہی اور بہت سی خصوصیتیں ہیں۔ جو مسلمانوں نے عیسیٰ کو دے رکھی ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے۔ اور ہم اس بات کو کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ اس سید الرسل سے بڑھ کر کسی کو بنایا جاوے جو کہ سب سے بڑھ کر افضل اور اعلیٰ تھا (اللھم صل علی سیدنا محمد)

مکالمات الٰہیہ پھر ان صاحب نے کہا ہم سے اس بات پر اختلاف مت ہو کہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ خدا کے مکالمات و مخاطبات اس امت کے لوگوں سے قیامت تک جاری ہیں اور یہ بالکل سچ ہے کیونکہ یہی تمام اولیاء امت کا مذہب رہا ہے۔ یاد رکھو کہ دین اسلام ایسا دین نہیں جس کے کمالات پیچھے رہ گئے ہیں اور آگے کے لئے اس میں کچھ نہیں۔ اگر یہ بات ہو اور اس کا مدار بھی قصوں پر ہی ہو۔ تو پھر بتاؤ کہ اس میں اور دوسرے دینوں میں فرق کیا رہ گیا۔ اسلام میں اگر کوئی چیز مابہ الامتیاز ہے تو یہی کہ اس کے پیرو الٰہی مکالمات و مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں خشک توحید کے قائل تو اور مذاہب بھی ہیں۔ مثلاً یہود پھر برہمو سماج۔ یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہے۔ یہی تو فائدہ ہے کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت و پیروی و تصدیق رسالت اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور ان انعامات کا وارث جو اگلے برگزیدہ انبیاء پر ہوئے۔ اللہ نے اس کا نام فرقان رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

یعنی وہ تمہیں ایک فرقان دیگا۔ پس دوسرے مذاہب اس میں ایک مابہ الامتیاز اسی جہان میں ہونا ضروری ہے۔ ہم اپنی بات کا ذکر نہیں کرتے۔ ہمارے معاملہ کو الگ رکھ کر کوئی ہمیں سمجھائے۔ کہ اگر اسلام بھی خشک توحید ہی سے کر آیا تھا جیسے کہ یہودی رکھتے اور برہمو سماج کے لوگ اس کے قائل ہیں۔ تو اتنا بڑا افتریت کا بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک طرف تو مانتے ہیں کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور دوسری طرف اس میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں بتاتے اور اس کے جو کمالات اور خوبیاں ہیں۔ وہ بھی مردوں میں بتاتے ہیں۔ گویا زندوں کے لئے کچھ نہیں مصنوع سے صانع کی طرف جانا خدا تعالیٰ کی ہستی کا اعلیٰ ثبوت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خدا شناسی کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ وہ خود انا الموجود کہے۔ پچھلے قصے تو دوسرے مذاہب بھی سناتے ہیں پس اس کے مقابل میں اگر تم بھی دو چار گذشتہ قصے سنا دو۔ تو اس میں بہتری کیا ہوئی اور اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ جو کچھ تم کہتے ہو۔ وہ تو سچ ہے مگر جو دوسرا بیان کرتا ہے کہ ہمارے رہنما نے یہ یہ معجزہ دکھایا۔ وہ غلط ہے دیکھو انجیل میں ایسے معجزوں کا بھی ذکر ہے۔ کہ جب یسوع کو صلیب دیا گیا۔ تو سب مردے قبروں سے نکل آئے۔ ہماری عقل کا تو یہاں آکر خاتمہ ہے کہ ایک شہر میں تمام مردے کس طرح اٹھ گئے اور پھر وہ جو [illegible]

پس ایسے قصوں کے مقابلہ میں اگر ہماری طرف سے بھی قصے ہی ہوں تو کسی مخالف پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

اس پر ایک صاحب نے پوچھا شق القمر کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھ دیا ہے۔

پھر معراج کی نسبت سوال ہوا۔ فرمایا بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری ہے۔ تمام معراج کا ذکر کر کے اخیر میں فاستیقظ لکھا ہے۔ اب تم خود سمجھ لو کہ وہ کیا تھا۔ قرآن مجید میں بھی اس کے لئے رویا کا لفظ ہے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک۔ پھر ایک دوسرے صاحب نے پوچھا کہ اسلام میں جو اور فرقے ہیں۔ مثلاً حنفی شافعی نقشبندی چشتی۔ قادری۔ کیا جیسا ان کا باہم اختلاف ہے ایسا ہی یہ ایک فرقہ ہے یا اس میں کچھ اور بھی ہے۔

فرمایا۔ ہمارے نزدیک تو یہ سب رستے موجودہ صورت حالات میں اس تعلیم سے دور ہیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے متعلق فرمائی۔ یہ طرح طرح کی بدعات میں گرفتار ہیں ایسے ورد و وظائف اور ذکر کے طریقے نکال رکھے ہیں جو آنحضرت سے ثابت نہیں۔ ان میں ایک ذکر ارہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آدمی کو سل ہو جاتی ہے بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ جنہیں پھر ولی اللہ کہتے ہیں۔ اسلام میں ایسی پاگل کر دینے والی تعلیمات نہیں اور نہ یہ وصول الی اللہ کا طریق ہے۔ قرآن مجید میں تو یہ فرمایا۔ قد افلح من زکّٰها وقد خاب من دسّٰها۔ جب انسان محض اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے جذبات کو روک لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ دین و دنیا میں کامیابی اور عزت ہے۔ فلاح دو قسم کی ہے۔ تزکیہ نفس حسب ہدایت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کرنے سے آخر کار بھی نجات ملتی ہے اور دنیا میں بھی آرام ہوتا ہے۔ گناہ خود ایک ملک ہے جو بیمار ہیں وہ گناہ میں لذت پاتے ہیں۔ بدی کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض شرابیوں کو میں نے دیکھا ہے کہ انہیں نزول الماء ہو گیا۔ مفلوج ہو گئے۔ رعشہ ہو گیا۔ [illegible] ہو گئے خدا تعالیٰ جو ایسی بدیوں سے روکتا ہے تو لوگوں کے بھلے کے لئے۔ جیسے ڈاکٹر اگر کسی بیمار کو پرہیز بتاتا ہے۔ تو اس میں بیمار کا فائدہ ہے نہ کہ ڈاکٹر کا۔ پس فلاح جسمانی و روحانی پانی ہے۔ قرآن تحفہ

... پر عذاب نازل ہوا جیسے اللہ تعالی

کمال رحمت سے وہ کہوں سے بچنے کی راہ بتادی اب کوئی اگر ان وکہوں سے ان گناہوں سے نہ بچے تو اسلام پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ حاصل کلام دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو تعظیم بہت میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ قریب ہے کہ وہ دہریہ ہو جاویں۔ ان کے نزدیک ارکان صلوٰۃ ایک لغو حرکت ہے وہ سمجھتے ہیں۔ نبی بھی اُمّی صحابہ بھی اُمّی۔ پس اُمّیوں کے لئے یہ حکم تھا یہ افراط کا طریق ہے۔ دوسرے وہ لوگ جو تفریط میں پڑے ہیں حقوق اسلام کو کہا گئے۔

نفیر ذرائع کے طرح طرح کے طریقے نکال بیٹھے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ تم امۃ وسط ہے۔ پس اعتدال چاہیئے۔ اور درمیانی راہ اختیار کرنی لازم ہے

ہمارے مخالفوں نے اپنے آپکو کس طرح کافر بنایا

پھر اس معزز ملاقات کرنیوالے نے (مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا) سے عرض کیا کہ اگر تمام غیر احمدیوں کو کافر کہا جائے تو پھر اسلام میں تو کچھ بھی نہیں رہتا۔

فرمایا۔ ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے جب تک کہ وہ ہمیں کافر کہہ کر خود کافر نہ بن جائے۔ آپ کو شاید معلوم نہ ہو جب میں نے مامور ہونے کا دعوی کیا تو اس کے بعد بٹالہ کے محمد حسین مولوی ابوسعید صاحب نے بڑی محنت سے ایک فتوے طیار کیا جس میں لکھا تھا کہ یہ شخص کافر ہے دجال ہے ضال ہے۔ اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ جو ان سے السلام علیکم کرے یا مصافحہ یا انہیں مسلمان کہے وہ بھی کافر۔ اب سنو! یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو مومن کو کافر کہے وہ کافر ہوتا ہے۔ پس اس مسئلہ سے ہم کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ آپ لوگ خود ہی کہدیں۔ کہ ان حالات کی ماتحت ہمارے لئے کیا راہ ہے ہم نے ان پر پہلے کوئی فتوی نہیں دیا۔ اب جو انہیں کافر کہا جاتا ہے تو یہ انہی کے کافر بنانے کا نتیجہ ہے ایک شخص نے ہم سے مباہلہ کی درخواست کی۔ ہم نے کہا کہ دو مسلمانوں میں مباہلہ جائز نہیں اس نے جواب لکھا کہ ہم تو تجھے پکا کافر سمجھتے ہیں۔

اس شخص نے عرض کیا کہ وہ آپ کو کافر کہتے ہیں تو کہیں لیکن اگر آپ نہ کہیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ کہ جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہیں کہتے لیکن جو ہمیں کافر کہتا ہے اسے کافر نہ سمجھیں تو اس میں حدیث اور متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔

کافر نہ کہتے اگر حدیث نبوی نہ ہوتی

اس شخص نے کہا کہ جو کافر نہیں کہتے ان کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ لایدخل المومن فی جحر ما حیہ مرتین۔ ہم خوب آزما چکے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل منافق ہوتے ہیں۔ ان کا حال ہے۔ واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون

یہ تنے سلمت لوٹتے ہیں کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہیں مگر جب اپنے لوگوں سے مخلی بالطبع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ ہم ان سے استہزاء کر رہے تھے۔ پس جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہ دیں۔ کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگوں کو مومن سمجھتے ہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو میں آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دیدیتا ہوں۔ کہ وہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیں۔ ہم سچائی کے پابند ہیں۔ آپ ہمیں شریعت اسلام سے باہر مجبور نہیں کر سکتے۔ جب اس میں یہ بالاتفاق مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ تو ہم انہیں کس طرح مسلمان کہیں۔ اور ان مکفرین اہل حق کو کافر نہ جانیں ہم کس طرح سمجھیں کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔ جب ان کے دلوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کی عظمت نہیں ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سید و مولی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کا پاس کرے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا اُسی کے مطابق عقیدہ رکھے۔

اسپر اس شخص نے پھر مکرر وہی کہا۔ آپ نے پھر بالتفصیل سمجھایا۔ کہ دیکھو پہلے اپنے ملاں لوگوں سے پوچھ تو دیکھیں۔ کہ وہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں یہ ایسا کافر ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بھی اس کا کفر بڑھکر ہے پس جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو جب مخلصی کا پیغام پہونچا تو آپ نے فرمایا پہلے ان سے یہ تو پوچھو کہ میرا قصور کیا ہے سو آپ صلح سے پہلے یہ تو پوچھئے۔ کہ ہم میں کفر کی کونسی بات ہے۔ ہم تو جو کچھ کرتے ہیں جو کہتے ہیں سب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جلال و عزت کا اظہار موجود ہے۔ قرآن مجید میں ہے فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات۔ ہم تو تینوں طبقوں کے لوگوں کو مسلمان کہتے ہیں مگر ان کو کیا کہیں۔ کہ جو مومن کو کافر کہتے ہیں۔ جو ہمیں کافر نہیں کہتے ہم انہیں بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھیں گے۔ جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کریں اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھیں۔ کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہیں ×

تعلیم نسواں

پھر دوسرے صاحب نے پوچھا کہ تعلیم نسواں کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں۔ فرمایا حدیث ہے۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔ میں پہلے مردوں کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ قبل اس کے جو اسلام کی حقیقت معلوم ہو اور اس کی خوبیاں معلوم ہوں۔ پہلے ان علوم کی طرف مشغول ہو جانا سخت خطرناک ہے۔ چھوٹے بچوں کو جب دین سے بالکل آگاہ نہ کیا جائے اور صرف مدرسہ کی تعلیم دی جائے۔ تو وہی باتیں ان کے بدن میں شیر مادر کی طرح پڑ جائیں گی۔ پھر سوا اس کے اور کیا ہے۔ کہ وہ اسلام سے پھر جائیں عیسائی تو بہت کم ہوں۔ کیونکہ تثلیث و کفارہ اور ایک انسان کو خدا ماننے کا عقیدہ ہی کچھ

ایسا لغو ہے۔ کہ اسے کوئی عقیل و فہیم قبول نہیں کر سکتا۔ البتہ بہرہ ہو جانے کا بہت خطرہ ہے پس ضرور ہے کہ پہلے روز ساتھ ساتھ روحانی فلسفہ پڑھایا جاوے۔ جب آجکل کی تعلیم نے مردوں پر مذہب کے لحاظ سے اچھا اثر نہیں کیا۔ تو پھر عورتوں پر کیا توقع ہے۔

ہم تعلیم نسوان کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہم نے تو ایک سکول بھی کھول رکھا ہے۔ مگر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے دین کا قلعہ محفوظ کیا جائے تا بیرونی باطل تاثرات سے محفوظ رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سواء السبیل توبہ۔ تقوی و طہارت کی توفیق دے۔

ملازمت کیسی ہو فرمایا۔ ملازمت اگر نہایت سے روے تو ایک نعمت ہے جو ہر طرح سے قابل شکریہ ہے اور اگر برخلاف اس کے بد افعال کا مرتکب کرے تو پھر ایک لعنت ہے جس سے بچنا لازم

تعلق ... تعلق پیدا کرنا ... [illegible]

بلا سے بچنے کا سامان کرے۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت دوست بھی اس وقت تک ہیں جب تک صحت ہے۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا۔ آفات بہت ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی توبہ کرو۔ کہ انسان کے گرد چیونٹیوں سے بڑھکر بلائیں ہیں جن لوگوں کا تعلق خدا سے ہے جس طرح وہ بلاؤں سے بچائے جاتے ہیں دوسرے ہرگز نہیں بچائے جاتے تعلق بڑی چیز ہے۔ بزیر سلسلہ زلفش طریق عیاری است۔ کوئی انسان نہیں۔ جس کے لئے آفات کا حصہ موجود نہیں۔ ان مع العسر یسرا۔ انسان کو مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

بر کریمان کارہا دشوار نیست

ایک منٹ میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے۔ نو امید ہم مباش۔ کہ رندان بادہ نوش۔ ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند۔ امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو۔ جو امن و صحت کے

اللہ تعالیٰ ظاہر کر دیگا کہ راستباز کون ہے۔

دعوی رسالت فرمایا۔ ہم نے ان معنوں میں کوئی دعویٰ رسالت نہیں کیا جیسا کہ آن لوگ لوگوں کو بہکا رہے ہیں اللہ جو کچھ ہمارا دعویٰ ہم اللہ منذر ہونے کا ہے۔ اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی متابعت کا ہے وہی ہمیشہ سے ہے۔ آج کوئی نئی بات نہیں۔ ۲۴ سال سے یہ الہام ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء۔ مصر۔ صلح سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار سے صلح کی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ جب جنگ موقوف ہوئی تو مسلمانوں کے ساتھ کفار کا میل جول ہو گیا اور انہیں اسلام کی صداقتوں پر نظر کرنے کا موقعہ مل گیا پھر ان میں سے کئی سعید روحیں اسلام کے لئے تیار ہو گئیں۔

خدا کا ہاتھ سب سے بڑھکر طاقتور ہے۔

پنجاب کے مسلمانوں کے لئے انگریزوں کا وجود ایک

...دیکھو کوئی چور ہے۔ اور ایک شخص کا بڑا دوست ہے۔ وہ شخص اس سے احسان مدارات سے پیش آتا ہے۔ تو وہ چور خواہ کس قدر برا ہے۔ مگر اس شخص کی کبھی چوری نہیں کرے گا اور کبھی اس کے گھر میں نقب نہیں لگائیگا۔ تو کیا خدا چور جیسا بھی نہیں کیا خدا سے وفاداری کا تعلق بے فائدہ جا سکتا ہے ہرگز نہیں۔

تمام اخلاق حمیدہ الہی صفات کے پرتو ہیں۔ جو سچے دل سے اس کے پاس آتے ہیں۔ وہ ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔

خوف الہی صوفی کہتے ہیں جس شخص پر چالیس دن گذر جائیں اور خدا کے خوف سے ایکدفعہ بھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں۔ تو اس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہو کر مرے۔

اب ایسے بھی بندگان خدا ہیں کہ ۴۰ دن کی بجائے چالیس سال گذر جاتے ہیں اور ان کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔

دانشمند انسان وہ ہے۔ جو بلا کے آنے سے پہلے

۔۔۔ سے یا مدا ہیئت رجوع کرتا ہے خدا اس کی تکلیف دبیماری کے زمانہ میں مدد کرتا ہے۔ سچے دل سے تضرع ایک حصار ہے جس پر کوئی بیرونی حملہ آور نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر عبد الحکیم ۱۹۔ مئی ۱۹۰۸ء۔ عبد الحکیم کی کتاب کا ذکر تھا کہ بہت سے اعتراض کئے ہیں۔ فرمایا۔ ہم نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے۔ بحثیں ہو چکیں کتابیں مفصل لکھی جا چکی ہیں۔ اب بحث میں پڑنا فضولیات میں داخل ہے۔

فرمایا۔ ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہو جاتی ہے ہمیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص ایک آدمی کی ۲۰ سال مریدی کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد پھر اس کے حق میں ایسی گندی گالیاں بول سکتا ہے ہماری تو سمجھ میں نہیں آسکتا مگر ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہوتی ہے۔ عرب صاحب عبد الحی نے عرض کیا کہ میں پٹیالہ سے آیا ہوں۔ عبد الحکیم نے آپ کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ کہ آئندہ ۱۴ رسالوں کو آپ کی وفات ہو جاویگی لیکن پٹیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کل یعمل علی شاکلتہ

نعمت ہے اگر انگریز نہ ہوں۔ تو جو کچھ نظارہ ہوتا اس کے تصور سے بھی گھبراتا ہے۔

مسلمانوں کو عیسائیوں سے باوجود اختلاف کے ایکقسم کا اتحاد ہے۔ مگر ہندو تو بالکل الگ ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مسیح علیہ السلام نے انتقام سے کام نہیں لیا۔ کوئی پوچھے کہ کتنے سو سوروں کو ہلاک کر دیا۔ پھر کپڑے بیچ کر تلواروں کے مول لینے کا حکم دیا۔

خط و کتابت ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرے بعض لوگ حضرت کی خدمت میں بھی خط لکھتے ہیں اور اپنا پورا پتہ نہیں لکھتے وہ خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے پتہ لکھا تھا تو کاتب خطوط کو یاد ہوگا مگر یہاں اس کثرت سے خط آتے ہیں کہ سب پتے یاد رکھنا ناممکن ہے اس واسطے ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرے۔ ایک صاحب میر شجاعت علی نام کے بہت سے خطوط حضرت کی خدمت میں آیا کرتے تھے مگر کسی خط پر میر صاحب اپنا پتہ نہ لکھتے تھے جواب ترسم کچھ دفتر خانہ پر کر کے رکھتے رہے مگر وہ ناکافی ہونے کے سبب دفتر نشین رہے اور اس طرح

المفتی

ایک شخص نے جو اپنی جماعت میں داخل رہنا اور پشاور کا ہے بذریعہ خط حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ پٹھانوں کے واسطے کچھ رسوم گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے لیکن عام رسم ایسی پڑگئی ہے کہ پٹھاری بعض باتوں میں اس سے زیادہ یا اس کے علاوہ بھی لیتے ہیں اور زمیندار بخوشی خاطر خود ہی بغیر مانگنے کے دے جاتے ہیں آیا اس کا لینا جائز ہے یا کہ نہیں فرمایا۔ اگر ایسے لینے کی خبر باضابطہ حکام تک بالفرض پہنچ جاوے اور بموجب قانون اس پر فتنہ اٹھنے کا خوف ہو سکتا ہو۔ تو یہ ناجائز ہے۔

فونوگراف میں نظم ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا جائز ہے۔ کہ حضور کی نظمیں فونوگراف میں بند کر کے لوگوں کو سنائی جائیں۔ فرمایا اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ تبلیغ کی خاطر اس طرح سے نظم یا فونوگراف میں سنانا جائز ہے۔ کیونکہ اشعار سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں کو نرمی اور رقت حاصل ہوتی ہے۔

افریقہ میں انجمن احمدیہ کی ضرورت ہر جگہ سے خبریں آرہی ہیں کہ انجمن احمدیہ باقاعدہ بن گئی ہے۔ مگر تاحال افریقہ میں ہوری جستی کے ساتھ احباب افریقہ کو ایک باضابطہ انجمن میں منسلک کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ہماری رائے میں تمام افریقہ کے واسطے ایک جدا انجمن ہونی چاہیئے جس کا نام انجمن افریقہ ہو۔ اور پھر اس کے ماتحت مختلف شہروں میں انجمن ہونی چاہیئے۔ افریقہ کے معزز دوستوں کو اس کام میں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے بہت جلد انجمنوں کا انعقاد کرانا چاہیئے۔

ریویو

مقناطیسی قوت ترجمہ سید عبدالرحمن صاحب آنریری سیکرٹری یونین کلب میرٹھ

قیمت ۳؍ یہ ایک چھوٹا سا رسالہ جس میں علم مسمریزم کے ابتدا اور ترقی اور اس کے ذریعہ سے امراض کے دور کرنے کا طریقہ عمدگی سے بیان کیا گیا ہے کتاب اگرچہ بہت چھوٹے چھوٹے پیرے گراف میں مختلف تحریروں کے ساتھ تمام ضروری امور کا بیان کیا گیا ہے۔ قوت مقناطیسی سے امراض کا علاج بھی طبابت کی ایک شاخ سمجھنا چاہیئے اور اس کے عامل اگر دھوکے سے باز رہیں اور حسن نیت سے کام کریں تو مخلوق الٰہی کو بہت فائدہ پہونچا سکتے ہیں حقیقی علم تو یہ تو وہ ہے جس میں انسان اپنے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان پائدار اور سچی راحت کا وارث بنتا ہے۔ لیکن دنیوی اور ظاہری ہنر کے رنگ میں جس کا تعلق اخلاق یا مذہب کے ساتھ نہیں علم توجہ بھی منجملہ مفید علوم کے ہے۔

کرکٹ گائڈ مصنفہ سید صاحب موصوف مذکورہ بالا قیمت ا؍۔ اس میں کرکٹ کے متعلق تمام قواعد۔ اصطلاحات وغیرہ کا عمدگی سے ذکر ہے سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے طلبا کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ اخیر میں کرکٹ کے متعلق بول چال کے بامحاورہ انگریزی فقرات بمعہ ترجمہ بھی درج ہیں۔ الغرض The Book is small but concise.

تااطلاع ثانی تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے۔

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ نولکھا

نٹ۔ لفظ لاہور نہ لکھا جاوے۔ ورنہ خط دیر میں آتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاہور تشریف آوری کی خوشی و شکریہ میں میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر نے جدید براہین احمدیہ کی قیمت میں

انتہائی رعایت کردی ہے

جو اصل لاگت سے بھی بہت کم ہے۔

براہین احمدیہ

سب جلد

نہایت خوش خط مٹی کاغذ پر پرانی براہین کے مطابق چھپی ہوئی تااطلاع ثانی بجائے ۵ کے ۴ میں ملیگی

۵ نسخے کی خریدار کو ۴ اور ۱۰ نسخے کے خریدار کو ۳ فی نسخہ کے حساب سے دیجاوے گی

اور مجلد کے لئے ۸ زائد

درشتین بجائے ۶ ۴

مجلد بجائے ۸ ۶

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ نولکھا سے طلب کریں

کھتری سماچار مشین پریس لاہور میں چھپا

ایک انگریز کی حضرت سے ملاقات

دلچسپ و مفید مکالمہ

(پروفیسر کلیمنٹ ریگ ایک مشہور سیاح ہیئت دان اور لیکچرار ہے۔ اوس کا اصلی وطن انگلستان میں ہے آسٹریلیا میں بہت مدت تک وہ گورنمنٹ کا ملازم افسر صیغہ علم ہیئت رہا۔ سائنس کے ساتھ پروفیسر مذکور کو بہت دلچسپی ہے اور چند کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جبکہ حضرت لاہور میں تشریف لائے۔ تو پروفیسر اس وقت یہیں تھے اور اوس نے علم ہیئت پر ایک لیکچر ریلوے اسٹیشن کے قریب دیا تھا۔ اور ساتھ میجک لینٹرن کی روشنی سے اجرام فلکی کی تصویریں دکھائی تھیں۔ یہ لیکچر میں نے بھی سنا تھا۔ دوران لیکچر میں پروفیسر کی گفتگو سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص اندھا دھند عیسائیت کی پیروی کرنیوالا نہیں بلکہ غیر متعصب اور انصاف پسند ہے اس واسطے میں اوسے ملا اور حضرت اقدس کے دعوی مسیحیت و مہدویت اور اوس کے دلائل سے اوس کو خبر کی۔ ان باتوں کو سنکر وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ میں ساری دنیا کے گرد گھوما ہوں اور میں تو ایسے ہی آدمی کی تلاش میں ہوں اور حضرت کی ملاقات کا ازحد شوق ظاہر کیا چنانچہ وہ اور اوس کی بیوی دو دفعہ حضرت کی ملاقات کیواسطے احمدیہ بلڈنگ میں آئے اور علمی سوالات کئے۔ اون میں سے پہلی گفتگو درج ذیل کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر)

ابتدا

انگریز۔ میں اور میری بیوی آپ کی ملاقات کو اپنے لئے موجب فخر سمجھتے ہیں۔

مسیح۔ میں آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوں۔

انگریز۔ میں ایک سیاح ہوں اور علمی مذاق کا آدمی۔ کائنات عالم پر نظر کرتے ہوئے جب میں دیکھتا ہوں کہ زمین و آسمان میں طرح طرح کے عجائبات بھرے پڑے ہیں اور نظام شمسی کا حال اس قدر وسیع ہے کہ عقل حیرت کھا جاتی ہے۔ تو میں یقین نہیں رکھتا کہ ان کا بنانے والا خدا کسی خاص فرقے یا کسی خاص کتاب میں محدود ہو۔ مسلمانوں کا مذہب جو ہے۔ عیسائیوں کا بھی۔ یہودیوں کا بھی۔ میں کسی کی خصوصیت نہیں کرتا۔ میں صداقت کو چاہتا ہوں۔

خدا کسی خاص قوم کا نہیں

مسیح۔ واقعی یہ بات صحیح نہیں کہ ایک خاص فرقے ایک خاص قوم میں خدا اپنا مقام رکھتا ہو۔ صحیح بات یہی ہے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے اور جیسا کہ ظاہری اجسام کے لئے سب کی پرورش کرتا ہے اور اوس نے انسان کے جسمانی آرام کے لئے اجرام سماوی۔ ہوا۔ اناج۔ پانی وغیرہ اشیاء پیدا کیں۔ ایسا ہی وہ روحانی زندگی کے لئے بھی سامان مہیا کرتا رہتا ہے یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی قرآن میں لکھا ہے کہ خدا رب العالمین ہے۔ وہ ہر زمانہ میں ہر قوم کی اصلاح کے لئے اپنے پاک بندے بھیجتا رہا ہے اور بھیجتا رہے گا۔ وہ وقتاً فوقتاً اصلاح کرتا رہا اور کرتا رہیگا و ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ یعنی کوئی بستی اور قوم نہیں جس میں خدا کیطرف سے نذیر نہیں آیا۔ کتابوں میں جو اختلاف ہے۔ وہ درحقیقت اختلاف نہیں۔ بلکہ ہر زمانہ میں قابل اصلاح امور کی اصلاح ہوتی رہی ہے اس کی مثال طبیب کے نسخے سے دیجاتی ہے جوں جوں بیمار کی حالت بدلتی جاتی ہے۔ نسخہ بھی بدلتا جاتا ہے دنیا میں جب اعمال کا فساد بڑھ جاوے اور لوگوں کی عملی زندگی بالکل خراب ہو جاوے اور اعتقادات میں بھی فساد پڑ جاوے۔ لوگ خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کیطرف مشغول ہو جائیں تو اوس کی عزت تقاضا کرتی ہے کہ کسی مصلح کو پیدا کرے۔ اصلاح خدا کے قانون قدرت سے باہر نہیں جیسے ہم لوگ ان ... کے لئے وہ ہوا ... وہ اناج مفید نہیں۔ جو آدم کے وقت تھا۔ بلکہ تازہ ہوا تازہ برسات تازہ اناج کی ضرورت ہے اور ضرور ہے کہ ہمارے لئے الگ موسمی برسات ہو۔ اسی طرح خدا کی والوت ہے۔ کہ آسمانی سلسلہ کی گذشتہ پرورش ہمارے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی خدا کا منکر ہے تو اوس کے لئے بحث کا الگ طرز ہے اگر کوئی خدا کے وجود کا قائل ہے تو ان دو سلسلوں کو مقابل رکھکر فائدہ حاصل کرے یعنی ایک جسمانی سلسلہ اور ایک روحانی سلسلہ۔ جیسے وہ خدا موسمی برسات و ہوا سے جسمانی سلسلے کو تازہ کرتا رہتا ہے اسی طرح روحانی سلسلہ کو روحانی بارش سے۔ اگر جسمانی سلسلے کی پرورش کرنے والی آب و بارش نا پیدا ہو جاوین تو وہ سلسلہ نہیں رہتا اسی طرح اگر کہیں کہ روحانی سلسلے کے لئے جو کچھ ہوتا۔ (از قسم وحی و الہام و نشانات) وہ پیچھے رہ گیا۔ تو روحانی سلسلہ بھی مردہ ہو گیا اور یہ ناممکن ہے۔ پس کیا یہ ضروری نہیں کہ زمانہ میں معارف و تازہ حقائق پیدا ہوں۔

انبیاء کا جو سلسلہ چلا آتا ہے اس کو ایک ہی نظر سے دیکھنا چاہئیے ٹھیک نہیں۔ جو لوگ اپنے پاس ثبوت رکھتے ہیں اون کو معمولی ایسا کہنے سے کہ میں معمولی آدمی ہوں رد نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر کسی کا حق ہے تو یہ کہ وہ ثبوت طلب کرے۔ سو ہم بتاتے ہیں۔ کہ ہمارا ثبوت قصے کہانیوں پر موقوف نہیں بلکہ ہمارا موجودہ ثبوت موجود ہے جیسے بڑا ہیئت دان نظام شمسی پر نظر ڈالنے سے منصف مزاج ہو گا۔ تو یہ کہیگا۔ کہ کوئی اس کا صانع ہونا چاہئیے مگر نبی یہ بتاتا ہے کہ واقعی "خدا" ہے

دنیا کب سے ہے

انگریز۔ یہ ایک چھوٹی سی زمین ہے۔ میں یقین کرتا ہوں اور بھی کئی زمینیں ہیں اور اور بھی کئی سلسلے ہیں۔ مجھے یہ عقیدہ غلط معلوم ہوتا ہے کہ صرف چند ہزار برس سے دنیا کی پیدائش شروع ہوئی۔ اور خدا نے آدم و حوا کو پیدا کیا۔ پھر ایک پھل کھانے سے اون کی سب اولاد گنہگار ہو گئی۔

مسیح۔ ہم کب کہتے ہیں کہ صرف یہی زمین ہے جس میں خدا کی مخلوق ہے۔ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آیا۔ ... ستارے وغیرہ میں آبادی ہے اور ایسی مخلوق اس ... سے جو ... کی محتاج ہو۔ تو خدا نے وہاں بھی ضروریں پیدا کئے۔ دوسرا عقیدہ بھی غلط ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ ولا تزر وازرۃ وزر اخری۔ کوئی کسی کے لئے گنہگار نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ہرگز یہ مذہب نہیں۔ کہ اسی چھوٹی سی زمین میں جو کچھ ہے بس وہی ہے اور اسی کے لئے سب سلسلہ ہے۔

حقیقت گناہ

انگریز۔ دو باتیں پوچھنی چاہتا ہوں گناہ کس چیز کو کہتے ہیں۔ ایک ملک کا آدمی ایک چیز کو گناہ قرار دیتا ہے۔ دوسرا اوس کو عین ثواب علمی طور سے یہ مانا جاتا ہے۔ کہ انسان کیڑے سے ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچا ہے اور آخر میں اس کے لئے یہ امتیاز پیدا ہو گیا۔ اس امتیاز کے ذریعے سے ایک کو اچھا اور ایک کو برا کہتا ہے۔ دوم۔ شیطان کیا چیز ہے اور خدا ایسا وسیع علم والا قادر ہو کر کیا ... جانتا ... ہے کہ شیطان اپنی بدی پھیلاوے۔

مسیح۔ ... ہستی کو مانتے ہیں۔ اس مذاق پر ہم گفتگو کرتے ہیں۔ انسان کی زندگی اسی دنیا تک محدود

معبود ہے جتنے اولیاء اللہ ہوئے اور آئندہ آئیں گے یا ہوئے ہیں عزیزم اصغر علی ان سب کی نسبت بھی یہی سوال ہو سکتا ہے۔ فما ھو جوابکم فہو جوابنا۔

(۴) لا یجتمع امتی علی الضلالۃ چونکہ سواد اعظم سے مراد گروہ کثیر لیا اور کی علامت کی ہے وہ ہمیشہ کر دیا ہے اور ان تطع اکثر من فی الارض امر کی ترید ہے۔ کیا تم اب سمجھتے ہیں۔ کہ [illegible] کا اجماع ہو چکا ہے جس سے کہ خلاف احمدیوں کا عقیدہ ہے۔

(۵) اگر ایک پیشگوئی بھی صحیح نکلی ہو۔ تو میں ایمان لاؤں حضرت کی پیشگوئیاں تو ہزارہا پوری ہو چکیں مگر آپ اولا تقول علینا آیۃ پکارتے چلتے ہیں۔ آپ سے سب سے بڑا اعتراض جس پیشگوئی پر ہے گھتے ہیں پیش کریں۔ انشاء اللہ ایک ادنےٰ خادم مسیح موعود کا آپ کی تشفی کر دیگا۔

(۶) مرزا صاحب کے گیا ستے ہیں باتیں تو مرزا کے مرید میں ہی پائی جاتی ہیں۔ چلو میں تمہیں کئی فرقے والے دکھا دیں۔ اصغر علی صاحب! آپ غور کریں یہ حملہ آنحضرتؐ تمام انبیاء کرام اور صحابہ سے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین پر کیا ہے یا حضرت مرزا صاحب پر! ایک مدعی علم و فضل کے مونہہ سے یہ کلمات سنکر میں تو انگشت بدندان رہ گیا۔ دیکھا مامور من اللہ سے بغض کا نتیجہ کہاں تک پہنچا دیا

ایک اور صاحب اٹھے۔ آپ نے گالیوں کا ایک لمبا فقرہ یاد کر رکھا تھا۔ جو ایک دم میں کہہ جاتے تھے آپ نے ایک اشتہار پڑہا۔ جس میں حضرت اقدس اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ تم کامل ایمان پیدا کرو۔ اور ٹھٹھے کی مجلسوں سے الگ رہو۔ پھر آپ نے عجب منطق چھانٹی۔ چنانچہ کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں میں ایمان نہیں۔ جبھی تو کہا گیا کامل ایمان پیدا کرو۔ اور وہ ٹھٹھے کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ جبھی اس سے منع کیا۔ کوئی اس بندہ خدا سے پوچھے۔ کہ کسی چیز سے نہی اوس کے وجود پر دال ہے۔ تو لا تقربوا الزنا کہتے وقت تمام مخاطب معاذ اللہ اس میں ملوث تھے؟ ایسی بیہودہ دلیل ہے۔ پھر آپ نے ایک نظم حضرت صاحب کی پڑہی۔ جب سے

[illegible] کو ہاں انبیاء مگر بجز۔ [illegible] مقام احمد ہے

پر پہنچ کر تو ظاہر کیا کہ یہاں احمد اپنے تئیں کہتا ہے مولانا عبد اللہ صاحب ٹونکی نے آواز دی۔ نقل کفر کفر نباشد۔ یہ ان لوگوں کی سمجھ کا یا نیک نیتی کا نمونہ ہے۔

پھر مولوی غلام احمد قصوری نے اپنے استخارہ کا حال بیان کیا اور اس میں عجیب عجیب باتیں کہیں جس سے کسی ناواقف کو ضرور اعتراض کا گمان ہو سکتا تھا۔ ایک طرف تو کہا کہ نبوت بکلی مسدود ہو چکی ہے یہاں نبوت کیا چیز ہے۔ دوسری جانب پھر خود ہی مونہہ سے نکل گیا۔ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے آپ اپنی خواب پر ناز ان تھے اور جزئی نبوت کا عہدہ اپنے لئے مخصوص کرتے جاتے تھے۔ حضرت صاحب کی بری صورت دیکھنے کا بار بار ذکر کرتے اور یہ خیال کرتے کہ مامور من اللہ کا چہرہ آئینہ کا کلام دیتا ہے۔ پھر ایک طرف تو کہا کہ میں نے طلب حق کے لئے استخارہ کیا۔ دوسری طرف یہ کہ پہلے مرزا صاحب کو کہا کہ میں تمہارا سخت مخالف ہوں استخارہ کو کل خیالات نفسانی سے پاک ہو کر کیا جاتا ہے نہ کہ مخالفت کا خیال ساتھ رکھ کر اور پہلے ہی ایک رائے قائم کر کے۔ پھر ایک طرف تو کہا۔ کوئی خدا کا بندہ اور ہمیشہ میری ملاقات مرزا صاحب سے کرا دے۔ وہ اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کریں۔ سب سے پہلے ایمان لانے والا میں ہوں۔ دوسری طرف دوبارہ یہ کہا۔ کہ اگر مرزا اس جگہ میں اپنے اس کو اٹھا کر آسمان پر لے جائے اور پھر آسمان سے نیچے اتار لائے اور کہے لے یہ غلام احمد تو مجھ پر ایمان لا تو میں ہرگز نہ مانوں۔ مجھے اس متناقض کلام سے سخت حیرت ہو رہی تھی۔ پھر مسلمانوں کو بار بار بھڑکایا کہ تم کچھ کرتے نہیں۔ گورنمنٹ میں مرزا کے خلاف عرضی دو۔ ادھر یہ مولوی اصغر علی نے ایک کتاب سے عبارت پڑہی اور کسی نوربخشیہ فرقے کا ذکر کیا۔ اور اون کے ضال و مضل ہونے کی یہ دلیل دی کہ وہ کہتا تھا۔ میں تمہارے اختلاف اٹھانے آیا ہوں اور عقائد فاسدہ کی اصلاح کرنے اسی طرح مرزا کہتا ہے۔ پس یہ جھوٹا ہے۔ کیوں جناب اگر یہ قول کسی کے کذب کی دلیل ہو سکتا ہے۔ تو ا̄مرت لاعدل بینکم و لا بین لکم بعض الذی تختلفون فیہ۔ کہنے والے پر بھی یہی فتویٰ لگا دیگے۔ پھر بیان کیا کہ اس قسم کے لوگوں کو زجرو توبیخ چاہیئے باز نہ آئیں۔ تو واجب القتل ہیں۔ مجھے مولوی اصغر علی صاحب کے خوفناک خیالات و عقائد سے

جو وہ احمدیوں کی نسبت رکھتے ہیں ڈر ہے۔ کہ وہ کہیں اسلامیہ کالج کے بہت سے احمدی لڑکوں کے لئے تکلیف دہ ثابت نہ ہوں کیونکہ جو احمدیوں کو واجب القتل سمجھتا ہے اور اس کو جلسہ میں اعلان کرتا ہے وہ احمدی طلباء کو محبت و شفقت سے کیا پڑہائے گا۔ کہیں یہ عقیدہ عملی صورت میں رنگ نہ لائے۔ انجمن حمایت اسلام کی کارکن کمیٹی کی خصوصیت سے توجہ درکار ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت کے بہت سے طلبۃ العلم ان سے پڑہتے ہیں۔ پھر حمایت الاسلام کا ملازم اور نمک خوار ہو کر اونہوں نے حمایت الاسلام کی توہین سی اور خاموش رہے۔ جب جعفر زٹلی صاحب بالقابہ نے دو چار بار حمایت اسلام والوں کو اسلام کا مخالف کہا اور بیان کیا کہ اونہوں نے جلسہ و عظ کے لئے اپنے کالج کی زمین نہیں دی۔ اس کے بعد ایک پنجابی شاعر نے مغلظات سے بھرا ایک نظم پڑہی۔ اس پر خوب تالیاں بجائی گئیں۔ یہ سب کچھ علمائے کرام مولوی اصغر علی روحی مولوی فاضل عبد اللہ ٹونکی وغیرہ حضرات کی موجودگی میں ہوا۔ کیا تالیاں پیٹنا شرعاً جائز ہے اور کیا ان علماء میں سے کسی نے منع کیا۔ کیا ذاتی حملے اور ایسی فحش گالیاں بک کر احمدیوں کا دل دکھانا شرافت تھا اور پھر یہ کہ اس نظم کو چھاپا جائے۔ مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں یہ نظم کبھی نہ چھپیگی۔ فحش نویسی کے جرم میں ماخوذ ہو جانا نہایت ہی یقینی امر ہے۔

سب کے اخیر میں ان علماء کی شرافت و متانت و علمیت کی فاتحہ پڑہتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا مولوی نور الدین صاحب درس دیتے ہیں۔ مگر کیا کوئی غیر احمدی ثابت کر سکتا ہے۔ کہ کبھی اشارۃً یا کنایۃً چہ جائیکہ صراحتاً مولوی صاحب نے کبھی اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے کسی کو برا بھلا کہا بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ اونہوں نے کبھی خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بھی نہیں کیا۔ یہ ہے امن پسندی

نوٹ: یہ جو محبت اور اخلاص حضرت ابن الکرم مولوی نور الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ باوجود ایک ایسا طبیب ہونے کے جو کسی بڑے شہر میں رہکر کم از کم ایک ہزار روپیہ ماہوار بلا تکلف بغیر کسی اشتہار دینے کے کما سکتے

باری تعالے نے ہے اوس نے سورج چاند و دیگر اجرام کو بنی نوع انسان کی خدمت میں لگا دیا ہے۔ وہ جب پیٹ میں پیدا ہوتا ہے تو اجرام سماوی کی تاثیرات سے فائدہ اوٹھاتا ہے۔ سب سیارہ کا اثر ہی ہے۔ یہ تاثیرات ہماری شریعت کے مخالف نہیں۔ لیکن ہم ایسی بات کو جو ثابت شدہ نہ ہو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ انسان کی ترتیب میں اجرام سماوی کا حصہ بھی ہے۔ جیسے کہ چاند کی روشنی سے پھل پکتے ہیں اندار سے پکنے اور پھولنے کی آواز بھی نکلتی ہے۔

رُوح کے اقسام

پروفیسر۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور دوسرے پرندوں میں ہے اوس کا نام ہی رُوح ہے۔

مسیح موعود۔ رُوح تین قسم کی ہے۔ روح نباتی حیوانی۔ انسانی۔ حقیقی کمالات کی جامع حقیقی زندگی کی وارث انسان کی روح ہے۔ پھر حیوانات کی روح اس سے کم درجہ نباتات کی اس سے کم۔ نباتات میں بھی ایک قسم کا احساس ہوتا ہے۔ ایک بوٹا ہے جب کسی گھر میں لگایا جائے جب چھت قریب آجاتا ہے تو وہ اپنا رُخ کسی اور طرف پھیر لیتا ہے۔ چھوئی موئی ایک بوٹی ہے۔ اس میں بھی شعور ہے۔ اب اس سے زیادہ ان معاملات میں پڑنا اور کنہ حقیقت میں پہونچنے کی کوشش فضول ہے

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

انسان قابل عفو

پروفیسر۔ جب ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ انسان خدا کی طرف سے ہے۔ پھر وہ بدی کیطرف جاتا ہے۔ تو کیا اوس کی غلطی قابل معافی نہیں؟ کیا یہ عقیدہ صحیح ہے۔ کہ انسان بغیر اس کے نجات نہ پائے گا۔ جبتک اس کے لئے ایک خاص کفارہ نہ ہو۔

مسیح موعود۔ یہ عقیدہ بالکل لغو ہے۔ انسان اپنے اعمال صالحہ سے خدا کے فضل کو جذب کرتا ہے اور اس فضل پر اس کی نجات ہے۔ دنیا میں دیکھو کہ انسان تخم ریزی کرتا ہے۔ پھر اس پر محنت کرتا ہے۔ آخر اس کا نتیجہ پاتا ہے۔ کسی کفارہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ الدنیا مزرعة الآخرة جو بوؤ گے ویسا پاؤ گے۔ اللہ تعالے غفور رحیم ہے۔ اوس کی رحمت سب پر عام ہے۔

پروفیسر۔ واقعی یہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ کہ انسان لاکھ نیکی کرے۔ پھر بھی اوس کی نیکی رائیگاں جائیگی جب تک کفارہ پر ایمان نہ لائے۔ اس کے بعد اس نے اپنی ہیٹ سر سے اوتار کر اور کھڑے ہو کر شکریہ ادا کیا۔ اور اس امر کا اظہار کیا کہ مجھے اپنے سوالات کا جواب کافی اور تسلی بخش ملنے سے بہت خوشی ہوئی۔ اور ہر طرح سے کامل اطمینان ہو گیا۔ اور یہ اطمینان دلانا خدا کے نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔ م

ہمارے مخالفین کس حال میں ہیں

جب سے حضرت اقدس مسیح موعود لاہور میں آئے ہیں آپ کے مکان سے کچھ فاصلہ پر ایک میدان میں چند مخالف بھی روزانہ شام کے وقت جمع ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں شامل ہونے والے لوگ قابل ذکر نہیں۔ جو دعظ وہاں ہوتا ہے اوس کا نمونہ شاید یہی کافی ہوگا۔ کہ ایک دن میں اتفاق سے وہاں گذرا۔ چونکہ وہ زمین برلب سڑک ہے اس واسطے سڑک پر میں چند منٹ کھڑا ہو گیا۔ ایک مولوی صاحب وعظ کر رہے تھے۔ کہ لوگ قرآن قرآن کہتے پھرتے ہیں۔ قرآن سے کیا ہوتا ہے۔ قرآن تو شیطان بھی پڑھتا ہے [illegible] قرآن کو بھیر لے۔ تم کو چاہیئے کہ اپنے مذہب پر پختہ رہو اور بس۔ یہ ہمارے مولوی صاحب ہیں اور وہ زور دیتا کہ وہ ایسے ہوتے۔ ورنہ مسیح موعود کی آمد کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایک دن اسی میدان میں شہر کے بہت سے مولوی بھی جمع ہوئے تھے۔ جن کی تقریروں کو ہمارے [illegible] نے مجوبہ کی خاطر جا کر سنا تھا۔ اور ان کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ اس کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہمارے مخالفین کس قدر کم علم میں ہیں۔ لیکن بالمقابل حضرت مسیح موعود کا سلسلہ اپنی روزانہ ترقی میں اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ اب آپ کو ایسے بیہودہ امور کیطرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ شاید آپ کو یہ خبر بھی ملی ہے یا کہ نہیں۔ کہ مخالف کیا بکواس کرتے پھرتے ہیں۔ اب اللہ تعالے کے فضل و کرم سے یہ سلسلہ ان لوگوں کی مخالفت کی زد سے بہت اونچا نکل گیا ہے بہرحال وہ رپورٹ یہ ہے۔ (ایڈیٹر)

۱۲۔ مئی کی شام وہ بڑی جمعین لاہور کے علماء کی

تہذیب کا نمونہ دکھایا جا کر حق پژوہی شرافت۔ متانت۔ علمیت کا جنازہ پڑھ دیا گیا۔ اس قدر مغلظات فاحشہ کہی گئیں اور بے نقط سنائی گئیں۔ کہ میں نہیں خیال کر سکتا اس سے بڑھ کر اور کوئی توہین آمیز جگہ ہو گی۔ لفظ ہتک جو استعمال کیا جاتا۔ میں مخالف سے مخالف تقریر و تحریر کو نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ سننے پڑھنے کے لئے تیار ہوں اور میرے دوست خوب جانتے ہیں۔ کہ

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

کے اصول پر میں کس قدر کاربند ہوں مگر تاہم افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسے مغلظات کی مجھے ان علماء سے ہرگز امید نہ تھی۔

مولوی اصغر علی صدیقی کو میں عالم سمجھتا تھا اور میرا خیال تھا کہ معارفی قوت بڑھیہ کے جوہر دکھائیں گے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے نہایت رکیک باتوں سے کام لیا جن کی ایسے مدعی علم و فضل سے امید نہیں ہو سکتی ان سے کچھ جو سنجیدہ پن پایا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی سے ڈرتے ہیں سامنے آکر کبھی سامنا آ جائے تو بہانے سے ہی دبکیں۔

(۱) آپ نے بیان کیا کہ مرزا صاحب نبی کا [illegible] انکار کرتے ہیں۔ پھر آپ نے منکر کو جہنمی اور کافر کہا [illegible] [illegible] پر حضرت مرزا صاحب [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ہے۔ پہلے تو تصحیح نقل ضروری ہے۔ [illegible] کے انکار سے سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ جو اس قدر حمتو تکفیر ہو جاتا ہے۔ پہلے کسی کو کافر نہیں کہا گیا۔

(۲) معجزات ملائکہ کے منکر ہیں۔ معراج کے منکر ہیں۔ حشر اجساد کے منکر ہیں۔ معجزات کے منکر ہیں۔ میں اس کے جواب میں یہی کہوں گا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ع

چوتھی دلیلش بیار

(۳) کہا۔ میں نے ایک احمدی سے کہا مرزا صاحب جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ میں قرآن وسنت ہے یا غیر۔ عین ہے تو ان کی آمد کی ضرورت باطل۔ اگر غیر تو بھی باطل۔ اس دلیل پر ان کو بہت ناز تھا مگر حماقت وجہل مرکب کا پردہ اٹھ جانے سے اس کی کمزوری کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ جنہیں مجدد

نہیں۔ بلکہ وہ ایک قسم کی دائمی زندگی رکھتا ہے۔ تمام قسم کی راحت وخوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ جو شخص اس کو چھوڑتا ہے۔ خواہ وہ کسی پہلو سے چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں اسے کہا جاتا ہے کہ اوس نے گناہ کیا۔ پھر خدا نے بعض انسانوں کی فطرت پر نظر کرکے جو اعمال ان کے حق میں مضر پڑتے ہیں۔ اون کا نام گناہ رکھدیا اون میں سے بعض مناہی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کی نہی کی حکمت تک انسان نہ پہونچ سکے۔ جو شخص چوری کرتا ہے وہ بیشک دوسرے کا نقصان کرتا ہے مگر اس کے ساتھ اپنی پاک زندگانی کو بھی نقصان کرتا ہے۔ اسی طرح جو زنا کرتا ہے۔ وہ بھی دوسرے کے حق میں دست اندازی کرنے کے علاوہ اپنا نقصان بھی کر لیتا ہے۔ پس جس قدر باتیں انسانی پاکیزگی کے خلاف ہیں جن سے انسان خدا سے دور ہو جاویں۔ وہ گناہ ہے بعض باتیں ایسی بھی ہیں۔ جو عام سمجھ میں نہ آسکیں مگر یقین رکھو کہ خدا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ وہ انسان کے لئے وہی بات تجویز کرتا ہے۔ جو اس کی فطرت کے لئے بہت ضروری ہو۔ جیسے ڈاکٹر بیمار کے لئے کچھ تجویز کرتا ہے تو اب بیمار اس پر اعتراض کرے تو یہ اوس کی غلطی ہے۔ بیمار کو تو ڈاکٹر کا مشکور ہونا چاہیئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو ان ضرر دینے والی مضر اشیاء کی نسبت نہ بتاتا تو بھی اس کا اختیار تھا۔ مگر وہ رب العالمین ہے اس لئے اس نے بتا دیا۔ جیسے بیماروں کے لئے پرہیز ہیں اور اون کو توڑنا گناہ ہے۔ اسی طرح روحانی سلسلہ میں بھی پرہیز ہیں جن پر کاربند رہنا خود آدمی کے لئے مفید ہے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ انسان کی سچی پاکیزگی اور سچی راحت اور آرام کا موجب خدا کی محبت اور اس کا وصال ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنے تقدس کی وجہ سے نہیں چاہتا۔ اون کا نہ چھوڑنا گناہ ہے۔ پھر یہ بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گناہ والی چیزوں کو تقریباً تمام قومیں گناہ مانتی ہیں مثلاً سب مذاہب میں چوری۔ جھوٹ۔ زنا گناہ ہے اور سب کو تسلیم ہے۔ کہ یہ اللہ کے تقدس کے خلاف انسانی فطرت کے مضر ہیں۔ پھر ہر ایک شخص اپنے گناہ کو محسوس کر لیتا ہے ایک شخص کسی کے بچہ کو مارے وہ خود محسوس کر لیتا ہے کہ میں نے برا کیا۔ [illegible] دے۔ تو سمجھتا ہے۔ کہ نیکی کی۔ پس گناہ کی پہچان مشکل نہیں۔ اور نہ اس کا [illegible]

کوئی ایسا اختلاف ہے۔ شیطان کے بارے میں جیسے کہ میں نے کئی مرتبہ بیان کیا۔ انسان کی سرشت میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں۔ ایک قوت نیکی کیطرف کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی تحریک کرتی رہتی ہے۔ یہ اس لئے تا اس آزمائش میں پڑکر پاس ہو اور بدی سے رکنے کا ثواب پائے اور الٰہی اطاعت کا انعام حاصل کرے۔ دوسرے لفظوں میں۔ اس بدی کے محرک کو شیطان کہہ لو۔ ہم اکیلے شیطان کے قائل نہیں۔ بلکہ ہم تو شیطان کے ساتھ فرشتہ کے بھی قائل ہیں۔ ہم ان باتوں کے قائل نہیں۔ جیسے عیسائی کہتے ہیں۔ بلکہ ہم داعی خیر کو فرشتہ اور داعی شر کو شیطان سے تعبیر کرتے ہیں

باعث وجود گناہ

انگریز۔ گناہ کا وجود ہی کیوں ہے

مسیح۔ خدا کسی بدی کا ارادہ نہیں کرتا نہ وہ بدی پر راضی ہے۔ مگر اوس نے انسان کو نیکی و بدی کا اختیار دیا۔ تا نیکی پر ثواب کا مستحق ہو۔ کیونکہ اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا۔ تو خیر کا بھی نہ ہوتا۔ اس بات کو خوب سمجھ لو۔ کہ اگر گناہ نہ ہو تو خیر بھی نہ ہو۔ نیکی کیا ہے۔ یہی کہ اگر چوری کا موقعہ ہو۔ تو چوری نہ کرے۔ زنا کا موقعہ ہو زنا نہ کرے۔ اب دیکھو۔ چوری و زنا کا وجود ہوتا۔ جبھی تو اس سے رکنے کا نام نیکی ہوا۔ پس بدی کے پیدا کرنے میں یہ حکمت ہتی۔ دراصل یہ بدی بھی نیکی کی خدمت میں لگی ہے۔ دوسرا جواب یہی ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو مانتا اور اوسے علیم و حکیم جانتا ہے۔ اسے اس کے فعلوں پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً کوئی شخص پوچھے۔ سورج اس طرف کیوں جاتا ہے۔ اس طرف کیوں نہیں جاتا۔ تو یہ غلط ہے

اس کے بعد پھر دوبارہ تشریح کے طور پر فرمایا۔

ایک شخص چیخنے کے سوا نہیں بول سکتا۔ جو کسی کو پسند نہیں ہے اور دوسرا وہ ہے جسکی آواز ہی نرم ہے تو اب نرم آواز کو ثواب پہلے ہی کو ملیگا۔ حالانکہ ایک وہ حالت رکھتا ہے بول ہی نہ سکتا۔ تو اوس کے لئے کوئی کام نیکی ہو ہی نہ سکتا۔ اصل میں افراط و تفریط کی حالت ہی نیکی بتاتی ہے۔ پھر چونکہ اوسے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ ہر طرف ہر پہلو میں ترقی کر سکتا ہے۔ اس لئے دراصل بدی نیکی بنانے میں مدد دے رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر بدی کی طاقت انسان میں نہ ہوتی۔ تو نیکی کا وجود ہی نہ ہوتا۔ مثلاً پتھر میں وہ ایک ہی طرز پر ہیں اب ان کا کوئی کام نیکی کا نہیں سمجھا جاتا۔ جیسا کہ بدی کا نہیں سمجھتے

انسان میں اگر اخلاق ذمیمہ نہ ہوتے۔ تو کس طرح اس کے خلاف کو اخلاق حمیدہ کہتے۔ جب ہم کہتے ہیں فلاں نیک ہے۔ تو بدی کا تصور اوس کے ساتھ ضروری ہے یعنی فلاں بدی کے خلاف ایسے اخلاق ہیں۔ اگر ایک ہی پہلو پر انسان کو پیدا کیا جاتا۔ تو دوسرے پہلو پر ثواب یا عقاب نہ ہوتا۔ اللہ نے ہر انسان کو دونوں پہلوؤں پر قادر کیا ہے۔ جب ہی نیکی طرف جانے سے انعام ملتا ہے۔ کیونکہ اوس نے نیکی کی۔ مگر اس نیکی کا وجود جب ہی ہوا کہ پہلے اس میں انتقام کی قوت ہتی۔ اگر کسی کے ہاتھ نہیں اور وہ کہے کہ میں نے فلاں بے گناہ کو تھپڑ نہیں مارا۔ تو یہ نیکی نہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے کوئی انکار کرسکے۔ کیونکہ بدیہیات محسوسہ مشہودہ کا انکار نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک قوت جو انسان کو دیگئی ہے۔ وہ بذاتہ بری نہیں بلکہ اس کا بد استعمال (خلاف موقعہ و محل) اوس سے بدی پیدا کراتا ہے۔

اتنا سُن چکنے کے بعد انگریز کے دل میں ایک سائنس کا مسئلہ پیدا ہوا کہ دنیا میں دو طاقتیں ہیں۔ مثبت اور منفی۔ مثبت کو استعمال کرتے جائیں۔ تو منفی بڑھتی جائے گی۔ اسی طرح اگر ہم نیکی کو استعمال کریں گے۔ تو بدی بڑھ کر دنیا کو تباہ کر دے گی۔

اس پر اسے سمجھا دیا گیا۔ کہ خدا اور انسان کے درمیان ایک خاص تعلق ہے۔ انسان اللہ کو ملنا چاہتا ہے۔ اس میں جدائی ڈالنے والی چیز گناہ ہے۔ جوں جوں تعلق بڑھتا جاتا ہے۔ قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک خاص نقطہ پر پہونچکر جھٹ ایکدوسرے سے مل جاتا ہے

نجات عیسوی

انگریز۔ میرے دو سوال ہیں (۱) عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ شیطان سے دنیا گمراہ ہوگئی۔ خدا نے پھر دوبارہ آکر اسے بچایا۔

مسیح۔ ہم تو اس کو لغو سمجھتے ہیں۔ جو اس کے قائل ہیں ان سے پوچھا جائے۔

ترقی ہے یا تنزل

انگریز۔ دنیا کے عام نظارہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انسان ادنیٰ سے اعلیٰ حالت کیطرف ترقی کر رہا ہے مگر عیسائی کہتے ہیں کہ انسان اعلیٰ سے ادنیٰ حالت کو پہونچا۔ پہلے اوس نے آدم کو پیدا کیا اور وہ گناہ سے ادنیٰ حالت کو پہنچا

مسیح۔ ہمارا عیسائیوں سا عقیدہ نہیں بلکہ ہم اس قول کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ آدم کو جو جنت سے اتارا

سے امید ہے کہ اور سلوکاری اور یہ سب ہمارا حوصلہ و تحمل و بردباری کہ یہ سب کچھ سنکر احمدی جماعت نے کوئی جوش نہیں دکھلایا۔ ان کے سینے چھلنی کر دئے گئے۔ مگر انہوں نے اُف تک نہیں کی۔ یہ امام ہمام کی مقدس تعلیم کا نتیجہ ہے سننے والے سنیں۔ دیکھنے والے دیکھیں۔ غور کرنے والے غور کریں۔

تشحیذ الاذہان

چونکہ رسالہ کی چھپوائی کا انتظام قادیان میں عمدہ طور سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لاہور میں چھپوائی کا بندوبست کیا جاوے اس لئے ماہ جون کا رسالہ بروقت شائع نہیں ہو سکیگا احباب مجھے معذور سمجھیں۔ انشاء اللہ جون و جولائی کا پرچہ اکٹھا شائع ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

عبد الرحیم مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۔ ہیں اور باوجود ایک زمیندار جاگیردار ہونے دکانات کے حضرت مہدی کی خاطر ایک گاؤں میں رہتے ہیں اور ایسے عشق (اگر یہ لفظ بولنا درست ہے) سے رہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ان کو ایک لاکھ روپیہ روزانہ بھی دے تو وہ ایک روز کے واسطے الگ نہیں ہونا چاہتے۔ ان اپنے امام کا حکم ہو تو پھر جان بھی قربان ہے ہر ایک سفر کیا ہر ایک سختی سے سخت تکلیف برداشت کرنے کیواسطے طیار ہیں۔ یہ وہ محبت کا رنگ ہے جو کوئی مرید اپنے مرشد کے لئے نہیں دکھا سکتا۔ لیکن باوجود ایسی محبت کے آپکے وعظ زیادہ تر عظمت الٰہی کے بیان اور تقوے اور صلاحیت کے طریق سکھلانے پر اور حقانیت اسلام کے دلائل پر مشتمل تھا۔ اسی ضمن میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر بھی آ جاتا تھا۔ جلسے تو اجلسے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے بیان کرنے میں وہ اکثر ایسے محو ہوتے ہیں کہ اپنے امام کے خاص بیان کیطرف بھی کم آتے ہیں چہ جائیکہ مخالفوں کا ذکر چھیڑ بیٹھیں اور ایسے لوگوں کے تذکرے سے اپنا اور سامعین کا وقت ضائع کریں۔ ہاں حضرت مسیح موعود

بدر مسیح لاہور

مورخہ ۲۴ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ مئی ۱۹۰۸ء ۔ ۱ ۔ مرنگ

۲ ۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵ ۔ مئی ۱۹۰۸ء ۔ ڈر و مت مومنو

۱۷ " " ۔ انی مع الرسول اقوم

بیعت لاہور میں سلسلہ بیعت بہت کثرت سے جاری ہے۔ اور اس قدر مریدین سلسلہ حقہ میں ان تھوڑے سے ایام میں داخل ہوئے۔ کہ ہم سردست ان کے اسماء کو اخبار میں درج کرنے کی گنجائش نہیں دیکھتے۔ لیکن انشاء اللہ کوشش کی جائیگی۔ کہ وہ سب نام درج ہوں گے۔ باوجود اس مخالفت کے جو بعض نادان اب تک کر رہے ہیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

احمدیہ ہوٹل باہر سے آنیوالے مہمانوں کیواسطے احمدیہ بلڈنگ میں ایک نان بائی کی دکان کا انتظام کیا گیا ہے۔ جہاں سے کھانا عمدہ مل سکیگا اور احباب کو انشاء اللہ تکلیف نہ ہوگی۔

تقریر حضرت کی تقریر انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مئی کو اتوار کے دن ہوگی۔

درس قرآن حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ احمدیہ بلڈنگ کے میدان میں ہوتا ہے یہ درس ابتداء قرآن شریف کا شروع کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب

اعلان متعلق بورڈ و عمارت مدرسہ تعلیم الاسلام

تمام احباب کو جن کے بچے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ ہر ایک قسم کا روپیہ متعلق اخراجات خوراک وغیرہ بورڈنگ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ روانہ کیا کریں۔ کیونکہ بحکم صدر انجمن احمدیہ بورڈنگ کا حساب و کتاب دفتر محاسب میں تبدیل ہو آیا ہے۔ اور کسی صاحب کے نام روپیہ اس قسم کا روانہ نہ کیا جاوے۔

۲ ۔ جناب سکرٹری سب کمیٹی تعمیر نے درخواست پیش کی تھی کہ عمارت نو مدرسہ و بورڈنگ ہوس جو اب بننے والی ہے خام بنے۔ جس پر حسب ذیل فوائد بیان کئے گئے۔

۱ ۔ خرچ کم ہوگا۔ جسے موجودہ جماعت بآسانی برداشت کر سکے گی اور عمارت بھی اس قدر دیرپا ہوگی۔ کہ بعد میں آنے والی جماعت جسکے تابعین اپنے سرمایہ اور اپنے زمانہ کے فیشن کے مطابق عمارت پھر بنائے گی۔

۲ ۔ زلزلوں سے خام مکان نسبتاً محفوظ رہتا ہے۔

۳ ۔ خام مکان نسبتاً ٹھنڈا ہوتا ہے۔ خرچ کم ہونے کے باعث حفظان صحت کے قواعد کے مطابق بنوا سکتے ہیں۔

۴ ۔ اور مکانات مثلاً علیگڈھ وغیرہ میں بھی بورڈنگ خام ہی پسند عام ہے۔ اب یہ عاجز موافق فیصلہ صدر انجمن احمدیہ احباب احمدی کی خدمت میں ملتمس ہے کہ مفصلہ ذیل امور کی نسبت اپنی رائے سے اس خاکسار کو جلد مطلع فرما دیں۔

۱ ۔ بورڈنگ پختہ بنے یا خام؟ (۲) مدرسہ پختہ ہو یا خام؟ (۳) ایک رائے یہ بھی ہے۔ کہ بورڈنگ غلافی بنے۔ یعنے باہر ایک اینٹ پختہ ہو اور اندر سے کچی ہو۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سکرٹری

رشتہ ناطہ بعض معزز احمدی ۔۔۔ جو ارائیں قوم ہیں۔ اپنی لڑکیوں کے رشتے ۔۔۔ یہ خواہش ہے۔ کہ وہ ۔۔۔ کرنا چاہتے ہیں

نہیں استعمال کرتے نہ یہ استعمال کے لائق ہیں کیونکہ محبت کا لفظ سوز و گداز رکھتا ہے۔ غضب کرنے سے بھی تکلیف میں آتا ہے۔ اشتعال دکھ پہنچاتا ہے۔ پس لیسے ناقص لفظ ان ناقص معنوں کے ساتھ استعمال نہیں کرتے۔ (یہاں یہ نکتہ حکیم الامت کا ذکر وہ قابل یاد رکھنے کے ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے اسماء میں کہیں محب اور غاضب کا لفظ نہیں۔ بلکہ صیغہ اسم فاعل و صفت مشتبہ نہیں۔ ان فعلی رنگ میں ہے۔ واللہ یحب المتقین۔

پروفیسر نے اس پر زیادہ تشریح چاہی کہ ادنیٰ طبقہ کا جانور دُکھ دینے کو کیوں کہا جاتا ہے۔

مسیح موعودؑ۔ میں نے اسی بنا پر کہا ہے کہ جو اس کا نام رحمت یا غضب۔ ہم اس کی ایسی تشریح نہیں کر سکتے۔ جیسا انسانوں کے متعلق کرتے ہیں اس کا وسیع انتظام پُر از حکمت ہے۔ اس کے نظام میں اپنی سمجھ سے زیادہ دست اندازی نہیں کر سکتے۔ انسان اس کے دقیق مصالح میں دخل دے تو بات اچھا نتیجہ لانے والی نہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ادنیٰ طبقہ کے جانوروں کے لئے اگر تکالیف کا حصہ ہے تو اعلیٰ کے لئے بھی ہے یہ عالم مختصر اور رفاقی ہے یہاں سے ایک وسیع عالم ہے جس میں خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک قسم کی خوشحالی دی جاوے۔ پس جو یہاں دکھ اٹھاتے ہیں۔ وہ اُس جہان میں اس کا عوض پائیگا پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اعلیٰ درجے کے جانوروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ تکلیف سے وہ بھی خالی نہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ مگر شیر اور قسم قسم کے درندے اسے کھا جاتے ہیں۔ پس کوئی دکھ سے خالی نہیں۔ کسی کو کسی رنگ میں تکلیف ہے کسی کو کسی میں۔ پس یہ کہنا غلط ہے۔ کہ کیوں ایک خاص گروہ کو تکلیف میں رکھا گیا۔ کیونکہ تمام مخلوقات کسی نہ کسی طرح دکھ اٹھا رہی ہے۔ چڑیا کو کھانے کے لئے باز ہے۔ تو باز کے لئے کوئی اور قسم کی تکلیف ہے۔ انسان اگر حیوان کو ذبح کرتا ہے تو اس کے لئے اور قسم کی تکلیف ہوگی۔ پس ان دکھوں کے تدارک و تلافی کے لئے دوسرا جہان ہے اس عالم کے بعد جب دوسرا عالم آئے گا ان کی تلافی ہوگی۔ یہ دنیا دار الامتحان ہے اگر کوئی کہے کہ ایسا کیوں کیا تو جواب یہی کافی ہے کہ وہ مالک ہے اور مالک کو سب اختیار ہے۔

تکلیفیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ انسان کو کئی تکلیفوں سے مکلف کیا گیا ہے۔ خدا کی راہ میں مجاہدہ مشقت سفر جان دینا۔ اب حیوانوں کو یہ تکلیفیں کہاں ہیں انسان تو دہری تکلیفیں اُٹھاتا ہے۔ ایک قضا و قدر کی تکلیفیں اور دوسری شرعی تکالیف۔

پھر دیکھو کہ انسان کے حواس میں تیزی بہت ہے وہ دکھ کو جلدی محسوس کرتا ہے حیوانات میں یہ احساس کم ہے۔ جیسے خدا نے حیوانات کو عقل نہیں دی ویسا ہی انہیں مستی کی حالت میں رکھا ہوا ہے۔ وہ جو ذبح کے وقت تڑپتا ہے تو یہ جسمانی خواص کا تقاضا ہے احساس مصائب تو دراصل صرف انسان کے لئے ہے جس کے دماغی قویٰ بہت زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ دیکھو جسے حس کا مرض ہے۔ جیسے کوئی انگلی بھی لگ دے تو سخت تکلیف ہوتی ہے پس یہ نہ سمجھو کہ دکھ صرف ایک خاص طبقہ کے لئے ہیں بلکہ سب کے لئے ہیں۔ اس لئے خدا کے انصاف پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

پروفیسر۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے ان تکالیف کا عوض ملیگا۔ کیا ادنیٰ جانوروں کو بھی ملیگا۔

مسیح موعودؑ۔ ہاں ہم یقین کرتے ہیں کہ انکو ملیگا۔

پروفیسر۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ادنیٰ درجے کے حیوانوں کی روحیں بھی مرنے کے بعد باقی رہیں

مسیح موعودؑ۔ ہاں کیوں نہ رہینگے۔

انسان کب سے ہے

پروفیسر۔ آدم حوا جیحون و سیحون کے درمیان پیدا ہوئے تھے۔ کیا امریکہ والے بھی اسی آدم کی اولاد ہیں جیسا کہ مشہور ہے اور عیسائی کہتے ہیں۔ کہ ایک آدم کی سب اولاد ہیں

مسیح موعودؑ۔ ہم اس بات کے قائل نہیں کہ ایک ہی آدم تھا۔ کئی آدم ہوئے ہیں۔ انی جاعل فی الارض خلیفۃ سے بھی یہی ظاہر ہے۔ کہ آدم کسی کا جانشین تھا ہم توریت کی پیروی نہیں کرتے کہ اس سے پہلے کچھ نہ تھا۔ جو کچھ ہے اس آدم سے ہے اور نہ ہم اس بات کے قائل ہو سکتے ہیں۔ کہ یہ زمانہ چند ہزار برس سے ہے بلکہ پہلے سے یہ سلسلہ چلا آتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ امریکہ والے اسی آدم کی اولاد ہیں محی الدین عربی لکھتے ہیں۔ میں نے حج کیا۔ کشف میں دریافت کیا کیا یہ آدم ہے۔ جواب ملا۔ تو کس آدم کی تلاش کرتا ہے ہزاروں آدم گذر چکے ہیں

ڈارون کی تھیوری

پروفیسر۔ کیا حضور مسئلہ ارتقاء کے قائل ہیں اور اگر یہ مانتے ہیں۔ تو پھر روح کب پیدا ہوئی

مسیح موعودؑ۔ ہمارا مذہب یہ نہیں کہ انسان کسی وقت بندر تھا پھر دُم کٹ گئی اور انسان بن گیا یہ تو صرف دعویٰ ہے۔ بار ثبوت مدعی پر ہے۔ ہم قائل ہو سکتے ہیں اگر کوئی ایسا بندر پیش کیا جائے۔ جو رفتہ رفتہ انسان بن گیا ہو ہم ایسے قصوں پر اپنے ایمان کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔ موجودہ زمانہ کا عام نظارہ جو ہے وہ یہی ہے کہ بندر سے بندر پیدا ہوتا ہے اور انسان سے انسان۔ پس جو اس کے خلاف کہے وہ قصہ ہے۔ واقعی بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ انسان ہی سے انسان پیدا ہوتا ہے اور پہلے دن آدم ہی بنا تھا۔ روح کے متعلق ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ وہ ایک مخلوق چیز ہے۔ جو اسی عنصری مادہ سے پیدا ہوتی ہے اس کے نظائر ہم نے چشمۂ معرفت میں دیئے ہیں یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے اور یہی ڈاکٹری تجربوں سے معلوم ہوتا ہے۔ وہی نطفہ جو ہوتا ہے۔ اس میں روح ہوتی ہے۔ وہ نشوونما ترقی پاتی پاتی بڑی ہو جاتی ہے جبھی تو فرمایا۔ ثم انشأناہ خلقا اٰخر۔ یہ بات بالکل صحیح نہیں۔ کہ روح ابتدا سے چلی آتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی حکمت پر بہت سے اعتراض ہوتے جاتے ہیں۔ پس ہم کسی ثابت شدہ سچائی سے انکار نہیں کر سکتے۔

اسلام سائنس کے مطابق

پروفیسر۔ مجھے بہت خوشی ہے۔ کہ آپ کا مذہب سائنس کے مطابق ہے۔

مسیح موعودؑ۔ اسی لئے تو خدا نے ہمیں بھیجا تا ہم دنیا پر ظاہر کریں۔ کہ مذہب کی کوئی بات سچی و ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں۔

تاثیر اجرام سماوی

پروفیسر۔ امریکہ میں بعض [illegible] والے ہیں۔ اون کی رائے ہے کہ زندگی [illegible] سے اُتری ہے۔ چاند جو پیدا ہوتا ہے زمین سے۔ زمین میں زندگی کی کیفیت تھی آپ کی کیا رائے ہے اور وہ کہتے ہیں عقل مشتری سے ہے۔

مسیح موعودؑ۔ زندگی اور قویٰ کا سرچشمہ تو

[illegible] گیا۔ تو یہ اس کے کمالات کے اظہار اور ان کو بڑھنے کے لئے تھا (بدر)

بعد الموت انگریز۔ میں آئندہ زندگی کے متعلق آپ کے خیالات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

مسیح ۔ جب اس زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو ایک نئی زندگی نئے لوازمے کے ساتھ شروع ہوتی ہے اگلی زندگی اسی زندگی کا ظل یا اثر ہے جنہوں نے یہاں تخم ریزی کی وہ وہاں اپنے لئے اچھے پھل پائیں گے جنہوں نے بری تخم ریزی کی وہ پھل بھی برا پائیں گے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس زندگی کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی مثال عالم خواب بھی ہے جس وقت انسان سو جاتا ہے۔ معاً اس زندگی میں ایک انقلاب آ جاتا ہے پہلی زندگی کا نام نہیں رہتا۔ ہم اس مختصر وقت میں زیادہ تفصیل نہیں دے سکتے۔

روحوں سے ملاقات اس کے بعد میم نے کچھ پوچھنا چاہا۔ اجازت پر اس نے عرض کیا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جو لوگ اس دنیا سے گذر چکے ہیں ان سے ہم صحیح پیام و اطلاع حاصل کر سکیں۔

جناب مسیح نے فرمایا کہ انسان کشفی طور سے گذشتہ روحوں سے مل سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ روحانی صحبت کے بغیر ان بے شک ان سے مفید مطلب باتیں دریافت کر سکتا ہے مگر اس کے لئے بہت سے مجاہدات کی ضرورت ہے۔ جو اس زمانہ کے لوگوں سے نہیں ہو سکتے۔ جبھی وہ ایسی باتوں سے انکار کرتے ہیں۔ میرا تو مذہب ہے کہ وہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری میں مردوں سے مل سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح سے میری ملاقات ہو چکی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسا ہی اور اہل قبور سے میں نے ملاقات کی۔

یہ بات توضیح ہے۔ مگر ہر ایک کے لئے میسر نہیں۔ انسان کے قلب کی حالت کچھ ایسی ہے کہ اس میں اللہ تعالے نے بہت سے حجابات ڈال رکھے ہیں۔ جیسے کنوئیں کو کھودا جائے۔ تو آخر بہت سی محنت کے بعد صاف پانی نکل آتا ہے۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ پورے طور سے انتہا تک نہ پہنچے [illegible] وہ بات فی الواقع حاصل نہیں ہو سکتی۔

پروفیسر ریگ کا دوبارہ حضرت کی ملاقات کے واسطے آنا

اور

مشکل مسائل کا حل ہونا

پہلی ملاقات سے پروفیسر کی اس قدر تشفی ہوئی اور اوس کے سوالات پر جو جواب حضرت نے دئے ان سے وہ اس قدر خوش ہوا کہ اوس نے بہت الحاح کے ساتھ درخواست کی کہ اسے ایک دفعہ پھر دوبارہ حضرت کی ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ حضرت نے حکم دے اوس کو اجازت دیدی۔ کہ پیر کے دن تیسرے پہر دو تین بجے کے وقت یہ پروفیسر صاحب اور ان کی بیوی [illegible] کی ملاقات کے واسطے آگئے اون کے ساتھ اون کا چھوٹا لڑکا بھی تھا۔ [illegible] دلچسپ مکالمہ کہ [illegible] ذیل ہوا [illegible] کے وقت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ترجمان کا کام اور اس دفعہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے نے کیا۔

معمولی مزاج پرسی کے بعد سلسلہ کلام یوں شروع ہوا

ذات و صفات باری تعالیٰ **پروفیسر**۔ آیا آپ خدا کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی شخصیت رکھتا ہے اور اس میں جذبات ہیں یا ایسا خدا ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔

مسیح موعود۔ ہم اللہ تعالیٰ کو لامحدود سمجھتے ہیں۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ ہم اوس کی نسبت یہی سمجھتے ہیں کہ جیسا وہ آسمان پر ہے۔ ویسا ہی وہ زمین پر بھی ہے اور اس کے دو قسم کے تعلق پائے جاتے ہیں۔ ایک اس کا عام تعلق جو کل مخلوقات سے ہے۔ دوسرا وہ تعلق اس کا جو خاص بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ اپنے نفس کو پاک کر کے اس کی محبت میں ترقی کرتے ہیں۔ تب وہ اون سے ایسا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ اون کے اندر ہی سے بولتا ہے۔ یہ اس میں ایک عجیب بات ہے۔ کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے وہ بہت ہی قریب ہے۔ مگر پھر بھی یہ نہیں کہہ سکتے جس طرح ایک جسم دوسرے سے قریب ہوتا ہے اور وہ سب کے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور چیز بھی ہے۔ وہ سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے مگر پھر بھی وہ عمیق در عمیق ہے۔ جس قدر انسان سچی پاکیزگی حاصل کرتا ہے۔ اسی قدر اس کو خدا تعالیٰ کی اطلاع ہوتی ہے اصل بات یہ ہے کہ جو نہایت درجہ قدوس ہے وہ تقدس کی وجہ سے ناپاکی کو پسند نہیں کرتا۔ چونکہ وہ رحیم کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ انسان ایسی راہوں پر چلیں جن راہوں میں اون کی ہلاکت ہے۔ اپنے پاک نیک بندوں کے لئے جذبات کا لفظ بولا گیا ہے [illegible] جن کی بناء پر یہ مذہب کا سلسلہ جاری ہے۔

کیا خدا محبت ہے **پروفیسر**۔ اگر خدا بالکل محبت اور انصاف ہی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے مخلوق کیا گیا اور وہ دوسرے کی ہلاکت پر ہے ایک چڑیا کو باز کھا لیتا ہے۔ یہ کیوں بازمیں یہ کیفیت پائی جاتی ہے۔ کہ وہ دوسرے کو کھا لے۔ جو اس کی محبت اور انصاف کا تقاضا نہیں ہو سکتا۔

مسیح موعود۔ یہ جو محبت کا لفظ بولا جاتا ہے کہ خدا محبت ہے۔ تو وہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ جو خدا میں بھی محبت کا وہی مفہوم سمجھتے ہیں جو انسان میں سمجھتے ہیں یاد رکھنا کہ انسان میں جو محبت یا غضب ہے۔ اسی طرح کی محبت یا غضب خدا کی طرف منسوب نہیں کر سکتے انسان جو کسی سے محبت کرتا ہے۔ تو اوس کے فراق سے اوسے صدمہ پہنچتا ہے۔ ماں بچے سے محبت کرتی ہے۔ اگر بچہ مر جائے تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے کسی کا محبوب جدا ہو جائے۔ تو اس کے فراق میں تڑپتا ہے پس کیا خدا کو بھی تکلیف پہنچتی ہے ہرگز نہیں۔ پس خدا پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جسے کسی پر غضب آتا ہے وہ خود ہی ایک قسم کی سزا پا لیتا ہے اس کے اندر سوزش سی پیدا ہو جاتی ہے۔ راحت و آرام جس میں تھا اس وقت جاتا رہتا ہے اس لئے ہم ان لفظوں کو ان معنوں کے ساتھ پسند نہیں کرتے۔ یہاں لوگوں کا کلام ہے۔ جو انسان کی حالت پر قیاس کرتے ہیں۔ ہم تو خدا کی ایسی صفات کو ایسا ہی بے مثل قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی ذات میں بے مثل ہے بس ہم صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ جو اس کی رضا کے مطابق چلتا ہے اس پر وہ خوش ہے اور یہ لفظ جو ہیں کہ خدا محبت [illegible]

خبردار

چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہین۔ کہ ایک شخص مسمی محمد شاہ نامی جو کہ اپنے آپ کو سید اور احمدی بیان کرتا تہا اور دہپا گہر موضع سوہدی پور مدینہ ضلع گجرات بتلاتا تہا۔ میرے بہائی کے پاس گیا اور آکر بیان کیا کہ وہ احمدی ہے اور عرصہ دراز سے احمدی ہے اوس کی ہمشیرہ جوان ہے اور اب وہ نکاح کے لئے امداد کا سوالی ہے اور ایک صدر روپیہ کی امداد طلب کی۔

لیکن چونکہ چودہری غلام حسین ایک پکا مومن مخلص اور صادق احمدی ہے۔ اوس کو شک پیدا ہوگیا۔ اور حضرت صاحب کے متعلق چند ایک سوالات کئے جسکا جواب اوس سے کوئی نہ بن آیا۔ آخر کار روٹی کہا کر چپکے سے چلا گیا۔ اوس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔

جوان عمر تخمیناً بیس سال۔ داڑہی کتری ہوئی سیاہ فام۔ نیلا تہ بند۔ گلے مین واسکٹ وکرتہ شکل وصورت سے مراسی معلوم ہوتا ہے۔ احباب ایسے دہوکہ دینے والون کے مطلع رہین۔

بالتوجہ میونسپل کمیٹی لاہور

موچی دروازہ سے جو براندرتہ رروڈ نام سڑک ریلوے اسٹیشن جاتی ہے۔ اور کیلیانوالی سڑک کے نام سے عام طور ... ہے۔ اس پر جسقدر گاڑیان وغیرہ چلتی ہین ... ظاہر ہے۔ کہ شہر کے زیادہ حصہ کی ... مسافران ریلوے وملازمان مختلف محکمجات ریلوے کے اسی راہ سے ہے۔ دن تو دن رہا رات کو ... رہتا ہوگا۔ جسوقت یہ سڑک ... کثرت سے آمد ورفت ... روشنی اس پر کافی نہین۔ چہڑکاؤ ... ہے جس سے سڑک کے ... پانی گرتا ہے اور پانی بہی تہوڑا ... لالٹینین بہی اول تو زیادہ ... ین سے بعض ٹہیک کام ... کے سامنے جو لالٹین ہے ... سے ٹمٹمانا شروع ہوجاتی ... مگر اس کی روشنی اوس ... کی چار دیواری کے اندر ہی محدود رہتی ہے

ہماری رائے مین میونسپل کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ اس سڑک کا خاص طور پر خیال رکہے اور چہڑکاؤ کا انتظام کافی طور پر کرنا چاہیئے۔ اور ایسا ہی روشنی کا بہی۔ اُمید ہے۔ کہ اتنا لکہنا توجہ حکام ذمہ دار کیواسطے کافی ہوگا۔

انتخاب الاخبار

سرحد ہندوستان کے عمرہ قلعہ کی جنگ مین دو لفٹنٹ چند سپاہی قتل ۲۲۔ زخمی ہوگئے ۲۰ ۔ہیں

سندہ مین پولیس اضافہ کی گئی۔ تمام ہیڈ کنسٹیبلون کی تنخواہوں مین دو دو روپیہ بڑہا دیا۔

شرقی بنگال سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن ماجاری پر تین قلی کچلے گئے۔ دو ہلاک تیسرا بے حال

احمد آباد سے سیواجی کا اخبار حکماً بند کردیا ہے کہ اس مین نگوار پولیٹیکل بو باس ہے۔

ڈینڈ (برما) مین اراکان کمپنی کے گودام وہان مین آگ سے دس بارہ لاکہہ روپیہ کا نقصان ہوا۔

بمبئی اصلاع مین پولیس کی کثرت تنخواہ ورپیہ شہر بمبئی کیلئے ۳ لاکہہ روپیہ قرار پائی ہے۔

معلوم ہوا کہ کلکتہ کی انارکسٹ سازش کی رہنمائی عالمگیر (امریکہ) سے کی جاتی ہے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر کے ساتھہ ملکہ قیصرہ انگلستان ورپرنس آف ویلز بہی سیر روس کو جاوینگی۔

امریکن کمپنی سکینڈرل کا ایک افسر جرم جوری ۱۱ لاکہہ ڈالر پکڑا گیا۔ جبہی دیوالہ نکلا تہا۔

جاپان نے منچورین ریلوے کے لئے تین کروڑ پونڈ کے نوٹ لندن مین نافذ کئے۔ ساکہ پختہ۔

انڈیانا (امریکہ) کے فارم مین پندرہ انسانی لاشین ہاتہہ آئین لیکن قاتلون کا پتہ نہین۔

بکینگم کے متصل انٹورپ کا ایک سخت حادثہ ریل کو لگا تہا دونون ایک ہی طرف جاتی تہین۔

پچہلی ٹرین سپیشل تہی ۳ سافر ہلاک ۷ زخمی۔ تین سافر گاڑیون کے بالکل پرخچے اڑ گئے۔

دختر حضور وائسرائے کی شادی کی تقریب مین ایک عالی شان دعوت شملہ کے وائسریگل لاج مین دی جاوے گی

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

لاہور تشریف لانے کی خوشی وشکریہ مین میان

معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر بدر نے براہین احمدیہ

کی قیمت مین

انتہائی رعایت کردی ہے

جو اصل لاگت سے بہی بہت کم ہے

براہین احمدیہ

بے جلد

نہایت خوشخط ڈیمی کاغذ پر کہ تائی جلد تہین

کیمطابق چہپی ہوئی تا اطلاع ثانی بجائے

عیسہ کے عہ مین ملیگی

۵ نسخے کے خریدار کو عہ اور ۱۰ نسخے کے خریدار

کو ... فی نسخہ ... سے ... گا

اور مجلد کے

بجائے

دفتر اخبار

نولکھہ

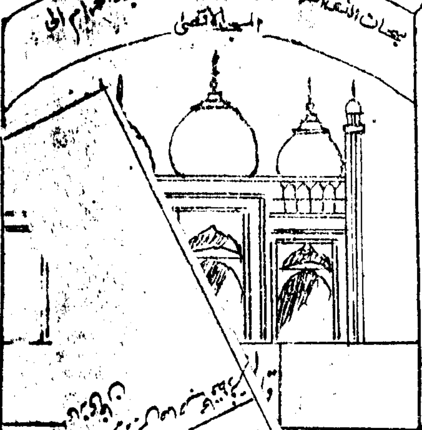

بدر

BADR — QADIAN

دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الامان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | چہ گویم با تو گر آئی چہ اد قادیان بینی

قیمت از معاونین صمہ — قادیان میں سے

جلد ۷ — مورخہ ۲ رجمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ رجون سنہ ۱۹۰۸ء — نمبر ۲۲

فی پرچہ ۲ر — سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا — اذاقہ صمہ

اطلاع از جانب صدر انجمن

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حضرت سیدی ومولائے عالی جناب مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاریخ ۲۴ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ ماہ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ۱۰ بجے صبح کے بمقام لاہور احمدیہ بلڈنگ میں اس دار فانی ... بیمار رہ کر آنی بیماری اسہال رحلت کرکے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے - انا للہ وانا الیہ راجعون آپکا جنازہ ... بذریعہ ریلوے گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے بٹالہ لایا گیا - اور اسٹیشن بٹالہ سے رات کے آخری حصہ میں احباب جنازہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر قادیان لائے - اور دار الامان قادیان میں بعد نماز جنازہ پانچ بجے شام کے درمیان بتاریخ ۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود و بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی - والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی - معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے - مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب - صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب - جناب نواب محمد علی خان صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - مولوی محمد علی صاحب - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب - خلیفہ رشید الدین صاحب وخاکسار (خواجہ کمال الدین) موت اگرچہ بالکل اچانک تھی - اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا - تاہم انبالہ - جالندھر - کپورتھلہ - امرتسر - لاہور - گوجرانوالہ - وزیر آباد - جموں - گجرات - بٹالہ - گورداسپور مقامات سے معزز احباب آ گئے - اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا - حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہ کو مندرجہ بالا جماعتوں کے احباب اور دیگر کل حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دیگئی ہے - بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا - یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے - کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں - چندوں کے متعلق سردست یہ لکھا جاتا ہے - کہ ہر قسم کے چندے جس میں چندہ لنگر خانہ بھی شامل ہے - محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول بھیجے جاویں - بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

خواجہ کمال الدین بی اے پلیڈر سکرٹری انجمن احمدیہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - تین بار

آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اُن شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود اور مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن وسنت اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت الاسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت وطاقت کوشاں رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کرونگا۔ (۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (تین بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لایغفر الذنوب الا انت - ترجمہ - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

وصالِ حبیب

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی حرص و ہوا یہی ہے *

تار خبر ۲۶ مئی روز منگل کو ساڑھے دس بجے دن کے میں نے مختلف شہروں کے دوستوں کے نام کارڈ لکھے تھے جو کہ ناظرین پڑھ چکے ہوں گے جلدی میں اُس وقت جو خبر ان الفاظ میں لکھی گئی تھی۔ کہ خدا کا مسیح اپنا کام پورا کر کے اور باقی حصہ دوسروں کے واسطے ثواب حاصل کرنے کا موقع پانے کے لئے چھوڑ کر آج اپنے خدا سے ملا" یہ کارڈ ہمارے خوش قلم کے طرز پر لکھے گئے تھے۔ مگر چند دوستوں کے نام ان کے ساتھ تار خبر بھی بھیجی گئی تھی اس خبر اور اس کے تعلق کو کسیقدر تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے واسطے اس وقت یہ مضمون لکھا جاتا ہے۔

انبیاء کی وفات باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اُس کے سوائے سب فنا ہو جانیوالے ہیں اور سردار انبیاء بھی فوت ہو گئے۔ موسیٰ علیہ السلام سب فوت ہو گئے یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے اور اس زمانہ کے نبی **حضرت مرزا غلام احمد صاحب** تو جس اصلاح کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ اس میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ سب نبی انسان ہوئے ہیں اور انسان ایک دن مرتے ہیں اور ایسا ہی سب نبی فوت ہو گئے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا ایک خدا ہے اُسی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے وہ پیدا ہوئے تھے۔ اپنے زمانہ رسالت کا اکثر حصہ اونہوں نے اسی میں گذارا۔ آپکی آخری تقریر بھی اس پر مشتمل تھی اور آپکی آخری تحریر ہے (جو عنقریب انشاء اللہ ماہ جون ۱۹۰۸ء میں لاہور میں پڑھی جاوے گی۔) اوس میں بھی وفات مسیح کو ثابت کیا گیا اور آپ کی توجہ اس امر میں ایسی پرزور تھی۔ کہ یورپ امریکہ میں بھی خود بخود ایک ایسی ہوا چل گئی ہے کہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہو رہے ہیں۔ اور آخر مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے بھی اس بات کا ثبوت دیدیا۔ کہ خدا کا مسیح مثل تمام انبیاء کے فوت ہو جانیوالا تھا اور فوت ہو گیا۔

قبل از وقت وفات یہ بھی کچھ حکمت الٰہی ہے۔ کہ انبیاء کے محبین اور خدام پر اون کی لیڈر کی وفات ہمیشہ ایسے وقت میں واقع ہوتی رہتی ہے جبکہ بہ سبب محبت کے اور بہ سبب بعض آئندہ ہونیوالے امور کے انتظار کے وہ کبھی اُمید نہ کرتے تھے۔ کہ اب خدا کا رسُول ہمارے درمیان میں سے چلا جائیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کو فرعون کے پنجے سے اس وعدے پر چھڑا کر لائے تھے کہ ان کو فلسطین کا بادشاہ بنا دیں گے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وعدے کی زمین فتح ہوتی وہ اس دنیا سے چل بسے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو جو حال ہوا۔ اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں کہ بقول عیسائیوں کے تو تین سال کے اندر ہی صلیب پر مر گئے۔ اور درحاصل اون کا بچ جانا اور باقی زندگی کا ایک قسم کی تنہائی میں گذارنا بھی وہی صورت نا اُمیدی کی۔ کہتا تھا۔ ہمارے نبی کریم خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات تو ایسی بیوقت اور اچانک سمجھی گئی تھی کہ حضرت عمرؓ تلوار لیکر کھڑے ہو گئے تھے کہ جو کہیگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر گیا ہے میں اوس کو قتل کر دونگا۔

قبل از وقت کیوں سمجھی جاتی انبیاء کی وفات کے عموماً قبل از وقت سمجھا جانیکا یہ سبب ہُوا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے بہت سے وعدے جو اس نبی اور اوس کے متبعین کے متعلق ہوتے ہیں۔ اون کی نسبت کوئی ایسی تصریح نہیں ہوتی۔ کہ اون میں سے کون کون سے وعدے اوس کی زندگی میں پورے ہو جائیں گے اور کون سے اوس کی وفات کے بعد لیکن عام طور پر لوگ یہی خیال کر لیتے ہیں کہ یہ سب وعدے اس نبی کی زندگی میں پورے ہونیوالے ہیں لہذا پیشتر اس کے کہ بہت سے وعدے پورے ہوں اوس نبی کی وفات بہتوں کے واسطے موجب حیرانی اور بعض کے لئے موجب تباہی ہو جاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کے ملکوں کے فتح ہو جانے وغیرہ کے جو وعدے تھے وہ ہنوز پورے نہ ہوئے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نیز ایک کاذب نبی مسیلمہ نام زندہ موجود تھا اس واسطے بعد عرب ایسے سخت ابتلاء میں پڑے کہ فوراً مرتد ہو گئے حالانکہ خدا کے تمام وعدے سچے تھے لیکن اون کے پورا ہونے کا وقت ہنوز نہ آیا تھا اور آپ کی وفات کے بعد سب پورے ہو گئے۔

وفاتِ مسیح موعودؑ قریباً ایسا ہی صدمہ خدا کے اس زمانہ کے رسُول اور نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا ہے۔ اور اگرچہ آپ کی عمر وعدہ الٰہی کے مطابق پچھتر سال تک پہونچی اور خدا تعالیٰ کی موعودہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہزار ہا نشان ظاہر ہو چکے اور لاکھوں انسان راہ ہدائیت پر آ چکے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور تمام باطل دینوں کی بیخ کنی کرنے کے جس کام کے واسطے ہمارا مسیح آیا تھا وہ پورا کر چکا تھا۔ اور اگرچہ بہت سی پیشگوئیاں جن کا آگے ذکر آئیگا۔ یہ ظاہر کرتی تھیں۔ کہ اب آپکے وصال کا وقت بہت قریب ہے۔ تاہم ہم میں سے کون چاہتا تھا کہ ہمارا حبیب ہم سے جدا ہو یا کون اس جدائی کے خیال کو بھی اپنے دل میں لانا چاہتا تھا۔ وفات سے چند روز پہلے ایک الہام ہوا تھا۔ کہ الرحیل ثم الرحیل والموت قریب۔ یعنی اب کوچ کا وقت آ گیا۔ ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔ باوجود ایسے صریح الہام کے کسی کا دل نہ چاہا کہ اس کے وہ معنے کرے جو بالآخر ظاہر ہو گئے۔ ایسا ہی ممکن ہے۔ کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں گذرا تھا اس وقت بھی نادان لوگ بعض پیشگوئیوں کے متعلق اعتراض کریں اور بعض لوگ سیمہ بسیطرح کے ہو کر کھڑے ہوویں لیکن یاد رہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اور خدا کی تمام باتیں سچی ہیں۔ حکم ہمیشہ کثرت پر لگایا جاتا ہے۔ جب ہزار ہا نشان پورے ہو گئے۔ تو ایک دو اگر کسی کی سمجھ میں نہ آویں۔ تو اس سے کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ دیکھو۔ کونین جو ہزار ہا تجربہ سے بخار کو دور کرنے والی ثابت ہوئی ہے اگر کسی اور خارجی سبب سے کسی بیمار پر اس کا اثر ظاہر نہ ہوتا ہوا معلوم ہو تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہوگی۔ کہ کونین بخاروں کے واسطے مفید نہیں ہے۔

وفات کے متعلق پیشگوئیاں آپ کی اس وقت کی وفات کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں ہیں جن میں سے بعض بطور اختصار اس جگہ درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ سب سے پہلی پیشگوئی تو وہ ہے۔ جو آج سے بیس سال سے زائد عرصہ گذرا جب شائع ہوئی تھی اور جس کے مطابق آپنے قریباً پچھتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

---

* یہ شعر حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء میں لکھا تھا

۲ - لاہور جانے سے پہلے آپکو الہام ہُوا تھا کہ

مباش ایمن از بازیٔ روزگار

اور لاہور میں یہ الہام ہوا تھا۔ مکن تکیہ بر عمر ناپائدار

۳ - ۱۲ - اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا۔ **ماتم کدہ** - اور ساتھ ہی ایک جنازہ دیکھا گیا تھا۔

۴ - لاہور میں وفات سے چند روز پہلے الہام ہُوا تھا۔

الرحیل ثم الرحیل - الموت قریب

یعنے کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔ اس الہام کا پہلا حصہ اخبار بدر میں حضرت کی وفات سے پہلے چھپ چکا تھا۔

۵ - ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہُوا تھا۔

ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللہ خیر و ابقیٰ

اس کے مطابق آپ کا جنازہ ۲۷ کو یہاں قادیان میں پہونچا اور مقبرہ بہشتی میں آپکو دفن کیا گیا۔ اس الہام کے ساتھ خدا تعالےٰ کا باقی رہنے والا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔

۶ - ۱۴ - مارچ ۱۹۰۸ء - کو آپکو الہام ہوا تھا کہ انّہ یہ ان ہو ہوا - ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں چنانچہ ایسے ہی اتفاق واقع ہوئے - کہ باوجودیکہ لاہور میں صندوق طیار کیا گیا تھا۔ اور بٹالہ تک آپکو صندوق میں رکھا گیا۔ مگر پھر صندوق سے نکالکر صرف کفن میں لپیٹا ہوا آپکو یہاں قادیان میں چارپائی پر اٹھا کر لائے۔

۷ - اسی تاریخ کا الہام ہے - انت الذی طار الی روحہ تو وہ ہے ... جسکی روح میری طرف اڑ آئی ہے۔

۸ - ان کے علاوہ رسالہ الوصیت میں جو ۲۰ - جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے صاف لکھا ہے - کہ اب تیری اجل قریب آگئی ہے - بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں - اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

۹ - پھر اس رسالہ الوصیت میں لکھا ہے "خدا نے مجھ میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کرکے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا . . . . اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی - کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی۔

۱۰ - ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۶ء کو آپ کو الہام ہوا تھا - کہ

خدا نے اُسے لیا

وقت رسید

غرض اس قسم کے بہت سے الہامات ہیں جنمیں سے بعض بطور نمونہ کے اس وقت لکھے گئے ہیں حسب ضرورت آئندہ زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھے جاوینگے۔

تجہیز و تکفین و تدفین

آپکا وصال لاہور میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر ساڑھے دس بجے کے قریب ہُوا تھا۔ کوئی اڑہائی بجے تک غسل دینے اور کفن پہنانے سے فراغت ہو گئی تھی تین بجے کے قریب ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا اور اس کے بعد جوق در جوق احمدی اور غیر احمدی آپ کی زیارت کیواسطے آتے رہے چار بجے کے قریب آپکا جنازہ احمدی احباب۔ جن کی ایک کثیر جماعت تھی - کندھوں پر اُٹھا کر ریل پر لائی جہاں کہ پہلے سے ریزرو گاڑیوں کا انتظام کیا گیا تھا - اور پونے چھ بجے کے قریب جو گاڑی لاہور سے روانہ ہوتی ہے اس میں جنازہ اور اہل بیت مسیح موعود اور تمام خدام جنمیں سے بعض کے نام حاشیہ[1] میں درج ہیں بٹالہ کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں امرتسر سے بہت سے احباب مثلاً میاں نبی بخش صاحب سوداگر اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب وغیرہ ساتھ ہوئے۔ رات کو دس بجے کے قریب بٹالہ میں اُترے - جنازہ گاڑی میں رہا جس کے پاس خدام موجود رہے - صبح کے دو بجے کے قریب بہت سے دوست جنازہ کو شانہ بشانہ اٹھا کر صبح آٹھ بجے کے قریب قادیان پہونچ گئے - آپکا جنازہ باغ میں رکھا گیا اسی جگہ حضرت کے دفن کرنے سے پہلے بالاتفاق تمام احباب نے حضرت مولوی صاحب کو اپنا امام مانا اور آپکے ہاتھ پر بیعت کی (اس کا مفصل ذکر آگے آتا ہے) قبل نماز عصر تمام جماعت نے جنازہ پڑھا جنمیں سے بہت دوست سیالکوٹ - وزیر آباد اور کپورتھلہ اور دیگر مقامات سے آکر شامل ہو گئے تھے - جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ایک وعظ کیا جسمیں ضرورت امام اور آئندہ ضروریات پر تقریر فرمائی۔ بعد اس کے نماز عصر پڑھی گئی اور نماز کے بعد جنازہ کو باغ کے مکان میں رکھ کر تمام دوستوں کو زیارت کرائی گئی اس وقت قریب بارہ سو کے مرد عورت جمع تھے

... اس کے آپکو قبر میں رکھا گیا۔ اور خدا کے سپرد کیا گیا

دعا

اے خدا ہمارے گناہوں کو بخش ہمیں نیکی کی توفیق دے تیرے مسیح نے جو جماعت بنائی ہے۔ اس میں اتحاد اور یگانگت پیدا کردے اُن کو نیک اور پاکیزہ نمونے بنا اور اس کو روز افزوں ترقی عطا کر اور وہ قوت ہم میں پیدا کر جسکا ہم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اور ہم کو اپنے امام کی تعلیم پر اور اس کے جانشین کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے کمزور بندے ہیں اور تو قادر توانا اور رحم کرنے والا خدا ہے اور سبھی کچھ تیرے آگے آسان ہے - آمین۔

واقعات وفات

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام آپ ایک ماہ سے لاہور میں مقیم تھے - اسی اثنا میں یہ تجویز ہوئی - کہ آپکا لاہور میں ایک پبلک لیکچر ہو چنانچہ اس لیکچر کے لکھنے میں آپ مصروف ہوگئے اور جیسا کہ آپ کی عادت تھی آپ ایسے دینی خدمات میں بالکل الگ بیٹھ کر بہت توجہ اور محنت کے ساتھ مصروف ہو جایا کرتے تھے۔ اس لیکچر کے لکھنے میں آپ ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ ۲۵ مئی پیر کے دن آپ قریباً سارا دن لیکچر کے لکھنے میں مصروف رہے - چنانچہ شام تک اس مضمون کو ختم کیا۔ طبیعت پہلے سے کمزور تھی اس سخت محنت کے

---

[1] سید عبدالجبار برہمی - پیر منظور محمد - اہل بیت حضرت اقدس بمعہ صاحبزادگان - حضرت میر ناصر نواب - خواجہ کمال الدین - ڈاکٹر سید محمد حسین - محمد صادق (راقم) عطر دین - عبدالعزیز مغل - مفتی فضل الرحمان بمعہ اہل بیت - عبدالکریم کمپاؤنڈر - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ - حضرت مولوی نور الدین - حضرت مولوی محمد احسن - حافظ احمد اللہ - حکیم محمد حسین قریشی - بابو غلام محمد - خلیفہ رشید الدین - شیخ [illegible] - [illegible] حامد علی - میر محمد سعید - نور الدین سوداگر - ماسٹر نمبردار - چودہری فتح محمد - بابو عبدالحی - ملک مبارک علی - عرب عبدالحی - چودہری ضیاء الدین - حافظ احمد اللہ - عبدالحمید ظفر احمد - ولی اللہ - عبدالرحمن وغیرہ طالب علمان - غلام قادر محمد عارف - نقار محمد - سید محمود عالم - شیخ کریم اللہ سید حیدر شاہ - الہی بخش - مرزا خدا بخش - منشی عزیز دین عبداللہ نقیب - مرزا عبدالغنی - عبدالعلی - محمد رفیع شادی خان - جمیل احمد - مولوی عبدالستار - احمد نور نور محمد - محمد حسین کاتب بدر - سید گلزار حسین - قاضی محمد ظہور الدین - عبدالحی طالب علم - محمد صادق طالبعلم مرزا محمد اسمٰعیل - نور احمد - عبدالرحمن - بابو محمد اشرف بی - اے - ماسٹر محمد شریف بی - اے -

بہت سے دوست امرتسر اور بٹالہ سے بھی ساتھ ہو گئے۔

سبب آپ پر اسہال کا دورہ بطرف کا دورہ ہوا جیسا کہ پہلے بھی ہمیشہ دماغی محنت کے وقت ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ دورہ ایسا سخت تھا کہ طبیعت برداشت نہ کر سکی اور آپ مطابق الہامات اپنے خدا سے جا ملے۔ بیماری کی کیفیت کو جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جن کے گھر میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے اور جن کے مکان میں وفات پائی لکھا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے سے ہو جایا کرتی تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عمدہ مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جبکہ آپ سارا دن **پیغام صلح** کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو واپسی حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہ [illegible] ہوا پہلے مقوی معدہ استعمال فرمائے تھے [illegible] تو نہ ہوا کہ بھیجی گئی ہماس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور قریباً گیارہ بجے ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دیگئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے آرام آجاوے گا ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے کہ نبض بالکل بند ہو گئی اور سب مجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے۔ تو مرزا صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسہال کا ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوائی تجویز کریں۔ پھر ساتھ ہی فرمایا۔ کہ حقیقت میں تو دوا آسمان پر ہے۔ آپ دوا بھی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم پاس ہی ٹھہر کر رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر پھر نبض واپس نہ آئی یہاں تک کہ [illegible] حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اس عرصہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] [illegible] اے میرے پیارے [illegible] پیارے [illegible] اے میرے پیارے [illegible] پیارے اللہ [illegible] میں آپ کہتے رہے اور جب صبح کو نماز کی اذان کان میں پڑی۔ تو پوچھا کہ کیا [illegible] [illegible] نا طاقتی اور کمزوری کے آپ نے نماز کی نیت باندھی اور نماز ادا کی۔ یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے [illegible] آپ [illegible] حضرت ام المؤمنین [illegible] اس وقت [illegible] حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح سے کر سکتا ہے ہم سب [illegible] حضرت اقدس کی خدمت [illegible] ام المؤمنین [illegible] [illegible] اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتی تھیں۔ کہ اے حی و قیوم خدا۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا۔ اے مُردوں کے زندہ کرنیوالے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے واحد لاشریک خدا اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولا۔ میری زندگی بھی تو ان کو دیدے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی پاک زبان پر تھے۔ کسی قسم کا جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور اخیر میں جب کہ انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا۔ اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو اور کئی بار یہ کہا اور جب اخیر میں یٰسین پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔ مگر آپ بالکل خاموش ہو گئیں اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے۔ جب میں نہیں روتی۔ تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر و استقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسے ناز و نعمت میں پلی ہوئی ہو اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانیوالا خاوند انتقال کر جائے ایک اعجاز ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنا پورا صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا اور ہر طرف سے سوائے حی و قیوم کے الفاظ کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ یہ سارا نقشہ حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ کرنے کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے لئے کافی ہے۔ اس سے میرے اور دیگر حاضرین کے ایمان کو از حد تقویت پہنچی۔ اخیر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات کو زیادہ کرے اور ان رحمتوں کے نزول کی جگہ بناوے۔ فقط

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

اہل بیت کا صبر

شب درمیانی ۲۵ و ۲۶ مئی کے آخری حصہ میں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اور وقت بعض خدام کو آپ کے پاس بلایا گیا تھا جن میں یہ عاجز (محمد صادق ایڈیٹر) بھی تھا اور وقت سے لیکر قریباً ۱۰ بجے تک جبکہ آپ نے [illegible] خدا کو سونپا یہ عاجز وہاں موجود رہا۔ اس وقت جو صبر [illegible] اہل بیت نے دکھایا۔ وہ نظیر نا کام ہے [illegible] حضرت ام المؤمنین نے نہایت ہی صبر [illegible] کے سوا آپ کے مونہہ سے کوئی کلمہ نہیں نکلا [illegible] میرے پیارے خدا تو ہم کو نہ چھوڑنا۔ یعنی انسان نے تو آخر مرنا ہے اور یہ جدائی تو ایک دن مقدر ہے۔ لیکن خدا ہم پر راضی ہو اور وہ ہم کو نہ چھوڑے تو پھر کوئی پرواہ نہیں۔ ایسا ہی صاحبزادہ محمود احمد نے نہایت صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ آپ کے مونہہ پر یہی لفظ تھے یا حی یا قیوم دیگر ممبران نے بھی نہایت صبر سے کام لیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب باوجود اس سخت صدمہ کے نہایت استقامت اور استقلال کے ساتھ رہے اور تمام ضروری امور کا انتظام کیا۔

دیگر خدام کا صبر

ایسے سخت صدمہ کے وقت میں نہ صرف اہل بیت کو بلکہ تمام خدام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا صبر عطا کیا۔ کوئی جزع فزع نہیں کی گئی۔ کسی کے مونہہ سے کوئی شکوہ کا یا بے صبری کا کلمہ نہ نکلا ایسے مصائب کے وقت جس صبر کا نمونہ خود حضرت امام علیہ السلام دکھلایا کرتے تھے۔ وہی سب خدام نے دکھایا۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب و دیگر تمام خدام صبر و استقلال کے ساتھ خدمات کی انجام دہی میں مصروف رہے یہاں تک کہ لاہور کے مخالفین آتے تھے۔ تو حیران ہو کر واپس چلے جاتے تھے اور یقین نہ کرتے تھے۔ کہ حضرت فوت ہو گئے کیونکہ ان کو چیخیں مار کر روتا ہوا اور آہ و بکاہ میں مصروف کوئی نہ دکھائی دیتا تھا

یاد رہے۔ کہ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	مسیح ناصری تو مر گیا تھا پر ہمارا مسیح قیامت تک زندہ ہے

خاتم النبیین ہتے اور آپ تریسٹھ سال کی عمر پاکر خدا سے جاملے۔ تاہم آپ قیامت تک زندہ ہیں کیونکہ آپکے فیوض اور برکات اور آپ کا دین زندہ ہے۔ وہ کبھی نہ مریگا۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود خاتم الاولیاء ہیں اب کوئی شخص ولی نہیں ہوسکتا۔ مگر وہ جو آپ کا سچا متبع اور فرمانبردار ہو اور آپکے انوار سے برکت حاصل کرنے والا ہو اور قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات سے بواسطہ حضرت مسیح موعود منور ہوکر خدا تک پہونچیں گے۔ اور یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ پس حضرت مرزا صاحب مرے نہیں گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔

ہمارا مسیح فوت ہوا پر وہ ہلاک نہیں ہوا

یہ امر سوچنے کے قابل ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی حیات جسمانی کا خاتمہ ایک بڑی بہاری کامیابی کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ کیونکہ اس وقت چار لاکھ کے قریب آدمی آپکا مطیع ہے اور یہ بات بہت کم انبیاء کو حاصل ہوئی ہے کہ وہ اپنی عمر میں اتنی بڑی جماعت کو اپنے ماتحت دیکھ لیں۔ پھر سینکڑوں دشمن آپکے سامنے ہلاک ہوئے۔ بہت سے مباہلہ کرنیوالے نامرادی کے ساتھ خائب و خاسر ہو گئے۔ آپنے ایک بڑی کامیابی دیکھ کر وفات پائی۔ اور آپکے بعد آپ کی جماعت برقرار اور اپنی جگہ پر قائم رہی اور یہ سلسلہ خدا کیطرف سے ثابت ہوگیا ہے کیونکہ ایسے [illegible] خدا تعالے نے [illegible] اور [illegible] نے نہیں دیا۔

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤنگا یا کسی مخالف کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپکے بعد آپکے قایم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور آپ کی رفع اللہ تعالی کی طرف ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا۔ ہاں ہلاکت کی مثال آپکے مخالفین نے دکھائی جیسا کہ چراغدین جمونی جو مسیح بنتا تھا۔ مگر آج کوئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا بابو الٰہی بخش جو موسیٰ بنتا تھا۔ مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے ہزاروں مرید تھے اور جس کے پاس کروڑوں روپیہ تھا حضرت کی پیشگوئی سے ایسا فنا ہوا کہ اوس کا نام ونشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ اون مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور اون کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔

فوت ہونے کو تو دنیا میں کون ہے۔ جو فوت نہیں ہو جاتا ہمیشہ سے یہی سلسلہ چلا آتا ہے۔ جو پیدا ہوتا ہے آخر ایک دن فوت ہو جاتا ہے۔ پر مبارک ہیں وہ جن کے ذریعہ سے خدا تعالے دنیا میں ایسے سلسلے قائم کر دیتا ہے کہ اون سے روحانی فیض پانے والی جماعت ہمیشہ قائم رہتی ہے وہ ہمیشہ زندہ ہیں اور کبھی نہیں مرتے یہی حال حضرت امامنا مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہے۔

خلیفۃ المسیح

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کا جانشین وہ شخص ہے جس کے جھنڈے کے نیچے خدا تعالے نے تمام جماعت کو فوراً جمع کر دیا ہے اور پیشتر اس کے کہ حضرت اقدس کو دفن کیا جاتا۔ تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ مان لیا۔ اور آپکے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور کر لی سب اتفاقی وارفع نہیں ہوئی [illegible] سچ تو یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی بہت لوگوں کی نظریں اس طرف جا رہی تہیں کہ ہمارے درمیان حضرت اقدس کے بعد جانشین ہونیوالا وجود نورالدین کا [illegible] ہے۔ چند ماہ کی بات ہے کہ [illegible] صاحب نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اگر [illegible] حضرت صاحب ہمارے درمیان [illegible] تو پھر کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے۔ کہ جو قوت لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے اور ایک جگہ جمع کر دینے کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے آئندہ زندگی اس سلسلہ کی کسی ایسی ہی قوت والے جانشین کے پیدا ہونے پر منحصر ہے۔ تو میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کی تھی کہ یہ قوت اللہ تعالے کے فضل سے حضرت مولوی نورالدین صاحب میں موجود ہے اور ان کے بعد خدا تعالے کسی اور کو دیدیگا۔ اس واسطے ظاہری نظر میں بھی یہ سلسلہ پورا استحکام رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے اسے کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ خواجہ صاحب نے میری بات کی تائید کی اور فرمایا کہ میرا دل تو طیار ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت ہی حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوکر جو پہلا لفظ بولا وہ یہی تھا کہ آپ **صدیق اکبر** ہیں۔ حضرت کا جنازہ لاتے ہوئے ریل گاڑی میں ہم سوار تھے اور میں مختلف احباب کو دیکھنے کے واسطے راہ کے اسٹیشنوں پر مختلف گاڑیوں پر بیٹھتا رہا میں نے دیکھا کہ سب کے قلوب اس امر کی طرف جھکے ہوئے تھے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب ہمارے امام ہوں۔ اور میر محمد سعید صاحب نے تو مجھے اپنی نوٹ بک میں ایک یادداشت دکھائی جس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین

ہم لوگ حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول رب العالمین عالیجناب مولانا مولوی نورالدین صاحب ایدہ اللہ بروح منہ کے بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میر محمد سعید۔ حافظ احمد اللہ صاحب۔ حافظ محمد اسحق صاحب۔ سید عبد [illegible] صاحب۔ شیخ شہرانی صاحب۔ عبد الرحمن صاحب۔ مخدوم محمد اشرف صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ مرزا خدا بخش صاحب۔

خط حضرت مولوی محمد احسن صاحب

قادیان میں آکر حضرت مولانا محمد احسن صاحب نے ایک خط عربی میں حضرت مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔ جسمیں آپکی بیعت کی قابلیت کا اقرار نہایت اعلیٰ الفاظ میں ہے۔ وہ خط بعینہ ذیل میں درج ہے۔ [illegible] انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً

حضرتنا امیر المومنین جناب حکیم الامۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعض الامور الخارجیۃ والاخلاص الذی فی سویداء قلبی حملنی ان اشیع ہذہ السطور فی الجرائد الثلثۃ بدر والحکم وتفریظا [illegible] العالم وہی ہذہ۔

یا امیر المومنین اعتقادی [illegible] اہل الامر فی جنابہ انک انت خلیفۃ المسیح الموعود [illegible] انت افضل [illegible] ایماناً واشدہم یقیناً واخوفہم للہ۔ کما قال اللہ تعالے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء واعظمہم عندی واکثرہم مناقب وارفعہم درجۃ صدقت المسیح الموعود حین کذبہ الناس فلہذا اعتقدت انک صدیق ثان۔ کما قال اللہ تعالے۔ والذین جاء

بالصدق وصدق به فالذی جاء بالصدق المسیح الموعود والمهدی المعهود جری الله فی حلل الانبیاء الذی توفاه الله حتف انفه کما الهم فی اول بعثته یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الی و مطهرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة فالآن انت مصداق بقوله تعالٰی صدق به وخلیفته الصدیق فی دین الله وامته فانا بایعتک لتائید الاسلام بقدر وسعی وطاقتی بالاخلاص وصدق القلب علٰی رغم المنافقین وکبت المکذبین ولا تنعت ولا ترددت من اول الامر فی هذا الامر من الحق الله المسیح الموعود بالرفیق الاعلٰی وقلت لک فی هذا الان مکرراً انک انت صدیق وانت صدیقنا ... نحن تابعوک ثم ما تمت تفسیر بعض الآیات التی تفسر ها تلک المعانی وهذا امر ... والناس فیما یشتبهون من مذاهب حررت هذه السطور لئلا یتهم الناس ان فی قلبی خلاف هذا التحریر کلا وحاشا ... انت للمومنین اباً رحیماً حتی یصیروا اللّٰہ علیٰ ... حملت الاثقال ما ضعفنا من هو ومن ینقلب علٰی عقبیه فلن یضر الله شیئاً ویجزی الله الشاکرین وانا مطیع لامرک فی دین الله ایدک الله بنصره و نورک الله صدرک بانوار الیقین بنور الدین وانا ارجو من الجماعة ایضاً ان لا یتمیز فیک منهم احد وانا اشهد ان وفات المسیح الموعود مشابهة بوفات الانبیاء والمرسلین الذین کانوا اولی العزم والهمة وان شاء الله تعالٰی ساکتب رسالة فی هذا الباب لیضع علی الناس ان وفاته من هذه الشان کان بعضهم مشابهاً بالانبیاء وکان فی الالهام جری الله فی حلل الانبیاء وغیر ذلک من الالهامات الکثیرة فادع لی یا امیر المومنین ان یوفقنی الله فی ذلک التحریر۔

حرر هذه السطور یوم الاربعاء سابع وعشرین من شهر مئی ۱۹۰۸ء العبد محمد احسن ...

درخواست بخدمت حضرت مولوی نورالدین صاحب

جب حضرت بیوی صاحبہ ام المومنین سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ کہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے بڑھکر کون اس کے قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی اسی پر اتفاق کیا۔ چنانچہ جب جنازہ باغ میں رکھا ہوا تھا اور سب دوست بھی باغ میں جمع تھے۔ تو اوس وقت احباب کے اتفاق سے عاجز راقم (محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر) نے کھڑے ہو کر مفصلہ ذیل تحریر پڑھی۔ جو حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بطور درخواست کے تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خاتم النبیین محمد المصطفٰی و علی المسیح الموعود خاتم الاولیاء۔ اما بعد۔ مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقٰی ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے

ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور الیقیں بودے

سے ظاہر ہے۔ کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آیندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آیندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔[1]

رحمت اللہ (مالک انگلش ویرہوس لاہور)۔ (صاحبزادہ) مرزا محمود احمد (مفتی) محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ سید محمد احسن امروہوی سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور۔ (مولوی) محمد علی (ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ خواجہ کمال الدین (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ۔ خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا خدابخش۔ (شیخ) یعقوب علی (ایڈیٹر الحکم) احمد دین اپیل نویس گجرانوالہ (مولوی) ماسٹر شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ (ڈاکٹر) عباد اللہ۔ امرتسری۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی (نواب) محمد علی خان (رئیس مالیر کوٹلہ) سید احمد نور کابلی۔ سید حیدر شاہ قصور۔ (صاحبزادہ) بشیر احمد (حضرت میر) ناصر نواب۔ (جنہوں نے اس موقعہ پر کوشش کی کہ اس امر کی رقت آمیز اور دردمندانہ الفاظ میں تائید کی کہ ہم میں سے اب مسیح کا جانشین بننے اور بیعت لینے کے لائق حضرت مولوی صاحب موصوف ہی ہیں) حافظ محمد اسحٰق ڈرائنگ ماسٹر لاہور۔ عبدالعزیز ولد میاں چراغدین رئیس لاہور (ملک) مبارک علی تاجر لاہور۔ مولوی عظیم اللہ نابھہ۔ نبی بخش (سوداگر) لاہور سید قاضی آل محمد امروہوی۔ مفتی فضل احمد جموں۔ خلیفہ نورالدین جموں۔ مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور۔ حاجی الٰہی بخش سوداگر گجرات۔ نورالدین چک نمبر ۲۴۲۔ خواجہ حبیب اللہ رئیس کشمیر حکیم محمد حسین قریشی لاہور۔ بابو غلام محمد فورمین رفیق ... پریس لاہور (قاضی) محمد ظہور الدین اکمل۔ نواب خان گجرانوالہ۔ سید محمد اشرف بی۔ اے (ساکن پنڈ دادنخان) مولوی رحیم بخش تلونڈی جھنگلاں سید عبد الجبار (ساکن برہما) سید مہدی حسین مہاجر۔ تبرک ساکن بنارس۔ چودہری اللہ داد محلانوالہ۔ بابو فخر الدین پہادنی لاہور ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن بھیرہ۔ ڈاکٹر محمد دین گجرات مستری احمد دین بھیرہ۔ مولوی میر محمد سعید حیدرآباد دکن خلیفہ رجب الدین لاہور۔ میاں محمد شریف بی۔ اے مختار (لمبی فہرست میں سے یہ چند نام بطور اختصار کے لکھے گئے ہیں۔ بیعت اول کیوقت جو باغ میں ہوئی قریباً ۱۲۰۰ آدمی تھا۔)

پہلی تقریر حضرت مولوی صاحب

مذکورہ بالا تحریر کے پڑھا جانے کے بعد حضرت مولوی صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میرے دل کے کسی گوشہ میں کبھی اس امر کا خیال خواہش یا واہمہ نہیں تھا۔ کہ یہ کام میرے سپرد کیا جائے۔ میں چاہتا تھا کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔ یا میر ناصر نواب صاحب جو حضرت کے واسطے جلائے ادب تھے یا نواب محمد علی خان صاحب جو حضرت کی فرزندی میں داخل ہیں یا حضرت مولوی محمد احسن صاحب جنہوں نے اس قدر تصانیف تائید حضرت میں کیں یا مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے دین کے راہ میں ایسی جانفشانی کی یا سید میر حامد شاہ صاحب یا اور کوئی دوست میں ہرگز نہیں چاہتا۔ کہ یہ بوجھ مجھ پر ڈالا جاتا۔ کیونکہ میں اپنے میں اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن جب کہ بلا میری خواہش کے یہ بار میرے گلے میں ڈالا جاتا ہے اور دوست سب مجھے مجبور کرتے ہیں۔ تو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر میں قبول کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور دوستوں سے دعا کی۔ ہر طرح کی امداد کی خواہش رکھتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ بعض باتیں جو میں منواتا ہوں۔ وہ کسی کی مرضی کے برخلاف ہوں۔ پس اگر تم طیار ہو۔ کہ میرا کہنا ہر امر میں مانو تو میں اسے منظور کرتا ہوں۔ تم پھر بھی سوچ لو۔ اور جن کے نام میں نے

[1] اس تحریر پر بہت دستخط اُسیوقت ہو گئے تھے اور بعض بعد میں ہوئے ان میں سے چند ایک نام بطور نمونہ اس جگہ ثبت کئے گئے ہیں۔

سے لئے مین ادن مین سے کسی کو اپنا امیر بنالو۔

یہ تقریر (جوانشاء اللہ بالاستیعاب اسی صفحہ اخبار کے کالم ۲ سے شروع ہوتی ہے) نہایت ہی رقت آمیز تھی اسپر سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم آپکے احکام مانین گے آپ ہمارے امیر ہیں اور ہمارے مسیح کے جانشین ہون۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے بعد بیعت لی اور بیعت اول مین قریب ۱۲۰۰ کے آدمی شامل ہوئے۔

عورتون کی بیعت

مردون کی طرح عورتون نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی ہے اور سب سے اول بیعت کنندہ حضرت ام المومنین بیوی صاحبہ تھین۔

مرزا سلطان احمد صاحب

حضرت کے بڑے لڑکے مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی جنازہ پر پہونچگئے تھے اور نماز جنازہ مین اور تدفین مین شامل ہوئے اور بعد اس کے کہ وہ حضرت ام المومنین کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہ ادب تمام سلام کر کے عرض کی کہ میری بعض ذاتی غلطیان تھین جنکی وجہ سے مین پیچھے رہا ورنہ مین نے کبھی حضرت کی مخالفت نہین کی تھی۔ اور مین نے سنا ہے۔ کہ بعض نادان لوگون کا خیال ہے۔ کہ مین جائداد وغیرہ کے متعلق نعوذ باللہ کوئی جھگڑا کرنا چاہتا ہون۔ سو یہ بالکل غلط ہے۔ مین کوئی ایسا ارادہ کبھی نہین کرتا۔ اور مین آپ سے درخواست کرتا ہون۔ کہ آپ میرے واسطے دعا فرماوین۔ کہ میری کمزوریون کو اللہ تعالے دور فرماوے۔

اللہ تعالے مرزا صاحب موصوف کو اس سعادت کے عوض بڑی بڑی نیکیون کی توفیق دے۔ آمین۔

گورنمنٹ برطانیہ پر مسیح موعود کا دائمی احسان

گورنمنٹ برطانیہ کو مسلمانون کی طرف سے ہمیشہ اس امر کا [illegible] مسلمان غیر مسلم کے ساتھ جہاد کرنا جائز سمجھتے ہین [illegible] ایک مہدی [illegible] کے انتظار مین [illegible] تمام [illegible] کو تلوار کے زور سے ہلاک کر دیگا۔ حضرت مرزا صاحب نے لاکھ مسلمانون کے دلون پر سے [illegible] مسلمانون کے دلون سے جو [illegible] داخل ہو گئے تھے اس اعتقاد کو دور کر کے گورنمنٹ پر بڑا بھاری احسان کیا ہے جس نے آنا تھا وہ آچکا بلکہ دنیا سے گذر بھی گیا۔ اس کی زندگی مین تو بعض نادان شک کو یہ جگہ دیتے تھے کہ مہدی کا دعوی کیا ہے شاید کبھی تلوار اٹھائین مگر جس صلح کاری سے آپکی زندگی کا خاتمہ ہوا ہے اور [illegible] نے گورنمنٹ کو مسلمانون کو [illegible]

ہمارے سید و مولی حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی

آخری تقریر

جو ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء عصر کو فرمائی۔

وفات مسیح

مین یہ کہتا ہون۔ کہ اگر وحی و الہام نہ بھی ہوتا تو بھی میرا ضمیر قبول نہین کرتا۔ کہ حضرت عیسی زندہ ہین۔ تم خود غور کر کے دیکھ لو کہ دو ایسی سخت مخالف قومون کا (جو ایک دوسرے کی سخت دشمن اور خون کی پیاسی ہین۔) اتفاق کسی ایک امر پر بے معنے نہین ہوسکتا۔ دیکھو یہودی اور عیسائی دونون اس بات کے قائل ہین کہ مسیح صلیب پر دیا گیا بس صلیبی واقعہ کا ہم کیونکر انکار کر سکتے ہین۔ تواتر سے جو بات ثابت ہو اوس کو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ پھر خدا کو ایسی کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ ایک شخص کو دنیا پر معمولی لوگون سے بچانے کے لئے آسمان پر چڑھا لے جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہجرت پڑی۔ تو اونہین غار مین پناہ دی مگر میری سمجھ مین نہین آتا۔ کہ عیسے مین کیا خصوصیت تھی۔ جو اوسے آسمان پر چڑھا لیا گیا۔ جو شخص ایسا خلاف سنۃ اللہ دعوی کرتا ہے۔ بار ثبوت اوسی کے ذمہ ہے ہم تو قرآن شریف بھی پڑھتے ہین۔ کہ عیسی فوت ہو چکا توفی کے معنے مع جسم عنصری اوٹھایا جانا کہین بھی نہین پائے جاتے۔ مین نے تلاش کر کے دیکھا ۳۰۰ مرتبہ صحاح ستہ مین توفی کا لفظ آیا۔ مگر سب مین اس کے معنے موت کے ہین۔ [illegible] خدا جانے کہ ان علماء کو کیا ہو گیا کہ عیسی علیہ السلام کے ساتھ موت کا لفظ نہین [illegible] ہوتا اوس کے لئے یہی کافی ہے جو شخص عقل [illegible] سے کام لیتا ہے۔ [illegible] اوس کو دیکھتے ہی [illegible] پس ہم بات کو بڑھا کر وقت ضائع نہین کرنا چاہتے۔ اچھی طرح سن لو۔ جس بات پر مجھے حق نے قائم کیا ہے اور اپنی متواتر وحی سے اطلاع دی ہے وہی ہے جو مین نے بیان کیا۔ عیسی کی حیات کا عقیدہ ایسا گندہ ہے۔ کہ اس سے لاکھ مسلمان مرتد ہو چکا ابھی ہمارے علماء کو سمجھ نہین آتی۔

عیسائیون نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ اللہ تعالے نے فوراً اس کی تردید کی کہ ان مثل عیسے عند اللہ کمثل آدم۔ پس ایسا ہی زندہ آسمان پر موجود رہنے کو عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے کی قرار دیتے ہین۔ اس کی مثال کیون نہ بیان کی تا عیسی کسی بات مین وحدہ لاشریک نہ ٹھہرے۔

تم عیسے کو مرنے دو۔ کہ اس مین اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسی موسوی کی بجائے عیسی محمدی آنے دو کہ اس مین اسلام کی عظمت ہے۔ مین سچ کہتا ہون اگر اسلام مین وحی والہام کا سلسلہ نہین۔ تو اسلام مرگیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بعد کلمہ شہادت و استعاذہ آپنے آیت

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویھون [illegible] تک پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا۔

سنۃ الہی متعلق وفات انبیاء

مین اس اللہ کی تعریف کرتا ہون۔ جو ابدی اور ازلی ہمارا خدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا مین آتا ہے اس کا ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جب کر چکتا ہے۔ خدا تعالے اوس کو بلا لیتا ہے۔ حضرت موسی کی نسبت یہ بات مشہور ہے کہ وہ ابھی بلاد شام مین نہین پہونچے تھے۔ کہ رستہ ہی مین فوت ہو گئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر وکسری کی کنجیون کا ذکر فرمایا۔ کہ مجھ دی گئین ہین مگر آپنے وہ کنجیان (چابیان) نہ دیکھین کہ چلے گئے ایسی باتون مین اللہ تعالے کے مخفی اسرار ہوتے ہین۔ یہان بھی بہت سے لوگ تعجب کرین گے کئی پیشگوئیان کی تھین وہ ابھی پوری نہین ہوئین

پیشگوئیان کس طرح پوری ہوا کرتی ہین

میرے خیال مین یہ اللہ کی سنت ہے۔ کہ وہ بتدریج کام کرتا ہے اور پھر جسے مخاطب کرتا ہے کبھی اس سے مراد اس کا مثیل ہی ہوتا ہے۔ پہلے پارہ مین فرمایا کہ تم نے موسے سے پانی مانگا اور ایسا ہی اور جگہ فرمایا۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخاطب وہ لوگ نہ تھے۔ پس خدا کی باتین رنگ برنگ شکلون مین پوری ہوتی ہین۔ اسی طرح اللہ کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ بعض مواعید الہ

کسی دوسرے وقت پر ملتوی کئے جاتے ہیں [illegible]
[illegible] بعد [illegible]
کہ اس میں یہی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کبھی امام بننے کا خواہشمند نہیں

[illegible] مولوی عبدالکریم [illegible] ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہشمند نہیں۔ میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہشمند نہیں۔ اگر خواہش ہے۔ تو یہ ہے کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اس فکر میں کئی دن گذارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اسی لئے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ [illegible] میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں۔ اول میاں محمود احمد وہ میرا بھائی بھی ہے [illegible] بیٹا بھی اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔ [illegible] اور حضرت کے [illegible] قریبی [illegible] صاحب ہیں [illegible] نہایت [illegible] دیکھا ہیں [illegible] دنیا میں بھی ایسے ایسے کام کئے ہیں کہ میرے جیسا انسان شرمندہ ہو جاتا ہے۔ آپ نے ضعیف العمری میں بہت سی تصانیف حضرت کی تائید میں کیں۔ ایسی خدمت جوانی کا حقہ ہے۔ بعد ازاں کے مولوی [illegible] صاحب ہیں جو ایسی خدمات کرتے ہیں جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتیں۔ یہ سب لوگ موجود ہیں باہر کے لوگوں میں سید حامد شاہ اور مولوی غلام حسن ہیں اور بھی کئی اصحاب ہیں۔

یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ ہے اس کا اٹھانا مامور کا کام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب وعدے ہوتے ہیں [illegible] [illegible] سوچ لو۔ کیا وقت ہے جو ہم پر آیا ہے۔ [illegible] مردوں بچوں عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں اس وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کر لو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں خود بوڑھا ہوں۔ بیمار رہتا ہوں پھر طبیعت مناسب نہیں۔ اتنا بڑا کام آسان نہیں۔ حضرت صاحب کے [illegible]

[illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] اسلام [illegible] ہونا [illegible] اس جہاں [illegible] [illegible] اسلام [illegible] اہم اور نہایت مشکل ہے اس وقت ہماری [illegible] اختلاف بھی ہے [illegible] اس جماعت کے اختلافات کے مٹانے کے لئے ہماری جماعت کو منتخب [illegible] تم آسان سمجھتے ہو مگر بوجھ اٹھانے کے لئے بڑا مشکل ہے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جن کا نام لیا ہے ان میں کوئی منتخب کر لو میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً [illegible] کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے [illegible]

[illegible] بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس عبودیت کا بوجھ [illegible] اٹھایا جاتا ہی کوئی [illegible] طبائع کے اختلاف پر نظر کر کے [illegible] یک رنگ [illegible] ہمت کی ضرورت ہے میں تو حضرت صاحب کے کاموں میں حیران تھا کہ اول بیمار پھر اس قدر بوجھ۔ نثر نظم تصنیف دیگر ضروری کام ادھر میں حضرت صاحب کے قریب عمر۔ وہاں تائیدات روز افزوں موجود۔ یہاں میری حالت ناگفتہ بہ۔ اسی لئے فرمایا۔ فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ کہ یہ سب کچھ خدا کے فضل پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت

میں ایک بڑا امر پیش کرتا ہوں کہ جناب ابوبکرؓ کے زمانے میں عرب میں ایسی بلا پھیلی تھی کہ سوا مکہ اور مدینہ اور جواثہ کے سخت شور و شر اٹھا۔ مکہ والے بھی مرتد ہونے لگے مگر وہ بڑی پاک ہمت تھی [illegible] نے اونہیں کو ماکہ اسلام لائے میں تم سب سے پیچھے [illegible] میں کیوں پہلے بنتے ہو صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے باپ کے اوپر جو پہاڑ گرا ہے وہ کسی اور پر گرتا تو چور ہو جاتا۔ پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ میں موجود [illegible] اور جو نشان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم دے چکے تھے کہ [illegible] پس اس کو بھیج دیا۔ ادھر اپنی قوم کا [illegible] مگر آخر خدا نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا۔

[illegible] الذی ارتضٰی لھم۔ کا زمانہ آگیا۔

اس [illegible] اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں کہ [illegible] تمہارا کلمہ ایک ہو جائے۔ نبی کریم صلعم کے بعد ابوبکر کے زمانہ میں صحابہ کرام کو بہت سی مساعی جمیلہ کرنی پڑیں سب سے پہلا اہم کام جو کیا وہ جمع قرآن ہے اب موجودہ صورت میں جمع یہ ہے کہ اس پر عملدرآمد کرنے کی طرف خاص توجہ ہو۔

پھر حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ کا انتظام کیا۔ یہ بڑا عظیم الشان کام ہے۔ انتظام زکوٰۃ کے لئے اعلیٰ درجہ کی فرمانبرداری کی ضرورت ہے۔

پھر [illegible] غرض کئی ایسے کام ہیں۔

خلیفہ المسیح

اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں۔ تمہیں میرے احکام کی [illegible]

[illegible]

[illegible] قائم ہیں اون [illegible] اور زکوٰۃ کا انتظام [illegible] اور اون امور کو جو وقتاً فوقتاً [illegible] دائرے کو شامل کرتا ہوں پھر تعلیم دینیات۔ دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی۔ اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں جس نے فرمایا۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔

یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس کا کوئی رئیس نہیں۔ وہ مردہ ہے۔ فقط۔

اطلاع

حضرت اقدس کی تجہیز تکفین تدفین اور آپ کا خلیفہ مقرر کئے جانے کے متعلق ضروری امور مختصر طور پر جلدی احباب تک پہونچانے کی خاطر یہ اخبار تاریخ مقررہ سے دو روز پہلے یعنی منگل کو شائع کیا جاتا ہے اگلا...

[illegible]

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کا پڑھنا اور سنانا سب دوستوں کیواسطے نہایت ضروری ہے اسلئے اسی اخبار کے ساتھ رسالہ الوصیۃ کو بھی نقل کرکے بھیجا جاتا ہے تمام دوست خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی جمع کرکے سنائیں۔ ایڈیٹر

الوصیّت

مطبوعہ جنوری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امّا بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا ہے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں [illegible] اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے [illegible] تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی [illegible]

قرب اجلک المقدّر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرًا [illegible] ولا نبقی لک من المخزیات شیئًا واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک تموت وانا راض منک [illegible] ونبقی لک الآیات باہرۃ [illegible] لک الآیات بینات ط قریب ما [illegible]

ذلک تقدیر اللہ لا اضیع اجر المحسنین [illegible]

متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے [illegible] تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے [illegible] رفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں [illegible] رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں [illegible] ہیں ان میں سے کچھ تو دکھا دیں [illegible] تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق [illegible] جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہے لوگوں سے بیان کر جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے [illegible]

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے [illegible] جو ذکر ہو چکی ہیں [illegible] چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں [illegible] ہیں (۱) اوّل یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام ونشان نہ رہیگی (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھا لیں گے اور صفحۂ ہستی سے معدوم کر دینگے۔ تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراضات بھی نابود ہو جائیں گے پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی یہ ہوگا

یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بارے میں جب مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا اور جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم [illegible]

[illegible]

ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے [illegible]

[illegible]

[illegible] تبلیغ کا دعوہ پورا ہو جاتا ہے اور جب وہ مٹی ہاتھ اٹھا کر چلے جاتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال

۱؎ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی تو وہ دیکھتے کہ صدی کے سر پر خدا تعالیٰ نے اس کو قائم کیا اور اب تک چودھویں صدی بھی گذر گئی احادیث کے مطابق عین تیرہ دعوے کے وقت رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آ رہے ہیں مگر افسوس ان پر جنہوں نے دنیا سے پیار کیا اور انہوں نے مجھ کو قبول نہ کیا۔ منہ ۱۲۔ ۲؎ خدا نے لکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب آئینگے۔ منہ ۱۲۔

تاریخ وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے فضل سے کامل ہوگئی [illegible]

قل یعطی الا [illegible]

کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنۃ اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اسلئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جبتک کہ وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھلا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو

زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جسکے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جبتک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جاوے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جبتک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچہ کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جسکو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جسکے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا اگر تمہاری زندگی اور

ے ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا

بقیہ حاشیہ کالم اول۔ مجاز ہوگا اور چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ ۱۲

تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لا شریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے اور کوئی بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے

ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہونچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہونچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اسلئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھکر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوۃ کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے[1] اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہ تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی۔ اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ

---

[1] باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ ۱۲

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تسلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونیکا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللّٰہ و امامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جاوے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح شہادت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اس پر شاہد ہے جس کے معنے بات متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں کہ خدا قیامت کو حضرت عیسیٰ سے پوچھیگا کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو تو وہ جواب دینگے کہ جبتک میں ان میں تھا ان پر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا پھر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کن ضلالتوں میں مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت فلما توفیتنی کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی ... عمد سے باندھا ... جسم عنصری ... آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آنے والے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی تو ایسی صورت میں ممکن نہیں کہ ایسا جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولتے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا تھا اور میری ماں کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے وہ یہی کہہ سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے ورنہ دروغ گو ٹھہرتے ہیں تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہیں اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اتریں گے تو کیا وہ آسمان پر ہی مریں گے اور آسمان میں ہی ان کی قبر ہوگی۔ لیکن آسمان پر مرنا آیت فیھا تموتون کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہیں گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اور بینہ سے قرآن شریف کے معنے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان میں ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے۔ دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا جس کی ایک مدت پہلے خبر دیگئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے نہ معلوم وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اُسکا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اسلئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا بھی بہار میں ہی آئیگا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں میں پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن ہیں گے[1]

اور خدا نے فرمایا۔ زلزلة الساعة۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لک نری آیات ونھدم ما یعمرون[2] یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم انکو گراتے جائینگے اور پھر فرمایا بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی یعنے ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنے زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا انی مع الافواج اتیک بغتة یعنے میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا اس دن کسیکو بھی خبر نہ ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب تک زیر و زبر نہیں کیگئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا کہ زندگیوں کا خاتمہ۔ اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا ...

تیرا ... ہے کہ ایک امر آسمان سے اُتریگا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے ... اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی دنیا میں شائع ہو جائے کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

اور یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ امر نیت سے وابستہ ہیں ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

[1] مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت میں اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے مگر بہار کا وقت ہوگا جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھ کو فرمایا ہے منہ ۱۲۔ [2] ایک قرآنی وحی اسی بارہ میں یہ بھی ہے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا منہ ۱۲

مطبوعہ بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ایڈیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت بیشگی للعہر

قیمت ازمعاونین صہ	پیہ گوہر افسر گرامی چہار قادیان بھی	وجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بھی
جلد ۷ قادیان ۔ ۱	مورخہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جون ۱۹۰۸ء		نمبر ۲۳ گورنمنٹ ۲۰
فی پرچہ ۲	کرسارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا ۔ افریقہ صہ

حضرت مرزا صاحب اب بھی زندہ ہیں ؟

خداتعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ مخدومی حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال [illegible] سے چند روز پہلے ذیل کا مضمون لکھا تھا اور جس وقت حضرت مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اسوقت وہ اس واقعہ سے بے خبر اپنا مضمون بھیجنے صاف کر رہے تھے ان کا پڑھنا احباب کے واسطے خاص فائدہ کا موجب ہوگا ۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا کسی نبی یا مجدد کی وفات سے اسکی صداقت پر یا اُسکے اصول پر ضلالت ہو سکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے ماننے والے کبھی مر سکتے ہیں ؟

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما ۔

اگرچہ عاجز میں اردو اخبارات کو نہیں دیکھتا ۔ لیکن کل تاریخ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء کو کسی نے میرے ہاتھ میں [illegible] امرت سر کا اخبار دیا ۔ اس میں حضرت وارث الحیات الدائم مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ و علیٰ محمد صلوٰۃ و سلاماً دائماً ابداً کی وفات کی پیشگوئی دیکھا [illegible] اگرچہ ان دل دکھانیوالی باتوں کا جواب سوا صبر کے اور کچھ نہیں ہے مگر قرآن شریف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یتربصون بکم الدوائر علیہم دائرۃ السوء ۔ اس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے کہ آیا کوئی انسان کے [illegible] پر بھی وارد ہو سکتی ہے یا نہیں موت سے مطلب یہ ہے کہ نام و نشان ان کا مٹ جاتا ہے اور کوئی نام لیوا نہ رہے ۔ اور نہ کوئی ان کے اصولوں پر چلنے والا باقی رہے ۔ سو واضح ہو کہ ایسی موت کبھی انبیاء اور رسل پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے پر ہوگی ۔ انسانی جسم خاکی جو ہر وقت ہی معرض تغیر و تبدل میں ہے اور کوئی لمحہ خالی نہیں کہ اس کے اجزاء پر فنا وارد نہ ہو ۔ یہ تو ایک نہ ایک دن اس خاکدان میں جائے گا جس سے اس کے اجزاء نکلے ہیں مگر وہ نورانی جسم جو مقربین اور متقیان الٰہی کو عطا ہوتا ہے اس پر کبھی فنا نہیں آتی ۔ وہ حی و قیوم خدا کے عشق میں فنا ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہو سکتی جیسا کہ نص [illegible] ظاہر ہے اور یہی نسبت ۔ موت کی پیشگوئی کرنے والے خود ہو سکتے اور مردہ دل ہیں ۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا ہوا تھا اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوا تھا اب کسی شترکینہ کی پیشگوئیوں سے ان پر ہرگز ہرگز موت وارد نہیں ہو سکتی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ۔ اس بات کا ثبوت کہ دراصل حضرت اقدس کو یہ نورانی جسم حاصل ہو گیا ہے ہمیں دینا ہے ۔ سو واضح ہو ۔ کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات بینات قرآن شریف ہی ہیں ۔ جیسا کہ والنور الذی انزلنا میں ہے ۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے ۔ پھر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اس پر چلا دیتا ہے اور پھر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک پہونچ جاتا ہے ۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے ۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے جیسا کہ نوراً [illegible] سے ظاہر ہے ۔ سب سے اعلیٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا ۔ جیسا کہ اللہ نور السمٰوات الخ سے ظاہر ہے اور پہلوں کے بعد تمام

انبیاء اور رسل کو اس نور سے ان کے مراتب کے مطابق حصہ ملتا رہا اور ملتا رہے گا چنانچہ تیرہویں صدی ہجری میں جب قرآن شریف کا علم دنیا سے اٹھ گیا تھا اور اس خلعت نورانی کا کوئی وارث نہ رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے چودہویں صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا۔ اب تلاش کر کے دیکھ لو کہ کل دنیا میں قرآن شریف کے ساتھ کس کو زیادہ محبت ہے اور کہاں پر اس کے دقائق اور حقائق بیان کئے جاتے ہیں اور کون جماعت قرآن شریف کی محبت اور عشق میں محو ہو رہی ہے اور کہ [illegible] اپنا اثاثہ اسلام میں ہی خرچ کر رہے ہیں۔ اگر انصاف سے کوئی دیکھیگا تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب اور احمدی جماعت کے اور کسی کو دنیا بھر میں نہ پائے گا جس سے ثابت ہوا کہ وہ نورانی جسم جس کا اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کو عطا ہو گیا ہے اور ان پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ [illegible] کا بیان واضح یوں ہے۔ کہ اگر قیامت تک روئے زمین پر ایک ہی ایسا شخص زندہ رہا جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ چودہویں صدی ہجری کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ مجدد اسلام ہونے کا کیا تھا۔ اور وہ درحقیقت ایسا ہی تھا۔ اور مزید برآں اس کے دعوے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے برحق ہیں۔ اور ایسے شخص کے پاس مکتوبات حضرت اقدس کے بھی موجود ہوں اور ان پر وہ یقین کامل رکھتا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید [illegible] صاحب قیامت تک بہت رہیں گے۔ تو حیات ابدی حضرت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ اب ان کی [illegible] اپنی ہوا نفس سے کسی کافر [illegible] کوئی [illegible] کرے تو اس سے حضرت اقدس [illegible] اور احمدی سلسلہ کا کیا بگڑتا ہے [illegible] تو خدا تعالیٰ سے بہت سی امیدیں ہیں اور ہم اسی [illegible] کرتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اب ہرگز فوت نہ ہوں گے [illegible] اپنے [illegible] سے جا ملیگا [illegible] مرزا صاحب کی روحانیت اور ان کے ارشادات [illegible] رنگ و ریشہ میں سرایت کر گئے ہیں۔ اور [illegible] ان کے طفیل سے ہم میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ قوت ہمارے آگے پیچھے چلتی ہے۔ اور وہ تائید روح القدس جو ہر وقت الحمد للہ ہمارے شامل حال ہے۔ اور وہ سوز و گداز اور خشوع و خضوع جو نمازوں میں ہمیں ملتا ہے اور وہ قتل دجال اور کسر صلیب جو ہم سے ہو رہا ہے اور جو اسلام کا لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ ہم نے مشاہدہ کیا ہے اور وہ صداقت نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین علیہم السلام جو ہمارے دلوں میں منقوش کی طرح بیٹھ گئی ہے۔ اور وہ مزے درس قرآن شریف کے جو ہم لیتے ہیں اور وہ مضامین ریویو کے جو ہماری نظروں سے گذر چکے ہیں اور دیگر وہ آیات بینات حضرت مرزا صاحب کی جو ہم دیکھ رہے ہیں اور دیکھ چکے ہیں جن کی خبر تیس سال قبل دیگئی تھی اور وہ رونق جو قادیان میں یا جہاں کہیں قدم مبارک حضرت مسیح موعود کا پڑ جاتا ہے ہو رہی ہے۔ یہ باتیں ہرگز ہرگز فنا نہ ہونگی یہ تو اب تاریخی ہو چکی ہیں۔ اور اسلام کی تاریخ سے ان کا مٹا دینا کسی سے ممکن نہیں ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔ احمدی جماعت انشاء اللہ العزیز قیامت تک قائم رہے گی ان کے ساتھ ساتھ ہی حضرت اقدس بھی زندہ رہینگے ماشاء اللہ [illegible]۔

حالا مخالفین خوش ہوتے ہیں۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیوقت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ اور من کان یعبد محمدا الخ کا کہنے والا ایک شخص تھا تو آپ اسی ایک بزرگ کی برکت سے ساری احمدی جماعت مدت سے یہی بول رہی ہے اور پھر ہر وقت پر [illegible] کو لیا ہے۔ اور پھر تمہیں اس وقت دنیا اور آخرت میں رسوائی ہوگی اور سوا دانت پیسنے کے کچھ چارہ نہ ہوگا بسنو اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دائما ابدا

آنان کہ گشت کوچہ جانان مقام شان
ثبت است بر جریدہ عالم دوام شان
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
میرد کسے کہ نیست مرامش مرام شان
اے مردہ دل مکوش پئے ہجو اہل دل
جہل و قصور تست نہ نقصی کلام شان

والسلام علی من اتبع الہدیٰ
خلیفہ رشید الدین ۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء

پیغام صلح

لاہور میں جو حضرت اقدس مسیح موعود کا لیکچر پیغام صلح پڑھا جانا ہے وہ ۱۴ جون کو نہیں پڑھا جائیگا۔ اور سر دست اس کیواسطے کوئی اور تاریخ بھی مقرر نہیں ہوئی۔ جب ہوگی۔ دوستوں کو بذریعہ اخبار یا اگر وقت کم ہوا تو بذریعہ خطوط خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے کر دیں گے۔

ایہا الاخوان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں حضرت اقدس حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں۔ حضور کے اصل خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً نسخے تحریر فرمائے ہیں۔ چھپوا کر بھائیوں میں مفت تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے آخر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور مجھے مل سکے ہیں۔ بنظر فائدہ عام لکھ دئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں اور وہ چاہیں۔ کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کر کے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے ان کے پاس بھیج دینے کا ذمہ وار ہوں لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ کن شکایات کیلئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں

حکیم محمد حسین قریشی ۔ حویلی کابلی مل ۔ لاہور

براہین احمدیہ اور درثمین کے متعلق خاص رعایت کا اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو

ضرورت

بدر میں دو پریسمینوں کی ضرورت ہے اور ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ باقی امور بذریعہ خط و کتابت طے ہونے چاہئیں۔

ڈاک خلیفۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک اس قدر ہوتی ہے کہ وہ ان خطوط کے جواب خود نہیں لکھ سکتے بعض دوست خطوط میں یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھیں ایسی خواہش اگرچہ بلحاظ محبت کے ہے تاہم حضرت خلیفہ صاحب کے حالات اور مصروفیت پر احباب کو نگاہ کرنی چاہیئے۔

صادق کا خط

اپنے صادق دوستون کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مین خط کیون لکھتا ہون

خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت مین جبکہ تمہین اپنے مرشد و ہادی کی جدائی کا صدمہ اٹہانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہین۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھون۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بہی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بہی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ مین ایک خط نویس ہون تمہارے پیارے امام کے وقت بہی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تہا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اس کے ساتھ ہو میرے سپرد ہی خطوط نویسی کا کام قایم رکہا ہے مین تمہارے دلون کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہون جو تمہارے اُن خطوط سے ظاہر ہوتا تہا جو تم حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین لکہا کرتے تہے اور مینے ان خطوط کو بہی پڑہا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلون کے رنج کے اظہار مین لکھے ہین اور ان پرجوش اور مخلصانہ الفاظ کو بہی دیکھا ہے جنمین تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے پس مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ مین آپ کو ایک خط لکھون۔

یہ خط کیا ہے

پیارے بہائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا مین رہا اور دنیا سے چلا بہی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتون نے اس کی طرف توجہ بہی نہ کی اور ایسے بہی ہوئے جنہون نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکھہ دیا اور اس کی ساری عمر مین ان بدقسمتون نے سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے مین نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگون کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی مین آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم مین مریض ہوا تہا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ مینے تجہسے کہانا مانگا تہا تو نے مجہے نہ دیا تیز تجہسے پانی مانگا تہا پر تو نے مجہے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجہے کہانا کہلاتا اور کس طرح تجہے پانی پلاتا۔ خدا تعالی فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تہا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو تب مجہے اسکے پاس پاتا۔ اگر تو فلان بندے کو کہلاتا اور پلاتا۔ تو اس کہانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہین کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالے اس مین اشارہ کریگا مگر اس مین کیا شک ہوسکتا ہے کہ خدا تعالے کے خاص بندون اس کے مرسلین اور مامورین کی عیادت کرنا اور ان کو کہانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہین کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش مین اوس کی دعوت کرین اور اسکو روٹی کہلائین لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ مین ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندونکو دنیا مین بہیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندون کی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجہی جائے افسوس انپر صد ہزار افسوس۔ جنہون نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیون کے کوئی تحفہ نہ بہیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا مین آیا اور چل دیا پر انہون نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بہائیو! کہ خدا تعالے نے ایسی تاریکی کے زمانہ مین تمہاری دستگیری کی اور تمہین اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روحون کو بدیون سے اور بد اعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتھیون مین لکھے گئے اور خدا نے تمہین ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

ضرور تہا کہ ایسا ہو

لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت ہو۔ کیونکہ ضرور تہا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنون سے دکھہ اٹہاکر اور ناگوار باتین سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتھ بہی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفے کے ساتھ ہوئی تہی کہ آن حضرت جب فوت ہوئے۔ تو سب نے آپ کی وفات کو قبل از وقت سمجہا اور مخالفون نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسری کی چابیان جن کے متعلق پیشگوئی تہی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ مین دیجاوینگی وہ کہان ہین۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوے کرتا تہا وہ زندہ تہا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے پس عرب کے لوگ بگڑے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی مین کیون مرجاتا ایسا ہی اسود عنسی بہی اس وقت کاذب نبی موجود تہا اور وہ زندہ تہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے پس یہ بات دشمنون کے ہاتھ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہون نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بہی ہوگئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکھہ کا وقت تہا مگر انہون نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنون کی خوشی چندروزہ تہی۔ اور تہوڑے عرصہ مین سب ہلاک ہوگئے اور خدا تعالے کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بہی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہین آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تہی۔ پر چونکہ ہمارا مسیح محمدی تہا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بہی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلا مین پڑین جس قسم کے ابتلاء مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تہے

اسوقت کے نئے اعتراضات

اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہو رہے ہین اون مین سے بعض اس قسم کے ہین جو محض گالیون اور استہزا کے رنگ مین ہین ان کیطرف توجہ کی ضرورت نہین۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی مین بہی نادان لوگ کیا کرتے تہے اور اون کے جواب بہت دفعہ دئے جاچکے ہین۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہین جو خاص طور پر بذریعہ وفات مسیح موعود پر کئے جاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

۱۔ آپنے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر نہین پائی۔ اور فوت ہوگئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۳۔ پانچوین لڑکے والی پیش گوئی پوری نہین ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۵۔ عبدالحکیم آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۶۔ عبدالحکیم نے جو پیشگوئی کی تہی وہ پوری ہوگئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد مین لکھے جائینگے۔ تاہم مین مختصر طور پر چند باتین اس جگہ

بیان کردیتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسی سال کی عمر حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اس میں یہی اشارہ تھا کہ اسی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ* سو اس کے مطابق جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے آپکی عمر ۷۵ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۷۰ سال لکھے ہیں انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے۔ خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا۔ ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپنے کبھی اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۳۰۹ھ میں بھی لکھا ہے۔ جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو ڈوئی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپنے اپنی عمر چھیاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۰ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۵ + ۶۰ + ۸ = ۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں۔ تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہر حال اسی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی سال کے قریب بھی ہوئی ہوتی۔ تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوتے رہتے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت

نکاح والی پیشگوئی اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تھا۔ کہ خدا تعالے نے اب اس کو منسوخ کردیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک - پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کردیا۔ تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہئیے کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جسمیں بتلایا گیا تھا۔ کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کردیا۔ کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یکسی اور وقت پر ڈالدے۔"

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تھا کہ اب اس کے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالے نے اس کو منسوخ کردیا ہے۔

پانچواں لڑکا پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی ابن الشیخ [illegible]

یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

ثناء اللہ ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ہاں آپنے اس کے حق میں دعا کی تھی* سو اللہ تعالٰی اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دعا کو قبول کریگا اور اس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہنچے گا۔ اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکھے۔ کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ ان کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے ان کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کھڑی ہے۔ چار لاکھ جماعت موجود ہے دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جموں نے دکھائی تھی۔ جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوئی نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس پندرہ ہزار مُرید کا پیر ہو کر اور کروڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ [illegible] نے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبد الحکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اور کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور بدگو مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسد اور بغض میں مر جائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائینگے انشاء اللہ تعالے۔

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مُردند شد ترکی تمام

اِلٰہی بخش مُرتد اکرم نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی بہتی سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ جسمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے آپ ہی ملہم

* ثناء اللہ خود اول ... ۲۶ اپریل ... دعا ... فیصلہ ... کوئی دانا ... منظور کر سکتا ہے پس جب اس نے فیصلہ کی یہ راہ منظور نہ کی تو خود ہی جھوٹا ثابت ہوگیا۔

اور آپ ہی لکھتا ہے۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں لکھتا ہے پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔ حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور دستی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھتا رہا۔ کہ حضرت اقدس ۲۱ ساون مطابق ۴۔ اگست "کو" فوت ہوں گے۔ چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اس پر نوٹ بھی دیا ہے۔ کہ عبدالحکیم نے اگر "تک" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر کانے دجال نے اس چھوٹی کتاب میں بجائے **کو** کے **"تک"** لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک۔ اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ میں کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی الفاظ پر اقتصار کرنے کی بجائے حضرت اقدس کی ان عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عبدالحکیم ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپ کے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی ان کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکہ کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبدالحکیم کے متعلق ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبدالحکیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

ور خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تریٰ کل مصلح و صادق

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبدالحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوگی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبدالحکیم نے پیش گوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جبکہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ میں اپنی وفات کے متعلق پہلے پیشگوئی شائع کر دی تھی۔ کہ اب میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ و مہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم عبدالحکیم نے اول تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنے ۴۔ اگست والے الہام کو خدا تعالےٰ نے شیطانی ثابت کر دیا۔ پس عبدالحکیم ہر حال میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ میں جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبدالحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اوس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اوس کی ۴۔ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مرے نہیں آپ نے فرمایا۔ "ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون"

حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین یہ اسہال ہیضے کے سمجھے جاویں یا پرانی بیماری جو موجب پیشگوئی آپ کے لاحق حال تھی۔ پس یہ توفی شہادت ہے مگر اس تقتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے اب صلح وہیں ہو سکتی ہے جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح کا پیام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور ادھر اللہ نے فرمایا۔ کہ الرحیل۔ ہم تجھے اسی جنگ کی حالت میں رفع دینا چاہتے ہیں۔

آپ نے منشی میراں بخش صاحب کے مکان پر بعید آسمانی سنایا پھر جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان لیکچر ہوا پھر یہ تھا موقعہ تھا۔ جہاں ہمیں اپنا قائم مقام کے سمجھنے پھر یا پچھواڑہ موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امرا کی دعوت کی اور انہیں اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دارالسلطنت میں پانچ جگہ میں تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا جو آپ کے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ مسلمانو! خبردار ہو کر سن لو کہ جو علی منہاج تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ کے جہاد میں شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے۔ کہ اسے زندہ کہا جائے۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزا کے تھے وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں وحدت کی روح پھونکی گئی۔

اس سے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں انعام لینے کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضا و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اٹھانا ہوگی۔ روزہ رکھنے سے یا خیرات اس قدر کہ اپنے پر فاقہ اٹھا لو۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے گھٹاؤ۔

کیونکہ ہم سب الٰہی رضا کے لئے ہیں۔ جس طرح مولا ہم سے راضی کریں۔

یہ مصائب یہ دکھ بشتی کی تعت میں ہیں یعنے ابد الموت نہیں ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتوں کا وعدہ۔ آئندہ ہدایت کی راہیں کھولدینگے۔

نکات

حسبنا کتاب اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

مین کچھ لکھنا چاہا اور فرمایا ملکے لا تضلوا بعدہ حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہکر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھین ہم آپکے منشاء کو خوب سمجھتے ہین۔ کتاب اللہ پر قائم رہین گے جب آپنے سمجھا کہ دوسری جماعت کو خوب سمجھتے ہین۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم دلون مین تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کردین تو دل نہین جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتین

یہ سلسلہ بدر مین عرصہ سے شروع ہے جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل مین آتی ہے۔ تو مین اس عنوان کی ماتحت اسے لکھدیتا ہون۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی پر ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کردیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیون کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول مین مطلق فرق نہین آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہین کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گویون سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمین مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کردو۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات و ممات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے تھے کہ مسیح مر چکا۔ اور اب وہ زندہ نہین۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدون پر اسدرجہ ہوا۔ کہ جان مین سے اپنی شقاوت ازلی و بدعملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدے سے نہ پھرے کہ مسیح مر چکا ہے۔ جیسا کہ چراغ دین اور پٹیالہ کے عبد الحکیم کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم ہے پس وہ ہر قل والی بات بالکل ٹھیک نکلی جس سے آپ کی قوت قدسیہ اور اثر تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مر چکا ایسا ہی فعل سے اسپر شہادت دی کہ جو مسیح ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی مبارک و مفید ہے وہ زندگی جسکی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کر دے شیعہ اب تک صدیق اکبرؓ کی خلافت پر معترض ہین اور حضرت علی و فاطمہ کی نسبت بیان کرتے ہین کہ انہون نے بیعت نہ کی اور کہ صحابہ مین سخت اختلاف ہوا۔

ہم نے اپنی آنکھون سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی وفات کے بعد سید محمود ان کے وہ لائق فرزند رشید موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر مین تقوی و طہارت خشوع خضوع و انابت الی اللہ و عالمانہ قوت بیانیہ و تحریریہ کو لطور اعجاز پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بجائے باپ قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب طرح اس بات کے قابل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفے بنائے جاتے۔ تو قوم انہین بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہین بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیر المومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمین یہ نہین بتاتا۔ کہ اگر احمدؑ کا غلام اپنی قوم مین یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمدؑ مین یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی"۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرامؓ سے بھی یہی لفظ روائیت کئے گئے ہین جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیون کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ اب کوئی وحی نہین جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت کو نہ بھیجے اور وعدہ ہمارے لئے نہ بھیجدے۔

۴۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اوس نے یہ دوکان لگائی ہوتی۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد مین سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو سب مانتے ہین کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے۔ مگر آپنے ایسا نہین کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ پاک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس آپ مین نہ تھی۔ اللھم صل علیہ وسلم

۵۔ آپکا علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جا سکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعوے کرو اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو ہاتھ مین لیکر کوئی گفتگو کرے تو انجیل و وید والے بھاگتے نظر آتے ہین۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب مین ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ مین بھی کوئی مذہب نہین آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سب نے بالاتفاق تسلیم کیا کہ آپنے اپنے کام مین اچھی کامیابی حاصل کی۔ (مین اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالے بھی انشاء اللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ہر نبی کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کئی اون مین سے ایسے ہین کہ جو سوائے معدودے چند کے جو غربیت من المسلمین کے مصداق تھے اپنا ماننے والے نہ بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنا لیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہین کیا ہمین اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہین لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیون پر گفتگو کرتے ہین مگر مین کسی اور ہی عالم مین ہون مین کہتا ہون ہمین اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا و آخرت مین آرام اور ترقیات کے اعلی مدارج پر پہونچ جاوین میری نظر مسیح کی تعلیم پر ہے مجھے اس تعلیم سے اعلی کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد ہے۔ پس مین اسبات کو کیا کرون کہ فلان پیشگوئی معرض التوا مین آگئی۔ (باقی)

ٔ یہ نیچ مبالغہ کے رنگ مین نہین کہا واقعی بات ہے صاحبزادہ والا تبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور اسمین ایسے نکات بیان کرتے ہین جو نعمارجنت کیطرح ماخطر علی قلب بشر ہو جاتے ہین تو سوا اس بات کے تسلیم کرنیکے چارہ نہین ہوتا۔ کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

ڈائری

القول الطیب

(وفات سے قریباً ۲۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور - ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء - ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا - اس پر فرمایا - میں نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہوں یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالے کی طرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہوتا ہے نبی کہلاتا ہے - خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں - مثنوی میں لکھا ہے - آن نبی وقت باشد اے مرید محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہو گے یاد رہے یہ سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا -

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین میں کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے - فرمایا - احکام میں کوئی نقص نہیں - نماز - قبلہ زکوٰۃ کلمہ وہی ہے - کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری میں سستی پڑ جاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو از سر نو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے - ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہو چکا ہے - ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں - لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہیں سنت نبوی سے کچھ غرض نہیں اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں -

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہو گئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائیں گے -

فرمایا - کیا مہدی کے ساتھ جو مل کر لڑائی کریں گے وہ سب کافر ہی ہوں گے -

آپ نے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے کیا اصلاح کی - فرمایا - دیکھو جیسا کہ

سے زیادہ آدمیوں سے ... کے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی - انسان جب فسق و فجور میں پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے - کوئی دن نہیں گذرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے - سر امر میں اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے سدا کی صرف یہی نہیں جیسے تم سمجھتے ہو - نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے - ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگوں کی توجہ ہے - ہر صدی کے سر پر اسی قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تھی - بلکہ بقول آپکے قرآن کریم اور علماء کافی تھے - تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے - حج کرنیوالے حج جاتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں - پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا - مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے غیب کا حال تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں -

ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون

یعنے لعنت ہے ان نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بیخبر ہیں - پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے -

یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس ان اندرونی بیرونی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے میں اپنے وقت پر آیا - اگر میں خدا کیطرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جائیگا - اگر میں خدا کیطرف سے ہوں - تو یاد رکھو کہ پھر مخالف ناکام رہیں گے - [illegible]

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی ثم قادیانی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے - اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❖ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرتنا امیر تمام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و عملی کے کامل اٹھانے والے مولانا نور الدین صاحب -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی بھی دو محرک ہوئے ہیں کہ الآن چند سطور کو میں اخبارات میں شائع کردوں - اور وہ سطور یہ ہیں کہ میرا اعتقاد آپکی جناب عالی میں اول بعثت و بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی الفت اور انس رکھنے والے ہیں گویا کہ مجسم الفت اور ان کے انیس تھے - اکثر مشوروں اور دینی معارف اور یقینی اسرار میں بمنزلہ ان کے قلب مبارک کے تھے جماعت احمدیہ میں دربارہ اخلاص و ایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہیں - آپکا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالے کا خوف آپ کو سب سے زیادہ تھا جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو علماء ربانی ہیں وہی زیادہ تر اس سے خوف کرتے ہیں - معناً آپکی ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بے پروائی بھی سب سے زیادہ ہے - امام ہمام نے اپنی کتابوں میں آپکے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہیں اسلئے آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے - آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اس وقت میں کی جسوقت تمام آدمیوں نے تکذیب کی تھی اس لئے میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ صدیق ثانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - والذی جاء بالصدق وصدق بہ - اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود تھے کہ اللہ تعالے کی طرف سے سچی باتیں اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالے نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یعیسیٰ انی متوفیک الایۃ یعنے اے عیسیٰ اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے میں بہت کوشش کریں گے - مگر میں تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام ان عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہیں - میں تجھ کو ان سے پاک و صاف رکھوں گا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کریں گے - میں ان کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھوں گا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدقت بہ کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین اور جماعت احمدیہ میں اس کے نائب ہو - پس میں اس لئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپکے ہاتھ پر بیعت اطاعت

کی ہے اگرچہ بعض ضعیف الایمان اُسکے خلاف ہو اور اول امر
میرے قلب کو کوئی تردد اس بات کا واقع نہیں ہوا بجز
اس کے کہ بعض آیات کی تفاسیر جواب کرتے ہیں وہ میری سمجھ
میں نہیں آئیں الحمد فوراً اسی وقت کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ
نے یہاں کے رفیقوں سے علیحدہ کر کر ملاء اعلیٰ کی
رفاقت میں پہونچا دیا۔ میں اسیوقت اگر آپ کی خدمت میں
عرض کیا تھا۔ کہ آپ ہمارے صدیق ہیں اور ہم آپ کی تابع
ہیں۔ ہاں آپ جو بعض آیات کی تفسیر ایسی فرماتے ہیں۔ جو
میری سمجھ میں نہیں آئیں یہ تو اپنا اپنا مذاق ہے۔ جو زمانہ
حال کے موافق آپکے مذاق میں تغیرا آجاتا ہے یہ امر
دوسرا ہے اور اس سے علیحدہ یہ چند سطریں میں نے
اس لئے شائع کی ہیں کہ بعض وہمی لوگ میرے قلب کی
حالت کو مخالف اس تحریر کے گمان نہ کریں۔ کلا وحاشا۔
اسلئے اب آپ کو ضروری ہے کہ ہم سب مومنین جماعت
کے لئے مثل شفیق باپ کے ہو جاویں تاکہ جملہ مومنین بمنزلہ
آپکے عیال کے رہیں کیونکہ آپ نے اس وقت وہ بوجھ اٹھایا
ہے۔ جسکے اٹھانے سے ہم سب عاجز ہیں۔ اس پر بھی
خدا کی اس بیعت اطاعت کے نبیرے گا۔ اللہ تعالےٰ کے
دین ورجس بات کو کہ مسیح موعودؑ لائے تھے۔ کچھ ضرر
نہیں پہونچا سکیگا اور جو کوئی اس نعمت کا شکریہ ادا کریگا
کہ آپ نے ایسے بوجھ کو اٹھایا بجالاوے گا اور آپ کی
نصرت میں ہمہ تن متوجہ ہو جائیگا۔ اللہ تعالےٰ اوس کو
دین و دنیا میں جزاے احسن عطا فرماویگا انشاء اللہ تعالےٰ
دین کی تائید میں بحول و قوتہ میں آپ کا فرمانبردار ہوں اللہ تعالےٰ
اپنی نصرت کے ساتھ آپ کی تائید کرے اور آپکے سینہ مبارک
کو اپنے انوار سے روشن اور منور کرے اور میں یہ بھی
امید رکھتا ہوں۔ کہ جماعت میں سے کوئی شخص اسبارہ
میں آپ پر کسی طرح کی نکتہ چینی یا عیب گیری نہیں کریگا خواہ
وہ مرد ہو یا عورت۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں
کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیاء اولوالعزم کی وفات کے ساتھ
مشابہت رکھتی ہے میں انشاء اللہ تعالےٰ ایک رسالہ وفات الانبیا
درشہ کے بارہ میں لکھوں گا۔ تاکہ لوگوں پر واضح ہو جائے۔ کہ
جس یا نشان کذائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع
ہوئی ہے (کہ چند امور منتظر الوقوع باقی تھے) اور آپ کی وفات
ہو گئی۔ اسی طرح سے اس وفات کا وقوع ہونا ضروری تھا
تاکہ حضرت مسیح موعود کی مماثلت دیگر انبیاء کے ساتھ ثابت
ہے اور اس وفات کذائی سے واقع ہونا ان کی وفات

کا آپ کی صداقت دعاوی اور صداقت ماموریت کی دلیل
ہو جیسا کہ الہامات الوصیۃ ۱۹۰۵ء وغیرہ میں مندرج ہو چکا ہے۔ اور
دیکھو جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیرہ وغیرہ الہامات کو اور
سوا اس کے اور بہت سے الہامات ہیں۔ میں آپکو
اسلئے اطلاع کی ہے کہ آپ دعا کریں کہ اس رسالہ کی تحریر
میں اللہ تعالےٰ میری تائید کرے۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء
روز چہارشنبہ

سید محمد احسن امروہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعودؑ

برادرم مکرم جناب مفتی صاحب ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا تعالےٰ کے ان خاص
فضلوں سے جو عاجز اکمل پر ہیں ایک فضل ہے جو
آج رات کو دُعا کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام کی تاریخ وفات میرے دل میں آئی

قُل یاعیسیٰ اِنّی متوفیک و رافعک اِلیّ

اس کے اعداد ۱۳۲۶ھ ہیں۔
ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
عاجز محمد ظہور الدین اکمل

تاریخ وفات

ایک قطعہ تاریخ وفات حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے تحریر فرمایا ہے جس میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

مسیح و مہدی موعود مسعود ☆ کہ نور حق و رخشید از جبالش
درین عالم خدا اورا فرستاد ☆ کہ یابد خلق فیضان کمالش
کمربستہ پئے اسلام ☆ نمود اظہار جبروت و جلالش
چو او ماموردِ مغفور بہ خدا بود ☆ شدہ مغفور سال انتقالش
۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات

جو جناب خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے لکھی ہے۔

تو ہے غفار اور ہے ستار
اسرا ہے فقط ترا ہمسکر
بخشدے ... احمد مختار
قادیانی غسل ... ہم ... کو

تاریخ وفات حضرت مسیح

از مولوی فخر الدین صاحب ساکن گنجاہ

غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

ولی مرزا غلام احمد خاص ☆ رفت زین جا گو بعالم نور
تابع دین احمد عربی ☆ ملجئے رسمہائے فسق و فجور
رہنمائے اطاعت خالص ☆ کہ تبلیغ قیصر و مغفور
بر زبانش دم مسیحائی ☆ حبذا در قلم لوامع طور
در زمان مذاہب شتیٰ ☆ ماند دائم مظفر و منصور
حرب او روز و شب بزور قلم ☆ نے بہ شمشیر و دشنہ و ساطور
اہل دنیا بحلقۂ ماتم ☆ مرحبا گفتہ اند اہل قبور
سفلگان را جائے شادمانی نیست ☆ ترک این دار لازم است ضرور
ہادی ہست ہادی کفار ☆ محی دین محمدی زین دور
اے مخالف رخش ملکم باشد ☆ خالق الخلق خود بیوم نشور
در دہانت زبان چو کلگیر است ☆ گل کند بے گمان بشمع شعور
یاد میکن ورا برحمت حق ☆ زانکہ ہست این طریقۂ ماثور
گفت ہاتف بگوش من دی شب
سال ہجری ز رحلتش مغفور
۱۳۲۶

انجمن سرگودہ نے خبر وفات پر کیا کیا

جناب ایڈیٹر صاحب دام اظلہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار بتاریخ ۳۱ مئی بمقام مسجد احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے محامد و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائے۔ اور حضرت صاحب کیلئے نماز جنازہ مکرر پڑھی گئی۔

عاجز راقم نے یہ تجویز پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تمام احباب حسب توفیق چندہ دیں۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق مفصلہ ذیل احباب نے چندہ عطا فرمایا۔ اور انجمن نے یہی قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں چاہے ... خرچ کرے۔ فہرست چندہ حسب ذیل ہے۔

حافظ عبد العلی صاحب ۔ منشی محمد سعید صاحب اہلمد سرگودہ ۔ مولوی عبد اللہ صاحب امین نہر جہلم کونین ۔ مولوی محمد علی صاحب بدوملی ضلع سیالکوٹ ۔ چودہری غلام حید رنمبر چک ۳۴ ہم جنوبی ۔ چودہری غلام محمد صاحب ٹھیکیدار ۔ مولوی محمد صدیق صاحب سرگودہ ۔ چودہری راجہ خان صاحب سرگودہ ۔ حاجی عبد اللہ خان صاحب نقل نویس سرگودہ ۔ بابو احمد دین صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ

عاجز عبد العلی صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ
مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خلیفۃ المسیح ہونا ارادہ الٰہی سے ہے

جیساکہ ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں حضرت مولوی صاحب موصوف کے خلیفہ ہونے کے متعلق حضرت کی وفات سے پہلے ہی لوگوں کے دلوں میں تحریک ہو رہی تھی اور آپکی وفات کے بعد تو ہر جگہ سے ایسے خطوط آئے کہ پیشتر اس کے کہ یہاں سے کوئی اطلاع جاتی لوگوں نے باہر سے خود بخود لکھنا شروع کیا کہ حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں۔ نمونہ کے طور پر چند خطوط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ قدرت الٰہی کا تماشا نظر آوے کہ جب خدا تعالےٰ کسی کام کو چاہتا ہے تو وہ کس طرح سے اپنے فرشتے دنیا میں بھیجتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس کام کیطرف تحریک کریں۔ قادیان میں حضرت کے چار صاحبزادے دو صاحبزادیاں ایک داماد سب لائق اور متقی موجود ہیں مگر کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ اندر باہر سب نے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

۱۔ مولوی حکیم [illegible] الدین صاحب [illegible] بھیرہ سے [illegible]

[illegible]

۲۔ قاضی [illegible] سوداگر [illegible]

[illegible]

اور میرے نزدیک وہ آپ ہیں۔ اس [illegible] آپکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں"

۳۔ شیخ نور احمد صاحب نے ایبٹ آباد سے لکھا۔ خدا تعالیٰ آپ کو [illegible] ہے کہ آپ مسیح موعود کی [illegible]

[illegible]

۴۔ خداداد صاحب [illegible] سے لکھا۔ میری بیعت بعد امام آخر زمان علیہ السلام حضور اپنے دست مبارک پر منظور فرمادیں اور غالباً باقی جماعت کا بھی یہی خیال ہوگا۔

۵۔ چودہری غلام احمد صاحب نے کریام سے لکھا۔ حاضرین احباب متفق ہوکر آپکے ہاتھ پر بیعت کی ہے پہلے یہ عاجز اور دیگر احمدیان الوصیۃ کے بموجب آپکے ہاتھ پر تحریری بیعت کرتے ہیں"

یہ چند خط بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ سب جگہوں سے بیعت کے خطوط بکثرت آرہے ہیں۔

سب خطوط کا جواب نہیں دیا جاسکتا

چونکہ بیعت کے خطوط کثرت سے آرہے ہیں۔ اس واسطے سب کا جواب دینا مشکل ہے سب دوستوں کو یقین کرنا چاہیئے کہ اون کی درخواستیں بیعت کی قبول ہوگئی ہیں سب کو چاہیئے کہ رسالہ الوصیت کو بغور پڑھیں اور دوسروں کو سنائیں اور اردگرد کی جماعتوں کو ایک جگہ جمع کرکے ان کو نماز و اخبار اور رسالہ الوصیۃ سنایا جاوے کیونکہ رسالہ الوصیۃ میں حضرت صاحب نے سب کچھ جو واقع ہوا لکھدیا تھا اسی واسطے گذشتہ پرچہ اخبار بدر کے ساتھ یہ رسالہ الوصیۃ شائع بھی کیا گیا تھا۔

احباب کو خود آنا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ تمام بیعت کنندوں کے واسطے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے کچھ نہ کچھ فرصت نکالکر ملاقات کے واسطے سب قادیان آویں کیونکہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

تنکر دین [illegible] کھیوہ باجوہ پسرور ضلع سیالکوٹ

اللہ دین صاحب کھیوہ باجوہ پسرور ضلع سیالکوٹ

محمد دین صاحب [illegible]

صدر پولیس [illegible]

اہلیہ شیخ نبی بخش صاحب

[illegible] بگہ

میاں [illegible] خان [illegible]

[illegible] بازار [illegible] فروشان۔

میاں غلام محمد خان بہرہ۔

ڈاک سنگھ [illegible] کشمیر

سید عمر شاہ صاحب [illegible]

[illegible] ضلع گورداسپور۔

محمد رمضان خان صاحب [illegible]

انظام الدین صاحب [illegible] گنج مروال۔

اہلیہ [illegible] ضلع لدہیانہ

میاں عبدالرشید خان صاحب محلہ [illegible] نگر شاہجہان پور۔

نواب [illegible] پسرور سیالکوٹ

دیوان خان صاحب لوگوڈا [illegible]

مولوی عبداللہ صاحب مدرس قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ

میاں محمد علی صاحب " "

اہلیہ مولوی [illegible] جالندہر

عالم خان [illegible] لاہور

دین محمد۔ کانٹھ گڑھ ہوشیارپور

عبداللہ صاحب " " "

قطب الدین صاحب " " "

[illegible] " " "

محمد دین چٹھی رسان گوجرخان

محمد دین احمدی چک نمبر ۹۹ نہر جہلم شاخ شمالی

احمد علی صاحب۔ کوٹ آغا

تحصیل پسرور حال چک نمبر ۱۱

سردار خان چک نمبر ۹۹ نہر جہلم

حاکم خان " "

اہلیہ منشی محمد عبدالحق سرور الہ آباد

تائی صاحبہ منشی محبوب علی پوربہ سرائے مونگیر

میاں محمد حسین صاحب [illegible] علاقہ [illegible] ضلع میرپور جموں۔

مسمات کرم بی بی اہلیہ عبدالعزیز صاحب پیہنی شرقپور۔ لاہور

بدرالدین صاحب " " "

محمد دین صاحب " " "

دین محمد صاحب " " "

محمد علی صاحب " " "

عبدالحق صاحب " " "

احمد الدین صاحب " " "

عیلی صاحبہ " " "

عبدالغنی صاحب " " "

خوشحال کانٹھ گڈھ

محمد عبداللہ مدرس [illegible] سیالکوٹ

احمدالدین [illegible] کپورتھلہ

بدرالدین۔ سرہند

مہتاب علی چک [illegible] گجرات

[illegible] " " "

[illegible] " " "

[illegible]۔ ملان پور ضلع [illegible]

محمد دین صاحب [illegible] گجرات

حاجی " " "

حیدر " " "

جلال " " "

عمر خان کانٹھ گڈھ

[illegible]۔ ضلع جالندہر

فضل داد نمبرہ [illegible] پارٹی

غلام محمد محرر چنگی سیالکوٹ

اہلیہ چودہری حاکم خان صاحب موضع نمبر ۹۰ سرگودہ

غلام محمد خیاط رسول پور حافظ آباد

نواب دین صاحب کنسٹبل فیروزپور

حیات بخش سرائے عالمگیر متصل دریائے جہلم

خوشی محمد [illegible]۔ پونچھ

صابر [illegible] کشمیر

محی الدین [illegible] کشمیر

نورالدین " " "

عبدالحق خفتہ [illegible] پوربیا

عبدالعلی صاحب۔ [illegible] کشمیر

[illegible] " "

محمد اسمعیل صاحب جلال پور شاہ پور

مسمات ولایت بی بی والدہ عبدالعزیز جلال پور۔ شاہ پور

مسمات فاطمہ بھتیجی عبدالعزیز جلال پور۔ شاہ پور

اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز انبالہ [illegible]

عبدالرشید [illegible] " " "

عظیم بی بی بنت " " "

عبدالغنی بٹ۔ [illegible] کشمیر

محمد بخش ملازم سکوٹ توپخانہ لکھنو

میاں اللہ دتہ صاحب ملتان

بشنا معہ عیال کلانزائی انبالہ

راجن معہ عیال " " "

خداداد " " "

شاہ محمد " " "

ڈاکٹر محمد عظیم اسسٹنٹ رسالہ نمبر ۱۷ [illegible]

اہلیہ مولوی معین الدین صاحب کرٹ جھونگہ

عبداللہ خان خانساماں بٹھنڈہ

محمد الدین صاحب [illegible] ستراہ۔ سیالکوٹ

عمر الدین صاحب [illegible]

میاں عبدالوہاب منگریہ

کمال ڈیرہ حیدرآباد سندھ

[illegible] چک نمبر ۹۰ سرگودہ

لال دین " " "

اللہ دین " " "

[illegible] ہوشیارپور

نبی بخش صاحب [illegible]

ڈیرہ غازیخان

مسیح موعودؑ کن معنوں میں نبی تھے

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ایک تازہ تحریر

(منقول از اخبار عام)

(چند روز ہوئے کہ اخبار عام میں ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کو چھوڑ دیا ہے اس پر حضرت نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں اپنے دعویٰ کی تشریح کی تھی اور حضور کے حکم سے وہ مضمون عاجز راقم اخبار عام میں چھپنے کے واسطے دے آیا تھا کیونکہ وہ مضمون بطور خط کے بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی کے اخبار عام میں وہ مضمون چھپ گیا تھا اور اس کی نقل ہم ذیل میں کرتے ہیں۔ اسجگہ اس امر کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کارکنان اخبار عام سے ہر ایک کا جو مجھے اتفاق ہوا تو وہ نہایت شرافت اور اعلیٰ اخلاق سے مجھ سے اور حضرت کے حالات نہایت ادب سے انہوں نے دریافت کئے اور بعض امور کے متعلق شریفانہ طرز سے سوال کئے اور کے (؟) رنج و مسرت کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لاہوری اخباروں میں سے صرف اخبار عام ہی تھا کہ حضرت اقدس اوسکو باقاعدہ پڑھتے تھے اور شریف اور ایڈیٹر صاحب اخبار عام کا ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ بہت شریفانہ برتاؤ رہا ہے۔ ایڈیٹر)

حضرت مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا اس کے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعوے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوےٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔ مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا۔ اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنے تحقق نہیں ہو سکتے جیساکہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہیں کہلا سکتا سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں اور کر رہا ہے۔ میں خودستائی سے نہیں بلکہ خدا کے فضل اور اس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف میں کھڑا کیا جاؤں اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں تو مجھے اس مقابلہ میں خدا غلبہ دیگا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ میں خدا میرے ساتھ ہوگا۔ اور ہر ایک میدان میں وہ مجھے فتح دیگا بس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الہٰیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت میں عام طور پر لوگوں کو خوابیں بھی آتی ہیں بعض کو الہام بھی ہوتا ہے اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر وہ الہام مقدار میں نہایت قلیل ہوتا ہے اور اخبار غیبیہ بھی اس میں نہایت کم ہوتی ہیں اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہیں تو اس صورت میں عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانوں کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تاکہ اس میں اور اس کے غیر میں امتیاز ہو۔ اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے تاکہ ان میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جائے۔ ان معنوں سے میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسیٰ جن کے دوبارہ آنے کے بارے میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامنگیر ہے وہ امتی کیونکر بن سکتے ہیں کیا آسمان سے اتر کر نئے سرے وہ مسلمان ہوں گے یا کیا اس وقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہینگے

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الاحد غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

بڑی رعایت

کچھ عرصہ کیواسطے براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں بڑی رعایت کر دیگئی ہے براہین احمدیہ بے جلد فی نسخہ نصف قیمت یعنی بجائے ۵ کے صرف مبلغ ؏ میں مل سکتا ہے اور درثمین مجلد بجائے ۸ کے ۶ میں اور بے جلد بجائے ۶ کے ۴ میں مل سکتی ہے درخواستیں بہت جلد آویں۔

مینیجر بدر

نام خوش خط ہو

بعض دوست حضرت کی ڈاک میں یا بدر کی ڈاک میں ایک نہایت ضروری اور تاکیدی خط لکھتے ہیں۔ خط بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن نیچے نام ایسی طرح لکھا ہوا ہوتا ہے جو بالکل پڑھا نہیں جاتا اور بعض دفعہ نام کے نیچے پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اس سے جواب لکھنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ جب کوئی پتہ نہیں لگتا کہ جواب کہاں اور کس کے نام تو نہایت حسرت کے ساتھ خط کو پھاڑ کر پھینک دینا پڑتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے سب دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے ہر خط میں اپنا نام اور پتہ واضح کر کے لکھا کریں بعض دوست خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جو ہم نے اپنے نام کے ساتھ پتہ لکھ دیا تھا تو بس قادیان والوں نے اس کو خوب یاد کر لیا ہو گا مگر یہ غلطی ہے یہاں خط و کتابت کی ایسی کثرت ہے کہ سب ناموں اور پتوں کا حافظ بننا مشکل بلکہ محال ہے۔

قطعات تاریخ وفات حضرت مسیح موعود

تو وصال حق سے دل [illegible]
یاں دل حیرت زدہ [illegible]
اے مسیح پاک اور مہدی دین
ہم کو مولا کی رضا منظور ہے
الوصیت میں تو جب فرما چکا
تیری رحلت، تب سے ہی مشہور ہے
پیش ازیں تو کر چکا سب انتظام
الوصیت میں یہ سب مذکور ہے
تیری فرقت میں ہیں گو اب ہم حزین
اور دل رقت پہ بس مجبور ہے
پر سمجھتے ہیں تجھے یاد رکاب
اس طرف جانے میں تو معذور ہے
خوش ہیں دشمن اور ہیں مغموم دوست
اور تو اس امر میں مامور ہے
کل نفس ذائقۃ الموت کا
حق سے جاری ہو چکا منشور ہے
زندگی پر کیا کسی کا اختیار
حق کا دشمن کس لئے مغرور ہے
وہ رسول پاک ختم المرسلین
جو خدائے پاک کا اک نور ہے
اپنے مرنے سے یہ ثابت کر گیا
فوت ہونا سنت ماثور ہے
اس کا خادم تھا مسیحا اور غلام
جس کی کوشش حق کے ان [illegible]
[illegible] وہ تو مولیٰ سے ملا
وہ تو حمد اللہ بس ماجور ہے
حق سے دی اس کو حیات طیبہ
اور وہ مرفوع ہے مسرور ہے
رحمتیں ہوں حق کی اس پر صد ہزار
قرب حق میں ہم سے بیٹھا دور ہے
آخری اس کا پیام آشتی
آخری لکچر ہے جو مسطور ہے
ہیں مخاطب جس میں وہ اقوام ہند
بہتری جن کی اسے منظور ہے
دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
اور آنکھوں میں شیخ پر نور ہے
وہ تو ہے جنت الفردوس [illegible]
اور ہم میں ایک [illegible]
دین حق کو [illegible]
[illegible]
وہ خلیفہ [illegible] اب امام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فکر کیا ہے [illegible]
مادہ تاریخ ہی [illegible]

خاکسار [illegible]

[illegible] برادر صادق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرت کا [illegible]

"مسکن [illegible] پائیدار" [illegible] ۱۳۲۶

خدا تعالیٰ نے [illegible] کے اعداد [illegible] سال
بتایا ہے۔ یہ تفہیم خدا کا دوسرا فضل ہے جو اس
کے عاجز بندے اکمل پر ہوا
محمد ظہور الدین اکمل

فروخت مکان

عرب صاحب عبد الحی نے ایک مکان بر لب سڑک طرف مشرق قادیان۔ قریب پل ڈھاب بنایا ہے جس کی زمین قریباً سات مرلہ ہے۔ اور اس میں کمرہ برآمدہ ڈیوڑھی صحن اور سیڑھیاں ہیں۔ دیواریں سب طیار ہو چکی ہیں صرف چھت باقی ہے۔ بلکہ بسبب نہ ہونے روپیہ کے اب تک بنوا نہیں سکے۔ اور اب وہ بسبب مقروض ہو جانے کے اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مبلغ [illegible] روپے وہ خرچ کر چکے ہیں۔ زمین قریباً دو سو روپے کی بتلاتے ہیں جو انہوں نے خرید کی تھی۔ لیکن بھرتی پر بہت خرچ ہوا۔ اب وہ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحبان خرید کرنا چاہتے ہیں عرب صاحب سے خط و کتابت کریں۔ قرضہ کو جلد ادا کرنے کی خواہش میں عرب صاحب اصل لاگت سے بھی کم پر فروخت کرنے کے لئے طیار ہیں۔

اطلاع

[illegible] صاحب [illegible] برادر [illegible] صاحب [illegible] بلوچستان قادیان۔

اس [illegible] اچھا مضمون۔ [illegible] کتاب [illegible] ایک روپیہ نقد انعام مقرر فرمایا تھا چنانچہ وہ انعام علی محمد طالب علم [illegible] مڈل کو دیدیا گیا۔ اکمل۔

[illegible] زلزلہ [illegible] شام کو آیا دوسرا [illegible]

[illegible] کی سزا۔ [illegible] ہمندیوں کے علاقہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک منڈلا [illegible] اڑا دیئے گئے اور جہاں کہیں دشمن نے مقابلہ کیا اس کو شکست دیگئی بعض قوموں نے یہ خیال کیا کہ [illegible] دوبارہ ان کے علاقہ میں بلیں آئے گی اس لئے وہ جرمانہ ادا کرنے اور شرائط قبول کرنے سے بے پرواہ ہو گئے مگر ان کی سخت غلطی تھی کیونکہ وہ اپنے [illegible] گاؤں میں پہنچنے نہ پاتے تھے۔ [illegible] کہ کافی سبق دیا گیا ہے [illegible] جلدی سے وصول کئے۔ [illegible] ہزار نقد جرمانہ [illegible] میں لایا گیا ہے۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ شاہ ایران پایۂ تخت [illegible]

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں بہت سی نئی کتابوں کا ذکر ہے احباب غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل دید نئی تصنیف
معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین الٰہی کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں صداقت مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے۔ اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دو سطر کے مقابلہ ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کرتے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیابی زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کے ... دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آج کل کے ... کیلئے و اسے منصف مزاج کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً ... صفحہ ۲۶×۲۰ حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۴ر رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب ہی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم نے اسی کتاب کی نسبت لکھا کہ

... پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت مہدی اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی ہاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اس میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر ہزاروں کے ازدیاد ایمان اور مخالفوں کی حیرت کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحہ کی ضخامت کا غذ پر نہایت خوشخط اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب ہے ... پانچ روپے کے ... تین روپے ... باقی ... جلد منگواؤ

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا دیوان چھپ گیا ہے۔ سیپرول کا موم کر دینی ہیں ... مجموعہ مجلد ۸ر کی بجائے چھ آنے اور ... ر چار آنے

شری کرشن اوتار یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب کی منو... ہدی اوتار سے کلیوگ کے ... کے بدلہ اسے تالیف کی ہے نہایت عمدہ دلپسند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۶۲ صفحے۔ قیمت ۸ر احباب جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب دلچسپ۔ جس میں ایک مرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ...

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب قبلہ امروہی۔ سورۂ والیسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۷ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ

میں تمام احمدیہ عقائد و متنازعہ فیہ مسائل کا بدلائل ذکر ہے۔ چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

حیرت منشی کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور میرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں عمدہ مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ ... کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

فتح دین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۴ر

نظم مستوراۃ مستورات کیلئے بہتر۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی (الاوان) قیمت ۲ر

آئینہ کشمیری طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت ار

کامن احمدی۔ قیمت ۱ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد ۱۲ر اور محصول ۳ر ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنیوالوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب

ممبرا - عمدہ ممبرا احمد نور صاحب کابلی سے ... روپے تولہ کے حساب منگوائیے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

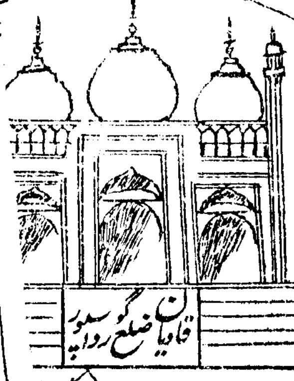

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

اخبار بدر قادیان

خریدار نمبر

ان ضلع گورداسپور ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بخدمت میان عزیز بخش صاحب محافظ دفتر

ڈیرہ غازی خان

چہ گوئم باتو از آن چہار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر (ایل) ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۷ — نمبر ۲۳

مورخہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جون ۱۹۰۸ء

کہ سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

حضرت مرزا صاحب اب بھی زندہ ہیں ؟

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ مخدومی حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال سے صرف دو روز پہلے ذیل کا مضمون لکھا تھا اور جس وقت حضرت مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اس وقت وہ اس واقعہ سے بیخبر اپنا مضمون محرر کے صاف کر رہے تھے اس کا پڑھنا احباب کے واسطے خاص فائدہ کا موجب ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا کسی نبی یا مجدد کی وفات سے اسکی صداقت پر مبنی اصول ضائع ہو سکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے ماننے والے کبھی مر سکتے ہیں ؟

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ❊ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما ۔

اگرچہ عادتاً میں اردو اخبارات کو نہیں دیکھتا ۔ لیکن کل بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کسی نے میرے ہاتھ میں اہل حدیث امرتسر کا اخبار دیدیا ۔ اوس میں حضرت وارث الحیات الدائم مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ وعلیٰ محمد صلوٰۃ وسلاماً دائماً ابداً کی وفات کی پیشگوئی دیکھ اظہار کیا گیا تھا ۔ اگرچہ ان دل دکھانیوالی باتوں کا جواب سوا صبر کے اور کچھ نہیں ہے مگر قرآن شریف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ قتہ یصون بکم الدوائر علیھم دائرۃ السوء ۔ اس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے کہ آیا کبھی خدا کے فرستادوں پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے یا نہیں موت سے یہ مطلب ہے کہ نام و نشان اون کا مٹ جائے اور کوئی نام لیوا نہ رہے ۔ اور نہ کوئی ان کے اصولوں پر چلنے والا باقی رہے ۔ سو واضح ہو کہ ایسی موت کبھی انبیاء اور رسل پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے پر ہوگی ۔ ہاں یہ جسم خاکی جو ہر وقت ہی معرض تغیر و تبدل میں ہے اور کوئی لحظہ خالی نہیں کہ اس کے اجزاء پر فنا وارد نہ ہو ۔ یہ تو ایک نہ ایک دن اس خاکدان میں جا ملے گا جس سے اس کے اجزاء نکلے تھے مگر وہ نورانی جسم جو مقربین اور فرستادگان الٰہی کو عطا ہوتا ہے اس پر کبھی فنا نہیں آتی ۔ وہ حی وقیوم خدا کے عشق میں فنا ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہو سکتی جیسا کہ نص بل احیاء سے ظاہر ہے اونکی نسبت موت کی پیشگوئی کرنے والے خود جھوٹے اور مردہ دل ہیں ۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا ہوا تھا ۔ اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوا ہے اب کسی شتر کینہ کی پیشگوئیوں سے ان پر ہرگز ہرگز موت وارد نہیں ہو سکتی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ۔ اس بات کا ثبوت کہ دراصل حضرت اقدس کو یہ نورانی جسم حاصل ہوگیا ہے ہم ہیں دیتے ہیں ۔ سو واضح ہو کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات بینات قرآن شریف ہی کی ہیں ۔ جیسا کہ والنور الذی انزلنا میں ہے ۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے ۔ پھر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اس پر چلا دیتا ہے اور پھر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک پہونچ جاتا ہے ۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے ۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے جیسا کہ نور آئیشون بہ سے ظاہر ہے ۔ سب سے اعلیٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا ۔ جیسا کہ اللہ نور السموات الخ سے ظاہر ہے اور پھر اون کے بعد تمام

انبیاء اور رسل کو اس نور سے ان کے مراتب کے مطابق حصہ ملتا رہا اور ملتا رہے گا چنانچہ تیرہویں صدی ہجری میں جب قرآن شریف کا علم دنیا سے اٹھ گیا تھا اور اس کا کوئی وارث نہ رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا۔ آپ تلاش کر کے دیکھو اور کہاں دنیا میں قرآن شریف کے ساتھ کس کو زیادہ محبت ہے اور کہاں پر اس کے دقائق اور حقائق بیان کئے جاتے ہیں اور کون سی جماعت قرآن شریف کی محبت اور عشق میں [illegible] ہے اور کون سے لوگ ہیں جو سب کچھ اپنا اشاعت اسلام میں ہی خرچ کر رہے ہیں۔ اگر انصاف سے کوئی دیکھیگا تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب اور احمدی جماعت [illegible] کو دنیا بھر میں نہ پائے گا جس سے ثابت ہوا کہ [illegible] جس کا اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کو عطا ہوا ہے اور ان پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔

اس کا بیان واضح یون ہے کہ اگر قیامت کے روز تک ایک [illegible] شخص زندہ رہا جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ چودھویں صدی ہجری کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ مجدد اسلام ہونے کا کیا تھا۔ اور وہ درحقیقت ایسا ہی تھا۔ اور مزید براں اس کے دعوے مسیح موعود اور [illegible] ہونے کے برحق تھے۔ اور ایسے شخص کے پاس مکتوبات حضرت اقدس کے بھی موجود ہوں اور ان پر وہ یقین کامل رکھتا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ایسے صاحب قیامت تک بہت ہوں گے۔ تو حیات ابدی حضرت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ اب ان کی نسبت اگر کوئی اپنی ہوائے نفس سے کسی کافر نعمت کی کوئی پیشین گوئی شائع کر دے تو اس سے حضرت اقدس مرزا صاحب کا اور احمدی سلسلہ کا کیا بگڑتا ہے ہمیں تو خدا وند تعالیٰ سے بہت سی امیدیں ہیں اور ہم اسی پر توکل کرتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اب ہرگز فوت نہ ہوں گے [illegible] اپنے [illegible] سے جا ملیگا مگر حضرت مرزا صاحب کی روحانیت اور [illegible] ارشادات [illegible] ریشہ میں سرایت کر گئے ہیں۔ اور [illegible] ان کے طفیل [illegible] اور وہ [illegible] لگے [illegible] اور [illegible] حضرت اقدس [illegible] شامل حال [illegible] اور [illegible]

اور خشوع و خضوع جو نمازوں میں ہمیں ملتا ہے اور وہ قتل دجال اور کسر صلیب جو ہم نے دیکھا ہے اور جو اسلام کا لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ ہم نے مشاہدہ کیا ہے اور وہ صداقت نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین علیہم السلام جو ہمارے دلوں میں مخلوق کی طرح [illegible] ہے۔ اور وہ مزے درس قرآن شریف کے جو ہمیں [illegible] اور وہ مضامین ریویو کے جو ہماری نظروں سے گذر چکے ہیں اور دیگر وہ آیات بینات حضرت مرزا صاحب کی جو ہم دیکھ رہے ہیں اور دیکھ چکے ہیں جن کی خبر تیس سال قبل دی گئی تھی اور وہ رونق جو قادیان میں یا جہاں کہیں قدم مبارک حضرت مسیح موعودؑ کا پڑ جاتا ہے ہوتی ہے۔ یہ باتیں ہرگز ہرگز فنا نہ ہونگی یہ تو اب [illegible] ہو چکی ہیں۔ اور اسلام کی تاریخ سے ان کا مٹا دینا کسی سے ممکن نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔ احمدی جماعت انشاء اللہ العزیز قیامت تک قائم رہے گی ان کے ساتھ ساتھ ہی حضرت اقدس بھی زندہ رہینگے ماشاء اللہ یکون وما لم یشاء لم یکن۔

حالانکہ [illegible] خوش مت ہو۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بت، وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ اور من کان یعبد محمداً الخ کا کہنے والا ایک شخص تھا تو اب اسی ایک بزرگ کی برکت سے ساری احمدی جماعت مدت سے [illegible] رہی ہے اور [illegible] موقع پر [illegible] کو لیا ہے۔ اور پھر [illegible] اس وقت دنیا اور آخرت میں رسوائی ہو گی اور سوا ندامت پیٹنے کے کچھ چارہ نہ ہو گا بسنو اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دائماً ابداً

آنان کہ گشت کوچہ جانان مقام شان
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام شان
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
[illegible] مرام شان
اے مردہ دل [illegible] اہل دل
[illegible] کلام شان

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ
خلیفہ رشید الدین - ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء

پیغام صلح
لاہور میں جو حضرت اقدس مسیح موعود کا [illegible] پیغام صلح [illegible]

کو نہیں پڑ ا جائیگا۔ اور سردست اس کیواسطے کوئی اور تاریخ بھی مقرر نہیں ہوئی۔ جب ہو گی۔ دوستوں کو بذریعہ اخبار یا اگر وقت کم ہوا تو بذریعہ خطوط خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے کر دیں گے۔

ایماء الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضرت اقدس حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں۔ حضور کے ان خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں چھپوا کر بھائیوں کی خدمت میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے اخیر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور مجھے مل سکے ہیں بنظر فائدہ عام لکھ دئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں اور وہ چاہیں کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کر کے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے ان کے پاس بھیج دینے کا ذمہ وار ہوں لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیں کہ کن شکایات کیلئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل - لاہور

براہین احمدیہ اور دوسری کتب کے متعلق خاص رعایت کا اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو

ضرورت

بدر میں قدیر [illegible] کی ضرورت ہے اور ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہو گی۔ باقی امور بذریعہ [illegible] وکتابت طے ہونے چاہئیں۔

ڈاک خلیفۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک اس قدر ہوتی ہے کہ [illegible] ان خطوط کے جواب خود نہیں لکھ سکتے بعض دوست خطوط میں یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھیں ایسی خواہش اگرچہ بلحاظ محبت کے ہے تاہم حضرت خلیفہ صاحب کے حالات اور مصروفیت پر احباب کو [illegible] چاہیئے۔

صادق کا خط

اپنے صادق دوستوں کے نام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مین خط کیون لکھتا ہون

خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت مین جبکہ تمہین اپنے مرشد و ہادی کی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہین۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھون۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بھی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بھی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ مین ایک خط نویس ہون تمہارے پیارے امام کیوقت بھی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تہا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اس کے ساتھ ہو میرے سپرد وہی خطوط نویسی کا کام قایم رکھا ہے مین تمہارے دلون کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہون جو تمہارے اُن خطوں سے ظاہر ہوتا تہا جو تم حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین لکھا کرتے تہے اور مینے ان خطوں کو بھی پڑھا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلون کے رنج کے اظہار مین لکھے ہین اور ان پرجوش اور مخلصانہ الفاظ کو بھی دیکھا ہے۔ جنہیں تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے پس مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ مین آپ کو ایک خط لکھون۔

یہ خط کیا ہے

پیارے بہائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا مین رہا اور دنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتون نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی اور ایسے بھی ہوئے جنھون نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکھ دیا اور اس کی ساری عمر مین ان بدقسمتون نے سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے مین نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگون کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی مین آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم مین مریض ہوا تہا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ مینے تجھ سے کہانا مانگا تہا تو نے مجھ کو نہ دیا۔ مینے تجھ سے پانی مانگا تہا پر تو نے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجھے کہانا کہلاتا اور کس طرح تجھے پانی پلاتا۔ خدا تعالی فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تہا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ **تو بے شک مجھے اسکے پاس پاتا**۔ اگر تو فلان بندے کو کھلاتا اور پلاتا۔ تو اس کہانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہین کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالے اس مین اشارہ کریگا مگر اس مین کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالے کے خاص بندون اس کے مرسلین اور ماموریں کی عیادت کرنا اور ان کو کہانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہین کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش مین اوس کی دعوت کرین اور اسکو روٹی کھلائین لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ مین ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندونکو دنیا مین بھیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندون کی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجھی جائے افسوس انپر صد ہزار افسوس۔ جنھون نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیون کے کوئی تحفہ نہ بہیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا مین آیا اور چل دیا پر انہون نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بہائیو! کہ خدا تعالے نے ایسی تاریکی کے زمانہ مین تمہاری دستگیری کی اور تمہین اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روحون کو بدیون سے اور بد اعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتہیون مین لکھے گئے اور خدا نے تمہین ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

ضرور تھا کہ ایسا ہو

لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت ہو۔ کیونکہ ضرور تہا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنون سے دکھ اٹھا کر اور ناگوار باتین سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتھ بھی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ کے ساتھ ہوئی تہی۔ کہ آن حضرتؐ جب فوت ہوئے۔ تو سب نے آپ کی وفات کو میل از وقت سمجھا اور مخالفون نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسریٰ کی چابیاں جن کے متعلق پیشگوئی تہی۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ مین دیجاویگی وہ کہاں ہین۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوی کرتا تہا وہ زندہ تہا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے پس عرب کے لوگ بگڑے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی مین کیون مرجاتا ایسا ہی اسود عنسی بھی اس وقت کاذب نبی موجود تہا اور وہ زندہ تہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پس یہ بات دشمنون کے ہاتھ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہون نے طعن وتشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بھی ہوگئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکھ کا وقت تہا مگر انہون نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنون کی خوشی چندروزہ تہی۔ اور تہوڑے عرصہ مین سب ہلاک ہوگئے۔ اور خدا تعالے کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بھی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہین آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تہی۔ پر چونکہ ہمارا مسیح محمدی تہا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بھی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلا مین پڑین جس قسم کے ابتلا مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تہے

اسوقت کے نئے اعتراضات

اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہو رہے ہین ان مین سے بعض اس قسم کے ہین جو محض گالیون اور استہزا کے رنگ مین ہین ان کیطرف توجہ کی ضرورت نہین۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی مین بھی نادان لوگ کیا کرتے تہے اور ان کے جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہین۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہین جو خاص طور پر واقعہ وفات مسیح موعودؑ پر کئے جاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

۱۔ آپ نے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر نہین پائی۔ اور فوت ہو گئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۳۔ پانچوین لڑکے والی پیش گوئی پوری نہین ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۵۔ عبدالحکیم آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۶۔ عبدالحکیم نے جو پیشگوئی کی تہی وہ پوری ہوگئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد مین لکھے جائینگے۔ تاہم مین مختصر طور پر چند باتین اس جگہ

بیان کردیتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسی سال کی عمر

حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اوس میں یہی اشارہ تھا کہ اسّی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ۔ سو اوس کے مطابق جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جاچکا ہے آپکی عمر ۷۵ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں اونہوں نے غلطی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے۔ خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپنے کبھی اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے۔ جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جوبلی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۸۹۷ء میں شائع ہوا تھا اوس میں آپنے اپنی عمر چھیاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۶ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۵+۶۰+۸=۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری سے بڑھائے جائیں۔ تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہر حال اسّی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسّی سال کے قریب نہ بھی ہوئی ہوتی۔ تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت

نکاح والی پیشگوئی

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدسؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسیوقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیئے کیا یونسؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جسمیں بتلایا گیا تھا۔ کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈالدے"

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تھا کہ اب اسکے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

پانچواں لڑکا

پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہو کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی اب انشاء اللہ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

ثناء اللہ

ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ہاں آپنے اُس کے حق میں دعا* کی تھی سو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دعا کو قبول کریگا اور اوس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہونچے گا۔ اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکھے۔ کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ اون کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے ان کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کھڑی ہے۔ چار لاکھ جماعت موجود ہو دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جمونی نے دکھائی تھی۔ جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوئی نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس پندرہ ہزار مُرید کا پیر ہو کر اور کروڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ نے دکھائی۔ فقیر مرزا نے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبد الحکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اور ان کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور بدگو مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسد اور بغض میں مرجائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

صادقاں را نور حق تا ابد مدام
کاذباں مُردند شد ترکی تمام

لطیفہ

مُرتد اکرطے نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی پھرتی سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہو جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ جسمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے آپ ہی ملہم

* ثناء اللہ خود اپنی ھدیٰ ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء میں لکھ چکا ہے کہ دعا کے ... فیصلہ منظور نہیں ... اور کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے پس جب اس نے فیصلہ کی یہ راہ منظور نہ کی تو خود ہی جھوٹا ثابت ہوگیا

اور آپ ہی ملہم ہے۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں لکھتا ہے پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔ حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور دستی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھتا رہا کہ حضرت اقدس ۲۱ ساون مطابق ۴۔ اگست ۰۸ء "کو" فوت ہوں گے۔ چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اس پر نوٹ بھی دیا ہے کہ عبدالحکیم نے اگر "تک" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر **کانے دجال** نے اس چھوٹی کتاب میں بجائے **کو** کے **تک** لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ میں یہ کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی الفاظ پر انحصار کرنے کے بجائے حضرت اقدس کی ان عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عبدالحکیم ہو یا ثناء اللہ ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد و تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپ کے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی ان کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکّہ کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبدالحکیم کے متعلق ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبدالحکیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

ا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبدالحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوگی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبدالحکیم نے پیشگوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب کہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ میں اپنی وفات کے متعلق سب سے پہلے پیشگوئی شایع کر دی تھی۔ کہ اب میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ و مہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم۔ عبدالحکیم نے اول تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنے ۴۔ اگست والے الہام کو خدا تعالےٰ نے شیطانی ثابت کر دیا۔

پس عبدالحکیم ہر حال میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ میں جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبدالحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اوس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اوس کی ۴۔ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مرے نہیں آپ نے فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون۔

حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید۔ تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین یہ اسہال ہیضہ کے سبب سے جاویں یا پرانی بیماری جو بوجہ پیشگوئی آپ کے لاحق حال تھی۔ پس یہ قوی شہادت ہے مگر اس قتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے اب صلح وہیں ہو سکتی ہے۔ جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح کا پیام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور ہم نے فرمایا کہ الرحیل۔ ہم نے تجھے اسی جنگ کی حالت میں رخصت دینا چاہتے ہیں۔

آپ نے منشی میراں بخش صاحب کے مکان پر فیصلہ آسمانی سنایا پھر جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان لکچر ہوا۔ پھر چوتھا موقعہ تھا۔ جہاں ہمیں اپنا قائم مقام کر کے بھیجا۔ پھر پانچواں موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امراء کی دعوت کی اور انہیں اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دارالسلطنت میں پانچ دفعہ ہر ایک طبقہ میں تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا۔ جو آپ کے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اسے مومنو خبردار ہو کر سن لو کہ جو مین تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ کے جہاد میں شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے کہ اسے زندہ کہا جائے۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزاء کے تھے وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں وحدت کی روح پھونکی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں انعام لینے کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضا و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اختیاراً کرنا ہوگی۔ روزہ رکھنے سے یا خیرات اس قدر کہ اپنے پر فاقہ اٹھاؤ۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے گھٹاؤ۔

کیونکہ ہم سب اسی رضا کے لئے ہیں جس طرح وہ راضی ہو اسے راضی کریں۔

یہ مصائب جو کچھ لشکر کی تحت میں ہیں یعنے ابعد الموت نہیں ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتوں کا وعدہ ہے آئندہ ہدایت کی راہیں کھولدینگے۔

نکات

حسبنا کتاب اللہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

مین کچھ لکھنا چاہا اور فرمایا کہ لا تضلوا بعدی حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہکر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھین ہم آپکے منشا کو خوب سمجھتے ہین۔ کتاب اللہ پر قائم رہینگے جب آپنے سمجھا کہ وہ میری ہدایت کو خوب سمجھتے ہین۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم دلون مین تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کردین تو وہ دل نہین جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتین

یہ سلسلہ بہت عرصہ سے شروع ہے جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل مین آتی ہے۔ تو مین اس عنوان کی ماتحت اسے لکھدیتا ہون۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی پر ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کردیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیون کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول مین مطلق فرق نہین آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہین کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گویون سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمین مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کردو۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات و ممات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے تھے کہ مسیح مر چکا۔ اور اب وہ زندہ نہین۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدون پر اسقدر ہوا۔ کہ جماعت مین سے اپنی شقاوت ازلی و بد عملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدے سے نہ پھرے کہ مسیح مر چکا ہے۔ بمعہ کے چراغ دین اور پٹیالہ کے عبد الحکیم کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہے پس ظاہر قول والی بات بالکل ٹھیک نکلی حتی آپ کی قوت قدسیہ اور اثر تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مر چکا ایسا ہی فعل سے اسپر شہادت دی کہ "جو مسیح" ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی مبارک و مقدس ہے وہ زندگی جس کی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کردے شیعہ اب تک صدیق اکبر کی خلافت پر معترض ہین اور حضرت علی و فاطمہ کی نسبت بیان کرتے ہین کہ انہون نے بیعت نہ کی اور کہ صحابہ مین سخت اختلاف ہوا۔

ہم نے اپنی آنکھون سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی وفات کے بعد سید محمود دان کے دو لائق فرزند ارجمند موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر مین تقویٰ و طہارت خشوع خضوع منابت الی اللہ و ماشاء اللہ قوت بیانیہ و تحریریہ کو لطیفا عجیبا نہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بجائے باپ قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب ہر طرح اس بات کے قابل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفہ بنائے جاتے۔ تو قوم انہین بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہین بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیر المومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمین یہ نہین بتاتا۔ کہ اگر احمد کا غلام اپنی قوم مین یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمد مین یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی"۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرام سے بھی یہی لفظ روائیت کئے گئے ہین جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیون کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ اب کوئی وحی نہین جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت کو حسب وعدہ ہمارے لئے نہ بھیجدے۔

۴۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اس نے یہ دوکان نکالی ہوتی۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد مین سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو سب مانتے ہین کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے۔ مگر آپنے ایسا نہین کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ پاک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس انہین نہ تھی۔ اللّٰھم صل علیہ وسلم

۵۔ آپکا علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جا سکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعوےٰ کرو۔ اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو ہاتھ مین لیکر کوئی گفتگو کرے۔ تو انجیل و وید وانے بھاگتے نظر آتے ہین۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب مین ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ مین بھی کوئی مذہب نہین آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سب نے بالاتفاق تسلیم کیا کہ آپنے اپنے کام مین اچھی کامیابی حاصل کی۔ (مین اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالے بھی انشاء اللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ہر نبی کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کئی ان مین کہ ایسے ہین کہ جو سوائے معدودے چند کے جو غربیت من المسلمین کے مصداق تھے اپنے ماننے والے بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنالیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہین کیا ہمین اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہین لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیون پر گفتگو کرتے ہین مگر مین کسی اور ہی عالم مین ہون مین کہتا ہون ہمین اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا و آخرت مین آرام اور ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جاوین میری نظر مسیح کی تعلیم پر ہے پھر اس تعلیم سے اعلیٰ کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد ہے۔ پس مین اس بات کو کیا کرون کہ فلان پیشگوئی معرض التوا مین آگئی۔ (باقی)

عزیز

نوٹ: یہ کچھ مبالغہ کے رنگ مین نہین کہا واقعی بات ہے صاحبزادہ والاتبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور اسمین ایسے نکات بیان کرتے ہین جو نعمائے جنت کی طرح ماخطر علیٰ قلب بشر ہو جاتے ہین تو سوا اس بات کے تسلیم کرنیکے چارہ نہیں ہوتا۔ کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

ڈائری

القول الطیب

(وفات سے قریباً ۱۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور۔ ۲۵۔ مئی ۱۹۰۸ء۔ ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا۔ اس پر فرمایا۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہوں یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالے کیطرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہو اسے نبی کہا جاتا ہے۔ خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔ مثنوی میں لکھا ہے۔ **آن نبی وقت باشد اے مرید** محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہو ۔۔۔ یاد رکھو سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا۔

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین میں کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے۔ فرمایا۔ احکام میں کوئی نقص نہیں۔ نماز۔ قبلہ زکوٰۃ کلمہ وہی ہے۔ کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری میں سستی پڑ جاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو از سر نو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے۔ ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہو چکا ہے۔ ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں۔ لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہیں سنت نبوی سے کچھ غرض نہیں اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں۔

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہو گئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائیں گے۔

فرمایا کیا مہدی کے ساتھ جو مل کر لڑائی کریں گے وہ سب کافر ہی ہوں گے۔

آپنے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپنے کیا اصلاح کی۔ فرمایا۔ دیکھو چالیس لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی۔ انسان جب فسق و فجور میں پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے۔ کوئی دن نہیں گذرتا۔ جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے۔ ہر امر میں اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے مسلمانی صرف یہی نہیں جیسے تم سمجھتے ہو۔ نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگوں کی توجہ ہے۔ ہر صدی کے سر پر اسی قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ بقول آپکے قرآن کریم اور علماء کافی تھے۔ تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے۔ حج کرنیوالے حج بجا لاتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں۔ پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا۔ مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں پس اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے غیب کا حال تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

ویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون یعنے لعنت ہے ان نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بےخبر ہیں۔ پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے۔

یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس ان اندرونی بیرونی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے میں اپنے وقت پر آیا۔ اگر میں خدا کیطرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاویگا۔ اگر میں خدا کیطرف سے ہوں۔ تو یاد رکھو کہ پھر مخالف ناکام رہیں گے۔

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی ثم قادیانی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرتنا امیر تمام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و عملی دینی سے کام لینے والے مولانا نور الدین صاحب۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی ہر دو محرک ہوئے ہیں کہ ان چند سطور کو میں اخبارات میں شائع کر دوں۔ اور وہ سطور یہ ہیں۔ کہ میرا اعتقاد آپکی جناب عالی میں اول بعثت و بیعت حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی الفت اور انس رکھنے والے ہیں گویا کہ مجسم الفت تھے اور ان کے انیس تھے۔ اکثر مستوروں اور دینی معارف اور یقینی اسرار میں بمنزلہ ان کے قلب مبارک کے تھے جماعت احمدیہ میں در بارہ اخلاص و ایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہیں۔ آپکا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالے کا خوف آپ کو سب سے زیادہ ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے جو علماء ربانی ہیں وہی زیادہ تر اوس سے خوف کرتے ہیں۔ علاوہ آپکے ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بے پرواہی بھی سب سے زیادہ ہے۔ امام ہمام نے اپنی کتابوں میں آپکے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہیں اسلئے آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے۔ آپنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصدیق اس وقت میں کی جو وقت تمام آدمیوں نے تکذیب کی تھی اس لئے میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ صدیق ثانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ والذی جاء بالصدق و صدق بہ۔ اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود ہیں کہ اللہ تعالے کی طرف سے سچی باتیں اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالے نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یعیسیٰ انی متوفیک الایۃ یعنے اے عیسیٰ اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے میں بہت کوشش کریں گے۔ مگر میں تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام ان عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہیں۔ میں تجھ کو ان سے پاک و صاف رکھوں گا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کریں گے۔ میں ان کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھوں گا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدق بہ کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی کے دین اور جماعت احمدیہ میں اس کے نائب ہو۔ پس میں نے اس لئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپکے ہاتھ پر بیعت اطاعت

کی ہے اگرچہ میں ضعیف الایمان [illegible] کے زیارت [illegible]
[illegible] کو کوئی تردد اس بات کا [illegible] صحیح ہو بوجہ
اس کے کہ بعض بات کی تعبیر جواب [illegible]
میں نہیں آئیں اور [illegible] وقت [illegible]
سنے ہوان کے رفیقوں سے [illegible] ۱۲ مئی کی
وفات میں پہنچا دیا [illegible] آپ کی خدمت میں
عرض کیا تھا کہ آپ [illegible] اور ہم آپ [illegible]
بیت [illegible] بعض آیات کی تعبیر [illegible] فرماتے ہیں جو
میری سمجھ میں [illegible] آئیں [illegible]
حال کے موافق آپکے مذاق [illegible] آ جاتا ہے [illegible]
دوسرا [illegible] اس [illegible] چند سطریں [illegible]
اس نے [illegible] قلب کی
حالت کو [illegible]
[illegible]
[illegible] تا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میں [illegible] بات تا کہ مسیح موعود [illegible]
نہیں ہو چکا [illegible] اس نعمت کا [illegible]
کہ آپ نے [illegible] دے گا اور [illegible]
[illegible] مستوجب ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے اور [illegible]
دین و دنیا میں جزا اسے احسن عطا فرماوے [illegible]
دین کی تائید میں [illegible] آپ کی فرمانبرداری [illegible]
اپنی نصرت کے ساتھ آپ کی تائید کرے اور آپکے [illegible]
کو اپنے انوار سے روشن اور منور کرے [illegible]
امید رکھتا ہوں کہ جماعت میں سے کوئی شخص [illegible]
میں آپ پر کسی طرح کی نکتہ چینی [illegible] ہرگز [illegible]
[illegible] اور میں اس بات کی [illegible]
کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیائی [illegible]
مشابہت [illegible] اللہ تعالیٰ نے ایک [illegible]
[illegible] تا کہ لوگوں پر واضح ہو جاوے کہ
جس شان کذائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع
ہوئی ہے [illegible] اور آپ [illegible]
ہوگئی۔ اسی [illegible] وفات کا وقوع [illegible] تھا
تا کہ حضرت مسیح موعود کی مماثلت دیگر انبیاء کے ساتھ ثابت
رہے اور اس وفات کذائی سے واقع ہونا ان کی وفات
[illegible]

کہ آپ کی صداقت دعاوی اور صداقت ماموریت کی دلیل
ہو جیسا کہ [illegible] الوصیۃ وغیرہ میں مندرج ہو چکا ہے۔ اور
دیکھو جری اللہ فی حلل الانبیاء و تیرہ وغیرہ الہامات کو اور
سوا اس کے اور بہت۔ یہ الہامات میں [illegible] ان کو
اسلئے اطلاع کی ہے کہ آپ دعا کریں کہ اس رسالہ کی تحریر
میں حق تعالیٰ نے میری تائید کرے ۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء
روز [illegible]

سید محمد احسن امروہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

برادرم مکرم جناب مفتی صاحب ایڈیٹر بدر [illegible] اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا تعالیٰ کے ان خاص فضلوں میں سے جو عاجز [illegible] ایک فضل ہے جو [illegible] کو [illegible] کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی تاریخ وفات [illegible] میں آئی

فلما یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ

اس کے اعداد [illegible]

ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

عاجز محمد [illegible] الدین اکمل

تاریخ وفات

ایک قطعہ تاریخ وفات حکیم محمد حسین صاحب [illegible] احمد آبادی نے تحریر فرمایا ہے [illegible] چند اشعار درج [illegible]

مسیح و مہدی موعود مسعود [illegible] کہ نور حق [illegible]
مدین عالم [illegible] کہ [illegible] فیضان [illegible]
کمربستہ رہے اسلام ✣ [illegible] وجلالش
چو او [illegible] مغفور [illegible] مغفور سال انتقالش
۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات

جو جناب [illegible] صاحب [illegible] نے لکھی ہے:

[illegible] غفار اور [illegible]
[illegible] فقط [illegible]
[illegible] احمد [illegible]
قادیانی غلام احمد کو
۱۳۲۶ھ

از مولوی غلام امام صاحب عزیز کن گینا

تاریخ وفات حضرت مسیح مرزا

غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

ولے۔ مرزا غلام احمد خاص ✣ رفت زین جا گو بعالم نور
تاک دین احمد عربی ✣ ملکے رسمہا بہ فسق و فجور
رہنما سے اطاعت خالص ✣ کہ تبلیغ قیصر و مغفور
[illegible] ✣ حبذا در قلم [illegible] طور
در زمان [illegible] ✣ ماند دائم مظفر و منصور
حرب او [illegible] بزور [illegible] ✣ نے بشمشیر [illegible] سطور
اہل دنیا بعلقہ ماتم ✣ مرحبا گفتہ اند اہل قبور
سفلگان [illegible] نیست ✣ ترک این دار لازم است ضرور
ہادی ہست عادی کفار ✣ محی دین محمدی زین دور
اے مخالف [illegible] حکم باشد ✣ خالق الخلق خود بیوم نشور
در دہانت زبان [illegible] ✣ گل کند بے گمان بشمع شعور
یاد مسکین و [illegible] حق ✣ زانکہ ہست این طریقہ ماثور
گفت ہاتف بگوش من [illegible] شب
سال ہجری ز رحلتش مغفور
۱۳۲۶

انجمن احمدیہ سرگودہ [illegible] قرار دیا

جناب ایڈیٹر صاحب دام لطفہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ

برکاتہ۔ انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار بتاریخ ۳۱ مئی بمقام [illegible] احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے محامد و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائے۔ اور حضرت صاحب کی [illegible] نماز جنازہ [illegible] پڑھی گئی۔

عاجز راقم نے [illegible] پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے احباب حسب توفیق چندہ دیں چنانچہ اس تجویز کے مطابق مفصلہ ذیل احباب نے چندہ عطا فرمایا اور انجمن نے [illegible] قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں چاہے [illegible] خرچ کرے۔ فہرست چندہ حسب ذیل ہے۔

[illegible] صاحب [illegible] منشی محمد سعید صاحب [illegible] سرگودہ [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] جہلم [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] ضلع سیالکوٹ [illegible] چوہدری غلام [illegible] چوہدری غلام [illegible] صاحب ٹھیکیدار [illegible] مولوی [illegible] صاحب سرگودہ [illegible] چوہدری [illegible] صاحب سرگودہ [illegible] حافظ عبد اللہ خان صاحب نقل نویس سرگودہ [illegible] صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر [illegible] مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ [illegible]

عاجز عبد العلی۔ صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ
مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خلیفۃ المسیح ہونا ارادہ الٰہی سے ہے

جیسا کہ ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں حضرت مولوی صاحب موصوف کے خلیفہ ہونے کے متعلق حضرت کی وفات سے پہلے ہی لوگوں کے دلوں میں تحریک ہو رہی تھی اور آپکی وفات کے بعد تو ہر جگہ سے ایسے خطوط آئے کہ پیشتر اس کے کہ یہاں سے کوئی اطلاع جاتی لوگوں نے باہر سے خود بخود لکھنا شروع کیا کہ حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں۔ نمونہ کے طور پر چند خطوط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ قدرت الٰہی کا تماشا نظر آوے کہ جب خدا تعالے کسی کام کو چاہتا ہے تو وہ کس طرح سے اپنے فرشتے دنیا میں بھیج دیتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس کام کی طرف تحریک کریں۔ قادیان میں حضرت کے چار صاحبزادے ہیں دو صاحبزادیاں ایک داماد سب لائق اور متقی موجود ہیں مگر کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ اندر باہر سب نے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

۱۔ مولوی حکیم فضل دین صاحب بھیرہ سے [illegible] صاحب کو صدیق اکبر [illegible]

۲۔ قاضی حبیب اللہ صاحب [illegible] سلسلہ میں کوئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا [illegible] اور میرے نزدیک وہ آپ ہیں۔ اس واسطے میں آپکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں"

۳۔ شیخ [illegible] احمد صاحب [illegible] آباد سے لکھتا [illegible] خدا تعالے [illegible] کہ آپ مسیح موعود کی وفات [illegible] کے بعد [illegible] کے سردار [illegible]

۴۔ خدا داد صاحب [illegible] رسالہ [illegible] سے [illegible] بعد امام الزمان علیہ السلام حضور اپنے دست مبارک پر [illegible] فرمائیں اور غالباً باقی جماعت کا بھی یہی خیال ہوگا

۵۔ چودہری غلام احمد صاحب [illegible] سے لکھا [illegible] حاضرین [illegible] متفق ہو کر آپکے ہاتھ پر بیعت کی ہے [illegible] الوصیۃ [illegible] جب آپکے ہاتھ پر [illegible] بیعت کرتے ہیں۔

یہ چند خطوط بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ سب جگہ سے بیعت کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں۔

سب خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکتا

چونکہ بیعت کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں۔ اس واسطے سب کا جواب دینا مشکل ہے۔ سب دوستوں کو یقین کرنا چاہئیے کہ اون کی درخواستیں بیعت کی قبول ہو گئی ہیں۔ سب کو چاہئیے کہ رسالہ الوصیت کو بغور پڑھیں اور دوسروں کو سنائیں اور ارد گرد کی جماعتوں کو ایک جگہ جمع کر کے ان کو تازہ اخبار اور رسالہ الوصیۃ سنایا جاوے کیونکہ رسالہ الوصیۃ میں حضرت صاحب نے سب کچھ جو وفات کے متعلق لکھ دیا تھا اسی واسطے گذشتہ پرچہ اخبار بدر کے ساتھ رسالہ الوصیۃ شائع بھی کیا گیا تھا۔

احباب کو خود آنا چاہئیے

حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ تمام بیعت کنندوں کے واسطے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کچھ نہ کچھ فرصت نکال کر ملاقات کے واسطے سب قادیان آویں کیونکہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

[illegible] پسرور
[illegible] سیالکوٹ
[illegible]
[illegible] سیالکوٹ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فرشتان
میاں غلام محمد خان بہرہ
[illegible] کشمیر
[illegible] صاحب [illegible] کوٹ
[illegible]
محمد رمضان خان صاحب [illegible]
[illegible] الدین صاحب [illegible] گنج
[illegible]
اہلیہ [illegible]
[illegible]
میاں عبدالرشید خان صاحب
محلہ [illegible] نگر شاہجہان پور
نواب [illegible] پسرور سیالکوٹ

دیوان خان صاحب [illegible]
مولوی عبداللہ صاحب [illegible] قادیان
گوجرانوالہ
میاں محمد علی صاحب [illegible]
اہلیہ مولوی [illegible] صاحب [illegible] جالندھر
عالم خان [illegible] لاہور
[illegible] کاٹھ گڑھ ہوشیارپور
عبدالصمد صاحب " " "
قطب الدین صاحب " "
[illegible] " "
محمد دین [illegible] رسالہ گوجرخان
محمد دین احمدی چک نمبر ۹۹
نہر جہلم شاخ شمالی
احمد علی صاحب کوٹ آغا
تحصیل پسرور حال چک نمبر ۹۹
سردار خان چک نمبر ۹۹ نہر جہلم
حاکم خان " "
اہلیہ منشی محمد عبدالحق [illegible] الہ آباد
نانی صاحبہ منشی محبوب علی
[illegible] منٹگمری
میاں محمد حسین صاحب
جنگیاں علاقہ [illegible] ضلع
میرپور جموں۔

مسمات کرم بی بی اہلیہ عبدالعزیز
صاحب [illegible] شرقپور۔ لاہور
بدرالدین صاحب " " "
محمد دین صاحب " "
دین محمد صاحب " "
محمد علی صاحب " "
عبدالحق صاحب " "
احمدالدین صاحب " "
عیسیٰ صاحب " "
عبدالغنی صاحب " "
خوشحال کاٹھ گڑھ
محمد عبداللہ [illegible] سیالکوٹ
احمدالدین سلطانپور کپورتھلہ
بدرالدین [illegible] سرہند
مہتاب علی بیگ [illegible] گجرات
[illegible] " "
[illegible] " "
[illegible] ملتان [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] گجرات
حاجی " "
حیدر " "
جلال " "
محمد خان کاٹھ گڑھ
[illegible] صریح جالندھر
فضل داد نمبردار [illegible]
غلام محمد محرر چنگی سیالکوٹ
اہلیہ چوہدری حاکم خان صاحب
موضع نمبر ۹۰ سرگودھ
غلام محمد خیاط رسول پور فیض آباد
نواب دین صاحب کنسٹبل فیروزپور
حیات بخش سرائے عالمگیر
متصل دریائے جہلم
خوشی محمد [illegible] پونچھ
صابر [illegible] اہلیہ [illegible]
کشمیر
محی الدین [illegible] کشمیر
نورالدین " "

عبدالحق [illegible] چودہریوالہ
عبدالعلی صاحب [illegible] کشمیر
اسد ملک " "
محمد اسمعیل صاحب اہلیہ جلال پور شاہ پور
مسمات ولایت بی بی والدہ عبدالعزیز
جلال پور شاہ پور
مسمات فاطمہ بھتیجی عبدالعزیز
جلال پور شاہ پور
اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز انبالہ [illegible]
عبدالرشید [illegible] " " "
[illegible] بی بی بنت " " "
عبدالغنی بٹ [illegible] کشمیر
محمد بخش ملازم [illegible] توپخانہ
لکھنو
میاں اللہ دتہ صاحب ملتان
[illegible]
راجن [illegible] " "
خداداد " "
شاہ محمد " "
ڈاکٹر محمد عظیم [illegible] اسسٹنٹ
رسالہ نمبر [illegible]
اہلیہ مولوی [illegible] صاحب
کوٹ [illegible]
عبداللہ خان خانساماں
بھٹنڈہ
عمرالدین صاحب [illegible]
[illegible] سیالکوٹ
عمرالدین صاحب [illegible]
میاں عبداللہ [illegible] منٹگمری
کمال ڈیرہ حیدرآباد سندھ
[illegible] چک نمبر ۹۰ سرگودھ
لال دین " "
اللہ دین " "
[illegible] ہوشیارپور
نبی بخش صاحب [illegible]
ڈیرہ غازی خان

مسیح موعودؑ کن معنون مین نبی تھے

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

(منقول از اخبار عام)

(چند روز ہوئے کہ اخبار عام مین ایک مضمون نکلا تھا کہ ہمارے حضرت نے دعوی نبوت کو چھوڑ دیا ہے اس پر حضرت نے ایک مضمون لکھا تھا جس مین اپنے بیان کی تشریح کی تھی اور حضرت کے حکم سے وہ مضمون عاجز راقم اخبار عام مین چھپنے کے واسطے دے آیا تھا کیونکہ وہ مضمون بطور خط کے بنام اڈیٹر صاحب اخبار عام تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی کے اخبار عام مین وہ مضمون چھپ گیا تھا اوس کی نقل ہم ذیل مین کرتے ہین۔ اس جگہ اس امر کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کارکنان اخبار عام سے ملنے کا جو مجھے اتفاق ہوا تو وہ نہایت شرافت اور اعلیٰ اخلاق سے مجھے ملے اور حضرت کے حالات نہایت اوب سے انہون نے دریافت کئے اور بعض امور کے متعلق تعریفی تذکرہ سے معلوم ہوا کہ ان کے اس حسن سلوک کا یہ بھی سبب ہے کہ دنیوی اخبارون مین سے صرف اخبار عام کو ہی یہ فخر تھا کہ حضرت اقدس اوسکو باقاعدہ خرید کرتے اور پڑھتے تھے اور اڈیٹر صاحب اخبار عام کا ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ بہت شریفانہ برتاؤ رہا ہے۔ اڈیٹر)

تقدس مآب مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط

جناب اڈیٹر صاحب اخبار عام

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر مین میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا مین نے جلسہ دعوت مین نبوت سے انکار کیا اس کے جواب مین واضح ہو کہ اس جلسہ مین مین نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ مین ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگون کو اطلاع دیتا رہا ہون اور اب بھی ظاہر کرتا ہون کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مین ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہون جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہین رہتا اور جس کے یہ معنے ہین کہ مین مستقل طور پر اپنے تئین ایسا نبی سمجھتا ہون کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہین رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہون اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہون اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہون۔ یہ الزام صحیح نہین ہے بلکہ ایسا دعوے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب مین ہمیشہ مین یہی لکھتا آیا ہون کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوے نہین اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر مین اپنے تئین نبی کہلاتا ہون وہ صرف اس قدر ہے کہ مین خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہون اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتون کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتین میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانون کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہین کھولتا اور انہین امور کی کثرت کی وجہ سے اوس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو مین خدا کے حکم کے موافق نبی ہون اور اگر مین اس سے انکار کرون تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت مین خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو مین کیونکر انکار کر سکتا ہون۔ مین اس پر قائم ہون اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤن۔ مگر مین ان معنون سے نبی نہین ہون کہ گویا مین اسلام سے اپنے تئین الگ کرتا ہون۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہون۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا۔ اور کسی کو مجال نہین کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو مین صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہون کہ عربی اور عبرانی زبان مین نبی کے یہ معنے ہین کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہین ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہین کہلا سکتا سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہین اور کر رہا ہے۔ مین خود ستائی سے نہین بلکہ خدا کے فضل اور اوس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہون کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف مین کھڑا کیا جاؤن اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہین تو مجھے اس مقابلہ مین خدا غلبہ دیگا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ مین خدا میرے ساتھ ہوگا۔ اور ہر ایک میدان مین وہ مجھے فتح دیگا بس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے اس زمانہ مین کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت مین عام طور پر لوگون کو خوابین بھی آتی ہین بعض کو الہام بھی ہوتا ہے۔ اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر وہ الہام مقدار مین نہائت قلیل ہوتا ہے۔ اور اخبار غیبیہ بھی اس مین نہائت کم ہوتی ہین اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہین۔ تو اس صورت مین عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانون کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تا کہ اس مین اور اس کی غیر مین امتیاز ہو۔ اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھدیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے تا کہ ان مین اور مجھ مین فرق ظاہر ہو جائے۔ ان معنون سے مین نبی ہون اور امتی بھی ہون تا کہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسےٰ جن کے دوبارہ آنے کی بارہ میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگون کو دامنگیر ہے۔ وہ امتی کیونکر بن سکتے ہین کیا آسمان سے اتر کرنئے سرے وہ مسلمان ہون گے۔ یا کیا اس وقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہین رہینگے

والسلام علے من اتبع الھدےٰ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الاحد غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

بڑی رعایت

کچھ عرصہ کیواسطے براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین بڑی رعایت کر دیگئی ہے براہین احمدیہ بے جلد فی نسخہ نصف قیمت یعنی بجائے صہ کے صرف مبلغ عہ مل سکتا ہے اور درثمین مجلد بجائے ۸ کے ۶ مین اور بے جلد بجائے ۶ کے ۴ مین مل سکتی ہے درخواستین بہت جلد آوین۔

مینجر بدر

[illegible]

نام خوش خط ہو

بعض دوست حضرت کی ڈاک میں یا بدر کی ڈاک میں ایک نہایت ضروری اور تاکیدی خط لکھتے ہیں۔ خط بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن نیچے نام ایسی طرح لکھا ہوا ہوتا ہے جو بالکل پڑھا نہیں جاتا اور بعض دفعہ نام کے نیچے پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اس سے جواب لکھنے میں بہت دقت ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ جب کوئی پتہ نہیں لگتا کہ جواب لکھیں تو کس کے نام تو نہایت حسرت کے ساتھ خط کو پھاڑ کر پھینک دینا پڑتا ہے اور اس سے بڑھکر اور کوئی تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے سب دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے ہر خط میں اپنا نام اور پتہ واضح کر کے لکھا کریں بعض دوست خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جو ہم نے اپنے نام کے ساتھ پتہ لکھدیا تھا۔ تو بس قادیان والوں نے اس کو خوب یاد کر لیا ہوگا مگر یہ غلطی ہے یہاں خط و کتابت کی ایسی کثرت ہے کہ سب ناموں اور پتوں کا حافظ بننا مشکل بلکہ محال ہے۔

[illegible] تاریخ وفات حضرت [illegible]

تو وصال حق سے [illegible] مسرور ہے
[illegible] دل [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] مولا کی رضا منظور ہے
[illegible]
[illegible]
پس ازیں تو کر چکا سب انتظام
اور ہدایت مینا یہ سب مذکور ہے
تیری فرقت میں ہیں گو اب ہم حزیں
اور دل رقّت پہ بس مجبور ہے
پر سمجھتے ہیں تجھے یاد رکاب
اس طرف جانے میں تو معذور ہے
خوش ہیں دشمن اور ہیں مغموم دوست
اور تو اس امر میں مامور ہے
کُلّ نفسٍ ذائقۃ الموت کا
حق سے جاری ہو چکا منشور ہے
زندگی پر کیا کسی کا اختیار
حق کا دشمن کس لئے مغرور ہے
وہ رسولِ پاک ختم المرسلین
جو خدائے پاک کا اک نور ہے
اپنے مرنے سے یہ ثابت کر گیا
فوت ہونا سنت ماثور ہے
اس کا خادم تھا مسیحا اور غلام
جس کی کوشش حق کے ہاں مشکور ہے
اپنے آقا کے وہ قدموں پر چلا
[illegible] اللہ بس [illegible] ہے
حق نے دی اس کو حیات طیبہ
اور وہ مرفوع ہے مسرور ہے
رحمتیں ہوں حق کی اس پر صد ہزار
قرب حق میں ہم سے بیٹھا دور ہے
آخری اس کا پیام آشتی
آخری لکچر ہے جو مسطور ہے
ہیں مخاطب اس میں وہ اقوام ہند
بہتری جن کی اسے منظور ہے
دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
اور آنکھوں میں رخ پر نور ہے
وہ تو سیدھے جنت الفردوس میں
[illegible] ایک ان کا [illegible]
دین حق کی ذات [illegible] ناز
[illegible] باطل اس کا کیا مقدور ہے
وہ خلیفہ ہیں [illegible] اب امام
ان کی بیعت [illegible]
[illegible] مسیحا کا وصال
[illegible] سلسلہ [illegible]
فکر کیا ہے [illegible] تاریخ وفات
مادۂ تاریخ ہی مغفور ہے
۱۳۲۶ھ

خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ ۳۰ جون ۱۹۰۸ء

مکرمی برادر صادق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرت کلمۃ اللہ کا الہام ہے

"مسکن تغییر عمر ناپائدار" ۱۳۲۶

خدا تعالیٰ نے اس کے اعداد میں ہمیں سال انتقال بتایا ہے۔ یہ تفہیم خدا کا دوسرا فضل ہے۔ جو اس کے عاجز بندے اکمل پر ہوا۔

محمد ظہور الدین اکمل

فروخت مکان

عرب صاحب عبد الحی نے ایک مکان برلب سڑک طرف مشرق قادیان۔ قریب پل ڈھاب بنایا ہے جسکی زمین قریباً سات مرلہ ہے۔ اور اس میں کمرہ برآمدہ ڈیوڑھی صحن اور سیڑھیاں ہیں۔ دیواریں سب طیار ہو چکی ہیں صرف چھت باقی ہے۔ جو کہ بسبب نہ ہونے روپیہ کے اب تک بنوا نہیں سکے۔ اور اب وہ بسبب مقروض ہو جانے کے اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں ان کا بیان ہے۔ کہ مبلغ چھ سو روپے وہ خرچ کر چکے ہیں۔ زمین قریباً دو سو روپے کی "تبلاتے ہیں" انہوں نے خرید کی تھی۔ لیکن بھرتی پر بہت خرچ ہوا۔ اب وہ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحبان خرید کرنا چاہتے ہیں عرب صاحب سے خط وکتابت کریں۔ قرضہ کو جلد ادا کرنے کی خواہش میں عرب صاحب اصل لاگت سے بھی کم پر فروخت کرنے کے لئے طیار ہیں۔

اطلاع

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔ برادرم عبد الحمید صاحب ستونگ بلوچستان نے قادیان کے اس طالب علم کے لئے جو سب سے اچھا مضمون لکھے۔ کتاب انگریزی اور ایک روپیہ نقد انعام مقرر فرمایا تھا چنانچہ وہ انعام علی محمد طالب علم تھرڈ مڈل کو دیدیا گیا۔ اکمل۔

کوئٹہ میں ایک زلزلہ بڑے زور کا ۹ بجے شام کو آیا اور دوسرا جمعرات کو [illegible] بجے بعد دوپہر کو۔

موہمندیوں کی سزا۔ تمام موہمندیوں کے علاقہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک مدنڈ والا ۱۷۰ برج اڑا دئے گئے اور جہاں کہیں دشمن نے مقابلہ کیا اس کو شکست دی گئی بعض فرقوں نے یہ خیال کیا کہ فوج دوبارہ ان کے علاقہ میں نہیں آئے گی اس لئے وہ جرمانہ ادا کرنے اور شرائط قبول کرنے سے بے پرواہ ہو گئے۔ مگر ان کی سخت غلطی تھی کیونکہ وہ اپنے مورچہ بند گانوں میں پہنچنے نہ پاتے تھے۔ کہ سرکاری فوج جا پہنچتی تھی نتیجہ یہ ہے کہ کافی سبق دیا گیا ہے جو جلدی سے فراموش نہ ہوگا۔ جرمانے جلدی سے وصول کئے گئے۔ دس ہزار نقد جرمانہ اور ہتھیار میں لایا گیا ہے۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ شاہ ایران پایہ تخت سے ریاست کی

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں بہت سی نئی کتابوں کا ذکر ہے احباب غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل مذہبی تصنیف

معیار المذاہب

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بیان کئے گئے ہیں جن کو زیر نظر رکھنے سے مذاہب الہٰی کی شناخت بہت کچھ ہو سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر ہی تردید آپ کرتے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے نئی روشنی کے مزاج کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً ۔ صفحہ [illegible] حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۸ر رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح — یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب ہی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۃ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم نے اسی کتاب کی نسبت لکھا کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواعد اور نواقص

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت [illegible] کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر سولوں کے اژدہا و ایمان اور معارف پر حجت [illegible] کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کی [illegible] پر نہایت خوشخط [illegible] چھپی ہوئی کتاب ہے [illegible] پانچ روپیہ [illegible] [illegible] تین [illegible] [illegible]
جلد منگاویں

دُرِّ ثمین — حضرت اقدس کی تمام [illegible] پتھر دل کو موم کر دیتی ہے [illegible] بجائے [illegible] [illegible]

[illegible] — [illegible] [illegible] [illegible] ثابت کی ہے نہایت [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رسالت [illegible] [illegible] دیرا میں ثابت کیا گیا ہے حجم ۱۴۲ صفحے قیمت ۸ر احباب جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا — ہندی نظم - منظوم [illegible] عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ - جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت [illegible] قیمت [illegible]

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی [illegible] صاحب [illegible] اردو ہوئی - مورد [illegible] سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۸ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے - قیمت غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۸ر

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ

[illegible] میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزہ کے مسائل کا بدلائل ذکر ہے۔ چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ۸ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی — مسیح موعود کی تائید اور میرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ نظم حیرت کی [illegible] قرآن سے اس کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

[illegible] — [illegible] [illegible] اردو میں عمدہ [illegible] [illegible] سلسلہ احمدیہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

فتح دین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے - وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے - قیمت ۸ر

نظم [illegible] — [illegible] [illegible] - قیمت ۸ر

[illegible] احمدی — [illegible] [illegible]

آئینہ [illegible] — طالب [illegible] بہت مفید ہے قیمت ۸ر

کلمات احمدی - قیمت ۸ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہ مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان وقلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۶ جنوری و بدر مورخہ [illegible] جنوری سنہ حال میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر ہے لیکن اگر چار نسخہ کامل خریدیں تو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی - مجموعہ فتاوے احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر
مولوی محمد فضل خان احمدی - ڈاک خانہ ومقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی پنجاب

نمبر۱ - عمدہ عمبر احمد نور مہاجر کابل سے [illegible] روپے تولہ کے حساب منگواسکتے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

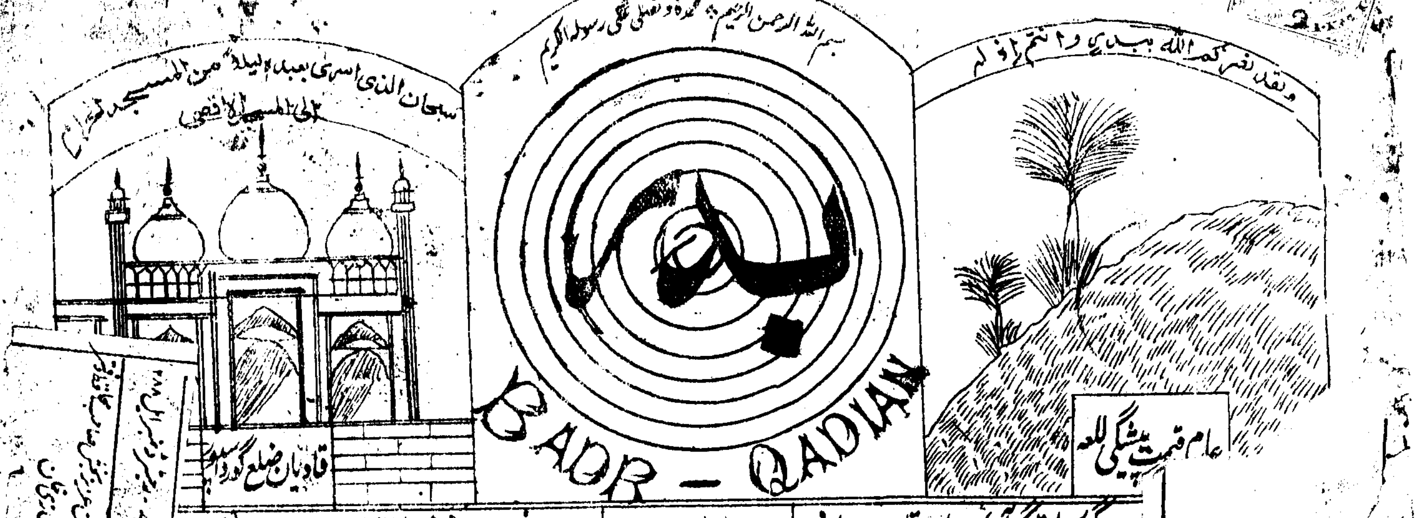

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۷ — نمبر ۲۴

مورخہ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ـ مطابق ۱۸ جون ۱۹۰۸ء

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲

دوسری قدرت

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بہ تحریک (خلیفہ مسیح موعود) حضرت مولوی نور الدین صاحب کے حکم کی تعمیل میں ۔ آپ کے ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ ہر ایک جگہ جماعت کو الوصیۃ کے ذیل کے فقرات کی طرف توجہ دلائی جاوے ۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے ۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے ۔ سو اب ممکن نہیں ۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے ۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو ۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں ۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے ۔ کیونکہ وہ دائمی ہے ۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا ۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی ۔ جب تک میں نہ جاؤں ۔ لیکن میں جب جاؤں گا ۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی ۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا ۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے ۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو ۔ اور چاہئے ۔ کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں ۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو"

اس عبارت کے آخری الفاظ جن کو جلی قلم سے لکھا ہے ۔ جماعت کے خاص توجہ کے قابل ہیں ۔ ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو ضروری قرار دیا ہے ۔ بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ نے اس منشاء کو ظاہر فرمایا ہے ۔ کہ دوسری قدرت کے نزول کے لئے ہر ایک جگہ میں احباب اکٹھے ہو کر دعائیں کریں ۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے حضرت مولوی صاحب نے یہ ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ جہاں ہمارے دوست ہیں ۔ وہ ہر روز یا جس طرح ممکن ہو ۔ ایک دفعہ اکٹھے مل کر نماز میں یا نماز سے باہر اس موعود قدرت ثانی کے نزول کے لئے دعائیں کریں بلکہ ایسے مقامات میں بھی جہاں کوئی دوست تنہا ہوں ۔ انہیں یہ کوشش کرنی چاہئے ۔ کہ کسی دوسرے دوست کے ساتھ جو قریب ہو ۔ مل کر دعائیں کریں ۔ اکٹھے ہو کر دعا کرنا منشائے الٰہی کے ماتحت خصوصیت سے حضرت اقدس نے لازمی قرار دیا ہے ۔ اور اس حکم کی تعمیل سب احباب پر فرض ہے ۔

محمد علی از قادیان

ہمارے ہم عصر

مفصلہ ذیل عنوان کی ماتحت ہم ان رایون کو لکھین گے جو سیدی و مولائی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیہ والثنا کی رحلت فرمائی پر ہمارے ہمعصرون نے ظاہر فرمائی ہین۔ تاکہ لوگ دیکھین۔ کہ باوجود اس قدر سخت مخالفت و عناد کے تمام اہل الرائے نے بالاتفاق تسلیم کر لیا ہے کہ آپکا مبارک وجود ایک خاص وجود تھا اور آپمین ایسی ایسی قابلیتین تھین۔ جو معمولی لوگون مین نہین پائی جاتین اور آپ کی زندگی نہایت مقدس و مطہر تھی پہر سب سے بڑی یہی مانا ہے کہ آپکے دل مین اسلام کا ایک خاص درد تھا اور آپ کی عمر اسی اسلام کی اشاعت مین صرف ہوئی اور آپ کی کوششین اسلام کے دشمنون کے خلاف بار آور ہوئین اور آپنے ایسے ایسے محکم اصولون سے اپنے خصم کو چپ کیا کہ وہ بالکل خاموش رہگئے اور آپ کامیابی کے ساتھ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ اخبار وکیل لکھتا ہے:-

موت عالم

وہ شخص بہت بڑا شخص جسکا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جسکی نظر فتنہ اور جسکی آواز حشر تھی جسکی انگلیون سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جسکی دو مٹھیان بجلی کی دو بیٹریان تھین۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ یہ تلخ موت یہ زہر[1] کا پیالہ موت۔ جس نے مرنیوالے کی ہستی تہ خاک پنہان کی۔ ہزارون لاکھون زبانون پر تلخکامیان بن کے رہیگی اور قضا کے حملہ نے ایک جیتی جاگتی جان کے ساتھ جن آرزوون اور تمناؤن کا قتل عام کیا ہے صدائے ماتم مدتون اس کی یادگار تازہ رکھیگی۔

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہین کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا مین انقلاب پیدا ہو۔ ہمیشہ دنیا مین نہین آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہین اور جب آتے ہین دنیا کے کسی حصہ مین انقلاب کر کے دکھا جاتے ہین۔ میرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانون کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانون کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔

انکی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے ہمین مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنون کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔ اور اگر شورہ بختی مزاحم صلح و احسان نہو تو یکجہتی کے ساتھ مشترک دشمن کی داجبی شرکت کے ساتھ اور جامعہ اسلامیہ کے مبارک اصولون کیساتھ

میرزا صاحب اوس پہلی صف عشاق مین نمودار ہوئے تھے جس نے اسلام کے لئے یہ ایثار گوارا کیا کہ ساعت عہد سے ایک بہار و خزان کے سارے نظارے ایک مقصد پر۔ ان ایک شاہد رعنا کے پیمان وفا پر قربان کر دیئے۔ سید احمد، غلام احمد، رحمت اللہ، آل حسن وزیر خان اور ابو المنصور یہ السابقون الاولون کے زمرہ کے لوگ تھے جنہون نے باب مدافعت کا افتتاح کیا اور آخر وقت تک مصروف سعی رہے اختلاف طبائع اور اختلاف مدارج قابلیت کے ساتھ ان کے طرز خدمات بھی جداگانہ تھے۔ اور اسی لئے اثر اور کامیابی کے لحاظ سے انکے درجے بھی الگ الگ ہین تاہم اس نتیجہ کا اعتراف بالکل ناگزیر ہے کہ مخالفین اسلام کی صفین سب سے پہلے انہی حضرات نے برہم کین۔

میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیون اور آریون کے مقابلہ پر ان سے ظہور مین آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت مین وہ کسی تعارف کے محتاج نہین۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمین دل سے تسلیم کرنا پڑتی ہے اسلئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیاً نہین ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشون مین گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کیطرف سے عالم اسباب و سائط مین حفاظت کا واسطہ ہو کر اوسکی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصورون کی پاداش مین پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملون کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتین اس حملہ آور کی پشت گرمی کے لئے ٹوٹ پڑتی تھین۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپون کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت دونون کا قطعی وجود ہی نہ تھا چونکہ خلاف اصلیت محض شامت اعمال سے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا نفس ناطقہ مسلمان قرار دیئے گئے تھے اسلئے مسیحی آبادیون اور خاص کر انگلستان مین مسلمانون کے خلاف پولیٹیکل جوش کا ایک طوفان برپا تھا اور اس سے پادریون نے صلیبی لڑائیون کے داعیان راہ فساد سے کم فائدہ نہ اٹھایا۔ قریب تھا کہ خوفناک مذہبی جذبے ان حضرات کے میراثی عارضہ قلب کا جو اسلام کی خود رو سرسبزی کے سبب بارہ تیرہ سو برس سے ان مین نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا چلا آتا تھا درمان ہو جائے کہ مسلمانون کیطرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اوس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیئے جو سلطنت کے سایہ مین ہونیکی وجہ سے حقیقت مین اوسکی جان تھا اور ہزارون لاکھون مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچگئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھوان ہو کر اڑنے لگا۔

کچھ شبہ نہین ان حضرات نے ثابت کر دکھایا ہے کہ اسلام اپنے حریفون کا خواہ ان کے ساتھ زندہ قومون کا پولیٹیکل جذبہ بھی شریک ہو ہمیشہ سے فتح نصیب مقابل رہا ہے اور انشاء اللہ دنیا کے آخری سانس تک رہیگا۔ اونہون نے مدافعت کا پہلو بدل کے مغلوب کو غالب بنا کے دکھا دیا اور اگر آج ہم اپنے نئے اور پرانے اختلافات سے قطع نظر کر کے محض اسلام کی خدمت غایۃ المقصود قرار دے لین تو یقیناً اوس جوشیلے اور اسلام کی خداداد طاقت سے چشم پوشی کرنیوالے لاٹ پادری (بشپ) کی زندگی مین جس نے ایک مسیحی مشن کی پچاس سال کی جوبلی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے دوسری جوبلی کیلئے دلی کی مسجد عظمیٰ کے کیتھیڈرل بنائے

---

[1] خدا کا مامور اپنے ساتھ بہت سے برکات اور تریاق لاتا ہے۔ اور زہر ان لوگون کی دل سے نکلی ہوئی دعائین تو بگڑ گیا ہے۔ (بدر)

لہ موت زہر کا پیالہ مخالفون کیلئے ہے خدا کے برگزیدہ بندون کیلئے جام وصال ہے اور وہ اس دار المحن سے دار النعیم مین انتقال کرتے ہین۔ (بدر)

جانیکا ادعا ئے ناروا ظاہر کیا تھا۔ وہ وقت آجائے۔ کہ اسلام کی روحانی فتوحات سینٹ پال کے گرجہ کو مریم ومسیح کی پرستش کی بجائے ایک خدا کی عبادتگاہ بنادین اور ناقوس کلیسا کے بدلے اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ کا نعرۂ قدسی فضا مین گونجنے لگے۔

ہرچند پادریون نے اسلام کی مخالفت مین لٹریچر کا ہمالہ بنا کے کھڑا کر دیا ہے مگر کاغذ کے تودون کیلئے صرف چند شرارے کافی ہین۔ برعکس اس کے مسلمانون کا لٹریچر اگر سرکشی اور تمرد کے حق مین توپ گولہ ہے تو طلب حق کے اضطراب سے تڑپنے والے دلون کے لئے صندل و کافور کاش اس کی تاثیر کی آزمائش کی جائے اور اسے عیسائی آبادی کی زبانون مین منتقل کر کے کثرت سے شائع کیا جائے کیونکہ ترقی علم وحکمت کے ساتھ مذہب وہان وبال دوش ہوا جاتا ہے اور دنیا طلبی کے انہماک نے وہان روح کی تشنگی غیر محسوس بنا رکھی ہے اسلئے کہ عیسائیت اوس فطری جذبہ کو جو دنیوی حشمت کے بوجھ مین دب گیا ہے ابھارنے سے بالکل قاصر ہے۔ یہ فخر اسلام ہی کا حصّہ ہے کہ اس حالت مین بھی وہان جب کبھی اوس کی تجلی عکس فگن ہوتی ہے وجدان بیتاب ہونے لگتے ہین۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنیوالی نسلون کو گرانبار بار احسان رکھے گی کہ اونہون نے قلمی جہاد کرنیوالون کی پہلی صف مین شامل ہوکر اسلام کیطرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانون کی رگون مین زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ اون کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہیگا۔

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیان توڑنے مین مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے مرزا صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب اس وقت سے کہ سوامی دیانند نے اسلام کے متعلق اپنی دماغی بغلی کی نوحہ خوانی جابجا آغاز کی تھی اون کا تعاقب شروع کر دیا تھا۔ ان حضرات نے عمر بھر سوامی جی کا قافیہ تنگ رکھا جب وہ اجمیر مین آگ کے حوالہ کر دئے گئے۔ اس وقت سے آخر عمر تک مرزا صاحب برابر آریہ سماج کے چہرہ سے انیسوین صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع اتارنے مین مصروف رہے۔ اونکی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریرون سے اس دعوی پر بہت صاف روشنی پڑتی ہے آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے۔ ناممکن ہے کہ یہ تحریرین نظر انداز کی جاسکین۔

فطری ذہانت مشق ومہارت اور مسلسل بحث ومباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب مین ایک شان خاص پیدا کر دی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذہب غیر پر اونکی نظر نہایت وسیع تھی اور وہ اپنی ان معلومات کو نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ تبلیغ وتلقین کا یہ ملکہ ان مین پیدا ہو گیا تھا۔ کہ مخاطب کسی قابلیت کسی مشرب وملت کا ہو ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر مین پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہان موجود ہین اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہین۔ اسکی نظیر غالباً دنیا مین کسی جگہ نہین ملسکتی مرزا صاحب کا دعوی تھا۔ کہ مین ان سب کے لئے حکم وعدل ہون لیکن اس مین کلام نہین کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایان کر دینے کی اُن مین بہت مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی۔ اون کی نطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہین ہے۔ کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا مین اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلی خواہشین محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ مین صرف کر دے۔

؎ ہم کہتے ہین روح القدس کی تائید اور موہبت وفیضان الہی سے۔ ؎ مین کہتا ہون کہ یہ ثبوت ہے اونکی نبوت کا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کی

یادگار

اس عنوان کو پڑھکر شاید ہمارے بھائیون کو حیرت ہو۔ کیونکہ ایک عظیم الشان انسان جس کے ذریعہ خدا تعالے نے اپنے نام کو دنیا مین چمکایا۔ اور جس کے معجزات اور خارق عادت نشانون نے مذہب کو جو محض قصہ کہانی ہو گیا تھا۔ ازسرنو زندہ کیا۔ اور جو اس وقت دنیا مین ایمان کو واپس لایا جبکہ ایمان ثریا پر جاچکا تھا جس نے تمام مخالفین پر اتمام حجت کر کے اسلام کی صداقت کو دنیا مین آفتاب کیطرح روشن کیا۔ اس کی یادگار ہم فانی انسان کیا قائم کر سکتے ہین۔ خود خدا تعالے نے اس کے نام کو صفحۂ دنیا پر اس طرح نقش کیا ہے۔ کہ وہ کبھی مٹ نہین سکتا اسلام کی جو خدمتین اوس نے کی ہین اور ابطال باطل مین جو آج تک کوششین کی ہین۔ وہ قیامت تک اس کی یادگار ہین۔ پھر یہ سلسلہ جس کے لئے قیامت تک یہ وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یہ خود اپنے بانی علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک عظیم الشان یادگار ہے۔ پھر اس سلسلہ کی تمام شاخین جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قائم کی گئی ہین۔ وہ بھی اسی کی یادگار ہین۔ لیکن ایک بڑی بھاری ضرورت ابھی باقی ہے۔ جسکی طرف خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی توجہ بھی آخری ایام مین بہت تھی۔ اور پھر اس وقت اللہ تعالے نے اس مسیح کے خلیفہ کے دل مین بھی یہی بات ڈالی ہے جسکے لئے ہم اب حضرت مولویصاحب کے ارشاد سے بذریعہ عریضہ ہذا اپنے سب بھائیون اور سب احمدی انجمنونکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین۔

جس ضرورت کا ہم نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے واعظین اور مبلغین کو تیار کرنا اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے انہین دنیا کے مختلف حصون مین بھیجنا چونکہ یہ زمانہ ایک علمی زمانہ ہے اسلئے ضروری ہے کہ ایک مبلغ یا واعظ سارے ہتھیار اپنے ساتھ رکھتا ہو جن سے وہ دشمنون کے ہر قسم کے حملون کا دفعیہ کر سکے اور اسلام کی صداقت کو روشن دلائل کے ساتھ دوسرے لوگون کے سامنے پیش کر سکے۔ یہ کام ایک اتنا بڑا اور ایسا اہم کام ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے یا یون کہو کہ اس کو ایک اعلی پیمانہ تک پہونچانے کیلئے ہزارون نہین لاکھون بلکہ کروڑون آدمیون کی متفقہ کوشش درکار ہے۔ حضرت مسیح موعود کا اصل کام تبلیغ دین اور اشاعت اسلام ہی تھا۔ اور جو وعدہ اللہ تعالے نے آپ کے بارے مین کیا تھا۔ کہ لیظھرہ علے الدین کلہ ضرور ہے کہ اب وہ آپکے پیرودن اور مخلصین کی کوششون سے پورا ہو۔ اسلئے اس تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کو نہ صرف جاری رکھنا بلکہ اس کی توسیع کرنا ہمارا کام ہے۔ سب سے پہلے ہمین یہ ضرورت ہے کہ تبلیغ کے کام کے لئے قابل آدمی پیدا ہون یہ ایک دن کا کام نہین۔ مگر اس مین بھی شک نہین۔ کہ اس کام مین ایک دن کا توقف بھی نہین ہونا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح موعودؑ یہ چاہتے ہیں کہ حضرت موعود ہمدرد کی یادگار میں اعلیٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جسمیں واعظین اور مبلغین تیار کئے جاویں جن دنوں میں حضرت اقدسؑ نے رسالہ الوصیت شائع فرمایا تھا اور خدا کی طرف سے خبر پاکر یہ اعلان کیا تھا کہ وہ اجل جو خدا نے ابتدا سے آپکے لئے مقرر کر رکھی تھی اس کا وقت بہت قریب آگیا ہے اس وقت بھی آپ کے ارشاد کے مطابق ایک مدرسہ دینیہ قائم کیا گیا تھا مگر کئی وجوہات کے سبب جن میں شاید سب سے بڑی وجہ فنڈ کی کمی تھی۔ وہ مدرسہ ابتک ناقص حالت میں رہا ہے اگرچہ دو تین سال کے عرصہ میں ہم یہ امید بھی نہ رکھ سکتے تھے۔ کہ وہ اپنے کمال کو پہونچ جاوے اور مبلغ اور واعظ اس سے نکلکر دنیا میں کام کرنے لگیں مگر یہ سچی بات ہے کہ جس قدر ترقی اس عرصہ میں اس مدرسہ کو کرنی چاہیئے تھی وہ اس قدر ترقی ہی نہیں کرسکا۔ دینی مدرسہ کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کے لئے ضرورت ہے اول عمدہ مکان کی پھر ایک بڑی لائبریری کی۔ پھر ایک اعلیٰ درجہ کے سٹاف کی پھر کافی تعداد وظائف کی تاکہ ایک خاصی تعداد طلباء کی تعلیم پاسکے کیونکہ جب تک پڑھنے والوں کی تعداد بہت نہ ہو اس وقت تک لائق آدمیوں کے نکلنے کی امید نہیں ہوسکتی۔ لائبریری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح موعود نے فرمایا ہے۔ کہ ہم اپنی کتابوں کا بڑا ذخیرہ کل ہی دیدینگے۔ انجمن تشحیذ الاذہان بھی اپنی لائبریری کو دینے کا وعدہ کرتے ہیں کہ قابل سے قابل آدمی جو اس جماعت میں مل سکتے ہیں انکو اس سب سے اہم کام پر لگایا جاوے۔ لیکن اوس کے لئے اور وظائف کے لئے ایک ماہوار مستقل خرچ کی ضرورت ہوگی۔ جو آہستہ آہستہ موجودہ ہائی سکول کے خرچ کے برابر پہونچ رہیگا۔ بلکہ اگر اس کو کالج کے درجہ پر پہونچایا جاوے اور مختلف زبانوں کے سکھانے کا انتظام کیا جاوے تو کسی صورت میں کالج کے خرچ سے کم خرچ [illegible] مگر سردست کام شروع کرنیکے لئے قریباً [illegible] ماہوار تک پہونچ جاوے گا۔ اور دوسری طرف اس کی عمارت کیلئے روپیہ درکار ہوگا۔ یہ بھی خیال کیا گیا ہے کہ اگر کافی سرمایہ جمع کرکے اس کام کو شروع کیا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی ایسی صورت ہو جائے کہ سرمایہ تجارت میں لگا کر اس کی آمدنی سے یہ مدرسہ چلتا رہے بہرحال یہ وہ تجاویز ہیں جو اب ہم حضرت مولوی صاحب کے ارشاد سے قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں اگر کسی دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ بڑے بھاری اخراجات ہیں اور موجودہ اخراجات کے ہوتے ہوئے قوم ان اخراجات کے بوجھ کو برداشت نہ کرسکے گی۔ تو یہ ایک کمزوری کا خیال ہوگا۔ اگر خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ یہ کام ہو۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ منشائے ایزدی اس وقت اشاعت اور تبلیغ اسلام کا موید ہے اور کام ہوکر رہیں گے تو پھر اس قدر روپیہ کا فراہم ہونا کچھ مشکل امر نہیں۔ خدا چاہے تو ایک ہی اپنے بندے سے وہ یہ سارا کام کرا سکتا ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ وسائل آمدنی کو دیکھ کر اخراجات کو بڑھایا جاوے۔ بہرحال یہ دینی مدرسہ جسمیں قرآن کریم اور سنت کی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر دی جائے گی۔ اور ایسی نئے علم کلام کے مطابق جس کے اصول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قائم کرگئے ہیں۔ اصول باطلہ کی تردید سے طلباء کو آگاہ کیا جاوے گا۔ اور اصول اسلام کی تعلیم اون کو دی جاوے گی یہ مدرسہ جو خدا نے چاہا تو دنیا میں اسلام کی اشاعت کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہوگا۔ آنجناب کی ایک یادگار رہوگی۔ اس کے لئے ہم بذریعہ عریضہ ہذا سب احباب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ یکمشت اور مستقل چندے حسب استطاعت دیں اور انہیں اپنی متفقہ کوششوں سے اس تجویز کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

اس وقت ایک اور تجویز بھی حضرت مسیح موعودؑ کی یادگار کے لئے کی گئی ہے۔ جو سیالکوٹ سے ہمارے مکرم بھائی ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے نے پیش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض جماعتوں کی طرف سے جو اس قدر استطاعت رکھتی ہیں کالجوں میں پڑھنے والے طلباء کو وظائف دئے جاویں اس تجویز کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح موعود پسند فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ جو احباب پسند کریں [illegible] شامل ہو جاویں۔

اخیر میں میری یہ التماس سب احباب کی خدمت [illegible] میں ہے کہ وہ مخالفین کو پیٹ بھر کر ہنسی اور استہزا کرنے دیں اور اپنے کام میں جو نصرت دین اور اشاعت اسلام کا کام ہے لگے رہیں۔ ہر ایک شخص جو کرتا ہے اسی کا بدلہ پائیگا۔ اور یہ آج کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے یہی چلا آتا ہے کہ ایک گروہ کو خدا اپنے کام کے لئے اور اپنے نام کے چمکانے کے لئے اٹھا کر کھڑا کرتا ہے اور ایک دوسرا گروہ اس کے مقابل ہنسی اور استہزا کے لئے کھڑا ہو جایا کرتا ہے مگر خدا کا وعدہ ہی سچا ہوتا ہے۔

انا جند نا لہم الغالبون

والسلام

محمد علی۔ محمود احمد۔ محمد علی خان۔ رشید الدین

دردِ دل

لغو ترین میلان طبع بیہودہ ترین اشیاء ارذل ترین مخلوق دیکھنے کے لئے ہمیں کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہی قادیان والا قدموں کا میلا کافی ہے۔

یہ وہ رات ہے جسمیں قوم کے عادات و اخلاق حالات و مذاق کا مجسمہ اپنی کریہہ منظر دہیا سوز صورت کے ساتھ ظاہر ہو کر قادیان میں مہتاب صداقت کے طلوع کی ضرورت کو بتاتا ہے۔ آوارہ گردان بادیہ ضلالت کو گرمی کی چھوٹی سی رات اس ناپاکی اور بدفطرتی اور خباثت کے اظہار کیلئے کافی معلوم نہیں ہوتی جسمیں انسان بہت کچھ توشۂ آخرت جمع کرسکتا ہے اس سیاہ رات میں پلاح نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اضطرابی حرکات میں جو خباثت کے عمیق سنڈاس میں گرنے والے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے ہیں یہ راگ نہیں۔ بلکہ ایک ژرف نگاہ کی فلسفیانہ نظر میں عروس شرافت کے جنازہ پر ماتم کی شیون زا آہ و بکا ہے۔ پر خدا کا شکر ہے کہ یہاں ایک قوم ہے جو ان میں رہکر ان سے الگ ہے (اکمل)

پیام صلح

۲۱۔ جون بروز اتوار ۷ بجے صبح یونیورسٹی ہال میں آقا سیدنا المسیح علیہ السلام کی آخری تحریر پیغام صلح پڑہی جائیگی۔

بسلامت روید باز آئید

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلبۃ العلم سمر وکیشن ہولیڈیز پر ایک ماہ کیلئے اپنے گھروں میں جاتے ہیں ایک جلسہ کیا گیا جسمیں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے انکو نصیحت فرمائی کہ ہم ہماری [illegible] اور کوششوں کے پھلوں کے دیکھنے کا وقت ہے [illegible] اپنی بڑائی کیلئے کوئی نگران نہ ہوگا یہ نہیں چاہیئے کہ ایک نمونہ [illegible] لفظوں کے اعتراضوں کا بڑی

ثناء اللہ کی پریشانی

نمبر ۱

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جسکی سرخی ہے "مرزا صاحب قادیانی کا انتقال اور اس کا نتیجہ" مولویصاحب کا فرض تھا کہ اس معاملہ میں کل تحریرات کو مد نظر رکھ کر تمام پہلوؤں پر بحث کرتے ۔ بجائے ایسا کرنے کے اپنی عادت کے موافق جیسا کہ مرقع اور اہل حدیث کے پڑھنے والے بخوبی سمجھتے ہونگے بہت سے امور جو اپنے مقصد مطلب تھے اور جن سے وہ نتیجہ جو اس اشتہار میں نکلنے کی کوشش ہے کسی حالت میں نہیں نکل سکتا تھا انکو پوشیدہ رکھکر خلاف واقعہ نتیجہ نکالا ہے اس وقت تک اہلحدیث یا مرقع کے دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا تھا لیکن مولویصاحب کا یہ اشتہار میرے پاس خاص طور پر پہونچایا گیا جس کو پڑھنے کے بعد مرقع کے کل نمبر اور کئی سال کے اہلحدیث کو بہت غور اور توجہ سے پڑھا انکی تحریرات کو [illegible] تمام اعتراضات [illegible] معلوم ہوگی جو دو سال [illegible] [illegible] پوری طور پر تحقیق کرکے تمام [illegible] [illegible] خود [illegible]

سردست مولویصاحب کے [illegible] ان سلسلہ مضامین میں صرف حضرت اقدس کی وفات پر مولوی فاضل صاحب کے شائع کردہ اصولوں کے مطابق بحث کرینگے جسکو انہوں نے اسی ۱۹۰۸ء کے اشتہار میں [illegible] ہماری انشاء اللہ تعالیٰ الگ [illegible] ہوگی اسلئے کہ تمام پہلوؤں اور متعلقہ تحریروں کو مد نظر رکھکر ہم بحث کرینگے ۔ اور صرف اس بحث سے سمجھنے والوں کو یہ نتیجہ نکالنا کا ہی موقعہ مل جاویگا کہ ثناء اللہ صاحب کے اعتراضات اور نکتہ چینیاں کس حیثیت کی ہیں ۔ مولوی فاضل صاحب اس اشتہار کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں ۔ " ہماری غرض اس اشتہار سے صرف انتقال کی خبر بتلانا نہیں بلکہ اس کے نتیجے سے اطلاع دینا ہے ۔ نتیجہ بھی وہ نہیں جو ہم بتلادیں بلکہ وہ جو خود آنحضرت مرزا صاحب کا بتلایا اور مقرر کیا ہوا ہے

پبلک کو معلوم ہوگا ۔ کہ مرزا صاحب نے ۱۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جسمیں اپنی موت کے نتائج خود ہی بتلائے تھے ۔ ہم اوس اشتہار کا ضروری حصہ ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین بغور پڑھیں اور نتیجہ یاد رکھیں " اس کے بعد حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی کسی قدر عبارت نقل کی ہے ۔ اور اس کے بعد مفصلہ ذیل جرح کی ہے ۔

بائیں ہمہ خود نتیجہ [illegible]

" آجتک [illegible] نے کسی نوالے سے ایسا [illegible] ذکر نہیں کیا بلکہ [illegible] گول گول کہا کرتے تھے ۔ مگر خدائی شان [illegible] کے کل [illegible] کرچکے تو خدائی ذوالجلال [illegible] ان کی قلم سے ایسا اشتہار شائع ہوا جو کسی [illegible] کسی تاویل کی برداشت نہ کرسکے اس اشتہار میں مرزا صاحب نے پبلک کو آگاہ کیا ہے کہ اگر مرزا صاحب [illegible] مرگئے جیسے کہ واقع ہوا ہے ۔ تو مرزا کی دعاوی اور نبوت وغیرہ سب غلط اور مرزا صاحب کاذب مفتری مفسد اور دجال وغیرہ اب ان واقعات کو پیش کرکے [illegible] ناظرین کی رائے پر چھوڑتا ہوں "

[illegible]

اس [illegible] اور ثناء اللہ نے بھی کوئی نشان خدا بطور خارق عادت نہیں دیکھا ہے تو وہ یہی قسم کھا کر لکھے تاکہ معلوم ہو کہ خداتعالیٰ کس کی حمایت کرتا ہے اور کس کو سچا کرتا ہے ۔ الحکم کی یہ عبارت مع اہلحدیث مورخہ ۲۹ مارچ نقل کی ہے ۔ اس تحریر کا جواب مولویصاحب نے اسی پرچہ میں مفصلہ ذیل دیا ہے " ہم تمہارے گرو کی کذب بیانی پر ہر قسم کے کھانیکو تیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا ہم حلفیہ کہینگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ عالی درجہ کا جھوٹا مکار فریبی ہے اور اسکی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے " مرزائیو سچے ہو تو آؤ اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم پہلے اکیلا میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اوٹھا چکے ہو اور نہیں تو بٹالہ میں آؤ سب کے سامنے کاروائی ہوگی مگر اس سے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرنی جس سے ہمارا مراد اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جسے نہیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کیلئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک یہ گرو بغیر سے فیصلہ بنوسب امت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا " اس عبارت کے پڑھنے کے بعد ناظرین کو چاہئے کہ وہ دو باتیں بخوبی یاد رکھیں اسلئے کہ آگے چلکر مولویصاحب کی اس عبارت کا ان دو باتوں کو ذہن نشین رکھنے سے پورے طور پر پتہ لگیگا کہ وہ اکثر اوقات بعض الفاظ کو بے محل [illegible]

[illegible] اس مقصد داری [illegible] اگر کوئی نشان صداقت بطور خارق عادت نہیں دیکھا تو وہ یہی قسم کھا کر لکھے تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کسکی حمایت کرتا اور کسکو سچا کرتا ہے ان الفاظ اور پیش کھینچا ہے وہ زیادہ غور طلب ہیں کیونکہ بالطرات ان اس فقرہ سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ ہماری طرف سے کیطرفہ قسم کی درخواست ہے خواہ کسی قسم کی الوہی بہا موشگافیاں کی جاویں اسکے دو ہی مفہوم ہوسکتے ہیں اول یہ کہ یا تو آریوں کے مقابلہ میں جو قسم حضرت صاحب نے کھائی ہے آریوں کے ساتھ شامل ہوکر ہمارے بالمقابل قسم کھائے یا ہمارے بالمقابل ہوکر آریوں سے علیحدہ ہوکر قسم کھاوے اور یہی مباہلہ کا مفہوم ہے جو عبارت مذکورہ کے پڑھنے سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ طرفین کی قسم کی [illegible] جو ثناء اللہ نے لکھا

ڈاکٹر مرتد اور اسکی نبوت

کے متعلق ذیل کا مضمون ہمارے پُرجوش مخلص دوست منشی احمددین صاحب اپیل نویس نے گوجرانوالہ سے بھیجا ہے۔ اس میں منشی صاحب موصوف نے ڈاکٹر مرتد کو جھوٹا ثابت کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ تمام الہامات جو اس نے اپنی طرف سے شائع کئے ہیں اوس کے خود تراشیدہ اور افترا ہیں۔ اگرچہ اون الہامات کی بےہودگی اور جھوٹ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے جو منشی صاحب نے خیال کیا ہے۔ مگر ہماری رائے میں ڈاکٹر مرتد کے الہام خود تراشیدہ نہیں ہاں شیطانی اور حدیث النفس ہیں۔ مرتد کے خطوط اور رسالوں اور اخباری مضامین سے ظاہر ہوتا ہے کہ حق کی عداوت کے سبب وہ کچھ مجنون سا ہو گیا ہے اور اس کے دل و دماغ میں جوش اور تکبر اس قدر بھر گیا ہے۔ کہ اپنے ہی گندے خیالات اس کی زبان پر الہام بن کر جاری ہوتے ہیں اور شیطانی امداد کے ساتھ شامل ہونے سے وہ سوچتا و لگتا کچھ ایسا ہے اسے لگتا ہے جس کو وہ وحی الٰہی یقین کر لیتا ہے۔ منشی صاحب نے اور سارا ان کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر اسے اچھا ذلیل کیا مگر اوس کی قسمت نہیں معلوم ہوتی۔ کہ وہ سمجھ جائے۔ کاش کہ وہ اب بھی اپنی غلطی کو پہچانے اور توبہ کرے اور بچ جائے

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عبدالحکیم کے اعلان کا بطلان

امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عبدالحکیم جو بیس سال حضرت اقدسؑ ممدوح الصفات کا مرید رہ کر ۱۹۰۶ء میں مرتد ہوا۔ اور جماعت سے خارج کیا گیا وہ ایک رسالہ اعلان حق لکھ کر حضرت اقدس کو اپنی پیشگوئیوں کا نشانہ ظاہر کرتا ہے۔

عبدالحکیم نے ایام ارادت میں تفسیر القرآن لکھی اور جا بجا حضرت اقدس کی تائید اور اون کے دعاوی کی تصدیق قرآن شریف کی صدہا آیات سے کی۔ پھر اس نے ایام ارتداد میں چند رسالے حضرت اقدسؑ کے خلاف لکھے۔ اور اون کو دجال اور ضال بنایا اور اپنے آپ کو مسیح اور کیا کیا ظاہر کیا ہے۔ عبدالحکیم کے بست سالہ ارادت اور ارادتمندانہ تصانیف اور ہر ایک امر میں علم الیقین اور حق الیقین اور عین الیقین اور ایسے ہی دو سالہ ارتداد و مرتدانہ تصانیف اور ہر ایک امر میں تمام مراتب الیقین یہ ایک ایسا حیرت انگیز اور خطرناک نظارہ ہے کہ اس کی تفصیل بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

عبدالحکیم نے بست سالہ ارادت اور دو سالہ ارتداد کے زمانہ کے لئے جو امور اپنے ارتداد کے رسالوں میں لکھے ہیں وہ اور بھی حیرت انگیز اور خطرناک ہیں لیکن اس وقت مجھے اون تمام باتوں سے الگ ہو کر عبدالحکیم کی صرف اون پیشگوئیوں کے متعلق کچھ لکھنا ہے۔ جن کا تنکار وہ حضرت اقدس کو ظاہر کرتا ہے۔

عبدالحکیم نے اپنے تین بیٹے کوارٹر پٹیالہ کے چند احمدی دوستوں میں لیکچر دئے۔ سامعین نے اس کی بعض باتوں پر نکتہ چینی کی۔ ابتداءً تو بات معمولی تھی اور قابل اصلاح تھی لیکن لیکچرار کو اپنی قرآن دانی اور عہدہ داری کا غرور اور سامعین کی ویسی حالت ہونے کا خیال تھا۔ کہ لیکچرار اور سامعین کے فیما بین تکرار ہوا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ لیکچرار (عبدالحکیم) نے امام ہمام کی خدمت میں خط و کتابت کی اور اپنے ان خیالات پر تکرار و ضد کی وجہ سے عبدالحکیم میں مستحکم و محکم ہو گئے تھے۔ لکھے۔ اور ان کے ارشاد و اصلاح پر بھی اوس کو ان سے رجوع کرنا مشکل ہو گیا۔ اسلئے مئی ۱۹۰۶ء میں عبدالحکیم جماعت سے خارج کیا گیا۔

عبدالحکیم نے الذکر الحکیم نمبر ۴ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء میں خط و کتابت مذکورہ بالا شائع کی ہے اور اس کے پڑھنے سے مذکورہ بالا واقعات ثابت ہیں۔ پٹیالہ کے احمدیوں کا اعتراض صرف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم اپنے لیکچروں میں رسول کی عظمت اور اطاعت کا مطلق ذکر نہیں کرتے جنکو ذریعہ سے خدا اور خدا کے احکام اور خدا کا منشا معلوم ہوتا ہے۔ عبدالحکیم نے بڑھتے بڑھتے رسول کی عظمت کو مطلقاً غیر ضروری قرار دیا اور جب امام ہمام مسیح موعودؑ نے اس کو اسی جرم میں جماعت سے خارج کر دیا تو وہ خود مسیح بن بیٹھا۔ اور مسیح کو دجال اور ضال قرار دیا۔

اس خط و کتابت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عبدالحکیم نے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چند ایک تجاویز بھی لکھی تھیں کہ احمدی جماعت کو یہ کرنا چاہیئے اور وہ کرنا چاہیئے۔ ایسا ایسا کرنا چاہیئے۔ لیکن مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو پہلے اس فاسد عقیدہ کے چھوڑ دینے پر مجبور کیا۔ جو رسول کی عظمت اور اطاعت کے منافی تھا۔ اور جس کو اس نے نہ چھوڑا۔

عبدالحکیم نے مرتد ہو کر مسیح موعود کے برخلاف اور بھی چند رسالے لکھے اور جا بجا مخالفت کے لیکچر دئے اور اس قدر دریدہ دہنی اور بدزبانی سے کام لیا کہ اعادہ آن نا کردنی ہے۔ اوس نے مرزا صاحب کو ابتدا ہی سے خطا کار اور کچھ کا کچھ ظاہر کیا۔

پٹیالہ کے احمدی عبدالحکیم کے لیکچروں پر نکتہ چینی نہ کرتے یا حضرت اقدسؑ اوس کی تجاویز کو مان لیتے۔ تو وہ اپنے مسیح ہونے کا یا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر معترض اور دریدہ دہن ہونے کا ناپاک ملبہ اور نجس مواد اپنے اندر مخفی رکھتا لیکن اللہ تعالےٰ کی مشیت اسی طرح تھی۔ جسطرح کہ ظہور میں آیا۔ عبدالحکیم کے تفسیر القرآن نے عبدالحکیم کو اس امر پر برانگیختہ کیا کہ تم مسیح موعود اور مامور من اللہ کے مشیر بننے کی صلاحیت رکھتے ہو۔ پس سے تکبر بھی بلا ہے۔

عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو ایک الہام شائع کیا کہ مرزا صاحب تین سال کے اندر فوت ہو جاینگے اور اس کی عبارت یہ ہے۔

مرزا مسرف ہے کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اس کی میعاد تین سال تبلائی گئی۔ آخری فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ الہام کی عبارة نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی ذات اس الزام سے بری اور پاک ہے کہ وہ سچے مسیح کو دجال اور ضال کا بیس سال تک مرید بنائے اور سچے مسیح کو بیس سال نہ موکا میں رکھے۔ تعالیٰ اللّٰہ عما یصفون۔ سہ سالہ میعاد کا الہام الہام نہیں تھا محض ایک ڈھکوسلا اور دھمکی تھی۔ جو خود حضرت اقدس امام ہمام کے پاک اور سچے الہامات سے بنایا گیا تھا۔ جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس نے رسالہ الوصیۃ لکھا جسمیں متواتر اور کثیر الہامات اس امر کے شائع کئے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تیری عمر اب تھوڑے دن رہ گئی ہے۔ جب حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے قریب ہونے کا الہام شائع کیا۔ تو عبدالحکیم کو بھی یہ سوجھی۔ کہ وہ آپ کی وفات کا الہام شائع کرے۔ چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء کو اس نے ایسا کیا۔

پھر معلوم ہوتا ہے کہ الذکر الحکیم نمبر ۶ کے لکھتے ہوئے عبدالحکیم کو خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ سہ سالہ الہام پورا نہ ہو اس لئے اس نے پیشبندی کے طور پر فتح محمد خان کے نام پر ایک مضمون لکھا کہ سہ سالہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے اس طرح پر کہ حضرت مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب سے ڈر گئے اور بعض عقائد سے رجوع کیا۔ الذکر الحکیم نمبر ۶ صفحہ ۵۶ تا ۶۸۔ پھر جولائی ۱۹۰۶ء میں جب اوس نے والم المریض مرزا صاحب کی علالت زیادہ سنی تو ایک اور الہام شائع کیا جو بالفاظ حسب ذیل ہے۔

"مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا"

پھر جب اس کو معلوم ہوا کہ اپریل ۱۹۰۸ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آپ اور اپنے اہل کے معالجہ کے لئے ایک ماہ کے واسطے لاہور تشریف لائے ہیں۔ اور نیز اوس کو معلوم ہوا کہ لاہور پہنچنے کے چند روز بعد میں اخبارات کا یہ حال ہے۔ کہ مرزا صاحب دو ایک ماہ اور بھی قیام فرماوینگے اور نیز لاہور میں مکان بنوانے کا بھی خیال ہے۔ تو اوس نے خیال کیا کہ لاہور جیسے شہر میں جہاں [illegible] مرزا صاحب آئے ہوئے اور لوگوں نے طرح طرح کے سب و شتم کی جرأت کی [illegible] کے واسطے مرزا صاحب کا آنا ناممکن ہے [illegible] علیل ہوں گے۔ پھر اوس نے خیال کیا کہ [illegible] میں زیادہ قیام پذیر رہے۔ تو اون سے [illegible] بھی زیادہ استحکام ہو جاویگا۔ [illegible] مدت قیام کے قریب قریب [illegible] کہ مرزا ۲۱ ساون کو مرض مہلک میں [illegible] جائے گا۔ اور اس سے اس کا مقصود [illegible] لاہور میں زیادہ قیام نہ رکھیں۔ یہ الہام [illegible] نے پیسہ اخبار کو بھیجا۔ [illegible] پرچہ میں شائع ہوا۔ والعد تعالی [illegible] عبدالحکیم کے منصوبے مخفی نہیں [illegible] اور اوس کو اپنے اون الہاموں کا پورا کرنا جو اس نے اپنے مسیح کو [illegible] ہوئے تھے۔ بھول نہیں گیا تھا۔ اوس نے ۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو جبکہ مسیح موعود اپنے مخالف عبدالحکیم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اندر ہی تھے۔ فرمایا جس کا مطلب [illegible] نے اس طرح لکھا۔ کہ تیرا دشمن جو کہتا ہے۔ کہ جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں اسکو میں جھوٹا کرونگا۔ اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔ اب عبدالحکیم کے تینوں الہاموں اور حضرت اقدسؑ کے تبصرہ کا نتیجہ کیا ہوا۔

عبدالحکیم کے الہامات یہ ہیں۔

(۱) ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو تین سال کے اندر فنا ہونیکا الہام۔ جو بعد میں اوس نے خود ہی منسوخ کر دیا۔

(۲) یکم جولائی ۱۹۰۶ء کو چودہ ۱۴ ماہ کے اندر ہلاک ہونیکا الہام۔ جو بعد میں اوس نے خود ہی منسوخ کر دیا۔

(۳) ۸۔ مئی ۱۹۰۸ء کے کارڈ میں ۲۱ ساون ۱۹۶۵ کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہونیکا الہام جو جھوٹا ثابت ہوا۔ بالمقابل اون کے امام ہمام حضرت اقدسؑ کے تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں چودہ ماہ والی مخالف پیشگوئی کی نسبت یہ مضمون کہ تیرے دشمن کو جھوٹا کرونگا۔ اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔

نتیجہ۔ صاف ظاہر ہے کہ عبدالحکیم کا پہلا الہام اوس کے دوسرے الہام سے منسوخ اور رد ہوا اور اس کا دوسرا الہام اوس کے تیسرے الہام سے مردود و باطل ہوا۔ اور تیسرا الہام جس میں صرف ایک دن ۲۱ ساون کا مقرر تھا۔ وہ بھی پورا نہ ہوا کیونکہ مرزا صاحب اوس [illegible] فوت ہو گئے۔

حضرت اقدس کا تبصرہ والا مضمون [illegible] اور [illegible] پورا ہوا۔ [illegible] ۵ نومبر ۱۹۰۷ء [illegible] مرزا صاحب اپنے مخالف کی چودہ ۱۴ ماہ والی پیشگوئی [illegible] تبصرہ لکھا گیا۔ اگر مرزا صاحب [illegible] نومبر [illegible] ۱۹۰۷ء کے دن یا ۵ نومبر کے دن [illegible] ہو جاتے تو [illegible] مہینہ تک کے [illegible] تھا کہ دشمن اونکی چودہ ۱۴ ماہ والی [illegible] لیکن خدا کا منشاء [illegible] تیرا دشمن جو چودہ ماہ کی پیشگوئی کرتا ہے اور جس [illegible] آج [illegible] ہے۔ اور آج کے بعد [illegible] ۱۹۰۸ء تک [illegible] ایام [illegible] ہیں۔ میں اس مدۃ میں دو کام کرونگا۔ پہلا تیرے دشمن کو ہلاک کرونگا یعنی اس طرح جھوٹا کرونگا۔ کہ وہ چودہ ماہ والی پیشگوئی کو واپس لے لیگا۔ یا ترمیم کرے گا۔ یا منسوخ کریگا یا مردود و باطل قرار دیگا۔ اور پھر دوسرا کام یہ کرونگا۔ کہ تیرے دشمن کے بطریق مذکور جھوٹا کر دینے تک تیری عمر بڑھا دونگا یعنے اس وقت تک تجھے زندہ رکھونگا جس وقت تک تیرا دشمن چودہ ماہ والی پیشگوئی کو واپس لے یا رد و منسوخ کر دے تاکہ دنیا کو معلوم ہو۔ کہ میں خدا ہوں۔ اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ کہ خدا نے ایسا ہی کیا۔ جیسا کہ ۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو اپنے حبیب و محبوب مسیح موعود کو جتلایا تھا یعنی مسیح موعود کی عمر باوجودیکہ وہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء یوم تحریر تبصرہ کو عبدالحکیم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اندر تھی۔ ۸۔ مئی ۱۹۰۸ء تک بڑھائی جبدن کہ عبدالحکیم نے چودہ ۱۴ ماہ والی پیشگوئی کو منسوخ کرکے ایک خاص دن ۲۱۔ ساون ۱۹۶۵ء کا پیسہ اخبار کیطرف لکھدیا۔ اور پھر ۱۵۔ مئی تک بڑھائی جس دن کہ پیسہ اخبار نے وہ کارڈ عبدالحکیم کا پیسہ اخبار میں شائع کیا۔ اور پھر ۲۶ مئی تک بڑھائی۔ جبدن تک کہ اور اخبارات نے بھی ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء کا خاص دن شائع کر لیا اور ۲۱۔ ساون ۱۹۶۵ء والے مقررہ دن سے اتنے دن پہلے مسیح کو اپنی طرف بلا لیا۔ جتنے سال کی کہ مسیح کی عمر مقرر تھی۔ یعنے [illegible]۔ تاکہ یہ تیسری پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہو۔ انہی تینوں پیشگوئیوں کی صراحت حضرت اقدسؑ امام ہمام کے الہام مندرجہ الوصیۃ صفحہ ۲ میں ہے جو [illegible] بجنسہ نقل کی جاتی ہے۔

"بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا"

[illegible] یہ ہوگا یہ ہوگا۔ اسی عبدالحکیم کی تینوں پیشگوئیوں کے متعلق ہے۔ والحمدللہ علی ذالک۔

مومنوں کو اللہ تعالے کے حضور میں لاکھ لاکھ سجدات شکر بجالانے چاہئیں۔ جس نے عبدالحکیم مرتد کو جو مفتری علی اللہ تھا۔ جھوٹا اور ذلیل کیا۔ اور ایسا جھوٹا اور ذلیل کیا کہ وہ اب فنا ہو گیا ہے اور ہلاک ہو گیا ہے۔ اور اب اس کا تمام تار و پود بکھر گیا ہے اور اس کی وہمیوں اور حکمت عملیوں اور شرارتوں کا شیرازہ اکھڑ گیا ہے۔ اور ایسا فنا ہوا ہے۔ کہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتا۔

چند روز ہوئے۔ ایک اسی نام کے مولوی فاضل جو اگرچہ مرزا صاحب کے برخلاف تھے۔ مجھ سے ملے اور انہوں نے کہا کہ میں عبدالحکیم کی پیشگوئی کو اگر پوری بھی ہو جاتی۔ تو ہیچ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ عبدالحکیم ملہم اور مقدس انسان نہیں ہے۔

[illegible] مرزا صاحب پر کسی ان کی اپنی تحریر کے [illegible] اعتراض ہو سکتا ہو۔ تو [illegible] کہ [illegible] کے [illegible] الہامات [illegible] ایسی شرارت [illegible] تھی۔ کہ ان کا ایک ایک [illegible] صریح طور پر [illegible] اور ان کی شرارت خود [illegible] اور [illegible] ہے اور عبد الحکیم خدا اس قدر [illegible] شرم [illegible] ہے۔ کہ اس نے بجائے اس کے [illegible] سے نادم ہوتا اور اپنے [illegible] کرتا۔ یہ رسالہ اعلان الحق [illegible] اس کو کی بجائے [illegible] لفظ کو کی [illegible] لفظ [illegible] تک کیا کرتا ہے [illegible] کاتب کی غلطی ہے [illegible] ایک شرارت [illegible] دو پیشگوئیوں میں تک تھا [illegible] اس نے [illegible] رسالہ اعلان الحق [illegible] لفظ تو کا ذکر ہی نہیں [illegible] رسالہ [illegible] اعلان الحق [illegible]

[illegible] احمدی جماعت [illegible] اپنی جماعت [illegible] اسکو کسی سے [illegible]

بندہ [illegible] صدف [illegible] قرآن رفت [illegible] مصطفیٰ

اب اگر یہ حالت ہلاکت کی حالت نہیں تو کیا ہے۔

عبد الحکیم کو شرم اور شرافت ملحوظ ہوتی تو اوس [illegible] تحقیقات سے منحرف ہوتے ہوئے کم از کم [illegible] نام تھا کہ وہ اپنی [illegible] کے سامنے پیش نہیں کرونگا اور [illegible] خود ایسی ہی بات کا خیال نہیں آیا تھا تو اوسکو اعلیحضرت خلیفۃ المسیح [illegible] نور الدین صاحب مدظلہم ابدا سے جو کچھ اوسکی گذشتہ [illegible] تھا اوس سے عبرت [illegible] کی اور [illegible] کہ پچیس سال کی [illegible] خود اپنے ہاتھ سے خاک [illegible] عداوت اور تعصب [illegible] جو کچھ اوس [illegible] کے

[illegible] سے بڑا ملہم بن بیٹھا ہے اور دوسروں کو منوانا چاہتا ہے۔ شرم! شرم!! شرم!!!

اور پھر اس پر طرہ یہ کہ علانیہ جھوٹ اور صریح جھوٹ اور بڑی جھوٹ کہتا ہے۔ اور ذرا شرم نہیں کرتا۔

بندہ احمد الدین عفی اللہ عنہ اپیل نویس گجرانوالہ
۱۷ جون ۱۹۰۸ء

ہم قادیاں کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائینگے

ذیل کی نظم ہمارے دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے اپنے بستہ میں سے نکالکر آج ہمیں دی ہے کہ اسکو درج اخبار کر دیا جاوے۔ اسکے نظم کے کمال کا کچھ ذکر کرنے کی بجائے میں ناظرین کو اپنے دوست اکمل کے تمہیدی نوٹ کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہمارے مخالف جو اپنی پریشان اور پراگندہ حالتوں پر دوسروں کا قیاس کرکے ہمارے متعلق نادانی سے خیال کرتے ہیں کہ حضرت اقدس کی وفات اس جماعت کے متفرق ہونیکا موجب ہوگی وہ ذیل کی نظم میں سے عاشقان مسیح موعود کے دلوں کی حالت کا اندازہ لگائیں کہ کیا یہ قوم متفرق ہونیوالی ہے۔

ایک مہاجر کی آرزو

ہر ایک انسان جس کے پہلو میں دل اور دل میں مادہ محبت ہو وہ خوب جانتا ہے۔ کہ بعض اوقات قلب پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے سو ایسی حالت جب کبھی نیاز مند اکمل پر طاری ہوئی تو وہ یا تو اشعار کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے یا کسی مضمون کے رنگ میں [illegible]۔ ان اوقات کی لکھی ہوئیں بعض نظمیں اور مضمون میرے پاس موجود ہیں جنھیں میں نے چھپوانے کیطرف توجہ نہیں کی مندرجہ ذیل نظم بھی انہی نظموں میں سے ایک نظم ہے جو آجکل اس بات کا جواب ہو سکتی ہے جو ہمارے مخالف کہہ رہے ہیں کہ اب مرزا صاحب فوت ہو چکے تو ان کے حضور میں رہنے والے بھی آہستہ آہستہ چل دینگے وہ سنیں کہ قادیان کا ہر ایک مہاجر کیا کہتا ہے۔

ہم قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائیں گے
کوچے میں اپنے یار کے دھونی رمائینگے

پروانہ وار جان بھی کر دینگے ہم نثار
نوازی شمع حسن سے ایسی لگائیں گے

رہنے دو یہ تمیز مرے کام کا نہیں۔
ہم اس کی گرد راہ کا سرمہ بنائیں گے

اے عندلیب پھول رہی ہے تو پھول پر
ہم تجھ کو اپنا پھول کسی دن دکھائینگے

پہلے کہیں نہ جائیے۔ جگر تھام تو سہی
پھر اپنی داستان تجھے ہم سنائینگے

سینے کے زخم سینے کی حاجت تو درکنار
ان پر نمک چھڑک کے مزے ہم اڑائینگے

دارالامان کی خاک کو ترجیح دینگے ہم
آب حیات خضر بھی گو مفت پائینگے

جس پر کبھی زوال کی راتیں نہ آتی ہوں
اس چودھویں کے چاند سے ہم دل لگائینگے

مشتاق دید دیدۂ و دل فرش راہ ہیں۔
یارب ہمارے پاس وہ کس وقت آئینگے۔

آتی ہے یہ صدا لب جاں بخش سے ترے
ہم مردگان قوم کو قم سے جلائینگے

پھر آگیا بہار پہ موسم بہار کی
زخم جگر کو پھول کے ہم گل کھلائینگے

جان جاتی ہے تو جائے یہ پروا نہیں ہمیں
جو قول کر چکے ہیں اسے ہم نبھائینگے

[illegible] اپنا اور ترا سنگ آستان
اٹھ جائینگے جہان سے پر اسکو اٹھائینگے

تیری ہوا میں اڑتے ہیں جو طائران دل
وہ آشیانہ عرش پر اپنا بنائینگے

اس کوچہ کی گدائی بھی اکمل قبول ہے
پر قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائینگے۔ (محمد ظہور الدین اکمل)

خریداران ریویو کو اطلاع

چونکہ رسالہ اس دفعہ بسبب ایک ضروری مضمون کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر لکھا گیا ہے بڑا ہو گیا ہے اسلئے غالباً وقت پر شائع نہ ہو سکیگا۔ اور شاید چار پانچ روز توقف ہو جائے تفسیر القرآن اسی وجہ سے وقت پر شائع نہ ہو سکے گی۔ اور اس میں قریباً آٹھ دس دن کی دیر ہو جاویگی۔

منیجر
ریویو آف ریلیجنز

ڈائری

الذکر الحکیم

(منقول از الحکم)

لاہور ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء - قبل ظہر - فرمایا:

ایسے آدمیون کی ضرورت ہے۔ جو نہ صرف زبانی بلکہ علمی طور سے کچھ کرسکتے ہیں [illegible] علمیت کا [illegible]

کسی کام کا نہیں ایسے ہون کہ نخوت اور تکبر سے خالی ہون اور ہماری صحبت میں رہکر یا کم از کم ہماری کتابون کے کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو

البتہ شیخ غلام احمد اس کام کیواسطے اچھا آدمی معلوم ہوا ہے۔ اوس کی کلام مین بھی تاثیر ہے اور اخلاص و محبت سے اوس نے اپنے اوپر اس شدت گرمی مین اتنا [illegible] بوجھ اوٹھایا ہے۔ کچھ خدا کی قدرت ہے کہ لوگ اس کا کلام سننے کے واسطے جمع ہی ہو گئے تھے مین ایک جگہ اوس کو پتھر بھی پڑے۔ مگر خدا کی قدرت سے وہ پتھر بجائے ان کے کسی دوسرے کو لگا۔ اور وہ زخمی ہوا۔ تبلیغ سلسلہ کیواسطے ایسے آدمیون کے وجود کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاوین۔ کہ وہ اپنی زندگی اس راہ مین وقف کردین۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک مین جایا کرتے تھے یہ جو چین کے ملک مین کئی کروڑ مسلمان مین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان بھی صحابہ مین سے کوئی شخص پہونچا ہوگا۔

اگر اسی طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات مین چلے جاوین تو بہت جلدی تبلیغ ہوسکتی ہے۔ مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہون تب تک ہم اون کو پورے پورے اختیارات بھی نہین دے سکتے۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے۔ کہ بعض اوقات صرف زیتون کے پتون پر ہی گذارہ کر لیتے۔

بہت ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہین میرے نزدیک یہ مدرسہ یا کالج وغیرہ کا بنانا اول سلسلہ کی مضبوطی پر موقوف ہے اول چاہئے کہ سلسلہ مین ایسے لوگ ہون۔ جو سلسلہ کی ضروریات کی مدد کرنیوالے ہون۔ جب سلسلہ کی ضروریات مثل لنگر وغیرہ ہی پوری نہین ہوتین تو اور کامون مین بہت توجہ کرنی بھی بیفائدہ ہے۔ اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے [illegible] نکل جاوین جو مختلف لوگون کو اس سلسلہ کی خبر دیوین [illegible] بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔

مسٹر ریگ [illegible] کے نام نامی سے [illegible] کو جن [illegible] ازین بذریعہ [illegible] بطور سوال و جواب [illegible] کر چکا ہون۔ ان کے متعلق حضرت اقدس نے فرمایا کہ دیکھو وہ ہمارے پاس آیا۔ تو آخر کچھ نہ کچھ تو تبادلہ خیالات کر ہی گیا۔

اب حضرت مفتی محمد صادق صاحب جن کو تبلیغ سلسلہ احمدیہ کی ایک قسم کی لو اور دھن لگی ہوئی ہے اور بہت کم ایسے مقام ولایت مین ہون گے جہان کے محقق انگریزون اور اخبارات کے ایڈیٹرات وغیرہ کی اطلاع پاکر اونھون نے ان معاملات مین خط و کتابت نہ کی ہو اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تبلیغ اون کو نہ کی ہو۔

امریکہ کے ڈوئی کی حسرتناک تباہی اور لندن کے پگٹ کی مایوسانہ نامرادی بھی حضرت مفتی صاحب ممدوح ہی کی کوششون کا نتیجہ ہین اونہون نے جس طرح ڈوئی اور پگٹ کا بیڑا غرق کر دیا۔ اسی طرح کئی سعید روحون کیواسطے باعث ہدایت بھی آپ ہی ہوئے اور آپ ہی کی سچی مخلصانہ کوششین اور جوش تبلیغ حق کا یہ نتیجہ ہوا کہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریز مردون اور لیڈیون نے حضرت اقدس کی صداقت کو مان لیا اور اپنے خیالات فاسدہ سے توبہ کی۔ غرض مفتی صاحب موصوف کسی تعریف کے محتاج نہین۔ ساری احمدی دنیا ان کے نام نامی سے واقف اور ان کے اخلاص صدق و صفا سے آگاہ ہے یہ شخص جو پروفیسر ریگ کے نام نامی سے مشہور ہے یہ بھی آپ ہی کی سعی اور جوش کا نتیجہ ہے آپ نے آج کے تذکرہ پر حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی۔ کہ حضور اس کے خیالات مین حضور کی ملاقات کے بعد عظیم الشان انقلاب پیدا ہوگیا ہے۔

چنانچہ

پہلے وہ ہمیشہ جب اپنے لیکچرون مین اجرام سماوی وغیرہ کی تصاویر دکھاتا اور کبھی مسیح کی مصلوب تصویر پیش کیا کرتا تھا۔ تو یہ کہا کرتا تھا۔ کہ یہ مسیح کی تصویر ہے جس نے دنیا پر رحم کرکے تمام دنیا کے گناہون کے بدلے مین ایک اپنی اکلوتی جان خدا کے حضور پیش کی اور تمام [illegible] کا کفارہ ہوکر دنیا پر خدا کی محبت اور رحم کا ثبوت [illegible]

مگر

اب کے بار اس نے حضرت اقدس سے ملاقات کی [illegible] لیکچر دیا تو مسیح کی [illegible] تصویر دکھاتے ہوئے [illegible] یہ الفاظ کہے کہ یہ تصویر [illegible] عیسائیون کے واسطے **موجب شرمندگی ہوسکتی ہے۔ سچی تعریف و ستائش کے لائق وہی ایک ہستی ہے جو خدا ہے۔** پہلے اپنے لیکچر مین بیان کیا کرتا تھا۔ کہ نسل انسانی آہستہ آہستہ ترقی کرکے ادنیٰ درجہ حالت سے بندر اور پھر بندر سے ترقی پاکر انسان بنا۔ مگر اس دفعہ کے لیکچر مین اس نے صاف اقرار کیا۔ کہ یہ **ڈارون کا قول ہے۔** اگرچہ **اس قابل نہین کہ اس سے اتفاق کیا جاوے** بلکہ انسان اپنی حالت مین خود ہی ترقی کرتا ہے۔ غرضیکہ اس پر بہت بڑا اثر ہوا ہے اور وہ حضور کی ملاقات کے بعد ایک نئے خیالات کا انسان بن گیا ہے اور ان خیالات کو جرأت سے بیان کرتا ہے۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصل تقریر کی طرف رجوع کیا اور فرمایا۔ کہ ابھی ایسے لمبے سفرون کی چندان ضرورت نہین۔ کہ ممالک یورپ اور امریکہ مین جاوین۔ بلکہ ابھی تو خود ہندوستان ہی اسبات کا ازبس محتاج ہے

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

ان ممالک مین جانا ایسے لوگون کا کام ہے جو اون کی زبان سے بخوبی واقف ہون اور اون کے طرز بیان اور خیالات سے خوب آگاہ۔ سفر کے شدائد اٹھا سکین اور اون کی صحت کی حالت بھی بہت اچھی ہو۔

بصورت موجودہ یہ کام ہی بہت بڑا بھاری ہے کہ چند ایسے آدمی ہون۔ کہ وہ اسی ملک مین اچھی طرح سے گاؤن گاؤن پھر کر لوگون کو ہماری بعثت کی اطلاع دے دین۔

کسی لیکچر کے متعلق ذکر تھا۔ کہ اونہون نے اپنے لیکچر مین بیان کیا۔ کہ "اسلام بذریعہ اخلاق کے پھیلا ہے

نہ تلوار سے - جنہوں نے اپنے اخلاق کریمہ کی وجہ سے دنیا میں اسلام کو پھیلایا ہے - وغیرہ - مگر موجودہ زمانہ کے متعلق بجز خاموشی کچھ پیش نہیں کر سکتے - فرمایا - تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم - اون اولیاء اور بزرگوں کو اس موجودہ زمانہ سے تعلق ہی کیا وہ اپنے وقت پر آئے اور اپنا کام کر کے چلے گئے اب زمانہ موجودہ میں بھی کسی مجدد یا خادم دین کی ضرورت ہے یا کہ بخیال ان کے یہ زمانہ دجالوں ہی کے آنے کا زمانہ ہے ؟ ضرورت کا احساس تو دلوں میں موجود ہے حالات موجودہ پکار کر کہہ رہے ہیں - کہ کسی مصلح کی ضرورت ہے چنانچہ آج ہی پیسہ اخبار میں ایک انگریز کا مضمون تھا اس نے کسی جگہ پر اپنے لیکچر میں بیان کیا - کہ زمانہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہندو مسلمان - عیسائیوں اور یہودیوں کو اتفاق کی ضرورت ہے - چنانچہ وہ لکھتا ہے - کہ مسلمان یہودی اور نصرانی سب کے سب بلا امتیاز انسانی گروہ میں اتحاد و اتفاق دیکھنے کے مشتاق ہیں اور مہدی موعود کے آنے کا انتظار دیکھ رہے ہیں جو کہ دیر یا سویر عالم وجود میں آ کر تمام انسانوں میں یگانگت کا رشتہ قائم کرے گا میں اس مہدی کے متعلق اپنی ذاتی رائے یہ رکھتا ہوں کہ وہ اہل قلم میں سے ہوگا - اور اسی زبردست آلہ کے ذریعہ سے اقوام عالم کے دلوں میں یگانگت ہو سکیگا -

پیسہ اخبار ۲۲ - مئی ۱۹۰۸ء

غرض اس امر کا احساس تو ہر ملک و ملت کے لوگوں میں پایا جاتا ہے مگر چاہیئے تھا - کہ ضرورت کے مطابق کوئی پیدا بھی ہوتا - اور وہ اسلام کا نور اور برکات دکھا کر زندہ معجزات سے اسلام کے فیوض اور زندگی کا ثبوت دیتا - نہ یہ کہ اس زمانہ پر پہونچکر خاموشی اختیار کی جاتی اور کہا جاتا - کہ اب اسلام زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہے اور کوئی ولی یا بزرگ موجود نہیں جو نشانات دکھا کر اسلام کی زندگی کا ثبوت دے - مانا کہ اخلاق فاضلہ بھی کسی مذہب کی صداقت کی کسی قدر دلیل ہو سکتے ہیں اور ان کا بھی کسی قدر اثر بیرونی لوگوں پر ہوتا ہے - مگر صرف اخلاق فاضلہ ہی حقیقی اور زندہ ایمان نہیں دے سکتے - بلکہ وہ درجہ ایمان جو انسان کو خدا تعالٰے پر کامل ایمان عطا کرتا ہے اور گناہ سوز زندگی کا آغاز ہوتا ہے - وہ صرف خدا کے اپنے تازہ نشانوں سے ہی پیدا ہوتا ہے - جو وہ اپنے ماموروں کی معرفت دنیا میں ظاہر کرتا ہے -

فرمایا

موجودہ صورت میں تو بہ نسبت مسلمانوں کے ہمیں ہندؤں سے زیادہ امید نظر آتی ہے کیونکہ وہ تعلیم کی ترقی کی وجہ سے اور کچھ تجربہ کی وجہ سے بہت کچھ سمجھ گئے ہیں - ہمارا تو خود کبھی بھی یہ منشا نہیں کہ لوگوں کے مسلمہ بزرگوں کو گالیاں دیجاویں یا اون کی عزت نہ کی جاوے اور اسی طرح ہم اون سے بھی یہی چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں خواہ ایمان نہ لاویں مگر ان کو بُرا بھی نہ کہیں اور کہدیں کہ سچا ملنے ہیں

یہ موجودہ زمانہ میں پھوٹ اور نفاق کا سلسلہ جاری ہے - اس کو بند کردیں - اور بالکل ممانعت کردیں کہ باہم ایک دوسرے مذہب کی مخالفت میں ہتک آمیز کلمات اور کتابیں بالکل بند کر دی جاویں اور چھاپے ہی نہ جاویں اور ایک ایسی ہوا چل جائے - کہ آپس میں محبت ہو اور اتفاق بڑھے - جس طرح سے ایک ہوا پہلے چل گئی تھی - کہ بچہ بچہ بھی اسلام سے متنفر تھا اس طرح کی ایک ایسی ہوا چل جاوے - کہ باہمی اخوت اور اتحاد بڑھے اور نفاق اور بغض و تعصب دلوں سے نکل جاوے

فرمایا

قاعدہ کی بات ہے انسان کو ایک مخفی امر پر جتنا اعتقاد ہوتا ہے اس پر اتنا اعتقاد نہیں رہتا - جب وہ ظاہر ہو کر سامنے آ جاوے - مثلاً ان ہندؤں کی دیوی دیوتا جتنے بھی ہیں اور انپر ان کو کامل اعتقاد ہے - اگر وہ اون کے روبرو آ جاویں تو اون لوگوں کے دلوں میں ہرگز ان کی اتنی وقعت نہ رہے - یہ نبیوں ہی کا کام ہے - کہ وہ اپنی شکل بھی دکھا دیتے ہیں اور اپنی عظمت بھی دلوں میں جما قائم کر جاتے ہیں - مسیح جن کو آجکل لوگ خدا مانتے ہیں اگر وہ یہاں آ جاویں اور لوگوں کے حلقوں میں بیٹھیں تو ممکن نہیں - کہ ان کی بڑائی خدائی کی عظمت بھی لوگوں کے دلوں میں رہ سکے - چہ جائیکہ وہ کچھ اور خدائی کا دبدبہ بٹھا سکیں کیونکہ لوگوں نے جس خیال سے اون کو خدا تسلیم کیا ہوا ہے ظاہر ہو جانے پر اون میں وہ باتیں نہ پا کر خود ہے کہ انکار کر دیں - قاعدہ کی بات ہے - کہ انسان جب کسی خاص شخص کے متعلق کوئی اعتقاد پیدا کرتا ہے تو ساتھ ہی اوس کی ایک خیالی تصویر بھی اوس کے ذہن میں آ جاتی ہے - جبتک وہ اس کی نظروں سے غائب تھی جب تک تو خیر مگر جب وہ شخص یا چیز اس کے سامنے آ جاتی ہے اور انسان اس کو اپنے خیالی بُت یا تصویر کے خلاف پاتا ہے تو اس کے دل سے اس کی عظمت اٹھ جاتی ہے یا کم از کم وہ عزت نہیں رہتی چنانچہ یہی حال ان لوگوں کے مصنوعی خداؤں کا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ اصل میں وہ شخص اون کے دل کی خیالی تصویر کے مطابق نہیں ہوتا - جو کچھ اونہوں نے سمجھا ہوتا ہے وہ نہیں بلکہ کچھ اور ہی پاتے ہیں - تو بد اعتقاد اور بدظن ہو جاتے ہیں - اور اصل میں یہ دہیں ہوتا ہے - جہاں ایسے امور میں اول غلو سے کام لیا جاوے - مگر انبیاء الٰہی ذات اور وجود ہوتے ہیں - کہ وہ اپنا وجود دکھا کر اپنی عظمت قائم کرتے ہیں -

۲۴ - مئی ۱۹۰۸ء قبل عصر

۲۳ - مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر چند ہندو مستورات حضرۃ امام الزمان مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے در دولت پر آئیں اور بیان کیا کہ ہم مہاراج کے درشن کے واسطے آئی ہیں - حضور علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع کیگئی - چنانچہ آپ نے نہایت لطف اور مہربانی سے اونکو اجازت دی اور وہ گھر میں جا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں - حضرت اقدس ع چونکہ اون دنوں مضمون رسالہ پیام صلح کے لکھنے میں مصروف تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا - کہ اب درشن ہو گئے اب تم جاؤ - مگر انہوں نے عرض کی - کہ ہمکو آپ کوئی وعظ سناویں ہم اسیواسطے حاضر خدمت ہوئی ہیں چنانچہ آپ ع نے اون کے اصرار اور اخلاص کیوجہ سے اونکو یوں مخاطب کیا - (جو کہ آپ نے ۲۴ مئی کو قبل عصر بیان فرمایا -)

فرمایا

اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگوں میں اگر وہ ایک باتیں نہ ہوں تو آپ لوگ آریہ وغیرہ لوگوں سے سو درجہ بہتر اور اچھے ہو - اون میں سے پہلی بات تو یہی ہے - کہ خدا کو جو کہ ہمارا تمہارا پیدا کنندہ اور پروردگار ہے - اس کو واحد لاشریک جان کر اوس کی عبادت کرو - اس کی عبادت میں کسی دوسرے دیوی - دیوتا - پتھر یا پہاڑ - سانپ یا کسی دوسرے ہیبت ناک درندے گنگا مائی یا جمنا کوئی درخت ہو یا نباتات غرض

کوئی بھی بُت اُس کے ساتھ شریک نہ کیا جاوے اور اُسے ایک اکیلا قرار دے کر پوجا کرو۔ یہ جو تم لوگوں نے ۳۳ کروڑ دیوتا تیار کئے ہوئے ہیں۔ ان کی کیا ضرورت تھی اور یہ کیوں بنائے گئے ہیں؟

ان تینوں مذاہب میں دنیا میں اور تو کسی کے بھی نہیں ہیں۔

حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ کہ اتنا بیان سنکر ان مستورات نے طلب حق کی غرض سے عرض کی کہ یہ بات آپ ہمیں سمجھا دیں۔

اس پر حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ کہ دیکھو گدا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو نر گدا۔ دوسرے خرگدا۔ نرگدا کا تو قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک آواز کی اور اگلے دروازے پر چل دئے۔ کسی نے کچھ دیدیا تو ٹھیک ورنہ خیر۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بعض لوگ پیچھے سے آ آ کر بھی خیرات دیتے ہیں اون کا کام صدا کرنا اور آگے بڑھنا ہوتا ہے۔

مگر برخلاف ان کے خرگدا دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک ہی دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب تک ان کا سوال پورا نہ کیا جاوے اور آخر ایسے گدا کو ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے۔ یہی حال خدا سے مانگنے والوں کا ہے خدا سے بھی وہی پاتے ہیں جو خرگدا بن کر خدا ہی کے دروازے کے ہو رہتے ہیں اور پکے ہو کر استقلال سے خدا کے حضور سے مانگتے ہیں۔ غیر مستقل اور جلد باز جو جلدی ہی نا امید یا بدظن ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ صدق اور ثبات کے ساتھ خدا کی ذات پر کامل ایمان اور یقین بھی ضروری ہے۔

یہ امر صدق اور اخلاص کے خلاف ہے کہ جلدی ہی خدا سے مایوس ہو کر اوروں کیطرف اپنی حاجت کو لے جانا۔ اور در بدر مارے مارے پھرنا کبھی کسی بت کے حضور میں التجائیں کرنا کبھی کسی دیوتا۔ پتھر۔ پہاڑ جنگل کے درخت یا گنگا مائی کیطرف حاجت کو لے جانا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ ایک خدا پر بھروسہ نہیں اور اوس کو ساری حاجتوں کو پورے کرنے والا ہونے پر کامل ایمان نہیں۔ یا جلدی سے تھک کر اُس سے نا امید ہو کر اوروں کیطرف دامن حاجت پھیلانا خرگدائی کے بالکل خلاف ہے ایک چھوڑ کر دوسرا اور دوسرا چھوڑ کر تیسرا خدا بنانا اور اُن سے اپنی حاجتیں چاہنا بالکل غلط راہ ہے بلکہ چاہیئے۔ کہ ایک کو پکڑو اور اوسی سے اپنی ساری حاجتیں چاہو۔ اور وہ سب کا حاجت روا ہے۔ شرط صبر اور استقلال اور ایمان ہے۔

اتنا حصہ سن کر اونہوں نے عرض کی کہ بات تو ٹھیک ہے مگر حضرت اقدس ؑ کے منشا کو پا کر۔ کہ حضرت اقدس ؑ چاہتے ہیں۔ کہ چلی جائیں پھر ترکی سے عرض کی کہ ہم دور سے آئی ہیں پنکھا ہلانے کی خواہش ہے۔ اور صرف درشن اور باتیں سننے کو آئی ہیں۔ اب فرمائیے۔ کہ پرمیشر سے پارتھنا کیسے کیا کریں؟

فرمایا

پرارتھنا یے شاک اپنی زبان میں کر لیا کرو۔ یوں کہا کرو کہ اے سچے اور واحد خدا۔ اے کہ تو ساری مخلوق کا پیدا کرنیوالا۔ اور پالنے والا ہے اور سب کے حالات سے واقف ہے تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور ہر ذرہ تیرے تصرف میں ہے تو جو چاہے سو کر سکتا ہے تو ہمیں گناہ اور بھرشٹ زندگی سے نکال کر سیدھا راستہ بتا۔ ایسا ہو کہ ہم تیری مرضی کے موافق ہو جاویں۔ بدیوں سے ہمیں بچا۔ جہاں ہمارے اختیار میں نہیں ہیں۔ ہم چاہتی ہیں۔ کہ یہ ہم سے دور ہو جاویں ان کا تو آپ ہی کوئی علاج فرما۔ ان کا دور کرنا ہماری طاقت سے دور ہے اور ایسا ہو کہ ہم تیری رضا کی راہوں پر چل کر ہمیشہ کی نجات اور سکھ کی وارث ہو جاویں اور کوئی دکھ ہمارے نزدیک نہ آوے پہلے بار کرموں کے پھل سے بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما۔

اس طرح سے خدا سے سچے دل سے اور نیک نیتی سے خرگدا کی طرح پکی بن کر اسی سے نہ کسی اور سے دعا کیا کرو۔ اور سب دیوی دیوتے ترک کر دو۔ آخر اس طرح کی سچی تڑپ اور دعا سے ایسا دن آجاویگا کہ دلوں کے سب گند دھوئے جائینگے اور شانتی اور سکھ کی زندگی شروع ہو جاوے گی۔ فقط

فرمایا

ان عورتوں کی حالت سے ٹپکتا تھا کہ شریف اور مخلص عورتیں تھیں۔ لاہور جیسے شہر میں ایسی شریف اور نیک عورتوں کا وجود غنیمت ہے۔

فقط۔

صدائے اکمل

مختلف اخباروں میں مختلف مذاق و قلم و نقل و خیالات کے اصحاب احمدیوں کے بارہ میں کچھ لکھ رہے ہیں۔ اسپر جو میرے قلب کی کیفیت ہے میں اوس کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ کوئی ہمیں مشورہ دیتا ہے۔ کہ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ اب میرزا کے دعاوی اون کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو جائیں گے۔ سچ ہے المرء یقیس علی نفسہ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا۔ یہ بالکل بھول گئے کہ قوت ایمانیہ اور جوش اخلاص و ثبات مومنانہ کس چیز کا نام ہے۔ اتر دکن کے رہنے والے پورب پچھم کے رہنے والے سن رکھیں اور کان کھول کر سن لیں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیوں کا قدم جو خدا کی پاک جماعت کا قدم ہے اس مینار بلند پر مستحکم پڑ گیا ہے۔ جہاں تمہاری دعوتوں کے تیر ہرگز نہیں پہونچ سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تم یوں خواہ مخواہ اوپر خاک پھینک کر اپنے مونہہ پر ڈالتے ہو۔ اگر عرب سے ایک آواز نکلی تھی۔ کہ آج شیطان اس بات سے نا امید ہو گیا۔ کہ جزیرہ عرب میں اس کی فرمانبرداری کی جائے گی۔ تو یہاں سے بھی یہی آواز نکل رہی ہے۔ آج دنیا کے تمام مذاہب اس بات سے مایوس ہو جاویں۔ کہ احمدی ان میں پھر داخل ہوں گے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

کیا وہ جو مصفا چشمے کا پانی پی چکے ہیں۔ تم انہیں گندے اس پچھلے پانی پر لانا چاہتے ہو۔ جہاں سے پانی پینا تو درکنار کھڑے ہونا بھی مشکل ہے۔ کیا وہ جو جنات نعیم میں رہتے ہیں۔ تم انہیں اس جنگل میں لے جانا چاہتے ہو۔ جہاں اوہام باطلہ و عقائد فاسدہ کی جھاڑیوں کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھو تم خوب کان کھول کر سن لو۔ کہ احمدی انشاء اللہ تعالےٰ جاذب ہیں۔ اور راکب ہیں۔ وہ ایک دنیا کو اپنی مقناطیسی قوت قدسیہ سے انشاء اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچیں گے۔ یہ تمہاری طرف کھچے کھچے نہ جائیں گے۔ وہ انسان پرست نہیں بلکہ خدا پرست ہیں۔ کسی انسان کی موت ان کو طریق حق سے ڈگمگا نہیں سکتی۔

سنو! ہر ایک احمدی اس عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ ایک مطہر و مقدس وجود۔ جسے لوگ مرزا قادیانی کہتے تھے خدا کا برگزیدہ نبی ہے۔ وہ اکثر انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہے۔ وہ واقعی بروز مصطفےٰ ہے۔ وہ

[illegible] ہے وہ [illegible] اشرف الانبیاء [illegible] بلکہ [illegible] جیسے خدا نے [illegible] فرمایا اور پھر یہ کہا کہ تیرا [illegible] اور [illegible] ہوں اور تو مجھ سے [illegible] نبوت [illegible] [illegible] خدا کا [illegible] ظاہر ہوا [illegible] نے وہ کام کیا کہ اگر تمام جہان [illegible] ملکر [illegible] نہ کر سکتا۔ اوس کے [illegible] بے شمار نشان دکھلائے۔ یہ کیون؟ تا دنیا جان لے کہ [illegible] ہے۔ اور وہ لامحدود قدرتون والا خدا ہے پس ہم اس زندہ خدا حی و قیوم خدا قادر توانا خدا کے پرستار ہیں اور اوس کے احکام کے تابع [illegible] جس طرح تیرہ سو برس اس سے پیشتر احمد ہم سے جدا ہوا اسی طرح غلام احمد ہم سے جدا ہو چکا۔ پر ہمارا خدا ہم سے جدا نہیں ہوا۔ وہ ہماری تائید میں ہے [illegible] [illegible] ہے کیونکہ ہمارا ذرہ ذرہ اوس کی تائید و نصرت میں ہے۔ [illegible] مرزا [illegible] وفات پا گیا [illegible] خیالات بھی مر چکے ہر گز نہیں بلکہ اچھی طرح سے [illegible] کہ آگے اگر ایک مرزا تھا۔ تو اب اوسی مرزا کی بجائے چار لاکھ انسان [illegible] کی روح و قوت ہیں یا طل کا سر [illegible] کے لئے موجود ہے۔ پہلے وہ خاموش بیٹھے [illegible] [illegible] کہ ہمارا امام موجود ہے وہی سب کام کر [illegible] [illegible] اون کو محسوس ہو چکا کہ ہر ایک کا جوا اس کی گردن پر ہے۔ پس [illegible] اب ایک کی بجائے چار لاکھ سے تمہارا مقابلہ ہے اس روحانی جنگ میں فتح اسی کو ہوگی جو صداقت کے ہتھیارون سے مسلح ہے اس بات کا وہم تک بھی اپنے دلون میں نہ لاؤ۔ کہ احمدی تم میں پھر شامل ہو جاوین گے۔ یا وہ اپنے عقاید اور خیالات میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا کر لین گے یا تمہارے ساتھ پھر نمازین پڑھنی شروع کر دین گے۔ وہ خالص دودھ کی مانند ہیں لو خوب جانتے ہیں کہ پھٹے ہوئے دودھ کے ساتھ ملنے سے خالص دودھ بھی پھٹ جاتا ہے وہ الگ رہنا چاہتے ہیں [illegible] پیام صلح دیچکا ہے۔ مگر اس کے لئے ایک ہی طریق ہے کہ تم اپنی مخالفت کے ہتھیار اون کے آقا کے حضور میں ڈالدو۔ اور اسی حصار عافیت میں آ بیٹھو جو دنیا اور ما فیہا کے مکروہات سے ہر طرح محفوظ و مصئون ہے

دیکھو میں پھر کہتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہون

[illegible] اور اس کی [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] مرگئے اور غلام [illegible] [illegible] [illegible] فاتہ [illegible] [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اس کی کوئی تعلیم [illegible] انگریزی تفسیر [illegible] تفسیر [illegible] [illegible] دیکھ چکے ہیں [illegible] بزرگ باتوں کا اثر [illegible] ماشاء اللہ لاکھون [illegible] [illegible] گوارا نہ کرینگے [illegible] دیکھا جو ہم نے دیکھا۔ ورنہ قرآن [illegible] [illegible] پر فریفتہ نہ ہوتی۔ ہم نے جس چشمے [illegible] پیا ہے۔ اگر تمہیں اس سے ایک گھونٹ بھی مل جاتا تو تم سو آب حیات اس پر قربان کر دیتے۔ وہ پیارا پیارا نورانی چہرہ جو ہم نے دیکھا ہے اگر تم [illegible] ایک جھلک بھی پڑ جاتی۔ تو [illegible] جس باغ کی ہم نے سیر کی اگر [illegible] ایک [illegible] لیتے۔ تو پھر ہزار گلزار تمہاری نظر میں نہ جچتے۔ جو لذیذ غذا ہم نے کھائی۔ اگر اس کا ایک لقمہ کیا ایک ذرہ بھی چکھ لیتے۔ تو دنیا کی کوئی لذت تمہیں فریفتہ نہ کر سکتی ہاں میں سر گرز اعلان کرتا ہون۔ کہ ہم بنی اسرائیل کے وہ مرید نہیں جنہون نے کہا کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون اور نہ ہم انا مدرکون پکار نے والے ہیں۔ ہم یسوع کے حواری نہیں۔ جو اپنے آقا کو مصیبت میں گرفتار دیکھ کر لعنت کہتے ہوئے کھسک گئے۔ ہم وہ نہیں جو امر خلافت پر اختلاف [illegible] والے ہیں بلکہ ہم احمدی ہیں۔ کون احمدی وہی جو اپنے محبوب و مطلوب کی محبت میں انشاء اللہ [illegible]

[illegible] کی شاک [illegible] چکے ہیں۔ ان ہم وہی ہیں جو ایک دن [illegible] دنیا پر آسمان صداقت کا آفتاب ہو کر چمکین گے۔ اور دنیا کی کل قومین ہمارے [illegible] [illegible]

[illegible] امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد [illegible] یا ایھا المسلم الکریم۔

[illegible] احمد [illegible] (ال)

[illegible] مضمون [illegible] [illegible] اکبر شاہ خان [illegible] | [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک بڑے پولیٹیکل [illegible] لوگون کا تمام اخبار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جناب نظامی صاحب یا [illegible] فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

آجکل جبکہ آفتاب اپنے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر ہو کر ہمارے سر پر سے گذرتا اور کرہ زمین کے نصف شمالی حصہ کو اعلیٰ سے اعلیٰ حرارت و روشنی پہونچا رہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ جن لوگون کی آنکھیں انگریزی باریک و تاریک کیرکٹر کی کتابون کا مطالعہ کرتے کرتے کمزور ہو گئی ہیں یا جن لوگون نے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نئی روشنی کا دلدادہ بنا کر اور قابل شرم طریقہ سے اپنے آپ کو فرنگیون کی غیر ضروری مراسم کا نقال بنایا اور اپنے پیچھے بہت سی بلائیں لپٹا کر اپنے دماغ

اور قوت باصرہ کو کمزور کر لیا ہے۔ وہ آفتاب عالمتاب کی نورانی شعاعوں کی تاب نہ لاکر اپنی آنکھوں کو وفور نور سے بچانے کے لئے سیاہ یا سبز یا نیلی رنگت کے آئینوں والی عینکیں لگائے پھرتے ہیں۔ ان رنگین عینکوں کے استعمال کرنے والوں کو اگرچہ ایک قسم کی راحت اور کچھ اپنے آپ کو بزعم خود فیشن ایبل بنالینے کی مسرت تو ضرور حاصل ہوتی ہوگی۔ لیکن ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی فطری قوتوں کو اپنی اصلی حالت میں نہیں رہنے دیا۔ ورنہ ظاہر ہے۔ کہ اگر ان کی آنکھیں اپنی کامل حالت میں ہوتیں تو ہرگز سیاہ یا سبز آئینے کی پناہ نہ لینی پڑتی۔ یا اگر آنکھیں حقیقتاً کمزور نہیں ہیں۔ تو ان کی عقل تو ضرور کمزور ہے۔ کہ ناحق تیلی کے بیل کے دانت چڑھانے کو زیبائش اور فیشن سمجھ رکھا ہے۔ خیر مارا چہ ازیں قصہ۔ میں اس غیر ضروری بحث کو طول دینا نہیں چاہتا۔ اس وقت رنگین عینکوں کا ذکر کرنے سے میرا یہ مطلب تھا کہ ان میں جو لوگ رنگین عینک باز ہیں ان کو اگر ان کی عینک کا آئینہ شعاعوں کو رنگین کرنے کے سوا ترچھا نہیں کر دیتا۔ تو اشیا کی رنگت تو [illegible] نظر آتی ہے۔ لیکن [illegible] علم عقل [illegible] حقیقت [illegible] خدا کا شکر ہے کہ حضرت حسن نظامی کی عینک کا آئینہ رنگین تو ہے۔ مگر مذبذب نہیں اور اسی لئے ان کے مضمون کا ایک معقول حصہ حقیقت سے زیادہ قریب ہے اور ان کی شان کے شایان ہے لیکن چونکہ ان کی عینک کا آئینہ رنگین ہے اس لئے وہ سلسلہ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کو اپنے اصلی رنگ میں نہیں دیکھ سکے۔ اور ان کو یہ لکھنا پڑا کہ "جناب مرزا صاحب نے مسیحیت و مہدویت کا دعویٰ محض ایک حکمت پر کیا تھا۔ کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ قوم میں کام کرنے کا جذبہ بغیر کسی حکیمانہ طرز کے پیدا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی نیت کو خیر کی بنیاد پر قائم کرکے ایسے دعوے کر دیئے۔ جن کی عدم واقفیت کو وہ خود اچھی طرح جانتے تھے۔ اب ان کی نیت کا نتیجہ ظاہر ہو گیا۔ اور کام چل نکلا تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک بے اصل معاملے پر اڑے رہیں اور موجودہ وقت کی ضرورتوں میں مشغول ہو کر اسلامی خدمت نہ کریں۔"

مذکورہ بالا عبارت میں ہمارے مقتدا [illegible] مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دروغ گو ٹھیرانے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ گویا کہ حضرت مرزا صاحب نے مصلحتاً لوگوں کو فریب دیا اور بدوں اس کے کہ ان کو الہام و وحی ہو۔ انہوں نے اپنے جھوٹے الہامات بیان کئے [illegible] بدظنی اور مادہ پرستی کا کرشمہ [illegible] قابل شرم حرکت کرائے۔ اور [illegible] لاکھوں [illegible] لوگوں کے دلوں پر خنجر چلوائے بدوں [illegible] ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث [illegible] کوتاہ نظری کا الزام دیا۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ وہی اس کو قائم رکھے گا اور وہی اس کو دنیا میں [illegible] حضرت نظامی کو افسوس ہے کہ جماعت میں ایک فرد بشر بھی ایسا نہیں [illegible] حضرت نظامی [illegible] قدر کر سکے۔ پھر انہوں نے ایک اندیشہ کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے "ورنہ اندیشہ ہے کہ مرزا صاحب جیسے سمجھدار اور منتظم شخص کی عدم موجودگی کے سبب احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو برداشت نہ کر سکیگی اور اس کا شیرازہ بکھر جائے گا۔" حضرت نظامی کو مطمئن رہنا چاہئے کہ احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو ایک پرکاہ سے بلکہ رتی کے برابر بھی نہیں جانتی۔ احمدی جماعت کی وحدت اور اس کے استقلال کا قلعہ جس قدر مضبوط ہے۔ اس کو آپ بوجہ رنگین عینک کے دیکھ نہیں سکے۔ لیکن استقبال آپ کے اس حال کی غلط فہمی کو بہت جلد ظاہر کر دیگا۔ آپ اپنی اس غلط فہمی میں کچھ منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر کوتاہ نظروں نے اسلام کی نسبت ایسا ہی کچھ خیال کیا تھا۔ لیکن جس طرح ان پہلوں کا خیال غلط ثابت ہوا تھا۔ اور آفتاب اسلام نے اپنی روز افزوں ترقیات سے شپرہ چشموں کو خیرہ کر دیا تھا۔ اسی طرح اب بھی آپ کا خیال انشاء اللہ تعالیٰ غلط اور محض غلط ثابت ہوگا۔

فانتظروا انی معکم من المنتظرین

مرزا [illegible]

اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

تشحیذ الاذہان

[illegible] ناظرین کی خدمت [illegible] رسالہ تشحیذ الاذہان [illegible] شائع ہوگا۔ [illegible] عرض ہے۔ کہ [illegible] مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق ایک جامع مضمون لکھا ہے اور حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ یہ مضمون اعلیٰ طور پر چھپوایا جاوے [illegible] اعلیٰ قسم [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

عبد الرحیم منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں ہماری نئی کتابوں کا ذکر ہے۔ احباب غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل دید نئی کتاب

معیار الصادقین

یہ رسالہ ... اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے ... اس میں ... اصول بتائے گئے ہیں جن کو زیر نظر رکھنے سے ... امر من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور ... وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ... دیا گیا ہے اور ... کے ... کو ... ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے ... ثابت ہو کر ... تردید آپ کر رہے ہیں ... کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے ... کی تعلیم اور ان کا ما بہ الامتیاز دیگر علماء ... پیش کی ... آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج ... کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا ... عمدہ کاغذ پر قریباً ۷۰ صفحہ ۲۰×۲۶ حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۳ رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کی جائے

ظہور المسیح | یہ ... صفحے کی کتاب بھی اکمل صاحب کی تصنیف ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں

دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور اسے لکھتے وقت ... مخالف کتابوں۔ مثل سیف چشتیائی۔ درہ درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خاص حیثیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ —

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص

کیونکہ پڑھ نہیں کر سکتا ... قیمت ... کردی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالف پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ... صفحے کے ڈمی کا غذیر نہایت خوشخط اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب بے جلد بجائے ... پانچ روپے ... کے ... اور مجلد بجائے ... روپیہ کے تین روپیہ میں دی جاتی ہے۔ یہ موقعہ بہت ... جلد منگوا لو۔

درثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ جو بہت ... بے جلد ... مجلد ... جلد ... قیمت ... ہر اور بے جلد بجائے ... کے ... ہر

نشری نہہ کلنکی اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں ... مفید تصنیف ہے۔

... حضرت مسیح ... الصلوٰۃ والسلام پر رسالہ ہے ... صداقت ... دلایل و براہین ثابت کی گئی ہے حجم ... صفحے۔ قیمت ۸ر۔ احباب منگوائیں۔

کرشن لیلا | ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت ... ر

الشہادتین | مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو گراں نہیں۔ قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب ... ہیڈ نقشہ نویس پٹواریان ... اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی تین آنہ عصمت انبیاء ۲ر

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد کا ...

روحے کے مسائل کا بادلائل ذکر ہے۔ چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں عمدہ ... کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۲ر

فتح دین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۲ر

[illegible] | مستورات کے لئے ... قیمت ...ر

کاسر احمدی | ... قیمت ...ر

آئینہ ڈکشنری | طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے قیمت ار

کامن احمدی | قیمت ...ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام مجموعہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۲ جنوری و بدر ... ۳ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر ہے لیکن یکدم کامل چار نسخہ خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریدار ... محصول بھی معاف ... تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر

مولوی محمد افضل خان احمدی۔ ڈاک خانہ و مقام چکہ بنگیال
تحصیل گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی۔ پنجاب

ممیرا — عمدہ ممیرا احمد نور مہاجر کابلی سے پانچ روپیہ تولہ کے حساب سے منگوائیے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

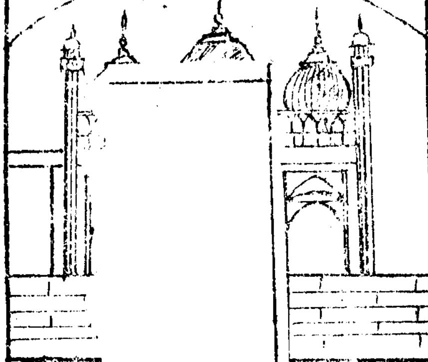

بدر

BADR — QADIAN

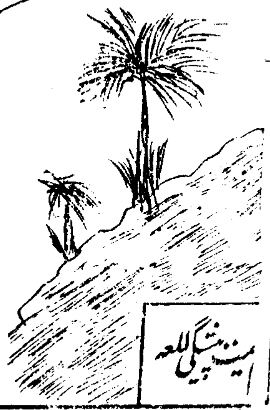

چگویم باتو گرائی چہا در قادیان مینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۰ | دوا مینی شفائے بینی غرض دارالامان

جلد ۷ — مورخہ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ ہجری علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جون ۱۹۰۸ء — نمبر ۲۵

بروز جمعات

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دوسری تقریر

برادران السلام علیکم ...

[illegible]

ایک نئی قابل دید کتاب

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمین ایسے سات اصول بتائے ہوگئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورمن اللہ کی شناخت مین بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن مین وفات مسیح اور مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ اور مخالف علماء کے عقاید کو انہی کی کتابون سے ایسے طرز مین لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہوکر اپنی تردید آپ کر رہے ہین پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہوسکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آجکل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگون کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً ۰ صفحہ $\frac{20\times26}{16}$ حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۳؍ رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

خلیفۃ المسیح کا تازہ خط

ہر ایک کامل انسان ہمیشہ اعتراضوں کا نشانہ بنا ہے۔ آدم علیہ السلام کو شیطان ہی نے نہیں بلکہ الملائکہ نے بھی مفسد اور سفاک کہا۔ موسیٰ علیہ السلام کے موذیوں کا تذکرہ توریت ہی میں نہیں بلکہ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا۔

اللہ ایذا۔ تبریہ۔ قول الاعدا اور ان سے عند اللہ وجیہ ہونے کا ذکر فرمایا۔

مسیح علیہ السلام کو جو کہا گیا۔ وہ تو لھم علیٰ مریم بھتانًا کے بیان کو سنکر زیادہ کیا لکھوں۔ ہمارے سرکار حضرت خاتم النبیین رسول رب العالمین کی نسبت جو کچھ یورپ و امریکہ و ایشیا افریقہ اور ہندوستان سنے لاہز اور اس کے باشیوں نے کہا اگر اس ناپاک کا غذ کا انبار بن جاتا تو کیمن جنگل سے کیا کم اونچا ہوتا۔ فلیست ھذہ باطل قادرۃ کسرات فی ایامنا

مرزا صاحب مغفور کے مقابلے آپ کی زندگی میں مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا اور کانپ کانپ گئے اور ہم لوگوں کے سامنے ہزاروں ان کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہمنے مشاہدہ کیں پس جن پیشگوئیوں پر ان کا اعتراض ہے اگر وہ پوری ہو جاتیں تو کیا مخالف مان لیتے۔ والتجربۃ تشھد علیٰ ما نشھد۔

بہر حال کچھ لکھو۔ میں اپنے حال خیال کے ایک دو سوالات کے متعلق ظاہر کرتا ہوں جو آپ نے لکھے ہیں کہ لوگ کرتے ہیں۔

اول یہ کہ توسیع مدت حیات پر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔

جناب من! سنہ تولد کا پتہ لگانا اس ملک خاص کر ہمارے جلیسو گاؤں میں آیا مشکل امر تھا یا کہ نہیں۔ کسیوقت بے ریب مسلمانوں کو بھی یہ فخر حاصل تھا کہ ان کی تاریخیں انڈیا گزیٹیرز میں ہمارے اسلاف کا سنہ تولد اور سنہ وفات کیسا مفصل درج ہوتا رہا ہے مگر پنجاب پر تو سکھوں کے عہد میں وہ افرا تفری گذری ہے۔ یومًا نجدی ویومًا بالعراق یہاں سے وہاں وہاں سے وہاں بھاگتے پھرتے رہے حضرت امام نے اس نظارہ کو جو آپ کے خاندان پر گذرا ہے بہت ہی دردناک پیرایہ میں بیان فرمایا ہے دیکھو

مگر پھر بھی ہمکو پتہ لگا ہے جیسے مرزا سلطان احمد افسر مال فرزند اکبر حضرت مرزا نے بھی بیان کیا ہے کہ مرزا جی ۱۸۳۶ء و ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے پس اس صورت میں شمسی حساب سے ۷۲-۷۳ اور قمری حساب سے ۷۴-۷۵ برس حضرت امام کی عمر ہوتی ہے۔ اب میں نصرت الحق ضمیمہ براہین احمدیہ یہ کتاب حضرت امام کی تصنیف ہے اسکے صفحہ ۹۷ سطر ۱۶ کو پیش اور جو الفاظ وحی کے وعدے کے متعلق ہیں وہ تو جو ۷۴ اور چھیاسی ۸۶ کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں پیش کرتا ہوں اور اس واقعی بیان کے بعد میرے نزدیک کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اصل وحی الٰہی کا اسمیں ذکر ہے باقی صرف خیال ہے۔

ان یہ امر بھی عرض کر دینے کے قابل ہے کہ کچہریوں اور عام تمسکات میں تحریروں میں علی العموم عمر کے متعلق تخمینے سے کام لیا جاتا ہے سوقعہ پر جو یقین یا تخمینہ یا ظن غالب ہوتا ہے وہی لکھوا یا جاتا ہے میرا خیال ہے اس واسطے عمر کے متعلق دروغ حلفی کے مقدمات سننے میں نہیں آتے پھر اگر حضرت نے کہیں اس رنگ میں عمر کے متعلق مختلف الفاظ بیان کئے ہوں تو صریح وحی کا لفظ وہاں استعمال نہیں فرمایا۔ نکاح والی پیشگوئی پر حقیقۃ الوحی میں ۳۸۷ و ۳۸۸ میں حضرت امام خود ارقام فرماتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی میں ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک (حاشیہ) موجود ہے۔ پس احمد بیگ جب میعاد کے اندر مر گیا تو پس ماندے گھبرائے اور بعض کے خط عجز و نیاز کے بھرے ہوئے آئے جو اب تک موجود ہیں تو خدا تعالیٰ نے اپنی شرط پوری کرنے کیلئے اس پیشگوئی میں تاخیر ڈالدی پھر لکھا ہے کہ یہ مخالف احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہیں مگر احمد بیگ کے وقت پر مرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ ۳۸۸۔ وعید کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا بموجب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے ضروری نہیں کیونکہ وہ کسی بلا کے نازل ہونیکی خبر دیتی ہیں اور بہ اتفاق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کے ہر ایک بلا۔ صدقہ اور خیرات اور دعا اور تضرع وزاری سے رد ہو سکتی ہے ۳۸۹ حقیقۃ الوحی۔ پھر اس کا بسط سے ذکر کرتے لکھا ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں بھی ایک بلا ہوتی ہیں اور جسطرح بلا کا دافع ہونا ممکن ہے اس کا دور ہونا بھی ممکن ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۳ میں فرمایا ہے کہ پس جب ان لوگوں نے امر شرط کو (توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک) پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپکو خبر نہیں کہ یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت الی تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ۱۳۲ اس کے علاوہ ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی ثناء اللہ کے اعتراضات ہیں میں ان پر ایک قاعدے کے رنگ پر مضمون لکھا ہے جو طبع ہو گیا ہے ریویو اور علیحدہ بھی شائع ہوتا ہے۔ میں مفصل لکھتا۔ مگر کثرت ڈاک کے باعث اسی قدر اکتفا کرتا ہوں۔ (یار زندہ صحبت باقی)

پیغام صلح

۲۱ ؍جون کو ۷ بجے صبح برادرم خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیفکورٹ پنجاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکچر کئی ہزار آدمیوں کے مجمع میں سنایا حاضرین کافی اثر لیکر گئے۔ لیکچر کا خلاصہ یہ ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے پس جیسا اسکی جسمانی تربیت عام ہے ایسے ہی روحانی تربیت بھی کسی خاص قوم یا زمانے یا مکان کیلئے محدود نہیں بلکہ اسنے ہر قوم میں نبی بھیجے اور ہر زمانے میں بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا (۲) اتفاق بڑی مبارک چیز ہے اگر ایک ہندو کسی مسلمان کو دکھ پہنچاتا ہے تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ جس شاخ پر وہ بیٹھا ہے اسی کو کاٹتا ہے (۳) جزوی اختلاف معمولی بات ہے باقی بڑے بڑے اختلاف مٹنے چاہئیں اور اسمیں کچھ مشکل نہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم ہندو مذہب میں بھی پائی جاتی ہے ہم لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ الہام کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ ہندوؤں میں بھی اوتار پیدا ہوتے رہے اور انہیں لوگ قبول کرتے رہے چنانچہ سری کرشن پھر باوا نانک بھی یہ پیغام دینے کیلئے مامور ہوئے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ (۴) اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ذرائع میل و جول بند تھے اسلئے ایک قوم کو دوسری قوم کے نبی کا پتہ نہ لگا اور پھر جب امتداد زمانہ سے تعلیم میں فرق دیکھا تو سرے سے دوسرے نبی ہی کے منکر ہو گئے ہر مذہب میں سہوًا یا عمدًا اس کے پیروؤں کیطرف سے کچھ غلطیاں پڑ جاتی ہیں جو آخر میں جزو مذہب بنجاتی ہیں۔ بندہ نے بھی سمجھانیکی کوشش کی کہ صرف وید ہی الہامی کتاب نہیں بلکہ اور بھی ہیں اسلئے اسکو دہریہ کہا گیا جس طرح یورپ میں جو عیسیٰ کو خدا نہ مانے اسے پادری دہریہ کہتے ہیں (۵) صلح نہیں ہو سکتی جبتک اصل وجہ اختلاف کو دور نہ کیا جائے وہ پولیٹیکل اختلاف نہیں بلکہ مذہبی اختلاف ہے اور وہ یہ کہ ہمارے مقدس نبی کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ (۶) وید میں شرک کی تعلیم ہے مختلف ہندوؤں کا مشرک ہونا اسپر شاہد ہے اور پھر نیوگ کے حکم کو بھی اسی سے منسوب کیا جاتا ہے باینہمہ وید کو خدا کیطرف سے مانتے ہیں پس آپ لوگ قرآن مجید کو کیوں خدا کیطرف سے نہ مانیں جسمیں سراپا توحید کی تعلیم ہے اور تازہ نشانوں کے ساتھ اس بات کی گواہی موجود ہے کہ وہ خدا کیطرف سے ہے۔ (۷) اگر ہندو صاحبان ہم سے صفائی کرنا چاہتے ہیں تو یہ لکھدیں کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپکو سچا نبی مانتے ہیں اور آئندہ آپکو ادب و تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے ہم بھی لکھدیتے ہیں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے

البلاغ المبین

۱۷ مئی ۱۹۱۶ء کا وجد انگیز نظارہ آخر دم تک مجھے یاد رہیگا۔ جب خدا کے ہاتھوں سے معطر کیا ہوا مسیح گیارہ بجے معزز رؤسا و امراء لاہور کے سامنے ایک تقریر فرما رہا تھا تقریر کیا تھی معرفت کا ایک سمندر تھا جو اپنے پورے جوش میں تھا۔ عرفان کا ایک بادل تھا۔ جو ابر رحمت بنکر ابر برسا وہ ایک آخری پیغام تھا۔ جو دار الخلافہ میں اس عز الخلافت نے اپنے قادر و توانا مالک الملکوت سلطان الجبروت کیطرف سے پہونچایا۔ بارہ بج گئے اور آپنے فرمایا کہانے کا وقت گذرا جاتا ہے۔ چاہو تو میں اپنی تقریر بند کردوں مگر سب نے یہی کہا کہ یہ کہانا تو ہم روز کہاتے ہیں ہمیں روحانی غذا کی ضرورت ہے چنانچہ تقریر ایک بجے ختم ہوئی اللہ تعالیٰ خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ کی مساعی جمیلہ کو مشکور کریں جنہوں نے اپنے دوستوں کے لئے حضور سے نیاز حاصل کرنے اور ان کے کلمات طیبات سننے کا یہ موقعہ دعوت کے رنگ میں نکالدیا۔

اللہ تعالیٰ کا شکریہ

مجھے اسوقت دسبات کا اظہار مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تین قسم کا شکر کرنا چاہیئے سو سب سے مقدم اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ہر ایک پہلو سے امن بخشا ہے اور صحت و تندرستی بخشی ہے اور ہر طرح کے اسباب ہمارے لئے اشاعت دین کے مہیا کئے ہیں اور درحقیقت سچ بات تو یہ ہے کہ اگر ہم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہیں تو بسقدر یہ نعمتیں جسمانی روحانی حالت پر محیط ہو رہی ہیں وہ گنی نہیں جاسکتیں۔ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ جیسا کہ اس نے سورہ فاتحہ میں خود فرمایا۔ کہ میں رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم ہوں اور حقیقت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ اس دنیا کا بقا اور ہماری آسودگی انہی صفات کے ساتھ ہے اگر وہ ذات پاک رحمانیت کو استعمال میں نہ لائے تو دنیا تباہ ہو جائے رحمٰن کے معنے خدا کے کلام سے یہ ثابت ہوتے ہیں۔ کہ جیسا بغیر کسی عوض کے اور سوا کسی عمل کے رحمت کرتا اور اسباب مہیا کردیتا ہے۔ مثلاً دیکھو خدا نے جب یہ نظام تیار کیا ہے سورج ہے چاند ہے۔ اناج ہے پانی ہے ہوا ہے ہمارے امراض کے دفعیہ کے لئے قسم قسم کی بوٹیاں ہیں اب کوئی بتلا سکتا ہے کہ یہ اس کے کس عمل کا اجر ہیں ہر ایک شخص جو عمیق فکر کرے اس پر خدا کا رحمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی و آسودگی کے لئے جو کچھ چاہیئے تھا وہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے مہیا کیا۔ جو کچھ آسمان میں ہے اور زمین میں اور پھر جو کچھ ہمارے وجود میں پایا جاتا ہے یہ سب اس کی رحمانیت کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ جب ہم ماں کے پیٹ میں تھے۔ اس وقت جو کچھ اس کے انعام تھے وہ کسی عمل کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ تناسخ کا مسئلہ یہیں سے رد ہو جاتا ہے۔ مگر میں اسے چھیڑنا نہیں چاہتا غرض خدا کی بے شمار نعمتیں ہیں جن کو کسی ترازو میں تول نہیں سکتے ضروری طور سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا رحمان ہے ہمارے اس ملک میں بہت قسم کے فرقے ہیں کہ جو کچھ انسان کو عطا کیا گیا وہ کسی گذشتہ کرم کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ سچ بات یہ ہے کہ جو کچھ ہے۔ یہ خدا کے فضل اور اس کی رحمانیت نے مہیا ہے کوئی دعوے نہیں کرسکتا کہ میرے اعمال کا عوض ہے خدا نے اسی سورہ فاتحہ میں فرمایا کہ وہ رحیم ہے۔ یعنے کوششوں پر نیک نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ مثلاً ایک کسان کاشتکاری کرتا ہے آبپاشی کرتا ہے اب عادت اللہ جاری ہے کہ وہ کسی کی کوشش کو ضائع نہیں کرتا تا کہ ایک دانے کے عوض کئی دانے دیتا ہے۔ کسی پوشیدہ حکمت یا کاشتکار کی بدعملی کی وجہ سے فصل برباد ہو جانے۔ تو یہ علیحدہ بات ہے۔ یہ شاذ و نادر کالمعدوم کا حکم رکھتی ہے اسی طرح پر خدا کا نام رب العالمین ہے۔ رب کے معنے پرورش کرنے والے کے ہیں۔ عالم روحانی و جسمانی کی دیتی یہ پرورش کرتا ہے۔ اگر اس نے ایسے قوی انسان میں نہ رکھے ہوتے۔ تو انسان ان انعامات سے کہاں متمتع ہو سکتا۔ ایسا ہی روحانی ترقی بغیر اس کے فضل کے ناممکن ہے۔ پھر فرمایا کہ میں مالک یوم الدین ہوں جزا و سزا دنیا اسی کے اختیار میں ہے اسی عالم سے جزا و سزا کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو نقب زنی کرتا ہے شاید ایک دفعہ نہیں تو دوسری دفعہ دوسری دفعہ نہیں تو تیسری دفعہ ضرور پکڑا جاتا ہے یا کسی اور رنگ میں اسے سزا مل جاتی ہے (یہ سزا کیا کم ہے کہ چور دولت کے لئے چوری کرتا ہے اور پھر بھی ہمیشہ مفلس اور غریب ذلیل رہتا ہے) ہم نے اس عالم میں خوب غور کرکے دیکھ لیا کہ جو سرگرمی سے نیکی کرتا ہے تو نیک نتیجہ پانے سے خالی نہیں رہتا اور جو بدی کرتا ہے ضرور بد نتیجہ بھگت لیتا ہے دیکھو جو زنا کرتے ہیں ان کو آتشک ہو جاتی ہے۔ شراب پینے والوں کو رعشہ ہو جاتا ہے۔ کسی کی انتڑیوں میں پھوڑے نکل آتے ہیں۔ القصہ خدا کے اس قدر احسان ہیں کہ کس کی طاقت ہے جو ان احسانوں کو شمار کرسکے انسان جس قدر قوی لے کر آیا ہے وہ کس کا عطیہ ہیں۔ انسان اگر سوچ کر دیکھے تو سب قوی اللہ کے زیر قدرت ہیں چاہے تو ایک دم میں قلب کی حرکت موقوف ہو جائے اور انسان فوراً ہلاک ہو جائے مگر مرنے کو کس کا دل چاہتا ہے۔ دنیا کی محبت میں سب گرفتار ہیں آخرت کی فکر کم لوگوں کو رہتی ہے میں کہتا ہوں کہ اگر ایسے لوگوں کو اللہ کیطرف سے پروانہ آجائے کہ تمہارے لئے بہشت طیار ہے۔ چاہو تو دنیا کی نعمتوں میں رہو اور چاہو تو بہشت کی بے مثل نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ تو وہ سب لوگ دنیا کو قبول کریں۔ یہ دنیا پرستی کا نتیجہ ہے حالانکہ اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا فانی ہے کئی دوست گذر جاتے ہیں۔ دشمن۔ عزیز۔ بھائی۔ لڑکے بیوی سب آخر کار ایک دن جدا ہوں گے اور کئی لوگ ہو چکے اگر کوئی غور کرنیوالا ہو۔ تو دنیا فانی ہونے کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جائے پھر سوچ کر کہ میں وہ کوششیں جو دنیا کے لئے کر رہا ہوں کیا وہ اعتدال سے ہیں آج تک اگر دنیا میں کوشش ہوتی رہی ہے مگر مقررہ وقت موت سے باز رکھنا ناممکن ہے بعض لوگ شاید ہماری تقریر کو سننی میں ٹال دیں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ انسان غلطی پر ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ زراعت نہ کرو یا تجارت نہ کرو۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اس دنیا کی محبت میں خدا سے منہ پھیر لینا اچھا نہیں۔ ابتداء میں پیدا کرنیوالا ہی وہی ہے۔ اور آخر بھی اسی سے واسطہ پڑتا ہے تو پھر کیونکر انسان کے لئے اس سے غافل ہونا نتیجہ خیز ہو سکتا ہے غرض خدا تعالیٰ کے احسانات شمار و انداز سے باہر ہیں شکر اس کو کہتے ہیں کہ انسان خدا کے آگے سچے دل سے اقرار کرے کہ تیری ہی رحمتیں اور تیرے ہی فضل ہیں اور پھر عملی رنگ میں اس کی اطاعت و عبادت سے اظہار شکر کرے

شکریہ گورنمنٹ

دوسرے شکر گورنمنٹ کا۔

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم خوشامد کی طور پر یہ کہتے ہیں بلکہ یہ بات ہمارے اصول میں داخل ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کا شکر کرتے رہیں سکھوں کا زمانہ جنھوں نے دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے باپ دادا کی کیا حالت تھی اور احکام اسلام تو یک طرف کوئی باواز بلند اذان نہیں دے سکتا تھا اگر کوئی دیتا تو مجرم قرار دیا جاتا پھر کوئی حلال شے استعمال کرے تو وہ بھی مجرم۔ اب آزادی اس قدر ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے مذہبی فرایض بڑی آزادی سے ادا کر سکتا ہے۔ روزے رکھو نمازیں پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ کوئی مانع نہیں جس قدر چاہو علوم دینی کو حاصل کرو۔ مخالفوں کو جواب دو۔ کوئی تمہیں منع نہیں کرتا ابھی حال میں فنانشل کمشنر صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ تو اس نے کہا کہ کیسی آزادی ہے کہ عیسائیوں کے خلاف مذہبی طور سے کچھ کہنا یا لکھنا روکا نہیں گیا پس اگر کوئی مسلمان اس گورنمنٹ سے نافرمانی کریگا تو وہ میرے نزدیک خدا تعالیٰ کا گنہگار ہے۔ حدیث صحیح ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ خدا کا سچا شکر گذار وہی ہے جو پہلے انسان کا شکر گذار ہے۔ جب گورنمنٹ کے خلاف ہوا یعنے اپنے محسن کے تو پھر اس سے بھی کسی دن پھر جائیگا۔ بالخصوص ہم تو اس گورنمنٹ کے احسان کو دل سے محسوس کرتے ہیں دیکھو میں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اور عیسائیوں کے خلاف بہت لیکن گورنمنٹ نے برا نہیں منایا۔ یہ اسی لئے کہ مذہبی آزادی دے رکھی ہے بلکہ قدر دانی کا یہ حال ہے کہ ہماری کتابوں کے بعض نسخے بذریعہ تار لندن منگوائے گئے میں کہتا ہوں کہ اگر یہ گورنمنٹ نہ ہو تو ایک دوسرے کو چیر کھاویں۔ اسلامی بادشاہوں نے کیا کچھ کیا اور یہ انگریز) نیک نیتی سے۔ انصاف کرتے ہیں کسی کو دانستہ پکڑتے نہیں مجھے یاد ہے کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا۔ اس میں ایک مسلمان مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی گواہی دی۔ مگر ڈگلس ڈپٹی کمشنر نے اس مقدمہ میں خوب چھان بین کی۔ آخر وہی عبد الحمید خود بول اٹھا۔ کہ مجھ کو پادریوں نے سکھایا۔ اس پر اس صاحب نے مجھے کہا کہ آپکو مبارک ہو آپ بری ہو گئے۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کی نسبت کچھ بدنیتی ہوتی۔ تو کبھی میری مدد نہ کرتے۔ اگر کسی مسلمان بھائی کی یا ہندو کی عدالت میں یہ مقدمہ ہوتا۔ تو مجھے وہ کبھی نہ چھوڑتا۔ انسان جس قدر انصاف اختیار کرتا ہے اسی قدر روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اس پر حق بات منکشف ہو جاتی ہے۔ باقی یہ کہنا کہ زمین پر سے نہیں ملتے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جبتک آسمان پر کوئی بات مقرر نہیں ہوتی۔ زمین پر نہیں آتی۔

شکریہ ناظرین

تیسرا شکر آپ سب صاحبوں کا ہے۔ جنہوں نے تشریف آوری کی تکلیف گوارا کی خدا کرے جس طرح جسمانی طور سے باہم ملاقات ہوئی۔ روحانی طور سے بھی ہمارے دل مل جاویں۔ جسمانی ملاقات تو کچھ چیز نہیں زبان سے کوئی فتح نہیں ہوتی۔ دلوں کے فتح کرنے والا تو دل ہے۔ جو قوم زبان پر جمع خرچ کرتی ہے وہ فتحیاب نہیں ہوتی دیکھو

کامیابی کا راز

صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس کوئی سامان جنگ نہ تھا مگر بھی قلبی خلوص تھا اور حق کا جوش جس سے آخر مظفر و منصور ہوئے۔ بے نظیر طور سے کامیابیاں حاصل کیں ہر ایک شخص جو خدا کو خوش رکھنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا اسے کامیابیاں بخشے۔ وہ قرب کی منزلیں پیوند رے ہدایت کرے۔ فرمایا۔ قد افلح من زکھا وقد خاب من دسّٰھا۔ فلاح پا گئے وہ جنہوں نے تزکیہ نفس کر لیا اور تباہ ہو گیا وہ جس نے اسے خراب کیا۔ فلاح دین و دنیا دونو کو شامل ہے جو شخص اپنے نفس کی ناپاکی کو چھوڑتا ہے۔ وہ آخر کامیاب ہوتا ہے۔ بیشک کوئی فلسفہ میں طاق ہے کوئی ہیئت میں کوئی سائنس میں شہرہ آفاق ہے یہ قبول ہے مگر تزکیہ نفس بڑی مشکل چیز ہے۔ علوم ظاہری دماغی حواس کو تیز کرتے ہیں مگر ان کا قلب کے ساتھ کچھ علاقہ نہیں۔ جو علوم ظاہری حاصل کرتے ہیں بجز سلیم الطبع کے آخری نتیجہ یہی ہوتا ہے اون میں کبر آ جاتا ہے۔ اور بجز سچا انکسار اور سچی نرمی نصیب نہیں ہوتی۔ کبر ایسی بری بلا ہے کہ انسان اس کی وجہ سے ہر قسم کی ترقی سے رک جاتا ہے۔ اب اس کے آگے جو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قانون قدرت

ضرورت

میں داخل ہے کہ ہر ایک چیز ضرورت سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر کپڑے۔ جوتیاں بوٹ۔ آلات معشیت ہیں یہ کیونکر پیدا ہوئے اس کا جواب یہی ہے کہ ضرورت سے۔ پس جب ضرورت پیش آتی ہے۔ تو وہی ضرورت رہنما ہو جاتی ہے آپ لوگ جانتے ہیں کہ مذہبی طور سے اسلام پر حملہ ہو رہے ہیں۔ ان حملوں سے متاثر ہو کر بعض دین سے نکل گئے بعض مذبذب ہو گئے۔ بعض کے نزدیک یہ حملے کئی قسم کے ہیں۔ بعض منقولات کے اسلحہ سے کئے جاتے ہیں۔ بعض معقولات کے ہتھیاروں سے۔ یہ نکتہ چینی اور علوم جدیدہ کا حملہ بڑا سخت حملہ ہے جو کچھ آجکل تعلیم ہوتی ہے۔ یہ تعلیم ہی دراصل بڑی غلطیوں میں ڈالتی ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو یہ ناقص تعلیم مذہبی طور سے مفید نہیں پڑی۔ پڑھنے والے خلیع الرسن اور بے قید ہو جاتے ہیں کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ مگر پھر بھی آنحضرت کی عزت جیسے چاہئے نہیں کرتے۔ اسلام کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اون کے مونہہ سے دہریت کی بو آتی ہے بس آج ہاتھ سے گئے یا کل گئے۔ جدید فلسفہ کا حملہ پادریوں کے حملے سے بڑھکر ہے۔ بیرونی حملہ کے علاوہ ایک اندرونی حملہ بھی ہے سکولوں میں کالجوں میں مسلمان طالب علم پڑھتے ہیں اور دہریت اور لامذہبی کے عقائد حاصل کرتے ہیں۔ اگر پہلے ہی مذہبی تعلیم کا خیال رکھیں تو یہ نقص پیدا نہ ہو۔ دیکھو ایک لڑکی کو ہوش سنبھالتے ہی بازار کی رنڈی بنا دیا جائے۔ فسق و فجور میں مبتلا کر کے شراب کی عادت ڈالدیجائے پھر اسے کہیں کہ پردہ کر تو اس کو یہ ممکن نہیں۔ یا کم از کم مشکل ضرور ہے۔ کیونکہ اس کی تو عادت پڑ چکی ہے اسی طرح ہوش سنبھالتے ہی پادریوں کے یا آریوں کے مدرسوں میں اپنی اولاد کا بھیجدینا اور پھر اُن سے اس بات کا طلبگار ہونا کہ یہ سچے مسلمان ہوں۔ ع

این خیال است و محال است و جنون

جن کانوں میں ہمیشہ اسلام کے برخلاف صدائیں پڑتی رہتی ہیں وہ کیونکر اسلام کی عظمت کو قبول کر سکتے ہیں۔ اسلام ہر ایک پر غالب ہے جدید فلسفہ اس سے بہی ترقی کر جائے۔ مگر پھر بھی (میں سچ کہتا ہوں) قرآن شریف اس پر غالب ہے جن لوگوں نے محنتیں نہیں کیں۔ قرآن مجید کو تدبر سے نہیں پڑھا وہ کیا جانتے ہیں افسوس کی بات ہے کہ قرآن مجید کبھی پڑھا نہیں اور اس پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ دیکھو میں مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں قرآن کی جتنی تعلیم ہے روحانی فلسفہ سے پُر ہے۔ قرآن شریف میں وعدہ کیا ہے۔ کہ مرنے کے بعد جو

صالح ہوگا۔ بہشت میں جائیگا۔ بظاہر یہ وعدہ قصہ معلوم ہوتا ہے بات یہ ہے کہ قصہ نہیں گو قصہ کا رنگ اختیار کیا گیا اصل میں عرب کے لوگ (الٰہیات و روحانیات میں) بچوں کیطرح تھے۔ خدا نے استعارہ کا رنگ قریب الفہم کرنے کیلئے اختیار کیا خدا تعالیٰ نے دوسرے موقعہ پر فرمایا۔ مثل الجنة التی وعد المتقون یعنے سب کچھ اس جنت کی مثال ہے دوسری جگہ رسول اکرم کی زبان پر فرمایا مالا عین رأت ولا اذن سمعت۔ اس جگہ کے دودھ اور شہد کی نہریں نہ ہونگی پھر فرمایا۔ وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لہم جنات تجری من تحتہا الانہار اے رسول بشارت دیدے ان ایمانداروں اور عمل صالح کرنیوالوں کو ان کے لئے باغ ہیں جلتی ہیں اون کے نیچے نہریں۔ پھر فرمایا۔ مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

کلمہ طیبہ درخت کی مثال ہے اب اس جگہ اللہ تعالیٰ نے کہولدیا کہ وہ ایمان جو ہے وہ بطور تخم اور شجر کے ہے اور اعمال جو ہیں وہ آبپاشی کی بجائے ہیں۔ قرآن شریف میں کسان کی مثال ہے۔ کہ جیسا وہ زمین میں تخم ریزی کرتا ہے ایسا ہی یہ ایمان کی تخم ریزی ہے ... [illegible] ... یاد رکہنا چاہئے۔ کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے جو درخت لگایا جاتا ہے اگر مالک اس کی آبپاشی کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو ایک دن خشک ہوجائیگا اسی طرح ایمان کا حال ہے۔ وَالَّذِیْنَ جاھدوا فینا یعنے تم ہلکے ہلکے کام پر نہ رہو بلکہ اس راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کیضرورت ہے نفس کو بیل سے مشابہت دیگئی ہے۔

نفس کی تین قسمیں

نفس تین قسم ہے نفس امارہ اوس کو کہتے ہیں۔ جو بدی کیطرف رغبت رکہتا ہے۔ امارہ مبالغہ کا صیغہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بدی کیطرف بار بار جانیوالا۔ لوامہ وہ ہے جس سے بدی تو ہوجاتی ہے مگر آخر نیکی کیطرف رجوع کرتا ہے۔ عام انسانوں کی حالت دیکھو تو نفس کی یہ دونو قسمیں سمجھ میں آجائیں گی بعض تو بدی کرتے ہیں اور اسے محسوس نہیں کرتے اور بعض جو غلطی کر بیٹھتے ہیں تو ادکو ندامت ہوتی ہے تیسری قسم مطمئنہ ہے۔ یہ وہ حالت ہے۔ جب انسان نفس سے جنگ میں فتح پالیتا ہے۔ امارہ اس دشمن کی مانند ہے جو گھر کا دشمن ہو۔ لوامہ وہ ہے جو کبھی دشمنی کا ارادہ کرتا اور پھر باز آجاتا ہے۔ مطمئنہ وہ ہے جو بکلی صلح کر لیتا ہے۔ آخری حد انسان کی ترقیات کی یہی ہے اسوقت خدا کی رضا اس کی رضا ہوجاتی ہے اس کا ارادہ وہی ہوتا ہے جو خدا کا ارادہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو تخم ریزی۔ آبپاشی۔ بیل۔ کسان کی مثال دی ہے یہ اس لئے کہ کسانوں کا کام ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے جیسے جسمانی طور پر مہیا کر رکھا ہے اسی طرح روحانی طور پر بھی مہیا کیا ہے۔ پس جسمانی سلسلہ سے روحانی کی خوب سمجھ آسکتی ہے دیکھو کسان سب کچھ کرتا ہے مگر پھر بھی خدا کے پانی کے بغیر اس کی کوئی محنت ثمر ور نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ حال کی فصلوں میں بھی قحط کا صدمہ باقی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع قسم ہے آسمان کی جو بارش برساتا ہے اور زمین کی جو شگوفہ کو نکالتی ہے۔ قسموں کا مسئلہ بھی سمجھنے کے لی کیا ضرورت ہے۔ دراصل ایسے لوگوں نے سمجھا نہیں کہ قسم قائمقام شہادت ہے عدالت میں بھی جب گواہ نہ ملیں تو بعض اوقات قسم پر فیصلہ ہوجاتا ہے والسماء ذات الرجع کہکر یہ سمجھایا۔ کہ جیسے جسمانی قانون قدرت سے یہ ہے کہ زمین کی سرسبزی آسمانی بارش پر موقوف ہے۔ ورنہ کنوئیں بھی خشک ہوجائیں بلکہ زہر پیدا ہوجائے اسی طرح یہ روحانی سلسلہ ہے اس میں بھی عقل کے چشموں کے لئے آسمانی بارش (وحی) کیضرورت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں ہمیں اب نبیوں کی کیا ضرورت ہے وہ جسمانی بارش کیوں مانگتے ہیں۔ تمہاری آنکھوں کے لئے یہ نظارہ موجود ہے کہ جسمانی زندگی جس سے وجود پذیر ہوتی اور قائم رہتی ہے وہ آسمانی پانی ہے بعض لوگ تھوڑا پڑھ کر کہتے ہیں ہم کچھ بن گئے میری دانست میں اگر کوئی عمر بھر پڑھے تو خدا کی معرفت کے سمندر سے اتنا بھی نہیں جتنا کوئی سوئی ڈبودے اور سوئی پر تو پھر بھی لگ جاتی ہے یہاں یہ بھی نہیں۔ وصول الی اللہ کا یہ طریق نہیں جو آجکل لوگوں نے اختیار کیا ہے

ترسم کہ بکعبہ نہ رسی اے اعرابی
کاین رہ کہ تو میروی بترکستان است

دین بھی ایک علم ہے۔ دین چند قصوں کا نام نہیں۔ بڑا روحانی فلسفہ اس کے اندر ہے جو شخص دین سے بہرہ نہ رکھے اور پھر دعوےٰ کرے کہ مجھے دوسرے کی کچھ ضرورت نہیں وہ نادان ہے دین آسمان سے آیا اسلئے ہمیشہ اس کی سرسبزی آسمان سے ہوتی رہی ہے حضرت رومی خوب فرماتے ہیں۔

اے کہ خواندی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اُمّی تھے مگر یہی اون کا معجزہ ہے کہ جو کلام اون پر نازل ہوا۔ اسمیں روحانی فلسفہ اس قدر تھا کہ آجکل کے فلاسفر بھی اس کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا۔ آخری زمانے میں بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہونگے اسلئے خدا نے سب باتوں کا جواب دیدیا۔

یہ بات نہ انجیل میں پاؤ گے نہ توریت میں۔ انجیل کا تو کیا کہنا۔ جسمیں خدا ہی ایک نیا خدا ہے جسکی طاقتیں ایسی کمزور کہ یہودیوں نے جو چاہا اس سے کیا یہ خدا کی نسبت تعلیم ہے۔ اب اخلاقی تعلیم کی نسبت سنو! توریت میں لکھا ہے۔ کہ آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت اور انجیل میں یہ کہ تو بدی کا مقابلہ ہرگز نہ کر اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری گال بھی اس کے سامنے کردے اگر کوئی کرتہ مانگے تو اسے اپنا چوغہ بھی اتار دو۔ دیکھو دونو کتابوں میں افراط تفریط کی راہ اختیار کی گئی ہے۔ کیا انسان کے قویٰ اس کو برداشت کرسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں دراصل یہ بعض مختص المقام مختص الحالات لوگوں کے لئے ایک مجموعہ قوانین تھا اس کے مقابلہ میں قرآن مجید میں عدل کا اصل طریق بتایا گیا ہے۔ جزاء سیئة سیئة مثلہا اور پھر یہ کہ فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ۔ یعنے یہ کہ جتنی بدی کی گئی ہے اس کی سزا دیجائے مگر عفو بہتر ہے۔ اگر اس عفو کا نتیجہ اصلاح ہو۔ انجیل میں ہاتھی کے دانت دکہانے کے اور کہانے کے اور ہیں کسی پادری کو کوئی طمانچہ مار دے تو اس کا تجربہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ فلسفہ حقہ جو میں نے بیان کیا ہے۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ اسکی بنی شاخیں ہیں یہ خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اللہ نے باقی قویٰ کو یونہی بیکار نہیں پیدا کیا ہر ایک قوت جو انسان میں رکھی گئی ہے۔ ضرور کسی نہ کسی فائدے کی ہے مثلاً

قوت غضبی کو بھی بُرا نہ کہنا چاہیئے۔ کیونکہ موقعہ ومحل مناسب پر اس کا استعمال حرام نہیں بلکہ اس کی بداستعمالی حرام ہے۔ ان میں ایک حکم تھا کہ خصی بن جاؤ۔ اگر آج تک عیسائی اس پر عمل کرتے تو کبھی کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ یہ دوسروں کو کیا کہتے ہیں اپنی کتاب پر پہلے تو عمل کر لیا ہوتا ایسی باتوں سے قرآن شریف کی عظمت معلوم ہوتی ہے اصل میں سچا حکم وہی ہے جس پر عمل ہو سکے اور عمل کرنے سے کوئی قباحت لازم نہ آوے اور جس کلام میں ایسی باتیں ہوں کہ اگر اس پر عمل کیا جاوے تو دنیا کا انتظام بگڑ جائے۔ تو وہ کتاب پھر اللہ کیطرف سے نہیں ہو سکتی۔ ہم نہ انجیل پر اعتراض کرتے ہیں نہ توریت پر بلکہ یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اب ان کتابوں پر عمل کرنے کا موقعہ و وقت نہیں رہا۔ یہ دراصل ایک خاص خاندان کے متعلق کتابیں ہیں۔ اس خاندان کو دوسرے تمام سے کچھ غرض نہ تھی۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے خود کہا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کیطرف نہیں بھیجا گیا۔ قرآن مجید سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ ورسولاً الی بنی اسرائیل۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مختص القوم و مختص الزمان تعلیم لائے مگر قرآن مجید مختص القوم و الزمان نہیں بلکہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ فرماتا ہے۔ یعنی آپ تمام جہان کے رسول ہیں۔ اور ایک جگہ فرمایا

لانذرکم بہ ومن بلغ

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسانی فطرت کا پورا نقشہ "قرآن شریف" ہے۔ پر افسوس کہ لوگوں نے توجہ چھوڑ دی یہ کتابیں (انجیل توریت وغیرہ) جو تھیں اگر قرآن نہ آتا تو بالکل مر جاتیں کیونکہ یہ محدود تھیں اور ان کی تعلیم بھی محدود۔ جن کی تعلیم ہی ناقص ہے وہ دوسرے کو کیا کامل کر سکینگی۔ کیا یہودی کیا عیسائی سب کا یہی عقیدہ ہے کہ نبوت ان کے گھر تک محدود ہے۔ گویا عیسائیوں کے حال کے مطابق حضرت عیسیٰ تک تو انسان تھے اور ان کے آگے سب حیوانات تھے۔ قرآن کہتا ہے۔ کسی قوم کی خصوصیت نہیں۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یہ کیسی پاک اور سچی تعلیم ہے برخلاف اس کے اور سب قومیں کہتی ہیں نبوت آگے نہیں پیچھے رہ گئی۔ آریہ بھی یہی کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں چار رشیوں سے ہمکلام ہوا۔ اور پھر بس۔ مگر میں کہتا ہوں شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ سنی ہوئی دیکھی ہوئی کے برابر نہیں ہو سکتی پہلے رسول آتے تھے مگر اب خدا کا کچھ پتا نہیں چلتا۔ کہ وہ زندہ بھی ہے یا کہ نہیں یہ تو کہتے ہیں کہ دعائیں سنتا ہے مگر نہیں معلوم کہ بولتا کیوں نہیں اگر قوت نطق جاتی رہی ہے تو قوت سمع کے باقی رہنے پر کیا دلیل ہے۔ فطرت کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ بکری سے بھیڑیے کا کام نہیں لے سکتے۔ انسان قصوں سے تسلی نہیں پاتا دل مجبور کرتا ہے کہ عینی مشاہدہ ہو۔ اگر خدا نے کسی زمانہ میں وحی والہام کیا ہے۔ تو اب بھی اس کے وحی والہام کی اشد ضرورت ہے کیونکہ جس قدر تفرقہ قوموں میں اب ہے پچھلے زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اگر ایک فرقہ کے لئے نبی کی ضرورت ہے تو کیا اب جو ایک فرقے کے تہتر فرقے ہو گئے ہیں ان کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں کوئی ایسی مثال پیش کرو کہ ضرورت کے وقت خدا کیطرف سے یہ سلوک نہ ہوا ہو۔ حالانکہ ہر ایک چیز کے پیدا ہونے کی ماں ضرورت ہے ایک معمولی مثال ریلوے تصادم کی ہے کچھ حادثات ہوئے جھٹ ایسے سامان مہیا کر دیئے گئے جن سے یہ حادثات رک سکیں اور قبل از وقت خبر ہو جائے دنیا میں جتنے سامان ہیں وہ سب ضرورتوں نے پیدا کئے ہیں اب جبکہ یہ حال ہے کہ ابتری حد سے بڑھ گئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مصلح پیدا نہ ہو حالانکہ اس سے پہلے سنۃ اللہ یہی تھی کہ اس قسم کی برائیوں کی اصلاح اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو بھیجکر کرتا ہے تو اب وہ اس سنت کو کیوں چھوڑے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بہت سے فرقے ہو گئے ہیں مگر میرے نزدیک دہریہ سب سے بڑھکر خطرناک ہیں۔ دہریت کی رگ سب اہل مذاہب میں پائی جاتی ہے اگر کسی میں زندہ ایمان ہو تو عمل کی تحریک بھی ہو جاتی ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت نہیں اور اس کے ساتھ یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں جہاں تک میں نے دیکھا اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنا شریک کرکے توحید پھیلاتا۔ تو یہ بھی شرک ہے خوب غور کرو۔ محمد رسول اللہ ماننے سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ تمہیں ملتا ہے اسی راہ سے ملتا ہے شرک اسی بات کا نام نہیں کہ پتھروں یا انسانوں کی پرستش کی جائے بلکہ ایک شرک فی الاسباب بھی ہے ایک شخص جو خدا سے بڑھ کر کسی سبب کو سمجھے وہ بھی مشرک ہے پہلا ایمان ہے کہ اگر محمد رسول اللہ ساتھ نہ ہو تو توحید کامل ہی نہیں ہوتی۔ خدارا بخدا باید شناخت۔ ایک مشہور مقولہ ہے خدا کیطرف سے آنیوالا گویا خدا ہی ہوتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کی طرف سے بھی جو مامور ہوتا ہے نائب کہلاتا ہے جس کو ہم خدا کو آج ہم پیش کرتے ہیں وہ کسی مذہب میں نہیں۔ عیسائی کفارہ کے قائل ہیں وہ عیسیٰ کو بھی خدا کہتے ہیں۔ روح القدس کو بھی۔ یہودی بھی طرح طرح کے شرکوں میں مبتلا ہیں۔ ادھر آریہ بھی کہتے ہیں کہ جیو اور پرکرتی خود بخود سے چلے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیستی سے ہستی ناممکن ہے جب مانتے ہیں کہ انسان کے ظاہری قویٰ خدا کیطرف سے ہیں تو کیا وہ روح میں قوی ہونگے وہ خود بخود ہونگے جب خود بخود تھے تو یہ جوڑنا جاڑنا خدا کے سپرد کیوں ہوا و معجزات جن سے خدا کا ثبوت ملتا ہے ان کے تو یہ منکر ہیں وید میں کسی معجزہ کا ذکر نہیں پس بتاؤ کہ خدا کے وجود پر کیا نشانی رہ گئی ہے اگر کہیں کہ صرف جوڑنا تو یہ تو ایک معمولی انسان بھی کرتا ہے۔

یہ بڑا فضل خدا کا ہے کہ خدا کی تعلیم اس قدر زبردست ہے کہ وہ قدرت کے قوانین کے خلاف نہیں یہ کلمہ ایک قول ہے اور فعل کیا ہے۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن۔ اب جب مان لیا تو کچھ کرنا بھی چاہیئے مان کر پھر عملی رنگ میں اس کو بجا نہ لانا ایسا ہے جیسے مرغ کے تمام پر توڑ دئے جاویں خدا تم سے کیا چاہتا ہے اسلام جو بڑے ہیبناک نظاروں کو دیکھ کر آگے سر ڈالنے کا نام ہے دیکھو سپاہی ہے وہ جانتا ہے کہ میں مارا جاؤنگا مگر پھر بھی فرمانبرداری کی راہ سے شمشیر بکف میدان میں جاتا ہے۔ اسی کا نام اسلام ہے۔

صرف قول ہی نجات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس قول کے ساتھ ابتلا بھی ضروری ہے چنانچہ فرمایا احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ صدر اول کے مسلمان تھے جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا تھا ہم مسلمان ہیں انہوں نے اسلام کی اشاعت میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ یاد رکھو کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس کے لئے روحانی قربانیاں نہ ہوں۔ خدا کی رضا مندی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا کو مقدم نہ کر لیا جائے۔ معمولی نماز روزہ کیا چیز ہے جو بطور عادت ادا کیا جائے۔ مثنوی رومی میں ایک شعر ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ ہم اپنے کوٹھے میں غلہ بھرتے رہتے ہیں مگر کوٹھا نہیں بھرتا۔ آخر کوئی تو چوہا ہے جو اسے کھا رہا ہے۔ انسان کو اپنے اعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے۔

کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ نیکی کے ضائع کرنے کیواسطے ریاکاری ہے دیکھو چندہ ہوتا ہے اگر فخر کے ساتھہ دیا جائے تو سب خیرات ضائع ہو جائیگی وہ خدا کے لئے ہرگز نہ سمجھی جائے گی اس موقعہ پر مجھے ایک نقل یاد آئی ہے۔ ایک بزرگ نے بڑے مجمع میں بیان کیا کہ ہزار روپئے کی ضرورت ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر آگے رکھدیا اس بات پر جب اس کی بہت تعریف ہوئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا چند منٹ کے بعد آکر کہا کہ حضرت مجھ سے بڑی غلطی ہوئی وہ روپیہ میری ماں کا تھا اور وہ واپس طلب کرتی ہے مجمع نے اُسے بڑی لعن وطعن کی کہ یہ بہانہ بتاتا ہے بناوٹ کرتا ہے دیکر پچھتایا اور یہ حیلہ گھڑ لیا جب پہر رات گذر چکی تو وہی شخص بزرگ کے گھر پہنچا اور پہر وہ روپیہ پیش کیا اور کہا یہ روپیہ میں نے تعریفیں سننے کے لئے نہیں دیا تھا۔ آپ کو قسم ہے خدا کی جو کسی کو بتلا دو۔ بزرگ یہ سنکر رو پڑے واقعی جس کام میں ریاکاری ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی پاک و مصفا و شیرین کھانے میں کتا منہ ڈال دے سب سے بہاری آفت یہی ریاکاری ہے جب دنیا کی ملونی ساتھہ ہوتی ہے تو نیک اعمال پر ثمرات عمدہ مرتب نہیں ہوتے انسان مکمل تو ہے نہیں۔ پس جب انسان کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ خیرات ہمیشہ خفیہ ہی دینی چاہیئے کیونکہ قرآن مجید میں دونو طور پر جواز آیا ہے مطلب تو یہ ہے کہ نفس کی ملونی نہ ہو بعض وقت علانیہ دینے میں یہ بات ہوتی ہے کہ اس سے ریس پڑتی ہے اس نیت سے علانیہ دینا بہت ثواب کا کام ہے بلکہ جو اوس کے پیچھے دیں ان سب کا ثواب اسکو بھی ملیگا۔ ہماری شریعت میں بہت سے باریک اُمور بیان کئے گئے ہیں تا اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے یہ اخلاص کی قوت ایک موت ہے بعض لوگوں کو ریاکاری اور عُجب میں مزا آتا ہے مگر اخلاص والا ایسی باتوں سے دست بردار ہو جاتا ہے۔ اسے اس سے کچھ غرض نہیں ہوتی کہ کوئی مجھے برا کہے یا اچھا۔ وہ ایک ہاتھ سے کرتا ہے اور دوسرے کو خبر نہیں ہوتی۔ یہ خیال نہ کرو کہ سو سال تک عبادت کرنے ہی سے نجات ہوتی ہے بلکہ خدا تو نکتہ نواز ہے وہ ایک نیکی سے بخشدیتا ہے صرف اخلاص چاہیئے۔ ابو بکر صدیق ایک بوڑہی عورت کو جو کچھہ کہا نہ سکتی تھی۔ حلوا پکا کر کھلا آتے تھے کسی کو خبر نہ ہوتی تھی۔ جسدن وہ فوت ہوئے اوس نے کہا آج یقیناً ابو بکرؓ مر چکے۔ یہ اخلاص ہے اخلاص جیسی کوئی تلوار فتح کرنے والی نہیں مسجد میں یوں تو کئی نمازی ہوتے ہیں مگر ان میں سے بہت ہیں جنہیں معرفت کا کچھ حصہ نہیں دیا گیا پیشانی میں نور ایمان نہیں کیونکہ ان میں اخلاص نہیں۔ وہ مسلمان ہیں صرف اسلئے کہ مسلمانوں کے گہر پیدا ہو گئے ہیں نماز کی تحقیر نہیں کرتا بلکہ میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ نماز جس کا نام خدا نے نماز رکھا ہے وہ معراج ہے یہ نماز پڑہنے والے جو ہیں ان سے کوئی پوچھے۔ کہ سورۃ فاتحہ کے کیا معنے ہیں تو وہ نہیں جانتے۔ حالانکہ سورۃ فاتحہ میں جو تعلیم ہے اوس کے سامنے دنیا کی تمام تعلیمیں ہیچ ہیں۔ اسے جنتر منتر کی طرح نہیں پڑھنا چاہیئے۔ میں نے اپنی جماعت کو بارہا سمجھایا ہے کہ اپنی زبان سے دُعا کرنے میں ہرگز شرم نہ کرو۔ کوئی اُردو میں دُعا کرے یا انگریزی میں سب جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ خدا کا کلام اور ماثورہ دعائیں عربی میں پڑھی جاویں۔ ضروری ہے کہ اگر اپنی نماز کو با حلاوت کرنا چاہتا ہے اور اسمیں ذوق پیدا کرنا چاہتا ہے تو چاہیئے کہ اپنی زبان میں دُعا کرے ورنہ نماز مُرشے کی ٹہونگیں ہو جائیگی۔ نماز کے بعد دُعا کا کیا فائدہ ہے جو دُعا ہو نماز ہی میں کرنی چاہیئے دُعا میں تضرع ضروری ہے دُعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ خدا کے تمام فضلوں کی جاذب دعا ہے۔ نماز کا اصل بھی دُعا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویلٌ للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون۔ ان نمازیوں کی تباہی جو نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں بس نماز کے ماثورہ کلام کا سمجھنا نہائت ضروری ہے صحابہ تو عرب کے رہنے والے تھے انکو ضرورت نہ تھی مگر ہماری لئے ضروری ہے کہ اوسے سمجھہ کر نمازوں میں حلاوت پیدا کریں۔ ہماری عبادت کی خدا کو کوئی ضرورت نہیں بلکہ جو کچھ فرماتا ہے انسان ہی کی بہتری۔ بہبودی اور اسی کو بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے لوگ اس قدر غفلت میں ہیں کہ دن ہی گذر جاتا ہے اور رات بھی۔ مگر نہیں جانتے کہ خدا بھی ہے۔ یہ بات سن لو کہ دنیا فانی ہے۔ بیبی بھی ہے بھائی بھی۔ سب رشتہ دار ہیں۔ مال و دولت ہے۔ یہ سب کچھ۔ لیکن جبتک خدا کو اپنی سپر نہیں بناتا تو کچھ بھی نہیں۔ کاش یہ باتیں جو سچے دل سے کہی گئی ہیں دلوں میں پڑ جاویں۔ تضرع کا طریق اختیار کرو۔ یہ دن عیش سے گذار دو یا خدا کی راہ میں تکلیف اوٹھا کر۔ آخر کار بخدا وند۔ پس ہر وقت خائف رہنا چاہیئے تا دنیا کی آفات سے بچے رہو۔ ایمان سلامت رہے اور رضوان الٰہی حاصل ہو۔ رضوان و قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو تشریعی احکام سے ترقی ہوتی ہے۔ اسی لئے تشریعی تکالیف نازل ہیں مگر یہ وہ تکالیف ہیں جن سے انسان بچ سکتا ہے دوسرے وہ تکالیف ہیں جو خدا انسان کے سر پر ڈالتا ہے کسی کے ہاتھہ میں تازیانہ دیکر اسے کہا جائے کہ تو اپنے بدن پر آپ مار تو وہ حتے الامکان ایسا نہ کرے گا کیونکہ انسان اپنے تئیں دُکھہ نہیں دینا چاہتا پس جو تکالیف اختیاری ہیں اون سے بچ کر وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچتا۔ مگر جو تکالیف خدا کی طرف سے ہوں وہ جب انسان پر پڑتی ہیں اور وہ اون پر صبر کرتا ہے تو اوس کی ترقی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ فرمایا۔ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والثمرات۔

ہم آزماتے رہینگے کبھی خوف سے کبھی نقصان مال سے کبھی نقصان جان اور ثمرات کی ناکامی سے دیکھو ایک شخص تخم ریزی کرتا ہے۔ چھہ ماہ کی محنت پر کھیتی سرسبز ہوتی ہے اوپر سے اولے پڑے سب کچھہ تباہ ہو گیا۔ یہ فقرہ ثناقہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری طرف سے خوشخبری دیدے ایسے لوگوں کو جو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہو چکے یعنی وہ رضاء کے مقام میں ثابت قدم ہیں۔ یہ انا للہ کہنا مسلمانوں ہی کا حصہ ہے آریہ کیونکر کہیں کہ وہ سب کچھہ خدا کیطرف سے نہیں مانتے غرض کہ تکالیف دو قسم کی ہیں۔

ایک وہ حصہ ہے جو احکام پر مشتمل ہے مگر اسمیں بہانوں کی گنجائش ہے۔ صوم و زکوٰۃ و صلوٰۃ و حج جب تک پورا اخلاق نہ ہو انسان ان سے پہلو تہی کر سکتا ہے پس اس کسر کو نکالنے کے لئے تکالیف سماویہ کا ورود ہوتا ہے۔ تاکہ جو کچھہ انسانی ہاتھہ سے پورا نہیں ہوا۔ وہ خدا کی مدد سے پورا ہو جائے۔ آریہ کہتے ہیں تکالیف کسی پچھلے کرم کی سزا ہیں ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ آئندہ ترقیات کے لئے ہیں۔ ورنہ جب تپ کا آنا بھی ایک سزا ہوگا اسی کیطرف اشارہ ہے۔ بلیٰ من اسلم وجهه لله کا اسلام یہ ہے بس گردن رکھدینا۔ یہ عبودیت کے مقام کا

اعلیٰ درجہ ہے اور تمام اسلامی تعلیم کو سب ابواب ہی [illegible] پھر فرمایا۔ ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے عدل کا امر فرمایا ہے لوگوں سے عدل کرو۔ پھر اس سے ترقی کرکے احسان احسان کیا ہے نیکی کرکے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اس سے نیکی کی اور یہ کہ ایسے شخص سے نیکی کرے جو کوئی حق نہیں رکھتا احسان میں یہ نقص ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص جس سے "احسان" کیا گیا ہے کبھی کوئی ایسی بات کرے جو اس کے خلاف طبع گذرے تو دل میں آجاتا ہے کہ نمک حرام ہے اور یہ احسان نمائی انسان کی فطرت میں مخفی ہے اسلئے اس کی اصلاح کیلئے فرمایا۔ کہ اگر تم اعلیٰ درجہ کی نیکی کرنا چاہتے ہو تو ایسی نیکی کرو جیسی ماں بچے سے [illegible] کرتی ہے۔ دیکھو ماں کی عمر بعض وقت پچاس ساٹھ سال ہوتی ہے اور وہ بچے کی بہت خدمت کرتی ہے حالانکہ اسے اس بات کی کوئی امید نہیں ہوتی کہ اس کے بڑے ہونے تک میں زندہ رہوں گی اور یہ میری خدمت کریگا بلکہ محض تقاضائے محبت ذاتی بچہ پیشاب کرے تو خود گیلی جگہ لیتی ہے اور اسے سوکھے میں لٹاتی ہے بیمار ہو تو جاگتی رہتی ہے کیا ان باتوں میں اس کو کسی ذاتی نفع کی امید ہے ہرگز نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کی منزل سے آگے ہمدردی بنی نوع انسان کی ایک منزل ہے جس میں مخلوق کی خدمت بلا کسی اپنی ذاتی منفعت کے کی جاتی ہے۔ دوسری جگہ یہ فرمایا۔ لا نرید منکم جزاءً ولا شکوراً۔ ہم نے توریت کو بھی دیکھا اور انجیل کو بھی مگر ایسی پاک اور کامل تعلیم کوئی نہ پائی۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اس زمانے میں تاریکی بہت ہے خدا کی بات پر عمل کرنے کے لئے جو قوت درکار ہے اسمیں کمزوری ہے جب یہ حال ہوجاتا ہے تو خدا کی یہ قدیم سے عادت چلی آتی ہے کہ جب گناہ پھیلے اور پاپ بڑھ جائے تو ایمان تازہ کرنے کے لئے ایک مجدد مبعوث کرتا ہے یہ خدا ہی کے مبعوث کردہ شخص کا منصب ہے۔ دنیا کے کسی سفلی مصلح کا یہ کام نہیں۔ دلوں پر قابو پانیوالے ہتھیار خدا کے خاص بندوں کو دئیے جاتے ہیں تاریکی کے زمانے میں روحانی مصلح مثل چراغ کے ہوتا ہے اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیراً کہا گیا ہے

اس چراغ میں بھی بہت حکمتیں ہیں۔ چراغ والا اندر اندھیرے میں چلا جائے تو یکدم سب مکان جگمگا اٹھتا ہے پھر ایک کو اس کیطرف رغبت ہوجاتی ہے پھر اس چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہوجاتے ہیں اور اس پہلے چراغ میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ آفتاب نہیں فرمایا۔ کہ اسمیں یہ بات نہیں کہ اس سے دوسرا آفتاب پیدا ہو۔

یہ قانون قدرت ہے کہ جب زمانہ بدل جاتا ہے اور دنیا پر معاصی کا غلبہ ہوکر سخت دلی اور [illegible] پھیل جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی قدوسیت تقاضا فرماتی ہے کہ کسی کو اپنی طرف سے علم دے کر معرفت عطا کرتا ہے اور اس [illegible] اپنی تاثیر رکھدیتا ہے۔ مگر اس تاثیر سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر ایک کو تاثیر ہو دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں بڑی تاثیر تھی مگر اس سے فائدہ صدیق نے اٹھایا۔ ابوجہل نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس [illegible] [illegible] یہ کوئی نرالی بات نہیں [illegible] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک برابر وحی ہوتی رہی [illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجدد پیدا کرنے کا وعدہ ہے۔ تجدید اسے کہتے ہیں کہ کپڑا میلا کچیلا ہو اور پھر اسے خوب دھو دیا جائے حتیٰ کہ اس میں نہ میل رہے اور بالکل نیا بن جاوے اسی طرح جب ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور [illegible] سے بڑھ جاتیں تو ایک شخص آتا ہے جو ان نشانوں کو دور کر دیتا ہے اور قوت ایمانی پیدا کرتا ہے یہ وعدہ آنحضرتؐ کی زبان پر خدا نے دیا۔ جو ہر صدی میں پورا ہوتا رہا چنانچہ اس چودھویں صدی میں بھی اسی وعدہ کے مطابق آنیوالا آگیا۔ ۲۵ برس گذر چکے مگر یہ ابھی تک اپنی بدظنیوں میں ہیں۔ اب تک یہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں پیغمبروں کو گالیاں دیتا ہوں۔ سنو! میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث۔ ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ ومقدس لوگوں کو گالیاں دے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں معجزات سے منکر ہوں۔ حالانکہ میرا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جس دین میں زندہ معجزات نہیں وہ دین قائم رہ سکتا ہی نہیں عقلی دلیل سے کوئی کہاں تک قائم رہ سکتا ہے۔ جب تک خدا کی خاص تائید و نصرت شامل حال نہ ہو

اگر خدا نے پہلے کام کئے تو اب بھی کریگا کیا بات ہے کہ اس نے پہلے زمانے میں خوارق دکھائے مگر اب نہیں دکھا سکتا کیا خدا بڈھا ہو گیا۔ کیا اس کا تصرف جاتا رہا جو اب وہ پہلے زمانے کی طرح نہیں کر سکتا۔

سنو! میں اس بات میں صاحب تجربہ ہوں۔ جیسے پہلے نشان ظاہر ہوتے تھے اب بھی ویسے ہی نشان ظاہر ہوتے ہیں جیسے پہلے وحی والہام سے بعض عباد مخصوص ہوتے تھے اب بھی ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے جس دین میں وحی والہام کا سلسلہ نہیں وہ مردہ ہے اگر یہ دین مردہ ہے تو تم کس دین کو [illegible] کرتے ہو کیا مردہ [illegible] کیا اندھا اندھے کی رہنمائی کر سکتا ہے [illegible] کہ یہ دین اسی طرح زندہ ہے جس طرح نبی کریم کے وقت میں تھا اور خدا اسی طرح زندہ ہے جس طرح کہ وہ پہلے تھا اگر کوئی ایسا [illegible] کہ وہ مردہ دین اور مردہ خدا کو [illegible] ہے تو کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں [illegible] نہیں مانتا۔ تو نہ مانے وہ مسلمان کیسا ہے خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو اپنے لئے چن لیا اور انہیں منزل مقصود تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔ اب کیا یہ مناسب [illegible] اور یہ اس کی شان کے مطابق کہ ہمیں رستے میں چھوڑ دیتا۔ مثلاً ایک شخص نے وعدہ کیا کہ کلکتہ میں پہنچا دینے کا اب اسے پورا نہ کرے تو کیسی بری بات ہے انسان خدا کے حضور اندھے کیطرح ہے وہ اسے اپنی رہنمائی سے منزل مقصود تک پہنچائیگا اور قیامت تک ہادی بھیجتا رہیگا قرآن شریف میں اسی لئے لیستخلفنہم آیا ہے جس سے قیامت تک خلفاء کی بعثت ثابت ہے میں بھی اسی آیۃ کے وعدہ کے مطابق آیا۔ اسلئے موعود کہلایا۔ میں مسیح بھی ہوں مگر نہ بطور تناسخ بلکہ بات یہ ہے کہ اخیر زمانے میں اللہ کو معلوم تھا یہ امت عیسائیوں و یہودیوں کی طرح ہوجائے گی اور ان کا ایمان حلق تک رہ جائیگا۔ اسلئے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین دعا سکھائی پس مصلح کا نام بھی مسیح ہونا چاہیئے تھا۔ بات تو صرف یہ ہے۔ مگر یہ لوگ میری سخت مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مسیح کو کیوں مردہ کہتا ہے کسی کا کتا مرجائے یا بلی رکھی ہوئی بھی مرجائے تو افسوس آتا ہے مگر کیا یہ ماتم نہیں کہ دین مردہ ہوگیا۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ جو کچھ تھا وہ پیچھے رہگیا۔ اب آگے کچھ نہیں۔ یہ الزام کہ میں نبوت کا دعوے کرتا ہوں اور

شریعت سب مجھے فائز ہوئی ہے کہ مین الگ قبلہ بناؤن اور نئی ایجاد کردن۔ ان تہمتون کا جواب بجز لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور کیا دون۔ میرا دعوے تو صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ دین زندہ ہے اسلئے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتین کثرت سے اس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے مگر یہ حقیقی نبوت نہین نباد کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ انباء کے معنے ہین خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ میرا ہرگز یہ دعوے نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہوکر مین نبی ہون تم جسے مکالمۂ الٰہی کہتے ہو ہم اسے نبوت کہہ لیتے ہین یہ لفظی نزاع ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین*۔ لا تقولوا لا نبی بعدہٗ اگر اسلام مین نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہین تو پھر آپ لوگون کے پاس کوئی مابہ الامتیاز نہین اور تم کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہین دیکھ سکتے جس باغ مین آبپاشی نہ ہو وہ آخر ویران ہوگا جس دین مین وحی نہین وہ بھی ایک دن تباہ ہوگا حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ہین۔ مین کہتا ہون کہ اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے تو اسے عربی مین نبوت کے سوا اور کیا کہین گے تعجب ہے کہ جب وہی بات پنجابی مین کہی جائے تو مانتے ہین اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہین مانتے اگر یہ تعصب نہین تو اور کیا ہے۔

اب مین اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ خدا نے ہمین تجدید دین کے لئے بھیجا ہے تاہم تازہ نشانون کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین بھی دیگر ادیان کیطرح قصون کے رنگ مین رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کیطرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہین ہوسکتا۔

مین دیکھتا ہون ہزارون دشمن ہین جو ہم پر افترا کرتے و بہتان باندھتے ہین اور بجائے اس کے کہ خدا کے مرسل کی تائید کرتے لعنت سے کام لیتے ہین۔ کیا ان کیلئے یہ نشان کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مرید ہے اصل بات یہ ہے کہ جب سمجھدار لوگ حق سمجھ لیتے ہین تو دوسرے خود بخود مان جاتے ہین اور جو نہین مانتے وہ ذلیل ہوتے ہین لیظھرہ علے الدین کلہ کے بھی یہی معنے ہین۔

ان لوگون کے دلون مین نبی کریم صلعم کی ہرگز عزت نہین جو کہتے ہین کہ عیسے علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور وہ افضل الانبیاء مکہ مین مدفون ہے۔

اتنا نہین سوچتے کہ اگر وہی عیسٰی آئے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہوگیا اگر کوئی کہے کہ تم ہی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ مین ویسا نبی نہین ہون حضرت عیسٰی علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اور فیوض سے ہے۔ پھر وہی عیسے کیونکر آسکتا ہے جیسکہ سورۃ نور مین جو آیۃ استخلاف ہے اسمین وعد اللہ الذین آمنوا منکم لکھا ہو اور صحیح بخاری مین بھی اماکم منکم ہے پھر عیسے علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم انہین معراج کی رات مُردون مین دیکھ چکے جو بہشت مین ہون انہین زندون سے کیا تعلق۔ جس بات پر خدا نے اپنے قول سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار کرنا دراصل میری تکذیب کرنا نہین۔ مین کیا ہون اور میری تکذیب کیا۔ دراصل یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے جاتے ہین۔ سوان کی مین تردید کرچکا۔ مجھے تو بار بار افسوس آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا ہے۔ کہ سوا حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے مس شیطان سے کوئی پاک نہین کیا آنحضرت صلعم بھی پاک نہ تھے۔ مین ایسے شخص کو مسلمان کیون کر کہوں جب کہ ایک آریہ بھی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوتر نہ تھے سب مجھے تو ان دونون مین کچھ فرق معلوم نہین ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمین تو اپنا رسول پیارا ہے ہم عیسٰی کو کیا کرین اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرف کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکا۔ بس یہ بات ہے جس پر ہمین کافر کہا جاتا ہے دجال کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ بھی کافر ہے مجھے افسوس آتا ہے کہ میرا ان لوگون کا کیا بگاڑا ہے یہی کہ مین کہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہین۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری ہے۔

آپ ذرا اپنے بھائیون سے دریافت کرین کہ مینے کیا گناہ کیا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے اس قدر گالیان دیتے ہین جو بڑے چوہڑے چمار دن سے بھی سبقت لیگئے ہین انسان بھیڑون کیطرح ہین وہ ریوڑ خطرے مین ہے جس کا کوئی گلہ بان نہین۔ پس مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے اور دوسرے ادیان پر اتمام حجت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انہون نے کوئی معجزہ نہین دکھایا۔ اب یہی پادری ہین کہ ہمارے سامنے نہین آتے حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہین۔ کہ آؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہین معجزہ دکھانے کو تیار ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کا وعدہ اس بات کا مقتضی ہے کہ خدا ایسا انتظام کرتا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی اندرونی ہر دو حالتون کے اعتبار سے خوش کن نہین کسی شخص کے گھر مین بوٹا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے پس کیا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کے لگائے ہوئے پودے کو یونہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام انہی راہون سے ترقی کریگا جن سے اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کبھی کام کی نہین۔

اے صاحبان! یہ وہ باتین ہین جن کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے مین جانتا ہون کہ اس مجلس سے کئی لوگ ایسے اٹھین گے جو وہی دل اور وہی سینہ لے جاوین گے مگر وہ یاد رکھین کہ آسمانی کاروبار کا مقابلہ کرنا دانشمندی نہین بلکہ اپنے ہاتھون سے اپنے تئین ہلاک کرنا ہے اگر ایک چپڑاسی کی بھی کوئی ہتک کرے تو گورنمنٹ اوس سے سخت بازپرس کرتی ہے۔ تو ذرہ خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا ہو اس کو دکھ دینے والے سزاؤن سے محفوظ رہ سکتے ہین مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہے تو تمہین اس کے خلاف کوشش کرنیکی ضرورت نہین خود بخود بگڑ جائیگا کیونکہ وہ فرماچکا ہے۔ قد خاب من افتریٰ و من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً الآیۃ جو غیور خدا اپنے پیارے نبی کی نسبت فرماتا ہے کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اگر ہم پر افترا کرتا تو اس کی رگ جان کاٹ دیتے اسے ایک۔

مجھ سے اسکے کی کیا پرواتھی جسکے لئے ایک چھری کافی تھی اگر میں جھوٹا ہوتا تو کبھی کا ہلاک ہو گیا تھا۔

کلامِ محمود

یہ نظم خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر سیّد محمود کی ہے۔ کئی دنوں سے میرے بستے میں پڑی ہوئی تھی اُمید ہے ناظرین اس کو پڑھ کر خاص مسرت حاصل کریں گے دیکھئے ہمارے نوجوان دوست کے خیالات کیسے پاکیزہ اور پُرجوش ہیں۔

باب رحمت خودبخود پھرتم پہ وا ہو جائیگا
جب تمہارا۔ قادرِ مطلق خدا ہو جائیگا

دشمنِ جانی جو ہو گا آشنا ہو جائیگا
بوم بھی ہو گا اگر گھر میں ہما ہو جائیگا

آدمی تقوے سے آخر کیمیا ہو جائیگا
جس مس دل سے چھوئیگا وہ طلا ہو جائیگا

جو کہ شمع روئے دلبر پہ فدا ہو جائیگا
خاک بھی ہوگا تو پھر خاکِ شفا ہو جائیگا

جو کوئی اُس یار کے کوچہ گدا ہو جائیگا
شاہئ دین کا وہی فرمانروا ہو جائیگا

جسکو تم کہتے ہو دیوانہ ہو ا ہو جائیگا
ایک دن سارے جہان کا پیشوا ہو جائیگا

کفر مٹ جائیگا زور اسلام کا ہو جائیگا
ایک دن حاصل ہمارا مدّعا ہو جائیگا

مہدئ دوراں کا جو خاکپا ہو جائیگا
مہرِ عالم تاب سے روشن سوا ہو جائیگا

جو کوئی تقوے کریگا پیشوا ہو جائیگا
قبلہ رخ ہوتے ہوئے قبلہ نما ہو جائیگا

جس کا سلک زہد وذکر واتقی ہو جائیگا
پنجۂ شیطاں سے وہ بالکل رہا ہو جائیگا

دیکھ لینا ایک دن خواہش بر آئیگی میری
میرا ہر ذرہ محمدؐ پہ فدا ہو جائیگا

نقش پا پر جو محمدؐ کے چلیگا ایکدن
پیروی سے اسکی محبوب خدا ہو جائیگا

دیر کرنے میں جو نیکی میں ہے کیا انکا خیال
موت کی ساعت میں ہی کچھ التوا ہو جائیگا؟

دشمن اسلام جبکہ دیکھیں گے تیری نشان
جاں نکل جائیگی ان کی دم فنا ہو جائیگا

نائب خیر الرسل ہو کر کریگا کام یہ
وارث تختِ محمدؐ میرزا ہو جائیگا

حکم ربّی سے یہ ہے پیچھے پڑا شیطان کے
اس کے ہاتھوں سے اب اسکا فیصلہ ہو جائیگا

اس کی باتوں سے ہی ٹوٹیگا یہ دجّالی طلسم
اسکا ہر ہر لفظ موسیٰ کا عصا ہو جائیگا

خاک میں ملکر ملینگے تجھ سے یار بانکپن
ورنہ جب حد سے بڑھیگا تو وبا ہو جائیگا

آب روحانی سے جب سیراب ہو گا کل جہان
پانی پانی شرم سے اک جھیا ہو جائیگا

ہیں درِ مالک پہ بیٹھے ہم لگائے ٹکٹکی
ان کبھی تو نالہ اپنا بھی رسا ہو جائیگا

بلبلا پانی کا ہے انسان نہیں کرتا خیال
ایکسری صدمہ اٹھاکر وہ ہوا ہو جائیگا

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھاکے یہ پتھر تو لعل بے بہا ہو جائیگا

جو کوئی دریائے فکر دین میں ہوگا غوطہ زن
میل اُتر جائیگی اُس کی دل صفا ہو جائیگا

قوم کے بغض وعداوت کی نہیں پروا ہمیں
وقت پہ لٹ جائیگا فضل خدا ہو جائیگا

چھوڑ دو اعمال بد کے ساتھ بد صحبت بھی تم
زخم سے انگور ل کر پھر ہرا ہو جائیگا

حق پہ ہم ہیں یا کہ یہ حُسّاد ہیں جھگڑا ہی کیا
فیصلہ اسبات کا روزِ جزا ہو جائیگا

تیرا ہر ہر لفظ اے پیارے مسیحائے زمان
حق کے پیاسوں کے لئے آب بقا ہو جائیگا۔

کیوں نہ گرداب ہلاکت سے نکل آئیگی قوم
کشتی دیں کا خدا جب ناخدا ہو جائیگا

کرلو جو کچھ موت کے آنے سے پہلے ہو سکے
تیر چھٹ کر موت کا پھر کیا خطا ہو جائیگا۔

عشق مولا دل میں جب محمود ہوگا موجزن
یاد کر اُسدن کو تو پھر کیا سے کیا ہو جائیگا

عیسائیوں کا خدا کون ہے

وہ جو بچہ تھا۔ پیشاب کرتا تھا جسکو یہودیوں نے پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا۔ نہیں نہیں بلکہ وہ جسکے مونہہ پر .. .. تھوکا گیا تھا۔ عیسائیوں کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ زانی عورتوں سے زیادہ محبت رکھتا تھا اور ایسی عورتیں اُسپر تیل ملا کرتی تھیں۔

اگر عیسائیوں کے خدا میں یہ نقص نہ ہوتے تو نہ معلوم وہ خدا کا بابا ہوتا یا کیا؟ مجھے افسوس ہے ایسے نادان عیسائی جو ایسے آدمی کو خدا مانتے ہیں اور جن کی عقل اس عقیدہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

نورافشاں مورخہ ۱۲۔جون ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۱ پر جو نوٹ ہے کیا یہ اسلئے نوٹ دیا گیا ہے کہ ہم بھی ان کی طرح بیوقوف ہیں کہ یہ تسلیم کر لیتے کہ خدا تعالیٰ کا ایک رسول آسمان پر چڑھ گیا۔ جبکہ ہم مانتے ہیں کہ کوئی رسول آسمان پر نہیں چڑھا۔ کیا ایڈیٹر صاحب نورافشاں کو اس نوٹ کی یہ ضرورت پڑی ہے کہ اوس کو افسوس ہوا ہے۔ کہ محمدی مسیح (علیہ الصلوۃ والسلام) دفعتاً فوت ہو گئے۔ اور ہمارے خدا کو تو پھانسی دیا گیا تھا اور مار کھانی پڑی تھی ان کے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوا۔

میں ہوں عیسائیوں کے خدا کو مُردہ ماننے والا
عبد الرحیم از قادیان

مسجد کلاک

مسجد مبارک میں کلاک لگانے کے واسطے جماعت رنگون نے معرفت برادر جناب ابوسعید عربی صاحب مبلغ ۳۰ بذریعہ تار ان ایام میں بھیجے تھے۔ جبکہ ہم لاہور میں تھے۔ چونکہ منی آرڈر یہاں قادیان میں آیا تھا اسواسطے گھڑی کے منگوانے میں دیر ہو گئی۔ گھڑی کے واسطے حسب مشورہ شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی سیٹھ اسمٰعیل آدم کو لکھا گیا۔ چنانچہ وہ گھڑی پہونچ چکی ہے۔ مسجد مبارک میں لگائی جاویگی۔ احباب رنگون کا شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے

فاتح بعض [illegible]

سب مجھے فا پڑی ہوئی ہے کہ مین الگ قبلہ بنالون اور نئی شریعت ایجاد کرون۔ ان تہمتون کا جواب بجز لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور کیا دون۔ میرا دعوے تو صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ دین زندہ ہے اسلئے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتین کثرت سے اُس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے مگر یہ حقیقی نبوت نہین نباء کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ انباء کے معنے مین خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ میرا ہرگز یہ دعوے نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر مین نبی ہون تم جسے مکالمہ الٰہی کہتے ہو ہم اسے نبوت کہہ لیتے ہین یہ لفظی نزاع ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین۔ لا تقولوا لا نبی بعدہ اگر اسلام مین نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہین تو پھر آپ لوگون کے پاس کوئی مابہ الامتیاز نہین اور کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہین دیکھ سکتے جس باغ مین آبپاشی نہ ہو وہ آخر ویران ہوگا جس دین مین وحی نہین وہ بھی ایک دن تباہ ہوگا حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ہین۔ مین کہتا ہون کہ اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے تو اوسے عربی مین نبوت کے سوا اور کیا کہین گے تعجب ہے کہ جب وہی بات پنجابی مین کہی جائے تو مانتے ہین اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہین مانتے اگر یہ تعصب نہین تو اور کیا ہے۔

اب مین اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ خدا نے ہمین تجدید دین کے لئے بھیجا ہے تاہم تازہ نشانون کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین بھی دیگر ادیان کیطرح قصون کے رنگ مین رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کیطرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہین ہوسکتا۔

مین دیکھتا ہون ہزارون دشمن ہین جو ہم پر افترار کرتے و بہتان باندھتے ہین اور بجائے اس کے کہ خدا کے مرسل کی تائید کرتے لعنت سے کام لیتے ہین۔ کیا ان کیلئے یہ نشان کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مرید ہے اصل بات یہ ہے کہ جب سمجھدار لوگ حق سمجھ لیتے ہین تو دوسرے خودبخود مان جاتے ہین اور جو نہین مانتے وہ ذلیل ہوتے ہیں لیظهره علے الدین کلہ کے بھی یہی معنے ہین۔

ان لوگون کے دلون مین نبی کریم صا کی ہرگز عزت نہین جو کہتے ہین کہ عیسے علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور ہمارا افضل الانبیاء مکہ مین مدفون ہے۔

اتنا نہین سوچتے کہ اگر وہی عیسیٰ آئے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہوگیا اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ مین ویسا نبی نہین ہون حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوا سطے اور فیوض سے ہے۔ پھر وہی عیسے کیونکر آسکتا ہے جبکہ سورۃ نور مین جو آیۃ استخلاف ہے اسمین وعد اللہ الذین آمنوا منکم لکھا ہے اور صحیح بخاری مین بھی اماکم منکم ہے پھر عیسے علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم انہین معراج کی رات مُردون مین دیکھ چکے جو بہشت مین ہون انہین زندون سے کیا تعلق۔ جس بات پر خدا نے اپنے قول سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار کرنا دراصل میری تکذیب کرنا نہین۔ مین کیا ہون اور میری تکذیب کیا۔ دراصل یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے جاتے ہین۔ سو ان کی مین تردید کرچکا۔ مجھے تو بار بار افسوس آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا ہے۔ کہ سوا حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے مس شیطان سے کوئی پاک نہین کیا آنحضرت صلعم بھی پاک نہ تھے۔ مین ایسے شخص کو مسلمان کیون کر کہوں جب کہ ایک آریہ بھی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوتر نہ تھے سب مجھے تو ان دونون مین کچھ فرق معلوم نہین ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمین تو اپنا رسول پیارا ہے ہم عیسیٰ کو کیا کرین اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرف کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکا۔ بس یہ بات ہے جس پر ہمین کافر کہا جاتا ہے دجال کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ بھی کافر ہے مجھے افسوس آتا ہے کہ ان لوگون کا کیا بگاڑا ہے ہی کہ مین کہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہین۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری ہے

آپ ذرا اپنے بھائیون سے دریافت کرین کہ میرا قصور کیا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے اس قدر گالیان دیتے ہین جو بڑے چوہڑے چمار بھی سبقت لیگئے ہین انسان بھیڑون کیطرح ہین وہ ریوڑ خطرے مین ہے جس کا کوئی گلہ بان نہین۔ پس مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے اور دوسرے ادیان پر اتمام حجت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انہون نے کوئی معجزہ نہین دکھایا۔ اب یہی پادری ہین کہ ہمارے سامنے نہین آتے حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہین۔ کہ آؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہین معجزہ دکھانے کو تیار ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کا وعدہ اس بات کا مقتضی ہے کہ خدا ایسا انتظام کرتا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی اندرونی ہر دو حالتون کے اعتبار سے خوش کن نہین کسی شخص کے گھر مین بوٹا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے پس کیا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کے لگائے ہوئے پودے کو یونہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام انہی راہون سے ترقی کریگا جن سے اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کسی کام کی نہین۔

اے صاحبان! یہ وہ باتین ہین جن کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے مین جانتا ہون کہ اس مجلس سے کئی لوگ ایسے اٹھین گے جو وہی دل اور وہی سینہ لے جاوین گے مگر وہ یاد رکھین کہ آسمانی کاروبار کا مقابلہ کرنا دانشمندی نہین بلکہ اپنے ہاتھون سے اپنے تئین ہلاک کرنا ہے اگر ایک چپراسی کی بھی کوئی ہتک کرے تو گورنمنٹ اوس سے سخت بازپرس کرتی ہے۔ تو جو خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا ہے اس کو دکھ دینے والے سزاؤن سے محفوظ رہ سکتے ہین مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہے تو تمہین اس کے خلاف کوشش کرنیکی ضرورت نہین خودبخود بگڑ جائیگا کیونکہ وہ فرما چکا ہے۔ قد خاب من افترى و من اظلم ممن افترى على الله كذبا الآیۃ جو غیور خدا اپنے پیارے نبی کی نسبت فرماتا ہے کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اگر ہم پر افترا کرتا تو اس کی رگ جان کاٹ دیتے اسے پایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میزان الحق بجواب اعلان الحق

جیتا ہے وہ جو مر چکا انسان کے لئے
مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جیئے

ناظرین کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس مسیح الزمان علیہ السلام نے ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک رسالہ الوصیۃ نامی شائع کیا ہے جسمین اپنی وفات کی نسبت مندرجہ ذیل الفاظ الہامات بالتعیر لکھے ہیں۔

(۱) قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ (۲) اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک تموت وانا راض منک جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات (۳) ما تو عدون وامّا بنعمۃ ربک فحدث۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی یہ ہوگا یہ ہوگا۔ الی اخرہ الرحیل ثم الرحیل۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان کو بھی[1] الہام پر الہام ہونے لگے کہ مرزا صاحب میری پیشگوئی کے مطابق فلان فلان تاریخ فوت ہو جاوین گے۔ چنانچہ جب عبدالحکیم خان کا الہام متعلق وفات مرزا صاحب اخبار اہل حدیث میں درج ہوا تو ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے بعد اندراج الہام یہ بھی ساتھ لکھدیا کہ عبدالحکیم کا الہام مرزا صاحب کے الہامات کا مؤید ہے نہ کہ مخالف۔ دیکھو اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲ اگست[1] ۱۹۰۶ء۔

پھر جب مرزا صاحب مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق اپنے الہامات کے بمقام لاہور فوت ہوئے۔ تو اس پر ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے ایک مضمون جنوان اعلان الحق شائع کیا اور بہت بڑے زور شور سے اپنے الہامات پر فخر کیا ہے اور یہ نہیں سوچا کہ جب متوفی کے اپنے الہامات اپنی وفات کے متعلق مدت سے شائع ہو چکے ہیں تو اس کے بعد میرے یا اور کسی قاضی مفتی کے الہامات کی کیا وقعت ہوگی البتہ اگر متوفی کے الہامات کی اشاعت سے پہلے ڈاکٹر یا کسی اور کے الہامات شائع ہو جاتے تو کچھ سوچنے کا مقام ہوتا مگر اب ایسا کون احمق ہوگا جو ان کے الہامات کو پرکاہ کے برابر بھی تصور کریگا۔ مگر ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم خیال جامہ سے باہر ہو کر تعلین بجلاتے کہتے پھرتے ہیں کہ تو ہماری فتح ہوئی اور اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ اعلان الحق کے صفحہ ۹ پر چند اور پیشگوئیوں کے بعد پھر عام مرزائیوں کو یہ اعلان دیا ہے کہ اگر تمام مرزائی میرے ساتھ مقابلہ کرین گے تو سب کے سب ہلاک ہو جاوین گے میرے خیال میں تو ایسے مخبوط الحواس کو دور ہی سے سلام کرنا چاہیئے مگر چونکہ اس میں عوام کالانعام پر حق مشتبہ ہونیکا اندیشہ ہے اسلئے میں بڑی خوشی سے ڈاکٹر صاحب کے اس اعلان کو قبول کرتا ہوں اور مباہلہ کے لئے تیار ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب بیشک مامور من اللہ مثیل المسیح اور مہدی دین متین تھے اور ان کے مقابل میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مقابل میں بلعم تھا اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں مسیلمہ کذاب تھا ویسا ہی مرزا صاحب کے مقابلہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور فانتظروا انی معکم من المنتظرین پڑھتے پڑھتے فوت ہوگئے اور مسیلمہ وغیرہ مدعیان الہام زندہ رہ گئے اور عوام اشتباہ میں پڑ کر مرتد ہوگئے تھے وہی معاملہ اب بھی ہے اور یہ قدیم سے سنۃ اللہ ہے کہ ہر مامور اور ہر نبی کیوقت کچھ ایسے واقعات پیش آجاتے ہیں کہ عوام تذبذب اور تردد میں پڑ جاتے ہیں جیسے کہ مسیح ابن مریم کا واقعہ جو انجیل میں مفصل لکھا ہے اور یہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین (سورہ عنکبوت) کیا گمان کیا ہے لوگوں نے کہ یہ چھوڑے جاوین اتنی ہی بات پر کہ منہ سے کہدیوین ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوین اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہم نے ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے۔ پس البتہ ظاہر کر دیگا اللہ ان لوگوں کو کہ سچ بولے ہیں اور البتہ ظاہر کریگا جھوٹوں کو۔ اور ممکن ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنی الہامات پر غرہ ہو کر اپنے پہلو بچا کا کچھ سمجھ کر میرے ساتھ مباہلہ منظور نہ کرین اسلئے میں صرف انکی اطلاع کی غرض سے چند اپنے الہامات یہاں لکھدیتا ہون تاکہ انکو معلوم ہو جائے کہ وہ مجھ ناچیز سے کس بات میں فوقیت رکھتے ہیں۔

(۱) الہام مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء یعیسی ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء (۲) یٰسٓ والقرآن الحکیم۔ انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم۔ لتنذر قوما ما انذر آباءھم فھم غافلون لقد حق القول علی اکثرھم فھم لا یؤمنون الی مالی لا اعبد الذی (۳) موسی علیہ السلام (۴) انی مع سلیمان (۵) ولیّ ... اللہ الرسول (۶) پھیل گیا تاثیر یا ابراہیم (۷) امیر المومنین محمد یمین (۸) ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک۔

خواب مورخہ ۱ مئی ۱۹۰۶ء دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور اس میں میرے نام ایک خط درج ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اے محمد یمین تجھ کو معلوم ہو کہ الہامات کی مثال ایک بڑے ریگستان[1] کی سی ہے اور اس ریگستان کے بیابان میں بہت ہی سنبھل کر قدم رکھنا چاہیئے تم کو معلوم ہے کہ صاحبزادہ عبداللطیف اسی بیابان میں یک لخت جان قربان کر کے منزل مقصود کو پہونچگیا اور وہ دوسرا (عبدالحکیم) ہلاک ہو گیا پس تم کو چاہیئے کہ جسطرح ممکن ہو اس میدان میں ہوش سے چلو تا ہلاک نہ ہو جاؤ۔ تمت بالخیر راقم اللہ۔ اس کے بعد چند روز تک میری حالت جو ہوئی اس کی تحریک یہاں ضرورت نہیں اور الہامات ۲ و ۶ پورے ہو چکے ہیں ایک میں چند مخالفین کی ہلاکت کا اشارہ تھا اور دوسرے میں قادیان میں بیماری آنے کا اشارہ تھا۔ باقی القاب وخطاب جو ان الہامات میں میری نسبت ہیں ان کی تاویل جو ڈاکٹر نے اپنے الہامات میں کی ہے وہی میرے لئے کافی[2] ہے۔ اور اگر میں اپنے سب الہامات و رویا تحریر

---

[1] اہلحدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ حقیقت میں عبدالحکیم خان کا الہام مرزا صاحب کی تائید میں ہے وہ بھی تو اپنی موت کو قریب ... مقبرہ کی وصیت کر چکے ہیں۔ مختصراً

[1] ڈاکٹر نے یہ بڑا غضب کیا ہے کہ اپنے توہمات تو لکھدئے اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات متعلق وفات آپ نے نہیں لکھے۔

[1] میرے خیال میں الہامات کو ریگستان سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ ریگستان میں اکثر راستہ گم ہو جایا کرتا ہے۔ [2] محمد یمین جب اللہ کریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسیٰ یا موسیٰ رکھتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو ان کی سعادت اور برکت سے حصہ مل جائیگا مختصراً ماخوذ از رسالہ عبدالحکیم خان۔

کردن جو اکثر پورے ہو چکے ہیں اور بعض باقی ہیں تو ڈاکٹر صاحب کو سخت ندامت ہوگی اور وہ یقین کریں گے کہ ان کی مثال اس چوہے کیطرح ہے کہ جو صرف ایک ہلدی کی بیخ سے پنسار بن بیٹھا تھا اور میں ملفاً تحریر کرتا ہوں کہ دو دفعہ دیدار خداتعالے بھی نصیب ہوا ایک دفعہ بذریعہ خواب اور دوسری دفعہ بحالت کشف دیکھا کہ چند مخالفین مرزا صاحب کی توہین کر رہے ہیں اور خداتعالے نے ان مخالفین کو مخاطب کر کے سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ فاذنوا بحرب من اللہ جو چند روز میں یکے بعد دیگرے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ اور صرف ایک اون میں سے سخت بیمار اور مصائب کے بعد تائب ہو کر صحتیاب ہوا۔ خدا شاہد حال ہے کہ جب اپنے گریبان میں منہ ڈالتا ہوں تو ان الہامات کو قلم لکھنے سے رک جاتا ہے مگر صرف ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی خاطر مجبوراً لکھدئے گئے ہیں تاکہ اون کو معلوم ہو جاوے کہ مقابل اون سے بڑھکر ملہم ہونے کا مدعی ہے۔

اب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو چاہیئے کہ جسوقت میرا اشتہار اون کو پہونچے فوراً اپنا مضمون مباہلہ چھاپکر بذریعہ رجسٹری چند پرچے میرے پاس بھیجدیں پھر اس کے بعد میں بھی اپنا مضمون مباہلہ چھاپ کر چند پرچے ان کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجدونگا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ جو میعاد یا صورت ہلاکت یا عذاب ڈاکٹر صاحب مقرر فرمادیں گے مجھے منظور ہوگی بشرطیکہ طرفین کے لئے مساوات ہو

اب آپکا کوئی حق نہیں ہے کہ جبتک میرے ساتھ فیصلہ نہ ہو لے آپ کسی اور احمدی کو مخاطب کریں۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہے کہ مجھے اون سے کوئی ذاتی رنجیدگی نہیں ہے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب نے خود ہی تمام مرزائیوں کو اپنے مباہلے سے ڈرایا ہے اور سکوت میں التباس حق ... ... کا اندیشہ ہے۔ اسلئے میں نے بھی بالمقابل اعلان دیدیا ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب واقعی مسیح ابن مریم ہو کر دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے آئے ہیں اور مرزائی جیساکہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں گمراہ ہیں تو میں بھی ہلاک ہو جاؤنگا اور ڈاکٹر صاحب کی مسیحیت پہلے سے زیادہ متیقن ہو جاویگی۔ امید کہ ڈاکٹر صاحب اب اس مقابلہ میں تاخیر نفرمائینگے تاکہ مرزائیوں کا خاتمہ ہو کر آپ کے مسیحیت کا علم بلند ہو جائے آپکے رسالہ کانا دجال کا میں نے رد بھی لکھدیا ہے مگر جب مباہلہ سے خود فیصلہ ہو جائیگا اسلئے اس کا طبع کرانا ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ اس مباہلہ میں اگر میں مرگیا تو میری تحریر بھی خود ہی رد ہو جاویگی خواہ آپ زر سے کیوں نہ چھپی ہو۔ اگر خداتعالے نے آپ کو سچا [illegible] اسلئے میں نے [illegible] نہ کر دیا تو آپکی مسیحیت کی تحریرین خود بخود رد ہو جاوینگی اب تحریری مقابلہ کی ضرورت نہیں ہے اب آسمانی بائیکورٹ سے فیصلہ کی ضرورت ہے۔

الراقـــــم

محمد یمین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ داتہ ضلع ہزارہ۔

سراج الاخبار کے اعتراض کا جواب

بدر میں حضرت خلیفۃ المہدی کی زبانی لکھا گیا تھا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کی مفاتیح کا ذکر فرمایا مگر آپنے وہ چابیاں نہ دیکھیں اور چلدئے اسپر سراج لکھتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہم کنز العمال ... ... سے وہ حدیث بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔

کتاب الغزوات من قسم الافعال جزو ۵ ۲۸۰

عن البراء بن عازب قال لما کان حیث امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفر الخندق عرضت لنا فی بعض الخندق صخرۃ عظیمۃ شدیدۃ لا تاخذ منہا المعاول فاشتکینا ذلک الی رسول اللہ صلعم فجاء رسول اللہ صلعم فلما رای ھا القی ثوبہ واخذ المعول فقال بسم اللہ ثم ضرب ضربۃً فکسر ثلثھا وقال اللہ اکبر اعطیتُ مفاتیح الشام واللہ انی لابصر قصورھا الحمر الساعۃ ثم ضرب الثانیۃ فقطع الثلث الاخر فقال اللہ اکبر اعطیتُ مفاتیح فارس واللہ انی لابصر قصور المدائن الابیض ثم ضرب الثالثۃ وقال بسم اللہ فقطع لقیۃ الحجر وقال اللہ اکبر اعطیتُ مفاتیح الیمن واللہ انی لابصر ابواب صنعاء من مکانی ھذا الساعۃ

پھر فتح الباری میں بھی حدیث باسناد حسن مندرج ہے اس کو پڑھ لینے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ آپنے فرمایا کہ مجھے شام۔ فارس یمن کے خزائن کی چابیاں دی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا آپنے پائیں؟ اس کے جواب میں معترض کا قول نقل کیا جاتا ہے۔

" شہر مدائن جو دار الخلافہ خاندان کسریٰ کا تھا عہد حضرت عمر میں سعد بن ابی وقاص جنرل کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ اور یزدجرد شاہ خاندان کسریٰ شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور قلعہ ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے قبضہ میں آیا اور شام کو حضرت عبیدہ بن الجراح نے فتح کیا۔"

اور یہ احادیث نقل کی ہیں کہ لتفتحن عصابۃ من المسلمین کنز آل کسریٰ الذی فی الابیض اور اذا ھلک کسریٰ فلا یکون کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ۔ والذی نفس محمد بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ۔ یہ ہمارے خلاف نہیں کیونکہ ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی کریم صلعم کے بعد ہی ہوگا بلکہ یہ حدیثیں اپنی ظاہری منطوق کے لحاظ سے یہ کہہ رہی ہیں کہ سب کچھ نبی اکرم صلعم کے سامنے ہوگا۔ دوم۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ اصل پیشگوئی جو فرمائی گئی ہے۔ وہ تو "اعطیت" ہے اب اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ لتفتحن عصابۃ من المسلمین اور لتنفقن کنوزھما۔ جس سے ثابت ہوا کہ نبی کی ذات خاص سے وعدہ ہو تو ضروری نہیں کہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو بلکہ بعد میں اس کے خلیفہ کے ہاتھ پر بھی ہو سکتا ہے۔

دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو ملک شام پہنچانے کا کوئی وعدہ نہ تھا۔ تورات میں سے جو حوالہ دیا گیا ہے وہ بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ اس میں لکھا ہے "میں نے تجھے دیا کہ تو اسے اپنی آنکھوں سے دیکھے" آپ "تجھے دیا" پر غور کریں۔ کیونکہ ہمارا سوال یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو وہ ملک ملا؟ کیا انہوں نے اپنی آنکھ سے اسے دیکھا بے شک اس کے آگے ہے "پر تو اس پار جا کر اس میں داخل نہ ہوگا" مگر داخل نہ ہونے نہ دیکھنے کا نقیض تو نہیں داخل نہ ہوتے۔ مگر دیکھ تو لیتے۔ پھر جب قرآن مجید میں صاف موجود ہے یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین یہاں کتب اللہ لکم صاف ظاہر کر رہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہ زمین لکھی گئی تھی مگر تو بھی موسیٰ اسی جنگل میں مر گئے پس ہمارا مدعا ثابت ہو گیا جو یہ ہے کہ جس سے وعدہ کیا جائے اسی کو ملنا ضروری نہیں۔

اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ گالیاں ہیں جن کا جواب ہم "سلام" سے دیتے ہیں۔ (اکمل)

ہمارے معصر
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

نے ۲۶ مئی کی صبح کو لاہور میں انتقال فرمایا - انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم ضلع گورداسپور کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے ہمیں ان کے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضے صاحب اور ان کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم سے بھی تعارف کی عزت حاصل تھی - مرزا غلام مرتضے صاحب اعلیٰ پایہ کے طبیب بھی تھے - رئیس بھی تھے اور صاحب رسوخ بھی تھے چنانچہ مفسدہ ۵۷ء میں آپنے گورمنٹ کو کسی قدر فوجی امداد بھی دی تھی - مرزا غلام قادر صاحب کو جب ہم نے دیکھا وہ سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ضلع گورداسپور تھے۔

مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپکی عمر ۲۲ - ۲۴ سال کی ہوگی اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا - عوام سے کم ملتے تھے -

۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپکے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی ان دنوں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے ۱۸۸۱ء یا ۱۸۸۲ء میں آپنے براہین احمدیہ کی تصنیف کا اعلان دیا اور ہم اس کتاب کے اول خریداروں میں سے تھے لیکن افسوس کہ مرزا صاحب کی عمر تمام ہوگئی اور کتاب ناتمام رہی ۱۸۹۲ء کے قریب جب ہم کشمیر میں افسر محکمہ ڈاک و تار تھے - تو ہم نے سنا کہ آپنے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا جس پر وہ اخیر عمر تک قائم رہے بلکہ پچھلے پانچ چار سال میں آپنے سری کرشن مہاراج کا اوتار ہونے کا اعلان بھی دیا - ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ آپکے دعاوی خواہ دماغی استغراق کا نتیجہ ہوں مگر آپ بناوٹ اور افترا سے بری تھے مسیح موعود یا کرشن کا اوتار ہونے کے دعاوی جو آپنے کئے ان کو ہم ایسا ہی خیال کرتے ہیں جیسا کہ منصور کا دعوے[1] انا الحق تھا - مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب جیسے عالم و فاضل بزرگ اور خواجہ جمال الدین بی - اے اور خواجہ کمال الدین بی - اے اور مولوی محمد علی صاحب ایم - اے جیسے نئی روشنی کے تعلیم یافتہ اصحاب ان کے مریدان باصفا کے حلقہ میں ہیں - گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل ہوئی مگر ہم ان کو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے - ہم نے ایک بار آپکی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا کہ اگر ان بحثوں کو جو آپ ہم مذہبوں یا غیر مذہبوں سے کیجاتی ہیں چھوڑ کر آپ اپنی زندگی میں قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھ جائیں[2] اور سر سید مرحوم کی تائید کرکے علیگڈھ کالج کو یونیورسٹی تک پہنچا جائیں تو آپکے یہی دونوں دینی اور دنیاوی کام اعجاز مسیحائی سے کم نہ ہونگے اس پر مولوی عبدالکریم نے ہمیں لکھا کہ حضرت اقدس آپکو قادیان میں بلاتے ہیں مگر افسوس کہ ہم وہاں تک پہنچ نہ سکے۔

مرزا صاحب اپنے بزرگوں کی طرح گورمنٹ انگریزی کی پوری وفادار رہا - اور تمام ملکی بہی خواہوں کیطرح ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی اتفاق کے خواہاں رہتے چنانچہ اپنے آخری وقت پر لاہور آ کر بہت سے اراکین قوم ہنود سے اس غرض کیلئے بہی ملتے رہے۔ (زمیندار)

[1] منصور اور دیگر انبیاء کے دعوی میں جو مابہ الامتیاز ہے وہ باتیں[2] آپ کسی امام کا نام بتائیں جس نے تمام قرآن کی تفسیر لکھی ہو۔

[3] کتاب مکمل ہے - ؏ خلفا کے مامور مشوروں کی ماتحت نہیں ہوتے۔

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح و دیگر بزرگان ملت اپنے اپنے منصبی کام میں سرگرمی کر مصروف ہیں - اللہ تعالیٰ ان کی روح القدس سے تائید کرے۔

درس قرآن - حقائق آگاہ سید سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں مولانا کا طرز بیان نہایت دلچسپ اور وسیع واقع ہوا ہے آپکو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ربط اور فصاحت و بلاغت کے بارہ میں ایک خاص علم دیا ہے قادیان میں رہنے والے احباب کو قرآن سیکھنے کے لئے نہایت عمدہ موقعہ ہے مولانا صاحب نہایت باقاعدہ درس دیتے ہیں پہلے الفاظ کی تشریح فرماتے ہیں پھر آیتہ کے معنے بیان کرتے ہیں پھر دوسری آیات سے اس کا ربط بتاتے ہیں اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں اگر اول سے آخر تک توجہ رکھی جائے تو معلومات میں بہت سی ترقی ہو سکتی ہے۔

(ریویو - انشاء اللہ چند دنوں تک شائع ہو جائیگا اور احمدی احباب حضرت علامہ اور فاضل امروہی اور مولانا محمد علی صاحبان کے مضمون دربارہ وفات مسیح موعود پڑھکر ایمانوں میں ایک خاص تقویت حاصل کریں گے۔

اس ہفتے میں بہت سے احباب دہلی - علیگڈھ - میرٹھ آگرہ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے - بیعت کا سلسلہ بڑے زور سے جاری ہے - اور کئی نئے آدمی بیعت کر رہے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

مخدومی ایڈیٹر صاحب بدر ۲۰ - جون بھیرہ تشریف لیگئے ہیں۔

اطلاع | دہ کرنال میں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم ہوگئی ہے اس واسطے ضلع کرنال کے تمام احمدی احباب کی خدمت میں لکھا جاتا ہے کہ وہ چودہری غلام مرتضے صاحب میر مجلس انجمن احمدیہ سے خط و کتابت کرکے اپنے اپنے شہر اور گاؤں میں ضلع کرنال کے انجمن احمدیہ کے ماتحت شاخیں قائم کریں اور اپنے سلسلہ کے تعلقات کو بڑھا دیں - والسلام

اسسٹنٹ سکرٹری

جلسہ انجمن احمدیہ پٹیالہ یوں تو خدا کے فضل سے ہر جمعہ کے ادائیگی کے بعد انجمن کا اجلاس ہوتا ہے جسمیں انجمن کی بہبودی کی تجاویز سوچی جاتیں اور کئی ایک امور مشورہ سے طے کئے جاتے اور اخبارات وغیرہ پڑہی اور سنائی جاتی ہیں نیز ہر روز مرہ بلاناغہ مسجد احمدیہ واقعہ ڈہک بازار میں درس قرآن شریف دیا جاتا ہے مگر آج تاریخ ۱۴ - ماہ جون ۱۹۰۸ء بروز آئیتہ بوقت ۸ بجے صبح حکیم شیخ محمد عباد اللہ صاحب کے بیرونی مکان پر (جو بر لب سڑک واقع ہے) ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا جسمیں جمیع احباب انجمن شامل ہوئے اور بعض دیگر غیر احمدی اور بعض ہندو اور سکھ صاحبان بھی موجود تھے اولاً مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے قرآن شریف کا وعظ فرمایا بعد ازاں حضرت مسیح موعود کے محامد و محاسن نہایت احسن طریقہ سے بیان فرمائے اور حضور اقدس کی پاک زندگی کے حالات اور خدمات دین کا اظہار فرمایا - اور ان مخالفوں کی جو آجکل مدعی الہام بن رہے ہیں کافی اور شافی تردید کی مولوی صاحب کا وجود جماعت پٹیالہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے بعد ازاں مولوی صاحب ممدوح نے حضرت مسیح موعود کی الوصیۃ اول سے اخیر تک پڑھکر سنائی جس رقیق القلبی کے ساتھ جماعت نے اپنے پیارے امام کی وصیت سنی وہ انہیں سے پوچھنے کے قابل ہے۔ ازاں بعد مولوی شیخ عبد الصمد صاحب سالم نے حضرت اقدس کی نعت میں اور مخالفین

خاکسار ... جنرل سیکرٹری - محمد عبد الرحمٰن ... انجمن احمدیہ پٹیالہ

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ درہ درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین امنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبدالکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل سے تواجد اور تراتیمں کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کر دیگئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دہاک عالم پر بٹھادی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر دشمنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالف پر حجت کے تمام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب بے جلد بجائے پچیس روپے (۲۵) کے ۴ر اور مجلد بجائے چھ روپے کے تین روپے میں دی جاتی ہے۔ یہ موقعہ پھر نہ ملیگا۔ بلد منگواؤ۔

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا جو کہ پتھر سے پتھر دل کو موم کردیتی ہیں مجموعہ مجلد ۸ر کی بجائے ۴ر اور بے جلد ۶ر کے ۳ر

سری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب ساکن موز (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و مفید۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے ان کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے قیمت ۸ر۔ احباب جلدی منگوائیں

شمس لیلا ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ جسمیں لیکھرام

کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۷ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اسمیں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اُسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمتہ ۳ر

فتحدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ۔ قیمت ۳ر

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد ۴ر اور محصول ۳ر ہے لیکن ملکر کامل چار نسخہ خریدنیوالے کو محصول معاف اور چار نسخہ کامل کے خریداروں کو بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ دمقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

سفر نامہ کشمیر

تمام اخبارات بالاتفاق تسلیم کر چکے ہیں کہ ۱۹۰۷ء کے علمی تحفوں میں سفر نامہ کشمیر ایک لاجواب اور دل خوش کن تحفہ ہے کشمیر کے متعلق آج تک کوئی کتاب اردو زبان میں بطور سفر نامہ کشمیر تصنیف نہیں ہوئی جن لوگوں کو کشمیر کی سیاحت۔ اس کے رسم و رواج۔ باشندوں کے حالات اور اس کی قدرتی دلچسپیوں سے حظ اٹھانے کا شوق ہو وہ اسے ضرور منگوائیں۔ اکثر علم دوست اور شوقین حضرات جو اس سال کشمیر گئے ہیں سفر نامہ کی ایک ایک جلد بھی بطور رہنما ساتھ لے گئے ہیں۔ کاغذ لکھائی۔ چھپائی سب عمدہ۔ حجم یک صد صفحہ۔ قیمت معہ خرچ ڈاک ۸ر

المشتہر

مینجر کشمیری میگزین۔ لاہور

۱۷ اگست ۱۹۰۸ء

کا انتظار اس لئے بے چینی سے کیا جا رہا ہے کہ لاہور کا مشہور پولیٹیکل اور صلح کل اخبار پنجہ فولاد اپنے قدردانوں کے اصرار سے دوبارہ جاری ہونیوالا ہے اس اخبار کے اجراء کے دو بڑے اغراض مقصد ہیں۔ پبلک کی شکایات ادب کے ساتھ گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچانا اور ہندو مسلمان کے اتحاد و اتفاق کا ساعی ہونا جو لوگ پنجہ فولاد کی تحریروں سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اخبار کس آزادی اور متانت اور مناسب نکتہ چینی کے ساتھ گورنمنٹ اور پبلک کی خدمت بجا لاتا رہا ہے قیمت سالانہ ۴ر ہے۔ درخواست جلد بھیجئے تاکہ محبان وطن کے حالات کا سلسلہ جو اخبار کے ساتھ لازمی طور پر شائع ہوا کریگا۔ شروع ہی سے آپکے پاس پہونچتا رہے۔

المشتہر

مینجر اخبار پنجہ فولاد۔ لاہور

نظم مستورات } مستورات کے لئے ہے ۸ر

کامن احمدی } (اردو) قیمت ۸ر

آنہ ڈکشنری } طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ار

کامن احمدی } قیمت ۸ر

مہیرا۔ میر احمد نور مہاجر کابلی سے پانچ روپے تولے کے حساب سے منگوایئے

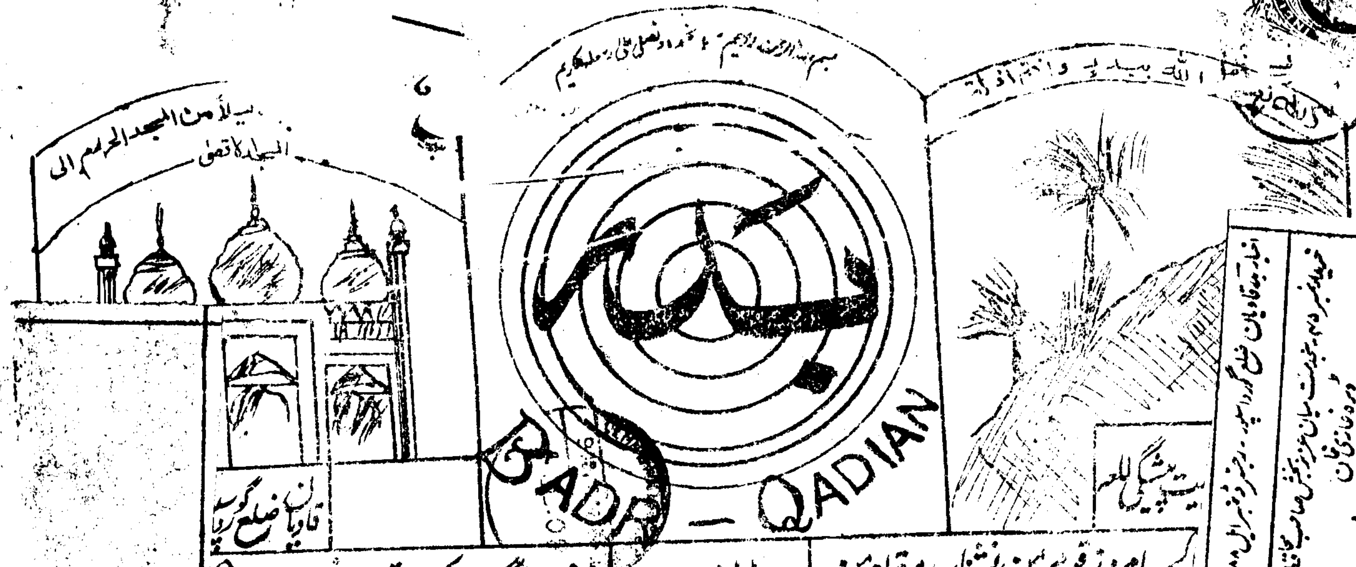

امروز قوم من نشناسد مقام من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

جلد ۷ | مورخہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ جولائی ۱۹۰۸ء | نمبر ۲۶

فی پرچہ ۲ | کہ سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا | ازلیۃ صمد

اشبو الازلزلہ

آجکل اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا

تھا کہ زلزلہ ہماری زندگی میں آئیگا اور وہ نہیں آیا سو اس کے متعلق ہم وہ کلمات طیبات نقل کرتے ہیں جو ۲۴ مئی کے بدر میں قبل از وصال حضور مغفور نے فرمایا تھا۔

فرمایا۔ حقیقۃ الوحی پڑھ ہوکر اللہ تعالےٰ نے اس حکم میں فسخ فرما دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یؤخرہ الی اجل مسمّیٰ۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے جو کامل اختیارات رکھتا ہے یمحو اللہ ما یشاء پر ہمارا ایمان ہے جنتری کیطرح نہیں وہ ایک حکم صبح دیتا اور رات کو اس کے بدلنے کے کامل اختیارات رکھتا ہے ما ننسخ من اٰیۃ والی آیۃ اسپر گواہ ہے آخر صدقہ خیرات بھی کوئی چیز ہے تمام انبیاء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے کہ صدقہ و استغفار سے رد بلا ہوتا ہے بلا کیا چیز ہے یعنے وہ تکلیف وہ امر جو خدا کے ارادے میں مقدر ہوچکا ہے اب اس بلا کی اطلاع جب کوئی نبی دے تو وہ پیشگوئی بن جاتی ہے مگر اللہ تعالےٰ ارحم الراحمین ہے وہ تضرع کرنے والوں پر اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اسلئے ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ وعید کی پیشگوئیاں اٹل نہیں بلکہ وہ ٹل جاتی ہیں۔ دیکھو جہاں میں نے زلزلہ کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی توبہ استغفار تضرع و صدقہ کیطرف توجہ دلائی ہے جس سے یہ مراد ہے کہ یہ عظیم بلا ٹل سکتی ہے افسوس لوگ ہماری سے مسائل کو بھی بھول گئے ہیں۔ وما کان اللہ معذبہم۔ وہ ہم پیشگوئیاں پڑھتے ہیں اور ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ ہدایت کرے۔

ہمارے ہمعصر

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیوتی دیوسماج کا آرگن لکھتا ہے۔ میں ایڈیٹر پینیہ ہادی شری دیوگرو بھگوان کی ہدایت کے موافق یہ چند سطور آپ کیلئے نہیں تحریر کرتا ہوں۔

دیوسماج کے بانی اور پریذیڈنٹ اور ہم کئی ایک ان کے پیرؤں نے جو ان دنوں اس مقام میں ہیں۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر کو بہت افسوس کے ساتھ سنا ہے اگرچہ مرزا صاحب سے ذاتی طور سے ہماری کوئی واقفیت نہ تھی لیکن پھر بھی ہمیں جہاں تک ان کی کئی خوبیوں سے اور خصوصیتوں کو اور طرح سے جاننے کا موقعہ ملا ہے ان کے لحاظ سے ہم لوگ انہیں تعظیم کا مستحق خیال کرتے ہیں۔

وہ اسلام کے مذہبی لٹریچر کے خصوصیت سے عالم تھے۔ سوچنے اور لکھنے کی اچھی طاقت رکھتے تھے کتنی ہی بڑی بڑی کتابوں کے مصنف تھے ہمارے ہادی سے اگرچہ ان کی ملاقات نہ تھی۔ مگر وہ آج سے شاید اٹھارہ برس پہلے ان کے رسالہ ہادی میں چھپنے کے لئے اپنے بعض مضامین بھیجا کرتے تھے۔ مرزا صاحب اپنے ... تھے اس لئے انہیں اپنی راہ میں بہت سخت مخالفتیں اور بدنامیاں سہنی پڑیں مگر وہ ان پر قائم رہے یہ امر عجیب ہے۔ اور سوچنے کے قابل ہے کہ ان کی یہ مخالفت اور بدنامی سب سے زیادہ ان لوگوں کی طرف سے ہوتی رہی کہ جو اسی معبود کی پرستش اور اس کی کلام کی پیروی کا دم بھرتے ہیں۔ کہ جس کی ستائش اور جس کے دین کی حمایت کے لئے مرزا صاحب مرحوم اپنی طاقتوں کو نہایت جوش اور سرگرمی کے ساتھ خرچ کرتے رہے ہم لوگوں نے نہایت دلی دکھ کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ ان کی وفات سے ایسے بہت افسوسناک اہم اور سنجیدہ موقعہ پر بھی ان کے کثرت سے مخالف اپنی نہایت ادنے اخلاق کا اظہار کرنے سے نہ رکے۔

ہم لوگ مرزا صاحب کی اس افسوسناک وفات پر ان کے کنبے اور ان کے عزیز پیروؤں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور آپکے بہت مشکور ہوں گے اگر آپ ہمارے اس اظہار کو ان تک پہنچا دیں گے۔

الراقم

آپکا دلی خیرخواہ گورمکھ سنگھ بی۔ اے

سکرٹری دیوسماج

ہدیۂ ثاقب

جب حضور مغفور لاہور میں نزول فرما تھے تو نیاز مند اکمل کی نظم فراق حبیب کو ملاحظہ فرما کر فضائے فصاحت و بلاغت کے نجم ثاقب ہمارے دوست [illegible] صاحب محمد نواب خان ثاقب میرزا افغانی مالیر کوٹلہ نے مفصد ذیل نظم معہ کسی قدر نثر کے جس میں اس ننگ جماعت احمدیہ کے کلام کی داد دیگئی تھی۔ ارسال فرمائی تھی مگر افسوس کے ساتھ اس بات کی معذرت کرنی پڑتی ہے کہ وہ جلد مدرج نہ ہوسکی لیکن تاہم یہ دیر درنگ ان اشعار آبدار کی چمک دمک میں کچھ فرق نہیں ڈال سکتی اس لئے آج کے درج اخبار میں الحمد للہ درج کر دیا جاتا ہے امید ہے کہ نور ایمان کی چمک اہل نظر کی نظر کو روشن کر دیگی۔

بس ہے اقبال زہے بخت جوان لاہور
اللہ اللہ جوان بخت شان لاہور

خیر مقدم کے لئے کیوں نہ بچھا آنکھیں
شکر یزدان میں نہ کیوں تر ہو زبان لاہور

آج لاہور کا دنیا سے نرالا ہے سمان
ہے الٰہی یہ تماشائے جہان لاہور

اس میں آج مہر چار دہم کے جلوے
آج ہے بدر اتم نور فشان لاہور

بام و در اس کا ہوا نور خدا سے روشن
بقعۂ نور ہے ہر ایک دکان لاہور

اپنا داؤد جو گاتا ہے سرود توحید
آج ہے نغمہ زن و زمزمہ خوان لاہور

موم کرنے کو دلوں کے یہ براہیم آیا
چھوڑ دیں سنگدلی اب تو بتان لاہور

جی اوٹھے مردہ دلو آج دم عیسیٰ سے
آگئی ہے تن لاہور میں جان لاہور

وہ مسیحائے محمد وہ غلام احمد
وہ شہ عرش نشین عرش نشان لاہور

جوہری احمد والا گھر آئے بن کر
گوہر وصل لگنے کو ہے کان لاہور

احمد پاک کا سن سن کے بیان شیرین
کیا عجب شستہ و شیرین ہو زبان لاہور

کون رنجوری غفلت کا مداوا کرتا
تہا یہی چارہ گر درد نہان لاہور

اپنے مہدی کے یہ یکتائی کے دعوے میں دہی
آج کس [illegible] میں [illegible] لاہور

ان کے دعوے کے براہین و دلائل سنکر
ہے یقین ہم کو بدل جائے گمان لاہور

ظل احمد کہو ثاقب اسے یا بال ہما
مرکز یمن و سعادت ہے مکان لاہور

عمر مبارک مطابق الہام ہوئی

رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ اپریل ۱۹۰۸ء جلد ۷ صفحہ ۱۵۴ میں حضرت صاحب کے ایک اشتہار کی نقل میں صاف لکھا ہوا ہے۔

"میں آج کی تاریخ سے [illegible] ۱۹۰۸ء ۔۔۔۔ میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کی عمر اسی الہام کے بالکل مطابق ہے کہ میں تیری عمر اسی برس یا اس سے پانچ چار کم یا پانچ چار زیادہ"

(حقیقۃ الوحی) یعنی شمسی سالوں کے مطابق ۷۴ سال سے کچھ زیادہ اور قمری سالوں کے مطابق ۷۶ سال۔ غلام نبی بالنی

ایک دجل

کسی بدباطن نے اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھ کر پبلک کو دھوکہ دیا ہے اور وطن میں ایک نہایت گندہ مراسلت چھپوائی ہے افسوس کہ اس قسم کی خباثت کے اظہار کے لئے وطن مخصوص ہو معلوم نہیں کہ چار لاکھ سچے مسلمانوں کا دل دکھانے میں کیا مزا آتا ہے ہمیں بٹالہ سے جناب عبدالغنی صاحب افسر ڈاکخانہ اور مولوی محمد مرتضیٰ خان سکرٹری انجمن احمدیہ نے یقین دلایا ہے کہ اس نام کا دروازہ شیر انوالہ میں کوئی احمدی نہیں کیا وطن اس کی تلافی کریگا۔

غلط علیہ الالہام

مرتد ڈاکٹر نے لاہور میں جو لیکچر دیا اس کے متعلق ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس نے کہا کہ میرے الہام یقینی اور قطعی نہیں ہوتے میرے تمام الہامات سچے ہوتے ہیں اس پیشگوئی میں مجھ سے سہو ہوگیا ہے کہ میں نے "تک" کی بجائے "کو" لکھدیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ کونسی تاریخ تھی یہ میں نے اپنی طرف سے اور سادن سمجھ کر لکھدی تھی زبانی کہنے اور لکھنے میں غلط ملط ہوگیا۔

شاید وہ تاریخ ۵ رمئی ہی ہو

اخیر میں ہمارے [illegible] عام مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ پہلے ڈاکٹر سے اپنی پوزیشن صاف کراؤ کیونکہ جو شفاعت رسول کا منکر اور حضرت عیسیٰ کی وفات کا قائل ہو کیونکر اپنے آپ کو ایسے مسلمانوں کے پلیٹ فارم پر کھڑا کر سکتا ہے۔

مسیح موعود سلمان تھا

ماسٹر عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۴ کے حاشیہ در حاشیہ میں یوں تحریر فرماتے ہیں "میرے خاندان کی نسبت ایک اور وحی الٰہی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا میری نسبت فرماتا ہے۔ سلمان منا اھل البیت ترجمہ۔ سلمان یعنے یہ عاجز جو دو صلح کی بنیاد ڈالتا ہے ہم میں سے ہے جو اہل بیت ہیں یہ وحی الٰہی اس واقعہ کی تصدیق کرتی ہے جو بعض دادیاں اس عاجز کی سادات سے تھیں اور دو صلح سے مراد ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک صلح میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے اسلام کے اندرونی فرقوں میں ہوگی اور بہت کچھ تفرقہ اٹھ جائیگا اور دوسری صلح اسلام کے بیرونی دشمنوں کے ساتھ ہوگی کہ بہتوں کو اسلام کی حقانیت کی سمجھ دی جاوے گی اور وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ تب خاتمہ ہوگا۔"

حضرت اقدس نے اپنی وفات سے چند دن پہلے اسلام کے اندرونی فرقوں کے رؤسا کو دعوت کی۔ پہر عین خدا کی وحی کے مطابق اسلام کے بیرونی مخالفوں کے سامنے پیغام صلح پیش کیا جبوقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام پیغام صلح لکھ چکے تو آپ نے فرمایا۔ اب میں اپنا کام ختم کر چکا ہوں۔ حقیقۃ الوحی کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اندرونی فرقے سے صلح آپ کے ہاتھ سے ہوگی چنانچہ عمائد و امراء لاہور کو بلا کر دعوت دی پہر دوسری صلح جو بیرونی فرقے سے ہونی تھی وہ ان کے ذریعہ سے ہوگی چنانچہ وہ لیکچر انہی کیطرف سے ہوا۔

تاریخ وفات

الرحیل ثم الرحیل والموت قریب تو صاف روشن ہے جس کے اعداد ابجد سے زمانہ بعثت ۱۸۸۳ء براہین کے چھپنے کا معلوم ہوتا ہے آپکی وفات کی تاریخ بھی الہاموں سے جیسا کہ اکمل صاحب نے نکالی ہے نکل سکتی ہے مگر خاص کر حضور انور کے اسم مقدس میں اس عاجز نے غور کی ہے تو (مرزا غلام احمد بروز نبی و مہدی و مسیح موعود) کے اعداد سے بھی تاریخ نکل آئی ہے جو ایک صداقت کا نشان ہے جو ۱۹۰۸ء راجہ بکرم بن ظاہر ہے۔ رفیع علی دو المیال

- مدینۃ المسیح - خلیفۃ المسیح ۲۵ رجون سے خود درس قرآن دیتے ہیں (۲) ریویو کا خاص نمبر شائع ہوگیا ہے اسمین وفات کے متعلق ہر سہ بزرگان نے خوب مفصل لکھا ہے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب بہیرہ سے واپس آتے ہوئے مختلف اسٹیشنوں پر اتر کر تبلیغ فرما رہے ہیں اور ان کے لیکچروں کی خوبی کے متعلق بہت سے خطوط آرہے ہیں

پیغامِ صلح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے میرے قادر خدا! اے پیارے رہنما تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و صفا۔ اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا۔

امّا بعد ۔ اے سامعین ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضا بن جائیں۔

اے ہموطنو! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجالاتے ہیں اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔

دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالے گی جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقاء کے لئے ایک آبِ حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا سرچشمہ ہیں۔

خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورہ فاتحہ میں ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے عالم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیتہ سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا یہ درحقیقت ان قوموں کا رد ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالےٰ کے بندے ہی نہیں اور گویا خدا نے ان کو پیدا کر کے ردی کی طرح پھینک دیا ہے یا ان کو بھول گیا ہے اور یا (نعوذ باللہ) وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہیں جیسا کہ مثلاً یہودیوں اور عیسائیوں کا اب تک یہی حال ہے کہ جس قدر خدا کے نبی اور رسول آئے ہیں وہ صرف یہود کے خاندان سے آئے ہیں اور خدا دوسری قوموں سے ایسا ناراض رہا ہے کہ ان کو گمراہی اور غفلت میں دیکھ کر پھر بھی ان کی پروا نہ کی جیسا کہ انجیل میں بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں اس جگہ ہم ایک فرض محال کے طور پر کہتے ہیں کہ خدائی کا دعوے کر کے پھر ایسا تنگ خیالی کا کلمہ بڑے تعجب کی بات ہے کیا مسیح صرف اسرائیلیوں کا خدا تھا اور دوسری قوموں کا خدا نہ تھا جو ایسا کلمہ اس کے مونہہ سے نکلا کہ مجھے دوسری قوموں کی اصلاح اور ہدایت سے کچھ غرض نہیں۔

غرض یہودیوں اور عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ تمام نبی اور رسول انہیں کے خاندان سے آتے رہے ہیں اور انھیں کے خاندان میں خدا کی باتیں اترتی رہی ہیں اور پھر بموجب عقیدہ عیسائیوں کے وہ سلسلہ الہام اور وحی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہو گیا اور خدا کے الہام پر مہر لگ گئی۔

انہیں خیالات کے پابند آریہ صاحبان بھی پائے جاتے ہیں یعنی جیسے یہود اور عیسائی نبوت اور الہام کو اسرائیلی خاندان تک ہی محدود رکھتے ہیں اور دوسری تمام قوموں کو الہام پانے کے فخر سے جواب دے رہے ہیں یہی عقیدہ نوع انسان کی بدقسمتی سے آریہ صاحبان نے بھی اختیار کر رکھا ہے یعنی وہ بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا کی وحی اور الہام کا سلسلہ آریہ ورت کی چار دیواری سے کبھی باہر نہیں گیا۔ ہمیشہ اسی ملک سے چار رشی منتخب کئے جاتے ہیں اور ہمیشہ وید ہی بار بار نازل ہوتا ہے اور ہمیشہ ویدک سنسکرت ہی اس الہام کے لئے خاص کی گئی ہے۔

غرض یہ دونوں قومیں خدا کو رب العالمین نہیں سمجھتیں ورنہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ جس حالت میں خدا رب العالمین کہلاتا ہے نہ صرف رب اسرائیلیان یا صرف رب آریان۔ تو وہ ایک خاص قوم سے کیوں ایسا دائمی تعلق پیدا کرتا ہے جس میں صریح طور پر طرفداری اور یکطرفہ بات پائی جاتی ہے پس ان عقائد کے رد کے لئے خدا تعالےٰ نے قرآن شریف کو اسی آیتہ سے شروع کیا کہ الحمد للہ رب العالمین۔ اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف تبلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہے ..... بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں تبلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یا کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔ سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی کر تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں

اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے یہ اس لئے ہُوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلان فلان قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا یا فلان قوم کو اس کیطرف سے کتاب ملی۔ تا وہ اس سے ہدایت پاوین مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلان زمانہ مین وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ مین مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کران تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضون سے محروم نہین رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔

پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہین تو ہمین مناسب ہے کہ ہم بھی انہین اخلاق کی پیروی کرین۔ لہذا اے ہموطن بھائیو! یہ مختصر رسالہ جس کا نام ہے پیغام صلح بادب تمام آپ صاحبون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے۔ اور بصدق دل دعا کی جاتی ہے کہ وہ قادر خدا آپ صاحبوں کے دلون مین خود الہام کرے اور ہماری ہمدردی کا راز آپکے دلون پر کھول دے تا آپ اس دوستانہ تحفہ کو کسی خاص مطلب اور نفسانی غرض پر مبنی تصور نہ فرماوین عزیزو! آخرت کا معاملہ تو عام لوگون پر اکثر مخفی رہتا ہے اور انہیں پر عالم عقبے کا راز کھلتا ہے جو مرنے سے پہلے مرتے ہین مگر دنیا کی نیکی اور بدی کو ہر ایک دوراندیش عقل شناخت کر سکتی ہے۔

یہ بات کسی پر پوشیدہ نہین کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائین جو کسی طرح دور نہین ہو سکتین اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہین ہو سکتین وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہین پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتون سے اپنے تئین محروم رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک مین دو ایسی قومین ہین کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانون کو اس ملک سے باہر نکالدینگے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤن کو جلاوطن کر دینگے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانون کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس مین شریک ہو جائیگا اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور شیخت سے حقیر کرنا چاہیگی تو وہ بھی داغ حقارت سے نہین بچیگی۔ اور اگر کوئی ان مین سے اپنے ہمسائی کی ہمدردی مین قاصر رہیگا۔ تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائیگا۔ جو شخص تم دونون قومون مین سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر مین ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینون کو چھوڑ کر محبت مین ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی کو اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گذار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے اور نیز پیاس کیوقت مرنے سے بچاوے

ایسے نازک وقت مین یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جبکہ دونون کو صلح کی بہت ضرورت ہے دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہین زلزلے آرہے ہین قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہین چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہین آئے گی اور برے کامون سے توبہ نہین کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائین آئین گی اور ایک بلا ابھی بس نہین کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائیگی دیوانوں کی طرح ہو جائینگے

سو اے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آوین ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو و مسلمان باہم صلح کر لین اور جس قوم مین کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔

اگر کوئی کہے کہ یہ کیونکر وقوع مین آسکتا ہے کہ صلح ہو جائے حالانکہ باہم مذہبی اختلاف صلح کے لئے ایک ایسا امر مانع ہے جو دن بدن دلون مین پھوٹ ڈالتا جاتا ہے۔

مین اسکے جواب مین یہ کہونگا کہ درحقیقت مذہبی اختلاف صرف اس اختلاف کا نام ہے جسکی دونون طرف عقل اور انصاف اور امور مشہودہ پر بنا ہو ورنہ انسان کو اسی بات کے لئے تو عقل دیگئی ہے کہ وہ ایسا پہلو اختیار کرے جو عقل اور انصاف سے بعید نہ ہو اور امور محسوسہ مشہودہ کے مخالف نہ ہو اور چھوٹے چھوٹے اختلاف صلح کے مانع نہین ہو سکتے بلکہ وہی اختلاف صلح کا مانع ہوگا۔ جس مین کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی کتاب پر توہین اور تکذیب کے ساتھ حملہ کیا جائے۔

ماسوا اس کے صلح پسندون کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ جس قدر اسلام مین تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ مین موجود ہے۔ مثلاً اگرچہ نوخیز مذہب آریہ سماج کا یہ اصول رکھتا ہے کہ ویدون کے بعد الہام الٰہی پر مُہر لگ گئی ہے مگر جو ہندو مذہب مین وقتاً فوقتاً اوتار پیدا ہوتے رہے ہین جن کے تابع کروڑہا لوگ اسی ملک مین پائے جاتے ہین انہون نے اس مُہر کو اپنے دعوے الہام سے توڑ دیا ہے جیسا کہ ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اور نیز بنگالہ مین بڑی بندگی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہین۔ جن کا نام سری کرشن ہے، وہ اپنے ملہم ہونے کا دعوے کرتے ہین اور ان کے پیرو نہ صرف ان کو ملہم بلکہ پرمیشر کرکے مانتے ہین مگر اس مین شک نہین کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ مین ہندو صاحبون کی قوم مین سے باوا نانک صاحب ہین جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک مین زبان زد عام ہے اور جن کی پیروی کرنے والی اس ملک مین وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہین جو بیس لاکھ سے کم نہیں ہین۔ باوا صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنتھ مین کھلے کھلے طور پر الہام کا دعوے کرتے ہین یہان تک کہ ایک جگہ وہ اپنی ایک جنم ساکھی مین لکھتے ہین کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے۔ اسی بنا پر انہون نے حج بھی کیا اور تمام اسلامی عقائد کی پابندی اختیار کی اور بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ ان سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہین اور اس بات مین کچھ شک نہین ہو سکتا کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگون مین سے تھا جن کو خدائے عزّ و جل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔ وہ ہندوؤن مین صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے جو شخص اس کے وہ تبرکات دیکھے جو ڈیرہ باوا نانک مین موجود ہین جن مین بڑے زور سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے۔ اور پھر وہ تبرکات دیکھے جو بمقام گرو ہر سہائے ضلع فیروزپور مین موجود ہین جن مین ایک قرآن شریف بھی ہے تو کس کو اس بات مین شک ہو سکتا ہے۔ کہ باوا نانک صاحب نے اپنے پاک دل اور پاک فطرت اور پاک مجاہدہ سے اس راز کو معلوم کر لیا تھا جو ظاہری پنڈتون پر پوشیدہ رہا اور انہون نے الہام کا دعوے کرکے اور خدا کیطرف سے نشان اور کرامات

دکھلا کر اس عقیدہ کا خوب کھنڈن اور رد کر دیا جو کہا جاتا ہے کہ وید کے بعد کوئی الہام نہیں اور نہ نشان ظاہر ہوتے ہیں بلاشبہ باوا نانک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا تھا جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی لیکن اس ملک کی یہ بھی بدقسمتی ہے کہ ہندو مذہب نے باوا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ پنڈتوں نے ان کو دکھ دیا کیونکہ وہ اسلام کی تعریف جابجا کرتا ہے وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا۔ تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے۔ ہائے افسوس ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا اور گزر بھی گیا مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی۔

بہرحال وہ اس بات کو ثابت کر گیا کہ خدا کی وحی اور اس کا الہام کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ اور خدا کے نشان اس کے برگزیدوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کی گواہی دے گیا کہ اسلام کی دشمنی نور کی دشمنی ہے۔

ایسا ہی میں اس بات میں صاحب تجربہ ہوں کہ خدا کی وحی اور خدا کا الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلکہ جیسا خدا پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے اور جیسا کہ پہلے سنتا تھا اب بھی سنتا ہے یہ نہیں کہ اب وہ صفات قدیمہ اس کی معطل ہو گئی ہیں۔ میں تخمیناً تیس برس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور میرے ہاتھ پر اس نے اپنے صدہا نشان دکھلائے ہیں جو ہزارہا گواہوں کے مشاہدہ میں آ چکے ہیں اور کتابوں اور اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں اور کوئی ایسی قوم نہیں جو کسی نہ کسی نشان کی گواہ نہ ہو۔

اب باوجود اس قدر متواتر شہادتوں کے یہ تعلیم کیونکر سچ ہو سکتی ہے کہ خواہ نخواہ ویدوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے کیونکر قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تمام سلسلہ خدا کے کلام اور الہام کا ویدوں پر ختم ہو چکا ہے اور پھر بعد اس کے صرف قصوں پر مدار ہے اور اسی اپنے عقیدہ کو ہاتھ میں لے کر وہ لوگ کہتے ہیں کہ ویدوں کے سوا جس قدر دنیا میں کلام الٰہی کے نام پر کتابیں موجود ہیں وہ سب نعوذ باللہ انسانوں کے افترا ہیں حالانکہ وہ کتابیں ویدوں سے بہت زیادہ اپنی سچائی کا ثبوت پیش کرتی ہیں اور خدا کی نصرت اور مدد کا ہاتھ

ان کے ساتھ ہے اور خدا کے فوق العادت نشان ان کی سچائی پر گواہی دیتے ہیں پھر کیا وجہ کہ وید تو خدا کا کلام مگر وہ کتابیں خدا کا کلام نہیں اور چونکہ خدا کی ذات عمیق در عمیق اور نہاں در نہاں ہے اس لئے عقل بھی اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ اپنے وجود کے ثابت کرنے کے لئے صرف ایک کتاب پر کفایت نہ کرے بلکہ مختلف ملکوں میں سے نبی منتخب کر کے اپنا کلام اور الہام ان کو عطا کرے تا انسان ضعیف البنیان جو جلد تر شبہات میں گرفتار ہو سکتا ہے دولت قبول سے محروم نہ رہے اور اس بات کو عقل سلیم ہرگز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ خدا جو تمام دنیا کا خدا ہے جو اپنے آفتاب سے مشرق کو مغرب کو روشن کرتا ہے اور اپنے مینہ سے ہر ایک ملک کو ہر ایک ضرورت کے وقت سیراب کرتا ہے وہ نعوذ باللہ روحانی تربیت میں ایسا تنگ دل اور بخیل ہے کہ ہمیشہ کے لئے ایک ہی ملک اور ایک ہی قوم اور ایک ہی زبان اس کو پسند آ گئی ہے اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کس قسم کی منطق اور کس نوع کا فلسفہ ہے کہ پرمیشر ہر ایک آدمی کی دعا اور ہزار ہا

مگر اس بات سے سخت نفرت کرتا ہے کہ بجز وید سنسکرت کے کسی اور زبان میں دلوں پر الہام کرے یہ فلاسفی ایک ایسا سربستہ معما کی طرح ہے جو اب تک کوئی انسان اس کو حل نہیں کر سکا۔

میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف خلاف عقل بلکہ پرمیشر کی پاک ذات پر بخل اور کوتہ بینی کا داغ لگاتی ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی الہامی پر ایک زمانہ دراز گذر جاتا ہے تو اس کے پیرو کچھ تو بباعث نادانی کے اور کچھ بباعث اغراض نفسانی کے سہواً یا عمداً اس کتاب پر اپنی طرف سے حاشیے چڑھا دیتے ہیں اور چونکہ حاشیے چڑھانے والے متفرق خیالات کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ایک مذہب سے صدہا مذہب پیدا ہو جاتے ہیں۔

اور عجیب بات ہے کہ جس طرح آریہ صاحبان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمیشہ آریہ خاندان اور آریہ ورت تک ہی الہام الٰہی کا سلسلہ محیط رہا ہے اور ہمیشہ وید سنسکرت ہی الہام الٰہی کے لئے خاص کی گئی ہے اور وہ پرمیشر کی زبان ہے یہی یہود کا خیال اپنے خاندان اور اپنی

کتابوں کی نسبت ہے ان کے نزدیک بھی خدا کی اصلی زبان عبرانی ہے اور ہمیشہ خدا کے الہام کا سلسلہ بنی اسرائیل اور انہیں کے ملک تک محیط رہا ہے اور جو شخص ان کے خاندان اور ان کی زبان سے الگ ہونے کی حالت میں نبی ہونے کا دعویٰ کرے اس کو وہ نعوذ باللہ جھوٹا خیال کرتے ہیں پس کیا یہ تو ارد تعجب انگیز نہیں ہے کہ ان دونوں قوموں نے اپنے اپنے بیان میں ایک ہی خیال پر قدم مارا ہے اسی طرح دنیا میں اور بھی کئی فرقے ہیں جو اسی خیال کے پابند ہیں جیسے پارسی جو اپنے مذہب کی بنیاد دیسا تیر کی اور پہلو بتلاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کہ ہمیشہ کے لئے اپنے ملک اور اپنے خاندان اور اپنی کتابوں کی زبان کو ہی خدا کی وحی اور الہام سے مخصوص کیا گیا ہے محض تعصب اور کمی معلومات سے پیدا ہوا ہے چونکہ پہلے زمانے دنیا پر ایسے گذرے ہیں کہ ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے اور ایک ملک دوسرے ممالک کے وجود سے بکلی بے خبر تھی پس ایسی غلطی سے ہر ایک قوم کو جو خدا کی طرف سے کوئی کتاب ملی یا کوئی خدا کا رسول اور نبی اس قوم میں آیا تو اس قوم نے یہی خیال کر لیا کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہدایت ہونی چاہئے تھی وہ یہی ہے اور خدا کی بات صرف انہی کے خاندان اور انہی کے ملک تک رہ گئی ہے اور باقی تمام دنیا اس سے بے نصیب پڑی ہے اس خیال نے دنیا کو بہت نقصان پہنچایا اور دراصل باہمی کینوں اور بغضوں کا بیج جو قوموں میں بڑھتی گئی یہی خیال تھا ایک مدت تک تو ایک قوم دوسری قوم سے پردہ میں رہی اور ایک ملک دوسرے ملک سے مخفی اور مستور رہا یہاں تک کہ آریہ ورت کے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ کوہ ہمالیہ کے پرے کوئی آبادی نہیں۔ پھر جبکہ خدا نے درمیان سے پردہ اٹھا لیا اور زمین کی آبادی کے متعلق کسی قدر معلومات لوگوں کے وسیع ہو گئے تو وہ ایک ایسا زمانہ تھا کہ وہ تمام غلط خصوصیتیں جو الہامی کتابوں اور اپنے رشیوں اور رسولوں کی نسبت لوگوں نے اپنے ہی دلوں سے تراش کر اپنے عقیدہ میں داخل کر لی تھیں وہ ان کے دلوں میں خوب راسخ اور پتھر کے نقش کی طرح ہو گئیں اور ہر ایک قوم یہی خیال کرتی تھی کہ خدا کا صدر مقام ہمیشہ انہی کے ملک میں رہا ہے اور چونکہ ان دنوں میں اکثر قوموں پر وحشیانہ خصوصیتیں غالب تھیں اور ایک پرانی رسم کے مخالف کو تلوار کے ساتھ جواب دیا جاتا تھا اس لئے کسی کی مجال تھی کہ ہر ایک قوم کی خود ستائی کے جوشوں کو

بعض وقت ان کے درمیان صلح کرتا۔ گوتم بدھ نے اس صلح کا ارادہ کیا تھا اور وہ اس بات کا قائل نہ تھا کہ جو کچھ ہے وید ہی ہے کچھ اور نہیں اور نہ وہ قوم اور ملک اور خاندان کی خصوصیت کا اقراری تھا لیکن یہ مذہب اس کا نہیں تھا کہ گویا وید پر ہی سب کچھ ختم ہے اور یہی زبان اور یہی ملک اور یہی برہمن پرمیشر کے الہام کے لئے ہمیشہ کے لئے اس کی عدالت میں رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ لہذا اس نے اس اختلاف سے بڑا دکھ اٹھایا اور اس کا نام ایک دہریہ اور ناستک مت والا رکھا گیا جیسا کہ آج کل یورپ اور امریکہ کے تمام محقق جو حضرت عیسیٰ کی خدائی کو منظور نہیں کرتے اور نہیں سمجھ سکتے اور اس بات کو نہیں مانتے کہ خدا کو بھی سولی دے سکتے ہیں وہ تمام لوگ حضرات پادری صاحبوں کے خیال میں دہریہ ہیں۔

سو اسی قسم کا بدھ بھی دہریہ ٹھہرایا گیا اور جیسا کہ شریر مخالفوں کا دستور ہے۔ عام لوگوں کو نفرت دلانے کی بہت سی تہمتیں اس پر لگائی گئیں آخر انجام یہ ہوا کہ بدھ آریہ ورت سے جو اس کی زاد بوم اور وطن تھا نکالا گیا۔ اور اب تک ہندو لوگ بدھ مذہب کے پیرووں اور ان کی کامیابی کو بڑی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر حسب قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ دوسرے ملک کی طرف بدھ نے ہجرت کر کے بڑی کامیابی حاصل کی۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ تیسرا حصہ دنیا کا بدھ مذہب پر ہے اور کثرت پیرووں کے لحاظ سے اس کا اصل مرکز چین اور جاپان ہے اگرچہ وہ جنوبی روس اور امریکہ تک پھیل گیا ہے۔

اب پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ جن زمانوں میں ایک مذہب دوسرے مذہب سے بے خبر تھا۔ اس بے خبری کے عالم میں یہ ایک لازمی امر تھا کہ ہر ایک قوم اپنے مذہب اور اپنی کتاب پر ہی حصر رکھتی مگر اس حصر کا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ جب ایک ملک دوسرے ملک کے وجود سے اطلاع پا گیا اور ممالک مختلفہ کے لوگ ایک دوسرے کے مذہب سے مطلع ہو گئے تب ان کے لئے یہ مشکل پڑی کہ ایک ملک کا مذہب دوسرے ملک کے مذہب کی تصدیق کر سکے کیونکہ ہر ایک مذہب کے لئے جو شاخ در شاخ مبالغہ کے خصوصیتیں اور فضیلتیں مقرر ہو چکی تھیں ان کا دور کرنا کچھ سہل کام نہ تھا اس لئے ہر ایک اہل مذہب نے دوسرے مذہب کی تکذیب پر کمر بستہ کی۔ ہندو دوست کے مذہب نے سمجھ رکھا ہے کہ گویا ہمیشہ

کا جھنڈا کھڑا کر دیا اور سلسلہ پیغمبری کو اپنے خاندان تک ہی محدود رکھا اور اپنے مذہب کی اتنی لمبی تاریخ بتلائی کہ وید کی تاریخ بتلانیوالے ان کے سامنے شرمندہ ہیں۔

ادھر عبرانیوں کے مذہب نے حد ہی کر دی کہ ہمیشہ کے لئے خدا کا تخت گاہ ملک شام ہی قرار دیا گیا اور ہمیشہ انہیں کے خاندان کے برگزیدہ لوگ اس لائق قرار پائے کہ وہ ملک کی اصلاح کے لئے بھیجے جائیں مگر حکماً وہ اصلاح بنی اسرائیل تک ہی محدود رہی۔ اور انھیں کے خاندان پر الہام اور خدا کی وحی کی مہر لگ گئی اور جو دوسرا اٹھے وہ کاذب کہلاوے۔

ایسا ہی آریہ ورت میں بھی بعینہٖ یہی خیالات شائع ہو گئے جو اسرائیلیوں میں شائع ہوئے اور ان کے عقیدہ کے رو سے پرمیشر صرف آریہ ورت کا ہی راجہ ہے اور راجہ بھی ایسا جس کو دوسرے ملکوں کی خبر ہی نہیں اور بغیر کسی دلیل کے یہ مانا جاتا ہے کہ جب سے پرمیشر ہے اس کو آریہ ورت کی ہی آب و ہوا پسند آ گئی ہے وہ ہرگز چاہتا نہیں کہ دوسرے ملکوں میں بھی کبھی دورہ کرے اور کبھی ان بیچاروں کی خبر بھی لے جن کو وہ پیدا کر کے بھول گیا۔

دوستو! برائے خدا یہ سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ عقائد ایسے ہیں جن کو انسانی فطرت قبول کر سکتی ہے یا کوئی کانشنس ان کو اپنے اندر جگہ دے سکتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کس قسم کی عقلمندی ہے کہ ایک طرف خدا کو تمام دنیا کا خدا ماننا اور پھر اسی منہ سے یہ بھی کہنا کہ وہ تمام دنیا کی ربوبیت سے دستکش ہے اور صرف ایک خاص قوم اور ایک خاص ملک پر اس کی نظر رحم ہے عقلمندو!! خود انصاف کرو کہ کیا خدا کے جسمانی قانون قدرت میں اس کی کوئی شہادت ملتی ہے پھر اس کا روحانی قانون کیوں ایسی طرفداری پر مبنی ہے۔

اور اگر عقل سے کام لیا جاوے تو ہر ایک کام کی بھلائی یا برائی اس کے نتیجہ سے ہی معلوم ہو سکتی ہے پس مجھے اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ خدا کے ان بزرگ نبیوں کی ہتک اور انکو گالیاں دینا جن کی غلامی اور اطاعت کے حلقہ میں ہر طبقہ کے کروڑہا انسان داخل ہیں اس کا نتیجہ کیا ہے اور انجام کار اس کا پھل کیا ہے کیونکہ کوئی ایسی قوم نہیں کہ جو ایسے نتیجہ کو کچھ نہ کچھ دیکھ نہ چکی ہو۔

اے عزیزو!! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے

کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک کرنا سن کر کس کو جوش نہیں آتا۔ خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر آنجناب کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگتر جانتے ہیں کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جاوے

اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے انکو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاں گزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل انکی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کیطرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہیئے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔

اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکی اور نہ بنا سکتی تھی اور جو لوگ اس ملک میں بت پرست یا آتش پرست یا آفتاب پرست یا گنگا کی پوجا کرنے والے یا ہزارہا دیوتاؤں کی پوجاری یا جین مت یا شاکت مت والے پائے جاتے ہیں وہ تمام لوگ اپنے مذاہب کو وید ہی کیطرف منسوب کرتے ہیں اور وید ایک ایسی مجمل کتاب ہے کہ یہ تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکالتے ہیں تاہم خدا کی تعلیم کیموافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے اور پھر ایک دائمی سلسلہ قائم کر دے اور اگرچہ ہم نے وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہ پڑھا

لیکن بلاشبہ اگنی وایو اور جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے اور کسی شرتی میں ان چیزوں کی پرستش کے لئے ممانعت نہیں اب اس کا کون فیصلہ کرے کہ وہ سب تمام قدیم فرقے ہندوؤں کے جھوٹے ہیں اور صرف نیا فرقہ آریوں کا سچا اور یہ لوگ وید کے حوالہ سے ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں یہ دلیل پختہ ہے کہ ان چیزوں کی پرستش کا وید میں صریح ذکر ہے اور ممانعت کہیں بھی نہیں اور یہ کہنا کہ یہ سب پرمیشر کے نام ہیں ہنوز یہ ایک دعوے ہے کہ جو ابھی صفائی سے طے نہیں ہوا اور اگر طے ہو جاتا تو کچھ وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ بڑے بڑے پنڈت بنارس اور دوسرے شہروں کے آریوں کے عقیدہ کو قبول نہ کرتے باوجود تیس پینتیس [35] برس کی کوششوں کے بہت ہی کم ہندوؤں نے آریہ مذہب اختیار کیا ہے اور بمقابل سناتن دھرم اور دوسرے ہندو فرقوں کے آریہ مذہب والے اس قدر تھوڑے ہیں کہ گویا کچھ بھی نہیں اور نہ ان کا دوسرے ہندو فرقوں پر کوئی وسیع اثر ہے ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کیا جاتا ہے یہ بھی [illegible] ہے جو انسانی غیرت اور [illegible]

[illegible]

کہ یہ غیرت کسی [illegible] کا کلام ہو

اور پھر جبکہ ہم اور وہ ان تمام تنازعات کے فیصلہ سے دستکش ہو کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں تو پھر قرآن شریف جو اول سے آخر تک توحید سے بھرا ہوا ہے اور کسی جگہ اس میں سورج اور چاند وغیرہ کی پرستش کی تعلیم نہیں کی بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا ہے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ یعنے نہ سورج کی پرستش کرو اور نہ چاند کی اور نہ کسی اور مخلوق کی اور اس کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ علاوہ اس کے قرآن شریف خدا کے قدیم نشانوں اور تازہ نشانوں کی گواہی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور خدا کا وجود دکھلانے کے لئے ایک آئینہ ہے کیوں وحشیانہ طور سے اس پر حملے کئے جاویں اور کیوں وہ معاملہ ہم سے نہیں کیا جاتا جو ہم آریہ صاحبوں سے کرتے ہیں اور کیوں دشمنی اور عداوت کا تخم ملک میں بویا جاتا ہے کیا امید کی جاتی ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا کیا یہ نیک معاملہ ہے کہ ایک شخص جو پھول دیتا ہے اس پر پتھر پھینکا جائے اور جو دودھ پیش کرتا ہے اس پر پیشاب گرایا جائے۔

اگر اس قسم کی صلح نامہ کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آیندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرارنامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے [illegible] کے مناسب حال ہے اور اگر [illegible] تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ [illegible]

[illegible]

وید [illegible] اور جو لوگ ہماری [illegible] وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں کسی ایسے [illegible] کے باعث وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہو اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا ابھی تو وہ لوگ مجھے بھی کافر اور دجال قرار دیتے ہیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ جب ہندو صاحبان میرے ساتھ ایسا معاہدہ کر لیں گے تو یہ لوگ بھی ہرگز ایسی بے جا حرکت کے مرتکب نہیں ہونگے کہ ایسی مہذب قوم کی کتاب اور رشیوں کو برے الفاظ سے یاد کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دلائیں ایسی گالیاں تو درحقیقت انہیں لوگوں کی طرف سے منسوب کی جائیں گی جو اس حرکت کے مرتکب ہوں گے اور چونکہ ایسی حرکت حیا اور شرافت کے برخلاف ہے اسلئے میں امید نہیں رکھتا کہ اس معاہدہ کے بعد وہ لوگ اپنی زبان کھولیں لیکن یہ ضروری ہوگا کہ معاہدہ کی تحریر کو پختہ کرنے کے لئے دونوں فریق کے دس دس ہزار سمجھ دار لوگوں کے اس پر دستخط ہوں۔

پیارو! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں اور ایک قوم بن جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ باہمی تکذیب سے کس قدر پھوٹ پڑ گئی ہے اور ملک کو کس قدر نقصان پہنچتا ہے آؤ اب یہ بھی آزمالو کہ باہمی تصدیق کی کس قدر برکات ہیں بہترین طریق صلح یہی ہے ورنہ کسی دوسرے پہلو سے صلح کرنا ایسا ہی ہے کہ جیسا کہ ایک پھوڑے کو جو شفاف اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے اسی حالت میں چھوڑ دیں اور اس کی ظاہری چمک پر خوش ہو جائیں حالانکہ اس کے اندر سڑی ہوئی اور بدبودار پیپ موجود ہے

مجھے اس جگہ ان باتوں کے ذکر کرنے سے کچھ غرض نہیں کہ وہ نفاق اور فساد جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں آجکل بڑھتا جاتا ہے اس کے وجوہ صرف مذہبی اختلافات تک محدود نہیں ہیں بلکہ دوسری اغراض بھی اسکی وجوہ ہیں جو دنیا کی خواہشوں اور معاملات سے متعلق ہیں مثلاً ہندوؤں کو ابتدا سے یہ خواہش ہے کہ گورنمنٹ اور ملک کے معاملات میں ان کا دخل ہو یا کم سے کم یہ کہ ملکداری کے معاملات میں ان کی رائے لی جائے اور گورنمنٹ ان کی ہر ایک شکایت کو توجہ سے سنے اور بڑے بڑے گورنمنٹ کے عہدے انگریزوں کی طرح ان کو بھی ملا کریں مسلمانوں سے یہ غلطی ہوئی کہ ہندوؤں کی ان کوششوں میں شریک نہ ہوئے اور خیال کیا کہ ہم تعداد میں کم ہیں اور یہ سوچا کہ ان تمام کوششوں کا اگر کچھ فائدہ ہے تو وہ ہندوؤں کے لئے ہے نہ کہ مسلمانوں کے لئے اس لئے نہ صرف شراکت سے دستکش رہے بلکہ مخالفت کرکے ہندوؤں کی کوشش کے سد راہ ہوئے جس سے رنجش بڑھ گئی۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ ان وجوہ سے بھی اصل عداوت پر حاشیے چڑھ گئے ہیں مگر میں ہرگز تسلیم نہیں کرونگا کہ اصل وجوہ یہی ہیں اور مجھے ان صاحبوں سے اتفاق رائے نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی باہمی عداوت اور نفاق کا

باعث ہوئیں تنازعات نہیں ہیں اصلی تنازعات تو پولیٹکل ہیں یا ہر ایک شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے رہے کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جاویں اور کیوں آج تک ان کی کانگریس کی ممبری سے انکار کرتے رہے ہیں اور کیوں آخر کار ہندوؤں کی دوستی رکھنے سے دریغ کر کے الگ قدم بقدم رکھا مگر الگ ہو کر اور ان کے مقابل پر ایک مسلم انجمن قائم کر دی مگر ان کی شراکت کو قبول نہ کیا۔

صاحبو!! اس کا باعث دراصل مذہب ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں اگر آج وہی ہندو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے آ کر بغلگیر ہو جاویں یا مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں اور اسلام کو الوداع کہدیں تو جس قدر تنازعات کا نام اب پولیٹکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں کہ گویا کبھی نہ تھے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ تمام بغضوں اور کینوں کی جڑھ دراصل اختلاف مذہب ہی ہے یہی اختلاف قدیم سے جب انتہا تک پہنچتا رہا ہے تو خون کی ندیاں بہاتا رہا ہے۔ اے مسلمانو جبکہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں اور تم بھی اس وجہ سے انکو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جسکو درحقیقت صفائی کہنا چاہئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کرو گے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کر لیں گے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبوں میں سچی صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول اور یہی ایک ایسا پانی ہے جو کدورتوں کو دھو دیگا اور اگر وہ دن آ گئے ہیں کہ دونوں بچھڑی ہوئی قومیں باہم مل جائیں تو خدا ان کے دلوں کو بھی اس بات کے لئے کھولدیگا جس کیلئے ہمارا دل کھولدیا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ضرور ہوگا کہ ہندو صاحبان کے ساتھ سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ اور سلوک اور مروت اپنی عادت کرو اور ایسے کاموں سے اجتناب بلکہ پرہیز رکھو جو ان سے انکو دکھ پہنچے مگر وہ ہمارا مذہب

ہیں نہ

واجبات سے ہوں اور نہ فرائض مذہب سے پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور ان پر ایمان لاویں تو یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے اسکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال ہی کریں۔ بہتیری ایسی چیزیں ہیں کہ ہم حلال تو جانتے ہیں مگر کبھی ہم نے استعمال نہیں کیں۔ ان سے سلوک اور احسان کے ساتھ پیش آنا ہمارے دین کی وصایا میں سے ایک وصیت ہے خدا کو واحد لاشریک جاننا پس ایک ضروری اور مفید کام کے لئے غیر ضروری کو ترک کرنا خدا کی شریعت کے مخالف نہیں حلال جاننا اور چیز ہے اور استعمال کرنا اور چیز۔ دین یہ ہے کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضامندی کی راہوں کی طرف دوڑنا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ نہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان سے خدمت کے ساتھ پیش آنا ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے مگر جو لوگ ناحق خدا سے بیخوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں ان سے ہم کیونکر صلح کریں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔

میں اس وقت کسی خاص قوم کو بوجہ ملامت نہیں کرنا چاہتا اور نہ کسی کا دل دکھانا چاہتا ہوں بلکہ نہایت افسوس سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑا ہے کہ اسلام وہ پاک اور صلحکار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص کر قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی۔ کہ لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون۔ یعنے تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کریں اگر ایسی صلحکار کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو۔ قرآن شریف نے خدا کی عام رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے کیا یعقوب اور کیا اسحق اور کیا موسیٰ اور کیا داؤد اور کیا عیسےٰ سب کی نبوت کو مان لیا اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گذرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو مکار اور کذاب نہیں بلکہ صاف طور پر کہدیا کہ ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گذرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اے ہموطن پیارو!! میں نے یہ بیان آپ کی خدمت میں اس لئے نہیں کیا کہ میں آپ کو دکھ دوں یا آپ کی دل شکنی کروں بلکہ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کر لیا ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں کو بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بیجا مداخلت سے جس کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں خدا کے گنہگار ہیں بلکہ وہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہیں کہ بنی نوع میں نفاق اور دشمنی کا تخم بوتے ہیں آپ دل تھام کر اس بات کا مجھے جواب دیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے یا اس کی ماں پر کوئی تہمت لگاوے تو وہ اپنے باپ کی عزت پر آپ حملہ نہیں کرتا اور اگر وہ شخص جسکو ایسی گالی دی گئی ہے جواب میں اسی طرح گالی سناوے تو کیا یہ کہنا بے محل ہوگا کہ بالمقابل گالی دئے جانے کا دراصل وہی شخص موجب ہے جس نے گالی دینے میں سبقت کی اور اس صورت میں وہ اپنے باپ اور ماں کی عزت کا خود دشمن ہوگا۔

خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریق ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔ سورۃ الانعام الجزو ۷ یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو۔ کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دینگے کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس

عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے اس کو یاد کرتے اور وحشیانہ طریقوں سے اس کی عزت اور جلال پر حملہ کرتے ہیں وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اُترتے ہیں اور اس کے احکام کے آگے سر جھکاتے اور اپنے تئیں اس کے ادنے غلاموں سے شمار کرتے ہیں کیا یہ عزت خدا کی طرف سے نہیں خداداد عزت کے مقابل پر تحقیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھلائے ہیں کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس نے بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا لیکن جس قدر ثبوت آں جناب کی نبوت کے بارے میں ہیں وہ آجتک ظاہر ہو رہے ہیں انکی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔

آپ لوگ اس دلیل کو نہیں سمجھ سکتے کہ جب زمین گناہ اور پاپ سے پلید ہو جاتی ہے اور خدا کے تمام ومیرت بدکاریاں اور بدچلنیاں اور بے باکیاں نیک کاموں سے بہت بڑھ جاتی ہیں تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایسے وقت میں کسی اپنے بندے کو بھیجکر زمین کے بندوں کی اصلاح کی جائے بیمار طبیب کو چاہتی ہے اور آپ لوگ اس بات کے سمجھنے کے لئے سب سے زیادہ استعداد رکھتے ہیں کیونکہ بقول آپ صاحبوں کے وید ایسے وقت میں نہیں آیا جبکہ گناہ کا طوفان برپا تھا بلکہ ایسے وقت آیا جبکہ زمین پر گناہ کا کوئی سیلاب نہ تھا تو کیا آپ صاحبوں کی نظر میں یہ بات قیاس سے دور ہے کہ ایسے وقت میں کوئی نبی ظاہر ہو جبکہ گناہ کا تند سیلاب ہر ایک ملک میں اپنی تیز رفتار کے ساتھ جاری ہو۔

میں نہیں امید رکھتا کہ آپ لوگ اس تاریخی واقعہ سے بے خبر ہوں گے کہ جب ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے رسالت کو اپنے وجود سے عزت دی تو وہ زمانہ ایک ایسا تاریک زمانہ تھا کہ کوئی پہلو دنیا کی آبادی کا بدچلنی اور بدعقیدگی سے خالی نہ تھا اور جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں اس زمانہ میں اس ملک آریہ ورت میں بھی بت پرستی نے خدا پرستی کی جگہ لے لی تھی اور ویدک مذہب میں بہت سا بگاڑ ہو گیا تھا۔

ایسا ہی پادری فنڈل صاحب مصنف میزان الحق جو عیسائی مذہب کا سخت حامی ایک یورپین انگریز ہے وہ اپنی کتاب میزان الحق میں لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت میں سب قوموں سے زیادہ بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی اور ان کی بدچلنیاں عیسائی مذہب کی عار اور ننگ کا موجب تھیں اور خود قرآن شریف بھی اپنے نزول کی ضرورت کے لئے یہ آیت پیش کرتا ہے۔ ظهر الفساد فی البر والبحر یعنے جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئے اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی قوم خواہ وحشیانہ حالت رکھتی ہیں اور خواہ عقل مندی کا دعوےٰ رکھتی ہیں فساد سے خالی نہیں ہیں۔

اب جبکہ تمام شہادتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ کیا مشرقی اور کیا مغربی اور کیا آریہ ورت کے رہنے والے اور کیا عرب کے ریگستان کے باشندے اور کیا جزیروں میں ہی سکونت رکھنے والے سب کے سب بگڑ گئے تھے اور ایک بھی نہیں تھا جس کا خدا کے ساتھ تعلق صاف ہو اور بدعملیوں نے زمین کو ناپاک کر دیا تھا تو کیا ایک عقل مند کو یہ بات سمجھ نہیں آسکتی کہ وہی وقت اور وہی زمانہ تھا جسکی نسبت عقل تجویز کر سکتی ہے کہ ایسے تاریک زمانہ میں ضرور کوئی عظیم الشان نبی آنا چاہئے تھا۔

رہا یہ سوال کہ اس نبی نے دنیا میں آکر اصلاح کی اس سوال کا جواب جیسا کہ ایک مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے بارے میں دے سکتا ہے میں زور سے کہتا ہوں کہ ایسا صاف اور مدلل جواب کوئی عیسائی دے سکتا ہے اور نہ کوئی یہودی اور نہ کوئی آریہ۔

پس اصل مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عرب کی اصلاح تھی اور عرب کا ملک اس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا کہ مشکل سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے کون سی بدی تھی جو ان میں نہ تھی اور کونسا شرک تھا جو ان میں رائج نہ تھا چوری کرنا ڈاکہ مارنا ان کا کام تھا اور ناحق کا خون کرنا ان کے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا جیسا کہ ایک چیونٹی کو پیروں کے نیچے کچل دیا جائے یتیم بچوں کو قتل کر کے ان کا مال کھا لیتے تھے لڑکیوں کو زندہ گور کرتے تھے زناکاری کے ساتھ فخر کرتے تھے اور علانیہ اپنے قصیدوں میں اُن گندی باتوں کا ذکر کرتے تھے شراب خوری اس قوم میں اس کثرت سے تھی کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا اور قماربازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے حیوانوں کے عار تھے اور سانپوں اور بھیڑیوں کے ننگ۔

پھر جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دکھ کو برداشت کیا وہ انواع و اقسام کی تکالیف سے عذاب دئے گئے اور سخت بیدردی سے تازیانوں سے مارے گئے اور جلتی ہوئی ریت میں لٹائے گئے اور قید کئے گئے اور بھوکے اور پیاسے رکھکر ہلاکت تک پہونچائے گئے مگر انہوں نے ہر ایک مصیبت کے وقت آگے قدم رکھا اور بہتیرے ان میں ایسے تھے کہ ان کے سامنے ان کے بچے قتل کئے گئے اور بہتیرے ایسے تھے کہ بچوں کے سامنے وہ سولی دئے گئے اور جس صدق سے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں دیں اس کا تصور کر کے رونا آتا ہے اگر ان کے دلوں پر یہ خدا کا تصرف اور اس کے نبی کی توجہ کا اثر نہ تھا تو پھر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو اسلام کی طرف کھینچ لیا اور ایک فوق العادت تبدیلی پیدا کر کے ان کو ایسے شخص کے آستانہ پر گرنے کی رغبت دی کہ جو بیکس اور مسکین اور بے زری کی حالت میں مکہ کی گلیوں میں اکیلا اور تنہا پھرتا تھا آخر کوئی روحانی طاقت تھی جو انکو سفلی مقام سے اُٹھا کر اوپر کو لے گئی اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اکثر ان کے ان کی کفر کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور آنجناب کے خون کے پیاسے تھے پس میں تو اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں سمجھتا کہ کیونکر ایک غریب مفلس تنہا بیکس نے ان کے دلوں کو ایک آئینہ سا پاک کر کے اپنی طرف کھینچ لیا یہاں تک کہ وہ فخریہ لباس پھینک کر اور ٹاٹ پہن کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔

بعض ناسمجھ جو اسلام پر جہاد کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ جبراً تلوار سے مسلمان کئے گئے تھے افسوس ہزار افسوس کہ وہ اپنی بے انصافی اور حق پوشی میں حد سے گذر گئے ہیں ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات سے مُنہ پھیر لیتے ہیں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظہور فرما نہیں ہوئے تھے تا یہ گمان کیا جاتا کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے اس لئے لوگ جان بچانے کے لئے ان کے جھنڈے کے نیچے آگئے تھے پس سوال تو یہ ہے کہ جبکہ آپ نے اپنی غریبی اور مسکینی اور تنہائی کی حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں منادی شروع کی تھی

تو اس وقت اس تلوار کے خوف سے لوگ آپ پر ایمان لے آئے ... اور اگر ایمان نہیں لائے تو قید ہو کر بسر کرنے ... کس بادشاہ سے کوئی نذرانہ مانگا گیا تھا اور ... مطالبہ کی گئی تھی ... یقیناً سمجھو کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی افترا ہیں جو اسلام کے دشمن ہیں ... دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔

تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں اور بجز خدا کے کوئی متکفل نہ تھا اور پچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی چچا نے بھی آپ کو اپنی لڑکی نہ دی کیونکہ جیسا کہ بظاہر نظر آتا تھا آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات کے متحمل ہو سکیں اور نیز محض امی تھے اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہنچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا ایک غار ... سے چند میل کے فاصلہ پر ہے جس کا نام حرا ہے آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے تھے اور اپنے خدا کو یاد کرتے ایک دن اسی غار میں آپ پوشیدہ طور پر یاد ... کر رہے تھے تب خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا اور آپ کو حکم ہوا کہ دنیا نے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا ہے اور زمین گناہ سے آلودہ ہو گئی ہے ... اس لئے میں تجھے اپنا رسول کر کے بھیجتا ہوں اب تو اور لوگوں کو متنبہ کر کہ وہ عذاب سے پہلے خدا کی طرف رجوع کریں اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک امی یعنی ناخواندہ آدمی ہوں اور عرض کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا تب خدا نے آپ کے سینہ میں تمام روحانی علوم بھر دیئے اور آپ کے دل کو روشن کیا ... آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپ کے حلقہ اطاعت میں آنے شروع ہو گئے اور جو بڑے بڑے آدمی تھے انہوں نے دشمنی پر کمر باندھ لی یہاں تک آخر کار آپ کو قتل کرنا چاہا اور کئی مرد اور کئی عورتیں بڑے عذاب کے ساتھ قتل کر دیئے گئے اور آخری حملہ یہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا مگر جس کو خدا بچا دے اس کو کون مارے خدا نے آپ کو اپنی وحی سے اطلاع دی کہ آپ اس شہر سے نکل جاؤ اور میں ہر قدم میں تمہارے ساتھ ہوں تب آپ شہر سے ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر نکل آئے اور تین رات تک غار ثور میں چھپے رہے دشمنوں نے تعاقب کیا اور ... سراغ رساں کو لیکر غار تک پہنچے اس شخص نے غار تک قدموں کا نشان پہنچا دیا اور کہا کہ اس غار میں تلاش کرو اس کے آگے قدم نہیں اور اگر اس کے آگے گیا ہے تو پھر آسمان پر چڑھ گیا ہوگا مگر خدا کی قدرت کے عجائبات کی کون حد بست کر سکتا ہے خدا نے ایک ہی رات میں یہ قدرت نمائی کی کہ عنکبوت نے اپنی جالی سے غار کا تمام منہ بند کر دیا اور ایک کبوتری نے غار کے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیدیئے اور جب سراغ رساں نے لوگوں کو غار کے اندر جانے کی ترغیب دی تو ایک بڈھا آدمی بولا کہ یہ سراغ رساں تو پاگل ہو گیا ہے میں تو اس جالی کو غار کے منہ پر اس زمانہ سے دیکھ رہا ہوں جبکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا اس بات کو سن کر سب لوگ منتشر ہو گئے اور غار کا خیال چھوڑ دیا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ طور پر مدینہ میں پہنچے اور مدینہ کے اکثر لوگوں نے آپکو قبول کیا اس پر مکہ والوں کا غضب بھڑکا اور افسوس کیا کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور پھر کیا تھا دن رات انھیں منصوبوں میں لگے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں اور کچھ تھوڑا گروہ مکہ والوں کا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا وہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مختلف ممالک کی طرف چلے گئے بعض نے حبشہ کے بادشاہ کی پناہ لے لی تھی اور بعض مکہ میں ہی رہے کیونکہ وہ سفر کرنے کے لئے زاد راہ نہیں رکھتے تھے اور وہ بہت دکھ دیئے گئے قرآن شریف میں ان کا ذکر ہے کہ کیونکر وہ دن رات فریاد کرتے تھے۔

اور جب کفار قریش کا حد سے زیادہ ظلم بڑھ گیا اور انہوں نے غریب عورتوں اور یتیم بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور بعض عورتوں کو ایسی بیدردی سے مارا کہ ان کی دو ٹانگیں دو رسوں سے باندھ کر دو اونٹوں کے ساتھ وہ رسے خوب جکڑ دیئے اور پھر ان اونٹوں کو دو مختلف جہات میں دوڑایا اور اس طرح پر وہ عورتیں دو ٹکڑے ہو کر مر گئیں۔

جب بے رحم کافروں کا ظلم اس حد تک پہنچ گیا خدا نے جو آخر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اپنے رسول پر اپنی وحی نازل کی کہ مظلوموں کی فریاد میرے تک پہنچ گئی آج میں اجازت دیتا ہوں کہ تم بھی ان کا مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جو لوگ بیگناہ لوگوں پر تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے مگر تم کوئی زیادتی مت کرو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

یہ ہے حقیقت اسلام کے جہاد کی جس کو نہایت ظلم سے برے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ بے شک خدا حلیم ہے مگر جب کسی قوم کی شرارت حد سے گذر جاتی ہے تو وہ ظالم کو بے سزا نہیں چھوڑتا اور آپ ان کے لئے تباہی کے لئے سامان پیدا کر دیتا ہے میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنے دین اسلام میں جبر نہیں تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کون سے سامان تھے اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دیدیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں اور خدا کی توحید کے پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر بلکہ محض درویشانہ طور پر اور اس ملک میں پہنچ کر دعوت اسلام کریں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت وعظ سے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جاویں اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں اور بہت سے حصہ آریہ ورت کو اسلام سے مشرف کریں اور یورپ کی حدود تک لا الہ الا اللہ کی آواز پہنچا دیں تم ایمانا کہو کہ کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے

نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔

پھر ہم اس طرف رجوع کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے واضح ہو کہ اسلام کا بڑا بھاری مقصد خدا کی توحید اور جلال زمین پر قائم کرنا اور شرک کا بکلی استیصال کرنا اور تمام متفرق فرقوں کو ایک کلمہ پر قائم کر کے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے اور پہلے مذاہب جس قدر دنیا میں گذرے ہیں اور جس قدر نبی اور رسول آئے ہیں انکی نظر صرف اپنی قوم اور اپنے ملک تک محدود تھی اور اگر انہوں نے کچھ اخلاق بھی سکھلائے تھے تو اس اخلاقی تعلیم سے ان کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا کہ اپنے ہی قوم کو ان کے اخلاق سے بہرہ یاب کریں چنانچہ حضرت مسیح نے صاف صاف کہدیا کہ میری تعلیم صرف بنی اسرائیل تک

محدود سمجھتے اور جب ایک عورت نے جو اسرائیلی خندان میں داخل نہ تھی بڑی عاجزی سے ان سے ہدایت چاہی تو انہوں نے اس کو رد کیا اور پھر وہ غریب عورت کتیا سے اپنے تئیں مشابہت دیکر دوبارہ ہدایت کی مستدعی ہوئی تو وہی جواب اس کو ملا کہ میں صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں آخر وہ چپ رہ گئی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں کہا کہ میں صرف عرب کے لئے بھیجا گیا ہوں بلکہ قرآن شریف میں یہ ہے

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنے لوگوں سے کہدے کہ میں تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں مگر یاد رہے کہ حضرت عیسی کا اس عورت کو صاف جواب دینا یہ امر ایسا نہیں ہے کہ اس میں حضرت عیسی کا کوئی گناہ تھا بلکہ عام ہدایت کا ابھی وقت نہیں آیا تھا اور حضرت عیسے کو خدا تعالے کی طرف سے یہی حکم تھا کہ تم خاص بنی اسرائیل کے لئے بھیجے گئے ہو اوروں سے تمہیں کچھ غرض نہیں پس جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے حضرت عیسے کی اخلاقی تعلیم بھی محض یہودیوں تک محدود تھی بات یہ تھی کہ توریت میں یہ احکام تھے کہ دانت کے بدلہ دانت اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور ناک کے بدلہ ناک اور اس تعلیم سے صرف یہ غرض تھی کہ تا یہودیوں میں عدل کا مسئلہ قائم کیا جائے اور تعدی اور زیادتی سے روکا جائے چونکہ بباعث اس کے کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہ چکے تھے ان میں ظلم اور سفلہ پن کی خصلتیں بہت پیدا ہو گئی تھیں پس خدا کی حکمت نے یہ تقاضا کیا کہ جیسا کہ انتقام اور بدلہ لینے میں ان کی فطرتوں میں ایک تشدد تھا اس کے دور کرنے کے لئے ایک تشدد کے ساتھ اخلاقی تعلیم پیش کی جائے سو وہ اخلاقی تعلیم انجیل ہے جو صرف یہودیوں کے لئے ہے نہ تمام دنیا کے لئے کیونکہ دوسری قوموں سے حضرت عیسی کو کچھ بھی غرض نہ تھی۔

مگر واقعی بات یہ ہے کہ اس تعلیم میں جو حضرت عیسی نے پیش کی صرف یہی نقص نہیں کہ وہ دنیا کی عام ہمدردی پر مبنی نہیں بلکہ ایک نقص یہ بھی ہے کہ جیسا کہ توریت تشدد دو انتقام کی تعلیم میں افراط کی طرف مائل ہے ایسا ہی انجیل عفو اور درگزر کی تعلیم میں تفریط کی طرف جھک گئی ہے اور ان دونوں کتابوں نے انسانی درخت کی تمام شاخوں کا کچھ لحاظ نہیں کیا بلکہ اس درخت کی ایک شاخ کو تو توریت پیش کرتی ہے اور دوسری شاخ انجیل کے ہاتھ میں ہے اور دونوں تعلیمیں اعتدال سے گری ہوئی ہیں کیونکہ جیسا کہ ہر وقت اور ہر موقعہ پر انتقام لینا اور سزا دینا قرین مصلحت نہیں ایسا ہی ہر وقت اور ہر موقعہ پر عفو اور درگذر کرنا انسانی تربیت کے مصالح کے بالکل مخالف ہے اسی وجہ سے قرآن شریف نے ان دونوں تعلیموں کو رد کر کے یہ فرمایا ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفی و اصلح فاجرہ علے اللہ یعنی بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی جائے جیسا کہ توریت کی تعلیم ہے مگر جو شخص عفو کرے جیسا کہ انجیل کی تعلیم ہے تو اس صورت میں وہ عفو مستحسن اور جائز ہو گی جبکہ کوئی نیک نتیجہ اس کا مرتب ہو اور جسکو معاف کیا گیا کوئی اصلاح اس کی اس عفو سے متصور ہو ورنہ قانون یہی ہے جو توریت میں مذکور ہے

رقیمۃ الوداد

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ زیادہ افسوس اس لئے ہے کہ عیسائی خوشیان مناتے ہیں میں نے بہت سوچا ہے مگر مجھے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیوں خوشیاں کرتے ہیں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ خوشیاں کریں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام کی وفات آپ کے مسیحیت کے دعوی کی منافی ہے اگر ان کے ہنسنے کی یہ وجہ ہے تو وہ پہلے اس شخص کو کاذب ٹھہرائیں جو ۳ سال یہودیوں میں منادی کرنے کے بعد پھانسی پر لٹکایا گیا اور جو چند مرید اکٹھے کئے تھے وہ بھی پاس سے بھاگ گئے اور بعض نے لعنتیں بھیجیں عیسائی اپنے مسیح کا ہمارے مسیح کے ساتھ مقابلہ کریں اور اگر کچھ شرم اور حیا ہو تو شرم کے مارے ڈوب کر مر جائیں اگر وہ شخص جس کو مخالفوں نے پکڑ کر صلیب پر لٹکایا اور جس کے خاص مرید بھی اس پر لعنتیں کرتے ہوئے اس سے بیزار ہو گئے سچا مسیح ہو سکتا تھا تو کیا وجہ ہے کہ ہمارا ہادی علیہ و علی نبینا الف الف صلوۃ سچا مسیح نہ ہو سکے جس نے حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ للعہ سال زندگی بسر کی اور سارے معاملن میں ہمیشہ کامیاب رہا جس پر مخالفوں نے ہزار مل وار کئے مگر ہمیشہ خائب و خاسر رہے اور اس امر کے خود عیسائی گواہ ہیں انہوں نے ہی ایک جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا ہمارے مسیح پر دائر کیا اور چاہا کہ جس طرح قاتل مارے جاتے ہیں اسی طرح ہمارے مسیح کا انجام ہوا اور سر توڑ کوششیں کیں مگر کیا نتیجہ ہوا۔ عیسائیوں نے شرمناک ہزیمت اٹھائی اور ہمیشہ کے لئے ماتھے پر ایک ایسا داغ لگوایا جو قیامت تک دور نہیں ہو گا ہمارے امام نے قبل از وقت اپنی فتح کی خوشخبری شائع کی اور ایسا ہی ہوا۔ اب عیسائی ذرا اسی معاملہ میں اپنے خداوند کا ہمارے امام کے ساتھ مقابلہ کریں ان کے مسیح کے برخلاف بھی آجکل کے عیسائیوں کی طرح اس کے مخالفوں نے ایک قانونی کارروائی کی اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا اسکو دنیا جانتی ہے وہ کامیاب ہوئے اور مسیح صلیب پر لٹکا دیا۔ اور کئی اور بہتک آمیز کارروائیاں کیں۔ اب عیسائی اسی امر میں اپنے مسیح کا ہمارے مسیح کے ساتھ مقابلہ کریں اور انصاف کر کے بتلا دیں کہ کیا ان کا مسیح ہمارے مسیح کے مقابل میں کھڑا ہو سکتا ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ عیسائی کس منہ کے ساتھ خوشیاں مناتے ہیں خدا کے فضل سے ہمارے امام کے اتباع نے بھی وہ نمونہ دکھایا ہے جس کے آگے انجیل کے حواریوں کا نام لینا بھی ایک عیسائی کے لئے موجب شرم ہونا چاہیئے ہمارے مسیح نے ایک جماعت قائم کی جو اپنے جان و مال سے آپ کے قدموں کے لئے تیار تھی اور اب بھی تیار ہے اور ہمارے مسیح کے ادنے غلاموں میں سے بعض نے وہ جانثاری کا نمونہ دکھایا کہ حواری تو کجا خود انجیل کا یسوع ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا مولوی عبد اللطیف کے واقعہ کا مسیح کے صلیب کے واقعہ سے مقابلہ کرو۔ مولوی عبد اللطیف مرحوم نے نہایت جوانمردی اور استقامت سے جان دی مگر عیسائیوں کے خداوند نے کس قدر اضطراب کیا اور دعا کی کہ الٰہی یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے غرض جس امر میں عیسائی اپنے خداوند کا ہمارے امام سے مقابلہ کریں ان کے خداوند کو ہمارے امام سے کوئی نسبت نہیں کسی منصف مزاج آدمی کے سامنے ہر دو کے واقعات پیش کرو اور جو کارروائی اصلاح کی عیسائیوں کے خداوند نے کی اس کا ہمارے امام کی کارروائی سے مقابلہ کراؤ اور جو جماعت عیسائیوں کے مسیح نے قائم کی ان کا ہمارے مسیح کی قائم کردہ جماعت سے مقابلہ کراؤ اور ہر دو کے انجام پر نظر کراؤ تو ہر ایک انصاف پسند آدمی کو کہنا پڑیگا کہ عیسائیوں کے مسیح کی کامیابی کو ہمارے مسیح کی کامیابی سے کوئی نسبت نہیں جو عیسائی خوشی کرتا ہوا آپ دیکھیں اس سے آپ اتنا تو پوچھیں کہ تو کیوں خوشی کرتا ہے مرنا تو ایک نہ ایک دن سب نے ہے مرنا تو کوئی الزام اور عیب کی بات نہیں کامیابی پر نظر کرنی چاہیئے تو اپنے خداوند کی کامیابی اور ان کی جماعت کی حالت کا ہمارے مسیح اور اس کی جماعت کی حالت اور تعداد اور استقامت سے مقابلہ کر اور اگر تیرے میں کچھ شرم اور حیا ہے تو تجھے اپنے خداوند کی کامیابی کو دیکھ کر شرمندہ ہونا چاہیئے کہ انکو ہمارے مسیح کے مقابل میں کیا کامیابی ہوئی یہی کامیابی کہ ایک شاگرد نے پکڑوا دیا۔ ایک نے لعنتیں دیں اور سب بھاگ گئے اور

...ہمارا مسیح اپنا کام کر کے گیا ہے نہ پہلے اس نے عقلی طور پر نقلی طور پر اور نشانات کے ذریعہ اپنے دعوے کو ثابت کر دیا اور جو کام اس کے سپرد کیا گیا تھا اس کو ایسے کامل طور پر پورا کیا کہ ہمارے نبی صلعم کی زندگی

دفتر بدر قادیان سے خرید فرماؤ

ایک نئی قابل دید کتاب

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتائے ہوئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور ضمناً اس میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک ... ان کا تناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہا ہے ... زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے ... حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا ما به الامتیاز ... پیش کیا ہے ... لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا ... حجم ہے باوجود ... قیمت ... رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجئے

ظہور المسیح

یہ ۱۹۰۸ء کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ... حضرت مسیح موعود کی وفات اور مسیح موعود کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں لائق تقلید و تقلید سے ثابت کیا ہے اور ... لکھتے وقت تمام ... مثل ... مولوی ... المقصود کو زیر نظر رکھا گیا ہے ... وعد اللہ الذین آمنوا منکم سورہ نور کی ... تفسیر ... قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کی تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۴ر کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت حجۃ اللہ ... علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ... تصنیف ... اسلام ... الہامات ... تقریباً ... صفحے کی ... کتاب ... جلد ... قیمت ... روپیہ ... جلد منگوائیے۔

در ثمین — حضرت اقدس کی تمام ... نظموں کا مجموعہ ... قیمت ...

شری نہ کلنک اوتار — ... شیخ ... صاحب ... تصنیف ...

کلام ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... رسالہ ... کی صداقت ... حجم ... قیمت ...

کرشن لیلا — ... صاحب ... حضرت مسیح موعود اس اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ...

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب ... امروہی ... پیشگوئی ... صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت ... لطیف کتاب ہے اس کے ... قیمت ...

غلامی اور عصمت انبیاء — ... شیخ ... صاحب ... پنشنر ہیڈ ... امروہہ ... قادیان ... بہت عمدہ چھپوا کر اس کے ... فروخت ... متفرق مضامین ... جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ... عصمت انبیاء ...

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ... نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ...

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ۔ قیمت ۴ر

حیرت کی حیرانی — مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں ... جو خود حیرت کی باتوں سے اس کے ... تناقض ثابت ... نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں ... کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب ہے۔ قیمت ...

تعلیم مستورات } مستورات کے لئے ... قیمت ...

کلام احمدی } (اردو) قیمت ...

آئینہ کمالات } طالبوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ...

کلام احمدی } قیمت ...

ہیرا

... اصلی ہیرا ... علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ ... اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خرید ابھی ہے اپنے ... کو اطلاع ... فی تولہ کے حساب سے ... دوں گا اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں ہے تو ... قیمت واپس دیدوں گا اور ... ہیرا ... روپیہ فی تولہ کے حساب سے دوں گا ... قدردان اسے خرید فرماویں اور نیز میرے پاس پشاوری لنگی اور کلاہ ہر قسم بھی موجود ہے ... ہیرے کا سرمہ بنا ہوا ۶ روپیہ تولہ

احمد نور مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۱ - اپریل ۱۹۰۹ء
بابو ... صاحب خریدار نمبر ۲۰۱۷ للعہ
... ۱۲ ... حکیم محمد عمر صاحب عار
... ۱۲ ... فضل الٰہی صاحب ۱۲ر
۲۰۱۹ ... چودھری ... خان صاحب ...

۲۲ - اپریل ۱۹۰۹ء
... ۱۳ ... میاں عبد الکریم صاحب ...
... ۱۹۵ ... محمد یار صاحب عار

۱۵ - اپریل ۱۹۰۹ء
... ۲۰۱ ... مسماۃ ... بی بی عار
۱۷ - اپریل ۱۹۰۹ء
... ۱۲ ... مولوی سکندر علی صاحب ...
... ۲۶ ... حاجی حبیب ... صاحب ...
عبد الرحمٰن صاحب ... ۱۳۹ ... از افریقہ
بابت نور عالم خان صاحب ۲۰۱۹ للعہ

میاں معراج الدین عمر کے لئے بدر پریس قادیان میں ... کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

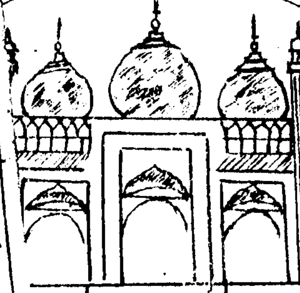

بدر

BADR — QADIAN

بدر و انتم اذلہ

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

امروز قوم من نشناسد مقام من

[illegible] یاد کند وقت خوشتر م

رجسٹرڈ نمبر [illegible]

قیمت از غربا و طلبا غیر مذاہب سے

گورنمنٹ سے

نمبر ۲۷

مورخہ ۹ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ ۔ جولائی ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ / اسر

افریقہ سمہ

ایڈیٹوریل

(ماخوذ از کلام خلیفۃ الامام)

اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہونے کے لئے مفصلہ ذیل باتون کی ضرورت ہے (۱) فاصبر ۔ یعنی استقلال و استقامت و بردباری و جفاکشی سے کام لو (۲) واستغفر لذنبک ۔ اپنی کمزوریون کے لئے جناب الٰہی سے حفاظت طلب کرتے رہنا (۳) وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار ۔ صبح و شام تسبیح و تحمید مین مشغول رہنا (۴) فاستعذ باللہ دشمنون کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے استعاذہ جناب باری سے کرتے رہنا (۵) ادعونی استجب لکم ہر وقت دعا مین مشغول رہنا ۔

افعال کا حسن ۔ ایک تو تجربہ صحیحہ و عقل سلیمہ سے معلوم ہوتا ہے ۔ دوم ۔ اللہ جل شانہ خود فرمائے کہ یہ نیک کام ہے ۔ پس ہدیٰ تو وہ ہدایتین جن پر فہم و اوراک نہیں چل سکتا اور ذکریٰ وہ جسے انسان نیک تو سمجھتا ہے مگر رسم یا غفلت یا کسی اور وجہ سے بھول گیا یا چھوڑ چکا ہو

اللہ تعالیٰ نے پہلے رکوع مین تین باتین بتائی ہین ۔ یہ کتاب ۔ کتاب اللہ ہے (۲) اسمین کوئی شک اور ہلاکت کی راہ نہین (۳) دنیا کے سب متقیون کے لئے (خواہ کسی مذہب کے ہون) آیندہ ترقیات کے لئے پوری ہدایت ہے ۔ اتقا کا ادنےٰ درجہ یہ ہے (۱) غیب پر ایمان لانا (۲) دعا سے کام لیتے رہنا (۳) مخلوق سے ہمدردی خدا کے دئے مین سے انہین بھی دینا ۔ پھر اس سے دوسرا درجہ ۔ (۱) اس بات پر ایمان لانا کہ رسول اکرم صلعم پر اللہ کی تمام رضا مندی کی راہین کھل گئین (۲) ہمیشہ اس صفت آلٰہی پر ایمان رکھنا کہ وہ ایسے آدمی مبعوث کرتا رہا ہے جنہین اپنی رضا کی راہین بتلائین (۳) آیندہ بھی ایک گھڑی آنے والی ہے جبمین ایک شخص پر اللہ کی رضا ظاہر ہو پہلے تو ہدایت ان کے لئے ہوتی ہے پھر وہ ہدایت پر سوار ہو جاتے ہین ۔

بس انجام ان لوگون کا یہ ہے کہ مظفر و منصور ہوتے ہین آخرت [illegible] ہر فرقہ کا دعویٰ ہے کہ وہ فلاح پائین گے مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ سچے متقی کا نشان یہ ہے کہ وہ اس دنیا مین بھی مظفر و منصور ہو ۔

پھر

ان لوگون کا حال بتایا ہے جنہون نے خطرناک راہین اختیار کی ہین ایک وہ جو حق بات کو سننا ہی نہین چاہتے ۔ دوم وہ جو سن تو لیتے ہین مگر انذار و عدم انذار کو برابر سمجھتے ہین ۔ سوم وہ جو اس رسول کے پیرؤن کی حالت پر غور نہین کرتے کہ اب کیا سے کیا ہو گئے کیونکہ ہر شخص اپنے گاؤن کے نیک و بد کا جانتا ہے ۔ اس عدم توجہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انہین ایمان نصیب نہین ہوتا ہے ۔

خلیفۃ المسیح کی بیعت واجب ہے

کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہم حضرت میرزا غلام احمد صلعم کو مسیح موعود و مہدی مسعود مانتے ہین تو اب علامہ نورالدین کی بیعت کی کیا ضرورت ہے ۔ یاد رکھو کہ کوئی قوم ترقی نہین کر سکتی جب تک کہ اس مین وحدت نہ ہو اور وحدت بغیر اس کے ناممکن ہے جب تک ایک بزرگ کے تحت مین ہو کر کل کام نہ کئے جائین جو بھیڑ ریوڑ سے یہ سمجھ کر جدا ہوتی ہے کہ ساتھ ساتھ مقید کیون پھرون ۔ وہ ایک دن بھیڑئیے کے قابو مین آ جاتی ہے ۔ جو شاخ اپنے تئین ہری سمجھ کر جڑ سے تعلق رکھنا ضروری نہ سمجھے وہ آخر سوکھیگی ۔

ہر شخص اپنی ذات کے لئے خود ذمہ دار ہے پس کسی انجمن کے سکرٹری یا کسی جگہ کی جماعت کے امام کا بیعت کر لینا سب کے لئے کافی نہین ہو سکتا ہر ایک کو بیعت کیلئے خط لکھنا چاہئیے تا وہ اس فیض

کتبہ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

سے حسنہ ہے ۔ جو ید اللہ علی الجماعۃ میں مرکوز ہیں

پیغام صلح

اس صلح کے پیغام کی (جاپان کے شاہزادہ نے تمام قوموں کو دیا) اشاعت کی تجاویز ہو رہی ہیں خواجہ کمال الدین صاحب اسے پانچ دس ہزار چھپوانا چاہتے ہیں ۔ مخدومی مفتی محمد صادق صاحب نے ... اپنے سفر میں اسے پھیلایا ۔ سناتن دہرمی اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں ہاں آریہ اس کی مخالفت کر رہے ہیں کیا وہ نہیں چاہتے کہ ملک میں آشتی کا دور دورہ ہو ۔ الیسوسی ایشن کی بنیاد بھی رکھی جانیوالی ہے مگر معاہدہ کے وقت یہ خیال ضروری ہے کہ احمدی قوم چونکہ ایک ایسے لیڈر کے ماتحت ہے جس کے حکم کے ایک ایک نقطہ کی تعمیل ان کا کام ہے اسلئے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک دو سو ہندو اٹھے اور ہم ان سے یہ عہد کر لیں کیونکہ ایک طرف تین چار لاکھ جماعت ہو اور دوسری طرف معدود سے چند ۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ کم از کم دس ہزار معزز ہندو کے دستخط ہونے چاہئیں ۔ پیغام صلح کے اخیر میں جو نوٹ ہیں جہاں تک میرا خیال ہے ۔ اور اہل بیت نبوت سے معلوم ہوا وہ اس اکبر کے لئے نوٹ نہ تھے بلکہ علیحدہ ایک اور کتاب کے لئے تھے اس امر کا اظہار اس لئے ضروری ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے آپ کا نتیجہ ناتمام رہ گیا ۔

سرسری نظر

اس ہفتہ کے آتے ہوئے دو چار رسالے اور ایک دو اخبار میری زیر نظر ہیں ۔ میں حیران ہوں کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا شدت مخالفت میں ایک حرف بھی انصاف کے ساتھ لکھنا قسم ہو گیا بات بات میں غیظ و غضب ٹپکتا ہے ۔ فقرے فقرے میں تعصب ہویدا ہے ۔ پیرے پیرے میں بدنیتی اور منافقانہ پالیسی کا اظہار ہے اللہ رحم کرے ان کے حال پر کاش انہیں معلوم ہوتا کہ آقائے نامدار احمد مختار فرما چکے ہیں مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ و زبان سے دوسرے مسلم کو ضرر نہ پہونچے ۔ آہ یہ مسلمان خدا جانے کس دنیا کے رہنے والے ہیں کہ ان سے ہم نے وہ دکھ اٹھائے جو زہریلے سانپوں اور پھاڑ کھانے والے درندوں سے اگر پہنچتے تو چنداں گلہ نہ تھا ۔

المجدد ماہ مئی میں ایک ایسا گندہ نوٹ نکلا کہ بعض غیر احمدی احباب نے خط بھیجے کہ آپ مقدمہ کیوں نہیں چلاتے مگر ہم نے یہی جواب دیا کہ ہم فاصبر علی ما یقولون پر عمل کر رہے ہیں یہ جون کا نمبر پھر اسی رنگ میں نکلا ہے "تازیانہ نقشبندی" کی دھمکی جیسے دیجاتی تھی ۔ وہ تو اب تک باطل کا سر کچلنے کے لئے خدا کے فضل سے انہی خیالات کے ساتھ زندہ موجود ہے ۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ تازیانہ اپنا کام کر چکا ۔ فاصنع ما شئت شاید تم ہی قسم مواقع کے ۔ لیکہی درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے جماعت علی شاہ کا تقدس و تطہر ان کے مریدوں کی تحریر سے ظاہر ہے ہر شخص یہ مضمون پڑھ کر اس کا فیصلہ کر سکتا ہے لاہور ٹیار ڈ کرا لاہور کے ایک واقعہ کے متعلق جھوٹ ۔ کذب ۔ بہتان افترا کی نجاست پر اس بے باکی کے ساتھ منہ مارنا اس گروہ کا کام نہیں ہونا چاہیئے جو اپنے تئیں ایک واجب التعظیم مجدد سے منسوب کرے ۔ کہنے والا تو خاکم بدہن تارک حب آل محمد است کہہ رہا ہے اور یہ اسے اہل بیت کی توہین کرنیوالا بتاتے ہیں کیا تمہارا اپنا مذہب نہیں کہ ابوبکر و عمر امام حسین سے افضل تھے لیس جب یہ کہنا ہتک نہیں تو مسیح موعود کی افضلیت سے کیوں توہین ہو سکتی اگر تم اگرار ہے ہو کبھی تقدیر ... تو دکھاؤ ۔ کہاں لکھا ہے جب تک تمام اہل ارض مرزا کی رسالت کا کلمہ نہ پڑھیں گے آپ فوت نہ ہونگے پھر منہ پر نجاست داڑھی کرنا اور جنازہ پر نجاست کا پھینکا جانا ایسے ہیں نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہیں کہ ہم لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا کیا کہیں اس رسالہ کا طرز تحریر ہمارے متعلق ایسا بازاری کہ میں اس کا ہرگز ذکر نہ کرتا مگر مجھے صرف یہ دکھانا تھا کہ ایک عظیم الشان فرقے کے اخلاق حمیدہ اور تقوی و تہذیب کا یہ نمونہ ہے اور علم کا یہ حال کہ آپ جوتوں سمیت جنازہ پڑھے جانے پر معترض ہیں حالانکہ سچے مسلمانوں کا یہ عام معمول ہے احادیث سے آنحضرت صلعم کا مع صحابہ کرام نماز پڑھنا ثابت ہے یہ ہندویت کی رگ ابھی گئی نہیں ۔ جو چمڑے سے پرہیز کرتے ہیں ۔

اس کے بعد ضیاء الاسلام کا نمبر ہے بخدا میں یہ سننے کیلئے ہرگز تیار نہ تھا جو کچھ اس مہربان نے سنایا ۔ علاوہ جو ریویو آف ریلیجنز کے صفحے کے صفحے اپنے رسالے میں نقل کر دئے اور جس کے رسالے کی رونق ریویو کے مضامین ہو اس سے یہ امید ہو سکتی تھی کہ وہ احمدیوں کو ایک سخت خطرناک فرقہ کہے ۔ ایک کاسہ لیس کے لئے نمک حرامی سے بڑھکر کوئی گناہ کبیرہ نہیں ہو سکتا اگر یہ فرقہ ایسا ہی خطرناک تھا تو آپ نے یہ راہ و رسم کیوں رکھی تھی جوش تعصب میں عقل کچھ ایسی ماری گئی ہے کہ ایک طرف لکھتا ہے مرزا اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مرنیوالے نہ تھے دوسری طرف خود ہی الوصیۃ کا ذکر کرتا ہے پھر وطن سے ایک گندہ مراسلت کی رجو کسی شریر نے کسی احمدی کے نام سے چھپوا ہی نقل کرتا ہے اور درائیتسے کام نہیں لیتا ہم اعتراضوں سے منع نہیں کرتے وہ بھی کھول کر کریں اور اپنے ترکش میں کوئی تیر باقی نہ رکھیں اور نتیجہ کے منتظر رہیں ۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا اتیلا نمبر رسالہ شیعہ کا ہے ۔ ایڈیٹر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس میں ہمارے متعلق تہذیب کے پایہ کو نظر انداز نہیں کیا مجھے افسوس ہے کہ انکو ہمارے متعلق غلط معلومات بہم پہونچائے گئے ہیں ۔ حضرت امام مہدی آخر یوں عیسائیوں سے مناظرہ کرنے تشریف نہیں لے گئے تھے اور نہ آپ ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے اور نہ یہ صحیح ہے کہ آپ اپنی موت کی پیشگوئی نہیں کر سکے ۔

صاحب من الوصیۃ دو سال آپ پہلے شائع فرما چکے تھے ۔ آپ نے یہ فقرہ جو لکھا کہ بہت سے سنیوں نے ان کے مکان کو گھیر لیا اور فحش کلمات کہنے لگے اور پھر یہ کہ ... یہ درندگی اور یہ مظالم ایسے نہیں جو اس جانور ... ان سے عمل میں آسکیں ہاں اس کا شکریہ لیکن اس کے ساتھ ہمارے مقتدا خلفاء راشدین کو جو کچھ آپ کہہ گئے ہیں وہ اس بیہودہ حرکت سے کم تکلیف دہ نہیں ہو سکتا حضرت ثلاثہ وہ ہیں جن کے سچے اور متقی مسلمان ہونے پر خود ان کی خلافت نے گواہی دی یعنی خدا کے کلام نے اور پھر اس کے کام نے ۔ پڑھو وعد اللہ الذین امنوا منکم اور پھر نہج البلاغۃ دیکھو جو ان کی تعریفوں سے بھرا ہے ان بزرگان ملت کے اسلام پر اور اہل بیت کرام پر اتنے احسان ہیں اگر آپ سچے محب ہوں تو قیامت تک ان کے شکریہ سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے آپ نے یہ بھی غلط لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے حکیم نور الدین کو اپنا جانشین نامزد کیا در اصل حضرت مسیح موعود نے اپنے طرز عمل سے بتا دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا کوئی وصی نامزد نہ کیا تھا بلکہ اس معاملہ کو قوم کی کثرت رائے پر چھوڑ دیا تھا پس آپ کا اس سے استدلال یا سنیوں پر اعتراض بنا ءغلط بر غلط ہے وکیل کے مضمون کا جواب تو کسی وقت علیحدہ عرض ہو گا فی الحال نظیر حسین سخا کے متعلق مجھے کچھ کہنا ہے آپ بدر کی اس توجیہ پر کہ حضرت مسیح موعود ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں رقمطراز ہیں کہ موت کے یہ معنی کسی لغت ڈکشنری و انسائکلو پیڈیا میں نہیں کاش سخا صاحب جہاں تانک کی طرف توجہ دکھاتے ہیں قرآن مجید کی آیات پر کچھ نظر کرتے صاف لکھا ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

دیکھئے باوجود اس کے کہ موت جسم و جان کے افتراق کا نام ہے اور شہیدوں پر بھی یہ حالت طاری ہوئی ۔ پھر بھی انہیں زندہ کہنے کا حکم ہے حضرت ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق بس اس ایک ہی آیۃ سے آپکے چاروں سوالوں کو حل کر دیا پھر یہ جواب ان جوابوں کا ایک حصہ ہے جو کہ اشتہار آخری فیصلہ کے بارہ میں دئے جاتے ہیں کسی وکیل کے ایک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اہل وطن کو ایک خطاب"

لاہور کے جلسہ پیغام صلح کے بعد انجمن احمدیہ بھیرہ نے تجویز کیا تھا کہ پیغام صلح بھیرہ والوں کو بھی پڑھ کر سنایا جاوے حسن اتفاق سے ہمارے مکرم و معظم مفتی محمد صادق صاحب تشریف لائے مفتی صاحب موصوف عرصہ سے اہل وطن کو خطاب کرنا چاہتے تھے اور ایک لیکچر دینا چاہتے تھے یہ موقعہ بہت مناسب تھا اور زیادہ لطف یہ ہوا کہ ۲۶ تاریخ جون کو جمعہ بھی تھا اور شہنشاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ کا جنم دن بھی تھا ان سب مبارک تقریبوں کا جمع ہونا نہایت مبارک تھا چنانچہ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شام کے ۶ بجے حکیم فضل الدین صاحب کی بیٹھک پر مفتی صاحب موصوف نے لیکچر "اہل وطن کو ایک خطاب" پڑھا جس کے ضمن میں پیغام صلح بھی پڑھ کر سنایا گیا جلسہ میں شہر کے معزز ہندو مسلمان رؤسا مدعو کئے گئے تھے اکثر ان نے ... سے تشریف فرما کر جلسہ کی رونق افزائی فرمائی اور ہندو مسلمان پبلک نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ ایک جلسہ میں جمع اور لیکچر کو سنتے ہوئے نظر آتے تھے جو نہایت مسرت کا مقام تھا۔ جلسہ کے پریزیڈنٹ جناب دیوان گنپت رائے صاحب آنریری مجسٹریٹ بھیرہ قرار پائے جو شہر بھیرہ کے نہایت قابل اور منصف مزاج اور ہر دلعزیز رئیس ہیں سب سے پہلے مولوی محمد صدیق صاحب نے قرآن مجید کا ایک رکوع نہایت خوش الحانی سے پڑھا جو نہایت دلکش اور موثر تھا بعد ازاں مفتی صاحب موصوف نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ لیکچر نہایت قابلیت سے لکھا گیا تھا سب سے پہلے اہل وطن کے ساتھ ہمدردی کا اظہار تھا پھر منہاج نبوت کا بیان تھا۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونے کا ثبوت تھا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ۔ آپ کی وفات پر اعتراضات اور ان کے جوابات کا تذکرہ فرما کر "پیغام صلح" کو پڑھ کر سنایا۔ بعد اس کے شہنشاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم کے لئے نہایت خلوص سے دعا کی گئی اس دعا کے وقت حاضرین جلسہ نے ہاتھ اٹھائے اور اکثر ہندو معززین نے بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور سب نے آمین کہی جو مذہبی مصالحت کے لئے ایک نیک فال تھی۔ مفصل لیکچر اور دعا یہ "بدر" میں چھپ جائیگی۔ مفتی صاحب کے بعد بھیرہ میونسپلٹی کے وائس پریذیڈنٹ بخشی رام لبھایا صاحب نے تقریر فرمائی جس میں بخشی صاحب موصوف نے پیغام صلح کی تائید کی اور اس صلح پر اظہار مسرت فرمایا اور شہنشاہ معظم کیلئے دعائیہ الفاظ فرمائے اس پر حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب کے خلیفہ ہونے پر بوجہ اپنے قدیمی تعلقات کے نہایت خوشی ظاہر فرمائی اس کے بعد آریہ سکول کے ماسٹر ہری رام صاحب نے تقریر فرمائی جس میں انہوں نے پیغام صلح کی تائید کی اور یہ فرمایا۔ کہ گائے کا نکتہ ایسا ہے کہ اگر احمدی لوگ گائے کا استعمال چھوڑ دیں۔ تو ہندوؤں اور احمدیوں میں ہمیشہ کے لئے مصالحت ہو جائے اور سچا اتفاق پیدا ہو جائے پھر انہوں نے شہنشاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ بھی فرمائے بعد ازاں پریزیڈنٹ نے تقریر فرمائی جو نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی انہوں نے بڑے زور سے پیغام صلح کی تائید فرمائی۔ فرمایا کہ پہلے میں نے سنا تھا کہ پیغام صلح لاہور میں پڑھا گیا ہے اور اس کے مجمل حالات سے مجھ کو خبر دیگئی تھی۔ مگر آج جب میں نے اس پیغام کو سنا تو مجھے نہایت خوشی ہوئی اور اس کی معقولیت اور خوبی نے میرے دل پر خاص اثر کیا اس میں کچھ شک نہیں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کا ذریعہ اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہو سکتا اور یہ کہنا کہ احمدی لوگ اگر گائے کا استعمال چھوڑ دیں تو دونوں قوموں میں صلح ہو جائے بالکل سچ ہے مگر میں کہتا ہوں کہ احمدیوں نے تو یہ سب کچھ کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے اور وہ نہ صرف گائے کا استعمال چھوڑنے پر بلکہ ہر ایک شرط پر جو پیغام صلح میں پیش کی گئی ہے۔ خود عمل کرنے کو تیار ہیں اب جو دیر ہے وہ اہل ہنود کی طرف سے ہے چاہئے کہ اہل ہنود بھی ان شرائط پر جو پیش کی گئی ہیں۔ عمل کرنا شروع کر دیں تا سچا اتفاق پیدا ہو جائے۔ اور حقیقی صلح پیدا ہو جائے اس کے بعد صاحب موصوف نے اپنے قدیمی تعلقات جو حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ سے صاحب موصوف کے ہیں ظاہر فرما کر حضرت مولانا کی خلافت پر اظہار مسرت فرمایا اور نہایت خوشی ظاہر کی اس کے بعد شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے جنم دن پر پیغام صلح کے پڑھے جانے کو نیک فال قرار دیکر اور شہنشاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ فرما کر اپنی تقریر کو ختم فرمایا اس کے بعد مفتی صاحب نے اٹھ کر پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر کی تائید فرمائی۔ کہ احمدی لوگ ہر طرح آمادہ ہیں اب صرف دیر اگر کچھ ہے تو فریق ثانی کی طرف سے ہے مگر خوشی کی بات ہے کہ لاہور میں ایسوسی ایشن قائم ہو گئی ہے جس میں معزز ہندو مسلمان شامل ہیں اور جو ان سب باتوں کو عملی رنگ میں لانے کی کوشش کریگی۔ وباللہ التوفیق۔ پس رؤسا میں سے جو صاحب چاہیں اس ایسوسی ایشن میں شامل ہو سکتے ہیں اس کے بعد بہ اجازت پریزیڈنٹ صاحب جلسہ برخاست کیا گیا اللہ تعالے کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہاں محض اپنے فضل سے جلسہ کو نہایت کامیابی عطا فرمائی اور جلسہ کے مقصد میں امید سے بڑھکر کامیابی ہوئی۔ لوگوں نے نہایت خوشی اور توجہ سے لیکچر سنا۔ کسی قسم کا شور و شر نہ تھا۔ جلسہ میں خاموشی اور تہذیب کی حکومت تھی اور لیکچر کا پبلک پر نہایت عمدہ اثر پڑا جب تک لیکچر ختم نہ ہو لیا کوئی شخص لیکچر سے جاتا نظر نہ آیا۔ اور پھر شہنشاہ معظم کے لئے ہندو اور مسلمانوں کا مل کر دعا کرنا اور آمین کہنا مذہبی مصالحت کی عجیب مسرت خیز جھلک دکھاتا تھا اور نیز یہ ظاہر کرتا تھا کہ دونوں قوموں کو اپنے شہنشاہ سے سچی دلی محبت اور وفاداری ہے کہ ایک جگہ جمع ہو کر دونو قومیں اپنے شہنشاہ کے لئے دعا کیواسطے ہاتھ اٹھاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور پھر شکر ہے اور ہمیشہ ہمیشہ شکر کرنا ہمارا فرض ہے کہ وہ اپنے عاجز اور بیکس بندوں پر اپنے فضل و کرم کرتا اور اپنے فضل اور نصرتوں سے کامیابیاں عطا فرماتا ہے یہ سب کچھ اس کے پاک رسول حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے سچے خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا طفیل ہے جس کا صلح کا پیغام بھیرہ کو سنایا گیا اور یہ بات بھی قابل تذکرہ ہے کہ مخالفین سلسلہ نے اس جلسہ میں طرح طرح کی روکیں ڈالنے کی کوششیں کیں اور مولویں بھی گرم ہوئیں اور بجائے قرآن کریم و حدیث شریف کا وعظ ہونے کے کفر نامے پڑھے گئے اور جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا اور صادق کامیاب ہو کر رہا ہے

کار و بار صادقان ہرگز نہ باشد ناتمام
صادقان را دست حق باشد نہان در آستین

اس لیکچر کا اثر جو کچھ ہوا اس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں لیکچر کے دوسرے دن ایک ہندو وکیل صاحب سے ملاقات ہوئی جنہوں نے ایک عجیب و غریب تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہندوستان میں تین بڑے مذاہب ہیں۔ ہندو۔ مسلمان اور عیسائی۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اب یہ تینوں قومیں آپس میں صلح اور امن کے ساتھ زندگی بسر کریں اور تینوں قوموں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے یہ ضروری تھا کہ تینوں قومیں ایک ایسے شخص کے جھنڈے کے تلے جمع ہوں جو تینوں قوموں کے لئے مقتدا ہو وہ ہندوؤں کے لئے کرشن ہو عیسائیوں کے لئے مسیح اور مسلمانوں کے لئے مہدی ہو اور ضروری ہے کہ وہ اللہ کا رسول بھی ہو تاکہ تینوں قوموں کے مقتداؤں کی عزت

اور نیز جانب اللہ ہونے کا ثبوت بھی دین دنیا پر ظاہر ہو جانے اور یہ وہ خود خدا کی طرف سے مقرر کردہ مقتدا ہونگے وہ سب ہر ایک قوم کے لئے قابل قبول بھی ہوا اور جہاں تینوں قومیں اس کو اپنے اپنے رنگ میں مقتدا سمجھیں وہاں وہ اکیلا تینوں قوموں کے مقتدؤں کا مظہر ہونے کی وجہ سے تینوں قوموں کی وحدت کا باعث بھی ٹھیرے اور اس طرح آپس کے اختلاف مٹ جائیں اور اس حکم اور عدل پیشوا کی سب مل کر اطاعت کریں اگر ایسا ہو جائے تو ہندوستان کے سارے دکھ کٹ جاویں اور سارے آپس کے جھگڑے مٹ جائیں اور ہندوستان کی ترقی اور بہبودی کے دن آ جائیں یہ سچ ہے کہ جو بات حضرت مرزا صاحب نے نکالی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے اور جیسا اُن کو خدا نے وحی کی ہے کہ وہ کرشن مسیح اور مہدی ہیں ۔ اگر اس کو لوگ مان لیں تو ہندوستان کے دن پھر جاویں اور لوگوں میں سچی مصالحت اور محبت اور گورنمنٹ سے سچی وفاداری پیدا ہو جائے اور پھر ہر ایک قسم کے فساد اور دکھ سے ہندوستان کو ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے ۔ واقعی ہر ایک دکھ سے نجات کا ذریعہ اگر کوئی ہے تو وہ یہی ہے ۔ جو حضرت مرزا صاحب نے دنیا کے آگے پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ بعض ایسے وجود دنیا میں بھی موجود ہیں ۔ جو محض اپنی ذاتی وجاہتوں کیواسطے فرقہ بندیوں میں ہی خوش رہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ اتفاق ہو اور دنیا کے دکھ کٹیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پھر کس مپرسی کی حالت میں جا پڑیں گے اور یہی ان کو منظور نہیں ۔

یہ تقریر سنکر مجھے نہایت مسرت ہوئی ۔ میں نے عرض کیا کہ خیر اگر خود غرض وجود دنیا میں ہیں تو آپ جیسے عالی خیال لوگ بھی خدا کے فضل سے دنیا میں موجود ہیں ۔ نیکی کے کام کے لئے سعی کرنے سے ہمت نہ ہارنی چاہیئے خدا تعالیٰ نیکوں کا مددگار ہوتا ہے اور نیک آخر کامیاب ہوتے ہیں غرض اس ملاقات کا میرے دل پر خاص اثر ہوا اور ایمان بڑا تازہ ہوا ۔ اے خدا کے برگزیدہ مسیح تجھ پر سلام ۔ اے سچے نجات دہندہ تجھ پر سلام ۔ تو نے جو کچھ عظیم الشان کام دنیا پر کئے ہیں وہ قیامت تک یادگار رہیں گے اور آسمان پر تارا ہو کر چمکیں گے ۔ مگر آہ ! آج قوم کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے ۔ وہ نہیں دیکھتے نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں ۔ مگر ان وہ جنکو خدا نے اپنے فضل سے بصیرت عطا فرمائی ہے ۔ اب بھی وقت ہے ۔ اے قوم آنکھ کھول دیکھ اور سمجھ ورنہ پیچھے پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئیگا خدا کے مسیح نے کیسا سچا شعر فرمایا ہے ۔

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

راقم ۔ ایک احمدی از بھیرہ

بدر خواتین

مورخہ ۳۰ ۔ اپریل کے بدر میں مکرم بھائی احمد حسین خان صاحب کا مضمون ذیل کے عنوان پر دیکھا (میاں بیوی میں کیسا سلوک ہونا چاہیئے) چونکہ اس کا ایک حصہ مستورات کے متعلق ہے دیکھکر مجھے خیال آیا کہ میں بھی اپنی ناقص سمجھ کے مطابق کچھ عرض کر ہی دوں ۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میرے قابل عزت بھائی ایڈیٹر صاحب ایڈیٹر بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور ممنون فرما دیں گے ۔

سب سے اول تو محترم بھائی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ گاہے گاہے اس غریب فرقہ کی خبرگیری کرتے رہتے ہیں اور جب کم فرصتی کے مرض سے افاقہ ہوتا ہے تو مستورات

مضمون اپنی دلچسپی کے لحاظ سے عمدہ تھا مگر جو انہوں نے پہلا سین یعنے تصویر کا دوسرا رُخ دکھایا ہے وہ میرے تجربے اور مشاہدے کے بالکل برخلاف ہے مجھے تو کبھی یہ دیکھنے یا سننے کا اتفاق نہیں ہوا ۔ کہ مرد بیچارا مصیبت کا مارا محنت مزدوری کر کے پیسے کما لائے تو تب ہی بچہ کو گودی میں اُٹھائے اور چولھے کے پاس بیٹھ کر ہنڈیا پکائے ادھر بچہ روئے چلائے ادھر وہ بیچارا سالن میں چمچہ ہلائے بیوی پاس بیٹھی یوں ہی بڑبڑائے ۔ سچا میں نے یہ تماشا نہ دیکھا اور نہ (سوائے بھائی صاحب کی زبان کے) سنا ۔ بالفرض اگر بھائی صاحب کو کبھی اس واقعہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو معدودے چند والا معاملہ ہے جسکو ہم تصویر کا دوسرا رُخ نہیں کہہ سکتے اور بیوی جو کہ اپنے شوہر کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتی ہے ضرور پاگل ہے ۔ میں قسمیہ کہتی ہوں کہ اگر بچے پالنے کا بار عظیم مردوں کے سر پر پڑتا تو اس کی انجام دہی میں وہ سخت ہی بودے نکلتے ۔ ان پرورش کے مشکلات کو پیش نظر رکھ کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ماؤں کے پاؤں تلے بہشت ہے ۔ اس آزمائش میں ثابت قدم رہنا عورتوں ہی کا کام ہے اخیر میں بھائی صاحب نے یہ بھی نتیجہ نکالا کہ فریق اول کیوں ایسا تند خو اور بد مزاج ہے اور فریق ثانی کیوں ایسا حلیم بنا رہے ۔

آمدم برسر مطلب ! اب میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میاں بیوی میں کیسا سلوک ہونا چاہیئے ۔ میاں کا بیوی کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہیئے جو کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حرم محترم کے ساتھ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اگر بیوی صاحبہ روٹی پکاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود آگ سُلگا دیتے ۔ غرض ذرہ ذرہ کام میں بیوی صاحبہ کو امداد دیتے ۔ جب میں ہندو ۔ آریہ ۔ عیسائی مذہب پر نظر عمیق ڈالتی ہوں تو بے اختیار دل نے اسلام پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے کہاں ان کی حیا کش گناہ کا پیش خیمہ بے پردگی اور بے جا آزادی اور کہاں اسلام کا باعصمت اور باعفت رہنے کا عمدہ ذریعہ پردہ کون کہتا ہے مسلمان مستورات کے لئے پردہ قید ہے میرا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ یہ پردہ بلکہ اسلام کا وہ بھاری احسان ہے جس کا ہم شکریہ نہیں ادا کر سکتیں اور جس کی نظیر کوئی اور مذہب نہیں دکھا سکتا ۔ کہاں ہندوؤں اور آریوں کا مذہب کہ فرقہ اناث کو کشتنی سوختنی ۔۔۔ ذلیل سمجھا اور ان کی کتابوں نے ان کو دختر کشی اور ۔۔۔ کرنے کا سبق دیا کہاں اسلام کی پاک تعلیم کہ مرد اور عورت کو ایک جیسے حقوق عطا فرما دئے قرآن پاک نے دختر کشی وغیرہ کا قلع قمع کر دیا کیا انجیل دکھا سکتی ہے کہ اس نے عورتوں پر کیا کیا احسان کئے ہاں البتہ ایک احسان مذہب اسلام سے بڑھکر عیسائیت نے کیا ہے وہ کیا ہے بے جا آزادی جو ان کو خدا سے دور کرنے اور جہنم کے نزدیک کرنے کا بڑا عمدہ ذریعہ ہے وہ اسلام ہی ہے اور قرآن کریم ہی ہے جس کے فرقہ اناث پر بیحد عنایات ہیں ۔ قرآن کریم نے مستورات کو باپ کی اور خاوند کی جائیداد میں حصہ دلایا ہے ۔ کیا کوئی مذہب اس کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں ۔

میاں اور بیوی کا آپس میں ایسا سلوک ہونا چاہیئے کہ وہ ہر وقت ایک دوسرے پر خوش رہیں کبھی کوئی رنجش اور بدمزگی درمیان میں آنے نہ پائے اور یہ تب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں آپس میں خالصاً لوجہ اللہ ہی نیک سلوک کریں بیوی اپنے میاں کی اس واسطے عزت اور محبت نہ کرے وہ مالدار خوبصورت یا ذی وجاہت ہے (کیونکہ مال وغیرہ کسی کی میراث نہیں) بلکہ وہ اس لئے اس کی عزت توقیر اور الفت کرے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور میں اپنے اللہ کو خوش کرنے

کے لیے میاں کی تابعداری کرے۔ نہ میاں اپنی بیوی کے ساتھ اس کی خوبصورتی یا اس کے باپ کے ذی مرتبہ یا اس کو زیادہ جہیز وغیرہ ملنے کی وجہ سے حسن سلوک نہ کرے (کیونکہ یہ سب چیزیں عارضی اور جلدی ملیامیٹ ہو جانے والی ہیں) بلکہ وہ بھی اپنے اللہ اور رسول کے احکام کی بجا آوری کیواسطے لطف اور مہربانی سے پیش آوے اور جو شخص محض اللہ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ محبت اور سلوک کرتا ہے تو مولیٰ کریم اس کی محبت اور بھی دن بدن مستحکم اور مضبوط کرتا جاتا ہے۔ اور ان کے مابین کسی قسم کا فساد وغیرہ ہو ہی نہیں سکتا اور اکثر اوقات دیکھا ہے کہ قال اللہ اور قال الرسول پر چلنے والے میاں بیوی میں بغض اور عناد نہیں ہوتا اور وہ ایک دوسرے کے حقیقی خیرخواہ اور جانی دوست ہوتے ہیں ایک عورت اور مرد کے درمیان فساد ہونے کا سب سے بھاری سبب یہ ہے کہ دین سے بہرہ مردوں کو چونکہ عاقبت کا خیال ہی نہیں ہوتا اور نہ دل میں خوف خدا ہوتا ہے اور نہ ہی جزا سزا اعمال پر ایمان ہوتا ہے ان کے اکثر اوقات خیال ایسے خراب ہو جاتے ہیں جس کا عورت سخت نوٹس لیتی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کا محافظ بنایا ہے اور مرد کو ... [illegible] ... جانی ہے اس فتنہ اور فساد کا موجب خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے۔ دوسرا باعث فریقین کی ناچاقی کا یہ بھی ہوتا ہے کہ مذہب سے لاپرواہ مرد اپنی بیوی کو اس کے والدین کے متعلق طعنہ زنی کرتا ہے کہ انہوں نے مجھے عمدہ کپڑے نہیں دیئے ... [illegible] ... اس کے والدین کو برا بھلا کہتا ہے جس کی برداشت عورت نہیں کر سکتی اور اس لعن و تشنیع کی بدولت ناچاقی تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور وہ اپنی عادت سے باز نہیں آتا اور نہ بندہ خدا اتنا سوچتا ہے کہ جن والدین نے اپنا پالا پلایا لخت جگر میرے حوالہ کر دیا ہے اور حسب توفیق جو کچھ میسر آیا ہے وہ بھی میری نذر کر دیا ہے اب میں ان بیچاروں کو برا کہوں اور غریب عورت کو جس نے آتے ہی اپنا تن من دھن مجھ پر نثار کر دیا ہو اور جس نے ماں باپ بہنوں بھائیوں اور خویش و اقربا کو ایک میری جان کے پیچھے پس پشت ڈالدیا ہے کیوں اذیت پہنچاؤں۔ مگر یہ اس کی بے دینی کا قصور ہے ورنہ ہمارے بشیر و محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوۃ والثنار تو تاکیداً فرما گئے ہیں کہ بیوی کو اس کے میکے کی بابت بالکل کچھ نہ کہو۔ میں دعوے سے کہتی ہوں۔ کہ دیندار میاں بیوی میں کسی طرح کی ناچاقی و تنوع میں آہی نہیں سکتی۔ علاوہ بریں مستورات کو بھی اپنے شوہروں کی اعلےٰ درجہ کی تابعداری کرنی چاہیئے اور اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ خاوند کی خدا کی نافرمانی اور بے ادبی دوزخ میں لے جانے کے لئے کافی ہوتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر خدا کے بعد اگر کسی اور کو سجدہ کرنا درست ہوتا تو عورت کو اللہ تعالیٰ حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت اور بزرگی دی ہے اور ان کو تاکید کی ہے کہ ان زیردستوں پر نظر عنایت رکھا کریں اس زمانہ میں جب کہ فرقہ اناث پر بے جا ظلم تعدی ہونے لگی اور ان کو پاپوشوں سے نسبت دی جانے لگی تو خداوند کریم نے مسیح موعود کو وہی رسولی اخلاق دے کر دنیا میں بھیجا اور اس نے اس فرقہ کی عین موقعہ پر دستگیری کی۔ میاں بیوی میں جیسا سلوک ہونا چاہیئے تھا اس کا عملی نمونہ دکھایا۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت اقدس ساری عمر میں ایک دفعہ ام المومنین کو ذرا غصے ہوئے ہیں جس کا انہیں اب تک رنج ہے اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ کہاں جاہلوں کا مارنا پیٹنا اور کہاں حضرت اقدس ... ذرا رنج ہو جانا پچھتانا۔

میں دعوے سے کہتی ہوں کہ جس شخص میں احمدیت پوری سرایت کر گئی ہو اس کی بیوی کبھی اس سے ناخوش نہیں ہوتی کیونکہ وہ بموجب حکم خدا رسول اور امام زمان کے اس کے حقوق کی نگرانی کرتا ہے جس سے کوئی بے لطفی پیدا ہونی ممکن ہی نہیں۔

میری پیاری بہنو!! اگر تم چاہتی ہو کہ تمہیں دنیا میں ہی بہشت مل جاوے تو رو رو کر بدرگاہ مجیب الدعوات دعائیں مانگو۔ کہ تمہارے خاوندوں کو امام برحق شناخت حاصل ہو اے میرے دینی بھائیو! اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے گھروں کے تمام جھگڑے اور فساد رفع ہو جاویں اور یہاں جنتی زندگی شروع ہو اپنے تئیں کامل دینداری کا نمونہ بناؤ اور اس امام الزمان کی پوری پوری پیروی کرو تاکہ سب مشکلات دور ہوں اور بیوی بچوں کی طرف سے ذرہ بھی تکلیف نہ پہونچے خداوند ذوالجلال ان میری عاجزانہ گذارشوں پر ہر ایک کو کاربند ہونے کی توفیق عنایت کرے۔ والسلام

: آمین ثم آمین

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ

یہ نظم میرے عزیز دوست صاحبزادہ بشیر احمد کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے خیالات میں برکت دے

مجھے بتلاؤ یہ کیا ہو رہا ہے
یہ کیسا شور و غوغا ہے یہ کیا ہے

تکبر کی یہاں ہر سو وبا ہے
ہر اک شوخی میں ایسی بڑھ گیا ہے

تجھے اے بے خبر کچھ بھی پتہ ہے
کہ اس دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے

سنبھل جا سرکشی سے باز آ جا
کہ آیا ایک مرد با خدا ہے

اُتر آیا ہے عیسیٰ آسماں سے
پتہ کچھ ہے تجھے کیا ہو رہا ہے

منور کر دیا تجھ کو خدا نے
دیا اللہ نے تجھ کو دیا ہے

یقیناً آئیگا وہ دن بھی اک دن
... مقتدا اک میرزا ہے

مسیحا میں ہوں بیمار محبت
شفا دے تیرے ہاتھوں میں شفا ہے

فدا ہو جاں ہماری تیرے در پر
یقیناً تو بروز مصطفےٰ ہے

میں اب تشنہ لبی سے مر رہا ہوں
پلا جلدی اگر کچھ ساقیا ہے

خدا کا برگزیدہ تو ہے لاریب
لقب تیرا ہوا خیر الوریٰ ہے

ترے خادم نہ کیونکر پائیں عزت
پلا ان کو جو تجھ سا رہنما ہے

بڑا رتبہ خدا نے تجھ کو بخشا
مُجوّا منکر کا تیرے روسیہ ہے

نہ کیوں کافور ظلمت کفر کی ہو
کہ تو بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ ہے

بھنور کا ڈر ہے کچھ بھی نہیں ہے
کہ اس کشتی کا تجھ سا ناخدا ہے

غرض کیا خوبیاں تیری بیاں ہو
مس جاں کے لئے تو کیمیا ہے

ترے دشمن کو پہونچے کیوں نہ ذلت
حمایت میں ہوا تیری خدا ہے

مخالف تیرے اندھے ہو گئے ہیں
دلوں پر بھی اندھیرا چھا گیا ہے

مراسلت

برادر اکمل ذو مکمل - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
نظم لاہور کی قدر دانی کا شکریہ ہے یہ چند اشعار جو بدیہۃً و ارتجالاً موزون ہو گئے اور کسی خاص ولولہ میں زبان پر آ گئے تین ندر مین چھاپ دیجئے اور یہی وقتاً فوقتاً خدمت ہوتی رہیگی - خاکسار ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اے اکملِ نکتہ دان سلامت
اے بلبلِ نغمہ خوان سلامت

لاہور کی نظم چھپ گئی ہے
کہتا ہون بصد زبان سلامت

تا دیر رہین مرے سخن کے
اللہ یہ قدر دان سلامت

سنتا رہون صد مبارک اون سے
کہتے رہین مہربان سلامت

عیسےٰ کا بیان ہے جانِ ایمان
ایمان بجاہے جان سلامت

تاثیرِ دمِ مسیح ہے تین
زندہ ہون - مرا بیان سلامت

کہتا ہون و فورِ عشق مین مین
اے عیسیٔ نوجوان سلامت

انوارِ شباب لوٹ آئین
حسنِ رخِ دلستان سلامت

زندہ رہے تیرا نامِ تا دیر
اسلام کی آستان سلامت

قندیلِ بہشت مین رہے جان
فردوس کا آشیان سلامت

اللہ رہے وہ زور بازو
اللہ کے پہلوان سلامت

دائم رہین جانشین ترے
اے مہدیٔ خوش بیان سلامت

غالب رہین تیرے نام لیوا
پیرو ترے میری جان سلامت

ہو جلوہ نورِ دین جہان مین
اسلام کا شمعدان سلامت

ہادی [illegible] ہون کے اور مہدی
مہدی کا یہ راز دان سلامت

قائم رہے باہمی اخوت
یہ مجمع دوستان سلامت

آباد رہے زمین اسلام
جب تک رہے آسمان سلامت

چھایا رہے ہم پہ ابرِ رحمت
رحمت کا یہ سائبان سلامت

آسیبِ خزان کفر سے ہو
ایمان کا گلستان سلامت

چشم بدغیر سے ہمیشہ
ہو گلشن قادیان سلامت

ثاقب نہ عدو رہے نہ اس کا
یہ تیر نہ یہ کمان سلامت

ایک نئی نظم

یہ نظم میان محمود کی ہے - اسی نامکمل حالت مین پیش کرنے سے میرا یہ مقصد ہے تا لوگ دیکھین کہ شاعری کو بطور پیشہ نہین اختیار کیا گیا بلکہ جب کبھی قلب پر خاص کیفیت طاری ہوتی ہے تو اس کا اظہار کر لیا جاتا ہے اور پھر یہ خیال نہین ہوتا کہ اسے مکمل ہی کرنا ہے۔

یا الٰہی رحم کر اپنا کہ مین بیمار ہون
دل سے تنگ آیا ہون اپنی جان سے بیزار ہون

بس نہین چلتا تو پھر مین کیا کرون ناچار ہون
ہر مصیبت کے اٹھانے کے لئے تیار ہون

ہو گئی ہین انتظارِ یار مین آنکھین سپید
اک بتِ سیمین بدن کا طالبِ دیدار ہون

کرم خاکی ہون نہین رکھتا کوئی پروا مری
دشمنون پر مین گران ہون دوستون پر بار ہون

کچھ نہین حال کلیسا و صنم خانہ کا علم
نشۂ جام مئے وحدت مین ہی سرشار ہون

اس کی دوری کو ہی پاتا ہون مقامِ قرب مین
خواب مین جیسے کوئی سمجھے کہ مین بیدار ہون

کیا کرون جا کر حرم مین مجھ کو تیری ہی تلاش
دار کا طالب نہین ہون طالبِ دیدار ہون

صبر و تمکین تو الگ دل تک نہین باقی رہا
راہِ الفت مین لٹا ایسا کہ اب نادار ہون

اب تو جو کچھ تھا حوالہ کر چکا دلدار کے
وہ گئے دن جبکہ کہتا تھا کہ مین دلدار ہون۔

ایک پرانی نظم

یہ نظم مدت سے لکھی ہوئی میرے بستے مین پڑی ہوئی تھی۔

مین اپنے بخت پہ کس واسطے نہ ناز کرون
جنابِ حق مین نہ کیون خم سرِ نیاز کرون

حضورِ مہدی آخر زمان نصیب ہوا
تو نغمہ ہائے طرب کس لئے نہ ساز کرون

نہ ہو خلافِ شریعت تو ہی مری مرضی
مین اپنے کعبۂ دل کی طرف نماز کرون

اگر حوادث ارض و سما ستائین مجھے
تو دار امن و امان ملجاؤ ملاذ کرون

ہزار سال کہا تیرہ سو برس کے بعد
نبی کا چہرہ جو دیکھا تو کیون نہ ناز کرون

خدا کے فضل سے اک نا خدا ملا ہے مجھے
نہ چاہیئے مجھے اندیشۂ جہاز کرون

علو شان جو عرشِ عظیم تک پہونچی
مین کس زمین مین تری مدح اب طراز کرون

مقابلہ مین ترے آگیا جو کوئی حریف
اسے نصیحت "پئے ترک مین متاز کرون"

سنائین آپ کو کچھ اپنا حالِ زار مگر
خلاف شیوہ عشاق کشف راز کرون

گنوا کے صبر کی مفتاح پر تو ٹھیک نہین
درِ شکایتِ غمہائے قلب باز کرون

ملالِ طبع کا خطرہ ہے ورنہ ذوقِ سخن
یہ چاہتا ہے ابھی اور کچھ دراز کرون

مرا ہو مسکن و مدفن اسی جگہ یارب
جو کوئی آز کرون مین تو پھر یہ آز کرون

ہے ابتدا سے حقیقت پسند طبع میری
کبھی پسند نہ مین مسلکِ مجاز کرون

بروزِ کہ مدینہ ہے قادیان موجود
غریب ہو کے مین سطے کیون رہِ حجاز کرون

دعا کرو کہ ہو نیکی کے کرنیکی توفیق
بدی سے صحبتِ بد سے مین احتراز کرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیغام صلح

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا آخری پیغام پنجاب یونیورسٹی ہال میں بصدارت جناب جسٹس پرتول چندر چٹرجی صاحب جج چیفکورٹ پنجاب ہندو قوم کے مختلف فرقوں نے نہایت عزت و احترام کے ساتھ سنا اس جلسہ کے حالات لکھنا میرا مقصد اس جگہ نہیں۔ میری غرض یہاں اس پاک منشا کے پورا کرنے کے متعلق بعض تجاویز پیش کرنا اور اس پر کوئی عملی کارروائی کرنا ہے جس نے حضور والا کو اس پیغام کے لکھنے پر تحریک دی اس مبارک پیغام کے متعلق جہاں تک میں اندازہ کر سکتا ہوں۔ ہندو قوم کے مختلف خیالات ہیں اکثر تو ان میں سے ابھی غور کر رہے ہیں کہ اس پیغام کا کیا جواب دیا جاوے لیکن علی العموم غیر مذہب اس پیغام کے بعد اس پاک نیتی اور وسعت خیالی کو تسلیم کر گئے ہیں۔ جو مقدس راقم پیغام کی ایک لازمی سیرت تھی اس پیغام سے آریہ سماج نے کسی قدر اختلاف کیا ہے درحقیقت وہ لوگ سوائے وید کے کسی اور کتاب کو الہامی کتاب ہونے کی عزت اگر دیں گے تو گویا وہ سماجک عمارت کے ایک بھاری بنیاد کو خود ہلا دیں گے اس لئے ان سے فی الفور اقرار نامہ کی امید رکھنا کسی قدر مشکل ہے۔ البتہ ان میں اکثر اس حد تک تو طیار ہیں کہ وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عزت کی نگاہ سے آئندہ دیکھیں اور انہیں بدکلامی سے یاد نہ کریں اور انہیں ایک اولوالعزم انسان مانیں اور مفتری نہ کہیں۔ ہاں جناب رسالتمآب کی نبوت کا قائل ہو جانا سردست مشکل ہے۔ سناتن دھرمی فرقہ میں ایک حصہ تو اس وقت بھی جناب خاتم الانبیاء کو خدا کا فرستادہ ماننے کے بموجب شرائط پیغام صلح طیار ہو رہا ہے۔ اگرچہ اس کی تعداد تھوڑی ہے۔ باقی حصہ اس فرقہ کا بھی ابھی کسی خاص نتیجہ پر نہیں آیا۔ البتہ یہ ایک عام خواہش ہے۔ کہ کوئی راستہ آپس میں صلح و صفائی کا نکل آوے۔ بہرحال میں اس بات سے بہت خوش ہوں کہ اس وقت تک یہ مبارک پیغام علی العموم ملک کے لئے مبارک ہی سمجھا گیا ہے اور عام خواہش ہے کہ کسی ایک سمجھوتے پر فریقین آ کر آپس کے دلی تنازعات کو دور کریں۔ یہ ایک نہایت خوشی کا مقام ہے کہ جناب رسول اکرم صلوٰۃ اللہ علیہ کو پیغام صلح کے بعد اولوالعزم انسان اور ایک صادق انسان ماننے کی خواہش عام طور پر ظاہر ہو گئی ہے۔ ہمیں اس وقت نہ نتیجہ کے لئے کوئی گھبراہٹ دکھلانی چاہیئے اور نہ کسی عجلت کی ضرورت ہے ابھی تو ہمارا پیغام ملک ہند کے ہزارویں حصہ تک بھی نہیں پہونچا۔ سب سے پہلا ہمارا تو یہ فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ملک کے ہر ایک گوشہ تک پہونچا دیں۔ ہندو قوم کا کوئی طبقہ نہ رہے جس کے معتبر آدمی اس لکچر کو نہ دیکھ لیں۔ اس کا انگریزی ترجمہ تو عنقریب ملک میں ریویو کے ذریعہ شائع ہو ہی جاوے گا۔ لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ اس پیغام کی اردو۔ انگریزی۔ بنگلہ۔ سندھی ناگری کاپیاں ہزار در ہزار پھیلائی جاویں اور پھر آپ دیکھیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ .. ..

.. اور یہ یاد رکھیں کہ اس پیغام صلح کی شرائط کے مخالف اگر کوئی ہو سکتے ہیں تو سماجک لوگ ہی ہوں گے تاہم میں جس قدر کامیابی اس لیکچر کی لاہور جیسے شہر میں باوجود سماجک مخالفت کے دیکھتا ہوں۔ مجھے بہت کچھ خدا تعالےٰ کی ذات پاک سے امید ہے کہ اس پیغام کے ذریعہ اس ملک کا غیر اسلامی حصہ بہت جلد دنیا بھر رسالتمآب کے آستانہ پر سر نیاز رکھنے والا ہے اس لئے میں نے سردست ارادہ کیا ہے کہ اس پیغام کی دو ہزار اور کاپیاں چھاپ کر مفت ہر ہندو قوم میں تقسیم کی جاویں۔ لاہور کی جماعت نے دو ہزار کاپیاں چھپوا دی ہیں اور اس میں سے صرف چند صد کاپیاں باقی رہ گئی ہیں۔ اس دو ہزار میں سے نصف کے قریب مفت تقسیم کی گئی ہیں۔ اب آئندہ کے لئے میں نے اپنے بیس پچیس مثلاً دوستوں کو لکھا ہے کہ وہ کم و بیش ایک ایک صد کے قریب کاپیوں کا خرچ بھیجدیں۔ چنانچہ بعض سے میں نے درست مطالبہ کر لیا ہے اور وہ میری خاطر بھیج بھی دیں گے۔ لیکن میرے دل میں آج یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ میں اس نیک کام میں اور دوستوں کو بھی شامل کروں۔ میری رائے یہ ہے کہ ہمارے دوست عام طور پر کم از کم ایک ایک روپیہ کی کاپیاں خرید کر کے اپنے اپنے شہر میں ہندو احباب کی خدمت میں پہونچا دیں یہ ایک کار خیر ہے اور ہمارے دوست بہت آسانی سے اس پر عمل کریں گے

میرا ارادہ ہے کہ اب کے اس پیغام صلح کے شروع میں چند ورق صلح اور اس کے جناب مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کے متعلق بھی لگا دوں اس لکچر کی قیمت دراصل کوئی نہ ہوگی صرف جس قدر لاگت اس کی اصلی ہوگی اسی حساب سے جس قدر کاپیاں ایک یا دو روپیہ میں ان احباب کو برائے تقسیم بھیجدی جاویں گی جو میری اس تجویز پر عمل کرنا پسند فرماویں گے۔ ایسا ہی میرا ارادہ ہے کہ جب میگزین طبع ہو تو پیغام صلح والا حصہ ایک ہزار الگ طبع کرا لیا جاوے اور وہ بھی مفت تقسیم کیا جاوے لہذا ان احباب کے علاوہ جن کو میں نے الگ الگ خطوط لکھے ہیں میں اس چٹھی کے ذریعہ دیگر خادمان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ضرور اپنے جیب خرچ میں سے کم از کم ایک آدھ کو الگ کر کے یا تو مجھے ابھی بھیجدیں یا مجھے اس تحریر سے پندرہ دن کے اندر اندر اطلاع دیں کہ پیغام صلح کے طبع ہونے پر ایک یا زیادہ روپے کی کاپیاں وی۔ پی کر کے میں انکی خدمت میں بھیجدوں میرا خیال ہے کہ پانچ چھ پیسہ کے قریب ایک کاپی پر خرچ ہوگا اور اس کا حجم شاید ۱۰۰ صفحہ کا ہو جاوے۔ اگر میرے دوست اس تجویز پر کثرت سے پابند ہوں تو ہم کو انگریزی ترجمہ کی مفت اشاعت کرنے میں بہت آسانی ہوگی قادیان سے واپس جا کر میں پہلے اس کی کاپی لکھوانی شروع کر دوں گا اور دس دن تک انتظار کر کے اس کو چھپوا دوں گا ان دس دنوں میں کاپیاں چھپوا دوں لیکن اگر ان دس دنوں کے اندر ہمارے احباب نے اس نیک کام میں میری مدد دی۔ اور مجھے اطلاع کثرت سے دی تو ممکن ہے کہ اس کو دس ہزار تک میں چھپوا لوں۔ میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ اس طریق کی اشاعت کے علاوہ ہندوستان کے شہروں میں جلسہ کر کے اس پیغام کو سنایا جاوے۔

میرے دوستو! جہاں تک میں ملک کی حالت کا اندازہ کر سکتا ہوں یا جہاں تک میں نے اس وقت تک لاہور کا اندازہ کیا ہے آپ یقین رکھیں کہ ملک اس پیغام کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو چکا ہے اگر مخالفت کسی جگہ ہے تو وہ سماجک کیمپ میں ہے اور وہ کیمپ اول تو بہت ہی محدود ہے اور پھر اس کا اثر پنجاب سے باہر بہت کم ہے۔

اُمید ہے کہ بہت جلد میرے احباب اس میری تجویز کا جواب بواپسی مجھے دیں گے جن جن احباب سے میں نے اپنے ذاتی تعلقات کی وجہ سے مطالبہ پیش از یں کر لیا ہے ان سے دیگر ہموطن خدام سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اب اس تحریر کے مخاطب نہیں رہے اس تحریر کا دراصل مخاطب ہر ایک ایسا احمدی بھائی ہے کہ جو علاوہ ضروریات خانگی ایک روپیہ ماہوار کم از کم ہر ماہ میں آسانی کے ساتھ اپنے دیگر زائد ضروریات مثلاً میوہ جات یا آرائش و سامان یا دیگر غیر ضروری باتوں میں خرچ کیا کرتا ہے میں یہ امر بھی ہرگز پسند نہیں کرتا کہ اس کام کے لئے ہمارے دوست چندہ جمع کریں میں ان کے ذریعہ

[illegible]

ثناء اللہ کی پریشانی

اہل حدیث مورخہ ۲۹ - مارچ ۱۹۰۷ء کے مضمون کا جواب ایڈیٹر الحکم نے الحکم مورخہ ۳۱ - مارچ ۱۹۰۷ء میں دیا ہے جس کا جواب الجواب مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۹ - اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں اس طرح سے دیا ہے کہ الحکم کی عبارت نقل کرکے اس کے مختلف فقروں یا الفاظ پر نمبر لگائے ہیں اور ان نمبروں کی پابندی کے ساتھ مختلف ریمارکس کئے ہیں اپنے مضمون نمبر ا میں میں یہ ظاہر کر چکا ہوں کہ ان سلسلہ مضامین میں مولوی صاحب کے دیگر اعتراضات کا جواب اس وقت نہیں دونگا صرف حضرت صاحب کی وفات کے متعلق مضمون پر بحث کرونگا اسی لئے الحکم مطبوعہ ۳۱ - مارچ کا صرف اسی قدر ضروری حصہ نقل کرنا چاہتا ہوں - پھر مولوی صاحب کے نوٹ مضمون اوان کے متعلق ہیں اور باقی وہ تمام نوٹ جن میں بے جا طعن وطعن غیر متعلق فضول گوئی یا گالی گلوچ شامل ہیں ترک کر دیتا ہوں - الحکم کی عبارت حسب ذیل ہے جو اہل حدیث کی عبارت نقل کرنے کے بعد بطور جواب لکھی گئی تھی اس مضمون پر ہم سے بے جا طعن وتشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان نہ رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو تیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں اس مضمون کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی حالت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں - لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کی جو ہمیشہ ثناء اللہ سے ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب شائع ہو جائے گی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلۂ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا آسمانی نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدی جاوے گی اور وہ اس کو اول سے اخیر تک بغور پڑھ لے - اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جسمیں ہم یہ ظاہر کر دینگے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اسی طرح مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین

مولوی ثناء اللہ نے اس مضمون کی نقل کرتے ہوئے مختلف جگہ نمبر لگائے ہیں جن کی کل تعداد ۹ ہے انہیں سے صرف نمبر ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۸ - ۹ کو مضمون زیر بحث سے تعلق ہے - انہیں کو میں نقل کرتا ہوں - نمبر اول دوم سوم چہارم میں آپ نے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے کیونکہ میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپ نے یا آپ کے حکم سے آپ کے تابعدار مرید ایڈیٹر الحکم نے مجھ کو قسم کھانے کے لئے کہا جس کو میں نے منظور کیا ہے افسوس ہے کہ میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں - حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا پس ہوش سے سنیئے - اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے جو کہا ہے وہی کہیئے . . . . دروغگوئی سے کام نہ لیجئے - یعنی حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپکو دعوت دی ہے بلکہ آپکی دعوت کو منظور کیا ہے - نہ میں نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا ہے - قسم اور ہے اور مباہلہ اور ہے - قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گوؤں کا کام ہے اور کسی کا نہیں"

نمبر ۸ - میں بھی آپ نے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا ہے - خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا - بے جناب ہم نے آپکو کب قسم کھانے کے لئے کہا ہم تو نہ آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں - خواہ آپ تیز ترکے پر . . . . . . رکھدیں - ہمیں تو قرآن میں آپ کی قسم پر اعتبار کرنے کے لئے منع کیا گیا ہے پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں ہاں آپ نے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا اسلئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں

نمبر ۹ - بھی فضول ہے - ہم تو اسی وعدہ پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ - مارچ کے اہلحدیث میں شائع کیا ہے - جس کو آپ نے بھی منظور کیا - زائد باتوں کو ہم آپ کی فضول گوئی جانتے ہیں جب کتاب آپ کی نکلے گی تو اس کا جواب بھی دیا جائیگا سردست تو جہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے کہنے کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں - قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دیئے ہیں اور آپ نے منظور کر لئے ہیں - باقی فضول"

ان ریمارکس کے اخیر میں مولویصاحب اپنے کل مضمون کا لب لباب مفصلہ ذیل الفاظ میں لکھتے ہیں - مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اس کو یاد کیجئے اس کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں مگر پہلے یہ بتادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا - کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے - کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو"

ثناء اللہ کے اس جواب کو جب ناظرین پورے غور سے پڑھیں گے تو انکو معلوم ہو جائیگا کہ کل کا لب لباب ان فقروں میں ہے - جن پر میں نے خط کھینچدیا ہے - یعنے یہ کہ مولویصاحب نے مباہلہ کے لئے نہیں بلایا ہے مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں اور اس کا نتیجہ بھی ابھی تک ان کو نہیں بتلایا گیا ہے اس لئے وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا -

اب ناظرین کو چاہیئے - کہ میرے سابقہ مضمون نمبر ا اور اس کو ملاکر غور کریں اور دیکھیں - کہ اولاً مولویصاحب نے بالمقابل قسم کے واسطے بلایا تھا اور صاف الفاظ میں لکھا گیا تھا - کہ تا معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حمایت کرتا اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے - اس کے جواب میں مولوی صاحب نے بھی الحکم والے مباہلہ کے دعوے کو منظور کر لیا تھا لیکن اب وہ مباہلہ کی تعریف بیان کرکے مباہلہ سے انکاری ہیں لیکن ناظرین کو یہ معلوم کرکے تعجب ہوگا کہ آگے چل کر مولوی صاحب نہ اپنی اس تعریف کا جو انہوں نے مباہلہ کی بابت خود بیان کی ہے کچھ لحاظ کریں گے اور گو ابھی تک وہی کہہ

ہیں کہ ہمیں اس کے نتیجہ سے اطلاع دو اور اسی کو پھر دہرائیں گے لیکن اپنے ان بیانات پر بھی وہ قائم نہیں رہیں گے اور خود ان کی اپنی تحریرات ان کی پریشانی کا ثبوت دیں گی جو عقلمند کرنے والوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا اور وہ سمجھ لینگے کہ مامور کے مخالف کس حالت میں گرفتار ہیں۔

اشتہار مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء جو الحکم مورخہ ۱۰ اپریل اور بدر میں بھی حضرت صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا اور جس کی سرخی تھی "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" وہ اشتہار ہے جس کی بنا پر ثناء اللہ نے حضرت صاحب کی وفات کے متعلق یہ اشتہار نکالا ہے جو میرے اس مضمون کا محرک ہوا ہے۔

۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں قادیانی کرشن جان شتھ را چھوڑ اتے ہیں" کے سرخی سے ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں چند تمہیدی فقروں کی بعد حضرت صاحب کے مذکورہ بالا اشتہار کو نقل کیا گیا تھا اور پھر اس کا جواب بات مختلف نمبروں میں دیا تھا۔ اس مضمون کے تمہیدی الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کے واسطے بلایا جس کا جواب اہل حدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء میں مفصل دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میں حسب اقرار خود تمہارے کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ تم پہلے بتلا دو۔ کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا اس کے جواب میں کرشن جی نے ایک اشتہار دیا ہے جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان" یہ ہیں مولوی صاحب کے تمہیدی فقرے اصل مضمون پر بحث کرنے سے پہلے ان تمہیدی فقروں کی ہم پڑتال کرنا چاہتے ہیں۔ اس جگہ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ جس کا جواب انہوں نے اہل حدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء میں مفصل دیا ہے۔ لیکن جس جواب کا اس جگہ حوالہ دیا گیا ہے اور جس کی نقل میں سابقہ نمبر ۲ میں دے چکا ہوں اس میں صفحہ ۲ کالم ۱ سطر ۲۲ پر یہ فقرے بطور جواب کے موجود ہیں "میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مباہلہ پر قسمیں کھاویں وغیرہ وغیرہ"۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ کسی واقعہ کا نام اگر ہم مباہلہ رکھیں تب تو ثناء اللہ کے نزدیک جھوٹے بے ہوش بدحواس اور خبطی بنیں۔ لیکن ثناء اللہ ایک ہی ہفتہ کے بعد اسی واقعہ کو مباہلہ بیان کرے تو اپنے واسطے کوئی نام تجویز نہ کرے کیا یہی مولویت ہے۔ اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ ان میں سے نصف نام ہی اپنے واسطے تجویز کر کے شائع کر دے تاکہ ہر ایک شخص اس کی ایمانداری کا قائل ہو سکے۔ ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ جھوٹا بے ہوش بدحواس اور خبطی جو مباہلہ کا لفظ سننے کے سبب سے وہ استعمال کر سکے ہیں ان میں سے کون کون سے معزز نام اپنے واسطے تجویز کرتے ہیں اور اس اختلاف کو کس طرح اٹھاتے ہیں۔ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان تمہیدی الفاظ میں ثناء اللہ نے مباہلہ کا لفظ سہواً نہیں لکھا ہے بلکہ اس کے مضامین پڑھنے سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ اس شخص کی عادت ہے۔ کہ ہمارے متعلق جس مضمون پر قلم اٹھاتا ہے اوس میں جس موقعہ پر گالیاں دینے اور لعن طعن کرنے کا اوسے موقعہ مل سکتا ہے وہ کسی موقعہ کو اوہلا نہیں رکھتا ہے۔ اولاً چونکہ ایڈیٹر الحکم نے مباہلہ کا لفظ استعمال کیا تھا اور جیسا کہ مضمون نمبر اول میں میں ظاہر کر چکا ہوں کہ دراصل اون کا ایسا لکھنا بجا تھا لیکن اس ٹکسالی مولوی نے جو ہر قسم کی نکتہ چینیوں کا ٹھیکہ دار ہے اس بات کو گوارا نہ کیا اور کسی قدر گالیاں دینے کے بعد لکھا کہ تم اس کا نام مباہلہ کیوں رکھتے ہو۔ مباہلہ کی تعریف تو یہ ہے۔ لیکن دوسرے ہی ہفتہ میں جب کہ واقعات وہی تھے اس مضمون پر پھر لکھنے بیٹھے تو گالیاں دینے کیواسطے کچھ اور خیال دماغ میں پیدا ہوا جس کے سبب سے جھٹ اسی معاملہ کو مباہلہ بنا دیا۔ ثناء اللہ اپنی اس خلاف بیانی کو انشاء اللہ تعالےٰ ہرگز رفع نہیں کر سکے گا اس لئے کہ اس کا سبب سوائے مامور من اللہ کی مخالفت کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ثناء اللہ نے تحریرات میں میں دیکھتا ہوں کہ عرصہ دراز سے یہی رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس موقعہ پر بھی اس نے یہی خیال کر لیا ہوگا کہ جو جی میں آوے لکھتے جاؤ۔ کون میری تحریر کی اس قدر گہری نظر سے پڑتال کرنے بیٹھے گا لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ الہی ارشاد "انی مہین من اراد اہانتک" بالکل سچ ہے اور اپنے اپنے وقت پر ہر حصہ دار کو اس میں سے حصہ مل جاتا ہے اور اسی طرح سے ملتا رہیگا ورنہ اس کو غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں وہ خود ہی مباہلہ کی تعریف بیان کر کے ہمیں گالیاں دے چکا تھا۔ اور اس کی بیان کردہ تعریف کے موافق دوسرے واقعات بھی پیش نہیں آئے تھے تو صرف ایک ہی ہفتہ کے بعد کس طرح سے یہ کہہ دیا گیا کہ (خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا)۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ کے مخالف اور مقابل کو ذلیل کرنے کے واسطے خود انہی کے ہاتھوں سے کیسے کیسے سامان مہیا کرا دیتا ہے۔ ایک دفعہ اور میں مولوی صاحب سے کہتا ہوں کہ اپنی تحریرات میں جا بجا حضرت صاحب کے اختلافات (اپنے زعم کے موافق) آپ نے بیان کئے ہیں میں اون میں سے ان چند اختلافات پر جو مضمون نمبر ۲ کے سلسلہ کے میں نے دیئے۔ روشنی ڈالوں گا۔ لیکن آپ نے الحال ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ جا بجا حضرت صاحب کی بابت ظاہر کیا ہے کہ بڑھاپے کے سبب سے مخبوط الحواس ہے اس لئے ایسے اختلافات ظہور میں آتے ہیں لیکن آپ تو نوجوان ہیں اس لئے مخبوط الحواس بھی نہیں ہو سکتے پھر اس پریشانی کی کیا وجہ ہے محض اس سبب سے کہ آپ اس اختلاف کا سبب سہو بیان کریں اور ہمیں دوبارہ اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آوے ہم یہ بھی ظاہر کر دیتے ہیں کہ مذکورہ بالا کے علاوہ مفصلہ ذیل مقامات پر بھی انہی واقعات کو آپ نے مباہلے کے نام سے تعبیر کیا ہے گو آپ کی تعریف بیان کردہ کے مطابق مباہلہ اس وقت تک نہیں ہوا تھا۔

مرقع بابت اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۵۱ سطر ۴ پر لکھا ہے کہ آپ نے مجھے مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ پھر اہل حدیث مطبوعہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۱۷ پر لکھا ہے "ہمارے مباہلہ کا اثر آپ پر پورا ہوا۔

پھر اشتہار مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی مخالف سے ایسا کھلا مباہلہ نہیں کیا تھا۔

ثناء اللہ کو یہ ضرور چاہیئے کہ جب ان اختلافات کو مٹانے کی کوشش کرے تو ساتھ ہی اپنے اون الفاظ کو جن میں مباہلہ کی تعریف بیان کی ہے اور دوسرے ہمارے بیان کردہ امور کو ضرور مدنظر رکھے تاکہ نتیجہ فیصلہ کن ہو۔ صرف مرقع یا اہل حدیث کے ناظرین کو خلاف واقعہ بیانات سے خوش کر دینا مدنظر نہ ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مذکورہ بالا تمہیدی فقروں میں ایک اور بات بھی بحث طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کو ابھی تک اس حلف یا مباہلہ کے نتیجہ سے اطلاع نہیں دی گئی ہے اسیوجہ سے وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا میں اس کے متعلق بھی آگے چل کر بحث کرونگا اس وقت سرسری طور پر صرف اس لئے میں نے اس بات کو ظاہر کر دیا ہے کہ ناظرین اس بات کو ذہن نشین رکھیں تاکہ اصل موقعہ پر صحیح نتیجہ پر وہ بہ آسانی پہونچ سکیں۔ اور ثناء اللہ کی پریشانیوں کو دیکھ کر اس سے عبرت حاصل کریں۔

اب میں پھر اصل مقصد کیطرف رجوع کر کے ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا تمہیدی فقروں کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو نقل کیا ہے چونکہ وہ اشتہار الحکم اور بدر کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے اس کو دوبارہ اس جگہ نقل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے مولوی صاحب کے جواب کی ضروری حصہ کو آیندہ مضمون میں نقل کر کے مفصل بحث کرونگا۔

حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کا جواب مولوی صاحب نے ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث

میں ۷ نمبروں میں لکھا ہے ان میں سے نمبر چہارم پنجم اور ششم تو بالکل فضول ہیں اور ان کی طرف توجہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ان کو ترک کرنے کے بعد باقی جواب مولویصاحب کا حسب ذیل ہے۔ جواب اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت[1] سے بھی زیادہ طویل ہو خلاصہ یہ ہے کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مر جاوے اس جواب میں آپ نے کئی طرح سے دجل اور فریب سے کام لیا ہے اول یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔ دوم یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں ہے بلکہ محض دعا کے طور پر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اگر تم مر گئے۔ تو تمہارے دام افتادہ خس کم جہاں پاک کہہ کر یہ عذر کرینگے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا بلکہ محض دعا تھی یہ بھی کہدینگے۔ کہ دعائیں تو بہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوئی بلکہ وہ آپ ہی کی دعا ان میں بہت سی مثالیں دیدینگے کہ قبول ہوئیں۔ آپنے ۳ سال کے اندر فیصلہ ہو جانے کی دعا کی تھی جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپنے لکھا تھا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی تو میں آپ کو کافر مردود و کذاب اور دجال سمجھونگا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔ سوم یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے جبکہ مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم مولوی اسمٰعیل علی گڑہی اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے۔ تو کیا لوگوں نے آپکو سچا مان لیا ہے ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا تو کیا نتیجہ۔

ہفتم۔ آپنے اپنے پہلے گذشتہ مضمون مندرجہ اہل حدیث ۱۹- اپریل کو فقرہ نمبر ۲ میں لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی

---

[1] اگرچہ یہ فقرہ اس قابل نہیں کہ اس کیطرف توجہ کیجاوے لیکن دکھانا صرف یہ ہے کہ یہ ناخدا ترس مولوی کس قدر ظالم طبع اور اعتراضات کا ٹھیکیدار ہے کہ کسی حالت میں بھی نکتہ چینی کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے حضرت صاحب کے مضمون اور اپنے جواب کی سطریں بھی اگر گن لیتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اسکے ریمارکس کا حجم اگر دگنا نہیں تو ڈیوڑہا تو ضرور ہے لیکن بد ذر حسد دیدۂ ہوشمند والہ معاملہ ہے۔

خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔ مگر اب آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔ مرزائیو بتلا سکتے ہو یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا ہے لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً"

مذکورہ بالا جواب کے اخیر میں مولویصاحب نے اپنے کل مضمون کا خلاصہ اور نتیجہ وغیرہ بیان کیا ہے جس پر مجھے زیادہ وضاحت سے بحث کرنی ہے اس لئے اول میں مذکورہ بالا جواب پر نمبروار مختصراً بحث کرتا ہوں تاکہ ناظرین ساتھ ساتھ واقعات کو اچھی طرح سے سمجھتے جاویں

اول- میرے سابقہ مضامین میں ناظرین دیکھ چکے ہیں کہ اہل حدیث مورخہ ۲۹- مارچ ۱۹۰۷ء میں مولویصاحب نے کس قدر مستعدی ظاہر کر کے لکھا تھا کہ انہیں ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے واسطے درخواست دی تھی مباہلہ کے لئے اسی مستعدی کو دیکھ کر حضرت صاحب کیطرف سے اشتہار ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا گیا تھا تاکہ اسی طرح سے ثناء اللہ بھی بالمقابل اپنی قسم کو شائع کر دے مولوی صاحب کی اس مستعدی کی تردید یا مزید تشریح جو مولوی صاحب کو بعد میں سوجھی تھی حضرت صاحب کو ۱۵- اپریل ۰۷ء کا اشتہار شائع کرنے سے پہلے نہیں پہونچی تھی اس لئے مولویصاحب کی ترمیم کردہ خیالات کے موافق کسی منظوری کی ضرورت نہیں تھی اس میں شک نہیں ہے کہ الحکم ۳۱- مارچ ۱۹۰۷ء کا جواب دیتے ہوئے مولویصاحب نے ۱۹- اپریل کے اہل حدیث میں انجام آتھم والی دعوت مباہلہ کا ذکر ترک کر کے یہ ضرور لکھا تھا۔ کہ ہم آپ کی قسم کا اعتبار نہیں کرتے اور نہ آپ کو قسم کہلاتے ہیں اور یہ مباہلہ نہیں ہے بلکہ میں (ثناء اللہ) قسم کہانے پر آمادہ ہوں۔ لیکن حضرت صاحب کا ۱۵- اپریل کا اشتہار الحکم مطبوعہ ۱۷- اپریل کے ہمراہ یعنے ثناء اللہ کے ۱۹- اپریل والے مضمون سے پہلے جبکہ اپنی ترمیم کردہ شرط راؤ کو شائع کیا تھا قادیان سے شائع ہو چکا تھا یہی وجہ تھی کہ مولویصاحب کے ان جدید خیالات کی بابت اس اشتہار میں اشارہ تک بھی نہیں ہے۔ دوم۔ یہ حضرت صاحب کی صداقت کا نشان ہے کہ ہمیشہ جب الہام کے ذریعہ سے کسی سے مباہلہ کرتے تھے تو اس کا ذکر بھی کر دیتے تھے اور اس موقعہ پر چونکہ الہام الٰہی نہیں ہوا تھا اسلئے صاف طور

پر اس کا بھی اظہار کر دیا۔ اب رہی آپ کی یہ نکتہ چینی کہ یہ کارروائی چونکہ الہام کی بناء پر نہیں ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکے گی یہ اس وقت درست ہوتی جبکہ آپنے اُن پیشگوئیوں پر جرح و قدح نہ کی ہوتی جو الہام کی بناء پر کی گئی تھیں اور پوری بھی ہو گئی تھیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر عیسائی مصنفوں نے بہت کچھ نکتہ چینیاں کی ہیں لیکن اگر ان کی نکتہ چینیوں سے آپ کی اعتراضات کا مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہو جاوے کہ آپنے ان کے بھی کان کاٹے ہیں اور آپ کا نمبر ان سے کئی درجہ آگے ہے۔

سوم یہ آپکی خوش فہمی ہے دنیا میں آجتک کبھی کسی نبی کے ساتھ ایسا نہیں ہوا کہ اس کی پیشگوئی سے تمام نے ان کو سچا مان لیا ہو البتہ بہت سے سعید ہر ایک واقعہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہی حال ڈوئی وغیرہ کی پیشگوئی کا ہے کہ بہت سی سعید روحوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ البتہ راستی کے دشمنوں اور نکتہ چینی کے ٹھیکیداروں نے نہ کبھی پہلے فائدہ اٹھایا اور نہ اب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہفتم اس نمبر کو فضول سمجھ کر میرا ارادہ تھا کہ اسے ترک کر دوں اسلئے کہ مضمون رواں سے اس کو کچھ تعلق نہیں ہے لیکن مولویصاحب نے اس میں احمدیوں کو خاص طور پر مخاطب کر کے جواب طلب کیا ہے اسلئے میں نے ضروری سمجھا کہ ان کی خاطر سے ناظرین بیان کی مولویانہ منطق کا اظہار کر دیا جاوے تاکہ ہمارے متضاد مضامین پیش کر کے مولویصاحب جو بغلیں بجایا کہتے ہیں ان کا نمونہ بھی معلوم ہو جاوے کہ وہ کس حیثیت کے ہوتے ہیں۔

ایڈیٹر الحکم نے لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس پر مولویصاحب لکھتے ہیں کہ آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں گویا الحکم کی اس تحریر اور حضرت صاحب کی دعا میں باہمی تخالف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ رحمۃ للعالمین کی بھی بڑی خواہش تھی کہ کوئی شخص ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب راستی کے دشمنوں نے تلوار اٹھائی اور تلوار کے ذریعہ سے ہلاک کرنا چاہا تو مجبوراً رحمۃ للعالمین کو بھی مقابلہ کے لئے تلوار اٹھانی پڑی جسکے ذریعہ سے انکی ہلاکت واقع ہوئی اگر مولویصاحب اسوقت موجود ہوتے تو ضرور اعتراض کرتے کہ رحمۃ للعالمین ہو کر لوگوں کو تلوار سے ہلاک کیوں کرتے ہو مولویصاحب یاد رکھو اس خدا کے رسول کی یہی خواہش رہی اور ضرور رہی کہ کوئی ہلاکت میں نہ پڑے۔ کفر کے فتوے۔ مال غصب کر لینے اور خدا جانے کیسے کیسے فتوے اس کے متعلق لگائے ایک عرصہ تک معمولی طور پر جواب دیئے گئے تاکہ حجت پوری ہو اور کوئی ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب ہلاک کرنے کے لئے قلم اور زبان کے استعمال کرنے کا کوئی پہلو اس کے مقابلہ میں باقی نہ رکھا گیا تو مجبوراً دوسری طرز پر زبان اور قلم ہی سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اور اس طرح سے اس کے رحیم و کریم ہونے

آئینۂ صداقت

مولفہ مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان

اس رسالہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر جسقدر اعتراضات مخالفین نے کئے ہیں ان سب کے جواب دئے گئے ہیں اور آپکی کامیاب زندگی کے دلائل دئے گئے ہیں اور دوسری اخبارات اردو انگریزی میں جو کچھ آپ کی وفات پر رائے زنی کیگئی ہے اسکو درج کیا گیا ہے اور آپکی وصال پر جو تاریخیں لکھی گئی ہیں ان کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے۔ اور اخیر میں آپ کی تعلیم کا نمونہ دکھایا گیا ہے جیبی تقطیع پر اس رسالہ مختصر کو ۱۲۸ صفحہ میں چھاپا گیا ہے ہر ایک احمدی کو چاہیے کہ اسے اپنے پاس رکھے اور دوسرے لوگوں میں تقسیم کرے تاکہ لوگوں کے دلوں سے اعتراض دور ہو کر روشنی پیدا ہو بسبب جلدی کے رسالے کے چھپوانے پر غیر معمولی اخراجات اُٹھانے پڑے ہیں باوجود ان سب باتوں کے قیمت صرف ڈیڑھ آنہ فی رسالہ رکھی گئی ہے لیکن ایک روپیہ میں ۱۶ رسالے بھیجے جائینگے غیر احمدیوں کو صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر ایک رسالہ بھیجا جائے گا۔

ایڈیٹر کی ڈاک

چونکہ خود می ایڈیٹر صاحب (مفتی محمد صادق) ۱۰ تاریخ ماہ جون ۱۹۰۸ء کو جلسہ پیغام صلح لاہور پڑھے تھے اور وہاں سے وطن کو بھیرہ چلے گئے اور واپسی پر سرگودھا۔ ڈنگہ۔ لالہ موسے۔ گجرات وزیرآباد۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ لاہور میں تقریریں کرنے کے واسطے انکو ٹھہرنا پڑا اس عرصہ میں انکی تمام ڈاک قادیان میں جمع ہوتی رہی ہے اُمید ہے کہ ان کے دوست خطوں کا جواب نہ مل سکنے کی وجہ سے آگاہ ہو کر انہیں معذور سمجھیں گے۔

اطلاع

بعض مشکلات کے سبب بدر کا اگلا پرچہ اخبار بدر کا شائع نہ ہوسکیگا۔

رسید زر

۲۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء بابو فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ
حامد حسین ۱۱۹ عہ ۲۔ مئی ۱۹۰۸ء
خدابخش صاحب ۱۹۶۹ عہ چودہری محمد علی خان صاحب ۱۳۳۰ للعہ
احمد شیر خانصاحب ۴۳ عہ مولوی علی محمد صاحب ۳۱۵ عا
حاجی امیر الدین صاحب ۶۸ عہ اسمٰعیل جان معرفت زین الدین صاحب ۶۱ للعہ
۲۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء
بابو کریم بخش صاحب ۱۱ للعہ عبد القادر صاحب ۳۱۲۱ عا
رفیع محمد صاحب ۱۱۹۳ عہ ۶۔ مئی ۱۹۰۸ء
۲۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء قاضی عبد الرحیم صاحب للعہ
خواجہ حفیظ اللہ صاحب ۲۱۲۱ عہ نذیر محمد صاحب ۵۳۸ ۸
محمد عظیم صاحب ۱۰۰ عہ ۷۔ مئی ۱۹۰۸ء
۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء امام الدین صاحب ۲۱۳۵ عا
چودہری رحمت اللہ صاحب ۱۹۵ عہ رکن الدین صاحب ۱۴۲۱ عا
فیض محمد صاحب ۳۴ عہ محمد عبد اللہ ۳۱۹ عہ

۹۔ مئی ۱۹۰۸ء ۱۰ و ۱۱ جون ۱۹۰۸ء
منشی فیروز علی صاحب ۲۹۶ للعہ عبد العزیز صاحب ۱۱۵۲ عار
سید معین الدین صاحب ۱۵۹۹ عار پیر خان محمد قریشی ۲۰۲۰ عار
رفیع محمد صاحب عار عبد الرحمان صاحب ۲۰۴۱ للعہ
۱۴ تا ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء فضل کریم صاحب ۲۸۹ عار
نامعلوم الاسم للعہ فقیر محمد صاحب انسپکٹر ۹۸ عار
محمد حسین صاحب ۳۲۱ عار عبد الحق صاحب ۱۲۵۴ عار
حامد حسین صاحب ۱۱۹ عار ۱۴۔ جون ۱۹۰۸ء
محمد دین پٹواری ۹۹۴ عار منشی عالمگیر صاحب اوورسیر عہ
محمد حسین صاحب ۱۳۱۲ للعہ محمد صدیق صاحب ہیڈ نرسری اسسٹنٹ عہ
پیر محمد تخت ہزارہ عار ۱۵ تا ۳۰۔ جون ۱۹۰۸ء
۱۸ تا ۳۰۔ مئی ۱۹۰۸ء محمد حسین صاحب ۳۲۱ عار
سید عابد حسین صاحب ۱۲۸۲ عہ عبد المجید صاحب ۲۰۵۱ عار
قادر خان صاحب ۸۲۸ عار چودہری میر باز خان صاحب ۲۰۴۲ للعہ
بابو محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ للعہ محمد علی خان صاحب ۲۰۱ عار
ملک محمد بخش صاحب وسٹرن اشٹیلیا عہ چودہری ننھے خان صاحب ۹۹ عار
چودہری ننھے خان صاحب ۲۰۲۹ للعہ
منور علی صاحب ۱۹۸۱ عہ گلاب الدین صاحب ۵۳ ۱۰
خیر الدین صاحب ۴۳ عہ قائم علی صاحب ۱۴۹۶ عہ
عبد الرحمن صاحب عہ کرم رسول صاحب ۱۲۶۴ عہ
محمد اکبر خان ۶۱۷ للعہ بابغ الدین صاحب ۸۶۷ للعہ
دولت خان صاحب للعہ عمر الدین صاحب ۲۰۰۵ عہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۵۹۴ عہ امام خان صاحب ۷۱ للعہ
جلال الدین صاحب ۲۰ عہ مہدی حسن صاحب ۱۴۳۶ عہ
مستری غلام محی الدین صاحب ۲۰۴۶ عہ رحمت اللہ صاحب ۱۱
قمر الدین صاحب ۲۰۵۱ عہ
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۳۸ للعہ عبد الرحمن صاحب عہ
محمد عبد الرحمن صاحب ۸۵ عہ مراد بخش صاحب ۳
احمد دین صاحب ۱۵۴ عہ امداد صاحب ۴۰۱ عہ
یکم جون ۱۹۰۸ء عبد العزیز صاحب ۱۸۱۳ عہ
عبد الرحمن صاحب بحساب عبد الرحمن صاحب عہ
قاضی بدر الحسن صاحب ۲۴۵ للعہ غلام احمد صاحب ۱۴ للعہ
عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴ عہ
۵۔ جون ۱۹۰۸ء محمد اسمٰعیل صاحب ۲۰۵۲ للعہ
حامد علی کیڈر پور کلکتہ عہ میر بشارت علی صاحب ۲۰۵۳ عہ
یکم جولائی ۱۹۰۸ء
غلام احمد صاحب للعہ ولی اللہ صاحب ۲۰۱۵ عہ
عبد الرحمن ۲۰۲۲ عار نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ عار

ہمارے ہمعصر

(گذشتہ اشاعت سے آگے) برہمچارک لکھتا ہے۔

" مرزا صاحب کا وجود ان کے تین چار لاکھ مریدوں کے لئے نہایت مبارک تھا۔ کیونکہ اونہوں نے اپنے مریدوں کی زندگی پر بہت غیر معمولی اثر ڈالا۔ اگرچہ ہم مرزا صاحب مرحوم کی تمام مذہبی تعلیم اور خیالات سے کلی اتفاق نہیں رکھتے اور نہ ان کے دعووں کو درست سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق و شرافت ایک بہت بڑے پایہ کے انسان تھے ان کے بہت سے مریدوں سے ہمارا تعارف ہے اور ہم ان کی زندگی میں مرزا صاحب کی زندگانی کا اثر صاف طور پر دیکھتے ہیں۔ ہم ان کی وفات کو ایک قومی نقصان خیال کرتے ہیں اور ان کے مخصوص کنبہ مریدوں۔ دوستوں۔ رشتہ داروں اور مداحوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

یونین گزٹ لکھتا ہے۔ مرزا صاحب کی وہ اعلیٰ خدمات جو اونہوں نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی ... میں واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ مرزا صاحب نے مناظرہ کا بالکل رنگ بدل دیا تھا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریا اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریاؤں اور عیسائیوں کے مذہب کے رد میں لکھی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے ہیں آجتک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے نہیں دیکھا نہیں۔ سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بد تہذیبی سے ان کو یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام کو گالیاں دیں اور کوئی معقول جواب نہ اب تک دیا نہ دے سکتے ہیں اگرچہ مرحوم پنجابی تھے مگر اون کے قلم میں اس قدر قوت تھی۔ کہ آج سارے پنجاب میں بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں تھا۔ ایک پُر جذبہ ... قوی الفاظ کا انبار اون کے دماغ میں بھرا رہتا تھا اور جب وہ لکھنے بیٹھتے تھے تو نپے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ اگرچہ مرحوم کے اردو ادب میں بعض بعض مقامات پر پنجابی رنگ[1] اپنا جلوہ دکھا دیتا ہے تو بھی ان کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں نرالا ہے اور واقعی ان کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور اردو علم ادب میں ترقی کرتے کرتے یہاں تک نوبت پہونچی کہ سوائے خال خال[1] مقام کے ان کا اردو لٹریچر ستھرا اور پاک ہو گیا ہے مرحوم نے اگرچہ باقاعدہ تعلیم عربی علم ادب میں اور صرف و نحو کی کہیں حاصل نہیں کی۔ تو بھی اپنی خداداد ذہانت اور طبیعت کی جودت سے اتنی قابلیت عربی میں پیدا کر لی کہ وہ بے تکلف عربی لکھ لیتے تھے اور عربی بولنے میں انکو ذرا تامل نہیں ہوتا تھا۔ مرزا صاحب نے جو نمایاں ترقی اپنی قوت بازو سے حاصل کی۔ اس کی نظیر ہندوستان میں بہت کم ملیگی۔ ان کے مریدوں میں عامی اور جاہل ہی لوگ نہیں ہیں بلکہ قابل اور لائق۔ گریجوایٹ یعنی بی۔ اے ایم۔ اے اور بڑے بڑے فاضل مولوی ہیں موجودہ زمانہ کے ایک مذہبی پیشوا کے لئے یہ کچھ کم باعث فخر نہیں ہے کہ قدیم اور جدید تعلیمیافتہ ان کے مرید ہیں جاویں۔ مرزا صاحب ترقی کے انتہائی عروج پر پہونچ گئے تھے اپنے ارادے کے پورے اور مستقل مزاج تھے مرزا صاحب کا ادعا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ مریدوں تک کچھ ایسا تھا کہ اون کی ہر حرکت پر اور اون کے ہر لفظ پر اور ان کے ہر دعوے پر آمنا و صدقنا کی صدائیں اون کے مریدوں میں سے بلند ہوتی تھیں۔ ان ہی آوازوں سے ہر شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ مرحوم کو اپنی زندگی میں خدا کیطرف سے کتنی کامیابی نصیب ہو گئی تھی۔

[1] اسکا ثبوت؟ [2] یوں کہیئے کہ آپنے تحدی کے ساتھ عربی کتابیں شائع کیں مگر کوئی ان کا معارضہ نہ کرسکا۔

اردو کئی زبانوں عربی فارسی وغیرہ سے مرکب ہے اگر اس میں پنجابی بھی ہو تو کیا حرج ہے

مدرسہ الٰہیات

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ تسلیم۔ جناب مولوی نورالدین صاحب کی یہ تحریک کہ قادیان میں اس مقصد کے لئے ایک مدرسہ کھولا جائے کہ موجودہ ضروریات کے لحاظ سے اشاعۃ اسلام کے لئے کامیاب واعظ طیار کرے اس قابل ہے کہ تمام مسلمان بہت تپاک سے اس کا خیر مقدم کریں۔ میں بھی الحمدللہ مسلمان ہوں اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس تجویز کے متعلق میری جو رائے قائم ہوئی ذیل میں ظاہر کرتا ہوں۔ یہ تجویز کسی خاص فرقہ سے وابستہ ہونے کے لائق نہیں اور گو اس کی نسبت انتظامی سررشتے زیادہ تر بزرگان قادیان کے ہاتھ میں رہیں لیکن زیادہ مناسب ہے۔ کہ مشترکہ فرض کے لئے مشترکہ سامان امداد سے اس مبارک تجویز کی تکمیل بسرانجام پہونچے پس میں تجویز کرتا ہوں کہ اگر بزرگان قادیان کو قومی سرمایہ سے مقصد پورا کرنے کی تجویز پسند ہو تو اس امر کا اعلان کر دیا جاوے کہ جو نیک دل اور روشن خیال مسلمان اشاعت اسلام کے کام میں شریک ہونا چاہیں انہیں اس کا موقعہ دیا جائے گا۔ نیز ایک مفصل اشتہار کے ساتھ مجوزہ درس گاہ کے مقاصد کی وضاحت کرکے ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو ظاہر کر دیا جائے۔ کہ کن اصولوں کی بناء پر اشاعۃ اسلام کا کام جاری ہوگا تاکہ بجائے خود اس کے لئے اس بات کا فیصلہ آسان ہو جائے کہ اسے اس مقدس اور مبارک مشن میں شریک ہونا چاہیئے یا اسے بھی اسی نظر اختلاف سے دیکھنا چاہیئے جس نے ہمارے بہت سے قومی مقاصد تباہ کر رکھے ہیں میرے نزدیک کام کے طرز میں تھوڑا سا فرق ممکن ہو مگر عام حیثیت سے مخالفین پر اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے جو اسلوب اختیار کیا جاسکتا ہے وہ خود اس لائق ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں اس سے ایک کیتھولیٹی کی بنیاد قائم ہوجائے اس دعوے کی دلیل ہمارے مخالفین کا وہ لٹریچر ہے جو انہوں نے ہمارے مقابلہ پر طیار کیا ہے اور جن کا جواب مستثنیٰ صورتوں کے علاوہ اور لیاقت کے مختلف درجوں سے قطع نظر ایک ہی صورت پر دیا گیا ہے۔ بہرحال اظہار خیالات اور تبادلہ آرا کے لئے مناسب ہے کہ آپ اس مختصر عریضہ کو بدر میں درج کرکے مجھے ممنون فرماویں۔

راقم - مسلمان

رشتہ کی ضرورت

زمیندار۔ معقول روزگار ہو۔ احمدی ہو پہلے کوئی بیوی نہ رکھتا ہو۔ مستورات سو زمینداری میں امداد نہ لیتے ہوں فضول رسومات کے پابند نہ ہوں۔ ضلع سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ جہلم کے رہنے والوں میں سے ہو۔ کچھ تعلیمیافتہ بھی ہو۔ ان اوصاف کے بست سالہ نوجوان لڑکے کے رشتہ کے لئے مجھ سے خط و کتابت کی جائے۔ بہت جلد۔ بندہ بیس روز مہلت ہے

اکمل قادیان

معیار الصادقین ۳/ - ظہور المسیح ۶/ - براہین احمدیہ مجلد ۵/ غیر مجلد ۴/ - درثمین مجلد ۶/ غیر مجلد ۴/ کرشن لیلا ۰/ - سرالشہادتین ۱/ - غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۷/ - جنگ مقدس ۸/ - فقدین ۲/ اسلام کی پہلی کتاب ۲/ - نظم مستورات ۰/ - کامن احمدی ۰/ آنہ ڈکشنری ۱/ - شری نہہ کلنک اوتار ۸/ - حیرت کی حیرانی ۲/

میاں معراج الدین عمر کیلئے بدر پریس قادیان میں منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

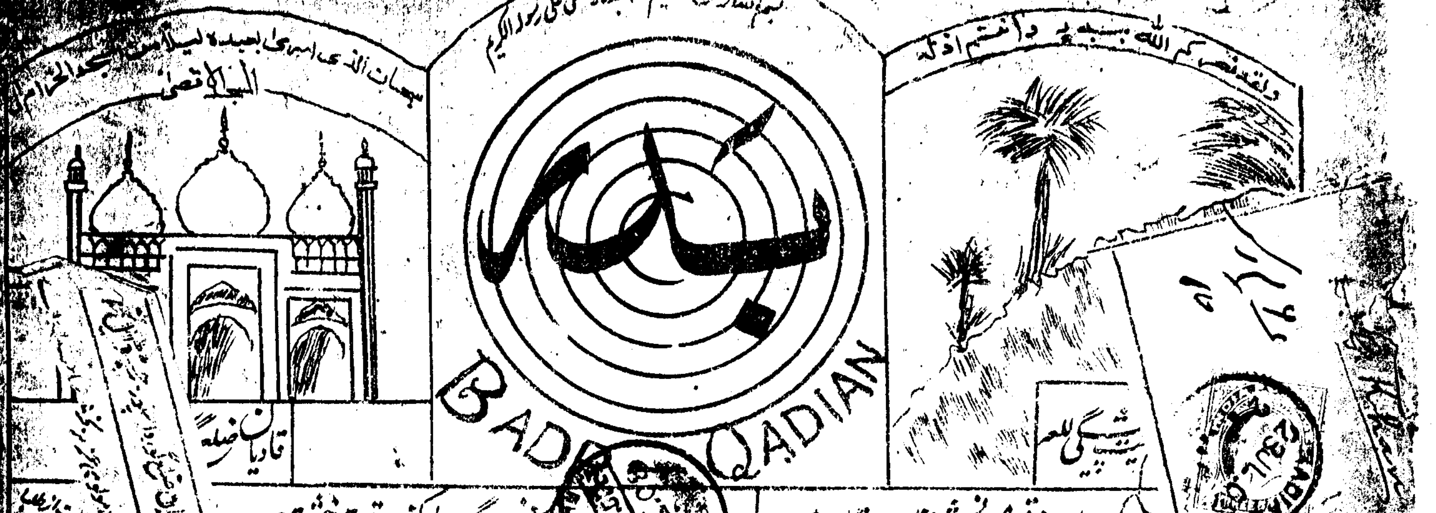

امروز قوم من نشناسد مقام من ... روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

جلد ۷

مورخہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ء

نمبر ۲۸

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ضرورتِ واعظین

چندروز کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے دل میں اس بات کا جوش ڈالا کہ جماعت مین واعظین پیدا ہون جو علوم دینیہ سے اچھی طرح واقف ہوکر اور مسائل شرعیہ سے آگاہ ہوکر اور دلائل حقیت اسلام کے ماہر ہوکر مختلف ملکون مین پھرین مخلوق الٰہی کو راہ ہدایت پر لاوین آپ اسی خیال مین تہے کہ ابہی کیا تجویز ہو کہ حکمت الٰہی سے حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار سنہ ۱۹۰۱ء کا چھپا ہوا آپکو کہین سے ملگیا جسمین حضرت موصوف نے ایسے واعظین کو طیار کرنے کیواسطے ایک امتحان مقرر فرمایا تہا جو غالباً کسی سبب سے اسوقت نہ ہوسکا مگر اب اس کیلئے وقت آگیا ہے اسلئے خلیفۃ المسیح کا منشا ہے کہ دسمبر آیندہ کے جلسہ مین ایسا امتحان قادیان مین ہو اور جو دوست اسمین شامل ہوسکین وہ ابہی سے مطلع فرماوین تاکہ اون کے نام ایک رجسٹر مین درج کر لئے جاوین وہ اشتہار

ذیل مین درج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اشتہار مفید الاخیار

چونکہ یہ ضروری سمجہا گیا ہے کہ ہماری اس جماعت مین سے کم از کم ایک سو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس دعوے کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویہ قطعیہ خدا تعالے نے ظاہر فرمائے ہین ان سب کا اس کو علم ہو اور مخالفین پر ہر ایک مجلس مین بوجہ احسن اتمام حجت کر سکے اور ان کے مفتریانہ اعتراض کا جواب دے سکے اور خدا تعالے کی حجت جو ان پر وارد ہو چکی ہے بوجہ احسن اس کو سمجہا سکے اور نیز عیسائیون اور آریون کے وساوس شائع کردہ سے ہر ایک طالب حق کو نجات دے سکے اور دین اسلام کی حقیقت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کر سکے پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اہل علم اور زیرک و دانشمند لوگون کو اس طرف توجہ دی جاوے کہ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء تک کتابون کو دیکہ کر اس امتحان کے لئے طیار ہو جاوین اور دسمبر آیندہ کی تعطیلون پر قادیان مین پہونچکر امور متذکرہ بالا مین تحریری امتحان دین۔ اس جگہ اسی غرض کے لئے تعطیلات مذکورہ مین ایک جلسہ ہوگا اور مباحث مندرجہ کے متعلق سوالات دئے جائینگے ان سوالات مین وہ جماعت جو پاس نکلیگی ان کو ان خدمات کے لئے منتخب کیا جاویگا اور وہ اس لائق ہونگے کہ ان مین سے بعض دعوت حق کیلئے مناسب مقامات مین بہیجے جاوین اور اسیطرح سال بسال یہ مجمع انشاء اللہ اسی غرض سے قادیان مین ہوتا رہیگا جبتک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر التعداد جماعت طیار ہو جائے مناسب ہے کہ ہمارے احباب جو زیرک اور عقلمند ہین اس امتحان کیلئے کوشش کرین اور دہ یاد

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چہاپا گیا۔

دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ایک نئی قابل دید کتاب

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے [illegible] سات اصول بتلائے گئے ہیں جن سے کہ زیر نظر رکھنے سے مور من اصلی کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسکے ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالف علماء کے عقاید کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز سے لکھا ہے کہ ہر ایک [illegible] کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں [illegible] بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تسلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض آجکل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہو گا۔ ۲۰ پونڈ کے کاغذ پر قریباً ۱۲۰ صفحہ حجم ہے باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۳ر رکھی گئی ہے

دفتر بدر سے طلب کریں

[illegible] المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ہے [illegible] مسیح موعود کی صداقت اور مسیح موسوی کی وفات [illegible] نہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور [illegible] ے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی اور دورہ درائی [illegible] ت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین [illegible] منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل [illegible] ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبدالکریم [illegible] اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

[illegible] ن پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد و ترقص

[illegible] ضبط نہیں کر سکتا۔

قیمت صرف ۶ر کر دی گئی ہے

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اس میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحہ کے ولایتی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اسکے علاوہ اچھی ہوئی کتابت کے مجلد بجلد کر [illegible] با پچرو پیہ (صہ) کے عار اور مجلد بجائے ۶ روپیہ کے تین [illegible] روپیہ میں دیجاتی ہے [illegible] موقعہ پھر نہ ملیگا [illegible] منگواؤ

[illegible] حضرت اقدس [illegible] کا مجموعہ (جو کہ [illegible] [illegible] [illegible] کر بجائے [illegible] [illegible] روپیہ کے مجلد ہے

شہری [illegible] نشان کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) سے [illegible] تصنیف [illegible] عہد [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] رسالہ ہے [illegible] کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے حجم [illegible] صفحے۔ احباب منگوائیں

خریداران

کیا آپ کا خیال ہے کہ بدر فنڈ میں کوئی خزانہ جمع ہے کہ ہم کاغذ خریدیں ٹکٹ خریدیں۔ ملازموں کو تنخواہیں دیں۔ کئی سو روپے ماہوار اپنے پاس سے خرچ کر کے آپ کو روانہ کرتے ہیں اور آپ چپ چاپ پڑھتے رہیں اور قیمت روانہ کرنے کا نام نہ لیں۔ جب خط جائے جواب نہ دیں وی پی جائے واپس کر دیں صاحبان یہ کب تک چلیگی؟ شکر ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت وقت پر دیدیتے ہیں ورنہ اخبار تو نادہند دن کی مہربانی سے بند ہو گیا ہوتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گذر گئے جن صاحبان نے تا حال قیمت نہیں دی ان کے نام اخبار مورخہ ۱۳۔ اگست ۰۸ء وی پی کیا جائے گا۔ جن کا وی پی واپس آیا ان کے نام اخبار بند کر دیا جاویگا۔ اور کیا کریں۔

تنگ آمد بہ جنگ آمد

مینیجر

عجیب و غریب مفید و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص کو مد نظر رکھا جاوے اسکے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فایدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ رکھ کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار سمجھا جاوے۔

مصری گولیاں یہ گولیاں قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اور دو تین کیواسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی درجن ... ۴ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھ کر کوئی نہیں ملا۔ تین ہفتہ کیواسطے ... ۴ر

تریاق الخنازیر خنازیر [illegible] اندرونی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جسکو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے چالیس یوم کیواسطے (صہ)

ذیابیطس کا علاج ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۲۰ یوم کیواسطے ... صہ

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ رفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کے بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ... للعہ

اکسیر جریان جریان اور رقت جریان اور بندش کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ر ۱۴۔ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ خوراک دو ہفتہ ... قیمت صہ

سوزاک قدیم و جدید ۔ خوراک ایک ہفتہ عہ

حب صرع بہنگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات مرکب ہیں۔ فی درجن عہ ۔ **اکسیر ضیق النفس** کھانسی اور دمہ ...

المشتہر حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

[illegible]

پیغام صلح کہاں سے مل سکتا ہے

بعض دوست ہمکو خط لکھتے ہیں کہ پیغام صلح بھیجواؤ جلد بھیجواؤ ان کی اطلاع کیواسطے لکھا جاتا ہے کہ پیغام صلح لاہور میں چھپا ہے اور اُسی جگہ فروخت ہوتا ہے جن دوستوں کو ضرورت ہو ۔ وہ لاہور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ عزیز منزل نولکھا کے نام نامی پر خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں ۔ قیمت فی نسخہ ۲ ر ہے اکٹھے منگوانے سے فی نسخہ ایک آنہ مل سکتے ہیں ایڈیٹر

اکمل صاحب کے دوستوں کو اطلاع ہو

کہ اکمل صاحب دفتر بدر سے رخصت رعایتی حاصل کرکے وطن گئے ہیں ان کے نام کے تمام خطوط گولیکی بھیجے جاتے ہیں وہ لوگ جو دفتر کے متعلق کاروباری خطوط اکمل صاحب کے نام یہ سے نام پر روانہ کرتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں اگر میں کسی اتفاق سے یہاں نہیں ہوتا ۔ تو وہ خط پڑا رہتا ہے اور اسے کوئی پڑھ نہیں سکتا ۔ جب تک کوئی واپس نہ آوے ۔ اور ایسا ہی اب اکمل صاحب کے نام کے خطوط گولیکی جاتے ہیں گو وہاں سے برائے تعمیل دفتر بدر میں واپس ہی آجائیں گے مگر اس آمد و رفت ڈاک کی تعمیل میں بہت مشکلات پڑ جاتے ہیں لہذا دوستوں کو چاہیئے کہ اخبار کے متعلق جس قدر خط و کتابت ہو وہ کسی خاص آدمی کے نام پر نہ ہو بلکہ اس پر صرف یہ لکھا ہو بنام

مینیجر اخبار بدر قادیان ۔ فقط ایڈیٹر

اس زمانہ کے علماء کیسے ہیں

ایک صاحب اخبار وکیل میں لکھتے ہیں اس زمانہ کے علماء بے اسلام کا نقشہ جو کھینچتے ہیں اس میں سے چند سطور درج ذیل ہیں ۔

"ہمارے علماء اپنی خود غرضی میں مبتلا ہیں وہ اتفاق و اتحاد کیونکر قائم کر سکتے ہیں دور کیوں جاتے ہو لاہور کی حمایت اسلام ہی کو دیکھ لو اس کے کیسے کیسے فند کے اڈے ہیں افسوس مسلمانوں میں متفق ہوکر کام کرنے کی رغبت نہیں بلکہ بجوپن دیگرے نیست کا خبط ان کے ملحن میں سمایا ہوا ہے "

آخر اس کا کوئی علاج بھی ہے ظاہری یا باطنی ؟ (بدر)

ضرورت نکاح

ہمارے ایک دوست نوجوان ۔ خوبصورت ۔ آسودہ حال خاندانی جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں علاقہ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ خط و کتابت میری معرفت ہو ۔

(ایڈیٹر بدر)

آئینہ صداقت

(کے متعلق حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو کی رائے)

مکرمی و مخدومی اخویم مفتی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ "آئینہ صداقت" آپ کا مختصر مگر جامع رسالہ اسوقت مجھے پہنچا اور اسیوقت میں نے اس کو اول سے آخر تک پڑھا ۔ خیر الکلام ما قل و دل کا سچا مصداق ہے ۔ حضرت مولوی صاحب نے ایک دن فرمایا تھا ۔ کہ کوئی ہمارے احباب میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ایک مختصر مگر جامع مضمون لکھے ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انکے بعد کا ذکر ہے ۔ اب مجھے اس رسالہ کو پڑھکر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی اس خواہش کو احسن طریق پر پورا کیا ہے ۔ اللہ احسن الجزاء ۔ میری رائے یہ اگر کیا ۔

تو یہ فرماویں اور کی مگر ۔ اشاعت ہدایت آسانی سے پہنچ سکے ۔ بہت مفید ہوگی اس قدر مختصر ہے کہ کم فرصت کا فرصت آدمی بھی اس کو خوشی سے پڑھ لیگا اور یہ اس قدر مدلل اور پُر کن کہ بحث اس میں ہے کہ کوئی پہلو باقی نہیں رہ جاتا اور پڑھنے والا بشرطیکہ وہ عقل سلیم رکھتا ہو اور خوف خدا اس کے دل میں ہو اس رسالہ کو دیکھ کر اس کی صداقت کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا آئینہ صداقت لفظی معنوں میں بھی آئینہ صداقت ہے ۔ خدا اسے بہتوں کی بہتری اور ہدایت کا موجب کرے ۔ والسلام

خاکسار محمد علی ۔ ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء

نوٹ ۔ قیمت فی کتاب ۱ ر سو کے نسخہ کی قیمت ایک روپیہ (قادیان)

ایک ہندو شریف کیا کہتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی و مخدومی جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ یہودی صفت نام کے مسلمان مخالفین مانتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ختم ہو جانا چاہیئے ۔ کاش اگر یہ تعصب کی پٹی کو اتارتے اور بلا تعصب غور کرتے اور فکر دوڑاتے ۔

ایک نیک دل سمجھدار آریہ میری طرف خط لکھتا ہے اور اس خط میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق درج کرتا ہے ۔ اس کی نقل مطابق اصل ارسال ہے ۔ اگر اس کو کسی گوشہ اخبار میں جگہ دیجاوے ۔ تو کیا عجب کہ کسی سمجھدار کے واسطے مفید ہو ۔ مشکوری ہوگی ۔ والسلام

بنت محمد علی بدوملہی از چک نمبر ۴۳ جنوبی ڈاکخانہ خاص براستہ للیان ۔ علاقہ سرگودہ ۔ ۱۱ ر جولائی ۱۹۰۸ء

اوم

تصوف آئین شرافت آگین جناب مولوی صاحب جی ۔ تسلیم مزاج شریف ۔ حضرت مسیح موعود کا حال آپ سن چکے ہونگے ان حضرت کی وفات کا خیال کرنا ہماری غلطی ہے ۔ کیونکہ وہ تو ہر وقت زندہ جاوید ہیں ۔ جب تک دنیا قائم رہے گی ان کا نام چمکتا رہے گا ۔ اون کی تصانیف سے بے سمجھ آدمی عموماً وہ ہر تما آدمی خصوصاً بہرہ یاب ہوتے رہینگے مگر افسوس ہے ۔ تو اس بات کا کہ اب ان کا ظاہری درشن ہمیشہ کے لئے پردہ کے اندر رہے جو کہ ایک بدچلن کے واسطے راہ راست پر لانے کے لئے کافی تھا ۔ مگر میرے خیال میں افسوس کرنا بھی خلاف عقل ہے ۔ کیونکہ اس موقعہ پر کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔

سادھو مرے کیا روئے جو اپنے گھر جاء
روو ساکت مرا جو ہاٹو ہاٹ بکا

تشریح ۔ سادھو کے مرنے پر ہرگز نہ رونا چاہیئے کیونکہ وہ اپنے گھر جاتا ہے ۔ ان پاپیوں کو رونا چاہیئے ۔ جو گلی گلی بکتا ہے ۔

راقم آپکا تابعدار ۔ ۔ ۔ ۲۰

رسید زر

۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء عہ
... بخش صاحب ۱۸۱۱ للعہ
قطب الدین صاحب ۲۰۳ عہ
... دین صاحب ۱۶ للعہ
غلام حیدر صاحب ۲۷ عار
میاں میراں بخش صاحب دوزی للعہ
چودہری الہ داد صاحب ۲۷۵ عار
... محمد صدیق صاحب ۱۲ للعہ
محمد صدیق صاحب ۷۸ عہ
محمد سرور خان صاحب ۹۲۵ عہ
محمد تقی صاحب نمبر ۶۳ للعہ
خدا بخش صاحب نمبر ۱۸۵۷ للعہ
احمد حسن صاحب نمبر ۵۸ عہ
منشی گلاب الدین صاحب ۳۷۵ ۵ ر
خواجہ محمد رمضان صاحب ۱۸۲ عہ
... الدین صاحب ۷۲۸ للعہ
غلام نبی صاحب نمبر ۱۰۹۹ سے ر
میاں ... محمد صاحب نمبر ۲۰۸ ۱۰ ر

ثناءاللہ کی پریشانی

سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۷ جلد ۲ جولائی ۱۹۰۶ء
گذشتہ اشاعت سے آگے

اہلحدیث مطبوعہ ۲۶۔ اپریل سنہ ۶ء کے جس مضمون پر سلسلہ نمبر میں مینے بحث کی ہے اس کے اخیر میں بطور نتیجہ یا خلاصہ[1] ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"مختصر یہ کہ (۱) میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں (۲) اگر تم اس کے نتیجہ سے مجھ کو اطلاع دو (۳) اور یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی سے دانا منظور کرسکتا ہے"

ثناء اللہ نے اپنے کل مضمون کا خلاصہ جن مذکورہ بالا الفاظ میں بیان کیا ہے وہ نہ صرف اسی مضمون کا خلاصہ ہے بلکہ اس بارہ میں ان کی کل تحریرات کا لب لباب اور نتیجہ ہے میں نے تینوں فقروں پر نمبر لگا دیئے ہیں اور اب اسی سلسلہ سے اپر بحث کرتا ہوں۔

(۱) اگرچہ اسی مضمون کے تمہیدی الفاظ میں مولویصاحب لکھ چکے ہیں کہ کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کیواسطے بلایا تھا لیکن چند سطریں ہی لکھنے کے بعد کل مضمون کا خلاصہ کرنے کے وقت پھر مولویصاحب کو کچھ تردد دامنگیر ہوا اس لئے کہ ۱۹۔ اپریل سنہ ۶ء کو خود مباہلہ کی تعریف بیان کرچکے ہیں۔ کہ مباہلہ اسے کہتے ہیں۔ جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کہائیں اور فقرہ نمبر ۸ یہ بھی لکھا ہے کہ نہ ہم آپ کو قسم کھلاتے ہیں اور نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں خواہ آپ سو[؟] قسمیں کھائیں تو بھی ... پھر یہ کہدیں اس لئے پریشانی کی حالت میں پھر مباہلہ کا لفظ لکھتے ہوئے جھجکے اور یہ کہدیا کہ تمہاری درخواست کے موافق حلف اٹھانے کو تیار ہوں لیکن اس آدمی سے کوئی یہ تو پوچھے کہ اگر ہماری درخواست صرف اتنی ہی تھی کہ مولوی صاحب صرف قسم کھائیں اور طرفین کی قسم کا کچھ ذکر نہ تھا اور ہماری تحریرات سے مولویصاحب کو یہی تفہیم ہوئی تھی کہ ہماری درخواست صرف اسیقدر ہے تو پھر مولوی صاحب کو حضرت صاحب کی قسم پر اعتبار یا بے اعتباری کی بحث ہی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ اس حلف اٹھانے کی آمادگی کی تکمیل کس طرح سے ہوتی ہے اسکی پڑتال ہم آگے چل کر کرینگے (۲) فقرہ نمبر ۲ بالکل صاف ہو گویا ابھی تک یعنے ان کی اس ۲۶۔ اپریل کی تحریر تک مولویصاحب کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اور مولویصاحب نتیجہ معلوم کرنے کے لئے پریشان ہیں لیکن الحکم کی عبارت جو ۱۹۔ اپریل سنہ ۶ء کے اہلحدیث میں نقل کی ہے وہ حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کردیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دیگا عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہوگا کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہوکر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیۃ قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا۔ جو صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتی ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت استحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لیگا۔ ناظرین خیال کرسکتے ہیں کہ کن صاف الفاظ میں نتیجہ بیان کیا گیا ہے لیکن مولویصاحب کے نزدیک ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اسلئے خیر ہم بھی اس تحریر کو نظر انداز کر دیتے ہیں ۱۵۔ اپریل سنہ ۶ء کے اشتہار میں حضرت صاحب نے جو الفاظ اپنے واسطے استعمال کئے ہیں وہی بالمقابل مولویصاحب کے لئے مثلاً اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں تو آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے اور وہ سزا انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ اسی اشتہار کے مضمون پر جرح وقدح کرتے ہوئے مولویصاحب نے مذکورہ بالا فقرہ نمبر ۲ لکھا ہے گویا ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں ملی ہے اور وہ اس سے بے خبر ہیں۔ ۱۹۔ اپریل اور پھر ۲۶۔ اپریل کے دو متفرق بیانات میں وہ نتیجہ کے بتلائے جانے سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ناظرین دیکھیں گے کہ مولویصاحب جو اپنے تئیں مفسر بھی بیان کرتے ہیں۔ مطمئن کسی بات پر نہیں ہیں بلکہ ہر وقت پریشان حال ہیں اس بات کی آزمائش کے لئے ناظرین کو مولویصاحب کے ۱۳۔ مئی سنہ ۶ء کے اشتہار کے ان فقروں کو پڑھنا چاہئے جو مضمون نمبر ۱ کے شروع میں میں نقل کرچکا ہوں اور یہ بھی خیال کرلینا چاہئے کہ دونوں موقعوں پر حضرت صاحب کا ۱۵۔ اپریل سنہ ۶ء کا اشتہار مدنظر ہے لیکن ۲۶۔ اپریل کو تو وہ نتیجہ دریافت کرتے ہیں اور ۱۳۔ مئی سنہ ۶ء کو نتیجہ پر بحث کرکے لکھتے ہیں کہ یہ نتیجہ گویا حضرت صاحب نے بتایا ہوا ہے۔

ان متضاد تحریرات کا جواب مولویصاحب اگر شاید یہ دیویں کہ سابقہ تحریرات میں وہ اپنی قسم کے نتیجہ کو دریافت کرتے تھے اور حال کی تحریر میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ حضرت صاحب کی دعا کے متعلق لکھا ہے تو یہ جواب دیوانہ بکار خود ہشیار جیسا جواب ہوگا۔ اس لئے کہ فریقین کے لئے ایک ہی طرح کے الفاظ بیان کئے گئے تھے جب ایک فریق کے واسطے وہ الفاظ کافی نہیں سمجھے گئے تو ایک سال کے بعد انہیں الفاظ سے دوسرے فریق کے لئے اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل کے لئے پیشگوئیاں کرنا عجیب ایمانداری ہے اگر مولویصاحب غور کریں تو معاملہ بہت ہی صاف ہے اور وہ خود اپنی ہی تحریرات کی رو سے کذاب جھوٹے دغاباز مفسدانہ اور نافرمان ثابت ہوتی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ ۲۶۔ اپریل سنہ ۶ء کے اہلحدیث میں حضرت صاحب کے اشتہار کی اسی عبارت پر جس سے مولویصاحب نے اپنے مفید مطلب نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے صفحہ ۴ کالم ۱ پر نائب ایڈیٹر حاشیہ چڑھا کر لکھا ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ ...... ویمدھم فی طغیانہم یعمھون وغیرہ آیات تمہاری اس دجل کی تکذیب کرتی ہے۔ جن کے صاف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کرلیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بیان کرتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن احمد محمد احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت۔ مولوی صاحب کے اس اصول کے مطابق ہمارا ہر طرح سے حق ہے کہ ہم خود انہیں کے بیان کردہ نتیجہ سے یہ سمجھ لیں کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ اور ثناء اللہ کی بدکرداریوں کی وجہ سے اسے بھی مہلت دیگئی۔ پس اب اپنی سابقہ تحریرات کے برخلاف جو نتیجہ وہ نکالتا ہے وہ غلط ہے۔ جھوٹا دغاباز۔ مفسد اور نافرمان ہونے کے سبب سے اس کو لمبی عمر دی گئی ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کرلے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ نہ صرف وہ (ثناء اللہ) خود بلکہ اس کا نائب ایڈیٹر بھی کس قدر پریشان حال ہے۔ کیا اب نائب ایڈیٹر کا یہ فرض نہ تھا۔ کہ اپنے نوٹ کا لحاظ

[1] یہ سفوات کے لائق اور معزز مصنف کی مولویانہ تہذیب کی ناظرین کو داد دینی چاہیے کیوں نہ ہو جو ہوئے۔

کرتا۔ جو قرآن شریف کے حکم کے موافق اور جس نے لکھا تھا اور ثناء اللہ کے ۳۱ مئی ۱۹۰۷ء کے اشتہار پر ایسا ہی حاشیہ چڑھایا کہ میری بیان کردہ اصول کے موافق ثناء اللہ کو جھوٹا دغا باز مفسد اور نافرمان ہونے کے سبب سے مہلت دیگئی ہے تاکہ وہ الٰہی سلسلہ کی مخالفت کرکے اپنی بدکرداری کا مزید ثبوت دے۔ جب سے حضرت صاحب کا یہ اشتہار شائع ہوا تھا۔ ثناء اللہ کے تمام ہم مشرب اس سے کچھ ایسے متاثر ہوئے تھے کہ خطوط بھی جو شائع کئے جاتے تھے وہ اسی مضمون کے ہوتے تھے۔ چنانچہ مرقع بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ کسی مولوی بنام صوفی عبدالحق سرہندی کا مضمون چھپا تھا جس میں وہ لکھتے ہیں "مرزا صاحب اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا اگر واقعی ضروری اور قانون الٰہی ہے جیسا کہ آپ کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رول کے زیر اثر ہیں میں کہتا ہوں۔ اسی نظیر کے موافق اس زمانہ کا رسول بھی اپنے ہمعصر مسیلمہ سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اس جنرل رول کے زیر اثر نہیں ہے جس کے وجوہات کسی قدر گذشتہ مضامین میں بھی بیان ہو چکے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ مضمون میں پورے طور پر بیان کردی جائے گی۔

اب میں پھر ثناء اللہ کے خلاصہ کی طرف رجوع کرکے اس کے فقرہ نمبر ۳ پر بحث کرتا ہوں جو یہ ہے کہ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کرسکتا ہے جبکہ حضرت صاحب کی تحریر کو منظور ہی نہیں کیا گیا تھا تو مولویصاحب کو یہ ہرگز حق نہیں کہ وہ اس تحریر کے متعلق کسی قسم کا نتیجہ بیان کریں۔ لیکن ملاں آں باشد کہ خاموش نشود۔ بھلا مولویصاحب کب خاموش رہ سکتے ہیں اور بڑے زور سے خود ساختہ نتائج استنباط کررہے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ بات ہے کہ اونہوں نے اپنے سابقہ خیالات میں ترمیم کرکے اب حضرت صاحب کی اس تحریر کو منظور کرلیا ہے اس وجہ سے ایسا کرنا وہ اپنا حق سمجھتے ہیں یا یہ ہے۔ کہ منظور کرنے کی ہی ضرورت نہیں بغیر منظور کئے بھی وہ ایسا کرنے کے مجاز اور حقدار ہیں اس لئے ان دونوں تنقیحوں کی بابت اب ہمیں غور کرنا ہے کہ آیا ان کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ اولاً اگر انہوں نے سابقہ خیالات میں ترمیم کرلی ہے۔ تو اس قسم کی ان کی کوئی تحریر ابتک ہم نے نہیں دیکھی وہ ان کا حوالہ دیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتادیں کہ پہلے وہ یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کی اس تحریر کو کوئی دانا منظور نہیں کرسکتا ہے اب اسے منظور کرنے کے سبب دانا کے بالمقابل کونسا معزز نام اپنے لئے تجویز کیا ہے چونکہ منظوری کی بابت ابھی تک ہم نے کوئی تحریر نہیں دیکھی ہے اس لئے اس پہلو پر سردست مزید تحریر کی ضرورت نہیں ہے تاوقتیکہ مولویصاحب خود اس کی بابت کچھ روشنی نہ ڈالیں۔ البتہ دوسرے پہلو پر کسیقدر تفصیل سے ہم بحث کرتے ہیں۔

یہ ایک عام دستور ہے کہ ایسے موقعہ پر مقابل یا مخالف کا مونہہ بند کرنے کے لئے اس کے اصولوں کو مدنظر رکھکر ہمیشہ گفتگو کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایک آریہ کی تردید جن دلائل سے کی جاتی ہے وہ غیر آریہ یعنے عیسائی وغیرہ کے لئے کافی نہیں ہوسکتی ہے اسی طرح ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ثناء اللہ کے اصولوں کو مدنظر رکھیں تاکہ انہیں پھر چون وچرا کی گنجائش ہی باقی نہ رہے اور اگر ملاؤں کی طرح وہ خاموش نہ رہ سکیں تو ان کا ایسا کرنا جواب دینا نہیں بلکہ منہ چڑانا ہو اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مرقع نمبر ۱ جلد ۱ صفحہ ۱۱ کی عبارت پیش کرتے ہیں جو حسب ذیل ہے۔

"ڈوئی نے مرزا صاحب کے حسب منشاء دعا نہیں کی پس جب اس نے دعا نہیں کی تو پھر یہ پیشگوئی یا مباہلہ نہ ہوا بلکہ یوں کہئے کہ بغیر مباہلہ کے ڈاکٹر ڈوئی کا مرزا صاحب کی زندگی میں مرنا مرزا صاحب کے مباہلہ کی تردید اور گرشن جی کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ اس کی عمر ہی اتنی تھی اگر وہ مباہلہ کرلیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرا ہے اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرتا تو کھلی تکذیب ہوتی۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ تو ڈوئی نے دعا کی اور نہ اون کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے جس کو مرزا صاحب کی صداقت یا نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ تعجب ہے۔

مرزائیوں کی حیا اور شرم پر کہ کس آن بان سے اس واقعہ کو پیشگوئی لکھتے ہیں حالانکہ جس شرط پر یہ پیشگوئی ہوئی تھی وہ شرط متحقق ہی نہیں ہوئی۔ یعنے ڈوئی نے حسب درخواست مرزا صاحب دعا نہیں کی چونکہ یہ بات بہت ہی واضح ہے کہ اذا فات الشرط فات المشروط یعنے جب شرط متحقق نہیں تو مشروط بھی ثابت نہیں۔ یعنے جب ڈوئی نے دعا نہیں کی۔ تو مباہلہ بھی نہ ہوا۔"

یہ عبارت (جو سابقہ مضمون کے اخیر میں نقل کیگئی ہے) ایسی صاف اور صریح ہے کہ مزید تشریح اور توضیح کی چندان ضرورت نہیں ہے قبل اس کے کہ اصل مضمون کے متعلق کچھ لکھا جاوے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی فاضل صاحب کی مولویانہ منطق کو جو صرف ایک فقرے میں تمام کی تمام بھری ہوئی ہے بیان کیا جاوے اور وہ فقرہ یہ ہے "کہ اگر وہ (ڈوئی) مباہلہ کرلیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرا ہے" اب خیال کیا جاسکتا ہے کہ مباہلہ نہ کرنے کی حالت میں اس کے پہلے مرجانے پر تھوڑا یا بہت عذر ہو بھی سکتا ہے اور اگر بعض وجوہ (جو ڈوئی کے معاملہ کی بابت موجود ہیں اور جن کا ذکر ہم اپنے موقعہ پر کرینگے) اس کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ تو چون وچرا کے لئے کچھ نہ کچھ گنجائش نکل سکتی ہے لیکن مولویصاحب کی یہ فاضلانہ منطق کہ مباہلہ کرنے کی حالت میں اس کا حضرت صاحب کی زندگی میں مرجانا دعا کا اثر ثابت نہیں کرتا۔ گو مولویصاحب کی کھلی کھلی بے غیرتی کا ثبوت ہو لیکن چونکہ ایسے مولوی فاضل کے دماغ کا نتیجہ ہے جو مفسر بھی ہے واقعی قابل داد ہے کیا یہ حیا سوز منطق جو دراصل اس نابینائی کا نتیجہ ہے جو مامور من اللہ کی مخالفت میں بے جا ہٹ دھرمی اور ضد سے واقع ہوئی ہے مولویصاحب کو بیحیاء اور بے شرم جیسے معزز خطاب کا مستحق ثابت نہیں کرتی یہ وہ الفاظ ہیں جو ڈوئی والے مضمون کے اخیر میں مولویصاحب نے اول ایڈیٹر ریویو اور پھر کل احمدیوں کے واسطے استعمال کئے ہیں اب اس کا جج ہم خود مولویصاحب ہی کو مقرر کرتے ہیں کہ اپنے ہی الفاظ میں سے جو چاہیں پسند فرمائیں اس جملہ معترضہ کے بعد اب ہماری بحث کا مدار مولویصاحب کے اس فقرہ پر ہے جس پر ہم نے سابقہ مضمون کے اخیر میں خط کھینچدیا ہے۔ اور ناظرین کے اختصار کے لئے پھر نقل کردیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ "مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ ڈوئی نے دعا کی نہ اون کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا۔"

بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے جس کو مرزا صاحب کی صداقت یا ثبوت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس فقرہ کے الفاظ پر غور کرنے سے پہلے ناظرین کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مولوی صاحب کا یہ منطقی فقرہ یکم جون ۱۹۰۷ء کے مرقع میں شائع ہوا ہے اس لئے ضروری ہے کہ مئی کی کچھ تاریخ کو ان کی قلم سے نکلا ہے۔ اور ان کا حضرت صاحب کی دعا کو قبول کرنے سے انکار ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں شائع ہوا۔ جس سے ثابت ہے کہ حضرت صاحب کی دعا سے انکار کرنے کے صرف ایک [illegible] ماہ بعد مقابلہ پر نہ آنے سے بالکل انکار کر دینے سے جو کچھ نتیجہ ان کے اور ان کے ہم مشربوں کے نزدیک [illegible] خود واضح طور پر بیان کر دیا اور اپنی [illegible] چالاکی [illegible] طرح سے سمجھ کر گویا [illegible] بندی کر دی۔ [illegible] بیان کی موت سے [illegible] قسم کا نتیجہ نکالنے اور [illegible] کا موقع کسی کو نہ مل سکے [illegible] اپنی اس منطق اور [illegible] کو نظر انداز کر کے اور حضرت صاحب کے دعا والے فقروں کو نقل کر کے مولوی صاحب [illegible] جون ۱۹۰۸ء کے اہل حدیث میں لکھتے ہیں۔ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے تسلیم نہ کیا ہو۔ مگر مرزا صاحب پر اس اشتہار سے اقبالی ڈگری ہے بلکہ ایجاد کردہ اصول ہے۔ ناظرین کو ایسے [illegible] ان کی حالت معائنہ کر کے عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ [illegible] بالمقابل [illegible] کیا نتیجہ ہوتا ہے خود تو بڑی رد و قدح [illegible] کی بحث کے [illegible] دوسری کے معاملہ میں ہمیں گالیاں [illegible]۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ بالمقابل دعا نہ کرنے اور چیلنج کو [illegible] نے سے پیشگوئی ثابت نہیں ہوتی اور دوسرے مرقع [illegible] اسی اصول کے موافق ساری باتیں موجود ہیں یعنی [illegible] خود دعا نہیں کی اور حضرت صاحب کے دعا والے مضمون [illegible] نہ کیا یہی نہیں کہ صرف خود قبول نہ کیا ہو بلکہ یہ بھی لکھ دیا کہ کوئی [illegible] اسے قبول نہیں کر سکتا ہے۔ باوجود ان تمام باتوں کے [illegible] الملہم الانسان لکھتا ہے۔ کہ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے قبول نہ کیا ہو لیکن مرزا صاحب پر اس اشتہار سے اقبالی ڈگری [illegible] کے دشمنوں یا ثناء اللہ کے ہم مشربوں میں کوئی [illegible] ایسا [illegible] ہے۔ جو اس حیادار خاکسار سے دریافت کریں [illegible] تو خود ہی ایک دفعہ احمدی جماعت کے برخلاف [illegible] معاملہ میں نہ صرف اپنا اصول ہی بیان کر چکا ہے بلکہ اس [illegible] بھی دے چکا ہے کہ جب شرط متحقق نہیں۔ تو مشروط بھی ثابت نہیں۔ تو اب باوجود دونوں امر ثابت ہونے کے تو یہ کیا [illegible] جبکہ تو خود پوری طاقت کے ساتھ کوس لمن الملک بجا کر ایک اصول قائم کر چکا ہے۔ کہ چیلنج کو قبول نہ کرنے اور بالمقابل دعا نہ کرنے سے پیشگوئی قائم نہیں رہتی ہے

تو پھر اپنے اس اصول کے برخلاف تمہارا یہ کہنا کہ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے قبول نہیں کیا لیکن مرزا صاحب پر اقبالی ڈگری ہے کیا مجنون کی بڑ اور پاگل کے بکواس سے کچھ زیادہ باوقعت ہے۔ پیارے احمدیو! تم نے اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ کس جرأت کی ڈھٹائی ہے جو مولوی ثناء اللہ نے اختیار کی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ شرمناک کارروائی برابر اسی ہے جو ان مضامین سے ظاہر ہے جن کا سلسلہ اخبار اہل حدیث وغیرہ میں مضمون رواں کی بابت جاری ہے۔

جس قدر اب تک میں نے لکھا ہے وہ دراصل بالکل کافی ہے اور ثناء اللہ صاحب اگر حیا اور شرم سے کام لیں تو حضرت صاحب کے وصال کے بعد جو کچھ تاریخ وغیرہ نکالنے کی انہوں نے کوشش کی ہے ان سے رجوع کر کے اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دے سکتے ہیں لیکن میں نے اس مضمون کے متعلق ثناء اللہ کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر اس قدر گہری نظر سے غور کیا ہے کہ کئی کئی پہلوؤں سے مولوی صاحب کا کذب ثابت ہوتا ہے اور اگر مولوی صاحب بے جا ضد اور تعصب چھوڑ کر اور معقول پہلوؤں کو اختیار کر کے اس سلسلہ کو جاری رکھیں گے تو میں ان کا اطمینان کرانے کے لئے تیار ہوں اور اس سلسلہ کو عرصہ تک جاری رکھوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی صاحب نے الہامات کے صفحہ ۱۰ پر مفصلہ ذیل الفاظ میں پیشگوئی کی ہے "اگر مرزا صاحب بوجہ اپنی پیشگوئیوں کے کاذب محض اور مفتری علی اللہ ثابت ہوں تو پس دوسرے مسائل (حیات مسیح وغیرہ) کی ضرورت ہی کیا ہے؟ بلا دفع اور اگر وہ بوجہ اپنی [illegible] اور راستبازی کے قابل الہام اور مخاطب الٰہی کے لائق معلوم ہوں تو پھر باقی مسائل میں ہمیں اپنی غلط فہمی ماننے میں کیا عذر ہے پس ہمارے دوست اس اصول کو ہمیشہ یاد رکھیں لیکن یہ بھی پیش گوئی کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ مولوی صاحب کی اس تحریر کی بنا پر میرا یہ ارادہ ہے کہ ان کی دوسری نکتہ چینیوں کے متعلق بھی غور کروں جن کے کثیر حصہ پر ابھی تک مجھے توجہ کرنے کا موقعہ نہیں مل سکا ہے لیکن اس ارادہ کا مدار صرف اسی بات کی جانچ پر ہے کہ آیا ان کی نکتہ چینیوں کی بنیاد صرف ضد پر ہے یا واقعی وہ اپنے اس قول میں کہ ہمیں اپنی غلط فہمیوں کے ماننے میں کچھ عذر نہیں سچے ہیں اور اس بات کی پڑتال کرنے کا موقعہ مضمون رواں [illegible] سے ہی ملیگا اور جب تک ایک معاملہ تو ادھر یا ادھر کچھ کر کے طے نہ کر لیا جاوے کسی دوسرے مضمون کی طرف متوجہ ہونا غلط بحث ہو جانے کے سبب بے سود اور بے نتیجہ

ہوا کرتا ہے اس لئے جب تک حضرت صاحب کی وفات والے معاملہ کو صاف نہ کر لیا جاوے ہم کسی اور طرف نہ جائیں گے۔ اب ہم پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ثناء اللہ صاحب مرقع نمبر اجلد امیں ڈوئی کے متعلق رسالہ ریویو بابت ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴۴ کی عبارت نقل کر کے مرقع کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں یہ ہے اصل عبارت اس میں مرزا صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی کو چیلنج دیا ہے کہ وہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائے یہ نہیں کہ بطور پیشگوئی کے اعلان کر دیا ہے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائیگا۔ مرزائیو! مولویت کے مدعیو! تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ میں کیا فرق ہوتا ہے۔ تف۔ معزز ناظرین خدارا ذرا گرشتہ جی کی اصلی عبارت دیکھتے جائیں کہ اس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا ملتا ہے جس کا یہ مطلب ہو یا مرزا صاحب نے اعلان اور اخبار کے طور پر یہ کہا ہو کہ ہم (مرزا اور ڈوئی) میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مرجائیگا۔ اس کے بعد پھر مرقع کے صفحہ ۱۱ پر ریویو بابت اپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۴۲ کے چند سطریں نقل کر کے لکھتے ہیں۔ اس عبارت سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ اس اشتہار سے پہلی کی تمام تحریریں مباہلہ یا پیشگوئی نہ تھیں بلکہ دعوت مباہلہ تھی پھر صفحہ ۱۳ پر فٹ نوٹ میں لکھا ہے یہ مباہلہ کی دعوت اور ہے مباہلہ اور ہے پھر مباہلہ اور ہے پیشگوئی اور افسوس ہے کہ مرزائی پارٹی کو ان تینوں لفظوں میں یا تو تمیز نہیں یا دانستہ اپنے علم و عقل کے خلاف کر رہے ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے کہ ان حوالجات کے مفہوم کو اچھی طرح سے ذہن نشین رکھیں اور اس کے ساتھ ہی مباہلہ کی تعریف جو مولوی صاحب نے خود بیان کر دی ہے۔ اور مضمون کے ابتدا میں نقل کر چکا ہوں اس کو بھی دھیان میں رکھیں تب [illegible] دیکھیں گے کہ نکتہ چینیاں کرتے وقت مولوی صاحب کس قدر بال کی کھال نکالتے ہیں لیکن بعدہ خود ہی پریشان حال ہو کر اپنی نکتہ چینیوں کا شکار ہو جاتے ہیں جس کی مختصر کیفیت یہ ہے حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں یہ فقرے بھی موجود ہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ صرف دعا کے طور پر میں نے فیصلہ چاہا ہے۔ اس دعا کے آخری الفاظ یہ ہیں وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ حضرت کے اشتہار کے ان فقروں کو مولوی صاحب نے مرقع بابت اگست ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۵ پر نقل کیا ہے لیکن اسی مرقع کے صفحہ [illegible] پر ان الفاظ میں اپنی پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ ہماری رائے میں مرزا صاحب کی غرض اس اشتہار سے یہ تھی کہ اپنے دام افتادوں کے خیالات کو بدل دیں یعنی ان کا ارادہ تھا کہ دام افتادوں کو اس پیشگوئی کی طرف متوجہ کر کے میرے مواخذات کے زہریلے اثر سے محفوظ رکھیں یہ ہے امرتسری سانپ کی زہریلی کچلی۔ حضرت صاحب تو لکھتے ہیں کہ یہ صرف دعا ہے پیشگوئی نہیں اور ساری اشتہار کے الفاظ سے بھی یہ بات ظاہر ہے بلکہ خود ثناء اللہ بھی جا بجا

تصدیق بذریعہ رویائے صالحہ

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ذیل کے چند الفاظ کو اپنے اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر مشکور فرمادین۔

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کیلئے

ایک تازہ شہادت ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

اللہ تعالی نے ہزار در ہزار نشانات سے امامنا و مولانا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الرحمۃ کی تائید کی اور دنیا پر آپ کی صداقت کو سورج کی طرح روشن کردیا ان مین سے کچہ تو ایسے تہے جو کہ بموجب پیش گوئی قرآن کریم اور حدیث شریف ظہور مین آئے اور کچہ ایسے تہے۔ جن کی خبر کہ اللہ تعالے نے اس پاک اور برگزیدہ انسان کو اپنی تازہ وحی کے ذریعہ سے دی تہی اور کچہ ایسے تہے جن کے ذریعہ سے بعض اشخاص کو آپ کے سچا ہونے کی گواہی بذریعہ سچے الہامات اور کشفون کے ہوتی رہی چنانچہ ذیل مین موخرالذکر قسم کے نشانات مین ایک یہ ہے جو کہ مین اس لئے لکہتا ہون کہ شاید کوئی فائدہ اٹہاوے اور وہ مفصلہ ذیل ہے۔ میرے بزرگ اور مکرم بہائی صاحب سید نادر حسین شاہ صاحب تحصیلدار حال مینجر کورٹ آف وارڈس کوٹ فتح خان مجہ سے بڑا ہی پیار اور انس رکہتے مین اور اون کی اور میری مثال یک دل دو قالب والی ہے آپ کو میرے بیعت کرنے کے وقت بہ سبب ناواقفی کے سخت ابتلا آیا۔ مگر چونکہ سعید فطرت رکہتے تہے اور مینے بہی بہت دُعا کی اور حضرت اقدس قدس سرہ سے بہی دعا کروائی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو حضرت اقدس کے صدق کی تصدیق مین اللہ تعالے کے فضل سے خواب آنے شروع ہوئے پہلا خواب آپ کو یہ آیا جیسا کہ آپنے حال مین ہی مجہے لکہا ہے کہ آپنے آسمان پر چاند دیکہا اور دیکہا کہ اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا نام مبارک لکہا ہوا ہے اس کے بعد آپنے تمسخر سے اپنی زبان کو روک لیا اور دل ہی دل مین حضرت اقدس کی محبت پیدا ہونے لگ گئی اس کے بعد آپ کو خواب مین حضرت اقدس کی ملاقات ہوئی تو حضرت اقدس سے اوہنون نے پوچہا کہ کیا آپ قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ آپ سچے ہین تو آپنے تین بار اللہ تعالی کی قسم کہائی اور کہا کہ مین اپنے دعاوی مین سچا ہون۔ اس پر میرے بہائی صاحب کی اور بہی محبت اس سلسلہ کے ساتہہ ہوگئی اور مین اس کو بیعت کے اس تبدیلی کو محسوس کرتا تہا۔ اگرچہ بسبب چند ایک اللہ تعالے کی نامعلوم منشاؤن کے آپنے بیعت ظاہری نہ کی مگر دل سے بیعت ہوچکی ہوئی تہی اس کے بعد حال مین آپنے مجہ کو بعد انتقال حضرت اقدس علیہ الرحمۃ خط لکہا ہے۔ کہ جسمین پہلی چاند والی اپنی شہادت کو نقل کیا ہے اور یہ لکہا ہے کہ دو مہینہ کا عرصہ گذرا ہے کہ مینے خواب مین حضرت اقدس ؑ کی بیعت کی اور اس لئے میرا دل چاہتا تہا۔ کہ مین آپ سے جلدی ملون اور اسی خیال مین تہا کہ آپ کے وصال کی خبر پہونچی۔ جس سے اونکو صدمہ ہوا۔ ایک انصاف پسند دل کے لئے یہ ایک شہادت ہے جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور جو کہ ہر ایک میرے بزرگ بہائی صاحب سید نادر حسین شاہ صاحب سے جو کہ بفضل تعالی زندہ ہین دریافت کرکے فائدہ اٹہا سکتا ہے۔ اللہ تعالے ان لوگون کو ایسے نشانات سے فائدہ اٹہانے کی توفیق بخشے۔ تاکہ یہ اون عذابون سے بچائے جاوین جنمین کہ یہ گرفتار ہین۔ آمین

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن از لاہور

پیام صلح

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری چٹہی مطبوعہ بدر مورخہ ۹۔ جولائی ۱۹۰۸ء بعنوان بالا آپنے پڑہہ لی ہوگی جسمین مین نے تجویز کی تہی کہ انگریزی پیام صلح یک ہزار کاپی اور اردو کا بیان پانچہزار مفت شائع کرنے کے لئے طبع کرائی جاوین۔ جس دلچسپی اور محبت کے ساتہہ اس مبارک پیغام کی پبلک مین مانگ ہے۔ جس کے متعلق آئے دن مجہے چٹہیان مل رہی ہین اس کو دیکہہ کر مینے پسند کیا ہے کہ مین آپ کے جواب کا انتظار نہ کرون اس لئے انگریزی ترجمہ کی تین ہزار کاپیان مینے طبع کرانے کا حکم دیدیا ہے۔ اور اردو دس ہزار کے لئے مینے تجویز کی ہے۔ یہ کاپیان ہندو صاحبان مین مفت تقسیم ہونگی آپ کی خدمت مین جیسے کہ پہلے عرض کرچکا ہون پہر عرض کرتا ہون کہ آپ مین سے اکثر احباب کم از کم ایک روپیہ کی متعدد کاپیان لے کر مفت تقسیم کرین۔ لاگت جو اب حساب کرنے پر معلوم ہوتی ہے۔ تین چار پیسے کے درمیان فی کاپی ہوگی۔ والسلام جواب جلد عنایت ہو

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب عزیز منزل نولکہا

پیام صلح

حضرت مسیح موعود ؑ نے جو آخری پیغام اپنے اہل وطن ہنود کو دیا ہے

اس کی اشاعت ہند کے چار کونون مین اس کثرت سے ہونی چاہیئے کہ کم از کم ایک دفعہ ہر ایک ہندو آریہ اس کے مضمون سے آگاہ ہوجائے اس واسطے حضرت خواجہ صاحب نے اس کو اردو اور انگریزی مین کثرت کے ساتہہ چہاپنے کی جو تجویز کی ہے وہ نہایت ہی عمدہ ہے امید ہے کہ دوست جلد اس کیطرف توجہ فرمادینگے اس کیمتعلق خواجہ صاحب موصوف کی تازہ یاد دہانی اوپر درج ہے مخدومی خواجہ صاحب کی یہ اپیل ان دوستون کی خدمت مین نہین۔ جو بمشکل ضروریات زندگی کو بہم پہونچاتے ہے تہے اور نہ اون کا یہ منشا ہے کہ دیگر چندون مین کمی کرکے احباب اس کام مین امداد دین بلکہ اون کی یہ خواہش ہے۔ کہ جو دوست مثلاً اس موسم مین آم کہانے کے عادی ہین۔ وہ اپنے اخراجات فروٹ مین سے ایک یا دو روپے کم کرکے اپنے ہندی اہل وطن کے واسطے پیغام صلح کا بیش بہا تحفہ خرید کرکے ارسال فرمادین

(ایڈیٹر)

جاپان مین اسلام

پچہلے دنون منشی سرفراز حسین صاحب ترجاپان سے پہر پہرا کر واپس آگئے سمجہتے رکہ وہان اسلام پہیلنے کی کوئی امید نہین لیکن اب جناب عبد القادر صاحب تائب ؎ کا کرہ شملہ سے ایک خط اخبار صدائے ہند لاہور مین چہپا ہے۔ جس مین ایک مصری عالم کے سفرنامہ عربی کے حوالہ سے یہ خوشخبری سنائی گئی ہے کہ جاپان مین بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) جاپانی مشرف باسلام ہوچکا ہے۔ وہ سفر نامہ منگوایا گیا ہے۔ اُس کے پڑہنے پر ضروری حالات ہدیہ ناظرین کئے جاوینگے انشاء اللہ تعالے۔ اب جناب تائب صاحب نے اپنے مضمون مین حضرت مسیح موعود کو بہی مخاطب کیا ہے۔ کہ وہ جاپان کو مسلمان بنانے کی طرف توجہ کرین اس کے جواب مین اتنا کہنا درست کافی ہے کہ یہ سلسلہ یونیورسل ہے اور انشاء اللہ تعالے ہر ایک ملک مین اپنے اپنے وقت پر پہونچے گا۔

؎ عالمگیر

صلح کاری سے ترقی کرو!

لاہور کے آریہ پرکاش نے اپنی عادت کے مطابق ایک مضمون لکھا تھا کہ آریہ سماج کی ترقی جنگ کے ذریعے ہو سکتی ہے اس پر مخدومی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے ایک نوٹ لکھا جس میں اُنہوں نے دکھایا ہے کہ حقیقی ترقی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر پرکاش بالکل تاریک نہیں ہو گیا۔ تو امید ہے کہ اس مضمون سے کچھ فائدہ حاصل کر سکے۔ اس واسطے اس کو درج ذیل کیا جاتا ہے:-

اخی مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا مفصلہ ذیل مضمون اپنے اخبار میں درج فرما کر ممنون فرما دیں۔ اخبار پرکاش ایک آریہ سماجی آرگن لاہور سے نکلتا ہے اُس کو صرف میں اس غرض سے پڑھا کرتا تھا کہ شائد کوئی منصفانہ رائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضمون پیغام صلح کے متعلق اس میں درج ہو۔ اس کے ۳۰ رجون کے پرچے میں ایک لیڈنگ آرٹیکل اس عنوان کے نیچے "شانتی کے لئے جنگ کرنا لازم ہے" میری نظر سے گزرا اس میں یہ لکھا تھا کہ آریہ سماج کی ترقی بند ہے اور یہ آواز جو چاروں طرف سے آرہی ہے دشمنوں کا تو کیا کہنا کیونکہ وہ تو شروع ہی سے آریہ سماج کے لئے موت کا فتوےٰ دے چکے ہیں دوست بھی محسوس کر رہے ہیں۔ کہ آواز بے معنی نہیں ہم بھی جب اس معاملہ پر غور کرتے ہیں تو اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس بیان میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے (کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں کے کلام اَن مل ہوتے ہیں) ترقی کیوں بند ہے؟ اس سوال کے کئی جواب ہو سکتے ہیں کیونکہ آریہ سماج کی چلتی گاڑی کے راستہ میں جو رکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کے کئی کارن ہیں ان میں سے بعض کا ذکر تو ہم پہلے کر چکے ہیں آج صرف ایک جس سے ہمیں سروکار ہوگا۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ "آریہ سماج میں اکسٹریمسٹ نہیں ہے" وغیرہ وغیرہ اور پھر یہ لکھا ہے کہ پنڈت دیانند اور گورودت دونوں اکسٹریمسٹ تھے اور کل آریہ سماج کے بانیوں کی ترقی اور کامیابی کا یہی راز تھا کہ وہ اکسٹریمسٹ تھے انہوں نے اپنا دین پھیلانے کی خاطر عیسائیوں مسلمانوں اور پورانیوں کے پیشواؤں کو خوب گالیاں دیں اور یہاں تک بے دھڑک ہو کر دوسرے لوگوں کا دل دکھایا کہ کسی انسان سے جو ہو سکتا ہے پڑ تو نہ سمجھ سکتی تھی بول اُٹھے کہ دیانند بہت Intolerant تھا وغیرہ وغیرہ اور نیز یہ بھی لکھا تھا کہ دوسرے مذاہب کے بانیان بھی صرف اس لئے ترقی کر گئے کہ وہ اکسٹریمسٹ تھے یہ پڑھ کر جب میں نے اس پر غور کیا اور اس طرف توجہ کی کہ ہمارا رسول اور قرآن کریم اس بارے میں کیا فرماتے ہیں تو معاملہ اس کے بالکل برعکس پایا اور جب آیت **وکذٰلک جعلنٰکم امۃً وسطا** کا اسی طرح ترجمہ لیتے کہ اس پاک تعلیم قرآن کے ذریعہ سے تم کو اُمّت وسط بنایا یعنی ایسی اُمّت جو افراط و تفریط سے پرہیز کرے اور اعلیٰ سے اعلیٰ اصول پر قدم مارے اور اُس راہ پر چلے جو صراط مستقیم کہا جا سکتا ہے اور یہ ہے کہ اِدھر اُدھر قدم مار کر بے راہ ہو جاتا ہے اور جو بیچ میں قدم مارنا اور چلنا مدعا کے حصول کا موجب ہوتا ہے جس کے لئے کہ انسان دنیا میں پیدا کیا گیا اور پھر فرمایا کہ **خیر الامور اوسطہا** کہ اے امت میری تم کو چاہئیے کہ اُن امور سے جو کہ تم کو زیادتی کی طرف لیجاویں اور اُن سے بھی جو کہ اس کے مخالف دوسری طرف لیجاویں پرہیز کرو۔ کیونکہ اصل خیر و کامیابی میانہ روی کے اعلیٰ پایہ پر قدم مارنے سے ہی ہو سکتی ہے اور اس طرح پر یہ ہدایت فرمائی کہ اکسٹریمسٹ ہونا خطرناک ہے اور کہ اصل کامیابی جو کہ دائمی ہو اور حقیقی ہو وہی حاصل کر سکتے ہیں جو میانہ رو ہوں میں نہیں کہہ سکتا کہ اس مضمون کے لکھنے والے کا کیا مدعا ہے اللہ بہتر جانتا ہے مگر یہ اتنا ضرور کہوں گا کہ پنڈت دیانند صاحب و گورودت صاحب کو پیش کر کے آریہ سماجی بھائیوں کے آگے پیش کرنا کہ یہ صاحبان اکسٹریمسٹ Extremists تھے اسی لئے کامیاب ہوئے ضرور ظاہر کرتا ہے کہ اس کے خیال میں بھی اور زیادہ بھی اکسٹریمسٹ بننا چاہئیے اور کہ انسان کی ترقی کا راز ہر ایک رنگ میں یہی ہے کہ وہ اُس میں اکسٹریمسٹ ہو۔ مگر یہ پرکاش صاحب کا میرے خیال میں ایک دعوےٰ بلا ثبوت ہے جس کی گذشتہ مذہبی اور دنیاوی تاریخ اور عام مشاہدہ تائید نہیں کرتے۔ اگر دنیا کی تاریخ میں نظر کی جاوے تو ثابت ہوتا ہے کہ اصل کامیابی جو کہ دیرپا ہے صرف میانہ رو اقوام کو ہی حاصل ہوتی رہی ہے اور اکسٹریمسٹ کبھی کامیاب نہیں ہوئے جو بادشاہ زیادہ تیز ہوئے اور میانہ روی کو خیر باد کہہ گئے ہیں آخر کار ناکامیاب رہے اور اُن کو بُرے دن دیکھنے پڑے ہیں دیکھو بونا پارٹ۔ اسکندر اور بقول آریہ صاحبان خود اورنگزیب مرحوم و مغفور اور کہیں پڑھو تاریخ زوال مختلف یونانی اور اسلامی سلطنتوں کی۔ تو معلوم ہوگا کہ جب وہ اخلاقی اور ایمانی حالت میں اکسٹریمسٹ ہو گئے اور ایک طرف کو زیادہ جھک گئے تو آخر زوال پا گئے۔ ف۱ پھر دیکھو حال آجکل کے یورپ کے انارکسٹوں کا جو کہ اکسٹریمسٹ کا دوسرا نام کہنا چاہئیے اُن کا صرف یہی کام ہے کہ دنیا کو نقصان پہنچاویں اور ایک بیگناہ کو ماردیں اور خود بھی مر جاویں گویا وہ دنیا کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے سوائے مصیبت کے اور کچھ نہیں لاتے۔ اور جو حال آجکل ہندوستان میں اکسٹریمسٹ لوگوں کا ہو رہا ہے اور جو چلن اُنہوں نے اختیار کیا ہے وہ تو ہم سب دیکھ ہی رہے ہیں اُن کی طبع فرسائی اسی میں ہے کہ ایک معصوم جان کو مار دیں اور خود بھی پستول کھا کر جان دیں اور اسطرح پر خود تباہ ہو کر دوسرے بھائیوں کیلئے ایک بے چینی اور بدامنی کا بیج بو جاویں اور اپنے ہموطنوں کے لئے بجائے ایک رحمت الٰہی بننے کے جو کہ انسانی حیات کا مدعا ہے غضب الٰہی کی صورت اختیار کر لیں اور اُس امن و چین کو دنیا سے اٹھا دیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے خوش قسمتی سے اُن کو دیا ہوا تھا یہ تو ہوا حال دنیاوی رنگ میں اکسٹریمسٹ کا۔ اب اگر مذہبی رنگ میں اس سوال پر غور کیا جاوے تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسائل جو کہ اس حالت میں کہ دنیا کی ترقی ابھی درجہ بلوغت کو نہ پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے بھیجے تھے اور جو کہ اُس وقت کے لئے مناسب حال تھے مگر آئندہ زمانہ کے حالات کے مطابق اکسٹریمسٹ ازم کا رنگ اپنے اندر رکھتے تھے آخر کار منسوخ کئے گئے اور اُن کی جگہ اُن مسائل نے لے لی جن کو کہ میانہ روی کے اصول کہہ سکتے ہیں دیکھو اگر وید کے مسائل میں غور کی جاوے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسائل اور ان کی شرتیاں کسی ایسی قوم کے لئے تھیں جن میں کہ اُس سے پہلے بالکل تہذیب نہ تھی اور اس لئے ایک سادہ تعلیم تھی اور بسبب ایک جنگلی گروہ یا اُمّت ہونے کے اُن میں ایسے ایسے مسائل کی ضرورت تھی۔ جیسا کہ نیوگ ہے جو کہ ایک اعلیٰ پایہ کی تہذیب رکھنے والی قوم کے ہرگز شایاں نہیں تھا چنانچہ شائد اُس وقت تو یہ مناسب وقت سمجھی گئی ہو مگر اس زمانہ میں کوئی بھی انسانی عقل رکھنے والا خواہ وہ ہمارا آریہ بھائی ہی کیوں نہ ہو اس کو اچھا نہیں سمجھ سکتا اگرچہ ضد اور تعصب کی وجہ سے وہ بار بار اس کے اوصاف بیان کرے مگر دل اندر ہی اندر سے اُس کو ملامت ضرور کرتا ہے یہ مسئلہ اور ایسے ایسے اور مسائل ... چونکہ انسانی اخلاق کا ایک اکسٹریم تھے اس لئے ضروری تھا کہ یہ ناکامیاب ہوتے اور آخر ویسا ہی ہوا۔ اور پھر ایک اور قانون تھا جس میں کہ کثرت ازدواج جیسا بابرکت اصول تعلیم دیا گیا تھا تاکہ انسان بے اولاد نہ مرے اور مخلوق خدا کا سلسلہ تولید قائم رہے اور اُن سے اس کی جگہ لے۔ اسی طرح یہ تعلیم کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ چونکہ اپنے اندر بدلہ لینے کا اکسٹریم رکھتی تھی آخر بدلی گئی اور یہ تعلیم کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی آگے کردو ناقابل عمل ثابت ہو گئی اور دنیا میں نہ رہی اور اُن کی جگہ ایک ایسی تعلیم نے لے لی جس میں کہ عفو کے وقت عفو اور سزا کے محل پر سزا کا حکم دیا جاتا ہے اور جو کہ عین موافق ضمیر اور فطرت انسان ہے۔

یہ سب تعلیمیں کیوں آہستہ آہستہ عملی رنگ میں دنیا سے اٹھ گئیں صرف اس لئے کہ یہ اپنے اندر ایک اکسٹریم رکھتی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو آخر منسوخ کر دیا اور جب دنیا اپنے زمانہ بلوغت کو پہنچی اور انسان اس قابل اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو گئے کہ ان پر کامل شریعت بھیجی جاوے جو کہ میانہ روی کا اعلیٰ درجہ اپنے اندر رکھتی ہو۔ ایک ایسی تعلیم جو کہ قرآن پاک میں ہے بھیجی گئی اور جو کہ وہی تعلیم تھی جو کہ پہلے تھی مگر اپنے اندر افراط و تفریط نہ رکھتی تھی اور اس لئے آخر کامیاب ہوئی اور اب زمانہ ہے جس میں کہ اُس کی کامیابی اور بھی درخشاں ہوگی کیونکہ اس تعلیم کے سبب بہت سی انسانی کمزوریاں اللہ تعالیٰ نے دور کر دی ہیں اور وہ جو کہ آگے بہت سخت قسم کے بُت پرست تھے بغیر کسی ہمت اور تکلیف مسلمانوں کی کے خود بخود توحید کے قائل ہو گئے ہیں اور فخر سے لکچروں میں اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں اور یہی لب لباب اسلام کی تعلیم کا ہے۔

غرض یہی اکسٹریمسٹ ازم ہی ایک وجہ تھی اور یہی وجہ ابھی ہے کہ آریہ سماج کا اصول کامیاب تھا اور پنڈت دیانند صاحب کی ساری تعلیم کو بھی

ف۱ اور ہر ایک بادشاہت تب ہی زوال پذیر ہوتی ہے کہ جبکہ اُن کے افسر میانہ روی کو چھوڑ کر اکسٹریم تک پہنچنا شروع کرتے ہیں۔

ترمیم کی ضرورت پڑگئی ہے اور یہ ترمیم وہی ہے جوکہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن میں کرنا چاہتے تھے۔ غرضیکہ وہ کام جوکہ ہم نے کرنا تھا وہ ہمارے آریہ بھائی خود بخود بسبب تعلیم کی روشنی کے کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اگر جیسا کہ یقین ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں رہی تو یہ ہمارے زیادہ زیادہ نزدیک ہوتے جاویں گے اور ایک دن وہ ہوگا کہ شاید تھوڑا سا تعصب ہی ہوگا جو کہ اُن کو ہمارے ساتھ ملنے سے روکیگا اور بس۔ ورنہ اصول وہی ہو جاوینگے جوکہ قرآن میں تعلیم ہوتے ہیں کیونکہ یہ لازم امر ہے کہ اگر کوئی انسان سچے خلوص سے اپنی عقل کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں استعمال کرے تو اُس پر سچا رستہ کھل جاتا ہے اور یہ قرآن کریم کا بھی فتویٰ ہے۔ اور پھر خدا کرے کہ وہ دن آجاوے کہ تعصب بھی دور ہو جاوے (جس کی طرف کہ ہمارے امام نے گائے جیسے مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کرکے اشارہ کیا ہے) اور ہم ایک مذہب ہو جاویں۔ یہی حال حضرت عیسائی صاحبان کا ہے یورپ نے تمام بائیبل کے اصولوں کو ناکمل خلاف عقل اور ناقابل عمل سمجھ لیا ہے اور بسبب دین کو ایسا کمزور پانے اور اُن کے سامنے اور کوئی سچا دین نہ ہونے کے دہریت کی طرف جھک گئے ہیں مگر آخر وہ فطرت جوکہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی پیدا کی گئی اور جس کو کہ اللہ تعالیٰ کی پاک کشش ہر وقت اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے وہاں بھی اُن کو چین نہیں لینے دیتی اور آخر متلاشی ہوتی ہے اور اُن اصولوں پر قدم مارتی ہے جوکہ سچے ہوں اور اصل کامیابی کا راز ہوں سو وہ بھی سطح اسلام کے نزدیک نزدیک آتے جاتے اور امید ہے کہ جلدی یہ سب مذاہب جس جوں دُنیا ترقی کرتی جائیگی اصل صراط مستقیم کو پالینگے اور ایک ہو جاوینگے اور اسطرح پر یہ ثابت کر رہے ہیں اور کر دینگے کہ وہ تعلیم جو اکسٹریمسٹ ازم اپنے اندر رکھتی ہو آخر ناکامیاب رہیگی۔

پھر اگر مشاہدہ کو اس امر میں جج بنایا جائے تو بھی اس امر کی جو میں نے اوپر بیان کیا ہے تائید ہوتی ہے دیکھو روزانہ زندگی میں اگر غذا کو لیا جاوے تو دودھ جیسی زود ہضم چیز بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کر لی جاوے تو آخر کار دست وقے اور درد پیدا کرکے تکلیف کا باعث ہوتی ہے اور صبح کی فرحت افزا سیر میں بھی اگر انسان ذرا زیادتی کر لے تو بجائے روحانی اور جسمانی فرحت ہونے کے تھکا کر بخار اور تکلیف پیدا کرتی ہے علم لکھنے پڑھنے میں بھی جوکہ انسان کا تنہائی میں مونس ہوتا ہے اور عقل کو اور فہم کو تیز کرتا ہے اگر زیادتی استعمال کی جاوے تو آخر انسان بسا اوقات پاگل ہو جاتا ہے۔ خود داری جیسے پاک اصول میں بھی اگر انسان زیادتی کر لیوے تو آخر تکبر سمجھی جا کر ایک نقص ہو جاتی ہے کسی پر ایک امر میں محبت اور مہربانی جیسے اچھے اخلاقوں کو بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کیا جاوے تو آخر انصاف سے گرا دیتے ہیں غرض کسی قسم کی افراط اور تفریط کی جاوے یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ضرور اس کا نتیجہ ناقص ہوتا ہے۔ غرض کیا تواریخ دُنیا اور کیا مذہبی اور کیا عام مشاہدہ روزانہ ہم سب کو مجبور کرتے ہیں کہ ہم یقین کریں کہ وہ اصول جو اپنے اندر اکسٹریمسٹ ازم رکھتے ہوں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ پنڈت جی نے بقول پرکاش اکسٹریمسٹ کے ذریعہ آغاز کیا تھا اور اُس کے سارے پیرو ضروری تھا کہ اُن کے نقش قدم پر قدم مارتے اس لئے وہ بھی اکسٹریمسٹ ہیں اس لئے ہی ہے کہ اب اس کی ترقی بقول ہمارے بھائی آریہ صاحبان بند ہو گئی ہے اگر پنڈت دیانند صاحب انصاف کو کام میں لاتے اور دیگر مذاہب کی کتب کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کرتے تو ضرور تھا کہ ایسا سمجھدار آدمی اسلام کو قبول کرتا اور ضرور سب نبیوں سے افضل محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتا۔ مگر افسوس چونکہ وہ اکسٹریمسٹ تھے اُنہوں نے باقی سب تعلیموں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور اس لئے اصل صداقت کو نہ پاسکا اور اُن کے ہنر بھی ان کو عیب نظر آئے۔ یہ پنڈت صاحب کے اکسٹریمسٹ ہونے کا ہی نتیجہ تھا کہ انہوں نے کثرت ازدواج جیسی بابرکت تعلیم کے بجائے نیوگ جیسے بے غیرت مسئلہ کو پسند کیا۔ اور ایک رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم۔ قادر خدا کی جگہ ایسا خدا تجویز کیا جوکہ انسان جیسی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ اور اگرچہ مانتے ہیں کہ وہ خود اپنے ایک ملازم کو اس کا گناہ معاف کر سکتے ہیں مگر ایسا خدا مانا جو کہ ہرگز اُن کا ایک گناہ بھی نہیں بخش سکتا اور اگرچہ خود وہ کسی انسان یا حیوان پر مہربان ہو جاویں تو اُس کو اُس کے حق سے زیادہ انعام دے سکتے ہیں اور دیتے ہیں مگر خدا ایک ایسا مانا ہے جو کہ سوائے ترازو کے تول کے ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں کر سکتا اور کسی پر اُس کی محنت سے زیادہ مہربانی اور فضل نہیں کر سکتا غرض یہ سب کچھ خلاف عقل مانا مگر اسلام کو اور اسلام کی بانی کی تعلیم کو نہ دیکھا اور اُس سے فائدہ نہ اُٹھایا بلکہ اُلٹی گالیاں بسبب لاعلمی کے دیکر ہمیشہ کے لئے ملک میں ایک فساد کا بیج بویا اور اس طرح سے وہ نیت اُن کی ہمدردی بنی نوع انسان جوکہ ہر ایک انسان کی فطرت کا تقاضا ہے اُلٹا رنگ لائی یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ پنڈت صاحب اکسٹریمسٹ تھے اگر اس پر بھی کوئی آریہ صاحب فرما دیں کہ ہمارا دعوے غلط ہے تو میں اُن کی خدمت میں ایک اور ثبوت بھی پیش کر سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کانگریس میں جب دو پارٹیاں بدقسمتی سے بن گئیں تو آخر مدبران ملک نے زیادہ اُسی طرف کو پسند کیا جو کہ ماڈریٹرس کے نام سے نامزد ہے اور سب نے اکسٹریمسٹ کو بہ یک آواز ناپسند کیا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اُن کے خیال اور رائے میں یہ فرقہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور آخر بعض سمجھدار اکسٹریمسٹ بھی ماڈریٹ ہو گئے۔ اور اس لئے اُس ترقی کو جو اکسٹریمسٹ کے ذریعہ شروع ہوئی تھی نقصان پہنچا اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کی ترقیات کو دُنیوی اور روحانی کو کمال دینا چاہا تو آخر وہ سب قانون جو کہ اپنے اندر ذرا بھی اکسٹریمسٹ ازم کا اثر رکھتے تھے منسوخ کر دیئے اور ان میں سے اچھی باتیں چن کر ایک ایسا قانون بھیجا جس میں کہ افراط و تفریط ہرگز نہ تھی اور پھر دعوے کیا کہ یہ صراط مستقیم ہے اور اصل سچی کامیابی اور نجات کی راہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے ہے جو کہ آریہ سماج کی ترقی کے بند کرنے کا باعث ہوئی ہے۔

بالآخر میں اپنے آریہ بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ اب بھی وہ سنبھل جائیں اور تعلیم کا فائدہ اُٹھا کر سب مذاہب کو ٹھنڈے دل سے اور صبر اور استقلال سے پڑھیں تو امید ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اصل راہ کو پالیویں گے اور وہ وہی ہے جو کہ ہر نبی دنیا کو سکھاتی ہے اور وہی ہے جو کہ آغاز میں آریہ ورت کے مہاشوں کو اُن کے پاک نبیوں اور رشیوں نے دی تھی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ صرف انکو اس لئے نئی معلوم ہوتی ہے کہ بسبب اُن کی فطرت اکسٹریمسٹ ہونے کے وہ اس میں غور کرنا بھی برداشت نہیں کر سکتے میں پھر آخر میں اپنے آریہ بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ وہ ضرور ضرور حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی آخری نصیحت کو نیک ظنی سے پڑھیں اور اس میں ایک انصاف پسند انسان بن کر غور کریں تا کہ فائدہ اُٹھا سکیں کیونکہ یہ اُس انسان کی لکھی ہوئی ہے جو کہ اُمت وسط کا سردار تھا اور جس کے اندر ہمدردی بنی نوع انسان کوٹ کوٹ کر بھری تھی اس لئے آپ کو وعظ نہیں کرتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا تھا اور اس لئے تعصب رکھتا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اسلام کو سچی اور اصل فلاح کے حصول کی راہ یقین کرتا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ آپ بوجہ انسان ہونے کی وجہ سے اُس کے بھائی تھے کسی تکلیف میں بسبب اپنی غلطی کے پڑ جاویں اور وہ ہم کو ایک ایسے گڑھے میں گرتا ہوا دیکھ نہیں سکتا تھا جس میں گرنا ہمارے لئے بڑی لمبی چوڑی تکلیفوں کا باعث ہو۔ وہ سب کو مکمل انسان اور اپنے جیسا انسان بنا ہوا دیکھنا پسند کرتا تھا اور اُس کو یہ تڑپ تھی کہ دُنیا میں خدا پوجا جاوے اور اُس کے سچے پیروں کی عزت کی جاوے تا کہ لوگوں کو ان کی پیروی کرنے کی تحریص ہو جو کہ اس دنیا اور آئندہ آخرت میں بھی کامیاب ہو گئے اور جن کا نام کہ بسبب تقدس ذاتی کے اب تک پرستش کی جگہوں میں عزت سے لیا جاتا ہے اور اس لئے کہ وہ بھی یعنی سارے کے سارے وہی درجات حاصل کر سکیں کیونکہ اللہ کی درگاہ میں ہر ایک رنگ میں بے نیازی ہے اور اُس کو کسی چیز کی کمی نہیں پرواہ نہیں۔ ہاں مستحق بننا ہمارا فرض ہے اُس کی دلی خواہش تھی کہ دُنیا سے گناہ دور ہو جاوے اور امن اور چین اور صلح دُنیا میں پھیل جائے۔ آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی کشش دُنیاوی محبت کی کشش پر غالب آجاوے اور ہم کو اُس محبوب حقیقی کا وصال نصیب ہو جس کے لئے کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ آمین!

اے خداوند من گناہم بخش — سوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم — پاک کن از گناہ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن — بہ نگاہے گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی
و آنچہ مے خواہم از تو نیز توئی

خاکسار

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

گوشوارہ جمع خرچ خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان۔ بابت ماہ جون ۱۹۰۸ء

اشاعت اسلام

امانت	اردو	انگریزی	ضمیمہ	متفرق	بک ڈپو	کل آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان	عملہ	طبع	بک ڈپو	سائر خرچ	ٹکٹ	کتب	متفرق	میزان خرچ	باقی
آمد									خرچ								
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تعلیم دینی و دنیوی

فیس سکول	فیس بورڈنگ	چندہ	عید فنڈ	کرایہ	متفرق	میزان آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان آمد	عملہ	متفرق	اسباب	کرایہ	کل میزان خرچ	باقی
آمد									خرچ					
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مقبرہ بہشتی

حصہ آمد	متفرق	میزان آمد	انتظام مقبرہ	باغیچہ		مساجد	متفرق	میزان خرچ	باقی
آمد			خرچ						
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	صفر

مساکین	یتامیٰ	زکوٰۃ	میزان آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان آمد	مساکین	یتامیٰ	زکوٰۃ	میزان خرچ	باقی
آمد						خرچ				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بورڈنگ ہوس

آمد	خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آمد	خرچ	باقی
[illegible]		[illegible]

شفاخانہ — عمارت

فاضل خرچ گذشتہ	آمد ماہ رواں	فاضل	خرچ	فاضلہ	آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان آمد	خرچ	باقی
شفاخانہ					عمارت				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۶۷ [illegible]	۸۲۲ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا اشاعت اسلام یکم جولائی ۱۹۰۸ء [illegible]

" مدرسہ [illegible]

" صدقات [illegible]

" عمارت [illegible]

" بورڈنگ ہوس [illegible]

" یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

" امانت [illegible]

کل [illegible]

منہاکردہ فاضل خرچ شفاخانہ [illegible]

باقی موجودہ خزانہ [illegible]

بنک [illegible]

آمین

محمد علی
محاسب
عبدالرحمن
انجمن احمدیہ

ایک مسلمان بیوہ آریہ ہوگئی

سنا گیا ہے کہ سرگودہ میں ایک بیوہ شدہ کنگئی ہو

یعنی آریہ بنائی گئی ہے اور آریہ سے بیاہی گئی ہے یہ وہ دن ہیں کہ پہلے یا تو لاکھوں آرین دیویاں اسلام قبول کیا کرتی تھیں یا اب یہ آوازے بھی آنے لگے کہ اسلامی عورتیں آریہ بن گئیں۔ مسلمانوں کے واسطے صرف غیرت کا موقعہ نہیں بلکہ سوچنے کا مقام ہے کہ ان کے شامت اعمال سے ان کی کیا گت بن رہی ہے اور اگر یہ لوگ اب بھی حضرت امام مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے پناہ نہیں لیں گے تو اس سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے۔ کیا کوئی آریہ یا عیسائی کبھی وہم کر سکتا ہے۔ کہ ایک احمدی کبھی ان کے فرقہ میں داخل ہو گا۔ یہ بھی فرقہ احمدیہ کے منجانب اللہ ہونے کی نشانی ہے۔ کہ شیطان ایسے ناامید ہو چکا ہے خیر اس عورت کے شامت اعمال نے اسے جہنم تک پہنچایا لیکن ہم آریہ مہاشوں سے بادب تمام عرض کرتے ہیں کہ دیکھا ہم وطنو برا ماننے کی بات نہیں ہمنے تمہاری ہزاروں ہندنیاں اپنے گھروں میں بسائیں اور ان کے ساتھ نیک سلوک کیا اور ان کی عصمت کی حفاظت کی اگر ایک آدھ مسلمانی تمہارے ہاتھ جا پڑی ہے تو ایسا غضب نہ کرنا کہ دوسری ہندنیوں کی طرح اُسے بھی نیوگ کا چسکا لگا دو کیونکہ آخر وہ اسلام سے آئی ہے اس کی کچھ تو خاطر ملحوظ چاہیئے سمجھو تمہاری کوئی لڑکی کبھی نیوگن نہیں بنائی بلکہ ان کو غیر مردوں سے پردہ دار بنایا اگر یہی شبہ ہو سکتا ہے کہ نئی نویلی عورت آریہ بنی ہے

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم — بسم الله الرحمن الرحیم

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة

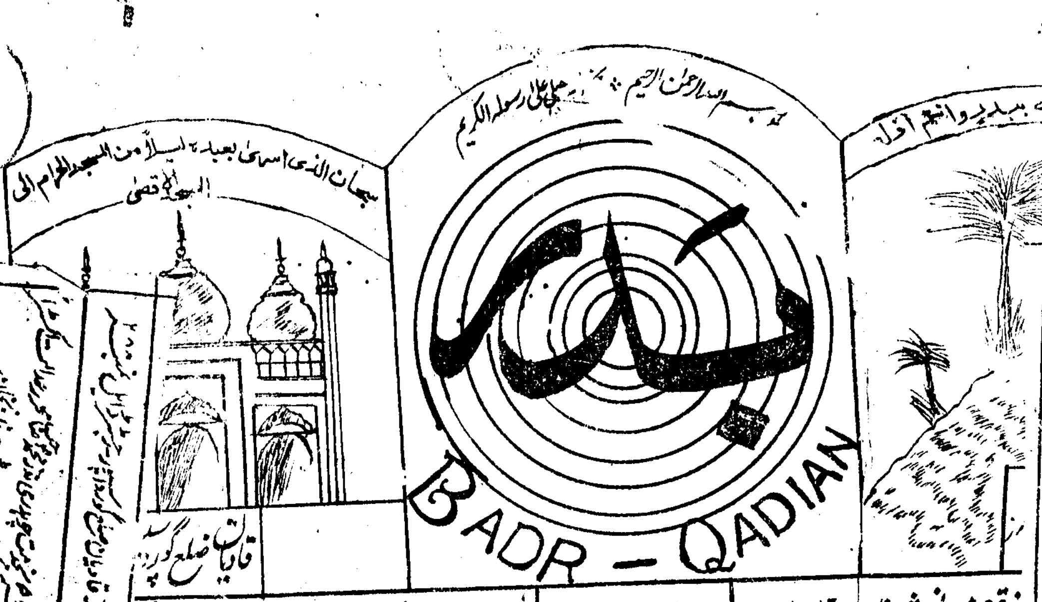

قادیان ضلع گورداسپور

ز قومِ من نشناسد مقامِ من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوش ترم

مورخہ ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۳۰ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۷ | نمبر ۲۹

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخصاحب کے وعظ کے پُر تاثیر اور مفید ہونے کے متعلق اب حضرت اقدس مسیح موعود کے ان الفاظ کو پڑھ چکے ہیں جو کہ آپ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے فرمائے تھے اور اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود ؑ کی زندگی میں شیخ صاحب موصوف یہ ارادہ کر چکے تھے ۔ کہ آئندہ زندگی کا کچھ حصہ باہر وعظ میں اور کچھ حصہ قادیان میں گذارا کریں گے ۔ چنانچہ اب پھر شیخصاحب بعد حصول اجازت از خلیفہ صاحب تبلیغ حق کے واسطے باہر نکلتے ہیں ۔ یکم اگست کو یہاں سے روانہ ہوں گے ۔ اور امرتسر ۔ پھلانوالہ ۔ جالندھر ۔ نگہ ۔ کریام ۔ کاٹھ گڈھ ۔ راہوں لودیانہ ۔ مالیرکوٹلہ ۔ نابھہ ۔ انبالہ ۔ پٹیالہ ۔ سہارنپور ۔ دیوبند ۔ مظفر نگر ۔ میرٹھ دہلی ۔ شاہجہانپور ۔ رامپور ۔ بریلی ۔ اجمیر ۔ اندلڈھ ۔ الہ آباد سے ہو کر حیدرآباد دکن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے اور ان کی حفاظت کرے اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کو حق کی طرف راہنمائی کرے امید ہے کہ ہر جگہ احباب ان کا خیر مقدم کریں گے ۔

ایک اور دینی مسافر

ابو سعید عرب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ تبلیغ حق کے واسطے ہند کے مختلف مقامات میں دورہ کریں گے خدا تعالےٰ ان کو اس کام میں برکت اور منفعت دے ۔

اعلان

تمام اقسام کا روپیہ خواہ وہ لنگر ۔ مدرسہ ۔ صدقات ۔ خرچ خوراک بورڈران وغیرہ وغیرہ کا ہو یا کسی اور مد متعلقہ انجمن کا ہو ۔ صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر ایک مضمون جو اخبار بدر میں چھپنے کے واسطے آوے ۔ وہ کاغذ کے نصف صفحہ پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے ۔ اور ایسا کھلا کھلا ہو جس پر تصحیح کی گنجائش ہو ۔ جو مضمون ایسا لکھا ہوا نہ ہو گا وہ درج اخبار نہ ہو سکیگا ۔

ایڈیٹر کو فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کے مضامین کی رسید دے یا بصورت ناقابل اشاعت سمجھا جانے کے واپس کرے ۔ ہاں جو مضامین قابل اشاعت ہونگے وہ شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوں گے ۔

خط کا جواب

جو صاحبان بہر حال خط کا جواب چاہتے ہیں ۔ وہ واپسی کارڈ یا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کے ساتھ ارسال کیا کریں ۔

اطلاع

براہین اور درثمین کی رعایتی قیمت کی میعاد گذر چکی ہے ۔ یکم اگست ۰۸ء سے ہر دو کتب اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوا کریں گی ۔ یعنے براہین احمدیہ مجلد ؁ ۱۲ آنہ بے جلد ؁ اور درثمین مجلد ۸ آنہ بے جلد ۶ آنہ

مینیجر

(پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا ۔)

ایک اخلاص نشان سے خط سے کچھ اقتباس

میں تو جیوں گا تو اس کا ہو کے رہوں گا اور مروں گا بھی تو بھی اسی کا کہلاؤں گا۔

...... دین پسند کرتا ہوں بلکہ تعالیٰ کو۔ آپ قبلہ امام خلیفۃ المسیح کو کہدیں کہ یہ جان حاضر کرتا ہے اگر ضرورت ہو تو لکھدیں فوراً قادیان آسکتا ہے افسوس نہ میرے پاس وفاداری ثبوت کے لئے اور کوئی چیز ہے جس کو پیش کر سکوں۔ صرف ایک چھوٹی سی جان ہے اس کو ناچیز و ناکارہ شے کے پیش کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزو شرف

اس لئے قادیان سے چلا آیا تو کہ باہر جا کر کچھ کما دونگا پھر آرام بیٹھ کر قادیان میں زندگی کے دن گذار دونگا۔ اگر مشیت الٰہی کے برخلاف ہو تو بھی ہم راضی ہیں جو مرضی خدا ہو۔ کچھ ... سعید بلا ہی گیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب جیسا عظیم ... ان دنیا سے ہماری آنکھوں کے سامنے گذر گیا تو ... کس کی کیا ... یقت ہے۔ پیارے صادق آپ بلا تکلف تھا ... خلیفۃ المسیح ... خدمت میں یہ کہدیں کہ ابوسعید ان ... پر تیار ہے۔ ابوسعید عرب از رنگون

اردو المانک ۱۹۰۸ء

گو قیمت تو اس قسم کی جنتریاں بہت مل جاتی ہیں۔ جو میز پر سامنے رکھ لی جاویں یا دیوار پر لٹکائی جاویں لیکن ایسی جنتریاں اہل ہند کیواسطے جنکو اکثر قمری اور ہندی تاریخوں کی بھی ضرورت رہتی ہے چنداں مفید نہیں ہوتیں اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے نیاز علی خان صاحب تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر نے ایک جنتری چھاپ کر شائع کی ہے جو بہت مفید ہے قیمت صرف ۱ روپے اور صاحب موصوف سے مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

قواعد صدیقی عربی کی ایک لاکھ جلد مفت

ایک باہمت مسلمان نے قواعد صدیقی عربی ایک لاکھ جلد مفت تقسیم کرنے کی فرمائش دی ہے۔ قواعد صدیقی عربی پڑھنے کے بعد پانچ چھ ماہ میں قرآن مجید پڑھا جا سکتا ہے آدھ آنہ کا ٹکٹ بابت محصول ایک آنے پر دفتر انقلاب گجرانوالہ سے مفت منگا لو۔

مینیجر انقلاب گجرانوالہ

ضرورت نکاح

ایک نوجوان نہایت ہی خوش شکل شریف الطبع زمیندار و صالح مزاج ایک ... خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ایک غلطی کی اصلاح

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء میں مرض اکھٹرا کا ایک مجرب نسخہ فرمودہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلط چھاپا گیا تھا اصل نسخہ یہ ہے ... شنگرف خالص۔ ہڑ لیسی خالص (قلمی) ہر دو خوب پیس کر ۶ ماشہ باہم ملا کر ۲ ماشہ دوا ہر روز شام کے وقت کھایا کریں اور خدا تعالیٰ سے تہجد و قت نمازوں میں دعا کریں اور فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں بچایا جاوے کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام ... پر۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر سکرٹری ... ۸ مئی ۱۹۰۶ء

لائل پور میں جلسہ

(یہ مضمون دیر سے آیا ہوا تھا مگر افسوس ہے کہ اب تک درج نہیں ہو سکا)

واقعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء بروز جمعہ شریف حسب الحکم جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام انجمن احمدیہ شاخ لائل پور نے بعد نماز جمعہ ایک جلسہ کیا اور تمام برادران احمدی مفصلات کو بلوایا اور جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو انجمن نے اپنے موقعہ پر تشریف لانے کی تکلیف دی جلسہ کی غرض مدرسہ تعلیم الاسلام جدید کی امداد تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے کمال محبت سے تمام جماعت کو امام پاک کا ارشاد پہونچایا اور امام پاک کے الہام نوحی الیہم من السماء کے موجب جماعت نے دل کھول کر کار خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے چندہ شہر اور بیرونجات کا ملا ۱۱ ... نقد و وعدہ کا ہوا۔ تفصیل اسماء و رقم چندہ نقد و وعدہ۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مالک کارخانہ و پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لائل پور ... شیخ دوست محمد و محمد حسین صاحب آڑت دار لائل پور ... منشی نور الدین صاحب نقشہ نویس و سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ... منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس و نقیب انجمن احمدیہ لائل پور ...

مستری عبد الرحمٰن صاحب محکمہ نہر ... میاں یوسف علی صاحب ... میاں خدا بخش صاحب ... منشی اصغر علی صاحب کلرک محکمہ نہر ... بنگلہ کوٹ خدا یار ... مستری محمد حیات صاحب ... مرزا محمد ... بابو غلام حسن صاحب سٹور کیپر ریلوے اسٹیشن لائل پور ... میاں محمد عالم صاحب ... میاں خدا بخش صاحب ٹھیکیدار ... میاں بہادر صاحب ... ڈاکٹر احمد حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ... میاں سلطان خان صاحب ... بابو محمد دین صاحب گڈس کلرک سٹیشن لائل پور ... میاں میراں بخش صاحب مقدم اسٹیشن لائل پور ... شیخ شمس الدین صاحب ولد میاں حاجی عمر بیات صاحب جنیوٹی حال لاہور ... شیخ محمد دین صاحب دوکاندار کریانہ لائل پور ... میاں امام الدین صاحب ولد میاں حاجی سکنہ کوٹ چک نمبر ۲۰۷ ...

نوٹ۔ انجمن تمام صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے مگر خاص کر بابو غلام حسین صاحب سٹور کیپر ریلوے اور شیخ شمس الدین صاحب حال وارد لاہور کی نہایت ہی مشکور ہے جو ابھی سلسلہ عالیہ میں داخل نہیں ہیں صرف حسن ظن اور اس سلسلہ سے محبت رکھنے میں دل کھول امداد دی ہے۔ اللہ تبارک ان کو جزائے خیر دے تمام برادران احمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ ان صاحبان کے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شرف بیعت بخشے۔ آمین

خاکسار شیخ محمد حسین احمدی لائل پور

مبارک

سید جاہت حسین صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ جناب قاضی عبد اللطیف صاحب ایڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ وار دو گائیڈ ... رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

الخطبۃ

سید امیر حسین شاہ صاحب۔ گنز جوآج کل ہانگ کانگ میں ہیں اور اچھے عہدہ پر ہیں اور عمدہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں سید صاحب ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔

جلسہ تشحیذ

بخدمت ممبران انجمن تشحیذ الاذہان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بتاریخ ۹ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳ اگست ۱۹۰۶ء بروز جمعہ انجمن تشحیذ الاذہان کا خاص اجلاس ہوگا جس میں تمام ممبران انجمن مذکور کس طور پر مدعو کیا گیا ہے امید ہے کہ سب ممبران انجمن تشریف لا کر ممنون کریں گے۔

ثناءاللہ کی پریشانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

پہر اہل حدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء ہیڈ اکرم کے مضمون کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ "اسمین شک نہین کہ منا ان اقرار کے مطابق آپکے مقابلہ پر بہی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جیسے میری نسبت اپنی زندگی مین موت کی دعا اور پیشگوئی کی ہے ایسے آپ کی نسبت کی تہی ناظرین ملاحظہ فرماوین یہ دوسرا موقعہ ہے جو علم و دانش کا مدعی مولوی لکہتا ہے کہ میری نسبت کی ہے۔

پہلا حوالہ ہمنے ناظرین کی خاطر نظر انداز کیا تہا اس لئے خیر یہ موقع ہم اور درگذر کر دیتے ہین۔ لیکن جس کی عقل ہی مخالفت مین اندہی ہوگئی سو اوس کا علاج ہی کچہ نہین ہوسکتا ہے چنانچہ مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء کے ہمراہ ایک ضمیمہ شائع کیا ہے جسمین لکہتے ہین "مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی تہی کہ جو شخص ہم دونون مین جہوٹا ہے وہ سچے کی زندگی مین مرجائیگا"

اس جگہ اس حیادار مولوی نے یہودیوں کے بہی کان کاٹے ہین یعنے صرف پیشگوئی کا لفظ ہی استعمال نہین کیا ہے بلکہ ایک فقرہ جو پیشگوئی کے رنگ مین رنگین کرکے گھڑا گیا ہے وہ حضرت صاحب کے اشتہار کیطرف منسوب کر دیا ہے اگر اس ظالم بیخوف خدا ترس سے دریافت کیا جاوے کہ حضرت صاحب کے اشتہار مین لفظ مرجائیگا کس جگہ لکہا ہے تو جواب سوائے اس کے کچہ بہی نہین ہوسکتا ہے کہ جس زہریلے اثر کے خوف کا مولویصاحب نے ذکر کیا ہے اسے امرتسری سانپ کی کچلیوں کے سوا اور کہین اس کا نشان نہین مل سکتا ہے اگر ہم اس موقعہ پر بہی یہی فرض کرین کہ اس جگہ بہی اتفاقیہ سہواً مولوی صاحب نے یہ الفاظ حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کئے ہین تب بہی اس امرتسری سانپ کی کچلیوں کے نکالے بغیر کام نہین چل سکتا ہے اس لئے کہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے مرقع صفحہ ا پر مولویصاحب لکہتے ہین۔ "ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزاجی نے میرے ساتہہ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تہا جس کا خلاصہ یہ تہا۔ کہ مین اور مرزا مین سے جہوٹا سچے کی زندگی مین مریگا"

جملہ خبریہ اور انشائیہ کے واقف مولوی سے مین دریافت کرتا ہوں۔ کہ یہ خلاصہ جو آپنے کیا ہے کس فقرہ یا لفظ کا استنباط کیا ہے اشتہار مین دعائیہ الفاظ موجود ہین لیکن خلاصہ کرنے مین مولویصاحب نے یہ ظاہر کیا تہا کہ گویا حضرت صاحب کے اشتہار استنباط مین لفظ "مر جائیگا" موجود ہے کیا تم بتلا سکتے ہو کہ اس قسم کا خلاصہ کس آیتہ یا حدیث کے موافق کیا گیا ہے سچ ہے کہ اندہون کے پڑہانے اور سمجہانے کے لئے کچہ نہ کچہ ترکیب کی جاسکتی ہے لیکن جس کی عقل اور سمجہ کی آنکہہ پہوٹ گئی ہو اس کا علاج کوئی نہین کر سکتا ہے

المحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴ پر مولویصاحب لکہتے ہین۔

"مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے بچنے کیلئے خود میرے ساتہہ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تہا کہ ہم دونون (مرزا صاحب اور خاکسار) مین سے جہوٹا سچے کی زندگی مین مریگا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آئیگی" مین دریافت کرتا ہون کہ کیا ایمان بالکل سلب ہوگیا ہے اور انصاف کی آنکہہ بالکل پہوٹ گئی ہے کہ نہ ایک دو دفعہ بلکہ مسلسل متعدد دفعہ اپنی طرف سے فقرہ گھڑ کر حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی بہی تم کو تمیز ہے اور دعا، ابتہال اور پیشگوئی مین فرق کو بہی سمجہتے ہو۔ بزعم خود بامحدیث کا بہی مفہوم ہر کر دو سرون پر اس طرح بہتان باندہکر اپنی گرمین انگارے بہر دا اور عاقبت خراب کر دی کیا ایسے تحریف کرنیوالے مفسرون کیلئے بہی کسی مسیح کی ضرورت نہین۔

سابقہ مضمون مین لفظ پیش گوئی پر بحث کرکے دکہا چکا ہون کہ اپنی مختلف تحریرات مین ایسے فقرے تراش کر جن سے پیشگوئی کا مفہوم نکلتا ہو مولوی فاضل صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کر دی اور پہر یہ ہاؤ ہو پکار مچانی شروع کر دی کہ میری بابت میرا اور وہ پیشگوئی کی گئی تہی۔ اگر مولویصاحب کو باوجود مفسر اور مولوی فاضل ہونے کے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی تمیز نہ تہی تو ناظرین اخبار یا مرقع مین سے دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دانون سے ہی مشورہ کرکے دریافت کر لیتے۔ کہ "الفاظ" ذیل سے "ہلاک کر۔ نیست و نابود کر۔ نیست و نابود فرما۔ آفت مین مبتلا کر" جو اشتہار مین موجود ہین اور وہ الفاظ جو ایجاد شدہ ہین یعنے مرجائیگا مصیبت آئیگی وغیرہ وغیرہ۔ ہم معنی ہین یا نہین اگر نہین تو ان مین کیا فرق ہے اگر اتنی تکلیف بہی برداشت نہین ہوسکتی ہے تو مرقع جلد اپریل یا اگست ۱۹۰۷ء کا صفحہ ۱۱ ایک دفعہ پڑہ لیتے۔ تو اس جہوٹ اور خیانت کے ہرگز مرتکب نہ ہوتے لیکن وہ ایسا کیون کرتے اس لئے کہ وہ "جہوٹ کو کر سچ دکہانا کوئی ان سے سیکہ جائے" کے مصداق ہین۔

لفظ پیش گوئی کے متعلق کافی اوپر لکہہ چکا ہون اور ان بات کا منتظر ہون کہ ثناءاللہ صاحب جواب دیتے ہوئے اپنی اخلاقی حالت کا کیا ثبوت دیتے ہین اس کے بعد اب مین لفظ مباہلہ کے متعلق بہی کچہ کہنا چاہتا ہون۔ گو مختصر طور پر پہلے بہی کئی جگہ اس کا اشارۃً تذکرہ کیا ہے لیکن اس موقعہ پر یہ دکہانا ہے کہ اس لفظ کو مولویصاحب نے اور ایک نئی شان کے ساتہہ بہی جابجا استعمال کیا ہے جسے ہم انہین کے پیش کردہ اصولون اور تعریفون کے موافق نہین سمجہ سکے کہ اس کا مطلب کیا ہے ان کے تمام موقعون کو معہ پتہ اور نشان کے اب بیان کرتے ہین جو یہ ہین۔

اہل حدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء پیر اول سرخی لکہی ہے۔

"مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اس کے بعد آگے چلکر لکہتے ہین "مرزا پر ہمارے مباہلہ کا کامل اثر ہوا"

پہر اہل حدیث مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء پر لکہا ہے "کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجہا کہ مبارک احمد کے مرنے کو اہلحدیث ۱۱ اکتوبر کے پرچہ مین ایڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا ہے .... میرا مباہلہ علم الٰہی مین سبب بنا ہوا" پہر مرقع بابت دسمبر ۱۹۰۷ء پر لکہتے ہین "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" پہر اہلحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ کو لکہتے ہین "مرزا صاحب کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف" پہر مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء مین لکہا ہے "دجال قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اسی پرچہ مین اور آگے چلکر لکہتے ہین "اس امر کا اظہار اہلحدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر مین کیا ہے کہ یہ میرے مباہلہ کا اثر تہا" ان تمام مذکورہ بالا موقعون پر مولوی فاضل صاحب بکرار اور مسلسل میرا اور ہمارا مباہلہ بیان کرتے ہین لیکن اونہون نے نہ بالمقابل قسم کہائی ہے اور نہ حضرت صاحب کی دعا کو قبول کیا ہے اس لئے سمجہ مین نہین آتا ہے کہ میرے مباہلہ کے کیا معنے ہین اس کے ساتہہ ہی جبکہ ان کی نکتہ چینیون پر نظر کیجاتی ہے کہ جو ڈرتی کی بابت کی ہین تو ہمین اور بہی تعجب ہوتا ہے کہ مولویصاحب خود ہی پیشگوئی اور مباہلہ کی تعریفین بیان کرتے ہین اور خود ہی بڑی بڑی موشگافیان کرنے اور بال کے کہال نکالنے کے بعد اصول قائم کرتے ہین اور خود ہی اون اصولون کی پرواہ نہین کرتے اور وہ اصول ان کے مونہہ پر پڑتے ہین الفاظ کے متعلق اس قسم کی بحث کرنے کی ضرورت مجہے اس لئے پیش آئی ہے کہ مولویصاحب کی نکتہ چینیون کا بڑا حصہ تکرار لفظ

عجائبات عالم

ایک معزز اہلکار سرکار کے ہمان ہونے کا مجھے چار پانچ بار اتفاق ہوا ہے۔ وہیں ایک شخص کو وہاں دیکھا ہے جو رات کے دو تین بجے آتا ہے اور اگر استغفر اللہ ربی اور توبہ استغفار اور کچھ ایسے الفاظ کا وظیفہ شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور وہ نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے۔ میں نے اپنے معزز میزبان سے اس کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک ملازم ہے دن کو تقریباً ۳۰ میل کی گشت کرتا ہے۔ رات کے ۹ بجے کے قریب سوتا اور گیارہ بجے اٹھ کر دریائے چناب پر چلا جاتا ہے وہاں غسل کر کے نماز تہجد پڑھتا ہے اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب یہاں پہنچ جاتا ہے گرمی کا موسم یا سخت سردی اور ... سے ... اس کے معمول میں کبھی فرق نہیں آیا پہلے یہ ... شخص ... کہ تمام جہان کے عیوب اس میں تھے نماز روزہ کا تو نام ہی نہیں جانتا تھا۔ ایک ... دریائے چناب کے قریب ایک بزرگ اسے ملا جس نے اسے کہا کہ یہ چلنی چھوڑ اور نماز پڑھا کر۔ اس وقت تو اس نے صاف جواب دیا مگر اس کے کہنے میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ یکدم اس کی تمام حالت بدل گئی وہ بزرگ اکثر دریاؤں کے کنارے رہتا ہے اور کبھی مہینے دو مہینے اس شخص کو مل جاتا ہے جب وہ اس ... میں آتا ہے تو اس کا دل خود بخود محسوس کر جاتا ہے اور اس وقت وہ اسے ملنے کے لئے روانہ ہو پڑتا ہے یہ ملاقات رات ہی کو ہوتی ہے بلکہ اس شخص کا بیان ہے کہ وہ دریا کے پار ہوتا ہے اور ایک نعرہ کے ساتھ یکدم ورلے کنارے پر آ جاتا ہے۔ مجھے معزز میزبان نے یقین دلایا کہ یہ جھوٹ نہیں بلکہ مجھے بھی کئی باتوں کی خبر اسی بزرگ نے اس شخص کی معرفت قبل از وقت دی ہے اور وہ صحیح نکلی ہے۔ یہ بزرگ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصدق ہیں اور انہوں نے اپنے مرید کو بارہا کہا ہے کہ وہ ہرگز نجات یافتہ نہیں ہو سکتا جو مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتا اور وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں کئی دفعہ قادیان ہو آیا ہوں اور لاہور قادیان میں جناب مسیح کے جنازہ میں شریک تھے تعجب ہے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں وہ شخص (مرید) کہتا ہے کہ میرا پیر ایک نوجوان ہے۔ اور کسی بڑے امیر کا لڑکا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

سلسلہ خبر رسانی میں ایک نئی ایجاد

(اکمل کا سلام - بحضور امام الانام)

رات میں حسب معمول اپنی چارپائی پر لیٹا تھا۔ بدر نے افق مشرق سے سر نکال کر تیرگی عالم کو چھانٹنا شروع کیا اس وقت جو کچھ میرے قلب کی کیفیت ہوئی وہ لفظوں میں نہیں آ سکتی اس بدر کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر مجھے اپنا بدر آسمان نبوت یاد آ گیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا۔

چاند کو اب دیکھ کر میں سخت بےکل ہو گیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشان آس میں جمال یار کا

ایک شاعر ایسی حالت میں مجبور ہو جاتا ہے اس بات پر کہ اس کا جوش شعروں کی صورت میں نہ نکل جائے۔ میں نے چاند ہی کو مخاطب کیا اور اس قدیمی ہرکارے کے ذریعہ یہ سلام بھیجا جوش وزور خود حاضر ہو کر پہنچا تا تھا۔

اے چاند تیری چاند سی صورت عجیب ہے
یاد آتا مجھ کو دیکھ کے روئے الحبیب ہے

یہ تیری روشنی مری آنکھوں کا نور ہے
ہاں ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی دل کا سرور ہے

کچھ کچھ مناسبت ہے تجھے میرے حال سے
میں ہمکلام تم سے ہوا اس خیال سے

سینے میں تیرے داغ ہے میرے جی میں داغ ہے
دونوں گھروں میں جل رہا اک ہی چراغ ہے

فق ہو گیا ہے رنگ ترا کس کی یاد میں
چہرہ سفید پڑ گیا کس افتاد میں

ٹکڑے جگر ہوا ترا کس کے فراق میں
گردش ہے رات دن تری کس اشتیاق میں

وہ کونسی زمین ہے جس میں نہ تو گیا
ہر جا یہ جل چکا ہے ترے سوز کا دیا

آخر یہ جد و جہد یہ دن رات کا سفر
کس کیلئے اٹھایا ہے ننھی سی جان پر

ہاں ہاں گھٹتے گھٹتے تو کبھی شاخ کھجور ہے
پھر بڑھتے بڑھتے رشک تجلی و طور ہے

کیا راز ہے تمہارے زوال و کمال کا
تبدیل ہونا صورت بدر و ہلال کا

جب نور کھوئی لیلیٰ شب نے بوقت شام
تو نے پئے نظارہ بنایا فلک کو بام

یہ کیا معاملہ ہے بتا دے مجھے ضرور
جو سچی بات ہے وہ سنا دو مجھے ضرور

اے چاند ایک بات ہے سن لے تو میں کہوں
میری شب فراق کے مونس اسی بہ ... میں

پیغام بھیجتا ہوں کوئی کوئے یار میں
لیجاؤ یا نہیں؟ اسے کرنوں کی تار میں

ہاں ہاں ضرور کام یہ اسے جان کیجیو
ناکام ناتواں پہ احسان کیجیو

اک باغ پُر بہار ہے دار الامان کا
واں مقبرہ ہے میرے مسیح الزمان کا

اس مقبرہ پہ نور کی چادر چڑھائیو
پھر یہ پیام اکمل محزون سنائیو

کہنا کہ اے خدا کے نبی - مہدی زمان
اے وہ کہ جس کیواسطے پیدا ہوا جہان

جس کا ظہور ... ظہور ہے
جس کا مکان غیرت ... طور ہے

تمہید جس کی ہوتی ہے عرش عظیم سے
... عجیب راز ہیں رب کریم سے

جس کے قدم کیواسطے کل ... ہے
آنکھیں بچھائیں راہ میں اور سر ... د

بعض انبیاء سے بڑھ کے ہو جو اپنی شان میں
جو تیر بر ہدف ہے خدا کی کمان میں

شہرہ ہے جس کے فضل کا سارے جہان میں
بھیجا گیا مسیح - محمدؐ کی شان میں

صدہا درود تجھ پہ ہو صدہا سلام ہو
رحمت خدائے پاک کی نازل مدام ہو

منظور یہ دعا مرے پروردگار ہو
اکمل کی جان راہ میں تیری نثار ہو

محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی از گجرات

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(یعنی)

مدرسہ دینیہ کے متعلق بعض ضروری تجاویز

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جو تحریک

خاکسار راقم اور بعض دیگر ممبران مجلس معتمدین نے یہ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ماہ گذشتہ میں حضرت مسیح موعود کی یادگار کیلئے کی تھی کہ ایک اعلےٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس کی غرض نہ صرف علم دین سکھانا ہی ہو بلکہ خصوصیت سے دین اسلام کے واعظ تیار کرنا۔ یہی تحریک مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی ہے جس کے سپرد یہ کام کئے گئے ہیں کہ وہ مدرسہ دینیہ کے لئے روپیہ فراہم کرے اور اس کے لئے سکیم اور بجٹ تجویز کرے اور مدرسین مہیا کرے چونکہ خاکسار راقم کو اس سب کمیٹی کا سکرٹری قرار دیا گیا ہے لہذا التماس ہے کہ آپ مندرجہ ذیل امور کو اپنی اپنی انجمنوں میں پیش فرما کر بہت جلد اطلاع دیں کہ ان پر کیا کارروائی ہوئی ہے۔

اس وقت تین باتیں ہیں جن کے متعلق سب کمیٹی نے غور کر کے رپورٹ کرنی ہے۔

(۱) **فراہمی سرمایہ**۔ اس کے متعلق کوئی اطلاع مختلف انجمنوں کی طرف سے اب تک نہیں آئی مگر امید ہے کہ اس سال پر پہلے ہی سے انجمنیں اور احباب غور کر رہے ہونگے اور ایک حد تک کارروائی بھی ہو چکی ہوگی مگر تجویز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس کارروائی سے سب کمیٹی کو اطلاع ہو۔ لہذا التماس ہے کہ جو کچھ کارروائی کسی جگہ ہو چکی ہے یا جس جگہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی وہاں پہلی تحریک کو اب پیش کر کے ۲۵۔ جولائی تک یا زیادہ سے زیادہ اخیر جولائی تک خاکسار کو مطلع فرماویں کیونکہ ۱۵۔ اگست سے پہلے پہلے سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ کو مکمل کر کے مجلس میں پیش کرنا ہے۔ یہ اطلاع ہر ایک انجمن اور ہر ایک ایسے دوست کیطرف سے جو اس تحریک میں شامل ہونا چاہتا ہو آنی ضروری ہے کہ یکمشت چندہ مکان اور لائبریری کیلئے کس قدر ہوا۔ اور مستقل ماہوار کس قدر۔

اس جگہ ایک بات ضروری بیان کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جس قدر چندے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام یعنی میگزین میکزین فنڈ۔ یتامیٰ۔ مقبرہ تعمیر کے پہلے دیئے جاتے ہیں ان میں حتی الوسع کچھ ایزادی ہی ہونی چاہیئے اور کسی قسم کی کمی اس وجہ پر واقع نہیں ہونی چاہیئے کہ ایک نیا چندہ یادگار کیلئے قائم کیا جاوے یہ سب شاخیں اس سلسلہ کی حضرت مسیح موعود کی اپنے ہاتھ کی لگائی ہوئی ہیں اور خدا کے فضل سے مفید اور بابرکت ثابت ہوئی ہیں۔ ان کی خبرگیری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جاوے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ توجہ ان کی طرف رکھی جاوے۔ مذکورہ بالا چندوں میں سے بعض چندے جیسے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام کے چندے ایسے ہیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود نے خاص ضرورت سمجھ کر حکم دیا تھا۔ پس اس حکم کی تعمیل اب پہلے سے بھی زیادہ توجہ اور اخلاص کے ساتھ ضروری ہے اس بات کیطرف میں خصوصیت سے احباب اور انجمنوں کو اس لئے بھی توجہ دلائی ہے کہ چند ماہ سے قحط کی وجہ سے یہ سب تنگی کی حالت میں ہیں جیساکہ آمد و خرچ کے نقشوں سے جو ماہوار چھاپے جاتے ہیں ظاہر ہے اب چونکہ خدا تعالےٰ نے ایک حد تک قحط کی تنگی کو دور کر دیا ہے اس لئے امید ہے کہ ہمارے احباب اس کمی کی طرف جو واقع ہوئی ہے خاص توجہ کر کے اب اسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے باقی رہا یادگار کا چندہ سو اس کے لئے اخلاص اور محبت سے جو کچھ دیا جاوے خدا تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالیگا اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہ بابرکت نام جس پر اس چندہ کی تحریک کی گئی ہے ایسا نام ہے کہ خود ہی جماعت کے دلوں میں ایک جوش پیدا کرنیوالا ہے اور جب خود خدا تعالےٰ اس کام کو چاہتا ہے تو ہو کر ہی رہیگا۔ اس وقت میں بھی اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے مکرم اور مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور نے اس چندہ کے لئے ایک ایسا نمونہ دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں الہام کر رہا ہے کہ وہ اس کی اعانت میں اپنے مالوں اور جائیدادوں کو قربان کر دیں چنانچہ شیخ صاحب نے تو پچاس روپے ماہوار کا وعدہ فرمایا ہے اور سید صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ اپنی پریکٹس کی آمدنی کا قریباً نصف حصہ اس غرض کے لئے دیا کریں گے سید صاحب کی پریکٹس چونکہ لاہور میں خدا کے فضل سے بہت وسیع ہو اس لئے امید ہے کہ ان کیطرف سے ایک بڑی بھاری رقم مستقل طور پر اس چندہ میں پہونچتی رہے گی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ وہ نمونے ہیں جو آخر دنیا کو دکھا دیں گے کہ اس سلسلہ کا ہادی اپنے اندر کیسی تڑپ اور کیسا ہی سچا جوش اعلائے کلمۃ اللہ رکھتا تھا۔

(۲) دوسرا امر نئے مدرسہ دینی کی سکیم کے متعلق ہے بجٹ تو چندوں کے تخمینہ کے بعد ہی تجویز ہو سکتی ہے اور سکیم بھی اگرچہ ایک حد تک سرمایہ کی حالت پر غور کر کے ہی تیار ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے میں اس بات کو بھی پسند کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے سامنے اہل الرائے احباب اور انجمنوں کی طرف سے اس کے متعلق بھی کچھ رائیں ہوں۔ جن سے سب کمیٹی کو فیصلہ پر پہونچنے میں مدد ملے اس وقت تک میرے ذہن میں یا ممبران سب کمیٹی کے ذہن میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے کہ یہ مدرسہ کس طرز پر چلایا جائیگا۔ مگر صرف غور کے لئے میں چند باتیں میں اس جگہ پیش کرتا ہوں اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ انجمنوں یا احباب کی طرف سے جو رائیں پہونچیں وہ مدلل ہوں تاکہ ان پر غور کرنا آسان ہو۔

اس وقت بھی مدرسہ تعلیم الاسلام کی ایک شاخ دینیات یا عربی کی ہے جسکی تعلیم سال گذشتہ میں غور کے بعد یوں تجویز کی گئی تھی کہ پرائمری پاس شدہ طلباء اس مدرسہ میں داخل کئے جاویں اور ان کو مولوی۔ مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانوں کے لئے تیار کیا جاوے یعنی علاوہ ضروری تعلیم دینیات کے جس سے وہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ یہ امتحان جو یونیورسٹی کے امتحان میں ان سے پاس کرائے جاویں۔ تاکہ سبیل معاش کے لئے بھی ایک صورت ملازمت کی بوقت ضرورت نکل سکے مگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چھ سال میں ان امتحانوں کے پاس کرنے کے ساتھ بہت کم وقت ایسا نکلیگا۔ جو ان طلباء کو کافی ادا کرنے کے لئے قابل بنائے کیونکہ زیادہ حصہ اس کے وقت کا امتحانوں کے کورس تیار کرنے میں صرف ہوگا گو جو قابلیت زبان میں ان کو پیدا ہوگی وہ بھی دینیات کے لئے مفید ہوگی اور ایسا بھی ممکن ہے کہ آخری امتحان یعنی مولوی فاضل کے بعد خاص وظائف دے کر چند ایسے طلباء کو جو خاص قابلیت رکھتے ہوں واعظ بننے کے لئے تیار کیا جاوے اور ان کی تعلیم کا سلسلہ اس کے بعد دو یا تین یا چار سال تک جاری رکھا جاوے اسی شاخ میں طب کی پڑھائی بھی ضروری رکھی گئی تھی تاکہ ایسے واعظین جسمانی علاج سے بھی لوگوں کو فائدہ پہونچائیں اور خود ان کے گذارہ کی بھی ایک صورت ہو جائے علاوہ اس کے مروجہ مضامین سے بھی جیسے جغرافیہ تاریخ سائنس انگریزی سے بھی تھوڑی تھوڑی واقفیت ضروری قرار دیگئی تھی۔ یہ تو موجودہ شاخ دینیات یا شاخ عربی کی حالت ہے جس پر ہمارے احباب غور اور بحث کر سکتے ہیں اور امور جن پر غور ہو سکتا ہے یہ ہیں کہ ہمیں ضرورت دو قسم کے واعظوں کی ہے اول وہ جو ہمارے اس

ملک میں کام کر سکیں اور دوسرے وہ جو دیگر ممالک میں کام کر سکیں۔ اول قسم کے واعظین بھی پھر دو قسم کے ہوں گے ایک وہ جو دیہات میں کام کریں اور دوسرے وہ جو شہروں میں کام کریں غیر ممالک میں کام کرنیوالے واعظ لازماً ایسے ہوں گے جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کی ہو اور کسی دوسری زبان میں خاص قابلیت پیدا کی ہو پس تین قسم کے واعظ بکار ہوں گے جن کی تعلیم بھی الگ الگ ہونا چاہیئے ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض واعظین ایسے ہوں جن کو پرائمری یا مڈل کے بعد چند سال تک تعلیم دینی دیجاوے اور کسی خاص امتحان یونیورسٹی کے لئے انہیں تیار نہ کیا جائے بلکہ دینی تعلیم کے ساتھ کسیقدر طب کی تعلیم دیجاوے اور بعض طلباء اس مدرسے میں ایسے ہوں جن کو انٹرنس کے بعد دینی تعلیم پر خصوصیت کے ساتھ لگایا جاوے اور بعض ایسے ہوں جن کو بی۔اے یا ایم۔اے پاس کرنے کے بعد خالص دینی تعلیم دی جائے اور پھر انہیں سے ہر ایک سے اس کی لیاقت اور قابلیت کے مطابق کام لیا جاوے بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو ڈاکٹری کی پوری تعلیم دیکر پھر انہیں دینی تعلیم دیجاوے اور تبلیغ کا کام ان سے لیا جاوے یا ایسا ہی اور کوئی مفید پیشہ جس کا اثر بھی پبلک پر نیک ہو۔ دینی تعلیم کے ساتھ یا اس سے پہلے یا بعد جیسا مناسب ہو سکھایا جاوے یہ امر بھی غور کے قابل ہے کہ اگر جیسا کہ مدرسہ کی موجودہ صورت ہے ہر ایک طالب علم کو مدرسہ دینیہ میں داخل کر لیا جاوے تو آیا انجمن کے پاس بالفعل اس قدر ذرائع ہیں کہ ان سب کو ضرورت کے وقت تبلیغ کے کام پر لگا کر ان کو گذارہ دے سکے اور اگر یہ صورت نہ ہو تو پھر آیا اس دینی مدرسہ میں خاص خاص لڑکوں کو داخل کیا جاوے جن کو تبلیغ کے کام کے لئے موزوں سمجھا جاوے کیونکہ اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر کوئی قابلیت خاص دیکھنے کے بغیر طلباء کو دینی مدرسہ میں داخل کیا جاویگا تو بہت سے طالب علم ایسے بھی ہوں گے جو آخر تبلیغ کے کام کے قابل نہ ہوں گے اور اگر ان کو دینیات کے سوا کچھ نہ سکھایا گیا جس سے سبیل معاش اپنے لئے پیدا کر سکیں تو پھر ان کی کیا حالت ہو گی۔ ہنوز بالفعل کوئی ایک رائے پیش نہیں کی بلکہ دراصل مختلف خیالات کی کھچڑی پیش کی ہے شاید انہیں سے کوئی بات کسی صاحب کے لئے رائے قائم کرنے میں مدد دے۔ اور اس طرح پر کوئی مفید رائے اور مفید مشورہ مل سکے مگر یہ ضروری ہے کہ عموماً ایسی رائیں انجمنوں کے ذریعہ سے آویں اور مختصر مگر مدلل ہوں کیونکہ اگر سب دوست الگ الگ رائیں دیں گے تو۔ کئی ہزار رائے کو پڑھنے کیلئے نہ ممبران کمیٹی کو اپیل۔

پاس وقت ہے نہ ہی شاید اس طرح کوئی مفید نتیجہ نکل سکے عنقریب لمینڈ کمیٹی بھی ایسی راؤں کے پہنچنے پر یا اس سے پہلے ہی اپنی طرف سے بھی ایک تجویز غور کیلئے پیش کرے گی جو مختلف انجمنوں کے جرح قدح کے بعد اسے مجلس میں پیش کیا جاویگا اس صورت میں ۱۵۔ اگست تک یہ کارروائی غالباً مکمل نہ ہو سکیگی مگر تاہم ضروری ہے کہ جو انجمنیں کوئی رائے دینا چاہتی ہیں وہ اس معاملہ کو جلدی اپنے اہل الرائے ممبروں کے سامنے پیش کر کے مطلع کریں۔

(۳) تیسرا امر قابل غور اس مدرسہ کے لئے مدرسین کا مہیا کرنا ہے چونکہ یہ کام ایک بڑی بھاری ذمہ داری کا کام ہے اس لئے لائق سے لائق آدمی اس کے لئے تلاش کرنے ضروری ہیں مگر ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس طرح پر ایسے استاد مہیا ہوں گے لیکن یہاں میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت میں اگر کوئی ہمارے احباب میں سے اس دینی خدمت کے لئے آنا چاہیں تو ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے جو صاحب اس کے لئے درخواست کریں وہ یہ بھی ظاہر کر دیں کہ ان کی استعداد کس قدر ہے اور کس حد یا درجہ تک تعلیم دے سکتے ہیں۔

خاکسار محمد علی ۱۲۔ جون سنہ ۱۹۰۸ء

قطعات تاریخ وفات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از چودھری رستم علی صاحب)

۱۔ عیسیٰ با جہان بحق بسپرد ٭ شد غروب آفتاب شد دل نور
ہر سال وصال احمدؑ ما ٭ در دل من نگندہ شد مغفور ۱۳۲۶
دیگر جس سے سال پیدائش و وفات نکلتا ہے
۲۔ غلام احمدؑ ۱۲۵۰ موعود شان ایزد ہے ٭ نہاں اس رسم میں ان کا سن تولد ہے
اسی طرح سے بتا دیں ان کا سال وصال ٭ نبی عہد الٰہی غلام احمد ہے ۱۳۲۶
۳ چونکہ بعض تحریروں سے آپ کی عمر ۷۶ سال کی معلوم ہوتی ہے اس واسطے سال پیدائش ۱۲۵۰ خیال کیا گیا ہے۔
۳۔ ستائیس مئی کو ایک واقعہ مانند واللّٰہ خیر و ابقیٰ ۱۹۰۸
۴۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ ۱۹۰۸
یہ ہوگا وہ ہوگا اور بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا
۱۳۲۶ھ

۶۔ ان رحمت اللّٰہ قریب من المحسن ۱۳۲۶
۷۔ فسلام علی یوم ولدت ویوم الموت ۱۳۲۶
۸۔ وسلام علی بیوم ولدت ویوم اموت ویوم البعث حیا۔ ۱۹۰۸
۹۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی ۱۹۰۸
۱۰۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی بل حی ۱۹۶۵۔

چوہدری محمد حسین صاحب

گرداور قانونگوئی سکنہ سیالکوٹ نے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی ہوئی ہے آپکو حضرت اقدسؑ سے بڑا اخلاص ہے۔ یوں تو خدا کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی ساری جماعت دینی خدمات کی بجا آوری میں سبقت لیجانے میں مشہور ہے مگر منجملہ ان کے چوہدری صاحب موصوف کو بھی اس بات کا بہت دلی جوش رہتا ہے کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہو جائے چنانچہ آپ کی بڑی خواہش یہ تھی کہ یہ رخصت کے ایام ضائع نہ ہو جاویں انہیں کوئی خدمت ہو جائے اس وجہ سے انہوں نے اول تو ضلع سیالکوٹ میں بغرض فراہمی چندہ و تبلیغ سلسلہ عالیہ دورہ کیا اور باقی وقت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی دلی خواہش کے مطابق اجازت دی ہے کہ وہ دیگر اضلاع میں بھی وہ بغرض تبلیغ و فراہمی چندہ دورہ کریں۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے بمعہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب ضلع لائل پور و سرگودہ کا دورہ شروع کیا ہے اسی طرح وہ انشاء اللہ تعالیٰ دیگر اضلاع کا دورہ بھی فرمائینگے اس دورہ میں سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہوگا جو حضرت اقدسؑ کی یادگار میں قائم ہوگا اور اس کے ساتھ دیگر مدات کے لئے بھی چندہ فراہم کریں گے احمدی احباب کو یکمشت چندوں سے اور ماہوار چندوں سے سلسلہ کی امداد کرنی چاہیئے۔ اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی تمام سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چوہدری صاحب کی مدد کریں اور اگر ضرورت نہ ہو تو سکرٹری صاحب ضلع کا کوئی واقف آدمی ساتھ کر دیں جس سے انہیں سہولت ہو۔ خلیفہ رشید الدین

روپیہ کس نے بھیجا تھا۔

بعض لوگ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرتے ہیں اور کوپن میں اپنا نام پتہ کچھ نہیں لکھتے جس سے بہت دقت پیدا ہوتی ہے ایسا ہی ایک منی آرڈر ۱۶ مئی کو یہاں وصول ہوا وہ منی آرڈر بلغ للعصر کا ہے چونکہ منی کی رسید زیر جیب ملکی ہے اس واسطے جس صاحب نے ۱۰ مئی میں چار روپے ارسال کئے ہوں اور اس کی رسید نہ پہنچی ہو تو وہ اطلاع فرماویں کتاب میں جمع ہے مگر نام معلوم۔ الاسم مینیجر بدر

مامور من اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- اپریل ۱۹۰۸ء)

نمبر ۵

مامور من اللہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کثرت سے اس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کسی اور کی اس قدر دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور جب کسی سے اس کا مقابلہ آپڑتا ہے تو بہر حال اس کی دعا قبول اور اس کے مخالف کی رد ہوتی ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ تا اس میں اور اس کے غیر میں ایک کھلا امتیاز ہو اور اس کا مقرب بارگاہ ایزدی اور منجانب اللہ ہونا ثابت ہو عالم اسباب میں بھی یہ امر ظاہر ہے کہ جو کسی کا مقرب ہوتا ہے اس کی بات وہ زیادہ سنتا اور منظور کرتا ہے بمقابلہ اس کے جس کا تعلق اس سے کم ہو یا بالکل نہ ہو اس لئے جب کسی کو کسی سے کوئی غرض ہوتی ہے یا حصول مدعا مد نظر ہوتا ہے اور براہ راست اس شخص تک رسائی نہ ہو سکتی ہو تو وہ کوئی ایسا شخص حصول مطلب کے لئے ذریعہ تلاش کرتا ہے جس سے اس کو قرب حاصل ہو اور پھر اس کے ذریعہ سے عموماً اس کا مدعا حاصل ہو جاتا ہے اور اس امر واقعی سے کسی کو بھی انکار نہیں کیونکہ یہ ایک بدیہی بات ہے اور ہر ایک کے روزمرہ کے تجربہ میں آچکی ہے ایسا ہی جب مامور من اللہ کو ایسا تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو نہیں تو لاریب جسقدر اس کی جناب الٰہی میں رسائی ہوتی ہے کسی دوسرے کو ہرگز نصیب نہیں ہوتی اور چونکہ بمقابلہ دوسروں کے اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اسی کی تائید اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو یہ اس کی شناخت کا ایک بڑا معیار ہوتا ہے اور اس کو اس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی بھی شک و شبہ نہیں رہتا۔ مگر افسوس کج طبع۔ مغرور اور دل سے غور و تفکر نہ کرنیوالے لوگ اس نعمت عظمیٰ کے پانے سے محروم رہتے ہیں اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ انکو ہستی باری تعالیٰ میں کامل یقین نہیں ہوتا اور ان میں ایک قسم کے دہریہ پن کی رگ ہوتی ہے ورنہ اگر ان کا خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین ہو جو شک و شبہ کی گرد سے بالکل پاک صاف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس معیار کو وہ اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت نہ خیال کریں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا اعلیٰ رتبہ کا آدمی حاکم ہو یا بادشاہ اپنے مقرب کی بہ نسبت اوروں کے زیادہ بات مانتا اور اس کی ہر طرح عزت کرتا ہے جس سے ہم مان جاتے ہیں کہ وہ واقعی مقرب سلطانی ہے تو کیا وجہ کہ جب روحانی امور میں ہم دیکھتے ہیں کہ بمقابلہ اور لوگوں کے خدا تعالیٰ ایک شخص کی زیادہ سنتا اور مانتا ہے اور دوسرے اس کے مقابلہ میں بالکل محروم اور خالی رہتے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اس کو مقرب بارگاہ ایزدی تصور نہ کریں اسی صورت میں ہم اس کے مقرب ہونے میں شک کریں گے جب ہمکو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین نہ ہو دیکھو کس قدر لوگوں نے حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ دعا میں مقابلہ کیا اور ان پر بد دعائیں کیں کہ وہ ہلاک ہو ں نیست و نابود ہو جاویں اور دنیا سے ان کا سلسلہ اٹھ جاوے مگر خدا کی قدرت وہ سب دعائیں انہیں کے اوپر الٹ کر پڑیں اور وہ خود صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹائے گئے ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اسجگہ ان لوگوں کے نام لکھیں جو حضرت پر مباہلہ یا بد دعا کر کے خود ہی جلد زیر زمین ہو گئے کیونکہ بہت دفعہ ان لوگوں کے نام ظاہر کئے جا چکے ہیں اور دنیا ان کو جانتی ہے صرف دکھانا یہ ہے کہ اگر بمقابلہ حضرت امام پاک کے انکو جناب الٰہی میں قرب یا کوئی عزت حاصل تھی تو کیوں نہ وہ بچائے گئے کیا خدا یہ چاہتا ہے کہ اس کے راستباز اور مقرب تباہ ہوں اور جو مفسد یا مفتری علی اللہ اور فریبی ہو (جیسے وہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ خیال کرتے ہیں) وہ ان کے مقابلہ میں زندہ رہے اور دن بدن زیادہ عزت اور فروغ حاصل کرے اور اس کا سلسلہ دنیا میں بڑھے اور پھولے اور پھلے سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے لوگو! سوچو!! کیا تم میں سوچنے اور غور کرنیکا مادہ نہیں رہا اور کیا تم میں کوئی بھی رشید نہیں جو اس سعادت سے حصہ لے وقت گذرتا جاتا ہے اور پھر ہاتھ نہیں آئیگا اس سعادت سے حصہ لو تاکہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہو اور دائمی آرام حاصل ہو مامور من اللہ سے ضد اور تعصب ہلاکت کی راہ ہے اب غور کرو ابھی وقت ہے کیونکہ جب کوچ کا نقارہ سر پر آ بجا تو پھر کچھ بن نہیں آئیگا محض ہمدردی کی راہ سے یہ الفاظ دل سے نکلکر جاری قلم ہوئے ہیں ناصح مشفق کی بات کا برا نہ منائیں دل میں ایک سخت قلق اور تڑپ ہے کہ آپ حق کو سنیں سمجھیں اور پہنچانیں اور جہالت کی موت سے بچ جاویں جو منکروں کیلئے تیار ہے یا اللہ رحم کر منکروں کی آنکھیں روحانی کھول تا وہ تیرے فرستادہ کو پہنچانیں۔ آمین۔

مامور من اللہ کا یہ فرض اور ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ وہ پہلے انبیاء اور راستبازوں کی جن کو عوام خدا کے برگزیدہ نہیں سمجھتے بلاخوف و خطر تصدیق کرے چنانچہ دیکھئے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی آپ نے تصدیق کی حالانکہ یہودی انکو نبی نہیں مانتے تھے بلکہ بہت برے اور نازیبا الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے تھے ایسے ہی دیکھئے ہمارے حضرت امام علیہ السلام نے حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت رامچندر کے سچے راستباز اور نبی اور مصلح ہند ہونیکی تصدیق کی ہے باوجودیکہ یہ الفاظ مخالف مسلمانوں کو سخت چبھے ہیں مگر آپنے کسی کی پرواہ نہیں کی اور حق الامر بلا خوف و خطر اظہار کر دیا اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوئے کہ سچے اللہ خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں ان کا کام یہی ہوتا ہے خدا داری چہ غم داری۔ ولا یخافون لومۃ لائم ان کی شان ہوتا ہے۔

مامور من اللہ کی شناخت کا ایک یہ بھی معیار ہوتا ہے کہ اس کی دعوے نبوت سے پہلی زندگی بڑی پاک اور بے لوث ہوتی ہے اور نیک و بد اور ہر طبقے کے لوگوں کے نزدیک وہ نیک اور بے شر انسان مانا جاتا ہے چنانچہ جب تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی سے دعوی نبوت نہ کیا وہ سب کے نزدیک نیک اور بڑے پاک انسان مانے گئے تھے اور امین کے لقب سے مشہور تھے پھر نادان لوگوں کو جنہوں نے جناب کی رسالت کو قبول نہ کیا یہ سمجھ نہ آئی کہ جو شخص اپنی زندگی کے پہلے چالیس سال نیکی اور پاکدامنی میں صرف کرتا ہے وہ اس زمانے کے بعد جبکہ قدرتاً نفسانیت کا زور کم ہو جاتا ہے کیونکر نفسانی مکار اور منصوبہ باز ہو سکتا ہے۔ جناب رسول خدا صلعم نے منجملہ اور دلائل کے اپنی صداقت کی ایک یہ دلیل بھی کفار عرب کے آگے بیان کی کہ کیا میں چالیس سال اپنی زندگی کے تم میں نہیں گذارے کیا تم نے میرا کبھی کوئی جھوٹ یا فریب دیکھا یا سنا۔ سو میری صداقت کی یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ میری پہلی چالیس سالہ زندگی تم میں نہایت ایمانداری پاکبازی اور پاک دامنی میں گذری ہے مگر نادان بدقسمت آدمیوں نے نہ سمجھا اور انکار اور کفر کی حالت میں ہی اس جہان سے گذر گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ کیا ایسا ہی حال اب نہیں ہو رہا۔ بعینہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگ کیوں پہلے منکروں کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے

ہمارے حضرت امام علیہ السلام کی چالیس سالہ زندگی دوست دشمن میں ایک پاک بے نقص اور بے لوث زندگی مانی گئی ہے پھر کیوں وہ پہلے منکرین کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے۔

اور جس دلیل سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا برگزیدہ اور صادق رسول مانا کیوں اسی دلیل سے لوگ حضرت امام ؑ پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا بعینہ وہی نقشہ نہیں ہے جو انبیائے پیشین کیوقت میں ہوتا رہا ہے یہ تک بھی ہے ماننے والے گروہ صحابہ میں اسی دلیل سے لو اور نہ ماننے والے انہیں لوگوں میں سے جو حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے پیشین کے منکر تھے اور [illegible] کی وجہ سے تصدیق [illegible] وقت اب دنیا میں [illegible] جواب ایمان لایا [illegible] دلوں کو روشنی بخشنے والا ہے [illegible] مکتا تو اپنی عاجز مخلوق پر رحم کر اور اس اپنے نور کا [illegible] بخش۔ اور جن لوگوں نے تیرے اس فرستادہ کو قبول کر لیا ہے انکو صراط مستقیم پر قائم رکھ [illegible] ہر قدم آگے [illegible] اور ان کو خدمت اسلام کی توفیق بخش [illegible] دنیا میں نیکی اور پاکبازی کا نمونہ قائم کریں جس سے تیرا جلال اور عظمت دنیا میں چمکے۔ متقیوں فی اللہ میں ان کو داخل کر ہمیشہ جب تک دنیا میں رہیں۔ تیری ثنا و حمد و تقدیس کرنیوالے پاک انسان ہوں اور تیری کامل خوشنودی حاصل کرکے دنیا سے رخصت ہوں۔ آمین

اور اللہ تعالیٰ اس عاجزہ کو صحبت صالحین نصیب کرے اپنی کلام پاک قرآن کریم کا شوق اور فہم اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ شر نفس اور شر شیطان سے محفوظ رکھے گناہوں سے بچنے اور نیک کاموں کے کرنے کی توفیق بخشے اور خاتمہ بالایمان کرے۔ آمین یا رب العالمین

ہم نے محض ہمدردی اور دلی تڑپ سے ایک صاحب گجراتی (قرآن پڑھے جو حدیث کے قائل نہیں ہیں) کے سوال کے جواب میں ماموریت اللہ کی شناخت کے معیار پر اپنی تھوڑی سی سمجھ کے مطابق یہ مضمون قلمبند کیا ہے۔ امید کہ وہ صاحب سب نمبروں کو غور سے پڑھیں گے اور سوچیں گے شاید خدا تعالیٰ ماموریت اللہ کی شناخت کی توفیق انہیں بخشے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مضمون کو بہتوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

خاکسار ہدایت اللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات

ہیرا کی دائی قیمت فی تولہ سہ روپیہ آٹھ آنہ

منگوا خبار بدر [illegible] الاذہان کے [illegible] فضیلۃ العصر [illegible] بصورت نا پسند [illegible] واپس [illegible] قیمت [illegible] واپس ہوگی [illegible] دو تولہ [illegible] رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت [illegible] اپنے پیر و مرشد منت۔

المشتہر — [illegible] از مقام دا تہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ منیجر بدر

خریداران

کیا آپ کا خیال ہے کہ بدر فنڈ میں کوئی خزانہ جمع ہے کہ ہم کاغذ خریدیں ٹکٹ خریدیں۔ ملازموں کو تنخواہیں دیں۔ کئی سو روپے ماہوار اپنے پاس سے خرچ کرکے آپ کو روانہ کرتے رہیں اور آپ چپ چاپ پڑھتے رہیں اور قیمت روانہ کرنے کا نام نہ لیں جب خط جائے جواب نہ دیں وی پی جائے تو واپس کر دیں۔ صاحبان یہ کب تک چلے گی؟ شکر ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت دے کر دیتے ہیں ورنہ اخبار تو نادہندوں کی مہربانی سے بند ہو گیا ہوتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گذر گئے ہیں جن صاحبان نے تاحال قیمت نہیں دی ان کے نام اخبار مورخہ ۱۴ اگست کا وی پی کیا جاویگا جن کا وی پی واپس آیا ان کے نام اخبار بند کر دیا جاویگا۔ تنگ آمد بہ جنگ آمد۔ **منیجر**

عجیب و غریب مفید و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھیں تا کہ تجویز اور [illegible] تشخیص کی مد نظر رکھی جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی [illegible] بخوبی ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو [illegible] کرکے واپس کر دیں تا کہ اس کی غرض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مرحم گوہر اکسیر یہ گولیاں [illegible] کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض [illegible] دو اور دوستوں کے [illegible] تمام [illegible] سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی درجن ۴

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھ کر کوئی نہیں ملا تین ہفتہ کیواسطے عہ

تریاق الخنازیر خنازیروں کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے یہ اس کو باستقلال استعمال کرنیسے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ چالیس یوم کیواسطے (صہ)

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۱۴ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصا تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ رفع ہو سکتی ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور تنبیح کیواسطے عمدہ دوائی ہے فی خوراک ۲ ر ۱۴ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ - خوراک دو ہفتہ - قیمت صہ

سوزاک قدیم و جدید خوراک ایک ہفتہ قیمت عہ

حب صرع - مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن عہ

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور تلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے قیمت عہ

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نوٹ۔ ہماری ادویات کا استعمال [illegible]

مدیر پریس قادیان میں سیٹھ معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا

کاتب حاجی محمد حسن احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

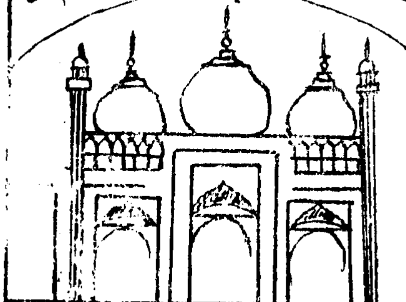

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

امروز قوم من نشناسد مقام من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

جلد ۷

مورخہ ۸ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۶ اگست ۱۹۰۸ء

نمبر ۳۰

فی پرچہ ۲

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بقایادار توجہ کریں ہی پی آتے ہیں

تمام اُن احباب کیخدمت مین جن کے ذمہ کچھ بقایا اخبار بدر کا تہا حساب لکھ کر بھیجدیا گیا ہے ساتھ ایک سادہ کارڈ بھی ہے جن پر ان کا نام نمبر رقم مطالبہ مسطور ہے مہربانی فرما کر توجہ سے پڑہیں اور جلدی جواب سے مشرف کریں ایسا نہ ہو کہ ہم وی پی کردیں اور آپ خدانخواستہ واپس کرکے ہمیں دوہرا نقصان پہنچائیں جسے کچھ حساب مین تامل ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو وہ لکھ بھیجے اور جو وی۔ پی وصول کریگا وہ بھی اطلاع دے۔ کارخانہ کو روپے کی سخت ضرورت ہے اسلئے کسی آیندہ کے وعدہ پر ٹالنا مناسب نہیں ہمنے ارادہ کرلیا ہے کہ جو صاحب قیمت کا بقایا یا چندہ سالانہ اسی مہینے مین نہ دیدینگے ان کے نام اخبار بند کردیا جائے کیونکہ اس طرح ان اصحاب کو بھی اخبار وقت پر پورے حجم کے ساتھ باقاعدہ نہیں بھیجا جاسکتا جو پیشگی قیمتیں دیچکے ہیں بہتر ہے کہ سب احباب جن سے مطالبہ کیا گیا ہے رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور کریں کیونکہ آجکل کا وی پی سسٹم ایسا صاف نہیں کہ اس سے خریدار کا نام و پتہ صحیح طور سے معلوم ہوسکے اور پھر رجسٹر پر مل ہی جائے یہ اسلئے کہ ڈاکخانہ والے اتنی جلدی لکھتے ہین کہ بہت سے حروف چھوڑ جاتے ہین دوسرا وہ جس کا مقام پڑھ نہیں سکتے اسے جو چاہتے ہین لکھدیتے ہین۔ سوم وہ نمبر خریداری نہین دیسکتے جو بہت ضروری ہے پس یہ بہت مفید اور ہمین ممنون کرنیوالی بات ہے کہ جو رقم آپ سے مانگی گئی وہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں خط کے جواب اور منی آرڈر کے کوپن پر نام اور پورا پتہ مع نمبر خریداری کے خوشخط لکھنا چاہیئے۔

ہمارا مدرسہ

خدا کے فضل سے خوب ترقی کر رہا ہے اس دفعہ دس روپے ماہوار کا وہ وظیفہ جو ضلع ... مین انٹرنس کے سب سے اول رہنے والے طالب علم کو ملا کرتا ہے اسی مدرسہ کے طالب علم عبد العلی نام کو ملا ہے۔ علاوہ ازیں سوا ایک کے دوسرے تمام لڑکے سیکنڈ ڈویژن مین پاس ہوئے ہین یہ نتائج اس بات کی کافی ضمانت ہین کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول مین پڑھائی کافی محنت اور پوری توجہ کے ساتھ ہوتی ہے مکرم مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر کی خدمات قابل شکریہ ہین۔ مدرسہ کے چندہ کی طرف احباب کو پوری توجہ کرنی چاہیئے ۱۰ جون کا گوشوارہ آمد و خرچ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سکول کی مالی حالت اطمینان بخش نہین۔ باقاعدہ طور سے ماہوار چندے بھجوانے چاہئیں۔

(بمقدس پریس قادیان مین بمکان معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

ثناء اللہ کی پریشانی

گذشتہ اشاعت سے آگے

میں مولوی صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ اول حضرت صاحب کی دعا کو نہ قبول کرنے اور پھر اس کے ایک سال کے بعد یہ احتمال بیان کرنے کہ [illegible] دعا یا دعوت مباہلہ وغیرہ کو قبول نہ کیا جاوے تو پیشگوئی یا مباہلہ وغیرہ قائم نہیں رہتا [illegible] وجہ و انتشار کے اسی واقعہ کو کبھی میرا اور ہمارا میلان بیان کرتے [illegible] اور کبھی عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے الہامی عبارت کا ارتکاب کرنا کہ اپنی طرف سے الفاظ اور فقرے گھڑ کر حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کر دینا اور پھر [illegible] ان تمام [illegible] کے راز کا کھل جانا۔ الٰہی ارشاد "إنّی مهین من اراد اهانتك" کے مصداق نہیں ہے [illegible] امید ہے کہ اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی صاحب اپنے ایمان کو ضائع اور کانشنس کا خون نہ کریں گے۔ مولوی صاحب تو خوب اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں اور جانتے ہیں کہ عزت یا ذلت کا مفہوم اور اس سے متاثر ہونا مختلف طبائع کے لئے مختلف ہے [illegible] بازاری عورتیں یا مرد بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ ذلیل سے ذلیل حرکات کے وہ مرتکب ہوتے ہیں [illegible] ان ذلیل افعال اور حرکات سے انہیں خواہ کیا ہی [illegible] ذلت یا بےعزتی نہیں سمجھتے لیکن اس کے مقابلہ میں ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے لیے ایسے الفاظ کا استعمال کرنا تو درکنار اگر کنایۃً بھی ان افعال کا اشارہ ان کی طرف کیا جاوے تو وہ خودکشی کرنے اور اپنے تئیں ہلاک کر دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں [illegible] اب ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ آپ ہمارے اس سلسلہ وار مضامین کو پڑھ کر کس قسم کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آیا اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں یا ہماری پیش کردہ کلام الٰہی کے مصداق ہوتے ہیں مولوی صاحب! کاش! آپ غور کریں اور سمجھیں کہ وہ خدا جس کی مرضی اور منشاء یہی تھی کہ حضرت صاحب کو اپنی طرف بلا لے اُسی کے تصرف اور دست قدرت میں آپ کی قلمیں بھی بند تھیں۔ اسی سبب سے اس قسم کی تحریرات آپ سے سرزد ہوئیں۔ جن کی پریشانی کا نمونہ اب تک میں دکھا چکا ہوں اور جس پر غور کرنے سے اگر ایمانداری سے کام لیا جاوے۔ تو اپنی غلط فہمیوں یا دھوکہ [illegible] سے رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ آپ کے علاوہ عبدالحکیم خان کے دست و قلم پر بھی وہی تصرف ہوا جس کا اظہار آپ نے مفصلہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔ "ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے نہ کیا۔ چنانچہ ۱۵ مئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ ساون یعنی ۴ اگست کو مرزا مرے گا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو ایڈیٹر پیسہ اخبار نے [illegible] اپنے پرچہ میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر کیا ہے کہ ۲۱ ساون کو کی بجائے ۲۱ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی [illegible] سالہ اور چودہ ماہ کو اسی اجمال پر چھوڑے رہتے اور ان کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا" (اہلحدیث مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)۔ بات یہ ہے کہ مخالف [illegible] کیوں نہ ہو جاوے [illegible] کا اظہار کرنا ہی پڑتا ہے عیسائی مورخوں نے باوجود مخالف ہونے کے اسلام بانی اسلام صلعم اور پھر خلفاء اسلام کی تعریفیں کی ہیں [illegible] صحیح واقعات کو نہ چھپا سکنا تو آپ پر کتنا ہی شاق کیوں نہ گذرتا ہو۔ پھر بھی ڈاکٹر مرتد کی بابت آپ کی قلم سے مذکورہ بالا فقرے اچانک ہی نکلے لیکن پھر بھی آپ نے ڈاکٹر کے معاملہ میں پوری اخلاقی جرأت سے کام نہ لیا اگر ایمانداری سے آپ اپنے اُن تمہیدی ریمارکس کو دیکھیں گے جو ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں ڈاکٹر مرتد کی اس پیشگوئی کو شائع کرتے ہوئے اس مضمون کے شروع میں آپ نے کئے ہیں تو معلوم ہوگا کہ ان ریمارکس کے مقابلہ میں اگر زیادہ صلواتیں اسے اپنا دوست سمجھ کر نہ سناتے تو کم از کم کذاب اور مفتری وغیرہ تو ضرور لکھتے اس لئے کہ واقعات نے اس کا [illegible] ثابت کر دیا ہے خیر ہماری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ یہ الٰہی تصرف تھا جو آپ کے اور ڈاکٹر کے دست و قلم پر ہوا اور یہی تصرف اس کلام الٰہی کا مصدق ہے جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ پر بدیں الفاظ موجود ہے۔ "قرب اجلک المقدر ان ذو العرش یدعوک ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ یعنی اب تیرا وقت قریب آگیا ذو العرش تجھے بلاتا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے تیرے رب کا وعدہ کم ہو گیا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر باقی نہیں چھوڑیں گے۔"

آپ اگر خیالات میں وہ اُن سے علیحدہ ہو کر غور کیا جاوے تو سمجھ میں آ سکتا ہے کہ "ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے" واقعی خدا کا کلام ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک شخص سے ۲۱ ساون کو لکھا گیا ہے ورنہ کیا تھا اگر کو کی بجائے تک لکھ دیا جاتا تب البتہ تھوڑا یا بہت رسوا کنندہ امر ہوتا۔ لیکن الٰہی کلام کی تاثیر نے اپنا برقی اثر کیا اور صرف دو حرفی لفظ "کو" کے ذریعہ سے دشمن کو روسیاہ کر دیا اور اس طرح سے رسوا کنندہ امر کی بیخ کنی کر دی۔ بعینہ اسی طرح سے ثناء اللہ کو بالمقابل دعا کرنے سے روک دیا لیکن چونکہ وہ بہت ہی منہ زور تھا اس لئے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ صاف الفاظ میں اس سے ایسے فقرے شائع کرا دئیے جن سے بہت صاف اور صریح الفاظ میں حضرت صاحب کی دعا سے بھی انکار ظاہر ہوا اور اس انکاری فقرہ کو اس نے ایسا فراموش کیا کہ باوجود اس کے ان تحریرات پر اکثر قلم اٹھایا لیکن اس انکاری فقرہ کی طرف کبھی اشارہ تک بھی نہ کیا۔ حتی کہ حضرت صاحب کے وصال کے بعد ۵ جون ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں صرف سرسری اور چلتا ہوا طور پر لکھ دیا "کہ اس قاعدہ کو خاکسار نے گو تسلیم نہ کیا ہو مگر مرزا صاحب بد اقبالی ڈگری ہے" پھر صرف اتنا ہی نہیں ہوا بلکہ وہ وقتاً فوقتاً اس بارہ میں مختلف طرح کی پریشانیوں میں جن کا میں اچھی طرح ذکر کر چکا ہوں مبتلا ہوتا رہا اور انجام کار اپنے شائع کردہ اقوال سے الٰہی تصرف کا ثبوت دے کر اس کلام الٰہی کی صداقت پر مہر کر دی جس میں ارشاد تھا کہ ہم تیرے لئے کوئی امر رسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔

دوسروں کے دست و قلم پر تصرف اس طرح سے کر لینا کیا سوائے خدا کے کسی اور کا کام ہے اور کیا وہ خدا اپنے راستباز فرستادہ کے سوا کسی اور کے لئے بھی اس قسم کا تصرف کرتا ہے کیا اس کی کوئی نظیر مل سکتی ہے اگر نہیں مل سکتی اور بے شک نہیں مل سکتی تو ضرور جس کی عزت کے لئے ان رسوا کنندہ امور کی بیخ کنی کی گئی وہ خدا کا فرستادہ تھا اور اپنے قول میں بھی سچا تھا کہ میں مہدی اور مسیح ہوں۔ ایک دفعہ اور میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ ان کی ایک یہ بھی آرزو تھی کہ میں اپنے لئے کوئی نشان اپنی حیات میں دیکھ کر ہدایت سے مستفیض ہوں چنانچہ صرف مرقع اور اہلحدیث ہی میں اس کا ذکر نہیں ہے بلکہ اُن سے گذر کر ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے وطن صفحہ ۱۰ پر بھی آپ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں اسی قسم کی خواہش ظاہر کی گئی تھی۔ پس اب آپ کی اس خواہش کے موافق وہ نشان ظاہر ہو گیا اور خاص آپ ہی کے شائع کردہ تحریرات کے ذریعہ سے اس کا ظہور ہوا ہے چاہو تو قبول کر کے اپنی سعادتمندی کا ثبوت دو یا تردید کر کے شقاوت قلبی کا اظہار کرو۔ (باقی آئندہ) عبدالعزیز احمدی دہلوی

صاحب وکیل غور فرمادیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(قولہ تعالیٰ) یٰلیت قومی یعلمون۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی نسبت کسی قسم کی رائے ظاہر کرنے کے موقع پر اکثر روشن خیالی کا دعویٰ کرنے والوں میں بھی تعصب کا اس قدر زور ہو جاتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ میں حیران ہوا کرتا تھا کہ یورپین لوگوں نے باوجود اس قدر دنیوی علوم میں ترقی کرنے کے دینی علوم میں اس قدر فاش ٹھوکر کیوں کھائی ہے مگر اپنے بھائیوں کو دیکھ دیکھ کر اور آئے دن کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جن لوگوں کو میں مشہور صائب الرائے لوگوں میں سے سمجھتا اور دیکھتا تھا وہ مذہبی معاملات میں ایسی فاش ٹھوکر کھاتے ہیں کہ بے اختیار یہ اشعار پڑھنے کو دل کرتا ہے۔ ؎

فلسفی کز عقل مے جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خرد ہا آن رہ پنہانِ تو
از حریم تو ازیں ہا ہیچکس آگاہ نہ شد
ہر کہ آگہ شد شد از احسانِ بے پایانِ تو

اخبار وکیل صاحب نے بھی اپنی رائے ظاہر کی تھی مخالفت سے جیسی کی جا سکتی ہے وہ جیسی رائے ظاہر کر سکتے تھے ویسی انہوں نے کی اس کا جواب الحکم میں اخویم اکبر شاہ خان صاحب نے بخوبی دیا ہے مگر ایک نکتہ پر جس کو میں جانتا ہوں کہ ساری ٹھوکروں کی جڑھ ہے میں چند سطریں نذر ہمدردی دل سے ان کے پیش کرتا ہوں کیونکہ وکیل کے ساتھ کبھی مجھے دلبستگی بھی رہی ہے جو عقلمند کو اشارہ کافی ہے اگر در خانہ کس است حرفے بس است۔ وکیل نے زور دیا ہے کہ گویا حضرت اقدس مرزا صاحب سرسید کے قدموں پر چلے ہیں۔ اور سوائے دعوے مہدویت اور مسیحیت اور کوئی زیادتی نہیں مجھے تعجب آتا ہے کہ کس قدر حجاب ہے جو آنکھوں پر پڑا ہے یا تو تعصب کا یا روحانیت اور مذہب کے کوچہ سے لاعلمی کا۔ حضرت مرزا صاحب اور سرسید کی مذہبی تحریروں میں بعد المشرقین کا فرق ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ سرسید کی تحریروں پر اعتقاد رکھنے سے خدا کی معرفت سے جو مذہب کی جڑھ ہے کچھ بھی باقی رہ جاتا ہو میرا فتویٰ مولویانہ نہیں ہے بلکہ اظہر من الشمس ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر کارخانہ عالم کو دیکھ کر صرف اس قدر اتنی معرفت پیدا ہو سکتی ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی ہونا چاہئیے یہ نہیں کہہ سکتے کہ "وہ ہے" بھی۔ اب اس کے بالمقابل دہریوں کے بھی دلائل ہیں اور اگر دونوں کو بالمقابل رکھا جاوے اور خدا کی ہستی کے دلائل کو فوقیت بھی دی جاوے تو صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ خدا ہونا چاہئیے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا ہے اور اگر ہے بھی تو وہ کیا ہے اور اس کی صفات کیا ہیں اب اس کا پتہ کہ خدا ہے اور وہ کیا ہے۔ استجابت دعا اور الہام ہی کے ذریعہ لگ سکتا ہے کہ وہ واجب الوجود انا الموجود کہنے اور دعا ان کے سننے سے اور قبولیت کے آثار ظاہر کرنے سے اپنے سمیع و علیم اور قادر خدا ہونے کا ثبوت دے۔ اب استجابت دعا اور الہام ہی سے سرسید کو انکار ہے ان باتوں پر دلائل دینے یا سننے کا یہ موقع نہیں۔ میں صرف اتنا دکھلانا چاہتا ہوں کہ جو شخص دعا کی قبولیت کا منکر ہو اور الہام کو قلب انسانی کا نتیجہ سمجھے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ خدا کی ہستی کا یقینی ثبوت اس کے پاس کیا ہے۔ کائنات عالم سے دلائل قائم کرنا ظنیات میں سے ہے جب خدا تعالیٰ نہ تو اپنے قول اور نہ اپنے فعل سے اپنے تئیں کسی پر ظاہر کرتا ہے۔ تو ہم کس طرح مان لیں کہ خدا ہے اور وہ کیسا ہے۔ غرض خدا کی معرفت پر جو مذہب کی جان ہے پانی پھر جاتا ہے۔

اب حضرت مرزا صاحب کو دیکھو کہ سارا زور انہیں باتوں پر ہے کیونکہ یہی باتیں ہیں جو یقین اور عرفان کے درجوں پر انسان کو پہنچاتی ہیں اور احمدی جماعت میں ہر ایک شخص نے فرداً فرداً استجابت دعا اور صدہا دوستوں نے الہام الٰہی کے بھی نظارے خود مشاہدہ اور تجربہ کئے جس نے جماعت میں خدا پر زندہ ایمان پیدا کر دیا اور معرفت الٰہی کا وہ سبق دیا جو انشاء اللہ الرحمٰن کبھی نہیں بھول سکتے یہی وجہ تھی کہ اسلام کی بنا ہی دعا اور الہام پر تھی تا زندہ ایمان پیدا ہو۔ قرآن مجید خدا کا الہامی کلام۔ دعا سے ہی شروع ہوتا ہے اور دعا پر ہی ختم ہوتا ہے اور کیسی عجیب و غریب تعلیم دعا میں موجود اسلام کی طرز عبادت نماز وہ خود دعا۔ آن حضرت صلعم کا ہر ایک فعل اور .... ہر ایک حرکت کی دعا ثابت ہے پھر نعوذ باللہ مطابق قول سرسید یہ سب لغو تھا ایک محض فطرتی جوش تھا۔ غرض دونوں صاحبوں سرسید اور حضرت مرزا صاحب کی مذہبی تحریروں کو ایک بنا دینا کیسی صریح غلطی ہے میں یہاں دو صاحبوں کی مذہبی تحریروں پر مفصل ریویو نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوتی ہے مگر مجھے تو مشتے نمونہ از خروارے دکھلانا تھا کہ مذہب اسلام کی جڑھ جو دعا ہے دین سے سرسید اور حضرت مرزا صاحب میں کس قدر فرق ہے اور بین طور پر پتہ لگ جاتا ہے کہ معرفت کے کوچہ میں کس کا قدم ہے اور کون ہے جس کے وجود نے خدا کی ہستی پر یقین پیدا کروا دیا۔ اور کون ہے جو مذہب اسلام کی اصل حقیقت سے دور ہے ہمیں اس سے غرض نہیں کہ سرسید صاحب کے اصول کو ماننا چاہئیے یا نہیں ہمیں تو صرف یہ بتلانا ہے کہ کس قدر ظلم کہ سرسید صاحب۔ اور حضرت مرزا صاحب کے مذہبی لٹریچر کو ایک بتلایا جاوے۔ کیا دنیا سے وہ زمانہ مٹ گیا ہے۔ ہوشیار پور کے آریوں کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کا مباحثہ جس کی صدا اب تک وکیل کے کانوں میں گونج رہی ہے وکیل کو خوب یاد ہوگا۔ اور اس میں معجزہ شق القمر کا ثبوت جو حضرت مرزا صاحب نے دیا تھا۔ کیا سرسید کا بھی یہی مذہب تھا۔ بلکہ وہ تو سرے سے معجزوں کے ہی منکر تھے اور حضرت مرزا صاحب نہ صرف معجزوں پر ایمان رکھتے تھے بلکہ خود معجزہ دکھانے کے مدعی تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

دراصل حضرت اقدس مرزا صاحب کے وجود نے نیچریت کے بت کو پاش پاش کر دیا۔ آجکل اس مادہ پرستی کے زمانہ میں دنیا سے معجزات انبیاء پر ایمان اٹھ گیا تھا۔ کیونکہ معجزات کہانی کے رنگ میں ہو گئے تھے۔ ... باتوں جو معجزوں پر مشتمل تھیں لوگوں نے کہانی قرار دے ... بنا دیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو نبی بنا کر اور ان کے ہاتھ پر صدہا خوارق اور نشانات دکھا کر اگلی دنیا کے معجزوں پر ان کو بطور دلیل کے ٹھہرایا۔ اور اس طرح نیچریت کا سر کچلنے کے لئے ایک عظیم الشان فوجی حربہ چلایا جس نے دنیا پر حجت تمام کر دی۔ کیسے تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس کے اور کہہ دیا جاوے کہ حضرت مرزا صاحب اور سرسید کے مذہبی لٹریچر میں کوئی فرق نہیں۔ بس دعوے مہدویت ہی کا فرق ہے العجب ثم العجب۔ سرسید دعا کے منکر الہام کے منکر معجزات کے منکر حضرت مرزا صاحب استجابت دعا اور الہام اور معجزات دکھلانے کے مدعی۔ سرسید فلسفہ کے ماتحت مذہب کو چلانے والے حضرت مرزا صاحب مذہب کے ماتحت فلسفہ کو چلانے والے وغیرہ وغیرہ۔ دونوں میں آسمان و زمین کا فرق۔ وکیل نے ناحق اس بحث کو چھیڑ کر اپنے مذہبی معلومات کی پردہ دری کرائی۔

پھر آپ تفرقہ کی شکایت کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے تفرقہ ڈال دیا۔ مجھے خطرہ ہے کہ اگر تفرقہ کی یہی تعریف ہے تو حضرت رسالتمآب یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدا تعالیٰ پر ان کا معترض ہونا پڑے گا کفار قریش نے بھی مکہ معظمہ کو ویران مکانات کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی الزام

لگایا تھا (نعوذ باللہ) اور چونکہ یہ سب کچھ خدا کے حکم سے تھا اس لئے اصلی باعث نعوذ باللہ خدا تعالیٰ تھا لیکن یہ خیال درست نہیں۔ بات یہ ہے کہ مامور من اللہ کے وقت میں یہ بھی ہوتا ہے کہ خدائی جماعت بنانے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ تمام قوم میں سے سلیم الفطرت اور سعید لوگ چھانٹ لئے جاویں۔ پھولوں کا ایک خوش نما گلدستہ بنانے کے لئے کس قدر ان میں تفرقہ اور جدائی ڈالنی پڑتی ہے تب کہیں جا کر ایک گلدستہ بنتا ہے۔ ایک قمیص سینے کے لئے پہلے ریشمی اور قیمتی کپڑے کو قطع کرنا پڑتا ہے کیا کوئی ناواقف اس وقت کہہ سکتا ہے کہ کپڑے کا ستیاناس کر دیا۔ وہ تفرقہ ظاہری جس کا نتیجہ حقیقی اتفاق ہو۔ اس جھوٹے اتفاق سے [illegible] ہے۔ جو لیکچر ہال کے چبوتروں پر چڑھ کر [illegible] زبان سے اتفاق اتفاق کیا جاتا ہے۔ [illegible] فلوبہم شتی کا مصداق ہوتا ہے۔ یعنی دل ایک [illegible] دور پڑے ہوتے ہیں۔ [illegible] [illegible] حال ہم سے پوشیدہ نہیں اور اتفاق اتفاق پکارنے [illegible] کیفیت پوشیدہ نہیں۔ تفرقہ کی شکایت سے [illegible] تھا کہ اپنے نسخہ اتفاق پر نظر کر لیتا تھا کہ [illegible] اتفاق کے لئے سوچا تھا۔ وہ کہاں تک درست ثابت ہوا اور اس سے کتنا فائدہ ہوا۔ اگر وہ نسخہ نہایت نکما ثابت ہوا جیسا کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے تو پھر اس خدائی نسخہ کو آزمانا چاہئے جو ہمیشہ خدا کے ماموروں نے استعمال کیا ہے اور ہمیشہ باذن اللہ تعالیٰ کامیاب ہوئے ہیں اتفاق کے لئے یہ ضروری ہے کہ کوئی اصل سب میں مشترک ہو خواہ مذہب ہو خواہ قوم۔ [illegible] باشندوں یا شہروں میں اتفاق کا باعث ان کی قومیت ہے۔ وہ ایک قوم کے لوگ ہیں۔ اسلام چونکہ کل دنیا کا مذہب تھا اور اس میں ہر ایک قوم شامل ہوئی [illegible] لہٰذا قومیت تو اصل مشترک نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ البتہ مذہب اصل مشترک ٹھہر سکتا تھا اور اتفاق کی بنیاد ٹھہر سکتی تھی اور یہی ہوا کہ جب تک مذہب کا نشہ چڑھا رہا اتفاق بھی قائم رہا اور جس روز سے وہ نشہ اتر گیا اور مسلمان اپنے مذہب سے دور جا پڑے اور نفسانیت نے گھیر لیا اسی روز سے تفرقہ اور زوال شروع ہو گیا۔ چنانچہ اس زمانہ میں اس قدر کثرت فرقوں کا [illegible] اسلام کے اندر سے کہ ایک محقق کو اصلی چہرہ اسلام کا ہرگز نظر نہیں آ سکتا اس تفرقہ نے مذہب کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیا [illegible] ضرورت تھی کہ خدا جو اس مذہب کا محافظ ہے اپنی طرف سے

ایک انسان کو حکم اور عدل بنا کر بھیجتا تا وہ اصل اسلام کا چہرہ لوگوں کو دکھلا دے۔ اور سب شرک اور بدعات کو محو کر کے اور تمام فرقہ بندیوں کو توڑ کر دین واحد پر تمام مسلمانوں کو قائم کر دے اور یہ صاف بات ہے کہ جن لوگوں کی خلاف مرضی اس کا فیصلہ ہوگا وہی اس کے دشمن ہو جائیں گے غرض یہ حق اور باطل کا مقابل ہونا ضروری تھا اور اس وقت جبکہ اس آزادی کے زمانہ میں مختلف فرقے اپنی زیست کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں ایک دوسرے کی ضد ہونے کی وجہ سے سب فرقے ترقی نہیں کر سکتے صرف ایک ہی ترقی کر سکتا ہے جو اپنے اندر سب کو جذب کر لینے کی کشش رکھتا ہوگا اور وہ وہی ہوگا جس میں روحانیت اور جس کے ساتھ خدائے واحد کی نصرتیں ہوں گی اور جو حق ہوگا اور اصل اسلام ہوگا کیونکہ حق کے آگے باطل نہیں ٹھہر سکتا اللہ تعالیٰ اسلام کا خود حافظ ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اب خس و خاشاک سے اس باغ کو پاک کر دے اور باغ اصلی بہار پر آ جائے اسی اصل پر حضرت اقدس مرزا صاحب کا مولو (ملاحظہ ہو) بیعت کے وقت یہی تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے اس میں یہی سر تھا کہ دین کو واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کا مصداق بن کر اگر مسلمان یکدل ہو جائیں گے تو ان میں سچا اتفاق پیدا ہو جائیگا۔ کیونکہ اسلام نے کل دنیا کے لئے اصل مشترک مذہب ہی رکھا ہے اور جب تک مذہب کو مقدم نہ کیا جائے اس پر سب کا اتفاق نہ ہوگا حقیقی اتفاق پیدا ہونا ناممکن ہے۔ ظاہری میل و ملاقات اور دلوں میں تفرقہ جیسا کہ آجکل مروج ہے یہ مداہنت ہے جو سخت گناہ ہے نیچریوں کا یہ قول غلط ہے کہ مذہب کچھ ہی ہو اس کا دل سے تعلق ہے ہمارے معاملات پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑنا چاہئے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم کر کے ہم کو مسلمانوں کی قوم کو دنیوی ترقی دینی چاہئے کیونکہ اسلام مذہب کا نام ہے کسی قوم کا نام نہیں اگر قوم بغیر مذہب کے ترقی کرے تو وہ اسلام کی ترقی نہیں کہی جا سکتی بلکہ ایک خاص قوم کی ترقی ہوگی جس کو اسلامی ترقی سے کوئی واسطہ نہیں اسلام چونکہ عالمگیر مذہب تھا اس لئے اس نے تمام قوموں کی قومیت کو توڑ کر ایک کر دیا اور ایک عالمگیر اخوت قائم کرنے کیلئے مذہب کو ان کا اصل [illegible] ٹھہرایا۔ پس دنیوی قومی ترقی اسلام کی ترقی نہیں بلکہ دینی ترقی اسلامی ترقی ہے جس پر مذہب کا رنگ نمایاں ہو اور یہ ضرور ہے کہ ترقی کے لئے اتفاق ہو اور اتفاق مذہب میں ہی ہو سکتا ہے

جب کل فرقہ بندیاں توڑ کر ایک حکم و عدل امام کے جھنڈے تلے مسلمان جمع ہوں اور یہی حضرت اقدس مرزا صاحب نے کیا اور بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ اس کام کو انجام دیا اور اس کا حیرت انگیز ثبوت خود حضرت مرزا صاحب کی وفات پر کل جماعت میں اتفاق کا قائم رہنا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرنا ہے جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں وہ سنے اور جس کا دل ہو وہ سمجھے اور رات دن خدا تعالیٰ کی نصرتیں اس کے ساتھ ہیں دیکھنے والے انشاء اللہ القدیر دیکھیں گے مثل ہے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات اور سب سے بڑھکر یہ کہ خدا کا فضل ساتھ ہے۔ حسبنا اللہ نعم الوکیل

راقم مسیح موعود کے در کا غلام عاجز بشارت احمد عفی عنہ

ایک امر کا اظہار

تمام بھائیوں کی اطلاع اور فائدہ عام کے لئے میں اس امر کو بڑی مسرت کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کے ساتھ جو اکثر بھائیوں کو وقتاً فوقتاً گفتگو کا موقع ملتا رہتا ہے۔ ان کو اکثر حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی اور نبوت کی خاطر حدیثوں کے حوالجات کی بڑی ضرورت پڑتی ہے اور قرآنی آیتوں کا پتہ مانگا جاتا ہے۔ سو شکر ہے کہ وہ تمام سوالات بمع جوابات جنہیں حدیثوں کے حوالے اور قرآنی آیات درج ہیں۔ وہ اسلام کی پہلی کتاب میں لکھے گئے ہیں اور ایک بچہ بھی مخالف کے سوالوں کا جواب رسالہ مذکورہ سے پڑھ کر اس کو ساکت کر سکتا ہے نیز سنا ہے کہ مولوی سکندر علی مدرس قادیان نے ایک جگہ مخالفین کے کئی اعتراضوں کا جواب صرف اس رسالہ سے پڑھ کر دیا اور ان کی تسلی کر دی۔ پس جو لوگ بڑی بڑی کتابوں سے جوابات کا نکالنا اور حدیثوں کے صفحے تلاش کرنا مشکل سمجھتے ہیں ان کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ہے میں نہیں خیال کر سکتا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کوئی ایسا سوال رہ گیا ہو جس کا جواب بطور سوال جواب کے کتاب مذکور میں نہ دیا گیا ہو۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔ قیمت [illegible] خاکسار فخر الدین احمدی رہتاسی لاہور

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام۔ جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا اولاد کی خاطر دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی حجام ہو یا کسی اور قوم کی ہو۔ عمر شخص مذکور کی [illegible] سال کی اندر ہے آمدنی پچیس تیس [illegible] کی صورت میں کم نہیں۔ درخواست اور خط وکتابت حکیم مفتی فضل الرحمان ... [illegible] قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت ایک منصفانہ فیصلہ

وما یذکر الا اولوا الالباب

چند روز ہوئے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایک سرکاری معزز افسر سے جو اگرچہ غیر احمدی ہیں۔ مگر محقق اور نہائت معقول آدمی ہیں میں گفتگو کر رہا تھا۔ گفتگو کے ضمن میں کسی نے اُن سے یہ کہا۔ کہ ذرا ان (یعنے اس عاجز) سے ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی پیشینگوئی کی نسبت تو پوچھو۔ کیونکہ وہ آجکل نہائت درجہ زیر بحث ہے۔ اس پر ان صاحب نے فرمایا کہ ایسا لغو سوال کرنا کمال درجہ کی نادانی ہے اس کی پیشینگوئی سچ ہو یا جھوٹ۔ وہ خود اقراری ہے کہ وہ بیس سال تک شیطان کا دوست اور محبوب بنا رہا اور شیطان اس سے ہمکلام ہوتا رہا اور اُس شیطانی کلام کو خدا کا کلام سمجھتا رہا اور لوگوں کو بھی کہتا رہا کہ خدا اُس سے ہمکلام ہوتا ہے اور عجیب تر یہ کہ وہ کہتا ہے کہ وہ سچا بھی ہوتا تھا۔ تو اب کیا دلیل ہے کہ دو تین سال سے خدا اُس سے ہمکلام ہونے لگا۔ اور شیطان سے دوستی جاتی رہی۔

یہ بات ثابت ہو چکی کہ وہ خدا کے کلام اور شیطان کے کلام میں فرق نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں بیس سال تک دھوکہ میں رہا۔ تو اب کونسا معیار اُس کے فرق کرنے کا مل گیا۔ سچا ہونے اور نیچے پہلے الہامات جن کو وہ اب شیطانی کہتا ہے۔ قبل ازیں اُس کے سچے ہونے تھے تو اب کوئی دلیل نہیں کہ اُس کے الہامات کو کوئی وقعت دیجائے۔

جو عرصہ دراز تک شیطانی تعلق کا خود اقراری ہو اُس پر سے امان اٹھ گیا۔ مومن اور عقلمند انسان کا کام نہیں کہ اُس کی باتوں پر توجہ کرے۔ آج احمدیوں کا حق ہے کہ وہ اُس پیشینگوئی کو بھی جو اُس نے حضرت مرزا صاحب کی وفات کی نسبت کی تھی شیطانی سمجھیں اور بتلاویں

میں یہ تقریر سُن کر اُن بزرگ کی فراست اور طبع سلیم پر عش عش کرنے لگا اور بات بھی سچ ہے کہ جو قلب بیس سال تک مرکز شیطان بنا رہا اور ملہم کو پتہ نہ لگا۔ اور پیشینگوئیاں بقول اُس کے پوری بھی ہوتی رہیں تو اب کوئی وجہ نہیں کہ اُس قلب کو مرکز الوہیت مانا جاسکے اور جبکہ حالت میں کہ خود خدا تعالیٰ نے اُس کے قلب پر مہر لگادی ہو۔ جب حضرت امام علیہ السلام نے خود الوصیت میں پیشگوئی کردی تھی کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور میری موت قریب ہے تو پھر کسی شخص کا حضرت کی نسبت موت کی پیشینگوئی کرنا نہائت لغو تھا۔ باقی رہا میعاد کا تقرر۔ تو خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت اور فضل ہے کہ اس پیشینگوئی میں یہ شیطان کا محبوب کس طرح جھوٹا ثابت ہوا خدا تو جھوٹ اور سچ میں کئی طرح فرق کر کے دکھا دیتا ہے۔ پہلے تو تین سال کی پیشینگوئی کی۔ اُس کو خود ہی منسوخ کر دیا۔ پھر ۱۴ ماہ والی پیشینگوئی کی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح صادق سے وعدہ کیا کہ "میں تیری عمر بڑھا دوں گا"۔ تاکہ پیشینگوئی کرنے والا جھوٹا ٹھیرے۔ عمر کے بڑھانے والا وعدہ خود ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی وفات کے دن تھوڑے رہ گئے تھے اور سب سے پہلے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے اس کو بذریعہ رسالہ الوصیت کے مشتہر کردیا تھا۔ مرتد ڈاکٹر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے عمر کو بڑھا دینے کا وعدہ کیا اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا رہا جب تک خود مرتد ڈاکٹر نے پیشینگوئی کے رنگ کو نہ بدل دیا۔ ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں خود مرتد نے اُس پیشینگوئی کے رنگ کو بدلا اور ایک تاریخ مقرر کی یعنے ۲۱ ماہ ساون کو موت واقع ہوگی اب مقابلہ کا رنگ بدل گیا۔ میعاد کے بجائے تاریخ مقرر ہوگئی اللہ تعالیٰ چونکہ حکیم ہے اُس کا کوئی فعل لغو ...... نہیں ۔۔ عمر بڑھانا میعاد کی خاطر تھا ۔۔۔ کا مقابلہ ۔۔ اب تو تاریخ کے تقرر کا مقابلہ آن پڑا ہیں لئے عمر بڑھانے کی اب کوئی ضرورت نہ رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ تو بڑا علیم ہے۔ جانتا تھا کہ مرتد نے تاریخ مقرر کرنی ہے۔ اس لئے صدق اور کذب کے معیار کے لئے ایک تاریخ اللہ تعالیٰ نے مقرر کی حضرت اقدس کو پہلے ہی الہام ہوا تھا۔ "۲۷۔ کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللہ خیر و ابقی۔"

سبحان اللہ وبحمدہ کیسا سچا کلام ہے واللہ خیر و ابقی ایک طرف تو بتلا رہا ہے۔ کہ یہ موت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری طرف بتلا رہا ہے کہ وہ تاریخ موت کی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ابقیٰ ہونے کی ایک تجلی کا دن ہے۔ دیکھو کیسا ہیبت ناک حضرت امام علیہ السلام کی وفات ۲۶ مئی کو ہوتی ہے اور ۲۷ کو خدا تعالیٰ کے ابقیٰ ہونے کا نظارہ لوگوں نے دیکھا کہ کل سلسلہ نے بالاتفاق حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ کو اپنا امام اور خلیفۃ المسیح مان لیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے بتلا دیا کہ اگرچہ خدا کا مسیح دُنیا سے رخصت ہوگیا مگر خدا تو باقی ہے اور اُس کے باقی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سلسلہ جو اُس نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ اُس کے بقا کے لئے اس نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھلایا کہ کل جماعت نے بالاتفاق ایک امام مان لیا اور اس طرح تفرقہ سے جو ایک موت ہوتی ہے بچ گیا اور اس طرح اس سلسلہ کے خدا کی طرف سے ہونے پر اور قیامت تک اس کا دامن دراز ہونے پر ایک مہر لگ گئی۔

اب دیکھو! یہ ہوتا ہے سچ اور جھوٹ میں فرق۔ ایک تاریخ حضرت امام علیہ السلام نے خدا سے خبر پاکر شائع کی اور ایک تاریخ مرتد ڈاکٹر نے۔ اب دیکھو کس کی بات سچ ہوئی اور کون جھوٹا ثابت ہوا۔ خدا تعالیٰ نے کس طرح مرتد ڈاکٹر کی شیطانی بات کو جھوٹا کر کے دکھلا دیا اور اس طرح اپنے نشان کی عظمت کو دو بالا کر دیا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطن فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن ثم یحکم اللہ ایتہ واللہ علیم حکیم لیجعل ما یلقی الشیطن فتنۃ للذین فی قلوبھم مرض والقاسیۃ قلوبھم وان الظلمین لفی شقاق بعید و لیعلم الذین اوتوا العلم انہ الحق من ربک فیومنوا بہ فتخبت لہ قلوبھم وان اللہ لھاد الذین امنوا الی صراط مستقیم یعنے تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر جب اُنہوں نے دُنیا میں پاکیزگی کو پھیلانا چاہا (کیونکہ نبی اپنی طرف سے کچھ نہیں چاہتا ہے۔ وہ تو وہی چاہتا ہے جو خدا چاہتا ہے) شیطان نے اُن کی اس خواہش پر روک ڈالی (خواہ مخالفت کے رنگ میں خواہ اپنے پیاروں کو شیطانی القاؤں کے کرنے سے) پھر اللہ تعالیٰ جو کچھ شیطان نے روک ڈالی تھی یا اپنے دوستوں کو القا کیا تھا اس کو مٹا دیتا ہے اور اس کو باطل کر دیتا ہے۔ پھر اپنے نشانوں کو مستحکم کر دیتا ہے اور اللہ کامل جاننے والا اور کامل حکمت والا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ جو کچھ شیطان ڈالتا ہے اُس کو اُن لوگوں کے لئے ذریعہ آزمائش بنا دے۔ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بے شک ظالم لوگ پرلے درجہ کی مخالفت میں پڑے ہیں اور تا وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے جان لیں کہ وحی سچی ہے اور تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ پس وہ لوگ اس پر ایمان لاویں اور ان کے دل خدا کے آگے گڑگڑاویں اور بے شک اللہ ہدایت دینے والا ہے سیدھے رستہ کی طرف اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں۔

اب دیکھو یہ خدا تعالیٰ نے قاعدہ بتلایا ہے کہ رسولوں اور نبیوں کے وقت اُن کے مشن کو ... کے لئے شیطان مختلف قسم کی روک ڈالتا رہتا ہے ... دلوں میں گھس کر اُن کو سخت درجہ کی مخالفت پر آمادہ کرتا ہے اور کبھی اپنے بہت پیاروں کو القائے شیطانی کرنے لگ جاتا ہے غرض کہ مطلب یہ ہوتا ہے تا دنیا میں نبی

اور رسول اپنے مشن کو اور اپنے مقصد کو پورا نہ کر سکیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان روکوں کو اٹھا دیتے ہیں اور القائے شیطانی کو باطل کر کے دکھا دیتے ہیں۔ تاکہ دنیا دیکھ لے کہ خدا کی وحی سچی ہوتی ہے اور الہام الٰہی اور شیطانی میں کیا فرق ہوتا ہے اور اس طرح خدا کے نشانات کو استحکام ہوتا ہے اور ان کی حجت دوبالا ہو جاتی ہے اور علم والے لوگوں کی ہدایت اور ایمان کی ترقی اور خشوع و خضوع کا باعث ہو جاتا ہے۔ اور دلوں کی مرض والوں کے لئے اور سخت دلوں کے لئے وہ ایک فتنہ اور ... آزمائش ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ اسی طرح ہمارے زمانہ میں ہوا۔ شیطانی القاء ... مرتد ڈاکٹر کے القاؤں کو خدا تعالیٰ نے ہر طرح باطل ثابت کیا۔ میعاد کا تقرر تھا تو اس کے لئے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے مرہر ... جا ہی تھی۔ اگر وہ رنگ پیشگوئی کا نہ بدلتا۔ تو عمر ... ٹل جاتی۔ یہاں تک کہ میعاد گذر گئی ہوتی۔ مگر مرتد ڈاکٹر نے خود پیشگوئی کے رنگ کو بدلا اور تاریخ کا تقرر کیا۔ ... اسی رنگ میں حق اور باطل کا فیصلہ کیا ... پہلے سے ایک تاریخ کا تقرر کیا۔ اور اسی رنگ میں حق اور باطل کا فیصلہ کیا۔ مگر واہ رے بے حیائی مرتد ڈاکٹر ... تو ایک نئے رسالہ میں جو اس نے اب شائع کیا ہے وہ ... کو ... کی جگہ تک ... اپنے ... جو ... کا مصداق ہے ڈاکٹر اور ... الحجب ثم العجب ... اگر ... ہوتا تو کیا تھا۔ وحی الٰہی کے ... استراق سمع اور ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم لیجادلوکم قرآن کریم میں موجود ہے اور شیطان کا دوست ہونا خود ڈاکٹر صاحب کا اقرار موجود ہے۔ اب معاملہ صاف ہے۔ ... حضرت صاحب کی وفات کی نسبت وحی دنیا میں ... چکی تھی۔ استراق سمع اور وحی شیطانی کے لئے مہبط وحی شیطانی دنیا میں موجود تھا اگر ہو جاتا تو کیا عجب تھا۔ اور مہبط وحی شیطانی کا ہونا خود مرتد ڈاکٹر کا اقرار ہے احمدیوں نے یہ خطاب نہیں دیا۔ وہ خود اقراری ہے کہ میں ... ہوں۔ بس کیا وجہ کہ اب نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے پرانی دوستی چھوٹنی آسان نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اور بات اصل وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھی کہ صدق اور کذب میں خدا نے فیصلہ کر کے دکھا دیا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

راقم

مسیح موعود کے در کا غلام
بشارت احمد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تاریخہائے عجیبہ

محبی فی اللہ جناب مفتی صاحب
مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کے ارسال کردہ بارہ جلد ... آئینہ صداقت بذریعہ ... پہنچے۔ وصول کئے۔ الحمد للہ صادق ...

کتاب واقعی اسم بامسمیٰ ہے اور چونکہ اس میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال الی اللہ ہونے کی ہجری اور عیسوی تاریخیں ... کئی ... تفصیل اور خاکسار کو بھی اس فہرست ... اس لئے عاجز کا دل فوراً تاریخیں نکالنے کی طرف رجوع ... اور ... یہ خیال بھی دل میں ... تاریخ ... کہ اگر ... الفاظ ... اور نیز متوفی کا نام اس میں ذکر ... متوفی ہو تو ... صرف یہی نہیں کہ الفاظ سے تاریخ نکل آوے اور بس۔ ... تو پتہ لگے کہ یہ تاریخ کس شخص کے فوت ہونے کی ... آیا یہ تاریخ فوت ہونے کی تاریخ ہے یا کسی دیگر حالت کی مثلاً ... سے ... ہجری تاریخ نکل آتی ہے لیکن چونکہ اس میں متوفی کا نام ذکر نہیں کیا گیا ... کوئی بھی اس سنہ ... خواہ ... ہی اس کے ... تو اس کے پسماندگان بھی اس پر مغفور کا کلمہ چسپاں کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی
۱۳۲۵
امرتسری مُلّا بجہنم گردیدہ کے لواحقین کہہ سکتے ہیں۔

پس عاجز نے اپنے امام ہمام علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام کی تاریخیں ایسے الفاظ میں بتوفیقہ تعالیٰ نکالی ہیں کہ جن کو کوئی دوسرا اپنے لئے تجویز نہ کر سکے۔ اور نیز یہ کہ اس سے آپ کا اپنے دعاوی میں صادق ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ تاریخیں چونکہ آئینہ صداقت کے دیکھنے پر نکالی گئی ہیں۔ اس لئے آئینہ کی تاریخ بھی ساتھ ہی نکالنی لازمی اور ضروری سمجھ لی۔ اور جناب کو صد مبارک ہو۔ کہ جناب کی کتاب کے نام ہی سے کتاب کی تاریخ نکل آتی ہے۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔ بیت

۱۳۲۶ — ۱۳۲۶

آج لکھی کتاب صادق آئینہ صداقت + آئینہ صداقت آئینہ صداقت

آئینہ صداقت لغلام احمد قادیانی
سنہ ۱۹۶۵

اور دیگر تاریخیں حسب ذیل ہیں مہربانی فرما کر اپنے اخبار گوہر بار میں شائع کر دیں۔ شائد کوئی اسی مذاق اور دلچسپی والی روح اس سے فائدہ اٹھا کر فلاح دارین حاصل کر لے اور عاجز عنداللہ ماجور ہو۔

اوّل ہجری سنہ کی تاریخیں

(۱) دریں امر خدشہ نہ شود کہ عیسیٰ محمدی بموجب وعدہ وحی مبین متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است
۱۳۲۶

(۲) ... حیف ... معرفت و گنجینہ
۱۳۲۶

(۳) بیت۔ تاریخ کو ہم مہدی واہ کہنے کرم سنہ المہدی
پیغام صلح وہ واہ ہو گیا ہے مہدی

(۴) کی کرم نے رب سے سال فوت مہدی پہ جب پوچھا ... رب نے فرمایا لکھو ... امام کرہ رض

دوم عیسوی سنہ کی تاریخیں

(۱) دریں امر ... وسوسہ کہ عیسیٰ زمان حسب وعدہ وحی اللہ متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است
۱۹۰۸

(۲) حضرت مرزا ... اب بھی زندہ ہیں
۱۹۰۸

(۳) اور یہ وہ عنوان ہے۔ جو ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۸ء کے ... میں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے ایک لطیف اور پر معارف مضمون پر لکھا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خلیفہ صاحب کو بھی مبارک ہو۔ کہ ان کے مضمون کے عنوان میں ... تاریخی راز بھی مخفی تھا۔ جو اس عاجز کے دل میں ڈالا گیا۔

سوم بکرمی تاریخیں

(۱) دریں امر شک نہ ... کہ عیسیٰ محمدی بموجب وعدہ وحی حق متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است
۱۹۶۵ بکرمی

تشریح

۱۵۰	عیسیٰ
۱۰۴	محمدی
۵۳	بموجب
۸۵	وعدہ
۲۴	وحی
۱۴۵	مبین
۱۸۱۵	متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است
۲۳۷۴	
۱۰۴۸	نفی
۱۳۲۶ھ	

(۲) بلانشک ۔ عیسیٰ حسب وعدہ وحی بلیل مجیبی متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است
۱۹۶۵

(۳) امام مہدی وصیت کرکے اور حقیقۃ الوحی سمجھا کے چلا ہے
(۴) بیت ۔ فوت ہو یا جس سمت مہدی اوہ کرم سے لکھ دیئے کرشن اوتارا بروز عیسیٰ مہدی گیا سب نون سچ ۔ فقط
۱۹۶۵

الراقم ۔ عاجز کرم الدین مدرس سردار حاکم سنگھ ایڈڈ اسکول ڈنگہ ضلع گوجرات

اہل حدیث کا علم

میں نے ذوق کی باتوں کی ماتحت ایک یہ بات بھی لکھی تھی ۔ کہ اگر خدا کا برگزیدہ مسیح دنیا پرست ہوتا تو اپنی اولاد میں سے کسی کو جانشین کر جاتا ۔ اس پر اہلحدیث میں یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ الوصیت میں اپنے بیٹے کی نسبت جانشینی کا حکم دے گئے ہیں مگر قوم نے قبول نہیں کیا ہے اس کے جواب میں نہایت ادب کے ساتھ مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اسی الوصیت میں لکھا ہے ۔ کہ میرے بعد سب انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے پس وہ کمیٹی جسے چاہے اپنا پریزیڈنٹ تجویز کرے ۔ دوم جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ۔ پر نوٹ لکھا ہے کہ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا آپ خوب جانتے ہیں کہ جو خدا کی طرف سے مامور ہو ۔ اس کا انتخاب مومنوں کے اختیار میں نہیں دیا جاتا ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ موجودہ انتظام انتخاب اس وقت تک ہے جب تک کہ جناب مسیح کی ذریت سے ایک شخص قائم ہو جسے اللہ اپنے قرب و وحی سے مخصوص کرے ۔ ذریت کے لئے قرب و وحی سے مخصوص ہونے کی قید اس بات کو سمجھاتی ہے ۔ کہ جب تک ایسا نہ ہو اس وقت مومن اپنے طور سے انتخاب کریں ۔ پھر سر الخلافہ میں حضور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول صدیق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے ۔ کہ ولی صدیق ۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ علامہ لعنۃ اللہ کو جانشین مقرر فرماتے ہیں ۔

اس کے علاوہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے ۔ اس کا اکثر حصہ تو گالیاں ہیں جس کا جواب "سلام" ہے باقی جو حصہ ہے اس کی بابت مختصر عرض ہے کہ حضور نے جو کچھ وصول کیا خواہ بطور چندہ یا کتاب کی قیمت کے ۔ وہ ہمیشہ دین کی اشاعت ورفاہ عام میں خرچ ہوتا رہا ۔ آپ نے کوئی ذاتی مکان نہیں بنوایا ۔ کوئی زمین نہیں خرید لی ۔ کوئی نقدی نہیں چھوڑ گئے دوسرے پیروں کی طرح کوئی گھوڑیاں اور بھینسیں اور اونٹ نہیں رکھ لئے ۔ پھر براہین کیلئے کئی بار اشتہار ہو چکا کہ جو قیمت واپس لینا چاہے لے لے ۔ اب باوجود اعلان کے کوئی حقدار نہ ہو اور آپ اعتراض کئے جائیں تو اے مہربان مولوی صاحب یہ انصاف نہیں ۔ آپ ہی کوئی دعویدار نکالئے جو قیمت واپس لینا چاہتا ہو ۔ منی سست گواہ چست تو ٹھیک نہیں ۔ منارۃ المسیح کی نسبت اگر کچھ چندہ ہوا تو احمدیوں سے ۔ احمدیوں کو اپنے آقا پر پورا اعتبار ہے آپ کوئی شکایت کرنے نہیں گئے انہوں نے دین کے لئے دیا اور اسی میں خرچ ہوا ۔ باقی لنگر کے چندہ کی نسبت اعتراض ہے اور مجھ سے مطالبہ ۔ کہ کیا پہلے نبیوں نے ایسا کیا ہے ۔ جناب من ! اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ آتوا الزکوٰۃ لازمی طور سے آتا ہے ۔ پھر خذ من اموالہم صدقۃ کا ارشاد قرآن مجید میں موجود ہے آپ خود ہی بتلائیں ۔ کہ رسول کی نصرت مومنین پر فرض ہوتی ہے یا نہیں ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے جو کچھ اخراجات فرماتے تھے وہ سب آسمان سے گرا کرتا تھا ۔ یا مومنوں ہی سے لیا جاتا تھا ۔ آپ ذرا جنگ تبوک کے چندے ہی کو یاد کیجئے ۔ دیکھئے ایک طرف "ما اسئلکم علیہ من اجر" کا اعلان ہو رہا ہے اور دوسری طرف چندہ وصول ہو رہا ہے پس یہ اعتراض تو جیسا عدل کے مسیح پر ہے ایسا ہی نبی اکرم پر ۔ یہاں بھی ہوگا ۔ وصول ہوا وہ دین اللہ کی اشاعت کے ذرائع میں صرف ہوتا رہا ۔ آپ بدظنی سے کام لیں یہ آپ کا حق نہیں ۔ کیونکہ دینے والے ہم احمدی اور لینے والے ہمارے امام ۔ نہ ہمیں اس کا شکوہ نہ کسی کو شکایت ۔ پس آپ کا اس پر اعتراض کیونکر صحیح ہو سکتا ہے پھر میں پوچھتا ہوں کہ واقعی حضرت مسیح اللہ نے کبھی اپنی تبلیغ کا اجر کسی سے نہیں مانگا ۔ نبیوں کی اولاد کا ورثہ سے محروم رہنا ۔ وورث سلیمان اور یرثنی ویرث من آل یعقوب کے خلاف ہے ۔

پھر بہشتی مقبرہ پر اعتراض بھی انصاف سے بعید ہے ۔ کیونکہ جو عشر وصیت کیا جاتا ہے اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کا فرض اشاعت اسلام ہے حضرت کو اپنی زندگی میں بھی اس سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ کس کس نے وصیت کی ہے اور نہ اس مال کو آپ لیتے تھے میرے سامنے ایک شخص نے کہا کہ حضور یہ وصیت کا مال ہے تو آپ نے فرمایا کہ کمیٹی والوں کو دو ۔ میں اسے نہیں لیتا ۔ (اکمل)

اشعار متضمن تاریخ وفات حضرت امام زمان علیہ السلام

ذیل کی نظم جناب مولوی احمد دین صاحب منشی فاضل نے لکھی ہے جسکو چھپ کر امید ہے کہ ناظرین محظوظ ہونگے

هزار حسرت و اندوه و غم بکرد ظهور — کہ گشت مرسل رحمان ز چشم ما مستور
معین دین و مسیح زمان و عارف حق — غلام احمد مختار و از خدا مامور
مثیل عیسیٰ نصران[۱] و مهدی دوران — شه ولایت عرفان به میرزا مشهور
مطیع حکم خداوند آسمان و زمین — بوقت بیم و رجا و به بضائے او مسرور
امام دین که نظیرش نبی توان دیدن — پس محمد عربی بدیده پر نور
خلیفه شه خیر الوریٰ و فخر رسل — مؤیدش به براهین و باشان منصور
نبی و مهبط وحی خدائے ذی الجبروت — بقتل شاہد الیٰ بحکم او مجبور
نصیر ملت اسلام و واقف قرآن — نذیر از سوئے یزدان پاک رب غفور
بهادرے که نیاید کسے برابر او — مظفرے که از وجود دشمنش مقهور
گرفت علم لدنی ز ایزد بیچون — نیافت درس لسان بموجب دستور
زبهر رد نصاریٰ خطاب عیسیٰ یافت — نزول کرد بوقتیکه بود دین رنجور
بکشت مذهب باطل به تیغ تیز دلیل — بگشت روس ضلالت هست او مقهور
شکست دین مسیحی بحربه برهان — بمرد عیسیٰ نصران نے لیب شد مکسور
ز آسمان به همین کار کرده بود نزول — هلاک کفر از دبود ز ابتدا مقدور
رحیل سوئے جنان کرد گشت چون فارغ — ز کار منصبی خود که بُد ورا منظور
پیام حق برسانید بیست و سه سال — بحکم خالق کون و مکان که بود در
همین بس است دلیل صداقت قولش — ثبوت آیۃ و دیگر نشان نیست ضرور
بمیرد آنکه مفتری بلا درین مدت — که در کتاب مجید است انجنین مسطور
فلک بچشم جهان بین خود نخواهد دید — چنان امام زمان گنج فیض را گنجور
بود شقی نه سعید آنکه دشمنش باشد — بود مخالف آنکس که باشد او مغرور
جماعتی که بنده یار صد هزار گذاشت — که بر وفات وے اند از غم و الم مخمور
همه مزین و آراسته بکلیت علم — ز فیض او وحدت باری دل همه معمور
چه حاجت است شماریم سنین و تکرار — کہ هست سال وفاتش بگو "بخلد مغفور"
۱۳۲۶ھ

خاکسار احمد دین شاہ دیوال گجرات

[۱] ۔ نوٹ ۔ میں نے عربی کتاب کی ایک معتبر لغت یعنی صراح میں دیکھا ہے کہ نصران اس گاؤں کا نام ہے جہاں حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے اگرچہ انجیل میں ناصرت لکھا ہے لیکن مسلمان عرب اس کو نصران ہی بولتے ہیں ۔ اس لئے ضرورت شعری کیلئے جائز ہے کہ بجائے ناصرت کے نصران لکھا جاوے ۔

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول آسکتا ہے؟

قرآن شریف سے اس کا جواب نفی میں نہیں مل سکتا۔ کوفہ قدیم کا ایک قول البتہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ ان کفروں نے کہا تھا کہ حضرت یوسف کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو گمراہ مسرف اور مرتاب بتلایا ہے۔

قرآن شریف میں اگلی امتوں کے قصے بیفائدہ بیان نہیں ہوئے۔ وہ سب پیشگوئیوں کے رنگ میں ہیں اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس امت میں بھی اس عقیدہ قوم فرعون کے لوگ پیدا ہوں گے اس واسطے پہلے سے ان کے متعلق یہ قصہ بیان ہوا ہے۔ ذیل کا مضمون اسی کے متعلق ہے جو ہمارے دوست منشی محمد الہ الدین صاحب نے ایک مرتد اہل قرآن کی خاطر لکھا ہے۔

چکڑالوی کا سوال اور احمدی کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے رسالہ رد چکڑالوی کے شائع ہونے کے بعد چکڑالوی فرقہ میں عجیب قسم کی کھلبلی مچ گئی ہے۔ اگر ایک چکڑالوی نماز کے پڑھنے کے لئے پانچ وقت قرآن مجید سے ثابت کرتا ہے تو دوسرا صرف تین وقت۔ اگر اس فرقہ کا ایک شخص ہر رکعت میں دو سجدے کرنے جائز سمجھتا ہے۔ تو دوسرا فوراً اس کی تردید کرکے فی رکعت ایک سجدہ کو ہی موجب ثواب سمجھتا ہے اگر ایک اہل قرآن یہ لکھواتا ہے کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے اور شام کی تین اور باقی ظہر اور عصر اور عشار کی چار چار رکعت تو دوسرا جھٹ بول اٹھتا ہے کہ نہیں نماز تو صرف دو رکعت ہے تین یا چار رکعت والی بات محض جھوٹ اور خانہ ساز ہے لیکن انہیں میں کا ایک تیسرا بھی ہے جو سب پر پانی پھیر کر باواز بلند بول اٹھتا ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔ قرآن مجید میں تو صرف یہ لکھا ہے کہ نماز صرف چار رکعت ہے۔ سچ ہے لایمسہ الا المطہرون۔ غرض حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ یہ (فرقہ چکڑالویہ) دوسرے مخالفوں کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے" ریویو صفحہ سطر ۵ ایسی صفائی سے پورا ہوا ہے۔ کہ کسی عقلمند کو انکار کی گنجائش ہی نہیں۔ تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ شہر گوجرانوالہ کے چکڑالوی سب کے سب جو تعداد میں سات یا آٹھ سے زیادہ نہیں مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے خیالات سے متنفر اور بیزار ہو کر تائب ہو گئے ہیں بلکہ ان میں سے چار آدمیوں نے جن کو اس گروہ کے رہنما رمز کہنا چاہیئے جمعہ کے دن جامع مسجد میں جا کر عام لوگوں کے سامنے علانیہ باواز بلند توبہ کی۔ اب ایک شخص نے جو عبداللہ صاحب چکڑالوی کا ہم خیال ہے۔ مجھ پر ایک سوال کیا ہے جس کو فائدہ عام کیلئے معہ جواب مختصر طور پر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ جو لوگ حضرت یوسف سلام علیہ کی نسبت لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کہتے اس واسطے کہتے تھے کہ وہ یوسف سلام علیہ کو اپنے خیال میں خاتم النبین سمجھتے تھے۔ حالانکہ خدا نے یوسف سلام علیہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں دیا تھا بلکہ وہ اپنی طرف سے ایسا کہتے تھے کہ کوئی رسول نہیں ہوگا لیکن ہم جو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ سلام علیہ کے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا تو صرف اس واسطے کہ قرآن شریف میں خاتم النبیین لکھا ہے۔

جواب

ولقد جاءکم یوسف الخ الایۃ من ہو مسرف مرتاب ۲۴/۹ ترجمہ۔ اور تحقیق اس سے پہلے یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کھلی کھلی باتیں (دلائل ونشانات) لیکر تمہارے پاس آیا تھا۔ لیکن جو باتیں وہ (ہماری طرف سے) تمہارے پاس لیکر آیا تھا تم لوگ ان باتوں کی نسبت شک میں ہی رہے تھے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا (اور اس کی تعلیم بسبب تحریف تبدیل کے ضائع ہو گئی) پھر تم لوگ کہنے لگ گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ آئندہ اس کے بعد ہرگز ہرگز کوئی رسول ہی مبعوث نہیں کریگا۔ اس کے جواب میں خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ مسرف اور مرتاب ہوتے ہیں وہ اسی طرح کی باتیں ہی کہا کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو حد سے تجاوز کرنیوالے اور بغیر کسی صحیح سند اور علم کے جھگڑے کرنیوالے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے ہی گمراہ کیا کرتا ہے۔ میرے خیال میں وہ لوگ حضرت یوسف ع کی نسبت خاتم النبیین کا لفظ نہیں بولتے تھے بلکہ وہ آئندہ کسی اور رسول کے آنے کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۹ اور ایسی باتیں وہ اس واسطے کہتے تھے۔ کہ وہ حد درجہ کے بے دین اور دنیا پرست ہو گئے تھے اور خدا کے نزدیک مسرف اور مرتاب ٹھہر چکے تھے اور گمراہی کا سارٹیفکیٹ حاصل کر چکے تھے اور طویل مدت گذر جانے کے باعث فقست قلوبہم ۲۷/۱۸ کے وہ مصداق ہو گئے تھے اور جس غرض کیلئے رسول آیا کرتے ہیں۔ اس غرض کو بسبب غفلت کے وہ بھول چکے تھے۔ اول تو قرآن کریم سے حضرت یوسف علیہ السلام کی کتاب کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ دوسرے یہ تعلیم حضرت یوسف علیہ السلام کی نہ تھی کہ مجھے خاتم النبیین کہو یا میری نسبت یہ کہا کرو کہ لن یبعث اللہ من بعدی رسولا ۲۴ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسف ع کی نسبت ان لوگوں نے خاتم النبیین ۲۲ کا لفظ تو ہرگز نہیں بولا بلکہ ان کا یہ کہنا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم نہ تھا بلکہ ان کا اپنا افترا تھا ہمارے نبی کریم رسول عربی محمد مصطفیٰ رحمۃ للعالمین کی نسبت اللہ کریم نے خاتم النبیین ۲۲ کا لفظ استعمال کیا ہے اور آپ کو یہ ایسا عظیم الشان درجہ بخشا گیا ہے جو کسی اور نبی کو نہیں بخشا گیا اس لئے ہمارا یہ دعوے ہے کہ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتا اور آئندہ کسی نئے یا پرانے مستقل نبی کی آمد کا منتظر ہے وہ قرآن کریم کا منکر ہے کیونکہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن کریم ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو لیکن وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اسی لئے تمام قرآن مجید میں اس بات کا اشارہ تک بھی نہیں کہ آئندہ خدا تعالیٰ کی کلام کرنے والی صفت (نعوذ باللہ) معطل اور بیکار ہو جائیگی۔ اور یہ کہ آئندہ خدا تعالیٰ کسی صادق انسان کے ساتھ خواہ وہ کتنی ہی عبادت کرے اور صاف باطن ہو کر خواہ وہ کتنا ہی اس کے حضور گڑگڑائے۔ ہرگز ہرگز کلام نہ کریگا اور اپنی وحی ہرگز اس کی طرف نہ بھیجیگا۔ بلکہ قرآن کریم میں تو یہ لکھا ہے۔ یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ۲۴ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے امر سے روح یا وحی القا کرتا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اور پھر لکھا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا الخ الایۃ فی الآخرۃ ۲۴/۱۸ یعنی ان لوگوں پر جو اللہ تعالےٰ کے کلام پر چلنے میں استقامت دکھلاتے ہیں۔ فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ایسے لوگوں کے اسی دنیا میں ہی رفیق بن جاتے ہیں اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا مانگتے رہنے کی ہمیں ہدایت کی ہے۔ کہ صراط الذین انعمت علیہم (سورہ فاتحہ)

اور انعمت علیہم کی تفصیل بھی خود ہی اللہ کریم نے کئی جگہ قرآن کریم میں فرمادی ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے و من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یعنے انعمت علیہم وہ لوگ ہیں جو نبی صدیق شہید اور صالح ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی نسبت انعام الٰہی ان پر یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف ان کو بخشتا ہے۔ اسی دنیا میں فرشتے ان کے رفیق بن جاتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول کرتا ہے اور خدا کی طرف سے اسی دنیا میں ان کو مدد اور نصرت دیجاتی ہے اور ان کے دشمنوں کو آہستہ آہستہ تباہ برباد اور ناکام ہلاک کیا جاتا ہے۔ غرض آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچے طور پر اتباع کرنے سے ہر ایک انسان اپنی استعداد وسعت اور مقدرت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے منعم علیہ لوگوں کے فیوض اور برکات سے حصہ لے سکتا ہے اسی واسطے قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے آدم کی اولاد کو وعدہ دیا ہے کہ ہمیشہ تم میں سے بوقت ضرورت رسول ہوتے رہیں گے۔ جیسے فرمایا۔ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم ۵ اور پھر قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام اور ان کے منکروں کے جس قدر قصہ جات درج ہیں۔ محض اس لئے ہیں تاکہ جب کبھی آئندہ ہمارے پاس آویں تو ان قصوں سے ہم عبرت پکڑیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب۔

غرض میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے خاتم النبیین ﷺ سمجھتا ہوں لیکن ان کی نسبت یہ فقرہ بولنا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ﷺ اپنی ذلت اور ہلاکت کا موجب خیال کرتا ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جس قول کو خدا تعالیٰ مسرفوں اور گمراہوں اور فرعونیوں کی طرف منسوب کرتا ہو مومنوں کو بھی وہی قول بولنے کی ہدایت کرے بلکہ فرعونیوں کا واقعہ ہمارے لئے عبرت کی جگہ ہے نہ یہ کہ ہم ان کی اتباع کریں کیونکہ نہ ہی خدا نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ تم حضرت یوسف ؑ کے بعد لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ﷺ کہنا اور نہ ہی ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ان مسرفوں اور مرتابوں کی طرح آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ﷺ کے بعد لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ﷺ کہیں۔ خاتم النبیین ﷺ اور لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ﷺ۔ دونوں قرآن کریم کی آیات ہیں اور میرے خیال میں ہر دو آیات آپس میں ہم معنی اور ہم مطلب نہیں ہیں بلکہ ان کے معنے ایک دوسرے سے بالکل الگ تھلگ ہیں لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ﷺ کا یہ مطلب میرے خیال میں ہے کہ آئندہ کوئی رسول نہ ہوگا اور خاتم النبیین ﷺ کا یہ مطلب ہے کہ آئندہ ایسے لوگ ہوتے رہیں گے جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی فیض حاصل کرکے خدا تعالےٰ کی طرف سے خبریں پانیوالے ہونگے اور یہ درجات وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل کیا کریں گے۔ اور اس نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت ان کی تصدیق کیا کرے گی اور اسی منہاج نبوت کے رو سے وہ سچے سمجھے جایا کریں گے اور خدا فرماتا ہے۔ دشمن جو نعوذ باللہ اس افضل الرسل نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر ابتر ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اولاد نہیں وہ جھوٹے ہیں کیونکہ یہ تو خاتم النبیین ﷺ ہے۔

یاد رہے کہ خاتِم اور خاتَم میں بڑا بھاری فرق ہے خاتِم اور چیز ہے اور خاتَم اور چیز۔ خاتِم کی ت کی زیر کیساتھ ہے کے معنے ہیں ختم کرنے والا۔ یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ بلکہ قرآن شریف میں لفظ خاتَم ت کی زبر کے ساتھ ہے جس کے معنے ہیں مہر۔ مثلاً اَبدال کے معنے اگر بدل کرنا ہے تو اَبدال کے معنے اولیاء اللہ کے ہیں۔ اِبطال کے معنے باطل کرنیکے ہیں۔ تو اَبطال کے معنے ہیں بہادر آدمی۔ ایسے ہی اِتباع کے معنے تابع ہونا اور اَتباع کے معنے تابعدار لوگ۔ اِجزا کے معنے جزیہ دینا جزا دینا اور اَجزا جمع ہے جزو یعنے کسی چیز کے ٹکڑے اِحکام کے معنے مضبوط کرنا اور احکام جمع ہے حکم کی اِحلاف کے معنے قسم دینا اور اَحلاف کے معنے ہم قسم و ہم عہد لوگ اِخلاق کے معنے پرانا ہونا اور پرانا کرنا اور اَخلاق جمع ہے خلق کی۔ اٰذان کے معنے گوش یعنی کان اور اِذن کے معنے اجازت اور ایسا ہی اِقداح کے معنے ہیں کسی کی ہجو کرنا اور اَقداح جمع ہے قدح کی یعنی پیالہ۔ غرض قرآن شریف میں جو لفظ بولا گیا ہے وہ خاتَم ہے نہ کہ خاتِم۔ اور خاتم النبیین منکروں کے ابتر والے اعتراض کا جواب ہے جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شیء علیما ۲۲

خاکسار محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از اروپ

بقایا داران اپنے بقائے صاف کرین

اثرِ جدید

الانصاف کے عنوان سے ایک مضمون عصر جدید کے کسی بزرگ نامہ نگار کے قلم سے نکلا ہے جس میں انصاف کا خون کر دیا گیا ہے اگر انصاف اسی کا نام ہے تو حجاج بن یوسف کو لوگ یونہی متہم کرتے ہیں آپ نے اپنے چند خیالات کہئے یا توہمات کو مکالمہ کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ نفس لوامہ کی جنگ کے دونوں پہلوؤں کو اس پردہ میں دکھا سکیں۔

آپ ایک طرف لکھتے ہیں مرزا صاحب کی وفات کا اصلی مذہبی دنیا پر کوئی اثر نہیں۔ اِلّا اشد مخالفین یا مریدین میں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر آپ خود ہی فرمائیں کہ آپ کس گروہ میں سے ہیں کیونکہ متاثر ہوئے بغیر تو آپ بھی نہیں رہ سکے یہ کیسا سفید جھوٹ اور افترا ہے کہ قادیانی فرقے کا انحطاط اس وقت سے شروع ہو چکا۔ جب سے عصر جدید میں قادیانی تحریک کا مضمون شائع ہوا یا ڈاکٹر عبد الحکیم کے رسالے شائع ہونے لگے۔ کیا یہ بات صرف کہنے کی ہے یا واقعات سے بھی ثابت ہو چکی ہے۔ کیا ایک مثال بھی ایسی پیش کی جا سکتی ہے کہ عصر کے مضمون یا عبد الحکیم کے کسی رسالے کو پڑھ کر کوئی معتبر و مستند احمدی مرتد ہو گیا ہو۔ یا فرقے میں جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی تھی۔ اس میں کسی قسم کا فرق پڑ گیا ہو۔ بلکہ میں خدا کے فضل سے اس بات کا ثبوت دیسکتا ہوں کہ پہلے دو چار سالوں میں جس قدر جوق در جوق لوگ اس فرقے میں داخل ہوئے تھے اس سے پہلے ہرگز نہیں ہوئے پھر عبد الحکیم کو بزعم خود اپنی پیش گوئی کے صحیح نکلنے پر بھی کامیابی ہونی چاہئے تھی۔ کیا وہ ہو گئی۔ کیا دو چار معتبر احمدیوں نے بھی اس سلسلہ سے قطع تعلق کرکے اس کی بیعت کی۔ سچ فرمایا تھا خدا کے نبی نے کہ مقبولوں میں قبولیت کے نشان اور نمونے ہوتے ہیں پھر اس سے بڑھ کر ایک اور افترا جو معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے بہتان باندھنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے آپ بلا تحقیق بغیر کسی وجہ و حجت کے بلا ثبوت بلا دلیل یہ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بعض دعاوی کو مولوی نور الدین صاحب نہیں مانتے کیا تم لوگ کسی ایسے شخص کی مثال دیسکتے ہو جو کسی سے اختلاف بھی رکھتا ہو۔ اور پھر اس کے واسطے محض اس کیلئے اپنے تمام اعزاز و ذرائع آمد کو چھوڑ کر ایک چھوٹے سے گاؤں میں درویشانہ زندگی بسر کرے اور وہ جو امیرانہ ٹھاٹھ کر چکا ہو۔ یہ فقیرانہ طرز معاشرت رکھے کیا ایسی قربانی

کیسا لغیا۔ اس بات کے بغیر ہو سکتا ہے کہ خلیفہ اپنے امام میں اپنے تئیں فنا کر دے۔ تقوی خشیت اور نماز گذاری کی روح پیدا کرنے کو آپ گرو گوبند سنگھ اور گوگا پیر کے مریدوں کی تعداد بڑھنے سے حل کرتے ہیں اس پر اگر اس عینک کی تعریف کی جائے جو آپ کو سیاہ و سفید یکساں دکھا رہی ہے تو بے جا نہ ہو گا۔

آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تعلیم یافتہ ان کے پیرو ہیں اور یہ کہ بجائے پاج اور گانے وغیرہ کے تقوی کی تعلیم دیتے تھے مگر اس کی وجہ صرف لوگوں کو پھانسنا بتلاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس شخص کے پاس عیسائیوں اور آریوں کے اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نماز روزہ اخلاق حسنہ کی ہدایت محض ڈاکے مارنے اور ایک جماعت بنانے کے لئے تھی اس بدظنی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے شیعیت کی رگ اس مضمون کے لکھتے وقت خاص جوش میں ہے کسی سُنی نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے جناب رسالتمآب کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور پھر ایسے وقت میں جبکہ دشمنوں کا ہر طرف سے نرغہ تھا اور خدا کا نبی اپنی جان۔ بچانے کیلئے بھاگا جا رہا تھا اس نے ساتھ دیا اور سانپ سے اپنا ہاتھ ڈسوا لیا مگر اُف تک نہ کی

اس پر وہ شیعہ جس کے جسم کے پتلے میں بدظنی کے گارے کا خمیر تھا۔ بولا۔ کہ کندھوں پر اٹھانا صرف اس لئے تھا۔ کہ پیچھے سے آنیوالے کافر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر گرفتار کر لیں اور ساتھ اس لئے گئے۔ کہ ابوبکرؓ کی شر سے محفوظ رہیں اور وہ میرے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکے اور سانپ نے اس لئے ڈسا کہ وہ نبی کریم کو پکڑوانا چاہتا ہے۔ ۔ تھا بس اسی طرح معزز مضمون نگار کا حال ہے اگر یہ بات پیش ہوتی ہے کہ اگر وہ مفتری و کذاب تھا۔ تو کیا اس تزکیہ نفوس اور پاک تعلیم کا سرچشمہ کوئی مفتری ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب ملتا ہے یہ لوگوں کو پھانسنے کے لئے تھا۔ اگر تعلیم یافتہ اور معزز علماء کا اس فرقہ میں داخل ہونا پیش کرتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں وہ سب جہلا ہیں کیا آپ کے نزدیک جاہل و عالم میں کوئی مابہ الامتیاز بھی ہے؟ یا صرف یہی کہ وہ احمدی فرقہ میں داخل ہو گیا۔ "ایک شخص کھڑا ہوئے اور چند حضرات کو ملا کر کارخانہ بنا لیا" اس کلام سے پہلے کون ناآشنا نہیں ہے کہ اس بدقسمت فرقے کے لوگ ہمارے نبی کریم پر بھی یہ اعتراض کر چکے ہیں۔ پس جو جواب ان کیلئے دیا جا سکتا ہو وہی یہاں ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ اگر یہ سب کچھ دوکان چلانے کے لئے تھا تو مسیح موعود اپنے لڑکے کو کیوں جانشین نہ بنا گیا۔

ایک طرف تو تم یہ کہتے ہو کہ اصل شخص جو اس تحریک کا مرکز تھا وہ زندہ ہے اور اس کا نام نور الدین ہے دوسری طرف کہتے ہو کہ فرقے کا زور کم ہو جائیگا اور کہ اب خلیفہ امام کے منشار کے خلاف اسمیں اصلاح کریگا اور قادیانی تحریک کا خاتمہ ہو جائیگا۔ عجیب بات ہے جب اصل مرکز کو کام کرنے کا موقعہ ملے تو فرقہ بجائے ترقی کے تنزل کرے۔ یہ فیصلہ کس عقل سے دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح کی وفات کے بعد جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اور آپ ابھی تک یہ راگ الاپ رہے ہیں کہ آہستہ آہستہ صحیح دماغ لوگ نکل جائیں گے۔ کیا اس سلسلہ پر اس کے بانی کی وفات سے بڑھ کر بھی کوئی زلزلہ آ سکتا ہے۔ جب اس پر یہ جماعت ثابت قدم رہی تو اب آگے کونسا موقعہ رہ گیا۔ صحیح دماغ ہونے کا کوئی مقیاس بھی آپ کے پاس ہے یا ملاّ دو پیازہ کے بہشتی لباس کی طرح یہ فرماتے ہو کہ جو حلال زادہ ہوا اُسے نظر آ جائیگا۔ آسمانی نکاح۔ عبد الحکیم۔ ثناء اللہ کے متعلق جماعت کی طرف سے مفصل جواب نکل چکے ہیں۔

خلیفۃ المہدی بیعت لیتے وقت جب یہ اقرار کراتے ہیں کہ میں ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں جن پر مسیح و مہدی بیعت لیتے تھے تو باقی کونسی بات رہگئی جو آپ لکھتے ہیں کہ کتاب اللہ اور حدیث کے ساتھ الہامات حضرت اقدس و تصانیف مہدی پر ایمان لانے کی شرط کیوں نہیں لگائی۔

مجھے اس نرالی منطق پر تعجب آتا ہے کہ ایک طرف آپ سیدنا مرزا صاحب کو ایسا چالاک شخص بتلاتے ہو کہ اس نے بڑے بڑے علماء کو گانٹھ لیا۔ دوسری طرف کہتے ہو۔ کہ وہ ایک سیدھا آدمی تھا جسے اس کے ساتھیوں نے دھوکہ دیا اور پھر یہ بھی مانتے ہو کہ اپنے نفع و ضرر سے غافل نہ تھا اس کے بعد آپ عربی تصانیف کیمتعلق لکھتے ہیں کہ یہ سب ان کی نہیں ہیں مجھے اس پر شبہ ہے یہ اعتراض بھی کوئی نیا اعتراض نہیں۔ کہنے والے تیرہ سو برس پہلے انما یعلمہ بشر کہہ چکے ہیں یہاں بھی ہم وہی دلیل دیتے ہیں جو اس اُمی نبی کیلئے دیگئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مولوی نور الدین صاحب کے طرز تحریر میں ایسا بیّن فرق رکھا ہے کہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مسیح کے کلام میں ہرگز ہرگز نور الدین کا دخل نہیں ہے بلکہ میں تو یہاں تک اعتقاد رکھتا ہوں کہ حضرت اقدس کے کلام کے بعض حصص کو آپ بغیر مدد لغات سمجھ بھی نہیں سکتے میرے پاس اس کا ثبوت ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت اقدس کی ایک نظم کا ترجمہ کر رہا تھا اس میں بعض الفاظ کی نسبت مجھے تامل تھا میں نے انہیں مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں پیش کیا میرے خلاف توقع مولوی صاحب نے مجھے کہا کہ میں غور کر کے بتاؤں گا۔ کتاب مع نوٹ کردہ لفظوں کے یہاں رکھ جاؤ۔ دو دن کے بعد آپ نے مجھے ۲۵ لفظوں میں سے ۱۵ الفاظ کے معنی لکھ کر بھیجے کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ اگر آپ جانتے تو مجھ سے ان کا اخفا کرتے اور ایک عالم یوں بھی گوارا نہیں کرتا کہ اپنے علم کی نسبت کسی کو شک کا موقعہ دے اس وقت سے مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت امام موعود جو کچھ لکھتے ہیں وہ محض خدا کی تائید سے لکھتے ہیں پھر ایک اور صورت بھی ہے وہ یہ کہ اب تم منتظر رہو اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی فصیح و بلیغ کتاب کوئی شائع نہ ہو گی اگر یہ سب اس امام کی طرف سے نہ تھا بلکہ یہاں کے موجودہ لوگوں کی کارروائی تھی تو یہ موقعہ اب بھی انہیں حاصل ہے۔ ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی شاعر ہو اور کسی موقعہ پر اس کی شاعری چھپی رہے۔ کوئی ادیب ہو اور اس کا علم ادب مخفی رہے مولوی نور الدین صاحب یا دوسرا کوئی مولوی جو امام موعود کو کتابیں لکھ دیتا تھا اگر واقعی یہ طاقت رکھتے ہیں تو بیعت سے پہلے یا بعد ان کی کسی کتاب سے یہ نمونہ دکھانا چاہیئے۔

اب میں اس مضمون پر تنقید کرتے کرتے اس مقام تک پہنچ چکا ہوں۔ جہاں فاضل مضمون نویس اپنی تحقیق کے اعلیٰ معراج کو پہنچ گئے ہیں اور آپ نے اپنی تحقیق۔ تفتیش۔ غور کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ کس قدر واقفیت اور گہرے مطالعہ و غور و فکر کے بعد یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ جو ہمارا فاضل صحیح قیاس کی بنا پر چند پیشگوئیاں کرنے پر بھی قادر ہو گیا۔ سنو! اور ذرا جگر تھام کر سنو! کیونکہ یہ فقرہ ثابت کر دیگا کہ کس قدر عرق ریزی اور کتنی راتوں کو دن کرنے کے بعد آپ نے یہ مضمون لکھا ہے۔ فرماتے ہیں۔ اِس فخریہ اور خوشی کی نظم کو دیکھتا ہوں۔ جو ایک مخالف آریہ کے مرنے پر اور اس کے جوان بیٹے کے فنا ہو جانے پر دو ڈیڑھ سال قبل مرزا صاحب کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔ جسکی عبارت ایسی کچھ تھی۔

اُنہیں مرنا ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی عبادی *

آپ اس بات کے ثبوت میں کہ مرزا صاحب کے مریدوں میں رومانیت نہیں دو تین علامتیں پیش کرتے ہیں ایک یہ کہ پٹیالہ میں عصر جدید کے ایڈیٹر کی صغیر سن بچی تھی۔ مرزائی اس کی خبر

* حالانکہ یہ مطالب آریہ کے شعر میں

لیتے۔ کہ اس کی پیشین گوئی کروائی جائے۔ بندۂ خدا کبھی حسن ظن سے بھی کام لے لیا کرو۔ اس طرح تو ہر ایک ہمدردی کے فعل کو بُرے ارادے میں لیا جا سکتا ہے۔ دوسرا واقعہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا استقبال راولپنڈی میں تین سال کے قریب ہوا۔ حضرت اقدس راولپنڈی کب گئے ہیں؟ ہمیں تو معلوم نہیں اور ہمارے حافظے اور میموری تو اس قسم کے ناواقع شدہ واقعات کو یاد کرنے سے قاصر ہے۔ کیا آپ کسی خواب کا تذکرہ تو نہیں کر رہے۔ حضرت مرزا صاحب کے استقبال کا تذکرہ اگر ہوا۔ تو خدا کی اس پیشگوئی کے اظہار کے لئے جو براہین میں پچیس برس پہلے ہو چکی تھی۔ کہ «یاتون من کل فج عمیق» اور «لا تصعر لخلق الله ولا تسئم من الناس»۔ آپ تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہونے کے ذکر کو بھی روحانیت کے خلاف سمجھتے ہوں گے۔ روحانیت شاید اسی کا نام ہے۔ کہ آدمی اکیلا مر جائے۔ حالانکہ حدیث میں ہے کہ مومن اکیلا نہیں رہ سکتا اور خدا کے مقبول بندوں میں ایک جذبہ رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگ ان کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ یہ الزام کہ شوکت میرٹھی سے کہا گیا تھا معاوضہ لو۔ خلافت تحریریں نہ لکھو یہ ایک بہتان ہے۔ جس کا جواب ہمارے پاس لعنت اللہ علی الکاذبین ہے۔ شوکت صاحب زندہ ہیں اہل سے تصدیق کرا لے۔ اگر وہ خط ہی دکھا سکیں گے۔ کہ یہ احمدی کس کی طرف سے [illegible] تھی۔

جناب من! یہ ایک مشہور بات ہے کہ مصر کے کسی بابا نے آپ کو خط لکھا کہ مجھے اپنا ماہوار رسالہ نور میں آپ کے مذہب کی اشاعت کروں آپ نے جواب لکھا تھا کہ ہمیں پیسے کرایہ کے ٹٹوؤں کی ضرورت نہیں۔ ہمارا کام ملائکہ کر رہے ہیں۔

قادیانی تحریک ختم ہو چکی۔ یہ غلط ہے۔ یوں کہئے کہ قادیانی تحریک اب آزاد ہوا۔ کیونکہ پچیس برس تک صرف تنظیم ہوتا رہا۔ اور اب وہ منظم حرکت میں آگئی اور اپنا کام کرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ (باقی)

مخالفین کے اعتراضات اور ان کے جوابات

ذیل کا مضمون جو صوفی غلام رسول صاحب نے بہت توجہ اور محنت سے لکھا ہے کسی قدر ترمیم کے بعد فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

سوال نمبر ۱۔ مرزا صاحب عبدالحکیم کی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے اگر آپ سچے تھے تو دشمن کی ایسی زد کے نیچے کیوں آئے جس سے شماتت اعدا ہوئی۔ پھر طرفہ یہ کہ مرزا صاحب فوت ہو گئے لیکن عبدالحکیم جس کی نسبت آپ نے مباہلے کے طور پر پیشگوئی شائع کی تھی وہ زندہ موجود۔

جواب۔ یہ محض غلط ہے کہ آپ عبدالحکیم کی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے بلکہ آنجناب کی وفات تو خود اپنی پیشگوئی کے مطابق ہوئی اور یہ عبدالحکیم کی شرارت ہی کہ اس نے باوجودیکہ اُسے خبر تھی کہ مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں کئی الہامات شائع کر دئے اور پھر اس نے پیشگوئی کر دی جو بالآخر میدان مقابلہ میں معیار صدق کذب کی پرکھ سے جھوٹی ثابت ہوئی اور کچھ تعجب نہیں کہ اس کے ایسے شیاطین نے اس کی پیشگوئی کا نتیجہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی سے ہی بڑا یا ہو کیونکہ الامین المسترق السمع کا آئی ارشاد بھی تو حق ہے تو پیچھے فاتبعہ شہاب مبین کے وارد ہونے سے وہ سروقہ بہر غیب باطل کے ساتھ خلط ملط ہونے سے مشتبہ ہی کیوں نہ ہو جائے اس لئے ہم یقینی طور سے عبدالحکیم کی اس پیشگوئی کو خود ساختہ اور افترا اور من گھڑت اور تمسخر تو قرار نہیں دے سکتے ان یہ کہتے ہیں کہ اس کی دماغی بناوٹ کے نادرست اور غلط سانچے کے وہ غلط تصورات تھے جو کچھ مدت سے اعدا کی عداوت اور دشمنی کے تحت مشق کے بعد آخر اضغاث احلام یا شیطانی الہام کی صورت میں قالب ناساز کی طرح پر اترے یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ مرزا صاحب نے تین پیشگوئیوں کی تھیں لیکن ان میں سے پوری ایک بھی نہ اتری اور یہ تین پیشگوئیاں بھی اس نے مرزا صاحب کی پیشگوئی پڑھ کر سننے کے بعد کی تھیں ورنہ وہ نہ کرتا۔ مرزا صاحب نے فرمایا تھا اپنی وفات کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا پھر تیرا واقعہ ہوگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا یہ جو تین دفعہ فرمایا یہ مرتد صاحب کی تین جھوٹی پیشگوئیوں کی طرف ہی اشارہ معلوم ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک مرتد تین پیشگوئیاں نہ کرے تب تک تیرا واقعہ نہیں ہوگا اور جب وہ تین پیشگوئیاں کریگا تو اس کے بعد پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی پوری ہوئی۔ مرتد کو اگر خبر ہوتی کہ میں ان تین پیشگوئیوں سے مرزا صاحب کی پیشگوئی کو پورا کرنے لگا ہوں تو کیا وہ جانی دشمن ایسا کر سکتا تھا۔ مگر قربان جائے خدا تعالیٰ کی حکمت عملیوں پر کہ اس نے دشمن کی آنکھ میں کیسی مٹی ڈالی کہ وہ باوجود دیکھنے کے پھر دیکھ نہ سکا۔

چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام از چشم بندی خدا

یہ تو اس کی تین پیشگوئیوں کی نسبت پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی پھر ان تینوں کے جھوٹا نکلنے کے متعلق بھی خوب کھول کر بیان فرما دیا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵۰

والله یبلغ الی کل خبیث مکائدہ لئن تمکیل (دشمن بد ملعوم) یعنی خدا ہر ایک مکر کا داؤ توڑ دیا جائیگا خواہ وہ نرم مکر ہے یا سخت مکر۔ اب دیکھو لفظ مکائد کو جمع کا اطلاق جمع پر ہے یا دو پر ہوتا ہے اس سے مراد عبدالحکیم کی تین پیشگوئیاں معلوم ہوتی ہیں۔ جن کو داؤں سے تعبیر کیا گیا ہے پھر ان تینوں کی نسبت تحدی کے ساتھ اور قسم کے ساتھ یہ فرمایا کہ مرتد کی یہ تینوں پیشگوئیاں جو ایک قسم کے مکر کے دھاگے ہیں اور خواہ وہ نرم ہیں یا سخت سب ٹوٹ جائیں گے یعنی مرتد کی ساری پیشگوئیاں جھوٹی نکلینگی۔ دیکھو آپ کی یہ پیشگوئی بھی کیسی پوری اُتری۔ اور اس کے ضمن میں اسباب کی طرف بھی اشارہ فرمایا کہ اس کی یہ تین پیشگوئیاں جو مکر کے دھاگے ہیں ایک طرح کی نہیں ہونگی بلکہ بعض سخت دھاگے کی طرح ہونگی اور بعض نرم دھاگے کی طرح۔ چنانچہ مرتد کی تین سال والی پیشگوئی اور اس کی چودہ ماہ والی پیشگوئی اگر وہ خدا کے قادرانہ تصرف سے خود ہی رد کر کے نہ توڑ دیتا تو بیشک یہ دونوں پیشگوئیاں کچے سخت دھاگے تھے کیونکہ حضرت مرزا صاحب تین سال کے اندر بھی فوت ہوئے اور ۱۴ ماہ کے اندر بھی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے تصرف کا اظہار کر کے اس کے دل کو پھیر دیا جس نے خود بخود اس نے اپنی ان دونوں پیشگوئیوں کو منسوخ کر کے الٰہی تیری پیشگوئی سے رد و بدل کر کے توڑ دیا۔ اور چونکہ تیسری پیشگوئی جس میں اس نے یہ ظاہر کیا تھا کہ مرزا ۴ اگست مطابق ۲۱ ساون کو مر جائیگا لیکن آپ کی وفات اس سے پہلے ۲۶ مئی کو واقعہ ہوگئی گو یہ پیشگوئی ہی اس کی ایک مکر کا داؤ تھا مگر یہ بھی تو دونوں پیشگوئیوں کے مقابل پر نرم دھاگا کی طرح ہے اور بہ نسبت ان کی اتنا سخت نہیں۔ الحمد للہ کہ یہ بھی کیسی صفائی سے پورا ہوا اور حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کے وہ الہامات جو آپ نے مرتد کے مقابل میں شائع کئے ان میں سے سچے جھوٹے کی پرکھ کے لئے بطور فیصلہ شائع کئے تھے ان سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ سچے جھوٹے کا فیصلہ [illegible] کی موت اور سچے کی حیاتی کو قرار دیا تھا بلکہ الہامات [illegible] فرماتے ہیں صادق و کاذب لکھا ہے یعنی [illegible] تیرے اللہ جھوٹے میں فرق کر کے دکھلا۔ اب اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ سچے جھوٹے کی پرکھ کیلئے سچے کا زندہ رہنا

جھوٹے کی موت ہی مابہ الامتیاز قرار پایا ہے بلکہ فیصلہ تو صدق کذب فریقین کے صدق کذب کے کھل جانے پر متعین ہوا۔ خواہ کسی پہلو سے ہو لیکن اس کے کسی پہلو کا تعین نہیں پایا جاتا۔ کہ صدق کذب کی پہچان فلاں پہلو ہی خاص ہے جیسا کہ نفس الہام سے مفہوم ہوتا ہے مگر افسوس کہ نادان دشمنوں نے پیچھے سے یہ چلتے چڑا دیے کہ مرزا صاحب مباہلہ کے چکر میں آکر فوت ہوئے۔ و لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ بھلا کوئی ہمیں بتلائے تو سہی کہ کس جگہ اور کس کتاب میں یا اشتہار میں مباہلے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جس کے چکر میں آکر جناب ممدوح فوت ہوئے۔ یہ محض مخالفین کی شرارتیں ہیں جن سے وہ بمقتضائے طبیعت اپنی کے بقول ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین است ❊ مقتضائے طبیعتش این است

کسی طرح سے باز نہیں آتے۔ ہاں بالآخر خدا تعالیٰ نے جھوٹے سچے کی پرکھ کے لئے ایک ایسا امر پیدا کر دیا جس کے ذریعہ سے دونوں فریق کا صدق کذب بواسطہ معیار **فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول** اچھی طرح سے کھل گیا۔ یعنی ایک امر کی نسبت قبل از وقت دونوں فریق کو پیشگوئی کرنے سے۔ اور وہ امر حضرت مرزا صاحب کی وفات کا مسئلہ تھا جس کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے بھی پیشگوئی فرمائی اور فرمایا کہ میری وفات کے بعد دن بالکل قریب ہیں یہاں تک کہ آپ نے سال وفات ماہ وفات روز وفات مقام وقت سب کچھ بتلا دیا۔ اور پھر اسی طرح ظہور میں آیا۔ دیکھو آپ کے الہامات مندرجہ اخبار الحکم و بدر اور آپ کے مقابلہ پر عبد الحکیم نے بھی پیشگوئی کی۔ بلکہ تین پیشگوئیاں پہلے شائع کیں۔ کہ مرزا صاحب تین سال کو مر جاویں گے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد کہا کہ تین سال کی میعاد نہیں بلکہ چودہ ماہ پھر ابھی چودہ ماہ کی پیشگوئی کا زمانہ ہی درمیان ہی تھا جو پھر اس نے یہ شائع کر ڈالا۔ کہ مرزا صاحب ۴ اگست مطابق ۲۱ ساون کو مر جاویں گے اور پھر آخر یہ بھی پیشگوئی جھوٹی نکلی کیونکہ حضرت اقدس تو ۲۶ مئی کو رحلت فرما گئے۔ پھر کجا مئی اور کجا اگست۔ ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

آخر میں خدا تعالیٰ نے فیصلہ کی رو سے کیسا ثابت کیا کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے مرسل تھے۔ جنہوں نے اپنی پیشگوئی کا سر غیب خدائے عالم الغیب کے سرچشمہ غیب سے پایا جو حرف بحرف پورا اترا۔ اور آپ کے مقابل پھر تو صاحب کی ذلت اور نامی کی حسرت اور ندامت کے جوتوں سے کیسی سرکوبی کی اور کیسا ثابت کیا۔ کہ اس پیشگوئی کے الہامات خدا کی طرف سے نہیں تھے بلکہ شیطان کی طرف سے تھے۔ مرتد صاحب کا بار بار پیشگوئی پر پیشگوئی کرتے جانا اس بات کی خبر دیتا ہے۔ کہ اس نالائق اور بدبخت انسان کے اندر کے کینہ اور غضب نے اسے یہ نکر اوچھا کیا تھا۔ کہ شاید کسی پیشگوئی کا ہی مرزا شکار ہو اور میرے اندر کا دوزخ کچھ ٹھنڈک پائے پر یہ کہاں کیا وہ جو دوزخ کی آگ سے پیدا ہوا وہ پانی سے آرام پا سکتا ہے۔ یا پانی اسے مل سکتا ہے۔ حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی تذلیل کیلئے اس نے بہتیری کوششیں کیں مگر وہ خدا جو اپنے راستباز بندوں کا حامی ہے کیا اس کا مقبول بندہ کسی دشمن سے ذلیل ہو سکتا ہے یا ایک کاذب صادق کی طرح اس کی جناب میں عزت پا سکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اس مقابلہ میں صدق کذب کا معیار دراصل ایسے امر کو ہی قرار دیا تھا جو آیۃ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول" کے نیچے آپکی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں ظاہر ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

ممیرا کی عاہتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ)

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو اور تشحیذ الاذہان کے جو خریدار دس تولہ لیں لے جاویں گے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا حرج واپس ہو گی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہو گا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہو گی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو گی نامی حکمار کو محصولڈاک نمونہ مفت۔

المشتہر۔ محمد یمین احمدی مدرس محلہ۔ مانسہرہ۔ ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا حضرت مدد ہے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے تجربہ

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی جو مدت سے آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو

۲۔ ایک نوجوان نہایت خوش شکل شریف الطبع نیک چلن و صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص کو مدنظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے

مصری گولیاں یہ گولیاں قبض کے واسطے ایک گولی یا شدید قبض کیحالت میں دو اور دستوں کے واسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴

تریاق البواسیر خونی بواسیر کے واسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں ملا تین ہفتہ کیلئے ۶

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے چالیس یوم کے واسطے (صہ)

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۲۴ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ رفع ہو سکتی ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور رنگ گردہ اور مثانہ کے تکالیف کے واسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ ۱

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور سرعت کیواسطے عمدہ دوائی ہے فی خوراک ۲ / ۱۴ ۔ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت صہ

سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ قیمت ۶

حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن ۴

اکسیر ضیق النفس۔ کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے قیمت ۶

نوٹ۔ ہماری ادویات سے بلا استثنا ہر ایک ملت و مذہب کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشتہر

حکیم محمود زماں معالج خاندان نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

قادیان ضلع گورداسپور

امروز قوم من نشناسد مقامِ من | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

مورخہ ۱۵ رجب ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ اگست ۱۹۰۸ء

نمبر ۳۱

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

۲۷- اگست کو

یاد رکھئے!

کیونکہ اس روز تمام بقایا داران اخبار بدر کے نام (جنہیں ہم پرائیویٹ طور پر اُن کے حساب سے مطلع کر چکے ہیں) رقم قابل الوصول کے **وی۔ پی** کئے جائینگے

ضروری درخواستیں

(۱) جو کارڈ آپ کے نام بھیجے گئے ہیں۔ اُن کے جواب ضرور ہی بھیجد یجئے۔ جواب میں اپنا نام اور نمبر ضرور لکھئے۔

(۲) بہتر ہے کہ رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تاکہ ہم **وی پی سسٹم** کی موجودہ ناگزیر تکلیفات سے بچ جائیں۔

(۳) جن کو حساب میں کچھ غلطی معلوم ہو۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔

(۴) وی۔ پی واپس کر کے ہمارا دہرا نقصان نہ ہو

(۵) جن احباب نے قیمت نہیں دی۔ ان کی جگہ سے دوسرے خریداروں کو (جو پیشگی قیمت دے چکے ہیں) بھی پرچہ نہیں پہنچایا جا سکتا (اب اخبار انشاء اللہ ہر جمعہ کو ۱۶ صفحہ پر چھپا کریگا۔) اس لئے ضروری ہے۔ کہ سب احباب حق العباد کو مد نظر رکھکر اپنے اپنے ذمگی رقم کو ادا کریں۔

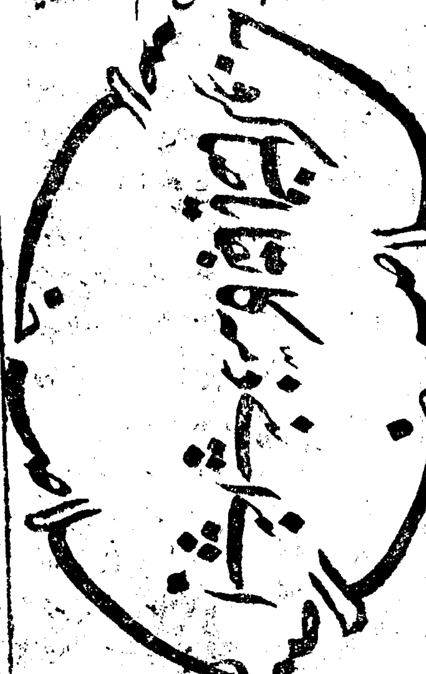

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے با اہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع اخبار چھاپا گیا۔

آسٹریلیا سے ایک خط

ذیل میں جس انگریزی خط کا میں ترجمہ کرتا ہوں وہ آسٹریلیا کے ایک مسلمان سوداگر حسن موسیٰ خان احمدی کی طرف سے ہے جو اس ملک میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں اور اسی ملک میں انہوں نے ایک انگریزی عورت سے شادی کر لی ہے جو اپنے خاوند کی طرح حضرت مسیح موعود کی رسالت پر دلی عقیدہ رکھتی ہے اس خط سے ظاہر ہوگا۔ کہ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے کس طرح اس بڑے ابتلا کے وقت جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مرنے سے اس پر وارد ہوا اپنے فضل سے سنبھالا ہے۔ کوئی ذرہ سے یا نہ دیکھ کسی پر جنبش نہیں آئی یہ خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا اور میں نے اس کے اکثر حصہ کا ترجمہ کیا ہے جو درج ذیل ہے ایڈیٹر

مکرمی و مخدومی برادرم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل بروز جمعہ بوقت دوپہر مجھے ایک غیر احمدی دوست سے اطلاع ملی۔ کہ ہمارا معصوم امام اس جہان سے رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میں نے یہ کہہ کر اپنے دل سے غم کو دور کیا۔ کہ اس کی زندگی کی غرض ہمیں ایک خاص تعلیم دینی تھی جو کہ اس نے بڑی کامیابی سے پوری کی۔ ہمارے درمیان اس نے اسی وقت تک رہنا تھا۔ جب تک خداوند تعالیٰ کی مرضی تھی اگر وہ اس جہان سے کوچ کر گیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اس کی تعلیم ہمیشہ کے لئے ہمارے ساتھ ہے اور ہمیشہ ہی ہمیں وہ تسلی اور تقویت دیتی رہے گی جس کی ہمیں ضرورت تھی۔

جب میں اکیلا ہوا۔ تو میرے قلب کی عجیب حالت تھی میں نہ جانتا تھا۔ کہ میں کیا کروں اور میں کیا سوچوں۔ اس افسوسناک خبر کو صحیح مانوں یا غلط۔ ہو سکتا ہے کہ یہ افواہ ہی ہو۔ یا یہ کہ ہمارا امام سکتے کی حالت میں ہو۔ جیسا کہ اون کو دو بیماریاں لاحق تھیں۔ میں کچھ بھی فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔

عبد الحکیم جیسے دشمن خوشی کے مارے پھولے نہیں سمائیں گے اور بڑی کوشش کریں گے۔ کہ وہ ہمارے کمزور بھائیوں کے ایمانوں کو ہلا دیں جنہوں نے پاک امام کو اس کی تعلیم کی سچی روح اور پیشگوئیوں کی اصل غرض کو نہ سمجھا ہو۔ اگرچہ پاک امام کی پیشگوئیاں میرے ایمان کو بہت کچھ مضبوط کرتی ہیں۔ مگر میں اون کے پورا ہونے کا کچھ ... پہلے نبیوں کی وہ پیشینگوئیاں ہمیں ایک کافی سبق سکھاتی ہیں۔ جن سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسے رستوں میں ٹھوکر کا خطرہ بھی ہوا کرتا ہے ان میں سے ان کی تعلیم کی پیروی کی۔ میں نے اس کی آمد کی غرض کو اور اس کے پاک اور اعلیٰ مسیحائی دعوے کو غور سے مطالعہ کیا اور مجھے ان کی سچائی کا کامل یقین ہو گیا۔ اور میرا ایمان خواہ وہ زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ویسے ہی قائم ہے۔ میں اس کے جسم کی پوجا نہیں کرتا تھا بلکہ میں اس کی ان باتوں کو جو اس نے ہمیں پہنچائیں پاک سمجھتا تھا۔ وہ ٹھیک وقت پر اپنے مشن کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اگر وہ ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ تو میں اپنے وقت پر جدا ہوا ہے۔ جبکہ تمام دنیا روحانی اور دنیاوی اور اندرونی اور بیرونی طور سے اس کی تعلیم کی روح سے اس نوشتہ کے مطابق متاثر ہوئی اور ہلائی گئی۔ اس کی تعلیم کی روح ہر ایک جگہ اور دنیا کے تمام آباد حصوں میں مضبوطی سے قائم ہے اور خاص کر اس تعلیم کے آثار ان لوگوں کے درمیان قابل غور ہیں۔ جنہوں نے اس تعلیم سے فائدہ اٹھایا ہے اور جو کہ نیک نیتی سے سچائی کی تلاش میں ہیں۔ میں آپ کو آج کا روزانہ اخبار بھیجتا ہوں۔ جو کہ آپ کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور جس میں عجائبات روزگار یعنے ان واقعات کا بیان ہے۔ جو اس مہذب دنیا میں ہو رہے ہیں۔

آپ یقین کریں۔ کہ جس قدر زیادہ میں اپنے اردگرد نظر ڈالتا ہوں اور زمانے کے کرشموں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اتنا ہی زیادہ مجھے پیارے پاک امام کے مشن کی سچائی کا یقین بڑھتا ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ المسیح الموعود وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین

اور میں آپ کو اور تمام احمدی بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری بیعت خالص ہے اور میں سچے دل سے پاک احمد کے مشن پر ایمان رکھتا ہوں اور میں آپ کے ذریعے سے ان قادیان کے تمام احمدی بھائیوں کو اپنے اس ایمان کا گواہ بناتا ہوں۔ میں اپنے پاک امام کی جدائی پر نہایت ہی افسوس کرتا ہوں اور یہ خیال کر کے میں بہت ہی غم محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں ایسا بدقسمت ہوں۔ کہ میں خود حاضر ہو کر ان کے دیدار سے عزت حاصل نہ کر سکا۔ یہ بات ہمیشہ کے لئے میرے دل پر ڈنگ کا کام کرے گی۔ اور مجھے ہمیشہ زخمی کرتی رہیگی۔

اگر یہ افسوسناک خبر واقعی سچ ہے تو بے شک یہ احمدی جماعت کے لئے ایک بڑی آزمائش ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بڑی دلیری اور ہمت کو کام فرما دیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بڑے بڑے اور خطرناک آزمائشوں سے سلامتی سے باہر آئیں اور ایک مضبوط ایمان اور بڑے جوش سے اس پاک مشن کی غرض اور فوائد کو پھیلائیں۔ ہمیں بڑے بڑے امتحانوں کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نہایت پاک اور بہت بڑی امانت کا بوجھ اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور ہمیں اس عزت کا فخر کرنا چاہیئے۔ جو قادر مطلق خدا نے ہمیں بخشی ہے۔

جب تک ہم بڑی بڑی تکالیف کو نہ جھیلیں۔ ہم کبھی امید نہیں کر سکتے۔ کہ سپرد شدہ مشن سے ہم میٹھے پھل کاٹینگے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے اور اس کو اپنا ماٹو بنانا چاہیئے۔ کہ تمام مصیبتیں اعلیٰ کوشش کی محرک ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے پاک نبی اور اس کے مسیح کی برکتیں تم پر اور اُن احمدی بھائیوں پر ہوں۔ جنہوں نے اپنا وقت اور زندگی اس پاک مشن کی ترقی کے لئے وقف کر دی ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ ضرور اجر دیگا۔

کیا آپ برائے نوازش خاکسار کا سلام پاک امام کو پہنچا دیں گے۔ (اگر وہ زندہ ہوں) اور ایسا ہی اون کے کنبے کے تمام لوگوں کو اور اس جماعت کے ممبروں کو اور ہمارے معزز حکیم مولوی نور الدین حکیم الامت کو۔ و مخدومی محمد صادق و سید محمد احسن صاحب امروہی و حکیم فضل دین صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو

آپ کا صادق

حسن بن موسےٰ خان احمدی برسبن شہر

۲۰ جون ۱۹۰۸ء

قابل توجہ خریداران

تمام احباب کی خدمت التماس ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں اور نیز جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تکمیل کی شکایت معاف۔

شفقت علیٰ خلق اللہ کا نمونہ

مسیح موعودؑ کے دو خط

مخدومی مکرمی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے دو خط دکھائے ہیں۔ جو کہ حضور نے لاہور سے ڈاکٹر صاحب کو لکھے تھے۔ اور جن میں بابو شاہدین صاحب غفر اللہ لہ کی تیمارداری کی تاکید ہے۔ میں ان ہر دو خطوط کو ذیل میں چھاپ دیتا ہوں۔ کیونکہ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارا مسیح اور مہدی کن اعلیٰ اخلاق کا نمونہ اپنے اندر رکھتا تھا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور جانے کے وقت ڈاکٹر صاحب موصوف کو حفاظت مکانات اور تیمارداری علاج معالجہ بیماران اور دیگر ایسے کاموں کے واسطے اسی جگہ قادیان میں چھوڑ گئے تھے۔ اس واسطے یہ خطوط انہیں کے نام آئے تھے ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
[illegible] اپریل ۱۹۰۸ء

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

الحمد للہ! ہم بخیر و عافیت لاہور پہونچ گئے ہیں۔ اور تمام حال ہر طرح سے خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ کی تحریر سے بڑا اطمینان ہوا۔ اور آپ کے اوپر آنے سے بڑی تسلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے۔ آمین! اور میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اٹھا کر ایک دفعہ اخویم بابو شاہدین صاحب کو دیکھ لیا کریں۔ اور مناسب تجویز کرتے رہیں۔ اور میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں۔ وہ بڑے مخلص ہیں۔ اُن کی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔ اور ایک خط بلف خط ہذا اُن کی طرف بھی بھیجتا ہوں وہ پہونچا دیں۔ باقی خیریت ہے

والسلام راقم مرزا غلام احمدؐ از لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کا عنایت نامہ پہونچا جزاکم اللہ خیراً۔ بابو شاہدین صاحب [illegible] بہت فکر مند ہوں کہ اُن کے ایسے نازک وقت میں قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا۔ اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا۔ وہ آپ کو ملا۔ امید کہ ہر روز آپ خبر لیتے اور دعا بھی کرتے رہیں۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ میاں غلام محمد مع اپنی بیوی کے لاہور میں آگئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اُن کے بعد اُس حصہ مکان میں جہاں وہ سوتے تھے کسی دوسرے کے سُلانے کے لئے کیا بندوبست ہوا۔ یہ آپ کے ذمہ ہے کہ آپ اُن کی جگہ کسی ایسے عیالدار اپنی جماعت کے آدمی کو سلائیں جو خیرخواہ اور ہمدرد ہو خواہ شیخ محمد نصیب کو سلا دیں اور اگر وہ نہ آسکیں۔ تو اپنی جماعت کے خاص لوگوں میں سے کسی کو سلا دیں خواہ مرزا محمود بیگ کو سلا دیں۔ بندوبست قابل تسلّی ہونا چاہئے۔ باقی سب خیریت ہے۔ چونکہ تھکے روز ڈاکٹر [illegible] آتی ہے۔ دوا شروع ہے۔ اور شفا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر شفا بخشے آمین ثم آمین

والسلام مرزا غلام احمدؐ از لاہور ۱۳ مئی ۱۹۰۸ء

تاریخ وفات خواب میں دکھائی گئی تھی

میرزا احسام الدین صاحب احمدؐ
احمدی اکبر آبادی حال فیض آباد
محلہ مغلپورہ بر مکان محمود عالم

سب ایجنٹ لکھتے ہیں۔ کہ ”حضرت اقدس سے ایک مدّت تک خلاف رہا۔ مگر میجر ڈوئی کی موت جو ان آنکھوں کے روبرو ہوئی۔ کمترین کی ہدائیت کا سبب ہوگئی۔ چنانچہ واپسی پر یکم اپریل ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کو ایک عریضہ رجسٹری شدہ ارسال کرکے عرض گزار ہوا کہ حضرت خادم کے گناہ معاف ہونے کی دعا کیجئے۔ ...

... ... جس کا جواب حضرت اقدس نے دستخط خاص سے دیگر علاوہ چند نصیحتوں کے دعا فرمائی۔ اور پھر تحریر فرمایا کہ

میری طاقت تمہارے ضعف کو زائل کر گئی خادم نے اپنا عقیدہ یکم اپریل ۱۹۰۸ء پرچہ البدر میں شایع کرایا۔ ایک عرصہ ہوا۔ کہ حضور اقدس مغفور کو ایک مکان میں بیٹھے قرآن کی تلاوت کرتے خواب میں دیکھا اور اعلیٰ حضرت کو یہ آئیت تلاوت کرتے ہوئے دیکھی قَالَ یٰعِیسٰی اِنِّی مُتَوَفِّیکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ۔ میں سمجھا [illegible] کہ یہ آئیت پاک [illegible]
اُس کے پیچھے ۱۳۲۶ کے عدد [illegible]

اس مضمون کو پرچہ مشرق کے ایڈیٹر [illegible] کو لکھ بھیجا چنانچہ ایڈیٹر صاحب مشرق [illegible] شایع کردیا تھا۔ بحمد اللہ۔ کہ جس تاریخ کو حضرت [illegible] عالم رؤیا میں تعلیم فرمایا تھا۔ اُس کو آپ نے اپنی اجتہادی قدرت سے اظہار فرمایا۔ خدا جزا خیر دے“

ممیرا کی رعائتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے سنئے خریداروں سے للعہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند کے کیا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعائت ہوگی۔ جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت

المشتہر محمد یمین احمدی از مقام داتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے [illegible]

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی حجام ہو یا کسی اور قوم کی ہو عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت میں کم نہیں درخواست اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے باعث ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو [illegible]

(۲) ایک نوجوان نہائیت خوش شکل شریف [illegible] صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو [illegible] سب نوشمار ہے اس کے لئے ایک اعلیٰ اور [illegible] کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام [illegible]

امیر احمد قریشی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک معترض کی چند باتوں کا جواب

آپ نے حضرت مرزا صاحب کو زیر نظر رکھ کر آپ کی تکذیب کی غرض سے ایک بات دریافت کی ہے۔ جو کہ حقیقت میں ایک اعتراض ہے۔ ہاں آپ نے اس کو بصورت سوال ادا کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ میں ایک شرع قائم یا زندہ کرنے آیا ہوں۔ تمام ملک کی اصلاح میرا کام ہے۔ نیک و بد اور آئندہ امور سے مجھے اطلاع دیجاتی ہے اور تائید غیبی میرے شامل حال ہے۔ پس کیا یہ شخص نبی ہے یا نہ۔ اگر نہیں تو پھر یہ بھی اور مجتہدوں کی مانند ایک شخص ہے جس کے اجتہاد کا انکار موجب کفر نہیں ہے اور نبی ہے تو پھر بعد از نبوت اس کی موجودگی میں اس شرع کا تعطل جائز ہے یا نہ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود اور اس کے لاکھوں مرید اس کے ہوتے ہوئے اپنے دنیوی امور کے فیصلہ کا دار و مدار کسی دوسری قوم کی عقلی تجاویز پر رکھیں جب وہ ایک گمراہ قوم کے دباؤ کے نیچے ہے تو کیا عقل اس کو مؤید بتائید غیبی تسلیم کر سکتی ہے۔ جب وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے تو کیا وہ آئندہ نسلوں کے لئے واجب العمل ہوگی کیا وہ فیصلے حق ہو سکتے ہیں یا ان کا کوئی فائدہ متصور ہو سکتا ہے۔ کیا پہلے انبیاء کے وقت میں کبھی ایسا ہوا ہے۔

الجواب

واللہ یلہم الحق و الصواب

جب انسان کے دل و دماغ پر کسی چیز کا خیال (دو اور دو چار روشیاں) کے مشہور مقولہ کی حد تک پہونچ جاتا ہے تو احقاق حق کی راہ سے وہ دور جا پڑتا ہے اور ایسے دور از قیاس اعتراض اس سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے باعث تعجب ہوتے ہیں آپکی تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دل پہلے ان روایتوں سے متاثر ہوا ہے جو کہ مہدی کی نسبت آئی ہیں کہ کفار کا لاکھوں صفایا کریگا۔ اور یہ کریگا اور وہ کریگا حتی کہ مال کی اس قدر کثرت ہو جاوے گی کہ کوئی صدقہ قبول نہ کریگا وغیر ذالک۔ تو اس سے متاثر ہو کر پہلے تو اپنے تائید غیبی کے معنے مقرر کر لئے کہ جس سلطنت میں وہ اور ان کے مریدین ہوں۔ پہلے اس کی بغاوت کر کے اس کے قواعد مجریہ سے باہر ہو جاویں اور اس کو تباہ کر کر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں اور پھر اس کے بعد شرع خاص ان چند امور کو قرار دیا ہے جو کہ حکومت سے متعلق ہوتے ہیں اور پھر شرع قائم کرنے کو اس بات پر منحصر کیا ہے کہ ان چند امور کو حکام وقت کے دست اقتدار سے چھین کر اپنے تصرف میں لے آئے اور اس طرح تائید غیبی اور اقامت شرع کے مفہوم عام کو اس تخصیص کے شکنجہ میں کھینچا ہے حالانکہ ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ نہ تائید غیبی بغاوت حکومت اور گورنمنٹ کے امور سیاسی اور نظام ملکی سے خارج ہونے پر منحصر ہے اور نہ اقامت شرع کا انحصار ان چند دنیوی اور ملکی امور کو حکومت کے ہاتھ سے لیکر اپنے تصرف میں کرنے پر ہے۔

پھر آپ نے اس قدر بھی نہ سوچا کہ کیا جو معنے تائید غیبی کے آپ نے کئے ہیں پہلے انبیاء پر ان سے کوئی نقص تو عائد نہیں ہوتا جنکو میں خود مؤید بتائید غیبی تسلیم کرتا ہوں کیا آپکے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ پہلے سوچ لیتے کہ جب میں تائید غیبی کیلئے یہ امر ضروری قرار دیتا ہوں کہ غیر اقوام کی حکومت کے اقتدار سے ایسا باہر ہو کہ اس کا اور اس کے مریدوں کا کسی ادنے سے ادنے دنیوی امور میں بھی حکومت کی طرف ہرگز کبھی بھی رجوع نہ ہو تو پھر میں ان انبیاء کی نسبت کیا جواب دونگا جن کو علماء اسلام نے مانا ہے کہ غیر اقوام کے جیل خانہ میں مدت تک قید ہو کے اور احکام تو کیا تبلیغ جیسے اہم فرض کے ادا سے بھی روکے جاتے رہے ہیں یا جنکو غیر اقوام کی طاقت نے قتل کیا ہے اور پھر علماء اسلام کی تحریر کے مطابق ایسے نبی کوئی ایک دو نہیں بلکہ انہوں نے لکھا ہے کہ بعض وقت ایک ہی دن میں بیسیوں بلکہ صدہا قتل کئے گئے ہیں اور جانے دیجئے حضرت مسیح اور حضرت مسیح کے پیر و مرشد حضرت یحییٰ جن کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہی مسیح پر روح القدس اتری تھی ان کے ساتھ کیا ہوا کیا اہل اسلام نے نہیں مانا کہ یحییٰ تو مدت تک قید خانہ میں تبلیغ وغیرہ ایسے سب احکام کی تعمیل و تنفیذ سے بند رہے جو کہ حکومت سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر بالآخر قتل ہو کر ہمیشہ کیلئے ان کاموں سے سبکدوش ہو گئے اور حضرت مسیح نے تو اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق حد ہی کر دی کیونکہ اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق وہ یہود کے رؤسا اور رومیہ کے حکام کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر حوالات میں ڈالے گئے اور پھر ان کے ڈر سے کہیں بھاگ کر چلے گئے اور دو ہزار سال کے قریب گذر چکا ہے اور وہ زندہ ہیں اور باوجود زندہ ہونے کے نہ مریدوں کی خبر لیتے ہیں اور نہ تبلیغ کرتے ہیں اور باوجود مؤید بتائید غیبی ہونے کے ان مردود و مخذول یہود سے ایسے دم بخود ہوئے ہیں کہ اس قدر عرصہ دراز گذرنے پر بھی اپنے فرائض کی خبر تک نہیں لیتے اور پھر کہتے تو یہ ہے کہ میں توریت قائم کرنے آیا ہوں تو لازم تو جو کچھ قائم کی اس کا نقشہ تو یہ ہوا ہے جو دی قانون جب مسیح کے توریت قائم کرنے کا یہ حال دیکھا۔ تو سنتے ہی یہ کہکر کہ (شریعت لعنت ہے اور مسیح اس لعنت سے مخلوق کو چھڑانے آیا تھا) ساری پر پانی ہی پھیر دیا۔ تو پھر اس سے تعجب نہ آئیگا۔ کہ ایسے نظائر کے قائل مذہب کا ایک متبع چند امور کو حکومت غیر کے ماتحت رکھنے پر مجدد دین اور مؤید من اللہ ہونے سے انکار کرے اصل بات یہ ہے۔ کہ شریعت میں جس طرح عبادت کے احکام بیان ہوتے ہیں اسی طرح انتظامی اور دنیوی تنازعات کے فیصلے بھی مذکور ہوتے ہیں لیکن سنت الٰہیہ بھی جاری رہی ہے کہ کبھی تو نبوت اور سلطنت کو جمع کر دیتا ہے اور کبھی ان کو جدا جدا کر دیتا ہے اور جب جدا ہوتی ہے تو بعض وقت سلطنت سے انتظامات و فیصلجات شرعی انتظامات و فیصلجات بہت دور ہوتے ہیں۔ تب رعیت کو اپنے دنیوی امور میں سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے خواہ پھر کوئی نبی ہو یا ولی ہو یا مجدد ہو۔ اس کو اور اس کی جماعت کو اپنے ان دنیوی امور میں (جو کہ سلطنت سے تعلق رکھتے ہیں) سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اگر نبوت کے حالات سے بعد زمانہ کے باعث لوگوں کو غفلت اور لاعلمی ہے تو کتب سابقہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور اگر کتب سابقہ کو تقویم پارینہ خیال کر کے کوئی توجہ نہ کرے۔ تو کم از کم قرآن مجید سے اس کو اس قدر تو پتہ چلیگا۔ کہ بعض انبیاء کو حکام کے باعث کیا کیا روکاوٹیں پیش آئیں۔ حتے کہ بعض کے لئے وہ رکاوٹیں اس قدر ممتد ہوئیں۔ کہ ان کے چلے جانے کے بعد بھی بڑے بڑے عرصہ دراز تک وہ قائم رہی ہیں۔ لیکن تجدید دین تو وہ چیز ہے۔ جو کہ نبی کریم کی خبر کے مطابق ہر ایک صدی کے سر پر ہوتی ہے پس مجددین ہی کے حال پر غور کر لیویں کہ کیا جس قدر مجددین [illegible] اسلام اس وقت تک آئے ہیں۔ وہ سب کے سب بادشاہ ہوتے رہے ہیں یا ان کو شاہان وقت کی طرف سے کبھی اپنے کاموں میں روکاوٹیں نہیں پیش آئیں یا ان کے دنیوی امور بادشاہوں کے قوانین و آرا پر کبھی فیصل نہیں ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ دین سارے کا سارا نہیں بگڑ جاتا۔ چند نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو مسائل میں ناسمجھی واقع ہو جاتی ہے اور کچھ لوگوں میں قوت ایمانی کمزور یا مفقود ہو جاتی ہے تب خداوند کریم مجدد کو مبعوث فرماتا ہے تب وہ خداتعالےٰ کے حکم سے ان مسائل کی اصل حقیقت دنیا پر ظاہر کرتا ہے دنیا اس پر اس کی سخت مخالفت کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کی بات کو کوئی نہ مانے لیکن خداوند کریم اس کی خاص تائید اور نصرت کرتا ہے یہاں تک کہ جب خداوند کریم

چاہتا ہے اس قدر سعید لوگ اس کی باتوں کو قبول کر کے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ تب نشانات و کرامات اور دلائل و براہین اور حقائق و معارف اور اس کی خداداد قوت قدسیہ کے پاک اثر سے ان کا بقدر حیثیت تزکیہ ہو جاتا ہے اور ان کو ایمان کامل نصیب ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کام ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے رب کے جوار رحمت میں چلا جاتا ہے اور جو تخم ریزی وہ کر گیا ہوتا ہے۔ وہ اس کی تیار کردہ جماعت کے ہاتھ سے اس حد تک نشو و نما پاتی ہے۔ جو عند اللہ مقدر ہوتی ہے ان اس میں بھی شک نہیں۔ کہ خداوند کریم نے ان کی کامیابی کا درجہ اور طریق مختلف رکھا ہوا ہوتا ہے لیکن جو ہو جس طرح مسیح جیسا عظیم الشان نبی جب اٹھا ہے تو بہت مختصر اور کمزور سی جماعت چھوڑ کر ایسے وقت میں چلا گیا۔ جو کہ بظاہر ایک ناکامی نظر آتی تھی۔ اور جو سلطنت وغیرہ کی امیدیں کی جاتی تھیں وہ کچھ بھی نہ ہوئیں۔ پر آخر ان کے جانے کے بعد اس کمزور اور قلیل جماعت نے وہ کچھ کیا۔ کہ بالآخر وہ سلطنت بھی عیسوی ہوگئی۔ کہ جس کے ایک افسر نے انکو صلیب پر قتل کر دینے کا حکم دیا تھا پس جب وہ صلیب دینے کے لئے گرفتار کئے گئے تھے اور جماعت کے لوگ سلطنت کے خوف سے عجیب لاتعلقی ظاہر کر رہے تھے اس وقت آپ کے ہمرنگ مسیحا لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ اچھا تو داؤد کا تخت قائم کرنے اور اسرائیلی سلطنت کو بحال کرنے اور خود تخت پر بیٹھنے اور ۱۲ حواریوں کو ۱۲ تخت دینے آئے ہیں کہ خود اور بے دین حکام کے قبضہ میں گرفتار ہیں وغیر ذلک۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ کا زمانہ آکر اس کی تصدیق ہوئی بلکہ بعض وقت شارع نبی کو بھی ایسے مشکلات پیش آتے ہیں۔ کہ بعض احکام پر بعض وقت عمل نہیں کر سکتا یا بعض پر عمل کرنے کا اس کو ساری عمر میں موقع نہیں ملتا۔ مثلاً حضرت موسےٰ کو دیکھیں جب فرعون کے ماتحت تھے تو بہت سے حدود وغیرہ احکام کے جاری کرنے کی قدرت نہ رکھتے تھے اور پھر جب اس کے قبضہ سے آزاد ہوئے۔ تو باوجودیکہ ان کو وعدہ دیا گیا تھا کہ ارض مقدسہ ہم نے تم کو دیدی ہے اور پھر اس ملک کے متعلق بہت سے احکام خداوند کریم نے ان پر نازل فرمائے تھے جن میں حضرت موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا تھا۔ کہ اس وقت تم نے یہ کرنا وہ کرنا۔ پر قرآن مجید گواہ ہے اور کتب سابقہ اس کے موید ہیں کہ حضرت موسیٰ نہ ارض مقدسہ میں داخل ہوئے اور نہ ان احکام پر عمل کر سکے۔ جو کہ ارض مقدسہ کی نسبت انکو دئے گئے تھے۔ پر آپکو پھر بھی مسیح ناصری کے حالات کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ کیونکہ جس پر آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ اس کو مسیح اسی کے ہمرنگ ہونے کے باعث کہا گیا ہے پس ضروری تھا کہ تبلیغ کے متعلق اور اعتراضات وغیرہ کے متعلق یہ اس کے ہمرنگ ہوں۔ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت مسیح ناصری کی نسبت شاہزادہ اور اسرائیل کا تخت قائم کرنے والا ہونا خدا کی وحی کی بنا پر مشہور تھا اور جب وہ آئے تو ان کے وقت میں کچھ بھی نہ ہوا بلکہ دنیوی اور انتظامی امور میں وہ خود بھی اسی سلطنت کے ماتحت رہے جس سے یہود کو چھوڑانا تھا پس یہود کا ایک یہ بھی اعتراض تھا جیسا کہ دوسرا زبردست اعتراض ان کا یہ بھی تھا۔ کہ کتب سابقہ میں صاف لکھا تھا کہ مسیح سے پہلے الیاس نبی جو کہ زندہ آسمان پر گیا ہوا ہے دوبارہ زمین پر نازل ہوگا اور وہ نہیں آیا۔ پہلے اعتراض کا جواب تو مسیح نے بذات خود یہ دیا تھا کہ الیاس آ گیا ہے اور وہ یہی ہے زکریا کا بیٹا ہے یعنی الیاس کا مثیل مراد تھا۔ پر یہود نے اس جواب پر ہنسی کی اور پہلے سے زیادہ جوش میں آئے کہ کتاب اللہ کی تاویلیں کرتا ہے اور دوسرے کا جواب مسیح نے یہ دیا۔ کہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جس کے واقعہ نے یہ معنے بتائے۔ کہ مسیح خود بادشاہ پر آخر ایک وقت آئیگا۔ کہ مسیحیوں کی سلطنت ہوگی اور حواریوں نے بھی یہ جواب دیا۔ لیکن یہود نے اس پر بھی ہنسی کی اور کہا کہ تاویلیں کرتے ہیں۔ پر آخر وہ معنی مسیح ہی تسلیم تھا۔ اور سلطنت بھی ہوئی۔ کہ بادشاہ اور سلطنت کے اکثر ارکین اور لوگ مسیحی ہو گئے۔ اور اب تک مسیحی سلطنتیں بڑی شان و شوکت سے موجود ہیں۔ اور جس طرح مسیح کو خدائے عالم الغیب نے خبر دی تھی۔ کہ

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ (یعنے تجھے نہیں بلکہ تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غالب اور حاکم رکھوں گا۔ اب تک ایسا ہی کر کے مسیح کی صداقت کی شہادت دی ہے۔

تو اسی طرح محمدی مسیح کی نسبت بھی ایک تو یہ مشہور ہوا کہ وہ آسمان پر ہے اور وہاں سے ہی اتریگا۔ دوم یہ کہ وہ آ کر کفار کو قتل کرے گا اور اسلام پھیلائیگا اور عظیم الشان بادشاہ ہوگا۔ لہذا جب وہ آیا تو اس پر بھی یہی بڑے دو اعتراض کئے گئے۔ کہ آسمانی آمد کہاں ہے اور پھر وہ عظیم الشان بادشاہت کہاں ہے تو اس نے مسیح کے یحیٰی والے جواب اور قرآن و حدیث اور سنۃ اللہ سے ثابت کیا۔ کہ آسمان پر دنیوی زندگی کے ساتھ نہ کوئی جا سکتا ہے نہ آ سکتا ہے اور کہا خدا نے پہلے مسیح کی طرح مجھے بھی

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ فرمایا ہے۔ یعنی میں خود تو مسیح کی طرح غربت اور مسکنت کے ساتھ زندگی بسر کروں گا ہاں نزدیک ہی وہ وقت آتا ہے۔ کہ مسیح کی طرح بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میرے اتباع قیامت تک میرے مخالفین پر غالب رہیں گے پر ان دونوں جوابوں پر اسی طرح سے اہل کتاب نے ہنسی کی جس طرح یہود سے دونوں جوابوں پر ہنسی کی گئی تھی لیکن جس خدا نے وہاں یہ سب کچھ کر دکھایا وہی یہاں پر بھی ضرور ہی کر دکھائیگا۔ بالآخر میں آپکو نصیحت کرتا ہوں اور خدا خوب جانتا ہے کہ دل سے اور علی البصیرت کرتا ہوں ہم لوگ نادان نہیں خود غرض نہیں۔ فریب اور فریبی کے ہرگز محتاج نہیں اور ہم اپنی عزت اور دوستان رشتوں اور خصوصاً اپنے ایمانوں کے ہرگز ہرگز دشمن نہیں اور نہ ہم لوگوں نے اپنے وطنوں اور روزگاروں سے نکل کر یہاں پر کسی سکھ کو دیکھا تھا اور نہ ہمیں دھوکا کھایا ہے۔ قرآن و حدیث سے خوب واقف ہیں۔ زمانہ کی حالت کو خوب جانتے ہیں اور خدا کے فضل سے پھر مردم شناس اور عاقبت اندیش ہیں۔ واللہ باللہ ثم تاللہ کہ پھر ہم نے بڑا تجربہ کیا اور سالہا سال کیا۔ پر مرزا صاحب کو کتاب اللہ سنت اللہ۔ سنۃ الانبیاء اور احادیث نبویہ کے مطابق ہم نے راستباز۔ خدا کا فرستادہ۔ خدا کا مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی غلام۔ اور آپ کے دین کا سچا عاشق اور وفادار خادم پایا ہے۔ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ خدا سے ڈریں اور دل کو حب و بغض سے خالی کر کے اور خدا سے معافی مانگ کر اور لاحول اور درود شریف اور الحمد للہ پڑھ کر بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کریں کہ اس بارہ میں جو حق ہے وہ آپ پر کھولدے ایک عرصہ تک یہ دعا کرتے رہیں اگر نماز میں اپنی زبان میں کریں تو بہت عمدہ ہے صلحاء کا یہ متفق علیہ طریق ہے حق و باطل کا اسی کو علم ہے اور ہم بھی اسی کے عاجز بندے ہیں اور وہی معرف القلوب۔ اور غفار الذنوب اور ارحم الراحمین ہے اس کا وعدہ ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ فقط والسلام

حمدہ۔ محمد سرور احمدی بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ السلام

مساجد احمدیہ کس طرح بن سکتی ہیں؟

پنجاب کے اکثر شہروں میں جہاں برادران احمدیہ کثرت سے رہتے ہیں ہر جگہ ایک دو مساجد ایسی احمدیوں کے قبضہ میں ہیں جہاں مخالف کسی قسم کا شر اور فساد نہیں کر سکتے۔ لیکن جہاں ایسی مسجد نہ ہو سکے اور غیر احمدی بھی یہ کہ اپنی مسجد میں نماز نہ پڑھنے دیں وہاں احمدیوں کو چاہئے کہ اپنی مسجدیں بنالیں۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں کہ کوئی ایک مخلص اپنے مکان کے کل یا کسی حصہ کو اس امر کے واسطے وقف کردے اور باقی دوست کچھ چندہ کر کے اس پر مناسب تعمیر اپنے مسجد بنالیں۔ کوئی بہت زیبائش آرائش کی ضرورت نہیں۔ مسجد کی زینت تو پاک دل نمازیوں کے ساتھ ہے۔ یہی سنت اصحاب کی ہے۔ الحمد للہ کہ ہماری جماعت میں اس کے نمونے قائم ہو چکے ہیں۔ ابتدا میں ایک دوست نے اپنا مکان وقف کر دیا تھا۔ ایسا ہی سورجگڈھ سے خبر آئی ہے جس کی تفصیل ذیل کی مراسلت میں درج ہے۔ اللہ تعالے ایسے دوستوں کے اموال اور جائیداد میں برکت دے۔ قیامت تک ان کے واسطے یہ ثواب جاری رہے گا۔

ایڈیٹر

خدا سچے کاموں کا حامی اور مددگار ہوتا ہے۔ خدا نے جب چاہا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشن کی اشاعت اس گاؤں میں ہو اور اس سلسلہ کے مخالفین جو اس کے معدوم کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے منصوبوں کو رد کیا جائے اور تکفیر اور فتویٰ تکفیر کی ناکامی ہر ایک اہل بصیرت کی نگاہ میں روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے۔ تو اس گاؤں میں ابتدا یوں ہوا کہ محلہ جلال الدین چک پرگنہ سورجگڈھ ضلع مونگیر میں ایک نشستگاہ کہنہ مگر ہر صورت میں مضبوط بنا ہوا جناب شیخ عبد الواحد صاحب ڈاکٹر مرحوم (خدا ان کو جنت نصیب کرے) کا تھا۔ بتاریخ ۲۲ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ کو اخویم جناب حکیم محمد حسن صاحب بینا و شیخ عبد الرحمن صاحب بہاری گدام دار چرم وغیرہ کل احباب احمدی لوگ ساکنان چک سکن وغیرہ جلال الدین چک پرگنہ سورجگڈھ نے منشی سید الحسن صاحب مختار دیوانی سورجگڈھ کو اس بات پر مجبور کیا کہ نشستگاہ مذکور کو واسطے مسجد بنانے کے [illegible] مختار صاحب موصوف نے منظور کیا۔ اور فوراً واسطے مرمت نشستگاہ کے کچھ روپیہ چندہ ہوا۔ اور [illegible] کروانے اور مرمت مکان [illegible] پھر کیا تھا۔ ایک بار مخالفت کی گرم [illegible] اس طرح سے ہوئی کہ قاضی سید حفیظ الرحیم صاحب [illegible] مسجد کے بار بار [illegible] فرماتے کہ مسجد نہ بناؤ۔ ورنہ نار جہنم میں جاؤ گے [illegible] مسجد علی کریم صاحب احمدی کے ساتھ بڑی کوشش کی گئی کہ جس [illegible] مسجد احمدیہ میں نماز نہ پڑھیں اور شیخ اسرائیل کو [illegible] زندہ طبق چہارم پر مان لیں اور [illegible] کے عہدہ کلاشنگ [illegible] سے اپنے آپ کو برخواست [illegible] کریں اور اس عاجز پر اس درجہ کفر کا فتویٰ [illegible] لگا ہوا منسوب چھوڑ دیا جائیگا اور مختار صاحب موصوف کو اس طور سے ڈرایا گیا کہ اگر وہ اپنے عقیدہ سے توبہ نہ کریں تو ان کا دس بیگھ جاگیر واقع محلہ چک سکن جس پر وہ بحیثیت رعیت عرصہ چالیس برس سے قابض ہیں۔ چھین لیا جائیگا اور جناب حکیم محمد حسین صاحب نابینا شیخپورہ کے بارے میں یہ حکم صادر ہوا کہ اگر یہ اپنے بد عقیدہ سے توبہ نہ کریں گے۔ تو ان کا نکاح باطل ہو جائیگا اور دوسری مخالفت اس طرح سے ہوئی۔ کہ تاریخ ۲۹ ماہ رمضان کی شب کو اخویم جناب سید ارادت حسین صاحب اور شیخ عبد الرحمن صاحب و نعیم الدین صاحب کے ایک ایک جیبر کا جوتا (مسجد احمدیہ جب لوگ نماز عشا میں مشغول تھے) چوری گیا۔ خیر ہم لوگوں نے صبر کیا۔ شیخ عبد الرحمن صاحب گدام دار چرم کے بارے میں یہ حکم صادر پایا کہ گدام چرم کا ان کے اٹھا دیا جائیگا اور صحن مسجد واقع محلہ چک سکن میں عید کے ایک روز قبل یہ حکم صادر پایا کہ ان میں سے جن کی بی بی قادیانی نہیں ہے ان کا نکاح فسخ ہو گیا اور نیز یہ کہ ان کا مردہ قادیان میں دفن نہیں ہونے دینا چاہئے۔ ان سے میل ملاپ رکھنا منع۔ ان کے ساتھ آمد و رفت ترک کرنا داخل حسنات ہے۔ ان کو سلام علیک نہیں کرنا چاہئے۔ ان کی عیادت کرنا اور ان کے شادی و غم میں شریک ہونا اوّل درجہ کا کفر ہے۔ مگر یہ سب باتیں احمدی احباب کے دلوں پر کوئی رعب نہ ڈال سکیں۔ یہاں تک کہ بروز عید الفطر تخمیناً ۲۵ پچیس آدمی کی جماعت سے نماز مسجد احمدیہ میں ادا کی گئی اور مولوی سید وزارت حسین صاحب سرکل افیسر اور سید ارادت حسین صاحب زمیندار کی تحریک اور مخلصانہ جوش سے مبلغ پچاس روپیہ چندہ واسطے تیاری چاردیواری کے و دیگر ضروریات مسجد کے جمع کرا دیا۔ خیر بعد عید الفطر کے اب ذرا حالت مخالفت کی سنئے۔ سکنائے چک سکن کی طرف سے سرکار میں درخواست افسر اعلیٰ کے پاس بایں مضمون بھیجی گئی کہ شیخ عبد الرحمن کے گدام میں چمڑہ بدبو کرتا ہے جو پلیگ کے پھیلنے کا موجب ہے۔ اس لئے گدام مذکور اٹھا دیا جائے گا اور یہاں کے اسپتال کے جناب ڈاکٹر صاحب نے بھی رپورٹ کر دی۔ خیر مدعا علیہ شیخ عبد الرحمن صاحب نے نوٹس زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری پانے پر دکھلایا کہ مقدمہ مذہبی مخالفت کی وجہ سے چلا ہے۔ [illegible] بذریعہ جیوری تجویز کیا جائے۔ بابو شاہ [illegible] صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ [illegible] حسب استدعا [illegible] پانچ شخص کو مقرر کیا تین شخص مدعی کی جانب سے اور دو مدعا علیہ کی طرف سے تاریخ کے روز مولوی نصیر الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بوجہ اس کے کہ ان کو نوٹس نہیں ملی تھی۔ جیوری میں شریک نہیں ہوئے۔ مدعا علیہ نے شاہ سمیع احمد کے پاس درخواست مہلت کے [illegible] دی۔ شاہ صاحب مذکور نے درخواست کو نہیں لیا اور فرمایا کہ مجھے حق نہیں ہے۔ مدعا علیہ نے گواہان کو واسطے اظہار کے پیش کیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ گواہان کے اظہار لینے ہمارا کام نہیں ہے اور اس کے بعد اسپتال سرکاری میں تشریف لے گئے۔ جہاں جناب ڈاکٹر وارث امام صاحب تشریف فرما تھے۔ مدعا علیہ نے صاحبان جیوری سے یہ عرض کی کہ یہ گدام ہمارا اس جگہ تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس سے اس جگہ پر ہے۔ ان شاہ صاحب مذکور نے فرمایا کہ جب تم نے تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ سو برس کا مذہب تبدیل کر لیا۔ تو تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس کا گدام بدلنے میں کیا حرج ہے۔ خیر اس کے بعد جناب شاہ صاحب تشریف لے گئے اور باقی جیوریوں کو یہ فرماتے گئے۔ ہم رپورٹ لکھ کر رکھیں گے۔ آپ لوگ آکر دستخط کر دیجئیگا۔ اس کے بعد ہر طرف سے مبارکبادی کی دھوم صاحبان چک سکن کی آپس میں ہونے لگی۔ قاضی سید حفیظ الرحیم جو اس معاملہ میں بہت کوشاں تھے کہ جس میں گدام اٹھ جائے۔ فرمانے لگے دیکھا حق یوں غالب آتا ہے۔ اور محمد عبد الرزاق مختار اپنی زبان ندرت بیان سے یوں ارشاد فرمانے لگے۔ کہ اب بھی کچھ نہیں

بگڑا ہے۔ عبد الرحمان اپنے بد عقیدہ سے توبہ کرے یا مبلغ پچاس روپیہ بطور جزیہ ہم لوگوں کو دیں۔ تب یہ گدام رہ جائیگا اور جناب قاضی سید مظہر عالم صاحب (جو اس عاجز کے والد بزرگ ہیں) یوں فرمانے لگے کہ اب آپ مرد گھٹی (یعنی جہاں مردہ جلتا ہے) میں جگہ واسطے گدام کے تجویز کیجئے۔ بیچارہ عبد الرحمان مدعا علیہ ان سب باتوں کو سنتا اور صبر کرتا رہا اور مونگھیر جا کر بحضور جناب شاہ چرن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر کے یہ درخواست دی گئی۔ کہ جوری کے کل حاضر نہیں۔ اس لئے مہلت نہیں دیگئی گواہ نہیں لیا گیا۔ شاہ صاحب یہ فرمایا۔ کہ تیرہ چودہ سو برس کا جب مذہب بدل دیا۔ تو تیرہ چودہ برس کا گدام بدلنے میں کیا حرج ہے اور بھوپال چند وکیل و بابو دیو کی نندن صاحب مختار [illegible] مدعا علیہ بحث کیا۔ روشن دماغ مجسٹریٹ نے شاہ احمد صاحب کا رپورٹ کو دیں کر کے یہ حکم صادر فرمایا کہ یہ کل کارروائی ناقابل اتفاق ہے۔ دوسرا جوری پھر سے مقرر کیا جائے اور مولوی نصیر الدین صاحب موصوف و بابو [illegible] حسین صاحب (آنریری مجسٹریٹ) و بابو [illegible] سب انسپکٹر تھانہ سورجگڈھ و موڈلی ساکن [illegible] منشی بھکھولال ملازم شاہ سمی احمد کرچار پنچین جوری مقرر ہوئے۔ تاریخ مقرر کردہ کو جوڑی لوگ گدام پر تشریف لائے اور چونکہ گدام کی جانب پچھم چند ہندو جات وغیرہ کا مکان ہے۔ جن کو قاضی حفیظ الرحیم صاحب بحیثیت زمینداری اپنے ان لوگوں کو حق بات کہنے سے روکتے تھے مگر اس تاریخ کے آنے کے قبل پانچ روز قاضی صاحب مذکور معہ دو پسر اپنے و ایک برادر اپنے بعارضہ طاعون کے رخصت ہو گئے تھے اس لئے ان سب لوگوں نے جن کا مکان گدام کے قریب تھا۔ بلاخوف و دہشت حق بات کہدی کہ گدام سے ہم لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہے اور مقدمہ مذہبی عداوت کی وجہ سے چلایا گیا ہے۔ گدام نہیں اٹھنا چاہیئے۔ جناب شاہ چرن صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ کے یہاں جوری کی رپورٹ کی مخالفت میں ہم بابو وکیل و دیگر مختاروں نے از جانب مدعی بہت بحث کی مگر جناب شاہ چرن صاحب موصوف نے رائے جوری کی بحال رکھی۔ العاقبۃ للمتقین۔ فقط

منظور عالم عرف نسیم احمد احمدی از سورجگڈھ مونگھیر

عظیم الشان تصادم ریلوے کے عبرتناک واقعہ کے چشمدید حالات

قبل اس واقعے کے لکھنے کے میں جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اس واقع کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس واقعہ سے نصیحت پکڑیں اور عبرت حاصل کریں اور استغفار اور دعاؤں میں کثرت کریں کیونکہ یہ تصادم اپنی نوعیت میں بالکل نیا ہے اور ہندوستان میں کیا بلکہ ممالک غیر میں بھی میرے خیال میں ایسا سننے میں نہیں آیا۔ اللہ تعالی ہر مومن کو محفوظ رکھے آمین

اس تصادم کے واقعات کم و بیش جملہ اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں اور بجز خاص خاص باتوں کے واقعات صحیح شائع ہوئے ہیں لیکن مجھ کو حسن اتفاق سے اس موقع کے قریب تحقیقات کا کافی ذریعہ میسر آگیا تھا۔ اس واسطے مفصل کیفیت نظر ناظرین کرتا ہوں۔

۶ مئی ۱۹۰۸ء کی صبح کے دن [illegible] بجے کے ۹ منٹ پر یہ تصادم ٹرین ملا ۲ و ملا ۲۳ اودھ روہیل کھنڈ ریلوے میں قریب غازی آباد کے واقع ہوا۔ حادثہ کیا تھا حقیقت میں غضب الٰہی تھا اور بالکل قیامت کا نمونہ تھا۔ جن اشخاص نے بچشم خود اسکو دیکھا ہے وہ اس وقت ذکر کرتے ہوئے کانپ اٹھتے ہیں۔ ہر دو ٹرین مسافروں سے بھری ہوئی تھیں۔ ایک بارات میں مراد آباد سے ۱۸ مسافر اور ایک الہ آباد کا صرف ٹکٹ تھا سوار ریلوے تھے دوسری بارات میں ۱۲ مسافر مسعوری اسٹیشن سے سوار ہوئے تھے۔ تصادم ایسا شدید واقع ہوا۔ کہ ایک ٹرین کا انجن معہ چھ گاڑیوں کے دوسری ٹرین کے اوپر چڑھ گیا اور اس پر نیا تماشہ یہ ہوا۔ کہ گیس کی گاڑی جو اس انجن کے ساتھ تھی وہ پھٹ گئی اور بائلر بھی پھٹ گئے بس پھر کیا تھا آگ نے اپنا کام شروع کر دیا۔ جو غریب مسافر کچھ زخمی تھے اور گاڑیوں کے نیچے دبے ہوئے پڑے تھے اور اگر آگ نہ لگتی۔ تو شاید ان کو مدد مل سکتی تھی اور ان کی جانیں بچالی جاتیں مگر آگ کیا تھی۔ قہر الٰہی تھی۔ زخمی چلاتے تھے کہ کوئی ان کی مدد کو پہونچے اور ان کو نکالے لیکن آگ مانع آتی تھی اس موقع پر دو واقع قابل خاص طور پر ذکر کرنے کے ہیں ایک شخص کا لڑکا گاڑی کے اندر تھا۔ باپ نہ معلوم کس طرح باہر گاڑی کے نکل آگیا تھا۔ جس گاڑی میں لڑکا تھا اس میں آگ لگی ہوئی تھی۔ بیٹا زندہ تھا اور مدد کا طالب تھا چیخ چیخ کر مدد مانگتا تھا۔ باپ مارے محبت کے چاہتا تھا کہ آگ میں کود جاوے مگر اور لوگوں نے ہاتھ پکڑ لیا۔ کہ یہ وقت وہ تو بچ نہیں سکتا ہے تو بھی اس کے ساتھ جلیگا آخر یہ کہ بیٹا زندہ آگ میں جلیگا۔ ایک شخص کا بھائی حقیقی گاڑی کے نیچے دبا ہوا تھا۔ نصف دھڑ دب گیا تھا اور نصف اوپر کا دھڑ سالم تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کامل چلاتا رہا کہ کوئی اس کو بچائے اس کے بڑے بھائی نے دو ہزار روپیہ تک دینے کا وعدہ کیا مگر کوئی شخص نہ بچا سکا۔ آخر بڑے بھائی کے سامنے آگ میں جلتا ہوا راکھ ہو گیا۔ [illegible] عجیب نظارہ تھا کوئی آگ میں جل رہا ہے کوئی زخمی پڑا ہے کسی کا ہاتھ کہیں کٹا ہوا الگ رہا ہے کسی کی کھوپڑی پھٹ گئی ہے مغز نکل آیا ہے کوئی کسی حالت میں کوئی کسی حالت میں [illegible] ایک کو ایک کی خبر نہ تھی اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہر مومن کو اس موت سے بچائے۔

بہت سی نعشیں جلی ہوئی برآمد ہوئیں جو جل کر نعش کھنگر کے ہو گئیں تھیں۔ [illegible] پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ کہ مسلمان کی نعش ہے۔ یا ہندو کی ہے۔ اور جو جل کر راکھ ہو گئیں ان کا پتہ ہی نہیں کہ کس قدر تھیں۔ بہر حال اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہ کل کس قدر نقصان ہوا ہے۔ آگ اس قدر تیز تھی۔ کہ روپیہ اور اشرفی جو جلے ہوئے برآمد ہوئے ہیں۔ وہ بھی جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ دیکھنے میں صورت روپیہ کی موجود ہے۔ لیکن ہاتھ لگانے سے راکھ ہے۔ مثل گشتہ ہے۔ اسباب مثل زیور صندوق برتن پارچہ جات روپیہ اشرفی بکثرت پولیس کے قبضہ میں موجود ہے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ نے جا بجا اشتہار دیا ہے اور پولیس کے نام احکام جاری کئے ہیں۔ وہ ٹھیک ٹھیک پتہ و سکونت ان لوگوں کی دریافت کر کے اطلاع دے۔ جو اس حادثہ میں ہر دو ٹرین میں سوار تھے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ کی کوشش حقیقت میں بے حد قابل تعریف ہے۔ [illegible] نے اس واقع کے اصلی واقعات کو ریلوے کمیٹی کو شائع کرنے پر مجبور کیا۔ اگر صاحب موصوف اس بات میں کوشش نہ فرماتے۔ تو شاید ملازمان ریلوے کیا کچھ ظاہر کرتے۔ فقط۔ والسلام

الـقـلم

ایک واقعت کار

گذارش

خط و کتابت کرتے وقت جوابی کارڈ معہ نمبر خریداری آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف اور جن کے ذمہ بقایا ہے وہ جلد ادا فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مرزا صاحب کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق ہوئی

شیخ الاسلام شرح بخاری باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہا السلام میں لکھا ہے۔

"ومت اقامت عیسیٰ برزمین بعد از نزول ہشت سال است در حدیث ابن عمر نزد مسلم یا نوزدہ سال یا چہل سال یا چہل و پنج سال"۔

اگر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود تسلیم کریں۔ تو ان احادیث میں باہم تطبیق بھی ہو سکتی ہے ورنہ بصورت عدم تسلیم نعوذ باللہ جھوٹا کہنا پڑیگا کیونکہ ہمارے مخالفین کا فرضی مسیح تو چالیس سال بعد نزول کے دنیا میں ٹھہرے گا۔ اس حالت میں سات انیس کی دو روایتیں غلط نکلیں۔ اس لئے صحیح مطلب ان حدیثوں کا یہ ہے جس کو حضرت مرزا صاحب کی وفات نے ظاہر کیا ہے۔ یعنے بحکم حدیث یضع الحرب کے جس کو بخاری نے روایت کیا مسیح موعود نے سیفی جہاد کو موقوف کر دیا۔ ایسا ہی صحیح مسلم میں ہے۔ ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم (آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر دجال میری زندگی میں نکلا تو میں حجت و دلیل اس پر غالب آؤں گا۔ اور شارح نے حدیث یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر کی شرح میں لکھا ہے ای مبطل دین النصرانیۃ بالحجج والبراھین قال الطیبی وغیرہ (مسیح موعود دین نصاریٰ کو حجت اور براہین سے باطل کریگا) آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ میں غلبہ دلائل ہی سے لکھا ہے اس واسطے حضرت مرزا صاحب (اللہ تعالیٰ کی آپ پر ہزار ہزار رحمت ہو) دلائل و براہین کے رو سے دین کے بادشاہ تھے اور انہوں نے بموجب آیت لیہلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ (تاکہ ہلاک ہووے وہ شخص کہ ہلاک ہو ادلیل و حجت سے اور زندہ ہووے وہ شخص کہ زندہ ہوا حجت سے) تمام ادیان باطلہ کو ہلاک کر دیا اور مغربی دنیا میں جہاں صلیب پرستی اور شرک کا زور تھا اور اس ظلم کے سبب ان الشرک لظلم عظیم لوگ عدل و انصاف توحید کے محتاج تھے آپ نے ۱۹۰۲ء میں افواج اسلام کو روانہ فرمایا یعنی رسالہ ریویو جاری ہوا۔ اور اپنی ہفت سالہ سلطنت میں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیا ہے مطلب حدیث یملاء الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً یملک سبع سنین رواہ ابوداؤد کا۔

اور ۱۸۸۹ء میں حضرت اقدس نے بیعت کا اشتہار دیا اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی بھرتی شروع کی جس کو آج اُنیس سال گذر چکے ہیں اور مدت الہام کی قریب چالیس سال کے ہے دیکھو الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کو۔ یہ ہے مطلب حدیث ابن عمر کا جو مسلم نے روایت کیا اور شارح بخاری نے جس کا حوالہ دیا۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ ایک جھوٹے شخص کی بعثت و جملہ اسقدر حدیثوں کا اتفاق ہو سکتا ہے فتدبروا یا اولی الابصار۔

(۲) بخاری میں ابن عمر سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت خواب میں طواف کر رہا ہوں بیچ کعبۃ اللہ کا پس یکایک ایک آدمی گندمی رنگ سیدھے بال والا ہے کہ گر رہا ہے سر اس کا پانی سے "قلت من ھذا قالوا ابن مریم"

اس حدیث میں دو دلیلیں ہیں جن سے حضرت اقدس کا مسیح موعود ہونا ثابت ہے دلیل اوّل تو ظاہر ہے کہ حضور کا رنگ گندمی تھا اور بال سیدھے۔ دلیل دوم ان حروف کے اعداد میں چنانچہ قلت من ھذا کے ۱۲۲۶ ہیں جس میں حضرت اقدس کا سال وصال بتایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں اس مشاہدہ کو بیان فرمایا کہ ۱۳۲۶ھ میں جب فرشتے اس شخص کو ساتھ لیکر آسمان میں میری ملاقات کرینگے تو میں فرشتوں سے پوچھونگا کہ یہ کون ہے جیسا کہ معراج کی رات کو مشاہدہ انبیاء پر آپ نے جبرئیل سے استفسار فرمایا تب وہ جواب دیں گے کہ یہ مسیح ابن مریم ہے۔

اور اگر اس سارے جملے یعنے قلت من ھذا قالوا ابن مریم کے اعداد جمع کریں تو ۱۸۰۶ ہوتے ہیں جس میں اُن لوگوں کو جو الفاظ پرست نہیں بلکہ معنوں اور حقیقت پر نگاہ رکھتے ہیں سمجھایا گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طواف کعبہ میں دیکھا وہ مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود ہے کیونکہ اس جملہ کے اعداد بھی ۱۸۰۶ ہیں پس ہمارے معترضین و مخالفین کو چاہئے کہ وہ اپنی موت کو یاد کرکے احادیث مندرجہ بالا کے مطالب و معانی پر غور کریں جب کھل گئی سچائی تو پھر اس کو مان لینا نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے

یہاں اس امر کا بھی بیان کر دینا بے محل نہیں کہ بعض وقت شیطان الٰہی کلام سے ایک آدھ خبر اڑا کر اپنے دوستوں میں چند یوم عزت حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ کسی بے دین مرتد نے وفات مسیح کی خبر اڑا لی ہو مگر آخر کار ناکامی کا شعلہ اس کے پیچھے پڑتا ہے اور اس کو آسمان عزت سے نہایت ذلت کے ساتھ تحت الثریٰ میں گرایا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد جعلنا فی السماء بروجاً وزینّٰھا للناظرین وحفظنٰھا من کل شیطان رجیم۔ الا من استرق۔

رباعیات ثاقب

(۱)
احمد پہ مٹے ہیں میرزائی ہو کر | اللہ کے نام کے فدائی ہو کر
ثاقب کی دعا ہے یہ خدا سے ہردم | دنیا میں رہیں دین کے بھائی ہو کر

(۲)
مہدی آئے غلام احمد ہو کر | دنیا کے لئے تیغ مہند ہو کر
احمد کا سلام اُن کو ثاقب پہونچاؤ | آئے ہیں جو احمد و محمد ہو کر

(۳)
اسلام کا باغ سبز و شاداب رہے | ... فیض حق سے سیراب رہے
احمد کو ... جہاں میں تا دیر | یہ مرکز دین خطۂ پنجاب رہے

(۴)
صد شکر کہ اسلام کا رہبر آیا | مہدی زماں ظل پیمبر آیا
پہنے ہوئے زرد چادروں کو علیہ | کندھوں پہ فرشتوں کے ... آیا

رباعیات نعتیہ

(۱)
انسان کی سرشت میں خطاکاری ہے | بیچارے کی فطرت میں گنہگاری ہے
پیچھا نہیں چھوڑتے خطا و نسیان | کیا کہئے عجب طرح کی لاچاری ہے

(۲)
اے رب تو نوازنے گنہگاروں کو | اپنے بندوں کو اور بیچاروں کو
لے جلد چھپا چادر ستاری میں | ناکاروں کو اور سخت سیہ کاروں کو

(۳)
تو بند کرے جو آب و دانہ اُن کا | ہو جائے مخالف اک زمانہ اُن کا
بندوں کو جو تو اُٹھا دے اپنے در سے | جائیں وہ کہاں کہاں ٹھکانا اُن کا

(۴)
ہے دارو ئے صد درد محبت تیری | ہے مرہم ہر زخم عنایت تیری
ثاقب کو بھروسہ ہے تری رحمت کا | غالب ہے تیرے غضب پہ رحمت تیری

نظم

خطاب بہ دزد

اے دزد دیکھ۔ دیکھ رہا ہے خدا تجھے | چوری اور اس کے سلسلے کیا ہو گیا تجھے
تونے پرایا مال چرا کا غضب کیا | از حد بُرا کیا یہ خلاف ادب کیا
تھوڑے سے مال پر تیری نیت لپک گئی | حلوائے تر پر رال طمع کی ٹپک گئی
بیدار ہے خدائے جہاں کچھ تو دل میں ڈر | مانا کہ سو رہے ہیں جہان والے بے خطر
اندھیرے کہ تجھ کو خدا سوجھتا نہیں | شب کو تجھے بدی کے سوا سوجھتا نہیں
اے دزد ہوشیار ہے اور ہو بلا ہے تو | ہشیاریوں کے نشہ میں بیخود ہوا ہے تو
اس بیخودی کو چھوڑ ذرا ہوش میں تو آ | کیا کر رہا ہے کچھ تو سمجھ بندۂ خدا

وہ آئے وہ لے آ گئے اب جبر جستجو
کیوں کانپتا ہے بھول گئی تیری [illegible]
کیوں دم ضعفا ہے اور نکلنے کو جان تری
اس باز پرس کا تجھے کچھ بھی یقین نہ تھا
سیماب وار تجھکو کہیں بھی نہ تھا قرار
تو نے جو زہر مار کئے لقمہ ہائے تر
کھایا پیا وہ سارا اُگلنا پڑا اب تجھے

لُٹیا اُٹھا کے بھاگ چلا ہے اگرچہ تو
یہ دل میں اب کھٹکنے لگی غم کی پھانس کیوں
خونخوار آنکھ آج ہے کیوں خون فشاں تری
تیرا قدم زمیں پہ ٹکتا کبھی نہ تھا
تو نے اُڑائے سیم و زر خلق بے شمار
چٹ کر گیا جو مفت کے تو حلوہ ہائے تر
کیوں اب تو مفت خوری کا آیا مزا تجھے

ثاقب کی بات سُن کے ابھی چھوڑ دے
ایسا نہ ہو کہ تو یہ ابھی جا کے توڑ دے

پُرانی یاد داشت

مئی ۱۹۰۹ء میں لاہور میں نوجوانوں کو مخاطب کر کے حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ اس میں سے کچھ اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ اڈیٹر

ہماری کتاب

اس وقت نوجوانوں کے خیالات طرز بیان اور دیگر رسوم و اطوار ایسے ہیں۔ کہ ہمارے زمانہ میں کسی کو ان باتوں کی خبر نہ تھی۔ ہمارے مربی اور محسن اس زمانہ کی ہوا اور اُن کی ضروریات سے بالکل ناواقف تھے۔ ورنہ اس طرز کے مطابق وہ ہماری تربیت اور تعلیم کرتے۔ لیکن خوش قسمتی سے ہم کو ایک ایسی کتاب ملی ہے۔ جس کا بنانے والا زمانہ حال اور زمانہ آئندہ اور زمانہ گذشتہ کے حال سے آگاہ ہے۔ سارے کا سارا اُس کے حضور میں سامنے ہے۔ اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ حضرت موسیٰ سے فرعون نے پوچھا تھا کہ فما بال القرون الاولیٰ پہلے لوگ جو گزر گئے۔ اُن کا کیا حال ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا علمہا عند ربی۔ لا یضل ربی ولا ینسی اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ وہ ازلی ابدی خدا سب باتوں سے آگاہ ہے۔ کوئی شے اُس سے چھپی ہوئی نہیں اس کو سچے علوم سے آگاہی ہے۔ کوئی شے اُس کو بھولی ہوئی نہیں

سرّ و اخفیٰ

اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے۔ جس کو تمام سچے علوم سے آگاہی حاصل ہے:۔

یعلم السر و اخفی۔ وہ خدا سرّ اور اخفیٰ کو جانتا ہے سرّ وہ ہے۔ جس کو اگرچہ ہم بظاہر نہیں جانتے۔ تاہم اس وقت کسی انسان کے دل میں موجود ہے۔ مثلاً ایک انسان اپنے دل میں ایک خیال رکھتا ہے۔ جس کو وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا اور پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس کو عربی زبان میں سرّ کہتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ سرّ کو بھی جانتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھکر یہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اخفیٰ کو بھی جانتا ہے۔ اخفیٰ وہ خیالات ہیں۔ جو آج سے مثلاً دس برس یا بیس برس بعد انسان کے دل میں پیدا ہوں گے۔ جن کی اس انسان کو بھی خبر نہیں۔ کہ وہ کیا ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُس اخفیٰ کو بھی جانتا ہے پس کیا ہی خوش قسمتی انسان کی ہے۔ کہ اس سرّ اور اخفیٰ سے آگاہ اور واقف کار ذات نے اُس کے واسطے ایک کتاب عطا فرمائی۔ جب یہ لوگ پیدا بھی نہ ہوئے تھے اُس وقت سے خدائے علیم نے اُن کی ضروریات روحانی کے پورا کرنے کے واسطے یہ کتاب نازل فرمائی

پہلوں کو حقیر نہ جانو!

اس زمانہ کے نو تعلیم یافتہ لوگ بدقسمتی سے اگلے آدمیوں کو دقیانوسی۔ کہڑ کنا اور اولڈ فیشن اور دیگر اس قسم کے مذموم ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ہمارے پاس وہ کتاب ہے اور محفوظ حالت میں ہے جو کہ خالق فطرت کا کلام ہے۔ ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے ہم کیوں کر کسی سے پیچھے رہ سکتے ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ یہ حکیم حمید خدا کی کتاب ہے اس میں کسی راہ سے جھوٹھ کا کوئی دخل نہیں۔ یہ کتاب باوجود ان خوبیوں کے جو اس میں ہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ وہ کس ملک میں اُتری ہے۔ وہ ایسے ملک میں اُتری جہاں نہ کوئی کالج تھا۔ اور نہ کوئی یونیورسٹی۔ اس ملک میں اس زمانہ کی تصنیف شدہ کسی علم کی کوئی کتاب نہیں ملتی نہ کوئی یاد داشت دکھائی دیتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو علم ان میں رائج تھے۔ ایک تو بسبب تجارت پیشہ ہونے کے ان کو علم حساب کی ضرورت رہتی تھی۔ اس واسطے یہ علم ان میں پایا جاتا تھا۔ دوسرا ان کو اپنی زبان کا فخر تھا۔ اور ان میں سے کا ہر ایک شخص اپنی زبان کے کچھ نہ کچھ اشعار یاد رکھتا تھا۔ یہی ان کا سب مایۂ فخر اور یہی ان کا سب مایۂ علم تھا۔ اس بات پر بہت بحث ہوئی ہے۔ کہ علم حساب سب سے اول کہاں سے نکلا ہے۔ مگر مجھے اس وقت اس بحث میں پڑنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ غرض یہ ہے کہ ہماری کتاب اُس خدا کی طرف سے ہے۔ جو سب کچھ جانتا ہے۔ اور اس کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے کہ لا یاتیہ الباطل کوئی نیا علم کوئی نئی سائنس۔ کوئی نئی تحقیقات ایسی نہیں ہو سکتی۔ [illegible] کتاب کو باطل کر سکے۔ کوئی مشاہدہ کوئی تجربہ صحیحہ کسی [illegible] علوم ایسی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو اس کتاب کی [illegible] من بین یدیہ۔ نہ اس وقت ولا من خلفہ اور نہ اس زمانہ کے بعد کوئی ایسا امر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اس کو باطل کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن قیامت تک وسیع ہے۔ یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی ایسا امر پیدا نہ ہو گا۔ جو کہ اس کتاب کا مبطل ہو سکے۔

قرآن ہمیشہ سچا پایا

تیرہ سو برس کی ترقیات کو میں نے دیکھا اور پڑھا ہے۔ یہ ترقی سائنس میں ہو یا دوسری ترقیات کرام میں ہو۔ ہر ایک کے واسطے مسلمانوں میں بہت سامان موجود ہے۔ کیونکہ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تمام علوم جدیدہ کا ترجمہ عربی میں ہو جاتا ہے۔ غرض تمام موجودہ علوم کو میں نے دیکھا ہے ان سب کو پڑھکر میں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سچا پایا ہے جو شخص قرآن کو ہاتھ میں رکھے اُس کے واسطے کوئی مشکل نہیں۔

جماعت کنگ کی

[illegible] ابو سعید عرب [illegible] نے کنگ سے ایک خط کی نقل بھیجی ہے [illegible] جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت کا استقلال ایسا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہر جگہ کی جماعتوں کو ایسا ہی استقلال عطا فرمایا ہے

مکرمی معظمی جناب مولوی ابو سعید عرب صاحب دامت فیوضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عرصہ دراز کے بعد جناب نے یاد فرمایا۔ والا نامہ پہنچا اعزاز بخشا [illegible] کیا۔ کنگ سونگرہ خوردہ۔ کیرنگ وغیرہ مقامات حالات کیا عرض خدمت کروں قحط سالی نے لوگوں کو شکستہ حال اور پریشان کر رکھا ہے خدا تعالیٰ رحم فرماوے۔ بفضلہ تعالیٰ مقام سونگرہ و خوردہ وغیرہ کی جماعت بدستور سابق ثابت قدم اور پرجوش ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال سے بجز اس رنج کے عام بات ہے اور محبت کا تقاضا ہے وگرنہ مخالفین کی تحریرات اور وساوس کا اثر ابھی تک شمہ بھر نہیں ہے بلکہ انشراح صدر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کی ہے۔ پس دعائے ثبات اور استقامت فرماتے رہیں۔ خداوند تعالیٰ ہم کو اپنی مرضیات پر چلاوے آمین ثم آمین بھائی غلام نبی صاحب وغیرہ بخیریت ہیں اور جناب عالی میں ہدیہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عرض کرتے ہیں۔ والسلام

عاجز بندہ انعام رسول احمدی کنگی عفا اللہ عنہ

مشرقی بنگال سے ایک بلند آواز

مشرقی بنگال کی آواز

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

چاٹگام میں ۱ نالائق خشک ملّاں مولویوں نے کس قدر غوغا اور شور مچا رہے ہیں۔ کیا نا منصوّر شرم نہیں آتی جبکہ تم لوگوں سے بہت سی بحثیں ہو چکی۔ مسیح موعود کی وفات پر بپایہ ثبوت پہنچائے گئے۔ اور مسیح موعود کی دعاوی کی اثبات پر بے شمار دلائل پیش کئے گئے مگر تم بے ایمانداری سے ایک لمحہ کے لئے کام نہیں۔ صرف اپنے منہ میاں مٹھو بن کر عوام کو خوش کرنے کی ارادہ سے ہماری تکفیر اور تذلیل [illegible] کیا۔

[illegible] کوشش و ناحق [illegible] مختلف پہلوؤں سے تکلیفیں پہنچائیں [illegible] باتوں سے ستانے [illegible] گالیوں کے تحفے بھیجے خاک پیش نظر کئے اخیر نوبت یہانتک ہو کر بمقام کرنن کانٹ ہاٹ برسر جلسہ بحث ہزاروں آدمیوں کے روبرو مولوی اشرف علی نے قتل کا فتوے پڑھ کر سنایا اور تاکیداً ہمخیال مولویوں اور عوام کو بارہا جوش دلانے والے کلام سے ترغیب دیئے گئے۔ اس جگہ سے عاجز کو باہر جانے نہ دیں۔ یعنی میرا خون سے مقام بحث کو ہمیشہ کے لئے قابل یادداشت نشان بنا رکھیں۔ شاید کہ پولیس سب انسپکٹر موجود نہ ہوتا۔ تم لوگ کچھ نہ کچھ کر ہی لیتے جیسا کہ مولوی موصوف نے یہ بھی کہا تھا۔ ایک کے خون کا عوض ایک ہی شخص پھانسی میں جاویگا۔ پرواہ کیا ہے سارا جھگڑا تو مٹ جائیگا۔ اب کہو تو سہی تم لوگوں نے میری مخالفت میں کیا باقی رکھی ہے۔ افسوس تقوے سے تم اس قدر دور ہو جیسے مشرق سے مغرب۔ اب تک تم ایسی گندی تقریر سے پیش آئے ہو جو کہ کوئی نیک دل شریف انسان کسی حالت میں سننا بھی گوارا نہ کریگا۔ پھر بھی تم کو میں نے بھولے سے بھی بُرا نہ کہا صبر اور استقلال کے دائرہ سے ایک قدم باہر نہیں رکھا۔ ہمارے امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم یہ ہے کہ معدودات چند یوم کی زندگی میں حلیمی و مسکینی اور فروتنی سے اوقات بسر کریں اور جانفشانی سے دین کی خدمات میں لگے رہیں۔ اور عام خلق اللہ سے ہمدردی رکھیں ہم دنیا میں جنگ و جدل کے لئے نہیں آئے بلکہ صلاح اور فلاح کیلئے آئے ہیں۔ اے میرے پیارے کم فہم مولویو! تم کو بار بار سمجھاتے رہیں تم حد سے زیادہ آگے مت بڑھو۔ مگر تم نے غور نہ کی۔ گریبان میں مونہہ ڈالکر سوچ کر دیکھو۔ کیسی کیسی گستاخیاں تم سے سرزد ہو چکی ہیں۔ ہم صبر کر بیٹھے ہیں۔ لیکن ہمارا خدا ہر ایک کا مالک ذوالجلال خدا منا سب انصاف اور موجب اعمال انتقام لینے والا ہے [illegible] کے دن [illegible] ہو کر یہ کہنا [illegible] کہ ہمارا مسیح فوت ہو گیا لازم ہے کہ اول [illegible] سے منکر ہو جاویں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ [illegible] یہودی سیرت کے مولویو! تمہیں کیا اس وقت کے جانتا ہوں کہ جناب رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات [illegible] سب وہی ایک سبب درگزر وہ تھے۔ جو کہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پڑھ اور [illegible] مقیم ہو کر [illegible] اور یورپ کے پہاڑوں اور امریکہ کے [illegible] اور افریقہ کے [illegible] منار تک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] تھے۔ انہیں لوگوں کے تقوے اور محنت اور صبر اور ریاضت کے نتائج تھے جن کی بدولت دنیا میں جابجا اللہ اکبر کی صدا گونج رہی ہے۔ یہ انہیں لوگوں کے کوششوں کا پھل ہے جن کو تم نبوت سے پھر جانے کے لئے بار بار کہہ گئے تھے یاد ہے۔ ہم ان کی روحانی ادنا دون میں سے ہیں ہمارے رگ و ریشہ میں وہ صفتیں موجود ہیں۔ جو صحابہ میں تھیں ہمارے میں وہ صدیق اکبر موجود جو بعد رحلت نبی کریم صلعم خلافت نشین ہوا تھا۔ اب ہم ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پڑھ کر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع میں پوری تسلی اور اطمینان قلبی کے ساتھ پر زور ہو کر بیٹھے ہیں تمہارے جیسے دنیا کے [illegible] کے رعب اور دجل سے ہم بے خوف ہیں۔ انشاء اللہ العزیز قریب ہے کہ ہم دنیا کے سامنے ایک روشنی کا ستارا دکھائی دینگے کیا تم خوف دلانے والے مورتی ہمارے سامنے پیش کرتے ہو۔ تمہارے ظاہر سامان اسباب کو ہم قشر حقیقت اور خس و خاشاک سے بدتر سمجھتے ہیں۔ حاشا وکلا۔ تم سمجھتے تمہاری دھمکیوں سے ہم گھبرا جائیں گے۔ ہرگز نہیں منصور حلاج کی مانند اگر دار پہ کھینچ کر قتل کر ڈلوایا اخون زندہ مولوی عبد اللطیف صاحب کابلی کی طرح سنگسار بھی کر دو۔ خواہ کر ڈالو ہرگز نہ کہونگا۔ کہ عیسےٰ آسمان میں مجسم زندہ ہے بلکہ آج سے تا بحشر خدا یتعالےٰ کے رو برو تک یہ کہتا جاؤنگا۔ علے الاعلان فوت شدہ نبیوں میں داخل ہیں اور ہمارے پیشوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی مسعود برحق ہیں چنانچہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہمارا نبی زندہ نبی ہے۔ ہماری کتاب زندہ کتاب ہے۔ ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے۔ اسی طرح ہمارا مسیح بھی زندہ مسیح ہے۔

اے ظالم طبع بے خبر دنیا کے مولویو! کیا تمہاری عقل کے دروازے بند ہو گئے۔ تم کیسے جنگلی وحشی ہے باک [illegible] مثال قتل و غارت کے منصوبے کرتے ہو۔ نہ معلوم [illegible] زرگوش [illegible] کے جیسے بکر اس کئے تھے ہو [illegible] سلطنت افغانیہ میں تمہارے فتوے کی گنجائش ہو جاتا مگر یہ تو برٹش گورنمنٹ کی پُر امن حکومت ہے یہ یقین رکھو یہاں تم کو خدا نامراد کریگا۔ بس تمہارے ظلم کی حد اور انتہا نہ رہی بہتر ہے کہ ظالمانہ [illegible] بیدار ہو کر۔ خدا سے معافی مانگو تمہارے ظلم سے غیر اقوام عبرت پا گئے ہیں۔ مگر تم اب تک ظالم ہی بنے رہے۔

اے آسمان زمین کے بنانے والے خدا تو ہر ایک کا خالق اور نیک و بد کو جزا اور سزا پر مالک ہے۔ ان ظالم دنیا کا مولویوں کے اخیر انجام تیرے ہی فیصلہ پر موقوف ہے۔

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

خاکسار احمد کبیر نور محمد احمدی ڈاکخانہ الوارا ۔ چاٹگام

وی پی آتے ہیں

۲۷ - اگست ۱۹۰۸ء کا پرچہ ان تمام خریداران کی خدمت میں جن کی قیمت سال رواں کی باقی ہے یا پچھلے سالوں کا کچھ بقایا ان کے نام ہے۔ وی پی کیا جائیگا تاکہ تمام بقائے صاف ہو کر حساب پاک ہو۔ جو صاحب وی ۔ پی کے وصول کرنے سے انکار کریں گے ان کے نام کا اخبار بند کیا جائیگا۔ وی پی دس روز تک ڈاکخانہ میں رکھا جا سکتا ہے۔

مینجر بدر

سوانح عمری حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم اس کتاب پر مجھے ریویو کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے خود اس کتاب کی تعریف اپنی کتاب چشمہ معرفت میں فرمائی تھی جو لفظ بلفظ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

" اس پرآشوب زمانہ میں کہ ہرایک فرقہ خواہ آریہ میں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ ایسے وقتوں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے۔ کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھپائی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۸ر ... مجلد کی قیمت ۱۲ر ہے اور کتب خانہ براہمو مندر بیرون لوہاری دروازہ ... سے مل سکتی ہے۔

تذکرۃ المصطفیٰ

مصنفہ جناب مولوی سید اولاد علی صاحب رضوی ... ایم۔ اے۔ ال ال بی ... پروفیسر ... کالج ... حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری ہے مگر ایک ... دلچسپ ... ایک ... محبت رسول ... درج کر ... تو پورا ... جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا) کہ خلقہ القرآن اس بات کو سید صاحب موصوف نے خوب نبھایا ہے۔ جا بجا آیات قرآنی یا ان کے ترجمہ کے ساتھ نہایت ... بالخصوص انڈیا کی ... کہ اس کتاب کو ضرور پڑھے۔ آنحضرت صلعم کے حالات پر اور ان لوگوں نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کے جواب بھی ساتھ ہیں۔ ابواب کے نام اور ان کی ترتیب بہت ہی دلربا ہے۔ جیسے دعائے خلیل۔ در یتیم۔ الامین۔ جہاد اکبر (مراد مکہ میں ابتدائی زندگی مصائب کی) وغیرہ۔ انشاء پردازی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف عہ ہے اور صاحب مصنف سے مل سکتی ہے اگر صاحب مصنف دوسرے ایڈیشن کے وقت اس کے ساتھ ملک عرب کا ایک نقشہ لگا دیں اور لکھنے کے واسطے کسی ایسے کاتب کو منتخب کریں

جفارسی کے ساتھ عربی خط بھی خوبصورت لکھ سکے تو خوب ہو۔

خیالات آزاد

محمد حسین آزاد کے نام سے کون واقف نہیں۔ اردو لٹریچر میں جو کام آزاد صاحب نے کیا ہے اس کا احسان انجمن اردو بھول نہیں سکتی۔ حال میں خیالات آزاد نام ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں آزاد صاحب کی ڈکشنری۔ نامہ و پیام۔ خارستان کو ڈنر۔ ولایت کے شوق سفرنامے وغیرہ بہت سے عجیب مضامین درج ہیں جن کا لطف ان کے پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے ان کی تعریف میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ خیالات آزاد میں کتاب کی لکھائی چھپائی ایسی عمدہ ہے کہ رضوانی پریس کلکتہ کو ملک کے نامی مطبعوں کی فہرست میں داخل کرتی ہے۔ قیمت عہ ہے اور قاضی ابو المظفر مولا بخش صاحب رضوان ساکن نمبر ۵۵ امام باڑی لین تصائی ٹولہ کلکتہ سے مل سکتی ہے۔

سلسلہ کتب تعلیم نسواں

مولفہ مسز خاموش صاحبہ ایڈیٹر رسالہ پردہ نشین اس سلسلہ کا اردو قاعدہ اور اردو کی پہلی دوسری تیسری اور چوتھی کتاب ہمارے دیکھنے میں آئی ہے یہ سلسلہ لڑکیوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ تمام الفاظ اور مضامین اس قسم کے جو لڑکیوں کے ... مفید ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ سب پاکیزہ ... مسز خاموش ... کو ان کی اس کامیابی پر مبارکباد ... ایسا عمدہ سلسلہ تصنیف کیا ہے۔ اس کے ضمن میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ مسز خاموش صاحبہ کا ماہواری رسالہ پردہ نشین عورتوں کے درمیان کثرت اشاعت کے قابل ہے ... مضامین عمدہ اور مفید ہوتے ہیں قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ... کا پتہ دفتر رسالہ العزیز آگرہ ہے۔ رسالہ پردہ نشین کے ٹائیٹل پر جو رباعی ہوتی ہے اس کو ہم بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔

کل بے حجاب چند نظر آئیں بیبیاں
دل ان کو دیکھ غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھو جو ان سے آپ کا پردہ کدھر گیا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

تذکرہ بہادران اسلام

مصنفہ صوفی کرم الٰہی صاحب ڈنگوی۔ یہ ایک ضخیم کتاب ۲۴۵ صفحہ کی ہے جس میں ابتدائے اسلام کے بہادران سے لیکر آجکل کی ... سرگذشت ...

پارٹی تک کے حالات درج ہیں۔ عرب۔ مصر۔ مراکش۔ تیونس۔ ایران۔ افغانستان کے ... کا تذکرہ بہت دلچسپ اور قابل پڑھنے ... یہ لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور عبد الرحیم و عبد الرحمان صاحبان تاجران کتب ... سے بقیمت عہ مل سکتی ہے۔

سلطان ٹیپو

عرف شیر میسور۔ یہ ایک تاریخی ڈرامہ ہے جس میں جناب منشی غلام قادر فصیح صاحب نے نہایت عمدہ پیرایہ میں معزز اور غیرت مند مسلمان ٹیپو مرحوم مغفور کی وقت کے حالات بیان کئے ہیں۔ قیمت مجلد ۸ر پنجاب پریس سیالکوٹ سے چھپ سکتی ہے۔

آزادیٔ مصر

مصطفیٰ کامل پاشا کی سپیچ جس کو نیشنل لٹریچر سوسائٹی سیالکوٹ نے اردو معلیٰ علیگڈھ سے نقل کیا ہے۔ مفت تقسیم ہوتی ہے۔

مادیت و دہریت کی تردید

مصنفہ جیمس ونکلسن کلارک صاحب جس کو لالہ رام نرائن گپتا بالقابہ نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں خداتعالیٰ کی ہستی کے ثبوت عقلی اور فلسفی دلائل سے دئے گئے ہیں۔ قیمت ... دفتر براہمو دھرم انارکلی سے مل سکتی ہے۔

ایشور ایک غیر جسم مادی طاقت ہے یا نسیم زندہ پرش

یہ کتاب بھی مذکورہ بالا پتہ سے ملسکتی ہے اور قیمت صرف ا ر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک غیر مادی ہستی ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔

روحانی گلدستہ

یہ کتاب برہمو دھرم کا ٹریکٹ نمبر ۱۲ ہے اور اس کی قیمت ا ر ہے اس میں براہمو سماج کی تعلیم کی بنا پر گناہ اس کی سزا معافی اور مکتی و بہشت کی حقیقت پر بحث کی گئی ہے

پرکال تت

یعنی مرنے کے بعد انسان کا کیا حال ہوگا۔ اس کتاب کو شرد ہے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم نے مختلف مذاہب موجودہ کے عقائد متعلق بعد الموت و قیامت کو درج کیا ہے۔ قیمت ا ر

بقایادار اپنا حساب صاف کریں

ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا کیونکہ کارخانہ مزید خرچ برداشت نہیں کر سکتا

عبد اللہ شیر فریدی ... دینی و دنیوی مشاغل کے واسطے دعا کا خواستگار ہے *

مخالفین کے اعتراضات اور اُن کے جوابات

(مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲۔ مانا کہ مرزا صاحب اپنی پیشگوئی میں سچے نکلے اور ان کے بالمقابل عبدالحکیم کی پیشگوئیاں بھی جھوٹی نکلیں۔ مگر پھر بھی یہ تو ضرور چاہیئے تھا۔ کہ آپ کا دشمن آپکے سامنے مرتا نہ یہ کہ آپ اپنے دشمن کے سامنے۔ میرے خیال میں اس طرح مرزا آپ کی کسر شان میں داخل ہے۔

جواب۔ اس سے آپ کی کسر شان نہیں ہوتی بلکہ اس سے تو آپ کی عزت بڑھتی ہے۔ کیونکہ عبدالحکیم کے آپکے بعد چند روز تک مہلت پانے میں دو حکمتیں تھیں جو ہمارے حضرت اقدس کی عزت و شان کا موجب ہوئیں اور عبدالحکیم کی ذلت اور رسوائی کا۔

اوّل یہ کہ عبدالحکیم کو آپکے بعد زندہ رہنے نے کوئی عزت نہیں بخشی۔ بلکہ علاوہ اور خصوصیتوں کے اس خصوصیت نے اس کو مثیل مسیلمہ کذاب ثابت کیا اور جس طرح مسیلمہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُرید تھا۔ اسی طرح عبدالحکیم بھی پہلے حضرت مسیح موعود کا مرید تھا جیسے مسیلمہ مُرید ہونے کے بعد مُرتد ہوگیا۔ ایسا ہی عبدالحکیم بھی۔ پھر جیسے مسیلمہ نے بعد ارتداد کے دعویٰ نبوّت و رسالت کا اعلان کیا ایسا ہی عبدالحکیم نے بھی شیطانی رسالت کو سرانجام دینے کیلئے اپنا الہام ”اِنَّکَ لَمِنَ المُرسَلِین“ شائع کیا کہ میں رسُول ہوں۔ پھر جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور مسیلمہ آپکے بعد الوفات کی بحال کامیابی اور ترقی کی عزت کو دیکھ کر حسرت کی آگ میں حسد کی سوزش کے ساتھ جلنے کے لئے رہگیا تھا۔ اسی طرح مُرتد صاحب کانے دجال اور مثیل مسیلمہ میاں عبدالحکیم پیچھے رہ گئے۔ تا اللہ تعالے حضور کے اس جانی دشمن کو حضور کی بعد الوفات کی عزت اور سلسلہ کی کامیابی کو دکھا کر حسرت اور حسد کے گرم تنور میں جلائے۔ اور پھر علاوہ ان مشابہتوں کے ایک عددی مساوات کی مشابہت بھی مسیلمہ کی اس مسیلمہ ثانی میں پائی جاتی ہے۔ اس طرح پر کہ

جتنے اعداد مسیلمہ کے نام کے ہیں اتنے ہی عبدالحکیم کے یعنی مسیلمہ کے نام کے اعداد بھی ۵۵ ہیں اور عبدالحکیم کے بھی ۵۵ ہیں۔ یہ موٹی موٹی پانچ مشابہتیں ہیں جن کی وجہ سے عبدالحکیم اس وقت مسیلمہ ثانی یا مسیلمہ وقت ثابت ہوا ہے۔

دوم ایک حکمت تو یہ تھی جو کہ عبدالحکیم نے بذریعہ مسیلمہ کی مماثلت کا شرف حاصل کیا اور پھر اسی قدر نہیں بلکہ مسیلمہ کی مماثلت کو اپنے دعویٰ رسالت [illegible] مثیل ثابت کیا جس کی پاک جماعت [illegible] مسیلمہ مرتد ہوا یعنے عبدالحکیم نے مسیلمانی [illegible] سے حضرت مسیح موعود کو مثیل آنحضرت صلعم بنادیا پھر اس کے زندہ رہ جانے میں [illegible] کی عزت بڑھی اور [illegible] حضور کی [illegible]۔ دوسری حکمت یہ تھی کہ عبدالحکیم [illegible] کے انتظار میں لگا رہا کہ آپ کی وفات پوری ہوگی تو میں اپنے دشمن کی اس پیشگوئی کا [illegible] دیکھ کر خوشی سے بغلیں بجاؤنگا اور خوشیاں مناؤنگا۔ اب اگر وہ ہمارے حضرت سے پہلے مر جاتا۔ تو وہ ذلت اور رسوائی جو اسکو اس پیشگوئی کے نہ پورا ہونے سے نصیب ہوئی تھی۔ وہ کس طرح ہوتی اور پھر مقابل میں ہمارے حضرت اقدس کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر جو حسرت اور جو سوز اور درد اندر جلا کی قسمت میں تھا وہ کس طرح پاتا۔

سوال نمبر ۳۔ مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ فلاں عورت سے نکاح ہوگا مگر آپ تو وفات پاگئے اور نکاح کی بات تو درمیان ہی رہ گئی۔

جواب نمبر ۳۔ اس عورت کے متعلق آپ کی پیشگوئی شرطی تھی جیسا کہ نفس الہام سے یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ دیکھو الہام کی عبارت یہ ہے۔ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک۔ لفظ توبی توبی سے یہ امر بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ وہ بلا جس کا وعدہ دلایا گیا اور جس کا ایک پہلو نکاح کے ساتھ ہی تعلق رکھتا تھا اس کا وقوع عدم توبہ کی شرط سے وابستہ تھا۔ لیکن جب انہوں نے توبہ سے فائدہ اٹھالیا۔ تو بموجب قضیہ مسلّمہ اذا فات الشرط فات المشروط وہ بلا بھی ٹل گئی اور ساتھ ہی وہ نکاح کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی اور لفظ توبی توبی جو دو دفعہ فرمایا گیا۔ یہ اس بلا کے دو پہلوؤں کی خبر دیتا ہے ایک پہلو اس عذاب کا جس سے اس عورت کا گھر ماتم کدہ کی صورت میں ہونا تھا۔ اور دوسرا پہلو نکاح کا جو شامت اعمال کے نیچے گھر کی صفائی کیلئے دوسرا جاروب تھا۔ جو آخر ٹل گیا۔ اس اعتراض کا جواب تو حضرت اقدس ع نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے تتمہ صفحہ ۱۳۳ میں خود مفصل ذکر فرمایا ہوا تھا اور آپ نے صاف لکھدیا تھا۔ کہ اس نکاح کو اب خداتعالیٰ نے منسوخ کردیا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ مرزا صاحب کا الہام تھا کہ آپ کو دوبارہ جوانی ملے گی لیکن آپ بوڑھے ہی فوت ہوگئے۔

جواب نمبر ۴۔ ہاں آپ کا یہ بھی ایک الہام تھا جس میں خداتعالیٰ نے فرمایا کہ عالم شباب کے انوار آپ کو پھر دئے جائینگے اور انوار پھر آپ کو دئے بھی گئے اور آپ نے اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۰ نشان ۱۰۰۔ لیکن انوار شباب سے مراد یہ نہیں کہ آپ پھر [illegible] کی طرح ظاہری شباب کی حالت میں ظاہر ہوں گے بلکہ الہام کے لفظوں میں تو انوار الشباب ہے جس کے معنے [illegible] ہیں جن سے مراد روحانی جسمانی قوتیں ہیں کیونکہ ہر ایک قوت اپنے اپنے محل میں ایک نور کی طرح ہے۔ جس سے وہ مقام روشن اور منور ہوتا ہے۔ مثلاً قوت باصرہ اپنے محل کے لئے نور ہے اور قوت سامعہ اپنے محل کے لئے اور ایسا ہی قوت حافظہ اپنے مقام کا دیا ہے اور قوت متفکرہ اپنی جگہ کا چراغ سو اس کے متعلق آپ نے بتفصیل ذکر کیا ہے کہ جب سے مجھے الہام ترد الیک انوار الشباب کی بشارت ملی ہے۔ تب سے ہی میری ساری طاقتیں اور میرے سارے قوا ایسے مضبوط اور ایسے تیز ہوگئے ہیں کہ تصنیف اور تالیف کا اس قدر کام مجھے کرنا ہوتا ہے کہ ہر روز دو دو جزو نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے [illegible] ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کیلئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آگیا۔

سوال نمبر ۵۔ آپ کی پیشگوئی تھی کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوگا جو مبارک کے قائم مقام ہوگا۔ سو وہ بھی پیدا نہ ہوا اور آپ پہلے ہی چلدئے۔

جواب نمبر ۵۔ اس معترض کو حضور نے خود کہوا دیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸ نشان نمبر ۴۲۔ جہاں مواہب الرحمان صفحہ ۱۳۹ کی پیشگوئی جو پانچویں لڑکے کے متعلق فرمائی تھی۔ اس کی تفصیل فرماتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ و بشرنی بخامس فی حین من الاحیان میں جو پانچویں لڑکے کی بشارت ہے وہ پانچواں لڑکا ان چار لڑکوں کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونیوالا تھا جو محمود احمد کے گھر پیدا ہوا۔ اور جسکا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ اور یہ طرز بیان قرآن کے اس طرز بیان کے مطابق ہے جہاں خداتعالیٰ حضرت ابراہیم کی نسبت فرماتے ہیں کہ وھبنا لہ اسحٰق و یعقوب۔ یعنے ہمنے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دونوں عطا

گئے۔ حالانکہ یعقوب اسحٰق کا بیٹا تھا نہ کہ ابراہیم کا یہ آسمانی کتابوں کا ایک طرز بیان ہوتا ہے جس کو نادان کم سمجھتے ہیں اور آخر محض اپنی بے سمجھی سے اسپر اعتراض کر دیتے ہیں۔ اسی طرح آپ کا الہام انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک واقع ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گویا ہم تیری اولاد کو بہت برکت دینگے اور وہ بہت پھیلیگی اور پھولیگی۔ ایک حلیم لڑکا جسکی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ یہ لڑکا نعم البدل کی صورت میں مبارک احمد کے قائم مقام ہو کر پیدا ہوگا اور جو انشاء اللہ ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ کب ہو۔

سوال نمبر ۶ - آپ کی زلزلہ کے متعلق پیشگوئی تھی اور آپ کا الہام تھا کہ اریک زلزلۃ الساعۃ۔ یعنی میں تجھے زلزلۃ الساعۃ دکھاؤنگا مگر نہ وہ زلزلہ آیا اور نہ آپ نے دیکھا جو آپ پہلے ہی فوت ہو گئے۔

جواب نمبر ۶ - آپنے زلزلۃ الساعۃ کو دیکھ لیا۔ اور خدا نے آپ کو بذریعہ کشف و رؤیا دکھا دیا۔ اور اس کے وقوع کا سارا نقشہ آپ کے سامنے ظاہر کر دیا جب ہی تو آپ کی زبان پر الہامی دعا۔ رب اخر وقت ھذا جاری ہوئی۔ جسکی قبولیت پر بشارت کا یہ الہام ہوا کہ اخرہ اللہ الی وقت مسمی۔ یعنی خدا نے اسے تاخیر میں ڈالدیا۔ اور یہ سوال کہ وہ زلزلہ آپ کی زندگی میں نہیں آیا۔ یہ فضول سوال ہے کیونکہ آپ خاتم الانبیاء کی طرح جب خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء ہیں۔ جن کی خلافت کا دامن قیامت تک وسیع ہے تو پھر کس قدر سخت غلطی ہے کہ آپ کی تمام پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا سوال آپ کی حیات کے دنوں پر ہی قائم کیا جائے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی مقدس کے ذریعہ سے یہ خبر بھی بتلا دی ہے کہ ساری پیشگوئیاں اور سارے نشان آپ کی زندگی میں نہیں دکھلائے جائیں گے بلکہ فرمایا۔ کہ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک یعنے بعض نشان آپ کی زندگی میں دکھلائے جائیں گے اور بعض نشان بعد از وفات۔ دیکھو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر پیشگوئیاں کی تھیں۔ کیا وہ ساری کی ساری آپ کی حیات میں ہی پوری ہوئی تھیں۔ اور مخالف لوگ تو اس وقت بھی ہر ایک نشان کے وعدہ پر بھی کہتے رہتے تھے۔ کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین۔ لیکن آپنے ان کے سامنے یہی جواب پیش کیا کہ انما العلم عند اللہ و انما انا نذیر مبین۔ دیکھو نار حجاز کا بھی آپنے وعدہ دیا تھا جو آخر صدیوں بعد ظہور میں آیا۔ پھر ریل اور تار برقی اور نہروں کا بھی وعدہ تھا۔ پھر چاند سورج کے گہن کا بھی وعدہ تھا۔ کہ رمضان کی فلاں فلاں تاریخ میں ہوگا پھر ایک مہدی اور مسیح کا بھی وعدہ تھا اور طاعون اور زلزلوں کا بھی وعدہ تھا۔ مگر یہ سب وعدے آج تیرہ صدیوں کے بعد پورے ہوئے اب اگر مخالفین یہ شور مچاتے کہ کئی زمانے گذر گئے مگر یہ پیشگوئیاں اور یہ وعدے پورے نہیں ہوئے تو وہ کس قدر غلطی کرتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے جن کی شریعت اور نبوت و رسالت کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اب اگر وہ سارے نشان آپ کی زندگی میں ہی پورے ہو جاتے تو پچھلے لوگوں کے [illegible] آپ کے گذشتہ نشان بطور قصے اور کہانیوں کے [illegible] یہ خدا کا فضل ہے کہ آپ کی صداقت کے نشان ہر زمانہ میں تازہ بتازہ لوگ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے آپکی صداقت ... قصہ اور کہانی کے رنگ میں نہیں بلکہ حقیقت کے طور پر ثابت ہوتی رہتی ہے اسی طرح ممکن ہو کہ ہمارے حضور جناب مسیح موعود کے بھی بعض ایسے نشان ہوں جن کا وعدہ تو آپ ہو گیا مگر ان کا وقت وقوع اور [illegible] ظہور کسی دوسرے وقت اور کسی اور زمانہ میں ہو جیسے کہ آپکا موعود لڑکا اور یہ موعود زلزلہ وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ احکم واحوی للخاطب۔

سوال نمبر ۷ - مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] امرتسری سے آپکا آخری فیصلہ کا اشتہار شائع ہوا تھا اور اس میں لکھا تھا کہ ثناء اللہ بطلیکہ میرے اور میری جماعت کے سامنے توبہ نہ کرے مرجائیگا لیکن وہ تو نہ مرا اور آپ مر گئے۔

جواب نمبر ۷ - فیصلہ کا اشتہار تو بیشک آپکی طرف سے شائع ہوا تھا مگر ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہیں فرمایا بلکہ اس نے یہ لکھا کہ مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا یہ فیصلہ مجھے منظور نہیں کیونکہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ ایک شریر اور بدکار کو بھی خدا تعالیٰ لمبی عمر دیتا ہے چنانچہ اس پر دو تین آیات بھی بطور ثبوت کے قرآن سے نقل کرکے لکھے۔ جیسے املی لھم ان کیدی متین و یمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ وغیرہا۔ اور اس طریق سے گویا یہ ثابت کیا کہ اگر میں اس مقابلہ میں مرزا صاحب کے سامنے ہلاک ہو جاؤں۔ تو اس قاعدہ سے پھر بھی مرزا صاحب کاذب ہی ثابت ہونگے اور میں سچا۔ مگر قدرت خدا جب اس نے اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کیا تو خدا نے آپکو اس دوسری راہ سے ہی آپکڑا اور میدان دنیا میں تمام اہل عالم پر ثابت کر دکھایا کہ اگر ثناء اللہ املی لھم اور یمدھم فی طغیانھم کی رُو سے ہی ایک کاذب کا لمبی عمر یا مہلت عمر کو [illegible] خیال [illegible] ہے تو بہت اچھا اسی طریق سے ہم اسے کاذب ثابت کر دیتے ہیں جیسے کہ ثابت ہو گیا اور آپ کاذب کے سامنے صادق رخصت ہوا ... یہ ثابت ہو گیا کہ املی لھم کے نیچے مہلت پاکر پیچھے رہ جانیوالے بیان مطابق ثناء اللہ صاحب ہی ہیں جو جھوٹے ہیں۔ اور حضرت اقدس جناب مرزا صاحب سچے۔

سوال نمبر ۸ - آپکا الہام تھا کہ آپ کی عمر اسی سال ہے یا اس سے کچھ کم زیادہ۔ پھر پیچھے سے ایک اور الہام ہوا کہ آپکی عمر بڑھا دی گئی۔ پھر تعجب کہ بجائے اس کے کہ بڑھائی ہوئی عمر کو پاتے پہلی بتائی ہوئی عمر بھی نہ پا سکے۔

جواب نمبر ۸ - بتائی ہوئی اور بڑھائی ہوئی عمر کو نہ سمجھنے سے یہ سوال پیدا ہوا ہے ورنہ دراصل یہ کوئی سوال نہیں اور اگر دیکھا جائے تو آپنے بتائی ہوئی عمر بھی پائی ہے اور بڑھائی ہوئی عمر بھی۔ [illegible] آپکی عمر ۷۵ سال ہوتی ہے جو اسی سال سے چار پانچ سال کم [illegible] کے باہم [illegible] ہے اور بڑھائی ہوئی تو [illegible] ہوئی عمر کے ساتھ [illegible] نہیں سکتی بلکہ اس کا تعلق تو مرتبہ آتھم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی سے ہے کیونکہ مرتبہ جب دونوں اس پیشگوئی کو توڑ کر اس کی جگہ [illegible] والی پیشگوئی قائم کی تھی یہ اس کا اس پیشگوئی کے توڑنے پر مستعد کرنا اور اس پیشگوئی کے توڑنے کے [illegible] آپکی عمر کو بڑھا دینا [illegible] چودہ ماہ [illegible] دینے کے سودے سے یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے [illegible] خدا تعالیٰ کی حکمت عملی نے دشمن کی آنکھ سے پوشیدہ رکھا یہ ثابت ہو گیا کہ آپنے خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی عمر کو بھی پایا اور ایسا ہی اس کی بڑھائی ہوئی عمر کو بھی۔

سوال نمبر ۹ - آپکی عمر اسی سال سے بھی کم واقع ہوئی۔ پھر خدا تعالیٰ نے کے علم میں آپکی عمر اسی قدر مقدر تھی تو خدا تعالیٰ نے آپکے سال وفات کو کیوں خاص نہ کیا اور اسی یا چار یا پانچ اس سے زیادہ کا عدد اس اصل مدت کے ساتھ کیوں بتایا۔ جبکہ سال وفات کا ان سے کچھ بھی علاقہ نہ تھا

جواب نمبر ۹ - ابتدائے دعوے کیوقت آپ تن تنہا اور اکیلے تھے اور وہ زمانہ آپکے رسوخ عزم اور استقلال کے دکھانے کا زمانہ تھا جسمیں علماء کی طرف سے آپکے لئے فتاوی تکفیر تیار ہوئے جس [illegible] عداوت کا وہ بازار گرم ہوا۔ کہ الامان! دشمنوں نے آپکے استیصال اور آپکے قتل کروانے کے لئے سینکڑوں تدبیریں کیں اور خفیہ گھاتوں سے بھی کئی حملے کئے پھر آپ کا اس وقت کئی دشمن قوموں اور تمام فرقوں کے سامنے اکیلا میدان میں ہونا بتقاضائے بشریت [illegible]

ایسی حالت کا محرک ہو سکتا تہا جو اس وقت تسلی کا موجب ہو سکتی اسی لئے دشمنوں کے ان مخالفانہ حملوں کے مقابل پر آپکو تسلی دیگئی کہ واللہ یعصمک من الناس اطال اللہ بقائک اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ یعنی ان لوگوں کے حملے سے خدا تجھے بچائے گا اور لوگ تجھے ہرگز قتل نہیں کرسکین گے کیونکہ تو اپنی طبعی عمر سے وفات پائیگا پس تو کوئی فکر نہ کر اور نہ غمگین ہو خدا نے تیری عمر کو تیری کامیابی کے دنون تک دراز کر رکہا ہے اسی برس یا پانچ چار اسی سے زیادہ یا اتنے ہی اس سے کم۔

اب انسان کو تو یقینی طور پر اس بات کا بہی پورا علم نہیں دیا گیا کہ وہ سالم ایک گہنٹہ تک بہی زندہ رہیگا۔ پہر ابتدائے دعوے کیوقت جو چالیس ۴۰ سال کے قریب کا زمانہ تہا آپکا اس وقت سے ایک ایسے زمانۂ دراز تک زندہ رہنے کی پیشگوئی کرنا جسمین ایک انسان پیدا ہو کر اپنا پوتا بہی دیکھ سکتا ہے کیا یہ انسانی افترا ہو سکتا ہے؟ اور چالیس ۴۰ برس کے قریب کے وقت مین اسی ۸۰ برس کے قریب تک کے لئے پیشگوئی کو خاص کر دینا اور پہر باوجود اور اعداد شمار کے اسی یا اس کے قریب کے عدد کو ہی خاص کرنا یہ بہی تو غیب ہی ہے۔ کیا کسی کی مجال ہے کہ ایسا کرسکے ہان یہ سوال کہ اسی برس یا اس سے زیادہ یا اس سے کم یہ تین مدتین کیون بیان فرمائی گئین جبکہ واقعہ وفات کے لئے ان تین مدتون سے ایک مدت ہی خاص ہو سکتی تہی تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول آسمانی گورنمنٹ کا ایک ملازم ہوتا ہے جو ان اجری الا علی اللہ کی تنخواہ پر خدا تعالیٰ کی رسالت اور تبلیغ احکام کی ملازمت کو سرانجام دینے کے لئے خلق خدا کے پاس آتا ہے اور رسول ایسے نہیں ہوتے جو اہل دنیا کی طرح آخرت کے مقابلہ پر دنیوی عمر اور دنیوی آرام کے خواہان ہون بلکہ بہر صورت وہ دین اور آخرت کو ہی دنیا پر مقدم رکہتے ہین اور وہ ہرگز پسند نہین کرتے۔ کہ وہ کبھی بہی دنیوی امور کو دینی امور پر ترجیح دین۔ اس لئے وہ یہی چاہتے ہین کہ کسی طرح سے ہم اپنی اس ملازمت سے سبکدوش ہون اور یہان سے رخصت ہو کر اپنے خدا سے جا ملین لیکن جب تک تبلیغ کا کام پورا کرنے کے لئے کفایت کرسکے۔ تبلیغ کے لئے ایسی عمر حضرت مرزا صاحب کو بہی دیگئی۔ جو ٹہیک اسی سال سے پانچ چار سال تہ یاوہ تہی اور تبلیغ کا وہ کام جو خدا تعالیٰ نے بموجب ارشاد الہامی ان اللہ یحمل کل حمل او ان ذا العرش یدعوک۔ اپنے ذمہ لے کر حضرت مرزا صاحب کو محض اپنے فضل سے پچہتر ۷۵ سال کی عمر مین ہی اس سے سبکدوش کر دیا۔ خدا کے علم مین بیشک مرزا صاحب کے قوے کے لحاظ سے اور آپکی رسولانہ ہمت اور طاقت کے رو سے اسی برس یا اس سے بہی زیادہ کا ہی تہا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک ٹہیکیدار ایک مزدور کو یہ کہے کہ ایک کام تجہ کو دیا جاتا ہے جس کو پورا کرنے کے لئے صبح سے شام تک کا وقت کافی ہے۔ پہر جب عصر ہوئی تو یا تو عصر سے پہلے سے ہی اس کو امداد دیکر شام تک کے کام کو عصر تک ختم کر کے اس کو فارغ کر دیا۔ یا عصر کے بعد کام کو اپنے ذمہ لیکر اسے عصر کیوقت ہی فراغت دیدی۔ لیکن یہ اس کی مہربانی کیوجہ سے ہوگا ورنہ کام کا وقت مزدور کی ہمت طاقت کے لحاظ سے تو شام تک ہی ہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ آپنے تحفہ گولڑویہ مین لکہا ہے کہ دانیال نبی کی اس پیشگوئی کا مین مصداق ہون جسمین لکہا ہے کہ مسیح ۱۲۹۰ سے لیکر ۱۳۳۵ تک محنت سے کام کریگا لیکن آپ بجائے ۱۳۳۵ کے ۱۳۲۵ تک زندہ رہے۔ ۱۳۲۶ھ کے ابتداء مین ہی انتقال فرما گئے اور ایسا ہی احادیث نبوی مین ہی لکہا ہے کہ مسیح موعود زمین مین چالیس سال تک رہیگا مگر آپ بجائے چالیس سال کے دعوے مسیحیت کے بعد صرف ۲۵ سال تک رہے پہر اگر دانیال نبی اور آنحضرت کی پیشگوئی کے مصداق آپ ہی تہے تو کیا وجہ کہ آپنے دونوں پیشگوئیون کے مطابق زندگی نہ پائی۔

جواب نمبر ۱۰۔ اس کا جواب دراصل وہی جواب ہے جو سوال نمبر ۹ کے جواب مین گذرا یعنی ۷۵ سال سے ۸۵ سال تک دس ۱۰ سال کا فرق ہے اور یہ دس سال دراصل آپ کی عمر مین ہی داخل ہین جن کو ۱۳۲۵ھ کے ساتہ ختم کرنے سے ۱۳۳۵ ہوتے ہین اور چالیس ۴۰ سال جو احادیث مین مذکور ہین۔ وہ آپکی قلمی خدمت کے ابتداء سے لیکر آخر سال تک چالیس سال ہی بنتے ہین۔ (دراصل دانیال کے الفاظ یہ نہین کہ وہ ۱۳۳۵ تک ضرور زندہ رہیگا بلکہ اس کے تو یہ لفظ ہین۔ کہ مبارک ہین وہ جو ۱۳۳۵ھ تک انتظار کرتے رہین اسمین وہ کی ضمیر مریدین یا ناظرین کی طرف پہرتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ درمیان مین بعض ابتلاء ہون گے لیکن ۱۳۳۵ تک سلسلہ ایک خاص ترقی پر پہونچیگا۔ ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱۱۔ بہشتی مقبرہ تو قادیان مین تہا آپ لاہور کیون فوت ہوئے۔

جواب نمبر ۱۱۔ لاہور مین وفات پانے کے متعلق آپکے الہام تہے۔ اگر آپ قادیان مین وفات پاتے تو وہ کس طرح پورے ہوتے اور وہ الہام یہ ہین۔ "لاہور سے ایک افسوسناک خبر" "کفن مین لپیٹ کر لائے ہین" "جنازہ آتا ہے" وغیرہ وغیرہ اور علاوہ اس کے آپکا سفر مین پہر لاہور جیسے دار الخلافہ شہر مین وفات پانا یہ تو کوئی قابل اعتراض بات نہین بلکہ مسیح کے لئے سیاحت کی موت اور ایک خلیفۃ اللہ کیلئے دار الخلافہ مین تو نہایت موزون اور از حد مناسب معلوم ہوتی ہے اور آپکا باوجود لاہور مین فوت ہونے کے قادیان مین دفن ہونا بہت سی پیشگوئیون کو پورا کرتا ہے اگر خدا کو منظور نہ ہوتا۔ تو ایسے اسباب بن جاتے۔ کہ آپکا جنازہ قادیان نہ لایا جاسکتا۔ والسلام۔

ضرورت مدرسین قرآن شریف

پنجاب ہندوستان کے مختلف مقامات کی جماعتہائے احمدیہ نے اپنے اپنے شہرون مین درس قرآن شریف جاری کیا ہے یا کرنے کی تجویزین ہین۔ بعض جگہ تو مقامی احباب مین سے کوئی ایک اس کام کیواسطے نکل آیا ہے۔ کہ اس معزز کام کو آنریری طور پر ادا کرے۔ لیکن بعض جگہ کی جماعت اس امر کی خواہشمند ہے۔ کہ ان کیواسطے باہر سے کوئی ایسا آدمی بہیجا جاوے جو ان کے درمیان رہ کر انہین باقاعدہ روزانہ قرآن شریف کا درس دے اس کیواسطے سب سے عمدہ تجویز تو یہ ہے کہ ایسی جماعتین اپنے ہی درمیان مین سے کسی صاحب استعداد کو منتخب کر کے اور اس کے اخراجات کا حسب ضرورت ذمہ اٹہا کر چہ ماہ یا سردست کم از کم تین ماہ کیواسطے قادیان بہیجدے اور وہ صاحب یہان سے تعلیم حاصل کر کے اپنے وطن کو واپس جائین اور اپنی جماعت کو درس قرآن شریف کا دین ایسے مدرسین کے طیار ہونے کے واسطے کچہ وقت درکار ہے۔ لیکن عرصہ سے بہت سے دوست حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سن رہے ہین پس مین امید کرتا ہون کہ ان مین اس قسم کے آدمی ہین جو بڑی حد تک مین درس قرآن شریف کا دے سکتے ہین۔ ان مین سے وہ احباب جو اس خدمت کو سرانجام دینے کی لیاقت اور فرصت رکہتے ہون وہ اگر اپنے ارادہ سے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح کو مطلع فرماوین اور ایسا ہی وہ انجمنین بہی جن کو مدرسین کی ضرورت ہے مطلع فرماوین۔ تو امید ہے کہ بآسانی انتظام ہو جائیگا۔

غیر معمولی جلسہ تشحیذ الاذہان

آج ۷۔ اگست صبح ۸ بجے تشحیذ الاذہان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی مگر افسوس کہ ہمارے سکول کے طلباء اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس کیلئے ہم ہیڈ ماسٹر صاحب کی توجہ خاص طور سے مبذول کرتے ہیں۔

چوہدری فتح محمد صاحب نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا یہ بھی ایک نئی بات ہے کہ ممبران تشحیذ عام طور سے تو زبانی تقریر کرتے ہیں مگر اس موقعہ پر لکھے ہوئے مضمون پڑھے گئے۔

چودہری صاحب کو چونکہ اپنے کالج کا کام تھا اس لئے غالباً وہ اپنے مضمون کیلئے کافی تیاری نہ کر سکے۔ آپنے میرآقا مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا (۱) دہریہ اور مادہ پرستوں کو وحی والہام و پیشگوئیوں کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا۔ (۲) عیسائیوں کی مذہب کی بنیاد عیسےٰ کی موت ثابت کر کے اکھیڑ دی۔ اس بات کے دشمن بھی قائل ہو گئے پھر ڈوئی اور آتھم پر روحانی حربہ چلا کر اس مذہب کا باطل ہونا پایہ ثبوت کو پہنچایا (۳) آریہ کے تناسخ اور نیوگ کے مفاسد کو دکھایا کہ تناسخ مان کر خدا کو سرب شکتیمان نہیں کہہ سکتے۔ نیوگ ایسی گندہ تعلیم کا سرچشمہ وہ قدوس خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر مکالمہ و مخاطبہ الٰہی کو اسلام کی روح اور اس کا تا قیام قیامت جاری رہنا بتایا۔ جہاد کا خود ساختہ بدنما دھبا اسلام کے منور چہرے سے مٹایا (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور سچے عاشقوں کی جماعت بنائی۔ جو رواجی ایمان سے حالی ایمان کو پہنچے۔ چودہری صاحب اگر آئینہ صداقت اور معیار الصادقین کو دیکھ لیتے تو ان کو مسیح کی خدمات کی ایک فہرست مل جاتی اور پھر سیدی و مولائی کی کتابوں سے ان کے متعلقات کو پیش کر سکتے۔

اس کے بعد امام زادہ سید محمود اٹھا اور اپنا مضمون پڑھا۔ اصل میں حضور علیہ السلام کے بعد مشتاقانِ احمدؑ کے لئے کوئی چیز تسلی بخش ہو سکتی ہے تو آپ ہی کی تقریر ہے

کیونکہ ہے کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا

آپنے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کو اشاعت دین میں کیا کیا تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ طائف کا واقعہ یاد دلایا اور سمجھایا کہ یہ سب کچھ وما نقموا منہم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید کی بنا پر تھا۔ پھر آپنے ان واقعات کے سلسلہ میں اپنے حضور مسیح کی مشکلات کا ذکر کیا اور ان ایذاؤں کا ذکر کیا جو مخالفین نے دیں۔ اخیر میں اپنی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ بار گراں جو پہلے صرف ایک جان پر تھا۔ اب ہم سب پر تقسیم ہو گیا ہے۔ خدا کا منشا ہے کہ تمام سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے اب ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام تمام دنیا کے رہنے والوں کے کانوں میں پہنچائیں۔ اس بات سے ہمت نہیں ہارنی چاہئے کہ ہم لڑکے ہیں کیونکہ اس سے پہلے بھی یوسفؑ۔ اسمٰعیلؑ داودؑ جیسے۔ علیؓ نے لڑکپن کی حالت ہی میں وہ کام کئے۔ جن کی امید بڑوں سے کی جاتی ہوگی۔

اس کے بعد آپنے عام مفاسد زمانہ بیان کئے اس کے ضمن میں وہ فقرہ بھی کیا پر اثر تھا۔ جو کسی خاص جوش اخلاص سے نکلا۔ کہ دنیا کے زر و مال کا ایک بڑا حصہ خدا پرستوں کو انسان پرست بنانے اور مریم کے بیٹے کی خدائی منوانے کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔ پھر نبی کریم کے اوصاف بیان فرمائے اور درد مند دل سے کہا کہ اب اس اعلیٰ انسان کو جس سے بڑھکر کوئی اعلیٰ انسان تصور نہیں ہو سکتا۔ ایک ادنےٰ انسان کہا جاتا ہے بلکہ ہر ایک عیب اس کی ذات بابرکات سے منسوب کیا جاتا ہے اس کے بعد آپنے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ دعا۔ ہمدردی (جو کامل احساس سے پیدا ہوتی ہے) جوش استقلال کی قرآن حدیث سے واقفیت کی حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ کی حلم۔ خوش اخلاقی۔ صبر۔ تحریر و تقریر میں مشاقی پیدا کرنے کی اور رسالہ تشحیذ کی اور جلسہ پندرہ روزہ کے انعقاد کی۔ پھر اتفاق و اتحاد کی اور سب سے بڑھکر جو لطیف بات کہی وہ یہ کہ شیطانی چیزوں کے بائیکاٹ کی۔ چونکہ آجکل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے۔ ہم کو کسی تعلق نہیں ہمارا ملک یہ ملک نہیں۔ مومن کا اصل ملک آخرت ہے۔ پس خدا کی سلطنت میں جن شیطانی اشیاء کا زور ہو ہمیں اس کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ لوگ دنیا کے لئے جان و مال کی پرواہ نہیں کرتے افسوس ہو اگر ہم دین کے لئے صرف مال سے بھی دریغ کریں۔ تقریر ایک دعا پر ختم ہوئی بہتر تھا کہ آپ مضمون نہ پڑھتے بلکہ تقریر فرماتے جس میں اس سے زیادہ جوش اور اثر ہم پایا کرتے ہیں۔

اللّٰھم ایّد امامنا بنصرہ العزیز

(اکمل)

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار محنتی جفاکش آدمی ہیں محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہیں۔ امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دینگے۔

شیخ غلام احمد صاحب نومسلم

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سروست۔ ہوشیار پور۔ کانگڑہ۔ جالندھر اور راہوں حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دورہ کرنے کو عنقریب قادیان دار الامان سے روانہ ہوں گے۔ ان کو بموجب قواعد واعظین منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے۔ جہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ نہ ہو۔ وہاں احمدی احباب کی فہرست مکمل کر کے باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم کرنے کی اجازت ہے۔ جہاں وہ پہونچیں وہاں کے احباب شیخ صاحب موصوف کے اغراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

والسلام

خاکسار خورشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

صدر انجمن احمدیہ قادیان

۱۰ اگست ۱۹۰۸ء

بقایا داران

کی خدمت میں خطوط ارسال کئے گئے ہیں جن کے حساب میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ وہ فوراً مطلع کریں اور مورخہ ۲۴ اگست کا پرچہ ان کی خدمت میں وی پی کیا جائیگا مہربانی فرما کر وصول فرما لیں۔ کیونکہ کارخانہ میں روپیہ کی اشد ضرورت ہے ورنہ اخبار بند کیا جاویگا۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے ساتھ اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی۔ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرضکہ آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور رسالہ کے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ درہ درائی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے۔ آیہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکتے ہیں مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکا قیمت صرف ۱۰/ کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی پہلی سب سے تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھلا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہے۔ جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً چھ سو صفحے کے ڈیمائی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲/ میں دی جاتی ہے

درثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸/ اور بے جلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے حجم ۲۷ صفحے قیمت ۸/ رجلہ منگوائیں

کرشن لیلا | ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ۱/

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یسین سے پیش گوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے ایک روپے کو گراں نہیں۔ قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ اعداد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۱/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مقابلہ۔ اس میں ہمارے امام نے فرقان مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸/

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان۔ نہایت عمدہ ۱/

حیرت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات | مستورات کے لئے۔ قیمت ۱/

کامن احمدی | (الداد) قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت ۱/

کامن احمدی | قیمت ۱/

عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو۔ تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تا کہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ میں کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی دوائی سے نفع نہ ہو۔ تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تا کہ اس کے عوض دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے

مصری گولیاں | یہ گولیاں قبض کے واسطے ایک گولی بلا شدید مقوی کی حالت میں و اور دستوں کے واسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۲/

تریاق البواسیر | خونی بواسیر و بادی کے واسطے ایسا مفید تریاق ہے جس کے برابر کوئی نہیں۔ دس یوم کے واسطے ۱/

تریاق الخنازیر | خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ اس کے استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ چالیس یوم کے واسطے صہر

ذیابیطس | ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۱۲ یوم کے واسطے

تحفہ روزگار | یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام کے تپ جیسے تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں حرارت غریزی کو بڑھاتے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور کمزوری کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۵/

اکسیر جریان | جریان اور رقت جوہر منی اور بند ہیضے کے واسطے عمدہ ہے۔ فی خوراک ۲/ ۱۴ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت ۳/

سوزاک قدیم و جدید خوراک ایک ہفتہ قیمت ۱/

حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کی مفردات ہیں۔ فی درجن ۲/

اکسیر ضیق النفس | کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ کو مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کے واسطے قیمت

نوٹ ہماری ادویات سے بلا استثنا ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کے بنانے میں یہ رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

جلد ۷ — مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء عیسوی — نمبر ۳۲

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا — ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲

تین ہزار دو سو تیئیس روپے ۳۲۲۳

دو آنہ ۷ پائی

یہ کیا ہے؟

LIBRARY A.A.I.I. LAHORE.
REGISTER NO. ....
BOOK. NO. ....

حضرات! یہ اخبار بدر کا بقایا ہے۔ جو آپ صاحبان کے ذمہ پر ہے۔
(اگر محرر کی غلطی سے بعض صاحبان کے حساب میں غلطی ہی فرض کر لی جاوے تب بھی بقایا تین ہزار کے قریب ہوگا)

پس

۲۷ اگست ۰۸ء

یاد رکھئے گا

اگلا پرچہ وی پی ہوگا

کوئی صاحب وی پی واپس نہ فرمائیں

اگر حساب میں غلطی ہو تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ہمارے سادہ کارڈوں کے جواب جلد دیں (۲) بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدیں تو عنایت

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر و ایڈیٹر اخبار چھپا گیا)

بھیرہ میں غریب احمدیوں کے ساتھ تعصب

ہمارے آریہ بھائی تو انگریز افسروں کی شکائتیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے۔ کہ دیسیوں کو جو دکھ پہنچتا ہے۔ وہ ان کے بھائی ہندوں دیسی حکام سے ہی اکثر ہوتا ہے۔ غور کا مقام ہے۔ کہ گذشتہ شورش کے وقت لائل پور لاہور۔ راولپنڈی وغیرہ ہر جگہ حکام اس بات کے قائل ہو گئے تھے۔ کہ احمدی لوگوں نے کسی جگہ فساد میں حصہ نہیں لیا بلکہ ہر جگہ سرکار کی خیر خواہی کی اور امن کو قائم کیا۔ بھیرہ کے احمدی خود ہی غریب جماعت ہے اور ان کے امن پسند ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ جب سے وہ احمدی ہوئے۔ کوئی الزام آج تک کسی قسم کے شر اور فساد کا ان پر نہیں لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ باوجود شرعی اجازت کے وہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جاتے اور نہ شہر کی جمعہ مسجد میں جو سب کے لئے عام ... ہے میں اور نہ عیدگاہ میں جاتے ہیں۔ بلکہ اپنی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ جس کے متولی اور امام احمدی ہیں۔ غیر احمدی بھی کبھی اس مسجد میں مداخلت نہ کرتے تھے۔ مگر ایک متعصب غیر احمدی تھانیدار کے شہر میں آجانے کے سبب چند لوگوں کو یہ حوصلہ ہوا کہ احمدی لوگ کسی اور کی مسجد میں تو جاتے نہیں جو ان کے ساتھ فساد کیا جاوے۔ چلو ان کی مسجد میں ہی جا کر ان کو تنگ کریں۔ گذشتہ چند ماہ کے تھوڑے عرصہ میں مجھے دو بار بھیرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دو دفعہ میں نے نئے تھانیدار صاحب کے تعصب کو محسوس کیا۔ پہلی دفعہ ہم نے اپنے ہی مکان یعنے مولوی حکیم نور الدین صاحب کی کھلی زمین اندرون دروازہ پر وعظ کرنا چاہا۔ تو اس نے بلا وجہ روک دیا اور دوسری دفعہ ہم نے گنج میں وہ مضمون پڑھنا چاہا۔ جس کے پڑھنے کے واسطے لاہور میں ہم کو یونیورسٹی ہال سرکاری ملا تھا اور جس کے سننے کیوقت جناب رائے بہادر جج صاحب پرتول چند جج چیفکورٹ پریزیڈنٹ ہوئے تھے تو تھانیدار نے صرف اس تعصب کے سبب روک دیا۔ کہ ہم احمدی ہیں۔ خیر ہم دونوں بار میں نے صبر کیا اور نہ چاہا کہ اخبار میں ان باتوں کو پر کچھ نوٹس لیا جاوے کیونکہ ... سرکاری ملازم ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ان باتوں کے درگذر سے دلیر ہو کر میاں محمد دین صاحب کو بہت کچھ جرأت ہو گئی ہے۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ میاں محمد دین کے برخلاف بھیرہ کے غریب احمدیوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست دی ہے۔ کہ تھانیدار نے ہمیں چند گھنٹے اپنے پاس جبراً بٹھا رکھا اور گندی گالیاں دیں اور دھمکا کر اقرار نامہ پر دستخط کرنے کے واسطے ان کو راضی کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے وہ مقدمہ جناب دیوان بہادر جواہر مل صاحب کے پاس تفتیش کے واسطے ارسال کیا ہے۔

مگر ہماری رائے میں جب تک کہ ایسے متعصب تھانیدار کو جو مذہبی عناد کے سبب ایک قوم کو تکلیف دیتا ہے بھیرہ سے تبدیل نہ کر دیا جاوے۔ یہ مقدمہ از روئے انصاف چل نہ سکیگا۔ حق کی گواہی ایک بہت مشکل امر ہے۔ جب تک کہ میاں محمد دین وہاں موجود ہے۔ بھیرہ کے لوگ ایک غریب جماعت کے حق میں کب گواہی دینے لگے ہر ایک شخص تھانیدار سے ڈریگا۔ امید ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہماری اس عرضداشت پر پوری توجہ کریں گے۔ ہماری عادت نہیں۔ کہ ہم کبھی سرکاری حکام کے برخلاف کچھ لکھیں۔ مگر سخت مجبوری کے سبب اب کے ایسا کرنا پڑا ہے۔

ہم نے مانا۔ کہ میاں محمد دین صاحب اس فرقہ کے آدمی ہیں۔ جو اس امر پر عقیدہ رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مہدی نہ تھے بلکہ ایسا مہدی آنیوالا ہے۔ جو تمام غیر مسلم لوگوں کو قتل کر ڈالیگا اور ہم نے مانا۔ کہ میاں محمد دین صاحب اس فرقہ کے پیرو ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ اس زمانہ میں جہاد جائز ہے۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ سے غریب احمدیوں کو تکلیف پہنچانا مناسب نہیں ضرورت سمجھی گئی تو مفصل آئندہ لکھا جائیگا۔

مدرسہ دینیہ

میں نے جولائی میں احباب کی خدمت میں چند امور پیش کئے تھے۔ اور اخیر جولائی تک ان کا جواب چاہا تھا تاکہ مدرسہ دینیہ کے متعلق کوئی سکیم تجویز کی جائے۔ مگر اب تک صرف ذیل کے احباب کی طرف سے اطلاع آئی ...

(۱) جماعت شملہ ... یکمشت چندہ مدرسہ دینیہ کے لئے دیں گے اور ... ماہوار مستقل مدد۔

(۲) جماعت کرنال ... یکمشت چندہ اس کے علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیوڑھا کر دیں گے زائد رقم دینی مدرسہ کے لئے مستقل مدد ہوگی۔

(۳) میرزا محمد شفیع از ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۲ روپیہ ماہوار مدد دیں گے۔ پٹیالہ سے بھی جواب آیا ہے مگر ہنوز تعین چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور و شیخ رحمت اللہ صاحب نے معقول اعانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر دیا اور اس طرح اس کار خیر میں ہر طرح سے سبقت کا فخر ان کو حاصل ہے۔ میں نے ۳۱ جولائی کے بعد ۱۶ دن تک اور انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ اس کی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کا اور دیگر مدات کے چندوں کا بوجھ ہے۔ مگر تاہم میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ان تین جماعتوں اور ان تین احباب کے علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی وسعت احباب میں سے کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر رقم آچکی ہے۔ اور قادیان میں بھی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی۔ مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جواب کے منتظر ہیں۔ اس لئے ابھی تک سب کمیٹی کوئی کام شروع نہیں کر سکی۔ بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ یہ چندہ کب سے دینا ہوگا۔ سو جملہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جسقدر جلدی اسے شروع کر سکیں اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے جاری ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات لائبریری اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جس قدر رقم سرمایہ کے رنگ میں جمع ہوگی وہ آئندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں جو جو کچھ احباب کرنا چاہتے ہیں اس کی اطلاع ۱۳ اگست سے پہلے پہلے کر دیں ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے۔ اس پر تخمینہ اور تجاویز کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی - ۱۶ اگست ۱۹ء۔

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات سے ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

الحق الصریح فی تصدیق المسیح

گرچہ ہر کس زرہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

ایک صادق کا انجام۔ وفات مسیح موعود علیہ السلام
حضرت امام الزمان کی صداقت پر بارہ دلائل

(۱) موافق اور مخالف اخبارات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو دستوں کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ نے بمقام لاہور انتقال فرمایا۔ آپ کا جنازہ بذریعہ ریلوے گاڑی بٹالہ تک اور وہاں سے معمولی طور پر قادیان لایا گیا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ مقبرہ بہشتی واقع قادیان میں دفن کئے گئے اور حضرت حکیم الامت بالاتفاق خلیفۃ المسیح والمہدی قرار پائے۔

حضرت مرزا صاحب قبلہ کی کتاب براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں چھپی۔ اس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق یہ الہام لکھا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ المبطون شہید یعنی جو دستوں کی بیماری میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔

اب الہام مندرجہ براہین احمدیہ و حدیث صحیحہ کو واقعات صحیحہ و مسلّمہ متذکرہ بالا کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی متعلق وفات ایسی قطعی اور صاف و صریح طور پر پوری ہوئی کہ اس کی صداقت میں کسی اشد مخالف کو انصافاً بھی مجال دم زدن نہیں۔ ظاہر ہے کہ علم غیب خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے پس حضرت مرزا صاحب نے جو یہ غیبی خبر اپنی وفات کے متعلق مدت دراز پیشتر پبلک میں شائع کی وہ بلاشبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی اور قرآن کریم فرماتا ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو متصرف نہیں کرتا مگر اسی کو جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ہو لہٰذا ان واقعات سے قرآن کریم کی شہادت کے مطابق یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسولوں میں سے تھے۔ اللہ کا رسول صادق ہوتا ہے پس حضرت مرزا صاحب مغفور کا انجام ایک صادق کا انجام ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر افادۃً للناظرین وللہ غیبی بھی درج کر دوں۔ جو اخویم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ قل یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سنہ وفات ۱۳۲۶ برآمد ہوتا ہے۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز کے بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ تحریر فرمایا تھا۔

"چونکہ خدائے عزّ وجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو زبان عربی میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائے گی۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا واما نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک جاء وقتک ونبقی لک الآیات باہرات جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات قرب ما توعدون واما بنعمۃ ربک فحدث انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیوں میں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں تو اس حالت میں فوت ہو گا جو میں تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اسجگہ یاد رہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اوّل یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بد ذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھا لیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے تب ان کے نابود ہو جانے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔

حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بستوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں انکو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا " پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی " اسلئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقوے اختیار کرو تا بچ جاؤ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائیں گے خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے

ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی" یعنے خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھلاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں۔ فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت یہ وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھلاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں* خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے .... اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اب ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات کے متعلق عبارت مندرجہ بالا میں جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہی ظہور میں آیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر یہ دوسری دلیل ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی وفات سے پہلے جو تفصیلات اس واقعہ کے متعلق وحی الٰہی کے ذریعے کھولی گئیں ان پر نظر ڈالنے سے خدا کی قدرت نظر آتی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور من حیث المجموع عقل اس بات پر قطع واجب کرتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مغفور قطعاً اور یقیناً مرسل و مامور من اللہ تھے اور وہ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

اخبار بدر۔ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء خدا کی تازہ وحی

۲ مارچ ۱۹۰۷ء۔ روز شنبہ۔ الہام

(۱) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ تفہیم ہوئی کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اس بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ پاک کرنیکا حق ہے اور پھر انہیں کے متعلق اشارہ کرنے کیلئے الہام ہوا (۲) ... تو ہماری مگر خدائی امتحان قبول کر اور پھر الہام ہوا۔ (۳) یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم اے لوگو! تم اپنے رب کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں

---

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاقی رائے پر ہوگا۔ پس

بقیہ حاشیہ کالم نمبر ۲۔ جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

تہین پیدا کیا۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ اسے اہل بیت کسی دوسرے کو تکلیف کا مت بنا وہی خدا تیرا متکفل و رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر الہام ہوا۔

(۴) یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم۔ ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات مونہہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۵) اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے اور پیچھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) انت منی بمنزلۃ [illegible] انت الذی طار الی روحہ یعنے تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس قدر تیرا نسبت ظاہر ہو تو وہ ہے جس کی طرح سے میری طرف پرواز کیا۔

اخبار بدر مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی ۷ مارچ ۱۹۰۸ء۔ اتعجبون تموتوا کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ (۲) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء [illegible]

ریویو نمبر ۱۱ جلد ۲ بابت ماہ نومبر ۱۹۰۳ء

[illegible] ریویو نمبر ۱ جلد ۵ بابت [illegible] صفحہ ۲۸ رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء (۳) قرب اجلک المقدر (۴) قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا [illegible] (۱۴) [illegible] الله خیر وابقی (۱۵) خوشیاں منائیں گے۔

ان الہامات کے ذریعہ خداوند کریم نے حضرت اقدس کو مطلع فرمایا کہ آپ کی وفات قریب ہونے کی متواتر خبریں دیں اور آپ کو جماعت کے متعلق تسلی دی جو حضرت اقدس کی تدفین۔ خلافت اور جماعت کا واقعہ ایک ہی دن پیش آنے والا تھا۔ اس کی تاریخ بھی بتلائی اور مومنوں کو یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول فوت ہو جائے۔ مگر تم غم نہ کرو۔ کیونکہ اللہ جس کو اس سلسلہ کا چلانا منظور ہے۔ وہ باقی رہیگا اور دشمنوں کی حالت کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی کہ وہ خوشیاں منائیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب نے جیسا فرمایا تھا ہے کم و کاست ویسا ہی وقوع میں آیا۔

تفصیلات مندرجہ بالا کے بعد حضرت اقدس کو خاص تاریخ وفات ایک رؤیا میں اس طرح بتلائی گئی۔

ریویو نمبر ۲ جلد ۷ تاریخ

۵۔ جنوری ۱۹۰۸ء۔ مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔"

اس رؤیا میں امیر خان سے مراد سردار اور قوم کا امام ہے جس سے مقصود فی الحقیقت ذات ستودہ صفات امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔ پھر دکھلایا کہ اس سردار کی بیوی کے بیوہ ہونے کے واقعہ کو ۵ یا ۶ یا ۷ کے اعداد سے تعلق ہے۔ مگر اس بیوی کا خاوند جس دن فوت ہوگا اس کو اصلی تعلق ۶ کے عدد سے ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو بیمار ہوئے۔ ۲۶ کو آپ نے وفات پائی اور ۲۷ کو آپ دفن کئے گئے۔ ذیل کے الہامات میں حضرت اقدس کو مقام وفات بھی بتایا گیا۔

الحکم نمبر ۳ جلد ۱۰ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء (۳) "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"

(۳) ایک بشارت میں کہ قبل از موت کی فتح نصیب ہوگی۔ دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح تمہیں فتح و نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ کہ خود بخود دل لوگوں کے ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔

اپنے تمیرے متعلق اس الہام کے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ واقعات یا یوں کہو کہ خداوند خدا کی فعلی شہادت سے یہ ثابت ہوئے کہ مکہ سے مراد قادیان اور مدینہ سے احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ کیونکہ الہام میں اس بات کی طرف صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وطن میں فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ میں فوت ہوئے اسی طرح یہ بروز محمدی علیہ الصلوۃ والسلام قادیان میں فوت نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسے شہر میں فوت ہوگا۔ جہاں اس کے انصار رہتے ہوں۔

رؤیا و الہام مندرجہ ذیل اس کی تائید میں

اخبار بدر نمبر ۱۰ جلد ۷ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعود

۷ مارچ ۱۹۰۸ء "ماتمکدہ" فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔ پھر غنودگی میں دیکھا کہ جنازہ آتا ہے۔"

اس الہام میں ماتمکدہ سے مراد وہ مقام کہ جہاں آپ کی وفات پانا پہلے بتایا گیا ہے یعنی احمدیہ بلڈنگ لاہور ساتھ ہی جنازہ آتے ہوئے دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس جگہ وفات ہوگی۔ وہاں سے جنازہ قادیان لایا جاویگا۔ کیونکہ آپ نے قادیان میں یہ خواب دیکھا تھا کہ جنازہ آتا ہے۔ پھر چونکہ لاہور سے بٹالہ تک لاش صندوق میں آنے والی تھی اور اس کے بعد صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان تک آنے والی تھی۔ اس لئے ۷ مارچ ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا کہ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ اس الہام کا پتہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ پھر چونکہ قادیان آپ کا وطن تھا اور وہاں دفن کے لئے جنازہ بھی پہنچنا تھا۔ اس لئے "ماتمکدہ" کا الہام دوبارہ ہوا۔ دیکھو۔

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی "ماتمکدہ" قبر کی جگہ آپ کو قادیان میں کشفی طور پر پہلے ہی دکھا دی گئی تھی چنانچہ اس کا مفصل ذکر وصیت مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء محولہ بالا میں بصراحت تمام درج ہے اور وہ جگہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہے جس سے مخالفوں کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار خدا کی طرف سے بتا دیا گیا تھا کہ آپ کسی بیماری سے فوت ہوں گے چنانچہ

اخبار الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء

میں لکھا ہے۔

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور میں نے خیال کیا کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانیکا ارادہ کیا گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجا لانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بیماریوں سے کوئی بیماری میرے لاحق حال ہو۔ کیونکہ

اس میں شماتت اعدا ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی گئی کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔ رحلت سے پہلے کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدسؑ کے پاس پہونچا۔ اور قبل از واقعہ مومنوں کو تسلی دی گئی اور [illegible] چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۱۲ جلد ۵ صفحہ ۲۰ [illegible] ۱۹۰۶ء میں اس طرح درج ہیں۔

خدا کی باتیں ۹۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ ڈر مت مومنو!

اب ان تمام الہامات وواقعات و دلائل پر غور کرنے سے بعد کسی منصف مزاج خدا ترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہوسکتا [illegible] کہ یہ خبریں علیم وخبیر وعالم الغیب خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی ملہم یزدانی مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے۔ پس جو لوگ ان [illegible] تمسخر واستہزا سے پیش آتے اور تکفیر وتذلیل پر کمربستہ ہوگئے [illegible] زبان پر لاتے ہیں وہ سچائی اور انسانیت کا خون [illegible] گروہ خوب یاد رکھیں کہ ان کی [illegible] حضرت اقدس کے اس الہام کو [illegible] "اپنے ہاتھوں آپ پیدا کرتے ہیں:۔

فویل لهم [illegible]۔ یاحسرة علی العباد ما یاتیهم من رسول الا کانوا به یستهزءون۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ رجون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماماً یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اس طرح کھینچتے ہیں:۔

"تاہم اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ حضرت اقدسؑ اس زمانہ کے [illegible] تھے۔ اس ترقی علوم وفنون کے زمانہ میں [illegible] یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ ان کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور بلا چون وچرا اُس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب وامیر عالم وفاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدسؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے مقلدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم اُن کی عزت کریں اور اُن کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدسؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھکر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔ ؎

والفضل ما شهدت به الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ ان اعتراضات کو نیست ونابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف وبری الذمہ ہونا ثابت کردیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات معہ جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی سو مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ ہے پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی [illegible] نکلی۔

جواب [illegible] ڈاکٹر عبد الحکیم نے ۱۲ رجولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات کی بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی [illegible] چودہ مہینے [illegible] مرجائینگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کردیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ راگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۵ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبد الحکیم میری زندگی میں مرجاویگا۔ مگر مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبد الحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبد الحکیم میری زندگی میں مرجائیگا پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبد الحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہوگیا۔ یعنی حضرت اقدسؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبد الحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک لحاظ سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہوگیا کیونکہ ڈاکٹر کا [illegible] جھوٹا ثابت ہوجانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی اس مقام پر بلفظہ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں میں [illegible] اور عظمتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے [illegible] کہلاتے ہیں✝۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے

✝ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبد الحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے جو مجھ کو کذاب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہوجائیگا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے جو خدا کے خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کا عذاب اور ذلت کی موت اُن کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہوجائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

نہیں پیدا کیا۔ اس زمین پر تفہیم ہوئی کہ اسے اہل بیت کسی دوسرے کو تکلیف ... مت بنا دیں خدا تیرا متکفل و رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر الہام ہوا۔

(۴) یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم۔ ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۵) ... میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) انت منی بمنزلۃ ... انت الذی ... [illegible]

یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس ... کہہ سے ظاہر ... ہوں تو وہ ہے جس کی ... میری ... [illegible]

اخبار بدر مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی ۷ مارچ ۱۹۰۸ء۔ اتعجبون ... کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ (۲) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

۱۲ مارچ ... [illegible]

ریویو نمبر ۱۱ جلد ۷ بابت نومبر ۱۹۰۸ء

... ریویو نمبر ۱ جلد ۶ بابت ... [illegible]

... رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

... دسمبر ۱۹۰۵ء ... (۳) ... وفات قریب رسید

(۴) ... واقعہ ... تعلق ... اللہ خیر و ابقی

(۵) ... شیاں ... مٹائیں گے۔

ان الفاظ ... خداوند کریم نے ان الہامات میں حضرت اقدس کو خوب ... کی وفات قریب ہونے کی متواتر خبریں دیں ... حضرت اقدس کی تدفین و خلافت ... کا واقعہ ایک ہی دن پیش آنے والا تھا اس کی تاریخ ... بتلائی اور ... یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول فوت ہو جائے ... مگر تم غم نہ کرو کیونکہ ... جس کو اس سلسلہ کا چلانا منظور ہے وہ باقی رہیگا اور ... ان کی حالت کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی کہ ... شیاں مٹائیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب نے جیسا فرمایا تھا سب کم و کاست ویسا ہی وقوع میں آیا۔

تفصیلات مندرجہ بالا کے بعد حضرت اقدس کو خاص تاریخ وفات ایک رؤیا میں اس طرح بتلائی گئی۔

ریویو نمبر ۲ جلد ۷ ٹائیٹل پیج

۵ جنوری ۱۹۰۸ء۔ مرحوم امیر خان کی بیوی جس دن اس کا خاوند فوت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی بیوہ کی پیشانی پر ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔"

اس رؤیا میں امیر خان سے مراد سردار اور قوم کا امام ہے جس سے مقصود فی الحقیقت ذات ستودہ صفات امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ پھر دکھلایا کہ اس سردار کی بیوی ... کے واقعہ کو ۶ یا ۷ کے اعداد سے تعلق ہے۔ مگر اس بیوی کا خاوند جس دن فوت ہوگا اس کا اصلی تعلق ۶ کے عدد سے ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو بیمار ہوئے ... ۲۶ کو آپ نے وفات پائی اور ۲۷ کو آپ دفن کئے گئے۔ ذیل کے الہامات میں حضرت اقدس کو مقام وفات ... بتایا گیا۔

الحکم نمبر ۲ جلد ۱۰ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء

۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء (۳) "ہم کہیں مریں گے یا مدینہ میں"

(۴) ایک ... میں کہ قبل از موت کی فتح نصیب ہوگی۔ دشمنوں کو تیر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح تمہیں تیرے نشانوں سے مغلوب ... جائیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قبل از موت ... ہوگی کہ خود بخود دل لوگوں کے ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔

اس تفسیر سے ... اس الہام کے کہ "ہم ... میں یا مدینہ میں" ... یوں ہو کہ ... خدا کی فعلی شہادت سے یہ ثابت ہوئے کہ مکہ سے مراد قادیان اور مدینہ سے احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ کیونکہ الہام میں اس بات کی طرف صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن میں فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ میں فوت ہوئے اسی طرح بروز محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان میں فوت نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسے شہر میں فوت ہوگا۔ جہاں اس کے انصار رہتے ہوں۔

رؤیا و الہام مندرجہ ذیل اس تعبیر ...

اخبار بدر نمبر ۱۰ جلد ۷ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعودؑ

۷ مارچ ۱۹۰۸ء "ماتمکدہ" فرمایا اس کی متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔ پھر غنودگی میں دیکھا۔ کہ جنازہ آتا ہے۔"

اس الہام میں ماتمکدہ سے مراد وہ مقام ہے جہاں آپ کی وفات پانا پہلے بتایا گیا ہے یعنی احمدیہ بلڈنگ لاہور ساتھ ہی جنازہ آتے ہوئے دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس جگہ وفات ہوگی۔ وہاں سے جنازہ قادیان لایا جاویگا۔ کیونکہ آپ نے قادیان میں یہ خواب دیکھا تھا کہ جنازہ آتا ہے۔ پھر چونکہ لاہور سے بٹالہ تک لاش صندوق میں آنیوالی تھی اور اس کے بعد صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان تک آنیوالی تھی۔ اس لئے ۷ مارچ ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا کہ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ اس الہام کا پتہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ پھر چونکہ قادیان آپ کا وطن تھا اور وہاں دفن کے لئے جنازہ بھی پہنچنا تھا۔ اس لئے "ماتمکدہ" کا الہام دوبارہ ہوا۔ دیکھو

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی "ماتمکدہ" قبر کی جگہ آپ کو قادیان میں کشفی طور پر پہلے ہی دکھا دی گئی تھی چنانچہ اس کا مفصل ذکر وصیت مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء محولہ بالا میں بصراحت تمام درج ہے اور وہ جگہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہے جس سے مخالفوں کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ... بتا دیا گیا تھا کہ آپ کسی بیماری سے فوت ہوں گے چنانچہ

اخبار الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء

... [illegible]

۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے بعد میں نے خیال کیا۔ کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانیکا ارادہ کیا گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجا لانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے ... اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے اور ... دل میں ڈالا گیا۔ کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا کہ ... کہ خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت نہیں چاہتی کہ ... سے کوئی بیماری میرے لاحق حال ہو۔ کیونکہ

ان کی شماتت اعداء ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی گئی کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔ [illegible] پہلے پھر کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدسؑ کے پاس پہنچا اور قبل از وقت مومنوں کو تسلی دی گئی اور [illegible] چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۱۲ جلد ۷ صفحہ ۳ [illegible] ۱۹۰۸ء میں اس طرح درج ہیں۔

[illegible] ۹۔ مئی ۱۹۰۸ء۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵۔ مئی ۱۹۰۸ء۔ ڈر مت مومنو!

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے سے بعد کسی منصف مزاج خدا ترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا [illegible] خدا خبیر علیم و خبیر و عالم الغیب خدا وند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی [illegible] یزدانی مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے پس جو لوگ [illegible] استہزا [illegible] آتے اور تکفیر و تذلیل پر کمر بستہ [illegible] زبان پر لاتے ہیں وہ سچائی اور انسانیت کا خون [illegible] گروہ خوب یاد رکھیں کہ ان کی ایسی بیہودہ [illegible] اقدس پر کوئی [illegible] نہیں لگ سکتا بلکہ وہ حضرت اقدس کے اس الہام کو کہ "خوشیاں منائیں گے" اپنے ہاتھوں آپ پیدا کرتے ہیں:—

[illegible] یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں اس آرٹیکل میں ایڈیٹر [illegible] موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے [illegible] الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماماً یعنی خداتعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا اقرار بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اسطرح کرتے ہیں:—

"تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت اقدسؑ اس زمانہ کے [illegible] سے تھے۔ اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ [illegible]

یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ ان کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور بلا چون و چرا اس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدسؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے معتقدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم ان کی عزت کریں اور ان کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدسؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھکر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔ ؎

والفضل ما شہدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خداتعالیٰ ان اعتراضات کو نیست و نابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف و بری الذمہ ہونا ثابت کر دیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیشگوئی کی تھی سو مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ رہے پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔

جواب ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات [illegible] تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی [illegible] کہ [illegible] چودہ مہینے [illegible] ہو جائینگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کر دیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ اگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۱۲ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجاویگا۔ مگر مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجائیگا پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبدالحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ یعنی حضرت اقدسؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبدالحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر کا [illegible] جھوٹا ثابت ہو جانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان [illegible] حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی [illegible] تمام بلفظہ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں [illegible] اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے [illegible] کہلاتے ہیں۔ + ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے [illegible]

+ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے [illegible] قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خداتعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے [illegible] کہ خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ذلت کا عذاب اور ذلت کی موت ان کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق *

اب اگر ناظرین اس وحی الٰہی اور تشریحات حضرت اقدس ؑ پر ایک گہری نظر ڈالیں گے۔ تو انہیں یہ بات صاف دکھائی دیجائیگی۔ کہ اس پیشگوئی میں تو یہ اشارۃً بھی بیان نہیں کیا گیا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں فوت ہو جائیگا پس معترض کی سمجھ پر افسوس جس نے صرف اپنے دل سے ایک بات تراش کر اوسی کو اعتراض کی بنیاد ٹھہرایا۔

حیرت خیز اور تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں یہ تو بیان کیا گیا۔ کہ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب خدا کے مقبول یعنی حضرت مرزا صاحب کو نہیں ہوگا۔ مگر عبدالحکیم نے جو یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مر جائیں گے۔ اس کی تردید نہیں کی گئی۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب . . . .

کی پیشگوئی کا ماحصل یہ نکلا کہ حضرت مرزا صاحب عبدالحکیم کی زندگی میں فوت ہو جائیں گے اور آپکے اس طرح فوت ہو جانے پر عبدالحکیم یہ کہیگا کہ مرزا صاحب چونکہ میری زندگی میں فوت ہو گئے اس لئے وہ کاذب تھے اور میں صادق ہوں اور وہ شریر تھے اور میں صالح ہوں۔ سو خداوند عالم الغیب فرماتا ہے۔ کہ اے ڈاکٹر تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤں گا۔ میرے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے۔ کہ وہ عذاب کی موت اور ذلت کی موت نہیں مرتے مگر تو ذلت کی موت مریگا اور اس طرح صادق اور کاذب میں کھلا کھلا فرق دنیا کو نظر آ جائیگا۔ چنانچہ واقعات پیش آمدہ سے یہ بات اہل نظر کے نزدیک ثابت ہو گئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب

خدا کے مقبول اور صادق بندے تھے اور مرتد ڈاکٹر بیشک کاذب ہے۔ آئندہ زمانہ کے واقعات ڈاکٹر کے کذب و فساد کی قلعی اور بھی کھول دیں گے اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگی۔ کہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار ڈاکٹر کا کام کس طرح تمام کرتی ہے۔

اعتراض نمبر ۳ مرزا صاحب نے ایک عورت سے نیا نکاح ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر اس عورت سے نکاح نہ ہوا اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس اعتراض کا جواب خود ہی لکھ چکے ہیں اس لئے اس اعتراض کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ناظرین حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲-۱۳۳ میں یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا۔ کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کیا یونس ؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کچھ شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا۔ کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹال دے۔"

پس جب حضرت اقدس ؑ خود ہی تحریر فرما چکے تھے کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا اور آخری الہامات حضرت اقدس نے بھی یہی شہادت دی کہ وہ مشروط نکاح اذا فات الشرط فات المشروط کے مطابق منسوخ ہو گیا۔ تو اب اس پیشگوئی پر مخالفین کا اعتراض قابل التفات نہیں ہو سکتا۔

اعتراض نمبر ۴ مرزا صاحب نے ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں جو اخبار بدر مورخہ ۱۵- اپریل میں شائع ہوا ہے اور جس کا عنوان ہے۔

"مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں ہی طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماری سے ہلاک ہو جائیگا۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ مفسد و کذاب ہونگا۔ اب چونکہ مولوی ثناء اللہ زندہ بھلا چنگا موجود ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے خود مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گیا کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھے بلکہ مفسد و کذاب تھے۔

جواب - اسی اشتہار میں جس کا حوالہ معترض نے دیا ہے حضرت اقدس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔" اور اس عبارت سے پہلے اسی اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے۔ " اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنۃ اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے"

اب حضرت مرزا صاحب کی عبارات منقولہ بالا سے روز کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس ؑ نے مولوی ثناء اللہ کی موت کے بارہ میں الہام یا وحی کی بنا پر کوئی پیشگوئی نہیں کی تھی ہاں آپ نے دعا ضرور کی تھی۔ پس آپکے الہام یا وحی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو یہ بات اگر صحیح بھی مان لیجائے۔ تاہم حضرت اقدس پر شرعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ کسی کا عقیدہ نہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی سب دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ بلکہ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی اکثر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ اور بعض دعائیں جو حکمت الٰہیہ کے مغائر اور تقدیر مبرم کے خلاف واقع ہوتی ہیں۔ وہ قبول نہیں ہوتیں۔ دیکھئے! حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے طوفان سے بچ جانے کی دعا کی۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔ پس اگر مرزا صاحب کی بھی یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو اعتراض کا موقعہ کیا ہے باایں ہمہ ہم دکھلائیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ دعا بھی جس رنگ میں خدا نے چاہا۔ سنۃ اللہ کے مطابق قبول ہو گئی۔

ناظرین - ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کے دعائیہ اشتہار کو پڑھکر بہ آسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی اس دعا کا لب لباب یہ تھا کہ آپکا مامور من اللہ اور مسیح موعود ہونا دنیا پر ظاہر ہو جائے اور مولوی ثناء اللہ جو سچائی کا دشمن اور حق کا اشد مخالف ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشرطیکہ

---

* اس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

* یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کیلئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

* یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر - میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی - ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

وہ توبہ نہ کرے مخالفت کی سزا ہے۔ سو یہ اصلی دُعا آپ کی قبول ہوگئی۔ جیسا کہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر یہ زائد شرط جو دُعا کا کوئی اصل جزو نہیں یعنے یہ بات کہ مولوی ثناء اللہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ زائد شرط مصلحت الٰہیہ کے خلاف تھی جیسا کہ الہامات حضرت اقدس اور واقعات مابعد سے ظاہر ہے۔

اب حکیم وحمید قادر مطلق خداوند خدا کی قدرت قابل دید ہے۔ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسُول کی عزت قائم رکھنے وصداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک طرف تو ثناء اللہ کے دل میں یہ بات ڈالدی کہ اس نے ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث میں بجواب اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ لکھدیا کہ:۔ "یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہوسکتی ۲۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔"

اور ثناء اللہ کے نائب نے اس جواب کے نیچے ایک نوٹ لکھوادیا۔ جسپر ثناء اللہ نے کوئی جرح نہیں کی۔ وہ نوٹ یہ ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سو من کان فی الضلالة فلیمدد له الرحمٰن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لهم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) اور ویمدهم فی طغیانهم یعمهون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو بل متعنا هولاء وآباءهم حتے طال علیهم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کریں۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن اور محمد اور احمدؐ بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت! ذالک مبلغهم من العلم۔

اب ثناء اللہ کے جواب اور اسکے نائب کے اس نوٹ سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ثناء اللہ نے اس طریق فیصلہ کو جو دعائیہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس نے پیش کیا تھا۔ منظور نہیں کیا۔ بلکہ بزعم خود قرآنی معیار کے مطابق اس کو نسکو بتایا اور پبلک کو یہ جتایا۔ کہ اگر ثناء اللہ مرزا صاحب کی زندگی میں مرجائے۔ تو مرگ اس طرح مرنا مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔

جب ثناء اللہ اور اس کے نائب نے مرزا صاحب کے جلد از ثناء اللہ کی زندگی میں فوت ہو جانے کو ان کی سچائی کی دلیل ٹھہرایا اور لمبی عمر پانے کی صورت میں انکو جھوٹا دغاباز مفسد۔ نافرمان بتایا تو خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں ثناء اللہ اور اس کے ہم صفیروں کو ذلیل کرنا پسند فرمایا۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد بتاریخ ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ وحی نازل فرمائی۔ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون (ترجمہ) قریب ہے۔ میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا پس تم جلدی نہ کرو۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔ اس وحی میں نشانات دکھلانے کا تو وعدہ کیا گیا ہے مگر جلدی کی ممانعت کی گئی ہے۔ پس یہ صاف اشارہ اس بات پر کہ ثناء اللہ کیلئے جو عذاب کی موت کی دعا کی گئی ہے وہ میں پوری کر دکھلا دونگا مگر ایسی جلدی نہیں جیسی تم نے دُعا میں چاہی ہے یعنی تمہاری زندگی میں نہیں۔ اس کی وجہ بھی دوسرے الہام میں بتائی گئی اور وہ یہ ہے۔ کل یوم هو فی شان۔ (یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں ابتلا بھی درمیان میں ہیں) دیکھو اخبار بدر مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء مگر اس دُعا سے جو آپ کی اصل غرض تھی اس کے پورا کرنے کی دوسرے الہامات میں آپ کو بشارت دیگئی اور وہ یہ ہیں۔ لا یهدئ نباءک وقتی من ربک کهیم۔ تیری بات ٹوٹی نہ جائے گی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظهرک ورفعنا لک ذکرک۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء پھر مخالفوں کے انجام کی نسبت حسب ذیل الہام میں توجہ دلائی۔ ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله سینالهم غضب من ربهم۔ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہنچیگا۔

غرض ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء والے دعائیہ اشتہار کے بعد جب آپکو یہ الہام ہوا۔ کہ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون۔ تو اس الہام سے متنبہ ہوکر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے مقابلہ میں ایک اعلان شائع کیا۔ جو اخبار بدر مورخہ ۶ جون ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افترٰی علے اللہ کذبا او کذب بایٰتہ)۔

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کا کلام اون کو سُنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے۔ انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقة الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کریں گے۔ آخر ہر ایک فیصلہ کیلئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء وقدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں

اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار واحافظک خاصة۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنة اللہ علے من کذب وحی اللہ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ و لعنة اللہ علی من افتریٰ علے اللہ۔

اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے۔ کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے۔ کہ والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم اولئک لهم الامن وهم مهتدون۔ پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جن کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہوکر شہادت کا اجر پاوینگے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ہوگی

اب میں دیکھونگا۔ کہ اس میری تحریر کے مقابل

بغرض تکذیب کرین قسم کہاتا ہو مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہین سمجھتا تو آپ بھی دعوے کرے کہ مین بھی طاعون سے محفوظ رہونگا اور مجھے بھی خدا تعالے کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھے کہ افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدی

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد

اس اعلان کے مضمون سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود ع طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء پر حسب ایماء الٰہی قائم نہین رہے اور اسی لئے آپنے اس اعلان مین تحریر فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے پس اب انصافاً کسی معترض کو یہ حق حاصل نہین ہو سکتا کہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی بنا پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائے ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس اوسی طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ پر قائم رہتے تو پہر اوس کے چند روز بعد ہی دوسرا طریق فیصلہ جس مین مولوی ثناء اللہ کو بالخصوص اور سب سے پہلے مخاطب کیا ہے کیون پیش کرتے۔

پہر ایک اور لطیف و نازک بات جو اس دوسرے طریق فیصلہ مندرجہ اعلان مطبوعہ ۲۶ جون ۱۹۰۷ء سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپنے اس اعلان مین یہ تو تحریر فرمایا کہ مین وحی الٰہی کے مطابق طاعون سے محفوظ رکھا گیا ہون۔ ثناء اللہ وغیرہ جو اسکو وحی الٰہی نہین سمجھتے اگر قسم کہا کر یہ کہین کہ یہ انسانی افترا ہے تو مین امید رکہتا ہون کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے گا اس اعلان مین یہ نہین لکھا کہ ثناء اللہ وغیرہ اگر قسم کہا کر یہ کہین کہ یہ وحی الٰہی نہین انسانی افترا ہے تو وہ میری زندگی مین ہی طاعون کی موت سے مر جائینگے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آپنے شرط مندرجہ اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یعنی اس امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی مین ہی عذاب کی موت سے ہلاک ہو جائیگا رجوع کر لیا تہا۔ مگر مولوی ثناء اللہ اس نوٹ کے مضمون پر جو ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث مین چہپا تہا یعنی اس بات پر کہ خدا تعالے جہوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگون کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے۔ قائم رہا۔ اب حضرت اقدس مرزا صاحب کی موت اور ثناء اللہ کے زندہ رہنے سے ثابت ہوگیا کہ ثناء اللہ اپنے اقرار کے مطابق آپ ہی جہوٹا۔ دغاباز مفسد اور نافرمان ہے اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ اس مصرعہ کو ورد زبان کرے ؎

مین الزام اونکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا

اس مضمون کے ختم ہونے سے پیشتر اخبار بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء بھی میرے پاس پہونچ گیا۔ اخبار مذکور مین اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے بھی معترضین کے اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے ہین لہذا مناسب مقام سمجھ کر بقیہ اعتراضات اور اون کے جوابات اخبار مذکور سے ذیل مین نقل کئے جاتے ہین

اعتراض نمبر ۵ مرزا صاحب کی پیشگوئی حقیقۃ الوحی مین لکھی ہے کہ میری عمر اسی سال سے چار پانچ برس کم یا چار پانچ برس زیادہ ہوگی مگر مرزا صاحب نے صرف ۶۹ برس کی عمر پائی اس لئے یہ پیشگوئی جہوٹی نکلی۔

جواب۔ حضرت اقدس ع کی عمر وحی الٰہی کے مطابق ۷۵ سال کی ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہین انہون نے غلطی ہوئی کہائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تہی کہ وہ تاریخون اور سنون کی گنتی کی طرف توجہ نہین کرتے تہے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکہدیا کرتے تہے خود مین نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچہ ٹہیک نہین کہہ سکتے کیونکہ اس وقت بچون کی عمرین لکھنے کا کوئی طریق نہ تہا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہین۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹہیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تہا اور نہ کبہی آپنے اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹہیک تاریخ نکالنے کے پیچہے پڑ جاوین۔ خدا کے انبیاء ایسے امور مین پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہین آپنے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بہی لکھا ہے جسکی رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو دعوٰی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۸۹۲ء مین شائع ہوا تہا اوس مین آپنے اپنی عمر چہیاسٹہ سال سے زیادہ لکہی ہے اس حساب سے بلحاظ قمری مہینون کے آپ کی عمر ۷۶ سال ہوتی ہے لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ اونہون نے جنازہ مین شامل ہونے کیواسطے تشریف لانے پر فرمایا تہا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء مین ہوئی تہی۔ اس لحاظ سے ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال انیسوین صدی کے ہین اور آٹھ سال اس صدی کے کل ۵+۶۰+۸ = ۷۳ سال ہوئے۔ اس مین دو سال قمری حساب کے بڑھائے جائین تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہین ہوسکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ سال بہرحال اسی کے قریب اور مطابق وحی الٰہی ہے لیکن اگر ایسا بہی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی کے قریب بہی ہوئی ہوتی تب بہی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تہی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تہے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیت اور اخبارات مین ہو چکی تہی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تہے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا سمجہا جاتا۔ یمحوا اللہ مایشاء و یثبت۔

اعتراض نمبر ۶ مرزا صاحب نے اپنی وفات سے چند مہینے پہلے پیشگوئی کی تہی۔ کہ میرے ہان ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ پیشگوئی بہی پوری نہ ہوئی۔

جواب۔ حضرت اقدس اس کی بابت خود فیصلہ فرما چکے ہین۔ مدت ہوئی کہ آپ کو ایک الہام ہوا تہا کہ خدا نے مجہے ایک پانچوین لڑکے کی بشارت دی ہے اور پہر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہان لڑکا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا۔ کہ یہی وہ پانچوان لڑکا ہے کیونکہ پوتا بہی لڑکا ہی ہوتا ہے ایسا ہی اب انشاء اللہ تعالے یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

اب ناظرین باتمکین خود بنظر انصاف ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے متعلق مخالفین نے جو جو چند اعتراضات حضور کو رسوا کرنیکی نیت سے شائع کئے تہے وہ تحقیق کے بعد بالکل غلط اور بے بنیاد ثابت ہوئے پس ان اعتراضات سے حضرت اقدس ع کی ذات ملکی صفات کو کوئی نقص عائد نہو سکا۔ ہان آپ کے الہامات مطہرک من الذین کفروا اور لا نبقی لک من المخزیات شیئاً وغیرہ اور پورے ہوگئے۔ سچ ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است

اب مخالفین کو چاہیئے۔ کہ ذرا دل مین شرمائین اور انصاف سے کام لین کہ علیم و خبیر خداوند تعالے نے اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کو قبل از وقت کس قدر وصریح غیبی باتون سے اطلاع بخشی تہی اور آیۃ کریمہ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول پر نظر ڈال کر مسیح موعود کو رسول اللہ و نبی اللہ مان لین ورنہ تعجب یاد رکہین۔ کہ وہ اپنی مونہہ کی پہونکون سے الٰہی نور کو بجہا نہین سکتے اور اون کے تعصب و عناد کے گرد سچائی کے چمکتے ہوئے سورج پر خاک نہین ڈال سکتی۔

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مردند و شد ترکی تمام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اپنے دل سے یہ خیال وسلے نکال ڈالیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات سے یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جائیگا۔ وہ خوب سمجھ لیں کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے اس لئے کسی کی وفات سے اس سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑتا وہ حی وقیوم خدا جس نے مسیح موعود کو یہ سلسلہ قائم کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا اسی نے حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور جو یہ ہے۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

پس وہی سچا اور قادر توانا حی وقیوم خدا اس سلسلہ کا محافظ ہے اور اسی کی نصرت و تائید سے اندھی دنیا بھی دیکھ لیگی کہ احمدی لوگ بفضلہ تعالیٰ منکرین و مخالفین سلسلہ احمدیہ پر کس قدر جلد اور پھر قیامت تک کے لئے حیرت انگیز و معجزانہ طریق پر وہ دائمی غلبہ حاصل کرتے ہیں جسکی ابتدا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تاریخ خلافت راشدہ سے ہو چکی ہے۔ اے خدا تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن لے اور ہم پر رحمت کی نظر ڈال اور ہمیں وہ کرشمۂ قدرت کہلا جس کے دکھلانے کا تو نے اپنے مقدس رسول سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللّٰھم آمین۔

الفضل

خاکسار سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

المجدد کی نسبت ہم نے ۹ر جولائی کے پرچہ میں ایک نوٹ لکھا تھا۔ وہ تلخ گھونٹ شیر مادر کی طرح ہضم ہو گیا۔ اب ہمیں المجدد نے پھر ہمیں کچھ لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ المجدد کا نام ہی ہماری مخالفت میں اس کی تردید کے لئے کافی ہے کیونکہ اس کی بنار اس بات پر ہے کہ ایک مجدد تیرہویں صدی میں ہوا پس ہمارا سوال یہ ہے کہ جب حسب پیشگوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے اور اسی بنار پر حضرت شیخ احمد سرہندی کا دعوے تجدید تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ چودہوین صدی خالی جائے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہم کسی شریف و متین نقشبندی سے چاہتے ہیں۔

اس المجدد میں کچھ تو حضرت شیخ احمد کی سوانح عمری ہے۔ مجدد صاحب کے مناسب فضائل سے ایک حد تک تو اصولاً ہمیں اتفاق ہے مگر جس طرز میں یہ حالات لکھے گئے ہیں وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ ابو الفضل کے ساتھ مناظرہ جو دکھایا گیا۔ اس میں مجدد صاحب کا ضعف ثابت ہے۔ حدیث سماع بھی عجیب ہے۔ جس کا واسطہ جنوں کے ذریعہ ملایا گیا ہے۔

پھر صداقت اسلام پر ایک مضمون ہے جس میں بعض احادیث کو حضرت امام ابوحنیفہ پر منطبق کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے۔ نعمان بن ثابت کا زمانہ ایسا نہ تھا جب ایمان ثریا پر چلا گیا۔ بس لنالہ رجل من ابناء فارس کی حدیث خواہ مخواہ ان پر چسپاں کرنا ٹھیک نہیں اگر نعمان بن ثابت کے بارہ حروف ان کے امام اعظم ہونے کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔

مرزا غلام احمد کے مسیح۔ مہدی۔ کرشن ہونے کے ثبوت میں ا۔ ان کے بارہ حروف تسلیم نہ کئے جاویں۔

میرے دوستو! یہ شاعرانہ تخیلات مذہبی امور میں قابل استدلال نہیں۔

جب ایڈیٹر المجدد نے چشتیوں کی ایک کتاب پر اعتراض کیا کہ اس میں تصویریں ہیں تو ہم نے ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا تھا کہ پہلے اپنے دلوں کے بتوں کو نکالو جو تصور شیخ کے ذریعہ اشربوا فی قلوبھم کے مصداق بن رہے ہیں اس پر ایک لمبا چوڑا بے سر و پا مضمون چھپا ہے میں حیران ہوں کہ اس شخص کو کیا ہو گیا کہ از راہ ناشناسی ہمیں بار بار تصویر پرست کہتے ہو مگر کیا اس کا ثبوت دے سکتے ہو؟ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تصویر محض پیچ قیافہ شناسوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ حلیہ ان لوگوں پر جو یہاں آنے میں موانع رکھتے ہیں ظاہر کرنے کے لئے چھپوائی گئی تھی۔ ہر شخص کے دل میں اپنے محسن کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے یہ بات خود تمہاری فطرت سے ثابت ہے۔ کہ کئی مسلمان زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتاق ہیں جب ایک سامان موجود تھا اور اس سے ہم نے ایک دینی خدمت لے لی خصوصاً اس صورت میں کہ تصویر کی حرمت لذاتہ نہیں بلکہ لغیرہ ہے تو اس میں کیا قیامت آ گئی۔ ہر ایک احمدی کے پاس میرے آقا کی تصویر ہرگز نہیں اس کی کوئی تعظیم نہیں کرتا۔ کوئی اسے سجدہ نہیں کرتا۔ کوئی اس کا تصور تم لوگوں کی طرح اپنے دل میں نہیں پکاتا۔ یہ بیان سچا بیان ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

میں تمہیں ایک واقعہ سناؤں۔ ایک دفعہ کارڈوں پر کسی نے حضور کی تصویر چھپوا دی آپ نے سنا کہ بعض احمدیوں نے ایسے کارڈ منگوائے ہیں۔ آپ نے ان کے جلانیکا ارشاد فرمایا جس کی فوراً تعمیل ہوئی۔ روپیہ پر تصویر کا ہونا اور کل نقشبندیوں کا اسے اپنے پاس رکھنا روز روشن کی طرح ظاہر ہے اس کے ڈیفنس میں یہ دلیل کہ "ضرورت" ہے ہمارے طرز عمل کے لئے بھی دلیل بن سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کے پاس تصویر ہے تو ضرورت کے لئے۔ پھر تم روپے پیسے کے لئے ضرورت بیان کرتے ہو اور ایک دفعہ بھی یہ نہیں بتلا سکتے کہ کسی نے تم میں سے گورنمنٹ میں عرضی دی ہو کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف بات ہے ہمارے لئے اور قسم کا سکہ ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو ثابت ہو جاتا کہ تم لوگ مجبوری سے اسے رکھتے ہو۔

ایک طرف تو واذکروا اسم ربک اور بہت قسم آیات سے ذکر اللہ کا ثبوت دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے

کہ صوفیائے کرام کے نزدیک ذکر تنہا بے واسطہ اور فنا فی الشیخ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ گویا اللہ تعالیٰ کا حکم لعد اس کی تعمیل بالکل عبث ہے جب تک اس میں تصور و فنا فی الشیخ کا عمل نہ ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر اللہ کی تمہارے دلوں میں بھی وقعت نہیں کیونکہ وہ تو بغیر تصور شیخ عبث محض ہے یعنی جو کچھ ہے وہ واسطہ اور تصور ہے۔

نقشبندیو! اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں فہم سلیم دے تاکم از کم قرآن کی صریح مخالفت سے بچ جاؤ۔ کاش! تم لا الہ الا اللہ کے معنے سمجھتے اور یہ خیال کرتے۔ کہ صوفیاء کے نزدیک تو غیر اللہ کا خیال بھی ایک بت ہے اور اس لا الہ میں اس کی نفی ہی مقصود ہے مگر تم ہو کہ زبان پر لا الہ الا اللہ ہے اور دل میں اپنے پیر کا بت۔ بت پرستوں سے جا کر پوچھو وہ ہرگز نہیں کہتے کہ یہ جسد بے روح ہمیں کچھ نفع ضرر پہنچا سکتا ہے بلکہ وہ بھی تمہاری طرح یہی کہتے ہیں۔ کہ "ابتدا میں سالک کی نظر مرئیات اور محسوسات پر منحصر ہوتی ہے اور مولا کریم کی ذات سے بعد ہوتا ہے اس لئے پہلے محبت شیخ سے پیدا ہوتی ہے من حیث انہ مظہر لفیوضاتہ سبحانہ محسوس بالحواس الظاہرۃ واللہ سبحانہ غیر محسوس۔ بڑے بڑے برہمنوں سے یہ جو بھی کہتے ہیں کہ مبتدی لوگوں کے لئے ۔ ۔ ۔ صرف تصور کو جمانے خیال کو یکسو کرنے کے لئے ہے اس کے بعد یہ پردہ اٹھ جاتا ہے اور اس مورتی میں محبوب لم یزلی کی مورتی نظر آتی ہے بنی اسرائیل نے بھی اسی خیال باطل کی

بلد پر اجعل لنا الٰہاً کہا تھا۔ ہاں میں بڑے دعویٰ سے کہتا ہوں کہ شیخ کا تصور بڑے جد و جہد سے پکایا جاتا ہے اور اکثر تمہارے سلسلہ کے یہی تعلیم دیتے ہیں اب اگر تکلیف کے ساتھ صورت حاضر کرنے کی تعلیم دینی ناقص شیخوں کا کام ہے تو اس کا الزام تمہارے سر پر ہی ہے۔ وہ جو بقول تمہارے تصرف کا منصب رکھتے ہیں وہ زیادہ ملزم ہیں کہ بجائے الٰہی محبت کے اپنی محبت میں ڈالتے ہیں اور اپنا تصور یا تصویر اس دل میں جو اللہ کا گھر ہے رکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ میں تو ایسے لوگوں کو والذین آمنوا اشد حباً للہ کا مخالف سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کا تصور اور اس کی تصویر کا لٹکانا روحانیت کی پہلی منزل میں ضروری ہوتا تو قرآن مجید میں ہی یہ حکم ہوتا کہ اے لوگو! رسول کی تصویر دل میں پکاؤ مگر وہاں تو لکھا ہے۔ فاتبعونی۔ یعنے میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ یہ نہیں کہ میری تصویر پکاؤ۔ الحمد للہ کہ صحابہ کرام اس غلطی میں نہیں پڑے ورنہ وہ بھی اگر یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا کے یہی معنے سمجھتے کہ اے مومنو! شیخ کا تصور پکاؤ تو پھر جہاد فی سبیل اللہ کوئی نہ کرتا سب مسجدوں میں گھونگھٹ ڈال کر بیٹھ جاتے اور لا الٰہ الا اللہ کرتے۔ انسلاخ قلب کے مرض میں گرفتار ہو کر دائم المریض بن جاتے دماغ میں خلل آ جانا اور اس انسلاخ کو تلبیس کا جاری ہونا تصور کرنے لگ جاتے تو پھر اسلام کا خاتمہ تھا۔

بندۂ خدا یہ رابطوا کے معنے رابطہ (تصور شیخ) کہاں سے نکالے۔ لا تبتطوا اور رابطوا میں فرق نہیں کر سکتے اور پھر اس رابطہ کے لئے شیخ کہاں سے نکالا۔ جلالین ہی دیکھ لیتے اس میں بھی اس کے معنے اقیموا علی الجہاد لکھے ہیں بارہ تیرہ سو برس تک تو یہی معنے ہوتے چلے آئے ہیں مگر اب ایک شخص چودہویں صدی میں پیدا ہوا جو اس آیت میں رابطوا کے معنے تصور شیخ کرتا ہے۔ کسی تفسیر سلف میں خواجہ نقشبند سے پہلے یہ معنے دکھائے ہوتے۔ رابطوا کی تفسیر خود قرآن مجید کرتا ہے: من رباط الخیل ترھبون بہ۔ الآیۃ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تصور شیخ کو تم خود بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس تصور کو تم محبت راسخہ اور دوسرے الفاظ میں چھپانا چاہتے ہو اور چونکہ اصل مقصود تصور ہے اس لئے وہ چھپ نہیں سکا۔ ایک جگہ لکھا ہے کجا رابطہ اور تصور شیخ اور کجا بت پرستی اس سے ظاہر ہے کہ رابطہ و تصور شیخ آپ کے نزدیک ایک ہی ہے یا کم از کم لازم ملزوم۔ پھر خود تمہارے طرز عمل سے ثابت ہے کہ ذکر کے ساتھ تصور شیخ ضرور رکھتے ہو۔ محمد اعظیم صاحب بار بار لکھتے ہیں کہ ان باتوں کی کیفیت کرنے کے سیکڑوں کے فہم

سے بالاتر ہے۔ شائد اسے معلوم نہیں کہ ہم تو تمہارے گھر کے بھیدی ہیں نقشبندیت نے ہمارے گھر میں پرورش پائی ہے۔ میرے آبا نے خود اس مسمریزی فن کو سیکھا کئی لوگوں کو نقشبندیہ خاندان کی من گھڑت انتہائی منازل پر پہنچایا۔ اور ان کو وہ سب طلسمات دکھائے جو دکھائے جاتے ہیں اور اس بات کے گواہ موجود ہیں۔ جو اس فیضان کے قائل ہیں مگر آخر کار الحمد للہ کہ ان پر بھی کھل گیا کہ یہ طریقہ سنت نبویہ سے بعید ہے۔ اثر ہوتا ہے کچھ نظر بھی آتا ہے۔ مگر اس تمام کرشمے کا راز قلب کی یکسوئی اور تخیلات ہیں۔ اعاذنا اللہ منہا۔

اس سے آگے جماعت علی شاہ کی شان میں ایک قصیدہ ہے جس کے دو شعر علمار کرام کے ملاحظہ طلب ہیں۔

ہوتا پابند شریعت وہ تری بیعت میں
دیکھ کر تجھ کو انا الحق نہ کہتا منصور
رب ارنی کی نہ موسیٰ کو بھی ہوتی خواہش
دیکھ لیتا وہ اگر سرمۂ چشم مسرور

ایک امتی کی شان کو بجائے اس کے کہ اللہ اس کی نسبت شہادت دے ... بڑھاتے بڑھاتے حضرت موسیٰ سے بھی آگے لے جانا اگر کفر نہیں تو پھر جہان میں کوئی کفر نہیں وہ موسیٰ جس کے ذکر سے قرآن مجید کا اکثر حصہ پُر ہے۔ جو صاحب شریعت ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قربناہ نجیا فرماتا ہے وہ اگر جماعت علی کی آنکھ کا سرمہ دیکھ لیتا تو رب ارنی نہ کہتا گویا سرمہ۔ کالا سرمہ۔ اس نور السموات والارض رب العالمین سے جس نے جماعت علی کی آنکھ پیدا کی۔ زیادہ اچھا ہے تعالیٰ شانہ عن ذلک۔ استغفر اللہ۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اے اسلام کیا تو جہان سے رخصت ہو گیا۔ اے علمار کرام کیا تم سب ہی مر گئے۔ کوئی تم میں سے نہیں جس کے پہلو میں دل۔ اور دل میں نور ایمان اور اس نور میں غیرت کی چمک ہو۔ اے آسمان تو کیوں ٹوٹ نہیں پڑتا اور اے زمین تو کیوں نہیں پھٹ جاتی کہ تیرے منہ پر احسن الخالقین کے حضور میں ایسے کفر بکے جا رہے ہیں

تازیانہ نقشبندی کے نام سے ایک اور مضمون شروع ہوتا ہے جس میں اس شخص کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ جس کا نام تین چار سطروں میں گھرا ہوا ہے اہلحدیث نے سچ لکھا ہے۔ کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبد القادر جیلانی

اور حضرت نقشبند صاحب ... رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے لئے بھی کوئی ... نہیں چھوڑتا ... کی مثال یہاں پر صادق آتی ہے ... جس کی طرف یہ پیشگوئی منسوب کی جاتی ہے پوچھتے ہیں کہ وہ خود مرد میدان بن کر نکلے اور حلفیہ بیان دے۔

(۱) کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بارہ میں کوئی اطلاع ملی تھی۔ (۲) کیا آپ نے بادشاہی مسجد میں کہا کہ مرزا ہلاک ہو جائیگا ... الہام یا وحی کی بنا پر تھا یا نہیں تک چلائی تھی (۳) کیا ۲۵ - ۲۶ کی درمیانی رات کو واقعی آپ نے صبح مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا یہ جو اس المجدد میں اور شگوفہ چھوڑا گیا ہے کہ ۲۵ و ۲۶ مئی کی درمیانی رات میں کہا کہ ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے۔ یہ فقرہ ایک معمولی فقرہ ہے۔

تاہم میں خود بنفسہ شہادت دیتا ہوں کہ یہ ہرگز نہیں کہا گیا ... مولوی ابراہیم سیالکوٹی ہمارے مخالف بھی یہی کہتے ہیں کہ جماعت علی نے کہا کہ ۲۴ گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ اسے برخلاف اس کے ۲۴ گھنٹے تک زندہ رہنے کا یقین تھا۔

چونکہ حریت میری فطرت میں داخل ہے اس لئے ... بات کے سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ میں اس اکھاڑے میں جو مسیح منزل کے سامنے ہر شام کو لگتا تھا۔ قریباً روز جاتا رہا اور میں نے اول سے آخر تک ان سب کی تقریروں کو سنا ہے جماعت علی شاہ کے کلام سننے کا میں مشتاق تھا۔ میرا اس پر حسن ظن تھا وہ اٹھا اور اٹھتے ہی حضرت صاحب کو گالی دی۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اس شخص میں روحانیت ہرگز نہیں کہ وہ کسی کو برا کہیں۔ انہی صوفیا میں سے وہ گذرے ہیں جو اپنے تئیں کتے سے بدتر کہتے۔ مگر ایک صوفی ہونے کا دم بھرنے والا ہے جو ایک جماعت کو اپنی آنکھوں کے سامنے حسب سنت نبویہ شام کے وقت سربسجود دیکھتا ہے اور پھر انہیں ملعون کہتا ہے کیا یہ طریق۔ طریق صلحا ہے یہ شیوہ اتقا تھا۔ کاش آپ کو معلوم ہوتا کہ جس پر لعنت ڈالی جائے اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو وہ لعنت خود لعنت بھیجنے والے پر عود کرتی ہے اس شخص کو ملعون کہنا جس نے اپنی زندگی خاتم النبیین سید المعصومین کے نام پر قربان کر دی جس نے مسلمانوں کی ایک عظیم الشان کثیر التعداد جماعت اس مبارک نام پر درود بھیجنے والی چھوڑ گیا ہو اس کی نسبت یہ کفر کا لفظ بولنا۔ تکاد السموات یتفطرن

منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًا۔ اگر یہ پیشگوئی ہوئی پیشگوئی ہوتی تو اس سے دوسرے روز شائع کرتے نہ یہ کہ ترکے البتہ میں تین ماہ بعد شتے کہ آخر جنگ یاد آئیگ۔ پیغام صلح کی نسبت ہی کچھ لکھا ہے۔ مگر وہ ایسا مدد آز ذلات سے ابریز ہے۔ کہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ جس پولیٹکل شورش کی طرف تم اشارہ کرتے ہو اس کی تردید بھی لیکچر میں موجود ہے۔ مضمون ختم ہونے پر انشاء اللہ مفصل لکھا جائیگا۔ فی الحال تم جو زہر اگلنا چاہتے ہو۔ اگل لو۔ محمد ظہور الدین اکمل۔

پیغام صلح بار ثانی اور اسکی اشاعت

پیغام صلح پہلی دفعہ چھپ کر ہفتہ عشرہ میں (دو ہزار) ختم ہوگیا۔ اب دوسری دفعہ اس کی دس ہزار اردو اور تین ہزار انگریزی کاپی چھاپی گئی ہے۔ ایسا ہی اس کا بنگالی اور ہندی ترجمہ صوبہ بہار میں کرایا جا رہا ہے۔ جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا میں ان احباب کا دل سے مشکور ہوں جنہوں نے فرداً فرداً پیغام صلح کی متعدد کاپیاں اوس کی اصلی لاگت پر مجھ سے روپیہ روپیہ دو دو روپیہ کی منگوا کر اپنے اپنے سرکل میں اسے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مجھے یہ طریق نہایت ہی مفید اور کارآمد نظر آتا ہے۔ ایک تو بہت تھوڑی سی رقم سے کثیر التعداد کتاب چھپ جاتی ہے پھر اگر یہاں سے بلاقیمت اسے بھیجا جاوے تو ایک تو ہم کو پورا پورا علم اس بات کا ہونا مشکل ہے کہ کس دوسرے شہر میں اس قیمتی تصنیف کے دیکھنے کا اہل کون ہے دوسرے اگر اسے یہاں سے بلاطلب بھیجا جاوے تو بسا اوقات جس کو یہ کتاب بلاقیمت بھیجی جاتی ہے اس کی نگاہ میں اس کی وقعت بہت ہی کم ہو جاتی ہے۔ اسکے علاوہ ہماری خرچ محصول ڈاک کا ہے جس سے ہم بہت ہی آسانی سے طریق مجوزہ کے ذریعہ سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ ایک دوست ایک دو روپیہ کی لاگت کی کتابیں بلا تکلیف منگوا کر بطور تحفہ اپنے شہر کے ان ہندو احباب کو تقسیم کر سکتا ہے جو اس کے علم میں اس کے اہل ہوں گے اس طرح نہ صرف محصول ڈاک سے ہی نجات ہوگی بلکہ یہ کتاب اس کے مستحق اور اہل کو ہی پہونچیگی۔ وہ اس کو بطور تحفہ قبول کرکے نہ صرف مشکور ہی ہوگا۔ بلکہ اس کو اوس توجہ اور شوق سے پڑھیگا جس

بصورت دیگر بذریعہ ڈاک مفت کتاب مل جانے میں ممکن نہیں۔

ہمارے احباب نے پورے طور پر ابھی اس طریق پر توجہ نہیں کی کل جماعت احمدیہ میں سے صرف ایک صد خط بمشکل آیا ہوگا جس میں میرے دوستوں نے اس طریق کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ اس قدر لاپرواہی نہ دکھلاتے۔ گویا دس ہزار کتاب میں سے قریباً ڈیڑھ ہزار کاپی کی خریداری یا اشاعت کا سامان قوم نے مہیا کیا ہے۔ چونکہ اب اس کی اشاعت کا وقت بہت ہی قریب آگیا ہے اس لئے میں اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو اگر وہ اپنی ضروریات زندگی اور قومی چندوں کے دینے کے بعد ایک آدھ روپیہ بچا سکیں۔ تو ضرور ایک آدھ یا زیادہ روپیہ کی اس کتاب کو مجھ سے منگوا کر اپنے اپنے ہندو احباب میں تقسیم کریں۔ کیونکہ یہ کسی صورت میں منظور نہیں کہ قومی چندہ دن میں کس طرح کمی واقعہ ہو۔ اور اگر وہ یہ نہیں کر سکتے تو پھر اس قدر تکلیف تو ضرور گوارا کریں کہ مجھ سے وہ متعدد کاپیاں مفت ہی منگوا کر اپنے شہر کے ہندو اہل الرائے میں تقسیم کردیں اور محصول ڈاک کی خفیف رقم اپنے ذمہ ڈال لیں۔ اور جب وہ مجھ سے کتابیں طلب کریں تو محصول ڈاک کے لئے ٹکٹ خدا میں بند کردیں۔

اس وقت انگریزی پیغام صلح چھپ کر تقسیم ہو رہا ہے اردو کے شائع ہونے میں ابھی ہفتہ عشرہ باقی ہے۔ پیغام صلح تو چھپ چکا ہے لیکن اس کے ہمراہ جو کتاب شائع ہونے تھی۔ وہ ابھی زیر طبع ہے۔ اس دوسری کتاب کا نام کرشن اوتار ہے جس کا پہلا حصہ اب شائع کیا جاویگا اس میں علاوہ اور امور کے ایک لطیف اور حکیمانہ بحث مسئلہ تناسخ پر کی گئی ہے اور اس اعتراض کا جواب فلسفیانہ طور پر دیا گیا ہے جو آریہ لوگوں نے حضرت اقدس کے دعوی کرشن پر کیا ہے کہ آپ اس دعوے کے کرنے میں تناسخ کے قائل ہیں۔ کرشن اوتار پیغام صلح کے بعد اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے جس نے ہندو مسلمانوں کی مذہبی اختلاف مٹا کر ملک کو حقیقی چشمہ روحانی پلانے کی کوشش کی ہے اس کے حصہ اول میں جواب زیر طبع ہے اوس حقیقت کو شریمد گیتا کے حوالجات سے کھولا گیا ہے جس کے ماتحت سری مہاراج کرشن جی علیہ الصلوۃ والسلام وقتاً فوقتاً زمانہ میں ظہور فرماتے ہیں یہ کتاب نہایت ہی محبت اور

پریم سے لکھی گئی اور اُمید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک اور قوم کیلئے مفید ثابت کریگا۔ اس کے ابتدائی حصہ میں وید اور اوس کے مختص بہ زمان ومکان الہامی ہونے پر بحث کی گئی ہے اور ملک کو دکھلایا گیا ہے کہ کیوں قرآن کریم کل دنیا کے لئے ہے۔ اور وید کے ساتھ کیوں اس ملک کو قبول کرلینا چاہیئے۔ اگرچہ اس کا حجم پیام صلح سے تین ڈھائی گنا ہوگا اور اس کے لکھنے میں بہت ہی محنت برداشت کرنی پڑی ہے لیکن یہی ہے

سر بسر مفت نذر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا

جن احمدی احباب نے مذکورہ بالا طریق اشاعت کی طرف توجہ نہ کی اُمید ہے کہ کرشن اوتار کو دیکھ کر بہت جلد اس طرف توجہ کریں گے۔

خواجہ کمال الدین وکیل بی اے چیفکورٹ پنجاب
احمدیہ بلڈنگ عزیز منزل نولکھا لاہور ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء

نوٹ۔ جو ہندو صاحبان نصف آنہ کا ٹکٹ مجھے بھیجینگے اون کو مفت پیغام صلح اردو یا انگریزی گھر میں پہونچ جائیگا

تاریخہائے وفات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند تاریخہائے وفات جناب حضرت اقدس کا ارسال خدمت ہیں جو کسی دیگر ستونی پر ہرگز چسپاں نہیں ہو سکتی ہیں درج اخبار فرما دیں شاید کسی طالب حق کیلئے مفید ہو سکیں۔ والسلام

(۱) عیسی محمدی بموجب وعدہ حق از زمین متوفی ومرفوع الی اللہ شد ۱۹۰۸ء
(۲) میرزا غلام احمد قادیانی عیسی محمدی زندہ جاوید ہیں ۱۹۰۸ء
(۳) عیسی متوفی ومرفوع الی اللہ شدہ است ۱۹۰۸ء
(۴) عیسی زمان حسب وعدہ الٰہی متوفی ومرفوع الی اللہ شد ۱۹۰۸ء
(۵) مرزا غلام احمد فردوس مکانی ہیں ۱۹۰۸ء

راقم غلام حسین پٹواری حضرت کیلیانوالہ (گجرانوالہ)

ضرورت ناطہ

مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے۔ جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از مڈل پاس۔ بر روزگار۔ قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تھل ذیل۔ ذیرہ ہر دو۔ سنگڑ۔ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر۔ مظفر گڑھ ضلع خاص اور ساوان۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔ (عمر ۔۔ سال)
خط وکتابت بنام ع۔ معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

"میرا بھائی غور سے سنے"

(کیونکہ وہ پڑھ نہیں سکتا)

واضح ہو کہ میرے حقیقی بھائی محمد رمضان نے ایک کتاب شائع کی جس کا نام زمانہ مہدی رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے بدتہذیب اور ہتک آمیز اور توہین رہ کلمات حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں استعمال کئے ہیں اور چند حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرا بھائی محض جاہل ہے۔ اردو بھی پڑھ نہیں سکتا۔ عربی فارسی تو الگ رہی۔ اس کی کتاب کے نکلنے پر میں نے مورکھ سیدہ رسالہ میں اس کو یک صد روپیہ کا انعامی اشتہار دیا تھا کہ جو جو حدیثیں اس نے لکھی ہیں۔ ان کے معنے تو بجائے خود رہے عبارت ہی صاف پڑھ سکتا ہے۔ اگر نہیں پڑھ سکتا ہے تو انہی حدیثوں میں سے ایک حدیث ہی جو نسی ہم کہیں گے۔ دو منصف عالموں کے روبرو صاف اور صحیح پڑھ سکے اور وہ دونوں منصف عالم اس کی صحت خوانی کی شہادت دے دیں تو ہم ایک سو روپیہ انعام مذکور دینے کے لئے تیار ہیں اور ایک مہینہ تک اس کو مہلت ہے۔ بعد ایک ماہ کے بصورت عدم جواب دہی اس سوال یا شہر الٹے کے ہم اس سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدی میں سچے دل سے داخل ہو کر بیعت خلیفۃ المسیح کی اختیار کرے۔ ورنہ ایک سو روپیہ بیت المال سلسلہ احمدیہ میں داخل کرے۔ اب ایک ماہ یعنے یکم جولائی سے آخر جولائی یعنے یکم اگست تک گذر گیا۔ اوس نے اپنا بھی کسی اور کو نہیں کہا کہ لو میں ایک حدیث پڑھتا ہوں یا لوڈ تیر میر لطیفہ روانہ کرتا۔ جس سے صرف یہ لکھا ہوا ہوتا۔ کہ میں ایک حدیث جو تم کہو پڑھنے کو تیار ہوں۔ تم یک صد روپیہ سیدان میں رکھو اگر اس کا میدان میں آنا تو درکنار بلکہ اس بیچارے نے چپ تک بھی کی۔ وہ جانتا تھا کہ میں محض جاہل ہوں۔ اب اس کو چاہیئے کہ یکصد روپیہ بیت المال احمدیہ میں داخل کر دے یا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی بیعت اختیار کرے اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی پوری نہ کریگا۔ تو یاد رکھے کہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے بہتر تو یہ ہے کہ توبہ کرے اب بھی وقت ہے ورنہ وہ وقت آتا ہے کہ جو حال حق کے مخالفوں کا ہوتا ہے اس کا بھی ہو۔

والسلام

خاکسار مستری احمد دین از بھیرہ

"زہرہ" سے دو چار باتیں

چار بجے سے کچھ پہلے میری آنکھ کھلی تو یکدم میری نظر اس روشن ستارے کی طرف پڑی جو آجکل افق مشرق پر عروس فلک کی زینت بن رہا ہے بارش ہو چکی تھی مطلع صاف تھا اس لئے اس کا نکھرا ہوا رنگ کچھ عجیب دلاویز تھا۔ آشفتہ مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شاعرانہ ترنگ میں جو کچھ کہہ گیا وہ یہ ہے۔ ایسی حالتیں جو کچھ میں کہہ جاؤں اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا۔

الماس کا یہ ٹکڑا۔ کیسا چمک رہا ہے
ماتھے پر آسمان کے جھومر لٹک رہا ہے

آنکھوں میں میری آجا او دور رہنے والے
کیا سن رہا ہے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والے

کیوں دور دور ہم سے پھرتا ہے نور والے
ہم تو دہی میں تیرے مشتاق طور والے

اے صبح کے ستارے پیارا روشنی ہے تیری
کیا شکل پیاری پیاری [illegible]

یہ صبح صبح کیسی [illegible]
یہ دوڑ دھوپ تیری ہے اس فضا میں کیسی

[illegible]
کس کا پیام لایا [illegible]

میں خوب جانتا ہوں جس کا پیام بر ہے
جس مہرباں کی خاطر بیداری تیری ہے

[illegible]
پہلیگا کوئی دم میں دنیا پہ نور صادق

زد جائیگا اُجالا نکلیگا شاہ خاور
پہونچیگا فیض اس کا افلاک سے زمیں پر

میرا بھی ایک صادق رہتا ہے آسماں پر
قربان میری جاں ہو اس پیارے دلستاں پر

وہ نیر رسالت وہ آفتاب قدرت
پھیلی ہر اک جہاں میں جس کی ضیا و حکمت

جو نور ہے خدا کا جو طور ہے خدا کا
فرزند مصطفےٰ کا ہادی رہ ہدیٰ کا

خاک قدم سے جسکی انوار حق ہویدا
اک اک ادا سے جس کی شانِ خدا ہی پیدا

میرے عزیز تارے اسکی خبر سُنانا
اس نیر جہان کے حالات کچھ بتانا

کب پھر طلوع ہوگا الہام کے اُفق پر
کب پھر رجوع ہوگا اسلام کے اُفق پر

کب آئینگی بہاریں۔ اصحاب کے چمن میں
کب گائینگے ملاریں۔ احباب پھر وطن میں

کب وہ کلام عزت آویز گوش ہوگا
ہاں کب وہ جام وصلت دلبر کا نوش ہوگا

کب پیارا پیارا چہرہ مشتاق دید دیکھیں
کب صائمین فرقت۔ وصلت کی عید دیکھیں

زہرہ! او پیاری زہرہ! یہ لمبی داستان ہے
اور اس طرف کو لے لے وہ ہو رہی اذان ہے

نیر اسفر ہے لباب جاؤ تم خوشی سے
اکمل بھی جا رہا ہے مسجد نماز پڑھنے

محمد ظہور الدین۔ (اکمل) آف گولیکی

درخواست دعا میں اپنی قوم سے ملتمس ہوں کہ للہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میرے تبادلہ کے کام کو سرانجام پہونچاوے اور افسران بالادست اس کو منظور فرما کر حکم جاری کریں۔ عاجز بشارت علی خان احمدی سگنیلر ریواڑی

ربانی اعلان مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کا

اسلامی احکام کی صحیح تعمیل صحیح علم سے ہو سکتی ہے اس غرض کیلئے یہ کتاب پانچسو مسائل فقہ کا مجموعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلا ہوا مع ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح چھاپا گیا ہے کہ احمدی احباب حضرت مسیح موعودؑ کی منشاء کے مطابق اسلامی احکام کی تعمیل کریں یہ کتاب مسائل شرعیہ میں [illegible] اختلافات کو رفع کرنیمیں یادگار زمانہ ہے ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے قیمت ایک روپیہ دس آنہ مقرر ہے اگر کئی اصحاب مل کر کئی جلدیں خریدیں تو محصول معاف ہوگا خریداری کی درخواستیں بنام مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابلِ تقلید نمونہ

یہ اقرار جو احمدیوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کمال شکر کا مقام ہے کہ یہ اقرار احمدیوں کی طرف سے صرف زبانی ہی نہیں ہے بلکہ عملی حالت میں ہے جو ویسا ہی ہونا چاہیئے پہلے شہداء مولوی عبد الرحمن صاحب اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا عملی نمونہ تو روز روشن کی طرح عوام پر ظاہر ہے۔ حال میں ایک تازہ مثال گوش گذار احباب کرتا ہوں۔ عزیزم بھائی غلام قادر خان راجپوت احمدی سکنہ لنگڑہ ضلع جالندھر جو عمر میں بیس سال میں اور جوانی کے عین کمال پر ہیں۔ خدا ہزار ہا رحمتیں ان پر نازل کرے کہ انہوں نے اپنی شادی کے موقعہ پر جو نمونہ دکھایا جو درج ذیل ہے عزیز موصوف کے ایک بڑے بھائی چودہری امیر خان صاحب ریٹائرڈ انگریزی رسالدار بوجہ کج خلقی اور سخت طبعی میں کمالیت پہنچے ہوئے اور گھر کے کاروبار کے وہی مختار ہیں۔ عزیز موصوف کی تاریخ شادی قریب ۲۱ جولائی ۱۹۱۰ء بروز جمعہ مقرر تھی برات موضع بڑودہ میں جانی تھی شادی سے پہلے عزیز نے بارہا اپنے بھائی امیر خان صاحب کار مختار کی خدمت میں بذریعہ تحریر (بوجہ خوف زبردستی طبیعت) پورے پورے طور پر عرض کیا کہ میں خلاف سنت رسول اکرم ہرگز شادی نہیں کرونگا اگر بد رسومات کروگے تو پچھتاؤگے مگر چودہری امیر خان صاحب نے جن کا دل کہ سنت رسول سے بیزار تھا اور جن بد رسومات کو ترک کرنے کی عوض ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ تکالیف کفار وطن چھوڑنا پڑا تھا۔ ایسا ہی امیر خان صاحب نے اسی بنا پر اپنے عزیز بھائی سے وطن چھڑانا چاہا اور چاہا کہ اسلامی رسوم کی بجائے رسومات کفار جاری ہوں تاکہ راجپوتی جو کہ آجکل کفر کے جامہ سے مزین ہے اس کی بے حرمتی نہ ہو (خدا رحمت نہ بھیجے ایسی راجپوتی پر جو اسلام سے دور ہو) چنانچہ بموقعہ شادی نقال اور باجا وغیرہ منگوالیا۔ اور عزیز موصوف نے بھی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد مسیح موعود کے ہاتھ پر کر چکا تھا اسلامی جوش کی چمکار دکھائی۔ اور رسول فرمان کی بجا آوری میں شادی ہی سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر چودہری صاحب نے بلیک اعد شاہدانہ چال چلی کہ باجے والوں کو کہا کہ تم بڑودہ میں ہم سے آگے پہنچ جاؤ اور موقعہ پر اپنا کام شروع کر دینا اور عزیز موصوف سے کہا۔ اچھا آپ ہمیں تنگ کرتے ہیں آپ کا اختیار ہے تمہارے اصرار پر ہمنے جبراً قہراً آپ کا کہا کر دیا ہے لیکن تم تو ہمیں دین و دنیا میں روسیاہ کرنا چاہتے ہو۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور خواہ نخواہ اسلامی احکام کی پابندی کراتے ہو اور سنت رسول سنت رسول لئے پھرتے ہو۔ کیا راجپوتی کچھ بھی چیز نہیں۔ ہم ایسے اسلام کو سو سلام کرتے ہیں جو ایسی من مانی خوشیوں کو پامال ہونے دے اور تماشاؤں سے کہ جاؤ ہمے باز رکھے ہمیں تو اسلام نہایت شعاری کی قید میں ڈالتا ہے ہم تو کسی اور مذہب میں ہوتے تو بہتر تھا۔ عجب ہیں دولت اور ثروت ملتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم ایسے موقعہ سے نا کامیاب [illegible] خیر چار ناچار چودہری امیر خان صاحب [illegible] چال سے کہ پہلے اپنے بھائی کو ہمراہ لیکر بعد برات کے دفع الوقتی سمجھ کر بڑودہ کو اسلامی رسوم سے پہلے۔ ادھر بڑودہ سے چودہری صاحب کو بھی تاکید پہنچا کہ [illegible] سنسان نہ آئیں اس سے ایک تو ہماری راجپوتی کو داغ لگیگا (چنانچہ لگا) اور دوسرا احمدیوں کا کہنا کرنا پڑیگا۔ نیز ناچ تماشے کے بغیر شادی کیا ہوتی ہے۔ جب اس کا نام ہی شادی ہے تو اگر ناچ رنگ نہ ہوں تو شادی کیسی ہوئی خاک۔ یہ تو ماتم ہوا۔ لڑکا کہاں تک انکار کریگا آخر جوانی کی حالت ہے۔ اس عمر میں شادی کی امنگ تو سب کچھ کرالیتی ہے لوگ تو پہلے ہزار روپیہ دیکر بیاہ کراتے ہیں کیا اسے مفت کی کھیر بھی ہضم نہ ہوگی۔ غرضکہ برات موضع بڑودہ بلا شیطانی کارخانے کے پہنچگئی اور کفر کا اسلام کے آگے کچھ چارہ نہ گیا۔ جب برات بیٹھ گئی اور شربت وغیرہ مہمانوں کو پلایا گیا تو پھر شیطان کا آخری دور حسب ارشاد چودہری امیر خان صاحب شروع ہوا۔ تب عاشق عزیز اسلام نے مصلحت وقت دیکھ کر ایسے کفرستان سے جہاں کہ اسلامی مخالفت بڑے شوق سے ہو رہی تھی محض اکیلے رات رات اپنے اسلامی نور کے چاند سے مدد لیکر نہ جان کا خوف کیا نہ بیوی کی خواہش کی۔ نہ کسی رشتہ دار کا ناجائز لحاظ کیا اور نہ ہی اپنے ظالم بھائی کی پرواہ کی شیطانی محفل کو چھوڑ اور دل میں یہ کہہ کر کہ لو تماشہ والے موجود ہیں آپ شادی کریں دوسرے روز کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیوں میں آ داخل ہوئے۔ اے عزیز آپ کو یہ ہجرت مبارک ہو غور کا مقام ہے کہ عزیز کا یہ عالم جوانی سسرال کا چاؤ۔ رشتہ داروں کا سمجھاؤ۔ بڑے بھائی کا دباؤ۔ جان کا بچاؤ۔ اتنی باتوں کے ہوتے ہوئے پھر ایسا حوصلہ جو محض خوشنودی خدا و رسول و مسیح موعودؑ کے لئے تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا پاک نمونہ ہو سکتا ہے جبکہ ادنےٰ ادنےٰ بد عات کے رفع کرنے کے لئے خدا نے احمدیوں میں یہ پاک جوش دیا ہے تو پھر کیونکر یہ سلسلہ اپنے کمال کو نہ پہنچیگا۔ خدا ہزار ہزار برکتیں ہمیشہ اپنے بندہ مسیح موعود کے شامل حال کرے جس نے کہ دوبارہ اسلام کی روح ہم میں پھونکی دوسری طرف مخالفان احمدیہ کا نمونہ بھی قابل غور ہے کہ باوجود رسول کے خادم کہلانے کے بعض عزیز موصوف نے اصرار دلائل طرح طرح سے سمجھانے کے پھر بھی آنکھیں بند کرکے اپنے کیفر کردار کو پہنچے اور نہ دین کے رہے اور نہ دنیا کے رہے انہیں غور کرنا چاہیئے کہ اس امر میں ان کی دین و دنیا قائم رہتی جو انہوں نے کیا یا اس میں قائم رہتی تھی جس پر عزیز موصوف عمل کرانا چاہتا تھا۔ عقلمند کو تنبیہ کے لئے ذرہ عبرت کافی چاہیئے۔ خصوصاً راجپوت قوم کو۔ کیونکہ ایسی بدعات میں یہ قوم زیادہ گرفتار ہے۔

اب میں مختصراً احباب احمدیہ کاٹھ گڑھ کی مہمان نوازی کا حال بھی لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان صاحبان نے عزیز موصوف کو اپنے عزیز ان سے واقعی عزیز سمجھا اور اپنے سایہ الطاف میں اپنے مہمان کر لیا۔ بلکہ میں نے چودہری سوہنے خان۔ وچودہری حسین خان نمبردار و بھائی عبد السلام و جمال الدین وغیرہ کی زبانی یہاں تک بھی سنا کہ ہم اپنے مہمان کی شادی کریں گے اور ہم پر واجب بلکہ فرض ہے کہ ان کی شادی کریں۔ صرف اس کی اجازت درکار ہے اور ہم ان کو اس وقت تک یہاں رکھینگے جب تک کہ اس کے بھائی چودہری امیر خان صاحب خود یہاں آکر ان سے اپنی ناشائستہ حرکات کا اقرار کرکے ان سے معافی طلب نہ کریں گے۔ ہم کو یہ ہماری جان سے زیادہ عزیز ہے ایسے مومن کم ملتے ہیں اوروں نے تو یہی اقرار کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ انہوں نے دین دنیا پر مقدم کر دکھایا ہے خدا انہیں جزا اسے خیر دے۔

الراقم خاکسار امیر محمد خان احمدی راجپوت پٹواری سکنہ ہریانہ۔ ضلع ہوشیارپور

ضرورتِ نکاح

میری ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام۔ م ر س۔ معرفت ایڈیٹر بدر ہو

ہم نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگوں نے لاہور میں یہ خبر اڑائی ہے کہ جماعت احمدیہ میں تفرقہ ہو کر دو گروہ ہو گئے ہیں بداندیش ہمیشہ یہ ظن کرتے رہتے۔ کہ حضرت کی وفات پر یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔ اور اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے بعد کیا پہلے ہی تباہ ہو جاتا۔ مگر جس کا محافظ خدا ہو۔ اسے کون تباہ کر سکتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی اختلاف رائے دربارۂ خلافت جماعت میں ہو بھی جاتا۔ تب بھی سلسلہ کی صداقت پر اس کے سبب سے کوئی شبہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے تمام جماعت کو اس معاملہ میں ایسا اتفاق عطا کیا ہے۔ کہ تمام مرد و زن چھوٹے بڑے مہاجرین انصار سابقین و متاخرین ممبران صدر انجمن۔ اہل بیت اولاد و اقربا ر مسیح موعود و مہدی معہود نے بہ الاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور سب دلی خلوص کے ساتھ ہر وقت آپ کی اطاعت اور آپکی فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھ رکھا ہے۔ اور خدا کے فضل پر ہم امید کرتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوتا رہیگا۔

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدار صاحبان کے نام وی۔ پی نہیں جا سکتا۔ اس واسطے آئندہ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔ ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہئیے موجودہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ فوراً بھیجدیں۔ مینیجر

۲۰ر اگست سنہ ۸ء کے پرچے کے مضامین

منشی ظہیر الدین صاحب مصنف رسالہ [illegible] نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات ہوئے ہیں ان کے جوابات میں ایک لطیف مضمون لکھ کر بھیجا ہے جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ر اگست کے پرچہ میں درج ہوگا۔ کیونکہ موجودہ پرچے میں اس کے واسطے گنجائش نہ تھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے ایک لطیف نظم پوربی زبان میں لکھی ہے وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگی

ایک بے نظیر رسالہ

اپنے سلسلہ کے رسالہ جات تعلیم الاسلام۔ ریویو۔ الحکم و بدر جو کچھ خدمات دینی کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہے لیکن رسالہ تشحیذ الاذہان بعض اپنے اندر ایسی خوبیاں رکھتا ہے۔ جو کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کو نہ حاصل ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس کا بانی اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا فرزند ارجمند الوالعزم صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ہے۔ جس کے پاس حضرت مرحوم کی بعض پرانی یادداشتوں کے علاوہ آپ کی اس حصہ زندگی کے احوال و اقوال کی تفصیل کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کہ آپ اندرون خانہ گذارتے تھے ان وجوہات نے اس رسالہ کو ایسا قیمتی بنا دیا ہے کہ وہ نہ صرف بچوں اور نوجوانوں کے واسطے تشحیذ الاذہان کا موجب ہے بلکہ بڑوں اور بوڑھوں کے واسطے بھی اسم بامسمےٰ دماغ اور دل کے لئے ایک ضروری مطالعہ ہے۔ قیمت سالیانہ عوام سے عا اور طلباء سے ۱۲ر ہے۔ ہر قمری مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو عمدہ کاغذ پر بہت اہتمام سے چھاپا جاتا ہے۔ اور دفتر مینیجر رسالہ مذکور واقع قادیان سے مل سکتا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہیں۔ امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دیں گے۔

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی حجام ہو۔ عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت میں کم نہیں۔ درخواستیں اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ممیرا کی رعایتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاویں گے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کیلئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی نامی حکما کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت

المشتہر محمد یحییٰ احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ مینیجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستیں آئی تھیں وہ بہ سبب کتابوں کے تا حال مکمل نہ ہو سکنے کے تعمیل نہیں ہو سکیں بعض اوراق جو باقی تھے ان کے چھپنے کا انتظام مہتمم صاحب کر رہے ہیں جب چھپ جائیں گی۔ ارسال خدمت ہونگی۔ ناظرین صبر سے انتظار کریں۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورمن اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرضکہ آج کل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثلاً سیف چشتیائی درہ ودائی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیۃ "وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم" (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ "

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کر دیگئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء (علیہ التحیۃ والثناء) کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور عمدہ چھپی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲ آنے میں دی جاتی ہے۔

درثمین | حضرت اقدس ؑ کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ۔ مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

شری نہہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سوز (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا | ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ر)

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپیے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ر

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ قیمت ۲ر

حیرت کی حیرانی | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کاسر احمدی | (اللہ داد) قیمت ۱ر

آنڈو کشنری | طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ر

عجیب وغریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہو۔

مصری گولیاں | یہ گولی قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اور دستوں کیواسطے چار تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فیدرجن ۴ر

تریاق البواسیر | خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں ہے۔ تین ہفتہ کیواسطے (۲۸ر)

تریاق الخنازیر | خنازیروں کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جسکو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۴۰ یوم کیواسطے صعہ ر

ذیابیطس | ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۲۴ یوم کیواسطے (صعہ)

تحفہ روزگار | یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

اکسیر جریان | جریان اور رقت جوہر منی اور ریزش منی کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ر ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت صعہ ر

سوزاک قدیم و جدید ۔ خوراک ایک ہفتہ قیمت ۴ر

حب صرع ۔ مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں فیدرجن عہ

اکسیر ضیق النفس | کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہار وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عہ ر

نوٹ ۔ ہماری ادویات سے بلا استثنار ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان ضلع گورداسپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

Badr

قادیان ضلع

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | رجسٹرڈ ایل نمبر | ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

۲ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ اگست ۱۹۰ء

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

حضرات!

خدا کے لئے وی۔پی واپس نہ کریں!

اگر آپ کو حساب میں کچھ تامل ہو۔ تو وی۔پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ہم نے یہ وی۔پی بڑے غور و تامل کے بعد صحیح حساب کر کے کیا ہے!

ہم ایک ماہ قبل اطلاع دے چکے ہیں پس آپکا فرض تھا۔ کہ ہمیں اپنے عندیہ سے اطلاع دیتے۔ اب آپ واپس کریں گے تو ہمارا سخت نقصان ہوگا۔

آپ خود ہی خیال کر سکتے ہیں کہ جس اخبار کا صدہا روپیہ خریداروں کے ذمہ ہو وہ بغیر خدا کے فضل کے کس طرح چل سکتا ہے؟

وی۔پی دس دن تک امانت میں رہ سکتا ہے جس کے پاس روپیہ نہ ہو۔ وہ امانت میں رکھائے!

خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں!

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

صادق کا ہر جگہ خدا حامی ہے

ہمارے عزیز دوست ابوبکر ابن محمد جمال صاحب عربی سوداگر

جدہ جب بعد بیعت حضرت اقدس ملک عرب کو گئے۔ تو اون کی بہت مخالفت ہوئی۔ مگر اللہ تعالے نے عرب صاحب کی تائید میں چند ایسے امور دکھلائے۔ کہ مخالفت خود بخود فرو ہو گئی۔ عرب صاحب کا خط جو تازہ ڈاک میں آیا ہے میں اس جگہ درج کرتا ہوں تاکہ ناظرین فائدہ اوٹھائیں عرب صاحب زبان اُردو کے ماہر نہیں ہیں اور میں اون کی عبارت کو بغیر درستی کرنے کے اسی طرح درج اخبار کرتا ہوں جس طرح اونھوں نے لکھی ہے کیونکہ اس میں بھی ایک لطف ہے۔

محترم القوم محبی مفتی محمد صادق صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعدہ آپکا خط ملا۔ بعدہ اب اودھر کمخالفت میرے ساتھ اتنی نہیں کیونکہ میں اساتذہ جو تھی اون کو استفتا دیا پھر جس شخص نے اون سے پوچھا میرے بارے میں اونھوں نے یہ جواب دیا کہ یہ شخص خوب نیک اور مخلص اور صاحب فقرا ہے۔ اس لیے سب لوگ جو مخالفت کرتے تھے ساکت ہو گئے اور دوسرا سبب تھا۔ کہ ایک شخص بنام ابوبکر قونہ تھا۔ اوس نے حضرت اقدس کو گالیاں دیں اور اون کی کتاب استفتا بھی اوس کے پاس تھی جب طلب کی تو دینا نہ چاہا اور اپنا ہاتھ سے سو دبی ہاتھ حج میں اونٹ اوپر سے گر کر ٹوٹ گیا سو اوس نے جانا کہ یہ عذاب بسبب اون کے تھا ہے جو مخالفت اور غیظ رکھتا تھا بدل گئے اور میرے ساتھ محبت سے چلنے لگا اور حضرت اقدس کو بھی بنظر احترام دیکھتے ہیں ہماری جماعت کا ایک شخص احمد کہان کر کر میں حج میں منی دن مجھ کو رافضی کہا۔ العیاذ باللہ۔ سو مجھ کو بہت غصہ آیا اور چاہا کہ تکذ میں حکومت سے انصاف کراؤں۔ کیونکہ فقط عناداً اور بغضاً اور کچھ میری طرف سے اشارہ بھی گالی گلوچ نہیں نکلی تھی تھا اس نے گالیاں دیں مگر صبر کر کے بد دعا اس کے حق میں دعا کی اور جوش کی حالت میں بلا ارادہ بددعا ہو گئی اور جماعت والوں کو کہا کہ اس نے بہت دکھ دیا ہے ضرور یہ طاعون سے ہلاک ہو گا اور پھر ایسا ہی ہوا کہ سے بعد وہ جب آیا جدہ اور روزانہ باہر نکلا اور تیسرے روز طاعون میں گرفتار رہ کر قریب ایک ماہ سخت بیمار رہ کر وفات پائی اور یہ میں نے قبل کہہ سے ان کے لوگوں کو کہا تھا۔ کہ یہ شخص ضرور طاعون میں گرفتار ہو گا کیونکہ حضرت اقدس کو بلا سبب گالیاں دیں اور جب ایسا ہی ہوا۔ پھر جماعت میں بھی چند آدمی طاعون میں مرے اور پھر گھر بفضلہ تعالے امن رہا پھر جو گالی گلوچ اور بغض رکھتے تھے وہ نہیں رہا بہت دعا کرتا ہوں اللہ میری جماعت کو خصوصاً اور تمام مسلمین کو بغض اور بیمار سے بچاوے اور توحید کامل عطا فرماوے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس اور حضرت نور الدین صاحب کی دعا کی برکتوں میں شامل کرے۔

راقم خاکسار ابوبکر ابن محمد جمال یوسف از جدہ

دعا مدد ہمارے ایک دوست ایک مرض سخت میں مبتلا ہیں اور احباب سے دعا کے خواستگار ہیں جسکو خدا توفیق دے وہ دریغ نہ کرے۔ ایڈیٹر

الخطبہ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست اصل ساکن پنجاب کے واسطے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

شیخ غلام احمد صاحب کا واعظ

نور پور سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کے فضل و کرم سے کل ایک مجمع حسین آریہ ساتن دہرم مخالف مسلمان اور دو مولوی صاحب بھی موجود تھے تقریباً ۲ گھنٹہ ایک تقریر کی الحمد للہ رب العالمین نہایت کامیابی کے ساتھ وہ جلسہ ختم ہوا ہماری جماعت کے یہاں صرف ایک بھائی منشی عبد المجید خان ہیں بتاریخ ۲۴ اگست ۰۶ء بروز ہفتہ انشاء اللہ العزیز دھرم سالہ چلا جاؤنگا۔

زبدۃ المرام

ترجمہ عمدۃ الاحکام حدیث شریف کی یہ ایک پرانی کتاب ہے جسکو حال ہی میں بین السطور ترجمہ کر کے نہایت خوشخط چھاپا گیا ہے اس کتاب میں تمام مسائل متعلق وضو و نماز روزہ و بیع خرید و فروخت وغیرہ پر احادیث مختلف ابواب جمع کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف حافظ محمد عبد الغنی فارسی تھے جنہوں نے کل احادیث متفق علیہ صحیح البخاری شریف اور صحیح مسلم شریف سے جمع کی تھیں۔ [illegible] میں جو صحیحین میں موجود ہیں۔ مشترین کتاب [illegible] اکتوبر تک خاص رعایت کی ہے۔ یعنی قیمت [illegible] کے عمر کر دی ہے یہ عمر کر دیے ہیں۔ حضرت خلیفہ [illegible] اس کتاب کے بہت سے نسخے خرید کر کے [illegible] میں پڑھنے کیواسطے تقسیم کئے ہیں۔ قیمت [illegible] وعبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب [illegible] لاہور سے مل سکتی ہے۔

ایک ہندو صاحب کا تعزیت کا خط

[illegible]

مولوی صاحب جی چشمہ فیض جناب سادات [illegible] تسلیم۔ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب [illegible] سن کر دل کو سخت صدمہ ہوا ہے یہ [illegible] لاہور یا قادیان حاضر ہو کر شریک [illegible] معذور [illegible] نیک وجود کی خوبیوں کو نقش [illegible] کو اسی طرح منظور تھا۔ ایسے مجسم صفات کا [illegible] مگر کسی کو چارہ نہیں چلتا۔

تیموں یاد کریندی حضرت گلیاں [illegible]
تیری دید کریندی حضرت لکھاں [illegible]
دنیا وچ اور سمجھایا سانوں [illegible]
اگے ساد اشانی ہووے [illegible]

جہاں تک افسوس کیا جاوے [illegible] کا غم ہے صبر ہی اسکا علاج ہے حضرت صاحب کے صاحبزادگان کو بھی [illegible] یہ نامناسب نہ ہو تو جب اون کی مزاج [illegible] جناب کرنے اس خاکسار کی طرف سے [illegible]

[illegible] لالہ رام از گجرات [illegible]

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندان نوجوان احمدی [illegible] آجکل [illegible] میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرائط [illegible] ہندوستان کے مختلف حصوں [illegible] کرانا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر [illegible]

استفسارات معہ جوابات

(ایڈیٹر۔ نامہ نگار کی کسی رائے کا ذمہ وار نہین۔)

اُن تمام بزرگ صاحبان کیخدمتین جنھون نے مجھے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر مضمون لکھنے کے لئے تحریک کی ہے میری یہ عرض ہے۔ کہ حضرت المسیح ع اور حضرت محمود احمد خلف الصدق حضرت خاتم المصلحین ؓ (اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتین اور نصرتین اون کے شامل حال ہون) کے مضامین کے بعد اس بارہ مین کچھ لکھنا میرے خیال مین پسے ہوئے کو پیسنا تہا اور یہی وجہ ہے۔ کہ مین آپ صاحبان کے ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہا۔ اب چونکہ حضرت خلیفۃ خلیفۃ اللہ کے مضمون وفات مسیح پر بعض شخصون نے اپنی ناواقفیت کی وجہ سے چند اعتراض کئے ہین اور مجھ سے ان سوالات کے جوابات طلب کئے گئے ہین۔ ان تمام سوالات کو صرف تین سوالون پر تقسیم کر کے معہ جوابات کے ذیل مین درج کرتا ہون اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ وہ اپنے فضل سے روح القدس سے مدد کرے اور اپنے وعدہ کے مطابق قدرت ثانی کا جلوہ دکھاوے

آمین ثم آمین

سوال اوّل۔ مولوی نورالدین صاحب نے دیکھا کہ اب اصحاب تو مر گیا اور کئی پیشگوئیان مریدون کا منہہ کالا کرنے کو پیچھے چھوڑ گیا ہے تو اعتراضون کی بوچھاڑ سے بچنے کے لئے یہ تاویل کی کہ الہامی کتابون کا یہ ایک محاورہ ہے۔ کہ جو مخاطب کوئی ہوتا ہے اور مراد کا ہے وہی اور کا ہے اس کی مثل ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ بات مرزا صاحب کے وہم و گمان مین بھی نہ تہی۔ آپ کا یہ فرض ہے کہ مولوی نورالدین صاحب سے ہمارے اس سوال کا جواب پوچھو۔ کہ تبصرہ مین تو لکھا ہتا۔ کہ وہ دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھون کے سامنے اصحاب الفیل کی طرح نابود ہوگا اور تباہ ہو جائیگا۔ کیا اس سے مرزا صاحب کا یہ مطلب تہا کہ میرے سامنے تو نہین بلکہ میری جماعت کے روبرو تباہ ہوگا۔

جواب۔ تبصرہ کے جس فقرہ پر آپنے اعتراض کیا ہے اس کے الفاظ تو اب بھی وہی ہین جو آج سے سینکڑون برس پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کے الفاظ تھے اور وہ یہ ہے۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ بہتر ہوتا اگر آپ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرنے کے لئے اس طرح سے اعتراض کرتے۔ کہ یہ مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے۔ الم تر الخ جس کا ترجمہ وہ خود ہی تبصرہ مین یہ لکھتے ہین کہ تو نے دیکھ لیا اور یہ کیسا صریح جھوٹ ہے کہ اصحاب الفیل کو دیکھا تو نہین اور الہام ہوتا ہے دیکھ لیا اگر آپ ایسا سوال کرتے جو کہ آپکے سوال کا خلاصہ ہے تو مجھے بھی جواب دینے مین اختصار سے کام لینا پڑتا اور صرف اسی قدر کہنے سے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی وحی الٰہی ہوئی تہی اور انہون نے بھی اُن اصلی اصحاب الفیل کو نہ دیکھا تہا۔ مین جواب دینے سے سبکدوش ہو جاتا لیکن افسوس کہ آپنے سوال مین کچھ ایسا ٹیڑہا پن اختیار کیا ہے کہ جس کے سیدہا ہوتے ہی ٹوٹ جانیکا خطرہ ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام جو پیشگوئیان پیچھے چھوڑ گئے وہ صرف اس واسطے ہین تاکہ ان کے اشد مخالفون کا مونہہ اچھی طرح سے کالا ہو سکے اور یہ ہمارے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کا ایک بہاری ثبوت ہے۔ اب دیکھ لو کہ اس آیۃ قرآنی مین جو دوبارہ حضرت مسیح موعود ؑ کو بھی ہو چکی ہے مخاطب تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین لیکن حقیقی طور پر دیکھنے والے کوئی اور تھے اور جو تباہی اور بربادی حضرت ابوبکر ؓ صدیق اور حضرت عمر فاروق کے زمانہ مین مخالفون پر پڑی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکہون سے تو نہین دیکھی جن کی نسبت آپکا اعتراض ہے اور یہی وہ بات ہے جو اسی الہام ہی مین موجود ہے اور جسکو خلیفۃ المسیح نے بیان کیا ہے یاد رکھو کہ ہم لوگ حضرت مرزا صاحب امام علیہ کو عالم الغیب نہین مانتے تہے اور نہ ہی یہ مانتے ہین اور نہ ہی خدا کے سوائے کوئی عالم الغیب ہے اللہ تعالیٰ جس قدر حکم اون کو دیتا تہا اسی قدر وہ بتا دیتے تہے اپنی طرف سے ایک لفظ بھی کم یا زیادہ نہین کرتے تہے آپ کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو اس قرآنی محاورہ کی خبر نہ تہی اور یہ تاویل جو مولوی نورالدین صاحب نے کی ہے اون کے وہم و گمان مین بھی نہ تہی اصل مضمون سے کوئی تعلق نہین رکھتا۔ کیونکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ آیا یہ قرآنی محاورہ ہے یا نہین اور ہمارے پاس اس کی سچائی کے ثبوت کے لئے کوئی دلیل ہے یا کہ نہین یونہی اناپ شناپ بولتے جانا بے سمجھی پر دلالت کرتا ہے اور اس سے حضرت مرزا صاحب کی عزت اور عظمت مین ایک ذرہ کبھی بھی فرق نہین آسکتا بھلا سوچو تو سہی کہ وہ سب سوالات جو موجودہ زمانہ کے سائنس دان اور فلاسفر قرآن مجید پر کرتے ہین کیا حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سوالات کو سنا تہا؟ یا کہ وہ ان سوالات سے محض ناواقف ہی رہتے اور جب اون کا زمانہ یہ زمانہ ہی نہ تہا اور سائنس وفلسفے کے یہ سوالات ہی نہ تہے تو پہر کس طرح یہ ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین ایسے سوالات کے جوابات کے لئے کبھی خیال بھی آیا ہو؟ ایسی باتون کے بیان کرنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوٹوگراف فونوگراف وغیرہ مشینون کا علم نہین رکھتے تہے اور وہ نہین جانتے تہے کہ کن کن اقسام کے آوازون سے سائنس دان تجربے کرتے ہین اور کن کن علوم اور تجارب کی بنا پر وہ قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہین اور قرآن کریم کی کن کن آیات مین اون کے جواب موجود ہین۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا اور نہ ہی ایسی باتون سے ان کے افضل الرسل خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہونے پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ اگر بالفرض مان لیا جاوے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ جوابات یاد نہین تہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے مخالفون کو دئے ہین۔ تو اس سے حضرت اقدس کی شان مین کوئی کمی نہین آسکتی اور نہ ہی ان کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو کوئی ضعف پہنچ سکتا ہے اور اسی معیار پر ہم کہ سکتے ہین کہ نہ ہی خلیفۃ المسیح اس بات کا علم رکھتے ہین کہ آج سے چند گھنٹے چند دن چند ماہ یا چندہ سال بعد کیا کیا سوالات ہون گے اور ان کے کیا کیا جوابات ہون گے اور کون کون جواب دینے والے ہونگے اور پھر آپنے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام پر سراسر بہتان باندہے ہین اور آیۃ لاتقف مالیس لک بہ علم کے صریح خلاف عقل کیا ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپنے باوجود حضرت اقدس ؑ کی کتابون کے مطالعہ نہ کرنے کے محض اٹکل سے کام لے کر ایک پاک اور مطہر وجود پر ناجائز حملہ کرنیکی کوشش کی ہے۔ دیکھو ہمارے امام علیہ السلام نے مخالفون کا مونہہ کالا کرنے کے لئے اس قرآنی محاورہ کو اپنی کتاب شہادت القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان کے صفحہ ۳۰ و ۳۱ مین آج سے تقریباً پندرہ برس پیشتر کس خوبی سے بیان کیا ہے اور وہ لکھتے ہین "" پس اس سے ظاہر ہے کہ کسی قوم موجودہ کو مخاطب کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آتا کہ وہ خطاب قوم موجودہ تک ہی محدود رہے۔ بلکہ قرآن کریم کا تو یہی محاورہ پایا جاتا ہے۔ کہ بسا اوقات ایک قوم کو مخاطب کرتا ہے مگر اصل مخاطب کوئی اور لوگ ہوتے ہین جو گذر گئے یا آئندہ آنیوالے ہین مثلاً اللہ جلشانہ سورۃ البقرہ مین

یہود موجودہ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یابنی اسرائیل
اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعھدی اوف
بعھدکم وایای فارھبون۔ یعنے اے بنی اسرائیل اس
نعمت کو یاد کرو جو ہم نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو
تا میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں اور مجھ سے ڈرو۔ اب ظاہر
ہے کہ یہود موجودہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ضربت
علیھم الذلۃ کے مصداق تھے انپر تو کوئی انعام بھی نہیں ہوا
تھا اور نہ ان سے یہ عہد ہوا تھا کہ تم نے خاتم الانبیا پر ایمان
لانا۔ پھر بعد اس کے فرمایا۔ واذ نجینٰکم من اٰل فرعون
یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون
نساءکم وفی ذالکم بلاءٌ من ربکم عظیم۔ واذ فرقنا
بکم البحر فانجینٰکم واغرقنا اٰل فرعون وانتم تنظرون
یعنے وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات
دی وہ تم کو طرح طرح کے دُکھ دیتے تھے تمہارے لڑکوں کو مار
ڈالتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں
خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان تھا اور وہ وقت یاد کرو
جبکہ ہم نے تمہارے پہونچنے کے ساتھ ہی دریا کو پھاڑ دیا پھر
ہم نے تم کو نجات دیدی اور فرعون کے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔
اور تم دیکھتے تھے۔

اب سوچنا چاہیئے کہ ان واقعات میں سے کوئی واقعہ
بھی ان یہودیوں کو پیش نہیں آیا تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں موجود تھے نہ وہ فرعون کے ہاتھ سے دُکھ دیئے
گئے نہ ان کے بیٹوں کو کسی نے قتل کیا نہ وہ کسی دریا سے
پار کیئے گئے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ واذ قلتم یٰموسٰی لن
نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ فاخذتکم الصّٰعقۃ
وانتم تنظرون۔ ثمّ بعثنٰکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون
وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المنّ والسلوٰی۔ یعنی
وہ وقت یاد کرو جب تم نے موسیٰ کو کہا کہ ہم تیرے کہے پر تو
ایمان نہیں لائینگے جب تک خدا کو بچشم خود نہ دیکھ لیں۔
تب تم پر صاعقہ پڑی اور تم دیکھتے تھے اور پھر تم کو زندہ کیا گیا
تاکہ تم شکر کرو اور ہم نے بادلوں کو تم پر سائبان کیا اور ہم نے تم پر
من وسلویٰ اتارا۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ تو ان یہودیوں
سے جو قرآن مجید میں مخاطب کئے گئے دو ہزار برس پہلے فوت
ہو چکے تھے اور ان کا حضرت موسیٰ کے زمانہ میں نام ونشان
بھی نہ تھا پھر وہ حضرت موسیٰ سے ایسا سوال کیونکر کر سکتے
تھے کہاں ان پر بجلی گری۔ کہاں انہوں نے من وسلویٰ کھایا
کیا وہ پہلے حضرت موسیٰ کے زمانہ میں اور قالبوں میں موجود
تھے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی
بطور تناسخ آموجود ہوئے اور اگر یہ نہیں تو بجز اس تاویل کے
اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ مخاطب کے وقت ضروری نہیں کہ وہی لوگ
حقیقی طور پر واقعات منسوبہ کے مصداق ہوں جو مخاطب
ہوں۔ کلام الٰہی اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
یہ ایک قاعدہ ٹھہر گیا ہے کہ بسا اوقات ایک واقعہ ایک شخص
یا ایک قوم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور دراصل وہ واقعہ
کسی دوسری قوم یا دوسرے شخص سے تعلق رکھتا ہے"
اب میں اس جواب کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا
میرے خیال میں ایک شریف انسان کیلئے یہ جواب کافی
ہے جو میں نے اوپر درج کر دیا ہے۔

سوال دوم ۔ مولوی نورالدین صاحب کو چاہیئے
تھا کہ جب اعتراضوں کی بوچھاڑ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں
پر تھی نہ کسی اور بات پر تو اس کے جواب میں وہ قرآن
سے کوئی ایسی نظیر پیش کرتے جس سے ثابت ہوتا کہ فلاں
پیشگوئی خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ذریعہ سے کی اور یہ وعدہ کیا کہ میں تیری زندگی میں یہ
کام کروں گا پھر وہ کام تو نہ کیا ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فوت ہو گئے ہوں۔

جواب ۔ پہلے سوال کا جواب تو آپ سن چکے
اب دوسرے کا بھی ذرا سن لو۔ اعتراضوں کی بوچھاڑ اگر آج
مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پیشگوئیوں پر ہوتی
ہے تو یقیناً یاد رکھو کہ کل انہیں معترضوں کی اولاد ہمارے امام ہمام
پر انشاء اللہ تعالیٰ رحمت کی بوچھاڑ کرے گی میرے خیال
میں اتنا تو آپ ضرور جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت بہت سے وعدے قرآن مجید میں
کئے ہیں مثلاً لکھا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین
اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ۔ کتب اللہ لاغلبن
انا ورسلی ۔ فان حزب اللہ ھم الغالبون
الا ان حزب الشیطٰن ھم الخاسرون۔ اور مطلب
ان آیات کا یہ ہے کہ یہ کافر لوگ جو کہتے ہیں کہ اے محمد
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا رسول نہیں اور باوجود
اس کے کہ ان کو اس بات کا علم بھی ہے کہ تو بڑا راستباز
اور پاک باطن آدمی ہے۔ پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ لست
مرسلا تو اس کے جواب میں تو ان کو ہماری طرف سے
(اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہدے کہ تحقیق ہم تو اپنے رسولوں
اور ان لوگوں کی جو ان پر ایمان لے آتے ہیں اسی دنیا
میں ہی مدد کیا کرتے ہیں اور یہ پکی اور سچی بات ہے کہ ہم اور
ہمارے رسول ہی آخر کار غلبہ پایا کرتے ہیں یہ محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تو ہمارا رسول ہے اور یہ اور اس پر ایمان
لانے والوں کا جو گروہ ہے اللہ کے نزدیک تو ان کا نام حزب اللہ
ہے اور یہ اٹل بات ہے کہ یہ لوگ ہی آخر غالب ہو جائیں گے
اور تم لوگ جو ان کی مخالفت کرتے ہو تم تو حزب الشیطان ہو اور
یہ اٹل بات ہے کہ آخر تم خائب اور خاسر ہو جاؤ گے۔ اب دیکھو
کہ یہ کس قدر اقتداری پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے اور خدا تعالیٰ
کی ہستی کے لئے یہ کیسا عظیم الشان ثبوت ہے اور نہ صرف اسی قدر
بلکہ قرآن شریف ایسی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے اور اس
کے بعد مخالفوں کو پورے یقین اور وثوق سے سنا یا گیا ہے
کہ ان عذاب ربک لواقع ما لہ من دافع
انما توعدون لواقع یعنے ان لوگوں کی سرکشیوں
شرارتوں اور بے وجہ نکتہ چینیوں کے سبب سے جو عذاب کے
وعدے دیئے گئے ہیں بالضرور تیرے رب کا عذاب ان
پر واقع ہوگا اور کسی کی یہ طاقت میں نہیں جو اس عذاب کو
روک سکے وہ تو یقیناً آئیگا۔ اب آپ خود سوچ لیں۔
کہ یہ پیشگوئیاں کس طرح سے پوری ہوئیں اور کس طرح سے
تدریجاً اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کیا اور کر رہا
ہے اس سوال کے جواب میں کہ یہ سب پیشگوئیاں حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی پوری
ہو گئی تھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک اصول بتا
دیا ہے مبارک وہ جو اس پر غور کریں۔ چنانچہ لکھا ہے
وان ما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک
فانما علیک البلٰغ وعلینا الحساب۔ یعنے ہم
صاحب اختیار اور ذرہ ذرہ کے مالک اور خالق ہیں جن
باتوں کو محو اور نیست کرنا چاہتے ہیں ان کو محو کر دیتے
ہیں۔ اور جن کو ثابت اور ہست کرنا چاہتے ہیں ان کو قائم
رکھتے ہیں اور جس قدر پیشگوئیاں اور وعدے ہم نے تیرے
ذریعہ سے کر رکھے ہیں۔ وہ سب کے سب تو نہیں لیکن ان
یا تو بعض ان میں سے تیری زندگی میں ہی پورے کر کے تجھے
دکھا دیں گے یا تجھے وفات دیدینگے۔ اور اس کے بعد
پورے کر کے دکھا دیں گے تیرا کام تو صرف یہی ہے کہ جو
وعدے ہم تجھ کو دیتے ہیں وہ تو ان لوگوں تک پہونچا دے
باقی رہا ان سے حساب لینا وہ تیرا کام نہیں ہم خود ان سے
ان باتوں کا حساب لیں گے اب دیکھو اس آیۃ میں جو
پیشگوئیاں بعد از وفات پوری ہوتی تھیں ان کی نسبت

ہی نبیّ کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے دکھانے کے ہیں اور جس طرح یہ لفظ قبل از وفات پورا ہونے والی پیشگوئیوں پر بولا گیا ہے ویسے ہی ان پیشگوئیوں پر بھی بولا گیا ہے جو بعد از وفات پوری ہونے والی پیشگوئیوں ہیں اور پھر دیکھو۔ کہ کل کا لفظ نہیں بولا گیا بلکہ بعض کا بولا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وعید کی پیشگوئیاں بعض وجوہات کے سبب سے محو بھی ہو جایا کرتی ہیں اور اس بات کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مضمون میں اشارہ کر دیا ہے اگر آپ نہ سمجھ سکیں تو اس میں ان کا کیا قصور۔ انہوں نے تو میرے خیال میں ضروری اصولوں کو واضح کر دیا ہے اور چونکہ وہ یہ ہی جانتے ہیں کہ حضرت مولوی محمدؐ علی صاحب حضرت محمود احمدؐ صاحب اور حضرت مولوی سیّد محمدؐ احسن صاحب اور ایسا ہی دیگر بزرگان ملت بھی وفات مسیح پر مضمون لکھ چکے ہیں اور یہ سب لوگ مختصر نویس بھی نہیں ہیں اس لئے انہوں نے مصلحت وقت کے لحاظ سے چند ضروری قواعد بتلا دئے اب میں قرآن کریم کی چند ایک اور پیشگوئیاں لکھ کر اس جواب کو ختم کرتا ہوں۔ فرمایا اللہ تعالے نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ پ۱۴ یعنی ہم نے ہی اس نصیحت (قرآن کریم) کو نازل کیا ہے اور تحقیق ہم ہی اس کی محافظت کریں گے اب دیکھو اس پیشگوئی کا دامن کس قدر وسیع ہے اور کس قدر بھاری دعویٰ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی متبرک اور مقدس کتابوں میں تو تحریف و تبدیل ہو گئی لیکن اس کتاب مقدس کی ہم حفاظت کریں گے اور تناقض اور تخالف وغیرہ اُمور سے بچائے رکھیں گے۔ دوسرے یہ بھی کہ دنیا کی ان کتب مُقدّسہ کی تعلیم پر جو اس سے پہلے تھیں عمل کرنیوالا کوئی نہ رہا لیکن اس کی تعلیم عالمگیر ہوگی اور وہ سب باتیں جو اس میں درج ہیں ان کے ثبوت اور صداقت کے لئے ہم ایسے لوگ پیدا کرتے رہیں گے جو اس کی تعلیم کی مخالفوں کے اعتراضوں سے حفاظت کر سکیں مثلاً ایسی تعلیم کہ خدا تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق بھی ہے جو انسانوں سے الگ ملائکہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے یا یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو قبول کر کے ان کا جواب دیا کرتا ہے اور یہ کہ وہ عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً پ۹ یعنے اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اعلان کر دے کہ اے تمام جہان کے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ اب دیکھو دعوے تو یہ ہے کہ میں تمام دنیا کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں لیکن جہان والوں کو خبر تک نہیں آپکی وفات کے صدیوں بعد تک بھی امریکہ اور آسٹریلیا والے کیا جانتے تھے کہ تمام دنیا کا مرکز کوئی خطہ عرب ہے جہاں سے ایک ایسا رسول پیدا ہوا ہے۔ جو تمام جہان کے لئے رسول ہے اور جس کی بولی ام الالسنہ ہے۔ غرض یہ پیشگوئی اپنا دامن بہت وسیع رکھتی ہے اور ہمارے زمانہ سے ایک خاص تعلق رکھتی ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ ھو الّذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ پ۲۸ ر ۹ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی بھی ایک ایسے زمانہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس میں ہر طرح کا امن اور چین ہوگا اور ہر ایک شخص آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکے گا اور جس قدر مذاہب خیال میں آ سکتے ہیں کہ ہر ایک انسان کا ایک الگ مذہب ہوگا بیسیوں مذہب ایسے ہوں گے جو بظاہر نظر قرآن کریم کو ہی اپنا امام اور پیشوا سمجھتے ہوں گے غرض ایسے زمانہ میں اللہ کا رسول جو مہدی بھی ہوگا اور سچی باتیں ہی رکھتا ہوگا جس سے وہ جھوٹے مذاہب کے بیماروں کو عیسیٰ کی طرح شفا دے سکیگا۔ مبعوث ہوگا۔ جو دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھا دیگا۔ لیظہرہ سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسے سامان کثرت سے پیدا ہو جائیں گے جن سے اشاعت دین اسلام ہو سکے اور دین اسلام کے مسائل باطل مذاہب کے مقابلہ پر عام طور پر شائع ہو سکیں اور پھر دور دراز ملکوں میں وہ علوم پہنچائے جا سکیں۔ غرض قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری نہیں ہوئیں اور اگر ان پر صاف دل لیکر غور کیا جاوے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لانا ایک سہل کام معلوم ہوتا ہے چنانچہ لکھا ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض و نفخ فی الصور فجمعناھم جمیعاً پ۱۶ اور پھر لکھا ہے اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا یومئذ تحدث اخبارھا بان ربک اوحیٰ لھا پ۳۰ اور پھر لکھا ہے۔ واذا النفوس زوجت و اذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت واذا الصحف نشرت پ۳۰۔ اب اگر کوئی مندرجہ بالا پیشگوئیوں پر [illegible] کام ہو۔ میرے خیال میں اب میں کافی طور پر جواب دے چکا ہوں اس لئے اس جواب کو یہیں ختم کرتا ہوں۔

سوال سوم۔ مولوی صاحب نے جب دیکھا کہ عمر والا الہام تو ایسے صحیح طور پر غلط نکلا ہے جس کا کوئی جواب ہی نہیں تو لگے تاویلیں کرنے۔ پہلی تمہید تو یہ باندھی کہ حضرت آدمؑ کی عمر سے بھی چالیس برس کم ہو گئے تھے لیکن قرآن شریف سے کوئی ثبوت نہ دیا (ہاں البتہ عربی عبارت لکھدی مگر عربی زبان بولی جانے سے خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی متقی اور مومن نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نہ ہی ہمارا یہ فرض ہے کہ جو مسئلہ عربی عبارت میں لکھا ہوا ہو وہ صحیح تسلیم کیا جائے کیونکہ عربی ایک ملک کی بولی ہے۔ بہتیرے اہل عرب جو بڑے بڑے عالم تھے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے) آخر جب یہاں بھی چین نہ آیا۔ تو پھر مرزا سلطان احمد صاحب کے قول کی بناء پر مرزا صاحب کی عمر ۷۴، ۷۵ برس مقرر کی اور خود ہی لکھدیا کہ اس طرح سے کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اور اس کی تائید میں یہ بھی لکھ لیا۔ کہ اصل الہام یہ تھا۔ کہ تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا پانچ کم یا پانچ زیادہ۔ حالانکہ جب تک قریباً کا لفظ محذوف نہ کیا جائے۔ تب تک اس الہام کے معنے ہی نہیں کھلتے۔ آخر کار جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد صاحب کا قول ہی سند چاہتا ہے تو پھر اخیر پر یہ لکھدیا کہ کم عمری کا اعتراض ہمارے نقطہ نظر سے ہماری طرف سے مولوی نورالدین صاحب کو کہہ دو کہ اس الہام پر اب حاشیئے چڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصلی الہام تو یہ تھا کہ تیری عمر اسّی برس کے قریب قریب ہوگی۔ اب اگر بموجب تحریر مرزا صاحب اور نیز بموجب تحریر آپ کی ۸۴ یا ۸۵ برس ۸۰ برس کے قریب قریب سمجھے جا سکتے ہیں اور یہ صحیح بات بھی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسی اصول کی بناء پر (اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۴ یا ۷۵ برس ہوئی) یہ نہ کہا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۸۰ برس کے قریب قریب ہوئی اور پھر ہمارے نزدیک تو ۷۵ یا ۸۵ کا عدد فیصلہ کن عدد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیسے ۷۵...۷۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۸۰ کے قریب ہی ہے اور جیسے ۸۵...۸۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۹۰ کے قریب ہی ہے ہاں اگر ثابت ہو جاتا جو بالکل ناممکن تھا کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۴ یا ۷۵ برس کی ہوئی۔ تو البتہ ایک زبردست بات تھی۔

جواب۔ دیکھو میں ثابت کرتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۴ برس سے اوپر تھی۔ لیکن قبل اس کے کہ میں اس بات کو ثابت کروں۔ ایک پیچ چھیڑنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگر آپ

دو حرفی جواب سے خاموش ہونے والے ہوتے تو پھر اتنا شور و شر ہو سوال سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ظاہر نہ کرتے۔ سنو! حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش کے متعلق بعض لوگوں نے عجیب عجیب تاریخیں بحساب جمل نکالی ہیں۔ لیکن شاید آپ ان کی چنداں پرواہ نہیں کرتے اس لئے جو تاریخ میں نے بھی نکالی ہے اس کو میں فرعی طور پر پیش کرونگا۔ نہ اصولی طور پر۔ اور آپ غالباً یہ بھی جانتے ہوں گے۔ کہ مرزا صاحب کا سن وفات بھی بہت سے لوگوں نے بحساب اعداد جمل نکالا ہے لیکن میرے نزدیک سب سے اول نمبر پر "مغفور" ۱۳۲۶ھ کا لفظ ہے جس سے سن وفات نکلتا ہے اور یہ لفظ مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اسی کو اپنے مضمون میں بار بار استعمال کیا ہے لیکن اس لفظ کے ساتھ میری محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ آج سے تقریباً تیس ۳۰ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کو کہا تھا کہ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ اب میں اصلی جواب لکھنے سے پیشتر وحی الٰہی کے چند آیات بمعہ حوالجات و بمعہ ترجمہ حضرت اقدس ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ اصلیت معلوم کرنے میں آسانی ہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

سیقول العدو لست مرسلا۔ سنأخذہ من مارن او خرطوم۔ وانا من الظالمین منتقمون انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ یوم یعض الظالم علی یدیہ یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ وقالوا سیقلب الامر وما کانوا علی الغیب مطلعین (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲)

یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ اعمل ماشئت فانی قد غفرت لک (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

وانا نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۶)

ثمانین حولا او قریباً من ذالک او تزید علیہ سنینا وتری نسلاً بعیداً (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

ترجمہ۔ دشمن کہیگا کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے ہم اس کو ناک سے پکڑ لینگے۔ یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے اور ہم اس دن ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤنگا۔ یعنی جس گھڑی تیری مدد کی جائے گی اس گھڑی کا تجھے علم نہیں اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش! میں اس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائیگی حالانکہ ان کو غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲)

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخالف کوشش کریں گے کہ کسی طرح کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں کہ لوگ خیال کریں کہ یہ شخص ایماندار اور راستباز نہیں تھا سو وعدہ دیا کہ میں علامات بینہ سے ظاہر کر دونگا۔ کہ وہ میرا مقرب ہے اور میری طرف اس کا رفع ہوا ہے اور بداندیش نامراد رہیں گے اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا۔ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۰ و ۲۱)

اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ انکو اپنا کرشمہ قدرت دکھاویں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیدیں (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۴)

تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائیگا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لیگا اور یہ الہام تینتیس ۳۵ برس سے ہو چکا ہے۔ اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

اب دیکھو کہ جس وقت ہمارے امام ہمام خیر الانام حضرت مسیح الزمان و مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر میں سے تقریباً تیس برس گذر چکے تھے اور چالیس برس کے قریب قریب عمر ہونیوالی تھی یعنے قریباً تینتیس ۳۳ یا چونتیس ۳۴ برس کی عمر جس وقت حضرت مغفور کی تھی اس وقت یہ الہام ہوا تھا کہ تیری عمر اسّی برس کے قریب ہوگی۔ اور مومنین کے لئے اس میں ایک بڑا بھاری معرفت کا نکتہ ہے لیکن پیچ ہے۔

وننزل من القرآن ما ھو شفاءٌ ورحمۃٌ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ۱۵

آپ جانتے ہیں کہ کوئی انسان یقینی طور پر یہ نہیں جانتا کہ اس وقت جہان میں کیا ہو رہا ہے اور اس کے بعد کیا ہوگا یا ہونیوالا ہے۔ بھلا یہ تو درکنار کون جانتا ہے کہ کل تک اس کے ساتھ کیا حادثہ گذر لیگا اور وہ زندہ رہیگا یا مریگا؟ یہاں ہوگا یا وہاں ہوگا؟ خود ہر ایک انسان اپنے اندر غور کر کے دیکھ لے اسے کیا خبر ہے کہ موجودہ وقت کے بعد کیا ہونیوالا ہے؟ آیا وہ زندہ رہیگا یا مر جائیگا۔ تندرست ہی رہیگا یا بیمار۔ سکھی ہوگا یا دکھی۔ بوڑھا ہوگا یا کہ جوانی میں ہی راہی ملک بقا ہوگا؟ اب سوچ کر بتلاؤ کہ ایک راستباز شخص کا تینتیس ۳۳ برس کی عمر میں یہ دعوے کرنا کہ میرا خدا جو ذرہ ذرہ کا مالک اور زمین و آسمان و مافیہا کا خالق اور حاکم ہے۔ مجھے حکم دیتا ہے کہ آج سے بعد میں تجھے تینتالیس ۴۳ برس تک اور زندہ رکھونگا اور تیری عمر اسّی برس کے قریب ہوگی اور یہ ایسا دعویٰ ہے۔ جو عقلمند انسان کی ہستی کو جڑ سے ہلا دیتا ہے اور ایک غبی سے غبی انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب تک کسی کے ساتھ وہ قادر توانا تمام طاقتوں کے پیدا کرنیوالا خدا ہمکلام نہ ہوتا ہو اور وہ قادر ہستی جس کے ہاتھ میں دنیا کی حیاتی اور مماتی ہے وعدہ نہ دیتی ہو۔ تب تک کسی انسان کا یہ حوصلہ ہی نہیں پڑ سکتا۔ کہ وہ ایسا دعوے کرے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس دعوے سے ہی آپ لوگ سمجھ لیتے۔ کہ یہ کسی دیوانے کی بڑ نہیں۔ بلکہ کسی زندہ حی و قیوم مالک الکل ہستی کا کلام ہے۔ لیکن یہ رونا ہم کس کے آگے روئیں۔ کہ آپ لوگوں نے اتنے بڑے عظیم الشان نشان سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ میرے خیال میں یہ ایک ہی ایسا نشان ہے جس کی تمام دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔ اگر کوئی ہے تو پیش کرو۔ کوئی بد طبع پہلے انبیاء کے تمام معجزات کو جھٹلانا چاہے تو نا سمجھی سے جھٹلا سکتا ہے لیکن اس الہام والے نشان کا انکار کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اگر یہ ایک ایسا زبردست نشان ہے جس نے آپ لوگوں کی گردنوں کو توڑ دیا ہے اور ممکن نہیں کہ اب آپ سر اٹھا سکیں۔ سوچو تو سہی کہ اگر آپ کی بے سمجھی سے ایک دو برس کی آپ کو کمی معلوم ہوتی ہے تو کیا اس سے نشان میں فرق آ سکتا ہے؟ دیکھنا تو یہ ہے کہ ایک تینتیس ۳۳ برس کا نوجوان دعویٰ کرتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ تیری عمر چالیس برس سے بھی اوپر ہوگی پچاس برس سے بھی اوپر ہوگی ساٹھ برس سے بھی اوپر ہوگی ستر برس سے بھی اوپر ہوگی اور اسّی برس کے قریب ہوگی۔ آیا ان سب دہائیوں ۴۰، ۵۰، ۶۰، ۷۰ سے اس کی عمر تجاوز کر گئی ہے یا نہیں۔ بدقسمتی سے یہ کہدینا کہ ۷۵ برس کی کیوں عمر ہوئی ہے چاہیئے تھا کہ ۸۰ برس کی ہوتی آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ ایسی بیہودہ نکتہ چینیوں سے آپ خدا کے نزدیک بھی بری الذمہ ٹھہر سکتے ہیں؟ جواب تو میں کافی دے چکا ہوں اب میں اس بات کو ثابت کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر ۷۶ برس سے اوپر تھی۔ میرے خیال میں خاتم الخلفاء کاسر الصلیب المہدی ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے تھے اور میرے پاس اس کا ایک بڑا بھاری ثبوت بھی ہے۔

اور دو یہ لاہور سے عبد اللہ آتھم سے قسم دلوانے کے لئے چار اشتہارات شائع کئے تھے۔ پس اشتہار انعامی ایکہزار اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ۔ اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ اور اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ۔ ان میں سے اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ ۲ ورق اور بیس صفحے پر شائع ہوا تھا اور مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ایک کر مطبع گلزار محمدی لاہور میں منشی گلزار محمد کے اہتمام سے دس ہزار کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اس اشتہار کے صفحہ ۲ سطر ۲ و ۳ میں عبد اللہ آتھم کے جواب میں عمر کی کمی بیشی کے سوال پر ہمارے امام نے یہ عبارت لکھی ہے ”اگر آپ چونسٹھ برس کے ہیں تو میری عمر بھی قریباً ۶۰ برس کے ہو چکی۔ دو فریقوں کی لڑائی ہے ایک اسلام کا اور ایک عیسائیوں کا۔ پس جو سچا اور قادر خدا ہوگا وہ ضرور اپنے بندہ کو بچا لیگا“ اب دیکھو۔ کہ اس جگہ بعد از تحقیقات حضرت مغفور نے یہ لکھا ہے کہ میری عمر بھی قریباً ساٹھ کے ہو چکی یہ نہیں لکھا کہ قریباً ساٹھ کے ہے یا ہوگی یا ہونیوالی ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ ہو چکی۔ اب بموجب اصول آپکے جیسا کہ آپنے اپنے سوال میں مان لیا اور بموجب اصول تمام دنیا کے میں یہ حق رکھتا ہوں کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی سے یہ استدلال کروں کہ حضرت مغفور کی عمر مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ۶۱ یا ۶۲ برس ایکہ بموجب اصول آپکے اس سے اوپر بھی ممکن ہے کہ آپ ماضی کی بجائے مستقبل کا استعمال کر کے یہ کہدیں کہ مرزا صاحب کی (معاذ اللہ) غلطی تھی۔ اصل میں ان کی عمر اس وقت ۵۸ یا ۵۹ برس کی تھی اور اس وقت لکھنا تو وہ یہ چاہتے تھے۔ کہ میری عمر قریباً ساٹھ کے ہے مگر غلطی سے یہ لکھا گیا کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی ہے اس لئے یہاں میں مختصر طور پر کچھ اور بھی لکھنا چاہتا ہوں اول تو آپ اس سوال کو ایک دو دفعہ غور سے پڑھیں امید ہے۔ کہ آپ کو خود ہی شرم آجائے گی۔ دوسرے یہ کہ یہاں عمر کی بحث ہے جو کچھ یہاں لکھا گیا ہے وہ ایک حد تک بعد از تحقیقات لکھا گیا ہے۔ تیسرے عبد اللہ آتھم کو حضرت مغفور یہ نہیں کہنا چاہتے تھے۔ کہ تیری عمر اگر ساٹھ سے اوپر ہو گئی ہے تو میری بھی پچاس سے اوپر ہو گئی ہے۔ بلکہ یہی لکھا تھا کہ ساٹھ کے عدد سے تو دونوں گذر چکے ہیں۔ ہاں اتنا فرق ہوگا۔ کہ تمہاری عمر اگر ۴ برس اوپر ساٹھ برس ہے۔ تو میری دو تین برس اوپر ساٹھ ہوگی یا یوں کہہ لو۔ کہ حضرت مغفور نے اس کو یہ لکھا تھا کہ تیری

اور میری عمر میں کوئی آٹھ برس دس برس کا فرق نہیں بلکہ صرف دو تین برس کا فرق ہے اس لئے یہ بات ایسی نہیں جو مجھے قسم کھانے سے روک سکے۔ اگرچہ میں نے بین دلائل سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو حضرت مغفور کی عمر ۶۲ برس کے قریب تھی۔ مگر مجھے اپنے کام سے کام اس لئے میں آپ کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کرنے کے واسطے تقریباً ڈیڑھ برس سے زیادہ کی رعایت کرتا ہوں اور مورخہ ۵ ر اکتوبر ۱۸۹۴ء کو حضرت مغفور کی عمر ساٹھ برس اور چھ ماہ بھی نہیں۔ بلکہ ساٹھ برس اور ساڑھے چار ماہ سمجھتا ہوں۔ اب اگر ۵ ر اکتوبر ۱۸۹۴ء سے لیکر ۲۶ ر مئی ۱۹۰۸ء تک حساب لگایا جاوے تو یہ غالباً ۱۳ برس سات ماہ اور بیس دن ہوتے ہیں اور اگر اس میں ساٹھ برس چار ماہ اور پندرہ دن جمع کر دیئے جاویں۔ تو یہ کل ۷۴ برس اور کچھ دن اوپر ہوتے ہیں مگر یہ حساب شمسی ہے اور مسلمانوں کے ہاں قمری حساب رائج ہے اس لئے قمری حساب سے حضرت مغفور کی عمر ۷۶ برس سے اوپر ہوئی اور اب میں حق رکھتا ہوں جو کہدوں کہ خدا کا بھیجا رسول احمد مہدی ۱۲۴۹ یا ۱۲۵۰ ہجری میں پیدا ہوا اور ۱۳۲۶ ہجری میں

۱۳۲۶ھ

ذو البروزین محمد مہدی ہادی دانا موا

باقی رہا حضرت آدم کی عمر سے چالیس برس کم ہونیوالا اعتراض۔ سو یاد رہے کہ جو انسان خدا کا قائل ہے اور مانتا ہے کہ وہ ایک ایسا حاکم ہے جسپر اور کوئی حاکم نہیں تو اس کے لئے یہ اعتراض اعتراض ہی نہیں رہتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح خدا عمر بڑھا سکتا ہے اسی طرح گھٹا بھی سکتا ہے۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ۲۲/۱۲ اور یہ آیت حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی لکھی ہے اور پھر لکھا ہے۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۱۳/۱۳ اور پھر لکھا ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت ۱۳/۱۳ اور پھر لکھا ہے۔ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ ۱۲/۱۲ آپکا یہ کہنا کہ خلیفۃ المسیح نے آیت کوئی نہیں لکھی۔ عربی عبارت لکھدی ہے آپ کی سمجھی پر دلالت کرتا ہے لیکن وہ جواب خلیفۃ المسیح نے اہل حدیث والوں کو دیا تھا۔ اسی لئے حدیث پیش کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اطاعت الرسول کے قائل نہیں۔ تبھی تو صحیح حدیث کو عربی عبارت کہدیا۔ اس لئے اس کے جواب میں میں

صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ میرا رسالہ رد چکڑالوی بغور پڑھیں ہاں اس رسالہ کے متعلق اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مولوی عبد اللہ صاحب نے اس کا جواب لکھا تو پھر جواب الجواب میں انہیں مسائل کو نسبتاً تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا جاویگا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ ان کا سلسلہ ہی برباد ہو گیا۔ مثلاً صفحہ ۱۸ پر میں نے یہ لکھا تھا ”اور دین اسلام کا ضابطہ تعامل اسلام ہے۔ جو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ چلا آیا اور جن جن ممالک میں قرآن مجید پہنچتا گیا وہ بھی رواج پکڑتا گیا اور پھر وہ پاک کتب جن میں تعامل اسلام قلمبند کیا گیا اور جو احادیث صحیحہ سے نامزد ہیں“ پھر صفحہ چالیس پر لکھا تھا ”کہ اس خدا کے آپ واقف کس طرح سے بن گئے ہیں آیا آپنے اپنے علم اور لیاقت سے اس کو معلوم کیا ہے یا اس نے خود آپ کو بتلایا ہے اور یہ جو جزا سزا کا مسئلہ ہے یہ بھی آپنے خود ہی اپنے گلے مڑھ لیا ہے۔ یا اس نے خود آپ کو بتایا ہے کہ میری ان باتوں پر عمل کرو ورنہ سزا پاؤ گے اور وہ آسمان پر پھر فرعون کی طرح بیٹھ رہتے پہلے ہی بولا کرتا تھا یا اب بھی اس میں یہ طاقت ہے اور جب وہ محدود ہے تو تمام جہان کا علم اس کو کس طرح سے حاصل ہوتا ہے“ اور پھر صفحہ ۹۰ پر لکھا تھا۔ بلکہ

نبانی العلیم الخبیر ۶۶/۴ اور فباذن اللہ ۳/۱۶۶

سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی خدا کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض باتوں کی خبر دیجاتی تھی الغرض ایسے فقرات کو اردو کی آسان عبارت سمجھ کر بغیر تدبر تفکر کے نہ پڑھا جاوے کیونکہ ان مسائل کو آسان عبارت میں لکھنے کی یہ وجہ کہ ایک تو بات عام فہم ہو جاتی۔ دوسرے مجھے اتنا علم بھی نہ تھا جو ایسے دقیق مسائل کو ضرور پرتکلف اور دقیق عبارت میں لکھتا میں آپکے ساتھ اس بارہ میں متفق ہوں کہ عربی بولی بول لینا یا عربی عبارت لکھ لینا جزو ایمان نہیں۔ ہاں یہ بات آپ کو بھی ماننی پڑیگی کہ عربی بولی سیکھے ہوئے عالموں کا ہی یہ بڑا احسان ہے کہ آج ہم بھی دین کی باتوں کو ایک حد تک سمجھ سکتے ہیں اور اگر لوگ عربی بولی کو پڑھنا اور سیکھنا چھوڑ دیں۔ تو آخر یہاں تک نوبت پہنچ جائیگی کہ دین ہی اٹھ جائیگا کیونکہ قرآن شریف عربی بولی میں ہے ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ اصلیت اور حقیقت جو ہو وہ ایک ہی ہے خواہ اس کو کسی بولی میں بیان کیا جاوے۔ اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم میں سے نفاق کو دور کر دے اور اس کی بجائے اتفاق کو پیدا کر دے۔

آمین یا رب العالمین

راقم خاکسار محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از اروپ

مخالفین کے اعتراضات

اور ان کے جوابات

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر ۱۳۔ اگست [illegible]

سوال نمبر ۱۲ :- مرزا صاحب کا الہام اخطی و اصیب جس کا مطلب [illegible] کی طرف منسوب کر کے یہ بیان کیا ہے [illegible] معاذ اللہ یہ ہو سکتا ہے کہ خدا [illegible] کہ مرزا صاحب نے اپنی خطا کاری کو خدا کی طرف [illegible]

جواب نمبر ۱۲ :- [illegible] آپ استعارہ کے الفاظ کی حقیقت [illegible] ایسی باتوں کے [illegible] اعتراضوں [illegible] ہتک اسلام ہے۔ استعارہ [illegible] ایک قسم ہے جس [illegible] قرآن [illegible] ہی اعتراض ہیں۔ تو اس سے تو قرآن بھی [illegible] اصیب تو اتنا بیدار [illegible] استعارہ بھی نہیں [illegible] وقت ہو۔ اس کے معنے تو قرآن خود حل [illegible] یمحو اللہ ما یشاء و یثبت [illegible] کے معنے صاف ہو گئے۔ کہ میں اپنے ارادہ کو ترک بھی کروں گا اور [illegible] بھی کروں گا۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرماتا ہے [illegible] بعد کہ [illegible]۔ اور یہی معنے خود حضرت مرزا صاحب نے بھی [illegible] صاحب نے اعتراض کرنے کو [illegible] جلد بازی دکھائی [illegible] آپ نے پورا الہام بیان [illegible] اور نہ ہی آپ نے معنے الہام کے محل [illegible] سمجھے۔ پورا الہام یہ ہے انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب اور یہ الہام ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد [illegible] کی پیشگوئیوں کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں بیان ہوا ہے۔ اور اس کا بالتفصیل مطلب یہ ہے۔ کہ جب مرزا صاحب نے بھی اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور آپ کے مقابل آپ کے دشمن عبد الحکیم نے بھی۔ اور مرزا صاحب نے تو رسولانہ دعویٰ کے رنگ میں خدا تعالےٰ سے خبر پا کر اپنی وفات کی پیشگوئی شائع کی۔ لیکن عبد الحکیم نے محض شرارت کی راہ سے اس لئے اپنی پیشگوئی کو شائع کیا۔ پھر پیشگوئی بھی ایک نہیں دو نہیں تین تک شائع کیں۔ یہ اس لئے کہ مرزا صاحب میری کسی پیشگوئی کا ہی شکار ہو کر ذلت اور اہانت کے نیچے آجائیں تو عبد الحکیم کے اس ارادۂ اہانت کے مقابل میں خدا نے عبد الحکیم کی اس ذلت اور ناکامی کے متعلق جو اسے اس کی پیشگوئیوں کے جھوٹا نکلنے کی صورت میں نصیب ہوئی پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا کہ انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب یعنے میں اس مقابلہ میں اپنے رسول کے ساتھ ہوں۔ اور اسی کے ساتھ اسی کی معیت میں ہو کر میں اس کے دشمن کو جواب دونگا۔ اس طرح پر۔ اس کے دشمن کی ساری پیشگوئیوں کو خطا اور غلط کر دونگا۔ جس سے بجائے اس کے کہ وہ میرے رسول کی ذلت دیکھے۔ خود اس کی ذلت ظاہر ہوگی۔ اور میرا رسول جس کی وہ ذلت دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کروں گا جس سے اس کی عزت ظاہر ہوگی۔ اور اس کے دشمن کی ذلت۔ جیسا کہ ظہور میں آیا کہ حضرت اقدس اپنی پیشگوئیوں میں سچے نکلے اور عبد الحکیم خان کانا دجال اور مسیلمہ ثانی اپنی ساری پیشگوئیوں میں جھوٹا۔ اور حضرت کی پیشگوئیاں اصیب کے نیچے ظاہر ہوئیں۔ اور عبد الحکیم کی اخطی کے نیچے۔ اب الہام کے [illegible] ہو گئے۔ اور اس کی ان تین جھوٹی پیشگوئیوں [illegible] اقدس کی ایک اور پیشگوئی بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا جو تین دفعہ فرمایا ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ دشمن جب تک تین جھوٹی پیشگوئیاں نہ کر لیگا۔ [illegible] وفات نہیں ہوگی۔ اور یہ ہوگا۔ تو پھر اس کے بعد تیری وفات کا واقع ہوگا۔ یہ پیشگوئیاں عبد الحکیم کی پیشگوئیوں سے پہلے کی ہے۔ جس کے مطابق عبد الحکیم نے تین جھوٹی پیشگوئیاں کیں۔ اور دشمن نے اس پیشگوئی کو اپنے ہاتھ سے پورا کر دکھایا۔ اور یہ تین پیشگوئیاں کلمہ الہام اخطی کی مصداق ہوئیں۔ اور حضرت اقدس کی اپنی پیشگوئی کلمہ الہام اصیب کی مصداق۔ والحمد للہ علی ذلک ثم لک الحمد۔

سوال نمبر ۱۳ :- مرزا صاحب کا ایک الہام الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے۔ جو آپنے اپنے اشتہار تبصرہ میں لکھا ہے۔ اور یہ ایک قرآنی سورت ہے۔ جو آپ کو الہام ہوئی۔ مگر افسوس ہے کہ اس کا نتیجہ برعکس ظہور میں آیا۔ آپنے تو اس الہام سے اپنے تئیں ایک طور سے مثیل کعبہ قرار دیا تھا۔ مگر کعبہ کے دشمن اصحاب الفیل تو کعصف مأکول ہو گئے۔ مگر تعجب کہ اس جگہ خود کعبہ ہی مسمار ہو گیا اور اصحاب الفیل صحیح و سلامت باقی رہے۔

جواب نمبر ۱۳ :- اگر باوجود مثیل کعبہ ہونے کے آپ کا مسمار ہونا اس طرح ہے کہ آپ وفات پا گئے۔ تو اس طرح تو تمام نبی اور رسول بھی وفات پا گئے۔ اس پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اور اگر اعتراض اس بات پر ہے کہ آپ مثیل کعبہ ہو کر کعبہ کی طرح ہمیشہ کے لئے کیوں نہ رہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کعبہ کی مماثلت جسمانی پہلو سے نہیں بلکہ روحانی پہلو سے ہے۔ اور کعبہ کی دیواریں تو جسم کا قبلہ ہے۔ نہ روح کا۔ لیکن رسول اس جسمانی قبلہ کی روح اور جان ہوتی ہے جس کی ذریعہ انسانی روح کو اس حقیقی قبلہ کی شناخت حاصل ہوتی ہے۔ جس کی شناخت بغیر رسول کی راہنمائی کے روح کو کسی طرح سے میسر نہیں ہو سکتی۔ نہ کعبہ کی چھت سے۔ نہ دیواروں سے۔ اور کعبہ تو ایک جسمانی طور سے وحدت کو قائم کرتا ہے۔ لیکن رسول جسمانی اور روحانی دونوں طور سے۔ اور اگر سمجھا جائے۔ تو کعبہ کی رونق کا وہ گرم بازار جو اس کی طرف منہ کرنے والوں سے شب و روز ظہور میں آ رہا ہے۔ یہ بھی تو رسولوں کے طفیل سے ہی ہے۔ اور رسولوں کا زندہ رہنا اس کے نمونہ کے باقی رہنے سے ہے جب تک اس کا سلسلہ دنیا میں قائم رہیگا۔ تب رسول بھی زندہ ہے۔ اور یہ ظاہری موت تو کچھ چیز بھی نہیں۔ یہ تو ایک دوسرے عالم کی طرف انتقال کرنے کے لئے تغیر ہے۔ موت تو دراصل وہی ہے جس سے روح مر جائے۔ نہ کہ جسم۔ اور یہ سوال کہ اصحاب الفیل کیوں نہیں مرے اس کا جواب یہ ہے کہ اصحاب الفیل بھی مر جائینگے اور عنقریب ہی مر جائینگے۔ مرزا صاحب کا نام تو آپکے نام لیوؤں اور تابعداروں سے قیامت تک زندہ رہیگا مگر ان کا تو آجکل تک ہی قصہ ختم ہو جائیگا۔ اور اگر الہام کعصف مأکول تک ہی ہوتا۔ تو آپ دیکھ لیتے۔ کہ میاں عبد الحکیم اور ثناء اللہ وغیرہ صاحبان کس طرح حضرت مرزا صاحب کے سامنے ہی کعصف مأکول ہو جاتے۔ مگر الہام تو صرف اتنا ہے کہ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ اور یہ الہام بھی عبد الحکیم کے اس مکر و فریب کے متعلق ہے۔ جو اس نے اپنی پیشگوئیوں کے رنگ میں دکھایا اور بالآخر ناکام ثابت ہوا۔ جیسا کہ قبل از وقت اس الہام کے ذریعہ

۱؎ اس الہام سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا اپنے جواب [illegible] رسول کے لئے اپنی معیت کو بیان فرمانا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک تو جواب وقت سے پہلے خدا کا رسول رحلت فرما چکا ہوگا [illegible] قائم مقام ہو کر خدا مجیب ہوگا۔ دوسرا یہ کہ جواب ایسا ہوگا [illegible] ثابت ہو جائیگا کہ خدا [illegible] اپنے رسول کے ساتھ ہے۔ اور اسی کی حمایت میں کام کر [illegible] اس الہام کے گو اور بھی پہلو ہوں۔ مگر عبد الحکیم کا مقابلہ بھی اس کے نیچے ہے۔

پیشگوئی کی صورت میں خبر دی تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اصحاب الفیل کی طرح بڑے حملہ آور ہو کر اس مثیل کعبہ پر اس لئے پیشگوئی کے حملے کرتے ہیں کہ تا کسی طرح ان کی پیشگوئی کے نیچے آکر وہ ذلیل ہو۔ اور لوگ اس سے منحرف ہو جائیں جیسے کہ اصحاب الفیل کا خیال تھا اور جیسا کہ انہوں نے کعبہ پر اس نیت اور ارادہ سے حملہ کیا تھا کہ اس کو تباہ اور ذلیل کر دیں۔ تا لوگ اس سے پھر جائیں۔ مگر آخر وہ خود تباہ ہو گئے اور ان کے دل کے ارادے دل میں رہ گئے۔ اسی طرح یہ الہام بھی جسقدر کہ تھا۔ اسقدر ٹھیک وقوع میں آیا۔ اس طرح کہ عبد الحکیم کا وہ مکر اور فریب اور اس کی وہ جنگ اور لڑائی جو اس نے مقابلہ کے طور حضرت مرزا صاحب کی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں دکھائی۔ کیسی ناکامی کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کہ تین پیشگوئیوں میں ایک پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور یہی معنے ہیں الم یجعل کیدھم فی تضلیل کے۔ اور اس کی پیشگوئیوں کو جھوٹا کر دینا۔ یہ چونکہ خدا کا فعل تھا۔ اس لئے اس فقرہ سے پہلے فرمایا الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ یعنی باوجود اس کے کہ یہ لوگ اپنے حملہ میں اصحاب الفیل تھے۔ مگر دیکھا کہ تیرے رب نے تیری عزت اور ان کی ذلت کے لئے کس راہ اور کس طرح سے اپنے فعل کو ظاہر کیا جس سے وہ اپنے اس جنگ اور اپنے اس مکر اور فریب کی لڑائی میں ناکام کے ناکام رہ گئے اور میرے خیال میں یہ الہام پہلے سوال کے الہام سے بالکل مطابق معلوم ہوتا ہے اور اس کا پہلا فقرہ یعنی الم تر [illegible] اصحاب الفیل کے نیچے ہے اور اس کا فقرہ الم یجعل کیدھم فی تضلیل کے نیچے

سوال نمبر ۱۴۔ مرزا صاحب کا الہام تھا۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمة۔ اس الہام کے آپ کس طرح مصداق ہوئے۔ کیا آپ کا رفع ہوا اور لاکھوں علماء تو ابھی تک آپ کو کافر کہتے ہیں۔✤ پھر مطہرک من الذین کفروا چہ معنے دارد۔ اور مرزائیوں کو تو جب مسجدوں ہی سے نکالا گیا۔ اور ان پر یہ ان کے مرزا کے فتوے کفر کے بھی لگ گئے۔ تو اب جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا بھی ٹھیک پورا الہام ہوا۔ اور پیشگوئی بھی خوب ظاہر ہوئی۔ اور اس کا پورا ہونا بھی اسی کا نام ہے۔

جواب نمبر ۱۴۔ آپ کے اس الہام میں چار پیشگوئیاں ہیں۔ جو ٹھیک طور سے وقوع میں آئیں اور اپنی عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور آئندہ بھی اپنی عظمت کو دنیا پر ظاہر کرتی رہیں گی۔ آپ پہلی پیشگوئی کو دیکھئے جو الہام کے فقرہ انی متوفیک میں پائی جاتی ہے۔ کیسی زور شور کے ساتھ اور کتنی طاقت اور عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ دنیا کی تمام قوموں اور تمام فرقوں نے آپ کے استیصال اور آپ کے قتل کے لئے منصوبے باندھے۔ مالی جانی اور قلمی۔ لسانی وغیرہ وغیرہ طاقتوں کو سالہا سال اس راہ میں صرف کر دیا اس ارادہ پر کہ آپ کی وفات پر کسی طرح سے تسلط پالیں۔ مگر الٰہی طاقت لسان الغیب کے ساتھ ان کے مقابل پر آپ کو یہ الہام کرتی ہے کہ انی متوفیک یعنی تیری وفات میرے ارادہ سے ہوگی۔ جو اسی برس کے قریب بتلایا گیا اور کوئی نہیں جو میرے اس ارادہ کو روک سکے اور یہ الہام براہین میں قبل از دعوے ہی بطور پیشگوئی کے فرما دیا تھا۔ جیسا کہ بالآخر اسی طرح پورا ہوا جس طرح کہ فرمایا تھا۔ تو اب بتلاؤ کہ باوجود مخالفین کی اتنی کوششوں کے اس الہام سے تیس سال بعد تک اور اسی برس کے قریب کہ الہام پورا ہونے تک آپ کو کس طاقت نے زندہ رکھا۔ اور دشمنوں کی شر سے محفوظ کس سہارے رہے۔ پھر اس کے بعد دوسری پیشگوئی کا فقرہ ہے۔ ورافعک الی۔ اور یہ بھی بطور رفع کے قبل از وقت پیشگوئی کی صورت میں فرمایا گیا کہ اگرچہ تجھے یہ لوگ خدا کے مقرب نہیں سمجھتے کافر اور ملعون سمجھیں گے اور تجھ پر فتوے کفر کے لگائیں گے جس سے ثابت ہو کہ تو خدا کا مقرب نہیں ہے لیکن میں تجھے ان کے بالمقابل رفعت دینے والا ہوں اور تیری مقبولیت تمام دنیا پر ظاہر کرنے والا ہوں جس سے ثابت ہو کہ تو ملعون نہیں ہے۔ بلکہ میرا مقرب بندہ ہے۔ جیسا کہ ظہور میں آیا کہ لاکھوں انسان ہر شریف اور لائق انسان آپ کے تابع ہو گئے۔ جس سے آپ کی مقبولیت اظہر من الشمس ثابت ہو گئی اور رافعک الی کا فقرہ اس واقعہ کے ذریعہ کے لئے زیادہ تر مناسب ہے۔ جو یہود سیرت مسلمانوں نے آپ کی وفات کے موقعہ پر بطور سوانگ کے دکھلایا۔ اور میرے خیال میں ولکن شبہ سے جو شبیہ عیسیٰ کا مسئلہ نکالتے ہیں۔ وہ اسی طرح کا ہوگا۔ کہ حضرت عیسیٰ کے سوانگ بھرنے میں یہودیوں نے شرارت سے کسی یہودی کو اس طرح بنا کر نقل کی ہوگی۔ جیسے حضرت مسیح الاسلام کی وفات کے موقعہ پر ان یہود سیرتوں نے سوانگ بھرنے کے لئے ایک بدبخت کو جو روحانی مردہ تھا۔ جسمانی مردہ قرار دیکر آپ کے مقام وفات کے ارد گرد ایک چارپائی پر لٹا کر پھرایا۔ اسی لئے خدا نے پہلے مسیح کی نسبت ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم فرمایا کہ عیسیٰ کو انہوں نے مقتول اور مصلوب تو نہیں کیا۔ ہاں سوانگ بھرنے کی صورت میں ان کے لئے ایک اس کی شبیہ بنائی گئی۔ اور گو شبہ لھم کے معنے دراصل مشابہ بالمصلوب ہی ہونگے۔ مگر ان معنوں کا پہلو بھی ہمارے مسیح موعود کی وفات سے خوب کھل گیا اور اس آخری مسیح کے شبہ نے پہلے مسیح کے شبہ کو خوب طرح سے حل کر دیا۔

پھر تیسری پیشگوئی کا فقرہ ومطہرک من الذین کفروا ہے۔ یہ ان الزاموں سے جو تیرے پر کافر لگاتے ہیں بار بار تیری تطہیر کروں گا۔ پھر یہ تطہیر کئی طرح سے ہے۔ نشانات کے ظہور سے بھی تطہیر رفع الزامات کے اسباب سے بھی تطہیر آپ کے سلسلہ برکات اور ترقیات سے بھی تطہیر علمی اور عملی کمالات سے بھی تطہیر مستجاب الدعوات ہونے اور ان کے نتائج اور ثمرات سے بھی تطہیر میدان مقابلہ میں فتوحات کے پانے سے بھی تطہیر غرض تطہیر کئی پہلو سے ہے جو ظہور میں آئی اور آئندہ بھی روز بروز ظہور میں آتی رہیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر یہ تطہیر خاص کر ڈاکٹر عبد الحکیم کی ان تین پیشگوئیوں کو جھوٹا کر کے دکھلانے سے بھی ظاہر کی جو تمام زمانے نے دیکھی۔ پھر چوتھی پیشگوئی کا فقرہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمة ہے۔ یہ علمی اور روحانی پہلو سے تو اس وقت بھی پیشگوئی کا ظہور ہو رہا ہے۔ کہ اسی روحانی جنگ میں تمام مذہبی دنیا سے کوئی نہیں جو کسی احمدی پر غالب ہو سکے۔ اسی لئے مخالف باوجود زیادہ ہونے کے ایک احمدی سے بھی ڈرتے ہیں۔ اور یہ تو روحانی طور پر بھی غلبہ ہے۔ جو اس وقت بفضلہ تعالیٰ ہم لوگوں کو میسر ہے اور وہ وقت بھی آتا ہے کہ جسمانی طور سے بھی خدا ہمیں غالب کر دکھائے۔ دیکھو عیسیٰ نبی کی پہلی حالت کہ آپ کو سر رکھنے کی جگہ بھی نہ ملتی تھی۔ مگر اس وقت دیکھو کہ عالمگیر اور فاتح قوم آپ کی ہی ہے اسی طرح ہمیں امید غالب ہے۔ کہ حضرت مسیح الاسلام کے پیرو بھی کسی وقت ایسا ہی غلبہ پائینگے۔ حدیث میں آپ کا نام حارث یا حراث بھی آیا ہے۔ یعنی کھیتی کرنے والا اور

✤ کیا یہود کے علماء مسیح ناصری کو ابھی تک کافر نہیں کہتے پس ان کا رفع وتطہر کس طرح ہوا؟ (اکمل)

قرآن میں آپ کی تعریف کزرع اخرج شطأہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علیٰ سوقہ ان لفظوں سے ہوئی ہے اس وقت تک جو آپ دُنیا میں اپنے پیرو چار لاکھ کے قریب چھوڑ گئے ہیں۔ یہ ابھی بطور بیج بونے کے ہے۔ پھر جب عیسیٰ نبی کے بارہ حواریوں سے اس کی اتنی کھیتی بڑھی۔ تو اب سمجھ لو۔ کہ چار لاکھ سے مسیح الاسلام کی قوم اور اور آپ کی کھیتی کو کسقدر ترقی کے لئے امید ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۵:۔ مرزا صاحب نے پیغام صلح لکھا۔ مگر باوجود ملہم ہونے کے آپ کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا۔ کہ یہ لکچر سنانا بھی نہ ملیگا۔ اور آپ پہلے سے ہی چل دینگے۔

جواب نمبر ۱۵:۔ خدارا انصاف۔ ذرا آپ ہی غور فرمائیے کہ جو آپ سُنانا ہو۔ وہ پیغام کیسا؟ لفظ پیغام میں تو صریح اس بات کی طرف بطور پیشگوئی کے اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپ اس پیغام کے سنائے جانے سے پہلے ہی رخصت ہو جائینگے۔ اور آپکے اس لکچر کو پھر آپ کے بعد بطور پیغام کے پبلک کے سامنے پڑھکر سُنایا جائے گا۔ اور آپ اس وقت نہیں ہوں گے۔ تب ہی تو یہ پیغام اُس وقت پیغام کے معنے پر صادق آئے گا۔ دیکھا! آپ کیسے ملہم ثابت ہوئے۔ کہ آپ کو قبل از وقت بتلایا گیا۔ تب ہی تو اس لیکچر کا نام پیغام صلح رکھا۔ فاعتبروا وتدبروا

الراقــــــم

عاجز خاکپائے حضرت مسیح موعود غلام رسول احمدی۔
ساکن راجیکے ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر مرتد کے پہلے خیالات

جناب مجتبیٰ مکرمی مفتی صاحب دام ظلکم السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ آنکہ ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر بندہ کو مشکور فرما دیں۔

میں نے رسالہ الذکر الحکیم علہ مصنفہ مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم دیکھا اور اس کا کچھ حصہ پڑھا۔ جوں جوں میں اس کو پڑھتا گیا۔ میں حیران اور ششدر ہوتا گیا۔ میرا دل یقین نہیں کرتا تھا۔ کہ یہ رسالہ جس میں حضرت اقدس علیہ السلام کی سچائی خوابوں۔ الہاموں اور استخاروں سے بڑے زور شور کے ساتھ کی گئی ہے اسی شخص کا لکھا ہوا ہے۔ جو آج حضرت صاحب کی شان پاک میں اس قدر گندے اور تہذیب سے کوسوں دور الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ کہ الامان۔ یہ رسالہ شروع سے لیکر آخر تک حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں لکھا ہوا ہے۔ اور مرتد ڈاکٹر حضرت صاحب کا مسیح موعود ہونا بڑے دعوے سے ثابت کرتا ہے۔ لیکن دو جگہیں خاص کر قابل غور ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) صفحہ ۳۳ میں لکھتا ہے ”میں تمہیں بہ تقاضائے ہمدردی کہے دیتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی سمجھ پر کچھ بھروسہ نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ تمام روشنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ خوابات عطا کی۔ اور یہ تمام فیض اطاعت محمدؐ و قرآن و مسیح الزمان ہے۔ یہ الٰہی انوار ہیں۔ جو ان ذاتوں میں سے ہوکر مجھ تک پہنچے ہیں۔ میں اس قابل نہیں ہوں۔ کہ جو کچھ جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ مجھکو ملتا ہے وہ بلاواسطہ آنجناب مجھ کو مل سکتا“ اور پھر صفحہ ۳۶ و ۳۷ میں یوں تحریر کرتا ہے ”کل بتاریخ ۳۱ مئی ۱۹۰۱ء بوقت دوپہر میں خواب میں ایک شخص سے ملا۔ اس نے کہا کہ مرزا بڑے کمال کے آدمی ہیں۔ پھر میں نے اپنی زبان سے کہا مرزا صاحب اپنے واسطے آپ ہی ایک ایسی صریح دلیل ہیں جیسے کہ حضرت ختم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے لئے تھے۔ جو طبیعتیں کہ آج مرزا صاحب کو نہیں مان سکتیں۔ وہ اسی قسم کی طبیعتیں ہیں۔ جو حضرت سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتی تھیں۔ جو لوگ کہ آج حضرت مرزا صاحب کو جھٹلا رہے ہیں۔ اگر حضرت احمدؐ مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتے۔ تو ضرور اُن کو بھی جھٹلاتے۔ یہ تقریر اس شخص نے سُن کر کہا کہ اگر تم ایسا عام طور سے ظاہر کروگے۔ تو اکثر مولوی تمہیں کافر کہیں گے میں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات کی کیا پرواہ ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھُل گئی۔ میں نے اُٹھ کر یہ خواب جلدی سے ایک کاغذ پر لکھ لیا۔ اور اپنے دوستوں میں محمد آمین اور سراج الدین احمد کو سُنا بھی دیا“ اور پھر اس کے آگے لکھتا ہے ”اے مولوی صاحبان! جو مرزا صاحب کو دیوانہ یا مرتد یا کافر بتلا رہے ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے قرآن کو آسمانی کتاب اور جناب سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول مانتے ہو۔ ورنہ تمہارے مادے ایسے نہیں ہیں کہ تم خدائی روحوں کو پہچان سکو۔ آپ لوگوں نے قرآن کو آسمانی کتاب مان کر بھی کوئی زندگی حاصل نہیں کی۔ آپ لوگوں میں اپنی سمجھ پر غرور اور خدا سے دوری اور خود نمائی دُنیا داری۔ تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی حسد اور رشک اسی درجہ کی ہے۔ جیسے کہ عوام غیر اسلام میں پایا جاتا ہے میں پوچھتا ہوں کہ اے خدا کے بندو! تم اپنے رب رحیم سے فیصلہ کے لئے کیوں استدعا نہیں کرتے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ استخارہ فضول اور بیفائدہ شے ہے اور خواب بے معنی اور باطل شے ہے۔ اور خواب میں ہمیں کچھ خبر نہیں مل سکتی۔ اگر آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ تو میرا قول کہ آپ نے مسلمان ہوکر بھی کوئی نئی بات حاصل نہیں کی سچ ہے پس میری تیسری دلیل کے موافق تم خدا سے دور رہو۔ خدا تمہارے ساتھ نہیں۔ تمہیں اس سے جواب ملنے کی امید نہیں تمہیں اس بات پر ایمان نہیں کہ خدا قریب ہے اور بیقرار کی کی پکار کو سنتا ہے اور وہ اپنے بندے کو خواب میں بے پردہ جواب دے سکتا ہے۔ یہ ایمان تمہیں بھلا تمہیں خدا کی ذات پر کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ تمہارے دلوں میں۔ غرور علم۔ خودنمائی ریاکاری۔ بیجا غصہ۔ دُنیاداری اور خود پرستی بھری ہوئی ہے۔ اپنے آقا سے انعام کی امید اسی نوکر کو ہوتی ہے۔ جو اخلاص اور ادب کے ساتھ خدمت کرتا ہو۔ تمہارا تو یہ حال ہے۔ کہ میں اگر آپ کی نسبت آپ کے سامنے کچھ بے ادبانہ کلام کروں۔ تو آپ فوراً طیش میں آجائیں اور سبحان ربی الاعلیٰ اور سبحان ربی العظیم سب بھُلا دیں۔ اور کچھ خبر نہ رہے کہ اپنے بادشاہ کے حضور میں جوش مارنا کس جگہ جائز ہے“ اس جگہ پر میں اپنی چند خواب جن سے جناب مسیح الزمان مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ عرض کرتا ہوں۔ جو لوگ عجائبات الٰہی پر ہنسنے والے اور خدا سے دور اور شیطان کے نزدیک ہیں۔ وہ بیشک ہنسینگے اور وہ بیچارے کریں بھی تو کیا کریں۔ اگر کسی اندھے کو کہا جائے کہ دیکھ یہ چراغ کیسا روشن ہے۔ بھلا وہ کیا سمجھیگا۔ مگر جو اہل دانش ہیں۔ وہ بہت کچھ سیکھ لیں گے۔ مغروروں کے واسطے کہیں خدا نہیں مگر مسکینوں کے لئے ہر جگہ ہے۔ اندھوں کے واسطے کہیں روشنی نہیں۔ مگر سجاکھوں کے واسطے بہت کچھ روشنی ہے“

پس اے ناظرین آپ خود ہی اس کی مذکورہ بالا باتوں سے نتیجہ نکالیں اور فیصلہ کریں۔ اور اب میں مرتد ڈاکٹر سے صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ جب تو خود ہی اس بات کا اقراری ہے۔ کہ وہ تمام روشنی جو مجھکو بذریعہ خوابوں الہاموں اور استخاروں کے حاصل ہوئی۔ محض محمد صلعم و قرآن و مسیح الزمان

کی اطاعت کیوجہ سے ہے اور یہ تو خود کہتا ہے کہ یہ باتیں
مجھ کو جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی
طفیل سے حاصل ہوئیں اور یا درکھ کہ تجھے حاصل ہو سکتیں
[illegible] نہیں اس قدر اقرار تیرا ہے پس
کیا اب یہ لازم نہیں آتا کہ جب تو نے ان متبوعوں سے یعنی
محمد صلے اللہ علیہ وسلم و قرآن و مسیح الزمان سے رو گردانی کی تو
بجائے روشنی میں ہونے کے تاریکی میں ہے اور بجائے
اللہ تعالیٰ کے فیض کے تجھ پر اس کی لعنت ہے اور بجائے الہی انوار
کے تو الہی غضبات کے نیچے ہے تیری ہی باتوں سے واضح
ہوا کہ اب خدا تجھ سے ہمکلام نہیں ہوتا بلکہ شیطان تیرے
ساتھ باتیں کرتا۔ اور وہی تیرا دوست ہے اور ان باتوں کا
اب تو خود ہی مصداق بنا جو کہ تو اور مولویوں کو کہتا تھا۔
کیونکہ تجھ میں اب غرور۔ خدا سے دوری۔ خود نمائی۔ دنیاداری
تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی۔ حسد۔ رشک۔ بیجا غصہ اور
خود پرستی بھری ہوئی ہے۔ اور جو شخص آج تیری ہاں میں
ہاں میں ملاتا ہے۔ وہ بھی تیری جنس سے ہے۔ پس اے مرتد
ڈاکٹر اب بھی باز آجا۔ اور خدا کے حضور توبہ کر۔ اور اپنی ان
حرکات سے پشیمان ہو۔ کیونکہ ابھی قبولیت کا وقت ہے خدا اور
اس کے رسول کی اطاعت کے جوئے کو اپنی گردن پر ڈال
کیونکہ اسی میں تیری سلامتی ہے۔ مسیلمہ کذاب کا انجام دیکھ
اب اس کا کوئی نام لیوا نہیں ایسا ہی تیرا حال ہوگا۔
آج خدا کے آگے سجدہ میں گر اور گڑگڑا۔ تاکہ تجھ پر فضل کیا
جاوے۔ نہیں تو تو عنقریب خدا کے غضب کا ہاتھ دیکھیگا اور
وہ دن ہمارے لئے ایک بڑے نشان اور معجزہ کا دن ہوگا
والسلام۔ خاکسار محمد حسین طالب علم از گجرانوالہ۔

ضرورت نکاح

(۱) مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا
آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از کم۔ اہل ہنر۔ برادری گا
قوم کا بلوچ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور ملک بجلال قائم کرتے ہیں
ذیل۔ ذیرہ مہرہ۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ بستی گڑھ مظفر گڑھ
ضلع اور شادان سگا احمدی جماعت کا ہو۔
خط وکتابت بنام مع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو
(۲) میرے ایک قریبی رشتہ دار جو عمر کے لحاظ قوم قریشی کے
واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی بیوی سے اولاد ہے

ایک لڑکی عمر چھ سال و تین سال۔ خط وکتابت بنام
م ر س۔ معرفت ایڈیٹر ہو۔

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام وی پی نہیں جا سکتا۔
اس واسطے آئیندہ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ۔ چین و دیگر ممالک میں
جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر پیشگی
قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال
کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ موجودہ سال کی قیمتیں جن کے
ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینیجر۔

ضرورت ملازمت

میاں عبدالخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش
آدمی ہے۔ محرری اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں محکمہ ڈاک میں
ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔
ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل
جائے جانیکو تیار ہیں امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھینگے
اور جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دینگے۔

میمرا کی عاجتی قیمت فی تولہ صہ

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے
نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے
کے پورا میمرا واپس کرنے پر قیمت بلا تبلیغ واپس ہوگی محصول ڈاک
بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعایت
ہوگی۔ جو بذریعہ خط وکتابت طے ہوگی۔ نامی حکمار کو محصول ڈاک
آنے پر نمونہ مفت

المشتہر
محمد حسین احمدی انتقام واقعہ مالسرہ ضلع ہزارہ
نوٹ۔ میمرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل
سکتا ہے۔ مینیجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا ان کے
متعلق جو درخواستیں آئی ہیں وہ سب کتابیں کے
چھپنے کے تعمیل نہیں ہو سکیں بعض ادھار جو آتی ہیں ان کے
کا انتظام مہتمم صاحب کرتے ہیں جب چھپ جائیں گی
خدمت میں بھیجی جائیں گی ناظرین صبر سے انتظار کریں۔

الخطبہ

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند
اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں [illegible]
شادی کیلئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ
کی ضرورت ہے خط وکتابت بنام ہو۔ امیر احمد [illegible]

رسید زر

۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۰۸ء
محمد شاہ صاحب [illegible]
حکیم شیخ محمد صاحب ۲۰۵۷ لعہ
خدا بخش صاحب [illegible]
محمود ذگری عہ
حافظ غلام [illegible]
بابو بینی داس صاحب ۲۰۶۴ عہ
شیخ نذر احمد [illegible]
محمد اکبر صاحب ۲۰۵۵ للعہ
منشی [illegible]
۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۰۸ء
محمد یار صاحب [illegible]
غلام محمد صاحب ۱۸۱۸ لعہ
محمد عمر صاحب [illegible]
محمد عبدالرحمن صاحب ۱۳۹۵ عہ
۲۸ر جولائی [illegible]
عالمگیر صاحب ۱۲۵۹ عاہ
خواجہ علی صاحب [illegible]
۱۶ر جولائی سنہ ۱۹۰۸ء
محمد اسمٰعیل [illegible]
رکن الدین صاحب ۱۴۱۱ لعہ
منشی [illegible]
۱۱ فقیر صاحب ۲۲۴۲ لعہ
نبول [illegible]
ار جمن صاحب ۱۴۰۶ للعہ
منشی [illegible]
۱۷ر جولائی سنہ ۱۹۰۸ء
محمد جعفر خان صاحب ۱۹۰۶ لعہ
ملک [illegible] صاحب ۲۲۴۳ ہہ
محمد علی [illegible]
۱۸ر جولائی سنہ ۱۹۰۸ء
[illegible]
محمد عبداللہ صاحب ۱۹۹۱ لعہ

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اسمیں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن سے بذریعہ نصوص قرآنیہ مامورین اللہ کی شناخت نہایت عمدہ دل لگتی ہے اور جن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے مقابلہ کو ان ہی دلائل کو ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے تناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامل نجات کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرض کہ دیگر آجکل کے منصف مزاج لوگوں کیلئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔

قیمت ۳ر

ظہور المسیح

یہ ۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل آف گولیکی تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت خاکسار کی کتاب شمس بازغہ سے ایک چشتیائی مورہ درالی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھا گیا ہے آیۃ "وعد اللہ الذین امنوا منکم" (سورۃ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبدالکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی کل عالم پر دھاک بٹھلا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں۔ جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کی ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب ہے۔ قیمت رعائتی بے جلد چار روپیہ۔ مجلد چار روپے بارہ آنے میں ملتی ہے۔

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا ذخیرہ یہ مجموعہ ہے پھولوں کو بھی موم کر دیتی ہیں۔ مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

تشریحات منصفانہ اقتباس شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور ریاست پٹیالہ کی تحریر کے خطوط کے بارے میں یہ کتاب [illegible]

یہ تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲ صفحے۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ پیسہ)

ہمراز شہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات ہے روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ر

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح ثابت کی ہے۔ قیمت ۲ر

حیرت کی حیرانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۲ر

نظم مستورات مستورات کے لئے ہے۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی کا (اللہ دلو) قیمت ۱ر

آئینہ ڈکشنری طالبعلموں کے واسطے بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۱ر

خواستیں بنام منیجر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہوں

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو۔ تو بذریعہ قیمت طلب یا پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص وغیرہ کو مد نظر رکھا جاوے ان کے علاوہ امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے

مصری گولیاں یہ گولی قبض کے واسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اور دستوں کے واسطے چار تا [illegible] یونانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید ہے کہ [illegible] تین ہفتہ کیواسطے [illegible]

تریاق الخنازیر خنزیروں کا داخل و خارجی نہایت عمدہ [illegible] باستقلال استعمال کرنے سے فائدہ [illegible] جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے ۲۰ یوم کیواسطے [illegible]

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت [illegible] ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۴ر ۲۰ یوم کیواسطے [illegible]

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے [illegible] دق اور صفراوی حمیات وغیرہ [illegible] حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوریوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت [illegible]

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور [illegible] کیواسطے [illegible] ہے۔ فی خوراک ۲ر ۱۴ خوراک [illegible]

آتشک جدید و کہنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت [illegible]

سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت [illegible]

حب [illegible] برگ [illegible] کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ [illegible] سے مفرد مرکب ہیں۔ فیدرجن [illegible]

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے [illegible]

دخت [illegible] ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک [illegible] لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بدلنے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان ضلع گورداسپور

BADR — QADIAN

بدر

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آنانکہ گشت کہ چمبان ... نام نشان

مورخہ ۷ شعبان ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ ستمبر ۱۹۰۸ء

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

فی پرچہ ۲ ...

ذوق کی باتیں

۱۔ یہ باتیں اس سلسلہ میں ہیں جو کبھی کبھی ناچیز اکمل اخبار میں درج کیا کرتا ہے۔ مکھی بظاہر ایک حقیر چیز ہے۔ شہد کی مکھی میں زہر بھی ہوتا ہے مگر جب یہ مکھیاں مل کر کام کرتی ہیں تو ان کی محنت کا نتیجہ شہد ہوتا ہے جسے رب العالمین نے شفاءٌ للناس فرمایا ہے۔ جب زہریلے جانوروں کے مل کر کام کرنے سے شہد بنتا ہے تو کیا اشرف المخلوقات بنی آدم کے مل کر کام کرنے کا نتیجہ برا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

۲۔ ایک رات کو پونے بارہ بجے کے قریب تقاطر ہوا لوگ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے اور میں نے دیکھا کہ بڑی جلدی سب اپنے اپنے بستر لپیٹ اندر جانے لگے اس وقت مجھے خیال آیا کہ یہ سرعت محض اس لئے ہے کہ دامن تر نہ ہو جائے۔ مگر آہ انسان کو تر دامنی کا مطلق خیال نہیں ہوتا اور اس سے اپنا بچنے کی کوشش نہیں کرتا۔

۳۔ علامہ نور الدین کو اللہ نے اپنے مسیح کی خلافت کے لئے چن لیا اس میں سر کیا ہے۔ وہی جو ایک دفعہ خطبہ جمعہ میں مولوی صاحب نے خود بیان کیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض فرمایا ہے۔ عمل صالح کئی قسم کا ہے۔ بعض کا تعلق خود اس کی ذات سے ہے اس کا نفع و نقصان بھی اسی تک محدود ہے۔ بعض کا تعلق اپنی اہلبیت سے ہے۔ سو اس کا اثر بھی چند اشخاص تک محدود رہتا ہے بعض کا تعلق اپنی قوم سے ہے اور بعض کا غیر اقوام سے بھی اور تو مجھ میں کچھ نہیں۔ مگر یہ ضرور تھا کہ میں نے بلا کسی بخل کے تمام جہان کے لوگوں سے ہمدردی کی ہے اور ان کی نفع رسانی اور بہتری و بہبودی میں کبھی کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا سو اس کا اجر مجھے یہ ملا۔ میں نے قرآن مجید کی اشاعت کے لئے کئی لوگوں کو بڑے بڑے خرچ دیکر پڑھایا مگر وہ پڑھکر میرے مطلب کے ثابت نہ ہوئے آخر خدا نے میری محنت کو ضائع نہ کیا اور کئی انگریزی و عربی و سنسکرت و عبرانی دانوں کو میرے تابع کر دیا۔

۴۔ "وحدہٗ لاشریک" خدا کی شان ہے جو اپنی ذات و صفات و افعال میں بے مثل ہے ان صفات کا پرتو کسی کسی جزوی امر میں اس کے خاص بندوں پر پڑتا ہے۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام صفات الٰہی کے مظہر تھے۔ یعنے خدا کا چہرہ اور اس کی سب صفتوں کا جلوہ اس پیارے نبی کے وجود کے آئینہ میں نظر آتا تھا پھر جس نے نبی کریم کو دیکھنا تھا اس نے اسے مسیح موعود کے مبارک وجود میں دیکھا

(ب) مولوی نور الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے خانہ کعبہ کا طواف ایک دفعہ ایسے وقت میں کیا جب کہ کوئی اور طواف نہیں کر رہا تھا۔ گویا مولوی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب کی عبادت ایسے وقت میں کی جبکہ اس میں کوئی شریک نہ تھا۔ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور کسی جگہ کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ممکن بلکہ ضرور ہے کہ اس وقت کوئی اور بھی صدقہ۔ صلوٰۃ۔ صوم وغیرہ الگ نیکیوں میں شامل ہو۔

۵۔ اللہ نے عربی میں قرآن شریف کیوں نازل کیا ... پیشتر ... کتاب سے پہلے ... کا تعلق کسی خاص قوم سے ہوا کرتا تھا لیکن حضرت نبی العالمین کا تعلق جہان کی مختلف زبان والی قوموں سے تھا اس لئے اللہ نے ام الالسنہ میں کلام نازل کیا جو بہ اعتبار اپنی وسعت و فصاحت کے تمام جہان کی زبانوں کے اصول پر حاوی ہے۔

۶۔ خلیفۃ الامام نے اللہ تعالےٰ الذی ... العزی پر تقریر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت ... والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے پھر اسی ضمن میں فرمایا کہ میں اتنے سال حضرت کی صحبت میں رہا ہوں لیکن میں نے کبھی ایک سکنڈ کے لئے بھی تخلیہ نہیں کیا۔ ... اور گھر والے مرد۔ اور ہم سب بیٹھے ... نہیں کہہ سکتا کہ کبھی ایسا اتفاق ہوا ہو۔ بلکہ آپ کی عادت تھی کہ اگر کوئی الگ بات کہتا تو آپ اس کے ... اتنی بلند آواز سے بولتے کہ ... میں بیٹھنے والے بھی سن لیتے۔ یہ ان کے کمال ... اصحاب اللہ ہونے کا ثبوت ہے۔

اطلاع

[illegible]

(بدر پریس قادیان میں بلسان سراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر بدر اخبار چھاپا گیا)

دار الامان

حضرت امیر المومنین سے ہر جمعہ کو رکوع یا رکوع کا حصہ ابتدا سے سنانا شروع کیا ہے آپ نے ایک دفعہ لاہور میں فرمایا تھا کہ اگر مسلمان ہر جمعہ کو بھی ایک رکوع سنیں تو تھوڑی مدت میں تمام قرآن مجید سن سکتے ہیں۔

۲۔ قادیان آجکل جزیرہ نہیں تو جزیرہ نما ضرور بنی ہوئی ہے خدا تعالیٰ نے یہاں کے رہنے والوں کو بری و بحری انعام سے ممتاز کیا ہے۔

۳۔ سیدی و مولائی حضرت مسیح کا ایک پرانا بستہ ملا ہے جسمیں جناب کی وہ نظمیں درج ہیں جو آپ نے بد و شباب میں لکھیں کوئی تین ہزار کے قریب شعر ہوگا ان کے پڑھنے سے عجیب لذت حاصل ہوتا ہے اور ایمان از سر نو تازہ کہ آپ کا دل ابتدا ہی سے دین کے لئے دردمند بنایا گیا تھا۔ سب باتوں کا اصل ان شعروں میں موجود ہے۔

افسوس باوجود اس کے کہ ایک نا قبل الاطلاع کچھی ہے اور بار بار عرض کیا گیا کہ جس مہربان نے وی پی وصول نہ کرنا ہو وہ اطلاع دے۔ اور باوجود اس احتیاط کے کہ جنہوں نے اجازت دی انہی کو وی۔ پی بھیجا گیا۔ اور باوجود اس کے کہ جو بقایا قابل الوصول تھا اکثر اس کے نصف کے وی پی بھیجے گئے۔ پھر بھی وی پی واپس آ رہے ہیں۔ انصاف!!!

نکاح چاہنے والوں کو اطلاع نکاح کے متعلق صرف اس خط کی تعمیل ہوسکیگی۔ جس کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ برو تقعہ ہوں۔ مینجر

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام وی۔ پی نہیں کیا جا سکتا اس واسطے زنیدہ افریقہ۔ آسٹریلیا انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں [illegible] ہمارا اخبار جاتا ہے

ان کی صورت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے سو جو گزشتہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینجر

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاک میں ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے جانیکو تیار ہیں امید ہے کہ دوست اون کا خیال رکھینگے۔ اور جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دینگے۔

ضرورت نکاح

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور تقریباً ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھینگے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آج کل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی مرجحات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور خاص کر تحصیل ذیل۔ ڈیرہ ہر دو۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر مظفر گڑھ اور سانگھڑ۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام م ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چار و تین سال۔ خط و کتابت بنام م۔ س معرفت ایڈیٹر ہو۔

۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژن راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ احمدی شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ممیرا کی رعایتی قیمت فی تولہ صہ

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نامی گرامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر

محمد امین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے

مینیجر بدر

رسید زر

۱۳/ اگست ۰۶ء		۱۷/ اگست ۰۶ء	
عبد الحکیم صاحب ۳۰۲	للعہ	شاہ محمد صاحب نمبر ۱۳۱۲	سعہ
دولت علی صاحب ۲	۱۲ / عہ	دولت خان صاحب ۱۹۹	عہ
طالب علی خان صاحب ۲۰۰۷	عہ	عبد المطلب صاحب ۱۹۱۴	للعہ
مددعلی صاحب ۱۱۳۰	صہ	جیا غدین صاحب ۱۹۲۷	عہ
مراد علی صاحب ۱۰۵	عہ	سرہند صاحب ۱۸۱۷	للعہ
عبد الکریم صاحب ۱۱۲۴	عہ	غلام محمد صاحب ۹۲۹	عہ
نظام الدین صاحب ۱۳۸	للعہ	محمد بخش صاحب ۷۴۷	عہ
عبد الرحمن صاحب ۱۱۲۸	للعہ	مرزا عبد الکریم صاحب ۳۲۵	عہ
محمد شریف صاحب ۴۸۳	عہ	محمد عثمان صاحب ۹۰۵	عہ
نور الدین صاحب ۱۱۴۹	عہ	شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۶۷	عہ
امام الدین صاحب	عہ	احمد خان صاحب ۱۳۹۷	۸/ عہ
محمد فضل صاحب بریان	عہ	سید صادق حسین صاحب ۳۲۳	عہ
غلام حیدر صاحب ۳۱۸۷	عہ	عبد الحکیم صاحب ۲۱۸۱	۸/ عہ
سید محمد شاہ صاحب ۲۸	عہ	محمد فاضل صاحب ۱۰۲۴	عہ
فضل کریم صاحب ۲۵	للعہ	ثناء اللہ صاحب ۱۸۸۶	عہ

منہ نور می فشاند و سگ بانگ مے زند

مخالفین سلسلہ احمدیہ ہمیشہ سے اپنی نت نئی رذالتوں کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن آجکل ان ناخداترس حضرات نے ایک ایسی شرارت اور کمینگی اختراع کی ہے کہ جس سے سخت حیرت ہے اور ان معاندین کی پست فطرتی پر نہایت تعجب! ناظرین اخبار کی ضیافتِ طبع اور ممبران سلسلہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے بطور نمونہ کچھ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

کئی روز ہوئے مظفرنگر سے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ایک جوابی کارڈ آیا۔ جس کا بھیجنے والا کوئی شخص رستم علی ہے۔ اوس نے اپنے کارڈ میں لکھا کہ میں حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ لیکن اب حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد میرا اعتقاد باطل ہوگیا۔ اور مجھ کو اس طریقہ پر رہنا منظور نہیں "وغیرہ وغیرہ۔

حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وہ کارڈ میرے پاس بھیجدیا۔ میں نے بذریعہ خط اخویم مولوی عبد الخالق صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ مظفرنگر سے اصلیت دریافت کی۔ اونہوں نے جو کچھ جواباً ارقام فرمایا ہے اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کارڈ رستم علی کا لکھا ہُوا معلوم نہیں ہوتا یہ کارروائی ایک اور ذات شریف کی معلوم ہوتی ہے جس کے قرائن قویہ موجود ہیں رستم علی وہ شخص ہے جو پہلے کسی زمانہ میں برادرم سید منشی ولایت حسین صاحب احمدی کے ہمراہ کبھی کبھی مطالعہ کتب میں شریک ہوجاتا تھا اور ایک گونہ حسن ظن سلسلہ سے رکھتا تھا لیکن کبھی اوس نے نہ تو احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی نہ اپنے آپ کو احمدی مشہور کیا۔ نہ یہاں شہر میں کوئی شخص اوس کو احمدی کہتا ہے نہ درحقیقت وہ احمدی ہے نہ اوس نے کبھی شرائط بیعت پر عمل کیا خط کا جواب منگانے کے لئے اوس نے عبد القیوم کا ذریعہ پتہ میں لکھا ہے۔ جو نواب بیگ کا ملازم ہے۔ اور نواب بیگ سلسلہ کا مخالف ہے۔ رستم علی کو ہرگز ضرورت نہ تھی کہ وہ عبد القیوم کے پتہ سے (جو ایک دور دراز محلہ کا باشندہ ہے) خط کا جواب منگاتے"

اس مظفرنگر کے رستم علی والے خط کے علاوہ بین بخش وکسی نمبر کا وہ خط جو اوس نے اپنے ایک احمدی رشتہ دار کو لکھا تھا میں نے دیکھا اور ساتھ ہی اوس کی وہ تحریر بھی دیکھی جو اوس نے اخبار میں درج کرانے کے لئے یہاں بھیجی تھی اپنی ایک تحریر میں تو بین بخش ہم کو اور ہمارے امام کو پیٹ بھر کر گالیاں دیتا ہے اور دوسری تحریر میں جو اوس نے شرارت سے یہاں بھیجی تھی مخلصانہ اور ہمدردانہ عبارت لکھتا اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے بین بخش کا مُدعا اس پر تزویر تحریر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کا مضمون جو اوس نے حضرت اقدس کی وفات پر لکھا تھا یہاں کسی احمدی اخبار میں شائع ہوجاوے اور لوگوں کو اوس کے احمدی ہونے کا یقین آجائے اور پھر اسکے بعد وہ کسی اخبار کے ذریعہ سے سلسلہ کی مخالفت کا اظہار کرے جس سے لوگوں کو اوس کے مُرتد ہونے کا گمان ہو حالانکہ یہ کوئی پوشیدہ امر نہیں کہ بین بخش کبھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہُوا اوس کی دونوں تحریریں میرے پاس موجود ہیں اگر ضرورت ہوئی تو میں اون کو شائع کرکے ناظرین کو لطف اوٹھانے کا موقع دونگا۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس قسم کی شرارت سے مملو خطوط میں سے کوئی خط بھی اس وقت تک کسی حقیقت و اصلیت سے قریب ثابت نہیں ہُوا۔ ہمارے مخالفین ہماری تباہی کے لئے ہر ایک رذیل سے رذیل تدبیر کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور مطلق نہیں شرماتے۔ ہماری طرف سے سوائے صبر اور ان کی شرارتوں کو حوالہ بخدا کرنے کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ ہم تو اپنے مخالفوں کے لئے یہی دُعا ہی مانگتے ہیں کہ خدا اون کو چشم بصیرت عطا کرے تاکہ وہ نور و نار میں تمیز کرسکیں۔

اے ظالمو ذرا اتنا ہی سمجھو کہ اگر واقعی یہ سلسلہ کسی فریب چالاکی پر مبنی ہے تو خدا تعالےٰ خود ہی اس کو تباہ کر دیگا اور حق و باطل کو ملتبس نہ ہونے دیگا۔ لیکن اگر یہ خود خدا تعالیٰ کا قایم کیا ہوا سلسلہ ہے (اور بلاشک خدا تعالیٰ ہی کا قایم کردہ ہے) تو تمہاری چالاکیوں اور شرارتوں سے کیا ہوسکتا ہے۔ تعجب ہے کہ جبکہ تم ہم کو جھوٹا سمجھ کر ہماری مخالفت کرتے ہو۔ تو پھر خود کیوں جھوٹ کا ارتکاب کرتے ہو؟ اگر تمہارا خدا تعالےٰ کے اوپر ایمان ہے۔ اور تم معہ اُس کی صفات کاملہ کے خدا تعالےٰ کو مانتے ہو۔ تو پھر کیوں اُسی سے دعائیں نہیں مانگتے۔ اور کیوں خدا تعالےٰ ہی پر بھروسہ نہیں کرتے ہو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دغا۔ فریب۔ چالاکیوں اور شرارتوں کا دامن پکڑنا سراسر شرک بے ایمانی اور جہالت کی بات ہے ہم تو تُم سے اعراض کرتے اور سلام کہتے ہیں۔

راقم

اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی

مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی

جو بزبان پنجابی شاعر بھی ہیں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سردست جموں۔ پونچھ۔ وزیر آباد اور گوجرانوالہ کے شہروں اور دیہات میں بغرض تبلیغ جائیں گے۔ ان کو بموجب قواعد منظور شدہ جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے اور جہاں انجمن باقاعدہ نہ ہو۔ وہاں انجمن قائم کرنے کی اجازت ہے جہاں مولوی صاحب موصوف جاویں۔ وہاں کے تمام احمدی احباب مولوی صاحب موصوف کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین

اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مناجات محمود

اے مرے، مولیٰ مرے مالک مری جاں کی سپر
مبتلائے رنج و غم ہوں جلد لے میری خبر
دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ دشمن ہوگئے
اب کسی پر تیرے بن پڑتی نہیں میری نظر
امن کی کوئی نہیں جا خوف دامن گیر ہے
سانپ کی مانند مجھ کو کاٹتے ہیں بحر و بر
ہاتھ جوڑوں یا پڑوں پاؤں بتاؤ کیا کروں
دل میں بیٹھا ہے مگر آتا نہیں مجھ کو نظر
جبکہ ہر شے ملک ہے تیری ہے مولیٰ تو پھر
جس سے تو جاتا رہے بتلا کہ وہ جائے کدھر
کام دیتی ہے عصا کا آیت لَا تَقْنَطُوْا
ورنہ عصیاں نے تو میری توڑ ڈالی ہے کمر
بیکسی میں رہزنِ رنج و مصیبت ہے پڑا
سب متاعِ صبر و طاقت ہوگیا زیر و زبر

رسید زر ۲ر اگست

یکم اگست ۱۹۰۸ء		اسمٰعیل گرداور ۱۶۶۷	للعہ
دلاور خان ۲۰۴۰	عا	فرزند علی شاہ ۱۷۰۵	۱ے
محمد عمر خان ۱۵۷	عا	۲ر اگست سید محمد شاہ نواز ۱۵۹۶	عا
۲ر اگست سید احمد ۱۱۷۵	عا	الٰہی بخش فیروز دین ۹۶۵	عا

کپتان ڈائری

(منقول از تشحیذ الاذہان)

صبر فرمایا کہ وہ بیان کیا ہے اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم کرے جب تک ہر ایک چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے تو وہ شرک کہلاتا ہے دیکھو ہمین دو دفعہ موقعہ پیش آیا ہے ایک دفعہ تو مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر جبکہ نہایت زور سے دعا مانگنے کے بعد الہام ہوا - انّ المنایا لاتطیش سہامہا - اور پھر بھی دعاؤن کا مقابلہ جاری رہا تو الہام ہوا کہ یا ایّھا النّاس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - یعنے اے لوگو - اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے - پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ انّ المنایا لاتطیش سہامہا - اور پھر الہام ہوا کہ یا ایّھا النّاس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - یعنے اس شخص نے مرنا ضرور ہے اور عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے اور زندہ رہنے والا وہی ہے - اسی سے دل لگاؤ - پس ایماندار تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزون کو اوس کے مقابلہ مین ہیچ سمجھا جاوے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے - کہ ہر وقت انہین کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے - بت پرستی کے یہی تو معنے نہین کہ ہندوؤن کی طرح بت لیکر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے - حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے - ہمین تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد فوت ہوگیا ہے اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک احمد بھی آجائے اور خدا تعالےٰ فرمائے کیا انکی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بخدا ایک منٹ کے لئے یا ایک سیکنڈ کے لئے بلکہ اس کے ہزارویں حصہ کے لئے کبھی دل مین یہ خیال نہ پیدا ہو - کہ اس کی طرف نہ جائین اور مبارک احمد کی طرف چلے جاوین - اولاد چیز کیا ہے بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہوکر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہین اور اوس سے گستاخی سے پیش آتے ہین - پھر اگر فرزند دلبند ہون بھی تو دکھ درد اور تکلیف کیوقت وہ اس کو ہٹا نہین سکتے - ذرا سا پیٹ مین درد ہو - تو تمام یا جنہ آجاتے مین نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی اور عزیز - اگر کام آتا ہے تو صرف خدا - پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ کیا جس سے شرم لازم آجائے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہین دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مرچکی ہے زندہ کردیتا ہون مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا - تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانیکا خیال بھی کریگا؟

پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے - جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر برا مناتا ہے - وہ بخیل ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے مین جو خدا نے اوس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث مین آتا ہے - کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤن کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت مین نہین جائیگا پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبادت نماز - روزہ بھی کسی کے کام کے نہین حضرت ایوب کیطرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے خدا تعالیٰ نے اون کا ذکر قرآن شریف مین بھی کیا ہے - کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے پہلی کتابون مین اون کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے کہ شیطان نے خدا تعالےٰ سے کہا کہ ایوب کیون صبر نہ کرے اوس کو تو نے مال دیا ہے - دولت دی ہے غلام دئے ہین - نوکر چاکر دئے ہین - اولاد دی ہے بیوی دی ہے - صحت دی ہے - تو خدا تعالیٰ نے فرمایا - کہ تو اس کو آزما اس پر پہلے تو اونکی بھیڑ بکریاں ماری گئین - پھر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے مگر پھر بھی حضرت ایوب نے صبر سے کام لیا - اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت - اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیون نہ کرے اس پر اس کے غلام بھی مرگئے پھر اونہون نے صبر کیا یہانتک ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہوگیا ایک وہ اور ایک ان کی بیوی رہ گئی - پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی صحت درست ہے اس پر اونکو جذام ہوگیا یعنے کوڑھ ہوگیا پھر بھی اونہون نے صبر سے کام لیا - پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالےٰ نے اون کو آگے سے بھی زیادہ مال و دولت و غلام لونڈیان اور اولاد عطا فرمائی اور صحت بھی عطا فرمائی پس جب انسان صبر سے کام لے - تو اوس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے انسان کو چاہیئے - کہ جو کام کرے خدا کی رضا کے مطابق کرے - شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہین - کہ ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست
اگر خون بفتوےٰ بریزی رواست

یعنے اگر تم خدا کے منشا کے برخلاف پانی پیو - تو وہ گناہ ہے لیکن اگر اوس کے حکم کے مطابق خون کردو - تو وہ جائز ہے پس مین تم کو سچ سچ کہتا ہون کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اوس کو ملتی ہے نہ خدا کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے اوس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزین بھی ملتی ہین اور اوسکی جو خواہش ہوتی ہے - وہ پوری ہوکر رہتی ہے -

اب مین جو کچھ خدا کیلئے کہنا تھا وہ کہہ چکا تم کو چاہیئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو -

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر خواتین

رسالہ عصمت رسالہ مذکور نمبر ۲ میرے پاس پہونچا شاید میری بعض احمدی بہنین ابھی اس نئے رسالہ کے نام سے ناآشنا ہون سو اون کو رسالہ مذکور سے واقفیت کرانے کیواسطے ان چند سطور کو معزز بدر اپنے زنانہ کالمون مین شائع فرما کر مجھے مشکوری کا موقع دیگا سب سے اول تو یہ بتلاتی ہون کہ رسالہ عصمت عمدہ ولایتی کاغذ پر باہتمام شیخ محمد اکرام مخزن پریس دہلی مین شائع ہوتا ہے لکھائی چھپائی بھی اعلیٰ ہے - مگر چند ایک مضامین ایسے ہین جن پر ریمارک کرنا اپنا فرض منصبی جانتی ہون اگرچہ میری معزز بہنون کو ناگوار گذرے مگر مین اون کی ناراضگی سے نہین ڈرتی کیونکہ جس نے مسیح الزمان کے مبارک ہاتھون پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بیعت کی ہے وہ کسی حالت مین اظہار حق سے رک نہین سکتا - آمدم برسر مطلب - سب سے اول بیگم صاحبہ جنجیرہ و جشان کا مضمون سیر یورپ کا ملاحظہ کیجئے جس کو رسالہ مذکور نے بڑے فخر سے شائع کیا ہے - بیگم صاحبہ کے چند ایک خیالات ایسے ہین جنہون نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کردیا ہے اور اگر رسالہ عصمت نے بھی آزادی کی ترغیب مستورات مین پھیلائی تو خبر نہین کیا انجام ہوگا - وہ اپنے قیمتی سفرنامے مین لکھتی ہین کہ جہاز پر مسٹر گوہم کھیلنے سے بھی پہچان ہوگئی اونہون مجھ سے

پوچھا۔ کہ پردہ سے نکل کر ایسا سفر کرنے سے آپ پر کیا گذرتی ہوگی۔ میں نے کہا بیشک گران گذرتا ہے مگر اتنا نہیں جتنا آپ کا خیال ہے کیونکہ میری ایسی عادت ہے۔ جیسے وقت آئے گذار لیتی ہوں۔ مسٹر گوکھلے نے مسٹر رومیش چندر دت سے بھی ملاقات کرائی۔ بڑے حلیم الطبع اور معقول آدمی ہیں یہ ہیں مسلمان مستورات کے خیالات ہائے انگریزیت تیرا ستیاناس کیا مسلمانوں سے قومی غیرت بالکل مفقود ہوگئی بیگم صاحبہ کی اسلامی حمیت نے غیر آدمیوں کے ساتھ اس طرح بے حجابانہ باتیں کرنے کی کیونکر اجازت دی۔ ؎

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

اے عقل کے اندھو کیا یہ وقت مہدی کے آنے کا نہیں تھا۔ تو اور کون سے وقت کا انتظار ہے افسوس ہندوستان(?) بیگم صاحبہ نے اسلام کے اس زریں اصول (پردہ) کو بیہودہ اور لغو ٹھیرایا جسکی غیر مذہب والے مسٹر گوکھلے کے الفاظ سے بھی وقعت ٹپکتی تھی۔ کیا لوگو! یہی مسلمانی ہے۔ ؎

وائے بر من وائے بر انجام من
عار دارد کفر از اسلام من

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے واہیات سفرنامے چھاپکر عصمت کے فرقہ اناث کو کیا فائدہ پہونچایا جائیگا۔ پھر آگے لکھتی ہیں۔ کہ انگلستان(?) کی زندگی نرالی ہے۔ کھانا کھا کر [illegible] تھک گئے تو آرام کرسی پر بیٹھ کر خوش گپیاں اڑائیں۔ پادری صاحب اور پردہ [illegible] مسلمانوں کی حالت زار پر کہاں تک افسوس کیا جاوے نہ دین باقی نہ اسلام باقی۔ فضلا ہو گیا دین کا نام باقی ہے مردہ مذہب والے پادری جہاں دن میں بھی اپنا کام [illegible] ہیں مسلمانوں کو برعکس اس کے جب [illegible] خدا پابندی مذہب سے غافل ہو کر خوش گپیوں میں مستغرق ہو گئے۔ آگے ایک مضمون [illegible] یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ قرآن کریم کو صرف اردو کیا جاوے اور اس کو متن سے صاف رکھا جاوے جو کہ زبان عربی سے ناسمجھی(?) اور نفرت کا اظہار ہے اور [illegible] قدرت پر غور اور تدبر کرنے سے احتراز کرنا ہے۔ میرے خیال میں یہ وہی شہر پٹنہ ہے۔ جو کہ ندوۃ العلماء کا مرکز ہے۔ جنہوں نے عربی کو از سر نو زندہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اگر ان کے مبارک خیالات کا یہی اثر شہر پٹنہ پر پڑ رہا ہے جیسا کہ معزز خاتون کے مضمون سے ظاہر ہے۔ تو عنقریب بجائے زندہ اور شاداب کرنے کے اوس کے مٹانے اور برباد کرنے میں بھی شہر پٹنہ اول نمبر پر رہیگا۔ مجھے غیرت اسلامی اور محبت کلام مجید نے سخت مجبور کیا ہے کہ میں اس مضمون کی صدق دل اور سچی تڑپ سے تردید کروں۔ جو کہ انشاء اللہ علیحدہ مضمون کی صورت میں ارسال خدمت ہوگی۔

پھر آگے مسز محمد اکرام (جو کہ اس رسالہ کی معاون ہے) کا مضمون ذیل کے عنوان پر ہے۔ لاہور اور دہلی کے زنانہ جلسے۔ فاضل ایڈیٹرہ یوں درفشانی کرتی ہیں۔ کہ لاہور کے جلسے بڑے شاندار ہوتے تھے۔ بہنیں شالامار باغ میں آکر ٹہلتی تھیں۔ بیبیوں کو چلنے پھرنے کا موقع مل جاتا تھا۔ باغ کی روشوں پر بہنوں کا مل مل کر ٹہلنا ایک دوسری سے خیالات کا تبادلہ کرنا ایک خاص لطف رکھتا ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان جلسوں سے فائدہ کیا نکلا کونسی رسومات بدعات کا قلع قمع کیا کونسے عمدہ لکچر اور وعظ ہوئے۔ کونسی غیر مذاہب پر اتمام حجت کی کونسی مستورات کی اصلاح ہوئی۔ اگر باغ کی روشوں پر ٹہلنے تو ہیں کیا گیا۔ اے برگزیدہ خدا تیرا پہلے(?) ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ اور جاہل سے لیکر عالم کے دل میں ایسی تڑپ ڈال گیا ہے۔ کہ بغیر ذکر الٰہی کے آرام نہیں ملتا۔

ہاں پھر آگے لکھا ہے کہ جلسے دلی کے ہوئے ان کا نام و نشان نہیں۔ مگر اب بس [illegible] کی بدولت [illegible] کھل گیا ہے اور کچھ عورتیں اس کی ممبر بھی بن گئی ہیں۔ بھلا ان کلبوں سے مسلمان خواتین کو کیا فائدہ پہونچے گا۔ یہی کہ وہ بھی [illegible] کی طرح آزادی پسند ہو جائیں گی۔ اور پردہ کو قید خیال کرنے لگیں گی۔ کاش کہ یہ لوگ خدا کے سچے مسیح سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سبق سیکھتے تو ان کے سب کام سنور جاتے۔ بھلا یہ کلب اور انجمنیں کیا فائدہ دے سکتی ہیں۔ جب خدا کی مرضی کے مطابق نہ ہوں۔ البتہ ان سے اُلٹے نقصان پہونچیں گے۔ یہ کوئی کرتے اسلام کو ہوش دلانے کی دوائیں نہیں بلکہ زیادہ بے ہوش کرنے اور غیرت اسلامی کو جلانے کے نسخے ہیں۔ دوائی وہی کارآمد ہے۔ جو خدا کا برگزیدہ مسیح بتلا گیا ہے یہ ہیں۔ اسلامی پرچوں کے حال سے

گر ہمیں مکتب است ہمیں ملّا ۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

ایسے رسالوں پر نظر ڈالنے سے میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے کہ ان کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رہنے کیلئے ایک عاجزانہ تجویز ناظرین الحکم و بدر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاوے احمدی مستورات میں ذوق علم اور عظمت کلام مجید جاگزین کرنے اور ان کی اخلاقی حالت کی اصلاح کرنے کے لئے ایک ماہواری رسالہ نکالا جاوے جو کسی لایق احمدی خاتون کی زیر ایڈیٹری شائع ہو اور احمدی جماعت میں جو مستورات کے رسالہ نہ ہونے کی کمی ہے اوسے پورا کیا جاوے۔ امید ہے کہ سب احمدی برادران جلدی اپنی اپنی مبارک رائے کا اظہار کرکے مجھے مشکوری کا موقع دیں گے۔ والسلام

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی ہیڈ(?) [illegible]

ایثار الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ وطرز خط محفوظ رہیں حضور کے اون خطوط کو جو آپنے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں چھپوا کر بھائیوں کو بطور تبرک تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اون کے اخیر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور جو مجھے مل سکے ہیں بنظر فائدہ عام لکھدئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں [illegible] اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کرکے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لیے بھیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے اون کے پاس بھیجدینے کا ذمہ وار ہوں۔ لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ کار ثواب ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ کن شکایات کے لیے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ حویلی کابلی مل لاہور

نوٹ۔ یہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا آپنے اس کو پسند فرمایا۔ کہ میرے نام جو خطوط حضرت اقدس کے آیا کرتے تھے وہ سب میں نے جمع کئے ہوئے ہیں اور شیخ یعقوب علی صاحب کے پاس ہیں۔ قریشی صاحب چاہیں تو اون سے بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مردہ بدست زندہ

جب سے احمدی جماعت کے آقائے نامدار کا لکھا ہوا پیغام صلح اون کے وصال کے بعد لاہور میں پڑھا گیا ہوا ہے احمدیوں کی طرف سے آریوں کے برخلاف کوئی مضمون نہیں نکلا اور اس انتظار میں رہے کہ شاید آخر کوئی فیصلہ ہو نہ معلوم پیغام صلح کے مضمون کی طرف آریہ صاحبان کیا غور فرمائیں گے مگر مجھے افسوس ہے کہ اس دوران میں جبکہ احمدیوں نے آریوں کے برخلاف لکھنے سے اپنی قلم کو روکے رکھا آریوں نے احمدیوں کی خاموشی سے فائدہ اٹھایا ہے اگرچہ سمجھدار آریہ ابھی ایسے معاملات میں نہیں پڑے مگر آریوں کا ایک پرچہ جو کسی مردہ آریہ کی یادگار میں جالندہر سے شائع ہوتا ہے کمینہ پن زنیوں سے باز نہیں آیا۔ اب کی دفعہ کے پرچہ میں جو اگست ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا ہے ایک مضمون مردہ بدست زندہ شائع ہوا ہے اگرچہ اس مضمون کی بدزبانی کسی سمجھدار آدمیوں کو اجازت نہ دیگی کہ اس کو پڑھ سکیں لیکن چونکہ وہ تو صرف جہلا کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے میں کم از کم ان جہلا سے یہ دریافت کرونگا۔ کہ میرے اس عریضہ کا جواب ضرور دے دیں۔ اگر ان کی عقل کچھ باقی ہے اور وہ گدہوں کی طرح بیوقوف نہیں ہو گئے تو وہ ضرور ایڈیٹر صاحب کو مجبور کریں گے کہ وہ اس تحریر کا جواب دیکر ممنون فرمادیں۔ ایڈیٹر صاحب کو یاد رہے کہ مرزا صاحب اور اون کی جماعت پر یہ مثال صادق نہیں آتی جو انہوں نے سرخی پر لکھی ہے بلکہ ان کے دہرم ویر پنڈت لیکہرام اور اون کے ناظرین پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ ایک مردہ کی یادگار میں ہے۔

ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اور اون کا بطلان روز روشن کی طرح جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا۔ مگر مرزائی مل جلان سے اون کی صحت کو ثابت کرنے پر دلائل رکیکہ سے پرچہ کے ذریعہ سے آمادہ ہیں۔

ناظرین غور فرماویں کہ ایڈیٹر صاحب نے کہاں تک جوش سے کام لیا ہے اول تو وہ تحریر فرماتے ہیں کہ جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا اور پھر مرزائیوں کو جملہ خاص و عام سے علیحدہ کرتے ہیں۔ کیا احمدی لوگ جملہ خاص و عام میں داخل نہیں ہیں مجھے تعجب ہے کہ اس خاص و عام کے کیا معنے ہیں جس میں تین لاکھ کی جماعت شامل نہ ہو۔ پھر ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ مرزائی رکیک تاویلیں پیش کرتے ہیں یہ ایک لفظ ہے جس سے بڑے بڑے قوی دلائل کو انسان رکیک بتا سکتا ہے جب تک ایک انسان مفصل دلائل بیان کر کے اون کی تردید نہ کرے تو کون سمجھ سکتا ہے کہ آیا واقعی رکیک دلائل ہیں یا قوی۔ میں نے رسالہ تشحیذ الاذہان ایڈیٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے بھیجا تھا اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی اون کے پاس جاتا ہے کیا وجہ ہے کہ اونہوں نے ان سب دلائل کو جو اون میں درج ہیں رکیک کہہ کر ٹالدیا جہاں تک میں سوچتا ہوں۔ یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے اس لئے رکیک تاویلات کہہ کر اونہوں نے اپنا پیچھا چھوڑا لیا ہے۔ میں ان دلائل کو جو پہلے بذریعہ تشحیذ الاذہان و میگزین ایڈیٹر صاحب کے پیش ہو چکے ہیں اس جگہ دوہرانا کو تحصیل لاحاصل سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں اون کو دوبارہ پیش نہیں کرتا۔ چونکہ ہر دو رسالہ مذکور ایڈیٹر صاحب کو بھیجے جا چکے ہیں اس لئے اس بات کا امیدوار ہوتا ہوں کہ باقاعدہ ان دلائل کا جواب عنایت فرماویں گے تاکہ میں پھر کچھ عرض کر سکوں۔ پھر ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جن کو خدا نے آنکھیں دی ہیں وہ پیشگوئیوں کو صحیح و مستند نہیں سمجھ سکتے۔ جن کا خدا گونگا ہے نہ کسی کی آواز سن سکتا ہے اور نہ کسی کو جواب دے سکتا ہے خواہ کوئی گدہے کیطرح شور ڈالے وہ کیوں کر مان سکتے ہیں کہ خدا بھی کبھی کسی کی آواز کو سنکر کوئی جواب دیا کرتا ہے اور اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہو جاتا ہے۔

پھر ایڈیٹر صاحب نے حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کو کسی رمال کی پیشگوئیوں سے نسبت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ زمانہ ماضی و حال کے واقعات سے آئندہ کا استدلال کیا جا سکتا ہے۔ میں ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ پیشگوئیاں کن واقعات کو مدنظر رکھکر کی گئی تہیں۔

الیوم یوم العید والعید اقرب۔ اور یہ کیوں کہا گیا تھا۔ الا اے دشمن نادان و بیراہ

بترس از تیغ برّان محمد

کیا وہ نادان دشمن جس کا نام لیکھو تھا اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ذریعہ واصل جہنم ہوا جسکی یادگار میں تیرا پرچہ نکلتا ہے میرے سید و مولا حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ عمر والا تھا یا کسی مہلک مرض میں گرفتار تھا۔ کاش نادان کچھ غور کرتے یہ خدا کی باتیں ہیں ان کی تحقیر اچھی نہیں۔ کیا فرشتے نے محمد صلعم کی تلوار لیکر اس کافر کو تباہ نہ کیا اور اوس کو یونہی چھوڑ دیا جس نے خدا کی باتوں کی سخت توہین کی تہی پھر تو کیوں گستاخی کرتا ہے۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جو کسی کو دیکھ کر عبرت پکڑتا ہے پھر ایڈیٹر لکھتا ہے کہ ظاہرا حواریں کو اس کی چنداں ضرورت نہ ہوگی کہ مرزا صاحب کی روح بہشت میں جائے گی یا دوزخ میں مگر ان کو سلسلہ پیری مریدی کی دوکان کی جاری رکھنے کا فکر پڑا ہوا ہے۔ اے احمق نادان تو نہیں سمجھتا کہ [illegible] [illegible] کی جاری [illegible] نہیں کسی کو [illegible] دوزخ بہشت قائل ہیں وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ احق بالجنتہ خدا کے مامور و مرسل اور نبی ہوتے ہیں تو جب ہم سب انکو خدا تعالیٰ کا مامور جری اللہ فی حلل الانبیاء تسلیم کرتے ہیں تو پھر اس فضول بحث کے کیا معنے کیا یہ بھی نعوذ باللہ لیکھرام کی طرح یا باوا دیانند کیطرح ایسے خدا کے قائل تہے جو ہمیشہ کے لئے نجات نہیں دیسکتا۔ نہیں وہ خدا کا برگزیدہ اس خدا کا قائل تہا جو قادر مطلق اور مالک الکل ہے اور اس کی منشا کے مطابق ۷۰ سال تک تبلیغ کر کے اسی مالک کو جا ملا جس شخص نے خدا کی راہ میں جان دیدی۔ اس کے متعلق یہ جھگڑا کب ہو سکتا ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا کہاں۔ یہ تیری نادانی ہے کہ اس فضول فقرہ کو درج مضمون کر دیا ہے۔ پھر آپ سلسلہ پیری مریدی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ کاش کہ تو باوا صاحب کی ایک بڑی اصلاح کو جس کا نام اوس نے نیوگ رکھا ہے یاد رکھتا یہ ایسی عظیم الشان اصلاح ہے۔ جسکی بدولت ہر ایک ایسا آریہ مرد جس کو شادی نصیب نہیں ہوتی یا جس کا کسی وجہ سے اپنی بیوی سے تعلق نہ رہا ہو فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ایسے ہی ہر ایک عورت جو اپنے خاوند سے تسلی نہیں پا سکتی اس پاک اصلاح کے ذریعہ تسلی حاصل کر سکتی ہے۔

اس مختصر مضمون کے جواب ملنے پر انشاء اللہ تعالیٰ پھر جواب کے لئے حاضر ہونگا۔

نوٹ۔ کوئی آدمی نشس یہ نہ خیال کرے کہ اس مضمون میں کچھ سختی کی گئی ہے کیونکہ اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اصل مضمون سے سخت ہو اگر کوئی لفظ سخت بھی لکھا گیا ہے تو چونکہ دفعیہ کیلئے ضروری تہا۔ اس لئے میں نے لکھدیا ہے والسلام

عبد الرحیم از قادیان

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

پہلے میں اپنی وہ تحریر صحیح نقل کرتا ہوں جو المجدد میں غلط بلکہ پُر اغلاط لکھی گئی۔ مناسب سمجھو تو معہ ترجمہ شائع کردیں ورنہ اہل علم کے فہم پر چھوڑ دیں (۱) واذکراسم ربک و اذکروا اللہ کثیر ا مطلق فی حق ذکر اللہ تعالیٰ او مجمل فان کان مطلقاً فلم لایجوز الذکر بخدا خدا ایزد یزدان ۔ گاڈ گاڈ ۔ پرمیشر ۔ اوم ۔ ایشور ۔ اعنی بالالسنۃ العجمیۃ والیضاً بالصفات التی ما جارنی کلام الوحی۔

(ب) ولم قال العطار رحمہ ۔ ذکر بے تعظیم گفتن بدعت ست فعلم انہ لیس المراد ذکراً مطلقاً۔ وان کان مجملاً وہوالحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ ۔ فبیانہ فی کلام اللہ وکلام رسولہ صلعم وسنتہ بالحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر وغیرہا من الاذکار المسنونۃ۔

(ج) واما ذکر اسم الذات (اللہ) علی حرکۃ مضغۃ القلب او علی نبض فی مقامات اخر کما تعلمونہ لیس فی السنۃ النبویۃ ۔ فہذا تفسیر بالرای او بدعۃ بلاشبہۃ ۔ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد ۔ ۱۲ مشکوٰۃ

(د) والذکر بالتنفس او الحرکۃ النبضیۃ او النقش او مع تصور الشیخ او حبس النفس عمل ما امر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہذا ردٌ ۔

(۷) وقال السید الجیلی رحمہ فی فتوح الغیب مقالہ ۳۶ ۔ ولا تخترعوا لانفسکم عملاً وعبادۃ کما قال اللہ ورہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبنا ہا علیہم وقال والسلامۃ مع الکتاب والسنۃ والہلاک مع غیرہما وبہما یرتقی العبد الی حالۃ الولایۃ والبدلیۃ والغوثیۃ ۔ ثم قال ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ فبین ان طریق المحبۃ اتباعہ قولاً وفعلاً ۱۲

فاعتبروا ایہا النقشبندیۃ فان البدعات کثرت فیکم مثل وظیفۃ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ والکلمات الغیر المسنونۃ من الصلاۃ والاذکار والوظائف والذکر المسنون ہو الذی جاء فی الاحادیث الصحیحۃ والقرآن الکریم فہذا الذکر جری فیکم لیس منہ فی شی والا فاردونا۔

(و) واما الجاء فی الحدیث ۔ حتیٰ لا یقال فی الارض اللہ اللہ فلیس فیہ ان یجعل علی حرکۃ القلب والنبض اللہ اللہ وتکرارہ بمعنے التحذیر فتذکروا او ذکر المحذر منہ سکتاً او ہو عبارۃ نداء السفی المصائب بحذف حرف النداء او علی حذف خبرہ خالق مثلاً کما یدل علیہ اعرابہ فہو کما فی الآیۃ الکریمۃ ۔ قل اللہ ثم ذرہم ولا یعلم النقشبندیۃ بہذہ المعانی والا فاین تغییرکم وعلی التقادیر

فذکرکم بہذہ والکوائف بدعۃ لاشک فیہما وقد قال النبی صلعم فی حقہما فہو رد وفاین القبول ۔ (۱) واما الاحمدیون لا ینکرون ذکر اللہ بل علمہم المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الذکر فی کل عمل وفی کل حال ۔ علی ما جاء فی السنۃ وامرہم بالاستغفار والدعوات والقرآن والصلوٰۃ علی رسول اللہ صلعم۔

(ب) فدعوی ان الذکر علی مضغۃ القلب امر اللہ وحکمہ دعوی نبوۃ ولا نبی بعدہ صلعم

(ج) والمسیح لا یدعی النبوۃ التشریعیۃ اما النبوۃ بمعنی الوحی والالہام فقد ثبت بالکتب والسنۃ واقوال المشائخ علیہم الرحمۃ۔

(د) فالمسیح الموعود نبی اللہ (۷) واما جواب رسالتکم فغیر ضروری لان اجوبۃ ہذہ الرسالۃ قد کتبت فی رسائلنا واخبارنا الا النادر فجوابہ یکتب فی البدر احیاناً ۔ ۱۲۔

اب میں عبدالرسول مجیب کا جواب لکھتا ہوں وباللہ التمیز

(ق) مطلق اور مجمل میں ذکر منحصر نہیں اور نہ ان میں انفصال ہے (ج) انحصار مقصود نہیں مطلق او مجمل میں او تفصیل کے لئے ہے او فی الجز شک او ابہام او تفصیل متن میں ۔ جیسے آیۃ وامسحوا برء وسکم میں شافعی مسح بعض سر کو مطلق کہتے ہیں اور ماس بنا پر مسح ایک شعر کا بھی کافی کہتے ہیں اور حنفی اسکو مجمل بتاتے ہیں اور سنت النبی کو جو مسح راس میں وارد ہو اسکا بیان اور تفسیر ٹھہراتے ہیں ویسے ہی ہم نے دونو احتمال جن کا انفصال ظاہر ہے واذکروا اللہ کے بابت بیان کئے ذکر مامور بہ کے مطلق ہونے کو رد کردیا اور ذکر اللہ کو مثل اقیموا الصلوٰۃ کے مجمل ثابت کیا۔

مجیب نے امر و مامور کے عربی ہونے سے ذکر اللہ کی تخصیص عربی سے ثابت کی گویا عجمی کلمہ ہندی وغیرہ زبانوں میں حمد خدا تعالیٰ ہی جو یقیناً ذکر اللہ ہے ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہو اور ذکر نہیں ایسا ہی امر معروف نہی عن المنکر وغیرہ مامورات لسانی بھی بدون عربی ناجائز ہوئے کیونکہ ان کے نزدیک ۔ الفاظ السنہ عجمیہ کا بوجہ امر و مامور عربی ہونے کے احتمال ہی نہیں۔

(ق) وان کان مجملاً وہو الحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ فبیانہ فی کلام اللہ وکلام رسولہ وسنتہ میں تفریع بے تعلق ہے الخ

(ج) ظاہر ہے کہ ان کان مجملاً کی جزا فبیانہ فی کلام اللہ ہے اور وہو الحق مع اپنی دلیل فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ کے جملہ معترضہ ہے اقیموا الصلوٰۃ مثال ہے ۔ واذکروا اللہ کے اجمال میں اور واذکر اسم ربک کی ۔ تفصیل کلام اللہ کلام رسول اذکار مسنونہ ہے آخرین ہے آپکے فہم اور علم ادب پر میری نگاہ پڑ رہی اخفکے وہ نوہی علم اصول اور علم ادب سے ناواقفیت پر دلالت بینہ کرتے ہیں۔

(ق) (۱) ہم محمدیوں کو انہی اسماء حسنیٰ کا ذکر چاہیئے۔ اسماء حسنیٰ کتب حدیث میں مفصل مروی ہیں

(ج) پھر تم کیوں ایسا ذکر اللہ کرتے ہو جس کا بیان احادیث نبویہ میں نہیں یعنی تحریک مضغہ قلب مثل لفظ اللہ حضور علیہ السلام نے تو زبان سے ذکر اللہ فرمایا اور وہ بھی با تحمید یا تکبیر یا تہلیل اور کلمات صفات اللہ کا امر کیا نہ یہ جو گیانہ طریقہ کا

(ق) ذکر بے تعظیم بدعت بغیر وضو ناپاک جگہ چلا کر منع ہے

(ج) ذکر اللہ میں یہ قیدیں کہاں سے لگالیں ۔ وکان رسول اللہ یذکر اللہ علی کل حال بخاری شریف میں عائشہ صدیقہ سے مروی ہے مجیب علم حدیث سے خوب واقف ہو ۔ حضرت تعظیم تو ذکر صفات الٰہیہ تحمید تسبیح تکبیر وغیرہ میں ہے ۔ جیسے سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔

(ق) ح الا فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ ۔۔۔۔۔۔ صقالۃ القلب ذکر اللہ اور افضل الذکر لا الہ الا اللہ الخ

(ج) حضرت اپنی ہی کتابیں دیکھو قلب کے لطیفہ ربانی لکھا ہے یا یہ مضغہ جسمانی صقالہ اس لطیفہ کے مراد ہے نہ تحریک اس مضغہ کی جو کہ اکثر مرض خفقان پیدا کردیتی ہے اور جو اطمینان کی دشمن ہے پس ذکر اللہ سے مراد توجہ قلبی اندرونی ہے جو مطالعہ افعال الٰہیہ و صفات رحمانیہ ہے اور اسی سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے یعنی نفس مطمئنہ اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی شخص مع الصادقین پر عمل کرکے خوارق اور کرامات اولیاء الرحمان کا مشاہدہ باتکرار اور کئی بار کیا جاوے تاکہ مرتبہ علم الیقین اور عین الیقین سے گذر کر حق الیقین پر رسائی ہو الا بذکر اللہ تطمئن القلوب میں ذکر اللہ کو لفظ اللہ سے مخص کرنا آپکے نحوی ہونے پر خوب روشنی ڈالتا ہے کیا سبحان ربی العظیم وغیرہ اور صفات الٰہیہ اور اذکار مسنونہ جنمیں اسماء حسنیٰ اور صفات علیا مذکور ہیں یہ ذکر اللہ نہیں ہے ؟ کیا واذکر اسم ربک پر عمل اور تسبیحات سے نہیں ہوتا ؟ تلفظ باسم اللہ بلا صفات یا تحریک اجزاء جسمیہ مشابہ بامین لفظ کو ذکر اللہ کہنا ایک سخت بدعت مردودہ ہے جو کہ ذکر مکہ کے برخلاف اور اذکار مسنونہ سے باختلاف ہے ۔ واذکر اسم ربک کی تفسیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہ من الاذکار التی جاء

فی القرآن والا حادیث۔

(ق) ذکر بالنفس کا بیان ما ذکر اسم ربک فی نفسک الآیۃ

(ج) اس نفس سے مراد وہ نفس لینا جو بین الجاہین یا عند الصدر ہے تفسیر بالرائے اور بدعت مردودہ ہے اور نہ کلام وحی رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے نکال کر دکھاؤ۔

(ق) حضرت سید جیلانی ہمارے پیشوا ہیں الخ ہمارا کوئی طریقہ بخلاف کتاب و سنت نہیں ہے اور نہ کوئی کلمہ غیر مسنون نقشبان حضرات نقشبندیہ میں مروج ہے۔

(ج) پیر سائیں ذرا شیخ عبد القادر جیلانی کا شغل بند کتاب و سنت میں کہاں ہے اور صرف اللہ اللہ بغیر ذکر الصفات بعدد اور بلا تعظیم تحمید تکبیر تسبیح۔ تہلیل یا تحریک مضغہ قلبیہ کہاں ہے۔ اللہ کیف الصلوۃ علیک یا رسول اللہ فقال اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد پر عمل بطور وظیفہ سوائے قعدہ اخیرہ نماز آپ میں کیا ہے اور تصور شیخ جو تمہاری کتابوں میں مریدا لکھا ہے وہ کتاب سنت میں کہاں ہے آج تمہارے یہ معنے کہ رابطہ سے مراد اتباع شیخ ہے اور یہی تصور شیخ ہے اور رابطہ کی تعبیر تصور کیسے کر لی جا سکتا ہے جب تک تم اپنے مشائخ کی کتابوں سے تصور شیخ کی یہ سند نہ دکھاؤ۔ کیا تم اس طریقہ کے واضع ہو۔

(ق) تحذیر اور ندا کو ایک بنا دیا۔ ارے میاں تحذیر میں محذر منہ سے ڈرانا اور مدد کرنا مقصود ہوتا ہے اور ندا میں منادی کو بلانا الخ

(ج) ہم نے حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ کے احتمالات بیان کرتے ہوئے تحذیر اور ندا میں اور عاطفہ ذکر کرکے الگ الگ کیا ہے خود تمہارے المجددین ہی اڈ لکھا ہے ان اعراب نصب کا ذکر نہیں کیا جس کی ضرورت نہیں تھی۔ اگر محذر منہ سے ڈرانا مقصود ہوتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ سے ڈرانا اور اس کے غضب سے مدد کرنا مقصود نہیں۔ پیر تقوسہ کے کیا معنے ہیں اور فاتقوا اللہ کی تفسیر کیا ہے۔ باب تحذیر میں بتقدیر اتق دیکھ لیتے تو یہ غلطی نہ کرتا پیر سیال عبد الرسول کلام حضرت محبوب سبحانی فتوح الغیب میں اللہ اللہ ثم اللہ ترس ہے ترجمہ عبد الحی التحذیر نہیں بن سکتی پیر مشکوۃ میں اس حدیث کی تفسیر میں اللہ اللہ سے مراد ذکر اللہ بالتحمید والتسبیح وغیرہ لکھا ہے اللہ اللہ کرنے سے ذکر اللہ بالتحمید والتسبیح ہی مطابق محاورات مراد ہو سکتی ہے ان احتمال کے طور پر ملاء اللہ فی المصائب ہی بن سکتا ہے یعنے یا اللہ یا اللہ جو ثانی مصائب۔ مصائب کی قید پر لیسے مراقع میں یہ ذکر ہے کا۔ آپ نے جو وہم عبارۃ ندا اللہ للتقرب بذاتہ التعال لکھ دیا یہ کہاں سے نقل کیا ہے پس اگر ندا اللہ للتقرب اس طریقہ سے ہوتی ہے تو اس کی سند کلام اللہ یا کلام الرسول یا سنت صحابہ میں بتلاؤ تا کہ سنت ہونا اس کا ثابت ہو۔ السنۃ تطلق علی قول الرسول وفعلہ وسکوتہ وعلی اقوال الصحابۃ وافعالہم ۱۱ نور الانوار السنۃ الطریقۃ الجدیدۃ فی الاسلام المنسوبۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زمان الصحابۃ العیاذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے کب ایسا ذکر بے تعظیم اور بطور بدعت کیا ہے۔

(ق) ہمارے تازیانہ کا اثر ہے۔

(ج) بلکہ ہماری تقریر کا نقشبندیوں پر اثر ہے کہ تم نے تصور شیخ کا لفظ ہی چھوڑ دیا۔ اور فنا فی الشیخ اور رابطہ کے معنے اتباع شیخ کے جیسا کہ تم نے کو زالع الصادقین کی تشریح ہم سے دریافت کی اور پیر ذکر سے تعظیم کی بابل بندار للتقرب ایسا تم نے ہم سے ہی حاصل کی کیونکہ تعظیم کی کوئی وجہ تعین نہ ہو سکتی جب تک ندا ریا حذف الخبر وغیرہ تاویلات نہ کی جاویں مرشد تمہارے سلسلہ کا تو اول میں اگر تصور شیخ سکے یہ معنے جو اب تم نے کئے ہیں مانتے یا ذکر سے تعظیم مروج کی یہ تاویل ہوتی جو تم نے ایسا ذکر کی تو اس کی سند تم ضرور دیتے۔

(ق) ان الذکر علی مضغۃ القلب امر اللہ وحکم یعنے نبوت جھوٹ محض ہے۔

(ج) یہ بدعت جو کبھی بھی تم اس کو سنت الرسول ثابت نہیں کر سکتے اگر اسے امر اللہ تم کہو گے تو کیا یہ دعویٰ نبوت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے مامورات اور احکام اکمیۃ تو آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم اور خاتم النبیین الایۃ اور لا نبی بعدی الحدیث اب آ نہیں سکتے پس یہ دعوے نبوت ہی جو کذب محض ہے۔

(ق) مسیح قادیانی کا دعوے نبوت کرنا۔

(ج) ہم اس نبوت کے معنے وحی و الہام کرتے ہیں جو کہ الی یوم القیامہ جاری و ساری ہیں۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے کلن میں ہی نکتہ ہے۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم الآیۃ سے بھی رسالت بروزی مراد ہے۔

(ق) مرزا قادیانی کے الہام اگر از قسم وحی الٰہی ہوتے تو دوسے بھول نہ جاتے۔

(ج) پیر او ننسہا کے کیا معنے اور فلا تنسی الا ما شاء اللہ کا کیا مطلب۔

(ق) مرزا کے الہام من جانب اللہ ہوتے تو مشابہ مشتبہ نہ رہتے۔

(ج) واخر متشابہات کا کیا مطلب۔

(ق) انگریزی وغیرہ زبانوں میں نہ ہوتے۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فارسی زبان میں بھی الہام ہوتا تھا۔

(ق) دنیات کے بارہ میں ہوتے۔

(ج) پیشگوئیوں میں یہ ضرورت نہیں ہے سیغلبون فی بضع سنین الآیۃ۔ اس سے ماسٹر عبد الرسول نے جو گالیاں دیں اور بدگوئی کا گند ظاہر کیا یہ اس کی صفائی قلب اور حسن اخلاق کا نمونہ ہے جو ناظرین پر مخفی نہیں اپنا امر نے یہ نہیں سکھایا۔ والاسیرا فالسلام خیر الکلام

الحبیب امام الدین المفیض از گولیکی

او قادیان والو

قسمیں تمہارے جاؤں او قادیان والو
صدقے تمہارے جاؤں و اد الامان والو
چھٹا ہوں قافلے سے منزل سے [illegible]
مجھ کو بھی ساتھ لینا او کاروان والو
سنتا ہوں میں دعائیں مقبول ہیں تمہاری
حق میں میرے بھی کرنا وا اہل امان والو
ہو تو دین تم میں اور تم ہو تو دین میں
لب پہ یہی ہے جاری او عالیشان والو
شاطر بھی ایک تم سا ہے احمدی بنا پھر
اسکو بھلا نہ دینا او قادیان والو

رسید زر

ابو غلام غوث صاحب نمبر ۹۹
سید شفیق الدین صاحب نمبر ۱۵۷
میاں محمد [illegible] صاحب نمبر ۱۶۹۱
ماسٹر عبد العزیز صاحب
میاں چراغ الدین صاحب
محمد صادق شاہ صاحب نمبر ۵۵
میاں محمد مقبول صاحب نمبر ۹۲۵
میاں نبی بخش صاحب بھیرہ نمبر ۲۰۸۴

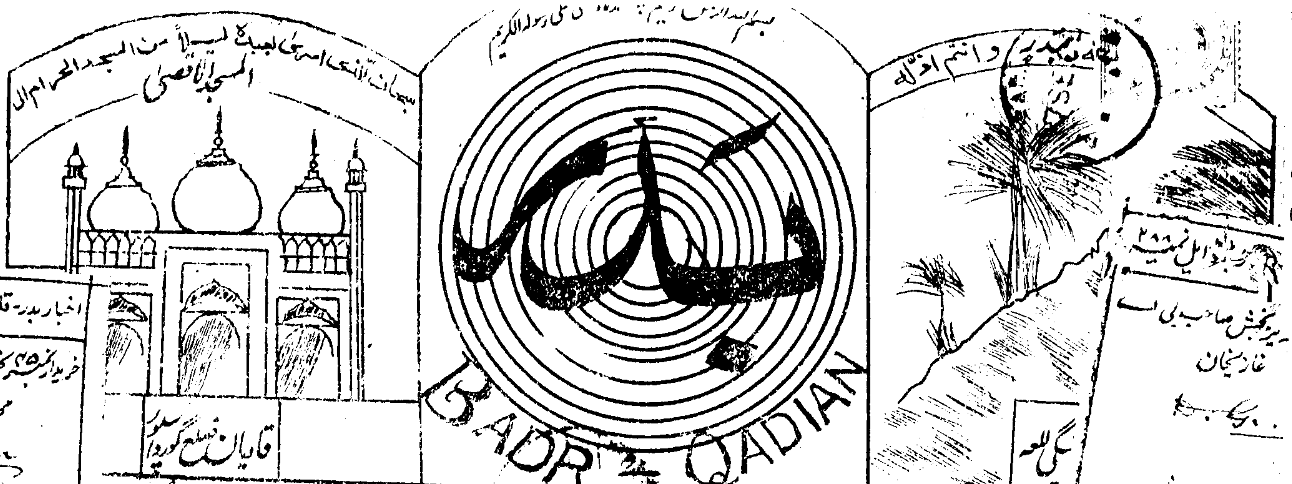

چہ گویم باتو گرانی جہاد قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲ اسوج

بروز جمعرات

رسالے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۴ر | ممالک غیر

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ با اقرار طاعت در معروف باندھ کر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از شقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

والیان ریاست — عہ ۳۰
عام قیمت پیشگی — للعہ
الیوم کہ کوئی حساب نہیں
فی پرچہ — ۴ر

اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اون کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پرو پرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

مینیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اوسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہودؑ بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے سننے اور اوس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ ...

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

"مدینۃ المسیح"

ظاہری بارشوں کے علاوہ خداتعالیٰ کے فضل وکرم کی بارشیں مسیح موعود کے مبارک مدینہ پر ہو تی ہیں اور ہورہی ہیں۔ یہاں رہنے والے مہاجرین ان انعامات الٰہیہ کے مورد ہورہے ہیں اور پھر یہ فیض بحصۂ رسدی باہر کے لوگوں میں بھی پہونچ رہاہے۔ روزانہ درس قرآن مجید ایک نعمت ہے جو خاص مدینۃ المہدی کے رہنے والوں کے حصہ میں آئی ہے۔ اس کے علاوہ احباب فرداً فرداً اور پھر بذریعہ انعقاد مجالس اپنی ذہنی استعدادوں کے بڑہانے میں مشغول ہیں۔

نواب محمد علی خان صاحب باہر شملہ کی طرف بغرض تبدیل آب وہوا گئے ہیں۔ پچھلے دنوں اخبار عام کو ایک غلط فہمی ہوئی تھی جسکی اس نے تردید کردی۔

اِس ہفتہ پشاور سے سید مدثر شاہ اور چودہری نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹی سید لعل شاہ صاحب تشریف لائے ہتے۔ اور بھی کئی جگہ سے احباب تشریف لائے۔

حضرت فاضل امروہوی بفضل الٰہی بخیریت اور خدمات دینی میں مصروف ہیں۔

احوال احباب احمدیہ

اخویم چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے اپنے احباب کو اطلاع دیتے ہیں کہ وہ سفر کشمیر سے بخیریت واپس وطن میں آگئے ہیں۔

علاقہ لودیانہ وجالندہر میں مولوی عبدالقادر صاحب وعظ کا دورہ کررہے ہیں۔

ہمارے دوست غازی الدین محمد یوسف صاحب جو علاقہ ایران میں بڑے جوش سے تبلیغ کرتے رہتے ہیں رخصت پر اپنے وطن پونا میں آئے ہوئے ہیں اور عنقریب قادیان آئیں گے۔

شیخ غلام احمد صاحب کا خط نادون سے آیا ہے وہ علاقہ کانگڑہ میں کامیابی کے ساتہہ وعظ کررہے ہیں اللہ تعالیٰ اون کی حفاظت کرے اور اون کے وعظ میں برکت ڈالے

پٹیالہ میں انجمن احمدیہ کا جلسہ ۲۳ اگست کو ہُوا۔ (انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے ان کے جلسوں کی مختصر رپورٹیں اخبار میں چہاپنے کے واسطے بہیجا کریں تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ باہر احمدیہ جماعت کیا کچہہ کام کررہی ہے)

احباب بہیرہ ظالم طبع لوگوں کے شر سے تا حال محفوظ نہیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے کبھی مسجد میں آنا چہوڑ نماز کا نام بہی نہیں لیا تہا۔ وہ صرف ضد کے سبب مسجد میں داخل ہوتے ہیں۔ اچہا اس بہانہ سے نماز تو پڑھ لیتے ہیں۔ اگر ان مخالفوں میں کچہ غیرت ہوتی تو اپنا روپیہ خرچ کرکے اپنی مسجد الگ بنوا لیتے۔ خواہ مخواہ دوسروں کی تولیت اور امامت کے حقوق میں بے جا دخل دینا کسی مسلمان کا کام نہیں ہوسکتا۔

لطیفہ ۱

کیا سماعی بات قابل ماننے کے نہیں ہوتی

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس ایک دہریہ قادیان میں آیا آتے ہی کہنے لگا کہ میں آپکے ساتہ مباحثہ کرنے کیواسطے آیا ہوں مگر میں کوئی سماعی یا منقولی بات نہ مانونگا۔ ہر ایک امر پر عقلی دلائل سے گفتگو ہوگی آپنے فرمایا۔ بہت خوب ایسا ہی ہوگا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ کہاں سے آتے ہیں۔ اور آپ کو کس طرح معلوم ہُوا کہ میں یہاں ہوں۔ کہنے لگا کہ میں لاہور سے آتا ہوں میں نے سنا تہا۔ کہ آپ قادیان میں رہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا خوب۔ مگر قادیان ریل کا سٹیشن نہیں ہو آپ کو کس طرح راستہ کا پتہ لگا۔ کہنے لگا کہ ان میں نے سنا تہا۔ کہ بٹالہ سٹیشن پر سے اُتر کر یکہ پر قادیان جاتے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا آپنے سنا تہا کہ یکہ پر قادیان آسکتے ہیں لیکن آپ پہلے کبھی یہاں نہیں آئے آپ میرے مکان تک کس طرح پہونچ گئے کہنے لگا میں نے ایک آدمی سے سنا تہا۔ تب وہ چونکا اور اسے خیال آیا کہ میں نے تین دفعہ سننے کا لفظ بولا ہے اور اس پر اپنا یقین ظاہر کیا ہے۔ فبہت الّذی کفر۔ حیران سا رہگیا اور کہنے لگا کہ میں ابہی سفر سے آیا ہوں اور گہبرایا آیا ہوں آپ سے پہر گفتگو کرونگا مولوی صاحب نے فرمایا۔ اچہا ہم بہی نماز (ظہر) کیواسطے جاتے ہیں

خطبہ جمعہ

(کا خلاصہ اپنے الفاظ میں)

۷ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے اس جمعہ میں پارہ اول رکوع ۳ کی آخری دو آیت پڑھ کر وعظ فرمایا۔ جو یہ ہیں۔ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں اپنے احسانات یاد دلاتا ہے کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ اپنے احسان کرنیوالے کا شکر گذار رہتا ہے اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کو خوش رکھنا اپنا فرض جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ انسان کو کہتا ہے کہ تم خدا کے ناشکرے کس طرح بنتے ہو اپنا حال تو دیکھو تم مردہ ہتے۔ بیجان ذرات تہے تمہارا نام ونشان نہ تہا خدا نے تمہیں زندہ جاندار بنایا پہر تم مرجاؤگے پہر زندہ کئے جاؤگے اور خدا کی طرف پہیرے جاؤگے پہر احسان الٰہی کو یاد کرو کہ اوس نے زمین کی تمام اشیاء تمہارے فایدہ کیواسطے بنائیں۔ پہر تم زمین سے لیکر آسمان تک بلکہ عرش تک نگاہ ڈالو ہر امر میں خدا تعالیٰ کے تمام کاموں کو حق وحکمت سے پُر پاؤگے کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی کمزوری یا خرابی نگاہ میں آسکے اور خدا سب باتوں کا علیم ہے وہ تمہارے افعال کو دیکہہ رہا ہے اور اون سے باخبر ہے۔

اس خطبہ میں حضرت موصوف نے بالخصوص طلباء مدرسہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ خدا نے ان کو نیکی کے حاصل کرنے میں اور تقویٰ کی راہوں پر اپنے آپ کو مستقل کرنے کے لئے عمدہ موقع عطاء کیا ہے آگے چل کر کالجوں میں اون کے واسطے بہت مشکلات ہوں گے کیونکہ وہاں ایسی نیک صحبت اور ہمدرد اوستادوں کا ملنا مشکل ہوگا۔ جس نے ایسے وقت میں اصلاح نہ کرلی وہ آگے کیا کریگا۔

فرمایا۔ استادوں کو بہی چاہیئے کہ ان بچوں کے واسطے دردمند دل کے ساتہہ دعائیں مانگیں کہ خدا تعالیٰ اون کی اصلاح کرے اگر ایک آدمی بہی تمہارے ذریعہ سے ہدایت پاجائے تو تمہارے واسطے ایک بڑی نعمت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المھدی والمسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف

سے نوٹ

تمہید

سب حمد وثنا اس پاک ذات کے لئے ہے۔ جو ہر ایک چیز کا خالق اور مالک اور پالنے والا ہے۔ اوسی کے ہاتھ مین تمام نظام عالم کی چابی ہے۔ وہ تمام نظام کا ناظم اور اس کا مالک اور اوس پر قادر مطلق حکمران ہے اوس نے قانون بنایا پر وہ قانون کے ماتحت نہین بلکہ اوس پر حکمران ہے۔ وہ سب ہونے کا موجب کی بازپرس کرتا ہے پر کوئی نہین۔ جو اوس سے بازپرس کر سکے

وہ قدیم ہے

جو ہر حال مین ہر کیفیت مین ہر زمانہ مین رہتے آ گئے ہے۔ کوئی نہین جو اس پر سبقت لیجائے۔ کچھہ نہ تہا پر وہ تہا کچھہ نہ ہوگا پر وہ ہوگا۔ اس نے یہ زمین بنائی۔ اور اس پر ہم کو پیدا کیا۔ اور سورج بنایا۔ اور اس سورج کیواسطے اس زمین جیسے چھوٹے بڑے ہزارون سیارے بنائے اور پہر اس سورج کو اس کے نظام کے ساتھہ کسی مرکز کے گرد چلایا اور ایسے ہزارون سورج پیدا کئے کوئی نہین جو اس کی مخلوق کی عظمت کے انتہا کو پا سکے یا اپنے خیال مین اس کی وسعت کا اندازہ لگا سکے انسان کیا چیز ہے جو اس کی حمد کا حق ادا کر سکے یہ اوسی کی رحمت اور فضل ہے کہ اوس نے انسان کو عقل و فہم بخشا اور پہر اوسے خیالات کے اظہار کے واسطے زبان عطا کی اور اس کو بھلے برے کی شناخت کے لئے ایک **ہدایت نامہ** مرحمت فرمایا۔ اے محسن حقیقی تیرا شکر کیون کر ادا ہو کہ تو نے انسانون کے درمیان اپنے رسول پیدا کئے۔ آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ داودؑ۔ عیسیٰؑ کو پیدا کیا۔ خدا کی برکت اور رحمتین ہون اون سب پر اور ان سب کے سردار

محمدؐ

پر (صلی اللہ علیہ والہٖ واصحابہٖ وخلفائہٖ وبارک وسلم) اے ہمارے مالک حقیقی تیرا شکر کیون کر ادا ہو کہ تو نے انسانون مین محمدؐ سا انسان بنایا جو انسانون کی ہمدردی کے لئے تیرے دربار تک پہنچا اور قرآن جیسی کتاب ہمارے واسطے لایا۔ اے خدا اپنی رحمتین اور برکتین نازل کر اس فخر بنی آدم پر اور اس کے نائب اور ہمارے رہبر امام اور سردار

احمدؐ

پر کہ جس نے اس تاریکی کے زمانہ مین ہدائیت کا چاند چڑہا دیا۔ اور قرآن پاک کا فہم عملی رنگ مین دنیا کو دکہا دیا۔ اے پیارے خدا اے حقیقی محبوب اور سچے معبود تیرا شکر ہم کیونکر ادا کر سکین کہ اس پاک کلام کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے مین امداد حاصل کرنے کیواسطے تو نے ہمین ہمارے مسیح و مہدی کے بعد اس کا ایک ایسا خلیفہ عطا کیا جسکی عمر ساری اس "نور نامہ" کے پڑہنے اور پڑہانے اور سمجھنے اور سمجھانے اور سننے اور سنانے مین ایسی صرف ہوئی ہے کہ اس کا نام

نور الدین

کسی انسانی خیال سے نہین بلکہ ملائکہ کی تحریک سے رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آسمان پر پہلے سے یہ مقدر تھا کہ یہ وجود دین محمدی کیواسطے ایک نور ہو کر چمکے اور روئے زمین کو اپنی روشنی سے منور کر کے مخلوق آلہی کو ہدائیت کی طرف لائے پہر کس زبان سے تیرا شکر ہو۔ اے پروردگار حقیقی تیرے احسانات کا جو تو نے اس ناچیز راقم پر کئے۔ کہ جب بچہ تھا۔ جب مین تیرے حضور مین ہدائیت کے لئے چلایا۔ اور تو نے جلد میری آواز کو سنا اور اپنے ملائکہ بھیجے۔ جو ہوتون کے ہاتہہ سے چھین کر مجھے نور کی حفاظت مین پہونچا گئے۔ اور آج بیس سال کا عرصہ گذرتا ہے۔ جو مجھے اس درس مبارک کے سننے کا موقعہ عطا کیا گیا۔ اے رحمن رب تو مجھہ پر رحم فرما کہ تجہہ سے بڑہ کر کوئی رحم کرنیوالا نہین۔ اللّٰھمّ انفعنا ماعلمتنا وعلمنا ماینفعنا وزدنا علماً۔ اے خدا جتنا علم تو نے ہمین عطا کیا ہے اوس سے ہمین نفع بخش اور آیندہ ہمین وہ باتین سکھا۔ جو ہمین نفع دین اور ہمارا علم بڑہا۔ حضرت ابی المکرم واستاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المھدی والمسیح کو ہمیشہ سے یہ تڑپ رہی ہے۔ کہ ایک جماعت قرآن شریف کو پڑہنے پڑہانے والی ہو۔ یہ خواہش آپ کی خدا تعالےٰ نے بہت وسیع پیمانے مین پوری کر دی ہے۔ کشمیر کے پہاڑون مین جب مین آپکے پاس ترجمہ قرآن شریف کا پڑہتا تہا تو میرے ساتھہ صرف چند تین چار آدمی ہوتے تھے۔ لیکن اب مسجد اقصےٰ مین درس کیوقت روزانہ اوسط ڈیڑہ دو سو کی ہوتی ہے اور بعض دفعہ حاضرین کی کئی سو تک تعداد پہونچتی ہے اور پہر اون کے ذریعہ سے اور رسالون اور اخبارون کے

[illegible] احمدیہ کے بہی ہزار ادمی اس درس مین ہمیشہ شامل ہوتے رہتے ہین جب سے اخبار بدر شائع ہوا ہے درس قرآن شریف کا پہونچانا تہوڑا بہت ہمیشہ اس کے حصہ مین رہا ہے لیکن اس ہفتہ مین جو نمونہ درس قرآن شریف کا ہم پیش کرتے ہین وہ امید ہے کہ پہلون سے زیادہ مفید اور مقبول ہوگا اور وہ یہ ہے کہ درس مین صرف وہ باتین لکہی جایا کرین جو کہ عام تراجم اور تفاسیر مین نہ پائی جاتی ہون یا جہان عام تراجم اور تفاسیر مین ایسی عبارت ہو۔ جس سے مخالفین اور معترضین کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل جائے۔ غرضکہ وہ خاص نکات اور لطائف بیان کئے جائین جو حضرت موصوف فرماوین اس سے یہ فایدہ ہے کہ ہفتہ بہر کا درس ایک یا دو ہفتون کے اخبار مین ختم ہو سکتا ہے اور ناظرین ایک ترجمہ والا قرآن شریف سامنے رکہکر اور ان نوٹون کو دیکہکر قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر بآسانی سمجہ سکتے ہین اس جگہ اس بات کا ذکر فایدہ سے خالی نہوگا۔ کہ قرآن شریف کے موجودہ ترجمون مین سے شاہ رفیع الدین صاحب کا لفظی ترجمہ مبتدی کے واسطے بہت مفید ہے کیونکہ اس مین ہر لفظ کے نیچے اس کا ترجمہ دیا ہوا ہے جب ہر لفظ کا ترجمہ معلوم ہوا۔ تو محاورہ کی عبارت ایک اردو خوان خود بنا سکتا ہے ضروری بات تو یہ ہے کہ قرآن شریف کے لفظون کے معانی آجاوین اس سے رفتہ رفتہ طالب کو خود بخود ترجمہ کرنے کی استعداد حاصل ہوجاتی ہے۔ القصہ جو ترجمہ یا تفسیر حضرت خلیفہ صاحب ایسے طور پر بیان فرماتے ہین جو معمولی تراجم مین موجود ہے اوس کو نہ دہراکر باقی الفاظ کا ترجمہ اور تفسیر لکہی گئی ہے۔ اس طرح انشاء اللہ تعالی درس کا بہت سا حصہ اخبار مین آسکتا ہے[1]۔ اب مین اس کو سورہ احقاف سے شروع کرتا ہون۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

سورۂ احقاف

رکوع اوّل

آیت ۱۔ حٰم ۔ حمید۔ مجید۔ خدا تعالی کے دو صفاتی نام کو بطور اختصار لکہا گیا ہے جیسا کہ فی زمانہ بی۔ اے۔ ایم۔ اے وغیرہ حروف الفاظ کی طرف اشارہ کرتے ہین۔

آیت ۲۔ عزیز الحکیم ۔ یہ کتاب اوس خدا کی طرف سے ہے جو عزت والا ہے اور حکمت والا ہے اس واسطے اس کتاب کے لانے والا رسول اور اوس کے متبعین ضرور عزت پائینگے اور مخالفون پر فتحمند ہونگے (یہ ایک پیشگوئی ہے)

آیت ۳۔ الا بالحق۔ ان کی پیدائش مین حق و حکمت ہے ہر ایک شے کسی دوسری شے کے واسطے سبب بنتی ہے آج کی بارش کل کے فصل کے لئے سبب ہے۔ ایسا ہی سب اشیاء ایک دوسرے کے واسطے سبب اور نتیجہ ہین ان کے جائز استعمال سے انسان فایدہ حاصل کرتا ہے اور ناجائز سے ضرر پاتا ہے۔ اجل مسمی ۔ اس نفع یا ضرر کے پہونچنے کا ایک وقت مقرر ہے جو ضرور آئیگا۔

آیت ۴۔ کتب من قبل ھذا ۔ غیر اللہ کی پرستش کے واسطے کوئی نقلی دلیل لاؤ۔ اثرۃ من علم ۔ کوئی عقلی دلیل بتلاؤ۔ سائنس کے رو سے ثابت کرو۔

آیت ۵۔ لا یستجیب ۔ جو دعا کا جواب نہین دیتا۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ مین نہ صرف غیر مسلم ہی مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کے منکر ہین۔ بلکہ مسلمان بہی اکثر یہ عقیدہ رکہتے ہین کہ اب الہام کا دروازہ قطعاً بند ہے اگر یہ بات ہے تو پہر سچے اور جہوٹے معبودون مین مابہ الامتیاز جو اس آیت مین بیان کیا گیا ہے وہ کہان رہا۔

آیت ۷۔ سحر مبین ۔ باتین تو دلربا ہین مگر ان کے ماننے سے اپنی قوم سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ مبین کے معنے کاٹنے والی۔ قطع تعلق کرادینے والی۔

آیت ۸۔ لا تملکون ۔ تم تو خود ہی میرے دشمن ہو۔ مجہے مارنا چاہتے ہو اور اگر مین مفتری ہوتا تو خدا ہی مجہے ہلاک کرتا۔ پہر کیا سبب ہے کہ مین ابتک بچا چلا آتا ہون۔

تفیضون ۔ ایک دوسرے کے پاس پہنچتے ہو اور مشورے کرتے ہو۔

کفی بہ شہیدا ۔ خدا ہی کافی گواہ ہے کہ کون سچا ہے اور کون جہوٹا۔ خدا کی گواہی یہ ہوئی کہ اوس نے صادق کو کامیاب کردکہایا اور جہوٹون کو نامراد کیا۔

آیت ۹۔ بدعا ۔ رسول پہلے بہی گذر چکے ہین جن دلائل سے تم نے ان کا رسول ہونا مانا ہے اوسی منہاج پر اس رسول کو بہی دیکہ لو۔

ما ادری ۔ مجہے کیا خبر تہی کہ مین نبی بنایا جاؤنگا اور تم پر بسبب انکار کے عذاب آئیگا۔ یہ وحی الٰہی کی بات ہے۔ ورنہ مین بہی نہ جانتا کہ کچہ ہونیوالا ہے۔

شاھد من بنی اسرائیل ۔ بنی اسرائیل کا گواہ حضرت موسی علیہ السلام ہین دیکہو توریت کتاب استثنا باب ۱۸ آیت ۱۸ جس مین حضرت موسی نے گواہی دی ہے کہ ایک نبی میری مانند بنی اسرائیل کے بہائیون (بنی اسمٰعیل) مین سے پیدا ہوگا۔

رکوع ۲

آیت ۱

ماسبقونا ۔ اگر دین اسلام کوئی بہلی بات ہوتی تو یہ کمزور اور غریب اور بے علم لوگ (اصحاب رسول) اس معاملہ مین ہم سے سبقت لیجاتے۔ افک قدیم ۔ پرانے ڈہکوسلے۔

آیت ۲۔ عربیا ۔ کہول کر بیان کرنیوالی زبان۔ دوسری کوئی زبان ایسی نہین جسمین انسانی خیالات جذبات کے واسطے کافی الفاظ ہون۔ الذین ظلموا ۔ مشرک بت پرست۔

آیت ۳۔ استقاموا ۔ ربنا اللہ مین چاہے نیک کامون مین جن سے خدا راضی ہو نہ کہ برے کامون مین۔

آیت ۵۔ اشدہ ۔ اعلی مضبوطی پر

آیت ۶۔ وعد الصدق ۔ پکے وعدے۔

آیت ۸۔ حق علیہم القول ۔ وہ ملزم ہوگئے اُنپر فرد جرم لگ گئی۔ جن ۔ اللہ تعالی جیسا کہ خالق نور ہے ویسا ہی خالق ظلمت ہے اسکی صفات مین رحیم و کریم ہونا ہے مگر ساتہ ہی وہ شدید البطش بہی ہے کہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ خلق نور کے نیچے فرشتے۔ انبیاء مخلص مومن ہین یہ سب نور کے فرزند ہین۔ خلق ظلمت کے نیچے۔ ابلیس شریر۔

---

[1] اس مضمون کے لکہتے لکہتے مجہو خیال آیا ہے کہ احباب پہر ہم سے ہی دریافت کرینگے کہ ایسا ترجمہ کہان سے مل سکتا ہے اور ممکن ہے کہ بعض دوست خط لکہین کہ ایسے ترجمہ والا قرآن شریف ہم کو بہیجدو۔ یا منگوادو۔ جیسا کہ پہلے ہی جب کبہی مین نے کسی دوست کو لکہا کہ یہ ترجمہ اچہا ہے تو اس نے کہا کہ منگوا دو اس واسطے بہتر ہوگا کہ اس ترجمہ والے قرآن شریف کو کچہ ذخیرہ یہان ہم پہونچایا جائے چنانچہ اس کیواسطے مین انشاء اللہ تجویز کرتا ہون۔ ابہی سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ ان کی قیمت کیا ہوگی۔ اس سے اگلے اخبار مین اطلاع دی جاسکیگی۔ لیکن چونکہ بہت تہوڑی تعداد منگوائی جاویگی اس واسطے جو صاحب خرید نا چاہین ابہی سے مطلع کرین

محمد صادق عفی اللہ عنہ

امر دوم
آپ کی رائے کیا ہے؟

مین یہ بہی چاہتا ہون کہ ناظرین اس قسم کے درس کے درج اخبار ہونے کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمادین۔

کلامِ امیر المؤمنین

رسالہ البیان کے ایڈیٹر نے ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ کے رسالہ میں پیغمبروں کی موت کی سرخی کی ذیل پر حضرت اقدس کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کیواسطے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ایڈیٹر صاحب البیان کے نام ایک خط

جناب من!

ہمارا مذہب کیا ہے؟

مختصراً عرض ہے۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

۱ ۔ اللہ تعالیٰ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر قسم کے عیب نقص سے منزہ ہے۔ اپنی ذات میں یکتا اور صفات میں اپنے افعال میں لیس کمثلہ۔ اور اپنے تمام عبادات میں وحدہ لاشریک۔

۲ ۔ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اون پر ایمان لانا لابد ہے

۳ ۔ تمام کتب الٰہیہ

۴ ۔ تمام رسولوں اور نبیوں۔

۵ ۔ حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم المکی والمدنی محمد بن عبد اللہ ابن آمنہ۔ خاتم النبیین رسول رب العالمین ہیں۔ اور آپ پر جو کتاب نازل ہوئی کیا معنے ان پر اور ان تمام چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن کریم بلا تحریف و تبدیل وکمی وزیادتی کے اسی ترتیب موجودہ پر ہم کو حضرت نبی کریم سے پہونچا۔

۶ ۔ تقدیر کا مسئلہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام اشیاء جو ہیں اور جو ہونگی۔ اور جو ہوچکیں سب کا اللہ تعالیٰ کو اتم و اکمل طور پر علم ہے۔ جزئیات کا بھی وہ عالم ہے۔ اور نیکی کا ثمرہ نیک اور بدی کا نتیجہ بد ہوتا ہے۔ جیسی کوئی کرتا ہے ویسا ہی پاتا ہے ویعفو عن کثیر۔

۷ ۔ بعد الموت نفس کو بقا ہے۔ قبر سے لیکر حشر و نشر صراط جہنم و بہشت کے واقعات جو کچھ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں سب صحیح ہیں۔

۸ ۔ صحابہ کرام کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے معاویہ و مغیرہ رضی اللہ عنہم تک۔ کسی کو برا نہیں کہتے اور نہ دل میں اون کی نسبت بد اعتقاد ہیں۔ اہل بیت کو بدل اپنا محبوب و پیارا یقین کرتے ہیں۔ تمام بیبیان حضرت نبی کریم کی حضرت خدیجہ و عائشہ سے لے کر اور تمام خاندان نبوت۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام حسن سبط اکبر اور امام حسین سبط اصغر شہید کربلا اور اون کی والدہ بتول زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ سب کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ گروہ بدل یقین کرتے ہیں۔ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔

اولادِ مولیٰ مرتضیٰ علیہ السلام کو علی بن حسین زین العابدین اور محمد باقر العلوم اور جعفر الصادق سے لیکر زید بن علی اور اولاد صادق علیہ السلام میں ... حسن عسکری تک سب کو علماء باعمل اور ائمہ دین مانتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ۔ مالک۔ شافعی اور احمد کو ائمہ فقہا سے۔ بخاری ومسلم۔ ابو داؤد اور نسائی کو ائمہ محدثین سے۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ اور الشیخ عبد القادر جیلانی خواجہ نقشبند۔ و شیخ احمد سرہندی۔ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ ابو الحسن الشاذلی کو ائمہ تصوف اس لئے ان کو مکرم معظم واجب التعظیم اعتقاد کرتے ہیں کتاب وسنت پر ان کا عمل ہے۔ اگر بتصریح وہان مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک میں عمل کر لیتے ہیں۔ اور اس لئے ہی سفر میں گیارہ رکعت فرض اور حضر میں سترہ رکعت فرض۔ اور تین رکعت وتر کے علاوہ۔ بیس رکعت رواتب اور بعض چالیس رکعت تک پڑھتے ہیں۔ ہر رکعت میں الحمد اور کچھ حصہ قرآن کریم کا۔ اور رکوع و سجود میں تسبیح و تحمید اور تشہد میں التحیات وصلوٰۃ وسلام ودعا پڑھتے ہیں تمام رمضان شریف کے روزے رکھتے ہیں۔ چاندی میں ۵۲ تولہ چاندی پر چالیسواں حصہ۔ اور ۷ تولہ سونے پر ۲ ماشہ زکوٰۃ اور بارانی زمین پر عشر اور نہری وچاہی زمین پر بیسواں حصہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور حج بیت اللہ کرتے ہیں۔ فضائل میں ترقی اور رذائل سے بچنے میں لگے رہتے ہیں

مرزا ؎

درین رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوان محمدؐ

پھر ہر ایک کا عمل ہے باین ہمہ

لوگ اور آپ ہم پر کیون خفا ہیں۔

۱ ۔ اس لئے کہ مرزا نے دعوے مکالمہ آلٰہیہ کا کیا مگر اس دعوی کی بنا اس پر تھی کہ اللہ تعالےٰ اپنے صفت میں الآن کما کان ہے۔ پس اگر وہ پہلے کسو سے بولتا اور کلام کرتا تھا۔ تو اب وہ کیون نہیں بولتا۔

اور اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم میں دعا ہے۔ کہ الٰہی انبیاء۔ صدیقین شہداء اور صلحاء کی راہ عطا فرما۔ اور ان راہوں میں ایک راہ مکالمہ کی بھی ہے۔ پس اگر ہم مکالمہ کے مدعی ہیں تو کیا کفر کیا ہ؟ بنی اسرائیل کو اس لئے عبادت عجل ... پر ملامت ہوئی أولم يروا انه لا يكلمهم ولا يهديهم سبيلا ۔ کہ اون کا معبود اون سے بات نہیں کرتا اور اون کو ہدایت نہیں فرماتا۔

پس اس وقت مسلمان کیون مکالمات آلٰہیہ سے انکار کرتے ہیں۔

۲ ۔ دعوے امامت وتجدید دین ۔ اس کی بناء مکالمات اور حدیث علے راس مائتہ سنتہ من یجدد لہا دینہا۔ اور سورۂ نور کی آیت استخلاف پر تھی اور ہمیشہ مجدد گذرتے رہے۔ پس اس صدی کو کیون خالی چھوڑتے ہیں

۳ ۔ دعوے مہدویت جس کا مدار وہی مکالمات تھے اور حدیث لا مهدى الا عيسىٰ یہ صحیح حدیث اسفار حدیث میں موجود ہے منجملہ ان کے ابن ماجہ میں بھی ہے۔ مگر جناب نے بہت حقارت و بُری نگاہ سے اس کا نام روائیت اور مرزا صاحب کی توہین کے لئے فرما دیا۔ کہ حدیث کر کے مرزا نے اس روائیت کو پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ہے اور پھر کیا مجدد مہدی نہیں ہوتا۔ انصاف! انصاف!!

۴ ۔ دعوے عیسیٰ ابن مریم ہونے کا۔ اس کا مدار بھی مکالمہ آلٰہیہ تھا۔ اور قرآن کریم کی آیتہ ومريم ابنت عمران التي احصنت فرجها فنفخنا فيها من روحنا وصدقت بكلمات ربها وكتبه وكانت من القانتين پر تھی۔ اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مؤمن جس سے خطا ہو جاوے وہ امرأۃ فرعون کی مثل ہے کہ شیطان کے ماتحت ہے۔ وہ تو دعائیں کرے۔

یعنی من فی عوت اہ۔ لہذا اس آیۃ مین ذکر ہے دوسری قسم کے مومن کا۔ دوسرا مومن وہ ہے جو محصن ہے وہ مریم ہوتا ہے اور جب اس پر کلام آلہی کا نفخ ہوتا ہے۔ تو مریم سے ابن مریم ہوجاتا ہے۔

اور تیسری وجہ ہے

چون مرا نور ے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

چوتھی وجہ حدیث صحیح ینزل فیکم ابن مریم

۵۔ آپ کا دعوے کہ ابن مریم مرگئے۔ اس کے دلائل کے لئے آپنے اسّی رسالے لکھے

۶۔ جو طبعی موت سے مرگئے وہ دنیا مین با این جسم عنصری واپس نہین آتے۔ ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون۔

۷۔ آپنے ہزارون پیشگوئیان کین جو صحیح ہوئین۔ جو بظاہر کسی کو نظر آتا ہے کہ صحیح نہین۔ ان پر مرزا صاحبنے بہت کچھ لکھا ہے۔

آپنے باآنکہ محمد رسول اللہ کو خاتم النبین مانا اور اون کے عشق و محبت مین ہزارون صفحہ لکھا ہے ایسا ہی لکھا ہے کہ مین نبی بمعنے پیشگوئی کرنے والا ہون مجھے احادیث اور کلام آلہی مین نبی کہا گیا۔ مگر نہ نبی تشریع۔ اور یہی مذہب تمام صوفیاء کرام کا ہے۔ فتوحات مکیہ باب پر آپ غور کرین۔

آپ کی سرخی اور آپ کا مضمون کم سے کم چار لاکھ مسلمان احمدیون کو دکھ دینے والا ہے۔ اگرچہ آپکے ساتھ بھی بہت سے اخبار اور رسائل ہین۔ مولوی صاحب آپکا زمانہ نبوت کا زمانہ نہین اس پر دریافت طلب امر ہے کہ آپ کو اس بارے مین وحی نبوت ہوئی ہے کہ آپکا زمانہ نبوت کا زمانہ نہین یا آپ کی دہریت کا فتویٰ ہے۔ نور الدین۔

بدر کے خط کا قلم

بعض دوستون کی تحریک پر قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کردیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ دوست اس کو پسند کرین گے اور اس کے متعلق کوئی صاحب اور مشورہ دینا چاہین تو وہ بھی ہم سننے کیواسطے طیار ہین۔

فروخت کتب بند

چونکہ پچھلی فروخت اور سٹاک کا حساب ہو رہا ہے اسواسطے چند روز تک بدر کا بک ڈپو بند رہیگا۔

المفتی

(۱۲) سماع

ایک شخص نے ایک دفعہ بذریعہ خط حضرت صاحب سے پوچھا تھا۔ کہ بعض صوفی جو سماع کے قائل ہین یہ جائز ہے یا نہین فرمایا۔ خیرہ خیرہ وشرہ شرہ اور فرمایا کہ گانا مزامیر کے ساتھ حرام ہے۔

(۱۳) حضرت مسیح موعود پر درود

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ نماز مین حضرت مسیح موعود پر درود پڑھنا جائز ہے آپنے فرمایا۔

"لفظ آل محمد مین امام کا خیال کرلو۔ اور نماز مین کچھ تغیر وتبدل ہرگز مت کرو۔ تاکید ہے۔ ہان آخر نماز مین سلام سے پہلے جس قدر چاہو دعائین مانگ لو جس زبان مین چاہو مانگو مگر نماز مین قطع و برید ہرگز نہ کرنا

نور الدین
۹ اگست ۱۹۰۸ء

اطلاع

بسبب نقصان اُٹھاکر کارخانہ بدر مین یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ صرف ان اصحاب کی خدمت مین اخبار بھیجا جایا کرے گا جن کی طرف سے قیمتین پیشگی وصول ہونگی۔ ۔ ۔ اکتوبر سنہ لغایت ۔ ۔ تمام اخبار بند کردئیے جائین گے جن کی طرف کچھ بقایا ہے تین ہفتہ پہلے سے اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے مینجر

مقدس شاعری

پریتم پیارا

زمانہ ترقی پر ہے ہر چیز کی ترمیم ہورہی ہے، ہندی زبان اردو کا نقش اولین ہے ہرایک شئے جب اپنے اعلیٰ معراج کو پہنچتی ہے۔ تو وہی پسندیدہ ہوتی ہے مگر ہندی زبان باوجود پیچھے رہ جانے کے اپنے اندر ایک لذت رکھتی ہے۔ اس ذوق سے مجبور ہوکر اکمل صاحبنے ماسٹر عبد الرحیم صاحب سابق ہندو سے ایک ہندی نظم کی فرمائش کی تھی جو ہدیہ ناظرین ہے۔

چلو چلو ری سکھی درشن کو پیا کے آج جیا گھبراوت ہے،
جنم سوں بچھڑے پریتم پیارے من ملنہ چین نہ آوت ہے،
۲۔ تکیت ہون مین ترس ترس ہر دن گھبرت ہے موہے برہن سا
گھونگھٹ کو اٹھاؤ کھلاؤ مدن، نہین برہن مورا کھیاوت ہے
۳۔ ساون کی گھٹا گھٹ آوت ہین سبھ سکھین جھولن جھلاوت ہین
رل مل ملہار اگاوت ہین۔ موہے تورا پریم رلاوت ہے،
۴۔ کدیان کے دھنی بیجو موری کھبر۔ مولا کے لئے کرو مہر نظر
بن تورے پرا استھان نگر۔ مورا نامین جیا ب لاگت ہے۔
۵۔ سُندر مکھ یاد پڑت موہے جبھ پیدا کی اگن بھڑکت ہے تبھ
تن من دھن تجھ پر وارون سبھ۔ آنچل کا ہے ترساوت ہے،
۶۔ کاری کاری ساون کی آئی بدلیا پیا پیارے کرو تنی مہر نجریا
موری نیا پری منجدھار سنوریا توری دعا سے پار لگاوت ہے،
۷۔ احمد جی کے راج دلارے۔ مہندی مسیحا کرشن ہمارے
ترے لوکن کے تارن ہارے سگل جگت گن گاوت ہے،
۸۔ سپنے مین دکھا دو درس پیا پر تورے نہین مورا لاگے جیا
نامین ملنے سکھی پھٹا جات ہیا۔ اسے لاکھ کو سمجھاوت ہے،

ڈاک ولایت

ویب صاحب مسٹر ویب صاحب کا خط آیا ہے۔ کہ امریکہ مین ایک مذہبی پارلیمنٹ ہوئی ہے۔ جسمین اونہون نے اسلام کی طرف سے تقریر کی ہے۔ ویب صاحب کی خدمت مین لکھا گیا ہے۔ کہ اپنی تقریر کا خلاصہ ارسال فرماوین

عیسویت کو نقصان ۔ مسز اگرین مشہور سیاح امریکہ جنوبی امریکہ سے لکھتی ہین کہ اس ملک مین لوگون کے خیالات بدلتے جاتے ہین اور وہ عیسائیت کو بالکل چھوڑ رہے ہین۔ ایتوار کا دن گرجا جانے کی بجائے کھیل کود اور دیگر سیر گاہون مین گذارا جاتا ہے (اخبار فری تھنکر مطبوعہ لنڈن مورخہ ۹ اگست ۸ء)

اب خدا نہین بولتا۔ پادری ہلس صاحبنے لنڈن مین ایک لیکچر دیا ہے۔ جس مین اونہون نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ لوگ خدا کے کلام کی پرواہ نہین کرتے خدا ہمیشہ لوگون سے بولتا آیا ہے مگر انہون نے اس کی بات نہین سنی۔ ہان اب خدا انسان سے کلام نہین کرتا اور بیس صدیون سے یہ سلسلہ بند ہے (ایضاً)

رمضان شریف چونکہ رمضان شریف قریب آرہا ہے اس واسطے احکام متعلق روزہ نیز سحری اور افطار کے اوقات انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار مین شایع کئے جاوینگے۔

البدر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء

بدر کا مکالمہ بدر کیساتھ

چودہوین کا چاند کیسا ہی پیارا چاند ہوتا ہے پہلی رات کا وقت ہو مشرق کے سبزہ زار سے ذرا اونچا سر نکالے ہوئے مہتاب اپنے دلربا حُسن کے ساتھ چمک رہا ہو اور نظارہ کن ایک وسیع قطعہ آب کے کنارے بیٹھا قدرت کی خوبصورتی کا ملاحظہ کر رہا ہو اور پانی کا شفاف آئینہ صوفی کے قلب صافی کی طرح نظارہ کن کے سامنے دوسرا چاند لئے کھڑا ہو۔ تو ایسا وقت ایک سیر بین نگاہ کو کیا ہی لُطف دیگا۔ ناظرین خود ہی غور فرمائین اور میرے ساتھ اپنے آپ کو اس دلکش نظارہ سے حظ اُٹھانے کے واسطے اپنے خیالات کو ایک مرکز پر جمع کرین اور پھر سُنین کہ میرے ساتھ بدر نے زبان حال سے کیا گفتگو کی۔

مین نے کہا **اے چاند**۔ زمین کے ساتھ تیرے تعلقات خاص ہین کیونکہ تو اس زمین کا چاند ہے۔ زمین سورج کے گرد پھرتی ہے پر تو خود اس زمین کے گرد طواف کرتا رہتا ہے اور اس کے چارون طرف چکر لگاتا ہوا پہرہ دیتا ہے نہ صرف رات کو بلکہ دن کو بھی تیرے پہرے کا وقت آتا ہے۔ تیرا خداداد حُسن خدا یاد دلا دیتا ہے۔ یہان تک کہ خدا کا نبی بھی تجھے دیکھ کر پکار اوٹھا کہ ؎

چاند کو کل دیکھ کر مین سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشان اس مین جمال یار کا

زمین کے ساتھ تیرے تعلقات ایسے گہرے ہین کہ زمین کی روئیدگی پر تیرا اثر نمایان سمجھا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر زمین پر جو بعض انقلابات آتے ہین اون کو اہل نجوم نے تیری طرف منسوب کیا ہے شیراز کا فلاسفر شاعر زمینی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ع

این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنۂ و شر مے بینم

اچھا۔ مین بھی انہین انقلابات کے متعلق اشارۃً کہ آج کل ایرانی کی کش مکش اور کشت و خون کی حالت اس کے سامنے منکشف ہوئی تھی جو اوس کے موتہ سے ایسے پُر درد اشعار نکلے آج تجھ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہون۔ تو ہنوز جاپان مین سے ہوتا ہوُا ہند مین داخل ہوا ہے بعد تھوڑی دیر مین افغانستان ایران سے ہوتا ہوُا ٹرکی مین پہونچ جائیگا اور پھر یورپ امریکہ کا سیر کرتا ہوا واپس ایشیا مین آئیگا۔ تجھے صبر نہین جب تک کہ ان شہرون کو دن رات مین ایک بار دیکھ نہ لے۔ خیر۔ تو تو نے جاپان کا حال دیکھا ہو گا کہ چھوٹے سے جزیرے کے رہنے والون نے روس جیسی وسیع سلطنت کا بیڑا کس بہادری سے غرق کر دیا۔ وہ جو سب سے چھوٹا شمار کیا جاتا تھا بلکہ اس قابل نہ تھا کہ کسی شمار مین آئے اُس نے سب کو دہشت مین ڈالدیا اور بڑے بڑے لوگون کو زرد خطرے کے مراق سے زرد رنگ کر دیا۔ اس سے آگے چینی لوگ ہین جھنون نے ہزار ہا سال کی افیونی پنیک سے ایسی انگڑائی لی ہے کہ افیون کے تمام ڈبّے سمندر کے اس پار پھینک کر بیدار ہو بیٹھے ہین آگے ہندوستان ہے اس کا حال تو عجیب ہی ہے۔ امن و امان کی حکومت ہی لوگون کو پسند نہین آتی۔ سرکار انگریزی نے امن کو ایسا بڑھا دیا ہے کہ وہ امن کی حد سے گذر کر زامنی تک پہونچ گیا ہے۔ رعایا ہے جو سرکار پر نالشین کرتی پھرتی ہے۔ اور سرکار ہے جس نے رعایا کے برخلاف مقدمات کرتے ہوئے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر دیا ہے۔ بھلا کبھی کسی نے زمانہ مین ایسا بھی سُنا یا دیکھا تھا کہ رعایا اپنی سرکار پر مقدمات چلائے اور سرکار اپنی رعایا پر عدالتون مین نالشین کرتی پھرے۔ آگے افغانستان ہے۔ جہان کہ امیر صاحب ہند کی سیر کے بعد آنکھین کھول بیٹھے ہین یا تو ذرا سے اختلاف کے سبب آدمی ذبح ہوتے تھے یا عید کی قربانی مین گائے کو چھوڑا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندو رعایا کی گئو ماتا ہے پھر ایران کو دیکھو رعایا شاہ کو مارنا چاہتی ہے۔ شاہ رعایا کو قتل کر رہا ہے ہزارون کے کشت و خون ہو گئے آگے ٹرکی ہے جہان ٹرکش پارٹی نے پارلیمنٹ قائم کرا لی ہے۔ بادشاہ سلامت خود مختار نہین رہے۔ پُرانے وزیر قید کئے گئے۔ مارے گئے۔ یورپ مین خود ایک افراتفری پڑی ہے ایک بادشاہ دوسرے سے ملنے جاتا ہے تیسرا اس ملاقات کو اپنے واسطے جنگ کا الٹی میٹم سمجھتا ہے پوپ صاحب یا تو ساری دنیا کے بادشاہ تھے یا اٹلی کی چار دیواری مین پناہ لینی مشکل نظر آتی ہے۔ مراکش کا بادشاہ مولائی عبد العزیز شکست پر شکست کھا کر بیت اللہ کو بھاگ آئے اور اون کا بھائی بادشاہ بن بیٹھا ہے۔ یہ اس زمین کو ہوُا کیا کہ چارون طرف ہل چل مچ گئی ہے کوئی ملک نہین جہان پہلے کا سا امن باقی رہا ہو۔ اے پیارے بدر کیا تو اس کا سبب بتلا سکتا ہے؟

اس سوال کے جواب مین بدر نے زبان حال سے کیا کہا ہے۔ ناظرین ذرا غور سے سُنین۔ وہ کہتا ہے۔ اے بدر مین تیرے سوال کا جواب ضرور دُونگا اور تیری معرفت ناظرین بدر کو میرا پیغام پہونچے گا۔ کیونکہ تو میرا ہم نام ہے کیا ہوا تیرا نام البدر سے بدل کر بدر رکھا گیا ہے۔ خدا کے مسیح نے جو تیرا نام ابتدا مین رکھا تھا وہ البدر ہی تھا اور میرے ہی نام کی طرف تو منسوب ہوتا تھا۔ لیکن میری طرح جب تیری حالت گھٹنے بڑہنے لگی۔ تب تجھے فتح بدر کی طرف منسوب کرنے کے واسطے تیرا نام بدر رکھا گیا۔ لیکن وہ فتح بدر بھی دراصل کسی چودہوین عدد کی طرف اشارہ کرتی تھی اور اس لحاظ سے پھر بھی تو میرا ہم نام ہے اور تیرے ٹائیٹل پر میدان بدر اور مسجد اقصیٰ کے نقشون کے درمیان گول دائرہ مین میری تصویر اس بات کا بین ثبوت ہے کہ تجھے میرے ساتھ اُنس ہے۔ تو نے سچ کہا زمین کے انقلابات کے ساتھ میرا بہت کچھ تعلق ہے اور مین زمین کے حالات سے بہت کچھ آگاہ رہتا ہون بلکہ زمین کی نسبت آسمان کے قریب ہونے کے سبب زمین کے متعلق آسمان پر جو کچھ مقدر ہوتا ہے اس سے بھی نسبتاً آپ سے پہلے باخبر ہو جاتا ہون یہی سبب ہوُا تھا کہ آج سے کوئی تیرہ سال پہلے زمین کے متعلق ہولناک حوادث کی خبر پا کر مین نے اور سورج نے مل کر ماتم کیا اور سیاہ لباس پہنا اور اسی سیاہ لباس کے ساتھ ہم ایک دفعہ مشرق مین اور پھر دوسری بار مغرب مین نمودار ہوئے تھے۔ تاکہ شاید زمین والے ہمارے اس رنگ کو دیکھ کر کچھ ہوشیار ہو جاوین اور اپنی حالت کو درست کر کے مصائب سے بچ جائین پر انہون نے پرواہ نہ کی اور اپنے کئے کا بدلہ پایا۔

سو سُن لو تم اے اہل بدر اور لوگون کو سنا دو کہ زمین پر کچھ نہین ہوتا جب تک کہ پہلے آسمان پر مقدر نہ ہو لے اور جب کبھی زمین کے لوگ اپنی غفلت اور سستی سے خدا کو بھلا بیٹھتے ہین۔ تو خدا تعالیٰ پھر بھی اُن پر رحم کرنا چاہتا ہے اور وہ ہمیشہ ایسے وقت مین اپنا رسول اون کے درمیان بھیجتا ہے تاکہ ان کو آگاہ کرے کہ وہ ایمان لائین اور تیرا عذابون سے بچ جاوین۔ ایسے وقت مین زمین پر جو کچھ ہوتا ہے۔ اگرچہ ظاہر مین اس کے اسباب کہین اور تلاش کرین مگر باطن مین ان تمام انقلابات کا مرکز وہی خدا کا فرستادہ اور اس کے پیغام کی اشاعت اور اس کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے مثال کے طور پر دیکھو۔ یورپ مین کتنی مدت سے ریل جاری

ہے۔ ٹرکی خود ایک یورپ مین سلطنت ہے اور مہذب قومون مین داخل ہے جس قدر آمد و رفت دنیا کی حرمین شریفین کی طرف ہے اس قدر کسی شہر کی طرف نہین۔ سلطان ٹرکی خود خادم حرمین کہلاتے ہین لیکن کبھی کسی کو خیال نہ آیا۔ کہ حرمین تک ریل بن جائے۔ لیکن اب جب منشائے الٰہی ہوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ مین اونٹ بیکار ہوجائین گے۔ تو لگے سب ریل بنانے کی فکر مین۔ ترکون کو بھی جوش آیا اہل ہند نے بھی چندہ جمع کرنا شروع کیا پنجاب کے وہ اخبار جو ہمیشہ حضرت مہدی معہود کے برخلاف زہر اگلتے رہنا جہال کے درمیان اپنے اخبار کے اجراء کا ایک ذریعہ خیال کرتے ہین وہ بھی اس پیش گوئی کے پورا کرنے کے تمغہ کو زیب تن کرنے کی کوشش مین سرگردان ہو رہے ہین۔ غرض اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی تائید اور امداد و نصرت کے واسطے ہو رہا ہے۔ تمہارا نبی احمدؑ جلالی رنگ مین نہین آیا بلکہ وہ جمالی رنگ کے ساتھ آیا ہے۔ جن ممالک کے درمیان مذہبی آزادی حاصل نہین ہے۔ وہان احمدؑ کا پیغام ...... کیون کر پہنچتا۔ ٹرکی کے دروازے احمدؑ کے پیغام رسان کے واسطے چارون طرف سے بند تھے۔ احمدؑ کا ایک ادنیٰ غلام "صادق" نام یورپ امریکہ کے ہر ایک شہر کو بے دھڑک تبلیغ کے خطوط لکھتا تھا اور کتابین بھیجتا تھا مگر جب اوسے ٹرکی کا خیال آتا تو وہ آہ بھر کر رہ جاتا کیونکہ ٹرکی کے ڈاک خانہ سے کوئی کتاب یا خط اس مضمون کا گذر نہ سکتا تھا۔ پر خدا کو یہ منظور نہ تھا کہ ایسا ہو اس واسطے اس نے ٹرکی مین ایک ایسا انقلاب پیدا کیا کہ تبلیغ کے واسطے تمام راہ کشادہ ہوگئے۔ ینگ ٹرکش پارٹی تو مدت سے دنیا مین چلی آتی تھی پر اس کو توفیق نہ تھی کہ اپنے مقاصد مین کامیاب ہوجائے اور اس کے ممبر یورپ کے مختلف شہرون مین مارے مارے پھرتے تھے۔ اب اسی پارٹی کو خدا تعالےٰ نے یہ اقتدار دیدیا۔ کہ وہ ٹرکی پر حکمران ہو رہی ہے۔

ایسا ہی ایران مین پہلے کہان ممکن تھا کہ کوئی اہل سنت والجماعت ملک کے اندر پھر جائے اور زندہ واپس نکل آئے بلکہ بعض علاقون مین تو جب تک حضرت علیؓ کو خدا نہ کہا جاوے۔ قتل کئے جانیکا خوف تھا۔ خدا تعالیٰ اس علاقہ کو اب صاف کر رہا ہے تاکہ اس مین دین احمدی کو آسانی سے پھیلایا جاسکے۔

پس اے احمدؑ کے خادمو! تم کسی بات سے گھبراؤ مت۔ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب تمہاری بہتری اور بھلائی کے واسطے ہے خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ ہان تم بھی اپنی اصلاح کرو۔ اپنے دلون کو پاک بناؤ۔ تقویٰ کی راہون پر چلو۔ کیونکہ خدا کو متقی پیارے ہین خدا کسی خاص قوم کا خدا نہین وہ سب کا خدا ہے جو بدی کرتا ہے۔ وہ ذلیل ہوگا خواہ نبی کا بیٹا ہو۔ یہود کی طرح ایسا نہ سمجھو کہ خدا تمہارا ہوگیا۔ ہان خدا نیکو کارون کا ہے۔ نیکو کاری اختیار کرو۔ اپنے امام کے احکام کی پیروی کرو۔ دعا مین مصروف رہو یہی تمہارا بڑا ہتھیار ہے اس سے تم ساری دنیا کو فتح کر دوگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ فقط

چاند کا یہ بیان انقلاب زمانہ کے متعلق بہت تشفی بخش ہے اور اس کی آخری نصیحت قابل عمل ہے ہان اُس کا پہلا شکوہ متعلق نام کے جو ہے اس کے جواب مین اب اخبار کا نام تو بدلنا ٹھیک نہین۔ البتہ چاند کی اس ہمدردی کے عوض مین جو اس کو ہمارے ساتھ ہے آیندہ اخبار کے (ہیڈ) ایڈیٹوریل مضامین اور نوٹس کا ہیڈنگ بجائے بدر کے البدر ہوا کریگا۔ آل۔ خصوصیت کا فائدہ بھی دیتا ہے۔

مین آخر مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اس تمام ہل چل کو جو زمانہ مین ہو رہی ہے ہمارے واسطے موجب خیر کرے اور اس کے شر سے ہمین بچائے رکھے اور خلقت کو راہ ہدایت پر لاوے۔ آمین ثم آمین

یہودی سے تو ہندو ہی اچھا رہا

اس جگہ ہماری مراد یہودی سے وہ لوگ نہین جنہون نے مسیح ناصری کا انکار کیا تھا۔ بلکہ وہ ہین جن کے متعلق حضرت خاتم النبیین نے پیشگوئی کی تھی کہ یہ لوگ آخر زمانہ مین یہود کے ساتھ کمال مشابہت پیدا کرین گے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مرقع مین نوٹ دیتے ہین کہ قادیانی مشن دن بدن کمزور ہو رہا ہے ڈاک ہی کم آتی ہے گویا کہ آپ محکمہ ڈاک کے افسر ہین اور آپکے پاس باقاعدہ رپورٹ ہو چکی ہے کہ اب یہان ڈاک پہلے کی طرح نہین آتی۔ کیون نہ ہو جب مولویصاحب موصوف انگریزی عدالت مین شہادت دے چکے ہین کہ مسلمان جتنا چاہے جھوٹھ بول لے اس سے اس کے تقویٰ مین کوئی فرق نہین آتا۔ تو پھر جو جی مین آیا کہہ گذرا مسلمانی مین کوئی ہرج نہین کاش کہ مولویصاحب یہ بھی فرما دیتے کہ کمزوری سے اون کی کیا مراد ہے کیونکہ یہان رہنے والون کو تو کوئی تغیر معلوم نہین ہوا سوائے اس کے چند محکمون مین کثرت کار و بار کے سبب بعض نئے عہدے بڑہانے پڑے ہین چونکہ موجودہ مہاجرین ان کامون کو سر انجام نہ دے سکتے تھے اس واسطے ان خدمات پر بعض لائق احمدی برادران باہر سے بلانے پڑے ہین یا بعض کام جو بعض دوست جزواً فرداً اپنے طور پر کر لیا کرتے تھے اون کیواسطے انجمنین اور مجلسین بن گئی ہین تاکہ وہ کام زیادہ وسعت اور عمدگی سے سر انجام دئے جاسکین تعجب ہے کہ احمدیہ جماعت کی استقامت اور ترقی کو ایک ہندو نے محسوس کرکے ایسا نوٹ لکھا ہے مگر مولویصاحب موصوف اسے کمزور فرماتے ہین۔ وجہ یہ ہے کہ ہندو صاحب نے بے جا تعصب سے کام نہیں لیا۔ اور مولوی صاحب کو ضد اور عداوت انصاف کی طرف نہین آنے دیتی۔ وہ جہان کے دلون کی خواہشین تھین۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا وصال اس سلسلہ کو ہلاک کر دیگا ان خواہشون مین اپنے آپکو نامراد پاکر کھسیانے ہوتے ہوئے ایسے الفاظ لکھ دیتے ہین تاکہ اور نہین تو اسی طرح دل بہلے۔ اب ہم مذکورہ بالا ہندو صاحب کی رائے کا اخبار عام مورخہ ۳ ستمبر سے اقتباس درج کرتے ہین۔

"جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ تقدس مآب میرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کی وفات کے بعد اس جدید فرقہ احمدیہ کو سخت نقصان پہنچیگا اور اس کا شیرازہ منتشر ہوگا اون کو ضرور بار حیرت کے اپنا خیال واپس لینا پڑیگا۔ جہان تک اس نمایان فرقہ اسلامی کے اخبارات اور دیگر اشاعتون پر نظر کی جاتی ہے اون کی چہک دمک سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کا اشباب نمایان ہونا شروع ہوا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ فرقہ احمدیہ کے اخبارات اور دیگر ارگنون مین بلبل خوش الحان کی وہ نواسنجیان مفقود ہین جو فرقہ احمدیہ کی بنیاد کی جان اور ایمانداری کا عطر مجموعی سمجھی جاتی تھین مرزا صاحب کے اچھوتے اور فصیح اور دل لبھانیوالے خیالات اور نئی روشنی کی جھلک دکھانیوالی دلکش اور پُر اثر باتین انہین کے وجود جسمانی کے ساتھ ختم ہوگئی ہین اون کے فی البدیہ کلام کی نازک خیالیان اور تشریحات دقیق کی بلند پروازیان اب کہان ہین لیکن اون کے انتقال کے بعد ان کی بیوتکی ہوئی نئی روح کی نشو و نما اس سرگرمی سے ظاہر ہو رہی ہے کہ دیکھنے سے تعجب ہوتا ہے مرزا صاحب کے زمانے مین ان کے پیروان اور مریدان کی آواز بند تھی کسی مرید کا مقدور نہین تھا کہ اون کے مقابلہ مین اپنی جولانی طبع آشکارا کرنے کی جرأت کرتا لیکن اب دیکھنے مین آرہا ہے کہ ان کے پیروان فنشی کے کیسے پکے اور

مراسلات

سوال حل طلب

تفسیر آیت قرآنی و اذ قتلتم

از حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

کیا آیت ذیل میں قتل نفس سے مراد نفس مطمئنہ کا حاصل کرنا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔

واذ قتلتم نفسا فادّ رءتم فیھا واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون فقلنا اضربوہ ببعضھا کذالک یحیی اللّٰہ الموتی ویریکم ایاتہ لعلکم تعقلون۔

اس میں اول تو سوال یہ ہے (۱) کہ اس آیت کو ذبح بقرہ کے قصہ کے ساتھ کیوں متعلق کیا جاتا ہے اس کو اُس کے ساتھ کیا مناسبت ہے۔ (۲) کذالک یحیی اللّٰہ الموتی ویریکم ایاتہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخاطبین پر اتمام حجت کیا جاتا ہے۔ یہ کس طرح پر ہے۔ (۳) اور آیا یہ نفس کوئی مشہور نفس تھا یا کیا (۴) منکرین قیامت کے لئے جو اتنا بڑا اہتمام ہوا۔ اُمت محمدیہ میں بھی کیا اس کا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر نہیں پایا جاتا تو کیوں نہیں پس یہ قصہ کیوں مذکور فرمایا گیا۔

الجواب

اس جواب ذیل میں غور کرنے سے چاروں اُمور مندرجہ سوال انشاء اللّٰہ حل ہوجاوینگے اور ان دونوں آیتوں کا برہان عظیم ہونا و نیز ثبوت حقیت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ سے بھی واضح ہو جاویگا۔

اوّلاً تنقیح اِس امر کی ضروری ہے کہ معنی نفس کے اس آیت میں کیا ہیں واضح ہو کہ کتب لغات میں معنی نفس کے متعدد لکھی ہیں۔ اوّل معنے جو بکثرت آتے ہیں جسد بشری اور شخص انسانی کے اکثر آتے ہیں اور قرآن مجید میں بھی بکثرت آتے ہیں فرمایا اللہ تعالےٰ نے وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل ۔ الخ ظاہر ہے کہ اس آیتہ میں معنی نفس کے سوائے شخص انسانی کے اور کچھ نہیں ہوسکتے۔ ایضاً فرمایا اللّٰہ تعالیٰ نے ونقص من الاموال والانفس والثمرات ۔ الخ یہاں پر بھی مراد نفس سے شخص انسانی ہی ہوسکتا ہے۔ لاغیر ایضاً فرمایا اللہ تعالےٰ نے وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس ۔ الخ ایضاً فرمایا لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا ۔ الخ ایضاً والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء ۔ ایضاً یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر و عشراً ایضاً فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن من معروف ۔

غرض کہ قرآن مجید میں معنی نفس کے کثرت کے ساتھ شخص انسانی کے استعمال میں آئے ہیں ان البتہ معنی نفس کے رُوح اور خون اور عین شے کے بھی آتے ہیں جیسا کہ خرجت نفسہ ای خرجت روحہ وسالت نفسہ ای سالت دمہ اور رأیت فلانا نفسہ ای عینہ ۔ اندرین صورت اگر نفس انسانی یعنی رُوح کے تین مدارج مانے جاویں یعنے امّارہ ۔ لوامہ ۔ مطمئنہ ۔ تو نفس کے معنی روح انسانی کے بھی آسکتے ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان النفس لامارۃ بالسوء ولا اقسم بالنفس اللوامۃ اور یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ۔ مگر اس آیۃ زیر تفسیر میں معنے نفس کے وہی معنے اول ہیں ۔ لاغیر کیونکہ سیاق و سباق اس آیۃ میں اللہ تعالیٰ تبارک یہود کو مغضوب علیھم قرار دیکر اون کی شرارتوں اور گستاخیوں کا بیان فرماتا ہے۔ اور یہ سلسلہ مذمت جو سیاق اور سباق اس آیتہ میں ہی دُور تک مفصل بیان ہوتا ہوا چلا گیا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم الایۃ ایضاً واذ قلتم یا موسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد الی قولہ تعالیٰ ۔ وضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباءو بغضب من اللّٰہ الایۃ ایضاً ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت ۔ ایضاً واذ قال موسیٰ لقومہ ان اللّٰہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ اور سباق اس آیتہ میں بھی اون کے خصائل ذمیمہ کا ہی بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں ۔ ثم قست قلوبکم الایۃ ایضاً افتطمعون ان یؤمنوا لکم ایضاً فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللّٰہ الایۃ ایضاً وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ الایۃ ایضاً اولئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ الایۃ ایضاً وقالوا قلوبنا غلف بل لعنھم اللّٰہ بکفرھم الایۃ ایضاً ۔ وبئس ما اشتروا بہ انفسھم الایۃ ایضاً فباءو بغضب علیٰ غضب ۔ پس اس آیتہ زیر تفسیر میں بھی اہل کتاب کی شرارت ہی کا ذکر ہے ۔ نہ کوئی ایسا مضمون جس میں اون کی مدح اور ثنا مفہوم ہوتی ہو ۔ یا اونہوں نے اپنے نفس امّارہ کو قتل کر کے کسی قسم کا تزکیہ اور تنویر قلب حاصل کیا ہو ۔ نظم عبارت قرآنی ایسے معنے لینے سے اِس جگہ بالکل آبی ہے اور پھر تزکیہ نفس اور تنویر قلب کوئی ایسا فعل نہیں کہ ایک آن میں حاصل ہو جاتا ہو ۔ کہ معاً قتل نفس کرتے ہی اون کے قلب منور ہو گئے ہوں ؎

عمرے باید کہ یار آید بکنار ۔ این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

اگر تزکیہ اور تنویر قلب کا بیان منظور ہوتا ۔ جو بتدریج حاصل ہوتا ہے تو اوس کو بایں اسلوب بیان فرمایا جاتا کہ ۔ و کنتم قتلتم انفسکم وتدارأتم فیھا اور یہی اس صورت میں بیان فرمایا جاتا کہ تدارئو یا ادارءتم کے معنے علاوہ چھپانے کے بتدریج حاصل کرنے کے آئے ہوتے مگر یہ معنے کہیں نہیں معلوم ہوتے اور اگر کہا جاوے کہ یہ معنے بطور بطن قرآن مجید کے لئے گئے ہیں ۔ تو کہا جاویگا کہ قبل استحکام ظہر کے بطن کا مراد ہونا کیونکر ہوسکتا ہے یہ قضیہ تو مسلم جملہ علوم کا ہے کہ التسارع الی الباطن قبل احکام الظاھر کالبلوغ الی صدر البیت قبل مجاوزۃ الباب ۔ پس واضح ہو کہ آیات زیر تفسیر میں بطور نص کے یہ تو بالضرور ثابت ہوتا ہے کہ مخاطبین کے اجداد سے قتل کسی نفس یعنی شخص انسانی کا واقع ہوا تھا ۔ اور پھر اوس میں تدافع اور اختلاف بھی ہوا جیسا کہ ہمیشہ ایسے واقعات کے صدور پر تدارؤ ہوا ہی کرتا ہے اور گاؤ بھی ذبح کی گئی تھی ۔ دیکھو فصل والکتاب اعادیث قصہ ذبح گاؤ ۔ اور اس جرم قتل اور تدارا کی اسناد جو یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی باوجودیکہ یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ کے وقت میں موجود نہیں تھے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اونہیں کے اجداد کے جرم صادر ہو رہے تھے یعنے اخفاء او کتمان اون بشارات نبویہ کا جو کتب مقدسہ میں مندرج تھیں اور اخفاء آیات و نشانات الٰہیہ کا عظمت جنایت میں مثل قتل نفس کی ہے اور بلکہ اخفاء جرم قتل سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں اس لئے اون کی نسبت اولٰئک ھم شر البریۃ بھی فرمایا گیا ہے اور جس طرح سے کہ حضرت موسےٰ نے بہ الہام الٰہی مرتکب اس جرم کو ظاہر فرما دیا تھا ۔ اوسی طرح پر مثیل موسےٰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اون شرارتوں کو ظاہر فرما رہا ہے ۔ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون ۔

(باقی آئندہ انشاء اللّٰہ تعالیٰ)

پشتر مضبوط کرنے ظاہر کے معنی باطنی کیطرف دوڑ جانا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر دروازہ میں گذرنے کے شہ نشین پر جا بیٹھیں ۱۲

حضرت خلیفۃ المہدی کا فرمان

تمام احمدیہ جماعت کے نام

(اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم)[1]

اِس وقت میں اپنی تمام جماعت کو ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلاتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ اِس سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کا ایک ضروری جزو گورنمنٹ کی وفاداری تہی یہان تک کہ کوئی کتاب آپکی ایسی نہین جس مین اِس بات پر زور نہین دیا گیا آپنے نہ صرف اپنی جماعت کو عام طور پر گورنمنٹ کے احسان اور اِس کے برکات یاد دلاکر ہی یہ نصیحت کی تہی کہ وہ اس گورنمنٹ کے دل و جان سے وفادار اور ہر حال مین خدمات کے لئے تیار رہین۔ جیسا کہ تعلیم قرآنی ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کا منشاء ہے بلکہ اپنی اس تعلیم سے کہ جہاد اور غازی مہدی کے آنے کا عقیدہ جو ایک دوسرے کے موید مین دونون سراسر تعلیم الاسلام کے خلاف مین اِس سلسلہ مین شامل ہونیوالونکے دلون کو پھر ایک قسم کی بغاوت اور فساد اور شر کے خیالات سے پاک کر دیا تہا۔ ایسا ہی سال گذشتہ مین جب اس ملک ہند کے بعض اطراف مین بعض لوگون نے فساد اور بغاوت کے خیالات پھیلانے شروع کئے۔ تو اوس وقت بھی ہمارے امام نے پرزور الفاظ مین ساری جماعت کو یہ نصیحت کی کہ وہ گورنمنٹ کی وفاداری مین ثابت قدم رہین اور نہ صرف ایسے لوگون کے ساتھ جو گورنمنٹ کے خلاف لوگون کو اُکساتے ہین شامل نہ ہون بلکہ حتے الوسع اپنے دوسرے وطنی بہائیون کے اون غلط اور مفسدانہ خیالات کی اصلاح کی کوشش کرین۔ چنانچہ ۷ مئی ۱۹۰۷ء کے اشتہار مین جو بعنوان "اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت" آپنے شائع فرمایا تہا آپنے یہ تحریر فرمایا تہا۔ کہ چونکہ مین دیکھتا ہون۔ کہ ان دنون مین بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندؤن مین سے اور کچھہ مسلمانون مین سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتین ظاہر کرتے ہین جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ اون کی طبائع مین پیدا ہو جائیگا۔ اِس لئے مین اپنی تمام جماعت کے لوگون کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان مین موجود ہین۔ جو بفضلہ تعالی کئی لاکھ تک ان کا شمار پہونچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہون کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکہین۔ جو قریباً چھبیس برس سے تقریری اور تحریری طور پر اون کے ذہن نشین کرتا آیا ہون یعنے کہ اِس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کرین۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے اور پہر اِسی اشتہار مین آگے چل کر یون تحریر فرمایا تہا۔ "سو یاد رکہو اور خوب یاد رکہو کہ ایسا شخص میری جماعت مین داخل نہین رہ سکتا۔ جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل مین رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالمون کے پنجہ سے بچائے جاتے ہین اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اوس کے احسان کے ہم شکرگذار نہون

اِس تعلیم کے ہوتے ہوئے مجھے ضرورت نہ تہی کہ مین کچھہ لکھتا مگر اس وقت بعض اور واقعات ایسے پیش آ گئے ہین۔ کہ حضرت امام کی ہی تعلیم کی یاد دہانی مین ضروری سمجھتا ہون۔ اِس وقت بنگال مین اس بغاوت نے جس کے متعلق حضرت امام علیہ السلام نے فکر ظاہر کیا تہا۔ بمب سازی کا خطرناک رنگ اختیار کیا ہے۔ اور بعض شریر اور مفسد لوگون نے بعض جوشیلے مگر کم عقل نوجوانون کو ساتہہ ملاکر ملک مین بدامنی اور بدعملی پھیلانی چاہی ہے۔ مگر خوش قسمتی سے اس باخبر گورنمنٹ نے وقت پر اطلاع پاکر مفسدون کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان مفسد لوگون کی کارروائیون کو ہم سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور مجہے یقین ہے کہ یہ جماعت جس کے امام نے گورنمنٹ کے مقابلہ پر کسی باغیانہ رنگ خیال کے دل مین جگہ دینے کو سخت ترین بدذاتی قرار دیا ہے بلکہ ایسے شخص کو جماعت سے خارج کیا ہے تمام مفسدین کی کارروائیون کو اِسی طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پھر بہی مین اپنی تمام جماعت کو جس نے میرے ہاتہہ پر بیعت کی ہے یہ تاکید اور نصیحت کرتا ہون اور خصوصاً جماعت کے اوس حصہ کو جو بنگال مین رہتے ہین۔ کہ وہ ایسے تمام مفسد لوگون کی صحبت سے اجتناب کرین۔ بلکہ جس شخص کے خیالات مین کچھہ بہی بغاوت اور فساد کی بُو آتی ہو اوس سے قطع تعلق کرین اور حتی الوسع ایسے مفسد لوگون کے حالات کو گورنمنٹ کے نوٹس مین لانے کی کوشش کرین اور جہان تک ہو اِس گورنمنٹ کی خدمت کو عین اپنی سعادت سمجہین۔

ایک اور امر بہی اِس جگہ ذکر کرنے کے قابل ہے آج کل بہت سے اخبارات نے یہ رویہ اختیار کر رکہا ہے۔ کہ وہ باغیانہ اور مفسدانہ خیالات کو پہیلاتے اور پبلک کو گورنمنٹ یا اس کے یورپین افسرون کے خلاف اُکساتے رہتے ہین۔ مین اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہون کہ وہ ایسی اخبارون کو ہرگز نہ خریدین اور نہ پڑہین اور نہ ہی ایسے لوگون کے ساتہہ جو اس قسم کے جرائم کے بدلے سزایاب ہوتے ہین۔ کسی قسم کی کوئی ہمدردی کا اظہار کرنا چاہئے کیونکہ ایسی ہمدردی دراصل ایک قسم کا ظلم ہے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ مفسدانہ خیالات کے پھیلانے کا جرم کوئی بڑا جرم نہین۔ وہ سخت غلطی کرتے ہین۔ گورنمنٹ کے خلاف لوگون کو اُکسانے اور مفسدانہ خیالات کی اشاعت کرنا نہ صرف گورنمنٹ کے خلاف ہی کارروائی ہے بلکہ اوس کا بُرا اثر عام طور پر ملک کے امن پر پڑتا ہے اور جو لوگ ایسے مفسدانہ خیالات کو پہیلاتے ہین وہ ملک کے ساتہہ بہلائی نہین کرتے بلکہ وہ دراصل اپنے ہموطنون سے دشمنی کرتے ہین۔

پھر یاد رکہو کہ مخفی سوسائٹیان قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہین۔ قرآن مجید مین ہے۔

انما النجوی من الشیطان[2] - اور فرمایا ہے

یاایھا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول وتناجوا بالبر والتقوی[3]۔

یہ صریح احکام قرآن کریم ہین پس ہر ایک مسلمان کو ان صریح احکام کا پابند ہونا چاہئیے۔ نیز یاد رکھو کہ ہمارے نبی کریم جو ہمارے حقیقی مطاع و مقتدا ہین۔ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے عملی طور پر مختلف گورنمنٹون مین رہ کر اور صحابہ کرام نے مکہ معظمہ کے بے قانون شہر و ملک مین کیسے تیرہ برس بسر کئے کہ عقل حیران ہوتی ہے۔

اور جب دیکھا کہ صحابہ کرام پر طاقت سے زیادہ تکالیف پڑتی اور بڑہتی جاتی ہین۔ اور ایذائین ناقابل برداشت ہین۔ تو آپنے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا۔ کہ ملک حبشہ مین جہان کا بادشاہ مسیحی تہا ہجرت کر دو۔ اس مین ایک مخفی راز یہ

---

[1] ترجمہ۔ اللہ اور اس کے رسول اور حکام وقت کی اطاعت کرو

[2] ترجمہ۔ خفیہ مشورے شیطان کی طرف سے ہوتے ہین۔ پ ۲۸

[3] ترجمہ۔ اے مومنو جب تم آپس مین سرگوشی کرو تو گناہ۔ بغاوت۔ رسول کی نافرمانی پر سرگوشی نہ کرو بلکہ نیکی اور تقوی پر کرو۔

یہ بھی تہا کہ میری قوم کو کسی نہ کسی وقت عیسائی سلاطین کے ماتحت رہنا پڑیگا۔ اوس وقت مسیحی سلطنت کے ماتحت رہیں جس طرح صحابہ کرام حبش کے مسیحی بادشاہ کے ماتحت رہے۔

پس ہماری اس سلطنت کے ماتحت رہنے کا نمونہ صحابہ کرام موجود ہیں جس طرح وہ حبشہ میں رہے اسی طرح تم ہندوستان میں رہو۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ ہمارے امام صاحب کس طرح بالطبع اور غرض کے لیئے اپنی کتابوں میں ہمکو تعلیم کر گئے ہیں۔ اس کی خلاف ورزی ہرگز مت کرو۔ اتباع قرآن و اتباع نبی کریم و صحابہ کرام کو نہ چھوڑو۔

الخطبہ[ل]

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکہتے ہیں۔ ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکہیں گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب وجوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجہ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تہل ذیل۔ ذہرہ ہرود۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بہکر۔ مظفر گڑھ اور ساوان سگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چہ و تین سال۔ خط و کتابت بنام

م۔ س معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راول پنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

[ل] اس سلسلہ کے متعلق جو صاحب خط لکھیں وہ [illegible] خط کے اوپر [illegible] نمبر [illegible] اور خط میں [illegible] بار [illegible]۔

بدرِ خواتین

مرتبہ

الوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی بنگیلر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء)

نمبر ۳
اُمّ المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام زمعہ اور والدہ کا نام شموس بنت قیس تہا آپکا پہلا نکاح سکران بن عمرو سے ہوا تہا جس سے ایک لڑکا عبدالرحمن پیدا ہوا حضرت سودہ اور اون کا شوہر سکران بن عمرو ہر دو مسلمان ہوگئے تہے اور جب دوسری دفعہ مسلمان ہجرت کر کے حبش کو چلے گئے تہے تو حضرت سودہ بہی اپنے خاوند کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر گئی تہیں جب وہ حبش سے واپس آئیں۔ تو مکہ میں اون کے خاوند کا انتقال ہوگیا ۱۰ھ ہجری میں بعد وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپ بمشورہ خولہ زوجہ عثمان امہات المومنین میں شامل ہوئیں آنحضرت صلعم کی عمر مبارک اُسوقت ۵۰ سال کی تہی آپ کا مہر چار سو درہم یعنی اندازاً ایک سو روپیہ قرار پایا تہا۔ آپنے بباعث کبرسنی اپنا یوم نوبت حضرت عائشہ صدیقہ کو دیدیا تہا۔ آپ نہایت خوش طبع اور عالی فہم تہیں۔ آپسے ایک حدیث صحیح بخاری میں اور ۱۴ احادیث سنن میں مروی ہیں آپنے آنحضرت صلعم کی وفات کے دس سال بعد شوال ۲۲ھ ہجری میں وفات پائی آپکا سلسلہ نسب نویں پشت میں آنحضرت سے ملتا ہے سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حنبل بن عامر بن لوی۔

اُمّ المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کی بیٹی زینب بنت مظعون کے بطن سے ہیں۔ آپکی پیدائش ۵ سال ہجری قبل میں ہوئی تہی آپکے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تہا جس نے بعد اسلام لانے کے حضرت حفصہؓ کے ساتہ ہجرت حبش کی تہی بعد ازاں مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔ غزوۂ بدر کے بعد آپکے خاوند نے وفات پائی تو ۳ھ ہجری میں آپ زمرۂ امہات المومنین میں جبکہ آپ کی عمر ۲۱ سال اور آنحضرتؐ کی عمر ۵۶ سال تہی داخل ہوئیں آپسے کم وبیش ۶۰ احادیث مروی ہیں آپ بہت سلیقہ شعار۔ زاہدہ اور متقیہ تہیں اور بہت روزہ رکہنے والی اور نوافل بکثرت پڑہنے والی تہیں قرآن شریف کا وہ نسخہ جو اسلام میں اول ہی اول مرتب ہوا تہا آپ ہی کے پاس سپرد تہا جسکی نقول بعہد حضرت عثمانؓ کروا کر ممالک اسلامیہ میں تقسیم کی گئیں۔ غرض آنحضرت صلعم کا حضرت حفصہؓ کو طلاق دینا ہرگز کہیں سے ثابت نہیں ہوتا جو روایت بیان کی جاتی ہے اس میں راوی کو شبہ ہوا ہے حضرت حفصہؓ نے ۶۳ سال کی عمر میں ۴۵ھ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور وہیں دفن ہوئیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کرنیوالوں کی جو فہرست اخبار میں درج ہوا کرتی تہی اوس میں سے بہت سے نام ہنوز باقی ہیں جو درج اخبار نہیں ہوسکے اونکا اب درج کیا جاتا ہے اور اون کے بعد وہ نام درج کئے جائینگے جنہوں نے پہلے حضرت امام مغفور کی بیعت نہ کی ہوئی تہی اور آپکے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتہ پر بیعت کی ہے۔

شمس الدین سیرہ ضلع شاہپور	الٰہی بخش بافندہ دوالمیال
کمال الدین " " "	شمس الدین "
کرم دین " " "	نتہو خان سار جنٹ نوشہرہ
والدہ کمال الدین " "	احمد دین کمپونڈر شملہ
فتح دین۔ کوٹ کریم بخش سیالکوٹ	بیگم اہلیہ [illegible]
سردار علی خان۔ بہرال شیرپور پٹیالہ	علی پور ستان۔
اہلیہ " " " "	نظام الدین بورٹو وال کنک
دختر " " " "	چک نمبر ۵۰ لائل پور
دختر " " " "	احمد دین " " "
اہلیہ کریم بخش کشمیری شادیوال گجرات	محمد دین " " "
فتح اللہ جتوں	مسماۃ سلطان بی بی " "
حاکم "	جامع الدین۔ صوابی پشاور
نانک سوضع اوڈی پور تحصیل اونہ	عبد الصمد خان دہان ونگراہ کنک۔
ضلع ہوشیار پور	
نظام الدین ہیڈ کنسٹبل پولیس	الٰہی بخش کنسٹبل لنڈہ بور بازار
فیروز پور	منصوری۔
ایوب علی نروانہ ضلع کرم گڈھ	حافظ رحمت اللہ صاحب طالبعلم
پٹیالہ۔	شادیوال ضلع گجرات
والدہ ایوب علی " " "	فرزند محمد اسد اللہ تیجہ کلاں بٹالہ

بدرِ عالم

آزادی

نمبر ۱

آزادی کیا چیز ہے۔ اس زمانہ میں یہ لفظ ہر چھوٹے بڑے کے مونہہ پر جاری ہے ہر ایک شخص آزادی آزادی پکار رہا ہے لیکن اگر ان آزادی کی مالا جپنے والوں سے پوچھا جائے۔ کہ آزادی کسے کہتے ہیں تو امید نہیں کہ ہزاروں میں سے ایک ایسا نکلے جو اس کے صحیح مفہوم اور مطلب کو پانے والا نکلے۔ سکول کے بچے تو اس میں آزادی سمجھتے ہیں کہ سبق یاد کریں یا نہ کریں۔ اُستاد کا حق نہیں کہ ان سے [illegible] کہتے ہیں استاد کا فرض تھا کہ سبق پڑھا دے اور بس۔ [illegible] بات کا [illegible] واسطے فیس دیتے ہیں اس سے زیادہ اوس کا ہمارے ساتھ تعلق [illegible] آزادی سمجھتے ہیں کہ بچوں کے ماں باپ ان کو عام اجازت دیں کہ بچوں کو [illegible] گالیاں دیں۔ پرائیویٹ کام کرائیں ان کو سب [illegible] ہو سکول کے وقت میں [illegible] نظر [illegible] دو چار [illegible] باتیں [illegible] کوئی [illegible] والا ہو۔ [illegible] سال کے [illegible] امتحان سے تو کوئی پاس ہو یا فیل [illegible] کافی ہو [illegible] سبق پڑھا دیا ہے اور بس۔ حکام اس بات میں آزادی سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی [illegible] جو کام چاہیں لیں۔ کوئی چون و چرا نہ کر سکے۔ رعایا اس بات میں آزادی [illegible] کہ بادشاہ سلامت کو کوئی اختیارات حاصل نہ ہوں [illegible] نہ کسی سے [illegible] کرنے کا نہ خزانہ سے روپیہ حاصل کرنے کا۔ جس وقت چاہے اور جو جی چاہے بادشاہ کے حق میں اور حکام کے حق میں بکتی چلی جائے۔ کوئی روک [illegible] والا نہ ہو۔ اخباروں کے ایڈیٹر اس بات میں آزادی جانتے ہیں کہ حکام اور رعایا کی کارروائیوں پر رات دن نکتہ چینیاں کرتے رہیں کسی کو بے وقوف بنائیں کسی کو ظالم کا خطاب عطا کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ اخباروں کے خریدار اس بات میں آزادی [illegible] کرتے ہیں کہ سال بھر اخبار پڑھا کریں اور کوئی ان سے قیمت مانگنے والا نہ ہو۔ ہمیشہ اخبار بھیجی رسالے ہاتھ بڑھا کر لیتے رہیں مگر جب وی پی آئے تو [illegible] سے واپسی کا حکم دے دیں۔ انارکسٹ کہتے ہیں کہ آزادی کا مفہوم یہ ہے کہ کسی قسم کی حکومت یا سلطنت کا انتظام نہ ہو۔ نہ جمہوری نہ پنچایت۔ نہ پولیس نہ عدالت۔ ہر ایک شخص اپنا آپ مالک ہو۔ جو چاہے سو کرے۔ آریہ کہتا ہے آزادی اس میں ہے کہ تمام مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ دہریہ کہتا ہے۔ آزادی اس میں ہے کہ خدا کو بھی گالیاں دیں اور گالیوں کا ایک اخبار نکالیں یورپ کا سنو کہتا ہے آزادی اس میں ہے کہ تمام مذاہب کی اصل بت پرستی اور توہمات میں ثابت کی [illegible]۔ امریکہ کا فری تھنکر کہتا ہے کہ آزادی اس میں ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش کو نعوذ باللہ .... ثابت کیا جائے اور کھلے رنگ اخباروں میں لکھا جائے۔ غرض ہر شخص کے نزدیک آزادی ایک جدا معنے رکھتی ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر جگہ ہر شخص انہیں خیالات کا پیرو ہے۔ نہیں بلکہ شریف اور پاک دل لوگ ان خیالات سے پاک ہیں اور وہ سب میں پائے جاتے ہیں۔ [illegible] ہوں یا استاد۔ حاکم ہو یا رعایا۔ نوکر ہو یا آقا۔ ایڈیٹر ہو یا خریدار اخبار [illegible] ان میں ہیں۔

اب [illegible] آزادی کیا شے ہے۔ اس کو ہم اگلے اخبار میں انشاء اللہ بتلائیں گے۔

[illegible] ڈاک کے متعلق

بعض [illegible] اگر کوئی محکمہ ہے۔ تو وہ ڈاک کا ہے۔ سبحان اللہ گھر بیٹھے ایک پیسہ میں [illegible] عزیز [illegible] سیلاب ہو آندھی کوئی غریب ہو یا امیر سب [illegible] ہیں جوں جوں اس کی قدر بڑھتی جاتی ہے [illegible] مگر رجسٹری کی فیس کچھ ایسی بڑھی ہوئی ہے کہ واقعی [illegible] خیال ہیں اگر بجائے دو آنے کے ایک آنہ کی جائے تو [illegible] نقصان [illegible] رہے گا۔

ہرکاروں کو ایڈونس دینا ضروری ہے

موسم برسات میں یہ بیچارے ہرکارے ڈاک لاتے ہیں خصوصاً ان علاقوں میں جہاں سیلاب وغیرہ آتے [illegible] ہیں۔ جیسے سخت مشقت افزا ہو جاتے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ایسے موسم میں ان کو علاوہ تنخواہ کے کچھ ایڈونس دیا جایا کرے

وی پی سسٹم

موجودہ وی پی سسٹم تجربہ سے جس قدر تکلیف دہ ثابت ہوا ہے وہ اخباروں [illegible] اور دیگر تجارتی کارخانوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ جب وی پی وصول ہو کر آتا ہے تو نام کی تلاش میں اتنا وقت [illegible] ہوتا ہے اور اتنی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے کہ الہی تیری پناہ۔ دوسری طرف ڈاکخانہ کے کلرک ہیں کہ وہ بھی کثرت کار [illegible] میں جب فریقین کو سوائے تکلیف کے اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تو پھر کیوں خواہ مخواہ [illegible] جاری کر رکھا ہے بہتر ہے کہ [illegible] جاری کر دیا جاوے اور اگر یہ فی الحال غیر ممکن ہو تو ڈاک کے کلرکوں کو [illegible] چاہیئے کہ وہ پتہ صحیح لکھا کریں اور اگر [illegible] کارڈ [illegible] پہلے لکھا ہوتا ہے تو پھر اتنی ضرورت نہیں [illegible] صاف اور مکمل لکھا جاوے۔

قادیان میں ڈاک دو دفعہ

خدا کے فضل سے قادیان کے دفاتر روز افزوں ترقی کر رہے ہیں اور کام کی کثرت اس بات کی اپیل کر رہی ہے کہ ڈاکخانہ کے سب پوسٹماسٹر صاحب کو [illegible] اور کلرک دیا جاوے اور ساتھ ہی اس کے ڈاک کی آمد و رفت دو دفعہ کر دی جائے۔ یہ تجویز جناب پوسٹماسٹر جنرل ڈاکخانہ جات

کی خاص توجہ کے قابل ہے۔

قادیان کی سڑک

جب ایک طرف آنیوالوں کی کثرۃ کو دیکھا جاتا ہے اور دوسری طرف اس سڑک کی ابتر حالت۔ جس پر یکوں کے اُلٹنے کا خوف لاحق حال رہتا ہے اور آج کل تو بوجہ کیچڑ و پانی آمد و رفت ہی مشکل ہو رہی ہے (یہ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ محض مسیح موعود کی قوت قدسیہ کا جذب ہے۔ ورنہ کون اپنے لئے خواہ مخواہ مصیبت سہیڑے۔ افسران بالا دست کی توجہ خصوصیت سے اس سڑک کی درستی کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔

بٹالہ کا بکنگ آفس

بٹالہ کے سٹیشن پر ریل کی سواریاں کثرت سے ہوتی ہیں اور جو وقت ٹکٹ دینے کے لئے رکھا جاتا ہے وہ بہت کم ہے لوگ گھبرا اُٹھتے ہیں اور اس سے بعض کو ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل جاتا ہے چنانچہ پچھلے دنوں ہم نے دیکھا۔ کہ کانسٹبل جو انتظام کے لئے کھڑے تھے وہ آگے کسی کو نہ ہونے دیتے اور [illegible] ریل کا سگنل ہو چکا ہوتا ہے۔ بعض [illegible] کو ناجائز پیسے لینے کا موقعہ مل گیا امید ہے کہ سٹیشن ماسٹر صاحب اس کا کافی انتظام کر دینگے اتنی بڑی آمد و رفت کے سٹیشن پر ٹکٹ خریدنے والوں کو کافی وقت دینا چاہیئے۔

آریہ سماج کا امتحان کیمیائی

ایک آریہ [illegible] [illegible] ہونے لئے آریہ سماج کی [illegible] [illegible] [illegible] آریہ سماج کا استعمال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آریہ سماج ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مکاری کا نقش [illegible] اپنا [illegible] بتلاتے ہوئے خود دنیا کے اندر مکاری پھیلا رہے ہیں۔ وہ دوکہتا ہے کہ دوکانداروں کی ایک کثیر تعداد (جو) دوکان کو فروغ دینے کے لئے آریہ سماج کی [illegible] ہے۔ اس اقتباس میں ایک فقرہ کو ہم نے جلی کر دیا ہے جو سارے مضمون کا خلاصہ ہے ہمیں تعجب ہے کہ نامہ نگار کو صرف اتنی بات حاصل کرنے کے واسطے کہ آریہ سماج کے اندر مکاری پھیلا رہے ہیں آریہ سماج کا کیمیائی امتحان کیوں کرنا پڑا۔ آریہ سماج کوئی بہت پرانی چیز نہیں۔ اس کی بنا اس کے بانی اس کا مقصد کوئی باریک باتیں نہیں کہ میرے سٹرے کی طرح ان کو جناب کیمیکل ایگزیمنر کے دفتر میں امتحان کیمیاوی کے واسطے بھیجنے کی ضرورت ہو۔ ظاہر ہے کہ وہ ایک پولٹیکل سوسائٹی ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کو ملک سے نکالنا .. چاہتی ہے۔ مذہب کا صرف ایک بہانہ ہے ورنہ اصل مطلب غیر قوموں کا دل دکھانا ہے آریوں کے لیکچراروں اور مدرسوں نے خوبی لیو اپنے زیر قلم پیدا کی ہے وہ خود اس امر کی شاہد ہے کہ اس فرقہ کا اصلی مقصد کیا ہے۔

اخبار بدر

ہم اون لوگوں کے شکر گذار ہیں جنہوں نے اخبار کی قیمت کے وی پی وصول فرمائے اور کارخانہ کی امداد کی۔ اب چونکہ اخبار بدر کیواسطے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ سوائے پیشگی قیمت کے وصول ہونے کے کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاوے اس لئے اب صحیح طور پر معلوم ہو جائیگا کہ کس کو اخبار کے ساتھ سچی ہمدردی ہے اور کون اس قومی آرگن کو قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے اب خالی لفظی ہمدردی کام نہ آئے گی بلکہ [illegible] درین است والا معاملہ ہے ہر ایک [illegible] کا فرض ہے کہ وہ اپنی قیمت پیشگی عطا فرمائے اور [illegible] کی کوشش کرے حضرت اقدس مسیح موعود [illegible] [illegible] اسلام کی توجہ اور دعا کے [illegible] اخبار بدر آج تک بڑے بڑے مشکلات کے وقت [illegible] جاری رہا ہے اور اس واسطے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل پر اُمید رکھتے ہیں کہ اب بھی وہی اس کو سہارا دیگا۔ پر [illegible] نے اس کو محض ایک دینی خدمت سمجھ کے سبب [illegible] [illegible] [illegible] چلایا ہے اور اپنے [illegible] ایک بڑا بوجھ [illegible] ہے اب قوم کا کام ہے کہ اس کی قدر کرے۔

بلاد اسلامی

حجاز ریلوے

کے مدینہ منورہ تک پہونچنے کی خوشی میں یکم ستمبر کو ہر جگہ جلسے ہوئے یہی دن سلطان روم کی سالگرہ کا دن بھی تھا۔ ہندوستان کے مختلف مقامات میں بھی جلسے ہوئے۔ ہمارے واسطے فی الواقعہ یہ ایک بڑی خوشی کا موقع ہے کیونکہ اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے جو کہا گیا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹ بیکار ہو جائینگے لاہور کے جلسہ میں خواجہ دل محمد صاحب بی اے ضیر نے جو نظم اس موقعہ پر پڑھی وہ درج ذیل ہے۔

جب ریل دیار شہ ابرار میں پہنچی ۔۔۔ اور اس کی خبر کوچہ و بازار میں پہونچی
اک موج طرب ہر دل و نیدار میں پہنچی ۔۔۔ ہے مرکب شائق کرے یار میں پہنچی

ہے شوق کہ چڑھ ریل پہ دربار میں جائیں
اب ہو سکے ممکن تو ابھی [illegible] جائیں

اے ساکن یثرب تیرے [illegible] ۔۔۔ [illegible] محبت عجب آگ لگائی
اور شور محبت نے ہے اک دھوم مچائی ۔۔۔ [illegible]

ہر دم ہے یہ پیغام [illegible]

ہم کو بھی تو [illegible]

یا شاہ مدینے ہمیں بلا لیجئے [illegible] ۔۔۔ [illegible] اک دل میں تیرہ بجی ہمراہ
بیتاب ہو دل اپنا اور اُف بھی ہے آہ ۔۔۔ [illegible]

ٹھہرا ہے دل مضطر ابھی مرکز میں پہونچا
وہ گنبد خضرے ہے وہ دربار [illegible]

غاروں میں تب و کوہ کی یہ شور کیسا ۔۔۔ [illegible] یہ سمجھا کہ عاشق [illegible]
بھاگا ہوا آیا تو جو نہی ریل کو دیکھا ۔۔۔ سمجھا کہ یہ جاتا ہے مگر کوئی بیسی

دیکھا اونٹ نے مجھے پوچھا [illegible]
میں نے کہا آپ [illegible]

اس مطلع انوار کا مسکن ہے مدینہ ۔۔۔ محبوب پیر انوار کا مسکن ہے مدینہ
دلدادوں کے [illegible] کا مسکن ہے مدینہ ۔۔۔ [illegible] سرکار کا مسکن ہو مدینہ

مجنوں تو یہاں [illegible]
[illegible] نو یا وصابی

اے ریل ہو واللہ صب تیرا [illegible] ۔۔۔ [illegible] درگاہ نبی پر [illegible]
کیا کہہ ہے یہ رتبہ [illegible] ۔۔۔ پہنچیا بیگی تو لاکھوں نعمتوں کیساتھ

جب حشر کے دن سامنے مولا کے ملیگی
دلدل کی طرح تو بھی تو انداز کے چلیگی

اے ریل تو جب درگہ سرکار پہ آنا ۔۔۔ کچھ [illegible] نقصان کا میرے نقشہ تو دکھانا
بیتابیوں کا بھی میری کچھ حال جتانا ۔۔۔ [illegible] ہو کے کھڑی میر لعطرت یہ سنانا

یا شاہ تیرے ہند میں [illegible] بہت ہیں
ان کو بھی بلا لیجئے [illegible]

سلطان روم کے دستوری آئین دین پر سرائے جانعوب کے سب جگہ خوشنودی کا اظہار ہے۔

شاہ ایران نے وعدہ کیا ہے کہ نومبر میں پارلیمنٹ بنائیں گے مولوی حفیظ کرامید ہے کہ طاقتیں بادشاہ تسلیم کرینگے۔

اخباروں کی رائے

پائونیر الہ آباد ۔ ستمبر سلطنت برطانیہ کو چاہیئے کہ اس وقت سلطنت ترکی کی امداد ان کے نئے انتظام میں کرے اور اپنے تعلقات کو اس کے ساتھ بڑھائے کیونکہ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ایک کثیر تعداد مسلمانوں کی ہے اور ان کے لحاظ سے اسلامی سلطنت کے ساتھ انگریزوں کو عمدہ تعلقات محبت قائم کرنے چاہییں۔

پلڈر ۔ بہت معقول رائے ہے گذشتہ سالوں میں برطانیہ کی غفلت سے جو موقعہ جرمن کو مل گیا تھا کہ ان تعلقات میں برطانیہ سے بڑھ جائے اب اس کی تلافی ضروری ہے

پرکاش لاہور ۔ ستمبر تمام ملکوں میں یا تو سوراجیہ قائم ہے یا سوراجیہ کی آواز بلند ہو رہی ہے ...... سوراجیہ کی آواز کو دبانا خطرناک ہے۔ جو لوگ اس کی آواز کو دبانا چاہتے ہیں وہ (گورنمنٹ کے) خطرناک دشمن ہیں کیا وہ ہمارے آریہ ورت میں فرانس ۔ روس اور فارس اور ترکی سی شرمناک حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

پلڈر ۔ یہ نمونہ ہے پرکاش جی کے خوفناک خیالات کا اور ناپاک خواہشوں کے اظہار کا۔ گورنمنٹ کو فرانس روس فارس اور ٹرکی کا نام لیکر دھمکی دیجاتی ہے کیا ان ملکوں کی حالت ہندوستان کے ساتھ ایک سان ہے۔ اون تمام ممالک میں پارلیمنٹ مانگنے والے اور دینے والے ایک ہی قوم کے لوگ ہیں اور بادشاہ کے مطلق العنان ہونے کی صورت میں بھی حکام وقت اور وزرا اس قوم اور قبیلہ سے ہیں اس واسطے پارلیمنٹ مل جانے کی صورت میں بھی وہ حکومت کو قائم رکھنے کی قابلیت رکھتے ہیں برخلاف اس کے ہندوستان میں حاکم اور رعایا فاتح اور مفتوح کا تعلق رکھتے ہیں مفتوح بھی وہ جن کو فاتح نے رفتہ رفتہ مغربی تہذیب اور حکمرانی کے طریق سے آگاہ کیا ہے۔ ہمارے ہندو مہاشے باوجود کسی اختیار نہ پا سکنے کے ایسے جوش دکھاتے ہیں کہ اپنی سرکار کو روس اور فرانس کا نمونہ دکھانے کی صریح دہمکیاں دیتے ہیں تو سوراجیہ پا کر معلوم نہیں کیا کریں۔ اخیر میں پرکاش صاحب لکھتے ہیں کہ مطلق پرواہ نہ ہونی چاہیئے۔ کہ ایسے پاک فرائض کی ادائگی میں کیا تکلیف پہونچتی ہے۔ ہمارے نزدیک آریہ مہاشوں کو چاہیئے کہ اپنے اخبارات کی ایڈیٹری پر ایسے صاحبان کو متعین نہ کیا کریں۔ جن کی ہمت فرانس اور روس کی حالت بیان کر کے اور پھر اپنے خیالات کو پاک فرائض تبلاکر .... ہوا کھانے کی خواہشمند رہے۔

نسیم آگرہ ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء ۔ عدالتوں کا وقت ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک مقرر ہے مگر بعض انگریز حکام اول تو گھر پر ہی کچہریوں کا کام کرتے ہیں یا بعد دوپہر کے اپنے آرام گاہوں سے نکلکر کچہریوں میں آتے ہیں اور بسا اوقات بہت دیر سے آکر رات ۸ یا ۹ بجے تک لیمپ جلاکر کام کرتے رہتے ہیں اس طریقہ سے رعایا کے لوگوں کا سخت حرج ہوتا ہے خاص کر بیچارے ... باہر کے لوگوں کو اپنے گھروں میں آنا دشوار ہو جاتا ہے ...... رعایا کے لوگوں کے آرام پر پہنچنا دانائی ضروری ہے ... حکام بالا دست کو اس کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔

بے باکی

افسوس ہے کہ سرکار جس قدر رعایا پر نرمی کرتی ہے اوسی قدر مفسد لوگوں کو زیادہ جرات ہوتی چلی جاتی ہے۔ باہر تو باہر قید خانہ میں بھی جاکر شریر لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ دو بنگالی قیدیوں نے ایک تیسرے بنگالی قیدی کو ریوالور کے ساتھ اس واسطے قتل کر دیا کہ وہ سرکاری گواہ بنایا تھا۔ تعجب ہے کہ پولیس اور جیل کے اس قدر انتظام کے ساتھ بھی قید خانوں میں قتل کے سامان پہونچ جاتے ہیں اور مفسدوں کے قبضہ میں رہتے ہیں بمبئی ہند سوراجیہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب کا مقدمہ فیصل ہوا بجرم سڈیشن تین سال کے واسطے جیل خانہ کو جاتے ہیں۔ دو ہزار روپیہ جرمانہ بھی دینا پڑیگا۔ سرکار کے برخلاف بغاوت پھیلانے سے کیا ہاتھ آیا۔ نرمی اور اعتدال کا طریق اختیار کر کے ملک کی جو خدمت کر سکتے تھے اوس سے بھی رہے۔ خواہ مخواہ بے چینی پھیلانے سے کیا حاصل ہوا۔ کہتے ہیں کہ ایک انارکسٹ کوئیٹہ میں پکڑا گیا ہے انارکسٹ وہ فرقہ ہے جو حکومت وقت کے برخلاف سازش کرتا ہے۔ انارکسٹوں کی ابتدا یوروپ سے ہے۔ ہند کے انارکسٹ بھی انہیں کے شاگرد ہیں۔ یورپین لوگوں کے واسطے این ہمہ آورده نست والا معاملہ ہے ورنہ ہندوستان کی پہلی سلطنتوں کے وقت میں ایسی باتیں کون جانتا تھا۔ مدراس کے اخبار انڈیا نام کے برخلاف بھی مقدمہ چل رہا ہے ملزم کی ضمانت نامنظور ہوئی ہے اور ۱۸ ستمبر کو مقدمہ پیش ہوگا۔ یادہ تناولی کے مقدمہ میں ایک شخص کو پانچسال کی قید ہوئی اور دو ہزار روپیہ جرمانہ بھی ہوا۔ اور چھبیس ۲۶ ملزموں کو پانچ پانچ سال کی قید ہوئی۔ خفیہ انجمنوں میں شمولیت سے پرہیز کے متعلق اور ان باغی طبع لوگوں سے الگ رہنے کے واسطے احمدی برادران کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو پیغام حضرت خلیفۃ المسیح نے یاد دلایا ہے اور اسی اخبار میں درج ہے اوس کو بغور پڑہنا چاہیئے۔

حوادثِ سماوی

کثرت باراں کے سبب چاروں طرف دہائی مچ گئی ہے۔ امرتسر میں ہزار بارہ سو مکان گر گیا ہے۔ نا ہموار ... سے مکان گر گئے۔ ایسی ہی خبریں سیالکوٹ ۔ شاہ پور ۔ جہلم ۔ بغیرہ ... آرہی ہیں ... ریل ... کی آمد و رفت کے زحمت ہو جاتی ہے۔ ریلیں جابجا ٹوٹ گئی ہیں ڈیرہ غازی خان تو بالکل غرق آب ہوتا جاتا ہے۔ دریائے جہلم کے کنارے بھیرہ کے مقابلہ پر دوسری طرف ایک گاؤں احمد آباد نام تہا۔ وہ بالکل پانی سے مسمار ہو گیا ہے ایک گھر باقی نہیں رہا ایسا ہی فاضلکا ضلع فیروزپور بالکل تباہ ہو گیا ہے۔

طغیانی سے جارجیہ میں ۱۴ جانیں ضائع ہوئیں اور قریباً چالیس لاکھ روپے کا مال برباد ہوا اور شمالی اور جنوبی کیرولین میں ۱۲ جانیں ضائع ہوئیں اور بارہ لاکھ روپے کا مال نقصان ہوا۔

گلمرگ کشمیر میں بارانی پھسلن سے چار حادثے ہوئے۔

ہند ۔ میں قحط زدوں کی تعداد پانچ لاکھ سات ہزار ہے۔

جاپان کے شہر ہوگاٹہ میں آتش زدگی سے چار ہزار مکانات راکھ ہو گئے۔

انگلستان کے ضلع کنٹ میں میوہ ا پ جس سے شراب بنتی ہے اوس کے تمام باغات تباہ ہو گئے ہیں اس پر کام کرنے والے ہزاروں آدمی بے کار اور مایوس پھرتے ہیں۔

مضمون حضرت مولوی محمد احسن صاحب

سید صاحب کا مضمون لکھا جا رہا تھا کہ حضرت خلیفہ صاحب کا ایک ضروری مضمون آگیا اس واسطے اس کا ایک حصہ اگلے اخبار کے واسطے رکھا گیا سید صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس قسم کے لطیف...... مضامین بابت تفسیر قرآن شریف ... اخبار میں دیا کریں گے

متفرق خبرین

آریون نے لاہور مین ہی ایک برہمچاری مدرسہ بنایا ہے ۶ سے ۱۲ سال کے لڑکے داخل کئے جاوینگے جو زمانہ تعلیم ختم کرنے تک اسی جگہ رہینگے فیس پرائمری کیواسطے ۲۸ ﷼ اور سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے واسطے ۳۰﷼ ماہوار ہوگی اور آپ ہی سندین دیکر قوم کیواسطے آرین سپاہی طیار کرینگے۔

مسٹر پال قید بھگت کر کچھ ہوش مین آ گئے ہیں کانگریس کے گرم نرم سے علیحدہ رہنے کے واسطے سردست ولائیت کی سیر کو چلدئے ہین۔

میسور کا رسالہ میور سیر الڈ نئے قوانین مطابع کا شکار ہو کر بند ہوگیا۔

دہلی کا پنکھا قلی جو ایک صاحب کی ٹھوکر کھا کر مر گیا تھا اور اس پر صاحب بہادر کو ایک ماہ قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا تھا اس سزا کو ناکافی سمجھ کر گورنمنٹ پنجاب نے تحریک کی ہے کہ چیفکورٹ اس پر غور کر کے سزا بڑھا دے۔

لنڈن مین ہندوستانی طلبار کی نگرانی کے واسطے نیا انتظام ہو رہا ہے ضروری تھا۔

افغانستان مین کسی کا قسم کا لبس مطلا کلاہ یا لنگیان یا کلام دار جوتے باہر سے نہ جاسکین گے۔ امیر صاحب کا حکم ہے۔ سودیشی کی تحریک کی ہمسائگی کا اثر معلوم ہوتا ہے۔

مسز اینی بسنٹ ہندوستانیون کی خیر خواہی مین اسٹریلیا مین لیکچر دیتی ہین۔

نیشنل کانگریس کا آئندہ اجلاس مدراس مین ہوگا۔

مدراس مین ہند اور لنکا کی چائے پر محصول نہین۔ ایسا ہی ہند مین روسی شکر پر محصول نہین رہا۔

صوبجات متحدہ آگرہ مین تجربہ ہوا ہے کہ جس جگہ سانپ کاٹ کھائے۔ اس جگہ نشتر سے شگاف دیکر پرمیگنیٹ آف پوٹاس مل دینا چاہیئے۔ یہ مار گزیدہ کا علاج ہے۔

نیگوری مین عیسائیون کا قدیم تاریخی گرجا دفعتہً مسمار ہوگیا۔

پٹنہ مین پردہ نشین مستورات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک کالج قائم کرنے کی تجویز قرار پائی ہے۔

پونا مین بم کے گولے کے متعلق تین برہمن پکڑے گئے۔

علوم سنسکرت اور عربی کی اعلیٰ تعلیم کے واسطے گورنمنٹ نے چار وظائف فی ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ کا منظور کئے ہین۔ تین سنسکرت کے لئے ایک عربی کیواسطے ان لائق طلبار کو دئے جاوین گے جو ان زبانون مین خاص مہارت اور شہرت رکھتے ہون۔

سر رشتہ ڈاک مین پہلے دو ہزار تولہ وزنی پارسل جاسکتا تھا اب یکم اکتوبر سے صرف ۶۰۰ تولہ ہوگا۔

حاجی شاہ بیگ خان نے سفیر صاحب امیر کابل شملہ مین آ کے کرنل محمد اسمٰعیل خان کو سبکدوش کیا۔

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ۲ نومبر کو لدھیانہ مین واٹر ورکس فرمائین گے۔

وادی ستلج کی جدید ریلوے کی بابت منظوری آگئی تصور کو دہر الملک سے ملائیگی۔

رامپور (کشمیر) مین برقی طاقت کے ذخیرے کا افتتاح ۱۳ ستمبر کو کیا جاویگا۔

دہلی کے سید حیدر رضا پونا مین وارد ہوئے تھے کلکٹر صاحب کے حکم سے وہان سے نکل جانا پڑا۔

ہندوستان و انگلستان کے درمیان ویلیو پی ایبل جاری کرنیکی بابت لوکل گورنمنٹون سے پوچھا گیا۔

پچھلے ہفتہ ہند مین طاعون سے ۱۵۰۲ مرے پنجاب مین ۱۴۔ صوبجات متحدہ مین ۲۶ مرے ہین۔

پونا مین دو شرفا کو میوہ کے پارسل بذریعہ ڈاک پہنچے ان مین بم کے گولے بند پائے گئے۔

کردستان مین بغاوت ترقی پر ہے۔ ابراہیم پاشا لیڈر ہے اس کا بیٹا اور ۲۰ کرد قتل ہوگئے۔

ٹرینسوال مین چار معزز ہندیون کو ۳-۳ ماہ قید سخت بامشقت ہوئی گیارہ کو کلکٹر قید کی گئی۔ قصور یہ ہے کہ انکو ملک بدر کیا تھا پھر بھی ملک مین داخل ہوئے۔

گلاسگو مین ہجوم بیکاران نے جمعرات نصف شب کو اپنا معہودہ جلوس نکالا۔

جورج چارج مین ۳۰۰۰ بیکارون نے جمع ہو کر فساد کی اشتعالک بخش تقریرین کین۔

پولیس نے ہجوم کو منتشر کیا لیکن وہ پھر جمع ہو کر شور مچاتے اور باغیانہ گیت بھی گاتے تھے۔

رسالہ پولیس بھی کمین گاہ مین موجود تھی اسنے باہر آ کر ڈنڈون کی بہت سخت بوچھاڑ کی۔

بہت لوگ مجروح ہو کے ہسپتال مین پڑے ہین۔ تمام پولیس منگوائی گئی۔

لنڈن کیتھلک پادریون کی عظیم کمیٹی کے ممبرون نے دور دور سے ڈیلی گیٹون کے مضامین سُنے۔

حالت مراکو۔ جرمن قنصل ڈاکٹر ویسل فیض جانے کے لئے القضار پہنچگیا ہے اور سلطان عبد الحفیظ نے عمائد کو مطلع کیا ہے کہ مولے حفیظ جرمنی کی کامل امداد پر بھروسہ کر سکتا ہے۔

قنصل مذکور فیض انہی غرض سے جار ہا ہے کہ مولے حفیظ کو یقین دلائے کہ جرمنی کا یہ منشا ہے کہ ملک کی خود مختاری قائم رہے۔ اور سلطان کو مشکلات سے نجات دلائی جائے۔

آتش زدگی۔ منیسوٹا کے جنگل مین آگ لگی ہوئی ہے جس کا رقبہ سو میل مربع ہے ہزارہا آباد کارون کی جان خطرہ مین ہے ۵ سو لاکھ ڈالر کے نقصان کا اندازہ ہے۔

جدید گورنر جنرل اسٹریلیا۔ لارڈ ڈڈلے نے سرکاری طور پر سڈنی مین داخل ہوئے ۲۰ ہزار تماشائی موجود تھے۔ مسٹر ڈیکن اور دیگر وزراء نے ان کا خیر مقدم کیا۔

ظروف گلی۔ امپیریل انسٹیٹیوٹ لنڈن مین منجملہ دیگر تحقیقاتون کے اس بات کی بھی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہ ہندوستان کے برتن بنانے کی مٹی کس طرح اور زیادہ عمدہ بنایا جاسکتا ہے۔

طوفان باران۔ منچن آباد (بہاول پور) مین حال مین تین دن کے اندر تقریباً ۲۳ انچ بارش ہوئی اس موقع کی آبادی ۴ ہزار کی ہے ۷۰ فیصدی مکانات بالکل منہدم ہوگئے۔ اور جو باقی ہین ان کی حالت بھی خطرناک ہے کئی جانون کا نقصان ہوچکا ہے۔

شکستگی۔ للا اور پنڈ دادنخان کے مابین تین سو فٹ لائن ٹوٹ گئی ہے اور بیس بیس فٹ گہرے غار ہوگئے ہین پُل مین شگاف آگیا ہے کھیوڑہ اور پنڈ دادنخان کے مابین بھی سڑک ٹوٹ گئی ہے۔ ایک ہفتہ مین مرمت ہوسکیگی۔

مردم شماری۔ کوئٹہ میونسپلٹی کی مردم شماری ۲۶۔ اگست کی شب کو ہوئی تھی اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت کوئٹہ کی آبادی ۴ ہزار ہے بحالیکہ گذشتہ عام مردم شماری کے وقت صرف ۱۱ ہزار تھی۔

ترک عورتون نے بھی تائید کی کوشش کی اور مسرت مین مردون سے کم حصہ نہین لیا ایک نوجوان ترک بیگم نے پردہ و نقاب جلوس کا علم لیکر نکلی اور دیگر آزاد ترکان کی بیویان پردہ توڑ کر یورپین لیڈیون کی طرح غیر مردون سے ملاقات کرتی ہین بہت سی عورتین انجمن اتحاد و ترقی کی پیام رسانی کی خدمات ادا کر رہی ہین۔

اصلی ممیرا اور اصلی ممیری کا سرمہ

مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و

خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخون کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرا فیتولہ ۸﷼ قسم دوم سرمہ قسم اول ۳﷼ قسم دوم ۸﷼ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۴۔ اگست ۱۹۰۸ء

امیر احمد صاحب نمبر ۹۰۲ عہ/
کرم الدین صاحب نمبر ۱۵۱۲ عہ/
جان محمد صاحب ۸۵۴ عا/
عبد الکریم صاحب ۱۶۵۳ عہ/
محمد صدیق صاحب ۷۸۱ للعہ/
رحیم بخش صاحب ۱۶۲۷ عہ/
محمد حسین صاحب ۸۳۲ عا/
عنایت اللہ صاحب ۸۸۱ للعہ/
عنایت اللہ صاحب ۲۵۷ غا/

۲۷ اگست ۱۹۰۸ء

شادی ۱۲۱۲ عا/
خادم الاسلام ۸۵۹ عا/
مرزا خدا بخش صاحب ۳۶ للعہ/
مرزا غلام رسول ۲۴۳ للعہ/
دولت علی صاحب ۲۰۶ عا/
چراغ دین صاحب ۳۲۵ عہ/
خورشید علی صاحب پٹواری ۱۸۵۹ عا/
سعد دین صاحب ۱۸۴۳ ۸/
مولوی غلام اکبر خان ۲۰۰۴ للعہ/
غلام حسین صاحب ۱۷۷۱ عا/

۲۹ اگست ۱۹۰۸ء

عبد الرشید صاحب ۱۵۶ للعہ/
عبد الماجد صاحب ۲۰۸۱ عا/
وزیر الدین صاحب ۱۳۶۶ للعہ/
برکت علی صاحب ۱۸۹۱ عہ/
علم الدین صاحب ۸۳۱ ے/
شمس الدین صاحب ۱۶۳ عا/
مولا بخش صاحب ۱۷۱۲ ے/
شمس الرحمن صاحب ۱۸۱ عا/

۳۰ و ۳۱ اگست ۱۹۰۸ء

امیر الدین صاحب ۴۰۵ للعہ/
امیر الدین احمد صاحب ۱۸۲ عا/
حافظ احمد الدین صاحب ۱۸ عا/
علی حسین صاحب ۱۰۷۶ عہ/

رحمت علی صاحب ۱۳۴ عہ/
نور الدین صاحب ۱۸۱ عہ/
نور الحسن صاحب ۷۰۸ عا/
چاند خان صاحب ۵۷۱ عہ/
عبد الرحمن صاحب ۶۸۱ عا/
رحیم بخش صاحب ۹۹ عہ/
غلام مصطفیٰ صاحب ۸۹۲ عا/
چراغ دین صاحب ۹۹ عا/
مراد بخش صاحب ۱۴۱۸ عا/
غلام محمد صاحب ۱۰۳۱ للعہ/
عبد الحی صاحب ۴۱۱ عا/
ڈاکٹر مراد بخش صاحب ۱۹۸ عا/
رحمت علی صاحب ۱۸۴ عا/
گلاب الدین صاحب ۳۵ ۵/

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء

سلطان جہان ۱۹۴۴ عا/
محمد علی شاہ صاحب ۱۹۹۸ عا/
عبد اللہ صاحب ۱۲۷۷ عہ/
راجن شاہ صاحب ۱۹۴ عا/
امام الدین صاحب ۱۲۴۶ عہ/
عبد الرشید صاحب ۱۹۷ عا/
فضل کریم صاحب ۱۹۴ عا/
نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ عا/
سید احمد حسن صاحب ۲۳۹ عا/
فیض محمد صاحب ۱۶۹ ے/
چوہدری عنایت ۱۶۱۰ عا/
محمد اشرف ۱۰۶۹ للعہ/
جلال الدین صاحب ۲۱۲ عہ/
ماسٹر قادر بخش صاحب ۱۴۷ عہ/
اکبر علی صاحب ۴۴۵ عا/
مرزا عباس بیگ صاحب عا/
مرزا محمد علی صاحب ۱۲۳۶ عا/
محمد فضل صاحب ۳۴ للعہ/
عبد العلی صاحب ۳۷۳ عا/
احمد الدین صاحب ۹۲ عا/

اخبار کی قیمت کب ادا کرنی چاہیئے

یہ ضروری نہین کہ ہر ایک خریدار سال بسال ماہ جنوری مین ہی اپنی قیمت ادا کرے ہر ایک صاحب کا اختیار ہے کہ سال کا کوئی ایک مہینہ اور تاریخ ادائگی قیمت اخبار کیواسطے مقرر کر سکتا ہے۔ زمینداروں کے واسطے آسانی ہوتی ہے اگر وہ ادائگی قیمت کے واسطے ماہ جون کا مہینہ مقرر کرین۔ کیونکہ وہ ایام فصل کے برداشت کے ہین لیکن یہ ضروری ہے کہ اس تاریخ کی قیمت ایک دفعہ پہلے وصول ہو جائے۔ مثلاً جو صاحب چاہتے ہین کہ اس دفعہ جنوری مین ان کو دی پی نہ کیا جائے اون کے واسطے ضروری ہوگا کہ جون تک کی قیمت اب ادا کرین کیونکہ آئندہ کسی کے نام بغیر وصولی قیمت پیشگی کے اخبار جاری نہ رہ سکیگا۔

مینجر۔

کار خیر

میرے پاس مفصلہ ذیل کتابین سلسلہ حقہ کی تائید مین ہین اور بسبب مکان بنوانے کے مین مبلغ چار سو روپیہ کا مقروض ہون اگر اس وقت احباب ایک ایک روپیہ فی کس کی کتب منگوائین تو میری امداد ہو جائیگی اور کتابین اون کے کام آ جائیں گی ایک روپیہ سے کم کی کتب ارسال نہ ہون گی۔ خرچ ڈاک سب کے ذمہ ہوگا

سلاسل الفضائل	۶/	سلاسل التعلیم	۲/
تعلیم القرآن	ا/	رسالہ فدک	۲/
النظر	ا/	چٹھی مسیح	ا/
کامن احمدی	ا/	احمدی کامن	۰/
مسیح کی آمد	–/	گلدستہ احمدی	–/

الملتمس

عبد الحی عرب۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

بک ڈپو بند۔ چونکہ کتابون کا حساب ہو رہا ہے اس واسطے بدر کا بک ڈپو چند روز کیواسطے بند رہیگا۔ کوئی کتاب فروخت نہ ہو گی۔ اس واسطے اس ہفتہ کتابون کا اشتہار اخبار مین نہین دیا گیا۔

مینجر

اخبار بدر کا نیا سال یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے شروع ہوگا

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کرین لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجین تا کہ تجویز ادویہ مین طبی تشخیص اور تدبیر کو مد نظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اگر کسی دوائی سے فائدہ نہو تو باقیماندہ دوائی محفوظ رکھکے واپس کر دین تا کہ اوس کے عوض مین دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیان یہ گولی قبض کے واسطے ایک گولی یا شدید قبض کیواسطے تین دو اور دستون کے واسطے چار تمام انگریزی اور یونانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہین۔ قیمت فی درجن ۴/

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہین۔ تین ہفتہ کیواسطے (ع ۸/)

تریاق الخنازیر خنازیرون کا داخلی و خارجی نہائت عمدہ علاج ہے جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۲۰ یوم کیواسطے عہ

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول مین بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۲۴ یوم کیواسطے (عہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہین اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریون کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ [illegible]

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور سرعت کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲/ ۱۴ خوراک کافی ہین۔

آتشک جدید و کہنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت (عہ)

سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت (عا/)

حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیان جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہین۔ فی درجن عہ/

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ مین بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عا/

نوٹ۔ ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہین ان کے نبانے مین یہ رعائت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان۔ گورداسپور

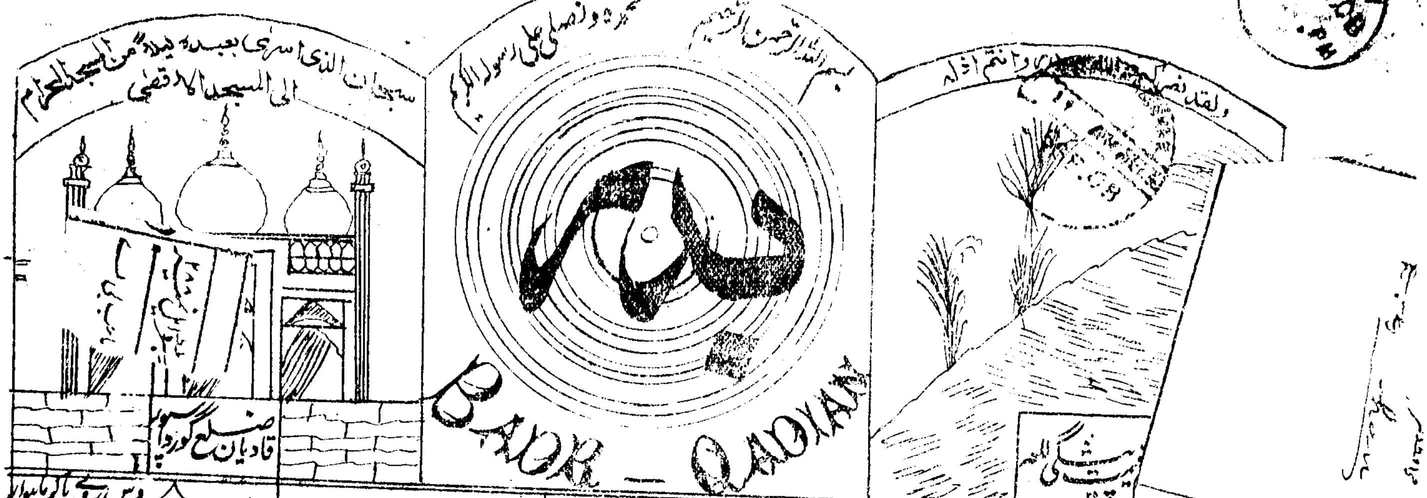

چہ گویم باتو گر آئی چہ ہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۷

مورخہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۹ اسوج ۱۹۶۵ سمبت ب

نمبر ۳۶

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

ستمبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)	اکتوبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)
۲۸	۱	۵ — ۲	۶ — ۲۵	۱۳	۱۶	۵ — ۱۱	۶ — ۱۰
۲۹	۲	۵ — ۲	۶ — ۲۴	۱۴	۱۷	۵ — ۱۱	۶ — ۹
۳۰	۳	۵ — ۳	۶ — ۲۳	۱۵	۱۸	۵ — ۱۲	۶ — ۸
یکم اکتوبر	۴	۵ — ۳	۶ — ۲۲	۱۶	۱۹	۵ — ۱۲	۶ — ۷
۲	۵	۵ — ۴	۶ — ۲۱	۱۷	۲۰	۵ — ۱۳	۶ — ۶
۳	۶	۵ — ۵	۶ — ۲۰	۱۸	۲۱	۵ — ۱۴	۶ — ۵
۴	۷	۵ — ۵	۶ — ۱۹	۱۹	۲۲	۵ — ۱۴	۶ — ۴
۵	۸	۵ — ۶	۶ — ۱۸	۲۰	۲۳	۵ — ۱۵	۶ — ۳
۶	۹	۵ — ۶	۶ — ۱۷	۲۱	۲۴	۵ — ۱۵	۶ — ۲
۷	۱۰	۵ — ۷	۶ — ۱۶	۲۲	۲۵	۵ — ۱۶	۶ — ۱
۸	۱۱	۵ ۸	۶ — ۱۵	۲۳	۲۶	۵ — ۱۷	۶ — ۰
۹	۱۲	۵ ۸	۶ — ۱۴	۲۴	۲۷	۵ — ۱۷	۵ — ۵۹
۱۰	۱۳	۵ ۹	۶ — ۱۳	۲۵	۲۸	۵ — ۱۸	۵ — ۵۸
۱۱	۱۴	۵ ۹	۶ — ۱۲	۲۶	۲۹	۵ — ۱۸	۵ — ۵۷
۱۲	۱۵	۵ ۱۰	۶ — ۱۱	۲۷	۳۰	۵ — ۱۹	۵ — ۵۶

یہ اوقات ریلوے سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں اور لاہور کے مطلع و مغرب کے مطابق ہیں اگلے ہفتے زیادہ صحت کے ساتھ لکھے جا سکیں گے۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ بمبئی کے احباب اس فرق کا اندازہ بھی کر لیں جو مختلف شہروں کے اوقات میں سورج چڑھنے اور ڈوبنے کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک صاحب اپنی گھڑی کی چال کے مطابق روزانہ کمی بیشی کر لیا کریں۔

دستور العمل۔ والیان ریاست للعہ۔ عام قیمت پیشگی للعہ۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۱؍ اخبار وقت پر نہ پہنچے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید بذریعہ اخبار دی جاوے گی۔ تمام ترسیل زر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح و فاضل احسن امروہی و دیگر بزرگان ملت کی صحت قوم کے لئے مژدۂ جاں فزا۔

۲۔ حافظ ابو سعید صاحب عرب رنگون سے تشریف لائے ہیں۔ آپ رمضان کا مبارک مہینہ دارالامان میں اقامت پذیر رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۳۔ اخبار ایک روز لیٹ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ کاتب سات روز سے مفقود الخبر ہے۔ محرر بھی یہاں نہیں یہیں کی بیمار ہے۔ اور مفتی صاحب سفر پر ہیں اور نا چیز بخار میں مبتلا۔ ایسی مجبوری کی حالت میں بھی اخبار تیار کروا دیا گیا۔

اطلاع

ترجمہ شاہ رفیع الدین والا قرآن شریف جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جسکو مد نظر رکھ کر درس قرآن مجید کے نوٹ لکھے جاتے ہیں مجلد عہ پر مجھ سے مل سکتا ہے۔ قیمت ساری یا کچھ حصہ پیشگی آنی چاہئے ورنہ وی پی نہ ہوگا۔ (محمد صادق ایڈیٹر)

احوال احباب احمدیہ

مفصلہ ذیل رباعیات عزیز بھائی محمد مرتضیٰ خاں پٹیالہ نے اپنی انجمن کے جلسہ میں پڑھیں۔

(۱) ... [illegible] ... کر گیا
کسرِ صلیب و قتلِ خنازیر کر گیا
خوش ... اس کے کیسے مناتے ہو تم خوشی
بیٹے کو بھی تمہارے وہ نخچیر کر گیا

۲۔ روزِ حشر جب حاضر بھی اہلِ جہاں ہونگے
محمد مصطفیٰ واں پر شفیعِ عاصیاں ہونگے
خلیفہ سب چلینگے جماعت اپنی اپنی کو
غلام احمد کے پیچھے ہم بھی آخر کو رواں ہونگے

۳۔ اپنی دوری سے نہ یوں مجھ کو رلایا ہوتا
اس سے بہتر تھا کہ پاس اپنے بلایا ہوتا
گر جدا ہی تھا قسمت میں پیارے احمد
اپنے روضہ کی مجھے شمع بنایا ہوتا
محمد مرتضیٰ خاں احمدی از پٹیالہ۔

خطبۂ جمعہ

امیر المومنین نے ۱۱ ستمبر جمعہ کو واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ پر خطبہ پڑھا۔

پہلے آپ نے پچھلے رکوعوں سے ربط کے سلسلہ میں فرمایا۔

سورۃ الحمد میں دو گروہوں کا ذکر ہے منعم علیہم مغضوب علیہم۔ منعم علیہم کو متقین فرمایا اور بتایا کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز پڑھتے۔ اپنے مال و جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ وحی کا سلسلہ ابتدائے خلق آدم سے تا قیامت قیامت جاری رہے۔ یہ لوگ ہدایت کے گھوڑوں پر سوار ہیں اور مظفر و منصور ہوں گے۔ دوم وہ لوگ ہیں جن کے لئے سنانا نہ سنانا برابر ہے اور جو شرارت سے انکار کرتے ہیں مغضوب علیہم ہیں ایسے ہی منافق۔

سوم وہ جو غلطی سے گمراہ ہیں یا بدعہدیوں کی وجہ سے یہ ضال ہیں۔

اب ایک منعم علیہ کی مثال دیکر سمجھاتا ہے۔ اللہ نے فرشتوں سے مشورہ نہیں کیا بلکہ انہیں اطلاع دی (یہ اطلاع دینا خدا کا خاص فضل ہے جو بعض خواص پر ہوتا ہے) کہ میں ایک خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ خلیفہ کہتے ہیں گذشتہ قوم کے جانشین کو۔ جو اپنے پیچھے کسی کو چھوڑے بادشاہ کو (ظاہری باطنی سلطنت کو شامل ہے)

یہ ملائکہ وہ تھے جن کے متعلق عناصر کی زمینی خدمات ہوتی ہیں اور یہ ثابت ہے اس آیت سے آ استکبرت ام کنت من العالین۔ جس سے معلوم ہوا کہ عالین اس حکم کے مکلف نہیں تھے۔ صوفیوں نے لکھا ہے تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے۔ ہر عنصر پر ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے اپنے متعلقہ شے کی ماہیت کو جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ تمام عناصر ملینگے ضرور ان میں اختلاف ہوگا مگر انہیں معلوم نہ تھا خدا انسان کو مجموعہ کمالات بنانا چاہتا ہے واقعی ہماری غذا بھی عجیب ہے کچھ اس میں پتھر (نمک) ہے کچھ نباتات کچھ حیوانات پس وہ بول اٹھے کہ وہ فساد کریگا اور خونریزی مگر ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں تیری ذات کو ایسی بات سے منزہ سمجھتے ہیں کہ تیرا کوئی کام حکمت اور نیک نتیجے سے خالی ہو۔ فرشتے جو اعتراض کر رہے تھے دراصل وہی ان پر وارد ہوتا تھا کہ وہ بنی آدم کی پیدائش اور اس کی نسل کی نسبت چاہتے تھے کہ نہ ہو گویا سفک دما کرتے تھے اور یہ بھی فساد تھا۔ ایک دفعہ کسی شخص نے مجھے کہا بہت علما تمہارے مرزا صاحب کو خلیفۃ اللہ نہیں مانتے میں نے کہا یہ تعجب نہیں خلفاء پر فرشتوں نے اعتراض کئے ہیں۔ یہ علماء فرشتوں سے بڑھ کر نہیں مگر فرشتوں اور ان لوگوں کے اعتراض میں فرق تھا فرشتوں نے توبہ کی اور کہا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا مگر یہ اپنے اعتراض پر قائم ہیں۔ واپس نہ لیا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں کسی نے خط لکھا کہ اب تو خدا بھی آسمان سے اتر آئے تو میں یہ بات نہ مانوں۔ فرمایا دیکھو یہ کیسے متکبر اور بے پرواہ لوگ ہیں شعیب نبی کو جب لوگوں نے کہا او لتعودن فی ملتنا تو انہوں نے جواب دیا کہ ما یکون لنا ان نعود فی ملتکم الا ان یشاء اللہ ربنا یعنی ہم کبھی تمہارے مذہب میں نہ آئینگے پھر فرمایا ہاں اگر خدا چاہے تو اس کا ارادہ زبردست ہے یہ پاس ادب ہے جو آجکل کے گستاخوں سے جا چکا ہے دیکھو ایک ناممکن بات پر پیغمبر نے خدا کے عظمت اور جبروت و جلال کا ادب کیا ہے تو افسوس اس انسان پر جو بلا سوچے سمجھے کہتا ہے کہ یہ کام یوں ہو جائیگا اور میں یوں نہ کروں گا۔

نبی کریم جب کوئی بادل آتا تو مضطربانہ اندر باہر پھرنے لگتے حضرت عائشہ نے عرض کی عرب کا ملک تو ابر دیکھ کر خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا عائشہ کیا معلوم کہ اس بادل میں کوئی خدا کا عذاب ہو بدر کے جنگ میں باوجود وعدہ نصرت الٰہی کے آپ نے ایک جھونپڑی ڈال لی اور اس قدر عاجزی سے دعا کی کہ آپ کی چادر گر گئی اس پر ابوبکر بول اٹھے کہ بس کیجئے خدا کا وعدہ ہے کہ میں فتح دونگا۔ اس پر صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابوبکر کو خدا کی نسبت اتنا علم نہ تھا جتنا نبی کریم کو تھا وہ خدا کی غنا ذاتی کو جانتے تھے فرشتوں کے سوال سے انسان کو عبرت پکڑنی چاہئے جسے نہ تو خدا کی صفات کا علم ہے نہ صفات سے پیدا شدہ فعل کا۔ بلکہ فعل کا اثر کچھ دیکھا ہے پس وہ کس بات پر بڑھ بڑھ کر اعتراض کرتا ہے۔ ماموریت من اللہ کی نسبت کہتا ہے یہ نہیں چاہئے تھا۔ وہ چاہئے تھا۔ وقت بہت ہو گیا تھا اس لئے تقریر ختم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

حضرۃ خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورہ احقاف

گذشتہ سے پیوستہ

رکوع ۳

آیت ۱ ۔ عاد ۔ عادیوں کا ملک بغداد اور مینوا سے شروع ہو کر مسقط اور عدن تک ۔ پھیلا ہوا تھا ۔

اخا عاد ۔ عادیوں کا بھائی ۔ پیغمبر جو عادیوں کی قوم کی طرف اونہیں میں سے مامور ہوا تھا ۔

احقاف ۔ ریت کے ٹیلے ۔ جو اس ملک میں ہیں

خلت النذر ۔ اس قوم اور ملک پر اس سے پہلے ہو د بھی گذر چکے تھے ۔

الا تعبدوا الا اللہ ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نکرو یہ اصل اصول تمام انبیاء کی عبادت کا ۔ ہے کہ نفس و ہوا کی پیروی کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اوسی کی عبادت کرو ۔

اودیت ۔ وادیاں ۔ وادی کی جمع ہے ۔

آیت ۴ ۔ عارضاً مستقبلاً ۔ سامنے آنیوالا بادل ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادل کو دیکھ کر گھبرا جاتے تھے اور کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر آتے ۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بادل کو دیکھ کر سارا جہان خوش ہوتا ہے آپ کیوں گھبراتے ہیں ۔ فرمایا اے عائشہ تو نہیں جانتی ۔ عاد کی قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی کہ یہ برسے گا مگر اوس میں اون کے واسطے عذاب تھا ۔

آیت ۶ ۔ مکنٰکم ۔ خطاب اہل مکہ کو ہے کہ تم بھی خوشیاں کرتے ہو اور اپنے نبی کو جھٹلاتے ہو تمہارا بھی یہی حال ہوگا ۔

یجحدون ۔ انکار کرتے تھے ۔

حاق بہم ۔ ان پر الٹ پڑا ۔

وجعلنا لہم سمعاً وابصاراً وافئدۃً ۔ ہم نے اونہیں چوکس ۔ دوراندیش اور سمجھدار بنایا تھا ۔

یستہزؤن ۔ خفیف سمجھتے تھے جس چیز کو وہ خفیف سمجھتے تھے ۔ وہی اون کیواسطے موجب ہلاکت ہوئی ۔

رکوع ۴

آیت ۱ ۔ لعلہم یرجعون ۔ تاکہ وہ بدیوں سے باز آجاویں

آیت ۲ ۔ قرباناً ۔ قرب کا ذریعہ

ضلوا ۔ گم ہو گئے ۔

آیت ۳ ۔ نفراً من الجن ۔ نصیبین کے یہودی سے ۔

آیت ۴ ۔ مصدقاً لما بین یدیہ ۔ توریت میں جو پیشگوئیاں ایک نبی کے آنے کے متعلق ہیں وہ اس نبی اور قرآن سے پوری ہوتی ہیں ۔ اور جو پیشگوئی یہ نبی خود کرتا ہے وہ بھی پوری ہوتی ہے ۔

آیت ۹ ۔ لا تستعجل لہم ۔ بد دعا کرنے میں جلدی نکر

(سورہ احقاف ختم ہوئی)

سورہ محمد

رکوع اول

آیت ۱ ۔ صدوا ۔ روکا

اضل ۔ نابود کر دیگا ۔ ایک دوسرے موقعہ پر ہے ۔ ءاذا ضللنا فی الارض ۔ وہاں یہی معنے ہیں ۔ ان کے عمل بیکار ہو جائیں گے ۔ کفار نے تین بار اتفاق کر کے آنحضرت صلعم کے برخلاف جنگھٹا کیا اور لشکر لے کر آئے مگر تینوں بار نامراد واپس ہوئے پہلی دفعہ بدر میں وہاں کفار کا جو قافلہ جا رہا تھا ۔ وہ محض تجارت کے لئے نہ تھا بلکہ اصلی غرض ریشہ دوانی اور جاسوسی تھی ۔ وہاں منہ کی کھائی پھر غزوہ جس میں تمام احزاب جمع ہوئے پھر جنگ احد ۔

آیت ۲ ۔ وآمنوا بما نزل ۔ یہ واؤ تفسیری ہے ۔

آیت ۳ ۔ واتبعوا الباطل ۔ جھوٹے ڈھکوسلے ۔ چونکہ مدلل نہیں ہوتے اس لئے اونہیں سینہ بسینہ رکھتے ہیں ۔

آیت ۴ ۔ حتی تضع الحرب اوزارھا ۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ جنگوں کا بوجھ دنیا سے اٹھ جائے ۔ یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو جائے ۔

لقیتم ۔ مٹ بھیڑ ہو جائے جنگ شروع ۔

لانتصر منہم ۔ ان سے انتقام لیکر چھوڑ دیگا ۔ بیچ میں مشکلات صرف اس لئے ہیں تاکہ تم روز آزمائی کرو خدا کے لئے محنت اور مشقت برداشت کر سکو ۔

آیت ۵ ۔ یصلح بالہم ۔ آپکے قلب کی اصلاح بغیر کسی اضطراب کے کر دیگا ۔

آیت ۷ ۔ ان تنصروا اللہ ۔ شریر آدمی سے بدلہ لوگے خدا کیلئے

آیت ۱۰ ۔ وللکٰفرین امثالہا ۔ جیسے موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون سے ہوا ایسے ہی ان کافروں سے ہوگا (پیشگوئی)

آیت ۱۱ ۔ مولیٰ ۔ لفظ مولیٰ کے کئی معنے ہیں ۔ چچا زاد بھائی قریبی رشتہ دار ۔ آزاد کرنے والا ۔ آزاد کیا گیا ۔ ناصر مددگار پیارا ۔ جو کسی کے کاموں میں متصرف ہو ۔ اس جگہ مولیٰ سے مراد معین و مددگار کے ہیں ۔ مومنوں کا معین اور مددگار خدا تعالیٰ ہے مگر کفار کا کوئی نہیں ۔

رکوع دوم

جنٰت تجری من تحتہا الانہار ۔ وہ درخت ایسے ہوں گے کہ آبپاشی اون کی جڑوں سے اوروں کو ہوگی بجائے اسکے کہ وہ خود پانی کے محتاج ہوں ۔

کما تاکل الانعام ۔ جانور موٹا ہوتا ہے ذبح کے لئے دودھ کے لئے ۔ سواری کے لئے ۔ ایسے ہی یہ کافر ہیں ہلاکت کے لئے ۔

آیت ۳ ۔ لمن زین لہ سوء عملہ ۔ وہ شخص اپنے برے فعل کو عمدہ معلوم کرتا ہے ۔

واتبعوا اھواءھم اور گری ہوئی خواہشوں کے نیچے دب جاتا ہے ۔ جوں جوں گرتا ہے بدی کی کشش بڑھتی جاتی ہے جیسے کوئی ثقیل جسم زمین کی طرف گرے تو جوں جوں نزدیک ہو کشش بڑھتی جاتی ہے ۔

آیت ۴ ۔ مثل الجنۃ ۔ پہلے جنات فرما چکا ہے اب ان میں سے ایک کی مثال دیتا ہے یہ دنیا میں موجود ہے اور صحابہ کو ملا ۔ عراق عرب ۔ عراق عجم ۔ شام ۔ مصر ۔ وغیرہ ممالک ۔

غیر آسن ۔ عرب میں ٹھہرے ہوئے پانی پر کائی جم جاتی ہے یہ ایسا نہ ہوگا ۔

انہار من لبن ۔ کثرت سے دودھ ۔

انہار من خمر ۔ انگوروں کا تازہ نچوڑ ۔

مغفرۃ من ربہم ۔ معلوم ہوا کہ فاتحین مصر و شام و عراق سب مغفور ہیں ۔ شیعہ کے لئے کاری حربہ ۔

آخرت کے جنتوں کا ثبوت اس جنت سے دیا کہ جب پیشگوئی کا ایک حصہ دنیا میں جنت ملنے ... کا پورا ہو گیا تو آخرة میں بقاعدہ اربعہ متناسبہ ضرور ملیگا۔

آیت ۵۔ ماذا قال آنفاً۔ بطور تمسخر کہتے کہ دیکھو یہ کیا باتیں کرتا ہے۔

آیت ۶۔ الا الساعۃ۔ اہل مکہ کے زوال کی گھڑی

اشراطھا۔ اس کے آثار تو ظاہر ہو رہے ہیں۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ محکمۃ۔ صاف حکم

نظر المغشی۔ گویا موت آہی گئی۔

آیت ۲۔ اولی لھم۔ دہتکار

طاعۃ۔ فرمانبرداری بڑی چیز ہے نفس کے خلاف ہو پھر ہو اسے ہی طاعت ہے۔

قول معروف۔ نبی کریم نے فرمایا ہے ھل یکب الناس الا حصائد السنتھم۔ یہی زبان ہی دوزخ میں ڈلوائیگی۔

صدقوا اللہ۔ خدا کے سامنے راستباز ہوتے۔

آیت ۳۔ تولیتم۔ حاکم بنائے جاؤ۔

تفسدوا۔ یہ پیشگوئی ہے جب حکومت ہاتھ میں آتی ہے تو ناواجب قطع رحمی کرتے ہیں۔

آیت ۴۔ افلا یتدبرون القرآن۔ بی اے تک کر محنت سے پڑھتے ہیں نہیں آتی تو قرآن کی زبان۔ ہر ایک مومن سوچے کہ وہ دوسرے مطالعہ کے مقابلہ میں تدبر فی القرآن کتنا کرتا ہے۔

رکوع چہارم

لن یخرج اللہ اضغانھم۔ کوئی انسان نہیں چاہتا کہ اس کی کوئی بدی یا کمزوری کسی پر ظاہر ہو۔ کمزوری پر اصرار بڑا مشکل ہے دل برداشت نہیں کرتا۔ کہ اپنے ہم چشموں میں ذلیل ہوں۔ پس ایسے مریض اپنے مرض کی فکر کریں واللہ مخرج ماکنتم تکتمون۔ اس آیت نے مجھے بہت بدنامیوں اور تکبروں اور غلطیوں سے روکا ہے۔

آیت ۵۔ اطیعوا الرسول۔ اپنی طرف سے ڈھکوسلے بنا کر نئی نئی عبادتیں نہ رکھا کرو جن پر اللہ اور اس کے رسول کی مہر نہ ہو۔

آیت ۱۰۔ ان تتولوا۔ خدا کے کام تو آخر ہو کر رہیں گے۔ افسوس تو یہ کہ وہ اپنا کام کسی دوسری قوم کے

سورۃ الفتح

رکوع اول

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک خواب کی بناء پر مکہ تشریف لے گئے ۹ میل کے فاصلہ پر حدیبیہ نام ایک مقام ہے جب وہاں پہونچے تو مکہ والے مزاحم ہوئے آخر بڑی لمبی چوڑی گفتگو کے بعد صلح نامہ لکھا گیا جس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ آپ اس سال واپس چلے جاویں (۲) آیندہ سال آئیں۔ تو ہتھیار بند ہوں۔ یعنی تلواریں غلافوں میں تیر ترکشوں میں (۳) مکہ والوں کا کوئی آدمی جائے تو واپس دیدیا جائے مسلمانوں کا مکہ آئے تو ہم نہ دیں گے۔ سورہ نحل میں یہ سب بطور پیشگوئی موجود ہے۔ کہ ایک عہد ہو گا پھر ساتھ ہی بتا دیا کہ یہ توڑ دیں گے چنانچہ فرمایا۔ واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا الایمان

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ مکہ والوں نے عہد شکنی کی۔

آیت ۱۔ انا فتحنا۔ اس میں مقام حدیبیہ کا ذکر ہے کیونکہ یہ صلح فتح مکہ کی پیش خیمہ تھی۔ بعض کہتے ہیں آپ نے جاتے ہوئے خیبر فتح کیا۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔

لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک۔ تا معاف کر دے تیرے سبب سے وہ قصور جو انہوں نے تیرے کئے ہجرت سے پہلے جب تو مکہ میں تھا۔

وماتاخر۔ اور تیرے وہ قصور جو انہوں نے اس وقت کئے۔ جب کہ تو وہاں سے چلا آیا۔

دوسرے معنے امام نے کئے ہیں۔

انسان جب کوئی کام کرتا ہے اور اس کا نتیجہ پورا پورا نہیں نکلتا۔ تو لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور طرح طرح کے عیوب اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ سو اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ جب ہم اسے فتح دینگے۔ تو یہ تمام الزامات اور عیوب اور نقائص جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ یہ سب ڈھانپ دئے جاویں گے اور مٹائے جاویں گے۔ پھر کوئی ان عیوب کو تیری طرف منسوب کرنے کی جرأت نہ کریگا۔ جو پہلے ہوئے اور نہ آیندہ کوئی الزام تجھ پر لگا سکیں گے۔ تیسرے معنے جو بعض صوفیاء نے کئے ہیں۔ ذنب چھوٹی چھوٹی فروگذاشتوں کو کہتے ہیں۔

آیت ۴۔ انزل السکینۃ۔ اللہ تعالی ابتلاؤں کے وقت مومن کے دل پر ایک خاص اطمینان و تسلی نازل کرتا ہے۔ حدیبیہ میں بظاہر صلح دب کر کی گئی تھی صحابہ قائم رہے جیسے ہمارے مسیح کی وفات پر ہماری جماعت۔

آیت ۶۔ یعذب المنافقین۔ ایک عذاب تو یہ ہے کہ ان کی امیدوں کے خلاف ہو گا۔

آیت ۸۔ شاھداً۔ اپنے اصحاب کا نگہبان۔

آیت ۹۔ تسجوہ۔ ۃ ضمیر میں اختلاف ہے بعض اللہ کی طرف پھیرتے ہیں۔ بعض رسول کریم کی طرف اس صورت میں یہ مراد ہے کہ رسول کریم پر کوئی الزام ہے تو اس کی تنزیہ کرے۔

آیت ۱۰۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یہ جو تیرے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ وہ بھی تیری مدد کرتے ہیں۔ مگر اللہ کا ہاتھ ان سب سے بڑھ کر تیرے ساتھ ہے۔

رکوع دوم

المخلفون۔ جب نبی کریم حدیبیہ کے مقام پر گئے تو کچھ لوگ منافق مدینہ کے پیچھے رہ گئے تھے یہ ان کا ذکر ہے انسان سے اعمال سرزد ہوتے ہیں بڑے ہی بھلے بھی کبھی کسی چھوٹے سے عمل کا مدار بڑے اخلاص پر ہوتا ہے وہ بڑے بڑے مفید نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً ایک نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اور وہ بخشا گیا۔ اسی طرح بدیوں کی حالت ہے بعض اوقات آدمی کسی بدی کو خفیف خیال کرتا ہے مگر دراصل نتیجہ اس کا بہت برا ہوتا ہے۔ حضرت امیر حمزہ نے اپنی ایک حالت میں اونٹنی کو کاٹا اور اس کا کلیجہ نکالا۔ آخر ان کا بھی کلیجہ نکالا گیا۔ پس یاد رکھو کہ ایمان بین الخوف والرجاء ہے ہر ایک شخص کو زبان و قلم کے چلانے میں احتیاط لازم ہے۔

آیت ۲۔ ظن السوء۔ میں غور کر کے دیکھا ہے جتنے بیٹے جو مذہب میں سب بدظنی سے نکلے ہیں بعض کو خدا کی نسبت بدظنی ہے۔ تو اس کے صفات کے منکر ہو گئے۔ نبوت کا انکار بھی اسی بدظنی سے ناشی ہوتا ہے آریہ دعا سے منکر ہیں اس کی جڑ یہی ہے۔

بوراً۔ بور کا لفظ بڑا خطرناک ہے۔ حسن ظن سے نقصان اٹھا لینا بدظنی کی ہلاکت سے بہتر ہے

آیت ۱۴۔ یغفر لمن یشاء۔ ایک خاص گروہ مراد ہے یہ نہیں کہ اندھا دھند جسے چاہے بخشدے۔

قل للمخلفین من الاعراب۔ یہ بڑی عجیب پیشگوئی ہے اس سے حضرت صدیق و فاروق کی عظمت بھی ثابت ہوتی ہے۔ فرمایا اے نبی کریم تیرے ساتھ نہ جائیں گے مگر ایک اولو قوم ہے جو عرب کے سوا ہے (فارس۔ روم۔ مصر) ان سے لڑائی ہو گی۔ ان کی طرف تم کو بلایا جاویگا اگر ان خلفاء راشدین کی اطاعت

[illegible]

کلام امیر المومنین

عورتون کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے

ایک صاحب کا اپنی زوجہ کی نسبت شکوہ تہا۔ فرمایا۔ یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ جب کسی عورت کے واسطے بہت استغفار اللہ کے حضور مین کی جاوے تو اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ عورتون کی کمزوریون مین رحم کرنا چاہیئے کیونکہ انکو حصول علم اور وعظ کے سننے اور تعلیم پانے کے واسطے وہ موقعہ نہین۔ جو مردون کیواسطے ہو سکتا ہے پس وہ کس طرح اپنے علم وعقل مین مردون کے برابر ہو جاوین۔ مردون کو پہلے ہی سے یہ امید نہین باندھ لینی چاہیئے۔ کہ عورت ہر امر مین اس کی ہمخیال اور مرضی کے موافق ضرور ہو گی۔

قابل قدر دلی ایمان ہے

ملک عادل شاہ صاحب نے ترنگزئی سے مجہے خط لکہا کہ حضرت خلیفہ صاحب اپنے نام کے ساتہہ لفظ احمدؐ لکہا کرین تو خوب ہو۔ (یعنی نورالدین احمدؐ) فرمایا۔ آجکل یہ رواج ہے کہ لوگ اس طرح کے نامون کے ساتہہ لفظ احمدؐ بڑہا دیتے ہین یعنے سراج الدین احمدؐ وغیرہ اور کوئی لکہدے تو مین اسکو برا نہین مانتا۔ لیکن میرے نزدیک یہ صرف ظاہری باتین ہین ان کی ضرورت نہین میرے لئے وہ ایمان کافی ہے جو میرے دل مین ہے اور خود لفظ نورالدین اپنے معنون مین بہت بڑا لفظ ہے۔

دہوکے سے نکاح ناجائز ہے

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین خط لکہا کہ میری ایک جگہ نسبت ہو چکی ہے مگر مین اوسے پسند نہین کرتا ہون چاہتا ہون کہ اپنے چہوٹے بہائی کے ساتہہ اس لڑکی کی شادی کرادون کیا یہ جائز ہو گا کہ نکاح تو مین کرلاؤن اور پہر طلاق دیکر اپنے بہائی کے ساتہہ اس کا نکاح کرادون۔

فرمایا اس کو لکہا جاوے کہ یہ دہوکہا ہے اور ہرگز جائز نہین۔ مومن کو چاہیئے کہ صاف بات کرے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ دنیا مین عورتون کی کمی نہین متقی کے واسطے خدا تعالیٰ سارے سامان خود مہیا کر دیتا ہے لڑکی والون کو صاف کہدینا چاہیئے کہ ہم اس لڑکے کے واسطے نہین بلکہ چہوٹے کے واسطے درخواست کرتے ہین اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ وہ کام ہونے دے جو احسن ہو۔

مولوی فضل دین صاحب مرحوم خوشاب

مولوی صاحب موصوف کی وفات کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پہونچی۔ فرمایا کہ ان کا جنازہ جمعہ کے دن پڑہا جاوے بڑے مخلص آدمی تہے اور دیر مخلص تہے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

فرمایا (۱۴ ستمبر) بورڈنگ کے بعض طلبا کو مخاطب فرما کر۔ کہ دنیا مین اختلاف ہے ہر ایک کا مذاق جداجدا ہے۔ مگر باوجود اس قدر اختلاف کے پہر بہی ان مین ایک وحدت ہے۔ خدا تعالیٰ واحد ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ وحدت پیدا ہو۔ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً۔ یعنے تم سب کے سب ملکر اللہ کے رسّہ کو مضبوط پکڑ لو۔ تمہاری کہیل جو رسّہ کہینچنے کی ہے اس سے مجہ پر یہ نکتہ سوجہا ہے کہ جیسے وہان فریق مقابل کو زک دینے کے لئے ضروری ہے کہ سب کے سب یکدل ہو کر باوجود اختلاف قومی وخیالات زور لگاتے رہین۔ اسی طرح اللہ کے رسّے کو جس سے مراد قرآن مجید ہے۔ دوسری قومون کی زد سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ تم ملکر کام کرو۔

قرآن مجید پر تمام قومین۔ تمدنی۔ تاریخی۔ طبعی۔ علمی۔ عقلی۔ غرض کہ ہر طرح کے اعتراض کر رہی ہین اور چاہتے ہین کہ قرآن مجید کی تعلیم کو نہ پہیلنے دین۔ پس تمہین چاہیئے کہ ان کا زور توڑنے کے لئے اپنے مین علمی قوت پیدا کرو۔ اور اتفاق سے رہو۔

وحدت کے لئے ایک اختلاف کی بہی ضرورت ہے، دیکہو اگر رسّے کے کہیل مین دوسری طرف مخالف زور لگانے والا کوئی نہ ہو۔ تو یہ کہیل ہو ہی نہین سکتا اسی طرح (حبل اللہ) قرآن مجید کے مقابل مین زور لگانیوالے لوگ بہی ضرور ہونے چاہئین تہے۔ پس اب ضرور ہے کہ تم اتفاق سے یکدل اور یکجان ہو کر زور لگاؤ تا ایسا نہ ہو کہ فریق مخالف فتح پالے۔

ایک پرانی نظم

(جو سخت بخار کی حالت مین کہی گئی تہی)

تیرہ صدیون سے تہی امید ترے آنیکی۔

جلوۂ روئے جہانتاب کے دکہلانے کی

منزلت موشِ سعلیٰ کی عطا ہو جانے
کس کو امید تہی یہ پایہ یہان پانے کی

کس جوان مردے کی کسر صلیب اعدا
مین بتاؤن ہمے ہادی مرے مرزا نے کی

چشم حق بین جو نہ رکہتے تہے تو ان اندہون پر
منکشف کچہہ بہی حقیقت نہ ہوئی کانے کی

خدمتِ دین مین جان اپنی فدا کردینا
حق کے نزدیک ہے لوگو! یہی اعلیٰ نیکی

جس قدر چاہتا ہے زور لگالے دشمن
آرزو تیری نہین ایک بہی بر آنے کی

ہوا منصور ومظفر یہ خدا کا مرسل
پیش کچہہ بہی نہ گئی یان کسی ملّانے کی

چل ہی سر پہ ہے تلوار مرے مہدی کی
جو صدا نکلے وہ ہے چیخنے چلانے کی

دوڑتی آئی قدم لینے اجابت اس کے
جو دعا اس مرے مرشد مرے آقا نے کی

ناخدا ہے مری کشتی کا یہی مردِ خدا
پختہ امید ہے ساحل پہ پہنچ جانے کی

حکمت آموز فلاطون ہو ترا ہر خادم
عقل سقراط سے بڑہ کر ترے دیوانے کی

چیر کر سینہ دکہاؤن دلِ بریان اپنا
تاب ہے کس کو مگر دیکہنے دکہلانے کی

کہانے پینے سے تو نفرت ہی مگر عادت ہے
خون دل خون جگر پینے کی غم کہانے کی

قیس مجنون تہا جو جنگل مین رہا سرگردان
سیکہتا مجہ سے ادا یار پہ مرجانے کی

آرزو ہے کہ یہین مسکن ومدفن ہو مرا
ترے مخلص ترے شیدا ترے دیوانے کی

ایک جلوے ہی مین گہربار بہلایا ہمکو
خوب ہے مرے ساقی ترے پیمانے کی

آنکہہ طوطے کی نہین ہون کہ بدل جاؤن مین
آستان چہوڑنے کا مین نہین خم خانے کی

معنی پردرجو ہین آواز سے اون کو کیا کام
باطنی لوگون کو لت ہوتی نہین گانے کی

قلزم عشق سے نکلے ہین یہ بیتے موتی
گو مجہے طرز نہ آئی ہو پرو لانے کی

[illegible]

البدر مورخہ ۲۴ ستمبر [illegible]

"ماہِ صیام"

تمہید نماز کے بعد دوسری عبادت جو مسلمانوں کو دوسری قوموں سے ممتاز کرتی ہے وہ "صوم" ہے۔

افسوس کہ عام مسلمانوں نے اس مبارک مہینے کی عزت و حرمت کا کچھ پاس نہیں کیا یا وہ زمانہ تھا کہ تمام بالغ مرد بلکہ شوق سے بعض نابالغ بھی بجز اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو، روزہ رکھتے تھے۔ دیہات میں اگر کوئی تنور گرم ہوتا۔ تو مولوی صاحب اوس میں پانی ڈلوا دیتے اور لوگ اوس پر ناراض ہونے کی بجائے نادم ہوتے یا اب یہ زمانہ ہے کہ کھلے بندوں لوگ باہر کھاتے پھرتے ہیں اب بعض دیہات میں دیکھا گیا ہے کہ ۵ فیصدی مرد بھی روزہ دار نہیں ملتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت دلوں میں کچھ نہیں رہی۔ اور دوم لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ روزہ رکھنے کے کیا فائدے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی اس جہالت سے فائدہ اٹھا کر کئی عیسائی مرد اور عورتیں ادھر ادھر دیہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور بڑی نرمی سے پوچھتے ہیں آپ کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ۔ خدا کسی کو بھوکوں مار کر خوش نہیں ہوتا۔ یہ بات عام سادہ لوحوں پر بہت اثر کرتی ہے

روزہ رکھنے کا مقصد روزہ ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ روزے کا مقصد خود خداوند کریم نے بتلایا ہے کہ لعلکم تتقون یعنی یہ حکم اس لئے ہے کہ تا تم متقی بن جاؤ۔ اور یہ تقویٰ مدارِ نجات ہے چنانچہ فرمایا۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے۔ یہ تقویٰ وہ نعمت ہے جسے یہ حاصل ہو خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا اور اوس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اوسے بھی معلوم نہیں ہوتا تقویٰ حاصل ہونے کا ایک طریق یہ ہے کہ جب انسان حلال اشیاء سے بحکم الٰہی رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ حلال اشیاء سے نہ رکے۔

دوسرے فوائد پھر روزوں سے مفصلہ ذیل فوائد ہیں (۱) مسکینوں کی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے جب اپنے تئیں بھوک پیاس لگتی ہے۔ تو اس وقت اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان غریب مسکین لوگوں کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہوگی (۲) پھر کسی مصیبت کے وقت صبر و قناعت سے کام لے سکتا ہے اور برداشت کا مادہ پیدا ہو سکتا ہے (۳) اس میں یہ تعلیم ہے کہ تم گناہوں سے اگر چاہو تو بچ سکتے ہو (۴) یہ تکلیف گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (۵) سچی بھوک کے بعد کھانا کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے (۶) شکر کی توفیق ہوتی ہے کیونکہ جو چیز عین ضرورت کے وقت ملے اس پر بے اختیار الحمد للہ نکلتا ہے کئی مسلمان روز کھانا کھاتے ہیں مگر کتنے ہیں جو کھا کر الحمد للہ پڑھتے ہیں (۷) نرمی اور بردباری کا سبق حاصل ہوتا ہے (۸) دعا قبول ہوتی ہے (۹) فرشتوں میں ہماری تعریف کی جاتی ہے۔ (۱۰) شب بیداری کی مشق کرائی جاتی ہے اور یہ سکھایا جاتا ہے کہ دیکھو تم جسمانی غذا کے لئے کیا شوق سے اٹھ کھڑے ہوتے ہو پس روحانی غذا (تہجد) کیوں کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتے (۱۱) قرآن مجید پڑھنے سننے کا موقع ملتا ہے۔ (۱۲) یہ وہ عبادت ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کا اجر میں آپ ہوں۔ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی (ترجمہ۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلا ہونگا انسان اپنی خواہش اور طعام کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے)

ماہِ رمضان کے تقرر کی حکمت انسان میں دو قوتیں ہیں۔ ملکی اور بہیمی تمام اعمال صالحہ کی جڑ ملکی قوت کا غلبہ ہے۔ بہیمی قوت کو گھٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کھانا کم کیا جائے اب اگر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تھوڑا کھاؤ۔ تو بعض کو بے ایمانی کا موقعہ ملتا۔ جو پرہیزگار ہوتے وہ تو اتنا تھوڑا کھاتے کہ بیمار ہو جاتے اور بعض وہ بھی کہ دو تین سیر دودھ پی اور پندرہ سولہ پراٹھے کھا کر بھی کہتے کہ ہم نے تھوڑا کھایا ہے اور یوں بھی کوئی خاص اندازہ مقرر نہ ہو سکتا تھا اس لئے کھانا تو وہی رکھا مگر فاصلہ دو کھانوں کے درمیان زیادہ رکھ دیا اور پھر اسے متواتر ایک ماہ تک کیا کیونکہ ایک دو روز تو ہندو بھی برت رکھ لیتے ہیں ماہ کامل اس لئے فرمایا کہ روحانی حالت بھی رفتہ رفتہ ترقی کرے جیسے ہلال سے بدر ہوتا ہے اور بہیمی قوت گھٹے جیسے پندرہ روز کے بعد آخر رات تک چاند گھٹتا ہے۔ مہینہ مقرر اس لئے کیا کہ آدمی سست ہے وہ کسی پابندی و ضابطہ کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔ اس طرح تو دیکھا دیکھی شرما شرمی سب کچھ ہو جاتا ہے اور اگر مقرر مہینہ نہ ہو تو کئی لوگ ہیں جو کہیں کہ اچھا اس مہینہ کام ہے اگلے کہیں گے اور پھر اسی طرح سستی کرتے کرتے سارا سال ہی گذر جائے۔ پھر چاند کا حساب اس لئے رکھا کہ موسم میں تکلیف برداشت کرنے کا تجربہ ہو جائے۔

روزہ کب رکھنا چاہئیے لا تصوموا حتی تروا الھلال۔ جب تک ہلال کی رویت نہ ہو روزہ رمضان نہ رکھو اور فرمایا لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین پس بعض لوگ جو پرہیزگار کہلانے کے لئے شک کے دن روزہ رکھ لیتے ہیں نہ جائز ہیں ایک معتبر گواہ کی شہادت ہلال رمضان کے بارے میں بحالت ابر مقبول ہے۔

رمضان کیسا مبارک مہینہ ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن جس کے متعلق قرآن مجید میں حکم نازل ہوا یا جس میں قرآن نازل ہوا یہ وہ مہینہ ہے اور حدیث میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں۔ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین (البخاری)

یہ بالکل صحیح بات ہے کسی شخص نے کہا تھا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ شیطان برابر اپنا کام کئے جاتا ہے ایک بزرگ نے جواب دیا کہ:-

اول ابلیسے مرا استاد بود
بعد ازاں ابلیس پیشم باد بود

شیطان تو قید ہے۔ مگر شیطان کی صحبت میں رہنے والے لوگ تو زندہ ہیں۔

روزہ رکھنے والا کا درجہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے زیادہ خوشبو ہے۔ اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے

روزہ کے لئے نیت ضروری من لم یجمع الصوم

قبل الفجر فلا صیام لہ جو صبح سے پہلے نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں کہ آدمی زبان سے سنا کر کہے کہ میں روزہ رکھتا ہوں مطلب یہ ہے کہ ارادہ ہو کہ میں روزہ رکھوں گا۔

روزہ کی حالتیں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ۔ جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل نہیں چھوڑتا تو وہ سن لے کہ اللہ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ پھر فرمایا۔ الصیام جنۃ فلا یرفث ولا یجھل فان امرء قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم مرتین۔ روزے سپر ہیں۔ پس کوئی روزہ دار نہ فحش بکے نہ جھگڑا کرے اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے تو اسے کہدے بھائی صاحب میں روزہ دار ہوں معاف کیجئے۔ لیس الصیام من الطعام والشراب وحدہ ولکن من الکذب والباطل واللغو والحلف۔ یعنے روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ جھوٹ بولنے، جملہ خلاف حق امور ... اور لغو کاموں اور جھوٹی قسموں سے رکنا بھی ضروری ہے۔

روزہ رکھنے کا وقت

فرمایا۔ تسحروا فان فی السحور برکۃ۔ فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر۔ سحری کھاؤ۔ سحری میں برکت ہے اہل کتاب کے روزوں اور ہمارے روزوں میں یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں۔ بس آٹھ پہر روزہ رکھ کر اسپر نازکرنیوالے یاد رکھیں اکثر مسلمان بھائی تو ایسے ہیں کہ جب ان کی آنکھ کھلتی ہے خواہ بارہ ہی بجے ہوں اٹھ کر کھانا کھا کر پھر سو جاتے ہیں۔ اور ٹھیک اس وقت اٹھتے ہیں کہ جب سورج کی روشنی ان کی آنکھوں پر اپنا تیز اثر ڈالتی ہے پھر ایک اور نقص ہے کہ کھانا کھا کر بعض زمیندار حقہ پیتے رہتے ہیں (جیسے ہندوستانی پان چباتے رہتے ہیں) اور مسئلہ یہ بنا رکھا ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی دکھائی نہ دے جائز ہے۔ ادھر ملاں بھی چونکہ کھانا کھا کر سو جاتا ہے۔ اس لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب دن چڑھنے کے قریب ہو۔ ۹۰ فیصدی روزہ داروں کے روزے ... اس طرح تباہ ہوتے ہیں اور اکثر مسلمانوں کی نماز صرف اس وقت سونے کی بد عادت کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ بس ضرور ہے کہ سنت نبویہ اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنے کھاؤ پیو جب تک فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ ہو جائے۔ صبح کاذب کے وقت کھانا پینا درست ہے کھانا ایسے وقت کھانا چاہیئے کہ اس کے بعد نماز صبح کو آدمی چلا جائے۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ چالیس منٹ قبل از صبح کھانا کھانا ایسا ہے کہ ضعف معدہ والوں کو بھی اس میں کوئی دقت نہیں ہوتی صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق عمل تھا۔ تسحرنا ثم قمنا الی الصلوۃ ہمنے سحری کھائی اور پھر نماز کو کھڑے ہو گئے۔ پوچھا گیا کتنا فرق تھا۔ فرمایا خمسین آیت۔ یعنے پچاس آیۃ کا قدر یعنی تقریباً دس منٹ۔ دوسری حدیث۔ کنت اتسحر فی اھلی ثم یکون لی سرعۃ ان ادرک صلوٰۃ الفجر مع رسول اللہ۔ میں اپنے گھر سحری کھالیتا پھر مجھے جلدی ہوتی کہ فجر کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پاؤں۔ چونکہ چاندنی اور ابر کی وجہ سے اکثر اوقات صبح کا صحیح علم نہیں ہوتا اس لئے گھڑی[1] سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہر روز طلوع آفتاب کا نظارہ کر لیا جائے پس طلوع سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے صبح صادق ہمیں اور احتیاطاً یہ وقت ڈیڑھ گھنٹہ سمجھ لیں اپنی گھڑی کی نسبت تجربہ کرلے کہ ہر روز اس میں کتنا فرق پڑتا ہے پس اسی کے مطابق روز حساب کر لیا کرے اکثر مسلمان بھائی گھڑی جیبوں میں رکھتے ہیں مگر اس سے دینی کام نہیں لیتے انہیں پوچھا جائے۔ تو وہ نہیں بتا سکتے کہ دن کس وقت غروب ہوتا اور کس وقت چڑھتا ہے حالانکہ صرف اوقات طلوع وغروب جاننے سے تمام نمازوں کے وقتوں کا صحیح علم ہو سکتا ہے۔

کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

قرآن مجید میں صریحاً آتا ہے۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ یعنے تم میں سے اگر کوئی مریض ہو یا سفر پر تو وہ اور دنوں میں روزے رکھے اس بات میں بہت بحث ہے کہ سفر کی حد کیا ہے اور پھر یہ کہ روزہ رکھنا مطلق منع ہے یا کہ نہ رکھنا افضل ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ عرف عام میں سفر کس کو کہتے ہیں۔ اور وہ سیر تمام کاروبار سے کن باتوں میں الگ ہو سکتا ہے۔ آخیر یہ فیصلہ ہوا کہ اگر انسان رات کو واپس چل کر گھر نہ آسکے تو یہ سفر ہے اور سفر میں روزہ بعض صحابہ رکھتے بعض نہ رکھتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسے روزہ داروں کو اولئک العصاۃ فرمایا یہ خطاکار ہیں۔ میرے آقا مسیح الثقلین فرماتے تھے خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑا ہو یا بہت سفر چھوٹا ہو یا لمبا۔ پس بالعزم اگر تین چار کوس بھی جائیں تو یہ سفر ہے۔ بشرطیکہ روزمرہ کا معمول بطور گشت دورہ وغیرہ نہ ہو۔ اور ایک دفعہ کسی آدمی کو بٹالہ بھیجا تھا۔ تو اسے فرمایا تھا کہ روزہ نہ رکھنا اور خود امرتسر میں سر اجلاس اس مسئلہ کے اظہار کے لئے بحالت مسافرت چائے نوش فرمائی تھی آپ فرماتے تھے کہ حالت سفر و مرض میں روزہ رکھنا خدا کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ حاملہ اور مرضعہ کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اگر کمزوری ہے اور بعد وضع حمل بھی قضاء نہیں کر سکتی تو وہ فدیہ دے سکتی ہے ایسا ہی وہ مریض جو دائم المریض ہے اور شیخ فانی جنہیں امید نہیں کہ ہم روزے قضاء کر سکیں گے۔ وہ بھی فدیہ دے سکتے ہیں۔ عورت کو بحالت حیض روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ والذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ کے کئی معانی ہیں بعض کہتے ہیں جو طاقت نہیں رکھتے۔ مثلاً شیخ فانی۔ بعض یہ کہ جو مشکل رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً جن کے معدے خراب ہیں یا جو مزدوری پیشہ ایسے سخت کام کرتے ہیں۔ جو بحالت بھوک و پیاس ہو ہی نہیں سکتے نہ کریں تو رات کو بال بچہ بھوکوں مرے۔ بعض اوقات ہل چلانے والے کاشتکار۔ بعض یہ معنے کرتے ہیں کہ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ دیں۔ بہرحال معمولی کاروبار کی وجہ سے کسی کو معاف نہیں ہو سکتا۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سفر کی حالت میں تو معاف ہو جس میں آج کل چنداں مشقت بھی نہیں اور بعض جفاکشی کے کاموں میں کیوں نہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ کاروبار معمولی ہے اور سفر تو گاہے ماہے کا معاملہ ہے اور پھر ان کی قضاء تو بہرحال لازم ہے بعض کا خیال ہے کہ پہلا حکم نفلی روزوں کے متعلق ہے اور فرضی روزوں کا حکم فمن شھد منکم الشھر میں ہے۔ اس صورت میں یطیقونہ کے معنے ہیں کہ اگر نفلی روزہ باوجود طاقت نہ رکھے۔ تو فدیہ دے۔

روزہ کے نواقض

عمداً کھانے پینے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے[2]۔ اگر کنکر یا گٹھلی یا لوہے کا ٹکڑا نگل جائے۔ تو بھی روزہ قضاء کرے

ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بلا اختیار حلق میں دھواں گرد وغبار مکھی مچھر

[1] خدا نے جو آجکل گھڑیاں بنا دی ہیں یہ بھی مومن کی خدمت کے واسطے ہیں

آنا چیتے ہوئے آٹا یا تمباکو کوٹتے ہوئے غبار چلا جائے (۲) کان میں پانی چلا جائے یا قصداً پانی ڈالے (۳) خواب میں غسل کی حاجت ہوئے (۴) خودبخود قے آجائے یا عمداً قے کرے مگر منہ بھر کر ہو (۵) آنکھ میں دوائی ڈلوائے (۶) خوشبو سونگھو بلغم نگل جائے (۷) غسل کی حالت میں دن چڑھ جاوے (۸) دانتوں سے خون جاری ہو جائے۔ (۹) پچھنے لگوائے (۱۰) مسواک کرے۔ (۱۱) سرمہ ڈالے (۱۲) اپنی بی بی کا بوسہ لے۔

کس وقت روزہ کھولنا چاہئے

فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزال هذه الامة بخير ما عجلوا الفطر۔ یعنی امت بھلائی میں رہیگی۔ جب تک روزہ کھولنے میں غیر معمولی دیر نہ کریگی۔ پھر وقت فرمایا۔ اذا اقبل الليل من ههنا وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر۔ جب مشرق کی طرف سے رات چڑھ آئے اور ادھر مغرب کی طرف دن غروب ہو جائے۔ تو روزہ کھولنا چاہئیے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جہاں سورج ڈوبتا ہے وہ جگہ دوسری شفق کے ساتھ ملنے اور ادھر مشرق کی طرف رات چڑھنے میں قرص خورشید کے غروب ہونے کے بعد پانچ منٹ خرچ ہوتے ہیں۔

روزہ کھولتے وقت کیا کہنا چاہئیے

اوس وقت پڑھنا چاہئیے اللهم انی لك صمت وعلی رزقك افطرت۔ ورنہ کہ ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فعلى ماء فانه طهور۔ جب کسی نے روزہ افطار کرنا ہو تو چاہئیے کھجور یا چھوہارے سے کھولے کیونکہ اس میں برکت ہے نہیں تو پانی کیونکہ یہ بہت پاکیزہ چیز ہے۔ ہمارے زمیندار مسلمان بھائی اکثر حقہ کے ساتھ افطار کرتے ہیں میرے خیال میں ایسی مکروہ چیز سے روزہ کھولنا ٹھیک نہیں۔ بلکہ روزوں سے تو اسکو چھوڑنے کا سبق سیکھنا چاہئیے۔ افطار کیوقت یکدم غذا ہرگز نہیں کھانی چاہئیے بلکہ چاہئیے کہ کھجور۔ دودھ وغیرہ سے روزہ کھول کر سکون و اطمینان سے نماز پڑھیں تاکہ اتنے میں معدہ از سر نو اپنے فرض کو انجام کرنے کے لئے تیار ہو جاوے۔ کوئی ثقیل غذا جس میں مٹھاس اور چکنائی دکھائی نہیں چاہئیے۔ اور کسی روزہ دار کا روزہ کھلانا بڑا ثواب ملتا ہے۔ جتنا روزہ دار ہی کو۔

قیام رمضان

تہجد کی نمازیں ہی مومن کو حسب استطاعت پڑھنی چاہئیے۔ مگر ماہ رمضان میں اس کا اہتمام ہے حدیث میں یأمرهم بغير عزيمة آیا ہے سید المعصومین احکم العادلین من رب العالمین نے بار ہا سوالات کے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ نماز دراصل تہجد ہی کی نماز ہے کوئی الگ نماز نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سہ روز اسے اول رات ہی پڑھا ہے مگر اکثر آپ کا معمول یہی تھا کہ پچھلی رات گھر میں اکیلے پڑھتے چنانچہ جب صحابہ نے شامل ہو کر جماعت کی صورت بنا لی تو فرمایا۔ فصلوا ايها الناس فی بيوتكم فان افضل صلوة المرء فی بيته الا الصلوة المكتوبة (یعنی اے لوگو! تم اپنے گھروں میں پڑھو کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نمازیں گھر ہی میں بہتر ہیں۔ امیر المومنین مولوی نورالدین صاحب سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس بارے میں عبد الرحمن بن عبد القاری کے اثر سے کوئی صحیح نہیں یہ وہی روایت ہے جس میں حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ والتی تنامون عنها افضل من التی تقومون۔ یعنے اس نماز کا پچھلی رات پڑھنا افضل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھا گیا تھا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

" فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی ہے تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی۔ جو پہلے بیان ہوئی"

چنانچہ اسی لئے فتح القدیر میں امام ابن ہمام نے تسلیم کیا کہ پہلی آٹھ سنت ہے دوسری بارہ مستحب۔ خصوصاً معمولی طریقہ جو مسجد کے ملانوں معمول ہے سخت قابل اعتراض ہے۔

قادیان میں عموماً حضرت مولوی نورالدین صاحب کی فرمائش سے بعض احباب اول شب میں مسجد اقصیٰ میں جمع ہو کر کسی حافظ صاحب سے قرآن شریف آٹھ رکعت نماز میں روزانہ سنا کرتے ہیں۔

اعتکاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ پچھلے دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے تھے جس مسلمان بھائی کو موقعہ ملے ضرور اس سنت کو زندہ کرے آخر سال بھر کام کرتے ہیں دس دن خدا کے لئے وقف کر دے۔ یہ دس دن تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔

معتکف کے لئے مسجد میں رہنا ضروری ہے ایک الگ پردہ ڈال سے باہر ضروری حاجات (کھانا۔ پینا قضاء حاجت۔ نماز جمعہ کے لئے جا سکتا ہے۔ کلام نہ کرے۔ مسجد میں چپ نہ رہے بلکہ نیک باتوں میں مشغول رہے۔ اپنی بی بی کے پاس جانا منع ہے۔ باقی رہے عید اور صدقہ فطر کے احکام وہ انشاء اللہ پھر بیان کریں گے۔

الخطبہ

اس کے متعلق جو صاحب خط لکھیں وہ ہر خط کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ ارسال فرمادیں ورنہ تعمیل نہ ہوسکیگی اور خط میں جس خطبہ کا ذکر کریں اس کا نمبر بھی لکھ دیا کریں۔

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو اسی کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنے والے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو جوان عمر۔ خواندہ۔ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ ضلع اسمٰعیل خان اور نمازی پٹھان خاص کر تحصیل ڈیرہ بھروہ شاہ پور ضلع میانوالی جنگ۔ بھکر۔ مظفرگڑھ اور ملتان مگر احمدی جماعت کا ہو۔ خط و کتابت بنام ح م ع معرفت ایڈیٹر ہو

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چھ و تین سال۔ خط و کتابت بنام م ۔ ن معرفت ایڈیٹر ہو

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ دو تین سال اول پنڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام امیر احمد۔ احمدی قریشی از فادیان۔

مراسلات

تفسیر آیت قرآنی

ازقلم

از حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ظاہر ہے کہ ایسا ہی اکثر ہوا کرتا ہے کہ قاتل یا مجرم ہر چند تدابیر اپنے جرم کے اخفا کے لئے کرتا ہے مگر کسی نہ کسی طرح سے اللہ تعالیٰ اوس کے جرم کو علانیہ ظاہر فرما دیتا ہے۔ اور یہ اظہار جانب اللہ خصوصیت کسی زمانہ کے ساتھ ہی نہیں رکھتا اس لئے جملہ استمراریہ کے ساتھ یہ مقصود بیان فرمایا گیا ہے اور ہم نے اپنی عمر میں کثرت سے ایسے واقعات قتل وغیرہ کے دیکھے ہیں کہ قاتل اور اوس کے معاونوں نے ہر چند جان توڑ کوششیں کیں ہیں کہ یہ جرم کسی طرح پر مخفی رہے مگر حسب الحکم واللہ مخرج ما کنتم تکتمون کے وہ قاتل مخفی نہیں رہ سکا اور اظہار ایسے مخفی واقعہ کا جس کے اخفا میں جان توڑ کوششیں کی جاویں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک بڑا عظیم الشان نشان ہے جس سے ہر زمانہ میں نظارہ دیدیم اپنا تازہ کا اہل ہر زمانہ اور اہل عقل کو نظر آتا رہتا ہے۔ فی الحدیث۔ قال علیہ السلام ان عبدا لو اطاع اللہ من وراء سبعین حجابا لاظہر اللہ ذالک علی السنۃ الناس وکذالک المعصیۃ۔ ایضاً ای ان اللہ تعالیٰ اوحی الی موسیٰ قل لبنی اسرائیل یخفون لی اعمالھم وعلی ان اظہرھا لھم۔ تفسیر کبیر۔ اور چونکہ اخفاء آیات الٰہیہ کا جرم بمنزلہ قتل نفس کے ہے لہٰذا سزا بھی اوس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک علاوہ عذاب اخروی کے عذاب دنیوی بھی ہے دیکھو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی یہ عذاب اوس وقت واقع ہوا جبکہ یہ جرم مخالفین کا اوس حد تک پہونچ گیا کہ باوجود جرم ہونے کے اون کے ظلم سے اہل حق مظلوم و مقتول ہونے لگے اور زمانہ مسیح موعود میں بھی جبکہ مخالفین کا یہ جرم حد سے بڑھ گیا اور نشانات آلہیہ کا اخفا کر کے ٹھٹھا اوڑایا گیا۔ تو متواتر اللہ مرض وبائی شل طاعون وغیرہ وغیرہ کے عذاب نازل ہونے اور ولا یحسبن الکافرون انما نملی لھم خیر لانفسھم کا نظارہ دکھلا دیا۔ کیونکہ اوس زمانہ میں مسیح موعود میں بھی یہود مخالفین کی طرف سے بشارات احمدیہ اور آیات آلہیہ کا انکار اور اخفاء بڑی کوشش کے ساتھ کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوس کا اظہار بڑے زور اور حملوں کے ساتھ بھی کیا جا رہا ہے کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ۔

نکتہ ہاست بسے محرم اسرار کجاست

ہاں اہل عقل ایسے واقعات مخفی و عجیبہ کے ظہور پذیر ہونے سے عبرت بھی حاصل کرتے ہیں جس سے اون کی عقل کی ترقی بسبب کثرت تجربوں کے حاصل ہوتی رہتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ لعلکم تعقلون ۞ تحقیق ادارأتم واضح ہو کہ ادارأتم باب تفاعل سے ہے جس کی اصل تدارأتم تھی۔ باب تفاعل سے اور اصل مادہ اس کا درء ہے بمعنی دفع کرنے کے اور باب تفاعل کی خاصیت یہ ہے کہ جو اوس کا فاعل واقع ہوتا ہے وہی اوس فعل کا مفعول بھی ہوا کرتا ہے پس معنے ادارأتم کے یہ ہوئے کہ تم میں ہر ایک نے الزام قتل کا اپنے نفس سے دفع کر کر دوسرے شخص پر لگایا اور اس طرح پر باہم اختلاف کیا تفسیر کبیر میں ہے احدھا اختلفتم واختصمتم فی شانھا لان المتخاصمین یدرأ بعضھم بعضا ای یدفعہ وثانیھا ادارأتم ای ینفی کل واحد منکم القتل عن نفسہ ویضیفہ الی غیرہ وثالثھا دفع بعضکم بعضا عن البرائۃ عنہ۔ اور مختار الصحاح میں لکھا ہے الدرء الدفع وبابہ قطع والدراء المدافعۃ۔ اور معنی ثلاثی مزید ادارأتم کے جو معنی تدارأتم کے ہے کہیں روشن ہونے کی نہیں آئے۔ دلو سلمنا کہ معنی ادارأتم کے مجازاً روشنی پانے کے یا روشنی لینے کے آئے ہوں تو اصلی معنے جو دفع کرنے کے ہیں وہ بھی اوس میں ضرور ملحوظ رہیں گے۔ تو ان معنی کے لینے سے معنے آیۃ کے فاسد ہوئے جاتے ہیں کیونکہ اندریں صورت یہ معنے ہو جاوینگے کہ تم میں سے ہر ایک نے اس روشنی کو اپنے نفس سے دفع کر کر دوسروں کی طرف ڈال دیا کیونکہ باب تفاعل میں مشارکت کا ہونا ضروری ہے اور باب تفاعل کے فاعلوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہوتا ہے اور ہر ایک مفعول بھی ہوتا ہے پس جبکہ اصلی معنے دفع کے بھی اوس میں موجود ہیں کیونکہ اصلی معنے موجود نہ رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس روشنی کے ملنے میں ہر ایک طرف سے تدافع بھی واقع ہوا اس لئے حسب الحکم اذا الدافعان تساقطا کے وہ روشنی کسی کو بھی حاصل نہ ہوئی پس اس سے ان معنوں سے آیات آئندہ کا مضمون بالکل بے ربط اور بے جوڑ ہو جاویگا۔ بیان احیا کا جو آیت کذلک یحیی اللہ الموتی میں مذکور ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول نقل کر دینا کافی ہے جو الحکم نے تفسیر القرآن میں لکھا ہے۔ وھو ھذا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مردہ کوئی بے ہوشی اور غشی کی حالت میں ہو اور گاؤ کا گرم گوشت اس پر باندھا گیا ہو اور اوس سے ہوش آگیا ہو یہ بات چونکہ اپنے اندر علمی پہلو رکھتی ہے اس لئے اوس کے ماننے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعض اوقات سرسام کے مریضوں کے لئے یہ علاج لکھا ہے کہ ایک جوان تندرست مرغ کو خوب دوڑایا جاوے۔ اور جب تیز دوڑ کر اوس کے خون میں حرکت زور سے پیدا ہو اس وقت اوسے ذبح کر کے سرسام والے کے سر پر دو ٹکڑے کر کے باندھ دیوں تو آرام ہو جاتا ہے اسی طرح پر اس کی تہ میں اگر ایسا ہی علمی نکتہ ہو تو تعجب کی بات نہیں ہے۔ انتہیٰ۔ اور نیز امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حمامۃ البشریٰ میں فرمایا ہے۔ واما احیاء الموتیٰ من دون ھذہ اللوازم التی ذکرناھا واماتتہ الاحیاء لساعۃ واحدۃ ثم احیاءھم من غیر توقف کما یجد بیانہ فی قصص القرآن الکریم فھو امر آخر ومن اسرار اللہ تعالیٰ ولا توجد فیہ آثار الحیات الحقیقی ولا علامات الموت الحقیقی بل ھو من آیات اللہ تعالیٰ ومعجزات بعض انبیائہ نؤمن بہ ولا نعلم حقیقتہ ولکنا لا نسمیہ احیاء حقیقیا ولا اماتۃ حقیقیۃ الیٰ آخرہ۔

توضیح اس کی یہ ہے کہ وہ رگیں جو قلب انسان سے زبان تک جاری ہوتی ہیں جن سے نطق انسانی متعلق ہے اور دار و مدار نطق انسانی کا اونہیں عروق پر ہے پس ہو سکتا ہے کہ کوئی قتیل ایسا ہو کہ ابھی تک موت حقیقی اوس پر وارد نہیں ہوئی ہو اور فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت کا مصداق نہ ہوا ہو اور انہیں عروق مذکورہ میں سے کوئی رگ قطع ہو گئی ہو اور یہ سبب ضرب شدید کے کسی ایک رگ میں یا زیادہ میں تشنج واقع ہو گیا ہو یا حرارت غریزی زائل ہو کر ایسی برودت عارض ہو گئی ہو جس کے سبب سے زبان ثقیل بند ہو گئی ہو۔ اندریں صورت اوس قتیل پر کوئی ایسا عمل کیا جاوے یا کسی ایسی دوائی سے اون عروق بارده میں حرارت پہونچائی جاوے کہ وہ قتیل بولنے لگے۔ تو اس میں قواعد طبی اور ڈاکٹری سے کیا استبعاد ہے خصوصاً جبکہ ایسا عمل اور علاج الہامی ہو اور الہام بھی وہ جو حضرت موسیٰ جیسے نبی جلیل القدر پر نازل ہوا ہو جو کلم اللہ موسیٰ تکلیما کے مصداق ہیں۔ پھر معہذا ظاہر اس قصہ مندرجہ قرآن مجید کے انکار کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور ایسے واقعات ہم نے شفاخانہ سرکاری میں بھی مشاہدہ

کرتے رہتے ہیں۔ آگے رہی یہ بات کہ جس پر موت حقیقی ابھی تک وارد نہیں ہوئی اوس کو قتیل کس لئے کہا جا دے سو ایسا استعمال ہر ایک زبان میں موجود ہے خصوصاً زبان عرب میں بمجاز ما یؤل الیہ کے ایسا استعمال بکثرت آتا ہے من قتل قتیلا فلہ سلبہ کلام نبوت میں وارد ہوا ہے اور اسی لحاظ سے واذ قتلتم نفساً بھی فرمایا گیا ہے اور سکتہ وغیرہ کے امراض میں بھی ہر کہ ومہ کا مشاہدہ ہے کہ بعد لاحق ہونے مرض سکتہ کے مسکوت مردہ سمجھے جاتے ہیں معہذا اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسکوت زندہ بھی ہو جاتا ہے اس لئے کہ اوس پر موت حقیقی وارد نہیں ہوئی۔

الحاصل اس قسم کا احیاء ہر زمانہ میں واقع ہوتا رہتا ہے صدق اللہ تعالیٰ۔ کذلک یحیی اللہ الموتی اور چونکہ اس قسم کے احیاء میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ لہذا اس طرح کا احیاء آیات اللہ میں داخل ہے صدق اللہ تعالیٰ ویریکم ایاتہ۔ اور چونکہ ایسے احیاء میں نکات علمیہ اہل عقل کو حاصل ہوتے ہیں اس لئے فرمایا گیا۔ لعلکم تعقلون۔ خلاصۃ المقال یہ ہے کہ جس قدر قصہ مندرجہ طور پر قرآن مجید میں مذکور ہوا ہے یعنے کہ بنی اسرائیل میں ایک نفس کا قتل واقع ہوا تھا اور پھر اسمین حسب عادت جاریہ کے باہم تدافع اور تدارؤ بھی واقع ہوا۔ اور عمل موسوی مندرجہ قرآن مجید سے اوس قتیل کو ایک قسم کی حیات بھی حاصل ہوگئی اور اس کی زبان کھل گئی۔ اور اس نے اپنے قاتل کو بتلا دیا اور اس طرح سے حضرت موسیٰ کی ریکاری میں یہ مقدمہ قتل کا اپنے ثبوت کو پہونچگیا جیسا کہ فرمایا گیا۔ کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ تو اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے اور نیز وقوع اس قصہ کا حرف اذ مندرجہ آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حرف اذ سے پہلے اذکر مقدر مانا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کو یہ قصہ یاد دلایا گیا اور پھر انہوں نے اس قصہ کی تکذیب نہیں کی پس اب کیونکر اوس کی تکذیب ہوسکتی ہے ہاں جو مقدرات بموجب محاورات زبان عرب کے کلام بلیغ میں ہوا کرتے ہیں اون کا ماننا بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید میں بھی بسم اللہ سے لے کر اخیر قرآن مجید تک صدہا مقدرات مانے گئے ہیں اور ان مقدرات کی تخصیص کچھ زبان عرب سے ہی نہیں ہے ہر زبان میں مقدرات ہوتے ہیں چنانچہ وہ مقدرات ان آیات میں حسب ذیل ہیں فقلنا اضربوہ ببعضہا کے بعد فضربوہ ببعضہا فحیی مقدر ہے اور قرینہ اس پر یہ ہے کہ اگر اضربوہ کی تعمیل مخاطبین سے واقع نہ ہوتی۔ تو حضرت موسیٰ سے عدم تعمیل امر الٰہی کی شکایت ضرور کرتے اور پھر کذلک یحیی اللہ الموتی کیونکر فرمایا جاتا اس لئے کہ درصورت نہ مقدر ماننے الفاظ مذکورہ کے مشار الیہ کا وجود ثابت نہیں ہوسکتا اس لئے اس مقدر ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور اسی طرح دوسری جگہ اضرب بعصاک الحجر کے بعد فضرب مقدر ہے یعنی فضرب فانفجرت اور واضح ہو کہ قصہ مذکورہ سابقہ جو ابتدا آیۃ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ سے وما کادوا یفعلون تک ہے اور یہ قصہ جو واذ قتلتم نفساً فادّارأتم میں مذکور ہے۔ یہ دونوں امر متحد القصہ ہیں۔ دو قصہ علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں دونوں امروں کو جو علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امر اول میں ہدایت کی ہے کہ اُمت کو چاہیئے کہ نبی جس کام کے لئے بامر اللہ حکم فرما دے اوس کو بلا تامل عمل میں لا دے نکتہ چینیاں کر کر طرح طرح کی موشگافیاں اوس میں نہ کرے ورنہ جس قدر موشگافیاں کی جاوینگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیود ایزاد ہوتی ہوئی چلی جاوینگی اسی لئے نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ جو صحیح مسلم وغیرہ میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل جب بیل کو ذبح کر دیتے کافی ہو جاتا۔ مگر انہوں نے خواہ مخواہ کو تشدد کیا تو ادھر سے بھی تشدد ہوتا چلا گیا اس لئے اس اُمت کو تعلیم فرمائی گئی کہ احکام الٰہی میں زیادہ تر استفسار کرنا بُرا ہے کیونکہ سوالات کرنے پر جو حکم کہ مطلق ہے وہ مقید بہ قیود ہوتا چلا جاویگا۔ اور پھر دشواری لاحق ہوگی۔ کما قال اللہ تعالیٰ لا تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل۔ دیکھو حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام نے صرف ایک ہی رؤیا دیکھا تھا کہ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک۔ اس رویا پر حضرت ابراہیم جناب باری میں طرح طرح سے موشگافیاں کرسکتے تھے۔ مگر کوئی موشگافی نہیں کی اور آمادہ واسطے ذبح فرزند ارجمند کے ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ مستعدی حضرت خلیل اللہ کی ایسی پسند آئی۔ کہ انی جاعلک للناس اماما کے مراتب عالیہ پر سرفراز فرمائے گئے اور حاصل اس قصہ کا یہ ہے کہ امر حق کا اخفاء کرنا کسی کو نہیں چاہیئے اور اخفاء کرنے سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوسکتا وہ امر ظاہر ہو کر رہیگا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ پس یہود جو آنحضرت صلعم کی بشارات مندرجہ توراۃ وغیرہ کو اخفاء کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اوس کو ظاہر فرما کر رہیگا۔ اور اگر ان تذبحوا بقرۃ کو اولاً بیان نہ فرماتے۔ تو پھر فقلنا اضربوہ ببعضہا کی ضمیر بقرہ کی طرف کیونکر رجوع ہوتی۔ جو ببعضہا کا مرجع ہے اور اس قصہ سے ثبوت حقیت وحی اور الہام کا بھی بخوبی ہوتا ہے کیونکہ یہ قوم بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے اس امر کی تعمیل میں کٹ حجتیاں کرنے والے الہام الٰہی کو جس سے اطلاع علی الغیب ہوتی ہے بعید سمجھتی تھی اور اگر اون کو استبعاد نہ ہوتا تو ایسا لیت ولعل کیوں کرتے جس کی سبب ما کادوا یفعلون ارشاد فرمایا گیا۔ لہذا اس مقصود کے اثبات کے لئے اس امر کو بحرف اذ یاد دلا کر اون پر اتمام حجت اس طرح پر کیا گیا کہ اونہیں بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے ایک ایسا عمل کرایا گیا جس سے اوس قتیل میں جو حضرت موسیٰ کے علم الہامی میں میت حقیقی نہیں ہوا تھا ایک قسم کی حیات پیدا ہو گئی اور قاتل کا نشان دیکر پھر وہ میت حقیقی ہوگیا اور یہی سر تھا اس میں کہ یہ عمل انہی کے ہاتھوں سے کرایا گیا کیونکہ اگر حضرت موسیٰ خود قاتل کا نام لیتے تو پھر بھی اون کو تردد ہی رہتا۔ لہذا اس قصہ کے یاد دلانے سے یہ ثابت کیا گیا کہ انبیاء اور مامورین کو جو احکام یعنے اوامر ونواہی الٰہی پر اطلاع دیجاتی ہے اوس کے ثبوت کے لئے یہ قصہ موجود ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک امر مخفی اور سر مکتوم کو حضرت موسیٰ کے ذریعہ الہاماً ظاہر کرا دیا۔ اور مقصود اصل اس قصہ کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ جو پیشگوئیاں حضرت موسیٰ نے دربارہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے ہیں اور تم اوس کو چھپاتے ہو یہ اخفاء بمنزلہ قتل نفس کے ہے ہم اوس کو ظاہر کر دینگے اور یہ قصہ مجمل طور پر مفصل فصل واکتاب عدد میں مذکور ہے جس کو مفصل قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی عادت ہے کہ کسی جگہ مفصل کو حسب مقتضائے حال مجمل بیان فرماتا ہے اور کسی جگہ مجمل کو مفصل۔ اور کذلک یحیی اللہ الموتی سے مراد خواہ وہ موتیٰ روحانی ہوں یا وہ موتے مراد ہوں جو بروز حشر زندہ کئے جاوینگے اور خواہ وہ موتے مراد ہوں جو امراض سکتہ وغیرہ سے ایک قسم کی موت اون پر وارد ہو جاتی ہے یہ تینوں مرادیں آیت میں ہو سکتی ہیں۔ دوسری مراد اس لئے صحیح ہے کہ قیامت کے حشر کے لئے بھی اس قصہ سے اتمام حجت ہوگیا کیونکہ جب ایک شخص کی روح اپنے افعال سے بالکل معطل ہوگئی تھی۔ اور بظاہر وہ مردہ ہوگیا تھا معہذا باذن اللہ اس میں حیات پیدا ہوگئی۔ تو نفخ صور کے وقت حیات کا پیدا کیا جانا قادر مطلق پر کیا دشوار ہے۔ مراد اول اس لئے کہ اس قسم کا احیاء تم ہر ایک مامور کے وقت میں ہمیشہ دیکھتے رہتے ہو۔ اور تیسری قسم کے موتے کا احیاء بھی

ہر ایک زمانہ میں مشاہدہ ہوتا رہتا ہے اور چونکہ نفساً میں تنوین تعظیم کے لئے ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نفس ضرور کوئی عظیم الشان شخص ہوگا بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل نے جو اس شخص کو قتل کیا تھا بطمع وارث ہونے اوس کے مال کے قتل کیا تھا۔ پس عظمت اوس کی ظاہر ہے اور حضرت موسیٰ ہی کے وقت سے یہ مسئلہ مقرر ہوا ہے کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم کیا جاوے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ روی عن عبیدۃ السلمانی ان الرجل الذی کان قاتلا فی ھذہ الواقعۃ حرم من المیراث لاجل کونہ قاتلا اور اس کا نمونہ امت محمدیہ میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت عثمان ذی النورین کے قتل نفس کا واقعہ اس کے قریب قریب ہے اور اس میں تدارء اور تدافع بھی عظیم الشان واقع ہوا تھا اور پھر قاتلوں کا حال بھی معلوم ہوگیا کہ بلوائیان مصر تھے اور جن پر الزام قتل کا لگایا جاتا تھا۔ من عند اللہ اون کی برائت ظاہر ہوگئی۔ کیونکہ وہ وارث خلافت موعودہ کے ہوگئے ... اور اگر وہ قاتل ہوتے۔ تو منصب خلافت نبوت کے کیونکر وارث ہوسکتے تھے۔ کیونکہ زمانہ حضرت موسیٰ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک قاتل کا وارث نہ ہونا۔ ایک مسئلہ مقررہ تھا۔ پس وراثت خلافت نبوۃ کی خلیفہ چہارم کو کیونکر پہونچ سکتی تھی اور جس طرح پر کہ نبوت سے احیاء روحانی ہوتا ہے۔ اوسی طرح خلافت نبوت سے بھی احیاء روحانی حاصل ہوا کرتا ہے۔ حدیث صحیح نسائی کی بھی اسی طرف ناظر ہے کہ یا علی تقاتل الناس علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ والا القتالی۔ اور احیاء نبوت کا اس آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور جبکہ خلیفہ چہارم کی خلافت کا موعودہ خلافت ہونا ثابت ہے تو اون کا داعی ہونا اس حیات روحانی کی طرف بھی ثابت ہے اسی لئے اکابر صحابہ مہاجرین و انصار نے بذریعہ بیعت علی مرتضیٰ کے اس حیات روحانی کو حاصل کیا اور جناب اقدس حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام سلاسل اولیاء اللہ روحانیین کے مرجع امت قرار دی گئی۔ تاکہ آپ کی طرف احتمال قاتل ہونے کا پیدا نہ ہونے پاوے اور حضرت علی سے لیکر آج تک جو اولیاء اللہ ہوئے اون میں نشانات آسمانی کا ہونا بھی ظاہر ہے۔ دیکھو الہامات مسیح موعود کو کتاب ازالہ لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار علی اور یا علی دعھم وانصارھم وزراعتھم وغیرہ۔ پس آیت مضمون بطور استمرار کے بھی ثابت کہ

کذلک یحیی اللّٰہ الموتیٰ ویریکم اٰیاتہ لعلکم تعقلون۔ اور چونکہ یہ معانی بطور بطن کے ظہر قرآن مجید کے لئے ہیں اس لئے ان میں یہ ضروری نہیں کہ تمام جزئیات قصہ کے پائے جاویں۔ چند مناسبات کا پایا جانا کافی ہو جاتا ہے ورنہ پھر ظہر اور بطن میں فرق کیا ہوگا اور مقصود بالذات اس قصہ سے مضمون اس آیت کا ہے کہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ چونکہ اہل کتاب نے ہر چند بہاں تو کوششیں کیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں مندرجہ بائبل کا کتمان اور اخفا کریں جو بمنزلہ قتل نفس کے ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً اون بشارتوں کا اظہار بھی ہوتا رہا ہے کہ زمانہ مسیح موعود کا آگیا جس میں تمام و کمال کشف حقائق اون بشارات اور پیشینگوئیوں کا تمام دنیا میں شائع ہوگیا۔ جو آپ کے نبوت کے بارہ میں تھیں۔ جن سے ہزاروں موتیٰ کا احیاء ہوا اور ہورہا ہے اب ناظرین پر واضح ہوا ہوگا۔ کہ دونوں آیتیں ایک بڑی برہان ہیں حقیت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ پر کہ اس پیشینگوئی مندرجہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون کا ظہور عالمگیر ہوگیا جس کو یہود اخفا کرنا چاہتے تھے دیگر واضح ہو کہ ان دونوں آیتوں میں قوانین فوجداری کی طرف بھی اشارات لطیفہ پائے جاتے ہیں اور وہ یہ کہ جب اس قسم کے جرائم سنگین قتل نفس وغیرہ کے واقع ہوں تو بالضرور اون میں تدافع اور تدارء بھی واقع ہوگا مگر حکام فوجداری کو چاہیئے کہ ایسے مقدمات کی تحقیقات میں نہ گھبراویں اور بخوبی سعی تحقیقات کرتے رہیں اور نفس الامری مقدمہ کی تحقیق میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ مخفیہ کو ظاہر فرما دیگا کہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون اور جبکہ اصل حال مقدمہ کا معلوم ہو جاوے۔ تو حدود الٰہیہ کے جاری کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ کیونکہ حدود الٰہیہ قصاص وغیرہ کے اجراء میں بھی ایک قسم کی حیات حاصل ہوتی ہے۔ ولکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب۔ اور درصورتیکہ حکام کی طرف سے ایسے صدق و اخلاص سے کارروائی تحقیقات عمل میں آوے گی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون کے ہاتھوں سے آیات الٰہی بھی ظاہر ہونے لگیں گے۔ اور اون کی عقول بھی تیز ہو جاویں گی۔ اور اگرچہ اس آیت میں قانون وراثت کا کچھ ذکر موجود نہیں ہے۔ مگر چونکہ ائمہ متقدمین تفسیر کے اس آیت کی تفسیر میں قاتل کا

محروم الارث ہونا حضرت موسیٰ کے وقت سے لیکر شریعت محمدیہ تک بیان کرتے ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ نے اوس قاتل کو محروم الارث کر دیا تھا اس لئے اس آیۃ میں ایک اشارہ لطیفہ قانون وراثت کی طرف بھی موجود ہے کہ اذا ثبت الشئی ثبت بلوازمہ قضیۂ مسلمہ ہے اور نیز اس آیۃ میں جماعت احمدیہ کے لئے بڑی تسلی موجود ہے اور وہ یوں ہے۔ کہ اگرچہ مخالفین بشارات مسیح موعود کے اخفا میں کوششیں کرتے ہیں مگر وہ سب ناکام رہینگے کیونکہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ اور اس قصہ سے ایک استنباط لطیف یہ ... بھی حاصل ہوتا ہے کہ جب کوئی امر دشوار و مشکل پیش آجاوے۔ تو واسطے تقرب الٰہی کے قربانی گاؤ وغیرہ کی کرنی چاہیئے تاکہ بواسطہ اس قربانی تقرب کے وہ امر مشکل حل ہو جاوے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے وقت میں ایک مقدمہ مخفی در مخفی صحیح طور پر حل ہوکر فیصل ہوگیا۔ واللّٰہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

محمد احسن امروہوی احسن البیان

المفتی

(از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

مدار رسول کیواسطے استغفار ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضرت مرزا صاحب تو رسول خدا تھے آیا آپ کے جنازہ میں مغفرت والی دعائیں پڑھی جاویں یا نہ کیونکہ استغفار کے معنے ہیں گذشتہ غلطیوں کے بد نتائج سے حفاظت اور آئندہ ان کے وقوع و ارتکاب سے حفاظت اور یہاں دونوں مفقود۔

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ جنازہ میں مغفرت کی دعائیں پڑھنی چاہئیں کیونکہ کہ استغفار بہت سے پہلوؤں سے ہوتا ہے کچھ اس کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور کچھ اہل و عیال اور متعلقین اور متبعین کے متعلق ہوتا ہے علاوہ اس کے ہر حصہ میں کامل ہونا تو عبودیت کی شان کے برخلاف ہے کامل طور پر سبوح و قدوس تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے باقی سب کو استغفار کی ضرورت ہے

بدر عالم

زمینداروں کا افلاس کس طرح دور ہو سکتا ہے

لارڈ کرزن نے زمینداروں کو سلطنت کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کہا تھا۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے مگر ضروری ہے کہ ایسی قیمتی [illegible] کی [illegible] کی جائے اور اگر ہم انہیں کسی قسم کا دکھ دیکھیں تو فورًا اسکا علاج کریں۔ زمیندار آجکل بالخصوصیت سے مفلس ہو رہے ہیں اور چونکہ دوسروں کو خوراک بہم پہنچانی [illegible] ذمے ہے اس لئے لازمی طور سے اس کا اثر دوسرے غیر کاشتکاروں پر [illegible] ہر ایک چیز پہلے سے بہت گراں ہو چکی ہے اور جو لوگ پانچ [illegible] روپیہ ماہوار میں گزارہ کر سکتے تھے اب بیس پچیس روپیہ میں وہ اپنی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

اس وقت بہی خواہان ملک کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے کہ وہ انکے افلاس کی وجوہات دریافت کریں اور پھر سب ملکر ان اسباب کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں جو اس ذلیل حالت سے انہیں باعزت حالت میں پہنچا سکیں۔ دو باتوں کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں ایک تو یہ کہ زمین تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس خاندان کے قبضہ میں سو بیگھہ زمین تھی اب اس کے افراد میں تقسیم ہو کر ہر ایک کے حصہ میں پانچ بیگھہ رہ گئی ہے۔ اس پر آپ خود سوچ سکتے ہیں۔ کہ کیونکر گزارہ ہو سکتا ہے۔ پھر اس پر مصیبت یہ کہ وہی فرسودہ طریقے رائج ہیں جو کسی پرانے زمانے میں کارآمد کہے جا سکتے ہیں۔ کھیتی موجودہ سائنٹیفک اصولوں پر نہیں کی جاتی۔ جس سے مقرر کر رکھا ہے کہ اس زمین میں یہی چیز ہو سکتی ہے۔ حالانکہ انگریز کاشتکار اپنا ملک کی ضروریات کو دیکھتے ہیں اور سوچ لیتے ہیں کہ اس میں کس چیز کی کاشت سے فایدہ ہوگا۔ پھر وہی بو دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کے کاشتکاروں نے تو وہ جنسیں مقرر کر رکھی ہیں اور پھر ان کی کاشت کا بھی ایک ہی طریقہ مقرر کر رکھا ہے۔ زمانہ خواہ کتنی ہی ترقی کر گیا ہے۔ آلات قلبہ رانی میں خواہ کیا کچھ تغیر ہو گیا ہے۔ مگر ہمارے کاشتکار بھائی کے گھر میں وہی ہل ہے۔ اور وہی درانتی اور وہی کھرپہ ہے۔ ہاں! اگر کچھ تبدیلی ہوئی ہے تو یہ کہ آگے بیل طاقتور ہوتے تھے۔ اب ایک دو مریل بیل باندھ چھوڑے ہیں۔ جن کی کچھ خور و پرداخت نہیں کی جاتی۔ یا یہ کہیں کہ پرورش کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ دوم یہ کہ قرض اور سود در سود کا بھوت کچھ ایسا چمٹ گیا ہے۔ کہ اس نے زمینداروں کو نہایت ہی کمزور کر دیا ہے۔ ان کی تقریبًا تمام زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ قانون انتقال اراضی نے اگرچہ بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے۔ مگر جب تک پہلے قرضوں اور رہنوں کا کچھ خاص بندوبست نہ ہوگا۔ ان کے پنپنے کی کچھ امید نہیں ہو سکتی [illegible] کاشتکاروں کی زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ وہ بیچارے تمام برس محنت کرتے رہتے ہیں۔ نصف حصہ تو مرتہن بٹائی میں لے جائیگا اور [illegible] نصف اپنے قرضہ کی وصولی میں۔ کاشتکار [illegible] کیا آیا خاک؟ اسی طرح سود در سود اصل سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ سالانہ پیداوار [illegible] سود ادا [illegible] سکتی ہے [illegible] قرض ویسے کا ویسا سر پر سوار رہتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی امداد کی بہت کچھ ضرورت ہے۔ جن مرتہنوں کے پاس اتنے سالوں [illegible] زمینیں رہن چلی آتی ہیں۔ کہ وہ اصل زر قرضہ کو بخوبی وصول کر کے نفع بھی اٹھا چکے ہیں۔ وہ یک قلم فک ہو جانی چاہئیں۔ جب تک یہ نہ ہوگا۔ میں کبھی یقین نہیں کہہ سکتا۔ کہ زمینداروں کی حالت بہتر ہو۔ پھر [illegible] کی ایک [illegible] مقرر ہونی چاہئے۔ اور اصل سے کسی صورت میں بھی نہیں بڑھنا چاہئے۔ یہ ہمارا ہی خیال نہیں تمام قوموں کی مشترک حالت پر ہے [illegible]

ورنہ مسلمانوں کے لئے تو قطعی اجازت نہیں۔ کہ وہ کسی قسم کا لین دین سود کے ساتھ کریں پھر زمین کو تقسیم در تقسیم سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو مختلف کاموں میں لگایا جائے۔ ہمارے ملک میں یہ جو دستور ہے۔ کہ کاشتکار کا بیٹا کاشتکاری ہی کرے۔ اور لوہار کا بیٹا لوہاری۔ یہ نہایت ہی اصلاح طلب ہے۔ بلکہ ہر ایک بچے کے مذاق کو دیکھنا چاہئے۔ اور پھر اسے بلاتامل اور بلا خیال اس بات کے کہ اس طرح کرنے سے اس کی ذات کو بٹہ لگیگا۔ اس کام میں لگا دینا چاہئے۔ جس کی وہ قابلیت رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں قوموں کے افلاس کی وجہ لکھی ہے ومن یعش عن ذکر الرحمن ... فان له معيشة ضنكا کہ جو ذکر الرحمن (قرآن) سے منہ پھیرتا ہے۔ اس کی معیشت تنگ کر دی جاتی ہے۔ پس اس کا علاج بھی وہی ہے۔ جو فرمایا ولو انهم اقاموا التوراة ... لاكلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم یعنی کلام اللہ پر قائم ہونے سے سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ میں اس پر زیادہ لکھتا۔ گر مضمون مذہبی رنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور اس وقت میرا یہ مقصود نہیں۔

اس دھوکے سے بچو!

بعض لوگ بات کا ایسا طرز اختیار کرتے ہیں۔ جس سے بظاہر یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ حالانکہ وہ دراصل کچھ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا مقصد ایسا کرنے سے صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری ایک خاص وقعت قائم ہو جائے۔ اور ہم سے ملنے والوں پر ہمارا ایک خاص رعب رہے۔ اور وقت بے وقت کسی اپنی غرض کے پورا ہونے میں مدد ملے۔ بعض مسافر مسجد میں ایک خاص صورت بنائے ہوئے آ جاتے ہیں رات کو آرام سے بسر کرنے اور کچھ دن گزارنے کے لئے یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ کسی سادہ لوح بھلے مانس سے دو چار باتیں ایسی کہہ دیں۔ کہ جس سے وہ سمجھے کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس طرح انہیں اپنی خاطر تواضع کرانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پبلک کو ایسے لوگوں کی نسبت کامل احتیاط اور پوری ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔

مذاق

کچھ نہ کچھ ظرافت سوائے چند مستثنیات کے ہر ایک طبیعت میں ہوتی ہے۔ ظرافت اپنے صحیح معنوں میں ایک اچھی چیز ہے۔ بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ بعض اوقات ظرافت کا ایک فقرہ وہ کام کر جاتا ہے۔ جو لمبے سے لمبا مضمون بھی نہیں کرتا۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایوان ییلدیز میں ایک روز ایک شعبدہ گر تماشا کر رہا تھا۔ ایک تلوار پڑی تھی۔ جسے وہ اٹھا کر نگل گیا۔ سلطان روم نے حیرت کے ساتھ فوراً حاضرین کی طرف دیکھا۔ پاشائے مذکور نے حسن پاشا کی طرف وزیر بحریہ کی جانب دیکھا۔ جو خورد برد میں بدنام تھا۔ اور گزارش کی یا امیر المومنین! تلوار کا نگل جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہمارے یہاں ایسے ایسے لوگ ہیں۔ جو پورا جہاز ہضم کر جاتے ہیں۔ دیکھئے! یہ بات کیسی عظیم بات تھی۔ مگر ظرافت کے ایک فقرہ میں کہہ دی گئی۔

دیہات کی صفائی

عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ دیہاتیوں کو جب مٹی وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو گاؤں کے قریب ہی سے کھود لیتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ جوہڑ بن جاتا ہے۔ کیونکہ گاؤں کے چاروں طرف ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے موسم برسات میں وہی گاؤں ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ باہر نکلنے کا بھی کوئی رستہ نہیں ملتا۔ پھر جتنا کوڑا کرکٹ ہوتا ہے۔ وہ سب قریب ہی پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ لوگ قضائے حاجت کے لئے بھی باہر نہیں جاسکتے۔ اس صورت میں ملیریا فیور نہ پھیلے تو اور کیا؟ گاؤں کے لوگ اگر اپنی صحتوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے گاؤں کے نزدیک جوہڑ بنانے سے پرہیز کریں۔

عجائبات قدرت

بعض لوگ خداتعالیٰ کے عجائبات قدرت کو اپنے محدود پیمانہ سے ناپنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے کُن کو محدود دائرہ کے اندر مقید کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خداتعالیٰ اپنے عجائبات اور اپنے کُن کا مختلف وقتوں اور مختلف طوروں سے اظہار کرتا رہتا ہے۔ تاکہ ہم اس پر ایمان لاویں۔ کہ وہ ہر لحظہ اور ہر لحظہ میں ہر ایک امر کی تبدیل و تنسیخ و ترمیم یا محو کر دینے پر قادر ہے اور اس کا دستِ قدرت بڑا وسیع ہے اور اس کے کُن پر کوئی چیز غالب نہیں ہوسکتی۔ میں اس کے ثبوت میں ایک مشہور واقعہ بیان کرتا ہوں۔ کہ رنگون میں حاجی یونس صاحب [illegible] کے ہاں ایک بکری ہے۔ جو کبھی بیاہی نہیں مگر وہ دودھ دیتی ہے اور اس وقت [illegible] دودھ دیتی ہے۔

سوراج کے خواہاں اس پر کیا جواب دیں

اس عنوان سے ایک نامہ نگار صاحب سوال پوچھتے ہیں:۔ "بیاور برٹش راجپوتانہ کا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جہاں مسلمانوں کی صرف دو ہزار کے قریب آبادی ہے۔ عیسائی مشن کا ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے عیسائی آبادی بھی یہاں خاصی ہے۔ [illegible] مسلمان بھی ہیں۔ [illegible] اس سال غیر معمولی برسات ہونے کی وجہ سے اس پاس کی ندیوں اور نالوں میں کثرت سے مچھلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور مسلمان اور عیسائی اکثر شکار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر جینی صاحبان اس پاپ کو گوارا نہیں کرتے۔ [illegible] جواب ملتا ہے۔ تو اپنے طور رستہ میں [illegible] ندیوں کے کنارے پہرا کر دیتے ہیں۔ [illegible] کہ کسی مسلمان کو مچھلی نہ پکڑنے دو۔ اور جو نہ مانے مرو اور مار دو۔ اور پرواہ نہ کرو۔ جو خرچ ہوگا ہم دیں گے۔ اور مقدمہ کر کے قید کرا دیں گے۔ مسلمان کر ہی کیا سکتے ہیں۔ اب سوراج مانگنے والے جواب دیں کہ اگر مسلمانوں پر انگریزی سایہ نہ ہو۔ تو بتایئے ان غریبوں کا کیا حال کریں مچھلی کی جان کے بدلے ضرور آدمی کی جان مار دیں گے۔"

[illegible]

سینٹ پیٹرسبرگ (دارالسلطنت روس) کے عربی اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ [illegible] سال بھر خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست وہ قبول نہیں کرتا۔ مساوات کا پہلا نمبر ۳۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں سے [illegible] ۲۶ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوگئے سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے۔ بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو اور ہر جگہ کے مسلمانوں کے لئے باہم مبادلۂ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو۔

بدر خواتین

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ کا اصلی نام رملہ تھا اور ابو سفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھیں۔ والدین کی طرف سے خاندان بنی اُمیہ سے تھیں۔ آپ کی پیدائش [illegible] قبل ہجرت ہے۔

آپ ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہوگئی تھیں اور ایسے وقت میں جبکہ آپ کا باپ بھائی کل خاندان آنحضرتؐ کے ساتھ مصروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپ نے بہت آزار اور تکالیف برداشت کیں آخر اپنے شوہر عبداللہ بن جحش کے ہمراہ جو مسلمان ہوگیا ہوا تھا۔ حبش کی طرف ہجرت کی۔ اسی شوہر سے آپکے ہاں ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا جس پر آپکا نام ام حبیبہ مشہور ہوگیا۔ حبش جاکر آپکا شوہر تو مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہیں۔ آپ جیسی باصداقت کامل الایمان کیلئے کیسی اندوہناک مصیبت تھی کہ اسلام کے لئے باپ۔ بھائی۔ خاندان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا۔ غربت میں خاوند کا سہارا تھا۔ ارتداد نے وہ بھی کھودیا۔ اُس وقت آپکی عمر ۳۶ سال کی تھی۔ آنحضرتؐ نے ایسی صابرہ کے ساتھ خود نکاح کرلینا تجویز کیا۔ یہ نکاح حبش میں ہی ۶ھ میں بولایت حضرت عثمانؓ یا بقول بعض خالد بن سعید بن عاص ہوا۔ نجاشی شاہ حبش نے آنحضرتؐ کی طرف سے چار سو اشرفی مہر ادا کیا۔ آنحضرتؐ نے آپکے لانے کو عمرو بن امیۃ الضمری کو روانہ کیا تھا۔ اس نکاح کے وقت آنحضرتؐ کی عمر ۶۰ سال کی تھی آپ کئی غزوات میں آنحضرتؐ کی شریک رہیں۔ اور

جزیرہ سسلی

رو لے اب دل کھول کر اے دیدۂ خوننابہ بار — وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار
محلِ خیمہ تھا اُن صحرا نشینوں کا کبھی — بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی
زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے — شعلۂ جانسوز پنہاں جن کی تلواروں میں تھے
آفرینش جن کی [illegible] دنیائے کہن کی تھی اجل — جن کی ہیبت سے لرز جاتے تھے باطل کے محل
زندگی دنیا کو جن کی شورشِ قُم سے ملی — مخلصی انسان کو زنجیرِ توہم سے ملی

جس کے آوازے سے لذت گیر اب تک گوش ہے
وہ جرس کیا اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہے

آہ اے سسلی سمندر کی ہے تجھ سے آبرو — رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تو
زیب تیرے خال سے رخسارِ دریا کو رہے — تیری شمعوں سے تسلی بحر پیما کو رہے
ہو سبک چشمِ مسافر پر ترا منظر مدام — موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پر مدام

تو کبھی اُس قوم کی تہذیب کا گہوارہ تھا
حسنِ عالم سوز جس کا آتشِ نظارہ تھا

نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر — داغ رویا خون کے آنسو جہان آباد پر
آسماں نے دولتِ غرناطہ جب برباد کی — ابن بدروں کے دلِ ناشاد نے فریاد کی

مرثیہ تیری تباہی کا مری قسمت میں تھا
یہ تڑپنا اور تڑپانا مری قسمت میں تھا

ہے ترے آثار میں پوشیدہ کس کی داستاں — تیرے ساحل کی خموشی میں ہے اندازِ بیاں
درد اپنا مجھ سے کہہ میں بھی سراپا درد ہوں — جس کی تو منزل تھا میں اُس کارواں کی گرد ہوں
رنگ تصویرِ کہن میں بھر کے دکھلا دے مجھے — قصہ ایامِ سلف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے

میں ترا تحفہ سوئے ہندوستاں لے جاؤں گا
خود یہاں روتا ہوں اوروں کو وہاں رُلواؤں گا

اقبال

اخباروں کی رائے

آریہ گزٹ لکھتا ہے "اسلام کو اگر آپ غور سے مطالعہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا کہ محمدیوں کا بہشت جس کیلئے سر توڑ کوششیں کرتے ہیں۔ شراب خانہ خرابات سے کم نہیں اس میں شراب کی ندیاں بہ رہی ہیں اور ساقی اور ساقنیں نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے شراب پلا رہی ہیں یہ بہشت کا نمونہ ہے جس پر محمدی بھائی لٹو ہیں"۔ مذہب اسلام سے ناواقفیت کا تو یہ حال ہے اس پر ذرا مہاشے صاحب کی تقریر ملاحظہ فرمائیے۔

بندہ خدا! تم اعتراض کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لیتے۔ کہ عربی میں "شراب" کسے کہتے ہیں۔ شراب کے معنے ہیں پینے کی چیز۔ کیا وہ شربت اور پانی نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوم رس کے تخیلات آڑے آگئے ہیں سنو! اول تو تم شراب کے معنے نہیں سمجھے۔ دوم بانی اسلام نے فرما دیا کہ بہشت کی نعمتیں وہ ہونگی جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں نہ دل میں کبھی گذریں پس اس دنیا پر اس کا قیاس غلط ہے۔

آگرہ اخبار۔ بڑے بڑے مستند ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دوران انہضام میں سونے سے دماغ کا فعل سست ہو جاتا ہے اور اس سے سکتہ اور بے عقلی پیدا ہوتی ہے ایک بہت بڑے ماہر سائنس نے تمام عمر تجربہ کرکے یہ رائے قائم کی ہے کہ نیند سے ہاضمہ کو ذرا بھی مدد نہیں البتہ آرام کے ساتھ بیٹھنے یا لیٹنے سے ہاضمہ کے فعل کو قوت پہنچتی ہے۔

بدر۔ اس لئے نبی کریم نے فرمایا۔ اذا تغدیتم فتمددوا واذا تعشیتم فتمشوا۔ صبح کا کھانا کھا کر تھوڑا لیٹ جائے اور شام کا کھا کر کچھ ٹہلے۔

جیون تت میں بار بار یہ اعتراض چھپا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے اور وہ رحیم و کریم ہے تو خلقت کو کیوں ہلاک کر رہا ہے۔ اصل میں اس لامحدود ذات کی لامحدود حکمتوں کے سمندر کو یہ شخص اپنے دو عقل اتھوں سے ماپنا چاہتا ہے حالانکہ یہ اپنے وجود کے تمام حالات اور کیفیات سے کامل طور پر آگاہ نہیں جس کو اپنی خبر نہیں وہ کسی دوسرے کی نسبت رائے دینے کا کیا حق رکھتا ہے۔

ایک جراح جب کسی بیمار کا خون لیتا ہے یا کسی عضو کو چیرتا پھاڑتا ہے تو بیسیوں نادانوں کا اعتراض خود ان کی جہالت پر گواہ ہو جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے کوئی بارش نہ ہوئی اور اب کے اتنی بارشیں ہوئیں کہ الاماں۔ مگر وہ خبریں اس کے نادم کرنے کے لئے کافی ہیں جن میں لکھا ہے کہ بعض مقامات میں ابھی تک بارشیں نہیں ہوئیں۔

کسی بات پر رائے دینے کے لئے تمام جہان کے حالات کو بحیثیت مجموعی دیکھنا ہے پھر وہ بھی اس خیال کو مدنظر رکھ کر کہ خدا تعالیٰ جیون تت کے ایڈیٹر کا ماتحت نہیں بلکہ ؏

رموز مملکت خویش خسروان دانند

زلزلہ بظاہر ایک خوفناک چیز ہے مگر اسی سے کئی مفید چشمے ہیں۔ کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی قہری تجلیوں سے آپ ایسے منکروں کو اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

سراج الاخبار ضلع جہلم کی نسبت لکھتا ہے بارش نے نمونہ حشر بپا کر دیا۔ صدہا مکان پختہ و خام گر گئے یہ کیوں؟ وہاں تو نقشبندیوں کے سجادہ نشین رہتے ہیں۔ سنو! سنو!! میرے آقا کی زبان سے نقشبند قدرت نے فرمایا تھا کہ صحنوں میں ندیاں چلینگی لا تبدیل لکلمات اللہ۔

پیسہ اخبار کے ذریعے سے معلوم ہوا کہ ایک ریلوے عہدہ دار کی دختر غازی آباد سے ملتان جا رہی تھی اس کی ... شادی ہونے والی تھی شادی کا کیک کاٹنے والی چھری سے کسی قاتل نے ہلاک کر دیا

بدر۔ اُمید ہے کہ ریلوے آفیسر ایسی واردات کے انسداد کے لئے کافی انتظام فرمائیں گے ہر گاڑی کے ساتھ چند کنسٹبل ہونے چاہئیں۔ جو گاڑی کے پائدانوں پر گشت کرتے رہیں اور گارڈ کے کمرہ کے ساتھ تمام مسافروں کا ایسا کنکشن ہو کہ وہ اس کو اطلاع دے سکیں۔ وہ شیشہ جو بعض گاڑیوں میں لگا رہتا ہے ایسے موقعہ پر چنداں کام نہیں آسکتا۔

اخبار وکیل نے اپنے بعض مضمون نویسوں کو اطلاع دی ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے خلاف ... ہے یہ شریفانہ خیال ہے مگر ایسی مخالفت کرنیوالوں نے نہ اس سے پہلے اس سلسلہ کا کچھ نقصان کیا نہ اب نقصان کر سکیں گے۔

بدر کلب

خط وکتابت۔ کے وقت خریداروں کو اپنا نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے اور جواب کے واسطے جوابی کارڈ ساتھ بھیجنا چاہیئے۔

مکرر۔ کہ واسطے جو خط آوے اس کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ ورنہ نہ خط کا جواب دیا جائیگا اور نہ اس خط پر کوئی کارروائی ہوگی۔

نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکھا کریں۔ لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہیں ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کرکے ایک پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کو مضامین کی رسید دے۔ یا ناپسند مضمون کو واپس کرے۔

ثاقب صاحب اپنی نظم مندرجہ کی نسبت اطلاع دیتے ہیں کہ پہلی چار رباعیاں اشرف لاہوری کی ہیں۔ صفحہ ۹ سطر ۴ کبھی کی جگہ کہیں چاہیئے مقطع میں پوری کا لفظ رہ گیا۔

منشی ظہیر الدین اروپی کے مضمون سے ایک نکتہ رہ گیا۔ خاتم المصلحین حضرت اقدس نے اربعین میں اپنا نام رکھا ہے۔ اس کے اعداد ۱۳۰۰ - آپ کے خاتم الخلفاء اور چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا ثبوت ہے۔

بعض صاحب اپنے مقام سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور اطلاع نہیں دیتے۔ دو تین ماہ بعد شکایت کرتے ہیں ہمیں ڈیڑھ ماہ کا اخبار نہیں آیا۔ بھیجدو۔ آئندہ فی پرچہ بھیجا جائیگا۔ جس کی نسبت اسی ہفتہ اطلاع دیجاوے

اگر کسی صاحب کو دو اخبار جاتے ہوں۔ تو براہ مہربانی فوراً اطلاع دیویں اور اس کا نمبر بھی لکھ بھیجیں ورنہ دو پرچوں کی قیمت دینی ہوگی۔

اگر کسی صاحب کا ایڈریس غلط ہو تو وہ بذریعہ خط صحیح کرالیں۔

رجسٹر ڈاک نمبر ۲۸۸ نہ لکھا کریں بلکہ وہ نمبر جو نام کے پہلے ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی اپنی عمارت جدید کا تاریخی نام چاہتے ہیں کوئی صاحب فرما دیویں۔

اخبار بدر کی قیمت جن صاحبان کے ذمہ ہے وہ خود ہی ادا کر دیں گے۔ بعض احباب کے نام ذکی بقایا سے نصف کا وی پی ہوا تھا وہ بھی باقی قیمت کے ادا کرنے کیطرف توجہ فرماویں۔

متفرق خبریں

مسٹر جسٹس چیٹرجی بالفابہ جج چیف کورٹ پنجاب ۔ ۱۰ اکتوبر سے ریٹائر ہو گئے۔

ملتان لائن پر ایک مسافر کے قتل کے متعلق پولیس نے ایک یورپین گرفتار کیا ہے۔ دیکھا جہانؔ ۔ نوار کو قریب ۱۲ بجے قبل دوپہر پشاور میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ نقصان نہیں ہوا۔

بر سے ۲۰ میل شرق کو لڑائی ہوئی۔ لفٹنٹ روز اور ایک دیسی عہدہ دار زخمی ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن میں اور ایک ہوائی جہاز کے تجربہ میں سخت ناکامی ہوئی نتیجہ ہلاکت نکلا۔ دونو سوار ۵۰ فٹ بلندی سے گرے اور ہوائی جہاز کے پرخچے اڑ گئے۔ رایٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور آنکھ کی جگہ بھی پھٹ گئی۔ لفٹنٹ سلفریج کی ہڈی پسلی چور چور تھی۔ بیہوش پڑے تھے۔ ہسپتال پہنچتے ہی مر گئے۔

حضور گورنر جنرل نے مسٹر تلک کی سزائے جرمانہ کا ایک ہزار روپیہ معاف کر دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حضور نے مسٹر تلک کی سزائے سخت کو قید محض میں تبدیل فرمایا ہے۔

ہندوستان میں ڈاک کے پارسلوں کی اصلاح کے قانون پر یکم اکتوبر سے عمل کرینگے۔ ۸ تو ارنک نیویارک اور ریاستہائے نیپیدو نیا کے جنگلات کے وسیع رقبہ میں سخت نقصان ہوا ہے۔ وسکونسن میں دو موضع تباہ ہو گئے اور چار سو آدمی خانمان برباد ہو گئے۔

حالت ایران۔ ٹائمز کو طہران سے جو تار موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ شاہ نے برٹش اور روسی نوٹ کا جواب دیدیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ جواب ناقابل اطمینان ہے۔ جو دستور کی تجدید کے بارہ میں علما بمنزلہ انکار کے ہے تاوقتیکہ صوبہ آذربائیجان مطیع نہ ہو جاوے۔

حالت مراکو۔ جولائی سے ۳ ہزار فرنچ سپاہ دارالبیضا سے روانہ ہو چکی ہے۔ ۳ ہزار مزید سپاہ اکتوبر میں روانہ ہو گی۔ اور جوں جوں پولیس کا نظام درست ہوتا جائیگا۔ باقی ۸ ہزار فوج بھی رفتہ رفتہ ہٹالی جاویگی۔

ٹرام میں ریکوہڑتال قسطنطنیہ کی خبریں مظہر ہیں کہ چونکہ ہڑتال والوں نے اورینٹل ریلوے سے غیر واجب مطالبات کئے ہیں۔ اس لئے وزیر پولیس نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ ہڑتال کرنیوالے یا تو کام پر آجاویں ورنہ ان کو برخاست کر دیا جاوے گا اور آئندہ ملازم نہیں رکھے جاویں گے۔

اسٹیمر ابیان جو سان فرانسسکو سے سڈنی کو جا رہا تھا ۵ ۱۸ جون گذشتہ آئیلینڈ میں تباہ ہو گیا جہاز والوں میں سے پانچ آدمی لائف بوٹوں میں سوار ہو کر فیننگ آئیلینڈ پہونچے ہیں۔ جو وسط بحر الکاہل کا تار اسٹیشن ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ دار السلطنت روس کے عربی اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بجز ان لوگوں کے جو ابتدا یا وسط سال میں خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست منظور نہیں کرتا مساوات کا پہلا نمبر ۳۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں کچھ کم ۲۲ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو۔ اور ہر حصہ کے مسلمانوں کیلئے باہم مبادلہ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو۔

اخبار طان کا نامہ نگار دیانا لکھتا ہے کہ آزادگان ترک عثمانی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے بوسنیہ و ہرزیگونیا کے صوبجات کو آسٹریا سے واپس لینے کا مسئلہ زیر بحث لائینگے ان کی حجت یہ ہوگی کہ جن اسباب سے یہ ملک آسٹریا کے حوالے کیا گیا تھا وہ اب خود بخود محو گئے لہذا ملک کا اصلی مالک کو ملنا ضروری ہے۔

امیر المومنین نے اپنے قصر کے مصارف کم کر دئے ہیں۔ پانچسو بازیگر اور ارباب نشاط موقوف ہوئے ان میں ۵۰ ایطالین تھے۔ اور مطبخ سلطانی میں بھی کمی ہوئی ہے۔ جہاں روزانہ ایک ہزار اقہ گھی خرچ ہوتا تھا۔ اب صرف ۱۲۵ اقہ رہ گیا (اقہ ۱۲۰ روپیہ کے یعنی اشتہار نمبری)

حکومت عثمانیہ ایک ہزار طالب علموں کو یورپ کے دار العلوموں میں تکمیل تعلیم کیلئے ارسال کرنے پر غور کر رہی ہے۔

راتب پاشا جدیدہ کو بھاگ گیا ہے۔ شریف کے معزول ہونیکی بھی افواہ ہے۔ عثمان پاشا محافظ مدینہ بھی قید کر دیا گیا یہ بھی راتب پاشا کا ہم خیال اور سخت ظالم تھا۔ شرفائے مدینہ اس کے مظالم سے تنگ آکر مصر و شام میں غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور رہتے۔ موصل اور دیار بکر میں بھی آئین کو عام مسرت سے خوش آمدید کہا گیا ہے۔

متواتر بارش اور طوفان کیوجہ سے کینٹ کی فصلیں برباد ہو گئیں کھیتوں کے مزدور بیکار ہو گئے۔

۵ ہزار سپاہیوں کا ایک فرانسیسی دستہ کل مع معول کے کیمپ پر حملہ کرنے کیلئے بدینت سے روانہ ہوا۔ غنیم نے دستہ پر سامنے سے اور پہلوؤں پر حملہ کیا۔ اور دستہ کے بازو کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر چار گھنٹہ کی جنگ کے بعد وہ پسپا ہوسئے۔ توپ خانہ نے دشمن کے حملے کو روکے رکھا اس لئے وہ پیدل سپاہ تک نہ پہنچ سکے فرانسیسیوں کی جانب ۲۲ آدمی زخمی ہوئے مور دل کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

ریوٹر عدن سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ سومالی ملا حملہ کرکے ۶ آدمیوں کو مار گیا اور ۱۶۰ اونٹ لے گیا۔ اس نے برٹش علاقہ میں بھی دو گھوڑ چڑھے سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔

بدوؤں نے جدہ کے قریب ایک جاوہ کا ایک قافلہ لوٹ لیا چار پانچ لاکھ روپیہ کا مال و اسباب لے گئے۔ کرد باغی ابراہیم پاشا کو ترکی سپاہ نے کامل ہزیمت دی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

ا مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کی مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرانی تولہ عنہ قسم دوم ملے سرمہ قسم اول عہ۔ دوم عہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

براہین احمدیہ

یہ حضرت مہدی اسنی جلال الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی دہاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کی ضخیم کاغذ پر نہایت خوش خط اور اعلیٰ چھپی ہے۔ رعایتی ہے۔ جلد چار روپے مجلد چار روپے بارہ آنے (للعہ) میں دیکھائی ہے۔

درثمین — حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے بہتر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸ ر غیر مجلد ۶ ر

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲۲ صفحے۔ قیمت ۸ ر جلد منگوائیں

کرشن لیلا — سندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ ر)

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہا کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ ر

غلامی و عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس بدر خانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدہ سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ ر عصمت انبیاء ۲ ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کو بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ ر

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان ہے بہت عمدہ۔ قیمت ۴ ر

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ ر

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۲ ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ ر

کاسر احمدی — (الا وادو والے) قیمت ۱ ر

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ ر

کاسر احمدی — حافظ غلام رسول راجیکی قیمت ۱ ر

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے ۔۔۔ گئے ہیں جن کے زیر رکھنے سے مامورین اللہ کی ۔۔۔ میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۲ ر

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ درہ درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور ترا قص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ ر کر دی گئی ہے۔

عجیب و غریب مجربات ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز دوا میں باقی تشخیص ادویہ کو مد نظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض اور دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں — یہ گولیاں قبض کے واسطے ایک شدید قبض کی حالت میں دو یا دو دستوں کیواسطے ہیں۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی ڈبیا

تریاق البواسیر — خونی بواسیر کے واسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے کہ جو بار بار آزمایا گیا ہے تین ہفتہ کیواسطے (عہ)

تریاق الخنازیر — خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ ہمیشہ بہ استقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ایک ماہ کیواسطے (عہ)

ذیابیطس — ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۴۰ یوم کیواسطے (عہ)

مقوی روز گار — یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دور ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور رنگ گردہ اور مثانہ نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ

اکسیر جریان — جریان اور رقت جوہر منی اور بند مبیح کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ ر ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ — خوراک دو ہفتہ۔ قیمت صہ ر

سوزاک قدیم و جدید — خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت ۸ ر

حب صرع — مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں مفید ہیں ۸ ر

اکسیر ضیق النفس — کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے ۸ ر

نوٹ — ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک نسبتاً غریب لوگ فائدہ اوٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب

(رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان گورداسپور)

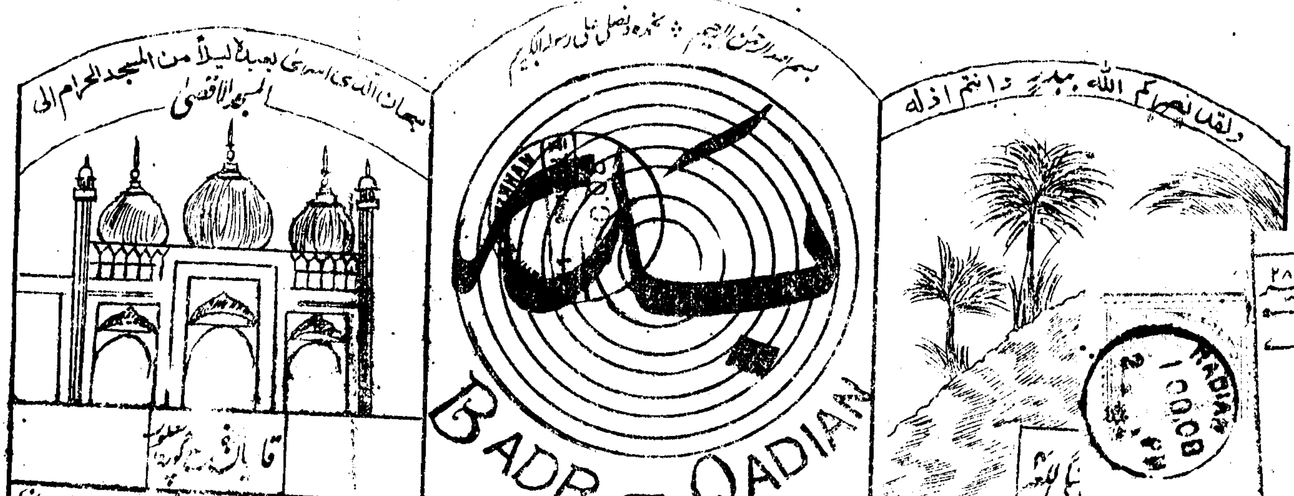

دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان مینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | سر چشمہ علم بانی گرامی چہادر قادیان مینی

مورخہ ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اکتوبر پنجشنبہ مطابق ۱۶ اسوج سمت ۱۹۶۳

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

جلد ۵ — فی پرچہ ۲ ؍

نمبر ۳۷ — ممالک غیر ۵ ؍ — گورنمنٹ پنجاب

شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم ـ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ـ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ـ

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق المدد است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما ازجام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
وصل دلدار ازل بے او محال
آن نہ از خود از ہمان جا بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکران مستحق لعنت است
منکران مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

والیان ریاست ... ۳ ؍
عام قیمت پیشگی ... ۲ ؍
مابعد کا کوئی حساب نہیں

فی پرچہ ... ۲ ؍

جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں رہتی قیمت دین انکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ـ منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے تھے۔ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں کہ میں آج نور دین کے ہاتھ پر ان تمام ... شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے سننے اور اس پر عمل ...

ریاض ہند پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا و شائع کیا گیا

رمضان المبارک کی سحری وافطار کے اوقات ۲۴ ستمبر کے اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھے جا چکے ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرما کر فائدہ اٹھائیں

اطلاع یہ اخبار صرف ان صاحبان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے جن کی قیمت وصول ہے باقی تمام صاحبان کے نام کے اخبار بند کئے گئے کیونکہ مابعد کا سلسلہ بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ بمجبوراً ایسا کرنا پڑا ہے۔

براہین احمدیہ (ہر چہار جلد) کی قیمت نصف سے بھی کم کر دی گئی ہے۔ یہ رعایت ماہ رمضان المبارک کے آخر تک قائم رہے گی۔ ممالک غیر کے واسطے دو ماہ تک۔ مفصل اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

کرشن اوتار برادر مکرم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ عزیز منزل نولکھا لاہور نے دس ہزار پیغام صلح کے ساتھ کرشن اوتار نام ایک رسالہ ۱۰ صفحہ کا نہائیت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپا ہوا تقسیم کیا ہے۔ اس میں جو بنیاد دین سنسبت گرد بے۔ سنائیم خود را بہ شکل کسے (الہام کرشن مہاراج علیہ السلام) کی بنا پر ہندوؤں کو پیغام دیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے۔ اور سیدنا میرزا علیہ السلام اس کے برحق خلیفہ۔ آپ نے عام نظارۂ قدرت سے استدلال کیا ہے، کہ ہر زمانے میں نبی جیسے جسمانی بارش کی ضرورت ہے ایسے ہی روحانی بارش کی۔ اور بتایا ہے۔ کہ وید کا بار بار اترنا تو تم بھی مانتے ہو صرف غلط فہمی یہ ہے کہ وید سے مراد خاص کتاب نہیں بلکہ اس کے لغوی معنے کے لحاظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ کلام الٰہی کا نزول ہر زمانے میں ضرور ہے اور اس کلام میں فسادات زمانہ کے لحاظ سے ہدائیت ہوتی ہے پھر آپ نے ثابت کیا ہے۔ کہ ساتویں صدی عیسوی میں ظہر الفساد فی البر والبحر کی حالت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان تھی۔ پھر سنائیم خود را بہ شکل کسے کی تشریح میں تناسخ کا رد کیا ہے اور بتایا۔ کہ جو نقص کسی پچھلے مرحلۂ زندگانی میں رہ گیا ہو اوس کو دور کرنے کے لئے نیچر کا یہ دستور نہیں کہ پھر اسی مرحلہ میں گرایا جائے بلکہ آئندہ آنے والے مرحلہ میں اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کی اصلاح کے لئے تناسخ کے چکر کی ضرورت نہیں۔ پھر دوزخ کو ایک اصلاح خانہ ثابت کر کے قرآن کے معارف حقائق پر روشنی ڈالی ہے۔ یکتا تحفہ ہے۔ ہر گھر کا تحفہ مستحق ہے

نمک سلیمانی معدہ پر تمام بدن کی تندرستی کا دار و مدار ہے اس کے فعل کو ٹھیک رکھنے کے لئے سردار نونہال سنگھ بہارگو۔ بنارس کا تیار کردہ نمک تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہے۔ فی شیشی ۸/ زیادہ قیمت نہیں (اکمل)

انجمن ضعفاء حضرت میر ناصر نواب صاحب کی تحریک اور سعی سے بعض احباب قوت ثانیہ کے ظہور کے لئے دعا کے واسطے ہر روز دو وقت جمع ہوتے ہیں۔ اور خلوص دل کے ساتھ ملکر اللہ تعالےٰ کے حضور میں الحاح کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ اس انجمن کے دوست باہم ایک دوسرے کی خدمت بالخصوص بیماری کے وقت یا دوسری تکالیف کے وقت کرنے کے علاوہ باہمی اخوت اور محبت کو بڑھانے کے لئے ہفتہ میں کسی ایک دن ملکر کھانا کھاتے ہیں سب اپنا کھانا گھر سے لاتے ہیں اور بے تکلف ملکر ایک جگہ کھاتے ہیں۔ اس کی ممبری ضعفاء اور غرباء سے شروع کی گئی ہے اور منشاء یہی ہے کہ دلوں میں حلم اور غربت اور خاکساری پیدا ہو۔ سب ایک دوسرے کی خدمت کرنے میں مشق کریں۔ اس واسطے اس کا نام حضرت میر صاحب نے انجمن ضعفاء تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے۔

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا ضرور دینا چاہیئے جس خط کا جواب مطلوب ہو اوس کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ معہ کے ساتھ جب تک ہر کے ٹکٹ خط کے ساتھ نہ ہونگے کوئی تعمیل نہ ہوگی۔ سب صاحبان اپنا لفافہ صاف کریں مہربانی ہوگی

خطبۂ جمعہ

وعلم آدم الاسماء کلہا پر امیر المؤمنین نے ۲۵ ستمبر کو خطبہ پڑھا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیئ ہے اس کی ذات وصفات کی ماہیت کی دریافت انسان نہیں کرسکتا۔ صفات سے جو افعال پیدا ہوتے ہیں ان کا بھی حقیقی علم نہیں ان افعال کا نتیجہ ہم نے دیکھا۔ ما اشہدتہم خلق السموات والارض ولا ... ۔ اس صورت میں اشیاء کے ذوات کا علم بھی بغیر تعلیم الٰہی نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مختلف کاموں کے لئے بنایا ہے اور ہر ایک کو ایک خدمت سپرد کی ہے بس اسی کی نسبت اوس کو علم ہے چنانچہ مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو فرشتے نے کہا کہ میں امداد کروں فرمایا اما الیک فلا۔ یہ توحید کا اعلیٰ درجہ ہے ایسا ہی جب ہماری سرکار نبی کریم طائف گئے تو وہاں کے بدمعاشوں نے مخالفت کی اور شرارت سے پتھر پھینکے۔ جن سے آپ کے جسم مبارک کو لہولہان کر دیا۔ ۲ میل آپ دوڑتے آئے انگور کا ایک باغیچہ تھا وہاں ٹھہر گئے۔ مالک نے نوکر کے ہاتھ چند انگور بھیجدئے اور اوسے کہا دیکھو تم اس کی باتیں نہ سننا آپ نے انگور کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی وہ متعجب ہوا۔ کہ بت پرستوں کے شہر کا رہنے والے توحید کے اس درجہ پر ہو۔ ملک الجبال آپ کے پاس آیا۔ عرض کیا کہ اگر آپ فرما دیں تو پہاڑ ان پر گرا دوں فرمایا نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی اولاد سے صالح پیدا کرے۔ غرض ہر کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے چنانچہ جہنم کے لئے الگ فرشتے ہیں علیہا تسعۃ عشر۔ جنت کے لئے رضوان۔ ایک ہاروت ماروت جو بابل کے نبیوں پر کلام لاتے ان تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے گویا انسان ان تمام علوم کا جامع ہے اور اسی حقیقت کو اس آیتہ میں بتایا گیا ہے اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب آدم کو پہلے تعلیم دیگئی تو پھر فرشتوں پر فوقیت کیا ہوئی نادانوں نے یہ نہیں سمجھا کہ ثابت صرف یہ کرنا تھا کہ اللہ جسے علم دیتا ہے اس کو آتا ہے چنانچہ اس نے آدم کو پڑھا دیا اسے جامع علوم (ذوات الاشیاء) بنا دیا۔ اور فرشتوں کو اس ڈھب کا نہ بنایا۔ دوسرے خطبہ کی نسبت فرمایا۔ عباد اللہ رحمکم اللہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان تا ولذکر اللہ تعالیٰ۔ یہ عمر عبدالعزیز نے ذاتی معاملات کی وجہ سے پڑھا جسکی مقبولیت ہوگئی۔ مجھے بھی پسند ہے ایک تو اللہ کا کلام ہے دوم صالح آدمی نے قائم کیا اچھے لوگ ہمیشہ بدی کو دور کرنے کے لئے ایسی ایک تدبیریں کیا کرتے ہیں جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدکم اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ گذشتہ دو اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین کو مدنظر رکھ کر (جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور وہ تحت لفظ ترجمہ ہے) حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اس کا یہ فایدہ ہو کہ گذشتہ دو اخباروں میں سورۂ احقاف۔ سورۂ محمد اور ایک حصہ سورہ الفتح کا درج ہو چکا ہے اس طرح بہت جلد ایک بڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں روستوں کو پہنچتا رہیگا امید ہے کہ احباب کو یہ طرز پسند خاطر ہوگا لیکن اگر کوئی صاحب اس میں کچھ تغیر یا اصلاح چاہتے ہوں تو مطلع فرما دیں تاکہ مزید غور کیا جائے۔ ایڈیٹر

رکوع ۲

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آیت ۷۔ لیس علی الاعمیٰ ..... الخ جہاد میں جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہے اس سے اندھے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکھے گئے ہیں۔ شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے۔ جو اس کی برداشت کر سکتے ہیں۔

رکوع ۳

آیت ۱۔ لقد رضی اللہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جنھوں نے اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ لقد کے لفظی معنے مجھے قسم ہے اپنی ذات کی۔ اس میں رافضیوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ صحابہ منافق تھے اور صرف دو تین مومن تھے اسجگہ خدا تعالیٰ قسم کھاتا ہے کہ وہ ۱۴۰۰ مسلمان جو اس وقت بیعت میں شامل ہوئے تھے سب سچے مومن اور رضائے الٰہی کے حاصل کرنے والے تھے۔ یہ آیت اہل تشیع کے عقائد کی خوب تردید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت علی اور ایک دو ان کے ساتھیوں کے سوائے باقی سب منافقوں کا گروہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع تھا اگر وہ لوگ منافق ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کا سارٹیفکیٹ ان کو کیوں عطا کرتا اس جگہ چودہ سو اصحاب کے سچے مومن ہونے اور ان پر انعامات نازل ہونے کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے اور ان کے مومن ہونے کے چار دلائل بیان کئے گئے ہیں

۱۔ ان پر سکینت نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ پر جو شرائط مقرر ہوئے وہ اگرچہ بظاہر مومنوں کے واسطے خوش کن نہ تھے تاہم ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک انشراح ان کی تقویت کے واسطے پیدا کیا۔

۲۔ وہ فتح قریب کے وارث ہوئے بہت جلد ان کو ایک بڑی فتح کا وعدہ دیا گیا اور وہ وعدہ انہیں پر پورا ہوا۔

۳۔ مغانم کثیرہ کے وہ مالک ہوئے۔ حسب وعدہ خداوندی بہت سا مال غنیمت ان کے ہاتھ لگا۔

۴۔ آیندہ بھی ... مغانم کثیرہ کا ان کو وعدہ دیا گیا۔ جیسا کہ اگلی آیت وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ سے ظاہر ہے

فتح قریب سے مراد فتح مکہ ہے اور اس سے بھی پہلے ایک فتح خیبر کی بھی ہوئی تھی۔ غزوہ خیبر ۷ھ ہجری میں ہوا جس کے متعلق آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اور انہیں ایام میں فدک والوں نے نصف الارض دیکر صلح کر لی تھی۔

آیت ۳۔ کف ایدی الناس عنکم۔ اہل مکہ کو اس بات سے روکے رکھا کہ تمہیں ایذا پہنچا سکیں۔

آیت ۴۔ واخریٰ۔ یہ ایک وعدہ اور پیشگوئی ہے کہ جن دشمنوں پر تم ہنوز غالب نہیں ہو سکے ان پر بھی تم بالآخر غالب ہو جاؤ گے۔

آیت ۵۔ ولو قاتلکم۔ یہ جنگ کا زمانہ ہے اگر کفار تمہارے ساتھ جنگ کے واسطے آویں گے تو خدا تعالیٰ تمہیں فتح دیگا اور کافر جو بزدل ہوتا ہے وہ ضرور شکست کھا کر بھاگ جائیگا۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ کفار جب مغلوب ہو جائیں گے تو کوئی ان کا یار اور مددگار نہ ہوگا اور وہ ذلیل ہو کر رہ جاویں گے۔

آیت ۶۔ سنۃ اللہ۔ یہ قانون الٰہی جو پہلے سے اسی طرح چلا آتا ہے اور قانون الٰہی کو تو کبھی بدلا ہوا نہ پائے گا یعنے خدا تعالیٰ نے جو پیشگوئی کی ہے وہ پوری ہو کر رہے گی ہمیشہ سے خدا کے نبی فتحیاب اور کامیاب ہوتے چلے آئے ہیں اور ان کے مخالف اور دشمن ہلاک اور مغلوب ہوتے رہے ہیں اب بھی ایسا ہی ہوگا بعض لوگ نادانی سے اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ معجزات کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ کوئی امر خلاف قانون قدرت نہیں ہو سکتا سو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ معجزات قانون الٰہی کے برخلاف نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی عین قانون الٰہی ہوتا ہے جس سے انسان ناواقف ہے۔

آیت ۷۔ وھو الذی کف ایدیھم عنکم ---الخ۔ جبکہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آ پڑا مگر وہ گروہ گرفتار ہو گیا اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اٹھانے سے بچ رہے اور کوئی کشت و خون آپس میں نہ ہوا۔

آیت ۸۔ ھم الذین کفروا ..... الخ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدہ کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جنمیں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو چکے تھے اور بعض ہنوز مخفی تھے بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جانے والے تھے اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہو چکی تھیں۔

آیت ۹۔ اذ جعل الذین کفروا ..... الخ۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی اور ایسے شرائط پیش کئے جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دینگے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم

گئے اور یقین کر لیا کہ اسمین ہمارے واسطے بہتری ہے اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہمکو ہی فتح دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

رکوع ۴

آیت ۱۔ الرءیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کی بناء پر آپ نے حج کا ارادہ کیا تھا وہ خواب سچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچا ثابت کر کے دکھایا۔ سچے خوابوں کا نمونہ خدا تعالیٰ نے دنیا مین بہت قائم کیا ہے تاکہ صداقت نبوت کا نمونہ مخلوق مین پایا جاوے اور رویا کم و بیش سب کو ہوتے ہین تاکہ انبیاء کا انکار نہ ہو۔ لیکن اس معاملہ مین عام خواب بینون اور انبیاء کی مثال اس طرح سے ہے جیسا کہ ایک شخص کے پاس صرف ایک روپیہ ہے اور دوسرے کے پاس کروڑ ہا روپیہ ہین۔ ہر ایک شخص کم و بیش کوئی نہ کوئی نسخہ کسی بیماری کا جانتا ہے۔ مگر وہ اتنے سے طبیب نہین کہلا سکتا کئی بدبخت لوگون کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے خدا ہمین بچائے۔

انشاء اللہ۔ یہ مثل ایک شاہی محاورہ کے ہے سلاطین کے فرامین مین اس قسم کے محاورات استعمال ہوتے ہین

آیت ۲۔ لیظہرہ۔ تاکہ تمام ادیان کی بدیان دنیا پر ظاہر ہو جاوین اور پاک دین کا تقدس نمایاں ہو جائے۔

تمام ادیان دنیا پر اسلام غالب آیا۔ دنیا مین دین کے بڑے مرکز وہ تھے ایک ایران اور دوسرا شام۔ آریہ لوگ بھی ایران سے ہند کو آئے اور ہند سے بدھ مذہب چین کو گیا اوس طرف یورپ اور افریقہ کا مذہب شام کے ماتحت تھا ہر دو مرکزون کو اسلام نے فتح کیا اور سب پر غالب آیا اور پھر اس آخری زمانہ مین اسلام کی فتح تمام ادیان پر ہو رہی ہے جبکہ ایک شخص یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی تائید مین خوارق اور کرامات دکھلائے جا رہے ہین۔ اگر کوئی دوسرا مذہب بھی دنیا مین زندہ ہے تو وہ مقابلہ مین آوے۔ اور اپنی زندگی کا ثبوت دکھلائے۔

محمد۔ محمد رسول اللہ۔ محمد ہی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور محمد ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہین ہو سکتا، محمد کے معنے ہین وہ شخص جس مین خوبیان ہی خوبیان ہون ایسا ہی آدمی اللہ تعالےٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔

معہ۔ جتنے آدمی آپ کے ساتھ تھے اس مین اصحاب کی تعریف ہے۔ اور روافض کا رد ہے جو کہتے ہین کہ سوائے ایک دو شخصون کے باقی سب آپ کے ساتھ کافر اور منافق ہی جمع تھے۔

اشداء۔ شدید وہ لوگ ہوتے ہین جن پر دوسرے کا اثر نہ ہو۔ مسلمان اپنے اسلام مین ایسے پختہ تھے۔ کہ کفار کا کوئی اونپر اثر نہین پڑ سکتا تھا۔

اثر السجود۔ اون کے چہرون پر ایک نور نظر آتا تھا

مثلہم فی التورات۔ توریت مین صحابہ کا ذکر ہے اور اون کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دس ہزار قدوسی ہین۔

فی الانجیل۔ متی مین خدا کی نسبت کو رائی کے دانے کے ساتھ تشبیہ دیگئی ہے۔

لیغیظ۔ کافر کو نبی کی ترقی پر غضب آیا کرتا ہے۔ جیسا کہ آجکل آ رہا ہے۔

اس جگہ سورۃ الفتح کے نوٹ ختم ہوئے لیکن سورۂ فتح کی تفسیر کے متعلق چند مفید باتون کا ذکر کرنا ضروری ہے ہجرت کے چھٹے سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین ایک رویاء دیکھا۔ کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہین اور وہان مسجد حرام مین امن کے ساتھ داخل ہوئے ہین اور سر منڈاتے ہین اور بال کتراتے ہین جیسا کہ مکہ معظمہ مین سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھون سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ مین کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانون کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول مین بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس مبشر کا کشف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدون پر پورا ایمان لا کر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتون کے ہو جانے پر پورا یقین کر کے اون کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہین اسی طرح حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رویا کی سچائی پر یقین کر کے سفر مکہ کی طیاری کی اور چودہ۱۴۰۰ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہین کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کوشش کیون کی جاتی ہے وہ تو خدا کا وعدہ ہے اور بہرحال پورا ہو گا ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگون نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپ نے پلیڈر کیون کھڑا کیا اور شادی کے موقعہ پر آپ نے خط و کتابت وغیرہ کوششون مین کیون حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہین جن کی کتب مین انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیرین موجود ہین مسلمانون کے واسطے تو خود وہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے۔ اور عیسائیون کے واسطے خود یسوع کی لائف مین بہت سے ایسے واقعات موجود ہین یسوع بچہ ہی تھا۔ کہ اس کی جان بچانے کے واسطے اُسے خفیہ طور پر ملک مصر مین لے گئے اور پھر عین نبوت کے زمانہ مین جب دشمنون سے خوف بڑھا تو اپنے شاگردون کو حکم کیا کہ کسو سے نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون۔ پھر بزعم متی توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدہی کا بچہ منگوایا تاکہ اس پر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہین کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل مین دل و جان سے مصروف ہو جاتے ہین اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلان معمار یا فلان مزدور نے بنوایا ہے تاہم دانا لوگ جانتے ہین کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ کے مونہہ کا حکم ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنےٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح انجنیر بادشاہ کا حکم پا کر یقین کر لیتا ہے۔ کہ اب مجھے اس محل کے طیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائین گے اور کوئی روک ٹوک باقی نہ رہے گی اور مین کامیاب ہو جاؤنگا اور اس یقین کو ساتھ لے کر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہونے کے بنتے چلے جاتے ہین اسی طرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھ کر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے مین مصروف ہو جانا۔ اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے اگر اسے اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اس مین کچھ وہم یا وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا کسی کو اللہ تعالیٰ فرما دے کہ تجھے بچہ دیوین گے اور تیری نسل سے ہو گا۔ تو کیا وہ تشکر نہ کرے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

کلام امیر المومنین

۲۳ ستمبر کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح نے طلباء مدرسہ کو مخاطب کرکے فرمایا۔

ہر ایک لچکدار اور نرم شے کے لیئے بہت سے عجائبات ہوتے ہیں نرم چیز کو جس طرف چاہو پھیر دو وہ پھر جاتی ہے اور جس شکل میں اوسے بنانا چاہو اوسی شکل کو بہ آسانی اختیار کر لیتی ہے لیکن اس خوبی کے ساتھ اس میں ایک دقت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اوس کو جلد کرم کھا جاتا ہے اور اس طرح وہ ایک خطرہ میں ہے۔ بچپن کے عالم کی مشابہت اسی نرم لکڑی کے ساتھ ہے۔ بچہ کیسا ہی بااخلاق نیک لائق معلوم ہے پھر بھی اس کی عمر ایک ناواقف ناتجربہ کار ناسمجھ اور ناعاقبت اندیش کی عمر ہے۔ جب بڑا ہوگا تب ہی اوس کو تجربہ حاصل ہوگا۔ مدرسہ کے چھوٹے بچوں میں بعض دفعہ ایک خفیف سی چوری کی عادت ہو جاتی ہے۔ کسی کا نب اٹھا لیا کسی کا قلم لے لیا یہ اگرچہ بہت چھوٹی سی بات ہے مگر اس کا نتیجہ دور تک پہونچتا ہے کیونکہ انسان جبکہ ایک چھوٹی سی بدکاری کو اختیار کرتا ہے تو پھر اس میں بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے مصائب میں گرفتار ہوتا ہے ایسا ہی ایک عیب تکبر کا ہے پہلے بچہ دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر تکبر کرتا ہے رفتہ رفتہ یہ تکبر کی عادت اوس کے اندر راسخ ہو جاتی ہے اور بڑا ہو کر بھی وہ متکبر ہی رہتا ہے یہاں تک کہ کسی کو سلام بھی نہیں کر سکتا جبتک سزا میں اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھی لوگوں سے ایسا معاملہ کرا دیتا ہے کہ پھر اسکو بھی کوئی سلام کرنا پسند نہیں کر سکتا اسی طرح ایک عیب کاہلی اور سستی کا ہے چھوٹے بچے اونے کاموں میں سستی کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ سستی ان کی عادت میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر دینی کاموں سے بے پرواہی کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ دین سے بے تعلق ہوتے جاتے ہیں۔ میں دیکھو ایک ہندو بچہ اگرچہ اوس کو ہندو دہرم کے عقاید سے ہزار اختلاف ہو جب کوئی کتاب یا مضمون وغیرہ لکھتا ہے تو سرے پر لفظ اوم ضرور لکھ دیتا ہے مگر دین کی طرف سے بے توجہی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان بچوں نے اپنے مضامین کے سرے پر بسم اللہ کا لکھنا ترک کر دیا ہے بعض بچے آسودہ حال ہوتے ہیں اور ان کی طرف دیکھ کر دوسرے فضول خرچ بننا چاہتے ہیں یہ بھی ایک نقص ہے قدرت نے سب کو یکسان نہیں بنایا۔ کوئی گورا ہے کوئی کالا ہے کوئی لمبا ہے کوئی چھوٹا ہے کوئی موٹا ہے کوئی دبلا ہے غرض سب باتوں میں اختلاف اور فرق ہے ایسا ہی مال و دولت کے لحاظ سے بھی لوگ یکسان نہیں ہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے اس کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ لا تمدن عینیک الیٰ ماستعنابہ ...... الخ قسما قسم کے کفار کو جو کچھ دیا گیا تو ان کی طرف نظر اوٹھا کر بھی نہ دیکھ یعنی ان کی کچھ پرواہ نہ کر۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے احسان ہیں۔ میں طالب علمی کے زمانہ میں بڑے بڑے عالی خیال لوگوں کی مجلس میں رہا۔ ایک دفعہ مجھے خیال ہوا کہ بادشاہ بننا چاہیئے بس میں بیٹھ کر سوچنے لگا کہ میں بادشاہ کس طرح بن سکتا ہوں۔ لمبے منصوبوں کا ایک بڑا سلسلہ میرے دل میں سے گذرا۔ لڑائیوں کے مصائب۔ دریاؤں میں گرنا۔ قلعوں سے کودنا۔ جنگلوں میں سے گذرنا۔ غرض تمام منازل طے ہو کر چین جاپان سے امریکہ تک فتوحات کیں اور تخت پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے تب میں نے دیکھا کہ بادشاہ کے واسطے چاروں طرف سے خطرات اور تفکرات ہیں اس کے واسطے کوئی آرام کی زندگی نہیں اس قدر مصائب جس چیز کے واسطے اوٹھائے گئے وہ اتنی قیمت نہیں رکھتی۔ تب میں نے اپنے شاہ بننے پر افسوس کیا اور شاہی کو چھوڑ دیا[1]۔ اور ایسے خیالات کو ہمیشہ کے واسطے ترک کر دیا۔ یہ جنون نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک فضل تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میں آج تک کبھی کسی پولیٹیکل سوسائٹی میں شامل نہیں ہوا جس سے حکومت کے خیالات پیدا ہوں اور دنیوی عیش و آرام اور شان و شوکت کی اشیاء کبھی میری نگاہ میں کوئی عزت نہیں پاتیں طالب علمی کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے میرے واسطے بڑے بڑے سامان مہیا کر دئے تھے میں شاہی ہاتھیوں اور گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا۔ مگر انہیں راستوں میں پاپیادہ بھی چلتا تھا۔ ہر دو امور میرے واسطے یکسان تھے۔ خدا کے فضل نے میری دستگیری کی۔

بچپن کے عالم میں انسان کیواسطے بڑے بڑے مشکلات ہیں۔ ان کے دو علاج ہیں۔ ایک دعا دوسرے صحبت صالحین۔ بچپن میں جو لوگ اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہیں وہ بڑے ہو کر آرام میں رہتے ہیں۔ دیکھو ہم اس بڑھاپے میں ایسے عمدہ قویٰ رکھتے ہیں یہ اسی بچپن کی حفاظت کا نتیجہ ہے۔ بچوں کیواسطے تنہائی اچھی نہیں۔ تنہائی میں بہت سے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنا چاہیئے۔ اب میں تمہیں ایک چھوٹی سی سورت سناتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ قسم ہے زمانہ کی انسان گھاٹے میں ہے بہت لوگ زمانہ کو کوستے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے خدا تعالیٰ زمانہ کی قسم کھاتا ہے۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ کیسا مبارک زمانہ تھا کیسی تعلیم دنیا کے واسطے لایا۔ مگر انسان کی عمر اس زمانہ میں گھٹ رہی ہے لوگ کہتے ہیں عمر بڑہتی ہے مگر دراصل گھٹتی ہے برف کے پگھلنے کی طرح انسان کی عمر گھٹ رہی ہے ہمارا خدا خوبیوں والا ہے اوس کو پانے کیواسطے انسان کو چاہیئے اپنے میں خوبیاں پیدا کرے پنجابی میں ایک مثل ہے۔ جس کو حضرت امام مسیح موعود بھی فرمایا کرتے تھے۔

بے مثل پانا چاہیں خود بے مثل ہو

مومن کو خیال کرنا چاہیئے کہ میرا مولا بدیوں سے پاک ہے وہ بدکار کے ساتھ کس طرح تعلق رکھے گا ایمان کا یہ نتیجہ ہے کہ انسان نیک عملوں کی طرف جھکتا ہے جب انسان خود نیک بنتا عمل صالح کرتا تو پھر دوسرے کو نیک بناتا حق سکھاتا اور صبر کی تعلیم دیتا ہے آجکل لوگوں میں صبر نہیں ایک گالی سن کر پچاس دیتے ہیں ایسا نہیں چاہیئے غضب شہوات اور حرص کیوقت صبر سے کام لینا چاہیئے اللہ تعالےٰ تم سب کو ایمان عطا کرے۔ عمل صالح کی توفیق دے حق پر چلانے اور دوسروں کو حق دکھلانے والا اور صبر سکھلانے والا بنائے

---

[1] اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپکو روحانی شاہ بنا دیا جہاں چاہو لاکھ انسان کے دل آپکے واسطے بھی ارادت کے ساتھ مسخر ہیں۔ ایڈیٹر

موش محفل

میرے عزیز بھائیو! ان چوہوں سے بچو۔ جو تمہاری محفلوں میں بڑی پھرتی سے خفیہ خفیہ آتے اور کچھ نہ کچھ اچک کر لے جاتے ہیں۔ نفرت کے سنکھیا کی گولیاں ان کے لیئے تمام مکان میں بچھا دو۔ اور احتیاط و بیدار مغزی کی تیلیاں ان کے دفع کرنے کے واسطے پال رکھو۔ پھر تھوڑے دنوں میں تم دیکھو گے کہ ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (اکمل)

البدر مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

سفر کپورتھلہ

نمبر ۱

گذشتہ اخبار میں احباب نے پڑھا ہوگا کہ [illegible] سفر یہ ایک نہایت ہی مختصر سفر تھا جس کی بعض ضروریات کے واسطے مجھے لاہور امرتسر جانا پڑا تھا اور اس کے متعلق کوئی امر قابل ذکر نہ تھا جس کے واسطے سفر کی سرخی جمائی جاتی لیکن امرتسر میں ایک روز کے واسطے کپورتھلہ چلا گیا۔ وہاں جانے [illegible] اس خط میں مذکر [illegible] درج کیا [illegible]

کپورتھلہ

ایک ریاست کا نام ہے اور اوس کے صدر مقام کا نام بھی کپورتھلہ ہی ہے جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے پنجاب کی مین لائن کے اسٹیشن کرتارپور سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کرتارپور کا اسٹیشن امرتسر سے جالندھر کی طرف جاتے ہوئے کوئی دو گھنٹہ کا راستہ ہے۔ کرتارپور سے کپورتھلہ تک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے اور ایک گھنٹہ میں وہاں ٹم ٹم پہونچ جاتی ہے کپورتھلہ کے شہر کا جو حصہ میں نے دیکھا ہے وہ اوس کا صدر یا چھاونی کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ اس حصہ میں ہی تمام سرکاری مکانات اور باغات اور کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔ سڑکیں وسیع ہیں۔ صفائی بہت عمدہ ہے مکانات یوروپین طرز پر بنے ہوئے ہیں کچہریوں کی بناوٹ اور سجاوٹ سب انگریزی طرز پر ہے اور خاص مہاراجہ صاحب کے مکانات تو اس قدر یوروپین طرز میں ڈہلے ہوئے ہیں اور اون کے اندر کا سازوسامان اور وضع ایسی ہے کہ اگر اونہیں یورپین طرز رہائش اور سامان عشرت کی نمائش کہا جائے تو یہ غلط نہ ہوگا۔ بعض دوست تعجب کرتے ہونگے کہ

میں کپورتھلہ کا ذکر کیوں چھیڑ بیٹھا ہوں

اور اوس کے گلی کوچے کیوں پیمائش کرنے لگا ہوں۔ میرے عزیزو! یہ بلاوجہ نہیں۔ آپ جانتے ہیں انسان کو اپنے محبوب کا ہر ایک فعل پیارا لگتا ہے کپورتھلہ کی سڑکوں اور گلیوں اور مکانوں کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود دو دفعہ وہاں صرف اپنے مخلص دوستوں کی ملاقات کے واسطے تشریف لیگئے تھے۔ اور آپنے ان تمام مکانات اور باغات کی سیر کی تھی جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ میری رہائش کا وقت وہاں بہت تھوڑا تھا اور مجھے اس امر کا شوق دامنگیر تھا کہ مکانوں اور باغوں کی سیر کروں اور [illegible] اتنی فرصت [illegible] [illegible] دوست [illegible] صاحب عبد المجید خان [illegible] [illegible] آگ [illegible]

[illegible]

[illegible]

وہاں کوئی کتاب اردو یا انگریزی میں ریاست کپورتھلہ کے تواریخی اور جغرافیائی حالات کے متعلق نہ تھی۔ حالانکہ اس کتب خانہ کو [illegible] چاہئے [illegible] قسم کی کتابیں مہیا کرے [illegible]

[illegible]

[illegible] اپنی ہی رانی کے واسطے [illegible] ایک ہسپانیہ کی رہنے والی لیڈی ہے اور آجکل مہاراجہ صاحب کے ساتھ یوروپ میں ہے۔ اس محل میں فرنیچر عیش و آرام کے تمام سامان نہایت فراخدلی سے مہیا کئے گئے ہیں ریاست اور اوس کے مکانات کے متعلق اتنے ہی ذکر پر کفایت کرکے میں جلد ان باتوں کی طرف آتا ہوں۔ جو ناظرین بدر کے واسطے خاص دلچسپی کا موجب ہیں یعنی کپورتھلہ کے احمدی برادران

حضرت اقدس کے پرانے دوستوں

میں سے ہیں جبکہ حضور علیہ السلام نے کوئی دعوی مسیحیت یا مہدویت کے متعلق نہ کیا تھا اوس وقت سے یہ صاحبان حضرت کے ملنے والے ہیں۔ ریاست میں ایک وزیر حاجی صاحب کے نام سے مشہور گذرے ہیں اونہوں نے کتاب براہین احمدیہ منگوائی تھی جس کو برادر مکرم منشی ظفر احمد صاحب منشی محمد اروڑا صاحب خانصاحب محمد خان مرحوم (والد خان صاحب عبد المجید خان) منشی عبد الرحمن صاحب نے دیکھا اور حضرت کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ تب سے یہ دوست حضرت اقدس کے ساتھ ایک ایسا دلی تعلق محبت اور اخلاص کا رکھتے ہیں کہ کوئی امر بھی ان کے واسطے ابتلاء کا موجب نہیں ہو سکا حضرت اقدس کو اس جماعت کے ساتھ کیسی محبت تھی اس کے واسطے میں

حضور علیہ السلام کا ایک خط

[illegible] کرتا ہوں جو کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے [illegible] [illegible] باعث [illegible] [illegible] دوستوں [illegible] [illegible] بات [illegible] خان صاحب [illegible] لکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی مخلصی اخویم محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ زبانی اخویم منشی محمد اروڑا صاحب معلوم ہوا کہ آں محب نے اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب کی تحریر کو اپنی [illegible] خیال کیا ہے مگر حاشا و کلا ایسا نہیں ہے آپ دلی دوست اور مخلص ہیں اور میں آپکو اور اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں اور مجھے آپسے اور منشی محمد اروڑا صاحب اور دوسرے کپورتھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے پھر کیونکر ہو کہ ایسی جماعت کی نسبت کوئی ناگوار کلمہ منہ سے نکلے میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہونگے اور آپ اون دوستوں میں سے ہیں جو بہت ہی کم ہیں آپنے دلی محبت سے ساتھ دیا اور ہر ایک موقعہ پر صدق دکھلایا۔ پھر کیونکر فراموش ہو سکتے ہیں چاہئے کہ فرصت کے وقتوں میں ہمیشہ ملتے رہیں۔ باقی تمام احباب کو السلام علیکم

خاکسار میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۷ جنوری ۱۸۹۴ء

حضرت اقدس کی تحریریں

جو کہ آپنے احباب کپورتھلہ کے متعلق کیں ان کا اس جگہ کتاب ازالہ اوہام سے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:-

حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں سچائی

کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات کو نہایت نشاط سے بجالاتے ہیں بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے شاید ان کو اس سے بڑھکر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجا لاویں اور دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدا تعالیٰ اون کو جزاء خیر بخشے۔ آمین

حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ میں نوکر ہیں۔ نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت اور ارادت و محبت و نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا مجھے ان کی نسبت یہ تردد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جاوے۔ وہ سچے وفادار اور جان نثار اور مستقیم الاحوال ہیں خدا ان کے ساتھ ہو۔ اون کا نوجوان بھائی سردار علیخان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔

حبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کے علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے۔ اور اون سے لذت اٹھاتا ہے اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر مدار حصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے، یہ دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

پرانی باتوں

کو یاد کرتے ہوئے احباب کپورتھلہ نے فرمایا۔ کہ پہلی دفعہ جب حضرت اقدس کپورتھلہ میں تشریف لائے تو جو دن آپکے آنے کا مقرر تھا اور اس دن تمام سامان مہیا کرنے کے علاوہ آپکے استقبال کیواسطے سٹیشن پر اور راستہ میں آدمی کھڑے ہوئے تھے اوس دن آپ نہ آئے بلکہ دو دن بعد اچانک تشریف لائے اور ایک مسجد میں آکر ٹھہرے۔ ساتھ صرف ایک خادم شیخ حامد علی تھا۔ مسجد کی چٹائی پر بے تکلف لیٹے رہے اور بازار سے دودھ روٹی منگوا کر کھایا۔ یہاں تک کہ ہم کو خبر ملی تب ہم جا کر آپ کو لے آئے اور ایک بہت بڑا مجمع ہو گیا۔ جب کہ ہم آپ کو جشن ہال دکھانے کے واسطے لے گئے۔ تو وہاں مہاراجہ صاحب اور انگریز اور میمیں کھیلنے میں مصروف تھیں اور کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ جب مہاراجہ صاحب کو حضرت کے جانے کی خبر ملی تو اونھوں نے اجازت دی کہ مرزا صاحب آ جاویں چنانچہ آپ گئے مگر ایک طرف کھڑے رہے اور کسی چیز کی طرف چنداں توجہ نہ کی۔ مہاراجہ صاحب نے دور سے مرزا صاحب کو دیکھکر اپنا وزیر بھیجا کہ ان سے ملاقات کرے وزیر نے تین دفعہ آپ کو سلام کیا مگر آپ کی توجہ اوس کی طرف نہ ہوئی۔

منشی محمد اروڑا صاحب

اپنی اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے جو ان کو حضرت کے ساتھ تھی اور ان مہربانیوں اور شفقتوں کی یاد میں جو حضرت ان پر اور دیگر احباب کپورتھلہ پر کرتے تھے چشم پر آب ہوتے رہے اور ہم لوگ بھی رلا یا۔ منشی صاحب فرمانے لگے میں نے کبھی اپنے پاس کوئی چیز رہنے نہیں دی اپنی ضروریات کو بہت تنگ کر کے جو کچھ بھی ہو حضرت کی خدمت میں پہنچاتا ہر ایک بیعت شدہ جو مجھ سے ملی اور میری مقدرت میں ہوتی آپکے واسطے حاضر کر تا اب آپ کی جدائی کا بہت صدمہ ہے پر شکر ہے کہ میرے پاس کوئی شے یا روپیہ اب ایسا نہیں ہے جس کو دیکھ کر میں یہ حسرت کر سکوں کہ یہ میں نے حضرت کو کیوں نہ دیدیا۔ میں نے کوڑی اپنے پاس نہ رکھی جب کبھی میں جاتا اور آپ کو اطلاع ہوتی تو آپ فوراً مجھے بلا لیتے یا خود باہر تشریف لاتے میں صرف آپکے دیدار کا عاشق تھا۔ مجھے اب موت کا بھی ڈر نہیں رہا بلکہ مجھے موت کے خیال سے خوشی ہے کہ جب مرونگا تو حضرت سے تو ملاقات ہو جائے گی۔ میں نے کبھی حضرت کی خدمت میں اپنے لئے کسی امر کیواسطے دعا کے لئے نہ کہا آپکے طفیل خود ہی خدا سے دعا مانگتا اور خدا میری امید بر لاتا۔ ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں اس کا ذکر آیا۔ تو فرمایا کہ یہ عقیدہ کی بات ہے ایک دفعہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک امیر کا ذکر کیا کہ وہ عیش و آرام میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا۔ اس عیش و آرام کا انجام اچھا نہیں دیکھو ہوا جب تھوڑی تھوڑی چلتی ہے تو کیسی اچھی لگتی ہے مگر جب تیز ہو کر آندھی اور طوفان کا رنگ اختیار کرتی ہے تو پھر کیسا نقصان پہنچتا ہے۔

برادرم منشی ظفر احمد صاحب

فرمانے لگے کہ ایک دفعہ ہم جالندھر میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ قریب ایک ماہ کے وہاں ٹھہرے وہ شہر ایسا خوش دل اور لا مذہب [illegible] ہے۔ [illegible] آ گئے سب رفتہ رفتہ چلے گئے ایک دن میں نے بھی ارادہ کیا کہ اجازت چاہیں اسی خیال میں تھے جو حضرت اندر سے تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اکثر لوگ تو چلے گئے اب آپ ہی رہ گئے ہیں پنجابی میں مثل مشہور ہے۔

لوان لودن پراسودن

پہلے نیا دو دن لودن رہتا ہے اور پرانا سو دن رہتا ہے اس بات کو سنکر ہم خاموش ہو گئے اور رخصت لینے کے ارادے کو چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ ہم حضرت کیساتھ ایک باغ میں گئے جہاں گیندا کے پھول کھلے ہوئے تھے اور نہایت خوشبو دے رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا

کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے

(دیکھنا ایک خار دار پودا ہوتا ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی)

خانصاحب عبد المجید خان

جناب خانصاحب محمد خان کے فرزند ارجمند ہیں باوجود کمسنی کے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے باپ کا عہدہ افسری بگی خانہ ریاست کا عطا کیا ہے خانصاحب ریاست میں بہت ہر دلعزیز ہیں ہر طرف نہایت عزت کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں حضرت اقدس کے ساتھ آپ کو اپنے باپ کی طرح دلی اخلاص ہے خانصاحب کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ حضرت اقدس ان کے خطوں کا جواب اپنے دست مبارک سے لکھیں اگرچہ ایک لفظ ہی ہو بعض دفعہ حضرت صاحب خود ان کو جواب لکھتے تھے اور بعض دفعہ مجھے حکم دیتے تھے۔ کہ میں جواب دوں اکثر یہ حکم خان صاحب کے خط پر تحریر ہوتا کہ "جواب لکھا جائے"۔ اس صورت میں خانصاحب کی دلی حالت کا اندازہ کر کے میں وہی خط جس پر حضرت کے تین لفظ میری طرف لکھے ہوتے کہ "جواب لکھا جائے" بھیجدیا کرتا تھا اور یہ امر خان صاحب کے واسطے اس قدر خوشی کا موجب ہوتا۔ کہ میں اگر دو صفحہ کا لمبا خط بھی لکھتا تو نہ ہو سکتا۔ میں کپورتھلہ میں خان صاحب موصوف کے ہی مکان پر ٹھہرا تھا اس سفر میں

میاں محمد یوسف صاحب

سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ میاں صاحب کے سپرد سرکاری کوٹھیوں کا انتظام ہے اور کام بہت اور اہم ذمہ داری کا ہے۔ جس کو وہ نہایت خوبی سے سرانجام دے رہے

ہین۔ آپ کو سلسلہ کے ساتھ بہت محبت ہے باوجود کم فرصتی کے اخبارین پڑھتے اور دوسرون کو سناتے ہین اور خدمات دینی ہین دل کھول کر حصہ لیتے ہین میان صاحب موصوف مہاراجہ صاحب کے ساتھ یورپ امریکہ کے سفر مین بھی ہو آئے ہین۔ آپ نے مجھے روس کی بُت پرستی کا کچھ ذکر سنایا کہ وہان بازارون مین اور گلی کوچون مین مریم اور یسوع کے بُت نصب ہین جیساکہ ہندو لوگون کے بُت ہوتے ہین جو گذرتا ہے ٹوپی اُتار کر سر جھکاتا ہے عورتین سجدہ کرتی ہین نہایت کثرت سے بُت پرستی پھیلی ہوئی ہے افسوس ہے کہ میان صاحب کو بسبب کاروبار سرکاری اور ملالت طبع فرصت بہت کم ملی اور مین دل کھول کر نہ ان کی باتین سن سکا اور نہ اپنی سنا سکا۔ خیر یار زندہ صحبت باقی۔ اللہ تعالیٰ اونکو استقامت اور نیکی کے کامون مین توفیق عطا کرے خدا نے چاہا تو پھر کبھی ملاقات ہو رہے گی۔ حضرت کے پرانے خادم

منشی عبدالرحمن صاحب

اور اون کے فرزند رشید میان عبدالسمیع اور سلطان پور کے ایک رشید نوجوان میان احمد دین اور خان صاحب کے بھائی بشیر احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی منشی فیاض علی صاحب ڈاکٹر فیض قادر صاحب سردار خان صاحب۔ منشی عزیز الرحمن صاحب اور منشی حبیب الرحمن صاحب وہان نہ تھے اس واسطے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔

عاجز کپورتھلہ مین ۱۲ تاریخ کو ایک بجے پہنچا تھا۔ اور ۲۳ تاریخ کو صبح ۳ بجے وہان سے رخصت ہوا۔ ۲۲ کی شام کو بعض احباب کپورتھلہ کو خطاب کرتے ہوئے ایک تقریر کی جو اگلے البدر مین درج ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بدر کے خط کا قلم | بعض دوستون کی تحریک پر قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے امید ہے کہ دوست اس کو پسند کرین گے اور اس کے متعلق کوئی صاحب اور مشورہ دینا چاہین تو وہ بھی ہم سننے کے واسطے طیار رہین۔

فروخت کتب بند | چونکہ پچھلی فروخت اور سٹاک کا حساب ہو رہا ہے اس واسطے چند روز تک بدر کا بک ڈپو بند رہیگا۔

المفتی

(از پیش گاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

---

۱۳۷ مقتولین جنگ کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو | ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ اس وقت جو مسلمان جنگ مین مرتے ہین اون کا کیا حال ہے آیا وہ شہید ہین یا حرام موت۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا جب حضرت امیر تیمور حلب مین گئے تھے تو آپ نے علماء سے سوال کیا کہ حضرت علی و معاویہ کے مابین جو جنگ ہوئی تھی اس مین طرفین کے مقتولین کے متعلق کیا فتویٰ ہے علماء خوف زدہ تھے خاموش رہے کسی کو جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی آخر ایک محدث آیا اور اس نے کہا کہ مجھے امیر صاحب کے پیش کرو مین اون کے سوال کا جواب دونگا۔ چنانچہ وہ پیش ہوئے اور انہون نے امیر صاحب کی خدمت مین کہا کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص جنگ ریا کے واسطے کرتا ہے اور کوئی اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے ایسا کرتا ہے کوئی شخص قومی محبت کے لئے لڑائی مین جاتا ہے اور کوئی صرف تعصب کے سبب اس مین شامل ہوتا ہے کسی کو سوائے اس کے غرض نہین ہوتی۔ کہ مخالف کے ساتھ اس کو کوئی ذاتی عداوت ہوتی ہے لیکن کوئی ایسا ہوتا ہے کہ صرف اعلائے کلمۃ اللہ کے واسطے جنگ مین جاتا ہے۔ غرض الاعمال بالنیات ہے جناب امیر ان لوگون کے دل کی حالت اور نیت کو ہمارے سامنے پیش کر دین۔ پھر ہم اون پر فتوے لگا دین گے یہی جواب اب بھی ہمارا ہے۔

۱۳۸ بے وضو اذان وقرآن | ایک شخص کا خط حضرۃ خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا کہ بے وضو قرآن شریف پڑھنا یا اذان دینا جائز ہے۔ فرمایا جائز ہے۔

معذرت | آجکل ہر طرف بخار کا موسم ہے مطبع کے بعض ملازمین کی بیماری کے سبب اخبار کی طیاری اور چھپائی مین بہت دقت ہوئی ہے اس واسطے یہ اخبار صرف دس صفحہ پر شائع ہوتا ہے تاہم کوشش کی گئی ہے کہ تمام ضروری باتین درج اخبار ہو جائین

جلسہ سالانہ قادیان | جو عموماً دسمبر کے آخری ثلث مین ہوا کرتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی انہین تاریخون مین ہوگا۔ جو صاحب اس موقع پر کوئی نظم پڑھنا چاہتے ہون یا کوئی لیکچر دینا چاہتے ہون اس کی نسبت مفصلہ ذیل اطلاع خاکسار کو دین۔

(۱) کس زبان مین ایسی نظم یا نثر ہوگی (۲) مضمون کیا ہوگا۔ (۳) کتنا وقت تخمیناً اس کے سننے پر خرچ ہوگا (۴) خود مصنف پڑہین گے یا کسی دوسرے صاحب سے پڑھانے کا انتظام کیا جائے (۵) کونسا دن آخری ہفتہ دسمبر مین ایسے ناظم یا لکچرار صاحب کے لئے زیادہ سہولت یا آرام کا باعث ہوگا۔ یہ اطلاع بہت جلد دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان مین پہنچنی چاہیئے۔ کیونکہ پروگرام کے بننے کے لئے اس اطلاع کا آنا ضروری ہے یہ بھی یاد رہے کہ یہ بالکل بے انتظامی کا طریق ہے کہ پہلے تو اطلاع نہ دیجاوے اور وقت پر کسی خاص نظم یا لیکچر کے سنانے کیواسطے زور دیا جاوے یا حضرت امام صاحب سے خاص اجازت لی جائے۔ مینے حضرت امام صاحب خلیفۃ المسیح ؑ کی خدمت مین اس رائے کو عرض کر دیا ہے۔ اور اغلباً وہ مقررہ پروگرام کے خلاف کسی صاحب کو جن کا نام اس مین درج نہ ہوگا اپنی نظم یا نثر کو سنانے کی اجازت نہ دین گے۔ پس احباب مہربانی فرما کر آخر ماہ اکتوبر تک مجھے اطلاع دین۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ء

نیک نمونہ | جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم کی اس تحریک پر کہ خاص قومی سرمایہ کے لئے ایک ہزار آدمی جلسہ دسمبر پر خود یا دیگر احباب سے بھی جمع کر کے پچیس پچیس روپے لاوے۔ مندرجہ ذیل احباب نے پچیس پچیس روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے دیگر احباب کی تحریص کیلئے درج اخبار فرما کر مشکور فرماوین۔

۱۔ خواجہ احمد صاحب چک نمبر ۴ ڈاک خانہ بھلوال۔ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور

۲۔ منشی محمد دین صاحب گرداور قانونگوئی محکمہ حصول اراضی جہلم کنال۔ جزاہم اللہ خیرا۔

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ء

نامہ نگارون کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکھا کرین لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہین ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کرکے ایک کالم پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہان کہ نامہ نگارون کے مضامین کی رسید دے یا ناپسند مضامین کو واپس کرے

متفرق خبرین

میونسپل کمیٹی لاہور شہر کی ترقی کے کاموں کے لئے ۲۸ لاکھ روپیہ بطور قرض حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اسلامیہ کالج لاہور کی اراضی کا سالانہ محصول (۱۰۰ روپیہ) میونسپل کمیٹی نے معاف کر دیا۔

بنون کی خبر کہ وہان پچھلے ہفتے افق شمالی پر ایک بڑا روشن دُمدار ستارہ دیکھا گیا۔ خیر باشد۔

ہندوستان اور لاسہ (تبت) کے درمیان انگریزی صیغی ڈاک کا باضابطہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔

مسٹر کسویل صاحب نے سررشتہ ڈاک کے سپرنٹنڈنٹان کی دس نئی اسامیان منظور کی ہین۔ مبارک ہے۔

ماہ جولائی مین سرحدی صوبہ مین ۴ ہزار ۷۰ بچے پیدا ہوئے اور تین ہزار ۱۹۱ بچے مرے۔

آگرہ کالج سے ایک ہندو طالب علم خارج کیا گیا اس لئے کہ مفسدانہ لٹریچر پڑھنے سے باز نہ آتا تھا۔

جمعرات گذشتہ کو بوقت ۳ بجے صبح دارجیلنگ مین ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ زور سخت تھا سب چونک اٹھے۔

شاہ ایران نے تبریز کے سردار کو قطعی احکام بھیجے کہ ۴۸ گھنٹہ کی مہلت دیکر تمام شہر کو گولون سے اڑا دین۔

سرکش فریق کو نوٹس دین کہ تمام ہتھیار ڈال دین سرغنون کو حوالہ کرین ورنہ بلا تحاشا شہر کو اجاڑ دین گے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر نے بھی سلطان روم کو دستانہ مبارکباد کا پیغام بھیجا اس کو نیک فال سمجھتے ہین۔

شاہ ایران تیار ہین کہ انتخاب و اجلاس پارلیمنٹ کی تاریخین مقرر کرین لیکن دہمکی ہرگز نہین مانین گے۔

سب سے پہلے مقدم و ضروری ہے کہ صوبہ آذربائیجان مین شورش بند کی جائے اور بدامنی کی بیخکنی کی جاوے۔

اس کے بعد وہ خود جب دیکھین گے کہ انقلاب پسند بخوبی سیدھے ہو گئے اسوقت پارلیمنٹ کی اجازت منظور کرین گے۔

شاہ کجکلاہ ایران کے اس جواب سے ظاہر ہے کہ وہ کسی غیر طاقت کا دباؤ گوارا نہین کرین گے یہ قطعی ہے۔

ٹولون مین لاٹوشی ٹریویلی نام جنگی جہاز مین ایک عظیم توپ کے دفعتاً پھٹ جانے کا سخت حادثہ ہوا ہے۔

اس حادثہ سے توپ کے کنگورے ہی اڑ گئے چندہ سپاہی ہلاک ہو گئے۔ ۱۰ کی لاشین آسمان مین اڑ گئین

مساچوسٹ کی خلیج بزرڈ بین بانکی نام امریکن جنگی جہاز تربیت کرتا ہوا چٹان پر چڑھ کر شکست ہو گیا ہے۔

شلد آف بنگال نام ایک جہاز ساحل الاسکا پر ٹوٹ گیا وگرہ اور ۱۰۰ چینی و جاپانی جوان غرق ہو گئے۔

تبت کے دلائی لامہ سنگچان مین ہو پہنچے وہان سے ٹرین پر سوار ہو کر پایہ تخت پکین (چین) کو چلدئے ہین۔

برٹش پارلیمنٹ مین ایک مسودہ قانون پیش کرین گے اس مین لاٹری کے اشتہارون کی اشاعت جرم سمجھی جائیگی۔

فلپائن مین طوفان۔ وسطی فلپائن مین سخت طوفان آیا جس سے کثیر اتلاف نفوس ہوا چونکہ تار ٹوٹا ہوا ہے اس لئے کوئی مزید تفصیل موصول نہین ہوئی۔

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ آج شام کو کلکتہ کے شمالی مین ہندو مسلمانون کے درمیان سخت جنگ ہوئی۔ آدھ گھنٹہ تک لاٹھیان اور اینٹین چلتی رہین۔ پولیس کے آنے تک کئی آدمی سخت زخمی ہو چکے تھے جو ہسپتال پہنچائے گئے۔

گذشتہ موسم سرما مین ہندوستان انگلستان کے فوجی اخراجات کی تقسیم اور انگلستان مین ہندوستان کی گورہ فوج کی بھرتی کرنے اور وہان کی فوجی تربیت کے خرچ کے تناسب وغیرہ پر غور و خوض و نظر ثانی کرنے کی غرض سے لندن مین منعقد رہتی تھی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان پر پینتالیس لاکھ روپیہ سالانہ کا مزید فوج کا خرچہ پڑ جانا پڑا۔

مس نیلریچ لاہور والا ان کے مابین یکو سفر کے دوران مین کمال سفاکی سے قتل کر دی گئی تھی۔ دو پٹھان مولاداد اور شوالہ نام ناسی اس کے ہلاک کرنے کے شبہ مین گرفتار تھے اول الذکر نے اپنے بیانات مین دوسرے کو بھی شریک جرم قرار دیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱ ستمبر کے اندر نارتھ ویسٹرن کو کل آمدنی ۹۰۰۰ و ۱۲ روپے کی بمقابلہ ۱۳ و ۹۳ و ۱۱۴۷ اسی ہفتہ سال ماسبق کے ہوئی۔ کمی کی وجہ لامون کا ٹوٹنا اور غلہ کا کم روانہ ہونا ہے۔

۱۲ ماہ حال کو پشاور مین آنریبل سر جارج روس کیپل چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے وکٹوریہ میموریل ہال مین دربار منعقد کرکے مہمند قوم کے جرگون سے ملاقات کی۔ اس دربار مین برہان خیل۔ تارک زئی۔ حلیم زئی۔ عیسے خیل۔ دادینزئی۔ بائی زئی اور حویزی نذئی کے جرگے موجود تھے صرف خداخیل فرقہ کا جرگہ موجود نہ تھا۔ چیف کمشنر بہادر نے ان جرگون کو مطلع کر دیا کہ اگر برٹش علاقہ پر مہمند اقوام نے زیادہ چھاپے مارے۔ تو اس کا نتیجہ خراب ہوگا ان کے علاقہ مین برٹش فوج سخت سزا دینے کے لئے بھیجدی جائیگی آخرکار حلیم زئی اور تارک زئی فرقون نے اس بات کا اقرار کر لیا کہ اگر مہمند کے بدمعاش لوگون کی چھاپہ مارنے کے لئے جانے کا قصد کرین گی۔ تو ہم ان کو اپنے علاقہ مین سے گذرنے نہین دین گے۔ اس شرط پر ان دونون فرقون کے آدمیون کو ان کے معمولی وظیفہ دئے جایا کرینگے غرضیکہ مہمند قوم کے جرگون کے ساتھ اب بہت قابل اطمینان معاہدہ ہو گیا ہے امید واثق ہے کہ آئندہ ان کی لوٹ مار سے برٹش علاقہ کے سرحدی دیہات محفوظ رہین گے۔

نواب عظمت علی خان صاحب رئیس و جاگیردار کرنال نے اپنی تمام جائیداد اسلامی تعلیم پر وقف کی تین لاکھ۔

انجمن حمایت اسلام کو بھی قریب ۱۹ ہزار حصہ آدیگا۔ علی گڈھ کالج وغیرہ کو بھی۔

سرحدی وادی کاغان مین فرقہ جاکرلی کے لوگ برسر فساد ہین وہ چار پانچ چھاپے مار چکے ہین۔

ندیا مین بم کا پارسل بھیجنے والے نوجوان بنگالی کو پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر تلک منڈالے کے سنٹرل جیل مین رکھا گیا۔

شہر گنج مین۔ یہان تسنیر کی نے پروانہ کی۔ خاتمہ!

کلکتہ مین پانچ کیس تجارتی مال کے جرمنی سے آئے ان مین تلین اور سامان کارتوس کا ذخیرہ نکلا۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن بولر پر ایک ٹرین ڈبے گر پڑا۔ انجن مع ۵ گاڑیان الٹ گئین۔

کیمبر ڈور (مدراس) مین ایک شخص کو مفسدانہ لکچر دینے کی پاداش مین پانچسال قید بامشقت کی سزا دیگئی ہے۔

مشرقی بنگال ریلوے کے بدوپی نار مین بعجہ م چیدی کچھ سے گئے چلتی گاڑی مین مال گاڑی لگی۔

دربھنگہ مین خشک سالی کے باعث فصلین تباہ ہو گئین اور یہان خیرات کے آزمائشی کام جاری کرین گے۔

انگریز کرو ڑپتی مسٹر کارنیگی نے ایک نامہ عام فنڈ کو سے ملین ڈالر دے دئے۔ نمایان فیاضی ہے۔

اس کا مستقل سود ۲۵ ہزار پونڈ یا ایک لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ بے ہیو خاص امداد پر خرچ کیا جاویگا۔

ٹمکی کی اور فیصل ریلوے کی شاخ رومیلیہ پر بغاریہ قابض ہو بیٹھا۔ اس پر عثمانیہ سے جھگڑا پیدا ہو گیا ہے۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۰۲ صفحے۔ قیمت ۶؍ جلد منگوائیں۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۱؍

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱؍

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سید نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ حسبہ اللہ اگر ہم کو رسالہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳؍ عصمت انبیاء ۲؍

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸؍

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ ورود المسیح غائیت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶؍ کر دی گئی ہے۔

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۴؍

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہائت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹؍

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴؍

نظم مستورات مستورات کے پڑھنے کے لئے قیمت ۱؍

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱؍

کامن احمدی (الہ داد والے) قیمت ۱؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنے

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھوم کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۷۰۰ صفحے کے دمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد ۲۵؍ ❊ مجلد اصلی قیمت ۲۵؍۱۲

رعایتی ۶؍ ❊ رعایتی ۱۲؍

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا۔

اصلی میرا اور سرمہ کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور دین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میرا فی تولہ ۵؍ قسم دوم ۲؍ سرمہ قسم اول ۸؍ قسم دوم ۴؍ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل بھی موم کردیتی ہیں) مجلد ۸ر غیر مجلد ۴ر

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیں۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ وعجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائیت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سید نقشہ نویس پشاور سے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کا رعایتاً میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۰ر

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ کی غرض کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ نہائیت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:
میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کرسکتا۔ قیمت صرف ۶ر کردیگئی ہے۔

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۴ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہائیت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کرکے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لیے۔ قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی (الاداد والے) قیمت ۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنے

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی ہاک کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے دبیز کاغذ پر نہائیت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صمہ ۔ رعایتی ۶ر ؛ مجلد اصلی قیمت صمہ ۱۲ر رعایتی ۱۲ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

اصلی میسواک اور میسواک کا سر مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میں ڈبی تولہ ۵ ۔ قسم دوم ۷ سرمہ قسم اعلیٰ ۸ر۔ قسم دوم ۶ر۔ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

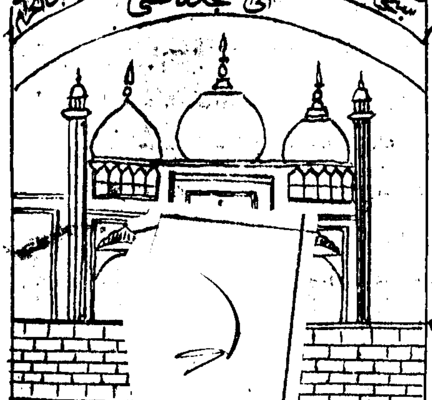

بدر

BADR – QADIAN

قیمت عام پیشگی للعہ

چہ گویم با تو گر آئی چہ ہا دستقادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارا

جلد ۷ — نمبر ۳۸

مورخہ ۱۱ رمضان المبارک سنۃ ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ | ممالک غیر

معذرت

الحمد للہ کہ قادیان میں اسقدر بیماری کا زور نہیں ہے جس قدر کہ باہر سے خبریں آرہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں اللہ کے فضل و کرم میں اپنا ظہور کر رہی ہیں۔ تاہم موسمی بخار پھیلا ہوا ہے۔ عملہ بدر میں کاتب اور پریس مین ہر دو بیمار ہیں انہوں نے ہی اخبار لکھنا اور چھاپنا ہوتا ہے۔ پھر بھی بہت کوشش کے ساتھ پورا نہیں تو کچھ کم اوراق پر اخبار نکالا ہی گیا ہے تاکہ احباب کو انتظار نہ رہے۔

پیشگی قیمت

اخبار صرف اُن دوستوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے جنکی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ بقایا داروں کا نام اخبار بند کیا گیا ہے۔ بسبب سخت مالی مشکلات کے ایسا کیا گیا ہے۔ امر مجبوری ہے۔

ضرورت

عمارات صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک لائق تجربہ کار معمار مستری کی ضرورت ہے۔ جو نقشہ کو بخوبی سمجھ سکتا ہو اور کام تعمیر کرانے کے علاوہ اپنے ہاتھ سے بھی کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

المشتہر

خلیفہ رشید الدین صاحب سکریٹری سب کمیٹی تعمیر

انجمن احمدیہ ہوشیارپور

شیخ سلطان محمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ غلام احمد صاحب کی سعی سے ہوشیارپور میں انجمن احمدیہ قائم ہوئی۔ پیر حاجی احمد صاحب میر مجلس۔ شیخ سلطان احمد صاحب سکریٹری۔ ماسٹر شیخ غلام مصطفیٰ صاحب۔ امین و محاسب ماسٹر شیخ محمد عظیم صاحب ناظر مقرر ہوئے۔ قصبجات۔ ہریانہ۔ منداچور۔ حزب دیال۔ بھنسیان پنڈوری بھگوریاں۔ اچھر وغیرہ گاؤں اس انجمن کے متعلق رہیں گے۔

دعا مدد

بابو محمد یوسف صاحب احمدی انبالہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکے خسر چوہدری نہالے خانصاحب احمدی اعلیٰ نمبردار موضع ملا ایکسو سات سال کی عمر میں بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نے جب حضرت اقدس کی بیعت کی تو اسوقت انکی عمر ایکسو سال تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت میں بھی داخل ہو چکے تھے۔

انجمن احمدیہ پھیلان

مکرم جناب اڈیٹر صاحب بدر۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بموجب آپکی اس تحریک کے کہ جملہ انجمنہائے احمدیہ اپنی اپنی جلسوں کی رپورٹ کے ہمراہ دفتر ہذا میں بھیجا کریں۔ مفصلہ ذیل سطور پیش کرتا ہوں۔ ماہ گذشتہ میں ہمنے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ کوئی واعظ یہاں بھیجا جاوے جس پر حضرت موصوف نے حافظ روشن علی کو دار الامان سے روانہ فرمایا۔ اور وزیرآباد سے حافظ غلام رسول صاحب کو اور لالہ موسیٰ سے میاں مہر الدین صاحب اور موضع سعد اللہ پور سے مولوی محمد غوث صاحب بھی بموجب ہماری درخواست کے یہاں رونق افروز ہوئے ان دنوں میں چونکہ بارش بکثرت ہو رہی تھی اسواسطے تمام بستی کیچڑ پانی سے رکی ہوئی تھی مگر احباب مذکور کی انجمن تہ دل سے شکر گذار ہے کہ انہوں نے محض للہ اس جماعت کی بہتری کے لئے ان رکاوٹوں کو طے کرکے اپنے آپ کو یہاں پہنچایا ۱۰ اگست جمعہ کے دن حافظ روشن علی صاحب نے اصلاح عقائد اور باہمی اتفاق اور صحبت بد سے اجتناب کرنے پر خطبہ پڑھا جو نہایت ہی موثر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد عام اجازت دی گئی کہ جن جن احباب کو کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو یا کسی شبہ کا ازالہ کرنا ہو تو کریں۔ نماز عصر سے تھوڑی دیر پہلے میاں مہر الدین صاحب نے بڑے جوش سے صحابہ کرام کا نمونہ پیش کرکے حاضرین کو پیروی کی ترغیب دلائی

بمطبع بدر قادیان میں بہاں مولا بخش پرو پرائیٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق ایڈیٹر و منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا

نماز عصر کے بعد مولوی محمد غوث صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو غلط شبہات تھے مدلل طور پر انکا ازالہ فرمایا۔

اسکے بعد حافظ غلام رسول صاحب نے حسب درخواست مخالفین وعظ فرمایا جسمیں مخالفین بھی شریک ہوئے۔ اور بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ آپکا وعظ عام اصلاح اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے ثبوت پر تھا۔ نماز عشا کے بعد گاؤں کے اندر ایک اونچے مکان پر آپنے دو گھنٹہ تک وعظ فرمایا۔ جو تمام اہل دہ نے بڑے شوق سے سنا۔ اور تین رات تک دو دو گھنٹہ ہر رات وعظ فرماتے رہے اور مقدور بھر حق ملائمت ادا کیا۔

اس موقع پر متفرق مقامات سے احمدی احباب اپنے کاروبار دنیوی چھوڑ کر محض دین کی خاطر سفر خرچ اور مصائب راہ کے بوجھ اٹھا کر جمع ہوئے تھے جماعت ہیلان باوجودیکہ تعداد میں بہت کم ہے اور مالی حالت میں بھی کمزور ہے۔ مگر تاہم جو احباب اس موقع پر جمع ہوئے تھے جو تیس سے زیادہ تھے سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے اور مہمان داری کے حقوق جملہ ادا کئے۔

حاضرین جماعت احمدیہ نے اس موقع پر ...[illegible] چندہ بھی صدر انجمن احمدیہ کیواسطے جمع کئے جو دارالامان بھیجا گیا۔ خاکسار پیر برکت علی از رتل ۲۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

گجرات ایک صاحب گجرات سے لکھتے ہیں کہ مرزا قاسم بیگ گجراتی سب انسپکٹر پولیس تھانہ جہاں دان ضلع شاہ پور کے درجہ میں ترقی ہوئی۔ اور مرزا صاحب بدستور ضلع شاہ پور میں تعینات رہے۔ اہل گجرات کے لئے باعث فخر ہے۔

گلدستہ آیات

برادر میر عبد الصمد صاحب پارسل کلرک دہلی نے اللہ تعالیٰ کے احسانات کے شکریہ میں ایک مضمون لکھکر ہمکو بھیجا ہے جس میں اُنہوں نے یہ دکھایا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کے سبب جس کسی نے انکے ساتھ از حد عداوت کی اُسیکو خدا تعالیٰ نے غارت کیا۔ ایک ہندو سنار نے غیر احمدیوں کے بہکانے سے نالش کرنی چاہی وہ طاعون سے ہلاک ہوا۔ اُسکے جانشین نے نالش کر ہی دی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ ایک قریبی رشتہ دار قطب دین نام سخت دشمنی کرتا تھا وہ مرض جذام میں گرفتار ہو کر مر گیا۔ ایک شخص کالے خاں نامی رات کو اُٹھکر مسجد احمدیہ کی اینٹیں اکھاڑ جاتا تھا وہ مرض سل میں گرفتار ہو کر ایک ہی ماہ میں مر گیا اور ہلاکت کی پہلے مجھے خبر ہو گئی تھی جو ظاہر کر دی گئی تھی۔ ایک شخص عظمت خان نامی ہمارے گھر کو دیکھ نہیں سکتا تھا وہ بھی ہلاک ہوا۔ اخیر بابو وزیر خانصاحب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اڑے وقت میں امداد کی۔

دیسی سیاہی

دہلی کی الف خانی روشنائی پہلے اپنی عمدگی کیوجہ سے شہرہ آفاق تھی۔ مگر اب نہ معلوم کیا وجہ ایسی خراب کر دی ہے کہ اسنے اصلی الف خانی کا نام بدنام کر دیا ہے۔ ہر ایک پڑیہ دیسے ہی سربمہر ہے اور تعریفی الفاظ لکھے ہیں مگر سیاہی بالکل ناقص۔ امید کہ کارخانہ اسکی اصلاح کرکے پھر اپنی پہلی نیک نامی کریگا۔ ایک پبلک کا خیر خواہ از گجرات

ہمنے اسی خرابی کی وجہ سے الف خانی سیاہی کا استعمال ہی چھوڑ دیا ہے۔ اگر اسکا کوئی علاج اہل دہلی میں سے کوئی صاحب بتلا سکیں گے تو ہم انکا خط درج اخبار کر دینگے۔ اڈیٹر۔

مدینۃ المسیح

بفضلہ تعالیٰ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں اور خدام کے واسطے شب و روز دعا میں مصروف ہیں۔ آپ درس قرآن حسب معمول مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر دیا کرتے ہیں۔ اور فجر کیوقت بیماروں کو دیکھتے ہیں اور بعد نماز ظہر درس حدیث

۲۔ حضرت فاضل امروہی صاحب کی طبیعت میں کچھ ضعف رہتا ہے مگر پھر بھی خدمت دین میں بڑے جوش کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔

قرآن شریف کے سننے کے واسطے

۳۔ جمعہ مبارک میں پچھلی رات کو آٹھ رکعت میں

خطبۃ الجمعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵ ستمبر ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ خود شروع کیا۔ فرمایا۔ یا ادم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ تا آخر رکوع۔ خدا تعالیٰ آدم علیہ السلام کا ذکر کرکے اُنکی اولاد کو سناتا ہے۔ کہ اے آدم تو اور تیری عورت اس جگہ رہو اور اس درخت سے کچھ نہ کھانا۔ درخت کے معنوں میں بڑا اختلاف کیا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے اسکا نام نہیں لیا اسواسطے میں اسکی تشریح غیر ضروری خیال کرتا ہوں۔ صرف حکم ہے کہ اسکا پھل نہ کھاؤ۔ میں طبیب ہوں بعض لوگوں کو آم کھانے سے روکتا ہوں بعض کو امرود بعض کو دوسری پھلوں سے خدا تعالیٰ نے ایسے ہی آدم کو منع کیا کہ اس پھل کو نہ کھاؤ یہ دُکھ دینے والی چیز ہے کیونکہ وہ علیم و حکیم خدا اسکے مضرات کو جانتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا آپنے آپکو تکلیف اور دُکھ میں ڈالنا ہے تکالیف کے اسباب میں گناہ بھی ایک سبب ہے، تم اس سے بچو گو خدا تعالیٰ نے ویعفوا عن کثیر کہا ہے مگر نبلوہم بما کانوا یعملون اور بلونہم بالحسنات والسیئات اور ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمھن۔ ابراہیم علیہ السلام نے نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ ہمکو بھی حکم ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔ آدم علیہ السلام کو بتایا یہ احکام ہیں اور یہ نواہی اوامر کو بجالاؤ اور نواہی سے باز آؤ۔

فازلہما الشیطن عنہا۔ شیطان نے انکو پھسلانیکی کوشش کی۔ اہبطوا بعضکم لبعض عدو بعض لوگ آپس میں لڑا دینے کیلئے مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ تو آپ ہی تھے جو ایسی باتیں سنتے رہے ہمسے تو برداشت نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کہ آپنے اتنی باتیں سنکر ہمکو بےعزت کر دیا کیونکہ آپکے دوست تھے۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات۔ خدا تعالیٰ نے آدم کو کچھ کلمات دعائیں سکھلائیں۔ فاما یاتینکم منی ہدی۔ جو لوگ ہدایت پانیکی کوشش کرتے ہیں خدا انکا معاون ہوتا ہے۔

ہمارے آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو بعض درختوں نے منع کیا۔ مثلاً شراب۔ عرب میں مشرکوں کا مذہب یہود و مجوس۔ انصاریٰ کا مذہب یہ مذاہب خطرہ میں ہیں۔ سوائے صحابہ کے مذہب کے مسلمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے معزز لنہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ تین اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اس میں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھکر حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں - یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے - لیکن بعض دوستوں نے یہ رائے دی ہے کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو - اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں - یہ بھی ہم کر سکتے ہیں - لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا - ناظرین اپنی قیمتی راؤں سے مطلع فرماویں - اڈیٹر -

ترجمہ مجلد یکجا کرکے یہاں ایک روپیہ دیں تو مل سکتا ہے خرچ ڈاک پہلا آنا چاہیے ورنہ وی پی ہوگا - محمد صادق

العرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے تو آپ کو معلوم ہوا - کہ کفار مکہ جنگ کے لئے آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں - آپکی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی کرتے تھے اور کسی کسی معاملہ میں جس میں کسی کو ضرر ہو سبقت نہ فرماتے تھے آپنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معہ چند اور اصحاب کے اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ میں جنگ کے واسطے نہیں آیا صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤں گا - حضرت عثمانؓ جب کفار کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کرلو اور واپس چلے جاؤ اُنہوں نے جواب دیا - میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریمؐ کریں گے - تو میں بھی کرونگا - اس قسم کی گفتگو میں قریش نے انکو روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نیت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسی وقت اسیؔ کفار مسلمانوں پر آکر شبخون کرنے لگے - مگر گرفتار ہو گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی تو آپنے اپنے صحابہؓ کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے انسے بیعت لی - سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا - اتنے میں حضرت عثمانؓ چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے - پہنچ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیت کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے اُنہیں کی پیش کردہ سب باتیں مانکر صلح کرلی - جو اسیؔ آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے - اور ایسی شرطیں مان لیں - جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا - اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے - چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اُس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں -

پھر یہ کہ دوسری سال آدیں - دو تین دن سے زیادہ نہ ٹھیریں - اور مسلمانوں کے ہتیار بند ہوں - پھر ایک شرط یہ بھی تھی - کہ اگر مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ چلا جائے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے - لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آجائے - تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے - ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو اُسوقت مسلمانوں کی طرف ہو جائے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے - چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام دائل تھا قریش کے عقد عہد میں ہوا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرف دار بن گئے -

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون ادائی رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے گئے اور اس مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کر دی اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا - حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی جسمیں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان فتح کی بنیاد تھی - شرائط صلح کے مطابق دوسری سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کعبہ کے واسطے آئے اور صرف تین دن قیام کر کے واپس چلے گئے -

اس واپسی پر بعض کمزوروں کو ابتلا ہوا اور ان کے دل میں وسوسہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا سچا ثابت نہیں ہوا - اور ایک منافق نے کہا کہ واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا رائینا المسجد الحرام - قسم ہے خدا کی ہمنے نہ سر منڈایا نہ بال کترائے نہ مسجد حرام کی زیارت ہوئی پیشگوئی والی بات کوئی بھی پوری نہ ہوئی - اور ہم ویسے کے ویسے ہی واپس جاتے ہیں یہ اعتراض اس قسم کا تھا - جیسا کہ آجکل بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکی پیدا ہوئی جاہل جلد باز یہ نہیں سوچتا کہ اس پیشگوئی میں کیا سال کی شرط تھی - کہ اسی سال حج ہوگا یا اسی سال اسی حمل میں لڑکا پیدا ہوگا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اسی سال تم زیارت کعبہ کروگے چنانچہ اگلی سال زیارت کعبہ ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویاء کو اللہ تعالیٰ نے سچا کر کے دکھا دیا اور یہ پہلی دفعہ آپکا عازم مکہ ہونا ایک بڑی بھاری فتح کی بنیاد ہوا -

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر

کفار کے پاس واپس آجائے - تو کفار واپس نہ دینگے اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائے تو مسلمان اسے واپس دیدیں گے یہ شرط بعض دلوں میں بہت مشکل گذری کیونکہ اسمیں مسلمانوں کے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں حرج نہیں اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے تو ہمیں ضرورت ہی کیا ہے - کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں - اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہیگا تو وہ دوسروں کیواسطے اسلام میں داخل ہونیکا موجب ہوگا - چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اسمیں سراسر اپنا نقصان دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دینے کی درخواست دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپکے پاس چلا جائیگا اسکو ہم واپس نہ لیں گے -

اور اس شرط کو بیچ میں سے نکالنے کی وجہ یہ ہوئی کہ قریش میں سے ایک شخص ابوبصیر نام مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینہ میں آگیا - کفار میں سے دو شخص اسکے پیچھے پیچھے آنحضرت کے پاس پہنچے اور ابوبصیر کو واپس مانگا آنحضرت نے معاہدہ کے مطابق ابوبصیر کو واپس کردیا ابوبصیر چارو ناچار واپس ہوئے مگر کفار مسلمانوں کو بہت دکھ دیتے تھے اور بڑی عذاب کے ساتھ مار ڈالتے تھی - یہ سارا نقشہ ابوبصیر کے سامنے تھا - راستہ میں ایک مقام ذوالحلیفہ نام پر جب وہ پہنچے تو وہاں قیام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے - ابوبصیر نے ان میں سے ایک کی تلوار کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ ہی ذرا مجھے دکھا تو سہی - اس کافر کے سر پر موت سوار تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو انکے شر سے بچانا تھا - اسنے اپنی تلوار کی تعریف سنکر اور تکبر میں آکر تلوار ابوبصیر کے ہاتھ میں دیدی ابوبصیر نے تلوار کی جو تعریف کی تھی اسکو سچا کر دکھایا اور ایک ہی وار میں اس دشمن کا سر الگ کردیا دوسرا شخص ایسا بزدل تھا کہ وہ مارے خوف کے بھاگ نکلا -

اور ابوبصیر واپس مدینہ میں پہنچ گیا - آن حضرتؐ کو خبر ہوئی - تو آپنے ایسے الفاظ فرمائے جن سے ابوبصیر کو یقین ہوگیا کہ آنحضرتؐ مجھے پھر گرفتار کرادیں گے اسواسطے وہ مدینہ سے چلدیا - مکہ تو نہ جا سکتا تھا کیونکہ وہاں مسلمانوں کے واسطے امن نہ تھا اسنے راستہ میں ایک جگہ دریا کے کنارہ ڈیرہ ڈالدیا دوسرے مسلمان بھی مکہ سے بھاگ کر اسکے ساتھ شامل ہونے لگے - پہلے ابوجندل بن سہیل آئے پھر اور آئے رفتہ رفتہ وہاں ایک خاصی جماعت ہوگئی - جو کافر تاجر شام کو جاتا راستہ میں اسکی خبر لیتے - کفار نے تنگ آکر حضرتؐ کو کہلا بھیجا کہ ہم مسلمانوں کو واپس لینے کی شرط کرنے سے پشیمان ہیں ہم مسلمانوں کو لینے سے باز آئے آپ ابوبصیر اور اسکے ساتھ والوں کو حکم دیں کہ وہ ہمارے قافلوں کیساتھ تعرض نکریں اور انکو واپس بلالیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منظور فرمایا اور ابوبصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلوں کی ساتھ تعرض نہ کرو اور واپس میرے پاس چلے آؤ - چنانچہ وہ واپس آگئے -

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے حدیث شریف میں آیا ہے . مراجعت کیوقت راستہ میں یہ سورہ نازل ہوئی صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ سورۃ سنائی اور فرمایا کہ آجکی رات مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے جسے میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں جب اصحاب نے سنا تو انہوں نے ایک دوسرے کو اسپر مبارکباد دی اور خوش ہوئے اس صلح کا نام فتح اسواسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اس صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے اسکی تفصیل یوں ہے مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے - بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا تھا - اب جبکہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہوگئی تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہوگیا - لگے کوئی بہانہ لڑائی کا تلاش کرنے -

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا اسنے خزاعہ قوم پر شبخون مارا خزاعہ کے لوگ اسوقت بیخوف و خطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے - نوفل کے حملے سے چونک اٹھے اور لڑائی شروع ہوگئی - وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد و ہتھیار دینے کی اور جب اندھیرا ہوگیا - تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہوگئے - جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہوگئی تو خزاعہ قوم کمزور ہوگئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر پناہ گزیں ہوئے - مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے - صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور انہوں نے اپنے مامن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیخدمت میں روانہ کیا - عمرو بن سالم نے عرب کے طریق رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسطرح عرض کیا -

يَا رَبِّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
اے میرے خدا میں محمدؐ کو قسم دیتا ہوں
حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا -
قسم اپنے اجداد اور اسکے آباء قدیم کی
إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوَاعِدَا
ہر آئینہ قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی
وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
اور توڑ دیا ان لوگوں نے تیرے وعدہ مضبوط کو
وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتَ تَدْعُو أَحَدًا
اور ان لوگوں نے یقین کرلیا کہ تو کسی کو نہیں پکاریگا
فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا أَبَدًا
تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائے
وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَأْتُوا مَدَدًا
خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئیں گے
فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا

باقی آئندہ انشاء اللہ

البدر مورخہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

سفر کپورتھلہ

نمبر ۲

گذشتہ اخبار مین عاجز اپنے کپورتھلہ جانے اور وہان کے دوستون کے اخلاص اور ان کے متعلق حضرت کی تحریرین اور حضرت اقدس کا ایک خط درج کرچکا ہے اس اخبار مین دو دوستون کا نام لکھنا رہ گیا تہا یعنے میان وزیر خان صاحب اور منشی اللہ دتا صاحب محرر دفتر بگی خانہ کا۔ اب اس اخبار مین وہ تحریر درج کی جاتی ہے جو وہان لکھ کر مین نے احباب کے سامنے پڑہی اور اس کا نام رکہا۔

احباب کپورتھلہ کو خطاب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا اعطیناک الکوثر۔ فصل لربک وانحر
ان شانئک ھو الابتر

پیارے بہائیو اور معزز دوستو! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کا فضل کہ تم میرے پیارے کے پرانے رفیق اور عاشق مزاج خادم اور دلدادہ مرید ہو۔ اسی محبت کے تقاضا سے جو تم کو اللہ کے رسول کے ساتہہ تہی اور رہے تم نے بارہا چاہا کہ تمہارے پیارے مسیح کا یہ

خادم تمہارے شہر مین آوے

اور ایک دو روز تمہارے ہان مہمان رہے۔ مین یہ بہی چاہتا رہا کہ آپ لوگون کی اس خواہش کو پورا کرون۔ مگر حضرت مرحوم کی زندگی مین آپ کے قدمون سے جدائی کچھہ ایسی ناگوار خاطر ہوتی تہی کہ بغیر سخت مجبوری کے دارالامان سے نکلنا ایک مصیبت معلوم ہوتی تہی اور آپ کے بعد بہی فرائض منصبی اور دیگر خدمات کی مصروفیتون نے اجازت نہ دی کہ مین کبہی کپورتہلہ مین آسکتا۔ جب صدر انجمن کا ڈیپوٹیشن یہان آیا تہا تو اس وقت بہی آپ لوگون نے لکھا تہا کہ مین ڈیپوٹیشن کے ساتہہ آؤن اور مجھے فرمایا گیا کہ مین ایسا کرون۔ لیکن اون برگزیدہ آدمیون مین خواہ مخواہ شامل ہوکر ڈیپوٹیشن کا ممبر بننے کے لائق اپنے آپ کو نہ سمجھہ کر مین نے یہی مناسب جانا کہ اس کام کو کسی دوسرے وقت کے واسطے اٹہا رکہون اب بہی مین قادیان سے روانہ ہوا تو میرے ارادے مین یہان کا آنا نہ تہا۔ مین نے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ سے صرف لاہور امرتسر تک آنے کی اجازت حاصل کی تہی لیکن بعض وجوہات سے مجھے زیادہ دن باہر ٹہرنا پڑا اور مجھے خیال آیا کہ ان ایام مین سے ایک دن کیواسطے کپورتہلہ ہو آؤن اور میرا دل خوف مین ہے کہ میرا یہان آنا حضرت امیر المومنین کی پیشگی اجازت کے بغیر ہے اگرچہ مینے راستہ سے خط لکہدیا تہا اور امید ہے کہ وہ میرے یہان آنے کو ناپسند نفرماوین گے اور میرے واسطے دعا کرین گے کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیون کو معاف کرے اور میرے گناہون کو بخشے اور تقویٰ کی راہون پر چلائے۔

الغرض یہی مقدر تہا کہ مین ایسے وقت مین آپ لوگون کی ملاقات کے واسطے آؤن جبکہ ہمارا پیارا امام اس دنیا سے چلا گیا ہے گویا مین تمہارے محبوب اور معشوق کی

ماتم پرسی کیواسطے آیا ہون

کیونکہ تم اس امر کے حق دار ہو کہ تمہارے ساتہہ یہ ہمدردی کی جاوے تمہارے تعلقات اس پیارے کے ساتہہ بہت پرانے تہے تم اوس کے پرانے یار اور وفادار دوست اور غمگسار رفیق اس کی آخری عمر تک رہے تم سب سے پہلے آئے اور آخر دم تک رہے۔ تمہارے دلون کو جو صدمہ اس کی جدائی سے پہنچا ہے وہ تمہارے ہی دل جانتے ہین۔ مین اس کا کیا اندازہ کرون۔ مگر میرے دوستو! صبر سے کام لو۔ دیکھو تم اس کے عاشق تہے تو وہ بہی آگے کسی کا عاشق تہا۔ تمہارا عشق بہت بڑا تہا مگر اوس کے عشق کا درجہ نہایت اعلیٰ تہا تم اس کے دیدار کے خواہشمند تہے تو وہ بہی اپنے محبوب کے وصال کا آرزو مند تہا اس نے بہت صبر کیا جو اتنے سال تمہارے درمیان رہا مگر کب تک۔ آخر وہ اپنے پیارے کے پاس چلا ہی گیا اور اس کی آخری کلام یہی تہی کہ "اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ" اور

اوس کا آخری فعل

اس دنیا مین اس اپنے پیارے اللہ کے حضور مین نماز پڑہنا تہا۔ یہ خادم اس آخری وقت کے چھہ سات گھنٹہ برابر اوس کے قدمون مین حاضر تہا اور اس نظارے کو دیکھہ رہا تہا۔ کہ کس طرح وہ دنیا ومافیہا سے لاپرواہ ہوکر اپنے محبوب حقیقی کی طرف چلا گیا اوس نے دنیا کی کسی چیز کو یاد نہ کیا اور نہ کسی کی طرف توجہ کی بس اپنے مولا کا دہیان رکہا اور اوسی مین فنا ہوگیا۔ وہ نماز پڑہتا تہا اور اسی نماز مین وہ اللہ کے حضور پہنچ گیا ہمارے سامنے نماز کا بہانہ کیا آپ ملیک کے پاس جا بیٹہا اور ہمین یتیم چھوڑ گیا اس بات کا تو غم نہین کہ دنیا مین ہمارا کیا حال ہوگا۔ خدا صالح کی اولاد کو ضائع نہین کرتا وہ کسی نفس کی صلاحیت کا ہی نتیجہ تہا کہ خضر و موسیٰ جیسے بزرگ ایک دیوار کے بنانے کی راجگیری اور مزدوری پر لگائے گئے۔ یہ پودا خدا کا لگایا ہوا ہے یہ پہلیگا اور پہولیگا اور بڑا درخت بنے گا اور لاکہون قومین اس کے سایہ تلے آرام کرین گی۔ ہان غم ہے تو ان ذاتی تعلقات کے لحاظ سے ہے جو ہم کو اس پیارے کے ساتہہ تہے اوس نے اپنے حسن و احسان سے ہمارے دلون کو لبہالیا تہا اور تم تو اے اہل کپورتہلہ ان تعلقات کو بہت زیادہ محسوس کرنے والے ہو۔ مین دیکہتا تہا کہ حضرت اقدس تم لوگون پر کس قدر شفقت کرتے تہے وہ اپنے قدیم دوستون کو خصوصیت سے یاد کرتے تہے۔ تمہاری ملاقات کے وقت ان کا انداز گفتگو نرالا ہوتا تہا۔ وہ تمہارے ساتہہ بے تکلف تہے اور وہ تمہاری ناز برداری کرتے تہے اچہا وہ پیارا چلا گیا اور **تمہین بہی اشارہ کر گیا بلکہ بتلا گیا کہ تمہین کس کے ساتہہ دل لگانا چاہیئے**

جا اے پیارے خوش ہو۔ تیرے محبوب کا وصال تجھے مبارک ہو اور مبارک ہو تجھے جنت کی آرامگاہ کہ تو نے اپنا حبیب کا نام دنیا مین چمکانے کے واسطے بہت محنت کی اور سخت مشقت اٹہائی۔ اور تو اتہاک معدوم ہوتا تہا پر اس محنت شاقہ مین تو بہت گداز ہو چکا تہا اور ضرور تہا کہ اب تجھے آرام دیا جاوے تو نے دنیا سے دل توڑا اور خدا سے دل لگایا پس خدا نے تجھے گلے لگایا۔ تجھے مبارک ہو انبیاء کے سردار افضل الرسل لولاک کا خطاب پانے والے کی ملاقات جس کی دوستی کو جوش مین تو نے ہر ایک دکھ اٹہایا اور اس سے ہر ایک بدگو دشمن کا سر توڑا اور اپنے یار کی یاری مین ایسا پکا نکلا کہ تو بہی لولاک کا خطاب پانیوالا ہوگیا۔ صلوٰۃ ہو تجھہ پر اور سلام ہو اور خدا کی رحمتین ہون۔ آج تک منشی صاحب موصوف مجھہ پر نظر عنایت رکہتے ہین اسی سفر مین سب سے پہلے مجھے بہی اخویم خان صاحب محمد خان مرحوم اللھم اغفر وارحمہ کا نیاز حاصل ہوا تہا اور اسی سفر مین اپنے بے تکلف دوست منشی محمد ارورا صاحب سے اول ملنے کا موقعہ ملا تہا۔ پہر کپورتہلہ کی جماعت کے ہی ایک معزز دوست یعنی منشی عزیز الدین صاحب

میرے لئے کوچہ یار مین ایک جھونپڑا بنانے

کے واسطے فراخدلی سے مددگار ہوئے۔ کیونکہ انہون نے اپنی زرخرید زمین کا ایک بڑا ٹکڑا صرف اصل لاگت پر اس امر کے واسطے مجھے دینے مین اپنی ضرورتون کی پرواہ نہ کی۔ مین ان کے واسطے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دیوے اور اس کے عوض مین انہین اور ان کی اولاد کو بہشت مین بہتر جگہ عطا کرے۔ آمین غرض اے پیارے احباب کپورتھلہ میرے دل مین آپ لوگون کے لئے محبت کی خاص یادگارین ہین اور خدا نے مجھے توفیق دی ہے کہ مین آپکے واسطے دعا کرون وہوالسمیع العلیم

میرے عزیزو! مین نے اپنی اس تقریر کے شروع مین

سورۂ کوثر

پڑہی تہی اور تم خیال کرتے ہوگے۔ کہ یہ دیوانون کی طرح کیا پڑھ کر کیا کہنے لگ گیا۔ مین اس امر سے انکار نہین کرسکتا۔ کہ مین دیوانہ ہون پر مطلب کا سیانا ہون اور مین نے جوکچھ کہا ہے وہ ضروری ہے آپ صاحبان حضرۃ مرحوم سے اوس وقت کے ملنے والے ہین۔ جب کہ حضرت نے دعویٰ مسیحیت یا مہدویت نہ کیا تہا اور آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تہے اس واسطے آپ خدا تعالیٰ کے بہت سے عظیم الشان نشانات کے شاہد ہین۔ اور اس کوثر والے نشان کے بھی آپ شاہد ہین۔ سورہ کوثر ہمارے حضرت امام علیہ السلام پر بہی نازل ہوئی تہی۔ چنانچہ آپکے الہامات مین یہ درج ہے اس واسطے سورہ شریف مین اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وخلفائہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ انا اعطیناک الکوثر۔ اے محمد ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ پھر تیرہ سو سال کے بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور خلیفہ کو بہی یہی وحی ہوئی۔ کہ انا اعطیناک الکوثر۔ احباب دیکھنا چاہیئے کہ

کوثر کیا چیز ہے

تفسیرون مین لکھا ہے کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت مین جس کے آب حیات کی تقسیم کا اختیار حضرت نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے گا۔ وہ حوض کیسا ہوگا اور اس کا پانی کس لطافت والا ہوگا۔ اس کی کیفیت کو ہم ابھی نہین پا سکتے۔ عالم آخرت کی تمام چیزین جن کا نام ہمارے سامنے لیا جاتا ہے۔ وہ نام یا بیان فقط ایک ادنیٰ مشابہت کے واسطے ہے ورنہ یہ نام ان اشیاء کی اصل حقیقت کو ظاہر نہین کرسکتے۔ اور نہ ہماری استعدادین عقلین اور افہام ایسے ہین کہ ان اشیاء کی حقیقت کو پا سکین اس کی مثال یون سمجھنی چاہیئے۔ کہ ایک پرائمری کے طالب علم کے سامنے اگر ٹرگنومیٹری یا کانک سیکشن کی کتاب ہو اور وہ پوچھے کہ یہ کیا ہے تو اسے یہی کہنا پڑے گا۔ کہ یہ حساب کی کتاب ہے۔ کیونکہ اسی نام سے اس کا ذہن اس کتاب کی ایک نہائت ادنیٰ مشابہت تک پہونچ سکتا ہے۔ ایک اور مثال اس امر کے سمجھانے کے واسطے یہ کافی ہوگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکاشفہ مین دجال کی سواری ریل کو دیکھا مگر چونکہ اس زمانہ مین ریل کا کوئی نشان نہ تہا نہ اس کا کوئی نام تہا اس واسطے اس کو ایک سواری کہا گیا اور چونکہ عرب مین عام سواری گدھے کی ہوتی ہے۔ اس واسطے آپنے فرمایا۔ کہ دجال کا گدہا اتنا لمبا ہوگا۔ اور ایسا سریع الرفتار ہوگا۔ غرض جب کہ ہزار بارہ سو سال کے بعد آنے والی چیز کی کیفیت کا پانا ایسا مشکل ہو گیا کہ ریل کو گدہا کہا گیا۔ تو پھر آپ خیال کرسکتے ہین حوض کوثر یا نہر کوثر ہمارے ان حوضون یا نہرون کے بالمقابل کیا شان رکھنے والی چیزین ہون گی۔

القصہ ہم اس کیفیت سے آگاہ نہین کہ وہ کوثر کیسی ہوگی۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی جاوے گی۔ لیکن

اس دنیا مین بہی آنحضرتؐ کو کوثر عطا کی گئی۔

نبی وہ ہے۔ جو آئندہ کی خبرین دے اور اس کی نبوت کا اصلی منشاء یہ ہوتا ہے کہ دوسرے جہان کے راحت و آرام کے واسطے اس جہان کے لوگون کو طیار کرے لیکن اگر اوس کی پیشگوئیان صرف دوسرے جہان کے متعلق ہوتین۔ تو کمزور انسان شبہ مین پڑتا کہ شاید یہ سچ کہتا ہے یا کیا۔ کیونکہ عالم آئندہ تو غیب مین ہے اس واسطے نبی کو بہت سی پیشگوئیان اس جہان کے متعلق بہی دی جاتی ہین تاکہ اس کی صداقت کا بین ثبوت دست بدست ظاہر ہو جاوے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس جہان مین بھی کوثر عطا کیا گیا۔ کوثر کے معنے ہین بہتات اور کثرت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے خیر اور بھلائی کی چیزین کثرت سے عطا فرمائی ہین۔ یہ کثرت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیاء مین ملی۔ سب اول تو یہ ہے کہ پہلے جس قدر نبی ہوتے تہے۔ کسی خاص قوم کے واسطے ہوتے تہے۔ مگر آنحضرتؐ تمام جہان کے لوگون کی طرف نبی ہوکر آئے۔ پھر پہلے انبیاء ایک خاص زمانہ محدود کے واسطے نبی ہوتے تہے۔ مگر آنحضرتؐ قیامت تک کے واسطے نبی ہوئے۔ قیامت تک جو ہوگا آپ کا متبع ہوگا۔ پھر قرآن شریف جیسی عظیم الشان کتاب آپ کو ملی۔ آپ کی سلطنت نہ صرف روحانی ہوئی بلکہ ظاہری سلطنت بہی پہیل گئی۔ آپ پر اُمت درود شریف پڑہتی ہے جس سے ہر دم آپکے درجات بڑھتے ہین۔ دوسری امتون کے نبیون کو یہ بات حاصل نہین۔ آپکے دین کو زندہ اور قائم رکہنے کے واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا جاتا ہے۔ غرض مین کہان تک گنون۔ آپ ہی کی یہ شان ہے کہ آپ کی امت مین مسیح موعود جیسا نبی پیدا ہوا ہے

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

پھر آپ کی شان تو جو ہے سو ہے آپکے غلام احمدؑ کو بھی کوثر عطا کی گئی آپ لوگ ان دنون کے نظارہ کو یاد کریں جبکہ آپ اول اول حضرت کی خدمت مین جایا کرتے تہے۔ مہینون آپ رہتے تہے اور آپکے سوائے کوئی مہمان نہ ہوتا تہا مگر آج مہمانون کے واسطے ایک خاص لنگرخانہ ہے جس کے ملازمین ہی اسّی نوّے روپے ماہوار کی تنخواہ لے جاتے ہین۔ مسافرون اور روٹی کہانے والون کے خرچ کا اس سے اندازہ کر لیجیئے۔

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ ہمیشہ نبی غریب اور نادار لوگون مین سے چنتا ہے۔ جس کے پاس کوئی دولت نہ ہو اور کوئی اس کا ساتہی نہ ہو۔ پھر اوس کو سب کچھ عطا کرتا ہے تاکہ اس کا جلال اور قدرت ظاہر ہو اگر خدا تعالیٰ کسی بادشاہ کو نبی بناتا۔ تو وہ تو پہلے ہی سے بادشاہ ہے ہزارون اوس کے مطیع اور کروڑون روپیہ موجود۔ خدا تعالیٰ کی زبردست طاقت کا اظہار کیونکر ہو اس واسطے

خدا تعالےٰ غرباء کو لیتا ہے

جن کو دنیا حقیر اور کم پایہ خیال کرتی ہے۔ اس زمانہ مین بہی

خداتعالےٰ نے ایک گوشہ نشین غریب آدمی کو رسالت کے واسطے منتخب کیا۔ اور ایسے وقت میں جب کوئی اس کو نہ جانتا تھا اسے فرمایا کہ تو دنیا کو خبر کردے کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آوینگے اور تیرے واسطے تحائف لائینگے۔ اس وقت یہ پیشگوئی دنیا کو سنائی گئی مگر دنیا کے کوتاہ اندیش اس کو سمجھ نہ سکے اور انہوں نے خیال کیا کہ یہ ایک غریب نادار آدمی ہے۔ بھلا اس کے پاس کون آئے گا۔ مگر خدا کے فرشتوں نے اپنا کام کیا۔ اور ہزاروں ہزار آدمی آنے شروع ہوئے۔ یہانتک کہ وہ جو دنیا میں اکیلا آیا تھا اسکی وفات پر

چار لاکھ انسان چشم پُرآب ہوئے۔ یہ ایک کوثر تھا جو آپ کو اسی دنیا میں عطا ہوا۔ پھر ایک کوثر یہ تھا کہ جب آپنے دعوے کیا۔ تو متکبر فقیہوں نے کہا کہ یہ ایک جاہل شخص ہے اس نے کسی مدرسہ میں تعلیم نہیں پائی دستار فضیلت نہیں باندہی۔ اس کے پاس تحصیل کی سند نہیں ہے۔ تب خدا نے اسے علم و معرفت کا کوثر عطا کیا۔ اور اس نے اسی کے قریب کتابیں لکھیں جن میں قریباً بیس عربی میں۔ اور ہر ایک کتاب پر مخالفین کو للکارا گیا۔ بلکہ حریص بطمع لوگوں کو روپے کے انعام کا لالچ دیا گیا۔ تاکہ کسی طرح مقابلہ میں کچھ لکھ سکیں۔ مگر سب کی قلمیں ٹوٹ گئیں اور وہ چھپ کر اپنے گھروں میں بیٹھ گئے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کچھ لکھ سکے۔ غرض اسی طرح ہر بات میں اللہ تعالےٰ نے اسے کوثر عطا کیا۔ ہر ایک قسم کی شے افراط کے ساتھ اس کیواسطے مہیا کی گئی۔ قادیان کے گاؤں میں جو ریل کا اسٹیشن تک نہیں ہر قسم کا میوہ اس کے کھانے کے واسطے ہر قسم کا کپڑا اس کے پہننے کے واسطے ہر قسم کا سامان اس کے استعمال کرنے کے واسطے ہر قسم کا ہنرمند انسان اس کی خدمت کے واسطے خداتعالےٰ نے مہیا کردیا۔ مخالفین کفر کے فتوے لگاتے اور گالیاں بکتے۔ روتے پیٹتے چلاتے رہ گئے اور دن بدن کامیاب ہوتا چلا گیا۔ یہ میں خدا کے ہاتھ جس کی آنکھ دیکھنے کی ہو وہ دیکھے اور جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے۔

غرض ہر بات میں ہمارے مسیح کو کوثر عطا ہوا اور یہ خوشی کی بات ہے۔ پر آہ میرے دوستو! یہی وقت ہم پر ایک بڑے ابتلا اور صدمہ کا بھی ہوا جب وہ مرامر میں کمال کو پہنچ چکا جب دنیوی زندگی کو تمام کر چکا تو

اس کا کام جو اس دنیا میں تھا وہ ختم ہو گیا

اس واسطے وہ اپنے محبوب حقیقی کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ پہلے سے خدا نے فرمایا تھا کہ انا اعطینٰک الکوثر **فصل لربک** وانحر۔ جب وہ وقت آئے کہ تجھے کوثر مل چکے۔ تو فصل لربک۔ اپنے رب کی عبادت میں لگ جا۔ دنیا سے قطع تعلق کر۔ خدا کی طرف جھک جا اور ایسا جھک کہ وانحر۔ اپنی جان قربان کردے اور اپنے محبوب سے جا مل۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں۔ ہمارے مسیح کا آخری فعل اس دنیا میں نماز تھا اور وہ نماز میں ایسا محو ہوا۔ کہ ساتھ ہی وانحر پر بھی عمل کر گیا اور اپنی جان قربان کر گیا۔ اس نے سب کچھ خدا کی راہ میں دے رکھا تھا۔ اور بالآخر اپنی جان بھی دیدی۔ آپ صاحبان جانتے ہیں کہ حضرت مرحوم کو دوران سر۔ اسہال۔ اور کثرت پیشاب ہمیشہ لاحق حال رہتی تھی اور اس بیماری کا باعث دہی دماغی محنت تھی جو کہ آپ کو دینی خدمات کے سبب کثرت مطالعہ اور سلسلہ تصانیف تالیف میں کرنی پڑتی تھی۔ جب کبھی آپ کوئی کتاب یا مضمون لکھتے تھے اور اس میں زیادہ دیر تک مصروف ہو جاتے تھے تو اس مرض کا دورہ پڑا کرتا تھا۔ یہی دورہ آخر وقت میں پیغام صلح لکھنے کیوقت بڑی نہایت شدت سے پڑا۔ کیونکہ اس مضمون کے لکھنے میں آپنے بہت سخت محنت کی تھی اور سارا سارا دن لکھتے تھے اس واسطے دورہ بھی ایسا شدید ہوا کہ آپنے اپنی جان خدا کو سونپ دی خدا کی رحمتیں ہوں اس پر اور برکتیں اور مقام محمود جس کا وعدہ دیا گیا تھا وہ اسے عطا ہو۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تو نماز پڑہتا ہوا اپنی قربانی کردیگا۔ تو اس وقت نادان دشمن سمجھے گا۔ کہ اب احمدیوں کا سردار مر گیا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن ہرگز ایسا نہ ہوگا تیرا سلسلہ بڑھیگا اور ترقی کرے گا۔ اور خداتعالےٰ کے تمام وعدے پورے ہوں گے۔

تو ابتر نہ ہو گا

بلکہ ان شانئک ھو الابتر۔ تیرا دشمن ابتر ہوگا اور جس قدر تیرے بدخواہ ہیں وہ نامراد مر جائیں گے اور ان کا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ تیری عزت بہت جو رسالے اور کتابیں لکھی ہیں۔ وہ دنیا سے ست جائینگی۔ ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور تلاش کرنے سے بھی وہ دنیا میں نہ ملیں گے لیکن تیرا کلام قیامت تک زندہ رہے گا اور لاکھوں لاکھ انسان اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور آئندہ قیامت تک ہدایت کا دروازہ بند ہوگا اور کوئی ولی نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو تیری اطاعت کا جوا اپنی گردن میں ڈال لیگا۔

خدا نے اب بھی چاہا ہے کہ وہ اس مقدس سلسلہ کے ذریعے ایک پاک جماعت بنادے۔ وہ آپ اس جماعت کا حامی ہوگا اور جو کوئی اس کی نصرت کریگا وہ خود اس کا ناصر ہوگا۔ ہاں وہ قادر توانا قدیم رحیم کریم خدا اپنے وعدوں کو سچا کرے گا۔ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کے ایک زبردست ہاتھ کو ہم نے دیکھ لیا ہے کہ تمام جماعت کے دلوں کو اوسنے حضرت امیرالمومنین

نور الدین

کی اطاعت کے واسطے ایک دل بنادیا۔ اس کی قدرتوں پر قدرتیں ظاہر ہونگی اور یہ سلسلہ تمام ادیان باطلہ پر غالب ہوگا اور وہ شاندار محل جس کی بنیادیں ہمارے امام نے کہڑی کردی ہیں۔ وہ تمام آباد ہوگا اور دنیا تعجب کی نگاہ سے اس کو دیکھے گی۔

سو میرے عزیز دوستو! تم اس درخت کی ہری شاخیں ہو۔ خدا تم کو سرسبز رکھے۔ تم ہمت اور استقلال سے کام لو۔ سب سے اول اپنے دلوں کو پاکیزہ بناؤ۔ اپنی اصلاح کرو۔ تقوےٰ کی راہوں پر چلو اور اپنے پاک نمونہ سے دوسروں کی اصلاح کرو۔ حسن اخلاق بھی ایک کرامت ہے۔ بحث مباحثہ سے تم لوگوں کو اس قدر کھینچ نہیں سکتے۔ جس قدر کہ حسن اخلاق سے۔ اپنے کمزور بھائیوں کی اعانت کرو۔ ہر ایک کی کمزوری پر رحم کرو۔ سختی نہ کرو۔ اگر اپنے بھائی میں عیب دیکھو تو چشم پوشی سے کام لو۔ اس کے حق میں دعا کرو۔ سچی خیرخواہی اس میں نہیں کہ اپنے بھائی کی عیب گیری کرو بلکہ اس میں ہے کہ نرمی کے ساتھ اسے سمجھا دو۔ بلکہ سمجھانے سے بھی پہلے اس کے حق میں دعا کرو۔ انجمن احمدیہ کو باقاعدہ بناؤ۔ اس کے واسطے ہفتہ وار یا ماہوار

جلسہ مقرر کرو - اور اگر ہو سکے تو ایک سالانہ جلسہ کیا کرو اور اس میں باہر کے معزز دوستوں کو مدعو کیا کرو تاکہ تبادلہ خیالات سے فائدہ ہو - باقی مجھے اس امر کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور جلد جلد پہونچا کرو - کیونکہ تم خود اس میں کمی کرنے والے نہیں -

بالآخر میں آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہون محبت کے اظہار کے لئے جو کہ آپنے میرے ساتھ کی اور بالخصوص خان صاحب

عبدالمجید صاحب

کی مہمان نوازی اور خاطر داری کا مشکور ہون اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں آپ سب کے واسطے دعا کرتا ہون - کہ وہ آپ لوگون کے اخلاص اور محبت مین ترقی دے - اور آپکو استقامت عطا فرما دے اور نیکیون کی راہ پر چلنے کی توفیق دے - آمین ثم آمین -

---

ٹریکٹ سیریز

(از مولوی محمد علی صاحب ایم - اے)

چند روز ہوئے کہ مین نے ایک تحریک میگزین کی توسیع اشاعت کے لئے کی تھی جس پر مین سمجھتا ہون بہت کم احباب نے توجہ کی ہے - خدا تعالیٰ ان چند احباب کو جزائے خیر دے جنہون نے اپنے بیش قیمت وقت کو اور خدا داد ہمت کو اس طرف لگایا اور میگزین کی اشاعت مین قریب پچاس کے ان کی توجہ سے ترقی ہوئی - ان ان مین خصوصیت سے قابل ذکر میر قاسم علی صاحب کا اسم گرامی ہے جنہون نے گیارہ خریدار کل کے کل اس سلسلہ سے تعلق بیعت نہ رکھنے والے پیدا کئے اور قیمتین بھی پیشگی وصول کر کے بھیجدین - اس وقت میرے سامنے ایک عیسائی مذہبی رسالہ "دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ" ہے اس مین ایک چھوٹا سا نوٹ ہے - جسکا ذکر شائد بعض دلون کے لئے فائدہ کا موجب ہو - ایک دوسرے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک نوٹ مین یہ ذکر کیا تھا کہ "دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ" کے خریدار چارلین یعنے چالیس لاکھ ہین - جسپر رسالہ مذکور لکھتا ہے - کہ صاحب اخبار کو غلطی لگی ہے اور یہ بیان قبل از وقت ہے اور کہ اس رسالہ کی اشاعت ابھی دس لاکھ سے ہی کچھ کم ہے اور پھر لکھتا ہے - کہ شاید اخبار نے غلطی سے اس رسالہ کا نام بجائے چرچ ابراڈ کے لکھدیا ہے - (یہ دوسرا رسالہ بھی اسی سوسائٹی کی طرف سے جاری ہے) جس کی اشاعت پینتیس لاکھ ہے - اور جو ماہوار نکلتا ہے ایک ملک مین تو مذہبی رسالون کی اشاعت کا یہ حال ہے اور ادھر ہم مین کہ دس ہزار تک رسالہ کے پہنچنے کے لئے پانچسال سے تحریک کر رہے ہین مگر اس کے بھی بمشکل پانچوین حصہ تک پہونچے ہین اور ہمارے دوست اسی اشاعت پر ایسے مطمئن ہین - کہ آگے بڑھنے کی شائد خواہش بھی ان کے دلون مین پیدا نہ ہوتی ہو -

اس وقت میری غرض اس ذکر سے اور ہے - ہمارا رسالہ دو اور تین سو کے درمیان مختلف مقامات پر جاتا ہے اور اس کے بالمقابل ہزارون رسالے ہین جن مین سے اکثر لاکھون کی تعداد مین شائع ہوتے ہین اور پھر ہزار ہا سال کے دلون مین جمے ہوئے عقائد جو فطرت کا جزو ہو گئے ہین - اب ہمارے احباب غور فرما سکتے ہین - کہ اس قدر طاقتون کے بالمقابل دو تین سو رسالہ سے کیا کام ہو سکتا ہے - بے شک سچائی اپنے ساتھ ایک طاقت رکھتی ہے مگر اس سچائی کا کانون تک پہنچانا بھی تو ضروری ہے - ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہزارون بلکہ لاکھون انسانون مین سے کوئی ایسا جری طالب حق نکلا کرتا ہے جو کسی بات کی پروا نہ کر کے سچائی کو قبول کرے مگر اس رفتار کے ساتھ جس سے ہم اس وقت چل رہے ہین لاکھون انسانون تک پہنچنا ایک امر محال ہو رہا ہے اس ضرورت کو ہمارے ایک مکرم دوست نے جنھون نے پہلے ہی اشاعت اسلام مین باقی سب دوستون سے بڑھکر مالی اعانت کا حصہ لیا ہے محسوس کیا (مجھے افسوس ہے کہ وہ اپنے نام کے اظہار کی اجازت نہین دیتے اور پہلے بھی اکثر دفعہ انہون نے اپنا نام مخفی ہی رکھا ہے) اور حضرت صاحب کی وفات کے بعد اس امر کی تحریک کی کہ ریویو مین جو بڑے بڑے اور مسلسل مضامین نکل چکے ہین - ان کو ٹریکٹون یعنی چھوٹے چھوٹے رسالون کی صورت مین ہزار ہا کی تعداد مین شائع کر کے مفت تقسیم کیا جائے - مگر چونکہ اکثر چندون کی تحریک کرنی پڑتی ہے اور مین اس بار گران کو خوب محسوس کرتا ہون جو اس چھوٹی سی احمدی قوم نے اس وقت اٹھایا ہوا ہے (چھوٹی سی قوم مین اس لئے کہتا ہون کہ واقعی وہ لوگ جو امانت سلسلہ مین حصہ لینے والے ہین ان کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہین ہے) اس لئے مین نے ان کی خدمت مین لکھا کہ اگرچہ یہ ضرورت جو آپنے محسوس کی ہے - واقعی بڑی بھاری ضرورۃ ہے اور اس سلسلہ کے اہم اغراض مین سے ہے بلکہ اہم ترین غرض ہے مگر ابھی کئی قسم کے اور غیر معمولی چندون کی تحریکین ہوئی ہین - جیسے چندہ تعمیر مدرسہ و چندہ مدرسہ دینیہ بہ یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور علاوہ ان کے معمولی چندون کا بھی بہت بوجھ ہے - اس لئے سردست اس تحریک کو کچھ عرصہ کے لئے توقف مین رکھا جاوے - تو شائد بہتر ہو - مگر جس کام کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس کے اسباب بھی وہ خود ہی پیدا کر دیتا ہے - میرا یہ جواب میرے اس دوست کے لئے کافی نہ ہوا - اور انہون نے لکھا کہ ایکہزار روپیہ اس غرض کے لئے مین دیتا ہون آپ اس کی تحریک ضرور کرین - چنانچہ اس خط کو صدر انجمن احمدیہ مین پیش کیا گیا - جس پر انجمن نے یہ فیصلہ کیا - کہ انجمن اس تجویز کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتی ہے اور کہ جماعت مین اس کے متعلق عام تحریک کی جاوے - بعض واقعات کے پیش آجانے سے جو اس تحریک کے شائع ہونے مین مانع رہے ایک مہینہ گذر گیا اور آج مجھے یہ توفیق ملی - کہ یہ چند سطرین لکھکر احباب کی خدمت مین پیش کروں اسی اثنا مین تین سو روپیہ سیدنا و امامنا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اسی غرض کے لئے دیا ہے اور آپنے فرمایا کہ اس روپیہ سے تقریر جلسہ مذاہب کا انگریزی ترجمہ چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاوے - اور نیز مولوی ابوالحمید صاحب نے حیدرآباد دکن سے بھی خود ایسے ٹریکٹ چھپوا کر شائع کرنے کی اجازت انجمن سے چاہی تھی - ان کی خدمت مین بھی یہی تحریر کیا گیا ہے - کہ چونکہ ٹریکٹ چھپوانے کی تجویز انجمن نے خود منظور کر لی ہے آپ بھی جس قدر روپیہ اس کار خیر مین خرچ کرنا چاہتے ہین اس جگہ بھیجدین تاکہ کام اکٹھا اور بابرکت ہو اس کے متعلق مین بابو محمد منظور الٰہی صاحب کو بھی توجہ دلاتا ہون - جنہون نے ایک دفعہ اس سے پہلے بھی خود اردو ریویو مین سے بعض ایسے ٹریکٹون کا انجمن کی معرفت چھپکر مفت شائع ہونا اپنے خرچ پر پسند کیا تھا -

مر اسوقت شاید بعض مشکلات پیش آمدہ کی وجہ سے اس کار خیر میں انکو کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی۔

اس تحریک میں میرا خطاب انجمنوں سے نہیں بلکہ ہر ایک دوست سے الگ الگ ہے بالفاظ دیگر میرا یہ منشاء نہیں کہ ہر جگہ انجمنیں اس کام کے لئے چندہ کی فہرستیں کھولیں اگرچہ ایسا کرنیسے انکو روکنا بھی میرے وہم میں نہیں مگر یہ بات مینے اسلئے لکھی ہے کہ تاکسی دوست پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔ انشراح صدر سے جو کچھ کوئی چاہے اور جسقدر توفیق ہو دیدے۔ یہ کام سیکڑوں روپیوں کا نہیں ہزاروں کا ہے۔ اسلئے میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب دلمیں خواہش رکھتے ہوں مگر سردست نہ دے سکتے ہوں وہ اخیر دسمبر تک یعنی جلسہ سالانہ کے موقعہ تک۔ روپیہ دیسکتے ہوں تو اپنی ارادہ سے مطلع فرمادیں اس تجویز میں صرف انگریزی ٹریکٹوں کا چھپوانا ہی مدنظر نہیں بلکہ کیقدر اردو ٹریکٹ بھی اس ملک میں اشاعت کے لئے چھپوائے جائیں گے ٹھیک ٹھیک اندازہ اس بات کا کہ کون کون مضامین پر ٹریکٹ چھپوائے جائیں گے۔ اور کسقدر تعداد میں اسوقت ہو سکتا ہے۔ جب چندہ کی مقدار کی کچھ تعیین ہو جائے۔ البتہ عام اطلاع کیلئے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مضامین کی اشاعت اسوقت مدنظر ہے۔

(۱) فلسفۂ اسلام۔ یعنی تقریر جلسہ مذاہب (۲) توحید اور تثلیث کا مقابلہ (۳) فارقلیط۔ عصمت و شفاعت۔ تناسخ۔ قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ۔ عیسائیت آریہ سماج اور اسلام کا مقابلہ۔ اسلام کی برکات۔ برکات دعا۔ ضرورت وحی۔ کیا اصول اسلام حقیقی تہذیب کے موافق نہیں۔ پردہ۔ تعدد ازدواج طلاق۔ غلامی۔ سود۔ قرآن کریم کی حفاظت۔ احادیث کی صحت۔ اسلام بجواب سیل صاحب۔ اسلامی اور مسیحی جنگوں کا مقابلہ۔ اسلام کی بہشت اور دوزخ۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور جسقدر حصہ لینا چاہتے ہیں وہ جلدی مطلع فرمادیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ میں اس کارروائی کا اعلان ہو کر مکمل تجویز پیش ہو سکے۔

دو ٹریکٹ سردست دفتر بدر سے ملسکتے ہیں

ٹریکٹ سیریز کیلئے ہمارے مخدوم مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کی تجویز ایسی زبردست اور ضروری ہے کہ اسکی طرف قوم کی فوری توجہ درکار ہے۔ واقعی دین کی اشاعت و حفاظت کیلئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے۔ ہمارے بالمقابل جسقدر کوششیں ہو رہی ہیں اُنکو دبانیکے لئے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ضرور چاہیئے جو اُن اہم مسائل اسلام پر مشتمل ہو جنپر آجکل اعتراض کئے جاتے ہیں۔ عصمت انبیا کی متعلق ایک بسیط اور فیصلہ کن مضمون رسالہ کیصورت میں چھپا ہوا ۱۲۲ صفحے کے حجم پر ہمارے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی غلامی کے متعلق مخالفین کی نادانی نے ہم پر بہت اعتراض کئے ہیں ان سب کا کافی و شافی جواب ایک رسالہ میں دیا گیا ہے۔ جسکا نام غلامی ہے۔ اسوقت اگر احباب ان دونوں رسالوں۔ عصمت۔ غلامی۔ کی حسب توفیق جلدیں خرید کر غیر مذاہب میں مفت تقسیم کریں تو رمضان المبارک میں اجر جزیل کے مستحق ہوں۔ ہمنے محض اس کار خیر میں دوستوں کے لئے یسر پیدا کرنیکے واسطے رسالہ عصمت کی قیمت بجائے ۱۰ر کے ۵ر۔ اور غلامی کی قیمت بجائے ۴ر کے ۲ر کر دی ہے یہ رعایت صرف اس مبارک مہینے کے لئے ہے یہ موقعہ آپ لوگ ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ متعدد جلدیں منگوا کر مفت تقسیم کریں رسول کریم صلعم رمضان کے مہینہ میں باد بہاری سے بڑھکر خیرات کرنے والے ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں اس سے بڑھکر کوئی خیرات نہیں ہو سکتی کہ دین کی حفاظت کے لئے اپنا مال و جان خرچ کر لیا جائے۔ احمدی قوم سے بڑھکر دین کیلئے کون دردمند ہو سکتا ہے۔ میرے دوستو! تمہیں مژدہ ہو کہ سب قومیں دنیا کے لئے جھکی ہوئی ہیں۔ یہ میدان تمہارے لئے خالی ہے پس تم بڑھو۔ اور مال و جان کو اشاعت دین میں خرچ کر دو۔ کہ یہ ایسی تجارت ہے جو تمہیں ہر قسم کے دکھوں سے بچائیگی۔

متفرق خبریں

باربرٹن کی خبر مظہر ہیں کہ ۶ ۷ ہندوستانی جو ڈیلاگوا سے آئے تھے۔ سرحد پر گرفتار ہو گئے ہیں۔

ساموس کے تین باغیوں کو حبس دوام بامشقت کی سزا ملی۔ ۱۱ کو اس سے ہلکی سزا ملی ہے اور ۹ جولا پتہ ہیں۔ ان پر موت کا فتویٰ صادر ہوا ہے۔

حیدرآباد کی تباہی

حضور نظام کے تلمرو میں صدر مقام اور اُسکے ملحقات میں جو عظیم مصیبت آئی ہوئی ہے اسپر حضور ملک معظم نے ہز ہائنس کو ہمدردی کا تار روانہ کیا ہے یکایک مصیبت کے آجانے سے جو اضطراب پھیل گیا تھا وہ کچھ کچھ ہنوز باقی ہے ہر طرح کی امداد بہم پہونچائی جا رہی ہے بہر نوع حالت نہایت قابل رحم ہے۔

ضلع کابل مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے

خود کابل میں اس مرض سے ۵۰ – ۶۰ موتیں روزانہ ہوتی ہیں کابل جانیوالوں پر قرنطینہ لگ گیا ہے۔

البیان

دفتر البیان نے رمضان المبارک کی خوشی میں اعلان کیا ہے کہ جو حضرات البیان کو ماہ رمضان میں خریدینگے انکو بجائے تین روپے کے تمام قیمت سالانہ کے صرف دو روپے قیمت میں البیان دیا جائیگا۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ ماہواری رسالہ عربی ہے جو مع ترجمہ اردو شائع ہوتا ہے عبارت نہایت ادیبانہ اور عام فہم ہوتی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کی مہینے بھر کی اہم خبریں درج ہوا کرتی ہیں۔ علمی و تاریخی مضامین محققانہ ہوتے ہیں۔ عظمت اسلام و فلسفہ اسلام کی بحث خاص طور پر دلچسپ ہوتی ہے۔ قیمت پیشگی بیمہاتی حجم تین جزو ہے۔ دو جزو اصل رسالہ اور نصف جزو علامہ ابن قتیبہ کی مشہور مستند تاریخ المعارف کا اردو ترجمہ ہوا کرتا ہے اور آٹھ صفحے آزاد بلگرامی کے دیوان کے چیدہ مضامین

المشتہر نیاز مند۔ منیجر دفتر البیان لکھنؤ

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظمونکا مجموعہ (جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں۔
مجلد ۸/ بیجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد (ساکن سنور ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت مدلل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۰۲ صفحے۔ قیمت ۸/ جلد منگوا لی بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ عجیب ہے لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۰/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ یٰسین پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء
ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائی فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے۔ قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۷/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸/

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۳۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل

آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اُسے لکھتے مخالفونکی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے آیۃ وعداللہ الذین امنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت ۶/

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح بیان بہت عمدہ۔ قیمت ۴/

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اسکے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا ہے قیمت ۹/

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جنکے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے قیمت ۳/

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچونکے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضونکا جواب قیمت ۴/

نظم مستورات مستورات کے لئے بہتر قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری طالب علمونکے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱/

کامن احمدی الہ داد والے۔ قیمت ۰/

ست سلاجیت گلگتی
علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہماری ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیا سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اٹھا کر لائی ہیں یہ ایک مشہور دوائی ہے۔ جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی۔ جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے ماہواری آنکھوں کو روشنی ہے۔ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے قیمت ۶ ماشہ ۹/- ۹ ماشہ ۱۲/- ایکتولہ ۱/۵ ۲ تولہ عہ ۱۲/ - پانچتولہ للعہ/ محصول ذمہ خریدار
(محمد صادق عفا اللہ عنہ)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرانی تولہ عہ قسم دوم ہے/ سرمہ قسم اول عہ قسم دوم عہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے
المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنی

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ درثمین مجلد منگوائیں گے انکو بجائے ۸/ کے ۶/ میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جسنے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔ اصلی قیمت بے جلد صمہ/ ؛ مجلد اصلی قیمت ۱۲/ صمہ
رعایتی ۱۲/ ؛ رعایتی ۱۲/

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا ہے

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

خریدار نمبر ۱۱۶

ڈیرہ غازیخان

بخدمت منشی ولی محمد صاحب محرر عدالت

Dera Gazi Kha

قادیان ضلع گورداسپور

چھپ گیم باتو گرافی چھاپہ قادیان میں

رجسٹرڈ نمبر ایل

واسطے اغراض دارالامان میں

مورخہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء

نمبر ۹ جلد ۷

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

ایڈیٹر و مہتمم محمد صادق عفی عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دو عظیم الشان نشان

مبارک تھا وہ شخص ہاں وہ میرا آقا مسیح موعود جس کی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک دن بلکہ ایک ایک گھنٹہ اور مجھ سے پوچھو تو ایک ایک منٹ خدا تعالےٰ کے نشانوں سے معمور تھا۔ اس کا وصال بھی ہمارے لئے ایک نشان ہے۔ ایک نہیں بلکہ کئی نشانوں کا مجموعہ۔ چنانچہ اس وقت دو سخت مخالفوں پر کاری حربہ چلا تھا۔ ایک تو اپنے منہ مفسد و کذاب بنا اور دوسرے نے اپنی پیشگوئی کے چہرے پر اپنے ہی ہاتھوں سے سیاہ پوڈر مل لیا۔ صدق اللہ ما قال۔ یخربون بیوتھم بایدیھم و یوم یعض الظالم علیٰ یدیہ۔ مگر سخت جالی یا بعبارت دیگر بے شرمی کی بلا دور۔ ابھی کچھ حرکت مذبوحی باقی تھی اس لئے خدا تعالےٰ نے ایک نہیں ناکامی کے زہر میں بجھے ہوئے دو خنجر چلائے تا پھر باطل ہمیشہ کے لئے سر نہ اٹھا سکے اللھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل ان میں سے ایک تو اس پیشگوئی کا ایک خوفناک رنگ میں پورا ہونا ہے جو ۱۶ اگست ۱۹۰۷ء کے بدر میں درج ہے۔ دیکھو میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جاوینگے۔ (۲) صحن میں ندیاں چلینگی اور سخت زلزلے آئینگے پھر دیکھو الدار کا نتیجہ

اللہ امن وحی السمار

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے	جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر	وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم	نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے	حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

خدا تعالےٰ کے ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر حیدر آباد۔ دکن کی تباہی کی مفصل کیفیت پڑھئے جو اخباروں میں چھپی ہے۔ اور جس کا مختصر اقتباس یہاں دیا جاتا ہے۔

حیدر آباد دکن کی تباہی:۔ اللہ اکبر! حیدر آباد دکن میں موسیٰ ندی ایک مختصر سی ندی جس کو برساتی نالہ سے بڑھ کر نہ کہنا چاہیئے۔ اس کی طغیانی سے کیسی محشر خیز تباہی پھیلی۔ جو غضب الٰہی کا ایک نمونہ معلوم ہوتا ہے۔ دس بارہ دن مسلسل بارش ہونے سے ندی کا بند ٹوٹ گیا اور پل بہ گئے۔ محلہ افضل گنج اور رزیڈنسی بازار بالکل مسمار ہو گئے۔ سر سالار جنگ مرحوم کا نصف محل منہدم ہو گیا رزیڈنسی کی پختہ ... سیلاب کے رو میں خس و خاشاک کی طرح بہ گئیں۔ اور یہ سب ہنگامہ محشر ایک ہی دن میں بپا ہوا۔ کیونکہ دو شنبہ کو ۳۶ گھنٹہ کے اندر پورے پندرہ انچ بارش ہو چکی تھی۔ ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں ایک ہسپتال معہ مریضوں کے بہ گیا پولیس کے ایک ہزار آدمیوں کا پتہ نہیں حیدر آباد و سکندر آباد ریلوے کا سلسلہ اور شہر کا ٹیلیفون ٹوٹ گیا۔ نواب افسر الدولہ ڈوبنے سے بال بال بچے ہم کا نور تک جس قدر خبریں آئیں ان سے دس ہزار جانوں کے نقصان کا اندازہ ظاہر ہوا ہے۔ لیکن حقیقت حال خدا ہی کو معلوم ہے ۱۹۰۵ء کا خوفناک زلزلہ کا نگڑہ ابھی لوگوں کو بھولا نہ ہوگا جہاں چشم زدن میں چالیس ہزار جانیں تلف ہوئیں تھیں مگر بہ اندازہ عرصہ کے بعد محقق ہو سکا تھا ایسے ہی حیدر آباد کی افسوسناک تباہی بھی معلوم نہیں اپنی تہ میں کیسی المناک حقیقت مخفی رکھتی ہو۔ خداوند کریم اپنا فضل و کرم ہی رکھے۔ (وطن)

اور پھر دوسرے اکناف عالم میں ڈیرہ غازیخان ضلع لائل پور۔ شور کوٹ وغیرہ کی تباہی بلکہ ہندوستان کے باہر کی خبریں ملاحظہ ہوں تو اس وقت ایک مومن پر جو حالت طاری ہوتی ہے وہ یوں بیان کی گئی ہے

باقی رہے کافر سو وہ ابتدا ہی سے قدس آبائنا الضراء والسراء کہتے چلے آئے ہیں مگر وہ دیکھیں کہ یہ تباہی معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہے۔

دوم پیر منظور محمد صاحب کی بیوی محمدی بیگم غفر اللہ لہا کا انتقال ہے جو ۹ اکتوبر صبح کے وقت ہوا۔ آپ نے ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء کا بدر دیکھئے حم تلک آیات الکتاب المبین کی نسبت فرمایا۔ کہ بیمار کا نام بطور اختصار ہے (محمدی بیگم) اور پھر فرمایا کہ بیمار بہت چیخیں مارتا ہے یہ بھی ہم نے سنا کہ بعینہٖ یہی حالت تھی آخر وہی ہوا جو میرے سید و مولےٰ مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا مولیٰ فرما چکا ہے وہ یہ کہ (۲) ماتم کدہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق ... چھاپ کر شائع ...

ممکن ہے اس لیے بشارت نے فرمایا انی احافظ کل من فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو سار ی۔ پھر کچھ دوائیں بتائی گئیں۔ تاکہ زندگی کے باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف میں نہ گزریں۔ اور حسب الہام" امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا"۔ بلکہ" دوبارہ زندگی" عطا ہوئی۔ گو" زندگی منسوخ شدہ" تھی۔

کون ہے سوائے اُس عالم الغیب ذات کے جو آئندہ پیش آنے والے واقعات کو اس صفائی سے۔ چھ ماہ قبل بتا سکے اور حق کے دشمن کے سوا کون ایسا ہو سکتا ہے۔ جو اس پیشگوئی کو جو اپنے اقتداری دعاوی کے ساتھ پوری ہوئی۔ جھٹلائے

ہاں اس کے متعلق ایک اور بات بھی ہے۔ وہ یہ کہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ منظور محمدؐ کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام" عالم کباب" ہوگا۔ اور اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک دُنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی"۔ اب جب کہ منظور محمدؐ کی بیوی مرچکی ہے تو یہ پیشگوئی کہاں گئی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس تحریر کی بنا ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء کے مکاشفہ پر ہے جہاں یہ لکھکر" دیکھا منظور محمدؐ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے"۔ نیچے فرمایا کہ کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ منظور محمدؐ کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔

پس دراصل یہ یقینی بات نہ تھی۔ کہ وہ منظور محمدؐ کون ہے۔ اگر خدا کے علم میں زلزلہ مقدر ہے۔ تو جو محمدؐ کا منظور ہوگا۔ اُس کے گھر میں جو محمدؐی بیگم ہوگی۔ اُس کے بطن سے یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور یہ لڑکا بھی کوئی معمولی لڑکا نہیں اس کے دس نام ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہی موعود لڑکا ہو۔ جو قدرت ثانی ہو کر ظاہر ہونے والا ہے۔ پیشگوئی جب تک پوری نہ ہو۔ اس کا حال حاملہ کے بطن کی طرح ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ اس میں کیا ہے۔ اور اگر ہے نہ خدا کے علم میں بھی یہی منظور محمدؐ مراد ہے۔ تو پورب پچھم کے رہنے والے سُن رکھیں۔ تمہارا خدا قادر خدا ہے۔ اور اُس کی

پس اس کی حکمت بالغہ نے جب زلزلہ کو منسوخ کر دیا۔ تو زلزلہ کی شرائط کو بھی محو کر دیا۔ اور اس نسخ کا علم ہمیں الہام ماتم کدہ سے ہوتا ہے۔ فالحمدُ للّٰہِ رَبِّ العَالَمِیْنَ۔

اے منکرو! تم خدا کا شکر کرو۔ کہ عذاب الٰہی تم سے ٹل گیا۔ کیا تم اپنی تباہی ہی چاہتے تھے۔ افسوس ہے تمہاری عقلوں پر۔ تمہیں تو چاہیے تھا کہ اس رحمۃ للعالمین مسیح موعود کے خلیفے کے قدم کو بوسہ دو جس کی دعائیں ابر رحمت بن کر تم پر برسیں۔ توبہ کرو۔ اور یہ شوخیاں چھوڑ دو۔ ابھی خدا کا غضب کلّی طور سے دُنیا پر سے نہیں اُٹھا۔

"طاعون چلا گیا (یا کم ہو گیا) پر بخار باقی ہے"

کیسا بخار عالمگیر تھا جس سے ایک دُنیا بول اُٹھی "ایک اور قیامت برپا ہوئی"۔

طاعون کے عذاب میں یکدم تغیر ضروری تھا۔ تا معلوم ہو۔ کہ ان اجرام کی فوجوں کا تعلق اسی جری اللّٰہ فی حلل الانبیا سے تھا۔ اور پھر آئے دن کوئی نہ کوئی نشان ظاہر ہو کر باطل کے سر پر چرکے چلتے رہنا بھی ضرور تھا۔ تا ثابت ہوا۔ کہ غلام احمدؑ کو بروز محمدؐ و احمدؐ بنا کر بھیجنے والا خدا اُس کے متبعین کے ساتھ ہے۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ ایسی چند ایک پیشگوئیاں اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اس سے مامور من اللّٰہ کی صداقت پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ آیات میں متشابہات کا ہونا ضروری ہے۔ تا عبودیت قائم رہے اور ایمان بالغیب کا اجر ضائع نہ ہو۔ اور دین نااہلوں کے پاس نہ چلا جائے بلکہ ایسی باتوں سے تمحیص ہو جاتی ہے۔ یہ بھی مخفی نہ رہے۔ کہ بعض وقت مخاطب سے اس کا مثیل مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ ممکن ہے کہ محمدؐی بیگم کی اولاد کی اولاد سے یہ پیشگوئی پوری ہو۔ اور اس کی مثالیں منہاج نبوّت میں موجود ہیں۔ اور عبدالحکیم کی پیشگوئی اگر اس کے متعلق کوئی ہے۔ تو اس کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ وہ مسیح کی پیشگوئی" ماتم کدہ" کے بعد شایع کی گئی۔

اور پھر ایک دو روپوں کا مالک ہو کر کوئی اس سے مقابلہ میں دولتمند نہیں کہلا سکتا۔ جیسے ہزاروں نشان دیئے گئے ہیں +

سِلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہمارے ایک دوست "اوّل سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اُٹھا کر لائے ہیں۔ یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی ہے۔ جریان کو دفع کرتی۔ سستی کو اور کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بار بار پیشاب آنے کو روکتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے۔ قیمت ۲ ماشہ ۹ر ۹ ماشہ ۱۲ار۔ ایک تولہ ۱۸ر۔ ۲ تولہ عہ ۱۲ار۔ پانچ تولہ للعہ۔ محصول ذمہ خریدار

محمد صادق عفی اللّٰہ عنہٗ

"کچھ اور دیکھ لیتے" +

"ٹوٹے ہوئے دل کی ٹوٹی ہوئی نظم"

۱۔ وہ چہرۂ منوّر کچھ اور دیکھ لیتے
وہ نشان دلبر کچھ اور دیکھ لیتے

۲۔ ہو اصل جس کی ثابت اور فرع آسمان پر
اس نخل کا گُلِ تر کچھ اور دیکھ لیتے

۳۔ کیا کاٹ تھی غضب کی۔ دشمن کی صف الٹ دی
تیغ نبی کے جوہر کچھ اور دیکھ لیتے

۴۔ وہ ظہر عصر آ کر کچھ دیر بیٹھ جانا
وہ جلوۂ مکرّر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

۵۔ ہر روز ہو میسر دیدار روئے انور
یہ خوبیٔ مقدّر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

۶۔ خوشبو پہنچتی جن کی ہے مشام جاں تک
وہ گیسوئے معنبر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

۷۔ وہ حُسن مجتبائی۔ وہ خُلق مصطفائی
وہ شان رب اکبر کچھ اور دیکھ لیتے

۸۔ وہ لطف و مہربانی۔ وہ ذوق دلربائی
وہ دلدہی مضطر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

۹۔ جسنے پلائے اکمل بھر بھر کے جام وحدت
وہ معرفت کا کوثر کچھ اور دیکھ لیتے

اکمل

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں - اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مد نظر رکھ کر حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں - یا اُن تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور اُسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے لیکن بعض دوستوں نے

یہ رائے دی ہے

کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو - اُسکے بعد تفسیری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں - یہ بھی ہم کر سکتے ہیں لیکن اخبار بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے - اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا ناظرین اپنی قیمتی رائوں سے مطلع فرماویں

اڈیٹر

اِنْ سِنِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا

اگر زمین کے دریج نیچے وہ لوگ مغلوب ہو کر تو انکا چہرہ ...

هُمُ بَيَّتُوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا

انہوں نے ہم لوگوں پر سوتے میں تیرہ شبخون مارا

وَاَقْتُلُوْنَا رُكَّعًا وَّسُجَّدًا

اور ان لوگوں نے ہمکو رکوع اور سجدہ میں مار ڈالا

وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتُ اَدْعُوْا اَحَدًا

اور انہوں نے جانا کہ ہم کسیکو نہیں ما سنتے

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیوں کے طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا - ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

نُصِرْتَ يَا عَمْرُو بْنَ سَالِمٍ

اُدہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے - افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابو سفیان نے اپنے رئیس کو اس بد افعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کیواسطے مدینہ روانہ کیا - ابو سفیان کو یقین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی خبر ابتک نہیں ہوئی - اس خیال پر اُسنے اپنے دل میں ایک سوچ لالکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود تھا اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں - اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑہادی جاوے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بد عہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے - اور خزاعہ کے مقابلے میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم سے سنکر پہونچ چکی تھی آپنے ابو سفیان کو جواب دیا کہ کیا تمنے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو - ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہیں ہوا - کیا ہم ایسے ہیں کہ عہد توڑ ڈالیں گے - تب آپنے فرمایا الحال سابق عہد و پیمان ہی کو رہنے دو - آخر ابو سفیان واپس مکہ کو چلا گیا ابو سفیان کے جانیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خونبہا دیدو - یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ - یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے اسے پھیر دو - اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا کر سکتے ہیں اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی اور مددگار ہے - انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا - قطع عہد اور انکی بد ایمانی - اور خزاعہ قوم کا بدلہ لینے کے لئے آپنے مکہ پر چڑہائی کی - چنانچہ مکہ فتح ہوا اور اس حملہ میں وہ اخلاق اور نرمی شریعت کی آپنے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا - جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان - جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان - غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا - اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی - اور کوئی کافر جبر مسلمان نہ کیا گیا -

سورۃ الحجرات

رکوع .... اوّل

ترتیب - اوپر کی سورہ میں مومنوں اور منافقوں کے نشانات بتلائے گئے ہیں - اور اس سورہ میں رسول کے آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے -

آیت ۱ اَيُّهَا تنبیہ کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں سنو جی - لَا تُقَدِّمُوْا - مقابلہ کرو اللہ اور رسول کے حکم کو بلا حجت اور حیلہ مان لو اُسکے بالمقابل کسی دوسری شے کی پرواہ نہ کرو - مومن کو چاہیئے کہ کسی کام میں حد سے نہ بڑہے مثلاً آج کل لوگ انگریزی لباس میں ایسا بڑہے ہیں کہ انمیں اور ایک یورپین عیسائی میں کوئی فرق نہ رہکر مسلمانوں کے سلام علیکم سے بھی محروم ہو جاتے ہیں - ایسا ہی شریعت کے کاموں میں بھی اسقدر تحقیق اور چھان بین کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے کہ توہمات تک بات پہنچ جائے اور جس حد کو اللہ اور اُسکے رسول نے قائم کیا ہے اُس سے انسان آگے نکل جائے

آیت ۲ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ - اپنی تحقیقات کو رسول کی تحقیقات پر ترجیح نہ دو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال کھوئے جائیں -

آیت ۳ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ امتحان کا لفظ اصل میں محنت سے نکلا ہے یعنی محنت کا جانچنا کہ کسقدر محنت کسی نے کی ہے -

آیت ۷ لَعَنِتُّمْ - تمہیں تکلیف ہو - تمہاری رائے ہمیشہ صائب نہیں ہوتی - نبی جو کام کرتا ہے وہ منشائے ایزدی کے مطابق ہوتا ہے اگر نبی تمہارے کہنے پر ہمیشہ چلنے لگے تو خود تمہارے واسطے اسکا نتیجہ اچھا نہو -

آیت ۹ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ -

یہانتک کہ رجوع کرے طرف امر اللہ کے ۔ باغی اگر رجوع کرے اور بغاوت سے باز آجائے تو اُسے معاف کر دینا چاہیئے ۔

رکوع دوم

آیت ۱ لَا یَسْخَرْ ۔ کسی کی تحقیر نہیں کرنا چاہیئے کافر کو بھی نظر حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے ۔ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کسی وقت اُسے مومن بن جانیکی توفیق عطا فرما دے ۔ غریب کی بھی حقارت نہیں چاہیئے بہت سے غریب امیر بھی ہو جاتے ہیں ۔ صوفیا نے سالک کو نوجوانوں کی مجلس سے اسی واسطے ڈرایا ہے ۔ کہ ان مجالس میں دوسروں کی تحقیر کی بہت مشق کیجاتی ہے ۔ بعض بزرگ صحابی مثلاً زبیر ۔ صہیب سب غلام تھے عبدالملک کے زمانہ میں جتنے فقیہ ہوئے سب کے سب غلام تھے ۔ بخاری علیہ الرحمۃ کے والد بھی غلام تھے ۔ حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ۔ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است ۔ ٹھٹھا کرنا ایک روحانی بیماری ہے جس میں ہو اُسے چاہیئے کہ جلد اسکے علاج کیطرف متوجہ ہو جائے ۔ لَا تَلْمِزُوا مت طعنہ دو ۔

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ ۔ بُرا نام رکھنے والا فاسق ہوتا ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ بُرے نام رکھ کے تم بھی فاسقوں میں داخل ہو جاؤ ۔

۲ اِجْتَنِبُوا ۔ پرہیز کرو ۔ ظن سے مراد بدظنی ہے بہت سی بدظنیاں انسان کو گناہ گار کر دیتی ہیں ۔ پہلے انسان کسی کے حق میں بدگمان کرتا ہے ۔ پھر اُسکی بدیاں تلاش کرنے لگتا ہے ۔ ہر ایک مذہب سوءِظن سے ہی پیدا ہوتا ہے ۔ روافض نے تمام صحابہ پر ظنی کی ۔ خارجیوں نے حضرت علی پر بدظنی کی آریوں اور عیسائیوں نے خدا پر بدظنی کہ وہ کسی کے گناہ نہیں بخش سکتا ۔

۴ اَسْلَمْنَا ۔ فرمانبردار ہو گئے ۔

لات ۔ یلوت }
لات ۔ یلیت } نقص کرنا

۵ جَاهَدُوا ۔ اپنے اعمال سے اپنا ایمان دکھاتے ہیں ۔ نہ کہ صرف اقوال سے ۔

۶ اَتُعَلِّمُوْنَ ۔ کیا تم جتلاتے ہو ۔ احسان ظاہر کرتے ہو ۔

سورہ ق

رکوع اول

آیت ۱ قٓ ۔ قف ۔ ٹھیرو ۔ غور کرو ق ۔ قادر خدا ۔ قیامت کے ثبوت کیواسطے ۔ قادر خدا اور قرآن شریف دو چیزیں بطور دلیل کے پیش کی گئی ہیں ۔

وَالْقُرْاٰنِ ۔ قرآن کی قسم ہے ۔ خود اس قرآن کو پڑھکر دیکھو ۔ خود یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے ۔

آیت ۴

قَدْ عَلِمْنَا ۔ تمہارے جو اجزا کم ہو جاتے ہیں وہ سب ہمارے پاس محفوظ ہیں ۔

آیت ۵

اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ۔ جس بات پر کسیکو قرار نہو مضطرب ۔ بے قرار ۔ یہی حال غیر مسلمین کا ہے ۔ وہ اپنے پاس حق الیقین نہیں رکھتے فقط قیاسات ہیں ۔

آیت ۶

اَفَلَمْ یَنْظُرُوا ۔ آسمان کیطرف اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ اسیطرف دیکھو کیسا عظیم الشان کارخانہ ہے ۔ کیا اس نظام کا مالک قادر نہیں کہ تمکو پھر پیدا کرے ۔ اچھا اگر وہ نہیں دیکھ سکتے تو وَالْاَرْضَ زمین کو دیکھو جو اجرام فلکی کے مقابلہ میں ذرا سی ہے پھر بھی اسکے عجائبات پر تم احاطہ نہیں کر سکتے ۔ فُرُوْجٍ ۔ نقص کمزوری

۷

زَوْجٍ ۔ نر اور مادہ

۹

تَبْصِرَةً ۔ دائمی نشان ۔ بھولی بات کو یاد دلانیوالی ۔ بینائی دینے والی شے ۔

۱۰

نَضِیْدٌ ۔ پکے ہوئے ۔

۱۲

اَصْحٰبُ الرَّسِّ ۔ کنوئیں والے ۔ زمین میں ایک لمبا گڑھا کھود کر اس میں آگ جلا کر مومنوں کو اسکے اندر گاڑ دیتے تھے

رکوع دوم

آیت ۱

خَلَقْنَا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان ۔ پیدا کنندہ جب میں ہوں تو اسکے ذرہ ذرہ کا مالک اور اسکے ارادوں کا اور خیالوں کا واقف بھی میں ہوں نَعْلَمُ ۔ ہم جانتے ہیں ۔ جہاں اللہ تعالیٰ جمع کا صیغہ بولتا ہے کہ ہم جانتے ہیں ۔ وہاں مراد اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملائک اور عباد مکرمون ہوتے ہیں ۔ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۔ خون ۔ کیونکہ رگوں میں رسی کیطرح پھرتا ہے ۔

۲ مُتَلَقِّیَانِ ۔ دو ملنے والے دو محرک ایک نیکی کا ایک بدی کا ۔

۳ رَقِیْبٌ ۔ نگران ۔ بات کو لینے کے لئے منتظر بیٹھا ہوا ہے ۔

۴ تَحِیْدُ ۔ الگ ہوتا تھا ۔

۶ سَآئِقٌ ۔ چلانے والا ۔

۸ قَرِیْنُهٗ ۔ وہ فرشتہ جو اعمال کو لکھتا تھا

۹ اَلْقِیَا ۔ تاکید کیواسطے دو دفعہ ۔ ڈالدے ڈالدے ۔

۱۰ مُرِیْبٍ ۔ شک شبہ کرنے والا

۱۲ مَآ اَطْغَیْتُهٗ ۔ یعنی اُسکو حد بندی سے باہر نہیں نکالا ۔

رکوع سوم

آیت ۱ جَهَنَّمَ ۔ نبی کریمؐ نے تپ کو بھی جہنم کا ایک شعلہ قرار دیا ہے ۔ آتشک اور سوزاک کے لفظ ہی خود ظاہر کرتے ہیں کہ یہ جہنم کا نمونہ ہیں ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ غضب بھی جہنم کی آگ کا ایک شعلہ ہے ۔

۱۳ اَوَّابٍ ۔ کا لفظ اوب سے نکلا ہے ۔ اسمیں سے توبہ کا لفظ نکلا ہے ۔ جسکے معنی ہیں رجوع الی اللہ کرنا ۔ حَفِیْظٍ ۔ استقلال کرنیوالا

۴ مُنِیْبٍ ۔ جھکنے والا عجز کیساتھ توجہ کرنے والا ۔

۶ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ ۔ دیدار الٰہی ۔

۷ قَرْنٍ ۔ قومیں ۔ نَقَّبُوْا ۔ ۱ پہاڑوں کو کھود کر گھر بناتے ۔ ۲ سرد ملکوں میں موسم گرما گذارتے ۔ ۳ دور دراز ملکوں میں چلے جاتے ۔ ۴ امیر ہو گئے ۔ نقاب پہن لیا ۔ ہر شخص اُسکی ملاقات نہیں ہو سکتی ۔ ح م

کلام امیر المومنین

(مرتبہ جناب عربی صاحب)

ن میں نے اور سید طفیل حسین و بابو غلام محمد اسسٹنٹ سرجن کلاس میڈیکل کالج لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی بیعت سے پہلے آپ نے یوں خطاب کیا کہ بیعت کے معنے ہیں غلام ہو جانے کے اور یورپ والے کہتے ہیں کہ غلامی بری چیز ہے۔ اور انسان آزاد پیدا ہوا ہے میرے ایک پیر عبدالغنی صاحب مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں دور دور کے لوگ آپ کے مرید ہوتے ہیں مصر کے شام کے مغرب کے روس کے بھی انکے ہاں جایا کرتا تھا مگر میں خیال کرتا تھا کہ بیعت سے کیا فائدہ نیکی بدی سب کتابوں میں لکھی ہوئی ہے اور میں فارغ التحصیل ہو چکا تھا۔

اس لئے مبایعین کی کثرت دیکھ کر تعجب کیا کرتا تھا آخر ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ چلو بیعت کر لو اگر فائدہ نہ دیکھا تو انکار کر دینگے میں ان کے مکان پر گیا مگر میری شرافت نے اجازت نہ دی کہ میں اقرار کر کے پھر جاؤں۔ آخر میں یوں ہی واپس آگیا۔

کچھ عرصہ کے بعد میرے دل نے فتوےٰ دیا کہ بیعت کر لو جب میں شاہ صاحب کے مکان پر گیا تو میں نے کہا کہ اگر میں نے آپ کی بیعت کر لی تو مجھے کیا فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا شنیدہ کے بود مانند دیدہ مبدل شود وسعی کشفی گردد اور آپ نے فرمایا کہ بیعت کے وقت کوئی شرط بھی کرنی جائز ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اسئلك موافقتك فی الجنۃ - واعینونی بکثرۃ السجود بھی آیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اگر اصول اسلام سیکھنے ہوں تو چھ مہینہ رہنا ہوگا اگر فروعات سیکھنے ہوں تو ایک سال۔ آخر میں رہا۔ خدا تعالےٰ نے مجھ پر بڑے انعامات کئے۔

میں نے چار وظیفے تجربہ کئے ہیں استغفار جس کے معنے ہیں پچھلی غلطیوں کے بد نتائج سے اور آئندہ غلطیوں سے لاحول (خدا کی پناہ میں آنا)۔

الحمد شریف پڑھنا رب العالمین بتدریج ترقی دینے والا رحمان کہتے ہیں بلا مبادلہ فضل کرنے والے کو۔ رحیم بالمبادلہ رحم کرنے والے کو جزا۔ سزا بھی بعض وقت دیتا ہے مگر یعفو عن کثیر بھی آیا تم ڈاکٹری میں پڑھتے ہو دیکھو سفلس۔ گنوریا اکثر بدکاری سے ہو جاتا ہے فرمانبرداری بڑی عمدہ چیز ہے یہی انبیاء شہدا صالحین کی ہے علم پڑھ کر عمل نہ کرنے اور بے وجہ بغض رکھنے سے انسان مغضوب ہو جاتا ہے۔ جیسے یہود۔ ضالین بے جا محبت سے انسان ضالین میں سے ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ ایک بزرگ نے لکھا دع ما ادعتہ نصاریٰ نبیہم ضالین سے مراد عیسائی ہیں انہوں نے بے جا محبت سے مسیح علیہ السلام کو خدا بنا دیا اور تراجم کرنیوالوں کے خیالات کو کلام خدا۔ اس لئے سچے علوم ان کے پاس نہیں رہے ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا۔ ایک عیسائی مسلمان کے کالج میں مدتوں تک رہا۔

ایک شخص نے اس سے دریافت کیا کہ آپ تو بڑے عالم ہیں بھلا یہ تبائیں کہ تین ۳ خدا ایک کیسے ہو سکتے ہیں اور ایک تین ۳ کیسے۔ اس نے کہا کہ انسانی دماغ تثلیث کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اس نے کہا کہ مسیح یوروپین تو نہ تھا بلکہ وہ تو ایشائی تھا۔ لاجواب ہو کر نس کے ... فاعلموا انما ذلک الا لد ما لہم بہ من علم ولا لآبائہم ۔ الحمد کثرت سے پڑھنی چاہئے اس سے مذاہب باطلہ کا ابطال ہوتا ہے۔

چوتھا وظیفہ درود شریف ہے

دیکھو نبی کریم نے ہمارے لئے کیسی مشکلات اٹھائیں ان کے کس قدر احسانات ہیں جزاء الاحسان الا الاحسان ان کے احسانوں کو یاد کر کے درود شریف پڑھا کرو۔ درود درو سے نکلا ہے ان وظائف کے لئے وقت کا معین کرنا میرے نزدیک بدعت ہے جب موقع ملے پڑھے۔

ایک دفعہ مجھے بھانڈوں کا تماشہ دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے دیکھا کہ بیٹا باپ کو جوتے مارتا ہے میں نے اسی وقت نبی کریم پر درود پڑھنا شروع کر دیا کہ اگر آپ کی تعلیم پاک کا اثر ہم پر نہ ہوتا تو ہماری بھی ایسی کیفیت ہوتی۔ میں نے عیسائیوں وغیرہ سے مباحثات کئے ہیں کفارہ کے مسئلہ میں ان کا دل ملامت کرتا ہے۔

خدا کا فضل ہے مسلمان کبھی شرمندہ نہیں ہوتا۔ ایک پادری گارڈن نام میرے مکان پر آیا کرتا تھا ایک دن انجیل کی تعلیم کی خوبیاں بیان کرنے لگا میں نے کہا تمہارا مذہب ایسا نہیں ہے کہ بلند میناروں پر چڑھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں۔ تمہارے ہاں تو صرف گھنٹہ بجتا ہے۔

کیا تم باواز بلند کہہ سکتے ہو کہ خدا تین ۳ ہیں اور تین ۳ ایک ہوتا ہے اور خدا پھانسی پر لٹکایا گیا۔ یا اور کوئی مذہب اپنے اصولوں کو باواز بلند دنیا کو سنا سکتا ہے۔ کیا آریہ کہہ سکتے ہیں نیوگ بڑی عمدہ چیز ہے۔ ایک راجہ نے مجھے کہا مولوی صاحب مذہب کا بڑا جھگڑا ہے میں نے کہا کہ حضور بڑے بڑے مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں مذہب کا بھی فیصلہ کر لیں۔ اس نے کہا کہ مولوی صاحب مذہب وہ سچا جو پرانا ہو مذہب اسلام تو تیرہ سو ۱۳۰۰ برس سے ہے میں نے کہا کہ ہمارے نبی کا حکم ہے فبہداہم اقتدہ میں نے کہا رام چندجی کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا رودر کی میں نے کہا رودر کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ برہما کی میں نے کہا کہ برہما کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ ایشور کی میں نے کہا کہ بس حضور توحید ہوئی نہ اور توحید ہی مذہب اسلام ... کہاتا ہے جو جوانی میں خدا کی عبادت کرتا ہے خدا اس کو عرش عظیم کے نیچے جگہ دیگا۔

مسئلہ دعا فرمایا کہ قرآن کریم کی ابتدا بھی دعا سے ہوئی اور انتہا بھی دعا پر تمام انبیاء کا مسئلہ دعا پر اتفاق ہے۔ اول آدم نے بھی دعا کی تھی ربنا ظلمنا انفسنا۔ اور آخر آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ... امتی امتی ... ہی کی دعا کی نماز میں ایک بزرگ کے نزدیک اللہم انی اعوذ بک من العجز والکسل کی دعا بھی واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب۔

عجز کے معنی ہیں سامان کا ہم نہ پہنچانا اور کسل کے معنے ہیں مہیا شدہ اسباب سے فائدہ نہ لینا ایک علی گڑھ کالج کا طالب علم بیٹھا ہوا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ کی طرف غفلت کی بہت تیز ہوا چل رہی ہے اس کے بعد ہم نے بیعت کی جس میں پچھلے گناہوں سے توبہ اور آئندہ بہتان بدنظری سے بچنے اور آپس میں محبت ہمدردی پھیلانے اور شرع کے مطابق چلنے کا عہد لیا۔

ایک معزز دوست کی شکایت کا جواب

اس قاعدہ کے سبب کہ آیندہ صرف ان احباب کی خدمت میں اخبار جایا کرے گا جن کی قیمت پیشگی وصول ہوگی ایک بزرگ دوست نے جنکی طرف قیمت قریب دو سال کی بقایا ہے شکایت کرتے ہوئے لکھا کہ دل تو چاہتا تھا کہ جواب لکھدوں دو ہزار دفعہ بند کر دیجئے مگر احترام اور ادب ایسا لکھنے نہیں دیتا میں بدر کا عاشق ہوں۔ آپ نہ دینگے تو خودہی میرے پاس آجائیگا۔ اس پر جو معذرت نامہ ان کی خدمت میں لکھا گیا ہے اُس کا اقتباس میں درج اخبار کر دیتا ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ کسی اور مکرم دوست کو بھی ایسی ہی شکایت پیدا ہوئی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم منشی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکا عنایت نامہ ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیمتوں کی نہ وصولی کے سبب دفتر سے جو کارڈ روانہ ہوئے ہیں ان میں سے ایک آپکی خدمت میں بھی گیا ہے جس پر ناراض ہو کر آپ نے یہ خط لکھا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کا کوئی حکم نامہ اس قسم کا نہیں آیا کہ ستمبر میں آپ کے نام وی پی نہ کیا جاوے۔ ورنہ اس کی تعمیل ضرور ہوتی۔ اللہ تعالےٰ آپ کی بیماری تندرستی سے بدل دے . . . .

. . . . . . آپ دانا آدمی ہیں . . . . . . بدر کے حالات اور اس کے فنڈ سے بھی ایک حد تک آگاہ ہیں۔ اگر قیمتیں وصول نہ ہوں تو اخبار کیوں کر چل سکتا ہے بدر کے پاس کوئی فنڈ ریزرو یعنی جمع نہیں کہ اس میں تین چار سو روپے ماہوار کا خرچ چلایا جاوے۔ اگر ایسا ہوتا تو خواہ کوئی دوست چار سال تک قیمت نہ دیتا حرج نہ تھا۔ کیونکہ آپ جیسے بزرگ دوست مدہ تو ہو نہیں سکتے۔ اگر ہوں گے تو دیر میں دینے والے ہوں گے۔ لیکن یہاں مشکل تو یہ ہے کہ انہیں قیمتوں کے ذریعے سے اخبار چلتا ہے جب باہر سے روپیہ آتا ہے تو وہی ملازموں کو تنخواہ میں تقسیم ہوتا ہے۔ اُس سے کاغذ خرید کیا جاتا ہے۔ اسی سے ہفتہ وار عـ۱۵ روپے کے ٹکٹ خرید کئے جاتے ہیں . . . .

. . . آپ خود قانون دان ہیں۔ قانون کے محرک اول تو ہمیشہ مجرم ہوتے ہیں مگر جب قانون بن جاتا ہے تو اُس کا اثر سب پر پڑتا ہے۔ دنیا میں ایسی دیانتدار اور شریف طبیعتیں موجود ہیں کہ وہ کبھی سرکاری ریل پر بغیر کرایہ ادا کئے سوار نہ ہونگی لیکن بڑے سے بڑا معتبر آدمی بھی بغیر ٹکٹ دکھلائے ریل پر چڑھ نہیں سکتا۔ جب قانون بن گیا تو سب کے لئے عام ہو گیا۔ نادہندگان قیمت کے واسطے کم از کم بھی ایک ہزار کا نقصان ہم اٹھا چکے ہیں لاچار ہمیں قاعدہ بنانا پڑا کہ آئندہ قیمت پیشگی سے کر اخبار جاری رہیگا۔ میں جانتا ہوں کہ ایسے بہت سے شریف دوست ہیں جنکے کئی سال قیمت نہ آوے تو کوئی خطرے کی بات نہیں اور انہیں میں آپ بھی ہیں لیکن جب کسی قاعدہ کو بنا کر اس میں ڈھیل دی جاوے تو ہر ایک کو موقع ملتا ہے . . . . کہ اُس سے فایدہ اٹھائے۔ اور پھر اس طرح وہی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے . . . . جیسے بزرگ اور معزز دوست سے بھی قیمت پیشگی وصول کئے بغیر اخبار جاری نہیں کیا۔ تو دوسروں کو جرأت نہ ہوگی کہ اخبار بغیر قیمت دئے جاری کرائیں

مجھے آپ کے محبت نامہ میں دو باتیں سمجھ نہیں آئیں۔ **اول**۔ آپ کہنا نہیں چاہتے کہ اخبار بند کیا جائے۔ اور پھر کہہ بھی دیا۔

دوم۔ آپ اخبار بدر کے عاشق ہیں اور پھر ہزار دو ہزار دفعہ بند ہو جائے۔ آپ کو پرواہ نہیں۔

کہہ بھی گئے ہیں اور پھر محبت جتلانا کہ ہم کہہ نہیں سکتے۔

عاشق اور ہزار دو ہزار دفعہ بند کرنے کو طیار۔ العجب ثم العجب ۔

عاشق تو وہ ہے جو جان دیدے۔ یہ تو خدمت مالی ہے۔ وہ بھی قیمت۔ بلکہ حق الخدمت۔ بلکہ بقایا۔ پھر اس پر دریغ کیوں۔ ہم تو یہ امید رکھتے تھے کہ آپ بند کا نام سن کر نہ صرف بقایا اور سال حال کی قیمت بلکہ اگلے سال کی قیمت بھی پیشگی ارسال فرماویں گے مگر یہاں تو عشق کے معنے ہی کچھ اور نکلے۔

سچ یہ ہے کہ اس معاملہ میں قصور آپ کا نہیں بلکہ ہمارا ہے۔ ہم نے بھی ایک بدر کی عاشقی کا دعوےٰ کیا تھا۔ جیسے ہم اپنے عشق میں ناقص نکلے ویسے ہی آگے ہم کو عاشق ملے۔ پر ہمارا بدر تھا بڑا عیار وہ ایسا بھولا نہ تھا کہ خالی وعدہ پر ادھار دے دیتا۔ اور سال دو سال گذرنے کے بعد دو ہزار دفعہ کی بندی کے کلمے سنتا۔ اُس نے تو پہلے ہی بندی چاہی بلکہ بندگی مانگی۔ تو اپنا سب کچھ بیچ اور فقیروں کو دے اور میرے پیچھے چل۔ بعض تو بڑی ہمتوں والے تھے۔ انہوں نے سنا اور مانا اور کر دکھایا۔ اور یار کے پیچھے ہو لئے۔ یار بھی ایسا باوفا نکلا کہ جو سب سے بڑھ کر پیچھے چلنے والا تھا اُسی کو اپنے پیچھے اپنی جگہ پر بٹھا گیا۔ اور حسب مراتب باقیوں کو بھی جگہ دے گیا۔ مگر جو ہم جیسے لہو لگا شہیدوں میں داخل ہونا چاہتے تھے ویسے ہی رہ گئے بلکہ دو ہزار اور سننے کے لائق بن گئے۔ لہو کے ساتھ لعب میں پڑ گئے۔ عشق کو بچوں کی کھیل سمجھا تھا سو کھلونا مل گیا چلو کھیلتے رہو۔ اچھا اے پیارے ہمیں خبر نہ تھی کہ تو اتنی جلد ہمیں چھوڑ جائیگا۔ ورنہ ہم بھی اپنا کام بنا لیتے۔ ہم تو بے فکروں کی طرح پھرتے تھے اور رات دن تیرے چہرے کے دیکھ لینے کی خوشی میں مست رہتے تھے ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ چاند بھی چھپ جائیگا۔ ورنہ زمین پر کیوں پڑے رہتے۔ اُڑ کر آسمان کے ستارے جا بنتے۔ بلکہ سیارے ہو کر تیرے ساتھ آسمانوں میں گردش لگاتے۔ اور کبھی تیرا پیچھا نہ چھوڑتے۔ مگر تقدیر کے لکھے کو کون مٹائے۔ قسمت میں یونہی تھا۔ کہ تو چلا جائے۔ اور ہم یتیم ہو جاویں اچھا! پیارے جا۔ تجھے جنت کی روشیں مبارک ہوں کہ تو اپنے یار کے پاس جا پہنچا۔ تو اُس کا وفادار دوست تھا سو اُس کے وصال کا مزہ تو نے پایا۔ خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں تجھ پر ہزار در ہزار۔

بات کیا تھی اور میں کہاں چلا گیا! افسوس جیسے ہم عاشق تھے ویسے ہی ہم کو آگے عاشق ملے۔ از ماست کہ بر ماست

امید ہے کہ آپ اس خط کی لمبائی کو معاف فرمائینگے میری عادت نہیں کہ اخباری کاروبار میں ایسے لمبے خط لکھوں بلکہ مختصر بھی نہیں لکھتا اتنی فرصت کہاں۔ تمام کام محرر یا اکمل صاحب کرتے ہیں میں خالی دستخط کرتا ہوں۔ وہ بھی کبھی پڑھ کر کبھی بغیر پڑھے۔ آپ کا کارڈ میں نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ محرر کے سپرد نہیں کیا۔ اس واسطے یہ بھی میرا ہی قصور ہے کہ آپ کو اتنا لمبا خط لکھنا پڑا . . . .

خادم محمد صادق۔ قادیان

۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۸ء

بیعت اور اُس کی ضرورت

(ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب)

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ آپنے بیعت کے متعلق چند سوال کئے ہیں۔ اور جواب بحوالۂ قرآن مجید و حدیث طلب کئے ہیں۔

۱۔ بیعت فرض ہے یا نہیں۔ جو بیعت قرآن مجید میں مذکور ہے وہ ایک خاص موقع اور غرض کیلئے تھی تو کیا اس کے بعد بھی فرضیت باقی رہتی ہے؟

۲۔ چونکہ بعض صحابہؓ نے واقعہ مذکورہ کے بعد بھی بیعت کی تھی لہذا اسکو مسنون تو کہا جا سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلعم کے بعد ایسے کون بزرگ ہیں جنکی بیعت کیجائے۔ اور اُس کو قابل سمجھنے کی کیا دلیل ہے؟

۳۔ جب بیعت اوامر و نواہی کی نسبت ایک اقرار ہے تو اگر کوئی اپنے دل یا کسی دوست سے یہ اقرار کرے تو کیا اس سے یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔

۴۔ پیری مریدی کے جو مشہور سلسلے چلے آتے ہیں کیا ان کے سوا کوئی اور سلسلہ شروع نہیں ہو سکتا؟

۵۔ کیا بیعت کا کوئی خاص روحانی اثر بھی پڑتا ہے۔ یا مرید کی اپنی کوشش ہی سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ اگر اپنی ہی کوشش درکار ہے تو قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہی کیوں نہ کافی سمجھا جاوے۔ بیعت کی پھر ضرورت ہی کیا ہے؟

الجواب

نمبروار جواب شروع کرنے سے پہلے میں بیعت کے متعلق چند ضروری باتیں لکھتا ہوں۔ جن سے سوالات کے حل میں مدد ملتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلعم نے صحابہؓ سے بیعت لی تھی۔ اور آپ کو حکم تھا کہ مومن عورتوں سے بھی بیعت لیں۔ پھر جن خلفاء راشدین کی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہوا ہے کہ علیکم بسنتی و سنۃ خلفاء الراشدین المھدیین۔ نبی کریمؐ کے بعد انہوں نے بیعت لی اور جنہوں نے بیعت سے انکار کیا ان کو باوجود کلمہ گو اور قرآن مجید اور نبی کریمؐ پر ایمان رکھنے اور نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے والا ہونے کے واجب القتل سمجھا اور اور جنکی نسبت خداوند کریم نے والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ واعد لھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدًا ذالک الفوز العظیم۔ فرمایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم کے بعد اُن خلفاء کی بیعت کی ہے پھر جن مومنین کی نسبت نبی کریم نے انتم شھداء اللہ فی الارض فرمایا ہے (اور فرمایا ہر کہ جس کے لئے وہ بہتری کی شہادت دیں وہ ضرور جنتی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے) انکی متفقہ شہادت سے جو لوگ صلحاء امت تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور خداوند کریم جس طرح اپنے انبیاء کے منجانب اللہ ہونیکی شہادت اپنی تائیدات اور آیات (نشانات) کے ساتھ دیتا ہے (جسکو قرآن مجید میں وکفیٰ باللہ شھیدا کیساتھ بیان فرمایا ہے) اسی طرح اس خدائے ذوالجلال نے تائیدات و آیات (کرامات) کے ساتھ انکی صلاحیت اور راستبازی کی شہادت دی ہے ان کی نسبت تواتر کی گواہی موجود ہے کہ وہ بھی بیعت کرتے اور لیتے رہتے ہیں۔

پھر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور عمل درآمد اور واقعات صحیحہ سے ثابت ہے کہ بیعت کے اغراض جن کے لئے بیعت لی جاتی رہی ہے یہ ہیں۔ اول اس لئے تاکہ قوم میں وہ سچی وحدت پیدا ہو جائے جس پر سعادت دارین کا دارومدار ہے۔ انسان جب باتیں بنانے لگتا تو ہزاروں فرضی احتمالات پیش کر دیتا ہے لیکن یہ ناکام بدبختوں کی راہ ہے پر جو سعید کامیاب ہونے والے ہوتے ہیں وہ صراط الذین انعمت علیھم کے مطابق اپنے کاموں کی بنا ان صحیح ثابت واقعات پر رکھتے ہیں کہ جنکے ثبوت اور ترتب نتائج مطلوبہ میں کسی طرح کا تذبذب اور تزلزل واقع نہیں ہوتا۔ انسانی نسل کی بہت سی قومیں ہیں اور وہ دینی اور دنیوی سعادت کے مختلف مدارج پر نظر آ رہی ہیں لیکن تاریخی نظر سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر سب کی سب نہیں تو اکثر ان میں سے اپنے اپنے وقت میں دینی یا دنیوی سعادت کے بلند مینار پر کھڑے ہوتے ہیں جیسا کہ تلک الایام نداولھا بین الناس وغیرہ آیات بینات سے بھی اسکا پتہ چلتا ہے۔ پر ان میں سے جسکی . . . سعادت کی بنا دریافت کرو تو بجز سچی وحدت کے اور کچھ نہ ہوگی اور پھر اس وحدت کی کامیابی پر مفید ترین اکسیر کا نسخہ دریافت کرو تو بجز اُس کے اور کچھ نہ پاؤگے کہ اس قوم نے شہادت الٰہیہ اور تجارب صادقہ اور واقعات صحیحہ کی شہادت سے ایک شخص کو ایسا یقین کیا کہ یہ دینی یا دنیوی سعادت تک اپنے متبعین کو پہنچا سکتا ہے اور اس کے سچے اتباع سے قوم کی مشترکہ غرض حاصل ہو سکتی ہے تب انہوں نے سچی نیت سے اسکے ساتھ کو اختیار کیا اور اس سے . خلوص نیت سے یہ عہد کیا کہ ہم تمہارے ہر ایک حکم کی سچی اتباع کرینگے اور اپنے ارادوں کو بالکل تمہارے ارادے کے تابع کر دینگے اور مال و جان تک تیرے حکم پر صرف کرنے سے دریغ نہ کرینگے تب وہ کثیر التعداد لوگ باوجود ہزاروں اختلافوں کے اس امر میں بمنزلہ شخص واحد کے ہو جاتے ہیں کیونکہ سب کے سب اپنے اپنے مذاہب اور طرز عمل اور رائوں کو ترک کر کے اس شخص کے مذہب اور رائے کے مظہر ہو جاتے ہیں جسکی نسبت اعتقاد مذکور کی بنا پر سچی اتباع کا عزم اور وعدہ کر چکے ہیں اور پھر اسکی اتباع میں متفقہ کوششوں سے قومی سعادت دینی اور دنیوی حاصل ہوتی رہی ہے۔ ہاں یہ فرق ہوتا ہے کہ کبھی دونوں سعادتوں کا ذریعہ ایک شخص ہوتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ اور ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کبھی خالص دینی سعادت کا ذریعہ مستقل طور پر ہوتا ہے جیسے حضرت مسیحؑ اور کبھی خالص دنیوی سعادت کا ذریعہ ہوتا ہے جیسے وہ لوگ جنہوں نے قومی سلطنتیں قائم کیں

باقائم رکھتی ہیں۔ اور سنۃ اللہ پر نظر کرنے سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قومی سعادتوں کا مدار اس وحدت پر ہے اور اس وحدت کی بانی بیعت ہے اگرچہ قوموں کے عمل درآمد کے لحاظ سے انکی بیعتوں کے طریق اور کلمات جدا جدا بھی ہوں۔ دوم اس لئے کہ مذہبی اختلاف اور ایمانی کمزوری دینی کوشش کے قدم کو سب سے زیادہ کمزور کرنیوالی چیزیں ہیں پر جب ایک انسان کی نسبت الٰہی شہادت اس امر کو ثابت کر دیتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے تو ایک نادان سے نادان آدمی بھی اس سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ خدا کو اس کا ایمان اس کا عمل اس کا کلام بلکہ اس کی ہر ایک ادا اور ہر ایک حالت پسند ہے تب ہی تو وہ اس سے راضی ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کو اپنے بعض غیبوں پر مطلع کرتا ہے اور تائید و نصرت کرتا ہے تو جب اس کو یہ یقین حاصل ہو جاتا ہے اور مذہب نام ہی ایسے ایمان اور اعمال و اخلاق کا ہے جنکو خدا پسند کرے تو وہ علی البصیرۃ اور یقین کامل کے ساتھ اس ایمان اور طرز عمل کو اپنے لئے چاہتا ہے اور وہ سب اختلافات کہ جنمیں سے ایک کا بھی ہزاروں استدلالوں اور سیکڑوں تحقیقوں اور مباحثوں سے فیصلہ نہ ہوتا تھا اب سوائے کسی طرح کے تذبذب کے سب کے سب یک قلم رفع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایمان جو ہزاروں طرح کے وسواسوں اور شکوں سے تزلزل میں تھا۔ اب ایک مشہود و محسوس کی مانند راسخ اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور کونوا مع الصادقین۔ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ سوم اس لئے کہ تا اس وعدہ کی اس قدر عظمت اس کے دل پر ہو کہ اس سے بڑھ کر اور متصور نہ ہوتا ہو کہ یہ عظمت اس کے پورا کرنے اور اس پر قائم رہنے کی موجب اور اس کے نقض سے مانع ہو۔ اور یہ اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشی احب الی مما افترضتہ علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتیٰ احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ۔ یعنی خداوند کریم فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو پھر میں اسکے وہ کان ہو جاتا ہوں جنکے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جنکے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اسکا وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جنکے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں ضرور اسکو دیتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔ تو جب شہادت اللہ کے ساتھ کسی کو کوئی خدا کا راستباز اور مقرب بندہ یقین کر لیتا ہے تو اس قدسی حدیث صحیح کے مطابق اسکے ہاتھ کو وہ اللہ کا ہاتھ یقین کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ زبردست کا ہاتھ اور وہ ہاتھ جو کہ گویا خدائے ذوالجلال کا ہاتھ ہے برابر نہیں ہو سکتے پس جب ایسے معظم مکرم ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اس سے بڑھ کر کسی دوسرے عہد کی عظمت اس کے نزدیک کیا بلکہ اس کے قریب قریب بھی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اسی بات کی طرف خداوند کریم نے اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علےٰ نفسہ ومن اوفیٰ بما عاھد علیہ اللہ فسیعطیہ اجراً عظیماً (بے شک جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں (لہذا تیرے ہاتھ کے بجائے) اللہ کا ہاتھ اسکے ہاتھوں پر ہے۔ پس جو اس کو توڑیگا اس کا ضرر اس کی جان پر ہے۔ اور جو اسکو پورا کریگا جو کہ اس نے (گویا) اللہ کے ساتھ عہد کیا ہے تو ضرور ہی اللہ اسکو عظیم الشان اجر دیگا) چہارم اس لئے کہ اس بیعت میں ایک خاص برکت اور اثر ہوتا ہے جیسا کہ یداللہ سے اور دیگر واقعات سے ثابت ہے) پنجم اس لئے کہ سورۃ ممتحنہ میں بیعت کی نسبت آیا ہے۔ فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور الرحیم (ان عورتوں کی بیعت لو۔ اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے) اور دوسرے مقام پر خداوند کریم نے استغفار کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے جہاں پر فرمایا ہے وانھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ (جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر وہ تیرے پاس آجاتے پھر اللہ سے مغفرت چاہتے اور رسول بھی انکے لئے مغفرت کی دعا کرتا تو ضرور ہی اللہ کو (بخشنے والا کیا بلکہ) رحمت کے ساتھ توجہ کرنیوالا اور مہربان پاتے) اور یہ خیال کرنا (کہ رسول ہی کی ایسی استغفار قبولیت رکھتی ہے پس یہ رسول کے ساتھ خاص ہے) بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہو کہ نبی کریم کی وفات پر یہ خیال کر کے زکوٰۃ روک بیٹھے تھے کہ زکوٰۃ کے بارہ میں خداوند کریم نے فرمایا ہوا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم وصل علیھم ان صلوٰتک سکن لھم (تو ان کے مالوں سے صدقہ لے کر ان کو پاک اور مزکی بنا اور انکے لئے رحمت کی دعا کر کیونکہ تیری دعا انکے لئے تسلی بخش ہے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ دعا رسول اللہ کے لئے دی جاتی تھی اب چونکہ نہ رسول ہے اور نہ دعاء رسول لہذا زکوٰۃ بھی اب نہیں۔ اور اس خیال کے باعث پہلے حضرت ابوبکر نے ان کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا اور پھر تحقیق کے بعد سب صحابہ اور سابقون الاولون من المہاجرین والانصار نے اس فتوے پر اتفاق اور اجماع کیا پس جس طرح ان مانعین کا تخصیص دعاء بالرسول کا خیال غلط تھا اسی طرح یہ خیال بھی غلط ہے کہ دعاء استغفار عند البیعت اور اس کی قبولیت کا وعدہ رسول سے مخصوص ہے بلکہ جس طرح پہلی دعاء رسول کے ان جانشینوں کے لئے شامل اور عام ہے جنکو شہادت اللہ رسولؐ کا جانشین اور خلیفہ قرار دے اسی طرح

دعا و استغفار عند البیعت بھی رسولؐ اور اس کے سچے جانشین اور خلفاء کو بھی شامل ہے جن کے لئے شہادت اللہ یہ منصب ثابت کرے۔ تتمہ یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ سارے انبیاء ایسے نہیں کہ دنیوی سلطنت بھی ان کو ملی ہو۔ پر ہمارے سید الرسل دینی اور دنیوی سلطنت کے جامع تھے لیکن آپ چونکہ مثیل موسٰی اور جامع کمالات سب انبیاء تھے لہذا ضروری تھا کہ جس طرح پہلے انبیاء اور خلفاء موسٰی میں دونوں قسم کے ہوئے ہیں حضورؐ کے خلفاء بھی دونوں قسم کے ہوں چنانچہ بعض خلفاء دینی اور دنیوی دونوں خلافتیں رکھتے تھے اور بعض خالی دینی اور بعض خالی دنیوی خلافت رکھتے تھے چنانچہ احادیث میں کثرت کے ساتھ آیا ہے کہ بارہ ۱۲ امام ہونگے اور بعض میں آیا ہے کہ قریش میں سے بارہ خلیفے ہونگے۔ پس شیعوں کی چالاکی نے بارہ امام تو سب قریش کو محروم کر کے خاص بنی فاطمہ ہی میں سے مقرر کر لئے۔ اور باوجودیکہ قریش بادشاہ بہت کثرت سے ہوئے پر ان کی ظاہری حکومت کے باعث یہ نہ مانا کہ بارہ ۱۲ خلفاء کے مصداق خلفاء عباسیہ وغیرہم ہوئے ہیں اور بارہ ۱۲ کے عدد کا بعض کو تو خیال ہی نہیں آیا پر جنکو آیا انہوں نے نہایت ضعیف اور دور از قیاس تاویلوں سے کام لیا حالانکہ اگر وہ سوچتے حقیقت کچھ اور ہی تھی اور وہ یہ ہے کہ جب نبی کریمؐ مثیل موسٰیؑ تھے اور حضرت کے بعد چودھویں صدی میں . . . آخری خلیفہ حضرت مسیحؑ آئے تھے جنہوں نے اسرائیلی خلافت کو ختم کیا تھا اور چونکہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے لہذا وہ خود بھی اسرائیلی نہ تھے تو پھر اسی طرح لازم تھا کہ نبی کریمؐ نے جس اپنے خلیفہ مسیح کی خبر دی ہے وہ بھی چودھویں صدی کا امام ہو اور خود قریشی نہ ہو اور قریشی خلافت کا ختم کرنے والا ہو۔ اور نبی کریمؐ کی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجیگا جو دین کی تجدید کریگا۔ اب اگر نبی کریمؐ کی صدی اور مسیح موعود کی چودھویں صدی کو چودہ صدیوں سے نکال لیویں تو باقی ۱۲ صدیاں رہتی ہیں . . . جنکے بارہ مجدد ۱۲ امام اور بارہ خلیفے قریش سے ہوئے۔ اور جس طرح یہ تعداد اسکی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اس کے حق ہونے کی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اسکے حق ہونیکی شاہد ہے کہ قدرت نے ایسا ہی کیا ہے کہ درمیانی بارہ صدیوں کے جو مجدد تسلیم ہوئے ہیں وہ سب قریشی الف ب ہیں اس تمہید میں آپکے سب سوالوں کے جواب پورے پورے آ چکے ہیں لیکن ان کے چسپاں کرنیکے خیال سے مختصراً در حوالہ کے طور پر کچھ لکھ دیتا ہوں۔

سوال ۱ کا جواب یہ ہے کہ جب قرآن مجید و احادیث سے ثابت ہے کہ سید الرسل نے مردوں اور عورتوں سے بیعت لی اور بعض وقت مکرر بھی لی اور لا یعصینک فی معروف بھی لی جنکی سنت کا اتباع لازم ہے پھر انہوں نے بالاتفاق السابقون الاولون من المہاجرین والانصار نے کی اور بعض نے لی جن سے خدا راضی ہے جن کے عقاید اور اعمال اور اخلاق اور اقوال خدا کی مرضی کا مظہر ہیں پھر خیر القرون کے سب مومنین نے کی پھر ان سلف صالحین نے لی اور کی جو کہ مشہود لہم بالخیر ہیں پھر ای پر بس نہیں بلکہ باتفاق صحابہؓ و التابعین منکر بیعت کا قتل و قتال جائز رکھا گیا اور پھر اس کے فوائد اور اغراض بھی وہ ہیں جو اوپر مذکور ہیں اور جن کے ضروری ہونے میں کسی طرح شک نہیں ہو سکتا ہے اور باوجود ان سب امور کے کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیعت آنحضرتؐ سے مخصوص تھی اور کہ آنحضرت کا بیعت لینا ایک غرض کے لئے تھا۔

سوال ۲ کا جواب یہ ہے بیعت کرنی چاہئے رسول اور ماموریں اللہ کی یا ان کے ان خلفاء کی جنکی نسبت خداوند کریم نے سورۂ نور کے اندر خود فرمایا ہے کہ وعد اللّٰہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم الخ اور جس طرح رسول اور اس کے خلفاء کی شناخت شہادت اللہ سے ہوتی ہے جیسا فرمایا۔ وارسلناک للناس رسولا وکفی باللّٰہ شہیدا اسی طرح اسکے سب ماموریں اور ان کے خلفاء کی شناخت بھی شہادت اللہ ہی سے ہوتی ہے

سوال ۳ کا جواب یہ ہے کہ اپنے دل یا کسی دوست سے اقرار کرنے میں وہ اغراض و فوائد ضروریہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے جو کہ بیعت سے حاصل ہوتے ہیں اسی وجہ سے نہ قرآن مجید نے ان کو کافی قرار دیا بلکہ فرمایا یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللّٰہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یأتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن واستغفر لہن اللّٰہ ان اللّٰہ غفور رحیمO اور نہ آنحضرتؐ اور نہ خلفاء راشدین اور سابقون اولون مہاجرین و انصار نے اور نہ اُن کے متبعین باحسان نے اور خیر القرون والوں نے اور نہ سلف صالحین نے ان کو کافی سمجھا۔ پس جس طرح اس کے مختص بالرسول ہونے یا کسی خاص واقعہ یا ضرورت پر اس کو محصور کرنے کا خیال غلط اور دینی ناواقفی اور فوائد بیعت کے نہ جاننے پر مبنی تھا۔ اسی طرح دل یا دوست کے ساتھ اقرار کرنے کو کافی اور بیعت کو غیر ضروری خیال کرنا بھی صریح غلط اور دینی جہالت پر مبنی ہے۔

سوال ۴ کا جواب یہ ہے کہ یہ محض جاہلانہ بلکہ یہودیانہ خیال ہے۔ کہ جس کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں کوئی ثبوت نہیں۔ یہود کہتے تھے کہ نبی ہمیشہ ہم میں سے ہی ہوگا۔ اور کسی دوسری قوم سے ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلعم کی نبوت سے اُن کے انکار کرنے کا بڑا باعث یہی تھا۔ جس کو قرآن مجید نے بغیا ان ینزل اللّٰہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ وغیرہ آیات بیّنات کے ساتھ رد کیا ہے اور خیال مذکور والے لوگ بھی ٹھیک ایسی ہی آیتوں کے مصداق ہیں۔ جو کہ خدا کی رحمت اور فضل کو خدائی وعدہ کے سوا محض امانی کے طور پر کسی خاص گروہ پر بند کرتے ہیں۔ جس کا ان کو حق حاصل نہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیحؑ کے آنے پر یہودیوں کی سب گدیاں بجائے قابل بیعت اور موجب فیض مفید ہونے کے مورد عتاب اور غضب الٰہی ہو گئیں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے نہ خود ہی خدا کے مسیح کا انکار اور خلاف کیا تھا۔ بلکہ دوسری مخلوق کے انکار اور خلاف و شقاق کا بڑا بھاری ذریعہ بھی وہ یا اُن کے علماء ہی تھے۔ اسی طرح جب سیدنا کا موعود محمدی مسیحؑ خدا کے بتلائے ہوئے وقت پر خدا کی ہزاروں

شہادتوں کے ساتھ آگیا اور خداوند کریم نے علاوہ مسیح موعودؑ کی متعلقہ سب سچی پیشگوئیوں کو اس پر صادق کرنے کے وہ سب ثبوت کیفیت کمیت۔ نوعیت کے لحاظ سے اس کے لئے دیئے۔ جو کہ اولوالعزم رسولوں کے لئے اس نے دیئے۔ اور پھر بھی ان سجادہ نشینوں نے خدا کے مسیح کا دامن نہ پکڑا۔ بلکہ انکار اور شقاق پر تلے رہے اور دوسری مخلوق کے لئے انکار و خلاف کا موجب ہوئے تو یہ بھی مورد غضب الٰہی ہو گئے اور یقیناً اور قطعاً بیعت کے قابل نہیں رہے۔ اور اس حالت میں کبھی بھی ممکن نہیں کہ شہادت ان کے شامل حال ہو۔ بلکہ ضرور ان کے برخلاف ہو گی۔

سوال ۵ کا جواب یہ ہے۔ میں نے پہلے قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا روحانی اثر بھی ہوتا ہے اور روحانی اثر کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے اہم اور ضروری امر اس پر مترتب ہوتے ہیں جن میں سے چار تو میں نے پہلے بیان کر دیئے ہیں۔ اور کسی کو اس کے فوائد سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اجمالی رنگ سے اس قدر تو سوچ سکتا ہے۔ کہ اگر یہ بالکل بے فائدہ چیز تھی۔ تو خداوند کریم نے **فبایعھن** کا حکم کیوں فرمایا۔ اور **ید اللہ فوق ایدیھم** کا اظہار کیوں کیا۔ اور پھر باوجود **والذین ھم عن اللغو معرضون** کے ہوتے ہوئے خود آنحضرت صلعم نے اور خلفاء راشدین اور سابقون۔ اولون اور قرون ثلثہ والوں اور سلف صالحین نے ایک لغو اور بے فائدہ فعل بالاتفاق کیوں کیا۔ اور باوجود اس کے پھر بھی اگر کسی کے خیال میں یہ لغو حرکت ہے۔ تو پھر ایسے لغو اور سوفسطائی دماغ کے لئے کوئی چیز بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ لیکن باوجود ان فوائد کے پھر بھی عملی کوشش کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ جس طرح کہ نبی رسول ولی کے لئے باوجود نبی۔ رسول ولی ہو جانے کے پھر بھی عمل کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

فقط والسلام۔

(بحکم حضرت سیدنا و مولانا خلیفۃ المسیح علیہ السلام)
(حررہ محمد سرور عفی اللہ عنہ)

براہین احمدیہ از حد رعایتی قیمت پر
صفحہ آخر ملاحظہ فرماؤ۔

امتحان

خط جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب متعلق امتحانات دینیات

اخبار میں شائع کر دیں۔ تا اس کے متعلق دیگر احباب بھی اپنی رائے سے مشکور فرما دیں حضرت سیدی و مولائی حجۃ اللہ خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت اخبار الحکم میرے سامنے ہے میں نے جناب کی خواہش کے متعلقہ اشتہار مفید الاخبار حضرت اقدس کو بڑی مسرت سے پڑھا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ عاجز تو امتحان دینے کے لئے جب یہ اشتہار نکلا تھا اس وقت بھی تیار تھا۔ اور آرزو تھی کہ اس قسم کا امتحان ہو مگر اس وقت امتحان کا اعلان نہ ہوا۔ غالباً اس میں یہ ستر تھا کہ اس مبارک کام کی تکمیل حضور کے ہاتھ سے ہو اس کے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ اگر جناب کو پسند نہ ہو تو ان کے مطابق یا کچھ ترمیم کر کے امتحان لیا جاوے۔

۱۔ سلسلہ حقہ کے متعلق دلایل اور براہین اور سلسلہ پر اعتراضات کا جواب اور دوسرے مذاہب کے متعلق صرف چند ماہ کے بعد یا سال میں ایک دفعہ امتحان لینا موزون نہ ہوگا۔ بلکہ تین یا چار سال میں اس امتحانوں کے سلسلے کو ختم کرنا چاہیئے۔

۲۔ امتحان سال میں ایک دفعہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر امتحان کے لئے کتب نامزد ہونی چاہیئیں۔ جس میں سے سوال دیئے جاویں گے۔

۳۔ امتحان اس ترتیب سے دیئے جاویں جیسے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دعوے کے متعلق دلایل اور براہین قویہ قطعیہ جو اللہ تعالٰے نے ظاہر فرمائے ہیں۔ جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہوں۔

ا۔ مسئلہ وفات مسیح۔ ب۔ آیات و علامات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود۔ ج۔ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے متعلق آیات و نشانات۔ د۔ مرزا صاحب کی تعلیم۔ ہ۔ مرزا صاحب کی کرامات و معجزات وغیرہ۔ و۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب۔ میرے خیال میں مذکورہ بالا امور کے متعلق مفصلہ ذیل کتب کافی ہونگی۔

ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات اسلام۔ حقیقۃ الوحی۔ عسل مصفٰے۔ کشتی نوح۔ الوصیت۔ تقریر خلیفۃ المسیح متعلقہ اعتراضات بر وفات مسیح موعود۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۹ء رد مذہب نصاریٰ و آریہ کے متعلق امتحان ہو۔ جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہیں۔ رد الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ تثلیث۔ تحریف انجیل۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تناسخ۔ مسئلہ صفات باری تعالیٰ۔ نیوگ۔ وید اور قرآن کا مقابلہ۔ قدامت وید۔ مفصلہ ذیل کتب اس کے لئے کافی ہوں گی:۔

جنگ مقدس۔ آریہ دھرم۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنہ حق۔ نور الدین۔ چشمہ معرفت۔ رد تناسخ مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔

۳۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ دین اسلام کی حقانیت پر دلائل اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب۔ اس میں مفصلہ ذیل مسائل ہوں:۔

الف۔ ثبوت نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
ب۔ مختصر سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
ج۔ پنج ارکان اسلام اور اُن کی فلاسفی۔
د۔ قرآن مجید کی کتاب منجانب اللہ ہونے کا ثبوت۔
ہ۔ الہام اور وحی کی کتاب۔
و۔ اسلام کے امتیازی نشان۔
ز۔ اسلام و بانئے اسلام پر اعتراضات کا جواب۔ اس کے متعلق مفصلہ ذیل کتب ضروری ہوں گی۔

براہین احمدیہ۔ فصل الخطاب۔ نور الدین۔ تصدیق براہین احمدیہ۔ جنگ مقدس۔ چشمہ معرفت۔ حقیقۃ الوحی۔

۴۔ دسمبر ۱۹۱۱ء میں تمام قرآن مجید کا امتحان ہو۔

۵۔ دسمبر ۱۹۱۲ء میں تمام صحیح بخاری میں امتحان ہو۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اکثر مقامات میں قرآن مجید اور صحیح بخاری کا درس شروع ہو گیا ہے۔ چوتھے سال میں قرآن مجید اور پانچویں سال میں صحیح بخاری ضرور ہے کہ خدا کے فضل سے ختم کر لیں۔ اور اگر امتحان کی تیاری کا خیال ہوگا۔ تو محنت اور غور سے پڑھیں گے۔ اس کے علاوہ جن مقامات میں درس جاری نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی جاری ہو جاویں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بذریعہ اخبار اعلان کر دیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب بہت جلد اس کے متعلق اپنی رائے سے مشکور فرماویں گے۔ والسلام۔

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری
۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء

پنڈت دولت رام نام ایک اریہ اُپدیشک جہانسی میں گرفتار ہوا - الزام مفسدانہ وعظ کا ہے -

مسٹر تلک کیلئے جیلخانہ پونا سے ایک برہمن باورچی منڈالے جیل کو بھیجا گیا ہے - بحکم سرکار ہندو کالج تناولی کے ٹیچر لوکنا تھ آئر کو ۵ سال قید ۲۰۰ جرمانہ ہوا - اپیل کی گئی ہے -

علیگڈہ کے کالج کے طلبہ کو پولیٹیکل امور پر بحث کرنیکی اجازت دی گئی تھی - وہ فسخ کردی گئی ہے -

متصل سکندرآباد ایک مسافر ٹرین پٹری سے اتر گئی دونوں گارڈ مع ڈرائیور سخت مجروح

بمبئی کے مقدمہ دیوالہ میں ٹن جی سہراب جی تالاتی کو دو جرموں کے لئے ۹ - ۹ ماہ قید ہوئی ہے $3\frac{1}{2}$ لاکھ کی رقم غبن کی - کاغذات تلف کئے $22\frac{1}{2}$ لاکھ روپیہ کا دیوالہ تھا -

ٹرکی جزیرہ کریٹ کے باشندے بھی سرکش ہوگئے وہ یونان کے ماتحتی پر آمادہ ہوگئے صوبجات بوسینہ و ہرزیگوینہ کے الحاق کے باضابطہ اعلان شہنشاہ آسٹریا نے نافذ کئے دونوں صوبوں کو پارلیمنٹ (ڈائٹ) کی رعایت دیجائیگی - حکومت خود اختیاری سپرد کرینگے - بعوض اُن دونوں صوبوں کے صوبہ نوڈی بازار بحق ٹرکی کے خالی اور واپس کیا جاویگا -

آسٹریا نے دونوں صوبوں کے باشندوں کے نام اعلان نافذ کیا جسمیں اُنکی دلجوئی کی گئی ہے - ٹرکی بالفعل خاموش ہے - دونوں صوبوں کو تاکید ہے - کہ گھبرائیں نہیں انتظار کریں - ٹرکی کی رعایا امید کرتی ہے - کہ انگلستان کی حمایت اس موقعہ پر آسٹریا کو بخوبی باز رکھیگی

ممانعت:

کلکتہ گزٹ میں پولس کمشنر کی جانب سے اعلان ہوا ہے - کہ ۱۶ - اکتوبر سے کوئی شخص شاہ راہ عام یا دیگر پبلک مقامات پر لاٹھی یا کوئی دوسرا آلہ ضرب نہ لے جائے

مقدمہ جعل سازی

اٹاوہ کے مشہور مقدمہ جعل سازی کا ملزم خلیل اللہ جو عرصے روپوش تھا وہ اپنے وطن دیگول متصل اٹاوہ میں گرفتار ہو گیا ہے - اور اسکا مقدمہ ۱۵ - اکتوبر کو پیش ہونے والا ہے -

طوفان

حیدرآباد دکن میں طغیانی سے اتلاف جان کا تخمینہ ایک لاکھ اور ۵۰ ہزار کے درمیان ہے اور ۲ کروڑ کی مالیت کی جائداد کا نقصان -

مس ٹیلر کے قتل کا مقدمہ

لاہور اور ملتان کے درمیان جو ایک یورپین لڑکی ریل میں قتل ہوئی اس کے متعلق دو یوریشین ملزم گرفتار ہوئے ہیں اور جو اشیاء مقتولہ کی مثل زیورات وغیرہ کے چوری گئی تھیں وہ بھی ایک ملزم کی تحویل سے برآمد ہوئی - ۱۶ - اکتوبر کو ہر دو ملزمان مسمیان مونسز اور شرلیم بعدالت مسٹر سپنسر ڈسٹرکٹ جج ملتان حاضر کئے گئے -

چیف کورٹ پنجاب

آنریبل رائے بہادر مسٹر پرتول چندر چٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب ۱۲ سال تک ججی کے فرائض نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے ادا کرنیکے بعد ۸ اکتوبر سے پنشن یاب ہوئے - بجائے انکے مسٹر جانسٹن جج مقرر ہوئے ہیں - مگر وہ آجکل رخصت پر ہیں مسٹر جانسٹن کے رخصت سے واپس آنے تک مسٹر ریٹیگن قائمقام جج مقرر ہوئے چیف کورٹ میں ایک آسامی جیسی عارضی جج کی بھی منظور کی گئی ہے - اس پر آنریبل خان بہادر مسٹر شاہدین بیرسٹر ایٹ لا مقرر کئے گئے ہیں -

شورش بلقان

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں مجلس وزراء کا اجلاس بڑی دیر سے ہو رہا ہے -

بلگیریا نے علاوہ دو میل ریلوے لائن پر قبضہ کرنیکے اپنی خود مختاری کا اعلان کرنیکا ارادہ کیا ہے - اس پر بالعجالی بلگیریا سے اور طاقتوں سے اعتراض کریگی - کہ یہ امر عہدنامہ برلن کے خلاف ہے - پرنس فرڈی ننینڈ نے سلطان المعظم کو تار دیا ہے کہ میں اپنی قوم کی خواہش سے مجبور ہوں مگر امید ہے کہ ہمارے اور آپکے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے - ٹرکی کونسل وزرا اس تار کا جواب سوچ رہی ہے - جو غالباً یہ ہوگا کہ بلگیریا خود مختار نہیں ہو سکتا - قسطنطنیہ میں عام لوگ ابھی خاموش ہیں -

صوفیہ سے خبر آئی کہ پندرہ اکتوبر کو ایک اعلان شائع ہوا کہ خود مختاری بلگیریا کا اعلان باشندوں کے دلی منشا کے موافق ہے امید ہے کہ طاقتیں اسکو منظور کر لینگی - مسٹر فرڈی ننینڈ اور ان کے وزرا فلپو پولی کو گئے ہیں اور ایک لاکھ فوج کے لام باندھنے کا حکم دیا ہے -

اورینٹل ریلوے کے قائمقام نے گورنمنٹ بلگیریا کو نوٹس دیا ہے کہ لائن اگر ہمن کے اندر ہمارے حوالہ نہ کی گئی تو ۱۵ ہزار فرانک کا روزانہ کا مطالبہ کیا جائیگا -

سرویہ اور آسٹریا

بلگیریڈ میں آسٹریا کے اس ارادہ پر کہ وہ بوسنیا اور ہرزی گوینا کو الحاق کرنا چاہتا ہے اظہار ناراضی کا عام جلسہ منعقد ہوا آسٹریا پر پل پڑو " نعرے بلند ہوئے اور بہت کچھ جوش ظاہر کیا گیا -

شرقی بنگال ریلوے پر متصل جلپا گمودی - مسافر ٹرین ٹکرا کر رک گئی - سڑک پر عظیم پتھر پڑے تھے -

موٹر کار کے حادثہ سے لارڈ کرزن کو ابتک آرام نہیں ہے انکی صحت کی ترقی بہت ہی سست ہے

تجویز ہے کہ ضلع منٹگمری کو قسمت لاہور سے نکالکر قسمت ملتان میں شامل کیا جائے -

ایسے ہی ضلع میانوالی کو قسمت ملتان سے نکالکر قسمت راولپنڈی میں شامل کرینگے -

اصلی میرا اور میرے کا سُرمہ

میرا مصدقہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح۔ قسم اوّل فی تولہ عـہ قسم دوم لـ۔ اور سرمہ میرا جو خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے مرمہ قسم اوّل عا قسم دوم عہ قسم سوم عـہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ موجود ہے (المشتہر احمد نور کابلی قادیان)

مفصلہ ذیل کتب دفتر اخبار بدر سے خرید و

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۵ر

درثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ۔ جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہے۔ مجلد ۸ بے جلد ۶ر

شری ہنہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب سنور ریاست پٹیالہ نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۷۶ صفحہ قیمت ۸ر جلد منگوایئے بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا | ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۱ر

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ دلیبن سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات

ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

ظہور المسیح | یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اسکے لکھتے مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

دلچسپ خود غیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسکے نادم کیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں سات ایسے اصول بتلائے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کے صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی | الہ داد والے۔ قیمت ۱ر

لیکچر مہر سنگھ | ماسٹر عبد الرحمن کا یہ لیکچر قابل دید ہے۔ جس میں باوا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

عیسائی مذہب | یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ ۱ر

لیکچر لاہور | حضرت مسیح موعود کا لیکچر جو لاہور میں پہلی دفعہ بارہ ہزار آدمیوں کے مجمع میں ہوا تھا۔

سیر سرہند | پیروں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ قیمت بجائے عا کے عہ ۴ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

براہین احمدیہ یعنی نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ درثمین مجلد منگوائیں گے انکو بجائے ۸ر کے ۶ر میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت اعلےٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صمہ ر مجلد اصلی قیمت صمہ ۱۲ر

رعایتی قیمت ۱۴ر + رعایتی قیمت ۱۲ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

آمنوا منکم

(سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ دوستوں سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد و ترقص کو ضبط نہیں کرسکتا۔ قیمت ۶ر

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح بیان بہت عمدہ ہے قیمت رعایتی ۳ر

حیرت کی حیرانی | حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء

۱۳۲۲	ابو یوسف صاحب	عا	۲۰۲۱	حفیظ اللہ صاحب	عا
۸۲۳	مولوی فضل ... صاحب	عا	۱۸۶۳	محبوب عالم صاحب	عا
۱۶۲	ابو ... خان صاحب	للعہ	۱۷۷۰	محمد علی صاحب	۸ر
۱۵۵۹	... احمد صاحب	عا	۱۴۵۸	احمد نور کابلی صاحب	معہ
۹۶۲	... عبید صاحب	[illegible]	دوم ستمبر	غلام حسین صاحب	[illegible]
۱۶۱۶	عبد الغنی صاحب	عہ	۱۸۸۹	محمد سراج الدین صاحب	للعہ
۱۳۶۱	... شریف صاحب	[illegible]	۴۲۹	عبد الغنی صاحب	للعہ
۱۰۱۵	... صاحب	عـہ	۴۶۶	سردار خان صاحب	[illegible]
			۱۲۰	... احمد زین ...	[illegible]

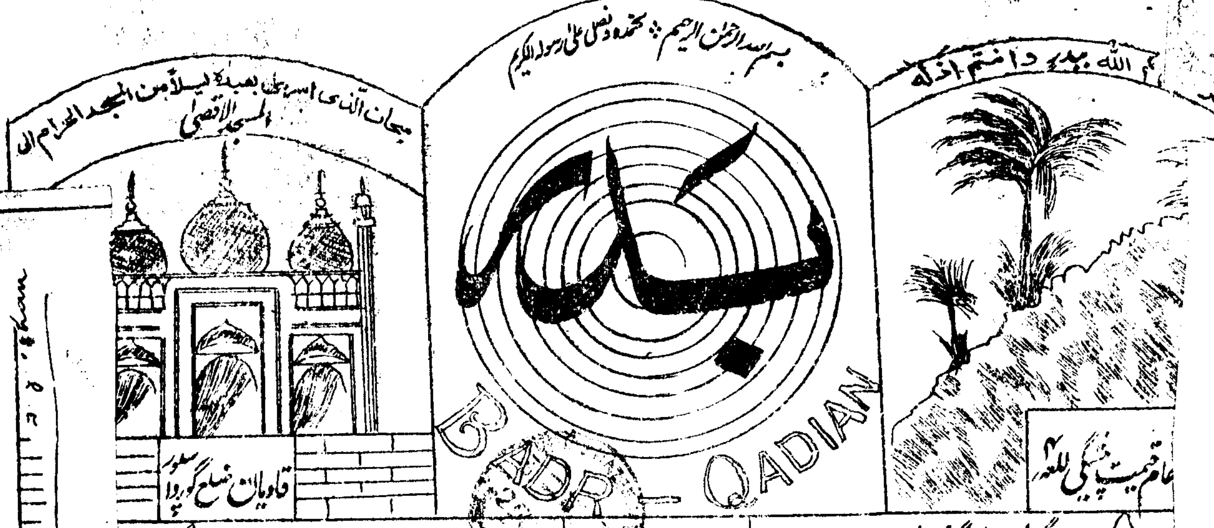

چہ گوئم با تو گر ائی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۷ | مورخہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء مطابق ۷ کاتک ۱۹۶۵ | نمبر ۴۲

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

صدقۃ الفطر

میرا ارادہ تہا کہ جیسے میں نے رمضان کے متعلق تمام مسائل ۲۴ ستمبر کے اخبار میں مفصل لکھے تھے ایسے ہی صدقۃ الفطر و عید الفطر کے متعلق بھی ایک بسیط مضمون لکھدیتا مگر افسوس کہ گنجائش نہیں۔ ناچار بعض ضروری باتیں بطور اختصار لکھتا ہوں

قرآن مجید بقرہ ع ۲۳ میں ہے۔ لعلکم تشکرون۔ تاکہ تم شکر ادا کرو۔ بدنی صدقہ روزے سے ادا ہو چکا۔ اب مالی صدقہ دے کر بھی اظہار شکر کرو۔ حدیث میں اس کی حکمت بھی لکھی ہے۔ طھرۃ للصائم من اللغو وطعمۃ للمساکین۔ ایک تو یہ کہ روزہ دار سے اگر کوئی لغو حرکت ہو گئی ہے۔ تو اس کے لئے کفارہ ہو۔ دوم۔ عید کے دن مساکین بھی اپنے متمول بھائیوں کے ساتھ عید کر سکیں۔

یہ صدقہ نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ جبھی فطرہ سمجھا جائے گا۔ ورنہ ایک معمولی صدقہ ہوگا۔ غلام۔ آزاد۔ مرد۔ عورت۔ چھوٹا بڑا۔ گھر کا کوئی آدمی مستثنیٰ نہیں۔ غنی کو تو دینا واجب ہے اور فقیر بھی دے۔ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ۔ کھجور یا جو سے ایک صاع اور گندم سے نصف صاع میرا خیال ہے کہ امراء کو ان جنسوں میں سے جو جنس گراں ہو اس سے صدقہ دینا چاہیئے۔ مثلاً منقہ ایک صاع۔ اگر یہی فطرہ قادیان مسکین فنڈ میں بھیجدیا جائے تو بہتر ہے۔*

صاع کے متعلق بہت اختلاف ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صاع عراقی ہے جو آٹھ رطل کا ہوگا اور بحساب ۷½ چھٹانک فی رطل تقریباً چار سیر ہوگا مگر محقق حنفیہ کے حساب سے نصف صاع گندم ایک سیر ۳ چھٹانک بنتی ہے۔ دوسرے اکثر علماء صاع حجازی مراد لیتے ہیں یہ پانچ اور ایک تہائی رطل ہوتا ہے یہ موٹے اور مشہور حساب سے سوا سیر ڈیڑھ چھٹانک نصف صاع بنتا ہے مگر محقق حسابوں سے ایک سیر کے قریب اصل بات جو میرے نزدیک ہمارے سلسلہ کے مطابق مفتیٰ بہ ہے وہ یہ ہے کہ صاع ہوتا ہے چار مُد کا اور مُد برابر ہے دو لپ یا ایک بک کے۔ گویا صاع اور گجرات کا ٹوپہ ایک ہے۔ جس میں ایک سیر ۱۵ چھٹانک گندم آتی ہے نصف صاع گندم ایک سیر ہوگی اس بات کو لمبا میں نے صرف اس لئے کیا ہے تا آپ کو معلوم ہو کہ علم فقہ کی تحصیل بہت ضروری ہے اور بعض روایتوں کے اختلاف سے کس قدر مشکلات پڑتی ہیں۔

عید الفطر

یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اس روز اپنی آرائش کرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سرخ جبہ پہنتے تھے (۲) غسل (۳) مسواک (۴) عمدہ کپڑے (۵) خوشبو (۶) سویرے اٹھنا (۷) عید گاہ میں جلد پہنچے (۸) صدقہ فطر قبل صلوٰۃ ادا کرے (۹) نماز باہر پڑہنا (۱۰) کوئی میٹھی چیز کھا کر جانا مثلاً چھوہارے (۱۱) جس رستے جانا اس سے دوسرے رستے آنا (۱۲) تکبیر کہتے آنا جانا۔

(۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے میدان میں پڑہاتے (۲) سترہ کھڑا کر لیتے (۳) نماز کے بعد (۴) خطبہ ٹیک لگا کر پڑہتے (۵) عورتوں کو علیحدہ وعظ فرماتے عورتوں کا عید گاہ میں جانا مسنون ہے (۶) دو رکعت نماز کے پہلے پیچھے کوئی نفل نہ پڑہے۔ بعض حنفی پڑہتے ہیں یہ صحیح نہیں (۷) پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات بار اللہ اکبر کہے اور دوسری میں سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کے سوا پانچ بار اللہ اکبر کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے۔ حنفیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہیں۔ اور دوسری میں قرأت کے بعد قبل از رکوع چار۔ یہ جس روایت کی بنا پر ہے وہ موقوف ہے۔ ہمارا عمل پہلی حدیث پر ہے۔ میں اس کے متعلق بھی فریقین کے دلائل آپ کو سناتا۔ مگر گنجائش نہیں۔ (اکمل)

دستور العمل والیان ریاست سے عام قیمت پیشگی للعہ ہ بعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۱/ اخبار وقت پر نہ پہنچے تو ایک ہفتہ کے اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں ملیگا رسید ندر اخبار میں دیجائیگی تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ۔ ۔ ہونی چاہیئے۔

(*ہزار روپیہ پر زکوٰۃ کا نصاب ہی ۳۶ روپے ہے)

(ایڈیٹر مطبع قادیان ... معراج الدین عمر ... پرنٹر ... مطبوعہ ... شائع کیا گیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"کچھ نقشبندیون کے متعلق"

(از اکمل آف گولیکی)

باطل کے سر پر ایک ایسا حربہ چل چکا ہے کہ اب کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ تھی مگر حرکت مذبوحی سے خون کے چھینٹے ہوتے کے دامن پر پڑنے کا خوف ہے اس لئے ایک اور چرکہ لگا دیا جاتا ہے تاکہ پھر ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جاوے۔

اصل مین نقشبندیون نے خواہ مخواہ اس بحث کو طول دے رکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اصل سوال کے جواب کی طرف نہین آتے۔ اِدھر اُدھر کی باتین کرتے ہین اس طرح تو قیامت تک یہ سلسلہ ختم نہین ہو سکتا۔

سوال صرف یہ ہے کہ نقشبندی جس طرح بشرط تصور شیخ۔ حرکت نبضیہ حبس تنفس وغیر ذالک۔ ذکر کرتے ہین۔ اور وصول الی اللہ کا جو طریق اونہون نے مقرر کر رکھا ہے آیا اس کی سند کتاب و سنت سے بھی مل سکتی ہے یا نہین سنت کی تعریف کیا ہے۔ الطریقۃ الحسنۃ التی سلکھا النبی صلعم او الصحابہ (نور الانوار قمر الاقمار) یا ما داوم علیہ النبی صلعم مع ترکہ مرۃ او مرتین (خلاصۃ الفقہ) پس آیا اس سے تمہارا طرز عمل ثابت ہو سکتا ہے مین کہتا ہون ہرگز نہین۔

آپ مجھ سے پوچھتے ہین کہ نقشبندیون مین اگر کچھ نہ تھا تو کفار ان کے مُرید کیون بنے؟ ہر ایک کا فرمسمرائزر نہین کہ وہ اس کی حقیقت کو پہونچے۔ پھر جو ایک بے جان پتھر کو بھی خدا سمجھتے ہین اور جو انسان کے ہر ایک عضو کی پوجا کر لیتے ہین اون کے لئے ایک بزرگ انسان کی مریدی بعید نہین۔ سوم جن کا تم ذکر کرتے ہو ہمارا ان پر اعتراض نہین۔

(۲) ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون مین یعلمکم کا تکرار تاکید کے لئے ہے اور یہ اطناب ... کے لئے ہے اور کیا واؤ تفسیری نہین ہو سکتی۔ جو آپ ... واؤ سے مغایرت کے لئے ثابت کرتے ہین۔ پھر کیا کتاب و حکمۃ مالم تکونوا تعلمون کے نیچے نہین آ سکتی ہو ... ہم کسی اور بات کو تلاش کرین۔ پھر مراد اس سے علم وحی و لدنی تسلیم کی جا سکتی ہے مگر اس سے

آپ کا طرز ذکر و مراقبہ و حبس تنفس وغیرہ کس طرح ثابت ہو جائیگا۔ وہ تو پھر بھی اسی طرح ثبوت کا محتاج رہیگا۔ آپ اصول حدیث کے مطابق روایت کے سلسلہ کے اظہار سے یہ ثابت کرین۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم صحابہ کو دی۔ مین حیران ہون۔ کہ پھر یہ طریق ائمہ حدیث سے کیون مخفی رہا اور کیون اونہون نے بیان نہ کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح ذکر کی ہدائت فرمایا کرتے تھے اور یون مجلس مین بٹھا کر پھونکین مارتے تھے اور حبس نفس و حرکت نبضی اور اختلاج قلب کا مرض پیدا کرنے کی ہدائت دیتے تھے۔ آخر یہ طریق کوئی ایسا تو نہین جو ملفوظات مین نہ آ سکے وہ کیفیت تو ہم نے مانا کہ الفاظ مین نہ آ سکے۔ مگر ذکر کا یہ طریق بھی کیا ایسا امر ہے جو علم حصولی و حضوری دونون سے برتر ہے؟

اگر یہی بات تھی۔ تو تمہاری کئی کتابین مین دکھا سکتا ہون جن مین یہ مذکور ہے ایک کتاب اردو کی تو مجھے خوب یاد ہے جو کسی مرادآباد کے نقشبندی نے لکھی تھی اس مین عجیب عجیب فسانے مین چنانچہ ایک پیر صاحب کی کرامت لکھی ہے۔ کہ آپ تہجد پڑھ رہے تھے ایک برات گذری جس مین باجہ تھا۔ آپ کو غصہ آگیا اور اونہین ایک پیالہ کے نیچے قید کر دیا۔ آپ اپنے پیر کے پاس چلے گئے۔ چھ ماہ تک وہ سب برات کے آدمی اسی مین قید رہے بھلا ان مزخرفات پر ایمان لانیوالی قوم سے یہ بعید ہے کہ وہ خیالی باتون پر خوش نہ ہوتے رہین ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو آنکھین بند کر کے گھر بیٹھا بیٹھا یہ سمجھے کہ مین لنڈن پہونچ گیا ہون اور وہ اس عالم خیال مین اس کے تمام بازار اور مکانات مین گھوم آئے۔ مگر جب آنکھین کھولے پھر وہین کا وہین ہو۔ اسی طرح بعض لوگ آنکھین بند کر کے کمالات نبوت و رسالت سے جب صرفہ تک کی منزلون کو طے کر جاتے ہین مگر جب آنکھین کھولتے ہین۔ تو پھر کولھو کے بیل کی طرح وہین کے وہین۔ پھر میرے آقا پر اعتراض کرتے ہین کہ اوس نے نبوت کا دعوےٰ کیون کیا۔ اے حضرات تم بھی ان منزلون سے گذرتے ہو مگر خیالی طور سے۔ جیسے کوئی اپنے تصورات کے میدان مین کئی شہر دیکھتا ہے اور حقیقت مین وہ وہان نہین ہوتا لیکن وہ جو میرا مسیح تھا۔ وہ ان نبوت کے شہرون کا مالک کیا گیا۔ اس لئے اوس نے جو کچھ پایا وہ خیالی طور

سے نہین بلکہ حقیقی طور سے پایا اور یہی وہ علم لدنی اور علم وحی ہے جس کی وراثت مسیح موعود تک پہونچی۔

باقی رہین یہ احادیث اذا ذکرنی فی نفسہ اور الذاکرون اللہ کثیرا۔ مین نہین سمجھتا ان کے پیش کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ اللہ کا ذکر ایک مجمل بات ہے ہم تو یہ پوچھتے ہین کہ اس اجمال کی تفصیل مین آپ کا طریق ذکر کیون کر آ سکتا ہے۔ مسلم تو وہ امر ہو سکتا ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل مین آیا۔ دیکھو اسی کی تفصیل مین مسلم مین ہے افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ۔ یعنے سب سے فضیلت والا ذکر توحید کا ہے۔ یعنے اللہ کی توحید مختلف پیراؤن مین بیان کرتا ہے نہ صرف زبان سے بلکہ اس کے ہر ایک عضو اس کی ہر ایک حرکت و سکون سے ثابت ہو کہ خدا تعالیٰ واحد ہے۔ فی نفسہ سے تو مراد یہ ہے کہ انسان دل ہی دل مین خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضل اور احسان اور اوس کی قدرتون کو یاد کرے اس سے مراد دل دھڑکانا نہین۔ کیا آپ حدیث پڑھتے اس لئے پیش کئے جاتے ہین کہ آپ کا مخاطب رعب مین آ جائے۔ ہمارے نزدیک اس کثرت کی کیا وقعت ہو سکتی ہے جبکہ اصل مقصد پر کچھ روشنی نہین پڑتی۔ اگر حنظلہ نے کہا کہ ہم جنت و دوزخ کے ذکر سے ایسے متاثر ہوتے ہین کہ گویا اپنی آنکھون سے دیکھ لیتے ہین اور باہر آ کر یہ حالت نہین رہتی تو اس سے ذکر بہ حبس نفس و حرکت نبضیہ و تصور شیخ کس طرح ثابت ہو گیا۔ یہ ایک واقعہ ہے جس کے تجربہ کار ہم سے بڑھ کر آپ نہین ہو سکتے۔ ہمارے درمیان بھی خدا کا ایک برگزیدہ رسول رہا ہے۔ اس کا وجود آئینہ حق نما تھا ہم اس کے حضور خدا کو ان آنکھون سے دیکھ لیتے مگر جب وہ دور مین ہماری آنکھون سے ہٹ جاتی۔ تو پھر وہ کمزوری نظر آ رہے آ جاتی۔ اچھا مین یہ پوچھتا ہون۔ کہ جب صحابہ ایسے پاک باطن اس اثر کو محفوظ نہین رکھ سکے۔ تو تم تیرہ سو برس کے بعد اس کے محفوظ رکھنے والے بلکہ اسے تقسیم کرنے والے کون ہوتے ہو۔

چوتھی حدیث مین ابوہریرہ سے روائت کی ہے کہ اما الآخر فلو بثثتہ لقطع ھذا البلعوم۔ اب علماء نے اس کے جو معنے کئے ہین اس کا تو قرینہ موجود ہے

اعوذ باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان
خدا وسی راوی کا کلام۔ اب تم لوگ جو معنے لیتے ہو۔ اس کا قرینہ کیا ہے۔ اور کیا قطع بلعوم انا لحق کہنے پر ہی منحصر ہے اور کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ ہی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ کہ اسے اس راز سے آگاہ کر دیا۔ پھر نہیں معلوم وہ آپ لوگوں تک کیوں کر پہونچگیا۔ اور ابوہریرہ میں دوسرے صحابہ سے کیا خصوصیت تھی کہ اسے قابل رازداری سمجھا۔ پھر اگر کوئی علم لدنی تھا۔ تو یہ بھی ضرور تھا کہ نقشبندیوں کا سلسلہ نسبت ابوہریرہ تک پہونچتا۔ نہ کہ بقول ان کے حضرت ابوبکر و علی رضے اللہ عنہما تک جس کی کوئی سند ان کے پاس اصول حدیث کے مطابق نہیں کسی قلمی کتاب میں یہ لکھا ہوا کافی نہیں کہ فلاں نے فلاں سے سیکھا۔ اور فلاں نے فلاں سے۔ سید عبد القادر جیلانی فتوح الغیب میں تو کچھ اور لکھتے ہیں اور سینہ بسینہ یہ بتا گئے۔ کہ میرے بعد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھا کرنا خیال کرو۔ یہ ان بزرگوں کی نیت پر کیسا حملہ ہے۔ حدیث میں ہے۔ نور اللہ امرءً سمع منی مقالتی فبلغہا سمعہا۔ مگر آپ ابوہریرہ رض کو اس حکم کی تعمیل سے رکا لیتے ہیں۔ یہ صحابہ کی عظمت ہے آپکے دلوں میں۔

مضغہ قلب میں ذکر جاری کرنے کا ثبوت آپ نے اذا صلحت صلح الجسد کلہ سے دیا۔ مگر یہ کہاں فرمایا کہ صلاح قلب اس میں لا الہ الا اللہ کی ضربیں لگا کر اختلاج پیدا کرنے سے ہوتی ہے۔ صلاح کا ثبوت بھی چاہیئے یعنے اس پر وہ انعامات بھی مرتب ہوں جو اگلے صالح القلوب پر ہوئے جنمیں سے ایک وحی والہام ہے اور اس سے نقشبندی محروم۔ صقالۃ القلوب ذکر اللہ ہے تو یہ بھی فرما دیا۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر۔ یعنے ذکر سے مراد قرآن مجید ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب حدیث میں اس کی تشریح موجود ہے۔ ما جلس قوم یتلون کتاب اللہ الا نزلت علیہم السکینۃ۔ اب آپ سمجھئے اطمینان قلب کونسے ذکر سے ہوتا ہے۔ پھر خود متفق علیہ حدیث میں موجود ہے۔ فما جلاءھا قال تلاوۃ کتاب اللہ۔ یعنے قلب کی جلا کتاب اللہ کی تلاوت سے ہوتی ہے۔ کثرت ذکرہ بھی ساتھ ہے مگر اس کی تفصیل نہیں۔ جو آپکے لئے موجب استدلال ہو سکے۔ ہم جسے ذکر اللہ سمجھتے ہیں اس کا ثبوت احادیث صحیحہ سے دیتے ہیں مگر تم اپنے طریق کا ثبوت کوئی نہیں دے سکتے۔ صرف یہ کہتے ہو۔ کہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے واذکر اللہ بالقلب تو ایک معمولی نقرہ ہے کہ ذکر باللسان تو ایک منافق بھی کرتا اور کر سکتا ہے۔ فرمائیے۔ دل و جان سے کرو۔ اس میں اختلاج پیدا کرنے اور سرخ و سبز لطائف کی سیر کہاں ہے اور دوزانو وغیرہ ہو کر آنکھیں بند کرنے کا ثبوت آپ وتبتل الیہ تبتیلا سے دیتے ہیں یہ عجیب شخص ہے جو کسی آیت کی تفسیر لکھتے وقت نہ اپنے مسلمہ اصول کے مطابق کسی صحابی سے یہ بات مروی کرتا ہے نہ سلف صالحین میں سے کسی کا حوالہ دیتا ہے بلکہ اپنی رائے چلائے جاتا ہے حضرت اس کی تفسیر تو آگے موجود ہے۔ چنانچہ فرمایا رب المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا۔ یعنے ہر بات ہر کام میں ہر مشکل میں اپنے رب کو کارساز یقین کرنا یہ تو نہیں کہ ادھر سے اللہ اللہ ہو رہا ہے اور ساتھ ہی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھے جاتے ہیں ادھر پیر صاحب کی قبر پر مراقبے ہو رہے ہیں اور ان سے مرادیں طلب ہو رہی ہیں۔ بہت ہی افسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس شخص کے حال پر جو ایسی کلام سے استدلال کرے جس میں اس کا ذکر موجود ہو۔ آپ ماریاض الجنۃ۔ قال حلق الذکر سے اپنے مزعومہ صورت کا حلقہ ثابت کر رہے ہیں اور نہیں سوچتے۔ کہ اس سے تو وعظ کی مجالس مراد ہیں مگر وعظ وہ نہیں جو عرس کے موقعہ پر ختم پڑھے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ وعظ جن میں قرآن کریم کا بیان ہوتا ہے۔ دوسری حدیث مسلم کی وہ تو خود ایسی ظاہر ہے کہ عقلمند انسان کو پیش کرتے بھی شرم آنی چاہیئے تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک حلقہ پر تشریف لائے۔ فرمایا۔ ما اجلسکم ھھنا۔ یہاں کیسے بیٹھے ہو۔ عرض کیا۔ نذکر اللہ ونحمدہ علی ماھدانا للاسلام ومن بہ علینا۔ کہ ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں یعنے اس کی حمد کر رہے ہیں۔ اس پر کہ ہمیں اسلام کی ہدایت دی۔ اور ہم پر احسان کیا۔ صحابہ کا بیان صاف ہے کہ ہم اللہ کے احسانات کو یاد کر کے اس کا شکر کر رہے ہیں۔ کہ ہم ایسی گمراہی کے گڑھے میں پڑے تھے۔ اب ہدایت کی مضبوط چٹان پر آ گئے۔ پھر جب انسان اپنے حقیقی محسن کو پہچان لیتا ہے تو بات بات میں اوس کا فضل و احسان سمجھتا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ منکرین پر عذاب نازل ہے اور ہم محفوظ ہیں تو بے اختیار اس کی زبان پر الحمد للہ جاری ہوتی ہے۔ صحابہ کی اس حالت کو ہم خوب سمجھتے ہیں کیونکہ خود ہم پر یہ انعامات ہوئے پس اسے کھینچ تان کر اپنے طریق کی توجہ مراقبہ پر لے جانا سخت بے شرمی ہے۔ مضمون نگار کے خیال میں شاید یہ ہے۔ کہ آدمی جب کبھی بیٹھتے ہیں۔ تو گپیں ہی ہانکا کرتے ہیں۔ یا کسی کا گلہ ہی کیا کرتے ہیں۔ میرے دوست صحابہ چشتی نہ تھے۔ کہ سرنگی طنبورہ سے راگ سنتے۔ وہ تو مے حب الہی میں سرشار تھے۔ اون کا ذرہ ذرہ رونگٹا رونگٹا زبان بن کر حمد الہی کرتا تھا۔

باقی رہی یہ بات کہ رسول کریم نے کیوں پوچھا۔ وہ ایک معمولی بات ہے بلکہ آپ کا پوچھنا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تمہارا مزعومہ حلقہ ذکر نہ تھا۔ کیونکہ جس بات کی آپ خود تعلیم دیتے تھے اس کی ہیئت نشست کو خوب جانتے تھے۔ اسے دیکھ کر ہی آپ پہچان سکتے تھے کہ صحابہ ایک دوسرے کو پھونکیں مار کر توجہ دے رہے ہیں۔ پھر تم کہتے ہو ذکر جلی ہوتا۔ تو رسول کریم خود معلوم کر لیتے۔ اے بندہ خدا۔ رسول خدا۔ خدا کے رسول تھے عالم الغیب نہ تھے۔ اور نہ صحابہ بے ادب تھے۔ ایک بڑے آدمی کے آنے پر طرز محفل بدل جاتی ہے آپ اتفاقیہ یکایک آ گئے۔ آدمی دیکھ کر از راہ محبت پوچھا۔ کیا ہو رہا ہے اونہوں نے کہا کہ خدا کے حمد و شکر کی باتیں ہو رہی ہیں۔ فرمایا۔ یباھی بکم الملائکۃ۔ اس سے آگے ذرا ناظرین اپنی قوت نظریہ کو تیز کر لیں۔ نقشبندی نو ذیخنگے جو ہر کھتے ہیں۔ آپ تصور شیخ کو اس آیۃ سے ثابت کرتے ہیں یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ۔ بندۂ خدا ذرا ہوش کرو صلوا علیہ کے یہ معنے کہاں ہیں کہ اپنے پیر کا تصور باندھو جس کی محبت غالب ہو۔ اوس کا تصور ہر وقت لازم حال ہوگا۔ مگر کیسا تصور اس کی تشریح بھی خود تم نے وہ مانی جو ہمارے مطابق ہے۔ یعنے تصویر کا دیکھنا مفید نہیں پس صلوا علیہ کے یہ معنے نہیں کہ نبی کریم یا اپنے شیخ کی تصویر کو ذہن میں حاضر رکھو۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کی رحمت کاملہ کا نزول ہو اس سید الرسل پر۔ ہو درود صرف زبان سے مفید نہیں بلکہ اس کے ساتھ دل میں ایک جوش ہونا چاہیئے۔ کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

ہوسبے اور ادان سے درجات مین ترقی ہو۔ اگر ایک شخص کی زبان پر اللھم صل ہے مگر اوس کے اعمال ایسے ہین جن سے نبی کریم کے جادۂ حق کی ہتک ہوتی ہے۔ تو یہ درود نہین۔ بلکہ درود تو اس کا نام ہے کہ وسلموا تسلیماً یعنے اپنے تیئن فرمان برداری مین فنا کر دے۔ اور اپنا مال و جان اس علی سرکار کو سونپ دے۔ یہ نہین کہ اس کی شریعت کے خلاف طریقے نکالکر زبان سے نہین تو عمل سے نبوت کا ادعا کرے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

آگے تم لکھتے ہو۔ اللہ کلام مفید ہے شکر ہے اتنا تو مانا کہ ندا یہان حذف ہے۔ اور پھر مقصود بالندا ہر پچیس بار کے بعد ظاہر کیا جاتا ہے۔ حضور! یہ تو فرمایئے۔ کہ یہ پچیس کی قید جناب نے کہان سے لگائی۔ کیا یہ بھی قرآن مجید مین آئی۔ یا نبی اکرم ؐ نے فرمائی یا کسی صحابی نے بتائی۔ بل سولت لکم انفسکم امراً۔ اور کیا تعداد کا مقرر کرنا قیاس پر ہو سکتا ہے اور یہ دعوے شریعت جدیدہ نہین؟ قل اللہ ثم ذرھم مین یہ حکم تو نہین۔ کہ اللہ اللہ رٹتے رہو۔ حضرت یہ مرفوع ہے۔ اس کا عامل رافع بھی کوئی چاہیئے۔ اس سے پہلے ہے۔ قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ اس کا جواب اللہ اور لاتقوم الساعۃ علی احد حتی یقول اللہ اللہ مین بھی یہ مراد نہین۔ جو تم سمجھے۔

قال کا مقولہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے پس اللہ کے ساتھ کچھ ضرور محذوف ہے۔ مثلاً اللہ موجودٌ

مین سچ کہتا ہون کہ تم اس اعتراض کا جواب نہین دے سکے کہ لا الہ الا اللہ ایک دفعہ کہہ کر لا الہ الا اللہ بار بار کیون کرتے ہو۔ یہ تاکید کے لئے ہے۔ ذرا اپنے قلب کی نیت پر نگاہ کر کے جھینپ جاؤ۔ اور پھر یہ کہنا

کہ اخلاق عادات اطوار مین وہ تبدیلی ہوگی۔ جو صحابہ کرام مین تھی۔ (ص۶) منہ کی باتین ہین۔ ایک معمولی اخلاق کا شخص بھی کسی کی ذات پر پھر اس سے گذر کر ایسی عصمت مآب پر جس کا کوئی حال معلوم نہین اور نہ کسی شریف باطن سے جو اس گروہ مین سے ہونے کا دعوے کرے جنھون نے کہا از سگ کمترم یہ گندی مثل نکلتی ہے جو تم نے صفحہ ۲۷ کی آخری سطر پر لکھی ہے اور جسے دُہرا کر مین بدر کی وقعت کم نہین کرنا چاہتا۔

آپ مسمراِزرا اور ایسے طریقہ کے موئیون مین یہ خیالات نہ بیان کرتے مین کہ ان کی قبرون پر رونق ہوتی ہے۔ حضرت یہ پوجا پاٹ کی برکت کی نشانی نہین

بلکہ تعلیم کے نقص پر دال ہے یون تو ہر دوار اور جگناتھ جی پر بھی بہت سی مخلوقات جاتی ہے۔ پھر جن بزرگون کا ذکر کرتے ہو۔ ان کی بزرگی ہمین مسلم ہے ان کے مرجع خلائق ہونے کا راز اختلاج قلب اور تخیلات نہ تھے۔

تم اعتراض کرتے ہو کہ مسیح موعود کے مرید ایک کامل صاحب ارشاد نقشبندی کے مریدون کے برابر نہین اگر یہ کسی سلسلہ کے کذب کا نشان ہو سکتا ہے تو سب سے پہلے اس اعتراض کا ہدف وہ ہوتا ہے جس کی نسبت قرآن مجید مین آیا۔ ما امن معہ الا قلیل۔ نوح کی کشتی مین ۹۵۰ برس کے بعد کتنے آدمی تھے۔ ما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین کے کیا معنے ہوتے امید ہے یہ پڑھ کر تھوڑی شرم آگئی ہوگی۔

تم اس فقرے کے معنے نہین سمجھے کہ حضرت خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کے باندھے ہوئے قانون سے باہر نکلنا موجب عار جانتے ہین اس کا مطلب ہے کہ دل مین تو چندان وقعت نہین مگر بظاہر شرما شرمی لوگون کے طعنون سے ڈر کر نماز بھی پڑھ لیتے ہین ورنہ اصل راز سلوک تو وہی ہو ہو کرنا سمجھتے ہین۔ اسی لئے یہ فقرہ اس سے آگے لکھا گیا۔ اعمال سنونہ کو وصل باللہ یا لقاء اللہ کا موصل ہرگز نہین جانتے اور یہ صحیح ہے کیونکہ اگر نماز کو معراج تک کے کمالات کے حصول کا ذریعہ سمجھین تو یہ نئی نئی پچیسی عبادتین کیون نکالین۔ قرآن تدبر سے نہین پڑھتے اس کا ثبوت ان کے پڑھنے سے ملتا ہے اس سے آگے اب ہم پر اعتراضون کا سلسلہ شروع ہوا۔ کہ تم ایسے تم ایسے۔ چونکہ یہ بحث اس وقت غیر مقصود ہونے کے لحاظ سے غیر متعلق ہے اس لئے ہم اس بارے مین زیادہ نہین لکھنا چاہتے صرف مختصراً عرض کرتے ہین۔

(۱) قرآن مین فوت و موت کا فرق تم نے نہین سمجھا۔ موت کے تو جو دو معنے ہین مگر توفی جب اللہ فاعل انسان مفعول ہو تو یقیناً قبض روح کے معنون مین آتا ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ ایک وعدہ کا ایفا ہے۔ جو انی متوفیک و رافعک مین مذکور ہے۔ توفی کے بعد رفع کا ذکر قرینہ ہے اس بات کا کہ یہان رفع سے وہ رفع روحانی مراد ہے۔ جو موت کے بعد اولیاء اللہ کا ہوا کرتا

ہے۔ پھر اذ قتلتم نفساً فادٰرءتم فیھا مین اس واقعہ صلیب کی طرف اشارہ ہے۔ کہ تم نے ایک عظیم الشان نفس (مسیح) کو قتل کرنا چاہا اور اپنی طرف مار ہی ڈالا۔ مگر پھر خود ہی اختلاف کیا۔ لیکن اگر ان واقعات کو ایک دوسرے کے مقابل کیا جائے۔ تو خود ہی یہ امر کھل جاتا ہے۔ کہ اللہ نے اس غش خوردہ کو زندہ کر لیا۔ یہ ایک افترا ہے کہ ہمارے امام کا یہ مذہب تھا۔ کہ عیسیٰ کا باپ یوسف نجار تھا آپ نے چشمہ معرفت مین جو آخری کتاب ہے۔ آریہ کے رد مین صراحت سے لکھا ہے کہ وہ بے باپ پیدا ہوئے

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ مین معراج سماوی کا ثبوت کہان ہے۔ وہان تو انتہا کا بھی ذکر ہے یعنے الی المسجد الاقصیٰ۔ پھر تم اس آیت کے معنے ہی نہین سمجھتے۔ تمہارے نزدیک مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس ہے۔ مگر اسے تو طیطس رومی نے سنہ۷۰ء مین جلا کر خاک کر ڈالا تھا۔ اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہان موجود تھی۔ جہان تک جناب رسالتمآب نے سیر کیا۔ اگر اس واقعہ کو کشف بحالت بیداری مانا جائے تو پھر کوئی اعتراض نہین رہتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ سب مقامات دکھا کر یہ بتایا۔ ایک وقت سب کچھ تیری تحت مین آتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا لیکن اگر تم ایسے کشف کو نہین مانتے تو مین ظاہری معنے مراد لیتا ہون سنو! وہ مسجد اقصےٰ جو تم مراد لیتے ہو وہ تو اوس وقت موجود ہی نہ تھی اور نہ اصطلاحی معنون کے لحاظ سے وہ مسجد تھی۔ مسجد دور کی مسجد جو بیت الحرام سے دوسرے موقعہ پر تھی وہ تو مدینہ نبوی کی مسجد ہے اور سب لوگ جانتے ہین کہ آپ راتون رات المسجد الحرام سے نکلے اور پھر اس مسجد اقصیٰ تک پہونچے جس کے لئے حدیث مین بھی آیا ہے کم بینھما۔ اربعین سنۃ۔ کسی مسلمان کو بت پرست ہونے کا الزام دیا گیا۔ تو یہ غلط نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ تعجب کہ تم دلون مین پیر کا بت محفوظ رکھنے سے مؤمن کے مومن رہتے ہو۔ مگر کسی احمدی کے پاس مسیح کی تصویر ہے تو وہ بُت پرست ہوگیا۔ اے افترا کرنے والے خدا سے ڈر۔ دیکھو تم خود مان گئے۔ جن مین پوری اخلاق محمدی ہون۔ محبوبیت الٰہی کے درجہ پر پہونچ چکے ہون۔ وہ بلاریب مظہر محمد بوجہ اتم کہلانے کے لائق ہوتے ہین۔ پس ہمارے امام کے محمدؐ و احمدؐ کہلانے

٭ بیان چھا دو کی اورہ عزل نقل کیا گیا کی ولی ضروری ہے۔

پرکیون معترض ہو حالانکہ خدا احدی شان نے اس بات کو ثابت کردیا۔ جو کسی نقشبندی مین نہین پائی گئی۔ یعنے نزول وحی۔ مقابلہ اعداء اللہ۔ پیشگوئیان۔

باقی فنا فی اللہ اور وجودیون وغیرہ کا ذکر جو کیا گیا۔ اس کا اصل آپ ہی مانتے ہین۔ اگر آپ ان کے لئے تاویلین کرتے ہین تو ہمارے اقوال مین بھی کیجئے۔ لیکن آپنے تو جہان انت منی بمنزلۃ توحیدی اور انت منی بمنزلۃ اولادی لکھا۔ وہان اس کی تشریح بھی فرمادی ہے۔ مسمریزم اور یوگی آجکل کے نام نہاد صوفیون سے زیادہ عجوبے دکھا سکتے ہین۔ اس سے آگے آپ حضرت مسیح پر کسی جرمانے وغیرہ کا ذکر کرتے ہین۔ شاید اپنے امام شیخ احمد سرہندی کا جیل مین جانا بھول گئے باقی رہا حکم دینے والون کو تکالیف کا پہنچانا سو یہ سب کچھ ہوچکا۔ مگر جو باوجود کئی معجزات دیکھنے کے پھر بھی لولا انزل علیہ ایۃ ہی پکارے جاوین ان کا کیا علاج کیا جائے۔ وکیل وغیرہ کرنا قابل اعتراض ٹھہراتے ہو۔ اور نہین خیال کرتے۔ کہ انبیاء باوجود نزول وحی پھر بھی اسباب سے کام لیتے رہے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سیھزم الجمع ویولون الدبر کا اعلان کردیا تہا۔ مگر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ نہین رہے بلکہ جنگ کئے۔ دو دو زرہین پہنین۔ جاسوسون کے ذریعے خبرین منگوائین۔ وہ اعتراض کرو۔ جو کسی دوسرے نبی پر نہ ہو۔ مین تازیانہ نقشبندیہ کے متعلق ہی کچھ لکھنا چاہتا ہون جو میرے ایک مضمون کے جواب مین ہے۔ جو الحکم مین چھپا تہا۔ اس کے دو حصے ہین ایک مین تو ذکر اللہ کی نسبت لکھا ہے اس مین کوئی ایسی نئی بات نہین جس کا جواب مین اس یا اس سے پہلے مضامین نہ دیچکا ہون مشکل یہ ہے کہ جواب دینے والا ایسی حدیثین یا آیات پیش کرتا ہے جنمین ذکر اللہ مجمل آیا ہے جہان تفصیل دی ہے وہان بھی فرمایا۔ بالتسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید۔ پس مین یہ پوچھتا ہون کہ تمہارے تصوف کے تمام طریقون کا ذکر کیون صحاح ستہ مین نہین۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے موافق وصول الی اللہ کے لئے یہ بھی ضرور ہے دین مخفی نہین رہنا چاہیئے صحابہ نے استنجے وغیرہ کرنے کے قواعد تو بتا دئے مگر نہ ظاہر کیا تو ذکر کا طریقہ۔ وہ سینہ بسینہ چلا آیا۔ کیونکہ آئمہ حدیث سب نا اہل تھے۔ ان سے یہ راز مخفی رکھا گیا۔

دوئم وہ حصہ ہے جس مین مین نے ان اعتراضات کا جواب جو سید الاولیاء۔ بروز الانبیاء پر کئے جاتے ہین خود نقشبندیون کے پیران طریقت کے کلام سے دیا ہے۔ وہ باتین یہ تھین۔ (۱) ہر صدی کے سر پر مجدد ہوتا ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بشارت کا سلسلہ جاری رہے گا (۳) کمالات نبوت متبعین سلسلہ محمدیہ مین ہی آتے ہین (۴) غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت بلکہ بعض باتون مین اولو العزم انبیاء مین جا ملنا۔ حضرت شیخ احمد سرہندی کے دعوے اور ان کے بعض خطاب مثل قیوم وغیرہ۔ (۵) غیر نبی پر صلوۃ (۶) خضر و الیاس و مسیح کا وفات یافتہ ہونا (۷) طلب معجزہ طریق اہل حق نہین (۸) کرامت وخوارق شرط ولایت نہین۔ (۹) احیاء موتی سے روحانی احیاء مراد ہے (۱۰) قرآن شریف کی آیتون کا الہام ہونا (۱۱) جناب رسول اللہ کو لانے کے علاوہ بعض اولیاء کا انکار بھی مردود جناب الٰہی کر دیتا ہے (۱۲) یا شیخ عبد القادر پڑھنا جائز نہین (۱۳) کوئی ریاضت و مجاہدہ خلاف سنت نبوی جائز نہین (۱۴) یہ کیفیات واذ کار نماز ہے (۱۵) مخالف طریقے کے پیچھے نماز نہین ہوتی۔ (۱۶) مجدد آخر سب مجددون سے افضل ہے (۱۷) کرشن وغیرہ ہند مین نبی تھے۔ (۱۸) مسیح موعود کی تمام پیشگوئیان اسلام کی حقیقت ثابت کرنے کے لئے ہین۔

ان باتون کے ثبوت کے لئے مین نے صریحاً شیخ احمد سرہندی و دیگر پیران طریقت نقشبندیہ کا کلام نقل کیا کہ جسمین تاویل کی گنجائش نہین۔ میرے مخالف ان سب جوابون کو تسلیم کرلیا ہے۔ وہ صرف یہ کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب مین یہ کمالات نہین ہیں اور بات ہے۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

میرا مطلب صرف اتمام حجت تھا اور یہ کہنا۔ کہ شیخ احمد سرہندی وغیرہ جب ان باتون کے مدعی ہین۔ تو تم لوگ انہین کافر نہین کہتے۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت سید المعصومین خاتم الخلفاء کو ان اقوال وعقائد کی وجہ سے کافر کہتے ہو پھر بعض باتون مین بدظنی سے کام لیا ہے مثلاً جہان مین نے حوالہ دیا ہے کہ حقیقت محمدی مین ایک مقام آتا ہے جب کہ تابع عین متبوع ہو جاتا ہے تو اس کے جواب مین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب تابع محمد ہونے کے مدعی نہین۔ یہ اس کا افترا ہے وہ لوبار بار کہتے ہین کہ مجھ مین جو کچھ ہے وہ کمالات محمدیہ کا عکس ہے اور شیدا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا طفیلی ہون ذاتی طور سے مجھے کسی خوبی کا دعوے نہین۔

پس اس پر مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی نقشبندیون کے لئے یہ میری آخری تحریر ہے اب مین اتمام حجت کرچکا۔ جب تک کوئی نئی بات نہ ہوگی جواب نہ دونگا۔

تحدیث بالنعمت

جب میرے شیخ کی کشش نے کشش کی تو فوراً ہی مین نے اپنے کاروبار کو حوالہ بخدا کرکے رنگون سے کوچ کیا۔ اگرچہ میری طبیعت علیل تھی اور کچھ تلاطم بھی سمندر تھا۔ مگر مجھے شوق زیارت نے کچھ بھی محسوس نہ ہونے دیا۔ چوتھے روز کنارہ نظر آیا اور بے تابانہ طور سے آنکھین پھاڑ پھاڑ کر کلکتہ کی طرف دیکھنے لگا۔ آخر خدا خدا کرکے ہم کنارہ پر پہونچ گئے ہر ایک امنگون اور خواہشون سے بھرا ہوا دل ہے کر جلد اترنے مین بازی لے جانی چاہتا تھا اور ہر ایک کی آرزوئین جداگانہ تھین۔ مگر میری تمنا دربار اپنے شیخ کے درشن کی تھی۔

کلکتہ اعلیٰ تعلیم اور سلطنت انگریزی کا مرکز ہونے کے سبب ہر گذرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے اور ایسا نظارہ دکھاتا ہے کہ دل اسی کی طرف راغب ہوجاتا ہے اور شاید انہین باتون کے سبب بنگال کا جادو مشہور ہو گیا ہوگا۔ مگر باین ہمہ ایک شب سے زیادہ مجبوراً ٹھہر نہ سکا کیونکہ مجھے اپنے پیا کا نام زبان پر اس کی یاد دل مین اور اس کے لقا کا تصور دماغ مین تھا۔ راستہ مین اسلامی شاہنشاہون کی قابل فخر آثار نظر آتے تھے اور خاص کر جب مین الٰہ آباد پہونچا اور اس کا نام سنا اور اس کے اندر توحید گتی پائی گئی اور اس کے بانی حضرت جلال الدین اکبر علیہ الرحمۃ پر ہزار ہزار رحمتین ہون دل سے دعا نکلی۔

غازی آباد سے ہوتے ہوئے جب مین دہلی پہنچا جو ہندوستان کا کسی وقت دل تہا۔ اس کے قلعہ معلّی نے خشکی مین برسات کا عالم بنا دیا۔ یعنے میرے آنسو جاری ہوگئے اور بے ساختہ مونہہ سے نکل گیا۔ ؎

پردہ داری مے کند بر قصر قیصر عنکبوت
چغد نوبت مے زند بر گنبد افراسیاب

اور پھر شاہی مسجد کے بلند میناروں نے اسلامی شان و شوکت کا منظر آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ مگر مین وہان ہی نہ اترا۔ کیونکہ وعدۂ وصل چون شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد کا عالم تھا پس سیدھا امرتسر اور پھر بٹالہ اور وہان سے قادیان چلا آیا۔ دل کی ٹھنڈک آنکھون کے نور نور الدین کے نور سے دل کو مسرور کیا۔ ایک عشرہ بعد ہلال رمضان شریف نے اپنا مبارک مکھڑا دکھایا میرے پیر نے حکم دیا۔ کہ ابوسعید ہمین نماز تہجد مین قرآن شریف سنا دے۔ مجھے بڑا تردد ہوا۔ کیونکہ مدت کی علالت و کثرت مشاغل و تغافل کے سبب کئی سالون سے مینے قرآن شریف نہ سنایا تہا۔ اور مین خیال کرتا تہا کہ مجھے قرآن شریف نے بھلا دیا۔ چونکہ میرا اعتقاد تہا۔ اور ہے۔ کہ اولیاء الرحمان کے احکام کی بجا آوری مین بڑے بڑے فوائد دنیوی و اخروی ہوتے ہین اس لئے تعمیل حکم مین مین نے لبیک کہا۔ چونکہ مینے ایک بزرگ علیہ الرحمۃ کا قصہ سنا ہوا تہا۔ کہ اونہون نے ایک شخص کو کہا کہ تو حافظ ہے اور وہ حافظ ہو گیا۔ مین نے خیال کیا کہ جب میرے پیر کہتے ہین۔ کہ تو قرآن شریف سنا۔ تو مین ضرور سنا سکونگا۔ اس کے بعد مین نے الحمد للہ کہہ کر قرآن شریف شروع کر دیا۔ اور خدا نے اپنا کلام مجھ پر آسان کر دیا۔ وھذا من فضل ربی۔

قرآن شریف سنانے کی حالت مین خدا نے مجھ پر خاص فضل کیا جسکو بطور معجزہ کے پیش کرتا ہون۔ وھو ہذا۔ مین کئی سالون سے فکر کیا کرتا تہا۔ کہ قرآن کریم نے بار بار زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے مگر اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہین کیا۔ قرآن تمام جہان کے لئے ہے اور احکام کلیہ بیان کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کے لئے کوئی وقت مقرر نہین کرتا۔ دنیاوی سلطنتین بھی سالانہ انکم ٹیکس رعایا سے وصول کرتی ہین اور نبی اکرم منبع الخلائق نے بھی زکوٰۃ کا حکم سال مین دیا ہے اور وہ ہمارے لئے حجت ہے۔ مگر آن سرور کائنات نے بھی تو قرآن کی کسی آیت سے استنباط کیا ہوگا۔ اگر اس کا ماخذ قرآن کریم سے مل جاوے۔ تو نہائیت خوشی کا مقام ہے۔ جب مین سورۂ نور پڑھ رہا تہا۔ اور اس جگہ پہونچا۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھراً۔ یعنے جو لوگ دولت جمع کرتے ہین اور خرچ اوس مین سے خدا کی راہ مین نہین کرتے اونکو دردناک عذاب ہوگا اور اوس دن سونا اور چاندی سرخ کر کے جہنم کی آگ مین ان کے ماتہے اور پیٹہون پر نشان کئے جاوینگے (یعنے اوس وقت وہ مال اون کو کچھ نفع نہ دیگا جیسا کہ قومی و ملکی نمکحرام عبد الکریم پاشا کو نہ دیا اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا)

پس کہا جائیگا چکھو مزا مال جمع کر کے خرچ نہ کرنے کا تحقیق گنتی مہینون کی خدا کے نزدیک بارہ مہینے ایک سال کے ہوتے ہین۔ انفاق یعنے زکوٰۃ کے ساتھ سال کے دورے کا ذکر کرنا صریح دلالت کر رہا ہے کہ زکوٰۃ سال مین ایک دفعہ دینی چاہیئے۔ ورنہ کلام بے ربط ہوتا ہے اور خدا کا کلام بے ربطی کے نقائص سے منزہ ہے۔ اس کے سوا ... اس آیت کے اور معنے نہین ہو سکتے۔ مینے پنجاب ہندوستان بنگال عرب وغیرہ کے علماء سے دریافت کیا مگر کسی نے اس کا شافی جواب نہ دیا۔ اس آیت کے حل ہو جانے کے بعد مینے اس کو قرشی نسباً حضرت امیر المومنین قبلہ مولوی نور الدین اللھم اجعلہ کاسمہ آمین بحق طٰہٰ و یٰسین اور مخدومی حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مدرس اول عربی قادیان کے روبرو پیش کیا۔ آپنے بہت پسند کیا۔ اور پھر مجھے اس شعر کی تصدیق ہوئی۔

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

اور بے اختیار دنیا کو ذلت کے گڑھے سے نکالکر عزت کے اعلےٰ مقام پر پہونچا کر مسلط کرا دینے والے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و بارک وسلم۔

عاجز ابوسعید عرب (حاجی الحرمین)

نظم

(طبعزاد حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب)

نوجوان سید کے قابل قدر خیالات اور عالیہ اشعار قابل داد ہین

کوئی گیسو مرے دل سے پریشان ہو نہین سکتا
کوئی آئینہ مجھ سے بڑھ کے حیران ہو نہین سکتا
کوئی یادِ خدا سے بڑھ کے مہمان ہو نہین سکتا

وہ ہو جس خانۂ دل مین وہ ویران ہو نہین سکتا
الٰہی پھر سبب کیا ہے کہ درمان ہو نہین سکتا
ہمارا دردِ دل جب تجھ سے پنہان ہو نہین سکتا

کوئی مجھ سا گنہ ہون پریشان ہو نہین سکتا
کوئی یون غفلتون پر اپنی گریان ہو نہین سکتا

چھپا ہے ابر کے پیچھے نظر آتا نہین مجھ کو
مین اوس کے چاند سے چہرہ پہ قربان ہو نہین سکتا

خدارا خواب مین ہی آکر اپنی شکل دکھلا دے
بس اب تو صبر مجھ سے اے مری جان ہو نہین سکتا

وہان ہم جا نہین سکتے یہان وہ آ نہین سکتے
ہمارے درد کا کوئی بھی درمان ہو نہین سکتا

چھپین وہ لاکھ پردون مین ہم اون کو دیکھ لیتے ہین
خیالِ روئے جانان ہم سے پنہان ہو نہین سکتا

زرِ خالص سے بڑھ کر صاف ہونا چاہیئے دل کا
ذرا بھی کھوٹ ہو جسمین مسلمان ہو نہین سکتا

ہوا آخر نکل جاتی ہے آزارِ محبت کی
چھپاؤ لاکھ تم اوس کو وہ پنہان ہو نہین سکتا

نظر آتے ہے اپنے حال پر وہ بھی پریشان ہے
ہمارا خواب یہ خواب پریشان ہو نہین سکتا

خدایا مدتین گذرین تڑپتے تیری فرقت مین
تجھے ملنے کا کیا کوئی بھی سامان ہو نہین سکتا

بھلاؤن یاد سے کیونکر کلام پاک دلبر کو
جدا مجھ سے تو اک دم کو بھی قرآن ہو نہین سکتا

مکانِ دل مین لا کر مین غمِ دلبر کو رکھونگا
مبارک اس سے بڑھ کر کوئی مہمان ہو نہین سکتا

وہ مین فردوس مین شادان گرفتارِ بلا ہون مین
وہ غمگین ہو نہین سکتے مین خندان ہو نہین سکتا

معافی دے نہ جب تک وہ مرے سارے گناہون کی
جدا ہاتھون سے میرے اس کا دامان ہو نہین سکتا

ہر اک دم اپنی قدرت کے انہین جلوہ دکھاتا ہے
جو اوس کے ہو رہین پھر اون سے پنہان ہو نہین سکتا

ہزارون حسرتون کا روز دل مین خون ہوتا ہے
کبھی ویران یہ گنج شہیدان ہو نہین سکتا

مثالِ کوہِ آتشبار کرتا ہون فغان ہر دم
کسی کا مجھ سے بڑھ کر سینہ بریان ہو نہین سکتا

ہون اتنا منفعل اس سے کہ بولا تک نہین جاتا
مین اس سے مغفرت کا بھی تو خواہان ہو نہین سکتا

کہان تک عیب اپنے [illegible]
[illegible] ہو نہین سکتا

قرآن شریف کا ایک نیا ترجمہ

قرآن شریف کا جو ترجمہ مولوی فتح محمد صاحب نے حال میں کیا ہے اس پر قاضی اکمل صاحب گولیکی نے ایک ریویو لکھا ہے قاضی صاحب موصوف نے عالمانہ نظر سے اس ترجمہ کے الفاظ اور محاورہ پر نگاہ کی ہے جو کہ صاحب مترجم اور آئندہ ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کے واسطے ایک مفید مشورہ کا کام دے سکتا ہے اس واسطے میں اسکو درج اخبار کرتا ہوں۔ میں نے خود یہ ترجمہ نہیں پڑھا لیکن میں قاضی صاحب کی اس رجحان طبیعت کے ساتھ متفق نہیں کہ ہماری جماعت کے آدمی اسے بالکل نہ خریدیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے لئے قابل قدر ترجمہ تو وہی ہوگا جو اپنی جماعت کے کسی متقی عالم کی قلم سے نکلے لیکن جب تک ہمیں ایسا ترجمہ نہیں ملتا۔ اس بات کی بھی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہم دوسروں کی محنت اور خدمت کو بالکل ناقابل [illegible] خیال فرماویں۔ ترجموں کے متعلق میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ سب سے عمدہ ترجمہ وہ ہے جو لفظی ہو ہر لفظ کے معنے ہمکو معلوم ہو جاویں اس پر انسان خود تدبر کرے تو خدا تعالیٰ راہ نمائی کر دیتا ہے۔ با محاورہ ترجمہ اصل میں ایک قسم کی مختصر تفسیر ہوتی ہے اس لئے تمام موجودہ تراجم میں سے حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ کو پسند فرمایا ہے کیونکہ وہ ایک متقی صالح آدمی کا لکھا ہوا لفظی ترجمہ ہے لیکن قرآن شریف کی خدمت ایک ایسی پیاری شے ہے کہ کوئی کسی رنگ میں کرے اس کا دل بڑھانا ہماری خوشی میں داخل ہے اور اس کا جماعت کو خیال رکھنا چاہئے گو ایسی نکتہ چینی مترجم کو زیادہ ہوشیار اور متوجہ کرنے کے واسطے مفید ہے۔ ایڈیٹر

فتح الحمید

کچھ عرصہ سے ایک ترجمہ کا ذکر اخباروں میں ہو رہا ہے جس کا نام "فتح الحمید" ہے۔ میں بھی اس کے دیکھنے کا مشتاق تھا۔ اتفاقاً مجھے مل گیا۔ میں اس کے جستہ جستہ مقامات کو دیکھ گیا۔ پڑھکر میں انگشت بدندان ہوا۔ ع

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

جب ہم کسی ترجمہ کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ نہیں کہ متن سے الگ کر کے اس کی عبارت کی سلاست کو دیکھتے جائیں بلکہ دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ جس مفہوم کے ادا کرنے کے لئے وہ الفاظ عربی اختیار کئے گئے تھے۔ آیا اسی مفہوم کو اردو کے الفاظ ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ بات تو عام ترجموں کے لئے بھی قابل لحاظ ہے چہ جائیکہ قرآن مجید ہو جس کا لفظ لفظ بلکہ حرف حرف کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے۔ دوم۔ قرآن مجید کے ترجمہ میں ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ ایک آیت کا ترجمہ دوسری آیات کے خلاف تو نہیں کسی لفظ کے ایسے معنے تو نہیں کئے گئے جن سے عصمت انبیاء پر اعتراض آئے۔ فی الحال انہی دو باتوں کو پیش نظر رکھ کر میں نے ترجمہ کو دیکھا اور دل ہی دل میں خوش تھا کہ اچھا ایک ترجمہ تو شائع ہوا۔ لیکن جب غور کیا تو مجھے افسوس سے آہ بھرنی پڑی۔ کہ ابھی تک قرآن مجید کا کوئی ترجمہ شائع نہیں ہو سکا۔ میں دوسروں کا کیا شکوہ کروں وہ باوجود اہل نہ ہونے کے کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں اور ہماری جماعت کے برگزیدہ ممبر اہل ہو کر ابھی تک تمہیدوں میں مصروف ہیں۔ شاید یہ جملہ بازی ہو جو اس شوق کی وجہ سے [illegible] دل میں ترجمہ قرآن کے [illegible] ہے۔

سب سے پہلے میں نے الحمد کو دیکھا۔ اللہ کا ترجمہ خدا کر دیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ ایک اعلیٰ لفظ کو چھوڑ کر ادنیٰ اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے اور اللہ جس مفہوم کو ظاہر کرتا ہے اس کو لفظ خدا ہرگز ظاہر نہیں کر سکتا دوم الدین کا ترجمہ انصاف کا دن کر کے پھر اسے روز قیامت سے مخصوص کر دیا ہے ایک عام کو بلا وجہ خاص کر دینا قرآنی بلاغت سے نافہمی یا بے پروائی کی دلیل ہے۔ اھدنا کا ترجمہ چلا کے "ہدایت" کے عام لفظ کو خاص کر دیا جو شامل ہے راہ دکھانے۔ راہ پر چلانے منزل مقصود پر پہنچانے کو۔ پھر آپ غیر المغضوب علیہم کا ترجمہ فرماتے ہیں نہ ان کے رستے جن پر غصے ہوتا رہا۔ یہاں اکثر مترجموں نے ٹھوکر کھائی ہے کیونکہ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ وہ ایسے منعم علیہم جو مغضوب علیہم [illegible] نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ اس سے آگے فرماتا ہے کہ منعم علیہم (یہود) کس طرح مغضوب علیہم بن گئے یہاں دعا کی گئی ہے کہ ہمیں انعام دیکر پھر ایسا نہ بنائیو کہ پھر مغضوب ہو جائیں لیکن تعجب ہے کہ ایسی نازک باتوں پر خیال نہ کرتے۔ مگر غضب تو یہ ہے۔ کہ مغضوب علیہم کا ترجمہ فرمایا جن پر غصہ ہوتا رہا۔ قرآنی معنے کا کچھ لحاظ نہیں غضب اور غصہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ غضب ایک قبیح صفت ہے اسے اللہ تعالیٰ میں ثابت کرنا اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا ہے۔ ذلک کا ترجمہ "یہ" "گویا ایک ملک سے بعید ہو" قرآن کا لفظ ہے انگریزی دش [illegible] کا ترجمہ نہیں۔ مما رزقنٰھم کو مال سے خاص کر دیا ہے میں کہتا ہوں کیوں قرآن مجید کی مراد کو خواہ مخواہ بگاڑا جاتا ہے کیا یہ مما رزقنھم مال کے علاوہ اور انعام الٰہی کو شامل نہیں۔ بالاخرۃ ھم یوقنون کا ترجمہ اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں کیا ہے۔ اس "ھم" کا کچھ خیال نہیں کیا ھدًی من ربھم کا ترجمہ پروردگار کی ہدایت پر ہیں۔ اول تو پروردگار اس مفہوم کو ظاہر نہیں کرتا جو رب کر سکتا ہے دوم جب لفظ رب سب لوگ جانتے ہیں تو خواہ مخواہ اسے چھوڑ کر ایک ایسا لفظ اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی جو اس کو اصل معنوں سے بھی گرا دے۔ ان الذین کفروا اس آیت کا ترجمہ فرماتے ہیں جو لوگ کافر ہیں انہیں تم ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے لئے برابر ہے میں پوچھتا ہوں۔ جب یہ حال تھا۔ تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ان کفار کو انذار ایک لغو فعل تھا؟ ہرگز نہیں پس اس کا صحیح مطلب یہ ہے۔ کہ ان کو تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے یعنی وہ تیرے ڈرانے کو نہ ڈرانے کے برابر سمجھ رہے ہیں یہ معنے نہیں کہ اے نبی تم خواہ ڈراؤ خواہ نہ ڈراؤ برابر ہے کیونکہ اگر یہ ارشاد ہوتا تو آپ اس کے بعد سلسلہ تبلیغ بند فرما دیتے یخادعون اللہ کے معنے فرمائے ہیں اللہ کو چکمے دیتے ہیں۔ لاحول ولا۔ کیا اللہ بھی کسی کے چکمے میں آسکتا ہے۔ جب لغت وسیع ہے اور اس کے معنے چھوڑنے کے بھی ہیں تو وہ کیوں نہ اختیار کئے جائیں خیر میں کوئی اس ترجمہ کی اصلاح کرنے نہیں بیٹھا میرا مطلب صرف یہ بتانا ہے کہ یہ ترجمہ بھی ان نقصوں سے خالی نہیں جو دوسرے ترجموں میں ہیں ذرا سورہ یوسف دیکھئے۔ فصبر جمیل کا ترجمہ کرتے ہیں تو صبر ہی بہتر ہے ایک عالم آدمی سے یہ ترجمہ نہایت بعید معلوم ہوتا ہے۔ یا تو اس کے معنے ہوں گے۔ صبر جمیل ہی یعنے ایسا صبر جس میں تسلیم و رضا کے خلاف کوئی بات نہ ہو ہی بہتر ہے۔ دوسرے معنے یہ کہ فامری صبر جمیل یعنے میرا کام صبر جمیل ہے۔ ولقد راودتہ عن نفسہ کا ترجمہ میں اس سے کام براری کی خواہشمند ہوئی۔ عجیب ترجمہ ہے اول تو کام براری - دوم عن نفسہ میں عن جو فائدہ دے رہا ہے اس کا مطلق خیال نہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اسے خوب سمجھا ہے کہ بگذرد از حفاظت نفس خود فاستعصم کا ترجمہ بھی بچا رہا صحیح نہیں کیونکہ یہ باب استفعال سے ہے اس کا بھی لحاظ چاہئے۔ مطلب تو یہ ہے کہ جوں جوں میں نے اسے اپنے نفس کی حفاظت سے ڈگمگانے کی کوشش کی وہ پاکدامنی

مین ٹہہا لیا۔ ولقد ھمت بہ وھم بہا۔ کا ترجمہ فرماتے ہین۔ اور اس عورت نے اون سے قصد کیا اور انہون نے اس سے۔ لاحول ولاقوۃ۔ یہ ایک خدا کے نبی کی ہتک ہے۔ ایک معمولی مومن بہی یہ نہین کرسکتا۔ حضرت یوسف کی کوشش تو اوس عورت کی کوشش کے خلاف تہی۔

ھیت لک کا ترجمہ صرف آؤ کرنا بہی قرآن کے الفاظ کے نہ سمجہنے کی دلیل ہے۔ اس کا صحیح مفہوم ان الفاظ مین ادا ہوگا۔ آپ تم آجاؤ۔ اور یہ ساری تیاری تیرے لئے ہے۔ یا یہ کہ لو آؤ کہتی ہون تجھے۔ یہ اخبار والے جو ریویو کرتے ہین۔ تو وہ صرف ترجمہ کی عبارت پڑہ جاتے ہین۔ یہ نہین دیکھتے کہ قرآن کے الفاظ کیا ہین جن کا یہ ترجمہ ہے۔

عقائد کے لحاظ سے بھی ہمارے لئے یہ ترجمہ کوئی مفید نہین ہوسکتا بلکہ مضر ہے۔ جعل السقایۃ فی رحل اخیہ کا ترجمہ فرماتے ہین۔ اپنے بہائی کے شلیتے مین گلاس رکہوادیا۔ لاحول ولاقوۃ۔ گویا یوسف علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) فریب کیا۔ یہ ایک نبی کی شان سے سخت بعید ہے۔ پہر غضب یہ ہے کہ خواہ مخواہ کسی کے اسباب مین چیز رکہ کر انہین انکم سارقون کہا جائے ثم اذن مؤذن بادعیتہم مین تلاشی یوسف سے منسوب کردی ہے حالانکہ ذکر مؤذن کا ہے۔ اصل مین ان مفسرین کے دلون مین انبیاء کی عظمت نہین رہی ورنہ وہ ایسے معنے نہ کرین جن سے ایک نبی پر گناہ کا الزام آئے مگر یہان کچھ ایسی حالت ہورہی ہے۔ کہ بلا تامل ترجمہ کئے جاتے ہین۔ انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی کا ترجمہ پروردگار کی یاد سے غافل ہوکر مال کی محبت اختیار کی گویا ایک سخت غلطی ہے۔ ایک نبی اور مال کی محبت کو خدا پر اختیار کرے۔ استغفر اللہ۔ ایسا ہرگز نہین ہوسکتا۔ فازلھما الشیطن کا ترجمہ شیطان نے پہسلا دیا۔ کرنا بہی غلط ہے۔ شیطان ہرگز نبی پر غلبہ نہین پاسکتا۔ اس کا صحیح ترجمہ ہے۔ پہسلانا چاہا اور یہ اس باب کا خاصہ ہے اگر تسلیم نہ ہو تو حوالہ دینگے۔

ترجمہ کے ساتہ کوئی نوٹ نہ دینا بعض لوگ اس بات کو بہت اچہا سمجہتے ہین۔ مگر مین کہتا ہون۔ کہ یہ کن لوگون کے فائدے کے لئے ہے اگر مبتدین کے لئے تو ترجمہ لفظی چاہیئے تہا اور یہان ایسا پیچیدہ ترجمہ ہے کہ ایک مبتدی نہین سمجہ سکتا کس لفظ کا ترجمہ ہو باقی رہا طبقہ جو یہ سمجہ سکتا ہے کہ فلان لفظ کا ترجمہ ہو گیا اوس کو ضرورت نہین کہ وہ مطلب کو سمجہنے کے لئے یا کسی مشکل مسئلہ کے حل کے لئے کسی قدر تفسیر کا محتاج ہو پس جس ترجمہ کے ساتہ کم نوٹ ہین وہ کسی کے لئے مفید نہین ہوسکتا۔ ایک غیر مذہب کے آدمی کے ہاتہ مین بہی ایسا ترجمہ دینا گویا اوسے اعتراض کرنے کا موقع دینا ہے۔ خیر اگر کلام الٰہی کی تفصیل کرنا مناسب نہ سمجہا تو کم از کم اس مین ایزادی تو نہ کرتے۔ جو مترجم کا اپنا خیال ہے مثلاً دیکھئے وانظر الی حمارک کا ترجمہ فرمایا ہے اپنے گدہے کو بہی دیکہو جو مرا پڑا ہے یہ مرا پڑا ہے حضور نے کہان سے سمجہ لیا اور جب طعام کے ساتہ لم یتسنہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ گدہے کو بہی زندہ نہ سمجہا جائے۔ بلکہ یہی تو دلیل ہے اس نظارہ و واقعہ کے کشفی ہونے کی۔ العظام تو اس کے اپنے بہی ہوسکتے ہین کشفی نظارے ہی مین دکہائی دے سکتے ہین اس سے آگے صرھن کا ترجمہ ٹکڑے ٹکڑے کرلے کئے ہین حالانکہ اس کے معنے ہلا لینے کے ایسے تہے جو سب تسلیم کرتے ہین۔

ان باتون پر نظر کرکے مین اپنی جماعت کے بہائیون کو ہرگز یہ مشورہ نہین دے سکتا کہ وہ اس ترجمہ کو کوئی نیا مفید ترجمہ سمجہ کر خریدین وہ ہمارے سلسلے کے لئے مطلق فائدہ رسان نہین۔ اور یون بہی اوس کے ترجمہ مین مجہے کوئی خاص خوبی نظر نہین آتی جو کچہ مینے لکہا ہے محض نیک نیتی سے لکہا مین اتنا بہی نہین جانتا۔ کہ مولوی فتح محمد خان کون ہین۔

ست سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑون سے ہمارا ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتین اور مشقتین اٹہاکر لائے ہین یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑہاتی ہے۔ جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بار بار پیشاب آنے کو روکتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑہاتی ہے قیمت ۳ ماشہ ۹ ر ۶ ماشہ ۱۲ - ایک تولہ ۱۵ ار - ۲ تولہ عہ ۱۲ ار پانچ تولہ للعہ ر - محصول بذمہ خریدار - محمد صادق عفی اللہ عنہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرا افیتولات قسم ثانی تے سرمہ قسم اول عہ ہر دوم عہ ر ہر قسم کی لنگی پشاوری و کلاہ بہی موجود ہے۔

المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین مولوی نور الدین ایدہ اللہ رب العالمین بیسوین تاریخ ماہ رمضان سے مسجد مبارک مین اعتکاف بیٹہ گئے ہین۔ آپ کے ساتہ کان رسالت کا چمکتا ہوا ہیرا سید محمود بہی معتکف ہے۔ مولانا کی فیض رسان طبیعت اس خلوت مین بہی جلوت کا رنگ دکہا رہی ہے۔ قرآن مجید سنانا شروع کیا ہے۔ صبح سے ظہر کی اذان تک اور پہر بعد از ظہر عصر تک اور عصر سے شام اور پہر عشاء کی نماز کے بعد تک تین پارے ختم کرتے ہین۔ مشکل مقامات کی تفسیر فرماتے ہین سوالون کے جواب بہی دیتے جاتے ہین نہ تہکنے والا دماغ خاص موہبت الٰہی ہے۔

مسجد اقصٰی مین ایک دفعہ قرآن مجید قیام رمضان مین سنایا جاچکا ہے۔ اب دوسری بار شروع کیا گیا ہے۔ دو راتون مین دس پارے نوجوان حافظ جمال احمد صاحب نے پڑہے ہین۔ مسجد مبارک مین بہی غیر معمولی طور پر جو اس دفعہ پہلی رات قرآن سنایا جاتا تہا وہ بیسوین رات کو ختم ہوگیا ہے۔ ۲۲ اکتوبر حاجی ابو سعید عرب کو امیر المومنین نے حیدرآباد دکن وغیرہ احباب کی خبر خیریت دریافت کرنے کے لئے بہیجا ہے۔ بسلامت روی و بازآئی۔

والعذر عند کرام الناس مقبول

اب کے موسمی بخار کچھ ایسا عالمگیر ہوا ہے کہ جس طرف سے سنو یہی آواز آتی ہے کہ گہر مین ایک دوسرے کو کوئی پانی دینے والا نہین۔ امرتسر کی حالت خصوصیت سے قابل دید ہے جہان تعداد اموات دوسو روزانہ تک پہنچ چکی ہے چنانچہ اہل حدیث کے الفاظ اس کے متعلق یہ ہین۔ "امرتسر مین تعداد اموات اکثر زیادہ سے زیادہ بیس پچیس تک ہوا کرتی تہی۔ لیکن ان دنون موسمی بخار نے ایسی مہلک صورت اختیار کرلی ہے کہ تعداد اموات قریباً دوسو تک پہنچ چکی ہے۔ جن مین دو ثلث سے زیادہ مسلمان ہوتے ہین اور ابہی کمی کی کوئی صورت نظر نہین آتی۔ جس کو دیکہو وہی بخار مین مبتلا ہے اور موئے پر سو درے والی مشہور مثل آجکل امرتسر پر خوب صادق آتی ہے"۔ غالباً یہ وہی امرتسر ہے جس کے مسلمانون نے خدا کے نبی پر طائف کے رہنے والون کی طرح پتہر مارے الحمد للہ کہ دارالامان مین نسبتاً بہت آرام ہے ناظرین کو ایک دو ہفتہ کے اخبار سے معلوم ہوچکا ہوگا کہ کاتب سخت بیمار ہے اب بمشکل اس نے چار کاپیان لکہ کر دی ہین دوسری طرف پریسمین جو باہر کا رہنے والا ہے بہت بیمار ہوگیا ہے

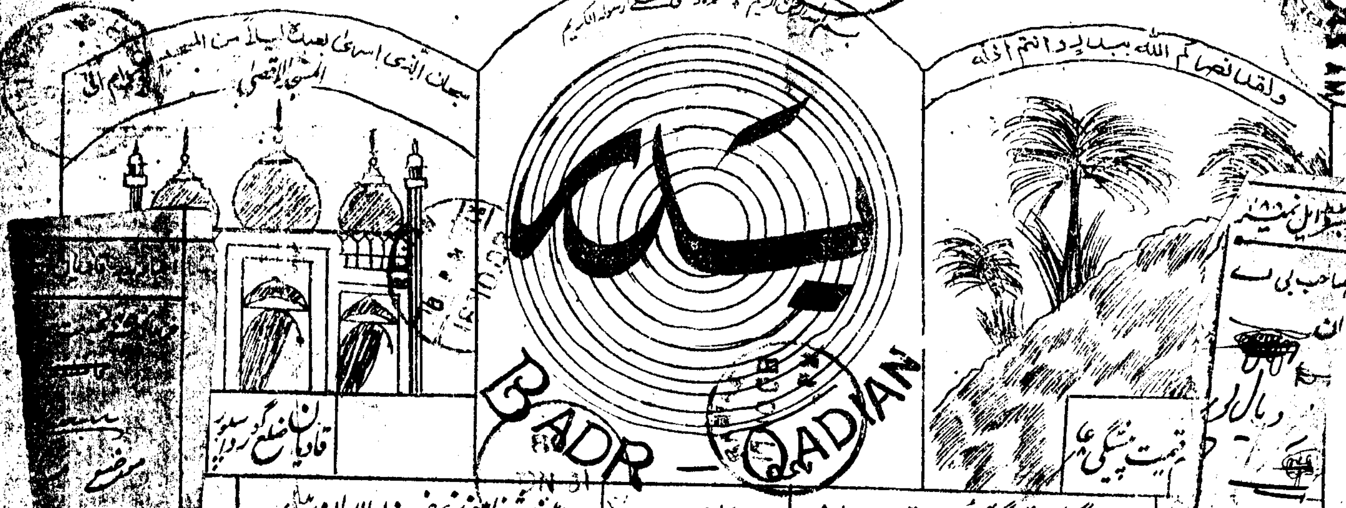

جلد ۸

چہ گویم باتو گر آئی چادر قادیان مبینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | تو بوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بین

مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸ کتک ۱۹۶۵ سمت

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۸ — اخبار بدر کی جلد ۷ ماہ رمضان کے آخری پرچے پر ختم ہو گئی۔ اور ماہ شوال سے جلد ۸ شروع ہوئی ابتدا میں بھی اخبار بدر انہیں مہینوں سے شروع ہوا تھا۔ اس واسطے مناسب سمجھا گیا۔ کہ آئندہ بھی ایسا ہو۔

حساب اخبار — آئندہ اخبار کا حساب قمری مہینوں کے رو سے ہوا کریگا کیونکہ یہ اسلامی مہینے ہیں اور اون کا رواج دینا ایک کار ثواب ہے۔

معذرت — بسبب بعض مشکلات کے جن کا ذکر کچھ گذشتہ اخبارات میں کیا جا چکا ہے۔ ۲۹ اکتوبر اور ۵ نومبر کو اخبار نہیں جا سکا۔ امید ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ ٹھیک نکلتا رہیگا۔

ضمیمہ تفسیر — بعض دوستوں کے مشورہ سے اخبار کے ساتھ تفسیر کو الگ بطور ضمیمہ کے لگایا جائیگا اور اس میں انشاء اللہ ہفتہ بھر کے نوٹ درج ہو جایا کریں گے۔

جلسہ سالانہ — جلسہ سالانہ غالباً ۲۸ - ۲۹ - دسمبر کو ہوگا۔ جس کے واسطے انجمن کیطرف سے عنقریب اعلان ہوگا ایک دن حضرت امیر المومنین کی تقریر ہوگی اور ایک دن انجمن کی رپورٹ اور بجٹ برائے سال آئندہ پیش ہوں گے۔

پچیس روپیہ فنڈ — پچیس روپیہ فنڈ کے واسطے کئی ایک خطوط آ چکے ہیں۔ مگر ہنوز بہت کم آئے ہیں۔ یہ رقم تمام مدات سے الگ رکھی جاوے گی۔ جب تک کہ ایک معقول مقدار تک پہونچکر کسی خاص اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لائق نہ ہو جائے۔ جو صاحب خود نہ آسکیں وہ اس رقم کو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ ڈاک ارسال فرما سکتے ہیں شیخ غلام الہیٰ صاحب راول پنڈی اور چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار کے خطوط بھی ہمارے پاس آئے ہیں کہ وہ پچیس پچیس روپے دیں گے۔

ایک روپیہ فنڈ — اکثر دوست جلسہ سالانہ پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کے وقت کم از کم ایک روپیہ پیش کرتے تھے۔ اس کی ابتدا سیالکوٹ کے معزز دوست چوہدری مولا بخش کی تحریک سے غالباً ہوئی تھی کیونکہ ایسی نیک تحریکوں کا کرنا اسی جماعت کے حصہ میں آیا۔ اب بھی بعض دوستوں نے تحریک کی ہے کہ تمام دوست کم از کم ایک روپیہ پیش کریں اور یہ روپیہ ضروریات لنگر میں خرچ ہوگا جو صاحب کسی سبب سے خود نہ آسکیں وہ ایک روپیہ کسی کے ہاتھ بھیجکر اس ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔

جلسہ امرتسر — امرتسر میں اس سال دسمبر کے آخر میں تعلیمی کانفرنس مسلمانان کا جلسہ ہے اس کیواسطے نصف کرایہ ریل منظور ہو چکا ہے۔ جو صاحب اس جلسہ پر دور دراز جگہوں سے تشریف لاویں گے اون کیواسطے آسان موقعہ ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے صدر مقام کو بھی دیکھتے جاویں۔ کیونکہ امرتسر سے بٹالہ ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے اور آگے قادیان بارہ میل ہے۔ جو یکہ پر ڈیڑھ دو گھنٹہ کا راستہ ہے۔

اخبار قادیان — حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت اقدس سب بخیر و عافیت ہیں۔ قادیان اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر کی دعاؤں کے طفیل بخار اور ہیضہ کے ان سخت حملوں سے بچا ہوا ہے جن کی خبریں باہر سے آرہی ہیں۔

حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب چند روز کے واسطے وطن تشریف لے گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ انسپکٹر صاحب مدارس کر چکے ہیں اور رائے بہت اچھی لکھی ہے۔ مقامی امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب لے چکے ہیں۔ پنجم پرائمری کا امتحان اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب لینے والے ہیں جو دو چار روز تک تشریف لائیں گے۔

مفت — مولوی محمد یمین صاحب داتہ ضلع ہزارہ لکھتے ہیں کہ میرے پاس الحکم بدر ریویو تعلیم السلام کے مختلف نمبر آئینہ صداقت پیغام صلح کرشن اوتار کے چند کاپیاں ہیں جو صاحب چاہیں محصول ڈاک بھیجکر مفت منگوالیں۔

قرآن شریف مترجم — ترجمہ لفظی شاہ رفیع الدین صاحب جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جو مد نظر رکھکر درس قرآن شریف اخبار بدر میں لکھا جاتا ہے نرم مجلد بقیمت ۱۲ آنہ مل سکتا ہے محصول ڈاک الگ خرچ ہوگا قیمت کا حصہ خواہ ٹکٹوں میں درخواست کے ساتھ آنا چاہیئے۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا۔)

البدر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء

امریکہ سے ایک آواز

امریکہ کے مشہور نومسلم آنریبل شیخ محمد الیگزینڈر رسل ویب صاحب نے حضرت کی وفات پر جو خط لکھا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اس خط میں ویب صاحب نے حضرت صاحب کے ساتھ اپنی بیس سالہ واقفیت کا ذکر کرتے ہوئے اقرار کیا ہے کہ بے شک

مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے انبیاء میں سے تھے

لیکن اس خط کو درج کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ویب صاحب کے مسلمان ہونے. ملازمت چھوڑنے۔ ہندوستان میں آنے اور ان کے ذریعے ایک صاحب اور مولوی حسن علی صاحب کے حضرت صاحب کی طرف توجہ کرنے اور ایک پیر صاحب کے حضرت کے بارے میں استخارہ کرنے کا تمام ذکر مولوی حسن علی صاحب مرحوم کے الفاظ میں درج کر دیا جائے بہت سے دوست ان واقعات سے بیخبر ہوں گے اور اون کیواسطے ان سے اطلاع امید ہے کہ موجب ازدیاد ایمان ہو۔ مولوی حسن علی صاحب فرماتے ہیں۔

ملک امریکہ میں اسلام کیونکر پھیل رہا ہے

اس قصہ سے بہت حضرات پورے واقف نہیں ہوں گے ملک امریکہ کے شہر ہڈسن علاقہ نیویارک میں ۱۸۴۶ء میں ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام الگزینڈر رسل ویب رکھا گیا اس شخص کا باپ ایک نامی و مشہور اخبار کا ایڈیٹر مالک تھا۔ ویب صاحب نے کالج میں پوری تعلیم پائی اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چل کر ایک ہفتہ واری اخبار جاری کی ویب صاحب کی لیاقت علمی طرز و تحریر کا شہرہ دور دور ہوا۔ ایک روزانہ اخبار سینٹ جوزف مسوری ڈیلی گزٹ کے ایڈیٹری کے معزز عہدہ پر ویب صاحب کی دعوت کی گئی۔ پھر اس کے بعد کئی اخباروں کی ایڈیٹری کا کام ویب صاحب کے سپرد ہوتا رہا کوئی صاحب لفظ اخبار کے گھمنڈ سے کہیں اخبارات ہند کی ایڈیٹر نہ سمجھ لیں۔ ہندوستان کے دیسی اخباروں کو امریکہ کے اخباروں سے وہی نسبت ہے جو ایک تین چار برس کے لڑکے ایک چالیس پچاس برس کے ذی علم و تجربہ کار شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے اخباروں کی تعداد کا حساب ہزار سے نہیں ہوتا بلکہ لاکھ سے۔ پھر ایڈیٹر بھی ادنیٰ لیاقت و دماغ کا آدمی ہوتا ہے جو اگر ضرورت ہو تو وزارت کے کام کو بھی انجام دے سکے جس اخبار کے ویب صاحب ایڈیٹر تھے وہ امریکہ میں دوسرے نمبر کا اخبار گنا جاتا تھا یعنے ایک ہی اخبار ساری قلمرو میں ایسا تھا جو ویب صاحب کے اخبار سے زیادہ درجہ اور رتبہ کا تھا۔ ویب صاحب کی قابلیت اور لیاقت کا ایسا شہرہ ہوا کہ پریذیڈنٹ سلطنت امریکہ نے اون کو سفارت کے معزز عہدہ پر مقرر کر کے جزیرہ فلپائن کے پایۂ تخت منیلا کو روانہ کیا۔ سفیر سلطنت گورنر کا ہم رتبہ ہوتا ہے۔

[illegible]

مسٹر ویب نے دین عیسوی کو ترک کر دیا

انہوں نے دیکھا کہ عیسائی مذہب سراسر خلاف عقل و عدل ہے کئی برس تک ویب صاحب کا کوئی دین نہ تھا لیکن اون کو ایک قسم کی بے چینی تھی۔ دل میں خیال کیا کہ اس جہان کے سارے ادیان پر غور کروں۔ شاید ان میں سے کوئی سچا مذہب ہو پہلے پہل بدھ مذہب کی تحقیقات شروع کی کامل تحقیقات کے بعد اس مذہب کو تشفی بخش نہ پایا اسی زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد زمان کے انگریزی اشتہارات کی یورپ و امریکہ میں خوب اشاعت ہو رہی تھی۔ ویب صاحب نے اس اشتہار کو دیکھا اور مرزا صاحب سے خط و کتابت شروع کی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ ویب صاحب نے دین اسلام قبول کر لیا۔

حاجی عبد اللہ عرب

ایک میمن تاجر ہیں جو کلکتہ میں تجارت کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے لاکھ دو لاکھ کی پونجی کا اون کو سامان کر دیا تو ہجرت کر کے مدینہ میں جا بسے۔ وہاں باغوں کے بنانے میں بہت کچھ صرف کیا بہت عمدہ عمدہ باغ تیار تو ہو گئے لیکن عرب کے بدوؤں کے ہاتھوں پھل لینا مشکل۔ آخر بیچارے پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ جدہ میں آکر ایک مختصر پونجی سے تجارت شروع کر دی۔ بمبئی سے تجارتی تعلق ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں کبھی کبھی آ ہی جاتے ہیں یہ بزرگ ایک نہائت اعلیٰ درجہ کا مومن ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مادرزاد ولی بنایا ہے اس کمال و خوبی کا مسلمان میری نظروں سے بہت ہی کم گذرا۔ مثل بچوں کے دل گناہوں سے پاک صاف خدا پر بہت ہی بڑا توکل ہمت نہائت بلند مسلمانوں کی خیرخواہی کا وہ جوش کہ صحابہ یاد پڑ جائیں۔ اے خدا اگر عبد اللہ عرب کے ایسے پانچسو مسلمانوں کی جماعت بھی تو قائم کر دے تو ابھی مسلمانوں کی دنیا ہی بدل جائے۔ خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو بھی کچھ تھوڑا سا جوش اہل اسلام کی خیرخواہی کا عنائت فرمایا ہے لیکن جب میں عبد اللہ عرب کے جوش پر نظر کرتا ہوں تو سر نیچا کر لیتا ہوں۔ مجھ کو عبد اللہ عرب کے ساتھ بہت بڑا نیک ظن ہے اور وہ بھی مجھ سے محبت سے ملتے ہیں۔ مجھ کو عبد اللہ عرب کے ساتھ رہنے کا عرصہ تک موقعہ ملا ہے۔ اگر میں اون کی روحانی خوبیوں کو لکھوں تو بہت طول ہو جائیگا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ

[illegible]

روپیہ چندہ ایک عبد اللہ عرب صاحب کی کوشش سے جمع ہوا تھا۔ بمبئی میں عبد اللہ عرب صاحب نے الگزنڈر رسل ویب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونے کا حال سنا فوراً انگریزی میں خط لکھوا کر ویب صاحب کے پاس روانہ کیا۔ ویب صاحب نے بھی ویسے ہی گرم جوشی کے ساتھ جواب دیا اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسی طرح منیلا آ سکیں۔ تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں کچھ صلاح و مشورہ کیا جاتا حاجی عبد اللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید اشہد الدین جھنڈے والے سے بیعت ہے شاہ صاحب کی بڑی عظمت عبد اللہ عرب کے دل میں ہے۔ مجھ سے اس قدر تعریف ان کی بیان کی ہے کہ مجھ کو مشتاق بنا دیا ہے کہ ایک بار حضرت پیر سید اشہد الدین صاحب کی ملاقات ضرور کروں۔ جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے۔ تو حاجی عبد اللہ عرب صاحب اپنے پیر و مرشد سے ضرور ہی صلاح و مشورہ لے لیتے ہیں۔ چنانچہ اونہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں استفسار کیا استخارہ کیا گیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ۔ اس سفر میں کچھ خیر ہے۔ عبد اللہ عرب نے مجھ کو خط لکھا کہ تو بھی منیلا چل۔ میں انگریزی نہیں جانتا اور ویب صاحب اردو نہیں جانتے۔ ایک مترجم ضروری ہے اور ایک نومسلم سے ملنا ہے نہ معلوم اس بیچارہ کو دین اسلام کے بارہ میں کیا کچھ پوچھنے کی حاجت ہو۔ میں ان دنوں میں کٹک میں تھا۔ کلکتہ میں حاجی صاحب میرا بہت انتظار کرتے رہے۔ مسلمانان کٹک نے مجھ کو بہت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب
ایدکا اللہ تعالیٰ کے فرماتے ہوئے نعذانہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورۂ ذریت

(رکوع اول)

آیت ۱تا۴ ۔ ذٰریت کے معنے ہین پھیلانے والی ۔ ان آیات مین ہواؤن کے کام کا ذکر ہے ۔ جو ہر موسم مین چلتی ہین ۔ جس طرح کسی دار الخلافہ سے ایک بڑا ذخیرہ ڈاک کا روانہ ہوتا ہے اور سب خطا کٹھے بے ہوئے ہوتے ہین پھر جون جون ڈاک آگے چلتی ہے سارٹ ہوتی چلی جاتی ہے یہان تک کہ ہر ایک شہر مین پھر جس جس شخص کی چٹھی ہوتی ہے اوسی کو مل جاتی ہے اسی طرح ہوائین آسمانی ڈاک کا کام دیتی ہین تمام مختلف ممالک کے مختلف شہرون مین جو قسما قسم کے درخت ہوتے ہین سب کو اون کے مناسب حال ذخیرہ ہواؤن کے ذریعہ سے ملتا ہے ۔ تو وہ تمام پودے اور درخت پرورش پاتے ہین ۔ خدا تعالےٰ کے کام ملائکہ کے ذریعہ سے ظہور مین آتے ہین جبکہ ظاہری جسم کے اس قدر سامان ہین تو کیا روحانی تربیت کے واسطے سلسلہ تبلیغ نہین ہے ۔

آیت ۶ ۔ لواقع ۔ ضرور ہونیوالی ہے ۔

آیت ۷ ۔ ذات الحبک ۔ جس طرح ہوائین ستارون کے اثر سے چلتی ہین اسی طرح خدا تعالےٰ کے دوسرے کام ملائکہ کے ذریعہ سے انجام پذیر ہو رہے ہین ۔

آیت ۱۰ ۔ خراصون ۔ جو لوگ اٹکل بازیون سے کام لیتے ہین وہ اصل حقیقت سے دور چلے جاتے ہین ۔ انبیاء کے محافظ خدا تعالیٰ کا علم اور قدرت ہین ۔ اس واسطے ان کی بات درست ہوتی ہے

آیت ۱۱ ۔ فی غمرۃ ۔ گھمبر گھیر مین ہین ۔

آیت ۱۳ ۔ علے النار یفتنون ۔ ان کی بربان ایسی سخت ہین کہ اون کو جب تک آگ مین نہ ڈالا جائے وہ دور نہین ہو سکتین ۔ جیسا کہ جو برتن بہت میلا ہو اوس کو صاف کرنے کے واسطے آگ مین ڈالتے ہین سونے کا میل بھی آگ مین ڈالنے سے الگ ہوتا ہے ۔

آیت ۱۴ ۔ ذوقوا فتنتکم ۔ اب تم تمیز سیکھو ۔

آیت ۱۷ ۔ ھجع ۔ نیند ۔ سونا

آیت ۱۹ ۔ محادم ۔ وہ ہے جو مانگتا نہین ۔ سائل وہ ہے جو مانگ لیتا ہے ۔

آیت ۲۱ ۔ فی انفسکم ۔ تمہارے اندر نشانیان ہین بعض لوگون نے غلطی سے اس کے یہ معنے کئے ہین کہ رب تمہارے اندر ہے ۔ یہ معنے درست نہین ہین

آیت ۲۲ ۔ فی السماء ۔ یہ اٹل بات ہے ۔

رکوع دوم

آیت ۱ ۔ حضرت ابراہیم کے پاس جو مہمان آئے تھے ان کے متعلق قرآن شریف یا حدیث مین کہین نہین لکھا کہ وہ انسان تھے یا فرشتے تھے اس واسطے ہم بھی کچھ کہہ نہین سکتے ۔

آیت ۲ ۔ منکر ۔ ناپسند ۔ جو اچھا نہ معلوم ہو اچانک گئے اور عذاب کی خبر لائے تھے ۔

سلاماً ۔ ہم آپ پر سلام کر چکے ۔

سلام ۔ ہماری طرف سے ہمیشہ ہر زمانہ مین تم پر سلام ہو ۔ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ۔

آیت ۴ ۔ فراغ ۔ چپکے سے ۔ لپک کر ۔

عجل سمین ۔ موٹا بچھڑو ۔

مہمان کی خاطر کے واسطے حضرت ابراہیم کا طریق سب سے عمدہ ہے کہ کھانا لا کر مہمان کے آگے رکھ دیا جاوے پہلے پوچھتے نہین رہنا چاہیئے ۔

آیت ۶ ۔ صرۃ ۔ جماعت ۔ آواز ۔ خود جماعت مین آئی یا آواز جماعت تک پہونچی ۔

آیت ۷ ۔ کذالک ۔ یہی لفظ حضرت مریم کو بھی کہا گیا اور یہی حضرت ذکریا کو کہا گیا اور یہی حضرت ابراہیم کو بھی کہا گیا تھا ۔

الحکیم العلیم ۔ حضرت ابراہیم علیہ البرکات ایک کم سو سال کی عمر کے تھے ۔ اور اون کی بیوی نوّے سال کی عمر کی تھین ۔ ایسی حالت مین اولاد کا ہونا مشکل امر ہے خدا تعالیٰ تمام حکمت اور علم کا مالک ہے ۔ اوس نے ایسے سامان مہیا فرمائے کہ یہ بات حاصل ہو گئی ۔

آیت ۸ ۔ خطب ۔ بڑا کام ۔ اہم امر ۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ تمہارے آنے سے میرے دل کو دھڑ کا سا معلوم ہوتا ہے ۔ صرف میری اولاد کیواسطے پیشگوئی کرنا تو کوئی ایسا بڑا کام نہ تھا ۔ تم ضرور کسی اور کام کو مد نظر رکھتے ہو ۔

آیت ۱۰ ۔ طین ۔ ڈھیان ۔ (ڈھیلے)

آیت ۱۲ ۔ اخرجنا ۔ ہم نکال دین گے ۔ یہ عذاب سدوم اور گمارا کی بستیون پر بہ سبب کثرت لواطت کے آیا تھا ۔

آیت ۱۶ ۔ رکن ۔ لشکر ۔ طاقت ۔

آیت ۱۷ ۔ ملیم ۔ ملامت شدہ ۔

آیت ۱۸ ۔ وہ ہوا ان کے واسطے کوئی بہتر نتیجہ نہ لائی بلکہ موجب عذاب ہوئی ۔

آیت ۱۹ ۔ سایم ۔ نکھو کھلی ٹہری ۔

آیت ۲۳ ۔ فاسق ۔ بدعہد ۔ یہ تمام عذاب اون پر بہ سبب بدعہدی کے پڑا ۔

رکوع سوم

آیت ۱ ۔ السماء ۔ آجکل کے محققین کہتے ہین کہ اس نظام شمسی جیسے کئی اور نظام ہین آسمان کے نظامون کی کوئی حد بندی انسان کر نہین سکتا ۔ پھر

آیت ۲ ۔ الارض ۔ زمین کا بھی یہی حال ہے پہاڑ ہین تو ان کی حد نہین ۔ درخت بوٹیون مین تو ان کا شمار نہین ۔

آیت ۳ ۔ زوجین ۔ ہر چیز کا نر و مادہ ہے اور نر و مادہ کے ملنے کا نتیجہ بھی ضرور ہے پس ۔

آیت ۴ ۔ ففروا الی اللہ ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تاکہ تم شر سے بچو ۔ اور سکھ پاؤ ۔ انبیاء ہر ایک قدرت کے نظارہ کی طرف توجہ دلا کر انسان کو کھینچ کر خدا کی طرف لے جانا چاہتے ہین ۔

آیت ۵ ۔ اتواصوا ۔ کیا یہ لوگ اپنی پچھلی قوم کو نصیحت کر جاتے ہین کہ نبیون کو ساحر و مجنون کہنا

آیت ۹ ۔ ذکر ۔ نصیحت کرتے رہنا چاہیئے اس سے آخر فائدہ ہوتا ہے ۔

آیت ۱۳ ۔ ظلموا ۔ ظالم مشرک کو کہتے ہین ۔ ذنوب ۔ کے معنے ڈول جب بھر جاتا ہے ۔ تو وہ غرق ہو جاتا ہے ۔

سورۃ الطور

رکوع اوّل

آیت ۱۔ والطور۔ طور (جس کا دوسرا نام کوہ سینا بھی ہے) پہاڑ پر اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک بندے (حضرت موسیٰ علیہ السلام) سے مکالمہ کیا تھا۔ اس کا اور اوس کے مخالفین کا انجام تم دیکھ چکے ہو ویسا ہی معاملہ اب بھی درپیش ہے۔ خدا سے مکالمہ کرنے والا ایک تمہارے درمیان بھی ہے اوس کے مخالفون کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔

آیت ۲۔ مسطور۔ سطرون مین لکھی گئی۔ لکھی لکھائی کتاب تمہارے پاس موجود ہے

آیت ۳۔ رق۔ کل ما یکتب فیہ۔ ہر ایک چیز جس پر لکھا جائے اس کو رق کہتے ہین اور خصوصیت سے ہرنی کی کھال کو بھی کہتے ہین کیونکہ وہ بڑی مضبوط ہوتی ہے جن کتابون کی حفاظت مقصود ہوتی ہے وہ کھال پر لکھی جاتی ہین۔

منشور۔ کھولکر سنائی جاتی ہے۔

آیت ۴۔ البیت المعمور۔ آباد گھر۔ مراد مکہ معظمہ ہے

آیت ۵۔ سقف المرفوع۔ بلند چھت۔ مراد آسمان ہے جہان سے یہ سب عذاب آتے ہین۔

آیت ۶۔ البحر المسجور۔ مکہ معظمہ کے فتح ہو جانے پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے دشمن بھاگ گئے تھے انہون نے ایک جہاز کرایہ کیا اس مین سوار ہوئے۔ لیکن وہ جہاز بھی غرق ہوگیا۔

اس جگہ پانچ چیزون کا ذکر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اور ان کی قسم کھائی ہے۔ یعنے وہ پانچون رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت مین بطور گواہ کے پیش کی ہین۔ واقع شدہ اور نظری باتون کو ملا کر بتلایا گیا ہے تاکہ ان واقع شدہ باتون کی مانند نظری باتون کو بھی ہونے والی سمجھ لو۔ طور کی قسم بطور شاہد ہے اس کے ساتھ دوسری چیزین نظری ہین توریت مین بھی لکھا ہے کہ خدا کا گھر سمندر کے پاس ہے ان تمام باتون کو پیش کرکے اللہ تعالیٰ اگلی آیت مین فرماتا ہے۔ کہ عذاب ضرور آئیگا۔

آیت ۱۰۔ تمور۔ آسمان ایک عجیب چکر کھانیوالا ہے

آیت ۱۰۔ جبال۔ بڑے بڑے امرا اور کبرا کو بھی جبل کہتے ہین۔ یسعیا باب ۲ اور ۳۵ مین بھی یہ لفظ ان معنون مین استعمال کیا گیا ہے۔

آیت ۱۲۔ خوض۔ پنجابی مین جس کو کچھ مارنا کہتے ہین

آیت ۱۹۔ ھنیاً۔ مامون العاقبت۔

آیت ۲۰۔ حور۔ اعلےٰ درجہ کی بیویان۔

آیت ۲۱۔ ذریتھم۔ جن لوگون کے اجداد بزرگ صلحار ہوئے اون کے واسطے اس مین بشارت ہے کیونکہ وہ اپنے بزرگون سے ملینگے اور اون کے مدارج بھی بلند ہون گے

آیت ۲۴۔ غلمان۔ خدمت کے لیے لڑکے پھرتے ہون گے۔ صحابہ کرام کی بادشاہون کے لڑکون نے خدمتین کین۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ کاھن۔ آیندہ کی خبرین بتانے والا کنجیان والے سپر بچو لزم والے جوامرکیہ مین ہین۔ فال لینا تو جائز ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تفاول کیا ہے لیکن ان چیزون کو غیب بینی کا ذریعہ بنانا بالکل غلط ہے بعض لوگ لاف زنی کے طور پر کہتے ہین کہ آج رات مین تمہارے واسطے استخارہ کرونگا اور جواب لا دونگا یہ بھی ایک غیب دانی کا دعوےٰ ہے استخارہ طلب خیر کو کہتے ہین۔ استخبارہ اور شے ہے۔

رمال۔ نجومی اور جوتشی سب جھوٹے اور فریب دہندہ اشخاص ہین۔ ان کیطرف توجہ نہین کرنی چاہیئے۔

مومن کو دعا کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ دعا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ تیر انداز کے ہاتھ مین تیر یا ملبیب کے ہاتھ مین دعا یا بہادر کے ہاتھ مین تلوار۔ صرف الفاظ مفید نہین۔ بلکہ اس کے ساتھ درد اور اضطراب چاہیئے جیسا کہ صرف ہتھیار کام نہین آسکتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمدہ ہاتھ اور دل نہ ہو۔

مجنون۔ کو اپنے اعمال کا کوئی نتیجہ نہین ملتا اسکی باتین اور کام سب اکارت جاتے ہین لیکن آنحضرت کے تمام کام نتیجہ آور ہوئے اس واسطے ثابت ہوا کہ آپ مجنون نہ تھے اور نہ کاہن تھے کیونکہ کاہن نامراد رہتا ہے۔ آپ کامیاب ہوئے۔

آیت ۲۔ شاعر وہ ہے جو شعر کہنے کو اپنا پیشہ بنائے یہان ان لوگون کا ذکر نہین جو موزونی طبع کے سبب گاہ گاہے شعر کہہ لیا کرتے ہین۔ شاعر بہادری کا بڑا ذکر کرتے ہین مگر خود بہادر نہین ہوتے۔ سخاوت کی بہت تعریف کرتے ہین مگر خود سخی نہین ہوتے ایک شخص کی تعریف مین بڑے بڑے قصائد لکھتے ہین مگر ذراسی ناراضگی ہو جائے تو پھر ہجو کہنے بیٹھ جاتے ہین ان کے دل مین کچھ نہین ہوتا صرف زبانی باتین بناتے ہین۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مین یہ باتین نہ تھین۔ آپ سب سے بڑھکر سخی۔ سب سے زیادہ بہادر۔ ہمیشہ سچ کہنے والے سنجیدگی سے تبلیغ کرنے والے تھے اس واسطے آپ شاعر نہ تھے۔

ریب۔ گردش۔

آیت ۱۳۔ یکتبون۔ جن کو الہام ہوتے ہین وہ اپنے الہامات کو لکھ کر شائع کر دیتے ہین

آیت ۱۴۔ کیداً۔ جنگ۔

مکیدون۔ جو لوگ جنگ کا خمیازہ بھگتین گے۔

سورۃ النجم

رکوع اوّل

آیت ۱۔ اس مین نبوت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور نبوت کی ضرورت کو ثابت کیا گیا ہے۔ نجم۔ گچھون کو کہتے ہین جن کو جھمکا بھی کہتے ہین۔ یہ سات ستارے ہین ان کے نزول کے وقت عرب سفر کرتے تھے سفر مین مسافرون کیواسطے یہ ستارے راستہ کے لئے راہنمائی کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دنیا مین معمولی منازل کے طے کرنے کے لئے راہنمائی کرنیوالے موجود ہین تو کیا حقیقی منازل کے طے کرنے کے واسطے کسی راہنما کی ضرورت نہین۔

آیت ۲۔ واعظ وہ ہو سکتا ہے جس مین تین صفات ہون

۱۔ ماضل۔ جاہل نہ ہو۔ جو خود ہی کچھ نہین جانتا وہ دوسرے کو کیا سکھائیگا۔

۲۔ صاحبکم۔ تمہارے ساتھیون مین سے ہو تمہارا دیکھا بھالا ہو۔ کوئی اجنبی آدمی نہ ہو۔ کیونکہ اجنبی آدمی تو اپنے گذشتہ حالات کا اخفا کر کے چند روز کیواسطے نیک بن سکتا ہے مگر جو شخص ہمیشہ ہمارے درمیان رہا اس کے حال سے ہم اچھی طرح واقف ہین۔ کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔

۳۔ ماغوی۔ باعمل آدمی ہو ایسا نہ ہو کہ دوسرون کو سکھائے اور خود عمل نہ کرے۔

یہ تینون صفات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مین پائی

جاکر رخصت نہ دی آخر وہ ایک یورپین نومسلم کو لیکر منیلا چلے گئے اس سفر میں حاجی صاحب کا ہزار روپیہ سے بالا صرف ہوا۔ وب صاحب سے ملاقات ہوئی یہ بات طے پائی کہ وب صاحب سفارت کے عہدہ سے استعفا داخل کریں اور اشاعت اسلام کے لئے حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ جمع کریں۔ حاجی صاحب نے ہندوستان واپس آکر مجھ سے ملاقات کی اور میرے ذریعہ سے ایک جلسہ حیدرآباد میں قائم ہوا۔ جسمیں چھ ہزار چندہ بھی جمع ہوا لیکن میں نے حاجی صاحب سے کہدیا کہ ابھی وب صاحب کو عہدہ سے علیحدہ ہونے کو نہ لکھو۔ جب تک چندہ پورا جمع نہ ہو لے۔ حاجی صاحب نے اپنے جوش میں میری نہ سنی اور بھی تار دیا کہ سب ٹھیک ہے تم نوکری سے استعفا داخل کر دو۔ چندہ بہت

وب صاحب ہندوستان آئے

میں بمبئی سے ساتھ ہوا۔ بمبئی۔ پونہ۔ حیدرآباد۔ مدراس میں ساتھ رہا۔ حیدرآباد میں وب صاحب نے مجھ سے کہا کہ

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے

انہیں کی وجہ سے میں مشرف بہ اسلام ہوا

میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ مرزا صاحب کی بدنامی وغیرہ کا جو قصہ میں نے سنا تھا ان کو سنایا۔ وب صاحب نے حضرت مرزا صاحب کو ایک خط لکھوایا۔ جس کا جواب آٹھ صفحہ کا حضرت نے لکھ کر بھیجا اور مجھ کو لکھا کہ لفظ بہ لفظ ترجمہ کر کے وب صاحب کو سنا دینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ وب صاحب نہایت شوق و ادب کے ساتھ حضرت اقدس کا خط سنتے رہے۔ خط میں حضرت نے اپنے اس دعویٰ کو معہ دلیل کے لکھا تھا۔ پنجاب کے علماء کی مخالفت اور عوام میں شورش کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجھ کو بھی تم سے (یعنی وب صاحب سے) ملنے کی بڑی خواہش ہے۔ وب صاحب حاجی عبد اللہ عرب اور میری ایک کمیٹی ہوئی کہ کیا کرنا چاہئیے۔ رائے یہ ہوئی کہ مصلحت نہیں ہے کہ ایسے وقت میں کہ ہندوستان میں چندہ جمع کرنا ہے ایک ایسے بدنام شخص سے ملاقات کر کے اشاعت اسلام کے کام میں نقصان پہونچایا جائے اب اس بدفیصلہ پر افسوس آتا ہے۔ وب صاحب لاہور گئے تو اسی خیال سے قادیان نہ گئے لیکن بہت بڑے افسوس کی بات یہ ہوئی۔ کہ ایک شخص نے وب صاحب سے پوچھا کہ آپ قادیان حضرت مرزا صاحب کے پاس کیوں نہیں جاتے تو انہوں نے یہ گستاخانہ جواب دیا کہ قادیان میں کیا رکھا ہوا ہے لوگوں نے وب صاحب کے اس نامعقول جواب کو حضرت اقدس تک بھی پہونچا دیا۔

غرض ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کر کے وب صاحب تو امریکہ جا کر اشاعت اسلام کے کام میں سرگرم ہو گئے۔ دو ماہ تک میں وب صاحب کے ساتھ رہا۔ وب صاحب حقیقت میں آدمی معقول ہے اور اسلام کی سچی محبت اس کے دل میں پیدا ہو گئی ہے مجھ سے جہاں تک ہو سکا۔ ان کے معلومات بڑھانے خیالات کج کو درست کرنے اور مسائل ضروری کی تعلیم میں کوشش کی اور شیخ محمد ابراہیم رکھا ہوا نام ہے۔

جیسا میں نے کہا تھا ویسا ہوا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو کیا تھا لیکن ادا ہوتا ہوا کہیں سے نظر نہیں آتا تھا۔ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارا۔ لیکن نمود صبح امید رنگ ...

جب حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت سید شاہ حسین الدین صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا۔

حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا

معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ اشاعت ہو رہی ہے ان سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہو گا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب و ہندوستان نے تکفیر کی ہے ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا جائے اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا۔

خواب میں جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد

اس زمانہ میں میرا نائب ہے وہ جو کہے وہ کرو

صبح کو اٹھ کر شاہ صاحب نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلونگا اور اگر وہ امریکہ جانے کو کہیں تو میں جاؤں گا۔ جب کہ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے اور دوسرے صاحبوں نے خواب کا حال سنا اور پیر صاحب کے ارادہ سے واقف ہوئے۔ تو مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود قادیان جائیں سب نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہیں چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبد اللطیف صاحب اور حاجی عبد اللہ عرب صاحب قادیان گئے اور سارا قصہ بیان کر کے خواستگار ہوئے کہ حضرت اقدس اس طرف متوجہ ہوں تاکہ اشاعت اسلام کا کام امریکہ میں عمدگی سے چلنے لگے۔

حاجی عبد اللہ عرب صاحب سے مجھ کو ایک اور عجیب بات معلوم ہوئی۔ کہ قسطنطنیہ میں سید فضل صاحب ایک باکمال بزرگ رہتے ہیں۔ جن کو سلطان روم بہت پیار کرتے ہیں۔ سید فضل صاحب کے بزرگوں میں ایک شیخ گذرے ہیں (میں ان کا نام وغیرہ آیندہ دریافت کر کے کسی دوسرے رسالہ میں درج کرونگا) جو صاحب کشف و کرامات تھے وہ اپنے ملفوظات میں لکھ گئے ہیں کہ آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ تو مغربی ملکوں میں ایک بہت بڑی قوم گورے رنگ والی حضرت مہدی علیہ السلام کی بڑی معین و مددگار ہوگی اور وہ سب داخل اسلام ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب

خط آمدہ از وب صاحب

از ۱۲۹ اپنٹ نٹ سٹریٹ روذر فورڈ۔ نیوجرسی۔ یو ایس

بے۔ بخدمت مفتی محمد صادق صاحب۔ قادیان

۳۰۔ اگست ۱۹۰۸ء

میرے پیارے بھائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مورخہ ۱۰ جولائی بہت بروقت مل گیا۔ ریویو آف ریلیجنز میں ہمارے معزز بھائی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر پڑھ چکا ہوں اس خبر کے پڑھنے سے سخت غم اور رنج کا احساس میرے اندر جوش زن ہوا۔ مرزا صاحب نے ایک بڑا کام پورا کیا اور سینکڑوں کے دلوں میں نور صداقت پھیلایا۔ جن تک غالباً صداقت کسی اور طرح نہ پہونچ سکتی تھی۔ بیس سال سے زائد عرصہ گذرتا ہے جبکہ میری پہلے پہل آپ سے خط وکتابت ہوئی اور تب ہی سے میرے دل پر اس امر کا پرزور اثر ہے کہ مرزا صاحب بخوف سنجیدگی کے ساتھ حق کی تعلیم پھیلانے کیواسطے اپنے مقصد میں لگے

رہے ہیں۔ لاریب اس شخص کو خدا تعالیٰ نے اس بڑے کام کے واسطے برگزیدہ کیا تھا۔ جو اوس نے پورا کیا ہے اور مجھے اس مین شک نہین کہ وہ فردوس برین کے اندر اولیاء اور انبیاء کی رفاقت کا لطف اٹھائے گا۔

پس اگرچہ ہمارے درمیان سے آپ کا چلا جانا ہمارے واسطے بڑے غم کا موجب ہے تاہم اس بات پر خوش ہین کہ آپ کی جسمانی محنت کے ایام ختم ہوئے اور آپ اس سے اعلیٰ اور پاک ترین زندگی مین داخل ہو گئے۔

آپ کی سلامتی اور راحت کے واسطے دعا کرتا ہون مین ہون آپ کا بھائی

محمد الیگزینڈر رسل وب۔

اس کے بعد شیخ محمد ویب صاحب کا دوسرا خط ۲۰ ستمبر کا لکھا ہوا ہمین ۲ نومبر کو ملا ہے۔ جس مین شیخ صاحب لکھتے ہین۔ کہ امریکہ مین اس سال ایک مذہبی کانفرنس ہوئی تھی جس مین شیخ صاحب موصوف نے اسلام کی طرف سے لیکچر دیا تھا۔ اس مین پھر شیخ صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے عظیم الشان اور نیک انسان کی وفات غمگین کرنے والی ہے۔ لیکن چونکہ وہ اپنا کام ختم کر چکے تھے قادر مطلق کی مرضی یہی تھی۔ کہ ان کی دنیوی زندگی ختم ہو۔ اونہون نے ایک عظیم الشان کام کیا ہے اور اس واسطے ان کا اجر بھی عظیم الشان ہوگا۔ آپ براہ مہربانی حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت مین میرا باادب سلام پہونچائین اور عرض کر دین کہ مین یقین کے ساتھ امید اور بھروسہ رکھتا ہون کہ سچے اسلام کی ترقی کے واسطے جو کوششین آپ کر رہے ہین۔ ان مین آپ کو ضرور کامیابی کا تاج پہنایا جائے گا۔

دعا ضائع نہین ہوتی

مخدومی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب نے باتون باتون مین ذکر کیا کہ میرے دادا جو بہت ہی پرہیزگار آدمی تھے اور اکثر قرآن خوانی مین مصروف رہتے تھے۔ رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور مین دعائین کیا کرتے تھے۔ کہ امام مہدی کی زیارت ہو۔ وہ تو فوت ہو گئے۔ مگر قدرت الٰہی نے ان کی دعاؤن کو اس طرح سے قبول کیا کہ مجھے امام مہدی کا وقت عطا کیا اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کی حالانکہ میرے تمام خاندان پٹھانون مین ہم دو بھائیون کے سوائے اور کوئی احمدی نہین ہوا۔ اس واسطے مین ان مرحوم دادا کے واسطے بہت دعا کیا کرتا ہون۔

دعا مدد

منشی محمد بخش صاحب ڈرافٹسمین امتحان مین کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

نماز جنازہ

چودھری کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن بدوملی فوت ہو گئے ہین۔ مرحوم ایک نیک دل اور مخلص دوست تھے۔ احباب سے ان کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست ہے۔ قادیان مین اون کا جنازہ پڑھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور اون کے بھائی چودھری محمد سرفراز حسین و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲۔ حیدرآباد سندھ سے میان محمد اسمٰعیل صاحب درخواست کرتے ہین کہ بھائی میان فیروز الدین صاحب مرحوم کے واسطے احباب نماز جنازہ ادا کرین۔

جماعت والو

برادر محمد افضل صاحب اطلاع کرتے ہین کہ گذشتہ عید پر والو مین برادران احمدیہ کی ایک مختصر جماعت نماز علیحدہ ہوئی اور عید فنڈ کے واسطے مبلغ للعہ ۴۰ روپیہ جمع ہو گئے۔ اللّٰھم زد فزد۔ برادر موصوف یہ بھی لکھتے ہین۔ کہ ۲۵ اکتوبر کو وہان بھی زلزلہ محسوس ہوا جس سے اون کے ایمان تازہ ہوئے آجکل ہمارے قدیمی دوست ڈاکٹر علم الدین صاحب بھی والو مین ہین۔

نومسلم

مولوی مظفر اللہ صاحب و مولوی رحمت اللہ صاحب پسران مولوی قدرت اللہ صاحب ملتان سے اطلاع کرتے ہین کہ ہم ہر دو بھائی بمعہ خاندان ملتان مین مشرف باسلام ہو گئے ہین۔ ہم انجیل کی (ظاہرداری کی اخلاقی) تعلیم دیکھ کر عیسائی بن گئے تھے اور عیسائیون کے درمیان رہ کر اور اون کے بدنمونے اور عیاشی کو دیکھ کر تائب ہوئے۔ چونکہ کسی لالچ کیواسطے عیسائی نہ ہوئے تھے اس واسطے وہان نہ ٹھہر سکے۔

جواب خطوط

۱۔ محمد فقیر اللہ خان صاحب۔ آپکا مضمون پہونچ گیا ہے۔ پسندیدہ ہے انشاء اللہ بشرط گنجائش شائع ہوگا۔

۲۔ حامد حسین خان صاحب۔ آپکا خط ملا۔ جواب اس اخبار سے ظاہر ہے بدر کے ساتھ آپکی ہمدردی کا شکریہ ہے

۳۔ میان قمر الدین صاحب لکلوہ۔ اخبار کی قیمت ۱۹۰۸ء مین للعہ رسالانہ ہے آیندہ عہ کر دیگئی ہے۔

روپیہ کس کے نام آنا چاہیئے

بعض وقت صدر انجمن احمدیہ کے مختلف افسران کی طرف سے جماعت احمدیہ مین چندون کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور احباب انہین افسران کے نام منی آرڈر ارسال کر دیتے ہین۔ لہذا تمام احمدی احباب کی خدمت مین بطور یاددہانی لکھا جاتا ہے کہ مہربانی فرما کر ہر ایک قسم کا روپیہ جو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف مدات کے لئے یا افسران انجمن کی تحریک پر بھیجین۔ وہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کرین۔ والسلام۔

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہو گئی ہے اب براہین احمدیہ اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوگی۔ مجلد صہ ۱۲ آر بے جلد صمہ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایک روپیہ کی رعایت ہوگی یعنے ان کو براہین احمدیہ مجلد للعہ ۱۲ آر اور بے جلد صرف للعہ مین دیجائے گی۔

مینیجر بدر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جس کے اجزاء مخفی ہون بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہین۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و سحوجیت فساد بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی۔ یبوست۔ اوجاع مفاصل ہ وغیرہ۔ بلکہ یہان تک محیط اعظم مین لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین ہے کہ بہت ہی مفید شے ہے۔ قیمت ایکتولہ صہ ۲ ہے ۱۔ دو تولہ کی عہ اور پانچ تولہ ۲ چار روپیہ (للعہ) ہے ایک تولہ سے کم فروخت نہین ہوتی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر۔

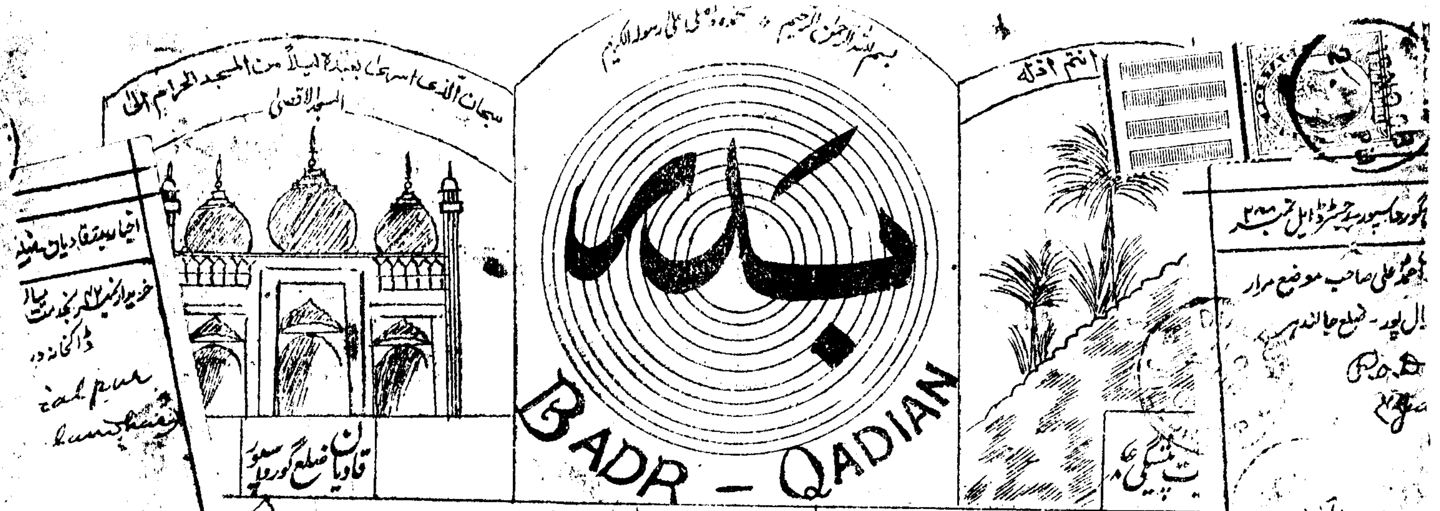

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸ — نمبر ۲

مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۵ مگہر سمت ۱۹۶۵

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچہا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جہوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتہ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکہ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہ پہیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چہوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجہے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اوسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ مارا وحی وایماے بود
ما ازو یابیم ہر نور وکمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر رات
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان ودل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکران مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ عہ
بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔
خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور فرماوین۔
رسید زر الگ نہ دی جاویگی اخبار مین چہاپی جاویگی اگر دو ہفتہ تک نہ چہپے تو خط لکہکر دریافت کرنا چاہیئے
تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔ منیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تہے اور طالب بکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله - ۲ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنہین مین گرفتار رہتا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجہ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب الیه ۳ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مینے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہونکا اقرار کرتا ہون تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہین آج مین نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہون جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تہے اور یہ اقرار کرتا ہون کہ خصوصیت سے قرآن وسنت واحادیث صحیحہ کے پڑہنے اور سننے اور اسپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام مین جان ومال سے بقدر وسعت وطاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر وپبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر بدر مطبع چہاپکر شائع کیا گیا)

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنے اہل بیت کے معالجہ کے واسطے لاہور تشریف لیگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب واپس دارالامان میں پہونچ گئے ہیں۔

تخفیف کرایہ منظور

جلسہ سالانہ کیواسطے کرایہ ریل میں تخفیف منظور ہو گئی ہے ایک طرف کا کرایہ ادا کرنے سے آمد و رفت کا ٹکٹ مل جائیگا۔ سارٹیفکیٹ کے فارم چھاپنے کا انتظام ہو رہا ہے۔

ایک نیک ارادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محب صادق جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس سال میں ایک ایسی آسامی پر تبدیل کیا گیا ہوں جس جگہ ماہ دسمبر کی تعطیلات میں ہی اس قدر کام کرنا پڑتا ہے۔ کہ دن رات میں بمشکل چند گھنٹے نیند کو پورا کرنے کے لئے ملتے ہیں اس لئے اس سال میری حاضری جلسہ پر ظاہرا مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے۔ میں دعا میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لے شمولیت جلسہ کے لئے کوئی راہ نکال دے آپ بھی دعا فرماویں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے عرض کریں کیونکہ حضرت اقدس کے وصال مبارک کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے جس میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ اور جب سے میں نے بیعت کی ہے یہ پہلا سال ہے کہ شمولیت جلسہ سے مجھ کو غیر حاضری نظر آتی ہے۔ جس کا مجھ کو رنج تمام عمر رہے گا اب میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا نخواستہ میں شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاؤں۔ تو میری غیر حاضری بھی میرے احمدی احباب کے لئے قابل تقلید ہو جاوے۔ سو میں آپ کے اخبار کے ذریعہ اس عرض کو مشتہر کرتا ہوں کہ میرے دارالامان حاضر ہونے پر جو خرچ ہوا کرتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ کرایہ آمد و رفت از سیالکوٹ تا قادیان دارالامان ۵؎۔ خرچ متفرق دارالامان ۳؎ اور نذرانہ حضرت اقدس ایک روپیہ۔ کل ۹؎ روپیہ ہوتے ہیں۔ میں یہ مبلغ ۹؎ روپیہ کی رقم ... سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی معرفت بخدمت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدونگا۔ جس فنڈ میں مناسب ہو شامل کر لئے جاویں۔ ممکن ہے۔ کہ میری اس تحریر سے بعض وہ احباب جو میری طرح کسی باعث سے حاضری اور شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاویں۔ وہ اسی طرح وہ رقم جو کہ اون کی جلسہ میں شامل ہونے کے باعث خرچ ہوتی ہو۔ دارالامان بھیجکر مستحق ثواب ہو جاویں۔ اور اس نیک تحریک سے اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی راہ شمولیت جلسہ کی کھولدیوے۔ آمین۔

دوسری عرض میری اون احباب کی خدمت میں جو کہ میرے ساتھ دلی تعلق رکھتے ہیں اور جو ضلع سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب ہیں اور جو میری تحریک پر ہر سال فی کس ایک روپیہ نذرانہ حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ احباب میری غیر حاضری کی مجبوری سے مطلع ہو جاویں اور بدستور سابق ایک ایک روپیہ نذرانہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں پیش کریں تاکہ اون کے نیک نمونہ سے دیگر احباب میں تحریک پیدا ہو اور وہ دوست ثواب کے مستحق ٹھیریں۔ والسلام

آپکا نیازمند اور حضرۃ خلیفۃ المسیح کا خادم

عاجز بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی

۱۵ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشتاقِ دیدارِ توام

اے مہدیِ آخر زمان مشتاقِ دیدار توام　　اے رہبرِ گمرہان مشتاقِ دیدار توام
بودی مسیحِ جانِ ما درد و غمِ ما را دوا　　اے مرہمِ خستہ دلان مشتاقِ دیدار توام
اے مظہرِ حق شانِ تو پاک و مطہر جانِ تو　　صلواۃ بر تو ہر زمان مشتاقِ دیدار توام
اے حجت و برہانِ حق ای لطفِ بے پایانِ حق　　اے رحمتِ ربِ جہان مشتاقِ دیدار توام
اے مسلمانرا قبلہ گہ اسلام را پشت و پنہ　　ہم غیرِ حق را خصم جان مشتاقِ دیدار توام
آن صورتِ یزدان نما صد حیف از ما شد جدا　　جان از غمش آمد بجان مشتاقِ دیدار توام
از فرقتِ تو نیم جان ہستند جملہ بندگان　　گشتی ز چشمِ ما نہان مشتاقِ دیدار توام
آن روئے تو بدر الدجیٰ بینم کجا یابم کجا　　ہستم بسے جویان دوان مشتاقِ دیدار توام
آن صحبت و دیدارِ تو بہائے گوہر بارِ تو　　خواہم بدل کوشم بجان مشتاقِ دیدار توام
آن روزہا یاد آورم بر ما چو میکردی کرم　　بودی پناہِ بیکسان مشتاقِ دیدار توام
گرد تو ہمہ پروانہ سان بودیم اے شمعِ جان　　بود از تو جانِ تو بجان مشتاقِ دیدار توام
از ما چہ دیدستی خطا گشتی ز چشمِ ما جدا　　نالی بچشم اے نورِ جان مشتاقِ دیدار توام
جان در فراقت ناتوان سوزان جگر ہم دل تپان　　چشمم ہمہ شد خون چکان مشتاقِ دیدار توام
آن بزمِ خوش با موہبت آن مجلس پُر شوکتت　　یادش کند مغموم جان مشتاقِ دیدار توام
آن خندہ ات چون گلستان وقتِ سخن اندر بیان　　بوئے نمک بر ریش جان مشتاقِ دیدار توام
آن جلسہ و وعظ و بیان بر کرسی و بر ممبران　　یادم شود پیچم بجان مشتاقِ دیدار توام
آن سیرِ تو با بندگان در ہر درسے بحث و بیان　　خوش خوش بطرزِ خوش روان مشتاقِ دیدار توام
ہر صبحدم پروانہ سان بر در ہجومِ عاشقان　　کاید برون آن نورِ جان مشتاقِ دیدار توام
وقتِ تو بود آن وقت خوش از غم نہ کس بودے ترس　　عشاق ہست شادمان مشتاقِ دیدار توام
اکنون حضورت شد رہا شاہا کجا جوئیم ترا　　دل میکند آہ و فغان مشتاقِ دیدار توام
دلہا الم اندوختہ ہجرِ تو جانہا سوختہ　　چشمانِ ما زاری کنان مشتاقِ دیدار توام
شاہا بہ بین رنجوریم کن مدد این مہجوریم　　اندر حضورِ خود نشان مشتاقِ دیدار توام

کن یک نظر سویم روا ہستم اویس بینوا
اے مہربان اے مہربان مشتاقِ دیدار توام

صوفی تصور حسین مہاجر قادیان

قاضی اکمل صاحب کے احباب کو اطلاع ہو۔ کہ قاضی صاحب موصوف وطن گئے ہوئے ہیں اون کے تمام خطوط براہ راست گولیکی جانے چاہئیں اور نہایت رنج کے ساتھ اس خبر کو ظاہر کیا جاتا ہے کہ قاضی صاحب کا بیٹا خورشید عاقل فوت ہو گیا ہے اور وہ خود دانت کے درد کے سبب چند دن بہت تکلیف میں رہے۔ اللہ تعالیٰ انکو شفا دے اور نعم البدل عطا کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لنگر خانہ

احباب احمدی سے یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ لنگر خانہ کے انتظام مین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو کیسی تکلیف ہوتی تہی ـ اور آنجناب کس طور سے اس معاملہ کو ہر وقت قوم کے سامنے پیش کرتے رہتے تہے اسی سنت پر عمل کرکے یہ خاکسار پہر آپ صاحبان کی خدمت مین یاد دہانی کرتا ہے ـ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ـ کہ فذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین ـ سو واضح ہو کہ لنگر خانہ کا خرچ بعد وصال حضرت اقدس کچھ کم نہین ہوا ـ کیونکہ اس سے اہل بیت حضرۃ مسیح موعود کی خدمت کی جاتی ہے اور اسی سے سب احباب احمدی جو باہر سے درس قرآن شریف سننے یا زیارت کرنے یا دعا کرانے یا دوا کے واسطے آتے ہین ان کی ساری ضروریات پوری کی جاتی ہین ـ لنگر خانہ کا خرچ معمولی ایک ہزار ماہوار کے قریب ہے ـ اور حضرت خلیفۃ المسیح موعود اس کی نگرانی کرتے رہتے ہین اور جناب چودہری رستم علی صاحب جیسے مخلص اور متقی انسان اس صیغہ کے افسر ہین اور بہت محنت اور کوشش سے کام کرتے ہین ـ لنگر خانہ کا چندہ حضرت اقدس نے ہر ایک مرید کے لئے ضروری کیا ہے بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ لکھا ہے ـ کہ جو شخص لنگر خانہ کا چندہ نہین دیتا وہ کس طرح احمدی رہ سکتا ہے کیونکہ اگر یہ سلسلہ زائرین کا جاری نہ رہے ـ تو لوگ قرآن شریف کے حقائق اور معارف حضرت مولانا و مرشدنا جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کی زبان مبارک سے کس طرح سن سکتے ہین اس لئے ہر ایک احمدی کو ضروری ہے کہ جیسے وہ اور چندے باقاعدہ طور سے ادا کرتے ہین ـ اسی طرح اس مین بہی باقاعدگی اور پورا اہتمام کرین اور کچھ نہ کچھ چندہ خواہ اس کی مقدار کم ہی کیون نہ ہو مثلاً ایک پیسہ ہی ہو ـ ضرور بھیجین اور ماہوار محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجا کرین ـ جماعت سیالکوٹ چندہ بھجوانے مین اول نمبر پر ہے ـ اور مجھے یاد ہے ـ کہ ایک مجلس مین جناب قبلہ و کعبہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود نے اونکو انصار کے لقب سے یاد فرمایا تہا ـ جماعت سیالکوٹ ہر موقعہ پر ہر مہینہ مین سینکڑون نہین ہزارون سے سلسلہ کی مدد کرتی ہے ـ مگر ان ایام مین موسم قحط اور وبا کی سختیون نے کچھ ایسے مشکلات پیدا کر دئے ہین کہ چندون کی وصولی کرنے [illegible] بہت سی دقتین واقع ہوگئی ہین ـ خدا تعالےٰ ہمارے بیمار بہائیون کو جلد تر صحت یاب کرے ـ اور اون کو دینی کامون مین بڑہ بڑہ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے ـ

صدقہ رد بلا ـ کا مشہور اور مسلم مقولہ اس حدیث الصدقۃ تطفی غضب الرب کا ترجمہ ہے لہذا احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس گر سے فائدہ اٹہانے کی کوشش کرنی چاہئے ـ دن تہوڑے ہین ـ ان کو غنیمت جان کر موقع فرصت کو سستی اور غفلت مین نہ کہونا چاہئے ـ فلینظر نفس ما قدمت لغد ـ والسلام

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

۷ ـ نومبر ۱۹۰۸ء

حیدر آباد کی تباہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـ حیدر آباد کی طغیانی و تباہی کے روز اور دوسرے دن جب مین خاص طور پر تمامی عبرتناک نظارون کا معائنہ کیا تو اسی وقت جناب کے نام ایک تفصیلی خط لکھ کر امپریل پوسٹ آفس افضل گنج مین جب گیا تو معلوم ہوا ـ ... ... کہ وہ بہی آب برد ہو گیا ـ ریل تار ڈاک بند تھے پس نا امیدی کے ساتھ وہ خط معرض التوا مین ہی رہا ـ

کئی دنون کے بعد ڈاک وغیرہ کی آمد و رفت شروع ہوگئی ـ بعد مین سنا گیا کہ کسی احمدی نے یہان سے مفصل رپورٹ لکھ کر قادیان روانہ فرمادی ہے ـ پس مین اخبارات کا منتظر رہا ـ کہ کوئی مفصل آرٹیکل اس تباہی کے متعلق ضرور دیکھون گا ـ لیکن ہر طرح سے مایوسی ہوئی ـ چونکہ یہ تباہی کوئی معمولی تباہی نہین ہوئی بلکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد سے ہندوستان پر ایسا انقلاب نہین آیا ـ ایک لاکھ پچاسی ہزار (۱۸۵۰۰۰) جانون کی بربادی ایک لاکھ مکانات کی تباہی ـ قریباً تین کروڑ کا سرکار و رعایا کے مال کا نقصان اس سے بڑھ کر اور کونسا سانحہ ہو سکتا ہے؟

ان تباہیون اور غیر معمولی حوادثات سے ہماری جماعت احمدیہ کو ایک خاص تعلق ہے ـ پس کیا ہی اچھا ہوتا ـ اگر کوئی مفصل مضمون اس تباہی کے متعلق شائع ہوتا ـ اور پبلک کو اس طرف متوجہ کیا جاتا ـ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زلزلہ کی پیشگوئی کے مطابق جب ضلع کانگڑہ کی تباہی ہوئی ـ تو رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین اس کے متعلق خاص طور پر ایک مضمون بعنوان "زلزلہ کا دھکہ" شائع ہوا تہا ـ اب بہی اگر رسالہ مذکورہ کے ایڈیٹر اس تباہی کے متعلق مفصل آرٹیکل تحریر کرنے کا ارادہ فرمادین تو اس طغیانی کی مفصل رپورٹ سرکاری محکمہ جات سے دریافت کرکے اور صحیح صحیح حالات لکھ کر ارسال خدمت کرتا ہون ـ یون تو اس تباہی کے متعلق آپ کے اخبارات مین خبرین وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہین ـ لیکن اگر خاص طور پر اس واقعہ کو تحریر کیا جاوے تو یقین ہے ـ کہ تمام دنیا کے سعید دلون پر اور پہر خصوصاً حیدر آباد کے مخالفین و غیر مخالفین پر نہائت مفید و موثر ثابت ہوگا ـ

رود موسیٰ کی طغیانی کا ایک نقشہ جناب کے ملاحظہ کے لئے مرسل ہے ـ آپ اس سے خود اندازہ فرمالین گے ـ کہ کیا طوفان عظیم تہا ـ غالباً یہ خبر جناب کے اور نیز تمام اراکین سلسلہ احمدیہ کے خوشی کا باعث ہوگا کہ جہان تک تحقیق کی گئی ـ اس طوفان عظیم سے ایک احمدی ہی بلکہ اوس کے متعلقین مین سے ایک شخص بہی ضائع نہین ہوا ـ تمام ہر طرح خیر و عافیت سے ہین ـ حالانکہ بعض کے مکانات ایسے خطرناک مقامات پر واقع تہے ـ کہ جس کا کچھ بیان نہین کیا جا سکتا ـ گو خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس سلسلہ پر رحم فرماکر اوس کے تمام متعلقین کو بال بال بچالیا ـ البتہ کئی احمدی بہائیون کے مکانات و سامان کا کچھ نقصان ہوا ـ

میر بشارت علی

[illegible]

مفید معلومات

ذیل کا خط جو حضرت امیرالمومنین نے ایک شخص کے بعض سوالات کے جواب میں لکھا تھا۔ فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر۔

فروعی باتوں میں ایمان کو مذبذب کرنا مناسب نہیں۔ یہ کیا مسائل ہیں کہ جن پر آپ گھبرا گئے کوئی ان میں توحید یا اسلام کا مسئلہ ہے۔ توحید۔ نبوت اور عدل کا ذکر ہے۔ الحمد شریف نماز میں ضروری ہے اور میں خود الحمد پڑھتا ہوں۔ اور سبحانک اللھم فرض وواجب یا ضروری نہیں لاکن بعد اللہ اکبر قبل الحمد شریف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ دعائیں یا تسبیحیں پڑھ لیتے تھے۔ ان میں بعض صحابہ سبحانک اللھم پڑھا ہے۔ سبحانک اللہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

رمضان شریف میں تہجد۔ قیام رمضان کی تاکید ہے اور خود نبی کریم نے تین روز جماعت سے پڑھے اسی کا نام تراویح ہے۔ صحابہ کرام نے لوگوں کو سست ہوتے دیکھا۔ تو ابی بن کعب نے جماعت کے ساتھ اول وقت جماعت کرائی۔ مگر صحابہ کرام آخر وقت کو پسند کرتے تھے۔ میں خود آخری وقت میں سحر کی روٹی سے پہلے گیارہ رکعت پڑھتا ہوں۔ اور اوس میں قرآن مجید سنایا جاتا ہے اور ہماری جامع مسجد میں بعد العشاء گیارہ رکعت پڑھ لیتے ہیں۔ یہ قیام رمضان ہے۔ جس کا دوسرا نام تراویح پڑگیا۔

پیشاب سے بچنا اور اوس سے حفاظت ضرور ہے ڈھیلا لینا کوئی فرض واجب اور سنت نہیں۔ ہم لوگ تو پانی بہا لیتے ہیں۔ مگر جن کو نہر یا دریا تقطیر البول ہو وہ غریب کیا کرے۔ ہاں ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ ہاتھ میں شرمگاہ کو پکڑ کر انسان گلیوں میں کھڑا ہو۔ یہ امر ناپسند ہے۔ کئی ایک لوگ صحابہ سے بعد آپ کے مرتد ہوئے۔ جن سے حضرت ابوبکر نے حسب وعدہ قرآن کریم جنگ کی۔ بے ریب وہ حوض کوثر کیا ایمان سے بھی ہٹائے گئے اور اسی طرح آخر میں بھی ہٹائے جاویں گے۔ اونہوں نے خلافت کے خلاف ہتھیار اوٹھائے۔

ہاں یہ مسئلہ آپ کا بڑا سچا اور ضروری اور قابل قدر ہے۔ کہ الیوم اکملت کے بعد کوئی شخص نیا طریقہ اور نئی شریعت قائم کرے تو وہ مرتد ہے اور کذاب اور مفتری ہے ہرگز اس قابل نہیں کہ لوگ اوس کی طرف متوجہ ہوں۔ وہ مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔

ہجرت کے وقت مولیٰ علی مرتضیٰ کو اپنے بستر پر سلایا یا نہیں سلایا۔ اس کا ذکر صحیح احادیث میں تو نہیں۔ البتہ تواریخ میں ہے۔ سو یہ مولیٰ علی مرتضیٰ کی بڑائی ہے اگر آپ نے سلایا یا آپ سوئے۔ صحابہ کرام ایسی جانبازیاں بہت کرتے تھے اور مولیٰ مرتضیٰ تو خاص آپ کے پیارے بھائی اور داماد تھے کیوں نہ کرتے۔

حضرت عمرؓ تو مدینہ منورہ میں حسب الارشاد پہلے ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور حضرت عثمانؓ حسب الحکم حبشہ کو ہجرت کر کے گئے ہوئے تھے۔

اگر تقیہ کا حکم ہوتا۔ تو تمام انبیاء و رسل کیوں دکھوں میں مبتلا ہوتے۔ حضرت سبط صغرا مظلوم شہید کربلا کیوں کربلا میں مبتلا ہوتے۔ یہ روافض کی کمزوری کا عقیدہ ہے۔

یہ مختصر جواب ہیں جو ایسے خط کے مناسب ہیں اگر تم یہاں آجاؤ۔ تو ہم اور مفصل جواب آپکو بتادیں۔ والسلام

نورالدین ۲۹ ستمبر ۹ء

مکتوب المسیح

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ایک مکتوب مجھے اتفاقاً مل گیا جو ناظرین بدر کے فائدہ کے لئے اخبار میں دیا جاتا ہے اس خط کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جناب رسالتمآب کا مقصد اس مدرسہ تعلیم الاسلام کو جاری کرنے سے کیا تھا اور آپ کا اپنے مولیٰ کریم پر کیسا بھروسہ تھا۔

یہ ایک مدرس کے جواب میں ہے جس نے کسی وجہ سے استعفا دینا چاہا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے بھیک مانگنی منظور ہے پر اس درسہ میں نہ ملوں گا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نزدیک ارادہ ہرگز مناسب نہیں اس سے خود غرضی اور دنیا طلبی سمجھی جاتی ہے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مدرسہ محض دینی اغراض کی وجہ سے ہے اور صبر سے اس میں کام کرنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت سے نزدیک ہوتے جاتے ہیں چونکہ یہ مدرسہ نیک نیتی سے محض دینی تخم ریزی کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس لئے میرے خیال میں استعفا دینے والوں کے استعفا سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے اور خدمت کرنے والا پیدا کر دے گا۔ لیکن اگر کوئی اس مدرسہ سے الگ ہو کر اپنی دنیا طلبی میں ادھر ادھر خراب ہوگا تو وہ رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جاویگا۔

چاہیئے کہ صبر کے ساتھ گذارہ کریں اگر خدا تعالیٰ اس قدر لیاقت نہ دیتا۔ تب بھی تو پانچ سات روپے میں گذارہ کرنا ہوتا۔ بلکہ میں نے آپکے امتحان کی ناکامیابی کے وقت سوچا تھا۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے تو میرے دل میں یہی حکمت خیال آئی تھی۔ کہ تا دنیوی طمع کا دامن کم کر کے دین پیش کیا جاوے۔ پس امتحان میں پاس نہ ہونا ایسا ہی تھا جیسا کہ خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تھا۔ تا عمدہ حالت میں ہو کر غیروں کے ہاتھ میں نہ جا پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ اس جگہ سے استعفا دو گے تو عیالداری کے لحاظ سے قادیان کو چھوڑنا ہی پڑے گا اور یہی صورت دینی تعلقات سے دور ڈالنے کے لئے ممد ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت سب خدا کے لئے ہو گئی تھی مگر اس زمانہ میں اس قدر غنیمت ہے کہ اس جماعت کی ایسی حالت ہو جائے کہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہوں۔ .. ..

.. ..

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمدؐ عفی اللہ عنہ

شاہراہ کونسی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک راہ ہے مجاہدات وریاضات کی۔ اور اوس کے ماتحت ہے مطالعہ ملفوظات کامل کی۔ اور سماع کلمات موزونہ کی۔ ایک راہ ہے ذکر جہر اور ترک لذائذ کی اور اس کے ساتھ ذکر خفی واخفی ہیا وکی۔ سمجھ لو۔ ان سب کے اصول گو تعلیم انبیاء میں کسی نہ کسی موجود ہیں۔ مگر ایک شاہراہ ہے۔ اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ یہاں اصوم وافطر۔ واصلی وانام واتزوج النساء اور ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ موجود ہے۔

شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ کی عوارف جس کو حضرت مزید الحق والملۃ والدین اپنے درس میں رکھتے تھے اور سلطان جی نے اس کو سبقاً پڑھا اور اس سے بھی اعلیٰ رنگ میں حضرت السید الجیلی کی فتوح الغیب ہے اور ادنیٰ رنگ میں تعرف اور رسالہ قشیریہ۔ ہاں مفید احیاء العلوم یا قوت القلوب ابو طالب المکی ہے رحمۃ اللہ علیہم۔ اور جامع کتاب حجۃ اللہ البالغہ جس کو شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا۔ یہ راہ ہے جس کو خاتم الانبیاء لایا۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

آج قرآن کریم اور سنتہ متواترہ اس کی متکفل ہے والحمدللہ رب العالمین۔ اور جس شرائط کا وعظ آپنے کہاہے۔ وہ واعظ ہرگز ہرگز مستقل اثر نہین رکھتا۔ .... گویا آپنے دیکھا ہوگا۔ اس کے اخلاق و عادات اس کی دنیا سے سردمہری اس کا نماز کو سنوار کر پڑھنا۔ کیا جنابنے ملاحظہ فرمایا۔ کیا کانیون اور عزلون کی ادامین اوس کا کمال کیا اوس کو انبیاء کے راہ پر لایا۔

دُعا کبیر کے حفاظ نے کیا اتباع سنت اور منہاج نبوت پر چلنے کی راہ پائی۔ آپ خود ماہر ہین ایسے واعظ بھی آنی اثر رکھتے ہین۔ لہذا با تجربت فانی من بہر جمعیتے نالان شدم جفت بدحالان و خوش حالان شدم۔ نوجوان سرگرم اللہ تعالیٰ کرے مستقیم الحال ترقی کرنے والے موافق قرآن و سنتہ کا خادم۔ ماینفع الناس ہوکر یمکث فی الارض ہو۔ آمین

نورالدین ۲۷ رمضان المبارک ۲۶ھ

ایک پرانی غزل

(از حافظ عبدالرحیم صاحب)

مصراع طرح ۔ سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے

زمین سے تا سما شور و فغان ہے
بپا محشر ہے شور الامان ہے
کہین ہے زلزلہ طاعون کہین ہے
سراسر باغ عالم مین خزان ہے
بھلا کیون جوش پر ہے قہر باری
زمین سے کھچ گیا کیون آسمان ہے
چراغ عقل و دانش لے کے ڈھونڈو
کھلے گا گر کوئی راز نہان ہے
کسی یوسف کو دی ہے اتنی ایذا
پھنسا جس کی سزا مین کاروان ہے
وہ یوسف ہے مسیح قادیانی
کہ حکم و عادل و شاہ جہان ہے
خدا ہے دعوے مین اوس کا مصدق
دکھاتا نو بنو روشن نشان ہے
قلم سے ہے قلم سر دشمنون کا
خطا تیر دعا ہوتا کہان ہے
صلیب و بید نے مانا ہے لوہا
بیان وہ آپ کا معجز بیان ہے
ہے اس مرد خدا سے یار رنجی
غضب آلود جس سے آسمان ہے
زمین پہ آئی ہے کیسی تباہی
نہ گھر مین ہے نہ جنگل مین امان ہے
بچیگا وہ۔ ہے جس مین نور ایمان
بلا ایمان کے ہر دم زیان ہے
کرو توبہ کہ توبہ کا کھلا ہے در
غنیمت جان لو اچھا سمان ہے
کوئی جیتیگا ہارے گا کوئی اب
سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے
دم عیسیٰ سے نیر مین پڑا دم
میرا دم دمبدم تازہ نشان ہے

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء
عبدالرحمن صاحب ۲۰۹۷ ؏
ابو یوسف صاحب ۱۳۴۳ عا۸ ۔ قاسم بیگ صاحب ۱۴۲۶ ؏
مولوی فضل صاحب ۱۴۳ عا۸ ۔ دلاور خان صاحب ۱۹۱۹ ؏
بابو گلاب خان صاحب ۱۷۲۰ للعہ ۔ علی محمد صاحب ۱۸۴۵ عہ
مظفر احمد صاحب ۱۵۵۹ عا۸ ۔ غلام احمد صاحب ۴۹۱ عہ
شیخ عبدالمجید صاحب ۹۶۴ عہ۸ ۔ عبدالستار صاحب ۳۹۱ عہ
عبدالغنی صاحب ۱۴۱۶ عہ۸ ۔ ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ
محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ عا۸ ۔ محمد حسین صاحب ۸۰۵ عہ۸
ولی اللہ صاحب ۲۰۱۵ عہ۸ ۔ ۲ ستمبر ۱۹۰۸ء
حنیف اللہ صاحب ۲۰۲۱ عا۸ ۔ محمد شفیع صاحب ۷۳۰ عہ
محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عا۸ ۔ محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ للعہ
محمد علی صاحب ۱۷۷۰ عہ۸ ۔ میران بخش صاحب ۱۷۶۳ عا۸
احمد نور صاحب کابلی عہ۸ ۔ عبدالرشید صاحب ۹۵۴ عا۸
۲ ستمبر ۱۹۰۸ء ۔ مرزا رحیم بیگ صاحب ۹۴۵ عہ
غلام حسین صاحب ۱۶۵۱ عا۸ ۔ ولی محمد صاحب ۲۱۲ ؏
محمد سراج الدین صاحب ۱۸۸۹ للعہ ۔ حافظ محمد امین صاحب ۱۹۵۰ ؏
عبدالغنی صاحب ۳۴۸ للعہ ۔ امام بخش صاحب ۱۲۷۳ ے
سردار خان صاحب ۴۹۶ ؏ ۔ مولا بخش صاحب ۷۲۵ للعہ
مستری احمد دین صاحب ۱۲۰۰ ؏ ۔ امام الدین صاحب ۱۲۹۵ ؏
محمد افضل صاحب ۹۱۶ ؏ ۔ عزیز الدین صاحب ۱۹۵۷ ؏
محمد شاہ صاحب ۱۴۲۰ ؏ ۔ مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ۱۴۲۸ ؏
محمد عمر خان صاحب ۱۲۴۱ ؏ ۔ عبدالقادر صاحب ۱۱۳۱ عہ
احمد علی صاحب ۱۰۳۳ ؏ ۔ مستریہ دایم سراج صاحب ۱۱۷۹ عہ
نظام الدین صاحب ۳۰۲ ؏ ۔ سردار خان صاحب ۹۲۵ عہ
محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ ؏ ۔ امام الدین صاحب ۹۷۹ للعہ
سید سردار محمد صاحب ۲۵ للعہ ۔ عبدالمجید صاحب ۹۹۹ للعہ
ملک شہباز خان صاحب ۹۲۳ ے ۔ محمد رضوی صاحب ۱۳۶ للعہ
۳ ستمبر ۱۹۰۸ء ۔ وزیر محمد صاحب ۱۵۷۶ ؏
محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عا ۔ غلام نبی صاحب ۳ ؏
حکیم قربان حسین صاحب ۱۷۴ للعہ ۔ محمد حسین صاحب ۱۷۳۳ ؏
محمد خان صاحب ۱۲۸۶ عہ ۔ عبدالرزاق صاحب ۸۵۰ ؏
مولوی غلام رسول صاحب ۹۶۳ للعہ ۔ عبدالرحمان صاحب ۵۹۳ ؏
امام الدین صاحب ۵۴۷ عہ ۔ عبداللہ صاحب ۱۹۰۱ ؏
۴ ستمبر ۱۹۰۸ء ۔ عبدالعزیز صاحب ۱۷۵۲ ؏
راجہ خان صاحب ۱۱۵۹ ؏ ۔ غلام رسول صاحب ۸۸۵ ؏
عبدالرحیم صاحب ۲۰۷۵ عہ۸ ۔ غلام رسول صاحب ۹۱۵ ؏
وزیر علی صاحب ۱۸۰۵ عہ۸ ۔ محمد حسین صاحب ؏
قیرانی صاحب ۱۲۷۶ عہ ۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء
حکیم احمد دین صاحب ۱۵۶۱ عہ۸ ۔ محمد یحییٰ صاحب ۴۷ عہ
فضل احمد صاحب ۱۰۹۲ ؏ ۔ صدرالدین صاحب ۲۰۱۲ عہ
نور احمد صاحب ۱۷۵۹ ؏ ۔ حکیم کرم الدین صاحب ۱۶۲۹ عہ
میان غلام محمد صاحب ۳۶۰ ؏ ۔ خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ عہ
مصری خان صاحب ۱۱۶۲ ؏ ۔ عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ للعہ
محمد ابراہیم صاحب ۵۴۴ ؏ ۔ رسول میان صاحب ۹۵۶ للعہ
عبدالکریم صاحب ۲۰۳۹ ؏ ۔ مرزا محمود علی صاحب ۷۶ للعہ
خداداد صاحب ۱۷۵۳ ؏ ۔ عبدالحلیم صاحب ۱۳۱۸ للعہ
ملک کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ ؏ ۔ محمد یٰسین صاحب ۳۵۵ للعہ
محمد قاسم صاحب ۴۶۳ ؏ ۔ سراج الدین صاحب ۴۲۴ للعہ
فضل الٰہی صاحب ۱۵۲۰ ؏ ۔ حوالدار نور الدین صاحب ۲۰۸۳ عہ۸
فقیر شاہ صاحب ۹۳۸ ؏ ۔ میان وڈھا صاحب ۵۳۵ ؏
سیٹھ ہارون صاحب ۱۷۶ ؏ ۔ جان محمد صاحب ۱۷۶۵ ؏
غلام محی الدین صاحب ۱۴۲۵ ؏ ۔ محمد سلطان صاحب ۲۰۴۲ ؏
عبدالرزاق صاحب ۱۴۱۸ ؏ ۔ حیا تعلی صاحب ۱۹۱ ؏
۵ ستمبر ۱۹۰۸ء ۔ محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ ؏
نبی بخش صاحب ۱۲۵۴ ے ۔ سمیع اللہ صاحب ۱۹۰۸ ؏
غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ عا۸ ۔ نور محمد صاحب ۱۰۱۵ ؏
جلال الدین صاحب ۷۲۰ عہ ۔ حسن محمد صاحب ۱۶۳ ؏
نامعلوم الاسم عہ ۔ جہانگیر خان صاحب ۱۴۶۱ ؏

ایڈیٹر صاحبان کی خدمت مین عرض ہی کہ اس درخواست کو اپنی رائے اور مزید مشورہ کے ساتھ اپنے اخبار مین درج کرکے مشکور فرماوین۔ ایڈیٹر بدر۔

بخدمت صاحب ڈائرکٹر جنرل بہادر ڈاکخانجات ہند

ایک درخواست

وی پی کی رسید ملنی چاہیئے۔

[illegible] پبلک کے فائدے کے واسطے اس اخبار کے [illegible] ایک تجویز پیش کرتا ہون۔ [illegible] امید کہ [illegible] وی پی کا سسٹم جاری [illegible] ہندوستان کے تاجر اور مالکان کارخانجات [illegible] مشکلات [illegible] سسٹم کے مطابق فرلیندہ اپنے ہاتھ سے ایک فارم کی خانہ پری کرکے ڈاکخانہ مین [illegible] فارم کا ایک ٹکڑا روپیہ [illegible] دیا جاتا تھا جس سے خریدار [illegible] اپنے رجسٹر [illegible] کے اندراج [illegible] آسانی ہوتی تہی۔ لیکن نئے سسٹم کے مطابق فرلیندہ کو اس منی آرڈر فارم کا حصہ کاٹ کر دیا جاتا ہے جو کہ وی پی وصول کرنے والے ڈاکخانہ مین طیار ہوتا ہے اور جس پر وصول کنندہ وی پی کا نام اور مقام اور نمبر وی پی درج کرنا اسی ڈاک منشی کا فرض ہوتا ہے جو منی آرڈر بناتا ہے۔ اب تجربہ سے یہ امر ثابت ہوا ہے کہ ڈاک منشی صاحبان اوس فارم کو پر کرنے کے وقت اکثر ضرورت [illegible] پہرتی سے کام لیتے ہین اس سے ہمارا یہ منشا نہین کہ ہم ان کو کوئی الزام دین۔ ممکن ہے ان کے پاس کام زیادہ ہوتا ہو اور ممکن ہے اسی طرح کی خانہ پری اون کے دیگر کاروبار اور ضروریات کے لحاظ سے اون کے واسطے کافی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض جگہ غفلت سے کام لیا جاتا ہو۔ اس جگہ ہم اس بحث مین نہین پڑنا چاہتے۔ کہ وہ ایسا کیون کرتے ہین یا ایسا کرنا اون کے واسطے جائز ہے یا نہین۔ اور نہ ہم یہ درخواست کرنا چاہتے ہین کہ ڈاک منشی صاحبان کو سرکار کی طرف سے سخت تاکید اور ضروری حکم دیا جاوے کہ وہ نام اور پتہ وصول کنندہ کا بہرحال خوش خط اور صاف لکھا کرین کیونکہ ڈاکخانہ کے روز افزون کام کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی درخواست کرنا منشی صاحبان کیواسطے ایک تکلیف مالایطاق کی خواہش کرنا ہے۔

اس وقت ہم یہ بھی نہین کہتے کہ پرانے سسٹم ہی کو دوبارہ جاری کردیا جائے۔ کیونکہ اوس مین بھی ایک بڑا نقص یہ تہا۔ کہ فارین راستہ مین گم ہو جاتی تھین یا زیادہ وی پی جاری ہونے کیصورت مین کسی کا فارم کسی کو چلا جاتا تہا۔ بعض دفعہ خود ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تہا۔ کہ یہان سے دو شخصون کے نام اخبار وی پی کیا گیا۔ چونکہ فارم اخبار کے پرچے کے ساتھ ہی ڈسپیچ ہو جاتے تھے اور اخبار متعلقہ کے ساتھ گوند وغیرہ سے چسپان نہین ہوتے تھے۔ اسواسطے راستہ مین سارٹر صاحبان نے اس وی پی کا فارم اوس کے ساتھ لگادیتے اور اوس کا اس کے ساتھ جس سے دس روپے وصول ہونے ضروری تھے اوس کو پانچ روپیہ کا فارم مل گیا اور اوس نے بخوشی تمام دے لیا۔ اور جسکو پانچ روپے کا وی پی جانا تھا اوس کو مبلغ دس روپیہ کا چلا گیا اور اوس نے واپس کردیا۔ اور ساتھ ہی ایک لمبا چوڑا خط کارخانہ کو شکایت کا لکھ مارا۔ اس کے علاوہ اور بھی نقص ہونگے جنکو دیکھ کر افسران ڈاکخانہ نے اس سسٹم کو بدل [illegible]

غرض اس درخواست سے ہمارا مقصد کسی تبدیلی کے لئے نہین ہے۔ سرکار نے اسکو جاری کیا ہے تو دو چار برس آزمالے لیکن ہم چاہتے ہین۔ اور اس اخبار کے ذریعہ سے آج با ادب تمام سرکار کی خدمت مین پیش کرتے ہین وہ یہ ہے کہ جب ایک وی پی ڈاکخانہ مین پیش کیا جائے تو اوس کیواسطے ڈاکخانہ سے اوسوقت

ایک رسید ملنی چاہیئے

رسید پر مکتوب الیہ کے نام اور پتہ کے ساتھ ڈاک منشی صاحب اپنے رجسٹر کا نمبر وی پی لگا دیا کرین اور ڈاکخانہ کی مہر لگادین۔ چونکہ جو منی آرڈر فارم کا ٹکڑہ فرلیندہ کو واپس ملتا ہے۔ اس پر بھی وی پی کا نمبر دیا ہوا ہوتا ہے اس واسطے اگر اس فارم پر نام اور پتہ درست نہ ہوگا۔ تب بھی فرلیندہ کو اس رقم کے کہاتہ کرنے مین کوئی دقت نہ ہوگی کیونکہ وہ اپنے ہی دفتر مین رسید کو دیکھ کر اپنے مشکلات کو حل کر سکیگا۔ اور اوس کے واسطے ضروری نہ ہوگا کہ اپنے حساب کتاب کو درست رکہنے کی خاطر بار بار ڈاکخانہ سے خط و کتابت کرکے وصول کنندہ وی پی کے نام اور پتہ دریافت کرے۔

اس پر ایک سوال ہوسکتا ہی کہ اس طرح ڈاک منشی کا کام بڑھ جائے گا۔ سو اس کا علاج یہ ہوسکتا ہے کہ موجودہ فارم ڈپلیکیٹ بنایا جاوے یعنی فارم دوہرا ہو۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ رقم اس پر دو جگہ درج ہو۔ یہ سارا کام فرلیندہ کرے ڈاک منشی صاحب ایک ٹکڑے پر صرف نمبر وی پی لکھ کر اور ڈاکخانہ کی مہر لگاکر فرلیندہ کو دیدیا کرین۔ اس سے ڈاک منشی کے کام مین کچھ ایزادی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کو صرف نمبر کا اندراج کرنا ہوگا اور بس۔

بالآخر ہم یہی عرض کرنا چاہتے ہین کہ اگرچہ حق تو سب سرکار کے ہین۔ جسکو خدا نے حکومت دی اور رعایا کا کام صرف تابعداری ہے۔ لیکن چونکہ ڈاکخانہ سرکار کا ایک نیم تجارتی محکمہ ہے اور اس مین پبلک کے حقوق کی نگہداشت کا ہمیشہ ازحد خیال رکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم باادب عرض کرنا چاہتے ہین کہ وی پی کیواسطے رسید کا حاصل کرنا دراصل

پبلک کا حق ہے

[illegible] منی آرڈر کیواسطے ڈاکخانہ [illegible] دیتا ہے کہ کچھ نقدی ڈاکخانہ کے سپرد کرکے اس نقدی کی فیس پہلے ادا کردی جاتی ہے وی پی کیصورت مین فرلیندہ ایک نقدی کی مالیت کی چیز ڈاکخانہ مین دیکر اس کی فیس بھی پہلے سے ادا کردیتا ہے۔ جبکہ ڈاکخانہ فیس منی آرڈر بھی ہم سے پہلے وصول کرلیتا ہے۔ تو پھر وی پی اور منی آرڈر ایک ہی صورت رکھتے ہین۔ جیساکہ منی آرڈر کی رسید ملتی ہے ویسا ہی وی پی رسید ملنی چاہیئے۔ نقدی یا اس کے برابر کی قیمت کی شے ایک ہی بات ہے۔ موجودہ صورت مین اگر کسی کا وی پی خدانخواستہ راستہ مین گم ہوجائے تو وی پی کرنیوالے کے پاس کوئی ثبوت اسبات کا نہین کہ اوس نے ضرور وی پی کیا تھا۔ حالانکہ وہ اس وی پی کیواسطے زائد فیس٭ پیشگی ادا کرچکا۔ اگر بیمہ کی فیس الگ لی جائے تو پھر وی پی اور معمولی پارسل٭٭ سے بڑھ کر فیس وصول کرلیجاتی ہے۔ تو معمولی پارسل اور وی پی مین کوئی فرق تین فرلیندہ کے ہاتھ مین ضرور ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ حضور ڈائرکٹر صاحب و پوسٹماسٹر جنرل صاحبان اس درخواست پر پوری توجہ فرماکر پبلک پر ایک احسان کرین گے۔

٭ [illegible]

٭٭ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امرتسری شیطان

دشمنِ حق کوئی گر دیکھنا ہو آ ناظرین ✦ بوالوفا کو تم دیکھ لو تم دور جاؤ کہیں
دیکھ کر صدہا دلائل جو سمجھتا ہی نہیں ✦ آسمان بار و نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہورِ وعدہ ہائے انبیاء و مرسلین

حق کی ہا ذرا ہو مانیو ان سے بیوفا تو باز آ ✦ افترا ء و کذب و ظلم و جور کیوں شیوہ کیا
ناصحِ مشفق کا فائدہ مان اے اثنیا کہا ✦ تابکے جنگ نبرد و کارزار باخدا
اے سیہ باطن بترس از خشم رب العالمین

کیا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے قرآن مجید و فرقان حمید میں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ وکذالک جعلنا لکل نبی عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً ط ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرہم وما یفترون۔ الانعام۔ یعنے تو مخالفوں کی مخالفت سے گھبرا نہیں اسی طرح قدیم سے چلی آئی ہے۔ ہم نے شریر انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ اون کی طبائع ہی اس مخالفت کی مقتضی ہیں۔ ایک شریر دوسرے شریر کو دھوکہ بازی کی بیہودہ اور لغو باتیں سکھاتے رہتے ہیں .... پس تو ان کی پرواہ نہ کر اور نہ ان کی افتراء پردازیوں کی طرف پرواہ کر خدا کی طرف ہمہ تن مصروف ہو اور اس پاجیانہ حرکت سے انکو کئی ایک غرضیں ملحوظ ہیں۔ ایک اپنے واہیات خیال لوگوں میں پھیلانے۔ تفسیر ثنائی جلد سوم صفحہ ۹

اسی سنۃ اللہ کے مطابق ثناء اللہ امرتسری اور حشمت علی اوس کے دوست نے حضرت اقدس سیدنا و امامنا خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی سے یہ آسمانی خطاب شیاطین الانس کا حاصل کرکے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کی ڈیوٹی کو پورا کیا ہے۔ اور اس پاجیانہ حرکت سے حسب مقتضاء طبیعت یہ امر ملحوظ رکھا ہے کہ یصدون عن سبیل اللہ کے ارتکاب جرم سے سادہ لوح انسانوں کی ضلالت کا ثواب حاصل کریں۔ اور ان پاجیانہ حرکات کو فخریہ ظاہر کرکے یحسبون انہم علیٰ شیٔ خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھ اچھا عمل کر رہے ہیں مگر نہیں جانتے کہ انہم ساء ما کانوا یعملون۔ وہ برے کام ہیں جو کر رہے ہیں جن کے حق میں خدائی فتوے یہ ہے کہ الا انہم ھم الکذبون استحوذ علیہم الشیاطین۔ فانسٰہم ذکر اللہ۔ اولٰئک حزب الشیطن۔ الا ان حزب الشیطن ھم الخاسرون۔ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولٰئک فی الاذلین کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ ان اللہ قوی عزیز۔ المجادلہ

وہی ہیں اصل جھوٹے شیطان نے اون پر قابو پالیا ہے پس اللہ کی یاد اون کو بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں خبردار! یہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹے میں ہے۔ جو لوگ خدا اور اوس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ بڑے ذلیل کمینے اور بدذات ہیں۔ (وہ نہیں جانتے) کہ خدا لکھ چکا ہو کہ میں اور میرے رسول بے شک غالب رہیں گے کیونکہ اللہ بڑی طاقتوں والا اور زبردست ہے۔ انہیں وجوہات سے واقعات نے ہمکو مجبور کیا کہ امرتسری کے لئے بربنا آیات قرآنی آسمانی خطاب کا اظہار کیا جاوے۔ اس لیے بجائے "امرتسری منکر" انسانی لقب کے "امرتسری شیطان" آسمانی خطاب سرِ مضمون عنوان ہوا۔

بعد اس مختصر تمہید کے ہم اپنے اس دعوی کا کہ امرتسری اور اس کے دوست نے شیاطین الانس والے کام کرکے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کے عامل بن کر پاجیانہ حرکت کی ہے اثبوت پیش کرتے ہیں۔ ~

جنابِ سرورِ عالم کے صدقے اگر ہو ا
میری یہ آرزو ہو وے قبول درگہِ والا
عدو بحرِ خجالت میں سدا کھاتا رہے غوطہ
روانِ طبع رواں کو دیکھ میری صورت دریا
میں نکلوں اس سے لیکر گوہرِ مقصد خداوندا
درین دریائے بے پایان درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

ناظرین! دہلی میں ایک صاحب مولوی حشمت علی مسلمان نامی ضلع گورداسپور کے رہنے والے چرم فروشی کا کام کرتے ہیں ان سے انٹروڈیوس کرانے کے لئے اس وقت اتنا ہی کافی ہو کہ آپ کا لخت جگر محمد یحیٰی قریباً چھ ماہ تک دارالامان میں تعلیم پاتا رہا ہے جس کو مسلمان موصوف نے خود حاضر ہو کر داخل کرایا تھا اور آپ دو تین مرتبہ قادیان میں رونق افروز بھی ہو چکے ہیں ہو سمکم المسلمین۔ ایک رسالہ آپ نے تالیف فرمایا ہے۔ جو قریباً دو جزو کا ہے۔ اوس میں آپ نے مامور من اللہ ایک خاص اصطلاح میں بنا کر اس امر کا بیڑا اوٹھایا تھا۔ کہ سوائے "مسلمان" نام کے کوئی دوسرا نام حنفی۔ اہل حدیث۔ احمدی۔ اہل قرآن وغیرہ رکھنا قرآن شریف کے خلاف اور گناہ عظیم ہے

قبل از طبع رسالہ مذکور اس کا جواب منجانب سلسلہ احمدیہ احسن الناظرین سلسلہ الرحمٰن نے تحریر فرما کر جماعت احمدیہ میرٹھ کو دیدیا جو بہ مجموعہ ازالۃ الوسواس" کے نام سے مطبع النذیر میرٹھ میں طبع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکا۔ اور "مسلمان" صاحب کو بھی اس راقم نیازمند نے پہونچا دیا جس کا آج تک۔ جواب الجواب الصواب سے نہیں آیا۔ مختصر "مسلمان" کی یہ تعریف ہے۔ مفصل بشرط ضرورت جیسیں عجیب و غریب ہیں گے پھر کسی موقع تحریر میں لاؤنگا اس قدر اور عرض کر دیتا ہوں۔ کہ "مسلمان" مذکور بوجوہات خاص جن کا اظہار دوسرے موقعہ کے لئے محفوظ رکھتا ہوں، سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک جا بغض و عناد کچھ عرصہ سے رکھتے ہیں جس کا اظہار گاہ و بیگاہ زبانی طور پر جماعت احمدیہ دہلی سے کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ آپ اون لوگوں میں سے ہیں جنکی تعریف یہ ہے کہ

"او خویشتن گم است کرا رہبری کند"

اور شومی بخت سے نہ قوت فیصلہ رکھتے ہیں اور نہ تاب مقابلہ۔ اس لئے اکی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بعد ازیں آمدم بر سر مطلب۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر آپ کا دماغ جو پھرا۔ تو برائے معالجہ مرتد ڈاکٹر کے نسخے پینے شروع کئے اور لگے پھر پھرانے۔ ان نسخہ جات کے استعمال سے بخارات جو دماغ میں چڑھے۔ تو بازار میں بیٹھ کر اول فول بکنے لگے۔ اونکی دماغی حالت بگڑتی دیکھ کر ایک روز اس غلام مسیح نے اون کا تنقیہ مناسب جان کر عجیب نسخہ سریع التاثیر لکھدیا جس سے خلل دماغ تو جاتا رہا مگر مذبوحی حرکات کا دورہ شروع ہو گیا۔ ایکبار عمل جراحی سے اگر پورا اپریشن کر دیا گیا تو انشاء اللہ یہ مرض بھی دور ہو جاوے گا۔ لہذا اب میں اون پر جراحی عمل کرونگا جس کے لئے کلورافارم سونگھایا جانا قبل از عمل جراحی ضروری ہے۔ سو کلورافارم سونگھاتا ہوں۔ دیکھتے جلیئے کہ کیسا عمدہ اپریشن ہوتا ہے کیم جون ۱۹۰۸ء کو آپ نے بازار میں اپنے ہم جنسوں میں بیٹھ کر یہ ڈینگ ماری کہ مرزا صاحب کی وفات بربنا مباہلہ ثناء اللہ ہوئی ہے۔ جس پر مندرجہ ذیل بات چیت ہو کر تنقیہ دماغ کا نسخہ لکھدیا۔

مولوی! مرزا صاحب نے ثناء اللہ سے مباہلہ کیا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ صادق کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے ہلاک ہو جاوے۔ پس مرزا صاحب ہیضہ سے ہلاک ہو گئے جس سے اون کا کذب ثابت ہو چکا۔

عاجز! ثناء اللہ سے کوئی مباہلہ حضرت اقدس علیہ السلام

سے نہین کیا۔ البتہ دعوت مباہلہ ثناء اللہ کو دی تھی جسکو اوس نے منظور نہین کیا۔ اور ڈر گیا۔

مولوی! ثناء اللہ نے ہرگز دعوت مباہلہ کو رد نہین کیا بلکہ قبول کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔

عاجز! مباہلہ آپ کس کو کہتے ہین اوس کی تعریف فرما دین۔

مولوی! فریقین کا باہم مل کر ایک دوسرے کے خلاف بددُعا کرنا کیونکہ مباہلہ بر وزن مقاتلہ ہے اور مقاتلہ مین مشارکت فریقین ضروری ہے اس لئے مباہلہ مین بھی مشارکت باہمی لازمی ہے۔

عاجز! کیا آپ دکھلا سکتے ہین کہ اس تعریف کا مصداق کوئی مباہلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ثناء اللہ کا ہُوا ہے۔ یا کم از کم حضرت اقدس ؑ کی دعوت مباہلہ کو ہی ثناء اللہ نے منظور کرکر مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔ ؟

مولوی! بے شک مین دکھلا سکتا ہون کہ ایسا ہی ہُوا ہے۔

عاجز! آپ ہرگز ہرگز نہین دکھلا سکین گے خواہ تمام شیاطین الانس والجن کو بھی امداد کے لئے پکارین۔ پس اگر آپ اس بے ہودہ دعوے مین سچے ہین۔ تو یہی تحریر کر دیجے اور عاجز بھی اپنا انکار لکھدیتا ہے۔ پھر ایک جلسہ مین آپ اپنے دعوی کے ثبوت مین حضرت مرزا صاحب کا وہ دعوت مباہلہ پیش کرین۔ جو ثناء اللہ کے مقابلہ مین ہے اور ثناء اللہ کا وہ قبولیت نامہ دکھلادین جس سے اس دعوت کو منظور کرکے اوس نے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔ اگر آپ ایسا دکھلا دین گے تو فوراً آپ کو ایک اشرفی قیمتی ۱۵ روپیہ کی انعام دونگا۔

بہت قیل وقال کے بعد مولوی صاحب نے مندرجہ ذیل معاہدہ تحریر کر دیا۔

نقل معاہدہ مولوی حشمت علی

"مولوی ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا اور مولوی ثناء اللہ نے اوسکو مان کر مدار فیصلہ مان لیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ نے اسکو نہ قبول کیا ہو اور اوس نے مباہلہ کرنے سے انکار کیا ہو۔ تو فقیر اس معاملہ مین مرزا صاحب کو صادق تسلیم کریگا۔

دستخط۔ حشمت علی مسلمان یکم جون ۱۹۰۸ء"

نقل معاہدہ عاجز راقم احمدی

"ثناء اللہ نے آجتک کبھی مرزا صاحب سے مباہلہ نہین کیا اور نہ حضرت مرزا صاحبؑ کی دعوت مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا۔ اگر مولوی حشمت علی صاحب یہ ثابت کر دین کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو قبول کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہے۔ تو مبلغ ۱۵ انعام مولوی صاحب کو دونگا۔ دستخط قاسم علی"

یہ ہے فریقین کا معاہدہ جس مین کسی وضاحت کی حاجت نہین۔ صاف طور پر مولوی صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ اور عاجز راقم کو اس سے انکار ہے اس لئے مولوی صاحب مدعی کے ذمے اس کا بار ثبوت تھا۔ اور ثبوت مین اجتہادی اور قیاسی استنباط یا بے معنے تحریر وتقریر کی ضرورت نہین۔ مولویصاحب کا فرض یہ تھا کہ اول وہ دعوت مباہلہ جو منجانب مسیح موعود علیہ السلام بمقابلہ ثناء اللہ شائع ہوئی تھی۔ پیش کردین۔ دوم ثناء اللہ کا وہ تحریری قبولیت نامہ جس مین اس دعوت کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ دکھلا دین۔ مگر وہ ایسا ثبوت لاتے کہان سے۔ حسب قرار داد مولویصاحب اتوار کر دن پانچ بجے شام کے برف خانہ کوڑیریل مین بمعہ اپنے نونہال اور دوتین دیگر متعلقین کے تشریف لائے اور یون گویا ہوئے۔

مولوی! مین ثبوت دعوے مین ایک تحریر لکھہ لایا اوس کو سُن لو۔

عاجز! قبل از گفتگو یہ دوچار انسان جو موجود ہین انکو سمجھا دیا جائے کہ ہمارا اور آپکا کیا تنازعہ ہے تاکہ فیصلہ کے سمجھنے مین انکو کوئی دقت نہ رہے۔

مولوی! ان سب کو امر متنازعہ معلوم ہے۔

عاجز! آپکا بتایا ہُوا امر انکو معلوم ہے لیکن بالمواجہ میرے اور آپکے ذریعہ سے جو معلوم ہوگا وہ نہایت ضروری ہے۔

مولوی! اچھا آپ انکو سمجھا دین۔

عاجز! سُنئے صاحبان۔ یہ معاہدہ (جیب سے نکالکر پڑھا گیا) مولویصاحب نے مجھے لکھدیا تھا اور اس کے مقابل میرا انکار تحریری (جس کی نقل انکو سُنا دی) یہ ہے۔ اس غرض سے مولویصاحب آج تشریف لائے ہین کہ آپکے سامنے وہ سب سے پہلے حضرت مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ والا مضمون شائع شدہ پیش کرکے بعد ازان ثناء اللہ کا قبولیت نامہ اوس کے متعلق دکھلا کر ۱۵ انعام حاصل کرین۔ اس کام کے واسطے کسی تحریر شدہ مضمون کے پڑھنے اور سننے کی ضرورت نہین۔

حاضرین! بے شک معاملہ صاف ہے۔ صرف دعوت مباہلہ اور قبولیت نامہ کا پیش کرنا ہی اس فیصلہ کے لئے ضروری ہے۔

مولوی! ہرگز نہین۔ مقدم میری تحریر کو سننا ہے جس مین استنباط کرکے فریقین کی تحریرون سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے۔

عاجز! اِس دعوے کے لئے استنباط کی ضرورت نہین بلکہ صراحۃ النص سے ثابت کرنا ہوگا۔ کہ یہ مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ ہے اور یہ ثناء اللہ اسکی بابت قبولیت نامہ۔

مولوی! مین ایسا نہین کرونگا۔ میری تحریر مین سب کچھہ آ جائیگا۔

عاجز! اچھا تو سنائیے۔

مولوی! (حاضرین کو مخاطب کرکے) مباہلہ کے لئے ضروری نہین کہ فریق ثانی بھی قبول کرے تو مباہلہ ہو ورنہ نہین)۔ (یہ دعوے اور ہے اور تعریف مباہلہ کے خلاف)

۲۔ نوح علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بددُعا کی وہ سب نوح ؑ کی زندگی مین ہلاک ہو گئے۔ (نوح کا مباہلہ نہین ہُوا)

۳۔ موسےٰ علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بددُعا کی وہ سب اون کی زندگی مین تباہ ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ (اس کو بھی مباہلہ متنازعہ سے کچھ تعلق نہین۔)

۴۔ مرزا صاحب نے ثناء اللہ اور عبد الحکیم وغیرہ دشمنون کے واسطے بددُعا کی اور اون کی ہلاکت کی پیشگوئی کر دی مگر وہ زندہ ہین اور مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق ہلاک ہو گئے (یہ جدید دعوے ہے اور بالکل جھوٹ)

۵۔ مبارک احمد مرحوم کی وفات پر ثناء اللہ نے شائع کیا کہ میرے مباہلہ کا اثر ہُوا۔ کہ مبارک احمد فوت ہو گیا۔ (یہ ثناء اللہ کا مشت بعد از جنگ ہے جو بر کلہ او باید زد)

۶۔ مرزا صاحب کی زندگی مین یہ مضمون شائع ہُوا تھا مگر مرزا صاحب نے تبصرہ جواب مین شائع کیا۔ اس مین کیون نہ انکار کر دیا۔ ثناء اللہ نے مباہلہ تو کیا ہی نہین۔ پھر اس کو کیا حق ہے کہ اس وفات کو اپنے مباہلہ کا اثر قرار دے مرزا صاحب نے تبصرہ مین لکھا ہے کہ میرا ایسا مباہلہ نہین) یہ خلاصہ ہے کہ مولویصاحب کے دلائل اثبات دعوے کا جس کا جواب معقول ومنقول سے مناسب وقت زبانی دیکر مولویصاحب کو ناکام ونامراد واپس کیا کیونکہ اصل دعوے سے ان باتون کا کچھہ تعلق نہ تھا۔ مفصل جوابات انشاء اللہ ہم رسالہ[1] مین شائع کرین گے۔ بوجہ طوالت یہان لکھنے کی

---

[1] اس رسالہ کا نام منتہی الکلام علی وفات المسیح علیہ السلام ہے جو انشاء اللہ تیار ہو رہا ہے۔

ضرورت نہیں۔ فانتظر!

اب صہ روپیہ نہ ملنے کا مولوی صاحب کو افسوس رہا جس کی شکائت اپنے ہمجنسون سے کرنے لگے کسی دوست نادشمن نے انکو یہ صلاح دی کہ حضرت! آپ نالش کرکے یہ روپیہ وصول کرسکتے ہیں۔ آپنے فرمایا کہ نالش پر روپیہ خرچ ہوگا وہ کہان سے لاؤن۔ یارون نے اس پر سکوت کرکے اون کو اون کے حال پر چھوڑ دیا مگر آپنے اس کو لقمہ تر سمجھا تہا۔ حسب ذیل دوسرا پرچہ مجکو لکھدیا جسکی نقل یہ ہے۔

نقل درخواست مولوی صاحب

میر قاسم علی صاحب۔ آپکا مجھ فقیر سے معاہدہ تھا کہ اگر مباہلہ مولوی ثناء اللہ کا مرزا صاحب سے ثابت کردون تو آپ صہ مجکو دین گے۔ چونکہ فقیر نے مباہلہ ثابت کردیا ہے اور وہ روپیہ حسب معاہدہ آپ نہیں دیتے۔ اب اگر آپ مجکو خرچہ نالش دیدیوین تو مین بذریعہ نالش عدالت مین آپسے وصول کرلونگا۔ اور ایک ہفتہ کے اندر نالش کردونگا۔

دستخط۔ فقیر حشمت العلی مسلمان۔

لیجئے حضرات! یہ لوگ ہین جو حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین اٹھتے ہین۔ تعجب تو یہ ہے کہ مولوی صاحب نے اپنا دعوے بہی ثابت کردیا۔ یاسعان نے انکو تعبیر بہی دلا دیا کہ نالش سے روپیہ فوراً وصول ہوجاویگا اور اجراء نالش پر کوئی کثیر رقم بہی نہیں صرف ہوتی تہی۔ آپ چرم فروشی کی بہی گھنٹہ دو گھنٹہ بازار مین رات کو کرتے ہین جس سے ضرور دو چار آنہ یومیہ تو کما لاتے ہون گے۔ علاوہ برین اپنے ہم جنسون سے یہ قابل شرم درخواست کرنی واجب تہی نہ کہ حریف مقابل سے باوجود ان سب باتون کے انکو ذلت آسمانی نے مجبور کرکے حریف سے ہی ایسی ناواجب عرض کرنے پر آمادہ کردیا۔ اور یہ نہ سوچے کہ اس سے بڑہکر اور رسوائی کیا ہوسکتی ہے کہ جس کے خلاف پر مین شاجا رہا ہون۔ اوس کے برخلاف تو نالش کرنی چاہتا ہون مگر خرچہ نالش کرنے کے واسطے اوس کے آگے ہی دست سوال دراز کرون۔ شیم۔ شرم۔ شیم۔ خدا امرتسری شیطان اپنے گریبان مین منہ ڈال کر اس کا جواب دے کہ اس مصلح قوم کی یہ نالائق حرکت اوس کے نزدیک باعث ازدیاد عزت ہے یا موجب ذلت و مسکنت۔

منگوائیے بستہ و قلم۔ لیجئے حضرت۔ ان جلد جواب اس کا رقم کیجئے۔ حضرت ہم نے آپ کی بے کسی پر رحم کرکے ایک خاص مصلحت سے ایک روپیہ چھ آنہ خرچہ برائے اجراء نالش و مدد رسید دیکر نہایت فراخ حوصلگی کا ثبوت دیدیا اور یہ سمجھ لیا کہ بذریعہ عدالت ہی آپکا مسہل کرایا جاوے تو مناسب ہے تاکہ آپ کی ذلت مین معہ آپکے موکل امرتسری کے بہر کثر ہے۔ ۱۷ رجون ۱۹۰۸ء کو ایک ہفتہ کے اندر نالش دائر کردینے کے اقرار پر خرچہ دیدیا۔ اور ہم دار الامان مین بحضور خلیفۃ المسیح علیہ السلام بغرض تجدید بیعت روانہ ہوگئے۔ بعد مین نالش ذیل دائر ہوئی۔

نقل عرضی دعوی مدعی

مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی حویلی کلو خواص (مدعی) بنام میر قاسم علی ساکن تراہا بیرم خان (مدعا علیہ) دعویدار پانے مبلغ صہ روپیہ بردی گواہان۔

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔ (۱) یہ کہ بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو یا قریب اس کے مدعا علیہ نے مدعی کو ایک رقعہ تعدادی مبلغ صہ کا اس اقرار سے لکھدیا تہا کہ اگر مدعی یہ ثابت کردے کہ مولوی ثناء اللہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے مباہلہ کیا ہے یا مولوی ثناء اللہ نے اس مباہلہ کو مدار فیصلہ ٹہرایا ہے۔ تو مین مدعا علیہ مبلغ صہ مدعی کو دونگا۔

(۲) یہ کہ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے مباہلہ کرنا اور اس کو مدار فیصلہ قرار دینا مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی ثناء اللہ کا ثابت کردیا۔ لیکن مدعا علیہ نے مبلغ صہ حسب وعدہ خود مدعی کو ادا نہیں کئے اور بنا ر مخاصمت ۱۷ رجون ۱۹۰۸ء کو آخر انکار سے بمقام دہلی پیدا ہوئی۔

(۳) یہ کہ مدعی نے وہ رقعہ ۲۱ رجون ۱۹۰۸ء کو منشی احمد میرز اپیلنویس کو واسطے تحریر کرنے عرضی دعوے کے دیا اور وہ رقعہ بوجہ ہونے بیمار کے عرضی نویس کو رنے کہین رکھ دیا جو اوس کو نہین ملا۔ لہذا شامل دعوی ہذا نہین کیا گیا

(۴) یہ کہ مدعی مستدعی ہے کہ ڈگری مبلغ صہ کی برخلاف مدعا علیہ معہ خرچہ عدالت بحق مدعی صادر فرمائی جاوے۔

عرضی فدوی مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی۔ مورخہ ۲۳ رجون ۱۹۰۸ء

اس عرضی دعوی مین آپنے چار باتین بیان کی ہین

ا۔ مولوی کو مدعا علیہ نے یہ معاہدہ تحریری دیا تہا کہ مدعی ثابت کردے کہ:-

(۱) مولوی ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے

(۲) یا ثناء اللہ نے اس مباہلہ (مرزا صاحب) کو مدار فیصلہ ٹہرایا ہے تو مین صہ روپیہ مدعی کو دونگا۔

ب۔ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کردیا کہ

(۳) ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے۔

(۴) اور ثناء اللہ نے (مرزا صاحب کے دعوت مباہلہ کو) مدار فیصلہ ٹہرایا ہے۔ آگے دیکھئے کس ذلت کے گڑہے مین مدعی صاحب گرتے ہین۔ ۹ رجون ۱۹۰۸ء تاریخ پیشی مقدمہ بعدالت خواجہ محمود حسین صاحب رجسٹرار بہادر مطالبہ خفیفہ قرار پائی جس پر فریقین حاضر ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل سوال وجواب پیش آئے۔

عدالت! (مدعا علیہ سے مخاطب ہوکر) یہ مقدمہ باہمی مسلمانوں کا مناسب نہیں آپ صہ روپیہ کسی انجمن کو دیدین۔ مولوی صاحب راضی ہوجاوین گے۔

مدعا علیہ! مجھے نہ تو مولویصاحب کو خوش کرتا ہے نہ کوئی وجہ ہو کہ مین صہ مدعی کی خاطر کسی انجمن کو دیدون۔

عدالت! اچھا آپ مدعی کو خوش نہ کرین نہ مدعی کی خاطر خیرات کرین۔ بطور خود ہی ثواب کے لئے کسی انجمن مین دیدین۔

مدعا علیہ! ایسا ثواب کمانے کے لئے نہ نالش کو ذریعہ بنانا ضروری ہے نہ مدعی کی غرض حاصل ہوسکتی ہے۔ اور نہ یہ ثواب کیمد تے ہے۔

عدالت! (فریقین سے مخاطب ہوکر) اچھا تو آپ ثالث مقرر کرلین وہ فیصلہ مقرر کردین گے۔

مدعی! منظور ہے۔

مدعا علیہ! فریقین اپنا اپنا منصف مقرر کرلین جن کا فیصلہ متفقہ قابل تسلیم ہو۔ بصورت اختلاف رائے ثالثان عدالت کسی کو سرپنچ مقرر کردے۔

عدالت! درست ہے۔ جاؤ ثالث نامہ لکہلاؤ۔

مدعی کیلئے دوسری آفت

عدالت سے باہر آکے لگے بغلین جہانکنے مولویصاحب۔ کہ اب ثالث نامہ کس سے لکھواؤن۔ خود جانتا تہا نہیں۔ عرضی نویس لکھائی مانگیگا۔ بڑی مشکل ہے اس تردد حالت کو ان کی عاجز نے محسوس کرکے کہا کہ مولوی صاحب لائیے مین ثالث نامہ لکھدیتا ہون چنانچہ میرے ثالث نامہ لکھدیا جس مین حضرت احسن الناظرین سنفر کو اپنا ثالث اور مدعی نے مولوی محمد بشیر بہوپالی مقیم دہلی کو اپنا ثالث قرار دیا

مدعی کی نحوست یا تیسری ذلت

عدالت نے حکم دیا۔ کہ اس پر ارکا ٹکٹ لگاؤ۔ مولوی صاحب کو پہلے سے بھی زیادہ مشکل پڑی۔ کہ اب ارکہان سے لاؤن۔ مجبور ہوکر خاکسار سے ہی ملتجی ہوئے۔ کہ ٹکٹ کے واسطے ار دو۔ مینے کہا کہ کیون فرمایا اس لئے کہ تمہارے پر مین نے حسب خواہش تمہاری نالش کی ہے۔ سبحان اللہ۔ کیا حواس باختہ ہوئے۔

خاکسار! مولوی صاحب ابھی کیا ار پہی آپ کی نجات ہوجاویگی۔ ہنوز ثالثان کا طلبانہ بھر فی خوراک حسب تجویز عدالت فریقین نے داخل کرنا ہے گھبراتے کیون ہو۔ اس وقت تین چار آدمی آپکے ساتھ ہین۔ پیسہ پیسہ فی آدمی چندہ کرلو۔ باقی کے واسطے اپنے موکل امرتسری کو لکھنا وہ آپ کی دستگیری اس درماندگی مین کریگا۔

مولوی! خرچہ نالش تو تنا فیصلہ مقدمہ آپ کو ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کا وعدہ ہے۔

خاکسار! پہلے آپکو خرچہ نالش کے وصول کرنے کی نالش کرنی واجب تھی۔ جب حسب تخیل سامی ڈگری ہوکر خرچہ وصول ہوجاتا۔ پھر یہ نالش کردیتے۔ شرم کرو۔ آخر شرمندہ ہوکر مولوی صاحب نے ارکا ٹکٹ اس پر لگا دیا۔ مگر عدالت نے بوجہ حضرۃ احسن الناظرین کے قادیان مین ہونے کے عذر کیا کہ مقدمہ مین بہت دیر اور طول ہو جاویگا۔ آپ بطور خود ان کو طلب کرلین۔ راقم نے جواب دیا۔ کہ یہ صہ کا مقدمہ نہین بلکہ ایک زبردست مقدمہ ہے۔ جسپر کئی صہ صرف ہوجاوینگے اس لئے مین اپنے ثالث کا تمام خرچہ آمدو رفت وغیرہ حسب تجویز عدالت داخل کرتا ہون۔ عدالت طلب کرلے۔ وہ ضرور تشریف لاوینگے۔ یہ میرا فرض ہوگا کہ مین انکو تحریک کرکے تاریخ مقررہ پر آنے کے تکلیف دون۔ عدالت نے اس کو ایک امر عظیم جان کر مدعی کو پوچھا۔ کہ آپنے ایسا لغو دعوی کیون کیا؟

مدعی! مدعا علیہ کے مجبور کرنے سے۔ کیونکہ مدعا علیہ نے کہا تھا کہ تم پر ہزار لعنت ہو کہ اگر تم بذریعہ نالش صہ وصول نہ کرو۔

عدالت! آپ پر تو کوئی لعنت پڑی دکھائی نہین دیتی آپنے مولوی ہوکر یہ بے جا حرکت کیون کی؟

مدعی! مین لعنت سے ڈر کر مجبور ہوا۔ ورنہ مین تو مقدمہ نہ کرتا۔

عدالت! یہ مجبوری تو اب بھی دور ہوسکتی ہے۔ آپ اپنا دعوے چھوڑ دین۔

مدعی۔ جزاک اللہ۔ مین بھی یہی چاہتا ہون اور مدعا علیہ کو معاف کرتا ہون۔

مدعا علیہ۔ (مدعی سے مخاطب ہوکر) معافی کی درخواست کس کی طرف سے ہے۔ مین معافی چاہتا ہون یا عدالت پر آپکا دعوے ثابت ہوچکا ہے اور عدالت درخواست کرتی ہے کہ آپ معاف کردین۔ پھر آپ

اگلا فقرہ ابھی مینے کہا نہین تھا۔ کہ عدالت نے مجھے فرمایا۔ آپ چپ رہین ہم فیصلہ کئے دیتے ہین۔

عدالت! (مدعی سے خطاب کرکے) اچھا تو آپ بھی یہی چاہتے ہین کہ دعوے سے دست بردار ہوجاوین۔ تو بیان لکھا دیجئے۔

مدعی! بہت اچھا۔ مین لیار ہون۔

مندرجہ ذیل بیان مدعی لکھ کر عدالت نے دستخط کراکر مقدمہ داخل دفتر کرا دیا۔

نقل بیان مدعی باقرار صالح

مین اپنے دعوے سے دستبردار ہوتا ہون مقدمہ خارج کیا جاوے۔ ۲۹ جون۔ دستخط میر حشمت علی عفی عنہ

دستخط عدالت

نقل حکم عدالت

حسب بیان مدعی مقدمہ خارج ہوکر داخل دفتر ہووے۔

۲۹ جون۔ دستخط عدالت

یہ ہین ناظرین اصل واقعات اس مقدمہ کے جسمین مدعی کی ذلت پر ذلت کے علاوہ شنگ زرد برادر شنگال کی دروغ بیانی ملاحظہ کرکے آپ ان شیاطین الانس کے زخرف القول سنکر حیران ہون گے۔ امرتسری شیطان اپنے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۳ رجولائے سنہ ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ مین زیر سرخی "دہلی مین عجیب مقدمہ" مندرجہ ذیل قمطراز ہین۔ برکیٹ ہماری جانب سے ہین۔

"دہلی مین ہمارے دوست (الکفر ملۃ واحدۃ کے باعث حشمت علی کو امرتسری شیطان نے اپنا دوست کیا ہے ورنہ وہ اہل حدیث کو مخالف اسلام وقرآن جانتا ہے۔ دیکھو اس کا رسالہ سمی سم الکم المسلمین) مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تھا۔ آخر ہوتے ہوتے یہان تک بات پہونچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکھدیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو یا اوس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو مین مبلغ صہ روپیہ مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا (اس اقرار کو امرتسری شیطان خوب یاد رکھے کہ اوس کے دوست کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا تھا۔ کہ اگر وہ یہ ثابت کردے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کے مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ قرار دیا ہے۔ تو انعام کا مستحق ہوگا) مولوی صاحب نے دلائل سے اپنا مدعا کو ثابت کیا (ان دلائل کا خلاصہ اوپر لکھدیا ہے۔ مولوی صاحب تو کیا ثابت کرسکتے تھے۔ خود سگ زرد ہی ہم کو اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس کی درخواست مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ قرار دینا ثابت کردین گے۔ تو ہم مبلغ ماۓ انعام اس کو دین گے۔ چاہے تو اپنے برادر شنغال کو بھی ساتھ ملالے اور اوس کے دلائل مثبت مدعا بھی نقل کرکے پبلک کو دکھا دے مگر یاد رکھے کہ وہ اور اس کا کوئی دوست اس سے عہدہ برآ نہین ہوسکیگا کیونکہ ؎

یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہین

مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا آخر نوبت عدالت تک پہونچی (عدالت تک نوبت کس نے پہونچائی۔ ذرا اس کو بھی اپنے دوست سے پوچھ کر بیان کرو) منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہین۔ اس تکرار کو اسلامی قوم کیلئے فضیحت جانکر فریقین کو صلح کے لئے سمجھایا۔ منشی صاحب سے کہا کہ آپ مبلغ صہ کسی اسلامی انجمن مین دیدین دونون کو ثواب ہوگا اونہون نے نہ مانا۔ پھر کہا کہ دونون صاحب کسی کو ثالث مان لو۔ اسپر مولوی صاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی مین مقیم تھے۔ مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا۔ عدالت نے کہا اتنی دور سے ثالث کا آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے مرزائی فریق چونکہ اس پر مصر رہا۔ آخر کار یہ بات بھی قرار نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مسلمان قوم مین آپ ہی معاف فرماوین (لعنۃ اللہ علے الکاذبین ناظرین سب کہو آمین) مولوی صاحب نے بڑی فراخدلی سے معافی نامہ لکھدیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا" (نتیجہ مولوی صاحب کی نہایت سخت ذلت ہوئی۔ کہ منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہے کیونکہ فریق مخالف سے خرچہ لیکر نالش کی تھی۔ اور یہ اقرار کیا تھا کہ بذریعہ عدالت صہ وصول کرونگا عدالت کی آنکھین دیکھ کر ایسے دُم دبا کر بھاگے کہ دعوی سے ہی دستبردار ہوگئے اگر ایسا ہی فراخ دلی کا ثبوت دینا

تھا۔ تو جھک مار کر نالش ہی کیوں کی تھی۔ جبکہ اوس کو اپنے دعوے کا حال پورا معلوم تھا۔ دیکھئے اس میں امرتسری شیطان نے یا اوس کے دوست حشمت علی نے جھوٹ کی نجاست پر موذ مار کر کس قدر اپنی گندہ خوری کا ثبوت دیا ہے۔ گویا تو یہ بیان عدالت میں بہ اقرار صالح دیا جاتا ہے کہ میں اپنے دعوے سے دست بردار ہوتا ہوں مقدمہ خارج کیا جاوے۔ اور کہاں یہ نجاست خوری کہ بڑی فراخ دل سے معافی نامہ لکھدیا۔ نادان فاضل نے یہ بھی نہیں سوچا کہ میں جو یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ معافی نامہ لکھدیا۔ اگر کسی نے کہدیا کہ اے شیطان یہ تیرا یا تیرے ہمزاد کا سُرخ جھوٹ ہے ورنہ وہ معافی دکھا جو لکھدیا تھا تو کیا بتاویگا خیر کوئی پوچھے یا نہ پوچھے۔ مگر ہم اس بدنصیب اہل خبیث امرتسری سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنا اہل حدیث ہونا ثابت کر سکتا ہے تو اس وقت ثابت کر کے دکھلادے اور اس کا ثبوت سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ اس معافی کو جسکی نسبت معافی نامہ لکھکر خود ہی اوس کے تحریر شدہ ہونے کا قائل ہے۔ اور پھر اوس کو لکھدیا ہی تاکیداً لکھدیا ہے۔ اپنے پرچہ اہلحدیث میں نقل کر کے شائع کرے تو ہم اوس کو مبلغ دوسو روپیہ انعام دینگے اور کوئی شرط سوائے اس کے نہیں۔ کہ وہ صرف معافی نامہ کی نقل شائع کرے۔ اگر وہ چاہے۔ تو اشاعت سے اول ہم انعامی رقم بنک میں جمع کر دیتے ہیں اور بعد اشاعت نقل معافی نامہ وہ اوس رقم کو خود وصول کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے اور ہرگز نہ کرسکیگا۔ تو اپنے لئے یا اپنے دوست کے لئے وہ خود انصافاً کوئی سزا تجویز کر کے ہم کو اطلاع دے۔ سوا اس کے اگر وہ حوصلہ رکھتا ہے تو خود اس دعوے کو لے جاوے جسکے دوست کیا تھا جسکو بقلم جلی نقل عبارت اہلحدیث مورخہ ۱۳ جولائی مندرجہ بالا میں تم نے لکھدیا ہے۔ یعنے اپنا سب بلکہ نایا حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوت مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرانا اور اوس کو تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کردے تو بھی ہم اوس کو مبلغ دوسو روپیہ انعام دینگے اور اوس کو صادق مان لینگے ورنہ یاد رکھے کہ بصورت ناکامیابی علاوہ ذلت و رسوائی کے تمام مخلوق کی لعنتوں کا مصداق ہوگا۔

نازل نہ ہو مگر یونہی یہ لعنت خدا کی ہر
باور نہ ہو وہی جسکو وہ قرآن دیکھلے

راقم آثم عاجز قاسم علی احمدی تیراہا بیرم خان دہلی۔

انتخاب الاخبار

ایرانی پارلیمنٹ ۔ طہران کی خبروں میں بیان ہے کہ ایک انٹی کانسٹیٹیوشنل جلسہ کے خلاف روس اور برطانیہ عظمی کے سفیروں سے آئینی حکومت کے لئے پھر درخواست کی ہے۔ شاہ نے مخالفین آئینی حکومت کی درخواست قبول کرتے وقت بیان کیا کہ بہت سے نیک مسلمان پارلیمنٹ پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن اونہوں نے وعدہ کیا ہے کہ یہ عرضی وزیر اعظم کے پاس بھیجی جاویگی۔

مچھلیوں کی بارش ۔ گزشتہ ہفتہ کو مدراس کلب کے احاطہ میں ایک عجیب و غریب کیفیت دیکھنے میں آئی ایک دن پانی زور سے برسا تو معلوم ہوا کہ زمین پر چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کا گویا فرش بچھا ہوا ہے اور یہ سب مچھلیاں چاروں طرف دوڑتی پھرتی تھیں۔ کتے اون کے کھانے اور قلی لوگ اون کے پکڑنے کے لئے زیادہ مصروف رہے اور افسوس ہے کہ شناخت کے لئے اون کا کوئی نمونہ باقی نہیں رہگیا۔ بھید کچھ نہ کھلا کہ یہ مچھلیاں کہاں سے آئیں عجب نہیں کہ یہ آب باران کے ساتھ گری ہوں۔ لیکن اس صورت میں دشوار معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر زندہ رہیں۔ یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ کسی ندی یا تالاب کی طغیانی سے نکل پڑی ہوں لیکن کلب کے قریب کوئی دریا نہیں ہے اور ایک تالاب جو یہاں پایا جاتا ہے اوس کا پانی باہر نہیں نکلا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کیچڑ کی مچھلیاں ہوں گی اگر ایسا ہے تو مدراس میں پہلے پہل دکھائی دی ہیں غالباً بنگال ایسے واقعات اکثر پیش آیا کرتے ہیں لیکن بات یہ ہے ہندی نالہ تالاب اور بڑے بڑے دریاؤں اور اون کی معاون شاخوں میں کثرت سے مچھلیاں بھری رہتی ہیں۔

مکہ معظمہ ۔ مسافران حجاز خوش قسمت ہیں کہ وہاں اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چند سال سے اونٹوں کا جس قدر کرایہ رہتا آیا تھا اوس میں ایک ثلث کی تخفیف ہوگئی ہے۔ مکہ معظمہ سے جو پرائیویٹ خطوط آئے اون سے معلوم ہوا کہ فی الحال وہاں کھانے پینے کی چیزوں کا نرخ بہت ارزاں ہوگیا ہے حتے کہ ہندوستان سے زیادہ ارزاں ہے۔ تمام اطراف سے عید کے بعد بے شمار حاجی روانہ ہوگئے پہلے جو لوگ حج کرنے جاتے تھے وہ بڑی مصیبت میں مبتلا ہوتے تھے۔ اب کی مرتبہ پہلے پہل یہ خوشخبریاں سننے میں آئی ہیں۔

عدن سے خبر آئی ہے کہ ملا نے میجر تین کے گروہ پر حملہ کیا ہے۔ تین آدمی قتل ہوئے اور چودہ ہزار اونٹ گرفتار کر لئے ہیں بہت سامان جنگی بھی ہاتھ آیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے صاحب اکونٹنٹ جنرل بہادر پنجاب کی خدمت میں گذارش کی تھی کہ ابتدا قیام انجمن سے سنہ رواں تک انجمن کے حساب کتاب کی جانچ کے لئے کسی قابل محاسب کو اوسط درجہ کی اجرت پر مقرر فرما دیا جاوے صاحب موصوف نے ایک چارٹرڈ اکونٹنٹ کو انجمن کے حساب کی پڑتال کے لئے مقرر کر دیا ہے چنانچہ آجکل انجمن کے حساب کتاب کی جانچ ہو رہی ہے انجمن مذکور نے اپنا سرمایہ ایک بنک میں رکھکر روزانہ لین دین کا باقاعدہ حساب کتاب رکھنے کا طریقہ جاری کر دیا ہے۔

لارڈ لینڈسڈون کے پسر دوم لارڈ چارلس فٹزماریس کی شادی ماہ جنوری میں لارڈ منٹو وائسرائے کشور ہند کی دختر خورد لیڈی وایولٹ ایلیٹ سے کلکتہ میں ہوگی۔ یہ شادی کئی وجوہات سے بے نظیر ہوگی۔ ملک معظم قیصر ہند کی خواہش کے مطابق ہندوستان میں اس شادی کے موقعہ پر بڑی دھوم دھام کی جائیگی۔ دربار دہلی کی بہت سی باتوں کا اعادہ اس موقع پر ہوگا۔ لارڈ و لیڈی منٹو فیاضانہ طور سے اپنے مہمانوں کی خاطر و تواضع کریں گے۔ تمام والیان ریاست اجزو دیسی فرمانروا اور اعلے حکام انگریزی و دیسی فوج کے افسر مدعو کئے جائینگے حضور وائسرائے کی کونسل کے تمام ممبر مع اپنی لیڈیوں کے موجود ہوں گے۔ لارڈ لینڈسڈون سابق وائسرائے ہند مع لیڈی لینسڈون کے اپنے لڑکے کی شادی میں اپنے احباب ڈیوک اور ڈچز آف ڈیونشائر۔ لارڈ و لیڈی گرے۔ لارڈ اور لیڈی واٹرفورڈ کے شریک ہونے کے لئے انگلستان سے ہندوستان آویں گے۔

ہز میجسٹی امیر صاحب کابل کو بھی جلسہ شادی میں شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اغلب ہے کہ امیر صاحب کابل بھی دس بارہ روز کے لئے جریدہ طور پر مختصر خدم و حشم کے ساتھ تشریف لاکر جلسہ شادی میں شامل ہوکر شادی کی رونق کو دوبالا کردیں۔ مگر ابھی تک اس بارہ میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

گھوڑوں میں بخار ۔ شمالی ہند کے اکثر فوجی اصطبلوں میں گھوڑوں کے اندر بخار کی وبا نمودار ہوگئی ہے۔ متھرا۔ دہلی۔ اور میرٹھ کی چھاؤنیوں کے گھوڑے کثرت سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں

رپورٹ جلسہ انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چھاونی انبالہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۸ء

دردتھا اک دل بیمار کا غمخوار قدیم
اب یہ حالت ہے کہ وہ بھی نہیں پرسان تیرا

ایک زمانہ تھا کہ یہ انبالہ کسی درخشندہ گوہر کی موجودگی سے احمدی برادران کے لئے ایک خوش نما گلزار نظر آتا تھا۔ اوس کے مبارک وجود کی برکتیں ہماری ہر حالت زندگی میں شریک حال تھیں اوس کی محبت آمیز گفتگو اور تسلی بخش کلام سے ہمارے سوالوں اور مشکلوں کے رنج دور ہو جایا کرتے تھے۔ اب وہ پیارا اور فرشتہ خصلت انسان ہم کو یہاں تنہا چھوڑ کر اپنے امام کے در دولت پر خدمت دین کے واسطے جا پہونچا۔ میری مراد اس وقت چودہری رستم علی صاحب سے ہے۔ جن کی عنایات کو انبالہ کے احمدی برادران ایک عرصہ تک یاد رکھیں گے۔ ہمیں اون کی جدائی کا صدمہ اور قلق ضرور ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ہمارے لئے موجب فرحت اور انبساط ہے کہ احمدی جماعت انبالہ کو اب آپنے خلیفۃ المسیح علیہ السلام تک عرض معروض کیلئے ایک ریپریزنٹیٹو مل گیا۔ خدائے کریم سے یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ اون کو خدمت دین کی اس سے بھی زیادہ توفیق دے اور ہم کو بھی ہمت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ان کے جلنے کے بعد یکم ماہ حال کو انجمن ہذا کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب جملہ برادران کی پسندیدگی سے چودہری صاحب کی جگہ پر پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ جملہ برادران کی درخواست شیخ صاحب موصوف نے اس بوجھ کو اوٹھانا منظور کیا۔ اللہ کریم اونکو موجودہ ہمت و مستعدی سے بھی سوا خدمت دین کا جوش اور سوز عطا کرے اور بقایا چندہ عمارت اشاعت الاسلام کی ادائیگی کیواسطے زور دیا گیا ہے دوسرے جلسہ کی تاریخ ۱۵ ماہ حال کو مقرر کی گئی جسکی رپورٹ انعقاد جلسہ کے بعد ارسال ہوگی۔

فضل احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاونی

جواب خطوط

غلام حیدر صاحب گجو چک۔ اچھا سر دست آپسے یہی قیمت منظور ہے۔ پچھلے پرچے ارسال ہوچکے لیکن سال جدید کی وصولی قیمت یقینی کیواسطے ۱۰۔ دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا۔

محمد بقا اللہ صاحب۔ روز جمعہ انشاء اللہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں عرض کر کے جنازہ پڑھا جاویگا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے

(اشتہار اجرتاً طبع ہوتا ہے۔ مبلغ صہ روپیہ ارسال فرمادیں)

نذیر محمد صاحب خریدار نمبر ۱۱۸۳۔ آپکی پہلی قیمت رعایتی وصول ہے آیندہ کے واسطے آپکو اگلے ماہ میں وی پی کیا جائیگا یا نومبر میں قیمت مبلغ للعہ ارسال فرمادیں۔

نور محمد صاحب چکوال۔ آپکے نام اخبار یہاں سے برابر روانہ کیا جاتا ہے اگر آپکو نہیں ملتا۔ تو ڈاک خانہ سے دریافت کریں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

دسوندی۔ قادر آباد سیالکوٹ	فتح محمد صاحب والنو
غلام مرتضیٰ " " "	غلام محی الدین خانکے ۲۰۸ لائلپور
عمردراز خان صاحب شرح گڈھ شنکر۔ ہوشیار پور	غلام نبی " " "
محمد نواب خان صاحب مدرس سکھانہ۔ ضلع لودیانہ	سلطان احمد " " "
رحمت خان ہیڈ کنسٹبل ہریم پور ہوشیار پور	فضلا " " "
بست۔ جیدکے (گجرانوالہ)	محمد حسین " " "
وادا۔ " " "	غلام حیدر " " "
نور محمد " " "	خدایار " " "
حیات محمد " " "	کالو " " "
غلام محمد صاحب مدرس ٹگیانہ	سموں مصلی " " "
عبدالرحمن صاحب لالہ موسیٰ	سموں بافندہ " " "
مسمات عائشہ اہلیہ محمد دین مقام گجو چک	مریم اول " " "
عبدل۔ سورج گڈھ۔ محلہ	مریم ثانی " " "
جلال الدین صاحب چک ۲۰۸ ضلع لودیانہ	حاکم بی بی
سرفراز خان صاحب " "	فتح الدین ٹھیکیدار موضع ملا
غلام احمد صاحب چک ۱۲۴ حیدرآباد سندھ	سید عتیق اللہ ولد سید
منشی محمد ابراہیم صاحب یادگیر بیڑی	خصلت شاہ مرحوم فرخ آباد
محمد اسمٰعیل صاحب چرچیلہ ضلع محبوب نگر نظام	امام الدین صاحب شادیوال گجرات
اہلیہ عبدالرحمن نوشہرہ	احمد الدین سلطان پور
مہر خان صاحب نائب تحصیل فتح جنگ	عیدا " "
محمد حسن صاحب ٹھٹھاری بھکر۔ ضلع شاہ پور	غلام حیدر " "
	محمد بخش " "
	جیوا " "
	قادر بخش " "
	نور محمد " "
	محمد اسحٰق " "
	عائشہ " "
	محمد جان معہ اہلیہ " "
	مسمات عزیز بی بی " "
	مسمات ماسوں " "
	مسمات جلتے " "

رسید زر

محمد عبداللہ صاحب ۱۵۴۱ ؏	میاں محمد دین صاحب ۱۲۵۰ ؏
محمد حیات صاحب ۹۲۳ ؏	طفیل احمد صاحب ۱۰۹۹ ؏
محمد بخش صاحب ۲۰۴۸ ؏	بابو احمد بخش صاحب ۱۷۴۷ ؏
رحمت ۵۱۴ ؏	احمد علی صاحب ۱۹۲۷ ؏
غلام احمد صاحب ۲۳۲ ؏	میاں فتح محمد صاحب ۲۰۷۴ ؏
فیاض الدین صاحب ۱۲۹ ؏	محمد بیگ صاحب ۱۵۸۸ ؏
خدا بخش صاحب ۹۱۲ للعہ	جیون علی صاحب ۱۶۴۷ ۱۰ر
امیر الدین صاحب ۱۶۶۴ ؏۱۰ر	محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ ؏۱۲ر
رحیم بخش صاحب ۵۵ عہ	رمضان علی صاحب ۱۱۲۷ سے
جیو بخان صاحب ۵۷۸ سے	عبدالعزیز صاحب ۱۰۷۹ للعہ
فضل کریم صاحب ۱۴۸۰ ؏	حیدر شاہ صاحب ۵۴۰ للعہ
اقبال علی صاحب ۱۴۸۳ ؏	نور حسن صاحب ۱۸۰۰ عہ
غلام محی الدین صاحب ۱۹۷۶ ؏	صاحبدین صاحب ۷۱۵ عہ
فیض محمد صاحب ۱۱۹۲ ؏	محمد محسن صاحب ۱۸۱۶ عہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۲۴ ؏۸ر	مولا بخش صاحب ۱۷۰۸ ؏

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرا فی تولہ عنہ۔ قسم ثانی تے۔ سرمہ قسم اول ؏ر اور دوم عہ سوم عہ اور ہر قسم کی لنگی اور کلاہ بھی موجود ہیں۔ المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہوگئی ہے اب براہین احمدیہ اصلی قیمت پر فروخت ہوگی۔ مجلد صہ بے جلد صہ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایک روپیہ کی رعایت ہوگی۔ یعنے اون کو براہین احمدیہ مجلد چار روپے (للعہ) اور بے جلد صرف چار روپے میں وی جاوے گی۔

مینیجر بدر۔

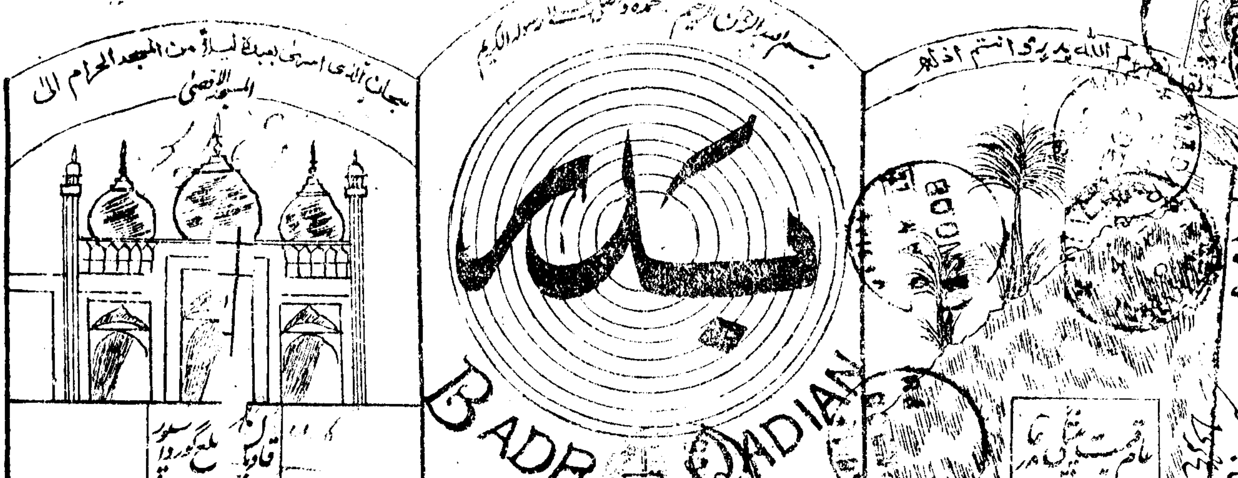

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | جلد ۲۸ نمبر ۴۸ ... | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۴ | مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۶ ... التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲ مگھر سمت ۱۹۶۵ | نمبر ۳

سارے جہان اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مہتمم محمد صادق عفی اللہ عنہ بروز جمعرات | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اوسکی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسول کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفے مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ عہ

بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب معذور رسید زر الگ نہ دی جاویگی اخبار میں چہاپی جاوے گی اگر رسید دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

مینیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے ہیں اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے اور سننے اور اسپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اور باہمی اخوان ...

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر اور پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چہاپکر شائع کیا)

سوال معہ جواب

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب کو لوگ برا بھلا کیون کہتے ہین۔ پہلے تو اسی کے جواب مین کہ ایک غیر قومون ہی کی بابت بتلایا گیا تہا کہ وہ حضرت صاحب کیون ناراض اور خفا ہین اب مین حسب وعدہ اپنی خانقدون یعنے مسلمان بہائیون کی نسبت ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ یہ لوگ باوجود دینی خدمات اور غیر قومون سے مقابلہ کرنے کے کیون ناراض ہوئے اور رنجیدہ دل ہو کر گالی گلوچ پر اتر آئے ہین ۔ (۱) شیعہ تو اسی سے ناراض ہین کہ مدتون سے آس لگائے بیٹھے تہے کہ جب صاحب الامر امام مہدی غار سے نکلین گے ۔ تو سنا ہے شیعہ پاک سب کا ترجیح کرین گے ۔ گہر گہر تعزیہ داری اور ماتم ہوگا ۔ اور تبرّہ بازی اور لعنتون کا زور ۔ بالتقیہ کہلے بندون دسوات محرم وغیرہ احکام مذہبی ادا کیا کرین گے اب امام مہدی آیا تو اہل سنت وجماعت ورشیعہ پنے کی ساری باتون سے بیزار ۔ (۲) اہل سنت وجماعت کا خیال تہا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیلی نبی جو مدت سے آسمان پر بحکم اللہ تعالیٰ کے داہنے بازو بیٹھا ہوا ہے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد پر ہاتھ لگا کر زرد لباس پہنے ہوئے اترین گے اور امام مہدی صاحب زمین سے پیدا ہون گے ۔ اور کانا دجال گدہے پر سوار طرح طرح کے تماشے دکہاتا ہوگا ۔ اسکو دونو مل کر قتل کرین گے اور بہت ہی کشت وخون ہوگا اور روپے پیسے کے خزانے اس قدر جمع ہون گے کہ لوگ لیکر تہک جاوین گے وغیرہ وغیرہ ۔ مگر حضرت صاحب نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر تبلا دیا ۔ کہ آپ لوگون نے سخت غلطی کہائی ہے ان ساری باتون کا مطلب کچہ اور ہی ہے ایک ہی شخص کے بلحاظ اس کے کامون کے دو نام ہون گے ۔ اور وہ اسی امت مین سے ہوگا اور وہ خود مین ہی ہون ۔ یہ سنتے ہی بس آگ بگولا ہی تو ہو گئے (۳) موحدین جو دوسرے فرقون کو مشرک اور گور پرست ۔ پیر پرست ۔ بدعتی کے نام سے پکارا کرتے تہے اور کسی کو بہی خاطر تلے نہ لاتے تہے حضرت صاحب کے سامنے خالص توحید مین پورے نہ اتر سکے کیونکہ حضرت عیسیٰ کو خدائی صفات اور دجال کو الٰہی کام دیے رہے تہے ایسے ہی لوگون سے خطاب ہے ۔ مولوی صاحب یہی توحید ہے ۔ سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے (۴) نیچری فلسفی مزاج ۔ منقولات کو بہی معقولی سانچے اور رنگ مین ڈہالنے والا کشف والہام ووحی ۔ دعا حشر اجساد اور معجزات وغیرہ پر بہتان اڑاتے ہوئے ہمدردی قومی اور ترقی تعلیمی کے باعث معزز وممتاز فرقہ بن رہا تہا ۔ ان کے پیشوا سر سید کے بالمقابل برکات الدعا وغیرہ لکہہ کر دین اسلام کی اصلیت کو بخوبی سمجہایا ۔ اور سید صاحب پر اس پیرانہ سالی مین اچہی طرح حجت پوری کر دی اور اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے اور نمونے پیش کر کے کوئی کسر باقی نہ چہوڑی (۵) صوفی یہ کتنے ہی فرقے چشتی ۔ قادری ۔ نقشبندی ۔ سہروردی ۔ نوشاہی وغیرہ یا صاحب باطن کہلاتے ہین ۔ کتنے ہی سجادہ نشین ہین جنکے ہزارون ۔ لاکہون مرید ہین جو ان کے پاؤن چومتے اور سجدۂ سجود کرنے کو باعث نجات سمجہتے ہین ۔ جب انکو تبلیغ احکام الٰہی کی گئی ۔ تو بعض نے [illegible] قبول کر کے بیعت کر لی مگر عام طور پر ان [illegible] انکار کیا ۔ بہت سی خلق خدا صرف انہی کے انکار کے سبب بیعت سے محروم رہی ۔ بیعت کرنیوالون کے مرید بگڑ بیٹھے اور ان سے ہجر کرنا پڑا ۔ بہری مجلس سے جدا ہونا پڑا ۔ یہ حال دیکہہ کر باقیون نے انکار ہی مین اپنا بہلا دیکہا ۔ ابہی ساری بدعتون اور [illegible] کی صورتون کو چہوڑ کر ایک سیدہ سادہ مسلمان بنکر اشاعت قرآن وسنت مین لگے رہنا انکی سوہنی کا [illegible] سے عوام الناس کے خوش کرنے کے سبب [illegible] ۔ [illegible] ۔ سجادہ ۔ سوز ۔ [illegible] شریف ۔ عرس ۔ قوالی [illegible] کی مجلسین وسرود [illegible] سے نہ ہون ۔ صرف تہجد [illegible] اور شب خیزی اور [illegible] بار سمجہہ سمجہ کر ادا [illegible] اول وقت پابندی سے باجماعت نماز پڑہنا [illegible] اور حقوق العباد کا ہر وقت خیال رکہنا تو جیتے جی مر جانے کے برابر ہے ۔ پہلے زمانہ مین تو پیری اور پیشوائی رسالت کی قائم مقام گویا استادون کی لا [illegible] ۔ مگر [illegible] عیاشی اور خوشی اور آرام سے گذارہ کرنے کی سبیل اس سے بڑہکر کوئی بہی نہین لوگ کہاتے ہین اور پیر صاحب اور ان کے صاحبزادے اور صاحبزادیان [illegible] کرتے ہین ۔ حضرت مرزا صاحب کا لوگنا ان کے [illegible] وہ نقصان مالی کے پرلے درجہ کی گستاخی [illegible] اور شمار کی جاتی ہے ۔ (۶) فرقہ [illegible] ۔ اس فرقہ نے کبہی بہی کسی مامور من اللہ کے آگے [illegible] خم نہ کیا ۔ الا ماشاء اللہ ۔ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے [illegible] دانا فہیم ۔ وارث انبیاء عوام کے [illegible] پیشوا اور [illegible] اسوہ ۔ قابل تقلید سمجہنے اور جانتے ہین ۔ [illegible] ہادی ۔ مہدی ۔ مسیح کی کیا ضرورت ہے ۔ ان کا منشا ہے ۔ جو زندگا ہو کر صرف علم کا فقیر ہو تو ایسے سائین اور شاہ صاحب کے ہان تو پانی بہرتے اور اینٹین تہاپتے اور پنکہے کہینچتے ہوئے ان کے کمال اور صاحب حال ہونے کی تعریف اور توصیف مین از حد مبالغہ کرتے ہین ۔ اب اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اگر یہی شاہ صاحب الہام الٰہی اور خوابون اور کشوف کے ذریعہ اپنا مجدد دین اور خادم اسلام اور اصلاح خلق کے لئے مامور ہونا بیان کرتے ہوئے فرقہ علماء کو صرف اتنی بات کہدے کہ حضرت جو لوگ [illegible] بکر اس پر عمل نہین کرتے ۔ انکی مثال تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ جمعہ مین گدہے سے دی ہے ۔ اور کونوا مع الصادقین کے بموجب میری تقلید اور پیروی آپ لوگون کے لئے فرض وواجب ہو چکی ہے اور یہ سب کچہ مین اس احکم الحاکمین کے حکم کی بنا پر عرض کر رہا ہون چاہو تو قبول کرو ۔ بس اب کیا تہا نہ تو وہ پہلا سا حسن ظن ہی ہے نہ [illegible] اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت پر نظر ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اپنے بندون کے لئے کوئی نہ کوئی مصلح اور محافظ دین بہیجتا رہتا ہے اوس کے نشانون اور پیشگوئیون پر نگاہ ہی ہے نہ ہی جو کچہ تائید غیبی اور نصرت الٰہی اس کے شامل حال رہی ہے اس کا [illegible] اٹہاتے ہین ۔ کافیہے کا [illegible] کی آواز چارون طرف سے آ رہی ہے ۔ ان حضرات کی نفسانیتون اور خود پرستیون سے [illegible] ایک دین اسلام کے ہزارون فرقے اور [illegible] ہو رہے ہین (۷) پنجابی جہادی کے شائق اس لئے [illegible] کہ حضرت صاحب نے آ کر فرمایا لا اکراہ فی الدین کبہی کسی زمانہ مین بہی اللہ کے لوگ مخلوق الٰہی پر زبردستی قبول کرانے کے لئے تلوار نہین اٹہاتے ہان بیشک صبر کے بعد مدافعت اور حفاظت خودداری کے طور پر مضائقہ نہین کہ مقابلہ کیا جاوے لیکن اب تو زبان اور قلم سے ہی لوگ اسلام پر حملے کر رہے ہین تم بہی شوق سے قلم اور زبان سے اسلام پر جو اعتراض ہو رہے ہین انکو دور کرو اور بمد دب اپنی خوبی اور خوش اسلوبی سے دوکہ اسلام کا خوبصورت چہرہ نظر آ جاوے اور وہ خود بخود جان سے خریدار ہوگا ۔ نہ کہ ستاوین کسی شخص کو بہی دین اور مذہب کی آڑ مین نقصان پہونچانا ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک نہین ہے (۸) سید بزرگوارون کی رنجیدگی کا سبب تو بعینہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسے بنی اسرائیل اپنی ہی طرف سے امید رکہے بیٹہے تہے کہ خاتم النبیین افضل المرسلین آخر الزمان صلعم ہم ہی مین ہوگا ۔ مگر وہ ذات بابرکات صلعم بنی اسمٰعیل مین پیدا ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند اللہ تعالیٰ کا کسی سے رشتہ ناطہ تو ہے نہین اس کی حکمتون اور مصلحتون کو کچہ وہی خوب جانتا اور سمجہتا ہے ۔ اگر سادات ہی

مکتوبات مسیح موعودؑ

جن احباب کے پاس حضرت اقدس کے خطوط ہوں۔ اگر وہ اصل یا نقل ہم کو بھیجدیں۔ تو ہم اون کو فائدہ عام کیواسطے وقتاً فوقتاً درج اخبار کرتے رہینگے۔ اس وقت ہمارے پاس دو خط حضرت اقدس کے خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام ہیں۔ اگرچہ وہ زیادہ تر پرائیویٹ ہیں۔ تاہم ان میں سے تھوڑا سا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس اپنے خدام پر کس قدر لطف مرحمت فرماتے تھے اور اون کی خدمات کی قدر کرتے تھے۔

خط نمبر ۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مجبی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر قسم عطر مرسلہ آن محب ...... مجکو ملا۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء۔ اور نیز ایک اشرفی بھی ساتھ اس کے پہونچی۔ خدا تعالیٰ بہت بہت جزاء خیر دے۔ میں زیادہ تکلیف دینا آن محب کو پسند نہیں کرتا۔ اور میں نے عطر مشک وعنبر اس ارادہ سے لکھا تھا۔ کہ اس کی قیمت میں ادا کرونگا مگر آپنے مجھے اطلاع نہیں دی۔ کہ اس کی کیا قیمت ہے۔ بلکہ برعکس اس کے عطر اور اپنی طرف سے بھیجدئے میں آپکی خدمات سے بہت شرمندہ ہوں ...... زیادہ خیریت والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

خط نمبر ۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مجبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا میں ہمیشہ آپ کو دعا سے یاد رکھتا ہوں۔ اور آپ سے مجھے محبت ہے۔ مگر بباعث کثرت کاروبار تالیف جواب لکھنے میں کوتاہی ہوتی ہے۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

مکرمی حضرت صادق الامانۃ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چودہری اللہ داد خانصاحب کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط آیا ہے۔ امید کہ آپ درج فرما کر حضرت اور اون کے فدائی کی یاد کو تازہ کریں گے۔

عاجز ابوسعید عرب از قادیان

تیسرا خط مجبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے جو شخص اس بات پر یقین ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر کریم اور رحیم اور علیم ہے اوس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے وہ خدا تو قادر ہے کہ ایک دم میں مشکلات پیش آمدہ حل کردے۔ مگر بندہ کی تربیت کیلئے جو دوسرے مصالح کی بناء پر کسی حد تک اس کا ابتلا چاہتے ہیں ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم میں دور کرسکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے مگر اوس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنی ہی زبان میں ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام میں رکوع میں سجود میں۔ التحیات میں ہر ایک موضع میں دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے سنت اللہ ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اوس کو کسی قدر ابتلا کا مزہ چکھاتا ہے تاکہ اوس کی آنکھ کھلے اور سمجھے۔ کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ بھی چیز اور وہ درحقیقت کوئی دکھ نہیں ہے صرف ایمان کا تصور دکھ ہے۔ صدق دل سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کردو اور یقین سے سمجھو۔ کہ وہ اون لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہیں سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان میں خدا سے معافی چاہو۔ تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کوئی اس دروازہ کی راہ سے نہیں آتا جسکو یہ سب کچھ دیکھنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس سے زیادہ خدا تعالیٰ طاقت بخشے۔ چند روزہ دنیا ہے۔ مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت میں اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کیوقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کرکے مخلصی چاہیں۔ بلکہ اس میں خوبی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر استقلال کھلایا جاوے۔

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء

امتحان حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے دسمبر سنہ ء کے امتحان کے لئے جسکی نسبت اس سے قبل اخباروں میں اعلان ہوچکا ہے مندرجہ ذیل کتب تجویز فرمائی ہیں پس جو صاحب اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں وہ امتحان دینے کی طیاری کرلیں

(۱) آئینہ کمالات اسلام (۲) سرمہ چشم آریہ (۳) چشمہ معرفت (۴) جنگ مقدس۔ یہ امتحان غالباً آخر ہفتہ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء میں قادیان میں ہوگا تاریخ کے متعلق بعد میں احباب کو اطلاع۔

خطبہ جمعہ

یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعہدی اوف بعہدکم وایای فارھبون۔

فرمایا۔ قرآن سنانے والوں کو ان دنوں مسلمانوں میں قرآن سنانے کا کم موقعہ ملتا ہے پس جہاں یہ ذکر ہے۔ وہاں مسلمانوں کو تنبیہ کرنا مقصود ہے۔ پس مسلمان کو چاہیئے کہ جن ناپسند کاموں کی وجہ سے یہودی عیسائی عذاب میں پڑے ان سے بچے اور جن پسندیدہ کاموں کے سبب انعام پائے وہ کرے۔

اس قوم کے ورثہ اعلیٰ کا نام نہیں لیا بلکہ لقب بیان کیا ہے۔ اس سے ان کو شرم اور جوش دلانا مقصود تھا عربی زبان میں اسرائیل کے معنے ہیں خدا کا بہادر سپاہی اس نام سے یہ غیرت دلائی کہ تم بھی اللہ کے بہادر بنو۔ ہماری سرکار سید الابرار سے بڑھکر اور کون اللہ کا پہلوان ہے بس اتنے بڑے انسان کی امت اور اولاد ہوکر ہم نفس وشیطان کے مقابلہ میں بزدلی دکھائیں تو پھر افسوس ہے مگر افسوس کہ بعض مسلمانوں کی بہادری اسی پر رہگئی ہے کہ جب کسی عورت سے زنا کرلیا تو پھر اپنے ہم جولیوں میں لگے شیخیاں بگھارنے کہ دیکھو ہم نے فلاں قلعہ مار لیا ہے۔ لعنت ہے ایسی شجاعت پر۔

نعمتی التی انعمت علیکم۔ وہ نعمت کیا تھی دوسری جگہ فرمایا۔ کہ تم میں سے انبیاء وملوک بنائے اور وہ کچھ دیا۔ جو دوسروں کو نہ دیا گیا۔

اب اے مسلمانو! تم اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ تم پر بھی یہ انعام ہوچکے ہیں۔

اس کتاب پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ تمام نصائح کی جامع ہے اگر کسی اگلی کتاب میں تحریف ہوچکی ہے۔ تو یہ اسے صاف کرتی ہے۔

اول نمبر کے کافر نہ بنو یا پہلا برا نمونہ نہ بنو۔ کہ دوسرے اس سے متاثر ہوں گے اور سب کا گناہ تمہارے ذمہ پر ہوگا کلام الٰہی کی بے ادبی نہ کرو جس شخص نے بہار دانش لکھی ہے اوس نے کسی سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو۔ جواب دیا۔ ان کیدکن عظیم کی تفسیر کر رہا ہوں۔ راگ والی کتاب کسی نے بنائی اور اوپر لکھدیا۔ یستمعون القول ویتبعون احسنھا۔ یہ سب لا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

راستی موجب رضائے خدا است

رسالہ عصمت نمبر ۲ میں
مکرمہ بہن سیدہ سکندر بیگم
کا مضمون ہم خرما و ہم ثواب
کے عنوان پر دیکھا۔ جس میں انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ عربی سے علیحدہ شائع کیا جاوے اور اس کے تین فائدے بتلائے ہیں (۱) ایک یہ کہ ہم بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی (۲) دوسرا غور اور سوچنے کا موقع ملیگا (۳) ہندو بہنیں بھی اس سے مستفید ہو سکیں گی۔ اب میں بہن صاحبہ کو بتلاتی ہوں۔ کہ ان تین فوائد کے علاوہ نقائص کس قدر ہیں۔ اول تو خدانہ کرے۔ کہ قرآن کریم کا صرف اردو ترجمہ ہو کر انجیلوں کی طرح گلی کوچوں میں رسے اور مخالفان دین احمد کے ہاتھوں بے عزتی اور بے توقیری کروائے۔ اور جیسا کہ توریت انجیل کی تمام عمدگیاں ان کے ترجمہ در ترجمہ ہو کر اور مترجموں کے خیالات ملکر مفقود ہو گئی ہیں اور غلطیوں کی اس قدر بھرمار ہو گئی ہے۔ کہ انکو الہامی کتاب کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ان کی سب خوبیاں صرف اسیواسطے زائل ہوئی ہیں۔ کہ اون کے ترجمے کے ساتھ ان کی اصلی عبارت نہیں۔ انہیں خالی خولی ترجموں کی برکتیں ہوں کے اصلی اور حقیقی منصور کو کھو دیا۔ خدا پرستی کی بجائے بت پرستی اور انسان پرستی ہو گئی۔ اور اب جس غرض کے لئے یہ کتابیں اتاری گئی تھیں اس کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ اون کی تعلیم محبوب ازلی سے حاصل ہونے کی بجائے انسان کو اس سے سینکڑوں کوسوں دور اور مہجور کر دیتی ہے۔ خداوند دو عالم اپنی عزیز اور پاک کلام کو اس روز بد سے بچاوے کہ وہ بھی توریت انجیل کی طرح بودی کمزور نشانہ طعن و ملامت ہو جاوے۔ مکرمہ بہن کو پتہ نہیں کہ قرآن کریم کی عمدگیاں نکات اور خوبیاں اسیواسطے قائم اور برقرار رہتی ہیں۔ کہ عربی عبارت اس کے ساتھ ہے۔ "ہم اردو ترجمہ کو بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی۔" کیا صاحب جب اردو ترجمہ ہو جاویگا۔ تو خدا کا کلام نہیں رہیگا اگر آپ آگے خدا کی کلام کی عزت کیواسطے وضو کرتی تھیں۔ تو پھر بھی کرنا پڑیگا۔ اور اگر محض عربی زبان کی خاطر وضو کیا جاتا تھا۔ تو پھر قید ٹوٹی۔ شاید بہن صاحبہ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں بڑی معافیاں دے رکھی ہیں اوس نے فرمایا ہے کہ اگر وضو کرنے میں تمہیں کسی نوع کی تکلیف ہو۔ تو بلا تامل تیمم کر لیا کرو۔ اگر بہن صاحبہ کو وضو کرنا ایسا ہی ناگوار گزرتا ہے تو بے شک تیمم کر کے تلاوت کر لیا کریں۔ کوئی ہرج نہیں بلکہ بغیر تیمم کے بھی جائز ہے۔ حیران ہوں کہ مکرمہ بہن کو کیوں عربی زبان سے اس قدر نفرت ہے۔ جو اوس کے دیکھنے کو بھی بوجھ خیال کرتی ہیں۔ وہ عربی زبان ہے کہ ام الالسنہ ہے تمام زبانوں کی ماں ہے۔ وہ عربی زبان جو ہر ملک اور ہر قوم کی ہدایت کے لئے اتری۔ وہ عربی زبان جو اپنی فصاحت اور بلاغت میں بے نظیر ہے۔ وہ عربی زبان جو شفاعت محشر حبیب کبریا کی مادری زبان تھی۔ وہ عربی زبان جو کہ خداوند دو عالم کو بھی نہایت عزیز ہے۔ وہ عربی زبان جسکو دیکھنے سے اسلام کے گذشتہ کارنامے آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں وہ عربی زبان جس میں فرقان حمید نازل ہوا جسکا محافظ خود خدا ہے۔ جو کبھی منسوخ ہونیوالا نہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ہم احمدی عربی زبان پر دل و جان سے شیدا اور فدا ہیں کیونکہ ہمارے ہادی مہدی مسیح کا حکم ہے۔ جو رسول عربی کے جانثار عاشق تھے۔ ہم عربی کو کیسے چھوڑیں۔ ایک بہن اپنے پیارے نبی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ سنا ہے کہ مجنون لیلیٰ کے گلی کے کتوں کو چوما کرتا تھا تو کیا باعث ہے کہ ہم اپنے شافع نبی۔ ہمدرد نبی رحمۃ للعالمین نبی کی نہایت پیاری اور عزیز زبان کو دیکھنے سے بھی گریز کریں۔ جب تک رسول کی عزت اور محبت دلوں میں برقرار اور قائم ہے اس پاک زبان کی عزت اور عظمت اور محبت بھی رہے گی میں تو اپنی دینی بہنوں کو بارہا یہی نصیحت کرتی ہوں کہ حتی الامکان عربی زبان سیکھنے کی سعی کریں (۲) فائدہ یہ کہ اردو ترجمہ ہو گا تو سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ ملیگا۔ کیوں جی عربی سوچنے اور غور کرنے سے روکتی ہے بلکہ قرآن کریم خود فرماتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ قلوبٍ اقفالھا ... یعنے یہ لوگ تدبر نہیں کرتے کیا انکے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ ہاں جب صرف اردو ترجمہ ہو گیا اور وہ قرآنی نکات اور معارف جاتے رہے تو غور تدبر کاہے پر ہو گا۔ غور تدبر تبھی ہو سکتا ہے۔ جب اصلی عبارت ساتھ ہو۔ ورنہ صرف اردو ترجمہ تو معمولی اردو کتابوں کی طرح پڑھا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکرمہ بہن نے قرآن کریم تلاوت کرتے ہوئے کبھی غور اور خوض نہیں کیا تبھی اون کے دل میں یہ بات آئی۔ کاش کہ وہ مسیح الزمان مہدی دوران کی پاک تعلیم پر چلیں تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ قرآن کریم حقایق و معارف کا لا انتہا بیش قیمت خزانہ ہے۔

(۳) تیسرا ہندو بہنیں بھی مستفید ہو سکیں گی جبکہ کلام اللہ کا اردو ترجمہ شائع ہوا تو ہندو بہنوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اوسے خرید کر پڑھیں جس مذہب نے انہیں اس قدر نفرت دی ہے کہ ان کے برتن یا کپڑا چھو جانے سے انکا جسم اور کھانا بھرشٹ ہو جاتا ہے اسکی مقدس کتاب پڑھیں جو اون کی مذہب کی سخت مخالف ہے اور جسکا اون کے مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں ہاں وہ ایسا ہی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھیں گی جیسا کہ ہم توریت انجیل وغیرہ پڑھا کرتی ہیں۔ البتہ جس کو تحقیق حق اور کیضرورت اور شوق ہو وہ بمعہ عربی کے ہی دیکھ سکتی ہے عربی کوئی سد راہ نہیں۔ اب آپ خود ہی انصاف کر سکتے ہیں کہ جب مسلمان مستورات کے خیالات قرآن کریم اور مذہبی تعلیم سے اس قدر دور ہیں اور انگریزیت نے یہاں تک اثر کیا ہے کہ وہ ہمیں مسیحوں کی طرح چاہتی ہیں کہ ہمارا قرآن پاک بھی بائبل کیصورت اختیار کرے اور صرف اردو ہی اردو رہ جاوے جب کلام الٰہی سے اس درجہ نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا گیا تو یہ سچ کے لئے کیضرورت نہ تھی مسیح آیا اور بروقت آیا اور اس کلام کی محبت اور الفت اپنے خادموں کے دلوں میں ویسی ہی ڈال گیا؟ جیسے آج سے چودہ برس پیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی آپ پر ہزار ہا برکتیں اور رحمتیں اور درود اور سلام ہوں۔ میں آگے بھی ایڈیٹر صاحب تہذیب اور ناظرین تہذیب اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اخبار عرض کی تھی کہ احمدی مستورات میں ایک رسالہ شائع ہونا چاہئے جس میں ذیل کے مضمون درج ہوں۔ چیدہ چیدہ مشاہیر اسلام کی سوانحعمریاں خاصکر قرآنی واقعات جو کہ سچے بیانات اور اخلاق سے پر عبرت انگیز اور نتیجہ خیز ہیں اچھے دلچسپ پیرایہ میں لکھے جایا کریں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا پرستی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی فرمانبرداری۔ حضرت یعقوبؑ اور حضرت ایوبؑ کا صبر۔ حضرت یوسفؑ کی بیمثل پاکدامنی اور تبلیغ حق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رحم دلی اور ہر دلعزیزی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلائق کریم النفسی سخاوت حلیمی بردباری انکساری۔ حضرت مسیح مہدی کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات اونکی کتابوں سے نقل کر کے لکھے جاویں۔ عورتوں میں حضرت بیوی مریم بیوی آسیہ حضرت خدیجہ رضؓ۔ حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ۔ خاتون جنت بیوی فاطمہ حضرت رابعہ بصری کے حالات لکھ کر ہدیہ ناظرین کئے جاویں جو کہ متبرک بھی ہیں اور دین پھیلانے کا بھی عمدہ ذریعہ ہیں اور اتمام حجت بھی ہو۔ ہاں اگر ہمارے دلوں میں ہندو بہنوں کیطرف سے کچھ ہمدردی ہو تو اس بات پر مضمون لکھے جانے چاہئیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا نہ عرب میں نہ ہند میں بلکہ اس کو بانی اسلام کی قوت قدسی نے پھیلایا ہے۔ کہ ان کے دل سے یہ خیالات واہیات دور ہو جاویں کہ اسلام جبراً قبول کرایا گیا جو کہ ان کا ہم سے متنفر ہونے کا بڑا بھاری سبب ہے نیز ہندو مسلمان بہنوں میں صلح یکجہتی کے مضمون ہوں جیسا کہ ہمارے آقا مولیٰ کا پیغام صلح لکچر ہے۔ اخیر میں اس بات پر زور دینا چاہئے کہ ہندو بہنیں مسلمانوں سے دلی بغض اور کینہ چھوڑ دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء صدر انجمن قادیان دارالامان

بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

۲۵۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ
اجلاس مجلس معتمدین

۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز ہفتہ
صبح سے دوپہر تک اجلاس مجلس معتمدین ۔ کھانا

نماز ظہر

بعد از ظہر ۲½ بجے سے ۳½ بجے تک
تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم ۔
بعد از دوپہر ۳½ بجے سے ۴½ بجے تک جناب صاحبزادہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہٗ و ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کی تقریر ۔

نماز عصر

بعد از نماز عصر تا ½ ۵ ۔ متفرق تقریریں ۔
کھانا و نماز مغرب و عشاء
شب کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک انجمہائے احمدیہ متعلقات کے ڈیلیگیٹوں کا **کانفرنس**

۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز اتوار

کھانا صبح

۸½ بجے صبح سے ۹¾ بجے تک قرآن شریف ۔
۹¾ بجے سے ۱۰¾ بجے تک لکچر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ سول اسسٹنٹ سرجن لیکچرار میڈیکل کالج لاہور
(مضمون ۔ ہم کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں ؟)
۱۰¾ بجے سے ۱۱½ بجے تک تقریر جناب سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت سیالکوٹ

۱۱½ بجے سے ۱۲¼ بجے تک ۔ نظم جناب میر قاسم علی صاحب دہلی ۔
۱۲¼ بجے سے ۱¼ بجے تک ۔ لکچر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ سول اسسٹنٹ سرجن اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب لاہور
۱¼ بجے سے ۱½ بجے تک نظم ۔ من تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام جسکو جناب حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے ۔

نماز ظہر

۲½ بجے سے ۳½ بجے تک ۔ لیکچر جناب مولوی صدر الدین صاحب بی ۔ اے بی ٹی پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور
۳½ بجے سے ۴½ بجے تک خطبہ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی
۴½ بجے سے ۵½ بجے شام تک ۔ متفرق تقریریں
کھانا و نماز مغرب و عشاء
۸ بجے شام سے ۸½ بجے تک
نظم مختلف احباب
۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک
لکچر انگریزی جناب ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ۔ ایم ۔ ایس سول اسسٹنٹ سرجن سابق لکچرار میڈیکل سکول آگرہ و اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
مضمون ۔ تبلیغ اسلام ۔ انگریزی بولنے والے ملکوں میں

Propagation of Islam in English speaking countries

۲۸۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز پیر

کھانا صبح

۸½ بجے سے ۱۰¼ بجے تک ۔ قرأت قرآن مجید ۔
۱۰¼ بجے سے ۱۱½ بجے تک ۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جسکو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پڑھیں گے ۔
۱۱½ بجے سے ۱۱¾ بجے تک
نظم از جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب اہلکار ریاست رامپور ۔ اضلاع متحدہ ۔
۱۱¾ بجے سے ۱½ بجے تک
جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب و سکرٹری صدر انجمن قادیان
مضمون ۔ اپیل بہ برادران سلسلہ عالیہ احمدیہ

نماز ظہر

۲½ بجے سے ۳½ بجے تک ۔
تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم ۔
۳½ بجے سے ۵ بجے تک
تقریر جناب مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور
کھانا و نماز مغرب و عشاء
۷½ بجے سے ۸ بجے تک ۔ نظم
۸½ بجے سے ۹¼ بجے تک ۔ لیکچر جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم ۔
۹¼ بجے سے ۱۰ بجے تک خاتمہ بر دعا ۔
خاکسار خلیفہ رشید الدین

نصف کرایہ

جملہ برادران احمدیہ کو واضح ہو کہ خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکام ریلوے نے بہت مہربانی کی ہے کہ میانہ اور تیسرے درجہ کی گاڑیوں کا کرایہ نصف ہو گیا ہے لہذا جو صاحب جلسہ پر تشریف لانا چاہیں ۔ انکو واجب ہے کہ وہ یا تو خاکسار سے خود سارٹیفکیٹ جلسہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں شریک ہونے کا منگائیں ۔ یا اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب سے حاصل کریں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام صاحبان جن کا آنا یہاں ہو سکتا ہے ۔ حتی الوسع تشریف لانے کی کوشش ہو فرمائیں گے ۔

نوٹ ۔ اول اور دوم درجہ کا کرایہ بڑے دن کی تعطیلات پر ہمیشہ نصف ہوا کرتا ہے ۔

والسلام ۔ خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری ۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سونیوالو جلد جاگو اب وقت خواب نہین ہے

جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرنیوالے آج شرمندہ ہین۔ آسمان زمین سورج چاند سیارے حجر شجر دریا نالے سب نے یہی شہادت دی۔ کہ احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کا مرسل اور اس کے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔ مین کسی غیر ملک اور گذشتہ زمانہ کا ذکر نہین کرتا۔ بلکہ اپنی چھوٹی سی عمر مین اپنے علاقہ مین جو کچھ دیکھا اور سنا اوس کا بیان کرتا ہون حدیث کے مطابق رمضان کے مہینہ مین کسوف خسوف کا نشان دیکھا۔ پھر طاعون کی نسبت حضرت اقدس کا جو اشتہار تہا۔ جس مین یہ شعر درج ہے ؎

گر آن چیزے کہ مے بینم عزیزان نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے

اسکو پڑہا اور اپنے اہل وطن کو پڑہکر سنایا جسکی سچائی کو سنہ ۱۹۰۱ء مین اپنی آنکھون سے روز روشن کی طرح دیکھ لیا ہر طرف سے رونے اور پیٹنے کی آواز آتی تہی۔ رات کے اندہیرون اور آندہی جھکڑون مین بس تکلیف کے ساتھ لاشون کو مٹی مین چھپایا اوس کا نقشہ اب تک آنکھون کے سامنے ہے۔ ایسے ہی ثلج والے الہام کی صداقت پر سینکڑون درخت سوکھے۔ اور خشک شہادت دے رہے ہین۔ اور الہام "پچیس دن کے بعد ایک واقعہ" نے جو آسمان سے انگارے برسائے دشمن بھی اس سے انکار نہین کرسکتے۔ خیر یہ تو پچھلے دنون کی باتین ہین۔ جو کچھ آجکل ہوا اور ہو رہا ہے اوس کو دیکھ کر بڑے بڑے معمر اور سن رسیدہ آدمی حیران ہین۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات تھے۔ (۱) آسمان ٹوٹ پڑا (۲) واستوت علے الجودی۔ (۳) صحن مین ندیان چلین گی اور سخت زلزلے آئین گے (۴) ایک دبا پڑے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق ۲۴ ستمبر سنہ ۹ء کو جمعہ کے دن آسمان ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے پانی برسا۔ کہ گلی کوچون سے گزرنا مشکل ہوگیا۔ اور مکانات کی مٹی وغیرہ روئی کی طرح اڑنے لگی۔ لوگ گھرون کو چھوڑکر بھاگ نکلے۔ پانی کی آواز سے بات بھی سنائی نہین دیتی تہی۔ کبھی اس طرف سے آواز نکلتی۔ کہ فلان آدمی مکان کے نیچے دب گیا۔ کبھی اس طرف سے دوڑیو دوڑیو کی آواز آتی۔ الغرض ۲۴ ستمبر کا دن ہمارے لئے قیامت کا نمونہ تہا۔ ہم نے تو یہی سمجھا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ ضرور قیامت آگئی۔ ہمارے نزدیک کٹاس اور چوہا سیدن شاہ دو مشہور مقام ہین۔ پہاڑی پانی یہان سے گذرتا ہے۔ اوس روز یہان سے اس قدر پانی گذرا۔ کہ مدت سے جو اوس کے اردگرد دکانات اور مکانات وغیرہ تھے سب کو بہا لے گیا۔ بعض آدمیون کو مکانون کی چھتین اور پکی دیوارین پہاڑ کر نکالا گیا۔ کٹاس مین ایک عمدہ تالاب ہے جس مین دور دور سے ہندو لوگ آکر غسل کرتے ہین اوس کے کنارے پر بڑے بڑے پختہ مکانات تھے اور پچھلے سال ہزارون روپیہ کی لاگت سے ایک پل بھی تیار کیا گیا تہا۔ پانی نے ایک دہکہ سے مکان اور درخت تالاب مین گرا دیئے اور پل کا نام و نشان نہ رہا۔ وہی تالاب جو سکھون کے زمانہ سے آجتک اپنے دلربا نظارہ سے خوش کرتا رہا۔ آج اجڑا نظر آتا ہے۔ کٹاس اور چوہا سیدن شاہ کے درمیان جس قدر پل تھے سب ٹوٹ گئے جو سڑک ہی اب تک اس پر چلا نہین جاتا۔ ہر طرف سے پانی جاری ہے اس علاقہ مین جسقدر گاؤن ہین سب کے سب ویران اور غیر آباد نظر آتے تھے۔ جدہر دیکھین پتھرون کے ڈہیر اور مکانون کے ملبے دکھائی دیتے ہین۔ اول تو غریبون کی مین اتنی طاقت کہان کہ کہان کوئی روپیہ پیسہ اجرت دیسکے دوم بخار کی وہ کثرت ہے کہ کوئی گھر خالی نہین۔ علاوہ بخار کے بعض بعض گاؤن مین دبائے ہیضہ بھی پھوٹ رہی ہے اسپر زلزلون کے دہکے خطرہ اور خوف کو اور بھی بڑہا رہے ہین چنانچہ ۲۷ رمضان کی راتکو زلزلہ آیا۔ اور آج ۲۸ رمضان کو پھر اوسی وقت پر خوب جھٹکے دیکر غافلون کو بیدار کیا حالانکہ اس علاقہ مین پے درپے دو روز زلزلہ کا آنا بھی ایک نیا واقعہ ہے۔ پس جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرتے تھے اونکو چاہیئے کہ وہ ایک طرف ان الہامون کو پڑہین اور دوسری طرف ان واقعات پر نظر ڈالین۔ کہ آسمان اور زمین نے آپکے حق مین گواہی دی ہے یا نہین۔ پھر اے منکرو! تم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوگے آؤ اس ضد کو چھوڑ دو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ خداوند کریم تمکو ہدایت کرے اور ہمین اپنے عذابون سے بچاؤ۔ آمین۔

کرم داد احمدی از دوالمیال

سلسلہ عالیہ کے نئے ممبر

ذیل کا خط اگرچہ دیر کا ہے تاہم اس کی اشاعت دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عالی جناب حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم ملازمان بندہ دبست آج سے پہلے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے دعوے مہدویت و مسیحیت کے منکر تھے اور جب تک آنحضرت م زندہ رہے۔ ہم اون کے دعوے مہدویت و مسیحیت کی تکذیب کی اور بدقسمتی سے آنحضرت م کے مصدق نہ ہوسکے۔

اب منشی محمد ظہیر الدین صاحب احمدی کی دوشیرا اور مدلل تقریرون سے ہمارے تمام شکوک و شبہات بفضل خدا بکلی دور ہوگئے۔ اس لئے اب ہم صدق دل سے جناب امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے مہدویت و مسیحیت کے قائل ہوگئے ہین اور اون کا منجانب اللہ ہونا صدق دل سے مانتے ہین اور اون کے دعوے پر ہر طرح سے ایمان لاتے ہین لیکن چونکہ آنحضرت وفات پاچکے ہین اور جناب والا اون کے خلیفہ اول مقرر ہوئے ہین اسلئے باادب آپ کی خدمت بابرکت مین بیعت کے واسطے درخواست کی جاتی ہے [illegible] کہ جناب از راہ کرم ہماری اس عاجزانہ درخواست کو منظور فرمائینگے اور خداوند کریم سے ہماری فلاح دارین کے لئے دعا فرمائینگے

خاکساران گل محمد۔ ملک مظفر خان۔ شیخ نعمت اللہ خان
از بہرانی ضلع حصار

المفتی

۱۴۱ عیسائیون کے ہان کھانا ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ کیا موجودہ عیسائیون کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ فرمایا۔ عیسائی کیا اگر مسلمان بھی بلا تکبیر ذبح کرے یا ایسی طرح جانور کو مارے جو ذبح کا طریق نہین جیسا کہ آجکل یورپ مین بعض جگہ کرتے ہین تو وہ کھانا مسلمان کیواسطے جائز نہین۔ ہان عیسائیون کی طیب چیز جو پکی ہو وہ جائز ہے کہ مسلمان کھالے۔

۱۴۲ عیسائی عورت سے شادی اوسی شخص نے سوال کیا کہ کیا موجودہ عیسائیون کے ہان شادی جائز ہے۔ فرمایا مسلمان کیواسطے عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرلینا جائز ہے

۱۴۳ عیسائی مرد سے نکاح لیکن مسلمان عورت کے واسطے جائز نہین

مسیح صلیب پر نہین مرا

لاہور کے اخبار ہندوستان مورخہ ۸ جنوری ۱۹۰۸ء مین ایک مضمون نکلا تھا جسمین یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہین ہوئے تھے۔ یہ مضمون کسی انگریزی کتاب سے اقتباس ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ اس مضمون کا ماخذ معلوم کریں۔ اخبار ہندوستان کے ایڈیٹر کو خط لکھے۔ خود جب لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایڈیٹر صاحب سے ملاقات کرنی چاہی۔ مگر معلوم ہوا کہ گذشتہ مہینون مین اخبار ہندوستان کے ایڈیٹوریل اسٹاف مین ایسا جلد جلد تغیر و تبدل ہوتا رہا کہ اس مضمون کے متعلق اب کوئی امر دریافت نہین ہو سکتا۔ اس واسطے ناچار اس کتاب کا پتہ لگانے کے واسطے امریکہ خط لکھا گیا ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اصل کتاب دیکھنے کے بعد اس کے متعلق کچھ لکھین۔ چونکہ امریکہ سے خط دیر مین آتا ہے۔ اس واسطے سردست وہی مضمون ناظرین کی خاطر نقل کرتے ہین۔

امریکہ کے شہر شکاگو مین ... انڈو امریکن ایک کمپنی ہے اوس نے حال ہی مین ایک نہایت دلچسپ کتاب چھاپی ہے اور اس کتاب مین مسیح کے مصلوب ہونے کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب مین ایک ایسی شخص کا خط درج ہے جو مسیح کا ایک ساتھی تھا اوس نے اپنے ایک دوست کو اس وقت جبکہ مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا لکھا تھا۔ یہ شخص دوسری سوسائیٹی اسکندریہ نامی کا ایک ممبر تھا اور راقم خط مسیح کی سوسائیٹی کا ممبر تھا۔

ہم اس وقت یہ بحث نہین کرنا چاہتے کہ یہ خط اصلی ہے یا جعلی۔ کیونکہ یہ فیصلہ وہ لوگ کر سکتے ہین لیکن یہ ضرور کہتے ہین کہ جو کچھ اس عجیب و غریب خط مین لکھا گیا ہے وہ بالکل قرین قیاس ہے اور کوئی بات ایسی نہین جسپر اعتبار نہ ہو سکے کیونکہ جو کچھ بائبل مین درج ہے اوس سے بیان برابر ٹکر کھاتا ہے اور کسی طرح مسیح کی تعلیم اور اثر کو کمزور نہین کرتا۔

اس خط مین لکھا ہے کہ مسیح بچپن سے ہی ایسینی لوگون کی برادر ہڈ (جماعت) کے لئے ہی پرورش کئے گئے تھے اور وہ فرشتہ جس نے مسیح کی پیدائش کی پیشگوئی کی تھی وہ بھی ایک ایسینی شخص تھا۔ مسیح کے فرضی باپ یوسف کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بھی برادر ہڈ کا ایک معمولی نوآموز ممبر تھا اور اس پر سوسائیٹی کے دیگر شرکا کی ہر وقت نگرانی رہتی تھی اور اس حفاظت و نگرانی مین مسیح کو پالا گیا تھا چھوٹی سی عمر مین ہی مسیح اور اون کے چچازاد بھائی یوحنا کو سوسائیٹی مین شریک کر لیا گیا تھا۔ ایسینی لوگ بڑے شریف ہوتے تھے اور انمین تمام نیک صفات موجود ہوتی تھین۔ وہ گوشہ نشین رہتے تھے اور نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور تمام جذبات پر قبضہ رکھتے۔ چونکہ اس فرقہ مین ہی خفیہ اشارے اور علامات شناخت ہوتی تھین اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجودہ فرقہ فری میسن کا پیش خیمہ تھا زمانہ قدیم کے تمام فرقون مین ایسینی فرقہ سب سے زیادہ پاک خیال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مسیح کا اس فرقہ سے تعلق تھا۔

بائبل مین ایک بات کا ذکر نہین کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مسیح طفل نے فلسفیون سے مباحثہ کیا تھا اوس وقت سے لیکر تیس سال کی عمر تک اس کا کچھ حال نہین بتایا گیا کہ وہ کہان رہا یہ دعوے سے کہا جاتا ہے۔ یہ زمانہ مسیح نے اپنے فرقہ کے اصول و فلسفہ سیکھنے مین صرف کیا جس سے کہ وہ متعلق تھا اور آخر اس ہی فرقہ کا اوستاد بن گیا۔ خط زیر بحث کے آغاز مین مسیح کا حلیہ درج ہے۔ جو بحوالہ پبلی آس لین ٹیونس گورنر یہوداہ لکھا گیا ہے۔ یہ شخص پلاطس کے جس نے مسیح پر حکم سزا صادر کیا تھا۔ پیشتر حاکم تھا اس مین لکھا ہے کہ:۔

ایک دراز قد اور شکیل جوان چہرہ پر ایسا رعب ہے کہ جو دیکھتا مرعوب ہوئے بغیر نہین رہ سکتا۔ لب اور ناک کے نقشے بھی بے عیب۔

ریش گھنی نہ بہت لمبی نہ بہت چھوٹی اور بیچ سے جدا شدہ۔ آنکھین نہایت خوفناک۔ سورج کی شعاعون کی طرح تیز۔ اور کوئی شخص اس روشنی کے سبب آنکھ ملا کر دیکھ نہین سکتا۔

علم کے سبب تمام شہر یروشلم حیران ہے۔ گو کبھی ایک حرف نہین پڑھا مگر سب علوم سے واقف ہے۔ وہ سندل پیرون مین (اس قسم کی جوتی جس کو پشتو مین چپلی کہتے ہین) پہنتا ہے اور سر ننگا رکھتا ہے۔ اکثر لوگ اس کو دیکھ کر ہنستے ہین لیکن اوس کے روبرو جب بات کرتے ہین تو اوس سے ڈرتے ہین اور کانپتے ہین۔ کہتے ہین کہ ایسا شخص اس ملک مین نہ دیکھا گیا ہو نہ سنا۔ درحقیقت عبرانی لوگ مجھسے کہتے ہین کہ نہ ہی ہمنے کسی کو کہتے ہوئے سنا اور جو تعلیم شروع کرتا ہے نہایت شاندار ہے بہت سے یہودی اس کو بزرگ جانتے ہین بعض کہتے ہین کہ وہ حکومت کا مخالف ہے۔

یہ سب قبول کرتے ہین کہ آج تک کبھی کسی کو نہین ستایا بلکہ سب کا بھلا کیا ہے امیر و ادنیٰ سب ہی واقف ہین اور اوس سے ملتے ہین کہتے ہین کہ ہم کو اس کی ملاقات سے ہمیشہ نفع اور تندرستی ملتی ہے۔

مذکورہ صدر رپورٹ گورنر لین ٹیونس نے شہنشاہ طبریس کو جو اس وقت حکمران تھا ستروین جلوس امپیریل کی بھیجی۔

اس بیان کے بعد خط مذکور مین مسیح کے فتوے موت کا حال درج ہے۔ جو گورنر پلاطوس نے صادر کیا تھا اسمین جرائم کی ایک لمبی فہرست دی گئی ہے اور جس کی شہادت دانیال ربانی۔ یوحنا ربانی۔ رافیل ربانی اور کیپٹ شہری نے دی۔ آخر حکم مین یہ درج ہے کہ مسیح کو صلیب گاہ تک مصلوب کرنے کے لئے سٹرونیس دروازہ سے باہر لے جاوین۔ یہ حکم سزا تانبے کے پتھر پر عبرانی زبان مین کندہ تھا اور جب ۱۸۱۰ء مین جبکہ قدیم شہر اکیولا کھودا گیا تھا ملا تھا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی کمشنرون نے کیا تھا۔ اور پھر یہ اصل چار خم کے گرجا مین ایک لکڑی کے صندوق مین بند کر کے دفن کر دیا گیا تھا۔ یہ خط ایسینی خط جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک یونانی فقرا کے رہنے کی قدیم عمارت مین ابی سینیا مرکنٹائل کمپنی کے ایک ممبر کو دستیاب ہوا تھا پر یہ ایک فرانسیسی کے ہاتھ مین پڑا اور اس نے اسکو پڑھ کر معلوم کیا کہ کیا مضمون ہے یہ پارچمنٹ (چمڑہ کا کاغذ) لکھا ہوا تھا۔ یہ مکان جس مین سے یہ خط ملا تھا۔ ایسینی لوگون کا مکان تھا اور یہان ان کی لائبریری تھی اتفاق سے یہ خط پڑا رہ گیا تھا۔

اس مین مسیح کا حلیہ اون کی تعلیم اور جو کچھ تکالیف صلیب پر ہوئین سب مفصل درج ہین یہ بھی صاف لکھا ہے کہ مسیح صلیب پر مرے نہین بلکہ دونون چور جو ان کے ادہر اودہر لٹکائے گئے تھے مر گئے تھے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ صرف ہاتھون مین میخین ٹھونکی گئی تھین۔ پیرون مین لگانے کا دستور نہ تھا۔

مسیح نے شراب اور مرّ جو کہ مجرم کو بے ہوش کر دینے کے لئے دیا جاتا کرتا تھا نہ پیا کیونکہ چکھ کر معلوم

گیا تھا۔ کہ یہ دارو سے بیہوشی ہے اور وہ بیہوش ہو جانا چاہتا تھا۔

چونکہ مسیح اپنی صلیب اپنے کندھے پر خود مقام کلوری تک لے گیا تھا۔ اس لئے وہ پیشتر سے ہی بہت تھک گیا تھا اور جب اوس کو صلیب پر چڑہایا گیا تو جتنے عرصہ میں کسی شخص کو مرجانا چاہیئے وہ پیشتر سے ہی بیہوش ہو گیا۔

یوسف اور نیکو لاش لے جانے کی اجازت لے لی تھی اور سپاہیوں نے اوس کو مردہ سمجھ کر اوس کی پیرون کی ہڈیاں نہیں توڑی تھیں۔ بلکہ جب پہلو میں زخم لگایا گیا تھا تو اس سے کوئی خطرناک مقام زخمی نہ ہوا تھا بلکہ زخم سے پتلا لہو نکلا تھا اور چونکہ السینی جانتا تھا کہ مردہ جسم سے گاڑہے خون کے دو چار قطرے نکلا کرتے ہیں وہ سمجھ گیا۔ کہ مسیح مرا نہیں ہے۔ چنانچہ خط میں آگے لکھا ہے کہ:۔

"نیکو ڈیمس یوسف کو کہسکا کر وہاں لایا جہاں
میں کھڑا تھا۔ گھبرائے ہوئے لہجہ میں جلدی سے
کہا پیارے دوست خوش ہو اور جلدی کام کرو
مسیح مرا نہیں ہے اس کو ضعف کے سبب
غش ہو گیا ہے۔

اس کے بعد نیکو ڈیمس نے کپڑے کی بڑی بڑی پٹیوں پر اور مرہم پھیلایا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا اور جس کا استعمال سوسائٹی والوں کو معلوم تھا۔ یہ پٹیاں مسیح کے بدن پر اس بہانے سے لپیٹ دیں کہ ضیافت کے بعد لاش کو مصالحہ لگایا جائے گا۔ تب تک سڑنے نہ پائے علاوہ ازیں جب یوسف اور نیکو ڈیمس اوس کے اوپر جھکے ہوئے تھے ان کے آنسو اون کے چہرہ پر گرے اور اون کی کنپٹیاں گرم معلوم دیں اس کے بعد جسم کو قبر میں رکھدیا جو یوسف کی ملکیت تھی۔

اس کے بعد تہ خانہ میں عود اور دیگر سوختنی مسالہ کا دہواں دیا گیا اور لاش کو بے حس و حرکت چٹائی پر پڑا رہنے دیا گیا اور قبر کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا تاکہ وہ دہواں قبر میں بھر جائے۔

اس عرصہ میں کیافس کو شک ہو گیا (یہ ہائی پریسٹ تھا) اور اوس نے خفیہ جاسوس بھیجے مگر السینی بھی خوب ہوشیار تھے وہ بھی تاڑ گئے۔ چنانچہ خط میں لکھا ہے کہ:۔
ہمارے ممبروں میں سے ہی ایک شخص سوسائٹی کے حکم کے بموجب درجہ چہارم کی سفید عبا پہن کر قبر کے پاس گیا وہ ایک خفیہ پگڈنڈی سے گیا جو پہاڑوں میں سے ہو کر جاتی ہے اور سوسائٹی والوں کو معلوم تھی۔ جب ہائی پریسٹ کے سپاہیوں نے پہاڑ پر سے آہستہ آہستہ ہمارے ممبر کو سفید کپڑے پہنے اترتے دیکھا جو صبح کی اندہیری کے سبب صاف نظر نہ آتا تھا تو یہ بزدل ڈر گئے اور سمجھا کہ پہاڑ پر سے فرشتہ اتر رہا ہے۔ جب ہمارا بھائی (یعنے ممبر قبر کے قریب پہونچا جس کی اس کو حفاظت کرنی تھی۔ تو اوس نے ہدایت کے بموجب اوس کے دہانہ پر سے پتھر ہٹا دیا اور اس پر خود بیٹھ گیا۔ تو یہ دیکھ کر یہ سپاہی بھاگ گئے اور انہوں نے شہر میں مشہور کر دیا۔ کہ ہم کو فرشتہ نے وہاں سے بھگا دیا اس وقت مسیح کی فرضی موت کو تیس ۳۰ گھنٹے گذر چکے تھے اس کے بعد ممبر نے قبر کے اندر کچھہ آواز سنی۔ تو وہ سننے کیلئے کہ کیا معاملہ ہے اندر اترا۔ وہاں اوس کو عجیب بو آئی وہ کہ جیسی زمین سے آگ نکلتے وقت آیا کرتی ہے۔

تب اس نوجوان نے دیکھا کہ جسم کے ہونٹ ہلتے ہیں اور سانس چلتا ہے تو وہ مسیح کی مدد کو دوڑا اور سانس کی آہستہ آواز سنی۔ تب مسیح کا چہرہ زندوں کا سا ہو گیا۔ اور اوس نے آنکھیں کہولدیں اور شاگرد کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا۔

نیکو ڈیمس جو تجربہ کار طبیب تھا اوس نے کہا کہ دوائیوں کا دہواں مفید ہے اور مجھے معلوم تھا۔ کہ مسیح مرا نہیں اوس نے یہ بھی کہا کہ جو خون زخموں سے نکلتا تھا اس سے بھی پایا جاتا تھا کہ ابھی جان باقی ہے۔

یہ باتیں کرتے ہوئے ہم قبر کے پاس کو بڑہے یوسف اور نیکو ڈیمس آگے گئے۔ قبر میں جاکر دیکھا تو شاگرد مسیح کو گود میں لئے بیٹھا تھا اور مسیح کا سر اس کے سینہ پر تھا۔ جب مسیح نے اپنے دوستوں کو دیکھا تو خوشی سے اوس کی آنکھیں چمکنے لگیں اور رخسار پر سرخی آگئی وہ بیٹھ گیا اور دریافت کرنے لگا کہ میں کہاں ہوں؟

اس کے بعد اس خط میں تمام وہ واقعات درج ہیں جو انجیل میں مذکور ہیں اوس کا اپنے شاگردوں میں ہی اس ہی طرح آنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے۔

اس کے بعد یہ مناسب سمجھا گیا کہ وہ ان کی نظر سے غائب ہو جائے کیونکہ عبرانی لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ اہل اللہ کے پیغمبر معہ جسم خاکی کے آسمان پر چلے جاتے تہے۔ مگر السینی لوگوں کا بیان ہے کہ مسیح کو عرصہ تک شاگردوں میں رہا۔ مگر جو صدمہ اس کی صحت کو صلیب پانے سے ہوا تھا۔ وہ اس سے جانبر نہ ہو سکا۔ اس چھوٹی سی کتاب کے شروع میں مسیح کی وہ تصویر جو کیٹا کومب کی قبر سے برآمد ہوئی تھی۔ موجود ہے اور یہ تصویر سب سے پرانی خیال کی جاتی ہے۔

آخر کتاب میں السینی برادرہڈ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے کہ عبرانی لوگ اونکو کیسا جانتے تہے اس کی قیمت سو سینٹ ہے۔"

طوفان حیدرآباد

حضرت امیر المومنین نے احباب حیدرآباد کا حال احوال دریافت کرنے کے واسطے جناب ابو سعید عرب صاحب کو بالخصوص یہاں سے روانہ کیا تھا۔ عرب صاحب کا جو خط وہاں سے آیا ہے درج ذیل ہے:

اہل حیدرآباد کا واقعہ بڑا ارنجدہ ہے چند جانیں نہیں بلکہ بقول بعض اہل حیدرآباد ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ جانیں ضائع ہوئیں اور یہ بیچارے کچھ کرنے ہی نہ پائے تھے۔ کہ غرق آب ہو گئے اور ہزاروں مائیں سوئی ہوئی تھیں اور شیرخوار بچے انکی چھاتی کے ساتھ لپٹے ہوئے تھے۔ کہ موسیٰ ندی نے اون کو ایسا سلایا کہ کوئی اونکو جگانے والا نہ رہا۔ اس جانگداز واقعہ کے وقوع پر بہت سی ہمدردی کی تاروں کو جنبش دیگئی اور وہاں سے (تھینکس) شکریہ کا جواب دیا گیا۔ مگر ہمارے امیر المومنین نے نہ صرف جوابی تاروں اور رجسٹری خطوط پر اکتفا کیا بلکہ مجھے حکم دیا کہ تو خود وہاں جا اور اپنی جماعت کی حالت کو دیکھ اور ہمیں اطلاع دے۔ اگر ان کی حالت قابل امداد ہو تو ہم ہر طرح سے ان کی اور اون کے بال بچوں کی کفالت کریں گے۔ میں نے بمبئی سے ایک خط سید محمد رضوی صاحب کے نام لکھدیا تھا کہ میں آتا ہوں اور مختلف خیالات آتے رہتے تھے۔ خیر جب میں حیدرآباد سٹیشن پر پہونچا۔ تو ایک صاحب مجھ سے دریافت کرنے لگے کہ آپنے کہاں جانا ہے۔ میں نے کہا کہ سید محمد رضوی صاحب کے۔ وہ کہنے لگے۔ چلئے۔ میں اون کے ساتھ ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ صاحب مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل درجہ اول ہائیکورٹ تہے جو مجھے اپنا مہمان بنانے کے لئے آئے ہوئے تہے۔ خیر دوسرے دن اور بعض احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔ اور ان کی حالت دریافت کی۔ سو الحمد للہ سب کو صحیح سالم موجود پایا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ اور یہ خاص خدا کا فضل تھا۔ کہ باوجود ہماری جماعت کے بعض لوگ ان خطرناک مقامات

ست سلاجیت گلگتی۔ یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکہتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جسکے اجزاء مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرماسکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کردیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح۔ دافع بواسیر بادی وجذام واستسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق وشوخیت دف وبلغم وخون وقاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ وسلس البول۔ سیلان منی۔ یبوست۔ اوجاع مفاصل وغیرہ بلکہ محیط میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر اسکو دوا ساتہ انسان کہائے تو کبہی بوڑہا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے۔ قیمت ایکتولہ کی ۱۵ ہے دو تولہ عہ ۱۲ اور پانچ تولہ چار روپیہ۔ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

کتاب الصرف۔ مصنفہ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے جسمیں حضرت موصوف نے عربی زبان کے سیکہنے کے شائقین کیواسطے تمام ضروری مسائل صرفی ونحوی کو آسان اور مختصر عبارت میں بڑی خوبی کے ساتھ جمع کردیا ہے ہر مسلمانکو چاہئے کہ اس کتاب کو پڑہے اور بچوںکو پڑہائے تاکہ مقدس زبان عربی کی اشاعت میں امداد ہو۔ قیمت ۲ر۔ **الاستخلاف** شیعوں کے رد میں۔ قرآن شریف سے استدلال کرکے جناب اکمل صاحب نے ایک لاجواب کتاب لکہی ہے کثرت سے خرید کرکے اہل تشیع کے درمیان تقسیم کرنی چاہیئے۔ شاید خدا انکو ہدایت دے قیمت بہی تہوڑی ہے صرف ۳ر **قرآن کریم کی دعائیں**۔ قرآن شریف کی تمام دعاؤں کو ایک جگہ جمع کرکے اکمل صاحب نے نظم میں ترجمہ کیا ہے دعائیں عربی عبارت بہی ساتہ ہے۔ ایسے بیٹھ کر پڑہنے کے لائق کتاب ہے جس سے دل خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے قیمت ۲ر **چشمہ مسیحی**۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود۔ عیسائیوں کے رد میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر ان کے دجل کو بیخ وبن سے اکہاڑ دیتی ہے اسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ دین عیسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب نہیں بلکہ دوسروں کے بنائے ہوئے ڈہکوسلے ہیں۔ قیمت ۳ر۔ **آئینہ صداقت**۔ مولفہ راقم مشتہر۔ اس کتاب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کے وصال الٰہی کا بیان اور آپکی بے نظیر کامیابی پر مختصراً دلائل لکھے گئے ہیں اور آپکی وفات پر جو مخالفین نے اعتراض کئے ہیں انکے جواب دئے گئے ہیں اخیر میں آپکی تعلیم کا مختصر نمونہ درج ہے۔ قیمت ۲ر

ضمیمہ اخبار بدر مورخہ نومبر ۱۹۰۸ء

اعلان

نئے سال کی قیمت کے ایک حصہ کی پیشگی کی وصولی کے واسطے ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کا پرچہ اخبار بدر تمام دوستون کی خدمت مین (جن کے اخبار مین یہ پرچہ ڈالا گیا ہے) بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ اب کون کون اصحاب اس سال کے واسطے اخبار کی خریداری کو منظور فرماتے ہین اور اوسی کے مطابق تعداد اخبار کی آئندہ چھاپی جاوے جن صاحبون سے ایک حصہ قیمت وصول نہ ہوگی اون کے نام اخبار جاری نہ رہ سکیگا۔ البتہ جو دوست دسمبر کے جلسہ مین قیمت اخبار دستی دینا چاہین۔ اونکی اطلاع اس امر کیواسطے اگر ۵ دسمبر تک دفتر مین وصول ہو جائے گی۔ تو اون کے نام وی پی نہ کیا جاوے گا۔ یہ وی پی صرف عا کا ہوگا۔ جو اخبار بمعہ ضمیمہ کیواسطے نصف سال کی قیمت ہے اور جو صاحبان ضمیمہ تفسیر لینا چاہین اونکو صرف ۸ر ادا کرنے سے سال بھر اخبار دیا جاوے گا۔ لیکن جو صاحب چاہین کہ ابھی سے اونکو پورے سال کی قیمت کا مبلغ چار روپے (للعہ) کا وی پی کیا جاوے۔ اون کی اطلاع بھی اگر ۵ دسمبر تک دفتر مین پہونچ جائے گی۔ تو اوس کے مطابق تعمیل کی جائے گی۔ جو صاحب بروقت اطلاع نہ دین گے اور پھر وی پی واپس کردین گے وہ نقصان وی پی ۴ر فی پرچہ کے ذمہ وار ہون گے۔

محمد صادق

مینیجر

مین رہتے تھے۔ جہان پر سخت عذاب الٰہی آیا۔ مگر خدا تعالے نے اونکو بچالیا۔ ایک ملازم تک بھی اون کا ضائع نہین ہوا ہماری حیدرآبادی جماعت جس قدر اس فضل خدا پر ناز کرین زیبا ہے۔

یہ موسی ندی ایک معمولی نالہ ہے۔ جو سردیون مین ہی خشک ہوجایا کرتا تھا۔ جس طرح موسٰی فرعونیون کے نزدیک انما الکنت فینا ولیداً تھا۔ یہ نالہ جو موسے کے ہمنام تھا ملاؤن حیدرآباد کے نزدیک محض امسن تہا۔ مگر جب اوس نے تدریجی ترقی کا رنگ اختیار کیا۔ تو بعض لوگون نے کہا کہ یہ عذاب الٰہی کا رنگ ہو رہا ہے۔ وقت اور مہلت دیگئی ہے۔ اس سے فائدہ اوٹھاؤ اور نکلو چلو۔ مگر اس کے جواب مین یہ کہا گیا۔ کہ ساوی الی جبل یعصمنی من الماء۔ آخر جب اون کی چھتون پر پانی آگیا۔ جیسا کہ حکم الٰہی تہا۔ لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم دیکھ۔ اور سننے مین آیا ہے۔ کہ بعض جگہ زمین سے پانی اُبلنے لگا۔ آسمان سے بھی پانی پڑتا تھا۔ اودھر موسٰی نے اپنا جلال دکھایا۔ بس چشم زدن مین دھڑا دھڑ سنگین و پختہ مکانات گرنے لگے اور بے حساب مخلوق دب گئی۔ اور لاشین اس طرح بہی جاتی تھین۔ جس طرح پنجاب مین دریائے جہلم مین چھوٹی چھوٹی لکڑیان۔ اور سنا ہے کہ گورنمنٹ نظام کا ایک علی مدد نام بھی بہ گیا اور مرگیا۔ بعض عمارتون کے سنگین پتھرون کے اور لوہے کی گاڈرین اور آہنی صندوق مہاجنون کے بڑی دُور تک پانی بہا لے گیا۔ اور تمام لوگ اس کو مانتے ہین۔ کہ یہ عذاب الٰہی تھا۔ مگر یہ کیون آیا۔ اس کی طرف خیال نہین کرتے۔ جب خدا کے مُرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگون کو کہا۔ کہ اے لوگو! اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو کیونکہ دنیا مین فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ اوسکی آواز پر کان دھرتے والغوا فیہ کردیا اور بعض نے نہایت گندی گالیان دین اور بعض ناپاک فطرتون نے جو اون کے شہر مین بطور مہمان کے تہے اون پر پتھر برسائے۔ اور اسی حیدرآباد مین ایک راس المنکرین انوار اللہ نے کتاب لکھ ماری۔ اور وہ کوئی معقول دلیل اپنے اندر نہ رکھتی تہی بلکہ اکثر جگہ مدرسی کاسہ لیسی کی ہے۔ باقی آئندہ

محمد ابوسعید عربی از حیدرآباد

منکران حدیث جو اہل قرآن کہلاتے ہین توجہ فرماوین

خدا کی شان آجکل مسلمانون مین بہت سے مذہبی فرقے پیدا ہوگئے ہین۔ جو نسبی یکسی ہماری عقائد کی غلطی مین مبتلا ہو کر صراط مستقیم سے بہک گئے ہین اور یہ ہونا ہی تہا۔ کیونکہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا۔ کہ میری اُمت ۷۳ فرقے ہوجاوین گے اور ان مین ناجی صرف ایک فرقہ ہوگا۔ سو ناجی فرقہ وہی ہے۔ جو سُنت نبوی پر قائم ہے۔ افراط تفریط کی راہون سے بکلی بچا ہوا۔ اور عقائد شرکیہ سے پاک اور خالص توحید پر قائم ہے جو یہ اعتقاد نہین رکھتا۔ کہ کوئی مخلوق ان صفات مین جو صرف باری تعالٰی کا خاصہ ہین شریک باری ہے۔ مثلاً مارنا جلانا۔ روزی دینا۔ عالم الغیب ہونا اور بلا توسط کسی شے سمیع۔ بصیر۔ علیم وغیرہ ہونا۔ یہ سب صفات اللہ تعالٰی سے مخصوص ہین۔ وہ اپنی ذات۔ صفات افعال مین واحد لاشریک اور لیس کمثلہ شئی ہے۔ اور انبیاء مین وہ کوئی ایسی صفت تسلیم نہین کرتا جس سے باریتعالٰی کے ساتھ اون کی شرکت لازم آوے۔ وہ یہ اعتقاد نہین رکھتا۔ کہ وحی نبوت کچھ چیز نہین صرف ملکہ طبیعت ہے اور دُعا کے اثر اور ہر ایک کے لئے اوس کی ضرورت کا قائل ہے۔ جو خدا تعالٰی کی ذات کو الآن کما کان مانتا ہے اور یہ اعتقاد نہین رکھتا کہ اللہ تعالٰی پہلے زمانون مین تو اپنے بندون سے کلام کرتا تہا۔ مگر اب ہمیشہ کے لئے اوس نے کلام کرنا چھوڑ دیا بلکہ اوس کا اعتقاد ہے کہ تا قیامت سلسلہ نبوت جاری رہیگا اور اون کو اپنی ہمکلامی کا اعزاز بخشتا رہیگا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جو نبی مبعوث ہو وہ تابعدار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہو۔ کیونکہ حضور کی اطاعت سے باہر ہوکر کسی کو اب کوئی روحانی درجہ نہین ملسکتا۔ وجہ یہ کہ اللہ تعالٰی نے رسالت کے تمام کمالات آپکی ذات بابرکات پر ختم کر دئے (صلے اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کریم کو خاتم الکتب کردیا۔ اسی کتاب پاک کا دور دورہ تاقیامت رہیگا اور اوس کے منکر سب جہنمی ہون گے۔ منجملہ ان فرقون کے جو افراط تفریط مین پڑ کر صراط مستقیم سے دُور چلے گئے

ایک فرقہ وہ ہے۔ جو اپنے آپکو اہل قرآن کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ یہ لوگ حدیث نبوی سے ایسی دلی نفرت رکھتے ہین کہ اوس کا نام تک لینا پسند نہین کرتے بلکہ بعض تو یہان تک بیباکانہ کہدیتے ہین کہ حدیث نے اندھیر ڈال رکھا ہے اگر یہ نہ ہوتی تو کوئی اختلاف نہ ہوتے اور نہ جھگڑے برپا ہوتے۔ ان لوگون کی حالت پر بڑا رحم آتا ہے کہ ان کی عقلون کو کیا ہوگیا اور کیون وہ جادۂ اعتدال سے منحرف ہو کر ٹیڑھی راہ چل رہے ہین جس کا انجام سوائے حسرت اور دردناک عذاب کے اور کچھ نہین۔ اونکو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ حدیث خادم قرآن ہے اور خادم کا وجود مخدوم کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے کیا عقل سلیم تسلیم کرسکتی ہے کہ جو چیز کسی دوسری چیز کی خدمت کرتی ہے اور اوس کے مطالب کے حصول کو سہل کرتی ہے وہ وجود نافع نہ سمجھا جاوے۔ اور اوس کو ردی کی طرح پھینک دیا جاوے اور اوس کو بُرا کہا جاوے۔ افسوس ایسی سمجھ پر۔ چونکہ یہ لوگ حدیث کو ترک کرکے ایک بڑی مہلک غلطی مین پڑ گئے ہین۔ لہذا محض اون کی ہمدردی کیوجہ سے اون کی خدمت مین عرض کیا جاتا ہے۔ کہ احادیث کے بارہ مین مفصلہ ذیل مضامین ریویو آف ریلیجنز ماہ اگست۔ ستمبر و اکتوبر مین شائع ہوچکے ہین۔ حدیث کی صداقت پر ایک بے نظیر شہادت۔ احادیث کی صداقت پر تاریخی شہادۃ جمع حدیث۔ براہ مہربانی ان مضامین کو غائر نظر سے اور دل کو تعصب سے پاک کرکے مطالعہ فرماوین۔ امید کہ ان کی غلطی اون پر انشاء اللہ منکشف ہوجائے گی اور وہ اس عقیدہ کی مہلک غلطی سے بچ جاوین گے۔ اور اگر بغور دیکھنے کے بعد بھی وہ اپنے ہی عقیدہ کو صحیح سمجھین تو پھر اون پر لازم ہوگا۔ کہ دلائل شافی کے ساتھ ان مضامین کی تردید کرین اور اوس کو شائع کرین۔ تاکہ دنیا کو موازنہ کرنے کا موقع ملے۔ اور اگر وہ تردید نہ کرسکین۔ اور انشاء اللہ وہ نہ کرسکین گے۔ تو پھر اللہ تعالے سے ڈر کر خود روی سے باز آوین اور اپنے عقیدہ سے باز رہ کر توبہ کرین تاکہ خود بھی انجام بد سے بچین۔ اور اون لوگون کو بھی بچائین جن کو وہ موقع پاکر اپنے غلط عقیدہ کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہین۔

والسلام

خاکسار ہدایت اللہ احمدی از گجرات

قصیدہ

بوفات اعلیحضرت امیر المومنین خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمد

(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(از قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری)

سیدی مرزا غلام احمد امیر المومنین
آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ و یوسفؑ و موسیٰ کرشن
گوتم و راما و عیسیٰ بل ز عیسیٰ خوب بتر
اصدق از صدیق اکبر اعمل از عادل عمر
کاسر صلیب چلیپا نا سخ دین سیح
ماحی جنگ و جہاد و وحامی امن و امان
داعی حق بر زمین و تاثیر قرآن پاک
عارف اسرار یزدان عالم علم الہدیٰ
منبع انوار فرقان مصدر عرفان حق
مخزن خلق عظیم و معدن فیض اتم
شمس گردون ہدیٰ و بدر چرخ معرفت
او فتادند از حقیقت دور جملہ اہل دین
لیک زیشان بود بدتر حالت اسلامیان
اہل ملک و مال در شغل اباحت منہمک
عالمان مصروف باہم در فساد از جوش نفس
جاہلان غافل ز راہ دین و در دنیا اسیر
عامیان مرہون در شرک و توہم روز و شب
در لباس گوسپندان گرگ ہر یک جبہ پوش
آہ! یارب خیر امت بدترین خلق شد
دین ہر فت از دست شان دنیای دون نامد بدست
دین احمد را چو دیدند اہل باطل بیکسی
حملہ آوردند اعدا ہیچکس دافع نماند
ہر طرف شد کفر جوشان ہمچو افواج یزید
بحر اضلال و جہالت در جہان شد موجزن
آمد آفتی کہ سازد کشتی اسلام را
عین بر وقت ضرورت رحم حق شد مقتضی
بس ز احسان و عنایتہای آن دادار پاک
بود ہجری یکہزار و دو صد و پنجاہ و یک ۱۲۵۱
شمس چرخ معرفت شد طالع از ہندوستان
از فیوض مقدمش شد قادیان دار الامان

مظہر رب الجلال و شان ختم المرسلین
زردشت و دانیال و ایلیا گردون نشین
احمد آخر زمان مہدی بروز المرسلین
در حیا بہتر ز عثمان از علی اشجع ترین
قاتل دجال اعور کوست شیطان لعین
بانی سیدنا مصلح و تارک برہمات دین
ناصر دین محمد رحمۃ للعالمین
مسند وحی الٰہی مہبط روح الامین
آیۃ اللہ بر سما و حجۃ اللہ بر زمین
مظہر احسان عام و مرجع عین الیقین
ناصر دین محمد در گروہ آخرین
آمدہ شد یاکہ ترسا گبر و ہند و صابئین
چون یہودان گشتہ غافل از رہ دین متین
ساغر دنیا بدست و در بغل یار حسین
زاہدان از حرص دنیا مبتلا در بغض و کین
عابدان گشتند در تحصیل زر اندوہگین
سیدان خندان نشستہ با بتان نازنین
جلوتش با ہود یا حق خلوتش با مہ جبین
ہر کجا از فسق و عصیان حلقہ ایشان نگین
شامت اعمال شان آورد ایامی چنین
بہر تخریبش بر آوردند سرہا از کمین
آن چنان در دو عالم گشت قحط المسلمین
دین حق بے یار و یاور ہمچو زین العابدین
کشتی اسلام شد در ورطہ طغیان رہین
غرق گرداب فنا و اہل کشتی تہ نشین
تا فرستد نوح ثانی بہر قوم ہالکین
شد تولد عیسیٰ موعود امام آلاخرین
چون بروز خیر امت شد پئے اصلاح دین
پرتو نورش رسید از مصر تا جاپان و چین
شد رہا از مکر شیطان ہر کہ شد انجا مکین

از ہمان وقت تا چہل شد روز در تحصیل علم
این ہمہ فکر دین احمد مغز خانش را گداخت
آخر از عجز و مناجات و تضرع کردنش
شد چراغ دین فنابش در سن ۱۲۹۰ (؟) شد بلوغ
کشتی اسلام را چون دید طوفان جہل
از پئے امداد کشتی اہل کشتی چون سگان
قوم تکذیبش نمودند از پئے تائید او
قحط و طاعون و زلازل جنگ اقوام و وبا
بہر تصدیقش سیہ شد قرص خورشید و قمر
از پئے تکذیب عیسیٰ ہر یہودی مکر کرد
ایدر دنیا اگر کشا ہے تا ہم از اعدا کشی
لیکھرام و چراغ دین تم سعدی و دوئی بگذشت
ہر کہ آمد در مقابل شد دچار عاقبت
مجلس اندادیان عالم منعقد شد بہر حق
مائل دین محمدؐ مجلس یا جمہور شد
آسیا گشتہ نہ تنہا روشن از انوار حق
شمس توحید الٰہی بدر دین مصطفیٰ
ہیچ قومی بیخبر ہرگز نماند از نور حق
آفتاب دین حق شد بازہر او ج کمال
اولین تصنیف راشد سال طبعش یا غفور ۱۲۹۷
دین حق را آنچنان آراست از حسن بیان
زان ہمہ باشد یکے عبد اللطیف پاک او
مخزن امت شد خطابش زانکہ با صدق و صفا
کامیاب او تا بہ این حد شد چو در ابلاغ حق
تخم ایمان کاشت اندر سینہ اہل صفا
امر تبلیغ ہدیٰ کامل بسی و پنج شد
خدمت او شد تمام و وحی حق آمد فرود
بود در سن چہل چون گشت مبعوث از خدا
ناگہان شد دورہ اسہال مزمن موجزن
پس مثیل ابن مریم واصل محبوب شد
شور و شر بر فلک اہل زمین گفتند
حق ازو راضی شد و از امر حق مغفور شد ۱۳۲۶
قادیان دار الامان شد مدفن پاکیزہ اش
قادرا نازل بفرما قدرت ثانی خویش
تا شود دین محمدؐ سایہ افگن بر جہان
یا الٰہ العالمین بیخ خبیثے را بر آر

شب بشب بیداری و سجدہ و دعا سر بر زمین
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دین
منعطف شد بر جہان الطاف خیر الراحمین
در سن الغفر رسیدش وحی رب العالمین
نوح حق شد تا شد ابر نجات راکبین
در تقاضیش او فتادند تا گزند او را زکین
چرخ بارید نشان الوقت میگوید زمین
از پئے انذار آمد بہر گروہ حاسدین
در مہ رمضان نماشی بر سر چرخ برین ۱۳۱۱
کرد حق غالب شد و مغلوب جملہ ماکرین
خود بدید ہر شد انجام ہر مرد مہین
سوم راس قادیان ندوئی و زین العابدین
عبرۃ للناظرین و آیۃ للسائلین
نور حق از دست شد گشتہ بر آن جمع مبین
نعرہ ہا آمد ز ہر سو مرحبا صد آفرین
بلکہ امریکہ و یورپ شد ز فیضش خوشہ چین
نور افشان شد بعالم کو شد تاریکبین
تا ہمہ تبلیغ حق شد سوئے عالم میگزین
گمرہان را چشم روشن شد بہ آیات مبین
از پئے تائید حق شد حجۃ بر منکرین
کز ہمہ ادیان بہ دنیا گشتہ گروہ مومنین
کز پئے تصدیق او جان داد با صدق و یقین
سر فدائے حق نمود و شد بجنت جاگزین
باز آورد از ثریا نور ایمان بر زمین
باغبان دین حق مہدی امام المتقین
روشن از انوار حق شد چشم ہر باریک بین
رحلت است و باز رحلت وقت مرگ آمد قرین
در سن ہفتاد و پنجش آمد انفاس پسین
شب درین بگذشت و آمد روز دیگر بعد ازین
بود صبح بست و چہارم از ربیع آخرین
۱۳۲۶ ۲۶ مہدی اسلام شد وارد بفردوس برین
باب رحمت وا شد و بر صدر اعلیٰ جاگزین
سید ما نور دین شد بعد او مسند نشین
در غلامان مسیح و خادمان نور دین
باز تا بینیم آن فرخندہ ایام و سنین
آنکہ در شان امام دین حق شد نکتہ چین

بعد سہ کن دشمنان را سرخ رو انصار حق
خرم و فرخندہ ران قلب محزون حزین

راقم
قاضی محمد یوسف

عام اخبار

آسٹریا نے ترکی کو مطلع کیا ہے کہ جب تک بائیکاٹ موقوف نہ ہوگی۔ کوئی مزید گفتگو نہ ہوگی۔

پوپ روم کو زکام ہوگیا ہے۔ ملاقاتیں بند ہیں۔ مگر ہز ہولی نس کی صحت کے متعلق زیادہ خطرہ نہیں ہے۔

شاہ ایران نے تین سو کاسک اور ۲ توپیں۔ جو کرنل لیاکوف کے ماتحت تبریز بھیجی ہیں اون کی نسبت ۵ نومبر کا تار مظہر ہے۔ کہ کاسکان مذکورہ انقلاب پسندوں سے جا ملے۔ غالباً یہ توپیں بھی ہمراہ لیگئے ہوں گے۔ شاہ کا نیلا تیر آخری وار بھی خالی گیا۔ معلوم نہیں کہ حقوق و مطالبات رعایا کی مخالفت میں یہ نادانی کب تک چلی جائیگی۔ ؎

اُلٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھہ نہ دوا نے کام کیا
آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

برٹش قنصل تہران نے ہندوستان کے زائرین مشہد مقدس کی اطلاع کے لئے لکھا ہے۔ کہ آجکل یہاں سخت بدامنی پھیل رہی ہیں اور بہت سے قافلے والوں کو لوٹ لیا گیا ہے۔ اس لئے ہندوستانی سر دست اس طرف کا قصد نہ کریں۔

مسٹر امیر علی صاحب کو مسلمانان مدراس کے گشتی مراسلہ کے ذریعہ سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ احاطہ مدراس کے مختلف حصوں میں اسلامی پولیٹیکل ایسوسی ایشنیں قائم ہو رہی ہیں۔

سیلاب زدگان حیدرآباد کے امدادی فنڈ کی مقدار ۱۱۴۲۷۵ روپے تک پہونچ گئی ہے۔ راجہ صاحب راج گڈھ (وسط ہند) نے بھی اس میں ایک ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

ترکی کی پارلیمنٹ میں ممبروں کی کل تعداد ۲۸۰ ہوگی منجملہ اون کے ۲۲۹ ممبر منتخب ہوچکے ہیں امید ہے کہ وہ ماہ رواں کے آخر میں پارلیمنٹ کھل جائیگی۔

گورنمنٹ ہند نے اخبارات کو مطلع کیا ہو کہ ضابطہ جیل کا قاعدہ نمبر ۴۰۸ منسوخ کیا گیا ہے اور بجائے اس کے ذیل کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔

مجرم کی نعش ایک گھنٹہ تک پھانسی پر لٹکائی جائیگی اور جب تک میڈیکل آفیسر تصدیق نہ کرے کہ جان نکل گئی ہو۔ نہیں اوتاری جا دے گی۔

بعد ازاں نعش یا تو مجرم کے دوستوں کو دیجاویگی یا اوس کے مذہب اور ذات کی رسم کے موافق دفن کی جائیگی یا جلا دیجاوے گی۔ اگر سپرنٹنڈنٹ کی رائے میں یہ اندیشہ ہو کہ ملزم کی نعش کو جلوس کے ساتھہ نکالا جائے گا۔ یا نامناسب سلوک کیا جاویگا۔ تو مجرم کے دوستوں یا رشتہ داروں کو نعش نہیں دی جاویگی۔ پوسٹ مارٹم کیا جاویگا۔ پھانسی کا وارنٹ جج کے پاس واپس بھیجا جائیگا جس نے جاری کیا تھا۔ جس پر سپرنٹنڈنٹ یہ اندراج کریگا۔ کہ حکم کی تعمیل ہوگئی ہے۔

حضور وائسرائے نے لکھنؤ میونسپلٹی کے ایڈریس کے جواب میں صوبجات متحدہ کے قحط پر اظہار تاسف کیا۔ اور اس کے متعلق گورنمنٹ کے انتظام کی تعریف کی۔ اور صوبجات متحدہ میں حرفتی و صنعتی تعلیم کی ترقی پر اظہار خوشنودی کیا۔ تعلقداران اودھ کے ایڈریس کے جواب میں ہز اکسلنسی نے کہا کہ میں خود زمیندار ہوں اور جانتا ہوں کہ کسی بے جا قانون سے زمیندار کاشتکار کے مابین کس قدر پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے آپ یقین رکھیں۔ کہ میں قانون ۱۸۶۹ء کی خرابیوں کو جن کا آپنے اپنے ایڈریس میں ذکر کیا ہے دور کرنے کے لئے ضرور سعی کروں گا۔ اس کے بعد برٹش گورنمنٹ کی برکات کا ذکر کیکے تعلقداران اودھ کی خیر خواہی کا اعتراف کیا۔ کہ اونہوں نے مغویانہ خیالات کی بیخکنی کی کامل کوشش کی ہے۔

عربی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبد الحفیظ جدید سلطان مراکو بڑے عالم فاضل ہیں۔ چنانچہ حال میں اونہوں نے عربی نحو کی مشہور کتاب (مغنی اللبیب) کو نہایت عمدگی سے نظم عربی کے قالب میں ڈہالا ہے۔ کتاب مصر میں چھپ گئی ہے۔ اور کئی نامور علماء نے اس کی منظوم کتاب کی شرحیں لکھی ہیں۔

سلطان بلغاریہ۔ پرنس فرڈیننڈ والئی بلغاریہ نے حال میں ایک بلغاری مسلمان مفتی سے ملاقات کرکے اسے یقین دلایا۔ کہ میں اپنی مسلمان رعایا کی آزادی کو نہ صرف بحال رکھونگا۔ بلکہ اسے ترقی دونگا۔ اور تکمیل کو پہونچاؤنگا۔ اثنائے ملاقات میں پرنس نے مفتی مذکور کے ہاتھہ تین مرتبہ اپنے ہاتھہ میں لیکر دبایا۔

نعقل اخبار لنڈن خبر دیتا ہو کہ تمام عثمانی قلمرو میں آسٹریا کے اسباب کی بائیکاٹ کی تحریک سے آسٹریا میں ہل چل مچگئی ہو اور بلاد عثمانیہ میں آسٹریا کے تاجر ہاتھہ پر ہاتھہ رکھے بیٹھے ہیں اور ترک

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مساۃ عائشہ شادیوال گجرات	مستری بڈہا۔ ضلع سیالکوٹ
مساۃ خدیجہ 〃 〃	مستری سائین لدہا 〃 〃
مستری عبد الرحمن سیالکوٹ	مستری عزیز 〃 〃
مستری عبد الواحد 〃 〃	محمد عبد العزیز نمبر ۹۴ الف سنجرا
منشی ملیح فیض ریاست خیرپور	شرپٹ کولمبو ملک سیلون
منشی مردان علی خان منصوری	جھنڈور۔ موضع چھور
ابراہیم۔ شادیوال خورد گجرات	شیر محمد خان۔ بہوڑاں پٹیالہ
جان محمد 〃 〃 〃	مسمات عصمت بی بی اوجہ شاہ پور
مسمات مغلانی 〃 〃 〃	میاں اسمٰعیل۔ رعیت۔ امرتسر
اللہ دتا۔ دولت وال گجرات	عبد المجید مدرس۔ مین پوری
حسن محمد صاحب گجرانوالہ	اہلیہ ثانی محمد اسمٰعیل جلال پور شاہ پور
شاہان۔ پیجھانہ منچن آباد بہاولپور	سید حبیب الرحمن داؤد پور۔ پٹنہ
بزید 〃 〃 〃	سید محمود عالم۔ موضع لدھا
محمد 〃 〃 〃	ضلع گیا
مہمان 〃 〃 〃	اہلیہ مولوی سید عبد الوہاب
قادر بخش 〃 〃 〃	ہرپال ضلع بلہاری
الٰہی بخش صاحب موسیٰ الدڈسکہ	حسام الدین 〃 〃 〃
نانک 〃 〃 〃	قاضی شیخ نڈھیین 〃 〃 〃
اللہ دین 〃 〃 〃	نور محمد چک نمبر ۳۰ حیدرآباد
عبد الصمد 〃 〃 〃	محمد حیات پوڈا نوالہ۔ گجرات
خواجہ بشیر الدین حیدرآباد سندھ	غلام حسین 〃 〃 〃
راجولی۔ بشارت جہلم	رحمت 〃 〃 〃
نتھو خان۔ وڈا	فضل الدین 〃 〃 〃
نور حسن۔ موضع مردان ضلع منٹگمری	کھڑا خان رجیو وال تحصیل پونچھ کشمیر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نسخہ شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا عہ روپیہ فی تولہ دوم ۸ سرمہ قسم اول عا قسم ثانی عہ قسم سوم عہ۔ اور علاوہ اس کے ہر قسم کی لنگی پشاوری اور کلاہ بھی موجود ہے

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان گورداسپور

رسید زر

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حمزہ اللہ صاحب ۵۰۷ ع	محمد فضل صاحب ۱۰۳۵ ع
عبداللہ خان صاحب ۸۸۲ عا	عمرالدین صاحب ۹۶۴ ع
نبی بخش صاحب ۵۷۰ للعہ	خدا بخش صاحب ۹۲۷ ع
امیراللہ صاحب ۱۹۱۳ ع	محمد عبداللہ صاحب ۱۴۵۳ عا
ہاشم علی صاحب ۹۴۰ للعہ	الٰہی بخش صاحب ۱۱۱۸ ع
میاں منگو ۲۰۱۰ سے	محمد علی صاحب ۴۰۴ سے
سرفراز خان ۱۹۵۲ ع	مولوی غلام رسول ۱۱۳۲ للعہ
عبدالحمید ۱۸۲۵ عہ	غلام حیدر صاحب للعہ
حافظ عبدالرحیم صاحب ۱۳۵۶ عہ	

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

داد اربخش صاحب ۱۸۵۹ عا	میر عابد علی صاحب ۱۷۵ للعہ
نظام الدین صاحب ۱۷۸۷ سے	نظام شاہ صاحب ۱۲۲۰ عہ
عبدالرحمن صاحب ۱۳۹۶ عہ	احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ع
محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ ع	شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ عا
محمد اکبر صاحب ۱۷۴ عا	اللہ دتا صاحب ۱۸۶۴ ع
نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ ع	نور محمد صاحب ۱۹۴۷ ع
سکرٹری انجمن احمدیہ ۲۰۰ ع	محمد حیات صاحب ۱۵۳۹ ع
عنوان الدین صاحب ۱۶۷۴ ع	محمد یوسف صاحب ۷۱۹ عہ
مستری دین محمد صاحب ۸۵۲ عہ	سکندر علی صاحب ۱۲۷۰ عہ

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبدالرحمن صاحب ۱۴۸۷ ع	محمد دین و عمر دین ۶۴۵ ع
محمد سعید الدین صاحب ۹۶۸ ع	محمد سعید صاحب ۶۰۲ للعہ
غلام حیدر صاحب ۲۵۱ عہ	کرم رسول صاحب ۱۲۶۴ عہ
میاں اللہ بخش صاحب ۴۵۰ عہ	سید یوسف صاحب ۱۱۷ ع

مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ محمد صاحب ۳۴ ع	خلیل الرحمن صاحب ۱۲۳۶ للعہ
جیا غدین صاحب ۱۷۳۷ عہ	چودہری عبدالمنان ۶۰۳ للعہ
حیات محمد صاحب ۲۶۴ للعہ	قطب الدین صاحب ۲۰۳۷ عہ
امام علی صاحب ۲۴۳۳ عا	حسین بخش صاحب ۵۲۳ ع
سید محمد صاحب ۱۷۳۸ ع	سراج الدین صاحب ۱۰۶۴ ع
علی احمد صاحب ۱۲۶۴ ع	سید احمد حسین صاحب ۱۱۷۵ ع
محمد علی صاحب ۱۲۵۴ ع	عبدالرحمن صاحب ۱۶۵ ع
محمد دین صاحب ۱۰ ع	قاضی الٰہی بخش صاحب ۴

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹۸ ع	غلام محمد صاحب ۹۴۵ عہ
قاسم علی صاحب ۱۷۹۶ عہ	عبداللہ بیگ صاحب ۱۰۱۷ ۸

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۶۹۸ عہ	غلام قادر صاحب ۳۰۲۵ عہ
نواب علی صاحب ۱۸۵۲ عہ	عبدالحکیم صاحب ۸۹۰ ع
میاں عبداللہ صاحب ۱۳۳۷ عہ	

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۱۰۱۴ ع	محمد جان صاحب ۱۳۴۸ ع
عمرالدین صاحب ۸۳۶ ع	بشارت علی خان ۱۴۶ ع

مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

راولپنڈی عہ	عبداللہ صاحب ۱۹۹۳ سے
سلطان خان صاحب ۷۷ للعہ	شمس الدین ۱۹۵۹ للعہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۸۲۹ ع	ناظم حسین صاحب ۱۱۶۰ ع
سید عبدالستار صاحب ۱۹۳ ع	فضل الرحمن صاحب ع
فتح دین صاحب ۱۳۶۸ عہ	

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۸ء

اللہ دتا صاحب ۱۹۵۲ عہ	فیض محمد صاحب ۱۲۳۹ عہ
غلام رسول صاحب ۱۸۹۰ للعہ	زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ ع
پیر محمد صاحب ۱۳۹۹ عہ	

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

سید محمد مسعود صاحب ۱۰۸۶ عہ	میاں عبدالحی صاحب ۱۸۰۱ ع
غلام حیدر صاحب ۱۷۹۷ للعہ	

مورخہ ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبدالعزیز صاحب ۱۹۳۹ ع	حاجی محمد صوفی ۲۰۱۱ سے
نور علی صاحب ۱۲۶۵ عہ	عبدالحق صاحب ۱۳۵۴ ع
عبدالعزیز صاحب ۱۷۱۳ ع	

مورخہ ۲۵ و ۲۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

چراغ الدین صاحب ۲۱۶ ع	ڈاکٹر ممتاز علی صاحب عہ
محمد یوسف پشاوری ۱۷۰ سے	ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۳ ع

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

معراج الدین صاحب ۴۷۵ سے	شیخ امیر اللہ صاحب ۴۵۳ للعہ
احمد حسن صاحب ۵۸۰ عہ	

مورخہ ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ شیر محمد صاحب ۱۱۳۰ عہ	عبداللہ صاحب ۶۰۴ عہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

حیدر علی صاحب ۱۲۸۸ ۱۲	محمد حسین ۱۳۹۶ للعہ

مورخہ ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام دستگیر صاحب ۱۱۰ للعہ	خیرالدین صاحب ۱۴۷۸ عا
عظیم اللہ صاحب ۱۸۳۷ ع	گلاب الدین صاحب ۲۵ ۵

مورخہ ۴-۵-۷ اکتوبر ۱۹۰۸ء

کریم بخش صاحب ۲۰۹۱ للعہ	فیض احمد ۱۲۹ عہ
سید جلال صاحب ۷۲ ع	عبدالعزیز صاحب ۱۱۵۲ ۸
عبدالحمید صاحب ع	کمال الدین صاحب ۱۰۹ سے
آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ	

مورخہ ۸-۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء

شاہزادہ عبدالجبار صاحب ۱۲۱۳ ع	محمد اکرم بیگ صاحب ۶۵ سے
میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ للعہ	حکیم نور محمد صاحب ۱۴ صہ
اللہ داد صاحب ۱۷۵ ع	تاج محمود صاحب ۳۷۸ ع
محمد یار صاحب ۱۱۳۲ عہ	محمد یوسف صاحب ۷۱۹ ۸
نبی بخش صاحب ۹۱۳ عہ	عمرالدین صاحب ۹۱۳ صہ
حبیب اللہ صاحب ۷۵ للعہ	فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ عہ
سید نادر علی صاحب ۱۲۵۰ للعہ	چاند خان صاحب ۵۷۹ عہ
قاضی نظیر حسین صاحب ۱۱۵ سے	محمد دین صاحب ۲۰۹۵ ع

مورخہ ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام مصطفےٰ صاحب ۸۹۲ عا	عبدالرحیم صاحب ۱۰۰۸ للعہ
اللہ دتا صاحب ۶۰۷ ع	عطا محمد صاحب ۱۳۹۷ ع
چراغ الدین صاحب ۹۸۰ ع	نورالدین صاحب ۵۸۹ ع
اللہ بخش صاحب ۷۷۴ للعہ	شمس الدین صاحب ۲۰۹۲ ع
سردار خان صاحب ۱۷۰۷ ع	نورالحسن صاحب ۷۰۸ ع
نصرت اللہ خان صاحب ۱۲۱۷ عا	سید حیات علی صاحب ۱۹۲ ع
محمد اکرم بیگ صاحب ۹۳۲ للعہ	حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ ع
محمد اروڑا صاحب ۴۴۰ عہ	رسول بخش صاحب ۲۰۲۲ عا
خیرالدین صاحب ۷۴۳ ع	نور محمد صاحب ۱۰۱۵ عہ
سردار محمد محبوب خان ۹۳۶ سے	ضیاء الحق صاحب ۱۸۱۲ للعہ
فتح محمد صاحب ۷۸۵ ع	غلام محمد صاحب ۱۲۲۱ ع

مورخہ ۱۷-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء

الطاف حسین صاحب ۱۲۰۳ ع	فضل حق صاحب ۲۰۴ عہ
غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ	محمد بخش صاحب ۲۰۸۶ عہ
میاں غلام رسول ۶۲۶ ع	ملک محمد صاحب ۸۵۸ ع
محمد صدیق صاحب ۸۳۸ سے	مرزا عزیز بیگ صاحب ۱۶۹۸ عا
شمس الدین صاحب ۱۲۶۴ عہ	بابو محمد دین صاحب ۶۲ صہ
محمد سعید صاحب ۲۰۹۶ للعہ	نبی بخش صاحب ۱۱۷۹ سے
خلیفہ محمد عبداللہ صاحب ۵۸۵ ع	محمد عمر صاحب ۱۵۷ ع
محمد عبداللہ صاحب ۱۵۲۵ للعہ	نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ ع
کرم الٰہی صاحب ۱۲۳۵ سے	اللہ بخش صاحب ۱۰۶۵ سے
تاج شاہ صاحب ۱۷۸۱ سے	نور محمد صاحب ۱۶۵۸ ع
سید محمد شاہ صاحب ۱۷۳۰ ع	غلام رسول صاحب ۹۶۹ ع
معراج الدین صاحب ۱۴۹۹ ع	پیر محمد صاحب ۱۵۸۵ عہ
	غلام رسول صاحب ۱۲۴۰ عہ

(بدر پریس قادیان دارالامان)

کاتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

بسم الله الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

عاقبت بیت مشکلی [illegible]

دوا ہیں شفا ہیں غرض دارالامان ہیں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | چہ گویم بانو کہ آں چہاور قادیان ہیں

جلد ۴ — مورخہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۹ اگہن ۱۹۶۵ — نمبر ۴۸

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے [illegible] کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری از آں روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ [illegible] مگر بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور رسید زر اخبار میں دی جائے گی الگ رسید نہ دیجاوے گی۔ البتہ جو صاحب دستی قیمت دیں اونکو بہر حال رسید لینی چاہیئے۔ اگر دو ہفتہ تک رسید اخبار میں نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں: آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوت میں [illegible]

(بدر دیحلیں قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھپ کر شائع کیا گیا)

کاتب محمد حسین عفی اللہ عنہ

۱۰ دسمبر کا بدر وی پی نہ ہوگا

پہلے احباب کو اطلاع دی گئی تھی کہ ۱۰ دسمبر کا پرچہ

اخبار بدر خریداروں کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا تاکہ نئے سال کی قیمت اخبار [illegible] وصول ہو کر علاوہ بریں ہمارے اکثر دوست سال آئندہ کیواسطے خریدار رہنا چاہتے ہیں اور اس کے مطابق پرچہ جاری رکھا جایا کرے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا گیا تھا کہ جو صاحب دسمبر کے جلسہ پر قیمت اخبار ادا کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے سے اطلاع کر دیں تاکہ یہ پرچہ ان کی خدمت میں وی پی نہ کیا جاوے۔ لیکن اب بوجوہات چند اس پرچہ کا وی پی کرنا ملتوی کیا گیا ہے جن میں سے

اول۔ وجہ یہ ہے کہ اخبار الحکم کو بھی ۱۰ تاریخ کو ہی وی پی ہونا اعلان کیا گیا ہے اور جو دوست ہر دو اخباروں کے خریدار ہیں ان پر زیادہ بوجھ پڑ جائیگا آگے جلسہ کے اخراجات کے واسطے بھی احباب کو روپیہ کی ضرورت ہوگا۔

دوم۔ یہ کہ جس کثرت سے احباب جلسہ پر قیمت ادا کیا کرتے ہیں ان سب کی طرف سے اطلاعی کارڈ نہیں آنے ممکن ہے کہ ان کو خط لکھنے کی فرصت نہ ہوئی ہو اس واسطے جلسہ کے بعد ہی ۳۱ دسمبر کا پرچہ وی پی کرنا زیادہ موزون معلوم ہوتا ہے۔

بعض اور وجوہات ہیں جن کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے اور اگرچہ اس میں ہمیں انتظامی معاملات میں ایک دقت اوٹھانی پڑے گی تاہم احباب کی خاطر اسی کو پسند کیا گیا ہے کہ ۳۱ دسمبر کا پرچہ وی پی کیا جاوے اس سے پہلے کا نہ کیا جاوے۔

اخبار کی قیمت کم کر دی گئی ہے

یہ پہلے اطلاع کی جا چکی ہے کہ آئندہ سال کے لئے اخبار کی قیمت ع۲ سالانہ کر دی گئی ہے تاکہ جماعت کے امیر و غریب یکسان خرید سکیں۔ امید ہے ہمارے احباب خریدار پیدا کرنے میں غیر معمولی جوش دکھائیں گے۔ اور صاحب استطاعت حسب معمول وہی سالانہ چندہ دیں گے جو آگے دیا کرتے ہیں تاکہ جماعت کے غریب افراد کے لئے ع۲ سالانہ قیمت رہے۔ جو صاحب تفسیر کا ضمیمہ بھی خریدنا چاہیں۔ (جو ہر ہفتہ اخبار کے ساتھ شائع ہوگا) انہیں للعہ سالانہ قیمت دینا ہوگی۔ اور اس امر کی اطلاع ہر خریدار کی طرف سے ۳۱ دسمبر تک پہونچ جانی چاہیئے کہ وہ صرف بدر خریدنا چاہتا ہے یا اس کے ساتھ ضمیمہ بھی۔ ورنہ جس صاحب کی طرف سے اطلاع نہ آویگی۔ وہ اخبار معہ ضمیمہ کے خریدار سمجھے جائیں گے۔ اور ان کو چار روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی۔

پرانے مستقل خریداروں کیواسطے بڑی رعایت

[illegible]

حضرت امیر المومنین اور بعض دیگر دوستوں کے مشورہ سے [illegible] یہ قرار پایا ہے کہ جو صاحب ہر سال باقاعدہ قیمت [illegible] یا دو سال سے خرید یا کرتے ہیں [illegible] نہیں ان سے اس قاعدہ کی اس سختی سے تعمیل نہ کرائی جاوے [illegible] تمام قیمت ابتدا سال میں [illegible] ادا کریں [illegible] اور باقی [illegible] کریں تاکہ اس طرح پر بار دہ اٹھانا [illegible]

نوٹ۔ [illegible] ہم وی پی واپس کرنے کی [illegible] [illegible] جاویگا [illegible]

اخبار دار الامان

الہامات حضرت مسیح موعود اور حضرت امیر المومنین بخیر و عافیت ہیں۔

اکمل صاحب ایڈیٹر البدر قادیان میں اپنے کام پر دفتر بدر میں آگئے ہیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں نئے سال کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ جیسا کہ ہر سال ہوتا ہے سال کے اختتام پر بعض طلباء گھر کو چلے جایا کرتے ہیں اور کچھ نئے آتے ہیں۔ اب بھی ایسا ہو رہا ہے۔ جماعت کے معزز دوستوں کی توجہ اس طرف بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں۔ بورڈنگ کا انتظام آج کل ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کے سپرد ہے۔ جو نہایت توجہ سے راتدن اپنے فرائض منصبی کی ادائگی میں دلچسپی سے مصروف رہتے ہیں۔

دردناک واقعہ

حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی زوجہ محترمہ غلام فاطمہ

۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ کی شب کے آخری حصہ میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی عمر وقت وفات قریب چوبیس سال تھی اور شادی ہوئے قریب آٹھ سال گذرے تھے اس عرصہ میں جس ہمدردی اور غمگساری اور محبت کے ساتھ وہ اپنے خاوند کے رنج و راحت میں شریک حال رہیں [illegible] [illegible] وفات کے ایام میں [illegible] وہ میاں بیوی کے تعلقات میں [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] اول ہی وصیت کر دی تھی۔ اور ایک [illegible] وصیت کی تھی جس کے مطابق وہ آخر مقبرہ بہشتی میں ہفتہ کے دن بعد دوپہر دفن کی گئی۔ اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا وعافھا واعف عنھا۔ مرحومہ کو مساکین اور غرباء کی امداد کا خاص خیال رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اور اس کو [illegible] ایک چھوٹی لڑکی رقیہ نام عمر دو سال اس کی یادگار باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور حضرت مولوی محمد علی صاحب کو اور مرحومہ کے دیگر متعلقین کو صبر جمیل اور اس کا اجر جزیل عطا کرے۔ مرحومہ کا جنازہ ریل پر بٹالہ تک اور قادیان تک کندھوں پر اٹھا کر احباب لائے تھے۔ نماز جنازہ یہاں جماعت احمدیہ نے بامامت حضرت امیر علیہ السلام باغ میں ادا کی۔ جنازہ کے ساتھ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب اور بعض دیگر دوست تشریف لائے تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ ادا کریں اور اس کی مغفرت کے واسطے دعا کریں۔

جماعتہا بیرونی

برادر فضل احمد صاحب انبالہ سے اطلاع فرماتے ہیں کہ بتحریک شیخ محمد یوسف صاحب جماعت انبالہ نے بھی جلسہ پر سبغ [illegible] ارسال کرنا مقرر فرمایا

احمدی لوہاراں

مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ جمیع لوہاران و ترکھان و معماران احمدیہ کو اطلاع ہو۔ کہ بعض ضروری قومی امور میں مشورہ کیواسطے ۲۶ دسمبر کو قادیان میں ایک جلسہ کیا جاویگا جس میں

[illegible]

کلام امیر المومنین

۱۵ - اکتوبر ۱۹۰۸ء - فرمایا - مین نے قرآن شریف مین تدبر کیا ہے اور ایسی آیات کو جمع کیا ہے - جن مین زراعت یا تجارت کا ذکر ہو - ہر دو کو بالمقابل دیکھنے سے مجھ پر ثابت ہوا ہے - کہ قرآن شریف نے تجارت کے پیشہ کو زراعت پر ترجیح دی ہے -

تکالیف کا باعث کیا ہوتا ہی

ایک عورت نے اپنے خاوند سے تکالیف کی شکایت لکھی - حضرت نے اس کو جواب مین لکھا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - .. .. اب مین تم کو قرآن شریف کی بات سناتا ہون اور وہ یہ ہے -

کذالک نولی بعض الظالمین بعضا

اس کا ترجمہ یہ ہے - اسی طرح ہم ظالمون کی والی ظالمون کو بنا دیتے ہین پس جو شخص اپنی اصلاح کرے اس پر ظالم حکومت اور تصرف نہین کر سکتا - مگر آدمی دوسرے کو ملامت کرنے مین دلیری کرتا ہے اور اپنے آپ مین انصاف نہین کرتا کہ اوس کے اندر کیا کیا نقص ہے یاد رکھو - قطعاً تم آرام نہ پاسکوگی - جب تک اللہ تعالے تمہارا اصل مطلوب و محبوب اور مقصود نہ ہو - اس کو یاد رکھو پھر یاد رکھو پھر یاد رکھو - اللہ تعالے مدد دے - یہ تمہارے خط کا اصل جواب ہے اس پر غور کرو - دنیا گذشتنی گذاشتنی چھوڑ دینے کی جگہ ہے اور آلہی احکامات امانت ہین - اگر ان پر عمل درآمد کر لیا - تو اس جہان اور اس جہان مین سرخروی ہوگی - والا غضب الٰہی سامنے ہے - اے اللہ تو ہی رحم فرما - اور ہدایت کر - آمین یارب العالمین .. .. .. مین تاکید کرتا ہون اور تمام انبیاء نے تاکید کی ہے کہ استغفار اور حالت کی تبدیلی کرو جس کو توبہ کہتے ہین - بس استغفار - توبہ - صدقہ اور خیرات سے کام لو -

نور الدین - ۲۲ - اگست ۰۸ء

نفوس انسانی و ملائکہ

ایک شخص کے سوال کے جواب مین حضرت امیر المومنین نے لکھا - نفس انسانی اور نفوس ملائکہ کو واللہ العظیم مین مخلوق یقین کرتا ہون اور مخلوق بھی ایسا کہ فلاسفرون کی طرح نہین بلکہ جیسے آپ اور مین خود مخلوق مین - آنی فنا بقا کے خلاف نہین -

بعد الموت

بعد الموت نفس کو بقا ہے کیا آپ نفس انسانی یا نفوس ملائکہ کو حادث نہین جانتے اور قدیم مانتے ہین اور ان کیواسطے آنی فنا کے بھی قائل نہین - اور عوام کل من علیہا فان کو ظاہر پہ محمول و غیر مخصوص نہین جانتے - جواب مختصر دین -

ڈاکٹر عبد الحکیم خان

اسسٹنٹ سرجن ڈیرہ دون اول طالب علم مدرسہ ایس - آ کا ایک خط حضرت امیر المومنین کی خدمت مین آیا تھا - جس کا جواب آپنے مفصلہ ذیل لکھا -

جو خواب آپنے ۱۰ - اکتوبر کو دیکھا ہے وہ یقیناً جھوٹا ہے - مین نے ہرگز ہرگز تمہارے لئے کوئی بد دعا نہین کی اور پھر وہ شائع ہوئی ہو - قطعاً غلط ہے - اور مین مردم پرست بحمد اللہ نہین یہ بھی غلط ہے - پھر کیا تو خدا پرست ہو اگر ہے تو کیون ؟ نجات کی راہین تیرے لئے بے انت ہین - خدا پرستی کی تجھے کیا ضرورت - مین اب تک حیران ہون - کہ تجھے دنیا مین سوائے مرزا کے اور میرے کوئی کافر نظر نہ آیا -

نور الدین - ۱۹ - رمضان

طب کی عمدہ کتابین

ایک انگریز نے پشاور سے دریافت کر بھیجا - کہ طب یونانی و ہندی کی عمدہ کتابین کونسی ہین - حضرت نے مفصلہ ذیل کتب لکھوائین -

اکسیر اعظم - رموز اعظم - نیر اعظم - رکن اعظم - قرابادین اعظم قرابادین اعظم و اکمل - ترجمہ قانون بو علی سینا - قانون بو علی سینا - کامل الصناعۃ - تذکرہ داؤد انطاکی - مجموعہ بقائے - جمع الجوامع - مخزن الادویہ - یہ کتابین یونانی طب مین عمدہ ہین

طب ہندی مین - چرک - سسرت - بہاگ بہٹ مہا ہنکٹو عمدہ کتابین ہین -

ایک عزیز کے نام خط

عزیز من - دعوات - دنیا مین مصائب کا سلسلہ بڑھ گیا ہے - لوگ سخت غافل ہو گئے ہین - گویا عملی طور پر دنیا خدا سے بے خبر ہے - حیدر آباد کا حال آپنے سنا ہوگا اللہ تعالیٰ آپ کو اس آتش خیز پہاڑ اور اس سمندر سے بچا دے - آپ ضرور کامیاب ہون گے - آپ شرک کو چھوڑ کر خدا سے جو وحدہٗ لاشریک ہے - دعائین کرین

او مخلوق ہیں کسی قسم کی بدی کا ارتکاب نہ کرین اور سب مجھے گاہے گاہے خط لکھین -

نور الدین - ۴ - نومبر ۱۹۰۸ء

رسید زر

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۱۳۰۳ عہ	سعید احمد صاحب ۱۲۰۵ سے
قاضی عبد الرحیم صاحب ۹۹۵ عہ	عبد الرزاق صاحب ۱۴۱ عا
ابراہیم صاحب ۱۹۱۲ ۱۲	فیض محمد ۱۲۳۹ ۱۲
محمد شفیع صاحب ۶۷۲ سے	فضل الٰہی صاحب ۶۴۹ معہ
سرفراز حسین صاحب ۱۷۹ للعہ	امیر حسین صاحب گزمین عہ
شفیق الدین صاحب ۱۵۷ عا	بابو نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ سے
ڈاکٹر محمد بخش صاحب ۱۹۸ ۱۲	۱۹۴۷ - فضل کریم صاحب عہ

مورخہ ۲۹ و ۳۰ - اکتوبر ۰۸ء

۱۱۷۴ - کریم اللہ صاحب عہ	۲۰۹۳ - شرف الدین صاحب للعہ
۱۸۱ - علی بخش صاحب للعہ	۱۸۲۳ - محبوب عالم عہ
۹۹۶ - نور الدین صاحب سے	۱۲۱۴ - علی احمد صاحب عہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل قدر و اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین - بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جس کے اجزا مخفی ہون - بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین - محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہین - مقوی جمیع اعضا - نافع وجع مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر بادی و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و خون و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول - سیلان منی یبوست او جاع مفاصل وغیرہ - بلکہ محیط اعظم مین یہان تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے - تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک تولہ کی ۱۵ ار ہے دو تولہ عہ اور

المفتی

طریق طلاق مسئلہ ۱۴۲ — ایک صاحب کے سوال کے جواب میں امیر المومنین نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ زمانہ نبوی میں لوگ تین طلاقیں ایک دم نہیں دیا کرتے تھے کیونکہ قرآن کریم میں یکدم طلاق دینا ثابت نہیں۔ اور اگر کوئی تین طلاق یکدم دیدیتا۔ تو ایک طلاق سمجھی جاتی تھی پس اگر وہ آدمی بادی چاہتا ہے تو یہ اس کی ایک طلاق سمجھی جاتی ہے کوئی کفارہ نہیں۔

اکیلا احمدی جمعہ عید کس طرح پڑھے مسئلہ ۱۴۳ — ایک شخص نے عرض کی۔ میں اکیلا ہوں باقی سب مخالف نماز جمعہ اور عید میں کیا کروں

مومن کو ضرور ہے کہ اپنے ساتھ کسی کو ملالے۔ تنہا رہنا اچھا نہیں اور نماز ظہر بدلہ جمعہ کے پڑھ لیں۔ عید اکیلے پڑھ لیں جو ہمیشہ سفر میں ہے وہ مقیم ہے۔

مردہ کو ثواب مسئلہ ۱۴۴ — مردہ کو ثواب دعا۔ اور نقد و کپڑے کا پہونچتا ہے۔ تاریخ کا مقرر کرنا ضروری نہیں ہے

ہندو کے گھر کا کھانا مسئلہ ۱۴۵ — ہندوؤں کے گھر کی مٹھائی دودھ کھانا جائز ہے

نماز کے بعد دعا مسئلہ ۱۴۸ — نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔

نوافل مسئلہ ۱۴۹ — نوافل بعد سنت کے پڑھنا موجب ثواب ہے۔ بیٹھ کے یا کھڑے ہو کر پڑھیں۔ ہاں جو دو نفل بعد وتر کے ہیں۔ وہ مسنون یہی ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ حضرت نبی کریم بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ عشاء کے پہلے چار رکعت سنت کسی صحیح حدیث میں نہیں آئی۔

۲۷
لطیفہ۔ ایک شخص شیعہ ہوا کرتا تھا کہ سوائے حضرت علی اور دو تین اور آدمیوں کے باقی سب اصحاب منافق تھے اور اس امر پر بحث کیا کرتا تھا ایک دن کسی شخص کو نصیحت کر رہا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب سنتے تو آپ نے اسکو فرمایا کہ تو کیوں نصیحت کرتا ہے جب قدرتی طاقت کے رسول نے ۲۳ سال تک ہزاروں کی نصیحت کر میں لگائے اور نتیجہ یہ ہوا کہ چار پانچ کم ایک لاکھ و چوبیس ہزار منافق آپ کے گرد جمع ہوگئے تو اب آپ نصیحت کر کے کیا فائدہ اٹھائینگے شیعہ شرمندہ ہو کر خاموش ہوگیا۔

مقدس شاعری

نقش نگار

(سید لعل شاہ صاحب برق پشاوری)

درفراقت بزم عیشم خاطر غمناک شد
سنگ خارا گشت مینا۔ بادہ اش درناک شد

(قد۔) رشک طوبائے ریاض قدس بالائیت نمود
راست از دست خدا دین شہ لولاک شد

(زلف) شب بیاد عقد زلفت شد بلیہ راہجوم
نافۂ آہوئے تاتاری پراز تریاک شد

(گیسو) آنچنان پیچید یاد حلقہ گیسوئے تو
نافۂ آہو بیابانی چون دل من چاک شد

(جبین) اے فروغ نور ہستی از جبین بیضیات
شد دل مہر فلک از دست وصد رش چاک شد

(ابرو) اے ہلال چرخ قدس از صیت تیغ ابروت
سرکشئی فتنۂ دجال زیر خاک شد

(چشم) عشق چشم شرگینت تازہ تر آورد رنگ
زین جہان عنقا صفت ہر شوخئی بیباک شد

(مژہ) یاد برہان مژہ ہائے تو اے روحی فداک
راستی بخش کجئی قامت ادراک شد

(بینی) کیمیائے عشق بینی بین کہ خود بینی مخز
قلب ماہیت بجز از قلب ہر بے باک شد

(عارض) از براہین ضیائے عارض پر نور تو
در رگ لا یدرک کن این تیرہ بصر ادراک شد

(گوش) از نواسنجئی مرغ عشق گوش حق نیوش
فیض دان گلشن سر علن ادراک شد

(نرمہ گوش) کوکب دری یاد نرمہائے گوش تو
خیرگی بخش نگاہ دیدۂ بے باک شد

(لب) از دلائل ہائے توصیف لب اعجاز تو
مردگان را نوز وہ صد سالہ حی و پاک شد

(دہن) پیش ہر منطقی فکر دہان تنگ تو
(دندان) منگمل از زندگی الباطل ناپاک شد
حجت لمع دُر دندانت الدجال را
ریزۂ الماس ویتغ برق از افلاک شد

(زبان) از کلمہ معرفت بخش زبان اطہرت
واز قفل باب ہائے گلشن افلاک شد

(زنخدان) بسکہ درچاہ زنخدان دلیلت غوطہ زد
غیرت صد یوسف مصر نجح ادراک شد

(رخ) خاکدان تیرہ عالم را پر از انوار ساز
نور خورشید رخت ظل شہ لولاک باشد

مراۃ حسن خرد بر دستۂ الماس عقل
درکف مدحت گر رو و گلوی پاک شد

ڈاک ولائت

احمد اینڈرسن تازہ ڈاک ولائت میں ایک خط حسن اینڈرسن صاحب امریکہ کے احمدی بھائی کا میرے نام آیا ہے اور گذشتہ ڈاک میں ایک خط بخدمت حضرت امیر المومنین آیا تھا۔ ان ہر دو خطوط میں اس امریکن بھائی نے اپنے عقائد متعلق صداقت دعوے مسیح موعود و مہدی مسعود بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس کی وفات پر صدمہ کا اظہار کیا ہے یہ صاحب سچے مسلمان اور سچے احمدی ہیں۔ اور انہوں نے حضرت امیر المومنین سے درخواست کی ہے۔ کہ ان کا نام آئندہ احمد اینڈرسن ہو۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ میرا السلام علیکم تمام احمدی برادران کی خدمت میں پہنچایا جاوے۔

احمد اینڈرسن صاحب یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ملک امریکہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی خدمات تمام دینے کیواسطے دل و جان سے طیار ہیں۔

امریکہ میں دو خرابکن چیزیں ڈاکٹر پیٹرسن صاحب اخبار تھرتھ سیکر مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں۔ کہ اہل امریکہ کو خراب کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ شراب خانے اور گرجے۔ پہلا سلطنت کے واسطے کم از کم ایک آمد کا ذریعہ ہے۔ مگر دوسرا سلطنت سے بھی بھاری موقع سے ٹیکس وصول کر لیتا ہے۔ شراب خانے میں لوگوں کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ یہی حال گرجوں میں ہوتا ہے۔ مہمل اور بیہودہ باتیں سن سن کر اور ان پر یقین لانے کی کوشش کر کے وہاں بھی انسان پاگل ہو جاتا ہے۔

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی ہدروی سگنیلر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو نمبر ۳۵ جلد ۸ ۔ ۱۱ ستمبر)

نمبر ۵

اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپکا اصل نام رملہ تھا۔ اور ابو سفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھین والدین کی طرف سے خاندان بنی امیہ سے تھین آپ کی پیدائش ۱۷ قبل ہجرت ہے۔

آپ ابتدائے اسلام مین ہی مسلمان ہوگئی تھین اور ایسے وقت مین جبکہ آپکا باپ بھائی کل خاندان آنحضرت ؐ کے ساتھ مصروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپنے بہت اذیتین برداشت کین۔ آخر اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ جو مسلمان ہوگیا ہوا تھا حبش کی طرف ہجرت کی۔ اسی شوہر سے آپ کے ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا جس پر آپ کا نام ام حبیبہ مشہور ہوگیا۔ حبش جاکر آپ کا شوہر تو مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہین۔ آپ جیسی باصداقت کامل الایمان کے لئے یہ کیسی اندوہناک مصیبت تھی۔ کہ اسلام کے لئے باپ بھائی خاندان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا۔ غربت مین خاوند کا سہارا تھا۔ ارتداد نے وہ بھی کھودیا اوس وقت آپ کی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ آنحضرت ؐ نے ایسی صابرہ کے ساتھ نکاح کرلینا تجویز کیا۔ یہ نکاح حبش مین ہی ۶ھ مین بتوسط حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا بقول بعض خالد بن سعید بن العاص ہوا نجاشی شاہ حبش نے آنحضرت کی طرف سے چار سو اشرفی مہر ادا کیا۔ آنحضرت ؐ نے آپکے لانے کو عمرو بن امیۃ الضمری کو روانہ کیا تھا اس نکاح کیوقت آنحضرت ؐ کی عمر ۵۹ سال کی تھی۔ آپ کئی غزوات مین آنحضرت ؐ کے شریک رہین اور ۷۴ سال کی عمر مین بعد وفات آنحضرت ؐ ۴۴ھ مین بمقام مدینہ وفات پائی

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

آپکا اصلی نام ہند تھا اور قبیلہ کنانہ سے تھین آپکے باپ ابو امیہ تھے جن کا نام حذیفہ تھا۔ جو عرب کے مشہور فیاض شہسوار لوگون مین گنے جاتے تھے ماں کا نام عاتکہ بنت عامر تھا۔ آپ کی پیدائش ۲۲ قبل ہجری مین ہوئی تھی آپکا پہلا نکاح ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی آنحضرت ؐ کی پھوپھی زاد بھائی سے ہوا تھا جن کے ساتھ آپ مسلمان ہوکر ملک حبش کو ہجرت کرگئین وہان آپکے بطن سے ابو سلمہ جو جنگ بدر مین شریک ہوئے تھے۔ جب اونہون نے ۴ھ مین وفات پائی۔ تو آنحضرت ؐ کے ساتھ آپکا نکاح ہوگیا اوس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال اور آنحضرت ؐ کی عمر ۵۷ سال کی تھی آپسے ۳۷۸ احادیث مروی ہین آپ نہایت دانشمند اور فصیح گفتار تھین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد مین جب فتنہ و فساد برپا ہوا تو آپنے ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معقول پند و نصائح سے متنبہ کیا تھا آپ اشعار بھی کہتی تھین چنانچہ آپکا ایک مرثیہ اپنے چچیرے بھائی ولید بن ولید کی وفات کا مشہور ہے۔ آپنے ۸۴ سال کی عمر مین ۶۲ھ مین وفات پائی اور البقیع مین مدفون ہوئین

اُم المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا

ہجرت سے ۲۶ سال پہلے مکہ معظمہ مین پیدا ہوئین بسبب اپنی فیاضی اور دریادلی کے زمانہ جاہلیت سے ہی آپکا نام اُم المساکین پڑ گیا۔ آپ قبیلہ ہلال سے ہین آپکے باپ کا نام خزیمہ بن عمرو اور والدہ کا نام ہند بن عوف تھا۔ آپکا پہلا نکاح طفیل بن حارث سے پھر عبیدہ بن حارث سے ہوا۔ یہ دونو آنحضرت ؐ کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے۔ ان کے بعد تیسرا نکاح آپکا عبد اللہ بن جحش سے ہوا۔ اون کے فوت ہو جانے کے بعد ۳ھ مین آپ کا نکاح آنحضرت ؐ سے ہوا جبکہ آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی مگر صرف ۸ ماہ زندہ رہکر ۴ھ مین آنحضرت ؐ کی زندگی میں ہی آپ فوت ہو گئین۔ آپ علاوہ فیاض و سخی ہونے کے نہایت دانشمند اور فصیح تھین

اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ ۳۰ھ قبل ہجری مین پیدا ہوئین آپکے والد کا نام جحش تھا اور والدہ کا نام امیمہ تھا۔ جو عبد المطلب کی بیٹی اور آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین ان کا پہلا نکاح ۳ھ کے آخر یا ۴ھ کے اوائل مین زید بن حارث سے ہوا تھا جب زید نے انکو طلاق دیدی۔ تو آنحضرت ؐ نے ۵ھ مین آپسے نکاح کرلیا جبکہ آپکی عمر ۳۵ سال کی تھی اور آنحضرت ؐ کی عمر ۵۸ سال کی تھی ۵۰ سال کی عمر مین ۲۰ھ مین آپنے وفات پائی۔ اور البقیع مین دفن ہوئین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام حسین مہاراجکو سیالکوٹ
مسمات کرامت شہزادی سید سعید الدین صاحب کوہسی کٹک۔
فتح الدین صاحب خواجہ مہت کریالبوالہ ساکن چکوال
اللہ دین سپاہی۔ کمپنی نمبر ۳ ہانگ کانگ سنگاپور
لیس محمد خان " " "
مسماۃ محمودہ اہلیہ مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے جہگادت ضلع بھاگلپور
عطاء اللہ پشاور
اہلیہ محمد عالمگیر "
مسمات جنت بی بی بنت محمد ساکن خوشاب۔ شاہ پور
محمد عالم۔ ڈہنک جہلم
سرفراز خان۔ ہلوارہ لودیانہ
عمر الدین صاحب حویلی صوفیان شہر جالندہر
عبد اللہ خان وکیسی نیٹر وکٹری انسٹیٹوٹ لاہور
علی محمد۔ بیرکوٹ گوجرانوالہ
فتح الدین " "
قطب الدین " " "
عطاء اللہ۔ اسمٰعیلیہ۔ پشاور
ملک مبارک علی تاجر چوب لاہور

مستری محمد اسمٰعیل۔ جالندہر
محمد قمر علی۔ پنکالو ضلع کٹک
احسان علی محلہ کود سونگہرہ ضلع کٹک۔
نور محمد۔ کسومو افریقہ
داؤد حسن " " "
نور محمد۔ ساکن کشیانہ علاقہ کانہیا وال حال وارد افریقہ
علی محمد عثمان " " "
علی محمد ابو بکر " " "
فتح الدین۔ بھڑی شاہ رحمان گوجرانوالہ
چودہری مبارک علی زراعتی کالج کانپور
مسماۃ کرم بی بی بنت رحم بخش فتوکے
والدہ میاں الٰہی بخش صاحب بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ
جیوان اہلیہ الٰہی بخش " "
امام الدین۔ ہبلس ہری سنگھ اجنالہ۔ امرتسر
محمد الطاف موضع ترناب پشاور
کریم بخش صاحب دہرم کوٹ
اللہ توکل۔ شیخپور۔ گجرات
چودہری محمد خان " "
محمد دین۔ قریشی گوجیک
غلام حسن سیالکوٹی
غلام حسین حصار

مراسلات

روزہ و حج پر ایک بار یک نظر

عبادت دو قسم کی ہوتی ہے ایک غلامانہ دوسری عاشقانہ۔ روزہ عبادت غلامانہ ہے۔ غلام کا کام فرمانبرداری ہے۔ رنج ہو یا راحت۔ دکھ ہو یا سکھ ہر حالت میں آقا کے حکم کی بسر و چشم اطاعت کرتا ہے کوئی چیز حکم کی بجاآوری میں سد راہ نہیں ہو سکتی۔ تمام خواہشات تمام ارادے آقا کے فرمان پر قربان کر دیتا ہے حقیقی اور نمک حلال غلام کے واسطے آقا کے حکم پر چون و چرا کی ہرگز ہرگز گنجائش نہیں ہوتی۔ مومن بھی ایک حقیقی اور نمکخوار حلقہ بگوش کی طرح روزہ سے اپنے حقیقی آقا کی فرمانبرداری کا ثبوت دیتا ہے بھوک سے مر رہا ہے۔ اور تمام نعماء گھر میں موجود ہیں۔ مگر ایک لقمہ تک نہیں اٹھاتا۔ پیاس سے نیم بسمل ہو رہا ہے۔ صاف و شفاف آب سرد کی صراحی پاس رکھی ہے۔ مگر کیا مجال کہ ایک قطرہ بھی حلق کے نیچے جائے شہوت سے بے قرار ہے۔ اور دلربا (بیوی) پہلو میں بیٹھی ہے۔ مگر جرأت نہیں کہ جماع کا خیال بھی آوے۔ کیوں نہ ہو آقا کا حکم ہے۔ کہ غروب آفتاب تک یہ تمام باتیں حرام ہیں۔ وہ وجود جو اپنے آقا کے حکم پر جائز لذات کو بھی اپنے نفس پر حرام کرنے کے لئے دم نقد تیار ہے نہ صرف تیار بلکہ فی الواقع حرام کر ہی دیتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ محرمات کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی توجہ کرے پس روزہ مومن کی کامل اطاعت کا عملی ثبوت ہے۔ حرام تو آگے ہی حرام ہے۔ خدائے پاک کے حکم پر مومن حلال کو بھی حرام کر دیتا ہے یہی تابعداری کا انتہائی نکتہ ہے یہی راضیاً مرضیۃ کا مقام محمود ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام نبیوں اور مرسلوں نے اپنی بعثت سے پہلے حصول درجات کے واسطے روزے رکھے ہیں اور عبودیت کے معراج پر پہونچنے کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود کو بھی عہدہ مسیحیت پر مامور ہونے سے پہلے روزوں کا حکم ہوا۔ اور آپ نے چھ ماہ کے روزے رکھ کر سنت انبیاء کو پورا کیا۔

دوسری عبادت عاشقانہ حج ہے اگر عاشق سن پاوے کہ فلاں جگہ معشوق آیا۔ بھوک پیاس غائب ہو جاتی ہے نیند کافور ہو جاتی ہے۔ تن بدن میں ہوش نہیں رہتی۔ دیوانہ وار اُدھر ہو لیتا ہے کوئی چیز نہیں ہو رہ کے محبت کا سیل تمام رکاوٹوں کو بہائے جاتا ہے۔ مومن خدا کے احسانات۔ اس کے رحم بلا مبادلہ اور اس کی محبت لا انتہا کو یاد کر کے جذبہ عشق میں محو اور از خود رفتہ ہو جاتا ہے۔ خدا کا حسن اس کے دل پر ایسا گہرا اثر پیدا کرتا ہے کہ کوئی دنیوی اثر اس کی نظر میں نہیں جچتا۔ اس فرط محبت اور جوش عشق میں جب مومن کو یاد پڑتا ہے۔ کہ اس نگار حقیقی نے ایک وقت مکہ نزول کیا اور وہاں مدت تک اپنے ایک مخلص سے محبت بھرے اور شاندار الفاظ میں ہمکلام ہوا۔ اور نیز صفا مروا اور دیگر مضافات مکہ میں اپنے خاص فضل و عنایت کا اثر دکھایا تھا اور پھر اس جگہ کی حفاظت کا خاص وعدہ فرمایا ہے۔ تو عاشق صادق کا دل بیساختہ باتوں سے ہو کر اس طرف نکلتا ہے۔ سمندر کو چیر کر پہاڑ کو کاٹ کر غرض ہر طرح جان جوکھوں میں ڈال کر بھی اس سرزمین میں بوسہ دینا چاہتا ہے پرواز کر کے ایک طرفۃ العین میں ان در و دیوار پر ایک نگاہ شوق سے اپنے کو دل تڑپتا ہے۔ اور ان حرکات پاک کی ظاہری و باطنی نقل کرنا چاہتا ہے۔ جو کہ عاشقان پیشین کے واسطے وصل کا موجب ہوئیں۔

قاضی عبد الحق از قادیان

طوفان حیدرآباد

کے دنوں کا لکھا ہوا ایک شخص کا کارڈ ہمکو ملا ہے جس کا اندراج خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت حضرت صاحب امامنا امیر المومنین سلمہ الرحمان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج حیدرآباد دکن سے غلام رسول کا اس کے بھائی غلام محی الدین جو بالو شاہ میاں مرحوم کا رشتہ دار ہے۔ خط آیا ہے جس کا مضمون یہ ہے۔

۳۰۔ شعبان اور یکم رمضان المبارک کو حیدرآباد دکن میں ناگہاں جو بلاخیز طوفان آیا اور اس سے دو ثلث شہر ندی میں بہ گیا۔ اور تیس چالیس ہزار جانیں تلف ہوئیں اس کا حال تاروں اور اخباروں کے ذریعہ سے سنکر تم ضرور گھبراؤ گے۔ مگر اللہ تعالے کے فضل سے میں اور برخوردار غلام نبی تاحال زندہ ہیں۔ جو جو واقعات ہم پر گذرے وہ کل یا پرسوں راستہ کھلنے پر لکھے جاویں گے۔ فقط ایک ایک کپڑا ہمارے بدن پر ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ جس پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں اور درود اور سلام ہو کا یہ الہام۔ "صحنوں میں ندیاں چلینگی" کس صفائی سے پورا ہوا۔ جو مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور مومنوں کے واسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔

عاجز حسن محمد احمدی

مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبا کو انعام تقسیم ہونا چاہئے

۴۹۷

جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مندرجہ ذیل مختصری درخواست درج اخبار ہونے کے لئے دیتا ہوں تاکہ شائع کر کے ممنون ہونے کا موقعہ دیں چند سطور میں اپنے کسی ذاتی نفع کے لئے نہیں لکھیں بلکہ سلسلہ احمدیہ کے ان نوجوانوں کے لئے ہیں۔ جو اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کریں سخاوت ایک نہایت عمدہ چیز ہے اسکی مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں ہر بصیرت والے کو مل سکتی ہے۔ آپکے حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خیرات سے ایک خاص انس رکھتے تھے مسکین یتیمی اور فقرا خیرات کے حقدار ہیں۔ لیکن ان نوجوانوں کو دینا بھی جو اشاعت دین کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا کرنیکا ارادہ رکھتے ہوں عین ثواب ہے چنانچہ خلیفۃ المسیح بھی اس قسم کے اکثر انعامات عمدہ مضمون کے مستحق لڑکوں کو دیا کرتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کا شوق تعلیم میں زیادہ ہو۔ اور وہ اس سے بڑھکر اپنی کوشش کو دین کے کاموں میں لگا دیں۔ اس نیک نمونے کو مدنظر رکھکر میں احمدی قوم کے چیدہ چیدہ اور گذارے والے بھائیوں کو ایک بات کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ اگر وہ میری ناقص اور قابل جرح عبارت پر نظر نہ کر کے اسکو غور سے پڑھیں گے اور وہ غرض یہ ہے کہ صرف ہمارے سکول میں ہی سالانہ امتحانوں پر انعامات بالکل تقسیم نہیں کئے جاتے حالانکہ دوسرے سکولوں میں دس یا بارہ برس سے یہ رواج چلا آتا ہے اور ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے بڑے بڑے رؤسا اور قابل اسسٹنٹ سرجن بی۔ اے۔ ایم۔ اے اور ہر فن کے لوگ شامل ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے سکول میں ابتک قاعدہ جاری نہ ہو۔ فوائد سے یہ قاعدہ خالی نہیں۔ مثلاً اول تو ثواب ہے۔ دوم طالب علموں کی حوصلہ افزائی کا اعلیٰ ذریعہ ہے سوم سکول کی نیکنامی بھی ہے ان فائدوں کو مدنظر رکھکر اگر ہماری جماعت کے لائق رؤسا بطور خیرات اپنی جیب سے کچھ روپیہ انعامات کے لئے دیدیا کریں۔ تو کیا ہی اچھی بات ہو جسقدر آپ صاحبان مدد دیں گے۔ خدا آپکو اس سے دوگنا دیگا اس وقت

حضرت الحکیم مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ النجم

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر جلد ۷ نمبر ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء)

رکوع اوّل

آیت ۳ - ھوی - گری ہوئی باتین - نفسانی خواہشین

آیت ۴ - ان ھو - یہ ساری باتین وحی الٰہی سے ہین

آیت ۵ علّمہ - اسکا اوستاد اللہ تعالیٰ ہے۔

آیت ۶ - ذو مرّۃ - مضبوطی والا۔

آیت ۷ - ھو - ضمیر وحی الٰہی کی طرف۔ افق الاعلیٰ - بلند مقام پر ہے۔ کوئی اس کا مقابلہ نہین کر سکتا - یہ اس وحی کی صداقت کا ثبوت ہے کہ کوئی اسکا مقابلہ نہین کر سکتا۔

آیت ۸ - دنیٰ - قریب ہو گیا۔ تدلّٰی - خدا ہی اسکے قریب ہو گیا دنیٰ و تدلّٰی کہنے مین اس سے شفاعت نکلتی ہے۔

تدلّٰی - نیچے اترا - اور خلقت کو کھینچکر خدا کیطرف لایا۔

آیت ۹ - قوسین - عرب مین رسم تہی - کہ جب دو شخص آپس مین دوستی کا عہد بیان کرتے - تو وہ ایک مجمع کے سامنے میدان مین اپنی کمانون کو ملاتے ایسی طرح کہ دونون کمانون پر ایک ہی تیر رکھکر چلایا جا سکے - اس مین یہ اشارہ ہوتا تہا کہ اب ہم دونون کا تیر کمان ایک ہے - جو ایک کا دشمن ہوگا۔ وہ دوسرے کا بھی دشمن ہوگا - اور جو ایک کا دوست ہوگا وہ دوسرے کا بھی دوست ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسی طرح محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اور میری دوستی ہو گئی ہے اور اسکا اعلان کیا جاتا ہے - جو اوسکا دشمن ہوگا وہ میرا دشمن ہوگا - جو اوسکا دوست ہوگا وہ میرا دوست ہوگا۔

آیت ۱۰ - فاوحیٰ - جبکہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت مین ایسا کمال کیا کہ گویا اوسکی اور اس کی کمان ایک ہو گئی تو پھر خدا تعالیٰ نے اوس کو اوحیٰ یعنے قرآن شریف جیسا مقدس کلام عطا فرمایا۔

آیت ۱۱ - ما رأیٰ - اللہ تعالیٰ انسان کو پانچ طریقون سے علم عطا فرماتا ہے۔ القا فی الروع - رویا صادقہ - کشف - وہ وحی جس کے ساتھ ہزار ون ہزار ملائکہ ہوتے ہین - وہ وحی جس کے ساتھ شوکت و سرور ہوتا ہے

فرمایا - ایک قوم رجبی کہلاتی ہے اونکو ماہ رجب مین کثرت سے کشف ہوتا ہے۔

شیخ محی الدین ابن العربی صاحب اپنی فتوحات مکیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ مین ایک دفعہ ایک رجبی کے پاس بیٹھا ہوا تہا - کہ اوس کے پاس ایک شخص آیا جس نے اپنے آپ کو دمشق کی جامع مسجد کا امام ظاہر کیا مگر رجبی نے اوسے کہا تو شیعہ ہے اور جھوٹھ بولتا ہے اس شخص نے پہلے تو انکار کیا - مگر آخر مان لیا - اور توبہ کی۔

ماکذب الفؤاد - کسی سلیم دل نے اس وحی کو نہین جھٹلایا - کوئی سلیم الفطرت انسان اس کتاب کی تکذیب نہین کر سکتا - کیونکہ اس کی سب باتین فطرت انسانی کے مطابق ہین۔

آیت ۱۲ - مریٰ - جھگڑا - شک

آیت ۱۳ - نزلۃ اخریٰ - کئی بار دیکھا - وحی متواتر ہوئی - کوئی شک باقی نہ رہا

آیت ۱۴ - سدرۃ - بیری۔

عرب مین تین جلسے ہوا کرتے تہے - ایک دارالندوہ - جس مین ۴۰ سال سے کم عمر کا آدمی شامل نہین کیا جاتا تہا - دوم - ایک نمائش گاہ الطح مین ہوتی تہی - جسمین بڑے بہادر مشہور سخی سب سے زیادہ حسین اعلیٰ درجہ کے شاعر وغیرہ ہر قسم کا باکمال انسان جمع ہوتا تہا - گاہے یہ جلسہ عکاظ مین ہوا کرتا تہا - تیسرا جلسہ عام ہوتا تہا - جو کہ ایک بیری کے نیچے ہوا کرتا تہا - اس جلسہ مین جو کچھ طے ہو سب کا فرض ہوتا تہا کہ بلا چون و چرا مان لین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نبی کی کامیابی اور اس کتاب کا سب پر غالب آنا بھی ایک ایسا امر ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور سے طے پا چکا ہے اور سب کا فرض ہے کہ اس کو مان لین ورنہ جو انکار کریگا وہ یقینی طور پر تکلیف اٹھائے گا - یہ منتہیٰ بیری کے نیچے کا فیصلہ ہے جس کے اوپر کوئی فیصلہ کی کورٹ نہین۔

آیت ۱۷ - مازاغ البصر - عجائبات قدرت کے دیکھنے مین یہ شخص اس مبارک شخص (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نے ادہر ادہر توجہ نہین کی - اپکی آنکھ نے قدرت کے نظارون کے دیکھنے مین نہ کمی کی اور نہ کجی کی۔

آیت ۱۹ - افرأیتم - اب عرب کے بت پرستون کی تعلیم کا ذکر کرکے مقابلہ شروع کیا جاتا ہے - اور مشرکین عرب کو مخاطب کیا جاتا ہے - کہ تم کس بنی سے جھگڑتے ہو اور اس کی مخالفت کرتے ہو - بھلا اپنی سمجھ اور عقل کیطرف

قرآن شریف مجلد بمعہ ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب جس کو مدنظر رکھکر یہ تفسیری نوٹ لکھے جاتے ہین۔ اور جس کو حضرت امیر المومنین حضرت مولوی نور الدین صاحب نے پسند فرمایا ہے۔ بقیمت عہ یہان سے مل سکتا ہے قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے۔ خواہ ۴ آنہ کے ٹکٹ ہی ہون۔ محمد صادق ایڈیٹر اخبار بدر

تو دہیان کرو۔ کہ بتون کے آگے سر جہکاتے ہو۔ جن کو اپنے ہاتہہ سے بناتے ہو۔ انہین کو اپنا خدا سمجہتے ہو۔

آئت ۲۰۔ مشرکین کی زیادہ تحقیر کے واسطے فرمایا کہ ان ایک تیسرا ہی تمہارا معبود ہے۔ جس کا نام مناۃ ہے۔

آئت ۲۱۔ اور پہر تمہاری یہ سمجہ ہے کہ اپنے لئے تو لڑکون کا ہونا پسند کرتے ہو اور خدا کیواسطے لڑکیان۔ (دیویان)

آئت ۲۳۔ ظن۔ یہ سب خیالی ڈہکوسلے ہین۔ جن کی کوئی حقیقت نہین کچہہ تم نے بنائے۔ کچہہ تمہارے بزرگون نے بنائے تہے وہمی باتین ہین۔

سلطن۔ ایسی دلیل جو کہ دل پر تسلط کرلے۔

آئت ۲۴۔ انسان جو کچہہ چاہتا ہے وہ ہمیشہ پورا نہین ہوتا۔ اور انسان کی ہستی کیا ہے۔ کہ اوس کی خواہشین ہمیشہ پوری ہوتی رہین۔

رکوع دوم

آئت ۲۷۔ ملٰئک۔ فرشتون کے متعلق بہت قومون نے غلطی کہائی ہے۔ بہ ہمولوگ تو فرشتون کے بالکل ہی منکر ہین۔ نیچریون اور آریون نے بہی انکار ہی کیا ہے فلاسفر اون سے نسبتاً اچہے ہین کیونکہ وہ بالکل انکار نہین کرتے بلکہ یہ کہتے ہین۔ کہ ابہی تک ہماری تحقیقات اوس حد تک نہین پہونچی کہ ہم فرشتون کا اقرار کرین۔

انجیل۔ توریت۔ ژند۔ استا۔ سفرنگ۔ وید۔ وغیرہ تمام قومون کی کتب مقدسہ سے فرشتون کا پتہ لگتا ہے۔ گو نام مختلف ہون جیساکہ ہندوؤن مین دیوتا ہوتے ہین۔ مگر مانتے سب ہین۔

رکوع سوم

اس رکوع مین فرمایا ہے کہ دیکہو اللہ تعالیٰ کے تعلیم یافتہ نے وہ شاندار کام کر دکہائے ہین کہ تمام مخلوق اس کا مقابلہ نہین کرسکتی مگر تم نے کیا تو یہ کیا کہ لات اور عزیٰ کی پوجا کرنے لگ گئے۔ مخلوق کے ساتہہ تعلقات کی یہ حالت ہے کہ تم اوس کے برابر سخاوت نہین کرسکتے اور اخلاق حمیدہ مین ہرگز اوس کا مقابلہ نہین کرسکتے۔

آئت ۲۔ اعطی قلیلاً۔ جو لوگ بخل کرتے ہین وہ نجات اور کامیابی حاصل نہین کرسکتے۔ سخاوت کرنے اور ضرورت مند لوگون کو کچہہ دینے سے انسان ایسے شخص سے دُعا کراتا ہے جو بے گناہ ہے۔ کیونکہ اوس نے اس کے حق مین تو کوئی گناہ نہین کیا۔

کدٰی۔ سخت پتہر۔ اکدیٰ۔ بہت سختی کی۔ اَصْلَبَ۔

آئت ۷۔ لا تزرُ۔ اس مین تمام ادیان باطلہ کی تردید ہے۔ عیسائی خود گناہ کرتے سزا مسیح کے سر تہوپتے ہین۔ مشرک بُت کو سمجہتا ہے کہ وہ گناہ دور کردیگا۔

آئت ۷۔ لیس للانسان الا ما سعی۔ غلطی سے بعض لوگون نے اس آئت کے یہ معنے سمجہے ہین۔ کہ مردے کو دوسرون کے پہونچانے سے فائدہ حاصل نہین ہوتا۔ یہ بات ٹہیک نہیں۔ اسلام کے تمام فرقون مین بالاتفاق نماز جنازہ کہ

جو ایک بدنی عبادت ہے۔ ایسا ہی مالی عبادت صدقہ۔ خیرات اور حج کرانے کا ثواب مردے کو پہونچ جاتا ہے۔ پہر جو شخص تڑپ تڑپ کر اپنے والدین اور محسنون کے واسطے دُعا مانگ رہا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ اور جن کے حق مین دعا مانگی گئی ہے۔ اوس کو راحت پہونچاتا ہے۔

آئت ۱۰۔ المنتہیٰ۔ منطقیون نے بہی ایک دور تسلسل بنایا ہوا ہے مگر اس آئت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کا سلسلہ اللہ تعالیٰ پہ ختم ہوتا ہے۔

آئت ۱۴۔ نطفہ۔ تہوڑی سی چیز۔

آئت ۱۵۔ نشاۃ الاخریٰ۔ نفخ روح۔

آئت ۱۶۔ اغنی۔ بے پرواہ کردیتا ہے

اقنیٰ۔ بہت مال و دولت والا کر دیتا ہے۔

آئت ۱۷۔ شعریٰ۔ یہ ایک ستارے کا نام ہے۔ جسکی بعض مشرکین پرستش کیا کرتے تہے۔ اس مین اشارہ فرمایا ہے۔ کہ قابل پرستش تو اللہ ہی ہے۔ جو کہ شعریٰ کا بہی رب ہے۔

آئت ۱۸ و ۱۹۔ ثمود اور عاد ہر دو قومین علاقہ یمن کی طرف کی رہنے والی تہی۔ ہر دو تیز ہواؤن سے ہلاک ہوئی تہین عاد اولیٰ کا تو نام و نشان دنیا مین نہین رہا۔ مگر عاد آخری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک موجود تہی۔ ان کے دواوین اور اشعار بہی موجود ہین۔

آئت ۲۰۔ اظلم۔ بڑے مشرک۔

آئت ۲۳۔ تتماریٰ۔ شک کرسکتا ہے۔

آئت ۲۵۔ آزفہ۔ تیری صدا قتون کے ظہور کا وقت آگیا ہے

آئت ۲۸۔ اب تو تم ہنستے ہو۔ مگر تمہارے لئے رونے کا وقت بہی آجائے گا۔

سامدون۔ کسی جانور کے مردے بچے کی کہال مین بہوسا بہر کر کہڑا کر دینے کو کہتے ہین۔ جس کو تورا کہتے ہین۔ اسی طرح بد معاش کا حرف ظاہر ہوتا ہے۔ اصل مین کچہہ نہین ہوتا۔

(سورہ النجم کے نوٹ ختم ہوئے)

اب اس سے آگے اگلے اخبار مین انشاءاللہ سورۃ القمر لکہی جائیگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدیوں کے نام ایک عام چٹھی

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہے کہ سالانہ جلسہ بہت ہی قریب ہے۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعودؑ کے وصال اور رفع کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے۔ ہم مین سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ اس جلسہ کو حتی الوسع کامیاب کرنے کے لئے سعی کرین اور جو کچھ ہوگا۔ وہ تو اللہ ہی کے فضل اور دستگیری سے ہوگا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ حقہ آفاق مین پہیلے اور پہیل کر رہے گا۔ اس کے مقاصد پورے ہون گے لیکن مبارک ہون گے۔ وہ سعادتمند جو اس کی اعانت اور نصرۃ مین حصہ لیکر خدا تعالےٰ کے منشاء کو پورا کرنے والے ٹھہرین گے۔

تمہارے منتشر ہو جانے کے آرزومند تاریکی کے فرزند حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال اور رفع پر مایوس ہو چکے ہین اونہون نے اور خود تم نے دیکھہ لیا ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح تمہارا ہاتھ پکڑا۔ اب دوسرا موقع آیا ہے اور یہ وقت ہے۔ کہ تم اپنے **قومی وقار اور حمیت** کا ایک پورا نمونہ دکہاؤ۔ سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے **دو ہزار روپیہ** کی ضرورت ہے۔ اور وقت تہوڑا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ تم پر چند دن کا بوجہہ بہت ہے اور آئے دن نئی تحریکین تمہاری جیبوں پر ہاتھ مارتی ہین۔ مگر مین یقین کرتا ہون کہ تم اپنے آپکو خوش نصیب یقین کرتے ہو۔ کہ تمہارا مال ایسی جگہ پر خرچ ہوتا ہے۔ جو اللہ اور اوس کے رسول کی پسندیدہ جگہ ہو کچھہ ضرورت نہین۔ کہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کی ضرورت پر مین لمبی چوڑی اپیل کرون۔ یہ روپیہ بہت جلد محاسب صدر انجمن احمدیہ کے پاس دسمبر کے پہلے ہفتہ تک آجانا چاہیئے۔ تاکہ .. اجناس اور دیگر ضروریات مہمانداری کے لئے قبل از وقت انتظام کیا جاوے لنگر خانہ مین عام ضروریات کے لئے روپیہ کی یہان تک ضرورت ہے۔ کہ گذشتہ ماہ کے اخراجات بذریعہ قرض پورے کئے گئے۔ کیا حقائق پسند مخلص قوم گوارہ کرے گی کہ وہ شاخ جو حضرت حجۃ اللہ کے اپنے ہاتھہ سے نشو و نما پاتی تہی۔ اوس کیطرف سے غفلت کی جاوے۔ ہرگز نہین۔

اس رقم قرضہ کے لئے بعد مین لکھا جاویگا۔

فی الحال اخراجات جلسہ کے لئے دو ہزار روپیہ جمع کردو آپ صاحبان کو یہ تو معلوم ہوگیا ہے۔ کہ لنگر خانہ مین روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے اور لنگر خانہ ایک ایسی ضروری شاخ ہے۔ کہ جس کا قائم رکھنا طالبانِ حق اور دین سیکہنے والون کے آرام کے لئے حضور اقدس نے بڑا ضروری سمجھا تہا۔ اور دوسری تمام مدات کا انتظام تو صدر انجمن احمدیہ کے سپرد تہا۔ مگر اس مد کا انتظام خاص اپنے ہی دست مبارک مین رکہا۔ پس بہت ہی ضروری ہوگا۔ کہ آپ کی روح مبارک کو خوش کرنے کے لئے لنگر خانہ کی طرف ہر احمدی خاص توجہ سے کام لے اور ہر ایک قسم کی اعانت مین حتے الوسع مشغول ہو اور ہر ایک سالانہ جلسہ پر حسب استطاعت امداد دے۔ تا خیر و خوبی کے ساتھہ جلسہ ختم ہو۔ لیکن ضروریات سالانہ جلسہ کے پورا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی ہین۔ لہذا ان پر عملدرآمد کی کوشش کیجاوے

۱۔ ہر آنے والا صاحب سالانہ جلسہ کی ضروریات کے لئے کم از کم عہ ساتھہ لاوے یا جو دوست نہ آسکین۔ وہ بذریعہ دوسرے آنے والے احباب کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیجدین۔

۲۔ بیرونی انجمنین مقامی اغراض کے فنڈ سے کچھہ روپیہ ارسال فرمادین۔ مگر روپیہ بھیجتے وقت سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے دو ہزار روپے کا اندازہ کرلیا جاوے۔

۳۔ خاص معاونین مخلصین خاص عطیات سے مدد دین

نوٹ۔ چونکہ دن بہت تہوڑے باقی ہین اور کام زیادہ ہے اس واسطے سکرٹری صاحبان انجمنہاء احمدیہ کی خدمت مین پرائیویٹ چٹھیان ارسال نہین ہو سکین تمام احباب اس چٹھی سے فائدہ اُٹھادین اور توجہ سے کام لین۔

نوٹ ۲۔ چودہری مولابخش صاحب نے سیالکوٹ سے جو نیک نظیر پیدا کی ہے اگر بعض اشد وجوہات کی بناء پر نہ آسکنے والے احباب اس پر عمل کرین گے تو وہ بہی مفید امر ہے کہ وہ آنے جانے کے اخراجات یہان بہیج دین لیکن ضروری اور اشد ضروری یہی ہے۔ کہ ہر شخص آنے کی کوشش کرے اور ضرور ہی آوے۔

نوٹ ۳۔ اگر مندرجہ ذیل انجمنین اس قدر رقم اخراجات جلسہ کے لئے جو اون کے نام کے نیچے درج ہے جمع کردین یہ ضرورت جلد تر پوری ہو جاوے۔

لاہور - سیالکوٹ - امرتسر - کپورتھلہ - لودیانہ
مار مار صہ عہ

بہیرہ - نگہ - کریام - راہون - کاٹھگڈھ - گجرات
لعہ لعہ لعہ لعہ صہ

جہلم - پشاور - مردان - راولپنڈی - فیروزپور
لعہ صہ صہ لعہ لعہ

انبالہ - شملہ - کرنال - دہلی - گوجرانوالہ - ملتان - ناسنور کشمیر
مار مار لعہ صہ لعہ صہ صہ

سرگودہ - مانسہرہ ودانہ - حیدرآباد دکن - لائلپور
لعہ لعہ مار مار

بٹالہ - مالیرکوٹلہ - چھاونی لاہور - کوئٹہ - کہیوہ باجوہ
لعہ مار لعہ لعہ لعہ

سنور - بہٹنڈہ - چندوسی - کریم پور - پٹیالہ
لعہ لعہ لعہ عہ لعہ

فیض اللہ چک - سیکہوان - تلونڈی - لکھنؤ
لعہ صہ

مظفر نگر - کراچی - برما - قتال پور ضلع ملتان
لعہ لعہ صہ عہ

بستی وریام کملانہ ڈبکلان ضلع ملتان - سہارنپور
لعہ عہ

قصور - الہ آباد - میرٹھہ - جریح - کہاریان - شاہدرہ
عہ لعہ عہ صہ لعہ عہ

ڈیرہ غازیخان - ڈیرہ اسمٰعیلخان - والسلام
صہ لعہ

یعقوبعلی۔ قائمقام اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۲۵/۱۱

عام اطلاع

نارتھ ویسٹرن ریلوے اتھارٹیز کا شکریہ ہے کہ انہون نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے لئے کرایہ کی رعایتی شرح منظور کرلی ہے یعنی نصف کرایہ منظور فرمایا ہے احباب کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد سارٹیفکیٹ منگوائین ہر انجمن کے سکرٹری کو چاہیئے۔ کہ وہ آنیوالے احباب کی تعداد کے موافق سارٹیفکیٹ منگوالے۔ والسلام۔ یعقوبعلی اسسٹنٹ سکرٹری

متفرق ریمارکس

ایک مخالف کی شہادت

پرکاش لکھتا ہے۔ "تحریر کے میدان میں پنجاب کے مسلمانوں کے اندر سب سے پہلے آریہ سماج کی مخالفت کا جھنڈا مرزا غلام احمد قادیانی نے بلند کیا تھا۔ اگرچہ اس جھنڈے کے کھڑا کرانے ... خود آریوں کے بانی مبانی دیانند کی سخت کلامی ہی تھی تاہم اس تحریر سے کم ازکم یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی حمائت اور اوس کے مخالفوں کی سرکوبی کا جوش جس دل وحی منزل میں اٹھا وہ کون تھا صرف اتنی سی بات سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مبارک وجود اسلام کے لئے فطرتاً اپنے اندر ایک غیر معمولی جوش رکھتا تھا۔ اور آخری دم تک اسی خدمت پر ایک بہادر کمانڈر کی طرح قائم رہا۔

عالمگیر وبا

ملیریا فیور نے جو خوفناک تباہی ڈالی ہے اوس کے لئے مجھے کچھ واقعات پیش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ساری خلقت واویلا چلا اٹھی ہے۔ کہ یہ وبا عالمگیر وبا ہے۔ طاعون میں جو لوگ بیمار ہوتے وہ تو خیر بیمار رہتے باقی تندرست رہتے۔ لیکن یہ ایسا عذاب ہے۔ کہ اس سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہ سکا جن علاقوں میں یہ وبا ہے وہاں جاکر دیکھو لوگوں کے چہروں پر مردنی چھائی ہوتی ہے اور وہ زندہ درگور ہیں۔ اگر اتفاق سے کسی کو بخار نہیں ہوا تو اوس کا تیمار داری میں بیماروں سے بھی بدتر حال ہے خدا نے ان تمام شہروں میں سے امرتسر کو۔ خصوصیت سے چنا ہے۔ چنانچہ اہل حدیث باوجود کافی احتیاط کے جو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خوف کیوجہ سے اپنے جذبات کو اندر ہی اندر رکھتا ہے ایک مضمون لکھنے پہ مجبور ہوا۔ جس کے مفصلہ ذیل فقرے قابل غور ہیں۔ دیکھو آخر .. ..

.. .. ایک قسی القلب اہل حق کا عدو مبین بھی چلا اٹھا اور اپنے بھائیوں کو ملامت کرنے لگا۔

سبحن ربنا انا کنا ظلمین - فاقبل بعضهم على بعض يتلاومون قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین

آپ اپنی حالت لکھتے ہیں "ہمارے بہت سے مردے بے گور و کفن رہے۔ ہم میں سے بہت سے بے دوا اور بے غذا بھی جان بحق تسلیم ہوئے اس کے علاوہ بہت سے واقعات ایسے بھی ہیں جن کے بیان کرنے سے کلیجا کانپتا ہے" آگے چل کر رقمطراز ہے۔ "غرض تو ایک جملہ معترضہ تھا مطلب کی بات یہ ہے۔ کہ امرتسر کے سن رسن بزرگ کہتے ہیں کہ ایسی سخت اور ممتد بیماری ہم نے اپنی عمر میں نہیں دیکھی"

ہم ثناء اللہ کو خصوصیت سے مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ وہ اپنے لکھے ہوئے پر ایک خداترس دل لیکر غور کرکر کہ آخر ان غیر معمولی عذابوں کی وجہ کیا ہے کہ ہر سال ایک دو بار ضرور کوئی نہ کوئی بلا پڑتی ہے۔ میں دو آئتیں تمہارے لئے پیش کرتا ہوں۔ وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ اور دوم اولا یرون انهم یفتنون فی کل عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون لوگو! تم مرسل یزدانی کی تکذیب سے توبہ کرو اور نصیحت پکڑو تا تم پر رحم کیا جائے۔

حیدرآباد دکن

کی طغیانی نے جو تباہی ڈالی ہے اسکی تلافی کے لئے متفرق تجاویز پیش کی جارہی ہیں۔ چنانچہ انہیں سے بعض یہ ہیں جو ہمارے خیال میں بھی مفید ہیں

(۱) سب سے پہلے اس طغیانی کو آئندہ روکنے کی تدابیر کی جاویں اور اب آبادی ان نشیبی محلوں سے منتقل کردی جاوے۔

(۲) مصیبت زدوں کی امداد کیلئے حیدرآباد کے جاگیردار اور علاقہ دار اپنی سالانہ آمدنی کا چوتھا حصہ داخل کریں۔ بلکہ ملازم اپنی تنخواہ سے چہارم حصہ عام فنڈ میں ڈالیں شہر میں جسقدر لوگ نذر و نیاز دیتے ہیں۔ عرس کرتے ہیں ان کے اخراجات اسی فنڈ میں ڈالے جائیں۔ غرق شدہ اسباب میں جو مال لاوارث ہو وہ نیلام کرکے اسی فنڈ میں ڈالا جائے۔ ملکی کارخانہ داروں سے ان کی ایک ماہ کی آمدنی کا ثلث لیا جائے۔

ہمارے نزدیک نظام دکن کے خزانوں کا بہت ساحصہ بھی رعایا کی بہتری میں صرف ہونا چاہیئے۔

(۳) مگر سب سے ضروری امر تو یہ ہے۔ کہ اپنی حالت میں پوری تبدیلی کی جائے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ وماکنا مهلكی القرى الا واهلها ظالمون۔

کانگریس

کے اجلاس کی پھر تیاریاں ہورہی ہیں اور اس بات کی کوشش ہورہی ہے کہ انتہا پسند اور اعتدال پسند فریق پھر مل بیٹھیں ایسے لوگوں کو سلف گورنمنٹ کا مطالبہ کرتے وقت شرم کرنی چاہیئے۔ جو خود ایک معمولی مجلس میں ملکر نہیں بیٹھ سکتے۔ ہماری موجودہ حالت خود اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم پر حکومت کرنے والی گورنمنٹ برطانیہ جیسی عادل اور نیک نیت گورنمنٹ ہو۔

نیا قانون

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جلد ترمیم کی جائے گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ قانون سلطنت بناتی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ دراصل کسی نئے قانون یا کسی نئی پابندی کی اصل محرک وہ رعایا ہوتی ہے .. .. یہ بات رعایا کے اپنے بس میں ہے۔ کہ اپنے حق میں کوئی نرم قانون پاس کرائے یا سخت۔ جیسا طرز عمل ہوگا اسی کے مطابق قانون بنے گا۔ ابتدا میں معمولی ایک دو قانون تھے۔ جوں جوں لوگوں نے اپنے خیالات و حالات کو بدلا۔ قانون بھی نئے نئے بنتے گئے۔ ضابطہ فوجداری میں ترمیم کی کیا حاجت تھی۔ اگر لوگ موجودہ فوجداری قوانین کی ماتحت امن و اطاعت سے بسر کرتے۔

جیل کا قاعدہ

نمبر ۴۸ جو منسوخ کرکے اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ہر لاش پھانسی پر ایک گھنٹہ تک لٹکی رہا کرے گی تاوقتیکہ طبی ملاحظہ ہوکر اتاری نہ جائے۔ اور لاش اس حالت میں وارثوں کے حوالے نہ کی جائے گی۔ جب صاحب سپرنٹنڈنٹ کی یہ رائے ہو کہ قیاس اغلب ہے، لاش لے جاکر عام جلوس نکالا جائیگا۔ یہ بھی اسی واسطے ہے کہ لوگوں نے مجرموں کی طرفداری کرکے ان کے ساتھ صرف ہمدردی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اون کو ملکی شہیدوں کا لقب دیکر اون کو وہ عزت دی۔ جو کسی قوم کے لیڈر کو دیجاتی ہے۔ امن پسند رعایا کا ہرگز یہ طریق نہیں ہونا چاہیئے۔

مسز ممتاز علی

تہذیب النسواں کی ایڈیٹرہ کی وفات کی خبر علمی حلقہ میں افسوس کے ساتھ پڑھی جائیگی مسز ممتاز علی ایک لائقہ مصنفہ کتب متعددہ شریف بی بی تھیں ان کی مساعی نے مستورات میں ایک خاص علمی ذوق پیدا کردیا تھا اور اکثر گھروں میں تعلیم نسواں کا چرچا ہوگیا۔ حتے کہ اس کی دیکھا دیکھی کئی اور رسالے اور اخبار بھی جاری ہوگئے مگر جس تہذیب کے ساتھ مستورات کی حالت کے مناسب مضمون اون کے اخبار میں چھپتے رہتے وہ بات کسی میں پیدا نہ ہوئی علاوہ ازیں تہذیب نسواں میں یہ بھی خوبی ہو کہ اس میں ایسے مضامین چھپتے تھے جو صرف ابتدائی تعلیم اور تربیت کے لئے مفید ہوسکتے ہیں کیونکہ قوم اور ملک کی حالت اسکی متقاضی ہیں۔ گو ملک میں بعض عورتیں (مثلاً مسز اکمل) اعلی لیاقت [illegible]

انتخاب الاخبار

کلکتہ میں حضور رٹ صاحب پر ریوالور کا وار کرنے والے بنگالی کو دس سال قید سخت کی سزا ملی۔

ریلوے سٹیشن قصور کی ترقی اور توسیع کے لئے ۲ لاکھ منظور ہوا۔ لود ... تک بیل بن رہی ہے۔

محچھی بازار دہلی میں ایک سہ منزلہ مکان جل گیا۔ ساٹھ ہزار کی جائداد برباد ہو گئی۔

امرتسر میں نہر شو ... نکالنے کی منظوری دہلی سے آ گئی۔ ۴۵ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔

سارڈی نیا نام اٹالین جہاز مالٹا سے روانہ ہوا۔ بندرگاہ سے نکلا تھا کہ آگ لگ گئی۔ ۲۵۰ مسافر سوار تھے۔ مارے سخت خوف و گھبراہٹ کے سمندر میں کود پڑے۔ ان کا بچانا مشکل تھا۔ ساحل پر لوٹ آیا ۲۳ یورپین اور ایک سو عرب نائرین غرق۔ تیس یورپین ۴۰ عرب بچائے گئے۔ خطرہ تھا کہ مخزن بارود نہ اڑ جائے۔ کپتان نے کمال دلیری کا ثبوت دیا۔ وہ بھی غرق ہوا تھا۔

افریقہ صوبہ لاریڈیں یورپین شکاریوں نے آٹھ ہزار ہاتھیوں کا عظیم ہجوم گھیر رکھا ہے۔

سر راپر لیتھبرج صاحب بہادر کی کتاب تاریخ ہند کا اردو ترجمہ پنجاب کے مڈل سکولوں کے امتحان کی پڑھائی میں عرصہ بیس سال سے داخل چلا آتا ہے۔ انگریزی اخبار سے معلوم ہوا کہ اس ترجمہ میں بعض ایسے فقرات ہیں جو ہندوؤں کے فیلنگ کو بقول ان کے صدمہ پہونچاتے ہیں۔ حکام یونیورسٹی نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ تمام فقرات آئندہ تاریخ کے انتخاب کی کتاب سے خارج کئے جاویں۔

سیالکوٹ کی خبر ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے پہلے اجلاس میں صاحب ضلع بہادر نے بحیثیت چیرمین یہ تجویز پیش کی کہ ایک شاخ ریلوے سیالکوٹ سے براہ راست امرتسر تک بنا دی جائے اور یہ پسرور اور نارووال کے قصبوں سے گذرے۔ تو واقعی بہت مفید اور کارآمد ہوگی۔

اپر جہلم کنال سرکل میں ڈویژن جن کے ہیڈ کوارٹر رسول اور جہلم میں ہوں گے۔ قائم ہونے کی اجازت ہے۔

سرحدی علاقہ جرگوں میں آسٹریلیا سی لائی ہوئی ... نالی والی بندوقیں۔ چودہ چودہ روپوں کو بکتی ہیں اور افغانستان کی ایرانی سرحد کی طرف سے ... بندوقیں ... روپیہ کو فروخت ہوتی ہیں۔ کابل میں ... مشین ہنری مارٹنی بندوق کی قیمت ۴۰ روپے تک ہے ... آدم خیل جرگہ نے کچھ ریوالور خریدے ہیں۔ درہ کوہاٹ میں رائفلیں بنائی جاتی ہیں ... کا کام کوہاٹ ... اور ... کاریگروں سے ... سیکھا ہے۔

ایک آنہ والا نکل کا سکہ ... لوگوں کو بہت ... ایا اس لئے حکام اب نکل کی ادنیٰ ... کی تجویز ... یہ ادنیٰ ایک آنہ والے سکے سے چھوٹی ہوگی مگر اتنی بڑی ہوگی کہ دونی سے اچھی طرح تمیز ہو سکے۔

اسلامیہ کالج لاہور میں انجینئرنگ کلاس کھول دی گئی ہے۔ جو ان رڑکی کے امتحان اوورسیر اور اسسٹنٹ انجینئر کے لئے طالب علم تیار کئے جاویں گے۔

کالے پانی میں ۴۴ عبس دوام کے قیدیوں کو ماہ حال کو شاہی اعلان کے موقعہ پر رہا کیا گیا۔ یہ لوگ جزیرہ انڈمان سے ۱۰ ماہ حال کو رنگون پہنچ گئے۔ رنگون سے اب اپنے وطنوں کو روانہ ہوں گے۔

سینٹ پیٹرز برگ میں ایک نئی جنگی انجن کا امتحان ہو رہا ہے جس کے ذریعہ دو ڈھائی من کا وزن ۵ میل کے فاصلہ تک پھینکا جا سکتا ہے۔

ریو شملہ سے بذریعہ تار ظاہر ہوتا ہے کہ کلکتہ ... کے جنازہ میں تمام سفرائے ممالک غیر شریک تھے۔ تمام ہزاروں خاندان شاہی۔ سرکاری عہدہ دار اور درباری ... تھے۔ منظر بہت موثر تھا۔

کپورتھلہ میں ۱۹ دسمبر کو مسٹر ... کی رسم ... بڑی دھوم دھام سے ادا کی گئی۔ اس مبارک رسم کی خوشی میں ... دفاتر ریاست اور کچہریوں میں تعطیل کی گئی۔

اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ نے حضور وائسرائے سے درخواست کی ہے کہ جہاں کہیں انارکسٹوں کا اندیشہ پایا جائے گورنمنٹ کو لازم ہے کہ فوراً مارشل لا جاری کرے اور ایک خاص عدالت ایسی قائم کی جاوے جس کا اپیل نہ ہو سکے اور مخبروں کی حفاظت کا پختہ انتظام کیا جاوے تا ان کو جیل خانہ سے باہر کسی اور جگہ رکھا جاوے یا بجز سرکاری وکیل کے کوئی ان سے ملنے نہ پائے اور پولیس مینوں کی حفاظت کا بھی جو خاص مقدمات کی تفتیش کرتے ہیں خاص انتظام کیا جاوے سادہ کپڑوں سے مسلح رہنا چاہیے اور جس علاقہ میں وہ تفتیش کرتے ہیں۔ وہاں کے باشندوں پر خاص ذمہ داریاں عاید کی جاویں۔

حجاز کے بدو حجاز ریلوے کی تعمیر سے پریشان ہیں کہ اونٹوں کے روزگار میں فرق پڑ جائیگا۔ مکہ اور مدینہ کے مابین ریل بنائے جانے کے مخالف ہیں۔ ... نے مکہ کے گرد و نواح میں ترکوں کی فوجی چوکیوں پر حملے کئے تھے۔ ترکی فوج نے ... شکست دی۔ لیکن ترکوں کی تین بٹالینوں کے ۳۰ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔ اور وہ بدو ... واپس بھاگ گئے ہیں۔

تازہ خبر قسطنطنیہ سے آئی ہے کہ البانیوں نے دوبارہ حملہ کرنا شروع کیا ہے۔ اور ترکوں کے ... چار بٹالین فوج ... کر دی گئی ہے۔

توفیق پاشا وزیر خارجہ عثمانیہ نے بیان کیا کہ دولت علیہ ابھی مصر ... کی ... ہونا ... نہیں ہے۔ ... کر سکے۔ ... (۲) بوسینیا اور ہرزیگووینا کو صرف ... آسٹریا میں شامل کیا جائے ... اور آسٹریا ... عام قرضہ اور ... پر مجبور بنایا جائے اور ... کی ملکیت کا حق تسلیم کیا جاوے۔

ضروری اشتہار

مندرجہ ذیل ادویہ ہمارے پاس خاص و عام کے لئے موجود ہیں اور نفع رسانی کا ... خیال ... کیا گیا۔

سفوف ... ۔ ... کے لئے قیمت فی تولہ ۴/

معجون ... ۔ مقوی معدہ۔ ... ۔ رنگت کی خرابی۔ ... کی کثرت پیشاب ... مفید۔ قیمت پانچ تولہ ...

نمک سلیمانی۔ ہضم طعام۔ مزید اشتہا۔ مقوی معدہ۔ درد ... میں مفید قیمت نیم سیر ...

کشتہ ... ۔ مار گزیدہ۔ سگ گزیدہ۔ مسلول مدقوق مزمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ...

سرمہ ... ۔ آنکھوں کی عام بیماریوں میں مثلاً جالا دھند ... وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ...

آتشک۔ وسوزاک وغیرہ جس بیماری کے لئے دوائی کی ضرورت ہو ارزاں قیمت سے طیار ہو کر روانہ ہو سکتی ہے

المشتہران

محمد جی و عبد الرحمان کاغانی از قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور یا وصف سکتے وقت مخالفوں کی کتابوں کو (مثل سیف چشتیائی) ورد ربانی ثابت المقصود زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل سے تو اجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کر دی گئی ہے۔

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

براہین احمدیہ یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۷۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت اعلیٰ خوشخط چھپی ہے۔

قیمت بے جلد صمہ۔ مجلد صمہ ۱۲ر۔ خریداران بدر کو بہت رعایت دی جاوے گی۔

درثمین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) بے جلد ۲ر مجلد ۸ر

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب مالک سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے حجم ۱۴۲ صفحہ

قیمت ۸ر۔ جلد نگوائیں بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں الہام کی پاکیزگی اور مسیح موعود علیہ السلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف ۸ر

سر الشہادتین مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۸ر

غلامی اور عصمت انبیاء مولوی [illegible] کے متعلق مضامین از شیخ احمد دین صاحب پلیڈر گوجرانوالہ [illegible] اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کا خاص حصہ برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۷ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں پہلی کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۲ر

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ مقامات مسیح کا بیان بہت عمدہ۔ قیمت ۳ر

نظم مستورات مستورات کے لئے پر۔ قیمت ۸ر

کاسۂ احمدی (الٰہ داد والے) ۸ر

کاسۂ احمدی (از غلام رسول قدسی)

سیر پرند پرندوں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ قیمت بجائے ۸ر کے ۸ر

لیکچر ہزار سنگھ ماسٹر عبد الرحمان کا یہ لیکچر قابل دید ہے جس میں اوتارواد کا سامان ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۸ر

عیسائی مذہب یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ [illegible] کا صلیب بجز کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۸ر

البرہان الصریح پنجابی کے مشہور شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر۔ حاجی [illegible]

معیار حق ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی تصنیف ہے۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں۔ قیمت ۱ر

رسید زر

محمد بخش صاحب ۷۷ [illegible]	۱۲۹۰ - مرزا عبد الغنی صاحب
	۱۲۷۹ - محمد غوث صاحب

مورخہ ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

۱۱۹۴ - نسیم [illegible] صاحب	۱۸۹۶ - ملک غلام احمد صاحب
۷۶۹ - [illegible] صاحب	[illegible] عبد الحمید خان صاحب
۱۹۵۰ - حاجی محمد امین صاحب	۱۲۶۸ - فضل قادر صاحب
۱۸۳۴ - گل محمد صاحب	۷۳۵ - گلاب الدین صاحب
۱۰۹۸ - طفیل محمد صاحب	۳۰۰۱ - نبی بخش صاحب
۲۰۴۴ - ابراہیم صاحب	۱۸۵۰ - حاجی محمد صاحب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا۔ [illegible] ثانی سے ۱۰ روپیہ فی تولہ۔ سرمہ اول فی تولہ ۸ر۔ قسم دوم ۴ر۔ سوم ۲ر اور علاوہ اس کے ہر قسم کی لنگی پشاوری اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر احمد نور۔ کابلی مہاجر انغانیان گدھاس پورہ

بدر
BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چگویم بانو گرائی چہا در قادیان مینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۱۰

مورخہ ۲۴۔ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۳ پوہ سمت ۱۹۶۵

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بیعت

[illegible] بات ہو گئی کہ
[illegible] ہو جائے شرک سے مجتنب
[illegible] بدنظری اور فسق و فجور اور
[illegible] طریقوں سے بچتا رہیگا اور
مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ
[illegible] بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور
[illegible] تا امکان الوسع نماز تہجد کے پڑھنے
[illegible] علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے
[illegible] اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار
[illegible] کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی
[illegible] چہارم یہ کہ عام
[illegible] اپنے نفسانی جوشوں
[illegible] زبان سے نہ ہاتھ سے
[illegible] رنج و راحت۔ عسر اور
[illegible] کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر
[illegible] ذلت اور دکھ کے قبول

کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے
وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا
ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا
اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور
قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار
دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور
عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا
ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی
جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے
ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا نہم یہ کہ عام خلق اللہ
کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک
بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے
بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے
عقد اخوت محض للہ با اقرار طاعت در معروف باندھکر
اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت
ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں
ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین [illegible]
آن [illegible]
آن [illegible]

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
ان شدہ با جان بدرخواہ شدن
[illegible] بردشد اختتام
[illegible] ازل بے دہال
ان جائے [illegible]
[illegible]

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ [illegible]
بغیر وصولی قیمت [illegible] کسی صاحب کے نام
اخبار جاری نہ ہوگا۔
خط و کتابت [illegible] جوابی
کارڈ آنا چاہیئے [illegible] جواب سے
معذور [illegible]
رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی
علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی
البتہ جو صاحب قادیان میں دستی
قیمت دیویں ان کو بہر حال
رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر دو
ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھ
کر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر
بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر
قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے [illegible]

اشہد ان لا الہ الا اللہ [illegible] اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ [illegible] آج میں احمد کے ہاتھ
[illegible] اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ [illegible]
[illegible] آج میں [illegible] کے بعد آپ [illegible] بیعت کنندہ اور [illegible]
مسیح موعود و مہدی [illegible] بیعت کیا کرتے تھے اور نیز اقرار کیا ہم
[illegible] اور باہمی اخوان میں [illegible] قائم رہو اور قائم کرین

الکتبہ عاجز محمد حسین

اور [illegible] مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تک
[illegible] توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور
[illegible] ربی انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم
حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں [illegible]
[illegible] [illegible] عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام [illegible]

[illegible]

جلسہ کے متعلق ضروری امور

۲۴ دسمبر ۱۹۰۸ء کا اخبار بدر شائع نہیں ہوگا بلکہ اوس کو ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار کے ساتھ ملاکر ۲۹ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ڈبل نمبر شائع کر دیا جائیگا اور اس میں جلسہ کی رپورٹ بھی مختصر طور پر شائع ہو جائیگی

قادیان میں اخبار لینے والے اصحاب کو خیال رکھنا چاہئے کہ جو صاحب اپنا اخبار اس جگہ قادیان میں لینا چاہیں اون کیواسطے ضروری ہوگا کہ وہ اس مطلب کے واسطے دفتر بدر میں آکر اپنا نام اور پتہ لکھا جاویں تاکہ اون کا اخبار یا ہر نہ بھیجا جاوے۔ جو صاحب پہلے سے اپنا نام اور نمبر نہ لکھائیں گے ان کو اخبار یہاں نہ مل سکے گا۔ دفتر بدر مدرسہ تعلیم الاسلام کے متصل ہے

قیمت اخبار ان تمام خریداران بدر سے جو جلسہ پر تشریف لاوین گے۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ قیمت اخبار یہاں ادا کر جاوین گے۔ جو صاحب ایسا نہ کرین گے اون کی خدمت مین جنوری ۱۹۰۹ء کا پہلا پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ وی پی کیا جائیگا

تعداد آنیوالون کی ہر شہر کی جماعت کے واسطے ضروری ہے کہ آنیوالے احباب کی صحیح تعداد سے سکرٹری صدر انجمن کو جلد اطلاع دین تاکہ مکانات کا مناسب انتظام کر لیا جا

استقبالی کمیٹی ۲۵-۲۶- اور ۲۷ دسمبر قادیان کی ایک است
کردگی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب بٹالہ کے سٹ
رہیگی۔ وہان احباب کے بسترون اور د
کے واسطے بیل گاڑیان موجود ہون
پہونچنے سے پہلے ہر ایک جماعت
اور اون کے اسباب کی فہرست ا
اسباب مع فہرست ڈاکٹر صاحب کے حو
ہر ایک دوست کو ایک ٹکٹ دین۔
کے احاطہ مین داخلہ کا ٹکٹ ہوگا،
کیا گیا ہے کہ یہان بعض دفعہ اور
آدمی یہ دیکھ کر کہ لنگر عام ہے
آ شامل ہوتے ہین اور بے فائ

بٹالہ کے سٹیشن پر اسباب حوالہ ڈاکٹر صاحب کرنے سے پہلے سب دوست اپنے اسباب پر چٹین لگا دین اور اپنا نام لکھدین۔

یکون کا انتظام جن دوستون کا خط ۲۳ دسمبر تک دفتر سکرٹری قادیان مین ہمین مضمون پہونچ جائیگا۔ کہ ان کو یکہ درکار ہے اون کے لئے خط مین دی ہوئی تاریخ اور وقت کے مطابق یکہ اسٹیشن پر موجود رہیگا۔ جس کا کرایہ مقررہ ان کو بہرحال دینا ہوگا۔ خواہ وہ اوس گاڑی پر پہونچ سکین یا نہ پہونچ سکین۔ عام طور پر پسندیدہ امر یہی ہوگا۔ کہ جو دوست چل سکتے ہین۔ وہ اپنا اسباب ڈاکٹر صاحب کے سپرد کر کے چل پڑین۔ سردی کا موسم ہے اور سفر کوئی لمبا نہیں۔ یکہ کی نسبت عموماً پیدل آنے مین آرام ہے۔ البتہ جو دوست معذور ہین اور چلنے کے بالکل عادی نہین وہ یکے لے سکتے ہین۔ جو صاحب رات بٹالہ مین رہنا چاہین گے۔ اون کے واسطے سرائے مین جو اسٹیشن کے قریب ہے انتظام مناسب ہوگا۔

انتظام مکانات قادیان مین شیخ عبد الرحمن صاحب اور حافظ عبد الرحیم صاحب کی سرکردگی کے ساتھ ایک جماعت کے سپرد ہے۔ جو سب دوستون
ان مین اتارے گی جو اون کیواسطے پہلے سے
ہون گے۔ مکانون مین روشنی کا انتظام
بی اے کرین گے اور کھانا کھلانے
دل شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم
سب سرساوی کے سپرد رہیگا۔
کے متعلق مفصل ہدایات میگزین
مین شائع ہو چکی ہین۔
بھی اسباب کی بار برداری کا انتظام
ہری کے سپرد ہے۔
ن ریل کے اسٹیشن بٹالہ سے
یل کے فاصلہ پر ہے یکہ
ہے پیدل آدمی ۳ گھنٹہ
کے اسٹیشن پر ریل تین دفعہ
ہلی اوس شاخ پر ہے
بانی ہے دہلی یا پشاور
کو عموماً امرتسر مین
رنگ اور بعض

سیالکوٹ تک بغیر بدلنے ریلون کے اوقات مفصلہ ذیل ہین۔

دہلی کی طرف سے قادیان آنیوالے

	وقت	گھنٹہ	منٹ	وقت	گھنٹہ	منٹ
دہلی	رات	۱۰	۵۵	دن	۱	۵۴
غازی آباد	"	۱۱	۲۷	"	۳	۴۲
میرٹھ چھاؤنی	"	۱۲	۲۸	شام	۴	۲۱
مظفرنگر	"	۱	۲۱	"	۵	۵۵
سہارنپور پہنچا	"	۲	۱۹	"	۸	۱۷
روانگی	"	۴	۱۰			
انبالہ چھاؤنی	فجر	۶	۲۰	رات	۱۱	۹
راجپورہ	صبح	۷	۲۸	"	۱۲	۱۵
جالندھر شہر	دن	۱۰	۸		۱۷	۱۳
امرتسر		۱۱	۵۰		۱۹	۴۳
بٹالہ		۱۲	۵۶		۲۱	۴۷

ان کے علاوہ اور گاڑیان بھی ہین۔ اسٹیشنون پر زیادہ دیر ٹھہرنا پڑیگا۔

پشاور کی طرف سے [illegible]

پشاور سے جو کلکتہ میل ... راولپنڈی ۶ بجے ۳ منٹ، جہلم ۹ - ۲۲ - لا وزیرآباد ۱۱ بجے ۴ منٹ۔ لاہور ایک بجے ۲۰ منٹ بعد ۴ بجے ۳ منٹ شام پہنچتی ہے جہان ۵ گھنٹہ انتظار پھر ۸ بجے ۳ منٹ روانہ ہو کر رات کے ۱۰ بجے پر ۴ منٹ گذر جاتی ہے۔
اس کے سوا اور کوئی گاڑی
لائلپور رات کو جو گاڑی ۱۲ بجے ۰ ... [illegible]
سے جو گاڑی رات کو ۱۱ بجکر ۳۵ ...
مین جمع ہو کر وہان سے راتکو ۱ بجے ۸ ...
۲۲ منٹ اور لاہور ۷ بجے ۲ منٹ ...
اور بٹالہ ۱۰ بجے صبح پہونچ جاتی ہے
جو گاڑی چلتی ہے وہ سیدہی بٹالہ ایک بجے دن۔

رسید قادیان مین جو صاحب اخبار کی قیمت دین وہ ضرور رسید تحریری حاصل کرین۔ محا
درخواست کرنے پر رسید ... کہا

کلام امیر المومنین

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں اپنی بیوی سے نفرت کر کے اوس کو اپنے پاس نہ رکھتا تھا اب ڈرتا ہوں کہ میں نے گناہ کیا مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔

تمہارا خط پڑھ کر مجھ کو سخت رنج و تکلیف پہونچی معلوم ہوا کہ مسلمان کیوں دکھوں اور دردوں اور رنجوں میں مبتلا ہیں۔ آہ !! آہ !! آہ !!!

تم نے بہت بڑا گناہ اور ظلم کیا کہ پندرہ سالہ ایک عورت کو بے وجہ محض غلطاً قید کیا اور اوس کی جوانی کو تباہ کر دیا۔ اگر اللہ کا خوف ہے۔ کہ آخر مرنا ہے۔ تو اس کو ساتھ رکھو جہاں رہو وہاں ساتھ رکھو۔ جو آپ کھاؤ اوسے کھلاؤ۔ اگر نہ کر سکو۔ تو اوسے قید سے رہا کر دو۔ اللہ سے ڈر کر اس کو دکھ سے نجات دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم پھر اس وبال میں پکڑے جاؤ۔ میں نے بہت غور کیا اور پھر جواب لکھا ہے۔

عہد وصیت

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں لکھا۔ کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کی رضامندی سے مولا کریم سے سچے دل سے عہد کر لیا ہے کہ میں انشاء اللہ مرتے وقت یہ وصیت کر جاؤں گی۔ کہ میرے پہننے کا جس قدر زیور ہو اور جس قدر آئندہ حسب توفیق بنا سکوں گی۔ دار الامان بھیجدیا جاوے اس معاملہ کا جب ذکر تذکرہ ہوا۔ تو ایک بزرگ نے فرمایا۔ کہ اس طرح کا عہد کرنا نا جائز ہے۔ کیونکہ وارثوں کی حق تلفی ہوتی ہے پس دست بستہ عرض ہے۔ کہ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(۲) اوس زیور پر جو خدا کے نام پر وقف کر دیا ہو اپنے استعمال میں لاوے زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

حضرت امیر المومنین نے جواب میں تحریر فرمایا:

جائز ہے اگر کسی سخت بیماری میں جس کا نتیجہ موت ہے ہو جاوے۔ خود نبی کریم نے ایسا کیا ہے۔ زکوٰۃ پر ضرور ہے مگر یاد رہے کہ علماء کا زیور کی زکوٰۃ میں اختلاف ہے۔ بعض زیور پر زکوٰۃ فرض فرماتے ہیں۔ بعض بالکل زیور پر زکوٰۃ نہیں۔ بعض کہتے ہیں مستعمل پر زکوٰۃ نہیں۔ باقی زکوٰۃ ہے۔ اس اختلاف میں اختیار ہے۔ کہ عمل کرے۔ میں خود زکوٰۃ دلاتا ہوں۔

کتاب انساب سادات

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے دریافت کیا۔ کہ موجودہ سادات کے انساب کی کتاب کون سی ہے۔ حسب الحکم امیر ایدہ اللہ جواب لکھا گیا۔

حضرت فرماتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ کے سادات کے انساب کی کتاب کس طرح ہو سکتی ہے کون ہے۔ جو اتنی محنت کرے۔ کہ تمام جہان میں پھر کر اس کی تحقیقات کرے۔ جب تک سیدوں کو خمس ملتا تھا اون کے متعلق رجسٹر لکھے جاتے تھے۔ خاندان عباسیہ تک کی کتاب اسنی المطالب فی انساب ابی طالب موجود ہے۔ بعد میں ممکن ہے کہ ترکوں اور ایرانیوں کے دفاتر میں ایسے رجسٹر ہوں

سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد معروض آنکہ۔ خاکسار کی اہلیہ کے پاس قریباً ایک ہزار کا زیور ہے اور شادی ہوئے قریباً دو سال ہو گئے ہیں۔ مگر تا حال زیور کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی بایں وجہ کہ نہ تو میں ہی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں اور نہ ہی میری اہلیہ کے پاس نقد مالیت ہے اب بذریعہ عریضہ ہذا حضور سے دریافت کر ... ہے کہ اس حالت میں آیا زکوٰۃ دینی فرض ہے فرض ہو تو آیا زیور فروخت کر کے زکوٰۃ ادا کی جاوے یا کوئی اور صورت کی جاوے۔ کچھ زیور ... میں آتا ہے اور کچھ رکھا ہے تو آیا ہر وقت کے مستعمل زیور ...

... نا یا پائی مستورات

... السلام علیکم و ...
... خرافات پہنا جاوے ...
... ں میں نہیں اوس کی ...
... سونا میں سے ...
... یب چاندی۔
... اور شرع اسلام ...
... سی تردد کے ...

... اور کثرت الحمد ...

سید کسے کہتے ہیں

سوال۔ حضرت خلیفۃ المسیح صاحب دام اقبالہ! بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے یہ عرض ہے۔ کہ ایک شخص کا بیان ہے۔ کہ سید نسبی ہے یعنی بی بی صاحبہ فاطمہ کی اولاد سے جو شخص ہے وہ سید ہے اور ایک اور شخص کا بیان ہے۔ کہ عام لوگ سید ہو سکتے ہیں۔ یعنی جو عمل نیک کرے وہ سید ہے براہ مہربانی اس کا فیصلہ فرما دیں۔

اور ایک دوائی کا نام ہے وہ سمجھ میں نہیں آتا اس کی تشریح ضرور فرما دیں اس کا نام بجورا ہے۔ اس کی تشریح کر کے تحریر فرما دیں۔ کہ کیا شے ہے۔

جواب۔ سید کے معنے عربی زبان میں سردار ہیں عرب لوگ ہر ایک بڑے آدمی کو سردار کی بجائے سید کہتے ہیں۔ ایسا ہی مصر شام واستنبول میں۔

اس ملک میں اولاد جناب بتول زہرا کو سید کہتے ہیں یہ صرف رواج کا معاملہ ہے۔ عرب میں اولاد جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا کو اشراف کہتے ہیں اور ایک ایک کو شریف بولتے ہیں۔ یہ صرف ملکی رواج ہے۔ کوئی شرعی احکام نہیں۔

بجورا ایک پھل ہے اس کو ہمارے ملک میں چکوترہ کہتے ہیں۔ کھٹے کی شکل میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ چاولوں کی طرح اس کے اندر گودا ہوتا ہے۔

غیر مطلقہ کو متروکہ کیا کریں

ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو غیر دا اپنی عورتوں کو نہ بساتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔ وہ بیچاری عورتیں کیا کریں۔ حضرت امیر نے جواب دیا۔

قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ زانی زانیہ کو نکاح کرتا ہے۔ سورہ نور میں ہے۔ الزانی لا ینکح الا زانیۃ جو لوگ عورتوں کو دکھ دیتے ہیں اور دکھ کے اغراض پر طلاق نہیں دیتے۔ اون کے نکاح میرے نزدیک بحکم لا تضاروھن اور ولا تمسکوھن ضرارا ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ باقی نہیں رہتے ایسے شریر اگر فی الواقع موذی اور شریر ہیں تو اون کی بی بیاں اور جگہ نکاح کر سکتی ہیں۔ بے تردد نکاح اور جگہ کر لیں۔ کیا وجہ کہ نکاح نہ کر لیں۔ وہ شخص بلا تکلف نکاح کرے۔

کیا ہمارا نام مرزائی ہے؟

نام کا منشاء انسانی تمدن کے ابتدائی اسٹیج میں صرف شناخت ہے۔ مگر انبیاء کی مہذب ترین قوم نے جہاں ہر ایک امر کی اصلاح کی ہے۔ وہاں نام جیسی ضروری چیز کو نہ صرف بامعنی اور حقیقت شے کو ظاہر کرنے والا بنا دیا بلکہ اس کو انسان کے واسطے ایک تفاؤل نیک اور دعا خیر کا ذریعہ کر دیا ہے۔ ہر ایک قسم کے نمونے کے نام اب تک دنیا میں موجود ہیں۔ ایسے نام بھی ہیں جو بالکل بے معنی نظر آتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جن کا رکھنا اپنے واسطے اس زمانہ میں اظہار اتہام کے کوئی پسند نہیں کرتا۔ اور ایسے بھی ہیں۔ جو فال نیک اور دعا پر مشتمل ہیں۔ الغرض نام کی فلاسفی ایک دلچسپ مضمون ہے لیکن اس وقت میرا یہ منشاء نہیں کہ میں اس پر بحث کروں بلکہ میرا مطلب صرف اس امر سے ہے۔ کہ دنیا میں شرعاً و عرفاً نام رکھنے کا حق کس کو حاصل ہے۔

جب ہم گذشتہ اور موجودہ تاریخ پر غور کرتے ہیں تو یہ صاف نظر آتا ہے۔ کہ نام رکھنے کا حق ہر کسی کو خود حاصل ہے کہ وہ اپنا نام آپ رکھے یا اوس کے دوست بھی خواہ عزیز و اقربا و اوس کا کوئی نام رکھیں اور تمام دنیا میں کسی کو حق نہیں۔ کہ اوس کے نام پر اعتراض کرے بلکہ تمدنی تعلقات کے سبب کا فرض ہے کہ اوسے اسی نام سے پکاریں۔ جو نام اوس نے اپنے واسطے پسند کیا ہے اور کوئی دوسرا نام اپنی طرف سے اوس کے واسطے تجویز نہ کریں۔ خواہ موجودہ نام اپنے معانی کے لحاظ سے اس شخص یا چیز کے مناسب حال ہو یا نہ ہو بلحاظ شرافت کے سب کا فرض یہی ہے۔ کہ اسی نام سے اُسے پکاریں۔ اگر ایک بچے کا نام محمد فاضل رکھا گیا تھا اور اب اوس نے علم حاصل نہیں کیا۔ تو کوئی قانون شرع یا عرف یہ حکم نہیں دیگا کہ اوس کا نام تبدیل کر دیا جائے۔

اس امر کو زیادہ تر وضاحت کے ساتھ کھولنے کے واسطے ہم بطور مثال کے بیان کرتے ہیں۔ کہ اگر ایک اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا گیا ہو مگر وہ فروخت دو[۲] پیسہ کو ہوتا ہو تو پھر بھی اُسے پیسہ ہی کہا جاویگا۔ اور ہمیں ضرورت نہ ہوگی کہ ادھنی کے نام سے پکارا کریں اور اگر ہم ایسا کریں۔ تو ضرور ہے کہ مالک اخبار کو رنجش پیدا ہوگی۔ اگرچہ ادھنی پیسے سے مقدار اور مالیت میں بڑی ہوتی ہے مگر وہ کبھی پسند نہ کرے گا کہ ہم اوس کا نام ادھنی رکھدیں۔ ایسا ہی اگر ایک اخبار ہند میں شائع ہو۔ اور ہند کی زبان میں چھپے اور اہل ہند کا وطن ہونے کا دعوےٰ کرتا ہو مگر اوس کے مضامین زیادہ تر کسی غیر ملک اور غیر حکومت کے ذکر حمایت اور تائید پر مشتمل رہتے ہوں۔ تو بھی ہمیں مناسب نہیں۔ کہ ہم اُسے اس کے پسند کردہ نام کے سوائے کسی اور نام سے پکاریں۔

الغرض نام رکھنے کا حق کسی شخص یا قوم کو خود اپنے واسطے حاصل ہے اور دنیا میں کوئی شخص پسند نہیں کرتا۔ کہ اوس کو اس کے اپنے رکھے ہوئے نام کے سوائے کسی دوسرے نام سے پکارا جاوے۔ پس جبکہ ہماری قوم نے اپنے واسطے ایک نام پسند کیا ہے اور وہ ہے احمدی[۴]۔ تو کسی شریف انسان کا کام نہیں ہو سکتا کہ وہ ہم کو اس نام کے سوائے اپنے بنائے ہوئے ناموں سے پکارا کرے۔

مرزائی وہ شخص ہے۔ جو مرزا کی طرف کسی تعلق کے سبب سے منسوب ہو۔ دنیا میں ایک ... ہُوا
جناب امیر تیمور کی اولاد سب کی سب ... ہے
پر ہم نے تسلیم کیا کہ فی زمانہ مرزا ...
مسیحیت و مہدویت ...
کہ مرزائی کے لفظ میں ...
ہو سکتا اور یہ ہی ...
ساتھ تعلق ...
نجات تقد ...
اس کے ...
طیار ہیں ...
نہیں کیونکہ یہ نا ...
نہ ہمارے ...
کیا ہے ...
اس فرقہ ...
اس فر ...
تو اس ...
حضرت ...
لوگ ...

رکھنے والے ہیں کہ ہمارے پیر کے نام کے سوائے دوسرے لفظ سے ہم کو پکار نہیں سکتے تو ہمارے مرشد کے نام کا وہ لفظ جو اس امر کے واسطے سب سے زیادہ موزون ہو سکتا ہے۔ وہ احمدی ہے اور اس واسطے اس لحاظ سے بھی ہم کو احمدی کہنا چاہیئے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر کسی فرقہ کو اس کے بانی کے نام سے ہی پکارنا ضروری اور لابدی امر ہے تو کیوں عیسائیوں کو یسوعی نہ کہا جاوے کیونکہ ان کے مقتداء کا نام تو یسوع ہی تھا۔ جس کے معنے ہیں نجات یافتہ اور یہ نام اوس کا والدین نے اس واسطے رکھدیا تھا۔ کہ وہ دیر تک زندہ رہے جیسا کہ ہمارے ملک میں بعض لوگ جیون نام رکھتے ہیں تاکہ وہ جیتا رہے اور ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ یسوع کا یہ نام۔ رکھنے والے نیک لوگ تھے اور ان کی دعا قبول ہوئی اور یسوع نے ایک سو بیس سال کی عمر حاصل کی۔ عیسائی لوگ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں۔ حالانکہ مسیح اون کے مقتداء کا نام نہ تھا۔ نہ اوس کے والدین نے کبھی اس کو اس نام سے پکارا تھا۔ بلکہ بعد میں بطور لقب کے یہ نام رکھا گیا تھا۔ پس اگر عیسائی لوگ اپنے آپ کو یسوعی کہلانا پسند نہیں کرتے۔ تو وہ کیوں ہم کو مرزائی کے نام سے پکارتے ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ کے نوجوان ہندو جنہوں نے اپنے خیالات میں تبدیلی کی ہے وہ اپنے آپ کو اپنے بانی فرقہ جدیدہ کی طرف منسوب کر کے دیانندی کیوں نہیں کہتے حالانکہ اون کو دیانند کے خیالات سے ہمہ تن اتفاق ہے اور اس کے مذہبی خیالات کی پیروی اپنا فرض عین خیال کرتے ہیں۔ پھر وہ کیوں آریہ بنتے ہیں اور دیانندی بننا نہیں چاہتے۔ ایسا ہی وہابی ایک بڑا عمدہ لفظ ہے۔ کیونکہ وہاب وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک وہاب کی طرف نسبت رکھتا ہے یا وہابی وہ شخص ہے۔ جو کسی شخص عبدالوہاب کے خیالات کے ساتھ اتفاق رکھتا ہو جس نے بدعات اور خراب رسومات کو اسلام میں سے خارج کرنے کی اول سعی کی ہر دو صورتوں میں وہابی کا لفظ اچھے معنے رکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کا اُستاد الاُستاد اور فرقہ اہل حدیث کے ایڈوکیٹ صاحب نے سرکار تک اس امر کی لگائی۔ کہ لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں حالانکہ ہمارا نام اہلحدیث ہے،

الغرض ہمارا نام مرزائی نہیں بلکہ احمدی ہے اور ہم اون تمام ... کو جو شرافت کے پاک صفات کی عزت کرتے ہیں مخاطب ... کہتے ہیں۔ کہ ہم اسی نام (احمدی) سے پکارا جانا ... تے ہیں۔

جلسہ سالانہ

جلسہ کے ایام بہت قریب آرہے ہین اور چونکہ اگلے پرچہ کی تاریخ اشاعت اوس دن ہے جسدن کہ احباب راستہ مین ہون گے اور اوس سے اگلا پرچہ یعنے ۳۱ دسمبر کا نکالنا بسبب اشغال جلسہ مشکل ہوگا۔ اس واسطے یہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ ۲۴ اور ۳۱ دسمبر ہر دو تاریخون کے پرچون کے عوض مین ایک ہی پرچہ زیادہ صفحات کا ۲۹ تاریخ کو نکال دیا جاوے۔ جسمین کسی قدر جلسہ کے حالات بہی مندرج ہون۔ اس واسطے اگلی جمعرات کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ اور یہ آخری پرچہ ہے۔ جو جلسہ سے پہلے شائع ہو سکتا ہے لہذا اس مین جلسہ کے متعلق چند مفید باتون کا لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے

جیساکہ باہر کے آئے ہوئے خطوط سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اِسسال جلسہ پر آنے والے دوستون کی تعداد انشاء اللہ پہلے سے بہت ہی زیادہ ہوگی۔ احباب کا اس قدر کثرت سے جمع ہونا باہمی روحانی تعلقات کے بڑہنے اور ایمانی قوت مین زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کس قدر برگزیدہ احباب اپنے پُرجوش اور پُرحکمت کلمات کے ساتھ سامعین کو فائدہ پہونچائین گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے درمیان جسمانی طور پر موجود نہ ہون گے۔ پر اون کی دعا جو ہمیشہ اپنی جماعت کے لئے کرتے تہے اور اون کا روحانی فیض اپنا کام انجام کرے گا۔ خدا تعالے نے اپنے محض فضل سے آپکے بعد آپ کا ایک ایسا جانشین ہم کو دیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ مدت سے اس خیال کو کر چکے تہے۔ کہ اگر نورالدین پیر بنتا تو ہم اوس کے خود مرید ہو جاتے۔ یہ تو اون کی قسمت مین نہ تہا۔ کہ وہ اس یقین سے فائدہ اوٹہا سکتے۔ مگر اس سے کم از کم اس قبولیت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو پہلے سے خدا تعالے نے اس وجود کے واسطے لوگون کے دلون مین رکہی تہی اور یہ خالی از حکمت نہ تہی۔ خدا جانتا تہا کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خلیفہ ہے

ان ایام مین حضرت مسیح موعود کی طرح امیرالمومنین کے دل مین بہی ہمارے ... کا خاص جوش ہوگا اور یہ آپ کی دعاؤن کا ہی نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال کا جلسہ ایک بڑی کامیابی کے علامات پہلے سے ظاہر کر رہا ہے۔

لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے مہتمم صاحبان نہایت شوق کے ساتھ احباب کے آرام کے واسطے ہر طرح کی مہیا چیزین قبل از وقت مصروف ہین۔ لیکن اتنے بڑے مجمع مین اگر کوئی فروگذاشت کسی عزیز دوست کی خاطر داری مین ہو جائے۔ تو ہم امید کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس پر چشم پوشی کرین گے۔

وہ تمام نذرانہ کا روپیہ جو قبل ازین احباب حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کرتے تہے ظاہر ہے کہ اب وہ حضرت امیر کی خدمت مین پیش کرین گے اس کے علاوہ اخراجات لنگر کے واسطے جو ان ایام مین بہت بڑہا ہوا خرچ ہوتا ہے اور جتنے روپیہ والے فنڈ کے واسطے امید ہے کہ دوست طیار ہو کر آوینگے

لیکن سب سے بڑی طیاری اپنے نفس کو پاکیزہ بنانے کے واسطے ضروری ہے۔ اگر ہم اتنا بڑا سفر کرین اور روپے بہی خرچ کرین اور سفر کی تکلیف بہی اٹہائین اور لیکچر بہی سُنین۔ لیکن ہمارے دل ... ترقی نہ کرین اور ہم اپنی غفلت اور ... ہو کر اوسی بے جا دنیا داری کے ... کے اپنے معبود حقیقی کی طرف ... کے رسول کو کسی کی تہکاوٹ ... اے پیارے دوستو! ... ہے۔ کہ ایک ... تقوی کو اختیار ... نی پہونچیگی۔

... صاحب۔ ... اللہ وبرکاتہ۔ جو ... السلام کے ... لئے کی گئی ہے ... مقررہ وقت ... از کم ایک مہینہ ... یا کرین۔ ... کے لئے جو ... طالب علمون

مین اول ... ایک ٹائم پیس انعام دینے کی تجویز کی ہے اور اس کے لئے اپنے مکرم دوست خواجہ غلام غوث صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر کی خدمت مین لکہدیا ہے کہ وہ امرتسر سے ایک ٹائم پیس خرید کر بہت جلد ہی قادیان بہیجدین۔ امید ہے کہ سوداگر صاحب بہت جلدی بہیجنے کی کوشش کرین گے۔ والسلام

قاضی عبدالمجید۔ ناظر۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ...

ریویو

حیات انیس لکھنؤ کے مشہور اور اپنے فن کے استاد شاعر میر ببر علی انیس صاحب کی لائف لکھنے کے فرض کو جناب اشہری صاحب نے بہت محنت سے ادا کیا ہے ایک شاعر کے سوانح لکہنے کا جو طرز اس کتاب مین اختیار کیا گیا ہے وہ اردو لٹریچر مین ایک ایجاد ہے کیونکہ اس مین میر صاحب کے خاندان تعلیم و تربیت وضع و قطع۔ مختلف مجالس مین شمولیت وغیرہ حالات کو ہی درج نہین کیا گیا مگر میر صاحب کی شاعری کا مقابلہ یورپ کے نامور شعراء مثل شکسپیر کے ساتہ کر کے کتاب کو خصوصیت کے ساتہ دلچسپ بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۷۰ صفحے پر عمدہ سفید کاغذ پر چہپی ہے۔ اور چہپائی مطبع آگرہ کی عمدگی اور صفائی اخبار کے نام کو روشن کر رہی ہے قیمت عہ ہے اور جناب خواجہ صدیق حسین صاحب مینجر مطبع آگرہ اخبار آگرہ سے ملنے کا پتہ ہے۔

مورکہ سید پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود جسمین حضرت کی وفات پر مخالفون کے اعتراضات کے جواب دئے گئے بلحاظ نظم کے بہی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ار۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے شاہی نسخون کیمطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ قسم دوم سے فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ عہ اور دوم عہ سوم عہ۔ علاوہ ازین کلاہ زری و لنگی ہر قسم پشاوری بہی موجود ہے۔ المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان گورداسپور

وصیت صادق

(جو ۲۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کو بحضور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کی گئی تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نمبر ۱۴

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ و خاتم النبیین واشہد ان میرزا غلام احمد المسیح الموعود والمہدی المعہود ونبی اللہ ورسولہ صلوٰۃ اللہ علیہ و سلامہ

اما بعد۔ چونکہ زندگی کا اعتبار نہیں کہ موت کس وقت آجاوے اس واسطے میں عاجز محمد صادق بن منشی عنایت اللہ مرحوم یہ وصیت کرتا ہوں اور خاص و عام کی اطلاع کے واسطے اس کو چھاپ کر شائع کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا تمام ترکہ یعنی میری وہ سب جائداد منقولہ و غیر منقولہ (جنمیں اس وقت علاوہ اسباب کے دو مکان شامل ہیں) اور آج کے بعد جو بھی جائداد میں پیدا کروں اور بوقت موت اپنے ملک میں چھوڑ مروں۔ وہ ساری کی ساری اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآنیہ وغیرہ کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ نے اپنے الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے جانشین اور انجمن کے سپرد کی جائے۔ جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الف الف صلوٰۃ و سلام کی طرف سے مقرر ہو

میری بڑی تمنا ہے کہ بعد الموت میری خوابگاہ خدا کے فرستادہ مسیح اور اس کے پاک نفس اصحاب کے ساتھ ہو اور قریباً نو سال کا ہوا ہے جب کہ مجھے ایک رؤیا میں بشارت دی گئی تھی کہ میں مرزا صاحب کی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ... دفن کیا جاؤنگا پس اگر میری وفات کہیں باہر ہو تو میرے وارث اور میرے دوست ... لیکن اگر سلسلہ احمدیہ کی خدمت گزاری ... ایسی جگہ جانے کا حکم ہو۔ جہاں ... اور نہ میرا جنازہ آسکے۔ یا اگر میں دریا میں ہی وفات پاؤں

لیکن مقبرہ کے ناظم مجھ میں تمام شرائط کامل دیکھیں اور خدا کی راہ میں جانفشانی کرنے والا ہونے وغیرہ کے نہ سمجھیں۔ تو یاد رہے کہ مذکورہ بالا وصیت سارے ترکہ کے دینے کی اس شرط کے ساتھ میری طرف سے مشروط نہیں ہے۔ کہ میں اس مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ بلکہ میرا ترکہ ہر حال میں اس راہ میں دیا جاوے خواہ میں کسی جگہ دفن کیا جاؤں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں فوت ہونگا اور کیسا موقعہ پیش آئیگا اور نیز اس مقبرہ میں دفن ہونے کی جو بڑی شرط ہے یعنی خدا کے ساتھ جانفشانی کا تعلق رکھنا۔ سو میں اپنے آپ کو ایک ناکارہ اور نابکار اور بے عمل اور بہت عاجز انسان پاتا ہوں۔ پس میں اس مقبرہ میں جگہ پانے کی بات کو اپنے رب کی ستاری اور غفاری اور اس کے فضل و احسان پر چھوڑتا ہوں۔

اور کوئی ایسا خیال نہ کرے کہ میں نے اپنے پس ماندگان کے واسطے کچھ نہیں چھوڑا۔ بلکہ میرا ایمان اور یقین ہے کہ میں نے ایسا کرنے سے ان کے واسطے سب سے بہتر خبرگیر اور بہت اعلیٰ جائداد چھوڑی ہے۔ میں اپنے پس ماندگان کے متعلق کسی اور طریقہ ... نہیں پاتا۔ اور میں اپنے غفور رحیم رب سے دعا ... دعائیں مانگا کرتا ہوں۔ لیکن سب سے ... اس دعا میں ہوں۔ کہ میری ... جو میرے ... ساتھ تعلق رکھتے ... نیت سے ہیں ... لفظوں ... بنی ... اللّٰہم ... انک حمید مجید ... سماتنا ... کی وصیت ... اس ... مجتبا ... لف ... ابد

انجمن تشحیذ الاذہان کا تیسرا سالانہ جلسہ

احباب کو معلوم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ (وہ جلسہ جو ہمارے سید و مولیٰ مسیح موعود کی وفات کے بعد پہلا جلسہ ہے) ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک ہوگا اس کے ساتھ ۲۹ دسمبر کو ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک ہماری انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوگا۔ امید ہے۔ کہ بزرگان قوم بالخصوص نوجوان احباب اس دفعہ نہ صرف خود شریک ہوکر موجب رونق جلسہ ہوں گے۔ بلکہ اپنے ساتھ دوسرے دوستوں کو بھی لائیں گے۔ پروگرام جلسہ یہ ہے۔

نمبر شمار	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱		افتتاح قرآن شریف	۵ منٹ
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن	۲۰ منٹ
۳	منشی نعمت اللہ صاحب گوہر	نظم	۱۰ منٹ
۴	حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب	خطبہ	۴۵ منٹ
۵	" "	نظم [1]	۱۰ "
۶	اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی	تحریک شیدائے جوانان تا بدین قوت شنو و بینا (اہل ہمت اقوام)	۱۵ "
۷	" "	لیکچر	۲۵ منٹ
۸	منشی عبد الخالق صاحب محرر سیکرٹری قادیان	پنجابی نظم	۱۰ "
۹	منیجر و مختلف احباب	رسالہ کیلئے تحریکیں	۲۰ "
۱۰	میر مجلس صاحب	آخری تقریر	۱۵ منٹ

[1] یہ نظم میاں صاحب تیار کریں گے مگر جلسہ میں غالباً حکیم محمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے۔

قسطنطنیہ میں عربی انجمن

ٹرکی کا ایک مشہور اخبار لکھتا ہے کہ پانسو نوجوان عرب مختلف ملکوں کے باشندے ہیں اور آجکل قسطنطنیہ میں رہتے ہیں انہوں نے ایک عرب ایسوسی ایشن جاری کیا ہے جس کا نام اتحاد الاخوت العربیہ رکھا ہے اور یہ انجمن بیک اوغلی میں واقع ہے اس ایسوسی ایشن کے مقاصد یہ ہیں کہ اتفاق کی سوسائٹی کو بچایا جائے۔ اور بدؤں کو تعلیم دیجائے اور کاشتکاری کے طریقہ میں ترقی کی جاوے اور لوکل کاشتکاری کی بھی ترقی کی جاوے۔ اور تین زبانوں میں اخبار جاری ہو۔ یعنی عربی۔ ٹرکی اور فرانسیسی زبان میں یہ اخبار لسان العرب کہلائیگا اور اسمیں عربوں کے خیالات شائع ہوں گے اسکی تعداد ... ہوگی اب تک ایکہزار پانسو پونڈ بذریعہ چندہ کے جمع ہوچکا ہے۔

ریل کا سفر

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بالا دست حکام کی توجہ اس طرف مبذول کی جانی ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کو یہ سمجھائیں۔ کہ اون کی ملازمت پبلک کے آرام کے لئے ہے۔ سٹیشن کا ایک بھنگی بعض وقت اس قدر ناز و تبختر سے چلتا ہے۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ کوئی شریف آدمی اگر بھولے سے بات پوچھ بیٹھے تو آپ ماشاء اللہ چشم بد دور جواب تک دینا اپنی کسر شان کا موجب سمجھتے ہیں یا شاید اوقات گرامی میں حرج واقعہ ہوتا ہو۔ پھر کنسٹبل کا ہنر ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے پاس یا پھاٹک سے گذارتے ہوئے اس طرح چلتا ہے کہ جیسے حوالات کے قیدی ہیں اور سب چالان کر کے لائے گئے ہیں وہ نہیں دیکھتا کہ اس مجمع میں کئی شریف بھی ہیں بلکہ اپنی جائداد کی حیثیت سے اس کو گھر بار کو مول لے سکتے ہیں یہ ہمارا چشمدید واقعہ ہے کہ ایک چوکیدار نے ایک ہندو کو جو جکٹ دھوتی پہنے تھا۔ طمانچہ مار دیا۔ اور دیر تک بھم پچ ہوتی رہی آخر جب اس نے ہتک عزت کے دعوے کا اعلان کیا اور بتایا کہ میں فلان ساہوکار کا بیٹا ہوں تو اوس کے حواس درست ہوئے پھر چند شریفوں نے بیچ میں پڑ کر اون کی صلح کرا دی۔ پانی پلانے والے جو ہیں وہ خدا جانے اپنے تئین کیا سمجھتے ہیں۔ اول تو آپ تشریف ہی کم لاتے ہیں اور جو آ بھی گئے۔ تو بس ایک جگہ ڈٹ رہے اب ہزاروں آوازیں دی جا رہی ہیں مگر آپ ہیں کہ خبر ہی نہیں ہوتے وہان سے ہلنا ہی قسم ہو گیا۔ کسی نے زیادہ ستایا تو کہدیا کہ اگر ضرورت ہے تو یہاں آ کر پی جاؤ۔ اب گاڑی چلنے کو تیار ہے ادھر مسافرون کی دھکا پیل ہو رہی ہے۔ اور جگہ پر دھینگا مشتی سے ہنگامہ محشر برپا ہے۔ ادھر پیاس لگ رہی ہے بس کوئی اترے تو کیون کر اترے۔ پھر اس ڈول کو دیکھئے جس میں پانی ہے خصوصاً وہ ڈول جو مین نے دیکھا ہے۔ وہ دوانچہ میل جم رہا ہے۔ بہشتی صاحب کے ہاتھ میں کہ ان پر دستانون کی بجائے میل کا غلاف چڑھ رہا ہے اور ناخنون کو باقاعدہ بڑھنے دیا ہے۔ جن حضور سے میری ملاقات ہوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے پر کوئی سات آٹھ روز سے آپ کے ہاتھ تو پانی کو متبرک کرتے رہے ہوں گے۔ پہ پانی کی کیا مجال تھی کہ ہاتھوں کے واٹر پروف کو دور کرتا۔

ایسے ایسے نقصون کی اصلاح کے لئے خاص توجہ درکار ہے ملازمین ریلوے کو یہ ذہن نشین کیا جانا چاہیئے کہ وہ مسافرون کے آرام کے لئے ہیں نہ اون پر حکومت کرنے کے لئے۔ ریل کو جتنی آمدنی ہے اوس کا زیادہ حصہ تھرڈ کلاس کے مسافرون سے ہے۔ پس ان کے آرام کا زیادہ خیال چاہیئے۔

تاریخ ہند قابل اصلاح ہے

تاریخ ہند لیتھبرج صاحب میں لکھا ہے کہ مسلمانوں میں سب سے اول ابو العاص عامل بحرین نے ۱۵ھ میں خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں سندھ پر حملہ کیا جو خلاف واقعہ ہے۔ سندھ پر حملہ عرب دو راستوں سے کر سکتے تھے۔ ایک سمندر کے راستہ دوم براہ ایران و بلوچستان مورخین اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ خلیفہ ثانی کے عہد میں مسلمان فن جہاز رانی میں مہارت اور بحری جنگ کا کافی تجربہ نہ رکھتے تھے اپنے عہد میں بحری لڑائیوں کے برخلاف تھے چنانچہ جناب امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) گورنر شام نے جب جزیرہ سائپرس واقعہ بحیرہ شام پر حملہ کرنا چاہا۔ تو خلیفہ ثانی نے وجہ مذکورہ کے سبب فوج کشی کی اجازت نہ دی پس جبکہ شام کے متصلہ جزیرہ پر حملہ کا حکم نہ دیا گیا جو ... قسم کی سہولت تھی۔ تو عامل بحرین کو بحیرہ ہند ... بحری سفر اور حملہ کی کس طرح اجازت ... ہی گورنر بحرین نے ۱۵ھ میں ... از ایران اپر بلا ... راس چھوٹی سی ... بحری ... اعظم کی ... راستے ... جاردو ... بن ... طرح ... در ... یا ... ایران ... برایانی ... نے اپنے ... رفیزران کی ... لمانوں ... من نے ... کی ... اور

ایران کی قومی طاقت موجود تھی ایران کے مشرقی اور جنوبی و شمالی صوبے ۱۵ھ تک مسلمانوں کے دست تصرف سے آزاد تھے ۱۵ھ کے بعد ایرانیوں سے کئی ایک جانگداز جنگ مثل جلولا وغیرہ آغاز ہوئے۔ مشہور جنگ نہاوند ۱۸ھ یا ۱۹ھ میں ہوا جس میں کہ یزدجرد شاہ فارس نے تمام حکام شرقی اور شمالی جنوبی صوبجات ایران کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے روانہ کیا اس میں غرج سندھ کا نام بھی لکھا ہے اس کو اسلامی اور سندھی فوج کا پہلا مقابلہ خیال کرنا چاہیئے اور یہی امر عربوں کے سندھ پر حملہ آور ہونے کا باعث ہوا مگر معرکہ نہاوند حدود سندھ سے دور خاص ایران میں تھا اوس کو حملہ یا فتح سندھ نہیں کہہ سکتے اور یہ واقعہ بھی ۱۸ھ یا ۱۹ھ کا ہے نہ کہ ۱۵ھ کا۔

جنگ نہاوند کے بعد ایران کے بڑے بڑے شہر اصفہان و ہمدان وغیرہ فتح ہوئے اور مسلمانوں کو شرق کیطرف بڑھنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ صوبہ خراسان ۲۳ھ میں بہادر احنف بن قیس نے اور کرمان سہیل بن عدی اور سیستان عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر فتح ہوئے اور سندھ کے راستہ میں یہ علاقے تھے جو ۱۵ھ تک ابھی مسلمانوں نے فتح نہیں کئے تھے اور پھر معلوم نہیں کہ مسلمان کس راستے سے پندرہ ہجری میں سندھ پر حملہ آور ہوئے مکران واقعہ بلوچستان ۲۳ھ میں حکم بن عمرو التغلبی نے فتح کیا مکران سے آگے عہد فاروقی میں مسلمانوں کا بڑھنا ثابت نہیں ہے کیونکہ مکران اب تک علاقہ سندھ سے باعتبار نسل و زبان جدا ہے۔

عربی تاریخوں میں صاف لکھا ہے کہ جب فتح مکران کا مال خمس صحار العبدی لیکر مدینہ منورہ گئے اور حضرت عمر رض نے حالات علاقہ مکران دریافت کئے تو جواب ملا۔ کہ یا امیر المومنین ھی ارض سھلھا جبل و ماءھا وشل وثمرھا دقل وعدوھا بطل وخیرھا قلیل وشرھا طویل والکثیر فیھا قلیل والقلیل ضائع وما وراءھا شر۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب سنکر سرداران متعینہ مکران کو حکم لکھدیا کہ لا یجوزن مکران احد من جنود ہما۔ یعنے مکران سے آگے کوئی فوج نہ بڑھے خلیفہ ثانی کے اس حکم امتناعی کی موجودگی میں لیتھبرج صاحب کا یہ قول کہ ابو العاص نے خلیفہ ثانی کے عہد ۱۵ھ میں سندھ پر حملہ کیا قابل تسلیم نہیں اگر لیتھبرج صاحب عربی تاریخوں کو پڑھ سکتے تو یہ غلطی نہ کہتے یہ حال روائت واسنا وہے۔ انتخاب واقعات میں بھی راستی بالانصاف اور سو...

مُراسلات

ایک وصیت

منکہ محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ کا ہوں۔ چونکہ من مظہر ضعیف اور عمر رسیدہ ہوگیا ہے حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہیں اس واسطے میں اپنی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ واقعہ شہر لودہ عرف موچپورہ جس پر مظہر بلاشراکت غیری مالک اور قابض ہے اس وقت بصحت عقل و قائمیت حواس اپنی کے بخوشی خود اپنے بیٹے مسمی قمر الدین احمدی کو مالک و مختار اور قابض قرار دیدیا ہے اور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مغفور و مرحوم مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے جملہ دعوے کا بصدق اقرار ہوں اور جناب حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب کو بھی خلیفۃ المسیح الموعود تسلیم کرتا ہوں اور اخبار بدر مطبوعہ ۱۲ ار نومبر ۱۹۰۸ء کے مطالعہ سے معلوم ہوا پچیس روپیہ فنڈ جو ایک کار خیر میں خرچ کرنے کی قرار پائی ہے کہ ہر ایک احمدی جماعت اس دسمبر کے جلسہ پر مبلغ ۲۵ روپیہ داخل کرے سو اس وقت من مظہر نے جلسہ کے پہلے ہی اپنے ہاتھ سے مبلغ ۲۵ روپیہ خلیفۃ المسیح کو دیئے ہیں اور علاوہ اس کے میں اپنے بیٹے قمر الدین مذکور کو وصیت کرتا ہوں کہ خواہ میں زندہ رہوں یا نہ رہوں اس وصیت ذیل پر عمل کرے۔

سال آئندہ ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء مدرسہ دینیہ جو مسیح موعود کی یادگار میں جاری ہوگا یا فنڈ مذکور میں یتیم فنڈ یا مد مذکور میں ۱۰ روپیہ خلیفۃ المسیح یا محاسب صدر انجمن قادیان ضلع گورداسپور آئندہ ہر دو سالوں کے جلسہ پر دیا کرے۔ اگر کسی باعث سے نہ جا سکے تو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ منی آرڈر بھیجا کرے آمین دوم جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کی مد میں دیا جاتا ہے (ستا) حتی المقدور میرے مرنے کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے سوم میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ شاہزادہ حاجی عبد المجید یا اور کوئی احمدی پڑھے چہارم۔ اکثر قوم کے لوگ ایک عمر رسیدہ کے مر جانے کے بعد رسماً برادری کو کھانا دیتے ہیں ایسی روٹی اپنی نام آوری کے لئے دینا جس کا عند الشرع شریف کار ثواب میں داخل نہیں۔ پنجم۔ محمد شریف نابالغ یتیم و مسکین پسر چراغ الدین متوفی ذو القربا میں سے ہے میری طرف سے اس کی تعلیم و پڑھائی میں مبلغ ۱۰ روپیہ بتدریج خرچ کرے اور جہاں تک مقدور ہو اس کے ساتھ سلوک کرتے رہنا۔ ششم۔ میری تجہیز و تکفین وغیرہ ضروریات میں جو مناسب سمجھے خرچ کرے۔ ہفتم اپنے بھائی شادی ولد کریم بخش کو میرے مرنے کے بعد بھائی میرے سمجھے اور معاملات نسبت ناطہ و کاروبار دنیاوی وغیرہ میں اس کے مشورہ اور صلاح سے ہر ایک کام کرنا اور نیز اپنے غلام مصطفیٰ او دیگر اطفال سے بھی مشورہ لے لیا کرنا۔ ہشتم آئندہ بشرط زندگی اس کے علاوہ اور کوئی زبانی نصیحت کروں اس پر بھی عمل کرنا ہوگا لہٰذا یہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ کے اپنے بیٹے قمر الدین کو لکھدئے کہ سند ہو۔ تحریر بتاریخ ۳ ر دسمبر ۱۹۰۸ء

العبد

محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ بقلم خود

ہمارا مُستقبل

از قاضی اکمل صاحب

یہ مضمون ایک ایسا نازک مضمون ہے کہ اس کے لئے بڑے غور اور تفکر و تدبر سے کام لینے کی ضرورت ہے اور یہ سوال کچھ ایسا نہیں کہ اسے ایک تنہا آدمی حل کر سکے اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس جلسہ میں اس پر غور کیا جاوے ہمیں اپنے مشن کی اشاعت کے لئے یہ دیکھنا ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیا کیا تھا کیا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ رہے تھے یا یہ کہ دُور دراز ملکوں میں نکل گئے تھے اور وہاں جاکر بود و باش اختیار کی اور اپنے نیک نمونے سے ملکوں کو نہیں بلکہ دلوں کو فتح کر لیا اُن کے زمانہ میں سفر کے لئے

یا امن ہی نہ تھا یہ آزادی ہی نہ تھی ایک

جانا کچھ تعجب انگیز امر نہ تھا مگر

کفنیاں پہن کر نکل کھڑے

دکھایا جو کسی نبی کی جما

تھے کو اپنے آقا کو

چند درہم لیکر

مُرید نہ تھے

سید و مولیٰ حضر

جو تلواروں کے

اور پہرا اس کے نام

میں جکڑا جانے لگے

ادنیٰ سے اپنے

خدا اس سے آ

بھی تیرے حبیب

بھائیو! اسے

تم کوئی معمو

خدا نے اپنے دین کے احیاء کے لئے اور کلمۃ اللہ کے اعلاء کے لئے چن لیا ہے اب تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت کردو ہم ہی وہ ہیں جن کی نسبت قرآن کریم میں بشارت دیگئی ہے وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ یاد رکھو ہر چیز اپنے وصف سے پہچانی جاتی ہے اگر تم وہ خصوصیتیں پیدا نہ کروگے جو صحابہ کرام میں تھیں تو کیونکر اس پاک جماعت کے جانشین کہلاؤ گے دیکھو دنیا تم پر ناراض ہے کہ تم دنیا پرستوں کی اہواء کے تابع نہیں مگر میرے عزیزو! کتنے بڑے افسوس کی بات ہے جب دنیا کا پیدا کرنیوالا بھی تم پر ناراض ہو کہ تم نے حق عبودیت ادا نہ کیا تم نے عہد تو کر لیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے مگر عملی رنگ میں اس عہد کو نہ نبھایا اور تمہارے اعمال نے گواہی دی تو کیا ہر حرکت ہر سکون میں دنیا کو دین کو دنیا پر مقدم کرتے رہے عبد کہلانا آسان ہے پر عبد بننا بہت ہی مشکل ہے عبودیت فنا ہو جانے کو کہتے ہیں اور بیعت کرنا بک جانے کو جب فنا ہو گئے جب کسی کے ہاتھ بک گئے تو پھر اپنی اولاد کیسی اپنا مال کیا اور اپنی جان کیا وہ تو سب کچھ اسی کا ہو چکا جس کے ہم ہو گئے اور سلف صالحین کے سوانح ہمیں بتلاتے ہیں کہ یہ سودا نفع کا سودا ہے اس میں کوئی نقصان نہیں وہ کون ہے جس نے خدا کے لئے کچھ خرچ کیا اور اسے دگنا چوگنا اسی دنیا میں نہ پایا۔ ابو الانبیاء حضرت ابراہیمؑ نے اپنے لڑکے کو خدا کے نام پر ذبح کرنیکا مصمم ارادہ کیا۔ خدا نے اُنہیں اتنی اولاد دی کہ ریت کے ذرے گنے جا سکتے ہیں آسمان کے تاروں کا شمار ہو سکتا ہے پر ابراہیمؑ کی اولاد نہیں گنا جا سکتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس صدیق مرد نے دو چار میں اپنے گھر کی جھونپڑی چھوڑی خدا نے اُسے تمام عرب کا حاکم کیا حاکم بھی ایسا کہ دلوں پر حکومت تھی یہ درجہ دوسرے بادشاہوں کو نصیب نہیں ہوتا وہ ملکوں کو فتح کرکے اُن پر حکومت کر سکتے ہیں پر دلوں پر حکمران نہیں ہو سکتے لیکن وہ جنہوں نے خدا کے لئے محکومی اختیار کی خدا نے انہیں ایسا حاکم بنایا کہ لوگوں کے ... کے تخت گاہ ہو گئے پھر میرے مولیٰ نے ان کو وہ درجے عطا کئے کہ جن تختوں پر بیٹھ کے کبر و رعونت سے خدائی کا دعویٰ کیا ان کے غلام ان تختوں کے وارث ہوئے پس اگر ہم خدا کے لئے کچھ چھوڑیں گے تو ہرگز یہ نہ ہوگا کہ ہم سے سب کچھ چھوٹ جائیگا بلکہ ہمیں اس سے بڑھکر دیا جاویگا آؤ اپنے مال کو اس کی راہ میں فدا کردیں تا وہ مال ہمیں جو ہمیشہ ہمارے پاس رہے آؤ اپنی جان اس محبوب پر قربان کردیں تا وہ ابدی حیات پائیں جس کے لئے کوئی فنا نہیں آؤ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کردیں تا وہ اولاد پائیں جو ابد الآباد تک آنکھوں کا نور اور ... ہو آؤ راتوں کو بہت دیر سونا چھوڑ دیں تا وہ نیند پائیں جس کے بعد ...

... اس کی راہ میں سفر اختیار کریں تا وہ منزل مقصود ...

... نقد جان اور ... کی راہ میں سفر اختیار کریں تا وہ منزل مقصود

جو کچھ ہم سپرد رہے آؤ اس کی راہ میں سفر اختیار کریں تا وہ منزل مقصود

مقدّس شاعری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبّ مخلص جناب قاضی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پرچہ بدر نمبر ۳۰ – ۲۵ رمضان المبارک کے صفحہ پر کلامِ محمود درج ہوا ہے جسکو اپنے دلکش نوٹ کے ساتھ آپنے پیش کیا ہے خدا جانے میرے دردمند دل کی اوسوقت کیا حالت تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم اتنا کام کر گئی۔ مجھے اوس وقت ایسا نور پیدا ہوا۔ کہ پڑھتے پڑھتے رقت طاری ہوگئی مین خود رویا اور جس جس کو مین نے سنایا اوس کو بھی رولایا۔ آخر میری طبیعت پر حضرت نوجوان سیّد کے اندرونی درد نے جو اُن شعرون مین بھرا ہوا تھا۔ ایسا اثر کیا کہ بیخودی کی حالت مین آپ کے ایک ایک شعر پر مین بھی اوسی رنگ مین شعر بول بول کر حوالہ قلم کرتا گیا خدا جانے حضرت میاں صاحب نے کیا [illegible] سامنے رکھ کر کیسے دردناک دل سے [illegible] مجھ کو [illegible] جو کچھ نکلتا گیا وہ آپ کی خدمت مین پیش کرتا ہون اور جسطرح حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کو پیش کرنے کا آپ ذریعہ ہوئے ہین۔ اسی طرح میرے دردِ دل کا اظہار بھی حضرت میاں صاحب کی خدمت مین ان ٹوٹے چھوٹے شعرون کو پیش کرنے سے کرین [illegible] شعرون مین کسی کی یاد آگئی اور سب [illegible] ہوگیا۔ [illegible]

کوئی محمود احمدؐ سا بھی حیران ہو نہین سکتا
غمِ دین مین کوئی ایسا پریشان ہو نہین سکتا

جنہین یادِ خدا کی ہو ملی دولت مین [illegible]
سدا آباد گھر اون کا ہے ویران ہو نہین سکتا

کریگا کیون نہ درمان ان کے دردِ دل کا چارہ گر
نہان جب وہ ہوئے اوس مین وہ پنہان ہو نہین سکتا

گناہون پر پشیمانی نصیبِ نیک بختان ہے
جو غافل وہ ہرگز ان پہ گریان ہو نہین سکتا

کمالِ عشقِ احمدؐ مین محبت کا ہے کیا کہنا
کہ تو اوس چاند سے چہرہ پہ قربان ہو نہین سکتا

خدا جانے کہ کس کس رنگ مین وہ شکل آئیگی
کہ جس کے ہجر مین صبر آ میری جان ہو نہین سکتا

اُدھر آخر کو جانا ہے نہ آنے کی ہے سچی بات
مزا اس درد کا ہے لین جو درمان ہو نہین سکتا

بھلا گمُ گشتگانِ عشق کو کیا روک پردون کی
رُخِ جانان ہے دل مین اون کہ پنہان ہو نہین سکتا

یہ آبِ زر سے لکھنے کے ہو قابل مصرعۂ محمود
ذرا بھی کھوٹ ہو جسمین مسلمان ہو نہین سکتا

ہوا آخر اشکل آسے گی بیمارِ محبت کی
ہو جسکی عاقبت محمود پنہان ہو نہین سکتا

غمِ دین کی پریشانی نے دکھلایا پریشاں حال
یہ سچا خواب ہے خواب پریشان ہو نہین سکتا

جنہین فرقت مین .. تڑپاتا ہے پھر خود انکو ملتا ہے
یہی ساماں ہے ملنے کا کہ ساماں ہو نہین سکتا

کلامِ پاک دلبر نے نہین جو جذب بخشا ہو
بھلا اون سے تو اک دم کو بھی قرآن ہو نہین سکتا

غمِ دلبر ہو جب دل مین تو دلبر آہی جاتا ہے
بجز دل کے کہین دلبر بھی مہمان ہو نہین سکتا

وہ مین [illegible] شادان گرفتارِ بلا ہو کر
وہ [illegible] آخر [illegible] خندان ہو نہین سکتا

[illegible] استقامت سے
[illegible] درمان ہو نہین سکتا

[illegible] دکھاتا ہے

عاجز حامد

کس عمر مین روزہ لڑکے کے واسطے فرض ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ بالغ ہو جانے پر روزہ فرض ہو جاتا ہے اور بلوغ کا نشان یہ ہے کہ زیرِ ناف بال پیدا ہو جاوین۔ یا نیند مین جماع کرے۔ فرمایا صحابہ بچون کو کبھی روزہ رکھوا لیتے تھے۔

فرمایا۔ غالباً پندرہ برس کے لڑکے تے مین۔

۱۵۶ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال

ایک صاحب نے لکھا ایک امر دریافت طلب ہے۔ کہ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال بعد لگانے مصالحہ کے قابل جا نماز بنانے کے ہو سکتی ہے یا نہین۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔

۱۵۷ باجا یا دف

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے مسئلہ دریافت کیا کہ بیاہ شادی مین باجا بجانا جائز ہے یا نہین اور یہ بھی لکھا کہ بازی گرون کا تماشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے حضرت عائشہ کو دکھایا تھا اسواسطے وہ بھی جائز ہونا چاہیئے۔

حضرت نے جواب مین فرمایا۔ باجا یا دف اعلان کے لئے جائز ہے۔ یہ ریب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے عہد مبارک مین دف بجی۔ گر بات کو لوگون نے حد سے بڑھا دیا ہے اور حد سے بڑھنا بھی گناہ ہے۔

یہ بالکل سیاہ جھوٹ ہے اور رافضیون کا افترا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی کو اپنے کندھے پر چڑھایا اور بازی گرون کا تماشہ دکھایا یہ بالکل غلط ہے۔ روایت صحیح نہین۔

ڈاک ولایت

ہندوستان میں مسیح کی حواری کی قبر

ذیل کا خط اگرچہ ہندوستان سے آیا ہے مگر چونکہ اس کا مضمون متعلق مذہب عیسوی ہے جسپر عموماً بدر کی ڈاک ولائت مشتمل ہوتی ہے اس واسطے اس کو یہین درج کیا جاتا ہے

اخویم صادق الامۃ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین تھوما حواری کی قبر کو دیکھنے گیا تھا وہ اگرچہ ہے اس کا [illegible] نہین آتا تو ثابت ہوا کیا تعجب کہ وہ بعد وفاۃ عیسیٰ صاحب کشمیر سے ہندوستان کے راستہ سے یہان آگیا ہو۔ ایک ورمقام تھوما مونٹ یعنی پہاڑی ہے جو مدراس سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے مین وہان بھی گیا تھا اور ایک پادری

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنلر انچارج بھٹنڈہ

اُمّ المومنین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

آن حضرتؐ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے ۱۶ سنہ قبل ہجری میں پیدا ہوئیں آنحضرتؐ آپ سے بہت پیار کیا کرتے تھے۔ رجب ۲ سنہ ھ میں جبکہ آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی آپ کا نکاح حضرت علیؓ سے جن کی عمر اوس وقت ۲۱ سال کی تھی ہوگیا۔ آن حضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عثمانؓ طلحہؓ وزبیرؓ اور مہاجرین و انصار کی جماعت کو بلا کر خطبہ نکاح پڑھ دیا جس میں مہر کی تعداد چار سو مثقال مقرر کی گئی تھی۔ اختتام خطبہ پر چھوہارون کا ایک بڑا طشت منگوا کر سب میں لٹوا دیا۔ اور جناب سیدہ کو ام سلیم کے ساتھ حضرت علیؓ کے گھر بھجوا دیا آپکے بطن سے حضرت علیؓ کے چھ بچے یعنی حسینؓ حسنؓ زینب۔ ام کلثوم۔ محسن اور رقیہ پیدا ہوئے بوجہ نہایت درجہ خدا پرستی آپ کا لقب بتول پڑ گیا تھا حسن و جمال کے باعث زہرہ اور دانائی کے باعث زاکیہ اور درگاہ خداوندی سے سیدہ النساء کے القاب ملے۔ آپنے اپنے والد رسولؐ خدا سے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پائی تھی کہ بڑے بڑے جید صحابہ کے برابر قابلیت رکھتی تھیں۔ اکثر صحن خانہ اور کبھی کبھی مسجد نبوی میں وعظ فرماتی تھیں آپکے خطبات اب بھی کتب سیر میں موجود ہیں اور نہایت مدلل اور پر جوش ہیں۔ ۱۱ سنہ ھ میں آنحضرتؐ کے وفات پانے پر آپ یہ صدمہ جانکاہ برداشت نہ کر سکیں اور اسی سال آپنے بھی وفات پائی۔

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا

آپ ابو طالب بن عبد المطلب کی صاحبزادی اور آنحضرتؐ کی چچا زاد ہمشیرہ تھیں اور بڑی پارسا اور نیک بخت صحابیہ تھیں ۴۶ احادیث ان سے مروی ہیں اور اشعار کا بھی آپ کو بہت شوق تھا۔

ریویو

پردہ سسٹم پر مسدس لٹریری کلب امرتسر نے پردہ سسٹم پر ایک مسدس نتیجہ طبع شیخ عبد الرحمان صاحب شمس عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہوئی بقیمت ایک آنہ شائع کی ہے نظم کیا بلحاظ خوبی عروض و قافیہ اور کیا بلحاظ مضمون قابل تعریف ہے اوس میں سے چند اشعار ہم بطور نمونہ درج ذیل کرتے ہیں باقی کو شائقین خود منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔

نہ سیکھیں علم و صنعت عورتیں مذہب نہیں اپنا
رہیں محروم اس چشمہ سے یہ مشرب نہیں اپنا
تجارت سے نہ ہوں آگاہ یہ مطلب نہیں اپنا
ترقی کچھ کریں وہ مدعا یہ کب نہیں اپنا
کریں تحصیل لیکن انقیاد پردہ داری میں
نہ آئے داغ جس سے دامن پرہیزگاری پر

جوان عورت کھلے منہ جب
رگ صبر و شکیبائی پہ اک

نکلنا عورتوں کا اب
رواں ہر کوچہ
نکلے
یہ
چھ
یہ وہ

رائل ڈائری ۱۹۰۹ء

یہ ڈائری جیبی تقطیع
رکھا گیا ہے جس
تاریخ دی گئی ہے
و عدالت و
متفرق یا
ڈائری کو

ہے جس پر ڈائری اور مولف کا نام موٹے روپہلی حروف میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۵ر اور صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

پارہ اول قرآن مجید نہایت خوش خط عمدہ موٹے کاغذ پر پارہ الم مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب حنفی القادری حال منیجنگ ڈائرکٹر ضلع وارین کمپنی لاہور نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ قلم موٹا ہے روشنائی خوب روشن ہے۔ صحت کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے جو ایک غلطی نکالے اوس کو ایک پارہ انعام۔ قیمت فی پارہ ۳ر۔ تجار کو خاص رعائت

الخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صاحب داد ۔ شیخپور گجرات	احمد یار خان ۔ صوابی
عیدا ۔ موضع سنگہ سرود گڈھ	عبد الغفور خان "
یاست پٹیالہ	اہلیہ سردار بہادر "
ت خانیہ ۔ کوٹ جھونگرہ	صاحب دین گوڑیالہ گجرات
ش صاحب شخپیہ گوجرات	تجمل حسین ۔ ہنڈ ۔ بجنور
ن شاہ صاحب لالہ موسیٰ	میر بشارت علی خان " "
صاحب شادیوال گجرات	ہمشیرہ " " " "
م محمد صاحب گوڑیالہ گجرات	غلام حیدر صاحب " "
بد الرحمٰن ۔ لائل پور	علی اکبر صاحب دہوبیا ۔ پشاور
ن بتول وہرم کوٹ بگہ	محمد مقبول سلاہنکے ۔ سیالکوٹ
ن خیاط شادیوال گجرات	حافظ مولوی محمد عالم صاحب
بہادر ۔ صوابی	جنگا بنگیال متصل گوجر خان
ان " "	نور الدین وثیقہ نویس لوہیان

انتخاب الاخبار

لندن کی عدالت پریوی کونسل مین مسٹر تلک کی اپیل کل ۱۵۔ دسمبر کو سماعت کی جاوے گی۔

وکٹوریہ جوبلی ہند ٹکنیکل انسٹیٹوٹ لاہور کو ماہ نومبر مین ۵۳۸ روپیہ چندون سے ملا۔

ملک سندھ کے دونون اسلامی اخبار متنبہ کئے گئے کہ شورش افزا تحریرون سے باز آئین

بصرہ (عربستان) سے ۱۱ سالہ لڑکا تعلیم انگریزی کے لئے علی گڈھ کالج مین داخل ہوا۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۱۶۲۶ مرے صوبہ جات متحدہ مین ۹۴۳ پنجاب مین ۱۶۳۔

علی پور کے مقدمہ بم کا ایک گواہ مفسدانہ کاغذات کی اشاعت کے لئے پکڑا گیا ہے۔

بیتیہ کے ساہوکار وزمیندار رام دہاری کو بجرم مفسدہ پردازی ۳۰۰۰ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

آئندہ کو منشور کے تینون قیدیون کو بجرم ہنگامہ شدید دو سال قید کی سزا ملی۔

حیدرآباد دکن کے طوفان زدگان کی امداد کا چندہ قریب نک پہونچا یعنے ۹۰ ہزار۔

ملتان ٹرین کی چلتی ریل گاڑی مین ایک یوروپین لیڈی مسافر کے قتل وغیرہ کا مقدمہ چیفکورٹ لاہور مین بمد جیوری کے چلتا تھا اس کا فیصلہ دیاگیا۔ جیوری نے ملزمون پر جرم ثابت پایا۔ اور مسٹر جسٹس ریڈ صاحب بہادر نے شولڈم کو پھانسی اور اس کے ساتھی سولنس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی شولڈم کی طرف سے بہت چالاکی کی گئی تھی لیکن چلنے نہ پائی۔

آسٹریا کے وزیراعظم کو تاکید کی ہے کہ ٹرکی کے ساتھ جلدی مصالحت کرین ورنہ بہت مشکل ہوگی۔ یہ بھی سمجھایا ہے کہ ٹرکی کو ناراض کرنے کا نتیجہ ایسا سنجیدہ ہوگا کہ بعد مین پچھتانا پڑیگا

بدھ وار گذشتہ کو پیکن مین متوفی شہنشاہ چین کے جنازہ کی رسوم وداعی رسم ادا کی گئی۔

شاہی لاش گورستان کو اہل کو لیگئے وہان محفوظ رہیگی تا وقتیکہ قبر کھود کر تیار کی جائے۔

لاش کے جلوس کے ہمراہ چھ ہزار ماتمی لوگ جمع تھے چار ہزار سپاہ رستون مین دو زانو ایستادہ تھی۔

چین کے ریجنٹ کو شہنشاہ کے پورے اختیارات عطا کئے گئے جب تک شہنشاہ بلوغ حاصل کرین گے۔

امریکن بجٹ مین دو کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ کا خسارہ ہے۔

میکسیکو مین عظیم ترقی گرانی ہوگی۔

تبریز کا ایک واقعہ عبرت انگیز

تبریز کی آخری جنگ جو اہل ملت اور عین الدولہ کے درمیان ہوئی تھی اور مشروطین نے بعد فتح کئی کوس تک عین الدولہ کا تعاقب کیا اور سپاہ دار اور بہت سی سپہ قید اور بہت سے سرکاری سپاہی مقتول ہوئے مشروطین مین سے بھی ایک جماعت شہید ہوئی جب شہدا کی لاشون کو غسل دینے لگے تو معلوم ہوا کہ شہیدون مین ۲۲ عورتین تھین جنہون نے مردانہ لباس پہنکر لڑائی مین حصہ لیا اور شربت شہادت خوشی سے نوش کیا۔ اخبار حبل المتین رقمطراز ہے کہ یہ واقعہ عبرت انگیز اس زمانہ کے ان تاریخی واقعات سے جسکی نظیر گذشتہ قرون میں بھی کم ملے گی۔

دولت علیہ مشیر کاظم پاشا کے والی حجاز مقرر ہونے سے وہان بہت اصلاحین عمل مین آرہی ہین پاشائے موصوف نے دستوری حکومت کا اعلان کیا ہے مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیانی راستے ... ت کا بندوبست ہوا ہے۔

امریکن قوت

امریکن پریزیڈنٹ روزویلٹ صاحب کی جگہ اب مسٹر ٹافٹ ... خبر خا ... ر ہے تو سکو معلوم ہو لیکن یہ ... سے سب ... دب عہدہ جلیلہ ... امریکن ... ئے مین وہ ... ۲ ہزار ... پ کو ... حالانکہ ...

جنگ سمالی لینڈ

پایۂ تخت اٹلی مین سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ اٹلی کی فوج نے مقام بالاو واقع سمالی لینڈ مین ملاسہ کے دو ہزار درویشون کی جماعت کو شکست دی بہت درویش مارے گئے ان کی ۸۸ نعشین مین اٹالین فوج کا کچھ نقصان نہین ہوا۔

۵۔ دسمبر کو بمبئی مین ایک گودام مین آگ لگ گئی جسمین ۵۰ ہزار بورے شکر کے تھے۔

افواہ گرم ہے کہ صوبہ سرحدی پھر پنجاب مین شامل کر دیا جائیگا

جرمنی اور امریکہ کے درمیان یکم جنوری سے چٹھیون کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ جاری ہو جائیگا جیسا کہ انگلستان اور امریکہ کے مابین قرار پایا ہے۔

قسطنطنیہ کی سب سے آخری خبرون مین ذکر ہے کہ آستانہ کے آسٹروی سفیر مارکوئیس پیلاولیسینی نے ۸ دسمبر کو وزیراعظم دولت عثمانیہ سے ملاقات کر کے بیان کیا کہ جونہی آسٹروی مال کا بائیکاٹ ترکی سلطنت مین موقوف ہو جائیگا اسیوقت وہ بوسینیا و ہرزگوینا کے مسئلہ کے تصفیہ کی خاطر تجاویز پیش کریگا وزیراعظم نے اس کا یہ جواب ترکی بہ ترکی دیا کہ جونہی مناسب تجاویز آسٹریا کیجانب سے پیش ہونگی بائیکاٹ فوراً دور ہو جائیگا

دجلہ اور فرات کے درمیان آبپاشی کی جو تدبیرین اختیار کی گئی ہین انپر پانچسال کے عرصہ مین ایک کروڑ پونڈ کی رقم صرف ہوگی مگر اس سے دولت عثمانیہ کی سالانہ آمدنی بہت بڑھ جاویگی اور دوآبہ مذکور نہائت سرسبز و شاداب ہو جائیگا۔

ضرورت علم

مندرجہ ذیل ادویہ ہمارے پاس رفاہ عام کیلئے موجود ہین اور نفع نے کا چندان خیال نہین کیا گیا۔

سفوف اعجاز۔ جریان منی اور تقطیر البول کیلئے قیمت فی تولہ ۱ر

... ت فیجنوش۔ مقوی معدہ اسہال معدہ۔ رنگت کی خرابی بواسیر ... درد ... کثرت پیشاب مین مفید۔ قیمت پانچ تولہ ۴ر

بلیمانی۔ ہاضم طعام۔ مزید اشتہا۔ مقوی معدہ درد معدہ ... وناک طوفان آیا۔ مفید قیمت نیم سیر عہ ... کشتہ سنکھیہ۔ مارگزیدہ سگ گزیدہ ... ام شہرین سیلاندوق مزمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۹ ... سر نزلہ نگاری ... نہدم ہو گئین اور ... ام بیماریون مین مثلاً جالا۔ دھند۔ پبل کیلئے مفید۔ ... لہ عہ ... آتشک و سوزاک وغیرہ جس بیماری کیلئے دوائی ہو ارزان قیمت سے طیار ہو کر روانہ ہو سکتی ہے۔

حسب ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

تشحیذ المسیح | یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابیں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۃ نور) کی تفسیر لطیف بھی بہ خصوصیت قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

"اس کو پڑھتے پڑھتے دل سے کئی تواجد اور ترانوں کو ضبط نہیں کر سکتا۔" قیمت صرف ۶ر کر دی گئی ہے۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے جلد منگوائیں۔ قیمت ۳ر

براہین احمدیہ | یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی ہے اور اسی میں وہ الہامات بھی درج ہیں جو آجکل پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور منکرین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں قریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت اعلیٰ چھپی ہے۔

قیمت بے جلد عمر اور مجلد صہ ۱۲ر
خریداران بدر کو عمر رعایت سے دیا [illegible]

درثمین | حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی تمام نظموں کا مجموعہ ہے جو کہ پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں۔
قیمت بے جلد ۶ر مجلد ۱ر۸

شری نہکلنک اوتار | یہ کتاب شیخ [illegible] کلنکی اوتار [illegible] کی ضرورت | قیمت فی [illegible]

ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر بہت جلد منگوائیں بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا | مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب ہندی نظم نہایت دلچسپ و عجیب و غریب ہے جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۲ر ہے۔

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے دکان روپے کو بھی گراں نہیں قیمت صرف ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ... مقتدا ... کے متفرق ... احمد دین صاحب ... پشاور ... بہت ... گئے ہیں ... یا گیا ...
نے باجازت صدر انجمن ... عمدہ چھپوا کر اس ... متفرق مضامین ... ہے۔ قیمت ...

اسلام کی ... | ... کیا گیا ہے اور ...

تعلیم مستورات | مستورات کے لیے بہت مفید ہے۔ قیمت ۲ر

کاسر احمدی | (الہ داد والے) قیمت ۱ر

کاسر احمدی | (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۲ر

لیکچر مہر سنگھ | ماسٹر عبد الرحمن صاحب کا لیکچر قابل دید ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

سیر ہندوستان | ہندوستان کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ قیمت عہ کی بجائے عہ کر دی گئی ہے۔

عیسائی مذہب | یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

مورکھ سیدھ | پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود جس میں حضرت کی ذات پر مخالفوں کے اعتراضات کے جواب دئے گئے بلحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ۱ر دفتر بدر سے طلب کرو

معیار حق ۲ر الفول الصحیح ۱ر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی سوسائٹی ہماری ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام فولاد کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نہیں کہ جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع۔ اشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقا و زردی رنگ۔ و تنگی النفس و دق و شیخوخیت فساد ہائے و اخون و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی۔ یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت فی تولہ ۸ر دو تولہ ۱۲ر پانچ تولہ لہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر قادیان

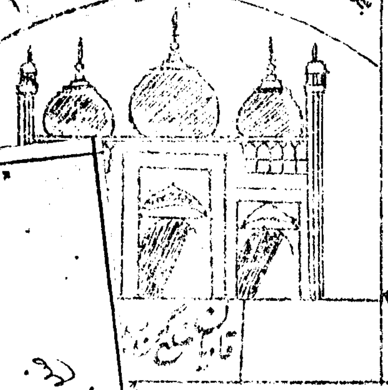

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

جلد ۸

نمبر [illegible]

جو کہ علم [illegible] اوائل [illegible] | [illegible] ۲۸۸ | دوا میں شفا ہے جو غرض دار الامان میں

مورخہ ۱۵ ذیقعدہ [illegible] علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ دسمبر [illegible]

[illegible] سے جو اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

[illegible]

آں [illegible] وقت [illegible] کہ [illegible] شریعت [illegible]
و دوم [illegible] زنا [illegible] اور [illegible] خیانت
[illegible] اور بغاوت کے [illegible] سے بچتا رہیگا [illegible] جوش
کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم
یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور
[illegible] نماز تہجد کے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible] اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور
استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ
کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو [illegible]
ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً
اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا
نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال
رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے
ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور
ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی
راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے
منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع
رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن
شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ
اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا
ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور
عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا
ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی
جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے
ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ
کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس
چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع
کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت
محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر
تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا
اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں
اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا [illegible]

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو دادیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آں سود و اعن [illegible] است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ [illegible]
بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب
کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا
خط و کتابت کے واسطے جوابی
کارڈ آنا چاہئے۔ ورنہ جواب
سے معذور۔

رسید زر اخبار میں دیجاویگی
اگر رسید نہ دی جاوے گی
البتہ جو صاحب دستی قیمت دیں
ان کو بہر حال رسید ملنی چاہئے
اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے
تو خود اطلاع کر کے دریافت کرنا چاہئے
[illegible] ذیل کے نام [illegible]
محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان ضلع
گورداسپور [illegible] مینیجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ بیعت لیتے تھے اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ربی انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ حاضرین بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشش کرونگا

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر [illegible] طبع ہو کر شائع کیا گیا)

طیاری جلسہ

چودہری رستم علی صاحب مہتمم لنگر خانہ درخواست کرتے ہین۔ کہ ہر مقام کے بھائی جو یہان جلسہ پر آنا چاہتے ہین۔ اپنی صیح تعداد سے ضرور مطلع فرما دین۔

سب صاحبان اپنے اپنے بستر لیتے آوین۔ لنگرون کے لئے پچیس چھبیس چھکڑون کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس سے پیدل آنیوالے احباب کو سہولیت ہوگی۔ چھکڑے بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر موجود ہون گے۔ اور ایک جماعت احباب کے استقبال کے واسطے بھی موجود ہوگی۔ وہ سب انتظام کردین گے سارٹیفکیٹ اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام درخواست کرکے منگوالیا جاوے۔ جس کے دکھانے پر صرف ایک طرف کا کرایہ دینے پر آمد و رفت ہوسکیگی۔ ۲۰ - ۲۵ دسمبر تک احباب کو آجانا چاہئیے سرٹیفکیٹ رعایت کرایہ کے واسطے سکرٹری صدر انجمن کے نام خط آنا چاہیئے۔ نہ کہ دفتر بدر مین جیسا کہ بعض صاحبان بھیجدیتے ہین۔

اخبار جماعت احمدیہ

منی پور } نیاز اللہ صاحب اطلاع کرتے ہین کہ مولوی غلام امام صاحب پر رات کیوقت ایک چور نے حملہ کیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے مولوی صاحب موصوف بچگیا۔ اور چور گرفتار ہوکر دس سال کے واسطے کالے پانی بھیجا گیا۔

انجمن دہلی | دہلی سے برادر احمد حسین صاحب نے ایک رپورٹ سالانہ متعلق انجمن احمدیہ دہلی ارسال فرمائی ہے۔ جو جب گنجائش ہر چہپ سکیگی کیونکہ بہت لمبی ہے مگر اس مین سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

رپورٹ کے عنوان | جہان تک مین سمجھتا ہون ایک مذہبی باقاعدہ انجمن یا مجلس منتظمہ کی رپورٹ سالانہ مین خاص کر جبکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھتی ہو امور ذیل کی تفصیر ہونا ضروری ہے۔

۱۔ نماز جمعہ (ب) درس قرآن کریم (ج) ہفتہ وار اور ماہوار جلسے (د) اتفاقی ضروری اجلاس (۲) تبلیغ زبانی (و) کتابون رسالون اور اشتہارات کی اشاعت (ز) ماتحت انجمنہائے ضلع کی کیفیت (ح) مبائعین کی ترقی تعداد۔ (ط) سلسلہ عالیہ کی نسبت لوکل پبلک کے عام خیالات اور جماعت کے ساتھ اون کے برتاؤ مین تبدیلی یعنے احمدیون کی ہر دلعزیزی۔ ان کے خلاف تعصب۔ شرارت مین کمی بیشی۔ (ی) صدر انجمن کے ساتھ تعلق اور اوس کے احکام و مقاصد و منشاء کی بجاآوری لوکل انجمن نے کیسی کچھہ کی ہے؟ (ک) انجمن ہذا نے اپنی مقامی پوزیشن کو قائم رکھنے یا روز بروز اعلیٰ تر پایہ پر پہنچانے کے لئے بحیثیت ایک آرگنیزیشن کے کیا کچھ کارگذاری کی۔ (ل) حساب آمد و خرچ جس مین دارالامان کی مقررہ امدادی مدات کے علاوہ مقامی مصارف و ضروریات اور مالی حالت کی بھی تفصیل ہو۔ (م) متفرق ضروری امور قابل ذکر

(ا) نماز جمعہ عموماً ہمیشہ مستری صاحب کے مکان پر ہوتی ہے جسمین افسوس کہ اس قدر قلیل التعداد ممبران انجمن بھی سارے شریک نہین ہوتے۔

(ب) درس قرآن کریم کا افسوس تا حال کوئی انتظام نہین ہوا یہان نہ کوئی آدمی اس قابل ہے نہ کوئی جگہ۔ اور نہ سننے والے۔ آٹھوین دن کی نماز جمعہ ہی مین نہین ہوتے روزانہ درس ہو تو اوس مین کیا شریک ہون گے۔

(ج) ہفتہ وار بلکہ ماہوار بھی باقاعدہ جلسہ کا اب تک کچھ بندوبست نہین ہوسکا۔ اللہ رحم فرمائے اور ہمین دینی کامون مین سرگرمی کی توفیق بخشے۔ آمین

(د) اب تک کوئی ایسی خاص ضرورت پیش آئی نہین اور ضرورت ہوئی تو عموماً نماز جمعہ کے پہلے اور بعد بھی تھوڑی دیر کے لئے مل بیٹھتے ہین اوسی مین امور پیش آمدہ طے ہوتے رہے۔

۲۔ زبانی تبلیغ کی خدمت جہان تک ناچیز راقم کو معلوم ہے۔ صرف ایک محب دین و ملت سے بن پڑی جن کا ذکر اوپر آچکا۔

خطبہ جمعہ
۹ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون پر خطبہ جمعہ پڑھا گیا۔ دنیا مین ایک فرقہ ایسا ہی ہے۔ کہ راستبازی ان کی فطرت مین داخل ہوتی ہے ایک فرقہ وہ ہے جو حق کو باطل کے ساتھہ ملادیتا ہے اور پھر اپنے تئین سچا ثابت کرنے کے لئے حق کو چھپادیتا ہے۔ نیکی کا مال بیج کی مانند ہے کہ تخم اچھا ہو۔ پر زمین اچھی نہ ہو۔ زمین اچھی ہو تو آبپاشی نہ ہو۔ آبپاشی ہو تو حفاظت نہ ہو۔ پس خوش قسمت انسان کو نیک ماں باپ نیک ہمنشین عمدہ تربیت و نگرانی حاصل ہوتی ہے

اقیموا الصلوٰة۔ نماز کو قائم کرو۔ بعض کام روز مرہ کی عادت بن جاتے ہین۔ پھر اون کا لطف نہین رہتا۔ دیکھا گیا۔ کہ زبان سے اللھم صل علیٰ ہو رہا ہے مگر قلب کی توجہ کام کی طرف ہے۔

پس نماز کو سنوار کر پڑھتے ہو۔ اور جو معاہدہ نماز مین کرتے ہو۔ عملی زندگی مین اس کا اثر دیکھو زبان سے کہتے ہو۔ ایاک نعبد۔ ہم تیرے فرمانبردار ہین مگر کیا فرمانبرداری پر ثابت قدم ہو۔ پھر واعظون کو ڈانٹا ہے۔ کہ تم دوسرون کو نیکی کی نسبت کہتے ہو اور اپنے تئین بہلاتے ہو۔ پس تم دونون سنانے والے اور سننے والے ثابت قدمی سے کام لو۔ اور دعا کرو۔ نماز پڑھو۔ کہ یہ دونون کام خاشعین پر گران نہین۔ جب مذکر و مونث دونون جمع ہون۔ تو عربی قواعد کے لحاظ سے ضمیر مونث کی طرف جاتا ہے انگریزی مین بھی مرد و عورت مین سے عورت کو پہلے مخاطب کرتے ہین۔ جن کو اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے کا یقین ہو۔ وہی حقیقی خشوع کرسکتے ہین۔

خط و کتابت } جو صاحب خط لکھین۔ وہ اپنا نمبر خریداری ساتھہ ضرور تحریر کرین ورنہ تعمیل مین بڑی مشکل ہوتی ہے اور بعض دفعہ خطوط کی تعمیل نہین ہوسکتی۔

اور نیز جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

کلام امیر المومنین

ایک اور اوس کا جواب

خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وارث اخلاق احمدی اقدس

اسرار سرمدی جناب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب مدظلہ ۔

آداب نیاز مسنونہ کے بعد گذارش حال یہ ہے ۔ کہ موضع ... کی قضاء میرا بھائی کیا کرتا تھا اب عرصہ ایک سال کا ہوا ۔ کہ میرا بھائی بقضاء الٰہی فوت ہو گیا ۔ اب گاؤن کے لوگون نے مجھے واسطے قضاء کے مقرر کر لیا ۔ کہ نکاح جنازہ تم ہی کر دیا کرو ۔ بندہ نے اس کام کو اس واسطے منظور کر لیا کہ اگر کوئی مخالف قاضی آ گیا تو ہماری بات ان کو سننے نہ دیگا اب اون کے نکاح مین اور اون کی میت مین اور بروز جمعہ خطبہ مین حضرت اقدس کے مامور من اللہ ہونے کا ذکر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے مخالف و موافق کل میرے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور تو کل بدعات موقوف کر دین ۔ مگر ایک دسوان ۔ بیسوان چہلم یا کہین گیارہوین کی روٹی آگے رکھ کر کچھ ... پڑھ کر ختم دینا پڑتا ہے ۔ مرد قت اس کے بڑے ہونے کا ذکر تو کیا جاتا ہے ۔ مگر ... مدت کی عادت چھوڑنا مشکل ہے ۔ مگر مجھے اس کام سے بہت کراہت آتی ہے ۔ دل مین بہت جوش آتا ہے کہ اون کو کہا جاوے کہ اگر مجھ سے قضا کرانی ہے تو روٹی پر ختم کرانا اور جو کچھ بدعات ہین چھوڑ دو ۔ تو مین قضا کرتا ہون ورنہ تم جس کو چاہو مقرر کر لو ۔ مجھ سے یہ کام نہین ہوتا پھر سوچتا ہون کہ کہین یہ بات گناہ بھی نہ ہو کہ تم ... آہستگی اون کو سمجھانا تھا شاید وہ مان جاتے تھے ۔ اب اس بات کو حضور کے حکم پر چھوڑتا ہون جس طرح حضور حکم فرما دینگے اوسی طرح عمل مین لاؤنگا اور بندہ کو کچھ پیسہ لینے کا خیال نہین کیونکہ فضل سے دو تین من دانے ہوتے ہین ۔ الحمد للہ صاحب روزی دینے والا ہے ۔ فقط حضور کے حکم آنے تک یہ کام کرتا ہون پھر جیسا حکم ہو عمل مین لاؤنگا ۔

دوسرے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کے نفل پڑھ کر سو جایا کرتے تھے ۔ پھر اوٹھ کر نفل پڑھا کرتے تھے ۔ جب مین اپنی حالت دیکھتا ہون ۔ کہ سردی کے موسم مین فرض نماز کو صبح کیوقت وضو کرنا مشکل پڑتا ہے آپ کئی کئی دفعہ اوٹھ کر وضو کیا کرتے تھے یا تیمم کیا کرتے تھے مجھے نفلون کو وضو کرنا بہت ہی مشکل ہے اگر حکم ہو تو تیمم کر لیا کرون ۔ فرض نماز کو وضو کیا جاوے ۔ اگر یہ بات درست ہو تو اس طرح کر لیا کرون یا نہ کیا کرون ۔ مفصل حکم تحریر فرما دین ۔

اس خط کے جواب مین حضرت امیر المومنین نے ارقام فرمایا ۔ "سب سے مقدم ہے ۔ کہ آپ لوگون کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھا دین ۔ کہ مسلمان ہو جاوین ۔ پھر نماز کی تعلیم دو ۔ پھر زکوۃ کی ۔ پھر روزہ و حج کی ۔ اسی طرح آہستہ آہستہ سکھانے کا حکم ہے ۔ آپ ضرور قضاء کرین ۔

سردی اور بڑھاپا ۔ پھر تہجد مین آپ تیمم کر لیا کرین نیت کو ثواب پہونچتا ہے ۔ باقی غلطیان بتدریج نکل جاوینگی ۔

ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب

سلام و علیکم طبتم

حضرت اکثر کتب تفاسیر کی سیر کی ہین اور چاہا کہ قصہ آدم علیہ السلام کو مفسرین کے اقوال سے باہمی تناقض کو دور کر کے خوبی و حقیقت کو دل نشین کر لون ۔ مگر سادہ لوح مفسرین صاحبان اپنی اپنی تفاسیر مین وہ ۔ وہ قصص رطب ویابس بھر دئے ہین ۔ کہ جن کی سیر کے بعد ایک ذی ہوش آدمی اچھا خاصہ خبط الحواس ہو کر معترضان کے جواب مین لاٹھی اور گندے فتوؤن سے اسلام کو اسلام قبول کروانا چاہتا ہے ۔

اور یہ ساری تاریکیان الہامی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ہوئین ۔ اس لئے آپ کی خدمت مین عریضہ ہذا پیش کر کے ملتجی ہون کہ برائے خدا و رسول و بحق میرے مولا و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ نکات میری خاطر نشان فرمائے ۔

سوال نمبر ۱ ۔ احادیث صحیحہ اور آثار قویہ سے حضرۃ آدم علیہ السلام کا پیکر جسمانی خاکی تھا اور جمہور کے نزدیک جنت لطف ربانی کا مظہر ہے اور عالم سے الگ ۔ پس قاعدہ یہ چاہتا ہے ۔ کہ جنت مین جسم عنصری تو درکنار بلکہ جرم فلکی بھی نہ ہو ۔ ایسی بحث پر حضرت عائشہ جسمی معراج سے منحرف و رافع ہوئین ۔ پر نص قرآنی سے آدم کا معہ اپنی زوجہ کے جنت مین سکونت پذیر ہونا ثابت ہے ۔

سوال نمبر ۲ ۔ جبکہ آدم کا جسم مٹیلا تھا اور مٹی ہی پر بنایا ہی گیا تھا ۔ تو اھبطوا منھا جمیعًا سے کیا مراد ہے

سوال نمبر ۳ ۔ حدیث شریف مین وارد ہے ۔ کہ لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ۔ اور اسی طرح انجیل متی باب ۴ مین ہے (شیطان نے مسیح سے کہا کہ تو مجھے سجدہ کرے تو تجھے سب کچھ دون ۔ تب مسیح نے کہا کہ اے شیطان دور ہو ۔ کیونکہ لکھا ہے ۔ کہ تو خداوند اپنے کو سجدہ کر اور اوس اکیلے کے لئے بندگی کر ۔ لیکن قرآن پاک کی کیفیت ان سب سے جدا ہے ۔ وہ آدم کو سجدہ جائز رکھتا ہے ۔ اور اگر واسجدوا لآدم مین لام بمعنے الیٰ ہو تو اس تقدیر پر معنے یہ ہوئے ۔ کہ آدم کو جہت قرار دیکر سجدہ اللہ نے اپنے ہی کو کروایا ۔ تو ایسی تعلیم دساتیر ساسان پنجم کی تعلیم کے مطابق ہے دیکھو نامہ وخشور کلکشاہ ۔ پھر وہ لوگ کیون گنہگار ہین ۔ جو آفتاب یا قبر وغیرہ کو سجدہ کرتے ہین ۔

جواب سوالات مذکورہ بالا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صید نزدیک است ۔ دور انداختہ ۔

۱ ۔ حضرت زمین پر پیدا ہوئے ۔ زمین پر خلیفہ ہوئے زمین پر ہی مر گئے ۔

ثبوت ۔ ۱ منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم

۲ ولکم فی الارض مستقر

۳ انی جاعل فی الارض خلیفہ

۲ ۔ اھبطوا منھا ۔ ایسا ہے جیسے اھبطوا مصرًا ۔ اس سے حکم ہوا کہ اتر جاؤ وہ ملک شمالی اونچا ہے ۔

حسب الحکم آدم ہندوستان سرندیپ پہونچے

۳ ۔ آدم جیسے انسان کی پیدائش پر شکر الٰہی کا سجدہ کرو اسجدوا لآدم ۔ سجدہ کرو آدم کے باعث ۔ جنت آدم وہ تھا جسمین دجلہ فرات ۔ سیحون جیحون ندیان بہتی ہین ۔ توریت کے ابتدا مین اور صحیح مسلم کے ابتدا مین ایسا لکھا ہے ۔

بد دعا نہ کرو

ایک شخص نے کمزوریون سے تنگ آ کر حضرت امیر کی خدمت مین خط لکھا اور موت کی خواہش کا اظہار کیا ۔ حضرت نے جواب مین فرمایا ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ ہمیشہ ہر مجلس مین اکثر اوقات استغفار ۔ لاحول ۔ درود ۔ الحمد پڑھا کرو یہ مجرب علاج ہے آپ جب تک ملا نہ کرین گے یہ کمزوری دور نہو گی الا ان یشاء اللہ ۔ کبھی اپنے حق مین بد دعا نہ کرو تاکید ہے اللہ تعالےٰ پر کسی کا احسان نہین جب دعا کرو نیک کرو ۔ اگر وہ سنتا ہے ۔ تو کیا بد دعا ہی سنتا ہے اور نیک دعا نہین سنتا ۔

البدر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء

موجودہ انقلابات میں احمدیوں کا پارٹ

احمدیت کیا ہے؟ اس زمانہ میں اسلام کا سچا نمونہ اور اوسکی حقیقی شکل اور اسلام کیا ہے؟ انسانی فطرت کے مطابق عقائد اور اعمال کی سیدہی سڑک جسپر چل کر انسان اپنی ہستی کی منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے۔ جو لوگ دنیوی کدورتوں میں رات دن غرق رہنے کے سبب رُوحانی آنکھہ اگر کہو نہیں بیٹھے تو کم ازکم دور بینی کی نگاہ سے محروم ہوچکے ہیں وہ اگر ایسا خیال کریں کہ یہ سلسلہ چند روزہ ہے اور تہوڑے عرصہ میں ختم ہو جائیگا۔ تو کچھ تعجب کی بات نہیں لیکن حقیقت شناسی کی دوربین نظر انبیائے سابقین کے حالات پر جب غور کرتی ہے اور اس سلسلہ کو ان سے ساتھہ ملا کر دیکھتی ہے۔ تو وہ اس کی عظمت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ممکن ہے کہ مسیح ناصری کے حواریوں کو جس حقارت کی نگاہ سے لوگ دیکھتے تہے اور کسی کے وہم و گمان میں بہی نہ آسکتا تہا۔ کہ اس کا نمونہ کانٹوں کا تاج پہننے والے کی عزت کا ستارہ کسی زمانہ میں اس قدر عروج پائیگا کہ بڑے بڑے سلاطین اوس کا نام سنتے ہی سر جھکا دینگے۔ وہ ہمارے مقدس مقتدا اور پاک امام پر نازل شدہ اس کلام الہی کو کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈہونڈینگے" ایک وہم اور خیال یقین کرتے ہوں۔ مگر زمانہ کا تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہ کلام خطا کرنیوالا کلام نہیں۔ اور ضرور ہے کہ خدا کی باتیں پوری ہوکر رہیں۔ ہمارا مسیح دنیا میں امن اور صلح کا پیغام لیکر آیا ہے نہ اوس نے تلوار کو ہاتہہ میں لیا۔ اور نہ اوس نے ہمکو حکم دیا۔ کہ ہم تلوار ہاتہہ میں لیں۔ بلکہ فروتنی اور مسکینی سے زندگی بسر کرنے کا ہم سے عہد لیا۔ اور ہم اس عہد پر اللہ تعالی کے فضل سے مستحکم ہیں۔ آہنی تلوار کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ہمارے امام نے ہمیں اس امر کی بہی اجازت نہیں دی کہ ہم بعض شورہ پشت آریوں یا بدماغ بنگالیوں کی طرح زبان کی چھری کو چلائیں یا قلم کی سختی سے کام لیں ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے اور ہمارے امام نے ایسا ہی کرکر ہم کو دکھلا دیا ہے۔ کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے احسانات کے شکر گذار رہیں اور اس کی حکومت کے انتظام میں اوس کی حتے الوسع امداد کریں۔ غرض ہم وہ لوگ ہیں جو صرف امن و امان کا پیغام دنیا کیواسطے لائے ہیں ہماری طرف سے سب کو سلام ہے کیونکہ ہم سلامتی لیکر آئے ہیں اور سب کو سلامتی کے جہنڈے تلے جمع کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہی سلامتی کی حسن نیت ایک ایسی شے ہے۔ جو ہم کو ہمارے تمام مقاصد میں کامیاب کرکے دکہائے گی۔ کیونکہ خدا کی نگاہ انسان کے دل پر ہے نہ کہ اس کے ظاہری اقوال پر۔ پس دنیا میں جو کچھہ انقلابات کی تاریں متحرک ہو رہی ہیں ان سب کا مرکز اسی مقدس سلسلہ کے مفاد پر مشتمل ہے اس قدر بے امنی اور بے چینی کو دیکھہ کر دنیا گھبرائے اور حیران اور پریشان ہو تو ہو پر احمدی اطمینان کی نگاہ کو اپنے خدا کے عجائب کاموں کو دیکھہ رہا ہے شاہ کجکلاہ اور اوس کی پُرجوش رعایا کے درمیان مطالبۂ پارلیمنٹ پر جنگ و جدال۔ ینگ ٹرکش پارٹی کا مملکت ترکی کے لئے اصلاح کے دروازوں کا کہول دینا۔ اس زمانہ کی عجب سواری ریل کا مزار مبارک کا پابوس ہوجانا جاپان جیسی چہوٹی سی ایشیائی سلطنتوں کے ہاتہوں خرس روس کا بیڑا صحیح معنوں میں غرق ہو جانا۔ مصر میں شاہ برطانیہ کی امداد سے مسلمانوں کا زمانہ کی رفتار سے آگاہی حاصل کرلینا۔ یورپ کی سلطنتوں کے دیکھتے دیکھتے مولائے حفیظ کا اپنے بہائی سے سلطنت چہین لینا۔ یورپین سلطنتوں کا باہم ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے تاڑنا اور جنگی سامان کے ذریعہ سے اپنی طاقت اور قوت کو بڑہاتے رہنے کی کوشش کرنا۔ ان سب امور کی تہ میں احمدی کی دور اندیش طبیعت اپنے قادر و توانا خدا کے عجائبات کو حمد و ثنا کے ساتھہ ملاحظہ کر رہی ہے۔

پس احمدی کا پارٹ اس زمانہ کی ہل چل میں کیا ہے؟ نہ تو وہ شکایت کرنے والوں میں سے ہے نہ ان میں سے ہے جن پر شکایت کی جاتی ہے نہ وہ سڈیشن کے مضامین لکہتا ہے نہ ایسے مضامین لکہنے والوں کا حامی ہے اور نہ ایسے مضامین نویسوں کو جہنم کی طرف جلد جانے میں پہانسی کے حکم سے امداد کرنیوالا ہے۔ نہ وہ کسی کو قتل کرتا ہے نہ قتل کیا جاتا ہے نہ وہ بمب چلاتا ہے اور نہ اُسے کسی کے بم کا خطرہ ہے۔ نہ وہ حکومت کا خواہان ہے اور نہ کسی کو حکومت لینے سے روک رہا ہے اور اس لحاظ سے تو بظاہر اس ساری ہل چل میں اس کا کوئی پارٹ نہیں لیکن خدا تعالی کی باریک حکمتیں دراصل سب کچھہ اُسی کیواسطے تمام سامان بہتری کے مہیا کر رہی ہیں۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہیئے۔ کہ آئیندہ جو کچھہ زمانہ میں بہتری اور خوبی ہونے والی ہے اور جس امر میں اللہ تعالی کی رضامندی ہے اور جس طرز پر خدا تعالی کا منشا ہے کہ اس کے بندے اپنا چال دھلن اختیار کریں اس طرز کو احمدیوں نے ابہی سے اختیار کرلیا ہے بیشک دنیا دار الاسباب ہے اور اوس کے تمام کام بہ آہستگی سرانجام پاتے ہیں۔ لیکن ایسے انقلاب عظیم جب کبہی دنیا میں آتے ہیں اون کا محرک روحانی ضرور کسی زبردست اور پُرجوش دردمند دل کا آہ و دفغان ہوتا ہے یہ بہی اسباب حقیقی میں سے ایک سبب ہے۔ اس زمانہ میں بہی جب کہ دنیا مادیت کے ناپاک گڑہے میں گر کر بلند پروازی کے پر و بال توڑ چکی تہی۔ خدا تعالے نے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے ایک دل کو سچا جوش دیا۔ باتیں کرنی آسان ہیں اور لیکچروں کے اسٹیج پر کہڑے ہو کر خیر خواہی کا دم بہرنا کوئی مشکل امر نہیں فوری جوش کی حالت میں پہانسی تک قبول کرنے کیواسطے طیار ہو جانا بہی سہل ہے۔ پر کیا کوئی دعوے کرسکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کی جوانی اور بڑہاپا سب مخلوق الہی کیواسطے ابدی خوشی کے حصول کے لئے اپنے رب کے آگے گریہ و زاری کرنے میں گذار دیا۔ دنیا میٹھی نیندیں سوتی ہو اور وہ آدہی رات کو بے چینی سے اٹہہ کر کسی قادر مقتدر احاکم کے آگے ہاتہہ جوڑے کہڑا ہو۔ کس کے لئے؟ کسی اپنی نفسانی خواہش کے لئے؟ نہیں بلکہ مخلوق الہی کی اصلاح کیواسطے۔ کونسی مخلوق۔ وہی جو اُسپر حقارت پہینکتی ہے۔ اس کے خون کی پیاسی ہو رہی ہو قومی جیسر زادہ شہزادوں کے درمیان جیل میں جانا تو بڑی راحت ہے پر وہ کون بہادر ہے۔ جو تو ہم سے مار کہا رہا ہے اور قوم ہی کی سفارش کر رہا ہے۔ یہ مقدس وجود ہمارے درمیان احمد کا تہا۔ بہت ہی مشکل اور تنگ راہ تہی۔ جو اوس نے اختیار کی سچے ہیں پلصراط تلوار کی دہار سے تیز اور باریک ہوگی۔ پر جو راہ مرزا احمد نے اختیار کی وہ تو شاید پل صراط سے بہی زیادہ تیز اور باریک تہی پر شاباش اُس مرد میدان پر کہ وہ اس پر سے گذرا۔ یہ اوسی کا رونا تہا۔ جس نے تمام جہان کو رُلا دیا ہے۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کو شور و غل میں ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پچھلی رات کی چیخین ہیں جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار میں ڈالدیا ہے۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا میں ہوتی ہے۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے۔ وہ احمد ہوا ہے۔ مبارک ہیں۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کریں۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکر گزار رہیں۔ اور اوس کی حکومت میں اس کی امداد کریں۔ ادب کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہیں اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہیں اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہیں۔

اخبارات کے مضامین

جوتندرو ناتھ چودہری نے ہز آنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا اور ... چلایا۔ مگر ہز آنر کا اقبال بلند تھا۔ وہ بچ گئے۔ ... نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان نہایت جوانمردی سے ہز آنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہو گئے۔ چنانچہ ملزم حوالات میں رکھا گیا اور مقدمہ قانونی پیرایہ میں چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان کیرن وغیرہ شہادت میں پیش ہوئے اور ملزم مجرم قرار پایا۔ جوتندرو ناتھ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت سے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریروں کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہز لارڈشپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس ... فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی۔ لیکن اسکی جوانی پر رحم کر کے جلا وطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

چودہری اپنے کیفر کردار کو پہونچ گیا۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخباروں کے اشتعال انگیز مضامین ہیں۔ افسوس کہ ہندو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جواب دہی سے بے خبر ہیں اور وہ ملک میں ایک برا بیج بو رہے ہیں۔ جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی میں گرے۔

پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی میں ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہیں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزوں کی کس طرح دشمن ہو گئیں۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گھر کی چار دیواری میں محصور بیٹھی ہیں۔ اب اس سے آگے وہ کہاں جائیں۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہو سکیں۔

عربی تعلیم کیواسطے سرکاری امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہیں ورنہ اگر وہ خود کوشش کریں۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاوین۔

راجپوتونکی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار میں رقمطراز ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے ... کی آبادی ... کہتے ہیں یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے ... عیسائیوں کے عقائد تو عیسائی جانیں۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تھا۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھ کر ... لکھنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب ہے۔ قرآن و حدیث سے کہیں ایسا ثابت نہیں کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہاں ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنون حیدرآباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانوں کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہیں تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمیں مشکور فرماوین گے۔

سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانوں اور مصر کے نوجوان ترکوں میں ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشار الیہ کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی نہایت ضروری سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ میں رہے گی۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہیں ہو سکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے۔ اس سے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لئے یہ تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت میں مقیم ہیں اس خیال کو غلط سمجھتے ہیں اور انہیں دولت کے اس عمل میں کوئی خطرہ نہیں معلوم ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایہ تخت کے ممبروں کے موافق ہیں۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن اخبار ایجپشن نے لندن کی خبریں شائع کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایہ تخت میں سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کر لیا گیا ہے۔ اور اون کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کئے جاوین گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہیں اور جو سلطان کے ساتھ نہایت ہمدردی رکھتے ہیں۔ قصر یلدز میں طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہیں۔ اخبار ایجپشن نے دوسری خبر لکھی ہے کہ انہیں تاروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المؤید)

ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہے کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کریں کیونکہ نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

مراسلات

ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دل چسپی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاءِ مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق عہ فنڈ پر بھی بڑی دل چسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی عہ دئے ہیں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش کے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہے اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے عہ عہ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشاء ہے۔ کہ اس عہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تاکہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہوسے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲ ۵ مجلس معتمدین مورخہ ۵ از نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم عہ عہ اور صد روپے تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابوسعید صاحب عرب کو بکمال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اپنے اخبار گہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالیخدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین

حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ و برکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ ان ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف "یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ وصاحبتہ وبنیہ" کا مضمون اہلیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ ان کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابوسعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا۔ کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خاندان برباد ہو گیا ہو۔ تو ان کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم ان کی باربرداری کے ذمہ وار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور یہ بھی گو یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور ان محلوں کے تمام مکانات بیخ و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ ان کے متعلقین میں سے ایک بھی اس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم مسکینوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابوسعید صاحب عرب جن کی شفقت و مہر و دلعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن ان کی رخصت کا خیال ہم پر سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار کی تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ اے خداوند کریم و رحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے اور وہ جو تیرے پاک اور سچے رسول اعلیحضرت مسیح موعود (اون پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشوونما دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ہیرا قسم اول عہ قسم دوم ... سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۔ دوم ... سوم ... علاوہ ازیں کلاہ ندی و لنگی و قسم پشمینہ ندی بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے ۔ جس نے تمام کو شور و غل مین ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پہلی رات کی چیخین ہین جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار مین ڈالدیا ہے ۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے ۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا مین ہوتی ہے ۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے ۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے ۔ وہ احمدؑ ہوا ہے ۔ مبارک ہین ۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کرین ۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکر گزار رہین ۔ اور اوس کی حکومت مین اس کی امداد کرین ۔ ادب کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہین اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہین ۔

اخبارات کے مضامین

جوتندرونا تھہ چودہری نے ہز آنر سر اینڈ رو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا ۔ ۔ ۔ تھا ۔ مگر ہز آنر کا اقبال بستدرا و ہوا ۔ اور نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان نہائت جوانمردی سے ہز آنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہو گئے ۔ چنانچہ ملزم حوالات مین رکھا گیا اور مقدمہ قانونی پر چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان کیرن وغیرہ شہادت مین پیش ہوئے اور ملزم مجرم قرار پایا ۔ جوتندرونا تھہ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت سے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریرون کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۔ ۲۸ نومبر ۱۹۰۸ء کو ہز لارڈ شپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس ۔ ۔ ۔ اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی ۔ لیکن اوس کی جوانی پر رحم کر کے جلا وطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا ۔

چودہری تو اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا ۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے ۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخبارون کے اشتعال انگیز مضامین ہین ۔ افسوس کہ ہندوستان کے اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جواب دہی سے بے خبر ہین اور وہ ملک مین ایک بُرا بیج بو رہے ہین ۔ جس سے خوف ہے ۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی مین گرے ۔

پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی مین ”ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہین ۔ یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی ۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزون کی کس طرح دشمن ہو گئین ۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گہر کی چار دیواری مین محصور بیٹھی ہین ۔ اب اس سے آگے وہ کہان جائین ۔ جہ اس دشمنی کے الزام سے بری ہو سکین ۔

عربی تعلیم کیواسطے سرکاری امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے ۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بہاری ثبوت ہے ۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہین ورنہ اگر وہ خود کوشش کرین ۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاوین ۔

راجپوت کی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار مین رقمطراز ہے ۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے بعد کی آباد شدہ کہتے ہین یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے ۔ عیسائیون کے عقائد تو عیسائی جانین ۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے دیا ہے ۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب ۔ مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تھا ۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھ کر یہی لکھنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب ہے ۔ قرآن و حدیث سے کہین ایسا ثابت نہین کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہان ایک زمین کا تذکرہ ہے ۔ جیسا کہ ان دنون حیدرآباد پر واقع ہوا ۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہین تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمین مشکور فرماوین گے

سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانون اور مصر کے نوجوان ترکون مین ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ سالونیکا کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقاء کے لئے سلطان کی معزولی نہائت ضروری سمجھتے ہین اور ان لوگون کا خیال ہے ۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ مین رہے گی ۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہین ہو سکتا ۔ اخبار مذکور کا بیان ہے ۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے ۔ اس سے لوگون کا خیال ہے ۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لئے یہ تقرر عمل مین لایا گیا ہے ۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت مین مقیم ہین اس خیال کو غلط سمجھتے ہین اور انہین دولت کے اس عمل مین کوئی خطرہ نہین معلوم ہوتا ۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بہی پایہ تخت کے ممبرون کے موافق ہین ۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہین کرتے ۔ لیکن اخبار ایجپشین نے لندن کی خبرین شائع کی ہین ۔ جن سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ پایہ تخت مین سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کر لیا گیا ہے ۔ اور اون کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بہائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کئے جاوین گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہین اور جو سلطان کے ساتھ نہائت ہمدردی رکھتے ہین ۔ قصر یلدز مین طلب کیا ہے ۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے ۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہین ۔ اخبار ایجپشین نے دوسری خبر لکھی ہے کہ از میر آمدہ تارون سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے ۔ (المؤید)

ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہو کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریدار ضرور دیا کرین کیونکہ نام کی تلاش مین بڑی دقت ہوتی ہو اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے

مراسلات

ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دل چسپی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاء مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق صہ فنڈ پر بھی بڑی دل چسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی صہ دئے ہیں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش کے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہو اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے صہ صہ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشا ہے۔ کہ اس صہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تاکہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہو سے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی مستقل والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲۰۵ مجلس معتمدین مورخہ ۵ نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم ازکم صہ ـ عہ اور صہ روپے تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابوسعید صاحب عرب کو بکمال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اپنے اخبار گہربار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالیخدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ ان ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف "یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبتہ و بنیہ" کا مضمون اہالیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ اون کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر پہر امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابوسعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبر گیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لاکر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا۔ کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خاندان برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہیں تو فوراً روانہ قادیان کردو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ دار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور رہیگی مگر یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور اون محلوں کے تمام مکانات بیخ و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک بھی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم بیکسوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابوسعید صاحب عرب جن کی شفقت و مہر و لعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پر سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار کی تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ اے خداوند کریم و رحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے اور وہ جو تیرے پاک اور پیارے رسول اعلیحضرت مسیح موعود (اون پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشو و نما دے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اول ؏ قسم دوم ؏ فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ عا۔ دوم عہ۔ سوم عہ۔ علاوہ ازیں کلاہ ندری و لنگی پشمینہ پشاوری بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

حضرت امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب کے روزانہ فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ القمر

رکوع اوّل

ربط اس سے پہلی سورہ مین نبوت کا ذکر فرمایا گیا ہے فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ عمر بھر تمہارے درمیان رہا۔ صاحبکم۔ تمہارا ہی صاحب ہے۔ تم اوس کے حال سے بخوبی آگاہ ہو۔ کوئی اجنبی شخص نہین ہے۔ پہر فرمایا۔ یاد رکہو۔ کہ اوس کی کمان اللہ تعالیٰ کی کمان کے ساتھ وابستہ ہے اس کی دوستی۔ عداوت تقار سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے اوس کی دشمنی سے تم پر عذاب وارد ہوگا۔ اور اب اقتربت الساعۃ۔ اس عذاب کا وقت آگیا ہے۔ کہ تم ہلاک ہو۔ اور پہر تمام عرب اسلام سے بہر جاوے۔ اور اس کی دلیل یا علامت کیا ہے۔ شق القمر ہمارے امام علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب مین شق القمر پر بحث کی ہے ہمارے دوستون کو جو پڑھ سکتے ہین۔ چاہیئے کہ اس کو ضرور پڑھین۔

شق القمر کو بعض لوگ تو خلاف قانون قدرت کہتے ہین بعض کہتے ہین اگر ہوتا۔ تو تمام دنیا کے مورخین لکھتے۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ واقع اگر ہوا کرتا۔ تو نظام شمسی مین بڑا تغیر واقع ہو جاتا۔ مین تم کو مختصر رنگ مین یہان سناتا ہون۔ کہ اس زمانہ مین سائنس نے ثابت کیا ہے۔ کہ چاند کے بعض ٹکڑے زمین پر گرے ہین اور وہ عجائب خانون مین رکہے ہوئے ہین۔ پس ممکن ہے کہ انہین مین سے ایک ٹکڑا گرا ہو۔ اس سے ہی شق ثابت ہوتا ہے۔ اس کو نیچر کے خلاف کہنا غلطی ہے۔ پھر دوربینون کے ذریعہ سے چاند مین شق دیکھے ہی گئے ہین۔ پھر یہ ہی سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ رات کا واقع ہے۔ کسی کی عادت ہے کہ رات کے وقت ٹکٹکی باندھ کر چاند کو دیکھتا رہے۔ اگر اس وقت کسی نے اتفاقاً دیکھا ہی تو پہلی نگاہ مین تو اپنی آنکھ کی ہی خطا سمجھا۔ پھر آنکھین مل کر جو نگاہ کی۔ تو اوس کو ثابت پایا۔ ایک یہ بات ہی ہے۔ کہ عرب کا نشان ہی چاند ہی تھا۔ ایرانیون اور ہندیون کا نشان سورج ہے۔ اب ہی ترکی جھنڈے پر ہلال ہوتا ہے۔ سوموار کا نام چاند پر ہی ہے۔ سوم چاند کو کہتے ہین۔ حضرت نوح کی اولاد مین ایک قوم سام تہی۔ جس کی وجہ سے عربی لوگ سامی کہلاتے ہین۔ چاند عرب کا ایسا عجیب نشان ہے۔ کہ حضرت ام المومنین صفیہ کو ایک دفعہ رویا ہوا تھا۔ کہ چاند اون کی گود مین ہے۔ جب اونہون نے اپنے باپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ تو اوس نے ایک تھپڑ مار کر کہا۔ کیا تو چاہتی ہے۔ کہ عرب کے کسی امیر سے تیری شادی کی جاوے۔ جو ایسی خوابین سناتی ہے۔ عرب والون سے کبھی ثابت نہین کہ اونھون نے مذہب کی خاطر جنگ کی ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مذہبی تفرقہ پیدا ہوا۔ اس صورت مین قمر سے مراد قمر والے ہین۔ یہ تفرقہ ہمیشہ کیواسطے تو نہین ہے۔ صرف چندروزہ ہے۔ پہر تو صلح ہو جاویگی۔ شق قمر مین عرب کے تفرقہ کی طرف اشارہ ہے۔ زیادہ تفصیل کیواسطے حضرت امام کا مضمون پڑہنا چاہیئے۔ (چونکہ حضرت امیر المومنین نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ سب اس تحریر کو پڑھ لین۔ اس واسطے ہم اس مین سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ نقل کر دیتے ہین۔ ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علےٰ رسولہ الکریم

ماسٹر صاحب نے جو معجزہ شق القمر پر اعتراض کیا ہے۔ کہ شق قمر ہونا خلافِ عقل ہے اور دوسرے یہ کہ آستین مین سے چاند کا دو ٹکڑے ہو کر نکل جانا صریح عقل کے برخلاف ہے اس کے جواب مین واضح ہو۔ کہ یہ اعتراض کہ کیونکہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آستین مین سے نکل گیا تہا۔ یہ سراسر بے بنیاد و باطل ہے کیونکہ ہم لوگون کا ہرگز یہ اعتقاد نہین ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آستین مین سے نکلا تہا۔ اور نہ یہ ذکر قرآن شریف مین یا حدیث صحیح مین ہے۔ اور اگر کسی جگہ قرآن یا حدیث مین ایسا ذکر آیا ہے تو وہ پیش کرنا چاہیئے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ جیسے کوئی آریہ صاحبون پر یہ اعتراض کرے۔ کہ آپ کے یہان لکھا ہے۔ کہ مہادیو جی کی لٹون سے گنگا نکلی ہے۔ پس جس اعتراض کی ہمارے قرآن یا حدیث پر مین کچھ بھی اصلیت نہین اوس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ ماسٹر صاحب کو اصول اور کتب معتبرہ اسلام سے کچھ بھی واقفیت نہین۔ بہلا اگر یہ اعتراض ماسٹر صاحب کا کسی اصل صحیح پر مبنی ہے۔ تو لازم ہے کہ ماسٹر صاحب اسی جلسہ مین وہ آیت قرآن شریف پیش کرین۔ جس مین ایسا مضمون درج ہے یا اگر آیت قرآن نہ ہو تو کوئی حدیث صحیح ہی پیش کرین جسمین ایسا کچھ بیان کیا گیا ہو اور اگر بیان نہ کر سکین۔ تو ماسٹر صاحب کو ایسا اعتراض کرنے سے نادم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ منصب بحث ایسے شخص کے لئے زیبا ہے۔ جو فریق ثانی کے مذہب سے کچھ واقفیت رکھتا ہو باقی رہا یہ سوال کہ شق قمر ماسٹر صاحب کے زعم مین خلاف عقل ہے۔ جس سے انتظام ملکی مین خلل پڑتا ہے۔ یہ بکا خیال سراسر قلت تدبر سے ناشی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جل شانہ جو ت نائی کے طور پر کرتا ہے وہ کام سراسر قدرت کاملہ کی ہی وجہ سے

سے ہوتا ہے نہ قدرت ناقصہ کی وجہ سے۔ یعنے جس ذات قادر مطلق کو یہ اختیار اور قدرت حاصل ہے کہ چاند کو دو ٹکڑہ کر سکے۔ اوس کو یہ بھی تو قدرۃ حاصل ہے کہ ایسے پُرحکمت طور سے یہ فعل ظہور مین لاوے کہ اس کے انتظام مین بھی کوئی خلل عائد نہ ہو۔ اسیوجہ سے تو وہ سرب شکتی مان اور قادر مطلق کہلاتا ہے اور اگر وہ قادر مطلق نہ ہوتا تو اوس کا دنیا مین کوئی کام نہ چل سکتا۔ ان بےشناخت عقل آریون کے اکثر عقائد مین جابجا پائی جاتی ہے۔ جس سے ایک طرف تو اون کے اعتقادات سراسر خلاف عقل معلوم ہوتے ہین اور دوسری طرف خلافِ قدرت و عظمت الٰہی بھی جیسے روحوں اور اجزاء صغار عالم کا غیر مخلوق اور قدیم اور انادی ہونا اصول آریہ سماج کا ہے اور یہ اصول صریح خلافِ عقل ہے اگر ایسا ہو تو پرمیشر کی طرح ہر ایک چیز واجب الوجود ٹھہر جاتی ہے اور خداتعالیٰ کے وجود پر کوئی دلیل قائم نہیں رہتی۔ بلکہ کاروبار دین کا سب کا سب ابتر اور خلل پذیر ہو جاتا ہے کیونکہ اگر ہم سب کے سب خداتعالے کی طرح غیر مخلوق اور انادی ہی ہین۔ تو پھر خداتعالیٰ کا ہم پر کونسا حق ہے اور کیوں وہ ہم سے اپنی عبادت اور پرستش اور شکرگذاری چاہتا ہے اور کیوں گناہ کرنے سے ہم کو سزا دینے کو طیار ہوتا ہے جس حالتین ہماری روحانی بنیادی اور روحانی تمام قوتین خودبخود قدیم سے ہین۔ تو پھر ہم کو فانی قوتون کے پیدا ہونے کے لئے کیوں پرمیشر کی حاجت ٹھہری۔ غرض خلاف عقل بات اگر تلاش کرنی ہو تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں۔ جو خداتعالیٰ کو ادل اپنا خدا کہکر پھر اوس کو خدائی کے کامون سے الگ رکھا جاوے۔ لیکن جو کام خداتعالیٰ کا صرف قدرت سے متعلق ہے اس پر وہ شخص اعتراض کر سکتا ہے کہ اول خداتعالیٰ کی تمام قدرتون پر اوس نے احاطہ کر لیا ہو اور اس جگہ یہ بھی واضح رہے۔ کہ مسئلہ شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے۔ جو قرآن شریف مین درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے۔ جو آیات اُس کی بروقت نزول ہزارون مسلمانون اور منکرون کو سنائی جاتی تہی اور اوسی کی تبلیغ ہوتی تہی اور صدہا اوس کے حافظ تہے مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز مین اس کو پڑہتے تہے۔ پس جس حالتین صریح قرآن شریف مین وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافرون نے یہ نشان دیکہا تو کہا کہ جادو ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر۔ تو اس صورت مین اوس وقت کے منکرین پر لازم تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپنے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اوس کو ہم نے دیکہا۔ لیکن جس حالتین بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے دم بہی نہ مارا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ انہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکہا تہا۔ تب ہی تو اون کو چون و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہی۔ غرض یہ بات بہت صاف اور ایک راست طبع محقق کے لئے بہت فائدہ مند ہے

کہ قرآن شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جھوٹا معجزہ بحوالہ اپنے مخالفون کی گواہی کے لکھ نہیں سکتے تہے اور اگر کچھ جھوٹ لکھتے تو اون کے مخالف ہمعصر اور ہم شہر اس زمانہ کے اوسے کب پیش جانے دیتے۔ علاوہ اس کے سوچنا چاہیئے کہ وہ مسلمان لوگ جنکو یہ آیتہ سنائی گئی اور سنائی جاتی تہی وہ بھی تو ہزارون آدمی تہے اور ہر ایک شخص اپنے دل سے یہ محکم گواہی پاتا ہے کہ اگر کسی پیر یا مرشد یا پیغمبر سے کوئی امر محض دروغ اور افتراء ظہور مین آوے۔ تو سارا اعتقاد ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا شخص ہر ایک شخص کی نظر مین برا معلوم ہونے لگتا ہے اِسصورت مین صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر یہ معجزہ ظہور مین نہیں آیا تہا۔ اور افترا محض تہا تو چاہیئے تہا کہ ہزارہا مسلمان جو آنحضرت پر ایمان لاتے تہے ایسے کذب صریح کو دیکھ کر یک لخت سارے کے سارے مرتد ہو جاتے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ان باتون مین سے کوئی بات بہی ظہور مین نہ آئی۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ معجزہ شق القمر ضرور وقوع مین آیا تہا۔ ہر ایک منصف اپنے دل مین سوچ کر دیکھے کہ کیا تاریخی طور پر یہ ثبوت کافی نہیں ہے۔ کہ معجزہ شق القمر اسی زمانہ مین بحوالہ شہادت مخالفین قرآن شریف مین لکہا گیا اور شائع کیا گیا اور پہر سب مخالف اس مضمون کو سُن کر چپ رہے۔ کسی نے تحریر یا تقریر سے اس کا رد نہ کیا اور ہزارون مسلمان اوس زمانہ کی رویت کی گواہی دیتے رہے اور یہ بات ہم مکرر لکھنا چاہتے ہین کہ قدرت اللہ پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خداتعالیٰ سے ہے۔ کیونکہ اگر خداتعالیٰ کی قدرت مطلقہ کو نہ مانا جائے۔ اور حسب اصول تناسخ آریہ صاحبان یہ اعتقاد رکھا جاوے کہ جب تک زید نہ مرے بکر ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا اس صورت مین تمام خدائی اوس کی باطل ہو جاتی ہے۔ بلکہ اعتقاد صحیح اور حق یہی ہے۔ کہ پرمیشر کو سرب شکتیمان اور قادر مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بےانتہا اسرار کا محک امتحان نہ بنایا جاوے۔ ورنہ ہمہ دانی کے دعوے پر اس قدر اعتراض وارد ہون گے اور ایسی مخالتین اُٹہانی پڑینگی کہ جن کا کچھ ٹہکانا نہیں۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلند تر دیکھتا ہے اوس کو خلاف عقل سمجھ لیتا ہے حالانکہ بلند تر از عقل ہونا شے دیگر ہے اور خلافِ عقل ہونا شے دیگر۔ بہلا مین ماسٹر صاحب سے پوچھتا ہون۔ کہ خداتعالیٰ اس بات پر قادر تہا یا نہیں کہ جسقدر اب جرم قمری مشہود و محسوس ہے اس آدھے سے ہی کام لے سکتا ہو۔ اور اگر قادر نہیں۔ تو اس پر عقلی دلیل جو عند العقل تسلیم ہو سکے کونسی ہے اور کس کتاب مین لکھی ہے۔ تو جس حالتین معجزہ شق القمر مین یہ بات ماخوذ ہے کہ ایک ٹکڑا اپنی حالت معہودہ پر رہا اور ایک اوس سے الگ ہو گیا۔ وہ بہی ایک یا آدھ منٹ یا اس سے بہی کم۔ تو اس مین کونسا استبعاد عقلی ہے اور بفرض محال اگر استبعاد عقلی بہی ہو تو ہم کہتے ہین کہ عقل ناقص انسان کی ہر ایک کام ربانی تک کب پہونچ سکتی ہے۔ بہلا آپ ہی بتلا دین۔ کہ یہ مسئلہ جو آپکے اصول کے رو سے ستیارتہ پرکاش مین پنڈت دیانند صاحب نے لکھا ہے کہ رُوح انسانی اوس کی طرح کسی گہاس پات وغیرہ پر گرتی ہے پہر اس کو کوئی عورت کہا لیتی ہے اوس سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ کس قدر عقل کے برخلاف اور تمام اطبا اور فلاسفہ کی تحقیق کے مخالف ہے کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ بچہ صرف عورت ہی کی منی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ عورت

اور مرد دونوں کی منی سے پیدا ہوتا ہے اور اوس کے اخلاق روحانی بھی صرف ماں سے مشابہت نہیں رکھتے بلکہ ماں اور باپ دونوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ تو پھر یہ اعتقاد کس قدر نا معقول اور خلاف عقل ہے۔ کہ گویا ایک عورت کی غذا میں ہی وہ رُوح مخلوط ہو کر کھائی جاتی ہے اور مرد اوس سے محروم رہ جاتا ہے۔ پھر سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا رُوح کوئی جسم کی قسم ہے کہ جسم سے مخلوط ہو جاتی ہے دیکھو کس قدر یہ اصول بعید از عقل ہے۔ ماسوا اس کے زمین کے نیچے سے ہزاروں جانور زندہ نکلتے ہیں اور بہت سی چیزوں میں سینکڑوں برسوں کے بعد کیڑے پڑ جاتے ہیں ان چیزوں میں کہاں سے اور کس راہ سے رُوح آجاتی ہے۔ غرض اگر آپ دعویٰ نہ کرتے۔ کہ جو امر بظاہر برتر از عقل معلوم ہو وہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید ہے۔ تو کچھ ضرور نہ تھا کہ آپ پر اعتراض کرتے لیکن اب تو ماسٹر صاحب آپ پر فرض ہو گیا کہ اوّل اپنے گھر کی باتوں کو (جو صریح خلاف عقل معلوم ہوتی ہیں) عقل کے رُو سے ثابت کر لیں۔ پھر کسی دوسرے پر اعتراض کریں۔ بھلا جس حالتیں آپکے نزدیک رُوح بھی ایک باریک جسم ہے۔ جو اُوس یعنے شبنم کی طرح ہو کر آسمان سے گرتی ہے۔ تو آپ پر یہ بھی سوال وارد ہو گا کہ انڈے میں جب بچہ مر جاتا ہے۔ تو وہ کس راہ سے نکل جاتی ہے۔ اور پھر جب اُس لاش یا میت میں اندر ہی اندر کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو وہ کس راستہ سے آتے ہیں۔ پانی کے کیڑے اور ہوا کے کیڑے اور پھلوں کے کیڑے کس اُوس سے پیدا ہوتے ہیں ہر ایک مُنصف سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات ہمنا کہ یہ امر خلاف عقل ہے۔ اوس شخص کے لئے حق پہونچتا ہے کہ جس نے اوّل اپنے گھر کی صفائی کر لی ہو۔ لیکن درحقیقت عقائد اسلام میں تو ایک بات بھی خلاف عقل پائی نہیں جاتی۔ ہاں بعض اُمور دقیقہ برتر از عقول ناقصہ ہیں۔ جو کمال معرفت کی حالت میں منکشف ہو جاتے ہیں۔ مگر آپکے مذہب میں تو ہزاروں باتیں خلاف عقل اور خلاف شان اُلوہیت پائی جاتی ہیں۔ تو پھر آپ دوسروں پر کیوں کر اعتراض کر سکتے ہیں۔ پس اسی قدر کافی ہے۔

بے شک اس قدر حصہ آپ کے سوال کا تو بہت صحیح اور درست ہے۔ کہ خلاف قانون قدرت ازلی و ابدی کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ لیکن ساتھ اس کے یہ دعویٰ اپنا کہ اوس قانون ازلی و ابدی پر انسانی عقل نے احاطہ تام کر لیا ہے اور پھر اس خیال باطل کے رُو سے شق القمر پر اعتراض کرنا یہ بالکل غلط اور سراسر سمجھ کا پھیر ہے۔ عقلمندی یہ ہے کہ قانون قدرت جو ہنوز انسانی دفتروں میں نا مکمل ہے اوس کو ہمیشہ عجائبات جدید الظہور کا تابع رکھنا چاہیئے نہ یہ کہ جو عجائبات خواص عالم سے کُھلتے جائیں اون کو باوجود ثبوت کے اس وجہ سے رد کر دیں۔ کہ جو کچھ آج تک ہمیں معلوم ہے یہ اوس سے زائد امر ہے اس سے زیادہ تر کونسی فضول گوئی اور بے سمجھی ہو گی کہ اپنے چند روزہ اور محدود اور مشتبہ تجربہ کو خدا تعالیٰ کا مکمل قانون قدرت خیال کر بیٹھیں اور پھر آئندہ جو اسرار کُھلتے جاویں اون کو اس بناء پر خلاف قانون قدرت سمجھیں۔ کہ وہ ہمارے معلومات سابقہ سے زیادہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپنے اس رسالہ کے مقدمہ مذکورہ بالا کو پڑھ کر سمجھ لیا ہو گا۔ کہ قانون قدرت کیا چیز ہے اور کس حالت میں کسی امر کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ خلاف قانون قدرت ہے اگر آپنے اب تک اس مقدمہ کو غور کر کے نہیں دیکھا تو میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ غور سے اوس مفید مقام کو پڑھیں کیونکہ اون علمی نکات کے جاننے بغیر آپ قانون قدرت کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔

اور یہ سوال کہ شق القمر سے انتظام عالم میں فتور واقعہ ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں اگر کسی کی خود اپنی ہی عقل میں فتور نہ ہو تو سمجھ سکتا ہے کہ کسی چیز کے ایک نئے خاصہ کا ظہور میں آنا اوس کے پہلے خاصہ کے ابطال کے لئے ایک لازمی امر نہیں ہے۔ سو اسی قاعدہ کی رو سے دانشمند لوگ جو خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں سے ہمیشہ ہیبت زدہ رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ حکیم مطلق جس کی حکمتوں کا انتہا نہیں اوس کی طرف سے قمر و شمس میں ایسی خاصیت مخفی ہونا ممکن ہے کہ باوجود انشقاق کے اون کے فعل میں فرق نہ آوے اسی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ نزدیک آگئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اس آئتہ کا مطلب یہ ہے کہ روز اوّل سے حکیم مطلق نے ایک خاصہ مخفی چاند میں رکھا ہوا تھا۔ کہ ایک ساعت مُقررہ پر اوس کا انشاق ہو گا اور یہ ظاہر ہے کہ نجوم اور شمس اور قمر کے خواص کا ظہور ساعات مقررہ سے وابستہ ہے اور ساعات کو حدوث عجائبات سماوی و ارضی میں بہت کچھ دخل ہے اور حقیقت میں قوانین قدرتیہ کا شیرازہ انہیں ساعات سے باندھا گیا ہے۔ سو کیا عمدہ اور پُر حکمت اور فلسفیانہ اشارہ ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ نے آئت مندرجہ بالا میں فرمایا۔ کہ چاند کے پھٹنے کی جو ساعت مُقرر اور مُقدر تھی وہ نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس آئت کے آگے ہی فرماتا ہے۔ وکذّبوا واتّبعوا اھوائھم وکل امرٍ مستقر۔ یعنے کفار نے تو چاند پھٹنے کو سحر پر حمل کیا اور تکذیب کی مگر یہ سحر نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے اون امور یعنے قوانین قُدرتیہ میں سے ہے جو اپنے اپنے وقتوں میں قرار پکڑنے والے ہیں اور عقلمند انسان اس نشان قدرت سے کیوں تعجب کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے کارخانہ قُدرت میں یہی ایک بات بالاتر از عقل ہے جو حکیموں اور فلسفیوں کی سمجھ میں نہیں آئی اور باقی تمام اسرار قدرت اونہوں نے سمجھ لئے ہیں اور کیا یہ ایک ہی عقدہ لاینحل ہے اور باقی سب عقدوں کے حل کرنے سے فراغت ہو چکی ہے اور کیا اللہ تعالیٰ کے عجائب کاموں میں سے یہی ایک عجیب کام ہے اور کوئی نہیں بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو اس قسم کے ہزارہا عجائب کام اللہ تعالیٰ کے دنیا میں پائے جاتے ہیں زمین پر سخت سخت زلازل آتے رہتے ہیں اور بسا اوقات کئی میل زمین تہ و بالا ہو گئی ہے مگر پھر بھی انتظام عالم میں فتور واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ جیسے چاند کو اس انتظام میں دخل ہے۔ ویسا ہی زمین کو۔ غرض یہ ملحدانہ شکوک انہیں لوگوں کے دلوں میں اُٹھتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو اپنے جیسا ایک ضعیف اور کمزور اور محدود الطاقت خیال کر لیتے ہیں اگر خدا تعالیٰ پر اس قسم کے اعتراض وارد ہو سکتے ہیں تو پھر کسی طور سے عقل میں پکڑ سکتی کہ یہ بڑے بڑے اجرام عُلوی و سفلی کیونکر اور کن ہتھیاروں سے اوس نے

نہ ماڈالے۔

باقی رہا یہ امر کہ ممالک غیر اور اقوام غیر کی تاریخ مین ایسی بڑی بات کا ذکر یعنی شق القمر کا ذکر ضرور چاہیئے۔ اس کے جواب مین مین کہتا ہون۔ کہ آپ اپنے اسی قول سے ملزم ٹھہر سکتے ہین کیونکہ جس حالت مین چاند کے دو ٹکڑہ کرنے کا دعویٰ زور شور سے ہو چکا تہا۔ یہان تک کہ خاص قرآن شریف مین مخالفون کو الزام دیا گیا کہ انہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور اعراض کر کے کہا کہ یہ پکا جادو ہے اور پھر یہ دعویٰ نہ صرف عرب مین بلکہ اسی زمانہ مین تمام ممالک روم و شام و مصر و فارس وغیرہ دور دراز ممالک مین پھیل گیا تہا۔ تو اس صورت مین یہ بات کچھ تعجب کا محل نہ تہا۔ کہ مختلف قومین جو مخالف اسلام تہین۔ وہ دم بخود اور خاموش رہتین۔ اور بوجہ عناد و بغض و حسد شق القمر کی گواہی دینے سے زبان بند رکھتین۔ کیونکہ منکر اور مخالف کا دل اپنے کفر اور مخالفت کی حالت مین کب چاہتا ہے۔ کہ وہ مخالف مذہب کی تائید مین کتابین لکھے یا اوس کے معجزات کی گواہی دیوے۔ ابہی تازہ واقعہ ہے۔ کہ لالہ شرمپت و ملاوامل آریہ سیالکوٹ قادیان و چند دیگر آپ کے آریہ بہائیون نے قریب ۲۰ کے الہامی پیشگوئیان اس عاجز کی بچشم خود پوری ہوتی دیکھین۔ جنمین پنڈت دیانند کی وفات کی خبر بہی تہی چنانچہ اب تک چند تحریری اقرار بعضون کے ہمارے پاس موجود پڑے ہین لیکن آخر قوم کے طعن و ملامت سے اور نیز اون کی اس دہمکی سے کہ ان باتون ۔ ۔ ۔ ۔ کی شہادت سے اسلام کو تائید پہونچیگی۔ اور وہ امر ثابت ہوگا۔ کہ جس مین پہر وید کی خیر نہین ڈر کر منہہ بند کر لیا اور ناراستی سے پیار کر کے راستی کی شہادت سے کنارہ کش ہو گئے۔ سو مخالف ہونے کی حالت مین اگر کوئی ادائے شہادت سے خاموش رہے تو کچھ تعجب کی بات نہین بلکہ تعجب کی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر مخالف کی طرف سے ایک دعوے کا جہوٹا ہونا کہل جائے۔ تو یہ جہوٹ کی شہادت کے لئے قلم نہ اوٹہاوین اور دروغگو کو اوس کے گہر تک نہ پہونچا دین۔ سو مین پوچہتا ہون۔ کہ اگر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عام اور علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کر دیا تہا کہ میرے ہاتھ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور کفار نے اوس کو بچشم خود دیکھ بہی لیا ہے۔ مگر اوس کو جادو قرار دیا اپنے اس دعوے مین سچے نہین تہے تو پہر کیون مخالفین آن حضرت جو اوسی زمانہ مین تہے جن کو یہ خبرین گویا نقارہ کی آواز سے پہونچ چکی ہتین چپ رہے اور کیون آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا۔ کہ آپنے کب چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکہایا اور کب ہم نے اوس کو جادو کہا اور اس کے قبول سے منہہ پہیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور منہہ بند رکہا یہان تک کہ اس عالم سے گذر گئے کیا اون کی یہ خاموشی جو اون کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل برخلاف تہی۔ اس بات کا یقین نہین دلاتے کہ کوئی ایسی سخت روک تہی جس کی وجہ سے کچھ بول نہین سکتے تہے۔ مگر بجز ظہور سچائی کے اور کونسی روک تہی جو معجزہ مکہ مین ظہور مین آیا تہا۔ اور مسلمان بہی کمزور اور غریب اور عاجز تہے۔ پہر تعجب یہ کہ اون کے بیٹون یا پوتون نے بہی انکار مین کچھ زبان کشائی نہ کی۔ حالانکہ ان پر واجب و لازم تہا کہ اگر اتنا بڑا دعوے افترا محض تہا اور صدہا کوسون مین مشہور ہو گیا تہا۔ اس کی رد مین کتابین لکہتے اور دنیا مین شائع و مشہور کرتے اور جبکہ ان لاکہون آدمیون عیسائیون۔ یہودیون۔ مجوسیون وغیرہ مین سے رد لکہنے کی کسی کو جرات نہوئی اور جو لوگ مسلمان تہے۔ وہ علانیہ ہزارون آدمیون کے روبرو حلفیہ گواہی دیتے ہو جن کی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون مین مندرج پائی جاتی ہین۔ تو یہ صریح دلیل اس بات پر ہے۔ کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ کر چکے تہے اور رد لکہنے کے لئے کوئی بہی گنجائش باقی نہین رہی تہی اور یہی بات تہی جس نے اونکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکہا تہا سو جبکہ اوسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات مین شق القمر کا معجزہ شیوع پا گیا۔ مگر اون لوگون نے مجدت نسودہ ہو کر اوس کے مقابلہ مین دم بہی نہ مارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اوس کے ابطال کی کیونکہ اس بات کا جواب مخالفین اسلام کے پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد اونہین ضرور لکہنا چاہئے تہا اونہون نے کیون نہین لکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معمولی درویش یا گوشہ نشین نہین تہے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذاہب پر کچھ حملہ نہین کیا چشم پوشی کے لائق تہا بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تہے اس صورتمین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تہے۔ ماسوا اس کے یہ بہی کچھ ضروری معلوم نہین ہوتا۔ کہ واقعہ شق القمر جو چند سکنڈ سے زیادہ نہین تہا۔ ہر ایک ولایت کے لوگ اطلاع پا جاوین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی تفاوت اور کہین جگہ مطلع ناصاف اور پرغبار ہونا اور کسی جگہ ابر ہونا ایسا ہی کئی اور ایک [illegible] عدم رویت ہو جاتے ہین اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کی طرف نظر لگائے رکہے بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنے کا اور بعض موسمون مین اندر بیٹھنے کا ہے ایسا التزام بہت بعید ہے

پہر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بہی لکہتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندوؤن کی معتبر کتابون مین بہی شہادت پائی جاتی ہے۔ مہابھارتہ کے دہرم پرب مین بیاس جی صاحب لکہتے ہین کہ اون کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہو کر پہر مل گیا اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہین لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہابھارتہ وغیرہ پران کچھ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹھ سو یا نو برس ہوا ہے اب قرین قیاس ہے کہ مہابھارتہ یا اوس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت تہا لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندوؤن کے اپنے بزرگون کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤن مین مؤلف تاریخ فرشتہ کے وقتین ہی بہت کچھ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اوس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندوؤن سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہارکہ جو متصل دریائے چنبل صوبہ مالوہ مین واقع ہے اب اس کو شاندہ دہارنگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹھا تہا ایکبارگی کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پہر مل گیا اور بعد تفتیش اوس پر کہل گیا کہ یہ نبی عربی کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہو گیا اس ملک کے لوگ اوس کے اسلام کی وجہ بیان کرتے ہین اور اوس گرد و نواح کے ہندوؤن مین یہ ایک واقعہ مشہور رہا تہا جس بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب مین لکہا بہرحال جب آریہ دیش کے راجون تک یہ خبر شہرت پا چکی اور آریہ صاحبون کے مہابھارتہ مین درج بہی ہو گئی اور پنڈت دیانند صاحب پرانون کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجہتے ہین اور قانون قدرت کی حقیقت بہی کہل چکی تو اگر اب بہی لالہ مرلی دہر صاحب کو شق القمر مین کچھ تامل باقی ہو تو اون کی سمجھ پر ہمین بڑی بڑی افسوس رہیگا +

چین کی بیوہ ملکہ سب سے پہلے ۱۸۶۱ء مین فغفور "ہین فنگ" کے انتقال پر چمک دمک دکھلانے لگی جبکہ معمولی درباری سازشون سے جانشینی کے مسئلہ کا فیصلہ ۶ سالہ بچے ٹنگچی کے انتخاب پر ہوا۔ اس کی والدہ اور فغفور کے باپ کی منظور نظر کنیز بیوہ ملکہ ٹسی ہسی دونون نائب السلطنت قرار پائین اوس وقت سے اب تک چالاک و فرزانہ ملکہ ٹسی ہسی نے سلطنت کی باگ اپنے ہاتھون مین رکھی ۱۸۷۵ء مین فغفور ٹنگچی جبکہ وہ بالغ ہوکر صاحب اختیار ہونیوالا تھا۔ دفعتہً انتقال کر گیا۔ اس ناگہانی وفات پر لوگون مین طرح طرح کی افواہین اڑین۔ بعض کا خیال تھا۔ کہ اپنی حکومت مین فرق نہ آنے دینے کے خیال سے ٹسی ہسی نے اوسے روانہ عدم کر دیا۔ ابھی یہ شکوک و شبہات یکسو نہ ہوئے تھے۔ کہ فغفور ٹنگچی کی والدہ بھی جو نیابت سلطنت مین ٹسی ہسی کی شریک تہی دفعتہً مرگئی اندرون محل سرا کی سازشون اور اون کی صحیح وجوہات کا بیوہ ملکہ نے جواب بلا شرکت احدے چین کی فرمانفرما تہی کوئی سراغ نہ لگنے دیا۔ ٹسی ہسی نے ٹنگچی کی بجائے کوانگسو کو جو صرف تین سال کا بچہ تہا۔ فغفور چین منتخب کیا۔ اور خود بدستور بے غل و غش حکمران رہی ۱۸۹۸ء مین جب کوانگسو کچھہ ہاتھ پاؤن نکالنے لگا اور اوس نے اصلاحات کا اعلان مشتہر کیا۔ تو ٹسی ہسی نے اُسے معزول کرکے انتظام سلطنت اپنے متعلق کر لیا اور جن اصلاحات کا فغفور نے وعدہ کیا تہا بذریعہ اعلان اون کو منسوخ کر دیا۔ لیکن فغفور کو ہلاک نہ کیا کیونکہ ایسا کرنا اسے مقتضائے وقت معلوم نہ ہوا۔ اگرچہ فغفور کے مارے جانے کی افواہین زور شور سے اڑتی رہین مگر یہ صحیح نہ تھین۔ فغفور جب تک زندہ رہا مسلوب الاختیار رہا۔ بوکسرون کے ہنگامے مین اس مین کچھہ شک نہین کہ ٹسی ہسی مفسدون اور انقلاب پسندون سے دلی ہمدردی رکھتی تہی اور اوس نے رعایا کے نام متواتر اس مضمون کے فرامین شائع کئے تہے۔ کہ جس طرح ممکن ہو اجنبیون کو ملک سے نکال دو۔ لیکن اس شورش کے فرو ہونے کے بعد جب وہ فغفور کے ساتھہ پیکن واپس آئی۔ تو طاقتون کو ان کو فرمان رہا تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ کیونکہ کوئی اور مدعی تخت و تاج موجود ہی نہ تہا اگرچہ اوڑہی ملکہ ابتدا مین اصلاحات کی مخالف تہی۔ مگر آخرش اوسے رفتار زمانہ کے ساتھہ رنگ بدلنا اور اصلاحات جدید کا حامی ہونا پڑا۔ چنانچہ اوس نے مدبرین چین کا ایک مشن دنیا کی پارلیمنٹون کی کیفیت در وضع قطع کا معائنہ کرنے اور اون کے قواعد و ضوابط پر غور کرنے کی غرض سے بھیجا تاکہ وہ چین مین پارلیمنٹ قائم کئے جانے کی سکیم مرتب کرکے پیش کرین۔ مزید برآن بیوہ ملکہ نے بذریعہ فرمان چین کو پارلیمنٹ عطا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اوسے وجود مین لانے کے لئے سعی موفور کر رہی تہی کہ فغفور کے مرتے ہی دوسرے روز اُسے بھی پیام اجل آگیا

ذیل مین ٹرکی کے اون ممالک کا نقشہ درج کیا جاتا ہے جو کسی زمانہ ٹرکی کے باجگزار تہے مگر دول یوروپ کی ڈپلومیٹک چالون اور ٹرکی کی کمزوری سے آہستہ آہستہ آزاد ہوتے گئے۔ نقشہ مین اون ممالک کا رقبہ۔ آبادی۔ سالانہ آمدنی اخراجات۔ فوج بحالت امن۔ بحالت جنگ۔ اخراجات ریلوے اور قرضہ درج کر دیا گیا ہے اس نقشہ مین مبالغہ و غلط بیانی سے کام نہین لیا گیا

	بلگیریا	یونان
رقبہ مربع میل۔	۳۸۰۸۰	۲۵۰۰۰
آبادی	۴۰۳۵۰۰۰	۲۶۳۱۰۰۰
آمدنی	۵۰۸۹۰۰۰	۵۳۱۲۰۰۰
اخراجات	۵۰۸۹۰۰۰	۵۳۱۲۰۰۰
فوج بحالت امن	۵۲۰۰۰	۱۵۰۰۰
فوج بحالت جنگ	۳۵۰۰۰	۸۵۰۰۰
اخراجات فوج	۱۱۵۲۰۰۰	۳۷۴۰۰۰
ریلوے	میل ۱۱۲۰	میل ۸۴۵
قرض	۱۵۰۰۰۰۰۰	۲۸۸۷۵۰۰۰

	رومانیا	سرویا
آبادی	۵۹۰۶۰۰۰	۲۴۹۲۰۰۰
رقبہ مربع میل	۵۰۷۰۰	۱۸۷۵۰
آمدنی	۱۰۱۰۹۸۰۰۰	۳۵۲۱۴۴۰
اخراجات	۱۰۰۷۸۰۰۰	۳۵۱۷۰۰۰
فوج بحالت امن	...	۲۵۰۰۰
″ ″ جنگ	...	۱۱۰۰۰
اخراجات فوج	...	۱۲
ریلوے	میل ۱۹۷۴	میل ۱۳۹۸
قرض	۵۷۰۰۰۰۰	۱۸۴۳۹۰۰۰

بحساب پونڈ (پونڈ پندرہ روپیہ کا ہوتا ہے)

وقت اَب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

(یہ پیشگوئی پوری ہوئی)

پچھلے سوموار کو جو جلسہ آگاہی چندہ کے لئے کیا گیا تہا۔ اس مین بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس طوفان سے ۲۰ تعلقے برباد اور اجاڑ ہوگئے ہین ۲۴ ہزار مکان منہدم ہوگئے ہین ڈیڑھ بلکہ دو کروڑ روپیہ کی غیر منقولہ جائداد تباہ ہوگئی اور ایسے ہی نقد اثاثہ یعنے منقولہ جائداد کا نقصان ایک اور دو کروڑ کے درمیان بیان کیا جاتا ہے اس روز کے جلسے مین ایک لاکھہ ۱۹ ہزار چندہ جمع کیا گیا تہا۔ علاوہ اوین بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین ہزار سے زیادہ انسانی جانین بھی ہلاک ہوگئی ہین۔

اخبار عام مین کسی صاحب نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ ریاست بہاولپور نے ۵۰ ہزار ندوہ اور ۵۰ ہزار انجمن حمایت اسلام کو خزانہ عامرہ سے عطا فرمایا۔ اور پچیس ہزار زمینداران ریاست سے وصول کرکے دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ دو ہزار کی سالانہ امداد بھی دی جایا کرے گی ان اقوام کے دیتے وقت ریاست کے لوگون کی مفلوک الحالی اور ان کی ضروریات کا اندازہ کر لیا گیا ہے۔ سوال واقعی غور طلب ہے دیکھئے ارکان ریاست اس کے متعلق کیا ارشاد کرتے ہین۔

جو لوگ سلف گورنمنٹ کے دعویدار ہین اون مین سے بعض کی اخلاقی حالت کیا ہے اس کا اندازہ مفصلہ ذیل واقعات سے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سریندر بنرجی نام چوک بیڈن (کلکتہ) کے میدان مین مفسدانہ لیکچر دیتا ہوا گرفتار ہوا جو انارکسٹون کی کارروائیون کی تعریف کرتا اور کہتا تہا کہ اسی طرح ان سب کو بے تحاشا قتل کرنا چاہیئے۔ جو سرکار کی خوشامد اور خیر خواہی کیلئے ملکی خادمون کو قتل کرتے ہین معلوم ہوا کہ گانجہ پینے کا عادی اور چنڈو خانہ کا آوارہ چلن ہے ہم نہین سمجھتا کہ ایسے شخصون کا دوسرے اہل ملک پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگون سے گورنمنٹ جب کچھہ باز پرس

حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کے متعلق

ایک غیر احمدی کی شہادت

مخدوم مکرم مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ۲۳ نومبر ۱۹۰۸ء مجکو بہاولپور آنے کا اتفاق ہوا اور سپر ڈیرہ مبارک میں ملک محمد دین صاحب افسر انہار کے ساتھ رہا۔ رات کو حضور علیہ السلام کا تذکرہ ہوا مولوی محمد حسین کے بہاول پور آنے کا بھی ذکر ہوا وفات مسیح موعودؑ کا ذکر شروع ہوا۔ جب ثمانین حولا کا سلسلہ چلا تو باتوں باتوں میں مل کر ملک صاحب نے یہ ذکر جو لکھا ہوا ہے مجھ سے کیا اوسی وقت میں نے کہا کہ آپ اس سچی شہادت کا اظہار کریں۔ چنانچہ ملک صاحب نے اپنے قلم سے لکھدیا رجسٹری کر کے آپ کیخدمت میں لکھتا ہوں کہ آپ شائع فرما دیں۔ خاکسار غلام محی الدین انہ بہاول پور

جناب من اِتسلیم۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قدس سرہ مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ آپ کی عمر کی نسبت بلحاظ پیشگوئی ثمانین حولاً او قریباً من ذلک او نزد علیہ۔ مختلف اخبارات میں یہ درج ہوا ہے کہ وہ اس عمر تک نہیں پہونچے۔ کہ جس سے صداقت پیشگوئی مذکورہ بالا کی ہوسکے جہاں تک مجھ کو یاد ہے روزنامہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے حضرت کی وفات کا نوٹ لکھتے ہوئے آپ کی عمر ۶۹ سال درج کی۔ مگر میں نے اس کی تصحیح پھر اوسی اخبار میں نہیں دیکھی عوام الناس عموماً آپ کی عمر ۶۶ یا ۷۰ سال ظاہر کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہ پیشگوئی غلط نکلی۔

۲۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی نہ میں اون احمدیوں میں سے ہوں۔ کہ جن کی شہادت کو مبنی بر حسن عقیدت خیال کیا جاوے۔ پس میں ایک شہادت دینا چاہتا ہوں۔ جس کو ایک ایسے شخص کی شہادت سمجھنا چاہیئے۔ جو کسی جنبہ داری سے متاثر نہیں۔

میں مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا شاگرد ہوں اور جس قدر تھوڑی بہت تحصیل علم دین میں نے کی اوس کا اکثر حصہ صاحب موصوف سے پایا۔ اور مولانا صاحب موصوف کے تلمیذ عزیز ہونے کی مجھے سعادت حاصل ہے ۱۸۹۱ء میں جو مباحثہ مابین مولانا صاحب موصوف اور مولانا مولوی نور الدین صاحب بمقام لاہور بمواجہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی اور قاضی خلیفہ حمید الدین صاحب لاہوری جلسہ عام میں متعلق وفات مسیح علیہ السلام ہوا تھا۔ اس میں کاتب روئداد جلسہ میں تھا۔ اور مجھے خود مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کام پر مامور فرمایا تھا اس روئداد کو اونہوں نے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں شائع کیا اور ایک نوٹ اس رسالہ میں میری نسبت دیا تھا۔ جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں۔

"یہ علی گڈھ کالج میں بی۔ اے کلاس کے طالبعلم ہیں اور ہمارے تلمیذ عزیز ہیں۔ او عسلہ اعدالی یا یتمناہ"

اس سے میری مراد یہ ہے کہ میں شروع سے دعوے حضرت مرزا صاحب کی نسبت مخالفانہ دلچسپی لینے والا شخص ہوں۔ لیکن باایں‌ہمہ میں حق کو چھپانا نہیں چاہتا۔

۳۔ ۱۸۹۱ء کے حصہ اولین میں جب حضرت مرزا صاحب دہلی تشریف لے گئے اور اپنے دعوے کے متعلق اونہوں نے مباہلہ عام علماء دہلی سے کرنا چاہا تو وہ کسی نواب صاحب کے مکان پر فروکش تھے۔ میں بھی مجلس مباہلہ کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے علی گڈہ کالج سے رخصت لیکر آیا۔ مباہلہ تو نہ ہوا۔ کیونکہ علماء نے جہاں تک مجھے یاد ہے۔ وہ شرط پوری نہ کی جس پر حضرت مرزا صاحب اصرار فرماتے تھے یعنے یہ قبل از ابتہال آپ کا دعوے اُسن لیا جاوے۔

مگر میں اس مکان پر جہاں آپ فروکش تھے قریب شام کے گیا اور آپ سے ملاقی ہوا۔ میں نے آپ سے بہت سوالات کئے اور جوابات پائے میں تنہائی میں آپ سے ملا تھا۔ میں نے اوس وقت آپ سے یہ بھی دریافت کیا کہ آپ کی عمر اب کیا ہے تو مجھے بخوبی یاد ہے۔ کہ آپ نے ۵۴ یا ۵۵ سال بتائی تھی۔

اس حساب سے ۱۹۰۸ء [illegible] جناب مرزا صاحب فوت ہوئے۔ تو آپ [illegible] زار پائی پس [illegible] ثابت ہوا

۴۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ستمبر ۱۹۰۸ء میں بہاول پور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں ۷۰ سال کا ہوں۔ اور ابھی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں۔ پھر دوسرے موقعہ پیان ایام میں میں نے پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کس قدر بڑے تھے۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ میں بالکل لڑکا تھا جب وہ طلب پڑہا کرتے تھے اور جوان عمر تھے۔ مجھ سے ۸ یا ۹ سال بڑے ہوں گے۔ اس تخمینہ میں جہاں ۸ - ۹ سال بتائے گئے ہیں وہاں ۹ - ۱۰ ابھی ہوسکتے ہیں۔ لیکن کچھ ہو۔ مولانا صاحب کے بیان کے موافق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی

ثمانین حولاً او قریباً من ذلک

کی پوری صداقت ہوتی ہے۔

ھذا ما اقول صادقاً وعلیمٌ بذات الصدور

والسلام۔ خاکسار ملک محمد دین۔ افسر انہار

(ریاست بہاولپور)

یسوع کی بعض حلیم بھیڑوں کی کارستانیاں

ایک شخص نے قورتنوح کی نسبت یہ رائے ظاہر کی کہ وہ کوئی جنگلی لمبا شہ خدا [illegible] نہیں ہے جس سے خدا اپنے بندوں سے انتقام لیتا ہے بلکہ وہ آفتاب کی روشنی پانی کے بخارات پر پڑنے سے پیدا ہوتی ہے اسپر وہ شخص روم میں قید کر دیا گیا اور اسی حالت قید میں مر گیا مرنے کے بعد پادریوں نے اسکی لاش قبر سے نکال کر آگ میں ڈالدی اور اس کی تمام کتابیں بھی پہونک دیں۔

ایک محکمہ اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ وہ اس علم اور فلسفہ کا مقابلہ کرے جو ابن رشد کے شاگردوں کے ذریعے جنوبی فرانس اور اٹلی میں پہلتا جاتا تھا اس نے ۱۴۸۱ء اور ۱۴۹۹ء کے درمیان (۱۰۲۲۰) اشخاص کو اس محکمہ نے پھانسی دی اور (۹۷۰۳۲) اشخاص کیلئے مختلف سزائیں تجویز کیں سزا دینے کا قاعدہ یہ تھا کہ جن لوگوں پر تہمت لگائی جاتی تھی انکو خاص قسم کے آلات کے ذریعہ سے یہاں تک تکلیف دیجاتی تھی کہ وہ اپنے الزام کا اقرار کر دیتے تھے اقرار کے بعد انکی نسبت محکمہ سزا کا حکم صادر کرتا تھا ۱۵۰۲ء میں لاتران کے پادریوں نے بالاتفاق قرار دیا۔ کہ جو شخص ابن رشد کے فلسفہ کا مطالعہ کرے اسپر لعنت کی جائے مگر رشدانیوں پر پادریوں کی لعنت کا کوئی اثر نہیں ہوا ابن رشد کی کتابیں کسی نہ کسی طرح اون لوگوں کے پاس پہونچ جاتی تھیں جو ابن رشد کے خیالات کے شیدا تھے محکمہ تفتیش نے رفتہ رفتہ ہر جگہ سے رشدانیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالا اور ان کو خوفناک سزائیں دیں پادریوں کے سامنے معترف کئے ..... خیال سے جو عورت اپنے گناہوں کا اقرار کرتی تھی اس سے اس کے رشتہ داروں کے خیالات کا سراغ لگایا جاتا تھا۔ اور ان کو سزائیں دیجاتی تھیں اس زمانہ کے ایک مصنف نے لکھا ہے کہ آجکل یہ ممکن نہیں کہ کوئی عیسائی اپنے بستر پر جان دے جب سے اس محکمہ کی ابتدا ہوئی یعنے ۱۴۸۱ء سے ۱۸۰۸ء تک (۳۴۰۰۰۰) اشخاص کو سزائیں دی گئیں۔ منجملہ ان کے (۲۰۰۰۰۰) آدمی جلائے گئے۔

المفتی

زکوٰۃ ۱۵۰

دو ماہ بعد حساب کرکے سال کی زکوٰۃ دی جائے جائز ہے اور ان دو ماہ کا حساب پھر اگلے سال میں کر دے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے واسطے خاص کرکے کوئی مہینہ مقرر نہیں فرمایا۔

تصویر ۱۵۱

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا۔ ہم لوگ تصویر کا رکھنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ دعا مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کریگا

صدقہ فطر ۱۵۲

صدقہ فطر کن لوگوں پر دینا واجب ہے اور کیا مساکین گروہ پر بھی صدقہ فطر واجب الادا ہے۔ اور مساکین میں کون کون لوگ شامل ہیں۔

جواب میں حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ صدقہ فطر بموجب حدیث کے سب پر ہے۔ غنی ہو یا فقیر۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ جو ایسا نادار ہے۔ کہ اوس کو ممکن نہیں۔ تو لا یکلف اللہ نفسا کے ماتحت ہے۔ مسکین وہ ہے جو کام نہیں کرسکتا۔

قضاء شدہ روزے ساتھ ہی رکھنے ضروری ہیں یا بعد میں رکھے جاسکتے ہیں ۱۵۳

مریض اور مسافر کے لئے قضاء رمضان علی الاتصال ضروری نہیں جب چاہے بتدریج عدت کو پوری کرے۔ جولائی کے روزے دسمبر میں رکھ سکتا ہے یہی شرع اسلام کا حکم ہے۔ یہی معمول امام کا تھا۔

حضرت مسیح موعود پر کسطرح درود پڑھنا چاہئے

فرمایا۔ علی آل محمد میں خلفاء محمد کا دھیان کریں اور مسیح و مہدی خلفاء میں تھے۔

بچہ کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ دینا ۱۵۴

ایک شخص کا خط آیا کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ بچے کے بال اترواتے وقت اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ دی جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ یہ جائز ہے اور سنت نبوی سے ثابت ہے۔

شعر و سخن

نظارہ بازی

(از جناب ثاقب صاحب)

اے نظر باز بدنظر صد آہ — کر لیا تو نے اپنا حال تباہ
تو ہے ہشیار اسپہ سودائی — خوبی و حسن کا ہے شیدائی
دل کے ہاتھوں جو پائمال ہو تو — مردہ حسن خط و خال ہو تو
تیرا دل ہے کہ رند ہرجائی — آنکھ ہے یا کہ مست خودرائی
یہ تیرا دل تجھے ڈبوئے گا — دین و دنیا سے تجکو کھوئیگا
یہ تیری آنکھ خوں رلائیگی — سینکڑوں ہی کنوئیں جھنکائیگی
تو نے خلخال کی سنی جھنکار — بھاگئی تجکو خوبی رفتار
دل پر اضطراب اوچھلنے لگا — جانیوالے کیسا تھ چلنے لگا
لڑگئی آنکھ دل شکار ہوا — ناوک غم جگر کے پار ہوا
ہاتھ سے اپنے دل کو دے بیٹھا — غم دل مفت میں لئے بیٹھا
یہ اثر ہے نگاہ تازی کا — یہ ثمر ہے نظارہ بازی کا
وہ نہ تھا حسن ایک دھوکا تھا — تھوڑے جینے کے لئے تماشا تھا
آب سمجھا سراب کو تو نے — آفتاب ایک تاب کو تو نے
آگئی تو جو نفس کے دم میں — پڑ گیا آتش جہنم میں
سوز فرقت میں جل رہا ہو تو — دل کے کہنے پہ چل رہا ہو تو
تیری ہوتیں جو نیم باز آنکھیں — کرتیں گھائل نہ فتنہ ساز آنکھیں

بند کر آنکھ چشم دل وا کر — چشم دل سے تو اوس کو دیکھا کر
دیکھ کر جس کو نور ہو دل میں — معرفت کا سرور ہو دل میں
حسن جس کا ہے چشمہ خوبی — جسمیں صد گونہ نشان محبوبی
وہ خدائے جہان سراسر حسن — وہ شہ حسن جس کا چاکر حسن
حسن و احسان کی پناہ ہے وہ — مہ جبینوں کا سجدہ گاہ ہے وہ
اوس کو دیکھو تو ہر کہیں ہو وہ — جو نہ دیکھو کہیں نہیں ہے وہ
حسن اور عشق کی بہار ہے وہ — گل و بلبل میں آشکار ہے وہ
جلوہ حسن آفتاب اوس سے — گوہر پر ضیا کی آب اوس سے
بات ثاقب کی مان او نادان — مر کے دیکھو اوس پہ جو ہی جان جہان

تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی! تجھ پہ قربان ہے زر نقد جہان
تو نہیں حاصل تو گنج شائگان ہو رائگان
تو ہی تو جان ... ل سے خلق کی روح و روان
تو نہیں ... نہ دن کا میہمان
تنگدستی گو ہے غا...
غم مٹانے کے ...

روٹھ جائے جس سے تو کون اس کی غمخواری کرے
چھوڑ بیٹھے جس کو تو کون اس کی دلداری کرے
چارہ غم یا دوا سے درد و بیماری کرے
اشک غم آکر بہائے نالہ و زاری کرے

دوست دشمن کی نہیں پروا اگر تو یار ہو
درد و غم کا کچھ نہیں غم تو اگر غمخوار ہو

تجھ سوا اے یار سیمیں سیم و زر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے لب لعل لعل و گہر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے پرہنر فضل و ہنر کچھ بھی نہیں
اے پری رفتار تجھ بن بال و پر کچھ بھی نہیں

کھوکے تجھ سا نازنین انسان پا سکتا نہیں
اس جہاں میں پھر کسی کے ناز اٹھا سکتا نہیں

پیر و برنا کے بہت کچھ تجھ سے ہیں راز و نیاز
تیرے دم سے پر اثر ہے ہر کہ و مہ کی نماز
ہے فقط تیری بدولت دیدہ نظارہ باز
قوت و طاقت سے تیری تیز ہیں دندان آز

تیرے جیسا ڈھونڈکر دیکھیں کوئی ہمدم نہیں
تجھ ہو ہمدم اگر دم بھر میں گویا ہم نہیں

تندرستی کو تو پہلو میں بٹھا دے اے خدا
مژدہ راحت ذرا مجھ کو سنا دے اے خدا
دل سے غم ناتندرستی کا مٹا دے اے خدا
بادہ صحت کا اک ساغر پلا دے اے خدا

قابل رحم اور مضطر ثاقب بیمار ہے
رحم کر اس پر کہ وہ اک بندہ ناچار ہے

ڈاک ولائت

تازہ ڈاک ولائت میں ہمارے پاس وہ کتاب پہونچگئی ہے جس کا ذکر ہم اخبار بدر مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء میں کرچکے ہیں اور جس میں یسوع مسیح کے صلیب پر نہ فوت ہونے بلکہ صرف غش کھا کر بے ہوش ہونے کی خبر ایک پرانے کاغذ سے دستیاب شدہ درج ہے اس کا مفصل حال انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاویگا۔ کتاب کی قیمت ... ہے۔ اگر کوئی صاحب منگوانا چاہیں تو ہماری معرفت منگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کے موہنہ سے جو بات نکلی تھی وہ کیسی سچی ثابت ہورہی ہے اس کتاب کے چھاپنے والی کمپنی احمدی نہیں ہے بلکہ ممکن ہو کہ اوس کو یہ خبر بھی نہ ہو کہ اسکی تصدیق ایک ملہم ... اللہ ...

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اُمّ المومنین حضرت میمونہؓ رضی اللہ عنہا

آپکے والد کا نام حارث ہلالیہ تہا آپ خالد بن ولید مشہور اسلامی جرنیل اور فاتح کی رشتہ مین پھوپھی اور حضرت عبداللہ بن عباس مفسر قرآن کی خالہ ہین ۷ھ مین جبکہ مکہ فتح ہوا تو آپ کا خاوند ابی الدہم بن عبد العزیٰ سے مرچکا تہا اور اس وقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تہی - تو آپ کا نکاح آنحضرت سے ہوا - ابو رافع اس نکاح مین سفیر تھے اور یہ نکاح بمقام سرف مین جو کہ مکہ سے ۹ میل ہے ہوا - وہین حضرت میمونہ نے ۵۱ھ مین وفات پائی - چھہ سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین - یہ آنحضرت کی سب سے آخری بیوی تہین جن کے بعد آپ نے پہر کسی سے نکاح نہین کیا ۔

اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام حارث بن ضرار تہا - جو قبیلہ بنی مصطلق کا سردار تہا - لڑائی مین اسیر ہو کر ثابت بن قیس صحابی کے حلقہ مین آئین - جنہون نے بباعث کبر سنی حضرت جویریہ کے اون کو مکاتب کر دیا - یعنے زرجرمانہ تجویز کر دیا جس کے ادا کرنے پر وہ آزاد ہو سکتی تہین آپ آنحضرت صلعم کے پاس زرچندہ حاصل کرنے کے لئے آئین اور اور اپنا مسلمان ہونا بھی ظاہر کر دیا - آنحضرت نے کل رقم جرمانہ اوسے دیدی - جس کے بعد آپ کا نکاح آنحضرت سے ۵ھ مین ہوگیا - جب صحابہ کو یہ معلوم ہوا تو اونہون نے اس سبب سے کہ اسیران جنگ اب آنحضرت کے سسرال بن گئے ہین سب اسیران جنگ کو جو سو سے زیادہ تھے آزاد کر دیا - اس طرح یہ نکاح بنی آدم کے لئے بڑا بابرکت ثابت ہوا - آپنے ۵۶ھ مین بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمایا جب عمر آپکی ۶۵ سال کی تہی - مروان حاکم مدینہ نے جنازہ پڑہایا ۔

اُمّ المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ سابا یہ خیبر مین سے ہین اور حی بن اخطب سردار یہود خیبر کی بیٹی تہین اون کی پہلی شادی کنعانہ نام ایک رئیس یہود سے ہوئی تہی - جنگ خیبر مین اپنے باپ اور خاوند کے مرجانے کے بعد اسیران جنگ مین قید ہو کر آئین اور مدینہ پہونچکر مسلمان ہوگئین اس لئے ۷ھ مین آنحضرت نے انسے نکاح کرلیا - اور چھہ سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین اور آنحضرت کے انتقال کے بعد ۴۰ سال زندہ رہکر ۵۰ھ ہجری مین وفات پائی حضرت عمرؓ نے آپ کا جنازہ پڑہا آپسے دس حدیثین مروی ہین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسماۃ جنت - سورج گڈہ
" بطولا - " "
نورالدین - " " "
پیر محمد صاحب تلونڈی بھنداں ضلع سیالکوٹ
محمد ہاشم گوپکے گجرات
فیروز علی - چہاونی لاہور
مسمات رحم بی بی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
یعقوب علی صاحب آگرہ
حمید الدین صاحب "
عمرالدین صاحب ملوچیت ضلع سیالکوٹ
عبدالغفور صاحب سانبھر
محمد معظم خان - محلہ ڈہونیوال لودیانہ
پھریدہ - ڈیرہ ضلع ہزارہ
نور احمد صاحب اورحمہ شاہپور
فتحدین صاحب شیخپور گجرات
محمد ابراہیم صاحب تیغ ضلع جالندہر
بہرام خان تریاب پشاور
مسماۃ رسول بی بی اورحمہ شاہپور
مسماۃ زینب بی بی "
مسماۃ غلام

اختر علی صاحب کورٹ انسپکٹر بہاگلپور
علیلی - " " "
اسمٰعیل صاحب " "
ایوب - بہاگل پور
میمونہ " "
بی بی حلیمان خاتون " "
بی بی احرج " "
نورالحسن " "
یوسف " "
بی بی خدیجہ " "
شیخ عبدل - بہاگل پور
محمد " "
معراج الدین سنٹری انسپکٹر شملہ
غلام محمد صاحب شیخپور گجرات
والدہ سردرشاہ داتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ
فضل احمد - پنڈی رام گجرات
نظام الدین - گجرات مال
ملاکنڈ بازار
حشمت علی سپاہی گجرات
محمد خان نمبردار - دوالمیال
خدا بخش صاحب بہیرہ
مسماۃ بی اورحمہ شاہپور
صاحب سکینہ "
" "

میران بخش صاحب کہوکر متصل کہوکر تہسیل
احمد دین صاحب سٹیشن ماسٹر سرگودہ
غلام محمد صاحب پہلور ضلع جالندہر
ابوالاعد صاحب چنگلازی
بہا گلپوری
عبدالرحیم ڈار - اسلام آباد کشمیر
عبدالظفر " " "
منشی محمد جو " " "
غلام حیدر نمبردار فتحپور سرگودہ
سندہی - نند احمد ضلع ہوشیارپور

غلام حبیب نزہال سیال ضلع ملتان
چراغ دین صاحب جیوال ریاست جموں
نبی بخش " "
لال دین " "
عمر حیات " "
مسمات بیگم ۱) دیگران ضلع ہزارہ
میر محمد صاحب بد رضلع شاہپور
مسماۃ راج بی بی " "
نور احمد صاحب مہلو ضلع [illegible]
امام الدین - وہاریوال ضلع [illegible]

رسید زر

۱۱۶۶ - مولوی محمد علی صاحب ۱۲	۱۵۶۶ - محمد شاہنواز ۶
۱۷۰۹ - سید غلام صفدر ۶	۲۱۰۲ - جلال الدین صاحب للعہ
۱۰۱ - نور احمد صاحب عمہ	محمد شفیع صاحب لودیانہ سے
رسول بخش صاحب لاہور ۸	۱۳۳۴ - عبدالرزاق صاحب ۸
۱۵۴۴ - میان عبد اللہ عمر	۱۸۵۴ - میان عبدالولی للعہ
۱۸۶۹ - غلام محمد صاحب للعہ	۱۸۰۱ - عبدالحی صاحب ۶
۸۹۰ - عبدالحکیم صاحب ۶	۹۸ - حاکم علی صاحب عمہ
۱۱۸۳ - نذیر محمد صاحب ۸	منشی اللہ دتا صاحب عمہ
محمد علی صاحب ۱۷۵۴ ۱۲	۱۵۱۱ - رحیم بخش صاحب ۱۲
۱۷۷۳ - جلال الدین ۶	

المخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہین ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اس جگہ بود و باش رکھینگے - فی الحال بالکل مجرد ہین - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو ۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین - بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

ل خبریں

ہ کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر بڈ متوفی
ار نے ۱۲۰۰ روپیہ کی مدد دی ہے۔
ار) میں موجودہ ٹیکس مکانات کی جگہ ٹیکس

م لانا سرکار نے نہیں مانا ہے۔
موضع ریلیتہ میں ۲۰ بنگالی ڈاکوؤں نے لوٹ مار
سے مسلی سمجھے شریف تعلیم یافتہ
تیبوں کا داخلہ برطانیہ اعظم و کینیڈا میں بند کیا
مدمنہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔
ت کے چار دانگ سے ہر روز ہزارہا لوگوں
سے بیشمار ڈیپوٹیشن پیش ہو رہے ہیں۔
پوسٹ آفس میں دی پی کا جدید انتظام
اہ سے چلا آتا ہے ایسا ناقص اور گڑبڑ افزا کر
رف پبلک کا رخانہ دار اور تاجران ہی
ں بلکہ سٹنٹ ڈاک کے ملازمان بھی بہت
تے میں اور ان کا کام بہ نسبت سابق کے
ادر پیچیدگی کی ترقی نمایاں ہے۔ اس
دی پی بھیجنے والوں کو کچھ سر پیر نہیں
ادر متواتر غلطیاں پیش آ رہی ہیں۔ حال
کے پوسٹ آفس میں اسی بدانتظامی
ادہ معلوم ہوا ہے سولہ ہزار روپیہ کے
پتہ لگایا گیا ہے جو چٹھی رسان نے کیا ہے
کہ اس بھاری غبن کا پتہ محض اتفاق سے ہوا
ب نہ مخفی کہ یہ خرابی جلد ہی نوٹس میں آئی۔
انگریزی تعلیم کے لئے جو گارڈن
صاحب کی قابل قدر کوشش سے
سا تھا بڑی خوبی سے چل رہا ہے اور
ہ رپورٹ کے اس کی مالی طمانیت

ل کی کل آمدنی بیس ہزار پونڈ یا تین لاکھ
منجملہ اس کے ساڑھے بارہ ہزار پونڈ
منٹ سے ہے۔ اور آٹھ ہزار
لاکھ بیس ہزار روپیہ) سرمایہ کے منافع
اسے وصول ہوا۔ حضور لارڈ کچنر

نے اس کالج کے لئے اپیل کر کے ایک لاکھ
۳۵ ہزار پونڈ کا سرمایہ بہم پہنچایا تھا۔ منجملہ
اس کے ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ
بینک میں جمع ہے اور باقی ۳۵ ہزار پونڈ یا سوا
پانچ لاکھ روپیہ عمارات کی تعمیر اور کالج کے
سامان کی آراستگی پر خرچ کیا گیا ہے۔ یہ کالج
لارڈ کچنر صاحب فاتح خرطوم کی مہربانی کی نشانی
ہے اس میں عربی زبان کے ساتھ علوم انگریزی
کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے اور اہل سوڈان
میں اس کالج کی بڑی قدر کیجاتی ہے۔
حضور امیر کابل نے بتحریک سردار نصر الله
خان ایک پوسٹ کارڈ نافذ کیا۔ قیمت
ایک آنہ ڈبل ہے۔
حیدر آباد دکن میں جو مدراسی چلتی ٹرین میں
۔۔۔ تھا وہ سال کے لئے جلاوطن

یہ سب ہے۔
جمعرات صبح کو درمیان مصطفےٰ آباد دو برارہ
دو مسافر ٹرینوں میں تصادم کا حادثہ ہو
گیا ہے۔
بمبئی میل کی آپ اور ڈون ٹرینیں تھیں
ڈون ٹرین کا تمام انجن سٹاف ہلاک ہو گیا۔
ایک بنگالی قیدی جزائر انڈمان سے بھاگا
سمندر میں پڑ گیا۔ تختہ پر سوار تھا۔
ٹرانسوال میں ہندی لوگ اب بلا چون چرا آ کر
کے رجسٹری کراتے ہیں۔ ۸ ہزار رجسٹر
ہو چکے۔
حکام ٹرانسوال نے ایکہزار ہندوستانیوں
کی درخواستیں بابت رجسٹریشن خارج کیں یا
اینڈ و جاپان کے فریج علاقہ صنوبی میں چھ دیسیوں
کو بجرم نمک حرامی پھانسی ہوئی دو کو لمبی قید
گورنمنٹ کی طرف سے یونیورسٹی کو اکیس
ہزار لانہ امداد ملتی ہے اور پچھلے
دنوں مجلس سنڈیکیٹ نے ایک جلسہ میں
قرار دیا کہ لوکل گورنمنٹ سے مزید امداد کے
لئے درخواست کیجائے۔ اس
کہ علاوہ رقم مذکورہ کے گورنمنٹ
کے لئے اوپر پچاس ہزار روپیہ

فرمائے اور اس کے علاوہ جہلم یا چناب کی
نو آبادیوں میں جس طرح اوروں کو نہری زمین کے
مربعے دئے جاتے ہیں اسی طرح کچھ مربعے
اراضی کے یونیورسٹی پنجاب کو بھی عطا کئے جاویں
جن کی آمدنی سے یونیورسٹی کی مالی ضروریات
کا بڑا حصہ پورا ہو جاوے گا۔ اس عرضداشت میں
گورنمنٹ عالیہ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا جو ساڑھے
اکیس ہزار روپیہ سالانہ سرکاری خزانہ سے پنجاب
یونیورسٹی کو دیا جاتا ہے آیا وہ کسی خاص شرط
پر دیا جاتا ہے یا کہ یونیورسٹی کو اختیار ہے کہ اس
رقم کو جیسے مناسب سمجھے اپنی مرضی سے
خرچ کرے۔ اس کے جواب میں جناب نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر افسوس کرتے ہیں کہ خزانے
کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ مزید امداد کی درخواست
پر غور کیا جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ فیسوں کی شرح
اسی غرض سے بڑھائی گئی ہے۔ کہ یونیورسٹی
کی آمدنی میں معقول ترقی ہو چنانچہ ترقی خاطر خواہ
ہے۔ پھر حضور ممدوح نہیں سمجھ سکتے کہ مزید
امداد کیوں چاہی جاتی ہے۔ درخواست میں
چاہا گیا تھا کہ نو آبادی انہار میں زمین کے مربعے
دئے جائیں۔ اس کو حضور لفٹنٹ گورنر اصول
کے برخلاف سمجھ کر منظور نہیں کر سکتے ہیں
حضور لفٹنٹ گورنر صاحب فرماتے ہیں
کہ یونیورسٹی ہرگز مجاز نہیں ہے کہ ۲۱½ ہزار
روپیہ کی سالانہ امداد کو جس طرح چاہے خرچ
کرے بلکہ یہ رقم خاص اس لئے منظور کی گئی
اور دیجاتی ہے کہ مشرقی علوم کی تربیت اور ترقی
پر خرچ کیجائے۔
امسال کالج پارٹی نے ۴۶ + ۴۰ ہزار اور چھوٹی والی
سماج نے ۱۷ + ۳ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔
آسٹریا نے ۔۔۔ ہٹ دھرمی اور خود غرضی
سے ٹرکی کے صوبجات ہرزیگونیا اور بوسنیا کو
اپنی قلمرو میں ملا لیا ہے۔ لیکن باشندگان ٹرکی
نے اہل آسٹریا کو اس بے ایمانی کے عوض میں
سبق دینے کا جو طریق اختیار کیا ہے اس کی
قدر تعریف کیجائے کم ہے۔ تمام ترکوں نے
ہے کہ آسٹریا کا تیار شدہ مال بالکل خریدنہ

سٹرین جہازوں پر مال روانہ نہ کیا جائے۔ اور نہ ان پر کوئی ترک سوار ہو۔ اس بائیکاٹ

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں کو مثل سیف چشتیائی درہ ودانی غاشیہ ... قصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیتہ وعداللہ الذین آمنوا منکم ... سورۂ نور کی تفسیر بطور تتمہ خصوصیت قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے ... میں پڑھتے پڑھتے دل سے کے تو احمد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ رکردی گئی ہے۔

معیار الصادقین یہ کتاب بھی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں۔ جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

براہین احمدیہ یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اس میں وہ الہامات درج ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوش خط و اعلیٰ چھپی ہے۔
قیمت بے جلد صمہ ر اور مجلد صمہ ۱۲ر۔ لیکن خریداران کو رعایت دی جاوے گی۔

درثمین حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) بے جلد ۶ر مجلد ۸ر

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیے بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب۔ ہندی نظم۔ نہایت دلچسپ و عجیب ... لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ... ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی ... صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی ... عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ شہید مرحوم کی ... کے شہادت ... ثابت کئے گئے ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے اس سے ... روپے کو بھی گمان نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے ... مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر ہیڈ ... پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت غلامی ۱ر اور عصمت انبیاء ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں۔ نہایت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتیں نقل کر اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اوسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا ... ہ۔ قیمت ۴ر

نظم ... قیمت ۱ر

کامن احمدی (الہ آباد والے) قیمت ۱ر

کامن احمدی (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۱ر

**لیکچر ... ** ماسٹر عبدالرحمان صاحب نو مسلم کا یہ لیکچر قابل دید ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

سیر ... ... نہایت عمدہ معلومات ... ہیں۔ قریباً پانسو صفحہ کی کتاب۔ قیمت ... ہے۔

عیسائی مذہب عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

الہام الصدیق پنجاب کے مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف سے ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۸ر ... جلد منگوائیے۔

معیار ... مصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب نو مسلم۔ ... قیمت ۱ر

سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی موم یائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع تسکین طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دفع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تخفیف فساد بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ نفثت سنگ گردہ و مثانہ و البول۔ سیلان منی۔ بوسیدگی اوجاع مفاصل وغیرہ ... تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر کوئی طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک تولہ ۵ دو تولہ ۱۲ اور پانچ تولہ (اللعمار) ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۲۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی سے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں (مثل سیف چشتیائی درہ درانی غزنت) [illegible] کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعداللہ الذین آمنوا منکم سورۃ نور کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں [illegible] مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا [illegible] میں [illegible] پڑھتے دل سے کے تواجد اور تواقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ کر دی گئی ہے۔

معیار الصادقین — یہ کتاب [illegible] اکمل آف گولیکی [illegible] لکھی ہے۔ اس میں سات [illegible] اصول [illegible] گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مدعی کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اس میں وہ الہامات درج ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ صفحے کے ذمی کاغذ پر نہایت خوش خط و اعلیٰ چھپی ہے۔

قیمت بے جلد صہ ۱۲ اور مجلد صہ ۱۲ ۔ لیکن خریداران [illegible] رعایت سے دی جاوے گی۔

درثمین — حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) بے جلد ۶ مجلد ۸

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) کی تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲۔ قیمت ۸ مجلد منگوانا بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب۔ ہندی نظم۔ نہایت دلچسپ [illegible] خوب ہے [illegible] کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت [illegible]

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۂ یٰسین سے پیشگوئی [illegible] صاحبزادہ و حضرت مولانا مولوی [illegible] عبداللطیف صاحب [illegible] رضی اللہ عنہ شہید مرحوم کی شہادت کی [illegible] ثابت کئے گئے ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے اس [illegible] گمان نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۳

غلامی اور عصمت انبیاء — یہ دو قیمتی لیکچر کے [illegible] مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پلیڈر [illegible] پشاور سے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ [illegible] کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۱ اور عصمت انبیاء ۲

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۸

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں۔ نہایت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتیں کر اس کے کلام کا تناقض ثابت کرکے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا [illegible] ۔ قیمت ۴

نظم [illegible] — قیمت ۱

کاسر احمدی (الہ آباد والے) قیمت ۸

کاسر احمدی (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۸

لیکچر لاہور سنگھ — ماسٹر حبیب الرحمان صاحب نومسلم کا یہ لیکچر قابل دید ہے جس میں [illegible] بابا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸

ستیارتھ پرکاش — [illegible] نہایت عمدہ معلومات [illegible] قریباً پانسو صفحہ کی کتاب۔ قیمت [illegible] کر دی گئی ہے۔

عیسائی مذہب — [illegible] تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ [illegible] کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۸

[illegible] — پنجاب کے مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف سے ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے قیمت ۸ [illegible] منگوا لیجئے۔

معیار [illegible] — مصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب نومسلم۔ [illegible] شناخت کے [illegible] قیمت ۱

سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نہیں جس کے اجزا ترکیبی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریفیں طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع تنگی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ و دفع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تنقیح خیث فساد بلغم از خون۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ [illegible] البول۔ سیلان منی۔ یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ [illegible] تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر کوئی طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک تولہ ۱۵ دو تولہ ۱۲ اور پانچ تولہ (للعہ) ہر ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی محصولڈاک بذمہ خریدار۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر

جب لاکر دی جاتی ہے تو فوراً ایک اور خواہش پیدا ہوتی ہے اور پھر اس کے لئے ضد کرتے ہیں غرض انسان کو جدید حاجتیں پیش آتی رہتی ہیں۔ دیکھو ایک ماں بچے کے لئے کس قدر مفید ہے۔ بچہ ہمیشہ اس کی گود میں رہنا پسند کرتا ہے۔ مگر جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے۔ توریت میں لکھا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کی خاطر ماں باپ سے الگ ہوگا۔ میرے نو بچے مر گئے ایک بیوی نے تو اس صدمہ سے سخت تکلیف اٹھائی۔ اس سے پتہ لگا کہ

کوئی محبت کے قابل ہے تو وہ اللہ ہے۔

اس رضا کی خواہش نے تیسرا امر پیدا کیا۔

میں کتابوں کے مطالعہ کا بہت شائق ہوں ایک دفعہ ایک کتاب میں میں نے لکھا دیکھا۔ کہ فلاں مقام و موقعہ پر یہ دعا مانگے۔ یہ پڑھ کر میرے خیال میں آیا کہ ایک دعا مانگ کر کیا کروں۔ ممکن ہے کہ کچھ دن بعد اس کی ضرورت نہ رہے یا ضرورت حالات بدل جانے سے وہی مطلب جو ایک وقت مفید معلوم ہوتا ہے دوسرے وقت مضر ثابت ہو جائے مثلاً کسی سے [illegible] محبت ہو جاوے۔ ممکن ہے اس کی شکل بھونڈی ہو جائے اور پھر اس کا ملنا دکھ کا موجب ہو جائے۔ آخر خدا ہی سے میں نے دعا کی کہ وہ مجھے ایسی دعا سکھا دے جو ایک ہی دعا ہو۔ پس یہ دعا میرے دل میں ڈالی گئی کہ [illegible] اب اس دعا کے ذریعہ [illegible] مجھے قرآن کی محبت دی اور قرآن وہ کتاب ہے [illegible] تمام ضرورتوں کی راہیں موجود ہیں۔ خود قرآن شریف میں موجود ہے۔ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم۔ حضرت [illegible] کی نسبت [illegible] کہا [illegible] حالانکہ [illegible] کا یہ کہنا [illegible] اس آیت کی بنا پر ہے۔ پھر میں نے قرآن شریف سے [illegible] فائدہ اٹھایا۔ یہ [illegible] بات ہے۔ [illegible] دعائیں کیں۔ پھر ان کی نسبت سوچا کہ ان پر اظہار [illegible] کروں۔ کہ وہ قرآن شریف کے خلاف تو نہیں۔ اللّٰھم انی اسئلک بانک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ یہ میری دعا کا ابتدائی مضمون ہوا کہ تمہیں اس دعا میں جو لفظ صمد ہے اس سے مجھے یقین ہوا۔ کہ اللہ نے ہمیں محتاج پیدا کیا ہے۔ ہم کس کے محتاج ہیں اللہ کے۔ نکتہ یہ سوچا۔ کہ جب میرے مولیٰ کا نام صمد ہے۔ اسماء الٰہی کا پرتو انسان پر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جس قدر اللہ کے نام ہیں۔ وہ بعض انسانوں کے بھی ہیں۔ مثلاً سمیع و بصیر اور رؤف اور رحیم کہ نبی کریم کا نام بھی ہے۔ غرض اس کے صفات کی جلوہ گری مخلوق میں بھی دکھائی دیتی ہے تعظیم لامر اللہ کی تعلیم۔ تو لا الہ الا اللہ سے ہوئی اور شفقت علی خلق اللہ صمد نے سکھائی کیونکہ جب ہم اللہ کے محتاج ہیں۔ تو ہم پر جو اس کی صمدیت کا جلوہ ہے اس لحاظ سے ہمارا بھی کوئی محتاج ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہم بھی کسی سے ہمدردی کریں۔ میں نے غور کی کہ میں جوہری کا بھی محتاج ہوں اور اس کے مقابلہ میں ایک پہلو سے مجھ میں صمدیت ہے اور ایک پہلو سے میں اس کا محتاج ہوں۔ وہ مجھ سے روپیہ لینے کی محتاج ہے۔ تو میں اس سے صفائی کا۔ اسی طرح دھوبی۔ غرض مخلوق میں ایک محتاج ہے۔ دوسرا محتاج الیہ۔ اور جو محتاج ہے۔ وہ محتاج الیہ بھی ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ - - - ربنا استمتع بعضنا ببعض۔ اسی صمدیت کے مطالعہ سے مجھے مطلب کا شوق پیدا ہوا اور اجتماع کا بھی کیونکہ احتیاج کا پورا ہونا اجتماع پر موقوف ہے۔ ابتداء ہی سے اجتماع کا فیضان جاری ہے۔ پہلے ماں کی گود میں پھر استادوں سے۔ ابھی ایک قاعدہ پڑھتے ہیں دوسری [illegible] کتاب۔ تیسرے [illegible] اس سے اعلیٰ درجہ کی کتاب پھر اسی اجتماع کے اصل کی [illegible] شادی ہے۔ نکاح سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودة ورحمة ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون پھر اولاد ہوئی۔ اور یہ ایک اجتماع کا فائدہ تھا۔ کہ اس سے زیادہ اجتماع حاصل ہوا۔

میں ایک دفعہ نماز میں [illegible] الحمد للہ پڑھنے لگا۔ تو بعض دکھوں نے شرح صدر کے ساتھ [illegible] پڑھنے سے انکار کر دیا۔ [illegible] کیفیت ورنہ کتنے لوگ جو الحمد للہ پڑھتے وقت یہ سوچتے ہیں [illegible] میں قربان جاؤں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کے کہ معاً یہ خیال بجلی کی طرح میرے دل میں آیا۔ کہ دیکھو مصیبتوں میں ہم انا للہ پڑھتے ہیں۔ جب سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ تو الحمد کا مستحق بھی وہی ہے۔ اس طرف سے ایک پھوٹی ہوئی کوڑی جاتی ہے تو ادھر سے ایک خزانہ آتا ہے۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر او گنج کرم بنہادہ است

اس سے اخلاقی فائدہ یہ ہوا۔ کہ جب تم سب محتاج ہو یہاں تک کہ حجام نہ ہو تو بڑی مشکل ہو۔ پس احتیاج کی مشکلات کو اللہ صمد نے یہ فائدہ پہنچایا کہ لا یسخر قوم من قوم۔ کیونکہ سب ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ گویا سارا رکوع ایک لفظ صمد پر تدبر کرنے سے حل کر دیا۔ دنیا میں کوئی چیز نہیں جو لغو اور بیکار پیدا ہوئی ہے۔ حتے کہ سادن میں ایک کیڑا پاخانہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اسے عربی میں جعل کہتے ہیں اس کیڑے کی خصوصیت ہے۔ کہ جب گلاب کا پھول اس کے پاس رکھا جائے تو وہ مر جاتا ہے۔ اس سے مجھے خیال پیدا ہوا کہ دنیا میں مختلف اشیاء میں۔ کسی کو کچھ پسند ہے کسی کو کچھ۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ صرف خوبی کا متوالا رہے۔ اور عیوب کا خیال تک نہ کرے۔ ادھر کسب طب نے مجھے بڑی مدد دی۔ کہ میں نے کوئی چیز ایسی نہ دیکھی۔ جو کسی نہ کسی طرح پر انسان کے لئے مفید نہ ہو۔ ایسے ایسے فائدے دیکھے ہیں۔ کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ خنگی گدھ [illegible] جو ہوا کی خشک [illegible] راکھ بعض مرضوں میں ایسی مفید ہوتی ہے۔ کہ ہزار روپے کی دوائیں بھی اس کے مقابل میں ہیچ ہیں۔ پھر اجتماع کے حصول کے لئے ایک اور صورت خدا نے پیدا کی۔ میں حضرت صاحب کے زمانے میں التحیات پڑھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے مثنوی کی ایک حکایت یاد آئی۔ کہ ایک تاجر تھا اور اس کا ایک طوطا تھا۔ جب وہ ہندوستان میں آنے لگا تو اس کے دوستوں نے اسے مختلف فرمائشیں کیں اس نے اپنے طوطے سے پوچھا تم بھی کچھ کہو۔ وہ بولا اس نے کہا اور تو کچھ نہیں۔ میرے بھائیوں کو سلام دیدینا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جب طوطوں کی ڈار سے اس نے پیغام کہا تو ان میں سے ایک طوطا گر پڑا۔ یہی قصہ اس تاجر نے اپنے طوطے سے جا کہا وہ سنتے ہی مردہ بن کر نیچے گر پڑا۔ مالک نے افسوس کیا کہ میں نے اسے کیوں ایسی بری خبر سنائی۔ اور اسے باہر پھینک دیا وہ طوطا پھر سے اڑ کر درخت پر جا بیٹھا اور اس نے کہا۔ کہ مجھے گویا اس طوطی ہند نے یہ پیغام دیا تھا۔ کہ جب تک موت اختیار نہ کرو۔ نجات نہیں مل سکتی اس پر میں نے سب انبیاء علیہم السلام کو سلام پہنچایا کہ اے طوطیان چمن رسالت میرا تم پر سلام ہے مجھے بھی کوئی نجات کی راہ بتا دو۔ اس کے بعد میں نے وہ کارڈ شائع کئے۔ جن میں حسن ظن اور دیگر امور حسنہ کے متعلق ایک مجلس الاحباب کے انعقاد کی خبر اور اس میں شمولیت کی ترغیب تھی۔ یہ کارڈ مضمون میں نے سب سے پہلے محمود کو دیا۔ کہ ذرا ابا کو دکھا دو۔ انہوں نے کہا اس سے بہتر اور کیا کام ہو سکتا ہے چودہ سو کارڈ چھاپے گئے تھے اور میرا خیال تھا اتنے احباب

میرے ہو گئے تو مین حضرت صاحب سے دعا کرا تا کہ ہم پڑہ نہ سکین جو اجتماع پر موقوف ہے۔ مگر میرے سوال کو میرے دل کی تڑپ کا حال معلوم تھا مین چندہ سوچا ہتا تھا مگر خدا نے مجھے کئی چندہ سو مخلص احباب دئے ۔ اور میری وہ حالت ہو گئی جو تم دیکھتے ہو۔

اب ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ تم ملہم نہیں۔ تمہاری کیا ضرورت ہے کیا حضرت صاحب ہمارے لئے کم ہدایت چھوڑ گئے ہین ان کی اسی کے قریب کتابین موجود ہین وہ ہمارے لئے کافی ہین یہ سوال بدبخت لوگون کا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی سنت کا علم نہیں رکہتے اس قسم کے سوال سے تمام انبیاء کا سلسلہ باطل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کہہ سکتے ہین کہ علم آدم الاسماء کلہا جب خدا نے سب کچہ آدم کو سنا دیا تو اب نوح اور ابراہیم کیا لانے جانا ضروری ہے۔ کلہا تو آیا کے حق مین آچکا ہے۔ پہر آدم کے لئے سب ملائکہ نے سجدہ کیا۔ پس اب ان دوسرے انبیاء کی کیا ضرورت ہے۔

پہر دم تقدر واقعہ موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے خاتم الرسل خاتم الحکام خاتم النبین خاتم الانبیاء خاتم الانسان ہین اب ان کے بعد اگر کوئی ابوبکر کو نہیں مانتا۔ تو فرمایا۔ فمن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون۔ یعنے جو انکار کرے گا۔ وہ حد اطاعت سے نکلنے والا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نئے نئے دشمن پیدا ہونے رہتے ہین تو نئے نئے ان کے سمجہانے والے بہی مبعوث ہوتے رہتے ہین۔ چنانچہ ایک آیت ہے مایاتیہم من ذکر من ربہم محدث الا استمعوہ وہم یلعبون لا مدرسے مین مین نے ایک کہیل دیکہی۔ رستے کو ایک فریق ایک طرف سے کھینچتا ہے اور ایک دوسری طرف۔ اب جس طرف سے کمزوری ہو گی وہی ہاریگا اسی طرح قرآن مجید مین خدا نے فرمایا۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ گویا مسلمانون کو کہتا ہے کہ دشمن رسے کو ایک طرف کھینچ رہے ہے اب اگر تم اس زعم مین سست ہو کر بیٹھے رہو کہ ہم اپنے آباؤ آدم کے وقت فتح پاچکے ہین تو ضرور شکست کہاؤ گے کیا تم یہ سمجہے بیٹھے ہو کہ ہمارے اعداء دنیا سے اٹھ گئے جب یہ بات نہیں۔ تو پہر اعداء کی مدافعت کے لئے انتظام ضروری ہے مسیح نے اتمام حجت کیا۔ مگر کیا کوئی عیسائی دنیا مین باقی نہیں رہا اور کیا مخالف علماء سب کے سب مرفوع ہو گئے ہرگز نہیں بلکہ ایک مرتا ہے تو دوسرا اوس کا جانشین ہوتا ہے پس تم کس طرح باغی ہو کر کہہ سکتے ہو کہ ہمیں ضرورت نہیں بلکہ

میرے نزدیک جس رسے کو ایک طرف کھینچنے کی ضرورت تہی اب اوس کو زیادہ زور کے ساتھ کھینچنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ زور ڈالا جو ہمارے ساتھ ہوتا جا چکا ہے غرض یہ سوال پہلے آدم پر پڑتا ہے۔ پہر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ پہر ابوبکرؓ پر۔ پہر علی رضؓ پر پہر مہدی پر کہ جب سارے علوم جناب رسالتمآب سنا گئے تو مہدی کی کیا ضرورت ہے۔ حقیقی بات یہی ہے کہ ضرورت ہے اجتماع کی۔ اور شیرازۂ اجتماع قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعے۔ اور پہر یہ اجتماع کسی ایک خاص وقت مین کافی نہیں مثلاً صبح کو امام کے پیچھے اکٹھے ہوئے تو کیا کہہ سکتے ہین کہ اب ظہر کو کیا ضرورت ہے۔ عصر کو کیا۔ پہر شام کو کیا پہر عشاء کو کیا۔ پہر جمعہ کو اکٹھے ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ پہر عید کے دن کیا ضرورت ہے۔ پہر حج مین کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح ایک وقت کی روٹی کہالی تو پہر دوسرے وقت کیا ضرورت ہے۔ جب ان باتون مین تکرار ضروری ہے تو اس اجتماع مین بہی تکرار ضروری ہے یہ مین اس لئے بیان کرتا ہون تا تم سمجہو کہ ہمارے امام چلے گئے تو پہر بہی ہم مین اسی وحدت اتفاق اجتماع اور پرجوش روح کی ضرورت ہے۔

اب مین پوچہتا ہون کہ یہ اجتماع کیون ہوا؟ ہر ایک آدمی نے خود ہی سوچ لیا ہوگا کہ وہان کیون جاتا ہے سردی کا موسم ہے گہرون مین بیماریان ہین تھوڑی سی سرد ہوا لگے پھر کہانسی ہو جاتی ہے۔ وہان گہر مین پلنگون پر سوتے تہے تو یہان کسیر موجود ہے۔ باوجود ان مشکلات کے اپنے اپنے آنے کے اغراض کو تم ہی خوب سمجہتے ہو گے۔ کیا تم اس لئے جمع ہوئے کہ میری نمبرداری کو دیکہو۔ اس مین تو شک نہیں کہ اجتماع کی ضرورت کو تم تسلیم کرتے ہو اب اجتماع کے اغراض جو ہین وہ ہر ایک شخص اپنی اپنی نسبت خوب سمجہتا ہے باہر سے آنیوالے اپنی نسبت خوب جانتے ہین قادیان کے رہنے والے اپنی نسبت۔ مین اپنی نسبت سناتا ہون کہ مین ایسا کسب جانتا ہون جس مین بخوبی مین اپنا گذارہ کر سکتا ہون۔ پہر بہی مین سب کچہ چہوڑ کر یہان آگیا۔ صرف قرآن شریف سیکہنے کے لئے۔ لا الہ الا اللہ کی تڑپ مجہے یہان لائی۔ قرآن میری غذا ہے یہ غذا اگر مین آٹھ پہر مین استعمال نہ کرون تو مین مر جاؤن صرف یہی غرض تہی ورنہ جہان اتنے برس خدا نے مجہے بہتر سے بہتر سامان دیا۔ اور جس نے ستر سال تک مجہے سب کچہ دیا کیا چند سال اور نہ دے سکتا تہا۔ یہان تک جو مین نے تمہین سنایا اس مین نصیحت یہ ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ پر پکے رہو دعا

کیا کرو۔ عقد ہمت اور استقلال سے کام لو۔ قرآن کریم سے محبت رکہو۔ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش مین لگے رہو۔ اگر اللہ راضی ہو تو سب کام ہو جائین۔ صوفیاء کرام مین ایک بزرگ گذرے ہین وہ لکہتے ہین۔ سالک پر کئی حالات آتے ہین۔ ایک وقت آتا ہے وہ فرماتا ہے کہ کچہ نہ مانگو ایک وقت سوال کا حکم دیتا ہے اور پہر فرشتہ اس شخص (جس سے مانگتا ہے) کے دل مین ڈالتا ہے کہ اسے نہ دے۔ اس مین یہ سمجہایا جاتا ہے کہ امید کے قابل اللہ ہی کی ذات ہے۔ ایک وقت قرضۂ حکماً لینے کا حکم ہوتا ہے ایک وقت قرضہ سے امتناعی حکم جاری ہوتا ہے۔ میری آمدنی میرا قرضہ۔ ایک مخفی راز ہے نہ مجہے کسی سے سوال کی حاجت پڑی نہ پڑنے کی امید ہے میرے پاس وہ خزانہ ہے جسے نہ کسی چور کا ڈر ہے نہ کسی دہوکہ باز کا۔ مین یہ بات ظاہر نہ کرتا کیونکہ صوفیا نے منع کیا۔ مگر قرآن کا حکم مقدم ہے کہ اما بنعمۃ ربک فحدث۔ یہان چندے آتے ہین۔ مین ان سے ایک کوڑی کا بہی اپنے لئے روادار نہیں۔ بلکہ ان چندون مین حصہ لیتا ہون۔ ابہی ایک کام کے لئے ہزار کا وعدہ کر کے آیا ہون اور یہ مین اسی راز سے لینے والا ہون۔ جس سے پہلے اپنے کام چلاتا ہون۔ آگے باہر بیٹہتا تہا۔ تو لوگ سمجہتے کہ طب کرتا ہے اب تو مین باہر ہی نہیں آتا۔ بلکہ دن بہر تمہاری خاطر کام کرتا ہون۔ مگر ما اسئلکم علیہ اجراً۔ اس پر مین کچہ اجر نہیں مانگتا۔ ہان جس طرح خدا تعالے نے باوجود غنی ہونے اور لا یسئلکم اموالکم فرمانے کے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما اسئلکم علیہ اجراً کا اعلان دینے کے پہر بہی چندون کی تحریک فرماتے رہتے تھے۔ اسی طرح مین بہی کہتا ہون یہ دینے کی نسبت کچہ کہنا دراصل کچہ دلانا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً۔ تم مال اپنے اموال سے قطع کر کے دو ہم بڑہا دین گے۔ ابوبکرؓ نے کیا دیا۔ ایک کنال زمین سے بہی کم ہوگا۔ حضرت علی نے کیا دیا۔ اور اوس کے بدلے مین کیا کچہ لیا۔ سادات کتنے ہی فسق و فجور مین مبتلا ہون۔ مگر لوگ ان کی عزت کرنے والے موجود ہین۔ غرض یہ چندے انبیاء کے ساتھ ہی رہے ہین اولیاء کے ساتھ بہی۔ پہر ہمارے ساتھ کیون نہ ہین۔ پہر چندہ دینے والون کو بہی بعض وقت بہت سی مشکلات پیش آتی ہین۔ میرے ایک لنگوٹئے یار ہین۔ فضل دین حکیم۔ انہون نے ساری جائداد لکہہ دی۔ لیکن پہر بہی ان کے بہائی بند کہتے ہین کہ مال ڈبونے کا ذریعہ ہے حالانکہ ایک معمولی عقل والا بہی جانتا ہے کہ اس کی نہ اولاد ہے نہ جوانی کی عمر نہ کوئی حقیقی بہائی نہ چچا۔ پس وہ مال جمع کر کے کریگا کیا ہ؟

تم اپنے چندون کی نسبت بالکل اطمینان رکھو ان کی

نسبت کسی قسم کی بدظنی نیک نتیجہ نہیں دے سکتی۔ میں نہ چندہ کی خاطر بنا رہا۔ نہ اس غرض سے کھڑا ہؤا اور نہ اس غرض سے بیعت لی۔ اور یہ جو چندوں کی نسبت کہتا ہوں۔ تو یہ بھی اسی رنگ میں ہے۔ جیسے خدا باوجود غنی ہونے کے زکوٰۃ وغیرہ کا حکم فرماتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی چندوں کے لئے صرف خدا کے فضل سے حصہ والنے کے لئے فرماتے تھے۔ میں انجمن حمایت الاسلام کو اچھا سمجھتا ہوں پر اس میں بھی مالی جھگڑے شروع ہو گئے۔ علی گڈھ میں بھی ایک ہندو مال کھا گیا۔ لیکن تم ایسا خیال تک نہ لاؤ۔ اگر ہم بدذاتی سے تمہارا مال لیں۔ تو تم شکایت نہ کرو۔ تم کہو۔ مومن سمجھتے دیکھو اس سے آگے تین قومیں گذری ہیں۔ عیسائی لوگ اپنے مذہب کی خوبی کو نہیں بتلا سکتے۔ ان دوسروں کے معائب بیان کرنے میں دلیر ہیں۔ پھر ان کے شاگرد شیعہ ہیں۔ وہ بھی کوئی بات نہیں کی ہے اس سے صحابہ کو متہم کر دیتے ہیں۔ پھر تیسری قوم آریہ ہے۔ ان کا بھی یہی پیشہ ہے کہ دوسرے مذاہب والوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اپنے گھر کی طرف نہیں دیکھتے۔ خدا کی نسبت یہ عقیدہ کہ روح و مادہ ازلی ہے اور حقوق العباد میں یہ حال کہ نیوگ کو ایک مقدس کام سمجھتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں تم عیب چینی (خواہ اپنی جماعت کے افراد کی نسبت ہو خواہ بیرونی لوگوں کی) سے بچتے رہو گے۔ ہم اگر تم سے کسی قسم کا دھوکہ کریں۔ تو اس کا وبال ہماری ہی جان پر ہو۔ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے ہو رہتے ہیں۔ خدا خود ان کے لئے سامان بہم پہونچاتا ہے بعض لوگ اعتراض کرتے تھے کہ حضرت صاحب فاخرہ لباس کیوں پہنتے ہیں۔ یہ پچھلے بزرگان قوم کے سوانح سے نا واقفی ہے۔ سید عبد القادر گیلانی نے ایک دفعہ صافہ باندھا جس کی قیمت ۵۰۰ پونڈ تھی۔ کسی نے اعتراض کیا فرمایا ہم نہیں پہنتے۔ جب تک خدا نہ کہے۔ کہ تم پہنو۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں نے باتیں بہت کیں۔ یہ بھی لینے کا طریق ہے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ درد دل سے کہا ہے اب اپنے خیال کے موافق جو کچھ کوئی سمجھ لے۔

کلاً نمد ھؤلاء وھؤلاء وما کان عطاء ربک محظورا

چندے ضرور دینے پڑیں گے۔ اگر دل سے دو گے۔ تو بہتر بدلہ پاؤ گے اور اگر دل سے نہ دو گے۔ تو اجر بھی نہ ملے گا۔

کرزن گزٹ ایک اخبار ہے جو دہلی سے نکلتا ہے اس نے جہاں حضرت صاحب کی وفات کا ذکر کیا وہاں ساتھ ہی یہ بھی لکھا۔ کہ اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے ان کا سر کٹ چکا ہے شخص جو ان کا امام بنا ہے اس سے اور تو کچھ ہوگا

نہیں۔ ہاں یہ ہے۔ کہ وہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے سو خدا کرے یہی ہو۔ کہ میں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں۔ اچھا میں تمہیں قرآن شریف کی چند آیتیں سناتا ہوں۔

ان اللّٰہ اشترٰی من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویقتلون۔ وعدًا علیہ حقًا فی التوراۃ والانجیل والقرآن۔ ومن اوفٰی بعھدہ من اللّٰہ۔ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ۔ وذٰلک ھو الفوز العظیم۔ التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللّٰہ وبشر المؤمنین۔

پہلے میں درد مند دل سے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ تم روح القدس سے مؤید ہو امراض جسمانیہ و روحانیہ سے بچ جاؤ۔ تم دنیا میں مظفر و منصور رہو۔ یہ درد ہے جو اس نے پیدا کیا جس نے مجھے یہ مقام دیا۔ اپنے لئے رب اشرح لی صدری دعا کرتا ہوں اور یہ بھی کہ میرے بھی وزراء ہوں۔ جو میرے بازو کو قوی کریں۔ مگر ایسے کہ اللہ کو راضی کرنا ان کا منشا ہو۔ تم میں واعظ ہوں ان میں اس کے لئے تڑپتا ہوں۔ مگر وہ کہ جن میں اخلاص کامل ہو۔ حقیقی راہ کو جانتے ہوں وہ اپنے کام میں کاہل الوجود نہ ہوں۔

اللّٰہ۔ سارے کامل صفات کے موصوف اور بدیوں سے منزہ ذات . . . . . .

لا الٰہ الا اللّٰہ کا بھی یہی منشا ہے۔

اب ترجمہ سنو۔ اللہ نے لے لیا مؤمنوں سے انکی جانوں اور مالوں کو بھی اس سے معلوم ہوا کہ اب مومن نہ اپنی جانوں کے مالک ہے نہ اپنے مالوں کے۔ پھر وہ لینے سے ضائع نہیں ہوا بلکہ ہمارے حضور موجود ہے۔ ما عندکم ینفد وما عند اللّٰہ باق۔ لڑو مرو اللہ کی راہ میں۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والوں کے لئے جنت ہے یہ وعدہ ہے۔ جو تورات میں بھی ہے۔ انجیل میں بھی قرآن میں بھی۔

مؤمنین کا لفظ بھی آیا ہے قرآن کریم و احادیث سے زیادہ شعبے ایمان کے ثابت ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللّٰہ (پارہ ۲۶)

پانچ باتیں تو اس میں ہیں۔ ایمان باللہ۔ ایمان بالرسول عدم ارتیاب۔ جہاد مال۔ جہاد جان۔

پھر فرمایا۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجًا مما قضیت ویسلموا تسلیمًا (النساء ع ۹) یعنے مومن ہوتا ہی نہیں جب تک محمد رسول اللہ کو ہر امر دین میں حَکَم نہ بنالے۔ رسول کا فیصلہ ماننا اور فیصلہ کے ساتھ جوش ہونا یہ سات ہوئے۔ اب اور سنو!

انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ واذا کانوا معہ علٰی امر جامع لم یذھبوا حتی یستأذنوہ جب کسی امر جامع میں ہو تو بلا اجازت نہ اٹھنا۔ پھر انما یؤمن باٰیاتنا الذین اذا ذکروا بھا خروا سجدًا وسبحوا بحمد ربھم وھم لا یستکبرون۔ پھر تتجافٰی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفًا وطمعًا ومما رزقنٰھم ینفقون۔ جب تذکیر کی جائے۔ تو سجدے میں گر پڑتے اور تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے ہیں تکبر نہیں کرتے۔ اللہ سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ اللہ کے دئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔ پھر ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللّٰہ ورسولہ۔ ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم۔ جب رسول کوئی فیصلہ دیدے۔ تو بشرح صدر قبول کر لیتے ہیں۔

پھر انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللّٰہ ورسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا واطعنا۔ پھر اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علٰی رسولہ

اس میں دو لفظ ایسے آئے ہیں جو آجکل کی بیماریوں کے لحاظ سے ضروری ہیں۔ کتاب کے علاوہ رسول کریم کی فرمانبرداری کی بھی ضرورت ہے۔ میرے نزدیک جو قوم کہتی ہے۔ ہمیں رسول کی اطاعت کی ضرورت نہیں۔ وہ دجال کی قوم ہے یہ کہتے ہیں کہ اطاعت اللہ کے ساتھ اطاعت الرسول ایک شرک ہے۔ میں ان کے لئے سورۃ نوح کی آیت پڑھتا ہوں انی لکم منہ نذیر مبین۔ ان اعبدوا اللّٰہ واتقوہ واطیعون۔ پس اگر یہ شرک ہے۔ کہ اللہ کے سوا نبی کی اطاعت بھی کی جاوے۔ تو اس شرک کا بانی نوح ہے۔ یوں کہو کہ رسول کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے۔ بلکہ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول کے ساتھ اولی الامر منکم بھی آیا ہے۔ طوائف الملوکی کے زمانہ میں خود صحابہ کفار حاکموں کا حکم مانتے رہے۔ پھر ملک حبش میں جو ہجرت کر کے گئے وہ

اس گورنمنٹ کے ماتحت تھے۔ پھر مدینہ میں پہلے پہلے جمہوری سلطنت تھی گویا کل حکومتوں کے نمونے اور ان میں جو مومنوں کا طرز عمل ہونا چاہیئے۔ وہ موجود ہیں میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کے فرمانبردار رہیں اور کبھی ان منصوبوں میں شامل نہ ہوں۔ جیسے کہ اب تک نہیں ہوئے۔ جو گورنمنٹ کے خلاف ہوں۔ پھر فرمایا۔ ان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر۔

پھر فرمایا۔ والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک ھم المومنون حقا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ مہاجرین کو جگہ دینا مومنوں کا فرض ہے پھر انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم۔

پھر وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مومنین۔ (سورہ نور) ولا تھنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ۔ کیونکہ خدا کے ہوتے ہوئے مومن غم کرے تو یہ شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ جب کہ ایک معمولی حاکم کسی کے ساتھ ہو تو کوئی غم نہیں کرتا۔ پس جس کے ساتھ خدا ہو اس کو کیا غم ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ یعقوب علیہ السلام کی مثال پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ روتے روتے ان کا اندھا ہو جانا یہ صحیح نہیں۔ قرآن شریف میں وابیضت عیناہ من الحزن جس کے معنے ہیں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ پھر کسی کی جدائی مومن کو کیوں اتنا غم میں ڈالے۔ جب کہ خدا فرماتا ہے۔ وان یتفرقا یغن اللہ کلا من سعتہ۔ یعنی جدا ہوئے۔ تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کریگا۔

پھر والذین اٰمنوا اشد حبا للہ۔ مومن خدا سے بہت محبت رکھتا ہے۔ پھر الذین اٰمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ۔ پھر اوفوا الکیل ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذلکم خیر لکم ان کنتم مومنین۔ ماپ تول ٹھیک رکھو۔

یہ چالیس کے قریب عام فہم باتیں ہیں ان کے بعد فاصلحوا ذات بینکم ان کنتم مومنین۔ فرمایا اسی لئے ہم نے بیعت میں ایک دوسرے سے محبت بڑھانے کا عہد لیا ہے۔ پھر انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم الآیہ۔ اس کے اخیر میں یتوکلون فرمایا۔ گویا مومن میں توکل بھی ہونا چاہیئے۔

اب احادیث میں ایمان کے شعبوں کا ذکر کرتا ہوں

(۱) قدر خیر و شر کو ماننا ہی جزو ایمان ہے قرآن مجید میں ہے۔ خلق کل شئ فقدرہ تقدیراً۔ انسان کی ساری بلند پروازیاں تمام بلند ہمتیاں تقدیر کے مسئلے پر موقوف ہیں۔ جو تقدیر کو نہیں مانتا وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ ہرچہ گیرد علتی علت شود اگلے زمانہ میں دو فوجوں کا مقابلہ اس طرح ہوتا تھا۔ کہ فریقین میں سے سب سے بڑے پہلوان نکلتے اور آپس میں کشتی لڑتے جو ہارتا وہ جس فریق کا تھا اس کی شکست سمجھی جاتی۔ اب یہ مسلمان ہیں۔ کہ اب تک کشتی لڑے جاتے ہیں۔ بارود سے بہت سے کام نکل سکتے ہیں۔ اس کے متعلق اگلے زمانہ میں سالانہ مشقیں ہوتی تھیں اب وہ اصل غرض بھول گئے اور شب برات رہ گئی۔ جس میں چند ٹوٹکے اور پٹاخے چلا کر اپنا منہ جھلس لیا جاتا ہے۔ پھر نہیں دیکھتے۔ کہ ہمیں اس قسم کی مشقوں کی اب ضرورت ہی نہیں رہی۔ ہوا کے عجائبات کے تجارب کے لئے پتنگ وغیرہ چڑھائے جاتے تھے اب وہ زمانہ گیا وہ مقصد فوت ہو چکا۔ مگر مسلمان لڑکے ابھی تک دن بھر پتنگ چڑھائے جاتے ہیں۔ اور آئے دن کئی جانیں ضائع ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح تقدیر کے مسئلہ کا حال ہے۔ ہر بھلائی کی بھی ایک حد مقرر ہے اور بدی کی بھی۔ جو اس اندازہ سے گذریگا وہ نقصان اٹھائیگا۔ اب اس تقدیر کا مطلب تو یہ تھا۔ کہ اگر سست ہوگے تو چستوں کے نیچے ہیں وہ تم کو لیں گے اور اگر چست ہوگے۔ تو چستوں والے انعام پاؤ گے۔ میں نے اپنی ماں سے بھی اس کے یہی معنے پڑھے تھے۔ جو پنجابی میں مجھے اب تک یاد ہیں۔ اسنے ہر شے دا اندازہ چاہیے ہے۔ تے چاہیے نیک جیسا کوئی کریگا۔ ویسا ہی بھریگا۔ جو آگ کھائیگا انگار ہگیگا۔

پھر یہ کہ رسول کی محبت والدین سے بڑھکر ہو۔ (۲) نمازوں کو قائم کرے (۳) روزے رکھے (۴) حج کرے (۵) مومن وہ ہوتا ہے کہ لوگ اس سے امن میں رہیں (۶) چور۔ زانی مومن نہیں ہوتے جب تک چوری و زنا میں مشغول ہوں (۷) رستے کے دکھ کو دور کرنا یعنی کوئی مسلمان ہو اس کے مقصد میں روک ہو اسے دور کر دینا (۸) محبت للہ۔ بغض للہ (۹) زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے (۱۰) دے تو اللہ کے لئے نہ دے تو اللہ کے لئے (۱۱) نبی کریم کے پاس ایک قوم آئی تھی جس نے عرض کیا ہمیں کچھ سنا دو۔ آپ نے فرمایا ایمان بیس چیزوں کا نام ہے۔ اللہ پر۔ ملائکہ پر۔ کتب پر رسل پر۔ جزا و سزا پر۔ ملائکہ کے ایمان سے کیا فائدہ ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہر وقت انسان کے اندر دو محرک کام کرتے رہتے ہیں۔ ایک نیکی کی ایک بدی کی تحریک کرتا ہے جو شخص نیکی کی تحریک کو مانتا ہے۔ وہ گویا ملائکہ پر ایمان رکھتا ہے اور جب ایک ملک کی بات مان لی جاتی ہے تو فرشتوں سے اس کا ایک قسم کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے پھر قسم قسم کے ملائک اس سے مصافحہ کرتے اور ہر حال میں اس کے موید رہتے ہیں۔ پھر کتب و رسل پر ایمان کی سنو۔ کہ ایک دفعہ مجھے ایک دوست ایک معزز شخص کے پاس لے گیا۔ مجھے اس کی باتوں سے فوراً معلوم ہو گیا کہ علماء کی سخت حقارت کرتا ہے۔ آخر اثناء گفتگو میں اوس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ رسولوں کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا تمہارے نزدیک ایمان کچھ چیز ہے اور اس کی کچھ ضرورت ہے۔ اس نے کہا اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں نے پوچھا یہ نام تم نے کہاں سے سنے۔ جس کتاب سے تم نے یہ سیکھے۔ کیا اس کلام پر ایمان نہیں۔ افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ پھر میں نے کہا کہ اس میں لکھا ہوا دیکھو۔

ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا۔ اولٰئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا۔

جس سے صاف ثابت ہے کہ جو اللہ کو مانتے اور رسولوں کو نہیں مانتے۔ وہی پکے کافر ہیں۔ اس پر وہ بولا نجات کے لئے اللہ اور یوم آخرۃ پر ایمان کافی ہے۔ میں نے کہا سنو قرآن مجید میں ہے۔ والذین یومنون بالاخرۃ یومنون بہ وھم علی صلوتھم یحافظون۔ جو آخرۃ پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج۔ اس کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ پانچ چیزیں تو ایسی ہیں۔ جو ہم کیا کرتے ہیں (۱) الصبر علی البلاء (۲) والشکر علی الرخاء (آرام) (۳) والرضاء بالقضاء (جو ہو چکا اس پر راضی) والصدق عند اللقاء (۵) وترک الشماتۃ للاعداء۔ فرمایا یہ پندرہ ہو گئیں۔ پانچ اور سن لو۔ الذین یتقون۔ ہر کام

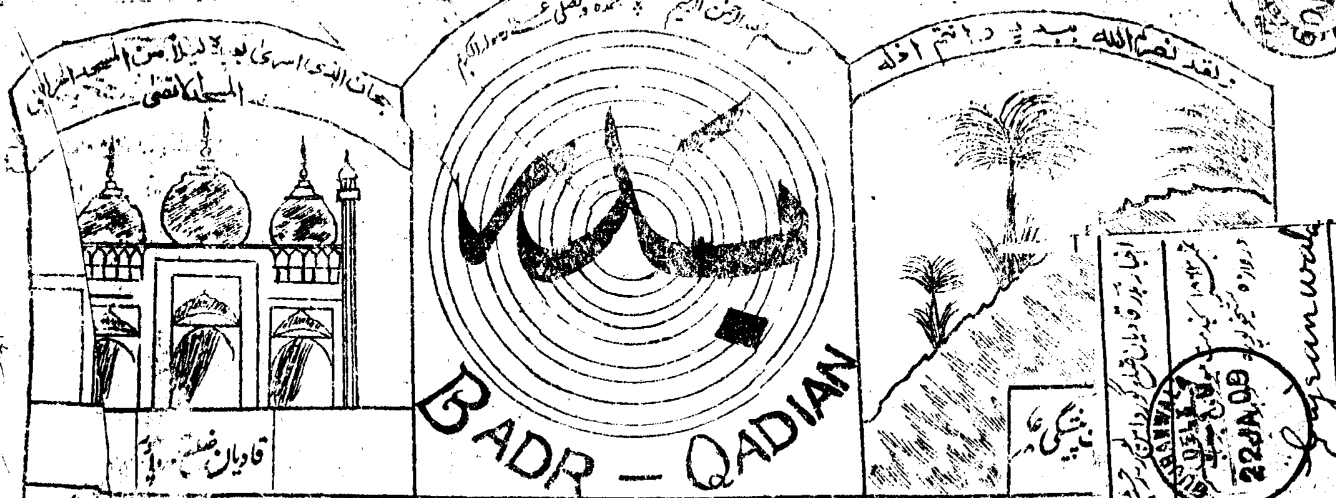

گرچہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۹ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۱۳

مورخہ ۲۸ - ذی الحجہ ۱۳۲۶؁ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۰۹؁ء مطابق ۸ ماگھ سمت ۶۵

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

یتامیٰ مساکین اور طالب علموں کے لئے ایک تحریک

(بحکم حضرت خلیفۃ المسیح)

سلسلہ احمدیہ کی طرف سے یعنے صدر انجمن احمدیہ کے انتظام میں ایک رقم معین تک جو ہر سال بجٹ میں ظاہر کر دی جاتی ہے مساکین یتامیٰ اور طالب علموں کی مدد کی جاتی ہے۔ چنانچہ سال حال میں ایک ہزار روپیہ یتامیٰ کے لئے دو ہزار سے کچھ زیادہ روپیہ مساکین کے لئے اور ایک ہزار روپیہ زکوٰۃ کے اخراجات کے لئے۔ جس سے بعض طالب علموں کو اور بعض مساکین اور مولفۃ القلوب اور دیگر محتاجوں کو مدد دی جاتی ہے تجویز کیا گیا ہے۔ چونکہ ہماری قوم کے سامنے کئی قسم کے چندے مثلاً لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام۔ تعمیر مدرسہ۔ یادگار وغیرہ کر اور بھی ہیں۔ لہذا ان تمام چندوں کو مد نظر رکھ کر قریباً چار ہزار روپے کا یتامیٰ اور مساکین کی مدد کے لئے الگ نکل آنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے مگر یہ رقم دراصل اس قدر تھوڑی ہے کہ بہت سے درخواست کنندگان کو جواب دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب تک پہلے وظیفہ خواروں میں کمی ہو کر گنجائش نہ نکلے۔ نئے وظیفہ خوار لئے جا سکتے۔ چنانچہ اس وقت بھی سات آٹھ یتامیٰ اور قریب اٹھارہ کے مساکین کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ اور گنجائش قریباً قریب کچھ بھی نہیں اس لئے بظاہر ان درخواستوں کے منظور ہونے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی مگر اس بات کا علم حضرت خلیفۃ المسیح کو ہونے پر اور نیز اس خیال پر کہ بعض طالب علموں کا جو قریباً سترہ کے ہیں لنگر خانہ پر بوجھ ہے اور یہ مد خود مقروض ہے آپ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں آپ کی طرف سے احباب کی خدمت میں یہ تحریک کروں کہ ان لوگوں کے لئے کچھ انتظام ہونا چاہیئے بلکہ ابھی ابتدائے سال ہے اور اثنائے سال میں اور بھی درخواستیں آئیں گی کیونکہ ہر مہینہ میں عموماً پانچ سات ایسی درخواستیں آجاتی ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لئے علاوہ رقم مندرجہ بجٹ کے روپے کا انتظام ہونا چاہیئے گویا صورت حال یہ ہے کہ قریب چار ہزار روپے کی رقم تو ان یتامیٰ مساکین طالب علموں وغیرہ کی گذارہ کے لئے چاہیئے جو اس وقت انجمن کے انتظام کے نیچے اس امداد کے مستحق ہیں اور .... اکیس سو روپے کی رقم ان یتامیٰ مساکین وغیرہ کے ایک سال کے گذارہ کے لئے چاہیئے جن کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں اور گو اس روپے کا بالفعل کوئی اندازہ پیش نہیں کیا جا سکتا جو آئندہ درخواست کنندگان کے لئے درکار ہوگا۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ گنجائش اور بھی ہونی چاہیئے۔ پس مجھے یہ ارشاد ہوا ہے۔ کہ میں ان سب کے لئے تمام احمدی احباب کی خدمت میں اپیل کروں۔ چار ہزار روپے تو موجودہ مسکین فنڈ یتیم فنڈ زکوٰۃ فنڈ میں حسب معمول سابق آنے چاہیئے اور اس کی طرف تمام احباب کو اور تمام انجمنوں کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے اور موجودہ اکیس سو روپے کی ضرورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس میں سے ایک سو روپیہ وہ خود دیں گے اور باقی دو ہزار روپے کو اکثر احباب دو دو روپے دے کر پورا کر دیں اور ان میں سے جن کو وسعت احباب کئی کئی آدمیوں کے قائم مقام ہو جاویں اگر ان دو دو روپے دینے والے احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس رقم سے ان کے پہلے چندوں پر جو وہ دیتے ہیں یا ان کو دینے چاہیئے کوئی اثر نہ پڑے اور ان کی ادائگی کے بعد جو شخص شرح صدر سے اس تحریک میں حصہ لے سکتا ہے۔ یعنی نہ صرف ... اس پر ... نہ پڑے۔ جو لنگر خانہ مدرسہ، اشاعت اسلام وغیرہ مقدم اغراض سلسلہ کے ... جلتے ہیں ... کا قیام ایک طرح سے اس سلسلہ ... ساتھ وابستہ ہو چند ... زکوٰۃ فنڈ پر بھی کسی قسم کا انکا اثر نہ ... کیونکہ اگر ایک جگہ کم ہو کر وہی رقم دوسری جگہ دیدی گئی تو اس سے اس تحریک کا اصل مدعا مفقود ہو جاتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے جب یہ ارشاد فرمایا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ ہا سالانہ ہم نے خود کسی روپے کے لئے تحریک نہیں کی بلکہ صرف وعظ و نصیحت پر ہی کفایت کی تھی اور مندرجہ ذیل آیات قرآن کی ... بھی توجہ دلائی ہے اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ گویا ایسے لوگوں کو جو یتیم یا مسکین کی پروا نہیں کرتے مکذب بالدین قرار دیا ہے اور پھر یتیم کے متعلق فرمایا۔ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ اور پھر فرمایا۔ مَا اَدْرٰىکَ مَا الْعَقَبَةُ۔ فَکُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ۔ گویا یتیم اور ... کے لئے

(بدر پریس قادیان میں میاں ... معراج الدین عمر ہیڈ ایڈیٹر و پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

دنیا سخت دشوار گذار گھاٹی میں سے ہو کر گذرتے کے برابر ہے اور پھر علم دینی کے حصول کے لئے ان الفاظ میں ارشاد فرمایا۔ فلو لا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین۔ گویا ہر جماعت اور ہر قوم میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہونا چاہیئے۔ جو حصول علم دینی کے بعد تفقہ فی الدین کریں اور لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس یتامیٰ مساکین طالب علموں کے لئے انتظام کرنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر بعض لوگ تائید حق یا ایسی اور کتابیں جو ہیں خرید لیں تو ان کا روپیہ بھی اسی غرض میں ہم صرف کرتے ہیں۔ والسلام

محمد علی

نوٹ۔ جو احباب اس تحریک کے مطابق دو دو روپے بھیجیں وہ منی آرڈر میں خصوصیت سے اس تحریک کا ذکر کریں کہ دو روپیہ فنڈ میں جاوے تا کہ اس طرح سے جو رقم جمع ہو اوس کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔

ایک ایرانی مقتدر فارسی اخبار چہرہ نما میں جناب حجۃ الاسلام سید محمد کاظم یزدی مشہور	؟

مجتہد ۔ [illegible] میں شائع کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر [illegible] کو گواہ کرکے [illegible] اور خدا تعالیٰ کی [illegible] پر لعنت ہو جو اس تحریر [illegible] کئی سال ہوئے [illegible] معاملہ و عیال کربلا سے مشہد گیا اور حجۃ الاسلام آقا سید محمد کاظم یزدی کی خدمت میں حاضر ہوا اور [illegible] دستمال ریشمی وغیرہ جو کچھ ممکن ہوا۔ آقا سید محمد کاظم کی خدمت میں بطور نذر پیش کرنے [illegible] آقائے موصوف نے فرمایا کہ بتاؤ طالب علموں اور [illegible] کے لئے کہ سب میری اولاد میں کیا لانے ہو کر [illegible] میں نے [illegible] مذکورہ بالا چیزیں پیش کیں۔ اور [illegible] نے فرمایا کہ تو نے یہ کس کی نذر مانی تھی [illegible] میں قرضدار تھا۔ میرا قرض ادا ہو گیا اور اس کا شکرانہ ہے۔ کہ میرے [illegible] آپ کی دعاؤں اور آپ کے جد امجد کی گریہ زاری کے [illegible] میرے [illegible] جائے۔ فرمایا کہ غم نہ کر۔ میرا دادا [illegible] کا مشکل کشا ہے وہ تجھ کو فرزند عطا کریگا۔ بیوی کو کہہ غسل کرکے اپنے جسم کو خوب خوشبو لگانے میں اوس کے لئے ایک لکھتا ہوں اس کو دھو کر کچھ تو پی لے اور کچھ اپنے بدن پر چھڑک لے اور بیوی حرم محترم سے کل بعد نماز ظہر آکر ملاقات کرے انشاء اللہ بہت جلد مراد حاصل ہو گی۔ میں نے آقا موصوف سے رخصت ہو کر اپنی بیوی سے تمام حال بیان کیا اوس نے آقا کو بڑی دعائیں دیں اور خوشی کے مارے رات بھر سوئی۔ اگلے روز آقا کے یہاں گئی۔ میں بھی گیا اور باہر بیٹھا رہا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ آدمیوں کی کثرت سے میرا آقا تک پہونچنا بھی دشوار تھا۔ میں نے آقا کے ایک نوکر سے دریافت کیا کہ میری بیوی اندر گئی تھی۔ وہ بولا یہاں تو برابر عورتیں زائروں کی آتی اور چلی جاتی ہیں۔ میں لوٹ آیا اور چند گھنٹہ تک صحن مطہر اور رواق اور حرم اور دالانوں میں پھرتا رہا لیکن اپنی بیوی کو نہ پایا۔ بلکہ دو ایک عورتوں سے اپنی بیوی کا پتہ پوچھا۔ تو وہ اس قدر ناراض ہوئیں کہ گالیاں دینے لگیں۔ دیوانہ وار آقا کے مکان کی طرف زیادہ رسی کے لئے لوٹا تو دروازوں کو بند پایا۔ ناچار اپنی جائے قیام پر لوٹ آیا اور صبح تک نہ سویا صبح کو بہت جلد اٹھا اور آقا کے گھر کی طرف چلا۔ جب آقا کے گھر کے قریب پہونچا تو اپنی بیوی کو آتے ہوئے دیکھا کہ روتی تھی اور بے قرار تھی۔ مجھ کو دیکھتے ہی چلا اٹھی کہ بے غیرت تیرا مونھ کالا ہو۔ تف ہے تیری غیرت پر اور لعنت تیری سات پشت پر۔ اسی قسم کی اولاد پیدا کرنا چاہتا تھا اور مجھ کو اسی طرح حاملہ بنانا چاہتا تھا۔ کہ یہ سید بے دین . . . . اب ہر ایک باغیرت اندازہ کرے کہ اس وقت میری کیا حالت ہوئی ہو گی۔ اس وقت بھی میرا ہاتھ کانپ رہا ہے۔ میرے دل میں طپش ہے اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ اب مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا۔ کہ سید کاظم یزدی بے دین نے کس طرح میری بیوی کے ساتھ . . . . اور مجھ سے کیا حیا کی۔

یہ وہی سید کاظم یزدی ہیں جو آجکل خلاف اور مجتہدین کے شاہ ایران سے رشوت لیکر شاہ کے ہوا خواہ بنے ہوئے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے کئی سال کے بعد اس ایرانی زائر کربلا نے اب اپنی سرگذشت کو شائع کیا ہے۔

مندرجہ ذیل ریزولیوشن جو مجلس معتمدین نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۸ء میں بیرونی انجمنوں کے لئے پاس کئے ہیں ان کی اطلاع و عمل درآمد کے لئے اخبار میں شائع کرکے مشکور فرمائیں۔ تاکہ غرض کے لئے نقل ریزولیوشن ۲۲۴ ارسال خدمت ہے۔

۲۲۴۔ رپورٹ ہائے سالانہ بیرونی انجمنوں کے متعلق مجلس معتمدین میں پیش ہو کر قرار پایا کہ:۔

(۱) مجلس معتمدین رپورٹ ہائے آمدہ از شاخہائے انجمن مفصلات وغیرہ کے متعلق ذیل کے امور کو پسند کرتی ہے۔

(الف) ہر ایک بڑی انجمن حتے الوسع ایک سالانہ جلسہ کیا کرے جس میں بعض بزرگان سلسلہ احمدیہ کو باہر سے بغرض وعظ و تبلیغ مدعو کیا جاوے۔ اس کے متعلق سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے خط و کتابت کرکے انتظام کیا جاوے۔

(ب) ہر ایک انجمن ضلع اگر اس کی آمد ضروریات مقامی اجازت دے تو ایک لائبریری صدر مقام میں قائم کرے۔

(ج) ہر ایک انجمن اپنی طرف سے اپنے خرچ پر بغرض تعلیم قرآن کسی ممبر کو قادیان میں بغرض تعلیم بھیجدے۔

(د) ہر ایک انجمن ضلع اپنے ضلع میں تبلیغ کے لئے اپنے آدمی تجویز کرے۔ جو اس ضلع کا ہو اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ بلا تنخواہ ہو۔

(۲) مجلس معتمدین افسوس کرتی ہے۔ کہ جن اغراض کے لئے انجمنیں قائم کی گئی تھیں وہ بسبب ممبران انجمن ہا کے بہت کم دلچسپی لینے کے ابھی تک حاصل نہیں ہو سکیں۔ مجلس امید کرتی ہے کہ تمام احمدی بھائی جو اس سلسلہ میں منسلک ہیں وہ انجمنوں کا قیام اور ان کے باضابطہ اجلاس کو اپنا سب سے پہلا فرض سمجھ کر ان اغراض کو پیدا کرنے کی کوشش کرے گی اور تمام احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے جلسوں میں شریک ہوا کریں اور انجمن کے کاموں میں دلچسپی کیا کریں۔

(۳) چندوں کے متعلق مجلس معتمدین نے حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ قاعدہ جاری کیا تھا کہ تمام افراد سلسلہ احمدیہ تین مدات کا چندہ یعنے لنگر خانہ، مدرسہ اور اشاعت اسلام ضرور ادا کریں۔ مگر مجلس معتمدین کو بعض انجمنوں کی رپورٹ سے یہ معلوم کرکے افسوس ہے کہ بعض احباب تک تینوں مدات کا اور بعض احباب بعض مدات کا چندہ باقاعدہ ادا نہیں کرتے مجلس امید کرتی ہے کہ کل احباب سلسلہ کل چندوں کی طرف متوجہ ہوں گے اور انجمنوں کا بھی فرض ہے کہ وہ ان چندوں کو باقاعدہ وصول کرنے کے لئے کوشش کریں اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ایک ممبر اپنی انجمن متعلقہ کی معرفت چندہ بھیجے۔

(۴) [illegible] کی طرف خاص طور پر انجمنوں کو متوجہ کیا جاتا ہے ....

سراج الاخبار کی حماقت

۹۔ دسمبر کے سراج (جہلم) مین قصہ یوسف و زلیخا کے عنوان سے ایک نوٹ ایڈیٹوریل مین چھپا ہے جسمین وہ لکہتا ہے۔ کہ مولانا جامی نے اپنی نظم مین ایک عجیب و غریب صفت اختیار کی۔ اس کو ایک اعلے معجزہ کہنا کوئی مبالغہ نہین ہے۔ مگر آپنے شاید کسر نفسی سے اس کو مخفی رکہا تہا۔ جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہے۔ یہ فقرے پڑہکر مین ہمہ تن متوجہ ہوکر اس قاعدے کو پڑہنے لگا اور پڑہکر مجہے اس حماقت پر افسوس آیا۔ کہ مسلمان علم ریاضی سے کس قدر بے بہرہ ہین۔ ایک معمولی قاعدے کو جو اس علم کی ماتحت کسی نے تفنن طبع کے لئے وضع کیا۔ یہ اعجاز قرار دے رہے ہے ان لوگون کی الٹی سمجہ۔ پر مجہے بار بار افسوس آتا ہے۔ ایک معجزے دکہانے والا ان کے پاس آیا۔ اس کے نشان دیکہہ دیکہہ کر تو یہ لوگ کہتے تھے۔ ساحر" کذاب اور ادہر ایک معمولی بات کو جسے یہ اپنی کم عقلی سے سمجہہ نہین سکتے۔ اعلی معجزہ کہنا مبالغہ نہین سمجہتے۔ نبیون کے بارے مین نادان لوگ ہمیشہ ٹہوکر کہاتے آئے ہین۔ ان کی زندگی مین تو ان کے منکر رہ کر اول کافر بنتے ہین۔ اور ان کے مرنے کے بعد انہین خدا کا ہتا بنا کر ان کی ... پرستش شروع کر دیتے ہین۔ یہ اپنے تئین عقل کے پتلے سمجہتے ہین لیکن خدا ان کی عقل کو مار دیتا ہے۔ دیکہئے وہ لکہتا ہے۔ کہ کتاب زلیخا کے پہلے مصرعہ کے اعداد کو چوگنا کرکے پہر دوگنا کرین پہر اس مین سے ایک تفریق کر دین۔ پہر آٹہہ پر تقسیم کرین اور باقی کو ۸ مین ضرب دین۔ پہر دائی کو تین مین ضرب دے لین۔ تو جو حاصل ہوگا۔ وہ یوسف کے اعداد کے برابر ہوگا یعنے ۱۵۶ اسی طرح اگر دوسرے مصرعہ کے اعداد کو سات مین ضرب دیکر حاصل کو دگنا کرکے ایک منہا کر دین اور چہات پر تقسیم کر دین۔ اور جو باقی بچے اس کو برقرار بھی رکہین اور ڈہ مین ضرب بھی دے لین تو ۷۴۸ زلیخا کے عدد نکل آئین گے۔

ایک معمولی عقل والا بھی سمجہہ سکتا ہے کہ یہ اب کا پہیر ہے اس مین کتاب زلیخا کے مصرعون کی تخصیص نہین کسی کتاب کے مصرعے لیجئے۔ بوستان ہو یا کریما یا تحفۃ الاحرار یا کسی عشق رب کے مصرعون سے یہی نام نکل آئینگے۔ پس کیسی حماقت ہے۔ کہ اسے مولانا جامی کا بلا مبالغہ اعجاز سمجہا جائے الا مین اس قاعدے کے بنانے والے کو ریاضی دان ہو سکتا ہے یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ اس نے ... اور دانشمند کرنے کا اچہا گر بنا دیا۔ ہم معمون لکہنے والے ... ہمارے اعجاز پر بھی ایمان لاتے۔ کیونکہ ہمارے بھی یہ صفت ہے۔ عقل بڑی کہ بھینس؟ (اکمل)

راجپوتہ گزٹ کی یاوہ گوئی

یکم جنوری کے پرچے مین ہمارا بہادر راجپوت جو آہنی تلوار چلانے کی طاقت نہ پاکر اپنی زبان کا تیر چلانے مین مصروف ہے رقمطراز ہے کہ راجپوت گزٹ کبہی مسلمانون یا اور مذہب والون کے خلاف نہین لکہتا۔

اب دیکہئے اسی پرچہ مین کیا نغمہ سرائی کی ہے۔ "خلیفہ عمر نے ایک بڑی جرار اسلامی فوج ابو العاص سپہ سالار کی ماتحتی مین سندھ پر بہیجی۔ لیکن یہ نتیجہ ... قابل اطمینان نہ نکلا سخت شکست ہوئی۔ اسی جنگ کے دوران مین یعنے میدان اروڑ مین ابو العاص مارا گیا ار قیاس یہ کہتا ہے کہ خلیفہ عمر بھی شاید اسی جنگ مین مارا گیا ہو گا۔ اب اس سے آگے گوہرفشانی سنئے۔ واقعات بتلاتے ہین کہ عثمان کے بعد علی کو استحقاق خلافت حاصل ہوئے اس سے بہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ عثمان بھی ہندوستان کی لڑائیون مین کام آئے ہون گے۔ بندۂ خدا یا تعصب۔ اسلامی تاریخین موجود ہین۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمان و حضرت عمر کی شہادت کس طرح واقع ہوئی پہر آپ کیا فرمارہے ہین۔ اور محمد بن قاسم پر جو الزام آپنے دیئے ہین۔ وہ بھی کہان تک صحیح ہوسکتے ہین۔ یہ لوگ کچھ عجیب دماغ کے ہوتے ہین۔ کہتے ہوئے جو دل مین آتا ہے۔ حوالہ قلم کر دیتے ہین۔ اور کچھ خیال نہین کرتے۔ اردو کورس حصہ اول مین لکہا گیا ہے۔ چونکہ شاہجہان خاندان رانا کی ایک راج کماری کے بطن سے تہا۔ اب صفحہ ۱۱۶ پر لکہتے ہین۔ اور اکبر خالص تاتاری تہا۔ شاہجہان تو کسی راج کماری کے بطن سے ... مگر ان کا بیٹا خالص تاتاری تہا۔ یہ الٹی منطق آج ہی۔ (م۔ا)

عبداللہ مہاجر

موضع رجوعہ ضلع گجرات مین وعظ کرنے گیا۔ تو ان دنون میرا یہ بہائی ساکن موضع بھی آیا اور کچھ ایسا اثر ہوا کہ خدا کے فضل سے اسے قادیان ہجرت کرنے کی توفیق دی۔ باوجود کثرت عیال کے جس صبر و شکر سے چند در چند مشکلات مین وہ گذارہ کرتا رہا مین اسے جانتا ہون۔ پچہلے چند ماہ وہ سخت بیمار رہا ہے جسکی وجہ سے اس دودھ کی دکان بھی نہین رہی اور قرض بہت ہو گیا ہے مین ذاتی طور سے اپنے بہائیون کو اس کی امداد کی طرف متوجہ کرتا ہون۔ کم از کم اتنا سرمایہ اس کے پاس ہو جائے جس سے وہ دکان چڑہے کی یا دودھ کی کہول سکے۔ ... بہائی ہمدردی کرے تو عبداللہ ماجور ہوگا۔ جماعت کے احباب خصوصیت سے توجہ کرین۔

والذین آمنوا وہاجروا ... اولئک ہم المؤمنون حقا۔ لہم مغفرۃ و رزق کریم۔ (اکمل)

ایران کی ابتری

اسوقت اصفہان صوبہ شاہی حکومت سے بالکل ٹوٹ گیا ہے اور پاس کے پہاڑ کی بختیاری قوم نے یہ لوگ اس ... مملکت ... ملتا ہین ... لیکن شاہی فوج کو اس مین ایسی شکست کہائی کہ باقیماندہ سپاہیون اور افسرون کو برٹش قونصل کے احاطہ مین پناہ لینی پڑی تہی خود شاہی فوج نے غنیم کو بہاری پاکر شہر کا لوٹنا شروع کردیا۔ اور اہل شہر کو پیٹ کر پہر لوٹا لیکن پہاڑی قوم بختیاری فی الحال یہان کی حاکم ہے۔ اسی قوم کا ایک شخص اصفہان کا گورنر مقرر کیا گیا ہے ان ایام مین اسی کا سکہ چلتا ہے۔ اسی سے لیبون حکومت کا اندازہ قیاس کر سکتے ہین۔

شریف مکہ حسین پاشا کا ہوا ابہی ... مین قسطنطنیہ سے شریف مقرر ہوکر آئے ہین۔ مکہ معظمہ مین بڑی دہوم ... ہوا ہے پہلا کام ان کا یہ تہا کہ حفاظت کے لئے قافلون کے ساتھ جو فوج ہمراہ جاتی ہی اس کی مخالفت کردی اور ... نی کے ساتھ حکم دیا کہ خود بدوی ... حفاظت کے ذمہ دار ہین جدہ اور ... یا ... زائد سپاہ تمام رجع ہین امن قائم رکہنے کے لئے ... آتی تہی اوسکو ... لوٹ لئے قبائل عرب حجاج کی جان و مال کا ضامن قرار دیا ہے عام طور پر منادی کرادی گئی کہ حاجی کی کوئی چیز ... اس کو بہم پہونچا سکے ذمہ دار ہین منادی کے خاص الفاظ یہ تہے من فقد عقالا اعطینا بعیرا یعنے جس کے اونٹ باندہنے کی رسی بہی کہو جائیگی تو اوس کے معاوضہ مین شریف صاحب اوسکو اونٹ دینگے ... اہل کو تاکید دی کہ انتظامی معاملات مین ... بدوی ... جو بندرگاہ جدہ مین آکر قلی بنتے تہے اور جن کو عرب کی اصطلاح مین ... کہتے ہین ان ... پانچ قرش جو وصول لیا جاتا تہا شریف صاحب نے معاف کر دیا۔ جدہ سے مکہ معظمہ کو جو ... ہال جاتا تہا اور وہان سے جدہ مین آتا تہا اس پر فی شتر دو قرش شریف کے نام سے ٹیکس مقرر تہا جسکی آمدنی خاص شریف ... مکہ شریف کی نہر زبیدہ کی اصلاح مرمت مین صرف کیا جاوے۔ اس آمدنی کی سالانہ مقدار چہہ ہزار پونڈ عثمانی یعنے ایک لاکہہ روپیہ کے قریب ہے۔ ... مین باشندے اس آمدنی ... پہلے ناجائز سمجہہ کر بیت المال کا حق قرار دیتے اکرم۔

چھاونی کر کی ۔

[illegible] کا وقوع مین آیا ۔ [illegible] صبح کو ایک شدید حادثہ پانچ آدمی زخمی ہو گئے ایک کی دونون ٹانگین [illegible] خون تھا - جانبر نہ ہو سکا۔

مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے بباعث خشک سالی ۵ لاکھ روپیہ کاشتکارون کی امداد کے لئے منظور کیا۔

ملا کی سوالی لینڈ نے ایک اور حملہ کر کے دستار توسون کے بیس ہزار اونٹ لوٹ کر چھین لئے ۔

ملا دعلوں نے اس حملہ مین دستہ انعام کے بہت سے آدمی بھی قتل کرا لئے ۔ خرابی عظیم ۔

ایک برٹش فوج تیار کی گئی ہے وہ ملا کی طاقت کو توڑ دیگی تاکہ برٹش رقبہ مین فرق نہ آنے دے ۔

[illegible] القلعہ [illegible] ۳ جوان اور ہندی فوج کے ۳۰۰ سپاہی [illegible] پہنچ گئے [illegible]

۱۳ کی خبر ہے ۱۲ جنوری کو پانی کا امریکن صوبہ برٹش کولمبیہ مین بھی [illegible] بھونچال آیا ۔

یہ بھونچال بعد دوپہر اور شام کو دو دفعہ آیا تمام باشندے گھبرا اٹھے ۔ لیکن خیریت رہی ۔

مقامات سیاٹل ۔ بلنگھم ۔ ٹاکوما ۔ وانکوور اور وکٹوریہ مین بھی یہ زلزلہ محسوس ہوا ۔

بندرگاہ ٹونسنڈ مین چمنیان بیٹھ گئین ۔ کھڑکیان ٹوٹین ۔ نلکے پھٹے ۔ جس سے گھرون مین پانی بھر گیا ۔

امریکا نے صرف دو نئے جنگی جہازون کے لئے ۲ کروڑ [illegible] ۹۰ لاکھ ڈالر منظور [illegible] بجائے ۷ کروڑ کے ۔

[illegible] ہرزیگونیہ و بوسنیہ کے معاوضہ کا [illegible] قطعی طے پایا [illegible] منظور کر لیا ہے ۔

[illegible] ۲۰ لاکھ ترکی پونڈ پیش کیا جو [illegible] چار کروڑ روپیہ [illegible] ترکی نے چاہا تھا ۳۰ لاکھ پونڈ دئے جاوین ۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب سرمہ حضرت [illegible] صاحب کے شاہی نسخون کے مطابق تیار ہوا ہے [illegible] قسم اول [illegible] دوم سے سرمہ قسم اول ۶ [illegible] فی عدد [illegible] قسم [illegible] اور [illegible] ہر قسم کی لنگی پشاوری اور کلاہ [illegible] زری بھی موجود ہے ۔ احباب ایک دفعہ منگا کر [illegible] فرماوین ۔

المشتہر

احمد نور مقصود ۔ کابلی ۔ مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۳ر جنوری ۱۹۰۹ء

- ۱۳۴۴ - ماسٹر ہدایت صاحب ۶ر
- ۱۵۲۷ - حکیم نظر حسین صاحب ۶ر
- ۱۷۵۷ - اللہ دتا صاحب ۶ر بقایا
- ۱۶۷۸ - عبد الرزاق صاحب ۶ر
- ۲۰۳۰ - ماسٹر نور محمد صاحب [illegible] بقایا
- ۱۶۵۳ - عبد الکریم صاحب ۔ ۲ر
- ۲۱۴۸ - میاں اللہ بخش صاحب ۱۸ر
- ۱۲۶۹ - محمد دین صاحب للعہ بقایا
- ۱۷۴۱ - ماسٹر رکن الدین صاحب ۱۸ر
- ۱۷۵۹ - نور احمد صاحب ۶ر
- ۱۶۹۴ - دولت خان صاحب ۶ر
- ۹۴۸ - غلام محمد صاحب للعہ
- ۱۶۹۱ - چوہدری نور الدین صاحب ۶ر بقایا
- ۲۵۱ - غلام حیدر صاحب عہ
- ۱۸۴۳ - صدر الدین صاحب ۶ر
- ۱۰۰ - پیر برکت علی صاحب ۱۴ر
- ۱۶۲۵ - قادر شاہ صاحب ۶ر
- ۱۶۱۶ - محمد صالح صاحب ۱۸ر

۷ر جنوری ۱۹۰۹ء

- ۹۵۱ - عبد الرحمان صاحب ۶ر
- ۷۲۰ - جلال الدین صاحب عہ
- ۱۹۳ - سرود شاہ صاحب ۶ر
- ۹۴۹ - غلام رحیم صاحب ۱۸ر
- ۶۱ - زین الدین صاحب ۶ر
- ۳۳۲ - غلام احمد صاحب عہ
- ۲۷۵ - اللہ داد خان صاحب ۶ر
- ۴۱۵ - بابو محمد صاحب ۱۸ر
- میاں عیسی صاحب ۶ر
- ۱۸۸۷ - مولا بخش صاحب ۶ر
- ۲۱۱۸ - عمر الدین صاحب

۹ جنوری ۱۹۰۹ء

- ۱۲۹۵ - نیاز اللہ صاحب للعہ

۱۳ر جنوری ۱۹۰۹ء

- ۳۲۵ - جلال الدین صاحب ۶ر

۲ر جنوری ۱۹۰۹ء

- ۱۵۳۲ - ارشید الدین صاحب للعہ
- ۵۲۰ - سلطان احمد صاحب ۶ر
- ۲۸۴ - [illegible] حسین صاحب للعہ
- ۲۸۲ - [illegible] حسین صاحب للعہ
- ۱۲۷ - [illegible] ابراہیم صاحب للعہ
- ۵۸ - سعید اللہ صاحب [illegible]
- ۵۰ - مرزا محمد احسن صاحب للعہ

۴ر جنوری ۱۹۰۹ء

- ۱۲۷۵ - یار محمد خان صاحب للعہ
- ۱۷۲ - حبیب اللہ صاحب للعہ
- احمد علی صاحب بستی رنداں ۶ر
- ۱۱۹۶ - عبد العزیز صاحب ۔ ۲ر
- ۹۵۸ - عبد الواحد ۱۸ر
- ۱۳۱۵ - اکبر علی خان صاحب ۱۸ر
- ۲۱۸۰ - عبد العزیز خان صاحب بقایا
- ۲۱۳۹ - عبد الغنی صاحب عہ
- ۲۷۳ - قدرت اللہ صاحب ۱۸ر

۶ر جنوری ۱۹۰۹ء

- ۱۲۱۱ - عبد العزیز خان صاحب ۲ر
- ۱۲۰۹ - محمد بخش صاحب ۱۸ر
- ۱۹۷ - قاضی فضل الہی صاحب للعہ
- ۵۶۱ - محمد ایوب خان صاحب للعہ
- ۲۹۹ - راجہ عطاء اللہ خان صاحب ۲ر

۱۳ر جنوری ۱۹۰۹ء

- ۲۱۴۰ - منشی چراغ الدین صاحب ۱۸ر
- ۲۰۱۰ - غلام قادر صاحب ۱۸ر بقایا
- ۲۱۲۱ - منشی اللہ دتا صاحب ۱۸ر
- ۱۳۱۷ - محمد عمر صاحب ۶ر
- ۹۶۴ - شیخ عبد المجید صاحب ۶ر
- ۱۳۹۷ - عطا محمد صاحب ۶ر
- ۱۱۱ - عطا الہی صاحب للعہ

۱۴ر جنوری ۱۹۰۹ء

- ۲۱۲۴ - پیر احمد شاہ صاحب ۶ر
- [illegible] شاہ صاحب ۱۸ر

انوار قرآن - جلد خرید کرو

قرآن شریف

مین

کن چیزون کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن کامون کے کرنے سے منع کیا گیا ہے یعنے

اوامر و نواہی قرآن کریم

کو جناب عرب صاحب عبد الحی نے ایک کتاب کی صورت مین جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے ۔

یہ وہ کتاب ہے

جس کی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ پر کی تھی ۔ اس کتاب کے ساتھ چہل احادیث بھی ہین باوجود ان خوبیون کے قیمت صرف (عہ) ہے اور دفتر بدر سے مل سکتی ہے جلد طلب فرماوین کیونکہ تھوڑی تعداد مین چھاپی گئی ہے ۔

مفصلہ ذیل کتابین دفتر بدر سے ملتی ہین

ظہور المسیح ۶ر ۔ معیار الصادقین ۳ر ۔ براہین احمدیہ مجلد صہ سب جلد ۱۲ر

در ثمین مجلد ۸ر بے جلد ۶ر ۔ سر الشہادتین ار ۔ غلامی اور عصمت انبیاء ۹ر

جنگ مقدس ۸ر ۔ اسلام کی پہلی کتاب ۴ر ۔ کرشن لیلا ار

شری نہہ کلنک اوتار ۱۰ر ۔ سیر ہند عہ ۔ البرہان الصریح ۲ر

الفتح صحیح ار ۔ عیسائی مذہب ار ۔ معیار حق ۔ فتح الذر ۴ر

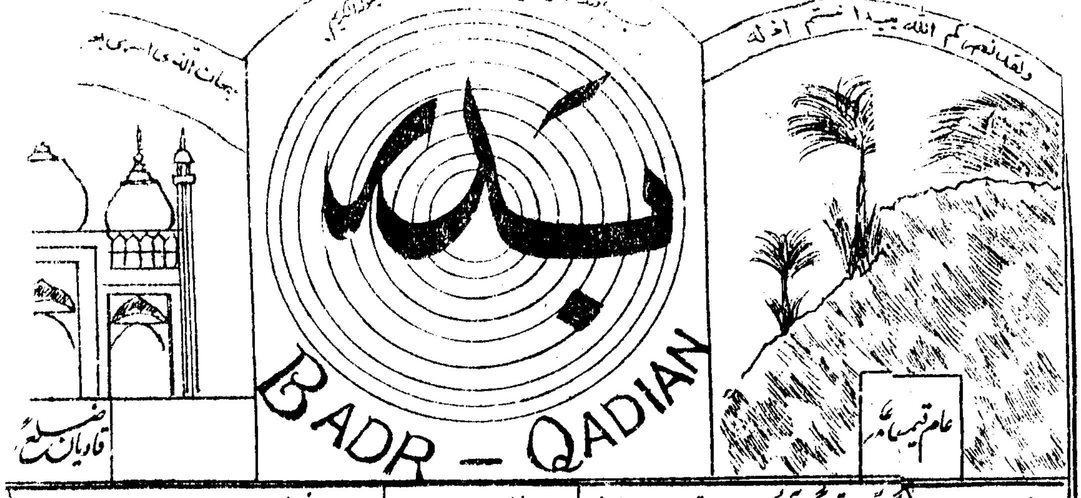

معہ ضمیمہ	پہ گوئم با تو گر آئی چہادر قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸

مورخہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ الہجری المقدس علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۲۲ ماگھ ۱۹۶۵

ہمارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا	اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

وی ۔ پی وصول فرمائین

❖

جن صاحبون نے ۱۹۰۸ء کا بقایا ہے ان کے نام اور جنہوں نے ۱۹۰۹ء کا چندہ سالانہ ابھی تک نہین دیا اور نہ کسی خاص دن دینے کی ہدایت کی ہے ان سب کے نام وی پی کئے ہوئے ہین احباب وصول فرما کر مشکور کرین

سب خریداران بدر

سے استدعا کی ہے کہ وہ ضرور کم از کم ایک ایک خریدار تو دین انشاء اللہ معاونین کے نام اخبار مین چھپتے رہینگے

ضمیمۂ تفسیر

کی نسبت عرض ہے کہ جن جن صاحبان کے نام ۴ فروری کے پرچہ مین ضمیمہ بھیجا گیا ہے وہ اس کے خریدار سمجھے گئے ہین ان سے حسب قاعدہ سالانہ قیمت وصول کی جاوے گی اور اگر کسی صاحب کو اس تفسیر کی خریداری منظور نہ ہو تو وہ ابھی سے اطلاع دین ورنہ پورا اخبار "بدر" مع ضمیمہ کے خریدار سمجھے جائینگے اطلاع دینے مین سستی نہین چاہیئے بلکہ ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دین۔

❖

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام سے تصنیف کیا تھا جسمین حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا۔ اس کے جواب مین شہادت الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جسمین ہر دلیل کو علمی رنگ مین بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۹۴ صفحے کی کتاب ڈمی کاغذ پر چھپی ہے ۳ قیمت ہے۔ احباب خصوصاً سیالکوٹی جو اکثر اس کے جواب کی نسبت فرمایا کرتے تھے اکی بہت سی کاپیان خرید کر تقسیم فرماوین۔ دفتر بدر سے مل سکتی ہے

معیار الصادقین

اسی کتاب کے ساتھ مین معیار الصادقین کی طرف احباب کی توجہ چاہتا ہون ۔ یہ رسالہ نہایت مدلل طرز جدید پر لکھا گیا ہے۔ اس مین راستبازون کی اصول لکھے گئے ہین اور اسی کے ضمن مین حضرت مسیح موعود کے دلائل دیئے گئے ہیں اور اخیر مین بتایا ہے کہ دنیا مین منظفر و منصور اس طرح ہوتے ہیں [illegible] سخت افسوس ہوگا۔ اگر آپ [illegible] منگوائین اس رسالہ کی طرف احباب نے کم توجہ کی ہے۔

خذوا حذرکم

آجکل جو زلزلے اور حوادث آرہے ہین خصوصاً وہ زلزلہ جس سے مسینا اور ریجیو کے دو لاکھ آدمیون مین سے صرف چودہ ہزار بچے ہین اور کوئی مکان سلامت نہین رہا اور حیدر آباد کا طوفان ان کے سبب حضور کی مندرجہ ذیل مومنین کے ایمان کے ازدیاد کی موجب پیشگوئیان منکرین پر اتمام حجت کر رہی ہے۔

اے یورپ! تو بھی امن مین نہین اور اے ایشیاء! تو بھی محفوظ نہین۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہین کریگا۔ مین شہرون کو گرتے دیکھتا ہون اور آبادیون کو ویران پاتا ہون۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اس ملک کی نوبت بھی آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھون کے سامنے آجائے اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔

۲۔ حوادث کے بارے مین جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا مین موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئین گے اور شدت سے آئین گے اور قیامت کا نمونہ ہون گے اور زمین کو تہ و بالا کردین گے۔ اور بہتون کی زندگی تلخ ہو جاوے گی۔

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے بہ اہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا گیا) (کتبہ محمد حسین عفا اللہ عنہ)

م الله الرحمن الرحیم
لے رسولہ الکریم

تازہ نشان

ی سنت چلی آئی ہے کہ جب وہ اپنے کسی مامور
خبر دیتا ہے تو وہ ایسے الفاظ مین ہوتی ہے کہ اول
ئے سمجھ نہین سکتا اور بظاہر اسے ناممکن سمجھتا
قت اس کو کھول کر صاف کر دیتا ہے اور وہ ایسی
جاتی ہے کہ موافق تو الگ مخالف کو بھی شک و شبہ کی گنجائش
تی چنانچہ حیدرآباد کا طوفان پچھلے سال کا تپ اور اٹلی کا
ھی ایسے واقعات تھے کہ حضرت مسیح موعود ؑ ان کی نسبت
ے پہلے خبر دے چکے تھے مگر اس وقت مین ایک اور عظیم الشان
پیشگوئی کے پورا ہونے کی نسبت دوست و دشمن کو
توجہ دلاتا ہون اور وہ یہ کہ :۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ الہام
عام طور سے شائع کیا تھا کہ

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

یہ وقت وہ تھا کہ کسی کو وہم بھی نہین گذرتا تھا کہ ایران کسی
ایسی سخت مصیبت کا شکار ہو گا۔ مگر خدا کا کلام پورا ہوئے
بغیر نہین رہتا اس کے بعد ہی ایران مین وقتاً فوقتاً فساد
شروع ہوا اور اب ایسی خبر آئی ہے کہ اس الہام کے پورا
ہونے مین دشمن بھی شک نہین کر سکتا اور وہ یہ کہ بادشاہ
سخت بے بس حالت مین ہے اور اپنا روپیہ اور جواہرات
روس کے ملک مین بھیج رہا ہے اور تمام جنوبی حصہ ملک کا باغی
ہو گیا ہے اور اس نے خودمختاری کا اعلان دیدیا ہے۔
بوشہر شیراز کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ لارستان کے قومی
فریق نے باتحتی سید حسین کے شاہی حکومت کر دی ہے
شاہی فرقہ کے لوگ تبریز سے ہٹ گئے۔ لاہیجان و اکبرآباد
کی آبادی بھی سرکش ہو گئی اب یہ ایسا اور کھلا روشن نشان ہے
کہ دشمن بھی اگر شرافت سے کام لے تو انکار نہین کر سکتا کس
طرح ممکن ہے کہ ایک شخص افترا علی اللہ کرے اور ایک ملک
کی آیندہ قسمت ایسے کھلے الفاظ مین کئی سال پہلے ظاہر
کر دے۔ اے حق کے طالبو! ذرا غور کرو اور ضد کو
چھوڑ دو ایسے کھلے نشانات کو دیکھ کر تباہیون اور بلاکتون
کو کیون بلاتے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا نشان دکھلانے سے

تھک جائے گا نہین! نہین!! نہین!!! انسان تھک
جاتا ہے۔ مگر خدا نہین تھکتا اگر کچھ عقل ہو تو خدا سے ڈر کر
توبہ کرو اور مامور من اللہ کی جماعت مین داخل ہو کر اپنی عاقبت
سنوارو۔ جو خدا حیدرآباد کو تباہ کر سکتا ہے اور اٹلی کو ویران
کیا اس کا ہاتھ تم پر نہین پڑیگا شوخی مت دکھاؤ اور دیگر و
سخت گیر و مرتد کے مقولہ کو مدنظر رکھو یہ وقت ہے کہ تم اپنے
لئے زاد راہ اور تقوے کا مال جمع کر لو۔ کیونکہ مرنے
کے بعد دنیا کے مال و جلال کام نہین آتے پس آؤ اور
خدا کے قائم کردہ سلسلہ مین داخل ہو ورنہ ایسے نشان کی
نظیر کسی جھوٹے نبی کے کارنامون مین دکھلاؤ مگر جو کہتا ہے کہ
کہ ایسا ہوتا ہے وہ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پس خدا کی لعنت سے بچنے کے
لئے احمدیت کے جھنڈے کے نیچے پناہ لو کیونکہ اب اس کے
سوا کہین مفر نہین۔ والسلام

الراقم۔ خاکسار مرزا محمود احمد ولد حضرت مسیح موعود ؑ

نوٹ:۔ جماعت کو چاہیئے اس اشتہار کو عام طور سے
تقسیم کرے اور دیوارون پر چسپان کرے اور مخالفین مین
خاص طور سے تقسیم کیا جاوے اور جہان ضرورت ہو وہ لوگ
مجھے لکھین مین یہ اشتہار بھیجدون گا۔

گلشن اسلام

یہ نظم ماسٹر محمد علی صاحب اشرف نے سالانہ جلسہ مجمع الاخوان لاہور
مین پڑھی تھی جواب تک درج نہ ہو سکی۔

مبارک ہو کہ آیا مہدئ صاحبقران اپنا
مسیحائے جہان اور احمد آخر زمان اپنا

خدا نے مہدی موعود ان آنکھون سے دکھلایا
زہے قسمت زہے بخت رسا او نوجوان اپنا

زمانہ ہے موافق ہے خدا بھی مہربان اپنا
زمین اپنی زمان اپنا ہو دور آسمان اپنا

مبارک ہو مبارک ہو امام الوقت کی آمد
زمین و آسمان دکھلا چکے اک اک نشان اپنا

بچا اب بند عصیان سے یہ جسم ناتوان اپنا
خدا کا شکر ہے سر سے ٹلا بار گران اپنا

رہ اس جستجو مین ہم نے مشفق کوئی ایسا
سر دل اپنا ہے وہ رازدان اپنا

تمنائے دل آئی ہوئی تسکین
ملا خوش قسمتی سے احمد دلستان اپنا

مین قادیان تجھ کو مبارک ہو
کرلیا غمخوار اپنا مہربان اپنا

اسی نے گلشن اُجڑا دیا پانی
الٰہی دیر تک زندہ یہ باغبان اپنا

خدا سے صیاد کا کھٹکا نہین باقی
بڑا امان مین ہے عزیز بوستان اپنا

بہار جاودان پھیلا احمد مین
اُٹھا کر لے گئی خیمہ خزان اپنا

ہزارون چمن مین کھل گئے توحید کے غنچے
زمین تک مہکا ہوا ہے بوستان اپنا

نہین کچھ بھی ضرورت مشک و عنبر کی
معطر ہو گیا توحید بوستان اپنا

الٰہی یون ہمیشہ سبز و تر دیکھون
قیامت تک پھولا پھلا یہ گلستان اپنا

ہمارا کینہ اُمید بر ہے آج
بھرا در ہائے عرفان سے نشان اپنا

بجی ارا مین دھوم اس ماہ منور کی
بنا ہے جس کے مکان جنت نشان اپنا

تمنا ہے تصدق روئے پر کردون دل کو
نثار روئے اقدس ہو یہ جان اپنا

اگر حق کی ناخدا بن کر نہ تو آتا
یقیناً ڈوبنہ ملتا کچھ نشان اپنا

ترے آنے سے اے نور خدا عالم
ترے دیدار جان پرور سے جہان اپنا

ہمارے آنا ترا اک رحمت رب ہے
کہ تیرے ہی اُٹھا ہو دین ناتوان اپنا

دکھائی شوکت حق تو نے جب آیا
قلم تیغ دو دم اپنا دم معجز نما

بنا ہے معترف تیری شیرین زبانی کا
کیا ہے جب سے چشمہ شیرین روان اپنا

دکھائے اس قدر تو نے رخ توحید کو
کہ ہے دل سب حسینان جہان سے بدگمان

مقابل مین ترے آنے سے دشمن بھی حیران ہین
کیا ثابت جہان نے ہو نہ پہلوان اپنا

خدا خود جو فرماتا ہے تیری عرش بالا پر - نکالا قید عصیان سے بچایا کید شیطان سے - دل بلبل تڑپتا ہے ہمیشہ یاد مین تیری - جلایا سوز فرقت نے مریض عشق کا سینہ - خدا سے ہو یہی دن رات میری التجا اشرف -
زہے قسمت ہو تجھ سا ولی شاہ زمان اپنا - توہی ہے حرز جان اپنا توہی دارالامان اپنا - کبھی جلوہ دکھا دے اے جان جہان اپنا - برنگ شمع گھل گھل کر ہوا دل نیم جان اپنا - بہشتی مقبرہ کے باغ مین ہو آشیان اپنا -

آمین - محمد علی اشرف - اسسٹنٹ سکرٹری مجمع الاخوان

خطبہ جمعہ

۱۵ر جنوری ۱۹۰۹ء

قل من کان عدواً لجبریل فانہ نزلہٗ علےٰ قلبک باذن اللہ تا یعلمون الناس السحر پڑھا۔

مین نے بارہا سنا یاکہ ملک پر ایمان لانے کا منشا کیا ہے؟ صرف وجود کا ماننا تو غیر ضروری ہے۔ اس طرح تو پھر سارون آسمانوں شیطانون کا ماننا بھی ضروری ہوگا۔ پس ملائکہ پر ایمان لانے سے یہ مراد ہے کہ بیٹھے بیٹھے جو کبھی نیکی کا خیال پیدا ہوتا ہے اس کا محرک فرشتہ سمجھا جائے اور اُس پر عمل کیا جائے کیونکہ جب وہ تحریک ہوتی ہے تو وہ موقعہ ہوتا ہے نیکی کرنے کا۔ اگر انسان اس وقت نیکی نہ کرے تو ملک اس شخص سے محبت کم کر دیتا ہے پھر نیکی کی تحریک بہت کم کرتا ہے اور جوں جوں انسان لا پروا ہوتا جائے وہ اپنی تحریکات کو کم کرتا جاتا ہے اور اگر وہ اس تحریک پر عمل کرے تو پھر ملک اور بھی زیادہ تحریکین کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اس شخص سے تعلقات محبت قائم ہوتے جاتے ہین بلکہ اور فرشتون سے بھی یہی تعلق پیدا ہو کر تتنزل علیہم الملائکہ کا وقت آ جاتا ہے۔

یہان خدا تعالیٰ نے خصوصیت سے دو فرشتون کا ذکر کیا ہے اس مین ایک کا نام جبرئیل ہے۔ دوسرے مقام پر اس کے بارے مین فرمایا ہے۔

انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین۔ یعنی وہ رسول ہے اعلیٰ درجہ کی عزت والا۔ طاقتون والا۔ رتبے والا۔ اور ملائکہ اسکی ماتحت چلتے مین۔ اللہ کی رحمتون کے خزانہ کا امین ہے۔ پس جب یہ امر مسلم ہے۔ کہ تمام دنیا مین ملائکہ کی تحریک سے کوئی نیکی ہو سکتی ہے اور ملائکہ کی فرمانبرداری مومن کا فرض ہے تو پھر اس ملائکہ کے سردار کی تحریک اور بات تو ضرور مان لینی چاہیئے۔ چونکہ یہ تمام محکمون کا افسر ہے اسکی باتین بھی جامع ہین۔ پس ہر ایک ہدایت کی جڑ یہی جبرئیل ہے جسکی شان مین ہے۔ فانہ نزلہ علےٰ قلبک۔ یعنے اسکی تمام تحریکون کا بڑا مرکز حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا قلب ہے پس ہمہ تن اوس کے احکام کے تابع ہو جاؤ کیونکہ یہ جامع تحریکات جمیع ملائکہ ہے اور اسی لحاظ سے قرآن شریف جامع کتاب ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ فیہا کتب قیمہ۔ تو گویا جو جبرئیل کا منکر ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ پھر اللہ کے کلام کا کافر ہے پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے۔ پھر ایک اور ملک کا ذکر فرمایا ہے۔ جہان تک مین نے سوچا ہے حضرت ابراہیم کی دُعا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار سے یہ مسئلہ حل ہوتا ہے۔ کہ انسان کو دو ضرورتین ہین ایک جسمانی جیسے عزت۔ اولاد۔ ان کے اخراجات۔ کھانے کے لئے چیزین ایک رُوحانی۔ جبرئیل کے بعد ایسی تحریکون کا مرکز میکائیل ہے۔ اللہ نے دین بنایا۔ دنیا بھی بنائی۔ یہ جہان بھی بنایا۔ وہ جہان بھی۔ دونو تحریکون کا مرکز ہمارے نبی کریم کا قلب مبارک تھا۔

اسی لئے فرمایا۔ اوتیت جوامع الکلم۔ قرآن شریف مین دنیا و دین دونون کے متعلق ہدایتین ہین۔

بہت سے لوگ ہین کہ جب فرشتون کی تحریک ہوتی ہے تو وہ اس تحریک کو پیچھے ڈالدیتے ہین اور اللہ کی پاک آیات کو واہیات بناتے ہین بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ جب قبض وغیرہ ہو تو انسان میکائیلی تحریکون کے ماننے کو تیار ہو جاتا ہے مگر جب روحانی قبض ہو تو پھر کہتے ہین کہ خیر۔ اللہ غفور رحیم ہے اس کی جڑ یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو مقدم کر لیتا ہے۔ حضرت سلیمان کے عہد مین جب لوگون کو امن حاصل ہوا اور مال و دولت کی فراوانی ہوئی تو ان مین نئی نئی تحریکین ہونے لگین۔ آسمانی کتب کا جو مجموعہ ان کے پاس تھا۔ اس سے طبیعت اُکتا گئی تو کسی اور تعلیم کی خواہش ہوئی مگر وہ تعلیم ایسی تھی۔ جو خدا سے دور پھینکنے والی تھی نقش سلیمانی وغیرہ اسی تعلیم کی یادگار بعض مسلمانوں مین مروج ہے بنی اسرائیل نے جب خدا کی کتاب سے دل اُٹھایا تو ان لغو باتون مین پڑ گئے۔ جو بعض شیطانی اثرون کے لحاظ سے دلربا باتین بن گئین۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ یہ سب اس زمانہ کے شریرون کی کارروائی ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے ان کو یہ تعلیم نہین دی بلکہ از خود یہ باتین انہون نے گھڑ لین اور ایسی دلربا باتون کی اشاعت کی۔

خطبہ جمعہ

۲۲ر جنوری ۱۹۰۹ء

وما انزل علی الملکین ببابل ہاروت وماروت الیٰ۔ لو کانوا یعلمون ۔ پڑھا۔

فرمایا۔ انسان مین عجیب در عجیب خواہشین پیدا ہوتی رہتی ہین۔ جب وہ بچہ ہوتا ہے۔ پھر جب ہوش سنبھالتا ہے پھر جب جوان ہوتا ہے۔ پھر جب بُری صحبتون مین پھنستا ہے جب اچھی صحبتون [illegible] ہے۔ جب ناکام ہو [illegible] آتے رہتے ہین۔ مین کبھی تمہارے دل [illegible] تنہائی مین تو ضرور ضمیر ملا [illegible] اکٹھی ہوتی ہے۔ تو [illegible] لگتے ہین۔ یہ سب صحبت بد کا اثر [illegible] کونوا مع الصادقین کا اسی واسطے حکم [illegible] تو تین۔ نیکی کی طرف متوجہ رہین اور نیک حالات باقی رہین۔ غرض انسان کے دُکھون مین اور خیالات رین سکھون مین اور۔ کامیاب ہو تو اور طریق ہوتا ہے ناکام ہو تو اور طرز۔ طرح طرح کے منصوبے دل مین اُٹھتے ہین اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی کو محرم راز بناتے ہین اور جب بہت سے ایسے محرم راز ہونے ہین تو پھر انجمنین بن جاتی ہین اللہ تعالےٰ نے اس سے روکا تو نہین۔ مگر یہ حکم ضرور دیا۔

یاایہا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان۔ ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبرّ والتقویٰ۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون انما النجوی من الشیطٰن لیحزن الذین اٰمنوا و لیس بضارہم شیئاً الا باذن اللہ۔

ایمان والو! ہم جانتے ہین۔ کہ تم کوئی منصوبہ کرتے ہو انجمنین بناتے ہو۔ مگر یاد رہے کہ جب کوئی انجمن بناؤ۔ تو گناہ سرکشی اور رسول کی نافرمانبرداری کے بارے مین نہ ہو بلکہ نیکی اور تقوےٰ کا مشورہ ہو۔

بنی اسرائیل جب مصر کی طرف گئے تو پہلے پہل اون کو یوسف علیہ السلام کی وجہ سے آرام ملا۔ پھر جب شرارت پر کمر باندھی۔ تو فراعنہ کی نظر مین بہت ذلیل ہوئے۔ مگر آخر خدا نے رحم کیا اور موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ان کو نجات ملی۔ یہان تک کہ وہ فاتح ہو گئے اور وہ اپنے تئین نحن ابناء اللہ واحباءہ سمجھنے لگے۔ لیکن جب پھر ان کی حالت تبدیل ہو گئی۔ ان مین بہت ہی حرامکاری۔ شرک اور بدذاتیان پھیل گئین۔ تو ایک زبردست قوم کو اللہ تعالےٰ نے اُن پر مسلط کیا۔

فاذا جاء وعد اولٰہما بعثنا علیکم عباداً لنا اولی باس شدید فجاسوا خلٰل الدیار وکان وعداً مفعولاً۔

۷۰ برس وہ اس بلا مین مُبتلا رہے۔ آخر جب بابل مین

...ان مین سے بہت صلحاء ہوگئے۔

...قیل - ارمیا ایسے برگزیدہ بندگان خدا
...نے جناب الٰہی مین ہی خشوع خضوع
...ان کو الہام ہوا کہ وہ نسل جس نے گناہ
...اب ہم ان کی خبرگیری کرتے مین۔
...دو طرح کے ہوتے ہین ایک تو ایسے کہ ان
...عمل نہین۔ مثلاً اب سردی ہے اور آفتاب
... پھر گرمی ہو جائے گی۔ اور آفتاب قریب آ
...اپنے ہی بندون کی معرفت کرایا۔ اور ان لوگوں
...بادشاہ اب ہلاک ہونے والا ہے پس تم مید و فارس
...بادشاہون سے تعلق پیدا کرو۔ کیونکہ عنقریب یہ دکھ دینے والی
قوم اور ان کی سلطنت ہلاک ہو جائے گی۔ پس اللہ نے دو فرشتے
ہاروت ماروت نازل کئے۔ ہرت کہتے ہین زمین کو صاف
کرنے کو اور مرت زمین کو بالکل چٹیل میدان بنا دینا گویا یہ ان
فرشتون کے فرض مین داخل تھا۔ کہ یہ لوگ برباد ہو جائین اور
بنی اسرائیل نجات پا کے اپنے ملک مین جائین
پس وہ ہاروت ماروت نبیون کی معرفت ایسی باتین سکھاتے
تھے اور ساتھ ہی یہ ہدایت کرتے تھے کہ ان تجاویز کو یہان تک
مخفی رکھو کہ اپنی بیبیون کو بھی نہ بتاؤ کیونکہ عورتین کمزور مزاج کی
ہوتی ہین اور ممکن بلکہ اغلب ہے کہ وہ کسی دوسرے سے کہدین۔
پس اس تعلیم کو پوشیدہ رکھنے کے لحاظ سے میان بی بی مین بھی افتراق
ہو جاتا تھا۔ یعنے میان اپنی بی بی کو اس راز سے مطلع نہ کرتا تھا
اور پھر یہ بات جب پختہ ہو گئی تو مید و فارس کے ذریعہ بابل تباہ
ہو گیا اور خدا نے بنی اسرائیل کو بچا لیا مگر جتنا ضرر دشمنون کو
پہونچایا گیا چونکہ اللہ کے اذن سے تھا اسیواسطے وہ اس میز
کامیاب ہو گئے۔

اب آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ مین تشریف
لائے تو مکہ والون کو بڑا غیظ و غضب پیدا ہوا۔ بس انھون نے
یہودیون سے دوستی گانٹھی۔ اور یہودی وہی پرانا نسخہ استعمال کرنے
لگے کہ ایرانی بادشاہ سے ملکر اس محمدی سلطنت کا استیصال کرین
اسیواسطے ایرانیون سے توسل پیدا کیا یہ ایک لمبی کہانی ہے
ایرانیون کے گورنر بعض عرب کے مضافات مین بھی تھے انھون نے
اپنے بعض آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے
کے لئے بھی بھیجوائے مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ اس کی وجہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ آگے تو تم اے یہودیو! خدا کے
حکم سے ایسے منصوبون مین کامیاب ہوئے تھے اب تم
چونکہ یہ نسخہ اللہ کے رسول کے مقابلہ مین استعمال کرتے ہو

اس لئے ہرگز کامیاب ہو سکے۔ چنانچہ چند آدمی شاہ فارس
کی طرف سے گرفتار کرنے آئے۔ آپنے ان کو فرمایا۔ مین کل جواب
دونگا صبح آپنے فرمایا۔ کہ جس نے تمہین میری طرف بھیجا ہے
اس کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا ہے وہ یہ بات سن کر
بہت حیران ہوئے۔
(بات مین بات آگئی ہے ہرچند کہ وہ ایسی عظیم الشان نہین ہے
وہ یہ کہ جب وہ ایلچی نبی کریم کے حضور آئے تو صبح اصبح داڑھیان
منڈوا کر آئے۔ آپنے فرمایا یہ تم کیا کرتے ہو ہم اس امر کو کراہت
کے ساتھ دیکھتے ہین جہان اوپر کا قصہ لکھا ہے وہان یہ بات
بھی ہے خیر) اور خائب و خاسر واپس پھرے۔ خدا تعالے
فرماتا ہے۔ کہ اب یہ یہودی ایسی باتین سیکھتے ہین جو اون کو
ضرر دیتی ہین ان کے حق مین مفید بالکل نہین ہین جواب
یہ کرنے مین آخرت مین ان کے لئے کوئی حصہ نہین ہاروت
ماروت نے جو سکھایا تھا۔ وہ چونکہ نبیون کے حکمون کی ماتحت
تھا اس لئے کامیابی کا موجب ہوا لیکن اب چونکہ نبی کی نافرمانی
مین وہ ہتھیار چلتا ہے اس لئے کچھ کام نہ دیگا۔ کیا اچھا ہوتا
کہ وہ ایسی بری شے کے بدلے مین اپنی جانون کو نہ بیچتے
بلکہ اب تو یہ ان کے لئے بہتر ہے کہ ایمان لائین متقی بن
جاوین۔ تو اللہ کے ہان بہت اجر پائین۔

تصدیق المسیح

سن اے امرتسری نادان بے پیر ؛ خلاف حق ہے تیری ساری تحریر
خدا کرتا ہے جسکی آپ تطہیر ؛ مقام او مبین از راہ تحقیر
بدر دانش رسولان ناز کردند
یہودان را تبہ ہمراز کردند

حضرت اقدس علیہ السلام کی ۷۹ سال کی عمر کا ثبوت ایک بدترین دشمن کے اقرار سے

آج منگل کا دن اور ۲۶ جنوری ۱۹۰۹ء ایک بجے بعد دوپہر کا وقت ہے
جبکہ خداوند قدیر و نصیر کے فضل و کرم سے مجھے اپنے ایک احمدی
عزیز بھائی چودہری غلام قادر صاحب نانونگوئی بندوبست
ضلع دہلی کے پاس سے ایک کتاب ملی جس کا نام اعاذہ رحمانی
لدوساوس کادیانی" المعروف بہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۵
مطبوعہ ۱۸۹۳ء مصنفہ مولوی محمد حسین بٹالوی ہے اس کے
صفحہ ۵۵ پر سرسری ورق گردانی کرتے ہوئے جو نظر پڑی تو
مندرجہ ذیل ثبوت نسبت عمر مبارک حضرت میرزا صاحب

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ملا۔ جس کو پڑھ کر مجھے اس قدر خوشی
ہوئی کہ میرا دل ہی جانتا ہے اور میری روح سجدات شکر الٰہی بجالائی
نہ اس لئے کہ خدانخواستہ مجھے یا کسی متقی دیندار فرد سلسلہ عالیہ احمدیہ کو
حضور پرنور کی عمر مبارک کے متعلق کوئی شبہ یا شک تھا کہ آپ کی عمر الہام الٰہی
کے خلاف کم و بیش ہوئی ہے بلکہ اس لئے خوشی ہوئی۔ کہ امرتسری
منکر جیسے بدبخت اور خبیث طبع کے لئے یہ ایک کاری حربہ ہے جو
اس کے روحانی باپ کی طرف سے اس پر چلایا جا چکا اور اس کی روک تھام
اس کے پاس کچھ نہین امید ہے کہ امرتسری کا ذب اور اس کے ہمجنس اس
حضرت عیسیٰ کو دیکھکر زندہ درگور یا مردہ بدست زندہ ہو جاوین گے
یہ تو محال ہے کہ ایسے روسیاہ اس سے کچھ فائدہ حاصل کرکے اپنے
حبط اعمال کا موجب نہ بنین۔ وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلکر
ہمیشہ "لست مومنا" کے نعرے بلند کئے جاوین گے۔ گو
خدا کی طرف سے وعدہ سنریہم ایاتنا فی الافاق وفی انفسہم
الایۃ۔ کا پورا ہوتا ہوا بھی دیکھتے رہین۔ مین نے خدا ہی سے
قوت و توفیق حاصل کرکے ایک مکمل مدلل کتاب موسومہ بہ
منتہی الکلام فی وفات المسیح علیہ السلام تیار کی ہے جو چھپ
رہی ہے اور عنقریب انشاء اللہ ہدیۂ ناظرین ہوگی۔ اس مین بٹالوی
بھوپالی۔ دہلوی۔ گولڑوی۔ امرتسری۔ سیالکوٹی۔ رتیرٹھی۔ چکڑالوی
حائری۔ لاہوری وغیرہ جملہ مخالفین کے دلائل حیات مسیح و
جوابات ادلہ وفات مسیح کا ایسا لاجواب اور باصواب فیصلہ ہوگا۔
جو بائد و شائد خصوصاً امرتسری مفسد کا جس طرح تعاقب کیا گیا ہے
اور اس کی تفسیر ثنائی وغیرہ کتابون سے جس طور پر اس کی علمی
پردہ دری ہوئی ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے نادان
امرتسری کے مقابلہ کی ایک خاص قوت اور طاقت مجھے بطفیل
حضرت مسیح الزمان علیہ السلام خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے
جس کا شکریہ میری زبان و قلم سے ادا ہونا ناممکن ہے مجھے یقین
ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر امرتسری مین کوئی غیرت کا
مادہ اور شرم کا ذرہ باقی رہیگا۔ تو احمدیہ پبلک کے سامنے منہ دکھلانے
کے قابل نہین رہے گا۔ حضرت اقدس کی وفات اور آپ کی
دعا رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی (امرتسری کا ایک عجیب طرز پر اس مین جواب ہوگا
انشاء اللہ۔ اب مین وہ مضمون اشاعۃ السنہ دربارۂ عمر مبارک
نقل کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ میان بٹالوی حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ السلام کے ایک معقول اعتراض متعلق حیات المسیح کا نامعقول
جواب دیتا ہوا لکھتا ہے۔
"آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت مسیح سے پہلے فوت
ہو جانے سے آپ کی توہین لازم آتی ہے تو چاہیئے تھا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص زندہ نہ رہتا۔ اس توہین کی

تجویز کے وقت یہ خیال نہ آیا۔ کہ آنحضرت (محمد صلی اللہ ۔ علیہ وسلم) فوت ہو کر زیر زمین مدفون ہیں اور میں زمین پر زندہ پھرتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور کیون .... نہیں مرجاتا۔ اور اگر یہ توہین عمر کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے تو بھی چاہیئے تھا کہ آنحضرت کے بعد کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر سے زیادہ عمر نہ پاتا۔ اور کادیانی کو چاہیئے تہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی عمر زیادہ نہ ہونے دے۔ کچھہ کہا کر مر جاوے کیونکہ ترسیٹھ برس کا تو وہ ہو چکا ہے انتہی بلفظہ صفحہ ۵۵۔

ناظرین یہ نامعقول جواب بٹالوی نے شروع ۱۸۹۳ء میں شائع کیا ہے اور اس وقت وہ حضور میرزا صاحب علیہ السلام کی عمر ۶۳ سال سے زیادہ مانتا ہے۔ گویا ۱۸۹۲ء میں آپ ۶۳ سال کی عمر کے تھے اور ۱۹۰۸ء تک سولہ سال ہوتے ہیں۔ جو ۶۳ میں جمع کرنے سے ۶۳+۱۶ = ۷۹ سال ہوگئے۔ پس اس حساب سے آپ کی عمر مبارک ۱۹۰۸ء میں ۷۹ سال تھی جو مصداق ہے اسّی سال کے قریب والے الہام کی اب میں امرتسری سے پوچھتا ہوں۔ کہ اے دریدہ دہن بتا کہ اب بھی کچھہ کسر صداقت مسیح موعود ... اور عمر کے متعلق اس سے بڑھکر اور بھی کسی ثبوت کی ضرورت ہے جو ایک ایسی قلم سے نکلا ہے۔ جس قلم نے سوائے حق کی مخالفت کے الا ماشاء اللہ کوئی حرف بھی نہیں لکھا اور اگر اس ثبوت کو بھی تو نے قبول نہ کیا تو سخت نا خلف ہوگا کیونکہ یہ تیرے روحانی باپ کی شہادت ہے۔ اور اس زمانہ کی جبکہ تجھہ کو روحانی فرزندی سے عاق نہیں کیا تھا۔

فافہم وتدبر ولا تکن من الجاہلین۔ والسلام

عاجز قاسم علی احمدی از دہلی

تاریخ گوئی

یہ بھی ایک فن ہے جس کے لئے خاص خاص طبیعتیں موزون ہوتی ہیں بعض واقعات کی تاریخ یاد رکھنے کے لئے یہ طریقہ نہایت مفید ہے کیونکہ کسی مہینہ کی تاریخ یاد کرنے کی نسبت کسی مصرعہ یا موزون فقرہ یا مرکب کا یاد کر لینا اور پھر اس کا دماغ میں محفوظ رہنا بہت آسان ہے ہمارے ایشیائی شاعرون نے اس فن میں ایک خاص ترقی کی اور فی البدیہ اور دلچسپ تاریخ کہنے میں وہ ملکہ حاصل کیا۔ کہ اب تک زبان چٹخارے لے کر رہ جاتی ہے۔ ہرچند کہ فی زمانہ اس کی قدر بہت کم رہ گئی ہے اور اسے کوہ کندن کاہ برآوردن سمجھا جاتا ہے مگر تاہم بعض لوگ ابھی اس کی یادگار باقی ہیں۔ چنانچہ ..... ایک عالم میں انہون نے میرے لڑکے کی تاریخ وفات نکالی۔

"یا ربہ اجعلنہ شافعاً ومشفعاً"

اور جب دوسرا فوت ہوا تو اس کی تاریخ کہی

واجعلہ لنا اجراً وذخرا

اس سے بہتر میری رائے میں کسی مرنے والے بچے کی کوئی تاریخ نہیں ہوسکتی مگر اس فن کو بدنام کرنے والے لوگ بھی ہیں۔ جو چند مہمل اور بے ڈہنگے فقرات تاریخ کے لئے لکھہ دیتے ہیں۔ مثلاً ایک صاحب نے اپنے لڑکے کا نام تجویز کیا گل زیر بیخ کلب علی ایسا ہی روزانہ پیسہ میں کچھہ تاریخی نام چھپے ہیں جنھیں میں نے نہایت حیرت سے پڑھا۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں۔ سید عبرت اشرف شہامت اشرف۔ مقدار الرحمان خان۔ سعادت الدین خان۔ الزاع النسار خاتون۔ محک آرا خاتون۔ زلازل آرا خاتون۔ میر توسل اشرف۔ کیوان الرحمان۔ شیخ زمام الرحمان۔ انجام اشرف خان۔ محمد تفقد خان۔ مظفر قبادر۔ کیا یہ نام اس قابل ہیں کہ کوئی اپنے بچون کے رکھے۔ پس ان کے پیش کرنے سے اچنبہٰ سوائے اس کے کہ عوام بنانے کے کچہ اور بھی حاصل ہو سکتا ہے؟

خلوت میں عبادت الٰہی کا فائدہ

میرا مدت سے خیال تہا کہ اپنی بہن خاکسار بہنون کو کچھہ عبادت پر لکھہ کر پیش کرون۔ مگر خداوند کریم برا کرے اس نامراد دنیا کا جس کی جہمیلون میں اتنی فراغت نہیں ملتی کہ آدمی یک سو ہوکر خدا تعالےٰ کا کام ہی کرے۔ خیر گذرتی گذر جاوے گی میرا مشاہدہ ہے کہ خلوت میں عبادت کرنے کے ہزارہا فوائد ہیں جس کے دوسرے معنے چلہ کشی صوفی لوگ بناتے ہیں۔ میرے مغفور ۱۳۲۶ء آبا جان کا سلسلہ بعیت پہلے طریقہ چشتیا میں تہا اور وہ دن بہی نہایت خدا دوست انسان تھے الگ ہو کر اندھیرے میں عبادت مولا کرتے تہے میں ابھی کوئی ۱۲۔۱۳ سال کی تہی کہ میرے آبا جان نے فرمایا کہ الگ ہو کر عبادت کیا کرو۔ میں پہلے تو تھوڑی دیر تک عبادت کیا کرتی پھر آہستہ آہستہ اس قدر میرے دل میں شوق پیدا ہوا۔ کہ جب سب گھر کے لوگ سو جاتے تو اندھیرے میں اٹھہ کر نماز پڑھتی اور بہت لمبے سجدے کرتی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں زار زار اپنے گناہون کا اقرار کرکے روتی بخدا اس رونے میں مجھے اس قدر سرور آتا۔ کہ اس کی لذت ابھی تک دل میں محسوس ہوا کرتی ہے۔ اور تعجب یہ کہ پھر ایسے ایسے عجیب واقعات دیکھے اور لطیف نظارے مشاہدہ میں آئے کہ ان کا بیان الفاظ میں نہیں ہوسکتا۔ ان دنون میں میری اکثر دعائیں مقبول ہوتی تہین میں کہاں تک لکھتی ہون۔ میرا بھائی رشید (جو ماشاء اللہ تعالےٰ نے دیا) جب برس ایک کا سا ہوا سخت بیمار ہوگیا کہ بالکل امید زیست نہ رہی۔ مجھہ اس سے بہت الفت تہی اور اس لئے اس کی علالت سے دل کو سخت صدمہ پہونچا۔ میں نے تڑپ تڑپ کر دعا مانگی اور دعا مانگتے ہی سوگئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک ایسا لطف خیز اور سرور انگیز سمان ہے جسکی لذت کا اثر دل میں بہت مدت تک رہا پھر دو جانور ایک سفید رنگ اور دوسرا سبز رنگ آگے پیچھے آسمان سے اڑتے ہمارے گھر چلے آئے اور پھر سفید رنگ والا واپس اڑ گیا اور سبز رہ گیا میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ روح جو نفس عنصری سے پرواز کرنے کو تھی۔ واپس چلی آئی۔ صبح بچہ تندرست ہوگیا۔ کئی دفعہ نبی کریم کی زیارت ہوئی۔ آسمان پر ایک دفعہ بدلی کا ٹکڑا سیاہ رنگ دیکھا جس پر کلمہ شریف لکھا تہا اور پھر سنہ ۱۳۱۵ھ لکھا تہا۔ غرضیکہ خلوت بے حد مفید ہے اور جب تک تزکیہ نفس نہ ہو عبادت کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اب رہی ہم مستورات کی عبادت سو میری بہنو! خدا کے لئے تم اپنے نفسون کا تزکیہ سب سے الگ ہو کر کرو۔ تا فلاح پاؤ۔ کیونکہ یہ دنیا کا مال بہ دولت یہ حرص و ہوا کے سامان ہرگز ہم نہیں رہیں گے۔ اپنے نفسون کو اللہ کی راہ میں قربان کرو تا ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

(اہلیہ اکمل آف گولیکی۔ گجرات پنجاب)

بنام جملہ احمدی نجاران وآہنگران

بخدمت جناب مفتی صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ صاحبان کو یاد ہوگا کہ قادیان میں ایک جلسہ قرار پاکر یہ رائے پاس ہوئی تھی۔ کہ ایک فہرست چھپوائی جائے۔ جسمیں ہر ایک احمدی کا نام درج ہووے اور وہ طبع شدہ فہرست ہر ایک ممبر کے پاس رہے۔ جس کا نام اسی میں درج ہو۔ وہ فہرست آجکل تیار ہوکر چھپنے والی ہے۔ آپ بہت جلد اپنا نام معہ پورا پتہ لوہاران وآہنگران بھیجدیں۔

مستری فیض احمد از جموں

گذارش

خط وکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری تحریر فرمادیں اور جواب کیلئے جوابی

امرتسر ریلوں کے اوقات

لاہور شہر سے امرتسر کو روانگی کا وقت

(فاصلہ ۳۲ میل کرایہ درجہ سوم)

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۱ بجے	۳۲ منٹ	رات	پسنجر
۷ بجے	۲ "	صبح	پسنجر بٹالہ کو
۸ بجے	۵ "	دن	پسنجر
۱۰ بجے	۰ "	"	پسنجر بٹالہ کو
۱۰ بجے	۳۵ "	"	پسنجر
۱ بجے	۵ "	"	لوکل امرتسر سے لاہور تک
۲ بجے	۰ "	"	ڈاک کلکتہ
۳ بجے	۵ "	"	پسنجر ہردوار
۵ بجے	۳۰ "	"	پسنجر بٹالہ کو
۶ بجے	۴۵ "	شام	پسنجر
۹ بجے	۳۵ "	رات	لوکل امرتسر تک
۱۰ بجے	۵۰ "	رات	ڈاک بمبئی

جالندھر شہر سے امرتسر کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۱ بجے	۵۸ منٹ	رات	پسنجر
۴ بجے	۵۲ "	"	پسنجر ہردوار
۰	۰	۰	۰
۷ بجے	۴۰ "	صبح	ڈاک بمبئی
۱۰ بجے	۸ "	دن	ڈاک کلکتہ
۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰
۱ بجے	۵ "	دن	پسنجر
۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰
۵ بجے	۱۳ "	دن	پسنجر
۱۱ بجے	۱۱ "	رات	"

بٹالہ سے امرتسر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۲۴ میل کرایہ درجہ سوم ۴ر

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۱۰ بجے	۲ منٹ	دن	پسنجر لاہور کو گیا ۱۸
۱ بجے	۵۹ "	"	" " " ۱۸

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۵ بجے	۴۴ منٹ	دن	پسنجر امرتسر تک ۲۱

ترنتارن سے امرتسر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۱۵ میل کرایہ درجہ سوم ۳ر

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۷ بجے	۱ منٹ	صبح	پسنجر امرتسر تک
۱ بجے	۳۱ "	دن	" " "
۵ بجے	۴۴ "	"	" " "

امرتسر سے جالندھر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۴۹ میل کرایہ درجہ سوم ۹ر

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۳ بجے	۱۶ منٹ	رات	پسنجر
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۴
۱۰ بجے	۷ "	دن	پسنجر
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۵
۱۲ بجے	۹۳ منٹ	دن	پسنجر
۳ بجے	۱۱ "	"	ڈاک کلکتہ
۴ بجے	۵۱ "	"	پسنجر ہردوار
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۶
۸ بجے	۵۰ "	رات	پسنجر
۰	۱۰ "	"	امرتسر تک تھا
۱۱ بجے	۵۹ "	"	ڈاک بمبئی

امرتسر سے لاہور کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۵ بجے	۸ منٹ	رات	پسنجر
۷ بجے	۳۱ "	صبح	پسنجر ہردوار
۸ بجے	۴۰ "	دن	لوکل امرتسر سے
۹ بجے	۱۱ "	"	ڈاک بمبئی
۱۱ بجے	۳۲ "	"	ڈاک کلکتہ
۱ بجے	۴۸ "	"	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۴
۳ بجے	۲۵ "	دن	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۵
۳ بجے	۵۲ "	"	پسنجر
۶ بجے	۰ "	شام	لوکل امرتسر سے
۷ بجے	۳۰ "	"	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۶
۸ بجے	۳ "	رات	پسنجر
۳ بجے	۱۵ "	"	پسنجر

امرتسر سے بٹالہ کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۹ بجے	۵۳ منٹ	دن	پسنجر لاہور سے آیا ۲۱
۱۲ بجے	۰	"	" " " ۲۲
۸ بجے	۴۰ "	رات	" " " ۲۳

امرتسر سے ترنتارن کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۶ بجے	منٹ	صبح	پسنجر
۲ بجے	۳۰ "	دن	"
۶ بجے	۵ "	شام	"

ترک شعر

اخویم خان اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کی نظم نہایت مؤثر اور اعلیٰ درجہ کی ہوا کرتی تھی۔ مگر اب خان صاحب موصوف نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ وہ آئندہ کبھی کوئی نظم نہیں لکھیں گے کیونکہ اونھوں نے سید سرور شاہ صاحب و حضرت مولانا خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ شاعر ہمیشہ بزدل ہوا کرتے ہیں۔

مَیں نہیں سمجھتا کہ ان بزرگان کا یہ مطلب ہو۔ کہ ہر ایک شعر کہنے والا بزدل ہوتا ہے۔ کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ شاعر ہوئے ہیں۔ مثلاً شیخ سعدیؒ۔ نظامی۔ جامی۔ مولانا روم وغیرہ اور خود ہمارے حضرت جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور نے بہت سی نظمیں اپنی مختلف تصانیف میں حسب موقعہ درج فرمائی ہیں اور اب حضرت صاحبزادہ اور دیگر بزرگ ہمارے سلسلہ کے اکثر نظمیں لکھتے ہیں۔ جو مردہ دلوں میں جان ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ یا یوں کہئے۔ کہ وہ یوں کی مُردہ زمین کے لئے ابر رحمت کا کام دیتی ہیں۔ مگر خان صاحب موصوف کا یہ عجیب فیصلہ ہے۔ میرے خیال ناقص میں وہ شاعری مذموم ہے جسمیں مبالغہ اور جھوٹ ہو جیسے کہ عام شعراء کا قاعدہ ہے کہ دنیا کے بڑے آدمیوں سے اپنا مدعا حاصل کرنے کے لئے یا خواہ مخواہ اپنی شاعرانہ لیاقت جتلانے کے لئے اشعار گھڑتے ہیں اور زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور اس شاعری کو اپنا پیشہ ہی بنا لیتے ہیں ورنہ وہ شاعری جس میں حقیقت ہو اور سچائی کے لئے درد اور سوز دل کا اظہار ہو وہ تو کسی صورت میں مذموم نہیں بلکہ محمود ہے۔ شعر کہنے کا ایک قدرتی ملکہ ہے اور جس کو خدا تعالیٰ نے یہ ملکہ عنایت فرمایا ہے اُسے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ہاں یہ ضرور ہے کہ اس ملکہ سے نیک کام لیوے یعنے ایسے اشعار ہوں جو اخلاق پر اور اعتقاد پر نیک اثر ڈالنے والے اور لوگوں کو نیکی کی طرف رغبت دلانے والے ہوں۔ سو الحمد للہ ہمارے سلسلہ کے بزرگان کے اشعار ایسے ہی ہوتے ہیں اسلئے خان صاحب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ ہرگز اشعار کہنے

کو ترک نہ کریں اور میرے خیال میں یہ ضرور نہیں کہ انسان ایک غلط فیصلہ پر جو انسانی کمزوری (یا جو کچھ سمجھنے) کا نتیجہ ہے سمجھ آنے پر بھی اُس پر اڑا رہے اور اس کی اصلاح نہ کرے۔ والسلام

خاکسار ماسٹر ہدایت اللہ احمدی گجرات

دو عجیب واقعات

مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ضلع سیالکوٹ کے موضع سید انوالی جٹان میں مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء بعد شام ایک عجیب واقعہ ہوا جو کہ برائے اندراج اخبار عرض کرتا ہوں۔

ضلع سیالکوٹ میں ایک قوم چنگڑوں کی آباد ہے جنکی عادت ہے کہ جب فصل غلہ سونجی یعنے چہونہ کی پختگی کا وقت آتا ہے تو وہ اپنا اپنا مستقل قیام یعنے مستقل رہائش چھوڑ کر اُن دیہات میں جہاں غلہ چہونہ یا مونجی کی کثرت ہوتی ہے عارضی رہائش کے لئے چلے جاتے ہیں اور بعد ختم ہونے فصل کے اپنے اپنے مستقل مکانوں میں واپس چلے جاتے ہیں۔ موضع سید انوالی جٹان میں بھی بباعث اچھی فصل مونجی کے یہ لوگ آئے ہوئے تھے مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء کو ایک عورت چنگڑی اپنے شیر خوار بچہ کو جس کی عمر ابھی تک صرف ۹ یا ۱۰ یوم کی تھی۔ چارپائی پر ڈالکر کنوئیں پر پانی بھرنے کے لئے گئی۔ جب واپس آئی تو دیکھا کہ بچہ چارپائی پر نہیں ہے۔ بہت روئی پیٹی چلائی لیکن بچہ کا کوئی پتہ نہ ملا۔ لوگ جمع ہوگئے اور ہر طرح کی کوشش ہوئی لیکن بچہ کہیں سے نہ ملا نہ کوئی پتہ چلا۔ آخر تھک کر اور مایوس ہو کر سب بیٹھ گئے۔ جب صبح ہوئی تو دائرہ میں ایک مسافر آ کر حقہ پینے بیٹھ گیا۔ اس نے بیان کیا کہ راستہ میں ایک پیرالی کے ڈھیر میں میں نے ایک انسانی بچہ دیکھا ہے اور اس کے پاس ایک حیوان لیٹا ہوا ہے معلوم نہیں کہ گیدڑ ہے یا بگھاڑ یعنے بھیڑیا یا کتا یا کتیا۔ یہ بات سُنکر چونکہ رات سے بچہ کا گم ہونا عام طور پر گاؤں میں مشہور ہو چکا ہوا تھا۔ سب لوگ جو تعداد میں تیس پنتیس تھے۔ اس مسافر کے ہمراہ چل پڑے اور پیرالی کے انبار کے گرداگرد گھیرا ڈال دیا کیا دیکھتے ہیں کہ بچہ اس ڈھیر میں لیٹا ہوا ہے اور ایک کتیا کا تھن منہ میں لیا ہوا ہے اور بڑے مزہ سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور دودھ پی رہا ہے ان میں سے ایک آدمی نے اس بچہ کو اُٹھا لیا اور گاؤں میں آکر اس کی والدہ کے حوالہ کیا۔ جب بچہ کو اُوٹھایا گیا تھی یعنے کتیا ساتھ ساتھ چلی آئی۔ جب بچہ کو اس کی والدہ نے اپنی گود میں لے لیا تو کتیا پاس بیٹھ گئی اور اس کے پاس سے جاتی نہیں جب چارپائی پر ڈال دیا گیا تو کتیا اس کے ساتھ لیٹ کر تھن اس کے منہ میں دیدیا۔ اس کُتیا کی محبت دیکھکر سب لوگ حیران ہیں اب اس کتیا کو باہر نکالتے ہیں وہ نکلتی نہیں اگر نکلتی ہو تو پھر جھٹ آجاتی ہے

دوسرا واقعہ

موضع جوڑیان ضلع سیالکوٹ میں ایک زمیندار کے ہاں ایک وقت میں تین بچہ (ایک لڑکی اور دو لڑکے) پیدا ہوئے ہیں۔ عرصہ ایک ماہ کا گذرا ہے۔ تینوں بچہ تندرست اور پرورش پا رہے ہیں۔ والسلام

خاکسار مولابخش احمدی سیالکوٹ

خبریں

سرحدی علاقہ زوب کی فوج لیوی کا جمعدار معہ ۲۲ سواروں کے فرار ہوگیا ہے۔ ۱۲ تاریخ کو۔

یہ لوگ سارہ ڈنگہ کی چوکی سے ۳۲ قرابین اور ۱۶ گھوڑے بھی لیگئے وردی وغیرہ سامان بھی اڑالیا۔

قبل فراری کے چھ گھوڑے بھی مارے گئے ایک سوار کو زخمی کر گئے ایک دوکاندار کو قتل بھی کر گئے۔

پچھلے سال پنجاب میں ۲۹ ہزار ۲۳۰ لوگ طاعون سے مرے ۱۹۰۷ء میں ۶ لاکھ ۵ ہزار مرے تھے۔

بابو رام ہری اڈیٹر اخبار سوراجیہ الہ آباد کی ۷ سال قید کی سزا اپیل میں بھی بحال رہی۔

برہووال سے سیتاپور تک ریلوے بنانے کی منظوری ولایت سے آ گئی یہ تنگ پٹری کی ہوگی۔

ٹرنسوال (رینڈ) کی سونے کی کانوں کا خالص منافع پچھلے سال پونے ۱۹ کروڑ روپیہ تھا۔

لنڈن کے ہنری سن نام ساہوکار وقائع نگار کو بجرم خورد برد ایک سال قید کی سزا دیگئی ہے۔

برٹش رشتہ بحری نے قرار دیا کہ بیڑہ چینل میں تخفیف کرینگے بحیرہ شمال کا ایک نیا بیڑہ اضافہ کرینگے۔

تجویز پیش تھی کہ انگلستان و ہندوستان کے مابین وی۔ پی سسٹم جاری کیا جاوے۔ مگر گورنمنٹ ہند نے اتفاق ظاہر نہیں کیا۔

اسلامی وفد نے لارڈ مارلے کی خدمت میں پیش ہو کر استدعا کی کہ مقامی مجالس سے لیکر شاہی کونسل تک مسلمانوں کے ہی منتخب کردہ مسلمان ممبر ہیں تعداد مناسب ۔۔ ہوا کریں مناسب لحاظ آبادی کے خیال سے نہ ہو بلکہ پالیسی اور مقامی حالات کے لحاظ سے بھی۔ نیز وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں بجائے سب کے دو دیسی ممبروں ایک ہندو ایک مسلمان۔ وفد نہایت با اثر اور موقر تھا۔

قاضی مکہ مکرمہ۔ حضرت عثمان لوذی آفندی جو مکہ مکرمہ کے قاضی مقرر ہوئے ہیں اپنے مستقر القضا پر پہونچ گئے اور شروع ۱۳۲۷ھ سے کام شروع کریں گے۔

البانی قوم۔ ٹرکی میں ایک نہایت بہادر وطن پرست اور جنگی قوم ہے یونان کے ساتھ الحاق کریٹ کے مسئلہ پر باب عالی کیطرف سے ابھی تک کوئی خاص کارروائی نہیں ہوئی اور نہ سلطان روم نے پارلیمنٹ کی افتتاحی تقریر میں اس کا تذکرہ فرمایا۔ دول یورپ بھی بظاہر اس الحاق کے چنداں خلاف نہیں البانیوں نے یہ تمام باتیں دیکھکر عملی میدان میں قدم رکھنے کی کوشش کی ہے بیروت کے روزانہ اخبار لسان الحال کو بذریعہ تار برقی خبر ملی ہے کہ تمام البانی قوم نے جس میں البانی جنگی پلٹنیں بھی شامل ہیں قسم کھائی ہے کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو الحاق کریٹ کا انتقام ضرور لیا جائیگا

ٹرنسوال میں طوفان بارش نے مستحکم بندوں کو توڑ کر کانوں میں گرا دیا۔ بہت سی جانیں تلف ہوئیں۔ صرف ایک کان میں ۱۵۰ شخص ڈوب مرے۔ ایک ٹرنسوال کان ڈولی ڈیپ نامی کے چینی مزدوروں نے سال نو کے دن کام کرنے سے انکار کیا اور احاطہ توڑ ڈالا۔ پولیس نے ہنگامہ پردازوں پر گولیاں چلا کر ۲ قتل اور ۵ زخمی کئے۔

حجاز ریلوے کے اسٹیشن العلا پر جو مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو میل کے اوپر ہے۔ بدوؤں اور ریلوے والوں میں لڑائی ہوگئی جسمیں کئی آدمی ضائع ہوئے مفسدوں نے تار بھی کاٹ ڈالے تھے۔

صوفیا۔ (بلگیریا کا صدر مقام) کا ایک تار ہے کہ چونکہ ٹرکی صوبہ رومیلیا (یہ بلگیریا کے متصل ہے) کے اہم موقعوں اور ناکوں پر فوج جمع کر رہی ہے بنا بریں بلگیریا نے بھی اپنے ہمدری ڈویژن ریزرو فوج کو گھروں سے طلب کیا ہے۔

سمرنا کی تار برقیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضلع خوشیار کے دیہات میں تین سو سے زیادہ مکانات زلزلہ کے باعث گر گئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں بعد میں سمرنا کے والی کا تار آیا کہ زلزلہ سے فوشیا میں ۵۰۰ مکانات منہدم ہوئے زلزلہ کے جھٹکے اب تک محسوس ہو رہے ہیں اور لوگ بھاگ رہے ہیں

حادثہ ہولناک۔ سوئٹزرلینڈ کے شہر ماسکو میں ایک گرجا کی چھت گر جانیسے ۱۰ شخص ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے۔

خبر ہے کہ حضور وائسرائے بہادر اپریل صوبہ سرحد شمال و مغرب کا

بدوؤں کی غارت گری

۲۰۔ ذوالقعدہ گذشتہ کو مکہ مکرمہ سے چھ ہزار ہندی اور جاوی اور بخاری حاجیوں کا قافلہ مدینہ منورہ کیطرف بغرض زیارت قبر رسول کریم روانہ ہوا تھا۔ رابغ میں پہونچکر قافلہ والوں کو خبر ملی کہ بدو راستہ روکے پڑے ہیں۔ مشورہ کے بعد قافلہ بیر حسانی تک آگے بڑھا اور وہاں سے راستہ صاف پاکر منزل بمنزل آگے بھی چلتا رہا۔ مدینہ منورہ کے نزدیک پہونچکر جبکہ چار گھنٹہ کا راستہ اور باقی تھا۔ یکایک بدوؤں کی کثیر جماعت قافلہ پر آپڑی۔ اور لوٹ مار مچادی۔ غریب حاجی بدحواس ہوکر بھاگ گئے۔ تمام مال ومتاع ان کا لٹ گیا اور دو سو دس آدمی جان سے ضائع گئے۔ باقی بحال خراب پیادہ پا راستہ کی مشکلیں جھیلتے اور فاقوں کے مارے مکہ میں آپڑے۔ بدوؤں نے پانچ راہبر اور مطوف بھی پکڑ لئے جو ان کے پاس مصالحت کی گفتگو کرنے کے لئے قافلہ سے گئے تھے خبر نہیں ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہوگا۔ اسی طرح ۱۵۰۰ ہندی زائرین کا قافلہ ینبوع کے راستہ سے مدینہ جاتا ہوا مدینہ سے ایک منزل فاصلہ پر بدوؤں نے لوٹ لیا اور اس میں بہت سے آدمی تلف ہوئے۔ بقیۃ السیف ینبوع کو واپس آگئے۔ غارت گر بدو قبائل مطیر عوف، مسروح، اعدبنی علی سے ہیں۔ جو سب بنی علی کے ساتھ آمادہ فساد ہیں۔ ان کا سردار ربیق نامی ایک شخص ہے جس کے زیر نشان ۱۳۰۰۰ سوار ہیں اور ان کی تقسیم کئی فوجی دویژنوں میں ہے بعض اشخاص ابن سعود امیر نجد کو اس شرارت کا محرک قرار دیتے ہیں مشیر کاظم پاشا ان حادثات سے کمال رنجیدہ ہیں اور وہ باب عالی سے مجرموں کی سرکوبی کے لئے خط وکتابت کر رہے ہیں۔

ایران کی حالت بدستور خستہ ابتر ہے خانہ جنگی اور طوائف الملوکی کیوجہ سے شیراز اور بندر بوشہر کا راستہ بند ہے۔ صوبہ لارستان میں آزادی طلبوں نے بسرکردگی سید حسین شاہی حکومت کا قطعی خاتمہ کردیا ہے شاہ کو وہاں کچھ اختیار نہیں رہا۔ تبریز سے بھی شاہی فوج پھر واپس ہٹ گئی ہے۔ اور استرآباد و لاہی جان کی کمیشنوں نے شاہ کے برخلاف ہوجانیکا اعلان کر دیا ہے۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ ممیرا قسم اول عہ ثانی ہے سرمہ قسم اول عا۔ دوم ۸ر سوم ۴ر۔ علاوہ ازین لنگی ہر قسم پشاوری و کلاہ زری و سادہ بھی میرے پاس موجود ہے

المشتہر

احمد نور مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اہل تجارت کیلئے خاص موقعہ

یہ اخبار لاکھ احمدیوں میں خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس میں اشتہار دینا چاہیں وہ بھجوا دیں اور جو اجرت لکھی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
یک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

اشتہار صدق آثار

الصدق ینجی والکذب یہلک

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ٭ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کیوجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو محصول ڈاک بھیجکر نمونہ مفت منگا کر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں

المشتہر۔ محمد امین احمدی از دواتہ مانسہرہ۔ ہزارہ

نوٹ۔ دفتر بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے۔

اشتہار

شکر سرخ۔ گڑ شکیہ وار معروف اندرکی۔ چاول باسمتی۔ چاول قسم دوم ۱۲ بار رغن کنجد ۳ بار۔ مسکا جس کو پنجاب میں جوار بولتے ہیں ۱۶ بار۔ باجرہ ۱۴ بار۔ بان قسم اول ۱۰ ثار۔ بان قسم دوم ۱۱ ثار۔ فی روپیہ کے حساب سے حبیب احمد احمدی ساکن موضع تاجپورہ ڈاکخانہ سنسارپور ضلع سہارنپور سے مل سکتی ہیں بشرطیکہ خریدار قیمت پیشگی ارسال کرے اور پانچ فیصدی کمیشن لاگت پر دینے کا وعدہ کرے ہر درخواست کنندہ نمونہ مفت منگا سکتا ہے ولیکن طلب مال میں تفصیل ہو اسٹیشن ریلوے اور نیز یہ کہ مال بذریعہ مال گاڑی روانہ کیا جاوے یا بذریعہ بریک سواری گاڑی۔ مگر ایسے احباب کی خدمت میں کہ جن کا ہم سے ذاتی تعارف ہے ادہم اوکو خوش معاملہ سمجھیں گے بلا پیشگی قیمت آنے کے بھی صرف درخواست

(بدر پریس قادیان)

دوڑو جلد خرید کرو

یعنے

قرآن شریف

میں

کن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن کاموں کے کام کرنیسے منع کیا گیا ہے۔

یعنے

اوامر ونواھی قرآن کریم

کو جناب عرب صاحب عبدالحی نے ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے،

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس کتاب میں چھ چہل احادیث بھی ہیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۱۰ہ ہے اور پھر اور رعایت کر دیجئی ہے یعنی صرف ۹ر اور دفتر اخبار بدر سے مل سکتی ہے۔ جلد خرید فرماویں کیونکہ تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے۔

مفصلہ ذیل کتابیں بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح ۶ر۔ معیار الصادقین ۳ر۔ براہین احمدیہ مجلد ۱۲ عہ غیر مجلد ۱۰عہ

درثمین۔ نری تہہ کلنک اوتار۔ سیر پرند۔ مجلد ۸ر بمجلد ۶ر

کرشن لیلا۔ سر الشہادتین ۸ر۔ غلامی اور حکمت بینایہ

جنگ مقدس ۱ر۔ البرہان الصریح فی تائید المسیح ۳ر ۷ر

القول الصحیح ۸ر۔ مورکھ سیدھ ۲ر۔ معیار حق ۱ر۔ کلام احمدی ۱ر ۱۰ر

عیسائی مذہب۔ اسلام کی پہلی کتاب ۴ر۔ جام شہادت

لکچر سردار سنگھ۔ رویائے صالحہ۔ السر المکتوم ۱ر

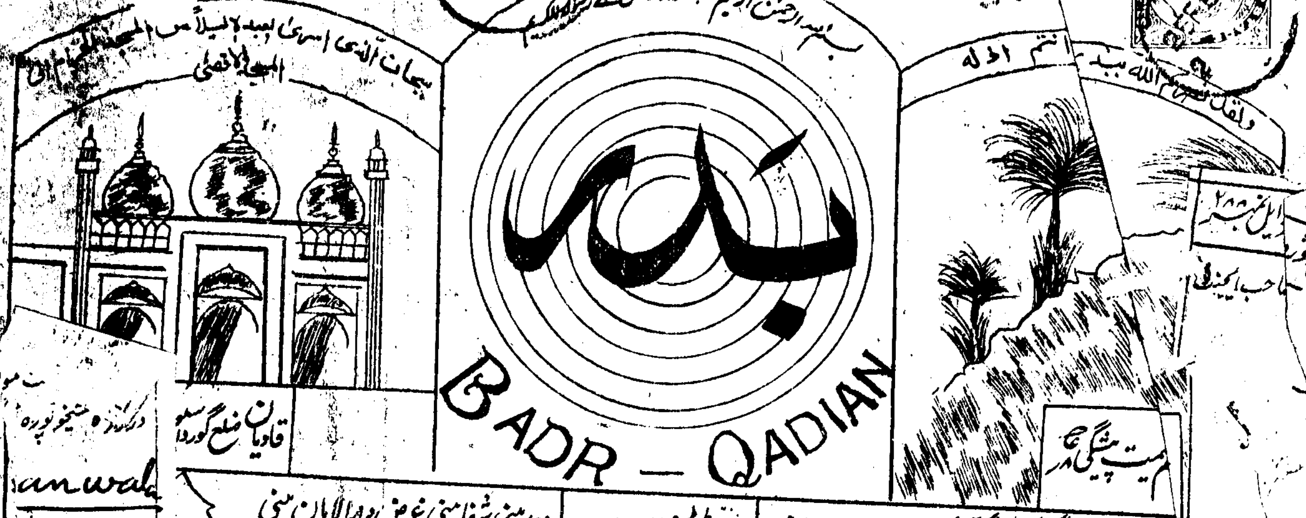

چہ گویم باتو گرائی جہادر قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

۴ صفر ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ پھاگن سمت ۶۵ بکرمی

جلد ۸

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا	اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ہر ایک کاروباری انسان صاحب جائداد رئیس ۔ جج مجسٹریٹ ۔ رجسٹرار مصنف مورخ ۔ ایڈیٹر ۔ شاعر ۔ وکیل ۔ مختار ۔ اکونٹنٹ ۔ محاسب ۔ منشی خوان ۔ مہاجن ۔ ساہوکار ۔ عرضی نویس ۔ اپیل نویس ۔ ایجنٹ ۔ بیوپاری ۔ ... کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب ۔

تقویم عمری یعنی سنہ ۱۷۸۴ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک

ایکسو چیس برس کی جنتری

یہ بات آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائیٹی کے حقوق میں انصاف امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا دار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے آپ کو ذاتی تجربہ سے یہی معلوم ہوگا کہ حساب کتاب ۔ بہی ۔ کھاتے ۔ وثیقے ۔ پرانے دستاویز ۔ دعوے ۔ جواب دعوے ۔ مورخانہ مضمون ۔ تاریخیں ۔ اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور ان کی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور جن کے ساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم اور مطابق کرنے کی کس قدر ضرورت رہتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں ۔

ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور خرچ سے گذشتہ ایکسو چیس برس کی مفصل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے ۔ اس جنتری میں سنہ ۱۷۸۴ء سے سنہ ۱۹۰۷ء سنہ ۱۱۹۷ ہجری سے سنہ ۱۳۲۵ ہجری سنہ ۱۱۹۰ فصلی سے ۱۳۹۵ فصلی اور سمت ۱۸۳۹ بکرمی سے سنہ ۱۹۶۴ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جا سکتی ہیں اس عجیب و غریب جنتری کی ... بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور ... پسند کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کے لئے تحریک کرنے میں بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ۔ ہر ایک گھر ۔ دفتر کتب خانے ۔ دکان ۔ کچہری اور کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی ۔ لہذا آپ کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اس کی خریداری کے لئے ارشاد کریں ۔ باوجود اتنی بڑی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے ہے ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔

المشتہر ۔ خاکسار معراج الدین عمر ۔ نولکھا ۔ لاہور

"صادق" دورہ پر

میرے مخدوم و محسن مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر ۔ یکم فروری ۱۹۰۹ء سے اخبار کا چارج اس ناچیز کے حوالہ کر کے اس اہتمام میں ہیں کہ باہر متصلات میں ایک دورہ کریں اور اس دورہ کی اغراض یہ ہوں ۔ کہ (۱) خریداران بدر سے بقایا وصول کیا جاوے (۲) اخبار کی اشاعت کو بڑھایا جاوے (۳) عام طور سے اسلام کی حقانیت کا وعظ کیا جاوے (۴) جہاں انجمنیں نہیں بنیں ۔ وہاں انجمنیں قائم کی جاویں (۵) جہاں انجمنیں بن چکی ہیں ان کے جسٹروں کی پڑتال کی جاوے اسی طرح کئی مقدس اغراض اس کے متعلق تھیں پھر آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہوگئی اور کچھ اور موانعات پیش آگئے اسلئے اب انشاء اللہ یکم مارچ کو یہ دورہ شروع ہوگا ۔ اس خاکسار کو اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں اپنی بے بضاعتی کا اعتراف ہے ۔ اسلئے اخبار کی ترتیب میں اگر کوئی

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل کے چھپکر شائع کیا گیا ۔
کاتب محمد حسین احمدی

عربی تعلیم اور قرآن مجید

صرف عربی جاننے سے دین نہیں آتا لیکن یہ ایک دلیل اور برہان کا زمانہ ہے اور کوئی شخص مذہب کے اصل اصول پر پورے یقین یا اس کی سند بغیر مطمئن نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک چھوٹے بڑے مسئلہ میں قرآن شریف کے سند چاہتا اور اس پر بھی فلسفانہ رنگ میں اس کی تفہیم طلب کرتا ہے اس لئے نہایت ضروری ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم ہو اور اس رنگ میں کہ اپنے نوجوانوں کو اطمینان قلبی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہو اور مخالفین کے سکوت و خاموشی کا باعث ہو بجائے اس کے کہ ہم اپنے انگریزی خوان نوجوانوں سے جن سے ہماری آیندہ امیدیں وابستہ ہیں اور جن کے ہونہار دماغوں کو علوم جدیدہ نے نکھار دیا ہے اور ان کی عقلوں کو صاف اور روشن کردیا ہے۔ وضو کے فرض و واجب مستحب کے نام گناتے رہیں یہ ضروری ہے کہ انہیں وضو کی فلاسفی بتلائی جاوے ایسا ہی بجائے اس کے کہ ان سے پانچ نمازوں کی تاکید کی جائے یہ بتادیا جاوے کہ پانچ نمازیں اور ان اوقات میں پڑھنے کی حکمت درحقیقت کیا ہے۔ پھر وہ خود بخود پڑھیں گے۔

اسمیں شک نہیں کہ قرآن دانی اور قرآن فہمی کیلئے اعلیٰ عربی دانی جزو لازم کی طرح ضروری اور لابدی ہے اور یہ نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھنے کے لائق ہے کہ ہم میں دن بدن عربی دانوں کی کمی ہوتی جاتی ہے چونکہ زمانہ ناموافق ہے اس لئے مولوی عربی دان پیدا ہونے بند ہو چکے ہیں۔ پرانی مسجدیں عربی خوانوں سے خالی اور مدارس اسلامی ان سے ویران چلے آتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی مدرسہ ہے بھی۔ تو وہ بھی ایسا کہ وہاں سے ایسے آدمی ہونے کی کوئی امید نہیں ہوسکتی اول تو اس لئے کہ انگریزی علوم و فنون کی ضرورت نے تمام سمجھدار لوگوں کو اپنی طرف مائل کرلیا ہے حتی کہ مولویوں۔ واعظوں۔ پیروں سجادہ نشینوں کے بھی لڑکے کالجوں سکولوں میں نظر آتے ہیں۔ عربی مدرسوں میں زیادہ تر وہی جاتے ہیں جو تعلیم پانے کا کوئی ذریعہ اپنے پاس نہیں رکھتے۔ دوسرا ان بقیہ مدارس میں بھی پرانی طرز تعلیم اور وہی خیالی منطق ہے جس کا فائدہ صرف خیال ہی خیال میں محدود رہتا ہے نیز ان کے علوم درسیہ اور طرز بود و باش ایسی ہے کہ عام لوازمات سے انسان بالکل ناواقف اور بے بہرہ رہتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں کا

ذکر ہے کہ ایک طالب علم جو کافیہ شرح تہذیب پڑھتا تھا مجھ سے پوچھتا ہے ملکہ معظمہ کہاں رہتی ہے لاہور یا کلکتہ میں جن کا دنیاوی علم اس قدر محدود ہے۔ ان کا آگے علم کہاں تک وسیع ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ بہت دن نہیں گذرے کہ

عربی دان مولوی ہی تمام اعلیٰ واقفیتوں اور معاملہ فہمیوں کے مالک تھے اور نکتہ رسی اور حقیقت فہمی انہی کا حصہ تھا مگر وہ اسیوقت تک محدود تھا جب تک ان میں ایک خاص روح تھی اور علوم جدیدہ نے قدم رکھا تھا اب ان علوم جدیدہ کا حق ہے کہ انہیں پڑھنے اور زیر مطالعہ رکھنے والے انسان سمجھداری اور روشنضمیری کے مزین لقب سے ملقب ہوں مگر مشکل یہ ہے کہ عربی کی طرف سے یہ بھی قریباً غافل بے پروا ہیں اور سلسلہ تعلیم ہی کچھ ایسا ناقص اور ناکمل ہے کہ ایم۔ اے عربی میں پاس کرکے ایک گریجوایٹ عربی دان کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا یعنی اسے عربی سے بہت کم واقفیت ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی قرآن فہمی کے عناصر اس عربی دانی میں منحصر نہیں بلکہ اصل قرآن دانی اور چیزوں پر منحصر ہے۔ عربیت محض آلہ کی طرح ضروری الاستعمال ہے۔ یہ ایک مسلم الثبوت امر ہے کہ کسی کلام کے سمجھنے کے لئے متکلم کے مزاج اور طبیعت سے واقفیت ضروری ہے نیز اس کی حیثیت اور موقع کلام سے پوری پوری واقفیت لازمی ہے ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک ہی فقرے کے معنے متفرق مواقع کی وجہ سے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً ایک فقرہ ہے ٹکٹ لاؤ۔ جب اسے ایک بزاز اپنی دکان پر بیٹھا ہوا بولے تو ایک معنی ہوں گے جب کسی ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ کلکٹر بولے تو اور۔ جب کوئی مسافر ریلوے سٹیشن پر پہونچکر اپنے ملازم سے یہ فقرہ بولے تو اور معنی ہوں گے علی ہذا القیاس بہت سے فقروں کے معنے طرز بیان اور لہجہ سے بدل جاتے ہیں لیکن جسے متکلم کی مزاج اور حیثیت سے واقفیت ہے وہ اس کی حقیقت خوب سمجھ سکتا ہے اور نہ صرف کسی اس کے بولے ہوئے فقرہ کے معنے خوب سمجھ سکتا ہے بلکہ قبل از تکلم وہ ایسے مطلب کو معلوم کرلیتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک انسان کسی انسان سے اعلیٰ درجہ کا تعلق محبت پیدا کرلیتا ہے تو اُسے اس بات کی ضرورت نہیں رہتی کہ اُسے دوسرا دوست کوئی بات کہے بلکہ بن کہے وہ اس کے سب ارادوں اور منشاؤں کو جانتا اور پہچانتا ہوتا ہے یہی وہ حالت ہے جسے اہل اللہ اور خدا رسیدہ لوگوں کی صورت میں حالت کشف یا انشراح تام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے مگر اس قسم کے تعلق کے لئے ایک طرح کے تعلق محبت کی ضرورت ہے بلکہ صرف پاس رہنا ہی بہت کچھ واقف کردیتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک

حاکم یا افسر کے پاس رہنے والے منشی وغیرہ ایک ایسے افسر اعلیٰ جاری کرنیوالا ہوا اور جو اس نے بالصراحت ہرگز ایسے لوگوں سے ظاہر کیا ہو جانتے ہوتے ہیں اور ایک حد تک یہ امر ازبس ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ شائع ہونے کے بعد تو ساری دنیا ہی ہو۔

ہم مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ قرآن کریم خداوند تعالیٰ کا ہے اس لئے اس کے سمجھنے کے لئے سچے تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت جو اس کے مزاج پانے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے اور کلام کے موقع دریافت کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا کامن سنس مطلوب ہے۔

میں نے ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ عربی سے اتنی واقفیت نہ رکھتے مگر قرآن شریف کی آیات کے ایسے معنی بیان کرتے ہیں گو یا وہ خداوند تعالیٰ کے اصلی منشا پر آگاہ ہیں اس کے برخلاف ایسے بھی دیکھے ہیں جو عربی زبان سے اعلیٰ واقفیت رکھتے ہیں مگر قرآن شریف کے ترجمہ میں عربی دانی اُن کے مفید نہیں پڑسکتی۔

ایک عربی کے عالم ایک حدیث کے ترجمہ میں جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں۔ علیکم کثرۃ النعال فی السفر۔ لکھتے ہیں سفر میں جوتے بہت سے ساتھ لیجایا کرو اور ایک دوسرے صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ سفر میں جوتے کا اکثر کرکے استعمال رکھا کرو۔ عربیت دونوں کے ساتھ ہے مگر اصلی معنی حدیث کا اس کے ساتھ ہے جو عربیت کے ساتھ کامن سنس بھی حصہ رکھتا ہے کیونکہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانہ طبیعت سے واقفیت ہے وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ بھی اسی قسم کی محبت کی تعلیم ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ جلتا ہوا چراغ گھر میں اکیلا نہ چھوڑ جایا کرو یا شب کو بچوں کو گھر سے باہر نہ نکالا کرو وغیرہ وغیرہ۔ یہی حالت قرآنی تفسیر اور ترجمہ کی ہے جہاں کہیں محض عربی دانی کو ہی ہادی و رہنما بنایا گیا ہے وہاں اس قسم کی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مثلاً قرآن شریف میں ایک آیت ہے جو ایک دہریہ خداوند تعالےٰ کی ہستی سے انکار کرنیوالے انسان کے جواب میں ہے من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع فلینظر ہل یذہبن کیدہ ما یغیظ کے معنی عموماً تفاسیر و تراجم میں یہ لکھے ہیں جس شخص کو خدائی اعانت اور نصرت کا گمان نہیں یعنی جس کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی انسان کی دنیا و آخرت میں مدد نہیں کرتا۔ تو اس کا یہی علاج ہے۔ آسمان یعنی اوپر یا کوٹھے کی چھت کی طرف ایک رسی لٹکائے اور زمین سے پھر کاٹ دے پھر دیکھیں اس کا غصہ گیا یا نہیں یعنی ایسے بدمعاش کا کیا علاج ہوسکتا ہے بس یہی کہ پھانسی لیکر مرجاوے لیکن جن لوگوں کو خداوند تعالیٰ اور اس کی حیثیت سے واقفیت ہے کہ خداوند تعالےٰ اپنی پیاری مخلوق کو اس طرح سختی سے گرفت نہیں کرتا بلکہ اس کا قاعدہ محبت اور الفت سے سمجھانے اور سچی دلیل پیش کرنے کا ہے اس لئے اس کا اصلی معنی یہ ہے جس (بے سمجھ) شخص کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ

مکتوبات امیر المومنین

۱۔ شہادت کی تعریف اور شہید کون ہو سکتا ہے

جواب۔ شہید وہ ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جان دے جو اپنے مال۔ عزت آبرو بچانے مارا جاوے وہ بھی شہید ہے مبطون، مطعون۔ غرق جو بدم کے نیچے آوے وہ بھی شہید ہے۔

(۲) امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی ہے یا نہیں۔

جواب۔ امام حسین علیہ السلام مظلوم شہید ہیں جن سے دہوکا کیا گیا تھا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور عزت آبرو کے لئے ہی شہید ہوئے۔

(۳) امام حسین کی شہادت کا ثبوت۔ امام حسین اور یزید کے درمیان جنگ ہونے کی وجہ۔ محرم کے دنوں میں خوشی کرے یا غمی کرے۔

جواب۔ امام حسین کی شہادت۔ انتم شہداء اللہ فی الارض کے باعث ہزارہا اولیاء اللہ اور علماء ربانی کی تحریر و تقریر سے ثابت ہے یزید پلید کی بالمقابل تباہی اور گمنامی اور اس سے کہ اس کا نام اُمۃ خیر الامم نے مقدس لوگوں میں چھوڑ دیا ثابت ہے۔ یہ امر بڑا تفصیل طلب ہے۔ محرم کے ایام میں یہ طرز اظہار جوش و حزن کا بدعت ہے۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ دین سے اس کا ثبوت ہرگز نہیں۔ اہل کوفہ نے نصرۃ و امداد کا وعدہ دے کر امام کو بلایا جب یہ کوفہ پہونچے تو اہل شام کے ڈر میں آکر کوفیوں نے معاہدہ کو بالائے طاق رکھ کر غداری کی۔ والسلام۔ نورالدین۔

ہدایت کے لئے پانچ چیزیں مجہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملی ہیں آپکے پیش کرتا ہوں۔

اوّل۔ استغفار۔ دوم لاحول۔ سوم درود شریف چہارم الحمد شریف۔ پنجم قرآن کریم اور یہ سب بلحاظ معنے پڑہنا اس کے سوا اور کچھہ بھی نہیں جو ہے یہی ہے۔ منجملہ ان کے غنیۃ الطالبین فتوح الغیب ہر دو والسیّد عبد القادر الجیلانی کی ہی میں جو ہم چاہتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم

گر کفر این بود بخدا سخت کافرم۔ (نورالدین)

(۴) بنے ہوئے روزگار کو ترک نہ کرنا چاہیئے ان بنا ہوا روزگار نہ ہوا تو اور تلاش کرو۔ آپ دُعا و استغفار سے کام لیں نورالدین دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ لوگ باوجود

بتے کھاٹے میں رہتے ہیں کیونکر سب خریدار قیمت نہیں دیتے۔ نورالدین

صاحبزادہ میرزا محمود احمدؐ | میرے مکرم مہربان کے سینہ میں عشق و عرفان کا ایک دریا

ہے جو موجزن ہے کبھی کبھی جو موتی اگل دیتا ہے تو دامن انتظار تہی ہو جاتا ہے ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

یہ بالکل غلط ہے کہ ایسی شاعری تضیع اوقات ہے، وہ سٹیم جو عملی زندگی کے لئے درکار ہے اس کے لئے جو آتش درکار ہے وہ انہی لعل پاروں میں مخفی ہے۔

میں نے جس دن سے ہے پیارے ترا چہرا دیکھا
پھر نہیں اور کسی کا رُخ زیبا دیکھا

سچ کہوں گا کہ نہیں دیکھی یہ خوبی اُن میں
چہرۂ یوسف و انداز زلیخا دیکھا

خاک کے پُتلے تو دنیا پہ بہت دیکھے تھے
پر کبھی ایسا نہ تھا نور کا پُتلا دیکھا

جب کبھی دیکھی ہیں یہ تیری غزال آنکھیں
میں نے دنیا میں ہی جنت کا ہے نقشا دیکھا

تیرے جاتے ہی ترے خیال چلے آتے ہیں
تیرے جانے میں بھی آنے کا تماشا دیکھا

تیری آنکھوں میں ہے دیکھی ملک الموت کی آنکھ
ہے جو ہاتھوں میں ترے دست قضا کا دیکھا

مشتری بھی ہے ترا مشتری اے جان جہان
اُس نے جس دن سے ہے تیرا رُخ زیبا دیکھا

اپنی آنکھوں سے کئی بار ہے سورج کا بھی
پتا اُلفت میں تری میں نے پگھلتا دیکھا

دیکھ کر اس کو ہیں دنیا کے حسین دیکھ لئے
کیا بتاؤں کہ ترے چہرہ میں ہے کیا دیکھا

تیری غصہ بھری آنکھوں کو جو دیکھا میں نے
حور کی آنکھہ میں دوزخ کا نظارہ دیکھا

ہلتے دیکھا جو کبھی تیرا ہلال آبرو
پارہ ہائے جگر شمس کو اڑتا دیکھا

ظلم کرتے ہو جو کہتے ہو شفق پھولی ہے
تم نے عاشق کا ہے یہ خون تمنا دیکھا

فراق جانان

(از ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیّر طالب علم ٹریننگ کالج لاہور)

واعظ کو کیا خبر ہے کیا علم مولوی کو
درد درون کی میرے اطلاع نہیں کسی کو

راتیں کٹی ہوں جس کی جاناں کے درد و غم میں
وہ جانتا ہے جانکی عاشق کی جاں کنی کو

تھا مہربان اپنا وہ دلبر یگانہ
بھرتا ہوں سرد آہیں کر یاد میں اُسی کو

دل دینے پر جو آئے دلدار آزمائے
اس نقد دل کا لیکن پایا امین اُسی کو

اشکوں کا میرے پانی باد صبا تو بہا
اُس گل کی جا کے دینا ہر ایک پنکھڑی کو

میرے لئے مُقدم مصحف ہے روئے جانان
پڑہتا ہوں بعد ناصح مسلم کو ترمذی کو

نیچی نگہ سے اُنکی اپنی ہیں نیچی آنکھیں
کرتا ہوں یاد ہر دم اس چشم نرگسی کو

زیب ہے نہ پر ہے آخر کیا تحفہ ان کو بھیجوں
لیجا نسیم سحری اس میری بے بسی کو

دم کیا اشارہ اُن کا کافی تھا زندگی کو
رُخ دیکھا جسنے اُن کا بھولا وہ ناصری کو

پیش از وصال مشکل گو ہے وصال جانان
ملتے ہیں آکے لیکن رویا میں احمدی کو

جس آنکھ نے ہو دیکھا جلوہ رُوئے تاباں
زیر نگہ وہ لائے کب حُور کو پری کو

جاناں تمہارے موہنہ سے نیر میں نور چمکا
کیا منہہ تھا ورنہ اس کا پاتا جو روشنی کو

المفتی

سوال۔ ایک آدمی فوت ہوگیا ہے اسکی جایداد کے دو آدمی وارث ہیں اور ایک وارث کی زوجہ کو وقت زندگی میں خفیہ طور سے کچھہ مبلغات دیگیا ہے کیا وہ مبلغات کا لینا عورت پر جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ وہ مبلغات اس عورت کو جائز ہیں ان مبلغات کی تحقیق کرنا لغو ہے کسی وارث کا اس روپیہ سے تعلق نہیں وہ علیحدہ ہو۔

سوال۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز کے بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ مجدد الف ثانی صاحب بھی اپنے وقت کے امام تھے ان کی بھی مخالفت ہوئی کفر کے فتوے بھی جاری ہوئے تھے انہوں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو نماز کے بارہ میں کیا فرمایا تھا۔

حضرت مجدد نے علماء کو نصوص دین اور سخت بُرے لفظوں سے [illegible] نقل نہیں۔ نورالدین۔

ایڈیٹوریل

ایشور جیو اور پرکرتی کا سم بندھ

یہ ایک مضمون [illegible] جیسے مہا [illegible]

جی بی اے ایل ایل بی آریہ سماج لاہور نے کے [illegible] پر پڑھا جن خیالات کا اظہار ... پیدا کرنے اپنے مذہبی عقائد کے لحاظ سے کیا اس وقت ان [illegible] بحث نہیں بلکہ میں صرف اس افترا کی تردید کرتا ہوں جو اس شخص نے بلا کسی کافی تحقیق کے مذہب اسلام پر باندھا۔ وہ لکھتا ہے کہ بائبل اور قرآن کریم کی ایک تعلیم ہے چھ ہزار سال کے قریب کا عرصہ گذرا کہ خدا نے اس جگت کو نیستی سے بنایا۔

یہ بالکل جھوٹ ہے اہل اسلام کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ دنیا چھ ہزار برس سے ذات الٰہی سے پیدا ہوئی بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ جب سے خالق ہے تب سے مخلوق ہے ہاں مخلوق ہونے کے سبب مؤخر ہے ہاں موجودہ آدم چھ ہزار برس گذرے کہ پیدا ہوا تھا مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے پہلے کوئی آدم نہیں ہو چکا یا اس سے اول کوئی مخلوق الٰہی نہ تھی صرف یہی۔

۲۔ آدم کی پسلی میں سے حوا کو بنا کر دونوں کو بہشت میں رکھا پسلی میں سے نکلنے کا مطلب جو آپ سمجھتے ہیں وہ ہرگز نہیں اور بہشت سے بھی باغ عدن مراد ہے نہ وہ بہشت جہاں مر کر مؤمنین جاتے ہیں۔

۳۔ شیطان جو ایک نیک فرشتہ تھا محض جھوٹ۔ کذب بہتان۔ اور افترا۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کان من الجن ففسق عن امر ربہ۔ وہ تو جن تھا

۴۔ شیطان نے بہکایا جس پر خدا نے دونو (آدم۔ حوا) کو غضب میں آکر بہشت کی چار دیواری سے نکال دیا اور زمین پر پھینکدیا۔ لاحول ولا قوۃ۔ اس بے لگامی کی کوئی انتہا ہی ہے بس شبدیز قلم کذب کی روسیاہی لئے ہوئے بلا دیکھنے نشیب و فراز کے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ سنئے جناب! اللہ تعالیٰ نے غضب میں آکر آدم و حوا کو ہرگز نہیں نکالا بلکہ یہ نکالنا بطور انعام تھا چنانچہ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں اس قدر ترقی ہوئی اور نسل انسانی ایسے ایسے انعامات سے بہرہ ور ہوئی جو لغزش بحالت نسیان تام بمقتضائے کلام (نسی فلم نجد لہ عزماً) آپ سے ہوئی اس کے متعلق فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم فرما کر پھر ارشاد کیا ہے۔ اھبطوا منھا پس یہ سزا نہیں اور نہ اھبطوا سے مراد آسمان سے زمین پر پھینکنا ہے بلکہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا۔ (اھبطوا مصرا) اور یہ ظاہر ہے کہ وہ زمین پر [illegible] من الظالمین میں لفظ ظالم بھی یہ وہم نہ ڈالے کہ آپ کی شان برگزیدگی میں اس سے کچھ فرق آ [illegible] [illegible] فرما چکا ہے کہ [illegible] بندوں میں سے [illegible] [illegible] اس کے [illegible] [illegible] ہیں فمنھم ظالم لنفسہ [illegible] [illegible]

۵۔ ہم [illegible] [illegible] [illegible] سب جو اپنے تمدن کے تابع ہیں جو توبہ کرنیوالی [illegible] [illegible] کرسکتا تھا تو یہ ایمان ہے کہ انسان نیک اور بد ... پیدا کیا گیا ہے پھر وہ اپنے اختیار سے بدی کرتا [illegible] [illegible] امور کی نسبت [illegible] بالکل بس ہو گیا ہے [illegible] مختار ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعاً بصیراً۔ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکراً واما کفوراً۔ یعنی ہم نے اسے اپنی راہ دکھا دی اب خواہ اس پر چلے اور ہمارا شکر گزار ہو خواہ اسے چھوڑ کر ناشکرا بنے۔

۶۔ محمد صاحب کی سفارش [illegible] [illegible] [illegible] میں داخل ہونے کا سرٹیفکیٹ ہوگی۔ یہ بھی غلط ہے آپ شفاعت کے معنے نہیں سمجھتے جب تک کوئی شخص سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جزوی وار نہیں بنتا شفاعت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ پھر شفاعت تو اذن الٰہی پر موقوف ہے اور وہ بھی مناسب موقعہ و محل۔ لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا وارد و نازل ہو چکا ہے۔

۷۔ خدا نے آدم و حوا کو جاہل اور گمراہ رنگ میں پیدا کیا تھا جاہل نے آپ کو کہا ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے ثم سوّٰہ ونفخ فیہ من روحہ وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلاً ما تشکرون۔

۸۔ خدا نے کیوں شیطان کو قید یا قتل نہ کیا۔ داعی الی الشر نہ ہو تو پھر کسی انسان کو اس کی نیکی کا اجر کیونکر ملے۔ نیکی کی قدر اور اس پر اجر اسی لئے ہے کہ باوجود ایک مخالف تحریک کے انسان نے اس پر عمل کیا۔ پھر شیطان کا کوئی زور و غلبہ آدم زاد پر نہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ انہ لیس لہ سلطان علی الذین آمنوا .. .. اور آیت ما کان لی علیکم من سلطان .. .. خود شیطان کے معنے ہلاک ہونیوالی روح کے ہیں اور رجیم سے مراد بھی مقتول ہے۔ پس شیطان تو قتل ہو چکا۔

انبیاء کی بعثت بھی اسی غرض سے ہے اب جو خود شیطان کے گھر چلا جائے اس کا کیا علاج۔

۹۔ ایک بات [illegible] آپ پوچھتے ہیں نیستی سے ہستی کیونکر ہو سکتی ہے آپ اس لامحدود ذات کی لامحدود طاقتوں کو گردو پیش [illegible] میں [illegible] قیاس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

آریہ مسافر [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ہم لینے والے جوان اسلام کی صداقت کا [illegible] [illegible] ایسے شوخ ہیں کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جنوری کے رسالہ میں ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عائشہ سے موت کے [illegible] [illegible] [illegible] محقق نہیں ہے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ظاہر [illegible] [illegible] [illegible] کے عالم [illegible] [illegible] کے دشمن [illegible] [illegible] اسکی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو چکے ہوں جو اپنے [illegible] [illegible] ہوا ہو جو اپنی زندگی کا مشن پورا کر چکا ہو جیسے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اور اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً کی ندا آ چکی ہو اور جسے اختیار دیا گیا ہو کہ خواہ وہ دنیا میں کچھ مدت اور رہے خواہ اپنے حبیب کے پاس چلا آئے تو اس نے اپنے محبوب کے پاس جانا پسند کیا ہو کیا اسکی موت حسرت و اندوہ کی موت ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں موت ان لوگوں کے لئے ہے اے نادان آریہ! خوفناک ہو سکتی ہے جو آنیوالے عالم کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ جو صدہا برس کتے بلی کی جونوں میں چکر کھاتے پھرتے ہیں جب کہ دائمی مکتی نصیب نہیں ہو سکتی بلکہ مکتی پانے پر بھی یہ خوف رہتا ہے کہ ابھی پرمیشر کے پاس روحوں کا ذخیرہ ختم ہوا اور اس نے مجھے پھر اسی دار المحن میں روانہ کیا اور ان لوگوں کیواسطے تو عین راحت ہے۔ جو مرنے کے بعد ابدالآباد کی زندگی کے وارث ہوتے ہیں جن کا خدا ایک رحیم خدا ہے جو انہیں ایسی ایسی نعمتیں دیتا ہے جن کا ظہور اس تنگنائے دہر میں مطلق نہیں ہو سکتا۔

ثناء اللہ کی کم فہمی | انبیاء کی عصمت کی نسبت اپنا

امرتسری اتحق کا مشہور [illegible]

[illegible] کہ اس پر کوئی انھون نے [illegible] نہیں [illegible]
نہیں بلکہ [illegible] عمل الشیطان اکہہ کر یہ بتایا گیا ہے کہ موسیٰ [illegible]
ایک [illegible] معاذ اللہ شیطانی حرکت کی۔ اصل مین یہ امور من اللہ
کی مخالفت [illegible] کا نتیجہ قلب پر مہر لگ جانا ہے اور قرآن مجید
مین عدم تدبر کا نتیجہ ہے ورنہ تھوڑے سے تامل سے ہی معلوم
ہو سکتا ہے کہ [illegible] عمل الشیطان [illegible] فرمایا ہے یعنی اے
[illegible] مخالفت یہ تیری شیطانی حرکت ہے جس کی مین نے سزا دی۔
بے شک شیطان میرے ہلاک کرنے والا دشمن ہے ان معنون
پر بڑا واضح قرینہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے پہلے وکذلک
[illegible] مین فرما کر بتا چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام محسن نیکوکار
[illegible] اسکے کسی ایسے قصور کا بیان ہونا چاہئے جس
[illegible] بیان ہو نہ کہ جرم کا۔ پھر جناب آلہی کی ذات
[illegible] میرے رب مین نے تیری رضا کے لئے
[illegible] مین [illegible] ہے اب تو میری حفاظت [illegible] چنانچہ
[illegible] کی اور دشمن کے [illegible] سے بچا لیا واقعی بات
[illegible] اور نیک عنوان پر نیک [illegible]
[illegible]
[illegible]

تعجب ہے کہ تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن [illegible] مگر اتنا [illegible]
کہ [illegible] ظالم النفس بھی ہوتا ہے یاد کیجئے یہ آیت ثم
اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ
مولوی [illegible] صاحب مین ادب سے عرض کرون گا کوئی [illegible]
کر آپ [illegible] ہدایت کی مخالفت کرین یہ معاملہ [illegible]
[illegible] علیہم السلام کی عصمت کا مسئلہ ہے [illegible] کیا ضرور
کہ آپ [illegible] کے لئے حضرت موسیٰ کو [illegible] کا ثابت کرنے
[illegible] اپنی غلطی کو تسلیم [illegible] شان شرافت
[illegible] کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

پھر آپ نے ایک حدیث کے معنون مین ٹھوکر کھائی ہے۔
اس حدیث کو بلا کر جہالت سے آپ مولود [illegible] کے حصر کو حصر انسانی
کیون نہیں قرار دے لیتے جب کہ بہ مقابلہ مریم وابن مریم واقعہ ہوا
ہے اس صورت مین استثنا منقطع ہوگا پس جن کو شیطان مس کرتا
ہے وہی مولود ہون۔ گو جو مریم وابن مریم کی صفات رکھنے والے
ماموران آلہی کے مخالف مین صفات رکھنے والے ہیں نہ اس لئے
کہ بحکم آیت ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ ولا نفرق بین احد
من رسلہ کل انبیاء بمنزلہ شخص واحد ہین باقی رہا مریم وابن مریم

کے نام کی تخصیص سو وہ اسلئے ہے کہ ان کی ولادت کے متعلق
یہود خبیث تہمتین لگاتے تھے سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ابن مریم شیطانی ولادت سے اپنے دوسرے بہائیو
(نبیون) کی طرح پاک تہا۔

یہ معنے مین نے اپنی طرف سے نہین کئے بلکہ الحمد للہ کہ اکابر
مفسرین اس مسئلہ مین مجھ سے متفق ہین چنانچہ کشاف مین ہے
کل مولود یطمع الشیطان فی اغوائہ الا مریم وابنہا
فانہما کانا معصومین وکذلک کل من کان فی صفتہما
لقولہ تعالیٰ لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین
یعنے صرف ابن مریم کی تخصیص نہین بلکہ جو ان دونون کی صفت
مین ہو وہ بھی اس آیت الا عبادک منہم المخلصین کے رو سے
اس وعدہ مین داخل ہے خود اسی بخاری کی حدیث مین ابن
عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو اپنی اہل پاس یہ دعا مانگ کر جائے۔ بسم اللہ۔ اللہم
جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا۔ اگر ولد مقدر
ہوگا لم یضرہ الشیطان ابدا۔ شیطان اسے بالکل ضرر نہ دیگا
مجھ امید ہے کہ آپ بہ خدا ترس دل لیکر اس تحریر کو پڑہین گے اور
اپنی رائے پر نظر ثانی فرمائین گے۔

[illegible]

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

مندرجہ عنوان ذو قسے کے مصداق وہ لوگ ہین جو محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ کر بدعت کے طور پر اپنی طرف
سے انواع واقسام کے اوراد و وظائف [illegible]
رہبانیت وغیرہ وغیرہ۔ اسقاط اور قل [illegible]
گیارہوین وغیرہ وغیرہ ایجاد اور اختراع کرکے اصل اسلام اور
سنت نبوی مین افراط وتفریط کرکے ختم نبوت و رسالت کو
توڑ پہوڑ کر گویا خود ایک قسم کی نبوت و رسالہ [illegible]
بدعات مین سرگرم ہیں اور حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام
کو جو افراط وتفریط کو دور کر کے اصل اسلام اور سنت نبوی کا
چہرہ دکہلا کر غیرون کو بھی شرمندہ کر رہے ہین اور اس جزیلی
شرک سے جو تیرہ چودہ سو سال ہوئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بڑی محنت اور مشقت سے تیار فرمائی تہی کوڑا کرکٹ اور
کنکر پتھر سے پہینک کر صاف کر رہے ہین ملزم قرار دیکر عوام
کو بھڑکاتے ہین کہ دیکھو مرزا صاحب نے خاتم النبیین کی ختم رسالت
کو توڑ کر نئی نبوت اور رسالت کا دعوے کیا ہے حالانکہ یہ بات

بالکل غلط ہے۔

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہان ملہم استم وز خداوند منذرم

اصل بات یہ ہے کہ انہون نے شاید ختم رسالت کے معنی ہی نہین سمجھے
یا غلطی کہائی ہے یا دیدہ و دانستہ لوگون کو دہوکا دینے کی
کوشش کرتے ہین۔ پہلی نبوتین اور رسالتین تو صرف قوم قوم
کے لئے تہین اس لئے ان مین ہدایات بھی ناقص القوم اور ناقص الزمان
ہی نازل ہوتی رہین۔ کما حقہ اور کما ینبغی تکمیل نبوت یا یون کہو
کہ انسانی کمالات اپنی نہایت اور غایت کو نہ پہونچے بلکہ کسی کسی
شاخ کی اصلاح اور درستی ہوتی رہی اسی لئے تو وہ نبوتین کامل و
مکمل نہ تہین ان کے عہد مین لوگون کو براہ راست ہی بارگاہ
آلہی مین راہ و رابطہ ممکن اور شدنی تو ناتہا اور مکالمہ و مخاطبہ
و الہام و مبشرات وغیرہ سے لوگ مستفیض ہو سکتے تہے حتی کہ
بعض عورتین بہی اس زمانہ مین ملہم من اللہ ہو گذری ہین لیکن
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مین ختم نبوت یا
بالفاظ دیگر انسانی پود اپنے کمال پر پہونچگیا۔ اب بغیر مہر محمدی
کے کوئی لاکہ جتن کرے ربانی دربار مین باریابی محال اور ناممکن
محض ہے خدا کے لئے اس کے یہ معنے نہ سمجھنا کہ اب ہر ایک قسم
کا فیض آسمانی [illegible] موقوف ہوگیا ہے اس
حساب تو پہلی نبوتون اور رسالتون سے بہی گئی گذری ہوئی کیونکہ
جب بات کی فضیلت [illegible] اور مخاطبہ و مکالمہ وغیرہ ہی
ہو سکتا ہے جب وہ ہی بند اور موقوف ہوگیا تو فضیلت اور بہتری
کیسی بے فیض چشمہ ہوا اور خشک [illegible] ایسے گندے عقیدے
سے اللہ تعالیٰ بچاوے اب تو [illegible] فیضان آسمانی نازل
او ہو سکتے ہین گر [illegible] ہو کر بروزی رنگ مین صوفیا
کرام کی کتابین پڑہ کر [illegible] براہ راست بغیر مہر محمدی
یعنی اتباع کامل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے فیض کا دروازہ
بند ہو چکا ہے [illegible] خاتم النبیین کے اب تا قیامت کوئی ایسا
شخص نہیں ہو سکتا جو صاحب شریعت ہو کر نئے احکام لانے
وگرنہ ماتحت اور پورا پورا متبع ہو کر پہلے فنافی الشیخ اور پھر فنافی
الرسول بعدہ فنافی اللہ ہی ہو جانا ممکن ہے جنتک صلہ یا
تبرہ باز شیعہ نہ لائے تو نہ صوفیائے کرام کو ماننے والے تو
کسی طرح سے ہی انکار نہین کر سکتے ہان حضرت مرزا صاحب کی ضد
سے اپنے مسلمات سے بھی انکار کرکے اپنے پیشواؤن کو بھی مورد طعن بناوین
تو وہ دوسری بات ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے تو بار بار اپنی تصانیف مین
تحریر فرمایا ہے کہ یار و مین کوئی تشریعی نبی یا رسول نہین اور یہ بات
ناممکن بھی ہے لیکن بروزی رنگ مین مظہر انبیاء ہون اور یہ

اقتباس الصحافت

بے غیرتی کی حد ہو گئی

تمہین صورت شناسی ہو ہو! تمہین دوست مہربانی ہو ہو!
تمہین عزت وعشرت کی بانی ہو ہو! تمہین ادنیٰ لاجوانی ہو ہو!
پہ کام ہو دیوانہ تم پہ جو جان ہو ... ہو تم تخت پردہ تمہیر جہان ہے
(آریہ گزٹ)

گیہون کی پیداوار کو بہت زیادہ بڑہانیکی ترکیب

... فرنچ کے ایک جرنیل ... نامی نے کئی تجربون کے بعد اس ترکیب سے گیہون کے ایک ایک دانے سے اس طرح اچہی تعداد سے تک پیدا کرنے مین کامیابی حاصل کی ہے۔ اندر گیہون کا پودا ... فصلی پودا رہنے کی بجائے کہ جو جلدی پیدا ہوتا اور ختم ہو جاتا ہے۔ ایک ایسے درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جو کم سے کم دو سال تک رہتا ہے اور غلہ دیتا رہتا ہے اور ... اسی طرح تجربہ کرتے رہنے اور اسکی نسل کو بڑہاتے جانے سے اس عمر کا عرصہ اور بہی زیادہ بڑہ جانے یہ ترکیب مختصر الفاظ مین اس طرح پر ہے کہ گیہون کا دانہ بجائے موجودہ طریق ... کے ایک ... لیکر ... تک یعنی ایک ... گہرے ... مین کہ جو مخروطی شکل کا یعنی اوپر سے چوڑا اور نیچے سے تنگ بویا جاتا ہے اور اس پر صرف اس قدر مٹی ڈالی جاتی ہے۔ کہ جس سے بیج ڈہک جائے۔ جب یہ بیج اگتا ہے اور مٹی سے اوپر اسکی شاخ نظر آنے لگتی ہے۔ تب پہر اس پر مٹی ڈالی جاتی ہے کہ جس سے وہ انکر چہپ جاوے۔ اس کے بعد جب پہر انکر مٹی سے باہر نکل آتا ہے تب دوبارہ اس پر مٹی ڈالدی جاتی ہے اور یہ امر لگاتار کئی مرتبہ تک جاری رکہا جاتا ہے حتی کہ وہ سارا گڑہا مٹی سے بہر جائے۔ تب آخرکار یہ پودا کثرت سے شاخون مین پیدا ہوتا ہے اور بہت سے بٹے دیتا ہے ایک موسم کے بٹے پک جانے پر وہ کاٹ لئے جاتے ہین مگر پودا بدستور کہڑا رہنے دیا جاتا ہے حتیٰ کہ مختلف فصلون مین وہ بیج دیتا رہتا ہے اگر کوئی صاحب اپنے طور پر اسی طرح تجربہ کرکے دیکہین اور اسے مفید پائین۔ تو ہمارے پاس اس کا حال بغرض اشاعت ارسال کرین۔

رپوٹر عدن سے تار خبر دیتا ہے کہ ملا سوالی لینڈ ... دلسفوری کو تنگ کر رہا ہے قبیلہ کے لوگ

گورنر کونسل پر چڑہ آئے اور تحفظ کے ملتجی ہوئے اس ... کونسل نے چہوٹی توپون سے ... فیر کرکے ملا کے آدمیون کو منتشر کردیا۔ کہا جاتا ہے ... تبیلے کے بہت سے لوگ ملا سے مل گئے ہین نلو ... حکومت انگریزی کے) دوست قبائل کے ... آدمیون کو ... جا کر دوسری محفوظ جگہ مین خشکی پر اتار دیا ... وقت کل آمدی سپاہ جس کی تعداد دو ہزار ... پہنچ چکی ہے۔

عالیجناب سر جان ہیویٹ بالقابہم لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کو ... دوران قیام آگرہ مین صبح کی سیر و تفریح کے وقت ... ایک ناگوار حادثہ اس طرح پیش آیا کہ آپ کی بائیسکل ایک چہکڑے سے ٹکرا گری اور ہز آنر کے سر مین ایسی سخت ضرب آئی جس سے بے اختیار خون جاری ہو گیا۔ اتفاق سے ایک ایڈیکانگ کے سوا کوئی رفیق یا ملازم اس وقت کے ہمراہ نہ تہا اور یورپین ایڈیکانگ بہی شاید دور نکل گیا یا پیچہے رہ گیا تہا اس لئے فی الفور مدد کو نہ پہونچ سکا۔ اور ہز آنر کو سنبہالنے کا خوشگوار و قابل فخر و عز ایک خوش نصیب دیسی عورت کے حصہ مین آیا جو حسن اتفاق سے اس دقعہ پر موجود تہی اس عورت نے محض انسانی ہمدردی کے جذبہ سے متاثر ہو کر نہ صرف حمال ... ہز آنر کو اٹہایا بلکہ اپنی چادر سے آپکے لباس کی گرد جہاڑی اور اسی کا ... کونا پہاڑ کر آپکے زخم کا ... پونچہا۔ غنیمت ہے کہ ضرب ایسی شدید نہ تہی جو خدانخواستہ ہز آنر کو معاودت مین مانع آتی۔ مگر رخصت ہونے سے قبل آپنے اس عورت کی ہمدردی پر پانسو روپے کے گرانقدر عطیہ سے اظہار قدردانی فرمایا اور اس کی معمولی خدمت کے بدلے ایک ایسا فخر و ناز کا موقع اسے بخشا۔ جو اس کے خاندان مین کئی پشتون تک یادگار رہیگا۔ اے کاش! انگریز حکام سر جان ہیویٹ کے اس طریق عمل سے دیسیون کی قدردانی کا سبق لین۔

مصر مین اس وقت دو قابل ذکر حادث پیش آئے ہین۔ اوّل جامع ازہر شریف کے طلباء کی ناراضی اور اسٹرائک اور دوم غازی مختار پاشا عثمانی ہائی کمشنر مصر کے بعض خاص اور کاغذات کی ضبطی جو عثمانی صدر اعظم کے حکم سے عمل مین آئی ہے۔ طلباء اپنی ضد نہین چہوڑتے اس لئے جامع ازہر کے شیوخ اون کے مطالبات منظور کرنے سے منکر ہین اور غازی مختار پاشا کا معاملہ ان کے بعض دشمنون کی بیہودہ کوشش کا نتیجہ معلوم دیتا ہے۔ جنہون نے انجمن اتحاد کو بہڑکایا۔ اور غازی کو بدنام کرنا

چاہا ہے۔ امید ہے کہ تحقیقات مین وہ بری الذمہ ثابت ہونگے

امریکہ کے شامی ارکان وطن کی انجمن کے رشید مطران نامی ایک ممبر نے یہ خیال ظاہر کیا تہا کہ ملک شام سلطنت عثمانیہ کے زیر اثر ایک نو آبادی اور خود مختار یہ ملک قرار دیا جاوے لیکن خاص اہل شام اس تجویز کے سخت مخالف ہوئے اور انہون نے کہا کہ ہم سلطنت عثمانیہ کے ناقابل انفکاک جز رہین گے اور اس کو اپنی سعادت سمجہین گے۔

ڈیو مل ۔ طہران سے مطلع کرتا ہے کہ رشت مین سخت شورش ہوئی ہے۔ انقلاب پسندون نے گورنر اور کئی دوسرے سرکاری افسرون کو قتل کر ڈالا اور ... کا ڈاک خانہ اور تار گہر جلا دیا۔ بازار بند ہین۔ سپاہی روسی قنصل خانہ مین پناہ گزین ہین۔

ڈیو مل ۔ طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ چار سو سپاہی اور ایک توپ رشت کو روانہ ہو گی۔ خبر ہے کہ ایک پراونشیل انقلابی گورنمنٹ قائم ہوئی۔ ممالک غیر کے باشندون کی جان و مال محفوظ ہین۔ تار کا سلسلہ ہنوز منقطع ہے۔

رسید ٹکٹون کا جہگڑا اس سے پہلے رسید کا ٹکٹ علیحدہ ہوتا تہا۔ لیکن پچہلے سال کی اصلاح کی رو سے ڈاک اور مال کے ٹکٹ ملحق کئے گئے ہین۔ اگر ایک آنہ کا ٹکٹ نہ ملے تو آدہ آدہ آنہ کے دو ٹکٹ بہی لگانا جائز ہے لیکن ... اگر رسید پر لگا لئے جائین۔ تو ناجائز سمجہا جاتا ہے بعض تاجران نے اسی خیال سے کہ جب نصف آنہ والے دو ٹکٹ لگانا جائز ہین تو پاؤ آنہ والے چار ٹکٹ بہی جائز ہون گے۔ بہت نقصان اٹہایا ہے۔

پارلیمنٹ کا افتتاح آج سہ پہر کو پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا ملک معظم نے اپنے تخت کی تقریر مین کہا کہ مین برلن مین اپنے استقبال سے بہت محظوظ ہوا مجہے یقین ہے کہ اس سے دونون ملکون کے تعلقات عمدہ ہو جائین گے جو خود ان ملکون کے فوائد اور امن عامہ کے لئے اب ضروری ہے۔

دول خارجیہ سے میرے تعلقات دوستانہ ہین اضلاع متحدہ کے ساتھ تصفیہ طلب امور طے ہو گئے۔ فرانس۔ اٹلی اور اسپین کے مابین معاہدون کی تجدید ہو گئی ہے ایران کی حالت بدستور اضطراب انگیز ہے۔ میری گورنمنٹ کا ارادہ نہین ہے کہ ایران کے اندرونی معاملات مین عدم مداخلت کے اصول سے انحراف کرے لیکن ہماری رائے مین ایران کی حالت اس کی مقتضی ہے کہ ملک مین امن قائم کیا جاوے۔ کیونکہ موجودہ مشکلات کی وجہ سے روس اور برطانیہ کے تجارتی اور مالی فوائد خطرہ مین ہین اس معاملہ پر دونون گورنمنٹین تبادلہ آرا کر رہی ہین۔ مین خوش ہون کہ بلغاریہ

جو کہے وہ مانیو ورنہ دکھ پاؤ گے (۵) جو کہے گا وہ پورا ہو گا (۶) موسیٰ کا مثیل ہوگا۔ اعمال حواریوں میں اس مسئلہ کو بالکل حل کر دیا گیا ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ تم دعائیں کرو ضرور ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے وہ باتیں پوری ہو جاویں جو ہمارے باپ داؤد کو کہی گئیں اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح کے حق میں نہ تھی

یستفتحون۔ یہ باتیں تم کافروں پر کھولا کرتے تھے اور ان کے مقابلہ میں تو تمہاری دعائیں کیا کرتے تھے

ما عرفوا۔ دوسری جگہ فرمایا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

بغضب علے غضب۔ مسیح کی مخالفت کا غضب پھر اس نبی کی مخالفت کا غضب

وھو الحق۔ اور وہ حق ہے اگر کتاب سچی ہی ہو اور سچ کی تصدیق کرنے والی ہی ہو تو پھر انسان کیوں نہ مانے

تقتلون۔ مقابلہ کرتے رہے۔ اگر کہیں کہ وہ نبی نہ تھے تو اس کے جواب میں فرمایا کہ اچھا موسیٰ کو تو تم سب نبی مانتے ہو پس تم نے اس کی کیوں حکم عدولی کی۔

عصینا۔ مان تو لیا مگر ہم سے اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔

اشربوا۔ رچ گئی تھی۔

تمنوا الموت۔ اس کے دو معنے ہیں دونوں پسند ہیں ایک تو یہ کہ تم سب ملکر اس نبی کے مرنے کی دعائیں کرلو۔ اور پھر دیکھو کہ یہ دعا مقبول ہوتی ہے یا نہیں یا الٹی تم پر پڑتی ہے۔ یا وہ جنگ کرلو جو ایک گروہ کو فنا کرے۔ موت بمعنی جنگ۔ قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ولقد کنتم تمنون الموت

ومن الذین اشرکوا۔ یہ تو زیادہ جینے کی حرص میں مجوسیوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ جن میں ایک دعائیہ فقرہ ہے۔ کہ ہزار سال نبوی۔

۱۳۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

قل من کان عدواً لجبریل فانہ نزل علی قلبك۔ لوگ کس طرح الہدیٰ سے محروم رہتے ہیں اور کیونکر راستبازوں کے دشمن ہو جاتے ہیں اور کس طرح ضد اور عداوت بے جا کلمات کے لئے جرأت دلاتی ہے ان تین باتوں کا بیان اس رکوع میں ہے۔

بہت سے لوگ ملائکہ کے منکر ہیں بعض مسلمانوں نے بھی ان پر ایمان لانے کو اتنا ضروری نہیں سمجھا حالانکہ تمام نیک تحریکوں کے سرچشمے یہی ہیں۔ علم عقائد میں ایک کتاب کتاب التوحید نام میں نے دیکھی ہے جس میں اس نیک بخت نے ملائکہ کا ذکر نہیں کیا۔ میں ملائکہ کی نسبت کچھ تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ان پر ایمان نے مجھے بہت بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔

اس دنیا میں کوئی مُسبَّب بغیر از سبب نہیں ایک چیز دوسری چیز سے پیدا ہوتی ہے اس زمانے کے فلاسفر بھی اس بات کو مانتے ہیں پس خیال کرو کہ بعض وقت بیٹھے بیٹھے آدمی کے دل میں نیک کام کے لئے ایک لہر اٹھتی ہے اور ایک نیکی کے کرنے کے لئے جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اسمیں جدید تحریک نظر آتی ہے حالانکہ انسان اور اس کا علم اور اس کے قوی پہلے سے موجود تھے۔ مگر یہ تحریک یکدم پیدا ہوتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کوئی نہ کوئی وجود اس کا محرک ہے پس ایسی تحریک کرنیوالے کا نام حدیث و قرآن کے رو سے ملک ہے۔ ملک کو علم ہوتا ہے اس لئے وہ سب موقعہ و محل ایک کام کی تحریک کرتا ہے جو انسان فوراً اس پر عمل کرتا ہے (ہمارے حضرت اقدسؑ۔ ابن قلب صاف ہیں جس وقت کسی کام کی تحریک پاتے تو اوسی وقت خواہ رات کے بارہ بجے ہوں اس کے کرنے میں مشغول ہو جاتے اور مشکلات کی پروا نہ کرتے) تو ملک کو اس شخص کے ساتھ ایک محبت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ اور تحریک کرتا ہے اور پھر دوسرے ملائکہ کو بھی جو اس کے قریب ہوتے ہیں۔ [illegible] قابل ہے کہ ہم اسے نیک تحریکیں کرتے ہیں اس طرح تمام ملائکہ حتی کہ ملا اعلیٰ میں اس کی نسبت ایک توجہ پیدا ہوتی ہے اور اس کا تعلق بڑھتے بڑھتے وہ زمانہ آتا ہے کہ تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا۔ یہ بالکل سچی بات ہے جو چاہو تم تجربہ کر کے دیکھ لو۔

پھر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملائکہ کا افسر جبرئیل امین ہے۔ یعنی تمام نیکیوں کی تحریک کے جو ملک ہیں متعلق ہیں ان کا افسر جبرئیل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ... عند ذی العرش مکین۔ مطاع ثم امین آیا ہے۔ رسول کریم نے فرمایا۔ اوتیت جوامع الکلم۔ میری تعلیم تمام دنیا کی پاک تعلیموں کی جامع ہے۔ کیونکہ تمام نیکیوں کی تحریکوں کے افسر کا تعلق میرے قلب سے ہے۔ جامع کے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایسی صداقت (جو قلبی اور روحانی ہو) نہ ہوگی جس کے لئے قرآن مجید سے کوئی آیت نہ ملے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبرئیل کا کون دشمن ہو سکتا ہے جبکہ وہی نیک تحریکوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی نے نازل کیا ہے۔ یہ قرآن تیرے قلب پر۔ آئندہ جو ہوگا وہ دنیا دیکھیگی۔ مگر موجودہ تعلیمات دنیا میں جس قدر ہیں ان ساری پاک تعلیموں اور نیک تحریکوں کا عطر نکالو۔ پھر محمد رسول اللہ صلعم کی تعلیم سے مقابلہ کرو تو وہ سب کچھ اسمیں موجود ہوگا اور میں (نور الدین) اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے ساری بائبل کو دیکھا ہے اور تین (شام۔ یجر۔ رگ) ویدوں کو خوب سنا ہے۔ پھر وساتیر کو بہت توجہ سے پڑھا ہے اور بدھوں کی کتابوں کو دیکھا۔ یہی کتابیں میرے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی ہیں ان سب میں کوئی ایسی صداقت نہیں۔ جو قرآن مجید میں نہ ہو۔ اور پھر اتم نہ ہو۔

مصدقا لما بین یدیہ وھدیً وبشریٰ للمومنین۔ پھر فرماتا ہے کہ جو اگلی کتابوں میں سچ ہے اس کی تصدیق کرنے کے علاوہ اس میں اور بھی کچھ ہدایتیں ہیں جو پچھلی کتابوں میں نہیں۔ ایک بات سناتا ہوں۔ اگلی کتابوں میں جو نصائح ہیں ان پر دلائل نہیں چنانچہ انہیں لکھا ہے خدا ایک ہے۔ زمین و آسمان میں تیرے لئے کوئی دوسرا خدا نہ ہو۔ پڑوسی کی مدد کر۔ سبت منا۔ مبارک وہ جو غریب دل ہیں اس قسم کی تعلیمات ہیں مگر ان کے ساتھ دلائل کوئی نہیں۔ مگر قرآن شریف میں یہ خاصہ ہے کہ ایک طرف دعویٰ ہے دوسری طرف اس کے دلائل بھی ساتھ دئے ہیں۔ ان فی خلق السموات والارض الی والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات لقوم یعقلون۔ البقرہ ۲ ع ۱۹ میں لآیات سے مراد دلائل ہیں

یہ قرآن مجید پہلے مصدق ہوا۔ پھر اسمیں نئی باتیں بھی ہیں یہ تو علمی پہلو سے اس کا کمال ہے اب عملی پہلو میں اس کا ثبوت لو۔ وہ یہ کہ قرآن کریم پر عمل کرو تو دنیا کے فاتح بن جاؤ گے چنانچہ صحابہ کی ذات میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ بُشریٰ کی ایک تشریح یہی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

چاہتے ہو۔ یہ اس طرح کہ

تظاھرون علیھم بالاثم والعدوان۔ بدکاری اور ظلم کے لئے ان کی پیٹھ بھرتے ہو۔ مدد دیتے ہو۔

قیدیوں کو تو فدیہ دے کر چھڑاتے ہو مگر جو اس سے برا کام ہے جلاوطن کرنا اس سے باز نہیں آتے۔

افتؤمنون ببعض الکتاب۔ یہ مرض آجکل بہت سا رہتی ہے۔ کہ ایک ہی کتاب کے بعض احکام کی تو تعمیل کی جاتی ہے بعض کی مطلق پروا نہیں کرتے کئی لوگ ایسے ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں مگر زکوٰۃ کا خیال تک نہیں روزے رکھتے ہیں۔ مگر نہیں سوچتے کہ کسی پر ظلم کرنا برا ہے۔ یوں تو تہجد گذار ہیں مگر لڑکیوں کو میراث دینے کی قسم ہے یہ بہت بری بات ہے اس سے بچو۔ ورنہ اس کی سزا جہنم ہے۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔

مدینہ طیبہ میں ایک شخص ایک مسلمان کے ہاتھ سے اتفاقیہ طور پر مارا گیا۔ یہ واقعہ گذر گیا مگر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام شہر کے لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ ہم مقتول کے وارثوں کو خون بہا دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ اسکی قوم کے لوگ ہماری مخالفت کریں۔ مگر امن عامہ کے شریک اس دیت کے دینے میں شریک نہ ہوئے بلکہ ایک مسلمان عورت نکلا سیدھا کرانے کے لئے قینقاع (جو لوہار تھے) کے محلہ میں گئی وہ گھونگٹ نکالے ہوئے تھی۔ شریر لوہار نے کہا کہ یہ کپڑا کیوں موہنہ پر ڈالے ہوئے اس نے جواب دیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پردہ کا حکم دیا ہے اس پر اس بدمعاش نے شرارت سے لوہے کی ایک میخ پچھلی طرف کپڑے میں ٹھونک دی عورت اٹھنے لگی تو اس کا کپڑا بھی پھٹ گیا اور گھونگٹ بھی اتر گیا یہ حالت دیکھ کر بجائے اس کے کہ معذرت کرتے انہوں نے تمسخر اڑایا عورت نے گھبرا کر کہا کہ کوئی ہے جو میری مدد کرے ادہر سے ایک مسلمان بھائی نے یہ بات سن لی وہ مدد کو دوڑا آپس میں وہاں لڑائی چھڑ گئی جس سے ایک قتل ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر پہنچی تو فرمایا کہ ہم نے بیرونی انتظام کے لئے یہ معاہدہ کیا تہا۔ تم اندرونی معاملات میں ایسے تیز ہو جاتے ہو کہ قتل تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ جب وہ بہت تنگ ہوئے تو مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔

ادھر بنونضیر سے ایک حماقت ہوئی کہ کسی اپنے معاملہ کے لئے نبی کریم صلعم کو اپنے محلہ میں بلا لیا اور وہاں ایک شخص کو سکھایا کہ جب یہ دیوار کے پاس بیٹھے ہوں تو تم اوپر سے چکی کا پاٹ گرا دو۔ آپ کو ان کی اس بدنیتی کی خبر کسی نہ کسی طرح مل گئی اس لئے آپ یکدم اٹھ کر چلے گئے اور ان کا داؤ نہ چل سکا۔ یہ بات بڑھ گئی ان میں کچھ شاعر بھی تھے۔ وہ مکہ میں گئے اور وہاں کے سرداروں کو جا کر بھڑکایا اور بعض نے مسلمان عورتوں سے تغزل کیا اس لئے بنونضیر کو حکم ہوا۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ جلاوطن کر دیا گیا حالانکہ ان سے معاہدہ لیا جا چکا تھا کہ وہ ایسے کام نہ کریں گے جن سے یہ جلاوطنی کی نوبت۔ ادہر مکہ والوں نے پیغام بھیجا کہ تم ان مسلمانوں کی عورتوں کو مار دو اور ہم باہر سے لشکر لیکر اُن پر حملہ کرتے

ہیں چنانچہ وہ ایک اپنے ساتھ گرد و نواح کی قوموں کو جمع کر لائے سورۂ احزاب میں اس کا ذکر ہے آخر خدا تعالیٰ نے اس لڑائی سے مسلمانوں کو بچا لیا جب وہ لوگ چلے گئے تو آپ نے بنو قریظہ سے پوچھا کہ تم پہلے دو واقعے قینقاع اور بنونضیر کے دیکھ چکے اور پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور اب تمہارے حق میں ایک فیصلہ کرتا ہوں جو تمہیں ماننا پڑیگا۔ بدقسمت انسان نیک کی بات کو نہیں مانتا اس لئے اونہوں نے کہا۔ ہمیں سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور ہے نہ آپکا اس نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ جنگ کے شرکاء کو قتل کر دیا جاوے۔ یہ فیصلہ انہیں چار و ناچار منظور کرنا پڑا جن کو قتل کی سزا دی گئی ان کی تعداد کم از کم دو سو پچاس اور زیادہ سے زیادہ نو سو کی بتائی گئی۔

خیر یہودیوں کے فرقے تو اس طرح تباہ ہوئے۔ باقی رہے عیسائی ان کا لاٹ پادری عامر تہا اوس نے لوگوں کو خواب سنایا۔ کہ میں نے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے کہ وہ پراگندہ اور ملک ملک اکیلا پھرتا ہوا مر جائیگا آپ نے فرمایا خواب سچ دیکھا ہے مگر میرا نہیں اپنا یہ انجام دیکھا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ گیا اس خیال سے کہ کچھ انتظام مسلمانوں کے خلاف کروں مگر وہاں اوس نے شراب پی کر بدمستی کی تو نکالا گیا پھر روما چلا گیا۔ وہاں بادشاہ کو سکھایا مگر بادشاہ ناراض ہوا راتوں رات نکل کر بھاگنا پڑا۔ اور آخر اسی طرح مارا گیا۔ حدیث میں وحیداً۔ طریداً۔ شریداً آیا ہے اب میدان صاف تھا۔ دو گروہ رہگئے ایک منافقوں کا اور دوسرے مسلمانوں کا منافقوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اولئک الذین اشتروا الضلالۃ۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ورلی زندگی کو اختیار کر لیا اس لئے ان سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ وہ مدد دئے جائیں گے چنانچہ جب ان لوگوں کی تباہی آئی کوئی ان کا حامی و ناصر نہ ہوا۔

۱۱ فروری ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے موسیٰ کو بھیجا اور پھر اس کے بعد کئی رسول پے در پے بھیجے حتیٰ کہ عیسیٰ کو بھیجا۔ ایدناہ بروح

غلف۔ جس کا ختنہ نہ ہوا اس پر ایک پردہ رہ جاتا ہے اغلف وہ شخص جو نامختون ہے۔ دوسرے معنے غلاف میں ہیں جیسے کہ آیا ہے قلوبہم اکنۃ تیسرے معنے ہم بڑے مکرم معظم لوگ ہیں جن پر کسی کا اثر نہیں پڑتا۔

فقلیلاً ما یؤمنون۔ کم ہی ایمان لاتے ہیں یہ محاورہ ہے یعنی ایمان نہیں لاتے۔

مصدقاً۔ ایسے لوگوں کی وہ کتابیں تھیں جنمیں کچھ باتیں آئندہ کی نسبت لکھی ہوئی تہیں۔ قرآن کریم سے ان کی تصدیق ہوگئی چنانچہ تورات باب استثناء آیت ۱۸ میں مذکور ہے کہ جب حضرت موسیٰ کے ساتھ جانیوالوں نے گھبرا کر کہا کہ اب ہم تیری آواز سننا نہیں چاہتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب وحی تم میں نہیں بلکہ تمہارے بھائیوں میں اترے گی اور پھر اس رسول کے نشان بتلائے۔ (۱) وہ بت پرستی کا دشمن ہوگا (۲) بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہوگا (۳) اپنا کلام اوسکے موہنہ میں ڈالوں گا

کوئی واقعہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے کہ کیا بات ہے۔ ان یہ معنے کہ ایک شخص قتل ہو گیا۔ اور لوگوں نے کہا کہ گائے ذبح کرو اور اس کے ٹکڑے کو مقتول کے جسم سے لگاؤ تو وہ زندہ ہو جائیگا۔ یہ ہم تک نہیں پہنچی اور ایسا کہنا بڑی دلیری ہے ان معانی کو نہ صحابہ نے بیان کیا نہ ائمہ تابعین نے نہ ائمہ تبع تابعین نے نہ کسی محدث نے۔ اس میں ایک لفظ عجیب ہے وہ ہے کذلک یحیی اللہ الموتی مردے اسی طرح زندہ ہوا کرتے ہیں یعنی یہ کہ وہ تم کو اس طرح کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ صوفیوں نے اس آیت کے معنے کئے ہیں وہ قتل نفس سے مراد نفس کشی لیتے ہیں اور اس کا طریق بتاتے ہیں بعض قویٰ کو بعض سے مارنا۔ مگر قتل نفس کے یہ معنے میں نے کسی محاورہ عرب میں نہیں دیکھے۔ اس لئے جرأت نہیں کرتا۔

یخرج منہ الماء۔ جب بعض پتھر ایسے ہیں کہ ان سے پانی نکلتا ہے تو مومن کے اندر سے تو اس سے بڑھ کر کچھ نکلنا چاہئیے یعنی اتنی ندیاں پھوٹ کر نکلیں کہ عالم سیراب ہو۔

پتھروں سے پانی نکلکر فارغ البالی سرسبزی کا ذریعہ بنتا ہے تو مومن کے اندر سے بھی ایسے کلمات نکلنے چاہئیں جن سے روحانی سرزمین میں بہار آتی ہو۔

لما یھبط من خشیۃ اللہ۔ پتھر سے اوپر سے گرنے کا نظارہ انسان میں خشیہ پیدا کرتا ہے۔ یا ضمیر قلوب کی طرف ہو۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ گناہ سے بچنے اور خشیت اللہ پیدا کرنے کا ذریعہ یہی ایک ہے کہ انسان کو یہ یقین ہو اللہ میرے کاموں سے بے خبر نہیں۔

افتطمعون ان یؤمنوا لکم۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری بات مان لیں مگر یہ وہ لوگ ہیں کہ جس کتاب* کو کلام اللہ مانتے ہیں اس کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں بعد اس کے کہ اس کو خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اسکی خلاف ورزی کوئی نیک نتیجہ نہیں رکھتی

* [illegible]

لیحاجوکم۔ حجت میں غالب آئیں گے۔

امانی۔ امانی کے تین معنے ہیں (۱) امانی جمع امید کی امیدیں (۲) امانی کے معنے تلاوت (۳) امانی کے معنے اکاذیب۔ آج بڑھ ان تینوں باتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جھوٹے خیالات۔ جھوٹی امیدیں۔ عبارت تو پڑھ لیتے ہیں مگر مطلب نہیں سمجھتے

ثمنا قلیلاً۔ دنیا جیسا کہ فرمایا متاع الدنیا قلیل۔ مطلب یہ کہ وہ دنیا کی چند روزہ فائدہ کے لئے دنیا کو چھوڑتے ہیں۔

مما کتبت ایدیھم۔ (بائبل ترجمہ در ترجمہ ہو کر اسکی مصداق ہو چکی ہے خصوصاً یہی اناجیل اور اس کے ملحقات اور اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اصل کیا تھا)

۱۰۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چالیس سال کی عمر میں اطلاع دی کہ خدا نے مجھے رسول بنایا۔ تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اس کے بعد جب آپ کی عمر ۵۳ سال کی ہوئی۔ حکم الٰہی کے مطابق ہجرت کر کے چلے گئے۔ مکہ میں آپ کو کئی قسم کی سہولتیں تھیں۔ اول تو یہ کہ ایک ہی قسم کے مخالفین سے پالا پڑتا تھا۔ یعنے مشرکوں سے۔ پھر دوسرے یہ کہ آپ کا خاندان نہایت معزز تھا اور آپ کے قریب داری بھی وہاں تھے کوئی ایذا رسانی کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ ان لوگوں کے رسم و عادات کو بھی سمجھتے تھے آپکے کئی پرانے دوست بھی تھے جو ہر وقت مدد کرتے برخلاف اس کے مدینہ میں جب آپ آئے تو بڑی مشکلات پیش آئیں۔ پہلی مشکل تو یہ کہ مکہ کی مخالفت بدستور تھی (۲) پھر مدینہ میں بھی مشرکین موجود تھے (۳) ایک منافقوں کا گروہ بھی وہاں پیدا ہو گیا یہ بدذات گروہ بڑا خوفناک ہوتا ہے۔ اندر سے کچھ باہر سے کچھ۔ (۴) عیسائی بھی تھے۔ (۵) بنو قینقاع یہودی بڑے شہدے اور اوباش تھے۔ (۶) بنو نضیر (۷) بنو قریظہ۔ پھر ان کے علاوہ مدینہ کے اردگرد غطفان۔ مضر کا گروہ تھا۔ (مجھے یہاں ایک نکتہ یاد آ گیا ایک شیعہ نے مجھ سے کہا بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑا خطرناک کام تھا۔ میں نے کہا کہ بیشک۔ اتنی قوموں کی مخالفت میں پیغام الٰہی پہونچانا بڑا مشکل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تسلی کے واسطے واللہ یعصمک من الناس آیت نازل فرمائی۔

مکہ کے لوگ تو ایسے تھے کہ نہ ان کے پاس کتاب نہ انبیاء کے علوم نہ وہ اتنے چالاک۔ مگر مدینہ کا دشمن بڑا خطرناک اور چالاک دشمن تھا کیونکہ عیسائی اور یہودی سب پڑھے ہوئے تھے ان کا ایک کالج بھی وہاں تھا جسے بیت المدارس کہتے تھے۔ پھر ان میں رہبان بھی تھے جو کچھ روحانی طاقتیں بھی رکھتے تھے اور اپنا خاص اثر بھی۔ اس واسطے حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے تجویز کی کہ سب قوموں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم جانتے ہو میں یہاں آکر آباد ہو گیا ہوں۔ میری قوم کے لوگ میرے دشمن ہیں تم جانتے ہو کہ اس قوم کا رعب تمام علاقہ عرب پر ہے پس ان کے ساتھ اور قومیں بھی مل کر ہمیں ایذا پہونچائیں گی پس ضرور ہے کہ ہم بیرونی دشمنوں سے بچنے کے لئے اتفاق کریں۔ میں اس کے لئے چند شرائط پیش کرتا ہوں جن پر اگر ہمارا تمہارا اتفاق ہو جائے تو کوئی فساد نہ رہے چنانچہ آپ نے ان کے سامنے عہد نامہ کا یہ مسودہ پیش کیا جو انہوں نے مان لیا اور جو اس رکوع میں مفصل مذکور ہے۔ اس میں حقوق الٰہی اور حقوق العباد دونوں آ گئے۔

لا تعبدون الا اللہ۔ یہی آپ کا اصل منشاء تھا جو ان سے منوا لیا کہ ہم لوگ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے یہودیوں کے لئے اس کا مان لینا کوئی مشکل امر نہ تھا

بالوالدین احسانا۔ یہ عام اخلاقی باتیں ہیں۔

قولوا للناس حسنا۔ خوش معاملگی کرنا۔ قولوا حسنا کے یہی معنے ہیں۔

اقیموا الصلوٰۃ۔ اپنے اپنے طور سے نمازیں پڑھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔

یہ تو دین الٰہی کے متعلق معاہدہ ہوا اب دوسری طرف . . . . واذ اخذنا میثاقکم لیا (۱) تم اپنے خون نہ بہاؤ گے یعنی آپس میں نہ لڑو گے (۲) اپنے لوگوں کو گھروں سے باہر نکال کر انہیں دربدر نہ کراؤ گے۔

انتم تشھدون۔ تم نے اس معاہدہ پر اپنی گواہیاں ثبت کر دیں اس سے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر تم وہی ہو کہ اپنے لوگوں کو قتل کرانا اور جلا وطن بنانا

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے فرماۓ ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۂ البقرۃ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ہمارے ملک میں بھی ایسے محاورات بولے جاتے ہیں جیسے راوی پر لاہور آباد ہے یا راوی لاہور کے نیچے بہتی ہے اور قرآن کریم میں ہے۔ دخلوا علی یوسف۔ اس سے یہ مراد تو نہیں کہ سب بھائی آ کر یوسف کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ ایک حدیث سے بھی یہ محاورہ صاف ہو جاتا ہے وہ ہجرت کی حدیث ہے جس میں حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں فما فع لنا الجبل

واذکروا ما فیہ۔ جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرو۔

تتقون۔ تاکہ تم دکھوں سے بچ جاؤ۔

مخاطب بنی اسرائیل ہیں مگر میں سمجھتا ہے۔ کہ غار حرا میں رسول کریم بھی اوپر گئے تھے اللہ نے انہیں وہاں کتاب دی۔ تم اس پر عمل کرو تا دکھوں سے بچ جاؤ۔

ولقد علمتم۔ خاسرین میں سے ہونے کی ایک مثال دیتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے حکم نہیں مانتے وہ کس طرح دکھوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ علمتم یعنے تمہیں یہ واقعہ خوب معلوم ہے اعتدوا منکم۔ خدا کے حکموں سے نکل کر کام کیا اور الٰہی حد بندیوں کو توڑ دیا۔

فی السبت۔ سبت کے معنے ہیں آرام۔ راحت۔ آسودگی کے۔ لغت میں ہے السبت الراحۃ۔ اکثر لوگ جب خدا انہیں دولت و مال۔ جاہ و جلال۔ جتھا صحت عافیت دیتا ہے تو اس آسودگی میں خدا کو راضی کرنے کی بجائے ناراض کر لیتے ہیں اور قسم قسم کی بدیاں اور حق تلفیاں کرتے ہیں اور اس آرام میں حدود الٰہیہ سے نکل جاتے ہیں۔ سبت کے ایک اور معنے بھی ہیں وہ ایک دن کا نام ہے۔ جیسے ہمارے ہاں جمعہ ہے یہودیوں میں بھی ہفتہ ایک دن ایسا مقرر کیا گیا تھا جس میں ارشاد الٰہی تھا کہ شکار نہ کرو وہ یوں کرتے تھے کہ گڑھوں میں مچھلیوں کو روک لیتے تھے اور دوسرے دن اٹھا لاتے اور کہتے کہ آج تو سبت نہیں ہے شریعت کے احکام میں کئی لوگ ایسے حیلے بنا لیتے ہیں جس سے ظاہری طور پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر خدا تو ان کے دلوں کی نیتوں کو خوب جانتا ہے۔ اس کو یہ لوگ کیوں کر دھوکا دے سکتے ہیں۔ یاد رکھو اس آیت میں یہ نصیحت ہے کہ مرفہ الحال ہو کے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے تو وہ بھی برا۔ اور خدا نے جو عبادت کے وقت مقرر کر رکھے ہیں ان میں حیلہ گریوں سے کام لے تو وہ بھی برا۔ پس ان دونوں باتوں سے بچو۔ دیکھو ایک قوم نے ایام راحت اور یوم عبادت کی قدر نہ کی حکم الٰہی کی بجا آوری میں طرح طرح کے حیلے کئے تو اللہ نے ان کو یہ عذاب دیا کہ بندروں کی طرح ذلیل بنا دیا۔ وہ احکام کو ٹال کر اپنی عزت چاہتے تھے مگر خدا نے انہیں ذلیل کر دیا اور یہ واقعہ ایسا خطرناک ہوا کہ فجعلنا ھا نکالا۔ کہ اسے وحشت بنا دیا۔ ان لوگوں کے لئے جو اس وقت موجود تھے اور ان کے لئے بھی جو پیچھے آئینگے۔

پارہ ۹ رکوع گیارہ اور پھر پارہ ۶ رکوع ۱۳ میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ کس طرح بندر بنائے گئے

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

پس جب ممنوع امور کو گردن کشی سے کرنے لگے تو ہم نے کہا جاؤ تم ... بندر ذلیل اور جب تیرے رب نے آگاہ کر دیا کہ ان (یہودیوں) پر ایسے لوگوں کو مسلط رکھیگا جو قیامت تک انہیں بری بری دکھ پہونچاتے رہیں تحقیق تیرا رب جلد اعمال کا برا نتیجہ دینے والا ہے اور بات یہ ہے کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے اور ہم نے انہیں گروہ در گروہ بنا کر ملک میں منتشر کر دیا ان میں سے بعض نیکوکار ہو گئے اور انہی میں بعض اور طرح کے ... اور انہیں ہم نے سکھوں دکھوں سے آزمایا تاکہ رجوع کریں۔

(۲) قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(۲) میں تمہیں آگاہ کروں کہ اللہ کے حضور بدتر بدلہ پانے والا کون ہے وہی گروہ جسے اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا۔ اس پر غضب نازل کیا جن کو بندر اور سور بنایا کیونکہ انہوں نے طاغوت کی فرمانبرداری کی انہی لوگوں کا برا ٹھکانا ہے اور سیدھے راستے سے بہت دور ہیں جب وہ تمہارے پاس آئے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر سے بھرے ہوئے آئے اور اسی کیساتھ نکل گئے اور اللہ جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور تو ان میں سے بہت کو دیکھیگا کہ گناہ اور زیادتی میں اور حرام خوری میں پیشدستی کرتے ہیں بہت ہی برا ہے وہ امر جو وہ کر رہے ہیں

تذبحوا بقرۃ۔ وہ لوگ گائے کی پرستش کرتے تھے خدا نے ان سے وحشی گائے ذبح کرائی۔ مسلمۃ۔ ان کاموں (تثیر الارض۔ تسقی الحرث) سے بچے۔ بے داغ۔

۹۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

واذ قتلتم نفساً۔ اس آیت کے معنے کے متعلق مجھے شرح صدر نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لاتقف ما لیس لک بہ علم۔ لہذا میں متکلف ہو کر اور بنا بنا کر اس آیۃ کے معنے بیان کروں۔ اسکی مجھے ضرورت نہیں۔ میں اس پر ایمان لایا ہوں۔

انتخاب الجرائد

نتیجہ ٹورنمنٹ ۔ بٹالہ میں ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ ہوئی پانچ ہائی اسکول شامل تھے ۔ ان میں فٹ بال میں ہمارا ہائی سکول (قادیان) سیکنڈ رہا ۔ رسہ کشی میں اول رہا ۔ بال ہتھوڑا انگ میں فسٹ رہا اور ہمارے جمناسٹک ماسٹر مامون خان صاحب نے سات ورزش ماسٹروں کے مقابلہ میں اول درجہ کا انعام حاصل کیا ۔

ان المساجد للّٰہ ۔ آج مقدمہ کپورتھلہ آخری عدالت سے خاکسار یعنی احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہو گیا اگرچہ ابتدائی عدالتوں سے بھی ہمارے حق میں فیصلہ ہوتا رہا مگر یہ آخری عدالت تھی اور آج ہم نے سات سال کے بعد اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کی خدا تعالیٰ کا شکر اور اسی کا احسان ہے آج حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی ۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ کے حق میں دعا فرماویں ۔

خاکسار حبیب الرحمن کپورتھلہ

زلزلہ ۔ ولائت سمیداس (ایشیائی کوچک) میں متواتر زلزلے آرہے ہیں ۔ ۳۰۴ مکانات بالکل منہدم ہو گئے اور ۴۰۴ کو خفیف صدمہ پہونچے اتلاف نفوس کی پوری کیفیت ہنوز معلوم نہیں ہوئی

بنگال میں زلزلہ ۔ (کلکتہ ۱۸ فروری) الہ پاسرائے کا ایک تار مظہر ہے کہ کل شب نو دس بجے کے بعد یہاں زلزلہ کا ایک سخت جھٹکا محسوس ہوا ۔

ایران میں زلزلہ ۔ ریوٹر طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ لورستان میں ۲۳ جنوری کو اس سے بھی زیادہ سخت زلزلہ آیا جو تاریخ مذکور پر سینا میں آیا تھا اور جس کی نسبت خیال ہوا تھا کہ یہ اس زلزلہ کا سلسلہ ہے جو یہاں سے ۱½ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے ۔ بہت مواضع تباہ ہوئے اور بہت سے دوسرے مواضع زمین کے ساتھ ہم سطح ہو گئے ۔ اس زلزلہ سے ۱۵ اور ۲۰ ہزار کے درمیان انسانی جانوں کا نقصان ہوا اور اس سے دو چند تعداد کے مویشی ہلاک ہوئے ۔ جو لوگ زندہ بچے ہیں بر جبر میں جمع اور حکومت سے امداد کے خواستگار ہو رہے ہیں (بعد کی خبر) آج صبح سمرنا میں زلزلہ کا سخت جھٹکا محسوس ہوا کئی مکانات منہدم ہو گئے ۔ مگر کسی جان کا نقصان نہیں ہوا ۔ آج صبح بمقام مونپور رکیو بھی زلزلہ محسوس ہوا ۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا ۔

تھیٹر میں آتشزدگی ۔ کاپلکو کے تھیٹر کی آتشزدگی سے دو سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں ۔ اتلاف نفوس زیادہ تر چھت کے گرنے سے ہوا جو غیر متوقع طور پر جلد گر گئی فائرمین اور دوسرے لوگ مجبور تھے وہ کچھ مدد نہ کر سکے اور تھیٹر اور آدمیوں کو جلتا دیکھا کئے ۔

تعزیری پولیس ۔ گورنمنٹ بنگال نے گذشتہ حادثہ بم کے بعد سے تمام ان مواضع پر جو ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے پر دونوں جانب بارکپور تک واقع ہیں تعزیری محصول قائم کر دیا ہے تاکہ ۵ بجے شام سے نصف شب تک لائن کی حفاظت ہو سکے لائن سے ایک ایک میل کے فاصلہ پر جتنے مواضع ہیں انہیں یہ محصول ہوگا ۔ اگر ضرورت ہوئی تو اس انتظام کی توسیع نیچر پاڑہ تک ہوگی پولیس کی تعیناتی کیلئے صاحب ڈپٹی انسپکٹر مواضع کا معائنہ کر رہے ہیں ۔

پشاور کی سڑک جمرود پر ایک فوجی گورہ مقتول پایا گیا اسپر ۲۷ زخم تلوار کے نمایاں تھے

لاہور کے شیخ عبدالعزیز اوورسیئر پی ایں دفتر میلو پنجاب یونیورسٹی پہنچ گئے تھے امیدوار تھے

کھلنہ کی ڈاک کی ایک کشتی متصل نرائن گنج ٹکرا کر ڈوب گئی ۔ ۱۵۔۲۰ آدمی بھی ضائع ہو گئے ہیں ۔

ڈاکٹر منرو صاحب سول سرجن سیرامپور موٹر کار حادثہ سے اچھل کر زمین آ پڑے جان بچ گئی ۔

جموں کی خبر دان سے ظاہر ہے کہ سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر ابھی تک کلکتہ کی سیر سے واپس نہیں آئے اور تحقیق نہیں ہے کہ کس روز رونق افروز دارالریاست ہوں گے یہ بات بہت افسوس کی ہے کہ عالیجناب سر راجہ امر سنگھ صاحب بہادر کی طبیعت بہت علیل چلی آتی ہے اگر ایک روز کچھ آرام ہوتا ہے تو دوسرے روز پھر صحت بگڑ جاتی ہے

تحصیل لیہ کا مظفرگڈھ ضلع میں ملحق کیا جانا یکم اپریل کو دیکھو میں آ جائیگا طے پایا ہے

سر راجہ امر سنگھ صاحب بہادر کو آرام ہے تبدیل آب و ہوا کیلئے جموں سے رام نگر کو تشریف لے گئے ۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۳۰۴۴۴ فوتیاں ہوئیں بمبئی میں ۵ ۵ ۵ صوبجات متحدہ ۴۷۴ ۔ پنجاب میں ۵۰۷ ۔

روضہ تاج آگرہ میں ظلّ ہنوز ٹنکا پایا گیا ہے مصری کاریگر تدوین بنڈر دو سال میں تیار کیا ہے ۔ بمبئی میں تجارتی تعلیم کی کوٹھی ایک فیکلٹی قائم کرنا منظور ہوا ۔ اس پر ۱۰ لاکھ روپیہ خرچ ہو گا ۔

کرنل ذیرس پولیٹیکل ایجنٹ کولہاپور کے قتل کی سازش کے مقدمہ میں دو ملزم رہا کئے گئے ۔ باقی دونوں کو سات سات سال قید سخت کی سزا ملی اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ علاوہ ہے ۔

حضور نظام چالیس گاڑیوں کی سپیشل ٹرین میں بمبئی پہونچے ان کے ساتھ پانسو خدام کی بھیڑ بھاڑ ہے ۔

بدھوار کی رات کو لہریا سرائے میں دس بجے کے بعد ہو بنگال کا ایک زردار گرفتار ہو گیا تھا ہوا

بانکی پور میں بینک بنگال کی شاخ کا ایک ملازم امداس علی سکہ کے جرم میں سشن سپرد ہوا ۔

کلکتہ میں نیشنل جوٹ مل میں سخت آگ لگی ۱۵ لاکھ کا نقصان اندازہ کیا گیا ہے ۔

حالات ایران ۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ طہران بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ شاہ کا بھائی شعاع السلطنت یورپ سے واپس ہو کر شطا پہونچا تو اسکو انقلاب پسند اہلیان نے گرفتار کر لیا اور اب اسکے فدیہ میں ہزار پونڈ طلب کرتے ہیں ۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں مجلد ۵ مجلد ۶ للعہ

درثمین ۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں ان کا مجموعہ مجلد ۲ غیر مجلد ۱ ار

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۲ ار

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مع موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ ار

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶ ار

سر الشہادتین ۔ (مصنفہ فاضل امروہوی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سیرۃ یسٰین سے قیمت ۱ ار

القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت ۱ ار

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں ۱ ار

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیریں جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۴ ار

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۳ ار

فتح الدین ۔ پنجابی نظم ۔ مدلل وفات مسیح میں ۳ ار

مورکھہ سیدھ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکا جواب ۱ ار

چشمہ مسیحی ۔ حضرت کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۳ ار

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے ۔ قیمت ۱ عہ

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب ۱ ار

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۲ ار

جنگ مقدس ۔ عبداللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مشہور مباحثہ ۸ ار

شری نہہ کلنک اوتار ۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اسکا ثبوت ۸ ار

کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت ۱ ار

سیر پرند ۔ تمام شکاری پرندوں کی صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر مجلد ۱۲ ار

اوامر و نواہی قرآن کریم جسمیں چہار چہل احادیث بھی شامل ہیں ۔ مترجم سید عبدالحی کی تصنیف پسندیدہ حضرت امیر المومنین مجلد ۱۲ غیر مجلد ۹ ار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

"کشتہ روپیہ" سالم الجرد

سالم المعروف روپے کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی۔ ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ روحانی امراض کا جن کے علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے۔ اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب و غریب طور پر مؤثر ہے۔ اعصابی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا ... کہ کتنا ہی کام کریں ... اور اعضائے رئیسہ کی ساری ... ہوسکتے ہیں۔ ... بطور وراثت چلا آتا ہے پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور ... ہو جاتا ہے اور تمام نقوش اور ... جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے۔ کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے ... استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم ... کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں ... حضرت ... استعمال کیا ... ہے۔ قیمت فی روپیہ ... نصف روپیہ پونے تین (۲۱۳) ... علاوہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبی بازار لاہور

تیس برس کی جانفشانی کا سرمایہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔ یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں کو جو ہر شہر اور ہر دیہات میں کوڑیوں کے مول تیار ہو سکتے ہیں قلمبند کیا گیا ہے کمزوری ناطاقتی۔ جریان۔ آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعوی ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ۲/

المشتہر

مینیجر پبلک بک ایجنسی لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ٭ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں

المشتہر

مولوی محمد یسین احمدی داتہ۔ مانسہرہ۔ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت سے درخواست کرنے پر روانہ ہو سکتا ہے

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کردا کر ریلوے ۔ پگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والوں نے بھی پسند کیا ہے۔ قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں۔ تو نصف قیمت پر واپس لے لی جاوے گی اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔ بہت جلد منگائیے۔

المشتہر

امرا ؤنگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمایہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب ... سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے ممیرا قسم اول عہ۔ قسم دوم ... سرمہ قسم اول عا۔ ثانی عہ سوم عمہ۔ علاوہ ازیں لنگی پشاوری دکلاہ ... قسم زری وسادہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر قادیان (گورداسپور)

ضرورت نکاح

(جماعت احمدی)

مسمی علم الدین خیاط ساکن جموں۔ عمر ۲۰ سال خوبصورت۔ خوانندہ اور اوسط ماہواری کم از کم بیس روپیہ ہے۔ اس کو نکاح کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب احمدی بھائی کو رشتہ کی ضرورت ہو۔ تو خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے۔

تلاش

اس عاجز کا لڑکا محمد جمیل نامی عمر ۱۵ سال چوڑا چہرہ۔ گندم رنگ عرصہ دو سال سے مجھ اپنے خادم سے رنجیدہ ہو کر لمبہ گاؤں سے کہیں کو نکل گیا ہے فارسی کا مڈل پاس شدہ ہے اور پٹوار کا امتحان پاس کیا ہوا ہے شادی ہوئی ہے۔ اگر کوئی بھائی مجھے اس کا پتہ دیوے تو بچہ اور اس کی بیوی اور یہ عاجز احسان مند رہینگے۔

احمدی جماعت کا خادم۔ سید محمد اسمعیل۔ برانچ پوسٹماسٹر لمبہ گاؤں۔ تحصیل پالم پور ضلع کانگڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی ۵عہ

گرچہ گویم بانو گرامی چہار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان

مورخہ ۱۸ - فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۲۶ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ پھاگن

کہ سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اوڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر ۱۷

رؤیا

ایک دالان کے اندر مین مع بہت سے دوستون کے لیٹا ہوا ہون - درمیان دالان کے حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف رکھتے ہین - نوکر کھانا لایا - مین نے پوچھا کیا رسول اکرم نے کھانا تناول فرمالیا ہے نوکر نے کہا کہ ابھی نہین مین نے ادب کے لئے کھانا رکھ لیا اور پھر دیکھتا کیا ہون کہ رسول کریم کی شکل مولوی نور الدین صاحب کی ہوگئی ہے - مین بڑا خوش ہوا اور نیند کھل گئی

مستری حسن الدین سیالکوٹ

۲ - مین نے ایک عجیب رویاء دیکھا تھا جو گذارش کرتا ہون خواب مین دیکھا کہ حضور والا کو محکمہ انجینیرنگ کا بھی سپرد کیا گیا ہے - اور ایک بڑا عالی شان پل تیار ہونا ہے جس کے نقشے وغیرہ حضور کے ہاتھ مین ہین اور اس پل کی بنیادین کچھہ پہلے سے بھی کہدائی کی گئی ہوئی ہین - کسی وجہ سے وہ کام بند تھا اب اس پل کا کام دوبارہ حضور والا شروع کرانے کے واسطے موقعہ پر تشریف لائے ہین اور وہ کام خاکسار نابکار کی زیر نگرانی حضور والا نے ختم کرنے کا حکم دیا اور وہ تمام نقشے حضور نے مجھے دے دئے اور حسن محمد ٹھیکیدار نے وہ کام شروع کیا اور بنیادون مین روڑی وغیرہ ڈالنی شروع کر دی ہے پھر وہان سے تھوڑے فاصلہ پر ہی حضور والا درس قرآن شریف کے لئے بیٹھ گئے ہین اور بہت سے احباب درس مین شامل ہین وہ عمارت بھی بڑی عالی شان ہے اور وہان پر عجیب روشنی ہے - یہ خاکسار یہ نظارہ دیکھ کر دل مین ہی کہتا ہے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ باوجود اس قدر کام کے آپ نے کبھی درس نہین چھوڑا بعد درس قرآن شریف کے حضور والا دوسرے کامون کا ملاحظہ فرماکر واپس تشریف لائے ہین اور یہ عاجز نہایت ادب کے ساتھ کھڑا تھا حضور میری طرف دیکھ کر مسکرائے ہین اور ایک پختہ زینہ ہے اس رستہ سے آپ اندر تشریف لے گئے ہین اس وقت آپ کا چہرہ مبارک حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے چہرہ مبارک کی طرح تھا بلکہ دستار مبارک اور شملہ بھی اسی طرح ایک ہی انداز پر تھا - تو مین کہتا ہون - کہ سبحان اللہ اب تو حضرت صاحب اور مولوی صاحب مین کچھہ فرق نہین - الحمد للہ رب العالمین

۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء بوقت ۵ بجے صبح جب مین نیند سے اٹھا ہون تو زبان پر یہ شعر جاری تھا - ؎

خدا نے فضل سے بھیجا ہے فرزند
لگا سینے میرے پالین خوب دل بند

ناصر شاہ از جموں

یہ باتین نوٹ کر لیجئے

۱ - اگر آپ بدر کے اب تک خریدار نہین ہوئے تو خریدار بن جائیے صرف عہ سالانہ مین آپ دین و دنیا کے متعلق بہت کچھہ مفید باتین حاصل کر سکتے ہین -

۲ - اگر آپ پہلے ہی سے خریدار ہین تو پھر سب سے پہلا آپ کا فرض ہے کہ اپنے بدر کو ایک خریدار دین -

۳ - اگر آپ اہل قلم ہین تو پھر قلمی اعانت کا بھی انتظار ہے - مگر یہ بات یاد رہے کہ مضمون لمبا نہ ہو بلکہ مختصر اور جامع ہو سوائے خاص صورتون کے ایک کالم سے بڑھ کر نہ ہو بعض احباب کو شکایت رہتی ہے کہ ہمارے مضامین درج اخبار نہین ہوتے - لیکن اگر وہ ایڈیٹر کی بجائے ہون تو پھر یہ شکایت نہ کرین اوڈیٹر اس بات کا ذمہ وار نہین کہ مضمون کو واپس کر دے اگر آپ کا مضمون آپ کے خیال مین قیمتی ہے تو اس کی نقل اپنے پاس رکھئے -

۴ - راستبازون کی پہچان (جو ایمان کی روح ہے) کے لئے معیار الصادقین کا مطالعہ آپ کے لئے مفید ہے اور وفات مسیح کے متعلق شہادت الفرقان دونون کی قیمت ۵ ر ہے -

۵ - ضمیمہ تفسیر اپنے نام ضرور ہی جاری کروائے اسین امیر المومنین کا روزانہ درس باقاعدہ چھپتا ہے اور چھپنے سے پہلے اسے جناب خلافت مآب ملاحظہ فرما لیتے ہین اس لئے وہ ہر طرح اطمینان کے قابل ہے سال کے اخیر پر ۱۹۲ صفحہ کی کتاب وہی تفسیر القرآن صرف عہ مین آپ کے پاس ہوگی - علیحدہ اسوا بھی جاری ہو سکتا ہے - عہ سالانہ قیمت پر

۶ - شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ والے قرآن مجید مجلد دفتر بدر مین موجود ہین جن کے تحت اللفظی ترجمہ کو حضرت مولانا خلیفۃ المسیح بہت پسند فرماتے ہین درس کے نوٹون کے ساتھ یہ قرآن مجید قرآن فہمی کے لئے ازبس نافع ہے - قیمت صرف عہ

۷ - خریداری کا نمبر اور جوابی کارڈ جواب کے لئے ضروری ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف -

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ مینیجر اخبار و مطبع چھاپا اور شائع کیا گیا) اکتہ محمد حسین احمدی)

خطبہ جمعہ

(۱۳- فروری ۱۹۱۰ء)

ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ الیٰ کن فیکون - پر حضرت امیر المؤمنین نے پڑہا۔

فرمایا۔ اس سے پہلے رکوع میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی دوسرے کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ مناسب یہ ہے کہ اگر کسی کو اللہ نے علم - طاقت اور آبرو دی ہے تو اوس کے شکریہ میں اُنکی جو اس نعمت سے متمتع نہیں مدد کرے نہ یہ کہ اس پر تمسخر اڑائے یہ شرع ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔ لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منہم - مگر افسوس کہ لوگ اگر ذرا بھی آسودگی پاتے ہیں تو مخلوق الٰہی کو حقارت سے دیکھتے ہیں اس کا انجام خطرناک ہے ان لوگوں میں تحقیر کا مادہ یہان تک بڑھ جاتا ہے کہ اگر کسی کی طاقت مسجد کے متعلق ہے تو وہ ان لوگوں کو جو اس کے ہم خیال نہیں - مسجد سے روک دیتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا۔ کہ آخر وہ بھی خدا ہی کا نام لیتا ہے ایسا کرکے وہ اس مسجد کو آباد نہیں بلکہ ویران کرنا چاہتا ہے۔ بارہوین صدی تک اسلام کی مسجدیں الگ نہ تھین بلکہ اس کے بعد سُنّی اور شیعہ کی مساجد الگ ہوئین پھر وہابیون اور غیر وہابیون کی اور اب تو کوئی حساب ہی نہین ان لوگون کو یہ شرم نہ آئی کہ مکہ کی مسجد تو ایک ہی ہے اور مدینہ کی بھی ایک ہی - قرآن بھی ایک - نبی بھی ایک - اللہ ہی ایک پھر ہم کیون ایسا تفرقہ ڈالتے ہین - اون کو چاہیئے کہ مسجدون مین خوف الٰہی سے بھرے داخل ہوتے۔

صرف اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد مین آئے اور جماعت ہو رہی ہو تو وقار اور سکینت سے آ... اور ادب کرے جیسا کہ کسی شہنشاہ کے دربار مین داخل ہوتا ہے لیکن وہ اگر خوف الٰہی سے کام نہین لیتے اور مسجدون مین نماز پڑہنے سے روکتے ہین ان کے لئے دنیا مین بھی ذلت ہے اور آخرت مین بھی بڑا عذاب ہے - یاد رکھو کسی کو مسجد سے روکنا بڑا بھاری ظلم ہے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طرز عمل کو دیکھو کہ نصرانیون کو اپنی مسجد مبارک مین گرجہ کرنے کی اجازت دیدی۔

صحابہ کرام کو تسلی دیتا ہے کہ اگر تمہین مسجد مین داخل ہونے سے روکتا ہے تو کچھ غم نہ کرو - مین تمہارا حامی ہون جس طرف تم گھوڑون کی باگین اوٹھاؤ گے اور منہ کرو گے اسی طرف میری بھی توجہ ہے۔ چنانچہ جدھر صحابہ نے رُخ کیا - فتح وظفر استقبال کو آئی - یہ بڑا اعلیٰ نسخہ ہے - کہ کسی کو عبادت گاہ سے نہ روکو اور کسی مخلوق کی تحقیر نہ کرو - مگر اس سے یہ مطلب نہین کہ دنیا مین امر بالمعروف نہ کرو ہرگز نہین بلکہ صرف حُسن سلوک اور سلامت روی سے پیش آؤ جو کسی کی غلطی ہو اس کی فوراً تردید کر دو - مثلاً عیسائی مین جب یہ کہین کہ خدا کا بیٹا ہے تو ان کو کہو خدا تعالیٰ اس قسم کی احتیاج سے پاک ہے جب آسمان و زمین مین سب کچھ اسی کا ہے اور سب اس کے فرمانبردار ہین تو اوس کو بیٹے کی کیا ضرورت ہے۔

ان تنصروا اللہ ینصرکم

مخدومی سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ مفصلہ ذیل مضمون اخبار مین شائع کرنے کے لئے بھیجتے ہین جو برادرم محمد عبد اللہ صاحب نے کوٹ مؤمن سے ارسال کیا ہے واقعی یہ تجویز اس قابل ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے۔

"آپ کو معلوم ہوگا کہ قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے تمام پرمانینٹ ملازمین ہندوستان کو جن کی تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہے ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ مین پچاس سالہ حکومت ہندوستان کی خوشی مین بطور انعام عطا ہوگئی ہے - چنانچہ اس عاجز کو بھی یہ انعام مبلغ للعہ/ گورنمنٹ کی طرف سے عطا ہوا ہے کیونکہ عاجز کی تنخواہ ماہواری ۱۸ روپیہ ہے - روپیہ خواہ وہ کسی طور سے مفت ہو یا کسی محنت کے صلہ مین - بہر حال مرغوب خاطر ہوتا ہے اور خاص کر ان قحط کے ایام مین تو وہ چند تنخواہ سے بھی پوری نہین پڑتی - مگر لن تنالوا البر کا درجہ بھی حاصل نہین ہو سکتا - تاوقتیکہ حتیٰ تنفقوا مما تحبون پر عمل نہ کیا جاوے - سو مین اس للعہ/ کی رقم کو ایک زائد آمدنی اور گورنمنٹی عطیہ اور خیرات خیال کرکے اپنے مصرف مین نہین لانا چاہتا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ رقم مفت بغیر طلب و محنت کے عطا کی ہے مین بھی اس سے **مفت کا ثواب** حاصل کرتا ہون اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ مین آج کی ڈاک مین بنام محاسب صاحب صدر انجمن موصوف روانہ کرکے داخل کرتا ہون - انجمن اس رقم یا اسی قسم کی اور تمام رقوم کو جو انجمن کو حاصل ہون سوائے اوس صورت کے کہ معطی اوس کو کسی خاص فنڈ سے مخصوص کرے اختیار ہے کہ علیحدہ کسی مصرف مین لگا دے یا موجودہ مدات مین سے کسی مستحق مد مین صرف کر دے میرا دل بالکل اس بات کا خواہشمند نہ تھا۔ کہ مین یہ ایک معمولی رقم انجمن کے پیش کرکے لمبے چوڑے مضمون سُنا کر بزرگان دین کا وقت ضائع کرون بلکہ اس کو بھی بمثل دیگر ماہواری چندون یا اتفاقیہ چندون کے چپ چاپ داخل خزانہ کر دیتا - مگر ایک خیال پیدا ہونے کی وجہ سے مجھے اس چندہ کا عرلعینہ نہ ...کے ذریعہ خاص طور پر اظہار کرنا پڑا - وہ یہ کہ جس طرح مین نے اس رقم کو حوالہ انجمن کرکے اپنی ضروریات مین صرف کر دینے کی خواہش کی ہے کیا اچھا ہو کہ دیگر جملہ احباب ملازمان گورنمنٹ بھی جن کو کہ یہ ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ بطور انعام کے ملیگی - یا ملی ہوگی - اپنے خرچ مین لانے کے روادار نہ ہون اور جون کی تون یہ رقم حوالہ انجمن کر دیوین اور دل مین یہی خیال کرین کہ یہ رقم اگر نہ آتی تو بھی ہمارے اخراجات جس شکیل پر چل رہے تھے چلتے رہتے اور اس قحط سالی مین جس طرح ہمارے اخراجات بڑھے ہوئے ہین اور اوسکی وجہ سے گورنمنٹ ہمین قحط الاونس دیتی ہے انجمن کے اخراجات کے واسطے بھی کوئی قحط الاونس ہمین مقرر کرنا چاہیئے - سو کم از کم یہ رقم ہی قحط الاونس کے طور پر انجمن کے سپرد کی جاوے تو دینے والے کو ذرا بھی حرج اور نقصان محسوس نہ ہوگا - یہ ایک میری آرزو اور دلی خواہش ہے جس کو مین دیگر تمام احمدی احباب تک پہونچانا چاہتا ہون - تعجب نہین کہ اگر پہلے کسی بھائی کا خیال اس طرف نہ مائل ہُوا ہو تو اب مائل ہو جاوے اور وہ اس طرح پر اپنے دل کو سمجھا کر یہ رقم نکال سکے۔

میرے خیال مین احمدی جماعت کے کئی نیک دل افراد اس تحریک پر عملدرآمد کرنے مین حصہ لینگے - والسلام

متفرقات

جنازہ غائب میان عطاء محمد صاحب احمدی اسٹامپ فروش شہر چنیوٹ اور سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری کے نانا میان صاحب کا جنازہ غائب احباب پڑھ دین۔

درخواست دُعا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ففتھ کلاس کے طلبۃ العلم جو یکم مارچ کو امتحان انٹرنس دینے والے ہین اپنے تمام احمدی بھائیون سے کامیاب ہونے کی بسلسلہ دُعا کے خواستگار ہین احباب توجہ سے مانگتے رہین

قبول بیعت زوجہ محترمہ تجمل حسین صاحب ٹھیکیدار حکمہ انہری کی بیعت خلیفۃ المسیح نے منظور فرمائی اور دُعا کی خط پر پتہ نہ تہا اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔

۴ - مولوی خدا بخش صاحب ساکن (بیرسیان) جالندھر بھی احمدی ہو گئے ہین - اللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

۵ - کوئی صاحب پٹیالہ سے تیس سطرون کا کارڈ لکھتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ اخبار کے ساتھ ضمیمہ تفسیر مُفت دین مگر اپنا نام تک نہین لکھا ہم تعمیل کیا کرین -

۶ - پنجاب براھمو سماج نے امرت سر مین ایک ودھوا بھون قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور امداد کے خواستگار ہین مگر بیوگان کے نکاح ثانی کے مسئلہ کو کیون نہین پبلک کے ذہن نشین کراتے۔

تحفۃ الصدیق الیٰ طالب التحقیق

جناب من ! یہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ پرمشیر۔ خدا۔ گاڈ کو ماننے والے ہین بالاتفاق مانتے ہین کہ دعا۔ پرارتھنا ۔ ایک مفید اور بابرکت چیز ہے تمام مقدس کتب اس سے بھری پڑی ہین۔ دہریہ بھی اکثر پاؤرز دل سے دعا کرتا ہے اور خواہش رکھتا ہے جب مصائب مین گھرتا ہے۔ مین نے اس دعا کا بڑا تجربہ کیا ہے میری عمر ستر سے متجاوز ہے بڑے بڑے کام صرف دعا سے حل ہوئے۔ صدقہ خیرات کسی کا بھلا کرنا ہے۔ دان بھی مسلم بات ہے آپ جناب الٰہی مین اضطراب سے جوش سے کچھ صدقہ کرکے دعا مانگئے کہ الٰہی امجھے راضی کہنا چاہتا ہون اور راضی کرنا چاہتا ہون راہ راست دکھاد اور ایسا ہو کہ تو پھر ناراض نہ ہو یہی دعا قرآن کریم مین موجود ہے کسی ترجمہ سے دیکھ لین۔

پھر آپ صدقہ دعا اور استقلال وہمت سے شروع کردو۔ صدقہ مین حد کوئی نہین۔ ایک کوڑی بھی صدقہ ہے اگر عمدہ موقعہ پر دیجاوے ہر ایک زبان کو ہمارا مالک جانتا ہے شوخی اور گستاخی اس کو ناپسند ہے یہ سیوا و خدمت مین آپ سے چاہتا ہون پھر خدا کو بڑا مان کر اسکی پیدائش کا بھلا چاہو اور بس۔ پرمیشر بڑی اتم وستو ہین۔ وہ انویم مین کتاب آپ کو پہونچی ہوگی یا پہونچیگی۔ مین نے بہت دن ہوئے کہ دیکھی ہے اسے آپ دیکھ لین اور اضطراب و پیاس عمدہ چیز ہے مین اسکی قدر کرتا ہون جیو اور مادہ کا مسئلہ ذرا مشکل نہین مگر اس پر لمبی سیر کن بحث اس وقت مناسب ہے جب مین ان تمام مشکلات سے اطلاع پا جاؤن۔ جو روحون اور مادہ کے انادی ماننے والون کو پیش آئین ستیارتھ پرکاش اور کلیات آریہ مسافر مین ایسے فلسفیانہ دلائل نہین جس پر گھبراؤ ہو۔

مین نے وید بھاش۔ رگوید اور یجر کا سنا ہے اس مین بھی اور تمام وید مین بھی ایسے دلائل نہین دیکھے۔ اگر کسی نے ارواح و مادہ کے قدامت پر بسط سے لکھا ہو تو آپ مجھے اس کتاب کے نام سے آگاہ فرما دین۔ مین اس کو راستی پسند نظر سے دیکھون گا مین خود اس دنیا اور اس کے مادہ کو ہر وقت فنا پذیر دیکھتا ہون اس مشاہدہ کو کون باطل کر سکتا ہے۔ پیارے یہ عارضی مشکلات ہین جو ادنیٰ توجہ سے دور ہو سکتے ہین۔ مین آپ کا غمگسار اور ہمدرد ہون۔ کتابون کے مطالعہ پر ملاقات گو ایک ساعت کی ہو۔ ضروری ہے۔

نورالدین ۱۷ جنوری ۱۹۰۹ء

چند سوالون کے جواب

(۱) مرزا صاحب کے کیا کیا خیالات تھے جو جمہور مسلمانون سے وہ متفرد تھے۔

جواب۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور یہ اس کا فضل ہے جو مجھ پر ہے اور اس نے مجھے اس زمانہ کا امام و مجدد بنایا ہے اور مجھے مہدی فرمایا ہے۔ لوگ ناراض ہوتے اور کہتے تھے اور کہتے ہین کہ یہ دعوے افترا ہے اور جھوٹ ہے۔

(۲) کیا مرزا صاحب سچ مچ دنیادار تھے اور اسی تحصیل دنیا اور تحصیل حظ نفسانی کے لئے انہون نے ایسا کیا تھا جیسا کہ مخالف عموماً اخبارات مین لکھا کرتے ہین۔

جواب۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عیسیٰ مسیح فرمایا ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور یہ بات لوگون کو ناگوار تھی اور اس پر ناراض ہو گئے۔ مرزا صاحب کو دنیا سے اور دنیاداروں سے بیزاری تھی

(۳) کیا مرزا صاحب مسمریزم سے اپنا اثر ڈالتے تھے

مرزا صاحب مسمریزم نہین جانتے تھے اور نہ پسند کرتے تھے کہ کوئی مسمریزم کرے اور اس کو مکروہ جانتے تھے۔

(۴) کیا مرزا صاحب کی صرف موت ہی کی پیشگوئی صحیح ہوا کرتی تھی

جواب۔ مرزا صاحب نے میرے لئے پیشگوئی کی کہ تم کو اللہ تعالیٰ لڑکا دیگا اور وہ ہوا۔ بہت لوگون کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی مین برکت دے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ نے برکت دی۔ پھر یہ کہنا کہ صرف موت ہی کی پیشگوئی کرتے تھے غلط ہے۔

(۵) کیا مرزا صاحب دہریہ تھے۔

جواب۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ بلا خوف بلحاظ آپ لوگون کے یہ میری اور مرزا کی شہادت ہے۔ چاہے کوئی مانے یا نہ مانے ہم دہریہ کو ملعون یقین کرتے ہین اور کافر مانتے ہین۔

(۶) کیا آپ بھی مرزا صاحب کے خیالات کے موافق ہین

جواب۔ مین بقدر طاقت و فہم مرزا صاحب کا ہم خیال ہون مجھے رب قرآن و حدیث سے محبت ہے اور مجھے بخاری و مسلم و موطا و ابو داؤد اور ترمذی کا فہم عطا ہوا ہے الحمد للہ رب العالمین امام بخاری رحمۃ اللہ کی کوئی سوانح عمری خاص میں نے نہین دیکھی اور نہ میرے پاس ہے۔

عون المعبود شرح ابو داؤد کے مصنف نے خطرناک غلطی مرزا کے معاملہ مین کھائی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایک دو رسائل مرزا کے مرسل خدمت ہین۔ نورالدین۔

گوشت قربانی سارا آپ کھالو یا تمام کسی کو دیدو۔ لینے والا دولتمند ہو یا غریب سب جائز ہے مجھے مولوی چکڑالوی کی ذبح کا علم نہین واللہ اعلم۔ مین کیسے کیا فتویٰ دون۔ نورالدین

مقدس شاعری

اے امت مسیحا اے احمدی جماعت
دنیا کو اب دکھانا تم ہوشیار ہو کر

دین خدا کی نصرت کرنا دل و زبان سے
تیغ برہنہ بن کر اور ذوالفقار ہو کر

دنیا کی اور تمہاری اب جنگ ہو رہی ہے
میدان مین نکلنا تم شہسوار ہو کر

چلنا نسیم بن کر اسلام کے چمن مین
عالم پہ تم برسنا ابر بہار ہو کر

احمد کے عشق مین تم آگے قدم بڑھانا
بندے وفا کے بنکر اور جان نثار ہو کر

پیارے مسیح کے تم نقش قدم پہ چلنا
دارالامان مین رہنا نقش و نگار ہو کر

دل سے لگا کے رکھنا تیر نگہ کو انکے
بیٹھا ہے جو جگر مین اب دل کے پار ہو کر

گلزار احمدی کے تم پھول بن کے رہنا
اعدائے دین حق کے پہلو مین خار ہو کر

بوجہل و بولہب کی آتش کو سب دبانا
تم بوتراب ہو کر اور خاکسار ہو کر

اقرار پر ہو قائم تب لطف زندگی ہے
کیا تم جئے جو بے اعتبار ہو کر

ہے خاکسار ثاقب جو ذرہ وار تم مین
آفاق مین یہ چمکے خورشید وار ہو کر

ثاقب میرزا خانی مالیرکوٹلہ

صاحبزادہ مرزا محمود کی رباعیان فی البدیہہ

باغ اعدا مین سے ہم نت نئے پھل کھاتے ہین
دل ہی دل مین وہ جسے دیکھ کر جل جاتے ہین
یہ نہ سمجھو کہ وہ بن کھائے پئے جیتے ہین
وہ بھی کھاتے ہین۔ مگر تیرون کے پھل کھاتے ہین

کہتا ہے زاہد کہ مین فرمانروائی چھوڑ دون
گر خدا مجھ کو ملے۔ ساری خدائی چھوڑ دون
دانہ تسبیح اور اشکون کا مطلب ہے۔ مگر
آب و دانہ کے لئے سب پارسائی چھوڑ دون

(ایڈیٹوریل)

تلک الایام نداولھا بین الناس

اس آیت کی تفسیر سمجھنے کے لئے کوئی خاندان ۔ بالمکہ کے حال و یکھیے عبرت کی سچی تصویر ۔ ۔ ۔ وغدات مین ہے یحییٰ برکی جو ایک وقت مین وزیر اعظم اور سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک تہا دوسرے وقت مین ایک جیل خانہ کا قیدی نظر آتا ہے وہ خود ہی اپنے اقبال کے وقت کی ایک حکایت سناتا ہے۔

کہ مین تفریح کے لئے دریا پر گیا کشتی پر سوار ہوتے وقت انگوٹہی کا نگینہ دریا مین گر پڑا یہ یاقوت احمر تہا جسکی قیمت ہزار مثقال سونا تہا گھر واپس آیا تو باورچی نے وہی یاقوت پیش کیا پوچہا یہ کہان سے ملا اسنے بتایا کہ آج ایک مچہلی خریدی تہی اس کے پیٹ سے نکلا ہے۔

پہر اپنے زوال کے زمانہ کا ایک قصہ بیان کرتا ہے کہ مین نے ہمارے فنبگوشت کہانا چاہا ۔ ہزار دینار قرض لیا ۔ بصد حیل گوشت میسر ہانڈی و دیگر ضروری سامان خرید لیا اور خود پہونکین مار مار کر بڑی مشکل سے پکوایا مگر جب کہانے کا وقت آیا تو ہانڈی الٹ گئی اور سب ضائع ہوگیا۔ آجکل کے لوگ خوش قسمتی کے قائل نہین مگر ایسے ایسے واقعات انسان کو یہ ماننے پر مجبور کرتے ہین کہ تمام دکہون اور سکہون کا سرچشمہ وہ خدائے علیم وحکیم ہے جو یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر کی اپنی صفت رکھتا ہے۔

ایک شاعر خلیع نام اپنا قصہ بیان کرتا ہے کہ مین نے فضل برکی کے گھر ایک لڑکا ہونے کی خوشی مین ایک شعر کے ساتھ دوسرا شعر ملایا

و نفرح بالمولود من آل برمک
بذا المندی ۔ ۔ ۔ الرمح ۔ والفضل
۔ ۔ ۔ الآمال فیہ لفضلہ
ولا سیما ان کان والدہ فضل

اور اس پر ۔ ہزار درہم انعام پایا ۔ مگر پہر کچہ عرصہ بعد ایک یہ وقت بہی دیکہا کہ مصر کے ایک حمام مین نہانے لگا ایک نوجوان لڑکا تہا جس نے حجامت کرائی ۔ اتفاقاً یہ مصرعہ زبان سے نکل گیا ۔ ونفرح بالمولود من آل برمک ۔ اس پر وہ نوجوان بے ہوش ہوکر گر پڑا مین حیران رہ گیا جب وہ ہوش مین آیا تو پوچہا یہ کیا بات ہے اس نے کہا کسی شاعر نے میری پیدائش پر کہہ کر ۔ ہزار انعام پایا تہا ۔

اللہ تعالیٰ کی بے پروائیون سے انسان کو ڈرتے رہنا چاہیے اور آسودگی مین زیادہ فرمانبردار بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ رحمان رحیم ہے مگر اس کی بطش بہی شدید ہے۔

وبالوالدین احسانا مین چاہتا ہون کہ ہماری احمدی قوم کے بچے بہی ایسے ہی فرمانبردار اولاد اپنے والدین کے خدمتگزار بنین جیسے کہ فضل برکی تہا جسکی نسبت یہ قصہ مین نے دیکہا کہ وہ اپنے باپ کے ساتہ جیل خانہ مین قید تہا ۔ باپ کو بوجہ اسیر کا مرض تہا ۔ سردی مین استنجا کرنے سے سخت تکلیف ہوتی سعادتمند لڑکا باپ کی اس تکلیف کو دیکہ نہ سکا ۔ ہر شام کو لوٹا قندیل کے پاس رکہدیتا اور صبح تک پانی شیر گرم ہوجاتا ۔ جب یہ معلوم ہوا تو محافظ نے جیلر کے اشارہ سے قندیل اٹہالی ۔ جوانمرد لڑکے نے پہر یہ تجویز کی کہ لوٹا تمام رات اپنے پیٹ پر رکہتا اور پیٹ کی گرمی سے پانی زیادہ سرد نہ ہوتا ۔ میرے عزیزو! دنیا مین ایسے ایسے فرمانبردار گذرے ہین کہ وہ اپنے والد کے لئے دودھ لے کر کہڑے ہوگئے ہین ۔ باپ سوگیا اور وہ صبح تک سرہانے کہڑا ۔ ۔ ۔ ۔ کہ آپ جاگین اور مین دودہ پیش کرون ۔

عورتون کے لئے اللہ اکبر ۔ دنیا مین کیسی کیسی لائق عورتین گذری ہین ہارون رشید کے دربار مین ایک عورت آئی اور آکر کہا کہ

یا امیر المومنین اقر اللہ عینک وفرحک بما اتاک واتم سعدک لقد حکمت فقسطت ۔ حاضرین دربار اس دعا سے بہت خوش ہوئے مگر خلیفہ ہارون رشید نے کہا کیا تم یہ سمجہے کہ اس نے مجہے دعا دی ہے ہرگز نہین بلکہ یہ تو جلے دل کے پہپہولے پہوڑ رہی ہے ۔ اقر اللہ عینک سے اسکی مراد ہے کہ تو اندہا ہوجاوے کیونکہ آنکہ کا ٹہنڈا ہونا عدم بصارت کی دلیل ہے فرحک بما اتاک مین اشارہ ہے اس آیت کی طرف حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنٰہم بغتۃ ۔ جب طرح طرح کی نعمتون سے خوش ہوئے تو ہم نے انہین اچانک پکڑ لیا ۔ اتم سعدک سے مراد یہ ہے کہ اب تیرا زوال نعمت وجاہ شروع ہو کیونکہ اذا تم امر بدا نقصہ ۔ ترقب زوالا اذا قیل تم جب کوئی چیز حد آخر تک پہونچے تو پہر گہٹنا شروع ہوتا ہے جب تم کہا جائے ۔ تو زوال کا منتظر رہ ۔

فقسطت ۔ اخوذ ہے کلام الٰہی اما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا سے سرکشون کا جہنم ٹہکانا ہے ۔ یا اب یہ زمانہ ہے کہ عورتین معمولی خط نہین لکہہ پڑہ سکتین ۔

کیمونیکیٹڈ

ایک سوال مین ان علمائے اسلام کی خدمت مین جو ابہی تک سلسلہ احمدیہ مین محض اس وجہ سے شامل نہین ہو سکے کہ مرزا ئی فرقہ حدیثون کی تاویلین کرتا ہے تحقیق حق کے لئے ذیل کا سوال پیش کرتا ہون اگر کوئی صاحب اس کے حل سے خاکسار کو اطلاع بخشے ۔ تو عنداللہ ماجور ہو ۔ سوال یہ ہے ۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ حدیث معراج مین آیا ہے ۔ قلت لجبرئیل من ھذا قال ھذا آدم وھذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ ۔ گفتم جبرئیل راکیست این مرد کہ نشستہ یا این حال وقال گفت جبرئیل آن آدم است واین اشخاص از جانب وے جپ وراست وے ارواح اولاد اوست کہ متمثل گشتہ اند ۔ اینجا نسم بفتح نون و مہملہ نفس روح وبدن وانسان نیز آمد

جب ہمارے مسلمان بہائی صرف لفظ رفع ونزول کو دیکہ یا سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بمعہ جسم عنصری آسمان مین زندہ ہونا تسلیم کرتے ہین حالانکہ ۔ ۔ ۔ ۔ حدیث مین آسمان اور جسم کا ذکر نہین تو اب باوجود ۔ ۔ ۔ ۔ نے لفظ السماء اور نسم کے حضرت آدم علیہ السلام کی جمیع اولاد کو جس مین مومن کافر سب داخل ہین بموجب قاعدہ النصوص تحمل علی ظواہرہا کے ہمارے مخالف علماء آسمان مین ہونا مانتے ہین یا اس حدیث کی کوئی تاویل کی جاتی ہے ۔ بصورت اولی حسب منطوق آیۃ لا تفتح لہم ابواب السماء کوئی کافر آسمان مین نہین جا سکتا بصورت ثانی پہر حدیث نزول عیسیٰ مین تاویل کرنا کیون جائے اعتراض ہے ۔ بینوا وتوجروا ۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ کی دعا جو لوگ انی متوفیک مین یہ عذر پیش کرتے ہین کہ یہان موت کے معنے نہین بلکہ قبض کرنے کے ہین وہ اس دعا کو پڑہ کر اپنے مسلمہ معنون پر غور کرین شیخ الاسلام شرح بخاری شریف مین ہے کہ جب امام بخاریؒ قریہ خرتنگ مین پہونچے تو نماز تہجد کے بعد ہاتھ اٹہا کر دعا مانگی ۔ اللہم قد ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک ۔ خداوندا تنگ آمد برمن زمین باین فراخی کہ واسع است پس بردار مرا بکش بسوئے خود ۔ کیا اس سے یہ سمجہا جائیگا کہ امام صاحب بمعہ جسم عنصری آسمان پر جانا چاہتے تہے

قبل موتہ کی ضمیر اور اس کی تفسیر بعض لوگ حضرت عیسیٰ کے نزول پر آیۃ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ۔ کو پیش کرکے اس قدر جوش ظاہر کرتے ہین کہ اگر موتہ کا مرجع حضرت عیسیٰؑ کو قرار نہ دین تو ان کے نزدیک ایسا شخص گویا دائرہ اسلام سے خارج بلکہ واجب القتل ہے لہٰذا مین ایسے جوشیلے بہائیون کی خاطر شرح بخاری سے چند سطور ذیل مین درج کرتا ہون شاید کسی کو اپنی موت سے پہلے مسیح موعود پر ایمان نصیب ہو ۔ شیخ الاسلام شرح بخاری مین ہے ۔ واما بر قول کسے کہ گوید ایمان می آرند پیش از موت خود یعنے نزد معاینہ پیش از خروج روح پس مقصود آن بود کہ نفع نمی کند اورا این ایمان در ان حال

کہ ایمان درین وقت باضطراراست نہ باختیار و موئد است این قول را قرات ابی بن کعب الا یومنن بہ قبل موتہم۔ اب دیکھئے انجمن علی پرست اپنے کفر والحاد کے فنڈ سے اس بزرگ کے لئے کس قدر رقم الزام خلاف اجماع دینی تجویز کرتی ہے۔ کہ معاذ اللہ

گورنمنٹ عالیہ دام حشمتہا کی فیاضی

گورنمنٹ نے واقعی بڑی مہربانی کی ہے کہ اپنے سب ملازمین کو جنکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں اس امر کی یادگار اور خوشی میں ایک ماہ کی چوتہائی تنخواہ زائد عنایت کی ہے کہ تخت انگلستان کو حکومت ہند اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے پچاس سال کا ہوگیا ہے اس فیاضی کے لئے گورنمنٹ شکریہ کی مستحق ہے۔ اور ہم گورنمنٹ عالیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ پچاس روپیہ ماہوار کی حد کس خیال سے مقرر کی گئی ہے کیا پچاس ماہوار سے زیادہ تنخواہ پانے والے دولتمند سمجھے گئے ہیں اور پچاس تک لینے والے غریب تصور کئے گئے ہیں اگر یہی بات ہے تو یہ شائد ٹھیک نہیں گورنمنٹ کے نزدیک ماہوار روپیہ ماہوار پانیوالے بھی بڑی حیثیت کے نہیں سمجھے گئے کیونکہ گورنمنٹ اس سے زیادہ تنخواہ پانے والوں سے انکم ٹیکس لیتی ہے اور اس سے کم تنخواہ پانیوالوں سے انکم ٹیکس نہیں لیا جاتا اور علاوہ ازیں ایک سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ملازمین کو ریل کا ڈبل انٹرمیڈیٹ کرایہ ملتا ہے گو اس لحاظ سے بھی سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ایک ہی پلیٹ فارم پر رکھے گئے ہیں سو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں ان ملازمین کو جو ایک سو روپیہ ماہوار تک روپیہ ماہوار تک تنخواہ پاتے ہیں گورنمنٹ عالیہ اپنی اس دریا دلی اور فیاضی سے محروم رکھے۔

۲۔ گورنمنٹ براہ غربا پروری اس امر پر بھی غور فرما وے کہ موجودہ قحط کی وجہ سے جو عالمگیر ہے اور کبھی ملک سے نکلنے والا معلوم نہیں ہوتا۔ عام ملازمین کا حال بہت ابتر ہو رہا ہے۔ تنخواہیں جو اس وقت ملتی ہیں یہ اس زمانہ کی مقرر کی ہوئی ہیں جبکہ ملک میں ہر چیز کی ارزانی تھی اور ان تنخواہوں میں بڑی عمدگی سے ملازمین کا گذارہ ہوتا تھا اور اب ایسے قحط شدید میں بھی وہی تنخواہیں ملتی ہیں۔ ناچار ملازمین کو جوں توں کرکے نہایت تنگی سے گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ بیس یا تیس سال پہلے گیہوں کا بھاؤ زیادہ سے زیادہ ۱۰ روپیہ مانی تھا اور آج پچاس روپیہ مانی ہے یعنے گیہوں کی قیمت پانچ گنا قیمت بڑھ گئی ہے دیگر اقسام اناج کی قیمت بھی اسی لحاظ سے زیادہ ہوگئی ہے۔ گھی جو پہلے چار یا پانچ روپیہ فی روپیہ ملتا تھا وہ آج ۵ا چھٹانک یا ایک سیر ملتا ہے لکڑی سوختنی جو پہلے پانچ یا چھ من فی روپیہ ملتی تھی وہ آج ایک من فی روپیہ ملتی ہے علی ہذا القیاس اور اشیاء خوردنی وغیرہ کی قیمتیں بھی اسی طرح بڑھ گئی ہیں کل پیشہ ور لوگوں نے اپنی اجرتیں اسی قحط سالی کی وجہ سے بہت زیادہ کرلی ہیں چنانچہ ایک قلی جو پہلے ۲ریا ۳ر یومیہ پر مل جاتا تھا آج وہ ۴ریا ۸ر ملتا ہے۔ معمار جو ۴ریا ۸ر یومیہ پر خوشی سے کام کرتا تھا وہ آج ایک روپیہ یا سوا روپیہ یومیہ پر دستیاب ہوتا ہے کرایہ کے مکانوں کا یہ حال ہے کہ پہلے جو مکان ایک روپیہ ماہوار پر ملسکتا تھا وہ آج بمشکل تین چار روپیہ کو ملتا ہے غرض اسی طرح ہر ایک چیز کی گرانی ہوگئی ہے اور ملازمین کا حال عام پر بہت برا ہو رہا ہے اجرتیں اور قیمتیں بڑھا لینا لوگوں کے اپنے اختیار میں تھا سو انہوں نے ویسا کر لیا مگر ملازمین اپنی تنخواہیں نہیں بڑھا سکتے کیونکہ یہ ان کے اختیار میں نہیں اس لئے بصد عجز گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے غریب ملازمین کے حال پر رحم فرمائے اور موجودہ سکیل آف سیلیریز میں کچھ اضافہ کرکے ان کی مخلصانہ اور دلی دعائیں حاصل کرے چونکہ گورنمنٹ عالیہ کو ہر وقت اپنی رعایا کی بہتری اور بہبودی مدنظر ہے اس لئے امید ہے کہ اس عاجزانہ عرضداشت پر ضرور غور فرماویگی اور ایک چوتھائی تنخواہ والے بونس سے بھی ایک سو تک یا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ پانیوالے ملازمین تک کو محروم نہ رکھے گی۔ خداوند تعالیٰ اس مہربان گورنمنٹ کا سایہ ہما پایہ تا ابد ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔ خیرخواہ ملازمین

عربی اُمّ الالسنہ ہے

عربی تمام زبانوں کی ماں ہے اس کے ثبوت میں چند انگریزی کے الفاظ پیش کرتا ہوں جو عربی سے ماخوذ ہیں میں دینیات کی شاخ جماعت اول میں پڑھتا ہوں اس لئے جہاں تک میری معلومات نے کام کیا میں نے حوالہ دیا۔ عبد الکریم۔ قادیان

ترجمہ اردو	عربی	تلفظ	انگریزی
بلی	قط	کیٹ	Cat
پیالہ	کوب	کپ	Cup
ڈھانپنا	تکویر	کوور	Cover
روئی	قطن	کاٹن	Cotton
پکارو	قل	کال	Call
اونٹ	جمل	کیمل	Camel
کاٹنا	قطع	کٹ	Cut
خلیفہ	خلیفہ	کیلف	Caliph
غار	کہف	کیو	Cave
پکڑ	اخذ	کیچ	Catch
قہوہ	قہوہ	کافی	Coffee
مچھر	بق	بگ	Bug
کاٹنا	بت	بائٹ	Bite
خریدنا	بیع	بائی	Buy
کامیاب	فاز	پاس	Pass
ہل چلانا	فلاح	پلاؤ	Plough
آلو	بطاطا	پوٹاٹو	Potato
پستہ	فستق	پٹکس	Pistachio
بلغم	بلغم	فلم	Phlegm
چڑیا	عصفور	سپیرو	Sparrow
شکر	سکر	شوگر	Sugar
بیمار	سقیم	سک	Sick
شیطان	شیطان	سٹان	Satan
لمبا	طال	ٹال	Tall
املی	تمر ہندی	ٹمرنڈ	Tamarind
سرخ بینگن	طماطم	ٹماٹو	Tomato
جھوٹ	لی	لائی	Lie
لیمو	لیمو	لائم	Lime
گردن	عنق	نیک	Neck
مغازہ	مخزن	میگزین	Magazine
نرم	لین	لین	Lean
چاول	ارز	رائس	Rice
بیمار	علیل	ال	ill
دلفین	دلفین	ڈولفن	Dolphin
ہرنی	غزالہ	گیزل	Gazelle
نارنگی	نارنج	اورنج	Orange
افیون	افیم	اوپیم	Opium
قندیل	قندیل	کینڈل	Candle
وہ	ہو	ہی	He
اُن	ہم	ہم	Him
زمین	ارض	ارتھ	Earth
سب	آل	آل	All
کہانیاں	اساطیر	سٹوری	Story

ترکی آئینی حکومت کے خلاف سازش

اخبار ڈیلی میل لندن کا ادیٹر

ایڈیشن رقمطراز ہے کہ گذشتہ چہار شنبہ کو تھا تھا ایک وسیع سازش کے وجود کا پتہ لگا جو ترکون کی آئینی حکومت کے قلع وقمع اور قدیمی خودمختارانہ سلطنت کی بحالی کے لئے کی گئی تھی حسن اتفاق سے قسطنطنیہ کے ایک سرکاری دفتر مین ایک ہی نام (عبدالرحمن) کے دو ملازم تھے ایک تو پرجوش نوجوان ترک تھا اور دوسرا عبدالرحمان پرانی طرز حکومت کا سرگرم حامی تھا ایک قاصد عبدالرحمان کے نام چٹھی دفتر مین لایا جو نوجوان ترک کے ہاتھ آ گئی حالانکہ یہ دوسرے عبدالرحمان کو بھیجی گئی تھی نوجوان ترک اس خط کو پڑھ کر ایسا مضطرب ہوا کہ اسے اپنے افسرون کو دکھانے سے باز نہ رہ سکا چنانچہ چٹھی مذکور افسر پولیس کو بھیجدی اس کے چند گھنٹون کے بعد خفیہ طور پر ۸۰ گرفتاریان عمل مین آئین کہتے ہین کہ سلطنت کے تمام حصص مین ۲۰ ہزار سے کم آدمی اس سازش مین شریک نہین جن کا ارادہ تھا کہ وزیراعظم اور ایوان ڈیپوٹیز کے پریسیڈنٹ کو گرفتار کر کے قید کردین اور سلطان المعظم کو پارلیمنٹ اور دستوری حکومت توڑنے پر مجبور کرین اگر وہ نہ مانے تو اسے معزول کر کے اس کے لڑکون مین سے کسی کو تخت پر بٹھائین اس کے ساتھ ہی یمن حجاز ساموس البان مقدونیہ اور آرمینیا مین علم بغاوت بلند کر دیا جاوے نیز یہ بھی افواہ ہے کہ دو یورپین طاقتون نے سازشیون کی ہر طرح امداد و اعانت کا وعدہ کیا تھا (پیسہ)

ایران کی حالت

تبریز کے بعد بختیاری سردارون نے اصفہان پر آسانی سے قبضہ حاصل کیا کیونکہ شاہی فوج اصفہان مین ناراضی پھیلی ہوئی ہے اور انہون نے ان سرکش قبائل کا مقابلہ کرنا نہ چاہا اس وجہ سے کہ مہینون سے تنخواہ تقسیم نہین ہوئی اور وہ دوکاندارون کو لوٹ کر اپنا گذارہ کرتے رہے اور ان کے افسران کو قابو مین نہ رکھ سکے دوسرے مقامات پر بھی ایرانی فوج کی کم و بیش یہی حالت ہے صرف ان مقامات پر فوجین اپنی فرض ادا کر رہی ہین جہان حکام مالیہ وصول کر کے فوج کی تنخواہین ادا کرنے کے قابل ہین مگر مقامی حکام جو کچھ مالیہ یا ٹیکس وصول کرتے ہین وہ دارالخلافہ کو شاذ و نادر ہی کے پاس نہین بھیجی جاتی ہین کیونکہ وہ مقامی ضروریات کے لئے ہی مشکل کافی ہوتا ہے اس لئے شاہ کی آمدنی بس اسی قدر ہے جس قدر ٹیکس باشندگان طہران سے وصول ہو سکتے ہین صوبجات کے گورنر ہوا کا رخ دیکھ کر اپنی اپنی جیبین پر کرنے کی کوشش کر رہے ہین لیکن وہ بھی بجز تشدد اور جبر کے کچھ زیادہ وصول نہین کر سکتے مہینون ہوتے علاقون ایک پیسہ ٹیکس کا وصول نہین ہوا اور بقایا کا وصول کرنا محال ہو گیا ہے قافلے شہرکون پر لوٹے جاتے ہین بعض تاوان دار ہے جب کوئی قافلہ ان کے قریب سے گذرتا ہے اپنا ٹیکس لیتے ہین ورنہ مال نہین لیتے مگر اس سے سوداگرون نے مال بھیجنا ہی بند کر دیا ہے غرضیکہ تجارت بالکل بند ہے اور بہت لوگ بے روزگار ہو گئے ہین ایرانی بلوچستان مین تو ایک سال سے گویا ایرانی حکومت ہی نہین ہر ایک بلوچی سردار خود مختار بن گیا ہے ہان مشرقی ایران مین جہان آبادی کم ہے امن قائم ہے اور ترا سان مین بھی خاموشی ہے چند روز گذرے شمالی ... و ... کی دانائی سے فساد ہوتے ہوتے رک گیا دیکھئے یہ حالت کب تک رہیگی۔ (آبزرور نیوز)

بلغاریہ اور ٹرکی

روس نے بلغاریہ و ٹرکی دونون کو ممنون احسان بنانے اور اپنا کوئی خاص مطلب نکالنے کے لئے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ ترکون سے بلغاریہ کی علیحدگی تسلیم کرانے کے لئے وہ انکی متدعویہ رقم (۴۸ لاکھ پونڈ) از بقایا ئے تاوان جنگ روم و روس مین سے جو دولت عثمانیہ کو واجب الادا ہے وضع کرا دیگا اور بلغاریہ سے اسکی ادائگی بایں صورت قبول کریگا کہ جتنی رقم (۳۲۸۰۰۰۰ پونڈ) وہ خود ٹرکی کو ادا کرنے پر تیار ہے اس کے تمسک لکھ دے اور اس رقم کے قرضہ کا سود معمولی شرح سے برابر ادا کرتا رہے تاوقتیکہ سود کی مجموعی رقم ۱۵۲۰۰۰۰ پونڈ تک پہنچ جائے اس کے بعد وہ سود موقوف کر کے اصل رقم ادا کرنے پر کمر باندھے اور ۳۲۸۰۰۰۰ پونڈ کا سہل اقساط مین چکا دے اسی طرح بلغاریہ کو وہی رقم ادا کرنی پڑیگی جو وہ خود ٹرکی کو بطور معاوضہ پیش کرتا ہے اور ترکون کو وہ رقم وصول ہو جائیگی جو وہ بلغاریہ سے مطالبہ کرتے ہین گویا دونون گھر آباد رہین گے اور اسکی گرہ سے بھی اسوقت کچھ نہ جائیگا مگر نقصان ہوگا۔ اگر کامل پاشا کی وزارت اس تجویز پر رضامند ہو جائے کیونکہ روس کے اس جدید احسان سے بلغاریہ پر ممنونیت و فرمانبرداری کا جو اثر پڑیگا اور جسطرح بلغاریہ آئندہ اس کے احکام کی تعمیل کے لئے طیار رہیگا اسکی پوشیدہ مگر شدید مضرت کے علاوہ ترکون کے ایک صریح نقصان کی صورت یہ ہے کہ وہ بلغاریہ و آسٹریا سے معاوضہ کی رقوم فوراً لینے کی امیدوار و حقدار ہین اور یہ دونون حکومتین ایسی کوئی عذر پیش نہین کر سکتین۔ برخلاف ازین روسی تاوان جنگ جسکی بقایا ۱۹۰۸ء مین ۲۱۵۲۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ حسب قرارداد سابق ۳ لاکھ ۱۸ ہزار ایک سو ۱۸ پونڈ کی سالانہ اقساط مین ادا کیا جاتا ہے اس حساب سے ۴۸ لاکھ پونڈ ترک پندرہ سولہ سال مین ادا کرین گے اور اگر اتنی رقم معاوضہ بلغاریہ کے حساب مین شمار ہوجاوے تو بھی قریباً ۲۰۰۰۰۰ پونڈ انہین ادا کرنے رہینگے جس کے لئے سالانہ اقساط بدستور رہجائینگی پس ترکون کو اس انتظام سے بالفعل کچھ فائدہ نہین پہنچتا نہ ان کا بار قرض ایسا زیادہ ہلکا ہوتا ہے برخلاف ازین اگر انکو بلغاریہ سے ۴۸ لاکھ پونڈ نقد یکمشت مین تو وہ اس سے اپنا کوئی خاص قرضہ پاک کر کے سالانہ سود و اصل کی قسطون سے بچ سکتے ہین اور اگر اس رقم کو سلطنت کے اندر کسی کام پر لگائین تو معمولی ۵ فیصدی سالانہ منافع کی شرح سے ہی ان کو اتنی رقم ہر سال وصول ہو سکتی ہے جو قریب قریب روسی تاوان جنگ کی قسط مقررہ کے برابر ہوگی پھر ان کا روس کی تجویز پر رضامندی ظاہر کرنا کس طرح درست کہا جا سکتا ہے یہ ... انگلستان و فرانس ... اس بارہ مین ترکون کی ... پالیسی ... (وکیل)

طاعون پر سرسری نظر

اگرچہ گذشتہ دو برس ... ہندوستان ... طاعون کی طرف سے نسبتاً آرام رہا نے سال مین بھی اب تک طاعون کی طرف سے کوئی خطرہ نظر نہین آتا کیونکہ ان مہینون مین جہان اموات کی تعداد ہزارہا ہوتی تھی انکی بارسیکڑون بیان کیجاتی ہے لیکن طاعون کی ۱۱ سالہ تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ امر بہت مشکل ہے کہ اس خوفناک مرض کی نسبت صحیح پیشنگوئی کی جاسکے کیونکہ ۱۸۹۹ء مین طاعون سے اموات مین کمی آنے کے بعد ۱۹۰۰ء مین غضب آگیا تھا پہلے پہل ۱۸۹۶ء مین طاعون نمودار ہوا اس سال ۲۲۱۹ آدمی اس مرض کا شکار ہوئے جن مین زیادہ تر خاص شہر بمبئی کے تھے ۱۸۹۷ء مین ... اموات کی تعداد قریب ۵۴ ہزار تک بڑھ گئی لیکن اس وقت تک ... یہ بمبئی پریزیڈنسی تک محدود تھی اس کے بعد دوسرے حصص مین اس نے پھیلنا شروع کیا۔ ۱۹۰۰ء مین بنگال مین اس نے سخت وبال ڈالا اور اموات کی تعداد بمبئی سے بڑھ گئی بنگال کے علاوہ حیدر آباد دکن اور میسور کی ریاستون اور مدراس پریزیڈنسی صوبجات متحدہ اور پنجاب تقریباً کل علاقون مین کم و بیش اس کا ڈیرا آ لگا اور ۱۹۰۱ء مین اموات کی تعداد ایک دم ۲ لاکھ ۷۳ ہزار ہو گئی ۱۹۰۲ء مین اور بھی غضب نازل ہوا کہ اموات کا نمبر ۵ لاکھ ۷۸ ہزار ہو گیا مستونیان مین تہائی حصہ صرف پنجاب کے لوگ تھے ۱۹۰۴ء مین کل ہندوستان مین اس بلائے آسمانی سے تخمیناً ۱۱ لاکھ ۴۳ ہزار آدمیون کو فرشتہ موت کے حوالہ کیا ۱۹۰۵ء مین بھی ۱۰ لاکھ کے قریب آدمی طاعون سے مرے لیکن ۱۹۰۶ء مین اموات کی تعداد گھٹ کر گذشتہ سالون کی نسبت ایک تہائی کے قریب رہ گئی اور ڈاکٹر اس عقدہ کو حل نہ کر سکے کہ کمی اموات کا باعث کیا تھا؟ ۱۹۰۷ء مین جبکہ لوگ سال گذشتہ کے تجربہ پر کمی کی امید لگائے بیٹھے تھے پھر طاعون نے موت کا بازار سخت گرم کر دیا یعنے اس سال ۱۳ لاکھ ۱۶ ہزار آدمی فوت ہوئے خدا کی قدرت ہے کہ سال گذشتہ مین نسبتاً بہت ہی امن رہا یعنے ایک لاکھ ۴۹ ہزار اشخاص طاعون سے فوت ہونے بیان کئے جاتے ہین اب یہ دیکھنا

[illegible]

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

رکوع چہارم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اللہ جو حکم دیتا ہے اس کے ساتھ کچھ نواہی بھی ہوتے ہیں۔ یہاں اسکن۔ کلا منہا رغداً تو احکام ہیں اور لاتقربا نہی ہے

ھذہ الشجرۃ۔ ایک درخت سے منع کیا جو ان کے لئے مضر تھا۔ بے جا تکلیف اٹھائی ان لوگوں نے جنہوں نے اس درخت کا نام ڈھونڈا ہے میرا اپنے ذوق کے مطابق یہ اعتقاد ہے کہ ہر شخص کو کچھ حکم دیا جاتا ہے تو ساتھ ہی کچھ ممانعت بھی کی جاتی ہے۔ کلوا اور اشربوا کے ساتھ ولاتسرفوا فرمایا ہے۔ ایسا ہی آدم کو کسی بات سے جو اس کے مضر تھی روکا۔

فتکونا من الظالمین۔ ایسا کرو گے تو اپنی جان پر بوجھ ڈالو گے آدم خدا کا مصطفٰے اور مجتبٰی تھا اور قرآن مجید میں آیا ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ۔ جس سے معلوم ہوا کہ برگزیدہ لوگ بھی ظالم ہیں مگر وہ ظالم نہیں جن کے ظلم کا نتیجہ برا ہے۔ بلکہ وہ نفس پر رضاء الٰہی کے لئے ظلم کرتے ہیں۔

فازلھما الشیطان۔ شیطان کو بھی ایک موقعہ معلوم ہوا اس نے پھسلانا چاہا۔

عنھا۔ اس درخت سے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ نسی فلم نجد لہ عزماً۔ کچھ مدت کے بعد آدم حکم الٰہی کو بھول گئے اور یہ کسی انسان کے لئے موجب تعجب نہیں ہو سکتا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آدمی نماز کے لئے بڑے اہتمام کے ساتھ گھر سے آتا ہے وضو کرتا ہے پھر پہلی رکعت دوسری سے بالکل مختلف ہے پھر بھی بھول جاتا ہے قرآن مجید کی آیات کا بھی یہی حال ہے بعض وقت معمولی آیت قرأت کے وقت بھول جاتی ہے روزہ رکھا جاتا ہے مگر بھول کر پانی پی لیتے ہیں۔ یہ عجائبات قدرت ہیں۔

اخرجھما۔ اللہ نے نکال دیا اس حالت سے جس میں وہ تھے پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب بعض تمہارے دشمن ہی ہیں تو تم چوکس رہو۔

اھبطوا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سزا نہیں۔ آدم نے خدا سے کچھ باتیں سیکھیں جیسے حضرت ابراہیم نے اذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن۔ یعنی کچھ احکام دئے جن کو ابراہیم نے پورا کیا تو امام بنایا گیا۔ اسی طرح خدا نے حضرت آدم کو درجات عطاء فرمائے۔

ھو التواب الرحیم۔ کے بعد قلنا اھبطوا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ہبوط سزا ہرگز نہیں یہ قرآن شریف کے سیاق کے بالکل خلاف ہے۔

فاما یاتینکم منی ھدی۔ ہمارا ہدایت نامہ جب آئے تو قاعدہ یاد رکھو جو تابع ہو گا اس پر کوئی خوف و حزن نہیں۔ ہر زمانے میں ایک تغیر آتا ہے اس تغیر میں ایک قوم خوف و حزن میں ہوتی ہے۔

رسول کریم جب مبعوث ہو کر پبلک میں آئے تو لا الٰہ الا اللہ کا وعظ کیا۔ اس وقت دو مذہب تھے ایک موحد دوسرے بت پرست۔ ان میں سے جو متبع تھے حضرت نبی کریم کے وہ کامیاب ہوئے اور سارے عرب کو ساتھ ملا لیا۔ مگر کافر اسی خوف و حزن میں رہے عبد اللہ بن ابی اور ابوجہل کو تھوڑا رنج نہ تھا اور پھر کفار کو کتنا حزن ہوا ہو گا جبکہ دونوں کے بیٹے مسلمان ہو گئے۔

غرض جو فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں وہ سکھ پاتے ہیں اور جو مقابلہ کرتے ہیں وہ اصحاب النار جل بھن کے کباب ہو جاتے ہیں۔ ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ مومنوں کو بھی خوف و حزن ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مومنوں کے لئے یہ وعدہ ہے ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ غرض یہ خوف و حزن ایک فریق کے لئے کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔ تو [illegible] کے لئے ناکامی کا

۳۰۔ جنوری ۱۹۰۹ء

سارا قرآن شریف حقیقت میں الحمد کی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تین گروہوں کا اور اپنی صفات میں سے چار صفات کا ذکر کیا ہے ایک گروہ کا نام منعم علیہم ہے۔ بہت سے لوگ منعم علیہ ہو کر ہی مغضوب بن جاتے ہیں۔ مغضوب علیہ وہ ہوتا ہے جو علم پر عمل نہ کرے اور کسی سے بے جا عداوت رکھے احادیث میں یہود بتائے گئے ہیں ان میں یہی بات کہ بے جا عداوت رکھتے ہیں اور جو انعمت علیہم ہو کر علم نہیں رکھتے اور کسی سے بے جا محبت رکھتے ہیں وہ ضالین ہیں۔ احادیث میں ان کا نام عیسائی آیا ہے یہاں [illegible] نام چھوڑ دیا ہے اسرائیل کو یونانی زبان میں مَن بجائے شَر بولتے ہیں [illegible] سپاہی بہادر۔ خدا تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو یہ نام رکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا بہادر سپاہی ہے۔ ماں باپ نے تو یعقوب نام رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل نام رکھا اور ہم کو بتایا کہ تم کن اسلاف کی اولاد ہو۔

انعامات کو یاد کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ ہمارے احکامات کی بجا آوری میں سستی نہ کرو ہمارے احکامات کی بجا آوری کا یہ نتیجہ ہو گا کہ جو نتائج پہلوں کو عطا ہوئے ہیں وہ تم کو بھی عطا ہو جائیں گے۔ بعض اوقات انسان کو ایک اور مشکل پیش آ جاتی ہے وہ یہ کہ بعض آدمی غریب ہوتے ہیں ان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی بڑے آدمی کی مخالفت کریں تو ہم کو نقصان پہنچے گا۔

نعمتی التی انعمت علیکم [illegible] بڑی نعمت تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک تھا
اوفوا بعہدکم [illegible] پابند ہو جاؤ جو مین نے ان پر شرارت [illegible] کا وعدہ
فرمایا ہے [illegible]

چونکہ کسی شرعی حکم پر عمل کرنے مین بعض آدمیون کو مشکلات ہوتی ہین اور بڑے آدمیون کا
خوف ہوتا ہے کہ شاید وہ تکلیف دین اس لئے فرماتا ہے - ایای فارھبون
صرف مجھی سے ڈرو۔

انسان حق بات کا اظہار بوجہ مالی ضعف یا ضعف جاہ و جلال یا ضعف [illegible] نہیں
کر سکتا مثلاً ایک آدمی غریب ہے اپنا جتھا نہیں رکھتا پس وہ دوسرون کا محتاج ہے فرماتا ہے کہ
تم اظہار حق مین کسی کی پرواہ نہ کرو - تم میرے وفادار [illegible] میرا ڈر رکھو مین ضرور تمہاری مدد
کرون گا - یہ ضعفاء کے لئے ہے۔

مصدقاً لما معکم - مصدقاً پر بعض عیسائیون نے اعتراض کیا ہے کہ پھر مسلمان کیون
انجیل پر عمل نہین کرتے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مصدق ہین کتاب مین بشر طیکہ انجیل وہ ہو
جو عیسیٰ پر نازل ہوئی اگر وہ انجیل ہو تو ہم اس کے مصدق ہین۔
پھر کوئی چیز مصدق اس چیز کے لئے ہو سکتی ہے جو تصدیق کی محتاج ہو مثلاً سبت مناؤ یا یہ کرو
تو یہ محتاج تصدیق نہین - تصدیق کی محتاج پیشگوئیان ہوتی ہین اسلام کی وجہ سے جو تغیرات
کے بلاد و مذہب مین ہوا - عیسائیون سے ہمارا سوال ہے کہ آیا اس کے متعلق کوئی
پیشگوئی تمہاری کتابون مین ہے یا نہین اگر ہے تو وہ پوری ہو چکی۔
تصدیق کے دوسرے معنے سچ کو سچ کہنے والا - جھوٹ کو جھوٹا کہنے والے کو مصدق نہیں
کہتے پس جو ان کتابون مین سچ ہے اس کو اپنی تعلیم مین لیکر سچا ثابت کر دیا اور جو جھوٹ ہے
اس کی تکذیب کر دی - مثلاً یہود کہتے ہین کہ خدا ایک ہے اور مسیحی کہتے ہین کہ خدا تین ہین
پس فرمایا۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثہ۔

ولا تکونوا اول کافر بہ - یعنے تم پڑھے ہوئے کافر بنو گے تو اول درجہ کے کافر کہلاؤ گے
کو مشرک پہلے کافر ہو رہے تھے مگر وہ جاہل تھے اس لئے [illegible] سے کہا
کہ تم اول درجہ کے کافر ہو گے کیونکہ تم کو منہاج نبوت کا علم ہے اور پھر کافر بنے۔
ثمناً قلیلاً کے یہ معنے ہین کہ قرآن کی قیمت تھوڑی نہین لینی چاہیئے بلکہ اس کا
مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کے بدلے اپنی بڑائی یا دنیا چاہنا بہت برا ہے۔
قرآن مجید مین آیا ہے کہ قل متاع الدنیا قلیل جس سے ثمناً قلیلاً کے
معنے کھل سکتے ہین۔

فاتقون - پر تقوے اختیار کرو۔

انتم تعلمون - جب کہ تم پر حق واضح ہو چکا ہو - یہ سب علماء سے خطاب ہے۔
کیونکہ ایسے لوگ علماء مین بہت ہین۔
مثلاً ایک امیر شیعہ نے ایک عالم سے پوچھا کہ کربلا جانا بہتر ہے یا مکہ جانا اس نے
جواب دیا کہ حج واسطے تو زاد راہ اور امن کی شرط ہے اور کربلا کے واسطے یہ شرط
نہین [illegible] اتنی عظمت اور اس کی طرف اپنی جان جو کھون مین ڈالکر جانا سمجھ

کربلا اللہ پڑھتا چلا گیا - بعد مین کسی دوست نے پوچھا کہ کیون حضرت یہ کیا فرمایا - کہنے لگے کہ اس نے
دھوکا کہا یا میرا مطلب یہ تھا کہ کربلا جانا ثابت ہی نہین دیکھو اگر اسے حق کہنا منظور ہوتا تو ایسے
مشتبہ لفظ نہ بولتا - پھر فرمایا کہ نمازین سنوار سنوار کر پڑھو اور زکوٰۃ دیتے رہو - مین نے بہت کم
عالمون کو زکوٰۃ دیتے دیکھا ہے ان مین زکوٰۃ کا رواج کم ہے ارکعوا فرمانبردارون کے ساتھ
ہو جاؤ۔

اتامرون الناس - ایسے نہ ہو کہ لوگون کو نیکی کا حکم کرو اور اپنے تئین ترک کر دو۔
تنسون کے معنے ترک کرنے کے ہین - قرآن شریف مین ایک جگہ آیا ہے نسوا اللہ
فنسیھم افلا تعقلون - تم کیون نہین رکھتے عقل ایک صفت ہے جس سے انسان اپنے
تئین بدیون سے روک سکتا ہے۔

یہ دو گروہ ہوئے - ضعفاء اور علماء - اب تیسرے گروہ کا ذکر آتا ہے یہ امراء کا گروہ ہے
ہمارے ملک مین ان لوگون کے لئے گویا کوئی شریعت ہی نہین - اور نہ کوئی واعظ ہے
ہر قسم کی بدی ان کے لئے مباح ہے ان کی مجلسون والے نہرے خوشامدی ہین ایک
امیر نے بینگن کی تعریف کی حاضرین مجلس نے بھی ان مین ان ملائی - دوسرے دن اس نے بینگن
کی مذمت کی - تو وہ بھی مذمت کرنے لگا - ایک دوست نے کہا کہ یہ کیا؟ کہنے لگا - مین تو امیر کا
نوکر ہون بینگن کا نوکر نہین۔

پس امراء کو خصوصیت سے حکم دیتا ہے کہ روزے رکھو - نماز پڑھو یہ طریق مشکل ہے - مگر
خشوع اختیار کرنے والون کو نہین۔

انھا کی ضمیر مونث ہے جو صبر و صلوٰۃ کی طرف پھرتی ہے - عربون مین قاعدہ ہے - کہ
مذکر و مونث مل جاوین تو مذکر کو ترجیح دیتے ہین لیکن اگر علیحدہ مونث و مذکر ہو ضمیر [illegible] ہو تو مونث ہو گا۔
قرآن مجید مین ایک جگہ فرمایا - والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا۔
ھا ضمیر فضہ کے لحاظ سے مونث آیا ہے حالانکہ اشارہ دونون کی طرف ہے یہ انگریزون
مین بھی رواج ہے - کہ ہاتھ ملانے خطاب کرنے مین عورتون کو مقدم کرتے ہین - عرب کے
شعراء کا بھی یہی مسلک ہے - ایک شعر ہے - وما ذکر الرحمٰن یوماً ولیلۃ ملکنا فیھا تمکن
لیلۃ البدر۔
الذین یظنون - یقین کرتے ہین۔

۳ - فروری ۱۹۰۹ء

یابنی اسرائیل - اللہ تعالیٰ مخاطب کرتا ہے ایک قوم کو اور فرماتا ہے کہ تم بہادر صحابہ کی
اولاد ہو اور بہادر بنو۔

مین سمجھتا ہون تمہین بھی مخاطب کر کے یہی کہتا ہے تم اپنے بزرگون کو دیکھو کہ کس طرح
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام نے اسلام کی اشاعت مین اپنی جان تک لڑا دی - صحابہ ایسے
بہادر تھے کہ ایک دفعہ نبی کریم نے ان سے کہا دریا کے کنارے پر جاؤ کچھ کام ہے تین سو
آدمی روانہ ہوئے اور مین حیران ہون کہ یہ نہین پوچھا کہ ہماری رسد کا کیا انتظام ہو گا - کچھ کھجورین
[illegible] لے گئے جو رستے ہی مین ختم ہو گئین - جب کچھ پاس نہ رہا تو گٹھلیان چوس کر گذارہ
کرتے رہے - پھر ایک وہیل مچھلی مل گئی جس پر تین سو آدمیون نے سترہ روز تک گذارہ کیا۔
دیکھو اتباع کی کیا محبت تھی جو ان لوگون مین تھی اب مین دیکھتا ہون کہ کسی کو مالی نقصان
ہی پہنچ جائے یا عزت مین فرق آجاوے یا کسی کے خیال کے خلاف ہی کوئی حکم

شرعی ہو تو اُسے گراں گذرتا ہے۔

فضلتکم علی العالمین
لا تجزی نفس عن نفس

احمدی قوم پھر قادیان کے رہنے والے خصوصیت سے اس پر غور کریں۔ ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ کوئی بھی کسی جی کے کام نہیں ہو سکتا۔ والدہ کو کتنی محبت ہوتی ہے مگر ذرا بچے کے پیٹ میں درد اُٹھے وہ اس درد کو بانٹ ہی نہیں سکتی۔ سب سے زیادہ محبت کرنے والے تو پیر ہوتے ہیں ان پیروں میں سے سب سے بزرگ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جنہوں نے ہمیں ہمیشہ موت تک کی جانچ تک سکھائی پھر ہم نے اپنے امام کو دیکھا، میں بیمار ہوتا تو وہ میرے لئے قربانیاں کرتے اور بار بار مکان کی تبدیلی کراتے اور دم بدم خبر منگواتے ایسا درد کسی میں ہو سکتا ہے۔ پھر بھی جب وہ فوت ہونے لگے تو ہم نے کیا کر لیا۔ بعض وقت سفارش بھی کام دے جاتی ہے مگر ایک وقت سفارش بھی نہیں مانی جاتی۔ مواخذہ الٰہی کا وقت ایسا آتا ہے کہ

ولا یقبل منہا شفاعۃ۔ یہاں شفاعت کی مطلق نفی نہیں ہے۔ کیونکہ اِلّا باذنہ کا استثنار دوسرے مقام پر موجود ہے۔ ولا یشفعون الا لمن ارتضی قرآن میں آچکا ہے۔ دیکھو یہودیوں پر ایک وقت آیا کہ لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً وان قوتلتم لننصرنکم کہنے والے بھی کچھ بھی کام نہ آسکے۔

یستحیون۔ عورتوں کو زندہ رکھتے دوسرے معنے میرے نزدیک یہ ہیں کہ ان کے حیا کو سلب کرتے

فرقنا بکم۔ دریا کو تمہارے لئے الگ الگ کر دیا۔ دوسری آیت میں فرمایا ہے فاضرب لہم طریقاً فی البحر یبساً۔ ایک راستہ اس دریا میں خشک نکال دیا ہے۔

انتم تنظرون۔ ایک فضل تو یہ تھا کہ دشمن کو ہلاک کر دیا اب دوسرا فضل یہ تھا کہ دشمن کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہلاک کیا۔

وانتم ظالمون۔ اور تم مشرک ہو گئے ان الشرک لظلم عظیم

تشکرون۔ تاتم قدر کرو

الفرقان۔ وہ مدد جس سے دشمن اور موسیٰ کے درمیان فیصلہ ہوا وہ یہی کہ فرعون غرق ہو گیا اور بنی اسرائیل نجات پا گئے۔ اور ... ان کے وارث ہوئے

۴۔ فروری ۱۹۰۹ء

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک زمانہ میں طور پر تشریف لے گئے ایک شریر آدمی نے بچھڑا بنایا اور اوان لوگوں سے کہا کہ یہی موسیٰ کا معبود تھا وہ بھول کر پہاڑ پر چلا گیا۔ تم لوگ غالباً تعجب کرو کہ ایک قوم بچھڑے کو کیونکر خدا ٹھہرا سکتی ہے سو میں تمہیں سناتا ہوں کہ دیکھو آجکل ہندو کیسے ذہین اور چالاک ہیں۔ پھر بھی پتھروں کو معبود سمجھتے ہیں۔ بچھڑے میں تو پھر ایک آواز تھی۔ پتھر میں یہ بات بھی نہیں۔ پھر پتھروں پر ہی اکتفا نہیں۔ بلکہ جمنا جی گنگا جی اور اس قسم کی کئی ندیوں کی پرستش کرتے ہیں۔ خیر یہ تو ہندو ہیں۔ مسلمانوں کا حال بھی اچھا نہیں۔ لاہور دارالسلطنت ہے اس کی نسبت دارالشکوہ لکھتے ہیں کہ یہاں تیس ہزار حفاظ قرآن شریف موجود ہیں۔ باوجود اس کے پھر علم قرآن ایسا مفقود ہے کہ وہاں بھی گھوڑے شاہ کی خانقاہ ہے۔ سو اس قسم کی ہزاروں قبریں ہیں۔ جن پر ٹلیاں بار سے چڑھتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے صرف یہی کہ کوئی قوم خواہ کس قدر اچھی ہو جب بدوں سے اس کا تعلق ہو تو ان کی رسم و عادت نیکوں میں بھی رواج پذیر ہو جاتی ہے دیکھو مسلمان جانتے ہیں صبر بڑی اچھی چیز ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ بے صبری کا نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اور پھر یہ بھی جانتے ہیں کہ پیٹ کر رونا جائز نہیں باوجود اس کے شیعہ کو دیکھ کر سنی بھی محرم میں روتے پیٹتے ہیں اور تعزیے بناتے ہیں میں نے تعزیہ بنانے والوں کو پوچھا ہے کہ یہ واقعی امام حسین کی قبر ہے۔ تو وہ کہتے ہیں نہیں۔ پھر جب یہ جتایا گیا کہ جو امام حسین کے قبر بنانے کا ہے اس دن تم اس قبر کو توڑتے ہو۔ تو وہ بہت نادم ہوئے۔ غرض انسان کی غیرت اٹھ جاتی ہے اور وہ بدی کو نیکی سمجھنے لگ جاتا ہے یہاں بنی اسرائیل نے بھی ایسا ہی کیا کہ فرعونیوں میں رہتے رہتے وہ اپنے خدا کو بھول گئے اور گائے کی عظمت ان کے دلوں میں گھر کر گئی اور وہ اس کی پوجا کرنے لگ گئے۔ تو خدا نے فرمایا۔ توبوا الی بارئکم تم اپنے گھڑنے والی کی پرستاری کرو۔

فاقتلوا انفسکم۔ اس کے معنے میرے نزدیک یہ ہیں کہ اس جرم کے جو سرغنہ ہیں ان کو قتل کر دو۔ جو عام تھے ان کو خدا نے معاف فرما دیا جیسا کہ آگے فرمایا۔ فتاب علیکم۔

جہرۃ۔ خدا کو کھلا دیکھ لیں۔ یا یہ بات کھل کر کہہ دی۔

موتکم فقتل الذی ساقتہ

ظللنا علیکم الغمام۔ مصیبتوں کے وقت بادلوں کا سایہ بھیجا۔

منّ۔ جو رزق بلا محنت کسی انسان کو ملے۔ الکمأۃ من المن۔ لڑکے جو روٹی کھاتے ہیں میرے خیال میں وہ بھی منّ ہے کیونکہ ان کو وجہ معاش کے لئے کچھ پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی۔

سلوی۔ عربی زبان میں شہد کو بھی کہتے ہیں جو جنگلوں میں بافراط مل جاتا تھا اور جو چھوٹے چھوٹے پرندوں کو بھی کہتے ہیں

ظلمونا۔ ہمارا نقصان نہیں کیا۔

وادخلوا الباب سجداً۔ کسی بستی میں داخل ہو تو عہد کر لو کہ فرمانبردار ہو کر رہیں گے اور ظلم و فسق کے مرتکب نہ ہوں گے۔

حطۃ۔ توبہ کرنے سے ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے اور سجداً کا اجر زید المحسنین سے ظاہر ہے۔

۶۔ فروری ۱۹۰۹ء

واذ استسقی موسیٰ لقومہ۔ دنیا میں قحط پڑتے ہیں ان کے مدد کرنے کے لئے دو راہیں ہیں ایک تو یہ کہ مدبران ملک نے مل کر سوچا کہ اب کیا تدبیر کریں اور پھر جو مجموعی طور سے رائے قائم ہو۔ اس پر عمل کیا۔ چنانچہ اس زمانے میں ریل گاڑی کو قحط کا علاج سمجھا گیا تاکہ جس جگہ پیدا وار ہو وہاں سے اس جگہ فوراً پہونچائی جاوے جہاں پیداوار نہیں ہوئی۔ پھر گرانی وارزانی کی اطلاع جلد بہم پہونچانے کے لئے

تار ایجاد کی گئی۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ جنگلوں کو آباد کر دیا تاکہ لوگوں کے لئے کافی غلہ بہم پہونچ سکے۔ ایک دنیا دار تو اس سے زیادہ کچھ نہیں کرسکتا۔ مگر انبیاء کی راہ ان راہوں سے علیحدہ ہے وہ ہر مصیبت کا علاج اللہ کے حکم کی ماتحت کرتے ہیں۔ دیکھو بعض صحابہ کرام کو جب کفار سے تکالیف پہونچیں تو وہ اور ملکوں کو ہجرت کرکے چلے گئے مگر نبی کریم خود نہیں گئے بلکہ ایک دن حضرت ابوبکرؓ کے گھر گئے اور فرمایا کہ ہم اور آپ اکٹھے چلیں گے میں امید کرتا ہوں کہ خدا مجھے بھی ہجرت کا حکم دے اور دن نے آگلے ارادہ کیا تو لیکن سفر کیا۔ مگر نبی کریم حکم الٰہی کے منتظر رہے اسی طرح آپکے زمانہ میں قحط ہوا۔ آپ اور بھی تدابیر کرسکتے تھے۔ مگر انبیاء کا طریق دعا ہے اس پر عمل کیا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو بھی جب ایسی مصیبت پیش آئی تو انہوں نے پانی مانگا قوم کے لئے کس سے؟ چونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ ایک نبی اللہ ہی سے مانگتا ہے اس لئے اللہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس پر ہم نے الہام کیا۔

اضرب بعصاک الحجر۔ اس کے کئی معنے ہیں۔ سبھی معنے صحیح ہوں گے ایک تو یہ کہ اس پہاڑ پر تم اپنا عصا مارو وہاں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور یہ امر ممکن ہے کیونکہ زمین کے اندر پانی چلا جاتا ہے اور جہاں اللہ کی مرضی ہو پھوٹ نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کشف صحیح عطا کیا۔ آپ کو جب اعلام الٰہی سے معلوم ہوا کہ یہاں کوئی پانی قریب ہی جاتا ہے تو پر پھامارا اور اس سے چشمہ پھوٹ نکلا۔ میرے خیال میں کسی کا اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ مگر ایک اور معنے بھی مجھے پسند ہیں وہ یہ کہ لے جا اپنی جماعت کو پہاڑ پر۔

عصا کے معنے عربی زبان میں جماعت الاسلام یعنے فرمانبردار جماعت کے ہیں۔ لاٹھی کو بھی اس لئے عصا کہتے ہیں۔ کہ اس پر انگلیوں کی جماعت اکٹھی ہوتی ہے۔

لا تعثوا۔ جب گھر سے بلا محنت کھانا ملے اور پیٹ بھر جائے۔ تو بعض لوگ فرمانبرداری کی قدر نہیں کرتے۔ اور ان کے دماغ میں باغیانہ خیالات اٹھتے ہیں۔ پس وہ امن میں خلل ڈالتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے تمہیں بے محنت رزق دیا تو بجائے شکر فساد نہ کرو۔ عثی۔ سخت فساد کو کہتے ہیں۔ لا تعثوا۔ بہت شرارت نہ کرو

لن نصبر علے طعام واحد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے پانی ہی کا انتظام نہیں کیا بلکہ تمہیں اپنی جناب سے طیب کھانا بھی دیا۔ طعام واحد۔ ایک ہی طرز پر یعنی جنگل سے یا یہ کہ منّ جو انہیں ملتی تھی وہ ہمیشہ ہی ملتی۔ سلویٰ کی نسبت تورات میں لکھا ہے کہ چند روز ملی۔

بقلھا۔ ترکاریاں زمین کی۔

قثائھا۔ ککڑیاں زمین کی۔

فوم۔ لہسن کو کہتے ہیں اور گیہوں کو بھی۔

میری سمجھ میں انہوں نے ان چیزوں کا ذکر کرکے زمینداره چاہا۔ بالذی ھو خیر۔ بدلے اس کے

خیر۔ یہ خیر کیا تھی۔ سنو! مجھے ان معنوں پر یقین ہے کہ وہ خیر فرعون کی غلامی اور ماتحتی سے چھڑا کر جہاں ان کی صحت و قوی جسمانی میں فتور آگیا۔ آزادی اور جنگل اور پہاڑوں کی رہائش اور بے محنت رزق کی بخشش تھی۔ خدا کا مقصود یہ تھا کہ ان میں حریت کی روح بھر جائے اور پھر یہ فاتح بنیں مگر انہوں نے اس انعام الٰہی کی قدر نہ کی اور کہا کہ زمینداره کریں گے۔

بعض حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک گھر میں زمیندارہ کے آلات دیکھے۔ تو فرمایا ذلت کے سامان ہیں۔ اس ارشاد نبوی سے یورپ کی قوموں نے نفع اٹھایا۔ دیکھو کہ جنگلوں کو آباد کر دیا ہے مگر وہ زمینیں ہیں دیتے ہیں انگریزوں کو عموماً نہیں دلاتے یہ اس لئے کہ انہوں نے دیکھ لیا۔ مسلمانوں کی جا۔ خود میرزا سید۔ مغل۔ پٹھان۔ ترک فاتح ہو کر آئیں لیکن آکر زمیندارہ شروع کر دیا تو آخر کار کمزور ہو گئیں کیونکہ وہی زمین جو کسی مورث اعلےٰ کے پاس ہزار بیگہ تھی۔ اولاد میں تقسیم ہو۔ تقسیم ہو۔ تو ہر ایک کے پاس چار چار بیگھ رہ گئی۔ جس سے قوت لایموت بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

خیر۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اچھا جو کچھ تم نے چاہا وہ ہم نے دیا جاؤ کوئی گاؤں آباد کر لو۔ مگر ان سے یہ معاہدہ کر لیا کہ شام کے فتح ہونے تک۔ دوسری قوم کے ساتھ جنگ ...

ضربت۔ لگادی گئی۔

ذلۃ۔ دن بدن کم ہوتے گئے۔ ذلت کے معنے کمی کے ہیں

مسکنۃ۔ بے دست و پا ہو گئے زمیندارہ چھوڑ کے کہیں نہ جا سکتے تھے۔ پھر یہ غضب زمیندارہ سے نازل نہیں ہوا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ آیات اللہ کا کفر کرتے۔ انبیاء کے قتل کی تدبیریں سوچتے رہتے۔ یہ جرأت کیوں ہوئی پہلے چھوٹی چھوٹی نافرمانیاں کرتے تھے جن کی جرأت بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہونچی۔ اس بات کا تماشا میں نے آگ سے دیکھا ہے کہ پہلے ایک دیا سلائی ہوتی ہے جسکی تیلی کے ایک کنارہ پر آگ مخفی ہوتی ہے۔ مگر ذرا گھسنے سے وہ بھڑک اٹھتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے وہ مکانوں اور شہروں کو جلا سکتی ہے اسی طرح گناہ پہلے تھوڑا سا ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے فسق و فجور تک نوبت پہونچتی ہے۔ پھر اس سے کفر تک یہاں تک کہ دوزخ کی آگ اس کا انجام ہے۔ تم اپنے تئیں پہلے ہی سے بچاؤ تا ہلاکت میں نہ پڑو۔ بنی اسرائیل کی مثال سے عبرت پکڑو۔

۸۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ چونکہ اس وقت ایک مذہبی جنگ شروع تھی اس واسطے تمام قومیں خوف کی حالت میں تھیں۔ کہ خدا جانے ہمارا مذہب اور ہماری عزت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مؤمن ہیں ان کا نشان یہ ہے کہ ان کے لئے کوئی ڈر نہیں اور ان میں حزن باقی رہے گا۔

میثاق۔ پکا وعدہ۔

رفعنا۔ اونچا رکھا ہم نے تم پر طور کو۔

بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ حضرت موسیٰ کے ساتھ اس شوق میں گئے۔ کہ ہم بھی مکالمات الٰہیہ سنیں۔ حضرت موسیٰ نے انہیں ہدایت کی کہ میں پہاڑ پر جاتا ہوں تم یہاں پہاڑ کے نیچے انتظار کرو۔ جب جناب الٰہی سے ارشاد ہوگا تمہیں اس دعا کے مقام پر بلا لونگا چونکہ انہیں پہاڑ کے نیچے رہنے کی سخت تاکید کی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تم پر پہاڑ کو اونچا رکھا۔ (پھر اس میں زلزلہ آیا۔ جس سے وہ سمجھے کہ وہ ہم پر گر پڑنے والا ہے) (باقی آئندہ)

انشاء اللہ تعالیٰ

انتخاب الجرائد

حجاز ریلوے - عربون معان اور تبوک کے مابین حجاز ریلوے لائن کو توڑ ڈالا - سلسلہ تار بھی منقطع ہے - تعمیر ریلوے مذکور مین جو رشوت خوری اور دیگر جرائم کے ارتکاب ہوئے ہین مجلس مبعوثان نے ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی منعقد کی ہے -

انتقال - سلطان المعظم کی تیسری حرم محترمہ کے انتقال کی خبر کافہ مسلمین کے لئے موجب افسوس ہے -

طاعون - جدہ مین طاعون کا نیا کیس ہو گیا جس کے باعث ینبوع کے مسافرون پر تین دن کا قرنطینہ لگایا گیا ہے -

رفع تنازع - ارض مقدس مین جو تنازعہ روسیون اور عربون کے مابین دمیانوس بطریق کی معزولی کے باعث واقع ہوا تھا اسکی تحقیقات کے لئے آستانہ سے ایک کمیشن مرتب کر کے بھیجا ہے -

ایران - روڑ کا نامہ نگار ایران سے اطلاع دیتا ہے کہ شاہ نے سعد الدولہ کے مشورے کے موافق کسی خارجہ سلطنت سے ایک قرضہ خزانہ طلب کرنے کا ارادہ کیا ہے جو محاسبات مین مناسب ترمیم اصلاح کرے گا -

بمبئی - اخبار اسٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ بلگھریا کے قریب ۵۹ اپ پسنجر ٹرین پر بم کے دو گولے پھینکے گئے - کسی مسافر کو صدمہ نہین پہونچا - البتہ ٹرین کو نقصان پہونچا ہے - مسٹر ہیوم وکیل سرکار اس ٹرین پر سفر کر رہے تھے معلوم ہوا ہے کہ یہ گولے دراصل حضور وائسرائے کی اسپیشل پر پھینکے جانے والے تھے - قریب کی چوکی پر جو دربان تھا اوس نے دو بنگالیون کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا - لیکن چونکہ اس کی صرف ایک ٹانگ تھی وہ اون کا تعاقب نہ کرسکا - حضور وائسرائے کی اسپیشل تھوڑی ہی دیر پہلے گذر چکی تھی -

خزانہ - ۳۱ - جنوری ۱۹۰۹ء کو سرکاری خزانہ اور پریسیڈنسی بنکون مین اور ان کی شاخون مین بمقابلہ اسی تاریخ ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۷ء کے حسب ذیل رقوم تھین ۱۹۰۹ء (۱۲۹۴۵۸۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۸ء (۱۳۶۳۹۵۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۷ء (۱۱۲۸۴۸۰۰۰) روپیہ -

اس ہفتہ درس میان وڈا صاحب کے سجادہ نشین میان محمد دین صاحب نے قریباً ۷۰ برس کی عمر مین انتقال کیا -

سالونیکا مین ایک لاکھ بیس ہزار رفلین پہونچ گئی ہین سرویہ نے ۳۰ ملین کارتوس بھیجے ہین - بحیرہ اسود کے دہانہ پر جو قلعہ ہے اسکی مرمت کی گئی ہے -

مکہ مین جدید فوجین آگئی ہین اور یہ سب مختلف مقامات پر بھیجدی گئی ہین - صوبیدار نے حکم دیدیا ہے کہ باشندون کے ساتھ نہایت شریفانہ برتاؤ کرو -

میرٹھ مین ایک ستر سالہ مسلمان کو بیس برس قید سخت کی سزا ملی - اس لئے کہ پبلک کو دھوکا دیکر حجاز ریلوے کا چندہ اوگاہا اور خود ہی اُڑا لیا - اس چندہ کی جعلی دستاویزات سے پبلک کو گمراہ کر کے مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا -

لندن مین ایک عجیب و غریب گھڑی کرہ زمین کی صورت مین تیار کی گئی ہے اس کے بنانے مین ایسی عقل صرف کی گئی ہے کہ حضور شاہ قیصر دیکھ کر دنگ رہ گئے ہین اس گھڑی مین روئے زمین کے تمام ممالک کے بڑے بڑے شہرون کا نشان دیا گیا ہے اور آپ سے آپ معلوم ہوتا ہے کہ کس شہر مین صحیح وقت کس وقت کیا ہے نیز موسمون کی ماہوار گردش آفتاب کا اثر ان اور دکھائی روزانہ حرکت کے درجہ سے آپ سے آپ ظاہر ہوتا ہے

بدھ وار گذشتہ کو بوقت ساڑھے چار بجے شام علی پور (کلکتہ) کے ڈپٹی مجسٹریٹ (مولوی عبد الحق صاحب) کی اجلاس گاہ کے باہر احاطہ مین ایک نوجوان کم بخت بنگالی مسمی چارو چندر بسوس نے جسکی عمر ۲۰ یا ۲۱ برس سے زیادہ نہین ہے نشانہ ریوالور سے بابو آشوتوش بسواس صاحب کو مار ڈالا جو عدالت علی پور کے پبلک پراسی کیوٹر ہین -

پنجاب مین امسال ۱۰ لاکھ ۷۴ ہزار ایکڑ زیر کاشت کیا ہے پیداوار ۲ لاکھ ۹۷ ہزار گٹھر اندازہ کی جاتی ہے -

جمعرات کو برلن مین ہمارے حضور نے اپنی رجمنٹ اول ڈریگون گارڈ کے ہمراہ ناشتہ تناول کیا -

رام نگر (چمپارن) کے راجہ موہن بکرم شاہ کئی روز سے گم ہین لیکن اب تک کچھ پتہ نہین لگا سکے -

بیرکپور مین تین آدمی مصنوعی پولیس افسر کے الزام مین پکڑے گئے ایک مسلمان ہے اور دو ہندو ہین -

ٹرکی بلغاریہ کے تنازعہ کی بابت روسی تجویز کے ترکی جواب کا روس نے جواب الجواب بھیجا ہے - روس اس جواب الجواب مین ٹرکی کی خواہش کو تسلیم کرتا ہے کہ تاوان جنگ کا تمام قرضہ محسوب کیا جاوے لیکن روس لکھتا ہے کہ ٹرکی کو نقد رقم کی قدر کرنا چاہیئے - حالانکہ بلغاریہ کچھ قرضہ نہین لے سکتا ہے - روس تاکید کرتا ہے کہ اوس کی پہلی تجویز پر دوبارہ غور کی جاوے اور لکھتا ہے کہ ٹرکی فائدہ مین رہے گی -

ڈنمارک کے ایک سرکاری اہلکار کا دعویٰ ہے کہ اس نے کئی روز بعد تک مچھلی مین تازگی و خوشبو قائم رکھنے کی ترکیب دریافت کر لی ہے جو یہ ہے کہ مچھلی کو پانی مین سے نکالتے ہی ایک سبزی کے بنے ہوئے کاغذ مین لپیٹ دیا جاوے اور پگھلی ہوئی برف مین دبا دیا جاوے - مسٹر احمد کمشنر ماہی گیری بنگال اس کاغذ کی کچھ مقدار منگا کر ہندوستان مین اس ترکیب کا تجربہ کرنا چاہتے ہین -

نظام گورنمنٹ نے شہر حیدرآباد کے سیلاب زدہ حصہ کو از سرنو تعمیر کرنے کے لئے مسٹر وسویسور آیا - انجنیر بمبئی کی خدمات بمبئی گورنمنٹ سے طلب کی ہین -

باب عالی نے روس کی اوس مصالحانہ معاوضہ بلغاریہ کی تجویز کو منظور کر لیا ہے مگر اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ روس تمام باقیماندہ تاوان جنگ روس و روم سے دست بردار ہو اور باب عالی بلغاریہ کے تمام مالی مطالبات چھوڑ دے -

حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ ۸ فروری کی صبح کو بحشم و خدم جنین لارڈ کرو اور سر چارلس ہارڈنج بھی شامل ہین براہ ڈوور برلن روانہ ہوئے -

مسٹر ایڈورڈ بیکر نے اراکین سول سروس کو جتایا ہے کہ آئندہ پراونسل کونسلون مین غلبہ تعداد غیر سرکاری ممبرون کو حاصل ہو گا - جو اپنے حسب دلخواہ رائے دینے اور تقریر کرنے کے مجاز ہون گے وہ صوبہ کے بجٹ پر نگرانی رکھین گے - پبلک فائدہ کے معاملات پر مباحثہ کرین گے - ریزولیوشن پاس کرائین گے اور نہ صرف معمولی سوالات پوچھین گے بلکہ سرکاری ممبرون کے جوابات پر نکتہ چینی و موشگافی کرین گے ان تبدیل شدہ حالات مین اعلے افسران حکام و سیکرٹیریان کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ اپنے معاملات سے پختہ واقفیت بہم پہونچائین اور جنون مین جو اخبارات مین چھپا کرین گے اپنی بات کی تائید کر سکین اون کو سوالات کے جوابات بھی پورے دینے پڑینگے اور معمولی ہان یا نہین سے کام نہین چلے گا سب سے بڑھ کر یہ امر ہے کہ اب انہین اپنی اقتدار پسندی کو ایک حد تک خیر باد کہنی پڑے گی اور پبلک لیڈرون کی واجبی توقیر لازم ہوگی - جو حکام و محکوم کے مخلصانہ تعلقات کے لئے بہت ضروری ہے امید ہے کہ اراکین سول سروس اس اعتماد کو جو ان کی ذات پر کیا گیا ہے صحیح ثابت کر کے دکھائین گے اور اپنے طریق عمل کی اصلاح پر مائل ہون گے -

مدرسۃ العلوم مین فارسی زبان کو ترقی دینے کے لئے وسیع اور اعلے پیمانہ پر ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے روح رواں مسٹر عبد القوی فانی ہین -

تبریز مین انقلاب پسندون کا زور بخوبی توڑ دیا گیا ہے اور شاہ ایران کی فوجین اس پر بخوبی قابض ہو گئین -

ایرانی صوبہ رشت مین رعایا بگڑ گئی - انقلاب پسندون نے یہان کے گورنر اور کئی اعلے افسر بھی قتل کر ڈالے ہین -

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام تصنیف کیا تھا جسمین حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا اسکے جواب مین شہادت الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جسمین ہر دلیل کو علمی رنگ مین بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۴۵ صفحے کی کتاب ڈیمی کاغذ پر چھپی ہے ۳/ قیمت ہے احباب خصوصاً سیالکوٹی جو اکثر اسکے جواب کی مدت فرمایا کرتے تھے اسکی بہت سی کاپیان خرید کر مفت تقسیم فرمادین۔ دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

اوامر و نواہی قرآن کریم

جسکو جناب عرب صاحب عبد المحی نے ایک کتاب کی صورت مین جمع کیا ہے اور ساتھ اُردو ترجمہ بھی کر دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے۔

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس مین چہل چہل احادیث بھی ہین باوجود ان خوبیون کے قیمت بجائے ۸/ کر رعایتی ۹ کر دیگئی ہے اور دفتر اخبار بدر سے درخواست آنے پر روانہ ہوسکتی ہے جلد خرید فرمادین کیونکہ بہت تھوڑی تعداد مین چھاپی گئی ہین۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی مولانا حکیم نورالدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخون کے مطابق تیار ہوتا ہے ممیرا قسم اول ۱۰/ قسم دوم ۸/ سرمہ قسم اول ۶/ قسم دوم ۴/۔ علاوہ ازین لنگی پشاوری و کلاہ ہر قسم زری و سادہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر از قادیان گورداسپور

اہل تجارت کیلئے خاص موقعہ

یہ اخبار چار لاکھ مین خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس مین اشتہار دینا چاہین وہ اشتہار بھجوادینا اور جو اجرت لکھی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
نصف "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۲	۱½
⅛	۲۵	۱۳	۹	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یھلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہین مگر مین کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہون اگر کسی صاحب کو تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہین۔

المشتہر۔ مولوی محمد یٰسین حفظہ اللہ۔ مانسہرہ۔ (ہزارہ)

نوٹ۔ دفتر اخبار بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے۔

اس سے بہتر اور کیا ہوسکتا ہے

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کرواکر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والون نے بھی پسند کیا ہے قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہین تو نصف قیمت پھر واپس سے لیجاوینگے اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا بہت جلد منگا لیجئے۔

المشتہر۔ امراؤ تھم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

(بدر پریس قادیان)

تیس برس کی جانفشانی کا ثمرہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات۔ نسخہ جات نادر الوجود۔ اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیون تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہین یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلون اور پہاڑون کی سیاحت کا نتیجہ ہین صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخون کو جو ہر شہر اور ہر دیہات مین کوڑیون کے مول تیار ہوسکتے ہین قلمبند کیا گیا ہے۔ کمزوری۔ ناطاقتی۔ جریان۔ آتشک۔ اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخون کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہین جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اوس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ (۱ عہ) محصولڈاک ۲/

المشتہر

مینیجر پبلک بک ایجنسی لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

یہ تمام کتابین بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح ۶/ ۔ معیار الصادقین ۳/ ۔ براہین احمدیہ مجلد ۱۲/ ۔ بے جلد ۸/

ور ثمین ۔ شری نہہ کلنک اوتار ۔ سیر پرند مجلد ۸/ بے جلد ۶/

کرشن لیلا ۸/ ۔ مور کہ بیدھ ۔ سر الشہادتین ۱۲/ بجائے ۸/

غلامی ۱۰/ ۔ عصمت انبیاء ۱/ ۔ جام شہادت ۱/

جنگ مقدس ۳/ ۔ معیار حق ۷/ ۔ رویائے صالحہ ۱/

اسلام کی پہلی کتاب ۸/ ۔ القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۱/ ۴/

کامن احمدی ۲/ ۔ نظم مستورات ۔ کامن الاولاد ۱/

عیسائی مذہب ۱۰/ ۔ البرہان الصریح ۲۰/ ۱۰/

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

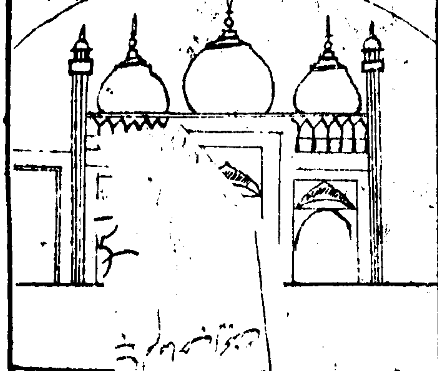

مع ضمیمہ | چہ گوئم باتو گرآئی بہ دارِ قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان | پیشگی (للعہ)

جلد ۸

مورخہ ۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۱۲ چیت سمت ۶۶ بکری

نمبر ۲۲

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے تمام اعضاء رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ ازحد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہٖ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر مؤثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قوٰی اور اعضائے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ نایاب خالص باوزن روپیہ کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے۔ اس کے تیار کرنے میں کوئی دہات کسی قسم کے ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔ اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شامل ہوتا ہے۔

قیمت فی روپیہ (صہ) پانچ روپیہ۔ نصف روپیہ (۱۲؎) چہارم حصہ (۱؎) محصول بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبی بازار۔ لاہور

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں تو ہم سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲؍ مع محصولڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲؍ کا وی پی نہیں ہو سکتا اس لئے درخواست ۵؍ سے کم نہ ہونی چاہئیے اور یا ۲؍ کے ٹکٹ بھیجدیں۔ نوٹ۔ ۴ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو ۳ جلدیں مفت دی جاوینگی۔

المشتہر۔ ابن عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ (ہزارہ)

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ۔۔۔ بسنو گفتن کہ زر مغربیست + چہ حاجت مشک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصل میرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔ المشتہر۔ مولوی محمد یمین احمدی۔ داتہ۔ مانسہرہ۔ ہزارہ

نوٹ۔ یہ میرا دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل سٹنٹ چھپ کر شائع ہوا)

(کتبہ عاجز محمد حسین کاتب)

"پیامِ صادق"

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۳

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۸ مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء)

مکان شریف گذشتہ نمبر میں دہرم کوٹ رندھاوا اور ڈیرہ بابا نانک کے ذکر کے درمیان رتڑ چھتڑ کا ذکر آئندہ نمبر میں کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا سو عرض کیا جاتا ہے۔ یہ مقام حضرت امام علی شاہ صاحب کے سبب مشہور ہے جن کے پوتے سیّد میر مبارک اللہ صاحب آجکل گدی نشین ہیں جو بڑے اخلاق سے پیش آئے صاحب موصوف کی وفات سنہ ۱۲۸۲ ہجری میں ہوئی مگر ان کے زمانہ میں جو حال رتڑ چھتڑ کا سنا جاتا ہے اور جو ان مکانات کی وسعت سے معلوم ہوتا ہے جو اس زمانہ کی ضرورتوں کے سبب بنائے گئے تھے اب تو سچ پوچھو تو اس کا نام و نشان ہی نہیں یا تو یہ حال تھا کہ جیسے میرزا ظفر اللہ خان صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ ہندوستان۔ افغانستان۔ عرب کے لوگ جوق در جوق وارد ہو پڑے رہتے تھے۔ اُمرا۔ صلحا۔ حفاظ۔ قرا۔ تجار۔ زراعت پیشہ۔ القصہ ہر قسم کے ہر ملک کے آدمیوں کا وہاں ہجوم نظر آتا تھا دروازے پہ ہاتھی بندھے رہتے تھے۔ تعمیر کا کام ہر وقت جاری رہتا تھا۔ پنجگانہ نماز کا وقت رونق و برکت کا ہوتا تھا۔ یا اب یہ حال ہے کہ ساری خانقاہ۔ مسجد مکانات۔ سافرخانہ میں ہم پھر گئے سب خالی اور سنسان پڑے ہیں۔ مکانات گرتے جاتے ہیں ان کی مرمت کوئی نہیں کرسکتا اور نہ ضرورت ہے کئی حویلیاں بالکل ویران سی ہوگئی ہیں مسجد میں بھی وسعت اور نشان و شوکت تو ہے مگر آبادی ندارد۔ سوچنے کی جگہ اور عبرت کا مقام ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے اُس پیارے حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم و مغفور کو محض اپنے فضل و کرم سے ایسا اقبال و عروج بخشا اور ان کے واصل باللہ ہوتے ہی خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت کا خوانچہ اٹھا لیا اور جس طرح لوگ دور دراز کے سفر برداشت کرکے کشاں کشاں یہاں پہونچتے تھے۔ اب کچھ نہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ رحمت الٰہی کی کشش جو اس زمانہ کے بزرگ میں تھی وہ اب پچھلے بزرگوں میں باقی نہیں رہی آخر وہ بھی ایک انسان تھا جس نے ہزاروں کو کھینچ لیا اگر آج اس کی اولاد کے لوگ اسی سنۃ اللہ کی طرف توجہ کرتے اور خیال کرتے کہ وہ کشش آج اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے کس کو عطا کی ہے تو ان پر حق کھل جاتا اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنا ایک مامور بھیجا اور ہر طرف سے ہر قسم کی مخلوق کشاں کشاں اس کے دروازے پر آرہی ہے اگر بڑے بڑے صوفیا کی اولاد اور جانشین لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرتے اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو قبول کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی پہلے سے بھی بڑھ کر عزت کرتا اس سلسلہ کے ممبروں میں سے ایک صاحب جن کا اسم مبارک حضرت میر عابد علی شاہ صاحب ہے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ نے انپر بڑے بڑے فضل کئے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے الہام الٰہی کا دروازہ ان کیواسطے کھولا گیا ہے میر صاحب موصوف کے دادا حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب اوّل حضرت سید امام علی شاہ صاحب کے پیر بھائی بھی تھے۔ حضرت حاجی حسین شاہ صاحب کی فوتیدگی کے بعد جب حضرت امام علی شاہ صاحب ان کے جانشین ہوئے تو حضرت بہادر علی شاہ صاحب بھی ان کی بیعت میں داخل ہوئے اور باوجود ہم ہم کتب ہمقوم ہونے کے اپنا مال اپنی جان اپنی خواہشیں اور اپنے ارادے سب کے سب اپنے پیر حضرت امام علی شاہ صاحب کے قدموں پر سچے دل سے نثار کردئے جیسے کہ حضرت حسین شاہ صاحب نے رویا میں ان کو فرمایا تھا دوسری طرف حاجی حسین شاہ صاحب مرحوم نے حضرت بہادر علی شاہ صاحب کی نسبت حضرت امام علی شاہ صاحب کو یہ تاکید فرمائی تھی کہ ان کا حصہ آپ کے پاس ہے۔ بدین وجہ حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم بھی حضرت بہادر علی شاہ صاحب سے ایک انتہا فوق العادت شفقت رکھتے تھے۔

حضرت سید عابد علی شاہ صاحب نے بسبب اس اخلاص اور محبت کے جو ان کو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے ساتھ اور آپ کے خلیفہ اوّل کے ساتھ ہے۔ عاجز راقم کی بہت ہی عزت افزائی کی۔ ڈیرہ بابا نانک تک میرے ساتھ آئے وہاں بھی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اسی روز رات مجھے رویا میں دکھلایا گیا کہ آپ حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب کے پوتے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب ہیں گویا میر صاحب کا نام مجھے صادق علی شاہ تبلایا گیا جو ان کے صدق اور اخلاص کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ان کو اللہ تعالےٰ کے حضور ہے۔

صوفیوں کے خاندان میں ظاہری طریق ادب آداب جو ہوتا ہے اس کی خوشبو ابتک مکان شریف کے بزرگوں میں پائی جاتی ہے۔ چھوٹے بڑے سب اچھی طرح ہمارے ساتھ پیش آئے جو بزرگ گدی نشین ہیں وہ بہت خوش اخلاقی سے دیر تک پاس حال رہے میرے وہاں ٹھہرنے کے واسطے اصرار فرمایا رخصت کے وقت مشایعت کی۔ البتہ ان کے چھوٹے بھائی صاحب کسی قدر ملانوں کی صحبت سے اثر یافتہ معلوم ہوتے تھے کیونکہ آپ نے احقر کے بیٹھتے ہی معاً ایک تذکرہ شروع کردیا اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن بدون کسی تعلق سابقہ کے ایک نووارد مہمان کے ساتھ کلام کے پہلے سلسلہ جنبانی کا سوال و جواب سے آغاز کیا جانا ان کی اپنی شان کے خلاف تھا۔ میر نصیر علی صاحب بڑے اخلاص سے ملے میر محمد حسین صاحب بڑی محبت اور تپاک سے ملاقی ہوئے صاحبزادہ میر لطف اللہ صاحب اس وقت گھر میں موجود نہ تھے ان کے ملنے کا شوق رہا۔ راقم خود دعا مانگتا ہے اور جملہ ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ وہ سب تہ دل سے جناب باری میں دعا مانگیں کہ وہ پیارا مولا کریم اس سارے خاندان کو معہ سب متعلقین کے اپنے بھیجے ہوئے اپنے پیارے امام الوقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کے نور سے منور فرمائے (آمین ثم آمین)

انجمن احمدیہ شملہ

روئیداد جلسہ منعقدہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

یہ جلسہ حسب معمول بعد اتوار قریب ۴ بجے شام زیر صدارت جناب مولوی خدابخش صاحب منعقد ہوا اس جلسہ میں حسب ذیل کارروائی ہوئی۔

صوفی شمس الدین صاحب نے ایک تجویز پیش کی وہ تجویز یہ تھی کہ چونکہ انجمنوں کی طرف سے پورا موعودہ چندہ بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے واقعی سکول کا کام رک جانے کا اندیشہ ہے اس لئے انجمن احمدیہ شملہ کے سب اصحاب اور دیگر سب انجمنوں کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرنی چاہیئے کہ ہر ایک جو اپنے آپ کو انجمن احمدیہ کا ممبر سمجھتا ہے سکول کے واسطے مبلغ ایک روپیہ چندہ کا اپنے سر لے یا اگر پہلے سکول کے بارے کچھ چندہ ادا کرچکا ہو تو بار۔۔۔ دوم اپنے ذمہ لے اور خود ہر ایک صاحب خواہ یکمشت خواہ دو تین ماہ میں ایک روپیہ ادا کرے اور اس تجویز سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر چار لاکھ کی جماعت میں سے بیس ہزار آدمی بھی فی آدمی ایک روپیہ کے حساب سے ادا کردیں گے تو بڑی عمدگی سے سکول بلڈنگ طیار ہو جاوے گی اس تجویز پر سب ممبران انجمن احمدیہ شملہ نے آمنا و صدقنا کہا اور ساتھ ہی یہ بھی قرار پایا کہ یہ تجویز اخبار میں شائع کرکے سب انجمنوں کی خدمت میں الناس کی جاوے کہ وہ بھی اس نیک تحریک میں ضرور حصہ

مکتوب امیر المومنین

۱۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ ہے ہمارا اصل دین۔ پھر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ پھر آخر فقہ حنفیہ پر عملدرآمد ہے۔

۲۔ ہماری کتب دینیات۔ قرآن کریم۔ بخاری۔ مسلم اور موطا اور فتوح الغیب سید عبد القادر جیلانی۔ فقہ حنفیہ جو مخالف کسی صحیح حدیث کے نہ ہو۔

دین احمدی کسی جدید دین کا نام نہیں اور ہرگز نہیں لوگ جو چاہیں کہیں۔

مصادرات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کا کارڈ آپ کے اخبار میں اشاعت کے لئے ارسال کرتا ہوں بدین غرض کہ تا دوسرے احباب کے لئے موجب تحریص ہو اس سے پہلے بھی بعض جگہ سے ایسا روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آیا ہے۔ بہتر ہو آپ نے الگ جمع کر دیا ہے کہ بوقت ضرورت کسی نیک مصرف پر لگا دیا جاوے چونکہ ایک قومی سلسلہ میں طرح طرح کی ضرورتیں پیش آتی رہتی ہیں اس لئے جن نیک احباب اس سلسلہ میں مدد کر سکیں۔ وہ تائید سلسلہ ہی ہے۔ بیماریوں کے وقت میں صدقات کا خاص حکم بھی ہے۔ مگر جو صدقات قومی رنگ میں جمع ہو کر تقسیم ہو سکیں وہ بہت سے خیر و برکت کا موجب ہوتے ہیں۔ والسلام۔ محمد علی۔

بخار کے دنوں میں میری بیوی صاحبہ سخت بیمار ہو گئی اور بفضلہ تعالیٰ صحت ہونے پر اس نے اپنا لونگ فی سبیل اللہ کر دیا اور پھر ساتھ ہی بندہ بھی اس سے زیادہ تر بیمار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا رحم ہونے یعنی صحتیاب ہونے پر اس بھاگوان نیک سیرت نے اپنے کانوں کی نقرئی ڈنڈیاں بھی براہ مولا نذر کر دیں۔ اب اس زیور کی قیمت حسب نرخ بازار پندرہ روپیہ بنی ہے۔ لیکن بندہ نے ۱۶ روپیہ مقرر رکھے۔ اور چار روپے ایک سابقہ پانچ روپیہ کی نذر میں سے (جو اپنے مکان کے بانی سے بچ رہنے کے بابت مانی ہوئی تھی) لیکر کل بیس روپیہ ارسال بحضور انور ہیں۔

الراقم۔ عاجز کرم الدین احمدی۔ ڈنگہ ضلع گجرات

المفتی

گھرات کا پانی۔ ایک صاحب نے ضلع جہلم سے دریافت کیا ہے کہ ہمارے علاقہ میں ایک چشمہ ہے لوگ دور دور سے آتے ہیں اس کا پانی استعمال کرتے ہیں جس سے اسہال آتے ہیں اور مرض کو آرام ہوتا ہے کیا یہ جائز ہے۔ فرمایا یہ ایک قدرتی علاج ہے۔ گھرات کا پانی مفید ہوتا ہے بیشک استعمال کیا جائے۔

سوال۔ جن عورتوں کو ان کے خاوند دکھ دینے کی نیت سے نہ بساتے ہیں اور نہ ہی طلاق دیتے ہیں کیا ان کے نکاح دوسری جگہ کر دینے چاہئیں۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تمسکوھن ضرارا عورتوں کو ضرر دینے کے لئے مت روکو۔ ولا تضاروھن عورتوں کو ضرر مت دو۔ لا تتخذوا آیات اللہ ھزوا اللہ تعالیٰ کی آیات کو ٹھٹھے میں مت ڈالو۔ پہر آپ بہتر سے کام لو صلح کی کوشش کرو اگر نہ ہو سکے۔ تو چند شرفاء کے سامنے عذر پیش کر کے توکلاً علی اللہ اور جگہ نکاح کر دو۔ نور الدین

کس سے کہوں

(از منشی نعمت اللہ صاحب مضطر بدایونی
حال قادیانی)

بیٹھے بٹھلائے یہ کیا دل کو ہوا کس سے کہوں
یک بیک ہاتھ سے جاتا ہی رہا کس سے کہوں
کون سنتا ہے فقیرانہ کی صدا کس سے کہوں
جو گزرتی ہے میرے دل پہ بھلا کس سے کہوں
صدمۂ ہجر سے کرتا ہوں بکا کس سے کہوں
مثل پروانہ ترے غم میں جلا کس سے کہوں
نہ کہوں تجھ سے بھلا تیرے سوا کس سے کہوں
کس کو ہے تیرے سوا درد مرا کس سے کہوں
کام میرے تو اڑے وقت میں آ کس سے کہوں
میرے مولا میری بگڑی کو بنا کس سے کہوں
غیر سے کہنے کی عادت ہی نہیں ہے میری
تیرے دروازے پہ کرتا ہوں دعا کس سے کہوں
داستاں عشق و محبت کی سناؤں کس کو
سن کے گھبرائیگا لمبی ہے کتھا کس سے کہوں
کوچۂ عشق میں جس روز سے رکھا ہے قدم
دل نے بھی ساتھ میرا چھوڑ دیا کس سے کہوں
شربتِ وصل کا دی جام پلا کس سے کہوں
اب تو دے جلد خبر اے میرے پیارے مولا
کشمکش سے مجھے دنیا کی چھڑا کس سے کہوں
ہاتھ باندھے تیری ڈیوڑھی پہ کھڑا ہوں پیارے
درد عصیاں کی عنایت ہو دوا کس سے کہوں
ہے تڑپ دل میں کسی طرح تو راضی ہو جائے
تو ہی بتلا دے مجھے اپنی رضا کس سے کہوں
مضطر تفتہ جگر درد سے تڑپے کب تک
کوئی تسکین کا دے لفظ سنا کس سے کہوں

پوربی زبان

(خاکسار اشرف از کوہاٹ)

توہے ڈھونڈت ڈھونڈت شام بہئی موہے درس دکھا دو نوریا
توری پیت کی مت الست بنوں موہے ایک پلا دو ساگریا
کیا کھوب پپیہا بولت ہے، توری شان میں کیا کہہ گا وت ہے
چل دیکھ سکھی پیا آوت ہے سر نور کی سر پہ چادریا
لکھوں شان میں توری کیسے پیا لکھی صفت توری ہے آپ کھدا
تین احمد نام کی جل ہے علے دن رین بجاؤں بانسریا
کیا لکھو گو کھوب بیچارا ہے پب رن ستے خوب اکھاڑا ہے
لگا اجل کا جب تارا ستے ہوا ترک میں اس کا باسریا
جو آتم کو اجل نے گھیر لیا تکہہ باطل نے پھیر بجھیر لیا
دکھ اس نے آپ ہی ٹیر لیا ہوا موت کو دکھ بتا دیا
لگی بیری کے ہے اگ تپ تن من خم ٹھہرا جب نور من
کچھ سوچ پڑی اس کے من میں تن چھوڑ ہوا وہ بھاگریا
تورے نام کا سورج چمکا ہے تب دل بیری کا تمکا ہے
تو آن کے ردن میں دمکا ہے تو ہے دیکھ سجایا ہے خاوریا
مکھ تورا چمکت دمکت ہے موہ بیا اسے پیا للچا وت ہے
نت وصل تورا جیا چاہوت ہے بھر وا اس موری کی گاگریا
تورا نام کرتن اوتار رہیو اور ہی بگڑی بات سنوار دیہو
ناؤ اشرف کی منجدھار رہیو کر دیار پیا موری ناؤ

ضرورت آج کی ڈاک میں ایک شریف دیکھا درخواست کرتے ہیں کہ میں کم ہوں کسی ہائی کے پاس اگر جگہ خالی ہو

ایڈیٹوریل

ابراہیم پر حملہ اِس زمانہ کے بعض لوگون کو مین نے دیکھا ہے کہ جب وہ مضمون لکھنے بیٹھتے ہین۔ تو اسوقت ان کا دماغ عرشِ معلےٰ پر جا پہنچتا ہے اور وہ بڑے بڑے بزرگون کو ہیچ سمجھتے ہین اور وہ کچھہ کہہ جاتے ہین جو انہین کہنا چاہیئے نہین تھا۔ قصور تو ہوتا ہے اپنے فہم کا اور الزام دیتے ہین انکو۔ جن کے آگے سو برس زانوئے ادب تہ کرین تو ان کا کلام سمجھنے کے قابل ہون۔ چنانچہ قاضی حمیدالدین صاحب حمید اپنی انشاءپردازی کی رو مین ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت بھی کچھہ نا واجب کلمات فرما گئے ہین۔ دیکھیے پیسہ اخبار ۸ مارچ کالم ۳ صفحہ ۳ "ان کی روحانی استعداد مین کچھہ کمی تھی اور اِس کمی کے باعث ان سے کچھہ دنون اول اجرام سماوی کو شائستون کی غلطی بھی ہوئی۔ اگرچہ وہ بعد مین فیضانِ الٰہی کی تائید سے سنبھل گئے۔ مگر آفتاب اور مہتاب کو انہون نے پہلے پہل جو کچھہ سمجھا تھا۔ وہ مخفی نہین ہے اور اسی ادراکی اور دماغی اور روحانی نشو و نما کی کمی کے سبب ان سے عزیز شے کے عوض سینکڑون او شعان کی قربانی ظہور مین آئی"۔

مین کہتا ہون کہ خدا کے برگزیدہ ابراہیم کی روحانی استعداد کمال درجہ تک پہونچی ہوئی تھی اسی لئے آپ منصب نبوّت پر سرفراز ہوئے اور اجرام سماوی کی ستائش مین آپ سے کوئی غلطی سرزد نہین ہوئی۔ بلکہ آپنے اپنی قوم کو اس غلطی پر متنبہ کیا جسمین وہ گرفتار تھی۔ چنانچہ قاضی حمید اگر قران مجید کے اس مقام پر ذرا بھی تدبر کرتے تو ہرگز یہ اعتراض نہ کرتے دیکھیے اسی ابراہیمؑ کے بارہ مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذ قال ابراهيم لابيه اذا اتخذ اصناماً الهة - انى اراك وقومك فى ضلال مبين

اب حمید صاحب مجھے بتائین کہ جو شخص اس عرفان و ایقان تک پہونچ چکا ہو اور توحید کا اپنے قلب مین ایسا جوش رکھتا ہو کہ اپنے چچا تک کو ڈانٹ دیا ہو اور قوم کو صریح الفاظ مین صریح گمراہی مین کہہ رہا ہو کیا اس کا فہم قاضی حمید سے بھی گیا گذرا تھا۔ کہ وہ سورج یا چاند کو اپنا رب سمجھیگا۔ حضرت! آؤ مین آپ کو بتاؤن۔ یہان ہزار بی بطور کر رہے ہین۔ کیا یہ ستارہ میرا رب ہے؟ کیا یہ چاند میرا رب ہے یا کیا یہ سورج؟ جو سب زوال پذیر ہین۔ پھر اس سے آگے فرماتا ہے ہرگز نہین۔ مین تمہارے شرک سے بیزار ہون مین تو آسمان و زمین کے پیدا کرنیوالے کی طرف متوجہ ہون۔

اسی طرح قربانی والے مقام مین آپنے دھوکہ کھایا ہے اول تو قرآن مجید مین سواد شعان کا ذکر ہی نہین۔ دوم وہ تو ابراہیم نے اپنی قوم کو جو انسانی قربانی کی غلطی مین تھی ایک آسان راہ بتائی کہ انسان کی نہین بلکہ حیوانات کی قربانی کرنی چاہیئے جس کے فوائد کے آپ بھی قائل ہین گویا اپنے عمل سے ابراہیم نے ایک بدرسم کا قلع قمع کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانون کو فہم قرآن دے۔ وہ ایسی لغزشین نہ کھایا کرین کہ انبیاء و ملائکہ کے کامون پر بھی کرٹی سیزم کرنے لگین۔

اردو پر حملہ آجکل اخبارون مین اس مضمون پر بحث ہو رہی ہے کہ پرائمری سکولون مین اردو کی بجائے پنجابی مین تعلیم دینی چاہیئے یا نہین۔ ہندو خدا جانے کس وجہ سے اردو کے مخالف ہین (حالانکہ یہ زبان ملک کی مشترکہ زبان ہے کوئی خاص مسلمانون کی زبان نہین) کہتے ہین کہ پنجابی مین تعلیم ہونی چاہیئے مگر وہ اس مشکل مسئلہ کو حل نہین کر سکتے اور نہ کر سکین گے۔ کہ کونسی پنجابی مین تعلیم دیجائے کیونکہ مختلف ضلعون مین مختلف پنجابی بولی جاتی ہے مسلمان کہتے ہین اور سچ کہتے ہین کہ اردو ایک ایسی زبان ہے جو ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک یکسان سمجھی جاتی ہے۔ بس اسی کو رائج کرنا چاہیئے مگر مجھے خوف ہے کہ حامیان پنجابی کی خفیہ کوششین ان کو اپنے مقاصد مین کامیاب نہ کردین خدانخواستہ اگر ایسا ہو گیا تو پھر ایک پیاری ادبی اور علمی زبان ہم سے چھن جائیگی اور اسکی بجائے بہت اجیرگی کو اج مرگی پڑھنے والا رسم خط ہی رہ جائے گا۔

ان کوششون مین سے ایک یہ ہے کہ اردو مین آہستہ آہستہ بھاشا و سنسکرت کے بے شمار الفاظ داخل کئے جا رہے ہین۔ چنانچہ جس ہندو رسالے یا اخبار کو اٹھاؤ اس کی اردو مین کئی لفظ ایسے ہونگے جن کو مسلمان مطلق نہین سمجھ سکتے اور اگر یہی بات رہی تو پھر ایک وقت آنے والا ہے کہ اردو مین سوائے ہے اور ہوئے اور سب الفاظ ہندی و بھاشا و سنسکرت کے رہ جاوینگے افسوس تو یہ ہے کہ بعض نوجوان مسلمان انشاءپرداز بھی جدت پسندی کی لے مین ایسے الفاظ اپنے کلام مین داخل کرتے جاتے ہین اور عربی کو بالکل بھول گئے ہین ہم نے وقت پر خبردار کر دیا ہے اب کوئی اسکا انتظام کرے یا نہ کرے اس کا اختیار ہے۔

(ایسوسیایٹیڈ)

اسلام مین حقوقِ نسوان

(مسئلہ وراثت نمبر ۱)

خاتون عصمت نے اپنی بہنون کے لئے اس حصۂ میراث کے لینے کا دعویٰ پیش کیا ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے میت کے مال مین سے مقرر کیا ہے مضمون کو آیات و احادیث سے مدلل کیا گیا ہے اس لئے اس پر کچھہ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔ مین صرف یہ کہنا چاہتا ہون کہ ہمارے ملک مین لڑکیون کو ورثہ دینے مین کچھہ مشکلات ہین ان مین سے ایک تو یہ کہ یہان کے لوگ اکثر کاشتکار ہین جو زمینون کے مالک ہین۔ زمینین مختلف کنوؤن پر ایک ایک دو دو بیگھہ ہین اب ان مین سے لڑکی کو دوسرے حقدارون کی موجودگی مین ایک ایک دو دو مرلے حصہ آتا ہے۔ یہ زمین کشمیر کی ڈل والی زمین تو ہے نہین کہ منتقل ہو سکے اس لئے زمین نہین دی جاتی اور اسکے عوض مین کچھہ اور اسباب دیدیا جاتا ہے جسے مین جہیز کے نام سے موسوم کرتا ہون۔ ہندوستان کے لوگ اپنی لڑکیون کے جہیز مین جو اہتمام کرتے ہین وہ معزز ناظرین سے مخفی نہین کہ بہتیرے زمیندار اسی امر سے بڑھنے کی وجہ سے مفلس و قلاش ہو گئے ہین اب کہ تو ترکہ کے حصے کا مطالبہ ہے اور میرا خیال ہے کہ جہیز مین اس حصے کا دو چند سہ چند بلکہ چہار چند دیدیا جاتا ہے۔ پس ہم یہ تو نہین کہہ سکتے کہ لڑکیون کو کچھہ نہین دیا جاتا ہان زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ لڑکیون کو باقاعدہ حصہ تقسیم نہین ہوتا یا جہیز دیتے وقت یہ نیت نہین کی جاتی جو فی الواقع ایک غلطی ہے۔

مین نہایت ہی حیران ہون کہ ہماری قوم سے اسلامیت کیسی گم گذری ہے۔ کہ اسلام کے موٹے موٹے احکام بھی نہین مانے جاتے چنانچہ ایک ۔۔۔ وراثت کے مسئلہ کی جانب ہی دیکھو۔ جو خاص حق فرزندانِ اناث ہے۔ افسوس! بڑے بڑے علماء شمس العلماء اسکی جانب کوئی توجہ نہین کرتے۔ اسلام مین لڑکیون کے لئے ورثہ کا مال دینے کا صریح حکم ہے۔ مگر ہم کو ورثہ کا مال نہین دیا جاتا۔ حالانکہ سرکار کی طرف سے بھی ہر نئے بندوبست پر مسلمانون سے پوچھا جاتا ہے کہ اپنے متوفیون کے مال کس طرح تقسیم کرنا چاہتے ہو۔ تو جواب دیا جاتا ہے۔ کہ رواج سابق منظور ہے (یعنے

ترکہ سے لڑکی کا کوئی حصہ نہیں) گویا مسلمان اسلام کے ایک فریضہ کو رواج سابق سے مقدم نہیں جانتے۔ یہ ایک صریح ظلم ہے۔ خداتعالیٰ نے فرمایا ہے (ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا) جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کر کے اس کی حدوں سے آگے بڑھے۔ جہنم واصل ہوگا۔ مگر ہمارے بھائیوں کو جو بہت بڑے القاب رکھتے اور اسلام و قرآن فہمی کا دعوےٰ کرتے ہیں کوئی پرواہ نہیں ذرا اس آیت کو سوچیں تو سہی اور مومنوں کا تو نشان ہی ہے کہ انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا واطعنا..... فاولئک ہم المفلحون۔ یعنے جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاوے۔ تاکہ ان میں فیصلہ کرے۔ تو وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا۔ پس یہ لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ پھر اب اللہ و رسول کا فیصلہ تو یہ ہے کہ للنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیباً مفروضاً۔ عورتوں کے لئے حصہ ہے اس مال سے جو ان باپ اور ان کے رشتہ دار چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت۔ حصہ فرض و مقرر ہے اب جو اس کی مخالفت کریں کیا ان پر بموجب حکم فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ۔ عذاب نہ آئیگا۔ مگر عذاب تو آ چکا چنانچہ جن مسلمانوں نے اپنی لڑکیوں کے حق مارے خدا نے خود ان کو مفلس و غریب کر دیا۔ جس مال کے لئے انہوں نے اتنا ظلم کیا وہ مال بھی ان کے پاس نہیں رہا۔ پھر اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ہمارے باپ دادا سے یہی دستور چلا آتا ہے لیکن کیا وہ اپنے باپ دادا کا کلمہ پڑھتے ہیں یا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ دراصل میراث کا جھگڑا تو جناب خاتون جنت فاطمۃ الزہرا سے شروع ہے خیر ان کو تو دنیا کی پرواہ نہ تھی اور نبی کے ورثہ میں مال ہوتا ہی نہیں۔ لیکن یہ لوگ کیوں اپنی بیٹیوں کا حق مارتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ۔ جس کسی نے وارثہ کا حق مارا۔ اللہ اس کا ورثہ جنت سے کاٹ دیگا ایک مومن کا نپ اٹھتا ہے جب وہ ایسا وعید الٰہی دیکھتا ہے پھر جو مال لڑکیوں کا حصہ ہے وہ بیگانہ حق ہے۔ اور بیگانہ حق کھانا تو حرام ہے پس یہ کیونکر مومن کے لئے جائز ہو سکتا ہے۔ غالباً اگلے مسلمانوں میں جو اسقاط کی رسم جاری تھی وہ اسی لئے مردہ پر کی جاتی کہ میت کا ترکہ اس کے وارثوں میں مطابق شریعت محمدی تقسیم کر دیا جاوے۔ یہ بہت عمدہ طریق تھا

واقعی ملاں کا فرض ہے کہ اس وقت وارثت کا مفصل عذر سکہے اور لوگوں کو پورے حقوق سے مطلع کرے یہ آسان بھی ہے مگر افسوس کہ رسومات نے مسلمانوں کو کہیں کا نہیں رکھا۔ ملاں صاحب تو صرف فرقان حمید کو چند آدمیوں میں چکر دے کر اور روپیہ لے کر فیصلہ کر دیتے ہیں اور بس خیر غیر احمدی جو کچھ کرتے ہیں وہ کریں۔ مگر میں اپنے احمدی بزرگوں سے التماس کرتی ہوں چونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح کی جماعت اور صحابہ کرام کا نمونہ قرار دیا ہے۔ پس وہ تو حقوق نسوان کی پوری پوری حفاظت کیا کریں اور اپنی لڑکیوں کو میراث دلایا کریں اور جب ایسا واقعہ ہو تو دوسروں کو تحریک کرنے کے لئے اخبار میں چھپوا دیا کریں۔ میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور شیخ صاحب ایڈیٹر الحکم اور ایڈیٹر صاحب بدر کو اس مسئلہ کی جانب متوجہ کرتی ہوں کہ وہ جہاں اور تحقیقاتوں میں صفحوں کے صفحے پر کرتے ہیں اس خاص اور ضروری امر کی جانب بھی توجہ کریں۔ آخر ہمارا بھی آپ لوگوں پر کچھ حق ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور علم بخشا ہے۔ مگر ایک وقت تھا کہ ان گودیوں میں تم پلے ہو جن کا حق بے قدم مارا جاتا ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ انہیں یہ حق دلاؤ ورنہ یہ بے زبان فرقہ تو بولنے والا نہیں اگر یہ مخلوق بھی دیگر طرح ہوتی تو اپنے حقوق ضرور مانگ لیتی۔ یورپ میں تو آجکل پارلیمنٹ میں ممبر بننے کے لئے عورتیں کوشش کر رہی ہیں سنتے کہ وزیر انگلستان اور کئی مدبروں کو سخت تنگ کر رکھا ہے مگر ہم کسی حکومت اور دولت کی خواستگار نہیں صرف اپنا حق مانگتی ہیں وہ بھی جو اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے لئے مقرر کر دیا ہے اگر ہم ایسی ہی ذی علم ہوں اور کچھ اپنی زبان میں طاقت رکھتی ہوں تو اپنے حقوق تمام سے پہلے لیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمانیت سے ہمیں حوصلہ و حیا بخشا ہے ہم اس چکلدار سے کو گم نہیں کرنا چاہتیں اور ہم اپنے مالک حقیقی سے امید کامل رکھتی ہیں کہ وہ ضرور خود ہی ہمارے صبر کا اجر دیگا۔ اور قدر و قیمت روز جزا کو بخشیگا۔

(المنیہ اہلیہ از گوئیکی ضلع گجرات پنجاب)

لیس الہادی الا ہو

اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو اپنی رضامندی کی راہیں کس طرح دکھاتا ہے۔ مفصلہ ذیل واقعہ پڑھیئے۔

ایک شخص نے ایک رات دعا مانگی کہ خدایا سچا رہبر مجھے ملا

تاکہ اپنے شکوک کو رفع کراؤں۔ فوراً رات کو خواب آئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملے۔ فرمایا۔ تیرے پاس ایک نسواری رنگ کی رومی ٹوپی پہنے شخص آئیگا۔ تیرے شکوک رفع کریگا۔ اسی روز چار بجے میرے دل میں خیال آیا کہ اس شخص کو آج مل کر لیں۔ اسی رنگ کی نسواری رومی ٹوپی اتفاقاً میرے سر پر تھی راستہ میں مجھے ملا۔ السلام علیکم کہہ کر بآواز بلند کہا کہ تو وہی ہے جو خواب میں نظر آیا۔ بڑی خوشی سے ملاقات کی۔ ادھر ادھر کے مسئلے پوچھے پوچھا تحریر بیعت کا کاغذ لکھ کر روانہ کیا۔ ان دنوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں تشریف لے گئے ہوئے تھے وہاں ہی روانہ کیا گیا۔

رات کو خواب میں عبدالرحیم خان ڈار نے دیکھا کہ شہر مدینہ ہے ادھر سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ہیں ایک شخص ان کے پیچھے سفید ریش نورانی چہرہ ہے ہاتھ میں بہت سے کاغذات ہیں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ صاحب رسول اللہ کے پیچھے کون ہے کہا کہ یہی مرزا غلام احمد ہے جو کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ میں نے سنتے ہی دونوں صاحبان کو السلام علیکم کہا اور مسیح موعود کے ایک کاغذ پیش کیا جس پر میری بیعت لکھی ہوئی تھی۔ حضرت اقدس نے حکم فرمایا کہ یہ کاغذ مدینہ منورہ کے پیچھے لے جاؤ۔ وہاں دو قبریں ہیں ایک رسول اللہ کی اور دوسری میری۔ میری قبر کھلی ہے انہیں اور بھی بہت سے کاغذات ہیں۔ یہ بھی ڈال آؤ۔ تمہاری بیعت قبول ہے۔ جس وقت خان صاحب نے خاکسار کو یہ خواب سنائی۔ میں بے اختیار رونے لگا۔ اور دل میں گذرا کہ شاید خداوند کریم نے پیارے اپنے کو بلا لیا۔ اس کے بعد چوتھے روز بذریعہ تار سن لیا کہ حضرت اقدس رحلت فرما گئے اور خط بھی انہی دنوں میں لاہور حضرت اقدس کو ملا جب دنیا فانی چھوڑنے کے دن قریب تھے۔

صاحبو! یہ میں نے تمام احوال ان دنوں سے لکھ رکھا ہوا تھا۔ مگر تشویش سے بھول گیا تھا۔ اب یاد آیا۔ براہ نوازش اس میرے مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں شائع کر دیں۔ والسلام

رقیمہ نیاز۔ خاکسار مسعود احمد۔ اسلام آباد کشمیر

آسٹریلیا سے ایک خط

آسٹریلیا کی آبادی سب انگریزوں سے بھری ہوئی ہے مگر اس تاریکی میں اور اتنی دوری میں بھی خداتعالیٰ نے اس ملک میں دو احمدیوں کو اپنے فضل و کرم سے متبعین کیا ہے ایک برادرم مکرم حسن موسیٰ خان صاحب

میاں محمد بخش صاحب اصل ساکن لاہور ہیں۔ یہ ہر دو صاحبان اس جگہ سوداگر ہیں اور اپنے سلسلہ کے پکے شخ ہیں جن سوسئی نمایاں کے احوال سے ناظرین کسی قدر آگاہ ہوں گے کیونکہ اخبارین پہلے بھی ان کا ذکر آچکا ہے انہوں نے بڑی ہمت سے حضرت مسیح موعود کے آخری پیام صلح میں سے منتخب فقرے لیکر ایک مناسب تمہید کے ساتھ وہاں کے ایک مشہور سربرآوردہ انگریزی روزانہ اخبار بنام "دی ویسٹ اسٹریلیا" مورخہ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۸ء میں شائع کرایا ہے جس میں اونہوں نے وہاں کی پبلک پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعوی اور کام اور اس کی مخالفت اور آپ کی کامیابی کو مختصر طور پر بیان کیا ہے اور حضرت عیسےٰ کی وفات کے مسئلہ کو بھی بڑی خوبی سے لیا ہے اس اخبار کا وہ حصہ ہمارے پاس بھی آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے اور ایسے نیک کاموں میں مستعدی کے ساتھ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ برادر مکرم کچھ عرصے سے مرض ضیق النفس سے تکلیف میں رہے ہیں۔ امید ہے کہ احباب ان کے واسطے دعا فرمائیں گے۔

ریویوز

۱۔ **کنز الطغراء**۔ ایک سو دس صفحے کی کتاب ہمارے پاس بغرض ریویو پہونچی ہے۔ میں مولوی محمد رفیع رضوی کالی نے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نصر من اللہ وفتح قریب۔ و قل ہو اللہ احد وغیر ذلک آیات واحادیث واقوال کو خط طغرا میں نہایت عمدگی سے مرتب کیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

۲۔ **شرح چہل کاف**۔ یہ چند سطروں کی ایک دعا ہے جسے غوث الاعظم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس میں چالیس کاف ہیں۔ اس لئے اسے چہل کاف کہتے ہیں مولانا نجم الدین نے اس کی بہت عمدہ شرح لکھی ہے اور پھر اس دعا کے نقش تعویذ و فوائد وغیرہ بھی لکھے ہیں۔ جن سے ہمیں گو اتفاق نہیں مگر ان مضامین کے لئے بہت کچھ دلچسپی کا موجب ہیں جو ان کے متعقد ہیں۔ حجم ۲۸ صفحہ قیمت ۲؍

۳۔ **احسن الاذکار فی مناقب غوث الابرار**۔ حجم ۱۲۰ صفحے۔ قیمت نامعلوم۔ نواب محمد علی خان صاحب رئیس رامپور کی تصنیف۔ افسوس مسلمان اکثر بزرگی کے لئے قائل ہیں۔ کہ وہ جب کسی بزرگ کے سوانح لکھنے بیٹھتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ اس کیریکٹر کو دوسروں کے لئے نمونہ پیش کریں ایسی باتیں اس کی ذات سے منسوب کرتے ہیں کہ جس سے وہ شخص بشریت کی حد سے نکل جاوے اس کتاب میں سید عبد القادر جیلانی کی کرامتیں بھی کچھ عجیب قسم کی ہیں۔ ۴۰ سال ایک وضو سے عشا اور صبح کی نماز پڑھی۔ چڑیا نے شور مچایا تو آپ کو اس پر غصہ آیا اس کا سر کٹ کر نیچے آپڑا۔ خیر بعض باتیں مفید بھی ہیں۔ چھپوائی کاغذ عمدہ ہے۔ یہ تینوں کتابیں دفتر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے ملینگی۔

۴۔ الیٹ اینڈ ویسٹ خالق باری مصنفہ مولوی احمد الدین صاحب حجم صفحہ ۴۶ انگریزی کے ساتھ اردو ہندی فارسی معنے بھی موجود ہیں) اور انگریزی کے سپیلنگ بھی لکھے گئے ہیں یہ رسالہ بہت سی زبانوں کے ضروری الفاظ جاننے کے لئے بہت مفید ہے۔ ۴؍

۵۔ **ظالم پنجاب**۔ ایک سو بیس صفحے کی کتاب جس میں عورتوں کا حق وراثت آیات واحادیث سے مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے مختلف علماء کے فتاوی موجود ہیں یہ کتاب دفتر سلطان محمود نمبر ۱۲ لوہچیت پور روڈ کلکتہ سے طلب فرمائیے۔

نجد سے ایک خط

یہ خط شیخ نجد (نواح حجاز) ابن سعود کی طرف سے ہمارے مکرم سید عبد الحی عرب کے پاس آیا ہے۔ جس کا اصل معہ ترجمہ کے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ امید ہے ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ اور دوسرے اخبار والے بھی اس پر غور کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الی جناب الاحشم جناب الشریف سیدنا السید محمد عبد الحی العربی المحترام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ثم لا یخفی علی حضرتکم ان سلطنۃ الروم قد تبدلت فی ھذہ الایام الی مجلس الشوری وقام کل قطر من الاقطار یطلب ما یستحقہ لان المساوات بین الامۃ عین المواسات ونحن ایضاً قد سررنا بذالک ولکن لما رأینا المادتین فی قوانینھم فقد حزنا وتکدرنا الاولی منھما انھم جعلوا لسان الکتاب الکریم ولسان النبی الرحیم ورائ ظھورھم کانھم فی جانب والاسلام فی جانب لانھم قالوا لابد للذی یدخل فی مجلس النواب ان یکون ماھراً فی لسان الترکی والثانیۃ انھم شرطوا تعلیم لسان الترکی لازماً فی مدارسھم وقد علمت ان ھاتین المادتین من اکبر المصائب علی دیننا الاسلام لان النتیجۃ بینۃ وھی محو لسان العربی من صفحات العالم فلا یخفی علیک نحن الآن قد قمنا قیام رجل واحد علی طلب حقنا بل حق جمیع المسلمین الذین یدینون بدین الکتاب والسنۃ ولا یخفی علی جنابکم ایضاً نحن لا نھجم ولا نسلم حتی یجعلوا لسان العربی لازماً فی جمیع المدارس وایضاً یفرزوا لنا حجاز نادعرفنا من حکومتھم ان کانوا اسلاماً ولا نشن علیھم الغارات نخرجھم من الغارات اذلۃ صاغرین وانا بعون اللہ الجلیل مؤیدون منصورون لان دیننا دین اللہ ولساننا قد نزل بہ کتاب اللہ قال تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام وقال بلسان عربی مبین فیا سیدنا بحق جدک المرسل ان تشیع ھذہ الاسطر فی جرائد اھل الھند لیعلم اخوننا المسلمون اننا لسنا من المعتدین علی احد بل نطلب حقاً یرید المخالف ضیاعہ وھذا الحق لیس لنا خاصۃ بل لجمیع اخواننا المسلمین لانہ اذا ضاع لسان العربی فقد یضیع الاسلام ویابی اللہ ذلک ما دامت قوائم سیوفنا فی ایدینا وما دام اخواننا المسلمون یوازروننا ثم نخبرکم بکلمۃ اخری انا نعتقد فی دولۃ البریطانیۃ الانصاف فنحن نطلب منھا الانصاف فیما بیننا وبین الروم والسلام

خیر ختام۔ ابن سعود شیخ نجد ۲۷ محرم سنہ ۱۳۲۷ھ

ترجمہ

آپ سے یہ بات مخفی نہیں کہ سلطنت روم میں پارلیمنٹ قائم ہوگئی ہے ادھر ایک صوبہ اپنے اپنے حقوق طلب کر رہا ہے کیونکہ حریت اور مساوات اس امر کی متقاضی ہے کہ ایک دوسرے کی ہمدردی اور حق رسانی ہو۔ ہم کو بھی یہ صورت معاملات دیکھکر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ مگر پارلیمنٹ کے قوانین میں دو باتیں ایسی ہیں جن سے ہم کو رنج پہونچا ہے اول تو یہ کہ انہوں نے اس زبان کو جو کہ کتاب کریم اور نبی رحیم کی زبان ہے۔ کچھ اس طرح پس پشت ڈالدیا ہے۔ کہ گویا اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں کیونکہ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ جو مجلس النواب (   ) میں داخل ہوگا اس کے لئے زبان ترکی کا عالم ہونا ضروری ہے دوم یہ کہ انہوں نے اپنے مدارس میں ترکی زبان کی تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ دو باتیں دین اسلام کے لئے کم مضر نہیں نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اس طرح زبان عربی صفحہ ہستی سے ناپید ہو جائیگی۔ پس اب سب پر واضح ہے کہ ہم یکزبان ہو کر

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(رکوع نمبر اوّل)

سیقول السفہاء ۔ یہ بڑی یاد رکھنے والی بات ہے کہ عیب چینی بہت بُری بات ہے۔ میں چھوٹا بچہ تھا۔ تو ایک کتاب مینے پڑھی جس کا نام دل بہلاؤ تھا اس میں سے دو کہانیاں مجھے یاد ہیں ایک یہ کہ حضرت مسیح کہیں جا رہے تھے آپنے ایک مُردہ کتا دیکھا تو کسی نے کہا کہ دیکھئے کیا خراب شکل ہے آپنے فرمایا اس کے دانت بہت خوبصورت ہیں کتاب والا اس کہانی سے یہ عمدہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اچھے آدمی خوبیوں کی طرف نظر رکھتے ہیں مگر بُرے جنھیں میں بدقسمت کہوں گا۔ نکتہ چینیوں کی طرف جاتے ہیں پھر ایک اور کہانی لکھی ہے کہ ایک سور آتا تھا مسیح دیوار کی طرف ہو گئے اور کہا کہ آپ سلامتی سے نکل جاویں۔ کسی نے کہا کہ ایک سور سے ایسا ادب ۔ فرمایا ۔ میں زبان کو درست رکھتا ہوں۔

تین قومیں دنیا میں ہیں۔ ایک عیسائی ۔ انہوں نے تمام انبیاء کے معاصی کو ریکارڈ کیا ہے معصوم نبی کے نام سے جو رسالے لکھتے رہتے ہیں ان میں مقدس لوگوں کی اس قدر عیب چینیاں ہوتی ہیں کہ ان کو دیکھ دیکھ کر ہماری کتابوں میں بھی بدگمانیاں پھیل گئی ہیں اس کا نتیجہ دیکھو کہ خود یہ قوم فسق و فجور میں مُبتلا ہو گئی ہے حتیٰ کہ شریعت کے قانون کا نام لعنت رکھا ہے اور زنا کوئی جُرم ہی نہیں ہے۔ دوم ۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں چند شریر النفس لوگوں نے دنیا کے لئے دین کا جھوٹا پیرایہ اختیار کر کے غلط فہمیاں پھیلائیں ۔ اور مومنوں کے دو فریقوں میں سے ایک کی عیب چینی کر کے ان میں فساد ڈلوایا یہ لوگ تمام صحابہ ۔ تابعین ۔ ازواج النبی کو فاسق فاجر ۔ ظالم ۔ کافر کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے ایک مفسر نے لکھا ہے۔ آدمؑ سے لے کر اینڈم تک کوئی گناہ نہیں جو کہ ایک عمر نے اور دوسرے نہ کیا ہو تمام اہل بیت پر تبرا کرتے ہیں۔

تیسری قوم آریہ کی ہے ۔ ان کی نظر بھی عیب ہی پر پڑتی ہے اپنی خوبی کے اظہار کا کوئی ذریعہ نہیں۔ ہاں دوسرے مقدسوں کو گالیاں سُناتے ہیں ایکی سزا انہیں یہ ملی کہ خود نیوگ کا مسئلہ ان میں جاری ہوا ۔ جو فسق و فجور کی جڑ ہے۔

یہ تین قومیں میں نے دیکھی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کہ انہوں نے اس بدگوئی کا نتیجہ نیک نہیں اُٹھایا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگوں کو عیب شماری کا شوق ہے مگر میں سچ کہتا ہوں ۔ اور اپنے مشاہدے سے کہتا ہوں کہ جو دوسروں کے عیب از راہ تحقیر نکالتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک خود اس عیب میں مُبتلا نہ ہو جائے اس رکوع میں بھی ایسے ہی لوگوں کا ذکر ہے۔

سفہاء ۔ جمع سفیہ ۔ ثوب سفیہ ۔ وہ ردی کپڑا جو بہت ہی خراب ہو ۔ سفیہ کہتے ہیں اُس شخص کو جو دینی دنیوی عقل عمدہ نہ رکھتا ہو ۔ قرآن کریم میں ہے۔

لا تؤتوا السفہاء اموالکم ۔ یہ کام سفہاء کا ہے کہ دوسرے کی عیب شماری کرتے رہیں اور ہر وقت اعتراض ہی کرتے رہیں۔

ما ولّٰھم ۔ کس چیز نے ہٹا دیا ان کو۔

کذٰلک ۔ بسبب ایسی ہی باتوں کے ۔ اسی لئے اپنی تدبیروں سے یہاں کذٰلک کے یہی معنے ہیں۔

اُمّۃ وسطاً ۔ اعلےٰ درجہ کے لوگ۔

شھداء ۔ نگران

لنعلم ۔ تا ہم دیکھیں

ممّن ۔ ان لوگوں سے الگ کر کے

ایمانکم ۔ تمہاری نمازوں کو

حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ معظمہ میں تھے اس وقت بیت المقدس کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ ہر قوم میں ایک نہ ایک مسئلہ بہت عزیز ہوتا ہے اور اس پر سب قوم متفق ہوتی ہے ۔ دیکھو ۔ ہندو ہیں ان میں ۔ جھوٹ فریب ۔ دغا ۔ زنا ۔ شراب سب کچھ ہے مگر ایک مسئلہ ہے ان میں قومیت کا کہ برہمن کھتریوں سے بیاہ نہ کرے ۔ کھتری شودروں سے الگ رہیں۔ اس مسئلے کے کوئی خلاف نہیں کرتے۔

ایک مسلمان جھوٹ بولتا ہے ۔ چوری کرے ۔ دغا دے ۔ حرامخوری سے مال چھین لے سب کچھ کرے مگر مسلمان ہی سمجھا جاتا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان سور کھا لے ۔ تو میں نہیں سمجھتا اُسے کوئی مسلمان کہے ۔ حالانکہ دوسری حرام چیزوں کے مرتکب ہونے سے ایسا نہیں سمجھا جاتا۔

اسی طرح عرب والوں میں ایک مسئلہ تھا اور وہ مکہ معظمہ کی تعظیم کا تھا وہ ہر بدی کا ارتکاب کر لیتے تھے مگر کبھی مکہ پر چڑھائی نہ کرتے ۔ نہ چڑھائی تو درکنار اس کے حدود میں شکار نہ کرتے کوئی پناہ لیتا تو پھر اس سے تعرض نہ کرتے ۔ قرآن کریم میں اسی لئے اطعمھم من جوع وآمنھم من خوف اور یتخطف الناس من حولھم فرمایا یہاں تک ادب تھا کہ مکہ میں آمد و رفت کے موسم تمام جنگ موقوف ہو جاتے تھے۔ ایسے موقعہ پر اللہ نے دل میں ڈالا کہ کعبہ قبلہ ہونا چاہیئے ۔ مگر چونکہ وہاں بُت پرستی تھی اور یہ دین محض توحید تھا اس لئے پہلے اجازت نہیں ملی ۔ پھر جب مدینہ

لئے۔ تو وہاں یہودی بیت المقدس کی تعظیم کرتے تھے اس وقت ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ ... کہ قبلہ بنایا گیا تا معلوم ہو کہ من یتبع الرسول۔

تقلب وجھک فی السماء۔ تیری توجہ اس بات کی طرف کہ آسمان سے وحی نازل ہو اور آخری قبلہ ٹھہرے۔

بکل آیۃ۔ ۱۲ باب پیدائش۔ یسعیاہ ۴۲-۴۵-۶۰ بیت اللہ کے اعزاز کی بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جو مکہ کے متعلق ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم خواہ کس قدر آیات پیش کرو یہ مانیں گے نہیں تیری کیا مانیں ان میں اپنا اتفاق نہیں۔

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ انسان بیٹے کو پہچانتا ہے اور اسے اپنا بیٹا مانتا ہے حالانکہ اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر مشکلات کا سامنا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس کے نطفے سے نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنی حد تک تو ہم سمجھا چکے ہیں کہ جتنی باپ بیٹے کے لئے ثبوت درکار ہے اور اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر کئی شبہات ہیں۔

۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۲)

ولکل وجھۃ ھو مولیھا۔ توجہ دو طرح کی ہے۔ ایک یہ کہ کسی طرف کو منہ کرنا دوسرے یہ کہ کسی کی پرستش کرنا۔

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مسلمان سنگ اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ میں نے کہا کیا تم کسی کے بوسہ لینے کو پرستش سمجھتے ہو؟ پھر اس نے کہا کہ تم قبلہ کی طرف منہ جو کرتے ہو میں نے کہا کہ تم میری طرف مونہہ کر کے کھڑے ہو کیا یہ پرستش ہے پھر نماز کے تمام ارکان کی طرف خیال کرو۔ کعبہ کی طرف منہ نہیں رہتا بلکہ رکوع میں زمین کی طرف ہوتا ہے دائیں بائیں بھی مونہہ ہوتا ہے پس کسی کی طرف مونہہ کرنا اور بات ہے اور پرستش کرنا اور بات۔ پھر یہ کہ مکہ معظمہ کی نسبت نہ کوئی خواہش ہے نہ کوئی درخواست مکہ معظمہ سے ہوتی ہے نہ کوئی اس سے التجا کرتے ہیں ہاں حضرت نبی کریمؐ کے روضہ مقدسہ کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھتے ہیں لوگ یہ خیال کر سکتے تھے کہ یہ نبی کی پرستش کرتے ہیں مگر جو لوگ مکہ کے درمیان ہوتے ہیں ان کی اور خصوصاً حنفی مصلی والوں کی تو مدینہ کی طرف پیٹھ ہوتی ہے۔

انسان کی ایک رُوح ہوتی ہے رُوح کا آگا پیچھا دایاں بایاں کچھ نظر نہیں آ سکتا پس جو عبادت روح سے متعلق ہے اس کے ساتھ جہات کو کوئی تعلق نہیں مگر جسم میں چونکہ جہات ہیں اس لئے اس کے لئے عبادت میں ہی ایک جہت کی ضرورت تھی توجہ الی القبلہ سے یہی مقصود ہے کہ مسلمان اپنی عبادت میں خدا تعالیٰ کے فرمان کی پابندی کر کے پورے موحد اور فرمانبردار ہونے کا ثبوت دیتا ہے کہ میری اپنی کوئی خواہش نہیں دیکھتے کہ تیرے حضور کھڑا ہونے میں بھی، پھر یہ کہ مسلمان اس لئے اس طرف منہ کرتے ہیں کہ حکم کہ سے صادر ہوا۔ اس لئے اسی طرف توجہ کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ کچھ بھی بڑی اچھی چیز ہے کوئی کسی طرف کوئی کسی طرف منہ کر لیتا تو یہ بات اچھی نہ ہوتی۔ بلکہ یہ امر افتراق کا موجب ہو جاتا۔ عبادت کے لئے ایک نہ ایک جہت ضرور اختیار کرنی پڑتی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کو چھوڑا ان کو پتھروں اور درختوں کی پرستش کرنی پڑی ہے۔ ہندوؤں میں ایک فرقہ ہے جو لنگ پوجا کرتے ہیں۔ دوسرا گروہ جلہری کی پوجا کرتا ہے ایک ہندو رئیس نے ایک مندر بنایا اور اس میں تین لاکھ لنگ اور تین لاکھ جلہری کی مورتیں بنا کر رکھیں کیا تعجب ہے۔

این ما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا۔ جہاں کہیں تم ہو گے اسی طرف مونہہ کرو گے تو پھر گویا تم سب کو اکٹھا کیا۔ شاہ عبد العزیز صاحبؒ جو ہمارے شیخ المشائخ ہیں۔ ایک دلچسپ نکتہ لکھا ہے۔ کہ خداوند کریم نے مکہ معظمہ ہمارا جائے توجہ بنایا۔ کعبہ میں چار مصلے ہیں۔ حنفی لوگ کہتے ہیں (جن کا مصلے شمال جانب ہے) کہ ہم اسی طرف اور اسی طرح سے نماز پڑھتے ہیں جس طرف سے رسول کریم نے پڑھی یعنے ہماری پیٹھ بھی اسی طرف رہتی ہے جدھر رسول کریمؐ کی۔ شافعی کہتے ہیں۔ کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی کی تعمیل ہم ہی کر رہے ہیں کیونکہ ہمارا مصلے اس کے قریب ہے۔ حنبلی کہتے ہیں۔ ہمارا مصلی سنگ اسود کے قریب ہے۔ مالکی۔ ان سب کی تردید کرتے ہیں مگر تاہم ان سب کی توجہ تو ایک ہی طرف ہے۔ ما اللہ بغافل عما تعملون میں غالباً انہی چار مصلوں کی نسبت پیشگوئی تھی

المسجد الحرام۔ بعض ملکوں میں جب کسی غیر ملک کے لفظ جاتے ہیں تو ان کے معنے ہی بدل جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ حرام کا لفظ ہے۔ یہ ہمارے ملک میں برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے حالانکہ عربی زبان میں حرام بڑی عزت کے لئے استعمال ہوتا ہے ایک کنجنی نے مسجد بنوائی ایک ظریف نے اس کی تاریخ نکالی۔ بیت الحرام یہ بہت بری بات ہے۔ کہ اچھے لفظوں کو برے معنے میں لایا جاوے۔

حجۃ۔ الزام نہ رہے کہ تم ابراہیمی ملت کے مدعی اور توجہ کعبہ کی طرف نہیں کرتے

واخشونی۔ یہ بہت ضروری نصیحت ہے کہ کسی سے ڈر کے گناہ کا ارتکاب نہ کرو ڈر رکھو ایک اللہ کا۔

یزکیکم۔ وہ اس کوشش میں ہے کہ تم میں سے ایک مزکی گروہ پیدا ہو جائے

الحکمۃ۔ پکی باتیں۔

واشکروا لی۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

۴۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ جہاں تک میں نے تجربہ کیا ہے۔ دکھوں رنجوں۔ مصیبتوں وغیرہ مسائل کے صاف کرنے میں اور پیش آمدہ امور کے متعلق فیصلہ دینے میں اللہ جل شانہ نے جو راہ انسان کو دکھائی ہے۔ اس سے بہت کم لوگ کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک راہ کا بیان ذکر ہے۔

فرماتا ہے اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو استعانت کرو تو اللہ سے اور وہ بھی صبر و صلوٰۃ سے۔ صبر سے مراد ہے روزہ اور بدیوں سے بچنا اور صلوٰۃ سے مراد ہے دعا ہر ایک تم میں سے اس بات پر غور کرے کہ لوگ اپنے مقصود کے پورا کرنے کے لئے

باریک درباریک فکر کرتے ہیں یہاں تک کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رستہ میں انگلی اِدہر اُدہر کہاتے جاتے ہیں کہ ہم یہ کریں گے وہ کریں گے۔ مگر یہ طریق جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدیوں سے بچکر روزہ رکھ کر جناب الٰہی میں خشوع وخضوع سے دعا کریں اس طریق پر انبیاء کے سوا دوسرے لوگ کم چلتے ہیں۔

ان اللہ مع الصابرین۔ ایسے لوگ جو صبر سے اور دُعا سے استعانت کرتے ہیں اُن کے ساتھ ہم ہو جاتے ہیں۔

مَیں نے مشکل سے مشکل اُمور میں اس طریق کا تجربہ کیا اور میں شہادت دیتا ہوں۔ کہ

لم اکن بدعائك رب شقیاً

افسوس کہ مسلمانوں کے پاس ایسا عمدہ نسخہ ہو اور پہر بھی وہ ناکام رہیں۔ کسی کو بیبیوں کی نسبت شکایت کسی کو قرض کی نسبت کسی کو عدم ترقی کا شکوہ۔ یہ سب کچھ کیوں ہے؟ اس لیے کہ استعانت کا یہ طرز چھوڑ دیا۔ جب سلطنت اسلام موجود تھی تو اس قوم کی حالت کو ایک شخص کا نقشہ کھینچا ہے

شب چو عقد نماز بر بندم ✦ چہ خورد بامداد فرزندم

اس وقت کا یہ حال ہے تو آج جو کچھ ہو تھوڑا ہے۔ دنیا طلبی نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے ایک سلمان بادشاہ دہلی سے ملتان جاتا تہا۔ خواجہ فرید الدین سے اس کے وزیر کو عقیدت تہی اپنے پیر و مرشد کے آگے کچھ نقد روپیہ اور کچھہ کاغذ رکھے نقد روپیہ تو خواجہ صاحب نے لیا اور گاؤں کی نسبت پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ دس گاؤں بطور جاگیر پیش کرتا ہوں تا لنگرخانہ وغیرہ کے خرچ میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ فرمایا اس کو اُٹھالو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس قوم میں زمینداری کا سامان آجائے وہ ذلیل ہو جاتی ہے۔

قرآن شریف سے استنباط فرمایا ہے جہاں یہودیوں کا واقعہ بیان فرمایا۔ کہ اھبطوا مصراً فان لکم ما سألتم اور پھر ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور تنگی معیشت کا ذکر کیا۔ کہ اتنے روپیہ کے سوا میرے پاس کچھہ نہیں۔ ہنس کر کہنے لگے کہ میرے گھر ساری عمر میں اتنا کبھی جمع نہیں ہُوا۔

یہ عجیب کیمیا ان کے پاس موجود تہی۔ اہل اللہ لوگ اپنی خواہشیں بہت مختصر رکھتے ہیں اور پھر انہیں حصول مطالب کا ایک گُر آتا ہے اور وہ گُر یہی ہے۔ جو اوپر بیان ہُوا۔

اموات۔ جو لوگ خدا کی راہ میں مقابلہ کرتے ہیں اور اس حالتمیں فوت ہو گئے یہ مت کہو کہ وہ اپنی عمریں برباد کر گئے۔ وہ عمریں برباد نہیں ہوئیں ان کے اعمال غیر منقطع ہیں اس لئے انہوں نے حیات جاوید پائی۔

لنبلونکم۔ اس کے معنے ہیں ضرور ضرور ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم تمہیں انعام دینا چاہتے ہیں۔ مگر کچھہ تھوڑا سا خوف دیکر

خوف۔ صوفی کہتے ہیں آلٰہی خوف۔ فقہاء کے نزدیک یہ معنے ہیں کہ اکل حرام سے خوف اور شافعی کہتے ہیں۔ جہاد کی تکالیف کا خوف۔

جوع۔ اس کی بھی تین صورتیں ہیں۔ (۱) روزہ (۲) مال حرام ملتا ہے تو نہ لے اور اگر اسکے نہ لینے سے فاقہ آتا ہو تو اس فاقہ کو مقدم کرکے اسے برداشت کرے (۳) بعض وقت اپنے پیٹ کو خالی رکھہ کر دینی امور میں امداد دے۔

نقص من الاموال۔ اموال کی کمی کی بھی کئی صورتیں ہیں (۱) اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا (۲) رشوت۔ حرامزدگی۔ باطل سے مال ملتا ہے اُسے نہ لیا۔ غرض نقص من الاموال ہوتا ہے زکوٰۃ دینے سے۔ حرام سے بچنے سے یا کسی آلٰہی حکمت کی ماتحت کسی چیز کے قبضہ سے نکل جانے سے۔

والانفس۔ جانوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا۔

الثمرات۔ پھلوں کی زکوٰۃ۔ اور اس سے مراد اولاد بھی ہے۔

انا للہ۔ ایک شخص کا کوئی بہت پیارا مرگیا وہ بہت مضطرب تہا ایک دوست نے اسے آکر ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص نے کسی کے پاس جواہرات امانت رکھے تھوڑے دن بعد جب وہ واپس لینے کو آیا۔ تو اس نے رونا۔ چیخنا۔ چلانا شروع کر دیا۔ اس نے وہ شخص بولا جس کا بہت پیارا مرگیا تہا۔ کہ پھر تو وہ بڑا ہی بے وقوف تہا جو امانت کو واپس دیتے ہوئے روتا ہے۔ جب اس کے منہہ سے یہ بات نکلی تو اس کے دوست نے کہا آپ اپنی طرف نگاہ کریں۔ لڑکے بھی آپکے خدا کی امانت تھے۔ اگر خدا نے واپس لے لئے تو پھر جزع فزع کا کیا مقام ہے۔

انا الیہ راجعون۔ یعنے اگر خدا باوجود اس کا مالک اس کا بادشاہ اور اس کا خالق و رب ہونے کے کوئی چیز لے لیتا ہے۔ تو غم کی بات نہیں کیونکہ ہم نے بھی اسی کے حضور جانا ہے اور وہاں جاکر اس کا نعم البدل پانا ہے بلکہ اسی دنیا میں (؟)

میرے نو لڑکے لڑکیاں مرچکے ہیں۔ ہر ایک کے مرنے پر میں نے یہی خیال کیا ہے کہ آخر ایک دن ہم نے جدا ہونا تہا یا میں نے مرنا تہا۔ یا ان میں سے کسی نے۔ بہرحال ... خدا کے پاس جاکر پھر جمع ہونا تہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور بہت اولاد دیدی والحمدللہ

اولٰئك علیھم صلوٰت۔ صلوات کہتے ہیں کہ بدی کا اثر اور سزا جس بات پر مرتب نہ ہو ان خاص عنایات کا نام صلوات ہوتا ہے۔

رحمۃ۔ یعنے علاوہ ان خاص عنایتوں کے عام رحمتوں میں بہی حصہ ملتا ہے یہ تو ایک دعوےٰ تہا۔

اب اس کا ثبوت بیان فرماتا ہے۔

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ ہاجرہ نام ایک عورت تہی جو میری تحقیق کے مطابق ملک مصر کی ایک شاہزادی تہی۔ ابراہیم کی کرامتوں کو دیکھہ کر بادشاہ نے اپنی لڑکی ابراہیمؑ کے نکاح میں دیدی۔ نوجوان اور خوبصورت اور باکرہ تہی اس وقت ابراہیم کی عمر ۸۶ سال تہی جبکہ وہ حاملہ ہوئی۔ میں بہت ہی مختصر سناتا ہوں کہ پہلی بی بی نے اسے نکلوا دیا اس پر اللہ سے مکالمہ ہُوا۔ کہ کیوں نکلی۔ آپ نے عرض کیا کہ بڑی بی بی رہنے نہیں دیتی۔ خدا نے فرمایا۔ واپس جاؤ اور اسکی فرمانبردار ہوکر رہو اس صبر کے بدلے میں ہم تمہیں ایک لڑکا دیں گے جس کی اولاد تمام جہان کے لئے موجب ہدایت ہوگی اور آسمان کے تارے اور ریت کے ذرے گننے آسان ہونگے مگر تیری اولاد کو کوئی نہ گن سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ پھر جب دوبارہ اس بی بی ہاجرہ کو دکھہ دیا۔ تو ابراہیم انہیں مکہ میں چھوڑ گئے۔ ابراہیم سے پوچھا۔ کہ ہمیں کس کے سپرد کرتے ہو آپ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ پھر پوچھا کہ کس کے حکم سے یہاں لائے ہو۔ فرمایا۔ خدا کے حکم سے اس پر اس نیک بخت صابرہ بی بی نے کہا تو پھر اب تمہاری

ضرورت نہیں۔ اس بی بی کے پاس نہ روپیہ تھا نہ مال اسباب تھا نہ مویشی تھے بچہ بھی چھوٹا تھا وہاں کوئی غمگسار نہ تھا۔ درندوں کا بھی ڈر تھا کوئی آبادی بھی نہ تھی مگر اس صبر کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج تک ایک عظیم الشان شہر آباد ہے جو کروڑ ہا مخلوق کا ملجا و ماوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے نام کے لئے صبر کرکے اس کے نتائج سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ صفا و مروہ سے جاکر یہ شعور یہ معرفت حاصل کریں کیونکہ وہ مقام اللہ کی طرف سے صبر کے نتائج کے شعور کے حصول کا ذریعہ مقرر شدہ ہے جو حج کو نے جاتے وہ ذرا وہاں چل کر پھر کر دیکھ کہ ہمارا فضل اس صابرہ پر کیسا ہوا۔ ہم کیسے قدر دان ہیں۔

۶ ۔ مارچ ۱۹۰۹ء
(رکوع نمبر۲)

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ اُوپر کی آیات میں کفار پر لعنتوں کا ذکر ہے۔ اب ان سے بچنے کا ایک نسخہ بتلایا ہے۔ (۱) اللہ کی طرف جھک جانا جو اپنی ذات وصفات میں یگانہ ہے۔ یہاں اس معبود کی دو عظیم الشان صفتوں کا ذکر ہے

الرحمان۔ بلا مبادلہ رحم کرنے والا

الرحیم۔ سچی محنتوں کو ضائع نہ کرنے والا۔ بلکہ ان پر ثمرات مرتب کرنیوالا۔

آپ اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیتا ہے۔ پہلا ثبوت۔ آسمان و زمین کی پیدائش ہے اور رات و دن کا اختلاف۔ ایک چھوٹی سی پیالی انسان کسی کے پاس دیکھے تو یہ کبھی وہم میں نہیں آتا۔ کہ خود بخود بن گئی تو اتنا بڑا آسمان و زمین دیکھ کر یہ یقین کیوں حاصل نہ ہو کہ ان کا پیدا کرنے والا بھی کوئی ہے۔

پھر یہ فطری بات ہے کہ جب مختلف اشیاء کو خاص ترتیب سے رکھا ہُوا دیکھتے ہیں تو ایک بچہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ ان کا اس ترتیب سے رکھنے والا ضرور کوئی ہے۔ چہ جائیکہ ایک عقلمند انسان۔ آسمان کو دیکھے زمین کو دیکھے اس کی مختلف مخلوقات کو ایک خاص نظام میں دیکھے۔ دن رات کے کاموں میں ایک خاص انتظام نظر آئے اور پھر یہ نہ مانے کہ ان کا مرتب کرنے والا بھی کوئی ہے۔ میں تمہیں ایک قصہ سناتا ہوں۔

دارالسلطنت بغداد میں کچھ ایسے آدمی جمع ہوگئے جو دہریہ تھے ان میں سے چند آدمی ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ کے پاس آئے۔ جب امام صاحب نے انہیں اپنے مکان میں جمع ہوتے دیکھا تو نہایت متفکر چہرہ بنالیا۔ انہوں نے کہا۔ حضرت آپ کس خیال میں ہیں۔ ہم تو ایک مسئلہ دریافت کرنے آئے ہیں آپ نے فرمایا میں تو اس حیرت میں ہوں کہ یہاں بغداد میں لاکھوں آدمی رہتے ہیں ہر ایک کی ضرورت مختلف ہے کوئی چین سے کوئی حبش سے کوئی کسی اور بحری مقام سے وابستہ ہے پھر ہر ایک ضرورت کے لئے جہاز پر جہاز چلے آتے ہیں اور سنتا ہوں نہ ان پر کوئی ملاح ہے نہ ان کا کوئی مالک ہے۔ نہ انہیں کوئی چلانے والا ہے اس پر اس دہریہ جماعت کا بڑا بولا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے دماغ کو کوئی صدمہ ہو گیا ہے یہ

کام بغیر کسی مدبر بالارادہ کے نہیں چل سکتا اور نہ چل رہا ہے آپ نے فرمایا۔ بغداد کی کارروائی تو بغیر کسی مدبر کے نہ چلے مگر آسمان و زمین کا کارخانہ خود بخود چلتا ہے اس پر وہ بہت ہی نادم ہوئے اور چلے گئے۔ مجھے بھی کئی دہریوں سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ میں نے ایک دہریہ سے اس دری کی طرف اشارہ کرکے جس پر ہم بیٹھے تھے پوچھا اس کا بیل بوٹا کہاں سے پلٹ کر اوپر کیوں گیا ہے اس نے کہا۔ مدبر بالارادہ دری کے بننے والے نے اسے بیچدار بنالیا۔ میں نے کہا آپ نے اس دری کا بننے والا دیکھا۔ کہا نہیں مگر ایسی دریاں بنتے میں نے دیکھی ہیں۔ جب اسے سمجھا گیا کہ تم لوگ تو تماثل اجسام کے قائل نہیں۔ تو اس سے ہنس کر بات کو ٹالنا چاہا یہاں واختلاف اللیل والنہار تک تو اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیا۔

اب رحیمی صفت کا بیان ہوتا ہے پہلے تو جہازوں کو لو۔ جن سے لوگوں کو بہت نفع پہنچتا ہے۔ یہ دوسرے ممالک کے مالوں کو بائیکاٹ کرنے والے اور سودیشی تحریک کے بانی اس آیت کا انکار کرنے والے ہیں اگر ہم آج یہ تفریق کریں گے کہ فلاں ملک کی چیز خواہ کیسی اچھی ہو ہم نہیں لیتے۔ تو کل پھر بعض شہروں کو بائیکاٹ کرینگے۔ پھر مذہبی تفریق درمیان میں آئے گی۔ مسلمان کہیں گے ہم ہندوؤں کی نہیں خریدتے۔ اور ہندو کہیں گے ہم عیسائیوں سے یہ معاملہ نہیں رکھتے۔ پھر مذہبوں کی آپس میں تفریق ہوگی وہابی کہیں گے ہم حنفیوں کی بنی ہوئی چیزیں نہیں خریدتے اور حنفی کہیں گے ہم احمدیوں کی نہیں خریدتے۔ اس طرح تو بڑا فساد پڑیگا۔

پھر اُوپر سے پانی کا برسنا اور اس پانی سے فائدہ اٹھانا۔ یہ بھی رحیمی صفت کے ماتحت ہے۔ پھر جانداروں کا پیدا کرنا جو طرح طرح کی ضرورتوں میں ہمارے کام آتے ہیں کوئی بوجھ اٹھاتا ہے۔ کوئی ہل چلاتا ہے۔ کوئی حفاظت کرتا ہے کوئی غذا بنتا ہے

وتصریف الریاح۔ ہواؤں کے بارے میں بڑی بڑی کتابیں بنی ہوئی ہیں ایک ہوا ہے جو جہازوں کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک لیجاتی ہے۔ ایک ہوا ہے۔ جو ریل کو چلاتی ہے ایک گندگیوں کو صاف کرتی ہے۔ ایک بیماری کے جرم فنا کرتی ہے ہوا کی تعریف میں بھی خدا کی قدرتوں اور اس کے رحیم ہونے کے بہت سے نشانات ہیں پھر بادل جو آسمان و زمین میں مسخر ہے۔ گویا کہ وہ منتظر ہے۔ جو جناب الٰہی کا منتظر ہے جہاں اسے حکم ہو۔ پانی پہنچائے۔ یہ سب کچھ بیان کرکے فرماتا ہے کہ اولوالالباب کے واسطے درجہ ہے۔ معمولی عقل والے بھی اس سے اس نتیجہ تک پہنچ سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ رحمان و رحیم ہے۔ اس کا مد مقابل کوئی نہیں۔

حسن و احسان میں اس سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ پس عشق و محبت بھی اسی ذات سے سزاوار ہے اکثر لوگ ہیں جو کسی کی آن پر۔ آواز پر۔ اداؤں پر۔ مال پر جاہ و جلال پر علم و فضل پر حسن و خوبی پر لٹو ہو جاتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ یہ سب چیزیں فانی ہیں بہت سی عورتیں جو اپنے حسن دلآویز کی وجہ سے دوسروں کے ابتلا کا موجب تھیں۔ ایک وقت ان پر ایسا آیا کہ آتشک ہوئی اور ناک گر گئی بہت سے ایسے امراء ہیں کہ ایک دم میں غریب ہو گئے۔ بہت سے ایسے علماء ہیں کہ حواس باختہ ہو گئے پھر جس کمال کی وجہ سے انکی قدر ہوتی تھی وہ جاتا رہا تو کسی نے بات تک نہیں پوچھی*۔ پس جو مومن ہے وہ اپنا محبوب اللہ کو بناتا ہے وہ نہ اپنے پیر و مرشد

* والذین امنوا اشد حبا للہ

ایک سنیاسی صاحب کی کرامات

میرا ایک حقیقی عزیز عرصہ چار سال سے نامردی کی بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے سینکڑوں دوائیاں یونانی و انگریزی تیار کر کے استعمال کیں۔ اور بھی تمام ملک کے بعض بڑے بڑے اشتہاری حکیموں و ڈاکٹروں سے کئی قسم کے روغن و گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ اور بہت سا روپیہ خرچ کیا۔ مگر کسی دوائی سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر اتفاق سے ایک سنیاسی صاحب مجھ کو ملے۔ جنہوں نے کمال خوشی سے رحم فرما کر اور میرے پاس بیٹھ کر ایک عجیب گولیاں تیار کروا کر استعمال کروائیں۔ ان چالیس گولیوں کے کھانے سے بیس دن میں تمام بیماری اسکی جاتی رہی اور بہمہ وجوہ تندرست ہو گیا۔ ان مفید الخلائق گولیوں کو پوشیدہ رکھنا نامناسب سمجھ کر پبلک کے لئے یہ اشتہار چھپوا دیا ہے کہ کسی شخص کو خواہ کیسی بیماری نامردی یا سستی وغیرہ خواہ کسی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو ان گولیوں کو منگا کر اپنی بیماری کو رفع کرے۔ ان گولیوں کے استعمال سے جوانی و بچپن کی تمام پیدا شدہ خرابیاں نامردی و سستی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ سرعت وغیرہ دور ہو کر مادہ تولید پیدا ہوتا ہے۔ خواہ کیسا ہی گیا گذرا مریض لاعلاج ہو بیس دن میں نامرد سے مرد اور مرد سے جوانمرد تمام عمر کے لئے بنجاتا ہے۔ بلکہ بوڑھا آدمی بھی لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور ہو جاتا ہے اور تندرست جوان کی قوت بھی انکے استعمال سے آگے سے دگنی ہو جاتی ہے۔ ان گولیوں سے قوت مردمی ہمیشہ مستقل رہتی ہے۔ ان کا اثر عارضی نہیں۔ ان گولیوں کے برابر مقوی اور طاقتور زود اثر دوائی پچاس روپے خرچ کرنے پر بھی اور کسی جگہ سے بھی آپ کو نہیں مل سکیگی۔ ان گولیوں سے ہزاروں لاعلاج آدمی نامردی و سستی کی بیماری والے نامرد سے مرد پورے کامیاب لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور ہو گئے ہیں۔ ہمارا دعوے ہے کہ تمام ملک میں کسی اشتہاری حکیم یا ڈاکٹر کے پاس ایسی اکسیر اعظم مجرب دوائی نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے والی نہ ہوگی۔ ان گولیوں کا پارسل جس جگہ ایک بھی پہنچتا ہے انکے فائدے کی شہرت سنکر سینکڑوں آدمی منگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ان گولیوں کو بڑے بڑے نامی گرامی ڈاکٹروں حکیموں سنیاسیوں۔ اور عام لوگوں نے بار بار آزما کر ہزارہا سرٹیفکیٹ آپ سے آپ ان گولیوں کے پُرتاثیر اکسیر اعظم ہونے کے بھیجے ہیں۔ جو صاحب یہ گولیاں استعمال کریں گے۔ وہ ضرور قوت مردمی کا خزانہ عمر بھر کے لئے حاصل کرینگے جو صاحب میری اس سچی تحریر کو آجکل کے اشتہاروں کی طرح ناقابل اعتبار جانکر یہ گولیاں نہیں منگائیں گے وہ سراسر غلطی میں رہینگے۔ ہم نے یہ اشتہار آجکل کے بعض اشتہاری حکیموں کی طرح مبالغہ آمیز یعنی طمع کے لئے جھوٹ لکھ کر ناجائز طریق سے روپیہ کمانے کی غرض سے نہیں چھپوایا۔ اکثر آجکل لوگ دوائیں کے اشتہاروں کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے۔ مگر خیال کرنا چاہیئے۔ کہ سچی چیز کو بھی عام لوگوں میں ظاہر کرنے کا بغیر اشتہار کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ہر ایک صاحب کو بلاشک یہ تحفہ لاثانی گولیاں منگا کر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ گولیاں ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ یہ گولیاں معہ کاغذ ترکیب استعمال لکڑی کے چھوٹے سے بکس میں بند کر کے بھیجی جاتی ہیں +

قیمت } ان چالیس گولیوں کی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) ان گولیوں کی لاگت ہی حسب الارشاد سنیاسی صاحب کے لیجاتی ہے اور محصولڈاک چالیس گولیوں سے لیکر پانچ روپے کی گولیوں تک چار آنہ لگے گا جو بذمہ خریدار ہوگا +

تمام خطوط ہمارے نام مندرجہ ذیل پتہ پر آنے چاہئیں:-

مسٹر رام سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ (پنجاب)

۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء

مردہ زندہ کرنیوالا روغن

نامردی مٹنے کیلئے روغن طلا کی شیشی منگا کر استعمال کریں

واقعی لاغری مٹی کیلئے بیرونی مالش سے ایک ہفتہ میں

جن آدمیوں نے بچپن کی ناجائز حرکتوں یا جوانی کی مستی میں اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا ستیاناس کیا ہوا ہو۔ اور تمام پٹھے کمزور و سست ہو کر لاغری۔ کجی وغیرہ پیدا ہو گئی ہو ان کے لئے یہ طلا سنگ پارس کی طرح اکسیر اعظم ہے۔ اس روغن کی ایک شیشی کی ایک ہفتہ مالش سے تباہ شدہ رگوں۔ پٹھوں کی سستی۔ کمزوری۔ لاغری۔ کجی وغیرہ دور ہو کر آدمی پورا پورا طاقتور ہمیشہ کے لئے ہو جاتا ہے۔ ہزارہا آدمیوں پر تجربہ کیا ہے۔ مادرزاد نامردی کے سوا ہر قسم کی نامردی۔ سستی کمزوری وغیرہ دور کرکے شرطیہ نامرد سے مرد اور مرد سے بر امرد بنا دیتا ہے۔ یہ روغن نامردوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تندرست اچھے آدمی بھی ایک دفعہ استعمال کریں تو عمر بھر پھر کبھی کمزور نہ ہونگے اور بڑھاپے میں بھی انکی قوت مردانگی جوانوں کی طرح رہیگی۔ طلا تکلیف دینے والا نہیں۔ اسکے استعمال سے سوزش۔ پھنسی۔ آبلہ نہیں ہوتا۔ اور نہ پٹی باندھ کر بیکار بیٹھنا پڑتا ہے۔ یہ طلا چالیس چیزوں کا روغن بذریعہ پتال جنتر تیار کیا جاتا ہے۔ اس لاثانی بےضرر طلا کا دنیا بھر میں کوئی نظیر نہیں۔ اگر کسی اشتہاری حکیم کے پاس یہ طلا ہوتا تو وہ ضرور دس روپے قیمت سے کم پر فروخت نہ کرتا۔ مگر ہمارے ہاں اسوقت اس طلاء کی ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے (عہ) اس طلاء کی لاگت ہی لیجاتی ہے۔ محصولڈاک معاف۔ جو صاحب اس طلاء کے ہمراہ گولیاں منگائیں گے انکو گولیاں کا بھی محصولڈاک نہ دینا پڑیگا۔ **نوٹ**:۔ اس عجیب و غریب طلاء کو جلدی منگا لیویں۔ ورنہ پانچ روپے قیمت خرچ کرکے یہ طلا آپ کو منگانا پڑیگا۔ کیونکہ بیس ہزار آدمی کے صحتیاب ہونے کے بعد اس طلا کی قیمت پانچ روپے مقرر کردی جاویگی۔ طلاء منگانے کے لئے ذیل کے پتہ پر خط لکھئے +

شرم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ

ایک سو روپیہ انعام

جو اشتہار سنیاسی صاحب کی عطیہ گولیوں کا دوسری طرف درج ہے۔ ان گولیوں سے عرصہ پندرہ سال میں کئی ہزار لاعلاج آدمی صحت پا چکے ہیں اور بہت سے نئے گاہک جو آجکل کے اشتہاروں سے ڈرتے ہوئے ہمارے اشتہار کو بھی قابل اعتبار نہ جانکر گولیاں یا طلا نہ منگاویں وہ ہمارے پاس آکر شرطیہ ہماری گولیاں یا طلا استعمال کریں فائدہ ہونے پر یکصد روپیہ انعام مریض سے ہم لینگے۔ اگر مریض کو نہ فائدہ ہوگا تو یکصد روپیہ حرجانہ ہم مریض کو دیوینگے۔ یہ دعوے اپنی صداقت اور دوائی کے قابل تعریف پرتاثیر لاثانی ہونے کے کیا جاتا ہے۔ اسپر بھی جسکو اعتبار نہ آئے وہ ہندو ہندو اور مسلمان مسلمان ہی نہیں +

ایک ہزار روپیہ انعام کا چیلنج

ہماری گولیوں کے عرصہ پندرہ سال سے اشتہار چھپتے دیکھکر اور ان لاثانی گولیوں کی عالمگیر شہرت اور حد سے زیادہ عزت و بکری سنکر آجکل بعض دھوکہ باز آدمیوں نے ہمارے اس سچے اشتہار کی نقل کرکے بالکل جھوٹے اشتہار فرضی سنیاسیوں کی دوائی کے چھپوانے شروع کر دیئے ہیں۔ اور بعض اشتہاری حکیموں نے ہمارے اشتہار سے کئی فقرے لیکر اپنے اشتہاروں میں درج کرلئے ہیں اور ملک کے ہر ایک کوچے سے آجکل دیکھا کبھی مختلف رنگوں میں کسی طرح کے اشتہار اسی دوائی کے نکل رہے ہیں۔ ہمارے پاس روزانہ بیسیوں خط آتے ہیں کہ فلاں اشتہاری سے قوت کی دوائی منگوائی۔ لیکن بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔ افسوس آجکل دھوکہ باز اشتہاری طبیبوں نے دنیا کو سخت دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ پبلک کو نقلی و جعلی دوائیوں کے اشتہاروں سے بچنا چاہئیے۔ اور ہم ان جملہ اشتہاری حکیموں کو ڈنکے کی چوٹ یہ نوٹس دیتے ہیں کہ جس شخص کو اپنی دوائی پر سب سے زیادہ بھروسہ ہے وہ مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ پر آکر چند لاعلاج مریض نامردی والوں کا معالجہ کرے اور فیصلہ کیلئے وہ خود مریض اور چند معتبر آدمی بطور منصف مقرر کئے جاویں۔ جسکی دوائی بے اثر ثابت ہو اس سے ایک ہزار روپیہ بطور تاوان وصول کرکے اس شخص کو دیا جاوے جسکی دوائی اکسیر نامردی و سستی کے لئے تیر بہدف ثابت ہو اور پبلک میں مشتہر کرکے سچے جھوٹے اشتہاروں کی قلعی کھولی جاوے +

شرم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ

انتخاب الجرائد

افغانستان کی ترقی ـ ۵۰ مدارس حبیبیہ یونیورسٹی سے ملحق ہوچکے ہیں۔

افغانستان میں لوہے ـ سیسہ ـ تانبے اور دوسری دھاتوں کی کانیں موجود ہیں۔ سنگ مرمر اور پتھر کی دوسری کانوں پر کام شروع ہوگیا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ توجہ کوئلہ کی کانوں پر ہے۔

زراعت ـ سراس کرہی نر مجلس نے مزارعان کو آلات کشاورزی کے ذریعے سے ترقی دینے کا ارادہ کیا ہے ا

افغانستان کے مختلف تجارتی مرکزوں کو ہندوستان کی سرحد سے پختہ سڑکوں کے ذریعے سے ملا دینا چاہتے ہیں ـ دریائے کابل پر ایک آہنی پل تیار ہو رہا ہے جو بہت جلد مکمل ہو جائیگا۔

ٹیلیفون کا سلسلہ جلال آباد (متصل سرحد ہندوستان) سے ہرات (متصل سلطنت ایران) تک قائم کیا گیا ہے ـ یہ سلسلہ مکمل ہوچکا ہے۔

سردار مرزا غلام حیدر خان صاحب پوسٹماسٹر ڈاکخانہ امیریہ وایجنٹ دولت خداداد مقیم پشاور شروع فروری میں تقریباً پچیس تیس لاکھ روپیہ لیکر اپنے آقائے نعمت کی خدمت میں بمقام جلال آباد حاضر ہوئے یہ روپیہ سردار ممدوح کو انگریزی خزانہ سے سالانہ امدادی رقم کے حساب میں وصول ہوا تھا۔

ترکی دستور کے بعد سے یمن میں اب پچھلے دنوں ایک فوجی مہم زیر کمان الیاس آفندی کمانڈر زبید و حاکم ضلع ۸۰۰ سپاہیوں کی قبیلہ زرنیخ کی شاخ بنوادیس القرتی کی سرکوبی پر مامور ہوئی ہے۔ قبیلہ زرنیخ کی مردم شماری پندرہ ہزار جوان ہے ان لوگوں نے ایک کاروان (۲۰۰) اونٹوں کا لوٹ لیا جو زبید کے تاجروں کا مال لے جا رہا تھا ـ الیاس آفندی نے پہلے قبیلہ کے شیوخ کو طلب کیا ـ اور انہیں مال مسروقہ واپس دینے کی فہمائش کی مگر جب غارتگر گروہ نے واپسی مال سے انکار کیا تو اس پر مہم روانہ کردی ہے۔

دو ترکی جنگی جہازات ـ بحر احمر کے سواحل کی نگرانی پر مامور ہوئے ہیں ـ یہ جہاز ملک یمن اور عرب میں خفیہ اسلحہ کی درآمد مسدود کرنے پر متعین ہیں۔ حال میں انہوں نے چند سنبک کشتیاں مشتبہ پاکر گھیر لیں اور ان کی تلاشی لینی چاہی ـ کشتیاں تلاشی پر راضی نہ ہوئی ـ تو عثمانی جنگی جہازات نے ان پر آتشبازی کی دو کشتیاں غرق کردیں اور تین بسالم گرفتار کرلیں ـ گرفتار شدہ کشتیوں پر دو ہزار بندوقیں اور ۲۵۰ بکس کارتوسوں کے لے جو ضبط کر لئے گئے

فیضی پاشا سابق گورنر یمن اپنے عہدہ کا چارج حسن تحسین پاشا جدید گورنر کو دیکر صنعا سے حدیدہ آئے اور یہاں سے روانہ قسطنطنیہ ہو گئے ہیں۔

روضہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آستانہ علیہ سے ۲۰ صندوق بیش قیمت پردوں اور شیشہ آلات کے براہ حجاز ریلوے ارسال کئے گئے ہیں یہ سامان دمشق پہنچ گیا تھا اور امید ہے کہ اب مدینہ منورہ پہنچگیا ہوگا۔

باب عالی کو معلوم ہوا کہ صوبہ یانیا میں یونان کی مفسدہ انگیز انجمن خفیہ اسلحہ لاکر یونانی باشندوں کو تقسیم کرتی اور انہیں آمادہ فساد و بغاوت بنا رہی ہے اب تک بہت سی مقدار اسلحہ اور بارود کی آچکی ہے اور کئی مجرمانہ افعال بھی سرزد ہوچکے ہیں ـ حکومت نے چار بٹلین بری سپاہ کی بغرض حفظ امن اور دو جنگی جہازات حفاظت سواحل کے ارسال کردئے ہیں۔

ہوانا میں تماکو سیگار اور کہانڈ پر محصول برآمد معاف کیا گیا کیونکہ خزانہ معمور ہے۔

نیو یارک میں بلیک ہینڈ نام ایک مفسدانہ سازش کا پتہ لگایا گیا ـ اٹالین بدمعاش شامل ہیں۔

تمام برٹش انڈیا میں ۴۸ لاکھ طلبہ درج رجسٹر ہیں سرکاری خرچ ۵ کروڑ ۵۵ لاکھ سالانہ ہے

جمعرات کو بہراسر کے میں دن دوپہر آگ لگی ایک میل تک پھیل گئی ۵۰۰ کوٹھے راکھ ہو ایک آدمی بھی کباب ہوا۔

پیرس میں تمام ملازمان پوسٹ آفس کا کام چھوڑ بیٹھے دوبارہ عائد چاہتے ہیں بہت ہرج ہو رہا ہے بیس لاکھ خطوط اور ایک لاکھ پیغامات تاربرقی جمع ہو گئے ہیں جو تقسیم نہیں کئے گئے۔

مسٹر ڈیمس صاحب جوڈیشیل کمشنر بلوچستان ہیں وہ لاہور میں جج چیفکورٹ مقرر کئے گئے۔

سرگودہا میں میلہ نمائش اسپان بخوف طاعون بحکم سرکار بند کردیا گیا ہے۔

جمعرات گذشتہ کی شب کو بازار کوہاٹ میں نہایت سخت آگ لگی ـ کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

پچھلے سنیچر کو ۴۰۰ ہندی مزدور جزیرہ فجی سے کلکتہ واپس آئے ـ ۱/۲ ۲ لاکھ روپیہ نقد کما کر لائے۔

کابل میں امیر صاحب کے خلاف ایک خوفناک سازش قتل و انقلاب حکومت کی ظاہر ہوئی سنسنی عظیم پھیلی ہے۔ بی بی حلیمہ بھی اس سازش میں شامل کہی جاتی ہیں جو امیر صاحب کی سوتیلی والدہ ہیں ـ لیکن ناکام رہی ـ کابل اور جلال آباد میں بہت لوگ اس سازش میں گرفتار کئے گئے ہیں مزید حالات کا انتظار ہے۔

پنجاب و صوبہ سرحدی میں افیون کے داخلہ کا محصول چھ روپیہ فی سیر کے حساب سے لیا جاویگا۔

خلیج فارس میں ناجائز اسلحہ کی تجارت بند کرنے کو ماہ اپریل میں برسلز میں عالمگیر کانفرنس کریں گے۔

پیرس میں ڈاک اور تار کا کام بند رہنے سے قحط کا خوف بڑھ گیا ہے کاروبار میں ہرج عظیم ہے۔

پنجاب کی تین نہروں کے اجرا کیواسطے گورنمنٹ ہند آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ دیتی ہے ـ جدید نہروں سے یہ غرض ہے کہ جہلم ـ چناب و راوی تین دریاؤں کے پانی کو مجتمع کرکے وسیع افتادہ رقبہ کو سرسبز و شاداب بنایا جاوے۔

رفعت پاشا نے پایہ تخت روس میں روسی وزیر خارجیہ سے بلگیریا سے معاوضہ حاصل کرنے کا تصفیہ کر لیا ـ روس نے اپنا تمام تاوان جو ۴۰ سال میں ادا ہونیوالا تھا ترکی کو چھوڑ دیا اور علاوہ ازیں ۵۰ لاکھ پونڈ ترکی کو اور ملیگا ـ اقرار نامہ پر بھی دستخط ہو گئے۔

بقول نووئے وریمیا گورنمنٹ ایران کی ۱۰۰۰ یپرم کی جمعیت نے جلفے سے کوچ کرتے ہوئے دس دیہات کو جلا دیا جنمیں سے چار دیہات میں روسی رعایا کے لوگ آباد تھے انہوں نے وہاں کے باشندوں کا قتل عام کیا حتے کہ عورتوں اور بچوں تک کو گولی ماردی۔

امریکہ میں ایک مشین ایجاد ہوئی ہے جو ایک دن میں ایکہزار سیر کھن سنگھاڑوں سے بناتی ہے ـ اضلاع متحدہ امریکہ میں اس کھن کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ بہت پرورش کرنے والا ہے سنگھاڑہ ہندوستان میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور بڑی بہتات میں یورپ کو بھیجا جاتا ہے جہاں اس کو بطور خوراک کے استعمال کرتے ہیں ـ آجکل کھن اور گھی کی قلت اور خرابی کی شکایت یہاں عام طور پر کی جاتی ہے اس لئے اس نئی تجارت کی طرف توجہ دینا کچھ کم مفید ثابت نہ ہوگا۔

ہز ایکسیلنسی لارڈ منٹو ماہ اپریل میں لاہور میں رونق افروز ہوں گے ان کے استقبال کے لئے تیاریاں شروع ہیں ـ میونسپلٹی کی جنرل کمیٹی نے ایک خاص اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ میونسپلٹی کی طرف سے ۵ ہزار روپیہ صرف کیا جاوے اور ایک چاندی کے صندوقچہ میں ایڈریس پیش کیا جاویگا اور شہر کی آرائش اور [illegible]

دفتر بدر قادیان دار الامان سے طلب کرو

براہین احمدیہ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں - قیمت سب جلد صعہ - مجلد صعہ

درثمین - حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں انکا مجموعہ - مجلد ۸ و بے جلد ۲ر

شہادت القرآن - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی دندان شکن جواب - تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات - وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت ۴ر

سر الشہادتین - مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب ۔ لانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے - قیمت ار

القول الصحیح - اردو نظم میں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ار

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں - قیمت ۳ر

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں - قیمت ۰ر

غلامی - اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے - قیمت ۳ر

فتح الدین - پنجابی نظم - مدلل وفات مسیح میں - قیمت ۰ر

موسوکر سیدہ - مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب قیمت ار

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۳ر

قرآن شریف مترجم - از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے - قیمت ۱۲ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر وجامع رسالہ تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲ر

جنگ مقدس - عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ - قیمت ۸ر

شہری نہہ کلنک اوتار - حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت - قیمت ۸ر

کرشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت - قیمت ۰ر

سیر پرند - تمام ملک کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذخیرہ تصویر سمیت بجائے عہ

اوامر و نواہی قرآن کریم - جسمیں چار احادیث بھی شامل ہیں - مترجم سید عبدالحی کی تصنیف - پسندیدہ حضرت امیر المومنین - قیمت بجائے عہ بجائے ۸ر

عیسائی مذہب - عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچکر

کشمیر جانا ثابت کیا ہے - قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب - تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل باحوالہ مجموعہ قیمت ۲ر

معیار حق - سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں - قیمت ار

نظم مستورات و کامن الٰہ داد خان - نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں - قیمت ہر ایک ۰ر

لا استخلاف - شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲ر

ست سلاجیت گلگتی - مقوی اعضائے رئیسہ نہایت عمدہ و مفرد دوائی - قیمت ایک تولہ ایک روپیہ - دو تولہ ۲ - پانچ تولہ (للعہ)

ہر ایک کاروباری انسان - صاحب جائداد - رئیس - جج - مجسٹریٹ - رجسٹرار - مصنف مؤرخ - ایڈیٹر - شاعر - وکیل - مختار - اکونٹنٹ - محاسب - ملازمان مہاجن - ساہوکار - عرضی نویس - اپیل نویس - ایجنٹ - بیوپاری - پٹواری - ٹھیکہ دار - نمبردار کی عمر بھر کی ہر روزہ کارآمد کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۸۴۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایکسو پچیس برس کی جنتری

یہ بات آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائیٹی کے حقوق میں انصاف امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کا انتظام اور نگہداشت پر ہے آپ کو ذاتی تجربہ سے بھی معلوم ہوگا کہ حساب کتاب - بہی - کھاتے - وثیقے پرانے دستاویز - دعویٰ جواب دعویٰ - مورخانہ مضمون - تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور (جن کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں) کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم اور مطابق کرنیکی کسقدر ضرورت رہتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں - ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور خرچ سے گذشتہ ایکسو پچیس برس کی مفصل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۸۴۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ۱۲۵۹ھ سے ۱۳۲۵ھ تک فصلی سے ۱۲۵۰ فصلی اور سمت ۱۹۰۰ بکرمی سے ۱۹۶۴ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جاسکتی ہیں - اس عجیب و غریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کے لئے تحریک کرنیں بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر - دفتر - کتبخانے دکان - کچہری اور کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی لہذا آپکی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اس کی خریداری کیلئے آرڈر

کریں باوجود اتنی بڑی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ (للعہ) ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر - خاکسار معراج الدین عمر - نولکھا - لاہور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

(مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح)

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اسی لحاظ سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور مفید امراض چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کتاب کی ہدایت کے موافق ممیرہ کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب میں فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے - مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کریں گے وہ بھیجدیا جایا کریگا

قیمت ممیرا قسم اول عہ - قیمت ممیرا قسم دوم ۱۲ر فی تولہ جس کو لوگ اٹھائی روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں - اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو

سرمہ قسم اول فی تولہ ۲ - سرمہ قسم دوم ۸ر - قسم سوم ۴ر

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی ماشی و سفید ماشی زرد و سبز - قیمت ۸ سے لیکر ۱۲ تک و ریشمی مشہدی افیسری ۱۲ سے ۲۰ تک و سوتی پشاوری ہر رنگ ۱۲ سے ۲۰ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ - و پٹکہ لنگی جس کو لوگ ریشمی بولتے ہیں - ۱۲ سے ۲۰ تک میرے پاس موجود ہیں - جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر از قادیان دگورداس پور

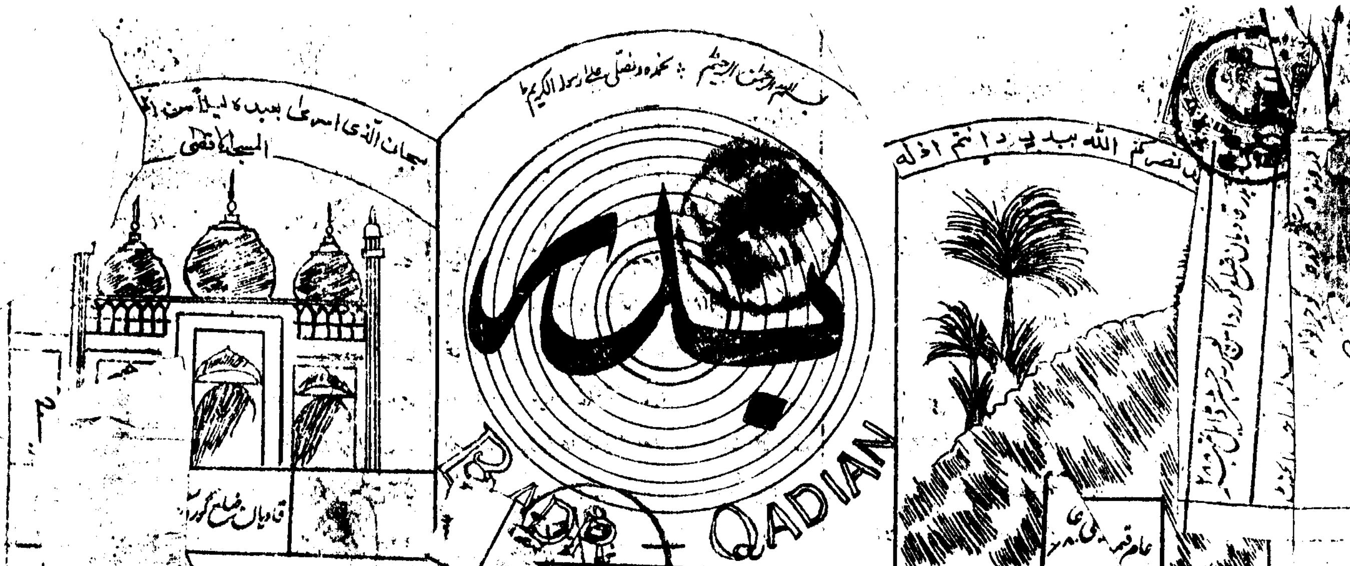

بی غرض دارالامان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۸ | چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیان بینی | معہ ضمیمہ

نمبر ۱۹ و ۲۰ | ۱۱-۱۸ صفر ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴-۱۱ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۲۲-۲۹ پھاگن سمت ۱۹۶۵ بکرمی | بدر

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا

"پیام صادق"

میرے مخدوم و محسن اپنے دل میں اشاعت اسلام کا ایک خاص جوش رکھتے ... اور مدت سے آپ کسی موقعہ کے منتظر تھے۔ اب خدا نے ان کے لئے ایک موقعہ نکالا تو آپ چل پڑے اللہ تعالےٰ اپنے صادق بندے کے ساتھ ہو۔

رپورٹ دورہ

نمبر ۱

ابتدائے سفر ناظرین کسی گذشتہ اخبار میں بعنوان "صادق دورہ پر" اس مضمون کو پڑھ چکے ہیں اور آگاہ ہو چکے ہیں۔ کہ عاجز راقم (مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر) اطراف میں ایک دورہ کرنے کے واسطے یکم مارچ کو سفر پر روانہ ہوگا۔ سو وہ سفر ۲۶ فروری ۱۹۰۹ء کو شروع ہوا۔ کیونکہ وہ جمعہ کا دن تھا اور میں نے خیال کیا۔ کہ بحکم آیت شریف فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ (سورہ جمعہ پارہ ۲۸ رکوع ۱۳)۔ ترجمہ۔ جب نماز (جمعہ) تمام کی جاوے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالےٰ کا فضل چاہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم مظفر و منصور ہو۔ .. .. سفر کے شروع کرنے کے واسطے یہ وقت سب سے زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے پس اللہ تعالےٰ کے فضل کو چاہتا ہوا میں بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر احباب سے رخصت ہوکر اور دعا کی درخواست کر کے خدا تعالےٰ پر توکل کر کے چل پڑا۔

اغراض سفر ایام جلسہ میں جیسا کہ بیرونی احباب سے مشورہ کیا گیا تھا۔ اور جیسا کہ کسی گذشتہ اخبار میں بھی لکھا گیا تھا۔ میرے اس سفر کی تحریک اس امر سے کی گئی ہے۔ کہ اخبار بدر کی اشاعت میں ترقی ہو۔ حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود علیہ علے مطاعہ الصلوٰۃ والسلام بھی مجھے فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ اخبار کی اشاعت کیواسطے دورہ کرو۔ اور دیگر احباب نے بھی کئی بار اس کیواسطے تحریک کی۔ مگر ہر امر کیواسطے ایک وقت ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے علم میں یہی وقت تھا۔ کہ میں باہر نکل جاؤں سو اخبار کی اشاعت کی ترقی کے واسطے کوشش کرنا میرا ایک کام ہے اس کے علاوہ جہاں ضرورت ہو وعظ کرنا۔ جہاں انجمن نہ ہو وہاں اگر مناسب ہو۔ تو انجمن بنانے کی تحریک کرنا۔ جہاں انجمن بنی ہوئی ہو ان کے کاغذات اور رجسٹر دیکھ کر مناسب اصلاح کا مشورہ دینا۔ یہی میرے کام بظاہر اس سفر میں ہوں گے لیکن دراصل سب سے بڑا کام دعا کا ہے۔ لکھا ہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ سفر بھی بالکل ریل کا سفر نہیں۔ بلکہ غالباً ریل سے زیادہ غیر ریل کا سفر ہے۔ جہاں مجھے زیادہ تر پیادہ پا چلنا پڑے گا۔ چنانچہ آج مجھے چھٹا دن ہے اور عالم میں وہ بدہ پھر رہا ہوں۔ میں لمبے سفر کا عادی نہیں اور ساری عمر میں یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ میں نے لمبے سفر کا ارادہ کیا ہے سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر رضائے الٰہی کے حصول کا خیال دامنگیر نہ ہوتا۔ تو میں قادیان سے دارالامان اور حضور خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگان سلسلہ کی صحبت اور ہاں سے اس طرح اتنے وقت کے واسطے ہم گھر بار الگ نہ ہوتا۔ میں بدر کی اصلاح تو گویا اصل میں اپنی ہی اصلاح مطلوب ہے۔

طلب دعا اس واسطے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور مہاجرین و انصار سے میری التجا ہے کہ وہ اس عاجز مسافر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے سوائے میرے واسطے کوئی سہارا اور چارہ نہیں۔

پہلا مقام میرے سفر کا پہلا مقام سیکھواں میں ہوا۔ یہ بہت احمدیہ کے مخلص احباب برادران جمال الدین امام الدین خیر الدین صاحبان کے ناموں کے سبب مشہور ہے۔ میرا پہلا ارادہ نہ تھا۔ کہ اس جگہ کوئی مقام ہو۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے مگر برادران موصوف کے اصرار کے سبب میں نے اس کو منظور کیا اور میرا یہاں آنا سفر کیواسطے ایک فال نیک ہوا۔ کیونکہ ان بھائیوں کے اخلاص اور محبت کے سبب میرے اغراض سفر میں مجھے یہاں بہت سی کامیابی ہوئی ان برادران موصوف اور ان کے ساتھی منشی عبد العزیز صاحب پٹواری مقام ہذا کا اخلاص اور فی سبیل اللہ کوششوں کو میں مدت سے دیکھ رہا ہوں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بارہا اپنی کتابوں میں ان کا ذکر بہت تعریف کے ساتھ کیا ہے بلکہ ایک دفعہ مجھے کہا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ مینجر چھپکر شایع ہوا۔)

(کتبہ عاجز محمد حسن ؓ)

انہیں بار کی لکھا اپنے الون کو دینا کے ۔ راہ مین وقت کیا ہے اونہیں یہ اوہام آتہم مین ان حصے کے متعلق لکھا ہے ۔ مین اپنی بناحست کی پست اور اخلاص پر تعجب کرتا ہون کہ ان مین سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میان جمال الدین اور خیرالدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤن سے قریب رہنے والے ہین وہ تینون غریب بھائی بھی جو شاید تین چار آنہ روزمزدوری کرتے ہین ۔ سرگرمی سے ماہواری چندہ مین شریک ہین ان کے دوست میان عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے ۔ کہ وہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کے راہ مین خرچ ہو جائے وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسون مین جمع کیا ہوگا مگر للہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا ۔

نیک فال

نیک فال کا لینا شرعاً جائز ہے بیوی بچون کو خدا حافظ کہہ کر جب کہ مین اپنے گھر سے باہر نکلا ۔ تو مخدومی مکرمی جناب حکیم فضل الدین صاحب مجھ کو دروازے پر کھڑے ملے جن کے مبارک نام سے مین نے نیک فال لی کہ یہ سفر میرے واسطے موجب فضل دین ہوگا ۔ خدا ایسا ہی کرے ۔ آمین ۔ پھر حکیم صاحب موصوف نے اور ان کے بعد برادرم مکرم اکبر شاہ خان صاحب نے بھی یہ معلوم کر کے کہ میرا پہلا مقام سیکھوان مین ہے ۔ فرمایا ۔ کہ یہ ایک نیک فال ہے کیونکہ اس لفظ مین سکھ کا مادہ موجود ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس سفر مین سکھ سلامتی اور صحت کے ساتھ رکھیگا اور کامیاب کریگا ۔ اے رب تو ایسا ہی کر میرے گناہون کو بخش ۔ اور مجھے اپنی پاک رضامندیون کی راہون پر چلا ۔ آمین ثم آمین

دعا

قادیان سے چلتے وقت بعض احباب نے خصوصیت کے ساتھ دعا کے لئے فرمایا تھا ۔ سو مین ان کیواسطے اور سب مہاجرین کیواسطے اور دیگر بیرونی احباب کے واسطے دعا مانگنے مین مصروف ہون ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے دعا کرتا ہون کیونکہ اس اہم عظیم الشان کام مین جو خدا نے ان کے سپرد کیا ہے یہی دعا ہے جس کے ذریعہ سے میرے جیسے کمزور اور عاجز بندے ان کی خدمت کر سکتے ہین اور دیگر دوستون کے لئے بھی دعا کرنے سے غافل نہین ہون ۔ مگر راستہ مین جہان جہان سے ہو کر آ رہا ہون ۔ بسبب اس کے کہ ان کے پاس تھوڑا سا قیام ہوا وہ دوست بھی بفضل الٰہی دعا کیواسطے یاد آ جاتے مین ۔ سیکھوان ۔ تلونڈی ۔ ہرسیان کیواسطے دعا کرتا ہون اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے ۔

سیکھوان

غرض پہلا مقام جو سیکھوان مین ہوا اس جگہ مردون اور عورتون نے جمع ہو کر وعظ سنا چونکہ پہلا ہی مقام تھا اور اس سفر مین پہلا ہی وعظ تھا اس لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا وعظ کیا گیا ۔ اور بتلایا گیا کہ اگر کوئی سچے دل کے ساتھ ہر کام کے شروع مین بسم اللہ پڑھے اس کے مطابق اپنے تمام افعال اقوال حرکات سکنات خیالات کو بنالے اور اس کے سب کام رضائے الٰہی کے واسطے ہون جیسا کہ فی الحقیقت بسم اللہ کا مقصد ہے ۔ تو یہ ایک آیۃ انسان کو نجات یافتہ بامراد بنا دیتی ہے ۔ سیکھوان مین احباب مذکورہ بالا کے اخلاص کے سبب امید ہے زیادہ اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار بنے ۔ ایک شخص جو سلسلہ کے حالات سے نا واقف تھے ان کو جب سمجھایا گیا تو وہ داخل جماعت احمدیہ ہوئے ۔ بیعت کا خط لکھا ایک صاحب مہرسانون نام اس جگہ ہین ان کی ایمانی قوت کا ایک نشان قابل ذکر ہے وہ فرمانے لگے کہ کوئی چھ سال ہوئے ڈاکٹر نے مجھے کہا تھا کہ اب تمہاری آنکھ بند ہو جاوے گی ۔ مین تب سے ہر جمعہ کو قادیان جاتا اور حضرت اقدس کا دامن اپنی آنکھ پر ملتا اس سے میری آنکھ کی قوت قائم رہی اس سے مجھے حضرت عیسیٰ کا کلام یاد آیا ۔ جو انہون نے ایک عورت کو کہا جس نے ان کے کرتے کا دامن چھو کر صحت پائی اور حضرت عیسیٰ نے اسے کہا کہ تیرے ایمان نے تجھے صحت دی ۔ حضرت عیسیٰ نے تو اسے یہ بات جتلائی ۔ مگر حضور علیہ السلام کے کپڑون سے اس کثرت کے ساتھ لوگ ہمیشہ برکت حاصل کرتے اور فائدہ اٹھاتے تھے کہ حضور نے کبھی کسی کو نہ جتلایا تھا خدا اس پر اس کے مطاع پر اس کی آل اولاد پر اس کی بیوی بچون پر اس کے خلفاء اور اس کے معاونین اور انصار پر ہمیشہ بے شمار رحمتین اور برکتین نازل فرما ۔ آمین ثم آمین

انجمن سیکھوان

اس جگہ کوئی انجمن نہ تھی اس واسطے ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی ۔ تاکہ چندے بآسانی وصول ہو کر باقاعدہ صدر مین پہنچتے رہین اور اس انجمن کے پریزیڈنٹ منشی عبدالعزیز بنائے گئے اور سکرٹری منشی جمال الدین صاحب مقرر ہوئے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو استقامت عطا فرماوے ۔ آمین

مدرسہ سیکھوان

مدرسہ سیکھوان جو قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کی شاخ ہے اس کا بھی مین نے معائنہ کیا اس کے مدرس منشی غلام محمد صاحب خوب ہوشیار اور مستعد آدمی ہین اور مدرسہ اچھی حالت مین ترقی کر رہا ہے ۔ چار جماعتین ہین اور ان کے واسطے ایک عمارت بھی بن رہی ہے جسکی دیوارین قد آدم کھڑی ہو چکی ہین ایک رات مین سیکھوان مین رہ کر دوسرے دن تلونڈی چلا گیا جس کا ذکر اگلے نمبر مین انشاء اللہ کیا جاویگا ۔

عفی اللہ عنہ ازدھرم کوٹ

ضروری تحریک

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کئی احباب نے اپنے بچون کو مدرسہ تعلیم الاسلام مین تعلیم دلانے کے لئے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا ۔ مگر الا ماشاء اللہ اس وعدہ کا ایفا اب تک نہین ہوا ۔ اور اس سال مین سے تین ماہ کے قریب گذر گئے ہین اس لئے سب احباب کی خدمت مین مودبانہ التماس ہے کہ وہ اپنے بچون کو بھیجکر اپنے وعدہ پورے فرما دین ایسے بچون کا جو مدرسہ مین آنے والے ہین جلدی آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ چل سکین اگر زیادہ حصہ سال کا گذرنے کے بعد آوین گے ۔ تو پھر ممکن ہے کہ کتابون کے اختلاف کی وجہ سے اور خصوصاً عربی اور دینیات کی تعلیم بالکل نئی ہونے کی وجہ سے وہ جماعت سے پیچھے رہ جاوین یہ عرضداشت صرف وعدہ کرنیوالے احباب کی خدمت مین ہی نہین بلکہ جملہ احمدی احباب کی خدمت مین ہے کہ وہ اپنے بچون کو تعلیم کے لئے یہان بھیجین اس سے نہ صرف ایک قومی انسٹیٹیوشن کو ہی تقویت پہونچتی ہے بلکہ بچون کی تعلیم مین بھی فائدہ پہونچتا ہے یعنے علاوہ مروجہ تعلیم کے وہ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکتے ہین جسکی ضرورت کو آجکل کی کل قومون نے محسوس کیا ہے ۔ والسلام ۔ محمد علی

مفصلہ ذیل کتابین ضرور منگوایئے

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲/

معیار الصادقین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول ۔ مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جواب ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کیگئی ہے قیمت ۲/

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے ۔ قیمت عہ

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب ۔ قیمت ا/

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان کے لئے مختصر و جامع رسالہ

مکتوبات حضرت امیر المومنین درمیان

سوال ـ مرزا صاحب کو آنجناب نے کس معیار سے صادق دریافت کیا ـ اور مین کس ذریعہ سے دریافت کر سکتا ہون اور وہ معیار بذریعہ سلف کے اعتقاد کے موافق ہے یا کوئی نیا اصول ہے اور مرزا صاحب نبی ہین یا مجدد ـ اور مثیل کس طرح پر اور مرزا صاحب نے دین اسلام کی کس قسم کی خدمت کی اور کامیاب ہوئے یا نہین اور حج کی نسبت آنجناب کا کیا عقیدہ ہے وغیرہ وغیرہ

جواب ـ مرزا کو مین نے ان تمام ذرائع سے صادق مانا جن ذرائع سے مین نے تمام راستبازون کو بحمد اللہ راستباز مانا ہے آپ جس ذریعہ سے کسی کو صادق مانتے ہین اسی ذریعے سے تحقیق کر لو ـ نیز استغفار ـ لاحول ـ درود اور الحمد شریف کی کثرت کرو اور خیرات کر کے دعائین مانگو ـ کہ الٰہی اس حق کو نما سر فرمائیے ـ آمین یا رب العالمین ـ تمام عقائد سلف مین جن کا بخاری مین ذکر ہے اور ابانہ و حصرۃ التجلی مین مین نے پڑھا ہے ـ یا عقیدہ طحاویہ یا نونیہ ابن قیم مین مجھ پتہ لگا ہے اس کے مطابق پایا ـ کوئی نیا اصل اسلام مین مرزا نے اضافہ نہین کیا ـ خدمت اسلام یہ کی ہے کہ مخالفان اسلام آریہ ـ برہمو ـ نصاریٰ ـ نیچریون اور سکھ قوم کو قطعاً ساکت کر دیا ـ اور کوئی شخص اگر اس کے اسلحہ سے کام لے ـ تو ان لوگون کے آگے یقیناً کامیاب ہو ـ

مسلمانون مین ایک جماعت بنائی ـ جو لڑکیون کے ورثے اپنے حق اللہ اور حق العباد کے خیال مین گونہ ممتاز ہے اور ترقی کر رہی ہے ـ حج کو ہم لوگ ضروری فرض بشرط استطاعت یقین کرتے ہین ـ وغیرہ وغیرہ کا مطلب مین نہین سمجھا ـ

والسلام ـ نور الدین

(۲) مومن کو دنیا و دین دونون کی ضرورت ہے ـ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کی پاک دعا قرآن مجید مین ہے ـ ہان زیادہ ایک طرف جھکنا یا جہل ہے یا فریب نفس یا جنون ہے ـ آپ بہت استغفار ـ لاحول ـ درود ـ سورہ فاتحہ پڑہین ـ اور اچھے نیک لڑکون کے ساتھ رہین اور صحبت صلحاء ہاتھ سے نہ دین ـ

(۳) سچے مومن کو نہ اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے اور نہ اسکی امداد سے دریغ ہوتی ہے ـ ان دو آیتون پر غور کرو ـ ﷲ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ـ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ـ مرزا کا معاملہ خطرناک ہے ـ مرزا الہام کا مدعی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جھوٹے مدعی الہام سے بڑھ کر کوئی ظالم نہین ـ قرآن کریم مین ہے ـ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ـ پھر کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کہے کہ مین مرزا کو برا نہین کہتا اور پھر دعوے کو نہین مانتا ـ بہر حال ہمارا ایسے نکاح کا مجوزہ نہین[1] ـ

اکمل کا پیام ایک دوست کے نام

آ کہ یہ مال نثار شہ خوبان کر دین
مال کیا چیز ہے قربان دل و جان کر دین

رات کو اٹھ کے تہجد مین دعائین مانگین
مشکلین راہ مین جتنی ہین وہ آسان کر دین

ظلمتین ظلم کی کافور سبھی ہو جائین
نور ایمان کی جو اک شمع فروزان کر دین

حق کی توحید کا ہو جوش کچھ ایسا دل مین
جتنے کافر ہین جہان مین وہ مسلمان کر دین

لا کی تلوار سے جو بت ہین مٹا دین انکو
ذات اللہ کو دنیا مین نمایان کر دین

زلفین بکھری ہوئین دیکھی ہین جو اس حق رو کی
آ کہ اس خواب پریشان کو پریشان کر دین

صیقل عشق سے ہم قلب کو دین ایسی جلا
آئینہ سازی مین ہر ایک کو حیران کر دین

اپنی شیرین سخنی کا یہ دکھائین اعجاز
گالیان دیتے ہین جو ان کو ثنا خوان کر دین

پھول جھڑتے ہون دہن سے جو کبھی گویا ہون
گویا محفل کو ہم اک صحن گلستان کر دین

خانۂ دل کو ہم اغیار سے خالی کر کے
اپنے محبوب طرحدار کو مہمان کر دین

نہ رہے چور کا ڈر اور نہ رہزن کا خطر
آ کہ اپنے تئین ہم بے سر و سامان کر دین

لے کے ہاتھون مین اولوالعزمی کا اک گرز گران
ہم جوانمردی سے سرکوبی شیطان کر دین

عرش بلقیس معارف کو اڑا لائین ہم
زندہ اعجاز غلامان سلیمان کر دین

بہتری خلق کی مقصود نہین اپنا
جتنی اوقات ہے وہ وقف پہ ہمارا کر دین

کوچۂ یار مین فریاد کرین کچھ ایسی
حشر زا شور سے دشمن کو ہراسان کر دین

سوز ہو درد ہو اشعار مین ایسا اکمل
پیارے محمود کو بھی آج غزلخوان کر دین

سرود محمود

قصۂ ہجر دنوا ہوش مین آلون تو کہون
بات بھی سے سے یہ سر پیر جو پالون تو کہون

عشق مین اک گل نازک کے ہوا ہون مجنون
دھجیان جامۂ تن کی مین اڑا لون تو کہون

حال دل کہنے نہین دیتی یہ بیتابی دل
آؤ سینہ سے تمہین اپنے لگا لون تو کہون

حال یون ان سے کہون جس سے وہ بے پردہ ہو جائین
کوئی چبھتی ہوئی مین بات بنا لون تو کہون

شرم آتی ہے یہ کہتے کہ نہین ملتا تو
تیری تصویر کو مین دل سے مٹا لون تو کہون

وہ مزا ہے غم دلبر مین کہ کہتا ہوا مین
رنج فرقت کوئی دن اور اٹھا لون تو کہون

راز دل اسکی شکایت ہو اسی کے آگے
اسکی تصویر کو آنکھون سے ہٹا لون تو کہون

سخت ڈرتا ہون مین اظہار محبت کرتے
پہلے اس شوخ سے مین عہد وفا لون تو کہون

وہ خفا ہین کہ بلا پوچھے چلا آیا کیون
یان ہے یہ فکر کوئی بات بنا لون تو کہون

تیرے یوسف کا مجھے خوب پتہ ہے اے دل
کوئی دن اور کوئین تجھ کو جو کھا لون تو کہون

دل نہین ہے یہ تو ہے دہن افعی ہے
دل کو اس زلف سیہ سے جو چھڑا لون تو کہون

چہرہ دکھلا دے مجھے صدقہ مین ان آنکھون کے
دامن ان کا کبھی آنکھون سے لگا لون تو کہون

جان جائیگی پہ چھوڑیگا نہ دامن تیرا
تیرے بسمل کے مین دو چار جلا دون تو کہون

یا الٰہی تیری الفت مین ہوا ہون مجنون
خواب مین ہی کبھی اس کو جو مین پا لون تو کہون

[1] سوال یہ تھا کہ غیر احمدی جو حضرت اقدس کو برا نہ کہے

ایڈیٹوریل

کیا سلطان المعظم ہمارے خلیفہ ہیں

حکیم ابو البرکات محمد عبد الرؤف صاحب داناپوری نے قریباً ساٹھ صفحہ کا ایک عمدہ دیسی چکنے کاغذ پر خوشخط چھپا ہوا آٹھ آنے کا رسالہ چھپوایا ہے۔ جسمیں آپ کی وہ تقریر درج ہے جو انہوں عطائے ترکی پارلیمنٹ کے موقع پر تاجران چرسہ کلکتہ کے عظیم الشان جلسہ میں کی۔

آپنے ایام جاہلیت سے اس قصے کو شروع کیا کہ کس طرح ایک بادشاہ قادر مطلق ہوتا تھا اور اپنی معمولی سی خوشی یا دوا کے لئے ہزاروں آدمیوں کی گردن مار دیتا تھا اور کیونکر اپنی رعایا پر حد سے بڑھے ہوئے اختیار رکھتا تھا۔ کلیب بن ربیعہ نے حکم دے رکھا تھا۔ کہ جہاں تک میرے کتے کی آواز رات کو پہونچتی ہے کوئی شخص بلا اجازت رستہ نہ چلے

روم میں جمہوری سلطنت تھی مگر ان کے امرا کے مشاغل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کہاں تک انصاف و رحم سے کام لیتے تھے کیونکہ آدمی اور شیر کو چھیڑ کر تماشا دیکھتے تھے کہ کیونکر شیر آدمی کو چیرتا ہے یہی حال ایرانیوں کی سلطنت کا تھا جہاں کیومرث کے بعد یزدجرد کے وقت تک پونے دو سو برس تک کوئی حکمران ہی نہیں ہو سکا۔ فراعنہ مصر بھی اونہیں میں سے خصوصاً وہ فرعون جس کا مقابلہ حضرت موسےٰ سے تھا اس کی خودمختاری اسی سے عیان ہے۔ کہ الیس لی ملک مصر کی آواز دے کر انا ربکم الاعلیٰ کا ادعا کرتا تھا۔ یہ تو پچھلے زمانے کی باتیں ہیں۔ تبت کا لامہ ابھی تک خدا سمجھا جاتا ہے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے شہنشاہ جاپان بھی ایسا ہی سمجھا جاتا تھا۔ روس میں جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن آخر اسلام نے اسکی اصلاح کی۔ بحکم امرہم شوریٰ بینہم اور شاورہم فی الامر مجلس شوریٰ کی بنیاد ڈالی اور اس کے مقدس نبی نے صاف فرمادیا کہ اذا امرتکم بشیٔ من دائی فانما انا بشر۔ چنانچہ مہمات امور میں اکابر صحابہ سے ضرور مشورہ فرمالیا کرتے تھے۔

یہ محض اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ وہ بادشاہ کیلئے شوریٰ کو ضروری قرار دیتا ہے یہاں تک کہ ایک برگزیدہ نبی کو بھی اس سے مستغنی نہیں سمجھا جاتا اور مستغنے نہیں کیا گیا اسی ارشاد کی ماتحت خلفاء راشدین کا یہی دستور العمل رہا مسلمانوں میں حریت کا یہاں تک لحاظ تھا۔ کہ باوجودیکہ یزید ایک با اختیار بادشاہ تھا مگر جب مسلمانوں نے دیکھا کہ وہ اس قابل نہیں۔ تو عبداللہ بن زبیر کو اپنا حاکم سمجھ لیا۔ (اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اس وقت ایک مثال قائم کی۔ وہ تو سب کو معلوم ہے) پھر یہ دستور بنی امیہ کی شخصی سلطنتوں میں بھی اپنا رنگ دکھاتا رہا اور صرف عرب و عجم میں نہیں بلکہ ہندمیں بھی ہم اکبر کے نورتن وغیرہ دیکھتے ہیں۔ پس سلطان المعظم اپنی قوم کو کیوں پارلیمنٹ نہ دیتے اور پھر یہ پارلیمنٹ اس طریق سے عطا کی۔ کہ یورپ کی دوسری سلطنتوں کے مقابل میں بہت ہی سبقت لے گئی ہے

اس کے بعد آپنے حجاز ریلوے کے فوائد اور اس کے سٹیشنوں کی مقدس مقامات سے وابستگی دکھلاتے ہوئے یہ بحث شروع کردی کہ سلطان سے ہمیں کیا تعلق ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ انما المؤمنون اخوۃ اور المؤمنون کرجل واحد کے اصل کے مطابق ترک ہمارے بھائی ہیں اور مقدس مقامات کے محافظ ہونے کی وجہ سے واجب التعظیم ہیں مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ خلیفۃ المسلمین ہیں میری سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ تو صحیح ہے کہ اسلام میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ اور وہ امام ہونا بھی ایک ہی چاہیئے کیونکہ اس طرح وحدت قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن یہ کہنا کہ وہ امام سلطان المعظم ہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ جبکہ ان کی امامت کا کوئی ثبوت ہمارے پاس موجود نہیں۔ پولیٹیکل تعلقات کے لحاظ سے تو ہم الحمد للہ سرکار انگریزی کی ماتحت ہیں جس کے عہد معدلت مہد میں تمام برٹش ایمپائر کے ماتحت تمام مسلمان شہادت دے سکتے ہیں کہ نہایت ہی امن و آرام پایا ہے خصوصاً سلسلہ احمدیہ کے افراد کا ہر موئے تن زبان بن کر اپنی محسن گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر رہا ہے کیونکہ ہمارے لئے کسی اسلامی سلطنت میں امن سے رہنا تو درکنار نظر بر موجودہ طرز عمل مسلمانان یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ زندہ رہنا دشوار تھا۔ پس ہم اپنے دنیوی مقاصد کو سلطان المعظم کی گورنمنٹ سے وابستہ نہیں کہہ سکتے باقی رہا دین سو وہ جو خود کسی کا مقلد ہے وہ کسی کا کیا امام بنیگا امام وہی ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف سے مامور ہو اور موید من اللہ ہو اور سلطان المعظم کو اس کا دعوےٰ نہیں۔ پس وہ ہمارے دینی پیشوا کس طرح قرار دئے جاسکتے ہیں۔ اسلام قبر پرست نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کے مجاور یا محافظ کو اپنا پیر قرار دے لیں۔ ہم تو اس کو اپنا مرشد تسلیم کریں گے۔ جو یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ کی شان دکھاتا ہو۔ ہم اپنا مکرم بھائی عبد الرؤف کو مژدہ دیتے ہیں کہ ایسا امام آچکا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات ہمیں پڑھ کر سنائیں کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا تھا کہ ہم اللہ کا نشان نہ دیکھ لیتے تھے اس نے ہمیں قرآن مجید اور اس کے احکام کی حکمتیں سکھائیں اور خود نمونہ بن کر دکھایا کہ سچا مسلمان کیسا ہوتا ہے اس نے تمام مختلف مسائل کو اپنے قول و فعل سے صاف کر دیا اس نے چار لاکھ آدمی کا تزکیہ نفوس کر کے ایک ممتاز جماعت بنادی جو اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے شہداء اللہ فی الارض ہیں۔

پس ہم ہندیوں کا ملکی پیشوا تو قیصر معظم بالقابہ ہے جیسے کہ رُوئے زمین کے اور مسلمانوں کے لئے اپنا اپنا ملکم۔ اور دینی پیشوا سلطان القلم مسیح العرب والعجم میرزا غلام احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے جسکے پاس امامت کی سند بارگاہ خداوندی کی لکھی ہوئی موجود تھی اور جو قرآن کریم کی آیات اور نبی رحیم کی احادیث کے مطابق تمام جہان کے لوگوں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کا مفترض الطاعۃ سردار و پیشوا تھا۔ بعض اعتراضوں سے بچنے کے لئے آپ .. سلطان المعظم کو خلیفہ نہیں سردار و پیشوا قرار دیتے ہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں کس بات میں؟ نہ ہمارا ملکی تعلق ان سے وابستہ اور نہ وابستگی مفید اور نہ دینی امامت کی ان میں صلاحیت و قابلیت موجود پس خواہ مخواہ کیوں ہندی مسلمانوں کی طبائع کو متفرق اور شاہ شطرنج کی مثال کو تازہ کیا جاتا ہے۔

الشعراء تلامیذ الرحمان

مولوی ذکاء اللہ صاحب مشہور انشاپرداز نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا کچھ اقتباس میں متفرق مقامات سے دیتا ہوں۔ تاکہ وہ لوگ جو ہر ایک شاعر کو یکساں بیکار اور نکما۔ بزدل اور منافق اور قوم کی کشتی کو بحر تنزل میں غرق کرنے والا سمجھتے ہیں۔ اپنی رائے پر نظر ثانی کر سکیں وہ غور کریں کہ شاعر نہ صرف فی حد ذاتہ ایک قیمتی وجود ہے بلکہ وہ یقیناً مدبر اور مبارز سے بھی پبلک کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

(۱) نہایت قابل قدر کے بہی خدمات قومی بہ نسبت مبارز و مدبر کے شاعر بجا لاتا ہے۔ شاعر سے مراد میری تک باندھنے والے اور قافیہ سنج و سخن ساز سے نہیں ہے بلکہ اس شخص سے مراد ہے جو صداقت و حسانت کی پیغمبری نہایت شوق سے کرتا ہے ایسا شاعر انسان کی روح سے باتیں کرتا ہے وہ اس کو کمینہ جذبات ذلیل اور رذیل حرکات سے جدا کرتا ہے نفاست پاکیزگی نیکی کے ساتھ وصل دیتا ہے وہ روح کی درماندگی اور تشنگی کو حسن و جمال کے ابدی چشمہ سے فرو کرتا ہے روح غیر فانی کے کان میں شاعر یہ صدا پہونچاتا رہتا ہے کہ دنیا ہماری دار القرار نہیں ہے یہاں سے

جاتا ضرور رہیگا یا یہ معیار روح کے کمان میں آئی مو ترف ہوئی وہ انار ... یادی کاموں میں حرص و ہوس میں پھنس کر احمق اور عقل سے خارج ہوئی۔ شاعر ہمیشہ یاد دلاتا رہتا ہے کہ بار ... لئے ایک مقام بلند ہے جس تک پہونچنے کے لئے راہ وہ بتاتا ہے۔ ہماری زندگی تین طرح کی ہے ایک جسمانی دوسری عقلی تیسری اخلاقی ان تینوں میں آخری حیات جاودانی ہے باقی فانی ہیں۔ مبارز۔ جسمانی حیات کے حصہ کا کام۔ مدبر عقلی حیات کے حصہ کا کام۔ شاعر اخلاقی حیات کے حصہ کا کام جو جاودانی ہے کرتا رہتا ہے اسی وجہ سے ان تینوں میں شاعر کو بہتر و برتر جانتا ہوں۔

(۲) یہ سوال بھی بڑے طمطراق سے پیش کیا گیا کہ شاعر اوباش رند مشرب۔ مسخرے انسان سے متنفر نہیں ہوتے ہیں اس کے جواب میں کہوں گا کہ ہاں بے شک ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھ یہ سوال پوچھوں گا کہ کیا مبارز وحشی درندے اور مدبر احمق نہیں ہوتے۔ میرا دوست اس سبب بڑے مغالطہ میں پڑا کہ اس نے شاعر کا برا نمونہ لیا اور اس پر اپنی رائے کا حکم لگایا ہم کو چاہیئے کہ بزرگ مبارز۔ دانشور مدبر۔ سچے شاعر کے درمیان فیصلہ کریں نہ یہ کہ ان میں سے کسی ایک کا برا نمونہ لیکر اس پہ مباحثہ کریں۔

اب میں تینوں کا اعلیٰ نمونہ لیکر اپنی رائے کا حکم یہ لگاتا ہوں کہ مبارز۔ مدبر کی بہ نسبت شاعر کی دارالسلطنت روح ہے جیسے جسم و دماغ پر روح کو برتری ہے ایسے ہی مبارز و مدبر پر شاعر کو بالاتری ہے۔ مبارز اپنے قانون کو خون سے لکھتا ہے۔ مدبر اپنے قانون کو قرطاس پر تحریر کرتا ہے۔ شاعر اپنے قانون عالمگیر کو انسان کے دل پر نقش کالحجر بناتا ہے۔ جب تک روح کو بقا ہو شاعر کے قانون کو فنا نہیں۔ اس کے کل قوانین مسانت و مفوضیت کے ہوتے ہیں۔ مبارز کا قانون اس کے ساتھ رخصت ہوتا ہے جس روز سے اس نے کام کیا تھا وہ پراگندہ و معدوم و فراموش ہو جاتا ہے۔ مدبر کا قانون اس قرطاس کے ساتھ فنا ہوتا ہے جس پر اس نے لکھا تھا۔ ایک قانون دوسرے قانون کو ہمیشہ منسوخ کرتا رہتا ہے وہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے سمندر کی لہروں کی طرح آتے جاتے رہتے ہیں مگر شاعر کے قانون کو فنا نہیں وہ جب تک باقی رہیگا اس کا زمان باقی رہے گا۔ سکندر کے کام اب کہاں ہیں کہیں ان کا پتہ نہیں لگتا۔ سولن کے قوانین اب کہاں ہیں کہاں جاری ہیں کون ان پر عمل کرتا رہتا ہے۔ مگر ہومر شاعر کی کتاب اب تک ایسی زندہ و نو عمر ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کل ہی تصنیف ہوئی ہے۔ سکندر و سولن کا نام فراموش ہو جائیگا مگر ہومر ہو ولکر کبھی یاد سے نہیں جائیگا۔

(۳) شاعر دونوں مبارز و مدبر سے برتر ہے اس لئے کہ شاعر کامل کی خصلت میں مبارز و مدبر کی خصلتیں دونوں شامل ہیں مملکت جسموں و دماغوں سے منتظم نہیں ہوتی وہ اہل ملک کی روحوں کی آزادی سے مقوم ہوتی ہے۔ روح کے لئے قانون بنانے کا کام عمدہ طور سے شاعر ہی انجام دیتا ہے۔ بھلا کوئی نوشتہ قوانین روحانی کا ایسا پیش تو کرے جیسا کہ شعرا کا کلام روبرو کرتا ہے۔ کون سے قوانین ایسے ہیں کہ ان میں پند دل بند و دل پسند تازہ و پاکیزہ ایسی ہوں جیسی رومی و سنائی کے کلام میں ان کے کلام میں وہ سب باتیں جمع ہیں جو کلیں عقل کی شمع ہیں۔ وہ روح کے لئے غذا ہیں۔ دل مجروح کی دوا ہیں۔ عاقل اس کو قوت جان جانتے ہیں۔ عارف ان کو اپنی روان بہتر مانتے ہیں۔ کیا ہم نہیں جانتے کہ شعرا کے اشعار و رجز نے میدان جنگ میں مردوں کو اس طرح لڑایا جس طرح کوئی جوانمرد مبارز لڑاتا ہے۔ کون اس میں شک کرتا ہے کہ شاعر کا دل مبارز کا دل نہ تھا۔ کون اس کو یقین نہیں کرتا کہ لشکروں کو ایسے حال میں کہ اس میں رمق جان باقی تھی۔ اور نبضیں چھوٹ رہی ہیں کہ کلام شعرا نے ان کے دلوں میں وہ برقی اثر کیا کہ وہ بالکل تازہ و توانا ہو کر اپنی آزادی کے اپنے حقوق کے لئے ہنگامہ آرا ہوئے اور رزم و پیکار کے درپے شاعر اس کے سوا ایک اور معنی کر بھی مبارز ہے کہ وہ بدی کے دیو سے جو انسان کا سخت دشمن جان ہے ہمیشہ لڑتا ہے۔ یہ دیو طرح طرح کے بھیس بدل کر اس کے سامنے آتا ہے کبھی دروغ کے لباس میں۔ کبھی تظلم و ستم و جور و جفا کے روپ میں کبھی توہمات باطلہ۔ ریا۔ خود غرضی کی پوشاک میں۔ خواہ وہ کسی بھیس میں آئے۔ شاعر اس کے زیر کرنے میں اپنی سعی کو متواتر کام میں لاتا ہے اور کبھی اس سے باز نہیں رہتا اسکی زندگی ایک جنگ ہے جو ہمیشہ اس دیو کے ساتھ رہتی ہے وہ ہمہ تن اس میں ساعی رہتا ہے اور کبھی اس فکر سے خالی نہیں ہوتا کہ نیکی کی سلطنت و سطوت کو دنیا میں قائم کردوں۔ وہ اس جنگ میں جو اپنی سرگرمی اور گرم جوشی دکھاتا ہے۔ اس کے آگے مبارز کی گرم جوشی میدان جنگ میں ... ... ہیچ ہے۔ وہ مقدس علم کے نیچے کھڑا رہتا ہے۔ غم و الم سہتا ہے موت کا سامنا کرتا ہے بیشک و شبہ شاعر مبارز ہوتا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ آجتک کسی مقرر نے زبان سے یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ ... ... خود مبارز و مدبر دونو اپنے سے برتر شاعر کو مانتے ہیں۔

(۴) سب سے زیادہ شاعر کی خصلت اشرف و افضل ہے جیسا بقا کو فنا پر شرف حاصل ہے ایسا ہی شاعر کو مبارز پر شرف حاصل ہے جیسے کہ دانشوری سے حسن خلق افضل ہے ایسا ہی مدبر سے شاعر افضل ہے۔ مبارز جو نیک کام کرتا ہے اس کا میلان اسی طرف ہوتا ہے کہ بڑائی آخر کار اس سے پیدا ہو مبارز حب جاہ و شان و شکوہ کی نمود کے لئے نیک کام کرتا ہے اس لئے وہ اپنی اغراض نفسانی پر مبنی ہوتا ہے مدبر جب نیک کام کی پیروی میں سرزنی کرتا ہے کہ ضرورت اس کی داعی ہوتی ہے اس لئے وہ بھی خود غرضی سے خالی نہیں ہوتی۔ مگر شاعر راستی پرست ہوتا ہے۔ وہ نیک کام فقط راستی ہی کی خاطر سے کرتا ہے جب تک ہوا نفسانی و غرض پرستی سے اپنے تئیں پاک نہیں کرتا وہ کامل شاعر بھی نہیں ہوتا۔

(۵) اپنے بیان کی تصدیق نفس الامری صورت میں گذارش کرتا ہوں۔ میں انگلستان کی تاریخ میں سے بہت بڑا جنگ باز مبارز اور حکیم مدبر و شاعر انتخاب کرتا ہوں۔ کروم ویل کو شجاع کامل۔ بیکن کو حکیم و مدبر کامل۔ شیکسپیر کو شاعر کامل تمثیل کے لئے لیتا ہوں۔ ان تینوں کا میں کا زمانہ قریب قریب تھا۔ زمانہ کا اثر ان سب پر یکساں تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کروم ویل نے اپنے ملک کے لئے کیا کیا۔ بے شک اس نے انگلستان کی پولٹیکل عظمت کو معراج پر پہونچایا۔ دشمنوں کو پامال کیا۔ ملک کے انتظام سے جو لوگ ناراض تھے ان کے دلوں میں دہشت اور ہیبت بٹھائی۔ انگلستان کی بڑی سلطنت و سطوت اول اول اسی نے ایسی حاصل کی کہ جو اس زمانہ سے اس زمانہ تک ساری دنیا پر سبقت لیجاتی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے جو قاعدہ مطلق العنانی و خودسری کا بنایا اس سے کیا آگے پیش آیا اس سے سپاہیانہ خودسری اوباشی۔ لامذہبی۔ غلامی اخلاق میں پیدا ہوئی اگر کروم ویل کے قدموں کے تلے اہل انگلستان روندے گئے ہوتے۔ تو چارلس دوم کبھی انگلستان کو بد اخلاق بنا سکتا ایسے ہی مال اور فتحمندوں کی فتح کے لئے بھی ہوتے ہیں ہر ملک کی تاریخ میں اس کی مثالیں موجود ہیں جس کا جی چاہے انہیں پڑھ لے جس سرزمین کو مبارز اپنے آہنی قدم سے الٹ پلٹ کرتا ہے وہاں زہریلی وبا پیدا کرنے والے صفت ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے گرد کی ساری ہوا کو مسموم کر دیتے ہیں اور معصیت و عصیان کے پھل لاتے ہیں۔ پس یہ کامل شجاع کے کام کی کیفیت ہے۔ اب مدبر پر متوجہ ہوجئے۔

...ت کو تسلیم کرتا ہون کہ انگلستان مین ...ت مدبر فرزانہ بیکن کی برابر نہین ...سفہ قائم کیا جو اچھی طرح مطالعہ اور سمجھی طرح سمجھا جاوے تو نہائت عمدہ صفات رکھتا ہے۔ مگر اس نے اہل انگلستان کے لئے کیا کیا۔ اول تو حضرت بیکن خود ہی ایک نہائت رذیل اور کمینہ خصلت کے نمونہ تھے ان کے فلسفہ نے سارے یورپ کی تصنیفات کو مشتبہ بنا دیا۔ اگرچہ اس نے کفر کو نہین پھیلایا۔ مگر تاریکی کو ضرور پھیلایا۔ اسی نے ہیوم کو بے اعتقاد بنایا اور اس کے کفر آمیز مسائل کو رواج دیا آخر صدی مین اسی کے فلسفہ نے اس مسئلہ کو شائع کر رکھا ہے کہ آدمی نیک و بد کام فقط اپنی ذاتی سود و بہبود کے لئے کرتا ہے۔

مین نہ بیکن کے ذمہ الزام لگاتا ہون نہ اس کے فلسفہ پر تبرا بھیجتا ہون بلکہ میری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ نری عقلی تعلیم بے فائدہ و بے کارہ مضر ہوتی ہے وہ دماغ کو ایسا پر کر دیتی ہے کہ جس سے دل بے حس ہو جاتا ہے آدمی دانشمند بغیر نیک ہونے کے ہو جاتا ہے۔

اب شیکسپیر کی ذات سے جو فائدے ہوئے انہین خیال کیجئے۔ کہ محبت قومی و حب الوطنی۔ ملک کی بہی خواہی انسان کی خیر خواہی۔ فیاضی۔ اعلے درجہ کے فلسفیانہ خیالات۔ اس دار الفنا سے ہزار درجہ دار البقا کا اچھا جاننا اس کے لئے سامان تیار کرنا یہ سب باتین اس نے سکھائین۔ مبادا ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے وابستہ لفظ حکم بول کر کرتا ہے جس مین ایک حکومت پائی جاتی ہے۔ مدبر ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے ساتھ پیوستہ ان کی باہمی تعلقات و اغراض کے سبب سے کرتا ہے۔ شاعر رشتہ مند محبت و ہمدردی برادری کے سبب سے کرتا ہے جسکو نہ حکومت نہ طاقت توڑ سکتی ہے اب تم عنائت فرما کر ان تینون کو ہم دیل۔ بیکن شیکسپیر کو پہلو بہ پہلو بٹھا کے دیکھو اور ان مین انتخاب کرو۔ تو جو سوال معرض مباحثہ مین ہے۔ اس کا جواب خود بخود تمہارے ذہن مین آجاویگا۔ پھر اور کوئی ایسا شبہ باقی نہ رہیگا۔ کہ جس کے سبب سے اس بات مین تامل ہو کہ مبارز و مدبر کو ایک زمانہ پیدا کرتا ہے اور جب وہ زمانہ خود فنا ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ وہ بھی فنا ہو جاتے ہین۔ مگر شاعر اپنے کلام کے اثرون کو دنیا کے دلون پر وہ چھاتے ہین کہ جب تک دنیا مین انسان کامل فنا ہو کر زمانہ کی قبر مین دفن نہین ہوگا وہ احترام کے ساتھ سلامت و قائم رہین گے۔ مصرعہ

شکار ارباب سخن باقیست تا عالم بجاست

کیا شادی خانہ بربادی ہے؟

(خاتون عصمت نے ایک نہائت ضروری مضمون کیطرف توجہ دلائی ہے جو لا تمسکوھن ضرارا اور وعاشروھن بالمعروف کی تفسیر ہے واقعی ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے متعلق مقدور بھر کوشش کرین اور ہم مین جو کمزوری ہے اسکی اصلاح کرلین۔ مضمون کا طرز تحریر بعض مقامات پر افراط کا پہلو لئے ہوئے کہا جا سکتا ہے مگر جو مظلوم ہو میرے خیال مین اسے کچھ کہنے کا حق حاصل ہے۔ (اڈیٹر)

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین رلائے کیون

حضرات ناظرین! آپ میرے معزز بھائی بہنین یہ سن کر نہین میرا قائم کردہ اوپر کا عنوان مضمون پڑھ کر نہائت متعجب ہون گے کہ لوگ خانہ آبادی کہا کرتے ہین۔ مگر عجب کہ اس نئے زمانہ مین جہان زمین نے ڈھیرون مخفی خزانے اگلے کہین یہ مخفی نام شادی کا بھی تو نہین اگل دیا ہے مگر نہین صاحب! اس ناموزون زمانہ مین بعض واقعات کے لحاظ سے یہ بات سچ ہے کہ شادی خانہ آبادی نہین بلکہ خانہ بربادی ہے افسوس کہ وہ خدا کا برگزیدہ غمگسار بنی نوع انسان بالخصوص ہمدرد نسوان مسیح الزمان علیہ الرضوان ہماری بدقسمتی سے خداتعالیٰ کی خاص حکمتون کے ماتحت دنیا مین تھوڑی مدت رہا ورنہ امید تھی کہ ان حق تلفیون کا بالکل انسداد ہو جاتا اور اسلام کا چہرہ جو قسم قسم کی خود غرضیون اور ملک و قوم کی رسمون اور عادتون کے پردون مین چھپا ہوا ہے جلد نظر آجاتا۔ میرا یہ مطلب نہ سمجھا جاوے کہ ہم احمدیون مین خصوصیت سے کوئی نقص ہے اور ان مین معاذ اللہ حضرت صاحب کے بعد اسلام کے حقوق کی پوری پوری نگرانی نہین ہوتی بلکہ عام لوگون کی حالت کو زیر نظر رکھ کر یہ مضمون لکھتی ہون اور نہائت زور سے اپنے اہل قلم بزرگون سے اپیل کرتی ہون کہ وہ اگر حقوق نسوان کے زیادہ حامی نہین تو کم از کم مردون کے مظالم سے تو عورتون کو نجات بخشین۔ کیونکہ ہماری تمام آسائشین اور راحتین آپ ہی کی مہربانیون سے وابستہ ہین اگر آپ لوگ ہمارے ہمدرد نہین۔ تو یہ طبقہ دنیا تو ہمارے لئے نمونہ دوزخ بن رہا ہے جسکی چند ایک مثالین مفصلہ ذیل بیان کرتی ہون۔ پہلے دن ہی اس لڑکی کی قسمت جل جاتی ہے جو ماں کے دل کا سرور اور باپ کی آنکھون کا نور بن کر پیکے ۱۴ - ۱۵ سال گذارتی ہے اور بعد کسی ناخدا ترس انسان کے پلے باندھ دی جاتی ہے اور اسی جگہ اس کی بات بات پر اعتراض اور اس کے ہر فعل پر نظر رکھی جاتی ہے اور بیگانون کی طرح ہر حرکت و سکون و فعل مین جو جو سلوک اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ بجا اگر اس رائی رائی کو تسلیم کرلین۔ تو دکھون اور دردون کا ایک طومار بندھ جاوے۔ مگر اس چار حرف کی بندھی ہوئی کے موہنہ سے اُف تک نکل جاوے تو وہ قابل ملامت۔ لائق سرزنش۔ ٹھہرتی ہے اور گستاخ اور بے ادب کہلاتی ہے۔ پھر یہان تک ہی بس نہین بلکہ ایک ایک کی بری جدی خوشامد اس کے خاص فرائض مین داخل ہے۔ گویا کہ وہ سب کی زر خرید لونڈی ہے باوجود اس کے وہ صابرہ راضی برضا مولا۔ ع

مشکلین مجھ پر پڑین اتنی کہ آسان ہوگئین

کا وظیفہ پڑھتی۔ اپنے خالق کا خوف کرکے گذار دیتی ہے۔ مگر افسوس کہ وہ صاحب جن کے پیچھے یہ سب کچھ گوارا کرنا پڑتا ہے۔ کسی اپنے ہی غرور مین مست رہتے ہین اور اسے پاؤن کی جوتی (عورتون کو بعض مرد پاؤن کا جوتا جانتے ہین) اور ناقص العقل جان کر دل سے دور کر دیتے ہین۔ ستم کہ وہ بے سوات جہان جگہ ملے خراب ہوتی پھرے۔ حضرت کو کوئی خبر ہی نہین نہ پرواہ بلکہ اگر کوئی چار پلیہ نالاں ہو تو جھٹ ایک اور پاپوش (عورت) لے لی اور جب دل چاہا چل کر آتا پہنکی۔ اب یہ بیچاری اپنی دانست مین اگرچہ کیسی شریف اور نیکوکار ہو۔ بس خواہ مخواہ ہی اسے الزام دین گے۔ پھر نہ ہی تو خرچ دیتے ہین نہ طلاق۔ اگرچہ تمام عمر پڑی سڑتی رہے۔ یہ خدا کی قسم یہ صریح حق تلفی اور خوفناک ظلم ہے۔ حالانکہ قرآن مجید مین کئی جگہ عورتون کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ کو حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ایک خاص محبت تھی۔ یہ تو نہین کیا کہ خرچ مین مکان مین کپڑون مین حسن معاشرت مین غرض کسی بات مین بھی ان کو امہات المومنین سے ترجیح دی ہو۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عورتون سے رحم کا برتاؤ کیا۔ چنانچہ حدیث شریف مین ہے۔ کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیٹی لایا۔ کہ یا حضرت یہ شادی نہین کرتی۔ حضرتؐ نے اس سے پوچھا کہ کیون کیا وجہ لڑکی بولی یا رسول اللہ۔ خاوند کے حقوق بہت ہین اور مین اپنے مین یہ قابلیت نہین پاتی کہ اسے راضی رکھ سکون۔ خدا کی قسم بیاہ نہ کرون گی۔ فرمایا۔ چھوڑ دو اس کو اپنے حال مین رہنے دو۔ سو یہ اس لئے کہ اگر شادی برباد کرنیوالی ہو۔ تو پھر شادی ہی کیون کرین۔ ایک اچھے خاندان کی ...

فہرست چندہ

میاں عبد الستار صاحب ۱۳۱ ۹ للعہ
غلام حسین شاہ صاحب ۲۰۳۴/۲۱۶۶ عہ ۸ر
۱۹ جنوری ۱۹۰۹ء
شیخ نیاز احمد صاحب ۵۶ للعہ ۸ر
راجہ یار محمد خان صاحب ۶۳۹ للعہ
منشی عبد اللہ صاحب ۱۴۶ ع
میاں محمد عظیم صاحب ۱۰۰۴ للعہ
میاں محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ ع
ماسٹر مولا بخش صاحب ۹۷۲ بقایا ے
منشی عبد الخالق صاحب ۶۱۵
۲۰ جنوری ۱۹۰۹ء
میاں عمر الدین صاحب رائیٹر ۲۱۱ ۸ر
منشی محمد عالم صاحب ۱۸۷۵ للعہ
میاں عبد الرحمٰن صاحب ۸۴۵ عہ
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۴۲۸ ع
میاں خادم علی صاحب ۲۱۵ ع
میاں احمد علی صاحب ۹۴۹ ع
۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء
منشی غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ ع
اکبر خان صاحب ۲۱۶۰ ے
میاں ظفر اللہ خان صاحب ۷۰۵ ع
۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء
میاں محمد علی صاحب پٹواری ۲۱۱۰ ع ۸ر
میاں محمد الدین صاحب ۲۱۲۷ للعہ
حکیم محمد حسین صاحب ۱۲۵ للعہ
چوہدری غلام احمد خان صاحب ۷۴۷ ع
منشی محمد حسین صاحب ۸۳۲ ع
۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء
ابو عبد اللہ غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ عہ ۸ر
بابو سردار محمد صاحب ۲۵ للعہ
منشی محمد دین صاحب ۱۱۰۶ للعہ
سید شفیع احمد صاحب ۲۱۲۳ عہ
منشی محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ ع
منشی نواب خان صاحب سری نگر بقایا ع

۲۵ جنوری ۱۹۰۹ء
نور احمد صاحب صہ
میاں عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴ عہ
سید عادل شاہ صاحب ۲۱۳۳ للعہ
میاں نظام الدین صاحب ۳۶ ع
بابو فیروز علی صاحب ۲۹۷ للعہ
بابو عبد العزیز صاحب ۱۷۵۲ ے
منشی نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۰۹ء
ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۲۸۹ للعہ
مولوی عبد اللہ صاحب ۴۱۹ ع
[illegible]ن صاحب ۱۰۸ للعہ
[illegible] نبی صاحب ۱۰۹۹ ع
[illegible] عبد الکریم صاحب ۲۲۵ ع
میاں غلام محمد صاحب ۲۱۲۸ ع
۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء
شیخ عطاء اللہ صاحب ۱۲۸۲ للعہ
چوہدری علی احمد خان صاحب ۹۸۷ ع
فضل احمد صاحب ۲۲۰۱ ع
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ ع
حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ ع
۳۰ جنوری ۱۹۰۹ء
چوہدری نواب دین صاحب ۲۶۷ ع
یکم فروری ۱۹۰۹ء
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۸۳ للعہ
چوہدری مولا بخش صاحب ۲۹۴ للعہ
ملک عادل شاہ صاحب ۱۴۴۵ ع
میاں عبد الحکیم صاحب ۸۹۰ ع
مولوی غلام رسول صاحب ۱۴۹۹ ع
ملک مولا بخش صاحب ۲۷۷ ع
۲ فروری ۱۹۰۹ء
حافظ محمد صاحب جیون ۳۴ للعہ
ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ
میاں خدا بخش صاحب ۵۹۷ ع ۸ر
۳ فروری ۱۹۰۹ء
قاضی خواجہ علی صاحب ۲۱۹۷ ع ۸ر

سید رسول بخش صاحب ۴۸۲ عہ ۸ر
میاں غلام نبی صاحب ۶۰۱ بقایا للعہ
میاں مولا بخش صاحب ۹۷۲ ع
۴-۵ فروری ۱۹۰۹ء
بابو فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ ع
مرزا دین محمد بیگ صاحب ۲۰۱۵ للعہ
میاں میراں بخش صاحب ۱۷۷ ۵
میاں عبد الرشید خان صاحب ۹۵۴ ع ۸ر
سید فخر اسلام بحساب امانت علی شاہ صاحب ۱۴۲۷ صہ بقایا
میاں جان محمد صاحب ۴۵۸ ع
۷ فروری ۱۹۰۹ء
میاں محمد محسن صاحب کنگی ۲۱۱۷ عہ
میاں الٰہی بخش صاحب ۵۷۵ ع
میاں عبد الرحمان صاحب ۳۳۰ للعہ
میاں معراج الدین صاحب ۱۲۹۹ نقد بقایا للعہ
میاں غلام حسین صاحب ۲۱۸۷ ع ۱۲ر
۸ فروری ۱۹۰۹ء
حکیم محمد الدین صاحب ۳۹۰ ع
میاں محمد شاہ صاحب ۱۱۷۱ للعہ
میاں چراغ الدین صاحب ۹۸۰ ع
میاں غلام رسول صاحب ۹۶۳ ع
شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۷ للعہ
منشی احمد الدین صاحب ۱۴/۲۱۶۹ عہ
بابو فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ ع
چوہدری عنایت اللہ خان صاحب ۱۷۱۰ للعہ
ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۷۳ ۳ر
۹ فروری ۱۹۰۹ء
ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ
منشی احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ع
میاں محمد جان صاحب ۸۵۴ ع
میاں مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ
میاں غلام رسول صاحب لہالیاں بقایا عہ
میاں رحمت اللہ صاحب ۱۸۴/۲۱۷۴ ع ۱۲ر
عالمگیر خان صاحب ۱۳۵۹ ع
میاں فضل بیگ صاحب ۱۴۵۷ للعہ
میاں عبد الرحمٰن صاحب ۱۶۷۹ ع
میاں عبد العظیم صاحب ۶۰۴ عہ ۱۲ر

۱۰ فروری ۱۹۰۹ء
میاں محمد آلٰہی صاحب ۱۳۱۴
میاں غلام حمید صاحب ۱۱۷۹
میاں شمس الدین صاحب ۱۲۴۹
مولوی تاج الدین صاحب ۱۲۷۸
میاں غلام حیدر بیگ صاحب ۵۴
میاں محمد تیمور صاحب ۱۲۰۱
میاں محبوب عالم صاحب ۵۹۵ للعہ
۱۱ فروری ۱۹۰۹ء
میاں امام الدین صاحب ۱۶۹۲ ع
میاں قادر بخش صاحب ۱۹۱۷ للعہ
میاں امام الدین صاحب ۵۴۷ ع
بابو غلام محمد صاحب ۳۶۰ للعہ
میاں محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ ع
میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ ع ۸ر
میاں عبد اللہ صاحب ۲۱۸۵ ع ۸ر
میاں نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ
بابو عبد الغنی صاحب ۲۷۰۰ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۳۲۱ للعہ
ولی محمد صاحب ۶۱۶ ع
۱۲ فروری ۱۹۰۹ء
حامد حسین خان صاحب ۹۱۱ عہ ۸ر
چوہدری فتح محمد صاحب ۷۸۵ للعہ
میاں مصری خان صاحب ۴۷۶ ع
سید قاسم شاہ صاحب ۲۱۹۵ للعہ
میاں عنایت اللہ صاحب ۸۱۸ ع
چوہدری ولی داد خان صاحب ۲۰۲ ع ۸ر
۱۳ فروری ۱۹۰۹ء
میاں حیات خان صاحب ۹۲۳ للعہ
میاں عبد الاکبر خان صاحب ۱۲۱۴ ع
میاں غلام حیدر صاحب ۱۲۸۷ ع
۱۴ فروری ۱۹۰۹ء
میاں صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ
چوہدری سرفراز خان صاحب ۱۴۹ للعہ
میر عابد علی شاہ صاحب ۱۷۵ للعہ
میاں جان محمد صاحب ۱۳۴۸ ع ۸ر
میاں تاج الدین صاحب ۹۴۷ ع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے۔ کہ دوسری کوئی دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی۔ ہر طبقہ اور ہر زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آجاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر موثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے۔ کہ کتنا ہی کام کرو۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قویٰ اور اعضائے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا۔ اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں یہ نایاب خالص بامنی روپے کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جاتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے طیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے پرچہ ترکیب ہمراہ شامل ہوتا ہے۔ قیمت فی روپیہ پانچ روپیہ۔ نصف روپیہ پونے تین روپیہ (۲۱۲) چہارم حصہ (۱۸)

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد۔ سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبی بازار - لاہور

تیس برس کی جانفشانی کا ثمرہ

یعنی عجیب وغریب گلدستہ تجربات نسخہ جات نادر الوجود۔ اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ۔ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔ یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں۔ صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں اور کم خرچ بالا نشین وہ بات ہیں کہ روپیہ کے مول طیار ہو سکتے ہیں۔ قلمبند کیا گیا ہے۔ مرگی۔ نامردی۔ جریان۔ آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور بخیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصول ۲ر

مہتمم منیجر پبلک بک ایجنسی لاہور اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسو گند گفتن کہ زر مغربی است ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصل ہیرا ہے۔ کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصول ڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

مولوی محمد یمین احمدی۔ داتہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت پر مل سکتا ہے۔

اکسیر ... کیا ہو سکتا ہے

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو رنگ داغ نہیں بھی لگ سکتا ہے رقیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط کے کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں تو نصف قیمت پر واپس لی جاویگی۔ اسلئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔ بہت جلد منگائیے۔

المشتہر

امرت گم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ ہیرا قسم اول عہ قسم دوم سے۔ سرمہ قسم اول عہ ثانی ۸ر سوم ۴ر علاوہ ازیں لنگی پشاوری و کلاہ زری دستار ہر قسم موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ قادیان (گورداسپور)

رسالہ اہل الذکر لکھنو

اہل اسلام کی ہدایت اور اصلاح کے لئے مہینے میں دوبار مطبع احسن المطابع لکھنو سے شائع ہوتا ہے منکرین قرآن و حدیث کی اچھی طرح خبر لیتا ہے۔ شرک و بدعت کی تردید میں گویا بم کا گولہ ہے رسالہ چندہ عار۔ نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر۔

نوٹ۔ جو صاحب ۲۵ صفر تک درخواست خریداری معہ چندہ سالانہ بھیجیں گے ان سے عار کے بجائے صرف ۱۲ر لیا جائیگا۔ اہل الذکر میں صفحہ مذہبی چار پانچ پڑتال کے ہوتے ہیں جس میں ہر اہل مذہب اپنے مذہب کی تائید اور مخالف کی تردید درج کرا سکتا ہے۔

ضمیمہ۔ آریوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کی تردید اور اہل اسلام کی ہدایت کے لئے دو جز علیحدہ ماہوار شائع ہوتے ہیں قیمت سالانہ عہ خریداران اہل الذکر سے بشرطیکہ تاریخ مذکورہ تک درخواست خریداری بھیجیں مرقع سیاسی۔ خاص شیعوں کے رد میں ماہوار شائع ہوتا ہے چندہ سالانہ معہ محصول ڈاک عہ ۲۵ صفر تک درخواست معہ چندہ بھیجنے والوں کو صرف ۱۲ر دینے پڑتے ہیں

ملنے کا پتہ۔ منیجر اہل الذکر مطبع احسن المطابع لکھنو

شریف خاتون کو جانتی ہون جو تیس برس سے بیکس ہے۔ حالانکہ اس کا ایک دس سالہ بیٹا بھی ہے جو بیکسی ہی پیدا ہوا اور جب بعض نیک طبیعتون نے میان سے کہا کہ اپنی بیوی اور اپنا بچہ گھر لے جاؤ۔ تو کہدیا چلو بچہ میرا ہی نہین۔ استغفر اللہ۔ حالانکہ بچہ اسی نیک بخت کا تہا۔ آہ! اپنی ذاتی خصومتون کی وجہ سے ان مظلومون پر تہمتین لگاتے ہین اور خدا کا خوف نہین کرتے خیر یہ تو لمبا قصہ ہے جس کے بیان کرنے کی طاقت مجھ مین نہین۔

ایک اور ظلم سنو! حالانکہ اسلام مین کہین نہین وہ یہ کہ حنفی مذہب مین مسئلہ ہے کہ جس کا خاوند مفقود الخبر ہو وہ نوے سال تک نکاح نہ کرے اور اس کا انتظار کرے (یعنی بوڑہی ہو جاوے) توبہ اب نوے سال کیسی کی تمام عمر بھی نہین ہوتی مگر مرد کے لئے اختیار ہے کہ ایک بیوی کا کفن بھی میلا نہ ہو اور وہ دوسری سے اپنا گھر آباد کر لیوے اس بے انصافی کا اسلام پر کوئی الزام نہین نہ ایسے مسائل کا ذکر اسلام مین ہے بلکہ یہ سب قصور اسلام والون کا ہے کہ کسی کو شادی کرکے برباد کرتے ہین اور کسی کو اجازت ہی نہین دیتے۔ کہ وہ نکاح ثانی کرے۔ اے میرے ہمدرد بزرگو! خدا کے واسطے ان مسائل کے متعلق کوئی خاص انتظام کرو۔ آخر عورتین بھی اسی اللہ کی مخلوق ہین ان کے پہلو مین بھی دل اور دل مین درد کا احساس ہے اور اگر آپ لوگون کو ہمارا نام لینا ہی عار ہے اور ہم سچ مچ بے وفا ناقص العقل بیدین وغیرہ ہین۔ تو پھر للہ اپنے گھرون کو برباد نہ کرو نہ شادیان کرکے بربادیان لو۔ اور ہمارا نام ہی صفحہ ہستی سے کیون نہ مٹا دو۔ یہ اس لئے کہ بفضل مولا دار الامان (جو فی زمانہ مرکز اسلام ہے) سے چند رسالے نکلتے ہین جن مین نہایت لائق بزرگان ملت کے قلم سے اہم مضامین حل ہوتے ہین مگر افسوس کہ کسی خدا ترس نے کبھی بھی اپنے قلم سے عورتون کے حقوق پر توجہ نہین کی نہ لکہا حضرت مفتی صاحب نے بدر مین خواتین مین ایک کالم نکالا تہا۔ مگر وہ بھی بے توجہی سے یا کسی صاحب کی مہربانی سے بند ہو گیا پچھلے دنون مجھے افسوس آیا کہ "حقوق نسوان" پر ایک مضمون بدر مین لکہا بھی تو ہماری جانب توجہ نہین کی بلکہ مولوی شبلی کی ہمدردی نسوان پر اعتراض کر دیا۔ اگرچہ وہ اعتراض بجا تہا اور حق مگر ہمدردی مستورات کے خیالات بھی تو ظاہر فرمانے چاہئین۔ یہ تو درست نہین کہ انہین بالکل نا امید اور فراموش کر دیا جاوے۔

کوئی بزرگ قوم مہربانی فرما کر کم از کم عورتون کی نسبت احکام اسلام تو لکھدین تا ہمارے بھائی احمدی ہون یا غیر احمدی غفلت کی نیند سے جاگین۔ اور اس بے کس و بے بس فرقہ پر نگاہ ترحم اور خاص توجہ کرین۔ والسلام۔ اہلیہ اکمل از گولیکی

انتخاب الجرائد

سرویہ نے فرانس۔ روس۔ اٹلی کو مطلع کیا ہے کہ انجمن قائم رکھنے کا پختہ ارادہ ہے اور فوجی کارروائی شروع نہین کی جاویگی اگرچہ آسٹریا کی تیاری جنگ کی وجہ سے ہمارا تیار رہنا نامناسب نہ تہا۔ روس نے سرویہ کو صلاح دی ہے کہ اپنے تمام مطالبات چھوڑ دے اور طاقتون کے فیصلہ کا انتظار کرے۔

ٹرکی نے سرویہ کو نوٹس دیا ہے۔ کہ آتشگیر اشیاء ٹرکی کی راہ سے نہ منگائے۔

مہاراجگان ڈگاری۔ بردوان۔ کوچ بہار کے نام سمن جاری ہوئے ہین کہ جوابدہی کرین کہ رجسٹری کرائے بغیر کلکتہ کے بازارون مین موٹر کار انہون نے کیون چلائین ہر سہ مہاراجگان کی جانب سے جوابدہی کے لئے ان کے وکیل حاضر عدالت ہوئے ہین۔

چھپائی کا ٹھیکہ۔ سررشتہ تعلیم پنجاب کی کتابون کی چھپائی کا ٹھیکہ جس کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے ٹھیکدارون سے ٹینڈر طلب کئے تھے۔ ۲۷ فروری کو اس کا فیصلہ ہو گیا راے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز مطبع منشی نول کشور اور مطبع وطن تین ٹھیکیدارون کی طرف سے ٹینڈر داخل ہوئے تھے مگر ٹیکسٹ بک سوسائٹی نے اسی خوش قسمت فرم کا ٹینڈر منظور کیا جس کے پاس ۱۷ سال سے ٹھیکہ چلا آتا ہے یعنے پانچسال کے لئے رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کو ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ رائلٹی پر ٹھیکہ دیا گیا۔ اب کی دفعہ ایک شرط یہ بھی ہے کہ کارخانہ مذکور ان لوگون کو جو بیس روپیہ سے زیادہ مالیت کی کتابین خریدین ۱۰ فیصدی کمشن دیگا اور ریلوے کا کرایہ نہین لیگا اس سے فائدہ یہ ہوگا۔ کہ تمام صوبہ مین کتابین معینہ قیمت پر مل سکین گی۔

بوسنیا و ہرزگوینیا۔ آسٹریا نے منظور کر لیا ہے کہ ان صوبون کی مسلمان رعایا امور دین مین شیخ الاسلام ٹرکی کی اطاعت کرسکیگی۔

فلپائین کے ایک حاکم ضلع نے دولت امریکہ کو گورنمنٹ کی ایک تقریب کی بابت سرکاری رپورٹ بھیجی ہے جہان ایک لڑکے کو تہ تیغ کرکے سپرد اجل کیا گیا اور پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے پجاریون مین تقسیم کئے ان بوٹیون کو انہون نے اس دن کی یادگار کے طور پر رکھ لیا اور جسم کے باقی حصے کو زمین مین دفن کر دیا۔

مجرمانہ تقریرون کے لئے دس سال کی سزا ملی۔

ہفتہ گذشتہ مین دہلی مین ژالہ باری ہوئی اس سے شہر کے پسنے تین سو میونسپل لیمپ شکستہ ہوئے۔

فیروزپور کے متصل ایک چلتی ہوئی مال گاڑی سے ۲ بندوقین چرائی گئین۔ بارہ ملزم گرفتار کئے گئے۔

سرحدی صوبہ مین دس لاکھ ۳ ہزار ایکڑ زیر کاشت گندم ہے لیکن بارش کی بہت سخت ضرورت ہے۔

والریاست جیند سے پانی پت (کرنال) تک ریلوے بنانے کا حکم ہو گیا۔ پیمائش کرنے لگے۔

پاپچپا مئو (الہ آباد) سے اناؤ تک ریلوے پر ۵۰ ۱۳ لاکھ صرف ہوگا کل ۴ ۱۵ میل ہوگی۔

پنجاب مین توسیع آبپاشی کی سہ نہری کنال زیر تعمیر ہے۔ اس پر ۸۰ تا ۹۰ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرین گے۔

ہند مین ایک لاکھ ۷ ہزار آدمی خیراتی کامون پر ہین صوبجات متحدہ مین ۲۴ ہزار بنگالہ مین ۷۷ ہزار۔

شرقی بنگال ریلوے پر جو تعزیری پولیس حفاظت سڑک کے لئے قائم کی گئی اس کا ماہوار خرچ سات ہزار ہے۔ اس پولیس کے سپاہیون پر راتون کو پتھر پڑتے ہین دو سپاہی زخمی ہو گئے۔ لیکن پتہ نہین لگا سکے۔

سردار یار محمد خان بہادر سی آئی ای سابق وزیر جاورہ فوت ہو گئے ٹرسٹی علیگڈھ کالج تھے۔

اکیاب مین سخت آگ لگی نو سے گھر جل گئے تین لاکھ کا نقصان ہوا۔ ایک ہزار بے خانمان۔

ناگپور کی نمائش قریب ڈیڑھ لاکھ آدمیون نے دیکھی۔ پون لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ بچت ہوگی۔

مسٹر تلک کی اپیل کی درخواست پریوی کونسل نے خارج کر دی تمام امیدین ختم

برٹش ہوس لارڈ مین ہندی کونسلون کا مسودہ قانون پاس ہوا لیکن ایک بازو کٹ گیا ہے۔

صوبجات کے لئے اگزکٹو کونسلون کی اصلاح خارج کی گئی صرف بمبئی مدراس مین یہ کونسلین رہینگی۔

تبریز مین خانہ جنگی تیز ہے۔ انقلاب پسندون نے غلبہ پایا شاہی فوج کو بھگا دیا۔ قحط و ناچاقی عام۔

جمعرات گذشتہ کو مسٹر ٹافٹ نے پریسیڈنٹ امریکا کا چارج سنبھالا۔ واشنگٹن مین دربار ہوا تہا۔ مسٹر ٹافٹ نے اپنے سابق مسٹر روسیولٹ کی پیروی منظور کی لیکن بحری طاقت بڑھائین گے اسی روز صوبہ واشنگٹن مین اس زور کی برفانی بارش ہوئی کہ

معذرت } پچھلے ہفتے ابر محیط آسمان رہا اور حضرت امیر المومنین کی طبیعت بھی ناساز تھی اس لئے درس قرآن شریف نہ ہو سکا۔ میں نے ضمیمہ تفسیر بغیر ان کی نظر ثانی کے (جیسا کہ وہ ہر ہفتے مہربانی فرما کر پروف دیکھ لیا کرتے ہیں) شائع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ پھر پتھر ٹوٹ گیا اور پریس بھی قابل مرمت ہو گیا جو تین چار روز کے بعد کام دینے کے قابل ہوا اس لئے ۴ - مارچ کا اخبار نہ نکل سکا۔ اب ۱۱ - مارچ کو دو اکٹھے نمبر شائع کئے جاتے ہیں۔ امید کہ معزز ناظرین اس تعویق کو جو تقدیر الٰہی سے واقع ہوئی معاف فرمائیں گے والعذر عند کرام الناس مقبول

کرشن اوتار } ہمارے مکرم معظم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور نے حضرت مسیح موعود کے کرشن اوتار ہونے کے ثبوت میں یہ ایک نہایت ہی لطیف اور مدلل رسالہ لکھا ہے۔ جسے آپ نے ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کرایا ہے۔ اب ان کے پاس دو ہزار جلد کے قریب باقی رہ گیا ہے۔ معزز ناظرین میں سے جن کو ضرورت ہو وہ محصول ڈاک بھیج کر چند جلدیں منگوا لیں اور اپنے ہندو دوستوں میں تقسیم کریں۔ دفتر بدر میں درخواست نہ بھیجیں۔ بلکہ خواجہ صاحب کو عزیز منزل [illegible] لاہور کے پتہ پر اطلاع دیں اور اگر اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کچھ رقم بھیجیں تو وہ بھی عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جیبی گھڑی } جس جیبی گھڑی کا اشتہار کچھ ہفتوں سے ہمارے اخبار میں چھپ رہا ہے ہمارے پاس بھی یہ گھڑی پہنچی ہے۔ دیکھنے میں یہ گھڑی خوبصورت اور مضبوط پائدار معلوم ہوتی ہے اب تک تو ہمارے پاس اچھا ٹائم دیتی ہے۔

ضرورت ہے } آج سے کوئی بیس سال پہلے سرکاری مدارس میں جو انگلش پرائمر رائج تھی اسکی ہمارے ایک دوست کو ضرورت ہے، اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو وہ مجھے روانہ کر دے بڑی مہربانی ہو گی - ایڈیٹر

میرے پیارے برادران احمدی سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میرا لڑکا محمد ثناء اللہ پرسال امتحان انٹرنس میں فیل ہو گیا تھا۔ بفضلہ اس سال آجکل پھر شامل امتحان ہوا ہے لله دعا فرماویں کہ اس سال اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہو۔ اس کی کامیابی پر میں دو روپیہ ماہوار انشاء اللہ ایک سال تک اس چندہ میں چندہ بھیجتا رہونگا جس میں حضرت امیر المومنین حکم دیں گے۔ والسلام - خاکسار غلام محمد پھلوری از شاہ پور کنڈی (گورداسپور)

رعائتی قیمت پر اطلاع } برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے پاس فائل الحکم ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور بدر کے فائل ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور رسالہ انگریزی میگزین ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک ہیں۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں تو خرید فرما سکتے ہیں

المشتہر - محمد عالم از قادیان

خریداران بدر کے لئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں، کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں ... ... پڑھیں تو ہم سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲/ معہ محصول ڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲/ کا وی پی ہو نہیں سکتا اسلئے درخواست ۵ سے کم نہ ہونی چاہیئے اور یا ۲/ کے ٹکٹ بھیجدیں۔ **نوٹ** - ۴ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو چار جلدیں مفت دی جائیں گی۔

المشتہر - ابن عبا و اللہ السید محبوب شاہ مقام و ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

ہماری قوم توجہ فرمائے } اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو تو دار الکتب احمدیہ کا ملک کی ایک نظیرہ لائبریری بن جانا کچھ دشوار نہیں۔ دار الکتب احمدیہ کے لئے ایک جدید مکان بن کر تیار ہو گیا ہے اس وقت تک جس قدر کتابیں ہر علم و فن کی لائبریری کے اس جدید مکان کی الماریوں میں موجود ہیں انکی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے یہ تعداد تو بہت ہی ناکافی ہے لیکن حضور امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین نے چونکہ اپنا عظیم الشان کتب خانہ بھی دار الکتب احمدیہ کو عطا فرما دیا ہے اس لئے اس موجودہ مکان کے ملحق ایک اور بڑا کمرہ بنانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے لیکن سلسلہ کی عظمت اور ہماری قوم کی علم پروری جو شہرت حاصل کر چکی ہے اس کے مناسب حال قومی کتب خانہ اس وقت بن سکتا ہے کہ اس دار الکتب کی خدمت کو ایک قومی کام سمجھ کر قوم کی متفقہ کوشش اس جانب مبذول ہو دار الکتب کو یکمشت معقول سرمایہ اور استمراری مثلاً ماہوار مقررہ اعانتوں کی سخت ضرورت ہے۔ امید ہے کہ ہماری باغیرت اور باہمت قوم اس طرف ضرور توجہ فرمائیگی - علاوہ ازیں دار الکتب کی سب سے بہتر مدد یہ بھی ہے کہ جس بھائی کے پاس کسی علم و فن اور کسی زبان کی ... مطبوعہ خواہ قلمی کتابیں ایسی ہوں جو وہ دار الکتب کو ہبہ کر سکیں تو ضرور روانہ فرما کر اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں یہ کتابوں کی مدد روپیوں کی امداد سے ہرگز کم نہ سمجھی جاویگی

بعض شریف خاندانوں میں پرانے زمانہ کی نایاب قلمی کتابیں موجود ہوتی ہیں۔ اور ان سے بہت ہی کم فائدہ اٹھایا جاتا ہے ایسی کتابیں یہاں آ کر نہایت حفاظت و احتیاط سے رہیں گی اور اکثر ان لوگوں کی نظر سے گذرتی رہینگی جو ایسی کتابوں کے بھوکے پیاسے ہیں کتابیں عطا کرنے والے حضرات کے نام معہ فہرست کتب عطا کردہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع بھی ہوتے رہینگے تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو خدا کرے میری باتوں میں اثر ہو اور قوم کی توجہ کے لئے اسی قدر گذارش کافی ہو۔ آمین۔

راقم - اکبر شاہ خان نجیب آبادی نائب افسر دار الکتب احمدیہ قادیان

ہر ایک کاروباری انسان، صاحب جائداد، رئیس، جج، مجسٹریٹ، رجسٹرار، مصنف، مورخ، اڈیٹر، شاعر، وکیل، مختار، اکونٹنٹ، محاسب، بنکر، مہاجن، ساہوکار، عرضی نویس، ایجنٹ، بیوپاری، ٹھیکیدار، پٹواری، نمبردار وغیرہ کی عمر بھر ہر روز کام آمد کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایکسو پچیس ۱۲۵ برس کی جنتری

یہ بات آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائیٹی کے حقوق میں انصاف اور امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے آپکو ذاتی تجربے سے بھی معلوم ہو گا کہ حساب، کتاب، بہی کھاتے، وثیقے، پرانے دستاویز، دعوے، جواب دعوے، مورخانہ مضمون، تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور (جن کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں) کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم کرنے کی کس قدر ضرورت پڑتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں۔

ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور صرف سے گذشتہ ایک سو پچیس برس کی مسلسل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک اور ۱۱۹۷ ہجری سے ۱۳۲۵ ہجری تک ۱۱۹۰ فصلی سے ۱۳۱۵ فصلی اور سمت ۱۸۳۹ بکرمی سے ۱۹۶۴ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس عجیب و غریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام، قانون پیشہ اصحاب، رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور بہت پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کیلئے تحریک کر کے ہمیں بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر، دفتر، کتبخانے، دکان، کچہری، کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہو گی لہذا آپ کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اسکی خریداری کیلئے ارشاد کریں باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے (۳) ہے محصول ذمہ خریدار۔

(المشتہر - خاکسار معراج الدین عمر نولکھا - لاہور)

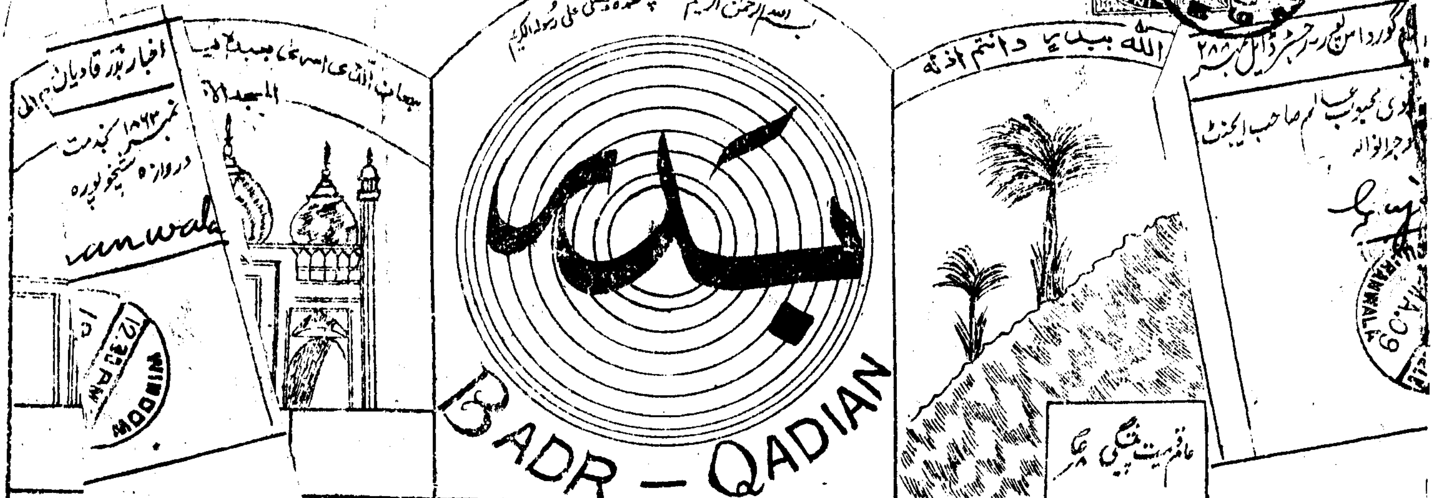

چہ گویم با تو گرآئی بدار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں
جلد (۸) | مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۵ بیساکھ سمت ۱۹۶۶ بکرمی | نمبر (۲۱)
سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

"پیام صادق"

مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ضلع گورداسپور کے دورہ کے بقیہ حالات بھیجتے ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جو شخص صدق اور اخلاص کے ساتھ لعدفی سبیل اللہ نکلتا ہے کامیاب ہوتا ہے

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۲

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۹ و ۲۰ - ۱۱ مارچ ۱۹۰۹ء)

تلونڈی جھنگلاں گذشتہ رپورٹ میں میں سیکھواں کے حالات لکھ چکا ہوں اس کے بعد دوسری شب میں تلونڈی میں ٹھہرا۔ جہاں کہ احباب نے کوشش کرکے بدر کیواسطے چار نئے خریدار بنائے۔ رات کو مردوں اور عورتوں نے مسجد میں وعظ سنا۔ جہاں عورتوں کے واسطے پردے کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ تلونڈی کی جماعت احمدیہ بہت دینی شوق رکھتی ہے میرے ساتھ بہت اخلاص اور محبت سے پیش آئے۔ منشی امام الدین صاحب جو ایک قریب کے گاؤں میں پٹواری ہیں اور بڑے مستعد اور نیک آدمی ہیں اس جماعت کے سکرٹری ہیں منشی سکندر علی صاحب کے وہاں مدرس ہو کر جانے سے جماعت کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ لیکن دراصل مولوی رحیم بخش صاحب کی محنت اور کوشش اور تبلیغ کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ کی احمدی جماعت دینی کاموں میں بہت جوش رکھتی ہے اس جماعت کے للہی جوش کے سبب یہاں پر صدر انجمن نے اپنے مدرسہ کی ایک شاخ قائم کی ہے۔ جس نے بہت تھوڑے عرصہ میں اس قدر ترقی کی ہے کہ اب اس میں قریباً ساٹھ طلباء ہیں۔ میں نے اس مدرسہ کا معائنہ کیا لڑکوں کو تمام مضامین میں ہوشیار پایا۔ جس سے منشی سکندر علی صاحب کی محنت اور توجہ کا ثبوت ملتا ہے۔ امید ہے کہ صدر انجمن جلد ان کو ایک نائب دیگی کیونکہ لڑکوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ مدرسہ کے واسطے گاؤں کے باہر ایک نہائت موزوں جگہ پر ایک فراخ کمرہ بنایا گیا ہے اور اس میں ایک کنواں بھی اسی جگہ کی جماعت اپنے ہی خرچ سے بنوانے لگی ہے۔ جس کیواسطے خشت پختہ میری موجودگی میں آگئی تھیں۔ اس جماعت کے پاس ایک بڑی عمدہ فراخ اور خوبصورت بنی ہوئی پختہ عمارت کی مسجد ہے جس میں نماز باجماعت کی خوب رونق رہتی ہے اس مسجد کے بنانے کے اخراجات میں چودہری محمد امین صاحب نے سنا گیا ہے کہ بہت حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ایسا ہی چودہری رحیم بخش صاحب اس جماعت میں ایک مستعد آدمی ہیں۔ اس جگہ کے بھائی حسین بخش صاحب بھی قابل ذکر ہیں۔ جو ایک نابینا ہو کر آنکھوں والوں سے بڑھ کر ہوشیار اور مستعد آدمی ہیں۔ جلتی دیر میں یہاں رہا۔ حافظ صاحب برابر میرے ساتھ رہے۔ مدرسہ کے معائنہ کے وقت بھی ساتھ رہے۔ دراصل ان کو اپنی جماعت کی ترقی اور ملک کی بہبودی کا شوق دامنگیر رہتا ہے اکثر جمعہ میں قادیان پہونچ جاتے ہیں اور میرا وعظ سننے کے واسطے میرے تیسرے مقام ہرسیاں پر بھی پہونچ گئے تھے۔ اور وعظ سنکر رات کے گیارہ بجے واپس اپنے گاؤں میں چلے گئے تھے۔ غرض ہر طرح سے یہاں کی جماعت کی ہوشیاری اور مستعدی قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا کرے اور نیکی کے کاموں میں زیادہ توفیق بخشے۔

ہرسیاں تلونڈی میں ہی ہرسیاں کے دوست میاں محمد فضل صاحب پہونچکر اقرار لے چکے تھے کہ میں ایک شب ہرسیاں میں ٹھہروں۔ چنانچہ ۲۸ فروری کی شام کو میں وہاں پہونچا رات کو وعظ ہوا۔ اس جگہ بھی انجمن بنائی گئی۔ جس کے سکرٹری میاں فضل محمد صاحب اور پریزیڈنٹ منشی نور محمد صاحب مقرر ہوئے یہاں کی جماعت تھوڑی ہے۔ مگر گاؤں چونکہ سکھوں کا ہے اس لحاظ سے کافی ہے۔ امید ہے کہ منشی نور محمد صاحب و منشی فضل محمد صاحب کی کوشش سے جماعت بہت ترقی کریگی انشاء اللہ۔ اس جگہ جب رات کو وعظ ہوا تو بہت سے سکھ بھی وعظ میں جمع ہوئے۔ جن کو بابا نانک صاحب کے حالات سنا کر دین اسلام کی طرف متوجہ کیا گیا۔ وعظ کے خاتمہ پر وہ بہت شکر گذاری کے ساتھ گئے۔ اس جگہ سے ایک فہرست درخواست از مریدان کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت بابرکت میں بھجوائی گئی۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع کیا گیا۔ (محمد حسین احمدی)

...ہر یان سے عاجز بٹالہ کے راستہ علیوال گیا ...ہان کے واسطے برادر عزیز بابو محمد شفیع صاحب ...شب کے واسطے ضرور جاؤں یہاں کوئی ...ن ایک آدمی کو سمجھانے کا فائدہ ہوا ... داخل ہوا۔

بگہ

علی وال سے ۲ مارچ ۱۹۰۹ء کی صبح کو عاجز دہرم کوٹ بگہ میں پہنچا جہاں ایک ... تعداد احمدی برادران کی ہے اور ایک بڑی عمدہ ... بھی ان کے قبضہ میں ہے اس مقام کے احمدیوں ... لیڈر مولوی فتح الدین صاحب کو سمجھنا چاہیئے۔ جو کہ بہت ہی ہوشیار اور پرجوش احمدی ہیں۔ باوجود کثرت اشغال کے ہروقت تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں اور بہت مدلل گفتگو کرتے ہیں۔ انہیں کی کوشش سے خدا تعالیٰ نے اس قدر آدمیوں کو اس جگہ حق کی طرف رجوع دیا ہے کوئی تیس سال کا عرصہ گذرا ہوگا جب کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس جگہ ایک دفعہ مولوی فتح الدین صاحب کی درخواست پر تشریف فرما ہوئے تھے اس جگہ جماعت احمدیہ کی انجمن بنی ہوئی ہے اس کا رجسٹر باقاعدہ ہے اور تحریر کا کام شیخ جلال الدین صاحب کرتے ہیں شیخ جلال الدین صاحب کے والد جو ایک بزرگ آدمی ہیں اس سلسلہ کے واسطے بہت جوش رکھتے ہیں۔ ان کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں فرمایا تھا کہ لنگر کے واسطے فکر کرنا چاہیئے تب سے وہ لنگر خانہ کے چندہ کے جمع کرنے کی طرف بہت توجہ کرتے ہیں اس جگہ ایک پبلک لیکچر ہوا۔ ہندو۔ آریہ۔ مسلمان مرد و زن سب جمع ہوئے بازار کے متصل ایک میدان میں اسلام کی خوبیوں پر وعظ کیا گیا سب نے نہایت غور سے سنا اس جگہ کے قریب دو اور گاؤں ہیں جہاں احمدی جماعت ہے۔ ایک ونجواں جہاں میاں بدر الدین صاحب ایک عاشقانہ مزاج احمدی ہیں دوم چودہری میراں بخش صاحب بڑے دیندار آدمی ہیں۔

کلام المسیح

اس جگہ کے دوست میاں بدر الدین صاحب نے ذکر کیا کہ جب ہم پہلی دفعہ حضرت کی خدمت میں پیش ہوئے اور بیعت کی تو آپ نے ہم کو نصیحت فرمائی کہ " یہ طاعون کے دن ہیں جو عذاب الٰہی ہے خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو دیکھو جو بکری دودھ نہیں دیتی اور خالی چارہ کھاتی ہے وہ ضرور ہے کہ کسی وقت قصاب کے حوالہ کی جاوے جو بیل خالی کھڑا رہے اور کچھ کام نہ کرے وہ بھی قصاب کے حوالہ کیا جاتا ہے انسان کی زندگی کا پتہ نہیں کہ کب ختم ہو جاوے۔ ہروقت خدا کا خوف دل میں رکھو۔ کسی کا بنہ (حد زمین) نہ توڑو۔ کوئی تمہارا توڑے تو خاموش ہو رہو۔ صرف خدا کے بن جاؤ تم ولی اللہ ہو جاؤ گے۔

دوم خان فتح جہان کے دوست نیر محمد خان صاحب نے بڑے اصرار سے دعوت کی اور اپنے گاؤں میں وعظ کرایا۔ دہرم کوٹ کے شیخ اللہ رکھا صاحب اس گاؤں میں میرے ساتھ گئے اور میرے قیام دہرم کوٹ میں بہت خدمت کرتے رہے اس جگہ کے دوست شیخ محمد بخش صاحب جو ایک نوجوان جوشیلے احمدی ہیں ان کے دو خواب میں اس جگہ درج کرتا ہوں۔ اوّل۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ وہ مکہ میں ہیں ایک بڑی جماعت آپ کے ساتھ ہے، اہل عرب کہتے ہیں کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سب بیعت کرو۔ میں ان کے ساتھ جھگڑتا ہوں کہ یہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں ہم قادیان میں ان کی بیعت کر چکے ہیں اسی طرح مباحثہ رہا آخر میں نے وہاں ہی کہا کہ خیر ایک ہی بات ہے تب بات ختم ہوئی۔ دوم۔ دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب حقہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ لغو ہے۔ مگر ہمارا ہی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ نقط۔ میرے خیال میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ ہمارا ہی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ یہ معنے رکھتا ہے کہ جماعت کے بعض آدمی تاحال حقہ پیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح بھی حقہ سے بہت نفرت رکھتے ہیں۔ احباب احمدیہ کو چاہیئے کہ اس کے ترک کرنے کی ...... کوشش کرتے رہیں۔

اس جگہ کے احمدی اگر ہمت کریں اور اردگرد کے احمدیوں کو بھی ساتھ ملا کر مولوی فتح الدین صاحب کے واسطے کچھ گذارے کی صورت مقرر کر کے ان کو خدمات دینی کیواسطے بالکل فارغ کر دیں اور ایک مدرسہ دینی بنا دیویں تو مجھے امید ہے کہ اس علاقہ میں بہت تبلیغ ہو جائے اور اکثر لوگ حق کی طرف رجوع کر لیں۔

ڈیرہ بابا نانک

دہرم کوٹ سے میں ڈیرہ بابا نانک کو گیا جہاں پہلے صرف ایک احمدی میاں نظام الدین صاحب خیاط تھے مگر میری دو روزہ رہائش سے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ تین چار آدمیوں کی ایک جماعت بنا دی جنہوں نے بیعت کی درخواست بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ارسال کر دی ہے ان میں سے حکیم جلال الدین صاحب بہت ہی پُرجوش احمدی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ میں میاں نظام الدین صاحب کے مکان پر ٹھہرا جنہوں نے بہت اخلاص سے خدمت کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے

اس جگہ چولا صاحب کے دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا کیونکہ وہ میلہ کا دن تھا اور چولا کھولا گیا تھا۔ عموماً چولا کھول کر نہیں دکھایا جاتا بلکہ صرف اوپر کے رومال اتارے جاتے ہیں اندر کی تہ اسی طرح رہتی ہے۔ مگر میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کا معاملہ ہوا کہ ایک سبب خاص سے جس وقت میں گیا انہوں نے بغیر میرے کہنے کے ایک تہ کھول دی اور میں نے قرآن شریف کی آیات اس پر پڑھیں۔

دہرم کوٹ رندہاوا

ہنوز میں ڈیرہ میں ہی تھا کہ دہرم کوٹ سے دو دوست ملاقات کے واسطے آئے اور مجھے وہاں لے گئے اس جگہ پہنچتے ہی حسن اتفاق سے حضرت میر عابد علی شاہ صاحب کا نیاز حاصل ہوا۔ ادھر سے میں شہر میں داخل ہوا ادھر سے اسی وقت وہ داخل ہوئے گویا ان کو خدا نے میرے ہی واسطے بھیجدیا تھا۔ دہرم کوٹ میں چند ایک غریب مگر پرجوش احمدی ہیں۔ ایک میاں احمد بخش صاحب کشمیری۔ ایک میر محمد حسین شاہ صاحب ہیں اسی جگہ کے رہنے والے اور بھی جماعت کے آدمی ہیں مگر وہ سب باہر اپنی ملازمتوں پر گئے ہوئے ہیں۔ شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد بھی اس جگہ کے رہنے والے ہیں ان کا مکان دیکھا اور ان کے لڑکے عزیز احمد کو بلوا کر پیار کیا کیونکہ یہ لڑکا ایک دفعہ بیمار ہو گیا تھا تو شیخ صاحب کے اطلاع دینے پر اس کیواسطے بہت دعائیں کی اور کرائی گئی تھیں اس واسطے اس سے محبت تھی۔ دہرم کوٹ سے واپسی پر حضرت میر صاحب موصوف میرے ساتھ آئے راستہ میں رتر چھتر کے مقام پر حضرت امام علی شاہ صاحب اور ان کے مرشد حضرت حسین شاہ صاحب کی قبروں پر فاتحہ پڑھا اور ان کے بزرگوں کیواسطے دعائے مغفرت کی کیونکہ ایک حصہ مخلوق الٰہی کے تزکیہ نفوس کا وہ باعث ہوئے تھے اور ان کے گدی نشین صاحب سے ملاقات ہوئی جس کا ذکر مختصر انشاء اللہ اگلے نمبر میں کیا جاویگا۔ دہرم کوٹ میں احباب کی امداد سے بدر کیواسطے چند نئے خریدار لکھے گئے دہرم کوٹ اور ڈیرے کے سفر میں منشی غلام محمد صاحب پھلوری سے بھی ملاقات ہوئی جو کہ اس علاقہ میں اپنی ملازمت کے کاروبار کے سبب دورہ کر رہے تھے اور ان کے ہمراہ ان کا عزیز شاہ مرید بھی تھا۔ منشی صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی بیعت کے بعد ایک بے نظیر تبدیلی کی ہے اللہ تعالیٰ انکو استقامت دے ان کا لڑکا عزیز شاہ انشاء اللہ اس امتحان انٹرنس میں شامل ہوا ہے اس واسطے درخواست ہے کہ احباب عزیز کی کامیابی کیواسطے دعائے خیر فرماویں۔

دُعا

اور اس کے ساتھ ہی میں پھر حضرت خلیفۃ المسیح۔ احباب قادیان ممبران مجلس ضعفاء اور دیگر جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس مسافر بھائی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام

ہفتہ بھر کی خبرین

۱۔ اس ہفتہ انجمن احمدیہ* کا کام از سر نو سرگرمی سے جاری ہُوا۔ عہدہ دار انتخاب کئے گئے امید ہے اب باقاعدہ استقلال کے ساتھ کام چلتا رہیگا۔

۲۔ امام الانام کی صاحبزادی مبارکہ بیگم کا نکاح ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔ اب ۱۴۔ مارچ ۱۹۰۹ء کو وہ اپنے سسرال مین تشریف لے گئی ہین۔ اللہ تعالیٰ بنت النبی کو تمام برکات و انعامات کا وارث بنائے جو اس کے مقدس باپ اور اس کے ورثہ بھائیون (انبیاء و اولیاء) پر جناب الٰہی سے نازل ہوتے رہے۔

۳۔ اس ہفتہ سنگھ سبھا کا ایک جلسہ ہُوا ایک عورت کا لیکچر بھی ہُوا۔ چونکہ عورتون کے لیکچر اس ملک مین نہین ہوتے اسلئے اس کی تقریر ایک عجوبہ سمجھی جاتی ہے ورنہ تقریر کا غیر مسلسل و غیر مربوط و غیر مدلل ہونا اور پھر ایک طرف صرف واہ گورو کی پوجا کی تاکید دوسری طرف گرنتھ کو سجدہ کرنا اور سکھون کا سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا اور منع نہ کرنا پھر تناسخ کے لغو عقیدے کا ایقان لیکچر کو پایہ اعتبار و اعتبار سے بالکل ساقط کر دیتا ہے سب کو اچھا کہنا۔ میرے خیال مین کوئی مستحسن امر نہین ہو سکتا سکھ مذہب اپنے اصول مین اسلام کے بہت قریب تھا مگر افسوس اب اس مین بال بڑھانے اور ہاتھ مین لوہے کا کنگن ڈالنے کے سوائے کسی اور امر کی پروا نہین کی جاتی۔

ایران کی ہلچل۔ مملکت ایران مین اصلاح پسندون کا زور جس قدر بڑھ رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل حق بجانب ہوگا۔ کہ طہران کا حشر بھی عنقریب وہی ہونے والا ہے جو فرانس کی انقلابی بغاوت مین دنیا کے حسین شہر پیرس کا ہُوا تھا۔ اصفہان نصف جہان پر بختیاری قبائل کا سردار آقا صمصام السلطنت قابض و متصرف ہے اور اس نے صوبہ کی اصلاحی و قومی مجلس قائم کر لی ہر تمام اہل شہر مسلح کر دئیے گئے ہین اور جدید قواعد جنگ کی مشق بسرگرمی جاری ہے۔ شہر اصفہان کو خوب مضبوطی کے ساتھ قلعہ بند کیا جا رہا ہے۔ پچاس ہزار جانباز بختیاری صمصام السلطنت کے ساتھ مین۔

تبریز کی قلعہ بندی بھی اعلے جنگی پیمانہ پر ہو رہی ہے، یوروپین جنگی انجینیرون کی امداد سے مورچے اور دمدمے بنائے گئے ہین برقی تارون کا جال ہر طرف بڑی ہوشیاری سے بچھا ہُوا ہے چند روز مین تبریز ناممکن الفتح مقام ہو جائیگا اور اس انتظام سے فارغ ہو کر دلیر قومی سپہ سالار ستار خان تبریز سے طہران کی طرف حملہ آوری کے لئے روانہ ہوگا۔ ستار خان کی غیر حاضری مین باقر خان تبریز کا محافظ رہیگا یہ سپہ سالار بھی ستار خان سے کم صاحب عزم و دلیر نہین ہے۔

صوبجات متحدہ کے دار الصدر مین اینگلو بنگالی سکول کے ہیڈ ماسٹر بابو نیپال چندر رائے نے ۱۶ اکتوبر گذشتہ کو بلوا گھاٹ مین اپنے ہمقومون کے ساتھ تقسیم بنگال کا دن منایا اور سر جان ہیویٹ بہادر نے اس کی خبر پا کر صاحب ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم کو سکول مذکور کے ڈس افیلیٹ کرنے کی ہدایت فرمائی اسپر منتظمین سکول نے اپنا شدید نقصان محسوس کر کے ہیڈ ماسٹر سے استعفاء لیا اور لاٹ صاحب کو اسکی اطلاع دیدی۔

جناب نبی صاحب مدرس جناب نواب صاحب لوہارو کی دختر کے ساتھ بیاہے گئے مبارک ہو۔

پنجاب گزٹ بک کمیٹی کے ٹھیکہ کتب درسی کے خلاف حضور لفٹنٹ گورنر سے فریاد کی گئی ہے۔

ترقی طاعون کے خوف سے ملتان کی ایک ثلث آبادی بھاگ گئی ہے۔ شہر خالی ہوا جاتا ہے۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۱۰۰۰ اموات ہوئین۔ بمبئی مین ۷۹۹۔ متحدہ صوبجات ۴۸۴ پنجاب مین ۸۱۱۔

گوری پور کے زمیندار بابو برجیندر کشور رائے نے کلکتہ کی قومی تعلیم کی کونسل کو دس لاکھ روپیہ دیا۔

کولا چیہ کی بمبئی کی الگزینڈرل مین منگلوار شام کو آگ لگی۔ قریب بیس ہزار کے نقصان ہُوا۔

چکاگو کی روغن کمپنی کو ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر جرمانہ ہُوا تھا اپیل مین معاف کیا گیا۔

برٹش گورنمنٹ اور سیام کے درمیان جو نیا معاہدہ طے کیا گیا ہے اس پر پایہ تخت بنکاک مین طرفین کے دستخط ہو گئے سیامی صوبجات کیلنتان۔ ترنگانو۔ کیدہ برٹش قلمرو مین شامل کئے گئے اس کے بعد ملک سیام مین برٹش کا دخل نہ ہوگا۔ ہان اگر وہان کسی برٹش رعایا پر کوئی مقدمہ یا جھگڑا ہوگا اس کے فیصلہ مین یوروپین مشیرون سے بھی اصلاح لی جاویگی۔

بابو درگا چرن سینال مختار کیل کو جسے ہائیکورٹ کلکتہ نے دارجیلنگ میل ٹرین مین یوروپین مسافرون پر حملہ آور ہونے کے جرم مین چار سال کی سزا دی تھی۔ چھ ماہ ڈاکٹری معائنہ مین رکھے جانے کے بعد گورمنٹ نے براہ ترحم خسروانہ اسے رہا فرما دیا۔

ایک تبتی تاجر مال خریدنے کو کلکتہ پہنچا اس نے ۷ ہزار روپیہ لکھنے کی رپورٹ کی۔

بجٹ ہند مین عظیم خسارہ ہے ریلوے کے سالانہ اخراجات مین پورے چار کروڑ گھٹائین گے۔

جمعرات کو بوقت دوپہر دھینگہ بازار کٹرہ مین ۵۰۰ کوٹھے راکھ ہو گئے اور ایک آدمی بھی ہلاک ہُوا۔

ضلع بنون مین ماہ فروری کے آخری ہفتہ مین ایک گروہ خوست اور خٹک قوم کے لٹیرون کا ڈاکہ زنی کی نیت سے آیا تھا کوہاٹ سرحدی پولیس کے ۱۲ جوانون کا ایک دستہ ان کی خبر لینے کے لئے روانہ کیا گیا۔ سرحدی پٹھانون کی تعداد ۸۰ کے قریب تھی۔ سرحدی پولیس نے ایک مکان مین جا گھیرا اور ان پر فیر کئے ۱۱ پٹھان مارے گئے ایک پکڑا گیا سرحدی پولیس کا ایک سپاہی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ سرحدی ملٹری پولیس کی بہادری قابل داد ہے۔

جرمن کی سب سے زیادہ دولت مند لیڈی فرودن بولن ہے اس کی جائداد ۳۲ کروڑ روپیہ سے زیادہ مالیت کی ہے اور آمدنی ۴ لاکھ روپیہ ماہوار۔ وہ کارخانہ کروپ کی مالک ہے جہان تمام ملکون کے لئے توپین ڈھالی جاتی ہین۔ ماہ اکتوبر گذشتہ مین اس کی شادی ہوئی ہے تو اس نے اپنی شادی کا جوڑا خود اپنے ہاتھ سے سیا تھا اور اکثر اپنا کھانا خود ہی تیار کرتی ہے۔ ۴۵ ہزار کاریگر اس کے کارخانہ مین ملازم ہین اپنی شادی پر ۵۰ ہزار پونڈ ان کاریگرون کے لئے وقف کیا۔ جو کام کرنے کے لائق نہین ہر ڈاک مین بہت سی چٹھیان ان لوگون کی ان کے پاس آتی ہین جو امداد کے خواستگار ہوتے ہین وہ ہر ایک جائز درخواست کو قبول کرتی ہے۔

مسٹر روزویلٹ ۴۔ مارچ کو امریکہ کی پریزیڈنسی سے کنارہ کش ہوئے اور مسٹر ٹیفٹ جو کثرت رائے سے منتخب ہو چکے ہین واشنگٹن مین پریزیڈنٹ بنائے گئے۔

سندھ مین تیس لاکھ آدمیون کی روزی کا بندوبست دریائے سندھ کی آبپاشی کے ذریعہ سے کیا گیا ہے تمام ہندوستان مین حکومت برطانیہ پینتالیس ہزار میل نہرون کا انتظام کرتی ہے جن سے ساڑھے چھ کروڑ بیگھہ زمین کی آبپاشی ہوتی ہے دنیا کی کوئی سلطنت اپنی رعایا کی رفاہ کے متعلق اس سے بہتر کارگذاری نہین دکھا سکتی۔

شکریہ سید احمد نور صاحب کابلی مہاجر نے اپنی دریا دلی کا یہ نمونہ دکھایا کہ اپنی قومی لائبریری دار الکتب احمدیہ کے لئے مندرجہ ذیل کتابین مرحمت فرمائین خدا انکو اس عطیہ کی جزائے خیر دے اور خدا کرے ہم مین ہزارون لاکھون احمد نور پیدا ہو جاوین [illegible]

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔ قیمت بے جلد صمہ۔ مجلد صیمہ۔

درثمین۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں ان کا مجموعہ۔ مجلد ۶ بے جلد ۴

شہادت الفرقان۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن جواب۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۲

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۶

سر الشہادتین (مصنف فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی۔ سورہ یٰسین سے۔ قیمت ۱

القول الصحیح۔ اردو نظم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۱

البرہان الصحیح۔ پنجابی نظم میں۔ قیمت ۱

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کو گنہگار ٹھہراتے ہیں۔ قیمت ۲

غلامی۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت ۳

فتح الدین۔ پنجابی نظم۔ مدلل وفات المسیح میں۔ قیمت ۲

مور کھ سیدھ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب ۱

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۳

قرآن شریف مترجم۔ از شاہ رفیع الدین جس کو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف کہا جاتا ہے۔ قیمت ۶

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین۔ قیمت ۲

جنگ مقدس۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ۔ قیمت ۸

شری ہند کلنک درشن۔ حضرت مسیح موعودؑ شری ہنہ کلنک اوتار ہیں اس کا ثبوت۔ قیمت ۸

کرشن لیلا۔ لیکھرام کی ہلاکت

سیر پرند۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر ۱۲ بجائے ۱۴

اوامر و نواہی قرآن کریم۔ جس میں چہل احادیث بھی شامل ہیں۔ مترجم سید عبد الحئی کی تصنیف۔ پسند یدہ حضرت امیر المومنین۔ قیمت بجائے ۸ صرف ۹

عیسائی مذہب۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۸

اسلام کی پہلی کتاب۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل با حوالہ مجموعہ قیمت ۱

معیار حق۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں۔ قیمت ۱

نظم مستورات و کامن الا وو خان۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں۔ قیمت ۸

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۲

ست سلاجیت گلگتی۔ مقوی اعضائے رئیسہ نہایت عمدہ مفرد دوائی۔ قیمت ایک تولہ ۱۰ دو تولہ ۱۸ ۔ چار روپیہ کی پانچ تولہ

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والوں نے بہی پسند کیا ہے۔ قیمت چار روپیہ۔ گارنٹی ۴ سال۔ علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں تو نصف قیمت پر واپس لے لی جاوے گی اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہو گا۔ بہت جلد منگوائیے۔

(بدر) یہ گھڑی ہم نے دیکھی ہے۔ اچھی معلوم ہوتی ہے

المشتہر۔ امرائو نگم ٹریڈنگ کمپنی چیل مہادیو اسٹریٹ دہلی

خریداران بدر کے لئے ایک تحفہ

صاحبان اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآن کی دعائیں جو مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں تو ہم سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲ مع محصول ڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ایسا کا وی پی نہیں ہو سکتا ہے اس لئے ۵ سے کم درخواست نہ ہونی چاہیئے اور ۲ کا ٹکٹ بھیجدیں۔ نوٹ۔ چار جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو چار جلدیں مفت دی جاوینگی۔

المشتہر۔ ابن عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ (ہزارہ)

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصول ڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر۔ مولوی محمد یمین احمدی۔ داتہ۔ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر سے بھی مل سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

ممیرے کا سرمہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں۔ اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا۔ اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی۔ حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دیکر تیار کئے ہیں اور اب میں عام فائدہ کے لئے اس کو مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ وہ اس کے لئے تجویز کریں گے۔ بھیجدیا جایا کریگا۔

قیمت سرمہ قسم اول عہ فی تولہ۔ قسم دوم ۸۔ قسم سوم ۸۔

قیمت ممیرا قسم اول عہ فی تولہ۔ جس کو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں۔ قسم دوم ۶ فی تولہ۔ اگر ممیرا اصلی نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری۔ ریشمی۔ پشاوری سوتی۔ زرد سیاہ۔ بادامی۔ مشہدی۔ وسفید چیکہ ٹسری وغیرہ عا سے لیکر عہ قیمت تک موجود ہیں اور نیز کلاہ و ٹوپی ہر قسم موجود ہے۔ جو چیز پسند نہ ہو۔ معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بقایا داروں۔ کیخدمت میں عرض ہے کہ جن صاحبوں کے ذمہ تمام سال حال کی قیمت یا اس کا کچھ حصہ باقی ہے وہ روانہ فرما دیں اور ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۷ء و ۱۹۰۶ء کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

...ن ضلع گورداسپور رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

...ت مولوی سید عبد السلام صاحب ایجنٹ

قیمت پیشگی ...

چہ گویم بانو گرامی چہا در قادیان بینی | نمبر ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸ | مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ چیت ۱۹۶۶ | نمبر ۲۳

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۴

(سلسلہ کیواسطے دیکھو بدر مورخہ ۲۵ مارچ جلد ۸ نمبر ۲۲)

فیض اللہ چک دہرم کوٹ بگہ سے براہ بٹالہ ریل میں فیض اللہ چک پہونچا جہاں آنے کیواسطے ڈاکٹر فیض قادر صاحب و حافظ نور محمد صاحب پہلے سے اصرار کر چکے ہوئے تھے اسجگہ دو دفعہ وعظ ہوا ایک اسی دن بعد نماز مغرب دوسرا جمعہ کے دن۔ میرا ارادہ یہاں صرف ایک رات ٹھہر کر صبح سویرے امرتسر جانے کا تہا۔ مگر احباب نے اصرار کیا کہ جمعہ اسی جگہ پڑہایا جاوے اسجگہ ایک بہت بڑی فراخ مسجد احمدیوں کے قبضہ میں ہے جسکو دیکھکر دل بہت خوش ہوتا ہے اور بانی مسجد کیواسطے بے اختیار دل دعا کرتا ہے بانی کا نیک کام صدق نیت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد اس سلسلہ حقہ کے استعمال کیواسطے خدا تعالےٰ نے ان ایام میں خاص کر دی ہے یہاں مدت ہوئی پہلے اخویم شیخ یعقوب علی صاحب و برادرم مفتی فضل الرحمان کی تحریک سے ایک انجمن احمدیہ قائم ہوئی تہی مگر صرف دلی چندہ ہوکر پہر کوئی کارروائی نہ ہوتی تہی اس واسطے باقاعدہ انجمن بنائی گئی رجسٹر کھولے گئے۔ شیخ عظیم اللہ صاحب سکرٹری اور ان کی امداد کے لئے منشی فضل دین صاحب نائب سکرٹری مقرر ہوئے اور حکیم جمال الدین صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوئے جب پہلے انجمن مقرر ہوئی تہی تو منشی شاہ دین صاحب پٹواری پریزیڈنٹ مقرر ہوئے تھے منشی صاحب موصوف ایک نیک دل عابد آدمی ہیں مگر چونکہ بسبب کثرت اشتغال ملازمت وغیرہ کم فرصت ہیں اس واسطے اب یہ خدمت حکیم صاحب کے سپرد ہوئی اس جگہ ایک مدرسہ شاخ مدرسہ قادیان ہے اس کا معائنہ کیا گیا پانچ جماعتیں مدرس صاحب پڑہاتے ہیں تقریباً سب مضامین میں لڑکے اچھے ہیں۔ ڈرل اور جمناسٹک میں بالخصوص بہت ہوشیار ہیں۔ مدرسہ کو مکان ڈاکٹر فیض قادر صاحب نے دے رکھا ہوا ہے اس جگہ کے دوستوں کی امداد سے بدر کیواسطے تین نئے خریدار بنے جنمیں سے ایک بیرونی صاحب تھے۔ ۱۲ مارچ کی شام کو میں فیض اللہ چک سے امرتسر گیا۔ راستہ میں بازید چک میں چودہری احمد علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ چہالیسی پہ اسٹیشن تک ساتھ آئے اس پر ضلع گورداسپور کا دورہ گویا ختم ہوا اور

ضلع امرتسر ۱۲ مارچ ۱۹۰۹ء کو بعد نماز مغرب میں داخل امرتسر ہوا۔ یہاں میری ڈاک قریباً دو ہفتہ سے برادر میاں نبی بخش صاحب رفوگر کے مکان پر جمع ہو رہی تھی اس کے پڑہنے اور جواب لکھنے میں ایک دن صرف ہوا اس کے بعد میں گرد و نواح کے دورہ کے واسطے نکلا اور سب سے اول محلانوالہ میں پہنچا جہاں جماعت کے معزز دوست چودہری اللہ داد خان صاحب نمبردار ہیں جن کی ہمت سے یہاں ایک بڑی عمدہ فراخ نئی مسجد صرف جماعت احمدیہ کی بنائی ہوئی ہے جسمیں ایک کنواں بھی ہے یہاں دو دفعہ وعظ ہوا۔ اسی جگہ لالہ چیتر مل صاحب کی بھی ملاقات ہوئی جن کے مضامین دربارہ تائید سلسلہ حقہ احمدیہ کئی بار اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں اور ناظرین ان کے نام سے بخوبی واقف ہیں یہاں کی انجمن کا کام چودہری اللہ داد خان صاحب ہی کے ذمے میں رجسٹر قاعدہ بنا ہوا ہے مگر چندہ کی تجویز سالانہ ہے کیونکہ جماعت کے لوگ اکثر بہت غریب ہیں لالہ چیتر مل صاحب بھی دینی خدمات میں مالی امداد کیلئے بہتر ہیں۔

جستروال محلانوالہ سے میں جستروال کو چلا چودہری اللہ داد خان صاحب میرے ساتھ ہوئے راستہ میں ایک جگہ بگہ کلاں ہے وہاں چند گھنٹے قیام کیا کیونکہ اس جگہ ایک گھر احمدیوں کا ہے ایک کا نام رحمت اللہ ہے جو شانہ گر ہے ایک ان کے چچا ہیں۔ اس جگہ مجھے خیال آیا کہ جہاں جہاں میں جاتا ہوں۔ اگر

اسماء نویسی احمدیان وہاں کی احمدی جماعت کی اسماء نویسی معہ عمر۔ قومیت اور آمدنی و چندہ لکھ لی جاوے تو یہ کام میں بآسانی کر سکتا ہوں اور اگرچہ یہ فہرست مکمل نہ ہوگی کیونکہ میرا جانا ہر ایک گاؤں میں نہیں ہے تاہم بہت کچھ فائدہ اس فہرست سے انشاء اللہ پہنچ سکیگا اس واسطے فوراً فہرست کے واسطے ایک کاپی بنائی گئی جسمیں سب سے اول اللہ داد خان صاحب کا نام لکھا جو فال نیکو ہوا کیونکہ اللہ کے نام سے فہرست شروع ہوئی۔ محلانوالہ کی فہرست مکمل کرنے کے بعد بگہ کلاں کی فہرست بنائی گئی اور اسی طرح باقی مقامات کی فہرست بھی جہاں تک ہو سکیگی بنتی چلی جاویگی۔

سرکاری حکام کی شہادت جستروال کے ذیلدار محمد حسن صاحب [illegible] یہاں کے قدیم افغانوں میں سے [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چہپکر شائع ہوا۔

(کتبہ محمد حسین ...)

اور اس علاقہ کے رؤسا میں سے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہیں وہ ہمیشہ حکام ضلع ڈپٹی کمشنر وغیرہ کو نہائت صفائی اور راستی کیساتھ سلسلہ حقہ کے حالات سے آگاہی دیتے رہتے ہیں جس کے سبب حکام ان کی دیانتداری اور راستبازی کے قائل ہیں ان کی ذیلداری کی تقرری کیوقت جو کچھ صاحب ضلع میکے گن صاحب نے ان کے متعلق ۱۹۰۴ء میں لکھا تھا اس کا ترجمہ میں درج ذیل کرتا ہوں تاکہ بعض نادان جو ظن کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے شائد کوئی انگریزی افسر ناراض ہوتا ہو ان کو معلوم ہو جائے کہ ایسا خیال باطل ہے بلکہ جن لوگوں نے صفائی کے ساتھ سلسلہ کے حالات اصلی سے اپنے حاکموں کو باخبر کر دیا ہے انکی پہلے سے بھی زیادہ قدر و منزلت ہوئی۔ خان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔ خان صاحب محمد خان اعلیٰ عزت والا آدمی ہے اس کے پاس پولیس اور تعلیمی محکمہ کی کثیر التعداد تائیدی سندیں ہیں اور لوکل بورڈ کا ممبر ہے مسٹر کننگھم نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق کا خوب مستقل مزاج آدمی ہے اور کرنیل لینگ صاحب کا بیان ہے کہ وہ ایک مشہور و معروف لائق پرانا نمبردار ہے اور ایک بڑا بھلا مانس آدمی ہے ہمیشہ حسن انتظام کی طرفداری کرتا ہے اور حکام وقت نے ہر طرح سے اس سے امداد حاصل کی ہو۔ مسٹر کننگھم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ شخص تحصیل میں قریباً سب سے زیادہ عمدہ آدمی ہے لائق۔ نہائت معزز۔ صاف گو اور مفید آدمی ہے۔ میں اسے دو سال سے جانتا ہوں اور جو کچھ اس کے متعلق اوپر کہا گیا ہے اس کے ساتھ متفق ہوں۔ الغرض خان صاحب اپنی دیانتداری کے سبب اس علاقہ میں بہت مشہور ہیں ان کی دیانت امانت زبان زد خلائق ہو رہی ہے بعض مقدمات میں وہ کمیشن مقرر ہوتے ہیں کئی ایک مقدمات کے قصے وہاں کے لوگوں میں مشہور ہیں کہ کئی کئی سو روپیہ فریقین نے خان صاحب کو دیا مگر انہوں نے ایک پیسہ تک نہیں لیا اور ہمیشہ مقدمات کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا۔

تشحیذ الاذہان محمد خان صاحب ذیلدار نے سنایا کہ میں نے حضرت کی وفات سننے کے بعد ... خواب میں آپ کو دیکھا کہ نہائت خوش الحانی سے فرماتے ہیں: "جلسہ ہے آج نظم تشحیذ الاذہان کا" اس فقرہ کی تعبیر تو ظاہر ہے۔ کہ تشحیذ الاذہان کے معنے ہیں۔ ذہنوں کا تیز کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپ کی جماعت جس کے اذہان آپ کی روحانی تربیت کے ماتحت تیز ہوئے تھے۔ اس کو پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے ماتحت ایک ہی سلک میں منظم کیا گیا اور اسکے واسطے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ میں نے خان صاحب موصوف کو تاکید کی کہ اس الفا ربانی کی عزت کے واسطے آپ کو رسالہ تشحیذ الاذہان بھی خرید کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں یہ لفظ آیا ہے چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا ہے۔

حضرت علیؓ بھی ہوتے تو مسیح موعودؑ کی عزت کرتے خان صاحب نے ایک ذکر سنایا کہ اس طرف چند شیعہ تھے وہ ہمیشہ گالیوں کے خطوط حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کو لکھا کرتے تھے آپ کسی خط کا جواب نہ دیتے صبر سے خاموش ہو رہتے جب ان کے بہت سے خطوط پہونچے تو اونہوں نے ایک خط ان کو لکھا جس میں انکو نصیحت کی کہ اس قدر دشنام دہی سے کیا فائدہ تم اس قدر بے ادبی سے پیش آتے ہو حالانکہ اس وقت حضرت علیؓ ہوتے تو وہ بھی عزت کرتے اس پر وہ لوگ بہت برافروختہ ہوئے پھر کسی موقعہ پر حضرت مرحوم کے ساتھ ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے شکائت کی کہ آپ نے حضرت علی کی بے ادبی کی جو ایسے الفاظ ان کی نسبت لکھے حضرت نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ دین کی خاطر جہاد میں کوئی ادنیٰ حصہ لیتے تھے ان کی بھی بڑی عزت کی جاتی تھی تو ہم جب رات دن دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہو رہے ہیں ہماری عزت کیوں نہ کی جاتی۔ جبتر وال میں تین دفعہ وعظ کیا گیا دو نو مریدین کا خط بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال ہوا۔

مد جبتر وال سے عاجز مد کو روانہ ہوا۔ محمد خان صاحب کرتی تین میل تک ساتھ آئے مدہ وہ مقام ہے جہاں مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباحثہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام یعنے تفسیر القرآن سے ہوا تھا۔ اس مقام کے دوست میاں محمد یعقوب کے پاس ٹھہرے جو مخدومی میاں محمد یوسف صاحب اپیلنویس مردان کے بھائی ہیں میاں صاحب موصوف نے اپنے مکان پر رات کو وعظ کرایا۔

ملاؤں کا سٹرائک ناظرین نے ہر ایک پیشہ ور کا سٹرائک سنا ہوگا۔ دھوبی۔ بہشتی۔ مزدور وغیرہ تو سٹرائک کیا ہی کرتے ہیں مگر اس گاؤں میں ایک عجیب بات سننے میں آئی ہے یہاں کے ملاؤں نے ملکر سٹرائک کیا تھا کہ کوئی مسجد میں اذان نہ کہے۔ نماز نہ پڑھائے گویا یہ کام پیسوں ہی کی خاطر تھا اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تھا۔ اس زمانہ کے ملاؤں کی حالت کا اس سے بخوبی اظہار ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ملاں لوگ اپنے پیشہ میں دھوبی بہشتی سے بھی گئے گذرے نکلے کیونکہ سنا گیا ہے کہ سات آٹھ روز سے زیادہ سٹرائک چل نہ سکا۔ آپس کی نا اتفاقی کے سبب جلد ختم ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم کرے۔

ماموروں کے حق میں بدگوئی کا نتیجہ اس جگہ ایک عبرت انگیز واقعہ سننے میں آیا ایک ملاں نے مشہور کر رکھا کہ مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) جذام ہو گیا ہے اور موہنہ سیاہ ہے اور کسی سے ملتے نہیں موہنہ پر ہر وقت کپڑا رکھتے ہیں جب اس نے یہ امر لوگوں میں مشہور کیا تو تھوڑے ہی عرصہ میں غیرت ربی اپنے بندے کیواسطے جوش میں آئی اور اس بدبخت بدگو ملاں کی ایسی شامت آئی کہ اس کے سارے بدن پر پھوڑے نکلے اور اس کا موہنہ سیاہ ہو گیا وہ گھر کے اندر چھپ کر بیٹھ گیا جب کوئی ملنے آتا تو موہنہ پر کپڑا کر لیتا اس نے بہتیرا چاہا کہ کسی ڈاکٹر کا علاج کرائے مگر کوئی ڈاکٹر بھی میسر نہ آیا اور اسی حالت میں کئی روز عذاب پاتا ہوا مر گیا خدا کی شان عجیب ہے اور اس کے غضب سے ڈرنا چاہیئے خدا کے پیاروں کے حق میں بے باکی سے موہنہ کھولنا گویا اپنے لئے کتے کی سی موت مرنے کی طیاری کرنا ہوتا ہے خدا اپنے دوستوں کے ساتھ ہے جو اس کے فرستادہ سے دشمنی کرتا ہے خدا اس کا دشمن بن جاتا ہے یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

متفرق نوٹ

۱۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام مع تینوں صاحبزادوں کے کچھ دن کے لئے بغرض تبدیل آب و ہوا دہلی تشریف لے گئی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بخیر و عافیت واپس لائے صاحبزادہ محمود احمد صاحب پہلے لاہور الاخوان کے جلسہ میں شامل ہوئے اب بارہ وفات پر انشاء اللہ لاہور میں لیکچر دینگے

۲۔ مولانا امیر المومنین اور ان کے اہل بیت بخیریت ہیں فاضل امروہی اپنے وطن امروہہ میں ہیں۔ مخدومی مولوی محمد علی صاحب بہت سی ذمہ واریوں کے کاموں کو بوجہ حسن ادا فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

۳۔ مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ضلع امرتسر کے دورہ سے فارغ ہو کر اب کپورتھلہ جاتے ہیں آپ باوجود ضعف و نحافت کے دورہ پھر رہے ہیں۔ الامام ایدہ بنصرہ العزیز۔ (۴) مضمون مسئلہ وراثت مطبوعہ ۵ مارچ کی نسبت جناب ایڈیٹر صاحب رقمطراز ہیں کہ مجھے آپ کے ریمارک سے اتفاق نہیں خاتون عصمت کی رائے درست ہے، (۵) جو صاحب بلا معاوضہ اخبار نہیں لے سکتے وہ اپنی غریبی کی سند کے ساتھ ۶ مئی تک درخواست بھجوا دیں۔ منشی عبدالعزیز صاحب نیچہ کلاں ... گرہ دیران کام جاری کرا دینگے (۶) نوجوان شریف احمدی کمپونڈر کی ملازمت کیلئے اور عبداللہ مہاجر کی امداد کے لئے احباب کو مکرر توجہ دلائی جاتی ہے۔ (۷) ہمارے پاس ۵ براہین احمدیہ ہر چہار جلد موجود ہیں جو حضرت اقدس نے اپنے اہتمام سے چھپوائی تھی جو صاحب چاہیں دس روپیہ پر منگوا سکتے ہیں۔ (۸) احباب ... منشی فضل دین صاحب پٹواری ساکن گوئیکی کا جنازہ غائب پڑھ دیں مرحوم بہت سعید شریف طبیعت کا وفادار انسان تھا اللہ تعالیٰ مغفرت کرے آپ نے اپنی اولاد بہت خورد سال پیچھے چھوڑی ہے اللہ تعالیٰ ان کا حافظ اور ناصر و والی ہو۔ آمین

مکتوبات امیر المومنین

ایک طالب حق کے نام

جہان تک مین نے غور کیا ہے جناب کا دل حق کا طالب ہے۔ اور حق کی پاس رکہتا ہے مگر عادات و رسومات۔ مدت کے خیالات فانی اغراض اور نادانون کی مجالست اور تند و تیز طبیعت والے انسانون کی تعیذ ایک شریف الطبع انسان کو مشکلات مین ڈالدیتی ہے ورنہ حق کا پانا سہل ہے میرے نزدیک حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ کی سوانح عمری قرآن کریم ہی ہے قرآن آپکے دل اور کلام اور افعال کا نقشہ ہے۔ مجہہ یہ کامل یقین ہے کہ ہر ایک انسان کا ایک لمبا کلام جو رنج و راحت اور عسر و یسر سفر و حضر صلح و جنگ مین ہوگا اس شخص کے دلی حالات کو کیونکر مخفی رہنے دیتا ہے ہم نے سماج کی دعوت لاہور مین قبول کی اور ستیارتھ پرکاش پر مرزا نے ایک چشمہ معرفت کتاب لکہی ہے جو بہ طور خدمت ہے۔ نیز میرے دل کا نقشہ آپ کو نور الدین و تصدیق براہین احمدیہ سے ملیگا آپ ان تینون کتابون کو ایک نظر دیکہین۔ پھر انشاء اللہ ایک آسان راہ پر کرتی اور نتائج پر نظر آنے گی اور اگر تہوڑا وقت ملاقات کے لئے نکال لین تو غالباً مفید ہوگا۔ والسلام

آپکا شائق نور الدین۔ ۸۔ جنوری ۱۹۰۹ء

۲۔ آپ استغفار۔ لاحول۔ درود شریف۔ الحمد کی کثرت رکہو مگر سب کچہہ بلحاظ معنی ہو۔

اور مین بہی دعا کرونگا۔

(۲) کشائش روزی کے لئے سورہ نوح مین استغفروا ربکم کا ترجمہ غور سے پڑہو کیا نتیجہ وہان درج ہے وہ سچ ہے۔

(۳) یہ جواب مین نے اپنے ہاتہ سے لکہا ہے اور میرے دل کا نقشہ ہے۔

(۴) جماعت احمدیہ کا پابند سنت جماعت کے عقائد کا پابند ہو۔

د۔ کسی صحابی کو شیعہ کی طرح برا نہ کہے کسی اہل بیت کی خارج کی طرح بدگوئی نہ کرے۔

ب۔ جو شخص مسیح و مہدی کو نہین مانتا وہ مسلمان مسیح و مہدی کا منکر ہے۔ آخرت مین اس کے ساتہہ کیا معاملہ ہوگا اول اسکو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ اور کون جانے۔ ہم اس کیساتہ وہی معاملہ کرین گے جو پہلے مسیح موسوی کے منکرون سے اور ابو بکر و عمر جیسے منکرون کے ساتہہ ہمارے معاملات ہین پہلے مسیح و مہدی کے منکرون کے پیچہے ہم ہی مین تو نماز نہین پڑہتا اور نہ کوئی احمدی ایسے کی اقتدا کرتا ہے

ج۔ اس جماعت کے اغراض عملاً مسلمان بننا۔ قرآن کریم اور سنت ثابتہ کا اقتدا کرنا۔

ہ۔ بعض ضروری رسائل آپ کو مرسل ہین (۱) وظائف کا ذکر نمبر امین کردیا ہے اس سے زیادہ سبحان اللہ و بحمد اللہ سبحان اللہ العظیم اور قرآن مجید ہے۔

میرا محبوب خدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

رات کے ایک بجے آشفتہ مزاج اکمل کی آنکہہ کہل گئی دل مین ایک غیر معمولی جوش تہا اور دماغ مین خیالات کا تموج اس وقت یہ نظم لکہی گئی جسمین انسان کی اس حالت کا ذکر ہے جب وہ ناکامیون اور سو مہرون کے متواتر تجربون سے اس دنیا کی ہر ایک دل لبھانے والی اور چند روزہ فائدہ پہونچانے والی چیز کو فانی اور غیر مستقل سمجہہ کر حسن و احسان کے اصل سرچشمہ محبوب حقیقی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

عارضی رنگ بقا تہا مجہے معلوم نہ تہا
سرمۂ چشم فنا تہا۔ مجہے معلوم نہ تہا

دل لیا پہلے تو پھر دولت ایمان چہینی
دلربا۔ دین ربا تہا مجہے معلوم نہ تہا

پیدا ہونے کے یہ معنی ہین فنا اب ہونگے
چپتا پیغام قضا تہا مجہے معلوم نہ تہا

پیٹ چیر اگیا سیپون کا یتیمون کے سبب
پرورش کا یہ صلا تہا مجہے معلوم نہ تہا

مہ و خورد دیکہہ کے کہتا ہون انہی نورونین
وہ مرا نور چہپا تہا مجہے معلوم نہ تہا

جس پہ چہپے امر پہ خورشید نہان ہو ہو کے
روشنی ڈال رہا تہا مجہے معلوم نہ تہا

حلقۂ گیسوئے پیچان مین پہنسا طائر دل
یہ بہی اک دام بلا تہا مجہے معلوم نہ تہا

آن کی آن مین جو بام فلک پر پہونچے
آہ کا تیر رسا تہا مجہے معلوم نہ تہا

جسنے فردوس مین پائی ہے حیات ابدی
کشتۂ تیغ ادا تہا مجہے معلوم نہ تہا

حسن کے پردے مین تہا حسن رخ دل افروز
یار مین یار چہپا تہا مجہے معلوم نہ تہا

ہان خموشی مین تبلی کی۔ تہی خدا کی آواز
قبلہ اک قبلہ نما تہا مجہے معلوم نہ تہا

خون یہ خون ہوا آرزوؤن کا میری
دل بہی گنج شہدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

داغ پر داغ دئے لالہ رخون نے اتنے
سینہ مین باغ کہلا تہا مجہے معلوم نہ تہا

بت تو مخلوق ہین اور پیار کے قابل وہ اصل
خالق ارض و سما تہا مجہے معلوم نہ تہا

اک عزا اسکی حفاظت کے لئے اللہ سے
افعی زلف سوتا تہا۔ مجہے معلوم نہ تہا

کچہہ تعلق ہی مجاز اور حقیقت مین نہین
وہ جدا تہا یہ جدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

جن عزیزون سے توقع تہی وفا کی ہر ایک
بانی جور و جفا تہا مجہے معلوم نہ تہا

سخت نادانی تہی مین نے جو کہا تہ میرا"
جو مرا تہا وہ ترا تہا۔ مجہے معلوم نہ تہا

بعد مدت کے یہ سمجہا ہون کہ آئین جہان
ہمہ تن زیر و زبر تہا مجہے معلوم نہ تہا

آپکے جلوت مین نہین پایا بجز رنج و الم
اسی خلوت مین مزا تہا مجہے معلوم نہ تہا

رات دن مجمع احباب سے گہر رہنا
اس سے اک حشر بپا تہا مجہے معلوم نہ تہا

مذہب عشق مین کچہہ شغل دنیا بہی
حج اکبر کا منا تہا۔ مجہے معلوم نہ تہا

گاہے گاہے نگہ لطف کرم کا پڑنا
ایک تمہید جفا تہا مجہے معلوم نہ تہا

جس نے موسیٰ کو کیا غش وہ ترا ہی تہا دوست
جلوۂ ہوش ربا تہا مجہے معلوم نہ تہا

کشتی عمر نہ گرداب بلا مین آتی
ناخدا میرا خدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

پرتو خال سیاہ و رخ محبوب ازل
زہرۂ پر ز ضیا تہا۔ مجہے معلوم نہ تہا

یونہی اکمل مین رہا شیفتۂ حسن بتان
میرا محبوب خدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

---

* دنیا کی ہر ایک دل لبھانے والی چیز

ایڈیٹوریل

(اپریل فول) تعلیم یافتہ پارٹی مین اپرل فول ایک مشہور لفظ ہے۔ اپرل کی پہلی تاریخ کو تمام وہ جذبات جو ہمارے انگریزی خوان نوجوانون کے سینے کے اندر مخفی ہوتے ہین باہر نکل آتے ہین اس تاریخ کو ہر مہذب سے مہذب آدمی کسی کو اپنے جھوٹ سے غلط فہمی مین ڈالکر دھوکا دینا اپنی جنٹلمینی کے لئے ایک ناز و سرمایہ اعزاز سمجھتا ہے۔ قسم قسم کے تمسخر کئے جاتے ہین ور دوستون سے کچھ ایسے مذاق ہوتے ہین کہ اگر وہ کسی اور تاریخ ین کئے جاتے تو وہ شخص مہذب سوسائٹی سے خارج کر دیا اتا۔ انگریزون کی دیکھا دیکھی یہ رسم ہمارے نوجوانون مین ی رائج ہو گئی ہے۔ لیکن ہر چہ گیرد علتی علت شود کی تحت س مین اتنی خرابیان آگئی ہین کہ تمام قسم کے گند اس مین جمع ہوتے جاتے ہین۔ مین نہین سمجھتا کہ ایک پاکباز انسان اپنے لئے کوئی وقت نجاست خوری کا بھی رکھے۔ جھوٹ ایک ست ہے جس سے پاک دل راستباز ایسی ہی نفرت کرتا ہے سی ہر قسم کی نجاست سے ایک سلیم الفطرت انسان۔ چونکہ حد سے بڑھے ہوئے تمسخر کا (جسمین کسی دوسرے کا نقصان بھی ہو ئے) انجام اچھا نہین ہوتا اس لئے میرے نزدیک یہ شیوہ تہذیب ن تھا۔ ایک مومن انسان سے بالکل بعید ہے کہ وہ ایسی [illegible] مین شامل ہو۔ ہان کسی جائز حد تک ایسے من سے یہ ہے اچھا ہے کہ بعض ایسے خیالات جو عام طور پر ظاہر نہین کئے سکتے اس پیرایہ مین ظاہر کر لئے جاوین تو غالباً قابل معافی سکے ہو سکین مگر پھر بھی مین تو یہی کہون گا۔ اثمھما اکبر من نفعھما۔ اس کی مثال ہمارے موجودہ اخبار نویسون مین سے منشی سراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر زمیندار کرم آباد کی ذات بابرکات مین موجود ہے۔ آپ نے ان دنون جب زمیندار ہے سے ایڈٹ کیا کرتے تھے۔ جب آپ کا قلم کردی کمان کی طرح میدان تحریر مین چلتا تھا۔ جب موجودہ مشکلات آپ کی سد راہ نہ تھین۔ جب کہ ان کا دماغ کسی کوفت مین آیا تھا۔ ایک دو مضمون یکم اپریل کو لکھے ہین اور بڑے بڑے انشا پردازون کے دماغ کو چکرا دیا ہے ان کا مضمون مطابق واقعہ سمجھا جا کر کئی اخبارون مین مہینون تک نقل [illegible] ہے۔ حالانکہ پہلے فقرے ہی سے سمجھنے والے سمجھ گئے ہین کہ یہ اپرل فول ہے۔ وہ مضمون مجھے یاد ہین۔ ایک تو کابل مین ریل والا۔ اور دوسرا مریخ مین نئی آبادی۔ آپ نے اس رنگ مین اپنے ہم ہمائیون کی حالت زار اور بعض پولیٹکل تعلقات کو واضح کیا ہے اور بعض ان جذبات کو جو ایک سلطنت دوسری سلطنت کے متعلق رکھتی ہے۔ ظاہر کر دیا ہے لیکن اس کے مقابلہ مین ہم بعض دوسرے ہمعصرون کو دیکھتے ہین کہ لغو اور واہیات اور بالکل جھوٹی خبرین درج کر دیتے ہین جن کا کوئی نتیجہ نہین ہوتا اور انہین پڑھ کر دل کو بہت رنج پہنچتا ہے۔ ادھر دوسرے حضرات ہین کہ عجیب عجیب حرکتین کرتے ہین۔ ایک دوست کی نسبت مین نے سنا کہ بہت سی بھڑین یا شہد کی مکھیان ایک ڈبہ مین بند کر کے بھیجدین۔ جب مکتوب الیہ نے اسے کھولا تو بھڑون نے اسے کاٹ کھایا۔ منہ سوج گیا اور بخار ہو گیا۔ اب کوئی بتائے کیا یہ شریفانہ مذاق ہے۔ مین یقین رکھتا ہون کہ ہماری احمدی جماعت ایسی بیہودگیون سے بالکل الگ رہنے والی ہے۔ مین نے اپرل فول کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (دیا) کو بہت محنت سے مطالعہ کیا [illegible] پرانے رومی حساب مین اپرل فول سال کا دوسرا مہینہ تھا مگر جولین[1] تقویم مین اس کو چوتھا رکھا گیا اس لفظ کی اصل معلوم ہے اگرچہ ویرو (Varro) کے زمانہ تک ہمین یہ وراثت ملتی ہے کہ (Omnia aperit) (یہ ہر چیز کو شگفتہ کرتا ہے) اسکا نام ہے جس کا موجود یونانی لفظ سے اگر مقابلہ کیا جائے (جس کے معنے بھی شگفتگی اور بہار کے ہین) تو ٹھیک مناسبت پائی جاتی ہے بعض اس کو افروڈائٹی (Aphrodite) کی طرف منسوب کرتے ہین حالانکہ گرم (Grimm) کا خیال ہے کہ یہ ایپرس (apeeas) یا apruus (ایپرس) ایک ذہنی خدا کے نام کی طرف منسوب ہے۔ رومیون کے درمیان یہ مہینہ وینس کا سمجھا جاتا ہے اور اپرل کی پہلی تاریخ ایک تہوار کیا جاتا تھا۔ جس کا نام فیسٹم ویٹرس اٹیفار جینی ورلس تھا اس کی چوتھی تاریخ اور اس کے پانچ دن بعد تک سیبلی (Cybele) دیوی کی یادگار مین کھیلین ہوا کرتی تھین جن کو لوڈی میگلنز کہتے تھے پانچوین تاریخ کو جو کھیل ہوتی تھی اس کا نام فیسٹم فاز چونی پبلکی یعنے قسمت کا جلسہ عام رکھا گیا تھا۔ دسوین تاریخ کو سرکس ہوتا تھا اور انیس تاریخ کو سیریز[3] دیوی کی یادگار مین شہسوارون کی لڑائیان ہوتی تھین اکیسوین کو جس دن روما کی بنیاد ڈالی گئی تھی رخنہ ان کی شراب چکھی جاتی تھی۔ اور اس کا نام ونیلیا اربانا رکھا تھا۔ چھبیسوین کو روبی گیلیا کا تہوار ہوتا تھا۔ جس دن پودون کے کرم ہونے شروع ہوتے ہین۔ اٹھائیسوین سے ایک مہینہ تک۔ شور و شر والے میلے ہوتے تھے جسمین اور کھیلون کے ساتھ گل بازی بھی ہوتی تھی۔ یورپ کے بہت سے ملکون مین (مثلاً انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی) اپرل کی پہلی تاریخ کو ایک ایسی رسم کے ساتھ تعلق دیا گیا ہے کہ جسکی اصل کے لئے کوئی کافی و شافی ثبوت نہین اس دن ایک بے وقوف یا جاہل آدمی کو کسی بے فائدہ کام کے لئے بھیجا جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سکاٹلینڈ مین اس بد قسمت شخص کو جو اس کھیل کا تختہ مشق ہوتا ہے۔ گوک (Gawk) کہتے ہین جس کے اب معنے بے وقوف یا ایسے شخص کے لئے جاتے ہین جسکو اپنی بیوی پر شبہ ہو اور اس شرارت کو گوک کا شکار کرنا کہتے ہین (Hunting a gawk) فرانس مین اس تختہ مشق کو پوسون دی اپوریل یعنی اپریل کی مچھلی کہتے ہین ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس رسم کی بنیاد حضرت نوح سے شروع ہوئی جنھون نے ایک فاختہ کو ایسے کام کے لئے بھیجا تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق اس بات سے ہے۔ جہان ناحق مین یسوع کو انا س[1] سے قیافہ اور پلاطوس سے ہیرودیس کی طرف بھیجا جاتا ہے یا ان کی طرف سے واپس لایا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا اشارہ اس بڑی تبدیلی کی طرف ہے جو ۱۵۶۴ء مین فرانس مین واقع ہوئی جب کہ نوروز کو پہلی جنوری کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ جس سے پہلی اپرل بالکل خالی ہو گئی اور جو جشن اس مین ہوا کرتے تھے وہ نہ رہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اس کو ہندوؤن کے تہوار ہولی سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے جو اسی طرز سے ۳۱۔ مارچ کے قریب قریب منائی جاتی ہے۔

ہمارے پہلے علم ادب مین اس کی طرف کوئی اشارہ نہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگلینڈ اور یوروپ جرمنی نے یہ رسم فرانس سے لی ہے۔ سینٹ مارچ کا دن اس مہینے کی تئیسوین کو ہوتا ہے۔ اور سینٹ مارک کی شام چوبیس کو آتی ہے۔ چین مین جبکہ شہنشاہ اور شاہی نسل کے شہزادے زمین مین ہل چلاتے ہین۔ یہ رسم ان کے سال کے تیسرے مہینے مین ادا کی

---

[1] ایک ہیئت دان بادشاہ [2] بہار کا دیوتا [3] اناج وغیرہ زمین کی دیوی

[1] سردار کاہن۔ [2] یسوع کو ادھر ادھر مقدمہ کی کشمکش مین پھرایا جاتا تھا۔

جاتی ہے جو اپریل کا مہینہ ہوتا ہے اور جاپان میں ایک الطیف تہوار منایا جاتا ہے۔ جو گڑیوں کا تہوار کہلاتا ہے وہ بھی اسی مہینہ میں ہوتا ہے۔ (Days of April) ڈیز آف اپریل فرانسیسی تاریخ میں ایک نام ہے جس کا اشارہ ان دنوں کی طرف ہے جو لی اونس (Lyons) اور پیرس اور دوسری جگہوں میں ۱۸۳۴ء میں لوئی فلپ کی سلطنت کے برخلاف ہوئیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کو سختی سے برتاؤ کرنا پڑا اور اس کام کے لئے ان کو بڑے بڑے مقدمات چلانے پڑے جن کو پروسیڈ دی اپریل کہتے ہیں۔ یعنے اپریل مہینے کے مقدمات۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بکوشید اے جواناں تا بدین قوت شود پیدا

(از اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا ایہا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع ط ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون
فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔

برادران! اس سے موجودہ امام نے ثابت کیا ہے اور اپنی ایک جواہرات سے زیادہ قیمتی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی ایک روحانی جمعہ کا دن ہے جس میں اسی ندق کی بنیاد پر عرض کرتا ہوں کہ جس وقت سے دنیا میں مسیح موعود کی بعثت سے پہلے ان کی بعثت کے لئے سامان شروع ہونے لگے تھے اسی وقت سے اس جمعہ کے دن کی ابتدا ہوگئی تھی جمعہ کے دن کا پہلا حصہ غسل کرنے حجامت بنوانے کپڑے بدلنے اور اسی طرح دوسری تیاریوں میں صرف ہوا کرتا ہے۔ اس روحانی جمعہ کے ابتدائی حصہ میں بھی آریوں اور برہموؤں کا بت پرستی کی مخالفت کرنا۔ مولوی محمد قاسم صاحب اور شیخ عبید اللہ صاحب نومسلم کی کوششیں۔ مذہبوں میں جنگ مغلوبہ کا شروع ہونا اور حدب ینسلون۔ کا نظارہ برپا ہوجانا اس جمعہ کی ابتدائی تیاریاں تھیں۔ پھر اس جمعہ کی نماز کا وقت شروع ہوا اور بلند مینار پر اذان دی گئی یعنے براہین احمدیہ شائع ہوئی جس طرح اذان میں حی علی الصلوٰۃ پکارا جاتا ہے اسی طرح براہین میں یہ الہام شائع ہوا "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان برمنار بلند تر محکم افتاد"۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

پھر دوسری خطبہ کی اذان ہوئی یعنے حضرت مسیح موعود نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا اور بیعت لینی شروع کی۔ خطبہ کی اذان سے امام کے سلام پھیرنے تک کا وقت جمعہ کے دن کا ذات قیمتی اور خاص وقت ہوتا ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے جمعہ کے دن کو دوسرے دنوں پر فضیلت ہے۔ چنانچہ وہ وقت بھی ختم ہوگیا اور ہمارے امام نے اپنی تعلیمات کو پورا کر کے یعنے نماز کو ختم کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ اور ہم کو خدا حافظ کہہ گئے۔ اب ذرا اس آیۃ کو پڑھو۔ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع ط۔ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ پھر نماز جمعہ کے بعد عصر کے وقت کیا کرنا چاہئے؟ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ یعنے جب نماز پوری ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو لو اس کا اصل اور گر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو لوگوں تک پہونچاؤ۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مظفر و منصور ہو جاؤ گے یعنے نماز جمعہ کے بعد یہ کرو کہ جو قیمتی باتیں تم نے خطبہ اور نماز میں سنی ہیں اور پاک تعلیمات حاصل کی ہیں وہ دوسروں کو بھی تعلیم کرو اور خود اس پر عمل کرنا اور خدا تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہو اور ان کاموں میں خوب لگے رہو۔ یہی گویا خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرنا ہے ایسا کرنے سے تم دنیا میں بھی کامیاب و بامراد ہو جاؤ گے اور عقبیٰ میں بھی تم کو کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی برادران! اب فانتشروا فی الارض اور وابتغوا من فضل اللہ اور واذکروا اللہ کثیراً۔ ان تینوں حکموں پر عمل کرنے کے صحیح صحیح طریقے جاننے اور دین و دنیا کی عزت دین و دنیا کی کامیابی دین و دنیا کی راحت و آسائش غرض کہ پوری پوری فلاح حاصل کرنے کے قواعد جاننے کے لئے ہم کو چاہئیے کہ ہم اُن لوگوں کے حالات میں غور کریں اور انہیں کے نقش قدم پر قدم رکھیں جنہوں نے پہلے جمعہ میں نماز جمعہ کے بعد ان احکام خداوندی پر نہایت صحیح طور پر عمل کر کے فلاح یعنے دین و دنیا کی کامیابی حاصل کی۔ اچھا وہ کون لوگ تھے؟ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے کیا مزے کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو انہیں کی قائم مقامی کا معزز عہدہ عطا فرمایا ہے جیسا کہ

وہ فرماتا ہے۔ واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ بڑے شرم کی بات ہوگی اگر ہم اپنے عہدہ کے فرائض کو بحسن و خوبی انجام نہ دے سکے اور خدانخواستہ نالائق قائم مقام ثابت ہوئے ہاں! اس موقعہ پر ایک ذراسی بات اور سن لو جس طرح بموجب آیۃ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسے علیہ السلام کے مثیل تھے اسی طرح بموجب آیۃ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ صحابہ کرام بھی نبی اسرائیل کے مثیل تھے۔ لیکن جس طرح نبی کریم کا مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے برتر ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام کا مرتبہ بھی اصحاب موسیٰ سے بڑھ کر ہے۔ دیکھو اُنہوں نے کہا کہ یموسیٰ انّ فیہا قوماً جبارین۔ وانا لن ندخلہا حتی یخرجوا منہا فان یخرجوا منہا فانا داخلون یعنے اے موسیٰ اس زمین کے لوگ بڑے طاقتور ہیں اور جب تک وہ نہ نکلیں ہم تو کبھی اس ملک میں نہ جائیں ہاں اگر وہ نکلکر کہیں چلے جائیں تو خیر ہم اسی ملک میں چلے جائیں گے۔ پھر بہت کچھ ہمت بندھانے پر بھی ان کی زبان سے یہی نکلا۔ کہ یموسیٰ انا لن ندخلہا ابداً ما داموا فیہا فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون یعنے اے موسیٰ جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس ملک میں کبھی نہیں جائیں گے۔ ہاں! تو اور تیرا رب تم دونوں لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ اس بزدلی کو دیکھو۔ اور اصحاب نبی کریم کی حالت پر نظر ڈالو۔ مُنہ کے بل جلتے ہوئے گرم پتھروں اور گرم پتھروں کے نیچے لٹائے گئے مگر اسلام کو نہ چھوڑا۔ باپ نے بیٹے کے قتل سے اور بیٹے نے باپ کے قتل سے دریغ نہیں کیا۔ کسی لڑائی میں چند صحابی گرفتار ہوکر قیصر روم کے سامنے گئے اور اس نے بہت بڑی دیگ آگ پر سُرخ انگارے کی مانند گرم کرا کر اس میں ایک صحابی کو ڈلوایا۔ دوسرے صحابیوں کے سامنے اس صحابی کی ہڈیاں تک بھی دیگ میں فوراً جل کر چُرمُر ہوگئیں۔ اب قیصر باقیوں سے کہتا ہے کہ اسلام کو چھوڑ دو ورنہ تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنے بھائی سے جنت میں جلد ملاقات کرنے کے خواہشمند ہیں دیکھو صحابہ کرام کی ایسی استقامت کا ہی تو یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سند حاصل کی۔ اور

احکم الحاکمین رحمٰن رب العالمین سے خوشنودئ مزاج کا یہ پروانہ حاصل کیا کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً سیماھم فی وجوھہم من اثر السجود۔ ذلک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منہم مغفرۃ واجراً عظیماً۔ اب تو اب بات یہ ہے کہ ہم کو اس جمعہ کی کام کرنیکی گھڑیوں میں اور فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً کی تعمیل میں بالکل صحابہ کرام کے قدم بقدم چلنا چاہیئے تاکہ جو فلاح انکو حاصل ہوئی بالکل وہی یا ویسی ہی فلاح ہم کو بھی حاصل ہو صحابہ کرامؓ نے جس کتاب کو اپنا دستور العمل بنایا تھا وہ ہمارے پاس بھی اسی کامل حالت میں موجود ہے۔ بس اب ضرورت ہے اس پر عمل کرنے کی اگر ہم نے اس پر پورا پورا عمل کیا تو ہماری کامیابیاں ضرور صحابہ کرام کی کامیابیوں کی مانند ہونگی یعنی اس دستور العمل پر عمل کرنے کی دلیل ہی یہ ہے کہ ہم صحابہ کرام کی طرح کامیاب ہوجائیں اے میرے بھائیو! یہ وقت ہے صحابہ کرام کے کاموں اور کوششوں کے نمونے دکھانے کا۔ میرے بعض نوعمر بھائیوں نے اپنی درسی کتابوں میں شاہنامے کے انتخابات پڑھے ہیں اور میں اُن کا ایک استاد ہونے کی وجہ سے جانتا ہوں کہ وہ کیانیوں اور ساسانیوں کی شان وشوکت اور سلطنت ایران کی عظمت وجلال سے واقف ہیں اون کو یہ معلوم ہوکر تعجب ہوگا کہ صحابہ کرام کو کس طرح ان کے مقابلہ میں نصرت ہوئی۔ ایک وقت آیا کہ ان میں اسلام پھیل گیا۔ اور قوموں نے بلا کسی جبر و اکراہ کے دین حق کی طرف رجوع کیا۔ اور وہ مندر جہاں غیر خدا کی پرستش ہوتی تہی۔ وحدہ لاشریک خدا کی عبادت کے لئے مختص ہوگئے۔ .. ..

.. ..

.. ..

.. ..

صحابہ کرام نے فانتشروا فی الارض کی ظاہری الفاظ میں بھی دیکھو کیسی تعمیل کی کہ حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مدراس سے جانب جنوب ۱۲ میل کے فاصلہ پر موجود ہے۔ دوسرے صحابہ حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر بھی ساحل کارومنڈل پر محمود بندر میں موجود ہے۔ ایک اور صحابی حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار چین کے مشہور بندر کینٹن میں اب تک موجود ہے اس سے بھی بڑھکر تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ایک دستہ عربوں کا خراسان کی فتح کرنیوالی فوج میں سے چین کے ملک میں شاہ چین کی درخواست واستمداد پر بغاوت فرو کرنے کے لئے بھیجا تہا اُس دستہ فوج نے کوہ ہندوکش سے کوہ نان لنگ کے جنوبی میدان تک کوہ ہمالیہ کی چوٹیوں پر یعنے ملک ہند اور ملک چین کے درمیانی فاصل حد خط پر سفر کیا تہا اُسی دستہ فوج کا ایک بہادر عرب بدرالدین راستہ میں فوت ہوگیا تہا اس کی قبر آج تک کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر ضلع گڑھوال کے شمال میں موجود ہے اور ہمارے ملک کی عجائب پرست قوم یعنے ہندو لوگوں نے اس مزار کو بھی اپنا ایک خدا بنالیا ہے اور اس پر ایک چھوٹا سا مکان بنا کر اس کا نام بدری ناتھ کا مندر رکھا ہے بڑے زور سے اسکی پوجا ہوتی ہے اور ہر سال ہزارہا جاتری وہاں جمع ہوتے ہیں اگر کسی کو میرے بیان میں شک ہو تو ضلع گڑھوال کے گزٹیئر کو ملاحظہ فرمالے وہ بھی میرے بیان کی تائید کرتا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انہیں مسلمان عربوں کی مسلمان اولاد آجتک چین میں موجود ہے جسکی تعداد کئی کروڑ بیان کی جاتی ہے اور وہ چین کے بہترین اور معزز باشندے سمجھے جاتے ہیں اے میرے نوجوان بھائیو! ہمارے مذہب میں تقدیر کا بے نظیر مسئلہ تمام بلند پروازیوں اور اولوالعزمیوں کا سرچشمہ ہے۔ خبردار اس کے معنے اچھی طرح سمجھے بدون کہیں آرام طلبی اور کاہلی کے مرض میں مبتلا نہ ہوجانا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم اُمۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون۔ یعنی او مسلمانو! تم میں سے ایک گروہ ایسا رہے کہ لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور ہر ایک پسندیدہ کام کا حکم کرے ہر ایک ناپسندیدہ کام منع کرے اور وہی لوگ فلاح ہونیوالے یعنے ہر ایک مراد کو پہونچنے والے ہیں۔ یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ آیت تفسیر ہے وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ کی۔ پس اے بہادرو! اٹھو اور ہمت کی کمریں چست باندھو۔ حکومت نے تم کو آزادیاں عطا کررکھی ہیں اس کی قدر کرو۔

یادگار { میں نے بدر میں اور ریویو میں آپ کا وہ مضمون جس میں آپنے چودہری رستم علی صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال کا ذکر کیا ہے

نخبہ ۔ [illegible]

حسرت کی نگاہ سے پڑھا گیا اچھا ہوا اگر چودہری صاحب مرحوم کی یادگار قائم رکھنے کے لئے ۲۵ احباب دو دو روپیہ ماہوار کا مستقل چندہ دینا شروع کردیں تا مرحوم کے جانے پر جو پچاس روپیہ ماہوار کی مستقل رقم میں کمی آگئی ہے وہ پوری ہوجائے یہ عاجز بھی دو روپیہ ماہوار انشاء اللہ اس یادگار میں دیتا رہیگا۔
(غلام محمد پھلوری شاہ پور کنڈی گورداسپور)

انتخاب الجرائد

۱۹۰۹ء-۱۹۱۰ء میں آمدنی کا تخمینہ ۷ کروڑ ۳ لاکھ ۵۰ ہزار ۰۰ ۹ پونڈ اور خرچ کا تخمینہ ۷ کروڑ ۳ لاکھ ۶۰ ہزار ۵۰۰ پونڈ کیا گیا ہے۔

ہائیکورٹ کے اجلاس سشن میں ملزم نے دہوکے کے جرم کا اقبال کیا اور مسٹر جسٹس چٹی صاحب نے بابو مذکور کی نوعمری کے لحاظ سے تین سال قید سخت کی سزا کافی سمجھی یہ چوری اور چالاکی جواہرات کے پارسل کے اڑانے میں کی گئی جسکی مالیت ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔

آجکل قحط ریلیف پر ۱۸ ہزار ۵۰۰ آدمی ہیں جن میں سے ۱۲ ہزار کو خیراتی کہانا ملتا ہے۔

کلکتہ میں کیکر سنگہ اور کلو پہلوان کی کشتی ہوئی جسمیں کیکر سنگہ فتحیاب ہوا اگرچہ کلو نے ناخنوں سے اس کا موہنہ زخمی کر دیا تہا۔

بوشہر سے خبر آئی ہے کہ نیشنلسٹوں نے بندر عباس کے جنگی خانون پر قبضہ کر لیا ہے اور وہان کا انتظام حکومت اپنے ہاتہہ میں لیا ہے۔

ترکون نے یمن میں باغی قبیلہ زرانیق کے خلاف جو مہم بہیجی ہے اس کا قبیلہ مذکور سے کئی جگہ مقابلہ ہوا جس میں ترک فتحیاب ہوئے ترکون نے ضلع حسینیہ پر قبضہ حاصل کیا اور ایک لاکہہ ۹۰ ہزار ڈالر جو زرانیق کی ملکیت تہے۔ ان کے ہاتہہ آئے۔ ۳۰۰-۴۰۰ زرانیق ان لڑائیون میں مجروح ہوئے۔ ترکون کی میکشم توپون اور جلد فیر کرنے والی توپون نے بڑا ستم ڈہایا ترکون کے نقصان کا حال معلوم نہین ہوا۔ ابہی تک سخت جنگ ہو رہی ہے۔ قیص۔ صنعا۔ عمران اور حدیدہ کی طرف سے ترکون کو کمک روانہ کی گئی ہے نیز جدہ سے ۳ بٹالین عنقریب پہونچنے والی ہین۔ حدیدہ اور الفاتی کے مابین زرانیق نے سلسلہ تار برقی کاٹ ڈالا ہے۔ زبیدی اور حدیدہ کے درمیان بہی سلسلہ آمد و رفت منقطع ہے۔

رکن الدولہ حاکم مشہد نے گورنمنٹ ایران کو تار دیا کہ یہان تمام علماء سادات۔ طلاب مدارس مزدور اور تاجر لوگ گوہر شاہ کی مسجد میں جمع ہوئے اور سب نے علماء نجف کے احکام پر عمل پیرا ہوکر موجودہ حکومت کی بیخکنی اور مشروطیت کی مدد کا بیڑا اٹہایا ہے۔ مشیر السلطنت صدر اعظم نے اس تار کے جواب میں طہران سے تار دیا کہ میں حسب امر مبارک ہمایونی ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کو ہدایت کرتا ہون کہ فوراً حرم اور مسجد کا فوجی طاقت سے محاصرہ کر کے توپین لگا دو اور باغیون کو منتشر کر دو۔ جس کے بعد رکن الدولہ نے اطلاع دی کہ حسب الامر مبارک کل میں نے حرم اور مسجد کا محاصرہ کر کے گولہ باری کی حرم کا سنہری گنبد اور مسجد اور چند عمارات پاش پاش ہوگئین سب لوگ بہاگ گئے۔ مگر علماء سادات۔ طلاب اور اہل حرم مسجد اور حرم میں موجود ہے اس واقعہ سے اہل شہر کا جوش بدرجہ غائت بڑہ گیا ہے اور تعجب نہین کہ چند دنون میں ایک بہت بڑی باغی طاقت سے ہم کو مقابلہ کرنا پڑے۔ جس کے لئے مشہد کی موجودہ فوج کافی نہ ہوگی۔

صبح کو ہم پورٹ سعید میں پہونچے۔ یہ جگہ واقعی خوفناک ہے، جب ہم کہانا کہا کر جہاز سے شہر کی سیر کو گئے تو راستہ میں درجن سے زیادہ ایسے اشخاص ہمین ملے جنھون نے ہم سے کہا نہین نہین بڑے اصرار سے پیچہے پڑ گئے کہ ہم ننگی عورتون کا ناچ دیکھین۔

کاغذی لباس۔ پیرس میں کریبا نامی ایک شخص نے جاڑون کے استعمال کے لئے کاغذ کا ایک ویسٹکوٹ ایجاد کیا ہے جس کا وزن چہٹانک بھر سے بہی کم ہے اور جس کو تہ کر کے لفافہ میں بند کر سکتے ہیں اس کے پہن لینے سے سردی نہیں لگتی۔

لندن کے ایک مشہور اور ماہر ڈاکٹر نے مبلغ چار لاکہہ پچاس ہزار روپیہ پیش کیا ہے تاکہ لندن میں ایک ہسپتال صرف خلل دماغ کی امراض کے باقاعدہ معالجہ کے لئے قائم کیا جائے۔ اس عطیہ کی بڑی قدر کی گئی ہے۔

مدراس میں ایک ساہوکار کے ہان عجیب چوری ہوئی چالیس ہزار روپیہ کا زیور امانتاً محفوظ تہا وہ ایک بہاری آہنی صندوق میں رکہا تہا جسکو بند کر کے پانچ قفل لگاتے ہین اور ہر ایک قفل کی چابی پانچ معززین کے پاس رہتی ہے اگر پانچون جمع ہوکر چاہین تو وہ صندوق کہل سکتا ہے اس روز جمعہ گذشتہ کو جب صاحب امانت نے اپنا زیور چاہا اور پانچون چابیون سے صندوق کہولا تو زیور ندارد تہا۔ صندوق بالکل خالی تہا۔ ساہوکار کے پاؤن تلے کی مٹی نکل گئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے لیکن ابہی کچھ پتہ نہین لگا سکی پانچون آدمی معزز معتبر شریف ہین۔ دو ہفتہ قبل یہ صندوق کہولا گیا تہا اور زیور موجود تہا ضرور کچھہ چالاکی کہیلی گئی ہے اور پولیس کی دانشمندی کے امتحان کا عمدہ موقعہ ہے۔

کہتے ہین صوفی انبا پرشاد کو پنشن ملے گی اس کی وجہ وہ خود لکہتا ہے کہ حاکم وقت جس شخص کو خطرناک سمجہین اسے گرفتار کر کے نظر بند یا قید کر دیتے ہین۔ اور اس کے خرچ کے کفیل ہو جاتے ہین۔

جلال آباد سے موصول شدہ خبرین مظہر ہین کہ ہز میجسٹی نے کئی سو سازشیون کو گرفتار کیا ہے اب وہ انہین رولاٹ اتوا سے اڑانے مین مصروف ہین۔

یکم اپریل سے اس افیون پر جو صوبہ سرحدی شمال مغربی مین داخل ہو۔ چہہ روپیہ فی سیر کی شرح سے محصول وصول کیا جائے گا۔

ہمعصر ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن سے اپنی تازہ تحریر مین اطلاع دیتا ہے کہ ایک شخص مسمی محمد ابن علی بن احمد ادریس نے حدیدہ سے اسیر کے مقام صیاح مین دعوائے رسالت و مہدویت کے ساتھہ وارد ہوا ہے۔ جس کا غلغلہ ملک یمن کے صوبہ اسیر مین چارون طرف پہیل گیا ہے اور اقطاع و جوانب سے لوگ بتعداد کثیر اس کے پاس جمع ہو رہے ہین اس شخص نے جس کے معتقدین بہت سی کرامتین اور روحانی طاقتین اس سے منسوب کرتے ہین اپنا مشن یہ قرار دیا ہے کہ یورپ کو اپنا مطیع و منقاد بنا کے دنیا مین امن و امان قائم کرے اور شرع اسلام کو ملک عرب مین از سر نو رواج دے اس نے اپنے مقصد کا اعلان کر کے تمام مسلمانون کو آگاہ کیا ہے کہ نجات اخروی و مفاد زندگی کی خاطر اس کی پیروی اختیار کرین اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنیوالون کو بذریعہ جہاد سزا دین۔ کہا جاتا ہے کہ اکثر قبائل جن کی جمعیت بیس ہزار سے زیادہ ہے اس کے جہنڈے تلے فراہم ہو چکے ہین اور ایک طاقتور زیدی قبیلہ بنی مروان کا شیخ بنام محمد بن طاہر ہادی ابن یوسف موسوفقاء اس سے بحث کرنے کے لئے صیاح کی طرف جا رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مہدی صاحب نسب کے اعتبار سے سندی سید اور نہائت زاہد و متقی شخص ہے۔ جسے لذائذ و نعمات دنیا کی جانب کوئی التفات نہین افواہ ہے کہ جدید مہدویت کے مدعی کو سلطان ٹرکی سے کوئی پرخاش نہوگی اور وہ ان کو امیر المومنین تسلیم کریگا۔

بدر۔ ایسے کئی مہدی پیدا ہوئے اور ناکام ہلاک ہوئے

چکوال۔ موضع مرید کا نمبردار جس کو فوت ہوئے ۲۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے اس اتنے عرصے کے بعد حال ہی مین اس کی بیوی کو ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کو نمبردارنی نے اپنے خاوند کے نطفہ سے ظاہر کیا۔ مگر حکام تک اس خبر کے پہونچنے پر نمبرداری چہین گئی۔

مدراس مین متصل سٹیشن کرنول ایکسپریس کی ٹرین الٹ گئی۔ ۵ آدمی ہلاک اور دس سخت مجروح ہین۔

... اصل پر تہا۔

دفتر بدر قادیان و الامان سے طلب فرماوین

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی دندان شکن جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲؍

معیار الصادقین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول ۔ مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳؍

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات دعاوی مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶؍

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہین ۔ قیمت ۷؍

مترجم قرآن شریف

پسندیدہ حضرت امیر المومنین ضمیمہ تفسیر کبیر جس کا سامنے رکھنا ضروری ہے ۔ خوشخط مجلد قیمت عہ؍

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہیں ۔ جن کی تمام قوتون کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے ۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جس کے اجزا مخفی ہوان بلکہ ایک قدرتی مصالحہ ہے جسکی تعریف طبی کتابون مین ملاحظہ ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین ۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہین ۔ مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع صرع ۔ مشہی طعام ۔ قاطع بلغم مفتح ۔ مدر ضو ابواسیر بادی وجذام و استسقاء وزردی رنگ و تنگی نفس و مفی و شخومیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ مسلسل البول ۔ سیلان منی ۔ یبوست ۔ اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ ۔ بلکہ محیط اعظم مین یہان تک لکہا ہے ۔ کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پوری لوازمات کے ساتھ انسان کہائے تو کبھی بوڑہا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ بہت مفید شے ہے صاحب بستان المفردات لکھتے ہین کہ اس مین قوت تریاقیہ ہے جریان اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کرنی چاہیئے ۔ قیمت ایک تولہ عہ؍ دو تولہ ۶؍ ۔ اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ۔ ایک تولہ سے کم فروخت نہین ہوتی ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ جلد منگوائین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہین کہ جن کے اعترافات طبی دنیا لبریز ہے تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہین ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لیئے یہ کشتہ از حد مفید ثابت ہوا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جن کے علاج سے طبیب عاجز آجاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جاتا رہتا ہے ۔ دماغ ۔ دل ۔ حافظہ ۔ جگر ۔ معدہ ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے مین اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے ۔ حافظہ کے بڑہانے کے لیئے عجیب و غریب طور پر موثر ثابت ہوا ہے نظام عصبی مین طاقت بخشتا ہے تمام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑہاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے ۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی مین تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے ۔ دماغی کام کرنیوالون کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو ۔ دماغ تھکنے مین نہین آتا اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ قویٰ اور اعضائے رجولیت ۔ کی ساری ضرورتون کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہین رہتی تمام اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہوسکتے ہین یہ نایاب جواہر باوزن روپیہ کا کشتہ کئی پشتون سے ہمارے خاندان مین بطور وراثت چلا آتا ہے ۔ پہول کی طرح شگفتہ ہوجاتا اور پہول جاتا ہے اور سالم نقوش اور حروف پڑہے جاسکتے ہین اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے اس کے طیار کرنے مین کوئی دہات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہین کیجاتی ۔ اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہوچکا ہے لیکن پہر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہین کہ اپنے بیان کی تصدیق کرادین اور ثابت کردین کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیون سے طیار ہوتا ہے ۔ ہر ایک موسم مین بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جاسکتا ہے ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شامل ہوتا ہے ۔

قیمت فی روپیہ (صہ) نصف روپیہ (عکار) چہارم حصہ (عہ) محصول بذمہ خریدار

المشتہر حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار دکنا ولی بازار ۔ لاہور

اشتہار صدق آثار (الصدق ینجی و الکذب یہلک)
بوئے گندم گفتن کز مغربی ست ۔ چہ حاجت مشک خود بگوید کہ چیست
میرے پاس وہ اصلی ہیرا ہے کہ جسکو عام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہین مگر مین کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہون اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بہیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرسکتے ہین ۔ المشتہر مولوی محمد یحییٰ احمدی واہ سلطان ہزارہ ۔ نوٹ ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے ملسکتا ہے ۔

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجرب

خداتعالیٰ کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی نعمت ہین اور آج کل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین یہانتک کہ نوجوانون کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہین اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے ۔ مین نے بڑی محنت سے اصلی ہیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بہی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی ہین) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ہیرا ہے ۔ ہیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی اجازت لیکر اس ہیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخہ ہین اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے ۔ مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرنے کے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھیجا کرین تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کرکے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کرین گے وہ بھیجدیا جاویگا ۔

قیمت ہیرا قسم اول ۵؍ ۔ قیمت ہیرا قسم دوم ۳؍ فی تولہ جس کو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہین اگر اصلی ہیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازین میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی و ماشی و سفید ماشی زرد و سبز ۔ قیمت عہ سے ۱۲؍ تک لنگ ریشمی شہدی افیری ۱۲؍ سے ۲۰؍ تک وسوتی پشاوری ہر رنگ عہ سے ۲؍ تک پٹہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ و نیز سُری ۔ جس کو لوگ ریشمی بستے ہین ۔ ۱؍ سے ۵؍ تک میری دوکان مین موجود ہین ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کرکے خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ۔

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

چہ گویم باتو گر آئی بیا بدر قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۸ | مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷-۱۵ اپریل ۱۹۰۹ء | نمبر ۲۴ و ۲۵

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبرہ

بیعت کا عجیب سبب

برادر محمد یعقوب صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ بھی اس ملاں کی جھوٹی خبر کو یقین کرتے تھے اور سلسلہ کے سخت مخالف تھے جب اتفاق سے ان کا بھائی بیمار ہو کر علاج کیواسطے قادیان گیا تو وہ بھی اپنی والدہ مکرمہ کے اصرار سے بھائی کی خبرگیری کیواسطے قادیان چلے گئے قادیان میں جب نماز کیواسطے غیر احمدیوں کے جمعہ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے تو کسی مغالطہ کے سبب بڑی مسجد کو غیر احمدیوں کی مسجد سمجھکر اس میں جا داخل ہوئے وہاں اسوقت حضرت مولوی نور الدین صاحب وعظ فرمارہے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ بھی رونق افروز تھے اب انکے خیال میں یہ مسجد غیر احمدیوں کی تھی اسواسطے واعظ اور سامعین سب غیر احمدی ہیں حضرت ... موصوف کا وعظ سن کر بہت خوش ہوئے کہ اسجگہ ایک ایسا لائق اور باثر واعظ ہے پھر جب حضرت مسیح صاحب کے نورانی چہرے پر نظر پڑی تو کہنے لگے کہ مرزا کی تو لوگ خواہ مخواہ بیعت کرتے ہیں اس میں کیا رکھا ہے کا بیعت کرنیکے لائق تو یہ نورانی شخص نظر آتا ہے میں تو اگر بیعت کرونگا تو اس شخص کی کرونگا استنے میں ان کے بھائی صاحب جو احمدی ہیں وہ بھی آگئے ان کو دیکھکر تعجب تو ہوا کہ یہ غیر احمدیوں کی مسجد میں کیوں آگئے گر بے اختیار ان سے بھی ذکر کیا کہ دیکھو بیعت کے لائق یہ شخص ہے بھائی نے سمجھا کہ انکو غلطی لگی ہے مگر جان بوجھکر وہ خاموش ہو رہے کہ اچھا میاں تم اسی کی بیعت کرلو قادیان میں تو اس بہانہ سے آتے رہو گے تو باہم ملاقات بھی ہو جائے گی الغرض اس طرح برادر محمد یعقوب صاحب نے حضرت کو پہچانا جب انکو معلوم ہوا کہ یہی مرزا صاحب ہیں تب تو ملانوں کی دروغگوئی اور افترا پردازی پر بہت تعجب آیا خداتعالیٰ کی شان ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کسی کو ہدایت دیتا ہے۔

ایک خلیق شیخ

مدرسہ جب کہ ہم بھڈیار کو چلے تو راستہ میں بھیلووال میں سواری کے انتظار کے واسطے چند منٹ ٹھہرنا پڑا یہاں شیخ علی محمد صاحب مدرس اول سے ملاقات ہوئی جو قریباً ۲۰ سال سے اسجگہ رہتے ہیں ارد گرد کے گاؤں کے سب لوگ ان کے حسن اخلاق اور محنتی ہونے اور اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کرنیکے مداح ہیں شیخ صاحب راقم کے ساتھ بہت اخلاق و محبت سے پیش آئے باوجود ناواقفی کے مسافر کی مہمان نوازی کا حق بھی بڑے اصرار سے پورا کیا اور پھر قادیان میں ملاقات کا وعدہ کیا کیونکہ آپکا اصل وطن بٹالہ کے قریب ہی ہے۔

دیانت داری کا نمونہ

اسی علاقہ میں ایک صاحب اللہ بخش نام جھوٹا بھا نیدار اپنی دیانت اور امانت کے سبب بہت ہی مشہور ہو رہے ہیں اگرچہ مجھے ان سے ملاقات کا موقع نہیں ہوا مگر اسقدر مخلوق الٰہی کو انکی تعریف کرتے ہوئے اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ ان کا ذکر کرنا بھی میں ضروری سمجھتا ہوں سنا گیا ہے کہ وہ جس گاؤں میں جاتے ہیں اپنا آٹا اور دال خرید کرتے اور روٹی پکا کر کھاتے ہیں لسی تک کسی کے گھر سے نہیں پیتے اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک بختی کیواسطے جزائے خیر دیوے۔

بھیشہ یار

مسے براہ بھیلووال میں بھڈیار پہنچا یہاں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے یہاں دو دفعہ وعظ کیا گیا ۔۔۔ دن کو اور ایک رات کو اور چند مرد اور عورتیں جو پہلے سلسلہ بیعت میں داخل نہ تھے بذریعہ خط داخل بیعت ہوئے مولوی کرم دین صاحب مرحوم اسجگہ کے رہنے والے تھے جو ایک نہایت پرجوش احمدی تھے اور یہاں کی جماعت اکثر انہیں کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارومند ہونیکا نتیجہ ہے یہاں ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جن کے سیکرٹری میاں محمد دین صاحب مقرر ہوئے تمام نقشے وغیرہ بنا کر دیئے گئے اور فہرست جماعت مکمل کی گئی یہاں کے قریب ایک گاؤں میں میاں محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری نہر سے ملاقات ہوئی جو ایک مخلص نوجوان احمدی ہیں۔

بھڈیار سے براہ اسٹیشن گورداسپور سقلانی میں امرتسر آیا جہاں سے چوہدری الٰہ دادخان صاحب واپس اپنے گاؤں محلانوالہ کو چلے گئے چوہدری صاحب محلانوالہ سے چل کر بگہ کلاں جسہ وال ۔۔۔ بھڈیار میرے ساتھ ہوتے ہوئے امرتسر میں بھی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اس سفر میں انکی رفاقت سے مجھے بہت مدد ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اگر انکا نمونہ دوسرے علاقوں میں بھی ملجائے تو سفر کی تکلیف بہت دفع ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا)

اطلاع - [illegible]

خطبہ جمعہ

۵ مارچ ۱۹۰۹ء کو حضرت امیرالمومنین نے ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ پر پڑہا۔

رشک (غبطہ) تمام انسانی ترقیات کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رشک کرنا ہے تو ابراہیم سے کرو۔ دیکھو اس نے اپنے اخلاص و وفا کے ذریعے کیسے کیسے اعلیٰ مدارج پائے۔

ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جسکی دینی دنیوی عقل کم ہو اسکی ملت کیا تہی۔ بس حنیف ہونا۔ حنیف کہتے ہیں۔ ہر امر میں وسطی راہ اختیار کرنیوالے کو عربی زبان میں جس کی ٹانگیں ٹیڑہی ہوں اسے احنف کہتے ہیں اس واسطے حنیف کے معنے میں بعض لوگوں کو دہوکہ ہوتا ہے۔ حالانکہ ایسے شخص کو احنف بطور دعا و فال نیک کہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر چہ گیرد علتی علت شود کے مرقع سید ہے کے معنے بھی الٹے ہی لیتے ہیں۔ جب آدمی کو سیدہا کہا جاوے گویا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم بڑے بیوقوف ہو۔

ابراہیم کی راہ یہ ہے کہ افراط تفریط سے بچے رہنا۔ کسی کی طرف بالکل ہی نہ جہکنا بلکہ دین و دنیا دونوں کو اپنے اپنے درجے کے مطابق رکھنا۔ چنانچہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ایک ہی دعا ہے رابعہ بصری ایک عورت گذری ہے ایک دن کسی شخص نے ان کے سامنے دنیا کی بہت سی مذمت کی آپنے توجہ نہ فرمائی لیکن جب دوسرے دن۔ پھر تیسرے دن بہی یونہی کہا تو آپنے فرمایا۔ اس کو ہماری مجلس سے نکال دو۔ کیونکہ یہ مجہے کوئی بڑا دنیا پرست معلوم ہوتا ہے جبہی تو اس کا بار بار ذکر کرتا ہے پس ایک وسطی راہ اختیار کرنا جسمیں افراط و تفریط نہ ہو۔ ابراہیمی ملت ہے۔ مومن کو یہی راہ اختیار کرنی چاہیئے اور میں خدا کی قسم کہا کر شہادت دیتا ہوں کہ ابراہیم کی چال اختیار کرنے سے نہ تو غریب الوطنی ستاتی ہے نہ کوئی اور حاجت نہ انسان دنیا میں ذلیل ہوتا ہے نہ آخرۃ میں چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد اصطفینہ فی الدنیا وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین۔ وہ دنیا میں بہی برگزیدہ لوگوں سے تہا اور آخرت میں بہی بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دنیا میں خواہ کیسی ذلت ہو۔ آخرت میں عزت ہو۔ اور بعض آخرۃ میں کسی عزت کے طالب نہیں یا تہوڑی چیز پر اپنا خوش ہو جانا بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک کتاب میں پڑہا کہ کوئی بزرگ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو بہشت میں پہونس کا مکان کافی ہے اور دنیا کے متعلق لکھا ہے کہ یہاں کفار کو ٹہیوں میں رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے کچے مکانوں میں رہنا اسلامیوں کی ہتک ہے۔ اب میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب اس دنیا میں وہ اپنی ہتک پسند نہیں کرتا۔ تو اس عالم میں اپنا ذلیل حالت میں رہنا اسے کس طرح پسند ہے یہ خیال ابراہیمی چال کے خلاف ہے۔

ابراہیم نے جن باتوں سے یہ انعام پایا کہ دنیا و آخرۃ میں برگزیدہ اور اعلےٰ درجہ کا معزز انسان ہوا وہ بہت لمبی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ایک ہی لفظ میں سب کو بیان فرما دیا۔ کہ اذا قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین

پھر انسان کو اپنی بہتری کے ساتھ اپنی اولاد کا بہی فکر ہوتا ہے مسلمانوں میں کئی قسم کے لوگ گذرے ہیں بعض کو اپنی اولاد کا اتنا فکر ہوتا ہے کہ دن رات ان کے فکر میں مرتے ہیں اور بعض ایسے کہ اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ پر بہروسہ رکھتے ہیں۔

قاری کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ آپ پڑہا رہے تھے۔ گھر سے غلام نے آکر کہا کہ آپ کا بیٹا مرگیا۔ آپنے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اچھا فلاں کو کہدو۔ کہ قبر منگوا کر اسے دفن کرادے اس کے بعد آپ پڑہانے میں مشغول ہوگئے

خیر ابراہیم نے اپنی اولاد کی بہتری چاہی تو اس کے لئے ایک وصیت کی۔ یا بنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ اے میرے بچو! اللہ نے تمہارے لئے ایک دین پسند فرمایا۔ پس تم فرمانبرداری کی حالت میں مرو کئی لوگ ایسے ہیں جو گناہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پہر توبہ کر لیں گے مگر یہ غلطی ہے کیونکہ عمر کا کچھ بہروسہ نہیں۔

خطبہ ثانی۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا میں تمہیں ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہوں وہ بدظنی ہے جن لوگوں نے اس مرض کے علاج بتلائے ہیں انمیں ایک امام حسن بصری بہی ہیں۔ آپ حضرت عمر کی خلافت میں پیدا ہوئے تھے آپکے اجداد عیسائی تہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی حسین اُن کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہے ہیں اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چوم بہی لیتی ہے میں نے اس وقت کہا کہ یہ لوگ کیسے بدکار ہیں باہر سر بازار بد ذاتی کر رہے ہیں اتنے میں ایک حادثہ ہو گیا۔ ایک کشتی آرہی تہی وہ ڈوب گئی عورت نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کود پڑا اور چھ آدمیوں کو باہر نکال لایا پہر آواز دی کہ او حسن! ادہر آ۔ تو بہی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری ماں ہے اور مشکیزہ میں دریا کا مصفی پانی ہے ہم بہی تیری آزمائش کو یہاں بیٹھے تہے۔ کہ دیکھیں تم میں سوءظنی کا مرض گیا ہے یا نہیں۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں۔ اس دن سے میں ایسا شرمندہ ہوا کہ کبھی سوءظن نہیں کیا۔ سو تم بہی اس سے بچو۔

خواہ مخواہ کی اینچا تانی

شہنشاہ اکبر نے شاہی راسگو سے پوچھا کہ بعض وقت حقیقی بھائی آپس میں کیوں کر لڑ پڑتے ہیں۔ شاہی نے کہا تم نصیب سے بادشاہ تو بن گئے مگر بالکل احمق آدمی ہو۔ اکبر نے غصہ ہو کر کہا نالائق کا بچہ ہم کو احمق بناتا ہے اس نے کہا کہ نالائق تو اور تیرا باپ بادشاہ نے سنتے ہی فوراً تلوار کھینچ لی۔ اور شاہی کو مارنے پر ہاتھ اٹھایا وہ ہاتھ باندہ کر عرض کرنے لگا کہ حضور والا یہی نسخہ ہے جس سے چنگے بھلے بیٹھے ہوئے عزیز دوست آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔

ایک بنیا شہر سے بہت دور کسی تالاب پر نہا کر کپڑے پہن رہا تہا جب اس نے ہاتھ میں پگڑی کو اٹھایا تو اس کو چاروں طرف سے محبت کا ہاتھ پھیر پھیر کر کہنے لگا کہ تمام دنیا میں کوئی ایسا طاقتور انسان نہیں ہے جو تجھ کو مٹی میں گرا سکے۔ ایک جاٹ قریب اپنے کھیت میں سن رہا تہا اس نے دل میں عہد کر لیا کہ آج اس کی پگڑی کو ضرور مٹی میں بکھیرنا چاہیئے اتنے میں بنیا سر پر پگڑی باندہ کر گھر روانہ ہوا۔ دوسری طرف سے اس کے آگے آکر جاٹ نے کہا کیوں رے گدہے کے بچے اس راستہ کیوں جاتا ہے۔ بنئے نے وہ راستہ چھوڑ دیا اور چپ چاپ دوسرے راستہ کو چلدیا۔ تھوڑی دور پر آگے ہو کر جاٹ نے ڈانٹ کر کہا کیوں رے بدمعاش کے بچے اس طرف کو کیوں جاتا ہے اس بیچارے نے وہ بہی سمت چھوڑ دی اور تیسری طرف کو چلنے لگا اس جانب بہی چند قدم جانے پر پہر جاٹ کا خواہ مخواہ دنگئی بیٹا آگے کو کھڑا ہوا اور ایکدم پانچ دس گالیاں نکالیں اور کہنے لگا او کم بخت کیوں ادہر کو جاتا ہے بنیا ہاتھ باندہ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا جس طرف کو آپکا حکم ہوگا ادہر کو ہی جاؤنگا جاٹ خوش ہو گیا اور کہا کہ ساری دنیا میں کوئی ایسا شاہزور آدمی نہیں ہے جو تیری پگڑی کو مٹی میں ملا سکے۔

الخطبہ ہمارے ایک دوست شیخ نومسلم دولتمند ہیں ساکن ریاست پٹیالہ کی صاحبزادی کے واسطے ضرورت نکاح ہے۔ لڑکی علم دینیات اسلامی سے واقف ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ ہر خط کے ساتھ ہمارے ٹکٹ واسطے خط و کتابت ہوں ورنہ توجہ نہ ہوگی۔

جنازۂ غائب میاں محمد عثمان امین انجمن احمدیہ پارٹی پور کشمیر کا اور چودہری نفضل ساکن کوٹ تارڑاں حافظ آباد کا اور عبد اللہ خان دکیسی نیٹر شملہ کے داداصاحب کا پڑھا جاوےگا۔ عبدالعزیز اگوانہ لدہانی کی بیوی اور حکیم رحمت اللہ ٹیالر کی بیوی کا بہی۔ ابو نعیم محمد حسن بعض مشکلات کی وجہ سے دعائے خواستگار ہیں۔

حضرت مولٰینا مولوی نور الدّین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(بقیہ رکوع نمبر ۶)

لعلکم تتقون ۔ اس رکوع میں تقوے کی بات چلی ہوئی ہے لیس البر میں تقوی کے اصول بتائے ہیں ۔ اب قصاص کے حکم میں فرماتا ہے کہ لعلکم تتقون ہے ۔ یہ جانوں کے متعلق تقوی کا بیان تھا اب مال کے متعلق جو تقویٰ ہے وہ بیان کرتا ہے ۔

اذا حضر ۔ حاضر ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک شدت بیماری ۔ دوم یہ کہ موت ہی آجائے پس ایک شق کے لحاظ سے تو یہ معنے ہوئے ۔ کہ جب کوئی ایسا بیمار ہو تو وصیت کر دیا کرے اپنے مال کے متعلق ۔ وصیت کس کے لئے ہو ۔

للوالدین ۔ اپنے ماں باپ کے واسطے ۔ کیا وصیت ہو ۔ ایک تو یہ معنے ہیں کہ اپنے ماں باپ کہ جائے میرے بعد یوں انتظام کرنا ۔ دوم یہ کہ اپنے ماں باپ کے حق میں وصیت کر جائے اس صورت میں جبکہ وہ شرعی قانون کے لحاظ سے ترکہ کے وارث نہ بن سکیں ۔ مثلاً وہ کافر ہوں غلام ہوں یا اپنے بیٹے کے قاتل ہوں پس ان صورتوں میں وارث اگر ان کے لئے وصیت کر جائے تو جائز ہے یا یہ مطلب کہ ان کو اپنے کاموں کا وصی کر دے ۔ یہ سب احکام بھی جہاد کی تمہید میں ہیں کیونکہ جنگ کا زمانہ تھا اس لئے صحابہ کو فرمایا اپنی وصیتیں کر چھوڑو ۔ اور اگر حضر کے معنے یہ ہوں کہ موت آہی جائے تو پھر یوں معنے ہونگے کہ لکھی گئی ہے تمہارے لئے وصیت جو والدین اور اقارب کے متعلق ہے وہ بالکل مناسب ہے اور حق ہے متقیوں پر کہ اس کے مطابق عملدرآمد کرو ۔ وہ وصیت کہاں لکھی ہے ؟ دیکھو پ ۴ سورۃ نساء کا دوسرا رکوع یوصیکم اللہ

انّ اللہ سمیع علیم ۔ فرماتا ہے کہ ہم علیم خدا ہیں سمجھ بوجھ کر حصص مقرر کئے ہیں اور وصیتوں کے بدلانے کو بھی سنتے ہیں ۔ چنانچہ فرماتا ہے ۔ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ۔

فمن بدّلہ ۔ اب سن لو کہ کیا کچھ تبدیل کیا گیا ہے ۔ سب سے اول تو یہ کہ لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا ۔ خدا تعالیٰ نے عورت کو بھی حرث فرمایا ہے اور زمین کو بھی ایسا ہی زمین کو بھی ارض فرمایا ہے اور عورتوں کو بھی ۔

فانما اثمہ ۔ چنانچہ اس کا نتیجہ دیکھ لو کہ جب سے ان لوگوں نے لڑکیوں کا ورثہ دینا چھوڑا ہے ان کی زمینیں ہندوؤں کی ہو گئی ہیں جو ایک وقت سو گھماؤں زمین کے مالک تھے اب دو بیگھہ کے بھی نہیں رہے یہ اس لئے کہ صریحاً پ ۴ نساء رکوع ۲ میں فرمایا ۔ ولہ عذاب مھین اب اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی ۔ عورتوں پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے ۔ خدا تعالے فرماتا ہے ۔

ولا تمسکوھن ضرارا ۔ دوسرا ۔ وعاشروھن بالمعروف ۔ تیسرا ۔ ولا تضاروھن ۔ چوتھا ۔ ان کرھتموھن ۔ پنجم ۔ ولھن مثل الذی علیھن باوجود اس کے وراثت کا ظلم بہت بڑھ رہا ہے پھر دوسرا یہ بعض ظالم عورتوں کو لٹکتے رکھتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں ۔ فمن خاف من موص جنفا او اثما ۔ اس حکم وصیت میں ایک اور وصیت کا ذکر ہے ۔ بالفاظ من بعد وصیۃ ۔ پس اس وصیت میں اگر کوئی کجی کرے تو اس کی اصلاح کر لی جائے ۔

جنفاً ۔ کے معنے غیر متجانف لاثم سے ظاہر ہوتے ہیں یعنی نہ جھکنے والا ۔

۱۶ ۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام ۔ روزوں کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان کو دو چیزوں کی بہت ضرورت ہے ایک بقاء شخصی کے لئے غذا کی ۔ دوم بقاء نوعی کے لئے بیوی کی ۔ اب دیکھو انسان گھر میں تنہا بیٹھا ہے پیاس بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے ۔ دودھ موجود ہے برف موجود ہے شربت حاضر ہے ۔ کوئی روکنے والا بھی نہیں مگر پھر بھی سچا روزہ دار مطلق ان چیزوں کے کھانے کا ارادہ تک نہیں کرتا ۔ اسی طرح بیوی پاس ہے ۔ کوئی چیز مانع بھی نہیں ۔ مگر پھر بھی وہ اس سے محترز ہے ۔ یہ کیوں ؟ محض اس لئے کہ روزہ دار ہے اور اس کے مولیٰ کا حکم ہے کہ ان دونو چیزوں سے رکا رہے ۔ یہ مشاقی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور ضرورت کے ۔ ۔ ۔ ۔ ہم ان چیزوں سے رکے رہیں جن سے رکے رہنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ۔ اسلام میں ہر سال ایک ماہ تو بالالتزام یہ مشق کرائی جاتی ہے اور ایک طرح سے چار ماہ کے لئے یہ مشق ہوتی ہے ۔ کیونکہ عادت نبوی تھی ۔ کہ ہر دوشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتے ۔ پھر ایام بیض (۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴) میں بھی روزہ رکھتے ۔ گویا ہر مہینے میں بالاوسط دس دن اس حساب سے روزہ کیلئے سال کے چار ماہ ہوتے ہیں ۔ اب خیال کرو ۔ کہ جو لوگ چار ماہ یہ مشق کرتے ہیں وہ رشوت کیوں لیں ۔ اکل بالباطل کیوں کریں ۔ کوئی ضرورت انسان کو ان ضرورتوں سے بڑھ کر پیش نہیں آسکتی جو بقاء شخصی و بقاء نوعی کے لئے ضروری ہیں ۔ جب ان ضرورتوں میں باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور کسی روک کے نہ ہونے کے صرف اللہ کی فرمانبرداری کے لئے محترز رہا ہے ۔ تو پھر ایک صریح حرام امر کا کیوں مرتکب ہونے لگا ۔

وعلی الذین یطیقونہ ۔ اور جو صوم کی طاقت رکھتے ہیں یعنے جنہیں روزے رکھنے میسر آجاویں ۔

فدیۃ طعام مسکین ۔ وہ ایک مسکین کا کھانا بطور صدقہ دیں ۔ یہ صدقۃ الفطر کی طرف اشارہ ہے چنانچہ تعامل سے ثابت ہے کہ ہر روزہ دار نماز عید سے پہلے ایک مسکین کا کھانا صدقہ دیتا ہے ۔ دوسرا میرا اپنا طرز پسندیدہ جو آثار سلف کے مطابق ہے یہ ہے کہ خود روزہ رکھا اور اپنی روٹی کسی غریب کو کھلا دی ۔ اور جو لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ جو لوگ

طاقت نہین رکھتے وہ فدیہ دین۔ یہ بھی ٹھیک ہے نفلی روزون مین ایسا کرین کہ ہر دوشنبہ و جمعہ و ایام بیض کو روزہ نہین رکھ سکتے تو اس روز مسکین کو کھانا کھلا دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا کیونکہ آپ تو ماہ صیام مین موسم بہار کی ہوا سے بڑھکر جود و سخا مین ہوتے تھے۔

فمن تطوّع۔ جو شخص کوئی نیکی خوش دلی سے کرے وہ بہت اچھی ہے اور یہ کہ روزہ رکھنا تو بہت ہی مفید ہے اس سے دعا کی قبولیت ہوتی ہے۔ صبر و استقلال یاد رکھنا۔ بدیون سے بچنے کی مشق ہوتی ہے اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ کمزور لوگون کے لئے اس قسم کے مجاہدات منع ہین جن مین روزہ رکھنے ہون اور وہ اخیر مین خشکی دماغ سے نیم سودائی ہو جاوین اور کسی کام کے نہ رہین۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ قرآن شریف کا طرز ہے کہ پہلے عام فضائل سکھاتا ہے۔ پھر خاص فضیلت کی بات۔ اسی طرح پہلے عام رذائل سے ہٹاتا ہے پھر ارذل الرذائل شرک سے۔ پہلے عام بات کا حکم ہوتا ہے پھر خاص کا۔ مثلاً [illegible] وغیرہ کا ذکر ہے پھر حج کا۔ پہلے صدقات کی ترغیب ہے پھر زکوٰۃ کی۔ اسی طرح پہلے یہان عام طور پر نفلی و فرضی روزون کا حکم دیا ہے پھر رمضان کے روزون کا حکم دیتا ہے۔ پہلے شہر رمضان کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس مین قرآن شریف نازل ہوا۔ چونکہ قرآن کا اطلاق جزو سورۃ پر بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کا یہ مطلب نہین کہ تمام قرآن ماہ رمضان مین نازل ہوا ہے بلکہ صرف ایک سورۃ کا نزول بھی کافی ہے۔ میرے نے جو تحقیق کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم جن دنون غار حرا مین عبادت فرمایا کرتے تھے وہ دن رمضان کے تھے اور وہین پہلی سورۃ کا جزو نازل ہوا۔ اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر رمضان اس لئے فضیلت کا مہینہ ہے کہ اس مین قرآن کا کوئی جزو نازل ہوا تو اس فضیلت مین دوسرے مہینے بھی شامل ہین اس لئے گو یہ دوسرے معنے بھی بہت سچ ہے کہ وہ رمضان جس کے بارے قرآن شریف نازل ہوا۔ مگر شہ بدع نہ دل ایک رنگ رکھتا ہے۔

بیّنات۔ کھلے ہدایت نامے۔

الفرقان۔ قرآن سے مجھے اس کے یہ معنے معلوم ہوئے کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا۔ غزوہ بدر بھی ماہ رمضان مین ہوا ہے غرض رمضان المبارک کیا بلحاظ فتوحات دنیاوی اور کیا باعتبار نزول قرآنی تائید قرآنی ہر طرح قابل قدر و حرمت ہے۔

و اذا سالک۔ اگر لوگ یہ سوال کرین کہ روزون سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو ایک تو یہان لعلکم تتقون اور دوم یہ کہ انسان کو خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین بہت قریب ہو جاتا ہون اور دعائین قبول کرتا ہون۔

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ اس کے یہ معنے نہین کہ جو مانگو وہی ملے کیونکہ دوسرے مقام پر فرما دیا جو پ رکوع ۱۰ سورہ انعام کے رکوع ۴ مین ہے۔ بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء۔ یعنی اگر چاہے تو اس مصیبت کو ہٹا دیتا ہے یہان بھی ال کے اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔

فلیستجیبوا لی و لیؤمنوا بی فرمایا ہے یعنے جس قدر تم میرے فرمانبردار ہوتے جاؤ گے ایمان مین ترقی کرتے جاؤ گے۔ اسی قدر مین دعائین قبول کرون گا۔

الرفث۔ عورت سے رغبت کا جماع کرنا جماع کی باتین کرنا۔

ھن لباس لکم۔ عورتون کو لباس فرمایا ہے ان کے بہت سے حقوق فرمائے ہین عورتون کو ساتھ رکھنا چاہیئے۔ یہ فلاسفی میری سمجھ مین نہین آتی کہ [illegible] اور موسم سرما پنجاب [illegible] میرا اپنا دت کشمیر مین [illegible]

تختانون انفسکم۔ یہ لوگ ایک غلط رسم مین مبتلا تھے ان مین کوئی سو جاتا تو پھر رات کو نہ کھانا کھاتا نہ بیوی سے جماع کرتا۔ فرمایا اللہ نے تم پر فضل کیا۔ مغرب [illegible] کھانا کھاؤ اور

حتی یتبین لکم۔ ایک شخص نے ایک دفعہ کہا کہ صبح صادق ایک انتظامی بات ہے۔ پانچ منٹ ادہر ہوگئے تو کیا اور اگر ادہر ہوگئے تو کیا۔ اللہ تعالیٰ سے عجیب خواستہ [illegible] اس کا جواب سمجھایا۔ وہ [illegible] تمہارے خواب آیا کہ مین تانی بیمار رہا ہون۔ گلا ایک طرف زنخ کے ساتھ باندھتے مین پانچ انگلی کا فرق رہ گیا ہے اور وہ چلا رہا ہے یا تو ہیچ کو ادہر کرو یا رسہ کو نیا کرو ورنہ میری تانی بگڑتی ہے اور کوئی اسے کہہ رہا ہے کیا ہوا صرف پانچ انگلی کا فرق ہے اس [illegible] معلوم ہوا اور اسے

تلک حدود اللہ فلا تقربوھا [illegible] سمجھ مین آئے۔

کذلک یبین اللہ۔ واقعی یہ طریق انہون نے سمجھانے کا آتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ولا تأکلوا اموالکم بینکم۔ فرمایا ہے کہ ہم نے یہ سارا علم حصول تقوے کے لئے بیان کیا ہے۔ پس تم مالی معاملات مین وہ راہ اختیار کرو جو خدا کو پسند ہے۔ مجھے افسوس آتا ہے اس ملک کے لوگون پر۔ [illegible] کی نسبت مشہور ہے کہ ان کا حلال و حرام چلتا ہے مگر مین کہتا ہون [illegible] ایک ضرب المثل ہے ضرب المثل کہنا تو [illegible] چاہیئے۔ [illegible] رہتے ہین۔ یہ کسی سفیہ کا قول ہے۔ کہ دنیا کھائے [illegible] اور روٹی کمانے [illegible] سے۔ یہ بالکل ایک گندہ قول ہے اور کسی [illegible] پرست تاریکی کے فرزند کا ہے۔

تدلوا بھا الی الحکام۔ [illegible] مقدمہ بازی مین ناحق خرچ کرو۔

باطل۔ کہتے ہین اس کو کہ اجازت شریعت کے خلاف کچھ حاصل کیا جائے۔

۱۷۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

یسئلونک عن الاھلۃ۔ یہ سورۃ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی تھی۔ مدینطیبہ کا وقت جو رسول اللہ پر گذرا ہے اس کا پتہ چار باتون سے لگتا ہے۔ کہ مکہ معظمہ مین آپ کو اور آپ کی جماعت کو شدید تکلیفین دی گئین یہان تک کہ جن لوگون کے بستے تھے وہ بھی ہار کر [illegible] چلے گئے۔ جب جتنے والون کی یہ حالت تھی تو جن کا جتھا نہین تھا ان کی حالت خود ظاہر ہے۔ صرف اسی بات کی طرف غور کرکے ان کے مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے پیارے وطن کو چھوڑ کر [illegible] چلے گئے جو بالکل بیابان و غیر آباد تھا۔ پھر وہان تک پہونچنا بھی کوئی آسان نہین تھا۔ نبی کریم پر جو تین برس آئے وہ تو ایسے تھے کہ بڑی مشکلات کا سامنا تھا۔ کسی سے نکاح نہین کر سکتے روٹی وغیرہ کسی کے ساتھ نہین کھا سکتے۔ کوئی ان کو سلام نہین دیتا تھا۔ غلہ جو باہر سے آتا تھا اسے بنی ہاشم خرید نہین سکتے تھے۔ پھر تیسری تکلیف یہ تھی کہ جب آپ مدینہ مین چلے گئے۔ تو بدبخت لوگون نے مدینہ کے اردگرد شام کی تجارۃ

کا بہانہ بنا کر تمام نواحی مدینہ کی تو من لوٹ لینے لئے قافلے پر قافلے بھیجنے شروع کئے۔ چوتھی بات تکلیف کی یہ تھی کہ وہاں بھی دشمن موجود تھے۔ بنو قینقاع۔ قریظہ بنو نضیر۔ عیسائی۔ وغیرہ اسات قوموں کا جمگھٹا تھا۔ ان سب ضرر دینے والوں کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے جہاد کے سوا کوئی تدبیر نہ تھی۔ چنانچہ یہ سورۃ اول سے آخر تک جہاد کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ پہلے رکوع میں اولٰئک ہم المفلحون فرما کر بھی اشارہ کیا ہے۔ مفلح کہتے ہیں اسے جس کے سر پر فتحمندی کا تاج ہو۔ پھر تیسرے رکوع میں بشر الذین آمنوا فرما کر مفتوح ملکوں کا نقشہ دکھایا ہے کہ ان میں نہریں بہتی ہونگی۔ باغ ہوں گے جن کے وارث مومن ہوں گے اور اس کے ساتھ کفار کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ نار الحرب میں ہلاک ہوں گے۔ پھر بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے حکم کے خلاف جہاد میں جانے سے مضائقہ کیا تو اہبطوا مصراً کی ماتحت ذلت و مسکنت میں پھنسے گئے۔ اس میں اشارہ کیا کہ تم یوں نہ کرنا اس کے بعد کئی طرح سے ترغیبیں دی ہیں اور بتایا ہے کہ جہاد میں خوف۔ جوع۔ مال و جان کا نقصان سب کچھ ہوگا۔ لیکن اگر تم استقلال سے کام لوگے۔ تو پھر تمہارے لئے بشارت ہے۔ ہاجرہ کے واقعہ پر غور کرو کہ اس نے صبر کا کیا اجر پایا۔ پھر قصاص کی ترغیب دی اور یہ بھی بتایا کہ یہ سب کچھ ہیچ ہے۔ جب تک تقویٰ نہ ہو کیونکہ یہی تقویٰ تمام کامیابیوں کی جڑ ہے۔ پھر تقوے کے حصول کے ذریعے بتائے ہیں چنانچہ اون میں سے ایک ذریعہ کا ذکر پہلے رکوع میں فرمایا کہ روزے رکھو اور مناہی سے بچنے کی مشق کرتے رہو۔ جب ایک مہینہ کی نسبت صحابہ کو یہ علم ہوا کہ اس میں یہ فضیلتیں ہیں۔ تو انہوں نے دوسرے تمام چاندوں کی نسبت بھی سوال پیش کیا۔ یہ شان نزول ہے۔ یسئلونک عن الاھلۃ کا تو فرمایا کہ ھی مواقیت للناس والحج۔

ولیس البر بان تاتوا البیوت۔ اس سے پہلے ایک دفعہ ولیس البر آیا اس میں بتایا کہ تم مشرق و مغرب کے فاتح ہو جاؤ گے مگر تقوے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ یہاں یہ بتایا کہ ظاہری رسوم کی پابندی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی جب تک کہ اس کی روح پر تمہارا عمل نہ ہو ہمارے علاقہ (بھیرہ شاہ پور) میں ایک رسم ہے کہ حرام کا دودھ الگ برتنوں میں رکھتے ہیں اور حلال کا الگ برتنوں میں۔ مٹی کے برتنوں کا تو بڑا اہتمام ہوتا ہے۔ مگر پیٹ میں سب کچھ جمع کر لیتے ہیں۔ اس ظاہرداری پر کیسا افسوس آتا ہے۔ کہ مٹی کے برتن میں تو حلال و حرام کے لئے تفرقہ کر لیں مگر حقیقی برتن (پیٹ) کے لئے کچھ پروا نہ کریں۔

اسی طرح نمازوں میں صفیں سیدھی کرنے کی تو بہت تاکید ہوتی رہتی ہے مگر جو اس کا اصل مقصد ہے۔ جب وہ نہ ہو تو یہ ایک معمولی رسم رہ جائے گی وہ یہ کہ کوئی بڑا بن کر آگے نہ ہو اور پیچھے نہ ہو اور آپس میں ایک جان ہو کر رہو۔ پس اگر تم ایک نہ ہو جاؤ اور دلوں میں کھوٹ رہے تو پھر ٹخنے کا ٹخنے سے ملانا عبث ہے۔

وأتوا البیوت من ابوابھا۔ ہر ایک چیز کے حصول کے لئے ایک راہ ہوتی ہے پس اسی راہ سے اسے طلب کرو۔ جب انسان اس راہ پر نہ چلے گا تو منزل مقصود کو ہرگز نہ پہونچے گا۔ ان میں ایک رسم یہ بھی تھی۔ کہ گھروں میں واپس آتے تو پیٹ پھاڑ کر گذرتے۔ اس سے منع فرمایا کہ یہ رسم ہے۔ اس کے اصل کی طرف توجہ کرو۔

واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اے انتم تصیرون مفلحون یعنی تم تقوے اختیار کرو۔ شاید کہ وہ مفلح تم ہی ہو جاؤ۔ وہی مفلحون جن کا ذکر رکوع نمبر ا میں آیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ تم بھی (اے احمدیو!) اپنے دلوں کو صاف کرو۔ منصوبہ بازیوں میں شریک نہ ہو کسی سے مقابلہ کرو۔ تو نفس کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ کے لئے رسول کریم نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے لڑتا ہے۔ کوئی اپنی قوم کی عزت و جلال کے لئے کوئی کسی خیال سے کوئی کسی خیال سے۔ مگر جو لڑتا ہے کلمۃ اللہ کے اعلاء کے لئے وہی خدا کے نزدیک سچا مجاہد ہے اب بتاتا ہے کہ لڑائی میں قوانین الٰہی

الذین یقاتلونکم۔ جو تم سے لڑائی کرتے ہیں وہ بھی از خود نہیں۔ بلکہ امام کی ماتحت۔ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ امام ایک سپر ہے اس کے پیچھے لڑا جاتا ہے۔ ایک سپاہی دوسرے سپاہی کو مارتا ہے۔ مگر اس کا واقف نہیں ہوتا۔ کوئی پوچھے۔ یہ جو اس کے مقابلے کے لئے آگے ہو رہا ہے آخر کوئی وجہ۔ تو اس کا یہی جواب ہوگا کہ وجہ ان کے آفیسر کو معلوم ہے۔ پس سپاہی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آفیسر کا تابع رہے۔

ولا تعتدوا۔ حد سے نہ بڑھو۔ یہ اس لئے فرمایا کہ سپاہی کو جوش میں حد کی خبر نہیں رہتی اس لئے اس کی ہر ایک حرکت اپنے آفیسر کے ماتحت ہونی چاہیئے۔

واقتلوھم۔ ھم سے کون مراد ہیں وہی جو الذین یقاتلونکم کے مصداق ہیں۔ یعنے جو جنگ کرتے ہیں۔

الفتنۃ اشد من القتل۔ قتل سے ایک نفس کا نقصان ہوتا ہے مگر فتنہ ایسا بلا ہے کہ اس میں قوم کی قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک بچہ فتنہ کا ذریعہ بن جاتا ہے اس کی مثال دیا سلائی سی ہے۔ کہ پہلے ایک گرین بھی سلفر اس میں نہیں ہوتا۔ مگر جب اسے گھسا کر کسی گھاس سے لگاتے ہیں۔ تو پھر بعض اوقات محلوں کے محلے بلکہ شہروں کے شہر جل جاتے ہیں۔ پس تم چھوٹی بات کو چھوٹا نہ سمجھو بلکہ بڑا سمجھو اور فتنوں سے بچتے رہو

۱۸۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۸)

> وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ

یہ مسئلہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ مذاہب کا ابطال نہیں چاہتا۔ بلکہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو سارے جہان کو ایک مذہب پر قائم کر دیتا۔ ولو شاء لھداکم اجمعین۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یعنے اگر اللہ آدمیوں کی ایک دوسرے سے مدافعت نہ کرتا رہتا تو عیسائیوں کی مسلمانوں کی مجوسیوں کی یہودیوں کی عبادت گاہیں منہدم ہو جاتیں جس سے معلوم ہوا کہ مذاہب کا اختلاف اللہ کے منشاء کی ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے تو امن قائم کرنے کے لئے۔ یہ منشاء نہیں ہوتا۔ کہ لوگوں کو پکڑ کر مسلمان بنائیں بلکہ وہ لا اکراہ فی الدین کے ماتحت چلتے ہیں کیونکہ انسان اس وقت تک خدا کے نزدیک تو مومن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ دل سے ایمان نہ لائے اور پھر ضروری ہے کہ اس کے ایمان کے آثار اس کے ظاہری کاموں میں ہویدا ہوں اور کوئی اس کو روک نہ سکے۔ پس جہاد بھی اس وقت تک جائز ہے کہ مومن کفار کے فتنہ میں نہ رہے اور جو ایمان لا چکے ہیں۔ وہ اپنی عبادت بلا کسی خوف و روک کے ادا کر سکیں وہ نفاق سے کام لینے پر مجبور نہ ہوں۔ بلکہ

یکون الدین للہ - اللہ کے لئے ان کا دین ہو اور کوئی فتنہ نہ رہے۔

فان انتھوا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - والفتنۃ اکبر من القتل - شرارتیں اور فتنے اللہ کو ناپسند ہیں پس اس وقت تک لڑائی جائز ہے کہ جب تک فتنہ رہے - ولا یزالون یقاتلونکم حتے یردوکم عن دینکم ان استطاعوا - یعنے وہ تم سے لڑتے رہیں گے جب تک کہ تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کرلیں - پس جب یہ خوف جاتا رہے - اور کفار بالاکراہ کسی مسلمان کو کافر نہ بناسکتے اور فتنہ بازیوں سے ہٹ جائیں تو پھر تمہارے آلہی حدبندی (امن) کو توڑنے کا کوئی موقعہ نہیں مگر ان لوگوں کے لئے جو فتنہ ڈالتے رہے

واتقوا اللہ - یعنے تم ان کی حدبندی توڑنے کی ان کو سزا دیدو۔ مگر تقوے کو ضرور ملحوظ رکھو۔ یعنے اگر انہوں نے بچوں اور عورتوں کو ذبح کیا یا دکھ دیا یا کسی عورت سے بدکاری کی - تو تم ان کے ساتھ یہ معاملہ نہ کرو بلکہ اپنے حاکم کی معرفت اور رنگ میں سزا دو۔

وانفقوا فی سبیل اللہ - لڑائی کے وقت مالوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی ترغیب دی۔ دیکھو ابوبکرؓ وعمرؓ قوم کے لحاظ سے ابوجہل وغیرہ سے بڑے نہ تھے مگر انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ بڑے بن گئے۔ میں ہمیشہ اس کو ذوق سے دیکھا کرتا ہوں کہ مہاجرین نے خدا کے لئے وطن چھوڑا تو ان کو بدلے میں ملک کی سلطنت ملی۔ انصار نے یہ کام نہ کیا اس لئے ان کو یہ اجر بھی نہ ملا۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنا کبھی ضائع نہیں جاتا۔ ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سامان دیا تھا کیا اس کا کچھ ثواب ملیگا۔ فرمایا اسلمت علے ما اسلفت۔ اسی کی برکت سے تو تو مسلمان ہوا۔ ایسا ہی ایک اور قصہ ہے۔ کہ کوئی خشک فتوی گر تھے ان کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا۔ جو ہر صبح چڑیوں کو چوگا ڈالتا تھا اس فتوے گر نے کہا کہ کیوں ناحق اپنا مال ضائع کرتا ہے تیرے اس جود وسخا کا بوجہ کفر کوئی فائدہ نہیں۔ کچھ مدت ہوئی تو اسے حج کرتے پایا۔ اس وقت سمجھا کہ یہ اسی خیرات کا اثر تھا۔ ایسا ہی ایک اور بدکار نے ایک پیاسے کتے کو اپنے موزے سے پانی نکال پلایا تو خدا نے اسے نجات کی راہ بتائی۔

بہرحال انفاق فی سبیل بہت سے ثمرات رکھتا ہے اور ہر زمانے میں انفاق کا ایک رنگ ہوتا ہے یہ زمانے فوجی تیاریوں پر خرچ کرنے کا نہیں بلکہ قلمی جہاد کا ہے پس اسی میں مدد کرنا ہر مومن پر فرض ہے اگر تم یہ خرچ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے تئیں ہلاک کروگے۔ کیونکہ جب دشمن کا مقابلہ نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ سوا اپنی بربادی اور گمنامی کے اور کچھ نہیں۔ اس لئے فرماتا ہے۔

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ - تم اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو۔

واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین - احسان کی عادت ڈالو تا تم خدا کے محبوب بن جاؤ۔ روح کے خواص میں سے ایک یہ بات ہے کہ ہر شخص محبوبیت کے مقام کا خواہاں ہے۔ شاعر شعر کہتا ہے۔ لکچرار لکچر تیار کرتا ہے۔ خوبصورت بن ٹھن کے نکلتا ہے۔ دولتمند مال خرچ کرتا ہے اس لئے کہ وہ محبوب بن جائے۔ اس محبوبیت کے مقام کے حصول کا ایک ذریعہ اللہ بتاتا ہے وہ یہ کہ تم محسن بن جاؤ۔ پھر تم محبوب بنوگے۔ اور محبوب بھی کس کے اللہ کے۔ کوئی شخص اپنے محبوب کو ذلیل نہیں کرتا۔ پس وہ جس کا خدا محب ہو وہ کیونکر ذلیل ہوسکتا ہے۔

واتموا الحج والعمرۃ للہ - مکہ والوں نے مسلمانوں کو حج وعمرہ سے منع کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم حج کروگے یہ کب تک روکتے رہیں گے۔

فان احصرتم - اگر تم روکے گئے (جیسے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) تو بھی اندیشہ کی بات نہیں۔ اخیر تمہاری فتح ہے۔

ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام - ذلک میں بحث ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ حج وعمرہ کو ملاکر کرنے کی بیرونی لوگوں کو اجازت ہے۔ مکہ والوں کو نہیں بعض کہتے ہیں کہ مکہ والے بھی کرسکتے ہیں۔ مجھے وہ بات پسند ہے کہ یعنی مکہ والے تمتع نہیں کرسکتے۔

۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

معلومات - اسلام کے تعارف میں ہر ایک جانتا ہے۔

رفث - جماع کا ذکر کرنا۔ جماع کے سامان۔ خود جماع۔ تینوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ابن عباس نے پہلے معنوں کو پسند کیا ہے۔

بعض لوگ اثنا عشری کتاب اللہ سے استدلال کرکے کل کا نام حج قرار دیتے ہیں لیکن ائمہ اربعہ میں میں نے دیکھا ہے کہ وہ تمام سال احرام باندھنے کو پسند نہیں کرتے

تزودوا - کھانے پینے سواری کا انتظام۔ یہ سامان بہت ضروری ہیں۔ مدینہ کی راہ میں میں نے ایک نوجوان شخص کو دیکھا کہ جب وہ سخت تھک گیا تو ایک شخص کو ٹانگ سے پکڑ کر اونٹ پر سے گرا دیا اور خود اوپر چڑھ گیا۔ اگر اس کے پاس زادراہ ہوتا تو یہ جدال کیوں کرتا۔

فان خیر الزاد التقوی - سامان کا عظیم الشان فائدہ تو یہ ہے۔ کہ آدمی سوال اور گناہ سے بچ جاتا ہے جس کے پاس زادراہ نہ ہو وہ چوری وغیرہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور غالباً اس قسم کی حکایتیں اپنی قسم کی کمزوریوں کی وجہ سے بن گئی ہیں ایک نابینا عورت کی کسی نے چادر اتارلی تو وہ کہنے لگی وے بچہ حاجیا میری چادر تو دیتا جا۔

فسوق - جو کچھ ایمان کے خلاف ہے وہ فسق ہوا۔

جدال - بے جا لڑائی کرنا۔ ایک دو کہانیاں مجھے یاد آگئی ہیں ایک دفعہ راہ میں ایک شخص کی مجھ سے چابی گم ہوگئی وہ مجھے کہے کہ میں بعینہ وہی چابی لونگا۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا خدا تعالیٰ قادر ہے اصل بات یہ تھی کہ کچھ ڈاکو ہمارا اسباب وسامان پر پڑے تھے اس روز وہ چابیاں گئے چونکہ میرا صندوق سب سے بھاری تھا اس لئے اس شخص کا مطالبہ تھا کہ تمہاری وجہ سے ہماری چابی گئی ہے وہ مہاکردو ان ڈاکوؤں کی چند سپاہیوں سے مٹ بھیڑ ہوئی اور وہاں وہ چابیاں چھوڑ گئے اور اتفاق سے وہ سپاہی ہمارے قافلہ میں آگئے اور اس طرح وہ چابی ہمیں مل گئی۔

دوسرا قصہ یاد آیا کہ ایک دفعہ دو بھائی حج کرنے چلے میں نے ان سے کہا کہ تم جو خرچ کرتے ہو لکھتے جاؤ۔ بعد میں حساب کرلینا مگر انہوں نے اسے برادرانہ تعلقات کے خلاف سمجھا۔ لیکن آخر جاکر ان کی لڑائی ہوئی۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مکتوبات امیر المومنین

۱۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب ہندو ہم سے چھوت چھات کرتے ہیں تو کیوں نہ ہم بھی ان سے ایسا ہی سلوک کریں اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

خود نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ اور آج تک اسلام کا معمول ہو کہ کفار کے کھانے اور پانی سے انہوں نے تنفر نہیں کیا حلت و حرمت کا فتوے آسان نہیں ۔ اللہ تعالے لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وحرام لتفتروا علی اللہ الکذب آیا اس لئے میں خلاف تعامل اسلام ہرگز رائے نہیں دیتا۔ مسلمان ہمت استقلال واتحاد میں تجربہ سے پیچھے ہیں۔ بس یہ کوشش چنداں بابرکت نہیں پھر ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے ۔ کہ اسلام صلح واشتی ومحبت کا پیغام تمام جہان کے لوگوں کے واسطے لایا ہے ہم محبت سے جو قلعہ فتح کر سکتے ہیں اور جس سرزمین پر اپنا تسلط بٹھا سکتے ہیں وہ کسی طرح سے قبضہ میں نہیں لا سکتے ۔ اگر ہم کیشیاں بناکر اس خلیج کو جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے اور بھی وسیع کر دیں گے تو اس کا پاٹنا مشکل ہو جاویگا بہر طرفین کے واسطے مشکلات ہونگی ۔ اس وقت ہمارے پاس نہ اتنی دولت ہے نہ ہم میں اتنا اتفاق ہے ۔ نہ ہمت نہ استقلال ۔ اس بات پر عزم کریں تو اس کا نتیجہ سوا ئے جنگ ہنسائی کے اور کچھ نہیں کیونکہ ہماری سب زبانی کارروائی ہو گی ۔ بس نظر بر حالات موجودہ آپ ہمت کریں اور مسلمانوں کی دکانیں کھلوائیں اپنے احباب و متعلقین کو ترغیب دویں کہ وہ انہی سے سودا خرید کریں پھر انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے کمیٹیاں بنانے اور ان کے قواعد چھپوانے اور یہ اشتہار دینے سے کیا فائدہ ہے ۔ خدا مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے ۔ تجارت کی طرف مطلق توجہ نہیں ۔ تجارت کی ادنیٰ قسم دوکانداری بھی استقلال سے اور شراکت سے نہیں چلا سکتے ۔ یہ بلا اتنا بڑا کام جو آپ نے ارادہ کیا ہے کس طرح سے کریں گے ۔

۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو مصیبت پہنچے وہ اگر اللہ تعالےٰ پر پوری امید رکھ کر صبر کر کے انا للہ وانا الیہ راجعون دل سے کہے اس کو بہتر سے بہتر بدلہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بالکل سچا اور صحیح ہے ۔ میرے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں مر گئے ۔ اسامہ ۔ عبید اللہ ۔ حفیظ الرحمان ۔ محمد احمد ۔ عبد القیوم ۔ امۃ اللہ رابعہ ۔ عائشہ ۔ امامہ ۔ میں نے بحمد اللہ صبر سے کام لیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دل سے کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی بہتر اولاد دی ۔

(۳)۔ آپ ہمیں بہت ہی عزیز ہیں اور مجھے آپ سے للّٰہ و فی اللہ محبت ہے ۔ آنچہ برخود میپسندی بر دیگران مپسند ۔ جا حکم ہے ۔ آپ ہرگز کسی تنخواہ کا ذکر نہ کریں ۔ تنخواہ پر بھروسہ ہی شرک ہے اللہ تعالیٰ آپ کو من حیث لا یحتسب رزق دیگا یہ مجھے امید ہے اور یقین ہے ۔

سوال ۔ عیسیٰ علیہ السلام کا کام مردہ زندہ کرنیکا تھا تو یہ فرمائیے کہ مرزا صاحب نے کتنے مردے اور کہاں کہاں زندہ کئے ۔ دوسرے یہ کہ کرشن تھے تو ان میں صفت کرشن بھی ضرور ہوگی ۔ کرشن کا کام ناچنے گانے کا تھا ۔ تیسرے اگر ہاتھ باندھکر آپ نماز پڑھتے ہیں ۔ تو آپ کس حکم سے نماز پڑھتے ہیں ۔

جواب ۔ آپ بالکل ان پڑھ جاہل نہیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ مرزا کی کتابیں کس طرح پڑھ سکتے ۔ مرزا صاحب نے بہت مردہ زندہ کئے ۔ آپ موت کے معنے نہیں جانتے ۔ جو حیات انبیاء اور اولیاء سے جاہلوں کو حاصل ہوتی ہے ۔ مجمع البحار لغت قرآن وحدیث اور لغات عربی میں ملاحظہ فرمادیں اور خود قرآن کریم میں غور فرمادیں ۔ او من کان میتاً فاحیینٰہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہٖ فی الناس ۔ اور تیسرے پارہ رکوع ۲ کی آیت کریم ربی الذی یحیی ویمیت پر بھی غور فرمادیں سری کرشن کے متعلق کیا آپ کو الہام ہوا ہے کہ وہ ناچتے تھے ۔ ان بائبل میں حضرت داؤد کی نسبت بھی ناچنا لکھا ہو تو کیا ہمارے نبی کریمؐ جو بحکم فبھداھم اقتدہ کا ان کے تابع تھے ۔ آپ کے نزدیک کیا ناچنے کے محکوم تھے ۔ وہدی کے فرائض اور احکام آپ مجھے ارقام فرمادیں ۔ جو ثابت ہونگے ہم انکو دکھائیں گے ۔ میں تو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اس کے متعلق حدیثیں مسند احمد حنبل اور ابو داؤد میں ہیں اگر آپ فرمادیں گے تو انشاء اللہ نقل کر کے بھیجوں گا مجھ سے جو وعدہ مرزا جی نے فرمایا سب پورا کر کے دکھادیا ۔

المفتی

ایک شخص غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت مشکوٰۃ باب الامامۃ کی اس حدیث کو اپنی تائید میں پیش کرتا ہے ۔

الصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم براً کان او فاجراً وان عمل الکبائر

جواب ۔ ملا صاحب سے کہدو کہ وہ مکحول نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کسی دنیا کی کتاب میں مکحول کی روایت سماع ابوہریرہ سے جب تک ثابت نہ ہو یہ حدیث قابل استدلال نہیں سوچ کر جواب دو ۔

سوال ۔ شرع محمدی کی کتابوں میں ایک مسئلہ ہے ۔ کہ اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح اس کی ایام نابالغی میں اس کا والد یا دادا کردے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لئے مستحکم رہتا ہے اور اگر کسی دوسرے شخص نے نابالغہ کا نکاح کر دیا ہو ۔ تو لڑکی کو بالغ ہو کر اپنے نکاح کی تنسیخ کا اختیار رہتا ہے ۔ مجھ کو دریافت صرف یہ کرنا ہے کہ یہ اصول علماء نے کہاں سے لیا ہے ۔

جواب ۔ اس مسئلہ کی بنا کسی حدیث یا آیۃ پر ہرگز نہیں ۔ صرف ایک عقلی دلیل پر ہے اور وہ عقلی نہیں بلکہ خیالی ہو کہ باپ بہر حال بھلائی چاہتا ہے اس پر بدگمانی نہیں ہو سکتی صحیح بات میری تحقیق کی یہ ہے کہ عورت کی رضامندی اور والیوں کی رضامندی اور شرعی اجازت سے نکاح ہو سکتا ہے والد یا بھائی والیوں کے بادشاہ وقت کرے ۔

رباعیات

پتلی کی طرح نظر سے مستور ہو تو ٭ آنکھیں جسے ڈھونڈتی ہیں وہ نور ہو تو
نزدیک رگ جان سے اسپر یہ بُعد ٭ اللہ اللہ کس قدر دور ہے تو

دودن کی حیات پر عبث غرہ ہی ٭ خورشید نہیں ۔ خاک کا تو ذرہ ہے
ہر وقت مآل زندگانی کیلئے ٭ یہ آمد و شد نفس کی اک آرہ ہے

ہشیار کہ وقت ساز و برگ آیا ہی ٭ ہنگام ہجوم دبرف و تگرگ آیا ہے
محتاج عصا ہوئے تو پیری نے کہا ٭ چلئے اب چوبدار مرگ آیا ہے

مرہم کے ساز نے بنایا ہے تجھے ٭ ہر زخم سے پھر کے منہ دکھایا ہی تجھے
کیونکر نہ لپٹ کے تجھ سے روؤں اے قبر ٭ میں نے بھی تو جان کھو کر پایا ہی تجھے

خاموشی میں یاں لذت گویائی ہے ٭ آنکھیں جو ہیں بند عین تنہائی ہے
نے دوست کا جھگڑا ہے نہ دشمن کا فساد ٭ مرقد بھی عجب گوشۂ تنہائی ہے

پوچھو نہ کیا ہو مسلمانوں کا حال ٭ منتشر اجزا ارسب ان کے ہو گئے
معتصم کب ہیں یہ حبل اللہ کو ٭ دیکھو دو چار ٹکڑے ہو گئے

نہ تو انگریز بنے ہم ۔ نہ مسلمان رہے ٭ عمر سب مفت میں کھو کر کیسے نادان رہے
ہم تو کالج کی طرف جاتے ہیں اے مولوی ٭ کسی کو سونپیں تمہیں اللہ نگہبان رہے

اڈیٹوریل

کامیابی کا راز } سلطان بہلول لودہی اور حضرت امیر تیمور سب سے زیادہ لڑائیان لڑے ہین اور ان دونون بادشاہون نے کبھی شکست نہین کہائی منجملہ اور باتون کے ان مین یہ ایک خاص بات تہی کہ وہ جنگ شروع ہونے سے پہلے عین میدان جنگ مین گھوڑے سے اتر کر سجدہ مین پڑ جاتے واقعی جناب الٰہی مین خشوع و خضوع فتحمندی کا تاج سر پر رکھدیتا ہے۔

بچون کی تربیت } جو لوگ چاہتے ہین کہ ان کے بچے نیک ہون وہ اپنی اولاد کے لئے بہت بہت دعائین کیا کرین۔ انہین کسی ایسی خادمہ یا خادم کے سپرد نہ کرین جن کا چال وچلن بُرا ہو یا جو رذیل قوم کی بد اخلاق صنف سے ہو۔ کیونکہ بچون پر صحبت کا بہت جلد اور بہت بڑا اثر پڑتا ہے اکثر ملازمون کا قاعدہ ہے کہ وہ بچہ کو چومتے رہتے ہین اور بیہودہ باتون سے لگائے رکھتے ہین اور ان کے بہانے سے ناجائز و مضر اخلاق مجالس مین جا گھستے ہین۔ ان سب باتون کا اثر بچہ اپنی سادہ لوحی کے سبب جلد قبول کرتا ہے اکثر بچے صرف ایسی وجوہ سے بڑے ہو کر بدچلن ہو جاتے ہین کیونکہ یہ باتین ان کے نزدیک بوجہ عادی ہونے کی معمولی ہوتی ہین۔ بچون کی تربیت ایک لمبا مضمون چاہتی ہے۔ جس پر کوئی خاتون قلم اٹھائے تو شائد مناسب ہو۔ یہ کام انہی کے سپرد ہے۔

زبان عربی اور جامع ازہر | اس ہفتہ کی مصر کی ڈاک مین جو اخبار پہونچے ہین ان مین سے یہ دو مضمون ناظرین بدر کے لئے ترجمہ کئے جاتے ہین ایک مضمون مین زبان عربی کی اہمیت پر بحث ہے اور دوسرے مین ازہر کے حالات ہین جس سے یہ نصیحت حاصل ہو سکتی ہے کہ بعض دفعہ اصلاح طلبی موجب فتنہ و فساد بلکہ تنزل و انحطاط ہو جاتی ہے۔

قوم کا بہت سا حصہ ایک نا عاقبت اندیش جاہل خود غرض گروہ کے قبضے مین ہے اس کی مثال اس لڑکے کی طرح ہے جس نے تلوار دیکھی اور حمائل کر لی پھر چاہا کہ مین بھی بہادر کہلاؤن اور اس زعم مین وہ لگا ادہر ادہر مارنے آخر خود ہی اس کا زخم کہا لیا اور لگا سر پیٹنے۔

زمانہ سابق مین مسلمانون کے مدارس اور ان کی مساجد علم ریاضی۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ طبیعات۔ کیمیا۔ طب کے انوار کے منبع اور لغت و نحو۔ بیان۔ منطق۔ عروض وغیرہ کے سرچشمہ تھے اور پھر فقہ و دین کے تو مرجع تھے جو ان سے فارغ التحصیل ہو کر نکلتا وہ ایک علامہ زمان فہامۂ دوران ہو کر نکلتا چنانچہ امام مالکؒ۔ ابوحنیفہؒ۔ شافعیؒ۔ ابن حنبل فقہا مین سے اور ابومسلم۔ ابوالعلاء۔ ابن سینا۔ غزالی۔ ابن رشد اور ایسے اور کئی بزرگ فلاسفہ و متصوفین و حکما مین سے انہی مدارس و مساجد کے فیض یافتہ تھے۔ جامع ازہر کو بھی اس ترقی مین بہت کچھہ دخل تہا اور مسلمانون کی صرف یہی ایک درسگاہ رہ گئی تہی جس پر ملیت قدیمہ کے لحاظ سے مسلمانون کو ناز ہو سکتا تہا۔ کیونکہ بغداد۔ بصرہ و مصر۔ قرطبہ بلنسیہ کی جوامع کے تو آثار مٹ گئے اور ان کا کوئی نشان سوا اس کے کہ کتب تاریخ مین ان کا ذکر ہے باقی نہ رہا۔ مگر افسوس کہ ازہر نے بہی قوم کے ضعف و انحطاط و تنزل سے حصہ لیا گو بوجہ ضرورت مشرق و مغرب کے مسلمانون کا قبلۂ توجہ بنی رہی اور بے شک جامع ازہر اس بات کی مستحق تہی۔ کہ امت اسلامیہ اس کی طرف پوری توجہ کرے اور اس کی ترقی کی تدابیر سوچے مگر افسوس کہ وہ ایک ایسے گروہ کے ہاتھون مین پڑی جس کے سقم فہم و قصور نظر سے دن بدن متنزل ہوتی گئی اور آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ ہزارون طالب علم اس مین اپنی عمرون کا بہت سا حصہ برباد کرتے ہین۔ مگر جب نکلتے ہین تو ویسے ہی کورے کے کورے۔ نہ ذہنون مین کوئی تیزی آتی ہے نہ معلومات مین کچھہ زیادتی۔ نہ خلق مین کچھہ عمدگی۔

ازہر کی یہ حالت تہی ادہر اسنہ مصریہ خواب غفلت سے بیدار ہوئی اس نے کئی مدارس کھولے اور مغربی قوم کو اپنا استاد مقرر کیا لیکن انہون نے بہی ازہر کی طرف توجہ نہین کی ان کا خیال تہا کہ اگر ہم اس مین اصلاح کرین گے تو لامحالہ یورپی استادون کا دخل ہوگا اور ممکن ہے کہ اس طرح دین پر خراب اثر پڑے خیر یونہی حالت رہی یہان تک کہ آخر چند علماء ان خیالات کے پیدا ہوئے جو سمجہے کہ اب اگر ہم اصلاح نہین کرین گے تو پھر بہت برا نتیجہ نکلے گا (ان مین کر سب سے زیادہ پرجوش شیخ مرحوم مفتی محمد عبدہ تھے) انہون نے اس مین اصلاح کی اور زمانہ موجودہ کے علوم پڑہانے کے لئے کتب جدیدہ کو بہی نصاب مین داخل کردیا۔ چنانچہ وہ اس مین ایک حد تک کامیاب بہی ہوئے۔ گو ان کو اس راہ مین بہت کچھہ ہدف تیر ملامت بننا پڑا۔ خیر پھر ازہر کی ترقی و عروج کا زمانہ شروع ہوا مگر یہ حرکت بہت ہی بطی تہی۔ آخر جناب عالی خدیو کی توجہ عالیہ اس طرف منعطف ہوئی اور انہون نے چاہا کہ ہم اسے ایک بڑی عظیم الشان یونیورسٹی دیکھین اور اس سے ایسے علما نکلین۔ جو مسلمانون کے دین و دنیا کو سنوارنے والے ہون آپنے اس کی بنیاد رکہدی لیکن طلبۃ العلم جو اصلاح کی لذت سے آشنا تہے انہون نے جلد بازی کی اور چاہا جو امر کئی سالون مین ہونا چاہیئے چند دنون مین ہو۔ وہ سنتہ اللہ کو بہول گئے کہ دیرپا کام بتدریج ہوا کرتے ہین فوری جوش ہمیشہ عارضی ہوتا ہے۔ خدا نے بہی باوجود ہمہ قدرت ہونے کے جہان کو ایک دن مین نہین بنایا۔ تو پھر ازہر کے نقص ایک دن مین کیونکر نکل سکتے تہے۔ لیکن انہون نے صبر سے کام نہ لیا اور عام طور پر اپنا شکوہ بیان کرنے لگے جناب امیر نے ان شکایتون کو سنا اور ایک کمیٹی خیار امت کی مقرر کی جو ان کی شکایتون کو بغور سنے جو ماننے کی ہون وہ مان لے اور جو چہوڑنے کی ہون چہوڑ دیوے۔

اب یہ صاف ظاہر ہے کہ جناب امیر نے جو کچھہ کیا خوب کیا کیونکہ یہ طریق دانشمندی نہ تہا کہ جو کچھہ وہ پیش کرتے ہین۔ بلا سوچے سمجہے اور بغیر غور و فکر کے جھٹ پٹ مان دیا جاوے۔ کیونکہ طالبان اصلاح نوجوان تھے اور نوجوانون سے تو درکنار بڑے بڑے بزرگون سے غلطیان ہو جاتی ہین۔ لیکن افسوس کہ وہ اپنی حد پر قائم نہ رہے اور نہ سمجہے کہ حکومت کی راہ مین کس قدر مشکلات ہین۔ آخر وہ بہی کسی قانون کی پابند ہے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ نفع و نقصان کو سوچے اور جن باتون کو کچھہ دیر تک ملتوی کرنا ضروری ہے۔ ملتوی کر دے۔

یہ ازہر کی بدقسمتی کہنی چاہیئے بلکہ مصریون کی۔ کہ یہ معاملہ دور تک پہونچا اور اس نے پولیٹکل رنگ اختیار کیا۔ جو بات پہلے معمولی تہی اس مین خود غرضون اور فتنہ انگیزون کی ہیج فاسد ملی تو وہ بڑی خوفناک ہوگئی۔ شر انگیزون نے طلبۃ العلم کو بہت کچھہ اکسایا اور جوش دلایا۔ اور انہین اپنے پیشواؤن کی بے ادبی کرنے پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ وہ نوجوانی کی ترنگ مین سرکش ہو گئے۔ نصیحت کرنے والون نے نصیحت کی۔ کہ عزیزو! صبر سے کام لو۔ کمیٹی مقرر ہو چکی ہے۔ تم انتظار کرو وہ کیا رپورٹ کرتی ہے لیکن انہین بہی پٹی پڑہانے والون نے کچھہ ایسی پٹی پڑہائی۔ کہ انہون نے ایک نہ مانی وہ بجائے اس کے کہ بات کو مانتے قسم کہا بیٹھے کہ ہم پڑہینگے ہی نہین جب تک ہماری بات نہ مانی جاوے گی۔

اس پر خلیل حمادہ پاشا فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مامور ہوئے کہ ان وسائل سے کام لین جو ایسے مواقع پر عقل و شرع کے نزدیک جائز ہو سکتے ہین اس پر ایک شور مچا دیا

گیا کہ ہم مارے گئے قتل کئے گئے۔ یہ ہوگیا وہ ہوگیا یہان تک کہ بعض شرانگیزون نے حضرت سلطان اور پارلیمنٹ وغیرہ تک تارین دین لیکن جب تحقیق ہوئی تو معلوم ہوا کہ از ہر مین جو کچھ ہوا وہ معتاد سے بڑھ کر نہین تہا اب کیا ان لوگون کی حرکت موجب شرم نہین کہ انہون نے اپنے جوش مین آکر اپنی قومی عزت پر دھبہ لگایا۔ اور غیر قومون کو خواہ مخواہ ہنسی کا موقعہ دیا اور اپنا نقصان کر لیا۔ کیا یہ بہتر نہ تہا کہ وہ امیر کے وعدہ پر اطمینان کرتے اور دیکھتے کہ کیا اصلاحین ہوتی ہین لیکن انہون نے اعتماد نہ کیا تو نقصان اُٹھایا اور اپنے تئین ان مہربانیون سے محروم کر لیا جو ان پر مبذول ہونے والی تہین اب کیا ہماری قوم گذشتہ را صلوٰۃ و آئندہ را احتیاط کے مطابق آئندہ کے لئے اس واقعہ سے سبق نہ لے گی۔

العتاب صابون القلوب

کی سرخی سے المؤید قمطراز ہے ترکی مین جب پارلیمنٹ قائم ہوئی تو اس کے ممبرون نے قسم کہائی۔ کہ ہم عامۃ الناس کے لئے اخلاص کے ساتھ کام کرین گے۔ جب تک کہ ہمسے ساتھہ مخلصانہ تعلقات رکھین گے۔

اب سنئے کہ اسی مجلس ... جو قاضی ... اس کے لئے ترکی زبان جاننا لازم ہوگا ... یہ پہلا ... مجلس ... اس ... کہ وہ ترکی زبان نہین جانتا ... عرب کے حقوق ... انسانی کام بالکل ... کچھ غلطیان ہون ... مگر ایک یہ غلطی ایسی ... ہے کہ اس پر خاموش رہنا بہت نقصانون کا موجب ہے۔

جمعیۃ ترکیہ کو اس بات کا لحاظ کرنا چاہیئے تہا کہ جب انہون نے پارلیمنٹ قائم کرنی چاہی تو کئی لوگون نے اس کی مخالفت کی مگر ہم لوگ جو عرب مین انہون نے عام اس سے کہ وہ سوریا مین سے یا عراق یا حجاز مین یا امریکہ یا برازیل مین غرضکہ جہان کہین ... عربی النسل لوگ تہے سب نے بالاتفاق مجلس دستوریہ پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا مگر افسوس کہ اب جمعیۃ ترکیہ مبعوثان اس برادرانہ امداد و مخلصانہ حمایت کی کچھ قدر نہین کرتی۔

اب سوال تو یہ ہے کہ جب اہل عرب کی اتنی جمعیت اور اتنا حق ہے تو کیا وہ اتنا کہنے کا بہی استحقاق نہین رکہتے کہ ہم پر جو قاضی کیا جائے وہ عربی ہو نہ یہ کہ وہ ترکی زبان ہی جانتا ہو اور عربی سے نابلد ہو حالانکہ عرب مین اس کو عربیون ہی سے سابقہ پڑتا ہوگا۔

جمعیت اتحاد و ترقی اس بات کو خوب جانتی ہے۔ کہ حکومت عثمانیہ مسلمان ہے اور شریعت اسلامی نام ہے۔ قرآن و حدیث کا اور بچہ بچہ اس بات سے واقف ہے۔ کہ قرآن جس زبان مین ہے اس کا نام عربی مبین ہے۔ اور یہ بات بہی مخفی نہین کہ احادیث نبویہ بہی عربی زبان مین ہیز اور اہالی حجاز بہی مکہ سے لیکر مدینہ تک اور اس کے حوالی بصرہ بغداد۔ مجرہ وغیر ذلک تمام عرب ہے۔ پس اب کیا یہ دانشمندی کی بات ہے اور اصول سیاست و اتحاد کے اندر ہے کہ ان بلاد عربیہ پر (جو مدینۃ القرآن و بلدۃ الہجرۃ کہلاتے ہین اور عربی وحی کے مہبط ہین) قاضی جو شریعت اسلامی کا نافذ کرنیوالا ہو ایک ترکی شخص بنایا جاوے اور پھر ترکی بھی ایسا کہ وہ زبان عربی سے بالکل نابلد ہو۔

مین اس بات کے مخالف نہین کہ قاضی حجاز ترکی شخص ہو مگر مین یہ ضرور کہونگا کہ کم از کم ایسا ترکی تو ہو جو عربی زبان خوب جانتا ہو۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ جب ایک ممبر نے یہ تحریک کی کہ حجاز پر جو حاکم کرکے بہیجے جاوین ان کے لئے لازمی قرار دیا جاوے کہ وہ زبان عربی کے عالم ہون تو مجلس نے اس تحریک کی کچھ پروا نہ کی اب ہم اس واقعہ کو دیکھ کر کس طرح اس بات کا خیال کر سکتے ہین کہ اہل عرب اس مجلس ترکیہ سے ویسا ہی خلوص رکھین گے۔ کیا یہ عرب کی حق تلفی نہین اور کیا یہ وحدت عثمانیہ مین ایک خطرناک رخنہ ڈالنے والی بات نہین ہے۔

مکہ و مدینہ مین صرف ترکی جاننے والے قاضی کا تعین اسی قسم کا ہے۔ جیسے کوئی شکسپیر کے مولد مین ایک عربی کو حاکم بنا کر بہیجدے۔ جب کوئی انگریزی سیاح آئے اور اس عربی سے اس شاعر کے سوانح وغیرہ حالات پوچھے تو وہ کچھ بہی نہ بتا سکے۔

اب دیکھئے کہ ایک عربی عورت ہے وہ اپنے طلاق دینے والے خاوند ... پر نان و نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے مثلاً پانچ چار آنہ مانگتی ہے۔ مگر وہ شوہر اسے صرف ایک آنہ دیتا ہے اب ہر ایک انمین سے شرعی دلیل دیتا ہے جو ضرور عربی مین ہوگی۔ اب دیکھئے اگر وہ قاضی ترکی ہوگا تو کیا خاک سمجھیگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اپنا ترجمان رکہیگا تو ہم کہتے ہین کہ سابا پاشا کو کیون معزول کیا وہ بہی ترکی زبان کے لئے ترجمان رکھ سکتا تہا۔

ایک مفید مشورہ

"محترم محترم علامہ نورالدین صاحب ذیل کی چند سطور برائے اندراج اخبار ارسال کرتی ہین جو بہت شکریہ کے ساتھ درج کی جاتی ہین انشاء اللہ ہم بہت جلد ... ... اس وعدہ کا ایفاء دیکھہ سکین گے۔"

اڈیٹر صاحب بدر۔ مجھہ کو پرچہ بدر مفت ہفتہ وار بہت ہی اہتمام سے ارسال کرتے ہین۔ مگر غفلت کے سبب جو کہ قدرتاً نسوان کی کمزوری کے ساتھہ ہوتی ہے۔ کچھہ اس پرچہ مین لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ اب آخر رہا نہ گیا پھر زیادہ سبب یہ بہی ہوا کہ میرا سفر جو ہندوستان کا مین نے کیا اور دینی بہنون میرٹھ۔ انبالہ۔ چھاونی میرٹھ کی ملاقات سے کچھہ دل مین جوش محبت ہوا۔ ان بہنون کی تاکید سے اور نہ بہی بدر کے پرچہ ہی مین ہماری طرف خریت نامہ یا مکتوب بصورت ملاقات ہوا کرتے ہین لکھا کر دو اس سبب سے اپنی احمدیہ بہنون کے لئے انشاء اللہ ارادہ ہے بشرط زندگی کچھہ کم و کاست لکھدیا کرونگی چونکہ مسز الکس کی طرح تو بے شک مجھہ کو ہوشیاری نہین مگر خیر ما توفیقی الا باللہ انشاء اللہ جو کہ اس باغ کے سردار ہمارے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے دارین رہکر اپنے بیٹے اور پھر محسن یعنی خلیفۃ المسیح کے صبح کے زنانہ درس مین جو کہ میری ناکامل سمجھہ کے مطابق ہوگا انشاء اللہ لکھا کرونگی اور اس طرح انشاء اللہ اپنی پردیسی بہنون کی بہی تحریری ملاقات ہو جایا کریگی اپنی بزرگ بہن کو لکھی۔ الٰہی بہی شاید خوش ہو جاوین کہ شکر ہے ہماری اتنی بڑی جماعت احمدیہ کی بہنون مین سے ایک ہمیر ساتھہ کی اور بہی شامل ہوئی جس طرح کہ ہمارے مرد جان و مال عزت و آبرو سے اس سلسلہ کی ترقی کیواسطے دریغ نہین کرتے کیا عورتوں کو اپنی سمجھہ کیمطابق لکھنا اور اپنی بس کی دینی مذہبی دنیاوی اولاد کی تربیت یا علاج کے متعلق یا کسی مسئلہ کے متعلق کچھہ لکھنا بہی مفید اور آسان ہو جاویگا۔ نیز ہماری ام المومنین صاحبہ سے بہی انشاء اللہ میری اس عرض کو ضرور پسند فرماوین گی اور ان بہی بہنون کو شاید اس پرچہ بدر کی معرفت ملاقات ہو جایا کریگی اس تحریک کے واسطے خصوصیت سے جوش اس لئے بہی ہوا کہ برسون سے ایک نوجوان بہن جو ہر طرح کی خوبیان رکھتی تہین مثلاً مال مین جمال مین عزت مین شرافت مین ایسے امراض مین مبتلا دیکھی جو اسی کے میان کی بدصحبتی کا نتیجہ تہا مجھہ اسکی نوعمری دخوبی اور پھر بیماریون کا ابتلاء دیکھہ کر سخت رنج ... ہوا اور شکر بہی کیا کہ احمدی خاوند لوگ باعث غالباً امید ہے کہ ایسے امراض کی معیبتون کا سامنا کم ہوتا ہوگا اور جہان خدانخواستہ ایسا ہو تو دعا اور تدبیر سے کام لین۔

جہیز

آجکل ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائی اس نیک رسم کی مخالفت میں لکھ رہے ہیں جو لڑکیوں کو ان کی شادی کے وقت جہیز دیا جاتا ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بھائی ایسے تنگ دل تنگ خیال ہو گئے ہیں کہ وہ اپنی بہنوں کو ان کے جائز حقے سے بھی محروم رکھنا چاہتے ہیں خود تو اپنے حقوق کے لئے یہ سرگرمی کہ .. .. مقابلہ کی ٹھان رکھی ہے مگر جب اپنے گھر کی بابت پیش کی جاوے تو یہ سرد مہری۔ کہ جائز حق دینے سے بھی عار ہے اور اسے بیہودہ رسم قرار دیتے ہیں۔ میرے بھائیو! میں نہایت ادب سے عرض گذار ہوں کہ کوئی رسم اپنی اصلیت میں بری نہیں اصل میں اس کے برے استعمال نے اس رسم کو برا کر دیا ہے جہیز کیا ہے کچھ سامان ہے جو والدین اپنی عزیزہ لڑکی کو دیتے ہیں تاوہ دوسرے گھر جا کر اپنی ذاتی ضرورتوں کے لئے کسی کی دست نگر نہ ہو۔ یا کم از کم اپنی خود داری کو قائم رکھ سکے یہ ٹھیک بات ہے کہ سسرال میں خواہ کیا کیا نعمتیں ملیں اور قیمتی زیور لباس فاخرہ دیا جاوے مگر پھر بھی اپنے ماں باپ کا دیا ایک گاڑھے کا کرتہ اور پیتل کی انگوٹھی اس سے زیادہ قیمتی معلوم ہوتی ہے یہ جہیز جو ہے میں اسے کبھی بھی احسان یا خیرات نہیں سمجھتی بلکہ یہ لڑکی کا ایک حق ہے جو ماں باپ کے ذمہ ہے جیسے لڑکے اپنے باپ کی جائداد سے حصہ لینے کے مستحق ہیں ویسے ہی لڑکیاں بھی ہیں خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا حصہ مقرر کیا ہے پس اگر والدین لڑکی کو جہیز دیتے ہوئے یہ نیت کر لیا کریں تو یہ فریضہ بھی بطور نفع ادا ہو جائے آجکل زمین کے حقے سے لڑکیوں کو محروم کر دیا گیا ہے اور میرے نزدیک یہ سخت ظلم ہے وہ بھی آخر خدا کی مخلوق ہیں اگر صرف اس وجہ سے ان کو محروم رکھا جاتا ہے کہ وہ عورت ذات ہیں تو یہ ان کا قصور نہیں پس کیوں نہ زمین کا حصہ ان کو دیا جاوے افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے نماز روزہ تو چھوڑ دیا تھا جسکی نیکی کا ثواب اور بدی کا وبال یا عقاب خود ان کی ذات پر تھا اب وہ ایک اور حق کو مار کر ایک دوسری مخلوق پر ظلم کر رہے ہیں اور کوئی نہیں جو ان کو سمجھاوے ہمارے بزرگان ملت و ایڈیٹران اخبار اسلام .. .. بہتیرے ہی حقوق حقوق پکارتے ہیں مگر کبھی یہ خیال نہیں کیا کہ آخر ہمارے سر پر بھی کسی کے حقوق ہیں کیا ہم نے انکو کبھی ادا کیا یا کم از کم ادا کرنے کی فکر کی ہے۔ بس ہمارے روشن خیال بھائی ہیں تو پردہ پردہ پکارتے رہتے ہیں یا تعلیم تعلیم میں کہتی ہوں ہمیں بے پردہ کر کے آپ کو کیا ملیگا اور ہم نے کب آپ سے شکایت کی ہے کہ ہم پردے میں تنگ ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو پردہ شرعی ہے وہ نہ باہر نکلنے سے مانع ہے اور نہ کسی کی ترقی میں حارج۔ ہاں ہمارے خیالی یا رسمی پردے یہ نقصان رکھتے ہیں۔ سو یہ کوئی اسلامی حکم نہیں اسلامی حکم تو یہی ہے کہ بلا ضرورت باہر نہ نکلو اور جو نکلو تو چادر لیکر اس طرح کہ آدھا ماتھا ڈھکا رہے اور نیچے کا لب بھی کوئی زینت زیور وغیرہ ظاہر نہ ہو۔ بس۔ اب اتنے پردے سے کیا مشکل پیش آتی ہے ہاں ایک اور بات کہ آنکھیں نیچی رہیں اور یہ مردوں عورتوں دونوں کے لئے یکساں حکم ہے۔ باقی رہی تعلیم سو اس تعلیم سے مراد آپ کی اگر وہ تعلیم ہے جو آجکل سکولوں میں دیجاتی ہے تو ہمنے اسے پڑھ کر کیا کرنا ہے کسی ڈاکخانہ کا کلرک تھوڑا ہی بننا ہے ہمارے لئے تو وہ تعلیم مفید ہے جسمیں امور خانہ داری کے بارے میں ترقی معلومات کی ہدایات ہوں اپنے بال بچے کی تربیت اور انکی صحت کی حفاظت کی نسبت خیالات ہوں۔ ان باتوں کی طرف کسی کا خیال نہیں اور تعلیم تعلیم پکار رہے ہیں۔ ایسے ضروری امور سے ہمارے بھائی ایسے لاپرواہ یا غافل ہیں کہ جناب میرزا سلطان احمد صاحب ایسے انشاء پرداز بھی اور فلسفیانہ مضامین سے تمام جہان کے رسالے رنگ دیتے ہیں مگر اپنی بہنوں کے حقوق اور ان کی بہتری کے متعلق کبھی کچھ نہیں لکھا۔ (اگر لکھا ہو اور میری نظر سے نہ گذرا ہو تو معاف فرماویں) ہاں اصل بات جسپر قلم اٹھایا وہ رہ گئی۔ جہیز ایک ضروری شے ہے اور یہ نیک رسم ہے اس کو اٹھانا نہ چاہیئے ہاں یہ ضرور ہے کہ جہیز میں وہ سامان ہو جو ضرورت کے مطابق ہو نہ ایسے کپڑے ہوں جو پہنے نہیں جاتے نہ ایسی چیزیں جن کا کچھ بھی فائدہ نہ ہو نہ ایسی اشیاء جو سراسر نقصان رساں ہوں بلکہ ایسا سامان ہو جو بہت مدت تک کام آتے اور پھر اس کے لئے دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کبھی نہیں سنا کہ جب لڑکوں کو جائداد کا حصہ دیا جاتا ہے تو اسے صحن میں بچھا کر کوئی برہمن یا میراثی کو بلا کر اعلان کرتا ہو کہ میں یہ چیزیں انکو دیں جہیز حیثیت سے بھی بڑھ کر نہ دینا چاہیئے حق واجبی سے کم بھی نہ ہو پھر ایک اور مشکل ہے وہ یہ کہ سسرال والے جہیز کی تمام نہیں تو اکثر چیزوں کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یہ سخت حق تلفی ہے۔ شاید اسی واسطے زمین وغیرہ کا حصہ دینا بند کر دیا گیا ہے کیونکہ سب لڑکی کا مال اپنا سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ضروری بات نہیں کہ سارے مضمون سے اتفاق کر لیا جاوے۔ میں عورت ذات ناقص العقل میری رائے کہاں درست ہو سکتی ہے۔ یا درست سمجھی جا سکتی ہے۔ امید کہ ایڈیٹر صاحب اس پر اور دوسرے بھائی خصوصاً توجہ فرماویں گے۔

(اہلیہ اکمل از گولیکی)

رُباعیات

ہر چند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے ؛ بنگلہ بھی ہے ماٹ بھی ہے صابون بھی ہے
لیکن میں یہ تجھ سے پوچھتا ہوں ہندی ؛ یورپ کا تری رگوں میں کچھ خون بھی ہے؟

وہ لطف اب ہند و مسلمان میں کہاں ؛ اغیار ان پر گذرتے ہیں خندہ زنان
جھگڑا کبھی گائے کا زبان کی کبھی بحث ؛ ہے سخت مضر یہ نسخۂ گاؤ زبان

لے لے کے قلم کے لوگ بھالے نکلے ؛ ہر سمت سے بیسیوں رسالے نکلے
افسوس کہ مفلسی نے چھاپہ مارا ؛ آخر احباب کے دوالے نکلے

عاشقی کا ہو برا۔ اس نے بگاڑے سارے کام
ہم تو اے۔ بی میں رہے اغیار بی۔ اے ہو گئے

کھائی درِ گاں و نظر کی جو قسم بولا وہ شوخ
آپ اب قسمیں بھی کھاتے ہیں۔ چھری کانٹے سے

فکرِ دنیا نے بھلایا سب وہ قرآن و حدیث ؛ مولوی بھی محوِ قانون و نظائر ہو گیا

خوب فرمایا یہ شاہ جرمنی نے ؛ وعظ ہم بھی کہتے ہیں لیکن وہاں توپ سے

بچشم خود دیکھو بلبل و پروانہ کی حالت
وہ اپیچیں دیا کرتی ہے اور وہ جان دیتا ہے

نکالیں ہیں کہ دور دیاں تھوڑے سے جولانا
ہماری کیا ہے اسے بھائی ہیں نہ مسٹر ہیں نہ مولانا

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

نیچریت چیست از دین گشتن ؛ نے قمیص و کوٹ و پتلون دوختن

پڑھتے نہیں نماز یہ خود رائے کیا کروں
قومہ نہیں تو قوم نہیں اسے کیا کروں (ربیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح سے تین ماہ میں قرآن مجید سیکھنا

"مولوی صدر الدین صاحب نے جو تجویز قرآن سیکھنے کی پیش کی ہے وہ نہایت ہی خوش کن اور دلربا ہے باقی رہا یہ سوال کہ آیا یہ پریکٹیکل ہے یا نہیں تو اس کیلئے واقعات خود بتلا دیں گے ہم بوجوہ چند اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں ان اتنا کہہ دیتے ہیں کہ اگر خوش قسمتی سے یہ تجویز عملی رنگ اختیار کرے تو پھر یہ بزرگ ایک ترجمہ ایسے نوٹوں کیساتھ جو ان کی تحقیق اور استفاضہ از حضرت مولانا کا نتیجہ ہو ساتھ ساتھ تیار کرتے جاویں یا مختلف سوالات کو زیر نظر رکھ کر مولانا ہی اپنی اردو ترجمہ پر نظر ثانی اور نوٹوں کو ترتیب دیکر لکھتے جاویں تاکہ قوم کی ایک بھاری ضرورت پوری ہو۔ اگر اس تجویز کے مطابق ہر ضلع کی جماعت میں سے ایک فہیم و ذہین عالم آگیا تو پھر مختلف مذاق کے بزرگوں کے قرآن کی طرف متوجہ ہونے سے جو عمدہ نتائج نکل سکتے ہیں وہ ایسے بیش بہا ہیں کہ دنیا کے موجودہ خزانے ان کی قدر و قیمت کے آگے ہیچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں میں ایک جذبہ ڈالے اور کسی مشتاق معارف قرآنی و شائق کلام ربانی کی دیرینہ اور تمنا آرزو کو پورا کرے۔"

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ میں سے بہت سے اصحاب دسمبر کے جلسے کی تقریب پر دارالامان میں تشریف لائے تھے انہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق جو تجاویز پیش ہوئیں اور جو تحریکات کی گئیں سنی تھیں اور باقی دوستوں نے بھی سلسلہ کے اخبار میں انکو ملاحظہ کیا ہوگا اور اس کے بعد کی پے در پے تحریکوں کو سوچا ہوگا اور اس تجویز پر غور کیا ہوگا جو ابھی دنیا کے سکول کے متعلق نکلی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے یہ تمام باتیں بتلاتی ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے پرجوش اصحابوں کو اس کے بانی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح مذہب اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے پھیلانے کا جوش ہے اور انہوں نے اس اخلاص بھرے ارادے کو پورا کرنے کی یہ تجویز سوچی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ دو طرح اسلام کی خدمت کرے (اول) علماء دین تیار کرے جو مختلف مقامات میں اپنی جماعتوں کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرتے رہیں اور اپنے عملی نمونوں سے اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق سے اس بابرکت تعلیم کا عملی رنگ ان میں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور علماء میں سے بعض ایسے واعظین ہوں جو دیگر مقامات اور بیرونی ممالک میں اسلام کے پھیلانے کے لئے جد و جہد کرنے والے ہوں۔ اور (دوسرے) مدرسہ دینیات اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ایسے نوجوان پیدا کرے جن میں سچا تقویٰ ہو اور اعلیٰ درجہ کی تہذیب ہو اخلاق حمیدہ ہوں اور اسلامی جوش ہو اور اپنے تئیں بنی نوع انسان کے لئے بابرکت ثابت کریں اور ایسا عمدہ نمونہ دکھاتے ہیں کہ لوگ اس تعلیم حقہ کی طرف متوجہ ہو جاویں۔

ان دو امور میں سے پہلے حصہ کو بڑی وقعت دیگئی ہے اور حقیقت میں اس کو بڑی وقعت دینی چاہیئے کیونکہ جب تک ہم میں ایسے علماء نہ ہوں جو اسلام سے پوری آگاہی رکھتے ہوں اور اس کی خوبیاں بیان کر سکتے ہوں تب تک جماعت کے افراد میں سچی معرفت۔ اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور اعمال صالحہ کے بجالانے کی طاقت کا پیدا ہونا مشکل ہے کیونکہ ہر فعل اور ہر عمل ایک معرفت کا نتیجہ ہوتا ہے ہم کھانا اس لئے کھاتے ہیں کہ اس سے ہماری جان کو مدد ملتی ہے۔ ہم کام کاج محنت مشقت اس لئے کرتے ہیں کہ زندگی کے لئے یہ چیزیں ازبس ضروری ہیں ورزش اس لئے کرتے ہیں کہ صحت کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ زہر سے شیر سے طاعون سے اس لئے بچتے ہیں کہ وہ ہمیں ہلاک کرنیوالے اسباب ہیں۔ علم طب اس لئے سیکھتے ہیں کہ اس کی مدد سے جسمانی قوے کی قوت قائم رکھ سکتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ ہر فعل و عمل کیلئے سچی معرفت کی ضرورت ہے جتنی معرفت باریک ہوگی اتنی ہی عمل میں اخلاص اور لذت ہوگی جب دنیاوی کام کاج اور ترقی کے لئے علوم ضروری ہیں تو روح کی صحت اور اس کی ترقی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور لقاء کے لئے روحانی علوم نہایت ہی ضروری ٹھہرتے ہیں روحانی طب قرآن کریم ہے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظة من ربکم دیه شفاء للناس و رحمة جب تک اس کتاب کا صحیح علم ہمیں میسر نہ ہو۔ جب تک ہم اس کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان پر اطلاع نہ حاصل کریں جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فلاں افعال سے خوش ہوتا اور فلاں افعال سے ناراض ہوتا ہے جب اس کی رضامندی کی راہوں کا پتہ ہی نہ لگے تو ہم اسکو کس طرح خوش کر سکتے ہیں آپ جب دیکھتے ہوں گے کہ سلسلے کے اخباروں میں جماعت سیالکوٹ کی بڑی تعریف ہوتی ہے وہ قریباً ہر نیک کام میں سابقون میں سے ہوتے ہیں اور بہت سی مفید تجاویز کے موجد ہوتے ہیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح سے سبقت لیجانے کے متعلق سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں تو کیا آپنے اس راز کے معلوم کرنے کی بھی کوشش کی ہے ان کی ترقی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ اس جماعت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے باشوکت انسان کو پیدا کر رکھا تھا۔ جو قرآن کریم کا سچا عاشق تھا۔ اور اس کی دلربا خوبیوں پر آگاہی رکھتا تھا انہی اور اپنی جادو تاثیر زبردست دلوں کو ہلا دینے والی تقریروں سے قلوب پر قبضہ کر لیا تھا انہوں نے قریباً سات سال تک قرآن کریم کا درس کیا اور سات سال کے عرصہ میں ایک دن بھی ایسا نہ دیکھا جب تمام سامعین یک زبان ہو کر اس بات کا اعتراف نہ کرتے کہ کل کی نسبت آج زیادہ حظ اور لطف اٹھایا ہے۔ مخدومی سیدی حضرت مولانا مولوی عبد الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرجوش مقدس انسان نے ایک جماعت تیار کی جو امور نبوت کی واقفیت رکھتی ہے۔ ان کے وصال پر اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کی مدد کے لئے مخدومی سیدی حضرت سید حامد شاہ صاحب کے پاک دل میں اس جماعت کی ہمدردی کا جوش ڈالا اور آپنے قرآن کریم کا درس جاری رکھا جس کا اثر آپ اس جماعت کی کارگذاری میں دیکھتے ہیں۔ غرض یہ ہے۔ قرآن کریم کا سچا علم ازبس ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس کتاب حمید کے سکھانے کے لئے اس نے ہمیں ایک نہایت ہی مقدس متبحر انسان دے رکھا ہے اور ہم پر واجب ہے کہ اس متبحر انسان یعنی مخدومی سیدی حضرت خلیفۃ المسیح سے استفاضہ کریں۔ اس کے لئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ ہماری جماعت کے وہ دوست جو قرآن کریم سیکھنا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں جمع ہوں اور پانچ رکوع ہر روز حضرت خلیفۃ المسیح سے پڑھیں اس حساب سے تین دن میں ایک پارہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک مہینہ میں دس پارے اور تین ماہ میں قرآن کریم ختم ہو سکتا ہے اور اگر بیس پچیس دوست جمع ہو گئے اور انہوں نے محنت کی تو تین ماہ کی محنت سے علماء بن سکیں گے ان اصحاب کو ایک کمرہ دیا جاویگا اور اس میں جتنی تفاسیر میسر آسکیں رکھی جائیں گی۔ ان اصحاب میں سے ہر ایک شخص ایک تفسیر میں سے پانچ رکوع روز مطالعہ کریں۔ تین چار گھنٹے کے مطالعہ اور تفکر کے بعد ایک دو گھنٹہ مذاکرہ کریں اور ایک دوسرے کے مطالعہ سے استفادہ کریں اور ایک دوسرے کے خیالات سے فائدہ اٹھائیں اور تفسیری نکات حاصل کریں اور جو باتیں حل نہ ہوں انکو نوٹ کریں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر ان مشکلات کو حل کر لیں۔

میں نے اس تجویز کو دسمبر کے جلسے میں بیان کیا تھا بہت سے دوستوں نے قرآن کریم سیکھنے کی خواہش ظاہر کی

تھی۔ علاوہ ازین جماعت کے کئی ایک علماء سے ذکر آیا ہے وہ خوشی سے اس مین شریک ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہین مین جماعت کے تمام دوستون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ آپ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ دین۔ سردست کم از کم نی شہر ایک عالم تیار کرنے کی کوشش کریں اور ایک بزرگ کو دارالامان مین تین ماہ کے لئے بھیجدین جو واپس جاکر ان کو مالامال کر دے۔

انشاء اللہ بندہ ۲۰۔ اپریل تک دارالامان مین پہونچ جاونگا اور یہ کام ۲۵۔ اپریل سے شروع ہوگا انشاء اللہ۔ اور اگر اتنی جلدی نہ آسکین۔ تو کم از کم یکم مئی کو پہونچ جاوین جو دوست اس کام مین شریک ہونا چاہتے ہین وہ مہربانی کرکے مجھے اطلاع دین۔ والسلام۔

خاکسار صدرالدین۔ ٹریننگ کالج لاہور

احمدی اور عیسوی

مباحثہ

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

بمقام کلب تعلقہ شورا پور جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب بشپ دکن حیدرآباد کی طرف سے ایک اشتہار اس مضمون کا تقسیم ہوا۔ کہ آج کے روز نو بجے دن کے جناب پادری بل۔ آر گوری صاحب گناہ کی حقیقت پر لکچر دینگے اس خاکسار عبداللہ احمدی سکنہ تیاپور کے نام بھی پادریصاحب کی جانب سے ایک رقعہ حاضر مجلس ہونے کے لئے آیا۔ یہ خادم مسیح شریک جلسہ ہوا۔ بعد ختم لکچر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب سے یہ عرض کیا کہ اس وقت مجھ کو بھی گناہ کی حقیقت پر کچھ بیان کرنے کی اجازت ہے؟ اور یہ بھی کہا کہ مین کسی مذہب پر اشارۃً کنایۃً ہرگز حملہ نہ کرونگا۔ بلکہ ویسا بیان پادریصاحب کا تائیدین ہوگا۔ یہ سن کر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب کرسی پر سے اوٹھکر اور پادری نانیا صاحب سے ملکر انگریزی مین کچھ گفتگو کی اور خاکسار کے استفسار کا کچھ جواب نہ دیا کہ کل صبح کو ہم تمہاری مسجد مین حاضر ہوتے ہین۔ مینے کہا بہت خوب صبح ۸ سے تا ۹ آپکی انتظاری رہیگی۔

۲۲۔ فروری ۱۹۰۹ء ۷ بجے صبح جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب نے جناب پادری گوری صاحب مسجد کو تشریف لانے اور نجات و نجات کے اصول پر بحث چھیڑ دی اور کہا کہ آپ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) صاحب اور ہمارے یسوع مسیح کی زندگی کا مقابلہ کرین کون افضل ہے کہ ظاہر ہوگا۔

خادم مسیح۔ ماموران الٰہی کے مقابلہ مین پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اونہون نے جس کام کے لئے مامور ہوئے ہین اوسکو کس طرح انجام دیا اور کیا کامیابی حاصل کی اور اسکی ہمت و شجاعت و سخاوت اور ہمدردی اقتدار پانے کے بعد اپنے مجرمون کو معاف کرنا اور خدا کے وعدون پر بھروسہ رکھنا اور ان کے مریدون مین قدسی طاقت وغیرہ کا مجموعہ ہونا مقابلہ کرین بہتر ہے کہ اس سے قبل تعلیم ہی کا مقابلہ کرلین۔ تعلیم مین بھی عبادت کی تعلیم لینا ضروری ہے۔ عبادت کی تعلیم مین طریق دعا سب سے اعلیٰ و انسب ہے، چونکہ سب عبادتون کا مغز دعا ہی ہے پادری صاحب نے اسبات کو قبول کیا۔ اس خادم مسیح نے انجیلی دعا کا سورہ فاتحہ سے مقابلہ کرکے ہر دو دعاؤن کا فرق تبلادیا۔ پھر مسٹر پادری صاحب نے انجیلی دعا پر جتنے اعتراض تھے ان کے اٹھانے کی کوشش کی مگر جون جون ہاتھ پیر مارتے گئے ترن تون اعتراضون مین اور بھی پڑتے گئے۔

جناب پادریصاحب گولڈ اسمتھ۔ جیسے آپ کی دعا مین الحمد للہ موجود ہے۔ ایسے ہی ہمارے انجیل مین ایک جگہ سب تعریف اسی کے لئے ہونے کا ذکر ہے اسمین جھگڑتے جاوین تو بہت طول ہوتا ہے اور وقت پہلے ہی بہت ہوگیا ہے اس لئے بہتر ہے کہ خدا سے ہدایت کی دعا مانگین خاکسار نے کہا۔ اھدنا الصراط المستقیم ہماری دعا مین موجود ہے ہم رات دن یہی دعا نماز مین مانگتے ہین۔ مگر انجیلی دعا میں ہدایت کا ذکر تک نہین ہے اوس کے بعد خاکسار نے سورہ فاتحہ پڑہی۔ حاضرین مجلس نے آمین کہی۔ چلتے وقت جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب نے خادم مسیح سے کہا کہ آج کے روز کفارہ پر لیکچر دیا جاویگا۔ آپ ضرور تشریف لائیو

خادم مسیح۔ کل کے روز خاکسار کو بیان کرنے کی اجازۃ نہین ملی اگر ممکن نہ تھا تو جواب ہی دیا ہوتا جواب سے محروم رکھا کیا یہ انصاف ہے۔

پادری گوری صاحب! اگر آپ مجھ سے دریافت کرتے تو مین آپ کو بیان کرنے کا موقع دیتا آج آپکو ہم موقعہ دینگے چار بجے خاکسار شریک جلسہ ہوا۔ میر مجلس جناب ڈاکٹر سکندن لال صاحب قرار پائے۔ پادریصاحب نے یسوع مسیح کے کفارہ پر لکچر دیتے ہوئے (خدا کی رحیمیت) و توبہ سے نجات ملنے پر تمسخر کے ساتھ حملہ کرتے ہوئے کہا کہ گناہ پنسل کا لکھا ہوا ہے اور توبہ بجائے ربر کے ہے ادہر گناہ کیا ادہر گھس دیا۔ جو بات عقل و تجربہ و قانون قدرت و تواریخ کے خلاف ہو ہم اس کو نہین مانتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لکچر ختم ہونے پر اس عاجز نے پادریون سے عرض کیا۔ کہ عاجز کو بھی کچھ کہنے کی اجازت ہے تو پادریصاحب گولڈ اسمتھ صاحب نے میر مجلس صاحب سے بیان کیا۔ تو جناب میر مجلس ڈاکٹر سکندن لال صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ مولویصاحب وقت بہت ہوگیا ہے۔ پادری صاحب گوری نے کہا اگر آپ کو کچھ اعتراض ہے تو چند منٹ دئے جاتے ہین۔ اعتراض کیجے خاکسار نے کہا۔ کہ مین اعتراض کرنا نہین چاہتا ہون۔ کسی کے مذہب پر اعتراض کرنا ہی حملہ کرنا ہے۔ مین فقط مذہب اسلام کی خوبیان بیان کرونگا اور بس۔ دو ڈیڑھ ایسا بیان کرنے کی اجازت نہین دیجاتی ہے۔ یہ عاجز حاضرین مجلس کو یہ کہکر کہ کل کے روز چار بجے مکہ مسجد تیاپور مین گناہ سے بچنے پر لکچر ہوگا۔ سامعین شامل جلسہ ہون چل دیا۔ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے یہ قوت مجھ پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ پادری گولڈ اسمتھ صاحب اسلام کو سچا مذہب یقین کرتے ہین اور مسیح کے کفارہ پر ان کا یقین نہین ہے۔

۲۳۔ فروری ۱۹۰۹ء علے الصباح یہ عاجز اور محمد عمر صاحب اور جناب مولوی عبدالغفار صاحب برادر قاضی شاہ پیر تینون صاحبان جناب پادریصاحب کے مکان پر پہونچے۔ مسٹر پادری گوری صاحب و پادری نانیا صاحب بھی موجود تھے اس خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس وقت اپنا ہاتھ سے کاغذ پر مضمون ذیل لکھکر جناب پادریصاحب کی خدمت مین پیش کیا۔

مین عبداللہ ابن امام الدین احمدی سکنہ تیاپور ہون اور یہ عقیدہ رکھتا ہون کہ ۔۔ حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام صلیب پر ہرگز نہین مرے بلکہ زندہ اتر آئے۔ مین اسکا ثبوت انجیل توریت وغیرہ سے دینے کے لئے موجود ہون اگر مین اس عقیدہ کے خلاف کہا اور عقیدہ دل مین رکھکر اوس کو چھپاتا ہون تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ اے ہمارے وحدہٗ لاشریک خدا تو ہی اس بارہ مین کہ حق کیا ہے؟ فیصلہ کردے۔ آمین ثم آمین۔

جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب سے یہ عرض ہے کہ وہ بھی اس کے مقابل مین اپنے دست قلم سے اپنا دلی عقیدہ لکھکر جناب پادری گوری صاحب و پادری نانیا صاحب کے دستخط کے ساتھ یہ کاغذ اس عاجز کو عنایت کرین تو عنایت و مہربانی ہے ورنہ زبردستی نہین۔ مین نے اس کو نیک نیتی سے لکھا ہے۔ تا حق حق خدا کی جناب سے فیصلہ ہو۔ فقط۔ العبد عبداللہ احمدی

پادری گولڈسمتھ صاحب کہتے ہیں۔ کہ اچھا یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ذکر انجیل مین کہان ہے تبلادیجئو

خادم مسیح اگر آپ حق کا ظاہر ہونا چاہتے ہین۔ تو جلسہ کرو۔ اور جلسہ مین طرفین سے ایک ایک صاحب منصف مقرر ہون آپ اور مین اپنے اپنے دلایل پیش کرینگے اسکے بعد جو کچھ کہ نتیجہ ہے وہ ظاہر ہوگا۔

پادری صاحب ۔ہم جلسہ نہین کرین گے اور نہ کسی کو منصف قرار دینگے اگر آپ کو تبلانا ہے تو اسی وقت اپنی دلایل تبلادیجئو یہہ بائبل منبر پر موجود ہے لیجئے۔

خادم مسیح آپ اپنا دلی عقیدہ لکھ دیجئے۔ اسکے بعد اسوقت ثبوت دیا جائیگا۔ مگر اس ثبوت سے جیسا نتیجہ نکلا چاہئے ویسا نہین نکلیگا۔ کیونکہ آپ فرمادین گے کہ میرے دلایل مضبوط ہین اور مین کہون گا کہ میرے دلایل مضبوط ہین اگر دو صاحب منصف ہون تو بہت احسن ہے میری خیال مین ڈاکٹر سکندر لعل صاحب اور منصف صاحب عدالت دیوانی ان حضرات کو منصف گردانکے ان کے روبرو فریقین کے دلائل پیش ہون تو بہت خوب ہے۔

پادری گوری صاحب پہلے آپ لکھ دیجئے کہ یہی انجیل اور توریت جو اسوقت میز پر موجود ہے اس پر میرا ایمان ہے اور مین انکو وہی کتابین یقین کرتا ہون کہ جو نزول کے وقت تہین۔

خادم مسیح میرا ایمان ہے کہ اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے انجیل و توریت زبور نازل ہوئے ہین اور اب آپکا یہ سوال کہ بعینہ وہی کتابین ہیں یا نہین۔ مین کہتا ہون کہ خدا کے کلام مین اختلاف نہین ہوتا۔ جس بات کو آپ انجیل سے ثابت کرنا چاہتے ہین اسی انجیل سے اسکے خلاف مین حضرت عیسیٰ کا صلیب پر فوت نہ ہونا ثابت کرنیکے لئے طیار موجود ہون ہان آپ اگر ایک جلسہ کرکے میرے دلایل کو توڑ کر اختلاف کو اٹھا دینگے اسوقت مین سوال کے جواب دینے پر مجبور ہونگا۔

پادری گوری صاحب ۔ یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت انجیل سے پیش کیجئے۔ اسی وقت اسکا اختلاف اٹھا دیا جاویگا جلسوں کی ضرورت نہین اور نہ منصفون کی ضرورت ہے۔

خادم مسیح بہت خوب جناب پادری گولڈسمتھ اور آپ اتنا ہی لکھ دیجئو کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر مرکے اور پھر زندہ ہوئے یہی ہمارا دلی عقیدہ ہے اور پھر یہ عاجز اسی وقت مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت پیش کرتا ہو۔

پادری نانیا صاحب ایک انگریزی کتاب ہین سے پڑھکر ترجمہ کرکے سنایا کہ عیسائیونکا یہی عقیدہ ہے یسوع مسیح صلیب پر مرے اور ہمارے گناہونکا کفارہ ہوئے پھر زندہ ہوکر آسمان پر چڑھ گئے اسی کتاب پر دستخط کردیئے ہین آپ لیجائیے۔

خادم مسیح ۔ مین عام عیسائیون کا عقیدہ دریافت نہین کرتا نہ انگریزی دان ہون اسی کا ترجمہ اردو مین لکھدیجئے اور خدا کو حاضر وناظر جان کے اسپر پادری صاحب گولڈسمتھ اپنا بھی یہی عقیدہ ہونا ظاہر کرکے دستخط کردیوین اور آپ صاحبون کے بھی اسپر دستخط ہون۔ مین بشپ صاحب کے دلی عقیدہ سے آگاہ ہونا چاہتا ہون۔

پادری گولڈسمتھ ۔ میرے دستخط کی کیا ضرورت ہے ہمارا ایمان انجیل پر ہے یعنی ہمارے دستخط ہے پہلے آپ مسیح کے صلیب پر فوت نہ ہونیکی دلیل پیش کرو۔

خادم مسیح اچھا جناب آپنے کل اپنے لیکچر مین گوشت کھانے اور خون نہ کھانیکے اعتراض کے جواب مین جو آیت بیان کی ہے اسکو نکال دیجئے اسپر پادری صاحبنے کتاب احبار باب ۱۷ از آیہ ۱۰ تا ۱۶ نکال کر پیش کیا اوسمین یہ فقرہ موجود تہا۔

کیونکہ بدن کی حیات لہو مین ہے جو شخص شکار کرے اسکا لہو بہادے کیونکہ یہ ہرایک بدن کی جان ہے اسکا لہو جان کی جگہ ہے اسلئے مین نے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ گوشت کا لہو مت کہاؤ ہر جسم کی زندگی اسکا لہو ہے جو کوئی اسے کہاوے کٹ جائیگا۔

جناب پادری صاحب ۔ ملاحظہ فرمائیے اور غور انصاف کیجئے جب یسوع مسیح علیہ السلام کے صلیب سے اتارنے کے بعد مجید نے پسلی سے لہو نکالا دیکھو یوحنا ۱۹ اس سے ثابت ہوا کہ یسوع مسیح نہین مرے اور زندہ اتر گئے اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت چاہئے یہ سنکر پادری صاحبنے فرمایا مین اس تقریر کو ابھی نہین سمجھا اس پر جناب مولوی عبدالقادر صاحب قاضی نے کہا کہ آپ لہو کو توریت کے مطابق عین جان یقین کرتے ہین پادری صاحب نے کہا ہان توریت پر ہمارا ایمان ہے اور ہم یقین نہ کرین۔

بیشک لہو عین جان ہے تو جب عیسیٰ کے جسم سے صلیب دینے کے بعد بھی خون نکلا تو ثابت ہوا کہ عیسیٰ مین جان موجود تہی

پادری نانیا صاحب آہا آپ کی یہی غلطی ہے۔ کہ یہ خون نکلنے کا ذکر صلیب پر مرنے کے پہلے کا ہے جب انجیل کھولکر دیکھی گئی تو وہان یہ واقعہ جان دینے کے بعد کا نکلا یہ دیکھکر پادری صاحب خود ہی خاموش ہوگئے اور جواب نہ دیا۔

پادری گولڈسمتھ صاحب انجیل مین لہو اور پانی کا نکلنا لکھا ہے مینو کہا کہ لہو اور پانی نکلنے کے یہی معنے ہین کہ لہو بہ کر نکلا۔ اب فرمایئے کہ آپکا دلی عقیدہ کیا ہے تحریر فرماکر دستخط کردیجئے۔

پادری گولڈسمتھ صاحب ہمارا عقیدہ جو کچھ ہے لکھدینے کی ضرورت نہین

خادم مسیح اگر لکھ نہین دیتے ہو تو زبردستی نہین صرف اتنا کیجئے کہ مین اسوقت دعا کرتا ہون کہ اے ہمارے وحدہٗ لاشریک خدا فریقین سے جو لوگ دلین عقیدہ کچھ کہتے ہین اور زبان سے کچھ کہتے ہین اسکا فیصلہ تیرے دربار مین ہے اسی پر سب حاضرین آمین کہین۔

پادری گوری صاحب غصہ مین آکر نہ ہم آپکو لکھدیتے ہین نہ آپکے دعا کرنے پر آمین کہتے ہین۔ آپکے پیغمبر صاحبنے تو گیارہ بیبیان کیں ایسا اور ویسا وغیرہ بیجا تہمت و طعن سید الطاہرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر کرکے ہمارا دل ملول کرنے لگے۔

خادم مسیح اگر خوشی سے لکھدیتے ہین تو پادری صاحب اپنا عقیدہ لکھدین نہین تو کوئی زور بھی نہین آپکو خلاف تہذیب کلام زبان سے نکالنا اصل بحث کو چھوڑ کر اور طرف نہ جانا چاہئے ہان آپ صاحبان ہماری دعا پر آمین کہین یا نہ کہین اختیار ہے اللہ جل جلالہٗ دلونکے عقیدونکو جانتا ہے مولوی عبدالقادر صاحب دقاضی عمر صاحب سے مخاطب ہوکر کہا مین دعا کرتا ہون آپ دونون صاحب آمین کہین۔

دعا

اے ہمارے حاضر وناظر خدا تو دانا بینا ہے آج کے روز پادری صاحب پر پہلے سے اتمام حجت کردیگئی اسوقت جو صاحب حق کو چھپاتے ہین انکا فیصلہ تیرے دربار مین ہے حق کیا ہے تو ہی ظاہر کردے آمین ثم آمین انشاءاللہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ جل جلالہٗ کے فضل وکرم سے عنقریب مین اسکا فیصلہ ہوجائیگا کہ فریقین مین سے کون حق پر ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

مصادرات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نقل تجویز ایڈیشن ۹۸ ارسال خدمت ہے۔ شایع کرکے مشکور فرماوین۔ تجویز روئداد اجلاس جنرل انجمن احمدیہ ہندوستان مجلس معتمدین مین پیش ہوئی جس پر قرار پایا کہ ایک انجمن انجمنہا احمدیہ ہندوستان کے تجویز کرنیمین کوئی حرج نہین لیکن تبلیغ و دستکاریت کے لئے یہ ضروری ہے کہ مجوزہ سالانہ جلسہ ہندوستان کے کسی مقام مین ہو قادیان مین نیا جلسہ کرنے سے کوئی فائدہ نہین اور ایام جلسہ مین اتنا وقت بھی نہیں ہوتا اس انجمن کا نام انجمن احمدیہ ممالک متحدہ رکھا جا سکتا ہے اور صدر انجمن کیساتھ براہ راست اس انجمن کا سکرٹری خط و کتابت کرے۔ جو قادیان مین کسی سفر کی ضرورت نہیں بلکہ اسکی بجائے جنرل سکرٹری اس انجمن کا تجویز کیا جاوے اور ایک مقام مناسب جگہ پر رکھا جاوے اس انجمن کے سالانہ جلسے مختلف مقامات مین حسب تجویز انجمن ہوتے ہین اور ان مین شامل ہونیکے لیے صدر انجمن اور بزرگون کو بھی بھیج سکتی ہے۔ والسلام۔ محمد علی سیکرٹری۔ ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مہربانی فرما کر ذیل کا اعلان اخبار مین شایع فرما کر مشکور فرماوین۔

اعلان

خدا کا شکر ہے کہ کلکتہ مین بھی احمدی احباب نے باقاعدہ انجمن احمدیہ قایم کی ہے جس کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہین اسواسطے خاص کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کے احمدی احباب کی خدمتمین التماس ہے کہ وہ حافظ محمد امین و غلام نبی احمدی ۱۲ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ کے مکان پر تشریف لیجا کر شامل جلسہ ہوا کرین اور جلسہ کی کاروائی سے دلچسپی لیا کرین امید ہے کہ حافظ صاحب موصوف احمدی احباب سے آگاہ ہو کر انکو تاریخ انعقاد جلسہ سے اطلاع دیا کرین تا تمام احباب کی تشریف آوری سے جلسہ کو رونق ہو اور احباب کا باہمی تعلق محبت ترقی کرے

والسلام سیکرٹری صدر انجمن۔

نامۂ صادق

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

الی المکرم استاذی المعظم حضرت خلیفۃ المسیح المہدی۔ السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضور کا غلام ضلع امرتسر کا دورہ ختم کرکے داخل ریاست کپورتھلہ ہو گیا ہے ضلع امرتسر مین عاجز ۱۴ جگہ گیا ۹۴ وعظ کئے ۱۳ نے سلسلہ حقہ مین داخل ہوئے جنکی درخواستین برائے قبولیت حضور کی خدمت مین بھیجی گئیں۔ ۲ انجمنین نئی قایم ہوئیں بدر کے واسطے ۱۴ نئے خریدار ملے۔

شہرون کی نسبت گاؤن کے لوگ غریب بہت جلد توجہ کرتے ہین محبت سے کلام سنتے ہین اکثر دین سے بہت ناواقف ہین اور واعظین کے از حد محتاج ہین

متفرقات

انجمن احمدیہ فیروزپور یہانکے احباب اپنی انجمن کے ماہواری جلسے نہایت اہتمام سے کرتے ہین ہمارے پاس ۱۲- فروری کے جلسہ کی رپورٹ پہنچی ہے جسمین عہدہ دارونکا انتخاب درج ہے (۲) لائبریری کے قایم کرنیکی تجویز۔ (۳) دو لاکھ کے چندہ مین ... حصہ لینے کے لئے احباب نے اپنی طرف سے چھ سو سات روپے دینے کا وعدہ کیا جس مین بابو نصیر احمد شیخ احمد اللہ صاحبان کے پچاس پچاس روپے ہین شیخ امیر الدین کے لعہ باقی بھائیون کے تین تین یا للعہ اور عمہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمتون مین برکت دے (۴) نماز جمعہ کا انتظام (۵) شاخ دینیات مین بھیجنے ہونے اور اسکی مالی امداد کی تحریک۔ (۶) مدرسہ کی عمارت کے لیئے چندہ دینے والونکو بقایا صاف کرنیکی طرف توجہ دلائی جاوے (۷) اسلام پر ایک لیکچر جوانشاء اللہ آئندہ اشاعت مین درج ہوسکے گا اس سے زیادہ مین رپورٹ کے اندراج کے لیئے جگہ نہین نکال سکتا اور نہ میرے نزدیک اسکی ضرورت ہے۔

ملتان والو! توبوا الی اللہ جمیعاً برادرم فخر الدین اطلاع دیتے ہین کہ ملتان ایسا پر رونق شہر جو بہت سے بزرگون کے مزارونکی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ اسبات مین مشہور تھا کہ یہان طاعون نہین آئیگا طاعون مین ماخوذ ہے تقریباً ½ شہر خالی ہو چکا ہے پھر بھی اموات کی اوسط تین سو روزانہ ہے ہمارے ایک احمدی بھائی بھی اسمین شہید ہوئے ہین۔ احباب نے اسکی تجہیز و تکفین حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق کی جو آپنے ایسے شہدا کے متعلق نافذ فرمایا تھا۔ اس اخلاقی جرأت پر امیر المومنین نے بھی اظہار پسندیدگی فرمایا اللہ تعالیٰ سب بھائیونکو اپنے حفظ و امن مین رکھے۔

زمینداروں کی کانفرنس مکرم منشی سراج الدین صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار نے پاٹری کی پنشن کے ساتھ ہی اپنے سر مین یہ سودا لائے تھے کہ زمیندارون کی حالت بہت قابل رحم ہے پس حتی الوسع انکی بہتری کی تجاویز و بہبودی کی تدابیر بقیۂ زندگی کا فوٹو ہوگا چنانچہ آپنے ایک اخبار زمیندار جاری کیا اسمین پہلے سال سے جیسی کچھ دلچسپی لی اور زمیندار بھائیون نے جو کچھ امداد کی وہ ظاہر ہے تاہم مسلسل ناکامیون نے اس جوانمرد پیر دانا کو جسکے پہلو مین دل اور دل مین درد اور درد مین قومی احساس ہے مایوس نہین کیا۔ بلکہ وہ آگے سے بھی بڑھکر اپنے کام مین مشغول ہے اب آپنے ایک کانفرنس منعقد کی ہے جسکا دوسرا اجلاس کریم آباد متصل وزیر آباد مین ۲۴- ۲۵- اپریل کو ہوگا۔ اس مین اخلاقی۔ تمدنی تعلیمی۔ زراعتی اصلاح کے متعلق بحث ہوگی جو مذہب کے زمیندارونکو مدعو کیا گیا ہے میرے نزدیک بہت بہتر ہے اگر ہمارے احمدی بھائی بھی اسمین شریک ہون مجھے امید ہے میرے دوست منشی صاحب احمدیون کے جذبات اور رویوز کا لحاظ رکھینگے جو لوگ جانا چاہتے ہین وہ اپنے تشریف بری سے تین روز پہلے اطلاع دین تا انتظام مین سہولت ہو۔

ہندوستان کی مردم شماری

سنہ ۱۹۱۱ء مین ہند کی مردم شماری ہوگی اسلیئے ابتدائی انتظامات ابھی سے شروع کر دیئے گئے ہین۔ مین اپنی تمام احمدی قوم اس موقع پر متنبہ کرتا ہون کہ وہ اپنے متعلق کافی انتظام فرمائین کوئی گاؤن ایسا نہ رہجاوے جہان کے احمدی اپنے نام معہ بال بچون کے نہ لکھائین اس سے پہلی مردم شماری مین کچھ ہمارے بھائیون نے تساہل کیا اور کچھ فارم پر کرنیوالون کی مہربانی ہوئی اور بعض کو عام حکام کے احکام کی اطلاع نہ ہوئی اسلیئے تمام نام درج نہ ہو سکے اس دفعہ مین یقین کرتا ہون کہ صدر انجمن احمدیہ اس بارے مین کافی انتظام کریگی یہ بھی اخبار مین پڑھا ہے کہ مذاہب صرف آٹھ نو رکھے گئے ہین جیسے سکھ زرتشتی مسلمان ہندو عیسائی یہودی۔ مگر اس سے یہ مراد نہ ہوگی کہ ہر مسلمان کو اس فرقہ کے لکھانے مین دقت پیش آئے جس کے ساتھ اسے تعلق ہے۔

بقایا دارون کیلئے۔ جن صاحبونکے ذمے ۱۹۰۹ء کا بقایا ہے ... [illegible]

انتخاب الجرائد

امریکہ میں مسلمان۔ سلطنت عثمانیہ سے تقریباً ۹۰ ہزار مسلمان ترک وطن کرکے امریکہ پہونچے ہیں۔ ترکی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیئے برازیل میں دو ترکی قنصل ہیں۔ جنوبی امریکہ کی ریاست ارجنٹائن میں (۲۰ ہزار ۷) مسلمان ہیں۔ یوروگوئے۔ پیرگوئے اور چلی میں ان کی تعداد ۱۹ ہزار ہے۔ ارجنٹائن سے عربی کے ۵۔ اخبار نکلتے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ الزمان۔ السلام۔ الصدیق۔ الرموز الحقائق۔ برازیل میں (۱۰۰۶۰۰) مسلمان ہیں۔ یہاں سے بھی عربی کے کئی اخبار جاری ہوتے ہیں۔ مثلاً ابوالہول المنظر۔ العدل۔ المنارد۔ النقض الصواب۔ امریکہ کے بعض دیگر حصص کے مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل ہے:۔ چلی ۱۵۰ ایکوڈور ۳ یوروگوئے ۵۰۰ پیرو ۵۰۰ برٹش گائنا ۲۱۲۰۰ ہنڈوراس ۱۲۰ انٹیلیز ۵۰۰ ۳ جمائکا ۳ ہزار ٹیلیٹیڈ و ٹیلیند ۵۸ جزایر شادلوٹی ۱۰۵۰۰ گوارڈیلوپ ۳۰۰ مارٹینک ۲ ہزار فرنچ گائنا ۱۵۷ ایکوئیڈور ۲۰ پناما ۲۰۰ میکسیکو ۵۰۰ نوآبادیہائے ڈچ ۳۵۰۰ جنوبی امریکہ اور وسط امریکہ میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۱۶ لاکھ کے قریب ہے۔

میں مسمی کریم بخش پیش خدمت حضور سراج الملتہ والدین حال وارد ملتان۔ کابل سے دو ہی روز ہوئے کہ ملتان اپنے وطن میں رخصت سے کر آیا ہوں اور متعلق اس خبر کے پوری صحیح واقفیت رکھتا ہوں۔ اصلی ماجرا یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالغنی جو کہ پہلے ایک معمولی حالت کا آدمی تھا۔ لیکن امیر صاحب نے اسکو رفتہ رفتہ بڑے اقتدار پر پہنچا دیا۔ تین ہزار روپیہ کلدار تو اسکی بمعہ اسکے دو بھائیوں کے تنخواہ تھی اب مدارس کی پروفیسری پر تعینات تھے۔ اور شہر کی مجسٹریٹی بھی تھی اور بہت ہی معتمد علیہ تھے۔ ڈاکٹر عبدالغنی نے اسکول میں خفیہ ایک پارٹی تیار کر رکھی تھی۔ اور ہمیشہ سلطنت کے برخلاف منصوبے باندھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے یہ رائے پاس کی کہ اول ایک درخواست واسطے پارلیمنٹ کے دی جاوے۔ اگر پارلیمنٹ مقرر ہوئی تو بہتر ورنہ امیر صاحب کو شہید کر دیا جاوے۔ چنانچہ انہوں نے ایک درخواست دی کہ پارلیمنٹ مقرر فرمائی جاوے جس کا امیر صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ پس انہوں نے خفیہ بندوبست کیا کہ امیر صاحب کو شہید کیا جاوے اور خود کابل کے بادشاہ بن بیٹھیں۔ اور اس مدعا کے پورا کرنے کے لیئے قریباً دو ہزار آدمی اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور پانچ غلام بچوں کو اس کام پر تعینات کیا کہ وہ موقع پاکر امیر صاحب کو شہید کریں اور جسکو اپنے ساتھ ملاتے اس سے قرآن شریف پر مہر کرواتے کہ وہ اس راز کو افشا نہ کرے۔ لیکن اس گروہ میں سے دو آدمیوں نے جو سلطنت کے حقیقتاً خیرخواہ تھے۔ اور مصلحتاً ان مفسدہ پرداز لوگوں کے ساتھ بھی ملے ہوئے تھے جب دیکھا کہ معاملہ قریب ہے تو انہوں نے امیر صاحب کی خدمت میں بذریعہ عریضہ اس سارے مفسدہ کی قلعی کھولدی۔ امیر صاحب ادام اللہ ملکہ نے بڑی غور اور تامل اور خفیہ تحقیقات کے بعد مفسدہ پردازوں کو گرفتار کر لیا۔ اور وہ قرآن شریف بھی تلاشی میں مل گیا۔ جس پر مفسدہ پردازوں کی مہریں ثبت تھیں۔ اب دیکھیئے نمک حراموں کی کیا گت بنتی ہے اور افواہ مشتہرہ اخبارات سراسر لغو اور غلط ہے۔ بلکہ آغا محمد عمر خان اور ان کی والدہ مکرمہ جیسا خیرخواہ اور جان نثار تو امیر صاحب کا کوئی بھی نہیں ہے۔ معلوم نہیں ہے۔ کہ ایسی غلط اور مضر افواہیں کہاں سے نکلتی ہیں۔ زیادہ افسوس اس بات پر ہے۔ کہ ہمارے ہندوستان کے آدمیوں نے ایسی نمک حرامی کی ہے کہ جس کے لیئے ہم سب ہندوستان کے لوگ شرمسار ہیں۔ اور اب باقیوں کے لیئے بھی آئندہ کو بے اعتباری ہوگئی۔ سہ

چو از قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

(کریم بخش) منقول از پیسہ اخبار

بوشہر کا تار مظہر ہے کہ بندر عباس میں تمام محکمہ جات انتظامی و مالی ڈاک و چنگی خانہ وغیرہ حامیان مشروطیت کے ہاتھ آگئے۔

فوج ایران۔ اخبار نووریمیا لکھتا ہے کہ ایران کی شاہی فوج نے جسکی تعداد ۱۵۰۰ تھی۔ اور ان دیہات پر جن میں روسی لوگ آباد تھے ناگہانی حملہ کیا اور تمام کو آگ لگا کر برباد کر دیا۔ بچوں عورتوں تک کو تہ تیغ توپ و بندوق کیا گیا اب کوئی شک نہیں ہر کہ وہ وقت آگیا۔ جبکہ روس کا آہنی پنجہ ایران کی گردن میں گڑ جائیگا۔

قومی جماعت نے ارومیہ کے سلح خانہ پر قبضہ کرنیکے علاوہ معتصم السلطنتہ کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔

حسن فہمی ایڈیٹر اخبار سربستی کے مارے جانے سے سخت ناراضی اور جوش پھیل رہا ہے۔ اس کی ہلاکت کو آزادی رائے پر بمنزلہ حملہ کے تصور کیا جاتا ہے وزیر اعظم نے وعدہ کیا ہے کہ قاتل کی سخت تلاش کی جائیگی۔

ضلع مدناپور کے پانچ دیہات پر بحکم گورنمنٹ بنگال تعزیری پولیس قائم کیگئی۔ چھ ماہ کے لیئے۔

آگرہ جیل میں تین آدمی جعلی سکہ بنانے کے جرم میں ماخوذ تھے انکو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی

اگلے سال ناگپور چھندوارہ کی ریلوے بنانا شروع کرینگے ۹۹ میل ہوگی۔ لاگت ساٹھ لاکھ۔

بوشہر سے خبر آئی کہ یہاں بھی شاہ ایران کے خلاف شورش پھوٹ پڑی۔ حالت نازک ہے۔

ہانگ کانگ میں منجملہ ۱۹۱ چنڈو خانوں کے بیس اڈے حسب معاہدہ حکماً بند کیئے گئے ہیں۔

اٹلی میں امداد زلزلہ میں ایک کروڑ ۱۲ لاکھ کا نقد چندہ وصول کیا گیا۔ ۲۷ لاکھ باقی ہے۔

دریائے البی کی وادی میں سخت طوفان آیا۔ قصبہ کانن برگ ۱۴۔ آدمی ڈوب گئے۔

لاہور کے موضع جامن کے باشندوں پر تعزیری پولیس اور ایک سال کے لئے اضافہ کیگئی۔

مدراس میں ایک ریلوے ترچناپلی سے نیرولی تک بنائینگے بصرف ۱۰۷ لاکھ فاصلہ ۹۵ میل۔

بمبئی کے کارخانہ اکبرلز میں سخت آگ لگی قریب ڈیڑھ لاکھ کا ذخیرہ جل کر راکھ ہوگیا

تاریک سے خبر آئی کہ واں ہیضہ بزور پھوٹ پڑا۔ یاتروں کا جانا حکماً بند کیا گیا۔

مسلمانان بلگیریا سخت مصائب میں مبتلا ہیں۔ غیر مسلم بلگیرین ان پر سخت مظالم توڑ رہے ہیں کل آستانہ علیہ میں ان لوگوں کی اظہار ہمدردی کی غرض سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا بالاتفاق قرار دیا کہ تمام حاضرین مع باقی اہل ملت بلغاریہ کی آزادی تسلیم نہیں کرینگے تاوقتیکہ مسلمانان بلغاریہ کی تکالیف کو رفع کرنے اور ان کے رحمت ہورش معاملگی کا معاہدہ نہ ہو جائے۔

ایک اور تازہ واقعہ ہمارے شہر سے چار میل کے فاصلہ پر ایک کشتی آدمیوں سے بھری ہوئی دریائے جہلم میں غرق ہوگئی۔ جس میں یک صد آدمی ہونگے۔ یہ واقعہ ۶۔ اپریل کا ہے۔ مستری احمد دین بھیرہ۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اپنی فرلو کو ختم کرکے سہارنپور سول ہسپتال میں لگائے گئے ہیں۔ ادھر ڈاکٹر غلام غوث خان ڈیپوٹی انسپکٹر آجکل قادیان میں مقیم ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد بمعہ اہل و عیال قادیان میں رخصت لیکر تشریف لائے ہیں۔ مئی کے اخیر تک ٹھہریں گے۔

ذخیرہ مدینہ قادیان دارالامان سے طلب کرو

براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جسکے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں قیمت ۔ جلد ۔ مجلد ۔

درثمین۔ حضرت اقدس کی جتنی نظمیں ہیں انکا مجموعہ مجلد ۔ بے جلد ۔

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن کا علمی دندان شکن جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۔

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قیمت ۔

ظہور المسیح۔ مختلف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت مسیح کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۔

سر الشہادتین۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب۔ مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت ۔

القول الصحیح۔ اردو نظم میں مسیح موعود کی دعاوی کا ثبوت قیمت ۔

البرہان الصحیح۔ پنجابی نظم میں قیمت ۔

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۔

غلامی۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت ۔

فتح المبین۔ پنجابی نظم۔ دلائل وفات مسیح میں قیمت ۔

مور کھ سیدھ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکے جواب قیمت ۔

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اب کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۔

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۔

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین قیمت ۔

جنگ مقدس۔ عبداللہ آتھم کا حضرت اقدس کو مباحثہ قیمت ۔

شری نہکلنک درشن۔ حضرت اقدس مسیح موعود شری نہکلنک اوتار ہیں اسکا ثبوت۔ قیمت ۔

کرشن لیلا۔ لیکھرام کی ہلاکت قیمت ۔

سیر پرندہ۔ تمام شکاری کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر ہے بجائے ۔

براہین احمدیہ جو حضرت صاحب نے اپنے اہتمام سے چھپوائی ۔ کو ملسکتی ہے۔

عیسائی مذہب۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچکر کشمیر جانا ثابت کیا ہے قیمت ۔

اسلام کی پہلی کتاب۔ تمام دعاوی مسیح موعود کامل با حوالہ مجموعہ قیمت ۔

معیار حق۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں قیمت ۔

نظم مستورات۔ کامن الہ دادن۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں قیمت ہر ایک ۔

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجرب سرمہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہی عینک لگائے پھرتے ہیں۔ اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لیے ایک مسلّم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اسکے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی۔

حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسلم شاہی طبیب ہیں بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنیکے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کیساتھ ترکیب دیکر طیار کیا ہے اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اسلئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھیجا کریں۔ تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کرکے جو سرمہ اسکے لئے تجویز کرینگے وہ بھیجدیا جاویگا۔ قیمت ممیرا قسم اول ۔ قیمت ممیرا قسم دوم ۔ فی تولہ جسکو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی وزری و سیاہ و بادامی ماشی و سفید ماشی زرد و سبز قیمت ۔ سے لے کر ۔ سے ۔ تک و سوتی پشاوری ہر رنگ ۔ سے ۔ روپیہ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ و پٹکہ شسری جس کو لوگ ریشمی بولتے ہیں ۔ سے ۔ تک میری دوکان میں موجود ہیں جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرکے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

مترجم قرآن شریف

بسند حضرت امیر المومنین ضمیمہ تفسیر کیساتھ جسکا سامنے رکھنا ضروری ہے خوشخط مجلد۔ قیمتی ۔

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ۔ قدرے خود ۔ لہذا ہم مخزن محیط اعظم کی عبارت ہم فارسی میں نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع تسوع مشتہی طعام۔ نافع بلغم و ریاح۔ بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و منقی نفس و دق و شحوحیت و وجع و بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلس البول۔ سیلان منی۔ وجع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر پورے لوازمات کیساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو ایک مبالغہ ہی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے۔ صاحب لسان المفردات لکھتے ہیں کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے جریان اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے۔ اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر ۔ دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرنی چاہیئے قیمت ایک تولہ ۔ دو تولہ ۔ اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ جلد منگوائیں۔

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں۔ تو سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۔ معہ محصول ڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۔ کا وی۔ پی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے درخواست ۔ سے کم نہ ہونی چاہیئے اور ۔ کے ٹکٹ بھیجدیں

نوٹ:۔ ۔ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو ۔ جلدیں مفت دیجاوینگی۔

المشتہر

امیر عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام دانتہ۔ ڈاکخانہ مانسہرہ۔

(ہزارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

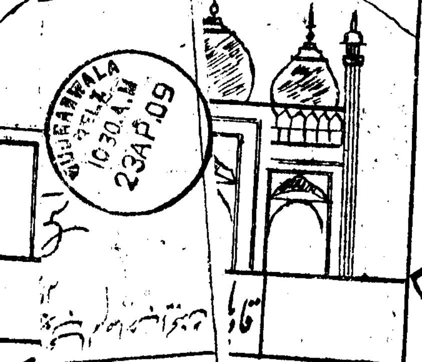

بدر

BADR — QADIAN

بغیر ضمیمہ عام قیمت پیشگی ع

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

جلد ۸

مورخہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ - اپریل ۱۹۰۹ء

نمبر ۲۶

سارے جہان سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ اڈیٹر

(نمبر ۳)

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۴ و ۲۵ - ۱۵ - اپریل ۱۹۰۹ء)

ایک عجیب خواب

موضع تدکا بیان پہلے ہو چکا ہے اسجگہ برادر محمد یعقوب صاحب نے اپنا ایک ان دنوں کا خواب سنایا جب کہ وہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے سخت مخالف تھے وہ فرماتے ہیں - میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے دو درخت لگائے ہیں ایک کا نام میں نے مولوی محمد حسین رکھا اور دوسرے کا نام میں نے مرزا غلام احمد رکھا - جس کا نام مولوی محمد حسین رکھا تہا وہ تو خشک ہو گیا اور جس کا نام مرزا غلام احمد رکھا تہا وہ بڑا ہوا اور سر سبز ہوا۔

دشمن ذریعہ ہدایت ہوا

جیساکہ برادر محمد یعقوب صاحب کے احمدی ہونے کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے ایسے بہت سے واقعات ہوتے رہے کہ دشمن بدگو لوگون کیواسطے راہنمائی کا موجب ہوئے ایسا ہی ایک واقعہ لودیانہ ہوا تھا جبکہ دعوے کے ابتدائی سالون مین حضرت مسیح موعود وہان تشریف رکھتے تھے - تو ایک مولوی نے سر بازار نہایت جوش کے ساتھ منادی کرکے کہا کہ جو کوئی مرزے کو قتل کرے گا وہ فوراً داخل بہشت ہوگا اور ستر حورون کا مالک بنے گا - ایک جاٹ بھی کھڑا سنتا تہا - مولویصاحب کا فرمانا بہر حال درست جان کر اس کے دل مین جوش اٹھا - کہ چلو بہشت تو قریب ہے - آخر ایک نہ ایک دن مرنا ضرور ہے اگر ایسی آسانی سے بہشت مل جاوے تو ایک شخص کا مارنا کیا مشکل ہے - فوراً اپنی لمبی لاٹھی اٹھائے پوچھتا ہوا حضرت کے مکان پر آ پہونچا - اتفاق سے اسوقت حضرت اقدس تہوڑے سے آدمیون کے ساتھ مردانہ مکان مین بیٹھے ہوئے کچھ تقریر فرما رہے تھے - دروازے کھلے تھے ہر ایک شخص بلا روک اندر آسکتا تہا یہ بھی جا داخل ہوا اور لاٹھی کندھے پر رکھے ہوئے جا کر کھڑا ہو گیا کہ وار کرے - حضرت کی تقریر کے الفاظ جو اس کے کان مین پڑے تو ان کو سننے کیواسطے ذرا کھڑا ہو گیا چند منٹون تک اس کے کندھے سے لاٹھی ڈھیلی ہو گئی پھر بیٹھ گیا اور تقریر سنتا رہا جب تقریر ختم ہو گئی تو اس ملان کو جو بازار مین وعظ کرتا تہا سخت گالی دے کر کہنے لگا کہ وہ کیا بکتا تہا یہان تو سراسر نورانی کلام ہے آگے بڑھ کر بیعت مین داخل ہوا اور چلا گیا۔

پٹی

پٹی ضلع لاہور مین ہے مگر چونکہ امرتسر سے پٹی کو ریل جاتی ہے اور راستہ بھی ہے اس واسطے مین ایک دن کے واسطے پٹی چلا گیا - وہان کے دوست مرزا غلام حیدر بیگ صاحب جو بڑے نیک آدمی تھے اور سلسلہ کے پر جوش خادم تھے - فوت ہو چکے ہین - اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے احباب کو درخواست ہے - کہ ان کے واسطے نماز جنازہ پڑھین - مین مرزا صاحب کے فرزندان مرزا جلال الدین و مرزا جمال الدین صاحبان سے ملا اور ان کے مکان پر ٹھہرا - اس جگہ ایک دوست مستری غلام محمد پائینڈہ کے فرزند مین - ریل کے اسٹیشن پر بابو محمد طالب صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر اور ہیڈ بابو محمد شریف صاحب برادر زادہ منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سیکھوان مین - جو بٹالہ کے بہائی سے ملاقات ہوئی - سب صاحبان بہت محبت اور اخلاص سے پیش آئے اور اکثر ریل کے چلنے تک ساتھ رہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو جزائے خیر دے - مرزا محمد جمیل بیگ صاحب بھی اسی جگہ قیام پذیر مین - مگر بسبب مصروفیت معاملات زمینداری وہ باہر تھے ان کی ملاقات نہ ہو سکنے کا افسوس رہا - اس جگہ مرزا افضل بیگ صاحب مرحوم کے بڑے بھائی مرزا امیر بیگ صاحب سابق تھانہ دار رہتے ہین انہون نے میرے آنے کی خبر سنکر چند ایک سوالات لکھ کر بھیجے جو جواب ان کو لکھے گئے وہ فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کئے جاتے ہین - جواب کے اندر سوالات بھی اختصاراً بیان کئے گئے ہین اس واسطے ان کے الگ لکھنے کی ضرورت نہین مرزا صاحب کو بہت کہلا بھیجا گیا کہ وہ خود تشریف لادین اور زبانی ان باتون کو سمجھ لیوین - مگر وہ نہ آئے بلکہ جتنی دیر مین وہان رہا مسجد مین آنا بھی چھوڑ دیا

جواب خط مرزا امیر بیگ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

مہربان من مرزا صاحب - بعد السلام علیکم کے

اعتراض اول

عرض ہے - اول آپکا قلمی مسودہ اعتراضات جسمین آپنے حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور بعض برادران احمدیہ

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر پرنٹر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ)

کی کتابوں میں سے چند حوالجات کی سند دریافت کی ہے اور نیز چند اعتراض فردی رنگ کے کئے ہیں بدست قاضی محمد علی اور اس کے بعد آپکا خط ملا جس میں آپنے صرف انجیل کے حوالہ دکھانے پر زور دیا ہے جو انجیل آپنے ارسال فرمائی وہ مکمل نہ تہی اور قاضی محمد علی اس کو واپس لے گیا تہا کہ مکمل انجیل بدل کر لاوے مگر تا حال وہ واپس نہیں آیا افسوس ہے کہ میری کتابیں اس وقت میرے ساتھ نہیں کہ میں خود ہی حوالہ نکال کر آپ کو بھیج دیتا اور اب میں واپس جا رہا ہوں اس واسطے آپکے سوالات اور خط کا جواب مجملاً عرض کرتا ہوں آپ اس پر غور فرما دیں اور اگر کوئی امر اس کے بعد بھی جواب طلب ہو تو آپ مجھ کو قادیان کے پتہ پر خط لکھ سکتے ہیں ۔ مجھے انشاء اللہ جواب دینے میں عذر نہ ہوگا اگرچہ میں آجکل دورہ پر ہوں تاہم قادیان میں میرا پتہ خط و کتابت کا ہمیشہ محفوظ رہتا ہے اور وہاں سے مجھے ڈاک پہونچتی رہتی ہے۔

خود آتے

میں نے تو عرض کی تہی کہ آپ خود ہی تشریف لاتے بلکہ چند اور فہیم آدمیوں کو بھی ساتھ لاتے جو حق کی تلاش میں ہوں اور میں ان تمام سوالات کے جواب میں ایک تقریر کر دیتا ۔ یہ آسان امر تہا ۔ تھوڑی دیر میں سب باتوں کا جواب زبانی عرض ہو سکتا تہا ۔ لکھنے میں اب کہاں تک میں لکھتا جاؤں ۔ مگر آپنے اس کو پسند نہ فرمایا ۔ میرا منشاء مباحثہ سے نہ تہا بلکہ صرف یہ کہ آپ میری باتیں سن لیتے پھر اپنی جگہ اُنپر غور کر لیتے مگر آپ ایسا نہ کر سکے خیر آپ کی مرضی ۔ میں مجبور نہیں کر سکتا۔

اور جو آپنے مجھے فرمایا ہے کہ میں اس مکان پر قیام نہ کروں اور آپکے پاس ٹھہروں ۔ اس کیواسطے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن جن امور کی طرف اشارہ کر کے آپ مجھے مرزا غلام حیدر بیگ صاحب کے مکان پر ٹھہرنے سے منع کرتے ہیں ان سے کچھ زیادہ یہاں کے بعض لوگ آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آپکے اندوختہ زمانہ ملازمت کے متعلق چہ میگوئیاں کرتے ہیں مرزا غلام حیدر بیگ صاحب تو فوت ہو گئے وہ بہت ہی نیک آدمی تہے اون کی اولاد کو بھی میں نے بانمازہ اور باغیرت متعلق دین پایا ہے لیکن اگر ان

بڑا گناہ کونسا ہے

میں ایسی کمزوریاں بھی ہوں جنکی طرف آپنے اشارہ فرمایا ہے ۔ تب بھی میں آپ کی نسبت ان کو غنیمت سمجھتا ہوں ۔ کیونکہ یہ

غداری اور بغاوت

کے اس بڑے گناہ سے بچے ہوئے ہیں جو فسق و فجور کی نسبت بہت زیادہ خدا کو ناراض کرنے والا ہے ۔ انہوں نے خدا کے مامور کو مان لیا ہے اور حتی الوسع اوس کے احکام کی پیروی کرتے ہیں آپ اس بات پر غور فرماویں اسکی مثال خود ظاہری دنیا میں موجود ہے ۔ آج اگر کوئی شخص زنا ۔ شراب اور چوری میں مبتلا ہوتا ہے تو گورنمنٹ اس کو سزا دیتی ہے مگر اس کی سزا ایسی سخت نہیں جیسی اس شخص کی ہے جو [illegible] وقت کی حکومت کا انکار کرتا ہے ۔ ایک شخص [illegible] باغی [illegible] سرکاری [illegible] اسکی [illegible] جرم نہ ہوگا ہو لیکن اگر کوئی شخص [illegible] بازار میں [illegible] ہو کر کہہ دے [illegible] فوراً [illegible] پھانسی بھیجا جاتا ہے جیسا کہ [illegible] بنگالیوں کا حال آپنے اخبار میں پڑھا ہوگا ۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو خدا کے ماموروں کا انکار کرتے ہیں ۔ خدا ان پر بہت ناراض ہے کیونکہ انہوں نے خدا کے فرستادہ کا انکار کیا ہے وہ جہنم میں گرائے جائینگے جو کالے پانی سے بدتر ہوگا کیونکہ وہ صرف کالا پانی نہیں بلکہ سخت گرم بھی ہوگا جس سے بدن جل جائینگے اس سے ڈرنا چاہئیے ۔ غرض اس سلسلہ کے مخالف جس گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں وہ بہت ہی سخت گناہ ہے۔

سوالات فروعی ہیں

اب پیشتر اس کے کہ میں آپ کے سوالات کا جواب لکھوں یہ ظاہر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپکے تمام سوالات فروعی ہیں اور اصولی رنگ میں آپنے کوئی امر پیش نہیں کیا انسان کو چاہئیے کہ اول اصول کو دیکھے اگر ان کے متعلق تشفی ہو جاوے تو فروعات کا اختلاف چنداں قابل توجہ نہیں ہوتا اس قسم کے اعتراض کہ فلاں حوالہ جو مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے اصل کتاب میں نہیں ملتا یہ ادنیٰ باتیں ہیں اور ایسے اعتراض کے سبب یہود و نصاریٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سخت ٹھوکر کھائی ہے اور اب تک گمراہی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں ۔ جیسے لفظ احمد والی پیشگوئی اور انجیل کی بعض کتابیں جن کا حوالہ اب توریت میں نہیں ملتا اور وہی بات جو کفار کیواسطے ٹھوکر کا موجب ہوئی ہے اسی کو آپ پکڑ بیٹھے ہیں ۔ یہ مناسب نہیں کیونکہ یہ راہ بہت خوفناک ہے اور اس میں سخت ہلاکت کا اندیشہ ہے ایسا ہی یہ اعتراض کہ مرزا صاحب نے ایک جگہ کچھ لکھا ہے اور دوسری جگہ کچھ لکھا ہے یہ بھی اپنی ہی سمجھ کی کمی ہے اور ایسے اعتراضات عیسائیوں نے بہت قرآن شریف پر اپنی نادانی سے پیش کر دئیے ہیں۔

اصولی باتیں

اگر آپ تلاش حق میں ہیں تو آپ سب سے اول حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کو دیکھیں کہ آیا وہ پاکیزہ اور مطابق شریعت ہے یا نہیں پھر ان کے اپنی صداقت کو دیکھیں کہ ہر ایک مذہب کا [illegible] انہیں توفیق عطا ہوئی ہے [illegible] کو نہیں ہوئی پھر جن لوگوں نے ان کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور ان کے تعلق میں پورے اترے ان کی حالت [illegible] کو دیکھیں ۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان پر جو کثیر التعداد الہامات نازل کئے ان کا پورا ہونا دیکھیں ۔ پھر اس نصرت کو دیکھیں جو خدا نے ان کے شامل حال کی کہ وہ [illegible] کے وقت اکیلا تہا اور خدا کی [illegible] کے وقت [illegible] تمام اس کے موجود تھے ۔ پھر خدا کی تائید اس بات میں دیکھیں کہ اس کی وفات پر یہ سلسلہ اسی طرح قائم ہے اور دن بدن ترقی کر رہا ہے پھر ان معارف اور حقائق کو دیکھیں جو خدا تعالیٰ کی کتاب کے انہوں نے بیان کئے اور باوجود چیلنج دینے کے کوئی مولوی صوفی اس قسم کے معارف نہ لکھ سکا ان تمام کی شاندار باتوں کے بعد اگر کوئی بات کسی کی سمجھ میں نہ آوے تو یہ تقویٰ کے برخلاف ہوگا کہ وہ انکار کرے بلکہ صبر سے کام لینا چاہئیے اور انکار میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئیے ۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے [illegible] کتاب اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

نبی کی شناخت

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ۔ یہ آیت بہت ہی قابل غور ہے ۔ اس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انبیاء کی شناخت ایسی ہی سہل ہے دور کی باریکیاں نکالنا جائز نہیں ہے ۔ انبیاء کے متعلق جو نشانات اور دلائل صداقت کے ہوتے ہیں ان میں کسی قدر اخفا اور غیب ہی رہ جاتا ہے کیونکہ بالکل غیب جس بات میں نہ ہو اس میں ثواب نہیں ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر نشانات پہلی کتابوں میں تہے وہ سب پورے ہو گئے لیکن بعض باتیں ان میں ہی یہودیوں کے واسطے ٹھوکر کا موجب ہو گئیں ۔ مثلاً توریت میں پیشگوئی تہی کہ وہ تم میں سے تمہارے بھائیوں میں سے ہوگا اس کے معنی ظاہر ہیں کہ یہود بنی اسرائیل تھے اور وہ نبی بنی اسمٰعیل میں سے ہونیوالا تہا ۔ یہود حضرت ابراہیم کی اولاد تھے اور بھائی تہے ۔ مگر یہود نے یہی سمجھا تہا کہ آنے والا نبی یہودیوں میں سے ہوگا اس واسطے باوجود تمام نشانات کے انہوں نے ٹھوکر کھائی ایسا ہی اس زمانہ میں حضرت اقدس مرزا صاحب کے مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کے متعلق جس قدر نشانات مثلاً کسوف خسوف ۔ ستاروں کا گرنا

کے مختلف فرقوں میں چند کے نام لیکر مسٹر متر نے یہ بیان کیا کہ گو یہ مذاہب ظاہر میں بڑے بڑے اختلاف رکھتے ہیں جن سے یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں ہمیشہ کے لئے تفرقہ اور اختلاف کا بیج موجود ہے مگر دراصل یہ سارے مذہب ایک ہی اصل کی مختلف شکلیں ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے اصل کی غلط فہمی کی وجہ سے اس پر ایسے اعتراض کرتے ہیں جو موجب رنجش اور فساد ہوتے ہیں بلکہ بعض تو اپنے ہی مذہب کی غلط فہمی کی وجہ سے دوسروں پر اعتراض کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ مسٹر متر نے یہ بیان کیا کہ اس کانفرنس یعنے مذہبی جلسہ کی اصلی غرض ایسی غلط فہمیوں کو دور کرنا تھا تاکہ ہم سب اپنے اپنے مذہبوں کو اور ایک دوسرے کے مذہب کو بہتر سمجھنے کے قابل ہو جاویں اور فساد بغض اور کینے درمیان سے اٹھ جاویں۔ اس کے بعد بابو صاحب نے یہ کہا کہ ایسے مذہبی جلسوں کے لئے ہندوستان سے بڑھ کر اور کوئی ملک موزوں نہیں ہے جہاں مختلف مذہبی فرقے ایک عادل اور بے تعصب گورنمنٹ کے ماتحت امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اپنے اپنے مذاہب کا وعظ کر رہے ہیں اور چونکہ کبھی کبھی مختلف مذہبی فرقوں کے باہمی اتحاد میں رخنہ اندازی ہو کر فساد کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے بھی ایسے جلسوں کا ہونا ضروری ہے اور ملک کے دور دراز حصوں نے جس طرح ڈیلیگیٹ بھیجکر اس جلسہ میں شمولیت اختیار کی ہے یہ امید دلاتی ہے کہ جس غرض کے لئے یہ جلسہ کیا گیا ہے وہ ایسے متواتر سالانہ جلسوں سے ضرور حاصل ہو کر رہے گی۔

مسٹر متر کی تقریر کے بعد مہاراجہ دربھنگہ نے جو اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تجویز کئے گئے تھے اپنی افتتاحی تقریر پڑھی اس تقریر میں مہاراجہ صاحب نے یہ بتلایا کہ اس قسم کی کانفرنسیں جو اغراض مذہبی کے لئے ہوں ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہیں ابتدا میں برہمن دوسرے لوگوں کو ایسی کانفرنسوں میں شامل ہونے کی اجازت نہ دیتے تھے مگر بدھ مذہب کے پھیلنے سے ہندو سوسائٹی میں ایک بڑا تغیر واقع ہوا۔ اور سب سے پہلا مذہبی کانفرنس جو باقاعدہ طور پر ہوا وہ تھا جو ۵۴۳ قبل مسیح میں بدھ مذہب کے پیروؤں نے بمقام راجگیر (بہار) کیا دوسرا کانفرنس انہوں نے ہی ایک سو سال بعد منعقد کیا اور تیسرا کانفرنس بدھ مذہب کا راجہ اشوک کے ماتحت ۲۰۵ قبل مسیح میں پٹنہ میں ہوا۔ چوتھا کانفرنس پہلی صدی عیسوی کے قریب جالندھر میں ہوا۔ ساتویں صدی عیسوی میں راجہ ہرش وردھن ہر پانچ سال بعد مذہبی کانفرنس کیا کرتا تھا۔ اسی طرح پر جین مت کے پیرو مذہبی کانفرنس کیا کرتے تھے جنہیں سب سے مشہور وہ کانفرنس ہے جو دوسری صدی عیسائی میں متھرا میں ہوا۔ شنکرا چارج اور اکبر شخص پہلے برہمن مصلحین تھے۔ جنہوں نے مذہبی کانفرنسوں کی ٹھیک طرح پر منعقد کئے جانیکی حمایت کی۔ اگرچہ ان کا مقصد مذہبی فتح کا حاصل کرنا تھا۔ مگر جو مذہبی کانفرنس وہ کرتے تھے ان میں اس وقت کے موجود سب مذاہب کے پیروں کو بلاتے تھے۔ پھر اکبر بادشاہ کے زمانے میں ہم مختلف مذاہب کے پیروؤں کی کانفرنسوں کا ذکر پاتے ہیں اور زمانہ حال میں شکاگو اور وینس میں مذاہب کے پارلیمنٹ منعقد ہوئے ہیں اور ایسے کانفرنس وقتاً فوقتاً یورپ کے دوسرے حصوں میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد مہاراجہ صاحب نے یہ بیان کیا کہ مذہب انسان کی فطرت میں مرکوز ہے۔ دنیا کے کسی حصہ میں چلے جاؤ۔ اور اعلےٰ سے اعلےٰ تہذیب یافتہ قوموں سے لیکر ادنے سے ادنے درجہ کے لوگوں کو دیکھ لو ایک اعلےٰ طاقت کی ہستی کو سب جگہ تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ سب مذاہب اس تلاش کو ظاہر کرتے ہیں جو انسان کی فطرت میں اپنے خالق حقیقی کے لئے رکھی گئی ہے اور سب کا مقصد یہی ہے کہ وہ خدا کو پائیں مگر خدا ان سب میں موجود ہے اور وہ ان تمام مذاہب کے ذریعے اپنے بندوں کو ایک ہی طرف بلا رہا ہے اگرچہ وہ وقت نزدیک نہ ہو لیکن سب کے سب انسان مختلف راہوں سے ایک ہی وسیع مذہب کی طرف حرکت کر رہے ہیں اور وہ مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سب کا مالک اور تمام انسان بھائی بھائی ہیں اسی صداقت پر انسانوں کو پہنچانے کے لئے ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں اس کے بعد پریزیڈنٹ نے سرسری طور پر بڑے بڑے مذاہب کا ذکر کیا اسی ذکر میں اسلام کے متعلق یہ کہا۔

" اسلام کا مفہوم یہ ہے کہ انسان صدق دل سے اپنے تئیں اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کا تابع ہو جاوے۔ جلیل الشان نبی عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام مسلمانوں کے لئے پانچ فرائض کا بجالانا ضروری قرار دیا ہے۔ اول یہ ایمان کہ خدا ایک ہے۔ دوسرے پانچ نمازوں کا ہر روز ادا کرنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے رمضان کے روزے رکھنا اس مذہب کا ایک ضروری عقیدہ ہے جسمیں انسان کو یہ تعلیم دیگئی ہے کہ ان کو اپنی زندگی مفید اور نیک کاموں میں صرف کرنی چاہیئے اور وقت کو لہو ولعب اور فضول کاموں میں ضائع نہ کرنا چاہیئے ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تمدن کے مختلف مراتب میں دولتمند گویا غریب آدمی کا قدرتی محافظ ہے اور غریب آدمی دولتمند کی میز پر بیٹھ سکتا ہے۔ مسلمان سوسائٹی میں امراء اور غرباء کے درمیان کینہ انگیز تفاوت اور امتیاز کہیں نہیں رکھا گیا اور کم سے کم چالیسواں حصہ مال کا غرباء کی امداد کے لئے دیا جاتا ہے یہ عظیم الشان مذہب اسلام کی خالص اور سچی تعلیم ہے۔"

دوسرے مذاہب اور ہندو مذہب کا ذکر کرنے کے بعد اور ڈیلیگیٹوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مہاراجہ صاحب نے اپنی تقریر کو ان الفاظ پر ختم کیا کہ "انجام کار ایک ہی مذہب رہ جائیگا جو خدا کی محبت اور انسان کی محبت کا اظہار ہوگا۔ خدا کرے کہ یہ مذاہب کی پارلیمنٹ دنیا کی تاریخ میں اس عظیم الشان دن کے لانے کا ذریعہ ہو" پریزیڈنٹ کی افتتاحی تقریر کے بعد جلسہ کی اصل کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے یہودی مذہب پر مضامین پڑھے گئے یہودی مذہب پر تین مضمون پروگرام میں درج تھے جن میں سے پہلا مضمون مسٹر اسحق اور دوسرا مسٹر کوہن نے پڑھا۔ مسٹر اسحق کا مضمون دلچسپ تھا نہ اس لئے کہ راقم مضمون نے یہودی مذہب کی اصل حقیقت کو پیش کیا بلکہ اس لئے کہ اس نے یہودی مذہب کی طرف وہ باتیں منسوب کیں جو آجکل تعلیمیافتہ گروہ میں عمدہ مذہب کی اچھی صفات سمجھی جاتی ہیں اس مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ یہودی مذہب کی بنا معجزات یا کسی مخفی امر پر نہ تھی بلکہ یہ ایک بین الثبوت قومی مذہب تھا۔ یہودی مذہب کا اصل الاصول یہ تھا کہ ایک قادر مقتدر ہستی خدا تعالےٰ پر ایمان لایا جاوے ایک ہی شریعت ہو اور سب انسان برابر ہوں۔ فاضل مضمون نویس نے سامعین کو یہ بھی یقین دلانے کی کوشش کی کہ یہودی مذہب کی سب سے بڑی کوشش اور اہم ترین مقاصد ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ خدا تعالےٰ کی ربوبیت عامہ کے نیچے تمام انسانوں کو عام صلح اور نیک اندیشی اور روشنی کے نیچے لاکر ایک ہی اخوت کے سلسلہ میں منسلک کیا جائے اس نے یہ بھی بیان کیا کہ اسلام اور عیسائی مذہب یہودی مذہب سے نکلے ہیں اور مسیح اور (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے یہودی مذہب کے تمام عمدہ باتوں کو اپنے مذہب میں لے لیا ہے۔ یہودی مذہب یا یہودی قوم کی ایک یہ بھی خوبی بیان کی گئی کہ گو وہ تین ہزار سال سے ہر طرف سے مار ہی کھاتے چلے آئے ہیں۔ اور خصوصاً عیسائیوں کے نیچے کئی صدیوں تک وہ سخت مظالم اور تکالیف اور اذیت کا نشانہ بنے رہے مگر ایں انہوں نے اپنی قومیت اور مذہب کو کھویا نہیں۔

یہودی مذہب کے بعد زردشتی مذہب، بدھ مذہب، جین مذہب اور برہمو مذہب پر مضامین پڑھے گئے۔ بدھ مذہب پر ایک پرچہ سوامی دھرم پال کا تھا۔ یہ سوامی صاحب امریکہ میں بھی ہو آئے ہیں۔ جب ان کے مضمون کی باری آئی تو بجائے اپنا مضمون سنانے کے انہوں نے ایک غیر متعلق لکچر دیا

شروع کردیا جس مین انند اور اطمینان قلب پرزور تہا پریزیڈنٹ نے اس موقعہ پر اخلاقی جرأت سے کام لے کر سوامی صاحب کو لکھا کہ اس طرح پر لکچر دینے کی اجازت نہین جو مضمون پہلے لکہا ہے وہ پڑہ کر سنایا جاوے۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہی لکچرار جو ابہی جوش وخروش سے اطمینان قلب کا وعظ کہہ رہا تہا صرف اتنی اور بالکل واجب بلکہ ضروری ہدائت پر ایسا گہبرایا کہ اس کے ہاتھ پاؤن کانپنے لگے اور منہ سے ایک لفظ بہی نہ نکل سکا اور اسی اضطراب کی حالت مین وہ اپنی جگہ پر آ بیٹھا اور مضمون نہ سنایا۔ مسٹر متر نے اسی موقعہ پر کھڑے ہو کر یہ ظاہر کیا کہ ہم نے کوئی ناواجب مطالبہ نہین کیا بلکہ یہ ضروری ہے کہ قواعد کی پابندی کی جاوے ورنہ ہر ایک شخص بجائے اصل مضمون کو پڑہنے کے جو جی مین آیا کہہ دیگا۔ اس کے بعد دوسرا مضمون شروع کیا گیا جس کے ختم ہونے کے بعد سوامی جی کے ایک دوست نے معذرت کر کے مضمون کے سنایا جانے کی اجازت چاہی چنانچہ وہ مضمون پڑہا گیا اس واقعہ کے ذکر کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ لفاظی اور چیز ہے اور حقیقت اور چیز بہت لوگ ہین جو اس زمانہ مین صرف لفظون سے لوگون کو خوش کرنا چاہتے ہین اور بہت ہین جو صرف لفظون سے خوش ہو جاتے ہین مگر اصل حقیقت موقعہ پر معلوم ہوتی ہے۔ بدہ مذہب خدا کی ہستی کے انکار مین دہریت تک پہونچگیا ہے۔ یہ الزام گوتم بدہ پر نہین کیونکہ اس کی قبولیت بتاتی ہے کہ وہ ایک راستباز آدمی تہا۔ مگر اس کے بعد بدہ مذہب نے یہ رنگ اختیار کر لیا ہے جس مین اللہ تعالےٰ کا انکار پایا جاتا ہے سو لفظ تو ان کے پاس بہت ہین مگر ان لفظون کے نیچے حقیقت کچھ نہین۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

دوسرے دن کی کارروائی بہی بارہ بجے شروع ہوئی پہلے دن کی کارروائی مین اس قدر امر اور قابل ذکر ہے کہ سوائے پہلے پرچہ کے جو یہودی مذہب پر پڑہا گیا اور جسکی طرف شائد اس لئے کہ پہلا پرچہ ہونے کی وجہ سے سامعین نے بہت توجہ کی باقی پرچے عموماً بے توجہی سے سنے گئے اور جب مضامین پڑہنے والون نے سامعین کی بے توجہی کو دیکھ کر بہی اپنے مضمون کو ختم نہ کیا تو یہ غیر مہذبانہ طرز اختیار کیگئی کہ تالیان پیٹ کر مضمون پڑہنے والے کو خاموش کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس بے توجہی کے وجوہات بہت سی معلوم ہوتی ہین۔ مگر سب سے بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ خود کانونشن کے لئے کوئی خاص مضمون تجویز نہین کیا گیا۔ جو لوگون کی دلچسپی کا باعث ہوتا۔ ایسے مذہبی مجمع کے لئے مناسب یہ تہا کہ ایک یا زیادہ سوال تجویز کئے جاتے اور ان کے جواب مختلف مذاہب کے حامیون سے طلب کئے جاتے اس سے سننے والون کو بہی ایک اشتیاق پیدا ہوتا اور لکھنے والے بہی زیادہ محتاط ہوتے اپنے فرقہ یا مذہب کے حالات عقائد وغیرہ کے متعلق مضمون لکہنا اور وہ بہی اس قدر کہ آدہ گہنٹہ مین سنایا جاسکے۔ اس مین لکہنے والون کے لئے بہی مشکلات تہین اور سننے والے بہی حیران تہے کہ عموماً وہی باتین ان مضامین مین پیش کی گئین جو روز سنتے تہے۔ میری رائے مین اس جلسہ کے مضامین مین زیادہ دلچسپی سامعین کی طرف سے نہ ہونے کی بڑی وجہ یہی تہی۔ توجہ کو ایک طرف لگانے کے لئے کوئی بات اس توجہ کے کہینچنے والی ضرور ہونی چاہیئے اور وہی ان مضامین مین موجود نہ تہی ایک شخص نے بدہ مذہب پر مضمون شروع کیا تو سوائے بدہ کے قصہ کے اور کوئی تذکرہ نہین ایسا ہی ہر ایک مضمون نہ نئی بات ... پہلا چار اختیار کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر مضامین مین ضروری دلچسپی پیدا نہ ہوسکی اور اکثا ہوئے ناظرین نے بعض وقت تنگ ہو کر اس طرح سے مضمون پڑہنے والے کو بند کرنے کی کوشش کی جس کا مین ... ذکر کیا ہے۔

دوسرے دن کی کارروائی کا ابتدا عیسائی مذہب سے ہوا۔ ... ناتہ سین بہادر کی تقریر کا خلاصہ جنہون نے اس دوسرے جلسہ کا افتتاح کیا یہ تہا کہ مذہبی کانونشن ایک ایسے وقت مین ہوا ہے جبکہ اس ملک کے لوگون کا قومی احساس از سر نو زندہ ہوا ہے مگر اس قومی سپرٹ مین نئی روح پیدا ہونے سے ہماری ذمہ داریان اور بہی بڑہ گئی ہین اور جو سوال اس وقت ہمارے سامنے پیش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی قومی زندگی کو کس راہ پر چلائین کہ اس کی ترقی صحیح اصول پر ہو۔ مذہب کے سوال کو قوم بنانے کے سوال سے بڑا بہاری تعلق ہے۔ اب تک ہمارا ایک پولٹیکل کانگریس اور کئی پولٹیکل کانفرنسین سال بسال ہوتی ہین اور ان کے ساتہ تمدنی کانفرنس ٹمپرنس کانفرنس اور ایسی کانفرنسین بہی ہوتی رہتی ہین۔ مگر ہمارے مذہب کا کیا حال ہے؟ کیا ایک مذہبی کانفرنس سب سے زیادہ ضروری امر نہین ہے؟ کیا اس سارے پولٹیکل کام نے جو اب تک ہم نے کیا ہے ہندو مسلمانون کے فسادون یا سنی شیعہ کے فسادون کا خاتمہ کر دیا ہے؟ لیکن اگر ہم مذہب کی طرف اس قدر توجہ کرتے تو مذہب کے ذریعہ سے ان فسادون کا خاتمہ ہوسکتا تہا۔ دوسری طرف دیکہو کہ مذہب کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے درمیان کس قسم کی بدیان پیدا ہوگئی ہین جن مشکلات مین سے ہندوستان اس وقت گذر رہا ہے وہ لامذہبی اور مذہب سے خالی تعلیم کا نتیجہ نہین تو اور کیا ہین؟ یہ انارکسٹ تحریک جو اس وقت ہمارے درمیان پیدا ہوگئی ہے لامذہبی کا نتیجہ نہین تو اور کیا ہے؟ پس ایک غور کرنے والا انسان آسانی سے دیکہ سکتا ہے کہ ایک ایسا مذہبی جلسہ جیسا ہم آج کر رہے ہین وہ ہر قسم کے جلسون اور تحریکون سے بہت بڑہ کر مفید ہے اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کی ہمین سب سے زیادہ ضرورت ہے تو وہ ایک مذہبی کانفرنس یا مذہبی کانونشن ہے .... یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ کلکتہ مین بہت ہی تہوڑی ایسی انسٹیٹیوشنین ہین جو مذہب کے لئے قائم کی گئی ہون .... یہ ایک یقینی بات ہے کہ آئندہ چند ہی سالون مین ہم ہندوستان مین ایک مذہبی تجدید کی خوش کرنے والی آواز سنین گے۔ ہمین اپنے سامنے ایک نئے زمانہ کا آغاز نظر آتا ہے۔"

اس افتتاحی تقریر کے بعد پادری ہربرٹ اینڈرسن نے اپنا مضمون عیسائی مذہب پر پڑہا۔ ابتدا مین پادری صاحب نے یہ بیان کیا کہ عیسائی مذہب کی بنیاد چند تاریخی واقعات پر ہے اس تاریخی منبع سے نکل کر عیسائی مذہب خدا کی وحی پر مبنی ہونے کا دعوے کرتا ہے اور اس مین اصولی طور پر ایک مقدس اور اپنے آپ کو ظاہر کرنے والے خدا کو ماننا پڑتا ہے اور یہ ایک کفارہ کا مذہب ہے۔ کفارہ کو بیان کرنے کے بعد پادری صاحب نے فرمایا کہ اگر تاریخی طور پر عیسائی مذہب کی ترقی کو دیکھا جاوے۔ تو معلوم ہوگا کہ اس مذہب نے دنیا مین بغیر تلوار کی مدد کے استحکام حاصل کیا۔ اور ابتدائی صدیون مین باوجود حکومت کی مخالفت اور ایذیت کے یہ مذہب ترقی کرتا رہا اس مذہب مین کبہی کوئی دنیوی کشش نہین ہوئی (اسکی صداقت پر پادری صاحبان کے مذہب پہیلانے کے موجودہ طریق کافی گواہ ہین) اس مذہب نے جن ملکون مین قدم رکہا وہان کے سول انسٹیٹیوشنون مین کوئی دخل نہین دیا اور نہ ہی ان کی رسوم اور رواجون کو چہیڑا۔ بشرطیکہ ان مین بت پرستی نہ ہو یا خلاف اخلاق ... اس مذہب کی حقیقت بیان کرتے ہوئے پادری صاحب نے یہ کہا کہ عیسائی مذہب کے متعلق یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ انسانی فطرت کے مخفی گہرائیون سے پیدا ہوا ہے۔ نہ ہی یہ کوئی زندگی کا فلسفہ ہے اور نہ ہی کوئی علمی سلسلہ ہے بلکہ اس کا دعوے یہ ہے کہ اپنے بانی کی ذات مین یہ مجسم صداقت ہے۔ عیسائی مذہب کے بانی کا ذکر کرتے ہوئے پادری صاحب

نے فرمایا کہ یسوع مسیح کی خدائی ان کے نزدیک نہ عقلی رنگ میں اور
نہ اخلاقی رنگ میں کوئی مشکل پیش کرتی ہے ان کا واہمہ اس بات
پر حیران نہیں ہوتا کہ خدا اس قابل ہو گیا کہ انسانی زندگی میں گھر بنا لے
خواہ اور لوگوں کو یہ بات کیسی ہی ناقابل تسلیم معلوم ہو مگر ان کے نزدیک
یہ ایک اظہر من الشمس بات ہے کہ ان لوگوں سے زخمی شدہ پاؤں
[illegible] کہ اے میرے آقا اے میرے خداوند۔
[illegible] یہ بیان کیا کہ عیسائی مذہب میثاق
[illegible] کی ضرورت اور گناہوں سے نجات
[illegible] کو حاصل کرنا ہر ایک انسان کے اس عقیدہ پر
[illegible] خیال کرتا ہے۔
اس مضمون [illegible]
[illegible]
[illegible] عیسائی مذہب کے بعد اسلام پر مضامین تھے۔ پہلا مضمون
مولوی مرزا ابوالفضل صاحب کا [illegible] مولوی خدا بخش صاحب کا تیسرا
وہ [illegible] نے لکھا تھا [illegible] مضمون انگریزی زبان میں تھا
[illegible] مولوی [illegible] امین الدین احمد صاحب کا جو بنگالی زبان میں تھا
[illegible] پڑھے جانے والے تھے اور وقت صرف ساڑھے
چار گھنٹہ تھا [illegible] تقریریں ختم ہو گئیں
صاحبان کے مضامین قریب ساڑھے چار بجے کے ختم ہوئے اس کے
بعد آدھ گھنٹہ کا وقفہ تھا گویا باقی دس مضامین کے لئے صرف [illegible]
[illegible] باقی [illegible] اس لئے منتظم کمیٹی نے باقی مضامین
پڑھنے والوں سے درخواست کی کہ وہ وقت مقررہ میں نصف گھنٹہ
سے ہی [illegible] کوشش کریں اور چونکہ سارے پرچے
جلسہ کی رپورٹ میں مکمل چھپ جائیں گے اس لئے اگر خلاصہ کے طور پر
جلسہ میں سنا دیئے جاویں۔ تو سب صاحبان کو تھوڑا تھوڑا وقت مل
سکتا ہے۔ آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد اسلام پر مضامین شروع
ہوئے جن میں سے سب سے پہلا پرچہ مولوی مرزا ابوالفضل کا تھا
یہ صاحب کلکتہ کے ہی رہنے والے ہیں انہوں نے اپنے پرچے کے
بہت سے مضمون کو چھوڑ کر تھوڑا تھوڑا متفرق مقامات سے سنایا خلاصہ
اس مضمون کا یہ تھا بلکہ آپ کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ اس سچے مذہب
کو ازسرِ نو دنیا میں قائم کرنے آئے ہیں جو پیغمبروں کے ذریعہ سے
اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قائم کیا تھا اور کہ جو جو غلطیاں ان مذہبوں
میں داخل ہو گئی ہیں ان کو دور کر کے سچے مذہب کو پھر زندہ کرنے
آئے ہیں اسلام نے فرقہ بندی اور مذہب کے اختلاف کی وجہ سے
لوگوں میں کچھ فرق نہیں کیا بلکہ اسکی تعلیم نہایت وسیع اصول پر مبنی ہے
اور اس نے یہ تعلیم دی ہے کہ سب لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں پس ہر
ایک مذہب کے لوگوں سے معاملات کرنا یا ان سے تعلقات پیدا
کرنا اور ان میں شادی کرنا ان باتوں سے اسلام نے روکا نہیں بلکہ
خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالانکہ آپ بت پرستی کے سخت
خلاف تھے اپنی تین لڑکیوں کا نکاح بت پرستوں سے ہی کیا تھا اگرچہ اسلام
کے ابتدائی تکلیف کے دنوں میں اس کا نتیجہ اچھا ثابت نہ ہوا لیکن اور
بت پرستوں کے گھروں میں بھی مسلمان بیبیاں تھیں اور ان کے
نکاح آنحضرت نے اسی طرح جائز قرار دیئے۔ جیسے کہ مسلمان مردوں
کی مشرک عورتوں کے ساتھ یہ وہ عملی اخوت کی تعلیم تھی جس
میں نہ کسی قوم کا اور نہ کسی فرقہ کا کوئی خیال درمیان میں حائل
تھا اس کے بعد یہ بیان کیا گیا کہ تمدنی اصلاحات کے متعلق اسلام نے
کیا پہلا [illegible] اور [illegible] ان اصلاحات کا ذکر کیا
[illegible] بیان کیا کہ اسلام نے عورتوں کے
[illegible] اسلام نے عورتوں کی عزت
[illegible] اور تمدنی زندگی میں
[illegible] کم نہیں رکھا گیا اسکی بیاہی ہوئی
زندگی نہایت خوشگوار تھی [illegible] اسلام کی تعلیم کے متعلق ذاتی
معاہدہ ہی نہیں۔ نہ ہی [illegible] ایسا جوڑا تھا جس کو توڑنا فریقین
کی مرضی پر منحصر ہو۔ بلکہ یہ ایک خدا کا قائم کردہ سلسلہ تھا ایک بالغ
عورت کو یہ اجازت تھی کہ وہ اپنے ولی کی مرضی کے بغیر اپنے
اختیار سے کسی سے نکاح کرے یا نہ کرے تعدد ازدواج
لونڈیوں کا گھر میں رکھنا، طلاق اور پردہ ان میں سے کوئی بھی
اسلام کی تعلیم میں شامل نہیں۔

اس مضمون کے بعد مولوی خدا بخش صاحب نے اپنا
مضمون اسلام پر پڑھا۔ اس کے بعد چار پرچے کے پڑھے جانے کی
باری آئی اس وقت کوئی ساڑھے تین بجے کا وقت ہو چکا تھا
اور سامعین بھی تھکے ہوئے تھے۔ دوسری طرف اسلام پر دو
مضمون پڑھے جا چکے تھے اور اس لئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب
اسلام پر کسی اور پرچہ کو دلچسپی سے نہ سنا جائیگا۔ اسی حال میں
میرے مکرم دوست خواجہ کمال الدین صاحب مضمون سنانے کے لئے
اٹھے اور سب سے پہلے آپ نے باواز بلند کلمہ شہادت ادا کیا اس کے بعد
آپ نے یہ بیان کیا کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے منتظم کمیٹی کی طرف سے
مجھے یہ ہدایت ہوئی ہے کہ مضمون کو مختصر کر کے سناؤں مگر ایسے
وقت میں اختصار تو میں نہیں کر سکتا ہاں کمیٹی کے حکم کی تعمیل
میں یہ کر سکتا ہوں کہ بعض ٹکڑے اس مضمون کے آپ لوگوں کو
سنا دوں اور بعض چھوڑ دوں جن کو آپ بعد میں چھپی ہوئی رپورٹ
میں پڑھ سکتے ہیں پھر آپ نے یہ بیان کیا کہ اخوت اور نیکی کی
تعلیم تمام مذاہب میں مشترک ہے اور اصل موضوع اس جلسہ کے
مضامین کا یہ ہے کہ ہر ایک مذہب اور فرقہ اپنی خاص تعلیمات
کا ذکر کرے یہ اس بات کے سمجھانے کے لئے تھا کہ جتنے پرچے
اب تک ہو چکے تھے ان میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ ہمارے
مذہب میں نیکی اور اخوت کی تعلیم ہے حالانکہ اس بات سے کوئی
شخص انکار نہیں کر سکتا۔ ہر ایک مذہب میں نیکی کی تعلیم موجود
ہے اس تمہیدی ریمارک کے بعد خواجہ صاحب نے مضمون سنانا
شروع کیا۔ میں اس وقت اونچی ڈائیس پر بیٹھا ہوا تھا جہاں سے
تمام سامعین کو دیکھ سکتا تھا اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے
خاص تصرف کو دیکھ رہا تھا۔ سامعین میں صرف [illegible] کے چند
مسلمان تھے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے [illegible]
چکا تھا۔ اسلام پر دو [illegible] لوگ [illegible]
[illegible] یہ دو مضمون سنے گئے تھے اس [illegible]
[illegible] مذہب [illegible] مضمون سننے کے لئے [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا تصرف [illegible] کہ سامعین
گویا کسی کشش کے نیچے لائے گئے ہیں [illegible]
لکچر کے وقت بھی ادھر اُدھر کی آواز نہیں [illegible]
اس مضمون کے پڑھا جانے کے [illegible] گویا ایک [illegible]
ہوتی تھی اور سوائے لکچرار کی آواز کے اور کوئی آواز سنائی
نہ دیتی تھی۔ سارے مضمون کے اثنا میں میں نے بغور
مطالعہ کیا مگر ایک شخص نے بھی دوسرے سے کلام نہیں کی
ان موقعہ موقعہ پر لوگ خوشی سے چیئرز دیتے تھے اور [illegible]
کو دیکھ کر ہمارے بعض دوست جو اس وقت ہال میں موجود
تھے اور کلکتہ کی جماعت کے تمام دوست آج اسی جگہ حاضر
تھے کہ [illegible] سجدے میں گر گئے اور کسی کی پرواہ نہیں
کی۔ اس مضمون کا خلاصہ دینا میں اس لئے ضروری نہیں سمجھتا
کہ یہ سارا عنقریب انگریزی میں ہی شائع ہو جائیگا۔ چونکہ مضمون
کے بہت سے حصے چھوڑ دیئے گئے تھے اس لئے قریباً بیس منٹ
میں مضمون ختم ہو گیا۔ سامعین کی یہ حالت تھی کہ وہ اس
بات کے لئے ہرگز تیار نہ تھے کہ یہ مضمون اس قدر جلدی ختم
ہو۔ وہ ابھی بھوکے ہی تھے کہ ان کے سامنے سے دستر خوان
اٹھا لیا گیا چنانچہ اس کا اظہار بہت سے نوجوان بنگالی ہندو
نے لکچر کے خاتمہ پر کیا اور ہم سے کہا کہ ہمیں بہت ہی افسوس
ہے کہ آپ کا مضمون تمام و کمال نہ پڑھا گیا اور ہمیں سخت
رنج ہے کہ آپ کا وقت کیوں کم کیا گیا ہم ابھی بہت کچھ سننے
کے مشتاق تھے۔ غرض کہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کے
خاص فضل و نصرت اور تائید سے یہ مضمون اس عظیم الشان
جلسہ میں سنایا گیا۔ جب خواجہ صاحب مضمون ختم کرنے
کے بعد واپس آ رہے تھے۔ تو ڈائیس پر جس قدر ڈیلیگیٹ

بیٹھے تھے۔ اور جہاں جہاں سے خواجہ صاحب گذرتے تھے وہ سب انکو مبارکباد دیتے تھے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جلسہ کے تین دنوں میں کسی [illegible] مضمون سنانے والے کے متعلق نہیں ہوتی۔ ابھی مضمون سنائے ہوئے دس پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے۔ اور دوسرے مضمون سنائے جارہے تھے کہ منتظم کمیٹی کے سکرٹری ہمارے پاس ایک رقعہ لائے اور یہ دریافت کیا کہ آپ کتنے دن اور یہاں ٹھیر سکتے ہیں یہ رقعہ مسٹر متر پریزیڈنٹ منتظم کمیٹی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس میں انہوں نے سکرٹری کو یہ لکھا تھا۔ [illegible] بالعمل۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی سے [illegible] یہ کہا جاوے کہ وہ کسی اور جگہ پر مثلاً ودیکانند سوسائٹی میں لیکچر دیں"۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے سکرٹری مذکور نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہم کتنے دن اور ٹھیر سکتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے ان کو کہا کہ ہم زیادہ سے زیادہ ۱۲۔ اپریل تک یہاں ٹھیر سکتے ہیں اور ۱۲۔ اپریل کی شام کو یہاں سے ہمارا روانہ ہوجانا ضروری ہے۔ اس جواب پر مسٹر متر اور ان کے معاونین نے یہ کہا کہ ۱۱۔ اپریل کی شام کو تو کانونشن ختم ہوگی اور صرف ایک دن کا وقفہ لیکچر کے اشتہار اور اس کے متعلقہ ضروری انتظاموں کے لئے کافی نہیں ہے پھر انہوں نے یہ کہلا بھیجا کہ آپ لوگ پھر کسی دوسرے وقت پر فرصت نکالکر آویں اور یہاں کئی لیکچر دیں کیونکہ بہت لوگ آپکے سننے کے مشتاق ہیں۔

اثنائے مضمون میں ایک جگہ پیغام صلح کا بھی ذکر آیا تھا اور اسی موقعہ پر جناب خواجہ صاحب نے یہ کہدیا تھا کہ اس رسالہ کی چند انگریزی کاپیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔ لکچر کے بعد جو لوگ چاہیں لے سکتے ہیں چنانچہ تین چار سو رسالہ دست بدست تقسیم ہوگیا مگر اتنے بڑے جلسہ میں اتنی کاپیوں سے کیا ہوسکتا تھا۔ بہت لوگ مانگتے رہے مگر کوئی کاپی باقی نہ رہی تھی اس مضمون کے بعد بنگالی زبان میں مولوی [illegible] احمد صاحب کا مضمون سنایا گیا۔ پھر سکھ مذہب تھیوسوفی اور ویدو دھرم پر مضامین سنائے گئے لیکن چونکہ بعض لوگ جن کے نام پروگرام میں درج تھے۔ جلسہ میں حاضر نہ ہوسکے۔ اس لئے قریب ساڑھے پانچ بجے آج کی کارروائی ختم ہوئی۔

جلسہ برخاست ہوتے پر مسٹر متر نے بڑی خوشی سے میرے پاس آکر یہ کہا کہ آپ کا پرچہ بہت اعلیٰ درجہ کا تھا ایک یوروپین صاحب نے جو جلسہ میں حاضر تھے خواجہ صاحب سے کہا کہ میں یہ سنکر بہت خوش ہوا کہ آپنے عیسائی مذہب کا خاتمہ کر دیا اور اگر کوئی صداقت مجھے آپکے مذہب سے مل سکے تو میں اسے لینے کے لئے تیار ہوں بنگالی نوجوان رستہ میں ہم سے ملتے تھے اور بڑی خوشی حال دریافت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم آپکے سلسلہ کے حالات سننے کے مشتاق ہیں وہ یہ بھی تعجب سے کہتے تھے کہ اسلام کی تعلیم ایسی عجیب ہے کہ تمام مسلمان اس کا کیا نقشہ پیش کر رہے ہیں رات کو بنگلہ کوٹھی پر ڈیلیگیشنوں کی کمیٹی ہوئی جسمیں تین اور خواجہ صاحب بھی کمیٹی میں فیصلہ کیا گیا کہ یہ مذہبی جلسہ سال بسال ہوا بعد سال دسمبر یا جنوری میں مدراس یا بمبئی میں جلسہ ہوا ایک مستقل کمیٹی اس جلسہ کے انتظام کیلئے تجویز کی گئی جس میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ممبر مقرر ہوئے اس کمیٹی میں مہاراجہ دربھنگہ سے ملاقات ہونے پر مہاراجہ صاحب نے ہمارے مضمون کا خوشی سے ذکر کیا اور کہا کہ آپنے نہایت پاکیزہ الفاظ میں اپنے مضمون کو ادا کیا اور یہ خواہش ظاہر کی اور اور بھی بہت سے لوگوں نے اثنائے قیام کلکتہ میں یہی خواہش ظاہر کی کہ ہماری طرف سے کچھ اور لیکچر سلسلہ کے متعلق ان مضامین پر ہوں جن کا ذکر مضمون میں تھا اس لئے پہلے یہ ارادہ کیا گیا تھا کہ ماہ مئی کے اخیر میں چند لیکچروں کا انتظام کیا جاوے۔ مگر چونکہ گرمیوں کے موسم میں کلکتہ جیسے مقام میں اجتماع میں بہت دقتیں ہوتی ہیں اس لئے مزید غور کرکے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اخیر اکتوبر یا نومبر میں چند لیکچروں کا کلکتہ میں انتظام کیا جاوے اور خواجہ صاحب کے ساتھ بعض اور دوست بھی جائیں۔ پیغام صلح کلکتہ میں بہت ہی قبولیت کی نظر سے دیکھا گیا اور پنجاب کے اہل ہنود کے خلاف جنہوں نے ایسے عجیب پیغام کو بھی تنگدلی سے سنا کلکتہ کے لوگوں نے بہت فراخدلی سے پیغام صلح کو پڑھا اور اسپر خوشی ظاہر کی اور بظاہر وہ لوگ اس پیغام کو قبول کرنے کیلئے تیار نظر آتے تھے امید ہے کہ ہماری طرف سے کافی تحریک ہونے پر حضرت مسیح موعودؑ کا وہ مبارک منشاء پورا ہو جاویگا جو پیغام صلح میں آپکے مدنظر تھا۔

تیسرے دن کا اجلاس اس مذہبی جلسہ کا حسب معمول بارہ بجے شروع ہوا اور ہندو مذہب کے مختلف فرقوں پر مضامین پڑھے گئے۔ آج ہی آریہ سماج پر بھی ایک مضمون تھا مگر جو صاحب اس مضمون کے پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ دو چار منٹ میں سوامی دیانند کے مختصر حالات بیان کرکے پرچے کو میز پر رکھدیا ان کے ساتھ ہی انکی اس کارروائی سے حیران تھے۔ دشنو ازم پر [illegible] بھارتی نے مضمون پڑھنا تھا مگر انہوں نے بھی بجائے مضمون پڑھنے کے ایک لکچر بت پرستی پر دیا جس میں یہ کہا کہ سب انسان بت پرست ہی ہوتے ہیں کوئی ایک قسم کی بت پرستی کرتا ہے کوئی دوسری قسم کی اور ہمیں اپنی بت پرستی پر بہت فخر ہے کیونکہ جب تک محبوب چیز کے بت کا تصور دل میں نہ لایا جاوے کمال محبت حاصل نہیں ہوسکتا اور جس بت پرستی نے ایسے ہندو پیدا کردئے ہیں جیسے آج اس ہال میں موجود ہیں اس بت پرستی پر جسقدر ناز کیا جاوے بجا ہے۔

ان تین دنوں کے اجلاسوں کے ساتھ مذہبی کانونشن کا اس سال کے لئے خاتمہ ہوا جہاں تک میں دیکھتا ہوں اس مذہبی جلسہ میں جو کامیابی اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو عطا کی وہ [illegible] والی کامیابی کی طرح ہے گو جو مضمون اس جلسہ میں پڑھا گیا وہ اس مقدس دل سے نہ نکلا تھا جو اللہ تعالیٰ کی وحی کا سرچشمہ تھا بلکہ آپکے بعض خیالات اور مضامین کو مختصر طور پر آپکے ایک ادنیٰ خادم نے اپنے الفاظ میں جمع کیا تھا۔ گو اس کے پڑھے جانے کیوقت وہ [illegible] امام ہمچو دعا مانگنے کے لئے موجود نہ تھا اور گو اس کی کامیابی کی پیش از وقت خبر دینے والا کوئی نہ تھا بلکہ ایک تذبذب کی حالت میں ہم لوگ لاہور سے روانہ ہوئے تھے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے قدم جمانا چاہتا ہے اور گو ہمارا وہ پیارا امام اٹھایا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرتوں اور تائیدات کو نہیں روکا اسی لئے الٰہی تصرف نے اس مضمون میں بھی قبولیت پیدا کردی تاکہ اس کے خادم خدا تعالیٰ کے ان تصرفات اور نصرتوں اور تائیدات کو دیکھکر اپنے کام میں اور بھی زیادہ ہمت اور جوش سے لگ جاویں جلسہ مہوتسو میں اور پھر اس جلسہ میں اس قسم کی کھلی کھلی کامیابی بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک دلیل ہے کیونکہ آپ کسی بناوٹ سے اپنی باتوں کو پیش نہ کرتے تھے بلکہ آپکی باتیں سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل۔ کا مصداق تھیں آپ صدق دل سے یہ بات چاہتے تھے کہ مختلف مذاہب جمع ہوکر اپنی اپنی خوبیوں کو پیش کریں تاکہ طالبان حق کیلئے سچے مذہب کی شناخت کا راہ کھل جائے تعصب میں مبتلا لوگوں نے آپکی راہ میں بہت سی روکیں ڈالنی چاہیں اور ڈالیں مگر اللہ تعالیٰ نے آپکے سب ارادوں کو آپکی زندگی میں بھی پورا کیا اور اب آپکے وصال کے بعد بھی پورا کرکے دکھا رہا ہے وہ مذہبی جلسہ جس کیلئے آپکے دل میں تڑپ تھی تاکہ لوگ آپکی باتوں کو سن سکیں وہ گو قادیان میں نہ ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے اسباب پیدا کردئے اور آپکے منشاء کو جسطرح ۹۶ء میں پورا کرکے دکھایا اسی طرح آج بارہ سال بعد پھر اسی منشاء کو پورا کرکے دکھا دیا مگر کوشش تمر کرد بکوشید ای جوانان تا بدین قوت شود پیدا۔ اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے میں ان احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس سلسلہ کے ادنیٰ خادموں کیلئے تکلیف اٹھائی سب سے پہلے قابل شکریہ کلکتہ کی مختصر مگر پر ہمت جماعت ہے اس جماعت کے سکرٹری شیخ غلام نبی صاحب ہیں انہوں نے اور ان کے دیگر احباب نے جنمیں حکیم محمد عمر صاحب فیروزپوری بھی ہیں جو آجکل کلکتہ میں مقیم ہیں بہت ہی اخلاص اور محبت سے خدمت کی اور ہر ایک تکلیف کو راحت سمجھ کر کام کیا۔ شیخ غلام نبی کیلئے احباب دعا بھی کریں کیونکہ وہ آجکل کسیقدر مالی ابتلاء کے نیچے ہیں جماعت کٹک نے بہت اصرار کیا کہ ہم لوگ انکی خدمت میں بھی حاضر ہوں اور ایسا ہی جماعت مونگھیر نے جہاں سے نہ صرف متواتر خطوط اور تاریں ہی آئیں بلکہ انہوں نے پہلے سید ارادت حسین صاحب کو اور پھر ایک خاص آدمی بھی اسی غرض کے لئے بھیجا مگر افسوس ہے کہ فرصت نہ ہونے کی وجہ سے ہم کہیں نہ جاسکے اگر پہلے سے یہ اطلاع ہوتی تو ایسا انتظام ہوسکتا تھا کہ ہم ان احباب کی خدمت میں حاضر ہوکر خوشی حاصل کرتے۔ امید ہے کہ کسی دوسرے موقعہ پر جب کلکتہ جانا ہوا تو انشاء اللہ ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بھی وقت نکل سکیگا۔ انبالہ میں جاتے ہوئے شہر اور چھاؤنی کی جماعتیں اور منشی [illegible] صاحب اور بابو عبد الرحمان صاحب سٹیشن پر تشریف لائے اور واپسی پر ٹھیرنے کیلئے اصرار کیا اور لودیانہ سے منشی محمد شفیع صاحب نے تار دی کہ واپسی پر وہاں ٹھیریں مگر ان تمام مخلص احباب سے عذر خواہی ہی کرنی پڑی انبالہ شہر اور چھاونی کے دوست واپسی پر بھی سٹیشن پر تھے لودیانہ کے سب دوست بھی سٹیشن پر تھے اور وہاں صرف گاڑی بدلنے کیلئے خاکسار راقم کو بھی دو گھنٹہ کیلئے ٹھیرنا پڑا تھا۔ بنارس میں مولوی الٰہی بخش صاحب کو خط لکھا گیا تھا مگر وہ کسی وجہ سے سٹیشن پر تشریف نہ لاسکے کلکتہ میں منشی انوار حسین خان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جن کے صاحبزادہ [illegible] وہیں ملازم ہیں اثنائے کلام میں منشی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنے لڑکوں کو کہا کہ اگر تم قادیان میں پڑھو گے تو میں خرچ دونگا ورنہ نہیں دونگا چنانچہ ان کے دونوں صاحبزادے

[illegible]

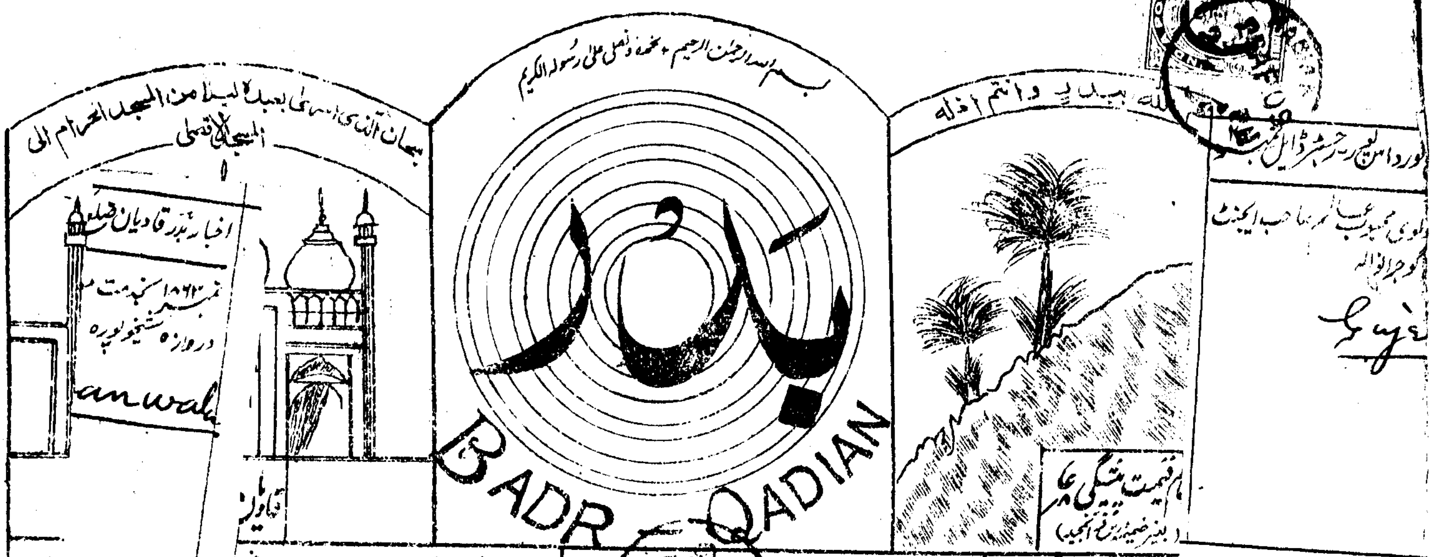

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارِ قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی بہ عرضِ دار الامان بینی

مورخہ ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء مطابق ۱۹ بساکہ سنہ ۱۹۶۵

جلد ۸

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ اڈیٹر

(نمبر ۵)

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۷ - ۲۲ - اپریل)

نامۂ منظوم

لودہی ننگل میں جناب مولوی نور احمد صاحب نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پرانا منظوم خط دکھایا جو حضرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یہ خط ۱۸۷۲ء کا لکھا ہوا ہے جس کو اب سینتیس ۳۷ سال گذرتے ہیں اس خط کے لکھنے کا سبب مولویصاحب نے یہ سنایا کہ ان کے والد مولوی اللہ دتا صاحب کو ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے صاحبزادگان کو تعلیم دینے کے واسطے ملازم رکھا تھا اور بعض اسباب ایسے ہوئے کہ مولویصاحب چند روز وہاں رہ کر واپس چلے آئے قادیان کے ایام میں مولوی صاحب کا حضرت اقدس کے ساتھ بعض مسائل دینی پر مباحثہ ہوا تھا اسی کے متعلق مولوی صاحب نے واپسی پر حضرت کی خدمت میں ایک منظوم خط لکھا تھا یہ جواب نظم میں حضرت نے فوراً لکھ دیا تھا اس نظم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت تھی اور آنحضرت کی زندگی کے آپ کس قدر قائل تھے کیونکہ اس زندہ کے فیضان کو آپ اپنے دل میں ہر وقت محسوس کر رہے تھے مولوی نور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ اونہوں نے یہ نظم مجھے دیدی کیونکہ اس جگہ فرصت نہ تھی کہ میں اس کو نقل کر سکتا۔ کپور تھلہ میں پہونچ کر میں نے برادرم مکرم معظم منشی ظفر احمد صاحب کے سپرد کیا کہ اسکو خوشخط نقل کر دیں جیسے کاتب آسانی سے لکھ سکے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس نظم میں کل ۹۹ شعر ہیں اصل نظم بعد نقل رجسٹری کرا کے بخدمت مولویصاحب کپورتھلہ سے واپس کی گئی ہے کیونکہ وہ اس کو بطور تبرک اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

حیات النبیؐ

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہودؑ کا ایک بہت پرانا نامۂ منظوم جو کہ آپ نے ایک دوست کو ۱۸۷۲ء میں لکھا تھا جس کو اب ۳۷ سال ہوئے ہیں اس کے دستیاب ہونے کا مفصل ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس آں خداوند یکتائے را
بہر لحظہ امیدیاری ازوست
جہاں جملہ یک صنعت آبادِ دست
رسولِ خدا پر تو از نورِ اوست
ہماں سرور و سید و نور جہان
بشر کے بُدے از ملک نیکتر
دلش ہست نورانی و سرمدی
کسے کش بود مصطفےٰ رہنما

بہر وجہ عالم آرائے را
بہر حالتے دستداری ازوست
خنک نیک بختے کہ دریاد اوست
ہمہ خیر ازیں مقدور اوست
محمدؐ کزو بست نقش جہان
نہ بودے اگر جانِ محمدؐ بشر
بتابد درو فرۂ ایزدی
سر بخت او باشد اندر سما

پُر از یاد او ہست جان و دلم
ازو سے سلامم تو او شفیق
کہ بادہ نجستہ کردی زدو در
چنان نظم و نثرش کہ انشائاں
صفاء چنان اند آں جشن بشیر
ظہوری گر آگہ شدے زاں صفا
چنان در سخن صنعتِ بند بست
تو گفتی سر برے است صنعت اساس
نسبے بخو آں بود خوسید او
سخن را ازاں گونہ آراستہ
سخن کو نمو دست در معدن
سخن نام دریافت زاں نامہ
سخن آں چناں باید و استوار
خموشی بہ از گفتن ایں چنیں
سخن معدن دُرّ و سیم خلاست
سخن گرچہ باشد چو لولو بہنر
سخن تا ستے ہست با اعتدال
چو گفتار باشد بلیغ و اتم

کجواب اندر اندیشہ ہم نگسلم
کرم گسترو مہرہ و ہمہ طریق
فرستادہ تو نامہ ہیچو حورے
ندیدم بعمر خود اندر جہاں
کہ حاسد بہ بلند و داں نیکو نظیر
نشستے پس زانوئی اختفا
کہ تندگہ راہ صد شکست
مرصع زیاقوت و مرجان و ماس
ہمہ مطلع صرف آں خد یا دنر
کجے آید از پیر و نو خاستہ
بہ مضمے رسانید الفاظ سخن
زہر پیچگی ہا ئے آں خاستہ
چہ حاصل سخن گفتن نابکار
کہ لب ہا نہ جنبانند از آذریت
اگر نیک دانی رہیں کیمیاست
گذارید نش نیز خواہد ہنر
فصاحت چہ خود بنا گوش و خال
اثر ہا کند در دلے لاجرم

نوٹ ملا ان ہر دو شعروں میں کاغذ کے بوسیدہ ہو کر پھٹ جانے کے سبب پہلے دو دو لفظ معلوم نہ تھے منشی ظفر احمد صاحب نے نقل کے وقت سیاق و سباق کے مطابق یہ الفاظ لکھ دیئے ہیں۔

(کتبہ محمد ...)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپ کر شائع ہوا)

وگر منطقے مہمل است وخراب
زبان گرچہ بحرے بود موجزن
کسے کو ندارد دو قوتے تمام
بحمد اللہ کان مشفق پر سداد
عجب ذوق میداشت آن روز چند
کجا شد دریغ آں زمانِ وصال
پستم ازآں جز خیالے نماند
درین گوشہ چون یا دیاران کنیم
دل خود بدنیا چہ بندد کسے
چو فرق است در روز و شب جز کہ آں
دعا ... دعا پیش حق گسترم
بمکتوب اگر کن شاد کام
وگر آنچہ تحریر کرد آن رفیق
کہ از بحث دین زان نکردیم یاد
من آن نیستم کز ره بغض و کین
ترا ناحق این بدگمانی فتاد
بغمخوارئیت گویم اے نیکمرد
کہ از کار بہ زندگی ... نبی
جہاں جملہ مردہ فتادست و زار
چنین است ثابت بقول سروش
اگر در ہوا ہمچو مرغان پری
وگر ز آتش آئی سلامت برون
اگر منکری از حیات رسول
خدائش چو خواندہ گواہ جہان
اگر منکر او خبر وا ... شتے
بہر معنیش خطاب از خدااست
اگر یکدمے گم شود آفتاب
خردمند نیکو منش طبع پاست
چو بیند سخن راز حق پروری
مشو عاشق زشت روئی نہار
مکافات دارد ہمہ کاروبار
زمین از زراعت ہمی داشتن
زہے دولت من کہ فضل مجید
زمن نیکتر آں کہ بعد از خبر

چو خواب پریشان رود بے حساب
طلاقت نگیرد بجز علم و فن
چہ طورش سیاقت[1] بود در کلام
درین جملہ اوصاف یکتا فتاد
کہ بودیم در خدمت ارجمند
کجا شد چنان خرم آن ماہ و سال
ازآن جام مے یک سفالے نماند
دو دیدہ چو ابر بہاران کنیم
کہ ایام الفت ندارد بسے
فتد خاک بر فرق این روزگار
کہ چہرت نماید بفضل و کرم
خط و نامہ با ما چرا شد حرام
کرم گسترد و مہربان و شفیق
کہ خوف ملال تو در دل فتاد
برنجم ز تحریک در بحث دین
درون کسے بدگمان ہم مباش
نماند بہ غمخوار دل رنجہ کرد
نشان است بر موت دلہا جلی
یکے زندہ او ہست از کردگار
اگر راز معنی نیابی خموش
وگر بر سر آب ہا بگذری
وگر خاک را زر کنی از فسون
سراسر زیان است و کار فضول
چرا اوفتد عاقل از غائبان
بجان دانشش نیز نگذاشتے
ورنہ از این پس گمانہا چراست
شود عالم از تیرگی ہا خراب
نماید سرا ز آنچہ حق و بجاست
وگر در سخن کم کند داوری
وگر خوب گم گردد از روزگار
تو خار و خسک تا توانی مکار
بہ از تخم خار و خسک کاشتن
مرا اندرین اعتقاد آفرید
نیارد بدل اعتقاد دگر

زبان را کنندش زہاں ہر تن
بدنیا ہمہ نوع سعد و زیان
توان از سخن مایۂ یافتن
ہم از گفتگو ہائے آں بود
چسان گفتہ من بفہمی تمام
اگر جاہلے سر بتابد زپند
شدے از تو دارم عجب اے اخی
رشیدے معظم کہ دارد جہان
چہ چیز از تو او را حجاب است و بند
مشو غرہ برگفتۂ یاوہ کسے
زہر ناخلفے بہرہ گیر است جان
قدم زن بہ تقلید اہل کمال
میانہ گزین باش و با اعتدال
دو چشم کسے چون سلامت بود
بچیزی بباید نظر جست داشت
چو صوف صفا در دل آمیختند
دو چیز است جویان دنیا و دین
خدا راست آن بندگان کرام
بدنبال چیزے چرا ننگرند
از آں ہست در گفتگو ہائے شان
در او شان بہ اظہار ہر خیر و شر
بگفتن اگر چہ خدا نیستند
کسے راکہ او ظل یزدان بود
بروش ازاں سوگر آمد کتاب
ولیکن بباید کتابے تمام
ز عہدے کہ کردم نگردم گہے
مگر کاسمانے دگر گونہ کار
چہ گویم ز تدریس اطفال حال
معلم متیسر شود بہر کس
کجا آں قناعت گزین اوستاد
بکوشیم و انجام کار آں بود
قناعت ز دنیا منش حرص و آز
طمع عہد ہائے گران بگسلد
بجوید از حرص کثرت بمال
دریغا ندانند این مردمان
زمانہ بسا بیذق آہستہ راند
بنظم این قدر ماجرائے برفت

کہ دور از ادب باشد و سوء ظن
با غضب ... از مہر زبان
مقرب شدن پایۂ یافتن
کہ در گفتنش خطرۂ جان بود
چسان ... اندر درات این کلام
عجب نیست گو خود بہ جہل است بند
کہ فرزانہ باشی و نادان شوی
چراغ ... بگویند عیان
چہ دیوار ... کشیدہ بلند
کہ عقل ... دارد بسے
بعقل ... باش پیر و جوان
کہ خود او فتد ناگہان در ضلال
کہ یکسو روی باشد از اختلال
بیک چشم دیدن ندامت بود
دو دیدہ معطل نباید گذاشت
مدار از سواد عیون بختند
دل روشن و دیدۂ دوربین
کہ از بہر شان ... صبح و شام
ہیولے بدنبال خود مے کشند
چکد نور وحدت ز روہائے شان
نہادست حق خاصیت ...
نہ از خدا ہم جدا نیستند
قیاسش بخود جہل و طغیان بود
ازین سو بزودی بخرم جواب
کہ باشد محیط ہمہ ... ام
اگر دم رباید صبا زین سرے
فراز آید از گردش روزگار
کہ دائم دل از حال شان پر ملال
ولیکن بزد مشکل این است و بس
کہ براند کسے آمد از اتحاد
کہ آں خواہش ... یزدان بود
ہمہ جا نگاہ شد و طمع باز
ز دلدار پیوند جان بگسلد
ازان خود فتد اندران احتمال
کہ آہستگی ہم رساند بر آں
کہ ناگاہ بر جائے فرزین نشاند
بپوشی گر از من خطا گر برفت

کہ من بندۂ ناکس و کہترم
بود چشم احرار از عیب پاک
نہ گوہر شناسم نہ با گوہرم
اگر جاہلے عیب بیند چہ باک

الراقم - بندہ آثم غلام احمد عفی اللہ عنہ
۲ ستمبر ۱۸۷۶ء

بیبیوں کے حقوق

بیان کرنے کرتے ہیں حیران ہوں ۔ کوئی خطبہ ایسا بیان نہیں کیا جس میں عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہو ۔
۲ - شریعت نے مرد کے لئے عدت ہی نہیں رکھی اور عورتوں کے لئے کسی مصلحت سے عدت رکھی ہے مگر بعض مرد بھی نادانی سے روٹھ بیٹھتے ہیں ۔
۳ - اللہ تعالے نے عورت مرد کے لئے بڑی نعمت بنائی ہے ۔ "ولہن مثل الذی علیہن" کا خیال رکھو ۔ ہمارے گھر میں دور دور سے عورتیں آتی ہیں اور مردوں کی بد سلوکیوں کی عجیب عجیب شکائتیں بیان کرتی ہیں ۔
۴ - میرے دل کو اس سے بہت صدمہ پہونچتا ہے عورتیں مردوں کے لئے بہت بہت تکلیفیں اٹھاتی ہیں ۔ ایک حمل کی تکلیف ہی کیا تھوڑی تکلیف ہے پھر اولاد کی پرورش اور بھی مشکل ہے میں تو ایک بچے کو دس منٹ بھی نہیں رکھ سکتا ۔ اور اگر روتا ہو تو پھر تو بالکل نہیں رکھ سکتا ۔ مگر دیکھو وہ کس محبت سے اسے چھاتی سے لگائے رکھتی ہے ۔ اور پھر پال پوس کے جب بڑا ہوتا ہے تو بیٹا مرد کا کہلاتا ہے ۔ عورتوں کی بہت قدر کرو ۔ (ارشاد امیر)

نعوذ باللہ من شرور انفسنا

شرور نفس بھی بہت خطرناک ہیں بعض لوگ شریعت کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ صرف اس لئے نازل ہوئی تا ثابت ہو کہ انسان کیسا عاجز ہے اور اس دھوکہ وہ شیطانی خیال سے شریعت پر عمل کرنے سے محروم رہتے ہیں ۔
وہ شریعت کو ایک پابندی سمجھ کر چھوڑتے ہیں ۔ مگر خود ان کے اپنے خود ساختہ قوانین کی پابندیاں ہیں کہ وہ اگر جمع کی جائیں تو شریعت سے جوگنی بن جائیں ۔ پھر ایک شر نفس یہ ہے کہ انسان نیکی کرتا ہے مگر ساتھ ہی گھمنڈ آجاتا ہے وہی نیکی وبال جان بن جاتی ہے پھر اسی طرح اکل مال بالباطل کے کئی طریق ہیں صرف چوری کا مال ہی حرام نہیں ہے ان سب باتوں سے محض خشیتہ اللہ ہی بچا سکتی ہے (")

العزیز بٹالہ - علمی ادبی ماہوار رسالہ سالانہ چندہ ... ہر آدھ ماہ ... کو کئی قسم کے انعام تقسیم ہوتے ہیں ۔ مینیجر العزیز بٹالہ ۔ گورداس پور

[1] اگر لفظ سیاق میں جیم کے معنے روانگی کے ہیں شاید جائز ہو تو بہتر ہے ورنہ لیاقت (ظفر احمد)

کلام امیر المؤمنین

عقل اور مذہب یہ سوال اُٹھایا گیا ہے کہ عقل ونقل باہم متخالف ہوں توکس کو مقدم کریں اگر کہو عقل ۔ تو پھر عقلاء کے مذہب کی کیا ضرورت ہے اور اگر کہو کہ نقل ۔ تو پھر نقل کے نوحہ ہوا ہم اس وقت ہوسکتے ہیں جب عقلمند ہوں ۔ اب جب عقل ہی بیکار ٹھہری تو نقل کا کیا اعتبار ۔ سید احمد ۔ امام رازی ۔ غزالی اس طرف گئے ہیں ۔ کہ نقل مقدم ہے جہاں عقل کے خلاف ہو وہاں نقل کی تاویل کرینگے چنانچہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے ہیں ۔ شیخ ابن تیمیہ نے ۴ جلد کتاب اس مضمون پر لکھی ہے وہ کہتے ہیں یہ سوال سرے سے ہی غلط ہے عقل صحیح اور نقل صریح کبھی آپس میں متعارض نہیں ہوسکتے ۔ ایک چشمہ سے دو چیزیں نکلیں اور پھر آپس میں ایک دوسرے کا نقیض ہوں ۔ یہ غلط بات ہے ۔

مکتوبات امیر المؤمنین

جناب حکیم مکرم معظم

مکرمت نامہ کو پڑھ کر مجھے دیر تک تعجب رہا ۔ کہ ایک حکیم ہو ۔ محمد ہو صدیق ہو ایسا بے جا تعصب کا بھرا ہوا سوال کرے سوال کے متعلق مجھے جو تعجب ہوا وہ بے جا نہیں تعجب کے اسباب ہیں

ایک دائیں سے بائیں کو لکھنا مسلمانوں کا ایجاد ہی نہیں مسلمانوں سے پہلے عربی زبان اور توریت دائیں سے بائیں کو لکھی جاتی ہے ۔

دوم کانوی بھی دائیں سے بائیں کو لکھی جاتی ہے ۔

سوم ۔ فطرۃً اگر دیکھا جاوے تو دھکا دینے وقت ہاتھ کو آگے کیا جاتا ہے نہ کہ پیچھے ہٹایا جاتا ہے اگر ہندی طرز ۔۔ قدرتی ہوتا تو بائیں ہاتھ سے شروع ہوتا ۔ خاکسار اس وقت جس عہدے پر ہے وہ گدا بادشاہ است کا معاملہ ہے ۔ اس سے آپ میری حضوری کا اندازہ لگا سکتے ہیں ۔

سیدی مکرم حضرت نواب صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے حکم سے خانصاحب محمد نیاز علی خان صاحب سوداگر امرتسر نے مجھے آپکی تصنیف کے تمام رسائل نصف قیمت پر جیسے وہ لکھتے ہیں بھیجدیئے ہیں ۔ میں نے ان کو پڑھا ہے اور بہت ہی غنیمت یقین کیا ہے اور بہت کا لفظ اس لئے کہ ایک امیر کی قلم سے ان کا نکلنا ملک کی خوش قسمتی کا نشان ہے والحمد للہ رب العالمین

ان رسائل میں جنابنے بھی خواہان قوم میں جو دو لوگوں کا نام لیا ہے انکی فہرست حضور نے لیکچر ششم ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ میں کی ہے فضلائے فیض رسان زمانہ حال کا عنوان دیا ہے اسے دیکھکر میرے دل پر عجیب اثر ہوا کہ ان لوگوں نے مخالفان اسلام کے سامنے کیا کام کیا ۔ پھر خدام والا مقام نے گلدستہ منافع میں صفحہ ۴۹ علماء اسلام کے عنوان سے جو کچھ ارقام فرمایا ہے اس کا فقرہ مرقومہ صفحہ ۶۰ پیرہ دو ہمارے علماء پیرزادہ اور ہمارے رؤسا ربتاویں ۔ آہ درد دل سے آپ نے ملامت کی ہے مگر بے ادبی معاف ! علماء نے جو کام کیا ہے اسے یا تو جناب کو ملازمان نے اطلاع نہیں دی کہ مولوی رحمۃ اللہ ۔ مولوی آل حسن کو اظہار حق ۔ اعجاز عیسوی ۔ استفسار ۔ پیغام محمدی ۔ دافع التلبیسات ۔

مولوی محمد علی کان پوری کی اور تفسیر القرآن سہسرانی کی عیسائیوں کے مقابل اور آخر اس خاکسار نور الدین کی کتاب فصل الخطاب دو جلد ابطال الوہیت مسیح مسیحی لوگوں کے مقابل اور مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب اور آپکے رسائل تمام دنیا کے مذاہب باطلہ کے مقابل اور خاکسار کی کتاب نور الدین آریہ کے مقابل اور تصدیق براہین احمدیہ ۔۔ اور سب کے خاتمہ پر اسی کتابیں عربی فارسی اردو ۔ تصنیف مرزا غلام احمد صاحب قادیان تمام مذاہب کے سامنے اور بہت سی رطب و یابس کے خیال پر ہیں آپکے رسائل طلب کیلئے آپنے ان کا ذکر حقارت کے رنگ میں بھی نفرمایا ۔ پھر اسلام کا جہاز کس طرح اور اسکے ذریعہ ساحل پر پہنچو جب آپ جیسے امیر ابن امیر کو فضلاء زمانہ حال میں انتخاب کے وقت ایک محدود علیگڈھ کی جماعت سے اونچی نگاہ تو جہ کرنے کا کام نہیں پڑا ۔ آہ ! آہ !! آہ !!!

پھر گلدستہ علوم کے صفحہ ۳۹ میں ایک نظم حضور نے لکھی ہے وہ غالباً تحفہ نصائح سے لی ہے گو نام نہیں آیا ۔ آخری مصرعہ مرقومہ جناب یہ ہے ۔ ذلیخہ مینی کو دے کے + ذ ۔ یکھو دختر خوبتر

قابل غور ہے حضور اسلام میں " یغضوا من ابصارہم " ہو وہاں نظر ڈالے کے دو نظر بدختر ۔ خصوصاً دختر خوب بلکہ دختر خوبتر کیا ممکن ہے اور کیا کوئی ایسی تعلیم کو قرآن کریم اور حدیث صحیح یا اقوال ائمہ اربعہ یا ائمہ تصوف سے دکھا سکتا ہے ۔ حاشا وکلا ۔ بہرحال یہ سب کتابیں خاکسار کے پاس ہیں آپ اگر چاہیں تو عاریتاً یا قیمتاً میسر ہو سکتی ہیں ۔ مخلص نور الدین

نوائے محمود

(مرزا محمود احمد صاحب)

میاں صاحب کا طائر خیال جب اوج سخن پر پرواز کر رہا ہو اسکے سمجھنے کے لئے معمولی رسم ورواج کی عینک کافی نہیں ہمارے دوست ایسی نظموں کو تصوف کے رنگ میں ڈوبا ہوا خیال کریں ۔

آؤ محمود ذرا حال پریشاں کر دیں
اور اس پردے میں دشمن کو پشیماں کر دیں

خنجر ناز پہ ہم جان کو قرباں کر دیں
اور لوگوں کے لئے راستہ آساں کر دیں

کھینچ کر پردہ رخ یار کو عریاں کر دیں
وہ ہمیں کرتے ہیں ہم ان کو پشیماں کر دیں

وہ کہیں ہم کہ گدا گر کو سلیماں کر دیں
وہ کریں کام کہ شیطان مسلماں کر دیں

پہلے ان آرزوؤں کا کوئی ساماں کر دیں
دل میں اس پھر شہ خوباں کو مہماں کر دیں

ایک ہی وقت میں چھپتے نہیں سورج اور چاند
یا تو رخسار کو یا ابرو کو عریاں کر دیں

آج بے طرح چڑھی آتی ہے لعل لب پہ شو
ان سے کہدو کہ وہ زلفوں کو پریشاں کر دیں

آدمی ہوکے تڑپتا ہوں چکوروں کیطرح
کبھی بے پردہ اگر وہ رخ تاباں کر دیں

اک دفعہ دیکھ چکے موسیٰ تو پردہ کیسا
ان سے کہدو کہ وہ اب چہرے کو عریاں کر دیں

دل میں آتا ہے کہ دل بیچدیں دلدار کے پاس
اور پھر جان کو ہم ہدیۂ جاناں کر دیں

وہ کریں دم کہ مسیحا کو بھی حیرت ہو جائے
شیر قالیں کو ہم شیر نیستاں کر دیں

صدائے بشیر

(مرزا بشیر احمد صاحب)

اپنا غمخوار مجھکو جان اے دوست
میرا کہنا کبھی تو مان لے دوست

درد دل جو کہو نگا جو میں کہوں
لغو اس کو کبھی نہ جان او دوست

دل کو دنیا سے مت لگا تو دل
چند روزہ ہے یہ جہان اے دوست

پھول جتنے تو چن سکے چن لے
ہر اُجڑنے کو بوستان اے دوست

رکھ تو یاد خدا کہ پیری میں
تجھ کو رکھیگی یہ جوان اے دوست

گر خدا کیطرف جھکے گا تو تو
وہ بھی خود ہوگا مہربان او دوست

اس سے نکلیں گے بے بہا موتی
ایسی اسلام کی ہے کان او دوست

زہر قاتل ہے ایک بدظنی
ہو کبھی بھی نہ بدگمان اے دوست

گالیاں سن کے ایسا ہو خاموش
گویا موںہہ میں نہیں زبان اے دوست

دین تو ہوا ہے غافل کیوں
اس پہ لگتا نہیں لگان اے دوست

کرلے جو کچھہ کہ ہو سکے تجھ سے
تیرے سر پر ہے امتحان اے دوست

دین سے جو تجھے کرے غافل
کہنا ۔۔۔ اس کا کبھی نہ مان اے دوست

ایڈیٹوریل

حج کعبہ آریہ مسافر لکھتا ہے بلا کسی وجہ موجب کے کعبہ کو اس قدر شرف کیوں بخشا گیا (۲) خدا جبکہ محیط کل ہے تو پھر اس کا گھر کہاں اور سکونت کیسی۔ (۳) آریہ ورت میں کیا نقص دیکھا جو ملک عرب میں پسند آیا۔

کعبہ کو بیت اللہ جو کہا جاتا ہے تو اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات اسمیں مقید ہے بلکہ وہ تو تمام کائنات کے دیار الورا عرش برین کا صاحب ہے، مگر یہ مقام اس کی تجلیات کا خصوصیت سے مظہر ہو کیونکہ یہیں توحید کا پودہ لگا۔ اور بڑھتے بڑھتے فرعہا فی السماء تک پہونچا اور ہم آج تک دیکھتے ہیں۔ کہ تؤتی اکلہا کل حین۔ بس اس واسطے یہ مرجع خلائق ہو کیونکہ یہ شعائر اللہ سے ہو اس کے دیکھنے سے اللہ کی مقتدرانہ ہستی کا علم الیقین بلکہ عین الیقین حاصل ہوتا ہو۔ اسے بلا وجہ یہ شرف نہیں بخشا گیا بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہو۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا و ھدی للعلمین فیہ آیات بینات۔ یہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے خالص خدائے یگانہ کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔ یہ خیر و برکت اور تمام مخلوقات کے لئے ہدایت کا موجب ہو اور اس میں اس کی قدرت نمائیوں کے کئی ایک کھلے کھلے نشان ہیں۔ چنانچہ ایک ان میں سے یہ ہے کہ من دخلہ کان آمنا۔ یہ پیشگوئی اب تک پوری ہوتی چلی آئی ہے یہاں تک کہ وہ دجال کے فتنوں سے بھی محفوظ ہے۔ پھر جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس۔ کعبہ ایک عزت کا گھر ہے کسی مقام کو معزز ٹھہرا لینا ایک معمولی بات ہے، اور اسمیں رسومات کا قائم کر لینا بھی کچھ تعجب کی بات نہیں مگر شروع سے انتہا تک معزز و مکرم رہنا اور مرجع خلائق بن جانا اور رسومات مذہبی کا ادا ہوتے رہنا کسی بشر کے حیطۂ قدرت میں نہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی معبد بنے مگر آخر نیست و نابود ہوئے یا مخالفوں سے مفتوح ہو گئے اور اپنے پرستاروں کے لئے امن نہ رہے چنانچہ روم کا آیا صوفیا۔ آذر کا آتشکدہ۔ یونان کا پیراسون۔ افریقہ کا بیت المقدس خود تمہارے ہند میں سومنات۔ جگناتھ۔ کاشی۔ متھرا۔ گیا۔ امرناتھ۔ اس کی مثالیں موجود ہیں یہ امتیاز و شرف صرف کعبہ ہی کو حاصل ہو کہ وہ امن کا گھر ہے کسی غیر قوم کا مفتوح نہیں اور رسومات مذہبی برابر ادا ہوتی چلی آتی ہیں اور پھر اس سے بڑھکر یہ کہ ان سب باتوں کی پیشگوئی کیجا چکی ہے کیا اب بھی یہ سوال حل نہیں ہوا کہ کعبہ کو شرف کیوں بخشا گیا۔ پھر آپ فرماتے ہیں آریہ ورت میں کیا نقص دیکھا خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اس لئے۔ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ فرما کر بتلا دیا کہ اپنی رحمت سے ہر ایک کو نوازا ہے جہاں زیادہ خشک سالی ہو وہاں بارش کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے آریہ ورت کو بھی اپنے ایک نبی سے جو تمام انبیاء سابقین کے کمالات کا مظہر تھا اور اپنے ایک مقام سے جو لوگوں کی نظر میں ایک کوردہ تھا ممتاز و مشرف کیا۔ مجھے بتلایئے کہ آپ لوگوں نے اسکی کیا قدر کی۔

ارکان دین محمدی پھر آپ اسلامی اصولوں پر آئے ہیں آپ خدا کی گواہی دینا ایک معمولی بات سمجھتے ہیں مگر ذرا یہ تو فرمایئے کہ اگر "یہ معمولی بات" تھی اور "یہ ایسی بات ہے کہ اس سے کوئی منکر نہیں ہو سکتا" تو پھر ہند میں سات کروڑ دیوتاؤں کے پجاری اور ایسے بے وقوف بت پرست کہ انسان کا کوئی عضو بھی اپنی پرستش سے خالی نہیں چھوڑا کس دنیا کے رہنے والے ہیں۔ بہتر تھا کہ آپ ذرا اپنے گریبان میں موہنہ ڈال کر دیکھ لیتے اسلام کے صدقے میں اگر آپ لوگوں کو توحید کی طرف توجہ ہوئی ہے تو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تھا ابھی تو آپ لوگ اس درس گاہ توحید کے ابجد خواں ہیں۔ مسلمان جس خدا کو مانتے ہیں وہ تمام قسم کے نقصوں اور عیبوں سے منزہ اور ہر طرح کی خوبیوں اور کمالات کا جامع ہے ابھی اس تک آپ پہونچے نہیں آپ تو ابھی ایک ایسے خدا کے قائل ہیں جو ایک کمہار سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جس کی ازلیت میں مادہ و روح بھی شریک ہیں اور وہ ان دونوں کا محتاج ہے وہ ایک جج کیطرح بہت سے قوانین کا پابند ہے بلکہ ایک دائرہ سے بھی کم اختیار رکھتا ہو کیونکہ کسی گنہگار کی توبہ نہیں قبول کر سکتا وہ روحوں کا ذخیرہ ختم ہو جانے کیوجہ سے اس ظلم پر مجبور ہے۔ کہ پھر نیکوں کو اسی دار المحن میں بھیجدے۔

دوم۔ سیدنا و مولانا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول خدا تسلیم کرنا۔ آپ کو اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا میں کہتا ہوں کیا یہ ثبوت کم ہے کہ اس اعلیٰ درجہ کی توحید کو سکھانے والا یہی مبارک وجود تھا یہ کہنا کہ قرآن ایک ملک کے رہنے والوں کی تسکین نہیں کر سکتا۔ واقعات کے خلاف ہو اسلام سے خدا کی زمین کا کوئی علاقہ خالی نہیں ہاں آپ کا وید ہند کی چار دیواری میں مقید ہے اور یہاں بھی اسکے جاننے والے انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں وہ بھی بقول آپکے چند سالوں سے۔

سوم۔ نماز۔ جسمیں آپ تشدد در تضیع اوقات۔ ہرج در معاش کے سوا کچھ نہیں پاتے۔ کیا چوبیس گھنٹہ میں سوا گھنٹہ بھی مختلف اوقات میں خدا کی عبادت کے لئے مخصوص نہیں ہو سکتا۔ کب کسی مسلمان نے آپ سے کبھی شکائت کی ہے کیا سند پہلے بھی زیادہ وقت اس میں خرچ ہوتا ہے کیا ایسے بزرگان اسلام سے آپ واقف نہیں۔ جو بیتون لربہم سجدا و قیاما کے مصداق ہیں۔ اے نادان آریہ! اگر تو ذرا بھی اس لذت سے آشنا ہوتا۔ جو نماز میں ہے تو یہ فقرہ کبھی نہ بولتا بلکہ کہتا کہ سارا دن نماز ہی پڑھتے رہیں۔ انسان نماز پڑھنے سے ذلیل و خوار ہوتا ہے اور وجہ معاش پیدا کرنے سے قاصر رہتا ہے یا معزز و مکرم بنکر شہنشاہ جہان بن جاتا ہے اس کا تجربہ تمہاری قوم کو زمانہ کرا چکا ہے۔ ابھی تک تو اس کے حسد کے داغ تمہارے سینوں میں ہیں وہ آبلے اب بھی گاہے گاہے پھوٹ کر اپنے فاسد مادے کو نکالتے اور مقدس مقامات کو گندہ کرتے رہتے ہیں۔ تم آج کل مسلمانوں کی حالت پیش کرتے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ ان میں سے کتنے نماز پڑھتے ہیں باایں ہمہ وہ تم لوگوں سے کس بات میں ہیٹے ہیں

چہارم۔ زکوٰۃ۔ اسپر اعتراض کرتے ہو اور خود چندہ چندہ پکارتے شرم نہیں آتی۔ صاحب نصاب کی قید مانتے ہو۔ مصرف جانتے ہو۔ پھر اس کا چالیسواں حصہ سال میں ایک دفعہ دینا بے جا قرار دیتے ہو اور خود دسواں حصہ بلکہ سب کا سب مال لیتے ہو ایک طرف "صاحب نصاب" دوسری طرف "تنگدست و محتاج" ہو جائے۔ اجتماع ضدین؟ بندۂ خدا کچھ تو سوچ جب وہ تنگدست ہو گیا صاحب نصاب نہ رہا تو اس پر زکوٰۃ کب رہی اگر مسلمان زکوٰۃ باقاعدہ دیتے رہتے۔ تو دنیا میں ایک مسلمان بھی بھیک مانگتا نظر نہ آتا۔

پنجم۔ حج۔ جس کی نسبت میں پہلے لکھ چکا ہوں یہ کیسا سفید جھوٹ اور سیاہ افترا ہے۔ کہ "آنحضرت نے اپنی اولاد کی گذر اوقات کے لئے یہ قانون جاری کیا"۔ کیا تم اس کا تاریخی ثبوت دے سکتے ہو؟ کوئی پتھر ایسا نہیں جسکی پوجا مسلمان کرتے ہوں۔ اذکار حج میں کسی پتھر کا نام تک نہیں آتا۔ حجر اسود تو ایک پیشگوئی کی یادگار میں تصویری زبان ہے یہ تمہارے پتھروں کیطرح نہیں جو استنجا کے کام بھی نہیں آ سکتے۔

ششم۔ روزہ۔ جسے آپ اپنے مذہب میں ورت موجود ہونے کے باوجود "فلسفیانہ و طبی قاعدہ سے دیکھتے ہیں۔ تو سوائے مضر ہونے کے کچھ نہیں پاتے"۔ اسکی فلاسفی پر میں ایک مضمون بدر میں لکھ چکا ہوں اسے ملاحظہ فرمادیں اس میں پورا ایک مہینہ اور وہ بھی چاند کے حساب اور بجائے کھانا کم کر دینے کے حکم کے کھانے کے اوقات میں ذرا فاصلہ ڈالدینے کی حکمت بتلائی گئی ہے اور خوب سمجھایا ہے کہ ملکیت کو بہیمیت پر غالب کرنے کے لئے تو روزہ بہت ضروری ہے کسی شکم پرست مویشی کو اس کی شکائت ہو تو ہو مگر معاشات کے دلدادوں کے لئے تو روزہ خضر راہ ہے اور صبر و استقلال اور خدا کی نافرمانی سے بچنے کی مشق کرانیوالا بلا اشتباہ کیونکہ انسان جب محض حکم الٰہی سے حلال چیز سے رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے حرام سے نہ رکے۔ اس سے خرچ بڑھتے نہیں گھٹتے ہیں۔ ہیضہ نہیں ہوتا بلکہ معدہ کا فعل درست ہوتا ہے اور مفسد رطوبتیں خشک ہو

ہو جاتی ہین۔

یہ سب احکام قرآن سے ثابت ہین جس نے اپنے الہامی ہونے کا خود دعوے کیا اور ساتھ ہی دلیل بھی دی۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ اور ساتھ ہی پیشگوئی کی کہ ولن تفعلوا تم ایسا ہرگز نہ کرسکوگے۔

پس اے آریہ! اگر تم مین کچھ قوت ہے، تو تم بھی قرآن کی ایک سورۃ کی مثل کوئی سورۃ دکھاؤ۔

امیر المومنین کی ڈاک

مخدومی صادق کی طفیل جب سے اس خدمت کا فخر اس عاجز کو حاصل ہوا دو تین باتین ایسی ہین جن سے مین ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہون ایک تو مین نے خدا تعالے کی اس نصرت کو دیکھا ہے جو اس سلسلہ کے شامل حال ہے باوجود اس بات کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ واعظ کام نہین کر رہے اب وہ اشتہار اور کتابین بھی خلیفۃ المسیح کی طرف سے شائع نہین ہورہین جو مسیح الثقلین کے وقت مین ہوتین مگر پھر بھی کوئی دن خالی نہین جاتا۔ جب مین دو چار بعض اوقات سات آٹھ نئے بیعت کرنے والون کی درخواستین نہین پڑھتا ایک مومن کے لئے اس مین بہت سے نشان ہین۔

دوسرا امر جو مین قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ کئی درخواستین اس مضمون کی آتی ہین ہم مسیح موعود کی کتب کے دیکھنے کے مشتاق ہین۔ امیر المومنین بعض اوقات اپنی گرہ سے کوئی نہ کوئی کتاب ایسے لوگون کو بھیجدیتے ہین مگر مین اس ثواب مین دوسرون کو بھی شریک کرنا چاہتا ہون اس لئے اطلاع دیتا ہون کہ میرے پاس ایسے کئی نام محفوظ ہین جو طالب حق ہین اور اس سلسلہ کی کتابین دیکھنا چاہتے ہین۔ ذی استطاعت اصحاب مجھ سے پتے دریافت کرکے انکو کتابین بھجوائین اگر ایک شخص بھی ہدایت پا جاوے تو کتنا بڑا اجر اس بھائی کو ملیگا جو ذریعہ ہدایت ہوا میری اس التجا کو معمولی نہ سمجھا جائے اگر اس کے متعلق ایک فنڈ کھول دیا جاوے تو بہت ہی بہتر

مین صدر انجمن احمدیہ کی توجہ بھی اس طرف منعطف کرنا چاہتا ہون اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ ایسے رسالے تالیف کئے جاوین جن مین مسیح کی تعلیم اور ان کے دعاوی کے دلائل یکجا جمع ہون۔ کیونکہ اس زمانے کے اکثر لوگ اتنی فرصت نہین رکھتے کہ وہ مختلف کتابین پڑھ کر اور خرید کر کسی صحیح نتیجہ پر پہونچ سکین۔ تیسرا امر یہ قابل گذارش ہے کہ بعض لوگ تو ایسے ہین جو ہر روز یا ایک دن کے ناغہ سے خط لکھتے ہین مگر ایسے بھی ہین جو صرف اسیوقت خط لکھنا اپنا فرض خیال کرتے ہین جب کبھی کسی مصیبت مین گرفتار ہو جائین حالانکہ شاخ اگر سرسبز رہنا چاہتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ جڑ سے تعلق رکھے۔ خط ہمیشہ مختصر ہونا چاہیئے اور اگر احباب جوابی کارڈ بھیجنے کی عادت ڈال لین تو بیت المال کے دس پندرہ ماہوار کسی اور مفید کام پر صرف ہوسکین۔

وطن اور وکیل

یہ بات تو پہلے ہی مشہور ہے کہ وطن اپنے وطن مین بے وطن ہے ہندوستان مین رہ کر قسطنطنیہ کے خواب دیکھتا ہے اس سند کو اب ان ظلالئی لکیرون سے مزین کرلینا چاہیئے کہ آپکے خلاف کوئی کچھ لکھے تو تبادلہ بند فرما دیتے ہین چنانچہ الحکم و بدر اس کے زندہ گواہ موجود ہین۔ کشمیری میگزین کے اوڈیٹر بھی لکھتے ہین۔ مین اس پر زیادہ حاشیہ نہین چڑھانا چاہتا۔ ممکن ہے منشی انشاء اللہ زیادہ ناراض ہو جاوین اور تبادلہ تک بھی بند کردین۔ ایک اور بات ہے جسمین وکیل کو بھی حق شفع حاصل ہے وہ کیا اپنے پنجاب کے کالج حمایت الاسلام کی مخالفت قومی اتحاد۔ قومی ترقی پکارتے رہنا مگر اپنی درس گاہ سے بیر۔ میری سمجھ مین نہین آتا۔

اسلام مین حقوق نسوان حق مہر نمبر۲

اب خیال کیا جاوے کہ اسلام نے اس غریب قابل رحم فرقہ اناث پر کس قدر احسان کیا ہے کہ والدین کے گھر سے تو وراثت کا پورا پورا حصہ دلادیا۔ اور ادہر نکاح جب ہی جائز ٹھہرایا کہ خاوند کی کمائی سے "حق مہر" عورت کے لئے فرض کردیا جو نکاح کے لئے شرط ہے۔ چونکہ فرقان حمید مین نہائت زور شور سے بار بار فرمایا گیا ہے بلکہ مزید تاکید سے ارشاد ہے کہ واتو النساء صدقاتھن۔ یعنے عورتون کے مہر انہین خوشی سے دو۔ اور یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورھن۔ اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ بیبیان حلال کردین۔ جن کو تو نے مہر دیدیا۔ ایسی بہت سی آیات قرآن کریم مین لکھی ہین جن سے ظاہر ہے کہ مہر کا ادا کرنا بہت ضروری ہے مگر ہمارے بھائی مطلق اس کی طرف توجہ نہین کرتے اسکی وجہ یہ ہے کہ ملان لوگ خطبہ کیوقت سمجھاتے نہین کہ مہر دینا فرض ہے وہ ایسے مبہم الفاظ مین نکاح پڑھتے ہین کہ دیہاتی گنوار تو سمجھتے ہی نہین اگر یہ لوگ نصف مُعجل اور نصف غیر مُعجل کہنے کی بجائے اکیونکہ نکاح کیوقت ملان لوگ کچھ ایسے طرز سے ایجاب وقبول کراتے ہین کہ جاہل ہرگز نہین جان سکتے کہ مُعجل کیا بلا اور غیر مُعجل کس دیو کا نام ہے!) خطبہ اچھی طرح سمجھا کر پڑھین۔ تو یہ شکایت کم ہو جاوے اور نکاح کے متعلق جو میان بیوی کے فرائض ہین ان سے انہین آگاہ کردین تو بہت جھگڑے مٹ جاوین مگر عربی کے چند الفاظ مین آہستہ آہستہ حتی کہ بعض اوقات دولہا دولہن کے کان مین بطور منتر خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے جاہل دولہا کی جانے بلا کہ ملان صاحب کیا کہ رہے ہین (شاید ایسا ٹو کہ مبادا کوئی اور سُن لے) پھر حق مہر۔ خاندانی رسمون کی تحت کئی کئی ہزار روپیہ باندھ دیا جاتا ہے کیونکہ یقین ہوتا ہے کہ ادا تھوڑا ہی کرنا ہے۔ بعض خاندان غریب ہوگئے ہین مگر اپنی اگلی شان کو قائم رکھنے کے واسطے اس قسم کے مہر باندہتے ہین کہ وہ صرف روپون کا نہین ہوتا بلکہ انوکھی ہی چیزین ہوتی ہین جو طبقۂ دنیا پر سے ملنی محال ہون (مثلاً بعض لوگ ایک من چربی مچھر) کا مہر مان لیتے ہین۔ یہ طریق اللہ تعالیٰ کی آیات سے استہزاء ہے بس کیون نا پہلے ہی سے وہ مہر باندہا جاوے جو ادا ہوسکے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام مین سے کسی کے پاس صرف تہ بند یا لوہے کی انگوٹھی ہوتی۔ تو وہی کا مہر باندھ لیتے ایک صحابی نے محض ایک جوڑا پاپوش مہر باندہ کر نکاح کیا تہا۔ مگر وہ جانتے تہے کہ یہ ایک فریضہ ہے۔ جو ضرور ہی ادا کرنا ہے ادہر ہمارے بھائی ہین کہ اوتسریح بالاحسان کی بجائے زیور اُتار کر دھکے دے کر باہر نکالتے ہین۔ اصل مین ہماری نیت نیک نہین ورنہ نہائت آسان بات ہے۔ کہ والدین جہیز یا زیور وغیرہ جو اپنی لڑکیون کو دیوین وارث مال سمجھ کر دین اور خاوند جو زیور ..... عورت کو دیتا ہے مہر کی نیت سے دے مگر یہان تو معاملہ ہی برعکس ہے کہ والدین تو ناک کیواسطے جہیز دیتے ہین اور خاوند نمائش اور دکھاوے کے لئے زیور وغیرہ پہناتا ہے۔ پھر جب کبھی رنجیدہ ہوا بس تقاضا ہے کہ لاؤ میرا زیور اتار دو اور جاؤ اپنے گھر۔ ادہر عورت گھر بنانے مین اس قدر مشغول کہ میکے سے لاکر بھی گھر بناتی ہے اور اپنے نفس پر ظلم کرکرکے خود بھوکی پیاسی رہ رہ کر گھر مین اشیاء جمع کرتی ہے۔ مگر کل مرجاوے۔ تو کفن بھی والدین ڈالین (یہ ایک رسم ہے کہ کفن عورت کو میکے ڈالین) پھر افسوس ہے، کہ والدین کپڑے زیور۔ گھوڑیان بھینسین حتی کہ برتن تک جو لڑکی کو دیتے ہین۔ سُسرال والے اس کے مالک بن بیٹھتے ہین اور ہرچہ درکان نمک رفت نمک شد کا معاملہ ہوجاتا ہے گویا کہ یہ خاص انہی کا حق تہا یا کوئی قرضہ لینا تہا کہ وصول ہوگیا آہ! الٰہی یہ مظالم کب تک اس عاجز فرقہ پر ہوتے رہینگے کوئی خدا کا بندہ ہے۔ جس کے پہلو مین دل اور دل مین درد ہو اور وہ اُٹھے اور ان بُری رسمون کا انسداد کرے اور حقیقی اسلام کا چہرہ لوگون کو دکھائے تا صحابہ کا سچا نمونہ قائم ہو۔ کاش میرے قلم مین طاقت تحریر ہوتی کاش میری زبان مین

قوت گویائی ... نہ ہی کسی پُر اثر عبارت میں اپنے فرضے کو حقوق ظاہر کرسکتی ہیں ہم کو خواب آتی سے ہی اومن ینشؤ فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین - کی سند مل چکی ہے۔ آہ ! اسی مظلوم فرقہ کی حمایت میں حدیثیں بھری پڑی ہیں اور قرآن مجید میں صریح احکام نازل فرمائے گئے ہیں (پھر بھی لوگ ہیں کہ ع یونہی غفلت کے ہاتھوں میں پڑے سوتے ہیں) مہر مقرر کرتے ہیں اور دیتے نہیں حالانکہ مہر زیادہ مقرر کرنا فرض نہیں بلکہ فرض تو اس کا ادا کرنا ہے بلا شک تھوڑا ہو مگر ادا ضرور ہونا چاہیئے - ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضے اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درم تھا اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا پانسو درہم تھا ایک صحابی کی بیوی کا مہر کھال بھر سونا تھا مگر وہ پہلے ادا کر دیا گیا تھا۔ سو میں اپنی قوم سے التجا کرتی ہوں۔ کہ حقوق اللہ کی جانب خیال کرتے ہوئے حقوق عباد کی طرف بھی اور عبادوں میں سے نسوان کی طرف خاص توجہ کرو اگر ہمارے بھائی مہر کی طرف خیال نہ کریں گے تو آخر ایک دن مریں گے یہ مال یہ اسباب ساتھ نہ لے جاویں گے وہاں قیامت کے دن حساب پورا پورا لیا جاویگا دیکھئے کون خدا ترس اہل قلم بزرگ اس پر مدلل مضمون لکھتا ہے ؟ ؟ ؟

خادمہ مستورات اہلیہ اکمل از گولیکی - ۲۰ اپریل ۱۹۰۹ء

مدینۃ المسیح

مولوی صدر الدین صاحب بی - ٹی نے ۲۰ - اپریل کو ہیڈ ماسٹری کا چارج لیا اور مولوی شیر علی صاحب کی خدمات اسسٹنٹ ایڈیٹری کیطرف منتقل ہوئیں۔ میاں محمود نے جن کے قلب میں اپنے مقدس باپ کی طرح شکر گذاری کی روح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے تعلیم الاسلام کا پرانا خادم ہونے کی حیثیت میں مجمع احباب کی طرف سے (جو اولڈ بوائز کی ایک ایسوسی ایشن سکول کی بہتری کی تجاویز میں مدد دینے کے لیے منعقد ہوئی ہے) ایک ایڈریس اور ڈنر پارٹی دینے کا ارادہ ظاہر کیا جس پر پہلے تو دینیات کے ... مڈل پھر ہائی سکول کے طلبہ و استادوں کی طرف سے عربی - اردو و انگریزی میں ایڈریس پڑھے گئے بعد ازاں دوسرے کمرہ میں میاں صاحب نے اپنا ... ایڈریس پڑھا جس میں یہ ذکر تھا کہ اس سے پہلے ایک سکول ... آپ کے سپرد تھی۔ اب ایک دنیا کے سکول کی معلمی ... ہے جسے امید ہے آپ اسی جوش اور بے نفسی ... مولوی محمد علی صاحب ایم - اے نے اپنی ... اس قربانی کا قصہ سنایا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے قومی خدمت پر کی تو کہ منصفی کے امتحان میں نام نہ لکھوایا اور صرف تیس روپے پر یہاں ملازم ہو گئے اور بڑی محنت سے سکول کو ایک معمولی اصطبل کی حالت سے اس درجہ تک پہونچایا اور ایک دم بھی ترقی کے خواہشمند نہ ہوئے پھر بتایا کہ آپ کا رویہ ایسا عمدہ و قابل نمونہ ہے کہ آپ کے آفیسر آپ سے خوش اور ماتحت بھی ممنون احسان ہیں۔ مخدوم القوم کی تقریر بہت پُر اثر تھی اس کے بعد ایک شاندار ڈنر پارٹی دی گئی اور یہ جلسہ ختم ہوا۔

مولوی صدر الدین صاحب قرآن سیکھنے کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں ان کی تجویز مندرجہ بدر ۱۵ اپریل ۱۹۰۹ء پر امام مولوی نورالدین صاحب نے یہ لکھا تھا کہ "میرے نزدیک بہت ہی احسن ہے"۔ مفصلہ ذیل احباب شامل ہونا چاہتے ہیں۔ قادیان

میاں قدرت اللہ صاحب شاہجہان پوری جو ڈپٹی انسپکٹر تھے - قریباً آٹھ سال سے سیدنا مسیح الثقلین کے قدموں میں رہتے تھے یہاں اگر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی دربانی اختیار کرلی تھی اور بڑی مسکنت و عاجزی سے صبر و استقلال کے ساتھ گذارہ کرتے رہے اور اپنے کنبہ کے اہل بیت نبوی کی سیزیخا خدمات اپنا فخر سمجھتے رہے - ۱۹ اپریل کو بعارضہ ضیق النفس رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون - احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

والدہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر بھی فوت ہوگئیں ان کا جنازہ غائب بھی پڑھ دیا جاوے۔

دو دن بارش ہوتی رہی جس سے سردی پھر عود کر آئی فصلوں کو بھی نقصان پہونچا اکثر جگہ سے ژالہ باری کے خطوط بھی آئے ہیں۔ اب غلہ اگریز تاجروں کے کام کا نہیں رہا۔

مولوی شیر علی صاحب کے دن لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت عافیت کیساتھ خادم دین بنائے۔

صباح - لکھتا ہے کہ سرزمین مبارک حجاز میں اس سال جو افسوسناک واقعات پیش آرہے ہیں ان کی ٹھیک صحیح طور پر اسباب ذیل ہیں (۱) بکثرت آتش بار اسلحہ کا جزیرہ نمائے عرب میں باہر سے آنا (۲) روز بروز گھوڑوں کی کمی ہوتی جانا (۳) تازہ انقلاب نے قدیم خودسرانہ حکومت کے ارکان کا زور توڑ دیا ہے لہذا وہ اب اس طریقہ سے شرارت کا تخم بوتے ہیں (۴) اول تو مویشی کی پرورش اور اونٹوں کے کرایہ کی آمدنی بالکل بند کر دینے والی صحرائی قبائل کے علاقہ میں ریلوے کی تعمیر کیگئی اور دوم یہ کہ وہ وحشی اور جاہل ریلوے پر کچھ دست درازی کریں تو ان کی سرکوبی میں آتش بار اسلحہ سے کام لیا جاتا ہے۔ (۳) مکہ اور مدینہ کے مابین مصری محمل کی طرف سے جو وظائف ملتو ہونے ان کو بالکل بند ہو جانا (۵) محمل شامی کا قدیم راستہ چھوڑ کر نئے راستے سے سفر کرنا اور (۶) چھٹی وجہ جو سب سے قوی ہے وہ قحط کی شدید آفت ہے اس نے بادیہ نشینان عرب کا دم ناک میں کر دیا ہے اور ہرناکیا نہ کرتا کے موافق وہ لوٹ مار کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں پاتے۔

یمن کے قبیلہ زرانیق کو ترکی فوج نے سخت ہزیمت دیکر مقام بیت الفقیہ پر فاتحانہ قبضہ کرلیا ہے لیکن چونکہ عرب قبائل کے اس مقام کو نرغہ اور محاصرہ میں لے لینے کا خوف ہے لہذا گورنر نے صنعاء سے مزید فوجی کمک وہاں ارسال کی اور آستانہ تازہ کافی کمک منگائی ہے نئی سپاہ لائق اور تجربہ کار افسروں کے ماتحتی میں جاویگی اس خبر سے ثابت ہوتا ہے کہ یمن میں پھر بغاوت کا دور شروع ہو گیا ہے خداوند کریم اپنا فضل و کرم فرمائے

ارومیہ جو ترکی سرحد پر صوبہ تبریز کا اچھا شہر ہے آزادی پسندوں نے لے ہی لیا - بوشہر پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے - بندر عباس اور لنجہ کو وہ عرصہ ہوا لے چکے - لہذا اب غالباً وہ وقت قریب ہے کہ تبریز کے احرار قید محاصرہ توڑ کر خود حامی بنیں اور شاہی لپ ... ان کے خوف سے مجبور ہو کر طہران کی طرف پسپا ہوں۔

دول مذکورہ کے زور دینے پر شاہ نے تبریز کو ۶ روز کی مہلت جنگ سے دی ہے تاکہ وہ آذوقہ و غذا بہم پہونچا سکے کیونکہ محصورین نے دھمکی دی تھی کہ اگر سفراء نے مداخلت نہ کی تو سفارت خانوں کو لوٹ لیا جاویگا - کاش میعاد مذکورہ کے گزرنے سے پہلے باہم تصفیہ ہو جاوے۔

بہاولپور کی ریاست جو ایک اسلامی ریاست ہے اور جہاں کی مردم شماری میں ۹۰ فیصدی مسلمان اور ۱۰ فیصدی ہندو ہیں وہاں سرکاری عہدوں کی یہ حالت ہے کہ کونسل آف ریجنسی کے ممبروں میں ۸۰ فیصدی ہندو اور صرف ۲۰ فیصدی مسلمان ہیں دوسرے افسروں میں ۶۷ فیصدی ہندو اور ۳۳ فیصدی مسلمان کی نسبت ہے۔

تاریخ سے تو یہ ثابت ہے کہ ہندوستان ہمیشہ غیر اقوام کے ماتحت رہا ہندوؤں کی سلطنت میں بھی ایرانیوں اور یونانیوں کے فاتحانہ حملے سے یہ ملک محفوظ نہ تھا - افراسیاب اور پیران ویسہ اور رستم سے لیکر بہرام گور کے عہد تک تو جنگی ہوا کی اور پنجاب خصوصیت کے ساتھ ان حملہ آوروں کا حلقہ بگوش بنا رہا - یوروپ کی تحقیقات سے یہ بھی ہدایت ہوتا ہے کہ خود ہندو بھی ہندوستان کے اصلی باشندے نہیں ہیں مختلف ممالک سے قومیں یہاں آآ کر آباد ہوتی ہیں اور ہزار سال گزرنے سے گو ان کے اصلی خط و خال مٹ گئے تاہم کم از کم قبائل کے نام (مثلاً ستواری جو تورانی کی تحریف ہے اور مصر وغیرہ) یہ بتا رہے ہیں کہ ایک زمانہ میں ان قبائل کا اصلی وطن کہاں تھا۔

انتخاب الجرائد

ٹرکی میں انقلاب

ظاہر ہے کہ ٹرکی میں جو انقلاب حکومت واقع ہوا۔ یہ سب کچھ نوجوان ترک پارٹی (جو کمیٹی اتحاد و ترقی کے نام سے موسوم ہے) نے فوج کو اپنا ہم خیال بنانے اور فوجی قوت کے زور پر حاصل کیا تھا۔ وہ بلا خیال نسل اور مذہب کے ترکی کے تمام باشندوں کو یکسان حقوق دینے کے خواہان میں لیکن جو برائی کہ یہ فقیر ہو جانا چاہتے ہیں کہ ترکوں کی حکومت میں ترکوں کو ہی غلبہ حاصل رہے اور اسلامی شریعت کے سوا اور کوئی قانون نہ ہو سیاسی اور یہودیوں کو ترکوں کی مانند حق حاصل نہ ہو اس لئے کمیٹی کا زور توڑنے کے لئے در پردہ سازشیں ہونے لگیں۔ ادہر کمیٹی کے کسی آدمی نے ایک لبرل اخبار کے اڈیٹر حسن فہمی کو قتل کر دیا یہ گویا طرفین سے ایک سگنل تھا۔ لبرل پارٹی اور مسلم لیگ (جو حال میں ہی قائم ہوئی ہے) دونوں ایک ہو گئیں ادہر فوج میں جوش پھیل گیا بہت سے پارلیمنٹ کو جا گھیرا اور مطالبہ کیا کہ انجمن اتحاد و ترقی کے تعدد قد وزراء میں برخاست کئے جاویں ستے کہ ۱۴ اپریل کو وزیر عدالت قتل کیا گیا وزیر بحری مجروح ہوا اور وزیر جنگ قید کر لیا گیا ان کے علاوہ کئی ایک نوجوان ترک قید ہوئے جنہیں سے ۱۷ مارے گئے اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ ادہم پاشا جو جنگ یونان میں ترکی فوج کے سپہ سالار تھے وزیر جنگ مقرر ہوئے۔ پارلیمنٹ میں ایک شاہی فرمان پڑھا گیا جسمیں مجلس وزارت کا استعفا منظور کیا گیا تھا اور باغیوں کی معافی دیگئی تھی اور اس میں یہ بھی درج تھا کہ آئندہ سے شرعی قانون پر عملدرآمد ہوگا اور حکم دیا گیا تھا کہ تمام باغیوں کی خطا معاف کی گئی فوج کے لوگ اپنی بارکوں کو چلے جاویں اور عام لوگ اپنے گھر میں جا کر کاروبار میں مصروف ہوں۔ توفیق پاشا کے وزیر اعظم اور ادہم پاشا کے وزیر جنگ مقرر ہونے پر قسطنطنیہ کی اکثر آبادی مطمئن ہے مگر عام طور پر اینطلاع ہے کہ یہ باغی فوج جو شہر پر قابض ہے آئندہ کیا گل کھلائے گی۔ سالونیکا سے ۱۶۰۰ پیدل فوج نے قسطنطنیہ کے قریب پہنچکر سید کوئی کی قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا۔ ہیڈکوئی میں جو فوج سالونیکا سے آئی مطالبہ کرتی ہے کہ سہ شنبہ کے روز جن لوگوں نے فساد کیا ان کو سزا دیجائے اور وعدہ کیا ہے اگر یہ مطالبہ پورا کر[illegible]

[illegible] قسطنطنیہ میں داخل نہ ہوں گے۔

[illegible] ہے کہ کمیٹی اتحاد کی حامی ۹ ہزار سپاہ سات [illegible] کے قریب پہونچگئی ہے یہ تربیت یافتہ [illegible] وسامان جنگ سے لیس ہے اس کے سپہ سالار [illegible] اجنبیوں کے جان و مال کی حفاظت کی جاوے گی۔ کلیلی۔ برناس۔ سمرنا۔ ارض روم اور طرابزون سے بھی سپاہ قسطنطنیہ کو جارہی ہے گویا اس شورش کا اثر ایشیائے کوچک میں بھی پہونچا ہے کمیٹی مذکور نے سلطان المعظم کو اس مضمون کا تار بھیجا ہے کہ انہوں نے اپنی حلف کو ملحوظ نہیں رکھا نوجوان ترکوں نے سالونیکا میں ۲۰ ہزار پونڈ سرکاری خزانہ پر قبضہ کر لیا۔ ہم کوئی میں اس وقت ۲۳ ہزار سپاہ موجود ہے جو ۲۰ اپریل کی شب سے کارروائی محاصرہ شروع کرنے والی تھی قسطنطنیہ کی سپاہ قلعہ گو آگرت افواہوں سے اس درجہ خوف زدہ نظر آتی ہے کہ وہ غالباً لڑنے پر آمادہ نہ ہوگی۔ سلطان المعظم اور وزیر اعظم میں مضطربانہ طول و طویل مشورے ہو رہے ہیں سلطانی کشتی ایک کروزر کے ساتھ ہر وقت تیار رہتی ہے۔ جرمنی و انگلستان کے جنگی جہازات ٹرکی و مرسینا جا رہے ہیں۔ ۸ سو انگریزی سپاہی مرسینا اتارے گئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ادانہ میں ۵۰۰ قیدی قتل کئے گئے ان خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کی حالت آجکل کیسی تشویش افزا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ صبح یا شام کیا ہوا چاہتا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی قومی مجلس کا اجلاس سان سٹیفانو میں کیا گیا تمام سنیٹر اور ڈپٹی بھی موجود تھے۔ اس اجلاس کی طرف سے ایک اعلان نکالا گیا جس میں تاکید ہے کہ قابض فوج کی فرمانبرداری کی جاوے اعلان مذکور کا مضمون پاس کرکے ایک مخلیہ میں سلطان المعظم کے منصب پر بخوبی غور کی گئی ہے عثمانی بیڑہ جو بحری مشق کے لئے بحیرہ روم کو گیا تھا وہ قسطنطنیہ میں دفعتاً واپس آیا ہے۔ بیڑہ مذکور کے تمام سپاہیوں نے بھی حلف اٹھایا کہ مجلس پارلیمنٹ کی وفاداری کرینگے مارشل شوکت پاشا اور علی رضا (سابق وزیر جنگ ہیں) وہ دونوں سان سٹیفانو میں آگئے اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ فوجوں کے قبضہ کا کام بوجہ احسن پورا کر دیا گیا۔ فیصل شد۔ قسطنطنیہ کی قلعہ گیر فوج کے ہر ایک سپاہی سے ضروری حلف لینے کا کام رفتہ رفتہ انجام پا رہا ہے اسی فوج میں کئی سپاہی ایسے بھی نکلے جو سلطان کے خلاف میں حلف لینے کے روادار نہیں ہیں بعد کے بیانات سے ظاہر ہے کہ سان سٹیفانو کی قومی مجلس نے سلطان کے خلاف فیصلہ دیدیا ہے مطلب اس فیصلہ کا یہ ہے کہ سلطان برطرف کئے جاویں رشاد آفندی ان کے جانشین کئے جاویں۔ جمعہ کی خبر ہے کہ قسطنطنیہ کی حالت پہلے سے بھی بہت نازک ہوگئی ہے اور تشویش طاری ہے مارشل شوکت کا مطالبہ خلاف سلطان کے سخت ہے ناظم پاشا اسکو تسلیم نہیں کر سکتے ہیں اس لئے عزت پاشا (حیف آفندی شامل) سان سٹیفانو کو گئے۔ کہ سلطان المعظم معزول نہ ہوں۔ قلعہ گیر فوج کے کئی سپاہی اسی حالت میں حلف اٹھائینگے کہ سلطان المعظم بدستور بحال رہیں جبتک تمام فوجی افسر اطاعت کا حلف نہ اٹھائینگے سپاہی بھی افسروں کی فرمانبرداری نکرینگے مارشل شوکت پاشا نے سلطان المعظم کو پیغام تار بھیجا کہ آپ ہرگز ہرگز معزول نہ کئے جاوینگے اس پیغام میں یقین دلایا گیا ہے کہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ حکومت پارلیمنٹ میں خلل نہ آوے قومی مجلس اسی سوال پر غور کر رہی ہے ناظم پاشا کے زور دینے سے سلطان کی بحالی تسلیم کرنی پڑی۔ جب دیکھا کہ فوج کا ایک حصہ اور رعایا کے لوگ طرفدار سلطان ہیں تب معزولی کا خیال چھوڑ دیا ہے۔ آج جمعہ کو سلطان سلام علیک کو نکلے تو شوکت غیر معمولی تھی اور سب نے سلطان کو بزور چیئرز دیں۔ مبارک!

آرمینیوں کا قتل

ایشیائے کوچک میں ترکوں نے آرمینیوں کو قتل کر دینا شروع کر دیا ہے۔ صدہا ارمنی قتل ہوئے اور بہت سے بے خانماں ہوگئے۔

طارسس کے عیسائیوں پر مسلمانوں نے حملہ کیا اور شہر کا ایک حصہ پھونک دیا ایک برٹش جنگی جہاز مرسینا کو بھیجا گیا ہے اور شہر میں دو امریکن پادری مارے گئے۔ تین فرنچ جنگی جہاز مرسینا کو جا رہے ہیں۔ جہاں حالت بہت نازک ہے۔

کابل کی سازش

کابل اور جلال آباد کے درمیان ڈاک بیٹھی ہوئی ہے اور وہاں میں دو دفعہ پایہ تخت سے خبریں آئی ہیں۔ تھوڑی تھوڑی دور پر تمام سڑک پر سوار ڈاک تیزی سے جانے کے لئے تعینات ہیں جب سازش کا سراغ لگا ہے کابل میں اور نیز جلال آباد کے شاہی مطبخ میں کھانا تیار کرنے میں سخت نگرانی اور احتیاط کی جاتی ہے کہ مبادا دشمن زہر ملادیں۔ سازش کا بھید کھلنے پر کابل میں جو لوگ گرفتار کئے گئے انہیں سے ۳۰ جیل خانہ میں ہیں اور ۶۰ نظر بند ڈاکٹر عبدالغنی اور مولوی نجیب علی دو پنجابی ملازم بھی قید میں۔ سردار عنایت اللہ خان نے ایک اعلان جاری کیا جسمیں درج تھا کہ بعض گمراہ لوگوں نے انقلاب گورنمنٹ کی غرض سے سازش کی لیکن ان کے ارادوں کا حال معلوم ہوگیا۔ سازشیں سب خاک میں ملگئے تمام فوجی افسر جن کے رشتہ داروں پر شریک سازش ہونے کا شبہ تھا ہر اسانکو تبدیل کر دئے گئے اور انکی جگہ قندہار سے فوجی افسر کابل کو تبدیل ہوکے ہیں۔ امیر صاحب نے افغانستان کے بہت سے بڑے بڑے ملاؤں کو کابل میں طلب کیا ہے تاکہ ان سے فتوی لیا جائے کہ سازشیوں کو شرع کے موافق کیا سزا ملنی چاہیئے۔

وادی زوب کے تازہ حملہ میں فوج لیوی کے گیارہ سوار قتل کئے گئے لوٹیروں کا کچھ پتہ نہیں فوج مذکور سامان رسدات کا ذخیرہ لئے جاتی تھی تنگ گھاٹی میں حملہ کیا گیا۔ لوٹیرے گھات میں تھے۔

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے۔ اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔
قیمت بے جلد صہ مجلد صمہ

شہادۃ القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۱۰؍

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳؍

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آئمہ اسلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲؍

سر الشہادتین (مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے۔ قیمت ا؍

القول الصحیح۔ مرزا مسیح کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ا؍

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں دلچسپ۔ قیمت ا؍

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۲؍

غلامی۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت ۳؍

فتح الدین۔ پنجابی نظم۔ دلائل وفات مسیح ہیں۔ قیمت ۴؍

مو یکہ سیدہ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب ا؍

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اب کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳؍

قرآن شریف مترجم۔ شاہ رفیع الدین جس کو سامنے رکھ کر دیگر قرآن شریف لکھا جاتا ہے۔ قیمت ۸؍

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲؍

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین۔ قیمت ۲؍

جنگ مقدس۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ۔ قیمت ۸؍

شری نہہ کلنک درشن۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے۔ اس کا ثبوت۔ قیمت ۸؍

کرشن لیلا۔ لیکھرام کی ہلاکت۔ قیمت ۔؍

سیر پرند۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر۔ قیمت عہ بجائے ۸؍ کے۔

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - رد یائے صالحہ - سر المکتوم ۵؍ ۵؍+۲؍ اعجاز احمدی ا؍

عیسائی مذہب۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کو صلیب سے بچا کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۔؍

معیار حق۔ سچے مذہب کے تنقیح کے بارے میں۔ قیمت ا؍

اسلام کی پہلی کتاب۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل جواب مجموعہ قیمت ۲؍

نظم مستورات۔ کامن الہداد خان۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں۔ قیمت ۔؍

الاستخلاف۔ مضمون کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۳؍

ست سلاجیت کلکتی۔ مقوی اعضاء رئیسہ۔ نہایت عمدہ مفید دوائی۔ قیمت ایک تولہ عہ دو تولہ عا

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

میرے پاس وہ اصلی ہیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصول ڈاک بھیج کر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر۔ مولوی محمد یمین احمدی۔ داتہ۔ مانسہرہ۔ ہزارہ

نوٹ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے بھی مل سکتا ہے۔

دانت

مسٹر عبد الحمید دندان ساز و اوپٹیشن بر دوائی خانہ جی الفرڈ کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل برف خانہ انارکلی لاہور نہایت اعلے و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہیں۔ پندرہ سالہ تجربہ عمدہ دیسی رؤسا سینکڑوں معزز انگریزوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہیں۔ خالص پبل کے چشمے و مصنوعی آنکھیں بھی موجود ہیں۔ ڈاکٹروں کے نسخہ جات متعلق عینکوں کے نہایت احتیاط سے تیار ہوتے ہیں پردہ دار مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا۔ دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی مل سکتی ہیں۔ نرخ مقابلۃً نہایت ارزان۔

رسید زر

۱۴ - ۱۵ فروری ۱۹۰۹ء	شیخ محمد حسین صاحب ۱۳۹۷ ۶؍
محمد حسین صاحب نمبر ۱۹ للعہ	فضل کریم صاحب ۱۲۸۹ ۶؍
محمد اکبر صاحب نمبر ۱۶۴ للعہ	مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۵۵۸ ۶؍
عبد العزیز صاحب ۲۱۹۴ للعہ	نصیر احمد صاحب ۲۱۹۳ للعہ
فیروز خان صاحب ۱۲۹۱ للعہ	چوہدری عبد الرحمان صاحب ۳۹۵ ۶؍
سکرٹری خادم الاسلام ۸۵۹ ۶؍	محمد رشید صاحب ۱۱۱۹ صمہ
غلام محی الدین صاحب ۱۴۷۶ ۶؍	چوہدری اللہ دتا صاحب ۸۹۵ ۶؍
شیخ محمد افضل صاحب ۹۱۶ ۶؍	سید یوسف حیدرآباد دکن ۱۱۶ ۶؍
عبد العزیز صاحب ۱۰۷۹ ۶؍	فیض محمد صاحب ۱۲۳۹ ۶؍

حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

ہیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے۔ میں بڑی محنت سے اصلی ہیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلّم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلّم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ہیرا ہے۔ ہیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزار ہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ہیرے کے ساتھ ترکیب دے کر طیار کئے ہیں اور اب میں فائدہ عام کے لئے اس کو مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں۔ تو حضرت مولویصاحب سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کرینگے بھیجدیا جایا کرے گا۔

قیمت سرمہ اول ۶؍ فی تولہ - قسم دوم عہ سوم عہ
قیمت ہیرا قسم اول عـــہ فی تولہ - جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں - قسم دوم ــــہ - فی تولہ - اگر ہیرا اصلی نہ ہو - تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری۔ ریشمی پشاوری - سوتی - زرد، سیاہ - بادامی - مشہدی و سفید کنگری، وغیرہ عا سے کر عشہ تک موجود ہیں ؛ کلاہ و ٹوپی رومی ہر قسم موجود ہے۔ جو چیز معقول وجہ بیان کرنے کے بعد خریدار کو واپس ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر از (پنجاب)

کہتے ہیں اور اسی تثلیث کی طرح ایک مقدس راز مانتے ہیں یہ تو ان کے چیلوں کے مکاشفات ہیں اور خود خواجہ صاحب نے توحد ہی کر دی ہے۔ ایک متوالے جوگی کا قصہ لکھا ہے جس کے لحاظ سے ہم نے اپنے اس مضمون کا ہیڈنگ قائم کیا لکھتے ہیں کہ ہم تیرتھ یاترا کرتے ہوئے گرجونی پہاڑ پر پہنچے وہاں ایک متوالا جوگی دیکھا جو اون کا پورنا واقف ایک ہندو بچے کے نزاق میں اسلام اور عام اخلاق کو خیرباد کہہ کر شب جی کی مورتی کا پاٹن کر رہا تھا۔ ہمارے خواجہ صاحب نے اس مردود دل میں وحدت کے انوار مشاہدہ کئے اور دیر تک سینہ بسینہ رہے۔ سچ ہے۔ الجنس الی الجنس بیل لگے ہاتھوں اس کی ایک کرامت بھی سنا دی۔ کہ شیو جی مہاراج اس کے لئے ہر روز اس کے مردہ موہن کو ساتھ لاتے اور اس مقدس ڈیوٹی کو انجام دیتے ہیں۔

اللہ اللہ! وحدانیت کا سورج سمت الراس پر ہو اکی تیز شعاعیں ۳۳ اور تینتیس کروڑ خداؤں کے ماننے والوں کو بو کھلا رہی ہوں اور پھر ایک وحدانیت کا دعویدار بلکہ خواجگان عالم کو وحدانیت پر جمع کرنے کے منصوبے باندھنے والا وحدانیت کے انوار اس سیاہ ظلمت کا نام رکھے۔ شیم! شیم!! شیم!!!

بایں ہمہ ہم خواجہ صاحب کے ممنون بھی ہیں۔ مسئلہ بروز پر روشنی ڈالتے [illegible] ہوئے حق کا پرچار ان الفاظ میں کرتے ہیں گزشتہ روحوں کا دنیا میں [illegible] الذات نہیں ہوتا بلکہ بالصفات ہوتا ہے اور کہ اولیاء اللہ کو ریاضت [illegible] اور محنت سے اگلے زمانے کے پیغمبروں کے مقام [illegible] تے ہیں۔

اخیر میں میلا [illegible] وا [illegible] منشر قبہ حال مجدد وقت کا منصور [illegible] تعجب ہو۔ پاؤ [illegible] یان علیہ السلام [illegible] عالم

[illegible] یہاں نہایت حصر [illegible] نہیں ان کے مدعا محض [illegible] سچ اور جھوٹ کی تمیز کی ضرورت [illegible] کہ اس [illegible] حالت [illegible] ماتھا اور بس۔ یا اب یہ [illegible] فلسفہ کو پاؤں میں نہایت عاجزی [illegible] بستان کے نمونوں پر ایمان [illegible] تے ہیں [illegible] سے ثابت ہے کہ دنیا میں لاکھوں انبیاء [illegible] ن گئے۔ کہیں ارشاد ہوتا ہے جن [illegible] آدمیوں سے مانا۔ ان کی نسبت [illegible] چاہیئے کیونکہ ان بعض الظن [illegible] مقدس نے اپنے وفات [illegible] پیچھے نہیں چھوڑا۔ کبھی نہ [illegible]

کرنل الکاٹ کے حوالے سے اس زبردست شہادت کا اقبال ہوتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بے شک سچے نبی تھے اور ان کے سچے نبی ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ ان کی کانشنس نے بھی ان سے کہہ دیا تھا تو نبی ہے کیونکہ کانشنس ہرگز کذب اور تصنع کی شہادت نہیں دیتا نہ کبھی کی طرف جاتا ہے کوئی شخص اگر بعض دنیا طلبی اور خود غرضی سے زہد و تقوے کی دوکان جماتا ہے اور لوگ فریب میں آکر اس کے معتقد ہو جاتے ہیں مگر وہ خود اپنے کو ضرور جھوٹا اور مکار سمجھتا ہے۔ چور اور ڈاکو دنیا کا مال مارتے اور خوش ہوتے ہیں مگر دل میں اپنے کو مزور بے ایمان سمجھتے ہیں اور ہر وقت اپنے کو ملامت کرتے ہیں۔ ملامت کرنے والا وہی کانشنس رہا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اشہد انی رسول اللہ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول ہوں یہ شہادت ان کی کانشنس کی ہے نہ کہ خود انکی کیونکہ شاہد دوسرا شخص ہوتا ہے نہ کہ خود مدعی۔ سبحان اللہ کرنل صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے کی کتنی زبردست دلیل بیان فرمائی ہے۔ سچ ہے ؎

آنچہ دانا کند کند نادان۔ لیک بعد از ہزار رسوائی

اب [illegible] نے نشیت اس زبردست دلیل سے کیا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ العظمۃ للہ! کیا سچی بات ہے۔ ان العاقبۃ للمتقین۔ کہ جنہوں نے جن عقائد کو ایک وقت دجالیت۔ کفر اور ضلالت کہا اب نہایت عاجزی سے انہیں معتقدات حقہ کی طرف جھکتے رہے ہیں حق کی قوت کا یہ کیا عجیب نظارہ ہے ایک برہمو۔ ایک آریہ۔ ایک یونیٹیرین۔ ایک فری تھنکر کی کون زبان پکڑ سکتا ہے جبکہ وہ اپنے آبائی ذلیل بت پرستی کو چھوڑ کر وحدانیت کے قریب قریب ہو کر یہ کہتا ہوا گذرتا ہے۔ کہ یہ اس کے قدیم مذہب کے عالیشان عمارت کے کونے کا پتھر ہے یا یہ کہ اس پتھر کو جو معماروں نے رد کر دیا تھا اس کے دماغ کے صناعی کے گیت گانا واجب ہے۔ احسان فراموشی کے رجز سے عہدہ برآنہ ہو کر وہ اصلی حقانیت سے اس قدر دور [illegible] کہ وہ اپنے آپ کو نزدیک سمجھ رہے۔

غلام مصطفےٰ خان۔ سکرٹری

نگراے قوم نشان [illegible]

اکثر کٹ ملا لوگ کہا کرتے تھے کہ سلطان روم پر یورش اور غلبہ تو ابھی ہوا نہیں جو علامت مسیح موعود کے آنے کی ہے پھر مرزا صاحب قادیانی کیسے مسیح موعود ہو سکتے ہیں بڑا خوف کا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئی جو اس کے رسولوں کی زبان مبارک سے کہلائی جاتی ہیں وہ تدریجاً پورے ہوئے بغیر نہیں رہتیں مگر جلد باز مخالف سوء ظنی میں سبقت کرکے مخالفت سے اپنے آپ کو جلد ہلاک کر لیتا ہے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تورات کی پیشگوئی جو کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ نبی آخر الزمان کے مبعوث ہونے کی علامت ایک یہ بھی ہے کہ اس کے شہر انہار و قصور سے بارونق ہو جاویں گے اور یہ بات حضور علیہ السلام کی ہی زندگی میں نہ مکہ معظمہ میں تھی نہ کسی جگہ ملک حجاز میں سورہ الفرقان میں جو کی سورۃ ہے اللہ تعالےٰ نے کفار کے اس اعتراض کا جواب یوں بیان فرمایا۔ تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنت تجری من تحتھا الانھار ۔ و یجعل لک قصورا۔ سط یعنے یہ بات بھی انہار و قصور والی انشاء اللہ تعالےٰ اب عنقریب پوری ہوئے جاتی ہے۔ بلکہ مطالبہ سے بڑھ چڑھ کر شان و شوکت کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ عنقریب دکھلائیں گے۔ جیسا کہ انشاء کے فرمانے سے ظاہر ہو رہا ہے مگر جلد باز مخالف کب اس کو قبول کر سکتا تھا۔ آخر کار انہار و قصور تو کچھ عرصہ کے بعد ملک حجاز میں پائے جاوینگے مگر معترض کے نام و نشان کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے بعد جس نے تورات میں انہار و قصور کی پیشگوئی کو پڑھا اور پھر قرآن شریف میں کفار کی طرف سے اس پیشگوئی کا مطالبہ اور نبوت کا انکار بھی دیکھا ہو اس کو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے کفار پر حسرت کرنے سے پہلے خود اپنے کفر و انکار پر افسوس کرنے کا ایک موقعہ ہے جو اس وقت بزمانہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سلطان روم کی معزولی کے سبب سے پیش آیا ہے۔ انہار و قصور والی پیشگوئی بھی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہی پوری ہوتی علی العموم سلطان روم پر یورش ہونے کی پیشگوئی بھی مسیح موعود کے وفات پانے کے بعد ہی پوری ہوئی اسی لئے جیسا کہ قرآن شریف میں اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں وحی کی گئی تھی۔ مگر مسیح موعود کی زبان مبارک پر بھی آیت قرآنی [illegible] کی گئی فما اشبہ اللیل بالبارحۃ۔

گذشتہ شب کن کی رات سے کیا ہی شدید مشابہت رکھتی ہے اس سے چند سال پیشتر ملّا یہ بھی کہا کرتے تھے کہ مہدی کے ظہور کی علامت رمضان کے مہینے میں خسوف و کسوف کا اجتماع ہے مگر ماہ رمضان میں جب کسوف و خسوف کا اجتماع بھی واقع ہو گیا تو محض بے شرمی سے طرح طرح کے رکیک عذروں سے انہوں نے بیہودہ چال بازیاں کیں۔ مگر رب العزت کا یہ نشان کہ وما نریہم من آیۃ الا ھی اکبر من اختہا - ہر ایک پہلا نشان خداوند قدیر کے اگلے نشان سے بڑھ چڑھ کر ہی دکھلایا گیا۔ کیا یہ بات مرزا صاحب یا کسی احمدی کے دست قدرت میں تھی کہ سلطان روم کا یہ پورش کروا کر انکو معزول کر کے دکھلاتے کہ لو یہ پیشگوئی بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی جو مسیح موعود کے زمانہ میں واقعہ ہونیوالی تھی پوری ہو گئی اس کے ساتھ حیدرآباد کی طغیانی اور اٹلی دیورپ کے زلزلوں کا نقشہ جس کو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں کے سامنے آپکی وفات سے دراز عرصہ پیشتر اللہ تبارک و تعالیٰ نے دکھلا دیا تھا۔ حضرت اقدس کے ذیل کے چند اشعار میں بغور مطالعہ کرو۔ السعید من وعظ بغیرہ

سونیوالو! جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
سب سے بہتر کھڑا نیکوں کے وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

احمد اللہ از بلاسپور

قادیان میں مستورات کا جلسہ

مسز اکمل نے قادیان میں آتے ہی ایک وومن کلب قائم کیا اور یہاں کی رہنے والی تعلیم یافتہ بیبیوں میں تحریک کی کہ جب دارالامان مرکز اسلام ہے اور تمام قوم کا مرجع یہی مقام ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہاں مستورات کے ہفتہ وار جلسے نہ ہوں جس میں اپنے فرقے کی بہتری و بہبودی کے لئے تجاویز سوچی جاویں یہ تجویز ایک نہایت ہی مبارک تجویز ہے کیونکہ قوم کی ترقی و کامیابی کا دارومدار بہت کچھ مستورات کی حالت کے بہتر ہونے پر موقوف ہے۔ ہماری قوم کے بچے اگر تعلیم یافتہ ماؤں اور بہنوں کے زیر سایہ تربیت پائیں گے تو ایک دن وہ فائق ... بچے بہائی کہلائیں گے۔

ہم اس انجمن کے انعقاد پر بہت خوش ہیں بشرطیکہ ہماری بہنوں کے ارادوں میں استقلال اور ثبات ہوں ... لونگ کیٹیوں کا میں بہت سختی سے مخالف ہوں اسی واسطے میں حتے الوسع کبھی ایسے جلسوں میں شامل نہیں ہوتا ایک فوری جوش اٹھتا ہے اور ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد قائم کر لیجاتی ہے مگر وہ چار ہفتے کے بعد پھر وہی کا بس ہے اور ... اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے اور انہیں کام میں استقلال بخشے۔

اس جمعہ ۱۴ مئی کو مستورات کا ایک جلسہ ہوا - اہلیہ مرزا بشیر احمد دختر ڈاکٹر ... اور ڈاکٹر فشارت ... اہلیہ مرزا محمود ... اہلیہ قاضی اکمل نے اپنے اپنے مضامین امیر المومنین کی زوجہ محترمہ کی صدارت میں سنائے جن میں اپنی ذمہ داریوں اور اتفاق اور ہمدردی اور اپنے اوقات کو بہترین مشاغل میں خرچ کئے جانے کی تحریک ... تھی - اگر اخبار میں گنجائش ہوئی تو وہ تمام مضمون درج ہو جاوینگے ورنہ امید ہے کہ معزز مستورات معاف فرماوینگی۔

قادیان میں کمیٹی

شیخ یعقوب علی صاحب کی تحریک کے متعلق ایک ... سونہ اس کمیٹی کا قائم ہونا ہی ہے جسکی نسبت میرے ایک دوست نے مجھ سے سوال کیا کہ قادیان میں بھی کوئی کمیٹی ہے تو میں نے ... سے کہا تھا کہ اگر ہوس ٹیکس کے لئے غریبوں کا چمڑا چلانا ... تب تو یقین ہو جاتا ہے کہ کمیٹی ہے لیکن اگر اس کمیٹی کے فرائض صفائی وغیرہ کی طرف دیکھا جاوے تو ... پایا جاتا ہے۔ ہمعصر الحکم نے اس پر نوٹس لیا ہے واقعی بعض مقامات خصوصاً جنوب مغربی حصہ میں غلاظت کے ڈھیر پڑے ہیں بازار میں مضر صحت اور سڑی ہوئی چیزیں فروخت ہوتی ہیں جن کی طرف کمیٹی فادیند کی پوری توجہ درکار ہے۔ کمیٹی کا اولین فرض یہی نہیں کہ وہ دفتر میں سافرانہ شب باشوں پر بھی ٹیکس لگانے کی تجویزیں سوچتے ہیں بلکہ ان کے اہم فرائض تو وہ ہیں جن کے لئے کمیٹی قائم ہوئی - مجھے اس وقت حضرت اقدس کا قول یاد آگیا جسکی میں مذہبی حیثیت سے قدر کرتا ہوں کہ ہماری رائے میں تو یہاں کمیٹی مفید نہیں۔

تعلیم الاسلام

ہائی سکول کا شاف مولوی صدرالدین صاحب کی توجہ سے اعلیٰ ہوتا جاتا ہے جو امید ہے کہ بہت ... نے ایسے وقت میں ... ترقی کی یہ حالت نہ تھی ... بہت طالب علم ...

آ گئے ہیں جسکی وجہ مولوی محمد علی صاحب کی بار بار تحریک اور ذاتی کوشش اور سال کے اخیر پر جماعتوں کا تبدیل ہونا ہے) جب تک بورڈنگ ہوس کے انتظام کو ایسے پیمانہ پر نہ لایا جاویگا کہ بورڈنگ اور گھر ان کے لئے یکساں ہو جاوے چھوٹے بچوں کا اتنی دور مسافت میں رہنا مشکل ہے نہ بورڈ سے زیادہ سخت پابندیاں اور آئے دن قوانین کی تبدیلی رہنا اور سپرنٹنڈنٹوں کی تبدیلی کوئی مفید نتائج نہیں رکھتی بلکہ بچوں کو بیدل بنا دیتی ہے بورڈنگ کے لڑکوں کو اجازت دیجائے کہ وہ اپنا ایک کلب بنالیں اور اپنی ضرورتیں اور تکلیفیں بلا تکلف ہفتہ وار سپرنٹنڈنٹ کو بتلا دیا کریں امید کہ مولوی شاہ ... صاحب جنھوں نے حال میں چارج لیا ہے ان نقائص میں اصلاح کریں گے اور اس بیدلی کی تلافی کر دیں گے۔ جو پچھلے دنوں میں بچوں کو ... تشدد سے لاحق حال ہوئی۔

فارسی - ہم نے سنا ہے اور آثار سے ایسا پایا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے فارسی اڑائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے میں نے اس خبر کو بہت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنا ہے مسلمانوں کا بہت سا علمی ذخیرہ ابھی عربی فارسی میں ہے اور فارسی سے بے تعلقی انہیں بہت سے فوائد سے محروم کر دیگی اس لئے ہم ذمہ وار افسروں کی توجہ نہایت ندرت سے اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں فارسی نہایت شیریں زبان ہے اردو کی ترقی ہی بہت کچھ اس زبان کے جاننے پر موقوف ہے۔

ہماری لوکل ضرورتیں

قادیان کی لوکل ضرورتوں کے متعلق اخبار میں لکھنے سے ہمیشہ احتراز کرتا ہوں لیکن اب انتظار کی حد ہو چکی آخر تنگ آمد بجنگ آمد کے اصول کے مطابق مجھے لکھنا پڑتا ہے کہ انجمن تو قادیان میں ہر ہفتہ ایک کی ... ہو جاتی ہے لیکن کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ ... کام ... اکریں جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے مفید ہو سکے ... ستم یہ ہے کہ اگر کچھ کوشش ہوتی بھی ہے تو وہ تجویز کی ... ورنہ اگر توجہ کی جائے تو یہاں کے چار پانسو ... لئے آ گئی ... کا میدان ... کپڑے و دیگر ضروریات کے لئے ... روپیہ ... ہماری ... اس کوتاہی سے سب کو ... سو کلفت کا ... کو معلوم ہے جنھوں نے اس نظارہ کو دیکھا ... مہمانوں کو جیسی کچھ تکلیف ... انہیں بے شرمی ... کی مسجد میں جا کر دو چار منٹ ... دھوپ میں پھر ... کر تے ... ڈول اور رسی نہیں - کیا یہ ... خبار میں لکھتا مگر غفلت اور بے پروائی ہی اس ... ہے کہ اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں ... ... کرتی - پھر جامع مسجد ہے اس کا ایک کنواں ... جہاں نماز پڑھنے والے ہیں چار پانسو جمعہ ... نیچے اور کچھ دھوپ میں جلتے رہتے ہیں ...

مکتوبات امیر المؤمنین رضی

ایک شخص نے آریہ خیالات سے متاثر ہو کر لکھا کہ مردہ دفن کرنے سے شرک پھیلتا ۔ کمیٹیوں کا غلہ کنوؤں کا پانی خراب ہوتا ہے اور آبادی رکتی ہے ۔ آپ نے جواب لکھا ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مسلمانوں کی عقلوں پر کیوں ایسے پردے پڑ گئے کہ ادنےٰ ادنےٰ کا جواب دینے سے قاصر ہیں ۔ آپ اس آریہ مذہب کے دلدادہ کو کہو کہ تمام نصاریٰ یورپ و امریکہ و افریقہ کے بلکہ ایشیاء کے بھی دفن کرتے ہیں اور مسلمان بھی مردہ کو دفن کرتے ہیں مگر ہندو جلاتے ہیں چاہئے تھا کہ ان قوموں سے طاقتور ہوتے سمجھدار ہوتے ان کی زمینیں اور ان کے دماغ اور ان کے پانی خراب ہوں لیکن آریہ ۔ بہتر ۔ پاک ۔ ہوشیار ۔ ہمیشہ کمزور اور ان کے ماتحت رہے اور ہیں ۔

نیز مردہ کے جلنے سے تمام ذرات ہوا میں اڑ کر تنفس کے راہ دل کو صدمہ دیتے آخر زمین کی سطح پر ہی آگرتے ہیں بلکہ دیانندی فلسفہ کے رو سے تو روح جیسے نازک ولطیف اجسام بھی زمین پر ہی آگرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ وہ سواد اندر جذب ہو کر فنا ہوں ان کا باہر رکھنا تحت مضر ہے اسی واسطے ہندوستان میں اگر سید ۔ مغل ۔ ترک ۔ افغان سب کمزور ہیں اس واسطے انگریز جنہوں نے کہ مقابر ۔۔۔ ملکوں کی ہوائیں لیتے ہیں پھر ان میں بڑے عقل ۔۔۔ ہو گئی ہیں وہ دفن ہوتے ہیں شرک کی بھی خوب ہی کہی ۔۔۔ ہندوستان سے زیادہ کہیں شرک ہے ۳۳ کروڑ دیوتا ۔۔۔ مسلمان قبر پرستیوں کے مکانات قابل غور ہیں ۔۔۔ اتنی ہے آپ نے سانپ جو مزار میں آیا ۔۔۔ ۔۔۔ ہو تو اپنی شان اللہ تعالےٰ ۔۔۔

نور الدین ۔۔۔

کا مقدس وجود ہے ۔ حضرت نبی کریم آپ سے بہت بڑی محبت ان کی والدہ خدیجہ سیدۃ النساء کے بعد فرمایا کرتے تھے (۷) لیڈیوں کے ماتحت لڑکیوں کو پڑھانا جینے جی اون کو جہنم میں داخل کرنا ہے نعوذ باللہ مسلمان ایسا نہیں کر سکتا ۔

میں امید کرتا ہوں کہ میں نے پورا جواب دیا ہے ان لیڈیوں کا گھروں میں آنا بھی ممنوع ہے ۔ اور یہ حکم قرآن کریم میں ہے ۔ والسلام ۔ نور الدین

نوائے محمود

ملئے وہ دل کہ جسے طرز وفا یاد نہیں ۔۔۔ وہ روح جسے قول بلیٰ یاد نہیں
بے حسابی نے گناہوں کی مجھے ۔۔۔ ۔۔۔ میں سراپا ہوں خطا کوئی خطا یاد نہیں
جب سے دیکھا ہے اسکا ہی تماشا ۔۔۔ اور کچھ بھی مجھے اب اسکے سوا یاد نہیں
درد دل سوز جگر اشک رواں ہیں ہمدرد ۔۔۔ یار سے مل کے کوئی بھی تو رہا یاد نہیں
ایک دن تھا کہ محبت کے تھے مجھ سے اقرار ۔۔۔ مجھکو تو یاد ہیں سب آپکو کیا یاد نہیں
بیوفائی کا لگاتے ہیں ۔۔۔ وہ ۔۔۔ پر الزام ۔۔۔ میں تو وہ ہوں کہ مجھے لفظ دغا یاد نہیں
میں وہ بے خود ہوا ۔۔۔ اکی جسنے اڑا ہوش ۔۔۔ مجکو خود وہ نگہ ہوش ربا یاد نہیں
کوچہ یار سے ہو ۔۔۔ ۔۔۔ نکلنا دو بھر ۔۔۔ کیا تجھے وعدہ ترا لغزش پا یاد نہیں
۔۔۔ کر رکھا ہے مجھکو ۔۔۔ وہ مرض جسکی مسیحا کو دوا یاد نہیں
وہ جو دیتا ہے ۔۔۔ ۔۔۔ تت مری آنکھوں میں ۔۔۔ ہائے کمبختی مجھے اسکا پتا یاد نہیں
ہم وہ ہیں ۔۔۔ کا بدلہ جنہیں ملتا ہے پیار ۔۔۔ بھولے ہیں روز جزا اور جزا یاد نہیں

صدائے بشیر

(مرزا بشیر)

سر پہ کھڑی ہے موت ذرا ہوشیار ہو ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے شکار ہو
زندہ خدا سے دل کو لگاؤ یہی ٹھیک ۔۔۔ کیا اس سے فائدہ جو فنا کا شکار ہو
اس شمع رو کو دیکھ کہ اک آنکھ ہی جو تو ۔۔۔ قربان اسکے چہرہ پہ پروانہ وار ہو
سینہ ترا ہو مدفن حرص و آز ۔۔۔ دل تیرا تیری آرزوؤں کا مزار ہو
جاہ و جلال دنیائے فانی پہ لات مار ۔۔۔ گر تجکو آرزو ہے کہ تو باوقار ہو
ہو فکر تجکو روز جزا کی لگی ہوئی ۔۔۔ اور اسکے غم میں آنکھ تری اشکبار ہو
یاد خدا میں تجھ کو ملے لذت و سرور ۔۔۔ جس ۔۔۔ زندگی کا اسی پر مدار ہو
کیوں ہو رہا ہے عشق ۔۔۔ ۔۔۔ تو ۔۔۔ ہو
تجکو اسی کا شوق ہو ہر وقت ہر ۔۔۔ ہو
خالی ہو دل تر ۔۔۔ ۔۔۔ ہو

یاد حبیب سے نہ ہو غافل کبھی بھی تو ۔۔۔ اس بات سے کوئی ترا مانع ہزار ہو
طالب نگاہ ناز کا ہوں مدتوں سے میں ۔۔۔ مجھ پر بھی اک نظر مرے پروردگار ہو
تسکین دل جو چاہتا ہے گر تو چاہئیے ۔۔۔ دل کو ترے کبھی بھی نہ آرام و قرار ہو
ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرائے یہ منہ کے بل ۔۔۔ ہاں ہاں سنبھل کے نفس دنی پر سوار ہو
آگاہ تجھ کو تیری بدی پر کرے ضمیر ۔۔۔ ناصح ہو دل ترا نہ کہ یہ خاکسار ہو
احمد یہی دعا ہے کہ روز جزا نصیب ۔۔۔ تجھ کو نبی کریم کا قرب و جوار ہو

المفتی

روپیہ قرضہ دینا اور قرضہ لینا جائز ہے بشرطیکہ ضائع نہ ہو احتیاط کر لی جاوے باقی اس کے سود میں کامہ طیب کا وظیفہ ایک ایسی شرط ہے جس کا ذکر اسلام کی پاک شرع میں ہرگز نہیں

یہ اس سوال کا جواب ہے حضرت مسیح موعود کا عرس جائز ہے یا نہیں میرے نزدیک میری تحقیق میں مردہ کو ثواب خیرات کا پہونچتا ہے تعین تاریخ لغو ہے اور اس پابندی سے للہیت جاتی رہتی ہے

بیمار اچھا کے واسطے اگر کسی عامل سے تعویذ وغیرہ کا استعمال کیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں ۔

جواب ۔ اگر اس میں شرک کے کلمات نہ ہوں تو حرج نہیں ۔

مشتبہ مال کو کیا کیا جاوے ایک شخص ہے کہ جس نے اب بددیانتی سے توبہ کر دی ہے مگر اس کے پاس مشتبہ کمائی کا جو روپیہ اور زیور وغیرہ پہلے کا موجود ہے اس کے لئے کیا حکم ہے ۔

جواب ۔ حرام مال میں برکت نہیں ہوتی اس کو کھا کر دعا قبول نہیں ہوتی اس لئے وہ مال یا تو ایسے کاموں میں لگایا جاوے جس میں صرف الٰہی رضا مقصود ہو کیونکہ وہ حقیقی مالک ہے ۔ من ثم الارض ومن علیہا اور توبہ استغفار سے کام لیا جاوے ۔ مشتبہ اور حرام مال میں فرق ہے ۔ مشتبہ کے لئے تقوےٰ یہ ہے کہ وہ بھی کسی ایسے کاموں میں لگا یا جاوے اور بہت ہی توبہ استغفار سے کام لیا جاوے ۔

سود کی جوتی جائز ہے اس سوال پر حضرت امیر المؤمنین نے ناپسندی کا اظہار فرمایا ۔ آپ کو کیا ضرورت پیش آئی بلا ضرورت فتویٰ منع ہے ۔

زیور مستعمل وہ ہے جو سال کا اکثر حصہ عورت پہنتی رہے ۔

کھانڈ ومٹی کی جائز ہے کیا آپنے اس میں خون پڑتا دیکھا ہے پھر کئی قسم کی تبدیلیوں کے بعد اس میں ۔۔ ہڈیاں وغیرہ کہاں رہتی ہیں ۔

ایڈیٹوریل

اے امام سلسلہ ہائے کیا تڑپا دیا | پیارے آقا اس وقت تیری یاد نے مجھے مضطرب کر دیا

میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں تو ہم پر کیسا مہربان تھا۔ اس مہربانی کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ والدہ کا لطف و کرم حیطۂ تحریر میں آنا نہایت مشکل ہے۔ باوجود اس بات کے کہ بہت سے اشخاص ایسے بھی ہیں جو یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ رب الثقلین نے خصوصیت کے ساتھ ہم سے گفتگو کی تو بھی شرح صدر سے ہر ایک یہ گواہی دینے کو تیار ہے کہ تو ان پر ان کے ماں باپ سے زیادہ مہربان تھا تیری ایک ایک ادا کچھ ایسی دلاویز اور وجد انگیز تھی کہ وہی آنکھیں جنہوں نے یہ نظارہ دیکھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب تو سیر کو گیا اور راستے میں جب ایک حافظ نور احمد کا ذکر آیا ہے تو حضور کا پاک کلام سننے اور اس کے ادب کے خیال سے نہایت سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ فرش زمین پر بیٹھا اس کے نیچے کوئی کپڑا بچھنے دیتا (کپڑے بچھانے کی ضرورت بھی کیا تھی ایک مخلوق کی آنکھیں بچھی ہوئی تھیں) بیٹھ گیا وہ مٹی بھی کیا ہی مقدس مٹی تھی جسے خدا کے برگزیدہ رسول سے ایسی جائے نشست ہونے کا شرف دیا پھر میں دیکھتا تھا کہ سورۂ دہر کی قرأت تیرے چہرۂ منور پر ایک خاص اثر کا اظہار کر رہی ہے۔ مجھے لاہور کا وہ واقعہ بھی ایک معتبر کے ذریعے پہونچا ہے جب اثناء سیر میں کسی نے کہا کہ انگریز ان دلکشا فرحت افزا کوٹھیوں میں کیا آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں تو تو نے کیا جواب دیا کہ ہمارے کچے مکان اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانوں کے برکات اپنے اندر رکھتے ہیں تو ان سے ہزار بلکہ لاکھ درجہ بہتر ہیں اور یہ کہتے ہوئے فرط جوش سے تیرے آنسو ڈبڈبا آئے۔ ہاں ایک بیمار کے لئے تو کس قدر مضطر ہو جاتا تھا۔ یہ کچھ وہی جانتے ہیں جنہوں نے ایسے واقعات کو بچشم خود دیکھا ہے۔ ہر ممکن سے ممکن تدبیر جو انسانی حیطۂ قدرت میں ہے ترک کر کے اللہ تعالےٰ پر پورا توکل کر دیتا۔ توکل کے معنے مجھے تیرے ہی طرز عمل سے حل ہوئے۔ پھر رضا بہ قضا کا سبق بھی میں نے تیرے ہی در پر سیکھا۔ لوگوں کا عام لوگوں کا بلکہ میں کہہ سکتا ہوں تمام لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ انہیں کسی بیمار کی بیماری سے ذرا قلق نہیں ہوتا لیکن جب وہ بیمار مر جاتا ہے تو پھر گریہ و زاری شروع کر دیتے ہیں۔ نالہ و بکا رونا پیٹنا ہوتا ہے تو کم از کم آنسو ان کے چہرے سے تو ظاہر ہوتے ہیں مگر اے مقدس رسول یہ بات تجھ میں دیکھی۔ واللہ صرف تجھ میں دیکھی کہ بیمار کی بیماری کے وقت تو اتنا فکر ہے کہ حد نہیں مگر جونہی اس نے دم دیا تو آپ کے چہرے پر وہ آثار ظاہر ہوئے جو امین کے چہرے پر ایسی امانت کے ادا کرنے کے بعد ہویدا ہوتے ہیں جسے اس نے بڑی مشکلوں سے محفوظ رکھا ہو۔ پھر خدا تعالےٰ کے انعامات کا اظہار ہے اس کی مہربانیوں کا مذکور ہے دوسروں کے لئے نہیں اپنے مخلص صمیم عبد الکریم رضی اللہ عنہ اور مبارک احمد اپنے پیارے فرزند کی وفات پر یہ حالات دیکھنے والے اب تک زندہ موجود ہیں سب سے پہلا کلمہ جو جنازہ کے دفن کے بعد تیرے دہن مبارک سے نکلا وہ یہی تھا کہ جو خدا کی قضا کے ساتھ شرح صدر سے راضی نہیں میرے نزدیک وہ مرتد ہو چکا۔ میرے پیارے آقا میں تیری کس کس بات کو یاد کروں۔ تو ہم خطاکاروں کی خطائیں دیکھتا تھا اور اون سے چشم پوشی فرماتا۔ تو محفل میں کبھی کسی کو نادم نہیں کرتا تھا جب تو کسی میں کوئی قصور پاتا تو نہایت لطیف طرز سے عام تقریر میں سمجھاتا جسے اندر ہی اندر قصور وار دل سمجھ جاتا۔ دوسروں کو معلوم تک نہ ہوتا۔ تیرے قلب پر اللہ کی محبت سے ... کا بہت سا جلوہ تھا تو نے ہمارے لئے راتوں کو جاگ جاگ کر تڑپ تڑپ کر دعائیں کیں۔ جن کا اثر اب تیری عدم موجودگی میں ظاہر ہو رہا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں تیری وفات جو مسیح کی وفات کی طرح بظاہر بہت سے ابتلا ساتھ رکھتی تھی ان میں جماعت کا بالکل ثابت قدم رہنا یہ صرف تیری ہی نیم شبی دعاؤں کا اثر تھا اور پھر لطف یہ کہ کبھی یہ احسان نہیں جتایا کہ ہم تمہارے لئے یوں دعائیں کرتے ہیں۔ واقعی احسان اسی کا نام ہے تیری ہمت تیرا استقلال تیرا عزم۔ اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی کہ میں نبی ہوں۔ مگر تیرے لئے دو مشکلیں تھی اول یہ کہ کوئی نبی آ سکتا ہے دوم یہ کہ میں نبی ہوں آخر تو نے ہار لا کہ ... ہوتا ہے کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی۔ غرض آنحضرت ... تو تنہا دار تی ... تیرا غمہاری ہمدردی سے ... بات اور ستون ... ہے ... کے بعد اور بھی ... سیدۃ النساء فاطمۃ الز...

اللہم ...

حسن خمو وشتوالاہے نہ جوگی

پنڈی بہاؤالدین گوجرات سے کسی پروفیسر محمد دین کے اہتمام میں ابھی ابھی ایک پرچہ صوفی نام نکلنا شروع ہوا ہے اور دیسی پیر کے عام نقص کے باعث وہ بھی ایک ناخواندہ مہمان کی حیثیت سے ادھر اُدھر گشت لگا رہا ہے اسی تقریب سے ہمیں بھی ان کے درشن ہو گئے۔

نہایت افسوس ہے کہ تصوف کے محبان ناشناس نے مداہنت کا ایک مترادف لفظ بنا دیا ہے۔ وہ کھلم کھلا کہتے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ ع

> حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
> با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اور اس طرح اپنے ساتھ بیچارے حافظ علیہ الرحمۃ کو بھی خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

ہم صلح کے مخالف نہیں ہمارے امن اور راستی کے شہزادے نے دنیا کی مختلف قوموں کو صلح کا پیغام دیا ہے لیکن ہم صلح اور مداہنت کو دو مختلف الفاظ یقین کرتے ہیں۔ ایک مومن کا ورثہ ہے تو دوسرا منافق کا۔

پرچہ میں دو چار مخرب اخلاق اور خلاف فطرت قصے لکھ کر صفحے سیاہ کئے گئے ہیں۔ کہیں کسی دھوبی بچہ کا ... زادی پر عاشق ہونا کہیں کسی مسجد کے میاں جی کا کسی عورت پر ... ایروں میں ایسے طور پر اکٹھا ہو جانا کہ ... اسے ... ایک ہو گئے ایسی باتوں پر تو قلم ... کبھی پرچہ میں خواجہ حسن نظامی اور ... کے ... کے مضامین کو پڑھ کر ... تو ... آ ... ت نہ تھی ... نتائج ...

ہے۔ یعنی رسول یہ سمجھانے کے لئے آتے ہیں کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جاوے اور ان کی اطاعت جو صرف اسی لئے ہو۔ کہ خدا کا حکم ہے۔

فاعبدوہ۔ عبادت کا جہاں حکم ہے وہاں خدا تعالیٰ اپنی صفت ربوبیت کا ذکر کرتا ہے کیوں کہ یہی موجب فرضیت عبادت ہے۔ دیکھو جس کی اطاعت کرتے ہیں اس میں کچھ نہ کچھ شان الوہیت کا جلوہ ہوتا ہے۔ مثلاً۔ والد۔ اُستاد۔ بادشاہ۔

صراط مستقیم۔ بتادیا کہ صراط مستقیم یہی ہے۔ اللہ کا تقوے اور عبادت اور رسُول کی اطاعت۔

فاختلف الاحزاب۔ اختلاف کبھی وعظوں سے یا انجمنوں کے قائم کرنے سے نہیں مٹتا بلکہ اس کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ ایک امام کے جھنڈے تلے ہوں اور اس مامور من اللہ کی اطاعت کریں۔ جو خدا کی طرف سے آیا۔

لوگ ہمیں کہتے ہیں احمدیوں نے تفرقہ ڈالا۔ حالاں کہ انہوں نے وحدت قائم کی۔ کیوں کہ ان کی جماعت میں مقلد۔ غیر مقلد۔ نیچری سب جمع ہیں مگر یہ لوگ کوئی اتحاد نہیں رکھتے۔ کیوں کہ ایک ایک مسجد کے مُلّاں کا الگ الگ مذہب ہے۔ تحسبہم جمیعاً وقلوبہم شتی۔

الاخلاء۔ خلیل کی جمع ہے۔

۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵۔ رکوع ۱۳)

(سُورۂ الزخرف۔ رکوع ۷)

یعباد۔ یاعبادِ۔

... علیہم ... یا میں بھی اولیاء اللہ حزب اللہ مفلحون کی نشان فرمایا کہ ... علیہم ... یحزنون۔ ہوتے ہیں۔ آخرت کے ... بھی یہی فرمایا۔ ... کی گھڑی میں جن کو خدا یٰعباد ... بعز خطاب مخاطب ... ہے ... امید ...

... میں نے کہا ... جن کہ ... صلے اللہ علیہ وسلم کلام اللہ کی صداقت کر ... باتوں ... کو۔

(۲) آت ذا القربیٰ حقہ قرآن ... ہے ... وہ دو معنے ہیں۔

شادی شدہ لڑکیوں کو والدین کا ... وغیرہ ... ہے۔ ایمان میں ... کے مطابق عملدرآمد ... نہیں ہے بلکہ ... ہے۔

(۳) حقہ مقررہ زندگی میں نہیں ہوتا ... ہے کہ ایمان و اسلام ایک چیز ...

(۴) عقیقہ میں بلانا شرعاً ممنوع نہیں۔

(۵) احمدی کا رشتہ دار فوت ہو جاوے ہی مردنیں۔

... لئے جانا اور دعائے مغفرت بہت ہی عمدہ کوئی کہتے ہیں جس کا ہینڈل نہ ہو۔

(۶) تعلقات فرزندی و والدہ کے ... سے نکلنے کا دفعۃً بھی روح فرسا ہو جاتے ہیں اس کی نظیر اسلام میں خد ...

... لینے پر نہیں بولا جاتا۔ بلکہ کوئی ... کا نام بھی ہے۔ گویا جسے جنّت ملیگا۔

دکھایا جائیگا۔ اگر یہ اعمال نہ کرتے تو فضل الٰہی نہ ہوتا۔ تو پھر اس کی بجائے دوزخ جگہ ہوتی۔ بما کنتم تعملون۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ اعمال کا نتیجہ لازمی جنّت ہے۔ بلکہ وہ اعمال جاذب فضل الٰہی ہیں اور نجات فضل سے ہے۔ چوں کہ خدا کے حکم سے اپنی خواہشوں کو چھوڑا۔ اور تکلیف اٹھائی۔ اس لئے اس پر خدا تعالیٰ راضی ہوا۔ اور انعام میں جنّت ملا۔

فاکھۃ۔ مزہ بدلانے کے لئے مزیدار چیز ہے۔

یملك۔ عام طور پر مفسرین نے یہی لکھا ہے۔ کہ مالک اُس جہنم فرشتے کا نام ہے۔

مبرمون۔ ابرام کہتے ہیں رسّہ بٹنے کو۔ یعنی پختہ فیصلہ کر لینے والے۔ ابرموا۔ منقطع سے بمعنے کیا بلکہ۔ انہوں نے مقابلہ کی ٹھانی ہے۔ تو ہماری طرف سے بھی ان کی ہلاکت و تباہی آئی ہے۔

ام یحسبون انا لا نسمع۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ بات وہ کہتے بھی ہوں بلکہ ان کی عملی حالت اس بات پر گواہ ہے۔

فانا اول العٰبدین۔ مفسرین نے کہا ہے کہ یہ علی سبیل الفرض ہے۔ یعنی اگر کوئی بیٹا ہوتا۔ تو میں اس کی عبادت سب سے پہلے کرنے والا ہوتا۔ عیسائیوں کو سمجھایا۔ اوّل نمبر کا عابد میں ہوں پس اگر کوئی بیٹا ہوتا۔ تو میں بھی اس کی عبادت کرتا۔

الٰہ۔ (۱) معبود (۲) متصرف۔ اس جگہ دوسرے معنے مراد ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بیٹا ہونے کی تردید فرمائی۔ کیونکہ بیٹے سے جو اغراض مطلوب ہیں وہ تو خدا کو پہلے ہی سے حاصل ہیں۔

وعندہ علم الساعۃ۔ خود مسیح کا انجیل میں اقرار ہے کہ مجھے اس گھڑی کا علم نہیں بخشا گیا۔ گویا یہ بھی اس کی الوہیت کا رد ہے۔

لطیفہ۔ مسیح کو علم الساعۃ فرمایا۔ یہاں عندہ کہا جس سے ظاہر ہے کہ وہ مرچکا جیسے شہداء خدا کے پاس ہیں۔

لطیفہ ثانی۔ الیہ ترجعون۔ یہ اُمید نہ لگاؤ کہ وہ (مسیح) تمہارے پاس آئیگا بلکہ تم بھی اسی کے حضور لوٹائے جاؤگے جس کے پاس وہ ہے۔

الا من شہد بالحق۔ شفاعت کا مالک وہ ہے جو حق کی شہادت دے رہا ہے۔

وھم یعلمون۔ یعنے یہ لوگ بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ جناب رسالتمآب علیہ السلام ہیں۔

وقیلہ۔ مفسرین واؤ قسم کی بتاتے ہیں۔ اور معنے یہ کرتے ہیں کہ قسم ہے رسُول کے اس قول کی کہ یارب

لیکن میرے نزدیک یہ بات نہیں کیونکہ حرف قسم کے بعد وہ جملہ نہیں جس پر قسم کھائی جاوے۔

اس ... ۃ میں ان لوگوں کے ہلاکت کے اسباب بتائے ہیں پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اسباب ... با ... میں ... ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ ... اور تمہاری شوخیوں۔ گستاخیوں کی فریاد میرے ...

راہ پر نہ چلنے والے ہمیشہ تباہ ہی ہوتے ہیں۔

ھی اکبر من اختھا۔ بڑھ چڑھ کر نشانات دکھائے۔ دوسرے مقام پر نو نشانوں کا ذکر ہے۔

ینکثون۔ وعدہ انا لمھتدون کا توڑتے ہیں بنی اسرائیل کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ بھیجدینے کا۔

اَیّہ الساحر۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ اس وقت دُعا کی درخواست کر رہے ہیں ایسے شریر تھے۔ کہ ساحر کہنے سے باز نہ آتے تھے۔ حضرت موسےٰ اپنے شریفانہ برتاؤ سے پھر بھی درگذر فرماتے اور دُعا کر دیتے۔

الیس لی ملک مصر۔ مفسرین یہاں بہت گھبرائے ہیں کہ دعوے تو خدائی کا اور دلیل یہ دی۔ کہ الیس لی ملک مصر۔ یہ کیا بات ہے۔ پھر اس کی توجیہ کی ہے۔ ایک انسان کو دوسرے انسان کا خدا سمجھنا ایک مستبعد سی بات ہے۔ مگر بعض اُصول ایسے کمزور اور گندے ہیں کہ ان کی بنا پر ماننا پڑتا ہے۔ مثلاً اوتار کے متعلق یہ سمجھنا کہ خدا کسی انسان کے اندر حلول کر جاتا ہے اور اسے سلطنت بھی دیجاتی ہے۔ چوں کہ مصر والے بھی اسی قسم کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اس لئے ان کے لئے یہ سلطنت بمنزلہ دلیل الوہیت ہے۔ میرے نزدیک فرعون کو اپنی الوہیت کا دعوے ثابت کرنا مقصود نہیں۔ کیوں کہ الم نربک فینا ولیدا سے ظاہر ہے۔ کہ رب کا لفظ وہ پرورش کرنے والے پر بولتے تھے اور اسی بنا پر وہ انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا۔

یہاں جو الیس لی ملک مصر کہا تو اس لئے کہ موسےٰ سے اپنے تئیں بڑا آدمی ثابت کرے چنانچہ آگے کہتا ہے۔ ام انا خیر

اسورۃ من ذھب۔ سونے کے کڑے امارت و ریاست کی نشانی سمجھی جاتی ہے اب بھی بعض ریاستوں میں اس کا نشان پایا جاتا ہے۔

وجاء معہ الملئکۃ۔ بعض بحثیں لفظی ہوتی ہیں یا تعیین حقیقت میں فرق ہوتا ہے نفس ملائکہ سے کوئی منکر نہیں۔ دیکھو مسلمان اگر ملائکہ مانتے ہیں۔ تو ہندو دیوتے دیوان

فاستخف۔ بے وقوفی کی طرف لے جانا چاہا۔ ذلیل کیا۔

فاسقین۔ خدا کے حکم سے نکلنے والے۔ حکم عدولی سے نیکی کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے۔

فلمّا اسفونا انتقمنا منھم۔ لفظ چوں کہ انسانی حالات کے اعتبار سے معنے کرتے ہیں اس لئے جب خدا کے لئے یہ الفاظ بولے جاتے ہیں تو دو ہو کہ ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ جب انہوں نے ایسی حالت بنائی۔ جو موجب اسف ہو۔ تو جو نتیجہ غضب تھا۔ وہ ان پر وارد ہو گیا۔

مثلاً۔ مثل (۱) حالت (۲) الیم [illegible] جو دوسرے [illegible] واضح کر دے یعنی ایسا بنا دیا کہ ان کے حا[illegible] بات کھل سکے [illegible] کامیاب نہیں ہوتے

۱۱۔

ضرب ابن مریم مثلاً۔ جب بیان کی گئی۔ ابن مریم کی تمثیل۔

ماضربوہ۔ نہیں بیان کیا اس مثال کو۔

مفسرین تو اس کی یہ وجہ لکھتے ہیں کہ جب قرآن مجید میں ذکر آیا۔ انکم وما تعبدون حصب جھنم۔ تو اس کے مشرکین نے یہ معنے کئے۔ کہ جس قدر معبود غیر اللہ ہیں۔ وہ جہنم میں ڈالے جاویں گے۔ اس طرح پر وہ گویا مسیح کو بھی ساتھ ملاتے تھے۔ جو عیسائیوں کا معبود ہے۔ اس بنا پر یہ جواب دیا گیا۔ کہ ان ھو الّا عبد انعمنا علیہ۔

حالاں کہ اس طرح پر ان کا سوال حل نہیں ہوتا۔ اوّل تو ما تعبدون کا ذکر بھی اس سورۃ میں نہیں۔ ماقبل و مابعد کی مناسبت سے میرے نزدیک یہ بات ہے۔ کہ یہاں مسیح کے دوبارہ آنے کا ذکر ہے۔ اور دوبارہ آنے سے یہ مراد ہے کہ مثیل مسیح آوے۔ یعنی اس کی خو بو پر۔ پہلے خدا کے حلول کا ذکر تھا۔ اس پر مشرکین نے کہا کہ تم خود حلول کے قائل ہو۔ جیسا کہ کہتے ہو۔ کہ مسیح پھر کسی میں حلول کر کے آئے گا۔ بس ہمارے معبود اچھے ہوئے۔ کہ ان میں خدا کا حلول ہے۔ اور تمہارے ماننے میں ایک انسان کا۔ پروردگار ان کی غلطی جتاتا ہے۔ کہ بروز کے یہ معنے نہیں کہ پہلے کی رُوح دوسرے میں حلول کرے بلکہ ان ھو عبدٌ۔ وہ ایک بندہ ہوگا۔ جس پر ویسے ہی انعام ہوں گے جیسے پہلے ایک پر ہو چکے۔

انسان سے مثیل کیا۔ فرشتوں کے مثیل بھی بنانے پر قادر ہیں۔ یعنے ہم میں ایسے لوگ پیدا ہوں۔ جو فرشتوں کے صفات پر متصف ہو۔ صحیح معنے۔ جب بیان کیا گیا ابن مریم تمثیل کے طور پر۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم۔ اس پر تیری قوم ایسا [illegible] حلول کا مسئلہ جس پر مسلمان ہنستے تھے۔ اس کے قائل ہو گئے۔ اور کہنے لگے ہمارے معبود اچھے ہوئے۔ کیوں کہ وہ خدا کے اوتار ہیں اور تمہارے ہاں کسی انسان کے [illegible] فرمایا۔ نہیں وہ مگر ایک بندہ کہ انعام کیا اس پر [illegible] اور ہم نے اس کو نبی [illegible] کے لئے ایک [illegible] بنایا۔ مثیل مسیح کے وجود سے یہ [illegible] نصرانی ملعون اور نہ وہ خدا [illegible] خدا کا بیٹا تھا۔ بلکہ ایسا ہی تھا [illegible]

انہ لعلم للساعۃ۔ اس کے یہ معنے [illegible] و مسیح علامت کے لئے تو بھی قول کہا ہے [illegible] ثابت ہو گا۔ [illegible] ہے کہ مسیح کی ولادت دلیل قیامت [illegible] بن سکتی ہمارے نزدیک [illegible] کے [illegible] وہ مثیل مسیح ساعت کا علم ہے۔

[illegible] ۱۹۱۱

(پارہ ۲۵ [illegible] ع ۱۲)

(سورۃ الزخرف بقیہ رکوع ۶)

ولما جاء عیسیٰ۔ قرآن مجید سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے بھیجنے سے غرضیں مقرر ہوتی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ جو نئی باتیں دین میں پیدا ہو گئی ہوں اور ان کی بجائے محکم باتیں (حکمت) قائم کرے۔

دوم۔ جو اختلاف پیدا ہو۔ اس میں فیصلہ کر کے حق بتائے

غرضیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible] دوسرے [illegible]

سحر کا لفظ ہے اس کے صحیح معنے ہیں۔ مادقّ ولطف ماخذہ۔ کام کے نفس وقوع مین تو کوئی شک نہین۔ مگراس کا سبب ہم سے مخفی ہو۔ جب اس کی تعیین منتر جنتر وغیرہ سے کی گئی۔ تو پھر فساد پڑ گیا اور قرآن مجید پر بھی اعتراض ہونے لگے۔

کفار جب دیکھتے ہین کہ انبیاء باوجود غربت وجتھا کی کمزوری اور مخالفت شدیدہ کو مظفر ومنصور ہوتے ہین تو وہ اس کا سبب نہ جاننے کی وجہ سے اس کا نام "سحر" رکھتے ہین۔

علیٰ رجل من القریتین عظیم۔ یہ اسی منعت ہو آر کی تفصیل ہے کہ آسائش نے کس قدر خیال بگڑتے ہین کہ اب نبوت بھی ایسے ہی لوگون کا حق سمجھتے ہین۔

عظیم۔ رجل کی صفت ہے۔ یہ خیال ان کا اس وجہ سے ہے۔ کہ اگر کسی عظیم الشان پر نزول وحی ہوتا تو اس کی وجاہت کی وجہ سے بہت سے لوگ مان لیتے۔ دوم۔ ضروریات سلسلہ کا خود ہی کفیل ہوتا۔ اس کا جواب سناتا ہے۔

سخریا۔ کبیر الحکوم۔ تمسخر کے معنے نہین۔ سمجھایا۔ کہ پہلا سوال تو یہ ہے کہ جن کو وجاہت ودولت دی گئی۔ ان مین کیا خصوصیت تھی۔ جب یہ محض فضل خدا ہے تو نبوّت بھی فضل ہی سمجھو۔ جیسا کہ دولت کا دنیا تمہارے کسی اصول کے ماتحت نہین ہو سکتا۔

یہ رفع درجات دنیا کے تمدن کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی حاکم کوئی محکوم اور ایک دوسرے کے کام آسکے۔ پھر ہر ایک کی ضرورت اشد ہے۔ ایک بھنگی بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے سوسائٹی کے لئے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ایک دولتمند سیر۔ یہ معنے نہین کہ بڑے چھوٹون سے کام لین بلکہ یہ بھی کہ چھوٹے بڑون سے کام نکالین مخدوم بھی ایک حیثیت سے خادم ہے۔ اور خادم مخدوم۔

... ن یکون۔ اس ... کا بیان فرماتا ہے۔ کہ نبوّت ووحی کے مقابلہ مین دنیا ... ساز وسا... کی کچھ حقیقت نہین۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اگر دنیا کی اللہ کے ... وہ کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ دیتا۔ و... دنیا مراد ہے۔ ... کر دنیا کو انسان وصول الی اللہ کا ذریعہ داری بنالے تو

... ومعارج ... اس لئے مین ... فتیکی ... معارج۔ ابواب ... کے ساتھ بھی ہے۔

زخرفاً۔ زخرف کے معنے سو... زرینہ ... اسباب کے بھی ہیں یہان ... یہ معنے صحیح ہین۔

۸۔ مارچ ۱۱ء

(پارہ ۲۵ رکوع ۱۰۔ سورہ ...)

... الرحمن۔ ذکر دو قسم کا ہے اور قرآن ... یہ دونون معنے مراد لئے ہین۔ ... اللہ۔ تسبیح۔ ذکر اللہ ہی ہے۔ پھر و... وظائف جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... اٹھتے بیٹھتے جاگتے۔ کھانا کھاتے ... نے جانے کے لئے مروی ہین۔ مگر ... ذکر یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت ہر سکون۔ ہر قول وفعل کو خدا تعالیٰ کے حکم کی ماتحت ... سب اوقات مین اللہ کو یاد رکھنا۔ ... فرشتون کے قائل ہین۔ ... شیطانون کو بھی مانتے ہیں۔ جس سے

معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حقیقت قریب قریب ہے۔

ہر ایک چیز از قسم جمادات ہو یا نباتات یا حیوانات باعتبار اپنی حقیقت وماہیت کے خدا سے ایک تعلق رکھتی ہے اور اس کے حکم کی ماتحت کام کرتی ہے۔ جس طرح فرشتون کا نیک اجسام سے تعلق ہے۔ اسی طرح جنون کا تعلق بعض اجسام سے ہے اور یہ بمنزلہ ان کی روح کے ہین۔ چنانچہ حکم ہے۔ کہ ہڈی سے استنجا نہ کرو۔ کیونکہ یہ جنون کی غذا ہے۔ اب بظاہر تو ہڈی کو کتے وغیرہ ہی کہاتے ہین جس سے معلوم ہوا کہ ان بڑے جانورون اور کیڑون سے ان جنون کو ایک تعلق ہے۔ اسی واسطے دعا سکھائی۔ اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث۔

فلما جنّ علیہ اللیل۔ سے جن کے لفظ کے معنے کھلے ہین۔ پوشیدہ اجرام کا نام ہے اور طاعون وہیضے کے کیڑے بھی گندگی ہی مین پیدا ہوتے ہین۔ فرشتون مین نورانیت واطاعت ہے اور جنون وشیطانون مین ظلمانیت اور تمرد ہے۔

جن۔ شیطان واقع مین ہین اور پھر ان کے مظاہر بھی ضرور ہین۔ جن کے ذریعہ ان کی کارروائیون کا ظہور ہوتا ہے۔ جب انسان ذکر الرحمٰن سے جی چراتا ہے۔ تو پھر بُرون سے اس کا تعلق بڑھتا ہے۔ کیونکہ بدی کو خود ہی اس نے پسند کیا۔

ولن ینفعکم۔ مفسرین نے اس کے یہ معنے کئے ہین کہ نفع نہ دیگا تمہیں یہ جان لینا اس وقت کہ یہ بئس القرین ہے۔ دوسرے معنے یہ ہین کہ نفع نہ دے گا تمہین۔ دونون کا عذاب مین شریک ہونا۔ نفع تو یہ ہے۔ کہ تم بچ جاتے اور وہ متبوع شیاطین عذاب مین گرفتار ہوتے۔ مگر یہاں تو ... ضعف کا فتوےٰ لگا۔

فامّا نذھبنّ بک۔ مفسرین نے یہ معنے کئے ہین یا ہم تم کو وفات دیدینگے۔ مگر میرے نزدیک یہ معنے پسند ہین۔ کہ ہم تجھے لے جائین گے مکّے سے۔ چنانچہ پہلے یہ فرما چکا ہے کہ ان مشرکین عرب پر عذاب اس وقت آئے گا کہ آپ (اے نبیؐ) انہین نہ ہون گے۔ اور اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ یہ سورۃ مکّی ہے۔

لذکرٌ لک۔ یہ ذکر ہے تیرے لئے۔ یعنی جس طرح کتاب الٰہی کی وجہ سے حضرت موسیٰ اور ان کی قوم معزز ومکرّم ہوئے۔ اسی طرح آپ اور آپ کی قوم اگرچہ اس وقت معمولی ہین مگر ایک وقت آتا ہے کہ یہ قوم تاریخی قوم بن جاوے گی اور تمہارا نام چار سوئے عالم مین پھیل جائیگا۔

وسوف تسئلون۔ آیندہ ایک زمانہ آتا ہے کہ لوگ تمہارے حالات پوچھین گے۔ اور بڑے بڑے مسائل تمہارے چال چلن۔ طرز عمل۔ اقوال۔ افعال سے حل کئے جاوین گے۔

وسئل ... ... سے اگلے رسولون کے حالات سے اہم مسائل حل ہوئے ... ہے۔

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پچیسواں

(بقیہ رکوع نمبر ۷)

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۱۱ء سورۃ الزخرف

بقیہ رکوع نمبر ۱

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسی طرح تم میں بھی آہستہ آہستہ روحانی زندگی آئے گی اور تم ایک زندہ قوم بن جاؤ گے۔

ما تركبون ۔ انسان کے لئے ایک روحانی منزل بھی ہے ۔ پس جیسے دنیا میں بری دبحری سواریاں ہیں ویسے ہی روحانی منزل تک پہونچانے کے لئے بھی ایسا سامان ہونا ضروری ہے

سبحان الذی ۔ سمجھاتا ہے کہ روحانی رستہ اور سامان وصول پاکر تمہیں خدا کی تسبیح وتقدیس بھی کرنی چاہیئے۔

من عبادہ جزءا ۔ جہان میں دو قسم کی چیزیں ہیں ایک وہ جو خود باقی رہتی ہے مثلاً ستارے سورج ۔ زمین ۔ دوم جو پہلے فنا ہو جاتی ہیں ۔ جیسے جانور ۔ پودے ۔ خود باقی رہنے والیوں کے لئے کوئی تخم یا بچہ نہیں ہوتا اور فنا ہو جانے والیوں کے لئے تخم یا انڈے ۔ اس حکمت پر نظر کرنے سے معلوم ہو گیا کہ اولاد پہلی شئے کے جانشین کا نام ہے تاکہ وہی یا ویسا کام دے جو وہ پہلی شئے دیتی رہی ۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ خدا کے لئے بیٹا ہے یا نہیں ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ بیٹا ہے وہ گویا خدا کو بقائے عالم سے پہلے مرنے والا مانتے ہیں۔

۶ مارچ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ رکوع ۸)

(سورۃ الزخرف رکوع ۲)

پہلے تو یہ بتایا کہ خدا کے لئے اولاد قرار دینا بہت بری بات ہے ۔ اب سمجھایا کہ پھر اولاد میں سے بیٹیاں ۔ گویا اپنی ذات سے بھی [illegible] خدا کی شان کو گرانا ہے

وهو كظيم [illegible] ری جگہ پر فرمایا [illegible] ک [illegible] ام يدسه في التراب

ينشئوا ۔ نش[illegible] نما دی جاتی ہے۔

علیم [illegible]

عاصل [illegible]

لو شاء الرحمن ما عبدناهم ۔ گندے لوگ اپنے گندوں کے جواز کے واسطے کچھ نہ کچھ ڈھکوسلے بنا لیتے ہیں ۔ اس کا جواب دیا۔

ما لهم بذلك من علم ۔ عقائد کی بنا الٰہی حکم پر ہے اور وہ عملی زندگی کے لئے بطور روح کے ہوتے ہیں پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کہیں چلا رہے ہیں کیا کسی کتاب میں ہم نے شرک کا حکم دیا ہے ۔ اگر یہ اصل صحیح ہے کہ جو کام ہم کر رہے ہیں وہ خدا کی مرضی سے ہے اور جائز ہے ۔ تو پھر خود شرک کو اس دلیل سے جائز قرار دینے والے بعض باتوں میں چیخ اٹھیں گے جب ان کو کوئی مالی یا عزتی یا جانی نقصان پہونچا۔

بل ۔ فرماتا ہے کہ شرک کرنے کی وجہ لو شاء الرحمن نہیں ۔ بلکہ انا وجدنا ہے۔

أمة ۔ دین ۔ قرآن کریم میں آتا ہے ۔ ان ابراهيم كان أمة ۔

اب جن مفسرین نے یہی سمجھ رکھا تھا کہ امت کے معنے صرف گروہ کے ہیں ان کو بہت دقت پیش آئی ہے ۔ لیکن امت نیکی سکھانے والے کو بھی کہتے ہیں اور یہاں یہی معنے ہیں جیسے كنتم خير أمة میں بھی یہی معنے پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں۔

انا وجدنا آباءنا ۔ تقلید بد سے خدا کی پناہ ایسے مقلدین کو بہت کم ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

[illegible] به ۔ مامور من اللہ کے انکار کی یہ سزا ہے ۔ کہ انسان تمام حق باتوں [illegible] منکر ہو جاتا ہے

كيف كان عاقبة المكذبين ۔ سمجھایا کہ مکذو[illegible] تم سے بھی یہی ہوگا۔

۷ ۔ مارچ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ رکوع)

(سورۃ الزخرف رکو[illegible])

پروردگا[illegible] کہ حضرت ابراہیم [illegible] حالات سے نا[illegible]

پھر [illegible] بانے [illegible] ہوم بانہ [illegible] سو وہ اس طرح الگ ہوئے [illegible]

دادا کے مذہب [illegible] چھوڑ دیا

اذ ۔ [illegible] اذ [illegible] ہے۔

لا بيه ۔ قال [illegible] آیا کرتا ہے وہ خطاب کے واسطے ہوتا ہے۔

متعت ۔ یہ الٰہی [illegible] وجہ بلائی [illegible] ان کو دنیاوی آسائش حاصل تھی

انسان حق سے اعراض کرتا ہے [illegible] اور اپنے ناصح مشفق کو حقیر و ذلیل سمجھتا ہے وہ اس دھوکہ میں آتا ہے [illegible] کامیابی کی یہی ایک راہ ہے چنانچہ پیچھے [illegible] ہو چکا ہے ۔ وانا على آثارهم [illegible]

پھر [illegible] ۔ بعض اوقات کوئی بات بہت صاف ہوتی ہے ۔ [illegible] تعیین میں پڑ جاتے ہیں ۔ مثلاً [illegible] کا لفظ ہے ۔ اب اگر اس سے پوشیدہ مخلوق [illegible] نہیں ۔ لیکن اسی میں سے ایک فرد کی تعیین کر دیں ۔ تو پھر [illegible]

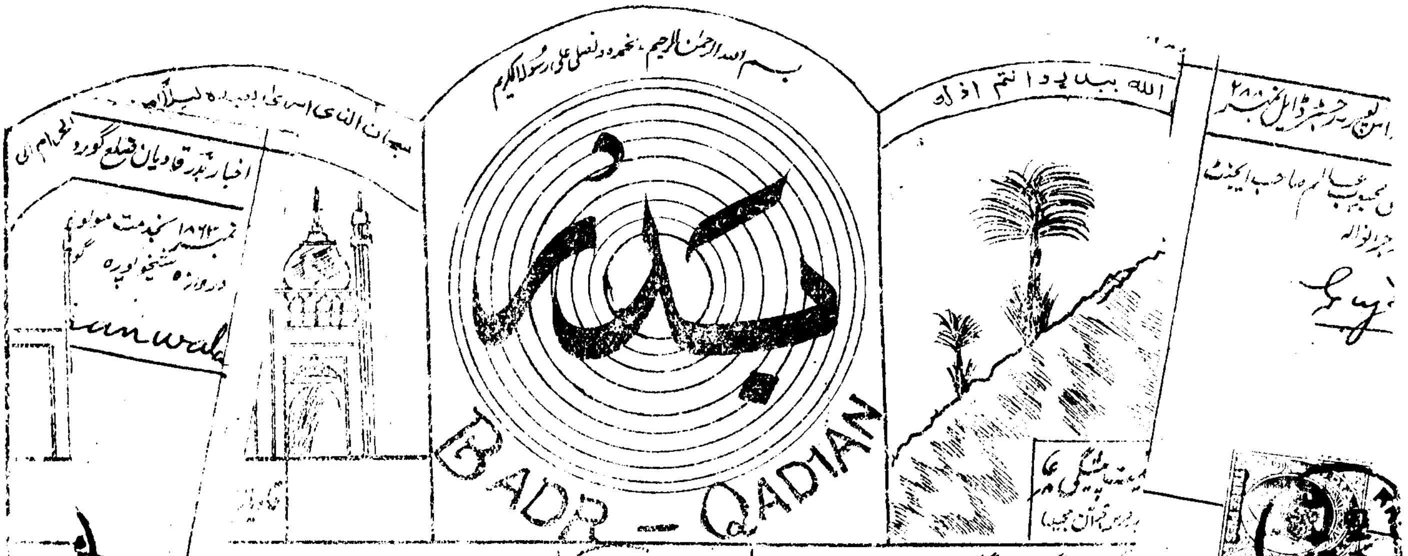

چگرنم باتو گرآئی چہاردر قادیان ہی | جس طرح [illegible] دوامین شناسی ہی عزض دار الامان
مورخہ [illegible] ربیع الثانی [illegible] کل مہاجرین [illegible] مطابق [illegible]
جلد [illegible] | نمبر ۳۶

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا [illegible]

رپورٹ وفد

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲ مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

استخارہ اس سفر میں برادرم منشی غلام محمد صاحب پھلوری اور برادرم میر محمد حسین صاحب نے فرمایا تھا کہ میں ان کو دو دعائیں لکھ کر بھیجوں۔ ایک دعائے استخارہ اور دوم کسی شہر میں داخل ہونے کے وقت جو دعا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے [illegible] اس لئے کہ یہ دعائیں ان دوستوں کو لکھ کر بھیجوں [illegible] مع ترجمہ و اعراب اخبار میں چھاپ دیتا ہوں

دعائے استخارہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

ترجمہ۔ اے اللہ بیشک میں بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم سے اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت سے اور تجھ سے مانگتا ہوں تیرے بڑے فضل میں سے۔ پس بیشک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو بہت جاننے والا ہے چھپی چیزوں کا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین میں اور میری دنیا میں اور میرے کام کے انجام میں۔ پس مقدر کر اس کو میرے واسطے اور آسان کر اس کو میرے واسطے۔ پھر برکت دے اس میں میرے واسطے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے واسطے میرے دین میں اور میری دنیا میں اور میرے کام کے انجام میں پس تو پھیر دے اس کو مجھ سے اور پھیر دے مجھ کو اس سے اور مقدر کر میرے واسطے بھلائی جس جگہ ہو۔ پھر مجھ کو راضی کر دے اس کے ساتھ۔

کسی شہر میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا۔ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهَا (ثلاثاً) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ [illegible]

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ

[illegible] قرآن [illegible] اور اس چیز کے [illegible] اور اس چیز [illegible] کو وہ اقرار [illegible] اور ان کے جز [illegible] اور اس چیز کے کہ جس کو [illegible] میں ہم تجھ سے [illegible] بھلائی کی [illegible] اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس کی بدی سے اور اس [illegible] اون کی بدی سے اور اس چیز کی بدی سے [illegible] واسطے [illegible] میں [illegible] کہ ہم کو میوہ جات [illegible] اس کی اور محبت [illegible] والوں کو اور محبت دے ہم کو اس [illegible]

التوقف [illegible] | ناچیز [illegible] گورداسپور [illegible] ضلع [illegible] ریاست کپورتھلہ کا دورہ [illegible]

[illegible] جالندھر میں ایک [illegible] ابھی [illegible] آج ۲۶ اپریل کو میں [illegible] میں [illegible] محمد الدین [illegible] پہنچ گیا ہوں [illegible] سے اس [illegible] کہ دن [illegible] انشاء اللہ مقام [illegible] صبح [illegible] وقت [illegible] بارش کے [illegible] بسبب [illegible] ہو نہیں [illegible] کہ بعض مقامات پر بارش کے سبب [illegible] کپورتھلہ کی ریاست میں [illegible]

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل [illegible] چھپا اور شائع ہوا)
(کاتبہ محمد [illegible])

ایساہی اتفاق ہوا تھا۔ بارش کے ایام میں گاؤں گاؤں پھرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ نیز زمیندار لوگ عموماً فصلوں کے کاٹنے اور غلہ جمع کرنے کے کام میں بہت مصروف ہیں اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ضلع جالندھر کے بعض مقامات کا دورہ کرکے جو یہاں سے قریب ہیں۔ سردست دورے کو ملتوی کرکے واپس دارالامان چلا جاؤں۔ سردست التوا کے واسطے بعض دیگر وجوہات بھی ہیں جن کے اس جگہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اگر یہ صلاح پختہ ہو گئی تو میں انشاء اللہ پندرہ بیس مئی تک قادیان پہونچوں گا اور میں سردست کچھ کہہ نہیں سکتا کہ پھر دوبارہ دورہ کب تک شروع ہو یا نہ ہو اس کا قادیان پہونچکر انشاء اللہ فیصلہ ہو سکے گا۔

لودہی ننگل

گذشتہ اخبارات میں میرے امرتسر سے لودہی ننگل جانے کا ذکر ہو چکا ہے۔ لودہی ننگل میں مولوی نوراحمد صاحب سے ملاقات ہوئی جن سے حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود کا وہ نامہ منظوم ملا جو کہ پچھلے اخبار میں شائع ہو چکا ہے مولوی صاحب موصوف کی تبلیغ کے ذریعہ سے اس جگہ اور اس کے گرد و نواح میں بہت سے آدمی جماعت میں شامل ہیں۔ جمعہ کی نماز اور گرد کے گاؤں سے لوگ اسی جگہ آکر پڑہتے ہیں ایک جمعہ میں نے پڑھایا۔ آدمی کثرت سے جمع ہوئے جن میں سے اکثر غیر احمدی تھے مگر غور سے سب باتیں سنتے رہے اور بعد جمعہ بیعت جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے بیعت کا خط حضرت کی خدمت میں لکھا۔

مولوی نور احمد صاحب نے فتحگڈھ کے مولویوں کے ساتھ بارہا مباحثات کئے اور ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بھی آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہاں کے غیر احمدی بلا لائے تھے جو کچھ سوال وجواب ہوئے انہیں سے بعض کی نقلیں میں نے مولوی صاحب موصوف کے پاس دیکھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ تقوے کو مدنظر رکھکر بہت ہی مدلل جواب مخالفین کو دیتے ہیں اور مخالفین کبھی کسی موقعہ پر مولوی صاحب پر غالب نہیں ہوئے بعض دفعہ مولویصاحب پر مقدمات بھی مخالفانہ جوش میں بنائے گئے۔ مگر خداتعالیٰ نے ہمیشہ انہیں باعزت فتحدی

تیجہ کلاں

ایک رات میں لودہی ننگل میں رہا اور ایک شب تیجہ کلاں میں۔ جہاں میاں عبد اللہ میاں عبد العزیز اور ان کے فرزند ارجمند میاں اسد اللہ صاحب رہتے ہیں اور احمدی جماعت کے قریب ۳۳ نفر ہیں اس جگہ دو دفعہ وعظ ہوا چند نو مرید داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اس جگہ کے میاں عبد اللہ صاحب کچھ بیمار رہتے ہیں سب دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے واسطے دعا فرمادیں۔

انجمن لودہی ننگل ۔ لودہی ننگل میں ایک انجمن بنائی گئی۔ جس کے متعلق تیجہ کلاں۔ فتحگڈھ۔ چک اسکندر۔ بدو ذال تلونڈی راماں۔ کھٹالہ میاں مٹھا اور کھوکھر ین کی جماعتیں آ گئے۔ اس انجمن کے سکرٹری منشی اسد اللہ صاحب اور... پریزیڈنٹ مولوی نوراحمد صاحب مقرر ہوئے یہ تمام گاؤں لودہی ننگل کے قریب ہیں اور ان میں سے اکثر آدمی عاجز کی ملاقات کے واسطے لودہی ننگل تشریف لائے۔

فتحگڈھ

فتحگڈھ میں صرف ایک گھر احمدیوں کا ہے میاں عبد القادر صاحب اپنی بیوی اور لڑکے اور لڑکی سمیت... بہت پُرجوش احمدی ہیں۔ اس جگہ کئی ایک وہابی اور حنفی مولوی ہیں ان میں سے بعض بالخصوص وہابی صاحبان میاں عبد القادر کو بہت تنگ کرتے رہتے ہیں مگر وہ ہمیشہ ان کو ایسے مدلل جواب دیتے ہیں کہ بغیر خاموشی کے انہیں چارہ نہیں۔ میاں عبد القادر صاحب کا بیان ہے کہ میرے واسطے اول محرک حضرت مرزا صاحب کی طرف توجہ کرنے کا مولوی محمد حسین صاحب کا رسالہ اشاعۃ السنۃ ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے جبکہ حضرت کی مخالفت شروع کی اور میں نے اسے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں پڑھا تو مجھے خیال ہوا کہ مرزا صاحب کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے واسطے ان کی کتابیں بھی پڑہنی چاہئیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ جب حق مجھ پر کھل گیا۔ تو میں نے اس سلسلہ کو قبول کر لیا۔

مولویت زمانہ کا نمونہ

اسجگہ کے ایک حنفی مولوی محمد اشرف صاحب عاجز کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے تھے بہت اخلاص سے پیش آئے اور حضرت مرزا صاحب کے اخلاق حسنہ کی تعریف کرتے رہے اور سلسلہ حقہ کے حالات سنتے رہے ان کے سوائے کسی دوسرے مولوی سے میری ملاقات اس جگہ نہیں ہوئی۔ البتہ ایک وہابی مولویصاحب کے دو واقعات عجیب میں نے سنے ہیں جن کا بیان کرنا ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ ایک تو یہ کہ وہ مولوی صاحب ہمارے دوست میاں عبد القادر صاحب کے ساتھ وفات مسیح پر گفتگو کر رہے تھے۔ مولوی صاحب نے کیا چالاکی کی کہ ایک تفسیر لیکر رفع عیسیٰ کے متعلق جو الفاظ تھے ان کو قرآن شریف کی آیات ظاہر کرکے پڑہنا شروع کیا۔ جس پر ایک حافظ نے پبلک کے سامنے ان کا پردہ فاش کر دیا اور سخت شرمندہ کر دیا۔ دوسرا واقعہ بھی انہیں کا ہے۔ ایک مباحثہ میں جبکہ وہ ہمارے دوست مولوی نور احمد صاحب کے ساتھ کر رہے تھے بعض تاویلات حقہ اور صحیحہ میں کرنے لگے کہ ایسی تفسیریں تو میں بھی کر سکتا ہوں جب انہیں کہا گیا کہ کرکے دکھاؤ تو یوں دُرافشان ہوئے کہ بسم اللہ کے معنے ہیں کان گڑہ گیا۔ (کان پنجابی کوّے کو کہتے ہیں) یہ ہے نمونہ ان مولوی صاحبان کا اور ان کی اس عزت کا جو کہ وہ قرآن شریف کی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔

چک اسکندر ۔ فتح گڑھ سے عاجز ایک شب کے واسطے چک اسکندر گیا جہاں میاں قادر بخش اور ان کے فرزند میاں اللہ دتا سواری لے کر لودہی ننگل تک آئے۔ مولوی نوراحمد صاحب فتحگڈھ تک مشایعت کے واسطے آئے وہاں کے مولوی صاحبان اور ایک حکیم صاحب کی طرف سے کچھ پیغام آتے رہے جو انشاء اللہ اگلے نمبر میں درج کئے جاوینگے چک اسکندر میں صاحب ایک شب رہا وعظ کیا گیا۔ بزرگ کے واسطے بھی خرید ایسے۔ وعظ کے بعد چند لوگوں نے کچھ سوالات کئے جن کا ذکر انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کیا جاویگا۔

تمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً

سیدنا حضرت مسیح موعود نے ۱۴ نومبر ۱۹۰۴ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کے مقصد ذیل فقرات تھے: (۱) سلطان روم کی سلطنت کی حالت اچھی نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔ (۲) ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دہاگے ہیں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہوں گے (۳) ہم مسلمانوں میں سے جو ہم سے علیحدہ رہیگا وہ کاٹا جاویگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ" کہ زیر نظر رکھکر جب ہم اس خبر کو پڑہتے ہیں کہ آخر انجمن اتحاد و ترقی غالب آئی اور اس نے دار الخلافہ پر قبضہ پاکر سلطان عبد الحمید کو معزول کر دیا اور اس کی بجائے رشاد آفندی سلطان کا چھوٹا بھائی محمد خامس کے نام سے تخت نشین ہوا تو بے اختیار ہم سبحان ربنا ان کان وعد ربنا مفعولاً کہتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ ۳۳ سال جس دانشمندی اور تدبیر سے سلطان نے حکومت کی اور اپنی قوم کو غیر مسلم سلطنتوں سے بچایا اس کا صلہ جو قوم نے دیا وہ نہایت ہی افسوسناک اور قابل عبرت ہے مگر ہم یقین کرتے ہیں کہ اس تغیر و تبدل میں اس علیم و حکیم خدا کی ایک خاص حکمت ضرور ہی ہے۔

۲- ہمعصر الحکم راوی ہے کہ قادیان تک ایک تنگ پٹڑی کی ریلوے مشترکہ سرمایہ سے بنائے جانے کی تجویز ہے۔ (۳) نوجوان ترکی پارٹی نے سلطان کی تنخواہ ۲۵ ہزار ترکی پونڈ قرار دی (ماہوار) دیگر ممبران کو علاوہ دیں گے۔ (۴) شاہ ایران نے اپنے وزیر اعظم اور وزیر جنگ کو موقوف کر دیا اپنے چچا نائب سلطنت کو مقرر کیا ہے (۵) دونوں عہدے انہیں کو دئے یہ اصلاح پارلیمنٹ کے مخالف ہیں لہذا اس تقرر پر سب ناراض ہیں۔ (۶) روسی فوج تبریز میں آ پہونچی باشندوں نے بڑی خوشی سے ان کا خیر مقدم کیا اب کشت و خون نہوگا (۷) چیف کورٹ پنجاب میں گرما کی تعطیلیں ۱۹ اگست سے شروع ہونگی اور ۱۹ اکتوبر کو ختم ہونگی اور ۲۰ اکتوبر کو اجلاس کیا جاویگا (۸) معزول شدہ سلطان عبد الحمید بدھ وار رات کو سالونیکا میں پہونچے سپہ سالار کے گھر پہنچائے گئے (۹) ولایت عدانہ میں جو لوگ قتل و غارت کئے گئے ان کی تعداد تیس ہزار ہے

جو تنگ اندازہ کی جاتی ہے۔ (۱۰) پچھلے دنوں میں کشمیر میں دو سخت حادثے وقوع میں آئے۔ پہلا حادثہ جمعرات ۲۲ اپریل کو تھا۔ اس روز دربار کا عظیم الشان دخانی ڈیہجر بارہ مولہ میں دریا کی درستی کے کام پر لگایا:: [illegible]

مکتوبات امیر المومنین

هنیاً لارباب النعیم نعیمها
وللعاشق المسکین ما یتجرع

مولنا النواب۔ المعظم المکرم بالقابہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب کرمت نامہ باادب گذارش ہے۔ ایسے علماء کا ذکر جنھوں نے رد نصاریٰ و آریہ پر قلم اٹھایا صرف اس لئے تھا کہ حضور نے اس مقام پر یہ لکھا تھا کہ مسیحی مشنری ہندوستان میں آئے ان کے مقابل مسلمانوں نے کیا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لئن شکرتم لازیدنکم۔ یہاں لازیدنکم کا لام اور نون مشدد۔ قابل غور ہیں۔ مگر عالیجاہ حضور نے صاف لکھا ہے "یہی ایک خدمت علماء سے اگر ہوئی تو کیا ہوئی" حضرت نواب یہ کلمہ شکر گذاری کا نہیں۔ اس ملک میں ہزاروں ہزار آدمی صرف ان مناظروں کے باعث عیسائی ہونے سے بچ گئے والحمد للہ رب العلمین بُرے ظن اور اخلاق ذمیمہ خصائل رذیلہ کا استیصال علوم حقہ سے قابل قدر سرسید کی کوششیں ہمارے سامنے ہیں مگر ان کے دارالاقامہ میں ابھی تک ایمان باللہ ورسلہ۔ اقامۃ الصلوٰۃ۔ و ایتاء الزکوٰۃ۔ پابندی صوم و حج کا جو حال ہے وہ جناب عالی اور ہم لوگوں سے مخفی نہیں۔ بھلائی بھلائی ہے اور ضرور ہے مگر ایمانی حیثیت اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع وہاں ہنوز دہلی دور است۔ کسی محسن کی احسان فراموشی کفران نعمت ہے۔ مجھ خاکسار کی سید سے خط وکتابت رہی ہے۔ میں نے انکو ایکبار کسی تقریب پر عرض کیا تھا۔ جاہل علم پڑھ کر عالم بنتا ہے اور عالم ترقی کر کے حکیم ہو جاتا ہے۔ حکیم ترقی کرتے کرتے صوفی بن جاتا ہے۔ مگر جب صوفی ترقی کرتا ہے تو کیا بنتا ہے قابل غور ہے۔ جس کے جواب میں سرسید نے لکھا کہ وہ نورالدین بنتا ہے غرض اس کہانی سے صرف یہ ہے کہ ہم ان سے اور وہ ہم سے بے خبر نہیں تھے جناب نے تکلیف فرما کر ان کا ذکر کیا اور ان کے ذکر پر زور دیا ہے اس لئے تعارف کا تذکرہ کر دیا ہے۔

جناب عالی۔ مولوی بارہ لاکھ روپیہ جمع کریگا تو افسوس ہے کہ وہ مولوی آپکی نگاہ میں مولوی نہ رہے گا۔ مہدی علی مولوی تھے۔ چراغ علی مولوی تھے۔ عمائد علماء لکھنؤ مولوی تھے۔ مگر جب روپیہ آیا۔ تو نواب محسن الملک۔ ممتاز جنگ۔ قبلہ و کعبہ۔ سرکار دولتمدار۔ نجتہ الدھر ہو گئے۔ آخر میں مولوی صدیق حسن گذرے ہیں۔ روپیہ آیا تو نواب کہلائے۔ صدیق تخلص اوڑھ دیا اور نواب اس سے قائم مقام ہو گیا۔ بھلا یہ خاکسار لاکھوں والے لوگوں کو مولوی کہہ سکتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ (مولوی تحقیر کا کلمہ ہے اور آپکے نزدیک بھی) بلکہ مجھے تو تعجب ہوا ہے کہ ملانان والا نے صاحب عصر جدید اور مہتمم ندوۃ العلماء۔ دونوں کے نام پر مولوی کا لفظ لکھدیا ہے۔ شبلی صاحب کا سفرنامہ حضور نے غور سے نہیں پڑھا۔ والا اس میں مولوی لفظ کی جو مٹی پلید کی ہے اسے پڑھ کر آپ ضرور ہنستے۔ اور یہ امرا کا مشغلہ ہے اگر یہی تدبیریں قومی ترقی کی ہیں۔ جو حضور نے لکھی ہیں تو بے ادبی معاف ہو۔ آپ کا محمڈن کالج۔ آکسفورڈ۔ کیمبرج کا مقابلہ نہ کر سکیگا امریکہ۔ جرمن کی یونیورسٹیاں فراموش ہوں۔ پس اسلام درگور رہے بلکہ ہندوستان سے اسلام کا مقابلہ محال ہے۔ جس قدر آپ ترقی کریں کرلیں۔ یورپ و امریکہ کو چھوڑ ہندوؤں سے مقابلہ بھی خواب وخیال ہوگا۔ اسلام مال سے نہیں اخلاص سے ترقی کریگا اور کرے گا۔ ایمان و اعمال صالح سے وابستہ ہے۔

مجھے حضور نے دو لاکھ جمع کرنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ آپ نواب۔ رئیس اعظم۔ ہونہار۔ نوجوان۔ لاکھوں جمع کرنے والوں کے فدائی۔ فدا مجھ غریب کی سنئے۔ قرآن کریم فرماتا ہے "وکذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا۔ اور فرماتا ہے "وما نریٰک اتبعک الا الذین ہم اراذلنا بادی الرای" اور فرماتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں۔ علے رجل من القریتین عظیم۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا فضل بخشا ہے اور مال کو اللہ تعالےٰ نے خیر وفضل فرمایا ہے اور ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ ابو الحنفاء نے دعا سکھائی ہے اور ہم مانگتے ہیں۔ گو سرسید دعا کا نتیجہ حصول مراد نہیں مانتے تھے مگر میں بخلاف ان کے دعا کو سبب حصول مرادات مانتا ہوں۔ ایک پیسہ جمع کرنا بھی ناپسند کرتا ہوں اور واقع ہے کہ پھر بایں ہمہ آپکے سرسید بھی میری عزت کرتے تھے اور بہت کرتے تھے محسن الملک اور ان کے بازو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حضور کسی امام و مصنف کا نام اسلام میں بتا سکتے ہیں جس نے ان روپیوں کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں پھیلایا لائبریری کا عالیجاہ آپ کو شوق ہے۔ اگر صرف ہندوستان میں صرف میری لائبریری ہے جیسے سرسید احمد خان اور مولانا شبلی نے بحمد اللہ ضرور فائدہ اٹھایا ہوگا۔ ایک تو دنیا سے چل بسے۔ دوسرے موجود ہیں۔ آپ ان سے دریافت فرما سکتے ہیں۔

آہ! آپ کو کون بتائے کہ پراگندہ روزی پراگندہ دل است:

شب چو عقد نماز مے بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

بالعموم صحیح نہیں۔ غالباً میں نے جناب کا عزیز وقت بہت لیا اگر آپ میرا عریضہ پڑھ لینگے۔ اور اگر سکرٹری صاحب کے ردیات میں ڈالدیا یا خلاصہ سنادیا تو میرا اظہار انشاء اللہ ضائع نہ ہوگا۔

نورالدین۔ ۲۲ مارچ ۱۹۰۹ء

ترانۂ اکمل

بیابانوں میں رہتا ہوں۔ مجھے گھر بار کیا کرنا
مسافر ہوں میں دو دن کا تو اپنا بار کیا کرنا

سرِ تسلیم خم ہے دیکھئے کیا ہو میں حاضر ہوں
جو ہو تیار مرنے پر اُسے تیار کیا کرنا

سیہ کاروں خطا کاروں گنہگاروں کو ای مولیٰ
ترے دربار میں جُز توبہ استغفار کیا کرنا

کہیں کافر اذیت دیں گلا کاٹیں کہ پھانسی دیں
جو تیرے ہو چکے مرزا تو پھر انکار کیا کرنا

وفاداری پہ ہیں نازاں۔ یہ ہے قول جوانمرداں
جو پورا ہی نہ کرنا ہو۔ تو وہ اقرار کیا کرنا

پڑے ہیں جان کے لالے کھلے ہیں تیر سینوں میں
ہزاروں چھید دل میں ہے کرے مجھے گلزار کیا کرنا

محبت کیجئو اُس سے۔ کبھی ہنس بول لیں جس سے
بُتانِ سنگدل پتھر ہیں۔ اُن سے پیار کیا کرنا

مری جان قاطع ہی۔ سرِ دشمن اُڑاتی ہے
مرا دم ہی دمِ شمشیر ہے۔ تلوار کیا کرنا

مرے کو مارنا کوئی جوانمردی نہیں ہوتی
جو تیغِ عشق کا کشتہ ہو۔ اُس پر وار کیا کرنا

کہاں کی دوستی۔ کیسی محبت۔ دشمنی ٹھہری
لگا کر دل بتوں سے اپنا دل بیزار کیا کرنا

بچھے ہیں جادۂ عشقِ بتاں میں سنگریزاں کانٹے
برہنہ پا کو سیر وادیٔ پُر خار کیا کرنا

تپِ فرقت کے مارے تھک کے اس کوچہ میں آبیٹھے
بدن لے جان بغیر از سایۂ دلدار کیا کرنا

عدو اچھا ہے اُس سے دشمنی تو کھل کے کرتا ہے
جو دلداری نہ کر سکتا ہو وہ دلدار کیا کرنا

جو لڑنا ہو تو لڑ۔ تو نفسِ امارہ سے آ بھائی
ابھی جنگل میں جا کر شیر سے پیکار کیا کرنا

مجھے وہ چاہیئے نشہ نہ مرنے تک بھی جو اُترے
گھڑی دو کے لئے اپنے تئیں سرشار کیا کرنا

مجھے اس خود فراموشی کی کیفیت میں رہنے دو
جتے ہو بے خودی بھی اُسے ہشیار کیا کرنا

حکایت بود بے پایاں بخاموشی ادا کردم
گزرتی ہے جو اس دل پر اُسے اظہار کیا کرنا

تجھے اس تنگنائے دہر میں خستہ جگر اکمل
بجز یادِ غلامِ احمدؐ مختار کیا کرنا

ایڈیٹوریل

معلمین

تمام محکموں کے سرچشمہ فرقہ کا احسان سب سے زیادہ معلموں پر ہے۔ افسوس کہ ان کی بہت کم قدر کی جاتی ہے۔ پیسہ اخبار میں مدرسین کے متعلق مفید باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کی ہم بڑے زور سے تائید کرتے ہیں (۱) بجائے پرائمری کے مدارس میں اردو۔ کھیتی کی کتاب۔ طریق الصحت۔ الجبر۔ اقلیدس۔ جغرافیہ تاریخ اور جغرافیہ ایک ہی جامع کورس ہونا چاہیئے۔ جو ۲۵۰ صفحہ سے زائد نہ ہو (۲) خط وکتابت کا سکھانا بہت ہی ضروری ہے۔ مگر جو طریق تعلیم اختیار کیا گیا ہے وہ مفید نہیں۔ بلکہ چاہیئے کہ لڑکے گھر سے خط لکھ کر لفافوں میں بند کرکے یا سادہ کارڈوں پر لکھ کر لائیں تاکہ عملی طور پر وہ خط لکھنا سیکھیں (۳) لڑکوں کے لئے اخلاقی کورس بہت ضروری ہے جس میں انہیں کسی مجلس میں بیٹھنے بات چیت کرنے۔ دعوت کھانے۔ کسی کو دوست بنانے۔ کسی سے ملاقات کرنے۔ بڑوں امیروں سے تعلقات قائم کرنے اور دیگر امور متعلقہ تہذیب کو سکھایا جاوے۔ (۴) پنشن کے لئے پنشن ضرور ہو اور پنشن کے ساتھ اسے عرضی نویسی اپیل نویسی وغیرہ کی اجازت دی جاوے (۵) سائز خرچ خط وکتابت کے متعلق مدرسوں کو بہت کم ملتا ہے (۶) تحصیلدار وغیرہ جب معائنہ کو آئیں تو انہیں لڑکوں کا امتحان لینے کی ضرورت نہیں وہ عام انتظامی حالت کو دیکھیں۔ اگر سکول کے اردگرد کوئی چیز خلاف صحت ہو یا لڑکے کم ہوں یا بلڈنگ میں کچھ اصلاح طلب بات ہو تو اس کے متعلق نمبردار کو ہدایت کریں۔ بلکہ چونکہ نمبردار مدرسوں کی ماتحت ہیں اور لڑکوں کا کام نمبرداروں کی معرفت کرایا جاتا ہے۔ تو خرچ میں بہت کچھ تخفیف ہو سکتی ہے (۷) مدرسین کی تنخواہ ایسی کم ہے کہ اس میں ایک صاحب اہل وعیال گزارہ ہی نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ اپنی سفید پوشی کو قائم رکھ سکے۔ دس یا بارہ تنخواہ اول مدرس کی اور پھر ایسے مدرس کی جو بیس سال سے ملازم چلا آتا ہو۔ تنگ ترین قیاس کی جا سکتی ہے۔

صاعقۃ ذوالجلال بر نخل دہرم پال

دہرم پال نے اپنے خیالات کی شناس میں ایک کاغذی نخل لگایا۔ جس کے جلانے کے لئے ایک معمولی دیا سلائی کافی تھی۔ مگر ہمارے غیور دوست قاسم علی کی پرجوش طبیعت نے اس پر صاعقہ گرایا اور صاعقہ بھی صاعقۃ ذوالجلال۔ اس بید بے ثمر میں پہل تو پہلے ہی نہ تھا پھولوں کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ ہاں کانٹے بہت تھے جن کو ایک دم جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ سب سے بڑا اعتراض نکاح زینب پر تھا جسے نہایت دل دکھانے والی طرز میں دہرمپال نے پیش کیا۔ ہمارے عنایت فرما قاسم علی نے اس کا منداتوڑ جواب دیا ہے۔

اسے یہ بات... بتایا ہے کہ زینب آپ کی قریبی رشتہ دار تھی۔ اور آپ ہی نے اس کا نکاح زید سے جو اس کے رشتہ داروں کی اس انکار کے کہ نکاح آنحضرت ہی سے ہو۔ غلاموں کو سیادت میں ایک وقعت دینے کے لئے بعض مصالح کے سبب وحی الٰہی کی ماتحت کر دیا تھا لیکن جب زید کی طبیعت نہ ملی تو وہ طلاق دینے پر تیار ہو گیا آپ نے اسے امسک علیک زوجک واتق اللہ کا وعظ کیا یہ فقرہ اس انسان کی زبان سے اس قوت وشوکت کے ساتھ نہیں نکل سکتا جس کے دل میں کچھ کھوٹ یا اپنی خود غرضی ہو آنحضرت صلعم اگر اس سے نکاح کرنا چاہتے یا آپ کے زینب کی نسبت وہ خیالات ہوتے جو دہرمپال کی شرری طبیعت کو بخوبی ہیں تو آپ پہلے ہی اس نکاح کیوں نہ کر لیتے جبکہ خود زینب اور اس کے رشتہ داروں کی طرف سے ہی درخواست پیش ہوئی تھی پھر آیت زوجنکہا اور ما کان للنبی من حرج فیما فرض اللہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس نکاح میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی خوشی کوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اول سے آخر تک یہ کارروائی ہوئی۔ زید کا نکاح امر اللہ قدراً مقدوراً زینب سے نکاح بھی وحی الٰہی کی ماتحت کرایا گیا۔ پھر آپ نے ہی نکاح اسی وحی کی ماتحت کیا حکمت یہ تھی۔ "لکیلا یکون علی المومنین حرج فی ازواج ادعیاءہم" متبنّیٰ بولے بیٹوں کی بیبیاں نکاح کرنے کے جواز میں مومنوں کے لئے ایک نظیر قائم ہو جاوے نیز لطیف عقلی دلائل سے بھی کام لیا ہے کہ اگر آپ یہ نکاح خفیہ کرتے تو ولیمہ کیوں اتنی دھوم دھام سے کرتے اور پھر اگر خاص شوق سے کیا تو دوسری بیبیوں سے کچھ امتیاز دیتے اور اگر اس میں کچھ بدنیتی کا دخل تھا تو مرید ومرشد کا علاقہ بہت نازک ہوتا ہے وہ کیوں کر قائم رہتا صحابہ ایک باغیرت قوم سے تھے وہ دستے جولا ہے اندھیوں کی فرزندہ تھے۔

غرض رسالہ دشمن کی افواج شبہات کے لئے ایک خونناک رسالہ ہے جس نے کفر وشرک بغض وحسد شرارت وضرر رسانی کی نیزہ نما درندگی کا تانا بانا ادھیڑ کر رکھ دیا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آخر میرے مکرم مخدوم مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ریویو میں اس پر ایک سیر کن بحث کی ہے جس سے ہمارے غیور انشاء پرداز دوست کو بہت مدد ملی ہے۔ ہم یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ زبان کی شستگی سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ کا مؤلف کوئی ہندوستانی ہے مگر یہ بات صحیح نہیں۔ قاسم علی سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں اور یہ پنجابیوں کا حصہ ہے کہ وہ جس زبان میں تصنیف کرتے ہیں اہل زبان کا ناطقہ بند کر دیتے ہیں۔ اصل میں ہندوستانی دماغ کا زور محض زبان پر ہے۔ مگر پنجابیوں کو اور پھر اس میں بعض خاص اضلاع مثل سیالکوٹ۔ گجرات کے اہل قلم کو خدا نے وہ دماغ عطا کیا ہے کہ جب کچھ لکھنے بیٹھتے ہیں۔ تو بس ختم ہی کر دیتے ہیں۔ ہندوستانی پنجابیوں کی صحبت پر ممنون رہیں۔

پنجابی کا ایک لفظ تک نہیں تو ان کو پنجابی سمجھ بھی نہیں سکتے اگرچہ پنجابی دو دوسال ہی ہندوستان میں آئیں تو ان کا لہجہ تک اہل زبان کے مثل ہو جاتا ہے۔ آج تک جس قدر اردو میں قابل قدر تصانیف ہوئی ہیں انہیں سے اکثر حصہ ہمارے پنجابی دوستوں کا ہے ... ایک گاؤں کا رہنے والا ... جواہرات کا اس نے اردو کے خزانہ میں اضافہ کیا ہے ... مالا مال کر دیا ہے ... یہ میں نے اس لئے بیان کیا کہ ... اگر یہ لکھتے بھی ہیں تو ایک معمولی بات کو ... جو دو سطروں میں آ سکتی ہے دو سو ورق پر کر دیتے ہیں ... ...

... ... مگر پنجابی قلم کے فضل سے جب کبھی کوئی کتاب لکھتے تو از سرتا پا مغز ہی مغز ہوتی ہے ... ہم ان کے سامنے ... پیش کرتے ہیں ... وہ ان کے پنجابی انشاء ...

یہ رسالہ ... صفحہ ... کاغذ کی کتابت وچھپائی دکانداران ... فرید آبادی کروننگشن ... دہلی سے بقیمت ... ملتا ہے۔

آریہ کہاں سے آئے

آتش پرستوں یعنی مجوسیوں کا اعتقاد ہے کہ تمام آسمان اور ستارے نور مجرد یعنی ذات واجب الوجود کے عکس (سایہ) ہیں۔ چنانچہ آتش پرستوں کے زمانہ حکومت میں ہفت ہیکل یا ہفت پیکر کے نام سے سات بتخانے ایران میں بت پرستوں کے نہایت شان وشوکت کے ساتھ موجود تھے جن کے نام یہ تھے۔

پیکر شت کیوان۔ (قدیم فارسی میں شت کا لفظ حضرت یا عالی جناب کی بجائے استعمال ہوتا تھا) اس بت خانہ میں زحل کی تصویر تھی۔

پیکر شت ہرمزد۔ یہ مشتری کی پرستش گاہ تھا۔

پیکر شت بہرام۔ بتخانہ مریخ۔

پیکر شت آفتاب۔ بتخانہ آفتاب۔

پیکر شت ناہید۔ بت خانہ زہرہ۔

پیکر شت تیر۔ بت خانہ عطارد۔

پیکر شت ماہ۔ بت خانہ قمر۔

اسی طرح آتش پرستوں کے سات عظیم الشان آتشکدے تھے جن کے نام اس طرح تھے۔

کیوان آذر۔ ہرمز آذر۔ بہرام آذر۔ ہور آذر۔ ناہید آذر۔ تیر آذر۔ ماہ آذر۔ جن لوگوں نے قدیم زمانہ میں ہندوستان کو فتح کیا اور غیر آریوں کو پہاڑوں اور جنگلوں میں بھگا دیا وہ یہی آتش پرست اور ستارہ پرست لوگ تھے۔ جن کو آجکل آریہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ہندوستان ایران کا ایک صوبہ تھا اور براہ راست ایران سے صوبہ دار اور وائسرائے مقرر ہو کر یہاں آیا کرتے تھے۔ مرور ایام اور قسم قسم کے انقلابوں کے باعث ہندوستان ایران سے بے تعلق اور خود مختار ہو گیا اور ایران کے آتش پرست ہندوستان کے لالہ بھائیوں کی صورت میں تبدیل ہو کر کچھ سے

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

بقیہ رکوع ۱۵

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ونحن احق بالملک منہ ۔ یہ بہت سوچنے کی بات ہے کہ خدا کے انتخاب پر آدم سے لیکر اب تک اعتراض ہوتا چلا آیا ہے ۔ پہلے آدم پر اعتراض کیا گیا پھر داؤد کو ذکر کہ دشمن قلعے کی دیواریں پھاند کر چڑھ آئے ۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض ۔

ہماری سرکار پر بھی اعتراض ہوا کہ قرآن سے رجل من القریتین عظیم پر کیوں نہ اترا ۔ پھر ہمارے امام پر بھی کم اعتراض نہ ہوئے لوگ کہتے رہے کہ الائمۃ من قریش ۔ امامت بنو فاطمہ کا حق ہے ۔ مغلوں کو کیوں دی ۔ ایک شخص نے مجھے کہا پنجاب کے ایک کوردہ کا رہنے والا ہے ۔ کم از کم دہلی کا تو ہوتا ۔

جواب دیتا ہے کہ ۔ زادہ بسطۃ فی العلم والجسم یہ علم و قوت میں تم سے بڑھ کر ہے اس کو تہیں مانتے تو کم از کم یہ خیال تو کرو کہ اللہ تم سے وسیع علم والا ہے اور یہ اس کا انتخاب ہے ۔ وہ مالک ہے جسے چاہے سلطنت دے پھر ایک اور نشان بتایا کہ " ان یاتیکم التابوت " تمہیں ایسے دل (قلب) عطا ہونگے کہ ان میں تسلی ہوگی ۔ یعنے اس کے زمانے میں لوگوں کے قلوب میں ایک خاص سکینت و اطمینان نازل ہوگا اور یہ

بقیۃ مما ترک اٰل موسیٰ و اٰل ھارون اور یہ وہی قوت قدسیہ کا اثر ہے جو موسےٰ و ہارون کی اولاد میں ورثہ بہ ورثہ چلا آیا ہے کہ لوگ ان کے ساتھ آرام پاتے اور ان کے ساتھ وابستہ ہو جاتے ہیں اور خود بخود لوگوں کے دل ان کی طرف رجوع کرتے ہیں انہیں ایک خاص جذب دیا جاتا ہے ان کی تقریر میں ایک خاص اثر ہوتا ہے ۔ جب وہ کسی امر میں فیصلہ دیتے ہیں تو دشمن بھی اس وقت مان جاتے ہیں ۔

تحملہ الملائکۃ ۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ دلوں کا اٹھانا فرشتوں کا کام ہے

۱۳ ۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۶)

جہاد کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے ۔ کہ فی سبیل اللہ ہو اور سپاہی اپنے افسروں کی فرمانبرداری کریں ۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض موقعہ پر امتحان لینا منع ہے ۔ لیکن اسبات کی مثالیں بھی موجود ہیں کہ بعض موقعوں پر امتحان سے لینا چاہیئے ۔ یہاں اس صورت آخرہ کی مثال اس آئت میں ہے جس پر آج کا درس ہے ۔

فلما فصل ۔ شہر سے جدا ہوئے ۔

ان اللہ مبتلیکم ۔ ابتلاء کہتے ہیں اس امر کو جس کے ذریعے فرمانبردار اور نافرمانبردار کچے اور پکے میں امتیاز ہو جاوے ۔ جب طالوت ایک فوج لے کر چلے ۔ تو کئی تماش بین بھی ساتھ ہو لئے اس لئے آپ نے ایک امتحان میں ڈالا تا جو حقیقی فرمانبردار ہیں وہ میرے ساتھ رہیں ۔

نہر ۔ اس کے دو معنے ہیں ایک تو نہر ۔ دوم ۔ آرام و آسائش ۔ چنانچہ ان المتقین فی جنٰت ونہر میں نہر کے معنے آسائش کے ہیں ۔ نہر کے معنے ہوں تو کیا متقی نہر میں ڈوبے رہیں گے ۔

فمن شرب منہ فلیس منی ۔ اس جگہ میں نے بہت تہایس جب نہر کے معنے آسائش کے ہوں تو اس سے مراد شہر کا نہ پانا ہے ۔

الا قلیلا منہم ۔ ایک علم ہوتا ہے ایک عمل ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ لیس الخبر کالمعاینہ ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوسف کے معاملہ میں (جب ان کے پاس چوبدار آیا کہ بادشاہ تمہیں بلاتا ہے اور وہ نہ گئے) فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو چلا جاتا ۔ مگر خود جب مسجد سے قریب اپنی ایک بیوی کے ساتھ کھڑے تھے اور پاس سے کچھ آدمی گذرے تو آپ نے انہیں روک لیا اور کہا دیکھو یہ میری بیوی صفیہ ہے ۔

یظنون ۔ یقین کرتے ہیں ۔

صبراً ۔ یہاں صبر کے معنے استقلال کے ہیں ۔ حدیث میں صبر کی دعا منع ہے کیونکہ جو صبر مانگتا ہے بلا مانگتا ہے ۔ ہاں ضرورت کے وقت استقلال کی دعا منع نہیں ۔

قتل داؤد جالوت ۔ یہ ایک مقام ہے ۔ جس پر بعض نادانوں کو تاریخی طور پر اعتراض کرنے کا موقعہ ملا ہے ۔

پہلا اعتراض یہ ہے کہ جس ندی پر آزمائش ہوئی تھی وہ جدعون کے زمانے کی بات ہے ۔ جہاں داؤد و جالوت کی لڑائی کا ذکر ہے وہاں ندی کا ذکر نہیں بلکہ جدعون اور طالوت میں ۔ ۲۵۰ سال کا فرق ہے ۔ دوسرا اعتراض تابوت سکینہ کے متعلق ہے کہ داؤد اور جالوت کی لڑائی سے بیس سال پہلے عمالیق لوگ صندوق لے گئے تھے ۔ انہیں مری پڑ گئی تو ان کو وہم ہو گیا کہ ہو نہ ہو اسی صندوق کی نحوست ہے اس لئے انہوں نے اس صندوق کو ایک چھکڑے پر لاد کر بیلوں کو ہانک دیا ۔ ساؤل ایک شخص تھا اس کی زمین پر چھکڑا جا ٹھہرے ۔ کہتے ہیں یہ بیس برس پہلے کی بات ہے ۔

تیسرا اعتراض ۔ کوئی ندی وہاں نہ تھی ۔ جہاں داؤد و جالوت کی لڑائی ہوئی تھی ان تینوں اعتراضوں کے جواب میں یہ کہتا ہوں ۔ کہ ہم نہر کے معنے آرام و آسائش کے کرتے ہیں ۔ پس ندی کے موجود نہ ہونے کا اعتراض ہوا ۔

دوم ۔ یہ کہ تاریخ تم نے سموئیل کی کتاب باب ۱۷ سے لی ہیں ۔ اسی سموئیل

شائد یہ وہاں لکھا ہے کہ داؤد بربط نوازوں میں ذکر تھا۔ پھر لکھا ہے کہ داؤد اپنے بھائیوں کی روٹی لے کر آیا وہاں ایک عملیقی کی ساتھ جو لڑرہا دیکھا یہ نوجوان تیر بول اٹھے میں اس کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اس پر سموئیل نے کہا کہ یہ کون ہے۔
دیکھئے پہلے تو اسے بربط نواز بتایا۔ پھر یہ کہ بادشاہ کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ کون ہے۔

پھر لکھا ہے کہ اس نے کہا جو نامختون سے مقابلہ کرے میں اسے لڑکی دونگا اور اپنی ذرہ بکتر دی۔ اس اختلاف کو دیکھ کر محققین یوروپ نے فیصلہ دیا ہے کہ سموئیل کا باب ہی الحاقی ہے۔

پس جس کی اصلیت ہی مشتبہ ہے اس سے قرآن پر اعتراض جائز نہیں۔

پھر ہم پوچھتے ہیں تمہاری تاریخوں میں طالوت کا لفظ کہاں سے ہے۔ یہ کہنا کہ اس کا نام ساؤل تھا یا طالوت تھا فضول ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے ان میں سے کسی کا نام ہی نہیں لیا۔ جہاں طالوت کا ذکر ہے وہاں جالوت کا نہیں اور جہاں جالوت کا ہے وہاں طالوت کا نہیں۔

پس دونوں کا زمانہ مختلف ہے یہ ثابت ہوا۔ پھر ہم کہتے ہیں طالوت کے معنے ہیں بڑے قد والا ہے۔ ساؤل بھی لمبے قد والا ہی لکھا ہے۔ پس یہ نام نہیں ایسا ہی جالوت اس کو کہتے ہیں جو بہت جولان کرے۔ پس اس طرح کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ یہاں کسی کا نام ہی نہیں۔ پھر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ داؤد کا مقابلہ جہاں ہوا وہاں شوا نام ندی ہے پرانے جغرافیے جو ہیں ان میں اس کا موقعہ موجود ہے۔ پھر آخری فیصلے کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ تمام صحیح قرآن میں فھزموھم باذن اللہ پر وقف ہے۔ پس وہ قصہ الگ ہے اور یہ الگ

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض

کئی موقعہ پر میں اس کی تفصیل کرچکا ہوں کہ خدا تعالے نے خود اپنی مرضی سے یہاں میں اختلاف رکھا ہے اور اسی پر کارگاہ عالم کا دار و مدار ہے۔ اگر یہاں میں سب اسی خیال کے ہوں کہ بھنگی کا کسب برا ہے۔ تو اعلےٰ قوموں کی زندگی وبال جان ہوجاتی۔

در مدح قرآن کریم

از نور پاک قرآن صبح صفا دمیده
بر غنچه‌های دلها باد صبا وزیده
این روشنی و لمعان شمس الضحیٰ ندارد
وین دلبری و خوبی کس در قمر ندیده
یوسف بقعر چاہے محبوس ماند تنہا
وین یوسفے کہ تن ہا از چاہ برکشیدہ
از مشرق معانی صدہا دقائق آورد
قد ہلال نازک زان نازکی خمیدہ
کیفیت علومش دانی چہ شان دارد
شہدیست آسمانی از وحی حق چکیدہ
آن نیر صداقت چون رو بعالم آورد
ہر بوم شب پرستے در کنج خود خزیدہ
روئے یقین نبیند ہرگز کسے بدنیا
الا کسیکہ باشد بارویش آرمیدہ
آنکس کہ عالمش شد شد مخزن معارف
وان بیخبر ز عالم کین عالمے ندیدہ
باران فضل رحمان آمد بمقدم او
بدقسمت آنکہ از وے سوئے دگر دویدہ
میل بدی نباشد الا رگے ز شیطان
آن را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ
اے کان دلربائی دانم کہ از کجائی
تو نور آن خدائی کین خلق آفریدہ
میلم نماند باکس محبوب من توئی بس
زیرا کہ زان فغان رس نورت بما رسیدہ

یہاں دوسرے پارے کے نوٹ ختم ہوئے۔

یہ پارہ بقیمت ۳۰؍ دفتر اخبار بدر سے ملسکتا ہے۔

کچھ نظر آنے لگے۔ ایران کے آتش پرستوں اور ستارہ پرستوں نے ہندوستان میں آنے پر حکومت کرنے اور اپنا دین پھیلانے کا ... ثبوت یہ ہے کہ ہندوستان میں جو ہیکل کدہ کیوان بنایا گیا تھا اس کا نام وزکیوان رکھا گیا تھا۔ وزکیوان کو بگاڑ کر اب دوارکا بنا لیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسرے ہیکل کدہ کیوان کا نام گاہ کیوان رکھا گیا تھا جس کو بگاڑ کر ہندیوں نے گیا بنا لیا۔ تیسرا ہیکل جو کیوان مقرر تھا اس کو بگاڑ کر متھرا بنا دیا ہے۔ ہندوؤں کے بڑے بڑے [illegible] قائم کئے گئے ہیں۔ یہ دراصل ایرانیوں یعنی آتش پرستوں کے قائم کئے ہوئے ہیں اور آتش پرستوں کی تقسیم ہندوؤں کی تقسیم سے زیادہ واضح ہے۔ بیاس جی جو ویدوں کا مصنف ہے وہ خورشید اور [illegible] وغیرہ میں گیا اور اس نے وہاں سے علوم حاصل کرکے ہندوستان میں واپس آکر ویدوں کو ترتیب دیا۔ آتش پرستوں نے اپنی سلطنت کو سات صوبوں میں تقسیم کیا تھا ان سات صوبوں میں سے ایک صوبہ ہندوستان بھی تھا۔ ہر ایک صوبے کو ایک ایک ستارے کے ساتھ نامزد کیا تھا۔ اور اسی ستارے کے بت خانے اس صوبے میں بنائے تھے مثلاً ایک صوبہ مشتری کے ساتھ مخصوص تھا اور ملک ہندوستان کو زحل کے ساتھ مخصوص کیا تھا اور اسی وجہ سے زحل کے معبد اکثر یہاں بنائے گئے تھے۔ آج تک بھی لوگ ہندوستان کو زحل کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں۔

یہ ایک آتش پرست کی پرانی تاریخ سے اقتباس کیا گیا

باقی پھر انشاء اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا سفر

(محمود کی کہانی۔ محمود کی زبانی)

خدا تعالےٰ نے انسان پر حجت قائم کرنے کے لئے ذرہ ذرہ میں ایک خاص نشان رکھی ہے۔ ایک ایک نکتہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر دلالت کر رہا ہے اور ایک ایک گوشہ اس کی طرف بلا رہا ہے سورج روشن ہے اور اس کی روشنی سے ہر آن میں ایک نہیں دو نہیں لاکھوں فائدے دنیا کو پہنچ رہے ہیں اور پھر ان فائدوں سے ایک دو آدمی ہی متمتع نہیں ہوتے۔ بلکہ بیشمار مخلوقات فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اگر انسان ایک بڑے مکان میں بیٹھا ہوا اس کے فوائد سے حصہ لے رہا ہے تو جانور اپنے گھونسلے میں اس انسان سے کچھ کم حصہ نہیں لیتا اور چمگادڑ جو سورج کے آگے اپنی آنکھیں نہیں کر سکتی اور روشنی کو دیکھ بھی نہیں سکتی۔ وہ گو کہ ظاہر میں اس سے دور ہے لیکن چشم بصیرت رکھنے والے انسان جانتے ہیں کہ اس [illegible] سے یہ بھی سورج کی روشنی اور تپش سے فائدہ اٹھا رہی ہے اور اس کی زندگی پر ایک بہت بڑا اثر کر رہی ہے۔ غرض یہ تو ایک بہت موٹی مثال ہے جس سے ہر ایک انسان نصیحت حاصل کر سکتا ہے ورنہ جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں ذرہ ذرہ میں خاص خاص حکمتیں مخفی ہیں جو کہ انسان کو خدا کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اسی سے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قل سیروا فی الارض۔ کیونکہ انسان جس قدر پھرے گا اور مختلف ممالک کی سیر کرے گا اور حکمت اشیاء پر غور کرے گا اسی قدر اسے معرفت اور نیکی کی توفیق ملے گی ہاں شرط یہ ہے کہ کوئی انسان اس سے فائدہ اٹھائے ورنہ چمگادڑیں سورج کی برداشت نہیں کر سکتیں اور کمزور معدہ شیرینی سے بجائے فائدہ کے نقصان اٹھاتا ہے پس اگر انسان کی طبیعت خود بدی کی طرف جاتی ہے تو وہی چیزیں جو اسے خدا کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اسے شیطان کے پنجے میں پھنساتی ہیں اس لئے حکم ہے کہ ہر ایک کام کو سوچ کر اور غور کرکے کرنا چاہئے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان ثواب حاصل کرنے کی بجائے اُلٹا عذاب [illegible] اپنے کھانے سے اپنے پینے سے اپنے چلنے پھرنے سے غرض ہر ایک بات سے نصیحت حاصل کرو تاکہ نفس کے خفیہ حملوں سے محفوظ رہو اور یہ بات صرف کہنے کی ہی نہیں بلکہ اس میں خود میرا ذاتی تجربہ ہے اور میں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے اور خدا کے فضل سے ہر روز فائدہ اٹھاتا ہوں۔ ابھی پچھلے دنوں میں مجھے ایک سفر کرنا پڑا ہے جس سے مجھے اس قدر فائدہ ہوا کہ میں بیان بھی نہیں کر سکتا۔ بعض ایسی چیزیں میرے سامنے آئیں کہ ان میں میں نے خود خدا کو دیکھا بعض ایسے دلائل میں نے دیکھے ہیں کہ وہ خود خدا کا ثبوت تھے۔ اور خدا کی ہستی کو ثابت کر رہے تھے۔ غرض کہ بے شمار فوائد ہیں کہ اگر ایک ایک کو لکھنے بیٹھوں تو شاید دفتروں کے دفتر لکھنے پڑیں لیکن باوجود اس کے میں چاہتا ہوں کہ اپنے سفر کا ایک مختصر حال لکھوں شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھائے اور میں بھی ثواب کا مستحق ٹھیروں۔ اتفاقات کی بات ہے کہ بعض دنوں میں تو کئی کئی مہینہ تک باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے اور بعض دنوں میں خدا کی قدرت ایسے سامان مہیا کرتی ہے کہ مجبوراً مختلف جگہوں میں یکے بعد دیگرے پھرنا پڑتا ہے لاہور میں بارہ وفات کا جلسہ تھا مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب نے مجھے اس موقعہ پر آنے کے لئے فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی اجازت طلب کی اور آپ کی اجازت پر میرا ارادہ ہوا کہ دو یا تین اپریل کو یہاں سے روانہ لاہور ہوں گا۔ اتنے میں والدہ ماجدہ کا ارادہ دہلی جانے کا ہوا اور دہلی سے میر قاسم علی صاحب نے خط لکھا کہ میں بھی وہاں جاؤں اور یہ بات اس کی محرک ہوئی کہ میں دو یا تین اپریل سے پہلے چلنے کی بجائے غالباً اٹھائیس تاریخ کو وہاں سے روانہ ہوا چونکہ والدہ صاحبہ حضرت ام المومنین نے کپورتھلہ میں ٹھیرنا تھا اس لئے میں بھی سیدھا کپورتھلہ ساتھ گیا اور وہاں سے پھر لاہور آنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اسی دن شام کو چار بجے کے قریب ہم کپورتھلہ پہنچے۔ یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں حضرت اقدس مسیح موعود کا بھی کچھ مدت قیام رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ خاص خاص جگہوں میں خاص خاص خصوصیتیں ہوتی ہیں۔ کپورتھلہ کی مٹی میں خدا تعالےٰ نے وہ اثر رکھا ہے کہ جس قدر لوگ یہاں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ کسی دلیل کسی معجزہ کسی نشان کی وجہ سے نہیں ہوئے اور نہ انہیں کسی کشف و کرامت کی ضرورت ہے کہ ان کے ایمان کو قائم رکھے۔ خواہ کیسا ہی بڑا ابتلاء ہو اور کیسا ہی سخت امتحان ہو ان لوگوں پر خدا کا کچھ ایسا فضل ہے کہ ان کا پائے ثبات ذرہ بھی لغزش نہیں کھاتا۔ اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی معجزانہ زندگی کو دیکھ کر آپ کی بیعت ہی نہیں کی۔ بلکہ عشق پیدا کیا ہے اور یہاں تک ترقی کی ہے کہ لیلیٰ اور مجنوں کا سا معاملہ ہو گیا ہے ان لوگوں نے اس خدا کے مرسل کی زندگی کو دیکھ لیا ہے کہ وہ کیسی پاک اور صاف تھی اور مشاہدہ کر لیا ہے کہ وہ گناہوں سے کیسا پاک تھا پس اب جو کچھ ہو کوئی بات ان کے ایمان کے خلاف نہیں ہوتی۔ اور ان کے ہاتھ میں وہ دلیل آگئی ہے کہ اسے کوئی توڑ ہی نہیں سکتا اور وہ یہ کہ کیا ایسا راستباز آدمی خدا پر جھوٹ بول سکتا ہے اور یہ ایک ایسی پکی بات ہے کہ اس کا توڑنا ہر انسان کی طاقت سے باہر ہے قرآن شریف نے بھی لبثت فیکم عمرا کے ایک چھوٹے سے جملہ سے آنحضرت کی سچائی کا نقشہ کھینچ دیا ہے وہی محبت اور اخلاص کا رنگ اس جماعت نے بھی اپنے دل پر کھینچا ہے۔ چنانچہ اس جماعت کے ایک بزرگ کی نسبت حضرت صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ مجھے یہ تو خطرہ نہیں کہ انہیں کبھی میری وجہ سے کوئی ابتلاء آئے گا۔ ہاں یہ ڈر ہے کہ محبت کے جوش میں حد سے نہ بڑھ جاویں چنانچہ ان کا یہی اخلاص اور محبت ہی حضرت صاحب کو وہاں کھینچ کر لے گیا اور یہی ہمیں بھی وہاں لے گیا ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص سے محبت ہے اس کے متعلقین سے بھی قدرتاً محبت ہوتی ہے اسی لئے سچی دوستی کی نشانی یہی سمجھی گئی ہے کہ ایک دوست دوسرے دوست کے مال و جان اور عزیز و اقارب کا اسی طرح محافظ ہو اور چاہنے والا ہو جیسے کہ وہ اپنے مال و جان کی حفاظت کرتا اور اپنے عزیز و اقارب کو چاہتا ہے۔ پس وہ شخص جس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہو کہ ہم تجھ سے تمام دنیا کے رشتوں اور دوستیوں سے بڑھ کر سلوک کریں گے۔ اس کی ہر ایک چیز کیوں پیاری نہ ہو۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اس جماعت کو ہم سے ایک خاص

محبت اور اخلاص ہے بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ محض اخلاص ہی اخلاص ہے اور نفسانی خواہشیں ان میں بالکل نہیں - چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب نے ایک موقعہ پر ان کو لکھا - میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ قیامت کو بھی میرے ساتھ ہوں گے - کیونکہ دنیا میں بھی آپ نے میرا ساتھ دیا ہے - یہاں میں نے کامل ایمان کے کئی نمونہ دیکھے اور سنے - لیکن ایک بات نے تو مجھ پر وہ اثر کیا - کہ میری تمام عمر تک یاد رہے گی اور اگرچہ اس کا لکھنا شاید لوگوں کے لئے مفید ثابت نہ ہو لیکن بعض باذوق لوگوں کے لئے جن کو خاص ذوقی بات تامل و اسائل سے زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے - شاید مفید ثابت ہو - منشی محمد اروڑا صاحب جو حضرت صاحب کے نہایت پرانے مریدوں سے ہیں اور حضرت اقدس سے خاص محبت جو شاید دوسری جگہ بہت کم ملے رکھتے ہیں - انہوں نے سنایا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے مجھ سے پوچھا کہ سب لوگ دعا کے لئے کہتے ہیں اور آپ بالکل نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے - انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی - میں آپ خدا تعالیٰ سے مانگ لیتا ہوں اور اس وقت آپ پر اس کے احسانات اور کرم ہیں ان کو زیر نظر رکھ لیتا ہوں اور وہ کام خود بخود ہو جاتا ہے - مجھ اس سے ایک تو ان کے ایمان پر خیال گیا کہ کیا ایمان ہے اور خدا تعالیٰ کے رحموں پر کس قدر بھروسہ ہے اور دوسرے خود حضرت اقدس کی سچائی پر کیا ایمان ہے اور دوسری طرف میرا خیال حضرت ابراہیم کی طرف گیا - چونکہ وہ ایک عظیم الشان نبی تھے اس لئے انہوں نے بھی ایمان کا اس قسم کا ایک نمونہ دکھایا ہے جو کہ ان کی طہارت نفس کی وجہ سے بہت ارفع ہے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ کچھ خواہش ہو تو فرمائیے - آپ نے نہایت بے توجہی سے جواب دیا کہ کچھ نہیں میری تم سے کچھ غرض نہیں انہوں نے دوبارہ کہا کہ خدا تعالیٰ سے ... کچھ پیغام ہے انہوں نے جو اپنا پیغام کوئی واسطہ پسند نہیں انہوں نے سہ بارہ کہا کہ اچھا تو دعا کیجیے آپ نے جواب دیا کہ وہ آپ نہیں دیکھتا - جو میں اسے سناؤں کہ میرا کیا حال ہے - سبحان اللہ کیسا ایمان ہے اور کیسا غنا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ قرآن شریف میں جہاں حضرت ابراہیم کا کچھ ذکر آئے وہیں قرآن شریف کی عبارت محبت سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ محب اپنے محبوب کا ذکر کر رہا ہے خیر بات لمبی ہوتی ہے اس لئے میں اور زیادہ واقعات نہیں لکھتا - کیونکہ اور بہت کچھ سنانا ہے یہاں کی بعض قابل دید عمارات بھی دیکھیں اور ایک چھوٹی سی ندی جو نظارۂ قدرت کو عجب طرح خوبصورت کر کے دکھاتی ہے وہ بھی دیکھی - یہاں کے راجہ صاحب کو سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے اور وہ جس ملک میں جاتے ہیں وہاں کی کچھ چیزیں لا کر اپنے ہاں رکھتے ہیں - اگر وہ اس ایک ناصح کا کام لیویں - تو میرے خیال میں کئی واعظ وہ کام نہیں کر سکتے جو وہ بے جان چیزیں کر سکتی ہیں - یہاں بعض غیر احمدی صاحبان بھی ملاقات کو آئے - جن میں سے ایک صاحب اہل ہنود میں کر تھے - جو وہاں مختاری کا کام کرتے ہیں اور انہوں نے لیکچر کے لئے کہا لیکن چونکہ میں نے دوسرے ہی دن لاہور جانا تھا اس لئے زیادہ ٹھیرنا مشکل تھا - دوسرے دن میں لاہور کی طرف روانہ ہوا - اور والدہ صاحبہ دہلی کی طرف - دو تاریخ کو میں لاہور پہنچا اور برادرم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر ٹھیرا - تیسرے دن یعنی چار تاریخ کو لیکچر شروع ہوئے - لاہور کے بہت سے معززین جلسہ میں آئے تھے جس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ اندر ہی اندر لوگوں کے دلوں کو اس طرف پھیر رہا ہے ورنہ ایک دن وہ تھا کہ خود حضرت اقدس کی تحریر سے لوگ بھاگتے تھے اور آج آپ کے خدام کی باتوں کو غور سے سنتے ہیں یہی وہ لاہور ہے کہ جہاں آپ کی وفات کے وقت دشمنوں نے وہ شور مچایا کہ الامان! نعوذ باللہ آپ کا جھوٹا جنازہ نکالا گیا اور اس کی ہتک کی گئی لیکن شہر کے رؤساء میں سے ایک کا دل بھی اس طرف متوجہ نہ ہوا کہ یہ بات شرافت سے کہاں تک بعید ہے بلکہ بعض مولوی اور رئیس تو خود شہ دیتے تھے کہ بدمعاش آدمی وہاں جا کر ایسی حرکتیں کریں چونکہ حضرت اقدس کی تعلیم ہی وہ بدلی نہیں اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جو کچھ آپ نے فرمایا - ہمارا ایمان ہے کہ وہ خدا اور رسول کے حکم کے مطابق فرمایا اور اس لئے آپ کی تعلیم کا ایک ایک شعشہ اٹل ہے ہم وہی ہیں جو پہلے تھے - لیکن خدا کا زبردست ہاتھ دنیا کو اپنے سلسلہ کی طرف کھینچ رہا ہے وہی لوگ ہیں وہی تعلیم ہے وہی خیالات ہیں وہی عمل ہیں ہاں اگر فرق ہے تو یہ کہ وہ محسود وجود نہیں رہا ... اے اندھی دنیا! تو خدا کے برگزیدہ کا مقابلہ کر سکا اور ان سے حسد کر کے کیوں ہلاکت کے گڑھے میں پڑتی ہے - تجھ پر بہیں اور بخت ہی افسوس - خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا - شہر کے بہت سے لوگ اس موقعہ پر آئے تھے اور ان میں سے بعض اس سلسلہ کے سخت معاندین میں سے تھے - لیکن عام طور پر سب پر اثر نیک ہوا اور سب نے معلوم کر لیا کہ اگر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے والا کوئی گروہ ہے تو وہ یہی فرقہ ہے اس دن کی کارروائی نہایت عمدگی سے ختم ہوئی - دوسرے دن بھی اچھی رونق تھی - میرا لیکچر بارہ وفات پر تھا - جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ تشحیذ الاذہان میں چھپ کر شائع ہو جاوے گا اس جگہ پر اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں اس دن بھی لوگوں پر بہت نیک اثر ہوا اور ان کے دلوں سے وہ وحشت جو ہم سے رکھتے تھے کچھ دور ہوئی - جلسہ کے ختم ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد میں دہلی کو روانہ ہوا اور صبح آٹھ بجے کے قریب وہاں پہنچ گیا - یہی وہ شہر ہے کہ جس سے حضرت اقدس کی مخالفت نے اول ہی اول خطرناک صورت اختیار کی اور جہاں کے مشہور مولوی نذیر حسین کے فتوی نے مسلمانوں میں مخالفت کا ایک عام جوش بھڑکا دیا - مگر باوجود اس کے حضرت اقدس کو اس شہر سے ایک خاص انس رہا ہے آپ بارہا فرمایا کرتے تھے - کہ میں امید کرتا ہوں کہ دہلی کے وفات یافتہ بزرگوں کی روحیں ایک دن ضرور جوش میں آئیں گی اور ان کی تڑپ سے یہ لوگ ہدایت پائیں گے - آپ فرماتے تھے کہ وہ شہر جہاں اس قدر اولیاء اور بزرگ دفن ہیں کہ جن کی تعداد زندوں سے بڑھ گئی ہے کیا اس کے باشندوں کو خدا ہدایت کے بغیر چھوڑ دے گا غرض ایسے شہر میں آنا میرے لئے ایک عجیب بات تھی اور کئی کیفیتیں پیدا کر رہی تھی - میں اس شہر میں جاتا ہوں جس کے لوگوں نے سب شہروں سے زیادہ حضرت اقدس کا مقابلہ کیا - جس میں سوائے ایک دو آدمیوں کے کسی نے آپ کی سچائی کو قبول نہ کیا جس کے باشندوں نے آپ کے قتل کرنے کی ٹھانی جنہوں نے آپ کو کافر قرار دینے میں سب سے پیش قدمی کی اور پھر باوجود اس کے جس شہر سے حضرت مسیح موعود کو محبت تھی جس کی نسبت میں آپ کا فیصلہ ایک مدت پہلے سے آپ کی زبان سے سن چکا تھا - میرے سامنے ایک طرف تو قبروں کا وہ سلسلہ تھا کہ جس میں بڑے بڑے اولیاء مدفون تھے اور بڑے بڑے اقطاب و غوث امن کی نیند سو رہے تھے - اور دوسری طرف وہ لوگ نظر آتے تھے - کہ جن کو خدا اور رسول سے کچھ تعلق ہی نہیں اور جو ہر وقت دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے دکھ اور تکلیفیں اٹھا رہے ہیں ایک طرف تو مجھے وہ لوگ نظر آتے تھے جو قبروں میں سوئے پڑے اور مرنے کے بعد زندہ ہیں اور ایک طرف وہ لوگ جو باوجود آنکھیں کھلی ہونے کے بے ہوش اور باوجود زندہ ہونے کے مردہ تھے - ایک طرف تو وہ گروہ تھا - جنہوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنے آپ کو مار لیا اور دنیا کو زندہ کر دیا - مگر دوسری طرف وہ جماعت تھی - کہ جنہوں نے باوجود مردہ ہونے کے اپنے آپ کو زندہ سمجھا اور اپنے فائدہ کی خاطر اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا - غرض کہ دہلی کا ایک ایک آدمی اور ایک ایک مکان اور ایک ایک گلی اور ایک ایک مقبرہ اور ایک ایک خانقاہ اور ایک ایک مسجد الگ شان خدا نمائی رکھتی تھی جو میرے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتی تھی غرض بہت سی مختلف کیفیتیں میرے دل میں پیدا ہوتیں - میرے وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ میر قاسم علی صاحب نے جو ایک پُر جوش اور مخلص احمدی ہیں - دہلی میں میرا کوئی لیکچر کروانے کی بھی تجویز کی ہوئی ہے - چونکہ میں نے وہاں صرف ایک دو دن ہی ٹھیرنا تھا اس لئے ہفتہ کی رات کو لیکچر قرار دیا - اور مضمون "اسلام اور آریہ مذہب" قرار پایا - جمعرات کو ہم سب لوگ نظام الدین اولیاء، ہمایوں بادشاہ منصور اور خواجہ قطب الدین صاحب کے مقابر دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے راستے میں پہلے تو وہ قلعہ دیکھا - کہ جہاں لودھی خاندان کے بادشاہ رہا کرتے تھے اور جہاں ہمایوں بادشاہ نے بھی اپنی جائے رہائش بنائی تھی - یہ قلعہ بذات خود ایک عبرت کا مقام ہے بلکہ نہایت ہی عبرت کا مقام ہے - کیونکہ یا تو کسی وقت اس کی وہ

شان و شوکت تھی - کہ ہندوستان کے عظیم الشان بادشاہ اس میں رہتے تھے اور یہ ان کا عشرتکدہ تھا - لیکن آج یہ حالت ہے کہ وہ فصیل جو سخت خطرناک اور طاقتور دشمنوں کی روک تھام کے لئے بنائی گئی تھی اب نہائت شکستہ حالت میں ہے - پتھر گرے ہوئے ہیں کہیں تو بہت ہی گری ہوئی ہے اور کہیں ذرا اچھی حالت میں ہے لیکن پھر بھی اتنا ضرور ہے کہ دیوار کی چوڑائی نصف سے بھی کم رہ گئی ہے - کیونکہ بہت کثرت کے ساتھ پتھر گر گئے ہیں - خیر یہ تو باہر کی حالت ہوئی اندر کا نظارہ اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہے - یہی وہ قلعہ جہاں وہ لوگ رہتے تھے کہ جن کے آگے بڑے بڑے بادشاہوں کے سر جھکتے تھے اس میں اب گوبر لگا رہتے ہیں کوئی زمانہ ایسا ہو گا کہ اس قلعہ کی صفائی کا ایسا خیال رکھا جاتا ہو گا کہ ایک تنکا تک نظر نہ آتا ہو گا - مگر آج تو یہ حالت ہے کہ جا بجا گوبر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں - اور جگہ جگہ پر مویشی بندھے ہوئے ہیں - سوائے چند تاریخی عمارات کے سب عمارتیں مسمار ہیں اور ان کے ملبے سے ان گوجروں نے اپنے رہائشی مکان بنائے ہیں - سبحان اللہ! وہی ملبہ جس کے اٹھانے کے لئے انہی لوگوں کے باپ دادا ہزار کوشش کرتے ہوں گے اور شاہی مزدوروں میں داخل ہونا چاہتے ہوں گے - آج یہ لوگ اس کے مالک بن رہے ہیں اور وہ جگہ جس میں داخل ہونے کے لئے بڑے بڑے راجوں مہاراجوں کو سینکڑوں وزیروں امیروں کی منت سماجت کرنی پڑتی ہو گی آج اس جگہ پر گویا ان گوجروں کا قبضہ ہے - اس قلعہ میں ایک عالی شان مسجد بھی ہے جس کے صحن میں ایک حوض بنا ہوا ہے مگر بالکل خشک رہتا ہے - مسجد تمام اعلےٰ قسم کے سنگ سرخ کی ہے اور جگہ جگہ اعلےٰ قسم کے نقوش ہو رہے ہیں اس کے علاوہ اس قلعہ میں وہ برج بھی محفوظ ہے کہ جس پر سے ہمایوں بادشاہ گرا تھا یہ ایک چھوٹا سا گول سا برج ہے ستاروں کی گردش دیکھنے کے لئے بنایا گیا تھا - یہ بھی سنگ سرخ کا ہے اس کا زینہ ہے اور جس زینہ پر سے ہمایوں کا پاؤں پھسلا تھا وہاں سیڑھی کاٹ کر نشان بنایا ہوا ہے - بڑا ایسا خطرناک ہے کہ مجھے خوف ہے کہ کسی وقت کسی ناواقف کے ساتھ وہاں ہمایوں سا ہی واقعہ پیش نہ آئے - خیر ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے اور خدا کی قدرت پر تعجب کرتے ہوئے ہم آگے روانہ ہوئے - تھوڑے ہی فاصلہ پر ہمایوں بادشاہ کا مقبرہ تھا جو نہائت خوبصورت بنا ہوا ہے اور پرانے بادشاہوں کی شان و شوکت پر دلیل ہے اس کو دیکھ کر آگے چلے اب جس چیز کے دیکھنے کا ارادہ تھا - یہ کوئی دنیاوی بادشاہ کا مقبرہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی شاہی عمارت تھی نہ کوئی پرانا قلعہ تھا - بلکہ یہ ایک نہائت برگزیدہ انسان کا مزار تھا جس نے اپنے زہد اپنے تقویٰ اپنی پرہیزگاری اور اپنے اخلاص اور محبت آلٰہی کی وجہ سے محبوب الٰہی کا لقب حاصل کیا تھا اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ فوت ہو گئے لیکن اس میں بھی کوئی کلام نہیں - کہ آپ لاکھوں نہیں کروڑوں زندوں سے بڑھ کے زندہ ہیں آپ نے قرب آلٰہی سے وہ درجہ حاصل کیا کہ خدا نے آپ کے لئے موت حرام کر دی - میرا مطلب ان بزرگ سے حضرت نظام الدین اولیاء سے ہے - والد صاحب حضرت مسیح موعود کو بھی آپ سے ایک خاص انس تھا بلکہ آپ ان کے حجرہ میں بھی تشریف لے گئے تھے اور وہاں دعا بھی مانگی تھی - غرض آپ کے مقبرے کی سیر کرتے ہوئے دل میں بار بار جوش آتا تھا کہ ایک تو وہ بادشاہ ہے کہ جس کے آگے شاہان زمان کے سر جھکتے تھے - اور ان کی قبر گو کیسی عالی شان عمارت کے نیچے ہے مگر ویران اور ایک یہ فقیر ولی اللہ ہیں - کہ گو بادشاہ ہمایوں سے بھی پہلے گزرے ہیں لیکن اب تک ان کے مقبرہ پر وہ رونق ہے - کہ ایک گاؤں کا گاؤں بسا ہوا ہے - خواہ کم فہم لوگ آپ کی قبر کی زیارت کو کسی غرض کے لئے ہی آئیں لیکن وہ جو دعائیں مانگ جاتے ہیں اس کا ثواب تو بہر حال آپ کو مل ہی رہتا ہو گا اس جگہ مشہور شاعر خسرو کے مزار کو بھی دیکھا - یہ بھی حضرت نظام الدین صاحب کے خلفاء میں سے تھے ایک اور چیز جو یہاں عجیب دیکھی وہ دنیا طلبی کا ایک نقشہ تھا یعنے یہاں ایک باولی ہے جس کے ایک طرف ایک دیوار چلی جاتی ہے جو تخمیناً پچاس فٹ اونچی ہو گی اتنی بڑی اونچائی پر سے چند لڑکے کچھ پیسے لے کر کودتے ہیں اور ان کا بھی پیشہ ہو۔ انسان کے لئے یہ تدبر کا مقام ہے کہ دو چار پیسوں کے لئے ایک لڑکا پچاس فٹ اونچا جاتا ہے اور پھر زور سے پانی میں کود پڑتا ہے اور پھر اپنے آپکو بچانے کے لئے تیر کر باہر آتا ہے اور یہ سب کچھ کس لئے چند پیسوں کے لئے تو پھر وہ ہزاروں ہزار احسانات جو خدا انسان پر کرتا ہے اور وہ بے شمار انعامات کہ جن کا وعدہ کرتا ہے ان کے بدلے میں غافل انسان ایک پتہ تک نہیں توڑنا چاہتا - افسوس افسوس دنیا کی کچھ ایسی حالت ہو رہی ہے کہ یوں تو ایک کام کو لوگ تفریحاً روز کرتے رہیں - لیکن اگر خدا کی طرف سے حکم آ جاوے کہ یوں ضرور کیا کرو تو بہت سے آدمی فوراً اس کام کو چھوڑ دیں اور سو سو بہانہ بنانے کے لئے تیار ہو جاویں - خیر اس جگہ کی سیر کر کے ہم آگے روانہ ہوئے اور منصور کے مقبرہ کی سیر کی - یہ مقبرہ نواب منصور علی خان صفدر جنگ کا ہے - ایک تو وہ زمانہ تھا - کہ مسلمان ہر بات میں کمال رکھتے تھے مگر آج وہ زمانہ ہے کہ جس بات میں دیکھو زوال ہی زوال ہے نہ علوم و فنون کا شوق ہے نہ صنعت و حرفت کا نہ انجنیئری میں دخل ہے نہ زراعت و باغبانی سے واقفیت ہر بات میں اپنے ہمعصروں سے پیچھے ہی چلے جاتے ہیں اور یہ سب اس کا نتیجہ ہے کہ خدا کو چھوڑ بیٹھے ہیں - جس کی وجہ سے خدا انہیں چھوڑ بیٹھا ہے ورنہ اس قدر جلدی اس حالت سے اس حالت تک پہونچنے سے کیا مطلب - افسوس کہ اب بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے دے رہے ہیں اور وقت سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے - قصہ کوتاہ ہم اس جگہ سے چل کر آگے چلے اب جو جگہ دیکھنے کے قابل آئی تھی وہ قطب مینار تھا جس کے راستہ میں حضرت صاحب کو پچھلی دفعہ نہائت مبارک اور مبشر الہام ہوا - یعنے دست تو دعائے تو ترحم از خدا - راستہ میں سڑک کے کنارہ پر دو مقبرے ہیں جن کا نام بیوی باندی کا مقبرہ مشہور ہے جو باندی کا ہے وہ تو بڑا ہے اور جو بیوی کا ہے وہ بہت چھوٹا سا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک لونڈی تھی جو اپنی بیوی کو بہت پیاری تھی تو میاں نے بیوی کے کہنے کے واسطے اس کا مقبرہ خوب اچھی طرح بنوا دیا لیکن جب وہ بیوی مری تو اس کا مقبرہ بہت چھوٹا سا بنوا دیا - کیونکہ اس سے کچھ محبت نہ تھی بلکہ کسی قسم کا لحاظ تھا جب لحاظ نہ رہا تو اب کسی دکھاوے کی کیا ضرورت رہی - یہ واقعہ بھی بڑی عبرت کے قابل ہے - والد صاحب حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے - کہ جب آپکے والد فوت ہوئے تو آپکے بڑے بھائی کے رعب سے بہت لوگ ان کی وفات پر اظہار افسوس کرنے آئے - لیکن جب وہ خود فوت ہوئے - تو چونکہ حضرت صاحب کا دنیا داری سے کچھ تعلق نہ تھا اور لوگ آپکا اس قسم کا رعب نہ مانتے تھے کوئی پوچھنے تک بھی نہیں آیا کہ کیا حال ہے اور یہ واقعات ہمارے سامنے روز ہوتے ہیں کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ ایک معزز شخص کی زندگی میں تو اگر اس کے نوکر کو بھی پھوڑا پھنسی نکل آوے تو بڑے بڑے معززین دیکھنے اور محبت جتانے کے لئے فوراً آ حاضر ہوتے ہیں کہ سنا ہے کہ آپکے نوکر کو تکلیف ہو گئی ہے - ہمیں سن کر بہت صدمہ ہوا بڑا وفادار نوکر ہے اور اس قسم کی سو سو باتیں بناتے ہیں لیکن اگر اس کا سایہ اٹھ جاوے تو اگر اس کا اکلوتا بیٹا بھی دکھ اور مصیبت میں ہو اور تکلیفوں نے اس کی کمر بھی توڑ دی ہو - تب بھی کچھ توجہ نہیں ہوتی یا تو محبت کے دعوے ہوتے ہیں یا ایک ذرا سی مدت میں بات نفرت اور حقارت تک پہونچ جاتی ہے - مگر یہ انہی لوگوں کی بات ہے کہ جن کے دل نور ایمان سے خالی ہوتے ہیں اور دنیا طلبی ان کے خمیر میں ہوتی ہے جن کو اس شخص سے محبت نہیں ہوتی بلکہ اس کے جاہ و جلال سے ہوتی ہے - ورنہ مجنوں کو تو سگ لیلیٰ تک بھی پیارا تھا - تو لیلیٰ کی محبت تو خود سمجھ میں آ سکتی ہے - واقعی سچی محبت اور اخلاص تو چہرہ سے پہچانا جاتا ہے - دیکھو آنحضرت کی زندگی کیسی پاک تھی حاتم طائی کوئی بزرگ انسان نہ تھا نہ اولیاء ابرار میں سے تھا - اس میں ایک نیک صفت سخاوت کی تھی - اس کی قوم نے آنحضرت کو بہت تکلیفیں دیں بلکہ بعض تو اس قوم کے آدمی آنحضرت کی وفات تک مسلمان نہیں ہوئے اور حضرت عمر نے جب دمشق فتح کیا ہے تب جا کر مسلمان ہوئے - آپ کے پاس حاتم طائی کے قبیلہ کے بہت سے زن و مرد ایک لڑائی کے بعد قید ہو کر آئے آپنے ان لوگوں میں حاتم طائی کی بیٹی کو بھی دیکھا - تو فرمایا کہ میں برداشت نہیں کر سکتا - کہ حاتم جیسے آدمی کی بیٹی قید میں رہے اور آپنے حکم دیا کہ اسے فوراً چھوڑ دیا جاوے مگر اس نے انکار کیا اور کہا کہ جب تک میری قوم کے لوگ نہ چھوٹیں - میں بھی آزاد ہونا نہیں چاہتی - آپنے اس بات پر سب کو چھوڑ دیا - یہ کیا تھا وہی محبت تھی - جو سخاوت کی وجہ سے

آپ کو حاتم طائی سے جو نسبت ہے اس کے مرنے کے بعد جبکہ اس کا کوئی لحاظ نہ تھا۔ آن حضرت کو مجبور کیا کہ اس کی لڑکی بلکہ اس کی کل قوم کو چھوڑ دیں اور قید غلامی سے آزاد کر دیں اور صرف آنحضرت کی یہ ہی نیکی نہ تھی آپ کا پاک اثر آپ کے گذر کر صحابہ پر بھی جا پڑا تھا اور کافر بھی قوم بھی اس رنگ سے رنگین ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام مسیح موعود کے نیک عادات حصہ لے (آمین) چنانچہ ایک موقع پر جبکہ ایک عیسائیوں کی قوم قید ہو کر آئی تو اس کے بادشاہ کی لڑکی بھی ان قیدیوں میں تھی جو ایک ادنیٰ صحابی کے قبضہ میں آئی اسے یہ بات ناپسند ہوئی اور آنحضرت کے [illegible] درد دل بیان کیا آپ نے اسے آزاد کر دیا اور اس کے باپ کو خبر ہوئی تو صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور اپنی لڑکی کو ازواج مطہرات میں داخل کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ آن حضرت [illegible] کشش و [illegible] ہے کہ لشکر میں یہ خبر پھیل گئی تھی [illegible] ابھی [illegible] شہر میں سب قوم کی قوم کو آزاد کر دیا کہ آنحضرت کی بیوی کی قوم کے لوگ ہمارے غلام نہیں رہ سکتے آپ نے بھی اس خبر کو سن کر اس سے بیاہ کر لیا۔ غرض کہ نیک لوگوں کی صحبت باعث [illegible] ہوتی ہے ان جن کے دلوں میں کھوٹ ہوا ان کی صحبت بھی لذت سے بھری ہوتی ہے اتنا فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے کہ اصل تعلق خدا سے پیدا کرے کیونکہ اس پر تو فنا نہیں نہ تو وہ فوت ہوگا نہ اس کی عظمت و شان جاتی رہے گی کہ دنیا کو [illegible] انسان سے پیار کرنے کا موقعہ ملے بیشک ایک آقا فوت ہو سکتا ہے ایک سردار کی بھی عظمت جا سکتی ہے ایک باپ پر قضائے الٰہی کام کر سکتی ہے ایک [illegible] بھائی کو یہ دنیا چھوڑنی پڑتی ہے ایک دوست بھی ہمیشہ زندہ نہیں رہتا لیکن خدا تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے نہ وہ مرتا ہے نہ اس کی عظمت کم ہوتی ہے اس لئے جو اس کا دوست بنے اور اس سے تعلق رکھے [illegible] دنیا اس پر اس وجہ سے ظلم نہیں کر سکتی کہ اب وہ جس کے باعث [illegible] انہیں رہے تو اب اس کا کیا لحاظ۔ بات بڑھ گئی۔ مگر میرا [illegible] ہے اگر کوئی فائدہ اٹھائے تو فبہا ورنہ میرا کچھ نقصان نہیں بلکہ خود میرا نقصان ہے۔ میں تو اس نصیحت کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ [illegible] خواہ وہ [illegible] چھوٹے ہو کر بڑے جس سے محبت کرو [illegible] کی محبت نہ ہوگی۔ جو انسان سے بھی محبت نہیں کر سکتا کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ سے بھی محبت کر سکے۔ الغرض ہم قطب مینار پر جو پہنچے۔ یہ دنیا کی بے نظیر [illegible] ہے [illegible] اونچی اور کوئی عمارت نہیں۔ اس کے سات کھنڈ میں اب صرف پانچ رہ گئے ہیں پہلے کا کھنڈ سلطان شہاب الدین غوری کے زمانہ میں [illegible] ایک [illegible] بنایا ہے اور باقی اوپر کے کھنڈ سلطان شمس الدین التمش نے بنائے ہیں۔ یہ ایک مسجد کا کھنڈ ہے اس جگہ پر ایک [illegible] کی [illegible] تھی لیکن اس قدر اعلیٰ پیمانہ پر شروع کی گئی تھی کہ نا مکمل [illegible] بیس [illegible] کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس قدر اونچا مینار کس [illegible] گیا۔ یورپین سیاح بھی دیکھ کر سخت حیران ہوتے ہیں ہمارا

تو بے اختیار سبحان اللہ کہنے کو دل چاہتا ہے کہ وہ عرب کا رہنے والا انسان جس کی نسبت حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اسے بعض اوقات فاقہ کرنا پڑ جاتا ہے ایسا پاک اور برگزیدہ انسان تھا اس کے وجود میں خدا نے ایسی برکتیں پوشیدہ رکھی تھیں کہ خدا نے ہزاروں سال سے کچھ مقام میں [illegible] نکال کر اسے اونچے مقام پر کھڑا کیا کہ اس کے غلاموں کے غلاموں نے اس کے نام کو ہندوستان جیسے بت پرست ملک میں آکر پھیلایا اور ان کی کوششوں سے ہزاروں نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں مشرکوں سے ہندوستان میں جیسے [illegible] لا الہ الا اللہ کے نعرے مارے [illegible] کے وجود سے ہندوستان میں ہزاروں مساجد تیار ہوئیں چنانچہ یہ مینار ایسی ہی یادگار ہے اگرچہ اس مینار سے اونچے دو اور مینار ہیں۔ ایک مصر میں اور ایک اٹلی میں لیکن جو خوبی اور عمدگی اس میں ہے وہ اور کسی میں نہیں اس کے پاس ایک اور چھوٹی سی لاٹ ہے یہ لوہے کی بنی ہوئی ہے اور ہندوؤں کے زمانہ کی ہے اور ایک مندر کے صحن میں ہے جو خود خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہے کیونکہ اب اس کی بعض دیوار پر بڑے جلی حروف میں لا الہ الا اللہ نظر آتا ہے۔ یہاں سے ہو گئے خواجہ قطب الدین صاحب کے مزار پر گئے جو کہ خواجہ معین الدین چشتی کے خلیفہ گذرے ہیں ان بزرگوں پر خدا کے لاکھوں لاکھ فضل ہوں ہندوستان میں اسلام پھیلانے کا ذریعہ یہی لوگ ہوئے ہیں اس وقت جبکہ اسلام کے نام سے ہندو متنفر تھے اور وحشی جانور کی طرح دور بھاگتے تھے انہوں نے اپنے تقویٰ زہد عبادت نیک نیتی اور بے نفسی کی وجہ سے انہیں رام کیا اور ہزاروں ہزار مخلوق کو اپنی طرف کھینچ لیا اور دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان لوگوں کے حالات [illegible] پڑھ کے دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کوئی خواہش نہیں کوئی غرض نہیں بس خدا کے لئے انہوں نے زندگی میں اپنے اوپر موت قبول کی مگر پھر زندگی بھی وہ ملی کہ اسے کوئی ختم ہی نہیں کر سکتا ان کی وجہ سے جو ہزاروں لاکھوں آدمیوں نے ہدایت پائی حدیث صحیح کے مطابق وہ اور ان کی اولاد جو نیک عمل کرتے ہیں اس کا ثواب انہیں بھی پہونچ رہا ہے نہ معلوم کتنے لاکھوں بزرگ اس ملک ہندوستان میں گذرے ہیں ان سب کے اعمال کا اجر وہ بھی پا رہے ہیں کاش کہ ان لوگوں کی قبروں کو دیکھ کر لوگ بجائے شرک کرنے کے دعا کیا کریں کہ خدا انہیں بھی دہی دے۔ اس جگہ پر ایک بات بہت افسوس کے قابل تھی یہاں کے جاروب کش خواجہ صاحب کے خاندان سے ہونیکا دعویٰ [illegible] اب روحانیت سے اس قدر دور جا پڑے ہیں کہ سوال سے ہم انہیں عار نہیں رہا اور سوال بھی پھر بہت زور سے کرتے ہیں۔ شاید کوئی اکا دکا آدمی ہو تو اسے اپنے گھیر لے۔ پہلے ہی مشکل ہو جاوے یہ بھی خدا کی شان ہے جو لوگ ایسے عفیف تھے ان کے پسماندے اب اس حالت میں ہیں مگر بعد زمانہ سے یہ بات کچھ بعید بھی نہیں۔ یہاں سے قریب ہی شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کا مزار ہے اسکو بھی دیکھا اور کچھ مساجد ہیں ان کے دیکھنے کے بعد واپس آئے۔

جمعہ کے دن ہفتہ کی رات [illegible] کہ دہلی میں میرا لیکچر تھا وقت پر دہاں پہونچے تو کوئی چھ سات سو آدمی وہاں موجود تھا لیکن [illegible] دہلی بھی آئے تھے [illegible] انشاء اللہ تشحیذ الاذہان میں چھپ جاویگا جس طرح [illegible] [illegible] کہ اسلام [illegible] نشان یہ ہے کہ وہ [illegible] پیدا کروانے اور [illegible] انسان [illegible] شریعت [illegible] [illegible] خدا تعالیٰ سے [illegible] کرنے [illegible] اسلام [illegible] آریہ مذہب نہیں [illegible] اسلام خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق [illegible] لیکن آریہ مذہب خدا کو [illegible] دیگر تناسخ کا قائل بلکہ ابدی نجات کا انکار کرکے توبہ کو لغو قرار دیکے ہمیں خدا تعالیٰ سے متنفر کر دیتا ہے جس سے اسکی لغویت ثابت ہوتی ہے اسی طرح اسلام اور آریہ مذہب کی تعلیم کا مقابلہ کرکے دکھایا گیا کہ اسلام تو دنیا میں امن قائم کرتا ہے لیکن آریہ مذہب فساد دلواتا ہے چونکہ مضمون لمبا ہے [illegible] میں اس کا خلاصہ کرنا نہیں چاہتا [illegible] انشاء اللہ [illegible] سے [illegible] کو قطب [illegible] روانہ ہوا جہاں کے [illegible] ایک جلسہ کیا تھا۔ بارہ تاریخ کی شام کو جلسہ تھا صبح کو دہاں پہونچ [illegible] لاہور امرتسر فیروزپور کی جماعتوں سے بہت سے احمدی [illegible] آئے یہ جگہ چونکہ وہی ہے جہاں مولوی غلام دستگیر قصوری [illegible] اسلئے مجھے بہت خوشی ہوئی کہ یہاں جلسہ ہونا بھی احمدیوں کی بڑی فتح ہے غالباً اس کی روح بھی اس دن بے چین ہوگی ایک بات جو یہاں عجیب معلوم ہوئی یہ تھی کہ ایک مولوی صاحب نے اس جلسہ میں توحید پر لیکچر دینے کا ارادہ کیا تھا ([illegible] احمدی ہیں) مگر خدا کی قدرت لوگوں کے کہنے سننے سے آخر انکار کر دیا سبحان اللہ ایک انسان کو خدائی صفات دیکر آسمان پر چڑھا دینے والی قوم کو تو اس لئے توحید پر بولنے کا موقعہ نہ دیا مگر مجھے تو ان لوگوں کے بعضوں اور کینوں پر تعجب ہے خدا کا شکر ہے کہ ایسی جگہ میں جہاں لوگ انسانوں سے ڈر کر خدا کی توحید [illegible] بیان کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ احمدی جماعت بہت ہی مخلص ہے خدا کرے کہ انہیں دن رات ترقی ہو میرا مضمون یہاں [illegible] انشاء اللہ تشحیذ الاذہان میں چھپ جاویگا میں شام کو پھر روانہ دہلی ہوا وہاں دوبارہ [illegible] لیکچر کی تجویز ہوئی اور رات کے میرا لیکچر اسلام اور عیسائیت پر تھا [illegible] لوگوں پر [illegible] اثر ہوا دہلی کی پبلک اس بات پر بہت حیران تھی کہ یہ لوگ ہماری طرح آنحضرتؐ کی عزت کرتے ہیں افسوس لاعلمی نے لوگوں کو تباہ کیا ہے وہ نہیں جانتے کہ ہم ان سے کہیں بڑھ کر عزت کرتے ہیں چونکہ بات بہت بڑھ گئی ہے اس لئے میں مضمون کو ختم کرتا ہوں اتوار کی شام کو ہم وہاں سے روانہ ہوئے دہلی کے با اخلاص احمدی جو چند ایک ہی ہیں سٹیشن پر چھوڑنے آئے اور ریل کے چلنے تک وہیں رہے میں اگرچہ دہلی سے چلا تو سہی مگر یہ دعا کرتا ہوا کہ خدا وہ دن لائے کہ اس شہر کو بھی خدا ہدایت دے اور اس میں سے پھر کسی دن اسی قسم کے برگزیدہ لوگ ہوں جن کے مزار بکثرت وہاں پائے جاتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

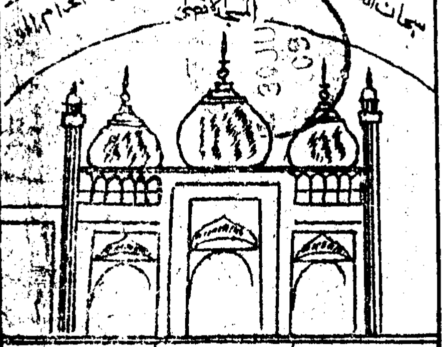

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

گو ہم با تو گر آئی چادر قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	پیشگی

جلد ۸ — مورخہ ۵ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ ہاڑ سمت ۱۹۶۶ — نمبر ۳۴

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا	اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا	

دُعا مدد
مخدومی حکیم فضل دین صاحب بہت دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ صاحبدل لوگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس پیارے اور مفید وجود کیواسطے درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا دیوے وہو الشافی۔ برادر علیم الدین صاحب وکیل عثمان آبادی کی زوجہ محترمہ بھی علیل ہیں وہ بھی درخواست دُعا کرتے ہیں۔

قاضی اکمل صاحب
رخصت سے واپس قادیان پہونچ گئے ہیں مگر یہاں آکر پھر بیمار ہو گئے ہیں اگرچہ مثل بیمار تو وہ اکثر رہتے ہی ہیں۔ لیکن اس دفعہ معمول سے زیادہ تکلیف انہیں ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ کاتب بدر بھی اب تک بیمار چلا آتا ہے۔ دُعا کا خواہشمند ہے۔

کاغذ کیوقت پر نہ پہونچ سکنے کے سبب اخبار تھوڑے ورقوں پر شائع ہو سکا وہ بھی بمشکل۔

غلام احمد صاحب
پالم پور وغیرہ میں وعظ کرکے دہرم سالہ تشریف لے گئے ہیں ہر جگہ لوگ امن و رغبت کے ساتھ ان کے وعظوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔

میاں رحمت اللہ
ساکن بگہ کلاں مخالفین کے شر سے تنگ ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں

بخیر نام
میاں عبد اللہ احمدی راولپنڈی سے درخواست

آتے ہیں کہ ان کے مولود مسعود کیواسطے کوئی صاحب تاریخی نام تجویز فرماویں۔

جلسہ کاٹھ گڑھ
متعلق سید محمد علی شاہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا چونکہ بدر میں اطلاع دیگئی تہی کہ ان ایام میں جلسہ نہ ہو اس واسطے باہر سے بہت لوگ نہ آئے قادیان سے حافظ غلام رسول صاحب واعظ روانہ کئے گئے تہے جن کا بڑا اثر ہوا ایک سو چندہ فراہم کرکے قادیان بھیج گیا چودہری امیر محمد و منشی غلام نبی نے تقریریں کیں سکرٹری نے رپورٹ جلسہ سنائی جلسہ کا تمام خرچ چودہری محمد حسین خان صاحب نے برداشت کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

اخبار قادیان

اہل بیت حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح سب بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ عاجز کے لڑکے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے **عبد المؤمن** رکھا ہے جیسا کہ اخبار الحکم سے ظاہر ہوتا ہے شیخ یعقوب علی صاحب کسی لمبے سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ جن کے مقاصد کو اونہوں نے سردست ظاہر نہیں فرمایا۔ مگر اُمید ہے کہ کوئی قومی خدمت اون کو مد نظر ہوگی۔ ان کے پیچھے جناب اکبر شاہ خان صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام اخبار کو ایڈٹ کرتے ہیں۔ جن کے نام نامی سے ناظرین بدر بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ اون کے

مفید اور دلچسپ مضامین اور نظمیں بارہا ... اون کو مدرسہ ... جن میں احمدی شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی ... کرتے ہیں۔

احباب منصوری نے ۱۸ جون سے آخر میں یا جولائی کے ابتدا میں ایک جلسہ منعقد کرنے کا ارادہ کیا ہے اون کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اور عاجز کو وہاں جانے کے واسطے اجازت فرمائی ہے۔

مدرسہ میں غالباً نصف جولائی کے قریب موسمی تعطیلات ہونگی۔

ناصر وارڈ۔ وغیرہ کیواسطے جو چندہ حضرت میر صاحب فراہم کر رہے ہیں اس کے لئے ایک ہزار سے زائد رقم نقد جمع ہو چکی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

درخواست جنازہ
محبی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار کی زوجہ ۴ یوم بیمار رہ کر ۱۶ جون ۱۹۰۹ء کی رات کو ۱۲ بجے کے قریب بقضائے الٰہی فوت ہوئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ التماس ہے کہ آپ اپنے اخبار میں اعلان کر دیویں کہ مرحومہ کا جنازہ غائبانہ تمام احباب احمدی پڑھ کر دعائے مغفرت کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت اپنے قرب میں جگہ دے۔ مرحومہ جیسی صالحہ اور نیک سیرت تہی ویسی ہی دل کی حلیم اور طبع کی شریف تہی اعلیٰ نسب اعلیٰ حسب اعلیٰ خاندان میں سے تہا

(بقیہ دیکھو ...) میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھاپا گیا) (کاتب محمد حسین لقا)

کلام امیر المومنین رضؓ

۱۔ سوال۔ حدیث میں کل مسکر حرام و کل مسکر خمر وما اسکرہ کثیرہ فقلیلہ حرام وارد ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے۔ یکرہ اکل خبز عجن عجینتہ بالخمر لصنام اجزار الخمر فیہ۔ اور اس کے شارح نے کہا کہ فہذا الخبز نجس کمالو عجن بالبول۔ پس نان پاؤ (ڈبل روٹی) جس کو ہمارے اس ملک میں سینڈھی اور تاڑی سے تیار کرتے ہیں اور شراب کی طرح ان دونوں میں سکر بھی ہے۔ الخمر ماینحامر العقل ان دونوں پر صادق آتا ہے۔ پس بلحاظ اقوال صدر اس کا کھانا ناجائز معلوم ہوتا ہے اس باب میں حکم عدل کے خلیفہ برحق کا کیا قول فیصل ہے۔ مدلل ارشاد ہو۔

جواب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ نے اہلحدیث کے مذہب اور مذہب حنفی کو ملایا ہے۔ دونوں مذہب خمر کے معنے میں متخالف ہیں اور سخت مخالف ہیں حنفیہ خمر کے معنے میں فرماتے ہیں کہ کھجور یا انگور کا رس جو خود بخود بلا کسی شے کے شراب مسکر بنے اسکا نام خمر ہے اور بس۔ باقی عرق یا رس سکر کی حد پر جاکر حرام ہوتے ہیں۔ علے العموم نہیں۔ پس تاڑ بھی بحد سکر حنفیہ کے نزدیک حرام ہے۔ پیچے نہیں۔ اور نان پاؤ اس کا استعمال بہت پیچے ہے اس پر آپ غور کریں اور اہلحدیث کے نزدیک استحالہ مزیل احکام ہے اور نان پاؤ میں تاڑی کی اجزا میں تو سخت استحالہ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ سرکہ شراب کا اسلام کے کسی فرقہ کے نزدیک ممنوع نہیں بلکہ وہ نعم الادام ہے۔ گو اہلحدیث اس کا بنانا جائز نہیں۔ مگر نبی کو نعم الادام میں ضرور داخل فرماتے ہیں۔ یہ ہے میری فہم .... وہ نان پاؤ حرام نہیں۔ نور الدین۔ ۵۔ جون ۹ء

۲۔ منبع علوم و فنون حکیم الحکما رجناب مولانا صاحب سلم اللہ الطائفہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بندہ مدت سے تشویش اور تردد میں ہے اپنی عقدہ کشائی کیواسطے جناب سے بڑھ کر کسی کو نہیں سمجھتا ہے اُمید ہے کہ جناب کا کشف عقدہ ضرور ہونگے عقدہ یہ ہے کہ آن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ جمیع اوصاف اور خاتم النبین آخر الزمان اور سید المرسلین تھے۔ تو درود شریف میں جو کہ آخر نماز پڑھا جاتا ہے۔ کیوں ایسا لکھا ہے کہ اے اللہ تو رحمت نازل فرما اُوپر محمدؐ کے اور اوپر آل محمدؐ کے جیسی کہ تم نے اوپر ابراہیمؑ اور آل ابراہیم کے بھیجی ہے۔

معلوم نہیں ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم پر کونسی رحمت تھی جس کے لئے عبد آنحضرت بھی ہر ایک شخص داعی رہتا ہے اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رحمت سے محروم تھے۔

جواب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام والکرۃ آمیز پر ایسی رحمت آلہی تھی۔ جسکی حدو نہایت نہیں کیونکہ آپ کے آل میں محمد رسول اللہ۔ صلے اللہ علیہ وسلم .... خاتم النبین رسول رب العالمین جیسے بادشاہ دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام جیسے الو العزم رسول پیدا ہوئے۔ پس جو کچھ ابراہیم اور ان کی آل پر فضل نازل تھا۔ درود پر درود پڑھنے والا چاہتا ہے۔ کہ وہ مجموعہ نعماء الٰہیہ کا جو ابراہیم اور ان کی تمام اولاد پر جنہیں خود ہمارے سید و مولیٰ نبی کریمؐ اور دیگر انبیاء داخل ہیں۔ وہ مجموعہ ہمارے سردار اور اس کی اولاد پر نازل فرما۔ اگر آپ کی سمجھ میں بات آگئی تو بہتر۔ ورنہ آپ یہاں تشریف لادیں۔ اللہ درخت کا فرح میں دید ونگا۔ نور الدین۔

نظم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چند اشعار ارسال خدمت ہیں۔ امید ہے کہ آپ اخبار کے کسی گوشے میں جگہ دیکر ممنون فرمادیں گے۔ عین عنایت ہوگی۔

کلیم اللہ حبیب اللہ کا ہمسر ہو نہیں سکتا
مسیح موسوی احمدؐ سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا
غلام احمدؐ مرسل ہے جو اس کے مقابل میں
مسیحا کیا ہے خود موسےٰ برابر نہیں ہو سکتا
وہ موسیٰ تھا خدا کا مولوی گو اس کے دشمن ہیں
مقابل پر کبھی فرعونی لشکر ہو نہیں سکتا
کیا کھوٹے دلوں کو اس نے صیقل اپنی حجت سے
یہ وہ زرگر ہے اس سا کوئی زرگر ہو نہیں سکتا
شکستیں فاش دیں اُسکی قلم نے اہل دنیا کو
مقابل اس کے دارا اور سکندر ہو نہیں سکتا
دماغ اپنا معطر کر دیا اوس کی براہین نے
یہ وہ خوشبو ہے جس سا عطر و عنبر ہو نہیں سکتا
حسینان جہان اس کے مقابل میں ہیں بدصورت
یہ وہ دلبر ہے اس سا کوئی دلبر ہو نہیں سکتا
ملے حب غلام احمدؐ سے جو سرشار ہو بیٹھے
انہیں دجال کا فتنہ برابر ہو نہیں سکتا
مبارک قادیان بستی کہ وہ جس جا پہ آیا تھا
مدینہ کے سوا اب اس کا ہمسر ہو نہیں سکتا
نصیر اللہ نے بخشی یہ طاقت اس جماعت کو
کہ اس کا بے علم عالم سے کمتر ہو نہیں سکتا

خاکسار نصیر احمدؐ احمدی فیروزپور

زلزلہ

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کل تاریخ ۱۹ جون بارہ بجے کے بعد میں جمال برادرس اینڈ کو لمیٹڈ کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ مسٹر عبد الستار محمد جمال نے کہا کہ زلزلہ ابھی آیا ہے وہ اتنی بات کہہ ہی چکے تھے کہ ایک زلزلہ کا دھکہ پھر محسوس ہوا جسکو میں نے دیگر لوگوں نے خوب محسوس کیا۔ گھڑی دیکھی گئی۔ تو بارہ بج کے دس منٹ ہوئے تھے۔ والسلام عاجز ابو سعید عربی۔ خریدار بدر۔ رنگون

مدرسہ تعلیم الاسلام کا اثر

مخدومی اخویم ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کی وصیت حصہ سوم جائداد کی گذشتہ اخبار میں چھپ چکی ہے اس کے لکھتے وقت ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا۔ کہ میرا ارادہ نہ تھا کہ میں تیسرے حصہ کی وصیت کردوں بلکہ اس سے کم وصیت کرنے کا خیال تھا مگر میرے لڑکے عبد العزیز سابق طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام نے مجھے کہا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیتا ہے خدا تعالےٰ اُسے اور اس کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا۔ آپ ضرور تیسرے حصے کی وصیت کردیں یہ اثر ہے اس مدرسہ میں رہنے کا اور قادیان کی نیک صحبت کا۔ کہ بچے بھی ایسے اعلےٰ دینی خیالات رکھتے ہیں۔

احباب توجہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

میں عاجز درماندہ ہوں ؛ در پہ تیرے افتادہ ہوں
کھولدے مجھ پہ اپنا در ؛ رحم کر اے نظر
چھوڑ نہ مجھ کو رحمت میز
نہیں

حالت قبض

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمدؐ -

باخویم مکرم منشی ظفر احمد صاحب - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ - عنایت نامہ آنمکرم پہنچا - حرف حرف اس کا پڑھا گیا اور
آپکے لئے دعا کی گئی - قبض اور بے مزگی اور بے ذوقی کی حالت
میں مجاہدات شاقہ بجا لاکر اپنے مولا کریم کو خوش کرے - یاد رکھنا
چاہیئے کہ وہ مجاہدہ جس کے حصول کے لئے قرآن شریف
میں حث و ترغیب ہے اور مدار کشود کار ہے وہ مشروط بہ
بے ذوقی و بے حضوری ہے - اور اگر کوئی عمل ذوق اور بسط اور
حضور اور لذت سے کیا جاوے تو اس کو مجاہدہ نہیں کہہ سکتے
اور نہ اس پر کوئی ثواب مترتب ہوتا ہے کیونکہ وہ خود ایک لذت
اور نعیم ہے اور تنعم اور لذت کے کاموں سے کوئی شخص مستحق
اجر نہیں ہو سکتا - ایک شخص شربت شیرین پی کر اس کے پینے کی
مزدوری مانگ نہیں سکتا - سو یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ
بے ذوقی اور بے مزگی اور تلخی اور مشقت کے ختم ہونے
سے وہیں ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے اور عبادت عبادات
نہیں رہتیں - بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہیں سو
حالت قبض جو بے ذوقی اور بے مزگی سے مراد ہے - یہی ایک
ایسی مبارک حالت ہے جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع
رہتا ہے - ان بے مزگی کی حالت میں اعمال صالحہ کا بجا
لانا نفس پر نہایت گران ہوتا ہے مگر ادنےٰ خیال سے
اس گرانی کو انسان اوٹھا سکتا ہے جیسے ایک مزدور جو خوب
جانتا ہے اگر میں نے آج مشقت اٹھا کر مزدوری نہیں کی تو
پھر رات کو فاقہ ہے اور ایک نوکر یقین رکھتا ہے - کہ میں
نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی تو پھر گذارہ ہونا مشکل ہے
اسی طرح انسان سمجھ سکتا ہے کہ فلاح آخرت بغیر اعمال صالحہ
کے نہیں اور اعمال صالحہ وہ ہیں جو خلاف نفس ہوں اور
مشقت سے ادا کئے جاویں اور عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے
کہ جس کام کے لئے مصمم عزم کر لیا جائے اس کے انجام کے
لئے طاقت مل جاتی ہے سو مصمم عزم اور عہد واثق سے
اعمال صالحہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور نماز میں اس دعا کو
پڑھتے ہیں کہ " اہدنا الصراط المستقیم " الخ بہت خضوع
وخشوع سے زور لگانا چاہیئے اور بار بار پڑھنا چاہیئے انسان
بغیر عبادت کے کچھ چیز نہیں بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے
اور شر البریہ ہے - وقت گذرتا جاتا ہے اور موت درپیش
ہے اور جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گذر گیا - وہ ناقابل تلافی
اور سخت حسرت کا مقام ہے - دعا کرتے رہو
تہکوت
اور تہکوت - لاتیئسوا من روح اللہ - یہ عاجز بھی آپکے لئے
دعا کرتا رہے گا - انشاء اللہ تعالیٰ - ہر ایک بات کے لئے وقت ہے
صابر اور منتظر رہنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ صبر میں کچھ فرق آجاوے
کہ استعجال سم قاتل ہے اگر فرصت ہو تو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے
اور غور سے ترجمہ قرآن شریف دیکھا کرو - حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کو خواب میں آپنے دیکھا یہ بہتر ہے - فاروق کی زیارت سے
قوت وشجاعت دین حاصل ہوتی ہے - میری دانست میں
(فقرہ) کے یہ معنے ہیں - کہ اعمال

نسب پوچھی جائیگی

کی ضرورت ہے - نہ نسب کی یہ پوچھا
جائیگا کہ کیا کام کیا یہ نہیں پوچھا جاویگا کہ کس کا بیٹا ہے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے تمنا سنت
وپیروی ومحبت اور پھر کثرت درود شریف

زیارت رسولؐ

شرط ہے - یہ باتیں بالعرض حاصل ہو
جاتی ہیں - خدا تعالیٰ کے راضی ہو جانے کے بعد بآسانی
یہ امور طے ہو جاتے ہیں - والسلام - خاکسار غلام احمدؐ
از قادیان ضلع گورداسپور ۱۱ مئی ۱۸۹۶ء

(۲) مباحثہ کا ایک دعوت جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
محبی اخویم مولوی مشتاق احمدؐ

صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -
میں بہت خوشی سے اس اشتہار کو پڑھا جس میں آپ اس
عاجز کو بحث کے لئے بلاتے ہیں - نہ یادہ تر خوشی مجھے اس
بات سے ہے کہ آپ ایک مہذب اور بااخلاق آدمی ہیں امید
ہے کہ یہ بحث حسب مراد خوش اسلوبی سے ہوگی مجھے
بسر وچشم یہ منظور ہے - بحث تقریری ہو - اور اس طرح پر
ہو کہ ایک ہندو منشی سوال وجواب لکھتا جائے - مثلاً
آپ اوّل یا میں اول جیسا کہ آپ کا منشاء ہو ایک سوال
تحریر کراویں اور وہ سوال پڑھا جائے اور عام طور پر سنایا
جائے پھر فریق ثانی اسی طرح اپنا جواب لکھا دیوے
فریقین ایک دوسرے سے مخاطب نہ ہوں بلکہ جو کچھ لکھنا
ہو جلسۂ عام میں بآواز بلند لکھا دیں اور ساتھ ساتھ دستخط
ہوتے جائیں - چند سوال آپ کی طرف سے ہوں اور چند
اس عاجز کی طرف سے - غرض یہ شرط آپ کی اس عاجز کو منظور
ہے جبکہ مبنی انصاف پر مبنی ہے - تو بھلا کیوں منظور نہ
ہو - سو عرض خدمت ہے کہ یہی شرط اس عاجز کی طرف سے ہی
ہے اور جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے - کہ فریقین کی تقریر میں
کوئی اور شخص شامل نہ ہو - صراحتاً یا اشارتاً کسی طرف سے مدد نہ
پہونچے - بہت خوب ہے - جزاکم اللہ - یہی تو میں چاہتا تھا کہ ایسی
روش منصفانہ میں کوئی بحث کرے - رہی یہ بات کہ بحث کس امر
میں ہوگی - سو وہ بھی ظاہر ہے کہ بحث اس امر کی نسبت ہونی
چاہیئے جو اس تمام جھگڑے کی اصل اور بنیاد ہے - سو اوّل
اصل کے تصفیہ سے فروع کا خود تصفیہ ہو جائیگا - کیونکہ فرع
اصل کی تابع ہے اس وجہ طریق مستقیم مناظرہ کا یہی ہے - کہ
متخاصمین اصول میں گفتگو کریں اور اس محث پر یہ بات واضح
ہے کہ اصل امر متنازعہ فیہ وفات یا حیات مسیح ہے - اور
الہام الٰہی نے اسی کو اصل ٹھیرایا ہے جیسا کہ الہامی عبارت
میں ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور
اس کے رنگ میں وعدہ کے موافق تو آیا یعنے جو مسیح ابن مریم
کے آنے کے لئے وعدہ تھا وہ ظلی طور پر تیرے آنے سے
پورا ہو گیا - کیونکہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اب ہر ایک
شخص سمجھ سکتا ہے کہ اصل جھگڑا مسیح ابن مریم کی وفات یا
حیات کا ہے اگر مسیح ابن مریم کا زندہ ہونا ثابت ہو جائے
تو پھر میں بھی جھوٹا اور میرا الہام بھی جھوٹا - لہذا فروع میں
بحث کرنے کی کچھ ضرورت ہی نہیں - اصل کی بحث میں
بہت باتیں طے ہو جاویں گی - میں خود اقرار کرتا ہوں - کہ اگر
آپ مسیح کا اب تک زندہ ہونا ثابت کر دکھا دینگے - تو پھر
میں اس الہام کو الہام آلٰہی نہیں سمجھوں گا - کیونکہ جبکہ مسیح
ابن مریم اب تک زندہ ہے تو میرا الہام جو اس کی وفات
ظاہر کرتا ہے صریح جھوٹا نکلا تو پھر کیا مجال ہے کہ میں
اس پر اڑا رہوں اور اگر آپ یہ کہیں کہ ہم مسیح ابن مریم
کی وفات مان چکے ہیں اس لئے اس میں بحث کرنا نہیں
چاہتے - صرف اس بات میں بحث کریں گے کہ تم اس کی جگہ
آئے ہو نہ اور کوئی اس بات کا جواب یہ ہے - کہ اول
تو میری طرف سے اس امر کے لئے کسی پر جبر نہیں - کہ خواہ
مخواہ مجھ کو قبول کرے اور مجھ پر ایمان لاوے - بلکہ
میری طرف سے صرف تبلیغ تھی جس کا حق میں ادا کر دیا - اگر
میں خدا کی طرف سے ہوں تو وہ مجھے اور میری کارروائی کو
ضائع نہ کریگا اور عنقریب لوگ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ
میرے ساتھ ہے یا نہیں میری طرف سے کسی پر جبر اور اکراہ
تو نہیں تا وہ دلیل اور نشان کا طالب ہو - نشان خدا تعالیٰ
کے ہاتھ میں ہے - جس کو چاہیگا دکھائیگا - ماسوا اس
کے یہ عاجز بے نشان ہی نہیں بھیجا گیا - اگر آپ چاہے[1]

[1] نوٹ سلہ - چنانچہ ہزار ہا نشان دکھائے گئے ایڈیٹر -

مسیح کی وفات یا حیات کا فیصلہ لیکن جو اصل اصول اس تنازعہ کا ہے تو پھر آپ یہ شخصی بحث بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ میرا آنا مسیح ابن مریم کی فرع ہے۔ اگر مسیح اب تک زندہ ہے تو میرا جھوٹا ٹھہرانے کے لئے کسی اور بحث کی ضرورت نہیں اگر آپ مسیح ابن مریم کا زندہ ہونا ثابت کر دیں تو میں اپنے باطل پر ہونے کا خود اقرار کر دوں گا۔ اگر آپ مسیح ابن مریم کی وفات کے قائل ہو گئے ہیں تو اول بذریعہ اشتہار عام و خاص میں یہ اپنی رائے شائع کیجئے۔ اس سے گو اصل امر قابل بحث یہی ہوگا۔ لیکن تاہم بوجہ اپنے تبدیل رائے کے اس کو چھوڑ دیا سو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ان دو امروں میں سے ایک امر ضروری ہے اگر وفات مسیح ابن مریم ثابت ہے۔ تو سب سے پہلے اس کی بحث پیش کرو۔ مقدم تر بات کی جڑ تو یہی ہے۔ اگر مسیح ابن مریم کو آپ اب تک زندہ مانتے ہیں اور جسد العنصری دوسرے آسمان پر بیٹھے ہوئے خیال کرتے ہیں تو ان کی زندگی ثابت کر دکھائیں اس سے [illegible] کیا خیال کرتے ہیں اپنے اس [illegible] میں [illegible] ہیں اس دعوے کی تردید ان شرطوں سے جب مسیح کا زندہ ہونا ثابت ہو گیا۔ تو بحکم ازالۃ الشرائط [illegible] میرا دعویٰ خود ہی [illegible] اور اگر آپ کے نزدیک بھی مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اب تک آپ کے دل میں یہ وسوسہ ہے کہ [illegible] بھی نفس ہے [illegible] تو دل پر [illegible] مسیح ابن مریم کی وفات کا اشتہار شائع کیجئے۔ پھر دوسری بحث بھی کیجئے۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ میں مسافر ہوں۔ امن قائم کرنے کے لئے پولیس وغیرہ کا کچھ انتظام کرنا چاہیئے۔ تو حضرت آپ کو تو معلوم ہے کیا یہ عاجز اس شہر کا قدیمی باشندہ ہے۔ میں صرف چند ماہ سے عارضی طور پر اس جگہ آیا ہوں۔ آپ اس جگہ کے معزز ملازم ہیں اور بوجہ ملازمت ہر ایک سے تعلق رکھتے ہیں میں بوجہ اختلافی مسئلہ کے قریباً تمام شہر کی نظر میں ایسا ہو رہا ہوں کوئی کافر کہتا ہے کوئی ملحد مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں اگر آپ مسافر ہیں تو کیا وہ سارے علماء و امراء اور ملازمت پیشہ جو آپ کے ہم مشرب ہیں وہ بھی مسافر ہیں یا آپ اس بحث میں اکیلے ہی ہیں اور باقی سب میری بات پر ایمان لے آئے ہیں امن قائم رکھنے کے لئے انتظام کرنا میرے جیسے غریب الوطن مخذول کا کام نہیں جس کے ساتھ اب علماء کو ہونے سے السلام علیکم بھی جائز نہیں اور جس کو بدتر سے بدتر بیان کیا جاتا ہے۔ ماسوا اس کے [illegible] امر ضروری طور پر قابل دریافت ہے کہ اس عاجز نے براہ راست کو اپنے اشتہار میں نہیں بلایا۔ بلکہ آپ صاحبان

کا ...... مولوی عبد العزیز صاحب کو قرار دیکر انہیں کے توسط سے ہر ایک کا بحث کرنا منظور رکھا ہے ان سے پہلے بحث کرنے کا حق اور نہیں کا ٹھہرایا گیا ہے۔ کیونکہ وہ شہر کے رئیس اور اکثر لوگوں کے مقتدا ہیں۔ اگر وہ بحث کرنے سے عاجز ہوں تو پھر آپ نے اشتہار میں براہ راست کسی کو نہیں بلایا۔ بلکہ یہ ظاہر کیا ہے کہ رئیس مولوی صاحب اپنی عجز اور درماندگی کی حالت میں آپ کو یا کسی اور کو اپنا وکیل کر کے پیش کردیں۔ سو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کس منصب پر انہوں نے بیاری کی ہے اگر بلا وساطت ان کی مستقل طور پر جانا کیا ہے تو یہ میرے اشتہار کا منشاء نہیں اور نہ میں نے مستقل طور پر آپ کو بلایا ہے اور اگر مولوی عبد العزیز صاحب کی اجازت سے آپ تشریف لاتے ہیں تو آپ کو صریح الفاظ [illegible] [illegible] والسلام [illegible] اقبال [illegible] [illegible] تو یہ سکوت [illegible] اعتراض [illegible] [illegible] استغفر اللہ [illegible]

بخدمت مکرم نواب احمد علی خان صاحب بہادر [illegible] سلطان اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible] مولوی سید محمد احسن صاحب [illegible] مولوی صاحب [illegible] [illegible] قرآن کریم کا ذکر اور قرآن کریم کی عالی رونق اور متانت [illegible] اور [illegible] اور دانشمندی اور نیک نیتی اور ہمدردی اسلام اور محبت اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر بار بار ذکر کیا کہ میرے دل پر بوجہ ان محاسن اور خوبیوں کے آپ کی محبت پیدا ہو گئی اور آپ کی خدا داد سعادت و نجابت اور جوہر قابل پر نظر کرنے سے میرے دل میں خیال آیا کہ میں خاص طور پر اپنے حالات آپ کو مطلع کروں مگر اس سے میری بجز اس بات کے کہ محض للہ انکار کو ان باتوں پر آگاہ کر دوں کہ جو طلب حق کے لئے کام آ سکتی ہیں اور میری کچھ بھی غرض نہیں۔ مولوی سید محمد احسن صاحب نے آپ کا ذکر خیر اس عمدہ طرز سے میرے پاس بیان کیا ہے جس نے مجھے اس بات کا مشتاق کر دیا کہ میں ان [illegible] اور آسمانی نعمتوں سے آپ کو اطلاع دوں۔ جو مجھ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دئے گئے ہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جس طرح عزیز اور رسا کو میرے ساتھ تعلق ارادت کر کے نفع دین و آخرت اٹھا رہے ہیں ایسا ہی کوئی امیر میرے ساتھ تعلق پیدا کر کے دین اور دنیا میں سعادت لوٹے اور ہر ایک قسم کی کامیابی سے متمتع ہو جائے۔

آنے کی غرض

سو آپ پر واضح ہو کہ عاجز خدا تعالیٰ سے مامور ہو کر اس چار دہم کی اصلاح اور دین کی تجدید اور اس زمانہ کے ایمان قوی کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور بہت سے آسمانی نشان مجھ کو دئے گئے ہیں جو منجملہ ان کے تین ہزار کے قریب اب تک ظاہر ہو چکے ہیں اور مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ میں اس طرف سے مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نمونہ پر حجت پوری کرنے کے لئے آیا ہوں جو شخص مال اور جان سے میرا ساتھ دیگا اس کا ایمان قوی کیا جائیگا اور گناہوں کی زنجیروں سے رہائی پائیگا۔ اور دنیا کی مشکلات اس پر آسان کی جائینگی۔ اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل اس پر ہوگا۔ میں ارادہ رکھتا تھا کہ ہندوستان کے امیروں اور نوابوں میں سے کسی کو اپنے اس حال سے اطلاع دوں تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو اس طبقہ کے بعض آدمی بھی میری جماعت میں داخل ہوں لیکن میں دیکھتا تھا کہ اس ملک میں اکثر امراء اور نوابوں کی حالت اچھی نہیں اور کاروبار آخرت ان کی نظر میں حقیر ہو رہا ہے۔ سو میں جانتا تھا کہ وہ لوگ حد سے گذر گئے ہیں لیکن آپ کے حالات جو مولوی سید محمد احسن صاحب نے مجھ کو سنائے ہیں ان سے اہلیت اور رشادت اور ہمت اور دیندار آدمی کی بو آتی ہے اس لئے مجھ کو یہ خط لکھنا پڑا۔ میں آپ کو خدا تعالیٰ کے الہام کے ذریعہ سے یاد دلاتا ہوں کہ یہ زہر ناک ہوا جو مسلمانوں کی ریاست و امارت پر چل رہی ہے اس ملک سے ہوا تو وہی امیر بچیگا۔ جو دینداری اور تقویٰ شعاری اور خدا ترسی کا پیرایہ پہن لیگا اور فسق و فجور سے بچیگا۔ اور دوسرے عنقریب سب تباہ ہو جاوینگے اور دینداری اور خدا ترسی کے سکھلانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ جو شخص میری طرف آئیگا اس کو بھی دینداری اور تقویٰ دیجاویگی اور اس کے حق میں خدا تعالیٰ میری دعائیں قبول کریگا اور اس کے گناہ بخشے جاوینگے اور اس کی دنیا اس پر بحال رکھی جاوے گی۔ سو یہ میری طرف سے تبلیغ ہے اور محض پیغام ہے۔ جو میں آپ کو پہونچا دیا ہے اور بطور نمونہ ایک کتاب رسالہ آسمانی فیصلہ بھی اس کے ہمراہ بھیجتا ہوں اور اثر نصیحت خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ والسلام

فقط راقم احقر عباد اللہ مرزا غلام احمد قادیانی از مقام جالندھر

محلہ منشی [illegible] زین العابدین ۲۰ مارچ ۱۸۹۲ء

مکرر عرض آپ کی توجہ دہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ یہ

رپورٹ دورہ

۱۱

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۲۹ مورخہ ۱۲ مئی)

بنگہ پھگواڑہ سے چودہ میل کے فاصلہ پر بنگہ واقع ہے جہاں کی جماعت احمدیہ گویا ضلع جالندھر کا مرکز ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسی جگہ انجمن ضلع کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔ اور یہی ٹھیک بات ہے۔ کیونکہ ایک تو یہاں کے دوست بہت پُر جوش ہیں اور مستعد ہیں۔ دوسرے یہ مقام ایسی جگہ واقع ہے۔ کہ راہوں کہ یا ام کریم پور بلکہ کاٹھ گڑھ تک کے لوگ ملک پنجاب میں آمد و رفت کے واسطے یہیں سے گذر کر جاتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے پاس ایک بہت عمدہ مسجد ہے۔ جو شہر کے متصل باغ میں واقع ہے۔ یہ مسجد بالکل احمدیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس مسجد کے ساتھ ایک حجرہ بھی ہے۔ جہاں کہ میاں احمد یار صاحب اور ایک مدرس میاں غلام نبی خان صاحب جو لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتے ہیں رہتے ہیں۔ اس انجمن کے سکرٹری میاں رحمت اللہ صاحب ہیں۔ جن کے دفتر کے تمام رجسٹر میں نے ملاحظہ کئے۔ اور سب کو صاف اور درست اور باضابطہ پایا۔ تمام ضروری رجسٹر موجود ہیں۔ اور سب خانہ پُریاں کی ہوئی ہیں۔ چندے برابر وصول کئے جاتے ہیں۔ اس کام میں میاں رحمت اللہ صاحب بہت کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میاں رحمت اللہ صاحب کا نکاح خواجہ کرم داد صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ قادیان میں ہوا تھا۔ خواجہ صاحب موصوف اور میاں رحمت اللہ نے یہ تعلق صرف سلسلہ احمدیہ کی محبت کے سبب سے باوجود اپنی برادری کی مخالفت کے کیا تھا۔ مگر اس تعلق کو اللہ تعالیٰ نے [illegible] فضل سے طرفین کے متعلقین کے واسطے حسن معاشرت کا نمونہ بنا دیا ہے۔ میاں رحمت اللہ کا پہلی بیوی سے جو ایک لڑکا [illegible] یاں اسمٰعیل نام ہے۔ اسی کے واسطے حضرت اقدس مرحوم سے دعا کرائی تھی کہ نیک ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ تو ایسا ہی [illegible] میں نے دیکھا ہے کہ وہ لڑکا بہت ہی نیک سیرت ہے۔

یہاں میں نے [illegible] جمعہ پڑھایا۔ جو کہ [illegible] سایہ نیچے [illegible] پڑھایا گیا۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے کے واسطے بہرام سے نواب خان صاحب بمعہ چند ساتھیوں کے اور اور موضع کھاچوں سے میاں خیر الدین صاحب وغیرہ اور موضع لنگیری سے میاں نظام الدین صاحب وغیرہ تشریف لائے تھے۔ جمعہ کے سوا ایک وعظ رات کو مولوی کریم بخش صاحب نے اپنے محلہ میں کرایا۔ جس کے سُننے کے واسطے مردوں کے علاوہ بہت سی عورتیں بھی جمع ہوئی تھیں۔ اور ایک پبلک لیکچر بھی شام کے وقت ہوا۔ جو کہ مسئلہ نجات پر تھا۔ اس لیکچر کو جس طرح سے شروع کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے بعد اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں نے اس بات کو بالتفصیل بیان کیا۔ کہ ہر ایک نبی اپنی اُمت کو نجات دینے کے واسطے مبعوث ہوتا ہے۔ مگر ضروریات زمانہ اور ملکی اور قومی حالات کے لحاظ سے ہر قوم کو ایک خاص دُکھ اور تکلیف سے نجات کی ضرورت رہی ہے اور جو نبی ان کے پاس بھیجا گیا۔ وہ اُسی ضرورت کے پورا کرنے کے واسطے بھیجا گیا۔ اس کی کئی ایک مثالیں بیان کی گئیں ان مثالوں کی ذیل میں حضرت عیسیٰ کا ذکر بھی کیا گیا۔ اور اُن کا ایک خاص قوم بنی اسرائیل کے واسطے نبی ہونا اور صرف ان کی نجات وقتی کے واسطے آنا۔ اور اس قوم کو ایک بڑی نجات کے حاصل کرنے کے واسطے طیار کرنے اور اُس نجات کی بشارت دینے کے واسطے آنا۔ جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہونی تھی مفصّل [illegible] آ گیا۔ اسی مضمون کے ضمن میں یہ بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوا۔ کہ ہم مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] نبی مانتے ہیں۔ مگر موجودہ اناجیل کو خدا کا وہ کلام تسلیم [illegible] ہیں کر سکتے۔ جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ [illegible] کے دلائل جو بیان کئے گئے تھے۔ وہ مختصراً یہ ہیں:-

(۱) عیسائی خود تسلیم نہیں کرتے۔ کہ یہ انجیلیں حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی ہیں۔ حالانکہ اسلام کے عقائد کے مطابق انجیل وہ کلام ہے۔ جو حضرت عیسیٰ پر ہوا تھا۔

(۲) متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا جن کی یہ انجیلیں ہیں انہوں نے خود کہیں دعویٰ نہیں کیا۔ کہ اُنہوں نے یہ کلام الہام الٰہی سے لکھا ہے۔ بلکہ صرف تاریخی قصّوں کے طور پر انہوں نے [illegible] سُنائی باتیں لکھی ہیں۔

(۳) مسیح کے وقت میں یہ اناجیل نہیں لکھی گئیں۔ بلکہ بعض عیسائی محققین کے نزدیک ایک سو سال بعد لکھی گئیں۔

(۴) زمانہ حال کے عیسائی محققین نے یہ ثابت کیا ہے کہ جن لوگوں کی طرف یہ اناجیل منسوب کی جاتی ہیں۔ دراصل ان لوگوں نے کبھی نہیں لکھیں۔ مگر [illegible] کر [illegible] لکھنے والے مسیح کے بہت بعد کوئی [illegible] تھے۔ بلکہ حواریوں کو ملنے والے بھی نہ تھے۔ یہ باتیں ان کتابوں میں درج ہیں۔ جو آج کل کے محققین انگریزوں اور یورپین پادریوں نے لکھی ہیں۔ غالباً دیسی عیسائیوں کو ان سے بے خبر رکھا جاتا ہے۔ ان میں سے دو کتابوں کے نام یہ ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جو ۲۶ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قیمت قریباً [illegible] ہے۔ اور قادیان میں موجود ہے۔ انسائیکلو پیڈیا ببلیکا جو چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو روپیہ قیمت ہے۔ یہ کتابیں یورپ کے بڑے بڑے پادریوں، پروفیسروں، بشپوں وغیرہ نے مل کر لکھی ہیں۔ اور عیسائی دُنیا میں بڑی معتبر مانی جاتی ہیں۔

(۵) اس قسم کی کوئی ستر اناجیل تھیں جن سے انتخاب کر کے یہ انجیلیں بنائی گئی ہیں۔ اُن ستر اناجیل میں سے بعض اب تک موجود ہیں (ان کو انگریزی میں اپاکرفا کہتے ہیں) یہ ولائت میں اب چھپ گئی ہیں۔ اور ہمارے پاس موجود ہیں۔

(۶) ان انجیلوں کو اس واسطے بھی ہم خدا کا کلام نہیں بتا سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰ اور اُس کے حواریوں کی طرف جو اقوال اور افعال منسوب کر کے ان میں لکھے گئے ہیں وہ ایسے خراب اور نا معقول ہیں۔ کہ ایک نبی اور اس کے ساتھیوں کی طرف ایسی باتوں کا منسوب کرنا ہمارے نزدیک گناہ میں داخل ہے۔ مثلاً انجیل سے ثابت ہے۔ کہ یسوع اور اُس کے حواریوں نے بیگانوں کے کھیت میں سے بالیں چرا کر کھا لیں۔ جس پر ان لوگوں نے بیزاری بھی ظاہر کی۔ کہ ایک چوری اور دوسرے سبت کے دن ایسا فعل شنیع۔ پھر اس انجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع اپنی ماں کے ساتھ بے ادبی سے پیش آیا۔ پھر اس میں ہے کہ وہ بہت سی نامحرم عورتیں اپنے ساتھ لئے پھرتا تھا۔ اگرچہ عیسائیوں کا فرقہ مارمن اس امر کا قائل ہے۔ کہ وہ عورتیں آپ کے نکاح میں تھیں اور اسی طرح سب عیسائیوں کا فرض ہے۔ کہ کثرت ازواج کے مسئلہ پر عمل کریں۔ چنانچہ پادری مسٹر [illegible] جن کی خط و کتابت میرے ساتھ ہے۔ اور جن کی چار بیویاں، بیس لڑکے اور پندرہ لڑکیاں ہیں۔ اُنہوں نے ایک گروپ مجھے بھیجا تھا۔ جس میں پادری صاحب اور اُن کی چار بیویوں اور [illegible] بچوں کی تصویریں تھیں۔ وہ سب لوگوں کو دکھائی گئی۔ غرض اس طرح اناجیل میں سے وہ باتیں

پیشنگوئیاں ہیں جو نبی کی شان کے خلاف ہیں۔ اور ثابت کیا گیا کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہو سکتا۔

میں اپنے مضمون کو یہاں تک بیان کر چکا تھا۔ کہ بسنت پور لی مشن کے ایک کارندہ جو یہاں مشن کی طرف سے مقیم ہیں۔ اور لسن شیڈ ہیں بول اُٹھے کہ ہمیں وقت دیا جائے ہم کچھ بولنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ میری تقریر ہنوز بہت باقی تھی اور ہم نے لسن شیڈ صاحب کو کسی مباحثہ کے واسطے مدعو نہ کیا تھا۔ ہمارا لیکچر اپنے طور پر تھا۔ مگر تاہم چونکہ وہ تشریف لائے تھے۔ اور پنسل سے نوٹ بھی کر رہے تھے۔ اور موجودہ اناجیل کے جعلی ثابت کرنے کے لئے جو زبردست دلائل دیئے گئے تھے۔ اُن کے سُننے کے بعد پبلک خواہشمند ہو رہی تھی کہ لسن شیڈ صاحب کا جواب سُنیں۔ اس واسطے لسن شیڈ صاحب کو وقت دینے کے واسطے تاکہ ان کو بعد میں شکایت نہ رہے میں نے اپنی تقریر کو بہت مختصر کیا بلکہ صرف آئندہ تقریر کے عنوان بیان کئے۔ کہ نجات عامہ جو تمام بنی نوع انسان کو گناہ سے بچا کر خدا تک پہنچا دیتی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اسی نجات کی راہ کو صاف کرنے کے واسطے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود پیدا ہوئے۔ اس پر میں نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اور لسن شیڈ صاحب اُٹھے۔ مگر پبلک کو ان کی تقریر سے بہت مایوسی ہوئی۔ کیونکہ جس انجیل کو میں ثابت کر چکا تھا کہ یہ اصلی نہیں اُسی سے اُنہوں نے حوالے دینے شروع کئے۔ جس پر ایک انصاف پسند صاحب بے اختیار بول اُٹھے اور اُنہوں نے شیڈ صاحب کو شرمندہ کیا کہ جب تک آپ اناجیل کو صحیح نہ ثابت کر لیں۔ تب تک آپ کو اور بات کرنی مناسب نہیں اس کے بعد اور لوگ بھی بول اُٹھے۔ اور چند متفرق باتوں کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اس جگہ ایک بات قابل ذکر ہے کہ لسن شیڈ صاحب نے انجیل میں سے حوالہ دیتے ہوئے ایک حوالہ میں ایک لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر انہیں کہا گیا کہ یہ لفظ دکھاؤ تب کہنے لگے۔ کہ میں نے یہ لفظ نہیں بولا۔ اور اس وقت جب وہ حوالہ دوبارہ بولا۔ تو پھر وہی لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر لوگ بہت بیزار ہوئے۔

اے۔ پی مشن کے ناظموں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ کہ وہ اپنے کارندوں کو ضرور سمجھا دیا کریں۔ کہ پبلک جلسوں میں ایسی دھوکا دہی کرنی مناسب نہیں ہوتی۔ ممکن ہے۔ کہ فریق مقابل انجیل سے بخوبی واقف ہو جیسا کہ یہاں ہوا۔ اور بہت شرمندگی سخت اُٹھانی پڑے۔

موجودہ بائیبل کے مشکوک ہونے کے واسطے ایک دلیل میں نے یہ دی تھی کہ توریت تو وہ کتاب ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی حالانکہ پادری صاحبان جو توریت پیش کرتے ہیں۔ اُس میں حضرت موسیٰ کی وفات اور اس پر نوحہ کرنا اور اس کو دفن کرنا سب لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اُس کی قبر نہیں معلوم کہاں ہے۔ اس کے جواب میں لسن شیڈ صاحب نے فرمایا۔ کہ پھر قرآن شریف کے تیس پارے کیوں ہیں۔ اور اس میں لقمان نبی اور لقمان نبی کا کیوں ذکر ہے۔ واہ سبحان اللہ تیری قدرت۔ کیا عجیب جواب ہے بائیبل کے صحیح ہونے کی کیا معقول دلیل ہے۔

خیر ان تمام باتوں کے باوجود میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں کہ لسن شیڈ صاحب عیسائی مذہب کی تائید کرنا ضرور اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس فرض کی ادائیگی کی خاطر وہ سچ جھوٹ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ کسی معقول جواب سے کبھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ بلکہ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور کچھ نہ ہو تو ہنسی مذاق کی باتوں سے وقت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے وہ مشن کے لئے قابل آدمی ہیں۔ اور ان کی تنخواہ اور عہدے میں ضرور ترقی ہونی چاہئے۔ اس واسطے بھی دوسرے دن اثنائے گفتگو میں اُنہوں نے اپنی تنخواہ کے قلیل ہونے اور گذارہ مشکل چلنے کا بھی کچھ ذکر کیا تھا۔ یہ امر کہ ان کا عہدہ لسن شیڈ ہے۔ یہ بھی مجھے انہیں سے معلوم ہوا تھا۔ کیونکہ غالباً کسی غلط فہمی کے سبب ان کے ایک اسسٹنٹ سے جو اس جگہ کاٹی کسٹ ہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ صاحب بھی کاٹی کسٹ ہیں۔ لیکن اُنہوں نے خود ہی لیکچر کے وقت میری اس غلطی کو درست کیا۔ اور فرمایا کہ میں کاٹی کسٹ نہیں ہوں۔ بلکہ لسن شیڈ ہوں۔ اس کے واسطے ان کا شکریہ ہے۔

اس جلسہ کے متعلق میں یہاں کے تھانیدار صاحبان باوا بھنگا سنگھ صاحب اور جناب میر نظر احمد صاحب اور منشی محمد حسن صاحب کا ان کے حسن انتظام کے سبب شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ بنگہ میں ایک خاص بات یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نماز و ... وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت خشوع کرتے ... ہیں۔ دعا میں بہت مصروف رہتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے امام مولوی کریم بخش صاحب ہیں اکثر انہیں کے ذریعہ سے اس حق کی شناخت تک پہنچے ہیں۔ وہ کسی زمانہ میں تھانہ دار تھے۔ یکلخت جذبہ الٰہی جو ہوا۔ تمام مال و متاع لٹا دیا۔ اور یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ اور لوگوں کو دین سکھلانے کے کام میں مصروف ہوئے۔ توحید کا ڈنکا بجانے لگے۔ مشرکوں سے بہت دُکھ اُٹھایا۔ توحید کا ڈنکا بجانے لگے۔ مشرکوں سے بہت دُکھ اُٹھایا۔ مگر صبر کیا۔ چونکہ صدق دل والے آدمی تھے۔ خدا نے ان کے دل کو مسیح موعودؑ کی طرف متوجہ کیا۔ ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب کہ آپ بیعت نہ لیتے تھے۔ آپ نے کچھ وظیفہ پوچھا۔ تو حضرت نے فرمایا۔ مجھے جو کچھ حاصل ہوا ہے۔ الحمد سے حاصل ہوا۔ تم بھی الحمد بہت پڑھا کرو۔ میاں احمد یار صاحب جو اصل میں لدھیانہ کے رہنے والے ہیں۔ کوئی پانچ سال سے اس مسجد کے حجرہ میں مقیم ہیں۔ صوفی مزاج آدمی ہیں۔ بلکہ کسی بزرگ کے خلیفہ بھی تھے۔ گویا کہ خود پیر تھے۔ مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضرت مسیح موعودؑ کے خادم بن گئے ہیں۔ یہ صاحب ہمارے دوست شیخ غلام احمد صاحب واعظ کے پُرانے رفیقوں اور ہمدردوں میں سے ہیں۔ یہاں کے میاں شیر محمد صاحب گاڑی بان کا میں بالخصوص مشکور ہوں۔ کہ وہ مجھے اپنی گاڑی پر سوار کرا کر نواں شہر راہوں پھر واپس بنگہ اور حاجی پور لے گئے۔ دین حق کے واسطے ان کو بڑا جوش ہے۔ ٹمٹم پر بیٹھے ہوئے سارے راستہ سواریوں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے کام کاج میں برکت دے۔ اس جگہ کے بعض دیگر دوستوں کے نام یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی خان صاحب جن کا نوکری اور پھر بھی آیا ہے۔ اُن کے مکتب کے بڑھانے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئے۔ میاں اسمٰعیل صاحب عرف سندھی ... صاحب۔ میاں نور محمد صاحب۔ شیر احمد یکہ بان۔ عمر دین جانی۔ مولا بخش ... امام دین رنگریز۔ بابو رنگریز۔ یہ سب پُر جوش دوست ہیں ... دینی خدمات میں ... رہتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں ... الٰہی سب کو استقامت عطا کرے۔ اور بڑھ کر نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین!

میاں عبداللہ سبزی فروش۔ جھنڈو رنگریز۔ نبی بخش یکہ بان۔ علا محمد صاحب۔ مکند پور کے میاں رحمان صاحب بھی اتفاق سے یہاں آ گئے تھے۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔

راہوں بنگہ سے میں نواں شہر راہوں۔ کریام۔ بیر سیال۔ کریم پور۔ لنگڑوعہ۔ سٹروعہ اور بالآخر کاٹھ گڑھ تک جانے

کے واسطے تیار تھا۔ جہاں سے میاں عبدالسلام کے بہ اصرار خطوط آچکے تھے۔ مگر جس وقت میں بنگہ سے چلنے کے واسطے تیار تھا اُس سے تھوڑی دیر پہلے ایک [illegible] صاحب ملے اور فرمانے لگے۔ کہ اس علاقے کی جماعت قریباً سب زمینداری پیشہ ہے۔ اور آجکل رات دن غلہ بٹائی کے سبب باہر رہتے ہیں۔ آپ کا وہاں جانا بہت مفید نہ ہوگا۔ اس بات کو معقول جان کر میاں رحمت اللہ صاحب اور دیگر بھائیوں سے مشورہ کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ دورے کو سردست اسی جگہ ملتوی کیا جائے۔ صرف ایک دن کے واسطے راہوں سے ہو آنا چاہئے۔ کیونکہ وہاں کے دوست تجارت پیشہ یا ایسے مالکان زمین ہیں۔ جو گھر پر ہی رہتے ہیں۔ اس واسطے عاجز ایک روز کے لئے راہوں کو روانہ ہوا۔ میاں شیر محمد صاحب اپنے بمبوکارٹ پر سوار کر کے لے گئے۔ راہوں میں عاجز نے صرف ایک شب قیام کیا۔ شام کو ۵ بجے کے بعد سرائے میں ایک پبلک لیکچر ہوا۔ جہاں ایک خاصی جماعت مسلمانوں کی اور چند اہل ہنود لیکچر سننے کے واسطے جمع ہوئے۔ ضرورۃ امام پر ایک تقریر کی گئی۔ اور مفصل بیان کیا گیا۔ کہ قرآن اور حدیث کی رو سے بلکہ عقلی دلائل کی رو سے اس وقت سچا دین وہی ہے جو حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور خود عمل کر کے دکھلایا ہے۔ راہوں میں عاجز [illegible] برادر فیروز خان صاحب کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔ جو کہ یہاں کے سفید پوش نمبردار ہیں۔ فرماتے تھے۔ ہماری قوم راجپوتوں کی بہت ہی اکڑ باز اور متکبر ہے اور ہم بھی ایسے ہی تھے۔ مگر اب تو مرزا صاحب کی صحبت سے سب باتیں جاتی [illegible] گویا دنیوی متکبرین کے خیال میں تو ہم نامرد ہو [illegible] ہیں۔ ان کے علاوہ وہاں کے دوست حاجی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر [illegible] سے ملاقات ہوئی۔ یہ صاحبان [illegible] ممالک عرب۔ مصر [illegible] شام۔ [illegible] بلکہ امریکہ تک سیر کر چکے [illegible] رکھتے ہیں [illegible] کے سبب ان کے خیالات خام [illegible] پسندی رکھتے [illegible]

جالندھر کی رپورٹ میں بابو محمد اشرف صاحب کا جو ذکر ہوا [illegible] کا اصلی وطن بھی اسی جگہ ہے۔ چنانچہ بابو صاحب [illegible] مولوی محمد علی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو [illegible] تھے۔ اور اب پنشن لے کر اپنے وطن میں آبیٹھے ہیں۔ وہ اپنی پنشن کے متعلق فرماتے تھے۔ کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کیونکہ اس صیغہ میں بہت کم کسی کو پنشن ملتی ہے۔ یہاں میں ڈاکٹر بابو غلام دستگیر صاحب جو اپنی جماعت کے پُرجوش ممبر ہیں۔ وہ بھی انہیں مولوی صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ہیں۔ بلکہ اس خاندان میں سب سے اوّل وہی احمدی ہوئے تھے۔ اور انہیں کی دعاؤں اور کوششوں سے پھر دوسرے صاحبان نے سلسلہ حقہ کی طرف توجہ کی۔ یہاں پر منشی بدر بخش صاحب محرر چونگی سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو اُن صاحبان میں سے ہیں۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت اقدس میں دعاؤں کے واسطے خطوط لکھنے میں بہت ہی چست تھے۔ منشی صاحب ایک جوشیلے نوجوان ہیں۔ حکیم غلام نبی صاحب طبیب شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی بھی اسی جگہ کے رہنے والے ہیں۔ حکیم صاحب رات دن سلسلہ کی تبلیغ میں لگے رہتے ہیں۔ اور معقول تقریر کے ذریعہ سے مخالفین کو ہمیشہ پسپا کرتے ہیں۔ حکیم صاحب کے بھائی منشی دین محمد صاحب آجکل لاہور میں ملازم ہیں۔ راہوں کے دوستوں نے بہت اصرار کیا کہ میں وہاں زیادہ ٹھہرتا۔ مگر چونکہ سردست میں ٹھہر نہ سکتا تھا۔ اس واسطے دوسری صبح کو میں واپس بنگہ چلا آیا۔ راہوں کے متعلق یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ یہ شہر کسی زمانہ میں بڑا آباد تھا۔ دہلی سے لاہور کو جو سڑک شاہی جاتی تھی۔ اُس [illegible] ہونے کے سبب اور نیز تجارت کی ایک بڑی منڈی ہونے کے سبب یہاں بہت رونق تھی۔ مگر اب اس کا [illegible] حصہ بالکل ویران اور سنسان ہو گیا [illegible] بڑی بڑی شاندار [illegible] یوں کی دیواریں ٹوٹی پھوٹی پڑی ہیں۔ اس کا ویرانہ نہایت [illegible] خوفناک اور عبرتناک ہو رہا ہے۔ عالیشان محل خاویہ علیٰ عروشہا کا مثال ہو رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ ایسی سخت تباہی اس شہر پر کیوں آئی۔ کیونکہ اس کی صورت بالکل ایسی ہے۔ جیسا کسی پر غضب الٰہی وارد ہوتا ہے۔ اتفاقاً ایک صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں جب شہر آباد تھا۔ اُس وقت زنا کی کثرت تھی۔ تب میں نے اس کی نوبت تاک تباہی کا اصلی سبب سمجھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے [illegible] سے بچاوے۔ آمین۔

ایک مسیحی مجذوب

نواں شہر

راہوں کو جاتے ہوئے راستے میں نواں شہر آتا ہے۔ جہاں دو احمدی رہتے ہیں۔ ایک میاں نتھو [illegible] ایک غریب احمدی ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کی محبت سے پُر ہیں۔ دوسرے جناب خواجہ مصری شاہ صاحب۔ شاہ صاحب کی ملاقات کا بہت شوق تھا۔ جب ہماری گاڑی نواں شہر میں پہنچی تو نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا [illegible] احمدی گاڑی بان نے بھی فرمایا۔ کہ اب رات ہو گئی ہے بہتر ہے۔ کہ یہاں ٹھہر جائیں۔ صبح سویرے راہوں پہنچ جائیں گے۔ میں نے بھی مناسب سمجھا کہ ایسا ہی ہو۔ مصری شاہ صاحب ایک مجذوبانہ حالت کے فقیر ہیں۔ ان کے والد فوج میں صوبہ دار میجر تھے اور بڑی عزت رکھتے تھے۔ بڑی بڑی حویلیاں اور دیگر جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کئی لاکھ کی تھی مگر شاہ صاحب بچپن سے فقیرانہ مزاج رکھتے تھے۔ فوج میں ان کو جبراً بھرتی کروایا گیا۔ مگر فوج کی قواعد کے [illegible] میں جب نماز کا وقت ہوتا۔ عین میدان میں صف کو چھوڑ کر نماز میں مصروف ہو جاتے۔ بار بار ایسا ہونے سے افسروں نے دیوانہ جان کر فوج سے علیحدہ کر دیا۔ گھر پر آکر تمام جائیداد لٹا دی۔ اور فقیر ہو کر نکل پڑے۔ ہر جگہ صوفیوں سے ملے۔ بڑی بڑی چلہ کشیاں کیں [illegible] ذکر۔ ارہ وغیرہ کی ریاضتیں کیں۔ بڑے بڑے لوگ ان کے معتقد ہوئے۔ سیکڑوں روپے لوگ نذرانے دیتے۔ کچھ پاس نہ رکھتے۔ سب فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتے۔ یہاں تک کہ ایک کشف کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اللہ تعالیٰ نے اُن پر ظاہر کر دی۔ اس دن سے اُس گواہی کو لوگوں پر بیان کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو پہلے مخلص تھے۔ وہ دشمن ہو گئے۔ بہت سے نابکاروں نے سخت سے سخت دُکھ پہنچایا۔ بُری طرح مارا پیٹا۔ مگر وہ اپنی شہادت بیان کرنے سے آجتک باز نہیں آئے۔ ہر وقت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی شہادت حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر لدھیانہ کے بعد کئی ہزار آدمی کے سامنے سُنائی تھی۔ جہاں حضرت علیہ السلام بمعہ خدام جلوہ افروز تھے۔ اور اس کا ذکر پہلے بھی اخبارو میں چھپ چکا ہے۔ مگر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب پھر انہیں الفاظ میں جو شاہ صاحب نے مجھے لکھائے ہیں اس شہادت کو درج اخبار کیا جائے۔ تاکہ کسی کو فائدہ پہنچے۔

ایک مجذوب کی شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بوقت تہجد میں عمر دراز خان عرف مصری شاہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو دیکھا۔ روضہ کے

ارد گرد شوق و حب کے ساتھ گھومتا تھا۔ چند عربی لوگوں نے مجھے گھومنے سے منع کیا۔ ان میں سے ایک شخص نے جو شاہ مزور تماب مجھے پکڑ لیا اور دور لے گیا یہاں تک کہ روضہ مقدس نظر سے غائب ہو گیا۔ تب اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں زمین پر لیٹتے اور تڑپتے ہوئے روتا تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ سیکڑوں عربی دوڑ الوں ہو کر اسی میدان میں بیٹھ رہے ہیں اور ایک ممبر رکھا گیا۔ اس پر جناب رسول علیہ الصلوۃ والسلام آکر بیٹھ گئے۔ آپنے فرمایا کہ اس تڑپنے والے کو میرے پاس لے آؤ۔ دو تین آدمیوں نے مجھے اُٹھایا۔ اور اُٹھا کر رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس کھڑا کر دیا۔ آپ نے پہلے السلام علیکم کہا۔ میں نے جواب میں وعلیکم السلام کہا۔ تب آپ نے میرے دہنے کاندھے پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا اے میرے دوست میرے مشفق تجھ کو اب تو اچھی طرح سے دیکھ لے۔ اور تو مبر کر اسقدر مت رو۔ میں نیچی نگاہ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا جاتا اور روتا جاتا تھا۔ تھوڑے سے منٹ کے بعد جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے سے اُٹھا لیا۔ اور اپنے بائیں کف دست پر دہنے ہاتھ سے نہ معلوم کس چیز سے ایک نقطہ بنایا۔ جو دانہ خشخاش سے بھی باریک تھا۔ پھر آپنے اپنا دایاں ہاتھ میرے دائیں کاندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اے عربی اس نقطہ کی طرف غور سے دیکھ اور اپنی ہتھیلی میری نظر کے سامنے کی جب میں نے اُس نقطہ کو دوبارہ دیکھا تو سیاہ سے سفید ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ اس کو باریک نظر سے دیکھ پھر جو میں نے اُس کو باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ لفظ ایسا متجلی ہوا۔ کہ جناب علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مقدس پر اُس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپنے فرمایا۔ اے میرے دوست اس کو اور باریک نظر سے دیکھ۔ میں نے پھر زیادہ باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نکتہ ایسا متجلی دکھائی دیا۔ کہ جناب علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام جسم پر اُس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو اور زیادہ باریک نگاہ سے دیکھ پھر جو میں نے بہت باریک نگاہ سے دیکھا تو وہ نقطہ ایسا روشن تھا کہ سورج کی روشنی اس کے آگے سیاہی معلوم ہونے لگی۔ پھر آپنے فرمایا۔ کہ اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھ۔ پھر جو میں نے اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھا تو اس میں تمام دُنیا کا نقشہ پایا۔ جس پر یہ لکھا تھا۔ کل وہ نقشہ تمام روشن ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ جو شخص ایسا ہے۔ اس کے مہدی اور مسیح ہونے میں کیا شک ہے۔ وہ مثل آدمؑ وہ مثل ابراہیمؑ۔ وہ مثل نوحؑ۔ وہ مثل [illegible] وہ مثل میرے ہے۔ اس میں اور مجھ میں کچھ فرق نہیں۔ بلکہ وہ ظلی طور سے حق ہے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کون۔ آپنے فرمایا۔ مرزا غلام احمدؑ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کہاں رہتا ہے۔ آپنے فرمایا۔ قادیان میں۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے پیار کرتا ہے اور مجھ کو خدا کا رسول جانتا ہے۔ تو تو اُس کی گواہی دے اور میرا اسلام اُس کو پہنچا دے۔

بقلم خود خواجہ مصری شاہ قلندر خلف الصدق پیر بخش صوبہ دار بہادر از نواں شہر ضلع جالندھر۔

اس شہادت کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کے سبب شاہ صاحب کو بہت دُکھ دیا گیا۔ مگر جب کبھی کسی نے آپ کو ایذا دی۔ وہ خود ہی بڑے دُکھ میں فوراً مبتلا ہوا۔ ایک دفعہ ایک ملاں نے آپ کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اور آپ سے مسیح موعود کی سچائی کا معجزہ طلب کیا۔ آپ خدا کے آگے روئے۔ تو آپ کو اُس کی جلد موت کا وقت بتلایا گیا۔ اُس کے بعد اس کے بیٹے کا بھی یہی حال ہوا۔ تب اُنہوں نے وہ مسجد شاہ صاحب کے واسطے کھول دی۔ ایسا ہی جالندھر چھاونی میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کا ذکر کرتے تھے۔ کہ ایک [illegible] نے آپ کو مارا۔ اس پر اُسی روز کوئی مقدمہ بن گیا جس میں وہ نو ماہ قید ہوا۔ ایک شخص نے آپ کو جب بہت دکھ دیا تو آپنے عالت جذب میں اُسے کہا۔ جا مفلوج۔ وہ چند روز کے بعد مفلوج ہو گیا۔ غرض آپ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے عشق میں بالکل محو ہیں۔ کوئی گذارے کی صورت نہیں۔ بیوی بچے بھی ہیں۔ پھر بھی کسی کے گھر سے باوجود اصرار کھانا نہیں کھاتے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور استقامت عطا فرماوے۔ آمین

[اب ریاست کپورتھلہ کی رپورٹ باقی رہ گئی ہے جو کہ انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کرائی جائیگی]

ریویو

اسلام اور سکھ ازم خالصہ قوم میں تبلیغ کیواسطے لیکچروں کے سلسلے کا پہلا نمبر ہے جو شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم (سابق سورن سنگھ) نے مجھ [illegible] ضلع فیروزپور کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۳۰-۳۱ مئی سنہ [illegible] پر دیا۔ اس لیکچر میں شیخ صاحب نے [illegible] خاص سے باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کر دیا سکھوں کی معتبر کتابوں سے حوالے دیکر دکھایا گیا ہے کہ باوا صاحب موصوف نماز پڑھتے تھے۔ اور کلمہ اسلامی ان کا ورد تھا اور ویدوں کو بے فائدہ کتاب مانتے تھے۔ افسوس ہے کہ بسبب جلدی کے لکھائی اور چھپائی عمدہ نہیں ہو سکی۔ شیخ صاحب موصوف کی دو اور کتابیں بھی زیر طبع ہیں۔ جن میں سے ایک باوا نانک صاحب کی سوانحعمری ہے۔ امید ہے کہ ان کی محنتیں اپنے وقت پر بارآور ہوں گی۔ اور سکھ قوم اپنے گورو کے دین کی طرف متوجہ ہوگی اور درمیانی حجاب جو بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے پڑ چکے ہیں۔ اُن کو اُٹھا کر سچے دل سے اسلام کے ساتھ بغل گیر ہو جائیگی۔ لیکچر کی قیمت ایک آنہ ہے۔ اور شیخ صاحب موصوف سے قادیان میں مل سکتا ہے۔

انشائے جدید عبد السلام صاحب رفیقی (رنگون) کے نام پرائیویٹ خطوط کا ایک مجموعہ ہے۔ جن میں کوئی امر مفید عام نہیں بلکہ بعض باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے لکھے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ انہیں ان کا چھپنا ناگوار ہوا ہو۔ سب سے پہلے نواب محسن الملک کے خطوط ہیں۔ جن میں سرے سے السلام علیکم کی سنت اسلام ہی مفقود ہے۔ انشائے جدید کا یہی نمونہ ہے۔ تو بہتر ہوگا۔ کہ رفیقی صاحب اسے اپنے پرائیویٹ فائلوں میں ہی محفوظ رہنے دیتے۔ یورپ کے متعصب مصنفین کی عادت ہے۔ کہ اپنی تحریر میں خواہ مخواہ بے تعلق ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گالیاں سُنا دیتے ہیں۔ اس کا نمونہ اُن خطوط میں کسی بیرسٹر صاحب احسان الحق نام نے دکھایا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کا نام لے کر بے تعلق کچھ حملے کر گئے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ خود بھی [illegible] آپ کو اسی خط میں [illegible] قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے [illegible] کی حالت یہ بتلاتے ہیں۔ کہ دن روتے ہے اور رات [illegible] گذرتی ہے۔ اس واسطے ایسی [illegible] قلم سے نکلا۔ وہ ممکن ہے کہ [illegible] [illegible] جو ان [illegible] دیئے جائیں۔ البتہ رفیقی [illegible] پر افسوس ہے۔ کہ انہوں نے [illegible] اپنے دقیق کی پرده دری کی [illegible] [illegible] کی ہمدردی [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible] ہائی اسکول لاہور [illegible] ہے۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہو [illegible] سکول اچھی حالت میں ہے۔ بالخصوص اخلاقی تعلیم [illegible] جاتا ہے۔ سکول کی ٹھیک حالت کا تو اُس کے چشم خود [illegible] سے ہی اندازہ لگ سکتا ہے۔ تاہم رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے [illegible] [illegible] عمدہ بنانے کی کوشش کی جاتی [illegible] [illegible] طلبہ کے واسطے [illegible] نہیں کیا گیا۔ اگر اس [illegible] کا انتظام ہو جائے [illegible]

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ سوم)

(۲۷ - اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۴)

مثل الذین ینفقون اموالھم - ان جنگوں میں ضرورت پڑتی تھی خرچ کی - پس اس کی ترغیب دی - یہ بات یاد رکھو کہ انبیاء ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ کا اعلان کرنیوالے ہیں۔ جو داعی الی الحق ہوں ان کو کسی اجر کی ضرورت نہیں - میں خود اپنی طرف دیکھتا ہوں کہ تمہیں درس دیتا ہوں - مگر کبھی میرے دل میں یہی نہیں گذرا کہ کوئی اس کے عوض میں مجھے کچھ دے - یا سلام تک ہی کرے - عبد القادر جیلانی نے ولتہ علی حکم اتصالی میں اپنے پاک دل کا بہت ہی سچا نقشہ کھینچا ہے - گو احمق لوگوں نے اسے شرک آمیز معنے دیئے ہیں مگر اصل یہی ہے کہ انہوں نے یہ بتلایا ہے کہ میرے نز[دیک] دنیا کی قدر ایک رائی کے دانے کے برابر نہیں مگر دنیا رائی میں نہیں آسکتی۔

خوب یاد رکھو کہ انبیاء جو چندے مانگتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ انہی چندہ دینے والوں کو کچھ دلانے کے لئے۔ اللہ کے حضور دلانے کی بہت سی راہیں ہیں اور [illegible] سے یہ بھی ایک راہ ہے جس کا ذکر پہلے رکوع سورۃ میں " مما رزقنھم ینفقون " [illegible] " اتی المال علی حبہ " میں پھر اسی پارہ میں " انفقوا مما رزقنکم " [illegible] [illegible] مسئلہ انفاق فی سبیل اللہ بیان کیا جاتا ہے۔ انجیل میں ایک فقرہ ہے کہ جو [کوئی] مانگے تو اسے دے۔ دیکھو قرآن مجید نے اس مضمون کو [illegible] رکوع میں ختم کیا ہے۔ سوال [illegible] ہے کہ کسی [illegible] تو اس کا بیان فرماتا ہے کہ [illegible] [illegible] ایک [illegible] کوئی بیج زمین میں ڈالتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] اللہ یضاعف [illegible] اس مقام پر ایک [illegible] دیں اور [illegible] میں ایک [illegible] [illegible] ضرورۃ - الا اذاہ - وقت [اور] موقعہ کے لحاظ [illegible] [illegible] دریا کے کنارے پر سرد ملک کا موسم ہے، بارش ہو رہی [illegible] حالت میں کسی کو [illegible] تو کونسی بڑی بات ہے لیکن اگر ایک شخص کسی [illegible] وہ جنگل میں دوپہر کے وقت پیاس کی وجہ سے جان بلب ہو - محرقہ میں گرفتار - پانی دیدے تو وہ عظیم الشان [illegible] قسم کے فرق کے لحاظ سے اجر میں بھی فرق ہے - رابعہ کا ایک قصہ لکھا [ہے] کے گھر میں آدمی مہمان آگئے - گھر میں صرف [illegible] روٹیاں تھیں آپ نے اپنی [illegible] جاؤ کہ یہ فقیر کو دے دو - اس نے دل میں کہا کہ زاہد عابد بیوقوف ہی ہوتے ہیں - دیکھو گھر میں بیس مہمان ہیں - اگر انہیں ایک ایک ٹکڑہ دے [illegible]

تو بھی بھوکے رہنے سے بہتر ہے اور ان مہمانوں کو یہ بات بڑی معلوم ہوئی لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ رابعہ کا کیا مطلب ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی تو ایک لونڈی کسی امیر عورت کی [illegible] لائی رابعہ نے انہیں [illegible] کر فرمایا کہ یہ ہمارا حصہ ہرگز نہیں واپس لے جاؤ اس نے کہا نہیں [illegible] نہیں [illegible] رابعہ نے یہ اصرار کیا کہ نہیں یہ ہمارا حصہ نہیں ہو سکتا۔ وہ واپس ہوئی [illegible] قدم رکھا ہی تھا کہ [illegible] پکار کر کہا کہ [illegible] [illegible] یہ تو دو قدم پر اس کا [illegible] [illegible] رابعہ [illegible] چنانچہ پھر [illegible] - [illegible] جو وہ لائی [illegible] بڑی [illegible] [illegible] واقعی یہ ہمارا حصہ ہے اس وقت جا کر مہمانوں نے خوش [illegible] کیا کہ ہم [illegible] [illegible] فرمایا جس وقت تم [illegible] روٹیاں نہیں میرے دل میں آیا کہ [illegible] [illegible] [illegible] - من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لائی تو میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کھیتی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو موجود ہر جانور موجود [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدا کی راہ میں [illegible] والا [illegible] [illegible] نہیں جاتا۔

اب اس سوال کا جواب تو ہوگیا کہ کیوں دے [illegible] [illegible] ؟

اول تو یہ کہ [illegible] [illegible] [illegible] احسان [illegible] [illegible] [illegible] کو کہتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو تکلیف نہ [illegible] ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون - [illegible] خیرات کی برکات بتائی ہیں کہ مشکلات میں خیرات کرنے [illegible] اگر [illegible] [illegible] تو دور کیا جاتا ہے اور پھر اسے حزن نہیں ہوتا ایک مفسر نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یہ بات [illegible]

قول معروف و مغفرۃ - [illegible] سوال کرتا ہے تو اس وقت چار [illegible] ہو سکتی ہیں۔ مسئول کے لئے یہ دو کہ مثلاً جیب میں روپیہ پیسہ تھا مگر [illegible] نہیں مضائقہ کرتا ہے کئی ضروریات سامنے آتی ہیں کہ آمدنی کم ہے فلاں فلاں خرچ درپیش ہے [illegible] [illegible] [illegible] احتیاط لازم حال ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] نہیں اور [illegible] ہے۔ یا [illegible] کا [illegible] ہے کہ کچھ دے - اسی طرح سائل یا تو ایسا ہے کہ واقعی محتاج ہے یا [illegible] پیشہ و عادت [illegible] مانگنا نہیں جیسے کہ میں نے ایک عورت کو [illegible] [illegible] مانگتے دیکھا۔ پوچھا تو کہا یہی ہمارا پیشہ ہے - گویا یہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سکھاتا ہے۔ اگر جیب میں نہیں [illegible] [illegible] بات ہی کہہ دے جو اس کے حق میں مفید ہو ایسا ہی پاس کچھ نہیں تو [illegible] [illegible] کر دے یہ مسئول کے لئے ہے اور سائل کے لئے [illegible] اپنے آپ کو سمجھائے باوجود ہونے کے کیوں

قول معروف سوال کرتا پھرتا ہے اگر واقعی احتیاج سے سوال کرتا ہے تو بھی اپنے لئے کیوں عجز اختیار کر رکھا ہے کوئی پیشہ اختیار کر ایسا ہی اگر مسئول کے پاس اور دینا نہیں تو استغفار کرے کہ جود وسخا مثمر ثمرات طیبہ کے لئے شرح صدر عطا ہو اگر پاس کچھ نہیں اور دینا چاہتا ہے تو بھی استغفار کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کشائش دے یا سائل کے لئے استغفار کرے ایسا ہی وہ سائل جو ہے اگر باوجود مال کا مالک ہونے کے مانگتا ہے تو استغفار کرے کہ کیوں خواہ مخواہ ذلت میں گرتا ہے اگر واقعی ہے نہیں پھر بھی استغفار پڑھے کہ اللہ اپنی جناب سے رزق دے اور سوال کی ذلت سے بچا رہوں

غنی حلیم۔ اللہ کو اپنی ذات کے لئے صدقوں کی کچھ پروا نہیں وہ حلیم ہے۔ اور

الصدقۃ تطفی غضب الرب

ربوۃ۔ اس کے معنے بعض مترجموں نے غلطی سے اونچی جگہ یا میرے کئے ہیں یہ غلط ہے۔ یہ ربو سے ہے جس کے معنے ہیں بڑھنا۔ پس ربوہ اس زمین کو بولتے ہیں جس میں بیج جلد نکل آوے اور بہت کثرت سے پھولے پھلے۔ پنجاب میں ایسی زمین کو نیائیں بولتے ہیں اور پہاڑوں کے قریب بکھرہ۔

وابل۔ بڑا مینہ۔

ضعفین۔ معمول سے بہت بڑھ چڑھ کر۔ تثنیہ کبھی کثرت کے لئے بھی ہوتا ہے جیسے لبیک۔ سعدیک۔ فارجع البصر کرتین

تثبیتاً من انفسہم۔ کسی کے کہنے سننے سے نہ ہو۔ فوری جوش نہ ہو بلکہ دل کے پکے ارادے سے ہو۔ پہلے بتایا خرچ کیوں کرو۔ پھر بتایا خرچ کس طرح کرو۔ ریا سے نہ ہو۔ احسان نہ ہو اور تکلیف دہی نہ ہو۔ دلی محبت سے محض اللہ کی رضامندی کے لئے ہو۔ اب ایک دنیوی مثال دیتا ہے کیونکہ اللہ اپنی پاک باتیں جو رسولوں کی زبان پر دنیا کو پہونچاتا ہے۔ اس کے نمونے دنیا میں رکھے ہوتے ہیں۔ (۷-اپریل بقیہ ۷۴)

ایود احدکم۔ اس آیہ میں تمام درختوں میں سے نخیل و اعناب کا ذکر بالخصوص اس لئے کیا ہے کہ یہ بہت اعلیٰ قسم کے درخت ہیں۔ رسول کریم نے مومن کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ اس میں چند خاصیتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ اس کے پتے خزاں میں نہیں جھڑتے۔ مومن کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ دو قسم قسم کی مصیبتوں میں گھبرا نہ اٹھے۔

ایک... وقت کا ذکر ہے کہ مجھ پر بہت سی مصیبتیں یکلخت ٹوٹ پڑیں میں جماعت کرانے لگا الحمد کے آل تک پہونچا تھا کہ حمد پڑھنے سے میری طبیعت نے مضائقہ کیا یعنے میرے دل سے سوال کیا کہ تو ایک قوم کا امام ہو کر الحمد پڑھنے لگا ہے کیا واقعی تیرا قلب شرح صدر سے اللہ کے حضور میں شکر گذار ہے اس وقت بہت اضطراب کا وقت تھا ایک طرف یہ خیال کہ مقتدی منتظر ہیں دوسری طرف یہ کہ اگر نہیں پڑھتا تو مقتدیوں کو ابتلا ہے اور اگر پڑھتا ہوں اور شرح صدر نہیں پڑھتا ہوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ قربان جاؤں اپنے مولیٰ کے ... نے میری دستگیری کی اور سمجھایا۔ ہم کوئی مصیبت بھیجتے ہیں اور اس پر اگر کوئی شخص صبر کرتا ہے تو ہم اسے بہتر سے بہتر بدلہ دیتے ہیں۔ پس ایک کوڑی ضائع کرنے سے پونڈ دے تو رنج کی کونسی بات ہے۔ اب کیا... پھر کس قدر انعامات میرے لئے مخفی ہیں۔

پھر مصیبتیں گناہوں کا کفارہ ہیں گناہوں کے عوض میں جو سزا مجھے ملنی تھی وہ خدا جانے کس قدر تکلیف دہ ہوتی۔ پھر یہ مصیبت موجودہ جو ہے اس پر بھی شکر کا مقام ہے کہ خدا اس سے بڑھ بڑھ کر مجھے مصیبتیں پہونچا سکتا تھا۔ میری ناک کٹ جاتی میں بے عزت ہو جاتا۔ تباہ ہو جاتا۔ کوئی عضو ہی جاتا رہتا۔ لڑکا ہی نافرمان ہو جاتا تو کس قدر دکھ کا موجب ہوتا۔

پس جب اس نے مصیبت پر انا للہ پڑھنے والے کو نعم البدل دینے اور عام و خاص رحمتوں سے ممتاز فرمانے کا وعدہ کیا ہے تو میں کیوں شرح صدر سے الحمد نہ پڑھوں اس کے بعد میں نے الحمد پڑھی۔ غرض مومن کو چاہئیے کہ وہ مصیبتوں میں گھبرا نہ اٹھے۔

پھر کھجور میں ایک اور خاصیت ہے کہ اس کے پھل سال بھر قائم رہتے ہیں اسی طرح مومن ہر حالت میں دوسرے کے لئے مفید بنتا ہے اس کے لئے کوئی خاص موسم نہیں۔ تیسری بات کھجور میں یہ ہے کہ وہ غذا کا کام بھی دیتی ہے اور شربت کا بھی۔ گٹھلی گھوڑوں کو دیتے ہیں مقوی ہوتی ہے۔ اس کی لیف سے قسم قسم کی رسیاں اور باریک تاروں سے بستر بنتے ہیں۔ پتوں کی چٹائیاں۔ فرش اور صندوق بنتے ہیں۔ شاخوں کی الماریاں۔ اس سے اتر کر انگور ہے۔ اس کا منقہ بھی غذا اور شربت دونوں کا کام دیتا ہے۔ پھر اس کے پتے بھی مفید ہیں۔ گو عام طور سے استعمال نہیں ہوتے۔ پھر وہ باغ بھی ایسا ہو کہ اس میں نہریں بہتی ہوں۔

من کل الثمرات۔ سیب سنگترے۔ فالسے۔ کیلے وغیرہا۔ غرض اس باغ پر ساری عمر کا سرمایہ لگا چکا ہے اور اب کوئی امید باقی نہیں۔

... اب اس پر کوئی بلا آ جاوے جو اسے ویران کر دے اور وہ جل بل کر خاک سیاہ ہو جاوے تو کیسی بری بات ہے۔ اسی طرح کوئی خیرات تو کرتا ہے مگر وہ ان ہدایات کے مطابق نہیں کرتا جو خدا نے بتائے تو پھر سب خرچ اکارت جاویگا۔

ولا تیمموا الخبیث منہ۔ ایک قصہ یاد ہے کسی ملاں کے پاس لڑکا دودھ لایا اس نے کہا تم تو ... نہیں لائے آج کیا بات ہے اس نے کہا کتا اس میں منہ ڈال گیا تھا۔

الشیطن یعدکم الفقر۔ بعض وقت انسان کچھ دینا چاہتا ہے مگر دل میں ... طرح طرح کے وسوسے اٹھتے ہیں کہ یہ ... خرچ در پیش ہیں اگر اس طرح سخاوت ... تو پاس کچھ بھی نہ رہیگا ... کے متعلق فرماتا ہے کہ شیطان تو یہ کہتا ہے۔ مگر خدا فرماتا ہے کہ ... اور صدق دلی سے خرچ کروگے میں اسے بڑھا دوں گا۔

فحشاء۔ بخل کو کہتے ہیں یہاں یہی معنے ہیں۔

یؤتی الحکمۃ۔ حکمت کہتے ہیں ... جو باتیں ہیں ... مطلب ہے۔

ویکفر عنکم سیئاتکم۔ صدقہ ضرور رد بلا ہے ... شخص کو پھانسی کا حکم ہوا۔ ... نے لینے دئے آخری وقت ہے معمولی بات پر کیا کسی سے دو پیسے مانگے ... کہا اس نے دو روٹیاں خریدیں اور ... گے ... کر کسی مسکین محتاج کو دیدیں۔ ادھر اسے رسہ ڈالا گیا۔ ابھی تختہ نیچے سے کھینچا نہیں گیا کہ حکم آ گیا کہ پھانسی ملتوی کر دو۔ ... باقی ہے۔ آخر الامر وہ رہا ہو گیا۔ دیکھا یہ دو روٹیاں آدمی کی جان بچا گئیں۔

۸-اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۵

قرآن شریف یہ بتا کر کہ کہاں سے دے اور کس مال کو خرچ کرے اب یہ بتاتا ہے

دے۔

للفقراء الذین۔ سوان میں سے ایک تو وہ فقراء ہیں۔ جو اعلاء کلمۃ اللہ میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں۔ جہاد سنانی ہو یا لسانی اور اس وجہ سے وہ

لا یستطیعون ضربا فی الارض۔ زمین میں کمانے کے لئے جد و جہد نہیں کر سکتے

بسیماھم۔ ان کی علامتوں سے۔ شریعت نے قرائن کا بھی ایک علم رکھا ہے۔

الذین یاکلون الربوا۔ کمانے کی صورتوں میں سے ایک صورت کمانے کی جہاد کی بہت بھاری دشمن ہے اور وہ سود ہے۔ ربوا کے بہت ہی خطرناک نتائج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ سود خواروں کے اخلاق ایسے خراب ہوتے ہیں کہ ایک سود خوار کے آگے میں نے ایک فقیر کے لئے سفارش کی تو وہ کہنے لگے کہ پانچ روپے میں دے تو دوں گا مگر میرے پاس رہتے تو سو برس میں سود در سود سے ½ ۱ لاکھ ہو جاتا۔

لکھنؤ میں ایک سلطنت تھی وہ بھی محض سود سے تباہ ہوئی پہلے ان کے مبلغات پرومیسری نوٹوں کے بدلے میں گئے پھر وہ جنگ کرنے کے قابل نہ رہے اور آخر وہ وقت آیا کہ سلطنت برباد ہو گئی۔ میں نے چند مصنفین کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ربوا کے معنے ... حضرت عمر بھی نہ سمجھے۔ تعجب کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہاں تک تو فرما دیا کہ فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ۔ اور یہ نہ کھولا۔ کہ ربوا کیا ہے پھر ساہوکار۔ جاہل سے جاہل زمیندار سب جانتے ہیں۔ کہ سود کیا ہے۔

یمحق اللہ الربوا۔ سود کو مٹاتا ہے اللہ۔ کیونکہ اس کو منع کر دیا۔

و یربی الصدقت۔ اور صدقات کو بڑھاتا ہے اس طرح پر کہ ان کے دینے کا حکم دیا۔

مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۰۹ء بقیہ رکوع ۶ و ۷

واتقوا یوما ترجعون فیہ۔ انسان کی فطرت میں جیسی محبت و خواہش ہے ویسے ہی ... میں اسے کسی ... رسان ذریعہ کی آرزو ہے۔ پس اس تقاضائے فطری کی تحت حضرت حق ... تم جناب الٰہی میں ضرور حاضر کئے جاؤ گے۔ کیا تم نے اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر کی ہے؟ ایک ... سفر میں بھی انسان اپنے اترنے کے مقام اور ضروریات سفر کا انتظام کر لیتا ... سفر کے لئے بھی کبھی کوئی فکر و اندیشہ ہوئی ہے؟ انسان اپنی حالت پر ... مجھے میں اپنی ہلاکت نہیں کرتا تو کیا جہان اولین و آخرین جمع ہوں ... رہے گا ہرگز نہیں۔

... ہوں ... عوالی کی ... بدلی۔

یا ایھا الذین آمنوا اذا تداینتم۔ جہاد ... روپیہ کی اور روپیہ کا حصول بعض کے نزدیک سود پر منحصر ہے فرمایا کہ جو ... وہ اللہ سے جنگ کرتا ہے ... لین دین کے معاملے میں کافی احتیاط ضروری ہے۔

کاتب بالعدل۔ یعنے کاتب کی تحریر عدالت سے وابستہ ہو اور قانون سلطنت کے مطابق ہو۔ ہم نے ایک دفعہ پانسو روپیہ دیا اور جائداد کی رجسٹری نہ کرائی۔ چنانچہ وہ روپیہ واپس نہ ملا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ نور الدین نے دو گناہ کئے ایک تو یہ اللہ کے حکم مطابق رجسٹری داخل خارج نہ کرائی۔ دوم اپنے تساہل سے دوسرے کو گناہ کرنے کا موقعہ

دیا نہیں شائد ۵۰۰ روپیہ کی فکر ہے اور مجھے اس بات کی کہ یہی ۵۰۰ روپیہ گناہ کا کفارہ ہو جائے کسی اور شامت میں مبتلا نہ ہوں۔

کئی لوگ اس غلطی میں گرفتار ہیں کہ وہ لکھوا لینے میں اور قانون سلطنت کے مطابق رجسٹری وغیرہ کرانے میں تساہل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابھی یہ ہمارے اپنے ہیں یا بڑے بزرگ ہیں ان کی نسبت کیا خطرہ ہے مگر آخر اس حکم کی خلاف ورزی کا نتیجہ اٹھاتے ہیں۔

کما علمہ اللہ۔ لکھا ہے کے معنے ہیں کیونکہ۔ علمہ اللہ صحیح فرمایا۔ کیونکہ اللہ ہی نے دماغ دیا اسی نے فہم دیا اسی نے آنکھیں دیں۔ کوئی کاتب کتابت نہیں کر سکتا مگر اللہ کے فضل سے۔ اس لئے اپنی طرف منسوب فرمایا۔

بالحق۔ یعنے لکھواتے لکھواتے پیچدار باتیں نہ لکھوائے۔

ان تضل احدھما فتذکر احدھما الاخری۔ لاہور میں ایک شخص نے میری تقریر میں کر مجھ سے کہا۔ کیا یہ باتیں آپ کی مجھے لفظ بہ لفظ یاد رہینگی۔ میں نے سادگی سے کہا نہیں۔ اس پر وہ بولا تب یہ حدیثیں وغیرہ سب نامعتبر ہیں کیونکہ جب دس منٹ کے بعد کوئی کلام لفظ بہ لفظ یاد نہیں رہ سکتا۔ تو پھر دو سو سال کے بعد وہ باتیں کیسے یاد رہ سکتی ہیں حدیثیں تو تمام دو سو سال کے بعد مرتب ہوئی ہیں۔ میں نے اسے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک بھول جائے تو دوسرا یاد کرا دے اس اصول کے مطابق ہم حدیثوں کے قدر مشترک کو لے لیتے ہیں۔

فلیس علیکم جناح الا تکتبوھا۔ تم پر گناہ نہیں جو نہ لکھا سکو۔ اس سے معلوم ہوا کہ لکھنا بہر حال بہتر ہے یہ اس کلمہ سے خوب ملتا ہے۔ فلا جناح علیہ ان یطوف بھما۔ اس میں طواف واجب ہے۔

واشھدوا اذا تبایعتم۔ شافعی دکاندار معمولی سودوں میں بھی اس پاس کی دکانوں کے لوگوں کو گواہ کر لیتے ہیں یا کم از کم علے مذہب ابی حنیفہ کہہ کر اعلان کر دیتے ہیں۔

یضار۔ کاتب کو حق کتابت ضرور دینا چاہیئے۔ گواہوں کو بھی ہرجانہ حسب حیثیت ان کی دینا چاہیئے۔

واتقوا اللہ۔ اللہ کو سپر بناؤ اس کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ علم دیگا۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ تقویٰ کا نتیجہ سچے علوم کا ملنا ہے۔

۱۰۔ اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۸

یہ سورۃ بقر کا خاتمہ ہے وہ بات جو میں نے ابتدا میں بیان کی تھی اس کا اس میں بھی پتہ لگتا ہے کہ اصل غرض اس سورۃ کریمہ کی اعلان جہاد ہے۔ چنانچہ وانصرنا علی القوم الکافرین میں اس مطلب کو ظاہر کر کے ختم کر دیا۔ "انعمت علیھم" میں بتایا کہ بعض منعم علیہم مغضوب بھی بن جاتے ہیں چنانچہ وہ بنی اسرائیل جن کی نسبت فرمایا۔ اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم انہی کی نسبت باؤ بغضب من اللہ فرمایا۔ دوسرے رکوع میں فرمایا کہ منعم علیہم کی کیا صفات ہیں اور مغضوب علیہم اور ضالین کا انجام کیا ہے۔ پھر منعم علیہم میں سے ابراہیم اور اسباط کا ذکر کیا۔ پھر جہاد کے لئے آیات فرمائیں اور قتلوا میں اس کی تصریح کر دی۔ چونکہ جنگوں میں جوش کے لئے شراب اور خرچ کے لئے میسر کا طریق تھا اس لئے اس کی نسبت احکام صادر فرمائے اور لڑائی میں ... بعض تیامی کچھ خالی تازنامات پیش آتے اس لئے ان ... بار ... بھی ... بتادیا کہ تم ایسے نہ بننا جیسے موسیٰ کے ساتھی تھے

اور نہ ایسے بیشتر حالات و داؤد کے زمانے میں مختلف ہو سکتے ہیں جن میں اتفاق کی تاکید ہائی اور بتایا کیوں دے کیا دے کہاں سے دے کس طرح دے۔ پھر اس سورۃ میں توحید۔ نماز۔ روزہ ۔ حج۔ زکوٰۃ اور تمام انسانی فضائل و رذائل کا بیان فرمایا گویا یہ سورۃ ایک جامع سورۃ ہے اب اخیر میں بیان فرمایا کہ

لله ما فی السموات و ما فی الارض

ان تمام ملکوں پر ایک وقت آتا ہے کہ کثرت آبادی ہو جاوے گی۔

یحاسبکم به الله ۔ دوسرے مقام پر فرمایا ۔ اقترب للناس حسابهم ۔ محاسبہ کا بھی ایک دن ہوتا ہے۔

فیغفر لمن یشاء

متن میں عموم ضروری نہیں ۔ معرفۃ بھی ہو سکتا ہے ۔ یہاں بتایا ہے کہ مغفرت ان کی ہوگی جو یومنون بما انزل الیک ... کے مصداق ہیں کیونکہ وہی منعمون ہیں اور عذاب ان کو ہوگا ۔ جو ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم کے مورد ہیں۔

آمن باللّٰہ

اللہ اس ذات سے مراد ہے۔ جو تمام عیبوں اور نقصوں اور بدیوں سے منزہ تمام خوبیوں اور کمالات کی جامع اور ہر طرح کی نیکیوں سے متصف ہے۔

چونکہ ایک معمولی بزرگ سے تعلق اس بات کی تحریک کرتا ہے کہ میں بھی نیک بن جاؤں ۔ تو پھر جس کا تعلق ایسی ذات سے ہوگا وہ کیوں نہ پاک ہوگا ۔ ایمان باللہ کا یہی فائدہ ہے۔

و ملائکتہ ۔ بارہا بتا چکا ہوں کہ انسان کو نیک تحریک ہو تو اس وقت کر لے کیونکہ وہی وقت اس نیکی کے کرنے کا ہوتا ہے اگر ذرا بھی سستی کی جاوے ۔ تو نتیجہ اچھا نہیں ہوتا ۔ ان اللّٰہ یحول بین المرء و قلبه

جب ایک فرشتے کی تحریک مانی جاوے ۔ تو پھر آہستہ آہستہ بہت فرشتوں سے تعلق پیدا ہوتا ہے اور بالآخر ان تمام کے سردار جبرئیل سے ۔ اور اس کے ذریعے سے وہ علوم اترتے ہیں جن کا تعلق قلب سے ہے ۔ اور میکائیل کے ذریعے وہ علوم جن کا تعلق دماغ سے ہے ۔ ان سرداران ملائکہ سے تعلق جیسے لوگوں کا ہوتا ہے جو ان سے کم ہے وہ کتب الٰہیہ پڑھیں ۔ پھر ایک وہ ہیں ۔ جو پڑھنا ہی نہیں جانتے اون کے لئے رسل ہیں۔

غفرانک ربنا

انسان جزع فزع میں بے صبری سے شہوت و حرص کے سبب حضرت حق سبحانہ کے فیضان سے رک جاتا ہے اس واسطے استغفار کا حکم دیا ۔ تمام لوگوں پر ایک وقت قبض و کسل کا آتا ہے اس کے دور کرنے کے لئے یہ علمی علاج ہے فقہا ائمہ میں سے ایک امام کا یہ مذہب ہے (جو مجھے بھی پسند ہے) کہ

اللّٰھم انی اعوذ بک من العجز و الکسل

کی دعا واجب ہے ۔ آجکل مسلمان یا تو عجز میں گرفتار ہیں یا سست ہیں ۔ اسباب مہیا کرنے کو اور کر سکتے ہیں

تمام نہیں کرتے ۔ ان کو چاہیئے کہ وہ کسل چھوڑ دیں ۔ جس کے اسباب میں سے ایک کبر و ناز اور خود پسندی بھی ہے۔

لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعها

جو لوگ کہتے ہیں کہ شریعت کا نزول ہمارے عجز کے ثبوت کے لئے ہے ایسے ہی کئی اور لوگ ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ شریعت پر عمل ناممکن ہے اس لئے فرمایا کہ ہم کوئی حکم ایسا نہیں دیتے جو انسان کی مقدرت وسعت استطاعت کے مطابق نہ ہو۔

لها ما کسبت

جو نیک عمل کرے ۔ اس کا فائدہ بھی اسی عامل کے لئے ہے۔

و علیها ما اکتسبت

مصیبت کا جو انسان کی نافرمانی سے ہوتی ہے ۔ ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ۔ پھر بھی بعض گستاخ لوگ اپنے دکھوں کو خدا کے ذمہ لگاتے ہیں۔

ربنا لا تؤاخذنا

حدیث میں آیا ہے اس دعا کا نتیجہ ہے کہ نسیان پر مواخذہ نہیں ہوتا ۔ خطاء کی مثال یہ ہے کہ بندوق اوپر ہرن کو اور لگ جائے انسان کو۔

اصرا

... ۔ اور ... سے نفرت کرنے کی وجہ سے کئی انسان شریعت ... ۔ پھر ... تقدیر کے مسئلے میں غلطی لگی ۔ اصر ... اپنے فعل کا ارتکاب ۔ جس کے بعد انسان سست و کاہل ہو جاتے ۔ اور ... میں گردن ... کہ جس ... اور نام ہے ۔ ایسے عہد کا جس کے توڑنے ... حیرات کے قابل نہیں رہتا ۔ پس اس کے معنی یہ ہوئے ۔ کہ اے ہمارے مولا ہم کو ایسے افعال کا مرتکب نہ کر جن کا یہ نتیجہ ہو کہ ہم تیرے حضور سے دھتکارے جائیں جیسے کہ پہلے لوگوں نے بدذاتیاں ... معاہدات کا نقض کیا اور مغضوب ... ہم نہ بنیں۔

انت مولٰنا

مولا جب خدا کے لئے بولا جاوے ۔ تو اس کے الٰہ رب ناصر

الحمد للّٰہ کہ یہاں سورۃ بقرہ کے نوٹ ختم ہوئے

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف

سورۂ آلِ عمران

(پارہ سوم)

من انصاری الی اللہ - اگر کوئی میرے انصار میں سے ہے - تو اوہر چلے جدہر میں جا رہا ہون - یعنی اللہ کی طرف -

الحواریون - مفسرین نے لکھا ہے حواری کہتے ہین دہوبی کو - چونکہ اونہون نے دلون کو صاف کر دیا تہا - اس لئے انہین دہوبی کہا گیا ہے اصل بات یہ کہ جو بڑے خلوص سے اپنی جان پر کھیلنے کو تیار ہون ایسے لوگون کو حواری کہتے ہین

مکروا - یہ آیت یاد رکھنے کے قابل ہے دیکھو اس کی ضمیر بظاہر حواریون کی طرف پھرتی ہے - مگر یہ صحیح نہین - بلکہ ان لوگون کی طرف راجع ہے جو احس منہم الکفر کے مصداق ہین - پس کبھی ضمیر کا مرجع دور بھی ہوتا ہے مکر بمعنی تدبیر ہے - عربی سے ناواقف - ہر چہ گیرد علتی علت شود کے مصداق اپنی زبان پر قیاس کرکے اس کو اپنے معنون مین لیتے - اور مکر - مکرا - مکرعا کی گردان پڑہتے ہین -

مورخہ ۱۹ - اپریل ۱۹۰۹ء

(رکوع ۶)

اس رکوع مین اللہ نے مجھے ایسا انشراح صدر بخشا ہے کہ مین اس کے ذریعہ سے تمام دنیا کے مذاہب کو محض فضل الٰہی سے یقیناً جیت سکتا ہون - اس قدر انشراح مجھے حاصل ہے کہ مین کسی مجلس مین جہان اسلام کے مخالف لوگ بیٹھے ہون - ذرہ بھر بھی بزدل نہین ہوتا - تمام دنیا کے لئے یہ قاطع حجت ہے جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا -

یہ آیت قیامت تک اسلام کا بول بالا ثابت کرنے کے لئے کافی ہے - یہ اس لئے مین نے کہا - تا تمہین اس نعمت کی قدر ہو

انی متوفیک مین تیری روح کو قبض کرنیوالا ہون - توفی کے معنے پر حضرت صاحب نے سیر کن بحث فرمائی ہے - میری تشریح کی حاجت نہین آپنے انعامی اشتہار شائع کئے کہ قبض روح سوا کوئی اور معنے اس کے بلا قرینہ دہار فہ بتادے ایک مولوی نے دہلی مین دفیت کو پیش کیا - مگر وہ کیسا نادم ہوا - جب آپنے فرمایا کہ کیا یہ ایسی بات ہے جس بات پہ توفی ہے -

رافعک الی - لوگ تجہے جہوٹا - کذاب - سفلی زندگی سمجہتے ہین - مگر میری تیری روح کو قبض کرکے اعلے علیین مین (ان کتاب الابرار لفی علیین) مقام دون گا -

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ

بس یہ وہ دلیل ہے جس پر ساری دنیا کے مذاہب کا امتحان ہے فرماتا ہے کہ مین کرنے والا ہون وہ جو کہ تیری تابع ہین بڑہ کران پر جو تیرا انکار کرتے ہین اور پھر یہ قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہیگا - یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے -

دنیا مین دو قسم کے لوگ ہین یا مسیح کو ماننے والے یا مسیح کے منکر - ان دونون کے درمیان قطعی فیصلہ کی ماہتا ہے کہ مسیح کے ماننے والے منکرون پر غالب رہین گے - چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ عیسائی اور مسلمان مسیح کے ماننے والے یہود پر حکمران ہین - اور پھر اور قومین جو مسیح کی منکر ہین وہ بہی محکوم ہی ہین اور صرف محکوم نہین بلکہ فرمایا - کہ

فاعذبہم عذاباً شدیداً - دنیا ہی مین ان کو عذاب دونگا اور عذاب بہی سخت - چنانچہ یہود کو جو جو عذاب اور دکہ پہونچے وہ مخفی نہین اور یہی دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کا ثبوت ہوگا -

ومالہم من ناصرین - پھر یہان تک ہی ختم نہین - بلکہ غیر قومون کی حکومیت مین ایسے آئین گے - کہ اور مظلومون کے تو مددگار پیدا ہو جاتے ہین - مگر مسیح کے منکرون کا کوئی مددگار نہ ہوگا - یہ بھی ہم اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین -

من الایٰت - یہ بات نشانون مین سے ایک بھاری نشان ہے یہان تک تو منکران مسیح کا فیصلہ کیا - کیونکہ کفر واسے مراد مسیح کے کافر ہین - اب سچے اور جہوٹے متبع کا فرق بتلاتا ہے مسلمان کہتے ہین - ہم مسیح کے سچے پیرو ہین اور عیسائی کہتے ہین ہم فرمایا -

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل اٰدم - عیسائی کی مثال آدم کی مانند ہے

پیدا کیا۔ پھر وہ مرگیا اور مرنے کے بعد کن فیکون
سے زندہ ہوگا۔ اسی طرح عیسیٰ بھی مرچکا اور قیامت کو زندہ
[illegible] کے عقائد یہ ہیں وہی حق پر ہیں۔ اگر تم اوس کی الوہیت
[illegible] میں ہو۔ تو کوئی دلیل دو۔ آدم کا مستقل ہونے سے اس کی بشریت
ظاہر ہے۔ دنیا سے پر اوس کو دیکھا کہ وہ انسانوں کی طرح کہاتا پیتا اگتا موتا
[illegible] اللّٰہ [illegible] مخاطب نیرے
[illegible] بات [illegible] ہے۔ تو [illegible] یہ بہی جو اسنے
[illegible] لئے آخری فیصلہ بتایا ہے۔
[illegible] ملاعنہ [illegible] مباہلہ کرلیں۔ کاذبوں پر
لعنت ڈالیں۔ پھر دیکھیں کس پر خدا کا عذاب آتا ہے اور کون توم اس
[illegible] ہوتی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] سواء بیننا و بینکم [illegible] معلوم
[illegible] کہ جون جون پیچھے [illegible] بت پرستی کا مرض کم ہوتا
[illegible] تہا اوسکی عادت [illegible] کا کرتا تہا مجھے
[illegible] اوس نے کہا کہ کوئی معیار [illegible] ضرور چاہیئے۔ وہ
[illegible] تک قائم نہ ہو۔ جھگڑے ختم نہیں ہوسکتے۔ چونکہ یہ میرا یقین ہے
[illegible] فطرت بے ساختہ بول اٹہتی ہے۔ اس لئے مین نے کہا
[illegible] ہمارے قائم کردہ
[illegible] آپکے دل مین بیٹھ سکے۔ لہٰذا آپ خود ہی تجویز فرمادین آپ
[illegible] معیار قائم کرین گے۔ لامحالہ وہ قابل قدر ہوگا۔ یہ مجھے یقین تہا۔ کہ اگر اس
[illegible] معیار قائم کرکے کوئی الجھن ڈالی۔ تو فطرت کی آواز سے اسے
[illegible] جادیگا۔ اوس نے کہا مذہب کا پرانا ہونا یعنے جس قدر قدیم
کی طرف پہلے جادین جو سب سے قدیم ثابت ہو۔ وہی مذہب حق ہے مینے
کہا بڑا مسئلہ تو خدا ہی کے ماننے کا ہے اس سے باقی مسئلے نکلتے ہیں
[illegible] مین پوچھتا ہون کہ بت پرستی کہاں تک قدامت رکھتی ہے اوس نے کہا
[illegible] ہو۔ اسلام سے تو پہلے کی ہے۔ اسلام کو ابھی بارہ سو سال ہوئے
ہین۔ مین نے کہا اسلام تو فبھدا ہم اقتدہ کہکر اپنے تئین قدامت
[illegible] آپ فرمائین۔ کہ بت پرستی کب سے ہے۔
[illegible] کے زمانہ سے ان [illegible] راجپندر دیوتا کی پرستش
[illegible] تھے۔ اوس نے وشنو کی۔ مین نے کہا اور وشنو؟ کہا برہما
کی۔ مین نے کہا اور برہما۔ کہا ایشور کی۔ اس پر مین نے کہا بس وہ مسلمان

تھے یہی مسلمانون کا مذہب ہے۔ اسلام کا اہم مسئلہ یہی لا الٰہ الا اللّٰہ ہی توہے۔
یہان ان آیات مین عیسائیون سے بحث ہے۔ عیسائیون کی پرانی
کتاب تو تورات ہے اور اس مین تثلیث وغیرہ کا ذکر نہین۔
مین نے ایک دفعہ ایک عیسائی سے کہا تمہارے اعمال
مین یہ پیشگوئی ہمارے نبی کے حق مین ملتی ہے۔ اوس نے کہا کہ
بے انصافی کرتے ہو۔ یورپ و امریکہ کے لوگ یہ معنے نہین کرتے
آپ کیون ان کے خلاف معنے کرتے ہین۔ مین نے کہا یہ قاعدہ تو
آپ نے خود ہی توڑا۔ جو معنے تورات کی پیشگوئیون کے یہود کرتے
ہین۔ وہ آپ کیون نہین کرتے حالانکہ تورات کے وارث وہی ہین جس
قدر مسیح کی الوہیت کے دلائل آپ کے پاس ہین ذرا انہین یہودیون
کی تعبیر کے مطابق صحیح تو کردین۔ اس پر وہ جوش مین آکر بولا وہ
بے ایمان ہین۔ مین نے کہا ہم آپ کو بے ایمان سمجھتے ہین۔
یہان فرمایا۔ کہ یسوع کو خالق ارض و سماء وغیرہ کہنا تو اس نے
کہا ہین ہین۔ آؤ۔ اس اصل کیطرف چلین۔ جو سب سے پہلے ہے۔
یعنے توحید اس پر ایمان رکہین۔ یہ بات یاد رکہین۔ کہ عیسائی مذہب کی کسی
کتاب مین بیٹے نہین آیا۔ اسی لئے ان کے سمجھدار لوگ عیسائی نہین
بلکہ مسیحی کہلاتے ہین۔ کوئی شخص یسوع کا نام ہوا ہے۔ جس کا مسلمانون
کی کتابون مین ذکر تک نہین۔ اس کی یہ لوگ پرستش کرتے ہین۔ باقی
رہا مسیح سو اس کا آدم ہونا تو مشاہدات سے ثابت ہے۔ اس کے خدا ہونے
کی کوئی حجت نیرہ چاہیئے۔ سو کوئی نہین۔ پس تعالوا الی کلمة ....
سواء بیننا و بینکم۔
ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللّٰہ۔ تین قسم کے
معبود ہین ایک تو پوپ کو ہی خدا سمجھتے۔ اس کے اختیارات مین معاصی
کی مغفرت کا اعتقاد تہا۔ پوپ ایک زمانہ مین بادشاہ بہی تہا۔ ایک گروہ
مریم کو خداوند کی ماں کہتا اور اس کی تصویر کے آگے سجدہ کرتا ہے۔
ایک روح القدس۔ باپ۔ تینون کو خدا سمجھتا ہے۔
فرمایا۔ بہتون کا نوکر اچھا نہین ہوتا۔ ءارباب متفرقون خیر
ام اللّٰہ الواحد القہار۔ پنجابیون نے اس نکتہ کو خوب سمجھا ہے
ان مین ایک مثل ہے۔ دو گھرون کا مہمان بھوکا رہتا ہے۔ ارباباً
من دون اللّٰہ کے ماننے والون کو ہم کہتے ہین کہ ایک خدا مین آپ
نے کیا کمی دیکھی ہے۔ جو دوسرے کو بہی اس کے ساتھ ملایا ہے۔ جسمین
کمی ہے۔ وہ الوہیت کا مستحق نہین ہوسکتا۔
یا اھل الکتاب لم تحاجون۔ کبھی تو جوش مین آکر کہتے ہین کہ تورات

کی پہلی کتاب سے تثلیث نکلتی ہے۔ وہاں الوہیم آیا ہے۔ پھر دانیال اور ابراہیم کو بھی تثلیث ماننے والا بتاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ استنباط تم کرتے ہو۔ توریت سے یہ دونوں ابراہیم کے بعد نازل ہوئیں کسی مذہب نے اپنا کوئی نام نہیں رکھا۔ یہودا کی طرف منسوب ہوکر یہودی کہلاتے۔ اور مسیح کی طرف منسوب ہوکر مسیحی۔ اصل میں ایک ہی نام کل مذہبوں کا ہو سکتا ہے۔ وہ کیا؟ وہی جو مذاہب کا مقصد ہے یعنی راستبازی اور فرمانبرداری۔ یعنے اسلام۔ جسکی تعلیم میں کسی قسم کا شرک نہیں۔ بلکہ عین فطرت کے مطابق ہے۔ بچہ جس وقت بالغ ہوتا ہے۔ تو کم از کم اتنی سمجھ تو اسے آجاتی ہے کہ میں اپنا خالق آپ نہیں بلکہ کوئی اور مقتدر ہستی ہے۔ پس یہی وہ فطرت کی گواہی ہے۔ جس سے شرک کا استیصال ہو جاتا ہے۔

واللہ ولی المومنین۔ ولی معمولی لفظ نہیں۔ قرآن شریف نے اس کی تفسیر بتائی ہے اور اس کی ایک پہچان بتائی ہے۔

جب اللہ کسی کا ولی بنتا ہے۔ تو اس کی ولایت کا نشان یہ ہے۔ کہ یخرجہم من الظلمات الی النور۔ یعنے انسان جو قسم قسم کی ظلمتوں میں پڑا ہوا ان ظلمتوں سے روز بروز نکلتا جاتا ہے۔ بڑی ظلمت تو یہ ہے کہ ماں باپ اچھے نہ ہوں۔ پھر دوسرے مربی استاد وغیرہ۔ پھر دوست۔ آشنا۔ پھر رسم و عادت پھر محبت و بغض۔ پھر شہرت و حرص۔ پھر بخل [illegible] و کسل۔ کسی کے اوپر سے جا ظلم (الظلم ظلمات) پس ان ظلمتوں سے نکل کر جو نور کی طرف جا رہا ہو تو سمجھے کہ اللہ میرا ولی ہو گیا ہے۔

وما یضلون الا انفسہم۔ یہ نہیں گمراہ کر سکتے۔ مگر اپنے ہی ڈھب کے لوگوں کو۔

مورخہ ۲۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۸)

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں دو قسم کی طبیعتیں ہوتی ہیں ایک وہ جنھیں اگر عمدگی سے وعظ کیا جاوے تو مان لیتے ہیں اور اگر تشدد کیا جاوے تو انکار کرتے ہیں اور ایک وہ جو دلائل کو مانتے ہی نہیں۔ ہاں دو چار جوت لگ جائیں تو کہتے ہیں جی ٹھیک ہے۔

ایک زمانہ میں مجھے خیال پیدا ہوا۔ تو میں نے چند لڑکوں سے سوال کیا۔ اگر کوئی لڑکا بدچلنی کرے تو اس کے روکنے کی کیا تدبیر ہے۔ اس پر... بعضوں نے لکھا۔ کہ اُسے نصیحت کی جاوے مگر تنہائی میں اور بعضوں نے یہ کہا کہ نصیحت کی جاوے مگر عام لڑکوں میں تا اُسے ندامت ہو۔ بعضوں نے کہا پکڑ کر خوب بید لگائے جاویں تا پھر کبھی ایسی جرأت نہ کرے۔ درحقیقت سب نے سچ لکھا۔ کیونکہ کئی قسم کے لوگ ہیں۔ بعض وہ جو نصیحت ان سے لیتے ہیں۔ . . . . مگر دلائل سے نہ بھی ہیں۔ جنھیں دلائل دیں تو وہ اور بھی بپھر جاتے ہیں۔ شروع کر دیتے ہیں۔ بعض صرف کہنے سے مان جا[تے]۔ دلائل کہنے کو مانتے ہیں۔ بعض صرف خموشی یا توجہ چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ بعض مار کھائے بغیر نہیں سمجھتے ہیں پھر بعض ایسی طبع کے انسان ہوتے ہیں جو دن رات منصوبے سوچتے رہتے ہیں ویسے بدبخت ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ مگر وہ اسی فکر میں غلطان پیچان رہتے ہیں کہ فلاں بڑے کارخانے کو نقصان پہونچائیں۔ بس ایسے بدبختوں کا ذکر اس آیۃ میں ہے۔ انہوں نے ایک تجویز کی۔

وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النہار واکفروا آخرہ لعلہم یرجعون

گروہ نے اہل کتاب میں سے کہا۔ بڑے بڑے عمائد یہود جو ہیں یہ سب ملکر صبح مسلمان ہو جاؤ۔ اور عصر کی نماز کے بعد اس دین کو ترک کر دو۔ اور یہ ظاہر کرو۔ کہ ہم نے اندر جاکر اس میں بہت سی بدیاں دیکھیں پس اس تجویز سے یہ چند اہل کتاب جو مسلمان ہو گئے ہیں۔ واپس اپنے دین میں لوٹ آئینگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ منصوبہ بازیوں کا کچھ فائدہ نہیں۔

ان الہدیٰ۔ ھدی اللہ۔ کامل ہدایت تو وہی ہے۔ جو اللہ کی ہدایت ہے اور وہ یہ کہ تمہاری مثل ایک اور قوم کو بھی اپنی انعامات سے متاع فرمایا گیا ہے۔ سلطنت۔ نبوت۔

او یحاجوکم عند ربکم۔ بلکہ وہ تمہارے رب کے حجت میں تم پر غالب ہیں او۔ کے معنے بلکہ کے ہیں۔

ان الفضل بید اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کی نسبت بھی فرمایا۔ [و]اللہ [یعصمک] من الناس۔ اور داؤد کے عبادتگاہ میں جب دشمن چڑھ آئے تو وہاں بھی فرمایا۔ انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔ ہم نے تمہیں بادشاہ بنایا ہے۔ یہاں یہ مسئلہ سمجھایا ہے کہ الٰہی انتخاب کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنا ہلاکت کا موجب ہیں۔

ومن اھل الکتاب من ان تامنہ (الی) یعلمون۔ ایسے آدمی ہر مذہب میں پائے جاتے ہیں۔ ایک شخص نے جنگل میں ایک عورت کو زیور سے لدی ہوئی پایا۔ جو راستہ بھول گئی تھی۔ اس نے اسے مقام پر پہونچایا حالانکہ پوری دسترس رکھتا تھا کہ زیور اتار لے۔ پھر ایسے بھی ہیں۔ جو ایک دینار کو دیکھ کر دل ثابت نہیں رکھ سکتے۔ ایک صوفی نے شیطان کو عالم کشف میں دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں کئی لگامیں ہیں۔ پوچھا یہ کیا۔ کہنے لگا۔ یہ لوگوں کو قابو کرنے کے لئے۔ پھر اس نے کہا تم لوگ تو صرف کان پکڑ قابو کر لئے جاتے ہو۔ نیکی کے

ہے تو میدان سے کے لئے شیطان کو بہت آسان ہے جماعت

ہے مگرکئی ہیں کہ ابھی وظیفہ پڑھ رہے ہیں

۔ ہے امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ اور اسے شرعی عذر کے نیچے لاکر صحیح

قرار دیتے ہیں۔ مومن کو چاہیے کہ وہ ہر حرکت و سکون کے وقت دیکھے کہ اس سے

تعظیم لامر اللہ۔ شفقت علیٰ خلق اللہ میں تو کوئی فرق نہیں آتا۔

عن سبیل ۔ الزام۔

من اوفیٰ بعھدہٖ ۔ وعدہ پورا کرو کسی عیسائی سے کرو یا چوہڑے چمار سے

لا یکلمھم اللّٰہ ۔ محبت کا کلام نہیں کریگا۔

ولا ینظر الیھم ۔ نظر شفقت نہیں کریگا۔

یلوٗن السنتھم ۔ یہ کئی واعظوں کا قاعدہ ہے کہ پہلے کوئی آیۃ پڑھ لیتے ہیں

اور پھر اپنے مطالب کی بات شروع کردیتے ہیں سننے والا سمجھتا ہے کہ ترجمہ کر رہا ہے

کوئی فرد بشر ایسا نہیں جسے اللہ کتاب دے ۔ پھر وہ الحکم کی باتیں پھر و النبوۃ ۔

قبل از وقت بعض باتوں سے آگاہ کرے اور وہ کہے میرے بندے بن جاؤ۔ وہ تو

یہی کہیگا ربانی بنو۔ اس کے چار معنے ہیں ۔ حکما ۔ ربات کی تہ کو سوچنے والے ۔ علماء

فقہاء (تقلید کرے تو ایسی کہ دوسرے غلطی میں نہ پڑیں) چوتھے من یربی یصغار الناس۔

مورخہ ۲۵ - اپریل ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا کہ تمہارا قرآن شریف اپنے نبی کی نسبت پیشگوئیاں تو اگلی کتب سے بیان کرتا ہے ۔ مگر ورس اور باب کا حوالہ نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ بہت عمدہ جواب سمجھایا۔ میز پر دیگر ایک انجیل اٹھا لی اور کہا کہ اس میں مسیح کی نسبت بعض پیشگوئیاں عہدنامہ عتیق سے دیگئی ہیں مگر باب اور ورس کا ذکر نہیں اُسے غدا جانے اپنی بات یاد نہ رہی ۔ کہنے لگا باب اور ورس تو چودھویں صدی کے بعد بنے ہیں اس پر میں نے اُسے کہا کہ ذرا ہوش میں آؤ ۔ قرآن شریف نے بھی اس وقت ان پیشگوئیوں کے حوالے دئے ہیں جب کہ یہ باب و ورس نہیں تھے وہ بہت ہی شرمندہ ہوا۔

ایک عیسائی عورت سے میں نے پوچھا ۔ کہ وہ ناصری کہلائیگا توریت میں کہاں موجود ہے وہ کہنے لگی توریت میں تو کہیں ہے نہیں۔

میں نے کہا تم پھر اس مذہب کی پابند کس طرح ہو۔ کہنے لگی میرا خاوند پادری ہے ۔ میثاق النبیین کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہاں کل نبی مراد ہیں چنانچہ اعمال باب ۳ آئت ۲۱ میں ہے کہ نبیوں نے اس بات کی دعا کی ہے ۔ تا تازگی بخش ایام آئیں اور ضرور ہے کہ آسمان اسے روکے رہے جب تک کہ وہ تمام جو نبیوں نے کہا پورا ہو ۔ اور موسےٰ کی مثیل نبی تھے ۔ اس کے دو بڑے

فائدے ہیں ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ موسےٰ کی مثیل مسیح تھے ان سے ہم کہتے ہیں کہ بقول تمہارے مسیح تو خدا تھا پس خدا کو موسیٰ سے کیا تثلیث ہوسکتی ہے دوم ۔ مسیح کو وہ کامیابی کب ہے جو موسیٰ کو ہوئی ۔ پھر لکھا ہے یہ پیشگوئی پوری ہونے کے بعد آئیگا ۔ یوحنا کی انجیل باب ا میں لکھا ہے کیا تو وہ نبی ہے ۔ وہ نبی سے مراد بعض عیسائی دجال لیتے ہیں ۔ مگر ان کے ریفرنس والوں نے استثناء کے باب کا حوالہ دیا ہے ۔ جس میں موسےٰ کے مثیل نبی ہونے کا ذکر ہے اور استثناء باب ۳۳ میں لکھا ہے کہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ ۔ چنانچہ درج آرا صحابی رسول علیہ السلام کے ساتھ تھے جب آپ مکہ میں مظفر و منصور داخل ہوئے غرض استثناء باب ۱۸ ، باب ۳۳ ۔ یوحنا باب اول اعمال باب سوم کے علاوہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں سلع کا نام مذکور ہے اور یہ پہاڑی مدینہ میں ہے

کہ [illegible]

۴۲ - ۵۲ - یسعیاہ میں مینڈھے بکریوں کی قربانیوں کا ذکر ہے ۔ حالانکہ مسیح کے بعد کوئی قربانی نہیں اس کے بعد ایک ۔ اور پہچان بتائی کہ اس نبی کے مخالف بدعہد ہوں گے ۔ چنانچہ ان لوگوں کی کتب میں مذکور ہے ۔ معاہدہ کیا ہوتا ہے توڑنے کے واسطے ہوتا ہے ۔ معاہدہ موجودہ وقت کی تصویر ہوتی ہے ۔ واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل کو سورہ بقرہ میں پڑھو ۔ جہاں ان کی عہد شکنیوں کا مفصل ذکر ہے ۔ پھر فسق و فجور کی جڑ ہے

عورتوں کی آزادی اور شراب اور یہ دونوں باتیں اسی قوم میں موجود ہیں ۔

افغیر دین اللّٰہ ۔ سچے دین کا نشان بتایا کہ اس میں فرمانبرداری سکھائی جاتی ہے

ان علیھم لعنۃ اللّٰہ والملائکۃ والناس اجمعین ۔ اللہ کی رحمت سے دور ۔ یعنے خدا کا ان سے کوئی تعلق نہیں رہتا ۔ ملائکہ سے بھی دور یعنے کوئی نیکی کی تحریک نہیں ہوتی ۔ لوگوں سے دور ۔ یعنے وہ انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

لن تقبل توبتھم ۔ اس آئت پر بہت بحثیں ہوئیں ہیں ۔ مگر میرے نزدیک اس کے یہی معنے ہیں کہ وہ جو پہلے توبہ کی ہوئی تھی ۔ جب اُسے توڑ دیا ۔ تو قبولیت کیسی ۔

ولو افتدیٰ بہٖ ۔ ہدیۃ تو قبول نہیں تھا ۔ مگر فدیۃ بھی نہ ہوگا

(یہاں تیسرے پارہ کے نوٹ ختم ہوئے)

سید صدیق حسن کے ... مین نے ان کی آزاردہی کی وجہ سے
جوان - سے باعث ... دائی وقوع مین آتی - قبل وقوع حادثہ
مخالفین کے براہین احمدیہ ان کی نسبت چند الفاظ لکھے تھے
اون کا وقوع چند عرصے بعد ہو گیا تھا اور پھر اس نے دعا کرائی
تو الہام ہوا تھا - کہ سہرا اور سزا سے بچایا جاویگا - چنانچہ وہ
بچ گیا اگر آپ کتاب براہین احمدیہ کا حصہ چہارم دیکھیں - تو خود آپکو
معلوم ہو جائیگا - مگر بہت خود آزمائش کرنا اس سے بھی بہتر ہے

والسلام -

۴ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم حبیب الرحمان صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ - آپ کا عنایت نامہ پہونچا - ڈیڑھ میل تک شہر مین اپنے
گاؤن سے آنا بجز ... کے متصور نہین - چونکہ گاؤن مین [illegible]
اگر شہر کے نزدیک [illegible] ایک محلہ کا حکم رکھتا ہے
کسی حدیث صحیح مین [illegible] بلاشبہ
جائز ہے [illegible]

۱۱ - اگست ۱۸۹۲ء

(۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ [illegible]

بخدمت اخویم مکرمی [illegible] صاحب -
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - عنایت نامہ [illegible]
سلسلہ بیعت [illegible] واستقامت در
حق آن عزیز [illegible] و فتح علیکم
ابواب الخلوص والمحبۃ والصدق - آمین ثم آمین - اشتہار [illegible]
بیعت بھیجا جاتا ہے [illegible]
پابند ہون اور [illegible] کرنے کے لئے خدا تعالی سے
مدد چاہتے رہین [illegible] کی مراد
رکھین اور ہمیشہ طلب قوت و توفیق کرتے رہین جس دن کا
آنا نہایت ضروری ہے اور جس گھڑی کا وارد ہو جانا نہایت یقینی
ہے اس کو فراموش مت کرو اور ہر وقت [illegible]
طیار ہو کیونکہ نہین معلوم کہ وہ دن اور وہ گھڑی کس وقت
آجاویگی - سو اپنے وقتوں کی محافظت کرو اور اس سے
ڈرتے رہو جس کے تصرف مین سب کچھ ہے جو شخص
قبل از بلا ڈرتا ہے اس کو امن دیا جاویگا - مگر جو شخص [illegible]
پہلے دنیا کی خوشیوں مین مست ہو رہا ہے - وہ ہمیشہ کے دکھ
مین ڈالا جاویگا - جو شخص اس قادر سے ڈرتا ہے وہ اس کے
حکموں کی عزت کرتا ہے پس اس کو عزت دی جائیگی مگر
جو شخص نہین ڈرتا اس کو ذلیل کیا جاویگا -

دنیا نہایت ہی تھوڑا وقت ہے [illegible]
جو اس سے دل لگاوے اور نادان ہے وہ آدمی جو اس
کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے - سو ہوشیار ہو
جاؤ تا غیب سے قوت پاؤ - دعا کرتے رہو اور عاجزی کو
اپنی خصلت بناؤ - جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان
سے دعا کی جاتی ہے - یہ کچھ بھی چیز نہین اس مین ہرگز
زندگی کی روح نہین - جب تم دعا کرو - تو بجز صلوۃ فریضہ
کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت مین جاؤ اور اپنی ہی زبان مین
نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنی سے ادنی
بندہ ہوتا ہے خدا تعالی کے حضور مین یہ دعا کرو کہ اے
رب العالمین تیرے احسانوں کا مین شکر نہین کر سکتا تو
نہایت ہی رحیم وکریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان
ہین میرے گناہ بخش تا مین ہلاک نہ ہو جاؤن - میرے
دل مین اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو - اور
میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے
تو راضی ہو جاوے - مین تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے
پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو - رحم فرما اور دنیا
اور آخرت کی بلاؤن سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل اور کرم
تیرے ہی ہاتھ مین ہے - آمین ثم آمین

آپ کی اس بیعت کی کسی کو خبر نہین دیگئی اور بغیر آپ
کی اجازت کے نہین دی جاوے گی - لیکن مناسب ہے کہ
اس اخفا کو صرف اسی وقت تک رکھیں کہ جب تک کوئی
اشد مصلحت درپیش ہو کیونکہ اخفا مین ایک قسم کا ضعف
اور نیز اظہار سے گویا فعلاً نصیحت الخلق ہے آپکے اظہار
سے ایک گروہ کو فائدہ دین پہونچتا ہے اور رغبت الی الخیر
پیدا ہوتی ہے - خدا تعالی ہر ایک کام مین مددگار ہو کہ
بغیر اس کی مدد کے انسانی طاقتیں ہیچ ہین -

والسلام علی من اتبع الہدی - ۹ - اکتوبر ۱۸۹۰ء

(۶) مکرمی اخوی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - عنایت نامہ
پہونچا - مجھ کو باعث شدت کم فرصتی زیادہ گفتگو کی فرصت نہین
مین ہرگز سمجھ نہین سکتا کہ مخلوق باوجود اپنے ضعف وناتوانی
وجہل ونادانی وحیرت وسرگردانی اور ہر ایک قسم کے نقصان
او عیب کے جو اس کی فطرت کو لگی ہوئی ہین - کیونکر دراصل
اپنی ذات مین عین خالق ہو سکتا ہے اگر انسان عین خالق
ہوتا - تو الوہیت کی تمام صفات بلاشبہ اس مین پائی جاتین
لیکن ہم دیکھتے ہین کہ انسان دنیا مین آکر بہت غم وہم

ملتا نہین - بارہا اپنے مطالب مین ناکام اور نامراد رہتا ہے اگر
اس کو خدائی مین سے کچھ حصہ ہوتا تو یہ عجز اور نامرادی کی حالتین
کیون پیش آتین - انسان کی مخلوقیت تو ایک یقینی امر ہے جس
لوازم ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہین اور جس کا [illegible]
ہر ایک شخص [illegible] مگر اس کے خالق ہونے کے علامات
کہاں ہین - انسان [illegible] علاج دردون اور دکھوں
اور مصیبتون مین [illegible] فاقہ اور تنگی مین کباب ہوتا
اور جاتا ہے اور [illegible] ہر ایک قسم کی معصیت اور کبائر اور صغائر
مین بھی مبتلا [illegible] کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے
کہ یہ تمام نقصان خدا تعالی پر [illegible] ہو سکتے ہین - لاتقف
مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان
عنہ مسئولا - آپکا [illegible] آیات قرآنیہ [illegible]
ہے - نہایت تعجب کی [illegible] شریف مین [illegible]
بھی مین [illegible] قرآنی آیتون [illegible]
مطلب کے مطابق [illegible] قرآن شریف [illegible]
تفسیر [illegible] اس کی کوئی دلیل
کرنی [illegible]
نہایت عاجز [illegible] نہین ہو سکتے اور
ہمارے [illegible]
[illegible]
علانیہ خدائی کا دعوی [illegible]
مرتے ہین - غرض خدا [illegible] ہم اپنی خدائی کو [illegible]
[illegible]
ہے جس سے [illegible]

والسلام علی من اتبع الہدی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۷) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

۱۸ - مئی سنہ ۱۸۸۸ء روز جمعہ [illegible] ایک صاحب شیخ [illegible] نام عیسائی
واعظ نے بمقام بٹالہ اس عاجز کے مکان نشست گاہ پر آکر
ایک عام جلسہ مین جس مین پچاس سے زیادہ آدمی مسلمان اور ہندو
بھی تھے مجھ سے مخاطب ہو کر یہ دعوی کیا کہ جیسے آپ اس بات
کے مدعی ہین - کہ میری اکثر دعائین جناب الہی مین پایہ قبولیت
پہونچ کر ان [illegible] پیش از وقوع مجھ کو اللہ جلشانہ بذریعہ
اپنے الہام خاص کے اطلاع دیتا ہے اور غیب کی باتوں
پر مجھ کو مطلع کرتا ہے - یہی مرتبہ ملہم ہونے کا مجھکو بھی حاصل

ہے اور خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہو کر اور میری دعائیں قبول کر کے پیش از ظہور مجھ کو اطلاع دیتا ہے۔ اس لئے میں آپ سے آپکی پیشگوئیوں میں مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ جس قدر اور جس طور کی... پیشگوئیں عام جلسہ میں آپ تحریر کر کے پیش کریں گے اسی قسم کی پیشگوئیاں اپنی طرف سے میں بھی پیش کروں گا اور فریقین کی پیشگوئیاں اخبار نور افشاں میں چھپوا دوں گا۔ چنانچہ مسیحیان فتح مسیح نے یہ دعوے کر کے بالمقابل پیشگوئیوں کے پیش کرنے کے لئے ۱۲ مئی ۱۸۸۴ء روز دوشنبہ دن مقرر کیا اور وعدہ کیا کہ تاریخ

(اس خط کی نقل نامکمل اتنی ہی ملی ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۹) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عزیزی محبی اخویم محمد خان صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا اخلاص نامہ پہنچا۔ ہر ایک صدمہ اور مصیبت پر اللہ جل شانہ ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر مصیبت نہ ہوتی تو مومن کے لئے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے بارہ میں اور کوئی راہ نہ تھا جو کچھ وہ پسند کرے وہی بہتر ہے بانشراح دل صبر کرنا چاہیئے تا مولیٰ جلیل راضی ہو اور گناہ بخشے جاویں۔ یہ عاجز ضعیف اور بیمار ہے اس لئے زیادہ نہیں لکھہ سکا۔ آپ کی ہمشیرہ مرحومہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی ہے مطمئن رہیں۔ والسلام۔ ۲۶۔ اگست سنہ ء

مخدومی

(۹) بخدمت مولوی عبد القادر صاحب! بعد سلام مسنون عرض ہے کہ جو کچھ آپنے سمجھا ہے نہایت بہتر ہے۔ دنیا میں دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ الدعاء مخ العبادۃ۔ یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو... رب العرش تک پہونچ جاویں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔ سو اگر خداوند کریم چاہیگا تو یہ عاجز آپکے لئے دعا کرتا رہیگا۔ یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ سچا تعلق وہی ہے جسمیں سرگرمی سے دعا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی بزرگ کا مُرید ہے۔ مگر اس بزرگ کے دل میں اس شخص کی مشکل کشائی کے لئے جوش نہیں اور ایک دوسرا شخص ہے جس کے دل میں بہت جوش ہے اور وہ ایسے کام کے لئے ہر دم درپے ہے کہ حضرت احدیت سے اس کی رستگاری حاصل کرے سو خدا کے نزدیک سچا رابطہ یہ شخص رکھتا ہے۔ غرض پیری مُریدی کی حقیقت یہی دُعا ہے اگر مُرشد عاشق کی طرح ہو اور مرید معشوق کی طرح۔ تب کام نکلتا ہے یعنے مرشد کو اپنے مُرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہو تا وہ کام کر دکھاوے۔ سرسری تعلقات سے کچھہ ہو نہیں سکتا۔ کوئی نبی اور ولی قوت عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا۔ یعنی ان کی فطرت میں حضرت احدیت نے بندگان خدا کی بھلائی کے لئے ایک قسم کا عشق ڈالا ہوا ہوتا ہے پس وہی عشق کی آگ ان سے سب کچھہ کراتی ہے اور اگر ان کو خدا کا یہ حکم بھی پہنچے۔ کہ اگر تم دعا اور غمخواری خلق اللہ کرو۔ تو تمہارے اجر میں کچھہ قصور نہیں تب بھی وہ اپنے فطرتی جوش سے رہ نہیں سکتے اور ان کو اس بات کی طرف خیال بھی نہیں ہوتا۔ کہ ہم کو اس جانکنی سے کیا اجر ملیگا کیونکہ ان کے جوشوں کی بنا کسی غرض پر نہیں۔ بلکہ وہ سب کچھہ قوت عشقیہ کی تحریک سے ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔" سیپارہ ۱۹۔ خدا اپنے نبی کو سمجھاتا ہے۔ کہ اس قدر غم اور درد کہ تو لوگوں کے مومن بن جانے کے لئے اپنے دل پر اُٹھاتا ہے۔ اس سے تیری جان جاتی رہیگی سو وہ عشق ہی تھا۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جان جانے کی کچھہ پرواہ نہ کی۔ پس حقیقی پیری مُریدی کا یہی حال ہے اور صادق اسی سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کا قدیمی احوال ہے۔ کہ قوت عشقیہ صادقوں کے دلوں میں ضرور ہوتی ہے تا وہ سچے غمخوار بننے کے لائق ٹھہریں۔ جیسے والدین اپنے بچے کے لئے ایک قوت عشقیہ رکھتے ہیں۔ تو ان کی دُعا بھی اپنے بچوں کی نسبت قبولیت کی استعداد زیادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب قوت عشقیہ ہے وہ خلق اللہ کے لئے حکم والدین رکھتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کا غم اپنے گلے ڈال لیتا ہے کیونکہ قوت عشقیہ اس کو نہیں چھوڑتی اور یہ خداوند کریم کی طرف سے ایک انتظامی بات ہے، کہ اس نے بنی آدم کو مختلف فطرتوں پر پیدا کیا ہے۔ مثلاً دنیا میں بہادروں اور جنگجو لوگوں کی ضرورت ہے، سو بعض فطرتیں جنگ جوئی کی استعداد رکھتی ہیں۔ اسی طرح دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے کہ جن کے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح ہوا کرے سو بعض فطرتیں یہی استعداد لیکر آتی ہیں اور قوت عشقیہ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔

فالحمد للّٰہ علی ظاہرہا و باطنہا۔

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۱۲ مئی ۱۸۸۳ء مطابق رجب ۱۳۰۰ھ

فارسی خط

بخدمت اخویم مکرم سید امیر علی شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تلطف نامہ لطف عنایت نامہ اخویم مولوی محمد تفضل حسین صاحب رسیدہ موجب خوشنودی گردید کلماتیکہ از راہنمائی نور ایمان و حسن ظن کہ سیرت اخوان مومنین است حوالہ قلم آں مہربان بہ پیرایہ مدح وثنا شدہ آں ہمہ بنائی انظار است صحیحہ وطہارت باطن آن مکرم دلیل کافی است۔ ثبتکم اللہ علیہا والزمکم کلمۃ التقوی۔ اما سوالاتیکہ تحریر فرمودہ اند۔ در باران شرمندگی دارم کہ بوجہ علالت طبع و قلت فرصت از ارقام جواب آں معذورم تاصلاح و نصیحتے چند کہ درج لطف نامہ است شکر آن واجب است جزاکم اللہ خیر الجزاء واعطاکم وقائق الہدا والہنی۔ لیکن منع از اظہار الہامات کہ اشاراتے بسوئے آں میفرمائند معنی آں بحکم شاید در وقت تحریر این نصیحت عبودیت این عاجز نظر انداز خیال سامی شدہ بندہ نہ از خود راہ اسرار میگزیند نہ راہ اعلان بندہ را بخود دری چہ کار تابا مرضی مولی است بہر سو کہ میکشند میرود۔ مردہ بدست زندہ است بہر ہیچ کہ گردش دہند میگردد و این ہم عجب است کہ ہر چہ از اظہار اسرار ملکوت و قدرت حق لا یموت انبیاء علیہم السلام را جائز است بر جانشینان شان کہ بانبیاء بنی اسرائیل تشبیہ دادہ شدہ اند حرام ناجائز باشد حالانکہ ایشان مثل انبیاء مامور شدہ می آیند و اتمام حجۃ و قطع معذرات منکرین لازم منصب الشان است آری آن گوشہ نشینان کہ باصلاح خلق کاری ندارند و نہ از بہر دعوت حق مامور مے شوند ایشان را ہمین مناسب است مستور و مختفی دارند اما آنکہ مامور باظہار است او اگر راہ اخفا گزیند عاصی نافرمانست۔ قومی ہستند کہ خفا و کتمان پیرایہ شان باشد اگر اظہار کنند مظنہ سلب ولایت ایشان باشد چرا کہ اظہار شان از جنبش نفس شان خواہد بود نہ بامر اللہ تعالے و قومے دیگر است کہ از خود و نفس خود بکلی مسلوب باشند و بعشق اظہار الٰہی ملتہب و معمور۔ ایشان اگرچہ نبی نیستند مگر شان نبوت دارند۔ و مثل انبیاء برای اصلاح خلق می آیند لاجرم بنائی کار شان بر اظہار است نہ بر اخفا و ادعائی منازل وجاہت و دعوی مقامات ولایت و بیان معاملات ربانی و مکالمات رحمانی و کشف اسرار روحانی در حق شان مضرتی ندارند بلکہ باعث خوشنودی مولی و موجب ترقی مدارج و تحقق شجاعت عظمی ست غور فرمائند کہ از ائمہ ہدی چہ قدر کلمات فخریہ خود در کتب و رسائل شان موجود اند۔ مثلاً تالیفات و قصائد سیدی عبد القادر رضی اللہ عنہ اشعار فخریہ سید الشہداء در معرکہ کربلا یان تواتر یافتہ میشوند و چندان ازین جنس کلمات پر ہستند کہ نتوان نہفت ہمچنین جابجا این چنین کلمات و اینچنین دعاوی عالیہ در کتب این قوم مملو اند حاجت زیادت بیان نیست۔ وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ہر کہ برای اظہار چیزے مامور من اللہ باشد آں اظہار از جانب مظہر حقیقی ست نہ از جانب او بر آں طعن و تشنیع بعید از کسانے ہست کہ میدانند

تو نزدیک ہے میں ہوں دور ٭ میں ہوں اندھیرا تو ہے نور
نور کا پرتو مجھ پر ڈال ٭ مجھکو اندھیری گھپ سے نکال
عشق کی دولت مجھکو دے ٭ اپنی محبت مجھکو دے

احمدی جماعت کے اصحاب حاضرین و غائبین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس عاجز نے بحول اللہ تعالیٰ و قوتہ ارادہ کیا ہے کہ قادیان میں سلسلہ کا کچھ کام کروں لہذا چار کام تجویز کئے ہیں - جن کی ضرورت کو خلیفۃ المسیح نے بھی تسلیم فرما کر خود جیب خاص سے دو سو ساٹھ روپیہ چندہ عطا فرمایا ہے وہ کام یہ ہیں کہ خلیفۃ المسیح کے نام سے ایک مسجد باہر مدرسہ اور بورڈنگ کے قریب طیار ہوگی - جس پر کم و بیش پانچہزار روپیہ خرچ ہوگا اور ایک مردانہ ہسپتال جس کا نام ہمارے اخبار دوں نے ناصر وارڈ بغیر میری اطلاع کے رکھدیا ہے - جس پر پانچہزار سے زائد روپیہ خرچ ہوگا - ایک زنانہ ہسپتال جس کا نام ام المومنین وارڈ رکھا گیا ہے اس پر بھی کم و بیش پانچہزار روپیہ کا خرچ کا اندازہ کیا ہے - دور الضعفا یعنے غریبوں کی چند جھونپڑیاں جو غریب مہاجرین کے آرام کے لئے بنائی جاویں گی - جسمیں وہ بلا کرایہ آباد ہوں گے - یہ چار کام ہیں - جن پر بیس ہزار روپیہ کا اندازہ ہے اور یہ کل روپیہ سوائے جنرل ہسپتال کے جس کا روپیہ احمدی اور غیر احمدیوں سے حاصل ہوگا - بلکہ سرکار سے بھی کچھ ملنے کی اُمید ہے - اور کل روپیہ ہمارے احمدی بھائی ادا کریں گے اور آج تک جو روپیہ حاصل ہوا ہے وہ کل ایک ہزار ہے اور لاہور امرتسر قادیان یا اس کے اطراف سے ملا ہے اب کل جماعت کو.... اشتہار دیا جاتا ہے کہ وہ مجھے امداد دیں اور میرا ہاتھ بٹائیں - عمر کا اعتبار نہیں جو نیکی ہو جاوے وہ غنیمت ہے - اس تحریر کو دیکھ کر فوراً جو کچھ خدا تعالیٰ توفیق دے فرداً فرداً یا جماعت ملکر قادیان میں اس عاجز کے نام یا محاسب کی معرفت بھیجدیں - میں بھی جلد اپنی زندگی میں ان کاموں سے فارغ ہوں اور وہ بھی سبکدوش ہوں - اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ کریم و رحیم رب آپ سب صاحبوں کے ہاتھوں اور دلوں کو ان نیک کاموں کی امداد کے لئے فراخ کردے

آمین یا رب العالمین

قادیان

ایک پرچہ اہل حدیث پر نظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے

آج جبکہ میں اپنے بھائی مولوی حکیم محمد سجاد حسین صاحب کے پرانے کاغذات کو دیکھ رہا تھا اس میں اہل حدیث کا ایک نمبر بابت ۵ ارچ سنہ ۹ء نکل آیا - چونکہ امرتسری مکذب کو سلسلہ حقہ سے وہی... مناسبت ہے، جو کہاد کو کسی اچھے کھیت سے ہوا کرتی ہے یا یہ یوں سمجھئے کہ جو مناسبت ابولہب اور ابوجہل کو اسلام سے ہے اس لئے میں نے یہ خیال کر کے کہ دیکھیں ہمارے مہربان نے اس پرچہ میں کس قدر افترا کر کے اپنے سیاہ شدہ نامۂ اعمال کو اور سیاہ کیا ہے دیکھنا شروع کیا - مضمون کا ہیڈنگ ہے - "مرزا صاحب قادیانی کی موت" پڑھتے ہی خیال گزرا کہ شائد یہ پرچہ مسیح الثقلین علیہ الف الف سلام کے رفع کے بعد شائع ہوا ہے اور اس میں بہت افتراؤں کے بعد آپ کی وفات کی خبر لکھی ہوگی - لیکن تمام و کمال مضمون پڑھ کر معلوم ہوگیا - کہ یہ امرتسری یہودی کے افتراؤں کا ایک گند ہے جو اس نے اپنے ناپاک دل سے نکالا ہے اور گو اس وقت حضرت صاحب مرفوع نہیں ہوئے تھے - لیکن تاہم آپنے برٹش گورنمنٹ کے چار لاکھ فادار رعایا کا صرف اس وجہ سے دل دُکھایا ہے کہ ہم مثل مولوی ثناء اللہ اور اون کے دیگر ہم خیالوں کے کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کے اُمیدوار نہیں - بلکہ برخلاف اس کے ہم سمجھتے ہیں کہ جو آنے والا تھا آچکا اور صلح لیکر آیا اور شہزادۂ صلح کہلایا - اللّٰھم بارک علیٰ محمدؐ و علیٰ خلفاء محمدؐ بارک وسلم - مضمون کا ہیڈنگ تو ہے "مرزا صاحب قادیانی کی موت" جس سے لوگوں کو دہوکہ دینا مقصود ہے یا پھر دل کے جلے پھپھولے پھوڑنے اور اس میں آپ بہت کچھ خرافات اور ہذیانات بکنے کے بعد اپنے دوست یا یوں کہیئے سنگ زرد برادر شغال ڈاکٹر مرتد کی اُس پیشگوئی کو شائع کرتے ہیں جو بوجہ جھوٹا ہو جانے کے اس کے ماتھے پر اور نیز ثناء اللہ کے ماتھے پر کلنک کا داغ بنکر ثابت ہو رہی ہے -

اس مضمون میں ہم اون گالیوں اور افتراؤں اور بہتانات کا تذکرہ کرنا پسند نہیں کرتے - جو تمام مضمون میں از سرتا پا بھرے پڑے ہیں ہاں ہم ان امور کا ضرور ذکر کریں گے جہاں صداقت برزبان جاری والا معاملہ ہے اور نیز مولوی صاحب ایک بہت بڑے جھوٹ کو کھولیں گے -

آپ لکھتے ہیں - یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے وحی الٰہی نے متنبہ کر دیا ہے کہ جلدی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہیں گے - "خس کم جہاں پاک" ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ایڈیٹر صاحب نے "خس کم جہاں پاک" کہاں سے لئے ہیں جو اپنے دوسرے کے الفاظ ثابت کرنے کی غرض سے ان ورڈز کا ماز میں ظاہر کئے ہیں - یا تو امرتسری کسی کتاب یا تحریر حضرت صاحب کا حوالہ معہ صفحہ و سطر دے ورنہ پھر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا طوق اپنی گردن میں ہمیشہ کے لئے پڑا ہوا سمجھے - اسی کے ساتھ آپکے قلم سے کچھ صداقت بھی ظاہر ہوئی ہے - چنانچہ آپ لکھتے ہیں -

مرزا ئیو! ڈاکٹر صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصول ہے - جو قرآن شریف نے ہم کو بتایا ہے کہ ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم -

اب ہمارا یہ سوال ہے کہ میاں ثناء اللہ نے قرآن شریف کا یہ معیار اپنے دوست ڈاکٹر مرتد کے لئے تو درست سمجھا - لیکن کیا آپنے حضرت صاحب کے دعوے کے متعلق بھی قرآن شریف کی اس آیت کو اپنا معیار بنایا ہے کیا اس نے کبھی یہ بھی غور کیا ہے کہ حضرت صاحب کی تمام پیشگوئیاں کیسی پوری ہوتی چلی جاتی ہیں اور آپ کے مخالفوں کا کیا انجام ہوا ہے اور اب ہو رہا ہے اور آپ کی جماعت کس طرح صداقت پر نمو قائم ہونیکی وجہ سے روز افزوں ترقی کر رہی ہے - پھر اس کے بعد آپ حضرت صاحب کے الہام مبارک مباش ایمن از بازی روزگار لکھتے ہیں - بلکہ یوں کہیئے کہ صداقت بر زبان جاری والا مضمون ہوتا ہے - کاش مولوی ثناء اللہ اسی الہام اور پھر اس پر اپنی تصدیق کو دیکھتے اور خدا کیواسطے غور کرتے کہ صادقوں کے الہام کیسے پورے ہوتے ہیں - اور پھر اون کی صداقت پر اس کے دشمنوں کی کیسی مہریں لگتی ہیں اور کا ذبوں کے شیطانی وسواس کیسے جھوٹے ہو کر ان کے لئے لعنت ثابت ہوتے ہیں - یہ مضمون میں لکھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ مجھے اپنے پرچہ میں ایک دوسری جگہ

کی قلم سے نکلا ہوا ایک عجیب جملہ نظر پڑا۔ جس سے مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ گو مخالف حضرت صاحب کے خیالات کی نزدیکسی دنیاوی خیال یا شقاوت ابدی کی وجہ سے کرین۔ لیکن دراصل اون خیالات کی سچائی سے مجبور ہو کر کبھی نہ کبھی شہادت دے ہی دیتے ہیں۔

آپ اپنی اور حنفیوں کی لڑائی کی وجہ لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "کہیں ائمہ سلف اور محدثین خصوصاً امام المحدثین بخاری کی توہین ہے۔ کہیں خاتم الشہداء حضرت مولانا اسمٰعیل شہید پر ...... گالیوں کی بوچھاڑ ہے" اس میں صرف ایک لفظ "خاتم الشہداء" قابل غور ہے۔ اور اسی کی بابت ہمارا سوال ہے کہ آپ کا یہاں کیا مطلب ہے۔ کیا اب کوئی شہید نہ ہوگا اور شہادت اسی طرح مولوی صاحب ممدوح پر ختم ہو گی جس طرح آپ کے خیال کے موافق حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا اختتام سمجھتے ہیں اگر آپ کا یہ مطلب نہیں ہے تو مولویصاحب ۱۵ یوم کے اندر جواب دیوین۔ میرا یہ اعتقاد ہے کہ اس کا جواب دینا مولوی کا نذ کے لئے موت احمر ثابت ہوگا۔ مولوی صاحب اگر آپ کا قرآن شریف پر ایمان ہے۔ اگر آپ روز جزا کو حق سمجھتے ہیں تو آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ آپ ان سطور کو...... ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور ذرا سونے کے قبل غور کریں کہ اب تک آپنے کیا کیا اور کیا نتیجہ پایا۔ اور اب کیا پا سکتے ہیں۔ سنو! اور یاد رکھو کہ بائیبل کی پیشگوئی کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہ عمارت کے کونے کا پتھر ہو گیا۔ بہت صحیح ہے اور سلسلہ کی بہت کچھ صداقت آپ پر کھل گئی ہوگی اور بہت کچھ اب کھلتی جائے گی یہ ضرور ہے کہ سلسلہ کی مخالفت کی وجہ سے آپ کا اخبار ضرور چمک گیا ہوگا۔ لیکن یہ دنیا چند روزہ اور تمہر حق قریب ہے۔

تو مشو مغرور از خصم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

راقم خادم جماعت احمدیہ محمد عثمان احمدی
مقام للت پور - ۱۴ جون

رسید زر

(از یکم اپریل تا اخیر اپریل)

منشی محمد اسلام صاحب ۲۱۷۴ للعہ
فیروز الدین صاحب ۲۲۳۰ ۶
ڈاکٹر سید عالم شاہ صاحب ۲۲۸۴ ۶ ۸ر
سید احمد حسین صاحب ۲۳۹ بقایا للعہ ۸ر
ملک محمد دین صاحب افسر اہنار ۲۱۰۷ للعہ
محمد علی صاحب کوہاٹ ۸۴۰ ۸ر
سیٹھ کریم بخش صاحب ۴۹۰ بقایا ۶
میاں عبدالعزیز صاحب ۱۹۶۸ ۶
منشی غلام محمد صاحب ۲۲۶۶ للعہ
حافظ احمد دین صاحب ۱۹۶ ۶
بابو عبدالمجید صاحب ۹۹۶ سے ر
فیض الرحمان صاحب ۱۸۱۱ ۶
حافظ غلام رسول صاحب ۱۴۵ للعہ
میاں جلال الدین صاحب ۱۲۱۱ للعہ
منشی غلام نبی صاحب مدرس ۲۲۴۱ ۶ ۴ر
میاں خدا بخش صاحب ۱۸۵۷ عہ ر
حکیم شاہ نواز صاحب نمبر ۲۱۰ للعہ
میاں غلام حلیم صاحب ۹۴۹ ۶ ۸ر
نور الحسن صاحب ۷۰۸ للعہ
منشی طفیل احمد صاحب ۱۹۰ ۶ ۸ر
منشی امام الدین صاحب ۸۳۰ للعہ
میاں پیرانڈتا صاحب ۱۰۹۱ ۶
منشی محمد اشفاق صاحب ۹۵۷ ۶
منشی احمد الدین صاحب ۱۴ بقایا صہ
شیخ فضل کریم صاحب ۷۴۵ للعہ
میاں نور محمد صاحب ۲۲۸۲ ۶
مفتی گلزار محمد صاحب ۳۸۱ ۸ر
میاں سلطان بخش صاحب ۲۲۰۹ ۶ ۵ر
مرزا سلطان احمد صاحب قصورہ ۹۸ ۶ ۱۲ر
منظور عالم نسیم احمد صاحب ۱۹۹۴ صہ
میاں عمر الدین صاحب ۸۳۶ ۶
بابو نظام الدین صاحب ۱۸۴ ۸ر
میاں غلام نبی صاحب ۳۷۷ ۶
نظام الدین صاحب ۲۱۱۴ ۶ ۴ر

منشی غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ ۶
محمد عیسیٰ و محمد یعقوب و دیگران ۷۰۴ ۸ر
عمر الدین و امیر الدین خیاط ۴۹۶ للعہ
شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ ۶
میاں شیخ حسن صاحب ۴۵۴ ۶
شیخ موسیٰ صاحب ۱۲۰۷ ۶
منشی محمد دین پٹواری ۹۹۴ ۶
چودہری فتح محمد خان ۲۳۰۴ للعہ
منشی عمر الدین صاحب ۲۱۱۸ ۶ ۸ر
بابو محمد اکبر ڈیرہ غازیخان ۶۱۷ ۶
میاں مدد علی صاحب ۱۱۴۰ للعہ
منشی کریم اللہ صاحب ۱۱۷۴ سے ر
میاں فقیر محمد صاحب ۳۰۵ ۶ ۸ر
نصر الدین صاحب ۱۱۸۳ ۶ ۸ر
ڈاکٹر محمد دین صاحب ۱۰۸۴ للعہ
امام الدین صاحب ۹۷۹ للعہ
احمد علی صاحب ۱۱۲۶ للعہ
ڈاکٹر عزیز الدین صاحب ۱۰۱۴ ۶
چودہری محمد صفی جان رئیس ۲۲۵۷ ۶ ۸ر
خان عبدالکریم صاحب ۲۳۰۲ للعہ
میاں مراد علی صاحب ۱۰۵۵ ۶
حکیم قربان حسین صاحب ۱۷۴ ۶
احمد شیر خان صاحب ۳۷۴ ۶
منشی احمد خان صاحب ۲۲۷۹ للعہ
میراں شاہ صاحب ۲۳۰۳ ۶ ۴ر
محمد حیات صاحب ۲۶۴ ۶
بابو فخر الدین صاحب ۶۲ للعہ
ڈاکٹر عبداللہ صاحب للعہ
میاں محمد علی صاحب ۱۹۴۱ ۶ ۸ر
مولوی الزار حسین خان صاحب ۷۳۶ ۶
قاضی نظیر حسین صاحب ۱۱۵ للعہ
محمد شفیع و فضل الٰہی صاحب ۱۳۰۰ ۶
عبدالرزاق صاحب ۱۴۱۸ للعہ
مولوی عبداللہ صاحب ۹۳۶ ۶
عطا محمد صاحب لاہور ۱۹۴۵ ۶
محمد علی خان صاحب شاہ جہانپور ۱۰۴ ۶ ۸ر
محمد نمبردار رکھ کھوہ وا ۱۱ ۲۱

سید محمد شاہ نواز صاحب ۱۵۶۶ ۶
امیر الدین صاحب ۱۶۰۵ ۶
غلام احمد خان صاحب ۱۴۷۱ ۶
شیخ عبدالعزیز صاحب ۱۷۱۳ ۶
میاں عبدالرحمان صاحب ۲۳۰۸ للعہ
چودہری محمد اسمٰعیل صاحب ۱۲۶۶ ۶
منشی عزیز الدین صاحب ۱۶۵۷ ۶
سید نادر علی شاہ صاحب ۱۶۵۰ ۶
ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۱۳۳ للعہ
احمد الدین صاحب ۱۵۴ ۶ ۴ر
منشی عمر حیات صاحب ۱۸۵۲ ۶ ۸ر
محمد بخش صاحب آسٹریلیا ۲۰۴۷ صمہ
حکیم محمد عمر خان صاحب ۱۲۴۱ ۶
غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ ۶
نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ ۶ ۸ر
میاں الٰہ بخش صاحب ۱۲۵۹ ۶
ڈاکٹر نعمت خان صاحب ۱۲۸۷ ۶
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۴ للعہ
حکیم محمد یسین صاحب ۳۵۵ ۶
حافظ حسین صاحب دموہ ۲۳۰۶۵ ۶
کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ ۶
شیخ غازی الدین صاحب ۸۴۸ للعہ
منشی نثار احمد صاحب ۲۲۷۱ ۶ ۴ر
چودہری محمد علی صاحب ۴۰۴ ۶
دولت خان صاحب ۱۶۹۴ ۶
چودہری حسین بخش صاحب ۲۳۵ للعہ
شفیق الدین صاحب ۷۵۱ للعہ
بابو فقیر علی صاحب ۱۹۲۳ ۶
سید جلال صاحب بریرہ ۷۲۵ صمہ
عبدالحمید صاحب ۱۸۲۵ ۶
منشی عبدالحکیم صاحب ۹۸ بقایا ۶
منشی عبدالرحمان صاحب ۹۷ ۱۴ ۶
شادی نمبردار صاحب ۱۲۱۳ ۸ر
فرزند علی صاحب ۱۸۵۷ ۸ر
دیا ولد کوڑا سرہانہ کلاں ۶ ۸ر
غلام صفدر [illegible] ۶

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آل عمران

پارہ چہارم

(مورخہ ۴ مئی ۱۹۰۹ع بقیہ رکوع ۴)

منافقوں کے علاوہ ایک طرف یہود بنو قینقاع - بنو نضیر - بنو قریظہ - دوسری طرف پادری جن کا لارڈ بشپ ابو عامر ہرقل سے تعلقات رکھتا تھا - اس طرح پر اس سلطنت کا ہمسایہ تھا - پھر مدینہ کے مشرک اوس و خزرج تھے - پھر یہان تک ہی بس نہیں بلکہ ... ایسے تجارت پیشہ ... سے ادہر ادہر گھستے اور ریشہ دوانیان کرتے پھرتے تھے - اور قوموں کو اکساتے پھرتے پھر ایران کے بادشاہون سے ان کی سازباز تھی ان کو حضرت نبی کریم کی جماعت پر برانگیختہ کرتے رہتے چونکہ دشمنوں کا یہان تک زور تھا - اسیواسطے بلغ ما انزل الیک من ربک واللہ یعصمک من الناس ... ہوا - ... تمہارا اللہ تعالیٰ تیرا حافظ ہے -

بہرحال ان حالات میں ... دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنا چاہا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ... نے رویا دیکھی ہے اس سے خدشہ معلوم ہوتا ہے پس باہر نکل کر نہیں لڑنا چاہیے - ... تیز طبیعت صحابہ نے عرض کیا نہیں حضور باہر ہی چلنا چاہیئے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کا جوش دیکھا تو فرمایا ... - آپنے دو زرہیں پہن لیں - صحابہ یہ دیکھ کر ڈرے اور سمجھ لیا کہ امر بہت خطرناک معلوم ہوتا ہے پھر عرض کیا کہ حضور اندر ہی لڑینگے آپنے فرمایا نبی جب کسی چیز کی تیاری کر لیتا ہے تو رک نہیں سکتا - اب اس موقعہ کا ذکر ہے -

تبوّئ المؤمنین مقاعد للقتال - تو بٹھاتا تھا - مومنوں کو جگہ بجگہ جہاں انہیں کھڑے ہو کر لڑنا چاہیئے اس سے ایک سبق تمہارے لئے نکلتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ - مناظرہ - مباحثہ بیشک کرو - مگر اپنے امام کی منشاء کی ماتحت - کیونکہ یہ ترتیب جس کا انجام فتح و ظفر ہو اللہ کے بندے ہی جانتے ہیں -

اذ ھمت طائفتٰن - یہ گروہ بنو سلمہ اور بنو حارثہ تھے - خدا نے پردہ پوشی کی انہوں نے خود ہی اپنے نام بتائے کسی نے کہا - تعجب ہے کہ الزام کے نیچے آنا کیوں ظاہر کرتے ہو کہنے لگے - واللہ ولیھما کی خوشخبری خوش نہیں رہنے دیتی مومن انسان کبھی کبھی کمزور ہو جاتا ہے - یہ جنگ کا موقعہ پھر شہوت کا مقابلہ غیظ و غضب کا مقابلہ - بزدلی کا مقابلہ - یہ ایسی باتیں ہیں کہ بڑے ابتلاء کا مقام ہیں -

اب نظیر دیتا ہے کہ بدر میں جب تم تھوڑے اور بیمقدور تھے عمائد مکہ پر فتحیاب ہو چکے پس تم اللہ کو اپنا سپر بناؤ وہ تمہیں ہلاکت سے محفوظ رکھیگا -

ثلٰثۃ اٰلاف من الملائکۃ - ہندوستان میں سید صاحب اور مصر میں مفتی عبدہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے ...... جنہوں نے ملائکہ سے انکار کیا ہے یہ اندر دلی نادان دوست ہیں - حالانکہ ملائکہ کا اعتقاد ...... تمام انبیاء کی تعلیم کی جزو ہے اور نبوت کی سیڑھیوں میں پہلی سیڑھی تو یہی ملائکہ پر ایمان ہے میں اس کے متعلق پہلے مفصل سنا چکا ہوں -

مسومین - ان کو نشان لگا ہوا ہے -

بخمسۃ اٰلاف من الملائکۃ - جوں جوں انسان کا قرب اللہ سے بڑھتا ہے توں توں ملائکہ سے زیادہ تعلق پیدا ہوتا ہے اس لئے صبر و تقویٰ سے کام لینے پر جائے تین ہزار کے پانچ ہزار فرمایا -

مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۹ع

(رکوع نمبر ۵)

تھوڑی سی ... باتوں کا امتحان کیا جاتا ہے - اس زمانہ میں تو یہ مسئلہ صاف ہے کیونکہ ہر ایک کے لئے امتحان لیا جاتا ہے امتحان کے معنے ہیں کسی کی ذہنیت کو جانچ لینا اور اس کا پہ لگا لینا - ایک جگہ فرمایا ہے - اولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوٰی - پھر ایک امتحان کا ذکر بقرہ میں کیا ہے ان اللہ مبتلیکم بنھر -

ایسا ہی یہاں تمہارے لئے ایک امتحان ہے کہ سود لینا چھوڑ دو کیونکہ ... بیاج خور مال میں وسعت حوصلہ سے کام نہیں لے سکتا اور جو مال خدا کی راہ میں نہیں چھوڑ سکتا وہ جان کیوں کر دیگا پس یہاں فرمایا کہ اول تو تم سود کو چھوڑ دو -

ربٰوا کے لفظ پر بعض لوگوں نے بحث کی ہے کہتے ہیں کہ ربٰوا کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں کئے ان نادانوں سے کوئی پوچھے کہ کیا قرآن کے لفظ لفظ کے معنے حدیثوں میں آئے ہیں جب خدا تعالیٰ ایک چیز کو حرام فرماتا ہے اور اسکی خلاف ورزی کو خدا سے جنگ قرار دیتا ہے تو کیا وہ ایسا لفظ تھا جس کے معنے لغت عرب سے واضح نہ ہوتے ہوں نقدی کے اوپر میعاد معینہ کے لحاظ سے زیادہ لینا سود کہلاتا ہے -

ہاں بعض باریک باتیں بھی ہیں جو عام فہم نہیں ہیں - مگر تاہم کوئی ایسی مشکل بات نہیں - بعض نابکار لوگ کہتے ہیں - کہ سود کے بغیر کام نہیں چل سکتا حالانکہ بارہ سو برس (بارہ سو برس میں اس لئے کہا کہ تیرھویں صدی میں مسلمانوں

نے سود لینا شروع کردیا) کا تجربہ بتاتا ہے کہ بغیر سود کے سب کام چل سکتے ہیں میں اس بات کا گواہ موجود ہوں کہ بغیر ربوا کے لینے اور دینے کے انسان تمام کام کر سکتا ہے۔

میں نے ہی ملازمت کی۔ کاشتکاری ہی کی۔ تجارت ہی کی۔ لاکھ لاکھ روپے کی تجارت کی۔ مگر مجھے کبھی سود کی ضرورت نہیں پڑی۔ ایسے ایسے وقت ہی مجھ پر گذرے ہیں کہ رات کو کہانے کے لئے سامان نہیں۔ مگر پھر بھی میرے مولیٰ نے میری دستگیری کی۔

اضعافاً مضاعفہ۔ اس کے ترجمے کے لئے میں نے بہت غور کیا "بڑھ بڑھ کر" سے زیادہ کوئی لفظ اس مفہوم کو ادا کرنے والا نہیں یہ معنے کرنے کہ ایک کے سات سو پھر سات سو کا دگنا جو دو سو ایک روپیہ پر بیاج لینا منع ہے بہت ہی حماقت ہے ایک سود کی قسم بھی ہے جو لینا پڑتا ہے مثلاً ملازموں کی تنخواہ سے کچھ حصہ کاٹا جاتا ہے یا بینک کا سود ہے اُسے میرے خیال میں مال غنیمت سمجھنا چاہئیے اور اسے کسی نیک کام میں لگا دینا چاہئیے۔

اعدت۔ امام ابوحنیفہ ایک عظیم الشان امام گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں اخوف آیت عندی فی القرآن۔ اس لئے کہ جہنم تو بے ایمانوں کے لئے ہے پس یہ مومنوں کا خطر کیوں ہو۔

وسارعوا الی مغفرۃ۔ اللہ کی رسول کی اطاعت کرو اگر کوئی غلطی ہو جاوے تو بخشش مانگو۔

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ ایک تو یہ بات ہے کہ غیظ و غضب پی جائے پھر اس سے بڑھ کر ایک اور درجہ ہے کہ نہ صرف اپنے جذبات کو روکے بلکہ معاف ہی کر دے۔ حضرت عائشہ کے معاملہ میں حضرت ابوبکر اپنے ایک بہائی پر ناراض ہو گئے۔ اور ان کا وظیفہ بند کر دیا۔ خدا نے فرمایا۔ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم۔

فاحشۃ۔ ایسی بدی جسے کھلم کھلا لوگ بُرا سمجھیں۔

لاتھنوا۔ نفس کے مقابلہ میں اور دشمن کے مقابلہ میں سستی اختیار نہیں کرنا چاہئیے۔

مورخہ ۷۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۶)

جنگ احد میں نبی کریمؐ ایک گھمسان میں تھے کسی نے یہ غلط خبر اڑادی کہ نبی کریمؐ قتل ہو گئے اتنے بڑے عظیم الشان شخص کے قتل کی خبر عین معرکہ جنگ میں ہوش اڑا دینے والی ہونی ہی تھی بعض تو حیران رہ گئے بعض جان توڑ کر لڑے بعض نے ہمت ہاردی۔ اللہ جلشانہ ان کو فرماتا ہے۔ آخر محمدؐ رسول اللہ۔ رسول ہی ہیں اگلے رسول بھی مر چکے۔ گو یہ مسلمہ بات ہے کہ نبی گھمسان میں نہیں مارا جاتا۔ مگر فرض کرلو کہ وہ فوت ہو گئے یا مارے گئے تو کیا وہ دین جو تم نے قبول کیا وہ چھوڑ دوگے اور پھر اس بت پرستی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔

کاین من نبی۔ یعنی کس قدر نبی ہیں بہت ہیں۔

وما استکانوا۔ استکان میں بحث ہے بعض اسے کون سے کہتے ہیں۔ میرا بہی یہی اعتقاد ہے بعض سکون سے۔ مگر اس صورت میں استکن بنیگا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ ایک حالت سے دوسری حالت میں نہیں ہوئے

ربی۔ امام۔ نیک لوگ۔ جماعت۔

مورخہ ۸۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

انسان میں دو طرح کی طاقتیں ہیں ایک وہ جو اس کے دخل و تصرف کے نیچے ہیں ایک وہ جن پر اس کا کچھ تصرف نہیں۔ نیکی کی راہ انسان دکھ مصیبت کسی بزرگ کے کلمہ یا الہام سے سمجھ لیتا ہے۔ نیکی سے روکنے کے اسباب بھی ہیں جنمیں نفس۔ شیطان۔ معاذ ان حق شامل ہیں۔

ان تطیعوا الذین کفروا۔ تمام وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا نفس سے لیکر خدا کے کھلے منکروں تک۔ اگر ان کا کہا مانو گے یا ان کی ترغیب سے آگے دب جاؤ گے تو چونکہ انسان ایک حد تک ٹھیرتا نہیں اس لئے نتیجہ کیا ہو گا۔ یہی کہ ایمان سے تم بُعد میں پڑ جاؤ گے

بل اللہ مولٰکم وھو خیر الناصرین۔ اگر مولیٰ سے تعلق رکھو گے تو وہ دشمنوں کے مقابلہ میں تمہیں نصرت بخشے گا چاہئیے کیا؟ یہ کہ کفار کے سامنے ایسے ہو کہ تمہارا رُعب ان پر پڑ جائے اور جیسے جونک پتھر پر کچھ اثر نہیں کرسکتی اسی طرح کفار کا تم پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی یہی تفسیر ہے۔

اذ افشلتم۔ احد کی پہاڑی میں جہاں جنگ تھی۔ احد کے مشرق کی طرف کفار تھے۔ ایک درہ تھا پہاڑی پر۔ آپ (نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم) نے ۵۰ آدمی مقرر کئے کہ فتح ہو یا شکست ہو تم لوگوں نے یہاں سے بغیر میرے حکم کے نہیں ہٹنا۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی یہ سمجھے کہ اب کیا ضرورت ہے وہاں سے نکل آئے

فشلتم۔ پھسل گئے۔

تنازعتم۔ افسر نے کہا کہ ٹھہرو۔ دوسروں نے کہا اب کیا ضرورت ہے بس یہ جھگڑا تھا۔

والقد عفا عنکم۔ قریب تھا کہ خمیازہ اُٹھاتے۔ مگر ہم نے درگذر کی۔

غماً بغم۔ بڑا غم۔ دوم یہ کہ ایک غم کے بدلے جو تمہاری نافرمانی نے رسول کو پہونچایا۔ تم کو بھی پھر غم ہوا۔ تکلیف اٹھائی شکست کھائی۔

لکیلا تحزنوا۔ یہ سب کچھ ہمیں بتایا گیا اتنے میں ہی خیر گذری۔ تاکہ تم غم نہ کرو۔

مورخہ ۹۔ مئی ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۷ و رکوع ۸)

لوکان لنا من الامر شیٔ۔ اگر ہوتا ہمیں حکومت سے کچھ حصہ

ماقتلنا ھھنا۔ یہ تمنا قابل غور ہے۔ جو قتل ہو چکے ہیں وہ تو بول نہیں

سکتے یہ دہی بات ہے جو مین پہلے ہی بتا چکا ہون کہ ضمیرین متکلم کی ہون یا غائب کی یا مخاطب کی۔ اپنے مثل کے معنے بھی رکھتی ہین۔ جیسے اذ قلتم یا موسیٰ لن نصبر علے طعام واحد۔ مین مخاطب وہ نہین جنھون نے کہا کہ موسیٰ ہم ایک کھانے پر صبر نہین کر سکتے۔

ولیبتلی۔ "تا ظاہر کرے" قرآن مین ایک جگہ ابتلا کا محاورہ ہے۔ جہان فرمایا۔ یوم تبلی السرائر۔

لیمحص۔ خالص کر کے دکھا دے۔

ببعض ما کسبوا۔ یہ عجیب مسئلہ ہے کہ نیکی کی توفیق نہین ملتی۔ نماز مین لذت نہین آتی۔ مصیبت پر مصیبت پڑتی رہتی ہے۔

انسان پہلے خود ایک بدی کرتا ہے پھر اس بدی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان اس شخص کے ساتھ دوستی پیدا کرتا ہے بس یہ تعلق شیطان ببعض اکسبوا کا ثمرہ ہے۔ قرآن نے اس مسئلہ کو کئی رنگون مین بیان کیا ہے۔ شیطان تبھی کے پھسلانے کی اس وقت کوشش کرتا ہے۔ جب وہ پہلے کسی بدی کا ارتکاب کرے چنانچہ فرمایا۔ فلما زاغوا۔ ازاغ اللہ قلوبھم۔ دوسری آیت۔ واما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجسا علی رجسھم۔ ہمنے بعض شخصون کو دیکھا ہے کہ ایک وقت تھوڑے سے ... کا کام بھی کئی پردون مین چھپ کر کیا ہے۔ پھر یہان تک بڑھے مین کہ مین سر ... اور بدون کے ساتھ شطرنج کھیلتے دکھائی دینے مین باشتم پرسوار۔ ایک شخص اس ... مین پڑ گیا۔ اس کی ہدایت کا موجب یہ آیت ہوئی۔ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔ برق کی طرح اس کے دل مین اثر کر گئی اور سب منہیات کو چھوڑ دیا۔ انسان جب بدی کرتا ہے اور اس سے باز نہین آتا تو پھر ... کی نظر مین بدی ہی نہین رہتی۔ ایک شخص ... شریعت ... کو ... ام ہوا کہ اور ... سے اس کا ایک دوست آیا اور کہا کہ فلان نے مقدمہ دائر کر دیا ... کہ تم بھی ایک دعوے دائر کر دو۔ ہم گواہون کا انتظام خود کر لین گے ... گواہ مہیا کر لین گے۔ میں نے دیکھا ہے کئی آدمی بے وجہ جھوٹ بولتے ہین اس جھوٹ بولنے سے نہ انکی عزت کو کچھ فائدہ پہونچتا ہے نہ مال مین زیادتی ہوتی ہے۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔

ما ماتوا وما قتلوا۔ یہ کہنا حقیقت مین بڑی بھاری غلطی ہے کہ فلان جگہ نہ جاتے تو یون نہ ہوتا۔

لیجعل اللہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسد ... دے۔

وشاورھم فی الامر۔ بڑے بڑے ذی وجاہت اور فہیم لوگون سے بھی کبھی غلطی ہو جاتی ہے۔ تو ان سے ... نہین چاہیے بلکہ بدستور انہین مشورہ مین شامل رکھنا چاہیے

ما کان لنبی ان یغل۔ یہ جو تم نے پہاڑی کو چھوڑا۔ تو کیا تم کو نبی پر اعتبار نہ تھا کہ وہ تمہارے حصہ کی حفاظت نہ کرین گے۔

ھم درجٰت۔ وہ انبیاء بڑے درجہ والے ہین

یزکیھم۔ اپنی توجہ سے مزکی بنائیگا۔

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء

(رکوع ۸ رکوع ۹)

بہت سے لوگ ہین کہ انہین دنیا کے کامون مین بہت تکلیف پہونچتی رہتی ہے مگر اس کام کو چھوڑ نہین دیتے لیکن اگر دین مین کچھ تکلیف پہونچے تو بہت جلدی بیدلی ظاہر کرتے ہین۔

مین ایک بزرگ سے پڑہتا تھا جو ہمیشہ سے سفر مین رہتے جب وہ کہین جاتے مجھے بھی ساتھ جانا پڑتا۔ ایک دفعہ کسی شخص کی بھینس چرائے گئے چورون کا پتہ لگ گیا۔ ہمارے استاد کو سفارش کے لئے وہ لوگ جن کا نقصان ہوا تھا لے گئے وہان جا کر انہون نے بہت کچھ کہا۔ مگر چور یہی کہتے کہ بدلے کی دینی ہے اصل نہین دیتے اور وہ گاؤن ایسا تھا کہ اس مین سب مال چوری ہی کا تھا۔ ہمارے دوست ایک اور طالب علم تھے جو اولاد مین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے ... تھے انہون نے کہا ہم خود کچھ انتظام کرتے ہین یہ لوگ مولویون کی بات نہین مانتے تم میرے ساتھ چلو۔ وہان جا کر تم نے کہنا آج ... کل۔

چنانچہ ہم گئے اور ایسا ہی کیا ایک نوجوان نے حیرت سے پوچھا کہ کیا بات ہے، میرے دوست نے کہا یہ قریشی ہین اور پہلے مین تمہارے گھر اذان دینے اس نے کہا خدا کے لئے ذرا ٹھہر جاؤ اور وہ ڈرتا ہوا گھر گیا کہ غضب ہو گیا ستم ہو گیا۔ چنانچہ وہ لوگ ہمارے استاد کے پاس گئے اور کہا کہ ہم بھینس دے دیتے ہین خدا کے لئے ہمارے گھر اذان نہ دینا۔ آخر انہون نے بتایا کہ ان لوگون کا خیال ہے۔ کہ قریشیون نے جس گھر مین اذان دی تو وہ ایسی ویران ہو گی کہ نہ اس مین کوئی بھینس باندھی جا سکتی ہے تو گائے بس یہ اذان دے کر ہمارے گھر کو بھی مسجد یعنے ویران بنا دینگے۔ بس وہ ڈر کے مارے بھینس دے آئے۔

مین نے دیکھا ہے کہ پیر خود ہی لوگون کو دھوکہ دیتے ہین کسی پر ناراض ہون اور اتفاق سے کوئی حادثہ پیش آجائے تو اپنی طرف منسوب کرتے ہین۔ مگر انبیاء ایسے نہین ہوتے وہ توحید کا جوش رکھتے ہین اس لئے ہر نیک بات اللہ کی طرف منسوب کرتے ہین اور بتاتے ہین کہ دکھ اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہین۔

ہو من عند انفسکم کی تفسیر ہے۔ اسمین بتایا ہے۔ کہ مصیبت تمہاری نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو سزا ملتی ہے قرآن پڑھے سید و قریش کے گھر سے نکلا۔ لوگ اب اس ... کا ... نکل ہی گیا) اور یہی لوگ اب قرآن سے جاہل ہو جاتے ہین حالانکہ ان کی بڑائی کی وجہ یہی تھی کہ وہ قرآن شریف جانتے تھے

لوگون نے قرآن شریف سے دین و دنیا کے فائدے اٹھائے ہین ۔ مگر پھر تو نیتون مین فتور آ گیا ۔ ایک محلہ مین بہت سے حافظ رہتے تھے والد صاحب نے کہا ۔ کہ بتاؤ ہو کہ یہ کیون اتنے حافظ ہین ۔ مین نے کہا فرمائیے ۔ کہا یہ لوگ کابل کی طرف تجارت کرتے ہین اور وہان حفاظ قرآن کے لئے محصول تجارت معاف ہے پس یہ حافظ بن جاتے ہین ۔ ایک اور حافظ قرآن شریف یاد کر رہے تھے ۔ ہم نے پوچھا ۔ آپ قرآن کیون یاد کرتے ہین کہا کہ قرآن شریف یاد کر کے کلکتہ جاؤن تو دو سو روپیہ لاؤن سندھ جاؤن تو ایک سو روپیہ ۔

یہ تو پڑھنے والون کا حال ہے اور جن کو پڑھانا چاہئے اور نہین پڑھتے ان کا حال سنو ۔ کہ ایک بڑے آدمی سے مین نے کہا آپ پڑھتے کیون نہین تو وہ بڑے جوش مین آ کر کہنے لگا کیون ہم کوئی بندر ہین ۔ سیکھتے تو بندر ہین ۔ شیر نہین سیکھتے تب کہا کہ اگر آپ اجازت دین ۔ تو مین بھی ایک مثال پیش کرون ۔ باز تو سیکھتے ہین مگر کوّے نہین سیکھتے ۔ یہ سن کر خاموش ہو گیا ۔

ایسا فرقہ بھی ہے جو اپنے نیک اور بد کام خدا سے منسوب کرتا ہے اقتبسہ کے مسئلے کے سمجھنے مین غلطی کھائی ہے ۔

میری والدہ اعوان قوم سے تھی بڑی فہمیدہ عورت تھی وہ ہمیشہ ایک مثال دیا کرتی تھی جو آک کہالے ہے انگا سے گلدگا ۔ یعنے جیسا کریگا ویسا پائیگا ۔ القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالی کے معنے بتایا کرتی کہ ہر نیک و بد عالم کا اندازہ خدا کی طرف سے ہو چکا ہے جیسا کرین ویسا نتیجہ پائین ۔ تقدرہ تقدیرا ۔

التقی الجمعن ۔ احد کی جنگ مین ۔

یستبشرون ۔ وہ اس بشارت سے منتظر ہین کہ ہمارے خلف بادشاہ ہونگے اور پھر ان پر نہ خوف رہیگا نہ ان پر کوئی حزن طاری ہوگا بلکہ مظفر و منصور ہونگے ۔

ان الناس قد جمعوا لکم ۔ سپہ سالار نے احد کہا تھا کہ آئندہ سال ہم تم سے لڑائی کرین گے پھر انہون نے کچھ آدمی بھیجے تا دشمن کو ڈرائین ۔ مگر مسلمانون نے سن کر کچھ پرواہ نہ کی ۔

بدر مین دشمن نہ آیا اور مسلمان تجارت کر کے مال حاصل کر کے لوٹے ۔

ذلکم الشیطن ۔ وہ خبر اڑانا نیوالا شیطان تھا ۔

یخوف اولیاءہٗ اس کا اثر اسی کے دوستون پر پڑتا ہے ۔

مورخہ ۱۷ ۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۰)

ہر مومن کے کچھ دشمن بھی ہوتے ہین ۔ مومن کا دل صاف ہوتا ہے اس کے دل مین کپٹ نہین ہوتی ۔ نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دشمن مدینہ کی اطراف مین آپکے دشمنون کو اکساتے رہتے ۔ فرمایا کہ جلد بازی نہ کرین وہ لوگ ..... ہم ان کو عذاب عظیم دین گے ۔ تیرے منکر گمان نہ کرین کہ ان کو جو مہلت دی گئی ہے وہ ان کے لئے مفید ہے ۔ مہلت سے بعض لوگ بدی مین اور ترقی کرتے ہین ۔ یہان بھی بعض لوگ منافقانہ طرز اختیار کئے ہوئے ہین جس سے بھلے آدمی کی سی باتین کرنے لگے ۔ ہم کو ایسے لوگون کی خبر ہو جاتی ہے ایسے منافق لوگ انجام کار ذلیل ہوا کرتے ہین ۔ .... یہ مال جمع کر کے بخل کرتے ہین .... اللہ تمہارے کامون کو جانتا ہے ۔ بعض لوگ بہت سے جنون کی تحریکین سن کر یہ کہہ دیتے ہین کہ ان کا اگر خدا سے تعلق ہوتا تو یہ مانگتے ہی کیون ۔

سنکتب ۔ کے معنے محفوظ ہین ۔ ہندون مین ایک قربانی ہوتی تھی جسمین آدمی کو جلاتے تھے ۔ جانور کو جلاتے ہین ۔ اب اسکی بجائے گھی شکر چاول وغیرہ چیزین جلاتے ہین .... دنیا کا بڑا حصہ لوگون نے دھوکہ مین ضائع کیا ۔ خدا تعالی تم کو فہم عطا کرے ۔ اور جھوٹ ۔ غرور تکبر سے بچائے محبتین پیدا کرے مسلمان بڑی فضولیان کرتے ہین اپنی طاقتون سے بڑھ کر کام نہ کرو ۔

مورخہ ۱۷ ۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱)

فرشتون پر ایمان بہت ضروری ہے ۔ ایک فرشتہ کی تحریک کو انسان مانتا ہے تو پھر اور ملائکہ سے اس کا تعلق ہوتا ہے ۔

جب انسان ملائکہ کی اطاعت کے نیچے آتا ہے تو اس کا نشان یہ ہے ۔ کہ

ان اکثرکم فاسقون ۔ کا شان نزول بنتا ہے ۔

میرا تجربہ کیا ہے کہ جو لوگ فسق اختیار کرتے ہین ان کی سمجھ مین پاک باتین آتی ہی نہین ۔ چنانچہ مردار خوار ۔ خنزیر خوار ۔ ما اھل بہ لغیر اللہ الیٰ تمام قومون کا یہی حال ہے ۔

مسلمان ۔ مردار ۔ سور نہین کھاتے ۔ پھر بھی ان مین مجرم ہوتے ہین ۔ اسکی وجہ اکل بالباطل ۔ جس سے نیکی کی توفیق نہین ملتی ۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت خدا کو یاد رکھے اور دعا مین لگا رہے ۔ جیسا کہ اس رکوع مین الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا اور ربنا اننا سمعنا سے ظاہر ہے ۔

کفر عنا سیاتنا ۔ یہ جب ہوگا کہ گناہ گناہ کی حد تک نہ پہنچے ۔

انی لا اضیع عمل عامل ۔ یہ وہ عامل مراد نہین جو تعویذ دھاگہ کرتے ہین ۔

اصبروا و صابروا ۔ صبر کرو بھی اور سکھاؤ بھی ۔

یہان سورۃ آل عمران کے نوٹ ختم ہوئے ۔

(الحمد للہ)

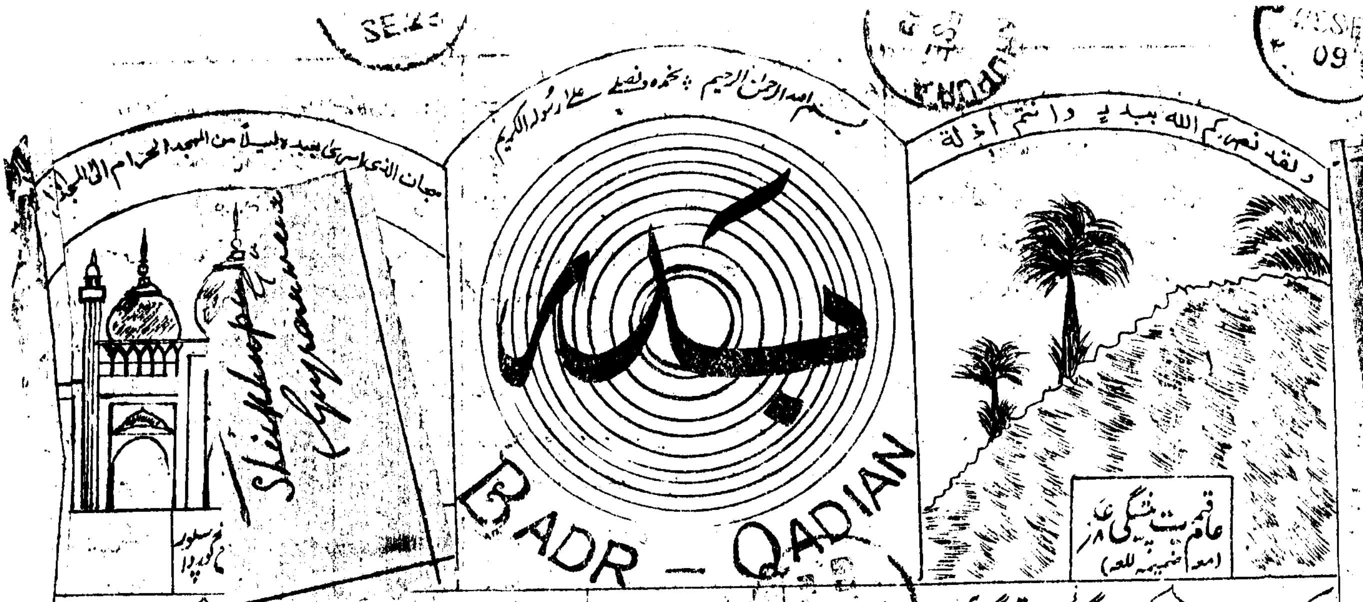

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

(جلد ۸) — معہ ضمیمہ ورق الشریف للعہ

مورخہ ۷ رمضان ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ اسوج ۱۹۶۶

پیشگی قیمت (للعہ) — (نمبر ۴۸)

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیامِ صادق

"مخدومی مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ چند روز کے لئے گئے تھے وہاں سے انہیں ڈیرہ غازیخان جانا پڑا چونکہ آپکے دل میں تبلیغ کا ایک جوش ہے اور لوگوں کا اصرار مزید برآں اس لئے آپ مظفرگڑھ بہاولپور سے ہوتے ہوئے حیدرآباد سندھ جاتے ہیں۔ سندھ وہی سرزمین ہے جہاں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں نے توحید کا جھنڈا گاڑا تھا۔ پس ضرور تھا کہ بروز محمدؐ کے متبعین میں سے بھی کوئی صادق وہاں جاکر اس سنت نبوی کو پورا کرے۔"

برادر اکمل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز جہاز پر سوار ہوکر۔ جہاز کے لفظ سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں کراچی یا بمبئی کے بندرگاہ پر پہونچگیا ہوں بلکہ ڈیرہ غازی خان کے شہر اور ریل کے اسٹیشن کے درمیان دریائے سندھ کی چوڑائی اور گہرائی اور کثرت آمدورفت کے سبب ضروری ہوا کہ یہاں ایک دخانی کشتی چلائی جائے اور اسی کو یہاں جہاز کہتے ہیں اور وہ ہے بھی ایک چھوٹا سا جہاز۔ غرض اس جہاز کے راستہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ بخیریت ڈیرہ غازی خان پہونچگیا ہوں یہاں کے احباب کی تجویز کے مطابق آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ ایک پبلک لکچر ہوگا۔ راستہ میں لیہ کے اسٹیشن پر برادر سردار امام بخش صاحب قیصرانی چند دیگر احمدی احباب کے ساتھ عاجز کی ملاقات کیواسطے [illegible] تھے خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

ملکوال کے اسٹیشن پر شیخ عطاء اللہ صاحب اور بابو قاسم علی صاحب سے ملاقات ہوئی بابو صاحب ایک نو احمدی ہیں۔ مگر محبت واخلاص میں اور تقوے میں انہوں نے بہت تیزی کے ساتھ ترقی کی ہے اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرماوے۔ فرماتے تھے کہ میرے سینہ میں سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے واسطے اس قدر انشراح ہے کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ سب لوگ اسکو کیوں مان نہیں لیتے۔ پہلے خیال آتا تھا کہ وہ لوگ کیسے سخت دل تھے جنہوں نے انبیاء کا انکار کیا تھا مگر اب وہی نظارہ آنکھوں کے سامنے دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے زیادہ تر پیسہ اخبار نے گمراہی میں رکھا۔ میں اسے ایک اسلامی اخبار سمجھ کر . . . منگواتا اور اسپر حسن ظن رکھتا تھا۔ اور اسمیں سلسلہ حقہ احمدیہ کے مخالف مضامین ہوتے تھے ان کا اثر مجھ پر رہا اس واسطے میں نے اس سلسلہ کی طرف توجہ نہ کی لیکن اب شیخ عطاء اللہ صاحب گارڈ کی ملاقات سے اور ان کے ساتھ گفتگو سے مجھ پر حق کا انکشاف ہوا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ سلسلہ سچا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کی تالیف کردہ تفسیر القرآن سے مجھ بہت ہی فائدہ ہوا اور میرے شکوک رفع ہوگئے۔ غرض بابو صاحب موصوف اس قسم کی گفتگو کہتے رہے جس سے دل کو بہت خوشی ہوئی۔

بھیرہ میں عاجز نے جمعہ پڑھا یا اور خطبہ میں وعظ کیا یہ جمعہ مسجد احمدیہ میں پڑھا گیا۔ جو ابھی طیار ہوئی ہے۔ اور یہ پہلا جمعہ تھا جو اس میں پڑھا گیا۔ احباب کی خواہش تھی کہ قادیان سے کوئی آدمی بلایا جاوے جو پہلا جمعہ پڑھائے انکی یہ خواہش بھی پوری ہوگئی۔ یہ مسجد حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان میں بنائی گئی ہے۔ یہ آپ کا جدی مکان ہے۔ جو آپنے اس مسجد کے واسطے وقف کرکے اپنے لئے اور اپنے آبا واجداد کیواسطے ایک بڑے ثواب کا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ بھیرہ کی احمدی جماعت بالخصوص معماران جن کے سرگروہ میاں احمد دین ہیں۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ بہت بڑی جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں مالی اور بدنی جہاد بڑی فراخ حوصلگی سے کیا ہے مسجد بہت کشادہ نمائش نما اور ہوادار اور خوبصورت بنائی گئی ہے۔ جو وسط شہر میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی مضبوطی بنیاد کا آوازہ دے رہی ہے مخالفین نے احمدیوں کو اپنی مسجد سے کیا نکالا گویا ان کا جھنڈا ہمیشہ کیواسطے انشاء اللہ گاڑ دیا۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جماعت کی اصل بنیاد وہاں قائم ہوتی ہے۔ جہاں مسجد بن جائے اور خدا کی عبادت کا گھر مخصوص کیا جائے تعجب ہے کہ لاہور کی مخلصین مدبرین بزرگ تاحال اس سعادت عظمیٰ کو حاصل نہیں کرسکے۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ از ڈیرہ غازیخان

ڈیرہ غازی خان

یہ شہر آجکل ایک بڑی عبرت کا نمونہ ہو رہا ہے جیسا کہ اخباروں سے معلوم ہوتا ہے تمام ہندوستان میں عموماً پنجاب میں بارش ہوچکی ہے قادیان تو ایک جزیرہ بن رہا ہے۔ راستہ میں بھی میں دیکھتا آیا کہ ریل کی

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپ کر شائع ہوا)

پانی جمع ہے بعض جگہ ایسے گاؤں دیکھنے میں [illegible] کے گھروں تک پہونچ رہے تھے اور سوائے اس کے [illegible] اس طرف یعنی ڈیرہ غازی خان میں کوئی بارش نہیں ہوئی اور پھر اس پر طرفہ یہ ہے کہ پنجاب کے اوپر کے حصہ میں جو بارش ہوتی ہے اس کا پانی لیکر دریائے سندھ اس زور و شور کے اس شہر پر آکر حملہ آور ہوا ہے کہ وہ محلے بالکل دریا برد ہو گئے ہیں سینکڑوں شاندار محل۔ باغات۔ مندر۔ خانقاہیں ایک دو روز میں ایسے نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ گویا کبھی تھے ہی نہیں عذاب الٰہی خواہ کیسے ہی رنگ میں ہوں۔ اس کا نظارہ نہایت ہی خوفناک ہوتا ہے لیکن پانی کے ذریعہ سے جو تباہی آتی ہے۔ وہ ایسی سخت ہوتی ہے کہ جڑوں سے اکھاڑ دیتی ہے۔ آگ اور زلازل کی تباہی اپنا عبرت دہ نظارہ ملبہ یا کھنڈرات کی شکل میں پیچھے چھوڑ جاتی ہے مگر سیلاب کا پانی اور پھر بالخصوص دریا کا زور اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تباہ شدہ علاقہ میں اس کے پرانے وجود کا کوئی نشان باقی رہنے دے۔ بلکہ پانی کی رو ایسی تیزی سے آتی ہے۔ کہ تمام سامان اینٹ لکڑی اور مٹی کو بھی بہا کر ساتھ لے جاتی ہے اور صدہا کوس کے فاصلہ پر لے جا کر سمندر کی اتھاہ گہرائی میں جا پھینکتی ہے۔ اللہ اکبر حضرت نوح کی قوم کیسی ہی سخت تھی کہ ان کے واسطے طوفان کا عذاب لیکر ملائکہ الٰہی نازل ہوئے اور ان کا اور ان کی بستیوں کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا۔ وہ قوم تو بیشک سخت بدکار ہوگی۔ مگر میں اس زمانہ کے بد انسانوں کا کیا نام رکھوں جنہوں نے تمام گذشتہ قوم کے عذابوں کو اپنے پر جمع کر لیا ہے۔ طاعون۔ قحط۔ زلزلہ۔ طوفان۔ قسما قسم کی بیماریاں ہیں موت۔ کشت و خون۔ کوئی عذاب نہیں جو انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنے پر وارد نہیں کر لیا۔ یہ سب کچھ خدا کے مسیح کی مخالفت کا نتیجہ ہے بارش کا فائدہ کسی اور علاقہ نے اٹھایا۔ اور وہی پانی جمع ہو کر اس شہر کی تباہی کا موجب ہو گیا۔ جب میں نے پہلے پہل اس شہر کی تباہی کا نظارہ دیکھا۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ ایسے سخت عذاب کا کیا باعث ہو سکتا ہے۔ مگر جلد یہاں کے ایک باشندے نے اپنی قساوت قلبی کا اظہار کر کے میرے سامنے اس عذاب کا اصلی سبب جتلا دیا میں

ڈیرہ اور اس کا میوہ

اتفاق سے اپنے ایک عزیز کے ساتھ بازار میں گیا۔ ایک شخص کی دوکان پر گذر ہوا جو کہ ایک قوم کا سرگروہ ہے۔ اور اس کا نام ہے "میوہ" اس کو جب معلوم ہوا کہ میں احمدی ہوں۔ تو بے اختیار ایک جوش مخالفت اس کے اندر موجزن ہوا کہنے لگا کہ ہماری قوم کا ایک آدمی بھی مرزائی ہو گیا ہے۔ ہم نے اس کو اپنے سے خارج کر دیا ہے۔ نکال دیا ہے۔ جو شہرے اور کافر کے ساتھ ہمارا کیا تعلق۔ میں نے نرمی سے کہا۔ کہ جب تک خدا کسی کو خارج کرے آپ کے خارج کرنے سے کیا بنتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے مکہ سے خارج کر دیا تھا۔ ان کا کیا نقصان ہوا۔ جس قدر بزرگ و اولیاء اللہ ہوئے

سب کے ساتھ اس وقت کے مولویوں نے یہی سلوک کیا۔ مگر کوئی خدا کے پیارے کا کچھ بگاڑ نہ سکا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ۔ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ حضرت مجدد الف ثانی سب کے ساتھ ان کے علماء نے بدسلوکی کی ہاں پر میوہ حضرت شیخ جیلانی کے نام پر اپنی ہی انگلیوں کو بوسہ دیکر اپنی آنکھوں پر بار بار رکھتا ہوا کہنے لگا کہ اگر ان کے ساتھ ایسا سلوک ہوا تھا۔ تو دکھاؤ کہ قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے۔ مجھے بے اختیار ہنسی آئی کہ یہ تو اس شخص کی واقفیت کا حال ہے۔ کہ حضرت شیخ عبدالقادر کے حالات تاریخی کی سند قرآن شریف سے مانگتا ہے اور حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت پر ایسا جوش دکھاتا ہے کہ گویا خدا کے پاس سے پوچھ آیا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ سچا نہیں۔ سبحان اللہ۔ اسلام پر ایسی مصیبت کا وقت بھی آنا تھا۔ کہ جو لوگ جاہل مطلق ہوں۔ وہ اہم دینی مسائل کے متعلق قطعی فیصلہ دیکر مسلمانوں کو دین اسلام سے خارج کرنے کے محکمہ کے ہیڈ آفیسر بنیں۔ اس شخص کی باتوں سے مجھے اس امر کا یقین ہو گیا کہ یہاں کے لوگوں کے دل جب ایسے سخت ہو گئے۔ کہ انہوں نے مومنوں کو ان کے گھروں سے خارج کرنے پر ہمت باندھی۔ تب ہی غیرت خداوندی ان کے متعلق جوش زن ہوئی ہے اور ان کو نہ صرف ان کے گھروں سے ہی خارج کیا گیا۔ بلکہ ان کے گھروں کو ویران اور تباہ کر دیا گیا۔ اعوذ باللہ من غضبہ۔ میرے عزیز نے اس کو سمجھایا کہ حضرت شیخ قرآن شریف کے زمانہ سے بہت پیچھے ہوئے ہیں ان کا ذکر اس میں کہاں۔ اس کو سن کر پھر کہنے لگا۔ کہ اچھا قرآن میں نہیں۔ تو حدیث میں ہی دکھاؤ۔ پھر سن کے مسیح موعود کا ایک عیسائی بھائی اسی جگہ بولا کہ ان کی کیا بات ہے۔ یہ تو کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ گویا ان لوگوں کے نزدیک تمام دار و مدار اسلام کا اور اسلامی شریعت کا اس بات پر آکر رہ گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو زندہ مانا جاوے۔ جو اس کو نہیں مانتا اس کی کوئی بات ہی نہیں۔ اس میں کوئی خیر ہی نہیں۔ اللہ اکبر۔ میں نے کہا ہم کیا کہتے ہیں۔ وہ تو قرآن شریف کہتا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک۔ متوفی کون ہوتا ہے۔ بقانے کے محرر سے پوچھ لو پٹواری سے پوچھ لو۔ نامعقول لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی بات کو مانتے تو نہیں۔ لیکن سوال سنا جواب اس کا سنا یا نہ سنا۔ کوئی اور بات کر دی پھر کچھ اور بات کر دی جب میں نے یہ آیت قرآنی پیش کر دی۔ تو پھر ایک اور بول اٹھا کہ قرآن کو کیا پیش کرتے ہو۔ اس سے تو خارجی شیعہ سنی سب دلیل پکڑتے ہیں۔ میں تو اس بات کو کب مانتا ہوں۔ ایسا کلمہ قرآن شریف کے متعلق سخت بے دلی ہے۔ لیکن اس بے وقوف کو سمجھانے کے واسطے میں نے کہا۔ کہ اگر قرآن شریف سے دلیل لینا تم پسند نہیں کر سکتے۔ تو پھر تم ہی بتلاؤ۔ کہ فیصلہ کس طرح ہو۔ تب میوہ بول اٹھا کہ جس طرف بہت آدمی ہوں سچ وہی درست ہے۔ پھر مجھے بے اختیار ہنسی آئی اور اس جاہل کی نامعقولیت پر تعجب آیا میں نے کہا پھر مردم شماری میں عیسائی زیادہ گنے جاتے ہیں۔ تو کیا ان کا دین سچا ہے۔ یہ سن کر وہ بولا کہ عیسائی یورپ میں زیادہ ہیں ہم اپنے ملک کی بات کرتے ہیں ملک سے اس کی مراد علاقہ ڈیرہ غازیخان تھی۔ میں نے کہا پھر جن علاقوں میں ہندو زیادہ ہیں کیا وہاں کے مسلمان حق پر نہیں۔ غرض یہ نمونہ ہے یہاں کے مسلمانوں کا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور۔ شکر گذار بندے تھوڑے ہوتے ہیں اور

ان کا عقیدہ

ڈواڈ

نہ سنا ہوگا۔ یہ خاص اس ضلع کا اختراع ہے خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اپنے پیارے احمد پر ... صلی اللہ علیہ وبارک وسلم جس کی طفیل ہم ان نابلدوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے چھوٹ گئے۔ لیکن اگر ان کے پیچھے نماز پڑھنی جائز بھی ہوتی۔ تب بھی اس کرخت آواز کا سننا بہت ہی ناگوار تھا جو کہ ڈیرے کے حنفی ملاں سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی آخری آیت کے وقت اس طرح آواز کو بلند کرتے ہیں کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ ذوب ورذوال قرآن شریف کے اندر اسی جگہ بگڑنے میں آتے ہیں ضاد کے صحیح مخرج کا جھگڑا تو مدت سے چلا آتا ہے چونکہ یہ حرف ایسا ہے کہ عموماً اس ملک کے لوگ بغیر خاص تعلیم کے اس کا صحیح تلفظ نہیں کر سکتے۔ اس واسطے بعض نے اسے حرف دال سے ملا دیا اور بعض نے حرف ظال سے ملا دیا۔ حالانکہ اصل میں یہ نہ دال ہے اور نہ ذال ہے بلکہ ہر دو کے درمیان یہاں کے حنفیوں نے تو حد ہی کر دی ہے۔ کہ اسے ذوب و ذواڈ بنا دیا ہے۔

ڈیرے کا مولوی

ڈیرے میں ایک مولوی صاحب اس سلسلہ کی سخت مخالفت میں ان کے حالات عجیب سننے میں آئے جہاں وہ جاتے ہیں اور جس مقام پر قیام پذیر ہوتے ہیں وہ مکان یا گر جاتا ہے یا اہل مکان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ کئی ایک مکانات وہ تبدیل کر چکے ہیں ہر جگہ یہی حال ہوتا ہے۔ ایک دفعہ مخالفین کو جمع کر کے اس مسجد پر آئے۔ اور جہاں احمدی جماعت کے چند کس نماز پڑھتے ہیں اور یہاں جمعہ پڑھایا تا کہ احمدیوں کو جمعہ پڑھنے کا موقعہ نہ ملے چونکہ احمدی جماعت امن پسند ہے اور انہیں امام کا حکم ہے کہ فساد کی جگہ نہ جائیں اس واسطے انہوں نے وہ جمعہ کسی اور جگہ پڑھ لیا۔ بقدرت خداوندی اسی شب کو اس مسجد کی ایک دیوار گر گئی۔ ان مولوی صاحب کے علم کا یہ حال ہے۔ کہ ایک بڑے مجمع میں مولوی عزیز بخش سے کسی گفتگو کے اثناء میں کہنے لگے کہ مقاماً محمودا کے الفاظ قرآن شریف میں کسی جگہ نہیں ہے۔ جب مولوی عزیز بخش صاحب نے اپنا قرآن شریف منگوایا تو فرمایا کہ یہ قابل اعتبار نہیں آخر انہی کے کسی ساتھی کے گھر سے قرآن شریف منگوا کر یہ الفاظ دکھلائے گئے۔ تب سخت شرمندہ ہوئے مگر کوئی ندامت اور عبرت حاصل کی

انجمن احمدیہ

اس جگہ ایک انجمن احمدیہ بھی قائم ہے جس کے سکرٹری مولوی عزیز بخش صاحب ہیں میں نے اس انجمن کے رجسٹر ملاحظہ کئے ہیں ان کو باقاعدہ صاف اور اپ ٹو ڈیٹ پایا ہے۔ لیکن ناظر اور محاسب کی پڑتال کئی مہینوں سے نہیں ہوئی۔ اور نیز اپریل کے بعد کوئی جلسہ بھی نہیں ہوا۔ حساب کے رجسٹر درست ہیں جو رقوم قادیان ارسال کی گئی ہیں ان سب کی رسیدیں موجود ہیں جن میں سے بعض کا میں نے مقابلہ کیا ہے اور درست پایا ہے۔ عموماً سارا کام مولوی عزیز بخش صاحب ہی کرتے ہیں دیگر ممبران کو بھی چاہیئے۔ کہ سرگرمی کے ساتھ اپنا اپنا فرض ادا کریں اس جگہ کے ممبر اخویم چودہری نظر محمد صاحب منشی محمد اکبر صاحب۔ مولوی محمد عثمان اور بعض دیگر دوست آجکل یہاں نہیں ہیں۔ اس واسطے ان کی ملاقات کا فخر مجھے حاصل نہیں ہو سکا۔ انجمن ہائے بستی مندانی کوٹ قیصرانی جام پور۔ روجہان۔ مظفر گڈھ۔ بہاولپور وغیرہ بھی یہاں کی مقامی ضروریات میں چندہ کا حصہ لیتی ہیں۔ روجہان بھی اسی ضلع میں ہے۔ جہاں کہ ہمارے محترم دوست ڈاکٹر میر سید محمد اسمعیل صاحب آجکل رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اس جگہ کے بعض دیگر احباب کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ منشی ولی محمد صاحب جو کہ سہ ماہی درس قرآن شریف میں شامل ہوئے تھے۔ میاں نبی بخش صاحب ... منشی فیض محمد صاحب میاں محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار جو بسر ... ہو ... اس انجمن نے ایک بہت عمدہ لائبریری ... عمدہ ذخیرہ موجود ہے

خاتم النبیینؐ

ایک شخص کو خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے تحریر فرمایا

مکرم معظم ...... صاحب السلام

مکرمت نامہ باعث سرور و سرور ہوا۔ جزاک اللہ۔ اگر اس طرح ٹھنڈے دل سے کوئی بات کرے تو مجھ کو خوشی ہوتی ہے مگر بیانتو ہے گرگفز وش آرام سے بات نہیں کرتے آپ نے احمدیوں سے پوچھا ہے کہ نمازیں کتنی پڑھتے ہیں؟ کیا پانچ نہیں پڑھتے کیا زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ بھی چالیسواں حصہ مال کا۔ اور کیا روزے نہیں رکھتے اور وہ بھی رمضان کے تیس یا انتیس حسب رویت چاند کے اور کیا حج نہیں کرتے اور وہ بھی بیت اللہ کا۔ کیا قرآن مجید جسکی ابتدا میں الحمد اور انتہا میں سورۃ الناس ہے اس کو کامل کتاب یقین نہیں کرتے یہ مقام غور ہے کیا مرزا جی نے ان کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سوا اور کلمہ کا معتقد بنایا ہے کیا ایمان باللہ اور ایمان بالملائکہ۔ والکتب والرسل والقدر کے یہ لوگ قائل نہیں اور قیامت کے معتقد نہیں لا الٰہ الا اللہ آمنت باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ والبعث بعد الموت۔

مکرم من! کیا آپ نے قرآن شریف کا منکر یا کسی آیۃ کریمہ کا منکر کسی احمدی کو پایا ہے۔ سچ بتانا۔ ہم میاؤں نہیں رکھتے۔ ہم لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین۔ خاتم الرسل یقین کرتے ہیں کسی احمدی کو تامل نہیں ہمارے اکھون مرید اس بات پر مستحکم ہیں والحمد للہ رب العالمین۔

ہم لوگ لڑائی سے سخت متنفر ہیں۔ آپ بھیرہ میں دیکھیں مسجد میں فساد ہونے لگا تو ہم نے اپنے جدی مکان کو مسجد بنا دیا اور لڑائی سے روک دیا۔ .... ان دنوں میں بھی مجھے لوگ اللہ رسول کا مخالف سمجھتے تھے مگر بحمد اللہ یہ غلطی پر میاں غلام محی الدین صاحب کپورا ور متولی صاحب خصوصیت سے نمبردار تھے۔ دونوں گھروں میں وہ نظارہ نظر آتا ہے جو ہم بہرحال آگے ہے یہ ہیں سچائی کے نشان والحمد للہ رب العالمین۔ جس کریمہ پر آپ نے توجہ دلائی ہے۔ اس پر میرا۔ مرزا کا اور مرزا کی جماعت کا کامل ایمان ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

وما توفیقی الا باللہ۔

بلکہ میں۔ خاکسار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مال و جان وغیرہ کو فدا کرنے والا ہوں۔ میں تو محمد رسول اللہؐ کو خاتم الانبیاء خاتم الرسل کے علاوہ خاتم کمالات انسانی بھی یقین کرتا ہوں

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہذا علیہ اعتقادی وعلیہ ارید وارجو ان اموت رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ آمین۔

مکرم حکیم صاحب! آپ بتایئے قرآن شریف کے ہم مخالف ہیں۔ یا موافق ہیں۔ ان اب ایک اور بات سنیئے آپ حافظ ہیں قرآن کریم میں خاتم تا کی زبر سے ہے یا تا کی زیر سے اور دونوں میں کچھ فرق نظر آتا ہے یا نہیں۔ قابل غور ہے اور ضرور للہ غور کا مقام ہے۔ میں نے تو خاتم الرسل بھی آپ کو صلی اللہ علیہ وسلم یقین کیا ہے مگر (ختم رسالت) ایسی آیۃ کریمہ مشکل سے آپکو ملیگی۔ بلکہ غالباً نہ ملے۔ تو تعجب نہیں۔ نیز عرض ہے النبیین سے آپ بہرحال کل انبیاء ہی مراد لیں گے اور اگر آپ کل نہ لیں تو بعض کے لینے سے آپ کا مطلب خراب ہوگا۔ لاکن اگر کل نبی مراد لئے تو آپ کو ایک مشکل کا سامنا ہوگا۔ کیوں کہ تقتلون النبیین میں بھی وہی النبیین کا لفظ ہے تو اسی سے ثابت ہوگا کہ یہود نے کل انبیاء کے قتل کا ٹھیکہ ہی نہیں لیا بلکہ کل نبیوں کو وہ قتل ہی قتل کر دیتے ہیں۔ ذرہ دونوں پر آپ غور ضرور فرمائیں۔ پھر مجھے للہ اطلاع دیں۔ میں تو دونوں پر ایمان رکھتا ہوں پھر آپ نے ارقام فرمایا ہے کہ تیرہ سو برس میں کسی شخص نے کبھی کسی کو رسول یا نبی نہیں کہا اس پر عرض ہے! مثنوی مولانا روم تو ہمیشہ آپ نے وعظوں میں سنی ہوگی۔ اس کے اس نعت دو تین شعر پڑھتا ہوں بلکہ لکھتا ہوں جو آپکے دعوے یاد دلاتے ہیں۔ ؎

چون بداوتی دست خود در دست پیر
بہر حکمت کو علیم است و خبیر
کو نبی وقت خویش است اے مرید
تا ازو نور نبی آید پدید
دست تو از اہل آن بیعت شود
کہ ید اللہ فوق ایدیہم بود

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ؎

اے مرا تو مصطفےٰ من چوں عمر
از برائے خدمتت بندم کمر

پھر کہتے ہیں۔ ؎

ہر دمے او را یکے معراج خاص
بر سر تاجش نہد صد تاج خاص

پھر فرماتے ہیں اور ان کی وحی کا دعویٰ فرماتے ہیں ؎

آنکہ از حق یابد او وحی وجواب
ہرچہ فرماید بود عین صواب
نہ نجوم است نہ رمل ست ونہ خواب
وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پئے روپوش عامہ در بیان
وحی دل گویند آن را صوفیان

یہاں سب کچھ کہہ لیا ہے اور مولوی لوگوں نے قدر کا ذکر بھی فرما دیا۔ اگر آپ سن سکیں۔ تو میں ۱۲ مسلم الثبوت اولیاء کو کلام سے یہ لفظ صاف صاف آپکو دکھا سکتا ہوں یہ آپ نے کس طرح ارشاد فرمایا کہ تیرہ سو برس سے کسی نے ایسا لفظ نہیں بولا۔

مکرم من! میں اس آیۃ کریمہ کا و خاتم النبیین کے معنے لکھنے کو تیار ہوں۔ مگر آپکا حوصلہ دیکھ لوں کہ میرا یہ عریضہ کیا اثر کرتا ہے کیونکہ بات بہت سیدھی اور صاف ہے۔ میں اب قبل اس کے کہ اس عریضہ کو ختم کروں اور آپ کو یقین دلاؤں کہ آیت کریمہ خاتم النبیین کے صاف اور سیدھے معنی عرض کرونگا۔ مگر اس خط کے جواب کا انتظار کروں گا۔ اتنا عرض کر دینا شاید نامناسب نہ ہوگا۔ ایک مشہور کلام۔ کنت نبیاً وآدم بین الماء والجسد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ آدم سے پہلو نبی تھے اور نبی تھے تو خاتم الانبیاء ہی نبی تھے اور یہی حق ہے والحمد للہ رب العالمین۔

نیز احادیث صحیحہ بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ دیوانہ پاگل جن کو جنگلوں یا بالوں جزائر میں نبیوں کی خبریں نہیں پہنچیں اور بہرہ جو بیاالشی میں سو عذر کریں گے۔ آلٰہی ہم نے تو کچھ سنا نہیں تھا اس میں لڑکے بھی عذر کریں گے کہ تیرا ارشاد ہے وما کنا معذبین حتےٰ نبعث رسولاً۔ تو اس وقت کیا ہوگا۔ ایک دلچسپ بیان ہے جو انشاء اللہ و خاتم النبیین کے پاک اور سچی اور حق کلام کے مطابق ہے۔ والسلام۔ نور الدین۔

ہمارے ایک بزرگ سید دوست نے فرمایا کہ یہ مرید کا کلام ہے پیر کا نہیں۔ میں نے عرض کیا صاحب مثنوی کا قول ایک طرف احمدی لوگوں کے کلام کو ایک طرف رکھ کر دیکھ لو۔ احمدی مولوی روم کی برابر تو ان کو مان لو۔ مگر ایک شعر خواجہ معین الدین چشتی کا ان کو سنا دیا۔ آپ کو بھی سنا دیتا ہوں۔ حضرت خواجہ فرماتے ہیں۔ ؎

دم بدم روح القدس اندر معینے مےدمد
من نےگویم مگر من عیسیٰ ثانی شدم

والسلام۔ نور الدین ۱۲ جولائی

در ثمین حصہ دوم چھپ کر طیار ہوگئی ہے۔ قیمت ۴ر ہے بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ احباب جلد منگوا لیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا ممکن ہے کہ ۱۵۔۲۰ دن میں تب ختم ہو جائے۔

دل آزاری

آدم سے لے کر اینڈم تک جب مین انسانی اخلاق و عادات کا مطالعہ کرتا ہون۔ تو مین دیکھتا ہون۔ بعض لوگون مین سبعی قوت حد سے زیادہ بڑہی ہوئی ہوتی ہے وہ زندگی اور کسی کو دکھ دینے سے باز نہین رہ سکتے۔ صبح اٹھ کر جب تک وہ کسی کو ستا نہ لین انہین آرام نہین آتا۔ دو چار دل جب تک دُکھا نہ لین۔ انہین نیند نہین آتی۔ ایک بادشاہ کے حالات مین مین نے پڑہا ہے کہ وہ بہت سے بے گناہون کو دربار مین کھڑا کر کے جلاد کو حکم دے دیتا۔ بزن۔ ان کے سر اُڑا دو۔ یہ تماشا اس کے روح کی غذا تھا۔ اسی طرح مختلف انسانی اعضاء کٹوا کر وہ کُشتگان تیغ جفا کا تڑپنا اور خاک مین لوٹنا دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا۔

جنہین یہ قوت ذرا کم ہے وہ اس سے ذرا کم ظلم و جفا کر اپنے دل کو خوش کر لیتے ہین۔ اگر مذہبی یا اخلاقی ہدایات نے کچھ تازیانہ لگایا تو جھٹ ایک بہانہ بنا لیا۔ یہ خوفناک سپرٹ کبھی تو دوستی کے لباس مین ظاہر ہوتی ہے کبھی دشمنی کے رنگ مین۔ بیٹھے بیٹھے دوست کے پہلو مین سوئی چبھو دی وہ تو درد سے چیخ اٹھا اور یہ ہنس رہے ہین جلتے ہوئے لپ پر پانی ڈال دیا۔ چمنی ٹوٹ گئی۔ کسی کی آنکھ مین شیشہ کا ریزہ پڑ گیا یہ خوش ہو گئے۔ دوست کو پارسل بھیجا اس مین دو چار ٹھیکریان رکھ دین مصری نہ تھی انہون نے ڈنک چلایا چہرہ پر آماس آ گیا ان کی باچھین کھل گئین۔ کسی کو گہرے پانی مین دھکا دیدیا دو چار غوطے آئے بخار ہو گیا۔ نمونیہ کا حملہ ہوا۔ یہ جی ہی جی مین خوش ہو رہے ہین۔ ایک ننھا بچہ دیکھا۔ جی چاہا اسے تھوڑا سا ستا لین۔ اب یہ ریش و فش آپ ہین کہ اسے ہوا بن کر ڈرا رہے ہین۔ ختنہ کے لئے یا پیٹ چاک کرنے کے لئے استرا دکھا رہے ہین وہ رو رہا ہے۔ چیخ رہا ہے چلا رہا ہے آپ ہین کہ اسے دیکھ دیکھ کر کھلکھلائے جا رہے ہین پوچھو کہ اس سے حاصل۔ تو بڑی متانت سے فرمائینگے محض دل لگی سا ہے نادان تو نے اپنا دل خوش کر لیا۔ اپنی خونی مردم آزار سپرٹ کو ناشتہ دے لیا۔ مگر تجھے معلوم ہے کہ اس ننھے سے دل پر کیا گذر رہی ہے۔

کسی کی جیب مین ہاتھ ڈالا گھڑی اُڑا لی۔ نقدی جو ہاتھ مین آئی لیکر چلتے بنے۔ کتاب چھپا دی۔ دو چار دن کو واپس آدمی اس لغویت کی کوئی وجہ؟ اس بیہودگی کا کوئی سبب؟ کچھ نہین محض تمسخر صرف استہزاء۔ کیا یہ آداب شرفا ہے کیا یہ طریق صلحاء ہے۔ بیٹھے بیٹھے دو چار دھولین لگا دین چاقو مار دیا۔ خون بہ آیا۔ کتاب پھاڑ دی۔ کام کرنے کھا دو ناک توڑ دیا۔ حضرت یہ کیون۔ زندہ دلی۔ اگر یہ زندہ دلی ہے تو مین اس مُردہ دلی کا جنازہ پڑہتا ہون۔ آپ بھی فاتحہ کے لئے ہاتھ اُٹھایئے انسانون سے گزر کر یہ منیا حیوانات تک پہنچا ہے ایک شیر کو دو چار روز بھوکا رکھا اس کے آگے اپنا غلام ڈالدیا تا دیکھا جاوے کہ وہ کس طرح حملہ کرتا ہے۔ مینڈہون کو لڑا دیا۔ سانڈون کا بھیڑ دیکھا۔ دو مرغون کی جنگ کرا دی بٹیر بازی دیکھ آئے یہ سب کچھ اس لئے تا اس خونی سپرٹ مین کچھ تسکین ہو۔ جانور بیچارے لڑتے لڑتے لہولہان ہو گئے۔ کسی کی آنکھ ہی نہین رہی۔ کسی کی ٹانگ اُڑ گئی۔ مگر یہ خوش ہو رہے ہین۔

یہان تک مین نے دل آزاری۔ ایذا دہی کے اس حصہ کو لیا ہے۔ جو محض دل لگی کے بہانے سے کی جاتی ہے ایک مسلمان کی شان سے۔ ایسے اُمور بہت ہی بعید ہین۔ مگر اے مسلمانو! تمہین کیا ہو گیا کہ تم مین بھی یہ باتین پائی جاتی ہین۔ نبی کریم مسلم کی تعریف مین فرماتے ہین۔ المسلم من سلم المسلمون عن لسانہ و یدہٖ۔ مگر تم خدا کے لئے۔ اپنے نفس کا مطالعہ کر کے دیکھو کہ تم نے اپنے اقوال سے اپنے افعال سے اپنی حرکات سے کتنے دلون کو ستایا۔ کبھی تم دل لگی کے بہانہ سے ایسا کرتے ہو۔ کبھی مذہب کی آڑ مین مگر شکر ہے کی ایک جماعت ہے جو تمہارے ایسے لغویات پر افسوس کر رہی ہے۔ کوئی سعید روح ہے جو اس سے نصیحت پکڑے کہا جا سکتا ہے کہ بدر مین کیون کسی ملکی یا قومی یا تمدنی معاملہ پر نوٹ نہین مگر میرے دوستو! قومین افراد ہی سے بنتی ہین اور افراد کی ترقی اخلاق کی ترقی پر موقوف ہے پس مین تو بہت ضروری سمجھتا ہون کہ پہلے اپنے اخلاق درست کئے جائین۔

احمدیہ پروگرس

سراج الاخبار جہلم کا نامہ نگار ۱۳ ر اگست کے پرچے مین لکھتا ہے ”احمدی فرقہ مرزا صاحب قادیانی کے مرنے سے بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا تھا اسکی رہی سہی عزت رامپور کے مباحثہ سے جاتی رہی اب بہت سے مرزائی احمدی فرقہ کو ترک کر کے مسلمانون کے دوسرے فرقون مین شامل ہوتے آتے ہین۔“

اس بھلے مانس سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کیا کوئی فہرست چند معتبرین کے ارتداد کی پیش کر سکتے ہو ہرگز نہین اور اگر پیش کرو بھی تو بھی اس سلسلۂ حقہ پر کوئی اعتراض نہین آ سکتا کیونکہ ارتد العرب بعد وفات رسول اللہ کا۔ جو جواب تم بحیثیت مسلمان ہونے کے دوگے وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لو۔ سفید جھوٹ بلکہ سیاہ جھوٹ تو یہ ہے کہ احمدی فرقہ بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ مین وصال کے وقت اپنے سید و مولیٰ کے حضور موجود تھا۔ مین اس وقت سے اس دم تک مرکز مین رہنے کی وجہ سے تمام قوم کے حالات اور اکثر احباب کے خیالات سے واقف ہون۔ جماعت خطرناک ابتلاؤن سے گزری۔ مگر اول سے آخر تک ایک منٹ کے لئے بھی میرے امام کی صداقت کے متعلق کسی معتبر و مستند احمدی کو شبہ نہین ہوا۔ پھر مین دیکھتا ہون کہ روز بروز جماعت کی تعداد خدا کے فضل سے باوجود اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ مشن تبلیغ کا کام نہین رہا۔ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ مین امیر المومنین کی ڈاک دیکھتا ہون تو کوئی دن خالی نہین جاتا جس مین کوئی نہ کوئی شخص یا گروہ بیعت نہ کرتا ہو اس بات کا کسی قدر التزام کیا گیا تھا۔ کہ ایسے خطوط محفوظ رکھے جائین اور رجسٹر بیعت مین درج ہون چنانچہ ایک ہزار نئے بیعت کرنے والے اشخاص کا نام اسمین درج ہے اس کے علاوہ کئی ایسے ہین جنھون نے خود حاضر ہو کر بیعت کی دیگر یہ تجدید بیعت والے نہین پس ہمارے امیر کے ہاتھ پر کئی ہزار نے بیعت کر چکے ہین۔ باوجود اِن واقعات کے پھر بھی یہ آواز کہ احمدی فرقہ کمزور ہو رہا ہے اور اسکی تعداد گھٹتی جاتی ہے۔ اسم بامسمیٰ جہلم ہی کی تاریک گلیون سے نکل سکتی ہے۔

قبل از وصال حبیب جس قدر مہاجرین یہان موجود تھے سکول مین بورڈنگ مین جس قدر لڑکے تھے دفاتر مین جتنے ملازم تھے ہر ایک مد کی جس قدر آمد تھی۔ جس قدر خرچ تھا اب اس سے یقیناً بڑھ گیا ہے اور یہ بات میگزین کے پچھلے صفحے کے ملاحظہ سے واضح ہے۔ رامپور کے مباحثہ مین ہمین خدا کے فضل سے اخلاقی فتح حاصل ہوئی۔ کلکتہ مین ہمارا مشن کامیاب ہوا۔ اطراف ہندوستان مین خواجہ کمال الدین مفتی محمد صادق شیخ یعقوب علی شیخ غلام احمد مولوی عظیم بخش صاحبان جیسے واعظان کے وعظ نے عام پبلک کو تسلیم کرا دیا ہے کہ دنیا مین اگر احمدی سچے مسلمان نہین تو پھر کوئی مسلمان نہین۔

غیر مذاہب کے حملون کا دندان شکن جواب اگر کوئی دے سکتا ہے تو یہی فرقہ۔ اور آجکل یون بھی دوسرے اسلامی مناظر ہماری ہی کتب سے مدد لیتے ہین اس پر بھی اگر کوئی ہمین کمزور کہے بے وسیلہ کہے تو مین اُسے کیا کہون سنو! دنیا کے مسلمانون مین سے ایک ہمارا ہی گروہ ہے جو ایک زندہ امام کی ماتحت اپنی ہر حرکت و سکون و قول و فعل ...... رکھے ہوئے ہے۔

مدرسۃ البنات

گرل سکول کے بجٹ پر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ جب یہ قادیان کی لڑکیون کے لئے ہے۔ تو اس کا خرچ مقامی انجمن احمدیہ برداشت کرے

اس کا جو فیصلہ صدر انجمن احمدیہ اپنے کامل اجلاس مین بصدارت امیر المؤمنین کریگی وہی قطعی ہوگا۔ مگر مجھے اس پر ایک اصولی اعتراض ہے وہ یہ کہ اگر ہم قادیان کی تمام انسٹیٹیوشنون کو مقامیت کا رنگ دین گے اور اس بات کی تمیز شروع کرینگے تو پھر بہت سی مشکلات پیش آئین گی ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ دار الامان کی مسجدین بالعموم دار الامان کے رہنے والون کے کام آتی ہین ہم ان کی تعمیر کو چندہ کیون دین۔ درا صل مرکز کے ایک چھوٹے سے چھوٹے کارخانے کا تعلق بھی بیرونجات کی تمام افراد قوم سے یکسان ہوتا ہے۔ پس گو موجودہ صورت حالات مین کوئی سکول یا کام ابتدائی حالت مین ہونے کی وجہ سے مقامی معلوم ہو مگر ایک وقت آتا ہے کہ اس سے تمام قوم مستفید ہوگی اس لئے اس کے اخراجات کے لئے اس قسم کی تخصیص غالباً مفید نہین

جو اور تنخواہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی مقامی انجمن دے

عبد الرب

ہم مسلمانون پر۔ ہندوٗن کا یہ اعتراض متواتر چلا آتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا اور اسلام مین مرتد کی سزا قتل ہے اگر جواب مین بارہا واقعات و آیات و احادیث کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام ایسے پاک مذہب کو جو فطرت انسانی کے مطابق ہے ہرگز اس بات کی ضرورت نہین کہ جبر و اکراہ سے اس کی اشاعت کی جائے اس کے اصول ایسے عمدہ ہین۔ کہ خود بخود ایک سعید الفطرت انسان کے دل نشین ہوئے جاتے ہین۔ پس ہمین اس ظاہری تلوار کی کیا ضرورت ہے۔ جب کہ روحانی تلوار خود بخود دلون کی مملکت پر اپنا کام کر رہی ہے۔ ایسا ہی جب ہم مرتد کو خس کم جہان پاک کہہ دیتے ہین اور ہم سے خداوند عالم کا (جو دلون کا پھیرنے والا ہے) پکا وعدہ ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک جماعت دیگا۔ جو خدا سے محبت کرنے والی ہوگی۔ تو ہمین کیا حاجت ہے کہ کسی کے مرتد ہونے پر شور مچائین۔ فساد کرین اور دوسرون کی ایذا دہی پر کمر باندہین۔

یہ صرف منہ سے کہنے کی باتین نہین بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کرام نے اس پر عمل کرکے دکھایا۔ وہ کوئی لڑائی اس لئے نہین لڑے کہ کسی کو بجبر و اکراہ مسلمان بنائین بلکہ مکہ مین آپ معہ اپنی غریب جماعت کے کامل تیرہ برس تک ظلم پر ظلم سہتے رہے۔ لیکن کبھی بھی انتقام کے لئے ہاتھ نہین اٹھایا۔ بلکہ ہمیشہ صبر و استقامت دکھائی اگر کسی کو زیادہ ستایا گیا تو آپ نے ہجرت کا مشورہ دیا اور یہ اجازت نہ دی کہ اپنے دشمن کا مقابلہ کرے یہ بالکل غلط ہے کہ ان مین تاب مقابلہ نہ تھی آخر مسلمان ہونے والون کی رگون مین بھی وہی عربی خون دوڑتا تھا۔ جو ان کے مخالفین کو غیظ و غضب مین لاکر ان ناکردنی حرکات کراتا تھا۔ آخر وہ بھی کسی بہادر باپ کے بیٹے کسی شجاع مرد میدان کے بھائی اور کسی لاڈلی مان کے جائے تھے اس صبر کو آپ نے یہان تک پہونچایا کہ آخر خود بھی راتون رات وہان سے چلدیئے گویا آپ نے نہ چاہا کہ میری وجہ سے مکہ کے باشندون مین تلوار چلے۔ لیکن ان شورہ پشتون کو پھر بھی چین نہ آیا۔ وہ حبشہ تک صحابہ کے پیچھے دوڑے گئے اور ادہر مدینہ تک انہون نے ریشہ دوانیان شروع کین اس حالت مجبوری مین دشمنان اسلام کا حملہ روکنے اور اپنا بچاؤ کرنے کے لئے آپ کو بدر۔ احد۔ احزاب۔ مکہ۔ کی لڑائیان کرنی پڑین۔ پھر اخیر مین جیسا کہ آج بھی مہذب دول کا طرز عمل ہے۔ عہد شکن لوگون اور باغیون کو سزا دی۔ سب سے آخری فتح جب آپ کو حاصل ہوئی۔ تو اس وقت آپ نے اپنی نرمی۔ مہربانی۔ رحم۔ عفو کا جو نمونہ دکھایا اسکی نظیر لانے سے تمام دنیا کی تاریخ عاجز ہے۔

باوجود ان واقعات کے پھر بھی اگر کوئی زبان اعتراض کھولے تو سخت قابل شرم بات ہے۔ یہی طرز عمل۔ یہی طریق۔ اس احمدی فرقے اور اس کے امام کا رہا ہے اور انشاء اللہ رہیگا۔ مسیح موعود نے دنیا مین آکر اپنے عمل سے دکھا دیا کہ مسلمان بنانے کے لئے کسی جبر و اکراہ کی ہرگز ہرگز ضرورت نہین اور آپ نے اپنی تعلیم سے چار لاکھ امن پسند مومنین بنا کر اور آخری وقت مین پیغام صلح دے کر یہ ثابت کیا کہ ہم کہان تک صلح کل ہو کر رہنا چاہتے ہین آپ نے اپنے مسلمان بھائیون سے بہت سا دکھ اٹھانے کے باوجود صرف انہی کو یہ نہین فرمایا ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگہدار۔

آخر کنند دعوئے حُبِّ پیمبر م

بلکہ ہندوؤن کو بھی صلح کا پیغام دیا اور اعلان کیا کہ ہم تمہارے مذہبی لیڈرون کی تعظیم کرتے ہین۔ ہم کرشن۔ رامچند کو خدا کے برگزیدے مانتے ہین اور انہین راستباز جانتے ہین اور محض اس لئے کہ دل آزاری نہ ہو۔ ہم کثرت گاؤکشی کو ترک کرنے پر بھی آمادہ ہین۔ چنانچہ اپنے امام کے اسی حکم کے تحت تمام منصف مزاج ہندو گواہی دے سکتے ہین کہ ہم نے خود ان کے مذہب پر کوئی حملہ نہین کیا بلکہ صرف اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرنے پر اکتفا کیا لیکن افسوس صد افسوس کہ باوجود اس درجہ نرمی اور صبر کے آریہ صاحبان نے ہمارے ساتھ وہ سلوک کیا جو ناگفتہ بہ ہے انہون نے ہمین گالیان دین۔ ہم نے صبر کیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر (جو ہم کو اپنے مال و جان سے بڑھکر عزیز ہے) طرح طرح کے عیب لگائے۔ ہمارے امہات المومنین کی نسبت بیہودہ خلاف تہذیب کہا کہ مگر ہم ہین کہ باوجود غیرت اور حمیت اور جوش کے اس کے مقابلہ مین ایک لفظ تک زبان پر نہ لائے بلکہ اپنی جماعت کے لوگون مین سے اگر کوئی مظلوم بول بھی پڑا تو اسے منع کیا اس لئے نہین کہ ہم جواب نہین دے سکتے اس لئے نہین کہ ہمین تمہارے عیب معلوم نہین۔ اس لئے نہین کہ ہم ڈرتے ہین بلکہ محض اس لئے کہ ایک ملک مین رہنے والی دو قومون مین فساد نہ ہو۔ کسی ہندو بھائی کا دل نہ دکھے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ لوگ بھی ایسا ہی سلوک کرتے مگر نہین۔ زبانین چھریون سے زیادہ تیز ہوگئین وہ وہ نیش زنیان کین کہ ہم بھڑون اور بچھوؤن کے ڈنگ بھول گئے۔ وہ وہ زہر اگلے کہ سانپ اور سانپون کے بچون کی مجموعی قوت۔ اتنا مادہ نہین دکھا سکتی۔ دلون مین کپٹ اور کینہ یہان تک بڑھا کہ ایک دوسرے کی صورت دیکھنے تک کے روادار نہین۔ تم نے ہمین یہان تک حقیر سمجھا کہ ہماری صورت دیکھنے سے تم پر غسل واجب ہوگیا۔ جہان ہمارا سایہ پڑا تم وہان سے سایہ کی طرح ہٹ گئے۔ ہم اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر سودا لینے تمہاری دکانون پر گئے۔ روپیہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تم نے روپیہ تو لے لیا مگر ہمین پیچھے ہٹایا۔ کتے تمہاری رسوئیون مین مزے سے لیٹے رہین کچھ پروا نہین مگر ایک مسلمان کا سایہ بھی پڑ جائے۔ تو سب چیزین ساری چیزین ناپاک۔ باوجود اس جوش نفرت کے ہماری طرف سے یہ پیار۔ کیا اس قابل نہین تھا کہ تم لوگ کم از کم اپنے اقوال سے اپنے افعال سے ہمین دکھ نہ دیتے۔ دیکھو تم ہمارا خون تک پی گئے۔ مگر ہم ہین کہ پھر اسی کشادہ پیشانی کے ساتھ تم سے ملتے ہین۔ تم نے کئی بھولے بھالے مفلس مسلمانون کو ہندو بنا لیا۔ مگر ہم نے اُف تک نہ کی لیکن تمہاری جماعت مین سے اگر ایک ہی ہماری طرف آیا۔ تو شور محشر بپا کر دیا گیا۔ مردون کا ہی حوصلہ ہوا کرتا ہے۔ تم لوگون نے شدھی کے لئے علیحدہ محکمہ قائم کر رکھا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ انتظام نہین۔ تم لوگون نے جب کسی معمولی جاہل مسلمان کو بھی ہندو بنانا ہوتا ہے۔ تو کئی اخبارون مین اشتہار دیتے ہو۔ اور ایسے ایسے دل آزار فقرے لکھتے ہو کہ خواہ نخواہ غصہ آتا ہے۔ پھر ایک پبلک جلسہ کرکے اطراف ہند کے آریہ اکٹھا کرکے اسے بزعم خود شدھ کرتے ہو اور اسلام اور بانی اسلام پر آوازے کستے ہو کیا ہماری طرف سے بھی کبھی کوئی ایسی ذلیل کوشش پائی گئی ہے۔

اسی عبدالرب ہی کے معاملہ کو لو ۔ یہ ایک بالغ ۔ عقیل و فہیم ۔ تعلیم یافتہ ہندو جوان تہا وہ لائل پور کے ایک احمدی کارخانہ مین ملازم تہا ۔ وہان وہ امن کے شاہزادے خدا کے برگزیدہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابین پڑہتا رہا وہ ایک سعید روح تھی خدا کی رحمت نے اس کو اپنے آغوش مین لیا ۔ نور ایمان اس کا رفیق راہ ہوا وہ ظلمات سے نکل کر نور مین آگیا ۔ برضا و رغبت خود بلا کسی جبر و اکراہ محض اپنے اصرار سے وہ دارالامان مین آیا سمندر مین ایک قطرہ آجائے تو وہ جوش مین نہین آتا اسی لحاظ سے امیر المؤمنین نے شام کے وقت نماز کے بعد اس کی بیعت لی کوئی پبلک جلسہ نہین کیا گیا ۔ کوئی لکچر نہین دیا گیا بلکہ یہان کے تمام احمدیان کو بہی جمع نہین کیا گیا وہی جو اتفاق سے نماز کے لئے پہنچ گئے ۔ تہے ۔ پہر اس کے بعد اخبارون مین خصوصیت سے اس کا کوئی ذکر نہین ۔ بلکہ کلام امیر المؤمنین شائع کرنے کی غرض سے ۔ ۔ ۔ کا یہی ذکر ہو گیا ۔ اس پر بہی ہندو بہائیون نے وہ شور اٹہایا وہ جوش دکہایا کہ الامان ۔ لائل پور مین اس کا رخانہ سے لین دین بند کر دیا ۔ ایذا رسانی کے لئے قسم قسم کی تدبیرین کین اور ایسی حرکات کین کہ اگر امام کی تعلیم کا اثر نہ ہوتا تو فساد عظیم ہو سکتا ۔ عبدالرب کا باپ یا چچا یہان آیا اسے ملنے کی اجازت ہو گئی ۔ ہمارا کوئی تعلق اس کے ساتہ نہین رہا ہم نے اُسے بڑی فراخدلی سے کہدیا کہ وہ جہان چاہے رہے لیکن اس نیک سلوک مین ان ملکی بہائیون کی بدسلوکی کی انتہاء ہو گئی ۔ اب سوال تو یہ ہے کہ تم لوگ خود ہی یہ کہتے ہو ۔ دین مین جبر و اکراہ حرام ہے اور تم نے خود بہی شدہی کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اب اگر ایک شخص اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوتا ہے تو تم گہبراتے کیون ہو ۔ آخر تم نے بہی کئی مسلمانون کو ہندو بنایا ہے یا نہین اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور جو سلوک تم نے کیا اسی طرح مسلمان کرنے لگے یعنے آپس مین لین دین بند کر دیا اور شور و شر مچا دیا ۔ تو پہر کیا امن کی زندگی بسر ہو سکے گی ۔ آخر تم نے بہی اس ہندوستان مین رہنا ہے اور ہم نے بہی اگر تم شدہی کے لئے باقاعدہ کوششین کر رہے ہو ۔ تو جو نیوگ پرستی اور شرک کی ظلمات سے نکل کر نور کی طرف خود بخود آتے ہین انکو بہی آنے دو ۔ اور کسی بہولے بہالے مفلس و قلاش مسلمان کو کافر بنا لینے کا تمہین حق حاصل ہے تو کیا کسی سنجیدہ مزاج عاقل و دانا کو کفر کے گڑہے سے نکال لینے کا حق ہمین نہین ہے ضرور ہے پس تم انصاف کرو ہم تم سے انصاف کے امیدوار ہین ہم بدی کے مقابلہ مین بدی نہین کرتے ۔ ہم دکہ کے بدلے دکہ نہین پہنچاتے ہمین نرمی اور صبر تحمل اور سکون کی تعلیم دی گئی ہے تم بہی ایسا ہی کرو ۔ اخیر مین مین ان مسلمان بہائیون کو مخاطب کرتا ہون کہ ہندوؤن کا یہ شور و شر اس نقطۂ خیال سے نہین کہ ایک ہندو احمدی ہو گیا ۔ بلکہ محض اس لئے ہے کہ ایک ہندو مسلمان ہو گیا ۔ آخر تم بہی مسلمان کہلاتے ہو کیا تمہاری غیرت گوارا کرتی ہے کہ ہماری مخالفت مین یہ یہ تدبیرین کی جائین اور تم خاموش بیٹہے رہو ۔ میرا یہ مطلب نہین کہ تم بدی کے مقابلہ مین بدی کرو بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ کچہ اپنے حفظ امن کا بندوبست کرو ۔ کیا تم نہین چاہتے کہ دین اسلام پہیلے کیا تم نہین چاہتے کہ تیس کروڑ دیوتا کے پرستار ایک خدا کے ماننے والے ہون کیا تم نہین چاہتے کہ تمام جہان کے راستبازون کے سردار کے حلقہ بگوشون کی تعداد بڑہے کیا تم اس بات کی آرزو نہین رکہتے کہ دنیا شرک کی تاریک غارون سے نکل کر آفتاب صداقت کے نور سے منور ہو کیا تمہاری یہ تمنا نہین کہ تم ہی روئے زمین پر ایک زندہ قوم کہلاؤ ۔ میرے عزیز دوستو! کیا تمہارے دلون مین اس بات کی تڑپ نہین کہ اسلام کا بول بالا ہو اگر ہے تو پہر اُٹہو اپنی وہی اسلامی غیرت اپنا وہی اسلامی جوش امن اور صلح کے رنگ مین احمدیون کا ساتہ دیکر دکہاؤ ۔ کیونکہ وہ جو خدا کے کامون مین مدد دیتے ہین ۔ خدا ان کا ناصر و معین ہوتا ہے وہ جو خدا کے لئے ذلت اختیار کرتے ہین اخیر مین عزت پاتے ہین وہ جو خدا کی راہ مین اپنا غبار اڑاتے ہین ایک وقت آتا ہے کہ ان کا ذرہ ذرہ آسمان شہرت کا ستارہ بنے ۔ وہ جو خدا کے خاطر اپنا گہر بار چہوڑتے ہین ۔ ضرور ہے کہ اس سے بڑہکر مال و دولت کے وارث کئے جائین گے وہ جو اس فانی مال کو خدا کے نام پر خرچ کرتے ہین ۔ لازوال دولت پائین گے اور وہ جو خدا کے کامون مین مرتے ہین ۔ زندہ کئے جاوین گے ۔

نغمۂ عرفان

بڑے ادب سے یہ عرض کرتا الٰہی تیری جناب مین ہون مَین
کہ نفس سرکش سے تنگ آیا اور اسکے ہاتہون عذاب مین ہون
کیا ہے فوج الم نے ڈیرا ۔ بڑہا ہے حد سے گناہ میرا
الٰہی پہر بہی ہون بندہ تیرا ۔ اگرچہ حالِ خراب مین ہون
جمالِ احمد مین کیا کشش ہی ۔ کہ اسکی خاطر یہ کشمکش ہے
کوئی بہی ایسی میری روش ہی ۔ کہ حاضر اسکی جناب مین ہون
وطن کے پیارے عزیز بہائی ۔ قبول سب کی مجہے جدائی
ہے دہونی در پہ ترے رمائی ۔ مثالِ ماہی بر آب مین ہون
کتابی چہرہ ہے یاد آتا ۔ جدا ہے محبوب دلستان کا
دلِ حزین کا ہے یہ تقاضا ۔ ہمیشہ شغلِ کتاب مین ہون
جو ساز مرزا نے آکے چہیڑا ۔ تو سمجہا اسکو عبث بکہیڑا
یہ فہم تیرا ؟ یہ ذوق تیرا ؟ اور اسپہ مین ہی عتاب مین ہون
ساز مین ہے سرور بیشک ۔ نہ پائے اسکو ۔ کرے جو بک بک
"یہ دیتے شاہی" کہے گا کب تک کہ شغلِ چنگ و رباب مین ہون
رضاء دلبر مین چاہتا ہون ۔ فقط محبت نباہتا ہون مَین
نہ مین امید ثواب مین ہون ۔ نہ مین خیالِ عقاب مین ہون
حضوری اس کی سمجہ نہ حاصل ۔ یہ سخت مشکل ہی سخت مشکل
جہان فرشتون کے جلتے ہین پر ۔ وہان پہ مین کس حساب مین ہون
جمال شمس و قمر کو دیکہا ۔ تو ہذا ربی زبان سے نکلا
مگر کسی نے مجہے پکارا ۔ کہ مین تو این کہ حجاب مین ہون
نماز تیری نہین ہے بہائی ۔ کہ اس سے بوئے ریا ہے آتی
زکوٰۃ تیرا ہے کیا بناتی ۔ جو دل کہے مین عذاب مین ہون
بنایا تو نے وہ بہشتی ۔ نہین یہ جنت کی راہ چشتی
تو کہہ رہا ہے ڈبو کے کشتی ۔ کہ مین کنار حُباب مین ہون
ہے بحث مذہب کی روز باقی ۔ کہ صوفی مُلّان مین سب اتفاقی
تو جام بہر کر پلا او ساقی ۔ کہ مین تو شغلِ شراب مین ہون
تمام چیزین جہان کی دیکہین ۔ یہان کی دیکہین وہان کی دیکہین
نتیجہ آخر یہی نکالا کہ مین ہی سب کے جواب مین ہون
جگانے والے جگا چکے ہین ۔ بہت سر اپنا کہپا چکے ہین
کچہ ایسا غافل ہوا ہون اکمل کہ مین بدستور خواب مین ہون

حقیقۃ الوحی یہ رسالہ ۴۴ صفحے کا ڈاکٹر مرزا اشرف خان صاحب (علی گڑہ) نے لکہا ہے قیمت نامعلوم ۔

ڈاکٹر صاحب نے آریون کے بعض اعتراضون .. ..
(قرآن ابتداء عالم مین اترنا چاہیئے تہا اس مین قصے کیون ہین ناسخ منسوخ) کا معقول جواب دیا ہے اور وید کے طریق الہام کے نقص کو بتایا ہے ۔ ماسوا اس کے یہ امید کہ آپ نے وحی کی کچہ حقیقت بیان کی ہے صحیح نہین کیونکہ اسمین ڈاکٹر صاحب معذور ہین جب تک کسی پر وحی و الہام نہو وہ جو کچہ بیان کریگا ۔ اٹکل پچو ہی ہوگا ۔ اس مضمون کو اس زمانے کے ملہم ربانی مرسل یزدانی احمد قادیانی کے سوا کوئی نہین جو پورے طور پر لکہہ سکے ۔ ڈاکٹر صاحب نے معراج کو ایک خواب بتایا ہے ۔ یہ بہی اسی کوچہ کی بیخبری کی وجہ سے ہے ۔

نیوگ کی پولٹیکل فلاسفی ۔ مولوی غلام رسول صاحب صدیقی گجرانوالہ

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ہشتم

(سورۂ انعام)

مورخہ ۲۸۔ جولائی ۹ سنہ ء رکوع نمبر ۱

۱۔ انسان تیز دریا بہتا دیکھ کر دوڑتا چلا آئے کہ اس سے پار نکل جاؤں تو وہ بیوقوف ہے۔

۲۔ کسی شخص نے مرغے کو باز دپھڑپھڑا کر اذان دیتے دیکھا کہا میرے سامنے اکڑتا ہے۔ مین بھی ایسا کرونگا۔ پھر مرغا ایک دیوار سے دوسری دیوار پر چلا گیا اس نے بھی زقند لگائی۔ تو گر پڑا اور مرگیا۔ یہ حد سے بڑھنے کا نتیجہ ہے۔

۳۔ قرآن نے مثال دی ہے کہ ایک شخص دور سے کلر دیکھکے اسے پانی سمجھا پانی کے لئے دوڑا جب وہان تک پہونچا تو کچھ بھی نہ پایا بلکہ پیاس اور بھی بڑھی۔ دیکھو پارہ ۱۸۔ الذین کفروا اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماءً۔ الآیۃ۔ بعض لوگ غلطی سے جو چیز مفید نہین اسے مفید سمجھتے ہین اور سفت کی شیخیان بگھارتے ہین۔ جیسے مسلمان آگے قلعہ فتح کرنے پر ناز کرتے تھے اب بعض ایسے ہین کہ کسی عورت سے ناجائز تعلق مین کامیاب ہون۔ تو کہتے ہین ہم نے قلعہ فتح کر لیا۔

۴۔ بد دیانتی یہان تک بڑھی ہے۔ کہ جو معمار ہین وہ جان بوجھ کر عمارت ناقص بناتے ہین پوچھو تو کہتے ہین ہمارا کام کس طرح چلے اور پھر ہمین کون بلائے۔ حالانکہ ایسے لوگ ہمیشہ غریب رہتے ہین۔ غرض انسان جس راہ پر اپنے تئین ڈال دے اسی کے موافق نتیجہ نکلتا ہے دیکھو حق کو نہ ماننے کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ

نقلب افئدتہم وابصارہم۔ سمجھ بھی اُلٹی ہوگئی اور حق کے بیان ہونے پر بھی بڑھتے بڑھتے سرکشی مین بہکتا رہتا ہے۔

لو اننا نزلنا الیہم الملائکۃ۔ یہان تک کہ اگر فرشتے بھی اُتر ین۔ موتیٰ کلام کرین تو بھی نہ مانین۔ بڑے بڑے بدکارون کو بدی کرتے کرتے نیکی کا خیال اُٹھتا ہے یا کسی وقت ان کے دلون مین بھی نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور پھر باوجود اس کے نزول ملائکہ..... نہین مانتے۔

کلمہم الموتیٰ۔ یہ بھی اکثر لوگون کو اتفاق ہوتا ہے۔ کہ خواب مین کچھ ہدایت ہوتی ہے مردہ کچھ ان کو بتاتا ہے مگر پھر بھی نہین مانتے۔

حشرنا علیہم کل شیٔ۔ ہر بدکار کو کسی نہ کسی سزا کے نیچے دیکھتے ہین مگر پھر بھی عبرت نہین پکڑتے۔

وکذلک جعلنا۔ ایسے ہی بدکار لوگ پھر بڑھتے بڑھتے انبیاء کے انکار پر کمر باندھ لیتے ہین۔

شیاطین الانس والجن۔ بعض اپنے تئین ظاہر طور پر مقابل کرتے ہین۔ بعض چھپے رہتے ہین۔ اور خبیث روحون کا ان سے تعلق ہو جاتا ہے۔

زخرف القول۔ ملمع سازی کی باتین۔

انزل الیکم الکتاب۔ بدکاریون کے علم کے لئے فرماتا ہے کہ اس کی کتاب کی طرف توجہ کرو مفصلاً۔ جسمین نیکی بدی کی تفصیل جدا جدا دی ہے۔

الا الظن۔ اکثر لوگ اپنی اٹکل بازی سے نیکی بدی کی تشریح کرتے ہین اور یہ بالکل غلط ہے۔

مورخہ ۲۹۔ جولائی ۹ سنہ ء

(بقیہ رکوع ۱ و رکوع ۲)

فکلوا۔ جس طرح ایک جانور خاموش مالک کے آگے گردن رکھدیتا ہے۔ اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے مولیٰ کے آگے سر رکھدے چونکہ جانور پر مولیٰ کا نام لیا جاتا ہے اس لئے ہمین اس کے ذبح مین ایک تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔

حُرمت کے چار قاعدے ہین۔ ایک وہ حرام ہے جو انسان کی جان کو ہلاک کردے مثلاً مُردار۔ دوم۔ وہ جو اخلاق مین شہوت و غضب کو بڑھائے۔ مثلاً سور۔ سوم۔ وہ جو طبعی قوتون کو برباد کرے مثلاً لہو جسکی زہر تشنج۔ استرخاء پیدا کرتی ہے جو قوتین دماغون غیر اللہ کے نام کی استعمال کرتی ہین۔ ان مین الہیات کے سمجھنے کی قوت نہین رہتی۔

وذروا ظاہر الاثم وباطنہ۔ گناہ دو قسم کے ہین۔ ایک ظاہر کسی کا مال چرا لیا دکھ دے دیا۔ جھوٹ بول لیا۔ ایک باطن یعنے مخفی گناہ۔ مثلاً کینہ۔ بغض۔ حسد۔ تکبر دوسرے کی تحقیر۔ حرص۔ کفر۔ بعض لوگ خدا کے منکر ہین بعض منکر نہین۔ مگر ان کی پرواہ نہین کرتے۔ بعض اس خدا کے برابر کسی اور کو بھی قرار دیتے ہین۔ اور مثال دیتے ہین کہ جیسے بادشاہ کے پاس بغیر وزیر نہین جا سکتے ویسے ہی خدا کے حضور بغیر وساطت نہین جا سکتے۔ یہ مثال غلط ہے کیونکہ بادشاہ بوجہ بشریت و عدم اطلاع معذور ہے مگر خدا تو سب کی سنتا ہے۔ چھت کے لئے بے شک سیڑھی کی ضرورت ہے۔ مگر خدا تو اقرب سے اقرب ہے۔

ان الذین یکسبون۔ اب عام اصول بتلاتا ہے کہ جو گناہ کرے اس کے نتائج ضرور بھگتیگا۔ جن لذتون کے لئے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے وہی اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہین۔ ... اگر اللہ تعالیٰ عفو نہ کرے۔

لیجادلوکم۔ مثلاً چوہڑے کہتے ہین کہ خدا کی ماری حرام اور تمہاری ذبح کی ہوئی حلال۔ حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے۔ ایک محبوب کے نام پر کشتہ ہے۔

میتاً۔ اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئاً۔ مین اس کی تفسیر ہے۔ جب تک انسان خدا کی فرمانبرداری کی تہ کو نہین پہنچتا۔ مردا ہی ہوتا ہے۔ لیکن جون جون خدا کی عظمت و جبروت کو سمجھتا ہے زندہ ہوتا جاتا ہے۔

جعلنالہ نوراً یمشی بہ فی الناس	عقل و سمجھ و سچائی و کتاب الٰہی کا علم۔ لوگون مین بھی اس کا ذکر کرتا ہے۔ ایسے بھی لوگ ہین۔ جو افراد قوم۔ ملک کی بہتری تو کیا اپنی بہتری کو بھی نہین سمجھتے۔ ماسورون کی طرح زندگی بسر کرتے ہین۔
فی الظلمات	

پس بخارج منہا۔ ہر روز ضرور سوچو کہ بہ نسبت کل کے تم نے خدا سے نزدیک ہونے یا مخلوق پر شفقت کرنے میں کیا ترقی کی تا سمجھ آئے کہ ظلمات سے نور میں یعنے بے تمیزی سے تمیز میں کہاں تک پہونچے۔ رسول کریم نے فرمایا ہے کہ من استواہ یوماہ فہو مغبون۔

پس تم ضرور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ اور ایک پہچان "نبوت" کی تبلائی ہے۔ وہ یہ کہ اکابر جو ہوتے ہیں وہ انبیاء سے قطع تعلق کرنے والے ہوتے ہیں۔ تم خدا کی بڑائی کے لئے وعظ کرو۔ امیر تمہارے بھی دشمن ہو جاویں گے۔

میرے سامنے کسی نے سوال کیا۔ کیشب۔ دیانند۔ سرسید۔ مرزا صاحب۔ چاروں اصلاح کے مدعی ہیں۔ ان میں کیا فرق ہے۔ میں نے کہا ہی کہ اکابر صرف مرزا صاحب کے دشمن ہیں۔

حتیٰ نوتیٰ۔ ہم کو بھی الہام ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے زمیندار مالگزاری وصول کرنے والے کو کہے اگر بادشاہ نے یہ روپیہ لینا ہے تو وہ خود کیوں میرے گھر نہیں آتا

مورخہ ۳۱۔ جولائی سنہ ۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۲)

۱۔ اللہ تعالیٰ دلوں کی پہچان کا ذکر کرتا ہے۔ (۲) بعض صحبتیں۔ مکان۔ دوست ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے تعلق بدی کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ (۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجلس میں ستر بار سے زیادہ استغفار فرماتے تھے تاکہ قلب پر رین تک بھی نہ آئے۔ (۴) استغفار بہت ضروری ہے ورنہ رین بڑھتے بڑھتے ختم نہ قفل تک نوبت پہونچتی ہے۔ (۵) جو لوگ ہدایت پانے کے قابل ہوتے ہیں وہ حق بات کے ماننے کے لئے ہر وقت بشرح صدر تیار ہوتے ہیں۔ جیسے ابراہیم نے اَسْلِمْ کے جواب میں اَسْلَمْتُ کہا۔

ھٰجاتی السماء۔ پہاڑ میں ڈھلوان۔ تنگ راستہ خاردار جھاڑیوں سے پُر۔ پھر اس میں بلندی پر چڑھنا پڑے۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس آدمی کا حال ہے۔

لایؤمنون۔ اضلال کن کا ہوتا ہے۔ جن کا سینہ حق بات کے ماننے سے تنگی کرے۔

یذکّرون (آیتوں کو دل میں) لھم دار السلام۔ احکام الٰہی کے ماننے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کو دنیا میں۔ قبر میں۔ قیامت میں۔ پلصراط میں۔ جنت میں سلامتی کا گھر ملتا ہے۔ پھر خدا اس مومن کا والی ہو جاتا ہے۔

ھو ولیّھم۔ ایسے مومن پر خواہ کس قدر مصیبتیں آئیں۔ وہ سلامتی کے ساتھ نکل جاتا ہے وہ ظلمات سے بتدریج نکلتا رہتا ہے۔ کئی قسم کی ظلمتیں ہیں۔ (۱) ظلمت جہل (۲) ظلمت رسم وعادت (۳) ظلمت حُبّ (حبک الشی یعمی ویصم) (۴) ظلمت افلاس و دولت۔ (۵) ظلمت مجلس (۶) ظلمت شرک (جس نے عیسائیوں کی عقل دین کے بارے میں باوجود اس درجہ ترقی صنعت وحرفت کے ماردی ہے)

ربنا استمتع بعضنا ببعض۔ امراء سے روپے لئے۔ غریبوں نے اس کے معاوضے میں ان کے کام کئے۔

یکم۔ اگست سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

انسان میں دو قسم کے قوے ہیں۔ ایک جن پر انسان کو مقدرت ہے۔ دوم جن پر کوئی مقدرت نہیں۔

پہلی قسم کے متعلق شریعت ہے دوسری کے متعلق ہرگز نہیں اگر کوئی شریعت اس کے بارے میں حکم دے تو وہ شریعت جھوٹی ہے۔ دیکھ لو۔ رنگ قد۔ اندرونی پھوڑوں کے بارے میں کسی شریعت حقہ نے حکم نہیں دیا۔ ان

مشرک قوموں نے ایسے مسئلے گھڑے ہیں۔ مثلاً عیسائی کہتے ہیں "تین خدا ہیں مگر ایک ہے"۔ اس بات کو کوئی انسانی عقل باور نہیں کرسکتی۔ بت میں منتر پڑھنے کے بعد خدا آجانے کا مسئلہ بھی ایسا ہی ہے۔

زبان دونوں قسم کے قویٰ کا مظہر ہے۔ کھٹے کو میٹھا نہ کہیگی مگر خدا کو گالیاں دلوا لو۔ اسی آخری قدرت وتصرف کے متعلق اصلاح کے لئے اللہ رسول بھیجتا ہے۔

چنانچہ اس رکوع میں جن وانس۔ امراء اور غرباء دونوں کو مخاطب کرتا ہے۔

رسلٌ منکم۔ تم ہی میں سے رسول ہوئے۔ انبیاء امراء بھی ہوئے ہیں۔ جیسے سلیمان غرباء بھی۔ جیسے یحیٰے علیہ السلام۔

برہمو سلسلہ رسالت کے منکر ہیں وہ تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ انبیاء نے یہ کہنے میں کہ ہمیں خدا سے وحی ہوئی ہے۔ دروغ مصلحت آمیز سے کام لیا ہے۔ پھر وہ ملائکہ کے منکر ہیں۔ نہائت لطیف پیرائے میں اس اعتقاد کو انہوں نے شرک عظیم قرار دیا ہے۔ گویا تمام قسم کی نیکی کی تحریکوں کے مخالف ہیں۔

غرتھم الحیٰوۃ الدنیا۔ دنیا نے ان کو بڑا دھوکہ دیا ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی کھانا طلب کرتا ہے۔ پھر اس میں غضب پیدا ہوتا ہے۔ پھر حرص۔ چنانچہ ایک پستان چوستا دوسرے پر ہاتھ رکھتا ہے اور اپنے دوسرے بھائی سے بیر پیدا کر لیتا ہے۔ پھر غضب کے ساتھ ساتھ حب بھی بڑھتی جاتی ہے۔ یہ سب قوت بہیمی کے کرشمے ہیں۔ پھر شہوت میں ترقی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ ہم نوجوانوں کے ہر روز آنیوالے خطوط میں پڑھ رہے ہیں۔

غرض کھانا۔ پینا۔ بغض۔ عداوت۔ حُبّ۔ شہوت۔ حرص تو پہلے قبضہ جما لیتے ہیں اور انبیاء کی تعلیم اور عقل بعد میں آتی ہے۔ پھر یورپ۔ امریکہ کے لئے تو اور بھی مشکل ہے وہ جب ہوش سنبھالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کسی انسان کو خدا بنایا گیا ہے تو وہ ایسے لغو عقیدے کو دیکھ کر نہیں ہوش دیتے مذہب ہی کو ایک لغو اور جھوٹی چیز خیال کرتے ہیں کیونکہ ان کے سامنے توحید کی پاک تعلیم نہیں آئی۔ پھر موجودہ ساز وسامان رہائش کچھ کم غافل کرنے والا نہیں۔

غافلون۔ جب تک خدا کی طرف سے غافلوں کو خبردار کرنے والا آنہ جائے۔ عذاب نہیں آتا۔

ان یشاء یذہبکم چاہیں تو کسی قوم کو تباہ کردیں۔

یستخلف۔ ایک قوم چلی جاتی ہے۔ دوسری قوم اس کی جانشین ہوتی ہے ان کا بڑا خلیفہ کہلاتا ہے۔ آدم کی خلافت کے مسئلے پر اس آیت سے روشنی پڑتی ہے) جس پر اللہ اپنے اوامر ونواہی بھیجتا ہے۔

مکانتکم۔ اپنی پوری طاقت پورے زور سے کام کرو۔ پھر دیکھو انجام بخیر کس کا ہوتا ہے۔ ایک طرف ایک بے کس کس مپرس انسان ہے۔ دوسری طرف تمام امراء ورؤساء پھر

دیکھو کس تحدی سے کہا جاتا ہے تم پورا زور لگالو۔ یہ نبی کی نبوت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

مورخہ ۲۔ اگست سنہ ۹ء

(بقیہ رکوع ۳)

وجعلوا للہ ۔ جو لوگ شریعت کی پروا نہیں کرتے انہیں بھی کسی نہ کسی اصل یا رسم پر چلنا ہی پڑتا ہے۔ پس انسان کیون شریعت کا پابند نہو جسکی پابندی مثمر ثمرات کثیرہ و برکات متعددہ ہے۔

ایک شخص کو جو قرآنی احکام کی تعمیل کو بہت بھاری سمجھتا تھا۔ مین نے قائل کیا۔ کہ تم جب سررشتہ کے ملازم ہو اس کے پھر میونسپلٹی کے قوانین کے پھر گورنمنٹ کے قوانین کے ماتحت ہو۔ کیا ان سب کا حجم قرآن سے زیادہ نہیں اس پر اس نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ ورنہ مین نے اسے کہا تھا۔ تم نیچر کے ذرے ذرے کے قوانین کے ماتحت ہو۔ قرآن کریم نے کیا لطیف فرمایا ہے۔ ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا ۔ لا تنفذون الا بسلطن۔

غرض جو لوگ شریعت کو چھوڑتے ہین۔ وہ اس سے دو چند سہ چند رسوم کی مشکلات مین پھنستے ہین اور دکھ اٹھاتے ہین۔

وجعلوا للہ ۔ دیکھئے زکوٰۃ نہ دی۔ تو کس گراہی مین پڑے

لشرکائنا ۔ ہمارے قرار دادہ یا خدا فرماتا ہے ہمارے شرکاء۔

یصل الی شرکائہم ۔ خدا کا حصہ بھی انہی ہمنون کو دیدیا جاتا ہے۔

قتل اولادہم ۔ ہندوؤن مین ایسے کئی معاملات ہوتے ہین۔ ایک مہنت آیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ کہ ہم اس کہاتے ہین اور اس ہی تمہارے بیٹے کا۔ شرط یہ ہے کہ قیمہ بناتے ہوئے خوشی کے گیت گاؤ۔ اس پر معتقدین نے ایسا کیا ہے۔ پھر تم نے سنا ہوگا کہ یہ فلان بزرگ کا توشہ ہے اس مین فلان فلان آدمی شریک نہین ہو سکتے

لا یذکرون اسم اللہ علیہا ۔ بلکہ جے دیوی کہتے ہین۔

مورخہ ۳۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۴ و ۵)

معروشٰت ۔ چھتری والے جیسے انگور کی بیل۔ گلو کی بیل۔

غیر معروشٰت ۔ جن کی بیل نہین ہوتی۔ مثلاً گلاب۔ چنبیلی۔ انب۔ سنگترہ۔ کھجور۔

مختلفاً اکلہ ۔ چاول کا مزہ اور ہوتا ہے۔ باجرے اور مکی کا اور۔

والزیتون ۔ مثلاً بادام۔ اخروٹ اور چکنائی والے درخت۔

لا تسرفوا ۔ خطاکاری مت کرو۔ یعنی کمانا اور کھانا۔ مگر بھوکون کا خیال نہ کرنا۔

حمولۃً ۔ لادو جانور (۱) جو سواری کے قابل ہین (۲) باربرداری کے لائق (۳) ہل جوتنے یا کنوان چلانے کے لئے۔

فرشاً ۔ وہ جانور جو چلے اور زمین کو لگے۔ مثلاً بھیڑ بکری۔ خرگوش

علی طاعم یطعمہ ۔ شرفاء مین جو کھائی جاتی ہین ان مین کوئی حرام نہین سوائے ......

دماً مسفوحاً ۔ خون ہر ایک عضو کو ہلاک کرتا ہے اور اس مین زہر ہوتی ہے۔

لحم الخنزیر ۔ کیونکہ اس سے شہوت۔ غضب۔ الٰہیات سے دوری ہوتی ہے خنزیر خور قومون کو دیکھ لو۔

مورخہ ۴۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۵)

جزینٰہم ببغیہم ۔ جس طرح بیمار انسان کو بعض پرہیزین بتائی جاتی ہین اور وہ وقتی بات ہوتی ہے۔ اسی طرح سے یہودی قوم پر ایک وقت وہ تمام چیزین حرام کر دی تھین جن کے ناخن تھے اور منجملہ ان کے اونٹ بھی تھا۔ اور ان کی چربیان سوائے پیٹھ کی چربی کے یا جو انتڑیون سے ملی ہوئی ہو یا ہڈی سے لگی ہوئی۔ یہ سب منا ہی صرف وقتی تھی۔

سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا آہ ۔ اس اعتراض کے مفصلہ ذیل جواب دئے ہین۔ (۱) اشرکوا کہا (۲) کذب الذین من قبلہم (۳) ذاقوا باسنا (۴) فلو شاء لہدٰکم اجمعین (۵) ہلم شہداءکم الذین یشہدون (۶) لا یؤمنون بالاخرۃ (۷) وہم بربہم یعدلون۔

قل ہل عندکم من علم ۔ یعنی کبھی اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت سے تمہین کان سے پکڑ کر نیکی سے روکا ہے۔ یا بدی کی طرف چلایا ہے۔ اگر ایسی بات ہے۔ تو ثبوت پیش کرو۔

۵۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۶)

دنیا مین دو قسم کے لوگ ہین۔ اول جو دوسرے لوگون کی تجارب سے فائدہ اٹھاتے ہین اور ان کی باتون کو مانتے ہین۔ دوم وہ جو اپنے تجربے اور اپنی باتون پر عمل کرتے ہیں۔ عقلمندی کا کام یہ ہے۔ کہ جو صداقتین دنیا مین تسلیم ہوئی ہین۔ ان کو مان لین۔ پس انبیاء علیہم السلام کی کتابون سے (جو صداقتون اور تجربون کا مجموعہ ہین) ضرور فائدہ اُٹھاؤ۔

الا تشرکوا بہ شیئاً ۔ شرک چار قسم ہے (۱) شرک فی الذات (۲) شرک فی الصفات ۔ (۳) شرک فی الافعال (۴) شرک فی التعظیم ۔ یہ چوتھا شرک عام ہے۔

ولا تقتلوا اولادکم ۔ (۱) ایسی دوا کھانا کہ حمل گر جائے (۲) دخترکشی (۳) اولاد کی پروا نہ کرنا۔

ما ظہر منہا ۔ زنا۔ چوری۔ ڈاکہ۔ گالیان۔

وما بطن ۔ کینہ کپٹ۔ بغض۔

لا نکلف اللہ نفساً الا وسعہا ۔ اللہ تعالےٰ انسان کو کوئی ایسا حکم نہین دیتا۔ جو اس کے لئے موجب تکلیف ہو۔

مورخہ ۷۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۷)

الکتاب ۔ کتاب بہت سی چیزون کی جامع کو۔ کتبہ پلشکر کو بھی کہتے ہین

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کو کتاب فرمایا ہے ۔ کہ اس مین تعلیم اور دفع شبہات کے لئے ایسے لشکرین موجود ہیں جو شبہات مٹانے کے لئے بہت ہین ۔

مبارک ۔ اپنی برکتون مین بڑہتی رہیگی ۔ برکہ کا لفظ جس کے معنے حوض کے ہین اسی سے نکلا ہے ۔

یہان سورہ انعام کے نوٹ ختم ہوئے
الحمد للہ

سورۂ اعراف

مورخہ ۸ ۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع ۸)

المص ۔ انا اعلم ۔ صادق القول ۔ صادق الوعد

ماانزل الیکم ۔ صرف نبی کریم پہ انزال نہین ہوا ۔ بلکہ کم ظاہر کرتا ہے کہ اور بھی اس نعمت سے سرفراز ہوئے ۔ گویا ان کی طرف ہی نازل ہوا ۔

دعواہم ۔ ان کا عذر ۔

بایاتنا یظلمون ۔ آیات سے مراد ہے ۔ اللہ کے پاک انسان ۔ اللہ کا پاک کلام ساری دنیا ۔ اور نشانات نبوت ۔

مورخہ ۹ ۔ اگست ۱۹۰۹ سنہ ۶

(رکوع ۹)

بنو عامر ۔ کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے ۔ یہ سمجھ کر کہ جن کپڑون مین ہم نے گناہ کئے ہین ۔ ان کے ساتھ کیسے طواف کرین ۔ اس لئے ان دو رکوعون مین لباس کے متعلق ذکر آئے گا ۔

اسجدوا لآدم ۔ یاد رکھو آدم کا ولد بھی آدم ہی ہے ۔

الی یوم یبعثون ۔ یعنی وہ وقت جب انسان خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے از سرنو زندہ ہوتا ہے اور شہوت ۔ غضب کے ساتھ مقابلہ کرکے فتحمند ہو جاتا ہے

من المنظرین ۔ یہ قابل غور ہے ۔ کیونکہ اس کے ساتھ یبعثون نہین فرمایا ۔ پس اگر یوم یبعثون سے قیامت مراد ہو ۔ تو بھی کوئی حرج نہین ۔

من شمائلہم ۔ آگے ۔ پیچھے ۔ دائین بائین کا ذکر کیا ۔ مگر اوپر کا ذکر نہین پس انسان یہ نہ سمجھے ۔ کہ شیطان سے گھر گیا ۔ بلکہ آسمانی فضل اور خوف الٰہی کی جانب شیطان سے بحمد اللہ خالی ہے ۔

مورخہ ۱۰ ۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع ۱۰)

تین قسم کے لباس ہین ۔ (۱) یواری سواٰتکم (۲) وریشاً وہ لباس جو کہ جمعے کے دن عید کے دن ۔ یا ہون شادیون کے موقعہ پہ لیا جاتا ہے ۔ یعنی زینت کا لباس (۳) تقیکم بأسا جولڑائی سے تمکو بچائے لباس الحر والبرد لباس التقویٰ ۔

من الجنۃ ۔ جنت سے باغ سے ۔

وجوھکم ۔ اپنی ساری توجہ ۔

حق علیہم الضلالۃ ۔ اس فرد جرم لگنے کے اسباب ہین (۱) ماں باپ بد کار ہون ۔ خوراک حرام کی ۔ پرورش بدکارون مین صحبت بد ۔ غذا بری ۔ حرام کھانا ۔

مورخہ ۱۱ ۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع نمبر ۱۱)

صرف معمولی ترجمہ کیا ۔

مورخہ ۱۲ ۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع نمبر ۱۲)

جمل ۔ اونٹ کو بھی کہتے ہین ۔ اور جہازاد بڑی کشتیون کے موٹے رسے کو بھی ۔

عملوا الصالحات ۔ دجال نے اس شبہ کو بہت بڑھایا ہے ۔ چنانچہ پولوس کہتا ہے کہ شریعت انسان کو کمزور ثابت کرنے کے لئے آئی ہے یہ بالکل غلط ہے غلطی پر ہین وہ لوگ جو کہتے ہین ۔ قرآن پر عمل نہین ہو سکتا ۔ لوگ قرآن کے احکام سے بڑھکر نہایت ہی معاملات پر اپنی رسوم پر عمل کرتے ہین ۔ اسلام نے تو شادی کو ایجاب وقبول اور غمی کو جنازہ اور انا للہ پر ختم کر دیا ہے ۔ اور لوگون کو ان دونون امور مین جو کچھ کرنا پڑتا ہے ۔ وہ ظاہر ہے ۔ کہتے ہین ۔ شریعت پر عمل مشکل ہے اور شادیون کے لئے تو اپنی زمینون تک رہن کر دینے سے نہین جھجکتے پس کیا خدا کے نام کچھ دینے کا حکم ناقابل برداشت کہا جا سکتا ہے ۔

من غل ۔ دنیا مین دوزخ ہے کسی کا حسد وبغض ۔

اہل جنت وہ ہین جن کے سینے دنیا مین بھی بغض وکینہ سے صاف رہتے ہین ۔

نودوا ۔ آواز دی جائیگی ۔ عیسائی سوال کرتے ہین کہ نجات فضل سے ہے یا عمل سے ۔ اگر فضل سے ہے تو عملون کی کیا ضرورت ہے ۔ اگر عمل سے ہے تو پھر درخواست فضل کیسی ۔ اس کا جواب یہ ہے ۔ قرآن شریف سے تین باتین معلوم ہوتی ہین ۔ الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصب ۔ یہان تو فضل کا ذکر فرمایا ہے ۔ ایک یہ آئت ہے ۔ اورثتموہا بما کنتم تعملون ۔ فرمایا ۔ جس سے معلوم ہوا ۔ کہ انسان عمل سے وارث جنت ہوتا ہے ۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے ۔ قد افلح المؤمنون جس کے اخیر مین ہے ۔ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس اس سے معلوم ہوا کہ ایمان سے انسان وارث جنت بنتا ہے ۔ تطبیق دینے سے اصل معاملہ کھلتا ہے ۔ کہ تینون ضروری ہین ۔

نجات تو فضل سے ہے۔ لیکن فضل کا جاذب ہے ایمان ۔ جیسے ہم ایک مکان میں ہیں اگر ہم چاہتے ہیں کہ روشنی آئے تو ضرور ہے کہ روشندان کھولیں ۔ روشنی فضل ہے ۔ مگر فضل نہیں آتا۔ جب تک فضل کا جاذب نہ ہو۔ پھر جیسا کسی کا ایمان ہوتا ہے ۔ ویسے ہی اس کے عمل ہوتے ہیں ۔ پس نجات کے لئے ایمان ۔ عمل اور فضل تینوں ضروری ہیں۔

عوجاً ۔ اللہ کی راہ میں شبہات نکالتے ہیں ۔ چاہتے ہیں اس راستہ کے لئے کوئی ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے دوسرے معنے یہ ہیں ۔ کہ بعض آدمی جھوٹ بولتا ہے ۔ احکام شریعت کا پابند نہیں ۔ پھر جنت چاہتا ہے گویا ٹیڑھا رہ کر ۔ پھر ان انعامات کا وارث ہونا چاہتا ہے ۔ جو سچے مسلمانوں کے لئے ہیں۔

وعلی الاعراف ۔ اعراف کے متعلق مفسرین کو مشکل پیش آئی ہے ۔ معتزلہ کہتے ہیں ۔ منزلۃ بین المنزلتین ۔ یعنے دوزخ اور بہشت کے درمیان جگہ ہے ۔ اہل سنت کا یہ خیال نہیں ۔ صوفیوں نے اسے خوب حل کیا ہے وہ کہتے ہیں اعراف میں عارف لوگ ہوں گے ۔ جو دوزخیوں بہشتیوں کا تماشہ دیکھ رہے ہوں گے۔

اعراف ۔ کہتے ہیں اونچی جگہ کو ۔ گویا وہ اونچی جگہ پر بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہوں گے۔

مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۹ء

(رکوع ۱۳)

جمعکم ۔ تمہارا مال۔

ما کنتم تستکبرون ۔ وہ جو تمہارے تکبر کا بڑا ذریعہ ہے ۔ خدمتگار ۔ بھائی بند

ادخلوا ۔ داخل ہو ۔ کہنے والے اصحاب الاعراف ہونگے۔

لاخوف علیکم ۔ سب سے بڑا خوف تو حشر میں ہوگا ۔ جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے۔

الذین اتخذوا ۔ یہ کافرین کی تعریف ہے۔

لھواً ۔ جو غافل کر دے ۔ ایسا وظیفہ بھی لہو ہے ۔ جس کو پڑھتے پڑھتے لوگ فرض قضا کر دیتے ہیں۔

لعب ۔ جو بے حقیقت ہو ۔ یہ مرض آجکل بہت زور پر ہے ۔ لوگ دین کو بے حقیقت سمجھتے ہیں ۔ کسی حق کے لینے کے لئے وکیل سے مشورہ لیتے ہیں ۔ پہلے یہ دریافت نہیں کر لیتے ۔ کہ شریعت میں جائز ہے یا نہیں۔

ننسٰھم ۔ آج ہم ان کو ترک کرتے ہیں۔

ینظرون ۔ انتظار کرتے ہیں ۔

تاویلہ ۔ بہت سے الفاظ کے قرآن کریم میں اور معنے ہیں ۔ مخلوق میں معنے اور مثلاً کلمہ کا لفظ ہے اس کے معنے کرتے ہیں لفظ وضع لمعنی مفرد جو محتمل صدق و کذب نہ ہو ۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے

تمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً ۔ یہاں کلمہ کی صفت عدل فرمائی ہے ۔

لا اصدق کلمۃ قالھا لبید ۔ الا کل شیءٍ ما سوی اللہ باطل

اسی طرح قرآن شریف میں "علم" کے اور معنے ہیں ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ۔ اور عام طور پر علم موجب کبر ہے۔

اسی طرح تاویل کے معنے لوگ ہیر پھیر کر اپنے مطلب کے مطابق بنا لینے کے کرتے ہیں ۔ مگر قرآن کریم میں ۔ انجام ۔ حقیقت ۔ اصلیت کے معنے ہیں ۔ چنانچہ سورۂ یوسف میں ہے ۔ ھذا تاویل رؤیای ۔ اور ایک جگہ آیا ہے ۔ ولما یأتھم تاویلہ ۔ ایک اور جگہ فرمایا ۔ وما یعلم تاویلہ الا اللہ ۔ یعنی اس کی حقیقت کو ۔ پس یہاں معنے ہیں کہ لوگ چاہتے ہیں ۔ عذابوں کے نتیجے ظاہر ہوں ۔ مگر جس روز انجام ظاہر ہوگا۔

مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹ء

(رکوع ۱۴)

فی ستۃ ایام ۔ چھ وقتوں میں ۔ ۲۴ گھنٹے کا دن مراد نہیں اس کی تفسیر ہمارے حضرت صاحب نے خوب لکھی ہے ۔ ہر چیز کی تکمیل چھ مراتب کے طے کرنے کے بعد ہوتی ہے ۔ مثلاً انسان پہلے نطفہ پھر علقہ ۔ پھر مضغہ ۔ پھر لحماً پھر کسونا اللحم عظاماً ۔ ثم انشانٰہ خلقاً آخر ۔

میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ انگریزوں کو شریعت سے تعلق نہ تھا ۔ مگر ایم اے تک چھ درجے تکمیل کے لئے رکھے ہیں ۔ زمین کو پہلے درست کرنے ۔ پانی دیتے ۔ بیج ڈالتے ہیں ۔ دو دن میں یہ کام ہوا ہے اور چار دن سے بعد بیج اُگتا ہے ۔ کل چھ دن ہوئے ۔

قرآن کریم میں یوم بہت معنوں میں آیا ہے ۔ آن ۔ بارہ گھنٹوں سے لے کر سال ہزار سال ۔ پچاس ہزار برس تک کے معنوں میں آیا ہے ۔ مطلق وقت کے معنوں میں بھی جتنے میں وہ واقعہ ہو گیا ۔ جیسے یوم حنین ۔ ذکرھم بایام اللہ ۔

استوٰی ۔ کے معنے ہیں ٹھیک ۔ یعنے اس کے تخت سلطنت میں کوئی نقص نہیں پھر تمام کائنات کا وارا اور اُس کے قبضۂ قدرت میں ہے اس لئے اس کے معنے علا بھی درست ہیں ۔ بعض نے کہا ہے معنے ظاہر ہیں ۔ مگر اس کی کیفیت معلوم نہیں ۔ اس کی مثال سنئے جیسے بیٹھنا ۔ اب جیسا جیسا کوئی موصوف ہو ویسے ویسے معنے ہوں گے ۔

مثلاً میں بیٹھ گیا ۔ (۲) دیوار بیٹھ گئی (۳) ساہوکار تھا اب بیٹھ گیا ۔ (۴) ہندوستان کے تخت پر یورپ کا بادشاہ بیٹھا ہے ۔ (۵) فلاں شخص کی محبت یا اس کا کلام یا بغض فلاں کے دل میں بیٹھ گیا ۔ یہ سب "بیٹھنے" الگ الگ معنے رکھتے ہیں ۔ پس اسی طرح استوٰی تو عام ہے ۔ مگر اللہ کا استوا ایک خاص شان رکھتا ہے وہ لیس کمثلہ شیءٌ ہے ۔ پس استوا بھی لیس کمثلہ ہے ۔ خدا کی ہر صفت کا یہی حال ہے ۔

حثیثاً ۔ لگاتار ۔ مثلاً یہاں رات آتی ہے تو دوسری بالمقابل جگہ میں صبح کی تیاری ہے اسمیں اشارہ ہے کہ ظلمت کے بعد نور ۔ فترت کے بعد نبوت کا وقت آتا رہتا ہے

ادعوا۔ تمام صفات کو بیان فرما کر دعا کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس زمانہ مین تمہارے لئے دعا کا میدان وسیع اور خالی ہے۔

(۱) بعض خدا کے منکر ہین (۲) بعض خدا کو مانتے ہین۔ مگر اس کے متصرف ہونے کے قائل نہین۔ (۳) بعض دعا کے قائل ہین۔ مگر اسباب پرستی مین منہمک ہین۔

پس تم کامل امید۔ کامل یقین۔ کامل مجاہدہ سے دعا مین لگے رہو۔ اور دعاؤن مین لفظ رب کا بہت استعمال کرو۔

خفیۃ۔ چلتے بیٹھتے بات کرتے کتاب پڑھتے سب حالات مین۔

انہ لا یحب المعتدین۔ ایک شخص نے بلند آواز سے دعا کی۔ تو رسول اکرم نے فرمایا۔ لا تدعون اصم و لا غائبا۔ ایک شخص نے دعا کی کہ جنت مین ایسے ایسے کوٹھے مجھے دے۔ آپ نے فرمایا۔ جنت مانگو۔ حد سے نہ بڑھو۔

ان رحمۃ اللہ۔ ہدایت کے لئے فضل کی ضرورت ہے۔ دو مسلمون کے ترجیحا

پس تم محسن بن جاؤ۔

یرسل الریح۔ زمانہ بعثت نبوت۔ ... وقت ... جو کچھ ... کے اندر ہو باہر نکلتا ہے۔

نکدا۔ دقت سے۔

مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۵)

مالکم من الٰہ غیرہ۔ یہ تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین

اخاف علیکم۔ اس قوم مین شفقت سے خوف ... کر کہدی ہوتی ہے

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم طائف گئے۔ ایک نمبردار سے کہا۔ مین چند باتین پہنچانی چاہتا ہون اس نے کہا اکیلا کیون سنون سب کو بلاتا ہون اس کے بعد وہ چند بدمعاش اکٹھے کر لایا۔ جنہون نے آپ کو دکھ دیا۔ آپ سر سے پیر تک لہولہان ہو گئے۔ آپ فرماتے ہین۔ بارہ کوس تک مجھے پتہ نہین لگا کہ مین کدہر جاتا ہون ایک فرشتہ نے کہا کہ حکم ہو تو طائف کو تباہ کر دین۔ فرمایا یہ قوم نادان ہے۔ اگر مجھے رسول اللہ جانتے تو ایسا نہ کرتے امید ہے یہ نہین تو ان کی اولاد مسلمان ہو جائے گی۔ زید بن حارث ساتھ تھے وہ کہتے ہین طائف والون نے بارہ کوس کے بعد پیچھا چھوڑا۔ آگے باغ تھا باوجود مخالفت کے انہون نے اپنے نوکر کے ہاتھ انگور بھیجے۔ جب اس نوکر نے انگور آپ کے آگے رکھے۔ تو آپ نے اللہ کا نام لے کر انگور اٹھایا۔ جس پر اس نے تعجب کیا۔ آپ نے وعظ شروع کیا اس نے کہا ایک یونس نبی گذرا ہے ہمارے ملک مین فرمایا وہ میرا بھائی تھا۔ اس پر وہ مسلمان ہوا۔

الملاء۔ جو اشراف بنے پھرتے تھے۔

رسول من رب العالمین۔ سارے جہان کے پروردگار نے مجھے منتخب کر کے بھیجا ہے۔ کیا مین گمراہ ہو سکتا ہون۔

مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۶)

اعبدوا اللہ۔ ایک تعلیم اپنی اٹکل پر ہوتی ہے اور ایک خدا کے حکم کی ماتحت انبیاء آخر الذکر تعلیم کی تعلیم لاتے ہین۔ کہ ہر حرکت و سکون ہر قول و فعل خدا کے حکم کی ماتحت ہو۔

الملاء۔ ملا۔ وہ لوگ جن کی بات دل کے اوپر گہرا اثر کرے کیا ان کے کہنے کا اثر پڑے اور رعب پڑ جائے دنیا مین چار قسم کے لوگ ہین۔ علماء۔ فقرا۔ امرار۔ عوام۔ یہ سب امرا ہی کی ماتحت ہوتے ہین اور یہی انبیاء کا مخالف گروہ ہے۔

لیس بی سفاہۃ۔ سوائے نبی کے کوئی ایسا نرم جواب نہین دے سکتا۔

مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۷)

سورہ اعراف مین نبوۃ کی بحث ہے اور اس بات کے نظائر پیش کئے ہین کہ راستبازون کی مخالفت کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ عدن سے لیکر مغربی طرف عرب کے ثمود قوم رہتی تھی جس قدر لوگ انبیاء سے دور ہوتے چلے جاتے ہین انہین اختلاف بڑہتا جاتا ہے اور جس قدر قریب ہوتے ہین انہین اتفاق ہوتا جاتا ہے مثلاً فلاسفر انہین عجیب عجیب اختلاف ہوتے ہین۔ نبیون مین یہ بات نہین۔ اسی لئے سب کی تعلیم اصولاً ایک ہی ہے۔

اسی واسطے اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ۔ ہر نبی کی تعلیم لکھی ہے۔ ... ہین

تنحتون الجبال۔ اس زمانے مین بھی امیر لوگ گرمیون مین پہاڑون پہ چلے جاتے

نعقروا۔ ان کے کفر کا ثبوت ہے۔

عن امر ربہم۔ قرآنی محاورے مین نہی کے معنے امر بھی آ جاتی ہے۔ لا تمسوھا بسوء

نعقروا۔ گناہ کر کے پھر شوخی۔

جاثمین۔ مرغی جب زمین کرید کر اپنا سینہ رکھدیتی ہے تو اسے جثم کہتے ہین۔

تتخذون الجبال۔ اس کی سزا مین تین باتین فرمائین۔ (۱) اس قوم کو ہلاک کر دیا (۲) انہا لبسبیل مقیم عذاب دیا۔ پھر عذاب کا نشان قائم رہا (۳) کوئی نہین چاہتا کہ عالی ہو کر سافل بنے۔ مگر اس عذاب کے لئے فرمایا۔ جعلنا عالیہا سافلہا۔

یتطہرون۔ طنزاً کہا۔

مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۸)

فاوفوا الکیل۔ جو سچا خیر خواہ ہو۔ وہ اپنے بھائی کو اس کے عیب پر مطلع کرتا ہے۔ چنانچہ شعیب نے اپنی قوم کو ان کے نقص بتائے۔

برتن وہان سے ٹکرایا جاتا ہے۔ جہان کمزوری کا شبہ ہو۔ اسی طرح مومن کو ابتلاء اسی بات مین آتا ہے۔ جسمین وہ کمزور ہو۔

بعد اصلاحہا۔ اب تو مین (شعیب) اصلاح کے لئے آ چکا۔ اب تو فساد مین تم معذور نہین سمجھے جا سکتے۔

یہان پارہ ہشتم کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ

مختلف نوٹ

(نوشتہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر اکونی)

ہم تیار ہیں پرکاش لکھتا ہے کہ قرآن اور پالٹیکس کے متعلق "اب تک کسی اسلامی اخبار نے کچھ جواب نہیں دیا" ہم لالہ دینا ناتھ صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ جواب تو کیا آپ "آریہ سماج اور پالٹیکس پر" بھی دہراں دہار مضمون دیکھیں گے انشاء اللہ لالہ صاحب آپ نے میور اور دوسرے متعصب عیسائی مورخین کی کاسہ لیسی کی ہے گھر سے کچھ نہیں لیا تو را فشان اور تم ملت واحد ہو۔ اسلام کی دشمنی دونوں کو ورثہ میں ملی ہے۔ احمدی تمہاری سرکوبی کیواسطے ہر وقت تیار ہیں صرف انتظار ہے کہ تمہارا خاتمہ کب ہوتا ہے۔ سردست آپ اور آپکے ہم مشرب ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی میں جو مضمون زیر عنوان اشاعت اسلام شائع ہو رہا ہے۔ ملاحظہ فرماویں۔ ہاں ..... دیانندی پالٹیکس (یعنی بگلا۔ خرگوش۔ چیتہ و شیر وغیرہ کا بہروپ بھر کر اور موقعہ پاکر دشمن کو دھوکہ دینا) سے قرآن کی تعلیم پاک اور بالاتر ہے۔

(بدر) آپ ناحق تکلیف کرتے ہیں ان لوگوں کی غرض اگر احقاق حق کی ہوتی تو میں نے فیصلہ کی ایک نہایت آسان راہ پیش کی تھی کہ تم پالٹیکس کی تعریف کرو اس کے بعد یا تو ہم مان لیں گے کہ اسلام میں پالٹیکس ہے یا اس کی تردید کرینگے مگر آریہ لٹریچر کچھ ایسا خراب ہو گیا ہے کہ وہ کسی کو متانت و تہذیب کے ساتھ اب جواب دینے سے معذور ہو چلے ہیں جیسا کہ میں نے تجربہ کیا ہے کوئی پوچھتا ہے کہ انسان کی تعریف کیا ہے یہ انسان کی حقیقت سے بے خبر مختلف جنگلوں سے ادھر ادھر ہڈیاں اکٹھی کر کے دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں سمجھے؟

سات مہاشے بڑے گھر میں ہمارے ناظرین دہلی کے بدزبان آریہ ہری سنگھ کی سزا کا حال تو پڑھ ہی چکے ہیں اب فیروزآباد ضلع آگرہ میں آریوں نے بلوہ کیا اور اینٹ پتھر پھینکے۔ اسپر عدالت نے سات مہاشوں کو سردست ایکسال کے لئے بڑے گھر کی سیر کرائی ہے اور علاوہ روپیہ فی کس جرمانہ کیا ہے۔ مسافر آگرہ کو مبارک! آریو! اسلام لاؤ۔ تہذیب سے کام لو۔

مسافر بھول گیا مسافر آگرہ ۸ ستمبر لکھتا ہے (۱) پرماتما نے جو سب کا مالک اور خالق ہے ملک تبت میں چار رشی پیدا کئے (۲) بعدہٗ ان کی اولاد پیدا ہونی شروع ہوئی

یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک آریہ اخبار پرماتما کو مالک اور خالق ماننے کا اقرار کرتا ہے ہمارے خیال میں چونکہ آریہ اور دہریہ میں کوئی فرق نہیں اس لئے جس طرح دہریہ فطرت سے مجبور ہو کر کبھی خدا کا نام لے بیٹھتا ہے اسی طرح مسافر نے بھی بھولکر ایسا لکھ دیا ہے ورنہ شدھ چیتن دیانند کے چیلوں سے یہ امید کہاں۔ ان پرماتما مالک و خالق تو اسلام نے ہی سکھا دیا ہے۔ البتہ میاں مسافر یہ بتلاتے جائیے کہ ان چار رشیوں کے اولاد کیونکر پیدا ہونی شروع ہوئی۔ ہمارا قیاس ہے کہ پنڈت دیانند صاحب بقول منشی رام جگیا سو ارتھ از بتھ کر گئے اور چار رشی دو مرد اور دو عورتیں ہونگی یا انہیں مرد و عورت دونوں کے خواص ہوں گے۔

داماد کی عزت ہمعصر راجپوت گزٹ حضرت جلال الدین اکبر شہنشاہ غازی کی نسبت لکھتا ہے "اکبر فتنہ انگیز زانی۔ حرامکار۔ بد اخلاق تھا۔ اکبر کی شرمناک بزدلانہ اور اخلاق سے گری ہوئی حکمت عملی اور چالبازی کا پردہ کھولدیا ہے جسکا باطن بادشاہ میں تیری بے دینی اور شرارت سے آگاہ ہو گئی ہوں۔" اللہ اللہ جس کو شوق سے لڑکیاں دیں جس نے غلام زادوں کو ہفت ہزاری اور دیوان تک کے عہدوں تک پہونچایا اس سے خوب سلوک کیا رحم کا خوب پاس کیا اور منصف بادشاہ کی یہ ہتک کی گورنمنٹ برطانیہ ان سپاہی بہادروں سے کیا امید رکھ سکتی ہے۔ لارڈ کرزن بہادر نے جھوٹ کی سند دراصل انہی سورماؤں کو دی تھی باقی ایشیا والے تو یونہی بدنام ہوتے۔

لنگوٹ بند آدمی بنائے مسافر آگرہ کو اب خبط سوجھا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے قدم کو منحوس ٹھہراتا ہے ہم اس کو ہوش میں لانے کے لئے بتلاتے ہیں کہ مولانا شبلی نعمانی نے پیسہ اخبار میں ایک مضمون ہندوستان کے تمدن پر اسلام کا اثر کے عنوان سے شائع کیا ہے جسمیں آپنے ثابت فرمایا ہے کہ آریوں کے باپ دادا کے پاس دھوتی سادہ ہڑ ونجا۔ لنگوٹہ۔ پتوں پر کھانا ننگے پاؤں پھرنا ہی تھا مسلمان آئے تو مفصلہ ذیل ترقیات ہوئیں (۱) درختوں کو پیوند لگایا گیا (۲) چودہ قسم کے بڑے بڑے اور مختلف چھوٹے خوشبودار میوہ دار مفید درخت لگائے گئے (۳) چودہ قسم کے پھول (۵) باغوں میں خیابان بندی وغیرہ (۶) ریشمی پارچات ۲۵ قسم (۷) سوتی ۱۷ قسم (۸) شال سات رنگ (۹) آرائش پارچات ۸ طرح کی (۱۰) ایکہزار کارخانجات شال لاہور میں (۱۱) بندوبست و اقسام زمین (جو امیر فتح اللہ شیرازی کے مشورہ سے ہوا) (۱۲) افزائش نسل و ترقی حیوانات کے لئے سانڈ (۱۳) نئے جانور لائے گئے (۱۴) چڑیا گھر بنائے گئے (۱۵) آتشیں گیند گل کی چکیاں اور عجیب و غریب حوض (۱۶) توپ کی مختلف قسمیں (۱۷) گھوڑے کا ساز ۳۷ قسم (۱۸) گھوڑوں کی تربیت کے لئے ۱۷ عہدیدار (۱۹) پہننے اوڑھنے کے کپڑے ۸ طرز کے (۲۰) انواع و اقسام کے کھانے زیورات اور آرائش لباس (۲۱) خس کی ٹٹی اور پانی کو شورہ سے ٹھنڈا کرنا (۲۲) لطیفہ گوئی اور فن مصوری (۲۳) روشن و ہوادار بلند مکانات وغیرہ۔ مسٹر نوبدتا نے لکھنؤ میں ایک لیکچر دیا تھا اور اس میں بتلایا تھا کہ "وہ ہی برکتیں ہیں۔ جو مسلمانوں کے وجہ سے ہند کو میسر آئی ہیں۔ میاں مسافر ہوش کرو۔ اور اب بتلاؤ کہ اسلام نے کیا کیا"

مدینۃ المسیح جمعہ سے پہلا روزہ شروع ہے مسجد اقصیٰ میں حافظ محمد روشن علی صاحب پہلی رات کو اور مسجد مبارک میں حافظ جمال احمد صاحب پچھلی رات تین بجے پارہ سوا پارہ قرآن سناتے ہیں۔ گویا قرآن سننے کے لئے تہجد کی نماز کو باجماعت پڑھ لیا جاتا ہے۔ میر ناصر نواب صاحب اپنے مجوزہ امور کے لئے چندہ جمع کرنے کے واسطے گجرات۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور کی طرف تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔

نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے اہل بیت کے کراچی چلے گئے ہیں۔ ناسازی طبیعت کی وجہ سے بحری آب و ہوا کی ضرورت تھی۔

ایک رعایت ماہ رمضان المبارک میں میاں محمد نور الدین گوندل کی ضلع گجرات کو نام درخواستیں بھیجنے والے ظہور المسیح بجائے چھ آنے کے ۴ آنہ میں لے سکتے ہیں۔

براہین احمدیہ پھر موقعہ نہ ملے گا جس نے ۶ پر منگوانی ہو جلد منگوالیں۔

العزیز علمی ادبی ماہوار رسالہ سالانہ قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک مخفیش الادیان۔ دنیا کو مذاہب پر نظر۔ قیمت فی جلد ۸ قاعدہ عربی جس کے پڑھنے سے بچہ تین ماہ میں قرآن کریم کو پڑھ سکتا ہے قیمت ۱ر ۔ قاعدہ اردو۔ جدید ترتیب۔ قیمت ار معجون مجی۔ دافع نزلہ زکام کھانسی نئی پرانی۔ سل۔ دق ہولیل قیمت چالیس خوراک ۲ر۔ المشتہر مینیجر العزیز بٹالہ گورداسپور

خطبہ نکاح ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب وجوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو

دفتر اخبار سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲؍
معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳؍
ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات - وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح - آیتہ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت ۶؍
البرکات الصحیحہ - پنجابی نظم مین دلچسپ - قیمت ۱؍
چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہین نہین ملتی - قیمت ۳؍
آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ - قیمت ۲؍
مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ -
تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲؍
شری نہ کلنک درشن - حضرت مسیح موعود شری نہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت ۸؍
کرشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت - قیمت ۸؍
سیر پرند - تمام شکار کے پرندون کے صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر قیمت ۱۲؍ بجائے ۴؍ کے -
الاستخلاف - شیعون کا رد - قرآنی آیات سے ایک نئی طرز مین قیمت ۳؍

مصدقہ و مجربہ حضرت خلیفۃ المسیح

مفرح یاقوتی

طاقت دینے والی دواؤن مین مشہور دوائین

یاقوت - مرجان - مروارید - کہربا - کستوری - جدوار - فولاد - زعفران - ریگ ماہی اور سونا ملا کر یہ مفرح بنی ہے - دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے - جسم کے اعضاء کی مصفی دماغ - نخاع اعصاب اور قلب کو طاقت بخشنے کی یہ مفرح خاص دعوی رکھتی ہے جن لوگون کو بہت سخت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے - ان کی صحت کو قائم رکھتی اور طاقت کو بڑہاتی ہے - تی زمانہ بے اعتدالیون کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہین ان کی اصلاح کے لئے یہ مفرح بے نظیر طور پر مؤثر اور بارہا آزمودہ ہے دماغی اور اعصابی طاقتون کی پرورش کرنے مین اپنی آپ نظیر ہے - قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ وزن) چار روپے (للعہ)
المشتہر حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسٰی نولکھا

لاہور

نصف قیمت اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بہی مسرت کا باعث ہوگی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلون کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ھ سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کردی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لیجائیگی پس مسلمانون کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہین - (حمائل شریف معرا) نہائت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی ۶؍ - سفید کاغذ ۱؍ رعایتی ۸؍ (حمائل شریف مترجم اردو) نہائت صحیح خوشخط ہشت مہر مجلد اصلی قیمت ۴؍ رعایتی ۲؍ - (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہائت خوشخط مجلد - قیمت اصلی ۴؍ رعایتی ۲؍ (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلےٰ درجہ کا - ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی للعہ رعایتی ۲؍ -

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ الفرقان کو

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بہی اس تجسس اور تلاش مین پریشان ہو جاتے ہین کہ فلان آئتہ قرآن شریف کے کس پارہ اور کس رکوع اور کس سورہ مین واقع ہے اور گھنٹون قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ تہا کہ فلان لفظ کس رکوع مین واقع ہے پس ان تمام دقتون اور تکلیفون کو رفع کرنے کے لئے ہم نے ایک کتاب مسمی بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہائت صحت و صفائی و بصرف زرکثیر طبع کرائی ہے گو اس کے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ چھپی تہی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تہی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے پس ہر ایک اولی و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کیلئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے قیمت ۴؍ رعایتی ۲؍
سنن ابی داؤد معہ شرح عون المعبود قیمت اصلی ۱۶؍ رعایتی للعہ
تاریخ اسپین - قیمت اصلی ۳؍ رعایتی ۱۲؍
تفسیر عزیزی جلد اول قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍
ایضاً پارہ تبارک - قیمت اصلی ۱۲؍ - رعایتی ۹؍
ایضاً پارہ عم - قیمت اصلی ۱؍ رعایتی ۸؍
کبیری شرح منیۃ المصلی - قیمت اصلی ۲؍ رعایتی ۱؍
تاریخ الخلفاء عربی قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی ۹؍
درخواستین بنام شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادھوان
نوٹ - محصولڈاک بذمہ خریدار رہیگا - اور اخبار کا حوالہ ضرور دین -

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی چیز ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین - نوجوانون کو دیکھو وہ بہی عینک لگائے پھرتے ہین - اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے اس لئے مین نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے - اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بہی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بہی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرۃ خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بہی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزار ہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے -
قیمت سرمہ قسم اول ۶؍ - دوم ۴؍ - سوم ۲؍ - فی تولہ -
قیمت ممیرا قسم اول ۱۰؍ جسکو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہین - قسم دوم - ۵؍ - اگر اصلی نہ ہو - تو واپس کرکے قیمت لے لو -

علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری - زری ریشمی - سادہ - سوتی - زرد - سیاہ - بادامی - مشہدی و افسری و سفید ٹیکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہین) وغیرہ دو روپیہ سے لیکر ۲۵ روپے تک کی موجود ہین - اور کلاہ و ٹوپی رومی - زری - سادہ ہر قسم میرے پاس موجود ہے جو چیز پسند نہ ہو - معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا -

المشتہر

احمد نور - کابلی - مہاجر از قادیان
ضلع گورداس پور پنجاب -

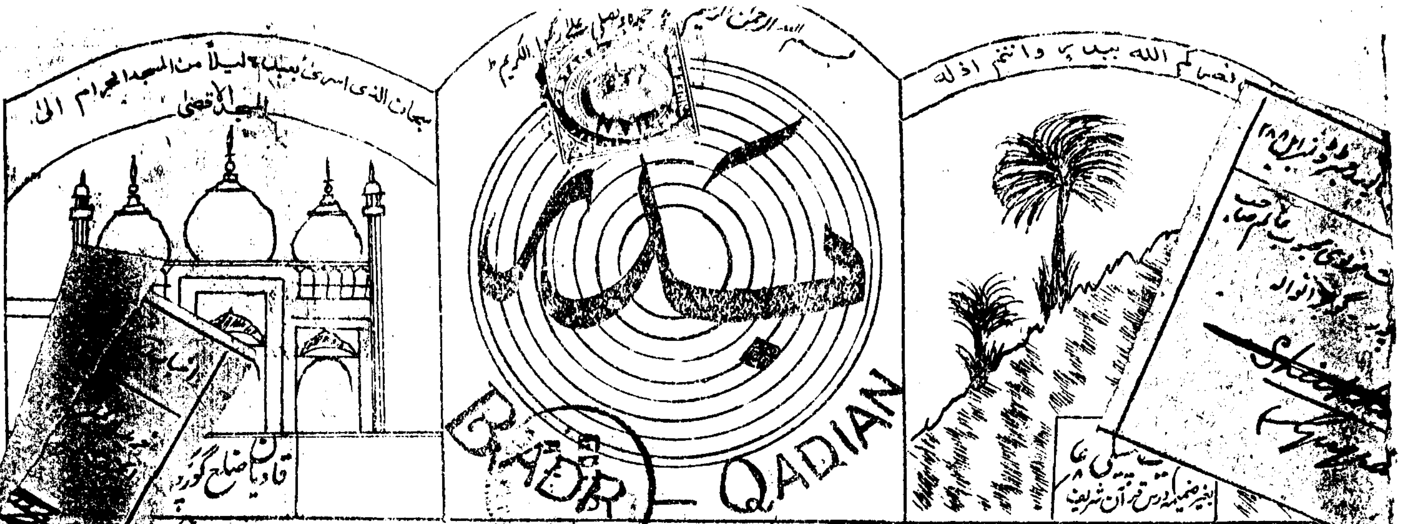

چہ گویم باتو گرائی چہادر قادیان مبنی | رجسٹرڈ نمبر ایل ... | و لیکن بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید | جلد ۸ | نمبر ۹ | پیشگی (للعہ)

مورخہ ۱۵ رمضان ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۸ اسوج ۱۹۶۶

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں۔ **درثمین حصہ دوم** میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصول ڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی موازی از ذمہ خریدار ہوگی

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عہ فی نسخہ کے حساب سے دیئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار مجلد کی قیمت عہ ۸؍ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں (درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم ۸؍ کے ٹکٹ تو بہت بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا) جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں انکے واسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھدیا جائیگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا۔ درخواستیں جلدی آنی چاہئیں

مینیجر اخبار بدر قادیان

ارادۂ حج

جاہل لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ احمدی لوگ حج نہیں کیا کرتے۔ حالانکہ ہم ہر سال احمدی برادران کو حج پر جاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ امسال ہمارے ایک معزز احمدی بھائی جو حج پر جانے والے ہیں۔ انہوں نے ہم سے درخواست کی ہے۔ کہ ہم بذریعہ اخبار ان کو معلوم کرادیویں کہ اور کون کون سے دوست حج پر جانے والے ہیں۔ تاکہ ان کی باہمی رفاقت ہوسکے۔ اس واسطے جو جو صاحب حج پر جانے والے ہوں۔ وہ عاجز کو بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔ ایڈیٹر۔

صاحبانِ دل اور قوت

رمضان شریف کے مجاہدات کی دعاؤں میں اپنے کمزور دوستوں کی بھی دستگیری کرتے رہیں۔ صادق۔

نقشۂ اوقات سحری و افطار

حسب معمول اس سال وقت پر شائع نہیں ہوا۔ جس کا افسوس ہے۔ اس واسطے اس اخبار میں درج کیا جاتا ہے

۱۵ رمضان	سحری	افطار
۱۵	۵ گھنٹے ۳ منٹ	۶ گھنٹے ۲۴ منٹ
۱۶	۵ ״ ۴ ״	۶ ״ ۲۲ ״
۱۷	۵ ״ ۵ ״	۶ ״ ۲۰ ״
۱۸	۵ ״ ۵ ״	۶ ״ ۱۹ ״
۱۹	۵ ״ ۶ ״	۶ ״ ۱۸ ״
۲۰	۵ ״ ۷ ״	۶ ״ ۱۷ ״
۲۱	۵ ״ ۷ ״	۶ ״ ۱۶ ״
۲۲	۵ ״ ۸ ״	۶ ״ ۱۵ ״

(بمقام قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔)

نامۂ ایڈیٹر

(از بہاول پور)

ایڈیٹر کا ریویو اپنے ہی اخبار پر

برادرم ۔ اکمل ہاشمی ۔ السلام علیکم ۔ ۱۶ ستمبر کا اخبار مظفر گڑھ میں اپنے وقت پر پہونچا آپنے خوب ہمت کی جو باوجود پیش آمدہ دقتوں کے اخبار نکالدیا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے ۔ براہین احمدیہ کا اشتہار نہیں لکھا گیا ۔ شائد بسبب عدم گنجائش ایسا ہوا ۔ اگلے اخبار مین ضرور دیدین ۔ ضرورتِ وحدت پر کلام امیر کے ساتھ عاجز کے مضمون کا توارد ہوا ۔ فالحمد للّٰہ خطبہ جمعہ مین جن انعامات کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی وحدت قومی سے ہی پیدا ہو سکتے ہین ۔ رمضان شریف مین اوقات سحر و نماز فجر و مغرب ضرور دینی چاہیئن اختلاف بہت نہین ہوتا لوگ خود اندازہ باقی کرلین گے آپ قادیان کے مطابق دیدین ۔ طلبا مین سے زیادہ چندہ جمع کرنیوالون کے واسطے تمغہ کی تجویز پر امید ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ضرور غور کریگی ۔ المفتی کے تمام نمبر گذشتہ گنوا کر مین نے نمبر لگوائے تھے تاکہ شروع سے ایک سلسلہ چلا جاوے اس ہفتہ آپنے پھر نمبر نہین دلایا ۔ کاتب نے بھی غنیمت سمجھا ہو گا کہ پچھلے اخبار کی ورق گردانی سے بچ جانے آئندہ احتیاط رکھین ۔ اشتہارات مین میان احمد نور جہاجر کے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین ۔ دار الامان کی خبر ہمتران سے آئی مگر آپنے کچھ نہ لکھا ۔ میری نظر سارے اخبار مین اول سے آخر تک اخبار دار الامان کے واسطے دوڑی پھری مسز اکمل نے زیورس کے واسطے خوب رائے دی ۔ برقع کے متعلق مردون کو غض بصر کا حکم دیا ہے مگر برقعہ تو ہے ہی مردون کا غض بصر اور برقع کا فائدہ ہے کہ کوئی برقع پوش کو دیکھ ہی نہین سکتا ۔ اب سوال تو یہ ہے کہ برقع پوش عورت کے واسطے بھی برقع موجب غض بصر ہے یا اس کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ جو عورت غض بصر کی عادی بھی ہو وہ برقع کے ساتھ مجبور رہوتی ہے کہ راستہ کی تلاش مین اپنی نگاہ کو بجائے نیچے کرنے کے اوپر اٹھائے اِسپر ضرور توجہ کرنی چاہیئے ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کا نام آپنے تحفہ کشمیر شائد اس واسطے رکھا ہو گا کہ وہ انہون نے کشمیر مین کہی ہو گی مگر ہماری امیدین اس طرف لگی ہوئی ہین کہ حضرت موصوف نے اپنی باریک بین نگاہ سے جن عجائبات اور لطائف قدرت کو اس سفر مین حظ اٹھایا ہے ان سے اپنے خدام کو مستفید کرین اور انہون نے عاجز سے وعدہ بھی فرمایا تھا ۔ حضرت میر صاحب کی نظم اگرچہ مین ہی آپ کو دے آیا تھا تاہم اُسا وقت سفر مین جو لطف اس مناجات نے مجھے دیا ہے ۔ اس سے سبکساران ساحل واقف نہین ہو سکتے کئی بار پڑھ چکا ہون اور ہنوز کئی بار پڑہون گا ۔

مظفر گڈھ پچھلے ہفتہ مین ڈیرہ غازی خان کا حال لکھ چکا ہون اسجگہ دو دفعہ وعظ کیا گیا مگر اہل ڈیرہ دین سے بالکل ناواقف ہین مساجد عموماً ویران پڑی ہین وہان سے چل کر مین مظفر گڈھ آیا جہان اپنی جماعت کے دوست مرزا عنایت اللہ بیگ صاحب و مولوی اللہ بخش صاحب و میان نبی بخش ہین یہان ایک وعظ کیواسطے تجویز کی گئی شہر مین منادی بھی ہوئی لیکن کوئی صاحب قاضی غلام حسین ہین انہون نے خطبہ جمعہ مین منع کر دیا ۔ کہ کوئی شخص مرزائی کا وعظ نہ سُنے اس واسطے بہت کم آدمی آئے چند تعلیم یافتہ شرفا تشریف لائے اور بس ۔ مجھے اس خبر کے سننے سے کہ قاضی صاحب نے لوگون کو ڈرا دیا ہے بہت خوشی ہوئی کہ احمدیت کا سکہ ان ملانون کے دلون پر خوب بیٹھا ہوا ہے وہ جان گئے ہین اور پہچان گئے ہین کہ احمدیون کے دلائل ایسے زبردست ہین کہ اگر لوگ سن لین گے تو ضرور ان کے دلون پر اثر ہو گا اور اگر انہون نے ہم سے ان باتون کے متعلق سوال کیا تو ہم جواب نہ دے سکین گے اپنے پر سے اس ذلت کو روکنے کے واسطے غیر احمدی علماء نے اب یہ تجویز سوچی ہے کہ ہندوؤن کی طرح اپنے متبعین کو یہ سکھلاتے رہتے ہین کہ خبردار احمدی کا کلام نہ سنو ! اس سے ملاقات نہ کرو اس سے اختلاط پیدا نہ کرو ۔ بعض نے تو یہان تک فتوے لگا یا ہے کہ جو احمدیون کے سلام کا جواب دے اسکی عورت کو طلاق ہو جاتی ہے یہ ناپاک فطرت کے کیڑے جہان تک ان سے ہو سکتا ہے زور لگائین سلسلہ حقہ کا ایک ذرہ نقصان نہین کر سکتے خدا کی باتین ہر حال پوری ہو کر رہین گی اور ان کا یہ رویہ خود ان کی سخت کمزوری اور نالائقی پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ایک ادنیٰ احمدی سے ڈرتے ہین اور اپنے مذہب کو ایک کچا تاگا جانتے ہین جو احمدی کی شکل کو دیکھتے ہی ٹوٹ جائیگا ۔ مولوی اللہ بخش صاحب استقبال کیواسطے اور نیز مشایعت کیلئے اسٹیشن تک تشریف لائے اللہ تعالیٰ انہین اور مرزا صاحب موصوف کو مہمان نوازی کیواسطے جزائے خیر دے ۔ آمین ۔ محمد صادق عفے اللہ عنہ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم ؕ

واپسی گزشتہ اخبار مین جیسا کہ اکمل صاحب نے ظاہر فرمایا تھا میرا ارادہ تھا کہ ڈیرہ غازیخان سے آگے علاقہ سندھ مین جا کر وعظ کرون وہان سے بعض دوستون کا مدت سے اصرار بھی تھا لیکن جب مینے ان احباب کو خطوط لکھے تو کچھ ایسی سی وجوہات پیش آئے کہ وہ جلدی سے مجھے جواب نہ لکھ سکے ان کے جوابات کے انتظار مین مین نے دفعتہً سندھ پہنچنے کی بجائے راستہ مین دو تین جگہ قیام کرنا پسند کیا چنانچہ پہلا مقام مظفر گڈھ مین ہوا جس کا ذکر اوپر درج ہے ۔ جو تیتو وہین سے لکھ کر روانہ کیا تھا مگر یہان وقت پر نہ پہونچ سکا کہ پچھلے اخبار مین چھپ جاتا ۔ مظفر گڈھ سے بہاول پور گیا وہان قریباً دو روز قیام رہا اور وہان سے آگے خانیوال جانے کا ارادہ تھا کیونکہ اس جگہ ایک دوست نے (خدا اُسپر رحم کرے) انتظام وعظ کا وعدہ کیا تھا مگر ایک اشارہ غیبی کے سبب مین بہاولپور سے ہی فوراً قادیان کو لوٹا راستہ مین لودہران ۔ ملتان ۔ منٹگمری کئی ایک مقامات مین جماعت تھی مگر کہین ٹھہر نہ سکا ۔ ارادہ تھا کہ سندھ سے واپسی پر ملتان ضرور ٹھہرون گا ۔ مگر بجائے اس کے کہ وہان آرام کرنیوالے بہت سے بزرگون کی خوابگاہون پر پہونچکر انہین السلام علیکم کہتا اسٹیشن پر سے ہی ان کیواسطے بدرگاہ رب العالمین دعا کا ہاتھ اٹھایا کہ ایخدا تو ان کی مغفرت کر ان کے درجات جنت مین بڑہا اور نادانون کو ان کی قبر پرستی کے مشرکانہ فعل سے بچا غرض ۲۳ ستمبر کا اخبار چھپنے کیواسطے طیار ہو رہا تھا کہ مین یہان پہونچا لیکن راستہ کی شدت گرمی کے سبب آتے ہی سخت سر درد اور بخار مین مبتلا ہو گیا کئی دن تکلیف رہی اب بفضلہ تعالےٰ آرام ہے ۔ لیکن نقاہت اس قدر ہے کہ یہ مضمون بھی لیٹ کر لکھ رہا ہون اللہ تعالیٰ رحم کرے احباب سے درخواست دعا ہے ۔

بہاولپور القصہ عاجز سندھ جاتا ہوا قادیان پہونچگیا ہے گویا اس بہانہ سے بہاولپور ہی دیکھنا تھا یا وہان کے مخلص دوست اخویم چوہدری غلام حسن صاحب کی کشش تھی جو اس ذریعہ سے ان تک کھینچ کر لیگئی ۔ وہان مولوی رحیم بخش صاحب سے ملاقات ہوئی جو کونسل عالیہ ریاست کے پریزیڈنٹ ہین بڑے باخلاص اور بے تعصب حاکم ہین ۔ ہندو مسلمان سب آپکے انصاف کے مداح ہین ان کے ماتحت انتظام ریاست بہت عمدگی سے چل رہا ہے بہاولپور کا شہر کچھ بہت پُر رونق نظر نہین آیا جیسا کہ دار السلطنت کو ہونا چاہیئے ۔ سڑکین عموماً کشادہ اور سایہ دار ہین ۔ باغات خوشنما ہین ۔ لیکن ریلوے اسٹیشن کی سڑک بہت ہی قابل مرمت ہے حالانکہ بسبب کثرت آمد و رفت وہی سب سے زیادہ قابل توجہ ہے بہاولپور مین برادرم ڈاکٹر لطیف علی صاحب سے ملاقات ہوئی ۔ جو ایک رئیس سردار کے علاج کے واسطے وہان ٹھہرے ہوئے ہین جس ہمدردی اور دلی دعا کے ساتھ وہ اس سردار کی طرف توجہ رکھتے ہین ۔ یہ احمدیون کا ہی خاصہ ہے بابو غلام حسین صاحب کیسے بے تکلف پُر محبت دوست ہین اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دے ۔ وہان بابو غلام نبی صاحب احمدی جو ان صالح ہین ۔ اور ان کے سوائے ایک صاحب میان خدا بخش صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو لودہران کے قریب کے رہنے والے ہین ۔ اس سفر مین قاضی حبیب اللہ صاحب شیر شاہ سے بہاولپور تک رفیق سفر رہے ۔ قاضی صاحب ایک سنگین مقدمہ مین گرفتار تھے ۔ مگر حضرت اور دیگر بزرگون کی مخلصانہ دعاؤن نے ان کی دستگیری کی اور برادر بابو غلام حسین صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا ۔ کہ وہ بری ہو گئے ہین ۔ فالحمد للّٰہ ۔

قرآن کریم اور وید مقدس

"خلاصہ لکچر جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب جو اونہوں نے ٹون ہال شملہ مین ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء کو شام کے ۵ بجے دیا"

جس طرح پر ہر ایک کل کا موجد اس کل کے استعمال کے متعلق صحیح ہدایت دے سکتا ہے اور اس کے ماسوا دوسرے کے لئے جو اس کل کی بناوٹ سے بے خبر ہو یہ محال ہے کہ وہ اس کے استعمال کے لئے ہدایات دے سکے اسی طرح انسانی کل کا موجد یعنی خداوند کریم جو خالق ہے وہی اس کے چلائے جانے کے متعلق ہدایت کر سکتا ہے اور یہی وہ ہدایت ہے جسے الہام کہتے ہین اور الہام کا ہونا لابدی ہے اور جب سے دنیا ہے تب ہی سے الہام ہونا چاہیئے اور ایسا ہی ہے قرآن کریم اس سے انکار نہین کرتا اور وید والون کا دعوے کہ وید یعنی ہدایت ربانی ایک ارب اور کئی کروڑ برسون سے ہے ہمین ماننے مین کوئی عذر نہین بلکہ ہم تو اگر اس سے ہزار گنا زیادہ زمانہ نزول وید کا بتایا جائے تو بھی انکار نہین کرتے کیونکہ ہم مانتے ہین کہ خدا خالق ہے اور وہ آج سے خالق نہین بلکہ ہمیشہ سے خالق ہے اور جیسے کہ وہ قرآن کریم مین فرماتا ہے ۔ قدرہ فہدے خلقت کو پیدا کرکے ایک اندازہ پر مقرر کیا ۔ پھر اسے ہدایت دی پس جب سے پیدائش ہوئی تب ہی سے ہدایت ہوئی ۔ ہان اگر اہل وید کو صرف ایک ارب برس پر ناز ہے تو زندہ ستھا والے اپنی کتاب کی مدت نزول کئی اربون تک پہونچاتے ہین اصل جو علم الٰہی ہے وہ خواہ آج ظاہر ہو یا کل وہ ازلی ہی ہے کیونکہ وہ اس ذات کا علم ہے جو ازلی ہو ہم اللہ تعالیٰ کو رب العالمین تمام جہانون کا پیدا کرنے والا اور پھر انکو جسمانی اور روحانی طور پر پرورش کرنے والا مانتے ہین وہ عرب کا ہی رب نہین نہ وہ شام کا ہی رب ہے اور نہ وہ صرف ہندوستان کا ہی رب ہے بلکہ وہ سب کا رب ہے پس اس نے جب سب کو پیدا کیا ہے تو سب کو ضرور ہدایت بھی دی ہو گی ۔ جیسے اس کی جسمانی پرورش کا سلسلہ ہر جگہ ہے اسی طرح روحانی غذا جسے الہام یا علم الٰہی کہتے ہین ہر جگہ پر حاوی ہے ۔ یہ پاک اصول قرآن پاک کا ہی ہے کہ ہر ملک مین ہر قوم مین الٰہی ہادی آئے ۔ ولکل قوم هاد ۔ اور ان من امة الا خلا فیها نذیر ۔

اہل وید کا اگر یہ دعوے ہے کہ سوائے وید کے کہین کوئی کتاب ہدایت نازل نہین ہوتی تو پھر یہ بھی ہونا چاہیئے تھا کہ جس طرح جسمانی پرورش کے سامان ہر جگہ ہین اسی طرح وید بھی روحانی پرورش کا سامان ہے وہ بھی ہر جگہ یا تو خدا کی طرف سے ہی نازل کر دیا جاتا اور یا اہل وید اسے ہر جگہ پہونچا دیتے تاکہ اصل غرض جو وید کی یا الہام الٰہی کی ہے وہ پوری ہوتی جیسے کہ قرآن مجید جس کا یہ دعویٰ ہے کہ مین ہر ملک ہر قوم کے لئے ہون جو نہی کہ وہ نازل ہوا ادہر وہ تمام عالم مین پھیلا دیا گیا ۔ لیکن اس کا کیا جواب ہے کہ اہل وید نے اسے اس طرح چھپا رکھا کہ پورے طور پر وید کی اشاعت اسی ملک ہند مین ہی ہوئی اگر یہ کہا جائے کہ گذشتہ زمانہ مین جسے پانچ چھ ہزار برس ہوئے وید تمام عالم مین تھا لیکن اب نہین رہا تو پھر ہماری اور ان تمام کی جو دور ملکون مین ہین روحانی پرورش کا کیا سامان ہے کیا یہ ظلم نہ ہو گا ۔ کہ آج ہم اور ہم سے پہلے لوگ جو ویدک زمانہ کے بعد کے ہین سب کے سب بلا ہدایت چھوڑ دئے جاوین اگر وید کم مین تو پھر دوسرے وید (جو قرآن) کی ضرورت ثابت ہوئی ۔ ٹھیک اسی طرح جیسے ابتدائے عالم مین وید کی ضرورت تھی یہی وہ فلسفہ ہے کہ جس سے ضرورت انبیاء یکے بعد دیگرے ثابت ہے اور قرآن کریم کا اپنا بھی یہی دعویٰ ہے ۔

ایک وقت تھا کہ جب اہل دنیا الگ الگ پڑے تھے ۔ ایک ملک دوسرے کی خبر تو کجا ایک شہر کو بھی یہ اچھی طرح علم نہ تھا کہ اور کوئی شہر ہے یا نہین ایسے وقت مین ایک ایسی کتاب کا جیسا عالم مین سو ایک ملک کے اندر نازل ہو جاتا اور پھر اس کا اسی کے حدود اربعہ تک محدود رہنا دوسرون کے لئے صریح ظلم ہے ۔ البتہ اگر وید کے نازل کرنے والا اسکی اشاعت عام کا ذریعہ بھی پیدا کر دیتا تو کوئی شکایت نہ تھی ۔ جن وجوہات اور دلائل سے ہندوستان کے لئے وید کی ضرورت تھی انہین اسباب کے باعث دوسرے ملکون کے لئے وید (علم الٰہی) کی ضرورت ثابت ہے ۔ ہند کی ضرورت پوری کی گئی ضروری ہے کہ دوسرون کی بھی پوری کی گئی ہو اور وید کا نزول کہین بشکل توریت اور کہین بشکل انجیل ہوا ہو ۔

اب ایک دوسرا دور دنیا پر آتا ہے اور وہ ایسا وقت ہے کہ الگ الگ ملک آپسمین ملنے جلنے لگتے ہین ۔ آمد و رفت کے ذرائع پیدا ہونے مین ۔ گویا دنیا ایک ہی محلہ کی طرح ہو جاتی ہے اس کے علاوہ دنیا مین فسق و فجور کا دریا بھی موجین مار رہا ہے کوئی کتاب دنیا کے لئے نظر نہین آتی ۔ وید ہندوستان کی چار دیواری کے اندر بند ہے بلکہ اہل ہند بھی نہین جانتے کہ وید مین کیا ہے توریت صرف یہود یون کے پاس ہے وہ اورون کو اپنے ساتھ ملا بھی نہین سکتے بلکہ خود توریت پر حاکم بنے ہوئے ہین ۔ اہل انجیل ایک خدا کو چھوڑ کر مسیح کو دنیا رہنا کہہ رہے ہین اب یہ وقت ہے ۔ کہ وید (علم الٰہی) ایک ایسی ہیئت مین نازل ہو جو تمام ضرورتون پر حاوی ہو ۔ پہلے جو قوم قوم کا الگ تمدن تھا اب سب قومین ایک ہو گئین تو ان کا تمدن بھی بدلا ۔ اب اس حالت کے مناسب احکام اس وید مین ہون ٹھیک اسی وقت مین عرب مین ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور خدا سے الہام وید دیا جاتا ہے جسے قرآن کریم کہتے ہین ۔

جہان اللہ تعالیٰ نے ضرورت قرآن شریف کے دلائل بیان فرمائے ہین وہان اس نے یہ پہلے مانا ہے کہ پہلی امتون کی طرف رسول بھیجے گئے اور قسم کھا کر ..... اپنے آپکو گواہ پیش کرکے بیان کیا ہے کہ رسول امم سابقہ کی طرف بھیجے گئے ۔ اور باایں ہمہ قرآن پاک کی ضرورت ثابت کی ہے اس طرح پر کہ نزول قرآن کے وقت دنیا کی حالت ظہر الفساد فی البر والبحر تھی یعنی عالم اور جاہل سب کے سب بگڑ چکے تھے اور طبعاً وہ کسی نئے معالج کے محتاج تھے پہلی دوائی اب کارگر نہ ہو سکتی تھی کیونکہ طبیعت بدل چکی تھی اختلافات باہمی دشمنی کی حد کو پہونچ چکے تھے اور سوسائٹی مین امن قائم کرنے کے لئے ان اختلافات کی جڑ کاٹی جانی ضروری تھی جو ایک مصلح ربانی کا کام ہے لوگونکو اپنے برے اعمال اچھے نظر آتے تھے زنا کرنا اور پھر اسے زنا نہ سمجھنا کتنی غضب ہے ۔ مدد کی لوگ جو ایران مین تھے ان کے ہان ماں بہن سے زنا کرنا کوئی عیب نہ تھا ۔ یہان تک کہ انکی کتب جن کو وہ مقدس کتب خیال کرتے تھے لکھی ہوئی ہین گندکیا وہ گرک شاستر کی بھی ایسی تھین ان کی کتابون کے جلائے جانے کے متعلق مسٹر چرڈ جیا مورخ لکھتا ہے کہ اچھا ہوا یہ گند کا ذخیرہ دنیا سے اٹھا دیا گیا ۔ یہی وہ لوگ ہین کہ جو خیال کرتے تھے کہ اگر ان کا کوئی پیر کسی مرید کی عورت کے ساتھ مباشرت کرے تو سات پشتون کے لئے جنت ورثے مین آ گئی اسی طرح اہل ہند کا حال تباہ تھا اس زمانے کی یادگار اب تک مندرون مین بے حیائی کی مورتیان ہین خود رشی دیانند نے لکھا ہے کہ اس زمانے مین اندھیر مچا ہوا تھا ۔ کیسا اندھیر وید کی بجائے سخت بیحیائی کی تعلیم تھی اور نہ صرف یہ بلکہ ہند کی مذہب والون کی طرح یہان بھی وام مارگی لوگون کا ہی دور دورہ تھا عیسائیون کی حالت بھی مین بیان کر چکا ہون ۔ القصہ یہ وہ وقت تھا کہ جب دنیا پر شیطان حکمران تھا ۔ انسان بنفس خود (الا ماشاء اللہ) شیطان بنے ہوئے تھے ۔ دنیا سے وید اٹھ گیا تھا توریت کا نام ہی تھا اور کچھ نہ تھا ۔ انجیل تو ردی مین ڈالی جا چکی تھی اور ایک شخص کے خیالات فاسدہ کی پوجا کی جا رہی تھی ۔ گویا یہ وہ وقت تھا کہ جب دنیا سے علم الٰہی آسمان پر جا چکا تھا اور دنیا آسمانی پانی کے لئے بزبان حال چلا رہی تھی اور جیسے کہ سری کرشن مہاراج نے فرمایا کہ جب دھرتی پر پاپ کا بوجھ بڑھ جاتا ہے تب ہم دنیا مین جنم دھارن کرکے اس بوجھ کو اٹھا دیتے ہین اسی طرح دنیا چلا رہی تھی کہ اے پرماتما آپ آئیے اور میری پیٹھ پر سے اس بھاری بوجھ کو الگ کرئیے ۔ خود اہل عرب کے حالات اس قسم کے شرمناک ہین کہ قابل بیان بھی نہین ۔ خدا کے گھر کو بتون کے لئے مخصوص کر رکھا تھا ۔ ایسے نازک وقت مین اللہ تعالیٰ نے قرآن کی شکل مین وید کو نازل کیا ۔ جس نے جملہ عوارض کا تدارک واقعی

علاج کیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت پرماتما کے اوتار تھے اور ان کا وجود تمام اوتاروں کا جامع وجود تھا اور یہی ختم نبوت ہے۔

اگر سوال کیا جائے کہ جس طرح مختلف فرقوں کا اختلاف ایک نبی کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے تو اب اسلامی فرقوں کا آپس میں تحاسد وتباغض کیوں ایک نئے رسول کی ضرورت کو ثابت نہیں کرتا اس کا جواب یہ ہے اسلامی فرقوں کا اختلاف قرآن کے متعلق ہے رسول کے متعلق نہیں خدا کے متعلق نہیں بلکہ وہ فروعی باتیں ہیں جن کے بغیر بھی ایک شخص پکا مسلمان کہلا سکتا ہے البتہ اہل وید کا اختلاف عجیب اختلاف ہے، خدا کے ماننے والا بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل وید سے ہی ہیں خدا کا منکر بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل بھی اسی وید سے بُت پرست۔ اور اس کا دشمن دونوں وید کے معتقد۔ زناکاری کے لئے جواز کا فتوے بھی وید سے اور اس کی تردید بھی اسی سے ہندوستان کے اس قدر کثیر التعداد فرقے ہیں کہ گننا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ ہم بھی باوجود مسلمان ہونے کے ہندوؤں کے مختلف فرقوں میں سے ایک ہیں اور وید کے معنے قرآن کے مطابق کرلیں تو آج کون ہندو ہے جو یہ کہدے کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ ہندو سینکڑوں اوتاروں کو مانتے ہیں اور ہم سب کو مانتے ہوئے محمد رسول اللہ کو پرمیشر کا کامل اوتار مانتے ہیں۔ پھر مخالفت کیا رہی اہل وید کی مخالفت کا باعث یہ ہے کہ وید کی زبان بالکل دنیا سے اُٹھ گئی ہے۔ بلکہ آج تو یہ حالت ہے کہ وید کی مختلف تفسیروں کو بھی آج سمجھنا مشکل ہے خود آریہ سماج کی تیس سالہ کوشش اور ترجمہ وید...... سے اندازہ کرلو کہ کہاں تک کامیابی کی امید ہوسکتی ہے۔

قرآن پاک کی نسبت یہ زبانی لاف وگزاف نہیں ہے بلکہ قرآن جو دعویٰ کرتا ہے۔ فیہا کتب قیمہ۔ یعنی وہ کتاب ہوں تمام کتب قدیمہ کی سچی صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا ہوں ہاں اگر کوئی کہے کہ کتب قدیمہ سے صداقتوں کو لے کر قرآن کی شکل میں جمع کردینا کوئی مشکل بات نہیں ہم خود کرسکتے ہیں تو اس کا جواب خود قرآن ہی دیتا ہے۔ جو یہ ہے۔ (۱) آسمان سے پانی کا اُتارنا اور اس سے زمین کے اندر زندگی پیدا کرنا خدا ہی کی طاقت کرسکتی ہے انسان یہ نہیں کرسکتے کہ باوجود بارش کے جملہ سامان کے موجود ہوتے ہوئے اور تمام قسم کے بیجوں کے ہوتے ہوئے بھی خود ہی بارش کرکے تمام قسم کی سبزیاں پیدا کرے اسی طرح روحانی بارش کا پانی برسا کر دلوں کو زندہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

(۲) دودھ کے جملہ اجزا دنیا کے اندر موجود ہیں مگر کوئی انسان بھی نہیں جو ان اجزا کو ملا کر دودھ پیدا کرسکے یہ حیوان جو دودھ دیتے ہیں یہ خدائی مشینیں ہیں جو گوبر اور لہو کے درمیان سے دودھ پیدا کردیتی ہیں۔ انسان کے لئے یہ محال ہے اسی طرح روحانی دودھ خالص کا بنالینا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

(۳) پھر غور کرو کہ کس طرح ہماری زندگی کا سہارا پھل پھول اور اناج وغیرہ پیدا کیا جاتا ہے باوجود اس کے کہ تمام اجزا جن سے پھل بنتے ہیں دنیا میں موجود ہیں۔ مگر کیا کوئی انسانی مشین ہے جو انکو پھلوں کی صورت میں لاکر ترکیب دے سکے۔

(فائدہ) اگرچہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان کہ جسکی ایجاد کو دیکھ کر آج دنیا حیران ہے کہیں ہوائی جہاز ہیں کہیں انجن کہیں ایکس ریز اپیرٹس ہے اور کہیں بھونچال کے دریافت کرنے کا آلہ ہے جسے سیسموگراف کہتے ہیں اور علی ہذا القیاس۔ تمام سائنس کی تحقیقات اور بے شمار ان کی ایجادیں ہیں کیا ایسے انسان کے لئے ہی مشکل ہے کہ وہ مذہب کے اصولوں کو اختراع کرے اس کا جواب انہیں دلائل میں موجود ہے جو اوپر بیان کئے یعنے یہ کہ انسانی ایجاد ساری کی ساری ایسے امور کے متعلق ہے جو ضروریات زندگی میں سے نہیں ہیں بلکہ ہماری عشرت کی چیزیں ہیں پانی نہ ہو تو زندگی محال ہے کوئی چیز پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر انجن نہ ہوتا تو دنیا کا کام نہ رکتا کیونکہ خدا نے دوسرے ذرائع پیدا کر رکھے ہیں پھر کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک چھوٹے سے دانہ کا پیدا کرنا بڑے بڑے انجن کی نسبت نہائت مشکل ہے بیج پیدا کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے ہاں خدا کی پیدا کردہ چیزوں سے ہم کئی قسم کے فائدے اُٹھا لیتے ہیں لیکن مذہب کے اصولوں کو اس طرح پر جمع کرنا جیسے قرآن پاک نے کیا ہے یہ انسانی طاقت سے باہر ہے کیونکہ وہ پانی دودھ اور پھلوں سے بھی زیادہ ضروری اور مشکل ہے

(۴) پھر دیکھو شہد کی مکھی کس طرح سے پھولوں سے شہد کو نکال کر جمع کرتی ہے۔ آج باوجود تجربہ اور تمام علم وفضل کے اور ساری سائنس کے بھی انسان عاجز ہے کہ شہد کو بنالے شہد وہ چیز ہے جسمیں ہزاروں بیماریوں کے لئے شفا ہے اور جس کا قوام کبھی خراب نہیں ہوتا۔ اسی طرح ناممکن ہے کہ انسان مع اپنی ساری طاقتوں اور تمام سائنس اور فلسفہ قدیم وجدید کے بھی قرآن پاک جیسی شفا بخش مردوں کو زندہ کرنے والی اور کبھی نہ بگڑنے والی اور تمام عالم کو روحانی پانی سے سیراب کرنیوالی اور ہماری بھوک کو تسکین دینے والی اور روحانی زندگی کے پھل دنیا میں کھلا دینے والی کتاب بنا سکے ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ انسان یہاں بالکل عاجز ہے۔ کیا وہ معترض جو قرآن شریف کو کتب قدیمہ سے جمع کرنیکا خیال کیا کرتا ہے وہ آجتک سوائے قرآن کے کوئی کتاب تمام مذاہب کی کتب موجودہ سے جمع کرسکا اگر نہیں تو صرف وہم کی پرستش فضول ہے حق یہ ہے کہ یہ قرآن شریف خدا کی طرف سے شہد ہے اور کیا ہی خوب کہا ہے۔ ع

شہد یست آسمانی از وحی حق چکیدہ

رستم کی ایک بیوی

راجپوت گزٹ کا ایڈیٹر اپنی غلط بیانی اور بیہودہ لن ترانی کے لئے خصوصیت سے ممتاز ہے اسکو اپنی تاریخ دانی پر گھمنڈ ہے لیکن افسوس کہ میں نے آج تک اس کی کوئی ایک تحریر بھی ایسی نہیں دیکھی۔ جو الف لیلی یا داستان امیر حمزہ کے جھوٹے افسانوں سے بڑھ کر کوئی تاریخی امتیاز رکھتی ہو۔ چونکہ راجپوت گزٹ کی دروغگوئی نے مخلوق خدا کو بہت کچھ دھوکہ میں ڈالنے اور بالخصوص مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی ہے اس لئے میں نے کئی مرتبہ اس کو اخبار الحکم کے ذریعہ سے چیلنج دیا اور غیرت بھی دلائیں کہ اپنی فضول اور بیہودہ باتوں کو ثابت کرے اور میرے کسی مضمون کی تردید کرکے اپنی تاریخ دانی کا سکہ بٹھلائے لیکن وہ اپنی باتوں کے وزن کو خود جانتا ہے میری کسی بات کے جواب میں اُف بھی نہ کرسکا۔ اس کو یہ لکھتے ہوئے مطلق شرم بھی نہیں آتی کہ ہندوستان کے راجوں نے افغانستان۔ ایران ترکستان وغیرہ ممالک کے بادشاہوں سے بیٹیاں خراج میں وصول کیں اور ہندوستان کے دہوتی بند عرب وروم وشام کے بادشاہوں سے اپنی بندگی وفرماں برداری کراتے تھے۔ میں نے بحولہ وقوتہ تعالیٰ اوسکی ہذیان سرائی کا کافی جواب اپنی مختلف متعدد تحریروں میں دیا ہے آج اتفاقاً شاہنامہ کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک واقعہ میری نظر سے گزرا جس کو فردوسی نے کئی ورق میں اور کئی سو اشعار میں لکھا ہے۔ اسکو عام لوگوں بالخصوص راجپوت گزٹ کے ایڈیٹر کی آگاہی کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں اور نقل کرنے سے پیشتر یہ بھی بتاتا ہوں کہ شاہنامہ وہ کتاب ہے جو تاریخی کتاب ہونے کے اعتبار سے مہابھارت اور راماٗن پر فضیلت رکھتی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ میں شاہنامہ اور مہابھارت وغیرہ کتابوں کا مقابلہ کرکے کسی دوسرے مستقل مضمون میں اپنے دعوے کو ثابت کرسکوں گا۔ سنیئے۔ جبکہ سیستان میں زال حکمران تھا اور رستم کی نوجوانی کا عالم تھا اس وقت ہندوستان کے حکمران یعنے قنوج کے راجہ نے زال کے پاس ایک عرضی بھیجی۔ ایلچی ہندوستان سے زابلستان پہونچا۔ فردوسی لکھتا ہے۔ ۔

درآمد نماے بدرگاہ شاد ؛ پرستندۂ خسروی پیشگاہ
زمین را ببوسید در پیش زال ؛ چنین گفت کایخسرو بے ہمال
کہ آید جہاندیدہ مرد زہند ؛ بدست اندرون نامۂ بر پرند
بدو گفت دستان کہ بکشای راہ ؛ بیارش بدین نامور بارگاہ
برشاہ زابل بشد برکشاد ؛ بیامد مر او را زمین بوسہ داد

زال نے خط کو کھولا اس میں لکھا تھا کہ ہندوستان میں ایک عجیب قسم کی مہیب بلا ظاہر ہوئی ہے جو آدمیوں اور چوپایوں کو اپنے سانس کے زور سے کھینچکر کھا جاتی ہے (آجکل بھی جنگلوں مثلاً نجیب آباد و پیلی بھیت وغیرہ کے متصل دامن کوہ کے جنگلوں میں دو دو گز کی موٹائی کے سانپ پائے جاتے ہیں جو اپنے سانس کے ذریعہ سے آدمیوں کو اور جنگل کے جانوروں مثلاً ہرن چیتل پاڑھے وغیرہ کو کھینچکر نگل جاتے ہیں اس قدیم زمانہ میں چونکہ آبادی اس قدر نہ تھی ۔ اور جنگلات بکثرت ...... تھے اس لئے ممکن ہے کہ کوئی غیر معمولی مہیب تشکل کا قوی الجثہ سانپ یعنی اژدہا نمودار ہُوا ہو اور قنوج کے مہاراجہ کو ڈر کے مارے زال سے فریاد کرنی پڑی ہو) اگر آپنے جلد آکر اس بلا کو ہلاک نہ کیا تو چند روز میں آپ دیکھیں گے نہ ہندوستان کا ملک باقی رہیگا نہ اور کسی ملک میں آدمی کا نشان ملیگا ۔ یہ بلا جو نمودار ہوئی ہے سب کو کھا جائیگی پھر آپ خراج کس طرح وصول کر سکیں گے ۔ ؎

اگر زانکہ نائی بریں رزمگاہ ؛ ز ہندوستان باج دیگر مخواہ
کہ بر جای ویران روا نیست باج ؛ بہ ہندوستان بر سرایں ہست تاج

زال نے اس خط کو پڑھا اور اپنے نوجوان بیٹے رستم کو بلا کر سنایا اور کہا کہ اب ہندوستان کی طرف جانا ضروری ہے ۔ ؎

تو باروئے روشن بزابل بمان ؛ من آنجا شوم باگزیدہ سران

رستم نے جواب دیا کہ جناب یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ آپ تو اندیشہ کے مقام پر جائیں اور میں یہاں آرام سے بیٹھا رہوں ۔

تو گرچہ دلیری و نام آوری ؛ جہان پہلوانی و کندآوری
نہ زیبد ترا رزم با پشت کوز ؛ تو پیری و گر من جوانم ہنوز

باپ بیٹوں میں خوب رد و کد ہوئی ۔ ہر ایک یہ کہتا تھا کہ میں تنہا ہندوستان کو جاتا ہوں زال کہتا تھا تو ناتجربہ کار ہے ۔ رستم کہتا تھا آپ بوڑھے ہوگئے ہیں آپ کا وقت آرام کرنے کا ہے اور میرا زمانہ کام کرنے کا ۔ آخر فیصلہ ہُوا کہ باپ بیٹا دونوں چلیں ۔ ؎

کنون ہر دو آرائشِ رہ کنیم ؛ سخن گر دراز است کوتہ کنیم

دونوں ہندوستان پہونچے ۔ قنوج کا راجہ اور ہندوستان کے دوسرے حصص کے رؤسا استقبال کو آئے اور آداب بجا لائے ۔ جس جنگل میں اژدہا تھا رستم اس طرف گیا ۔ ہندو لوگ خوف کے مارے دور سے کھڑے ہو کر تماشا بھی نہ دیکھ سکے ۔ بڑی طول طویل داستان کا خلاصہ یہ ہے کہ اژدہا مارا گیا ۔ قنوج میں رستم کی خوب دعوتیں ہوئیں اور نذرانے پیش کئے گئے

پس پردۂ شاہ ہندوستان ؛ یکے دخترے بود بس دلستان
برون آمد از پردہ آن پُر خرد ؛ کہ تا زال را با سپہ بنگرد
چو بر لشکر زال بکشاد چشم ؛ ابر رستمش ناگہ افتاد چشم

رستم کو دیکھتے ہی اس پر عاشق ہوگئی ۔ رستم کی نوجوانی جسم کی خوبصورتی شجاعت و بہادری کی شہرت ۔ عالی خاندانی ان سب باتوں نے مل ملا کر راج کماری کو سخت بے چین و بے تاب کر دیا اور ایک دلالہ کو بلایا اپنے دل کا حال سنایا ۔ دلالہ نے راج دلاری کو تسلی دی شام ہونے پر رستم کے خیمہ میں پہونچی بہت سی فضول تمہید کے بعد مناسب الفاظ میں اصل مدعا کا اظہار کیا رستم نے کہا اگرچہ ہندوستان کے راجہ سے رشتہ داری کرنا ہمارے لئے باعث ذلت ہے لیکن میں اس لڑکی کے عشق کی قدر کرتا ہوں ۔ دلالہ لڑکی کے پاس مژدہ لے کر گئی اور اس بسمل تشنۂ عشق سے بڑا بھاری انعام حاصل کیا پھر راجہ کے پاس گئی اور کہا کہ مجھ کو رستم نے آپکے پاس بھیجا ہے آپ کی راج کنواری سے شادی کرنا چاہتا ہے مہاراج تو سنکر اس قدر خوش ہوئے کہ حد بیان سے باہر ہے ۔ ؎

ز گفتار او شادمان گشت رائے ؛ بدو گفت پس من کرم از خدائے
کہ پشت کیان رستم نامدار ؛ زمن دخترم را بود خواستار
اگر شوق رستم شود دخترم ؛ فرو زان شود بر سپہر اخترم

مہاراج کو یہ بھی فکر ہوئی کہ کہیں رستم اپنی عالی نسبی اور ہماری کم قومی کا خیال کرکے اپنے ارادے سے پھر نہ جائے اس لئے اسی پیغام رسان عورت کو حکم دیا کہ ابھی اسی وقت جا اور لڑکی کا خوب بناؤ سنگار کرکے فوراً رستم کے خیمہ میں پہونچا دے تا رستم کسی طرح جلدی ہی راج کنواری سے ہمبستر ہو جائے اور پھر اس کو اس رشتہ داری کے خیال سے پھر جانے کا موقعہ نہ رہے ۔ ؎

شب تیرہ را رو پرستار وار ؛ کنون دخترم را بر رستم سپار
نباید درنگ از مودن درین ؛ مبادا کہ گردد پشیمان ازین
چہ خوشتر کہ گردد قمر جفت مہ ؛ چہ خواہد بجز چشم بینندہ کور

عورت لڑکی کے پاس خوشخبری لائی باپ کی رضامندی بلکہ ہمبستری میں عجلت کی تاکید سنائی ۔ لڑکی نے سچے موتیوں سے عورت کا منہ بھر دیا ۔ اور حوصلہ سے زیادہ انعام دیا یہاں کے انعامات کو جلدی جلدی سنبھال کر دلالہ رستم کے پاس پہونچی اور کہا کہ ابھی اس پری کو آپ کی بغل میں لاکر بٹھائے دیتی ہوں کچھ انعام دلوائیے رستم نے کہا کہ ذرا پہلے میں اس کی صورت تو دیکھ لوں اگر وہ مجھ کو پسند آگئی تو خیر ورنہ میں ہند کے ذلیل راجہ کا داماد بننا قبول نہ کروں گا ۔ ؎

اگر بینم او را گر آید خوشم ؛ تر امن برابر بزید دو کشم

قصہ کوتاہ راج کنواری دلھن بن کر رستم کے خیمہ میں آ براجیں ؎

چو چشم تہمتن برش بر فتاد ؛ بدیدار آن ماہ گشت شاد
دل پیلتن گشت بستہ بروے ؛ کہ ہرگز ندید آنچنان ماہروے
تہمتن بر آئین آن روزگار ؛ بہ پیوست با آن بہشتی نگار

چند روز کے بعد بیوی کو لیکر وطن پہونچا آخر دونوں جوان تھے تندرست تھے ۔ ہندوستان کی راج دلاری سیستان پہونچکر حاملہ ہوگئی ۔ ؎

چنین گفت گویندۂ این سخن ؛ چو نہ ماہ بگذشت بر سیمتن
یکے پور زائید آن نوبہار ؛ ببالا و چہرہ چو سام سوار
بسے شاد شد رستم پہلوان ؛ بیامد دوان پیش آن دلستان
چو فرزند را دید دلشاد گشت ؛ ز اندوہ و غم دہر آزاد گشت
مر او را بہر دند نزدیک زال ؛ کہ تا [illegible]
چو زد و راد پید دستان سام ؛ مر او را فرامرز [illegible]

فرامرز رستم کا ایک نامور بیٹا ہے اکثر معرکوں میں باپ کا شریک رہا اور رستم کے بعد تک زندہ رہا ۔ شاہ ایران کا مقابلہ کیا ۔ اور لڑائی میں مارا گیا ۔ اس تاریخی قصہ سے مندرجہ ذیل امور پر خوب روشنی پڑتی ہے ۔

(۱) ہندوستان کا راجہ کابل و زابل کا ماتحت تھا اور خراج دیتا تھا

(۲) ہندو ہمیشہ سے بزدلی کے لئے انگشت نما رہے ہیں

(۳) ہندوستان کا راجہ خود ہی اپنے آپ کو مرتبہ اور قوم میں [illegible] سے ذلیل سمجھتا تھا ۔

(۴) ہند کے راجہ بخوشی اپنی بیٹیاں دوسری قوم کو دیتے اور بیٹیوں کے ذریعہ سے عزت حاصل کرتے تھے جسکی آخری مثالیں سلاطین مغلیہ کے حالات میں حریم الزمانی جودھا بائی وغیرہ کے حالات سے ظاہر ہیں اور پٹھانوں کے عہد میں وہ بیسیوں راج کنواریاں ہیں جو چتوڑ اودے پور وغیرہ رئیسوں کی طرف سے گوجرات ۔ مالوہ ۔ خاندیس وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے مسلمان بادشاہوں کو بطور پیشکش وقتاً فوقتاً دیگئی ہیں (شاید یہ کوئی فخر کی بات ہو کہ سلاطین مغلیہ کو اودے پور کی کوئی لڑکی میسر نہ ہوئی ۔ لیکن ان سے پہلے گوجرات وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے بادشاہوں کے زنانخانے اودے پور کی لڑکیوں سے رونق پاتے رہے) کسی طوطئ ہند کو زیادہ بے تاب نہ ہونا چاہئے بلکہ تاریخ دانی کے جوہر دکھلانے کی ضرورت ہے ۔

راقم ۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی

درثمین حصہ دوم ۔ چھپکر تیار ہوگئی ہے قیمت ۸ بہت تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے جلد خرید فرماویں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا

شملہ میں مباحثہ

ناظرین بدر کو معلوم ہو چکا ہے کہ ۱۴۔ ۱۵۔ اور ۱۶ اگست ۱۹۰۹ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب نے شملہ میں مفصلہ ذیل مضامین پر لکچر دئے تھے۔

(۱) وید مقدس اور قرآن کریم۔ (۲) سیرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۳) معجزات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ معجزات والے لیکچر میں خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کی تبلیغ بھی کی تھی یہ جملہ لکچر پبلک نے بڑے شوق سے سنے تھے اور بحیثیت مجموعی ہندو اور مسلمانوں کے کل فرقوں پر اس کا اچھا اثر ہوا تھا بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آریہ صاحبان ضرور نکتہ چینی کریں گے مگر ان کی طرف سے تو ابھی تک کوئی کارروائی ظہور میں نہیں آئی البتہ بعض مسلمانوں سے جن کو خواجہ صاحب کی کامیابی ناگوار گذری۔ ضد اور تعصب کی راہ سے اس اثر کے زائل کرنے کی کوشش کی چنانچہ انہوں نے محمد عظیم صاحب کو وعظ کے لئے بلوایا میں نے مولوی اور صاحب کے الفاظ ان کے لئے اس لئے استعمال کئے ہیں کہ ہمارے مذہب میں ...... کسی کو جو کسی گروہ میں معزز خیال کیا گیا ہو تحقیر سے یاد کرنا روا نہیں جب تک وہ بار بار کی فہمائش سے بھی اپنے معاندانہ روش سے باز نہ آئے ورنہ اگر ان کی اصلی حیثیت کو مد نظر رکھا جائے تو وہ ہرگز مولوی اور صاحب کہلانے کے مستحق نہیں۔ بہر حال مولوی صاحب نے اتوار مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۹ء کو جامع مسجد میں وعظ کیا اور حضرت امام علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر حملے کئے اختتام وعظ پر انجمن احمدیہ شملہ کی طرف سے خواہش ظاہر کی گئی کہ انہیں جواب کا موقعہ دیا جاوے بابو عبد العزیز صاحب سٹور کیپر سے جو لیڈنگ پارٹی رہے تھے ... ور کیا۔ مگر کہا کہ مسجد میں تو اجازت نہیں مل سکتی ہاں متولی مسجد کے مشورہ سے یہ پیشتر ہی فیصلہ ہو چکا ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کی ایک کوٹھی میں جگہ مل سکتی ہے ہم نے منظور کیا اور اگلے روز مغرب کے بعد کا وقت مقرر ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی ... الدین صاحب مقابلہ کے لئے طیار کئے گئے اور انہوں نے ... مدلل طور سے اعتراضات کے جواب دئے۔ مگر قلت وقت کے سبب سے اپنے مضمون کو پورا نہ کر سکے دوسرے روز پھر مولوی محمد عظیم صاحب کی تقریر کے لئے وقت دیا گیا جسمیں انہوں نے دل کھول کر اعتراضات کی بھرمار کی۔ جو ہم نے نہایت ۳ گھنٹے تک بڑے صبر اور استقلال سے سنی۔ اس کے اگلے روز ہمیں اتنا ہی وقت جواب کے لئے دیا گیا۔ ہماری دوسری تقریر کے متعلق مفصلہ ذیل ... قابل ذکر ہیں۔

(۱) مولوی محمد عظیم صاحب بہت دیر کر کے آئے چنانچہ تقریر آٹھ بجکر ۲۰ منٹ پر شروع کی گئی۔

(۲) سامعین پہلے کی نسبت کم آئے اور سنا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے کوشش کی کہ وہ مرزائیوں کی تقریر سننے کے لئے نہ جاویں۔

(۳) بابو عبد القادر صاحب کی درخواست پر مولوی محمد عظیم صاحب کو کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دیگئی۔ جو بعد میں ایک بڑی بھاری غلطی ثابت ہوئی کیونکہ اثنائے تقریر میں مولوی صاحب نے بولنا شروع کر دیا کبھی کہیں کہ حوالہ دو۔ اور کبھی کہیں کہ آیات غلط پڑھتے ہیں اور علاوہ اس کے اپنی حرکات یعنے ہنسنے اور منہ بنانے سے لوگوں میں اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی باوجود ہماری شکایت اور بابو عبد القادر صاحب اور بعض دیگر اصحاب کے سمجھانے کے مولوی صاحب اپنی حرکات سے باز نہ آئے اور بڑی مشکل سے تقریر ختم کی گئی بلکہ بعض لوگ اس بے لطفی اور فساد کے اندیشہ کی وجہ سے اٹھ کر چلے گئے۔

تقریر کے ختم ہونے پر اعلان کر دیا گیا کہ آیندہ بحث بند۔ مگر طرفین اپنی اپنی جگہ پر سلسلہ اگر چاہیں تو جاری رکھیں۔

مولوی محمد عظیم صاحب کی طرز تقریر مولوی ثناء اللہ امرتسری کی سی ہے اور ان کے اعتراضات بھی اسی قسم کے ہیں جن کا جزو اعظم یہ ہے کہ لوگوں میں اشتعال پیدا کر کے فساد برپا کر دیا جاوے۔ چنانچہ بعد میں جو انہوں نے مسجد میں اور بعض لوگوں کے مکان پر جہاں وہ ضیافت کھانے کے لئے گئے۔ تقریریں کیں۔ ان میں بڑے زور شور سے ہماری طرف سے نفرت دلائی ہے اور کہا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج اور کافر ہیں اور ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں۔ آیندہ اس کا نتیجہ کیا ہو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ مگر سردست یہ نتیجہ ہوا ہے کہ بابو عبد العزیز خان صاحب جو پنجاب بنک میں لازم ہیں۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں اور انہوں نے بیعت کا خط لکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور استقلال اور استقامت عطا فرمائے علاوہ ان کے تین چار اور احباب ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے آمادہ ہیں۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلدی بیعت کے خطوط لکھ دیں گے۔

سنا گیا ہے کہ مولوی محمد عظیم صاحب نے ارادہ کیا ہے کہ جہاں جہاں جناب خواجہ صاحب کے لکچر ہوئے ہیں وہ وہاں پہونچکر ان کے اثر کو لوگوں کے دلوں سے دور کرنیکی کوشش کریں گے اور بعض دوسری جگہوں پر جا کر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی مشن کے خلاف وعظ کہیں گے یہاں سے وہ غالباً لودیانہ جائیں گے۔ اس لئے بہتر تو معلوم ہوتا ہے کہ دوسری انجمنوں کی اطلاع کے لئے شائع کر دیا جاوے۔ کہ ان کے اعتراض کس قسم کے ہیں یا پبلک کو بھی معلوم ہو جاوے کہ ان میں کہاں تک تحقیق حق کی بو آتی ہے۔ مگر اخبار میں اس قدر گنجائش نہیں کسی دوسرے موقعہ پر انشاء اللہ دکھایا جاویگا۔

برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ۔ شملہ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۹ء

زمانہ حال کے علماء اسلام کے مشن

فیروزپور میں انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے بعد معاندین سلسلہ حقہ کے آمد و رفت کا اور شور سا مراس جماعت کے برخلاف سر توڑ کوششیں اس شد و مد سے کی گئیں کہ الامان الحفیظ چاروں کوٹ کے ملانے یکے بعد دیگرے محض اس غرض کیواسطے فیروزپور میں بلوائے گئے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف لوگوں کو جوش دلائیں اور اس سلسلہ میں خلاف واقعہ تہمتیں اور جھوٹ موٹ کی باتیں اس مقدس انسان کے ذمہ تھوپ کر اپنے مشن کو پورا کرتے رہیں پچھلے دنوں ایک مولوی محمد عظیم نامی لاہوری خوب دل کھول کر جابجا کوچہ بکوچہ گالیاں دے دے کر اپنی اخلاق کا ثبوت دیکر اور ناحق گوئی کا جبہ پہن کر ابھی فیروزپور کی گلیوں سے مشکل سے نکلے ہی تھے کہ پرسوں ان کے مرشد جماعت علی شاہ معہ کسی بدگو زٹلی اور کثیر جماعت کے اپنے ہم وطن شیخ رکن الدین صاحب سب جج کے مکان پر حج کو جاتے ہوئے یہی ثواب حاصل کرنے کو فروکش ہوئے اور کل کا دن انجمن اسلامیہ فیروزپور کے کارکنان کی تحریک سے ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (خدا کی بے شمار برکتیں ہوں اس مزکی انسان پر) کی مشن کے برخلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کو (خاک بدہنش) گالیاں دینے کے لئے وقف کیا گیا۔

خیر اس اتوار ۱۹ ستمبر کو اس جماعت علی شاہ اور زٹلی نے (خدا ان سے سمجھے) وہ برے الفاظ احمدیوں کی جماعت کو رنج پہنچانے کے واسطے سنائے۔ کہ جسے ایک رذیل ترین انسان نے بھی سنکر لعنت اللہ علے الکاذبین کا خطاب دیا۔ تعلیم یافتہ پارٹی نے سخت اظہار ناراضگی کیا۔ اور دوران تبرا میں ایک صاحب نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میرے بعض دوستوں کا خیال میری نسبت احمدی ہونے کا ہے مگر میں دراصل احمدی نہیں ہوں۔ لیکن میں مرزا کو برا بھی نہیں کہتا اور یہ اس طرح کہنا شرافت میں نہیں ہے بس اس پر ہر شخص نے خوب سنائیں اور کہا کہ جو انہیں (مرزا صاحب کو) برا نہیں کہتا وہ مردود ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

پھر اس نے کہا کہ میں یہ چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی احمدی ہے۔ تو میں اسے جناب مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) دوزخ میں موجود دکھلا سکتا ہوں ...... اس کی تہ میں صرف مذکورہ گالی دیکر احمدیوں کے دلوں کو رنج پہونچانا مقصود تھا۔ ورنہ ہر ایک سلیم طبع کا

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ نہم

(سورۂ اعراف)

(مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۰۹ء رکوع نمبر ۱)

اولو کنا کارھین۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان جبر و زور سے کبھی نہیں آتا۔

اِلاّان یشاء اللہ۔ یہ ادب ہے کہ مشیت الٰہی کو ہر حال مقدم رکھا ہے۔ ایک مولوی نے حضرت صاحب کو لکھ بھیجا کہ ہم تمہارا مذہب کسی صورت میں نہ مانیں گے۔ خواہ تم کیا نشان دکھاؤ آپ نے فرمایا۔ شعیب کا قول ہی یاد کر لیتا۔

مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

حتّیٰ عفوا۔ بڑھ گئے۔ آسودگی کے ساتھ تکبر، ظلم، تحقیر۔ پانچ گناہ آجاتے ہیں

اتقوا۔ مجرموں کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ کر گناہوں سے اجتناب کرتے۔

برکت من السماء۔ الہامات۔ الہام کے صدق کا ایک یہ نشان بھی ہے۔ کہ اس کے ساتھ پہرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا۔

افامن۔ یہ تو کہتے ہیں کہ خدا غفور رحیم ہے۔ پر نہیں جانتے کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔

وہم نائمون۔ ایک سانپ جو سوئے ہوئے آدمی کو ڈستا ہے پاس جو ہتھیار ہو اکو نہ اٹھا لیتا ہے۔

وھم یلعبون۔ بس عذاب الٰہی ایسے ہی لوگوں پر آتا ہے۔ استغفار کرنے والے ڈرنے والے کو کوئی خطر نہیں۔

مکر اللہ۔ تدابیر الٰہی۔

مورخہ ۲۲۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

الارض۔ کسی زمین کے۔

اھلھا۔ ان زمینوں کے مالکوں کے بعد۔

اولم یھد۔ زمین کے وارث ہونیوالوں کو ہدایت آنی چاہیئے کہ جن کی زمین ہم نے لی ہے آخر وہ کسی گناہ ہی میں پکڑے گئے ہیں اور ذلیل ہوئے ہیں اغلب ہے کہ ہم بھی ایسے گناہوں کی سزا میں ذلیل ہوں۔ پس نیکیاں کریں۔

ونطبع علے قلوبہم۔ بلکہ گناہوں کی سزا میں یہاں تک نوبت پہنچے کہ دلوں پر مہر لگ جائے اور پھر کبھی حق بات سننے کے قابل نہ رہو۔ آخر میں ہلاک ہو جاؤ۔

کذلک یطبع۔ نطبع علیٰ قلوبہم کی تفسیر فرمائی ہے۔

ثم بعثنا۔ قریب کا تاریخی واقعہ بیان کرتا ہے۔

انی رسول۔ تو تو صرف مصر کا بادشاہ ہے میں تمام عالموں کے بادشاہ بلکہ رب کا فرستادہ ہوں

مورخہ ۲۳۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

بیضاء۔ بے عیب۔ جیسے فرمایا۔ الذین ابیضت وجوہم۔

تلقف۔ تباہ کر دے گا۔

جو لوگ علم النفس۔ علم توجہ۔ مسمریزم۔ اسپریچولزم جانتے ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ موسیٰ اور ان لوگوں نے توجہ خاص سے عصا اور رسیوں کی شکل سانپ کی دکھائی۔ موسیٰ کی قوت بڑھ کر تھی۔ اس لئے وہ جیت گیا۔ اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ گولیاں آگ پر رکھنے سے سانپ کی شکل بن جاتی ہیں۔ اور سونٹا مارنے سے کچھ بھی نہیں رہتا۔ بعض لوگ اسے استعارہ کے رنگ میں پیشگوئی سمجھتے ہیں۔

میں ایمانی رنگ میں تو بڑھیوں کے ایمان کی طرح بلا دلیل مان لیتا ہوں۔ مگر خصم کے مقابلہ میں قول موجہ کی ضرورت ہے۔ قرآن نے حضرت نبی کریم کو حضرت موسیٰ کا مثیل (انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ وشھد شاھد من بنی اسرائیل) فرمایا ہے۔

پس عصا کے سانپ بن جانے کے بار بار ذکر میں حکمت ہے۔

ان الاسلام لیأرز الی المدینۃ۔ کما تأرز الحیۃ الی جحرہا۔

یہ اسلام مدینہ طیبہ میں اس طرح جمع ہوگا۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں۔ پھر مدینہ کے لئے فرمایا ہے۔

پھر ایک شہر دکھلایا گیا۔ تاکل القریٰ۔ ایک طرف اسلام کو دشمن کے ہلاک کرنے کے لئے سانپ فرمایا ہے۔ دوسری طرف مدینہ کو سانپ کی جگہ۔ پھر ساحر کے ساتھ علیم کا لفظ موسیٰ کے لئے آیا ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ساحر کہا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساحر کی علیم سے تفسیر فرمائی ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ الساحر۔ الماھر۔ النجم کلما دق ولطفت ماخذہ۔ جس کا لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسے ساحر کہدیتے ہیں موسیٰ نے جو کچھ پیش کیا . . . . وہ بے عیب تھا۔ پس مخالفین نے جو کچھ پیش کیا اس کے سامنے وہ کچھ بھی نہ تھا۔ تلقف ما یافکون۔

قال القوا۔ انبیاء پہلے حملہ نہیں کرتے۔

اما ان تلقی۔ یہ ساحروں کا ادب ہے جس نے انہیں مؤمن بنایا۔ حضرت صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے۔ الطریقت کلھا ادب۔

دوسرا نکتہ صوفیا نے یہ لکھا ہے کہ مومن و کافر میں کیا فرق ہے۔ ایک وقت ایسی کمزوری کہ فتحیاب ہو کر پھر بھی مزدوری کے طالب ہیں۔ انعام بھی نہیں کہا۔ دوسرے وقت یہ حالت کہ اسی فرعون کو ڈانٹ دیا اور اس کی کچھ حقیقت نہ سمجھی۔ اسکی پکڑیں

کی کچھ بھی پروانہ کی بلکہ مال چھوڑ کر جان کی بھی پروا نہ رہی۔

مورخہ ۲۴۔ اگست ۹ سنہ ء

(رکوع نمبر ۵)

المثلٰث۔ یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ وہ اپنے معبود کو ایسا کمزور خیال کرتے ہیں کہ موسیٰ اسے موقوف کرسکتا ہے۔ جو قومیں رب العالمین کو چھوڑ کر غیر کی طرف جھکتی ہیں ان کی عقل ایسی ہی ماری جاتی ہے۔

بعض ملکوں میں رعایا تو بادشاہ کی پوجا کرنے پر مجبور ہے اور بادشاہ خدا کی۔ اسمیں حکمت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ رعایا پر شرک کی وجہ سے ناراض رہے تو وہ ہمیشہ محکوم ہیں اور بادشاہ پر بوجہ توحید راضی رہے۔ تو وہ ہمیشہ حاکم بنا رہے۔

بُت پرستوں سے بدتر وہ ہیں جو بتوں کو چھوڑ کر نفس کی دیوی کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ان سے بھی بدتر وہ ہیں جو یہی کہتے رہتے ہیں کہ فلان فلان فلاسفر کا یہ قول ہے حالانکہ فلاسفروں کا کسی بات پر اجماع نہیں ہوتا۔ میں نے ایک فلاسفر کا قول پڑھا ہے کہ وہ اپنے تئیں خدا سے اعلیٰ سمجھتا۔ وہ کہتا۔۔۔ کہ گلاب کی جڑ سے گلاب کا پھول جو اس کا نتیجہ ہے اچھا ہے۔

استعینوا۔ اللہ کی توجہ۔ عنایت۔ اعانت چاہو۔

واصبروا۔ استقلال سے کام کرو۔

قالوا۔ وہ جو سطحی خیالات کے تھے۔

فینظر کیف تعملون۔ ایک جگہ مسلمانوں کو بھی فرماتا ہے کہ تم کو بھی ہم دنیا میں بادشاہ بنائیں گے۔ پھر دیکھیں گے۔ تم کیا عملدرآمد کرتے ہو۔ فننظر کیف تعملون

مورخہ ۲۵۔ اگست ۹ سنہ ء

(رکوع نمبر ۶)

میں نے بارہا سنا ہے کہ مجرموں کی گرفتاری کا جناب الٰہی میں ایک وقت ہوتا ہے میں پہلی کی کچہری میں ایک شخص کو سزا دی مجھ سے اس نے کہا کہ یہ میرا پہلا جرم تھا۔ سزا ہلکی دینی چاہیئے تھی۔ آپ نے سزا بڑھا دی وجہ یہ بتائی کہ اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اگر یہ پہلی دفعہ کرتا۔ تو پکڑا نہ جاتا۔ خدا نے خود فرمایا ہے۔ ویعفوا عن کثیر۔

ولقد اخذنا۔ فرعون کی گرفتاری کا وقت آگیا۔

بالسنین۔ معلوم ہوا کہ قحط سال اور کمی پیداوار اس لئے ہوتی ہے کہ لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوں۔ خدا کی تنبیہوں سے لوگ ایسے غافل ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہہ دے کہ امریکہ میں ایسی کل نکلی ہے جس سے درخت چلنے آتے ہیں۔ پتھر بولتے ہیں تو وہ مان لیتے ہیں۔ مگر انبیاء کی نسبت ایسی بات سن کر صاف انکار کر دیتے ہیں۔

یطیروا بموسیٰ۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی یہود نے کہا مذا تانا۔ غلت سعارنا۔ وغلت امطارنا۔

طائر۔ خط۔ حصہ۔

لتسحرنا۔ دھوکہ دے ہمیں۔

الطوفان۔ بہت سیلاب پانی کا۔

نوح کے قصہ میں آتا ہے۔ فاخذہم الطوفان وہم ظالمون۔ طوفان موت اور طاعون کو بھی کہتے ہیں۔

الجراد۔ جرد کہتے ہیں چھیل دینے کو۔

القمل۔ گھن۔ سونڈ۔ ٹڈی دل کے چھوٹے بچے۔ چچڑی

الدم۔ نکسیر کا مرض۔ بعض کہتے ہیں۔ پانی گندہ ہو کر سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ معنے بھی صحیح ہیں۔ بحر احمر مشہور ہے۔

بما۔ اس منتر کے ساتھ جو اس نے تجھے سکھایا۔

فاتوا علے قوم۔ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھتے۔ تو ستر بار استغفار فرماتے۔ موسیٰ کی قوم کی درخواست بھی۔ دوسری قوم میں میل وجول کی وجہ سے تھی۔ انگریزوں کی قوم اس معاملہ میں بہت ہوشیار ہے وہ ہندوستان میں آئے مگر ہندوستانیوں سے بہت کم میل وجول رکھتے ہیں۔ اس طرح قومی خصائص باقی رہتی ہیں۔

فضلکم۔ پھر کس قدر بیوقوفی ہے کہ افضل مفضول کی پرستش کرے۔

یستحیون نساءکم۔ مکہ کے بے ایمان فرعون سے بڑھ کر تھے کہ انہوں نے عورتوں کو بھی قتل کیا۔

مورخہ ۲۹۔ اگست ۹ سنہ ء

(رکوع ۷)

اربعین لیلۃً۔ چالیس کے عدد سے انسان کو ایک خاص مناسبت ہے نطفہ چالیس دن میں صورت انسانی اختیار کرتا ہے۔ ۴۰ دن کے بعد اس کی ماں تندرست ہوتی ہے چالیس سال پہنچنے کے تمام قوے کمال کو پہنچتے ہیں۔ خدا نے موسے سے فرمایا۔ روحانی برکات کے حصول کے لئے تیس دن ہماری طرف تبتل تام کرو۔ اور اگر دس دن اور رہو۔ تو یہ زیادہ اکمل ہے۔

اخلفنی فی قومی۔ ثابت ہوا کہ جب کوئی بڑا آدمی قوم کا لیڈر مرکز سے جدا ہو تو اپنا ایک خلیفہ مقرر کر کے جائے۔

جعلہ دکاً۔ صوفیا نے اس مقام پر بحث کی ہے وہ کہتے ہیں پہاڑ تو اب بھی برقرار ہے بس وہاں دید الٰہی ہوا۔ علماء کہتے ہیں کہ وہ ایک تجلی ربانی کو نہ برداشت کرسکا اس لئے جب استقر مکانہ پورا نہ ہوا۔ تو لن ترانی کیوں کر پورا ہوتا۔

وکن من الشاکرین۔ قدر کرنے والوں میں سے ہو یعنی اس پر عمل کرو۔

ساصرف عن ایاتی۔ یہ تکبر کی سزا ہے۔

ولقاء الآخرۃ۔ یہ ضروری نہیں کہ منہ سے تکذیب آخرت کی جائے بلکہ کئی ہیں جو اپنے اعمال سے ثابت کرتے ہیں کہ گویا مرنا ہی نہیں۔

مورخہ ۳۱۔ اگست ۹ سنہ ء

(رکوع ۸)

بچہ میں طمع حبّ غیر اللہ غضب شہوت پہلے۔ جاتی ہے اور قوت ممیزہ انبیاء کی

تعلیم بعد میں۔ یہ انسان کے لئے بڑی مشکل ہے۔ پھر رسم و عادت و صحبت کا اثر ہے اس لئے خدا کی بات سمجھنے کے لئے فضل الٰہی درکار ہے۔ اور بڑے مجاہدہ کی ضرورت فرعون جس کا تاج ہی گئو کا ہی تھا اس کی قوم کے بد اثر سے بنی اسرائیل بھی نہ بچے اسی لئے انہیں گاؤ پرستی کا خیال رہا۔

حلیہم۔ خود اپنے زیوروں سے۔

لہٗ خوار۔ آجکل کی صناعی کے لحاظ سے یہ قابل تعجب امر نہیں۔

لا یکلمہم۔ برہمو۔ نیچری۔ فلاسفرانہ طبیعت کے لوگ بلکہ عامہ علماء غور کریں یہاں معبودیت کی تردید اسی دلیل سے کی ہے۔ کہ لا یکلمہم۔ پس وہ خدا کیوں کر معبود ہو۔ جو کلام نہیں کرتا۔

لا یھدیہم سبیلا۔ کلام کے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ کوئی عمدہ راہ دکھلائی۔

سقط فی ایدیہم۔ اس کے معنے ہیں۔ "ندامت ہوئی"

غضبان اسفاً۔ دیکھو انبیاء علیہم السلام شرک سے کیسے بیزار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اصول کی طرف پہلے توجہ کرتے ہیں۔ ٹمپرنس سوسائٹیاں۔ ہمدردی حیوانات کی سوسائٹیاں اسی لئے کامیاب نہیں ہوتیں کہ فروع کی طرف توجہ کرتی ہے۔

اعجلتم امر ربکم۔ حضرت موسےٰ نے اپنے جلنے کا دن نہ گنا تھا اس لئے قوم کو سامری نے دھوکہ دیا کہ وہ وعدہ مقررہ پر نہیں آئے۔ خدا بچھڑے میں آگیا۔

القی۔ رکھ دیں۔

ابن امّ۔ ماں میں ایک خاص قسم کی محبت ہوتی ہے۔ پیار کے لئے اسکی طرف منسوب کیا۔

قال رب اغفرلی۔ انبیاء قدم قدم پر دعا کرتے ہیں۔ اس زمانہ کے لوگوں کی طرح غافل نہیں ہوتے۔

یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

اس رکوع میں دو باتیں ہیں کہ انسان ذلیل کس طرح ہوتا ہے اور مظفر و منصور کس طرح کوئی انسان فطرتاً ذلت کو نہیں چاہتا اور عزت کو ہر حال چاہتا ہے۔ ذلت کے وجوہ بیان کئے ہیں۔ فرمایا۔ ان الذین اتخذوا العجل۔

ذلت کی جڑ شرک و افترا ہے اور اس سے بچنے کا اصل رجوع الی اللہ بذریعہ ایمان و استغفار ہے۔

واختار موسیٰ۔ اسپر موسیٰ کی قوم نے کہا ہم کس طرح یقین کریں یہ باتیں خدا نے کہی ہیں۔ آپنے ۷۰ آدمیوں کو منتخب کیا۔

اخذتہم الرجفۃ۔ وہ آتش فشان پہاڑ تھا۔ زلزلہ آیا۔ توجہ الی اللہ کے لئے تھا وہ ڈرے اور کہا کہ ہم بلکہ ہماری اولاد خدا کی آواز کبھی نہیں سننا چاہتے اسی بے ادبی کا نتیجہ تھا کہ موسےٰ ایسا پیغمبر پھر ان میں سے پیدا نہ ہوا۔ بلکہ ان کو بھائیوں میں پیدا ہونے کی بشارت ملی۔

فتنتک۔ بھلے کو بُرے سے الگ کرنا۔

فسا کتبہا۔ اب یہ انعام کسی اور قوم کو ملیگا۔

یؤتون الزکوٰۃ۔ سچی پاکیزگی اپنے نفس کو مزکّٰی و مطہر کر دینا۔

والانجیل۔ ایک اعمال ۳ باب ۲۱۔ ۲۲ آیت میں۔ متی ۱۳ باب ۱۳ آیت یوحنا ا باب ۲۲ آیت۔

یامرہم بالمعروف۔ ایک پہچان پیشگوئی سے ہوتی ہے۔ دوسری تعلیم سے چنانچہ اس کے اصول بیان فرمائے۔

اصرہم۔ بڑے عظیم الشان معاہدے کی خلاف ورزی سے جو عذاب آتا ہے۔ وہ نبی کریم کی متابعت سے ٹل گیا۔

۶۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

وکلمتہ۔ اب تو قرآن کو یا قسم کے لئے رکھا ہے۔ یا عمل حُبّ و بغض و حصول رزق کے لئے افسوس جو قرآن حب لغیر اللہ کو چھوڑ و اکر الحب للہ کے لئے آیا۔ اس سے یہ امید رکھی جاوے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے جو میرا پیر بھائی تھا۔ مجھے ایک عمل لکھ بھیجا کہ اسے پڑھنے سے ڈیڑھ سو روپیہ آمدنی ہو جائے گی۔ جو میں نے کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ عرض حال پر اس نے مجھے لکھا۔

بمطلب کے رسد جویائے کام آہستہ آہستہ ✽ زدریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

اس کے بعد جب میں نے وہ عمل کیا اور اپنی اوسط آمدنی کی نکالی تو ٹھیک ڈیڑھ سو نکلی۔ مگر معاً میرے دل میں آیا یہ اس عمل کا نتیجہ ہے یا طبابت کا۔ اس بات کو صاف کرنے کے لئے میں نے ارادہ کیا کہ پہلے صرف طبابت کرتا ہوں۔ پھر دوسرے مہینے طبابت چھوڑ کر صرف یہ عمل کرونگا۔ پھر دیکھوں گا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اللہ کا خاص فضل ہے اس نے میری ہدایت کا سامان بہم پہنچایا۔ اس مہینے مجھے طبابت سے ۱۲۰۰ روپیہ کی آمد ہوئی۔ اس عمل کو میں نے اپنے خسارے کا موجب جانا اس لئے چھوڑ دیا۔ کچھ مدت بعد وہی عمل بتانے والا آیا۔ جس نے آخر مجھ سے استدعا کی۔ کہ مہاراج کے پاس مجھے ساٹھ روپے کا دعا گو ہی بنوا دو۔ رفتے رفتے کہ پندرہ روپے راضی ہو گیا۔ جس سے صاف کھل گیا کہ یہ فرقہ کیسا ذلیل ہے اور یہ راہ منعم علیہم کی نہیں۔

من طیبات ما رزقنکم۔ سلطنت سے جو مال ملتا ہے۔ غنیمت کا مال بڑا طیب ہوتا ہے۔

حطۃ۔ استغفار جس کا نتیجہ نغفر لکم خطیئتکم ہے۔

سجداً۔ فرمانبرداری جس کا نتیجہ سنزید المحسنین ہوگا۔

من السماء۔ اٹل۔

مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۹ء

(رکوع ۱۱)

یہودیوں عیسائیوں کی باتیں مسلمانوں کی نصیحت کے لئے ہیں۔

عن القریۃ۔ (۱) یاردن کے کنارے یروشلم (۲) دوسرے معنے یہ کہ لوگوں کے اجتماع سے جو فرعون کے غرق ہوتے وقت تھے۔

فی السبت ۔ سبت کے معنے آرام کے بھی ہیں ۔ جس کو ذرا آرام ملا ۔ حد سے گزرنا شروع کر دیا ۔
نفس ہرکس کمتر از فرعون نیست ؛ لیکن او را عون مارا عون است
دوسرے معنے سبت کے ہفتہ کے ہیں ۔ یہود کو اس دن شکار کی ممانعت تھی جیسے مسلمانوں
کو جمعہ ہے ۔

نبلوہم ۔ مخلصوں اور شریروں کا اظہار کرنے
نسوا ۔ چھوڑ دیا انہوں نے ۔

مورخہ ۸ ۔ ستمبر ۹ سنہ ء

(رکوع ۱۱-۱۲)

واشھدہم ۔ ہر ایک لڑکے کو جب ہوش آتا ہے تو وہ اپنے آپ پر گواہ ہوتا ہے کہ میں اپنا
رب نہیں ہوں ۔ بلکہ ایک اور مدبر بالا را دہ ہستی ہے ۔
میں تو اپنے آپ سے یہ سوال کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہوں کہ میرا رب وہی ہے جو رب العالمین
ہے ۔ ایک شخص نے کیا ہی عمدہ دلیل دی ہے ۔ البعرۃ تدل علے البعیر ۔ واثر القدم
علے السیر ۔ اما تقول ان الارض والسموات تدل علے العلیم القدیر ۔

اٰتینٰہ اٰیٰتنا ۔ کچھ کتاب دی ۔
فانسلخ منہا ۔ اسپر عمل نہ کیا ۔ الگ ہو گیا ۔
لرفعنٰہ بہا ۔ اس کو بہت ترقی دیتے ۔ در مسلخ عشق جز ایں نکشند ۔
مسلخ کہتے ہیں اس جگہ کو جہاں جانوروں کی کھال اتاری جائے ۔
تحمل علیہ ۔ وہ سکار سے کا بوجھ اٹھاؤ ۔
او تترکہ یلہث ۔ یعنی ہر دو حال بے آرام ہے ۔
وللّٰہ الاسماء الحسنیٰ ۔ جس قسم کا عیب اور نقصان انسان میں ہو اسی کے مقابل خدا کے
نام سے دعا کرے ۔

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۹ سنہ ء

(رکوع ۱۳)

فی ملکوت السمٰوات ۔ غور کریں کیا کوئی آسمانی بادشاہت ۔ کلام الٰہی کے نزول کا مدعی تھا (اس سے پہلے)
پھر تم اگلی آسمانی کتب سے موازنہ کر لو کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر ہے یا نہیں ۔
والارض ۔ پھر زمین والے گواہی دے سکتے ہیں ۔ کہ میرا کیرکٹر کیسا ہے اور میرے
پیرو کیسے ہیں ۔
وان عسیٰ ان یکون قد اقترب اجلہم ۔ آسمان میں ایک وقت خاموشی ہوتی ہے دوسرے
وقت بجلی کا کوندنا ۔ بادل کا گرجنا اسی طرح زمین کا حال ہے ۔ ایک وقت سیلاب ۔ دوسرے وقت
مطلع صاف ۔ بس یہ الہاموں کا زور ۔ یہ مذہبوں کے آپس میں مباحثے ضرور ایک مفید نتیجہ رکھتے
ہیں ۔ یہ جھگڑے خود گواہ ہیں اس بات کے کہ دنیا میں امن عامہ آنے والا ہے ۔
من یضلل ۔ یہ نتیجہ انسان کی اپنی اختیار کردہ ضلالت کا ۔ دو خط جب زاویہ پیدا کرینگے
تو جوں جوں بڑھیں گے ۔ فاصلہ ہی بڑھتا جاویگا ۔
عن الساعۃ ۔ تیری کامیابی اور دشمنوں کی تباہی کا وقت ۔
ثقلت فی السمٰوات والارض ۔ کیا کبھی کسی نے سنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کی

تمام قوم اور تمام ملک سب کے سب مسلمان ہو گئے ہوں اس واسطے یہ عظیم بات ہو ۔
ان انا الا نذیر و بشیر ۔ ان یہ بات کہ حق کے دشمنوں کے لئے ڈرانیوالا ہوں ۔

مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۹ سنہ ء

(رکوع ۱۴)

شرک بری بلا ہے اس سے قوموں میں تفرقہ پڑتا ہے ۔ مشرک کبھی سچے علوم کا وارث نہیں ہوتا
یہ سورۃ اب ختم ہوتی ہے ۔ اس لئے اخیر میں پھر رسالتاب کی تعلیم کا خلاصہ بیان کر دیا ہے
جو توحید ہے ۔

من نفس واحدۃ ۔ ہر ایک شخص ایک آدمی کا نطفہ ہوتا ہے ۔
منہا ۔ اسی کی قسم کا ۔ یہ ظاہر ہے آدم زاد کے حیوانات سے نکاح نہیں ہوتے ۔
گدہی ۔ بکری ۔ لومڑی سے اولاد نہیں لے سکتے ۔
لیسکن الیہا ۔ دوسرے مقام پر فرمایا ۔ لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ۔
عورت ذات بوجہ اپنی کم علمی ۔ ناتجربہ کاری کے بہت ہی قابل رحم و قابل مہربانی ہے جن
کے گھر میں آرام ہو اور بیوی ہو وہ بہت آرام پاتے ہیں ۔ شہوت کے بد استعمال میں کم گرفتار
ہوتے ہیں ۔
جعلا لہ شرکاء ۔ کئی ایسے لوگ ہیں جن کا یہ حال ہے ۔
لا یستطیعون لہم نصرا ۔ وہ ان مشرکان عرب کی کچھ مدد نہ کر سکیں گے ۔
ولا انفسہم ۔ ان کی اپنی بھی خیر نہیں چنانچہ سب توڑے گئے ۔ قطب شمالی یا جنوبی کی دریافت
کوئی بڑا کام نہیں ۔ کام تو یہ بے نظیر ہے کہ آپ نے تمام عرب میں وحدت دیجہتی کی روح
پھونک دی ۔ اور انہیں حیوان سے با اخلاق با خدا انسان بنا دیا ۔ کوئی ہے ؟ جو اسکی
نظیر دکھائے ۔
ثم کیدون ۔ مجھ سے سب ملکر جنگ کرو اور مہلت بھی نہ دو ۔ یہ جرأت راستباز نبی
کے سوا کسی میں نہیں ہو سکتی ۔
وھو یتولی الصالحین ۔ خدا کی تولی کی علامت یہ ہے کہ انسان دن بدن ظلمات سے نکل کر
نور کی طرف آتا ہے ۔
فاتحین ۔ مورخ ۔ سائنس دان سب قرآن کی مخالفت میں کمر بستہ ہیں اور مسلمان خفتہ ۔
لعلکم ترحمون ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہاں مومن مخاطب نہیں ۔ مگر لوگ ہیں کہ الحمد
امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا جھگڑا لے بیٹھتے ہیں ۔ اتنا نہیں سمجھتے ۔ کہ یہاں مومن مخاطب
نہیں ۔ پھر دور کی صف میں کھڑا ہوا تو سن ہی نہیں سکتا ۔ پھر ظہر و عصر کی نمازوں میں تو
جہری قرأت نہیں ہوتی ۔ پس خلف الامام الحمد پڑھنے سے کیوں منع کرتے ہیں ۔
ولہ یسجدون ۔ اللہ کے فرمانبردار ہوتے ہیں ۔

یہاں سورہ اعراف کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للّٰہ

...ت اُستاد
...صویر رنگین
...یہ انعام - اُس شخص
جو ہماری کتاب خرید کرکے
...کہ مجھے اس سے کچھ فائدہ
...یا اچھا سودا ہی - سب
...سب چیزیں لفرت کرنیکے
...ہیں - اگر آپ بھی یقین نہ
...سا ہی - اس میں جو جو ہنر
...جکل کی ضروریات کے
...مید اور کافی تحقیقات
...رکے مکمل مشرح طور پر
...ئے گئے ہیں - اسمیں دیسی
...ن بنانیکے آسان اور مکمل
...نیکا صابن - عرق و
...سیاہ کرنیکا خضاب بنانا
...نار برقی - فوٹوگرافی
...ز رول پنسل - نب
...پیپر و سیاہی ہر قسم
...بن - سوئی - دیاسلائی
...سیر بین - موم بتی
...شی بنانا - ربڑ کی
...ری - ملمع سازی - چاکو
...و کا قلم - طلسمی انگوٹھی
...ہر قسم بنانا - درزی
...او پر نقشہ - کوٹ
...سکٹ سینا - جرابیں
...بدن ... کا مکمل
...اب میں مشرح طور پر
...جات - سونا چاندی
...ب - موتی - پڑتال
...نہ بنانا - عطر صنیکہ
...چیدہ نگار بڑی
...سے پورے ۲۴ بابوں
...جو کہ ایک دوسرے
...ہے - ممکن نہیں
...ر واہ واہ نہ کریں
...عمدہ - خوبصورت
...جلد طلب فرمائیں
...و پیہ
...عشق
...لودیانہ

انسان بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ بالکل جھوٹ بک رہا ہے

اسپر ہمارے دوست محبی شیخ احمد اللہ صاحب نے چیلنج کا جواب دیا تو اس نے شور مچا کر اُوٹ پٹانگ شرط ایک ہزار روپیہ ڈپٹی کمشنر کو درخواست وغیرہ وغیرہ سُنا دیا۔ جس سے سب کو معلوم ہوا کہ بجو اس ہے۔ یہ جلسہ اُن دشمنان حق نے اس طرح اور اس طریق پر ختم کیا۔ کہ سینکڑوں نیک دل انسان پیر صاحب کو صلواتیں سناتے ہوئے گھروں کو چلے گئے۔ تعلیم یافتہ گروہ میں ان دونوں کی کارروائی نہائت نفرت اور حقارت کی نظروں سے دیکھی گئی ہے اور جس سے پوچھو دونوں کو گالیاں اور لعنتیں سناتا ہے چنانچہ میں نے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ انجمن اسلامیہ فیروزپور کے "ینگ مینز محمڈن ایسوسی ایشن" نے اظہار ناراضگی کا جلسہ کر کے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ یہ جماعت جماعت علی شاہ اور اس کے ساتھی کی اس کارروائی سے سخت ناراض ہے اور یہ کہ احمدی افراد کو بذریعہ دعوتی خطوط کے طلب کرکے اظہار معافی کیا جاوے۔ خیر! الحمد للہ کہ اس ساری کارروائی میں ہم اپنی ہی فتح دیکھتے ہیں۔ اہانت کرنے والے کی اہانت ہوتی ہوئی دیکھ کر ازدیاد ایمان ہے اور دوسرے یہ کہ ان لوگوں کو یہ تو معلوم ہوا کہ ہمارے فضلا کس پایہ کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک غیر احمدی مگر نیک دل انسان کا اس ساری کہانی کے متعلق ایک جملہ مشتے نمونہ از خروارے لکھ دینا کافی ہوگا۔ وہ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کو اپنی پیری کے زعم میں شاید یہ رنج ہوگا۔ کہ اس کے بہت سے مرید مرزا صاحب کی بیعت ہو گئے ہوں گے۔ ورنہ مسلم عالم کہ جو صوفی اور حاجی وغیرہ وغیرہ ہو اتنا رنج کہ اس قدر بدگوئی "

علماء اسلام کا انبیاء بنی اسرائیل کے مصداق کیا ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہیں۔ مجدد اور اسلام کے حامی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ فیروزپور میں تو اس نمونہ اسلام کو مدتوں یاد کرکے جماعت علی شاہ صاحب کی رُوح کو اس کا ثواب پہونچاتے رہیں گے۔

خدایا! تو ہماری قوم کے ایسے علماء کے دل کھولدے کہ حق و باطل کی تمیز کرسکیں۔ آمین ثم آمین - احمدی فیروزپور

ترانۂ توحید

(از منشی غلام مرتضیٰ خان فائز ہمبڑاں لودیانہ)

یادِ ایام کہ اسلام تھا کانِ توحید — اب تو ڈھونڈھے نہیں ملتا ہے نشانِ توحید
سگ[۱] و خنزیر کو کہتا ہو وہ زندیق خدا — اپکے صوفی جو لگاتا ہے دکانِ توحید
مولوی جو کہ بجز حاملِ اسفار[۲] نہیں — آج اس کا تو اڈا کہا ہے بیانِ توحید
خالقِ الطیر[۳] کہے ماحیِ اموات کہے — اک نبی کو تو نہ اسمیں ہو زبانِ توحید
یُون چلاؤ کرکرامت کا کہیں تو اکثر — پھولتی دیکھی رگِ زمزمہ خوانِ توحید
جائے اسید ہو خالی - یہ بجا کہتے ہیں — ہمکو یُوں تھا موحدوں[۴] پہ گمانِ توحید
وہ تو دجال کو بھی کہتے ہیں چھوٹی سرکار[۵] — کی عطا جس نے دل کفر و زبانِ توحید
بلکہ کوسِ لمن الملک بجانیوالا — جس کے ہاتھوں متزلزل ہو مکانِ توحید
خالق و مالک و ہم رازق و محیی و ممیت — شہ سوار ہے کہ بدستِ اوعنانِ توحید
بدتر از شرک[۶] ہے یہ مسئلہ غصبِ صفات — تیرِ تفویض ہو ورنہ یہ نشانِ توحید
اسپہ[۷] میں نعرۂ عشاق یہ بہانگ منتہیٰ میں — کچھ تو انصاف کریں مدعیانِ توحید
یہ کنہا ہے کہ میں تثلیث مقدس کے راز — یا عیاں ہوتے ہیں اسرارِ نہانِ توحید
قادیاں میں تجھے لیجائیں گے فائز اک کے — دیکھنی تم کو جو مطلوب ہے شانِ توحید

[۱] ویدانتی صوفی کی ہمہ اوست کی طرف اشارہ ہے۔
[۲] الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفاراً
[۳] حضرت عیسیٰ علے نبینا و علیہ السلام کی نسبت آجکل کے برائے نام مسلمانوں کے عقیدہ کی طرف اشارہ ہے۔
[۴] موحدوں سے مراد فرقہ غیر مقلدین ہے جو اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہیں۔ [۵] یہ اس چھوٹی سرکار کے برکت انعام کی طرف اشارہ ہے جس کے طفیل قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترنے پاتا۔ [۶] ثنوی لوگوں کا مسئلہ اہرمن و یزدان کفر صریح ہے ایسا ہی عیسائیوں کا مسئلہ اقانیم ثلثہ ہے باقی رہے مشرک سو دنیا کے پردہ پر جتنی مشرک قومیں آباد ہیں ان کا اعتقاد یہی ہے کہ اللہ کے ان تقرب پاکران کے ولی - شہید - اوتار - پیغمبر اس مرتبہ پر فائز ہوئے - کہ صفات خاصۂ الوہیت انکو لطور نشان تمیز و تفضیل عطا ہوئیں۔ مگر مدعیان توحید نے ایک قدم اور آگے بڑہایا اور جناب کبریائی میں ایک مدِ مقابل لاکھڑا کیا۔ یا کم از کم خدا کا چارج اُسے دلادیا۔ غصب اور تفویض سے یہی مراد ہے۔
[۷] من چلے موحد باوجود اس گند کے گٹھڑ کے جس کو یہ اپنی بغل میں لئے ہوئے ہیں ایک عاشق کے نعرۂ مستانہ اور ندا و بزبان حال پر چڑتے ہیں۔ ہذا الشئی عجاب۔

(ضمیمہ ...)

بھونچال اور طوفان

(از ماسٹر عبد الرحیم نیر)

اس سے میری مراد وہ بھونچال یا طوفان نہیں جو آئے دن آریوں کی کرتوتوں سے سماج میں آرہے ہیں بلکہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے مسیح کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں کس طرح شدت سے زلزلے آرہے ہیں اور طوفانوں سے کس طرح صحن میں ندیاں چل رہی ہیں۔ عذاب الٰہی کا اژدہا کس طرح منہ کھولے زمینی لوگوں کو نگل رہا ہے نہ یورپ محفوظ ہے نہ ایشیا نہ جزیروں کے رہنے والے۔ روس اور ہالینڈ میں ہیضہ پھوٹا اور اسی ہفتہ کی خبر ہے کہ تباہ شدہ شہر مسینا واقعہ سسلی اور ریجیو واقعہ اٹلی میں سخت زلزلہ آیا اس کے دوسرے ہی دن ایتھنز پایہ تخت یونان کو زلزلے کے دھکوں نے ترکوں کی ہیبت سے بھی زیادہ ہلا دیا۔ اسی پر بس نہیں تیسرے دن جنوبی فرانس کی بھی یہی قسمت ہوئی اور زلزلے نے شراب نکالتے ہوئے عیسائیوں کو آدبوچا۔ زلازل کا ایک گوارا کافی نہیں سمجھا گیا۔ اسلئے میکسیکو کی طرح اب امریکہ میں بھی دریائے مسسپی کا عظیم الشان طوفان ہے اور ملک شام میں تباہی کا خوفناک منظر دکہایا گیا۔ کاش کہ لوگ سمجہیں۔

آریہ سماج کا بیڑا پار

پرکاش نے مسافر آگرہ سے کسی مولوی عبد السلام نام شخص کا ایک مضمون فخریہ نقل کیا ہے یہ شخص کچھ عرصہ سے بقول مسافر و پرکاش مسافر آگرہ کے اڈیٹوریل سٹاف میں شامل ہے۔ ہمارے خیال میں یہ شخص بھی آریہ سماج کے دہرم پال کی طرح ہے جسے آریوں نے حسب عادت اپنی خوش قسمتی سے مولوی ظاہر کیا ہے۔ جو یقیناً بھونچال لائے گا۔ طوفان اٹھائیگا طوفان میں جٹان ڈالیگا۔ مکاشفات میں خفیہ راز ظاہر کرے گا اور آخر کار کسی خودکشی کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پہر ہمارے بہادر پرکاش کو کہنا پڑیگا۔ ہمارا شدہی کا محکمہ آتشک اور سوزاک کے نسخوں کی طرح ہوگیا ہے ...... اگر ایسے چند اور مسلمان مل جاویں تو بس آریہ سماج کا بیڑا پار ہے۔ بھولے پرکاش جلدی نہ کرو۔ ابھی بہر انہیں۔

بیڑا پار ہوتے ہوتے رہگیا

جس عبد السلام پر پرکاش اور مسافر نغلیں بجاتے تھے اس نے ۱۹۔ اگست کو مولوی علی احمد صاحب وکیل آگرہ کے مکان پر آکر زبانی اور تحریری توبہ کرلی۔ مبارک! باقیدارد

الحکم

کی نسبت اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے مرقوم ہے کہ ۷ ستمبر کے بعد آج ۲۸ ستمبر کو ہی پرچہ نکلا ہے جسمیں اعلان کر دیا گیا ہے کہ آئندہ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب کے واپس آنے تک اخبار شائع نہ ہوگا۔ سُنا گیا ہے کہ شیخ صاحب جلد آنیوالے ہیں امید ہے کہ سب انتظام بہر درست کرنے کی کوشش کریں گے۔

دار الامان

حضرت امیر المومنین کی طبیعت اس ہفتہ ناساز رہی ہے۔ اب آرام ہے۔

چندۂ مستورات

مسز اکمل کی تحریک کے مطابق مفصلہ ذیل بہنوں نے چندہ بھیجا ہے۔ اہلیہ ڈاکٹر حسن علی ڈونیک شکم عمہ ۲م ۳ بنت منشی غلام محمد پھلوری عمہ اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب ۶ [illegible] اہلیہ احمد حسن خان صاحب جلال آباد ۴ [illegible] امید ہے کہ دوسری بہنیں بھی توجہ فرمائینگی۔ تاکہ وہ تجویز عملی صورت اختیار کرسکے۔

رمضان المبارک میں ظہور المسیح بجائے ۷ کے ۳ پر پہنچیگی۔ درخواستیں بنام محمد نور الدین اجمل گوپکی ضلع گجرات ہوں۔

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانحعمری ۱/۴

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

شری ۶ سے پرکاش دیوجی پرچارک براہمہ دہرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

"اس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتوں میں قدیمہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکہایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں قیمت بھی کم ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵/ ہے اور مجلد کی قیمت ۶/ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ مینجر برہمہ پرچارک نرد پنجاب براہمہ سماج لاہور

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مختلف ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارات فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر۔ جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تنخونیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی۔ بیوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو۔ خیر تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کریں قیمت فی تولہ عہ ر دو تولہ عا۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر

نادر موقعہ ۱/۸

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہمنے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ قیمت فی تولہ ۳ر و عرق دافع بخار ملیریائی بوتل عہ و دیگر ہر قسم کے دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں

راقم خاکسار فدوی برکت علی احمدی۔ کمیشن ایجنٹ رنمل ضلع گجرات

نصف قیمت ۵/۱۲ اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع باعث مسرت ہوگی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلوں کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ ہجری سے ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کر دی ہے میعاد مقررہ کے بعد دگنی یعنی اصلی قیمت لی جاویگی پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہیں۔

(حمائل شریف نمبر ۱) نہایت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی عہ ر رعایتی ۸ر سفید کاغذ عہ ر رعایتی ۸ر (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہایت خوشخط مجلد قیمت اصلی عہ ر رعایتی عہ (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ ہر فارسی دان کے لئے بے لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی للعہ رعایتی عا۔

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ القرآن

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش میں پریشان ہو جاتے ہیں کہ فلاں آیۃ قرآن شریف کے کس پارہ اور کس رکوع اور کس سورہ میں واقع ہے اور گھنٹوں قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ ہوتا کہ فلاں لفظ کس رکوع میں واقع ہے پس ان تمام دقتوں اور تکلیفوں کو رفع کرنے کے لئے ہمنے ایک کتاب مسمیٰ بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہایت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس کے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ اچھی تھی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کے لئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

سنن ابی داؤد معہ شرح عون الودود قیمت اصلی للعہ رعایتی للعہ

تاریخ اسپین۔ قیمت اصلی سے ر رعایتی عہ۔

تفسیر عزیزی۔ جلد اول قیمت عا رعایتی عہ ر

ایضاً۔ پارہ تبارک۔ قیمت عہ ر رعایتی ۹ر

ایضاً۔ پارہ عم۔ قیمت اصلی عہ ر رعایتی ۸ر

کبیری شرح منیۃ المصلی۔ قیمت اصلی عا رعایتی عہ ر

تاریخ الخلفاء۔ عربی قیمت اصلی عہ ر رعایتی ۹ر

درخواستیں بنام شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادہوان

نوٹ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے ۲۲/۴۸ کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت سیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے۔ اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولویصاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں۔ اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے قیمت سرمہ قسم اول عا۔ قسم دوم عہ ر۔ قسم سوم عہ ر فی تولہ۔ قیمت ممیرا قسم اول عـــہ۔ جسکو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ پر بیچتے ہیں۔ قسم دوم۔ ستے۔ اگر اصلی نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری۔ زری۔ ریشمی سادہ۔ سوتی۔ زرد۔ سیاہ۔ بادامی۔ مشہدی۔ افسری و سفید پٹکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی موجود ہیں۔ جو چیز پسند نہ ہو۔ معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔

نیز کلاہ پشاوری و سادہ و زری اور ٹوپی رومی بھی میرے پاس موجود ہیں۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم ... وانتم اذلۃ

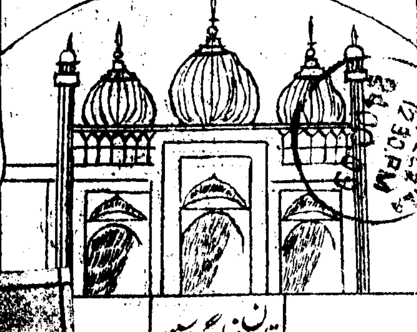

بدر

BADR — QADIAN

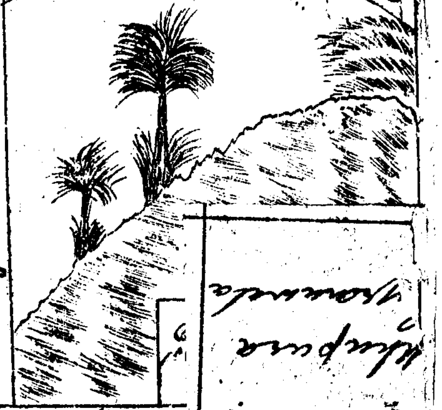

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

پیشگی چار روپے

(نمبر ۵۲)

مورخہ ۶ شوال ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۶ کاتک سمت ۶۶ ب

نہ کیوں ہو سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو و فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگا لیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی موازی ار ذمہ خریدار ہوگی۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عار فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد کی قیمت عہ ہے اگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم مہر کے ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا) جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ان کے واسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا درخواستیں جلد آویں۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ قیمت ۲ ؍ ۱۰

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳ ؍

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲ ؍

سر الشہادتین۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف صاحب شہید کی پیشگوئی سعد ویلین سے۔ قیمت ا ؍

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۱ ؍

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳ ؍

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲ ؍

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین۔ قیمت ۲ ؍

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۳ ؍

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں دلچسپ۔ قیمت ا ؍

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ قیمت ۱ ؍

مور کہ سیدہ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب۔ قیمت ا ؍

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں جن کی تمام قوتوں کو واسطے ... ... کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں صحیح ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کردیتے ہیں مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشہی طعام۔ قاطع بلغم در ریاح دافع بواسیر۔ جذام۔ استسقا۔ زردی رنگ وتنگی نفس ودق وسوخیت دفساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول و سیلان منی۔ بیوست اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو جیسے تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے لہذا دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ علاوہ محصول۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایڈیٹر بدر

نادر موقعہ

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ وباہ فی تولہ ۴ ؍ و عرق دافع بخار ملیریا فی بوتل عہ و دیگر ہر قسم یونانی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں۔

الراقم

خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رسل منڈی گوجرات

(بدر پریس قادیان میں پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ محمد الٰہی)

عید الفطر

احباب کو عید مبارک ہو قادیان میں چاندبروز جمعہ شام کو دیکھا گیا تھا۔ بہت باریک تھا۔ اس واسطے سب لوگ نہیں دیکھ سکے حضرت خلیفۃ المسیح نے اور قریباً دس اور آدمیوں نے دیکھا۔ سنا گیا ہے کہ لاہور میں صرف احمدی جماعت نے باہر کی آئی ہوئی تاروں کے مطابق ہفتے کے دن عید کی اور امرتسر میں بھی عید ہفتہ کے دن پڑھی گئی مگر بٹالہ میں اتوار کے دن پڑھی گئی۔ لاہور کے کسی مفتی نے فتوے دیا تھا کہ تار کا اعتبار نہیں اس واسطے عید ہفتہ کے دن نہ ہوسکی امید ہے کہ جن لوگوں نے اس امر میں تار کا اعتبار نہیں کیا وہ دوسرے معاملات میں بھی اپنے مفتی صاحب کے فتوے پر عمل درآمد کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز عید مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور جو خطبہ آپنے پڑھا وہ لکھ کر اور حضور کو دکھا کر اسی اخبار کے صفحہ ۹ سے شروع کر کے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اس اعلان سے ہے جو اسی اخبار کے صفحہ ۱۲ پر دیا گیا ہے۔ احباب کو معلوم ہوگا بعض نادانوں نے مفتر افتراء بعض احباب کے متعلق اڑائی تھیں۔ ضروری ہے کہ سب لوگ احتیاط سے کام لیا اور اگر بالفرض وہ اپنے خیال میں کوئی کمزوری اپنے بھائی میں دیکھیں تو چاہیئے کہ اس کے واسطے دعا کریں تاکہ اس کی وہ کمزوری دور ہو جاوے ہے باہم محبت اور ... سے کام لینا چاہیئے اور بہت پردہ پوشی سے کام لینا چاہیئے۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو دیکھے کہ تیرے بھائی میں کوئی بدی ہے تو بجائے اس کے کہ تو اس کی شکایت کسی کے آگے کرے چالیس دن برابر رات اللہ کی درگاہ میں اس کے واسطے دعا کر۔ غرض سب کو چاہیئے کہ دعاؤں میں مصروف رہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جمعۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کامیابی کا کونسا ہتھیار آپکے پاس ہے تو میں نے اُسے جواب دیا کہ ہم نے کامیابی کا وہ ہتھیار ہاتھ میں لیا ہے جو تمام مذاہب میں مسلم ہے اور وہ ہے

دُعا

سو میرے بھائیو! دعاؤں میں مصروف رہو اور خدا تعالیٰ کے فضل کے امیدوار رہو۔ خدا کے سب وعدے سچے ہیں جو اس نے رسول کی معرفت ہم کو دئے ہیں۔ مگر ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ وعدے ہم پر پورے ہوں۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں بعد نماز عصر کا درس قرآن شریف پھر شروع ہوگیا۔ عشرۂ آخر رمضان المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اور حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ان احباب کے واسطے بالخصوص جنھوں نے ان کی خدمت میں اپنی درخواستیں بھیجی تھیں بہت دعائیں کیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے رمضان شریف کے تین آخری روز عاجز کو بھی اعتکاف اور دُعا اپنے واسطے اور احباب کے واسطے نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ۔

نور کا دوسرا پرچہ بھی اب تو باقاعدہ شائع ہوگیا ہے امید ہے کہ اسی طرح استقامت کے ساتھ یہ اخبار نکلتا رہیگا۔

شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم بخیر و عافیت قادیان پہنچ گئے ہیں اخبار الحکم چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ آیندہ کیواسطے اسکے باقاعدہ جاری رکھنے کی کوشش شیخصاحب موصوف کریں گے۔

احباب اس امر سے آگاہ ہیں کہ چند سالوں سے ماہواری رسالہ تشحیذ الاذہان جو قوم کے نوجوانوں کی خاطر نوجوانوں کی ہی سعی سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر ادارت جاری ہے اب اس کے انتظام میں مزید اصلاح اور ترقی کے واسطے حافظ عبد الرحیم صاحب کی خدمات انجمن تشحیذ الاذہان نے محفوظ کرلی ہیں چونکہ حافظ صاحب موصوف بہت عرصہ تک دفتر میگزین میں کرتے رہے ہیں اور اخباری انتظام کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں اس واسطے ہمیں امید ہے کہ ان کے زیر اہتمام رسالہ مذکورہ بہت ترقی کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا وقت حسب معمول یکم شوال ۱۳۲۸ھ سے بدل گیا ہے اب نو بجے صبح مدرسہ کھلتا ہے اور ۴ بجے بند ہوتا ہے درمیان میں نماز ظہر کے واسطے رخصت ہوتی ہے اور تمام طلباء اساتذہ کی زیر نگرانی مسجد اقصیٰ میں جاکر نماز ادا کرتے ہیں۔

معذرت

تاکہ عید کا خطبہ پورا اس اخبار میں نکل سکے یہ اخبار وقت پر شائع نہیں ہوسکا اور دو دن دیر کے بعد نکلا ہے اس اخبار کے ساتھ جلد ۸ ختم ہوتی ہے۔ اگلی جمعرات کو اخبار نہیں نکلیگا اور نئی جلد کا پرچہ انشاء اللہ چار نومبر ۱۹۱۰ء کو شائع ہوگا

اطلاع

نومبر کا کوئی پرچہ نہ ۱۹۱۰ء کے لئے تمام احباب کیخدمت میں بجزان کے جنھوں نے چندہ سالانہ ۱۹۱۰ء پیشگی ادا کر دیا۔ وی پی کیا جائے گا (۱) جو وی پی لینے کے لئے تیار نہ ہوں اطلاع دیں تاکہ انہیں وی پی نہ کیا جاوے جو صاحب بند کرانا چاہتے ہیں وہ بھی مطلع کریں۔ جو صاحب دسمبر کے جلسہ پر قیمت دیں گے وہ بھی کارڈ لکھدیں۔

حضرت خواجہ شمس سیالوی

انسان جب کسی کی تعریف یا خوش اعتقادی میں حد اعتدال سے گذرتا ہے تو وہ بھی اس کی ہجو بن جاتی ہے نعمان بن ثابت یعنی امام ابو حنیفہ رح کی تعریف میں جہاں ایک وضعی حدیث بیان کرتے ہیں وہاں یہ لکھا ہے

بھی کم مضحکہ خیز نہیں کہ آپنے چالیس برس تک عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف کبھی پاؤں نہیں کیا اسی طرح بعض ہوش و حواس باختہ لوگوں نے سید عبد القادر جیلانی کے بارے میں عجیب عجیب کرامتیں اختراع کی ہیں بلکہ میں نے ایک نقشبندی پیر کی مدائح میں پڑھا ہے کہ آپ کو تہجد کیوقت برات کا شور برا معلوم ہوا تو آپنے تمام برات کے آدمیوں کو ایک پیالہ کے نیچے بند کر دیا اور خود کہیں چلے گئے چھ ماہ کے بعد آکر نکالا لاحول ولا قوۃ۔ ان مزخرفات کی کوئی حد ہے۔ خواجہ شمس کے سوانح ہمارے دوست مسٹر فوق نے رسالہ صوفی میں چھپوائے ہیں آپنے شریعت کی پابندی کے عنوان سے جو معنی خیز عبارت لکھی ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

"ایام سفر و علالت میں گو بہت سے شرعی عذر روزہ اور نماز قضا کرنے کے موجود ہوتے ہیں لیکن آپ کمال مستعدی سے ان کا **مقابلہ کرتے** اور سفر کی تکلیف اور گرمی کی شدت اور بعض اوقات فاقہ کشی کی نوبت سے آپ ہرگز نہ گھبراتے" دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہیں کہ آپ قرآن کے ارشاد **فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر** کی بڑے زور سے مخالفت فرماتے۔ اسے روشنی طبع تو برمن بلاشدی۔

خواجہ شمس واقعی بڑے بزرگ اور خدا یاد آدمی تھے۔ مگر کوئی ضرورت نہیں کہ ہم ان کی تعریف میں ایسا طریق اختیار کریں جس سے ہجو ملیح کا رنگ پیدا ہو ... الدبھی ان کی خدمت میں ایک دفعہ بڑی عقیدت سے حاضر ہوئے تھے۔ تمام رات آپکے سرہانے موسم گرما میں پنکھا کرتے رہے آپ سحری کیوقت بیدار ہوئے کاروبار دنیوی کے متعلق خدام کو کچھ ہدایت دیکر آپ پھر سو گئے پھر صبح ہوئی جس وقت پندرہ منٹ طلوع آفتاب سے رہ گئے اٹھے اور اٹھ کر وضو فرمایا۔ قل اعوذ برب الفلق سے جماعت کرائی رحمۃ اللہ علیہ مغفرت کرے آپکے بہت مرید ہیں جو وظائف و عملیات و سرود کے اثرات کی کہانیاں بیان کرتے رہتے ہیں گو ہمارے کان نبوی متابعت کے خوشگوار واقعات سننے کے عادی ہیں۔ (اکمل)

ثناء اللہ کی مفتریات

میں ثناء اللہ کی ایک کتاب نخل اسلام پر ریویو کیا تھا اور جہانتک خدا نے مجھے فہم بخشا ہے میں نے نیک نیتی سے انصاف کے ساتھ رائے دی تھی اس پر مولوی فاضل امرتسری بہت جھنجھلائے ہیں اور اس شدت غیظ و غضب میں بہت کچھ کہہ ڈالا ہے کچھ افتراؤں کی تردید ہمارے دوستوں نے کردی باقی یہ دعوی کہ میری سند اسلام حضرت مسیح موعود سے بڑی ہوئی ہے۔ اس کی تردید میں ایک مضمون مولوی فضل دین صاحب لکھینگے یہ وہی مولوی صاحب ہیں جن کے ایک مضمون کے جواب سے تاحال آپ عہدہ برآ نہیں ہوسکے ایک اور افتراء بھی ہے جو میری ذات کے متعلق ہے وہ یہ کہ میں مولوی فیض اللہ کے ساتھ ان کے پاس گیا تھا یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ امر ہے کیونکہ وہ نوجوان لڑکا تو میں نہیں تھا بلکہ میں تو اس سے پہلے آپ کو سر چشم آریہ ...

خطبہ

جو دارالامان میں عید سنہ ۹ء کو ۱/۲ ۹ بجے صبح کے قریب مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے سنایا اُسی وقت لکھا گیا تھا بعدہٗ پھر حضرت کو دکھایا گیا اور آپ کی اجازت سے

ابتداء حضرت امیر المومنین نے شہادت کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا قبل اس کے تمہیں اس کی تفسیر سناؤں چند ضروری باتیں سنانا چاہتا ہوں جن لوگوں نے روزہ رکھا ہے ان کے لئے ضروری ہے

صدقۃ الفطر کہ وہ صدقۃ الفطر دیں یہ حکم قرآن مجید میں ہے چنانچہ فرمایا۔ وعلی الذین یطیقونہٗ فدیۃ طعام مسکین۔ اور جو لوگ اس فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں وہ طعام مسکین دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رنگوں میں اس کی تفسیر فرمائی ہے اوّل یہ کہ انسان عید سے پہلے صدقۃ الفطر دے دوم جو روزہ نہ رکھے وہ بدلے میں طعام مسکین دے۔ دائم المریض ہو یا بہت بوڑھا یا حاملہ یا مرضعہ ... عید کا دن ہے پس مومن کو چاہیئے کہ کھانے میں توسیع کرے اور غرباء کی خبر گیری کرے۔ ہر قوم میں کوئی نہ کوئی ایسا دن ضرور ہوتا ہے جس میں عام طور سے خوشی منائی جاتی ہے بہت عمدہ لباس پہنا جاتا ہے اور عمدہ کھانا کھاتے ہیں چنانچہ حدیث میں بھی ہے لکل قوم عید فھذا عیدنا۔ ہر قوم کی ایک عید ہے ہماری بھی ایک عید ہو تو مناسب ہے۔

وعظ کی دقتیں دوسری بات جس کے لئے کئی وقت میں گھبراتا رہا ہوں یہ ہے کہ مجھے دن میں پانچ وقت وعظ[1] کرنا پڑتا ہے وعظ کے متعلق بڑی دقتیں ہیں ایک واعظ کو ایک اسے جسے وعظ کیا جائے۔ واعظ کی دقتیں سات قسم کی ہیں۔

(۱) حدیث میں آیا ہے قیامت کے دن بعض آدمی کو دوزخ میں لیجاینگے اور انہیں کے سامنے بعض کو بہشت میں جنت میں جانیوالے تعجب کریں گے اور کہیں گے کہ ہم تو انہی دوزخ میں جانیوالوں کے وعظ سننے کے سبب اور اس پر عمل کرنے کے ذریعہ بہشت میں جاتے ہیں پھر یہ کیا معاملہ ہے وہ کہیں گے کہ ہم عمل نہ کرتے تھے دیکھو واعظ کے لئے کس قدر اشکال ہیں (۲) پھر واعظ کے لئے یہ دقت ہے کہ بعض واعظ پہلے بڑی بڑی مشاقی کرتے ہیں عجیب عجیب لفظ سوچے جاتے ہیں بعض کو داد کے لئے مقرر کرتے ہیں گویا یہ وعظ ریا کے لئے ہوتا ہے اسی کی نسبت آتا ہے۔ یراؤن الناس۔ (۳) پھر وعظ سمعہ کے لئے بھی کیا جاتا ہے یعنی وعظ محض اس ارادے سے کیا جاوے کہ لوگ سنیں اور کہا جائے کہ فلاں بڑا مقرر ہے بڑا بولنے والا ہے (۴) واعظ کے لئے وہی مشکل ہے جو شاعر کے لئے ہی ہے اگر اور کوئی شعر پچھلا سنا دیا تو یہ کہا جاتا ہے یہ تو پہلے بھی سنا چکے ہو (ب) مضمون کسی سے مل جائے تو پھر کہا جاتا ہے فلاں کا چرایا ہوا ہے (ج) مذاق کے مطابق نہ ہو تو کہدیا پھیکا ہے (د) اور اگر پسند بھی آگیا تو سوا اس کے کہ معمولی ہا ہا ہو گئی نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اول تو جدت کا آنا ہی مشکل ہے کیونکہ جس واعظ کو ہر روز ایک تنگ دائرے میں کھڑے ہو کر وعظ کرنا پڑے اس میں جدت کہاں سے آئے (۵) پانچواں اشکال سنت کی اتباع کی متعلق ہے کہ صحابہ کرام رضی فرماتے تھے روز وعظ نہیں کرنا چاہیئے تا بات معمولی نہ سمجھی جاوے (۶) اس سے بڑھ کر ایک اور بات ہے کل ہی ایک سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی طرف بلانے کا تو ہی واسطہ تھا اب ان سے گمراہ کرنے والا بھی تو ہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کو کان رس ہوتا ہے بعضوں کو آنکھ رس۔ وہ واعظ کے وعظ اپنے خیالات ... میں۔ میں نے اسے لکھا کہ تمہارا خط میری انتہائی راحت کا موجب ہوا کیونکہ قرآن شریف کی صفت میں بھی آیا ہے۔ یضل بہٖ کثیراً ویھدی بہٖ کثیراً۔ پس اگر میں اور قرآن وعظ میں ایک مقام پر ہو گئے تو پھر اس دنیا میں مجھ سا خوش نصیب اور کامیاب کوئی نہیں (۷) ایک اور مشکل واعظ کے ساتھ لگی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بعض بہادر اس کی طرف ہمیشہ نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی نگرانی ہوتی رہتی ہے اگرچہ انہوں نے ع نوشت است پند بر دیوار وغیرہ کہہ کر بہت کچھ اپنا پیچھا چھڑایا ہے مگر معترضین نے پیچھا نہیں چھوڑا وہ جو معرفت کے خزانے اگلتا ہے اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور نکتہ چینی کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ غرض اسی قسم کے بہت چھوٹی چھوٹی دقتیں ہیں جن میں سے میں نے بہت کم تم لوگوں کو سنائے ہیں کیونکہ یہ بھی آیا ہے۔ ما سلم المکثار۔ بہت بولنے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہتا اسی طرح سننے والوں کو بھی مصیبتیں ہیں۔ میں نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ آج قرآن شریف کا درس کہاں سے ہوگا تو اس نے کہا میں گو دس برس سے سنتا ہوں مگر مجھے کوئی دلچسپی نہیں اس لئے مجھے معلوم نہیں دوسرا جو پاس بیٹھا تھا جب اُس سے پوچھا تو وہ بھی کہنے لگا کہ وعلے ہذا القیاس۔ مجھے خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی اس لئے کہ بہت سی مخلوق ایسی ہی ہوتی ہے جو ینظرون الیک وھم لا یبصرون۔ اور یسمعون ولا یسمعون کی مصداق ہے۔ غرض بعض تو ایسے ہیں جو سنکر بھی سنتے اور بعض سامعین ایسے ہیں کہ انہیں مجلس وعظ میں کسی کی دوستی یا کوئی ذاتی غرض لاتی ہے بعض نکتہ چینی کے لئے جاتے ہیں اون کا خیال واعظ کی زبان کی طرف رہتا ہے بس جونہی کوئی انگریزی یا سنسکرت یا عربی لفظ اسکے منہ سے غلط نکل گیا تو یہ مسکرائے بس ان کے سننے کا ماحصل صرف یہی ہے۔ کہ وہ گھر میں آکر واعظ کی نقل لگایا کریں۔ پھر ایک اور مشکل ہے وہ یہ کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ واعظ ایک بات کتاب اللہ سے پیش کرتا ہے اب اگر سننے والے میں بھی وہی عیب ہے جو اس واعظ نے بتایا تو یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو سنا سنا کر یہ باتیں کرتا ہے اور گویا مجھے طعنے دے رہا ہے حالانکہ واعظ کے وہم میں بھی یہ بات نہیں ہوتی۔ غرض دو طرفہ مشکلات ہیں۔ ایک طرف واعظ کو اور ایک طرف سامعین کو۔ فطرت کا خالق چونکہ اس بھید کو سمجھتا ہے۔ اس لئے اس نے فرمایا۔ یضل بہٖ کثیراً ویھدی بہٖ کثیراً

الفاظ کے گرے ہوئے معانی عجیب عجیب غلط فہمیاں الفاظ سے پھیلی ہیں اور جب کسی قوم میں ادبار آتا ہے تو اس کی اصطلاحات ہی بدل جاتی ہیں ... فاتح بھی تھے لیکن جب ادبار کا وقت آیا اور ان میں بدی پھیلی تو قلعہ فتح کرنا آہ پنجاب میں۔ فتح نئے معنوں میں لیا جانے لگا جب کسی عورت سے ناجائز تعلق ہوا اور وہ ان کے قابو آئی تو یہ بول اٹھے کہ لو فتح ہو گیا اسی طرح علم کا لفظ ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اس کی شان میں آیا۔ مگر علم کے ذریعہ لوگ اکڑباز ہو جاتے ہیں اور یہ حجاب اکبر بن گیا۔

میں نے ایک شخص کو ریل میں معرفت کا ایک نہایت اعلیٰ نکتہ سنایا مگر اس نے مجھے کہا کہ تم کوئی غضب کی بات کرو۔ قرآن شریف تمہیں نہیں آتا۔ میں حیران ہوا آخر اس کی وجہ معلوم ہوئی کہ وہ علم قرأت پڑھا ہوا تھا چونکہ میں نے لفظ قرآن کو اس ترتیل و تجوید کے اصول کے مطابق ادا نہ کیا اس لئے وہ بگڑ گیا اور وہ نکتہ نہ سن سکا اس طرح پر اس کا علم بجائے خشیت کے تکبر کا موجب ہو گیا۔

اسی طرح غنیمت کا لفظ ہے عرب میں ایک بچہ کو بھی رخصت کرتے ہیں تو ماں باپ کہتے ہیں سر سالماً غانماً جا اللہ تجھے سلامتی کے ساتھ واپس لاوے۔ حدیث میں ہے۔ لہٗ غنمہٗ وعلیہ غرمہٗ جس سے ثابت ہے کہ غنیمت کے معنے ہیں۔ مفاد محصول مگر ہماری زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا لوٹ۔ اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال حاصل کیا اس لئے ان کا نام (نعوذ باللہ) لٹیرا رکھ دیا۔ یہ غلطی کیوں ہوئی۔ محض الفاظ کے غلط معنی کرنے سے

[1] حضرت خلیفۃ المسیح تین درس صبح عورتوں کو دیتے ہیں ایک درس دوپہر کو پھر حدیث کا درس ہوتا ہے پھر بعد عصر قرآن کا درس ہوتا ہے ایڈیٹر

اس لئے ضروری ہے کہ لفظوں کے بولنے اور سمجھنے میں احتیاط سے کام لیا جاوے اور ان لوگوں کی بات مان لی جاوے جن کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے فہم عطا کیا ہے اور یہ عطیہ الٰہی ہے چنانچہ فرمایا۔ ففہمناھا سلیمان۔ ہم نے سلیمان کو فہم عطا کیا۔

سورہ فاتحہ

اس قدر تمہید کے بعد میں سورہ فاتحہ کی طرف تم لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں تین فرقوں کا ذکر کیا ہے ایک انعمت علیہم (۲) ایک مغضوب علیہم (۳) ایک ضالین میرا اعتقاد ہے کہ تمام قرآن سورۃ الحمد کی تفسیر ہے اور اس میں ایک خاص ترتیب سے انہی تینوں گروہوں کا ذکر ہے چنانچہ سورہ البقرہ ہی کو لو۔ کہ ھدی للمتقین میں منعم علیہم کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا میں مغضوب علیہم کا اور اولٰئک الذین اشترو والضلالۃ بالھدیٰ میں ضالین کا۔

خاتمہ قرآن

یہ ابتدا کا حال ہے اب جہاں قرآن ختم ہوتا ہے وہاں سورہ نصر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح میں منعم علیہم کا بیان ہے، اور تبت یدا ابی لھب میں مغضوب علیہم کا اور ھو اللّٰہ الاحد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد میں ضالوں کی تردید ہے [illegible] اب آپ محاسبہ کریں اپنے اعمال کو دیکھیں کہ ہم کس فریق کے کام کر رہے ہیں آیا منعم علیہم کے یا مغضوب علیہم کے یا ضالین کے۔

کچھ اپنی حالت کا ذکر

میں جو کچھ تمہیں کہتا ہوں صاف صاف کہتا ہوں میں منافق نہیں جو کچھ میری عمر ہے وہ آجکل کی عمروں کے مطابق انتہائی زمانہ ہے۔ ستر برس سے تجاوز ہے اب اتنی عمر مجھے اور پانے کی امید نہیں اور اگر ہو بھی تو یرد الی ارذل العمر کی مصداق ہے پھر وہ قویٰ نہیں مل سکتے جو پہلے تھے پھر میری اولاد ایسی نہیں جو میری خدمت کرے اور مجھے بھی اس بات کی فکر نہیں کہ میری اولاد میرے بعد کس طرح گذارہ کرے گی کیونکہ جب میں نے اپنے باپ دادا کے مال سے پرورش نہیں پائی تو میں بڑا مشرک ہوں اگر اپنی اولاد کی نسبت میں یہ خیال کروں کہ ان کا گذارہ میرے مال پر موقوف ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم جب رزق دینے کا خدا وعدہ کرتا ہے تو مجھے کیا فکر ہے پس اگر مجھے فکر ہے تو یہ کہ قبر اور قیامت میں میرے ساتھ جانے والا کوئی نہیں پس میں تم کو وعظ کرتا ہوں تو کیا اپنے تئیں بھلا دوں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

منعم علیہ

تم ان تین گروہوں کے اوصاف پر غور کرو۔ منعم علیہم گروہ کے لئے سب سے پہلی صفت بیان کرتا ہے کہ یؤمنون بالغیب۔ ایمان بالغیب ایسا ضروری ہے کہ دنیا کا کوئی کام اس کے بغیر نہیں ہوتا۔ ہاڑ سے مساحت۔ اقلیدس۔ طبعیات سب کے لئے فرضی بنیاد پر کام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ پولیس بھی ایک بدمعاش کے کہنے پر بعض مکانوں کی تلاش شروع کر دیتی ہے تو کیا وجہ کہ انبیاء کے کہنے پر کوئی کام نہ لیا جائے جس کا تجربہ بار ہا کئی جماعتیں کر چکی ہیں پھر فرمایا۔ یقیمون الصلوٰۃ۔ وہ دعاؤں میں نمازوں میں قائم رہتے ہیں وہ مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ بما انزل الیک اور من قبلک اور آخرۃ پر ان کا ایمان ہوتا ہے۔

دوسرا گروہ

پھر دوسرے گروہ کی صفات بیان کیں کہ ان کے لئے تذکیر و عدم تذکیر مساوات کا رنگ رکھتی ہے وہ سنتے ہوئے نہیں سنتے ان میں عاقبت اندیشی نہیں ہوتی صم بکم ہوتے ہیں پھر انہی کی نسبت اخیر قرآن میں فرمایا۔ کہ ایسے لوگوں کو ماکسب یعنی جتھا اور مال دونوں پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ دونوں کو غارت کر دیتا ہے۔ پھر تیسرے گروہ ضالین کا ذکر

منافقین

فرمایا کہ ان کو صفات الٰہی کا صحیح علم نہیں ہوتا اور ان میں نہ تو قوت فیصلہ ہوتی ہے نہ تاب مقابلہ۔ قرآن شریف کے ابتدا کو آخر سے ایک نسبت ہے پہلے مفلحون فرمایا ہے تو اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح میں اس کی تفسیر کر دی اور مغضوب علیہم کی تبت یدا ابی لھب میں اور ضالین کا رد۔ قل ھو اللّٰہ احد میں کر دیا ہے غرض عجیب ترتیب سے اس [illegible] کر کے میں تمہیں مکرر نصیحت کرتا ہوں کہ تم سوچو منعم علیہم میں سے ہو یا مغضوب علیہم میں ... یا ان لوگوں میں جن کو ضالین کہا گیا ہے۔

خدا پر توکل

میں نے تمہیں بہت کچھ کہہ دیا ہے اور کوئی بات ہرگز نہیں کی۔ میں مومن ہو کر مرنا چاہتا ہوں میں اللہ سے اس کی رحمت کا امیدوار ہوں جیسے اس نے اس عمر تک میری تربیت کی اور میری ہدایت کا موجب ہوا اسی طرح میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا خاتمہ بھی بالخیر کریگا اور میری موت قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی حالت میں کریگا۔

ضرورت وحدت

میں اس سے بھی کھولکر تم کو سنانا چاہتا ہوں کہ کوئی قوم سوائے وحدت کے نہیں بن سکتی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ کوئی انسان سوائے وحدت کے انسان نہیں بن سکتا۔ کوئی محلہ سوائے وحدت کے محلہ نہیں بن سکتا اور کوئی گاؤں سوائے وحدت کے گاؤں نہیں بن سکتا اور کوئی ملک سوائے وحدت کے ملک نہیں بن سکتا اور کوئی سلطنت سوائے وحدت کے سلطنت نہیں بن سکتی۔ دیکھو میری آنکھ تو کہتی ہے کہ یہ زہر ہے اب ہاتھ کہے کہ مجھے آنکھ کی پروا نہیں اور وہ اٹھا کر وہ زہر کھا لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ ہلاکت ہے اسی طرح گھر کی بات ہے کہ اگر بچہ اپنے مربی اپنے باپ اپنی ماں کی بات نہیں سنتا تو اس کی تعلیم و تربیت کا ستیاناس ہو جائے اسی طرح محلہ۔ ملک اور سلطنت کا حال ہے۔ ا ھ ھ نا

الصراط المستقیم کی تفسیر صاحب سے سنا ہے کہ اھدنا میں نا اس بات کی طرف بھی ایما ہے کہ جماعت کے اللہ تعالیٰ سے بعض خاص فضل کوئی الگ ایک جماعت کی بڑی ضرورت ہے یہاں تک کہ اگر جمع نہ ہو تو فضل کے جاذب نہیں ہو سکتے۔

حسن معاشرت

اسی جماعت میں اُجڑ کر ہمارے پاس آئیں ہم نے ان سے خط و کتابت کی بعض تو ہمارے سمجھانے میں آگئے اور بعض نہ کی۔ یہاں تک کہ رجسٹرڈ خطوط کی رسید نہ دی جس سے معلوم ہوتا ہے ظالم طبع لوگ بھی ہماری جماعت میں ہیں مگر الحمد للہ کہ اکثر سے سمجھ جاتے ہیں ایک عورت کے خاوند نے مجھے لکھا ہے کہ تمام پنجاب تو سب دیوتوں کا بنا ہوا ہے جو کچھ میری عورت کہتی اگر مجھے موقعہ ملے تو گلا ہی گھونٹ دوں میں نے اسے لکھا کہ پہلا دیو نعوذ باللہ وہ ہوا جس پر تم ایمان لائے اور جس نے یہ احکام دئے کہ عورت سے معاشرت میں نرمی کرو خیر وہ سعید تھا سمجھانے سے سمجھ گیا اور نامہ بھیجدیا خیر میں پھر کہتا ہوں کہ جب تک وحدت نہ ہوگی تم کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔

چودہ سو چار لاکھ

حضرت صاحب کے زمانے میں میں نے ۱۴۰۰ اکاؤنٹ چھپا ہوا دیکھا [illegible] ہو کر تم حضرت صاحب [illegible] جو جماعت سے مختص ہے خدا نے خوص نیت کو نوازا اور ۴۰۰ اسے کئی لاکھ اس جماعت کو بنا دیا اب ضرورت ہے اس جماعت میں اتفاق اتحاد اور وحدت کی اور وہ موقوف ہے خلیفہ کی فرمانبرداری پر۔

خلفاء کس طرح بنے

ایک میفہ آدم تھا اس کی نسبت فرمایا ہے انی جاعل فی الارض خلیفہ اب خود ہی اسکی بارے میں ارشاد ہے عصیٰ آدم ربہ فغویٰ۔ لیکن جب فرشتوں نے کہا۔ من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک تو ان کو ڈانٹ بتائی کہ تم کون ہوتے ہو ایسا کہنے والے پس فاسجدوا لاٰدم تم آدم کو سجدہ کرو چنانچہ ان کو ایسا کرنا پڑا دیکھو خود تو عاصی اور غوی تک کہہ کر فرشتوں نے چوں کی تو اس کو ناپسند فرمایا میں نے کسی زمانے میں تحقیقات کی ہے کہ نبی کے لئے لازم نہیں کہ اس کے لئے پیشگوئی ہو خلیفہ کے لئے تو بالکل ہی لازمی نہیں دیکھو آدم۔ پھر داؤد کے کیا کیا مشکلات پیش آئے میں اس قسم کا قصہ گو واعظ نہیں کہ تم عجیب عجیب قصے ان کے متعلق سناؤں مگر فاستغفر ربہ وخر راکعاً واناب۔ سے یہ تو پایا جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ تو تھا جس کے یہ الفاظ آئے تیسرا خلیفہ ابوبکر ہے اس کے مقابلہ میں شیعہ جو اعتراض کرتے ہیں وہ مانتے ہیں۔ کہ ۱۳۰۰ برس گذر گئے مگر وہ اعتراض ختم ہونے میں نہیں آئے ابھی

شودر اور غلامی

"مفصلہ ذیل مضمون ایک ایسے فلسفیانہ دماغ سے نکلا ہے جو انشاپردازی میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں امید ہے صاحبان بصیرت اس کے مطالعہ سے خاص دلچسپی حاصل کریں گے۔"

اگر ہم دنیا کی مختلف قوموں کی تاریخیں دیکھیں تو ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ دنیا کے شروع ہی سے ہر ایک قوم میں غلامی کی تحریک کسی نہ کسی رنگ میں چلی آئی ہے۔ بے شک بعد میں لوگوں نے غلامی کے مسئلہ کی نسبت بہت کچھ سوچا ہے۔ لیکن شروع شروع میں اس کا رواج مختلف طریقوں میں رہا ہے۔

ہندو اپنے تئیں سب سے پرانی قوم کہتے ہیں اور لاکھوں سال تک اپنا سلسلہ پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ انسانی نسلوں سے ہی لیتے ہیں۔ باوجود اس قدامت یا دعوے قدامت کے اس قوم میں بھی شروع سے غلامی کی رسم پائی جاتی ہے اور اگر اس کی قدامت پر یقین کیا جاوے تو یہ کہنا پڑے گا کہ

اگر کسی دیگر قوم میں یا دنیا کے حصہ میں غلامی کی رسم پائی جاتی تھی تو اس کی تحریک صرف اس قوم کی جہالت سے ہوئی ہوگی اگرچہ دنیا کی ساری مہذب قوموں سے یہ رسم پوری طرح سے اٹھ گئی ہے یا سیاسی قوانین کی امداد سے اس میں فرق آگیا ہے لیکن یہ افسوس سے کہا جائیگا کہ ہندو قوم سے یہ رسم اب تک دور نہیں ہوئی بلکہ کثرت سے پائی جاتی ہے شاید اس کا یہ باعث ہو کہ اب تک ہندو صاحبان نے اس کی نسبت مزید غور نہ کیا ہو۔

غلامی کی دو قسمیں ہیں۔ (الف) میعادی غلامی (ب) [دوامی] غلامی۔

[میعاد]ی غلامی سے وہ غلامی مراد ہے۔ جو بذریعہ خرید و فروخت [ہوتی] ہے جس کا کچھ کچھ نشان افریقہ کے بعض حصوں میں پایا [جاتا ہے] اس کا رواج عرب میں بھی تھا اور جس کے دور کرنے [میں ا]سلام نے ایک نہایت خوش اسلوبی سے حصہ لیا [اور] غلام کے آزاد کرنے کا اجر بیان کیا گیا ہے [رفتہ] رفتہ غلامی دور ہوتی گئی اور غلاموں کی جو عزت [ہوئی اس کا] یہ نتیجہ ہوا کہ غلاموں میں سے اکثر لوگ بادشاہت [تک پہنچے اور ا]ن کی نسلوں سے ایسے ایسے لوگ بھی پیدا [ہوئے جن پر ت]مام فخر قوم ہیں ان کے ساتھ ناطہ نسبت [کرنا اور م]جلسوں اور محفلوں میں ان سے برابر [بیٹھنا] بیٹھنا جائز سمجھا گیا۔ مسجدوں اور عبادتگاہوں میں پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا اسلامی خلوص کی ایک خاص علامت قرار دی گئی۔

میعادی غلامی کا زمانہ بہت جلد ختم ہونے والا تھا اس واسطے وہ دنیا کے حصوں سے بہت کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دوامی غلامی ہمیشہ کے واسطے باقی رہی ہے اور رہے گی۔ ہندوؤں کے سوائے اور سب قوموں نے میعادی غلامی سے کام لیا۔ لیکن ہندوؤں نے دوامی غلامی پر ہاتھ ڈالا۔ لاکھوں برسوں سے ان میں یہ رسم چلی آتی ہے اور ممکن نہیں کہ ابھی صدہا سالوں تک اس رسم کا ناش ہو سکے کیونکہ آثار کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔ منوجی کے قانون میں چار برنوں کے سلسلہ میں شودر قوم کی جو درگت بیان کی ہے اور جو جو شرمناک قیدیں ان غریبوں کے بارہ میں لگائی گئی ہیں وہ دنیا کی تمام غلامی کی قیود اور پابندیوں سے کہیں بڑھ کر ہیں شودر قوم نہ تو باقی کے ۳ برنوں سے کوئی راہ و رسم پیدا کر سکتی ہے نہ ان کے عبادت خانوں میں جا سکتی ہے اور نہ ان کی مصاحبت میں رہ سکتی ہے نہ ان سے ناطہ و نسبت کی جا سکتی ہے اور نہ وہ لوگ مذہبی رنگ میں باقی کے تینوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں ان کے ہاتھ کا پکا ہوا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی غیر قوم کے آدمی نے بدقسمتی سے پکایا ہو۔ اگرچہ ان میں کیسی ہی لیاقت اور شرافت یا دولت ہو۔ پھر بھی انہیں کتوں کی طرح دھتکارا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس بدقسمت غلام سے بھی زیادہ بے رحمی سے سلوک ہوتا ہے جو ایک بازار سے خریدا گیا ہو۔ ہندو قوم کے برہمن کھتری برن کے لوگ ہمیشہ ان لوگوں کو بری نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی روٹی بھی پکا دیتے ہیں اور ضرورتاً طوعاً و کرہاً ان کا پکایا ہوا بھوجن کھانا بھی پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی ان کی ذلت جو کچھ روا رکھی جاتی ہے وہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ لوگ جدی غلامی رکھتے ہیں اور غلام تو آزاد ہو سکتے ہیں ان کی آزادی کسی صورت میں نہیں ہو سکتی ہے۔

جس رشی نے چار برنوں کی بنیاد رکھی تھی اس نے کمال فراست یا دانائی اور دور اندیشی سے اس شودر قوم کو غلامی دوامی کے دائرہ میں مقید کر دیا ہے۔ بعض دفعہ ہندو قوم کے بعض رحیم دل لوگوں نے اس بندھن کے توڑنے میں کسی حد تک کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہوئی حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے ان برنوں کے ... توڑنے میں خاص کوشش دکھلائی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام سکھوں میں نسبتاً اس کا بہت کم اثر پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھوں کا میل ملاپ ہندوؤں سے زیادہ رہا اس واسطے ان میں بھی اس دوامی غلامی کی کچھ نہ کچھ ابھی تک جھلک پائی ہی جاتی ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ جو قومیں ایک خاص وقت میں ہنود مذہب میں شامل ہوئیں یا شامل کی گئی تھیں باوجود ہزاروں سالوں کے ان کی اس قدر بھی حالت نہیں بدلی کہ انہیں باقی کے ۳ برنوں کے روبرو ... انسانوں میں ہی جگہ دی جاوے ایک گائے یا گوسالہ گائے کی تو پوجا کی جاتی ہے اور اس کی پوتر تا دھرم کے رو سے مانی جاتی ہے اور اس کا گوبر اور پیشاب تک پاک سمجھتا ہے لیکن ایک ہم انسان کی ایسی درد شا کی جاتی ہے کہ چونکوں اور رسوئی خانوں میں ان کا داخل ہونا بھی دھرم کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ایسا شخص بھی ہندوؤں یا آریاؤں میں ہے کہ جو ان لوگوں کو اس غلامی سے عملاً آزاد کرنے کی کوشش کرے۔ رہتیوں کو اپنی قوم میں شدھ کر کر کے داخل کرتے ہیں۔ لیکن ان سابق شدہ شدگان کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ الاماں اکیا اس زندہ نظیر سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ چوہڑے مذہبی رہتیے شدہ ہو کر ہندوؤں میں کوئی عزت پا سکیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہندو یا آریہ رہتیوں کے ساتھ میل ملاپ تیار کرنے کو تیار ہیں ان شودروں کے ساتھ کیوں برابری کا میل ملاپ نہیں کرتے اور کیوں انہیں برہمنوں یا کھتریوں کے ساتھ ساتھ چلنے نہیں دیتے۔

دھرم پال جی کو تو خوش خوش ملا لیا گیا اور ایک چھوریا نائی کے ساتھ ابھی تک وہی کدورت اور وہی نفرت ہے جو پارشا منوجی کے وقت میں تھی۔ ؎

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

آریہ صاحبان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ یہ روک توڑ دیں اور اپنے متوہر و کہانوں سے یہ طلسم توڑ کر اپنی جماعت کی آسودگی اور کشادہ دلی کا باعث ہوں۔ ہندو مت پر یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے ان کی ابتدائی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے افسوس کہ ہندوؤں کی صحبت نے مسلمانوں کو بھی مارا اگرچہ ان میں ایسا غلو نہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اثر پایا ہی جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مذہب اسلام کے اصولوں کے صریح خلاف ہے۔

دھرم پال جی نے اپنی کتاب نخل اسلام میں یہ ادعا کیا ہے کہ مذہب اسلام یا مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے ہندو دھرم یا ہندو قوم میں چند برائیاں پیدا ہو گئی ہیں ورنہ وہ تو فرشتے تھے۔

فرمایئے یہ شودر برن بھی اسلام نے ہی بنایا تھا۔ اس وقت مسلمان کہاں تھے۔

راقم صائب

ایک افترا کی تردید

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۱۶ء کے اخبار میں صفحہ ۳ پر ایک ریویو کا جواب (جو قاضی اکمل صاحب اڈیٹر بدر نے لکھا ہے) لکھتے

شودر اور غلامی

"مضمون ذیل ایک ایسے فلسفیانہ دماغ سے نکلا ہے جو انشاء پردازی مین اپنی نظیر آپ ہی ہین امید ہے صاحبان بصیرت اس کے مطالعہ سے خاص دلچسپی حاصل کرین گے۔"

اگر ہم دنیا کی مختلف قوموں کی تاریخین دیکھین تو ہمین یہ کہنا پڑے گا کہ دنیا کے شروع ہی سے ہر ایک قوم مین غلامی کی تحریک کسی نہ کسی رنگ مین چلی آئی ہے۔ بے شک بعد مین لوگوں نے غلامی کے مسئلہ کی نسبت بہت کچھ سوچا ہے۔ لیکن شروع شروع مین اس کا رواج مختلف طریقوں مین رہا ہے۔

ہندو اپنے تئین سب سے پرانی قوم کہتے ہین اور لاکھوں سال تک اپنا سلسلہ پہنچاتے ہین اور یہ سلسلہ انسانی نسلوں سے ہی لیتے ہین باوجود اس قدامت یا دعوے قدامت کے اس قوم مین بھی شروع سے غلامی کی رسم پائی جاتی ہے اور اگر اس کی قدامت پر یقین کیا جاوے تو یہ کہنا پڑے گا کہ

اگر کسی دیگر قوم مین یا دنیا کے حصہ مین غلامی کی رسم پائی جاتی تھی تو اوس کی تحریک صرف اس قوم کی جہالت سے ہوئی ہوگی اگرچہ دنیا کی ساری مہذب قوموں سے یہ رسم پوری طرح سے اٹھ گئی ہے یا سیاسی خونریزی کی امداد سے اس مین فرق آ گیا ہے لیکن یہ افسوس سے کہا جائیگا کہ ہندو قوم سے یہ رسم اب تک دور نہین ہوئی بلکہ کثرت سے پائی جاتی ہے شائد اس کا یہ باعث ہو کہ اب تک ہندو صاحبان نے اس کی نسبت مزید غور نہ کیا ہو۔

غلامی کی دو قسمین ہین۔ (الف) میعادی غلامی (ب) دوامی غلامی۔

میعادی غلامی سے وہ غلامی مراد ہے۔ جو بذریعہ خرید و فروخت کے ہوتی ہے جس کا کچھ کچھ نشان افریقہ کے بعض حصوں مین پایا جاتا ہے اور جس کا رواج عرب مین بھی تھا اور جس کے دور کرنے کیواسطے مذہب اسلام نے ایک نہایت خوش اسلوبی سے حصہ لیا تھا کیونکہ اسلام مین غلام کے آزاد کرنے کا اجر بیان کیا گیا ہے اس کی وجہ سے رفتہ رفتہ غلامی دور ہوتی گئی اور غلاموں کی جو عزت روا رکھی گئی تھی اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ غلاموں مین سے اکثر لوگ بادشاہت تک بھی جا پہنچے اور اون کی نسلوں سے ایسے ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جو آج تک فخر اسلام ہین بافخر قوم ہین ان کے ساتھ ناطہ نسبت کرنا شرعاً جائز قرار دیا گیا۔ مجلسوں اور محفلوں مین ان سے برادرانہ تعلقات کا رکھنا اور کھانا پینا جائز سمجھا گیا۔ مسجدوں اور عبادتگاہوں مین ان کا داخل ہونا اور پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا اسلامی خلوص کی ایک خاص علامت قرار دی گئی۔

میعادی غلامی کا زمانہ بہت جلد ختم ہونے والا تھا اس واسطے وہ دنیا کے حصوں سے بہت کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دوامی غلامی ہمیشہ کے واسطے باقی رہی ہے اور رہے گی۔ ہندوؤں کے سوائے باقی اور سب قوموں نے میعادی غلامی سے کام لیا۔ لیکن ہندوؤں نے دوامی غلامی پر ہاتھ ڈالا۔ لاکھوں برسوں سے ان مین یہ رسم چلی آئی ہے اور ممکن نہین کہ ابھی صدہا سالوں تک اس رسم کا ناش ہو سکے کیونکہ آثار کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہین۔ منوجی کے قانون مین چار برنوں کے سلسلہ مین شودر قوم کی جو درگت بیان کی ہے اور جو شرمناک قیدین ان غریبوں کے بارہ مین لگائی گئی ہین وہ دنیا کی تمام غلامی کی قیود اور پابندیوں سے کہین بڑھ کر ہین شودر قوم نہ تو باقی کے ۳ برنوں سے کوئی راہ و رسم پیدا کر سکتی ہے نہ اون کے عبادت خانوں مین جا سکتی ہے اور نہ اون کی مصاحبت مین رہ سکتی ہے نہ اون سے ناطہ و نسبت کی جا سکتی ہے اور نہ وہ لوگ مذہبی رنگ مین باقی کے ۳ برن کا مقابلہ کر سکتے ہین اون کے ہاتھ کا پکا ہوا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی غیر قوم کے آدمی نے بدقسمتی سے پکایا ہو۔ اگرچہ اون مین کیسی ہی لیاقت اور شرافت یا دولت ہو۔ پھر بھی انہین کتوں کی طرح دھتکارا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس بدقسمت غلام سے بھی زیادہ بے رحمی سے سلوک ہوتا ہے جو ایک بازار سے خریدا گیا ہو۔ ہندو قوم کے برہمن کھتری برن کے لوگ ہمیشہ ان لوگوں کو بری نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہین۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی روٹی بھی پکا دیتے ہین اور ضرورتاً طوعاً و کرہاً اون کا پکایا ہوا بھوجن کھانا بھی پڑتا ہے۔ مگر بہرحال اون کی ذلت جو کچھ رکھی جاتی ہے وہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ لوگ جدی غلامی رکھتے ہین اور غلام تو آزاد ہو سکتے ہین ان کی آزادی کسی صورت مین نہین ہو سکتی ہے۔

جس رشی نے چار برنوں کی بنیاد رکھی تھی اس نے کمال فراست یا دانائی اور دور اندیشی سے اس شودر قوم کو غلامی دوامی کے دائرہ مین مقید کر دیا ہے۔ بعض دفعہ ہندو قوم کے بعض رحیم دل لوگوں نے اس بندھن کے توڑنے مین کسی حد تک کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہوئی حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے ان برنوں کے .... توڑنے مین خاص کوشش دکھلائی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام سکھوں مین نسبتاً اس کا بہت کم اثر پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھوں کا میل ملاپ ہندوؤں سے زیادہ رہا اس واسطے اون مین بھی اس دوامی غلامی کی کچھ نہ کچھ ابھی تک جھلک پائی ہی جاتی ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جو قومین ایک خاص وقت مین ہنود مذہب مین شامل ہوئین یا شامل کی گئی تھین باوجود ہزاروں سالوں کے ان کی اس قدر بھی حالت نہین بدلی کہ اونہین باقی کے ۳ برنوں کے روبرو .... انسانوں مین ہی جگہ دی جاوے ایک گائے یا گوسالہ گائے کی تو پوجا کی جاتی ہے اور اس کی پوترتا دہرم کے رو سے مانی جاتی ہے اور اس کا گوبر اور پیشاب تک پاک سمجھتا ہے لیکن ایک ہم انسان کی ایسی درد شا کی جاتی ہے کہ چوکوں اور رسوئی خانوں مین اون کا داخل ہونا ہی دہرم کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ایسا [illegible] ہی ہندوؤں یا آریاؤں مین ہے کہ جو ان لوگوں کو اس غلامی سے عملاً آزاد کرنے کی کوشش کرے۔ رہتیوں کو اپنی قوم مین شدہ کر کر کے داخل کرتے ہو۔ لیکن ان سابق شدہ شدگان کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ الاماں اگیا اس زندہ نظیر سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اچھوتے مذہبی رہتیے شدہ ہو کر ہندوؤں مین کوئی عزت پا سکین گے۔ بجائے اس کے کہ ہندو یا آریہ رہتیوں کے ساتھ میل ملاپ تیار کرنے کو تیار ہین ان شودروں کے ساتھ کیوں برابری کا میل ملاپ نہین کرتے اور کیوں انہین برہمنوں یا کھتریوں کے ساتھ ساتھ چلنے نہین دیتے۔

دہرم پال جی کو تو خوش خوش ملا لیا گیا اور ایک چہوریا نائی کے ساتھ ابھی تک وہی کدورت اور وہی نفرت ہے۔ جو بابا منو جی کے وقت مین تھی۔ ؎

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

آریہ صاحبان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ یہ روک توڑ دین اور اپنے منو ہرو کہانوں سے یہ طلسم توڑ کر اپنی جماعت کی آسودگی اور کشادہ دلی کا باعث ہوں۔ ہندو مت پر یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے ان کی ابتدائی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے افسوس کہ ہندوؤں کی صحبت نے مسلمانوں کو بھی مارا اگرچہ ان مین ایسا غلو نہین لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اثر پایا ہی جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مذہب اسلام کے اصولوں کے صریح خلاف ہے۔

دہرم پال جی نے اپنی کتاب نخل اسلام مین یہ ادعا کیا ہے کہ مذہب اسلام یا مسلمانوں کے ہندوستان مین آنے سے ہندو دہرم یا ہندو قوم مین چند برائیاں پیدا ہو گئی ہین ورنہ وہ تو فرشتے تھے۔

فرمایئے یہ شودر برن بھی اسلام نے ہی بنایا تھا۔ اُس وقت مسلمان کہاں تھے۔

راقم صائب

ایک افترا کی تردید

ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۱۶ء کے اخبار مین صفحہ ۳ پر ایک ریویو کا جواب (جو قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر بدر نے لکھا ہے) لکھتے

آریہ سماجی ہی فساد کی جڑ ہین

جنوبی افریقہ مین ہندو مسلمان متفق ہوکر رہتے تھے - ان مین کبھی فساد نہین ہوا - مگر ایک آریہ سماجی واعظ پہونچ گئے آپکا نام نامی شنکرانند ہو جھٹ دیانندی چال شروع ہوئی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین گستاخانہ کلمات کہے گئے - مقدمہ ہوا مجسٹریٹ صاحب نے فیصلہ مین لکھا یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہندو مسلمانون مین فساد ہوا ہے جب سے یہ سوامی آیا ہے اس وقت سے فساد ہے پھر سوامی جی کو آئندہ یہ چار بند - افسوس کہ آریون کے پاس سوائے گندہ دہانی اور بدزبانی کے کچھ سرمایہ ہی انہین ملجاتی ہے اور کچھ رہا ہی نہین آئے ہی تو کہان سے - ؏

جو دل مین اپنے ہوتا ہے زبان پہ وہ ہی آتا ہے -

اب سوامی جی ایک اور دیانندی ہتھیار استعمال کر رہے ہین یعنے ہندوون نے مسلمانون کو بائکاٹ کر دیا ہے - دیکھین مسلمان کیا جواب دیتے ہین۔

رسّی دراز

ہمارا خیال تہا کہ . . . . . امرتسری منکر منہ مانگا یعنے حرامزادہ کی رسی دراز کا فیصلہ پاکر ڈوب نہین مریگا تو خاموش ضرور ہو جائیگا - مگر موروثی اور جبلی عادت کہان جاتی تازہ پرچہ اہلحدیث مین قاضی اکمل صاحب کے ایک ریویو پر اس نے خوب اپنی فطرت کا اظہار کیا ہے اور ادہر اُدہر کی باتین لکھکر حضرت مسیح موعود کو گالیان دی ہین - اگر قرآن کریم عن اللغو معرضون کا حکم نہ دیتا تو ہم بھی امرتسری بسوون کا تھیلہ کہولدیتے اور ایک ایک پتہ ملائی کو ایسا کاٹتا کہ بچپن اور شاگردی استادی کا زمانہ یاد آجاتا - مگر ہمین اب خیال ہے کہ شاید باز آجاوے ورنہ جاہل بندر کے لیے ہمارے پاس فلاسفر قلندر ہے - اور

کرائے کا ٹٹو

اور ہم نے ثناء اللہ کے دوستون سے یہ سنا ہے کہ وہ جب کہین جاتا ہے جھٹ پہلے کرایہ منگوا لیتا ہے اور کتابین لکھتا ہے - تو یہ غرض ہوتی ہے کہ جس طرح ہو میری کتاب پہلے نکل جلئے اور پیسے خوب وصول ہو جاوین اور یہ کہ جس طرح روپیہ کمانے کے لئے دفتر اندر سے برساتی مینڈکون کی طرح کتابین نکلتی ہین یہی حال ثناء اللہ کا ہے اور ہم نے خود ہی اس کی کتابین پڑھکر دیکھی ہین - سوائے مذاق اور فطری اظہار کے عالمانہ جوابات بہت کم ہوتے ہین - کہین قافیہ تنگ ہوتا ہے تو حلوے کا سوال کرتا ہے بھلا آریہ جنہون نے پوریون کی حلوا پوریان بند کر دین ایک ملاّ کی کب سننے لگے اصل بات یہ ہو کہ ضمیر فروش انسان خدا لگتی بات محض اس وجہ سے نہین کہہ سکتا کہ کتاب نہین بکیگی ورنہ وفات مسیح کا قائل ہونا اور کتاب مین نہ لکھنا کیا معنے رکھتا ہے اور طرفہ یہ کہ سارٹیفکٹ حاصل کرنے کی خواہش سے حیات مسیح کا ثبوت دینے کے لیے ہی کھڑا ہوگیا - شرم!

اپنے منہ میان مٹھو

شیعہ نواب کے جذبات کو حضرت امام حسین کے متعلق غلط بیانی کر کے بھڑکا دینا اور سارٹیفکیٹ حاصل کرنا تو ثناء اللہ کے لئے باعث فخر تہا ہی مگر اب یہ ثنائی مشین کی راگنی کا الاپ نیا ہے - اگر اس سے تفسیر ثنائی مُراد ہے تو اس کے متعلق بعض علماء نے لکھ ہی دیا ہے کہ کیلسی ہے اور جو خیالات اضافہ کئے ہین اُنپر فتوے کفر لگ چکا ہے - رہے مباحثات ان کے ذکر سے بہولے ہمارے اہلحدیث خوش ہو جاوین مگر رازدان اور واقفکار تمہاری قلعی کہولے بغیر نہین رہ سکتے۔

مباحثہ دیوریا مین سے اگر مولانا ابو رحمت حسن کے نوٹ اور وکیل صاحب کا مسی کمہ جسمین براہین احمدیہ سے اقتباسات درج ہین اور صریح حضرت اقدس کے محاورہ مذکورہ مین نکالدیا جاوے تو پتہ چل جاتا ہے کہ جو شخص الہام کی تعریف تک اچھی طرح نہین کر سکتا وہ الہامی کتاب لکھنے کو کہان تک مجاز ہے - مباحثہ نگینہ کی فتح کی پگڑی ہمارے دوست ماسٹر عبد الرحمان صاحب کے سر بندھنی چاہیئے کیونکہ جو اعتراض ہم سے نہ ہان کیا ہے - ماسٹر صاحب نے وہی بعینہ اپنی کتاب اختیار الاسلام مین لکہا ہے یعنے وہ واہ بیاہ کیون نہین ہو سکتا - نیوگ کیون ہو - پھر تمہاری تقریر زینت کی حضرت اقدسؑ کا یہ شعر ہوتا ہے - سہ

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے -

اب یہ انکار کرین حضور کیا حضور کے خدام کی تصانیف سے اکتساب نہین کرنا تمہارا یہ جہوٹ نہین تو اور کیا ہے -

ایک اور سرٹیفکیٹ

ہان تم چلتے پرزے . . . . ضرور ہو - جب حضرت مسیح نے سب سے پہلے نیوگ پر بحث کر دی اور آریون کی ناک بند کر دیا تو تم اور تمہارے ہم مشربون نے دُکھتی ہوئی جگہ کو پکڑ لیا اور بنیاد پر دیواریں اُٹھا لین - اون مین چونہ اور گارا ہمارا - تم کافر نعمت ہو کہ منکر ہو؟ ہم یہ تسلیم کرتے ہین کہ تم کو بچپن سے ہی شاعری مین کمال ہے اور موقعہ کا شعر خوب پڑھتے ہو - یہ سند مبارک ہو (ایڈیٹر)

بے علمی اور ہٹ دہرمی

تھوڑے عرصے سے لالہ دینا ناتھ آریہ قرآن اور پالٹیکس کی سُرخی کر نیچے بہت سی غلط بیانیان کر رہے ہین اور وہ یہ ظاہر کرنیکی کوشش کرتے ہین کہ قرآن شریف نے مسلمانون کو حکم دئے ہین کہ کفار پر غالب ہونے کے لئے انکو ہر طرح کی تکالیف اور دکھ دو - اور اس کے ثبوت مین وہ قرآن شریف کی بعض آیات کو آگے پیچھے جوڑ توڑ کر پیش کرتے ہے -

افسوس ہے کہ باوجود بہت سے جواب ایسی غلط بیانیون کے متعلق جہاد کے اعتراضون کے جواب مین رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے قادیان مین سے نکلتا ہے ہوئے جاچکے ہین مگر یہ لوگ تحقیق سے کچھ بھی کام نہین لیتے ہم ایسے لوگون سے کہان تک مغزخوری کرتے جاوین ایک بات جس پر مثلاً بیشتر سیر کن بحثین ہوچکی ہون اسکا تو کچھ بھی جواب نہین دیتے اور نہ ہی ان سے کچھ فائدہ اٹھاتے ہین لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی بات پر وہی پہلا اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہین - سہ

جل رہے ہین یہ کبھی بغضون مین اور کینون مین -

باز آتے نہین ہرچند ہٹایا ہم نے

بڑا افسوس ہے کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ پر جو جو دردناک ظلم ناحق کئے گئے ان کی طرف تو کچھ بھی خیال نہین کرتے محض خدا کا نام لینے اور اس کی منادی کرنے کے بدلے مین کفار نے جو جو ظلم اور دکھ بیچارے مسلمانون کو پہنچائے ان کو ذکر سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین بیچاری بے زبان عورتون کو ایسی شرمناک تکلیفین دی گئین کہ ان کو ننگا کر کے انکی شرمگاہ مین برچھے مار مار کر انکو ہلاک کیا گیا اور بعض کی ٹانگین دو اونٹون سے باندھ کر ان کو مخالف سمت مین دوڑا کر چیر دیا گیا اور اسی طرح مردون کو بھی ایسے ایسے خوفناک دکھ دئے گئے جن کے خیال سے انسان کا دل پگھل جاتا ہے تاریخین ایسے واقعات سے بھری پڑی ہین جن کے پڑھنے سے بے اختیار آنکھون سے آنسو نکل پڑتے ہین - بیچارے مسلمان اگر ان کے ظلمون سے تنگ آکر کسی دوسرے ملک مین پناہ لینے کے واسطے چلے جاتے تو ان کو پکڑنے کے لئے وہان تک پہونچتے کئی دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے حملے کئے گئے مگر خدا اپنے فضل سے اون کی حفاظت کرتا رہا -

تعجب ہے کہ اسپر بھی معترض صاحب ایسے مجرمون اور بیشمار ظلم کرنے والون کے لئے کچھ بھی سزا مقرر نہین کرتے اور اگر یہ دردناک مظالم کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر کئے جاوین تو ایسے مجرم کی سزا قتل سے بھی بڑھکر کسی سزا کے مستحق ہین لالہ دینا ناتھ صاحب ذرا انصاف سے بتاوین کہ جب ہر طرح سے عاجز مسلمانون پر ظلم کئے جاتے ہون یہان تک کہ وہ مجبور ہو کر اپنے پیارے گھر بار چھوڑ کر نکل جاوین لیکن اس پر بھی دشمنون کے دل ٹھنڈے نہ ہون بلکہ وہ ہر طرح سے انکو نیست و نابود کرنے کی فکر مین لگے رہتے ہون اور ہر طرح کی شرارت کی آگ ان کے چارون طرف بھڑکی رہین چنانچہ میور جیسے متعصب نے بھی لکھا ہے کہ آن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ مین آکر عرب کی قومون کا مقابلہ کرنا پڑا - تو اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسی خطرناک حالتون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہ تہا کہ وہ اپنی

اور مہاجرین اور انصار کی حفاظت کے لئے کفار کے بد ارادوں سے واقفیت رکھنے کے لئے ہوشیار اور خبردار رہیں یا کیا آپ لوگوں کے نزدیک یہ انصاف تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اپنے دشمنوں کے آگے قتل ہونے کے لئے اپنی گردنیں رکھدیتے کیا اتنے دکھ اور ظلم اٹھا کر بھی اپنی حفاظت نہ کرتے کیا دنیا میں کوئی شخص ہے جو دشمنوں سے بچنے کے لئے اپنی حفاظت نہیں چاہتا کمزور سے کمزور انسان بھی دکھوں اور ظلموں سے تنگ آکر آخر مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے اپنی حفاظت تو حیوانوں اور بے زبان جانوروں کی فطرت میں بھی ہے دیکھو ایک مرغی بھی اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے آخر تنگ آکر بلی اور کتے پر خطرناک حملہ کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ بھلا انصاف سے تو سوچو کہ ایسی باتوں کو پالٹیکس سے کیا تعلق ہے آپکے ہاں راجہ رام چندر صاحب تو صرف ایک عورت کے بہکائے جانے کے بدلے میں راون وغیرہ پر ہر طرح کے ظلم روا رکھنے اور اس کا گھر بار اور شہر تک جلا دینے میں حق بجانب اور تعریف کے لائق سمجھے جاتے ہیں اور اب تک راون وغیرہ کو جلا کر خوشی کی جاوے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی عاجز جماعت جو ان سے ہزارہا درجہ زیادہ مظلوم تھی وہ اگر بے سروسامانی کی حالت میں بھی محض اپنی حفاظت کے لئے دشمنوں کا مقابلہ کرے تو حق بجانب نہ سمجھی جاوے کیا انصاف اسی کا نام ہے؟۔

سارے قرآن شریف میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے جسمیں ناحق کفار کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا ہو۔ مسلمانوں کی جانیں جب سب طرف سے خطرہ میں تھیں اور دشمن ہر طرح سے انکو نیست و نابود کرنا چاہتے تھے تو ایسی بے بسی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے جو ہمیشہ مظلوموں کی مدد کرتا ہے ان کو آزادی حاصل کرنے اور دشمنوں سے اپنی حفاظت کے لئے مقابلہ کرنے کا حکم دیا اور ان کی ہر قسم کی تنگیوں کو دور کرنے کے لئے اپنی نصرت کا وعدہ فرمایا اور یہ تمام لڑائی کے احکام ان لوگوں کے بارے میں ہیں اول وہ جو خود مسلمانوں پر حملہ آور ہوں۔ دوم ان لوگوں سے جنھوں نے دغابازی کی اور معاہدوں کو توڑ کر اسلام کو نابود کرنے کے لئے دشمنان اسلام کے ساتھ ہوگئے۔ سوم ان لوگوں سے جو مسلمانوں کو اور ان کے بچوں کو اور عورتوں کو ہر طرح تکالیف دیتے رہتے ہوں پھر ان تمام احکام کے ساتھ ہی ہر طرح کی زیادتی کرنے سے منع کیا ہے خود قرآن شریف کی کل آیات کو جو کفار سے لڑنے کے متعلق ہیں غور سے پڑھو اور دیکھو کہ ان میں کس طرح سے کفار کے ظلموں اور زیادتیوں کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو کیسے کھلے الفاظ میں حکم دئے ہیں کہ جو کفار ان ظلموں اور شرارتوں سے باز آجائیں اور تمہارے ساتھ صلح کرنا چاہیں تو ان پر ہرگز کسی قسم کی بھی زیادتی نہ کرو۔ بلکہ اگر وہ تم سے مدد چاہیں تو ان کو مدد دو۔ اور ان کو ان کی امن اور آرام کی جگہوں میں پہونچا دو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے حکموں کے مطابق لڑائی میں ہر طرح کے رحم اور امن کی تاکیدیں فرمائی ہیں اور عورتوں اور بچوں کو اور بوڑھوں کو اور ان کو جو لڑائی میں شریک نہ ہوئے ہوں قتل کرنے یا ایذا دینے کی مخالفت فرمائی یہاں تک کہ عین لڑائی میں جو مغلوب ہو جاویں ان کے قتل کی اجازت نہیں دی بلکہ صلح کی اور معاہدہ امن کو قبول کرنے کی رغبت دلائی ہے باغوں اور کھیتوں کے جلانے کی سخت ممانعت کی ہے قیدیوں کو احسان رکھ کر یا فدیہ لے کر چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے اب تلائیے کہ اس سے بڑھ کر لڑائی کی حالت میں رحم اور انصاف کیا ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف کی کوئی آیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث صحیح ایسی پیش نہیں کی جا سکتی جسمیں کسی قسم کی زیادتی یا ظلم کرنے کا حکم دیا ہو۔ بڑا افسوس ہے کہ آپ لوگ بغیر تحقیق اسلام کے پاکیزہ اور با امن اصولوں پر تو اعتراض کر دیتے ہیں مگر اپنے گھر کے اندھیر کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح سے اپنے مخالفوں کے قلع و قمع کرنے کے حکم وید میں دئے ہیں اور جن کے ساتھ کسی قسم کی شرط وغیرہ بھی بیان تک نہیں کی جو اسلامی جہاد کے اصول سے بالکل الٹ پڑا ہوا ہے اور ہر طرح کی زیادتی اس میں موجود ہے ذیل میں چند ایک منتر مولوی ابو رحمت صاحب جو سنسکرت زبان سے بخوبی واقف ہیں ان کی کتاب راہ نجات سے درج کئے جاتے ہیں جو انہوں نے دیانندی بھاشا سے بحوالہ یجروید لکھے ہیں اب ناظرین ذرا ویدک جہاد کی سختی اور تندی کا ملاحظہ فرماویں۔

(ایشور فرماتا ہے) (۱) اے راجا جیسے میں راکھشوں کے گلے کاٹتا ہوں ویسے ہی تو بھی کاٹ۔ باب ۶ منتر ۱۔ (۲) جیسے میں لاخصلت آدمیوں کے سر پھوڑتا ہوں ویسے ہی تم بھی ان کے سر پھوڑ دو باب ۵ منتر ۲۲ - (۳) اے اقبال مند راجا تو سعادتمندی حاصل کر اپنے ہم مذہبوں کے لئے سکھ پھیلا اپنے مذہب کے مخالفوں کو بھسم کر ڈال جو ہمارے دشمن کی حمایت کرتا ہے اس کو نیچے کی طرف سوکھی لکڑی کی طرح اوپر جلا جدہر سے اسکی ہمراہی نہ آوے۔ باب ۱۳ منتر ۱۲ - (۴) اے راجا تو دشمنوں کے ناش کرنے میں بے خوف وغیرہ ہے فدائی دلوانے جہاد کی میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں خاص کرتا ہوں جہاد کے لئے اور جس طرح ہوا بادلوں کو متفرق کر دیتی ہے اور سورج ہر شے کا ست کھینچتا ہے ویسے ہی تو بھی ہر شے کا ست پی۔ باب ۷ منتر ۳۷ (۵) اے بہادروں کو رلانے اور دشمنوں کو مارنیوالے غصہ ور مجاہد تجھے بجبر اور زوری حاصل ہو تیرے ہاتھ دشمنوں کو بجبر لگے باب ۱۶ منتر ۱۔

اس کے سوا بھی اور بہت سے منتر ہیں۔ جو بخوف طوالت یہاں درج نہیں کئے جاتے یہ چند ایک ہی مشتے نمونہ از خروارے کافی ہیں۔ علاوہ ازیں اس قسم کے جوشوں کو ستیارتھ پرکاش کے لکھنے سے پھر یاد دلایا گیا ہے اور طرح طرح کے پیرایوں میں موجودہ ہندوؤں کو سست اور کمزور بنا کر ان کی تنگی کی وجہ اس طرح ان کو جتلائی ہے۔ کہ جب سے غیر اقوام گوشت خور اور شراب خور مسلمان اور عیسائی اس ملک میں آئے ہیں۔ تب سے آریہ ورت کے لوگوں کی مصیبت بڑھ رہی ہے (واہ صاحب اپنا کہا یا پیا ہضم کیا آریہ ورت میں شراب خور لوگ نہیں تھے خیر وہ اتنے تو تھے) بھلا ایک لیڈر یعنی دیانند جیسی باتیں اس کی قوم کو واجب الطاعت ہیں جب ان کی تنگی کے موجبات کھول کر ان کے سامنے رکھتا ہے تو وہ بھلا اس کے دور کرنے کے لئے کیا کچھ نہ کرنا چاہتے ہوں گے انسان جو طبعاً تنگی کو ناپسند کرتا ہے ضرور اس کے دور کرنے کا خواہشمند ہوگا پھر جبکہ ایک لیڈر نے موجبات بھی تنگی کے بتلا دئے ہوں) یاد رکھو دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر طرح کے دکھ ظلم اور دکھ برداشت کر کے بھی اپنے دشمنوں سے ہر طرح کی نرمی اور سلوک کا حکم دیا ہے اور اگر کفار مسلمانوں کو خود تلوار سے ہی نیست و نابود نہ کرنا چاہتے۔ تو اس کو ہرگز تلوار سے مقابلہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی اور اسلام کو اپنی ترقی کے لئے ہرگز کسی تلوار کی ضرورت نہ تھی اور یہ جو کہتے ہیں کہ اسلام جبر سے پھیلا ہے یہ سخت غلط ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر آیا ہوں۔ قرآن میں ایک ہی حکم مذہب کے لئے جبر کا نہیں ہے بلکہ ہر طرح نرمی اور عاجزی حسن اخلاق کا حکم دیا ہے اور صاف کہدیا ہے کہ دین کے قبول کرنے میں کسی کا جبر نہیں ہے اور ہزارہا غیر مذاہب کے مصنفوں نے بھی بڑی بڑی کتابیں لکھ کر یہ اقرار کیا ہے کہ اسلام ہرگز جبر سے نہیں پھیلا۔

اسلام میں اخلاقی اور روحانی قوت جاذبہ جو ترقی کی جڑ ہوتی ہے اس سے زبردست ہے کہ آخر بڑی بڑی فاتح قوموں نے بھی فتح کامل حاصل کرنے اور استقلال کامل پانے کے بعد بھی اپنی مفتوح قوم (یعنی مسلمانوں) کا دفعتہً مذہب اختیار کر لیا۔ چنانچہ چنگیز خان اور ہلاکو خان جو زبردست بادشاہ گزرے ہیں اور جو اسلام کے سخت دشمن تھے۔ ان میں سے ہلاکو خان خود اور چنگیز خان کا پوتا برکہ خان اور پھر سلطان احمد جس کا نام اسلام سے پہلے نکودار تھا اپنی سلطنت اور حکومت کے زمانہ میں ہی اسلام میں آگئے اور پھر تمام تاتاریوں میں اسلام پھیل گیا اور اوائل میں ہی جب مسلمان سخت عاجزی کی حالت میں تھے اسی روحانی قوت جاذبہ سے ہی اسلام نے بہت سے دلوں پر فتح پائی۔ چنانچہ شاہ حبشہ یعنی الیشیار کا بادشاہ اسی اثر سے گرویدہ اسلام ہوا۔ اور بصدق دل مسلمان ہو گیا۔ ہرقل شاہ حمص نے جو ملک شام میں واقع ہے اسی سے متاثر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی کہا اور اسلام کے اصولوں کی از حد تعریف کی اور اٹلی کا ایک بڑا

پ صنعاطر نانی بصد دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اسی
مش سے مقوقش شاہ اسکندریہ نے بہی اسلامی اصولون کی بہت
تعریف کی اور کہا کہ بے شک آپ سچے نبی ہین اور بہت سے تحفے آنحضرۃ ص
کی خدمت مین بہیجے جن مین ایک سفید رنگ کا اونٹ بہی آنحضرۃ کی
سواری کے لیئے تہا۔

غرضیکہ مین اسلام کے باامن اور دلکش اور پاکیزہ اصولون کے اثر
کا کہان تک بیان کرون اس نے توکسی زمانہ کو بہی اپنے ایسے اثر خالی
نہین چہوڑا۔ آج اس زمانہ مین بہی جبکہ دنیا حقیقت کو چہوڑ کر طرح طرح کی
غلطیون اور ظلمتون مین پڑی ہوئی تہی۔ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق
حضرت مرزا غلام احمد ...... علیہ الصلوۃ والسلام کو مہدی اور مسیح بنا
کر بہیجا اور ہر طرح سے اسلام کے اس پاکیزہ اور باامن اثر کا ثبوت دیا اور
اس امن کے شہزادے نے اپنی پاکیزگی اور سلامتی کی روح پہونکی کہ
لاکہون انسانون کو اس کا گرویدہ بنا دیا اور ہر طرح سے اس بات کا ثبوت
دیا کہ اسلام کا اصل منشاء اور مقصد بہی باامن زندگی خدا کی فرمانبرداری
مین بسر کرنا ہے اُسی کی رُوح کے اثر نے کابل جیسے سرکش زمین کے
آدمیون کو بہی پاکیزگی اور امن کی زندگی کی حقیقت بتلائی جس سے وہ
ہر ایک غلطی سے بیزار ہوئے اور ان کے اندر پاکیزگی اور سلامتی کا
نور بہر گیا اور انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح
جانین دینے سے بہی انکار نہ کیا عبد الرحمان نے دردناک قتل کو
منظور کیا اور مولوی عبد اللطیف صاحب شہید نے جو کابل کے
بادشاہون کا شاہی مولوی تہا جو اپنے ہاتہ سے ان کے سر پر تاج رکہتا
تہا اسی حق کی خاطر سنگسار ہونا قبول کر لیا اور کہا کہ کابل کی زمین میرے
خون کے اشتہار کی محتاج ہے۔ چنانچہ اس کا اثر ایسا ہوا کہ اون کی وفات
کے بعد ہزارہا لوگون کو سمجہ آئی اور ان مین سے بہتون نے خدا کے
مسیح کے ہاتہ پر اپنی غلطیون سے توبہ کی اور بعض ہجرت کر کے قادیان
مین آ گئے۔ ایسا ہی بہت سے تعلیم یافتہ نیک دل ہندو اور سکہ وغیرہ
صاحبان بہی جن مین سے بعض اچہے مالدار اصحاب بہی ہین۔ اسلام کے
باامن اور روحانی اثر سے متاثر ہو کر خدا کے مسیح کے ہاتہ پر تائب
ہوئے اور وہ اس لذت سے ایسے بہر گئے جو اب وہ اسلام کی خدمت
مین ہر طرح سے کمربستہ ہین بہی اسلامی باامن اور روحانی کشتی ہے
جسکی نمایان ترقی بنگال مین ہونے کا اعتراف کئے بغیر لفٹنٹ
کرنل کرجی بہی نہین رہ سکے۔

اب لالہ دینا ناتہ صاحب انصاف اور غور سے فرما دین کہ اسلام
کی ہزارہا ایسی ترقیان جن مین سے مشتِ نمونہ از خروارے مین نے
لکہی ہین کس جبر اور تلوار سے ہوئین بڑا افسوس ہے کہ معترض
صاحب خوبیون کو تو نہین دیکہتے اور محض اپنی کم سمجہی اور تعصب
کی وجہ سے بغیر تحقیق اعتراض کر دیتے ہین۔ آپ لوگون کو چاہیئے
کہ اعتراض کرنے سے پہلے پوری تحقیق سے کام لیا کرین اور
جو جوابات کسی اعتراض کے متعلق پہلے دئیے جا چکے ہون
انکو مدنظر رکہہ لیا کرین تاکہ بے ہودہ سمع خراشی نہ ہووے
مثلاً آج کل جہاد کے مضمون کو ہی پہر آپ نے ایک نئی سرخی
قرآن اور پالٹیکس کی اختیار کر کے از سرنو لکہنا شروع کر دیا ہے
حالانکہ اس کے متعلق بہت سے جوابات جہاد کی بحثون مین
دئیے جا چکے ہین اور اب بہی چار پانچ ماہ سے پہر آپ جیسے خواب
غفلت مین پڑے ہوؤن کو ہوش مین لانے کے لئے رسالہ
ریویو آف ریلیجنز مین جو قادیان سے نکلتا ہے اشاعتِ اسلام کی سرخی کے
نیچے ان تمام غلط بیانیون کو رفع کیا جا رہا ہے انکو بہی ذرا
پڑہین اور تعصب کو چہوڑ کر انصاف سے پڑہنے کے بعد
اگر کوئی اعتراض کرنا ہو تو ہر طرح کے واقعات اور دلائل صحیحہ
کے ساتہ ان کا رد کرین ورنہ محض عورتون کی طرح طعنہ بازی
سے کیا فائدہ اور اس سے آپ کو حاصل کیا ہو گا کیا آپ
اپنے مونہہ کی پہونکون سے حق اور تحقیق شدہ سچائی کے نور
کو بجہا سکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ آگے آپ سے ہزارہا درجہ بڑہ کر
متعصبون نے کیا کچہ حق کو چہپانے کی کوشش نہین کی جو
آپ کرین گے۔ مگر ان کو ہر طرح ناکام ہونا پڑا۔ اور خدا حق کی
ہمیشہ حمایت کرتا رہا اور آپ جیسون کی غلط بیانیان اس کا
کچہ بگاڑ نہ سکین۔ اور نہ ہی اب بگاڑ سکینگی۔ فقط

خاکسار سید محمد رشید۔ سیالکوٹی۔

پسند آیا ہے دینِ اسلام مجہہ کو سارے دینون مین
جو کہ نور بہرا ہے نبوت کے خزینون ۔۔ مین

جو داغِ یاس وحرمان بن کے میرے دل مین آیا ہے
چمکتا ہے وہی تو نور ہو کر مہ جبینون ۔۔ مین

وہ آخر آخر کہلا اک رند بادہ نوش پر ملان!
چہپائے رکہتے تہے صوفی جسے اپنے ہی سینون مین

ہدایت کیا کسی کو دین وہ خود گمراہ پہرتے ہین
جہالت کے سوا کچہ بہی نہین گدی نشینون مین

جو ہین نا اہل ان کو وعظ سے کیا فائدہ ہو گا۔
کہ بیج اُگتا ہے مشکل ہی سے پتہریلی زمینون مین

بنے پہرتے ہین لاکہون پاکچین ہم بہی سوار دنین
مری کیا پوچہتے ہو مین نہ تیرہ مین نہ تینون مین

جہاں کی روز خبرین مخبرِ صادق سناتا تہا
وہان سے اب خبر اک بہی نہین آتی مہینون مین

غم اُمت کو میرے سینے ہی مین مخفی پاؤ گے
یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہین شاہی خزینون مین"

بس اک نعرہ ہی پہنچا دے گا بام عرش پر تجہ کو
بہت مشکل ہے ان عشق مجازی وا کے زینون مین

خدا کی راہ مین جو جان دیتے ہین وہ زندہ ہین
لکہا ہے نام نامی ان کا شہرت کے نگینون مین

"خیال خاطر احباب ہر دم چاہیئے ہمدم
"غبار آنے نہ پائے صاف روشن آبگینون مین"

دکہائی دے گی ذرے ذرے مین بستی تجہے دنیا
جو دیکہے چشم دل سے تو خرد کی خردبینون مین

جسے دیر و حرم مین ڈہونڈتا پہرتا تہا مین اکمل
"وہ نکلا میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینون مین"

بدرِ خواتین

اسلام مین مستورات کی عزت اور وقعت

" ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ان خوش قسمت لوگون مین سے ہین جن کے گہر کے تمام چہوٹے بڑے تعلیم یافتہ ہوتے ہین یہ مضمون ان کی لڑکی کا ہے ہمین اس کے متعلق صرف اتنا کہنا ہے کہ جہان راقمہ مضمون نے مردون کو عورتون کی عزت و وقعت کے لیئے توجہ دلائی ہے وہان اپنی بہنون مین بہی وہ قابلیت پیدا کرنے کی کوشش کرین جو انہین اس عزت کی مستحق بنائے "

اسلام نے جس قدر حقوق عورتون کو دئے ہین ان پر بہت سے مرد ہین جو عمل نہین کرتے۔ یہ بات میان بیوی تک محدود نہین ہے کہ خاوند بیوی کا حق نہین سمجہتا اور اس کی نظرون مین اسکی کوئی عزت اور وقعت نہین ہوتی بلکہ بیٹا مان کی بہائی بہن کی جس عزت کی وہ مستحق ہین ویسی نہین کرتے اور اون کے حقوق کی کچہہ پرواہ نہین کرتے۔ شروع ہی سے لڑکی کے پیدا ہونے سے گہر والے ملول ہو جاتے ہین اور لڑکے کے پیدا ہونے پر خوشیان منائی جاتی ہین ان کے طریق پرورش مین بہی بہت فرق ہوتا ہے جس لاڈ پیار ناز سے لڑکے پرورش پاتے ہین لڑکیان اس کی مستحق نہین خیال کی جاتی ہین۔ بچپن مین جب کبہی بہائی بہن مین لڑائی ہوتی ہے تو اکثر مان باپ لڑکے کی طرفداری کر کے لڑکی کو گہرک دیتے ہین اس لیئے بچپن ہی سے اُنکی نظرون مین

عورتوں کی کوئی عزت اور وقعت نہیں ہوتی اور وہ اپنے آپ ہی کو عزت کے مستحق سمجھتے ہیں ان کے دماغ میں یہ بات سماتی ہی نہیں کہ عورتیں بھی کسی عزت کی مستحق ہیں حالانکہ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر تشریف رکھتے تھے کہ آپ کی رضاعی ماں تشریف لائیں آپ نے اپنی چادر مبارک جو اوڑھی ہوئی تھی اتار کر بچھا دی اور اس پر ان کو بٹھایا۔ آج کل کے زمانہ میں کوئی معمولی حیثیت کا آدمی بھی اپنی سگی ماں کے ساتھ بھی یہ سلوک نہیں کریگا بلکہ اس میں اپنی کسر شان سمجھے گا پھر آنحضرت نے اولاد کی عزت کا یہ نمونہ دکھایا کہ جس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لاتی تھیں تو آپ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے یہ ایسی باتیں ہیں کہ کوئی مذہب اپنے پیشوا کی ایسی مثالیں عورتوں کی عزت اور احترام میں پیش نہیں کرسکتا۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل مسلمانوں میں ہی عورتوں کی کوئی عزت اور وقعت نہیں ہے ہر چند وعظ و نصیحت کئے جاتے ہیں لیکن اس کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ بڈھے طوطے کا پڑھنا نہایت مشکل ہے۔ جب تک بچپن ہی سے عورتوں کی عزت دل میں نہ جمائی جاوے بڑے ہو کر صرف وعظ نصیحت سے کام چلنا مشکل ہے پس ہر ایک کے والدین کے لئے اگر وہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں عورتوں کی عزت قائم ہو یہ بات نہائت ضروری ہے کہ وہ بچپن ہی سے لڑکے لڑکی کو ایک نظر سے دیکھیں اور لڑکیوں کی ویسی ہی پرورش کریں جیسے کہ لڑکے کی تاکہ بچپن ہی سے یہ بات ان کے خیال میں جم جائے کہ لڑکی بھی بحیثیت عورت ہونے کے عزۃ کے قابل ہے جیسے وہ بحیثیت مرد ہونے کے۔ اس بات کی زیادہ توجہ ماؤں کو چاہیئے۔ یورپین اقوام میں جو عورتوں کی عزت ہے اس کا یہی راز ہے کہ ان کو بچپن ہی سے ایسی تربیت ہوتی ہے جس سے عورتوں کی عزت کرنا ان کی فطرت میں پڑ جاتا ہے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑا کہ وہ اصول جو کہ دراصل مسلمانوں کا تھا۔ اسے دوسری قوموں نے اختیار کرکے نہائت فائدہ اٹھایا اور زمانہ حال کے مسلمان اسے بھول گئے باوجودیکہ شریعت میں لڑکے لڑکی کا فرق کرنا نہائت گناہ ہے لیکن نہائت خوش قسمتی کی بات ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے نہائت برگزیدہ مسیح موعود کو بھیج کر اسلام کا سچا نمونہ دکھا دیا اس پاک انسان نے عورتوں کی عزت کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا اور پھر نہائت خوشی کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح بھی دن رات اس امر میں کوشاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہمت میں برکت دے اور ہم عورتوں کی کمزوریوں کو مغفرت فرما کر ہماری دستگیری فرمائے۔

ترقی کی نہیں ہرگز کوئی امید ہے جب تک۔
خوشی لڑکے کی ہم میں اور لڑکی کا ہے غم باقی۔

راقمہ امۃ ... بنت ڈاکٹر بشارت احمد بھیرہ

دینی بہنوں کی خدمتیں

میں ایک عرض کرتی ہوں وہ یہ ہے کہ اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہتی ہو۔ تو جہاں تک آپ کی طاقت اور سمجھ ہے دین کی راہ میں قدم بڑھاؤ۔ جیسا کہ دنیا کی عزت کے لئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور زیورات وغیرہ بنائے جاتے ہیں صرف اس لئے کہ دنیا میں عزت ہو۔ تم میری بہنوں یاد رکھو کہ دنیا کی عزت تو چار دن کی ہے بس اس واسطے وہی سامان مہیا کرو جس سے ہمیشہ کی عزت ہو۔ میری بہنوں قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وماذا علیہم لو اٰمنوا باللہ والیوم الاٰخر وانفقوا مما رزقہم اللہ وکان اللہ بہم علیماً۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضٰعفہا ویؤت من لدنہ اجرا عظیماً۔

ترجمہ۔ کیا مصیبت پڑیگی ان پر اگر وہ دل سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لا کر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اون کو رزق دیا ہے اسمیں سے خرچ کر دیا کریں اور اللہ ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے۔ بے شک اس میں اللہ کچھ بھی نہ گھٹائیگا۔ بلکہ اگر نیک نیتی سے خرچ کریں گے تو ان کے مال میں برکت کر دیگا اور اپنے پاس سے بہت انعام بھی دیگا۔ اے میری بہنوں! ہمیں چاہیئے کہ دنیا کی مخمصوں کو چھوڑ دیں کیونکہ ان میں سوائے ذلت کے اور اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا ہمیں وہ زیور اور زینتیں مہیا کرنی از حد ضروری ہیں جن سے وہ بڑا ثواب حاصل ہو جس کا وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا ہے یہ متاع دنیا نہ کسی کے ساتھ گیا ہے اور نہ جائیگا۔ میری بہنوں کو چاہیئے کہ جو کچھ انہیں جیب خرچ ملے یا جو کچھ اپنے دنیاوی کاموں کے لئے ماہوار جمع کرتی ہیں اس کا دسواں حصہ اللہ کیواسطے الگ کریں اور قادیان میں کچھ صدر انجمن احمدیہ کے ضروری کاموں کے لئے اور کچھ اور کاموں کے لئے مثلاً چندہ بدر یا خرید کتب سلسلہ عالیہ میں لگا دیں صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں اب کیا میری نیک خیالات والی احمدی بہنوں کو اس میں حصہ لینا ضروری نہیں ہمارے احمدی بھائی دینی خدمتوں میں کس قدر قدم بڑھا رہے ہیں تو کیا خداوند کریم کے احکام بجا لانا صرف مردوں پر ہی فرض ہوا ہے عورتوں کے لئے نہیں میرے خیال میں عورتوں کے لئے بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا مردوں کے واسطے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب مل کر حسب حیثیت اپنی جیبوں میں سے خدا کی راہ میں صرف کریں۔ میں امید کرتی ہوں کہ میری بہنیں اس طرف جلد توجہ کرینگی۔ میری بہنوں! ہماری عمر کا بہت حصہ ہماری غفلتوں میں گزر گیا ہے اور زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں کیا جانے کس وقت اس دنیائے فانی سے کوچ کرنا ہے۔

اب زندگی کا راج ہے ٭ کر لو جو کرنا آج ہے
جب مر گئے محتاج ہیں ٭ پھر تو نہیں مختار ہیں۔

مسز اکمل نے جو بہنوں کے مضامین بدر میں درج کرانے کی تجویز کی ہے بہت عمدہ ہے اور میں بھی انشاء اللہ ... بدر کو کچھ چندہ بھجوا دونگی

والسلام۔ راقم اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین (پرتاب گڈھ)

نظم

(منشی غلام احمد صاحب اختر ضلعدار ریاست بہاولپور)

پڑا ہوں جب سے تیرے در پہ شاہا التجا ہو کر
تمنائیں مٹی میں میرے دل سے نقش پا ہو کر
گرا ہوں در پہ واسجدوا واقترب کا اقتضا ہو کر
کیا واصل مجھے خط جبیں نے رہنما ہو کر
ترے دامن سے الجھا ہوں میں دست التجا ہو کر
مرادیں میرے دامن سے لگی ہیں ماشیا ہو کر
ہوا ہوں مایۂ جاں تیرے رستے میں فنا ہو کر
بنا اکسیر ہوں الحمد للہ خاک پا ہو کر
سخن جب نعت میں لگتا ہے گرنے نارسا ہو کر
الف احمدؐ کا ہو جاتا سہارا ہے عصا ہو کر
پڑا ہو جو گرنا اہل پیچھے اژدہا ہو کر
پڑا اسپر الف احمدؐ کا موسےٰ کا عصا ہو کر

دیگر (منشی محمد صادق صاحب انسپکٹر پولیس بیرہ)

بجا ہے رشک گر ان سے کریں باغ جناں والے
کہ محبوب خدائے پاک ہیں دار الاماں والے
ترے ہی نعش قدسی نے جہاں میں صور کو پھونکا
ہوئے پیدا کئی رطب اللسان عذب البیان والے
خدا کے فضل سے ہر شخص پر حجت ہوئی پوری
تبھی تو خیرہ سر ہیں آجکل وہم و گماں والے
سنبھالا کشتیٔ اسلام کو اس تند طوفاں میں
کہ جب ششدر تھے لنگر ڈال کر سب بادباں والے
الٰہی مجھ کو دکھلا دے وہ صورت پیارے احمدؐ کی
کہ جس سے آجکل معمور ہیں کون و مکاں والے
تمنا ہے یہی دل کی کہ روز حشر محشر میں
پکارے جائیں ہم کہہ کر "مسیحائی زماں والے"
خدا نے میٹھے میٹھے انہیں نور زباں بخشا
تاسف کس قدر ناداں ہے ہندوستاں والے
الٰہی ہم ضعیفوں کی تو ہی کچھ دستگیری کر
کہ ہم پیچھے رہے جاتے ہیں آگے کارواں والے

ایک کتاب نئی نئی میں نے منگوائی ہے جس کے ۴۰۰ صفحات میرے پاس پہنچے ہیں اس میں صرف اتنی بات پر بحث ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ بہتر ہے یا ابوبکر رض - پھر شیعہ کہتے ہیں کہ ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پیشگوئی نہیں فرمائی جو تھا خلیفہ تم سب ہو چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ جعلناکم خلائف فی الارض - اگلی قوموں کو ہلاک کر کے تم کو ان کا خلیفہ بنا دیا۔ لننظر کیف تعملون - اب دیکھتے ہیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہیں چار کا ذکر تو ہو چکا - اب میں تمہارا خلیفہ ہوں اگر کوئی کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب نے نور الدین کا ذکر نہیں کیا تو ہم کہتے ہیں ایسا ہی آدم اور ابوبکر رض کا ذکر بھی پہلی پیشگوئی میں نہیں۔

الوصیت کی تفہیم

حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور ادھر ۱۴ اشخاص کو فرمایا کہ تم بہیئت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے پھر ان چودہ نے کہ چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہوگیا اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ فرماتا - ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔

میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے واقعی ۱۴ آدمیوں کو خلیفہ اپنا قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقوے کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا ہزار لوگوں کو اسی کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دیگا ہرگز نہیں (بلکہ ضرور انشاء اللہ انہیں ساحل مراد پر پہونچائیگا (ایڈیٹر)

پس تم کان کھول کر سنو اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کروگے - تو اعقبہم نفاقاً فی قلوبہم کے مصداق بنوگے - میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا اس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں - جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں - میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔

خدا پر بھروسہ

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے - میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پروا نہیں کرتا اور نہ کرونگا خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ اس کے عجائبات قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے، تم معاہدہ کا حق پیدا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو - میرا ایک دوست مجھے کہتا تھا کہ تم آگوں کو دباتے ہو بجھاتے نہیں - میں نے کہا کہ جلد باز بھلا میرا وزیر ہو سکتا ہے - ہم نے آگوں کو بارہا بجھاتے دیکھا ہے میری ماں دہکتے ہوئے کوئلے ایک گڑھے میں ڈال کر بند کر دیتی تھی تھوڑی دیر میں سب بجھ جاتے دیکھو میں نے پانی کے لحاظ سے تو وعظ کیا ہے اور دبانے کے لئے کوشش میں ہوں - ہم اور تم سب مرجائیں گے اگر کچھ نقار ہم میں باقی ہیں تو پچھلی قوموں میں تفرقہ پڑ جائیگا اور وہ ہم پر لعنتیں کرینگی مجھے کہیں گے کہ کس خبیث نے یہ گندہ بیج بو دیا - دیکھو تم میرے حق کو بجالاؤ - میں نے کبھی اپنی بڑائی نہیں کی - مجھے ضرورتاً کچھ کہنا پڑا ہے اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تمہارا ساتھ دونگا مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو - ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ - اگر تم مجھ میں کوئی عیب دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو - مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ سے کوئی آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھا لوگے۔ اگر میں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔

توبہ کرو

توبہ کرو اور دعا کرو اور پھر دعا کرو - میں فروری گویا تو ماہ سے اس دکھ میں مبتلا ہوں اب تم اس بڈھے کو تکلیف میں نہ ڈالو اس پر رحم کرو اگر میں [illegible] آئیں [illegible] [illegible] ہوں گا اگر میں [illegible] کرکے کہوں گا کہ ایسا آدمی ضرور بولے اٹھے - [illegible] ہوں گا اگر میں [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان سے پہلوں کو بھی امیر بنایا ہے حضرت مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی - فرید الدین شکر گنج میرے خاندان کے لوگ ہیں - اور اب پھر بھی اس نے وعدہ کیا ہے کہ میں تیری اولاد پر فضل کروں گا۔

طاعت در معروف

ایک اور غلطی ہے وہ طاعت در معروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں طاعت نہ کریں گے یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے ولا یعصینک فی معروف - اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ ؐ کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے اسی طرح حضرت صاحب نے بھی شرائط بیعت میں طاعت در معروف لکھا ہے اس میں ایک سر ہے - میں تم میں سے کسی پر ہرگز بدظن نہیں میں نے اس لئے ان باتوں کو کھولا تا تم میں سے کسی کو اندر ہی اندر دھوکہ نہ لگ جائے۔

وجہ اختلاط

پھر مجھے کہتے ہیں کہ لوگوں سے اختلاط کرتا ہے اس کا جواب تمہارے لئے جو میرے مرید میں یہی کافی ہے کہ تم میرے آمر نہیں بابا۔ امور ہو کیا مجھ پر بال بچے کی پرورش فرض نہیں بیشک وہ مجھے مخفی طور پر رزق دیتا ہے مگر اس ستار نے پردہ پوشی کا رنگ ہی رکھا ہے - میں اس کی شان کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

ستاری

کہتے ہیں امام حسن بصری اور حبیب عجمی ایک دفعہ سیر کو نکلے راستہ میں دریا آگیا - حبیب نے کہا چلو - حسن نے جواب دیا ٹھہرو وہ کشتی آئے اس پر حبیب نے کہا حسن ! ابھی تک تم مشرک ہی ہو یہ کہہ کر وہ تو چلتے ہوئے اس زمانے کے نیچری تو نہیں مانتے مگر میں مانتا ہوں کہ وہ کنارے پہونچ گئے ادھر حسن جب کشتی آئے تو پیسہ دیکر سوار ہوئے اور دیر کے بعد پہونچے تو حبیب بولے - تیرا کشتی آور دمارا خدا حسن نے فرمایا سنو ! وہ تو کو خدا ہی لایا کشتی کو خدا تعالیٰ چاہتا تو غرق کر دیتا تو نے صرف اپنا بچاؤ ڈھونڈا - مگر میرے ساتھ کئی اور آدمی بھی آئے تیرا ایمان ناقص ہے تو خدا کی صفت ستاری کا عالم نہیں۔

نصیحت

پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر پھر کرتا ہوں کہ آپس کے تباغض و تحاسد کو دور کر دو یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑ دو جو مجھے نصیحت کرنے میں وقت خرچ کرتا ہے وہ دعا میں خرچ [illegible] تمہارے [illegible] کا اثر بہ [illegible] بڑھتے ہیں ہوگا ادب کو محفوظ رکھا ہر ایک کام کو کرو اور یہ میں اپنی بڑائی کے لئے نہیں کہتا بلکہ تمہارے ہی بھلے کے لئے کہتا ہوں جس طرح دکاندار اپنی دکان کو کھولتا ہے اسی طرح میں بھی اپنی دکان کھولتا ہوں اور بیماروں کو دیکھتا ہوں میں تمہارے ابتلا سے بہت ڈرتا ہوں اس لئے مجھے کمانے کا زیادہ فکر ہوتا ہے - بمبئی کے گولے اور زلزلے سے بھی زیادہ خوفناک یہ بات ہے کہ تم میں وحدت نہ ہو۔

جلد بازی سے کوئی فقرہ منہ سے نکالنا بہت آسان ہے مگر اس کا نگلنا بہت مشکل ہے - بعض لوگ کہتے ہیں ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے - میں تم پر بڑا حسن ظن رکھتا ہوں - میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - کبھی تمہارے محرروں سے ہی دریافت نہیں کیا کہ تم لوگ کس طرح کام کرتے ہو - مجھے یقین ہے کہ تم تقوے سے کام کرتے ہو - باقی رہا میں سو میری نسبت تحقیق کرو جس طرح چاہو نگرانی کرلو - مخفی در مخفی راہوں سے کرلو - مجھ کو ایک دفعہ شیخ صاحب نے کہا تھا کہ اب میں نے یہاں سکونت اختیار کرلی ہے۔

مین تمہاری نگرانی کرون گا تو مین نے کہا تہا بسم اللہ۔ وہ فرشتے میرے
آگے یان چلنے لگے سفر مین ایک تم آ گئے مین آج کے دن ایک اور کام
کرنیوالا تہا مگر خدا تعالیٰ نے مجہو روک دیا ہے اور مین اسکی مصلحتون
پر قربان ہون۔ تم مین جو نقص ہین ان کی اصلاح کرو۔ عورتون سے
جن کا سلوک اچھا نہین قرآن کے خلاف ہے وہ خصوصیت سے توجہ کرین
مین ایسے لوگون کو اپنی جماعت سے الگ نہین کرتا کہ شاید وہ سمجہین
یہ سمجہ جائین پہر سمجہ جائین ایسا نہ ہو کہ مین ان کی ٹھوکر کا باعث
بنون۔ مین اخیر مین پہر کہتا ہون کہ آپس مین تباغض و تحاسد کا رنگ
چہوڑ دو کوئی امر امن یا خوف کا پیش آجاوے عوام کو نہ سناؤ ہان
جب کوئی امر طے ہو جائے تو پہر بیشک اشاعت کرو۔

یہ مین تمہین کہتا ہون کہ یہ باتین تمہین ماننی پڑین گی۔ طوعاً و
کرہاً اور آخر کہنا پڑیگا۔ اتینا طائعین جو کچہ مین کہتا ہون تمہارے
بہلے کی کہتا ہون اللہ تعالیٰ مجہے اور تمہین راہ ہدایت پر قائم رکہے
اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔

اعلان

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر جب حسب معمول ہم قادیان دارالامان
مین حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین بعض لوگون
نے ایسے خطوط لکہ کر بہیجے ہین جن مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض ممبران
مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کی مخالفت کرتے
ہین ان خطوط کو پڑہ کر ہمین بہت رنج ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح کو
بہی ہمارے خیال مین ضرور رنج ہوا ہو گا ہم اپنے بہائیون پر بہی
کوئی بدظنی نہین کرتے ہم نے ان کے لئے دعا ہی کی ہے اور ان
کی خدمت مین ہم یہی عرض کرتے ہین کہ وہ بہی ہمارے متعلق حسن ظنی
(جس کا حکم قرآن و حدیث مین بڑی تاکید سے ہے) کام لیا کرین ہم
اپنے دل چیر کر کسی کو نہین دکہا سکتے لیکن بذریعہ اعلان ہذا ہم سب
احباب کو یہ یقین دلاتے ہین کہ ہم نے جو بیعت حضرت خلیفۃ المسیح
کی کی وہ کسی جبر اور اکراہ سے نہین بلکہ شرح صدر سے کی اور ہم اس
وقت تک اسی عہد بیعت پر قائم ہین اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت
کرتے ہین یہ تو ظاہر ہے کہ اس سلسلہ مین وحدت قہری کوئی نہین
بلکہ وحدت ارادی ہے اور اسی وحدت ارادی کے ماتحت ہی ہم سب
نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی ہے آیندہ کے لئے ہم اللہ تعالیٰ
سے ہی یہ توفیق طلب کرتے ہین کہ وہ ہمین اس عہد پر قائم رکہے
جیسا کہ حضرت نوح نے یہ دعا کی تہی ربی انی اعوذ بک ان اسئلک
ما لیس لی بہ علم۔ کیونکہ سب توفیق اور طاقت اللہ تعالیٰ کے ہاتہ
مین ہی ہے۔ والسلام

خاکسار رحمت اللہ بقلم خود - مرزا یعقوب بیگ بقلم خود
ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان - ۱۷ - اکتوبر سنہ ۹ء
اعلان بالا کے حرف حرف سے میرا اتفاق ہے اور مین حضرت
خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجہتا ہون۔ والسلام
خاکسار محمد علی از قادیان

مصادرات انجمن احمدیہ

۱۰۴۳ - رپورٹ انجمن احمدیہ کپورتہلہ کہ بجٹ کانفرنس مین ہی پیش ہوا کرے انجمنون
کے پاس بہیجنے کی ضرورت نہین پیش ہو کر قرار پایا کہ اس سوال کو دیگر
انجمنہائے احمدیہ مین پیش کرکے دریافت کیا جاوے کہ کانفرنس کے لئے
بہتر موقعہ کونسا ہے مالی سال کے لحاظ سے شروع ستمبر مین یا اس سے
پہلے کانفرنس کا ہونا ضروری ہو گا۔

۱۰۴۵ - خط مسٹر محمد الگزنڈر وب سکنہ امریکہ چونکہ امریکہ مین زیادہ تر
عیسائی مشنری ہین جو اپنے دنیوی فائدہ کی خاطر تبلیغ کا کام کرتے
ہین اس وجہ سے میرے تبلیغ کرنے سے جو اسلام کے لئے ہے
چندان فائدہ نہین ہوتا کیونکہ دیگر مشنریون کی طرح مجہے بہی خیال کیا
جاتا ہے ایک جلسہ مین مجہے ایک ڈاکٹر گرٹ سے ملنے کا اتفاق ہوا جس
نے مجہے یہ کہا کہ اگر ہندوستان سے کوئی ایسا واعظ آئے جو
پیدائشی مسلمان ہو تو اس کے لکچر سے بہت فائدہ ہو گا اور کہ یہان کے
لوگ عیسائیت سے بڑے بیزار ہین لہذا جو لوگ بدھ مذہب۔ ویدانتی
اور بابی مذہب کے لئے تبلیغ کے لئے آتے ہین وہ ہی کامیاب ہو جاتے
ہین اس لئے اگر صدر انجمن احمدیہ اپنی طرف سے کوئی ایسا قابل آدمی
جو اسلام کی تعلیم سے بخوبی واقف ہو اور انگریزی مین پوری جرأت سے
لکچر دے سکے تبلیغ کے لئے یہان بہیجدے تو انشاء اللہ بہت کامیابی
ہو گی مبلغ کا خرچ جب تک اوپر کے لوگ برداشت نہ کرین صدر انجمن
دے اور تبلیغ کے متعلق ہر ایک طرح کی امداد بلا معاوضہ مین دینے
کو طیار ہون پیش ہو کر قرار پایا کہ یہ سوال کہ آیا امریکہ یا یورپ مین یعنے
لنڈن مین کوئی اسلامی مشن سلسلہ کی طرف سے قائم کیا جاوے انجمنہائے
احمدیہ مین پیش کیا جاوے۔ کیونکہ اس کے لئے بہت سے اخراجات کی
ضرورت ہو گی۔ صدر انجمن کی رائے مین صرف رسالہ جات کے ذریعے
جب تک کہ مشن قائم کیا جاوے۔ چندان فائدہ نہین۔

۱۰۴۷ - رپورٹ سکرٹری چونکہ پختہ مہمانخانہ اہل بیت حضرۃ
اقدس نے اپنی ضروریات کے لئے لیا ہے اور خام مہمانخانہ مین مہمانون
کے کافی جگہ نہین اور خصوصاً بعض مہمانون کو بڑی دقت پیش آتی ہے
اس لئے مہمانخانہ کے لئے کچہ انتظام کیا جاوے یا ہر جو زمین جگہ
کی قلت کی وجہ سے مدرسہ کے لئے خریدی گئی ہے اس مین کافی گنجایش
ہے اور شہر کے اندر اول تو جگہ ہی نہین رہی اور اگر ڈہاب کے کسی حصہ کو پُر کرکے
بنایا جاوے تو ایک تو خرچ بہت زیادہ آتا ہے اور دوسرے سیلاب کے
دنون مین ایسے مکانات سخت خطرے مین ہوتے ہین اور علاوہ ازین حضرۃ
خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا ہے کہ موجودہ لنگر خانہ سے جو حضرت اقدس کے
کے مکانون کے متصل ہے اہل بیت حضرت اقدس کو دہوئین وغیرہ کے
باعث بہت تکلیف ہوتی ہے اس لئے لنگر خانہ بہی نیا بنوایا جاوے باہر
کی زمین مین اگر لنگر خانہ و مہمان خانہ بنوایا جاوے تو ایک تو ہوادار ہی ہو گا
اور دوم صحت کے لحاظ سے بہی اچہا ہو گا اور کوئی بہت بڑا فاصلہ بہی نہین ہے
لہذا فیصلہ کیا جاوے کہ لنگر خانہ باہر بنوایا جائے یا ڈہاب کے کسی حصہ کو پُر کرکے
اور خام ہو یا پختہ۔ تا اس کے مطابق تخمینہ منظوری کے لئے پیش ہو۔ قرار پایا
کہ یہ معاملہ انجمنہائے احمدیہ مین پیش کیا جاوے۔

۱۰۴۹ - رپورٹ سکرٹری کہ جلسہ سالانہ کے لئے تاریخین مقرر کی جاوین
تا تخفیف کرایہ کے لئے محکمہ ریلوے سے خط و کتابت کی جاوے۔ پیش ہو کر
قرار پایا کہ جلسہ سالانہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء کو ہو گا تخفیف کرایہ
کے لئے درخواست کی جاوے۔

۱۰۵۷ - رپورٹ سکرٹری کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے جماعت
مین چندہ کی لئے اگر تحریک کرنی ہو تو ابہی سے کی جائے اور فیصلہ کیا جاوے
کہ یہ خرچ جو قریب تین ہزار روپیہ کے ہو گا مختلف انجمنون پر ڈالا جائے
پیش ہو کر قرار پایا کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے مختلف انجمنون کو تحریک کی
جاوے۔ محمد علی۔ سکرٹری۔ ۲ - اکتوبر سنہ ۹ء

بخدمت شریف جناب سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ۔ السلام علیکم
و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
ارشاد مبارک سے صدر انجمن احمدیہ قادیان قائم ہوئی۔ جس کے ماتحت جماعت
مین ہر جگہ اس کی شاخون کا قائم ہونا ضروری تہا چنانچہ شروع ہی مین بعض
جگہ باقاعدہ انجمنین ہو گئی ہین جہان انتخاب عہدہ داران باقاعدہ جلسون
کے ہونے اور وصول چندہ وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام ہے ان مین سے
انجمن احمدیہ سیالکوٹ اول نمبر پر ہے اور اسکی کارروائی قابل رشک ہے
خدا تعالیٰ وہان کے احباب کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔

صدر مقام مین بعض امور ایسے درپیش آتے ہین جنہین انجمنہائے
احمدیہ یا احمدیہ پبلک کا دیکہ لینا ضروری ہوتا ہے اور ان کے متعلق
انجمنون سے رائے لینا موجب حکم مجلس معتمدین ضروری ہوتا ہے کیونکہ افراد
قوم سے رائے لینا تو مشکل امر ہے اور بوساطت سکرٹری صاحبان انجمنون
سے رائے لینا ایک احسن طریق ہے اس سے گویا قوم کی رائے معلوم ہو
جاتی ہے پس جہان تو باقاعدہ انجمنین قائم ہین اور ہمین ان کی اطلاع
ہے وہان خطوط کے بہیجنے مین بڑی سہولت ہوتی ہے لیکن جہان نہ
انجمنین قائم ہین یا ان کی قائم ہونیکی ہمین اطلاع نہین وہان خط بہیجنے
کے لئے بڑی دقت پیش آتی ہے کہ خط بہیجین تو کس کے نام۔ اور اگر

سی دوست کے نام خط بھیج بھی دیا تو یہ علم نہیں ہوتا کہ اسے مل بھی گیا یا نہیں کیونکہ بعض وقت صحیح پتہ معلوم نہیں ہوتا چونکہ آپ لوگون سے خط وکتابت کرنے کی ضرورت ہمیشہ درپیش آتی رہتی ہے اور سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے جس موقع پر کہ سکرٹری صاحبان سے اکثر امور کے متعلق خط وکتابت کرنی پڑتی ہے اس لئے آپ کی خدمت مبارک مین لکھا جاتا ہے کہ یہان کی انجمن کے عہدہ داران کی ایک فہرست مکمل کرکے بہت جلد ارسال فرما دین۔ اور اگر پہلے انجمن قائم نہ ہو تو اب انجمن قائم کرکے مع فہرست عہدہ داران منظوری کے لئے درست بھیجدین (۲) وصایا کے لئے جس کی طرف حضرت اقدس مغفور ومرحوم نے بہت توجہ دلائی ہی احباب نے بہت کم توجہ ... کی ہے۔ سکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ اپنے علاقہ کے احباب کو اس طرف توجہ دلاکر کارروائی جاری رکھین اور اپنی معرفت وصایا بھجواتے رہین۔

۳۔ ماہواری چندون کی وصولی کا انتظام جس پر سلسلہ کے تمام کامون کا انحصار ہے اور اسی آمد پر خرچ ہوتا ہے سوائے چند ایک جماعتون کے قابل اطمینان نہین آپ لوگون کو یاد ہے کہ ابھی آپکے پاس بجٹ سالانہ برائے ۱۹۰۹ء ہر صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ جس کا تخمینہ ایک لاکھ اکیس ہزار سات سو چوہ روپے کا کیا گیا ہے برائے منظوری وتدبر بھیجا گیا تھا جملہ انجمنون نے منظور کرکے واپس فرمایا ہے اور یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء ... [illegible] ... معتمدین کے اجلاس منعقدہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء مین پیش ہو کر منظور ہو چکا ہے پس جس صورت مین کہ آپنے اسے منظور کیا ہے تو اس رقم کے پورا کرنے کی سعی کرنا بھی آپ کا ہی فرض ہے تا آخر اجات کے چلانے مین منتظمین کو مشکلات کا سامنا نہ پڑے اور ان کے کاروبار مین روک نہ ہو لہذا آپ کی خدمت مین اس کے لئے بھی عرض کی جاتی ہے کہ خاص اپنے شہر کے احباب سے بھی وصولی چندہ کا انتظام فرمادین اور ایسا ہی اگر آپکے ماتحت کوئی شاخ ہو تو بیرونی احباب سے بھی چندہ وصول کرنے کا انتظام فرمادین اور اس غرض کے لئے کسی پُرجوش اور پُرہمت دوست کو سکرٹری انجمنہائے متعلقات کے عہدہ پر منتخب کیا جاوے جو محض رضاء الٰہی کے لئے اپنا قیمتی وقت صرف کرکے باہر جا دین اور احباب سے چندہ ماہوار وصول کرکے لادین خدا تعالیٰ ہم سب کو خادم دین اسلام بناوے اور اس سلسلہ کی امداد کی توفیق دے۔ آمین۔

اُمید ہے کہ آپ ہر سہ امور کی نسبت مجھے جلد جواب دیکر مشکور فرمائینگے

والسلام۔ محمد علی سکرٹری۔ مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

احباب دعا فرمادین۔ قاضی حبیب اللہ کے لئے اور سراج الدین ساہی کے لئے اور پیر غلام غوث محمد صاحب پیرزادہ گولیکی کیواسطے۔ حصول روزگار، خلاصی از قرض ودفع نااتفاقی وحسنات دین ودنیا کی۔

رسید زر

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۹ء

میان علی گوہر صاحب ۲۳۵۴ عار

محمد صاحب ۲۲۸۹ عار

جناب عبد الرحیم صاحب ۲۲۹۰ عار

جناب نصر الدین صاحب ۲۲۵۰ ۱۵

۱۸ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب منظور الٰہی صاحب ۷۵۵ للعہ

جناب محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ عہ

جناب عبد الواحد صاحب ۹۵۸ عہ

۲۰ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب الٰہی بخش صاحب ۱۱۱۱ عار

منشی گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۵ر

جناب محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ عار

جناب عنایت علی نعل صاحب ۲۳۵۷ عار

جناب راجہ یار محمد خان صاحب ۶۳۹ ے

جناب فیج محمد صاحب ۲۳۳۴ للعہ

جناب واجد حسین صاحب ۲۰۸۵ عہ

۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء

ایوب خان صاحب ۲۳۴۷ عہ

۲۴ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب فیروز علی صاحب ۲۲۳۰ عہ

جناب الٰہی بخش صاحب ۲۴۰۲ للعہ

جناب نعمت اللہ صاحب عہ

۲۹ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب محمد یعقوب صاحب ۲۲ عہ

۳۰ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب مرزا عباس علی صاحب ۶۹۶ عہ

۲۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب عنایت حیدر صاحب ۲۴۰۱ للعہ

۳-۴۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب کریم بخش صاحب ۱۰۵۰ للعہ

جناب نظام الدین صاحب ۱۲۰۴ للعہ

جناب ممتاز علی صاحب ۲۲۵۴ عہ

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب محمد عثمان صاحب ۶۰۵ للعہ

جناب سلطان محمود صاحب ۲۴۰۳ للعہ

۷۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب حکیم محمد دین صاحب ۳۹۰ عار

جناب نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ عار

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب نور احمد صاحب ۴۴۸ عار

۱۰-۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب محمد عثمان صاحب ۱۲۲۲ سعہ

منشی گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۵ر

۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب کلن خان صاحب ۴۲۷ للعہ

۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب سید عبد العلیم صاحب ۲۴۰۷ عار

جناب محمد حسین صاحب ۱۳۹۲ عہ

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب غلام غوث صاحب ۲۴۴۱ ۸ر

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ عار

جناب ممتاز اللہ خان صاحب ۲۴۱۰ عہ

۳۔ ... پہلے ... مین علاوہ امتحان میعادی کے کیا جاویگا جو کہ تجارتی کاروبار مین شایان ترقی رہے اور تجارتی جھگڑون کے لئے ہی زیادہ تر پنچایتی مصالحت کا طریق جاری کرنا منظور ہے۔ اگر اس کوشش مین کامیابی دیکھینگے تو قانون ہذا تمام صوبہ کے تجارتی مرکزون پر بھی توسیع کیا جاویگا

زیارت۔ خدیو مصر ۱۴ دسمبر کو مکہ معظمہ کی زیارت کو جائینگے

سزائے موت۔ ٹراونکور وہائیکورٹ نے ایک اپیل قتل مین یہ فیصلہ دیا ہے کہ برہمنون کو جواب تک ریاست مین سزائے قتل نہین دیجاتی تھی اب وہ ضروری جائے۔

نمک۔ محکمہ نمک شمال حصہ سال گذشتہ مین ۷۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی

انتخاب الاخبار

پرکاش۔ لکھتا ہے کہ جب تک لفظ ہندو صفحہ ہستی پر موجود ہے تب تک یہ خیال دُور نہین ہو سکتا مسلمانون نے آریون پر حکومت کی پس اگر آئندہ آنے والی نسلون کے سلسلہ یہ خیال تازہ رکھنا چاہتے ہو کہ تم کسی وقت اپنے مسلمان ہموطنون کے غلام تھے تو بڑی خوشی سے اس نام کو رکھو۔ ورنہ اس نام کو چھوڑ کر اپنا اصلی نام آریہ اختیار کرو۔ (بدر) سب مسلمان ہی کیون نہین ہو جاتے تا قیامت تک نلانع کہلاؤ۔

اسلام کی ترقی۔ مسٹر کرجی رقمطراز ہین کہ ۱۸۷۲ء کی مردم شماری مین بنگال مین ایک کروڑ اکہتر لاکھ سے زائد ہندو اور ایک کروڑ ترسٹھ لاکھ مسلمان تھے اس طرح گویا ہندو مسلمانون سے چار لاکھ زائد تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین ہندو اور مسلمانون کی تعداد علی الترتیب ایک کروڑ چورانوے لاکھ اور دو کروڑ بیس لاکھ تھی مسٹر کرجی اعداد بالا سے ثابت کرتے ہین کہ تیس سالون مین مسلمانون نے نہ صرف اپنی کمی پوری کی بلکہ ہندوون سے بھی چبیس لاکھ بڑھ گئے۔ بہلا کیا اب بھی کہوگے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔

پولیٹیکل باڈی کون ہے؟ ریاست پٹیالہ آریہ سماج کے قریباً کل ممبر ... کے چپراسی سے لیکر سماج کے پردہان تک معہ دیگر چند اصحاب کے جن مین ... [illegible] ... ہندو گرفتار کرکے زیر حراست رکھے گئے ہین۔ مثال کے طور پر رائے جوالا پرشاد اکزاکٹو انجینئر پردہان آریہ سماج۔ لالہ لال۔ لالہ بھگوانداس بی۔ اے ہیڈ ماسٹر و سکرٹری سماج کے نام دئے جاتے ہین ان سب کے گھرون کی تلاشیان لی گئیں اس مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ کے لئے ایک خاص عدالت تین حجان کی قائم کیگئی ہے یعنے (۱) سردار بھگوان سنگہ صاحب چیف جج (۲) دیوان رام پرشاد صاحب بیرسٹر پولیٹیکل سکرٹری ریاست پٹیالہ اور (۳) مولوی فضل متین صاحب مجسٹریٹ پٹیالہ۔

نکالے گئے۔ ایک پیغام از سکندرآباد دکن سے موصول ہوا کہ حضور نظام عالی مقام نے ایک شاہی فرمان نافذ کرکے عہدہ داران وملازمان ذیل کو نہ فقط ملازمت سے برطرف فرمایا بلکہ ان کو ملک بدر بھی کر دیا ہے (۱) مولوی محمد عزیز مرزا (۲) اس کا دوسرا اسسٹنٹ مولوی سید عطار الدین (۳) رجسٹرار سررشتہ نظام آئین مسٹر ظفر علی خان۔ ان تینون کی پنشن برابر ملا کرے گی اور انکو تین تین ماہ کی تنخواہ بطور نوٹس برطرفی کے دیگئی ہے۔ اور فرمان مذکور مین یہ بھی درج ہے کہ مسٹر عبد الحلیم شرر بھی فوراً ڈسمس کئے جائین یہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم دکن کے اسسٹنٹ تھے۔

پنچایتی فیصلہ کا قانون۔ کونسل آئین پنجاب مین ایک مسودہ قانون توسیع اصول پنچایتی مصالحت کے متعلق پیش کیا جاویگا اور اس قانون کا ...

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجرّبہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ نوجوانوں کو دیکھو دو دو عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلّم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔

قیمت سرمہ قسم اول عہ قسم دوم ۸ سوم عہ فی تولہ۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ جس کو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں۔ قسم دوم سے۔ اگر اصلی ممیرا نہ ہو۔ تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری۔ زری۔ ریشمی۔ سادہ۔ سوتی۔ مذرد۔ سفید۔ سیاہ۔ بادامی۔ مشہدی افسری ٹینک شری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ وغیرہ عہ روپیہ سے کر بائیس روپے تک کی میرے پاس موجود ہیں اور نیز کلاہ ہر قسم زری۔ سادہ۔ پشاوری اور ٹوپی روی بھی موجود ہے۔

درخواست آنے پر ہر ایک قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے۔ جو چیز پسند نہ ہو۔ معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ لیکن خرچ (محصولڈاک وغیرہ) بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان ضلع

(گورداسپور پنجاب)

ایک تسلّی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلےٰ درجہ کی آہنی الماریوں۔ صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس سلئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگایا کریں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال طیار کرا کر ارسال کیا جایا کریگا۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی صاحب کو پہلے بطور تخمینہ لمبائی وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدیں گے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی نگرانی میں صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ بنا رکھا ہے جس میں دیسی صابن اور انگریزی صابن عمدہ عمدہ قسم کے طیار ہوتے ہیں جو صاحب صابن کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔ تصفیہ کر کے فائدہ حاصل کریں۔

المشتہر حکیم محمد دین۔ احمدی۔ دروازہ ویہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانحعمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

شری مے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک مخالف خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان یا دوسرے دشمنان کسی طور سے افترا کر کے ہمارے سیدو مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتوں میں آریہ قوم میں سے ایسا مصنف راج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے کہ مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کا ایک ایک نسخہ خرید لیں۔ قیمت بھی کم ہے کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے اور قیمت ۵ روپے اور مجلد کی قیمت ۸ روپے۔

ملنے کا پتہ۔ مینیجر رسالہ پرچارک نزد پنجاب براہمو سماج لاہور۔

دو سو روپے کا انعامی اشتہار

ہم نے اپنے قدیمی و نایاب علمی کتب معمہ معمہ حل طلب انعامی دو صد روپے کا اشتہار شایع کیا ہے جس میں معمہ حل کرنیوالے کو دو سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ ہے۔ پس جو صاحب نایاب و پرانی کتب معمہ دو سو روپیہ انعام حاصل کرنا چاہیں۔ وہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء تک ایک کارڈ بھیجکر اشتہار منگوا سکتے ہیں۔ جو اپنی گرہ سے ۲ کا ٹکٹ لگا کر بھیجا جائے گا۔

المشتہر

شیخ محمد عبداللہ ابن مولانا مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادھواں

مندرجہ ذیل

گھڑیوں کی نصف قیمت

ریلوے ریگولیٹر واچ

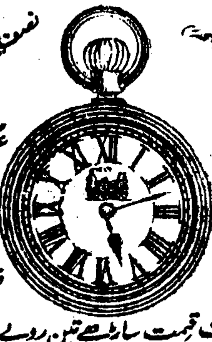

اصلی قیمت (۷ روپے)

نصف قیمت (۳ روپے ۸ آنے)

یہ نہایت فرانس کی پرزے صحیح الوقت

عمدہ گھڑی۔ ساخت پرداخت نہایت مضبوط

قیمت اصلی ۷ روپے

نصف قیمت ساڑھے تین روپے (۳ روپے ۸ آنے)

نظام رسٹ واچ

اصلی قیمت (۷ روپے)

نصف قیمت (۳ روپے ۸ آنے)

نہایت خوبصورت، گل کاری کلائی پر بہت ہی چھوٹا

دلکش و دلفریب اور ... سے مزین۔ باندھنے والی۔ سائز۔ قیمت

اصلی (۷ روپے)

نصف قیمت (۳ روپے ۸ آنے)

المشتہر

ایس ایم اے اینڈ کو جنرل مرچنٹس لاہور

مکتوبات امیر المؤمنین

۷۸۶۔ مکرم حکیم صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

انسان تمام عناصر کا مجموعہ ہے اس کے متضاد اجزا رمین رُوح وقلب کے ساتھ نفس امارہ اور اس کے وساوس بھی ساتھ رہتے ہین اور ان کے معین و مددگار شیاطین بھی تیار رہتے ہین اگر موقعہ پاوین ۔ ہر ایک ملک کے متعلق ایک خاص تحریک نیکی کی ہوتی ہے ہر ایک نیکی کا محرک خاص ملک ہوتا ہے اور اس سلسلہ ملائکہ کا اعلےٰ افسر جبرائیل ہے علیہ السلام ۔ اسیواسطے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ۔ اعطیت جوامع الکلم اور قرآن مجید مین ہے ۔ کہ وہ مہین ہے جب بادشاہ کسی جگہ نزول فرما دے تو اس کے متعلق جاہ وحشم ساتھ ہونا لازم اور ضروری ہے اور جامع وحی کے دشمن بھی بہت ہوتے ہین اس لئے ان کے دفع کے لئے عالم اسباب مین وہی روحانی قانون الٰہی ہے ۔ جو عالم اجسام مین ہے ۔ عالم اجسام مین امر جامع سلطان جبرائیل کا جسکی تعریف مین آیا ہے ۔ انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین یہ صرف اس کے جامع ہونے کا بیان ہے ۔ عند ذی العرش اور مطاع کا لفظ قابل غور ہے بادشاہ کہین عظیم الشان کام مین اکیلا نہین جاتا ۔ لسنا السماء والی آئت کریمہ اس کی حفاظت کو ظاہر فرماتی ہے اس مقام پر جب انشاء اللہ ہو پہونچون گا تو اس کا جدید علم بالخصوص نوٹ کے ذریعہ انشاء اللہ بیان ۔ نور الدین ۔

المفتی

(۱۹۸) صوم ۔ صلوٰۃ ۔ قرأت قرآن اور ذکر کا ثواب میت کو پہونچتا ہے ۔ امام احمد اور جمہور سلف اور بعض اصحاب امام ابو حنیفہ کا یہی فتوےٰ ہے ۔ مجتہدین یحیےٰ بھی کہتے ہین کہ امام احمدؒ سے کسی نے پوچھا ۔ صلوٰۃ و صدقہ وغیرہ کا ثواب نصف باپ کو اور نصف مان کو پہونچاؤن ۔ تو کیا حکم فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ اسی طرح پہونچایا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحصہ رسدی ثواب پہونچتا ہے ۔ صدقہ دینے مین صدقہ دینے والے کو ثواب دینے کا پہونچتا ہے ۔ رہا جو ثواب کہ ہبہ کیا ہے اس کا حصہ داد بھی ہے یا نہین اس کے متعلق مجھے کوئی روائت یا قول ائمہ کا اس وقت یاد نہین ۔ امامت نماز مین جو لوگ کوئی لفظ بُرا یا بھلا نہین نکالتے ۔ مجھے ان کے حال پر تعجب آتا ہے کیونکہ مرزا صاحب نے قریباً چالیس برس دعوےٰ کیا اور پُر زور لفظون مین شائع کیا کہ مجھے مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل ہے پھر اگر وہ سراسر افترا رتھا تو مرزا کے برابر دنیا مین کوئی ظالم نہ ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذباً ۔ اور اگر وہ راستباز اور صادق تھے تو جن کو خبر پہونچی اور اس کے منکر رہے ان کے برابر کون ظالم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اَو کَذَّبَ بالحق لما جاءہ الیس فی جھنم مثوی للکافرین مومن کے لئے ہرگز مناسب نہین کہ تنہا رہے ۔ دُعا ۔ نیک نمونہ ۔ بامروت انسان پھر با خدا انسان بنے تو اس کے ساتھ ضرور لوگ ملین گے پھر وہ اس جماعت سے کام لے اسی واسطے جماعت وجمعہ لعدکو فرض یا واجب ہوئین اس وقت اسلام پر بہت مشکل وقت ہے ۔ ہان جس کو تبلیغ نہین پہونچی ۔ وہ معذور ہے ۔

(۱۹۹) روزہ ۔ بالغ ۔ عقلمند پر ہے یہ اجماع اسلام کا ہے مگر صحابہ کرام دس گیارہ برس کے بچون کو عادت ڈالنے کے لئے روزے رکھواتے تھے ۔

(۲۰۰) لڑکون اور لڑکیون کا باہم کھیلنا معروف کے خلاف ہے جب سن تمیز تک پہونچ جاوین ۔ ہمارے ملک مین سات برس کے بعد مناسب نہین ۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف پر غور کرو ۔

(۲۰۱) عمدہ شعر تو ہر زمانہ مین جائز ہین ۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پاک نظم ۔ اہل اللہ کی سادہ نظمین جنہین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ۔ قرآن کریم اور اسلام کی عظمت ہو بہت ہی مفید ہین

(۲۰۲) اور گانا ایک تو کسب ہے اور ایک موزون کلام کا عمدہ آواز سے بدون تلمذ کلانوتون کے ادا کرنا ہے یہ دوسری قسم بھی ممنوع نہین وہ بدر اور لبات کی لڑائی کے متعلق گیت تھے جو لڑکیون نے گائے ۔ مختلف عمر کی تہین ۔ تعیین عمر کا علم مجھے نہین اور نہ مین نے کسی کتاب مین دیکھا ہے ۔

(۲۰۳) معمول شکست وریخت جو عرفاً ہو وہ مرتہن کرے تو اس کو (مرتہن کو) مکان مرہون مین رہنا جائز ہے یہ میری فہم کی بات ہے مین نے بعض حدیثون سے ایسا ہی سمجھا ہے گو علماء کا اس مین اختلاف ہے ۔ راہن مکان مین خود رہے اور کرایہ مرتہن کو دے یہ تو صاف سود ہے جس مین ذرہ مجھے شبہ نہین کہ یہ حرام ہے پہلی صورت اس حدیث سے جائز معلوم ہوتی ہے ۔ الظھر یرکب بنفقتہ ولبن الضرع یشرب بنفقتہ ۔ کیا معنے کسی کے پاس سواری کا جانور رہن ہو تو اسے گھاس کھلا دے اور سواری بھی کر لے اور اگر دودھ والا جانور رہن ہو تو اسکو گھاس کھلا دین اور دودھ لے لین یہ میری سمجھ ہے اس کے خلاف مسند عبدالرزاق کی حدیث کوئی چیز نہین ۔ والسلام ۔ نور الدین ۔

طبع صحیفہ آصفیہ بار ثانی

یہ کتاب جو پہلی دفعہ پندرہ صد کاپی چھپکر تقریباً پندرہ دنین ختم ہو گئی اب دوسری دفعہ زیر طبع ہے اس دفعہ وہ بیش قیمت اعدنا مہ اسکے ساتھ ہی اس کتاب مین درج کر دیا ہے جو حضرت آقا خلیفۃ المسیح کی طرف سے بحضور نظام آصفیہ کے ہمراہ گیا تھا اور نیز وہ مراسلہ بھی چھاپ دیا ہے ۔ جو سر راجہ کشن پرشاد پرائم منسٹر دکن کی خدمت مین بھیجا گیا تھا اکثر احباب کا خیال ہے کہ اس کی اشاعت کئی ہزار تک اور کی جاوے خود ریاست حیدرآباد کے طبقہ اعلیٰ مین یہ کتاب کافی طور پر شائع ہو چکی ہے لیکن وہ طبقہ ابھی بالکل باقی ہے جو فی الواقع اس تبلیغ حقہ سے مستفید ہوگا اس لئے سات ہزار مین ہزار کاپی مین سے جو اس وقت زیر طبع ہے ایک ہزار کاپی بغرض اشاعت مفت حیدرآباد جاویگی اور باقی دیگر حصص ملک مین غیر احمدیون مین شائع کرنے کا ارادہ ہے ۔ مین ان احباب کا از حد مشکور ہون اور وہ عند اللہ ہی ماجور ہون جنہون نے بار اول اس تبلیغ کی اشاعت مین فراخدلی سے میرا ہاتھ بٹایا اور ابھی احمدی احباب کی امداد سے اسکی کامل اشاعت کی امید ہے اس وقت اسکی قیمت مین نے صرف ۲ رکھی ہے اسکی تقطیع کچھ چھوٹی ہے لیکن پھر بھی سو صفحے پر کتاب آتی ہے یہ امر مجھے ظاہر کرنیکی ضرور نہین کہ ایسی تصانیف اور اسکی اشاعت مین مجھے صرف خدمت سلسلہ ہی مدنظر ہے اور مین یہ طریق بہت ہی پسند کرتا ہون کہ جو احباب وزن کافی کوئی اور سبیل رکھتے ہین اور اہل قلم بھی ہین وہ ضرور بلا موقعہ تصنیف کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت کرین وہ اگر اپنی تصانیف کو اپنی لاگت پر چھاپ کر لاگت پر ہی بھیجدین تو احباب سلسلہ اس کتاب کو ہاتھون ہاتھ خرید کر شائع بھی کردین گے اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہوگی اب یہ سو صفحے کی کتاب عمدہ ڈمی کاغذ پر اگر ایک روپیہ یا بارہ آنے قیمت پر بھی جاوے تو بظاہر گران نہو لیکن اسے اشاعت کافی نہ ہوگی ان اس کی اصل لاگت ۲ کے قریب ہے اور وہ بھائی جو صرف ایک کتاب لیگا اس صورت مین آٹھ کتابیں خرید کر سات کتب مفت شائع کر سکتا ہے ۔ مین نے تین کتابین اگر اسی اصول پر شائع کین اور ہزار در ہزار کا پیان اسکی بلا تکلیف تھوڑے دنون مین شائع ہو گئین ہان شرط یہ ہے کہ احمدی احباب بھی فراخ حوصلگی سے کسی قدر کام لین اسوقت مین برادران راولپنڈی جہلم گجرات گجرانوالہ ۔ ملتان ۔ انبالہ ۔ دہلی ۔ اٹاوہ ۔ الہ آباد شیخ پورہ مسعودی کپورتھلہ کو بالخصوص اور دیگر احباب کو عموماً متوجہ کرتا ہون کہ وہ بہت جلد اس کتاب کی خرید کر غیر احمدی پبلک مین مفت شائع کرین چونکہ بعض احباب لاہور نے مدد دی ہے اسلئے میرا ارادہ ہے کہ جو کچھ

گئو رکھشا

ہندوستان دہری کیا اور دوسرے فرقے کے کیا سب بُت پرست ٹھہرے۔ جب بُت پرستی ان کی عبادت ہوگئی تو پھر کیا خواہ گائے کی پرستش کی کرین یا لنگور کی یا پتھر کی کیونکہ ان کے نزدیک بُت پرستی تو بُری چیز ہی نہین مگر تعجب آتا ہے آریہ بھائیون پر کہ باوجود ادعائے احد خدا کی پرستش کے اور بت پرستی کے چھوڑنے کے وہ عملاً ایسے ہی بُت پرست ہین جیسے کہ ان کے دیگر بھائی پرانی بت پرستی کا ایک شمہ گئو کی پرستش بھی ہے۔ جسکی سناتن دہری لوگ تو اس قدر عزت کرتے ہین کہ اس کے گوبر سے چوکا دیتے اور اس کے پیشاب تک پینے سے گریز نہین کرتے اور آئے دن قربانی کے دنون مین مسلمانون کے ساتھ دنگے اور فساد ہوتے رہتے ہین کہ فلان جگہ مسلمانون نے عید کے لئے گائے قربان کی تعجب انگریزی فوجون کے لئے اور انگریزون کے لئے ہزارہا روزانہ مذبحون مین ذبح کی جائین تو ان کی بلا سے صرف گورنمنٹ کو کبھی کبھی توجہ دلاتے رہتے ہین کہ گاؤکشی روک دیجائے مگر مسلمان کرین تو اللہ کی پناہ۔ اس بے جا ہمدردی کی مدہیان . . . . یکی ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہندو ریاستون مین (اور اب بھی) گئوکشی کے بدلے انسان کشی کی جاتی رہی ہے۔ مگر غیر سناتنی بیچارے تو معذور بھی ہین مگر آریہ لوگون پر تعجب ہے مجھے ایک چھوٹا سا خیال اٹھا ہے اگر ہمارے ہموطن اسے غور سے پڑھین تو نہ گورنمنٹ کی خدمت مین داد دستد کرنی پڑے نہ مسلمانون سے لڑائی ڈھونڈنی پڑے نہ نظمین لکھ کر لوگون کے جذبات اور توہمات پر اثر ڈالا جائے۔ یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ ہم تین باتین دیکھین اول یہ کہ اس کا ذبح کرنا ہندوؤن اور خاص کر کے آریون کے اعتقاد کے بموجب قابل مواخذہ ہے یا نہین یعنے آیا یہ ایسا امر ہو سکتا ہے کہ اسے گناہ کی حدود کے اندر لایا جا سکے دوسرے اس کے مارنے سے کوئی نقصان ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو اس کی کسی طرح تلافی بھی ممکن ہے یا نہین اور جتنا اس کا فائدہ لوگون کے سامنے بیان کیا جاتا ہے وہ واقعی ہے یا نہین۔ تیسرے اگر یہ واقعی مفید چیز ہے تو پھر اس کی رکھشا کیا اس کی کثرت کے لئے بہت ہی مفید ہے آسان راہ کونسی ہے۔ ان تینون امور پر ہم انشاء اللہ مختصر سی بحث کرتے ہین لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اصل مضمون کی طرف رجوع کرین چند ایک تمہیدی امور بیان کرنے ضروری ہین۔

آریون اور ہندوؤن کے نزدیک یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ انسان ایک اتم ہستی ہے۔ باقی جتنی چیزین موجود ہین وہ سب اس سے نچلے درجہ کی ہین یعنے گائے۔ بکری۔ بھینس۔ پتھر لوہا سبزی وغیرہ نباتات یہ سب ادنےٰ چیزین ہین اور کسی شامت اعمال کی وجہ سے اتم ہستی یعنے انسان اور رشیون کے درجے سے گر کر ان نچلے درجے کی جونون مین آ گئے ہین اور اعلےٰ سے اعلےٰ اونی ہستی اختیار کرنا ضرور پہلے جنم کے گناہون کے باعث ہوا کرتا ہے یعنی اس سے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ رشی جن پر وید نازل ہوا تھا . . . . . اب سُور۔ بندر۔ بلے کتے کی جون مین ہون یا یہ بھی ممکن ہے کہ فاحشہ عورت بازاری کسبی رنڈی کی صورت مین ہی موجود ہون کیونکہ ایک چھوٹے سے گناہ کے بدلے ہی کئی لاکھ جونین بدلنی پڑتی ہین جن کے لیئے لاکھون اور کروڑون برس درکار ہین اس سے میرا منشا صرف اتنا ہے کہ گائے بھی ایک اونی جونون مین سے ہے یعنے پہلے یہ اتم ہستی تھی یعنی انسان۔ مگر کوئی ایسا گناہ اس سے سرزد ہو گیا جسکی سزا اسے یہ بھگتنی پڑی کہ اب حیوانی صورت مین آگئی ہے اور ابھی معلوم نہین کہ کہان تک گر جائے کیونکہ اس حالت مین تو اس سے وہ وہ حرکات بھی سرزد ہو جاتے ہین جو اکثر کتون یا دیگر حیوانات مین پائے جاتے ہین یعنے ایک گائے کا بچہ بڑا ہو کر اپنی ماں کا خاوند یعنے سانڈ اور نیوگی خاوند بھی بن جاتا ہے۔ کہین کسی رشی کے ساتھ ایسا معاملہ نہ ہوا ہو ورنہ خدا پناہ پھر وید ون کی رہی سہی اور بھی کرتوت کھل جائیگی۔

اب اس اصول کو مدنظر رکھ کر کہ آیا اس کا ذبح کرنا کوئی مذموم امر ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہین ہرگز نہین اور بالکل نہین کیونکہ جب اس کا دنیا پر نمودار ہونا گناہ کی وجہ سے ہے اور اس کی کثرت کا ہونا گناہ کی کثرت سے ہے جو کسی زمانے مین سرزد ہوئی ہو تو اس کی کمی گناہ کی کمی پر دلالت کرتی ہے لہذا آریون کو چاہیئے کہ آستینین چڑھا کر مسلمانون اور انگریزون کے ہاتھ بٹائین کہ یہ کار ثواب ہے۔ دشمنی کا خیال بھی دل مین نہ لائین بلکہ ان کا صفایا کر کے اور حیوانون اور جانورون کا بھی صفایا کرین وہ تو بیچارے نجات پا جائین گے کیونکہ لیکھرام کی طرح ان حیوانون کی شہادت ان کے بداعمال کا کفارہ ہو جائیگی۔ اگر ڈر ہے تو صرف اتنا ڈر ہے کہ نکما پرمیشر خود تو کوئی کام کرنا جانتا نہین خواہ مخواہ دوسرون کو ستانے مین مشغول ہے اور بڑا سنگدل بھی ہے اپنے دوستون کو بھی جو اس کی راہ مین جان دین سزا دئے بغیر نہین چھوڑتا معلوم ہوتا ہے کہ لیکھرام بھی اب گائے کی صورت مین ہو گا کیونکہ سنا ہے کہ وہ ماس خور تھا اور ماس خوری کی سزا ماس خوراک ہونی چاہیئے۔ مثل مشہور ہے کہ جیسا مونہہ ویسی چپیڑ۔ خیر آریہ بھائیون کو کوئی شرم نہین کرنی چاہیئے۔ دل وجان سے کوشش کرنی چاہیئے انسان پر لازم ہے کہ جہان تک اس کی طاقت ہو وہ تو ضرور خرچ کرے۔ نتیجہ خود پرمیشر کے ہاتھ مین ہے اور وہ آریہ ورت کا پرمیشر ہے۔ ممکن ہے کہ کبھی ہزار سال کی محنت ان سے یہ کام نہ ہونے دے۔ مگر فرض مقدم ہے اور نوع انسان کی کل کی اسی مین بہتری ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ آیا اس کے مارنے سے کوئی نقصان واقع ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو اس کی تلافی کس طرح ہو سکتی ہے تو اس کا جواب ایک سہل امر ہے۔ پرمیشر کی راہ مین اگر تھوڑا سا نقصان بھی ہو جائے تو بلا سے۔ کروڑہا مخلوق کا (توبہ توبہ مخلوق کہان پرمیشر کے دو سگے بھائیون کا کیونکہ جب روح مادہ اور پرمیشر بمع اپنی صفات کے ازلی ٹھیرے ہر ایک خود مختار ہوا اور ایک دوسرے کے برابر۔ انسان اور حیوان چونکہ دو چیزون سے مرکب ہین یعنے روح اور مادہ تو یہ دگنے ہو گئے اور پرمیشر مہاراج اکیلے رہ گئے) بھلا ہو جائے ہمدردی فرض منصبی ہے پھر ہم دیکھتے ہین کہ جو کام اس گئو سے نکلتے ہین وہ اس سے بڑھ چڑھ کر دوسری چیزون سے نکلتے ہین۔ ہندوستان بھر مین دیکھ لو بھینسون کا زیادہ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور پھر بکریان وغیرہ بھی موجود ہین اگر ان پر آریہ بھائیون کو کفایت نہ ہو۔ تو ترلی۔ سُوری۔ کتیا۔ گدہی کا دودھ استعمال کر سکتے ہین ہان وہ اتنا کہہ سکتے ہین کہ آخر یہ بھی ایک دودھ دینے والی چیز ہے اس کو کیون ضائع کیا جاوے تو ہم یہ کہتے ہین کہ بے شک دودھ یہ دیتی ہے مگر ساتھ ہی یہ بُت پرستی کا ذریعہ بھی ہے اس لئے . . . کیے لئے کیا ہے کہ ان کو قتل نہ کر دیا جاوے . . . کی ہی کمی ہے وہ اور طرح سے پوری ہو سکتی ہے . . . میں پہلے اوپر بیان کیا ہے باقی رہا گھی وغیرہ۔ سو اب امریکہ مین ایک شخص نے ایک طریق ایجاد کیا ہے کہ حیوانات کی چربی کو اس طرح سے صاف کیا جاتا ہے کہ اگر وہ مکھن یا گھی کی جگہ استعمال کی جائے تو فائدہ اور ذائقہ اس کا ایسا ہی ہے . . . ماکہ ان چیزون کا۔ ہان بات یاد آ گئی ہے کہ مجھے سمجھ نہین آتی کہ . . . کے عقیدہ کے رو سے اگر نکلتا ہے پرمیشر کی پرستش نہ کی جاوے یا گائے کو ذبح کر دیا جاوے تو گناہ کرنا لازم آتا ہے امید ہے کہ آریہ بھائی اس پر بھی روشنی ڈالین گے رہا کہ بیل وغیرہ جتنے اور کھیتی باڑی کے کام مین بہت آتی ہے سو اس کے متعلق عرض ہے کہ اب ویدک تہذیب کا زمانہ نہین رہا وہ ریلین اور انجن بوٹ اور ہوائی جہاز جو کبھی آریاؤن کے بزرگون سے ان مروج تھے وہ اب سطح آب مین یا کہین ہمالہ کی چوٹیون یا غارون

مین پہچے مین۔ یورپ نے بڑی ترقی کرلی ہے۔ زراعتین کلین اور آبپاشی اور کہاد ڈالنے کے نئے طریقے جاری ہوگئے ہین ایسی ایسی مشینین نکل آئی ہین کہ ہاتھ لگانے کی ضرورت نہین اگر بفرض " ضرورت ہی پڑ جائے۔ توگدہے گہوڑے خچر ہین اس دنیا مین کافی ہین اور نہین تو شودر ہی سہی بہرحال اُنت پرستی کا منشا جزرسی؟ ملوم ہوتا ہے۔

خیر اگر ہمارے آریہ بہائی اس بات پر راضی نہ ہون یعنے بُت پرستی ان سے نہین چھوٹ سکتی اور اب وہ اس حیوان کے ایسے دلدادہ ہوگئے ہین اور اس کی محبت نے انہین ایسا اندہا اور اصم کردیا ہے کہ وہ کسی ناصح کی نصیحت کو نہین سن سکتو اور ہر طرح سے اس کی رکھشا اور کثرت کے حامی ہین اور یہ ان کی زندگی کا عین مقصد ہے کہ اس جانور کی جس طرح ہو خدمت ہو جائے تو اس کے لئے ہی مجہے ایک راہ سوجہی ہے ممکن ہے کہ یہی راہ مفید مطلب ہو۔ ہمارے آریہ بہائی اس کو ٹھنڈے دل سے سوچین اور غور کرین اگر مفید مطلب ہو تو اس طریق کو اختیار کرین پہران کو کسی امیر افغانستان کی بھی بے جا خوشامد اور تعریف نہ کرنی پڑے کیونکہ دل سے تو وہ اس کے کیا تمام مسلمانون کے خون کے پیاسے ہو رہے ہین اور نہ ہی انکو میونسپل گزٹ اور دوسرے ہندو اور مسلمان اخبارون مین نظمین گئو کے فوائد مین لکھوا کر شائع کرنی پڑین اور نہ ہی کسی مسلمان صوفی کا بوسیدہ قول ڈہونڈ کر نکالنا پڑے تاکہ کسی طرح مسلمانون کی آنکھون مین مٹی ڈالین۔ کیونکہ جس طرح آپ کے دلون مین [illegible] گھر گیا ہے اور یہی عقیدہ راسخ ہوگیا ہے [illegible] اس کی [illegible] رکھیا ہونی چاہیئے اسی طرح مسلمانون کے دلن [illegible] بدبختی سے یا خوش قسمتی سے یہ عقیدہ گھر کر گیا ہے کہ اس کا مارنا ثواب ہے اور دنیا کے جہان اور بُت توڑے جاتے ہین وہان یہ بھی ایک بُت ہے جس کا توڑنا لازمی و لابدی ہے کیونکہ قرآن شریف مین صاف حکم موجود ہے۔ فذبحوا البقرۃ۔ یعنے گائے کو ذبح کر دیہر اس قول کے ہوتے ہو۔ [illegible] مسلمان کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کی بات کو کب مانیگا [illegible] یہ ہے کہ دنیا مین زنا کی کثرۃ ہونی چاہیئے کیونکہ مین نے سُنا ہے کہ گائے اصل مین ایک برہمنی تھی۔ وہ زنا کی مرتکب ہوئی پرمیشر صاحب تاڑ مین لگے ہوئے تہے جھٹ گائے بنا کر جنگل مین گھسیڑ دیا یعنے جب وہ مرگئی تو دوسرا قالب جو اس نے اختیار کیا وہ گائے کا تہا اب ہمارے ہموطن بہائیوں [illegible] ہیئے اور ہماری ان سے پرارتھنا ہے کہ وہ ضرور اس مفید کام مین حصہ لین گے۔ بہ برسولان بلاغ باشد و بس

ماسٹر محمد الدین بی اے (علیگ)

عید الفطر

بخدمت جملہ احباب احمدی وسکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عید الفطر کی تقریب قریب آرہی ہے اس موقعہ پر احباب محض للہ ایک روپیہ فی کس کے حساب چندہ عید فنڈ مین دیا کرتے ہین چونکہ طبائع مختلف ہوتی ہین بعض تو خود ہی بلا مطالبہ ادا کرتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ جب تک ان سے کوئی مطالبہ نہ کرے تب تک ادا نہین کرتے۔ حالانکہ وہ خدا کے راہ مین خرچ کرنے کو طیار ہوتے ہین بعض کو کوئی توجہ دلانے والا چاہیئے اس واسطے تمام احباب کو اور خصوصاً سکرٹری صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آپ عید فنڈ اور صدقہ فطر کی وصولی کا انتظام پہلے ہی سے کر چھوڑین تا وقت پر کوئی دقت نہ ہو بلکہ بہتر ہو کہ چندہ عید فنڈ کی وصولی کا پہلے ہی سے تدارک کرین۔ ہمت والے احباب خود عطا فرما کر اور دوسرون سے وصول کرکے دُہرا ثواب حاصل کرین اور اپنے بہائیون کو ثواب مین حصہ لینے کے لئے موقعہ دین۔ اگر ایسے موقعہ پر سعی سے کام لیا جاوے تو فنڈ کو بہت امداد پہونچ جاتی ہے اور اگر لاپرواہی سے کام لیا جاوے تو بڑا نقصان ہوتا ہے جس کو منتظم لوگ خوب محسوس کرسکتے ہین۔ ذی مقدرت احباب سے ایک روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ عید فنڈ اور دوسرون سے صدقہ فطر وصول کیا جاوے خدا تعالیٰ آپ لوگون کے دلون مین سلسلہ کی ضروریات اور اس کی امداد کے لئے ابھار کرے کہ آپ مقدور سے بڑھ کر کوشش کرین۔ آمین۔ محمد علی سکرٹری۔ ۲۷ ستمبر ۱۹ء

میان مسافر بائین ہمین دائین ہاتھ

(ماسٹر عبد الرحیم نیر)

میان مسافر لالہ پرکاش لکھتے ہین کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے "کھیتیان جلا دو۔ مویشی ذبح کردو۔ درخت کاٹ ڈالو" ہم جانتے ہین کہ آریون کی گھٹی مین جھوٹ ہے اور ہمین معلوم ہے کہ جھوٹ انہین شیر مادر کی طرح حلال ہے اور ان کی یہ چالاکیان محض اپنی پردہ پوشی کے لئے ہین۔ جس قوم کو صاف حکم ہو کہ نیک کو بھی نہ چھوڑو۔ (۲) زندہ جلا دو۔ (۳) چارہ و خوراک جلا دو (۴) لوٹ لو۔ اسے کیا حق پہونچتا ہے کہ وہ اسلام جیسے مقدس مذہب پر حملہ کرے دیکھو میان مسافر ہمارے پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہین۔ مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ متقی بنو۔۔۔۔۔۔ غدر نہ کرو۔ حد سے مت بڑھو۔ بچے بوڑہے عورت کو قتل مت کرو۔ عبادت گاہون مین بیٹھے ہوؤن کو مت ستاؤ۔ کھجور کو مت چھیڑو۔ میوہ دار درخت مت کاٹو بستان مت ویران کرو۔ مواہب لدنیہ ۳۲۲

پھر دیکھو زید بن حارث موتہ کی طرف جاتے ہین اور آپ کی فوج کو ارشاد ہوتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اپنی تکالیف کا بدلہ لیتے وقت بے گناہ خانہ نشینون کو مت ایذا دو کمزور عورتون کی حفاظت کرو۔ بچے اور بیمار کو دکھ نہ دو۔ گھرون کے گرانے سے اعراض کرو۔ جس چیز پر کسی قوم کی روزی کا مدار ہو اسے ہرگز تباہ مت کرو۔ (آریو شرم کرو) میوہ دار درختون کو مت کاٹو اور کھجور کے نزدیک مت جاؤ۔ ابن اسحٰق صحیح التاریخ۔ ذکر سریہ ذات السلاسل۔ ہندوستان ریویو ماہ۔ اگست ۱۹ء۔ ملز ہسٹری آف محمڈنزم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کے خلیفہ اول کیا فرماتے ہین۔ منصف بنو۔ وعدہ شکنی ہرگز نہ کرو۔ کسی کو پاؤن کے نیچے مت روندو۔ بچون۔ بوڑہون۔ عورتون کو مت قتل کرو۔ کھجور کے درخت کو مت چھیڑو۔ اور نہ اسے جلاؤ۔ میوہ دار درخت مت کاٹو۔ بھیڑون یا مویشی کے گلون یا اونٹون کو مت ذبح کرو۔ (دیانندیو شرم) آرنلڈس پریچنگ آف اسلام صفحہ ۵ ذرا دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا۔ پ بقرہ۔ لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہین۔ اور زیادتی مت کرو۔ کوئی دیانندی اس کے ہم مطلب ایک منتر دکھا سکتا ہے ؟ ایک بار اور شرم اور ہم تو انشاء اللہ بعد اس مضمون کی ایک سو آیت دکھا سکتے ہین۔

آریون کی جوتی انہی کا سر

پرکاش لکھتا ہے کہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج نے ہتک عزت کی بعض نالش دہرمپال پر کردی ہے۔ مقدمہ منشی مجسٹریٹ صاحب کی عدالت مین ہے ایک پیشی ہوچکی ہے۔ ۴۔ اکتوبر آئندہ تاریخ ہے۔ مدعی وہی ڈاکٹر ہے۔ جس نے ہمین گھر بلاکر گالیان دی تہین اور مدعا علیہ وہ دیو سماج کا عبد الغفور اور آریہ سماج کا دہرم پال "ہے جسکی بابت پرکاش لکھتا تہا۔ کہ جب یہ شخص آریہ سماج مین آیا تو مقروض تہا اب مالامال ہوگیا۔۔۔۔۔۔ جسے آریہ سماج نے دودھ پلایا اس نے سب بن کر ڈسا۔۔۔۔۔۔ جسے پتر سمجھ کر پیار کیا اس نے پتا کی گردن پر چھری چلائی۔۔۔۔۔۔ غرض آریہ سماج کا جوتہ آریہ سماج کا سر" مگر ہم کہین گے یہ سر بہت ہی مضبوط ہے اسے کسی زبردست ہاتھ کی ضرورت ہے جو خواہ آسمانی خواہ زمینی فیصلہ کے رنگ مین ہو بہرحال دیکھین کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

آریون کی گھٹی مین جھوٹ

آریہ سماج کا بانی تو ہر طرح اول نمبر ہے اس نے محمود سے جیپال پر حملہ کرایا دیکھا بھی

دیکھو سام وید ۳ پر پاٹھک ۶ یجروید باب ۱۳ منتر ۱۱ و ۱۲ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۴۔ رگوید ۴۴ ۴۸ ۵

سے قرآن لکھوایا اس کی بدقسمتی سے نہ یہ اعد نہ وہ سچ ہوا لیکھرام نے نوعیہ تابعین کا بچا کچھا کہانے مین حرام وضلال یعنی راستی ناراستی کی تمیز ہی نہین کی۔ بعد ازو سماجی آریہ نے بقول ماسٹر لچھمن اس بام نگری دستیارتھ پرکاش تحقیقات کی اور جو لکھا ہے کہ میرے بستر پر تمام مذاہب کی کتابین پڑی ہین بالکل جھوٹ تھا اور جیسے بقول چندرو جیون تت ایک معزز ہیرسٹر سماج کی پرتگیا کے سے جھوٹ بولنے کو بھی تیار ہین۔ سماجیو اغوب یاد رکھو۔ ع

سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہین۔

انتی مسلم لیگ

کیا میری مراد ہند و سبھا سے ہے کیا دیانند کالج یا گروکل مین کوئی خفیہ سوسائٹی ہے؟ نہین نہین۔ اس سے میری مراد بھارت شدھی سبھا ہے جس کے پریزیڈنٹ ہز ہائنس رانا صاحب دھامی تھے اور سکرٹری وہی بھرا بج کا جھگڑا بد زبان پنڈت بھوجدت اور معاونین سا ہو تیا گی جیسے مالدار اور بابو دیپ نرائن جیسے متمول بیرسٹر جو اپنے موٹر کارین چڑہا کر اسلام اور مسلمانون کو گالیان دلاتے پھرتے ہین جس سبھا کا سکرٹری ... بھوجدت جیسا منہ پھٹ اسلام کا دشمن بد زبان آریہ ہو اس کے پریزیڈنٹ اور عہدہ دارون پر کیا اثر ہوگا اور ہز ہائنس اپنی مسلمان رعایا کو کس نظر سے دیکھتے ہون گے۔ اگرچہ ہز ہائنس نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے تاہم یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ آریون کی اس شوخی اور بد زبانی کی تہ مین بڑی بڑی طاقتین کام کر رہی ہین۔ (عبد الرحیم نیر)

قول صریح در وفات مسیح

۷۸۶۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ مین ہے وصوروفیہ تیلک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیامۃ۔ وتصویرے کردند دران مسجد صور تہائے مردہ آنجماعت بدترین آفریدہ ہا اند نزد خدا روز قیامت (تیسیر القاری) ظاہرا مراد صورت عیسیٰ و مریم وصالح اشیان کہ مردہ اند باشد (شیخ الاسلام)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نصاریٰ جو اپنے معبدین کو تصویرین بناتے وہ مُردہ لوگون کی ہوتی تہین۔ پھر شارح حدیث نے جب ان فوت شدہ بزرگون کے نام لکھنے چاہے تو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نام لیا جس سے ثابت ہوا کہ وہ فوت ہو چکے ہین۔ علاوہ ازین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے . . . . سمجھا دیا کہ یہی وہ قوم ہے۔ کہ جس کے شر اور فتنے کا قرآن شریف کے اول اور آخر آئتہ ولا الضالین اور من شر ما خلق مین ذکر ہے۔ مگر افسوس ہمارے بھائیون نے رب الفلق کے اشارہ کو نہ سمجھا اور

باوجود روشنی کے دجالی فتنہ کے تاریک گڑھے مین گر رہے ہین حدیث کے اس مختصر جملہ نے وفات مسیح اور شر دجال کو ظاہر کر دیا۔ کیا ہی بہتر ہو اگر کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھا دے۔

نبی

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہنے سے ناراض ہوتے ہین۔ وہ حدیث ذیل پر غور کرین۔ لعنت اللہ علی الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجدا۔ (بخاری) یہان اس مشکل کے پیش آنے سے کہ نصاریٰ کا تو بجز حضرت عیسیٰ کے کوئی نبی نہین اور انکی قبر کسی ہمارے علماء نے حدیث لیس بینی و بینہ نبی (یعنے میرے اور عیسےٰ کے درمیان کوئی نبی نہین) کی پرواہ نہین کی اور متبعان عیسےٰ کو نبی مان لیا اور اس طرح حضرت عیسیٰ کو دفن ہونے سے بچایا لیکن جس شخص کو خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا اگر اس کو نبی کہا جاوے تو جھٹ ان لوگون کو حدیث لانبی بعدی یاد آ جاتی ہے کیا خوب انصاف ہے۔

یاجوج ماجوج کی کان اور ہمارے مسلمان

بعض مسلمان ہم احمدیون کو اس وجہ سے بھی کافر جانتے ہین کہ ہم کیون ہاتھی طرح یاجوج ماجوج کے لمبے کان اور قد وغیرہ نہین مانتے سو مین ایسے لوگون کی خدمت مین لو شرح بخاری سے چند سطور پیش کر کے عرض کرتا ہون وہ براہ مہربانی ان کو پڑھکر ہمین جواب دین کہ جن علمائے اسلام کے نزدیک مدت سے یاجوج ماجوج کا خروج ہو چکا اور جو تمہاری طرح لمبے کانون کے منتظر نہین رہے ان کے اسلام کا کیا حال ہے شیخ الاسلام شرح بخاری مین زیر حدیث فتح الیوم من ردم یاجوج ماجوج کے لکھا ہے۔ "وبعضے گفتہ اند کہ این اشارت است بخروج اتراک چنگیزیہ کہ برآمدند وہلاک کردند عالمے را و واقعہ شدہ بر دست ایشان بہ بغداد وغیرہ بلاد آنچہ واقعہ شد" ہم حیران ہین کہ ہمارے مخالف علماء کس منہ سے یہ دعوے کرتے ہین کہ مسیح ابن مریم اور الدجال اور یاجوج ماجوج وغیرہ کا نقشہ جو ورون مین جما بیٹھے ہین وہی سب کا سب بعینہ تمام پہلی کتابون مین موجود ہے کیا اتراک چنگیزیہ کے کان لمبے تہے کیا اس وقت مسیح ابن مریم آسمان سے اُترا تہا۔ اجماع کے مدعیو کچھ تو غور کرو۔

بتاؤ کون کافر ہے

آجکل احمدیون اور غیر احمدیون مین دجالی بارش کا بھی تنازعہ ہے غیر احمدی دجال کے مینہ برسانے کے قائل ہین اور احمدیون کو اپنے عقیدہ کے برخلاف پاکر فوراً کافر کہدیتے ہین۔ قرآن شریف چونکہ ان کے اس عقیدہ کا سخت مخالف ہے اس لئے اس کی طرف توجہ نہین کرتے ہان عوام کالانعام کے آگے حدیث کا ذکر چھیڑ بیٹھتے ہین لہذا ہم بارش کے متعلق بخاری سے ایک حدیث پیش کرنے ہین تاکہ ہمارے مکفرین کو اپنے ایمان کی حقیقت معلوم ہو بخاری کتاب الاذان مین ہے۔ قال اصبح من عبادی مومن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمۃ فذالک مومن بی وکافر بالکواکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی و مومن بالکواکب۔ مطلب حدیث ظاہر ہے کہ بارش کو غیر خدا کی طرف منسوب کرنا کفر ہے پس بتاؤ دجالی بارش کے قائل اور اس کو مینہ پر قادر سمجھنے والے حدیث کی رو سے مؤمن ہین یا کافر۔

تھک گئے ہم تو انہین باتو نکو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتون کا تیر چلایا ہم نے

رسالہ ریویو مین اس امر کی بحث کہ مسیح کو مہدی بھی کہا گیا ہے خوب ہو چکی ہے اور ہماری طرف سے کئی دفعہ حدیث ابن ماجہ۔ "لا مہدی الا عیسےٰ" اور حدیث طبرانی "ثم ینزل عیسی بن مریم الخ اماماً مہدیاً حکماً عدلاً۔ مخالفین کے سامنے پیش کی گئی اور ہر طرح سمجھایا گیا کہ اے بھائیو! دجال کے ساتھ جو مسیح مقابلہ کریگا وہ وہی مہدی ہے جسکی نسبت تمہارا عقیدہ ہے کہ وہ اسی اُمت سے ظاہر ہوگا اور اس کے ثبوت مین ہم نے آیات قرآنی اور احادیث ربانی کے علاوہ بعض بزرگون کا قول بھی پڑھ کر سنائے۔ چنانچہ یہ شعر ؎

در سن غاشی ہجری دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد شد

تو ایسا مشہور ہے کہ ناخواندہ [illegible] بھی جانتے ہین
اس شعر مین دجال کے مقابل مسیح [illegible] لکھا ہے جس مین یہ اشارہ ہے کہ مسیح اور مہدی دونون ایک ہی ہین۔ مگر افسوس باوجود اس قدر سمجھانے کے ہمارے مخالفین نے ضد کو نہین چھوڑا کوئی نہ کوئی بے ہودہ عذر پیش کر دیتے ہین اب مین دیوان حافظ سے ایک شعر ان صوفیون کی خاطر جو بھی تک اس سلسلہ مین ہمارے سخت مخالف ہین اس غرض سے لکھتا ہون کہ وہ اس پر غور کرین۔ شعر

کجاست صوفی دجال چشم ملحد شکل
بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید

شعر بالا کی طرح حافظ علیہ الرحمۃ نے بھی اس شعر مین دجال کے مقابل مہدی لکھ کر ہمارے مہدی کے منکرون کو جلا دیا۔

کرم داد از دوالمیال ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

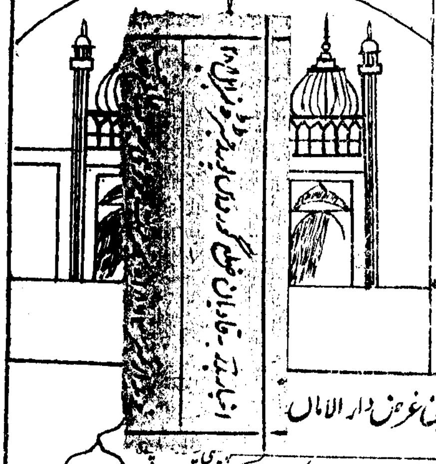

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی ؏ (بعہ ضمیمہ درس قرآن شریف)

چہ گویم بانو گرائی چہا در قادیان میں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا مینی شفا مینا غرض دار الامان

ضمیمہ درس قرآن شریف معہ

جلد ۹ | مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ نومبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ کاتک سمت ۱۹۶۶ | نمبر ۱

کہ سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں وہ درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں۔ چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا لیکن فیس موازی ارذمہ خریدار ہوگی۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عارضی نسخہ کے حساب سے کئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد کی قیمت عہ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آوے یا کم از کم ۸ کے ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں سو مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ان کے واسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی ارسال کیا جاویگا۔ درخواستیں جلد آویں۔

مینجر اخبار بدر - قادیان

خطبۂ جمعہ

۲۹ - اکتوبر کو جمعہ کا خطبہ حضرت المومنین نے - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - فرمایا کہ ان چار آیتوں میں جو پہلی آیت ہے اس میں ایک غلطی کی اصلاح ہے جو نہ صرف چھوٹوں میں پائی جاتی ہے بلکہ بڑوں میں بھی - اور وہ یہ ہے کہ مستحق کرامت گناہگار انند کا مصرعہ زبان پر رہتا ہے جس نے بہت لوگوں کو بیباکی کا سبق دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - اولئك يرجون رحمة الله رحمت الٰہی کے مستحق تو وہ لوگ ہیں جن میں یہ اوصاف ہوں اول ایمان باللہ یعنی یہ یقین ہو کہ تمام خوبیوں سے موصوف اور تمام نقصوں سے منزہ ذات اللہ کی ہے پھر ملائکہ پر ایمان ہو یعنے ان کی تحریک پر عمل کیا جاوے۔ پھر کتب اللہ پر ایمان ہو تینوں پیا ایمان ہو یوم آخرۃ پر ایمان ہو صرف عذاب القبر حق ہی نہ کہے بلکہ رحمت القبر حق ہی تقدیر (یعنے ہر چیز کے اندازے اللہ تعالےٰ نے بنا رکھے ہیں) پر ایمان ہو پھر اس ایمان کے مطابق عمل درآمد بھی ہو عیسائیوں نے دہوکہ دیا ہے اور وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ نجات فضل سے یا عمل سے یا ایمان سے ہمارا جواب یہ ہے کہ نجات فضل سے ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے - احلنا دار المقامة من فضله - مگر اس فضل کا جاذب ایمان ہے اور جیسا کسی کا ایمان مضبوط ہے اسکے مطابق اس کے عمل ہوتے ہیں اسی واسطے یہاں آمنوا کا ذکر فرمادیا کیونکہ اعمال ایمان کے ساتھ لازم ملزوم ہیں۔ چنانچہ اس ایمان کا ایک نشان ظاہر کیا ہے کہ تمام معدمات کی بنا ر تو زمین ہے مگر جب انسان ایمان میں کامل ہوجاتا ہے تو وہ پھر خدا کے لئے اس زمین کو بھی چھوڑ دیتا ہے یعنی ہجرت کیونکہ کسی چیز کو اللہ کے لئے چھوڑ دینا بہت بڑا عمل صالحہ ہے پھر فرمایا۔ ایمان کا مقتضی اس سے بھی بڑھ کر ہے وہ کیا۔ جاهدوا فی سبیل اللہ - یعنی اس کامل اس کی رات اس کا علم اس کا فہم اس کی محبت اس کی عداوت اسکا سونا اور اسکا جاگنا غرض کردار۔ گفتار۔ رفتار سب کے سارے اس کوشش میں ہوں کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہوجاوے۔ یاد رکھو کہ خداتعالیٰ قدوس ہے اسکا مقرب نہیں بن سکتا مگر وہی جو پاک ہو انسان بے شک کمزور ہے اللہ تو وہ غلطیوں کو بخشنے والا ہے۔ مگر اپنی طرف سے کوشش ضروری ہے مومن میں استقلال وہمت ضروری ہے یہ غلط خیال ہے کہ نبیوں نے اس وقت مقابلہ کیا جب ان کا جتھا ہوگیا حضرت نوح کے جتھے کا کیا حال تھا۔ ما آمن معه الا قليل - جب آپ کو مقابلہ کی ضرورت پڑی تو ایک جملہ سے وہ کام لیا جو کل دنیا کی فوج نہیں کرسکتی۔ یعنی لا تذر على الارض من الكافرين ديارا - حضرت موسیٰ کیسی حالت میں تھے فرعون نے کہا و هو مهين ولا يكاد يبين - ان کی تمام قوم غلام تھی مگر ایک آواز سے سب کام کروالیا۔ و اشدد على قلوبهم فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب الاليم - نبیوں کو خدا کے پاک لوگوں کو جتھوں کی کیا پرواہ ہے۔ انبیاء کے نزدیک ایسا خیال شرک ہے۔ میں تمہیں دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں تم یوں سمجھو کہ دعاؤں کے لئے پیدا کئے گئے اور یہی دعائیں تمہارے سب کام سنوار دینگی۔

(مطبع ریاض ہند؟) (کتبہ غلام محمد حسین احمد)

(بدر پریس قادیان پسران میاں معراج الدین عمر پرو پرائٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع واخبار چھپکر شائع ہوا)

نوائے محمود

دل پھٹا جاتا ہے مثل ماہی بے آب کیوں ہو رہا ہوں کس کے پیچھے اس قدر بیتاب کیوں
خالق اسباب ہی جب ہو کسی پر خشمگین پھر بھلا اس آدمی کا ساتھ دیں اسباب کیوں
مجکو یہ کہتی ہیں کہ ہوں الفت میں مرفوع القلم میرے پیچھے پڑ رہی ہیں یہ مرے احباب کیوں
جب کہ [illegible] معرفت ہاتھوں میں تیرے آگئی تیرہ [illegible] کا مجھ پہ بند ہی پھر باب کیوں
اس میں ہوتی ہے مجھے دید رخ جاناں نصیب میری بیداری سے بڑھکر ہو نہ میری خواب کیوں
[illegible] احمد نے چھوڑا ہے صراط مستقیم کیوں نہ گھبرا اٹھیں [illegible] دل نہ ہو بیتاب کیوں
[illegible] ہر گھڑی مجکو بلاتا ہے [illegible] میرے دل کو آتے [illegible] کیوں
[illegible]
[illegible]

گفتگوئے عاشقان [illegible]
بات تو چھوٹی سی تھی اتنا کیا اطناب کیوں

زلزلہ ہماری مخالفت میں ایک عجیب طوفان بے تمیزی برپا تھا اور اس پر میرا یقین کامل تھا کہ جیسا کہ یہ عظیم الشان ابتلاء ہے اسی طرح عظیم الشان فتح ہوگی۔ غرضیکہ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کا دن اس کام کے واسطے مقدر تھا۔ لہذا اس کا حال عرض کرتا ہوں۔ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء صبح کے [illegible] اس ملک کچھی پر جہاں کہ فتنہ کفر کو اچھی طرح مشتہر کر کے ہماری مخالفت کے منصوبے گانٹھے جا رہے تھے۔ عذاب الٰہی نازل ہوا۔ ایسا خوفناک زلزلہ تھا جس کا پورا پورا حال تو قلمبند نہیں ہو سکتا۔ زلزلہ لاہڑی میں ۲۰ سکنڈ رہا تمام مخلوق بھاگ رہی تھی۔ شہر لاہڑی میں خیریت رہی۔ مگر واہ رے لاہڑی والو! شرک کی حد کر دی بجائے اس کے کہ شکر کرتے۔ پیروں کی منتیں مان رہے ہیں اور خدا کے غضب کو پھر بلا رہے ہیں۔ لوگ شہر سے باہر چلے جا رہے ہیں۔ یہ تو لاہڑی کا حال تھا اور ہم اس خیال میں تھے کہ باہر بھی نقصان نہ ہوا ہوگا۔ کہ مستوفی صاحب بھاگ کی رپورٹ پہونچی کہ اس جگہ کوئی ایسا مکان نہیں رہا کہ وہ سالم یا اس کا کچھ حصہ نہ گرا ہو۔ ڈاک سوار بیل پٹ سے آیا اس نے آکر کہا کہ بیلپٹ کا بازار ریلوے سٹیشن اور ڈاک بنگلہ وغیرہ کل عمارات ریلوے گر گئی ہے اور ریلوے سٹاف جو کہ تعداد میں چالیس آدمی کے قریب تھے۔ ان میں سے صرف ایک تار بابو بچا۔ باقی سب معہ بال بچہ ہلاک ہو گئے۔ [illegible] معہ ایک لڑکے کے زندہ مکان میں دبا ہوا نکالا گیا۔ فوراً منشی جمعہ خان صاحب تحصیلدار لاہڑی معہ [illegible] چاکر خان بیل پٹ پہونچے تار ٹوٹی ہوئی تھی دیوان اتم چند اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی ہلاک ہوا۔ بھاگ اور بیل پٹ میں جو شخص باہر دوڑے وہ بھی چل نہ سکتے تھے وہاں نے اس قدر مال و جان کا نقصان کیا ہے کہ اس کا صحیح اندازہ مشکل ہے مگر ۱۵۰ آدمی بھاگ میں اور ۴۴ آدمی بیل پٹ میں نقصان ہوئے اب تو ہر طرف سے خوفناک رپورٹیں آرہی ہیں اس کل علاقہ کچھی میں ہر ایک جگہ زلزلہ آیا اور سخت آیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر (پولٹیکل ایجنٹ) ضلع سیوی موقعہ پر پہونچے۔ مزدور لوگ جو مردے نکلوانے کے کام پر ہیں ان کے واسطے روٹیاں وغیرہ راشن سیوی سے بذریعہ سپیشل ٹرین آرہا ہے اس کل نقصان کی بابت مفصل حال پھر عرض کروں گا۔ صحیح تعداد خدا کو معلوم ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کہ سے

[illegible] تا غافلو!
[illegible]

[illegible] ہو رہے ہیں۔
[illegible]
تاہم اللہ کی ذات غنی ہے [illegible] فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے اس علاقہ کچھی میں [illegible] میل کے اندر جہاں کہ زلزلہ آیا ہے ایسا کوئی [illegible] نہیں ہے کہ جہاں کے لوگ اس زلزلہ [illegible] کا نمونہ نہ بتلاتے تھے [illegible] خط کہ [illegible] نے لکھا کہ رپورٹ پہنچی ہے کہ شاہ پور تمام غرق ہو گیا ہے صرف ۲ آدمی اس میں بچے ہیں۔ بھاگ میں سرکاری اہلکاران میں [illegible] صاحب معہ بال بچے و سررشتہ دار و مستوفی صاحب معہ قبائل ناظر مر گئے ہیں تو دنیا کہ عجیب شور ہے۔ مفصل پھر لکھوں گا۔ انشاء اللہ

فقط ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

خادم بندہ نور محمد سررشتہ دار مستوفی صاحب بہادر لاہڑی براستہ بیل پٹ ملک بلوچستان

غلطی کا اقرار ہم نے ایک دعا ذکر کیا۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کے متعلق ایک سخت لفظ تفسیر میں لکھا گیا ہے جس پر ایک شخص مولا بخش نام نے اعتراض بھی کیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی عادات میں تو نہیں کہ ایسے لفظ استعمال کریں معلوم ہوتا ہے کہ نوٹ لینے کے وقت کسی غلطی سے چھپ گیا ہے جس کیواسطے ہم کو بہت افسوس ہے۔ (ایڈیٹر)

دعا مدد برادران محمد یٰسین و محمد حسین کو ان کے والد نے ایک بہت جائداد سے محروم الارث کرنے کی دھمکی دی ہے صرف اس بات پر کہ انہوں نے امام وقت کو مان لیا ہے ان بھائیوں نے بڑی استقامت اور صبر کا نمونہ دکھایا ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ الکا حامی ہو اور ان کی مشکلات کو دور کرے اور ماں باپ کو راہ راست پر لادے۔

جلسہ شاہدرہ۔ شاہدرہ میں برادران احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۷ نومبر کو ہوگا

وچھووالی۔ کے آریوں نے اپنے سالانہ جلسہ مذاہب پر آنے کے واسطے ہم کو لکھا ہے ہم ان کی دریدہ دہنی اور بد تہذیبی کا نمونہ ایک دفعہ نمونہ دیکھ نہیں چکے جو بار بار ان کے ٹکٹ قیمتاً خرید کر کے ان کے واسطے ذریعہ آمدنی بنیں گے۔

الخطبہ اپنی جماعت کے آٹھ نوجوانوں کیواسطے ناطہ کی ضرورت ہے جنہیں سے دو صاحب قریشی قوم میں سے ہیں دو پیشہ طبابت رکھتے ہیں ایک صاحب معزز تاجر ہیں نیز ایک لڑکی کے واسطے ایک نوجوان قوم قریشی کی تلاش ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

اطلاع معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے اس امر کو پسند کیا ہے۔ کہ چونکہ ۲۴ دسمبر کو عید اضحیٰ ہے اور جلسہ سالانہ اگر اس تاریخ یا اس سے ایک روز اول شام کو احباب چلیں گے تو وہ نماز عید نہ تو یہاں پڑھ سکیں گے اور نہ اپنے اپنے شہر میں بلکہ عید کے روز سفر میں ہوں گے اس وجہ سے جلسہ سالانہ بجائے ۲۴۔۲۵۔۲۶ دسمبر کے ۲۶۔۲۷۔۲۸ کو قرار دیا ہے۔ لہذا ان تاریخوں کا اعلان آپ اخبار میں ایک دو بار کر دیا جاوے۔ محمد علی سکرٹری۔ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

صحیفہ آصفیہ اللہ اللہ کیا فرض شناس ذات بابرکات تھی صحابہ کرام کی کہ اپنے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھے رہے بلکہ انہوں نے سمجھ لیا کہ آگے جو کام ایک وجود باجود کر رہا تھا اب وہ عظیم الشان بار نبوت ہمارے کندھوں پر ہے اور ہم میں سے ہر ایک اس دین اللہ کی اشاعت و حفاظت کا ذمہ وار ہے اس اصل کے سمجھ لینے کے بعد انہوں نے کیا جو کچھ کیا۔ وہ امتحان میں پورے نکلے اور رضی اللہ عنہم کا سرٹیفکیٹ انہوں نے پالیا جو رضوان اللہ اکبر کے مطابق جنت کی انتہائی نعمت ہے تیرہ سو سال کے بعد بروز محمد مسیح کے صحابہ کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے مقدس مسیح کے چودہ برگزیدوں میں سے ایک خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی اپنے فرض کو خوب پہچانا ہے آپ کرشن اوتار و پیغام صلح کی کئی ہزار کاپیاں تقسیم کر چکے ہیں پھر صحیفہ آصفیہ کے نام سے ایک رسالہ جو اس سلسلہ کی ایک جامع و مدلل تاریخ ہے ۱۵۰۰ شائع کیا اب اس کو پھر چھپوایا گیا ہے نہایت ہی خوشخط موٹے حروف میں ڈمی کاغذ [illegible] ہے اور اس میں پہلے حضرت امیر المومنین کا وہ خط بھی درج کر دیا گیا ہے جو جناب خلافت مآب نے نظام دکن کو بھیجا اور وہ عریضہ بھی درج ہے جس کے ساتھ خود مصنف نے وزیر اعظم دکن کی خدمت میں یہ رسالہ پیش کیا۔ اصل لاگت [illegible] کتاب ہے اہل دل کا فرض ہے کہ وہ اس کتاب کے کئی ایک نسخے خرید متفرق دوستوں کو تقسیم کر کے ...... وتعاونوا علی البر والتقویٰ .... کی تعمیل کریں۔ خواجہ کمال الدین صاحب عزیز منزل نولکھا لاہور کے پتہ پر طلب فرماویں۔

درخواست دعا

قاضی حبیب اللہ صاحب اپنی مشکلات کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

لا تکونوا کالذین فرقوا دینھم و کانوا شیعاً

حقیقت مذہب شیعہ

اکثر علمائے شیعہ جب وعظ کرنے کو منبر پر جلوہ گری کرتے ہیں تو اہل مجلس کے سامنے یہ حدیث پڑھتے ہیں۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ الناجیۃ منہا واحدۃ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کے ۷۳ فرقے ہو جاوینگے اور ناجی اُن سب میں ایک ہی فرقہ ہے اور بڑے وثوق سے حاضرین کو یقین دلاتے ہیں کہ ناجی فرقہ سے مراد فرقہ شیعہ ہی ہے اور باقی سب گمراہ ہیں حالانکہ مختلف کتب کے مطالعہ سے معلوم ہُوا کہ خود شیعوں کے اندر اس قدر اختلافات ہیں کہ ایک فرقہ کے تقریباً ۷۲ فرقے ہوگئے ہیں۔ جسکو تفصیل دیکھنا منظور ہو وہ کتاب ملل والنحل شہرستانی میں ملاحظہ کرے اسی طرح جلد اول تفسیر کبیر امام رازی علیہ الرحمۃ و دیباچہ تاریخ ابن خلدون میں بھی ان کا تفصیل ہے۔ لیکن راقم کو پوری تسلی اس وقت تک نہیں ہوئی۔ جب تک کہ خود علمائے شیعہ کی کتابوں سے اس کی تصدیق نہ کرلی جیسا کہ آگے ذکر کیا جاویگا۔ ہمارے ملک میں جو لوگ شیعہ کہلاتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ ہم شیعہ اثنا عشریہ ہیں گو ان کے عام عملدرآمد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوسرے فرقوں کے بھی بہت سے عقائد اپنے اندر رکھتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے کو امامیہ بھی کہتے ہیں کبھی فخریہ جعفری بھی کہلاتے ہیں کبھی شب معراج کی حقیقت معلوم کرکے پردے کے اندر تھے علی پردے کے باہر تھے نبی تے خالی شیعہ بن جاتے ہیں کبھی نصاریٰ کی طرح جام محبت علی سے سرشار ہو کر نصیریہ بن کر نام خدا خدا کا بھی ہمنام ہے علی بول اٹھتے ہیں علاوہ اس کے آجکل تو شیعہ مذہب کا دار و مدار صرف مرثیہ خوانی اور تعزیہ داری پر آکر ٹھہر گیا ہے۔ محرم کا چاند چڑھا امام باڑے دس بارہ روز کے واسطے آباد ہو گئے۔ ادہر اُدہر سے دو چار سوزخوان جمع ہوگئے۔ جھوٹی سچی روایات مصائب کربلا سنا کر بیچارے سادہ لوح مومنین کو رُلا کر ان کے سارے برس کا اندوختہ نذروں نیازوں میں برباد کرکے رفوچکر ہوگئے۔ اللہ اللہ خیر سلا۔ حالانکہ اثنا عشریہ کا پہلا فرض یہ تھا کہ وہ اپنے بارہویں امام غائب کا سُراغ کہیں سے نکالکر مخالفین پر حجت ختم کرتے۔ افسوس ہے کہ جس امام کو سلطان زمان اور صاحب العصر اور امام قائم کہا جاتا ہے اور جو نصف تیسری صدی ہجری سے لے کر اب تک اپنے فرض منصبی سے غافل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بے پروا۔ خدا جانے کون سی غار میں یا کون سے پہاڑ کی کھوہ میں بنی امیہ اور بنی عباس کی سطوت و غلبہ کے خوف سے دبکا بیٹھا ہے یہ مخلص میں شیعہ اثنا عشریہ اس کو جا کر یقین نہیں دلا سکتے کہ حضور قبلہ عالم بنی امیہ اور بنی عباس کی سلطنت کا صدیوں سے خاتمہ ہو چکا ہے۔ اگر بغداد اور دمشق کی سرزمین سے آپ کو پھر بھی وحشت ہوتی ہے تو آئیے ہند و پنجاب میں تشریف لے آئے جہاں دو کروڑ جان نثار شیعہ آپ کی حفاظت و حمایت کرنے کو تیار ہیں اور جہاں پر آپ کی والدہ ماجدہ نرجس خاتون کی ہمقوم ملت یعنے نصاریٰ برسر حکومت ہیں وہ ہر طرح سے آپکی سرپرستی کرے گی اور آپ کی والدہ ماجدہ کا لحاظ کرکے کسی طرح کی بھی آپکے حق میں اذیت و تکلیف گوارا نہ رکھے گی لیکن اتنی دربدری اور جہاں گردی اور مصارف کون اپنے ذمہ لیتا۔ اول تو امام غائب کی حضوری کا حاصل کرنا مشکل اور اگر کہیں کوہ و بیابان کی خاک چھانتے چھانتے آپکے مڈبھیڑ ہو بھی جاتی تو وہ التقیۃ دینی و دین آبائی یعنے میرا دین تقیہ ہے اور یہی میرے باپ دادوں کا دین۔ کا معقول عذر پیش کر دیتے تو ناحق کی خفت ہی ہوتی تھی اور کیا ہوتا اسی واسطے حامیان دین نے امام العصر کا کچھ پتہ و نشان ہی نہیں قائم کیا۔ پہلی صدیوں میں تو ان کا پتہ و نشان شیعوں کی کتابوں میں صاف اور قریب الفہم اور مشہور مقامات میں مندرج ہے لیکن آجکل کے مجتہدین نے ان کا مقر یا مفر تو ربع مسکون سے باہر بتلایا ہے یعنے خشکی اور خشکی کے رہنے والوں انسانوں سے نکال کر ان کو خواجہ خضر کی طرح پانی اور تری میں مجتہدین اور مینڈکوں کا امام بنایا ہے کیوں نہ ہو آخر وہ بھی تو خدا کی مخلوق ہیں ان کی ہدایت نوع انسان کی ہدایت سے زیادہ ضروری شائد اس واسطے گردانی گئی ہو کہ خروج کے وقت شیعہ تو کوفیوں کی طرح بے وفائی کریں۔ آخر مہدی کی افواج قاہرہ یہی ہوم دیں گے۔

چنانچہ کتاب تحفۃ العوام میں جو روزمرہ کے اعمال و عبارات کی کتاب ہے اس میں ایک دُعائے عریضہ مندرج ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ یہ دُعا لکھ کر بند کرکے مُہر کرے۔ درمیان آٹے یا پاک مٹی کے رکھدے۔ دریا یا نہر یا گہرے کنوئیں میں ڈالے کہ جناب صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں پہنچتا ہے اور وہ متکفل حاجات ہوتے ہیں اور پندرہویں شعبان کو علی الصباح دریا میں ڈالنا معمول اصحاب ہے دیکھو کتاب تحفۃ العوام حصہ دوم باب ۶ مطبوعہ نولکشور ۱۹۰۵ء

اے اثنا عشریہ شیعو! یہ ہے تمہارا بارہواں امام متکفل حاجات اور یہ ہے اس کی امامت کی کائنات کیا اس امام کی امامت کی تم تمام دنیا کو دعوت کرتے ہو اور اسی جوانمرد کی طاقت پر بھروسہ کرکے تم ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کے خواب دیکھا کرتے ہو ایک مشہور حدیث بھی تم اکثر لوگوں کو سناتے رہتے ہو کہ جس نے اپنے امام الوقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ ہم کو تبلاؤ پہلے تم نے کس طرح اپنے زمانہ کے مزعومہ امام کو جانا اور پہچانا۔ پھر پیچھے لوگوں کو اس کی معرفت پر بلانا ہم اس کی معرفت پر بالکل تیار ہیں کسی گہرے کنوئیں میں سے اس کو نکالکر روئے زمین پر تو لا کھڑا کرو یا تحفۃ العوام میں سے عریضہ والی دُعا لکھ کر ایک عریضہ اسی مضمون پر لکھ کر گہرے کنوئیں میں ڈالدو۔ دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے پھر بتلاؤ کہ سب شیعہ ناجی ہیں یا ایک تم اثنا عشریہ ہی۔ اگر تم ہی سچے شیعہ ہو۔ تمہارے امام تو ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۷ھ میں ہمیشہ کے واسطے غائب ہوگئے۔ اس کے بعد تمہارا فرقہ بنا لیکن حضرت علی اور ان کے شیعہ جو تین صدیوں تک گرگٹ کی طرح کئی کئی رنگ بدلتے رہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد ہی ان میں سے امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت اور ان کے بعد دوسرے اماموں کی امامت سے وقتاً فوقتاً انکار کرتے رہے اور ان میں سے بعض خلفائے راشدین کو بُرا کہنے سے بھی احتراز کرتے رہے اور اہل سنت کی طرح ان سے حسن ظن رکھتے رہے جیسا کہ ہم آگے چل کر ثابت کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔ حالانکہ تم نے اپنی روایات میں بارہ امام یکے بعد دیگرے نام بنام کا اعادہ و تکرار جس زور و شور سے کیا ہُوا ہے اور جس طرح ان بارہوں کی امامت منوانے پر بلا کم و کاست اور ایڑی چوٹی تک زور لگاتے ہو وہ جاننے والوں پر مخفی نہیں ہے۔ ادہر کہتے ہو کہ حضرت آدم کی پیدائش سے بھی پہلے دوازدہ امام کا نام ساق عرش پر لکھا ہُوا تھا اور آدم علیہ السلام جبھی تو بہشت سے نکالے گئے تھے کہ ان کے علو مرتبت پر حسد اور رشک کیا تھا۔ ادہر رجعت کے مسئلہ میں تمہارا اعتقاد ہے کہ نہ صرف مہدی بلکہ علی سے لیکر سب کے سب امام دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور اپنے اپنے ظالم اور جابر مخالف بمعہ عذر کے جور و ظلم کا انتقام لیں گے اور یہ سب ائمہ کرام کی زبانی بطور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرتے ہو اب تم خود ہی انصاف کرو اگر یہ سچ مچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی حدیثیں ہیں جنمیں یہاں تک تصریح ہے کہ حسین کے بعد نو اولاد امام ہیں اور نوان امام مہدی ہے اور پھر لوں کہ جو بارہوں میں سے ایک کا منکر ہے وہ سب کا منکر پھر علی الخصوص مہدی کی احادیث جن کو متواتر کہا جاتا ہے اور جس کے خروج کو بلکہ آیات کلام مجید سے ثابت کیا جاتا ہے دیکھو حائری کی مایۂ ناز کتاب غائت المقصود۔ صدر اول کے شیعان علی ان سب احادیث و آیات سے کیا ایسے بے خبر اور کودن رہے کہ نہ صرف مہدی بلکہ اس کے باپ دادوں تک کا انکار کرتے رہے۔ بس ایک عقلمند یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہے کہ تم اثنا عشری بھی توہمات اور ظن کی پیروی کر رہے ہو تمہارے امام مزعومہ کے بطلان پر کیا یہ کافی دلیل نہیں ہے کہ تین سو برس سے پہلے کی کسی کتاب میں تمہارے ان امام کا ذکر نہیں ہے۔ اس کے بعد سے لے کر آجتک کہ ۱۳۲۷ھ ہے [illegible] تمہاری کوئی بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچنی مشکل ہے [illegible] درست اور فرمودۂ رسول اور علی مرتضیٰ کے منہ سے نکلی ہوئی ہوتیں تو کیوں شیعان علی حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت سے برگشتہ ہو کر محمد بن علی مشہور بہ ابن حنفیہ کو امام بناتے اور انہی کو مہدی آخر الزمان مانتے۔ یہ تو پہلی نظیر ہے۔ اسی طرح پھر

امام زین العابدین کے بیٹے زید نے اپنے بھائی امام محمد باقر کی امامت سے انکار کیا ہے اور ہزار ہا شیعیان کوفہ زیدیہ بن گئے۔ دیکھو اثنا عشریہ شیعہ کہلا کر تم نے صدر اول کے شیعوں کو بھی بدنام کیا۔ اچھے وارث ہوئے ہو۔

لیکن دیکھو الحمد للہ اہل سنت والجماعت کو ان مشکلات کا سامنا نہیں ہے ان کے ان امامت محدود و مخصوص نہیں ہے بلکہ ان کے ان ہر صدی کے آخر پر ایک مجدد دین کی بعثت کی بشارت ہے اور یہ قرین عقل بھی ہے۔ مشاہدہ بھی ۱۳ سو برس سے ہوتا آیا ہے اور انشاء اللہ اسی طرح قیامت تک ہوتا جائیگا اور کبھی ان کو امام وقت کی تلاش میں کنوئیں جھانکنے نہ پڑیں گے بلکہ امام وقت خود موید من اللہ ہو کر مخلوق خدا کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کر کے اپنے وجود بابرکت، اور اپنی مبارک تعلیم اور روحانی کشش سے آفتاب کی طرح جلوہ نما کرتا ہے جیسا کہ اس زمانہ میں اس چودھویں صدی کے راس پر حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ تائید الٰہی مبعوث ہوئے اور ۲۲ برس تک بڑے زور شور سے تبلیغ فرماتے رہے اور تمام روئے زمین میں اپنا مشن ختم کر کے ہزاران ہزار بندگان خدا کو سچے اسلام کا نورانی چہرہ دکھلا گئے۔ اس وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اصل امامیہ اہل سنت ہیں کیونکہ وہ بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آج تک ہمیشہ ہر زمانہ میں ایک نہ ایک امام کے معتقد ہوتے آئے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے برخلاف اثنا عشریہ کے کہ امامت کو بارہ پر محدود و مخصوص کر دیا ہے اور آخری امام کو برائے نام زندہ رکھنے کے لئے گہرے کنوؤں میں بٹھا رکھا ہے اب مزید طوالت کو چھوڑ کر راقم آثم نفس مضمون کی طرف رجوع کرتا ہے۔

تعریف شیعہ - شیعہ کی تعریف - آج سے بیشتر ۱۰۰ برس کا ایک شیعہ متکلم یوں تحریر کرتا ہے۔ "اما شیعہ کسے است کہ خلیفہ بحق بعد از پیغمبر صلوات اللہ علیہ - امیر المومنین علیہ السلام داند وسنی کسے است کہ ابوبکر را داند و امامیہ (اثنا عشریہ) از شیعہ ایدہم اللہ تعالیٰ جمیع (اند کہ قائل بہ دوازدہ امام اند)" دیکھو مجالس المومنین صفحہ ۳ یعنے شیعہ وہ ہے جو حضرت علی کو بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بحق جانے اور سنی وہ جو ابوبکر کو جانے اور امامیہ اثنا عشریہ شیعوں میں سے وہ ہیں جو بارہ اماموں کے قائل ہیں۔ اسی کتاب میں شیخ امیر رکن الدین جو ساتویں صدی ہجری میں ہوئے اور جن کو مولف کتاب سلطان المتکلمین کر کے لکھتا ہے - تیرے مہدی کے وجود کے منکر تھے۔ فاضل مولف ان کی طرف سے جوابدہی کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ کیا ہوا جو وہ محمد بن الحسن العسکری کے وجود کے منکر تھے۔ پھر بھی وہ شیعہ تو تھے۔ چنانچہ لکھتا ہے "وہ تقدیر تسلیم سے گو تم انکار وجود محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام سنانی تشیع شیخ نیست چہ بعضے از طوائف شیعہ حتی جمع از امامیہ قائل بہ دوازدہ امام کہ یکے از ایشان محمد بن الحسن العسکری است - نیستند - چہ مناط تشیع باعتقاد آن ست کہ بعد از پیغمبر خلیفہ بحق بلافصل امیر المومنین علی بن ابی طالب است - چنانچہ در صدر کتاب مذکور شد" دیکھو مجالس صفحہ ۳۱ مجلس ۶۔

اب شیعہ کے چند مشہور فرقوں کی تفصیل مشہور امامیہ فلاسفر عبدالرزاق لاہجی کی کتاب گوہر مراد سے اردو میں ترجمہ کر کے لکھی جاتی ہے۔

شیعہ کے سب فرقے جناب علی کے بعد امام حسن کی امامت پر متفق ہیں اور ان کے بعد امام حسین کی امامت پر اور اسی طرح شیعہ کے نزدیک جناب علی سے نص متواتر ہے امام حسن کی امامت پر اور امام حسن سے امام حسین کی امامت پر شیعین بن علی کی۔ جیسا کہ آپ نے حسین کی نسبت فرمایا ہے - حدیث هذا امام بن امام اخو امام ابو ائمہ تسعۃ تاسعہم قائمہم - ترجمہ - یعنے حسین امام ہے بیٹا امام کا بھائی امام کا - باپ نو اماموں کا جن میں سے نواں قائم ہوگا (یعنی امام مہدی) اور بعد حسین کے شیعہ مختلف ہیں بعضے قائل ہیں۔ محمد ابن علی مشہور بہ حنفیہ کی امامت کے اور ان کو کیسانیہ کہتے ہیں اور دوسرے شیعہ قائل ہیں امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت کے بعد اس کے بعضے قائل ہیں امام زین العابدین کے بیٹے زید کی امامت کے اور انکو زیدیہ کہتے ہیں حالانکہ دوسرے شیعہ ان کے دوسرے بیٹے امام محمد باقر کی امامت کے اور شیعوں میں سے جو فرقہ امام کی عصمت اور ہر زمانہ میں ایک امام معصوم کے وجود کو ضروری جانے اس کو امامیہ کہتے ہیں تو کیسانیہ اور زیدیہ کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے امامیہ نہیں کہیں گے بلکہ غیر امامیہ کہینگے اور امامیہ بعد امام محمد باقر کے قائل ہیں۔ امام جعفر صادق کی امامت کے اور بعد امام جعفر صادق کے اختلاف ہے بعضے وقف کرتے ہیں۔ امام جعفر پر اور بعد ان کے کسی کی امامت کے قائل نہیں ہیں اور انکو حی اور غائب مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی موعود وہی ہیں اور ان کو ناؤسیہ کہتے ہیں اور بعضے قائل ہیں جعفر بن اسمٰعیل کی امامت کے اور انکو اسمٰعیلیہ کہتے ہیں۔ اور بعضے قائل ہیں علی بن جعفر کی امامت کے جن کو فطحیہ کہتے ہیں حالانکہ دوسرے قائل ہیں موسیٰ کاظم کی امامت کے۔ اور قائلین امامت موسیٰ میں بعضے وقف کرتے ہیں موسیٰ پر اور ان کے بعد تجاوز نہیں کرتے ہیں اور موسیٰ کو امام حی اور غائب اور مہدی موعود جانتے ہیں ایسے شیعوں کو واقفیہ کہتے ہیں اور دوسرے قائل ہیں علی بن موسیٰ کی امامت کے اور بعد ان کے محمد بن علی کی امامت کے (یعنی محمد عسکری) اور بعد ان کے محمد بن عسکری القائم المہدی کی امامت کے اور اس کو حی اور غائب اور مہدی موعود مانتے ہیں اور وہ بارہ اماموں کا بارھواں امام ہے ایسے شیعوں کو اثنا عشریہ کہتے ہیں۔ دیکھو گوہر مراد فصل دہم باب سوم مقالہ سوم۔

اے شیعہ اثنا عشریہ تمہارے علماء اپنی کتابوں میں سقیفہ کے دن صحابہ کے اجماع خلافت جناب صدیق رض پر اپنا سارا زور علمیت لگا کر اجماع مذکور کے خلاف عجیب عجیب روایات و دلائل پیش کرتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اپنے ائمہ کی خلافت کے متعلق جو انہوں نے اجماع تجویز کیا ہوا ہے اور جس کو وہ قطعی اور ثابت شدہ ظاہر کرتے ہیں کبھی غور نہیں کیا کہ یہ اجماع کہاں تک مجمع علیہ ہے جیسا کہ عاجز راقم نے گوہر مراد کی اصلی عبارت سے ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین کیا ہے - صریحاً ظاہر ہوتا ہے کہ بعد امام حسین علیہ السلام کے ہر ایک امام کے متعلق شیعوں میں باہم اختلاف ہے ہر ایک فرقہ اپنے امام کو آخری امام اور حی اور غائب اور مہدی موعود مانتا ہے اور اسی طرح تم اثنا عشریہ محمد بن عسکری علیہما السلام کو... مہدی موعود مانتے ہو تو ایک منصف مزاج متلاشی حق کو تعجب ہوتا ہے کہ ان میں سے کس کو سچا مہدی موعود تسلیم کیا جاوے۔ جس صورت میں کہ امام زین العابدین علیہ السلام کے وقت سے مسئلہ امامت میں تمہارے ان اختلافات شروع ہو گیا جو تقریباً ۶۳ھ میں واقعہ ہوا اور حضرت علی کے فرزند ارجمند محمد حنیفہ امام زین العابدین کے دعویٰ امامت کو اٹھ کھڑے ہوئے اور ہزاروں شیعیان علی ان کے پیرو ہو گئے اور اسی طرح ان کے بعد زید شہید نے امام باقر کے مقابلہ میں دعویٰ امامت کیا اور پھر ہر ایک امام کے پیرو اس کو حی اور غائب اور مہدی موعود مانتے آئے۔ اور یہ اور عام اس زمانہ میں نہایت شہرت پذیر ہوتے رہے تھے تو تمہارے اعتقاد کے بموجب از روئے قرآن و احادیث تو صرف ایک مہدی موعود ہونا تھا۔ جو بارھواں امام محمد بن عسکری تھا جن کی ولادت بقول قاضی نور اللہ شوستری ۲۵۵ ہجری میں ہوئی۔ پھر تمہارے بزرگوں نے دوسرے فرقوں کو کیوں اپنے آخری امام اور سچے مہدی موعود کے پیدا ہو جانے پر جن کی نسبت علامہ حائری غائت المقصود میں ایک روایت لکھتا ہے کہ پیدا ہوتے ہی ان کو ملائکہ عرش پر اٹھا لے گئے اور دیگر بیسیوں خوارق ظاہر ہوئے جو متواتر ثابت ہیں ملزم نہ گردانا اور ان کو ان واقعات عجیبہ پر شاہد اور گواہ نہ قائم کیا۔ کیا تم لوگ اپنے مہدی کی ولادت اور غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ کا ثبوت سنی مورخین سے قطع نظر اپنے گھر کے ہی شیعہ فرقوں میں سے کسی گروہ کی کتب سے پیش کر سکتے ہو ہرگز نہیں۔

تم نے اپنی ساری عمر اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عیب جوئی اور نکتہ چینی اور مطاعن جمع کرنے پر صرف کر دی اور اپنے آپ کو خالص و مخلص مومن خیال کرتے رہے اور اپنے ائمہ کو انبیاء کرام سے بھی بڑھا کر کہاں سے کہاں تک پہونچا دیا۔ لیکن افسوس ہے کہ تم نے اپنے عقائد کی تحقیق و تصدیق کبھی کی ہی نہیں۔ کیا اپنی

...اقوال اور واقعات کے بل پر تم نے صحابہ کی عیب شماری کا ... ٹھیکہ لیا ہوا ہے جن کی اسلامی خدمات کا تیرہ سو برس سے چاردانگ عالم میں ڈنکا بج رہا ہے جن کی سچی جانفشانیوں کے صدقے سے حرمین شریفین کی حرمت اور احترام قائم ہے جن کی عقدہمت سے مشرق سے مغرب تک خورشید اسلام کی کرنیں جا پہونچیں جن کی بروقت مساعی جمیلہ کی برکت سے قرآن جیسی مبارک کتاب آج تک محفوظ چلی آتی ہے ایسے جان نثاران خدا و رسول کی للہی خدمات کو معمولی او خفیف خیال کرکے جن کے زندہ آثار کو نہ کوئی مٹا سکا اور نہ مٹا سکتا ہے نہ کوئی مٹا سکے گا جن ائمہ کرام کو تم حجۃ اللہ اور آیات اللہ در مثل نصاریٰ ازلی ابدی مانتے ہو اور ان کے فضائل بیان کرکرکے نصاریٰ کو بھی مات کر دیتے ہو ان کی صداقت کا کوئی ثبوت بھی تمہارے ... پلے ہے؟ اور ان کے کارہائے نمایاں کی کوئی تشریح و تفصیل بھی تمہارے پاس ہے؟ بابا ان کے وجود کے ہست و نیست کا کوئی نشان یا ثبوت بھی بتلا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ جب صورت حال یہ ہے تو تم کو لازم ہے کہ اس سے ابد اپنے باطل اور خیالی عقائد سے توبہ کرکے اہل سنت والجماعت بھائیوں کے ساتھ شیر وشکر ہو جاؤ۔ تمہارے صدیوں کے اختلاف نے وحدت اسلام کو بہت صدمہ پہونچایا ہے اس سے زیادہ خدا کیواسطے صدمہ نہ پہونچاؤ۔ نظر انصاف سے دیکھو تو ہم تم میں کوئی اصلی اختلاف نہیں ہے محض اہل غرض کی شرارت سے تم ہم سے بدگمان ہوتے رہے ہو جس طرح مذہب اسلام کل مذاہب کا جامع اور متمم ہے اسی طرح اہل سنت والجماعت کل اسلامی فرقوں کا پہلا اور آخری مذہب ہے۔

اگر اسلامی سلطنت ہوتی اسلامی مملکت ہوتی بیرونی مخالفین اسلام کے حملوں سے ہم محفوظ ہوتے تو تمہاری اور بھی ناز برداری کرتے مگر پنجاب و ہندوستان میں تو معاملہ ہی دگرگون ہو چلا ہے۔ مخالفین نہ صرف ہمارے مذہب بلکہ ہمارے مال و جان کے بھی دشمن ہو رہے ہیں پس ایسے نازک اوقات میں تمہارا پہلا فرض یہ ہے کہ صدیوں کے بغض و کینوں کو اپنے سینوں سے نکال کر اپنے برادران ملت کو ساتھ سچے دل سے صلح کرلو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تمہارے باطل عقیدوں کا غیر معمولی طور پر قلع قمع کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور آخر تم کو طوعاً و کرہاً حق کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار خادم حسین احمدی بھیروی۔

پہلا سوال = لانبی بعدی کی تشریح۔ دوسرا سوال ابوداؤد میں ہے لیس بینی وبین عیسےٰ نبی۔ وانہ نازل۔ کے کیا معنے۔ تیسرا سوال۔ معراج میں آنحضرت نے حضرت عیسےٰ سے سوال کیا تو انہوں نے کہا قیامت سے پہلے میں خود دنیا میں جاؤنگا۔ یہ خدا کا وعدہ میرے ساتھ ہے اس سے کیا مراد ہے۔

تین سوالوں کے جواب

"یہ مضمون علامہ نورالدین زید مجدہ کے شاگرد رشید مولوی روشن علی صاحب نے لکھا ہے۔ حافظ صاحب اپنے واجب التعظیم اُستاد کی طرح جو کچھ لکھتے ہیں۔ مختصر جامع اور مدلل لکھتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ تحریر موجب دلچسپی ناظرین ہوگی۔"

حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت کے اثبات کے لئے پہلے اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ آیا بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی مدعی نبوت یا رسالت کا ہونا ممکن ہے یا نہیں۔ نبوت اور رسالت سے ہماری مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی وجہ سے بطور نیابت وظل کے عہدہ نبوت حاصل کرنا نہ یہ کہ بدون اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نئی شریعت کا رواج دینا۔

پہلے اس امر کے اثبات کے لئے سورۃ فاتحہ کی دعا ہے۔ (۱) اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ یہاں دو امر کا جاننا ضروری ہے ایک یہ کہ انعام کن لوگوں پر ہوا۔ دوم یہ کہ انعام کیا چیز ہے۔ انعام والے تو بنی اسرائیل ہیں۔ جن کا ذکر یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم۔ سورہ بقرہ رکوع ۵ میں ہے۔ اور انعام کی تفصیل واذ قال موسیٰ لقومہ یقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً۔ سورہ مائدہ رکوع ۴ میں ہے۔ پھر خلاصہ دعاء فاتحہ کے مقصود کا یہ ہوا۔ کہ ہمیں سلطنت بخش اور ہم میں انبیاء مبعوث فرما۔ اور آیۃ دوم جس سے انبیاء کا آنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔ سورہ اعراف رکوع ۴۔ یہ نہ کہا جاوے کہ مراد اس سے وہ بنی آدم ہیں جو کہ آدم کے وقت میں تھے اس سے آیت کا نسخ لازم آتا ہے اور ایسی تخصیص کے جواز سے تمام تکالیف شرعیہ کا اٹھا دینا جائز ٹھہرتا ہے کیونکہ جہاں کوئی آیت حکم کی آئی تو کہدیا کہ یہ مخصوص بزمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آیت ثالث جس سے کہ انبیاء کا مبعوث ہونا اس اُمت میں ضروری ہے۔ آیت یہ ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون اس آیت شریف کی چار غرضیں ہیں۔ (۱) یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے ہوں گے (۲) یہ کہ اسی طرح پر ہوں گے جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے (۳) یہ کہ اس اُمت سے ہوں گے نہ باہر سے (۴) یہ کہ ان کی غرض آنے کی کیا ہوگی۔

غرض اول کے اثبات کی دلیل لفظ لیستخلفنہم ہے جو کہ فعل مضارع موکد بہ لام تاکید و نون تاکید ہے۔ جو کہ محل قسم میں واقع ہوا کرتا ہے یعنے اس سے وہ فعل بیان کیا جاتا ہے جس کا کرنا ایسا ضروری ہو جیسا کہ اس فعل کا کرنا ضروری ہوتا ہے جس پر کہ قسم کھائی جاوے اور اس فعل کا ظہور کیوں نہ ہو۔ جبکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور ان اللہ لا یخلف المیعاد سچ ہے۔ غرض دوم کا ثبوت کما استخلف الذین من قبلہم ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ اسی طرح پر کہ جس طرح کہ خلیفہ بنایا ان کو جو امت محمدیہ سے پہلے تھے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء سلاطین بھی تھے۔ اور انبیاء بھی تھے۔ پس انبیاء اور سلاطین کا ہونا حسب ضرورت اس امت میں بھی ضروری ہے۔ اگر اس تشبیہ پر ایمان نہ رکھا جاوے۔ تو کما استخلف الذین من قبلہم کا لفظ آیت شریف میں لغو ہو جاتا ہے جس سے کلام اللہ مبرا ہے۔ غرض سوم۔ کا پتہ لفظ منکم سے لگتا ہے۔ یعنے وہ خلفاء جو کہ اللہ تعالیٰ مثل خلفاء بنی اسرائیل کے مبعوث فرمائیگا۔ وہ تم میں سے ہوں گے نہ تمہارے غیر سے۔ غرض چہارم۔ دو جگہوں میں اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ یعنی ضرور ضرور پختہ کریگا اللہ تعالیٰ غالب کریگا اور مضبوط کریگا اس دین کو جو کہ پسند فرمایا ہے امت محمدؐ کے لئے اور ضرور ضرور بدل دیگا ان کی حالت خوف کو ساتھ امن کے۔ غرضین دو بیان فرمائی ہیں۔ ایک مضبوطی وغلبۂ دین۔ دوم۔ ازالۂ خوف۔ چونکہ خلفاء دو قسم کے ہیں۔ ایک سلاطین اور ایک انبیاء۔ اسی لئے غرضیں بھی دو رکھی ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ انبیاء کا کام جو کہ خلفاء ہوتے ہیں ان کا یہی کام ہے کہ اپنے متبوع کے دین کے عقائد اور اعمال اور اخلاق کی حفاظت کریں اور ان کو مضبوط کریں اور اس پر جو حملہ مخالفین کی طرف سے ہو اس کو ہٹائیں اور سلاطین کا یہ کام ہے کہ حفاظت نفوس و اموال و اعراض کریں اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے دو غرضیں بیان فرمائی ہیں۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے زمانے کے بعد مخالفین کا حملہ بلکہ آپ کی زندگی میں ہی جانوں۔ مالوں۔ عزتوں پر شروع ہوا جس کو ہٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سلطنت کا انعام امت محمدیہ پر کیا اور جس زمانہ تک اور جس قدر وہ حملہ بڑھتا گیا اسی قدر سلطنت میں ترقی ہوئی لیکن اس زمانہ میں کوئی جان و مال عزت پر حملہ نہیں کرتا بلکہ عقائد اور ...... اعمال اور اخلاق پر دھواں دھار حملے ہو رہے ہیں اس واسطے ضرورت نبوت ہے۔ جو کہ ان حملوں کو دفع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام ہو۔

اگر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے خلفاء نہ ہوں۔ جو کہ انبیاء ہوں تو اس سے قرآن شریف کے تمام قوانین ٹوٹ جاتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے انعام کے وعدے فرمائے ہیں اور نعمت کے وعدے فرمائے ہیں۔ مثلاً یوسفؑ۔ موسیٰؑ۔ ہارونؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ الیاسؑ لوطؑ وغیرہ۔ جس قدر انبیاء کا ذکر قرآن شریف میں کیا گیا ہے سب کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ انا کذٰلک نجزی المحسنین ضرور ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں نیکو کاروں کو۔ پس اگر ایک ہی ایسا وجود امت محمدیہ میں جائز نہ رکھا جاوے تو یہ قرآن شریف کا بار بار فرمانا کہ ہم یہی بدلا محسنوں کے دینے کے لئے تیار ہیں اور دیتے ہیں بالکل بے معنی ٹھہرتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذٰلک۔

دوسرا یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیحؑ چونکہ خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث الیٰ بنی اسرائیل تھے وہ اس امت میں خلیفہ بن کر نہیں آ سکتے۔ اول تو اس لئے کہ وہ وفات شدہ ہیں اور موتیٰ کا رجوع قیامت میں ہے۔ دوم منکم کا لفظ ان کے آنے کو روکتا ہے سوم کما استخلف الذین من قبلھم کا لفظ آپ کے آنے کو جائز نہیں ٹھہراتا کیونکہ ہر ایک خلیفہ محمدی شبیہ ہے خلیفہ موسوی سے۔ اور مشبہ اور مشبہ بہ میں عینیت ممنوع ہے۔ زیدٌ کالاسد۔ اسی وقت کہہ سکتے ہیں کہ زید نوع اسد سے بالکل الگ ہو ورنہ تشبیہ لغو ہے چہارم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے وہ کسی نبی کو نہیں مل سکتیں (۱) یہ کہ نبی خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ پس جبکہ مسیح ابن مریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے ہیں۔ تو آپ کا بھی تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آنا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جا بجا فرمایا ہے۔ کہ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل۔ مثلاً یعنی اسرائیل کے مسیح کو ہم نے بنی اسرائیل ہی کی طرف رسول بنایا ہے اور انہی کے لئے اس کو اسوہ بنایا ہے اور انہی کے لئے مقرر کیا ہے پس اگر وہ دنیا میں دوبارہ آویں یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کو توڑیں۔ یا حضرت بنی اسرائیل کے لئے آویں اگر وہ بنی اسرائیل کی طرف آئے تو ہمارا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے اور اگر ہماری طرف آئے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کیا رہی اور یہ قول کس طرح صحیح ہوا کہ یہ میری خصوصیت ہے کہ میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا یہ شرف اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا جو کہ مجھ سے پہلے ہوئے اس قرآنی بیان کے مقابل میں مخالفین دو عذر پیش کرتے ہیں۔ اول آیت خاتم النبیینؐ۔ دوم۔ حدیث لانبی بعدی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کا استدلال صحیح نہیں کیونکہ آیت مقام مدح میں ہے اور یہ کوئی مدح نہیں کہ یوں کہا جاوے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیا ہے وہ نبوت کے درخت کا بیخ و بنیاد سے اکھڑنا ہے یا یہ کہ آپ کا وجود یا بعثت ایسے ہیں کہ آیندہ کے لئے انعام نبوت سے باوجود ضرورت نبوت کے مخلوقات کو محروم کرتے ہیں آیتوں کے نظم و نسق کی طرف نگاہ کی جاوے تو لفظ ہے خاتَم۔ جس کے معنے مُہر کے ہیں۔ تو خاتم النبیین کے معنے کیا ہوئے کہ مُہر ہیں نبیوں کی۔ اس سے یہ کہاں پتہ لگا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پھر انہیں سے سارے نبی کیوں کر مراد ہو سکتے ہیں جبکہ تقتلون النبیین میں سب مراد نہیں۔ بلکہ مناسب مقام کے تو یہ معنے ہیں کہ آپ تمام نبیوں کی مُہر ہیں۔ یعنی تمام نبیوں نے آپ کی تصدیق کی ہے جیسا کہ کہا جاوے کہ یہ زمین میری جاگیر ہے اس پر بادشاہوں کی مُہر ہے ان معنوں کو وضاحت کے ساتھ سورہ آل عمران میں بیان کیا ہے۔ واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسولٌ مصدقٌ لما معکم لتؤمنن بہٖ ولتنصرنہ۔ یعنے تمام نبیوں سے اقرار لیا گیا ہے کہ سب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں۔ پس تمام نبیوں نے آپ کی نبوت کی صداقت پر مُہر کی ہے اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں یا یوں کہا جاوے کہ آپ تمام نبیوں کی مُہر ہیں یعنے تمام نبیوں کے مصدق ہیں جیسا کہ آیت مذکورہ میں لفظ مصدقٌ سے ظاہر ہوتا ہے اصل اس کا یہ ہے کہ لفظ خاتم کا بمعنی مصدری بطور حاصل مصدر کے یہاں پر استعمال کیا گیا ہے۔ مصدر کبھی اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتی ہے اور کبھی اپنے مفعول بہٖ کی طرف۔ مثال فاعل۔ لولا دفع اللّٰہ الناس۔ دفع مضاف ہے طرف اللّٰہ کی۔ مثال مفعول بہٖ کی وللّٰہ علی الناس حج البیت۔ لفظ حج کا البیت کی طرف مضاف ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں یہ اس صورت میں معنے ہیں کہ جب مصدر مفعول کی طرف مضاف ہیں اور دیگر نبی آپ کی تصدیق کرتے ہیں (یہ اٰتی ہیں جبکہ مصدر فاعل کی طرف مضاف مانیں۔

اور حدیث لانبی بعدی میں بھی بہت سے احتمالات باقی ہیں جو کہ حدیث کے ان معنوں کو جو مخالفین لیتے ہیں۔ صحیح نہیں رہنے دیتے۔ اول تو یہ حدیث نصوص قرآنیہ کے خلاف ہو کیونکہ ہمارے پہلے بیان سے ظاہر ہو چکا ہے کہ نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا ضروری ہے۔ پھر خلاف قرآن شریف کے حدیث باجماع اُمت مردود ہے۔

دوسرا خیال یہ ہے کہ آیا نفی نبوت سے نفی کمال مقصود ہے یا نفی وجود۔ نفی وجود کی تو منقوض ہے کیونکہ نزول عیسیٰؑ حق ہے اور اگر نفی کمال مقصود ہے اس میں کوئی مناقشہ نہیں پھر لفظ بعدی میں بھی احتمالات قائم ہیں۔ کیونکہ بعدی کا لفظ اس بات کا مستلزم نہیں ہے کہ بعدی سے موتی مراد ہو۔ کیونکہ قبل اور بعد امور اضافیہ میں سے ہیں جو کہ دوسرے کی نسبت کے لحاظ سے معلوم ہوتے ہیں۔ کبھی تو بعدی کا لفظ "بعد موتی" پر استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قول یعقوبؑ کا ہے ماتعبدون من بعدی۔ اور کبھی بعد مکانی پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ موسےؑ نے اپنی قوم کو طور سے واپس آ کر فرمایا۔ بئس ما خلفتمونی من بعدی۔ مقام کے لحاظ سے اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کو تشریف لے جانے لگے تو حضرت علیؓ کو مدینہ پر خلیفہ کیا۔ تو حضرت علیؓ نے رو کر کے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ عورتوں اور بچوں میں چھوڑ چلے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہو جو کہ ہارون کو موسیٰ سے تھا۔ مگر میرے پیچھے نبی نہیں تو اس کے یہ صاف معنے ہیں کہ میرے اس سفر پر جانے کے بعد تم خلیفہ تو ہو لیکن ہارون کی طرح نبی نہیں۔ لانبی بعدی کے متعلق جو حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے۔ بحار الانوار سے ہمیں دکھلانے کی ضرورت نہیں کیونکہ لانبی بعدی کی حدیث بخاری میں مروی ہے۔ بحار الانوار سے یہ بہت بڑھ کر بات ہے اس کی طاقت نہیں کہ بخاری کا مقابلہ کرے اس لانبی بعدی کے مقابلہ میں میں نے بہت کچھ لکھ دیا ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب آپ کے ابراہیم بیٹے نے وفات پائی تو فرمایا۔ لوعاش لکان نبیاً۔ اگر جواز نبوت بعد آنحضرتؐ کے جائز نہ تھا۔ تو یہ کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے اگر یہ بچہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

سوال

"وانہ نازلٌ"۔ وہ نازل ہوگا کا جواب اول تو یہ ہے کہ بخاری اور مسلم دونوں میں مسیح کے دو حلیے بیان کئے گئے ہیں۔ ایک حلیہ سُرخ رنگ گھنگروالے بال دوسرا وہ مسیح جس کو دجال کے مقابلہ میں دیکھا ہے اس کا حلیہ بیان فرمایا ہے کہ گندم رنگ سیدھے بال۔ میانہ قد۔ یہ متفق علیہ حدیثیں کیوں کر چھوڑی جا سکتی ہیں۔ پھر جب مسیح ابن مریم ہی دو ہیں تو پہلے مسیح کو اتارنے کی کیا ضرورت ہے جہاں کہیں ایسا لفظ آئیگا اس سے مراد وہی گندمی مسیح لیا جاویگا اور ضمیر المثل عربی زبان میں اور قرآن شریف میں استعمال کی گئی ہے۔ مثال عربی زبان کی اخذت درھماً ونصفہ لیا میں نے درہم اور اس کا نصف لیا یہاں پر ظاہر ہے کہ اس درہم کی طرف یہ ضمیر نہیں جا سکتی جو کہ فاعل لے چکا ہے۔ کیونکہ اس کا نصف تو اس میں داخل ہے بلکہ اس کی مثل ہی کی طرف جائیگی مثال دیگر۔ شعر۔ ترکت بنی الجزیم لھم دوادٌ

اذا تمضی جماعتھم نعود (حماسہ)

چھوڑا ہے میں نے بنی جزیم کو ایسی حالت میں کہ وہ چکر کھا رہے تھے۔ جب چلی جاتی ہے ایک جماعت ان کی۔ تو لوٹتی ہے۔ یہاں جانے والی اور ہے لوٹنے والی اور ہے۔ حالانکہ ضمیر اگر مثل کی نہ مانیں تو چلی جانیوالی جماعت کی طرف جاتی ہے اور وہ مقصود نہیں۔ مقصود تو یہ ہے کہ اس قوم کی ایسی حالت ہو گئی کہ ایک گروہ ان کا آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔

مثال قرآن شریف کی۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کو موسےؑ لے کر رات رات چلے گئے اور پیچھے ان کے فرعون

پڑا ہے۔ وہاں فرمایا ہے۔ اخرجناھم من جنّٰت وعیون وکنوز ومکانٍ کریم کذالک واورثناھا بنی اسرائیل۔ یعنی فرعونیوں کو باغات وچشمہ جات خزانجات اعلیٰ درجہ کے مکانوں سے نکالا۔ اور ان کا وارث بنی اسرائیل کو کیا۔ حالانکہ بنی اسرائیل ملک مصر کے کبھی کسی وقت میں آج تک بادشاہ نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کو شام کی زمین کی بادشاہت بخشی گئی جو کہ مصر کی جاہ وحشمت کا مثیل تھی۔ اور دوسری جگہ بھی فرمایا ہے ان لوگوں کا قول جو کہ غزوہ احد پر حاضر نہ ہوئے اور وہاں کے شہداء پر افسوس کیا۔ لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ھٰھنا۔ اگر ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں قتل نہ کئے جاتے حالانکہ جو قتل ہو چکے ہیں وہ یہ کہہ نہیں سکتے۔ غرض یہ ہے کہ قرآن شریف کے اکثر مقامات میں ضمیر مثل کو استعمال کیا ہے تمام بنی اسرائیل کے وہ واقعات جو کہ موسےٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوئے یا ان کے بعد قریب عہد میں ہوئے۔ ان تمام واقعات کا خطاب ان یہودیوں کو کیا گیا۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مدینہ میں رہتے تھے۔ مثل کی طرف ضمیر کا پھیرنا یہ عرب کا عام دستور ہے اسی واسطے تو یہود نے یہ نہ کہا کہ ہم نے تو وہ معاملات نہ دیکھے نہ کئے ہم کو ان الزامات کا کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے حالانکہ وہ کہہ سکتے تھے کہ ہم سے پہلے ہمارے بزرگوں نے جو کہ ہم سے پہلے کئی ہزار برس ہوئے ہیں ان کے یہ فعل ہیں۔ لا تتخذوا اذ کا دذر اخرای۔ ہمیں کیوں بار بار سنایا جاتا ہے۔

پس جب ہمیں نصوص قرآنیہ سے وفات مسیح اسرائیل کا علم ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق صحیحین کے دو مسیحوں کے دو حلیئے بیان کئے ہیں تو پھر ہمیں مثل کی طرف ضمیر پھیرنے سے کون امر مانع ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہاں تو اصل کی طرف ضمیر پھیرنی ممکن ہی نہیں۔ پس وہ حدیث جسمیں یہ آتا ہے کہ میرے مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ وہی نازل ہونے والا ہے۔ مراد اس سے اس کا مثل ہے اور وہ حدیث جسمیں کہ قیامت کا تذکرہ ہے اس حدیث میں وہی مسیح مراد ہے جو کہ گندم گون رنگ کا مسیح ہے۔ جس کو کہ دجال کے مقابل میں آنحضرۃ نے دیکھا ہے۔

حج کیواسطے ہدایات

برادرم چودہری حاکم علی صاحب کو حج کے سفر پر جانے کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل ہدایات فرمائیں۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کی جاتی ہیں

ہندوستان جانے والا یلملم یا مدینہ سے حج کی نیت کرنے والا۔ ذوالحلیفہ سے خوشبو لگائے۔ نہائے دو رکعت نماز پڑھے موزہ۔ پاجامہ قمیص۔ پگڑی۔ ٹوپی ایسی چیز نہ پہنے سر کو نہ ڈھانکے۔ لحاف اور نہالی اوڑھنی یا چونہ کو چادر کی طرح اوڑھنا جائز ہے۔

اگر پیچھے حج کرنا ہو تو پہلے عمرہ کرلیں۔ اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گندے لفظ اور جھگڑے اور شکار سے بچیں۔ رات ذی طویٰ میں رہے غسل کرے اور مکہ کے اوپر کی طرف سے مکہ شہر میں داخل ہو پھر باب سلام کے ذریعہ داخل ہو۔ طواف کہ بائیں طرف رہے۔ طواف حجر اسود سے شروع کرے۔ جو دعا چاہے مانگے۔ خاص دعا نہیں۔ جنوبی کونوں کے درمیان ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ پڑھے۔ سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھے پھر صفا کی طرف جائے قبلہ کی طرف منہ کرکے اللہ اکبر کرے اور بہت دعا کرے خاص دعا نہیں پھر مروہ کی طرف جائے پھر سر منڈادے یا بال کٹوادے آٹھویں تاریخ ایک احرام باندھے اور منا کی طرف جائے وہاں ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔ اور فجر پڑھے۔ جب سورج نکل آئے ضب کے راستہ سے عرفات میں جائے جہاں مسجد ہے وہاں نہائے اور وہاں ہی ظہر اور عصر پڑھے اور پھر اس میدان میں غروب آفتاب تک صرف دعا یا ذکر الٰہی کرے جب سورج غروب ہو جاوے مزدلفہ میں آئے اس کی پہچان ہے وہاں روشنی بہت ہوگی وہاں مغرب عشا جمع کرے۔ پھر صبح بہت سویرے اٹھے اور طلوع آفتاب سے پہلے منا کو چلا جائے سات کنکر لگائے۔ قربانی کرے سر منڈائے یا بال کٹوائے پھر مکہ کو جاوے طواف کرے احرام کھولدے پس یہ ہے جو شریعت نے بتایا۔

ضروری ہدایات

اول۔ کم سے کم دو تین دوست ہوشیار ساتھ ہوں (۲) جمعرات یا ہفتہ کو چلے خوب غسل کرے (۳) اونچی جگہ میں چڑھیں اللہ اکبر اور نیچے میں سبحان اللہ کہے (۴) قرآنکریم ضرور ساتھ ہو۔ براہین احمدیہ۔ درثمین بھی لے لو۔ چند عربی کتابیں وہاں دینے کو لے جاؤ تو مضائقہ نہیں (۵) مضبوط لوٹا۔ ڈول۔ رسی۔ مسواک جانماز۔ رومال۔ تولئے۔ ٹوپیاں۔ کرتے۔ چادریں یہ سب بیرنگ ہونی چاہئیں (خاکستری) دو تین جوتیاں یا چپلاں۔ تو شک دولائی تکیہ۔ دری دو عدد۔ چار پانچ دسترخوان۔ صابون۔ کہاروا۔ ضرور چیز راوٹی (کپڑے کا پاخانہ) اس کے ساتھ تھوڑی سی میخیں (کہار راوٹی نہائت ضروری ہیں) کچھ سوتڑی رشوا۔ سوئی۔ پنکھا۔ سوٹا۔ چھوٹی سی برچھی۔ سر دہونے کی مٹی۔ کنگھی۔ چھوٹی کلہاڑی۔ موم بتی وغیرہ جو سفر میں چلے۔ رکابیاں چولہا مزور۔ مصالحہ۔ ادرک۔ نمک۔ آلو۔ کچھ ضروری دوائیں تپ۔ قبض۔ دردوں کی۔ سردرد۔ اسہال۔ معدہ اضمہ۔ گئے۔ لیموں۔ چٹنی۔ بڑیاں۔ چاول۔ مسور کی دال۔ (دوسری دالیں گلتی نہیں) کچھ آٹا۔ کچھ گھی عمدہ سا۔ مدینہ کی راہ کے یہ خصوصیت سے ضروریات۔ کچھ کھجوریں ساتھ مخفی رکھنی چاہیئے جو بدو کو بطور محبت کے علیحدہ دیدے (اکٹھے کہاتے ہیں اس لئے سب ہو کے سہتے ہیں) یاد رکھنے والی بات پونڈ ساتھ لیجائے نوٹ اور روپے سے تکلیف ہوتی ہے۔ دوانیاں بہت ہوں پیسے۔ چونی الگ رکھے ورنہ دونی کی جگہ روپیہ دینا ہوگا یا افراتفری میں گر پڑے گی۔ ہو سکے تو تار کے لئے مختصر پتہ لاہور دیا ہی نقدی کا پتہ کبھی نہ دیں۔ جہاں تک ممکن ہو ہنڈی کردے۔ حدیث کی کتاب عمدۃ الاحکام یا بلوغ المرام ساتھ رہے۔ مکہ میں علی الامیر حضرت صاحب کا بہت مخلص اور مرید ہے۔ جدہ میں ابوبکر تاجر میرے واسطے ایک دعا مانگے۔ ایک تو خصوصیت سے الھداؤ ربنا اتنا عرض کردے۔ اس کے دونوں کے معنے ہوا سکے دل میں رکھے ہیں وہ پورے ہو جاویں۔ بار بار ان کے اول و آخر دوستوں میں نماز والا درود بڑی توجہ سے پڑھے۔

ضرورت زمانہ۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے قادیان کو جس قدر شیوخ دئے ہیں بالخصوص نو مسلم وہ سب کے سب ہماری جماعت میں قابل قدر وجود ہیں ان لوگوں میں سے ایک ماسٹر عبدالرحمان صاحب بھی ہیں ماسٹر صاحب کی فیض رسان طبیعت اس بات سے خالی نہیں رہ سکتی کہ وہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ کے لئے کوئی وقت نہ نکالیں آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں اختیار الاسلام سرچشمہ تعلیم الاسلام۔ سچے مذہب کی شناخت۔ عیسائی مذہب کی حقیقت اسلام کی پہلی کتاب ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ اب آپنے ایک اور کتاب لکہی ہے جس کا نام ہے ضرورت زمانہ۔ دو سو صفحہ کی ڈمی کا غذ پر نہائت خوشخط سرکاری کتب کی تقطیع پر چھپوائی گئی ہے یہ تو ظاہری شکل کا حال ہے اب جو مضمون پڑھو نور علی نور۔ میں ہر ایک سوال اور اس کا جواب پڑھ کر مصنف کے لئے دعا کرتا ہوں اور میرے دل و دماغ پر ایک کیفیت طاری ہوتی رہی ہے۔ سوال وہ سوال ہیں جو آجکل معرض بحث میں رہتے ہیں اور جن کی بنا پر مشن اور آریہ سکولوں کے مسلمان طلبۃ العلم گمراہ ہوتے رہتے ہیں یا کم از کم موجودہ تعلیم اور سوسائیٹیوں سے متاثر ہو کر اپنے مذہب سے جاہل رہتے ہیں یا کچھ سروکار یا دلچسپی نہیں رکھتے۔ ماسٹر صاحب کا نہ صرف اسلامی سکولوں کے طالب علموں پر بلکہ میرے خیال میں تمام اردو دان اسلامی دنیا (کیونکہ آخر سب کے سب بچے ہیں) پر ایک بڑا بھاری احسان ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی اس تصنیف کی قدر دانی کی جاوے اور اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا جاوے۔ مضامین کے لحاظ سے ہر ایک نہائت ہی کم قیمت ہے جو ذرا بھی گراں نہیں گذرے گی۔ آپنے اس کتاب کو عام رکھنے کے لئے کسی اندرونی مذہبی اختلاف کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف اصولی بحث کی ہے اور اس زمانہ کے آخری نبی کی تصانیف سے بعض سوالوں کے لئے نہائت عمدہ انتخاب کیا ہے احمدیوں کے لئے تو یہ کتاب اس نقطۂ خیال سے بھی قابل قدر ہے کہ وہ اپنے امام کی اسلامی خدمات کا بہت کچھ حصہ اس میں دیکھ سکتے ہیں۔ بعض سوال کہا گو

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - قیمت ۲/ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود ؑ کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳/ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت صرف ۶/ر

سر الشہادتین - مصنفہ مولانا فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت صرف ۱/ر

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں - قیمت ۱/ر

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۳/ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس ؑ کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۱/ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین - قیمت ۲/ر

الاستخلاف - شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں - قیمت ۲/ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں دلچسپ - قیمت ۱/ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - قیمت ۱/ر

مور کہ سیدہ - مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جوابات قیمت ۱/ر

نادر موقعہ

کل صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ بہترین گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باؤ نی تزلہ ہر دورق دافع بخار بلیریا فی بوتل عمر و دیگر ہر قسم کے دیسی و عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ملک گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں۔ الراقم - خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رتمل پنڈی گجرات

جے پور کا مشہور عالم قلاقند و دیگر اشیاء

جے پور اپنے مشہور و معروف قلاقند کے لئے دور دور مشہور ہے - لوگ اسے بطور سوغات و تحائف دور دراز جگہوں میں بڑے شوق سے لے جاتے ہیں اس کی اصل خوبیاں وہ حضرات جان سکتے ہیں جنہوں نے اس کا ذائقہ چکھا ہے میرے احمدی برادران کی خدمت میں پہنچانے کا خاص انتظام کیا ہے اگر کسی صاحب کو ضرورت و شوق ہو تو مطلع کریں ایک روپیہ میں ڈیڑھ سیر علاوہ محصول پارسل و پیکنگ نہایت اعلیٰ قسم کا روانہ ہوگا اس کے علاوہ جے پور کے جانمازیں سفید و پنیر کا سامان مثل گلاس چائے کی پیالیاں وغیرہ بکفایت روانہ کیا جاتا ہے جس بھائی کو ضرورت ہو مطلع فرما دیں۔

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریوں - صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ تو کاروبار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا لیں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جایا کرے گا نیز واضح ہو کہ اگر کسی صاحب کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دیں گے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی نگرانی میں صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی صابون اور انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے طیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت تصفیہ کر کے فائدہ حاصل کریں۔

المشتہر - حکیم محمد الدین دروازہ ویسہ سنگھ - گوجرانوالہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں - مقوی جمیع اعضا نافع صرع - مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر - جذام - استسقار و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تبخیر و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم منفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی - یبوست او جاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر انسان پوری طاقت سے استعمال نہ کرے تو کبھی بوڑھا نہ ہو - خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قیمت فی تولہ ایک روپیہ - اور دو تولہ کی قیمت عمر - تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ - اڈیٹر بدر

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بےنظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے۔ اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب سے کر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔

قیمت سرمہ اول قسم ۶/ - قسم دوم ۴/ - قسم سوم ۲/ - قیمت ممیرا قسم اول ... - جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں - قسم دوم ... - اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو۔ علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی - پشاوری - زری - ریشمی سادہ - سوتی - زرد - سفید - سیاہ - بادامی - مشہدی - افسری ٹپکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں۔) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی میرے پاس موجود ہے اور نیز کلاہ ہر قسم - زری - سادہ - پشاوری اور ٹوپی رومی بھی موجود ہے درخواست آنے پر مال بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے - جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہو - لیکن محصولڈاک (خرچ آمد و رفت) بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

مُسدّس ثاقب مالیرکوٹلہ جو انجمن احمدیّہ کے جلسہ یکم اگست ۹ء کو پڑہی گئی

شملہ والو! ہو مبارک تمکو بزم یک دلی   باہمی سچی مروّت اور صلح و آشتی
بہائیوں کی سی محبت اور ربط و دوستی   بیٹھنے اُٹھنے میں ہر حالت میں صدق و راستی
آنیوالے کو تم آنکھوں پر بٹھا لیتے ہو تم
بڑھ کے آگے پیار سے سر پر اٹھا لیتے ہو تم

آنیوالے میں اگر ہو رنگِ احمدؐ آشکار   فیض احمدؐ جو ہے بن کے ابر کوہسار
اور ہو رنگین بیانی میں برنگ نو بہار   اُس کے دم سے آئے ہر لحظہ ہوا خوشگوار
خیر مقدم کے لئے آنکھیں بچھا دیتے ہو تم
اس کے سر پر نقد دل اپنا لُٹا دیتے ہو تم

ہے کسی کی ذات میں برکت علی کی جلوہ گر   عمر دین کے فیض سے ہے کوئی نخل پُر ثمر
ہے کسی کی بات میں فضل آلہی کا اثر   نام گنتے جائیں کہاں تک تم ہو سارے نامور
کوئی ہے عبد الحمید اور کوئی ہے عبد الرشید
تم ہو سب پروانۂ شمع قرآن مجید

جان دیتے ہو خدا کے نام اور پیغام پر   ہیں فدا احمدؐ پہ عاشق اور اسکے کام پر
مرتے ہو سو جان سے تم بانی اسلام پر   بھیجتے ہو رحمتیں احمدؐ کے پیارے نام پر
حامی اسلام ہو تم اور بڑے پُر جوش ہو
دین کی عقل مجسم ہو سراپا ہوش ہو

تم سے ہے شاداب خندان احمدیّت کا چمن   باغ ہے دین خدا تم عندلیب نغمہ زن
ہے تمہاری ذات سے گلشن کا سارا بانکپن   آتین ہیں شکریں تم طوطئے شکر شکن
کوہ شملہ پر روان سرچشمہ اسرار ہے
ظاہر و باطن عجب گلزار میں گلزار ہے

اے بزرگو اے عزیزو اے مکرم دوستو   بات اک ہم پوچھتے ہیں گوش دل سے سنو
سوچ کر اسکا جواب خوب تم ہم سے کہو   بات ہو پوری پتہ کی اور سچ۔ ایسا نہو
جلد بازی میں مجھے دے جاؤ کچھ کا کچھ جواب
سُن کے رہ جاؤں پریشاں اور حیران احباب

تم میں کیوں ہے اتنی اُلفت تم میں کیوں ہے اتحاد   کیوں سمجھتے ہو محبت کو بنائے ہر مراد
کیوں ہے یہ حُسن ارادت اور حُسن اعتقاد   کیوں یہ کشت دل میں ہے بویا گیا تخم وداد
کیوں یہ حد سے بڑھ کے تم آپس میں اتنے دوست ہو
سچ بتاؤ کیوں سراپا مغز ہو بے پوست ہو

رشک آتا ہے تمہاری دوستی پر دوستو   یہ بھی خواہش کہاں سے آئی دل میں بہائیو
اتنی اُلفت یہ محبت کیوں ہے آخر سچ کہو   بھائی بندی کس طرح پیدا ہوئی بتلاؤ تو
کس طرح سمجھیں کہ تم میں کیوں محبت آگئی
خون کے پیاسوں میں کیوں اتنی اخوت آگئی

مدتوں اک دوسرے کا خون تم کرتے رہے   اختلافی مسئلوں پر کٹتے اور مرتے رہے
ہاتھ اپنے خون یکدیگر سے تم بھرتے رہے   خانہ جنگی میں برابر جیتتے ہرتے رہے
یا گراتے ہو تم آپس میں پسینوں پر لہو
تند خوئی چھوڑ کر کیوں ہوگئے اب نیکخو

ایک ہے قرآن سب کا ایک ہی اسلام ہے   ساری دنیا کو اخوت کی صلاء عام ہے
سب کے دل میں اور زبان پر اک خدا کا نام ہے   قوم میں وحدت ہو پیدا بس اسی کا کام ہے
گورے کالے کا کوئی اب تفرقہ تم میں نہیں
بندے اور آقا کا کوئی خرخشہ تم میں نہیں

لوٹتے ہو رات دن سچی محبت کے مزے   اس جہاں میں بادۂ گلرنگ وحدت کے مزے
جام کوثر کے مزے انہار جنت کے مزے   بس اسی عالم میں فرحت اور راحت کے مزے
معرفت کے بادۂ رنگیں سے کیوں مسرور ہو
مل گئی اتنی کہاں سے اتنے کیوں مخمور ہو

سوجھتی ہے عرش کی ہے عرش اعظم پہ دماغ   دل یہ کیوں مسرور ہے اور طبع کیوں ہے باغ باغ
سر میں کیوں روشن دماغی کا ہے نورانی چراغ   دیکھ کر رنگین خیالی غیر کے دل میں ہے داغ
ہم نہیں ہیں ٹلنے والے بات کے سمجھے بغیر
ہم نہیں ہیں ہٹنے والے یاں سے کچھ دیکھے بغیر

رنج میں رہتے ہو شاداں غم میں رہتے ہو نہال   پڑھ کے اک لاحول کر دیتے ہو غم کو پائمال
درد و زحمت میں نظر پڑتے نہیں ہرگز نڈھال   دکھ میں سکھ میں حمد گویاں ہے تمہارا بال بال
کوہ غم آکر گرے تم پہ تو جم جاتے ہو تم
بن کے صرصر آئے بھی آفت تو تھم جاتے ہو تم

حلم و استقلال میں تم بن کے رہتے ہو جبال   گرم رو تر برق تاباں سے ہے شہباز خیال
ہے اولوالعزمی تمہاری بالصرصر کی مثال   جال پھیلائے کوئی۔ تم دم میں آؤ۔ کیا مجال
دینداری میں بڑے ہی چُست ہو چالاک ہو
دشمن دین کے لئے سفاک ہو بے باک ہو

غیر کا کیا حوصلہ ہے تم پہ منہ آئے بھلا   غیرت دین کو تمہاری ہر کوئی ہے جانتا
ان کا دل گردہ کہ کہہ جائے تمہیں منہ سے بُرا   ہے تمہاری بات کا ہر کوئی لوہا مانتا
دین کی پیکار میں بس مرد میدان ہو تمہیں
بھاگتے ہیں تم سے سب شیر نیستاں ہو تمہیں

تم میں اتنی جرأت و شوکت کہاں سے آگئی   علم و فن کی تم میں یہ دولت کہاں سے آگئی
تم میں اتنی قوت و طاقت کہاں سے آگئی   قوت مردانہ اور ہمت کہاں سے آگئی
کیوں نہیں کہتے کرشمے ہیں کسی کے فیض کے
یہ ہماری جرأتیں ہیں اک جری کے فیض سے

وہ خدا کا نیک بندہ اس پہ لاکھوں سلام   عیسئے دوران وہ تہا اپنے زمانے کا امام
جو صفا و صدق سے تہا پیارے احمدؐ کا غلام   جس کے اُٹھنے سے کف افسوس ملتے ہیں تمام
رشتہ وحدت میں تم کو کر گیا ہے ایک قوم تو
کر کے تم کو ایک پیدا کر گیا ہے نیک قوم

قوم تہی بیگانہ ہستی خدا سے الامان   مٹ چکی تھی دینداری کہیں نہ تہا باقی نشان
سینکڑوں بت کعبۂ دل میں تہے پیدا و نہان   نام تہا اسلام کا کہنے کو زیر آسمان
ہستی باری کا کچھ دل میں یقین باقی نہ تہا
راستبازی کا نشان ہرگز کہیں باقی نہ تہا

کفر کی ظلمت دلوں پر چھا گئی تہی ہر کہیں   تہیں بھلائی جاتی سب آیات قرآن مبین
تیرہ و تاریک تہی بدکاریوں سے سب زمیں   تھے ٹھکرائے جاتے احکام خداوند متین
آسماں پہ اُڑ کے جا پہونچے تھے قرآں کے حروف
تھے بہت اونچے ثریا سے بہی ایماں کے حروف

فتنۂ دجّال سے دنیا میں اک کہرام تہا   سر میں بس عیسیٰ کی پوجا کا خیال خام تہا۔
دین کا ماتم تہا باقی اک خدا کا نام تہا   بھاگتے تھے نور سے ہر ایک کو سرسام تہا
جوق جوق آئے تھے سب کیش چلیپا کی طرف
فوج فوج آتے تھے سب دین نصاریٰ کی طرف

اس پریشانی میں آئی غیرت حق جوش میں   بیکسوں کی بیکسی پر رحمت حق جوش میں
قدرت حق جوش میں اور شوکت حق جوش میں   عزت حق جوش میں اور سطوت حق جوش میں
قادیاں میں اُس نے اک مرد خدا پیدا کیا
ظلِ احمد عیسیٰ معجز نما پیدا کیا

اس نے دہریت مٹائی اور کیا اعلان حق   پھونک دی عالم کے تن میں اس نے آکر جان حق
چار سو دہر میں جاری کیا ذیان حق   جان و دل سے مال و زر سے ہو گیا قربان حق
ہستیٔ حق کے لئے قائم کئے زندہ نشان
اس کے دم سے ہوگئے زندہ ہزاروں نوجواں

اس نے بخشا ہم کو جام بادۂ آبحیات   ایسا شیریں جس کے آگے بانی ہو جائے نبات
پی کے جسکو تشنگی سے مل گئی سب کو نجات   شان میں جس کی کہا قرآن نے عذب فرات
زندۂ جاوید اس نے کر دیا اسلام کو
اور روشن کر دیا دین خدا کے نام کو

پائمال اس نے کیا عیسائیت کے زور کو   اس نے بینا کر دیا عالم کی چشم کور کو
کر دیا اس نے فرو دجالیت کے شور کو   کھود کر دکھلا دیا عیسائیوں کی گور کو
تھی مسیحائی یہی۔ اس نے چلیپا توڑ دی
ضربۂ اعجاز سے پشت نصاریٰ توڑ دی

کر گیا اغیار کو وہ دم بخود اور لاجواب   کارنامے اس کے دنیا میں ہیں بیحد بے حساب
ہم کو وہ سمجھا گیا قرآن سی روشن کتاب   مختصر یہ ہے کہ دنیا سے گیا وہ کامیاب
ثاقب اُس کی رُوح پر نازل ہو صدہا رحمتیں
دیگیا جو ہم کو آکر دین حق کی نعمتیں

رباعیات و مسدس ثاقب

جو فخر قوم جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ہر سہ لکچرائی شملہ کو قبل ۵ اور ۱۰ اگست کو پڑہی گئی۔

رنجور ترے مدد سے شفا پاتے ہیں   بیمار ترے گھر سے دوا پاتے ہیں
اے پیارے نبی راہنمائی سے تری   بھولے ہوئے سب راہ خدا پاتے ہیں

(باقی دیکھو صفحہ ۲)

اسلام جو زندگی بخش مذہب تہا وہ اب مُردہ اور دوسرے مذاہب کی طرح اس مین بھی صرف زبانی جمع خرچ باقی رہ گیا ہے۔

دوسری خدمت اسلام ان لوگون کی ہم نے یہ دیکھی ہے کہ انصارِ دین کو ان لوگون نے ملحد۔ دجال۔ کافر اور بے ایمان کہا اور ان لوگون کا ساتھ دیا۔ جو اعدار الرسول تھے اور سچّے پکّے خادمان رسول کو اسلام سے خارج بتا کر ان پر سینکڑون مفتریات قائم کئے۔

تیسری خدمت اسلام انہون نے یہ کی کہ جہان اشاعت کے لئے احمدیہ سلسلہ کے لوگ جاوین غیر مذہب والون کے ساتھ ملکر یہ ان کی راہ مین روڑا اٹکا دین۔

چوتھی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو لوگ ہزارون ہزار روپیہ اشاعت اسلام کی راہ مین یوروپ اور دیگر ممالک مین تبلیغ اسلام کے لئے خرچ کرین ان کو عبد الدرہم و الدینار کہین۔ اور خود ان کا یہ حال کہ راول پنڈی اور وزیر آباد یا پنجاب و ہندوستان کے کسی موضع مین ان کو کسی خدمت کے لئے بلایا جاوے تو یہ کہین کہ ہماری فیس بھیجدو تو آتے ہین ورنہ تم جانو اور تمہارا کام۔

پانچوین خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ کسی خادم دین کی دو کتابون کو آگے رکھو اور تیسری لکھکر اپنے نام سے نولکشور اور گلاب سنگھ کے اصول پر شائع کردو۔

چھٹی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو جدا جدا پارٹیان بنی ہین ان کے تفرقہ کے بڑہانے مین کوشش رکہو تاکہ اخبار اور کتابون کی تجارت قائم رہے۔

ساتوین خدمت اسلام ان کی یہ ہو کہ اگر اخبار کے لئے مضمون نہین ملا تو ندوہ کے ایڈیٹرون کی غلطیان نکالو۔ اور اگر یہ نہ ہو ایک نیا فساد قائم کردو اور فضول بزن و بلائے کتابون کی تجارت کرتے جاؤ۔

آٹھوین خدمت یہ کہ شیاطین الانس سے راستبازون پر پتھر پھینکوائے جاوین۔ علی ہذا القیاس! یہ بات ہم پر خوب واضح ہے کہ ثناء اللہ کیا خدمت اسلام کر رہا ہے ثناء اللہ کی تصنیف اور اس کی تحریرین ہم سے مخفی نہین اس سے ہند و پنجاب کے دور سے بھی ہمین معلوم ہین اگر اس کو کچھ بھی خدا کا خوف ہوتا تو یہ ناپاک کلمہ مساوات منہ سے نہ نکالتا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین میری خدمت اسلام بڑہی ہوئی ہے مرزا صاحب نے اسلام کی جو خدمتین کی ہین اور جو جماعت آپنے اپنے بعد اشاعت اسلام اور تبلیغ حق کے لئے چھوڑی ہے اس کو دیکھ کر سوائے ..... خاک بدہنش کے ثناء اللہ کے حق مین کچھ نہین نکلتا۔

ثناء اللہ کا یہ لکھنا کہ مین نے آرین لوگون کی کتابون کی کتابون کے جواب لکھے کہان تک قابل فخر ہے اس کے لئے خود اس کی کتابین شاہد ہین۔ کہ ان مین کیا رکہا ہے اور اگر کچھ حصہ ہے تو وہ کہان سے لیا ہے مین تو یہ خیال کرتا ہون بجائے اس کے کہ اس کتابون سے کسی شخص کو فائدہ پہونچتا۔ اُس نے آریہ لوگون سے مباحثات مین بدزبانی کی تعلیم پاکر پاکون کو گالیان دینا سیکہا ہے اور بدگوئی مین بہت سا کمال حاصل کرلیا ہے۔

بعض اُن ناواقفون کے لکھدینے یا کہدینے سے جن کو صحیح وسقیم اور ردی اور جید مین فرق نہین یا بعض ان حجرہ نشین مُلّایان مساجد کے تعریف کرنے سے جن کو کسی باکمال کی تصنیف دیکھنا اور اس زمانہ کے مجدد اسلام کی تحریرات کا پڑہنا نصیب نہین ہوا ثناء اللہ کا اپنے آپ کو شیر پنجاب اور خادم دین اور مجدد وقت تصور کرنا عجیب نادانی اور جہالت ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ اگر ثناء اللہ کی تمام تحریرات کا خلاصہ نکالا جاوے۔ جن پر کہ ان کو آرین کے مقابلہ مین لکھنے کی وجہ سے اتنی تسلی پیدا ہوئی تو وہ سارے کا سارا بھی اس قابل نہین کہ حضرت مرزا صاحب تو کجا ؎

چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ حضور کے خادم نور الدین کی ایک کتاب تصدیق براہین یا نور الدین کے مقابلہ مین بھی وہ ایک پاسنگ کے برابر ثابت ہو اگر ثناء اللہ اس کا موازنہ کرنا چاہے تو اسے مناسب ہے کہ اپنے اور نور الدین کے راحت بخش جوابات پر ہی غور کرے پھر جس قدر ثناء اللہ کے مضامین مین نے دیکھے ہین ان میز ایک اوباشانہ رنگ بھرا ہوا ہے ان مین کوئی روحانیت نہ جذب نہ خصم کے لئے مسکت محض ایک خشک استخوان کی طرح ہین۔ پس ایسی تحریرون پر اُس مجدد اسلام کے مقابلہ پر ایسی گستاخی کرنا نہائت باحیایانہ بات اور بے حیائی کی علامت ہے۔ جس خادم رسول اور محب اسلام نے اپنی کمال روحانیت اور پاک تعلیم اور توجہ تام سے کئی لاکھ کی جماعت کو دین قیم پر قائم کرکے تمام اعتقادی غلطیان دور کرین اور ان کے اندر ایسی علمی اور عملی طاقت پیدا کردی کہ ان مین اشاعت حق اور تبلیغ دین کے لئے ایک قسم کا سٹیم بھر دیا۔ اور کئی بہت سے کا فرونا کو دین اسلام مین داخل کیا اور خدمت دین کے لئے وہ بنیاد ڈالی جس کی برکت سے آج ہزاران روپیہ خدمت دین مین صرف کیا جاتا ہے اور تمام ممالک یوروپ مین اسلامی تعلیم کو پھیلانے کی غرض سے پوری کوشش ہو رہی ہے اور اس وقت تک کئی انگریز دین اسلام مین آچکے ہین۔ پس اگر مولوی ثناء اللہ کے پاس بھی کوئی ایسا بین عملی ثبوت خدمت اسلام کا ہے تو اُسے چاہئے کہ ظاہر کرے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ درحقیقت اسنے کوئی خدمت دین کی ہو صرف زبان درازی اور بدگوئی مین کمال حاصل کرلینا اور فاتر العقلون کی طرح لن ترانیان کرنا تو اُس کو آسان ہے بات جب ہو کہ وہ کوئی عملی نمونہ بتائے۔

پھر علاوہ اس کے آریہ سماج کے مقابلہ مین جو تصنیفات بھی آپکی ہین ان کے ساتھ اس نادان کی تصنیفات کے متعلق مقابلہ کا خیال کرنا بھی حماقت معلوم ہوتا ہے حضور نے اس باطل مذہب کے متعلق وہ کاری حربے چلائے ہین جن سے ان کا سر کچلا گیا مگر نہ معلوم یہ کیا بدسرشت انسان ہے کہ ناحق ایسی بیہودہ تعلیان کرتا اور ڈینگین مارتا ہے۔ مین حیران ہون اگر یہ شخص آریہ سماج کے علاوہ کسی اور کے ساتھ مقابلہ کرتا یا کوئی تصنیف کرتا۔ تو نامعلوم اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگتا اس سے یہ بھی پوچھنا چاہئے کہ تم نے عیسائیون کے مقابلہ مین کیا خدمت کی۔ دہریہ۔ برہمو سکھ اور دیگر باطل مذاہب کے متعلق کیا لکھا اور ان کے مقابلہ مین کیا خدمت اسلام کی ہے حضرت مرزا صاحب کی تصنیفات سے براہین احمدیہ حقیقۃ الوحی۔ چشمۂ معرفت۔ سرمہ چشم آریہ۔ جنگ مقدس وغیرہ ایسی بے نظیر کتابین ہین کہ جن کا مثل نہین مگر یہ معلوم یہ اسلام کے دشمن دوست نما خدمت اسلام کس چیز کا نام رکھتے ہین۔

یہ امر بھی قابل نوٹس ہے جو اس نے اسی اخبار مین لکھا ہے کہ مین پوری کتابین نہین پڑہتا صرف اسی قدر حصہ پڑہتا ہون۔ جو نکتہ چینی کے لئے ضروری ہے کیونکہ جب اس نے بقول خود کتابین ہی نہین پڑہین تو پھر اس کا دعوے تحقیق متعلق حضرت اقدس محض جھوٹ ہے۔ جیسا کہ اُس نے الہامات مرزا وغیرہ مین لکھا کہ مین نے پوری تحقیق کی ہے اور آپکی کتابون کو پڑہا ہے اور یہ بات اس لحاظ سے بھی قابل غور ہے کہ جس شخص نے بقول خود سلسلہ کے بانی اور آپکے اتباع کی کتابین ہی نہین پڑہین وہ کس طرح یہ کہہ سکتا ہے اور اس کی یہ بڑ کہان تک قابل التفات ہے کہ مین مرزا صاحب سے اسلامی خدمات مین بڑھ کر ہون کیونکہ جب عملی ثبوت تو اپنی خدمت کا ثناء اللہ کوئی پیش نہین کرسکتا جیسے کہ حضرت اقدس کی اسلامی خدمات کا ثبوت حضور کی ساری جماعت ہے۔ اور جیسے ثناء اللہ جیسے سینکڑون ہین۔ الاان مین زبان درازی اور بدگوئی اور دشنام دہی اور گندی فطرت اور اس قسم کو قابل تعریف اوصاف نہین۔ اور تفصیل خود تصانیف کو پڑہا نہین جس سے اس کو آپ کی تحریری خدمات کا اندازہ ہوسکتا تو کیونکر یہ بغیر پڑہے دینے کا استحقاق رکھ سکتا ہے کہ میری خدمات اسلام بڑہی ہوئی ہین اگر ثناء اللہ کو شک ہو تو چاہئے کہ حضور کی تصنیفات اور آپ کی جماعت کی تحریری مضامین کی فہرست ایک کالم مین اور اپنی تصانیف کی مضامین کی فہرست (جس پر اس کو دعوٰی جنون پیدا ہوا کہ میری اسلامی خدمت بڑھکر ہے) ایک کالم مین اپنے اخبار مین شائع کرکے اپنے ناظرین اخبار سے پوچھ لے۔ تاکہ اس کو اپنے جنون کا پتہ لگ جاوے اور اگر صرف فہرستون کی ملاحظہ سے خود ہی اپنی غلطی سمجھ آجاوے تو ہم اس کو یہ رعایت اور دین گے کہ تم مرزا صاحب کی اسلامی خدمات کے مقابلہ مین اپنے

ساتھ اور ہم جنسون کی خدمات کو بھی جمع کرکے موازنہ کرو تاکہ تمہین واضح ہوجاوے کہ مرزا صاحب نے اس زمانہ مین کیا خدمت اسلام کی ہے۔

اپنے مضمون مین ثناء اللہ نے مباحثہ دیوریا کو بھی اپنی ایک اعلیٰ خدمت اسلام لکھا ہے۔ اس وقت یہ تذکرہ ترک کرکے کہ اس مباحثہ مین اوس کے اور کون کون لوگ مددگار تھے اور آیا کسی احمدی کا بھی اس مدد مین کوئی حصہ تھا یا نہین یہ امر دریافت طلب ہے۔ کہ آیا مباحثہ ان کامیابیون کے مقابلہ مین جو حضرت مرزا صاحب کو جلسہ مہوتسو یا جلسہ آریہ سماج لاہور یا پنڈت لیکھرام کی چھ سالہ کشتی اور مباحثہ ہوشیارپور یا مباحثہ امرتسر اور ان جلسون کے مقابلہ مین جو سیالکوٹ۔ لاہور۔ لودیانہ وغیرہ ہوئے کچھ حقیقت بھی رکھتا ہے یا نہین۔ حضور کی ذات تو خیر ارفع واعلیٰ تھی۔ حضور کے خادمون کو کلکتہ۔ راول پنڈی۔ فیروزپور شملہ وغیرہ مین جو جو فتوحات ہوئین ادنہین کے ساتھ مباحثہ دیوریا کا موازنہ کرے خلاصہ یہ کہ جہان تک دیکھا جاوے ثناء اللہ کا یہ قول کالبول کہ مرزا صاحب سے میری خدمات بڑھی ہین اور یا شکر گزاری کی ہے اور آپ کے سلسلہ کی تصانیف وتحریرات سے کوئی استفادہ نہین کیا۔ بالکل خلاف واقع اور بہتان عظیم ہے۔ والسلام خیر الختام

نظیر الدین از لاہور۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۸ء

بدر نمبر ۱ آئین

جناب اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگرچہ مین مضمون نویس نہین ہون اور نہ ہی مجھے کبھی کسی اخبار مین مضمون لکھنے کا موقعہ ملا ہے اور نہ ہی مین نے باقاعدہ کسی سکول یا درس مین تعلیم پائی ہے صرف اپنے سرتاج کی مہربانی اور اپنے شوہر کے بھائی ڈاکٹر غلام دستگیر احمدی کی عنایات سے کچھ کچھ مطالعہ کیا ہے اس لئے اگر میری عبارت مین کسی قسم کی غلطی ہو تو میری معزز بہنین مجھے معاف فرمادین گی۔ یہ صرف اہلیہ اکمل کی جادو بیانی وحوصلہ افزائی نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ مین اپنے ٹوٹے ہوئے خیالات کا اظہار کرون اگرچہ مین کچھ عرصہ سے بدر کے کالم مین اس انجمن مستورات کے جلسہ کا ذکر پڑھتی ہون جو کہ میری قابل بہن مسز اکمل نے بنائی ہے مگر اس مین سوائے اہلیہ اکمل واہلیہ ملک کرم الٰہی کے اور بہت مضمون دیکھنے مین نہین آئے مین جہان تک جانتی ہون بہت سی بہنین دارالامان مین مضمون لکھنے کے قابل ہین۔ مثلاً مبارکہ بیگم دختر نیک اختر حضرت مسیح موعود (میری جان انپر فدا ہو) دختر پیر منظور الٰہی صاحب سعیدہ۔ اہلیہ مخدوم زادہ محمد اشرف۔ اہلیہ ہر دو صاحبزادگان حضرت اقدس۔ غرضیکہ ہر ایک خاتون کو خامہ فرسائی کرنی چاہیئے نہ کہ یہ صرف کہ مسز اکمل نے لکھدیا اور باقیون نے پڑھ لیا۔ ابھی مین نے کل ایک اخبار مین پڑھا تھا کہ امریکہ مین ایک بی۔ اے پاس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تو کیا کام کرے گی تو اس نے جواب دیا کہ مین اپنے کو پریزیڈنٹ کے عہدہ کے لئے طیار کرون گی۔ اس پر اس کو کہا گیا کہ یہ کام بہت مشکل ہے تو کہنے لگی کہ مین پبلک پر ظاہر کرون گی کہ عورت کسی کام مین آدمیون سے کم نہین۔ سو میری رائے مین پہلے قادیان سے ہر ایک عورت کو جو کہ لکھی پڑھی ہے مضمون لکھنا چاہیئے اور باہر والی نوآموز بہنون کو بتلانا چاہیئے کہ اس قسم کے مضامین ہونے چاہئین۔ جیسے مردوں کے لئے ریویو الحکم۔ البدر۔ تشحیذ الاذہان وغیرہ وغیرہ قادیان سے نکلتے ہین کیا مسز اکمل جیسی قابلہ بہنین ایک چھوٹا سا ماہواری رسالہ جس کی قیمت کوئی ایک دو روپیہ کے قریب ہو نہین نکال سکتین میری رائے مین تین سو خریدار ہو جانا کوئی مشکل نہین اور اس رسالہ مین مضامین اپنے باہم اتفاق خاوندون کی تابعداری سسرال سے نیک سلوک اپنی غریب بہنون سے سلسلہ محبت واتحاد درخت کا بڑھنا وغیرہ وغیرہ اور اشاعت اسلام درمیان مستورات کئے جائین چونکہ یہ رسالہ مخصوص عورتون کے لئے مخصوص ہوگا اس لئے امید ہے کہ فرقہ اناث جو قعر ضلالت مین ڈوبا پڑا ہوا ہے ٹھیک ہو جاوے گا اور آگے کو مائین لکھی پڑھی نیک صالح ہونگی۔ تو ان کی اولاد بھی اعلیٰ تربیت یافتہ اور نیک ہوگی مین کچھ دنون قادیان مین بھی رہی ہون۔ اور آٹھ سات برس تک مجھے لاہور مین رہنے اور احمدی بہنون سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ مگر افسوس کہ علمی مذاق خوش اخلاقی ملنساری جیسی کہ صحابہ کرام کی بیویون مین پائی جاتی تھی ابھی بہت دور ہے اس لئے سردست جب تک کہ سب بہنین مضمون لکھنے کے لئے طیار نہ ہو جاوین ضمیمہ نکالنے کی ضرورت نہین یا تو بدر ہر ایک بہن کے مضمون کالم بدر خواتین مین چھاپ دیا کرے یا ایک علیحدہ رسالہ صرف عورتون کے لئے ہو جس کی اڈیٹر مسز اکمل ہو آگے جیسا اور بہنین رائے دین عمل مین لایا جاوے مین ہر طرح درمے قدمے مدد دینے کو طیار ہون۔ مگر انجمن مستورات مین اس بات کا فیصلہ کیا جاوے اور بدر کی معرفت سب بہنون کو اطلاع دی جاوے۔

الراقم۔ اہلیہ سید محمد اشرف از جالندھر

بقیہ رباعیات ومسدسات ثاقب

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۶)

ہین فخر رسل سرور گیہان احمدؐ   ہیں مرجع صد قیصر وخاقان احمدؐ
مومن کے لئے بشیر ہو کر آئے   کافر کے لئے نذیر عریان احمدؐ

مُسدّس ثاقب

آج دل مین مرح ختم الانبیاء کا جوش ہے   مدحت خیر البشر خیر الوریٰ کا جوش ہے
فکر خوئے مصطفےٰ نور الہدیٰ کا جوش ہے   ذکر روئے مجتبےٰ صاحب لوا کا جوش ہے
کرکے بھیجا جن کو حق نے رحمۃ للعالمین
جسکی پابوسی کو دوڑا شوق سے چرخ برین

جلوہ گر تھا جس کے دل مین نور پاک کبریا   ذکر کرتے آئے جن کے ذکر کا سب انبیا
سید الکونین ہے جن کا خطاب با صفا   فخر آدم فخر عالم منبع نور ہدیٰ
اس کے احمدؐ اور محمدؐ دونون پیارے نام ہین
نام ہین ہین خوبیان اور خوبیان کے کام ہین

وہ یتیمون کا سہارا صاحب خلق عظیم   جس کے خوئے پاک فرماتا ہے قرآن کریم
وہ یتیم اور درج علم وفیض کا در یتیم   چشمۂ لطف وکرم دریائے رحمت اور رحیم
اپنے بیگانے کو جس نے اپنا شیدا کر لیا
خلق عالمگیر سے دیوانہ اپنا کر لیا

صفحۂ دنیا پہ جب تھا دورۂ فسق وفجور   کفر کی ظلمت تھی اور کافور تھا ایمان کا نور
ایسی حالت مین ہوا یہ رحمت حق کا ظہور   نور پھیلا ہر طرف جب آئے دنیا مین حضور
چار سوئے دہر مین پیدا اجالا ہو گیا
اک صدا سے دین حق کا بول بالا ہو گیا

کیا عجم کا حال تھا اور کیا عرب کا حال تھا   بدروی کا ہر طرف پھیلا ہوا اک جال تھا
ساری دنیا مین غرض نیکی کا گویا کال تھا   بانوئے گیتی کا بگڑا حسن خط وخال تھا
آکے دنیا کو سنوارا بانیٔ اسلام نے
واہ کیا تاثیر کی پیدا خدا کے نام نے

یاد ہین سب کو عرب کی شوخیان بےباکیان   وہ بڑے اطوار ان کے اور وہ ناپاکیان
بدروی مین چستیان اور وہ چالاکیان   جنگ جوئی اُنکی وہ خونخواریان سفاکیان
احمدؐ فرخندہ خو نے کیا سے کیا اُنکو کیا
متقی ان کو بنایا پارسا ان کو کیا

ان کے دل مین خشیت وخوف خدا پیدا کیا   مہر والفت انمین اور صدق وصفا پیدا کیا
قوم مین گویا دم معجز نما پیدا کیا   یون کہو   ضیا ر پیدا کیا
روشنی پھیلی جہان مین ان کے دل کے نور سے
دیکھ کر اہل نظر آئے لپک کر دور سے

جانتے ہی جو عرب کہتے ہین دنیا کو عجم   اپنا جیسا بولنے والا سمجھتے تھے وہ کم
اپنی ہی شیرین بیانی کا بھرا کرتے تھے دم   کون میدان بلاغت مین تھا ان کا ہمقدم
قوم کو اک قوم سے دم مین لڑا دیتے تھے وہ
اک ذرا سی بات مین فتنہ اٹھا دیتے تھے وہ

ان مین جب پیدا ہوئے جب افصح عجم وعرب   وہ نبی ہاشمی وہ احمد اُمّی لقب
کیا کہون ان کے سخن سنجون پہ کیا ٹوٹا غضب   سن کے قرآن سرمین سرنگون تھے سب کے سب
قافیہ تنگ ان کی شعر وشاعری کا کردیا
ناطقہ بند ان کی سحر وساحری کا کردیا

ان کی شعر وشاعری ان کی زبان ناپاک تھی   ان کا دل ناپاک اور روح ودوان ناپاک تھی
بدزبانی کی بدولت انکی جان ناپاک تھی   شاعری سے سیرت پیر وجوان ناپاک تھی

حضرت لیسنا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آل عمران

پارہ چہارم

(یکم مئی ۱۹۰۹ء رکوع اول)

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون - قرآن کریم سورۃ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے - وہاں متقی کی نسبت فرمایا ہے وممّا رزقنٰھم ینفقون - یعنے کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے - پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدیں آئی ہیں - اس رکوع میں اس قدر بیان ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی کیا وعظ کرسکتا ہے -

انسان دکھوں کے وقت تو انفاق پر مجبور ہوتا ہے - مگر حقیقی دنیا تو وہ دنیا ہے جو خوشدلی سے دیا جائے - پہلوں کی نسبت فرمایا ہے فلن یقبل من احدھم ملء الارض ذھبا ولو افتدی بہ اولئک لھم عذاب عظیم - بے ایمان آدمی جب عذابوں اور دکھوں کو دیکھیگا - تو اس کا دل یہ چاہیگا - کہ زمین کی گول کو بھرکر سونا دیدے مگر قبول نہ ہوگا

پس تم حقیقی نیکی کو نہیں پاسکوگے جبتک کہ تم مال سے خرچ نہ کرو مما تحبون کے معنے میرے نزدیک مال ہیں - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانہ لحب الخیر لشدید - انسان کو مال بہت پیارا ہو پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال ہی کو خرچ کرتے رہو -

وما تنفقوا من شیء - جو کچھ بھی خرچ کروگے اللہ کو اس کا علم ہو یعنے اسے مال کے لینے اور بڑھانے کا خوب علم ہے - پارہ سیقول ... رکوع ۱۶ میں آیا ہے - من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا - فیضعفہ لہ اضعافا کثیرۃ - واللہ یقبض ویبصط والیہ ترجعون - کون ہے جو اپنے مالوں کو عمدگی سے الگ اور اللہ کو دے بڑھ کر ان کو بہت بڑھاتا ہے - اللہ مال کو لیتا ہے اور اسکو

حلاً لبنی اسرائیل - دنیا میں جس قدر ایمانیات سے

دھوکہ بازیاں ہوتی ہیں اور لوگ شراب - زنا - چوری - جھوٹ سے بھی دریغ نہیں کرتے یہ صرف مال کے لئے ہے اور پھر اس بارے میں کوئی نصیحت کرے - تو الٹا اسی پر اعتراض جاتے ہیں - جب مسلمانوں کو یہ وعظ کیا گیا کہ انفاق کرو اور یہود کو بھی ترغیب ہوئی - تو وہ بجائے اس کے کہ اس نصیحت کو مانتے کہنے لگے - کہ تم تو حرام خور ہو اس کے جواب میں فرمایا گیا - کہ سب چیزیں جو ہم مسلمانوں کے کہانے میں آتی ہیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں ہاں وہ جو اسرائیل نے اپنے مرض ریگن کی وجہ سے ترک کردیا تہا (یہ ماحرم کے معنے ہیں)

من قبل ان تنزل التوراۃ - اور کل الطعام کان حلاً لبنی اسرائیل - تورات کے نزول سے پہلے کی بات ہے - یہ بات خوب یاد رکھو - کہ کل الطعام کے یہ معنے نہیں - کہ جو کچھ تورات میں حلال وحرام ہے وہی قرآن مجید میں موجود ہے - بلکہ اس کے معنے یہ ہیں - کہ تمام چیزیں جو ہم کھاتے ہیں یہ وہ ہیں جو بنی اسرائیل کے لئے بھی تورات کے نزول سے پہلے کی حلال تھیں - پس اگر ان چیزوں کا کھانا ... حرامخوری ہے - تو یہ اعتراض ابراہیم - اسحٰق - یعقوب پر بھی ہوسکتا ہے - رسول کریم فرماتے ہیں کہ میں تمہاری کتابوں کا متبع نہیں ہوں - میں ابراہیم کے دین پر قائم ہوں -

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا - تم بھی اسی دین کو قائم رکھو - افراط و تفریط سے بچنے والے ہوکر - حنیف کے یہی معنے ہیں - ایک طرف جھکا ہوا غلط معنے ہیں - [illegible] ٹیڑھے پاؤں والوں کو بطور بددعا کہتے ہیں - حنیف وہ آدمی ہے جس میں کوئی کمی اور نقص زیادتی نہو - جو مشرک ہوتا ہے وہ محبت میں افراط سے کام لیتا ہے - کبھی سجدہ کرتا ہے کبھی رکوع کبھی [illegible] معبود کے لئے قربانیاں کبھی دعائیں مانگتا ہے - کبھی اس سے حاجتیں طلب کرتا ہے - یہ محبت میں غلو ہے - جو افراط کی راہ ہے - اسمیں خدا کے حق میں تفریط ہے -

وما کان من المشرکین - مگر ابراہیم میں یہ عیب نہ تہا -

پھر عظیم الشان ثبوت اس بات کا کہ ابراہیم کو کیوں مانیں کیا تورات کو چھوڑ دیں یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا کی خالص توحید کے لئے جو گھر بنایا گیا ہے وہ وادی مکہ میں ہے - مکہ کہتے ہیں اس مقام کو جہاں لوگوں کا بڑا اژدہام ہو -

مبارکا - برکت دیا گیا ہے ..... دیکھو یہیں وہ مبارک وجود

تھا۔ جو اہل ارض کے لئے امان تھا۔ اسی گھر میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ پیدا ہوئے۔ رضوان اللہ علیہم اسی میں طلحہ و زبیر۔ چنانچہ خدا نے فرمایا۔ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ اللہ نے اس کے گھر کے لوگوں کو بڑا بنانا چاہا ہے۔

مقام ابراہیم۔ پھر اس کہ کی اوّل تو یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ابراہیم کا عبادت گاہ ہے۔ یہودی، عیسائی اپنے متبوع کی کوئی جگہ پیش نہیں کر سکتے جو اون کے قبضہ میں ہو

دوسری آیۃ من دخلہ کان آمنا۔ یہ دوسری جگہ فرمایا۔ ویتخطف الناس من حولہم۔ کہ سارے جہان میں افراتفری پڑی ہے پر مکہ میں نہیں۔

تیسری آیۃ وللہ علی الناس حج البیت۔ جو یہ نہیں سمجھتا وہ یہ پیشگوئی سن رکھے کہ حج بیت اللہ کا لوگوں میں رہے گا

ومن کفر۔ اور جو باوجود ان دلائل کے کفر کرے۔

تبغونہا عوجاً کے معنوں میں میں نے بہت غور کیا ہے بہت لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ عیب جوئی کی فکر میں لگے رہتے ہیں میں نے ایسی عادت والوں کو دیکھا ہے کہ وہ مرتے نہیں جب تک اسی گناہ میں گرفتار نہ ہولیں۔ جس کے لئے وہ دوسرے کی تحقیر کرتے ہیں اور لوگوں میں شور و فساد ڈالتے ہیں۔ اسلام ایک سیدھا اور سادہ مذہب ہے۔ مگر تبغونہا یہ لوگ چاہتے ہیں اس کے لئے عوجاً۔ کہ کوئی عیب نکل آئے اور ایک معنے یہ ہیں۔ کہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام میں رہیں یعنے اللہ کی راہ پر قائم رہیں اور پھر اسی طرح ٹیڑھے کے ٹیڑھے بھی رہیں حقیقی تبدیلی کو پیدا نہیں کرتے۔ کیسا افسوس کا مقام ہے۔

ایک طرف اللہ کو راضی کرنے کا ارادہ ہے۔ دوسری طرف عیب ڈھونڈنے کی کوشش کرتے رہنا بہت ہی خطرناک راہ ہے مومنوں کی تعریف میں فرمایا ہے۔ یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً و علے جنوبہم۔ اب جو بجائے ذکر اللہ کے مخلوق کے عیب بیان کرتا پھرے وہ مومن کیسا ہوا اور پھر اپنی غلطی پر اڑ جانا اور یہ سمجھنا کہ ہم نے خدا سے کوئی وعدہ لے لیا ہے اور بھی بُرا ہے۔ اپنی آنکھ کے شہتیر کو نہ دیکھنا اور دوسروں کی آنکھ کے تنکے کو گھنونی نظر سے دیکھنا اچھا نتیجہ نہیں رکھتا۔

ان تطیعوا۔ یعنے جیسے یہود وغیرہ چاہتے تھے۔ کہ اسلام صاحب اسلام۔ اصحاب اسلام کے اندر عیب تلاش کریں اور خود کتنے عیب دار ہوں۔ مگر دوسروں کی معمولی خطا کو بھی گرفت کرنے سے نہ رہیں۔ اسی طرز عمل پر اگر تم چلوگے۔ تو کافر ہو جاؤگے۔

یوں تو کوئی ایسا مسلمان نہیں ہوتا۔ جو یہودیوں کا فرمانبردار بن جائے۔ پس تطیعوا کے معنے یہی ہیں کہ اون کے طرز عمل پر چلوگے جیسے وہ عیب جوئی کرتے پھرتے ہیں ایسے ہی تم کرتے رہوگے۔ تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

مورخہ ۲۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

یا۔۔ ایہا۔ اے۔ سن لو تمہیں کو سناتے ہیں۔

الّذین آمنوا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے۔

اتقوا اللہ حق تقاتہ۔ بیٹا اپنے باپ کا کہا مانتا ہے شاگرد اپنے استاد کا۔ محکوم اپنے حاکم کا۔ دوست اپنے دوست کا اور یہ سب تسلیم کسی فائدہ کے حصول پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہمارا حکم بھی مان لو۔ تا تم فلاح دارین پاؤ۔ وہ حکم کیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اپنا سارا زور لگا کر۔

ولا تموتنّ الّا و انتم مسلمون۔ اب موت کا وقت تو معلوم نہیں بعض وقت انسان سوتا سوتا ہی مرجاتا ہے اور مسلمان بننے کا موقعہ نہیں ملتا اس لئے آج سے ہی تیاری کرلو۔ اور ہر وقت یہی سمجھو۔ کہ موت قریب ہے تا تمہارا انتقال بحالت اسلام ہو۔ انسان جب کوئی نیکی شروع کرتا ہے۔ تو ہر نیکی کا قول یا فعل یا عمل دوسرے نیک قول یا فعل یا عمل کو پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ گویا ایک نیکی دوسری نیکی کے لئے بمنزلہ زنجیر کی کڑی کے ہے۔ پس تقویٰ اختیار کروگے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مسلمان ہی مروگے۔ تقوے کی بہت سی راہیں ہیں۔ ایک اون میں سے یہ ہے۔

واعتصموا۔ اپنے آپ کو دکھوں سے بچالو کس ذریعہ سے؟

بحبل اللہ۔ ایک اللہ کا رسہ ہے۔ اس پر دو قومیں زور لگا رہی ہیں۔ تم سارے مل کر زور لگاؤ تا ذلت اور شکست کے دکھوں سے بچ جاؤ۔ ہمارے زمانہ طالب علمی میں یہ رسے کا کھیل نہیں ہوتا تھا مگر اب تو سکولوں میں یہ کھیل رائج ہے۔ اس لئے اس آیت کی خوب سمجھ آسکتی ہے۔

شفا۔ کنارہ

من النار۔ غضب۔ غیظ۔ کینے۔ ایک دوسرے کی جلن۔

فانقذکم منہا۔ ان تمام جلنوں سے قرآن نے نکالا۔

دیکھو۔ میں تمہیں دردِ دل سے کہتا ہوں کہ وحدت بڑی چیز ہے اور ہر قسم کی کامیابیوں کی جڑ ہے۔ صحابہ کرام نے اس کا مزہ چکھا ہے اون کی قوم ایک کس مپرس حالت میں تھی۔ صرف وحدت کے ذریعے ساری دنیا میں عظیم الشان اور مظفر و منصور ہو گئی۔

جب تک ہر ایک آدمی اپنے اغراض کو چھوڑ کر دوسرے کی ہمدردی میں فنا نہ ہو جاوے۔ یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ عمائد مکہ کو دعوت دی اور کہا۔ کوئی تم میں سے ہے۔ جو ہمارا بوجھ

سلیم الفطرت پسند کرتا ہے وہ کرے اور جو اس کے خلاف ہو اس سے روکے۔
وتومنون باللہ۔ پھر خود بھی ان بھلائیون پر عمل کرنے والے ہو اور تمام اخلاق فاضلہ کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا پورا ایمان ہے۔
الا اذیٰ۔ محض زبانی بکواس کر لین اس کے سوا اور کیا بگاڑ سکتے ہین۔
ثم لا ینصرون۔ مین تو اس کے یہی معنے کرتا ہون پھر کبھی بھی اون کو نصرت نہ دی جاوے گی۔ تیرہ سو برس سے یہود کا یہ حال دنیا دیکھ رہی ہے۔
الا بحبل من اللہ و حبل من الناس۔ ہان مسلمانون کے معاہدہ کے نیچے یا دوسرے لوگون کے معاہدہ و تعلقات کے اندر اس سے کچھ محفوظ رہ سکتے ہین۔
تقدیر عبارت یون ہے۔ اینما ثقفوا ما عصموا من الذلۃ الا عصموا بحبل من اللہ۔ یہ عصموا میز دو آیات سے نکالا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ۔ اور من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم مطلب یہ ہے کہ جہان پائے گئے ذلت سے نہین بچین گے۔ مگر مسلمانون سے عہدنامہ مین اس بری ذلت سے کچھ نہ کچھ بچ سکتے ہین۔ ایک اور معنے ہین وہ یہ کہ یہودی ہمیشہ ذلت مین رہینگے ہان اگر اللہ کے رسن کے نیچے آجاوین۔ یعنے مسلمان ہو جاوین یا کوئی اور مذہب اختیار کر لین تو پھر بچ سکین گے۔ یہودی۔ یہودی رہ کر کبھی فلاح نہین پا سکتے۔ الا کو عاطفہ بھی بنایا ہے۔ یعنے ولا مطلب یہ ہے کہ وہ ذلت سے نہ بچین گے۔ خود مسلمانون سے عہدنامہ کرین۔ یا کسی دوسرے مذہب سے۔
المسکنۃ۔ یعنے سلطنت کے لئے ہاتھ پاؤن نہین مار سکینگے۔
من اھل الکتاب امۃ قائمۃ۔ ہر مذہب مین دو قسم کے لوگ ہین ایک وہ جو شریر ہوتے ہین وہ غیر مذہب کی مخالفت محض از راہ شرارت کرتے ہین۔ ان مین طلب حق ہرگز نہین ہوتی۔ دوسرے وہ جو شرارتون مین شریک نہین ہوتے وہ نیکی مین بقدر اپنی طاقت کے بڑھتے رہتے ہین۔ اللہ پر۔ قیامت پر ایمان لاتے ہین اپنی عقل و فہم کے مطابق پسندیدہ کام کرتے اور برے کامون سے رکے رہتے ہین۔ اور کسی نبی وغیرہ کی ہتک نہین کرتے۔ اس قسم کے لوگون کو خدا نے امید وار ٹھہرایا ہے۔ کہ ما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ۔ جو کچھ بھی وہ بھلائی کرین اوس کی ناقدری نہ ہوگی۔
واللہ علیم بالمتقین۔ کیونکہ اللہ کو متقین کا علم ہے۔ پس اون کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمین رائے زنی کا کوئی حق نہین (اون نیکیون کی قدردانی یہی ہے کہ "اسلام" قبول کرنے کے لئے شرح صدر ہو جاوے) باقی رہے جو کھلم کھلا انکار کرتے اور شرارت و ایذا رسانی سے پیش آتے ہین وہ تو کچھ خرچ بھی کرین تو اکارت جاتا ہے۔

بطانۃ۔ اندرونی دوست نہ بناؤ۔ اس کی تصریح سورۃ ممتحنہ مین خوب فرمائی ہے اب اسے آگے اون کے طرز عمل سے اطلاع دی ہے تا محفوظ رہ سکو۔

مورخہ ۴۔ مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۴)

مکہ کے لوگون مین خود پسندی اور خودی بہت تھی۔ اسکی جڑ آسودگی ہے کیونکہ تمام جہان کی پوجا کا مال اون کے پاس آتا تھا۔ پھر مکہ ایک بڑا معبد تھا۔ تمام عرب والے اس کی پوجا کرتے تھے اس لئے یہ لوگ اپنے تئین بہشت سمجھتے تھے۔ تیسری وجہ ان کی خود پسندی کی۔ رحلۃ الشتاء والصیف تھی۔ یعنے وہ تجارت کے لئے موسم گرما مین عراق شام مصر وغیرہ کی طرف جاتے تھے۔ اور سرما مین ہندوستان۔ چائنا کی طرف جتنی تجارت پیشہ قومین ہین۔ وہ ایک وقت آسودگی کی وجہ سے خودی اور خود پسندی مین مبتلا ہو جاتی ہین
خودی اور خود پسندی والے ہر بات پر ناک چڑھانے کا عادی ہو جاتے ہین۔ اور وہ ہمیشہ دوسرون کی نسبت یہی کہتے ہین۔ ہم اسے کیا سمجھتے ہین۔ پس جب کوئی دوسرے کی بات سنتے نہین۔ تو حق کس طرح پا سکتا ہے ان کی اس خودی اور خود پسندی کی اصل جڑ تو ان کے بت تھے۔ جیسے ہندوستان مین مہاندیو ہے۔ ایسے ہی وہان ہبل تھا۔ جیسے یہان.. دیویان ہوتی ہین۔ وہان نائلہ تھی۔ ہر بت کے پجاری لاکھون روپے کماتے تھے۔ انہون نے جب دیکھا۔ کہ ایک نوجوان ہمارے ہی خاندان کا ہمارے تمام کارخانہ کرمت پر پانی پھیرنا چاہتا ہے۔ تو وہ آگ بگولا ہو گئے اور ادھر انہی کے قوم کے لوگ ورقہ بن نوفل۔ علی۔ زید بن حارث وغیرہ مسلمان ہو گئے۔ تو یہ اور بھی گھبرائے اور مقابلہ کی ٹھانی اور حتی الوسع اونھون نے کوشش کی۔ کہ کس طرح اسلام کا استیصال کیا جائے۔
نبی کریمؐ کو ۱۳ برس اس گھمسان مین گزرے۔ دیکھو کس قدر بڑی ہمت کیسی بلند پروازی۔ کتنا محکم ارادہ ہے اور کیسا استقلال تھا پھر صحابہ مین جن کی قومیت اور عصبیت نہ تھی وہ بھاگ اٹھے۔ فرمایا حبش مین چلے جاؤ۔ وہان وہ لوگ جا رہے۔ پہلے رنگ مین تو بتایا۔ کہ شریر سے شریر حکومت کے نیچے کس طرح مسلمانون کو رہنا چاہئے دوسری مین یہ بتایا کہ نیک دل عیسائی گورنمنٹ کے تحت مین کیونکر زندگی بسر کرنی چاہئے۔ گویا آپ کو یقین تھا کہ ایک وقت مسلمانون پر آنیوالا ہے کہ وہ غیر قومون پر حاکم ہون گے اور پھر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ وہ محکوم ہونگے یہ تو مکہ کے حالات تھے اب جب آپ مدینہ مین آئے تو یہان کی رسم و رواج سے آپکو آگاہی نہ تھی انکی جماعتون مین کوئی منصوبہ کرتا۔ تو کوئی خبر تک دینے والا نہ تھا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

حضرت امیر المومنین مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آلِ عمران

پارہ چہارم

(یکم مئی سنہ ۱۹۰۹ء رکوع اول)

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون - قرآن کریم سورۃ بقرہ مین جہان پہلا رکوع شروع ہوتا ہے - وہان متقی کی نسبت فرمایا ہے ومما رزقنٰھم ینفقون - یعنے کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے - پھر اسی سورۃ مین کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدین آئی ہین - دو رکوع مین اس قدر بیان ہے - کہ اس سے بڑھ کر آدمی کیا وعظ کرسکتا ہے -

انسان دکھون کے وقت تو انفاق پر مجبور ہوتا ہے - مگر حقیقی نیا تو وہ دنیا ہے جو خوشدلی سے دیا جائے - بہم نہ کی نسبت فرمایا ہے فلن یقبل من احدھم ملء الارض ذھبا ولو افتدی بہ اولٰئک لھم عذاب عظیم - بے ایمان آدمی جب عذابون اور دکھون کو دیکھیگا - تو اس کا دل یہ چاہے گا - کہ زمین کی گول کو بھر کر سونا دیدے مگر قبول نہ ہوگا

پس تم حقیقی نیکی کو نہیں پاسکو گے جب تک اس مال سے خرچ نہ کرو مما تحبون کے معنے میرے نزدیک مال ہین - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانہ لحب الخیر لشدید - انسان کو مال بہت پیارا ہے پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو -

وما تنفقوا من شیءٍ - جو کچھ بھی خرچ کر دگے اللہ کو اس کا علم ہے یعنے اسے مال کے لینے اور بڑھانے کا خوب علم ہے - پارہ سیقول ... رکوع ۱۶ مین آیا ہے - من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا - فیضٰعفہ لہ اضعافا کثیرۃ - واللہ یقبض ویبصط والیہ ترجعون - کون ہے جو اپنے مالون کو عمدگی سے الگ کرے اور اللہ اسے بڑھائے اس میں کچھ شک نہیں اللہ مال کو لیتا ہے اور اسکو بڑھاتا ہے -

کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل - دنیا مین جس قدر ایمانیات سے

دھوکہ بازیان ہوتی ہین اور لوگ شراب - زنا - چوری - جھوٹ سے بھی دریغ نہین کرتے یہ صرف مال کے لئے ہے اور پھر اس بارے مین کوئی نصیحت کرے - تو الٹا اسی پر اعتراض جماتے ہین - جب مسلمانون کو یہ وعظ کیا گیا کہ انفاق کرو اور یہود کو بھی ترغیب ہوئی - تو وہ بجائے اس کے کہ اس نصیحت کو مانتے کہنے لگے - کہ تم تو حرام خور ہو اس کے جواب مین فرمایا گیا - کہ سب چیزین جو ہم مسلمانون کے کہانے مین آتی ہین بنی اسرائیل کے لئے حلال تھین ہان وہ جو اسرائیل نے اپنے مرض ریگن کی وجہ سے ترک کر دیا تہا (یہ ما حرم کے معنے ہین)

من قبل ان تنزل التورٰۃ - اور کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل - تورات کے نزول سے پہلے کی بات ہے - یہ بات خوب یاد رکھو - کہ کل الطعام کے یہ معنے نہین - کہ جو کچھ تورات مین حلال وحرام ہے وہی قرآن مجید مین موجود ہے - بلکہ اس کے معنے یہ ہین - کہ تمام چیزین جو ہم کھاتے ہین یہ وہ ہین جو بنی اسرائیل کے لئے بھی تورات کے نزول سے پہلے کی حلال تھین - پس اگر ان چیزون کا کہانا ... حرامخوری ہے - تو یہ اعتراض ابراہیم - اسحٰق ویعقوب علیہم السلام پر بھی ہوسکتا ہے - رسول کریم فرماتے ہین کہ مین تمہاری کتابون کا متبع نہین ہون - مین ابراہیم کے دین پر قائم ہون -

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا - تم بھی اسی دین کو قائم رکھو - افراط وتفریط سے بچنے والے ہوکر - حنیف کے یہی معنے ہین - ایک طرف جھکا ہوا غلط معنے ہین - احنف - ٹیڑھے پاؤن والون کو بطور دعا کہتے ہین حنیف وہ آدمی ہے - جسمین کوئی کمی اور نقص زیادتی نہو - جو مشرک ہوتا ہے وہ محبت مین افراط سے کام لیتا ہے - کبھی غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے کبھی رکوع کبھی اپنے محبوب کے لئے قربانیان کبھی اس سے دعائین مانگتا ہے - کبھی اس سے حاجتین طلب کرتا ہے - یہ محبت مین غلو ہے - جو افراط کا نام ہے - اسمین خدا کے حق مین تفریط ہے -

وما کان من المشرکین - مگر ابراہیم مین یہ عیب نہ تہا -

پھر عظیم الشان ثبوت اس بات کا کہ ابراہیم کو کیون مانین کیا تورات کو چھوڑ دین یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا کی خالص توحید کے لئے جو گھر بنایا گیا ہے وہ وادی مکہ مین ہے - بکہ کہتے ہین اس مقام کو جہان لوگون کا بڑا اژدہام ہو -

مبارکا - برکت دیا گیا ہے .... دیکھو یہین وہ مبارک وجود

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

سوم

(مورخہ یکم اپریل ۱۹۰۹ء رکوع اول ۲)

منہم من کلم اللہ - کلام تو سب پیغمبروں سے ہوا مگر بعض کو مخصوص بوجہ کثرت کلام کیا۔

البینٰت - کھلی باتیں عیسیٰ کی تعلیم اخلاق کی تھی اور اخلاقی رنگ کا وعظ ہر مذہب میں مقبول ہوتا ہے اس لئے اسے بینٰت فرمایا۔

وایدنٰہ بروح القدس - اس اخلاقی تعلیم کو اپنی پاک کلام سے مؤید کیا۔ روح القدس پاک کلام لانے والے فرشتے کو بھی کہتے ہیں۔ مگر عام معنے یہی ہیں۔ پاک کلام۔

قرآن شریف میں ہے۔ وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا۔ ایک دوسری جگہ فرمایا۔ ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علیٰ من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الٰہ الا اللہ۔

ما اقتتل الذین من بعدہم - یعنے اگر کوئی لڑائی کرتا تو ہم اس کا ہاتھ شل کر دیتے بدزبانی کرتا تو زبان بند کر دیتے۔ مگر نبیوں کو اللہ نے مجبور نہیں بنایا اور نہ ان کے اختیارات کو چھینا۔ بلکہ مقدرت عطا کی ہے۔

ولکن اختلفوا - جب خدا نے جبر نہ کیا۔ اختیارات نہ چھینے تو ان لوگوں نے اس مقدرت کو زور سے کام لیتے تو وہ نہ لڑتے مگر جب ہم نے ہدایت پر مجبور نہ کیا تو لڑتے اور گمراہی پر کیوں مجبور کرنے لگے۔

فمنہم من اٰمن - مگر کچھ ایسے تھے جنھوں نے ایمان کے مطابق عمل کیا۔

ومنہم من کفر - بعض ایسے تھے جنھوں نے امن میں خلل ڈالا اس کی تعلیم کا انکار کیا۔

ولو شاء اللہ ما اقتتلوا - جناب الٰہی تو ایسی طاقت رکھتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قدرت نہ دیتے مگر وہ ایسا نہیں کرتے کیونکہ وہ جبر کرنے والا نہیں۔

یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ - ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ اس دن نہ کوئی بیع ہوسکیگی نہ خلۃ نہ شفاعۃ۔ یہاں بیع۔ خلۃ۔ شفاعۃ کی مطلق ہرگز نہیں ہے۔ عربی میں لا دو طرح سے آتے ہیں۔ ایک وہ جس کے بعد تنوین آتی ہے اور ایک وہ جس کے بعد تنوین نہیں آتی پہلے کی مثال یہی آیت ہے اور دوسرے کی مثال لا رفث ولا فسوق ولا جدال۔ ان دونوں لاؤں میں فرق ہے۔

تنوین نہ ہو تو اس کے معنے ہیں بالکل "نہیں" یہ لا نفی جنس کا ہے اور اگر تنوین ہو تو اس سے مراد ہے۔ بعض صورتوں میں نہیں یہ لا مشبہ بلیس ہے اب چونکہ یہاں تنوین ہے اس لئے یہاں بیع کی مطلق نفی نہیں اسی لئے دوسرے مقام پر فرمایا۔ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ۔ اور نہ خلۃ کی مطلق نفی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین۔ اور نہ شفاعۃ کی چنانچہ اس سے آگے الا باذنہ آتا ہے

والکافرون ہم الظالمون - کافر اپنی جان پر بھی ظلم کرتا ہے اور دوسروں پر بھی۔

لا الٰہ الا ہو - معبود وہی ہے جس کی بات کو ماننا چاہئے پس اس کی فرمانبرداری کرو۔

القیوم - حافظ و ناصر۔

سنۃ - کسی شخص نے اعتراض کیا تھا کہ اونگھ سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں دو شیشے دیئے گئے اور کہا گیا کہ تم اس کی حفاظت کرو۔ جب اسے نیند کا غلبہ ہوا تو اس نے اپنے تئیں بہت روکا مگر اونگھ چڑھی۔ دونوں شیشے آپس میں ٹکرا کر ٹوٹ گئے۔

کرسیہ - کرسی کے معنے علم کے ہیں بخاری میں یہ موجود ہیں۔ ایک شعر بھی یاد آگیا۔

تحف بہم بیض الوجوہ وعصبۃ کراسی بالاحداث حین تنوب

۲ اپریل ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۲)

لا اکراہ فی الدین - ایک انبیاء کی راہ ہوتی ہے ایک بادشاہوں کی۔ انبیاء کا یہ قاعدہ نہیں ہوتا کہ وہ ظلم و جور و تعدی سے کام لیں۔ ہاں بادشاہ جبر و اکراہ سے کام لیتے ہیں۔ پولیس اس وقت گرفت کر سکتی ہے جب کوئی گناہ کا ارتکاب کرے مگر مذہب گناہ کے ارادہ کو بھی روکتا ہے پس جب مذہب کی حکومت کو آدمی مان لیتا ہے تو پولیس کی حکومت اس کی نگہبانی کے لئے ضروری نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبر و اکراہ کا تعلق مذہب سے نہیں پس کسی کو جبر سے مت داخل کرو۔ کیونکہ جو دل سے مومن نہیں ہوا وہ ضرور منافق ہے شریعت نے منافق اور کافر کو ایک ہی رتبہ میں رکھا ہے۔ غلطی سے ایسی کہانیاں مشہور ہوگئی ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ بھلا خیال تو کرو۔ اگر اسلام میں جبر جائز ہوتا تو ہندوستان میں اتنے سو سال حکومت کے بعد یہ ہزاروں برسوں کے مندر شوالے اور بتکدے کیوں موجود پائے جاتیں۔

عالمگیر کو بھی الزام دیتے ہیں کہ وہ ظالم تھا اور بالجبر مسلمان کرتا۔ یہ کیسی بیہودہ بات ہے اس کی فوج کے سپہ سالار ایک ہندو رہتے۔ بڑا حصہ اس کی عمر کا اپنے بھائیوں سے لڑتے گزرا۔ اس کی مدت بھی تانا شاہ کے مقابلہ میں ہوئی۔ پھر اسلام بادشاہوں کے افعال کا ذمہ دار نہیں۔ مسلمانوں نے یہ بھی غلطی کی کہ معترضین کے مفتریات کو تسلیم کر لیا۔ حالانکہ اسلام دلی محبت و اخلاق سے حق بات ماننے کا نام ہے۔ اسی لئے اسلام میں جبر نہیں۔ یہ آیت ضروری یاد رکھنی چاہیئے اسلام میں ہرگز اکراہ نہیں۔ چنانچہ پارہ گیارہ رکوع ۱۰ میں فرماتا ہے۔ ولو شاء ربک لاٰمن من فی الارض کلہم جمیعا۔ افانت تکرہ الناس حتیٰ یکونوا مؤمنین۔

قد تبین الرشد من الغی - رشد کہتے ہیں۔ اصابۃ الحق والصواب یعنی واقعیات کو پالینا اور حق تک پہونچ جانا۔ غی کہتے ہیں اس حق و صواب کی جگہ سے رک جانے کو۔ اسلام کے چند اصول بیان کرتا ہوں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں رشد و غی کو کیا امتیاز سے بیان کیا ہے۔

فرمایا۔ شرک نہ کرو۔ وعید بتلایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔ کوئی حضرت مسیح کو پوجے یا امام حسینؓ یا سید عبد القادر جیلانی کو یا درخت یا تالاب۔ پہاڑ۔ جانور کو سب برابر ہیں کیونکہ یہ

یہ سب چیزیں خادم ہیں۔ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض۔ پس جو مخدوم ہوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی وہ تمہاری معبود کس طرح بن سکتی ہیں۔ انجیل وید۔ ژند وستا بدھ کی تعلیم میں سے عظمت الٰہی کی یہ راہیں ہرگز نہیں پائیں۔ قرآن کا ایک ایک رکوع مسلمانوں کو توحید کا سبق دیتا ہے۔ پھر بھی اگر یہ شرک میں گرفتار ہیں تو ان کی بدقسمتی۔ کیا خوب فرمایا۔ ابغیکم الٰھاً وھو فضلکم علی العالمین۔ تم خود جہان والوں سے افضل۔ اور پھر انہی میں سے کوئی چیز تمہاری معبود بنے؟

پھر اسلام میں تمام اخلاق کی نسبت دیکھو۔ کہ شراب سے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا کیونکہ یہ سب برائیوں کی جڑ ہے ایک شخص ایک عورت پر عاشق ہوگیا اس نے کہا وصل کی شرائط (۱) اس بُت کی پرستش کرو (۲) خاوند کو قتل کر دو۔ شراب پی لو۔ اس نے کہا کہ ایک شراب پینا مان لیتا ہوں۔ باقی بہت خوفناک گناہ کے افعال میں نہ کروں گا جب شراب پی تو پھر دوسری چیزوں کا بھی مرتکب ہوگیا۔

اسلام کا تیسرا اصول۔ پردے کی تعلیم ہے۔ کہیں کسی کتاب میں جو خدا کی طرف سے منسوب کی جاتی ہے یہ تعلیم نہیں پائی۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم اور قل للمومنات یغضضن من ابصارھن۔ مومن مرد اور عورتیں نیچی اور نیم باز نگاہیں رکھنے کی عادت ڈالیں۔

دیکھا۔ جماع الاثم (خمر) اور حبائل الشیطان (عورت) سے کس طرح روکا پھر نمازکی تاکید کی جو شخص پانچ نمازوں کا پابند ہے وہ کبیرہ گناہ شراب وغیرہ کا ارتکاب نہیں کریگا۔ پھر اسلام میں مال حرام سے ممانعت کی۔ شراب وغیرہ کا پینا مال کثیر پر موقوف ہے اور مال کثیر زیادہ تر طریق حرام ہی سے آتا ہے اس لئے منع کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ اللّٰھم ارزق آل محمد قوتاً۔

پھر اسلام میں جزا و سزا کا مسئلہ ہے یہ بھی کل گناہوں سے روکنے والا ہے پھر اسلام کا بڑا اصول کہ وہ تمام پسندیدہ امور کے کرنے اور قبیح امور کے نہ کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک موقعہ پر فرما رہے تھے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

ایک قوم نے اپنا سفیر واسطے تحقیق دین اسلام کے بھیجا تھا وہ یہ کلمہ سنتے ہی واپس گیا اور اپنی قوم سے جا کر کہا سب مسلمان ہو جاؤ وہ حیران ہوئے تو اس نے بتایا کہ جس مذہب کا اصل امر بالمعروف نہی عن المنکر ہو وہ کیونکر بُرا ہو سکتا ہے بلکہ اس میں نہ داخل ہونے والا بُرا ہے۔

فمن یکفر بالطاغوت۔ طاغوت۔ طغووت سے نکلا ہے حدبندی سے آگے بڑھنے والے کو طاغی کہتے ہیں۔ سیلاب کو بھی طغیانی اسی لئے کہتے ہیں کہ پانی ندی کی حد مقررہ سے باہر نکل کر اچھلتا ہے۔

شریعت نے ہر بات کے لئے حد رکھی ہے پس جو اس حد سے نکلا ہے وہ طاغی ہوا اور جو تمام حدبندیوں کو توڑ کر نکل جاوے وہ طاغوت کہلاتا ہے۔ پس حضرت حق سبحانہ کا جو منزہ ہے تمام عیوب و نقائص سے اور جامع ہے کمالات و خوبیوں کا۔ فرمانبردار ہو۔ تو فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ۔ اس نے مضبوط پکڑنے کی چیز کو پکڑا۔ عروۃ کہتے ہیں پکڑنے کی چیز کو۔

اللہ ولی الذین۔ اللہ جو سمیع علیم ہے اس کی پہچان کیا ہے فرماتا ہے کہ وہ مومنوں کا والی بن جاتا ہے۔

اب مومنوں کی پہچان بتاتا ہے کہ وہ ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتے جاتے ہیں۔ ظلمت کیا ہے جس میں تمیز نہ رہے۔ روشنی کی ... تمیز ہو سکے۔ معمولی روشنی، سورج کی ہے پھر اس سے بڑھ کر نور علم ... سامنے انسان کے ... روحانی امراض معلوم ہوں ... آواز سے ناک سے ... پھر اس سے بڑھ کر نور ... بڑھ کر انوار وحی ... ہونے سے کسی کے اخلاق پر آگاہ ہو جاتے ہیں وہ مومن ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ پس مومن ہونے کا نشان ہے کہ اس انسان کی قوت ممیزہ بڑھتی جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ تاریکیوں سے نکل کر انوار میں آتا جاتا ہے اور اپنی حالت میں دن بدن نمایاں تبدیلی پاتا ہے۔

ظلمتیں بھی کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک رسم کی۔ مثلاً شادی آگئی اب رسم کہتی ہے کہ دس ہزار روپیہ خرچ کرو۔ اب گھر میں تو اپنے روپے ہیں نہیں۔ پس ساہوکاروں کے پاس جاتا ہے وہ سود مانگتا ہے۔ خدا فرماتا ہے جو سود دیتا یا لیتا ہے۔ وہ خدا سے جنگ کرتا ہے۔ پھر اسی طرح بڑھتے بڑھتے ایک گناہ سے کئی گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے پھر عادت کی ظلمت ہے۔ یہ عادت بُری بلا ہے جس چیز کی عادت پڑ جاوے وہ چھٹتی نہیں۔ بعض کو قصہ سننے کی عادت ہوتی ہے۔ بعض کو ناول پڑھنے کی بعض کو چار پینے کی۔ حقہ پینے کی۔ پان کھانے کی۔

پھر ظلمت ہے شہوت۔ حرص۔ غضب۔ سستی۔ کاہلی۔

پس یہ بات یاد رکھو کہ جس تعلیم سے قوت ممیزہ بڑھے وہ سچی ہے۔

۳۔ اپریل ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

یہ تو میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اس ساری سورۃ کا مقصد دشمن سے مقابلہ کے لئے طیار کرنا ہے اور اس کے ضمن میں تمام قسم کی سچائیاں اور فضائل اور تقوے کی راہیں بتا دی ہیں۔ اور یہ سمجھا دیا ہے کہ کامیابی کی کنجی اراد ہ کا پاک۔ اصل صرف تقوے ہے۔ یؤمنون بالغیب الی اولٰئک ھم المفلحون سے اس مضمون کو شروع کیا ہے اور یہاں اب بتایا جاتا ہے کہ بہت شریر لوگ ہوتے ہیں۔ جو اللہ کے پاک بندوں سے جھگڑا کرتے ہیں وہ منصوبہ اگرچہ کمزور ہوتے ہیں مگر اللہ عین وقت پر ان کی ایسی دستگیری کرتا ہے کہ دشمن دم بخود رہ جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں مقابلہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اور اس غریب جماعت کو ہلاک کر دوں گا۔ مگر آخر وہ خود ہلاک ہوتا ہے۔ یہ مخالفت نادانی سے انبیاء کے ہمراہیوں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ چنانچہ نوح کے ماننے والوں کو اس کی قوم کے امراء کہتے ہیں۔ اراذلنا بادی الرای پھر موسے علیہ السلام کو بھی فرعون نے یہی کہا۔ الم نربک فینا ولیداً و لبثت فینا من عمرک سنین۔

کیا ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی اور تو اپنی عمر کے بہت سال یہاں نہیں

[illegible] نہیں۔ کرو نیکی سے بیکار ہے
[illegible] تو نے تمام نبی امام بنا کر کہا ہے بس کیا
[illegible] پالا۔ اگر تم پرورش کرو تو کیا اس کے ماں باپ
ان کے اتباع کو یہ بات کی نگاہ سے دیکھتے
[illegible] اس لئے حضرت ابراہیم
[illegible] کرتے تھے [illegible] کو خدا
[illegible] الذی یحیی و یمیت۔ میرا رب ہی ہے کہ جو آبادی

اور ویرانی کرتا ہے۔ [illegible] و امیت کے یقیناً یہی معنی ہیں غلطی کرنے میں وہ جو جان
زندہ کرنے اور مارنے کے معنے لیتے ہیں کیونکہ یہ تو ایک بیوقوف سے بیوقوف بھی دیکھ سکتا ہے
تاکہ حیات و ممات طبعی کا موجب میں ہوں۔ اس کے ثبوت میں ہم موت کے کئی معنی پیش
کرتے ہیں جو لغات عرب سے ثابت ہیں۔ موت کے ایک معنے ہیں۔ نشو و نما کے۔ چنانچہ فرمایا
یحیی الارض بعد موتھا۔ اور احیینا بہ بلدۃ میتاً۔

(۲) احساس کا دور ہونا۔ قویٰ کا زوال۔ جیسے اس آیت میں یٰلیتنی مت قبل ھٰذا و کنت
نسیاً منسیاً۔ مر جانے کی دعا جیسے احادیث میں منع ہے ایسے ہی تورات میں بھی۔ پس مریم
ایسے موت کی دعا نہیں کر سکتی تھیں۔

(۳) زوال عقل۔ اَمن کان میتاً فاحییناہ۔ یعنی کہ عقل سے بے ایمان۔ انبیاء نے آخر وہ انبیاء کی پاک صحبت سے عقلمند و نیک ہو گئے۔

(۴) حزن مکدر للحیاۃ۔ یاتیہ الموت من کل مکان وما ہو بمیت۔ ہر طرف سے دکھ اور حیات کو مکدر کرنے والے آئیں گے۔

(۵) نیند کے معنے۔ سونے کے بعد اُٹھے تو یہ دعا احادیث میں آئی۔ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا۔

(۶) قوت حیات کا بطلان۔ انک میت و انہم میتون۔

(۷) جن کا بدلہ لیا جاوے وہ بھی مردہ ہیں۔ سبعہ معلقہ کا ایک شعر ہے۔

ان نبشتم ما بین ملحۃ فالصاقب۔ فیہا الاموات و الاحیاء۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء۔ زندہ کہنے سے یہ مراد ہے
کہ ان کا بدلہ لیا جاوے گا۔ غرض یہ موت کا لفظ متشابہ نہ سمجھنا چاہیے۔ پس جو راسخ فی العلم
ہوتے ہیں وہ مختلف المعانی۔ الفاظ کو حسب موقع معنے کا جامہ پہنا دیتے ہیں۔

(۸) زندگی کے ترک ہو جانے کا نام بھی موت ہے۔ (۹) فقر کا نام بھی موت ہے۔

(۱۰) موت العقل۔ موت العلم اور ذلت کا نام بھی موت ہے۔ اول من مات ابلیس جس بیان
[illegible] موت [illegible] ویرانی کے ہیں۔

ابراہیم نے کہا کہ آبادی و ویرانی میرے رب کے اختیار میں ہے وہ کافر بولا نہیں۔ یہ
کام بادشاہوں کے متعلق ہے میں ہی بادشاہ ہوں۔ پس یہ تو میں ہی کر سکتا ہوں۔ سبحان اللہ
انبیاء کی کیا عقل ہوتی ہے۔ فرمایا۔

ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب۔ نادان خیال تو کر تو
اپنے مذہب کو چھوڑ بیٹھا ہے۔ تم نصوص کی پرستش کرتے ہو اس وجہ سے کہ فصول وغیرہ
کو اسی سے وابستہ سمجھتے ہو۔ اب اگر احیاء و اماتت (ویرانی۔ آبادی) تمہارے اختیار میں ہو
تو گویا سورج تمہارا معبود نہیں بلکہ وہ تمہارے قبضہ اختیار میں ہے پس اگر یہ بات ہے
تو تم اس کی چال پر ذرا حکومت دکھاؤ۔

جن لوگوں کی اس نکتہ چینی کی سمجھ نہیں آئی انہوں نے کہا کہ ابراہیم نے ان اللہ یاتی
کہہ کر تبدیل استدلال کیا ہے اور صوفیوں نے یہ بتایا ہے کہ پہلی دلیل کو قوی کیا ہے۔ یہ
بات یاد رکھو کہ انبیاء کا طریق مباحثات میں یہ ہے کہ وہ اپنا آپ درمیان سے نکال دیتے ہیں۔
وہ جناب الٰہی کے حکم کے نیچے ہو کر کام کرتے ہیں اس لئے مناظروں میں ہمیشہ کامیاب ہوتے
ہیں اور وہ کافر مبہوت ہو کر رہ گیا۔

ایک بات یاد آئی کہ ابن صیاد کے پاس نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) گئے اور اسے کہا
میرے دل میں کیا ہے اس نے کہا۔ دخ۔ آپ کے دل میں یوم تاتی السماء بدخان مبین۔
اس نے بتایا کہ دخ کے متعلق کوئی مضمون ہے آپ نے فرمایا۔ اخسأ لم تعدو قدرک۔
ذلیل رہ اس سے تو میں نہ بڑھیگا۔ مطلب یہ تھا۔ کہ آئندہ ہم احتیاط کریں گے جناب الٰہی کے
حکم کے نیچے حسب دستور مناظرہ ہوگا۔ پھر تو کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔

۵ - اپریل ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۳)

او کالذی مر علی قریۃ۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی سمجھایا ہے کہ
انسان جب اللہ کے حضور کامل یقین سے دعا کرتا ہے تو وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔
دعا میں تین مشکلات لوگوں کو پیش آئی ہیں ایک تو یہ کہ وہ خدا کی خدائی اور اس کی حکمتوں
پر ایمان نہیں لاتے۔ قسم قسم کی دعائیں کرتے ہیں۔ جن کا نتیجہ ان کے حق میں اچھا نہیں
ہوتا۔ خدا تعالیٰ جب قبول نہیں کرتا تو وہ نادانی سے دعا ہی کے منکر ہو جاتے ہیں حالانکہ
اگر ان کی یہ دعائیں قبول ہوں تو دنیا فنا ہو جائے۔ عورتوں ہی کو لو۔ وہ بچوں سے
تنگ آ کر انہیں کس طرح کوستی ہیں ایک عورت ایک نئی قسم کی بد دعا دیا کرتی تھی وہ یہ کہتی۔
[illegible] کا جہاڑو [illegible] مطلب یہ تھا کہ ایسا صفایا ہو کہ کوئی نام و نشان نہ
[illegible] اپنے دشمنوں کے حق میں بد دعائیں دیتے ہیں ادھر
فریق ثانی بھی۔ اب اگر دونوں کی دعائیں خدا تعالیٰ سن لے تو ایک ہی نہ رہے۔ پھر دوسری
بات [illegible] موت اختیار کرتا ہے۔ دعا جب ایک خاص
[illegible] سے قبولیت کو جامہ پہنایا جاتا ہے بعض لوگ ورے ورے
[illegible] ہو جاتے ہیں۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اس
[illegible] بے خبر ہیں کہ دعا ضائع نہیں جاتی۔ بلکہ اگر وہ مقصد حاصل نہ ہو تو اس کا
فائدہ ضرور ہے کہ معاصی کے نتائج اور آنے والی بلاؤں سے بچا لیتی ہے۔ یہاں ان
آیات میں جو مذکور ہے اس کی اصل یہ ہے کہ بنی اسرائیل جب شرارت میں حد سے بڑھ گئے
تو خدا تعالیٰ نے ان پر ذلت و مسکنت ڈال دی۔ وہ بابل میں جلاوطن کئے گئے۔ پھر جب
انہوں نے خدا کی طرف رجوع کیا۔ نبوں میں حزقیل۔ عزرا۔ دانیال سے برگزیدہ پیدا ہوئے
حزقیل نے ان کے لئے بہت دعائیں کیں اور گھبرا کر پکار اُٹھے کہ اب یہ مردہ قوم کب زندہ
ہوگی۔ یہ ویرانہ کب آباد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو رؤیا میں سب کچھ دکھایا۔ یہ ایک عام
سنۃ اللہ ہے۔ [illegible] تفصیل ہو۔ قرآن شریف اس کی طرف اجمالی

اشارہ کرتا ہے اور جو توریت میں مجمل بیان ہو۔ قرآن شریف اسے مفصل بیان کرتا ہے اس قصہ کو توریت میں خوب کھولا گیا ہے۔ وہاں حزقیل باب ۳۷ میں صاف لکھا ہے کہ آپ نے خواب دیکھا ایک وادی میں ہڈیاں بھری ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نبوت (پیشگوئی) کرو ... ... چنانچہ ایسا ہوا اس کی مثالیں بہت مل جاتی ہیں

چنانچہ اس طرز کی ایک رؤیا ابو حنیفہ کی ہے کہ آپ نے دیکھا کہ حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہڈیوں کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ معبرین زمانہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم کے سچے علم میں ایک بے خبری کا مرض آگیا تھا آپ کے ذریعہ سے اب یہ دین از سر نو زندہ ہو

اماتۃ اللّٰہ ۔ کے متعلق میں یہ بھی سنائے دیتا ہوں کہ بعض وقت نبی۔ امت کا قائم مقام ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج میں دودھ اور شراب پیش کیا گیا تو آپ نے دودھ پیا تب جبریل نے بتایا کہ اگر آپ شراب پیتے تو تمام امت بدکار ہو جاتی۔ ایسا ہی ایک مقام پر قرآن کریم میں آیا ہے " یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء " پہلے نبی سے خطاب ہے۔ مگر پھر آگے چل کر کھول دیا ہے کہ نبی قائم مقام امت ہے۔ یہاں اماتہ اللہ سے قوم کی ویرانی و تباہی مراد ہے جو ایک سو سال تک رہی۔ پھر وہ قوم از سر نو زندہ ہوئی۔

غرض حزقیل کو خدا نے وہ نظارہ رؤیا میں دکھایا۔ حزقیل سے قیامت تک بھر ہوا کرتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اسے سو سال بتاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی بتایا ہے کہ تم ہی ... طعام و شراب پر سال نہیں گزرے اور رؤیا میں یہ بات ممکن ہے۔ چنانچہ سورہ یوسف میں ایک ذکر ہے کہ بادشاہ نے چودہ سال قحط و سر سبزی کے ایک آن میں دیکھ لئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ رؤیا کا لفظ یہاں نہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتہم لی ساجدین۔ انبیاء کے لیے خواب کا اظہار ضروری نہیں ہوتا۔

حضرت صاحب میں سے ایک دفعہ اس آیت کے معنے دریافت کئے تو آپ نے فرمایا ہیو جذبہ آلٰہی میں توجہ کی تو مجھ پر یہی کھلا کہ وہ شخص واقعی مر گیا تھا عرض کیا کہ پھر سو سال کے بعد اٹھا کیا معنے؟ فرمایا کہ انبیاء کو مرنے کے بعد ایک حیات دی جاتی ہے ہمارے نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے بھی فرمایا تھا کہ میں چالیس دن کے بعد زندہ کیا جاؤں گا پھر عرض کیا کہ وہ آیت کس طرح ہے۔ فرمایا۔ کیا مردہ آیت نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرعون کی نسبت فرماتا ہے۔ لمن خلفک آیۃ ۔ چونکہ میری طبیعت میں شرم و ادب بہت تھا اس لئے میں نے یہ نہ پوچھا کہ انظر الی طعامک و شرابک لم یتسنہ کا کیا مطلب ہے۔

قاضی جی میں صاحب نے ہی ایک معنے کئے ہیں وہ اماتت کے معنے باستدلال آیت یاتیہ الموت من کل مکان پریشانی و پراگندگی کرتے ہیں۔ اماتہ اللہ مائۃ سے یہ مراد ہے کہ حزقیل کو خدا نے سو سال تک غم اور پریشانی اور حزن مکدر للحیاۃ میں رکھا۔ تیس برس کی عمر میں حزن پیدا ہوا۔ یوروشلم تباہ ہو چکا تھا۔ ۷ برس تباہی رہی۔ ۱۰۰ برس میں آباد ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے یوروشلم کو آباد کر دیا تو عزرا نبی تشریف لائے۔ دیکھا کہ جہاں پانی نہ تھا وہاں کھانے پینے کی تمام چیزیں تازہ بتازہ موجود (نہ کہ سڑی ہوئی) موجود ہیں بلکہ مال مویشی اور سواری کے جانور بھی۔ یہ معنے بھی کسی وقت دلچسپی سے خالی نہیں۔

و انظر الی العظام ۔ یہ انی یحیی کب اور کس طرح زندہ کرے گا ۔ کا عقلی جواب ہے کہ تم اپنی ہڈیوں ہی کو دیکھو ۔ کہ اللہ انہیں آہستہ آہستہ کس طرح اٹھاتا ہے ۔

تم اہتیں ...

ایک ... تفسیر

قواس یاتہ عام

ایک قسم کی موت بھی کاٹنے پڑے

کھائی ہے۔ وہ لفظ و اصل ایام ہے

درس القرآن

(بقیہ ...)

اذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی ۔ یہ تیسری مثال ہے جہاد کے متعلق ہے۔ مجاہد فی سبیل اللہ جب اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہے۔ تو مزورا اس کو ایک حیات بخشتا ہے اور اس پر ایک فضل ہوتا ہے وہ اپنے سے رزق پاتا ہے۔ ابراہیم جو خنفار کے باپ تھے انہوں نے اس نظارہ کو دیکھنا چاہا۔ کہ اس عالم میں شہدار کس طرح زندہ کئے جاتے ہیں۔

کیف ۔ سے کسی کو وہم ہو سکتا تھا کہ شاید آپ مانتے نہ تھے اس لئے اس وہم کو سوال و جواب کے پیرائے میں دور کیا۔

اولم تؤمن ۔ ایمان نہیں۔

قال بلی ۔ کہا کیوں نہیں۔

و لکن لیطمئن قلبی ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ دید شنید میں فرق ہے میں نظارۂ قدرت کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

فخذ اربعۃ من الطیر ۔ چار پرندوں کے لانے کا حکم دیا۔ چار کی تعداد اس لئے مناسب ہے کہ انسان کی بھی چار ہی خلطیں ہوتی ہیں۔

فصرھن ۔ صر کے عربی میں دو معنے ہیں ایک اپنی طرف مائل کرنا۔ ایک شعر یاد آگیا۔

وما صید الاخلاق فیہم جبلۃ ۔ ولکن اطراف الرماح تصورھا۔

ابن عباس نے بھی اس کے معنے انہیں کئے ہیں۔ الی کا صلہ بھی یہی معنے چاہتا ہے۔ دوسرے معنے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہیں میرے نزدیک کلام الٰہی میں جتنی وسعت ہو سکے کرنی چاہیئے پس دونوں معنے صحیح ہیں۔

یاتینک سعیا ۔ پہلے کے مطابق یہ مطلب ہو کہ جب تھوڑی سی ربوبیت کا اثر ہے کہ تم ان کو اپنی طرف بلاؤ ۔ تو تمہاری طرف دوڑے آتے ہیں تو پھر رب الارباب کے بلانے سے کیوں نہ آئیں گے۔

دوسرے معنے کے لحاظ سے یہ مطلب ہے کہ خدا نے ان کو دوسرے عالم میں زندہ کیا ۔ اور یہ کیفیت کشف میں ابراہیم کو دکھا دی۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

ی۔ غرض آپ

بے ان کو مقابلہ میں

[illegible] قوم مجوسیوں کی

کر دیا

(... نہ اشاعت سے آ گئے)

میکائیل۔ ان تمام ملائکہ کا افسر ہے جن کے علوم دماغ سے وابستہ ہیں۔ مثلاً ریاضی۔ (جیومیٹری۔ ہندسہ۔ جبر و مقابلہ) اور طبیعات (ہسٹری۔ کیمیا) یہ علوم الہیات سے کم درجہ پر ہیں۔ اس لئے جلد سمجھ میں آ جاتے ہیں مگر جوں جوں علوم اعلیٰ ہوتے جاتے ہیں تو باریک بھی ہوتے جاتے ہیں ایک دفعہ ایک اپنے عزیز کو میں نے وہ لکچر سننے کے لئے بھیجا۔ جو سورج گرہن کو دیکھ کر ایک انگریز نے دیا تھا وہ لڑکا کہنے لگا میں نے تو کچھ نہیں سمجھا۔ پھر اس نے اپنے ماسٹر سے پوچھا تو اس نے کہا پانچ سال میں اگر صحبت میں رہوں تو اس کی باتیں سمجھنے کے قابل ہو سکتا ہوں۔ غرض دنیا میں کئی قسم کے علوم ہیں اور وہ تمام علوم ملائکہ کی معرفت لوگوں پہ کھلے ہیں وہ الہیات کے ہوا طبیعات کے دونوں کا انکار۔ ملائکہ اور ملائکہ کے افسر جبرئیل و میکائیل کا انکار ہے پھر رسولوں کا انکار ہے۔ جو ان ملائکہ کی تحریکات کے مہبط ہیں۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ جو تمام رسولوں کے کمالات کے جامع ہیں اور ایسے لوگوں کا اللہ تعالےٰ مخالف ہے اور پھر ایسا کفر کرنے والوں کا ایک نشان ہے کہ وہ سب بدعہد ہیں اور فاسق و فاجر اور یہ کھلی ہوئی بات ہے کیونکہ جبرئیل و میکائیل کا دشمن (دینی) ہوگا جو دین و دنیا کے متعلق عمدہ و نیک تحریکوں کا مخالف ہوا اور وہ فاسق فاجر کے سوا کون ہو سکتا ہے۔

۱۴۔ فروری ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۲)

جب آدمی میں آسائش آ جاتی ہے تو وہ ہر نئی چیز میں بڑی دلچسپی لیتا ہے اور اس انہماک میں پھر جائز و ناجائز امر کو نہیں دیکھتا۔ جیسے کہ جس طرح شیعہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کو برا کہتے ہیں اور خارجی اہل بیت کو اسی طرح وہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا شیعہ نے اس نکتہ چینی سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح حضرت داؤد کے بیٹے سلیمان برگزیدہ نبی تھے۔ مگر ان لوگوں نے ان کی بھی عیب چینی شروع کر دی اور ان سے ایسی باتیں منسوب کیں جو ایک نبی کی شان سے بالکل بعید ہیں اس کی اصلیت یہ ہے کہ حضرت سلیمان کے عہد میں جب ان کو آسودگی ہوئی۔ تو ہندوستان چین اور مصر سے نئے نئے آدمی وہاں جا آباد ہوئے اور ان لوگوں کی دلچسپی کے لئے عجیب عجیب فن پیش کئے جن میں وہ ایسے مشغول ہوئے۔ کہ سب کچھ بھول گئے۔

جیسا کہ انسان کی عادت ہے کہ جب ایک طرف متوجہ ہو تو دوسری طرف توجہ ضرور کم ہو جاتی ہے اسی طرح بنی اسرائیل کی خدا کی طرف توجہ کم ہو گئی اور ان بے ہودہ باتوں کی طرف بڑھ گئی اور ایسی بڑھی کہ اس کا اثر مسلمانوں تک بھی پہونچا۔ نقش سلیمانی سحر ہاروت ماروت اور ایسی کتابیں اسی بے ہودگی اور لغویت کی یادگار ہیں اور غضب یہ ہے کہ یہ کفر سلیمان پر تھوپا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سلیمان نے یہ کفر نہیں کیا اور ہرگز نہیں کیا آپ پر جو الزام لگائے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ بلقیس نام ایک ملکہ پر عاشق ہو گئے اور پھر اس کو راضی کرنے کے لئے بت پرستی بھی کی۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ خدا نے اصل واقعہ سورۃ نمل رکوع ۸ میں بیان فرمایا ہے اور وہاں ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ملکہ خود مسلمان ہوئی اور عذر خواہ ہو کر سلیمان کے دربار میں آئی۔ قالت رب انی ظلمت نفسی و اسلمت مع سلیمٰن للہ رب العالمین۔ بعض وقت انبیاء کی نسبت جو الفاظ بولے جاتے ہیں ان سے ان کی تعریف مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف اس الزام کا اٹھانا ہوتا ہے جو ان پر لگایا گیا ہے۔ یہاں ما کفر اسی لئے آیا ہے

ولٰکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر	وہ قومیں جو اللہ سے بہت دور تھیں (الشیاطین کے یہاں یہی معنی ہیں) جب وہ ملک سلیمان میں آئیں۔ تو بنی اسرائیل

کو اپنے مذہب کا پاکر اپنی طرف متوجہ کر لیا اور انہیں سحر کی تعلیم شروع کر دی۔ سحر کہتے ہیں دلربا۔ باتوں کو خواہ از قسم عملیات ہو یا شعبدہ بازی یا تسخیر۔ کلما دق و لطف ماخذہ۔ جس کی دریافت نہایت باریک در باریک ہو۔

ان من البیان لسحرا بھی آیا ہے اس لئے ناول بھی سحر میں داخل ہے بعض ناول ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بغیر ختم کرنے کے ہاتھ سے چھوڑ ہی نہیں سکتا۔ حضرت عمر سے کسی نے پوچھا تھا۔ آپ کی طبیعت میں وہ تیزی نہیں رہی جو زمانہ جاہلیت میں تھی۔ آپ نے جواب دیا تیزی تو وہی ہے مگر اب وہ کفار کے مقابلہ میں دکھائی جاتی ہے اسی طرح جن لوگوں کو لکھنا آتا ہے اور طبیعت موزون واقع ہوتی ہے وہ ناول نویسی کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ ایسے شغلوں میں پڑھ کر انسان اپنی کتاب سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات یہ بھی نہیں سمجھا جاتا۔ کہ میری روحانی حالت دن بدن بگڑ رہی ہے۔

اس کے بعد ایک اور نصیحت فرمائی وہ یہ کہ انسان جب کسی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے تو پھر اس دشمنی کے بڑھانے یا اس سے انتقام لینے کے لئے اپنے دشمن کی باتیں سنتا اور اس کے خلاف منصوبے کرتا اور اپنے ساتھ اور لوگوں کو ملاتا ہے ہر وقت اس کو یہی دھت لگی رہتی ہے اور وہ اپنے دین سے بے خبر ہو جاتا ہے نبی اسرائیل جب قید تھے۔ وہ زمانہ دانیال۔ عزیرا۔ حزقیل اور ارمیاہ وغیرہم انبیا کا تھا۔ جب یہ بابل میں گئے۔ تو بابل والے آسودہ تھے اور آسودگی کی وجہ سے طرح طرح کے گندوں میں مبتلا۔ دانیال باب ۵ ورس ۱۴ اور ۱۲ باب ورس ۱۱ میں

شراب پینے کا ذکر ہے۔ اللہ نے ہاروت ماروت دو فرشتے نازل کئے۔
ہرت کہتے ہین زمین کو صاف کرنے کو۔
مرت کہتے ہین نشیب فراز وا کر درخت گھاس کٹوا کر صاف میدان کر دینے کو۔ ان فرشتون کے ذریعے یسعیاہ کو آگاہ کیا۔ کہ یہ لوگ خراب ہو گئے ہین اس واسطے تم اور کسی سلطنت سے گانٹھو اور اس کے ذریعے سے ان کو ہلاک کر دو۔ یہ علم ملائکہ کے ذریعے انپر نازل ہوا۔ چنانچہ میدہ و فارس کے بادشاہون سے دوستی لگا کر بنی اسرائیل نے بابل والون کو تباہ کر دیا۔ بابل بڑا شہر تہا۔ بہاری آبادی تہی کوئی پچاس میل مین جونکہ بابل کی تباہی مین اللہ نے فارس کے بادشاہون کے ذریعہ سے فضل کیا اسلئے بنی اسرائیل کے تعلقات فارس والون سے قائم رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ مین آئے۔ تو یہودیون نے چاہا۔ کہ پہر فارس کے بادشاہ کے ذریعہ ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت کا استیصال کرین۔ چنانچہ فارس کے بادشاہ نے اپنے یمنی گورنر کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار بہی کرنا چاہا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فرستادون سے کہا۔ کہ جس نے تہین میری گرفتاری کے لئے بھجوایا ہے اس کو میرے خدا نے اسی کے بیٹے کے ہاتھ سے ہلاک کروا دیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لیکن چونکہ یہ ایک نبی کا مقابلہ تہا اس لئے اس مین ناکام رہے۔

اللہ تعالیٰ ان آیات مین انہی واقعات کیطرف اشارہ فرماتا ہے۔

وما انزل علے الملکین ببابل ھاروت وماروت۔ پیچھے پڑے ہوئے ہین اس کے جو ایک زمانہ مین دو فرشتون پر نازل ہوا تہا۔ (ان فرشتون کا کام تہا کہ بابل کو ویران کر کے صاف کر دین۔ اسی واسطے ان کو ہاروت وماروت کہا گیا) اس وقت تو یہ کامیاب ہو گئے کیونکہ خدا کے منشا کی ماتحت تہا۔ مگر اب تو یہ کفر ہے کیونکہ ایک نبی کے مقابلہ مین ہے۔ اس وقت تو ہم نے ان کو ہدایت کر دی تہی۔ کہ اسے بے موقعہ استعمال کر کے کافر نہ بننا اور دوسری یہ بات ہے کہ اپنی عورتون کو بہی اس راز کی خبر نہ کرنا کیونکہ عورت کمزور ہے۔ اس کے ذریعے بات نکل جاتی ہے۔ یہ مطلب ہے یفرقون بہ بین المرء وزوجہ کا۔ بس یہان یہ بات ختم ہوئی۔ اب فرماتا ہے

ویتعلمون مایضرھم۔ اب یہ یہود پہر انہی باتون کو تعلیم وتعلم کرتے ہین۔ مگر بجائے فائدے کے نقصان اٹہاتے ہین۔ اس لئے کہ آگے تو ملائکہ کے ذریعہ یہ باتین القا ہوئی تہین۔ چنانچہ یتعلمون کے ساتھ منہما (ان دو فرشتون سے) آیا ہے۔ اب یہ شیطانی القا ہے۔ بہتر تہا کہ وہ ان شرارتون کی بجائے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے اور دنیا و آخرت مین فلاح پاتے۔ ایسی منصوبہ بازیون کی کمیٹیون کا سورہ مجادلہ رکوع ۲ مین مفصل ذکر ہے۔ جہان فرمایا۔

الم تر الی الذین نھوا عن النجویٰ ثم یعودون لما نھوا عنہ ویتناجون بالاثم	کیا تجھے معلوم نہین ان لوگون کا حال جن کو منصوبہ بازی کی خفیہ کمیٹیون سے منع کیا اور وہ پہر وہی کرتے ہین جس سے منع کئے جا چکے ہین اور وہ خفیہ سازشین
والعدوان ومعصیۃ الرسول	کرتے ہین گناہ سرکشی اور رسول کی مخالفت کی

اور

پہر آگے چل کر ارشاد فرماتا ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقویٰ۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون انما النجویٰ من الشیطٰن لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضارھم شیئًا الا باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ط۔	جب تم کوئی خفیہ سازش کرو تو اس مین کوئی گناہ اور سرکشی کی اور رسول کی نافرمانی کی بات نہ ہو بلکہ نیکی اور تقویٰ کے ہو اس اللہ سے ڈرو جس کی حضور اکٹہے کئے جاؤ گے یہ جو خفیہ انجمنین ہین۔ یہ شیطانی کام ہے۔ صرف مومنون کو گہبراہٹ مین ڈالنے کے لئے۔ مگر الٰہی اذن کے سوا کوئی ضرر انہین نہین پہونچا سکتے اور اللہ تعالےٰ پر ہی چاہیئے۔ کہ مومن توکل کرین۔

۱۷ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۳)

لاتقولوا راعنا۔ بعض لوگ شرارت کے طور پر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہین جو ذومعنی ہوتے ہین۔ ہمارے ایک آشنا تھے ان کی ایک کتاب جو مناظرہ کے متعلق تھی۔ پڑہی۔ ایک جگہ یہ فقرہ لکھا تہا۔ آپ ہر ایک صداقت کو ایک ہی کولھو مین پیرٹین۔ مین نے کہا کہ اس محاورہ کے استعمال کی کیا ضرورت تہی۔ کہنے لگے۔ کہ مخاطب تیلی ہے۔ یہ اس پر چوٹ کی ہے۔ پہر ایک جگہ دکہائی جہان لکھا تہا کہ مٹ کا مٹ ہی بگڑا ہوا ہے اور بڑے فخر سے کہا کہ یہ شخص جس کے مقابلہ مین یہ تحریر ہے رنگریز ہے۔

میرے نزدیک یہ طریق اچہا نہین۔ متانت کے خلاف ہے، افسوس کہ مسلمانون مین بھی یہ برائی پہیل گئی۔ ایک قصیدہ کے چند اشعار مجہے یاد ہین۔ جو اول سے آخر تک اسی قسم کی شرارت سے پُر ہیتے ایک مصرعہ تمہین سناتا ہون۔ ؎

تا سرت باشد ہمیشہ تا جدار

یہان تاجدار کے ایک معنی ظاہر ہین۔ دوسرے یہ کہ تا۔ جدار۔ یعنی تیرا سر دیوار سے ٹکرا کر پہاٹ گیا ہو۔ اس طرح کے کلام سے ہمارے سردار نے ہمین منع کیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے راعنا نہ کہو۔ کیونکہ اس کے معنے ایک تو یہ ہین کہ ہماری رعایت کرو۔ ہم نہین سمجہے دوبارہ سمجہا دو۔

دوم راعن کا لفظ عبرو مین گالی ہے۔ احمق۔ رعونت والے کو کہتے ہین۔ اگر ایسی ضرورت پیش آجائے۔ تو بجائے راعنا کے جو ذومعنی لفظ ہے۔ انظرنا بولو۔ جس کے معنے ہین۔ ہم غرباء کی طرف بھی آپ نظر رکہین۔

ان منکرون کے لئے جو اس قسم کے الفاظ نبی کریم کے حضور بولتے ہین دکھ دینے

ہے۔

یہ کافر دو قسم کے ہیں۔ اہل کتاب (یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس) دوسرے

سنی سنائی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ غرض یہ دونو گروہ

اور ... ئے۔ جو خیر و برکت کا موجب ہو۔ مگر اللہ تعالےٰ

نہ کوہ کہ علے رجل من

تے جسے

اعتراض فضول تھا یہ سلسلہ واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ واقعی یہ

مبارک وجود ... ت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اس رسالت کا مستحق تھا میرا اعتقاد

ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم انسانیت ہیں نہ ایسا کوئی عظیم الشان ہوا اور نہ ہو گا

ایک شخص نے مجھے پوچھا کہ اس کی کیا دلیل ہے ... نے کہا کہ تم کسی اصل مذہبی کے

قائل ہو یا نہیں۔ کہا دعا کا قائل ہوں۔ میں نے کہا۔ دیکھو تم مانتے ہو کہ تمام مسلمان نماز

پڑھتے ہیں اور زمین گول ہے۔ پس روئے زمین پر کوئی ایسا وقت نہیں گذرتا۔

جب کوئی مسلمان نماز نہ پڑھ رہا ہو اور نماز میں درود شریف نہ پڑھتا ہو۔ پھر میں پوچھتا

ہوں۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا پیشوا ہے۔ جس کے مرید ہر وقت اس کے علو مدارج

کے لئے دعا کر رہے ہوں۔ اور پھر الدال علے خیر کفا علہ کے مطابق

وہ تمام نیکیاں جو یہ لوگ (مسلمان) کرتے ہیں۔ حضور کے نامۂ اعمال میں ہی لکھی

جاتی ہوں گی یا نہیں۔ پھر فضائل نبوی میں دوسری بات مجھے یہ سوجھی۔ ہے کہ دنیا میں

جس قدر مرکز ہدایت کے ہیں وہ دراصل صرف دو ہیں۔ ایک آتشکدہ آذر۔ اور دوم

بیت المقدس۔ ان دونوں کا اثر عرب پر بالکل نہیں پڑا۔ مگر ہمارے سردار نے

عرب والوں کو اپنا دین منوا لیا۔ اور پھر ان کے ذریعہ ان دونوں مرکزوں (بیت المقدس

آتشکدہ آذری) پر بھی فتح پائی۔

ما ننسخ من آیۃٍ او ننسھا۔ نسخ کے معنے ہیں نقل کے۔ انا کنا

فنستنسخ ما کنتم تعملون۔ اور نسخ کے معنے ہیں مٹا دینے کے۔ جیسے فرمایا۔

اذا تمنیٰ القی الشیطان فی امنیتہ۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن۔ ثم

یحکم اللہ ایاتہ۔ ننسھا۔ نسیان سے۔ اس صورت میں اس کے معنے ہیں

ہم بھلا دیتے ہیں۔ یا نسأ بمعنی تاخیر ہے۔ اس صورت میں اس کے معنے ہیں۔

ہم مؤخر کر دیتے ہیں۔

سو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم کسی چیز کو بدلاتے یا مٹاتے ہیں یا بالکل

بھلاتے اور ... کسی دوسرے سے تاخیر میں ڈال دیتے ہیں۔ تو اس میں ہمارے

مصالح ہوتے ہیں۔

اس کی مثال سنیئے! قرآن مجید میں ایک تعلیم ہے۔ یا ایھا المدثر۔ قم فانذر

و ربک فکبر اور پھر آخر میں کھانے پینے کے احکام نازل فرمائے اور ارشاد کیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم۔ تو اب پہلی تعلیم کو جو مقدم کیا اور دوسری کو مؤخر۔ تو خاص

مصالح سے ہے (یعنی پہلے عقیدہ درست ہو جاوے پھر شریعت نازل ہوا) دوسری

مثال یہ ہے کہ بعض مذاہب ایسے ہیں جو بالکل نسیاً منسیاً ہو گئے اور بعض ایسے

جن کے اصول کچھ تو موجود ہیں۔ مگر بہت کچھ تبدیل ہو گئے۔

پھر آیت کے معنے علاوہ کلام الٰہی کے مطلق نشان بھی ہیں۔ مثلاً

خزاں میں درختوں کے پتے مٹ جاتے ہیں۔ پھر ان جیسے یا ان سے

بہتر پیدا کرتے ہیں

نفس نسخ کے متعلق بحث فضول ہے کیونکہ یہ ممکن ہے۔ اور ہم

دیکھتے ہیں۔ کہ کارخانہ ہستی میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ ہاں یہ بات کہ قرآن مجید

میں نسخ ہے یا نہیں اس کے متعلق جہاں تک میرا فہم ہے میں یہی کہوں گا

کہ آج تک کوئی ایسی آیت نظر نہیں آئی۔ جو منسوخ اور موجود فی القرآن ہو۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زبان سے

بھی کوئی ایسا لفظ مروی نہیں جس سے ایسی آیت کا موجود فی القرآن ہونا پایا جاتا ہو

الم تعلم ان اللہ لہ ملک السمٰوات والارض۔ فرمایا کہ اے!

نسخ (التغیر) کا سبب ہم نہیں بلکہ تمہارے حالات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

اس لئے ہمیں احکام میں تغیر کرنا پڑتا ہے۔

کما سئل موسیٰ من قبل۔ موسیٰ علیہ السلام سے کیا سوالات ہوئے

ایک کا ذکر سورہ نساء پارہ ۶ کے پہلے رکوع میں ہے۔ جہاں فرماتا ہے

فقالوا ارنا اللہ جھرۃ

حتّٰی یاتی اللہ بامرہٖ۔ اس وقت تک کہ اللہ حکومت تمہیں دے

تمہیں چاہیئے کہ درگذر سے کام لو اور نماز سنوار کر پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے

رہو۔ زکوٰۃ ہر ایک دے سکتا ہے۔ یہ بھی زکوٰۃ ہے کہ کوئی اپنے نفس کا تزکیہ

کرے۔ پھر کسی کو نیک بات بتانا یہ بھی زکوٰۃ ہے۔ نیا لباس ملے تو پرانا کسی

غریب کو دینا یہ بھی زکوٰۃ ہے۔ اور ایک وہ زکوٰۃ ہے جو مشہور ہے۔

قالوا لن یدخل الجنۃ۔ آدمی جب اکیلے بیٹھتے ہیں تو دوسروں کی

عیب چینی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر اپنے تئیں کچھ سمجھنے لگتے ہیں۔

یہاں تک کہ دوسروں کی حقارت سما جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم ہی جنت

میں جائیں گے۔ یہ صرف ہوائی باتیں ہیں۔

ھاتوا برھانکم۔ برہ کے معنے ہیں قطع کے۔ اگر تم سچے ہو تو

کوئی دلیل قاطع یا حجت نیرہ پیش کرو۔ اور برہن کے معنے ظاہر کیا کے ہیں۔

۱۶۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۴)

یہ ایک عیب ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی نسبت رنج پیدا کر لیتا ہے۔ اگر آدمی

حد سے بڑھ جائے۔ تو یہ بھی ایک قسم کا جنون ہے۔ ایسا ہی نصاریٰ اور

یہود میں رنج پیدا ہو گیا۔ کیونکہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کو حقارت سے دیکھا اور رنج

کیا تھا اس لئے نصاریٰ ان پر عیب جوئی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو لاشے یقین کرتے ہیں

وھم یتلون الکتاب۔ حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں اور پڑھے ہوؤں کا یہ

حال ہے۔ ایسا ہی آجکل مولوی وہابی یا حنفی اور یا دوسرے متفرق الطریق لوگ دوسروں پر اس قدر فتوے لگاتے ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ سب پڑھے ہوئے۔ اب جاہلوں کی بات تو سمجھتے نہیں اب ان کو سمجھانے کون۔

فاللہ یحکم بینھم۔ یہ لوگ جو مسجدوں سے منع کرتے ہیں آخر ذلیل ہونگے کامیابی کا منہ نہ دیکھیں گے۔

خائفین۔ خدا کا خوف دل میں رکھ کر ادب و تعظیم و عاجزی سے آتے اور کسی کا نقار دل میں نہ ہوتا۔

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ جدھر تم توجہ کرو گے ادھر ہی خدا کی ہی توجہ ہو گی کیونکہ مشرق و مغرب اسی کا ہے۔

قالوا اتخذ اللہ ولداً۔ اتخاذ ولد کی تردید فرماتا ہے۔ ایک یہ فرما کر کہ سبحانہ۔ دوم لہ ما فی السموات والارض۔ سوم۔ کل لہ قانتون۔ چہارم بدیع السموات والارض۔ ششم۔ اذا قضیٰ امراً

قضیٰ۔ کے معنے ایک تواتر۔ دوم خلق۔ سوم اخبر۔ چہارم فارغ ہوا۔ اس کی مثال فلما قضیٰ دلو الی قومہم منذرین۔

لولا یکلمنا اللہ۔ یعنے اللہ ہمیں کیوں الہام نہیں کرتا۔ اس کی مثال یہ ہے۔ جیسے کوئی جاہل جٹ کہے کہ بادشاہ ان پیادوں کی معرفت احکام بھیجتا ہے۔ خود کیوں نا ہم سے مخاطب نہیں کرتا۔

۱۷ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۵)

الحمد شریف میں تین قوموں کا ذکر ہے۔ ایک انعمت علیہم کا ایک مغضوب علیہم کا اور ایک ضالین کا۔ قرآن کریم نے یہاں تک ان تینوں گروہوں کا رنگ برنگ میں ذکر کیا ہے۔

رکوع اول میں بتایا کہ انعمت علیہم کا دوسرا نام متقین ہے ان کو انعام ملتا ہے اولئک ھم المفلحون۔ پھر مغضوب علیہم کا ذکر فرمایا ہے اور ان کا وعید بیان کیا ولہم عذاب عظیم۔ پھر ضالین کا ذکر کیا۔ اولئک الذین اشتروا الضلالۃ ان کی سزا ہے۔ فما ربحت تجارتہم رکوع سوم میں فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے منعم علیہم بن جاؤ گے اور اس کے خلاف کرنے کی سزا دوزخ کی آگ ہے۔ وقودھا الناس والحجارۃ۔ پھر ضالین کا ذکر فرمایا کہ ما یضل بہ الا الفاسقین۔

رکوع چہارم میں ایک منعم علیہ (آدم) ایک مغضوب و ضال شیطان کا قصہ بیان کیا۔ پھر رکوع ۵ میں بنی اسرائیل کا ذکر شروع کیا اور انعمت علیہم سے ظاہر کر دیا کہ وہ ایک منعم علیہ قوم تھی۔ پھر قسم قسم کے انعاموں کا جو ان پر ہوئے مذکور ہے اور ساتھ ہی ان اسباب کا ذکر فرماتا ہے۔ جن سے یہی منعم علیہ قوم مغضوب علیہ بنی از آنجملہ گائے کی پرستش۔ موسیٰ کی فرمانبرداری چھوڑ کر زمینداری پسند کرنا۔ چھوٹے چھوٹے گناہوں کی پروا نہ کرنا۔ یہاں تک کہ کفر و قتل انبیاء تک نوبت پہونچگئی۔

پھر سلیمان کے زمانہ میں امن و آسودگی میں بجائے شکر الٰہی کے بناوٹ [illegible] خفیہ کمیٹیوں کی طرف مائل ہونا۔ مسیح کا انکار۔ پھر اس رسول [illegible] اس رکوع ۱۵ میں یہ قصہ ختم ہوتا ہے۔

فرماتا ہے کہ اور [illegible] کی اولاد [illegible]

بزرگیاں [illegible] ب [illegible] ن کو قائم نہ

جب کہ کوئی جی کسی کے کام نہ آئے گا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

انہوں نے تیرہ [illegible] اس جنگ میں ان کے خلاف [illegible] دی۔ رہبی نصیر کا تعلق عبد اللہ بن ابی سے تھا اس نے کہا ہی ولئن قوتلتم لننصرنکم مگر نہ پر نہ کوئی سفارش کر سکا نہ ان کی نصرت ہو سکی۔ یہ

ولا ھم ینصرون۔ کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ تیرہ سو برس گذر چکے۔ مگر لا ینصرون کا فتوے ایسا اٹل فتوی ہے۔ کہ اب تک کوئی قوم بنی اسرائیل کی ناصر دنیا میں نہیں۔ چنانچہ پھر کہیں ان کی سلطنت نہیں ہے۔ جس ملک میں جاتے ہیں اپنے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں کہ ذلیل ہو کر نکالا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سود خوار قوم ہے۔ جب لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے پنجہ سے چھٹکارہ نہیں ہو سکتا تو اپنے بادشاہوں کے پاس چغلیاں کہاتے ہیں اور پھر انہیں حکم ہوتا ہے۔ نکل جاؤ [illegible] مخالفان اسلام کو چیلنج دیا کرتا ہوں کہ ایسی پیشگوئی کسی قوم کی نسبت کر دکھاؤ۔ راستبازوں سے مقابلہ کرنا بڑا خطرناک ہے۔

اذ ابتلی ابراھیم ربہ۔ اب بنی اسرائیل کے بعد ایک اور سلسلہ کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ وہ بھی انعمت علیہم تھے۔ منعم ہونے کے بعد ان میں سے بھی مغضوب و ضال ہو گئے۔

ابتلی۔ عربی زبان میں کہتے ہیں کسی چیز کے ظاہر کر دینے کو۔ قرآن شریف میں یہ محاورہ ہے۔ یوم تبلی السرائر فما لہ من قوۃ ولا ناصر۔ ابلاہ اظہر دادہ تہ وجودتہ۔ فلاں چیز کے ردی یا جید ہونے کو ظاہر کیا پس اللہ نے ابراہیم کو کچھ احکام دئے (کلمات کے یہی معنے ہیں) جو انہوں نے پورے کئے تو ان کا جید ہونا ظاہر ہو گیا۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے جعلنا منہم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون۔ یعنے ہم امام اس وقت بناتے ہیں جب انسان احکام الٰہی پر ثابت قدم ہو جاوے اور ہماری آیات پر پورا یقین رکھے خیر جب ابراہیم کے جید ہونے کو ظاہر کر دیا۔ تو ارشاد ہوا۔

انی جاعلک للناس اماماً۔ میں تمہیں نمونہ اور مقتدا بنانے والا ہوں۔ آپنے اپنی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ مشرک اس عہد کے لائق نہیں اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی قوم میں ایسے لوگ بھی ہونے والے تھے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

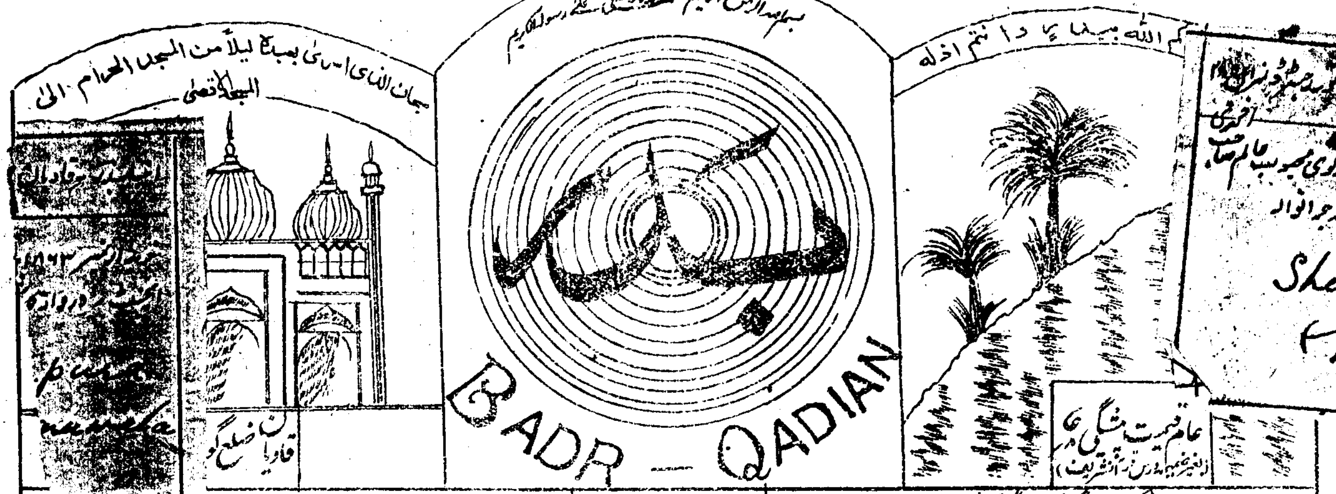

چہ گویم باتو گرائی جہاد رقادیان بسینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ضمیمہ درس قرآن شریف) | (پیشگی چار روپے)

جلد ۹ | مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۶ پوہ سمت ۶۶ب | نمبر ۱۰

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید اضحےٰ کا خطبہ

۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء بروز جمعہ ہم نے عید الضحیٰ ۱۰ بجے کے قریب پڑھی۔ حضرت امیر المومنین نے پہلی رکعت میں قبل از قرأت اور دوسری میں بعد از قرأت تکبیریں کہیں۔ اس کے بعد کلمہ شہادت۔ اعوذ۔ بسم اللہ۔ الحمد۔ تکبیر کے بعد فرمایا۔

ہر قوم میں میلوں کا دستور

ہر ایک قوم میں کچھ دستور۔ رسمیں اور عادات ہوتے ہیں منجملہ ان کے میلے بھی ہیں جن کا متمدن اور غیر متمدن دونوں قوموں میں رواج ہے میلے کے دن۔ خوراک۔ لباس۔ میل ملاقات میں خاص اور نمایاں تبدیلی ہوتی ہے۔ یہ فطرتی چیز تھی۔ مگر اس میں بڑھتے بڑھتے ہوا و ہوس کو بہت دخل ہو گیا۔

بہت سے میلے تجارت کی بنیاد پر قائم ہیں۔ میں نے ہندوستان میں تجارت کے ایسے میلے دیکھے ہیں۔ چنانچہ ہر ہفتے کسی نہ کسی گاؤں میں میلا ہوتا ہے اور اسے گزری کہتے ہیں۔ وہاں دس دس بارہ بارہ کوس کی چیزیں جمع کر لیتے ہیں

بعض میلوں میں جانوروں کو جمع کرتے ہیں جسے منڈی کہتے ہیں غرض ان میلوں کی تہ میں عجیب عجیب مقاصد کام کر رہے ہیں۔

بعض تو اپنے گذارے کے لئے میلہ لگاتے ہیں۔ بعض خلص چندے یا نذر و نیاز کے حصول کے لئے اور بعض بعض بعض اپنی عظمت و جبروت کے اظہار کے لئے۔

ان میلوں میں اصلاح

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جہاں بڑے بڑے احسانات ہیں ان میں میلوں کی اصلاح بھی ہے۔ چونکہ یہ ایک فطرتی بات تھی۔ اس لئے ان کو ضائع نہیں کیا۔ صرف اصلاح کر دی۔ اور وہ یوں کہ جہاں ہر رسم و رواج کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نیچے رکھ لیا۔ وہاں ان میلوں میں بھی یہی بات پیدا کر دی۔

عید اضحیٰ میں تعظیم لامر اللہ

مثلاً عید کا میلہ ہے۔ آپ نے اس میں اول تو تکبیر کو لازم ٹھہرایا اور خدا کی تعظیم کے اظہار کے لئے وہ لفظ مقرر کیا جس سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں۔ صفات میں اکبر سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں اور جامع جمیع صفات کاملہ ہونے کے لحاظ سے اللہ سے بڑھ کر اس مفہوم کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔

عیدین میں شفقت علیٰ خلق اللہ

مخلوق پر شفقت کرنے کے لئے رمضان کی عید میں صدقۃ الفطر کو لازم ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ نماز میں جب جاوے تو اس کو ادا کر لے اور پھر یہ صدقہ خاص جگہ جمع کرے تاکہ مساکین کو یقین ہو جائے۔ کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کی جائیگی۔

پھر یہ عید ہے اس میں مساکین وغیرہم کے دسید الطعام لحم یعنے گوشت کی مہمانی کی ہے۔

پس کیا ہی مستحق ہے۔ صلوٰۃ و سلام کا وہ رسول جس نے ہمیں ایسی عمدہ راہ دکھائی۔ یہ چیزیں صرف اسی بات کے لئے تھیں کہ اللہ کی نسبت فرائض جو انسان کے ہیں اور جو ذالنفس مخلوق کی نسبت ہیں ان کو پورا کریں مگر دنیا کے کسی میلے کو دیکھو تو ان میں یہ حق و حکمت کی باتیں نہیں۔ جو عیدین میں ہیں۔

عید اضحیٰ کے فوائد

عیدین تنگی نہیں کی بلکہ فرمایا کہ اگر جمعہ و عید اکٹھے ہو جائیں۔ تو گاؤں کے لوگوں میں جواب سے شریک ہوئے ہیں۔ جمعہ کے لئے انتظار کی تکلیف نہ دی جلسے وحدت کا مسئلہ۔ بہی خوب سکھایا ہے۔ پہلے تو ہر محلے کے لوگوں کو پانچ بار مسجد میں اکٹھے ہو کر دعا مانگنے کا حکم دیا۔ پھر ہفتہ میں ایک دفعہ تمام گاؤں کے لوگوں کو جمع ہو کر دعا کرنے کا ارشاد کیا۔ پھر اس میں عیدین میں جن میں مومنوں کا اجتماع لازم ٹھہرایا۔ پھر ساری دنیا کے لئے حج مقرر فرمایا۔ جہاں کل جہان کے اہل استطاعت مسلمان مل کر دعا کریں۔

قربانی ۔ جو عید اضحیٰ کے دن کی جاتی ہے اس میں بھی ایک پاک تعلیم ہے۔ اگرچہ یہ مد نظر وہی امر ہے۔ جو جناب الٰہی نے قرآن شریف میں فرمایا۔ لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن ینالہ التقوىٰ منکم۔

قربانی کی فلاسفی

قربانی کیا ہے یہ ایک تصویری زبان میں تعلیم ہے۔ جسے جاہل اور عالم پڑھ سکتے ہیں۔ خدا کسی کے خون اور گوشت کا بھوکا نہیں۔ وہ هو يطعم ولا يطعم ہے ایسا پاک اور عظیم الشان بادشاہ نہ تو کھانوں کا محتاج [illegible] گوشت کے چڑھاوے اور لہو کا۔ بلکہ وہ تمہیں سکھانا چاہتا ہے [illegible] تم بھی خدا کے حضور اسی طرح قربان ہو جاؤ اور اس کے [illegible] قربان ہوتا ہے۔

ہم کل دنیا میں قربانی کا رواج ہے اور قوموں کی تاریخ پر نظر کرنے

(بمقام قادیان میں اسپران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پرنٹرز دیباشنرز کے حکم سے براہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھپکر شائع ہوا)

سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادنے چیز اعلےٰ کے بدلے مین قربان کی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سی بڑی چیزون مین پایا جاتا ہے۔

ہم بچے تھے تو یہ بات سُنی تھی کہ کسی کو سانپ زہریلا کاٹے۔ تو وہ انگلی کاٹ دی جاوے تاکہ کل جسم زہریلے اثر سے محفوظ رہے گویا انگلی کی قربانی تمام جسم کے بچاؤ کے لئے کی گئی۔

۲۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا کوئی دوست آجاوے تو جو کچھ ہمارے پاس ہو۔ اس کی خوشی کے لئے قربان کرنا پڑتا ہے گھی۔ آٹا۔ گوشت وغیرہ۔ قیمتی اشیاء۔ اس پیارے کے سامنے کوئی ہستی نہین رکھتین۔

۳۔ اس سے زیادہ عزیز ہو تو مرغے۔ مرغیان حتے کہ بھیڑین اور بکرے قربان کئے جاتے ہین بلکہ اس سے بڑھ کر گائے اور اونٹ تک بھی عزیز مہمان کے لئے قربان کر دئے جاتے ہین۔

۴۔ مین نے اپنی طب مین دیکھا ہے۔ کہ وہ قومین جو جائز نہین سمجھتین۔ کہ کوئی جاندار قتل ہو۔ وہ بھی اپنی زخمون کے کئی سینکڑون کیڑون کو مار کر اپنی جان پر قربان کر دیتی ہین۔

۵۔ اس سے اوپر چلین۔ تو ہم دیکھتے ہین کہ ادنے لوگون کو اعلےٰ کے لئے قربان کیا جاتا ہے۔ مثلاً چوہڑے ہین۔ آج عید کا دن ہے۔ مگر ان کے سپرد پھر بھی وہی کام ہے بلکہ صفائی کی زیادہ تاکید ہے گویا ادنے کی خوشی اعلےٰ کی خوشی پر قربان ہوئی۔

۶۔ ہندو گئو رکھشا بڑے زور سے کرتے ہین (اور خ کے ملک مین تو وہ وہ ٹک نہین رہتے۔ کیونکہ یہ بچھڑون کا حق ہے اور ان کے ہندو تو دوہ کر رکھ دیتے ہین) مگر پھر بھی اس سے اور اس کی اولاد سے سخت کام لیتے ہین۔ یہان تک اپنے کامون کے لئے انہین مار کر درست کرتے ہین۔ یہ بھی ایک قسم کی قربانی ہے۔

۷۔ ادنے سپاہی اپنے افسر کے لئے اور وہ اعلےٰ افسر کے لئے اور اعلےٰ افسر بادشاہ کے بدلے مین قربان ہوتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس فطرتی مسئلہ کو برقرار رکھا اور اس قربانی مین تعلیم دی۔ کہ ادنے اعلےٰ کے لئے قربان کیا جاوے۔

۸۔ محبت مین انسان بے اختیار ہوتا ہے۔ مگر اس مین بھی قربانیون کا ایک سلسلہ ہے۔ چنانچہ محب ہی بتدریج محبوبون کے مراتب رکھ کر ایک کو دوسرے پر قربان کرتا رہتا ہے۔ اپنا بیٹا یا جان محبوب ہے۔ مگر دوسرے محبوب کے لیے قربان کر دینے مین عذر نہین۔ انسان کو مال کی محبت ہے۔ بی بی کی محبت ہے۔ بچون کی محبت ہے۔ یار و آشنا کی اور وطن کی محبت ہے۔ اللہ کی کتابون۔ اللہ کے رسولون سے محبت ہے۔ سچے علوم سے بھی محبت ہے۔ ان تمام محبتون کے مراتب مین ادنا ادنے کو اعلےٰ پر قربان کیا جاتا ہے۔ بات لمبی ہو گئی

الحمد مین قربانی کی تعلیم

مین نے جو آیات پڑھی ہین ان مین اللہ کا نام ہے۔ رحمٰن کا نام ہے اور رحیم کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ۱۱۴ دفعہ قرآن شریف مین بیان کیا ہے۔ ہر مسلمان کو اس کلمہ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ایک بار۔ اللہ۔ رحمٰن۔ رحیم فرما کر پھر تفصیل کے لئے اللہ کے ساتھ ربّ اور رحمٰن رحیم کے ساتھ مالک بڑھا دیا ہے۔ جس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ ان قربانیون کی طرف اشارہ فرما رہا ہے۔

اللہ کا لفظ معبود کے لئے ہے۔ معبود عبادت کو چاہتا ہے اور عبادت کیا ہے پرلے درجے کی محبت۔ پرلے درجے کا تذلل پرلے درجہ کی اطاعت اور ان باتون کا پتہ مقابلہ مین لگتا ہے ایک شخص ایک طرف حکم کرتا ہے اور دوسری طرف خدا۔ تو اب جو شخص خدا کے حکم کی طرف سبقت کرے گا اس نے گویا خدا کی اطاعت پر دوسرون کی اطاعت کو قربان کر دیا۔

انسان محتاج ہے کھانے پینے کا۔ مکان کا۔ غرض ذرے ذرے مین خدا کے حضور اس کی احتیاج ہے چنانچہ اس نے فرمایا۔ کہ انتم الفقراء الی اللہ هو الغنی۔ حقیقی غنی اللہ کی ذات ہے اور سراپا احتیاج انسان۔ جو احتیاج مین ہے اس کے برابر کوئی ذلیل نہین اسی لئے حکم ہے۔ کہ خدا کے حضور تذلل کا۔ پھر انسان اپنے وجود مین اپنے بقا مین۔ دفع امراض مین رنج و راحت۔ عسر و یسر۔ غرض ہر حالت مین اللہ کا محتاج ہے

اللہ کے لفظ مین قربانی کی تعلیم

پس اللہ کا نام انسان کو یہ سمجھاتا ہے۔ کہ حقیقی معبود حقیقی مطاع۔ حقیقی غنی وہی ذات ہے اور حقیقتاً محتاج حقیقتاً ذلیل۔ حقیقتاً مطیع وہ انسان ہے۔ جس کو اللہ نے پیدا کیا اور بقا مین ہر آن اس کے فضل کا محتاج ہے اس فضل کے جذب کے۔ لئے اطاعت فرض ہے۔

اب اس کی اطاعت کی راہین معلوم کرنے کے واسطے نبی کی ضرورت ہے کیونکہ جب ایک انسان دوسرے انسان کی رضامندی کی راہین کیونکر معلوم ہو سکتی ہین۔ سوا اس کے کہ وہ خود ہی بتلائے۔ چنانچہ اس سے نبوت کا سلسلہ قائم کیا۔ جس کے لیے کارخانے مین اس مین ہی ہم دیکھتے ہین۔ کہ جیسے عام مخلوق کی محبت۔ انبیاء کی محبت پر قربان کی جاتی ہے اسی

ہم معلوم نہین کر سکتے [illegible] کی رضامندی کی راہین

طرح انبیاء کی محبت اللہ کی محبت پر قربان کرنی پڑتی ہے۔ تمام انبیاء نے الوہیت کے مسئلہ پر بڑا زور دیا ہے۔ مگر مین نے اکثر واعظون کو دیکھا ہے کہ وہ خدا کی عظمت اور جبروت کے اظہار کے لئے وعظ نہین کرتے بلکہ ان مین سے بعض کا منشاء تو یہ ہوتا ہے کہ لوگونکو رلادین۔ بعض اس بات مین اپنا کمال سمجھتے ہین کہ ایک روایت سے رلائین اور دوسری سے ہنسا دین۔

ابتدائی زمانے مین ایک کتاب میرے پاس تھی جس کا نام تھا بحر ظرافت۔ ایک مولوی واعظ ہمارے ہان آئے انہون نے مجھے کہا یہ کتاب مجھے دیدو۔ مین نے کہا اسے آپ کیا کرین گے۔ اس مین تو محض تمسخر ہے آپ نے کہا کہ وعظ مین ایک کمال ہنسانے کا ہے۔ جو اس کے ذریعے پورا ہو جائیگا۔ بعض وعظ کا کمال اس مین سمجھتے ہین۔ کہ ان کے وعظ کے اخیر مین کوئی شخص اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر ان کے مذہب مین شامل ہو جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یتلوا علیہم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة۔ وعظ مین عبودیت کا رنگ ہو۔ اللہ کی کتاب پڑھی جاوے اس کی حقیقت بتائی جاوے اور پھر اس کی تعلیم سے دل اس قسم کے پیدا ہون جو اس تعلیم کے ساتھ مطہر و پاک ہو جاوین ایک ہی ہزار لوگون مین سے ایسا پیدا ہو جاوے تو غنیمت ہے۔ بلکہ اکسیر احمر ہے۔

بہت سے لوگ ہین جو امیر ہین۔ بہت سے لوگ اخلاص ظاہر کرتے ہین۔ چندے بھی دیتے ہین بہت سے خوشامد کرتے ہین اور ایسے ایسے ہماری لقب دیتے ہین۔ جو شاید ہماری نسل مین سے کسی کو نہ دئے گئے ہون۔ مگر وہ آدمی جو فرمانبرداری مین غرق اور کسی بات کی پروا نہ کرے وہ ملے تو بے نظیر و اکسیر ہے فرمانبرداری بڑی اعلےٰ صفت ہے ہان یہ سمجھ لے کہ جو حکم دیا گیا ہے وہ مال۔ عزت۔ دین کو نقصان پہونچانے والا تو نہین یا قرب الٰہی سے دور کرنے والا تو نہین ایسے شخص کے پاس بھی ہرگز نہ بیٹھنا چاہیئے

ہمارے بزرگون مین سے ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ٭ واز تو نرہید صحبت آب و گلت

زنہار ز صحبتش گریزان میباش۔

یعنے جس کی صحبت مین بیٹھ کر جمعیت تامہ اور سچی طمانیت حاصل نہ ہو اور اعلےٰ اغراض کے لئے ادنے اغراض کی قربانیون کی توفیق نہ ملے تو اس کی صحبت کی اجازت نہین چنانچہ کہا ہے۔ ورنہ نہ کند روح عزیزان بحلت

ربوبیت

اسی طرح اس سے آگے ربوبیت کا درجہ ہے۔ ہم نہ تھے اس نے ہمین وجود بخشا۔ زندگی دی۔ بیان سکھایا۔ قوی دئے۔ مین اپنے قوے پر خود ہی حیران ہوں اور میرا دل رقص مین آجاتا ہے کہ اس نے مجھے کان کیسے دئے ہین۔ آنکھین کیسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجہ کمال الدین صاحب کا لیکچر

گجرات میں

چودہری فضل علی صاحب آنریری مجسٹریٹ سول جج۔ شیخ فضل کریم صاحب وکیل اور شیخ عظمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر کی طرف سے اس مضمون کا ایک نوٹس شائع ہو چکا تھا کہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کو پونے چھ بجے وید مقدس اور قرآن کریم پر خواجہ صاحب کا لیکچر ہوگا۔ کچھ دعوتی رقعے بھی بھجوائے گئے تھے اور چودہری احمد الدین صاحب مختار نے بیرونجات میں بعض احمدی احباب کو بھی اطلاع کر دی تھی اسلئے سرگودہ۔ جہلم۔ لالہ موسیٰ۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ۔ لاہور۔ دیہرکے۔ شیخپور۔ گورالی سے پچاس کے قریب معزز احمدی برادران جمع ہو گئے (جن میں حافظ غلام رسول صاحب شیخ محمد جان صاحب منشی احمد دین صاحب۔ میاں مہر الدین صاحب۔ حافظ محمد عیسےٰ صاحب باوجمال الدین صاحب ... خصوصیت سے قابل ذکر ہیں) چھ بجے جب ہم پاسک صاحب کے باغ لائبریری کے ہال میں بعد نماز مغرب خواجہ صاحب کے ساتھ گئے۔ تو تمام ہال پر ہو چکا تہا اور لوگ برآمدوں میں بھی اپنے بیٹھنے کے لئے بمشکل جگہ پا رہے تھے۔ ملک مولابخش صاحب گورالی نے تجویز پیش کی کہ شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل گجرات جو مذہبی انٹرسٹ رکھتے ہیں اس جلسہ کے پریزیڈنٹ مقرر کئے جاویں۔ شیخصاحب نے سردار یار محمد خان صاحب اور خان نواب خان صاحب تحصیلدار کو یہ منصب پیش کرنے کے بعد بڑے عجز و انکسار سے صدارت کی کرسی کو قبول کیا۔ اور خواجہ صاحب کو ایک مختصر سی افتتاحی تقریر کے ساتھ پبلک کے پیش کیا۔

انسان کو خدا کی طرف سے براہ راست علم یعنے الہام کی ضرورت

۷ بجے خواجہ صاحب نے اپنی تقریر کی۔ سبح اسم ربک الاعلے الذی خلق فسوّی پڑھ کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے قرآن پڑھنے والے تسبیح کر اُس رب کی جس نے نظام ابلغ کے ساتھ دنیا کو پیدا کیا اور پھر اسباب و نتائج کا ایک سلسلہ قائم کیا۔ رب کہتے ہیں اس ذات مستجمع جمیع صفات کمال کو جو پیدا کرے اور پھر اس کے قیام کے اسباب مہیا کرے۔ پس اس نے جیسے انسان کے جسم کے لئے انتظام فرمایا اسی طرح اس کی روح کے لئے بھی اہتمام فرمایا۔ اور اپنی جناب سے انسان کو ان رشتوں سے اطلاع دی جو اسباب و نتائج میں پائے جاتے ہیں۔ جوں جوں انسان کا علم اس خصوص میں بڑہتا جاتا ہے اس کو آسائش حاصل ہوتی جاتی ہے۔ مثلاً ہم چند چیزوں کو جمع کرکے جب ایک خاص نظام سے تیار کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ کہانا ہے جس پر ہماری زندگی کا مدار ہے۔ غرض ہم چیزوں کو جوڑ توڑ کر کچھ نتائج مرتب کر لیتے ہیں جن سے ہمیں خوشحالی حاصل ہوتی ہے اور اس کا سر ہے "علم"۔ جو سامان آسائش آج ہمیں حاصل ہیں وہ اس سے پہلے نہ تھے۔ جو علم کی ترقی سے یہ سب کچھ حاصل ہوا۔ مگر اس "علم" نے کوئی نئی چیز پیدا نہیں کی۔ صرف جوں جوں خواص الاشیاء کا علم بڑہتا گیا خوشحالی بھی بڑہتی گئی۔ گویا خوشحالی کا دار و مدار "علم" پر ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے بڑا علم تو اس "خالق" کا ہے۔ جس نے ان تمام اشیاء و دنیا کو پیدا کیا۔ جس طرح جسمانی آسائشوں کے علم کی ضرورت ہے اسی طرح اس سے بڑھ کر روحانی آسائشوں کے لئے علم کی ضرورت ہے اگر کوئی مشین بنا کر ہمارے سامنے رکھدے اور اس کے متعلق ضروری علم نہ دے۔ تو ہم اس مشین کو کس طرح چلا سکتے ہیں کوئی پرزہ ادہر اُدہر ہو جاوے تو اسے کس طرح ٹھیک کر سکتے ہیں۔ بہتر سے بہتر علم تو اس مشین کے متعلق مشین بنانے والے ہی کو ہے۔ پس انسان جو بمنزلہ ایک مشین کے ہے اس کے روحانی و جسمانی قوے کے چلانے کے لئے کتنی بڑی ضرورت ہے اس بات کی کہ "علم" دیا جاوے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ علم کہاں سے آوے اس کی دو ہی صورتیں ہیں یا خود کوشش کی جاوے یا اس سے حاصل کیا جاوے جس نے انسان کو بنایا۔ بہتر طریق آخری ہے اور یہی صحیفہ قدرت کی شہادت ہے۔ کیونکہ اخلاق و روحانیات کے متعلق جس قدر لوگوں نے قدم چلایا ہے ان سب کا ماخذ کوئی نہ کوئی آلہی کتاب ہے۔ اپنشدوں میں اگر بہت سی اخلاق کی باتیں ہیں۔ تو وید سے لی گئی۔ اور اگر پادریوں نے اس بارے میں کچھ لکھا ہے تو وہ انجیل و تورات سے لیا ہے اور اگر کسی یونانی نے کچھ لکھا ہے تو کسی نہ کسی حکیم سے استفادہ کیا ہے جو اپنے وقت کا نبی تہا اور اسلامی فلسفیوں نے اگر کوئی کتاب اخلاق میں لکھی ہے۔ تو اس کا اصل الاصول قرآن کریم ہے۔

خدا کا الہام جس پر چلکر انسان اپنے تمدن و معاشرہ کو درست کرتا ہے کس پر ہوا اور کہاں ہوا

غرض اخلاق کا سرچشمہ الہام ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس پر لوگوں نے خون کی ندیاں بہا دیں کیونکہ ہر شخص زور دیتا ہے۔ کہ میری قوم ہی ہے جو اس نعمت عظمےٰ کی حقدار ہے۔ ویدک دہرم والے کہتے ہیں کہ کروڑہا برس ہوئے۔ صرف ہم پر یہ فضل خداوند پروردگار عالم ہوا۔ مگر ایک پارسی قوم ہے جو اپنی الہامی کتاب کے سن نزول کو آریوں تک پہونچاتی ہے۔ ادہر مصر کے اردگرد کی قوم ہے جو کہتی ہے کہ یہ فضل ہماری قوم سے مختص ہے اور وہ تورات کو پیش کرتی ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام تک یہ سلسلہ الہام تہا اور اب بند ہو چکا۔ اب قرآن کریم کا مذہب اس مسئلہ میں کیا ہے

ہر قوم میں نذیر آیا

اس کا جواب یہی آئت دیتی ہے اس کا نام رب ہے وہ خدا جس نے ہندوستان کے لئے زمین و آسمان اور بارش کو پیدا کیا۔ اس خدا نے یوروپ افغانستان۔ امریکہ۔ کو ان نعمتوں سے محروم نہیں رکہا کیونکہ وہ رب العالمین ہے رب ہندوستان یا رب امریکہ یا رب انگلستان نہیں۔ پس ضرور تہا۔ کہ وہ ہر ملک میں اس زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق ہر قوم کے کسی برگزیدہ کو خلعت الہام سے سرفراز کرتا۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ میں مانتا ہوں۔ کہ اس نے ہندوستان کے لوگوں کی ہدائت کے لئے وید نازل کیا مگر میں اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ اس کا فضل اسی ملک سے مختص و محدود رہ گیا۔ اگر کوئی جسمانیات کے متعلق انعاموں میں مجھے خصوصیت دکہاوے۔ تو میں روحانیات میں بھی اس خصوصیت کو مان لونگا۔ انسان اس معاملہ میں اپنے تجربہ پر قیاس کر سکتا ہے۔ مگر وہ اس رب العالمین کا فضل عام ہے۔ چنانچہ اس نے اس جھگڑے کو مٹانے کے لئے فرمایا۔ ولکل قوم ھاد۔ پھر فرمایا وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ پھر اس سے بڑھ کر فرمایا۔ ولکل امۃ رسول۔ غرض اس تنازعہ کو اٹہانے والی سب سے پہلی کتاب قرآن کریم ہے۔ اس نے اعلان کیا کہ ہر قوم نے ضرورت مکانی و زمانی کے لحاظ سے خدا کے الہام کو پایا اور اسی کی ماتحت ہم مانتے ہیں کہ ہندوستان میں وید کا کلام تہا۔

کیا وید کل دنیا کے لئے ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وید کل دنیا کے لئے ہے اور کیا یہ آیندہ زمانہ کے لئے بھی تہا۔ سو جہاں تک میں نے وید کو انگریزی کے ذریعے مطالعہ کیا ہے۔ میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس نے اس بات کا قطعاً دعوے نہیں کیا کہ وید کل ملکوں کے لئے ہے۔ اور اگر اس میں بالفرض یہ دعوے موجود ہے اور میں نہیں سمجھ سکا۔ تو پھر پچاس برس قبل ازیں کوئی ہندو بھی نہیں سمجھا کیونکہ اگر وید کل ملکوں کے لئے ہوتا۔ تو پھر غیر قوموں کو کیوں اپنے میں شامل نہیں کیا گیا اور کیوں کسی برہمن کو حکم نہیں کہ شودر کو وید سنائے بلکہ یہاں تک لکہا ہے۔ کہ جو شودر وید سُنے یا پڑہے۔ اُسے قتل کر دیا جاوے۔ صاف بات ہے۔ کہ شدھی کا جھگڑا

پچاس سال سے ہے اور اس تحریک کے خود ساختی ہندو مخالف ہیں میں مان لیتا ہوں کہ وید کروڑوں برسوں سے دنیا میں ہے لیکن اگر یہ تمام دنیا کے لئے تھا تو خدا نے کیوں سامان مہیا نہ کئے کہ کل دنیا میں یہ پھیلے اس سے تو اس رب العالمین پر الزام آتا ہے۔ یا یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ کل دنیا کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ صرف ہندوستان کے لئے خدا نے اسے مختص کر دیا۔

وید ہمیشہ کے لئے نہیں

دوسری بات۔ اس بات کے ثبوت میں کہ وید ہمیشہ کے لئے نہیں تھا یہ ہے کہ کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی کی کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے دعوے کیا ہم سرچشمہ علم ہیں ہم صاحب الہام ہیں۔ اگر وید کے بعد الہام کا دروازہ بند تھا۔ تو انہوں نے ایسا دعوے کیوں کیا اور ان کے اس دعوے کو وید کے ہر ماننے والوں نے کیوں تسلیم کر لیا۔

تیسری بات اس بات کے ثبوت میں یہ پیش کی جاتی ہے کہ جسم کی مرضوں کے لئے طب کی ضرورت ہے اور جوں جوں دنیا ترقی کرتی جاتی ہے۔ نئی نئی مرضیں پیدا ہوتی جاتی ہیں اور ان امراض کے لئے پرانی طب ہرگز کام نہیں دے سکتی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ آجکل کے امراض کے لئے دو چار سو سال پہلے کی طب ہر پہلو سے مفید ہے۔ پس جب جسم کی مرضوں کا یہ حال ہے تو روح کے امراض کے لئے بھی یہی فیصلہ ہونا چاہیئے۔ کہ پرانا الہام اس کے لئے کافی دوائی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ جب ہم گناہوں کی تاریخ کو پڑھتے ہیں تو جو کیفیت گناہوں کی آجکل ہے ہزار سال پہلے اس سے یہ کیفیت نہ تھی۔ ہم دور کیوں جاویں اس زمانے میں ہی دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق نظر آرہا ہے۔ شہر میں جو کام معمولی سمجھا جاتا ہے۔ گاؤں میں اس کو سخت جرم قرار دیتے ہیں۔ غرض گناہوں میں جو پیچیدگیاں آجکل ہیں وہ اس سے پہلے نہ تھیں جب یہ صورت ہے تو ہزار سال پہلے جو کتاب تھی وہ آجکل گناہوں کا کس طرح علاج کرسکتی ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ وید ست جگ میں آیا اس وقت لوگوں کی سادہ مزاج تھی پس اب وہی کتاب کلجگ کا کیونکر انتظام کرسکتی ہے اگر کرسکتی تو ہندوؤں میں اوتار نہ مانے جاتے جن کا فلسفہ خالی از حکمت نہیں۔ ہم (وشنو نے مچھلی کی شکل اختیار کی اور رامچندر نے راون کے تباہ کرنے کے لئے یہ کام کیا۔ ایسی تمام کہانیوں میں ایک فلسفہ حقہ دیکھتے ہیں وہ یہ کہ جس وقت دنیا خراب ہوتی ہے اور زمین کی حالت تبدیل۔ تو ضرور پرمیشر کسی نہ کسی انسان کے ذریعے اپنی تجلی کرتا ہے۔

قرآن شریف کے نزول کی ضرورة

اسی قانون قدرت کی ماتحت باوجود اس بات کے کہ کسی قوم کے پاس وید موجود ہے کسی کے پاس انجیل۔ کسی کے پاس زبور اور تورات۔ پھر بھی قرآن شریف موجود ہے نزول کی ضرورت ہے اور اس کی ضرورت پر نظر کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے نزول کی وجہ دریافت کرنا ایک جائز سوال ہے۔ میرے دوستو! اس کا جواب خود قرآن کریم دیتا ہے اور یہ خوبی واحد قرآن ہی کے حصہ میں آئی ہے کہ وہ جب دعوے کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ دلیل بھی دیتا ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لھم الشیطان اعمالھم الخ یعنے قوموں میں اختلافات کے مٹانے کے لئے قرآن شریف آیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ کل قومیں شروع ہی سے بے ایمان اور کافر تھیں۔ اور ان میں کوئی ہادی نہیں آیا بلکہ تسلیم کیا کہ سب قوموں میں (امم میں ہندو بھی شامل ہیں) الہام نازل ہوا اور رسول آئے مگر قوم نے توجہ نہ کی۔ خدا کی کتاب کو چھوڑ دیا۔ شیطان کی حکومت کا جوا اپنے کندھوں پر رکھ لیا اس نے ان کے بُرے کاموں کو اچھا دکھایا۔ اور یہ حکومت ان کے لئے عذاب الیم ہورہی ہے دنیا میں بھی (دیکھو سستی۔ جہل پروا) اور وہ اپنی ہوائے نفسانی کے تابع ہوگئی۔ اسی طرح پر ان میں خطرناک اختلافات ہوگئے۔ جن کے مٹانے کے لئے قرآن شریف کی نزول کی ضرورت تھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ کتاب نے خراب باتیں پیدا کیں ہرگز نہیں بلکہ فرماتا ہے تم نے اسے پس پشت ڈالا اور یہ ہرگز نہیں۔ کہ الہام اصولی طور پر مخالف تھے۔ کیونکہ جب جسمانیات کے متعلق اس کا جو فضل۔ بارش۔ ہوا آسمان کی صورت میں ہے۔ اس میں وحدت ہے۔ تو الہاموں میں اختلاف کیوں ہونے لگا ہماری طرف سے جو تعلیم آئی وہ ایک تھی۔ پھر تم نے تو اختلاف ڈالا کس طرح پر؟ سب شیطان کی حکومت میں آگئے۔ چنانچہ نزول قرآن کے وقت کے حالات عرض کرتا ہوں۔

قرآن شریف کے نزول کیوقت مختلف ممالک کی قوموں کے حالات

یورپ کی حالت تو ناگفتہ تھی۔ ان میں ایک ضرب المثل (. . . . .) گناہ کرو تاکہ خدا کا فضل نازل ہو اور رومن کیتھولک میں اقرار گناہ کا اصول رائج تھا۔ عورتیں پادریوں کے پاس گناہ بخشوانے جاتیں۔ پاک داخل ہوتیں اور ناپاک ہوکر باہر نکلتیں۔ یہ ساتویں صدی کے زمانہ کی باتیں ہیں۔

ایران۔ وہ جرم حد سے بڑھ کر تھا۔ جس سے اس مقدس رشتے میں نقصان آتا ہے۔ جو میاں بی بی کے درمیان خدا کے قانون نے مقرر کیا ہے اس کی ذمہ وار ہرگز کتاب الٰہی نہیں بلکہ وہ قومیں ہیں۔ نوشیرواں کا زمانہ ہے اس وقت مذہب کا یہ حال تھا کہ پیر اپنے مُرید کی جس لڑکی پر نگاہ کرتا اور اپنی ناجائز خواہش کے شکار کے لئے چنتا۔ گویا اس کی سات پشتیں بہشت میں یقین کرلی جاتیں۔ میں آپ کی خدمت میں ایک تاریخی واقعہ عرض کرتا ہوں جو ہے بھی بادشاہ کے گھر کا۔ وہ یہ کہ پیر کی نگاہ نوشیرواں کی لڑکی پر پڑی۔ مگر نوشیرواں کی غیرت آڑے آئی اور اس نے اپنے باپ کو اپنی جان اس شیطان پیر کے حوالے نہ کرنے دی۔

یہ مشہور ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے کتب خانہ جلا دیا۔ اس کو تسلیم کرکے ایک انگریز محقق انگریز لکھتا ہے۔ بہت اچھا ہوا۔ کہ ان کتابوں سے عالم گرم کئے کیونکہ وہ سب کی سب ایسی کتابیں تھیں جن کے گندہ مضامین کی جھلک کچھ نہ کچھ کوک شاستر اور لذت النساء میں پائی جاتی ہے۔

ھندوستان۔ کے متعلق میں اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اپنے معبود کی طرف وہ اوصاف منسوب کرتی۔ جو اعلےٰ سے اعلےٰ عمدہ سے عمدہ ہوں۔ میں تاریخی واقعہ نہیں سُناتا۔ مگر ایک مورخانہ اصول پیش کرتا ہوں کہ دیوتاؤں کے متعلق جو پرانوں میں ذکر ہے اس پر غور کرو۔ اندرجس کو بمنزلہ خدا کے قرار دیا گیا ہے اس کے متعلق زنا کا اقرار ہے۔ چندر ماں دیوتا کے متعلق مشہور ہے۔ کہ یہ داغ جو ہے زنا کی مار کا ہے۔ کرشن جسے میں بلحاظ اس کی تعلیم کے خدا کا مقدس سمجھتا ہوں۔ اس کے متعلق گوپیوں کا قصہ ہے۔ کہ لڑکیوں کے کپڑے اُٹھا کرلے گیا اور وہ ننگی اس کے سامنے آنے پر مجبور ہوئیں میں مانتا ہوں کہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ مگر اس زمانے کے لوگوں کا مذاق ایسے قصوں سے واضح ہو رہا ہے کہ وہ گناہ کو گناہ سمجھنا درکنار اسے ایک اعلےٰ وصف قرار دے کر اپنے دیوتاؤں سے منسوب کر رہے ہیں۔ تعزیرات ہند میں فحش تصاویر کا رکھنا جرم ہے۔ مگر وہی فحش تصویر کسی مندر کی دیوار پر ہو تو جرم نہیں اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسے ایک قوم نے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ ہندوستان کا دل باوا نانک علیہ الرحمۃ جگنا تھ جی میں جاتا ہے وہاں کے حالات کے کیسے کیسے گندہ نقشے کھینچتا ہے۔ تو کیا وید اس کا ذمہ وار ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ قوم ذمہ وار ہے۔ بس اسی بنا پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے محمد اب ہم تم پر قرآن شریف نازل کرتے ہیں۔ ایک زمانہ میں یہ بات ان کے عقیدہ میں داخل تھی۔ کہ برہمن کے سوا دھی نہیں ہوسکتی چونکہ رامچندر جی چھتری تھے اس لئے یہ گندہ قصہ تراشا گیا کہ وہ برہمن کے نطفے سے تھے میں کہتا ہوں۔ کہ یہ غلط اور قصہ گھڑنے والا مفتری۔ مگر ایسی باتوں سے اس زمانہ کے مذاق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مہابھارت میں دروپدی کا قصہ موجود ہے۔ کہ اس کے پانچ خاوند تھے۔ موجودہ زمانہ میں یہ ایک جائز کوشش سے ہے کہ ثابت کیا جاتا ہے کہ اس کا ایک ہی خاوند تھا۔

کیسی عطا کی ہیں زبان کیسی دی ہے دماغ کا کیسا دیا دل کیسا دیا ہے کہ ساری دنیا قربان ہو جاوے ۔ پر میرے مولا کی ثنائی ہو جاوے رسول اللہ سے ایسی محبت بخشی ہے کہ میرے کسی گوشہ میں آپ کی تعلیم آپ کی اولاد آپ کی آل سے ذرا بھی بغض نہیں رہا ۔ میں نے اتنی تاریخیں پڑھی ہیں ۔ خارجی ۔ شیعہ ۔ رافضی کی ۔ مگر پھر بھی کسی صحابی سے مجھے رنج نہیں ۔ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی سے ۔ نہ کسی آل و اولاد سے رنج ہے اور یہ خدا کا فضل ہے اور اسی کی ربوبیت کی شان سے ہے ۔

حضرت صاحب یعنے ہمارے مرزا صاحب فرمانے لگے کہ ایک دفعہ میں نے چاہا جیسے اور صوفیوں نے کتابیں لکھی ہیں میں بھی لکھوں ۔ (ان میں سے بہت بڑی کتاب امام شعرانی کی ہے بڑی دلچسپ کتاب ہے اس کا ترجمہ اختصاری رنگ میں اپنے مذاق کے لحاظ سے نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی کیا ہے) چنانچہ میں نے ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا ۔ مگر خدا کے انعامات کی اتنی برسات میں نے دیکھی کہ شرم سے میرا قلم رک گیا ۔ فرمایا کہ اگر برسات کے قطروں کو گن سکتا ہے تو خدا کے احسانات کو بھی گن سکیگا ۔ چنانچہ خدا نے فرمایا ۔ ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ۔ ان احسانات میں سے ایک وحدت بھی ہے ۔ جسکی نسبت فرماتا ہے کہ اگر ساری زمین سونے چاندی کی بھر کر دیدو ۔ تو بھی یہ وحدت پیدا نہیں ہو سکتی ۔ اس کا میں نے بھی تجربہ کیا ہے ایک زمانہ میں میرے پاس بڑا روپیہ آتا تھا اور مجھے روپے کی محبت ہرگز نہیں ۔ میں اپنی تعریف نہیں کرتا ۔ بلکہ اس کے فضل کا اظہار ۔

یہ لوگ جو بطور شاگرد میرے پاس رہتے ہیں (اگرچہ بعض لوگ ان کو حقارت سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے ارد گرد بیٹھے رہتے ہیں اور احادیث میں خلا ملا کرتا ہے) ان سے پوچھ لو کہ مال میں میرا مولیٰ کیسا متکفل ہے اور میں اس معاملہ میں اس کی ربوبیت کے بہت بہت سے عجائبات دیکھ چکا ہوں ۔

اسی ربوبیت کے چشمے کا فیضان ہے ۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نبی ہم میں آیا ۔ پھر وہ مذہب ملا جسکی حمایت و نصرت کے لیے ہر صدی میں یقیناً امام آئے ۔ جن کی تعلیم دیکھ کر ہم حیران رہ جاتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیسے قدم بہ قدم چلایا ہے اماموں کے متعلق ایک مذہب ہے کہ پچاس برس کے بعد ایک امام آتا ہے دوسرا مذہب ہے کہ پچیس برس کے بعد وہ تعلیم رسالت پناہ کو محفوظ رکھتا ہے ۔ خیر یہ بھی اسی کی ربوبیت کا تقاضا ہے ۔

غرض اس نے ہمیں عدم سے وجود بخشا ۔ وجود سے بقا پھر عقل و فہم و ذکا ۔ پھر اعضا صحیحہ عطا کئے ۔ پھر ہمیں توفیق دی ۔ کہ ہم مسلمان ہوئے دیں نے بڑے بڑے ذہین اور ہوشیار آدمی اسلام سے متنفر دیکھے ہیں ۔ جن کو میں نے عجیب عجیب طور سے قائل کیا ہے مگر اسلام کی توفیق نہیں ملی ۔ پس توفیق بھی نعمت ہے جناب الٰہی سے (ہم نے دیکھا ہے بعض کو دین کا شوق نہیں اور اگر ہے تو ذہن اس قابل نہیں یا ذہن تو ہے مگر سامان نہیں سامان تو ہے صحت نہیں صحت تو ہے کوئی اور مشکل ہے ۔ مثلاً دنیوی علائق کی وجہ سے فرصت نہیں جو فرصت ہے تو پھر یہ دقت ہے کہ کتابیں سمجھ نہیں سکتے ۔ بعض کو توفیق ملتی ہے مگر ارادے میں ثبات نہیں آج نماز کا شوق چرایا ہے زندگی وقف کرنے پر تلے بیٹھے ہیں مگر تھوڑے دن بعد کچھ بھی نہیں حالانکہ قول بلا عمل کیا ہستی رکھتا ہے ۔ غرض سب باتیں موقوف ہیں فضل الٰہی پر ۔ جو ربوبیت کی صفت سے فیض لینے پر حاصل ہوتی ہیں

مختصرات

میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم ہے (۱) وقت پر نہیں پہونچتے (۲) جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے (۳) سنن و رواتب کا خیال نہیں کرتے ۔ ارکان کھول کر سنو جو نماز کا تبیع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں ۔

زکوٰۃ ۔ بعض لوگ زکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں کسل کرتے ہیں وہ اس بات کی تہ کو نہیں پہونچتے ۔ کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی قرآن مجید میں کیوں ہے ۔ دراصل تعظیم لامر اللہ کے ساتھ شفقت علی خلق اللہ بھی ضروری ہے ۔

اگر کسی کے پاس نئی جوتی ہے تو کیا حرج ہے کہ وہ پرانی جوتی کسی مسکین کو دیدے یہ کہنا کہ پرانی کیچڑ کے لئے رکھ لی ہے حد درجے کی سفیہانہ بات ہے اسی طرح میں نے پرانے کپڑوں پرانے لحافوں کی نسبت ...... بارہا توجہ دلائی ہے یہی حکم علم کا ہے کہ اگر خدا نے تمہیں علم بخشا ہے تو اس کی زکوٰۃ ہے کہ دوسروں کو پڑھا دیں ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت لوگ اس زکوٰۃ میں مضائقہ کرتے ہیں ایک شخص کو میں نے پڑھانے کی نسبت کہا اس نے بڑی جلدی اور شوق سے منظور کر لیا مگر ساتھ ہی بتا دیا کہ ڈیوٹیوں کا حساب آپ جانتے ہونگے ۔ یہ زکوٰۃ کا طرز نہیں میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے یہی وجہ کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں ۔ امام حسن بصری سے کسی نے زکوٰۃ کا مسئلہ پوچھا ۔ آپنے فرمایا ہمارے ہاں تو زکوٰۃ یہ ہے کہ کسی کے پاس چالیس ہوں تو وہ اکتالیس بھر دے اور علماء کی زکوٰۃ یہ ہے کہ چالیس ہوں تو ایک دے ۔

غرض ہر ایک زکوٰۃ دیتے رہنا چاہیئے مگر یہ موقوف ہے توفیق پر ۔ جس کے حصول کا گر دعا ہے ۔ میرے بھائی سلطان احمد نے اونھوں نے مجھے خط لکھا کہ سوف سوف نہ کریو کیونکہ موت کا وقت آ جاتا ہے اور کام پورے نہیں ہوتے ۔ اس لئے جب توفیق ملے اسی وقت وہ نیک کام کرے یہ میرا اپنا صحیح تجربہ ہے شریعت اجازت نہیں دیتی کہ کام کو دوسرے وقت پر ڈالا جاوے ۔

یحول بین المرء وقلبہ کے علما نے یہی معنے ہیں جب وقت ملے اسی وقت کام کرے ورنہ روک پیدا ہو جاتی ہے ۔

میں تمہیں بہت کچھ سنانا چاہتا تھا مگر جمعہ بھی ہے اور اس میں بھی میں نے ہی بولنا ہے (ناظرین اس فقرہ سے سمجھ گئے ہونگے جو مضمون اللہ اور رب کے اسمار کی تفسیر اور اس میں قربانی کی تعلیم پر چل رہا تھا بوجہ تنگی وقت و دیگر مصالح وہیں مختصراً پر کر دیا گیا) اس لئے اسی مختصر بات کے ساتھ کچھ اور نصیحت ایزاد کرتا ہوں کہ تمہارے کاموں میں تعظیم لامر اللہ ہو اور شفقت علی خلق اللہ ہو کیونکہ فرمایا ۔ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۔ جو مفسد وجود ہوتے ہیں وہ خود بھی سکھ نہیں پاتے ۔ دوسروں کو بھی سکھ نہیں کرنے دیتے آپ بھی دوزخ میں رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف پہونچاتے ہیں ۔ پس تم مفسد نہیں بلکہ نافع للناس وجود بنو ۔ سب سے بھاری مسئلہ یہ ہے کہ دشمنوں کی حفاظت کرو ۔ دعا سے کام لو صحبت صلحاء اختیار کرو ۔ محبت صلحاء بڑھاؤ محبت کا اصول یہ ہے کہ جبلت القلوب علی حب من احسن الیہ ۔ میری فطرت میں یہ بات ہے ۔ کہ جو کام کسی کو بتاؤں اور وہ نہ کرے تو میری اس کے ساتھ محبت نہیں رہ سکتی ۔ خدا کی محبت کا بھی یہی حال ہے وہ اپنی فرمانبرداری کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

قربانی کو مسائل

قربانی میں دو برس سے کم کوئی جانور نہیں چاہیئے یہی میری تحقیق ہے (۲) جس کے سینگ بالکل نہ ہوں وہ جائز ہے (۳) خصی جائز ہے (۴) مادہ بھی جائز ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ چھترا قربانی دیتے ۔ جس کا مونہہ آنکھیں پیٹ ۔ پاؤں سیاہ ہوتے ۔ جو بالکل دبلا ہو وہ جائز نہیں اگر جانور موٹا ہو ۔ خواہ اسے خارش ہو تو بھی اسے جائز رکھا ہے (۵) لنگڑا مناسب نہیں ۔

تم قربانیاں کرو ۔ اس یقین کے ساتھ کہ ان میں تصویری زبان کے ذریعے تمہیں فرمانبرداری کی تعلیم ہے اور یہ کہ تم بھی اوس کے لئے اعلیٰ کو قربان کرنا سیکھو ۔ اللہ تمہیں توفیق بخشے ۔ آمین

عید کے جمعہ کا خطبہ

حضرت امیر المومنین نے یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ پڑھ کر فرمایا ۔ کہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ کوئی شخص تم کو وعظ سنائے اور اتنا وقت ہو کہ نماز سے پہلے سن لو ۔ اس کے بعد نماز پڑھو ۔ نماز کے بعد تم کو اختیار ہے کہ دنیوی کاموں میں لگ جاؤ ۔ میں اس کے حکم کے مطابق

اعضاء دیئے ہیں اور ان اعضاء پر حکومت بخشی ہے اور پھر انسان کو اپنی صفات کا مظہر بنایا ۔ چونکہ خدا مالک ہے اس لئے انسان کو بھی مالک بنایا اور اس کو بہت بڑا اشکر دیا جنہیں سے دو چار نوکروں کا میں ذکر کرتا ہوں ۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ ۔ سب کے سب بادشاہ ہو اور تم سے اپنی رعایا کے متعلق سوال ہوگا (۲) الامام راع وھو مسئول عن رعیتہ ۔ امام بھی راعی ہوتا ہے اور اس سے رعایا کی نسبت سوال ہوگا (۳) عورت کے بارے میں بھی فرمایا کہ علے بیت زوجہا راع ۔ میں ان بادشاہوں کا ذکر نہیں کرتا ۔ جو ملکوں پر حکمرانی کرتے ہیں بلکہ اس کا ذکر کرتا ہوں ۔ جو تم سب اپنے اپنے اعضاء پر حکمران ہو ان سب میں سے بڑی چیز دل ہے ۔ جس کے کچھ فرائض ہیں کچھ محرمات کچھ مکروہات کچھ مباحات ۔

دل کے فرائض بتاتا ہوں ۔ (۱) اس کا عظیم الشان فرض ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لائے ۔ جب تک دل اس فرض کو ادا کرنے والا نہ ہو ۔ ہلاکت میں ہے ۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم اور جحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم سے پتہ لگتا ہے کہ دل یقین کر چکے ہیں ۔ پس اس یقین کے ساتھ عملی رنگ بھی ضروری ہے (۲) اس کے بعد فرض ہے ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا رسول یقین کرنا ۔ جب اللہ معبود ہوا ۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ۔ تو اللہ کے بالمقابل اب اور کسی کا حکم نہیں اور رسول کی اطاعت کے بالمقابل کوئی اطاعت نہیں ۔ یہ واجبات سے ہے ۔

دل کے محرمات میں سے ہے (۱) اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا (۲) کبر و نخوت (۳) بغض وحسد (۴) ریاء و سمعۃ (۵) نفاق کرنا ۔ **شرک** کی نسبت تو اللہ فرماتا ہے کہ معاف کروں گا اور کبر وہ فعل ہے جس کا نتیجہ شیطان اب تک لعنت اٹھا رہا ہے اور **ریا** کہتے ہیں اس عمل کو جو دکھاوے کے لئے کیا جاوے اور **نفاق** یہ ہے کہ دل سے نہ ماننے اور اوپر سے اقرار کرے اس کے کچھ اور شعبے بھی ہیں ۔ جب بات کرے جھوٹ بولے (۲) امانت میں خیانت کرے معاہدہ میں غداری کرے (۴) سخت فحش گالیاں دیں

دل کے فرائض سے نیچے یہ بات ہے کہ دل کو اللہ کی یاد سے طمانیت بخشے ۔ آدمی پر مصائب کا پہاڑ گر پڑتا ہے کسی کی صحت خطرے میں ہے کسی کی عزت ۔ کسی کی مالی حالت ۔ کسی کو بیوی کے تعلقات میں مشکلات ہیں ۔ کسی کو اولاد کی تعلیم میں ۔ ان تمام مشکلات کے وقت خدا کی فرمانبرداری کو نہ چھوڑے ۔

ایک شخص دہلی میں ہیں جو ہمارے خیالات کے سخت مخالف ہیں ۔ انہوں نے ایک کتاب الحقوق والفرائض لکھی ہے ۔ میں نے اسے بہت پسند کیا حق بات کسی کے مونہہ سے نکلے مجھے بہت پیاری لگتی ہے دوست کے مونہہ سے نکلے تو پھر اور کیا چاہیئے ۔ حقوق و فرائض کا ہر وقت نگاہ رکھنا مومن کے لئے مستحب کام ہے مصائب میں اللہ پر ایسا بھروسہ ہو کہ ان مصائب کی کچھ حقیقت نہ سمجھے اس کی تہ کے اندر جو حکمتیں رحمتیں فضل ہیں ۔ ان تک انا للہ کے ذریعے پہونچے ۔ ایک دفعہ میں جوانی میں الحمد پڑھنے لگا ۔ ان دنوں مجھ پر سخت ابتلا رہا اس لئے مجھے جہراً پڑھنے میں تامل ہوا ۔ کیونکہ جب دل پورے طور پر اس کلمہ کے زبان سے نکالنے پر راضی نہیں تھا ۔ تو یہ ایک قسم کا نفاق تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری کی اور معاً مجھے خیال آیا ۔ کہ جو انا للہ وانا الیہ راجعون اور اللھم اجرنی فی مصیبتی پڑھتا ہے ہم اس مصیبت کو راحت سے بدل دیتے ہیں ۔

انسان پر جو مصیبت آتی ہے کبھی گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اس لئے انسان شکر کرے کہ قیامت کو مواخذہ نہ ہوگا ۔ دوم ممکن تھا اس سے بڑھ کر مصیبت میں گرفتار ہوتا ۔ سوم ۔ مالی نقصان کی بجائے ممکن تھا جانی نقصان ہوتا جو ناقابل برداشت ہے ۔ چہارم ۔ یہ بھی شکر کا مقام ہے کہ خود زندہ ہے کیونکہ خود زندہ نہیں ۔ تو پھر تمام مال و اسباب وغیرہ کی فکر لغو ہے ۔

یہ سب مضمون جب میرے دل میں آیا ۔ تو بڑے زور سے الحمد للہ پڑھا ۔ قرآن میں کہیں نہیں آیا کہ مومن کو خوف و حزن ہوتا ہے وہ تو لایخاف ولایحزن ہوتا ہے ۔

زبان ۔ کا سب سے بھاری فرض ہے (۱) کلمۂ توحید پڑھنا ۔ نماز میں الحمد بھی فرض ہے (۲) تو گویا اتنا قرآن پڑھنا ہی فرض ہوا (۳) امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھی زبان کا ایک رکن ہے اس کے محرمات ہیں ۔ غیبت ۔ تحقیر ۔ جھوٹ ۔ افتراء ۔ اس زبان کے ذریعے عام تلاوت قرآن و تلاوت احادیث کرے اور عام طور پر جو معرفت کے خزانے اللہ و رسول کی کتابوں میں ہیں ۔ پوچھ کر یا بتا کر ان کی تہ تک پہونچے ۔

معمولی باتیں کرنا مباح ہیں ۔ پسندیدہ باتیں اپنی عام باتوں میں استحباب کا رنگ رکھتے ہیں ۔

کان کے فرائض

لوکنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر ۔ اگر ہم حق کے شنوا ہوتے تو دوزخ میں کیوں جاتے اس سے ثابت ہوا کہ حق کا سننا فرض ہے اور غیبت کا سننا حرام ہے ۔ سماع کے متعلق صوفیا میں بحث ہے ۔ میرے نزدیک سماع قرآن و حدیث ضروری ہے ۔ مگر ایک شیطانی سماع ہے کہ راگنی کی باریکیوں پر اطلاع ہو یہ ناجائز ہے ۔

ناک کے فرائض ۔ ہمیں حکم ہے کہ جس پانی کی بو خراب ہو اس سے وضو نہ کریں اس واسطے پانی کا سونگھنا اس وقت فرض ہو گیا خصوصاً جب نجاست کا احتمال ہو ۔

عید کے دن عطر لگانا مستحبات میں داخل ہے ۔ ہاں اجنبی عورت کے کپڑوں اور بالوں کی خوشبو کا سونگھنا حرام ہے ۔ اسی طرح آنکھ اور دوسرے اعضاء کے فرائض ہیں ۔

خطبہ ثانی

اذکروا اللہ یذکرکم ۔ زبان کے فرائض میں سے شکر بھی ہے ناشکری کا مرض مسلمانوں میں بہت بڑھ گیا ہے کسی کو نعمت دیتا ہے تو وہ حقارت کرتا ہے اس سے نعمت بڑھتی نہیں اگر انسان شکر کرے تو نعمت بڑھتی ہے ۔

مال کی حرص ۔ بھی بہت بڑھ گئی ہے جس کی پانچ تنخواہ ہے وہ چاہتا ہے دس ہو جائے اور جس کی سو ہے وہ دو سو کے لئے تڑپ رہا ہے طالب علموں میں بھی یہ مرض ہے اگر کوئی ان میں سے پاس ہو گیا تو پوچھنے پر شکر نہیں کریگا ۔ بلکہ یہی کہیگا کہ خاک پاس ہوئے ہیں ہم تو چاہتے تھے فسٹ ڈویژن میں نکلتے وظیفہ لیتے ۔

کسل و کاہل بھی ایک گندی صفت ہے جو مسلمانوں میں بڑھ رہی ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دعا فرمائی ہے جس کو تشہد میں بعض ائمہ نے فرض لکھا ہے ۔ اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل عجز کہتے ہیں اسباب کو مہیا نہ کرنا اور کسل اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینا رسول اللہ کی جماعت تھی کہ ان میں سے کئی لکڑیاں جنگل سے لاکر بیچتے اور اس میں چندے دیتے اور رات کو قرآن شریف یاد کرتے ۔

معاملہ کی صفائی ۔ بھی بہت کم رہ گئی ہے ۔ روپیہ کسی کے قبضے میں آجاوے تو اس کا دل نہیں چاہتا کہ واپس دوں ۔ تم میں یہ بُری باتیں نہ ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے ۔ آمین ۔

نماز جنازہ ۔ میاں غلام حسین صاحب کلرک ملٹری ورکس ڈیرہ اسمٰعیل خان اپنی والدہ مرحومہ کیواسطے دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں ۔

ایک غریب کی امداد ۔ برادر محمد عثمان صاحب بادنی ۔ جے پور سے ایک غریب احمدی طالب علم میڈیکل اسکول کیواسطے کچھ امداد (بطور قرضہ) کے درخواست کرتے ہیں کوئی ہے جو اس ثواب میں حصہ لے رقم بہت تھوڑی مطلوب ہے ۔ خط و کتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہو ۔

دعائے صحت ۔ میرے ایک مہربان دوست منشی اعجاز حسین صاحب کی اہلیہ سخت بیمار ہیں ۔ سب احمدی احباب ان کیواسطے صحت کی دعا فرمادیں ۔

مژدہ ۔ ۳۰ دسمبر کے اخبار کی نسبت نوٹس دیدیا تھا کہ شائع نہ ہوگا ۔ مگر نیازمند اکمل حاضر ہوگیا اس لئے عید اضحیٰ کے خطبہ کو ناظرین تک جلد پہونچانے کے لئے شائع کیا جاتا ہے (۲) مفتی محمد صادق صاحب لاہور جلسہ پر تشریف لیگئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مظفر و منصور واپس لائے (۳) جن صاحبان نے ۹ء کی قیمت تا حال نہیں دی وہ جلد ادا فرمادیں سنہ ۶ والے بھی ۔

گراس سے یہ پتہ تو چل گیا کہ اس وقت زمانے کا حال کیا تھا۔ عرب۔ ان تمام بدمعاشیوں اور شرارتوں کا سردار تھا۔ عربوں کے نزدیک باپ کی عورت بھی حلال تھی۔ باپ کے ورثہ میں جیسے مال آتا تھا ایسے ہی اس کی دوسری بیویاں بھی جنہیں وہ اپنے نکاح میں لاتے۔ غرض قرآن کریم کی یہ آیت اس حالت زمانہ کا خوب نقشہ کھینچتی ہے۔ ظهر الفساد فی البر والبحر

یعنے جن پر الہام اُترا وہ بھی اور جن پر نہیں اُترا۔ وہ سب کے سب بگڑے ہوئے تھے۔ اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ ایسے حالات میں کسی کتاب کے نزول کی ضرورت تھی یا نہیں۔ کیوں نہیں ضرور تھی۔ کرشن مہاراج فرماتے ہیں۔ جس کا ترجمہ فیضی نے خوب کیا ہے۔ چو بنیاد دین سست گردد بسے۔ نمایم خود را بشکل کسے۔ اگر ایک وقت میں کرشن کی ضرورت تھی تو ان حالات میں کہ سب قومیں بگڑ چکی تھیں۔ قرآن کی ضرورت بھی تھی۔

دوسری وجہ یہ کہ اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ وید کے ماننے والوں میں تیرہ سو برس پہلے بھی اختلاف تھا اور اب بھی ہے۔ اور وہ اختلاف مسلمانوں کی طرح فروعی نہیں بلکہ اصولی ہے۔ آریہ لوگ مورتی پوجن کا کھنڈن اس سے لگاتے ہیں تو سناتنی مورتی پوجن کو دین کا اصل بتاتے ہیں۔ کچھ ہندو آستک تو وہ بھی ہندو ہیں جو ناستک۔ غرض کہ ہندو کی کوئی جامع مانع تعریف تا حال نہیں ملی۔ جو وید نہیں مانتے تناسخ کے قائل نہیں وہ بھی ہندو۔ ان تمام اختلافات کا قرآن فیصلہ کرتا ہے۔ کیونکہ جہاں تعلیم ایک ہی سچی ہوگی۔ اور وید کی شرح کی ایک نہ ایک تشریح ضرور قرآن شریف کے مطابق ہے اور وہی حق ہے۔

اختلاف اقوام کی وجہ

اس اختلاف کی بھاری وجہ یہ ہے اس زبان کا اُٹھ جانا جس میں یہ کتابیں نازل ہوئیں۔ مثلاً وید جس زبان میں ہے وہ اب قطعاً کسی ملک میں نہیں بولی جاتی نہ اس کا سمجھنے والا کوئی ہے۔ وہ ایک خزانہ ہے مگر مقفل اور اس کی کلید گم ہو گئی۔ جو زبان تھی۔ پس ضروری تھا کہ اسی الہام کو ایسی زبان میں منتقل کیا جاوے۔ جو ام الالسنہ ہو اور تبدیل نہ ہو۔ جو خدا ہر فصل کی وقت بارش کو بھیجتا ہے۔ کیا طاقت نہیں رکھتا۔ کہ اسی الہام کو کسی اور زبان میں بھیجدے۔

وقت آگیا ہے کہ کل قوموں کے لئے ایک مکمل کتاب قرآن کریم ہو

ایک وقت دنیا میں تھا کہ ایک ملک کے باشندے دوسرے ملک کے باشندوں کے حالات سے بالکل واقف نہ تھے اس لئے ان میں الگ الگ کتاب کی ضرورت تھی مگر اب تو دنیا کے ملک شہروں کی طرح ہو رہے ہیں اور شہر محلوں کی مانند ایک محلہ شہر ہی کو لے لو۔ وہاں بھی تمام مذاہب کے ماننے والے پائے جاتے ہیں ایسے حالات میں ضروری ہو گیا کہ تمام کتابوں کی صداقتوں کو چن کر ایک کتاب میں جمع کر دیا جاوے۔ اور میں یہ کہنا بھول گیا کہ صرف وید ہی کی نہیں بلکہ تمام الہامی کتابوں کی زبانیں دنیا کے پردے سے مفقود ہو چکی ہیں۔ مثلاً بائبل کی وہ ہیبرو (عبرانی) اب موجود نہیں بلکہ کوئی بائبل موجود نہیں جو عبرانی میں ہو۔ ترجمہ در ترجمہ رہ گیا۔ موجودہ برٹانیکا میں ثابت کر دیا گیا کہ صرف چار آیتیں ہیں جو ہائی کریٹی سزم کی ماتحت مسیح تک پہونچتی ہیں۔ غرض عقائد میں اختلاف ہے اور الہامی کتابوں کی زبانیں اُٹھ چکی ہیں اب ان کے سمجھنے کے لئے یا تو وہ زبانیں کوئی پڑھے جن کا علم محالات سے ہے یا خدا خود فضل کرے اور کل کتابوں کی صداقتوں کا نچوڑ ایک کتاب میں ہو۔

میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس ضرورت کا پورا کرنیوالا قرآن مجید ہے۔

قرآن شریف اس بات کا مدعی ہے کہ وہ تمام صداقتوں کا مجموعہ ہے

کیونکہ وہ فرماتا ہے فیہا کتب قیمہ۔ اس میں تمام اگلی صداقتوں کا مجموعہ ہے۔ بلکہ وہ ان صداقتوں کے علاوہ اور صداقتیں بھی اپنے پاس سے پیش کرتا ہے اور اپنے دعاوی کو دلائل و براہین ساطعہ و حجج قاطعہ کرتا ہے۔)

قرآن شریف کا نزول عرب ہی میں مناسب تھا

جس زمانے میں قرآن شریف کا نزول ہوا ہے۔ اس میں عرب ہی اتفاق سے ایسا ملک ہے جس میں وہ حالت پائی جاتی ہے۔ جو آجکل دنیا کی ہے۔ کیونکہ جیسا آجکل ہر شہر میں مختلف مذاہب کے لوگ جمع ہیں اسی طرح عرب ایسا ملک تھا۔ کہ اس میں مشرک۔ عیسائی۔ صابی۔ قائلین تناسخ۔ منکران باری تعالیٰ۔ یہودی وغیرہم کل مذہبوں کے لوگ موجود تھے اس لئے ان پر ہی سب سے پہلے ایسی کتاب نازل ہوئی۔ عرب کی زبان بھی ایسی تھی کہ وہ اس وقت تک تو کیا اب تک نہیں بدلی۔ پس اسی میں خدا کا مقدس الہام جو کل صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا تھا نازل ہوا۔

بجائے اس کے کہ کل کتابوں کی صداقتوں کو انسانوں کی جماعت جمع کرے۔ یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مجموعہ نازل ہو

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیوں نہ علماء ہی جمع ہو کر وید کے ایک معنے قرار دے لیں۔ یا برہموؤں کی طرح کل کتابوں کو ہاتھ میں لے کر ان کی صداقتوں کو جمع کر لیں۔ اس کا جواب قرآن شریف ان آیات میں دیتا ہے۔

والله انزل من السماء ماءً فاحيا به الارض بعد موتها۔ ان في ذلك لاية لقوم يسمعون۔ و ان لكم في الانعام لعبرة ط نسقيكم مما في بطونه من بين فرث و دم لبناً خالصاً سائغاً للشاربين۔ و من ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منه سكراً ورزقاً حسناً ان في ذلك لاية لقوم يعقلون۔ واوحى ربك الى النحل ان اتخذي من الجبال بيوتاً۔ ومن الشجر ومما يعرشون ثم كلي من كل الثمرات فاسلكي سبل ربك ذللاً يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفاء للناس ان في ذلك لاية لقوم يتفكرون۔ (پ ۱۴۔ النحل رکوع)

ترجمہ کرنے کے بعد معزز لکچرار نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے چار چیزیں پیش کی ہیں۔ پانی۔ دودھ۔ پھل۔ شہد۔ پانی بارش سے ہی آتا ہے۔ زمین کے پانی میں ایک مدت کے بعد حیاتی مادہ نہیں رہتا۔ تو خداوند تعالیٰ خاص طریق سے اس پانی کو آسمان پر اُٹھا لیتا ہے۔ پھر پاک صاف کر کر واپس بھیجتا ہے کیا سائنس دانوں نے باوجود ترقی علم کے کوئی ایسی مشین ایجاد کر لی ہے کہ دنیا کے پانی کو زمین پر ہی صاف کر کے اس میں حیاتی مادہ بھر لیں۔ ہرگز نہیں اور کیا یہ ممکن ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح جب الہام آیا۔ اور خلق نے اُسے مکدر کر دیا۔ تو ضرور تھا۔ کہ وہ آسمان پر اُٹھایا جاتا اور وہاں خدا کے ہاتھوں پاک ہو کر آتا۔ اب اس کا انجام کار نام خواہ تورات۔ انجیل رکھ لو۔ خواہ سب سے آخری کتاب قرآن کریم۔

اسی طرح دودھ ہے سب لوگ جانتے ہیں کہ بھینس بھوسہ اور گھاس وغیرہ کھاتی ہے۔ پھر یہ تمام خوراک خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی مشین میں جاتی ہے اور وہاں سے دودھ الگ ہو کر تھنوں میں آتا ہے۔ کیا کوئی ایسی مشین ایجاد ہوئی ہے۔ یا ہو سکتی ہے جس کے ذریعہ بھوسہ۔ گوبر اور خون سے دودھ الگ نکال کیا جاوے۔ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح میں مانتا ہوں کہ وید بھی موجود۔ انجیل بھی موجود۔ تورات بھی موجود۔ اور الٰہی کتب موجود۔ مگر ان تمام صداقتوں کا دودھ بغیر خدا کی مشین کے ناممکن ہے۔

تیسری دلیل میں میں نے پھل پیش کئے ہیں۔ اب پھل کے اجزا معلوم ہیں اور یہ بھی معلوم کہ ہوا اُٹھتی ہے۔ اور ہر پھل کے جرم کو ڈاک کے چٹھیاں تقسیم کرنے والے کی طرح

اپنے ... تمام وہ پہونچاتی ہے۔ لیکن کیا کوئی ایسی مشین ہے
... یا پھل پیدا ہوجاوین اور ہوا سے انار کے جزو الگ
سیب کے الگ حنظل کے الگ کرلئے جاوین۔ اسی طرح
صداقتین وید۔ انجیل۔ توراۃ مین موجود ہین مگر ان سے
استفادہ کے لئے اب خدا کے ہاتھ کی ضرورت ہے کہ
سب کتابون کے جوہر نکال کر رکھدے۔

سب سے آخری مثال شہد کی دی ہے۔ جو مختلف امراض کا علاج ہے کیونکہ شہد مختلف پھلوں اور جڑی بوٹیون کا جوفرداً فرداً کسی نہ کسی مرض کی دوا ہین نچوڑ ہے اب یہ شہد ٹھیک ایسا شہد کہ خالص عسل کے برابر ہو کوئی انسانی مشین تیار نہیں کرسکتی۔ اسی طرح انجیل نا پاتی ہے۔ وید سب خدا کی نعمتین ہیں جن سے دنیا کے امراض کا علاج ہوا۔ مگر ان سب کا نچوڑ شہد کے طور پر قرآن کی صورت مین صرف خدا کے ہاتھ کا ہے میرے دوستو! تمام قوام بگڑ جاتے ہین۔ مگر شہد نہین بگڑتا یہی وجہ ہے کہ خدا تعالے نے آخری کتاب قرآن شریف نازل کی جو اگلی الہامی کتابون کی طرح رسم و الفت و عادت کے غبار سے مکدر نہین ہوتی نہ اس کی زبان بگڑے گی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کی تجلی کا آخری تختگاہ عربی زبان مقرر ہوئی۔

بس میرے پیارو! مین مانتا ہون کہ تمام قومون کی کتابیں خدا کی طرف سے آئین اور وہ اپنی مکانی زمانی ضرورت کے لحاظ سے اب ان سے استفادہ محال اور ناکافی ہورہا ہے اس لئے قرآن مجید تمام صداقتون کا جامع ہے بلکہ اور صداقتین بھی اپنے اندر رکھتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔

اس بات کا ثبوت کہ قرآن مجید ان تمام صداقتون کا جامع ہے۔ کتب سابقہ مین نازل ہوئین اس کے لئے بہت وقت چاہئیے۔ اب دو گھنٹے گذر چکے ہین انشاء اللہ دوسرے لیکچر مین بیان کرونگا۔ ہمارا تمہارا کوئی جھگڑا نہین۔ ہم صرف اتنا کہتے ہین کہ وہ آئینے دھندلے ہوگئے اس لئے ایک مصفےٰ اور چمکیلے آئینہ کی ضرورت ہے۔ آؤ تم ہمارے بزرگون کی عزت کرو۔ ہماری کتاب کو خدا کی کتاب مانو ہم تمہارے بزرگون کی عزت کرتے ہین اور وید کو اپنے زمانہ کی کتاب مانتے ہین۔ (چیرز) ہم تم کو اصل بھی دینگے اور ساتھ سود در سود بھی (چیرز) ۸ بجے لیکچر ...

... پریزیڈنٹ نے اٹھ کر مسلمانون کی طرف سے ... ادا کیا اور یہ کہا یہ مضمون دونون فرقون ... کرنے والا ہے۔ اور بتلایا کہ قرآن مجید
تو دو بچھڑے دلون کو ملانے ہی آیا۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔
کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا
اس کے بعد آریہ سماج کے سکرٹری صاحب نے اٹھ کر لیکچرار کا شکریہ ادا کیا کہ خواجہ صاحب نے متانت متانت شائستگی تہذیب کے ساتھ اپنا بیان کیا۔

عام طور پر گوجرات کی پبلک نے اس لیکچر کو بہت پسند کیا ہے انشاء اللہ اثر سے خالی نہین رہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معظم برادر جناب اڈیٹر صاحب بدزادت عنایتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب نے ۱۸ نومبر ۱۹۰۹ء کے اخبار بدر مین میرا خط زیر عنوان خاتم النبیین شائع فرمادیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو جناب نے پسند فرمایا ہے اور جب جناب کو پسند ہوا تو بفضلہ تعالیٰ مفید ہی ہوگا متفطن مبصر اس مضمون سے بہت کچھ فائدہ حاصل کرے گا لہذا عاجز کو جرأت ہوئی ہے کہ اس بارہ مین اور بھی عرض کرون۔ اگر مناسب اور مفید ہو تو شائع فرمادین۔ موجب اجر عظیم ہوگا واضح ہو کہ تجدید دین ایسا ضروری امر ہے کہ اتمام نعمت اور اکمال دین نے اُمّت مرحومہ کو اس سے مستغنی نہین کیا۔ منطوق کلام خیر البشر جو موکد ہے کافی ثبوت ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا بعد اکمال دین و اتمام نعمت کے ضرورت تجدید دین کیون واقع ہوئی۔ سو آلہیات مین قلیل معلومات رکھنے والے کو بھی معلوم ہے کہ جس قوم نے ازلی ابدی خدا کے بے انتہا نعمتون کو حصر کیا یا معطل سمجھا ہے اوس کی پیرو اول المحرومین ہین۔ آریہ کا کلام الٰہی کو صرف اشخاص اولیہ پر منحصر جاننا ہی خدا کی معرفت مین ٹھوکر کا موجب ہوا ہے۔ وقس البواقی علی حسب مراتب العصر اسلام اس عیب سے پاک ہے لہذا باوجود اکمال و اتمام نعمت کے اس مین تجدید دین کا سلسلہ جاری رہا ہے تاآنکہ اسلام کا آخری موعود جو خاتم الاولیا ہے۔ الملقب المسیح الموعود والمہدی المسعود کمال تاریکی کے زمانہ مین جلوہ گر ہوا اور وہ بھی چونکہ اسے ازلی ابدی خدا کے صفات کا آئینہ تھا اور اسے خاتم النبیین کا نائب جس نے سب قسم کی متفرق نبوتون کا خاتمہ کرکے نبوت نامہ جامع کا دریا از سر نو جاری کردیا تھا۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود نے بھی بدستور تجدید کا شوق لگادیا۔ رہا یہ امر کہ اب تک کسی نے نبی کہلانا گوارا نہین کیا حاشا نبی کہلانا تو بجائے خود ماند بلکہ کمل اولیاء امت نبی بن کر دکھلاتے رہے ہین جیساکہ میری شائع شدہ تحریر سے ارزان معارف پر ثابت ہوا ہوگا اور مزید برآن یہ ہے کہ امت مرحومہ جو اللہ تعالےٰ کے جناب مین حاضر ہو کر یعنے نماز کے اندر اس

دُعا کے ذریعہ جناب الٰہی مین بتضرع سوال کرنے پر مامور ہوئی ہے (اللّٰھم صل علےٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید) حالانکہ سیدنا خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰۃ والبرکاتہ۔ سید ولد آدم ہین اور کوئی مومن آدم و من دونہ تحت لوائی سے انکار نہین کرسکتا۔ پس باایں ہمہ وہ کونسی حالت منتظرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مین بالنسبت سیدنا ابراہیم کے کمالات کے مطلوب تھے جسکی بابت سوال اور دُعا کرنے کے لئے اُمّت مرحومہ مامور ہوئی ہے۔ سو واضح ہو کہ وہ حالت ابوالانبیاء ہونے کی ہے جو سیدنا ابراہیم کو حاصل ہوچکی تھی۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وقتاً فوقتاً علےٰ حسب الزمان حاصل ہونے والے تھے اور بعد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بذریعہ قدرت ثانیہ کے دائم جراتا قیام قیامت حاصل ہوتی رہے گی اور اسی درود شریف مین اللہ تعالیٰ کا اسم حمید مجید آیا ہے اور دو دفعہ بطور سجع کے آیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے تحمید و تمجید الٰہی کا دور جاری رہیگا اور اس مین پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے بھی پائی جاتی ہے کیونکہ حمید جو حمد کا فعیل ہے اور بالمبالغہ محمود ہے وہ بالمبالغہ حامد کو چاہتا ہے یعنی احمدؑ کے وجود کا تقاضا کرتا ہے تا غلبہ کفر و ارتداد کے وقت اتم درجہ کے تحمید و تمجید کا باعث ہو اور جس طرح حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام دو سلسلون کی یعنے اسرائیل و اسماعیل کے باپ اور دو ملت یعنے موسوی و عیسوی کا مبدء ہین۔ اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سلسلہ یعنے محمدی و احمدی کا باپ مبدء ہون۔ ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما سے واضح ہوتا ہے کہ موسوی اور عیسائی حضرت ابراہیم کو مقتدا اور ہر دو سلسلہ کا باپ اور مبدء یقین کرتے تھے۔ اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر دو محمدیہ جلالیہ واحمدیہ کے باپ اور مبدء رہین۔ چنانچہ یہ دُعا مستجاب ہوئی اور خاتم الخلفاء خاتم الاولیاء اللہ فی حلل الانبیاء جلوہ گر ہوئی اور آنحضرت صلعم کے ساتھ اُبُوّۃ اور نبوت معنوی کو تسلیم کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو زبان زد خلائق تھی پوری ہوئی اور انہ شانگ کے دوسرے لباس مین عملی تفسیر مشاہدہ ہوئی اگر کمل اولیائی الحقیقت انبیاء نہین ہین تو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابوالانبیاء ہونا محال ہونا اور امۃ مرحومہ کی دعا اور محنت ضائع اور آنحضرت صلعم کی تعلیم معاذ اللہ بیکار ہوئی۔ سدباب تشریع سے علماء کو دھوکا ہوا ہے کہ نادانستہ کمالات محمدیہ کا انکار کر بیٹھے ہین اگر جناب نے میرے اس عریضہ کو اخبار مین جلد درج فرمادیا تو بعد ازین چند مستند امور اس بارہ مین معاوض کرونگا۔ والسلام مع الاکرام۔ خاکسار غلام احمد اختر
(اوچ - بہاولپور)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بارہوان

سورہ ہود

مورخہ ۲ - دسمبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۰)

آیت ۱۷ - اولو بقیۃ - جنمین نیکی کا اثر باقی ہو - صاحبان عقل و شعور - ما اُترفوا فیہ - جس راہ مین کہ انہون نے عیش و عشرت کو پایا - جب تک کسی قوم مین ایسے لوگ رہین جو بدیون سے منع کرتے رہین اور نیکیون کی طرف لوگون کو بلاتے رہین تب تک وہ قوم ہلاک ہونے سے بچی رہتی ہے۔

آیت ۸ - بظلم - اللہ تعالیٰ بے وجہ کوئی عذاب نہین دیتا لوگ خیال کرتے ہین کہ دنیا مین مصائب ایسے ہی بلاسبب آجاتے ہین - قرآن شریف ایسا نہین کہتا بلکہ فرماتا ہے کہ جس بستی مین مصلح موجود ہون وہان عذاب نہین آتا۔

آیت ۹ و ۱۰ - لذالک خلقھم - رحم کے واسطے ہی ان کو پیدا کیا ہے - اس آیت سے ظاہر ہے کہ دنیا مین اختلاف مذاہب کا ہمیشہ رہے گا - تمّت - یہ ہی خدا تعالیٰ کی ایک بات ہے - اور پوری ہوگی کہ جن و انس کا ایک گروہ داخل جہنم ہوگا۔

آیت ۱۱ - کلاّ نقص - یہ سب جو ہم نے بیان کیا یہ اس واسطے ہے - کہ پہلے انبیاء کے حالات کے سننے اور معلوم کرنے سے تیرا دل مضبوط ہو کہ تمام انبیاء کے ساتھ ایسا حال ہوا اور تو بھی ایک نبی ہے وجاءک - اور جو پیشگوئی تیرے متعلق تھی وہ اب آگئی ہے۔

آیت ۱۲ - علیٰ مکانتکم - حتے الامکان - تم اپنی پوری طاقت سے میرے مقابلہ مین زور لگاؤ اور اپنی جگہ پوری طرح سوچ بچار کرو۔

آیت ۱۴ - غیب - یہ سب انبیاء کے واقعات جو قرآن شریف مین بیان کئے ہین یہ غیب یعنی پیشگوئیان ہین جیسا کہ ان انبیاء کو کامیابی ہوئی اور ان کے مخالف ہلاک اور تباہ ہوئے ایسا ہی حال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے احباب کا اور جس طرح انبیاء کے مخالفون کا حال ہوا اسی طرح آپکے مخالفون کا ہوگا۔

یہان سورہ ہود کے نوٹ ختم ہوئے
آغاز سورہ یوسف

(مورخہ ۴ - دسمبر ۱۹۰۹ء رکوع ۱۱)

آیت - الٓر - انا اللہ اریٰ - مین اللہ دیکھتا ہون کہ جو کچھ تم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کرتے ہو - جس طرح تم اس رسول کیساتھ برتاؤ کر رہے ہو اسی طرح یوسف کے ساتھ اس کے بھائیون نے کیا تھا تمہارا بھی اس رسول کے سامنے وہی حال ہوگا جو یوسف کے سامنے یوسف کے بھائیون کا ہوا تھا حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے جن مین سے ایک بنیامین آپ سے بھی عمر مین چھوٹے تھے اور یہی سگے بھائی یوسف علیہ السلام کے تھے باقی بھائیون مین سے جو سوتیلے تھے ایک ان کے خیرخواہ تھے باقی نو مخالف تھے ایسا ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف بھی تسعۃ رھط نو گروہ تھے۔

آیت ۱۳ - قصص - بیان - یاد رکھنا چاہئے کہ یہان لفظ قصص ق پر فتح کے ساتھ ہے یہ مصدر ہے اور اس کے معنے ہین - بیان کرنا - بعض لوگ غلطی سے اس کے معنے کرتے ہین - قصے - قصہ اور لفظ ہے جو ق کی زیر اور کسرہ کے ساتھ ہے - اور اسکی جمع ہے - قِصَص - ق کے نیچے زیر کے ساتھ - نبیون مین سے حضرت رسول کریمؐ حضرت نوحؑ - حضرت موسیٰؑ - حضرت ابراہیم علیہم السلام والبرکات بڑے اولوالعزم لوگ ہوئے ہین اور ان کا معاملہ حضرت یوسف علیہ السلام سے کہین بڑھ چڑھ کر ہے حضرت یوسف علیہ السلام کا معاملہ تو صرف بھائیون یا ایک عورت کے ساتھ ہوا تھا اور وہان تمام اقوام کی مخالفت کا بہت خوفناک مقابلہ پیش تھا۔

آیت ۴ - رایت - مین نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ اس کا نام خواب لکھتے ہین مگر حضرت یوسف نے اس کو دیکھنا ہی فرمایا اور یہی اصطلاح صحیح ہے وہ بھی ایک قسم کی بیداری ہی ہوتی ہے جسمین دوسرے شریک نہین ہوسکتے۔ لی سجدین - میرے سبب سے وہ سجدہ مین گرے ہوئے ہین کوئی ایسا امر واقعہ ہوا ہے کہ وہ میرے سبب سے سربسجود ہورہے ہین۔ آیت ۵ - اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت یعقوب تعبیر رویاء کی سمجھ گئے تھے - فرمایا تیرے بھائی تو تیرا مقابلہ کرین گے اور یہ ان کا شیطانی فعل ہوگا - کیونکہ شیطان ہی آپسمین جنگ کرا دیتا ہے۔

آیت ۶ - یعلمک - اللہ تعالیٰ تجھے اس رویاء کی اصل حقیقت بتا ہی دیگا اس بات سے حضرت یعقوبؑ نے پہچان لیا کہ یوسف پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہونیوالا ہے - میرا اور میرے باپ اسحٰق میرے دادا ابراہیمؑ کا وارث ہوگا

مورخہ ۵ - دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

اس رکوع مین خدا تعالیٰ کی صفات مہیمن اور حافظ کا خوب اظہار ہے - آیت ۱ - سائلین - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے متعلق سوال کرنیوالون کے واسطے یوسف اور اسکے بھائیون کے بیان مین جواب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بھی مکہ والون نے یہی ارادے کئے تھے کہ ان کو قتل کیا جاوے یا قید کیا جاوے - یا جلاوطن کیا جاوے آخر آپ ہجرت پر مجبور کئے گئے اور بالآخر یوسف کی طرح اہل مکہ پر فتح پائی اور انہین معاف کر دیا اس آیت مین پیشگوئی ہے کہ جو حال یوسف کے بھائیون کا اسکے مقابلہ مین ہوا تھا وہ ان قریش کا ہوگا

آیت ۲ - عصبۃ - ہم ایک بڑی جماعت ہین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ مین ایسا ہی کہا گیا تھا - من القریتین عظیم - ضلٰل مبین - کاٹنے والی محبت - یوسف کے ساتھ ایسی محبت ہے جو ہم سے قطع محبت کراتی ہے۔ آیت ۳ - من بعدہ - بعض لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ یہ بدی ہم کرین پھر نیک بن جائین گے - ایسے آدمیون کو نیکیون کی توفیق نہین حاصل ہوتی - بعد مین توبہ کر لینے کی نیت کیساتھ بدی کی طرف جھکنا کبھی اعمال صالح کی توفیق نہین دیتا

آیت ۴ - غیبت الجب - قعر بیر - وہ کنواں اس کو غائب کرے وہ ایک خاص کنواں تھا اور اسی کی طرف اشارہ ہے۔

آیت ۵ و ۶ - ان سب عہدون مین جو یوسف کے بھائیون نے کئے کہین انشاء اللہ نہین کہا - خدا کا نام بالکل نہین لیا اسی واسطے حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوف پیدا ہوا کہ ان کی ان باتون کا نتیجہ اچھا نہین ہوگا کیونکہ انکو جناب الٰہی کا خیال ہی نہین آیا انشاء اللہ تعالیٰ کہہ نہین سکے - یرتع - کھیلیگا - کودیگا جنگل سے پھل کھائیگا چرانا سیکھیگا - آیت ۹ - اوحینا - اس جگہ خدا تعالیٰ نے حضرت یوسف کی تشفی فرمائی - وحی کی آواز اونچی ہوتی ہے - مگر پاس والے نہین سنتے۔ آیت ۱۱ - نستبق - ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے۔

آیت ۱۳ - واردھم - اپا ستقہ - پانی بھرنے والا - غلام - عیسائی اعتراض کرتے ہین کہ ہاجرہ لونڈی تھی اور اسمٰعیل لونڈی سے پیدا ہوا - اللہ تعالیٰ نے تمام بنی اسرائیل کو فرعون کا غلام بنایا - یوسف علیہ السلام

اور حضرت یوسف اس جگہ بنی اسمٰعیل کے غلام بنائے گئے۔

حالی نے اس رقم کی تحقیر کی ہے خواہ کتنی ہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے سو اونٹ انعام مقرر کیا تھا کہ جو ان کو قتل کرے اسے سو اونٹ ملیگا۔

مورخہ ۶ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۳)

اُثت ا۔ عسیٰ ان ینفعنا ہمیں نفع دے۔ وہ مشرک کافر تھے (۱) انہوں نے سوچا کہ اس کو بیٹا بنا کر منگوا (۲) یا یہ خیال کیا کہ اس سے نیوگ کرائیں گے کیونکہ آریوں کی طرح وہ بھی تھے ایک نبی کے متعلق ایسا خیال کیا گیا مگر وہ کیا جانتے تھے۔ ھیت لك۔ بناؤ سنگار اور تمام سامان کر کے کہا کہ ایسے آؤ۔

ھم۔ یوسف نے اس عورت کو روکنے میں زور لگایا۔ لولا ان رّا برھان ربہ۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور احکام دربارہ عفت اس کو نہ ملے ہوتے تو وہ اس عورت سے بچنے کی کوشش نہ کرتا۔ اور اسکو نصیحت کرنے میں زور نہ لگاتا۔

مورخہ ۷ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۴)

شغفھا حبًا۔ شغف وہ پڑا جو جلد کے اوپر ہوتا ہے۔ داخل ہونا۔ جنون کی حالت تک پہنچ جانا۔

بمکرھن۔ مکر کے معنے تدبیر کے ہیں لیکن صحابہ تابعین نے اس کے معنے تو ہین کے کئے ہیں یعنی جب ان کا قول سنا۔ متکأ۔ تکیہ۔ گدیلے۔ نمارق۔ بعض شہروں میں دو دو سو تکیے دیتے ہیں۔ سکینًا۔ چھری میوہ کاٹنے کے لئے۔ اکبرنہ۔ اس کو عظیم الشان پایا۔ قطعن ایدیھن۔ یہ محاورہ ہے مطلب یہ ہے کہ اظہار تعجب کیا اور تعجب سے ہاتھ منہ میں کاٹا بعض نے یہ معنے کئے ہیں کہ بوجہ حیرت و رعب حسن دلشدہ ہونیکی بجائے پھلوں کے اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ حاش للہ۔ اللہ پاک ہے جس نے ایسا انسان پیدا کیا۔ عورت۔ بدکار آدمی کو جلد پہچان لیتی ہے دیکھتے ہی کہا۔ یہ تو کوئی فرشتہ ہے۔ السجن۔ سجن کے معنے حبس مراد لے لیتے ہیں قید خانہ یا حبس۔ احب الیّ۔ حضرت یوسف نے تو کہا مجھے قید پسند ہے۔ مگر ہمارے نبی کریمؐ نے کبھی ایسا لفظ نہیں بولا آپ ہمیشہ عفو ہی مانگتے رہے۔ انک عفو تحب العفو۔ انسان کو نہیں چاہیئے کہ اپنے لئے مصیبت مانگے۔

مورخہ ۸ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۵)

ودخل معہ السجن۔ ہر بلا کین قوم راحق دادہ است ٭ زیر آں گنج کرم بنہادہ است۔ حضرت موسیٰ کو ایک طرف تو بادشاہ کے گھر میں پرورش کرایا تاکہ دربار بادشاہی کو دیکھ بھال لے اور دوسری طرف ایک غریب گھر میں بھی رکھا تا زندگی کے اس حصہ کے عجائبات کو بھی دیکھ کر امیر و غریب کی اصلاح کر سکے۔ اسی طرح حضرت یوسف کو ایک طرف باپ سے الگ کیا پھر قید خانہ میں ڈلوایا اور دوسری طرف مصر کے بادشاہ کا مقرب بنایا۔ حضرت مجدد گوالیار کے قلعہ میں قید ہوئے تو قید خانہ سے ایک شخص کو خط لکھتے ہیں ہم کو قرآن شریف یاد کرنے کے لئے موقعہ نہیں ملتا تھا اب قرآن شریف کی یاد کے لئے خوب موقعہ ملیگا میں قرآن کا بہت معتقد ہوں جو ان کے معتقد نہیں وہ بھی دیکھیں کہ کس دل سے یہ خط لکھا گیا ہے کبھی کبھی مجھے خیال آتا ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ بھی ہجرت کے تین دن غار میں رہکر میں آپ نے اس میں اپنے رفیق صدیق کے ساتھ کیا کیا باتیں کی اور دعائیں کی ہونگی۔

قال احدھما انی ارانی۔ اللہ تعالیٰ نے رویا کی عظمت کے اظہار کے لئے تین رویا کا ذکر اس سورۃ میں کیا ہے (ا) کافر کا۔ فرعون۔ (ب) فاسق کا۔ قیدی۔ (ج) مومن کا رویا۔ یوسفؑ دیکھئے۔ ارانی۔ ارانی ہی آیا ہے یہ بیان نہیں کیا کہ ہم نے خواب میں دیکھا یا کشف میں دیکھا یا یقظہ میں۔ پس نبی کریمؐ کی احادیث میں کیوں کر خواہ مخواہ مشکلات ڈالے جاتے ہیں۔

خمرًا۔ خمر کے معنے انگور۔ صحابہ نے اس لغت کو اچھی طرح سے بیان کیا ہے۔ لا یاتیکما۔ کہا نہیں آئیگا کہ میں تم کو اس کی تعبیر بتا دوں گا گفتگو کی تمہید کیسی مناسب ہے دیکھو مجلس ہے ساتھ فجار لوگ موجود ہیں اس راستبازنے کو یہ معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کو مجھ سے حسن ظن پیدا ہو گیا آؤ اس حسن ظن سے فائدہ اٹھاؤں ان کو تسلی بھی دیدی۔ کہ ہاں تمہاری بات بتاتا ہوں اور ساتھ ہی اپنی تبلیغ بھی کر دی۔

ہر ایک مومن کو بھی اس ٹوہ میں رہنا چاہیئے۔ جب کوئی حق کا شنوا دیکھے تو اسے حق سنا دے۔ مگر ایسے طور پر کہ موثر ہو نہ یہ کہ اور بھی بھڑک اٹھے۔ جیل خانہ فساق کی جگہ ہو مگر حضرت یوسف تقرب الٰہی کیواسطے گئے تھے آپنے اسے اسی کا مظہر پایا۔ علم رویا کی کتابیں مطالعہ کرنے سے اور اس پر غور کرنے سے بہت قانون قدرت کے جھگڑے طے ہو جاتے ہیں قرآن کریم نے اکثر الفاظ اسکے بیان کر دئے ہیں لوگ لغت کر دیتے ہیں لیکن علم رویا سے الفاظ کے معانی حل نہیں کرتے۔

واتبعت ملۃ ابآئی۔ ایک طرف میں نے کچھ چیز ترک کی ہے دوسری طرف کچھ اخذ کی ہے۔

ماکان لنا ان نشرك باللہ۔ شرک سے بچنے کے معنے ہیں کہ نہ کوئی خدا کے برابر محبوب ہو نہ کوئی اسکے برابر معظم ہو نہ کوئی اس کے برابر مطاع ہو۔ قضی الامر الذی۔ ایک خواب ہے جس کے وجود ہی میں شک ہو پھر اس کی تعبیر میں وقت ہے پھر یہ مشکل کہ وہ تعبیر پوری بھی ہوگی یا نہیں مگر آپ پیشگوئی کرتے ہیں کہ یہ بات تو ہو چکی۔ ظن انہ۔ ظن جب اس کے پیچھے انّ آجاوے تو یقین کے معنے دیتا ہے اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ انسان جس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنی ہو اس کو چاہیئے کہ ہر عیب سے اپنے آپ کو بچاوے اور پاک صاف ثابت کرے۔

مورخہ ۹ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۶)

وقال الملك۔ دیکھئے بادشاہ نے بھی انی اریٰ ہی کہا ہے۔ فی المنام کا ذکر نہیں۔ اضغاث احلام پراگندہ خیالات۔ یہاں یہ نہیں کہا کہ ہم اس خواب کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے بلکہ اونہی کو بیوقوف بنایا اس سے معلوم ہوا کہ دنیا والے اپنی کبریائی کے باعث اپنی لاعلمی کو تسلیم نہیں کرتے بعض آدمی سوال کرنے سے پیشتر ہی جواب کے لئے تیار ہو جاتے ہیں دنیا پرست انسان اپنی واقفیت وسیع ثابت کرنے کے لئے کسی کا لحاظ بھی نہیں کرتے نجا منھما۔ دیکھو حضرت یوسف کو محبس میں دیکھ کر کس طرح کہا کہ ہم تجھ کو محسن سمجھتے ہیں پھر حضرت یوسف نے کس طرح ان کے خواب کی تعبیر بیان کی۔ اور کتنا بڑا وعظ توحید کا بیان کیا لیکن وہاں بادشاہ کے پاس آکر شراب پلانے میں ایسا محو ہوا کہ بھول گیا اسی لئے مجھ کو کسی بڑے دنیا دار سے محبت نہیں اب اس کو جب اپنی ضرورت پڑی تو بات یاد آگئی۔ یوسف ایھا الصدیق۔ پھر آکر نہ کوئی عذر کیا نہ شرمساری ظاہر کی آتے ہی اپنی غرض اور مدعا بیان کرنا شروع کر دیا۔ لعلی ارجع الی الناس۔ بادشاہ کا نام نہیں لیا دیکھو اب جب حضرت یوسف نے دیکھا کہ یہ دنیا پرست ہے دنیا پرست کے پاس سے آیا ہے تو اب وعظ نہیں کیا بلکہ فوراً جواب دیدیا۔

تحصنون۔ تدخرون۔ یعصرون۔ جو کچھ تم نے جمع کیا۔ عام۔ وہ برس جس میں بہت بارشیں ہوں۔ عوم عربی زبان میں تیرنے کو کہتے ہیں چونکہ جن سالوں میں بارشیں خوب ہوتی ہیں۔ بچے خوب تیرتے ہیں اس لئے اس کا نام عام رکھا گیا۔ اس رکوع میں دنیا پرستوں اور غافلوں کی دوستی کو سمجھایا ہے۔

(سورۃ یوسف رکوع ۱۷)

ائتونی بہ۔ اس دفعہ حضرت یوسف نے خدا پر توکل رکھا اپنے متعلق کچھ نہیں کہا جلد خلاصی ہوئی۔

الی ربك۔ اپنے مالک کے پاس۔ کید۔ تدابیر جنگ۔

حضرت یوسفؑ نے ایسا کیوں کیا۔ مصلح بننے والے تھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اپنا پیشہ بنانا تھا اس واسطے الزام کو دور کرنا ضرور سمجھا۔ بدنام کی نصیحت کا اثر نہیں ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں تھے ایک بیوی مسجد میں آگئیں دوسروں کو نقاب اتار کر دکھایا تاکسی کو وسوسہ نہ ہو۔

الآن حصحص الحق۔ تبیّن۔ برملا ظاہر ہو گیا۔

ذلك لیعلم۔ اس لفظ کا کہنے والا کون ہے۔ بعض نے کہا کہ یوسف۔ بعض نے کہا کہ امرأۃ العزیز۔ میرا خیال یہی ہے کہ وہ عورت تھی اس نے کہا کہ میں نے سچی گواہی دی۔

یہاں پارہ دوازدہم کے نوٹ ختم ہوئے الحمدللہ رب العالمین

یہ کون صاحب ہیں

جن کا دستخط اوپر ہے، کتب مفصلہ ذیل بذریعہ وی پی عنایت فرماویں۔ شہادت القرآن - معیار الصادقین - تحفہ المسیح الاختلاف - ازالہ اوہام - حجۃ اللہ - راز حقیقت بدبار ۱ عرض کیا جا چکا ہے کہ پتہ پورا خوشخط ہونا چاہیئے۔ دفتر کے معاملہ میں کبھی ذاتی واقفیت کا لحاظ نہ کیا جائے۔

نکتہ چینی

۱۶ دسمبر کے بدر میں مکرمی ایڈیٹر صاحب نے ایک نہایت ضروری سوال اٹھایا ہے۔ جس کو حل کرنے کا دعوے تو میں نہیں کر سکتا ہاں اسے حل کرنے کی راہ بتلانے یا کم از کم اس سوال کو کلیر کرنے کی کوشش قبل اس کے کہ میں گرنیکی سے اپنے کام پر حاضر ہوں اور میری آواز ایڈیٹوریل شاف میں گم ہو جائے ضرور کروں گا۔

میرے خیال میں یہ ایک نہایت امن پسندی - سلامت روی یا نیک نیتی کا طریق ہے کہ جس کارخانے یا انجمن یا مدرسے یا مکتب یا دفتر کے کسی کام میں نقص نظر آئے۔ تو اول اس کی برادرانہ شکایت اسی شخص سے کرنی چاہیئے جس سے وہ کمزوری یا نقص یا عیب یا غلطی ظہور میں آئی۔ اس پر بھی جب اصلاح نہ ہو۔ تو پھر ضروری ہے کہ صدر انجمن احمدیہ میں اس کی رپورٹ کی جاوے۔ اور محترم سکرٹری کا فرض کہ اس پر مناسب نوٹس لے اور اگر کوئی باہمی رنجش یا کسی اور اہم معاملہ کے متعلق مقدمہ ہے۔ تو کمیشن بذریعہ صدر انجمن حسب رضامندی فریقین برائے تحقیقات بٹھائی جاوے اور اس کا فیصلہ تسلیم کیا جائے۔ لیکن اگر اس پر بھی تسلی نہ ہو۔ تو پھر شاکی کو حق حاصل ہے کہ امیر المومنین کے حضور اپیل کرے اور تمام مسل مقدمہ اس اپیل کے ساتھ ہو۔ یہ ایک بہت بری بات ہے کہ پہلے مرحلہ ہی میں شکایت امیر المومنین کے حضور کر دی جاوے کیونکہ یہ طریق ادب سے بہت دور۔ اور ان کے اوقات گرامی میں حرج کا موجب ہے لیکن مشکل اس سوال کا حل کرنا ہے۔ کہ آیا قادیان کی تمام انجمنیں اور اخبار اور بعض مکاتب وغیرہا۔ اپنے تئیں صدر انجمن احمدیہ جس میں امیر المومنین بحیثیت پریزیڈنٹ شامل ہیں کے ماتحت سمجھتے ہیں یا نہیں اور کیا ان کا اخلاقی فرض اور ایمانی تقاضا (الوصیت کی ماتحت) یہ ہے یا نہیں کہ وہ اپنی تمام حرکت و سکون کو اس کی ماتحت رکھیں اور اس کے منشاء کے مطابق کام کریں اور آیا ہر انجمن یا کارخانے کا صدر انجمن کے برابر کا جوڑ بن کر امیر المومنین سے براہ راست تعلق ان کے اوقات گرامی کو پریشان کرنے والا اور نظام قومی میں خلل انداز ہے یا نہیں اور ہم موجودہ سلطنتوں میں کیا طرز دیکھتے ہیں اب اس سے بھی زیادہ ایک اور مشکل سوال ہے وہ یہ کہ صدر انجمن کے کام اور فیصلوں پر ہم کو نکتہ چینی کا حق کہاں تک حاصل ہے اس سوال کے جواب کے وقت ہمیں اعلیٰ حضرت مسیح موعود کی تحریر کو مد نظر رکھ لینا چاہیئے۔ کہ میرے بعد انجمن کی کثرت رائے کا فیصلہ قطعی ہوگا پس عوام الناس کے لئے تو میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ انہیں فرداً فرداً اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ان صدر انجمن چونکہ تحت ہے مطابق اپنے وعدے کے اس امیر المومنین کی اور جیسا کہ حضرت مغفور نے بھی لکھا ہے۔ احمدی پبلک کی کثرت رائے کی اور اخبار آئینہ ہے پبلک رائے کا۔ اس لئے صدر انجمن کے کام کے متعلق جو شکایت ہے۔ وہ پہلے محترم سکرٹری کے پاس جانی چاہیئے۔ اگر اس پر اصلاح نہ ہو اور جواب تسلی بخش نہ ملے تو پھر ضرور کہ وہ معترض بادی بہ حیثیت مجموعی یا مسامہ اہل الرائے یا اخبار نویس امیر المومنین کے حضور میں یہ معاملہ پہونچاوے۔ جو فیصلہ ہو وہ آخری سمجھا جاوے لیکن سوال یہ ہے کہ یہاں تک پہونچکر بھی صدر انجمن یا دوسرے کارخانوں کی نقائص کی اصلاح نہ ہو یا پبلک رائے کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اخبار نویس حق رکھتا ہے یا نہیں کہ اس آخری مرحلہ پر پہونچکر اس اعتراض کو پبلک کرے سو یہ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ اخبار نویس کو یہ حق اخلاقاً ضرور حاصل ہے اور اگر اخبار کو یہ وقعت نہ دی جاوے گی تو پبلک سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ اس کو بائیکاٹ کر دے لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ قوم کی موجودہ حالت اس بات کی متقاضی ہے یا نہیں کہ ایسے اہم معاملات کو پبلک کر دیا جاوے۔ اور اختلاف رائے وعیب گیری کو غیر احمدی بھی سن لیں۔ بدر نے تو اس سے پہلے ہی سمجھا ہے کہ ابھی قوم کی یہ حالت نہیں اس لئے اس نے بعض معزز احباب کے اپنے تئیں مردہ پرچہ کہلایا مگر اپنے کام کا دائرہ یہیں تک محدود رکھا کہ امام الوقت کے الہامات اور تقریروں کو جس قدر میسر ہو سکیں جلدی شائع کرے چنانچہ اب بھی یہ فخر بدر ہی کو حاصل ہے کہ وہ روزانہ درس پیش کرتا ہے پھر امیر المومنین کے خطبات - تقریریں - مکتوبات وقتاً فوقتاً بڑی محنت سے جمع کر کے شائع کرتا رہتا ہے۔

(ب) کیا یہ انجمن بھی دوسری انجمنوں کی طرح ہے یا اس کو چند خصوصیتیں حاصل ہیں کہ اس کے ممبر خدا کے برگزیدے کے برگزیدے ہیں ان کا پریزیڈنٹ تمام قوم کا مسلمہ - مفترض الاطاعت امیر ہے۔ لوگوں کا تعلق بطور پیری مریدی ہے - پھر ہم نے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا ہے کہ ابھی وقت آیا ہے یا نہیں کہ ٹرسٹیز کی تعداد کو بڑھا دیا جاوے تاکہ صدر انجمن احمدیہ پورے طور پر احمدیہ پبلک کی ریپریزنٹیو ہو سکے۔ غالباً میں اس سوال کی جو ایڈیٹر صاحب نے مجمل الفاظ میں کیا ہے۔ کافی تشریح کر چکا ہوں اب ناظرین اس پر اپنی اپنی رائے دیں امید کہ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب بھی قوم کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس سوال کا جواب بذریعہ بدر دینگے اور الحکم کی ادارت کی کرسی پر جلوہ افروز ہونے کی حیثیت سے وہ ایڈیٹر بدر کی رائے کے بعد جو کچھ مناسب سمجھیں لکھ سکتے ہیں صدر انجمن کے تمام ارکان بھی اس طرف توجہ فرماویں۔

راکمل

آجکل کے پیر

ملتان سے ایک دوست نے ایک مشہور پیر صاحب کے کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ ناظرین کی دلچسپی کی واسطے ہدیہ ناظرین ہیں۔

میرے مہربان جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اور کیا سناؤں ؟ تین چار روز تک گدی نشین نے میرے غریبخانہ کے قریب قیام فرمایا۔ ایک تقریب پر آئے تھے قریباً سو آدمی ان کے ہمرکاب تھے کل واپس تشریف لے گئے ہیں ان کی آمد سے یہاں کیا اثر ہوا اس کے پوچھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ عام لوگوں کے لئے خاص زیارت مشکل۔ مگر مراسی اور عورتوں کو لئے بہت ہی سہل تھی رات دن ان کی روحانی غذا انہیں مراسی عورتوں کا گانا بجانا تھا اور جسمانی غذا علاوہ تکلف کھانوں کے صرف نیم تولہ افیون سنی جاتی ہے جس کے باعث ان کا چہرہ مبارک زردی مائل رنگت جلا ہوا معلوم ہوتا تھا اور آنکھیں بہ سبب افیون کے مست یا بے جا نیاب ملنی کریں۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ شاید شب بیداری اور کثرت عبادت کے باعث تمیلی ہو گئی ہیں۔ سخاوت میں نواب کلب علی خان یا محمد شاہ رنگیلے کے ثانی تھے یعنی انہیں عورتوں اور مردوں کو [illegible] بیجا کر سرمد کہتے تھے) محدود و تہا ر پوشاک مبارک بالکل سادہ یعنی جوتی طلادار ریشمی جیا وہ باریک ململ سے بھی کچھ ہی موٹی [illegible] میں باندھے ہوئے اور مخمل کی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی ٹوپیاں۔ سبحان اللہ! ریشمی چادر کی دونوں تہوں سے آر پار کی چیزیں بخوبی نظر آسکتی ہیں۔ چلتے وقت مراسیوں پر خاص نظر شفقت کی علاوہ انعام و اکرام کے ان کے وہ لوکر بالکل نوجوان فربہ تن ریشمی کرتے اور چادریں پہنے ہوئے سونے کے بٹن اور ٹوپیاں سونے کے گلوں والے ہوئے آگے پیچھے کھڑے ہوئے۔ ولدان مخلدون کا نظارہ بن رہے تھے - نماز سے ظاہرا بے بہرہ تھے - جلوت گاہ میں تو کبھی نماز کا نام بھی کسی شخص کی زبان پر نہیں آیا - شاید خلوت گاہ میں ادا فرماتے ہوں گے - مگر واللہ یخرج ما کنتم تکتمون - تمام رستے ایسا اوپر کے چوبارے پر مسجدیں سامنے ہیں - نماز کہیں نہیں پڑھتے تھے [illegible] مرنے کے بعد ان کے عرش پر سوار ہو کر بازار میں جایا کرتے تھے - کاروبار معلوم ہوا کہ ان کو دین کا روبار سے کچھ سروکار نہیں بلکہ یہی زینۃ الحیوٰۃ الدنیا ہی درکار ہے کیونکہ ایک غیر شہر میں ان کی یہ حالت دیکھی گئی تو اپنے گاؤں میں اس سے بھی بڑھ کر کھل کھیلتے ہونگے - اولاد کیا نہیں بلکہ آگے کی توقع بھی قطع کیونکہ بسبب کثرت افیون کے [illegible] یہ ہیں آجکل کے مشائخ کے حالات قابل التفات [illegible]

کشتہ جریان (۳)

جریان۔ مقوی باہ۔ نزلہ۔ زکام۔ ودر وکمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ ازحد مفید تریاق اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔ جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا پیچھے دھات کا نکلنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردہ بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بیخوابی۔ غمگینی۔ خوف وغیرہ۔ نزلہ کسی کا گلے یا معدے پر یا پھیپھڑے پر گرنا۔ زکام۔ ناک کو کسی رطوبت کا نکلنا اس سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں۔ مرگی۔ سل۔ نمونیا۔ ذات الجنب۔ فالج۔ جوڑوں کا درد۔ آنکھ کان۔ دانت کی بیماریاں۔ ہمنے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جس میں کوئی زہریلی ملاوٹ نہیں انشاءاللہ بہت مفید با برکت ثابت ہوگا۔ جو صاحب چاہیں ہم سے منگوا سکتے ہیں۔ بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار
المشتہر عبدالرحمان کاغانی احمدی شفاخانہ حکیم نورالدین صاحب قادیان (گورداسپور)

معدقہ حضرت خلیفۃ المسیح
شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کے بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائی پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اسلئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کیلئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونیکے متعلق حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اسی لئے بھی آپکی تصدیق کافی ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنیکی بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کیموافق ترکیب کیکر تیار سکئے ہیں اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اعلیٰ ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے قیمت سرمہ قسم اول عہ۔ دوم چہ۔ سوم عہ۔ قیمت ممیرا قسم اول عنقا معدوم ہے۔ المشتہر احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا مشہور شہر ہے کہ جہاں درجہ کی آہنی الماریوں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کرسکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کیساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونیکی وجہ سے مجھے انکے بہت سے نیک و بد کی اطلاع ہے ماسوا اسکے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اسلئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو وہ لکی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگایا کریں انشاءاللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جائیگا۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور نمونہ یا تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیرنگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے تیار ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کرکے تصفیہ کرکے فائدہ اٹھا دیں۔

المشتہر
حکیم محمد دین۔ دروازہ دیسہ سنگھ۔ گوجرانوالہ۔

مجموعہ فتاوے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے علی اختلافات جو صدہا سال چلے آتے ہیں انکو مٹانیکے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار ہیں کہ ہم سب خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونیکے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں قیمت ہر سہ حصہ عہ۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور

ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر وجذام۔ واستسقا۔ وزردی رنگ۔ تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و سوزاک و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہوگی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔
(مفتی محمد صادق اوڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور)

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی کشمیری دلوئی و عینک پیبل و کرسٹل جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب کریں فائدہ رہیگا۔ انشاءاللہ
شیخ غلام نبی بھٹی احمدی بازار کلاں راولپنڈی۔ وی پی باقیمت پیشگی شرط ہے

دفتر اخبار بدر سے خریدو

شہادۃ الفرقان۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ قیمت ۴ر

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات و وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آمٹ اختلاف کی عجیب تفسیر کی ہے۔ قیمت صرف ۶ر

سر الشہادتین۔ مصنف ملک ادر ہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے
قیمت ار

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۲ر

علامی کے متعلق تمام اعتراض کے جوابات فیصلہ کن بحث قیمت ۳ر

آئینہ صداقت حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ۔ قیمت ۲ر

چشمہ مسیحی حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی عیسائیوں کے خلاف ۳ر کاسر احمدی ۰ر نظم مستورات ۰ر

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کیلئے مختصر و جامع رسالہ۔ تصنیف حضرت امیر المومنین۔ قیمت ۲ر

الاستخلاف شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۲ر

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں دلچسپ۔ قیمت ۲ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ قیمت ۷ر

مور کھہ سیدھ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراضات ہیں انکے جوابات

اسلام کی پہلی کتاب بمصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب بچوں کیلئے قیمت ار

حضرۃ اقدس کے دعاوی اور انپر اعتراضوں کے جواب کے متعلق مدلل و مکمل عیسائی مذہب عیسائیوں کے رد میں اور مسیح کے صلیب سے بچکر کشمیر پہنچنے کا ثبوت رسالہ قیمت ۰ر

معیار حق۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں۔ قیمت ار

لیکچر مہر سنگھ جس میں باوا نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام ثابت کیا گیا ہے قیمت ار

القول الصحیح۔ میاں ہدایت اللہ صاحب مشہور شاعر پنجابی کی اردو نظم مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت میں قیمت ار

شری نہہ کلنک جسمیں حضرت صاحب کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے مع ۱۲ صفحہ کرشن لیلا۔ ایک ہندی نظم لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی ظہور میں قیمت آدھ آنہ

فتح الدین مسیح کی وفات کے ثبوت میں آیات و احادیث کی پنجابی نظم میں تفسیر قیمت ۳ر

سیر بزید۔ شکاری لوگوں کے لئے بہت مفید۔ قیمت چہ

بجائے چھ کے

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

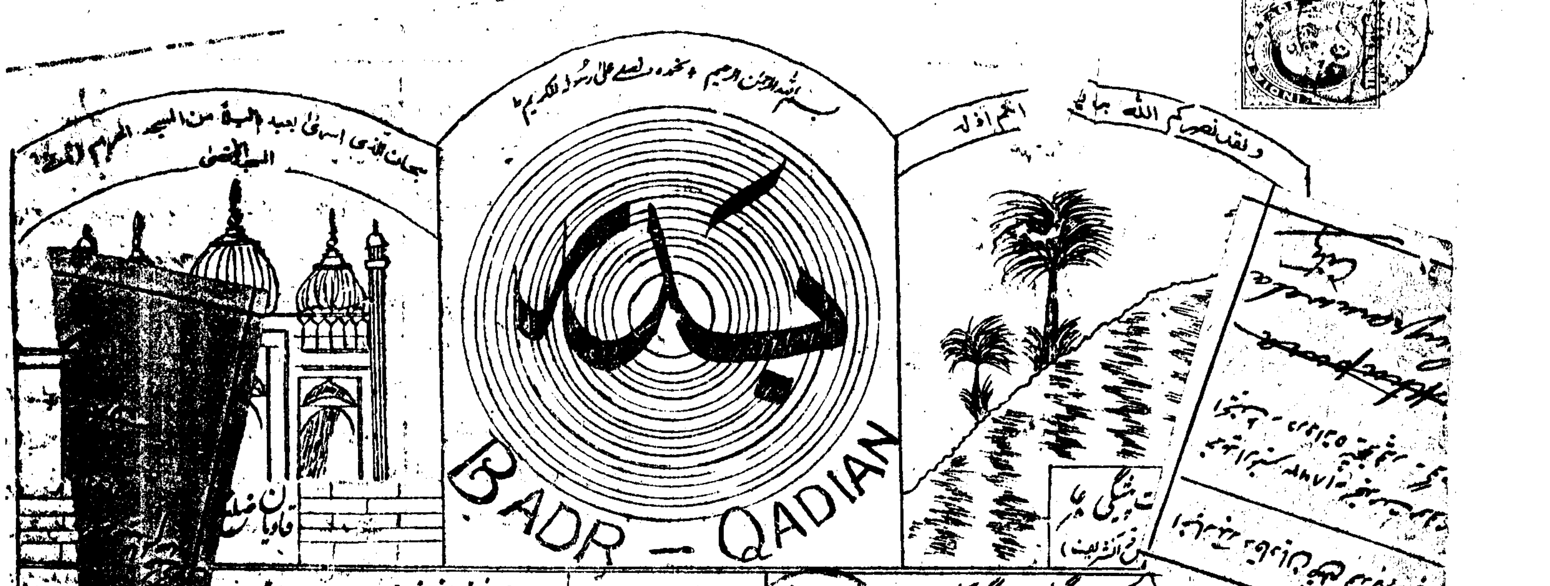

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۹ — مورخہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲ پوہ سمت ۱۹۶۶ ب — نمبر ۸

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد است نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ۳ بلا ضمیمہ ہے۔ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں کیا جاتا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے ورنہ جواب سے معذور ہیں۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاوے گی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں آکر قیمت دیں انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے ہوئے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ یا رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ قرآن و احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان

(بدر پریس قادیان)
میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار بدر قادیان سے شائع کیا گیا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے اور ایک درس بعد نماز فجر بالخصوص صاحبزادگان بشیر احمد اور شریف احمد کی خاطر مسجد مبارک میں ہوتا ہے۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب قادیان میں واپس آگئے ہوئے ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ایک لمبے سفر کی تکالیف اٹھا کر جس کا ذکر پہلے اخبار میں ہوتا رہا ہے اور ایک معقول رقم چندہ کی جمع کر کے سالم و غانم واپس دارالامان قادیان میں پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میر صاحب کو جزائے خیر دے انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ مسجد اور شفا خانہ وغیرہ کے واسطے روپیہ جمع کیا ہے اور اب اس کا ایک بڑا حصہ کارکنان صدر انجمن کے سپرد کر دیا ہے تاکہ کام عمارت کا شروع کر دیا جاوے۔

قاضی اکمل صاحب اپنے وطن گولیکی گئے ہوئے ہیں غالباً عید تک واپس آجاویں گے۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب تا حال امروہہ میں ہیں اور اپنے خدام کے واسطے دعاؤں میں اور دینی تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔

لاہور میں لیکچر لاہور میں عیسائیوں نے جلسہ کر کے ایک سلسلہ برپا کیا ہے۔ جن میں اسلام پر بھی حملے کئے ہیں ان کے جواب کے واسطے تجویز ہے کہ دسمبر کے آخر میں ہماری جماعت کی طرف سے لیکچر ہوں۔ غالباً یہاں سے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور بعض دیگر صاحبان حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے مطابق لیکچر دینے کیواسطے تشریف لے جائیں گے۔

خواجہ صاحب گجرات میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک لیکچر گجرات میں دیا ہے جسے موقعہ پر لکھ کر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب نے بھیجا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاوے گا۔

عید قریب ہے۔
احباب سرگرمی سے متوجہ ہوں۔

برادران! صدر انجمن احمدیہ کی مختلف مدات کا گوشوارہ آمد و خرچ ہر ماہ میگزین کے آخر میں چھپتا ہے اس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا۔ کہ بعض مدات میں کس قدر کمزوری واقع ہو رہی ہے اب عید نزدیک ہے۔ قبل از وقت ہر جگہ عید کے چندے کیواسطے اور فی کس رقم جمع کرنے کے واسطے مستعدی کے ساتھ متوجہ تمام مفید کاموں کے واسطے روپیہ درکار ہے

اور یہ ثواب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ لوگوں کے حصہ ہی میں رکھا ہے۔ دنیادار اپنے دنیوی عمارتوں کے بنانے میں کن سرگرمیوں اور جوشوں کے ساتھ مصروف ہیں اس دینی عمارت کا کھڑا کرنا جو دنیا میں توحید پھیلانے کا مرکز ہو آپ ہی صاحبان کا کام ہے۔ ہمت سے کام لو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندیوں کو حاصل کرو۔ کیونکہ یہ وقت ہمیشہ نہیں رہے گا۔

یہ اشتہار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے لاہور میں تقسیم کرنے کے واسطے قادیان سے چھپوا کر اخویم خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس بھیجدیا ہے جو ۶ دسمبر کو میں جلسہ عیسائی صاحبان میں تقسیم ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی لیکچر بجواب مسیحی لیکچر

جو سلسلہ لیکچروں کا آجکل مسیحی صاحبان کی طرف سے لاہور میں جاری ہے اس میں مسیحی صاحبان کی طرف سے ہر لیکچر کے خاتمہ پر چند منٹ مباحثہ کی استدعا بھی کی جاتی ہے ان لیکچروں کے جواب میں مسلمانوں کا منشاء ہے کہ مسلمان اول تو ان لیکچروں کو سنتے نہیں۔ دوم یہ بھی مسئلہ ہے۔ کہ خود وہ بالمقابل لیکچر دیں گے یہ دونو امور ہمیں پسند نہیں نہ فوری جوش سے چند منٹ کے مباحثات میں ان اصولوں کی تحقیق کرنا جن مذاہب کی بنیادیں ہوں۔ ایک سہل امر نہیں حق کا ثابت کرنا اور باطل کو شانا ہنسی کا کام نہیں۔ مخالف کی بات کو غور سے سننا اس میں جس قدر حق شناس ہو اس کو لینا اور ہمیں اگر باطل ہے تو صرف اس کا شانا ضروری ہے۔ اس لئے ہم نے تجویز کیا ہے کہ پہلے مسیحی لوگوں کے لیکچروں کو صبر اور غور کے ساتھ سن کر ان باتوں کو دیکھ لیا جائے جو انہوں نے اسلام کے برخلاف لیکچروں میں کہی ہیں اور پھر ان کا جواب سلسلہ وار دیا جاوے۔ وجادلہم بالتی ھی احسن۔ ایک قرآنی ارشاد واجب الاتباع ہے اس لئے ہم انشاء اللہ عنقریب بذریعہ اشتہار ثانی پبلک کو اطلاع دینگے کہ مسیحی لیکچروں کے جواب میں جہاں تک ان کا تعلق اسلام سے ہے کب اور کس مقام پر اسلامی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا جاویگا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

نور الدین۔ از قادیان۔ ۵۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا اپنا قائم کردہ سلسلہ دن بدن ترقی پر ہے۔ نئے بیعت کنندوں کے خطوط براہ حضرت خلیفۃ المسیح

کی خدمت میں آتے رہتے ہیں اور ... بہت سے یہاں آکر بھی بیعت کر جاتے ہیں۔ یہ سب نام ہمارے ... محفوظ ہیں پہلے نئے بیعت کنندوں کے نام درج اخبار ہوا کرتے تھے۔ مگر جب سے عاجز دوبیمار پڑ گیا۔ یہ اندراج کچھ کمی گنجائش کے سبب بند رہا ہے۔ اب انشاء اللہ اگلے اخبار سے پھر اس کو جاری کیا جاویگا۔

ڈاک والات ایسا ہی ڈاک والات کا سلسلہ ایک عرصہ سے بند ہے لیکن اکثر دوست بوقت ملاقات یا بذریعہ خطوط اس کیواسطے تحریک کرتے رہتے ہیں۔ اس واسطے اگلے اخبار سے اسے بھی پھر جاری کیا جاویگا۔ انشاء اللہ

حجام نے ہی کام کیا کس نمود کا
گل سے گیا تراش کے شمع وجود کا

لڑکے کا ختنہ فصیح الدین احمد پسر کبیر الدین احمد احمدی اس لڑکے کی بسم اللہ خاص مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا بلیغ سے ہوئی تھی کہ جو ۱۹۰۷ء کے کسی پرچہ میں چھپ چکی ہے۔ آج وہ دن ہے کہ اس لڑکے کا ختنہ ابراہیمی ...... بہ رحمت پروردگار مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہو گیا۔ خوش نصیب ہے وہ لڑکا کہ جو حضرت خلیفۃ المسیح ... میں مسلمان بنا۔ فقط۔

کابل میں فوجی ہل چل

افغانستان میں آہستہ آہستہ جھگڑا برپا ہونے کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ تمام رات اور دن لشکر کابل میں گشت لگاتا ہے۔ مغرب کے بعد پھر کسی کو شہر کے باہر جانے اور آنے نہیں دیا جاتا ہے۔ جلال آباد مقام میں کئی وارداتیں وقوع میں آئی ہیں۔ لاشوں کو کوئی پہچان نہ سکا۔ اس لئے کہ ان کے سر اور ہاتھ اور پیر جسم سے علیحدہ کاٹ ڈالے گئے تھے۔ جدی اوک۔ سوک پل جلال آباد اور ڈاکہ مقامات کے راستوں پر مسافروں کی دیکھ بھال کے لئے چار جی چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ خوست کا معاملہ ابتر ہو رہا ہے۔ اس لئے امیر صاحب نے سردار نصر اللہ خان کو اس طرف جانے کا حکم دیا ہے امیر صاحب فی الحال کابل میں ہیں اور راستوں اور نہر کے کام کے متعلق احکامات صادر کرنے میں مشغول ہیں۔ (زمانہ)

سفید گیہوں کی نسبت لال گیہوں میں بچاس فیصدی طاقت پرورش زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بات انگریزی سوداگروں کو معلوم ہوئی ہے۔ اس لئے اُمید ہے کہ آئندہ کی نہری نو آبادیوں میں لال گیہوں بہت زیادہ بویا جاویگا

لاہور کے ایک مقدمہ سڈیشن میں ضیاء الحق ... وعدہ معاف گواہ بنایا جائیگا وہ باغیانہ انجمن کا راز کھولیگا۔

کلام امیر المومنین

امیر المومنین کی نصیحت طلبۃ المدرسہ کو۔

۱۴۔ جولائی ۱۹۰۹ء (بعد عصر)

تم جانتے ہو۔ نہ مجھے اپنی زندگی کا علم ہے نہ تمہیں اپنی واپسی کا پس میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہون جو یہ ہے کہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللّٰه

جو کام کرو اس میں دیکھ لو کہ تمہارے نفس۔ خواہش۔ دنیا طلبی کا کتنا دخل ہے اور خدا کی رضا اور مخلوق کی شفقت کے خیال کا کتنا دخل ہے۔ پس تم اپنی خواہشون کو خدا کی رضا کے مقابل میں کچھ نہ سمجھو۔ خدا کی رضا کا علم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہوا ہے اس لئے قرآن شریف و احادیث پر اپنا عمل رکھو تمہارے ماں باپ۔ بھائیون نے تمہاری تعلیم کے لئے بہت کچھ خرچ کیا ہے اگر تم تعلیم اسلام میں پختہ رہو گے۔ تو یہ خرچ ٹھکانے لگے گا۔ ورنہ اگر تم انگریزی کے تمام حروف تہجی کو القاب حاصل کرو گے۔ پھر اگر تمہارے ساتھ کلمہ کا اعتقاد نہیں تو پھر تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ پس ہماری تمہیں آخری وصیت یہی ہے کہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پر پکے رہو۔ جس ایقان کا عملی رنگ میں ظہور نمازون کے ذریعے ہوتا ہے پھر ماں باپ کے ادب پھر بڑے بھائیون کے ادب پھر گھر کی بڑی بوڑھی عورتون کے ادب۔

فضولیون کی عادت مت ڈالو جھوٹ نہ بولو دغا۔ فریب۔ برائی۔ تکبر بدظنی نہ کرو۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث۔ نیک نمونہ بن کر دکھاؤ۔ خود پسندی اور خود رائی اس تک نہ پھٹکو۔ گھر میں جاؤ تو تمہارے ماسٹرون کی تاکید ہے یہ دو جمع کر کے لاؤ۔ گو میں چندے کے معاملہ میں کسی اور رنگ کا آدمی ہون۔ کیونکہ میں تو سمجھتا ہون کہ خدا مجھے روٹی دیتا۔ کپڑا پہناتا خدا میرے خرچون کا کفیل ہے اور پھر یہ آخری تاکید ہے کہ

اللہ سکھاؤ۔ لئن یھدی اللہ بك رجلاً واحداً حمر النعم۔ اگر ایک جان بھی تجھ سے ہدایت پا گئی لئے سُرخ اونٹون سے بہتر ہے۔

ب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۔ دو رکعت سنت فجر کی تاکید تمام روایتون سے زیادہ معلوم کی کتاب ... میں ایک حدیث حضرت ابن مسعود سے مروی ... وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں باوجود

یہ سنن ہیں۔ سفر میں موقع ملے تو پڑھ لیں ورنہ نہ پڑھیں۔ کوئی مشکل معاملہ نہیں۔

۲۔ مسافر مقیم کے پیچھے فرض کی اقتدا کرے تو سنن میں اس کو ایسا ہی اختیار ہے۔ جیسے تنہائی میں اختیار ہے۔

۳۔ دو وقت کا کھانا ایک روزہ کا فدیہ ہے۔

۴۔ ضرورت اور مصلحت ہو۔ تو روا رکھیں اب ہی آپ دیکھ سکتے ہیں۔ مگر ایسا نہ ہو کہ لوگ دھوکہ میں پڑیں۔

۵۔ من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن له کفل منها سوء ایک خطرناک گناہ ہے اس میں سفارش سے بچو۔

نماز میں مزہ ایک شخص نے حضرت کو لکھا کہ نماز میں مزہ نہیں آتا اور آنکھ بند کر کے نماز پڑھون یا نہ۔ فرمایا

مزہ کوئی چیز نہیں جس کے لئے ہم مامور ہون۔ قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ مزہ اڑاؤ۔ آنکھ کھول کر نماز پڑھنا مسنون ہے۔ انگریز حکام میں بعض انسان پر نہ اٹھنے سے ابتلا آتا ہے اور نہ اٹھنے سے ریا پیدا ہو سکتا ہے ہر مومن کو ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا لحاظ رکھے۔ یعنی انگریزون کی تعظیم کے واسطے اٹھنا کیسا۔

سب کو ساتھ ملاؤ ایک صاحب نے شکایت کی کہ وہان کے لوگ مخالف ہیں حضرت نے جواب میں فرمایا۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ و اللہ مع الصابرین ایک مومن دس کے مقابلہ میں ہو سکتا ہے۔ پس ۱۵۔ ۱۵۰ کے لئے کافی ہیں۔ تم کوشش کرو کہ سب تمہارے ساتھ ہو جاویں۔ یہ بڑی آسان عمدہ بات ہے۔ فاوصیك بتقوی اللہ۔ فقد فاز المتقون۔ وان اللہ مع الذین اتقوا والذین هم محسنون۔

بدی کو کس طرح دُور کرنا چاہیئے ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ ادفع بالتی هی احسن السیئۃ۔ بتاوے ایسی ترکیب ہے۔ کہ وہ خوبیان رکھتی ہو ہر ایک بدی کو۔ بدی کو دور کرنے کے لئے عمدہ تدابیر کرتے رہو۔ مثلاً بدکار کے لئے دعا کرو جیسے انبیاء کرتے تھے قول موجہ اور دلائل قویہ سے ہر بدکار کو سمجھاؤ۔ اگر مناسب مفید ہو تو اس اعراض کرو۔ ترک سلام کرو۔ حتے کہ مفید ہو تدابیر مناسبہ کے ساتھ پیٹنا سزا دینا جیسے حدود سرقہ و زنا میں وارد ہے مقابلہ ہی نافع بالحسنہ ہے۔ یہ عجیب در عجیب تدبیر سوچنا اور بدی کو دنیا سے یا کسی شخص سے یا قوم سے دور کرنا بڑے صابر و متقی ... ... کا کام ہے۔

کم ملنے والے لوگ ایک شخص نے ایک احمدی کی کسی مالی معاملہ میں شکایت کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دولت مند آدمی پھر جو ملے بھی کم (بہت کم ملاقات کرے) اس کی پیری مریدی پر مجھے تو کم اطمینان ہوتا ہے۔ اکثر یہ لوگ اپنا خیال مقدم رکھ لیتے ہیں۔

فرشتے ایک شخص کے خط کا جواب حضرت نے لکھا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرشتون کو اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے اور وہ بحکم رحمن بندون کو سکھاتے ہیں۔ بندہ فرشتون سے بڑھ جاتا ہے اور فرشتہ بندے کا خادم ہو جاتا ہے۔ عائشہ کی جماعت کا کہیں ذکر نہیں صرف آپ کے گھر میں نو برس کی تھیں کہ آئیں۔

خطبہ جمعہ

۱۳۔ اگست ۱۹۰۹ء

فرمایا کہ اذان میں اسلام کی پاک تعلیم کا خلاصہ ہے مگر افسوس کہ دن رات باوجود میں پانچ بار یہ ندا سننے کے پھر بھی عام مسلمانون کو تو جانے دیجئے ان کے لیڈرون کی یہ حالت ہو رہی ہے گدی نشینون کو دیکھو۔ خواہ کس مذہب کا آدمی ہو۔ اور اس کے اعمال کیسے خراب ہون لیکن اگر ان کے آگے نذرانہ رکھدے تو بس یہ ان کا عزیز فرزند ہے علما ہیں تو ان میں مطلق تقوےٰ و خدا ترسی نہیں رہی ہے کہ ان کی درس میں ہی کوئی کتاب خشیۃ اللہ کے متعلق نہیں رہی۔ امراء میں تو ان کے نزدیک مذہب محض ملانون کے لئے ہے وہ بالکل اباحت کے رنگ میں آ گئے ہیں اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ ان کے ہادی خود ان کے محتاج ہیں۔

اس کے بعد آپ نے اذان کا ترجمہ سنایا کہ اللہ اکبر چار بار کہا جاتا ہے گواہی کی حد دو تک۔ ان زنا کے ثبوت کرنے چار کی ضرورۃ ہے پس یہ شہادۃ کس قدر قوی ہے۔ کہ خدا مستجمع جمیع صفات کاملہ تمام قسم کے نقصون عیبون سے منزہ ذات سب سے بڑی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ ہم کہان تک خدا کی آواز مخلوق کی آواز پر مقدم کرتے ہیں۔

پھر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہے کہ ہمارے کام اسکی گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ہونگے پھر نماز کے لئے آنے کی تاکید ہے افسوس کہ مسلمان بہت کم اس کی پروا کرتے ہیں اول تو نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں تو باجماعت کی پابندی نہیں حالانکہ رسول کریم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہون کہ جب نماز قائم ہو جاوے تو جماعت میں شامل نہ ہونیوالون کے گھر جلا دون۔ امیر وضع کی پابندی پر مسجد میں آنا ہتک سمجھتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز کی مجلس میں ایک شخص داڑھی منڈا بیٹھا تھا کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کے وعظ کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ کہا۔ ہوتا ہے مگر وضعداری اجازت نہیں دیتی کہ نماز پر آنا فلاح پر آنا یعنے تم مظفر و منصور ہو گے۔

ایک صاحب کے چند سوالات کے جوابات

از حضرت خلیفۃ المسیح

سوالات ۱۔ کیا کوئی غیر مسلم فرمانروا اپنی مسلمان رعایا کے لئے وضع قانون کر سکتا ہے۔

۲۔ کیا کوئی غیر مسلم جج از روئے قانون اسلامی مسلمانوں کے مقدمات فیصل کر سکتا ہے؟ کیا تاریخ اسلامی میں کسی ایسے غیر مسلم جج کی نظیر موجود ہے۔ جو بحیثیت عہدہ مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرتا ہو۔

۳۔ کیا مسلمان ہونے کے لئے شرح محمدی کی پابندی لازم ہے؟ اگر ہے تو ان مسلمانوں کی نسبت کیا حکم ہے جن کے معاملات زیادہ تر رواج سے فیصل پاتے ہیں اور جو خود اپنے آپ کو رواج کا پابند ہی کرتی ہیں۔

۴۔ مسلمانوں کا ضابطہ تعزیری قریباً قریباً بالکل معطل ہے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی۔ کیا اس ضابطہ کی پابندی ضروری ہے؟ اگر ہے تو جو مسلمان اس کے پابند نہیں (خواہ اس وجہ سے کہ وہ کسی غیر مسلم بادشاہ کے محکوم ہیں جو اس ضابطے کا پابند نہیں ہے یا کسی اور وجہ سے) ان کے اسلام کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب

مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار مختصر نویس ہے پس میری کمزوری کو مدنظر رکھیں۔ اور قبل اس کے کہ میں اصل سوالوں کا جواب دوں۔ چند مختصر سے اصول عرض کرتا ہوں جو غالباً کسی اور ثبوت کے علاوہ مذکور ثبوت کے محتاج نہیں اگر ان میں کوئی قابل ہو تو آپ بلا تردد مجھے آگاہ کریں۔

۱۔ قرآن کریم ایک کافی کتاب ہے۔ اس کا ثبوت۔ اولم یکفہم انا نزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم۔

۲۔ قرآن مجید۔ مشاہدہ وتجارب صحیحہ وعقل صریح غیر مشوب بوہم ونقل صحیح اور فطرت سلیمہ کے خلاف۔ (ثبوت۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ اور بار بار افلا تعقلون۔ اور بار بار افلا تبصرون) ہرگز نہیں فرماتا۔

۳۔ قرآن شریف تصریح فرماتا ہے کہ ایمان بڑھتا ہے۔ اور ثبوت۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ .... ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ زادتہم ایماناً۔

۴۔ قرآن کریم مذاہب مختلفہ کو باہم اختلاف تباہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ ثبوت۔ (۱) لا اکراہ فی الدین (۲) افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین۔ (۳) ولو شاء اللہ لجمعہم علی الھدی فلا تکونن من الجاھلین۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لھدمت۔ صوامع وبیع وصلوات۔ ومساجد۔ ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ قالت الیہود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیہود علی شیء وھم یتلون الکتاب کذالک قال الذین لا یعلمون مثل قولہم۔ یہاں لا یعلمون قابل غور ہے۔

(۵) قرآن فساد فی الارض کو بہت ناپسند کرتا ہے۔ واللہ لا یحب الفساد۔ ثبوت۔ ولا تعثوا فی الارض مفسدین ولا تفسدوا فی الارض۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ۔ جیسا کسی کا ظاہر ہو ایسا ہی باطن ہو دیندار پورا دیندار ہو سکے۔

ان قوانین کے لئے بطور اصل الاصول مختصر سامان قرآن کریم میں ہے۔ تفصیل کو۔ اطاعت اولی الامر کے نیچے رکھا ہوا ہے اور اسی پر صحابہ سے لے کر آج تک عملدرآمد اسلامیوں کا ہے۔ ہر ایک مسلمان کے لئے اطاعت اللہ۔ اطاعت الرسول و اطاعت اولی الامر ضروری۔ اگر اولی الامر صریح مخالف فرمان الٰہی اور فرمان نبوی کی کرے تو بقدر برداشت مسلمان اپنی شخصی و ذاتی معاملات میں اولی الامر کا حکم نہ مانے یا اس کا ملک چھوڑ دے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ صاف نص ہے۔ اولی الامر میں حکام وسلطان اول میں اور علماء وحکماء دوم درجہ پر ہیں۔

میں نے سابق ذکر کیا ہے کہ ایمان کا ادنیٰ مرتبہ اور اس کے اوپر ایمان قسم قسم کی ترقی کرتا ہے اس لئے جو لوگ صرف لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں وہ ایک حد کے مسلمان ہیں اور جو لوگ نماز کے پابند ہیں وہ ان سے بڑھے اور جو زکوٰۃ وروزہ وحج کے بھی پابند ہوئے وہ اور بڑھے۔ علی ہذا۔ اللہ تعالیٰ ہی المومن ہے کیونکہ المومن المہیمن نص قرآنی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بارک بھی۔ جبرائیل اور خلفائے راشدین اور تابعین اور آپ بھی کیا سب مساوی الایمان۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض والوں کے لئے یہ سزا ہے جیسے فرمایا۔ فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب۔ آپ مسلمانوں کو دیکھ لو۔ لڑکیوں کے حصہ نہ دئے۔ وراثت میں خلاف ورزی پر عذاب مہینا موجود ہے اور یہاں ہم مشاہدہ کرتے ہیں مسلمانوں کے لئے بھی وہی ضروریں ہیں جو سارے جہان کے لئے قدرت نے رکھی ہیں۔ مسلمانوں کے لئے وہی سامان انجاح مرام لابدی ہیں جو تمام مخلوق کے لئے لابدی ہیں۔ آلٰہی فضل کو کوئی اگر ایک شخص اکیلا رہ کر حاصل کرنا چاہے۔ تو صرف وہی فضل لے سکتا ہے۔ جو اکیلے انسان کے لئے ہیں۔ مثلاً ایک شخص۔ حسد۔ طمع اور کسل کو اگر ترک کر دے تو تارک طمع وتارک حسد وتارک کسل کے لئے صرف وہ انعامات لے سکیں گے۔ جو ان رذائل کے ترک کے لئے وابستہ ہیں۔

اگر تہجد گزار۔ پابند صوم وصلوٰۃ تارک رذائل مذکورہ شادی نہ کرکے تندرست بی بی حاصل نہ کرکے اولاد کا طالب ہو تو اسے اولاد ہرگز نہ ملے گی۔ پھر اگر تندرست آدمی تندرست بی بی سے تعلق پیدا کرے تو گو وہ صلوٰۃ وزکوٰۃ وصوم وتہجد کا تارک ہو۔ ہر ایک قسم کے طمع وحسد۔ کسل کا مرتکب ہو۔ اولاد سے متمتع ہو گا۔ اسی طرح بادشاہی میں عزت واکرام اور ملک کے اقوام میں اعزاز واحترام اور حکام کے حضور قابل انعام وہی ہے جو ان قواعد واحکام کی پیروی کرے جن سے یہ مرادیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

مکرم من! ہزاروں امور قومی سلطنت۔ قومی حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں جب تک وہ نہ ہو ہرگز ہرگز صوم وصلوٰۃ سے پورے نہیں ہو سکتے۔

مثلاً چوری کا معاملہ۔ چور کی سزا۔ زانی کی سزا۔ ڈاکہ مارنیوالے مرتد کی سزا۔ وغیرہ۔ یہ امور سلطنت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً ایک نمازی کا ہاتھ کہنی تک کٹ گیا تو اب کیا وضو کے وقت اس کا ہاتھ جو کٹ گیا ہے۔ دھونا ضروری ہے۔ ہرگز نہیں لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔

تعزیری احکام کے ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ قرآن شریف میں اس کی نظیر کو آپ دیکھیں۔ حضرت یوسف نبی ہیں ان کی اقتدا ہی ہمیں کرنا ہے ان کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک۔ یہاں صاف ذکر ہے کہ یوسف علیہ السلام قانون سلطنت فراعنہ مصر کے ماتحت تھے۔ جناب یوسف علیہ السلام اس قانون کی خلاف ورزی نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ کرتے تھے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک کا فقرہ قابل توجہ ہے پس کیا ظاہر ہے کہ ایک مسلمان پولیس مین کو کس طرح پابند گورنمنٹ کی ضروری ہے۔ عام اہل اسلام عدم سلطنت احکام سلطنت اسلام کے ہرگز ذمہ وار نہیں نہ یہ تکلیف مالا ہاں سلطنت اسلام کے ہوتے وقت اگر حکومت قرآن احادیث صحیحہ یا فتوے ملک کے خلاف حکم کرے۔ تو اس مذہبی احکام میں۔ جو سلطان ترک اور خلیفہ عباسی کے لئے ترک حج۔ اور ایک مولوی اہل اسلام خصوصاً فقراہل تک

ن گورنمنٹ گریجوایٹ کیپاکی کے احکام ہیں۔

بلکہ یوں کہیئے۔ کہ من قتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم اور قتل المومن کفر کی نص کے بعد دلاوران علی مرتضیٰ اور بہادران امیر معاویہ کے لئے فتوے ہو سکتا ہے۔

۷۔ قرآن کریم کے رو سے تعامل اہل اسلام جیسے مثبت احکام ہے اس کے تواتر سے ہم نے مشترکہ حصہ صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا۔ ایسا ہی اس کے خلاف کو ہم برا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عرائض کے بعد گزارش ہے غیر مسلم فرمانروا مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے پس اس کو اپنی رعایا کے لئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا نے قانون بنا سکنے کیا۔ بناتے ہیں یہ واقع و مشاہدہ۔ اس کو کون باطل کر سکتا ہے۔ پھر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کر کے عیسائی یا مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے کبھی نہ کہا کہ ہمارے لئے آپکے قواعد کی پابندی ضروری نہیں وہ بھی کیا اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک قوانین شہر کے رو سے معذبت سہتے رہے اور آپ وہاں وحدہ لاشریک کی عبادت باوجود موجودگی اصنام فرمایا کرتے۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی۔ جو آپکے بالکل خلاف تھا آخر ان کے قوانین سے جب تنگ آ گئے۔ تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجروں سے ایک نے شراب خوری کی اور آخر مسیحی ہو گیا مگر ان مسلمانوں نے اس کو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل تو ہجرت کا یہی ہے کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی طور پر مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا ایما جانتے ہیں اور کس طرح اس سلطنت کے ماتحت ان مسلمانوں کو رہنا چاہیئے اس کے لئے سبق اختیار کرتے ہیں۔ ہاں اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں جیسے مکے میں کئے گئے تو ان کے لئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کر کے ہجرت کرنا یہی طریق انبیاء کا ہے۔ جن کی اقتداء کا پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا۔ فبہداہم اقتدہ۔

موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی۔ ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم۔ یہی آخری علاج لکھا ہے لطیف کا ہے نہ غدر۔ بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریباً سکھوں کی سی حکومت تھی۔ اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲۔ غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پنچائتی طور پر ہے۔ تو بھی جائز ہے اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں۔ حضرت یوسف علیہ السلام حبس سجن۔ بضرورۃ بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا۔ جس کے ماتحت بھیجے والے تھے۔ اور صاف فرمایا۔ ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن۔ ان ربی بکیدھن علیم۔

۳۔ شرع محمدی نام ہے۔ قرآنی احکام۔ نبوی فیصلہ۔ خلفا راشدین و صحابہ کے عملدرآمد۔ بلکہ ائمہ دین۔ مثلاً ابوحنیفہ۔ ابویوسف محمد۔ زفر۔ حسن وغیرہ کے فیصلہ کا۔ آپ غور کریں فتاوےٰ عالمگیری۔ قاضی خان بلکہ ہدایہ کے۔ مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب۔ وہاں یکے از ہزار بھی قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا۔ میونسپلٹی اور سیاست مدینہ کے قواعد کو چھانا جاوے تو غالباً سارا کا سارا عرف پر مبنی ہے۔ اور فوجی قوانین پر تو خاص کتاب مسلمانوں کی میں نے نہیں دیکھی۔ ممکن ہے کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو۔ ائمہ دین مثلاً ابو حنیفہ۔ شافعی۔ مالک۔ احمد۔ بخاری کی تو کبھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگی۔ ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان امور میں آزادی۔ وقتی ضرورت۔ عرف سے کام لیا گیا ہے۔

سراج الاخبار جہلم

مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۹ء میں چند مفتریات متعلق چکوال

کے احمدیوں کے متعلق چھپے ہیں۔ میں ان کا نہایت قوی جواب دیتا ہوں جو دیدہ و دانستہ پھیلائی گئی ہیں۔ نہایت مختصر تحریر میں کرتا ہوں۔ اول یہ کہ مسیح موعود کے بعد بھی ان کے نشانات برابر ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو مظفر و منصور کر رہا ہے اور احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جس کا اندازہ ان خطوط سے ہو سکتا ہے جو روزمرہ بیعت کیلئے آتے رہتے ہیں۔ عنقریب لیسٹ بیعت کنندگان کا سلسلہ اخبار میں شروع ہوگا اور یہ تو نامہ نگار خود مانتا ہے کہ علاقہ چکوال میں جو قدیم سے اپنے مذہب پر چلے آتے ہیں ان میں سے کئی احمدی ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خاص چکوال میں پچھلے سال یا دو تین آدمی احمدی تھے اب خدا کے فضل سے دس بارہ آدمی ہیں بلکہ مولوی کرم الدین کے وعظ کے بعد بھی کچھ لوگ اس سلسلہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

دوم۔ نامہ نگار معترض ہے کہ ایک مرزائی مرگیا ہم نے اس کا جنازہ مرزائیوں کو نہ پڑھنے دیا بلکہ خود پڑھا۔

حملہ بر خود سے کنی اے سادہ لوح۔ جناب ذرا سوچئے تو سہی اس میں آپ کی کیا بہادری ہوئی۔ جب احمدی آپکے نزدیک آپکے عقیدہ آپکے علماء کے فتوے کے مطابق کافر ٹھہرے تو اس احمدی کا جنازہ آپ پڑھ کر اپنے علماء کی نگاہ میں کافر ٹھہرے ہمارا کیا گیا۔ جنازہ تو ایک دعائے مغفرت ہے۔ جب آپ لوگ مانع ہوئے تو احمدی جماعت نے بہت اچھا کیا (اور یہ ان کی امن پسندی اور سلامت روی کی دلیل ہے) کہ جنازہ غائب پڑھ لیا۔

سوم۔ آپ افغانستان کے دو شخصوں کا ذکر کرتے ہیں کہ دھوکے سے ایک احمدی سے سو روپیہ وصول کیا۔ سو جناب وہ آپ ہی کے بھائی یعنی حنفی تھے۔ دینے والے کو تو ثواب اس کے نیت کے مطابق مل گیا۔ اور اگر کہو کہ وہ احمدی تھے۔ تو پھر اعتراض لغو ہے۔ سید نادر علی شاہ صاحب اپنے بھائیوں کی مدد کی۔ اچھا کیا۔ "مرزائی امداد ہاں" خوب! آپکے اس فقرے سے ثابت ہے کہ احمدی کیر کیٹر کی خوبیوں کے قائل آپ بھی ہیں۔

چہارم۔ آپنے اس بات کا تمسخر اڑایا ہے کہ ایک معزز احمدی نے نماز عید کے لئے ادھر ادھر آدمی دوڑائے حالانکہ یہ بڑی قابل تعریف بات ہے کیا آپ تین آدمی کو جماعت نہیں سمجھتے حضرت محمد نے فرمایا الاثنان فما فوقہما جماعۃ کہ آپ ہنسی اڑاتے ہیں۔ نماز مولوی غلام محی الدین صاحب نے پڑھائی۔ یہ غلط ہے کہ وہ مقتدی تھے۔

پنجم۔ یہ کہ کوئی مرزائی مولوی کرم الدین صاحب کے مقابلہ میں نہیں آیا۔ یہ غلط ہے کیونکہ وعظ کے اعلان یا اشتہار میں کبھی کسی احمدی کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ بلکہ احمدیوں نے کرم الدین کو چیلنج دیا۔ جس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ غیر ضروری ہے۔ میں اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اس بارہ میں خود غیر احمدیوں نے مولوی کرم الدین کی مخالفت کی غیر جب مولوی نے شرائط کو منظور نہ کیا۔ تو ان کو لکھا گیا کہ آپ یہ بتلائیں کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ غیر ضروری ہے اور میں قرآن شریف سے حیات ثابت نہیں کر سکتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ جو مسیح کو وفات شدہ مانتے وہ بھی مومن رہتا ہے۔ تو ہم دعاوی حضرت مسیح موعود کے متعلق بحث کریں گے۔ بد قسمتی سے مولوی کرم الدین نے انکار کیا بلکہ معاملہ کو سخت سست کہا۔ جس پر وہ واپس چلا آیا۔ مولوی کرم الدین نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے مرزے سے مباحثہ کر چکا ہوں حالانکہ صحیح یہ ہے کہ مقدمہ کر چکے ہیں اور اس کا انجام آپ ہی آپکو معلوم ہے کہ آخری فیصلہ کیا ہوا۔

ششم۔ بارہا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی تھے تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ ان کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا رہا۔ (باقی)

المفتی

عــ۲۱۱ لڑکیون کو وراثت

(سوال) جو شخص لاولد بلا رضامندی جدیان وصیت جائداد منقولہ و غیر منقولہ بنام دختر زندہ با اولاد جو اپنے گھر مین آباد ہو و دیگر دختر و داماد فوت شدہ کے پسران کے نام یعنے نواسگان کے نام کرے۔ قرآن شریف مین خداوند کریم کا کیا حکم ہے۔

جواب از حضرت امیر المومنین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس زمانہ مین ورثہ کے متعلق مسئلہ پوچھنا میرے جیسے انسان کو تعجب مین ڈالتا ہے۔ کیونکہ جس ضلع مین پہلے رہتا تھا۔ وہ ضلع بنام شاہ پور مشہور ہے۔ وہان لڑکیون کو علی العموم خاندانی علما تک کوئی حصہ وراثت کا نہین دیتا۔ پھر جہان لڑکیان وارث ہی نہین قرار دی جاوین۔ وہان لڑکیون کا باپ زندگی مین بھی کچھ نہ دے۔ تو ان لڑکیون پر کس قدر ظلم ہوا آپ کی اگر لڑکیان ہین۔ تو آپ سوچ لین۔

وارث کے حق مین شریعت اسلام وصیت کو ناجائز قرار دیتی ہے۔ مگر باپ بلا وصیت ان کو دیوے تو وہ جائز ہے آپ اس معاملہ مین سوچکر قدم رکہین یہ زمین و مال ساتھ نہ دیگا تم اکیلے معہ اپنے اعمال کے جواب دہ ہوگے۔ ہمین تو یہ لوگ فتوے دیتے ہین اور خود لڑکیون کو وراثت دینے مین قرآن کریم کے مخالف ہین۔ اللہ تعالے رحم فرما دے۔ آمین

والسلام۔ نور الدین۔ مورخہ ۱۴ ار اگست ۱۹۰۹ء

عــ۲۱۲ آنہ فنڈ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آجکل گورنمنٹ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ملازمین سے ایک آنہ فی روپیہ تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹا جاوے پھر سود ساتھ ملا کر اکٹھا دیا جاوے تو کہ لوگ مالی مشکلات سے بچے رہین۔ کیا اس کا لینا دینا جائز ہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ گورنمنٹ اپنے قواعد مین تمہارے ماتحت نہین۔ جو کاٹے کٹواؤ۔ پھر جو دیوے لے لو۔

عــ۲۱۲ کیا پاؤن کا دہونا ضروری ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم۔

ر یقرء بالنصب کیونکہ یہ معطوف علی الوجوہ والایدی ہے۔ وجوہکم وایدیکم وارجلکم اس طرز کا عطف عربی مین اثر رکھتا ہے اور سنتہ نبوی نے اسکی حکم کے ساتھ پاؤن کا دہونا فرض ہے۔ مین ارجلکم مین لام پر ضمہ بہی پڑا ہے اور مبتدا بنا کر اس کی خبر محذوف نکالی ہے مغسولۃ مگر یہ قرأت شاذ ہے۔ اور جر کے ساتھ بھی اکثر قرأت ہین۔ اس مین دو وجہین ہین۔ ارجلکم کو معطوف علی الرؤس بنایا ہے۔ اعراب مین اور حکم مختلف ہے۔ رؤس ممسوح ہین اور رجل مغسولہ ہین ایسے اعراب کو اعراب الجوار کہتے ہین یہ عربی کثرت سے ہے۔ کوئی منع نہین اور قرآن کریم مین بھی کثرت سے واقع ہے۔

عــ۲۱۳ عدت کے اندر نکاح کا ولیمہ ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک بیوہ سیدانی کے ساتھ جس کا کوئی بچہ بھی نہین ہے عدت کے اندر ہی نکاح کر لیا ہے۔ جماعت احمدی اسے منع کرتی تھی کہ عدت کے دن گذرنے کے بعد شادی کرنی اس لئے جماعت اس نکاح مین شریک نہین ہوئی اور اُسے یہ خوف ہوا کہ عدت گذرنے پر کسی اور سے شادی نہ ہو جاوے کیونکہ کئی شخص کوشش کر رہے تھے اب وہ شخص سید۔ مجھے کہتا ہے کہ اگر آپ کہین تو مین ولیمہ کہلاؤن۔ مین نے کہا کہ مجھے آپکے ولیمہ کہانے مین تامل ہے کیونکہ آپنے عدت کے اندر نکاح کرایا ہے۔ پھر اوس نے کہا کہ حضرت سے دریافت کر لیا جاوے اس کے جواب مین حضرت نے فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا زنا ہے۔ آپ لوگ ہرگز ہرگز ایسے گندے ولیمہ مین شریک نہ ہون۔ اللہ تعالی مسلمانون پر رحم فرما دے۔ آمین۔ نور الدین

عــ۲۱۴ غیر احمدیون سے چندہ لینا اور انکو دینا ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی و دنیوی عام خیر خواہی کے کام مین چندہ مانگین تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے۔ حضرت نے جواب مین لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین آپسے بدل کہتا ہون۔ کہ ایسے چندے پسند کرتا ہون بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کرین۔ لا ینھٰکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم ممتحنہ پارہ ۲۸ صریح ارشاد ہے اس پر غور کر لو اور غور کرو یہان میر ناصر نواب۔ شفاخانہ مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہین۔ پس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو انکار مت کرو۔ ان ابتلاسے بچو۔ نور الدین ۲۳ ر جولائی ۱۹۰۹ء

دعا مدد۔ برادرم مکرم بابو محمد منظور الٰہی صاحب اپنے بچے کے واسطے جو اس وقت ایک ماہ کا ہے احباب سے صحت و عافیت کی دعا کے خواستگار ہین۔ بابو صاحب قبل ازین اولاد کے متعلق صدمہ خوردہ ہین۔ اللہ تعالی ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے استفسار کوہ منصوری پر مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو درمیان فرقہ احمدیہ و غیر احمدیہ کے تہا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دو تار غیر احمدیہ نے دئے۔ مگر مولویصاحب تشریف نہ لائے۔ اس پر ایک تار منجانب ایک شخص غیر احمدیہ اور مولوی صاحب کی خدمت مین بھیجا گیا کہ اب ضرور بضرور تشریف لادین مگر وہان کیا تہا مولوی صاحب موصوف نہ اے اور نہ آئے۔ خیر مولویصاحب کی آمد آمد کا انتظار ہر ایک شخص فرقہ غیر احمدیہ کو تہا۔ مگر مولویصاحب نہ آئے۔ یہ بات تو مین تحریر نہین کرسکتا کہ وہ کیون نہین آئے مگر وہان جلسہ مباحثہ مین جس قدر سامان ہتے ان پر اثر جو کچھ ہوا ناظرین خود سمجھ گئے ہونگے اول مباحثہ کی تاریخ ۱۳ اور ۱۴ ار نومبر قرار پائی تہی۔ مگر بہ انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب برضامندی فریق بجائے ۱۳ و ۱۴ ار کے ۱۴ ار و ۱۵ ار نومبر مقرر کی گئی۔ مگر مولوی صاحب پھر بہی تشریف نہ لائے۔ جبراً قہراً مباحثہ ۱۴ ار و ۱۵ ار نومبر کو ہوا اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا۔ وہ پبلک پر خوب ظاہر ہوگیا ہے۔ ۱۴ ار و ۱۵ ار نومبر ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہوگیا اور احمدی جماعت کے آدمی ۱۶ ار کو قیام کر کے ۱۷ ار نومبر کو اپنے اپنے گھر چلے گئے ۱۸ ار نومبر ۱۹۰۹ء کو مولویصاحب موصوف ہی کوہ منصوری پر تشریف لائے مجھ ایک ناچیز آدمی نے مولوی صاحب کی خدمت مین جاکر عرض کیا مولانا اب اس کی بابت کیا فرماتے ہین۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ اس کا سوال حضرت عیسلے علیہ السلام یوم قیامت کو ہوگا۔ تب وہ جواب دیوینگے۔

مین نے عرض کیا کہ وہ تو جہوٹ آپکے خیال کے مطابق بولین گے کیون کہ آپ تو ان کا زندہ رہنا اور دوبارہ آنا مانتے ہین۔ فرمایا کہ عیسلے علیہ السلام دوبارہ آکر جب وفات پا جاوینگے اس وقت کے بعد پھر دنیا بگڑے گی اور کوئی شخص ہی خدا کہنے والا نہین ہوگا۔ پہر قیامت ہوگی اس وقت کا وہ جواب دیوینگے

اب مولوی ثناء اللہ صاحب کیخدمت مین یہ ناچیز بذریعہ اخبار بدر کے پھر مکرر نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ مولانا صاحب جو کچھ مین نے تحریر کیا ہے فرمایا یا نہین۔ اس کا جواب مولانا صاحب کی طرف سے آنے پر تصدیق تحریر کرونگا۔ اگر مولانا صاحب اندر ۱۵ یوم کسی اخبار یا اشتہار کے ذریعہ پبلک کو اطلاع نہ دین گے تب ان کا وہی قول جو اوپر درج کیا گیا ہے درست تصور کیا جاویگا تا وقتیکہ ۱۵ یوم کے اندر وہ تردید وغیرہ نہ کرین مجھ کو از حد انتظار رہے گی۔ ابرار حسین احمدی منصوری

ن گورنمنٹ گریجوایٹ کیباکی کے احکام ہیں۔

بلکہ یون کہیئے۔ کہ من قتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم اور قتل المومن کفر [illegible] نص کے بعد دلاوران علی مرتضے اور بہادران امیر معاویہ کے لئے فتوے ہو سکتا ہے۔

۷۔ قرآن کریم کے روسے تعامل اہل اسلام جیسے مثبت احکام ہے اس کے تواتر سے ہم نے مشترکہ حصہ صوم و صلٰوۃ و زکوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا۔ ایسا ہی اس کے خلاف کو ہم برا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عرائض کے بعد گذارش ہے غیر مسلم فرمانروا جو مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے پس اس کو اپنی رعایا کے لئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا ایسے قانون بناسکتے کیا۔ بناتے ہیں یہ واقعہ و مشاہدہ۔ اس کو کون باطل کرسکتا ہے۔ پھر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کرکے عیسائی یا مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے کبھی نہ کہا کہ ہمارے لئے آپکے قواعد کی پابندی ضروری نہیں یا وہ بھی برا ہے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک قوانین شہر کے روسے معدوبت مسجد مکہ میں سکتے اور آپ وہاں وحدہ لاشریک کی عبادت باوجود موجودگی اصنام فرمایا کرتے۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی۔ جو آپکے بالکل خلاف تھا آخر ان کے قوانین سے جب تنگ آگئے۔ تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجرون سے ایک نے شراب خوری کی اور آخر مسیحی ہوگیا مگر ان مسلمانوں نے اس کو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل تر ہجرت کا یہی ہے کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی [illegible] مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا ایما جانتے ہیں اور کس طرح اس سلطنت کے ماتحت ان مسلمانوں کو رہنا چاہیئے اس سے یہ سبق اخذ کرتے ہیں۔ ان اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں جیسے [illegible] گئے تو ان کے لئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کرکے ہجرت کرنا بھی یہی طریق انبیاء کا ہے۔ جن کی اقتداء کا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا۔ فبہداہم اقتدہ۔

موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی۔ ان ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم۔ یہی آخری علاج لکالیفا کا ہے نہ غدر۔ بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریبا سکھوں کی سی حکومت تھی۔ اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲۔ غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پنچائتی طور پر ہے۔ تو بھی جائز ہے اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں۔ حضرت یوسف علیہ السلام حبس سجن۔ بضرورۃ بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا جس کے ماتحت بھیجے والے تھے۔ اور صاف فرمایا۔ ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن۔ ان ربی بکیدھن علیم۔

۳۔ شرح محمدی نام ہے۔ قرآنی احکام۔ نبوی فیصلہ۔ خلفاء راشدین و صحابہ کے عملدرآمد۔ بلکہ ائمہ دین۔ مثلاً ابوحنیفہ۔ ابو یوسف محمد۔ زفر۔ حسن وغیرہ کے فیصلہ کا۔ آپ غور کریں فتاوے عالمگیری۔ قاضی خان بلکہ ہدایہ کے۔ مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب۔ وہاں کے ازہر ا جی قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا۔ میونسپلٹی اور سیاست مدینہ کے قواعد کو جہانا جاوے تو غالباً سارا کا سارا عرف پر مبنی ہے اور فوجی قوانین پر تو خاص کتاب مسلمانوں کی میں نے نہیں دیکھی۔ ممکن ہے کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو۔ ائمہ دین مثلاً ابو حنیفہ۔ شافعی۔ مالک۔ احمد۔ بخاری کا ذکر بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگا۔ ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان امور میں آزادی۔ وقتی ضرورت۔ عرف سے کام لیا گیا ہے۔

سراج الاخبار جہلم

مورخہ ۲۲ و ۲۹ نومبر ۱۹۰۹ء میں چند مفتریات متعلق چکوال کے احمدیوں کے متعلق چھپے ہیں۔ میں ان مفتریات کا ازالہ جو دیدہ و دانستہ پھیلائی گئی ہیں۔ نہایت مختصر طریق میں کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ مسیح موعود کے بعد بھی ان کے نشانات برابر ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو مظفر و منصور کر رہا ہے اور احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جس کا اندازہ ان خطوط سے ہو سکتا ہے جو روزمرہ بیعت کیلئے آتے رہتے ہیں۔ عنقریب ایسے بیعت کنندگان کا سلسلہ اخبار میں شروع ہوگا اور یہ تو نامہ نگار خود مانتا ہے کہ علاقہ چکوال میں جو قدیم سے اپنے مذہب پر چلے آئے ہیں ان میں سے کئی احمدی ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خاص چکوال میں پچھلے سال بارہ تین آدمی احمدی تھے اب خدا کے فضل سے دس بارہ آدمی ہیں بلکہ مولوی کرم الدین کے وعظ کے بعد ہی کچھ لوگ اس سلسلہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

دوم۔ نامہ نگار معترض ہے کہ ایک مرزائی مر گیا ہم نے اس کا جنازہ مرزائیوں کو نہ پڑھنے دیا بلکہ خود پڑھا۔

حملہ برخود سے کنی اے سادہ لوح۔ جناب ذرا سمجھئے تو سہی اس میں آپ کی کیا بہادری ہوئی۔ جب احمدی آپکے نزدیک آپکے عقیدہ آپکے علماء کے فتوے کے مطابق کافر ٹھہرے تو اس احمدی کا جنازہ آپ پڑھ کر اپنے علماء کی نگاہ میں کافر ٹھہرے ہمارا کیا گیا۔ جنازہ تو ایک دعائے مغفرت ہے۔ جب آپ لوگ مانع ہوئے تو احمدی جماعت نے بہت اچھا کیا (اور یہ ان کی امن پسندی اور سلامت روی کی دلیل ہے) کہ جنازہ غائب پڑھ لیا۔

سوم۔ آپ افغانستان کے دو شخصوں کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک احمدی سے سو روپیہ وصول کیا۔ سو جناب وہ آپ ہی کے بھائی یعنی حنفی تھے۔ دینے والے کو تو ثواب اس کے نیت کے مطابق مل گیا۔ اور اگر کہو کہ وہ احمدی تھے۔ تو پھر اعتراض لغو ہے۔ سیدنا و رملی شاہ صاحب اپنے بھائیوں کی مدد کی۔ اچھا کیا۔ "مرزائی اور ٹھگ" خوب! آپکے اس فقرے سے ثابت ہے کہ احمدی کیرکٹر کی خوبیوں کے قائل آپ بھی ہیں۔

چہارم۔ آپنے اس بات کا تمسخر اڑایا ہے کہ ایک معزز احمدی نے نماز عید کے لئے ادھر ادھر آدمی دوڑائے حالانکہ یہ بڑی قابل تعریف بات ہے۔ کیا آپ تین آدمی کو جماعت نہیں سمجھتے حدیث ما فوق الاثنین جماعۃ کو آپ ہنسی اڑاتے ہیں۔ نماز مولوی غلام محی الدین صاحب نے پڑھائی۔ یہ غلط ہے کہ وہ مقتدی تھے۔

پنجم۔ یہ کہ کوئی مرزائی مولوی کرم الدین صاحب کے مقابلہ میں نہیں آیا۔ یہ غلط ہے کیونکہ وعظ کے اعلان یا اشتہار میں کبھی کسی احمدی کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ بلکہ احمدیوں نے کرم الدین کو چیلنج دیا۔ جس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ غیر ضروری ہے۔ میں اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اس بات میں خود غیر احمدیوں نے مولوی کرم الدین کی مخالفت کی خیر جب مولوی صاحب شرائط کو منظور نہ کیا۔ تو ان کو لکھا گیا کہ آپ یہ بتلائیں کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ غیر ضروری ہے اور میں قرآن شریف سے حیات ثابت نہیں کر سکتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ جو مسیح کو وفات شدہ مانتے وہ بھی [illegible] ہم دوسری حضرت مسیح موعود کے متعلق بحث کریں گے۔ یہ خط لینے سے مولوی کرم الدین نے انکار کیا بلکہ حامل رقعہ کو سخت سست کہا۔ جس پر وہ واپس چلا آیا۔ مولوی کرم الدین نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے مرزے سے مباحثہ کر چکا ہوں حالانکہ صحیح یہ ہے کہ مقدمہ کر چکے ہیں اور اس کا انجام آپ ہی آپکو معلوم ہے کہ آخری فیصلہ کیا ہوا۔

ششم۔ بارہا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی تھے تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ ان کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا رہا۔ (مکمل)

المفتی

۲۱۰ لڑکیوں کو وراثت

(سوال) جو شخص لاولد بلا رضامندی جدیان وصیت جائداد منقولہ وغیر منقولہ بنام دختر زندہ با اولاد جو اپنے گھر میں آباد ہو و دیگر دختر و داماد فوت شدہ کے پسران کے نام یعنے نواسگان کے نام کرے۔ قرآن شریف میں خداوند کریم کا کیا حکم ہے۔

جواب از حضرت امیر المومنین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس زمانہ میں ورثہ کے متعلق مسئلہ پوچھنا میرے جیسے انسان کو تعجب میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ جس ضلع میں پہلے رہتا تھا۔ وہ ضلع بنام شاہ پور مشہور ہے۔ وہاں لڑکیوں کو علی العموم خاندانی علماء تک کوئی حصہ وراثت کا نہیں دیتا۔ پھر جہاں لڑکیاں وارث ہی نہیں قرار دی جاویں۔ وہاں لڑکیوں کا باپ زندگی میں بھی کچھ نہ دے۔ تو ان لڑکیوں پر کس قدر ظلم ہوا آپ کی اگر لڑکیاں ہیں۔ تو آپ سوچ لیں۔

وارث کے حق میں شریعت اسلام وصیت کو ناجائز قرار دیتی ہے۔ مگر باپ بلا وصیت ان کو دیوے تو وہ جائز ہے آپ اس معاملہ میں سوچکر قدم رکھیں یہ زمین و مال ساتھ نہ دیگا تم اکیلے معہ اپنے اعمال کے جوابدہ ہوگے۔ یہیں تو یہ لوگ فتوے دیتے ہیں اور خود لڑکیوں کو وراثت دینے میں قرآن کریم کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔ آمین

والسلام۔ نورالدین۔ مورخہ ۱۴ ر اگست ۱۹۰۹ء

۲۱۱ آنہ فنڈ

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آجکل گورنمنٹ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ملازمین سے ایک آنہ فی روپیہ تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹا جاوے پھر سود ساتھ ملا کر اکٹھا دیا جاوے تو کہ لوگ مالی مشکلات سے بچے رہیں۔ کیا اس کا لینا دینا جائز ہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ گورنمنٹ اپنے قواعد میں تمہارے ماتحت نہیں۔ جو کاٹے کٹواؤ۔ پھر جو دیوے لے لو۔

۲۱۲ کیا پاؤں کا دھونا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برءوسکم وارجلکم۔

ر یقرء بالنصب کیونکہ یہ معطوف علی الوجوہ والایدی ہے وایدیکم وارجلکم اس طرز کا عطف عربی میں اکثر رکھا ہے اور سنت نبوی نے اسکی کے ساتھ پاؤں کا دھونا فرض ت میں ارجلکم میں لام پر ضمہ ہی پڑھا ہے اور مبتدا بناکر اس کی خبر محذوف نکالی ہے مغسولۃ مگر یہ قرأت شاذ ہے۔ اور جر کے ساتھ بھی اکثر قرأت ہیں۔ اس میں دو وجہیں ہیں۔ ارجلکم کو معطوف علی الرؤس بنایا ہے۔ اعراب میں اور حکم مختلف ہے۔ رؤس ممسوحہ ہیں اور رجل مغسولہ ہیں ایسے اعراب کو اعراب الجوار کہتے ہیں یہ عربی کثرت سے ہے۔ کوئی منع نہیں اور قرآن کریم میں بھی کثرت سے واقع ہے۔

۲۱۳ عدت کے اندر نکاح کا ولیمہ

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک بیوہ سیدانی کے ساتھ جس کا کوئی بچہ بھی نہیں ہے عدت کے اندر ہی نکاح کر لیا ہے۔ جماعت احمدی اسے منع کرتی تھی کہ عدت کے دن گذرنے کے بعد شادی کرنی اس لئے جماعت اس نکاح میں شریک نہیں ہوئی اور اسے یہ خوف ہوا کہ عدت گذرنے پر کسی اور سے شادی نہ ہو جاوے کیونکہ کوئی شخص کوشش کر رہے تھے اب وہ شخص سیّد مجھے کہتا ہے کہ اگر آپ کہیں تو میں ولیمہ کھلاؤں۔ میں نے کہا کہ مجھے آپکے ولیمہ کھانے میں تامل ہے کیونکہ آپنے عدت کے اندر نکاح کرایا ہے۔ پھر اوس نے کہا کہ حضرت سے دریافت کر لیا جاوے اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا زنا ہے۔ آپ لوگ ہرگز ہرگز ایسے گندے ولیمہ میں شریک نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرماوے۔ آمین۔ نورالدین

۲۱۴ غیر احمدیوں سے چندہ لینا اور انکو دینا

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی و دنیوی عام خیر خواہی کے کام میں چندہ مانگیں تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے۔ حضرت نے جواب میں لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپکے بدل کہتا ہوں۔ کہ ایسے چندے پسند کرتا ہوں۔ بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کریں۔ لاینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم ممتحنہ پارہ ۲۸ صریح ارشاد ہے اس پر غور کر لو اور غور کرو یہاں میر ناصر نواب۔ شفاخانہ مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہیں۔ پس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو انکار مت کرو۔ ان ابتلا سے بچو۔ نورالدین ۲۳ ر جولائی ۱۹۰۹ء

دعا مدد۔ برادرم مکرم بابو محمد منظور الٰہی صاحب اپنے بچے کے واسطے جو اس وقت ایک ماہ کا ہے احباب سے صحت و عافیت کی دعا کے خواستگار ہیں۔ بابو صاحب قبل ازیں اولاد کے متعلق صدمہ خوردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے استفسار

کوہ منصوری پر مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو درمیان فرقہ احمدیہ و غیر احمدیہ کے تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دو تار غیر احمدیہ نے دئے۔ مگر مولویصاحب تشریف نہ لائے۔ اس پر ایک تار منجانب ایک شخص غیر احمدیہ اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا کہ اب ضرور بضرور تشریف لاویں مگر وہاں کیا تھا مولوی صاحب موصوف نہ اسے اور نہ آئے۔ خیر مولویصاحب کی آمد آمد کا انتظار ہر ایک شخص فرقہ غیر احمدیہ کو تھا۔ مگر مولویصاحب نہ آئے۔ یہ بات تو میں تحریر نہیں کرسکتا کہ وہ کیوں نہیں آئے مگر ہاں جلسہ مباحثہ میں جس قدر سامان سے تھے ان پر اثر جو کچھ ہوا ناظرین خود سمجھ گئے ہونگے اول مباحثہ کی تاریخ ۱۳ اور ۱۴ نومبر قرار پائی تھی۔ مگر بہ انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب برضامندی فریق بجائے ۱۳ و ۱۴ کے ۱۴ ر و ۱۵ ر نومبر مقرر کی گئی۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ جبراً قہراً مباحثہ ۱۴ ر و ۱۵ ر نومبر کو ہوا اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا۔ وہ پبلک پر خوب ظاہر ہوگیا ہے۔ ۱۴ ر و ۱۵ ر نومبر ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہوگیا اور احمدی جماعت کے آدمی ۱۶ ر کو قیام کرکے ۱۷ ر نومبر کو اپنے اپنے گھر چلے گئے ۱۸ ر نومبر ۱۹۰۹ء کو مولویصاحب موصوف بھی کوہ منصوری پر تشریف لائے مجھ ایک ناچیز آدمی نے مولوی صاحب کی خدمت میں جاکر عرض کیا مولانا اب اس کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ اس کا سوال حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے یوم قیامت کو ہوگا۔ تب وہ جواب دیوینگے۔

میں نے عرض کیا کہ وہ تو جھوٹ آپکے خیال کے مطابق بولیں گے کیوں کہ آپ تو ان کا زندہ رہنا اور دوبارہ آنا مانتے ہیں۔ فرمایا کہ عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ آکر جب وفات پاجاوینگے اس وقت کے بعد پھر دنیا بگڑے گی اور کوئی شخص ہی خدا کہنے والا نہیں ہوگا۔ پھر قیامت ہوگی اس وقت کا وہ جواب دیوینگے

اب مولوی ثناء اللہ صاحب کیخدمتمیں یہ ناچیز بذریعہ اخبار بدر کے پھر مکرر نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ مولانا صاحب جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے فرمایا یا نہیں۔ اس کا جواب مولانا صاحب کی طرف سے آنے پر تصدیق تحریر کردونگا۔ اگر مولانا صاحب اندر ۱۵ یوم کسی اخبار یا اشتہار کے ذریعہ پبلک کو اطلاع نہ دینگے تب ان کا وہی قول جو اوپر درج کیا گیا ہے درست تصور کیا جاویگا تاوقتیکہ ۱۵ یوم کے اندر وہ تردید وغیرہ نہ کریں مجھ کو از حد انتظار رہے گی۔ ابرار حسین احمدی منصوری

التوائے جلسہ سالانہ

سال گزشتہ میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر محکمہ ریلوے کے نصف کرایہ کی تخفیف کی منظوری کی وجہ سے بہت سے ایسے احباب خصوصاً دور کے رہنے والے شریک جلسہ ہو سکے۔ جن کا پورا کرایہ ادا کر کے شامل ہونا مشکل تہا۔ امسال بہی دسمبر میں جلسہ کے لئے تخفیف کرایہ ریلوے کی درخواست کی گئی تہی۔ مگر وہ درخواست منظور نہیں ہوئی بلکہ جس قدر سوسائٹیوں اور انجمنوں کی طرف سے دسمبر میں جلسوں کے لئے تخفیف کرایہ کی درخواستیں تہیں وہ سب نامنظور ہوئیں۔ اس کی وجہ خصوصیت سے اس سال دسمبر میں لاہور میں نمائش کا ہونا بہی ہے۔ اور علاوہ ازیں دسمبر میں عام طور پر بہی آمد و رفت بہت بڑہ جاتی ہے۔ پس چونکہ پہلے ہی سے کثرت سے آمد و رفت ہوگی اور تخفیف کرایہ سے یہ آمد و رفت اور بہی بڑہ جانی ضروری ہے اس لئے انتظاماً گورنمنٹ نے اس سال دسمبر میں کسی قوم کے جلسہ پر تخفیف کرایہ منظور نہیں کی۔ سوائے نمائش کے جو ایک قسم کا نیم سرکاری جلسہ سمجہنا چاہیئے اور اس میں بہی نہایت تخفیف خفیف منظور کی گئی ہے۔ یعنے درجہ سوم کے مسافروں کے لئے قریباً آٹہواں یا نواں حصہ کرایہ کا چہوڑا گیا ہے۔ مگر اس سے علاوہ دسمبر کے جلسہ میں (۷ دسمبر سے ۲۶ دسمبر تک) درجہ اول و دوم و انٹر میڈیٹ کے لئے خاص رعایتیں ہوتی ہیں۔ پس محکمہ ریلوے نے ان تمام وجوہات متذکرہ بالا کی بنا پر اس سال دسمبر کے مہینے میں جس قدر جلسوں کے لئے درجہ سوم و انٹر میڈیٹ میں نصف کرایہ کی رعایت کی درخواستیں تہیں انہیں نامنظور کیا ہے۔ چونکہ صرف دسمبر کا مہینہ ہی نصف کرایہ کی رعایت کا مانع ہوا ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ جلسہ سالانہ بجائے دسمبر کے ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ کے مارچ کے مہینہ انہی تاریخوں کے قریب ہو۔ مارچ میں ۲۴ مارچ سے لے کر ۲۸ مارچ تک پانچ تعطیلیں اکٹھی ہیں یعنے ایک تعطیل بارہ وفات کی اور چار تعطیلیں ایسٹر کی جو جملہ محکمہ جات و دفاتر سرکاری وغیرہ میں منظور کی تعطیلیں ہیں۔

پس ان دنوں میں ملازمین سرکاری بہی اسی طرح جلسہ سالانہ میں شامل ہو سکتے ہیں جس طرح وہ دسمبر میں شامل ہو سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس التوا کو پسند فرمانا اس وجہ سے ہے کہ اُس وقت یعنے مارچ میں جلسہ کرنے سے وہ رعایت مل سکیگی۔ جو گذشتہ سال ہمارے جلسہ کے لئے ملی تہی۔ یعنے ایک طرف کا کرایہ ادا کر کے آمد و رفت دونوں ہو سکیں گے اور چونکہ ہماری جماعت میں اکثر حصہ غربا اور زمینداروں کا ہے اور یہ بہت ضروری ہے۔ کہ جس قدر زیادہ احباب ممکن ہوں سالانہ جلسہ میں شامل ہوں اس لئے مناسب سمجہا گیا ہے کہ جلسہ ایسے وقت میں کیا جاوے۔ کہ جب کرایہ کی رعایت مل جاوے۔ تاکہ جماعت کا اکثر حصہ جو غربا اور ضعفا ہیں اس میں شامل ہو سکے۔ علاوہ بریں صاحب استطاعت کرایہ کی رعایت سے فائدہ اٹہا کر وہی روپیہ کسی انجمن کے اور مفید اغراض میں بطور مدد دے سکتے ہیں بلکہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کا بہت سا حصہ اس طرح نکل سکتا ہے چونکہ آخیر مارچ میں زمینداروں کے شامل ہونے میں بہی کوئی امر مانع نہیں اور فصل ربیع کی کٹائی میں قریباً تین ہفتے اس وقت باقی ہوں گے۔ اس لئے بظاہر یہ موقعہ ایسا ہے کہ اس میں ہر درجہ و طبقہ کے احباب شامل ہو سکتے ہیں۔ آیندہ غیب کا حال تو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ بعض اور فوائد بہی ماہ مارچ میں جلسہ کرنے میں ہیں۔ مثلاً دسمبر میں سخت سردیوں کی وجہ سے ایک طرف مہمانوں کے بڑے بڑے بستر ساتھ لانے کی مشکلات پیش آتی ہیں اور دوسری طرف اس جگہ بہی مکانوں کے لئے مشکلات پیش آتی ہیں اور بہت سا روپیہ صرف کرنے کے باوجود مکان کا ٹہیک انتظام نہیں ہو سکتا۔ مارچ میں کھلا موسم ہونے کے سبب سے جب نہ زیادہ سردی ہوگی اور نہ ابہی گرمی شروع ہوئی ہوگی۔ اس قسم کے مشکلات امید ہے پیش نہ آئیں گے اور ایک یہ بہی فائدہ ہے۔ کہ دسمبر میں سخت سردی اور چہوٹے دن ہونے کی وجہ سے بہت تہوڑا کام ہوتا ہے صبح دس گیارہ بجے تک سردی کی شدت کی وجہ سے کام نہیں ہو سکتا۔ اور رات کو بہی اجتماع ہونا مشکل ہوتا ہے۔ مارچ میں چونکہ موسم نہایت معتدل ہوگا۔ اور دن بہی نسبتاً لمبے ہوں گے اس لئے دو دن میں اتنا کام ہو سکیگا جو دسمبر کے چار دنوں میں ہو سکتا ہے پس بظاہر یہ التوا ہر طرح سے مفید ہی معلوم ہوتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ اس اعلان کا منشا یہ نہیں ہے کہ دسمبر کے موقعہ پر جو احباب آنا پسند کرتے ہیں وہ نہ آویں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مہمانوں کی آمد و رفت تو ہر روز ہی ہوتی ہے۔ اور پہر تعطیلوں کے دنوں میں ملازمین خصوصیت سے آجایا کرتے ہیں جو احباب چاہیں۔ وہ دسمبر میں آویں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات اور بابرکت صحبت سے مستفیض ہوں۔ اعلان کا منشا صرف اسی قدر ہے۔ کہ سالانہ جلسہ بجائے دسمبر کے مارچ میں ہوگا اور یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسہ میں جس قدر زیادہ احباب ممکن ہوں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ایسا اجتماع خاص برکت کا موجب ہوتا ہے والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۴ دسمبر ۱۹۰۹ء

مسلمانوں پر منہ آنا

ریاست پٹیالہ کی گرفتاریوں اور دیگر واقعات نے آریہ سماج کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کا ضرور رتنند بنا دیا تہا اور یہ ضرورت لاہور کے پچہلے سالانہ جلسوں میں دونوں پلیٹ فارموں پر سے اچہی طرح پوری کی گئی۔ لالہ لاجپت رائے صاحب نے اپنے لیکچر میں آریہ سماج کے پولٹیکل باڈی نہ ہونے پر جو بحث شروع کی تہی اسے لالہ منشی رام جی نے اپنی تقریر میں ختم کیا اور مختلف دلائل و براہین سے گورنمنٹ کو سماج کے غیر پولٹیکل ہونے کا یقین دلایا اس امر کا فیصلہ کرنا گورنمنٹ اور اس کے انتظامی حکام کا منصب ہے کہ دونوں معزز لیکچراروں کے دلائل کس حد تک قابل تسلیم اور سماج کی پوزیشن صاف کرنے والے ہتے لیکن ہم بہت ممنون ہوتے اگر لیکچرار صاحبان غریب مسلمانوں کو اس موقعہ پر اپنی نظر عنایت سے محفوظ رکہتے اور ان کا تذکرہ درمیان لائے بغیر اپنی وفاداری سرکار کے دلائل مکمل کر لیتے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ایک "خالص مذہبی" اور بقول لیڈران سماج "بالکل غیر سیاسی مجلس" کے لیکچروں میں بہی مسلمانوں پر منہ آگیا اور لالہ منشی رام جی نے سماج کی موجودہ مشکلات کو مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کی اندرونی مخالفت سے منسوب کرنے کے علاوہ اہل اسلام پر ان فقرات میں خاص مہربانی فرمائی۔ کہ جبکہ ہمارے دل میں صرف دہرم کا خیال ہے۔ جبکہ ہماری منزل مقصود صرف دہرم ہے۔ تو ہمیں کسی غلط فہمی کا جو ہمارے برخلاف پہیلائی جاوے خوف نہیں ہو سکتا۔ اگر آریہ سماج دنیاوی بادشاہتوں پر لات مار کر شانتی کا راج" پہیلانا چاہتا ہے ...... تو اس کے ممبروں کی یہ ہتک ہے۔ کہ وہ صرف یہ یقین دلانے کے لئے ہاتہ جوڑیں۔ کہ ہم نمک حلال ہیں۔ آریہ سماج کی پاک اور صاف زندگی ہی اس کے حق میں بہترین گواہی سمجہی جانی چاہیئے۔ ہاتہ جوڑنے کی ضرورت ان کو ہے۔ جن کو ایران روم و کابل کا گہمنڈ ہے۔ صرف انہی کو اپنی نمک حلالی کا ثبوت دینے کے لئے قسمیں کہانی چاہیئیں"۔ یہ مسلمانوں پر لالہ منشی رام کی عنایت مبذول ہوئی ہے۔ لیکن کیا کبہی مغرور اور گہمنڈی آدمی کسی کے آگے ہاتہ جوڑا کرتا ہے۔ مغرور کی تو تعریف ہی یہ ہے۔ کہ اسے اپنی طاقت کا زعم ہو۔ اور اس زعم میں وہ کسی کو اپنے روبرو موجود نہ سمجہے پس اگر اہل اسلام کو بقول لالہ صاحب موصوف "ایران و روم و کابل کا گہمنڈ" ہے تو وہ گہمنڈی جماعت ہاتہ کس لئے جوڑتی ہے۔ کیا غرور اور خوشامد دونوں ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ اجتماع ضدین کسی نامعلوم ترکیب سے لالہ صاحب کے نزدیک ممکن ہے تو خیر ورنہ ان کا ایک پوائنٹ ضرور غلط ہوگا۔ رہا سماجی بہائیوں کا وفاداری کا یقین دلانے کو اپنی ہتک سمجہنا۔ اسے رفتار زمانہ پر چہوڑتے ہیں

(وکیل)

قادیان کے مہاجر اور مخالف مولوی

ہزاروں نیم جاں دیدِ ترسے لے یار بیٹھے ہیں
شہید تیغِ ابرو کشتۂ دیدار بیٹھے ہیں غالب
ہے بڑھ کر ظلّ طوبےٰ سے تری دیوار کا سایہ
فزوں تر باغ جنت سے ہے تیرا مرقد عالی
غم فرقت نے گھائل کر دیا ہم خستہ جانوں کو
خدا جانے کہ کیوں پیکِ اجل نے دیر کی اتنی
ہوا ہے گلستان قادیان اب لالہ زار اپنا
نوائے غم سرودِ بلبلان باغ مارت ہے
طرب انگیز ہے ہر اک صدا بزم محبان کی
حریم قادیان ہی ہند میں اب کعبہ و مامن ہے
نہیں عظمت کی کچھ خواہش نہ زر کی احتیاج انکو
وہ کیسے وزنے اس میں کیا تھا پھر ظہور اپنا
نہیں دشمن کا کچھ کھٹکا نہ خوف راہزن انکو
ہمارے حامیان دین کرینگے جنگ اب حق سے
شریروں سے محبت ہے بدن ہے انکو الفت ہے
جہاں شیدائیان دین احمد دیکھ لیتے ہیں
اودھر ہے فکر ان کو ہر کا گھڑی کا فر بنانے کی
عجب ہے یہ دل محزون کہ جن کے غم سے مضطر ہے
ذرا سی انتظار ان کو ہوئی دوبھر میری خاطر
سچائی ماننے میں وہ کہاں کس سے برابر ہوں
کہاں تک حوصلہ اپنا دکھائیں گے وہ ہرجائی
تعلق ہے نہ کچھ ہم کو کسی کی بادہ مستی سے
تمنا ہے یہی دل میں کہ ہو اسلام کی رفعت
عدو ان نبی سے چھڑ رہی ہے جنگ اب اپنی
فقط ہے ہاتھ میں اپنے کلام اللہ کا حربہ
اسی حربہ نے پس پا کر دیا اہل بطالت کو
جلا دینگے کیونکہ ہم سے وہ باطل کو شیدائی
شہادت دے چکے قرآن سے اپنے زعم باطل پر
ہوئی ہر بات میں پردہ دری انکی تعجب ہے
بہت سے قابل نفرت ہوئے ظاہر عمل ان کے
ہمارے مولوی صاحب ہیں یا بگلا بھگت ہیں وہ
اگر پیدا نہ ہوتے اس زمانہ میں تو بہتر تھا
حیات ابن مریم کے خیال مشرکانہ سے
نہ جینے دینگے ہم اس کو یہی منشا رغیرت ہے

پریشان دل اسیر کاکل خمدار بیٹھے ہیں
گنوا کر تیری خاطر اپنا سب گھربار بیٹھے ہیں
برنگ ساکنان خلد یہاں مختار بیٹھے ہیں
بسان عندلیبان چمن زوار بیٹھے ہیں
ترے در پر مسیحا سینکڑوں بیمار بیٹھے ہیں
جو آنا ہو تو آجائیں یہاں طیار بیٹھے ہیں
جدھر دیکھو وہیں پر عاشق خونبار بیٹھے ہیں
ہر اک سوز نغمہ سنج حزن و سیغار بیٹھے ہیں
کہیں ہے بادۂ عرفاں کہیں میخوار بیٹھے ہیں
مقابل میں شریروں کے وہاں اخیار بیٹھے ہیں
فقط اصلاح کی خاطر وہاں دیندار بیٹھے ہیں
اسی کی روشنی سے سب پر از انوار بیٹھے ہیں
جو اس قدوس کی صحبت میں دن دو چار بیٹھے ہیں
خدا کے دوستوں سے برسر پیکار بیٹھے ہیں
تعجب ہے کہ پاکوں سے سدا بیزار بیٹھے ہیں
اٹھا کر انگلیاں کہتے ہیں وہ کفار بیٹھے ہیں
غم ایمان سے ان کے ہم ادھر لاچار بیٹھے ہیں
وہی پامال کرنے کو اسے طیار بیٹھے ..... ہیں
مگر ہم ہیں کہ ان کی رہ میں سو سو بار بیٹھے ہیں
اودھر ہے مستی غفلت ادھر ہوشیار بیٹھے ہیں
یہاں ثابت قدم اور استقامت کار بیٹھے ہیں
ہم اپنا جام کوثر پی کے خود سرشار بیٹھے ہیں
محمدؐ کے غلاموں میں سربار بیٹھے ..... ہیں
بہت کھائے ہوئے سینہ میں ہم سوفار بیٹھے ہیں
عدو گرچہ مقابل میں لئے تلوار بیٹھے ہیں
اسی سے ظالموں پر ہم چلا کر وار بیٹھے ہیں
لگا کر بازیٔ سبقت جو ہمت ہار بیٹھے ہیں
نہ سوچا یہ کہ ہلڑ میں اولو الابصار بیٹھے ہیں
کہ کس برتے پہ اب تک وہ کئے انکار بیٹھے ہیں
اٹھا کر شرم دل سے اپنی شرم مجرم وار بیٹھے ہیں
نگل کر مچھلیاں پانی پہ جو تیار بیٹھے ہیں
کہ اہل حق کی مسند پر یہ ناہنجار بیٹھے ہیں
بغل میں عیسویت کے کھلے انصار بیٹھے ہیں
کہ جیسے ہم رسول اللہ کے غمخوار بیٹھے ہیں

الٰہی دشمنان دین احمد سے بچا ہمکو
ہلاکر خاک کردے اے خدا ایسے شریروں کو
تو ناصر ہو ہمارا ان شریروں کے مقابل میں
خدایا تیری نصرت ہو تو ہو ہم کو ظفر حاصل
جو تو چاہے لگادے اپنی کشتی اب کنارہ پر

کہ ابراہیم کی امت سے پھر کر خوار بیٹھے ہیں
کہ در پردہ مسلمانوں میں یہ کفار بیٹھے ہیں
سہارا ہے تیری رحمت کا اسے غفار بیٹھے ہیں
گھرے ہیں دشمنوں میں ہم تو ناچار بیٹھے ہیں
بھنور میں پھنس رہے ہیں اور منجدھار بیٹھے ہیں

خدایا قلزم دنیا سے ہم کو پار کر دینا
مبارک کی طرح کہ اب بہت سے یار بیٹھے ہیں

خاکسار مبارک سیالکوٹی

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم - معظم و مکرم برادرم مفتی صاحب اللہ تعالیٰ کے افضال ورحم ہوں آپ پر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بعد از اظہار شکر یہ چند ضروری عرضیں ہیں - امید کہ جواب باصواب سے مستفیض فرمایا جاویگا - مستورات کی طرف سے چندہ وصول ہو رہا ہے یہ تحریک سرسبز ہو جاتی تو آپ بھی ہماری طرف سے سرخرو ہو جاتے - باہر کی نیک خواتین میں تو عملی طور سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ بدر کا خاص اشتیاق رکھتی ہیں - مگر قادیان کی نیک بخت خواتین چندہ دینے میں سُستی تو کہیں رہی اب جلسوں میں بھی دلچسپی سے حصہ نہیں لیتیں جس کا نتیجہ بہت افسوس ہے - خیر آپ براہ مہربانی لازمی طور پر کالم مستورات کو دیں اس سے چاہیے تو آپ پورا صفحہ عورتوں کے لئے رکھتے تھے مگر جب سے عرض کیا گیا ہے کہ بدر میں مستورات کا بھی حصہ ہو - آپنے وہ کالم ہی اڑا دیا - کبھی جگہ نکل آتی ہے تو مضمون درج کر دیا جاتا ہے کہ ہر ہفتہ دو کالم بدر خواتین کے لئے خالی رکھیں آپ کا احسان ہوگا (کیونکہ شاید آپ نہیں جانتے کہ ہر ہفتہ کس ارمان بھرے دل سے میری بعض بہنیں محض بدر خواتین کے واسطے اخبار کھولتی ہیں) اگر بدر خواتین نہ نکلے تو ان کے دل مایوس ہو جاتے ہیں - سو کمال ہی مہربانی ہو اگر بدر خواتین کے واسطے صفحہ لازمی طور سے رکھیں اور اس کے واسطے مضمون مہیا کرنا میرے ذمہ دو دن پہلے اطلاع فرما دیا کریں اور بس - آئندہ اپنی مرضی مبارک سے اطلاع دیدیں - آپ کی بہن - خاکسار اہلیہ اکمل از قادیان - مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۰۹ء

رپورٹ طاعون - ہفتہ گزشتہ میں وبائے طاعون سے پنجاب میں ۱۴۱ فوتیاں ہیں - اور وارداتوں کی تعداد ۱۹۰ تھی - ضلعوار تفصیل سے ظاہر ہے - گوڑگانوں میں ۱۲ کیس و ۵ فوتیاں - حصار میں ۱۳۸ و ۹۴ - دہلی میں ۲۰ و ۱۴ - رہتک ۳۲ و ۲۲ - کرنال ۲۷ و ۲۱ - لودیانہ ۷۰ و ۴۸ - جالندہر ۲ و ۱ - ہوشیارپور ۵۳ و ۵۳ - فیروزپور ۷۴ و ۵۴ - منٹگمری ۴ و ۴ - لاہور ۳۱ و ۲۱ - امرتسر ۲۳ و ۲۳ - گورداسپور ۲۷ و ۲۷ - گوجرانوالہ ۸ و ۴ - سیالکوٹ ۱ و ۱ - لائلپور ۷ و ۴ - ریاست پٹیالہ ۲۳۰ و ۱۷۹ - ریاست کپورتھلہ ۵۵ و ۴۴ - ریاست مالیرکوٹلہ ۱۷ و ۱ - ریاست جیند ۸ و ۸ - سرحدی صوبہ و بلوچستان بفضل خدا بالکل پاک و صاف ہیں لیکن قلمرو صوبہ جات متحدہ میں طاعون کا زور زیادہ ہے - یہاں ۱۴۰۰ کیس ۱۰۴۱ فوتیاں ہیں سب سے زیادہ زور ضلع بلیا میں جہاں ۴۹۶ کیس ۳۹۰ فوتیاں ہیں - شہر گورکھپور میں ۴۲ و ۲۴ - باقی ضلع گورکھپور میں ۱۳۳ و ۱۲۷ - اعظم گڈھ میں ۱۹۲ و ۱۷۰ - شہر کانپور ۱۲ و ۸ - باقی ضلع کانپور میں ۲۲ و ۲۱ - متھرا میں ۵۴ و ۴۱ - ایٹہ ۲۷ و ۲۶ - فرخ آباد ۵۴ و ۲۹ - مین پوری ۳۱ و ۲۷ - اناؤ ۶۴ و ۵۹ - وغیرہ وغیرہ -

بدر کو کس طرز اختیار کرنا چاہیئے

ناظرین مشورہ دیں

انسان کوئی کام شروع کرے اس پر عیب گیری اور نکتہ چینی کا ہونا ضروری ہے۔ تاریخ زمانہ کا کوئی ورق اٹھا کر دیکھو کوئی قابل ذکر اور لائق تعریف کارنامہ کسی تاریخی انسان کا ایسا نہ ہوگا جس سے اختلاف رائے کا اظہار نہ کیا گیا ہو۔ اختلاف رائے کا معاملہ تو کچھ ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عالم میں امر کا ہونا ضروری کیا ہے ... جہاں کی فطرت میں داخل ہے کہ اس ... اپنی ... کریں۔ بلکہ بعض اختلافات تو ایسے ہیں کہ ان کا مٹانا ایک امر ... لاینحل ... ہے کہ آج تک کوئی اس کی طرف متوجہ بھی نہیں ہوا۔ مثلاً ہمارے آریہ بھائی گائے کے گوشت کے متعلق ہم سے ایسے گرفتہ ہیں۔ کہ آئے دن ہمارے برخلاف ایسے واویلا مچایا جاتا ہے کہ مسلمان گائے کو ذبح کر کے کھا لیتے ہیں۔ اور بھیڑ۔ بکری۔ مرغی۔ تیتر۔ بٹیر وغیرہ سینکڑوں جانور جو مسلمان کھاتا ہے ان سے بڑھ کر ہزاروں جانور جو عیسائی کھا جاتا ہے اس پر کوئی توجہ نہیں اور اگر ہے تو نہایت خفیف۔ عیسائی کا مسلمانوں سے بہت بڑھ کر حصہ اس میں اس واسطے ہے کہ ان کے مذہب موجودہ میں ہر شے کا کھا جانا جائز ہے گویا مذہبی رنگ میں وہ بلا لزش ہر جانور کے کھا جائیں سب حلال۔ خیر۔ تو آس اختلافات کے مٹانے کی طرف تو بہت باکم توجہ ہوئی ہی ہے۔ لیکن شیر کی قاعدہ ہو کہ وہ جنگلی جانور مثلاً ہرن وغیرہ کو کھا جاتا ہے۔ بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو نگل جاتی ہیں۔ باز اور شکرہ پرندوں سے شکم سیری کرتے ہیں۔ یہ اختلافات جانداروں کے درمیان ایسی قدیمی اور ضروری اور لاینحل چلا آتا ہے۔ کہ کسی مصلح کے کبھی وہم میں بھی نہیں آیا کہ اس کی اصلاح کا بیڑا اٹھائے ممکن ہے کہ ہمارے اس مضمون کو پڑھ کر کوئی وِدوان ویدوان آریہ وید کا ایک ایسا خفیہ منتر نکالے اور اس کا ایک ایسا نیا معنی گھڑ لے جو اس مسئلہ کو حل کرنے کی طرف مائل ہو اور آریہ صاحبان خوشی کے نعرے بلند کریں کہ دیکھو اُڈن کھٹولے یعنے بیلون کی طرح یہ بات بھی ہماری ہی ویدان کتاب میں موجود ہے کیونکہ اگرچہ آریہ لوگ مدعی ہیں۔ کہ وہ ایک مذہبی سوسائٹی ہے تاہم ان میں اپنی مذہبی کتاب وید کے پڑھنے اور جاننے والے فیصدی ½ سے زیادہ شاید نہ ہوں گے یہی وجہ ہے جہاں کہیں اس ½ نے کوئی بات ویدوں کی طرف منسوب کی سب کے سب اندھا دُھند اس کو رٹنے دوڑے اور بجا رٹنے کریں

جس کو ان کے سپرد اصل مقصد زندگی یعنے پولیٹکل چالبازیوں اور مسلمانوں اور انگریزوں کی عیب گیری سے اتنی فرصت ہی کہاں ہے کہ وہ اپنی مذہبی کتابوں کی طرف متوجہ ہو سکیں۔

غرض تاریخ زمانہ شاہد ہے کہ اختلافات کا ہونا ضروری ہے اگلے دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے تھے کہ جو مذہب عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں ہو سکتا جو تمام جہان پر چھا کر سب کو اپنا مطیع کرے اور کوئی فرد بشر اس سے الگ نہ رہے۔ بالکل یہ صحیح ہے ان معنوں میں کوئی مذہب عالمگیر نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف تمام جہان کے لئے ہے۔ الی الناس جمیعًا ہونے کا دعوےٰ اسی ایک کتاب نے کیا ہے لیکن اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس کے احکام اور قوانین ایسے ہیں کہ تمام جہان کے لوگ اس پر عمل کر سکتے ہیں اور اس کے ذریعے سے اپنی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ برخلاف پہلی کتابوں کے کہ وہ خاص قوموں اور خاص زمانوں اور ملکوں کے واسطے مختص تھیں۔

کوئی ریفارمر مصلح۔ امام۔ ولی۔ نبی ایسا نہیں ہوا جس کے ساتھ اختلاف رائے نہ کیا گیا ہو۔ بلکہ فرشتوں کے قول سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آدم کی خلافت کے وقت خداتعالیٰ کے منشا سے بھی اختلاف رائے کا اظہار ہوا۔ سو اختلاف کا ہونا ضروری ہے اور اختلاف ہمیشہ اور ہر حال میں بُرا بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے اکثر نیک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اختلاف اُمتی رحمۃ کی حدیث خود بتا رہی ہے کہ اُمت میں اختلاف ہوگا۔ مگر وہ نقصان دہ نہیں لیکن دوسری طرف یہ بات بھی ساتھ ہے کہ جن لوگوں نے انبیاء کے ساتھ اختلاف کیا۔ انکو جہنم کے داخلہ کا سارٹیفکیٹ حاصل ہوا۔

زمانہ حال میں اختلاف رائے کے اظہار کا کام اخبارات سے لیا جاتا ہے مگر اخبارات نہ صرف اختلاف رائے کو ظاہر ہی کرتے ہیں بلکہ اکثر اختلاف رائے کو پیدا بھی کر دیتے ہیں اور یہ اظہار بڑھتے بڑھتے رفتہ رفتہ نکتہ چینی اور عیب گیری کی حد تک پہنچ جاتا ہے اور قوموں کے درمیان یا قوم کے افراد کے درمیان باہمی تباغض عداوت اور فرقہ بندی کا باعث ہو جاتا ہے۔

ہماری جماعت اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے چار لاکھ سے اُوپر کی تعداد میں ہے اور ان کے درمیان انجمنیں اور رسالے اور اخبارات جاری ہیں۔ ان سب کا مرکز قادیان ہے۔ جہاں ہمارے پانچ مدرسے ہیں۔ درس قرآن شریف۔ انگریزی۔ عربی زنانہ۔ اور ان کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح کے طلبا رخاص ہیں انگریزی عربی مدرسہ کے متعلق بورڈنگ ہوس۔ لائبریری اور ورزش کا انتظام ہے۔ لنگر خانہ ہے مہمانخانہ ہے شفاخانہ ہے۔ مقبرہ بہشتی ہے۔ صدر انجمن۔ انجمن تشحیذ الاذہان۔ انجمن انصار اللہ ساہو ... انجمن ضعفا رہیں۔ صدر انجمن کے ماتحت محکمے ہیں۔ مدرسہ کی اور بورڈنگ کی عمارت کئی ہزار روپیہ میں تیار ہوئی ہے۔ اخبارات ہیں۔ الحکم۔ بدر اور نور۔ رسالجات ہیں۔ میگزین انگریزی۔ میگزین اردو۔ تشحیذ الاذہان۔ تعلیم الاسلام ان سب کے دفاتر ہیں اور ان کے واسطے اڈیٹر اور محرر وغیرہ مقرر ہیں۔ مشین پریس۔ بدر پریس اور میگزین پریس ہیں۔ بکڈپو تالیف و اشاعت۔ زنانہ انجمن ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے فضل سے قادیان میں ہے اور اس کے علاوہ بھی ہے اور سب دینی خدمات کے واسطے جاری کئے گئے اور ان سے بڑے بڑے فوائد درجہ بدرجہ نمایاں ہو چکے ہیں لیکن ضرور ہے کہ ان کارخانوں اور محکموں کے افسر کارکن اور ان کے ملازم جہاں بڑے بڑے مفید کام کر سکے ہیں وہاں ان سے کچھ غلطیاں بھی ہوں یا ان کے کاموں میں کچھ نقص بھی پیدا ہوں۔ جن کی اصلاح بہت ضروری ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا اس اختلاف رائے کو یا اس کے سبب جو نکتہ چینی پیدا ہو۔ یا اس نکتہ چینی کے ثبوت میں جس عیب گیری کی ضرورت ہو۔ اس کو ہم اپنے اخبار میں لکھ کر پبلک احمدیہ اور غیر احمدیہ کے سامنے رکھدیں۔ یا اس کے واسطے کوئی دوسری تجویز سوچیں۔ اب تک اخبار بدر کا جو طریق عمل رہا ہے۔ اس سے ناظرین آگاہ ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ آجکل اخباری دنیا کا رنگ بہت بدلا ہوا ہے۔ اور بالکل ایک نیا طرز لٹریچر کا پیدا ہو رہا ہے۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست ہمیں مشورہ دیں کہ بدر کے واسطے کون سا طریق عمل بہتر ہوگا۔ میں اپنی رائے ظاہر کرنے سے پہلے پسند کرتا ہوں کہ دوستوں کی رائے دریافت کروں ایسی رائیں جو مختصر اور پُرمعنی فیصلہ کن الفاظ میں ہونی چاہئیں۔ جہاں تک گنجائش اخبار اجازت دے گی اور مناسب ہوگا۔ درج کی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

اعلان

لنگی پشاوری وکلاہ و پٹی کشمیری ولوئی و عینک پبل و کرسٹل جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر بھیجے طلب کرے۔ فائدہ رہے گا۔ انشاء اللہ۔

شیخ غلام نبی سیٹھی بزاز احمدی۔ بازار کلاں راولپنڈی

وی پی یا پیشگی قیمت شرط ہے۔

جَزَاءُ الْاِحْسَانْ

سنا گیا ہے کہ پچھلے دنون مین احمد آباد علاقہ بمبئی مین بعض غداران نے حضور گورنر صاحب بہادر پر دو دار بم کے گولون کے کئے مگر خدا تعالےٰ کا شکر اور احسان ہے کہ حضور وائسرائے اس حملہ سے بالکل محفوظ و مامون رہے۔ سخت افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے اس قدر احسانات کو دیکھتے ہوئے بھی شریر لوگ اپنی شرارتون سے باز نہین آتے۔ جس امن اور چین سے ہندوستان کے باشندے رہتے ہین اگر اس کا مقابلہ اپنے ہم قوم بادشاہون کے زمانہ بادشاہت سے بھی کرین۔ تو بے اختیار گورنمنٹ کی تحسین کرنی پڑتی ہے اگر اس قسم کا حملہ کرنیوالون مین شکر گزاری کا مادہ ہو اور عقل سلیم رکھتے ہون اور محسن کے احسانات کو سمجھ سکتے ہون اور ان کے دل درندون اور جنگلی جانورون کی طرح سخت نہ ہوگئے ہون اور انسانی قوےٰ اور اخلاق حسنہ کے صفات حسنہ مر گئے ہون اور چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے ہون تو کبھی بھی وہ ایسے فعل کے مرتکب نہین ہو سکتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ بیجا جوش اور بے سبب غضب نے ان لوگون کی آنکھین بند کر دی ہین اور یہ نہین سمجھ سکتے کہ ان کے افعال انسانی اخلاق سے کس قدر گرے ہوئے ہین اور یہ ان کی حرکتین شرفا کی نظر مین کس قدر مذموم ہین۔ ہمارے حضرت مسیح موعود ہمیشہ اجیٹیشن سے اپنی جماعت کو منع کرتے رہے اور اپنی زندگی مین کوئی ایسی کتاب نہین لکھی۔ کہ جس مین عام مسلمانون کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً گورنمنٹ کے خلاف آواز بلند کرنے والی انجمنون اور سوسائیٹیون کی گت سے باز رہنے کی تاکید نہ فرمائی ہو۔ چنانچہ اس نصیحت کی وقعت اب آپ سے آپ ظاہر ہو رہی ہے اور زمانہ پکار پکار کر شہادت دے رہا ہے کہ اس خدا کے مامور کی زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ سچا اور درست ہے۔ یہ تمام وارداتین جو بم کی بادکیشیون کی ہو رہی ہین یہ سب اس نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہین اگر لوگ گورنمنٹ کی عزت اور وقعت کا خیال رکھتے اور ان ایجیٹیشنون سے بچتے تو آج ہندوستان مین ایسے غدار نہ ہوتے لیکن بدبختی جب آتی ہے تو پہلے انسان کی آنکھین بند کر دیتی ہے۔ اور باوجود دیکھنے کے وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ یہی حال آجکل ہندوستان مین بعض شریر لوگون کا ہے وہ جانتے ہین کہ ان کے فعل مذموم ہین وہ محسن کشی کر رہے ہین وہ تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہے ہین ہلاکت ان کے لئے ہاتھ اٹھائے کھڑی ہے اور بدبختی ان کے انتظار مین ہے۔ مگر پھر بھی اپنی چال کو سست نہین کرتے ایسے لوگ جنگلی درندون سے بھی زیادہ سخت دل ہین کیونکہ وہ بھی اپنے محسن کا احسان ماننے ہین چیتا اپنے رکھوالے کی رعایت کرتا ہے اور کتا جب پاگل ہوتا ہے تو اپنے گھر والون کو نہین کاٹتا مگر یہ لوگ کچھ ایسے اپنے آپ سے باہر ہوتے ہین کہ لڑتے ہین تو کس سے ایسی محسن اور منعم گورنمنٹ سے کہ جس نے ان کے عیش و آرام کے لئے ہزارون نہین لاکھون اسباب مہیا کئے ہین قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے جو شخص تم پر احسان کرے اس کا بدلہ احسان مین ہی اسے دو اور اس کو کبھی غداری نہ کرو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت اقدس ہمیشہ اپنی جماعت کو گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دیتے رہے اور مین اس موقعہ پر اپنی جماعت کے کل احباب کو حضرت کے حکم کیطرف پھر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہون اور امید کرتا ہون کہ وہ ہر جگہ اس قسم کے باغی عنصر کو دبانے کی کوشش کرین گے اور گورنمنٹ کا اس کام مین ہاتھ بٹائین گے کیونکہ یہی ایک راہ ہے جس سے وہ خدا اور رسول کو خوش کر سکتے ہین۔ پس جو ذرا بھی گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف کارروائی کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت مین نہین رہ سکتا۔ اب مین اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے دعا مانگتا ہون کہ وہ ہماری اس محسن گورنمنٹ کو موجودہ ابتلاؤن سے بچائے اور اسکی طاقت کو مضبوط کرے اور اس کی فیض رسانی کو زیادہ کرے۔ آمین یا رب العالمین۔ خاکسار میرزا محمود احمد

خواجہ غلام الثقلین صاحب

پیسہ اخبار مین ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ کونسل کی ممبری کے لئے ریفارم کے ماتحت خواجہ صاحب نے اپنے آپ کو امیدوار ممبری پیش کیا ہے اور مسلمانون کو اپنی خدمات جتا کر ان سے چاہا ہے۔ کہ وہ خواجہ صاحب کو ضرور کونسل کا ممبر منتخب کرین اس پر معزز ہمعصر وکیل نے خواجہ صاحب کے اس درخواست کی تائید کی۔ اب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بھی ممبر کونسل کے امیدوار ہین اور ضرورت ہے۔ کہ اس سوال کا فیصلہ کیا جاوے کہ دونون مین سے کون اس قابل ہے کہ ایسے مسلمانون کا سچا وکیل قرار دیا جاسکے۔

خواجہ صاحب کچھ شک نہین اپنے رسالہ عصر جدید کے ذریعہ مسلمانون مین اصلاح رسوم کے کام پر بہت زور دیتے رہے ہین لیکن سوال ان کے وعظ کا نہین بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ عام مسلمانون کے لئے وہ کتنا وسیع حوصلہ اور محبت رکھتے ہین اس کیلئے ان کا رسالہ عصر جدید کافی ہے۔ جسمین مسلمانون کے مختلف فرقون پر خطرناک حملے کرکے انہون نے جتا دیا ہے کہ وہ عام مسلمانون کے لئے وسعت حوصلہ نہین رکھتے۔ مین ان کے شیعہ ہونے کی وجہ سے ان پر معترض نہین ہون بلکہ اس پہلو سے کہ انہون نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسلمانون کے عامۃ الناس سے انہین کوئی ہمدردی نہین۔ ورنہ نواب فتح علی خان صاحب بالقابہ بھی تو مذہباً شیعہ ہین۔ مگر عام مسلمانون کے لئے وہ ایک خاص ہمدردی رکھتے ہین اور ان کے حقوق کی پرواہ کرتے ہین۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب کے مقابلہ مین صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب ایجوکیشنل کانفرنس کے سکرٹری ہونے کی حیثیت سے جو خدمت مسلمانون کی کر رہے ہین وہ نہایت وزن دار اور قابل قدر ہے اور اس کے مقابلہ مین خواجہ صاحب کی خدمات کوئی وزن نہین رکھتی ہین۔ علاوہ برین خواجہ صاحب کا خود اپنے آپ کو پیش کرنا اور اپنی خدمات کی فہرست دینا ان کے علو ہمت سے گری ہوئی بات ہے بہرحال مسلمان غلطی کرین گے۔ اگر وہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کے مقابلہ مین خواجہ صاحب کا نام بھی کونسل کی ممبری کے لئے لین۔ میری دانست مین خواجہ صاحب کو اگر فی الواقع خدمت کرنے کا جوش اور حب ہے تو ان کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ذرا اپنے نام کو واپس لے کر صاحبزادہ صاحب کی تائید کرین اور اگر انہون نے مقابلہ کیا۔ تو مسلمانون پر یہ حقیقت کھل جاوے گی۔ کہ خواجہ صاحب حب قوم کی بجائے حب جاہ کے دلدادہ ہین اور ایسے لوگون سے قومی مفاد کی امید کرنا فضول اور لاحاصل ہے۔ مین امید کرتا ہون۔ کہ مسلمان اپنی اسلامی انجمنون کے ذریعہ اس سوال کو حل کر دینگے۔

راقم دستور

بدر ۔ ہم اس وقت صاحبزادہ صاحب یا کسی دوسرے امیدوار کے متعلق کچھ کہنا نہین چاہتے۔ لیکن اس مین شک نہین کہ **خواجہ صاحب غلام الثقلین** کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ سچ ہے۔ خواجہ صاحب ان مسلمانون کے حق مین جو ان کے مذہبی عقائد کے ساتھ متفق نہین ہین۔ کبھی خیر خواہی کا کلمہ بول نہین سکتے بلکہ اس معاملہ مین وہ بہت ہی تنگ دل ہین ان کے حملے مسلمانون کے دوسرے فرقون پر نہ صرف بے جا اور سنجیدگی سے گرے ہوئے ہوتے ہین بلکہ نہایت خوفناک صورت اختیار کئے ہوئے ہوتے ہین جن سے خواجہ صاحب کی اندرونی صفات و اخلاق بخوبی معلوم ہوتے ہین۔ اس واسطے ایسا آدمی ہرگز مسلمانون کا لیڈر نہین ہو سکتا ایسے ممبر کے ہونے سے تو ممبرون کا نہ ہونا اچھا ہے۔ جس سے مسلمانون کو ایذا رکا اندیشہ ہو۔

ہندو بھائیون سے دو باتین

اخبار اردو ڈیلی گزٹ مین ایک صاحب اپنے ہندو بھائیون کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہین۔

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بارہواں ۱۲

سورۂ ہود

مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع اول و رکوع دوم)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ولئن اذقنا الانسان۔ جو لوگ خدا کی کتاب اور خاتم النبیین کے حالات و تعلیمات سے ناواقف ہیں ان کی یہ حالت ہوتی ہے

دنیا میں کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غمی۔ اور کبھی صحت ہوتی ہے اور کبھی بیماری اور کبھی دکھ اور کبھی سکھ۔ انسان پر یہ دونوں حالات ضرور ہوتے ہیں۔ مگر ایک نبیوں کے متبع ہوتے ہیں ایک جو ان کی تعلیمات کی پروا نہیں کرتے۔ یہاں آخر الذکر کا ذکر ہے۔

لیؤس کفور۔ بے ایمان انسان ناامید ہو جاتا ہے مگر نبیوں کے متبع کی نسبت مثنوی میں آیا ہے۔ ؎

ہر بلاکین قوم را حق دادہ است ؛ زیر او گنج کرم بنہادہ است

ایک بیوی کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے دل میں خیال آیا کہ اب اس کی مثل کون ہوگا مگر معاً اس نے استغفار کیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ کو سب قدرتیں ہیں چنانچہ اس کے بعد اس کا نکاح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گیا۔ اور اس نے خود اقرار کیا کہ یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تہا۔ یاس مومن کا کام نہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی ایک موقعہ پر فرمایا ہے۔ ولا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ چنانچہ اس کا پھل پایا۔

ولئن اذقنہ نعماء۔ حدیثوں میں ایک شخص کا ذکر ہے جسے جذام تھا اس کے سامنے فرشتہ متشکل ہو کر آیا اور پوچھا کیا چاہتا ہے۔ کہا لون حسن۔ رنگ اچھا ہو۔ جسمانی صحت ہو چنانچہ ایسا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا کہ کیا چاہتا ہے۔ کہا۔ مال مویشی اونٹ وغیرہ۔ یہ بھی مل گیا پھر وہی فرشتہ گدا کی شکل میں اس کے سامنے آیا اور سواری کے لئے گھوڑا مانگا تو اس نے اسے جھڑکا کہ یوں دینے لگے۔ تو ہمارے پاس کیا رہے اور اسے ذلیل سمجھا۔ بدبخت انسان تھوڑے سے سکھ پر پھول بیٹھتا ہے اور اکڑباز بن جاتا ہے۔

فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بعض حصہ کلام کی مطلق پروا نہیں کرتے دوسروں کی عیب چینی معمولی معمولی باتوں پر کرتے ہیں اور خود اپنے نفس پر غور نہیں کرتے۔ کہ اہم سے اہم فرض کے تارک ہیں۔

حضرت ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا۔ اور پوچھا کہ بے وجہ مکھی مارنے کا کیا قصاص ہے آپ نے اس سائل کو دیکھ دیکھ کر فرمایا کہ تیرے گھر کسی نے ہیں اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کے وقت تمہیں فتوے کی ضرورت نہ تھی۔

وضائق بہ صدرک۔ جب کوئی حکم قرآنی آئے تو پھر شرح صدر سے اسے نہیں کرتے بلکہ بہانے بنانے لگتے ہیں کہ اپنی قوم کا لحاظ ہے یہ بات کیونکر ہو۔

افمن کان علی بینۃ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دین آیا اس کی صداقت کے تین نشان فرمائے۔ ایک بینہ۔ دوم شاہد۔ جو اس کے اندر سے ہو یعنی ضمیر کی شہادت۔ فراست مومن۔ سوم آسمانی کتب۔ مثلاً موسیٰ کی کتاب کی شہادت۔ انبیاء و فلاسفروں میں یہ فرق ہے کہ فلاسفروں کا آپس میں مزید فرق ہوتا ہے مگر انبیاء اصولاً سب کے سب متفق ہیں۔

مورخہ ۲۱۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع دوم)

ہر حق کے سامنے ایک جھوٹ ہوتا ہے اور ہر جھوٹ کے مقابل سچ۔ یہاں ومن اظلم میں جھوٹے مفتری کا نشان اور اس کا انجام بتاتا ہے۔

الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ موسیٰ اور فرعون دونوں مر چکے ہیں مگر موسیٰ پر سب علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھتے ہیں اور فرعون پر کوئی رحمت بھیجنے والا نہیں۔

یبغونھا عوجاً۔ سیدھی راہ سے ٹیڑھی راہ کو چاہتے ہیں۔ اللہ کی راہ کو۔ مسلمان بھی اب اس مرض میں گرفتار ہیں۔

وھم بالاٰخرۃ ھم کافرون۔ ان تمام خرابیوں کی جڑ ایک ہی بات ہے کہ وہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ ایک وقت آتا ہے جب ہم کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔

ان الذین اٰمنوا۔ اس میں دوسرے گروہ کا ذکر فرماتا ہے جو راستبازوں کا گروہ ہے۔

اولٰئک اصحٰب الجنۃ۔ صحابہ کرام کے لئے ایک جنت تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت تھی کہ وہ معاصی اور ان کے بد نتائج سے بچکر نیکیوں سے لطف اٹھاتے تھے۔ ایک شرابی کو لو۔ شراب پی۔ متوالے ہوئے بدرو میں گرے۔ پاس جو نقدی تھی وہ گئی۔

ایک بہشت۔ اللہ پر بھروسہ اور ایمان کا ہے جو مصائب میں بھی آرام بخشتا ہے۔ پھر صحابہ کے لئے۔ مدینہ منورہ ایک بہشت تھا پھر مکہ کی فتح۔ اور دوسری فتوحات مثل عراق، عجم، شام، مصر اور وہ ممالک جن کی نسبت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وعدہ دیا کہ وہاں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی ہیں۔ ایک بہشت قرآن۔ اور اس کی حجج قاطعہ و براہین ساطعہ ہیں۔ جس کے ذریعے تمام مذاہب پر فتح پاکر مظفر و منصور ہو کر شادکام رہتا ہے۔

ایک دفعہ میں سفر کو گیا ایک مولوی سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے پوچھا۔ مرزا صاحب کیا لکھتے ہیں۔ میں نے کہا علامات المقربین لکھتے ہیں اس میں ایک بات لکھی ہے۔ کہ ان الابرار لفی نعیم۔ وان الفجار لفی جحیم۔ مومن اسی دنیا میں نعمتیں پاتا ہے اور فاجر دوزخ میں ہو جاتا ہے۔ جل جل کر کباب ہوتا ہے۔ مولوی بولا یہ بات تو ٹھیک نہیں دیکھئے ہم نان شبینہ کو ترستے ہیں اور یہ کاڑی گھوڑے اور بگھیاں گذارتے ہمارے سینے پر مونگ دلتے

ہین۔ یہ تو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہون۔ پاس ایک بد انبع بیٹھے تھے وہ بولے۔ مولوی صاحب کا رنگ بھی تو اسی جلنے کی وجہ سے سیاہ ہو گیا ہے مولوی صاحب بولے۔ سچ کہتا ہے گویا اس طرح پر اوس نے اپنی جہنمی زندگی کا اقرار کیا۔

مورخہ ۲۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

ان یغویکم۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال کے تقاضے کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ جب کسی کے اعمال کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ غوی سفر ہو تو وہ ایسا ہو جاتا ہے۔

پولوس نے تقدیر کے مسئلہ کو نہیں سمجھا اس لئے اس نے آخر بگڑ کر کہا کہ کاریگری کاریگر کو کیا کہہ سکتی ہے۔ حالانکہ یہ مثال ٹھیک نہیں کیونکہ برتن وغیرہ میں تو عقل اور اختیار فعل کسی حد تک بھی نہیں اور انسان میں یہ بات ہے۔

مورخہ ۲۳۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

آسودہ حالوں پر غریب ناصح کی بات کم اثر کرتی ہے حضرت نوح کا زمانہ بہت آسودہ حالی کا تھا اس لئے انہوں نے اپنے ناصح کی باتوں پر سے فائدہ نہ اوٹھایا۔ بہت افسوس ہے کہ یہ مرض مسلمانوں میں بھی پھیلتا جاتا ہے۔ اسی واسطے میں نہیں چاہتا کہ بہت دولتمند میری بیعت میں داخل ہون۔

کما تسخرون۔ ایک معنے یہ ہیں اس لئے ہم ہنسی کرتے ہیں کہ تم بھی ہنسی کرتے یا یہ معنے کہ ہم بھی ہنسی کرین گے جتنی تم کرتے رہے۔

فار التنور۔ اس کے پانچ معنے ہیں (۱) تنور کے معنے وجہ الارض زمین کا اوپر کا حصہ (۲) اونچی جگہ۔ یعنی اونچی جگہوں کے چشمے پھوٹ نکلے۔ (۳) اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں لوگ روٹیاں پکاتے ہیں یعنے وہان ہی پانی نکلا۔ (۴) پو پھٹنے کا وقت آگیا نوح کی قوم پر عذاب سحری کو آیا تھا۔ (۵) اونچے محلون پر پانی حملہ آور ہوا۔

الا قلیل۔ بہت روایتوں میں میں نے پڑھا ہے کہ ۸۰ سے زیادہ نہ تھے یہ مثال یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہاں ایک واقعہ مجھے یاد آگیا ہے جو تمہارے نفع کے لئے تمہیں سناتا ہون سفر میں ایک شخص نے حضرت کے متعلق مجھ سے تین سوال کئے ایک ان میں سے اس سبق کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ یہ کہ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ میں عمل الترب کے ذریعہ بیمارون کے اچھا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ورنہ مسیح سے بڑھ جاؤن۔ دوسرا یہ عمل تو کفار بھی کر لیتے ہیں۔ ان دونوں میں ایک نبی کی بات کی سخت ہتک ہے نیز ایک نبی کے عمل کو مکروہ فرمایا میں نے کہا آپ مولوی عبداللہ صاحب کو جانتے ہیں۔ جنہوں نے تحفۃ الہند لکھی ہے کہا ہان وہ تو میرے پیرو مرشد تھے۔ میں نے کہا سنا ہے کہ بہت سے ہندوؤں کو مسلمان کر لیا تھا کہا کیوں نہیں تین سو سے زیادہ کو مسلمان کر لیا تھا جس مدرسہ میں پڑھتے تھے اس کے تمام طالب علم مسلمان ہو گئے میں نے کہا تم نے تورات پڑھی ہے اس میں لکھا ہے کہ نوح نے ۸۰ آدمی ۹۵۰ برس کی تعلیم میں مسلمان کئے اب میں کس طرح مان لوں۔ کہ مولوی عبداللہ نے چند سالوں میں ۳۰۰ کافر مسلمان کر لئے۔ کیا ایک امتی نبی سے بڑھ کر ہو سکتا ہے اس نے کہا بات تو ٹھیک ہے آپ ہی جواب دین۔ میں نے کہا۔ سنو! جو ہتھیار مولوی عبداللہ کے پاس تھا (قرآن مجید) وہ نوح کے پاس نہیں تھا۔ پس یہ فضیلت تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل ہے۔ یہی بات یہاں سمجھ لو۔ دوم۔ یہ بتاؤ۔ کہ قرآن شریف خدا کا معجز کلام ہے یا نہیں کہا ضرور۔ میں نے کہا کہ وہ کس زبان میں ہے۔ کہا عربی میں۔ میں نے کہا کہ ابوجہل کون سی زبان بولتا تھا کہا عربی۔ میں نے کہا کہ ہتک کر رہے ہو۔ جو زبان خدا کی طرف سے معجزہ ہے وہی ایک کافر کا فعل قرار دے رہے ہو۔ یہ سن کر مبہوت رہ گیا۔ سوم۔ میں نے اسے کہا آپ ایک تصویر یا بت بناؤ۔ میں آپ کو ایک مسئلہ سمجھاتا ہون اس پر وہ جھٹ بولا کہ تصویر یا بت بنانا تو حرام ہے۔ میں حرام فعل کا ارتکاب کیوں کر کرون۔ میں نے دو تین بار یہ فقرہ اس سے دہرایا۔ پھر کہا کہ ہوش کرو ایک نبی کے فعل کو حرام قرار دے رہے ہو۔ (انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر۔) دیکھو حضرت صاحب نے تو ادب کیا اور صرف یہی فرمایا کہ میں اسے مکروہ سمجھتا ہون ورنہ ایسا کر سکتا اور تم جو صریح حرام کہہ رہے ہو وہ بہت نادم ہوا اور کہا کہ سب باتوں کا جواب آگیا یہ باتیں علم سے نہیں آتیں۔ خدا کے خاص فضل سے آتی ہیں۔

مورخہ ۲۴۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۴)

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کا ادب کس طرح کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یہاں بتایا ہے حضرت نوح نے اپنے بیٹے کے لئے دعا کی اس بنا پر کہ اہل کے بچانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ کو ایک ادب سکھاتا ہے۔

فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم۔ نوح! تو کیوں کہتا ہے یہ میرا اہل ہے۔ جب ہمارا وعدہ تھا تو ہم کو خود ہی اس کا پاس تھا۔ تم کیا جانو کہ یہ تمہارے اہل میں سے نہیں۔ اب دوسری بات دیکھو۔ کہ اس طریق ادب کے سکھانے کے جواب میں اگر ہم ہوتے تو کیا کہتے۔ مجھے بیٹوں کا علم نہ ہوتا۔ تو میری فطرت یہ گواہی دیتی ہے کہ میں یہ کہتا آیندہ ایسا نہیں کرون گا۔ مگر حضرت نوحؑ نے ایسا نہیں کیا بلکہ ادب سے اپنی کمزوری کا اقرار کیا ہے اور یون کہا۔ کہ رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم۔ یعنی آپ ہی توفیق دین کہ میں ایسی دعا نہ کرون۔ جس کا مجھے علم نہ ہو۔ دعوے نہیں کیا کہ میں ایسا نہیں کرون گا اسی واسطے علمائے امت نے لکھا ہے کہ توبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک کام چھوڑ دے۔ دوم۔ دعا حفاظت کرے۔ وعدہ کر لینا اچھی بات نہیں۔ کیونکہ پھر ایسا کرے گا۔ تو ایک گناہ اس بدی کا۔ دوم۔ گناہ وعدہ شکنی کا۔ کیونکہ بعض انسانوں کو ایک بات کی لت ہو جاتی ہے۔ تو وہ جب موقعہ آجاتا ہے۔ بہل اُٹھتے ہیں۔ بارہا توبہ شکن آمد وچہ چارہ کنم۔ دیکھو حضرت نبی کریمؐ نے دعا کی ہے۔ رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ۔ قرآن مجید مومنوں کو ادب سکھاتا ہے۔ اور فرمایا۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ۔

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقسیم کردہ مال غنیمت کی نسبت اتنا کہا کہ آپ میں انصاف ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ خالد بن ولید قتل کرنے کے لئے اُٹھے آنحضرتؐ نے روک دیا اور فرمایا کہ مومن ہونے کا دعوے کرتا ہے درگذر کرو۔ مگر دیکھو گے کہ ایک قوم اس کے ذریعے پیدا ہوگی۔ قرآن کریم جن کے حلق سے نیچے نہیں گذرے گا جمہور اہل اسلام کا

مذہب ہے۔ کہ حضرت علی نے ایسے لوگوں کو قتل فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑے الزام لگائے گئے۔ عبد اللہ بن سلام نے سمجھایا۔ کہ تم یہ جرأت و بے ادبی نہ کرو۔ ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت تک تلوار مسلمانوں سے نہ اٹھیگی قتل کرنے والے نہ مانا تو اس کا نتیجہ بھگتا۔

مکہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے آئے۔ معمولی بات تھی مگر اس کا نتیجہ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ حضرت علی بھی مجبور ہو کر مدینہ سے چلے آئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پھر مدینہ دار الخلافہ نہ بنا۔

بسلٰم منّا۔ سلامتی ہماری طرف سے۔ اس قنوز کا نتیجہ ہے یہ تو بدلہ کا بدلہ ہوا۔ اب برکات تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر ہوں گے۔ یہ اس ادب کا انعام ہے ایک صوفی نے عجیب نکتہ لکھا ہے۔ کہ ساحران فرعون کے ادب کا نتیجہ تھا۔ کہ انہیں ایمان لانے کی توفیق عطا ہوئی۔ انہوں نے جناب موسیٰ کا ادب کیا۔ اور کہا۔ اما ان تلقی۔ مین نے بھی اس سے ایک نکتہ نکالا ہے۔ وہ یہ کہ مباحثہ میں ہمیشہ پہلے دشمن کو اعتراض کرنے دے پھر اس کا جواب دے مومن اس طریق سے فتح پاتا ہے۔

تلک من انباء الغیب۔ نبی کریم کو مخاطب فرمایا ہے۔ کہ یہ آیندہ کا واقعہ ہم بیان کر رہے ہیں۔ قصہ نہیں۔ فرماتا ہے کہ تم خدا سے دعائیں کرو۔ اور وہ ادب ہیں۔ اور حضرت نوح کی طرح استقلال سے اپنی تعلیم پھیلاؤ۔ وہ تعلیم جسے تو اور تیری قوم اس سے پہلے ہرگز نہ جانتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان العاقبۃ للمتقین۔ انجام کار متقی فتح پائیں گے۔

اعبدوا اللہ۔ یہ اصل الاصول بہت ضروری ہے۔ پہلے جو کام کرو۔ خدا کے حکم کی ماتحت کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ پھر تمہاری نفسانی غرض اس میں شامل نہ ہو۔

مالکم من اللہ غیرہ۔ اعبدوا اللہ کا یہی مطلب تھا۔ اسے تاکید کے لئے فرماتا ہے۔ کہ کوئی سوائے اللہ کے تمہاری نیت قول و فعل میں محبوب اور مقصود نہ ہو۔

مورخہ ۲۵۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(البقیۃ رکوع ۵ و رکوع ۶)

کیدونی جمیعا۔ تم بھی اور تمہارے بت بھی۔ انبیاء جتھے کے محتاج نہیں ہوتے دیکھو۔ یہاں کا کوئی جتھا نہیں۔ کس تحدی اور جرأت سے اعلان کرتے ہیں۔

ومامن دابۃ۔ جب سب جانداروں پر خدا تعالیٰ کی حکومت ہے تو ہمیں کوئی چیز ضرر کیوں کر دے سکتی ہے۔

قریب مجیب۔ قریب ہے دعا سنتا ہے اور پھر قبول کرتا ہے۔

مورخہ ۲۷۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(البقیۃ رکوع ۶)

ھذہ ناقۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے۔ نشان قرار دے دے۔ یہاں ایک معمولی اونٹنی کی نسبت کہہ دیا۔ چلو یہی بطور نشان سہی۔

وعد غیر مکذوب۔ بعض وعدے ٹل بھی جاتے ہیں یہاں خبر کذوب فرمایا۔ کہ اس کا خلاف نہ ہوگا۔

جٰثمین۔ زمین کے ساتھ لگے رہے۔ مرغی زمین کو بیٹھ کر اس پر اپنا سینہ رکھ دیتی ہے اسے جثم کہتے ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے۔ جثم الطائر۔

الصیحۃ۔ جیسے ایک مصرع صاح الزمان بآل۔

کان لم یغنوا۔ گویا ان کا معنی ہی کوئی نہ تھا۔ مغنی کہتے ہیں۔ آبادی کو۔

قالوا سلمًا۔ کہتے ہیں سلمًا سے سلامٌ بڑھ کر ہے۔ سلمًا کے پہلے کوئی فعل ہوتا جو اوقات سے متعلق ہے یعنی ماضی یا حال یا استقبال کا۔ بہرحال دوام نہیں۔ مگر سلامٌ میں زمانہ کوئی نہیں اس میں دوام پایا جاتا ہے۔ گویا ابراہیم نے ان سے بہتر جواب دیا۔ حسب آیت حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا۔

فما لبث ان جاء بعجل۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مہمان سے پوچھا کہ روٹی کھاؤ گے یا نہیں۔ لغویات ہے۔ جو ماحضر ہو پیش کر دیا ہے۔ تو کھالے۔

حنیذ۔ تلا ہوا ترجمہ دلی کی روانش کی وجہ سے ہے۔ اصل میں اس کے معنے ہیں کہ گوشت کی بساند و رطوبت جلائی گئی تھی۔ ایک پتھر گرم نیچے ایک اوپر رکھدیتے ہیں اور اسی طرح گوشت تیار کیا جاتا ہے۔ ہمارے علاقے میں بھی ایسا کرتے ہیں ایک کھال میں رکھ کر گرم ریتے میں رکھدیا

واوجس منھم خیفۃ۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابراہیم کے قلب ...... نے معلوم کر لیا کہ یہ عذاب لائے اور ابراہیم اللہ کے غضب سے ڈرے۔

فضحکت۔ اس کے ایک معنے کرتے ہیں کہ وہ بڑھاپے میں حائض ہوئی۔

یٰویلتیٰ۔ یہ عورتوں کا طرز کلام ہے۔

ھذا بعلی شیخا۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جناب ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۹۹ سال تھی۔

علیکم اھل البیت۔ اس سے یہ مسئلہ حل ہوگیا کہ اہل بیت میں بیبیاں شامل ہیں

ھل ادلکم علٰی اھل بیت یکفلونہ۔

لکم۔ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ پس بڑا افسوس ہے کہ شیعہ اہل بیت میں بیبیوں کو شامل نہیں کرتے۔ اور بطور کم میں کم ضمیر کو مذکر کے لئے بتلاتے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ یہاں بھی ایک عورت کے لئے بوکت علیکم آیا ہے۔

ولما جاءت رسلنا لوطا سیئ بھم۔ چونکہ توراۃ میں لکھا ہے کہ لوط خود ان کو گھر میں لائے۔ اس لئے بعض مفسرین نے اس کے اچھے معنے کئے ہیں۔ کہ لوط اس امر پر تنگ ہوئے کہ یہ کیوں ہمارے ساتھ نہیں چلتے اور مہمان نہیں بنتے۔

مورخہ ۲۸۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(البقیہ رکوع ۷ و رکوع ۸)

ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت لوط کی ساری

بیٹیاں تھیں۔ پانچ اسی گاؤں میں بیاہی ہوئی تھیں تو حضرت لوط نے ان کو شرم دلائی کہ دیکھو سب لڑکیاں تمہارے ہی گھروں میں ہیں۔ پس کیا میں تمہارے برے میں ہوں کہ اپنی لوگوں کو بطور جاسوس داخل کروں۔

اطہرلکم۔ یہ لڑکیاں میں نے تمہارے تقوے کے لئے پیش کی ہیں ان کا معاملہ سوچو۔ کہ جب یہ تمہیں دے دیں تو میں گاؤں کے برخلاف کوئی منصوبہ کیوں کرنے لگا۔

ان لی بکم قوۃ اوآوی الی رکن شدید۔ حضرت لوط نے پہلے قوت کا ذکر کیا۔ مگر پھر انبیاء کے طریق پر اللہ کی طرف جھک گئے اور کہا کہ نہیں بلکہ میں اللہ کی پناہ لوں گا۔ رکن شدید سے مراد یقیناً اللہ ہے۔

عالیھا سافلھا۔ جو عالی تھے ان کو سافل کر دیا۔ بڑوں کو چھوٹا اور چھوٹوں کو بڑا بنانا۔ خدا کی عجائبات قدرت کے نمونے ہیں۔

مورخہ ۲۹۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

رزقنی منہ۔ میں بدمعاملگی نہیں کرتا۔ لین دین میں دھوکہ نہیں کرتا۔ پھر بھی مجھے خدا نے اپنی جناب سے بہت عمدہ رزق دے رکھا ہے۔ تم کیوں لا ینقصوا المکیال والمیزان۔ پر عمل نہیں کرتے۔ میری مثال سے ظاہر ہے۔ کہ حصول رزق۔ ناپ تول کی کمی پر موقوف نہیں۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت۔ میرے ایک دوست بڑے مہمان نواز تھے۔ ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ عشاء کی نماز کا وقت تھا۔ پاس پیسہ تک نہ تھا اُسے کہا کہ آپ ذرا لیٹ جاویں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں اس کے بعد انہوں نے دُعا کی طرف توجہ کی اور کہا افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ مولا تیرا ہی مہمان ہے یکایک ایک آدمی نے آواز دی۔ کر لینا میرے ہاتھ جل گئے۔ ایک قاب پلاؤ کا تھا نہ اس نے اپنا کام بتایا نہ ان کو جلدی میں خیال رہا۔ وہ قاب مدت تک بطور امانت رہا۔ کوئی مالک پیدا نہ ہوا۔ توکل عجیب چیز ہے۔

لا یجرمنکم۔ اللہ تعالیٰ کا تم سے قطع تعلق نہ کر دے۔

ما نفقہ کثیراً مما تقول۔ یہ ایک بہانہ ہے۔ انبیاء جو دین لاتے ہیں وہ بالکل سہل ہوتا ہے۔ لوگ عجیب عجیب پیچیدہ رسمیں ادا کرتے ہیں۔ اور خدا کے حکم پر عمل نہیں کرتے۔ میں نے ایک خوجہ قوم شیعہ کو دیکھا ہے میں سو سو سال کے بڈھے ہوگئے اور ختنہ نہیں کرایا۔ کیونکہ ختنہ کی کے لئے سو سو روپیہ چاہیئے تھا۔ لوگوں نے خود اپنے تئیں مشکلات میں ڈالا ہے۔

مورخہ ۳۰۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

ہر فن میں جو اس فن کا ماہر ہو اس کی بات ماننی چاہیئے۔ مثلاً کوئی انگریزی زبان کے متعلق مسئلہ ہو۔ تو انگریزی جاننے والوں سے۔ شعر۔ شاعروں سے۔ غرضیکہ ہر ایک کسب اس کے اہل سے دریافت کرنا چاہیئے۔ دنیا میں ہر قسم کی تجارت و سیاست کو جس طرح یورپ والے جانتے ہیں۔ ہم لوگ واقف نہیں ہیں لہذا ان سے سیاست و تجارت کے متعلق باتیں دریافت کرنی چاہئیں۔ لیکن جن علوم سے وہ ناواقف ہیں۔ مثلاً یورپ و امریکہ والے علوم روحانی اور خدا شناسی سے بالکل ناآشنا ہیں

ولقد ارسلنا۔ ہم نے موسےٰ کو فرعون کی طرف بھیجا۔ فرعون تو اس فن سے ناواقف تھا۔ جس کے متعلق موسےٰ۔ اس کے تبعین نے اس خاص میں بھی فرعون کی ہی اتباع کی۔ پس اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

ورد۔ کاٹھ کا بڑا پیالہ۔ گھاٹ میں اترنے کو بھی کہتے ہیں۔ رفد بھی کہتے ہیں۔

ذلک من انباء القریٰ۔ یہ باتیں ان واقعات و حالات کے متعلق ہیں جن کے متعلق انبیاء آتے ہیں۔ فرعون کو مصر ہی کا تو گھمنڈ تھا۔ پھر مصر اب موجود ہے۔ اس کی حالت کو دیکھو بعض ایسی بستیاں ہیں جو تباہ ہوگئیں۔ مثلاً لوط کی بستیاں جن کے نام سدام وغیرہ پانچ بستیاں۔

تتبیب۔ ہلاکت جیسا کہ سورہ تبت میں بھی آیا ہے۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ انسان کا جسم بھی ایک بستی ہے۔

مورخہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۹ نمبر ۱۰)

فاما الذین شقوا۔ جو اپنے مطالب میں کامیاب نہ ہو۔ ناکام نامراد اسے عربی زبان میں شقی کہتے ہیں۔

مادامت السموات والارض۔ کہاں کا آسمان و زمین؟ وہاں (جنت) کا

الا ماشاء ربک۔ اس کی بابت بہت بحث ہے کہ ماشاء ربک سے کیا مراد ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ دنیا کی زندگی میں جو آسائش پہونچ جاتی ہے۔ اس کا استثنا مراد ہے۔ بعض نے اس فاصلہ کو اور وسیع کیا ہے۔ کہ قبر سے حشر تک۔ بعض نے اور بھی وسیع کیا ہے اور کہا ہے کہ حشر کے فیصلہ تک۔ بعض نے یہ کہا ہے۔ کہ آخر دوزخ سے سب نکالے جاویں گے۔ میرے نزدیک اس سے اظہار عظمت و جبروت مراد ہے۔ کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ مشیت الٰہی کی ماتحت ہوتا ہے۔

فلا تک۔ یہ خطاب عام ہے۔ ہر مخاطب قرآن سے۔

فاستقم۔ حضرت نبی کریم نے فرمایا ہے۔ کہ شیبتنی ھود۔ کہتے ہیں اسی آیت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک استاد کو اپنی جماعت۔ مرشد کو اپنے مریدوں کا سخت فکر ہوتا ہے۔ یہاں نبی کریمؐ کو استقامت کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی من تاب معک۔ انسان کو اپنی ذات کی ذمہ داری مشکل ہے چہ جائیکہ دوسروں کا ذمہ اٹھانا ہو۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے تھے۔ اللھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔

طرفی النھار۔ صبح و عصر کی نماز۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

میرے پیارے بزرگو! اور بھائیو!! آپ پر بخوبی روشن ہے کہ آجکل زیادہ زور سوراجیہ پر دیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی سودیشی کی پکار بھی ہر سو جاری ہے اس لئے یکایک میرے دل میں خیال آیا کہ میں بھی اپنی سمجھ کے مطابق لکھوں مجھے امید ہے کہ میرے بزرگ اور بھائی اس پر وچار کریں گے اور اگر کہیں سہو ہو تو معاف فرماوینگے سوراجیہ کے متعلق میں یہ لکھنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اپنے بزرگوں کی تواریخ پر نظر ڈالیں گے۔ تو آپ کو بخوبی معلوم ہو جاویگا۔ کہ پہلے ہمارے بزرگ روئے زمین پر راج کرتے تھے۔ تو کیا ولایت امریکہ جاپان وغیرہ ممالک روئے زمین سے باہر تھے۔ میں تو ضرور کہونگا ہرگز نہیں اس لحاظ سے تو انگریز ہمارے اپنے ہی بھائی ہیں اور جو چیز وہاں پیدا ہوتی ہے وہ گو ہندوستان کی نہیں مگر بدیشی بھی نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہاں سے یعنے ہندوستان سے ہی سینکڑوں لاکھوں من سوت اور دیگر اشیاء ولائت وغیرہ کو جاتی ہیں وہاں تو صرف چیز تیار ہوتی ہے اس لئے وہ چیزیں جو وہاں سے تیار ہو کر آتی ہیں۔ بدیشی نہیں کہلا سکتی۔

آپ سے میں التجا کرتا ہوں کہ آپ اپنے دل میں ذرا خیال کریں کہ اس لائق ہیں کہ سوراجیہ کر سکیں۔ باپ بیٹے کا دشمن ہے بیٹا باپ کا دشمن ہے۔ ماں بیٹوں کی ہمیشہ لڑائی جھگڑے رہتے ہیں بہن بھائیوں کے مقدمات عدالتوں میں چلتے ہیں۔ غرض ہر ایک خرابی ہم میں موجود ہے اس لئے ہم کو پرماتما کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ ایسی بابرکت گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں ہر طرح کا آنند حاصل ہے۔ اگر کوئی دوسرا راج ہوتا۔ تو ہمیں یہ برکتیں ہرگز نصیب نہ ہوتیں جیسا کہ آجکل ہیں۔ ہمیں واجب ہے۔ کہ جو اشخاص یا اخبارات گورنمنٹ عالیہ کے برخلاف قلم اٹھاتے ہیں ان کو بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔ اور پرماتما کے دوسرے درجہ پر جیسا کہ ہماری کتب میں لکھا ہے راجہ کا مان کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص راجہ کا مان کرتے ہیں پرماتما بھی ان سے خوش ہوتے ہیں۔

ہم دُعا کرتے ہیں کہ ایشور ہمارے ایڈورڈ ہفتم کی عمر دراز کرے جن کے عہد معدلت مہد میں ہمیں ہر طرح کے سُکھ پراپت ہیں۔

بدر۔ روئے زمین کا راج تو خیر جو ہے سو ہے لیکن ہندو صاحبان اسی خیال سے اگر سوراجیہ اور بائیکاٹ کے خودکش مسائل کو ترک کردیں تو امید ہے کہ یہ نصیحت انہیں فائدہ دیوے۔ ہندوؤں کے واسطے تو یہ ہوا۔ مگر آریوں کو کون نصیحت کریگا؟

ہاتھی کی چوری

ہاتھی کی چوری۔ برہما میں ہاتھیوں کے سرکاری سررشتہ جنگلات کے سابق سپرنٹنڈنٹ مسٹر برج اس الزام میں ماخوذ تھے۔ کہ اونہوں نے ایک سرکاری ہاتھی چرایا۔ اور اس کا نام بدلکر کسی رئیس کے پاس فروخت کیا۔ رئیس مذکور کو یہ جتلایا گیا تھا۔ کہ ہاتھی برج صاحب کی ملکیت ہے۔ مسٹر برج صاحب کا یہ بیان تھا کہ سرکاری ہاتھی مر گیا لیکن تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جو ہاتھی برج نے فروخت کیا تھا اگرچہ اس کا نام دوسرا رکھا گیا تھا لیکن اصل میں وہی سرکاری ہاتھی تھا جس کے مرنے کی خبر دی گئی تھی چیفکورٹ رنگون کے مسٹر جسٹس ارسنٹ نے جیوری کی رائے سے برج صاحب کو مجرم قرار دے کر تین سال قید سخت کی عبرتناک سزا دی۔

تین سادھوؤں کی کرتوت

موضع کوہالی ضلع امرتسر میں تین سادھو چند روز سے مقیم تھے (ویسے بھی سادھو پہلے بھی موضع مذکور میں کبھی کبھی آکر رہا کرتے تھے) دیوالی کی رات کو ہر سہ سادھو مذکور ایک عورت معہ زیور مالیتی پانسو روپیہ اور نقد پانسو روپیہ لے کر رفوچکر ہوئے۔ تاہنوز سادھوؤں کا کوئی پتہ نہیں لگا۔ عورت کے خاوند نے بہت تلاش کی آخر تھانہ میں حسب ضابطہ رپورٹ تحریر کرائی اور چالیس روپے کا انعام اشتہاری مشتہر ہوا۔ افسوس! یہ سادھوؤں کی کرتوتیں ہیں۔

ایک مسلمان نے حمص وطرابلس کے مابین ریلوے جاری کرنے کے لئے گورنمنٹ ترکی میں درخواست پیش کی ہے یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک دولتمند ترک یورپین سرمایہ داروں کے مقابلہ میں ریلوے لائن بنانے پر آمادہ ہوا ہے۔

مصری۔ شاہزادہ جلال الدین بک بھی اس سال حج کرجانیوالے ہیں۔ کاش ہندوستان کے والیان ملک میں بھی یہی روح پیدا ہوتی۔ خدیو مصر کے سفر حج کا انتظام بڑے شان وشوکت سے ہو رہا ہے۔

عرب۔ کی تمام خودمختار ریاستوں کے فرمانروا اس سال حج کے لئے مکہ معظمہ آنے والے ہیں۔ دور سابق میں ان کو حج کی حکماً ممانعت تھی۔

اسلامی۔ مفتیوں اور قاریوں کے مذاکرہ علمی کا مذاق اجلاس آرہ میں ۳۱۔ دسمبر و یکم جنوری کو کیا جاویگا۔

بیخکنی سڈیشن کی انجمن

مدراس کی انجمن زمینداران کے ایک تازہ جلسہ میں راجہ صاحب بوبلی نے یہ تجویز پیش کی کہ ملک میں سڈیشن کی دبانے اسکی قلع وقمع کے لئے ایک شاخ امپیریل لیگ کی جنوبی احاطہ مدراس میں قائم کی جاوے اور ایسے ہی اس شاہی لیگ کی شاخیں اُمید ہے کہ ہندوستان کے دیگر صوبجات میں بھی قائم کی جاوینگی یہ تجویز راجہ صاحب کی کامل اتفاق رائے سے پاس کی گئی ہے آپنے اس کی تائید میں ایک پُراثر تقریر کی جسمیں واضح کیا کہ تمام زمینداران کا فرض ہے کہ سڈیشن کی دبانے اور اُس کی جڑھ کاٹنے کی ضروری خدمت کے لئے ہم اتفاق کریں ہم لوگوں کے بزرگوں نے برٹش علم کی برتری کے لئے خون بہائے تھے۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ اپنے بزرگوں کی لائق اولاد خود کو ثابت کریں۔ سڈیشن کی موجودگی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ احمدآباد میں حضور وائسرائے پر بھی بزدلانہ وار کرنے سے باز نہ آئے کہ جس سے بڑھ کر بدذاتی اور شورہ پشتی اور کوتہ اندیشی کیا ہوگی؟ راجہ صاحب کی تقریر پر تمام حاضرین نے اتفاق ظاہر کیا اور اس کے پاس کرنے میں اعلےٰ درجہ کی سرگرمی ظاہر کی گئی ہے اُمید ہے کہ ہر ایک صوبہ میں اس تحریک کی تقلید کا عملی ثبوت دیںگے یہ سرکار پر احسان کرنا نہیں ہے بلکہ خود اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کا تقاضا ہے۔ (عام)

ریلوے کے لیٹرے۔ بمبئی کی ریلوے پولیس نے بہت دنوں سے مسلسل کوشش سے آخرکار ایک گروہ کا پتہ لگایا جو ریلوے ٹرینوں کے لوٹنے میں بہت مشاق تھا اس کی سازش بہت وسیع اور گہری پائی ہے اس کا مرکز پونا سے تھا اور جی آئی پی۔ بی بی سی آئی جنوبی مرہٹہ ریلویز کے سلسلوں پر اس کا جال پھیل رہا ہے بالفعل سترہ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں لیکن اس گروہ میں کم سے کم ڈیڑھ سو بدمعاش شامل سمجھے جاتے ہیں یہ لوگ زیادہ سندھی یا پنجابی معلوم ہوتے ہیں۔ بعض کے نام یہ ہیں رسوہن آسورام بشنداس۔ ان میں بعض نامی بدمعاش اور پہلے کے ...

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کو۔ کوٹھی نمبر ۲۴ کولوٹولا اسٹریٹ۔ کلکتہ

یکمشت چار گھڑی لینے والے خریدار کو ایک گھڑی بلاقیمت ملیگی

اصلی سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیور واچ

تازہ شہادت

جناب ٹھاکرداس صاحب خزانچی ضلع بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی ارسالہ گھڑی اصلی سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیور واچ پہونچی فیشن کیسے ہی قابل تعریف ہے جیسی آپنے تحریر فرمائی ہے مہربانی کرکے تین عدد اصلی سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیور واچ اور بہت جلد روانہ فرمایئے

یہ وہ گھڑی نہیں ہے کہ جسکا اشتہار آجکل عام طور سے اشتہاری سوداگر دیرہے ہیں بلکہ یہ اصلی سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیور واچ ہے اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ اسکے ڈائل پر انگریزی میں سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیور لکھا ہوا ہے۔ ڈائل چینی کا ہے سوئیاں ہتیں کی ہیں سپر لاٹ ہے کہ لیور ہے سچا ٹائم دیتے میں تولاجواب ہے قیمت بھی یہنے ایک اشتہاری سوداگر کی دینگ توڑنیکے لئے آخر دسمبر ۱۹۰۹ء تک بجائے چھ روپیہ کے تین روپیہ کردی ہے۔ اگر آپکو کم قیمت اور عمدہ گھڑی کی تلاش ہو تو اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر گھڑی فوراً منگا لیجیے ورنہ تاریخ مقررہ کے بعد پھر پوری قیمت لیجاوے گی۔ محصول ڈاک چار آنے

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کو۔ کوٹھی نمبر ۲۴ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

کشتہ جریان

جریان ۔ مقوی باہ ۔ نزلہ ۔ زکام ۔ درد کمر ۔ کثرت احتلام وغیرہ امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا ۔ جریان کی شناخت ۔ پیشاب کے پہلے یا پیچھے منی کا نکلنا ۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ مالیخولیا ۔ نسیان کثرت سے دل کا دھڑکنا ۔ ضعف دماغ ۔ بینائی کا کم ہونا ۔ ناامیدی بے خوابی غمگینی خوف وغیرہ ۔ نزلہ ۔ کسی رطوبت کا گلے یا معدے پر یا پھیپھڑے پر گرنا ۔ زکام ۔ ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ۔ ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں ۔ کھانسی ۔ سل ۔ نمونیا ۔ ذات الجنب ۔ فالج ۔ جوڑوں کا درد آنکھ کان ۔ دانت کی بیماریاں ۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جس میں کوئی زہریلی ملاوٹ نہیں انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا ۔ جو صاحب چاہیں ہم سے منگا سکتے ہیں ۔ بلحاظ محنت کے قیمت بہت کم ہے ۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے ۔ قیمت فی تولہ ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر عبد الرحمٰن کاغانی احمدی شفاخانہ حکیم نور الدین صاحب قادیان (گورداسپور)

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں ۔ کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ مختلف نسخوں میں استعمال ہوا ہے اس لئے قیمت جدا جدا ہے ۔ قیمت سرمہ قسم اول عہ ۔ دوم ۸؍ سوم ۴؍ قیمت ممیرا قسم اول عہ ۔ دوم ۔ ۴؍ ۔ المشتہر ۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک مشہور ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریاں ۔ صندوقیں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو ماہر ہوں اور نہ یہ کام بہ ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک دیانتدار ہونے سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا یا کریں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا ۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور نمونہ و تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو ۔ تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دینگے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے تصفیہ کر کے فائدہ اٹھاویں ۔

المشتہر

حکیم محمد دین ۔ دروازہ دلیپ سنگھ ۔ گوجرانوالہ

پانچ روپیہ سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا مگر آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں بلکہ دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے ۔ چند سال ہوئے کہ میں نے ... پانچ روپیہ سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی ۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں ۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہو وہ تمام عمر کے لئے روح حیات کا ... اشتہار بن گیا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۰۸۸ روپے تصدیق کرتے ہیں ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی بشرطیکہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت ذوق دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے تجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے ۔ روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے ۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر ... صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے ۔ روح حیات ... ورید میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا نئی معقول کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کرکے انسان کو ایسا تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حادثات زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر ... ہو جاویں ۔ ہندوستان ۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور ... ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ الحمد ۳۰۸۸ روپیہ روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کیلئے لاثانی دوا ہے ۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے ۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت ... غذا ہے ۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھا ... چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے ۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے ۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی ناز یبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ نامردی ۔ ضعف باہ ۔ ضعف مثانہ ۔ جریان ۔ سرعت ۔ رقت ۔ ضعف اعصاب ۔ ضعف معدہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف جگر ۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ... جسمانی کمزوری ۔ لاغری ... کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے ۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہو جن پر قوت باہ کا مدار ہے بزدل کو جوانمرد ۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب ... بنانا اسی روح کا کام ہے ۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (۲؍۸) ۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور ... دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا ... ہے ۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی ۔ لاغری وغیرہ دور کرکے معزولہ طاقت بحال ... اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا تا ہے ... پھر عمر بھر کسی اور دوا کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی ۔ قیمت فی شیشی روغن چار روپے چار آنہ (۴؍۴)

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام ۔ لاہور سے طلب کریں +

پھینک رہی ہیں گے لیکن اسلام ایک تروتازہ میوہ دار درخت کی مانند ہے۔ جس کو سائنس اور حقیقی فلسفہ کا پانی خوشنما بنا دیتا ہے اس سے میری یہ مراد نہیں کہ اسلام فلسفہ کا محتاج ہے یا اسے سائنس کی ضرورت ہے بلکہ میری مثال کا مطلب یہ ہے کہ سائنس کے نئے نئے تجارب اور نئے نئے علوم اپنی زبردست گواہیوں سے دن بدن اسلام کی صداقت کو بڑھا رہے ہیں (اللّٰھم زد فزد) وہ علوم اور وہ حکمتیں جو آج یورپ اور امریکہ والے ہزاروں حادثوں صدہا تکلیفوں اور برسوں کے تجربوں اور تحقیقاتوں سے بصد مشکل دریافت کرتے ہیں اور ان پر فخر کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض مفید عام اور مفید بنی نوع انسان حکمتیں آج سے تیرہ سو برس پہلے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلیں۔ مجھے مثال دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ ایک دو باتیں ہوں تو آدمی مثال بھی دیدے۔ مگر جہاں لاکھوں کروڑوں کا حساب ہو وہاں مثال دینا بھی بے فائدہ ہے اور جو چیز اظہر من الشمس ہو اس کے متعلق لمبے چوڑے دلائل دینے بھی تحسین کے قابل نہیں۔ مگر اس خیال سے کہ شائد کوئی روح فائدہ اٹھالیوے میں مختصر طور پر چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں۔ جن سے بطور مشتے نمونہ از خروارے کچھ نہ کچھ پتہ لگ جاویگا۔

(مثال اوّل) ملک جرمنی کا ایک عالم اور ڈاکٹر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات لکھتا ہوا ایک عجیب بات لکھتا ہے۔ چنانچہ وہ اس طرح رقمطراز ہے۔

"میں ایک (حدیثوں کی) کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک حدیث میری نظر سے گزری۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسل سبعہ مرات اُولٰھن بالتراب - ترجمہ - فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابیوں کو کہ جب چاٹ جائے کتا تم میں سے کسی کا برتن - پس چاہیئے کہ دھووے اس کو پانی سے سات دفعہ - اور جن میں سے ایک دفعہ مٹی سے دھوؤ جب میں نے اس حدیث کو پڑھا - تو میرے دل میں آیا کہ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو بہت عظیم الشان آدمی گزرا ہے - لغو اور مہمل اور بے فائدہ بات کہنی اس کی شان کے شایان نہیں۔ برتن کو مٹی سے دھونے میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی پر از منفعت حکمت ہوگی۔ تب ہی تو ایسے بزرگ اور عظیم الشان مصلح نے تاکید فرمائی۔ اس بات کو دل میں رکھتے ہوئے میں نے مختلف قسم کی مٹیوں کو تجربہ میں لاکر اچھی طرح ان کے اجزاء کا امتحان کیا امتحان کے بعد جو میں نے نتیجہ نکالا وہ یہ تھا۔ کہ تمام مختلف الاقسام مٹیوں میں مشترکہ چیز جو ہر ایک قسم کی مٹی میں پائی جاتی ہے وہ نوشادر ہے۔ پھر میں نے نوشادر سے سگ گزیدوں کا علاج کیا۔ جسمیں مجھے بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور میرے دل میں اس بات سے رسول عربی کی عظمت بیٹھ گئی"

یہ ہے وہ مثال جو میں نے آپکے سامنے پیش کی ہے۔ اللہ اللہ کیا مطہر و منزہ وہ وجود تھا۔ جو آج تک اپنے روحانی فیضوں سے ہماری روحوں کی بیماریوں کو دھوتا چلا آیا بلکہ قیامت تک وہ پاک رسول اپنا روحانی فیض پہونچاتا رہے گا (اللّٰھم صل علٰی محمد و بارک وسلم) ہماری روحیں قربان ہوں اس پر۔ کیا ہی سرور اور خوشی اور سچا اطمینان ہماری روحوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ جرمن جیسے علوم سے بھرے ہوئے ملک میں ایک نہائت تبحر عالم اور فاضل ڈاکٹر جو ہر قسم کے طبی اور طبعیات کے علوم میں ماہر ہے۔ بڑی دقتوں سے اور بڑا سامان مہیا کرکے مدتوں میں ایک تجربہ کرتا ہے (وہ بھی حدیث کو دیکھ کر) کہ نوشادر کتے کے زہر کو دور کرتا ہے اور اس کا ازالہ کرتا ہے۔ لیکن ایک شخص ہے کہ عرب جیسے جاہل ملک میں رہنے والا نوشت وخواند سے ناآشنا جہالت کے زمانہ میں فرماتا ہے۔ جب کتا برتن چاٹ جاوے۔ تو ایک دفعہ مٹی سے دھویا کرو تاکہ کتے کے موہنہ کا اثر مٹی کے نوشادری اجزا سے زائل ہو جاوے۔ سبحان اللہ! کیا عظیم الشان حکمت ہے اور کیا ہی مفید اور سہل علاج ہے۔ اگر آپکے اقوال پر غور سے نظر کریں۔ تو ہر ہر لفظ حکمت سے بھرا ہوا نظر آتا ہے اور ہر ہر فقرہ بلاؤں سے بچنے کے لئے ایک کاری حربہ ہے انسان کہاں تک بیان کرے عقلمندوں اور اہل حق کے نزدیک ایک مثال ہی کافی ہے اور اسلام کے خروارے نمونہ کے طور پر ایک مُشت ہی کافی ہے۔ لیکن دنیا میں مختلف الطبائع لوگ ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو طرز دیکھ کر حق اور غیر حق کا پتہ لگا لیتے ہیں۔ اور بعض کو ایک نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب ان کو کوئی نمونہ نظر آتا ہے تو وہ اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں جو ایک ہی نمونہ یا ایک مثال کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ ان کی طبیعت کچھ اس قسم کی واقع ہوتی ہے کہ وہ معاملہ کو صفائی سے اور بالکل صاف طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کے لئے جو تیسری قسم کے لوگ ہیں ایک مثال کافی نہیں ہوتی۔ میں شائد اس ایک مثال پر ہی بس کرتا اگر مجھے تیسری قسم کے لوگوں کا خیال نہ آتا۔ اس لئے میں بجائے کسی اور مثال کے آج کل کے ایک نہائت عظیم الشان عالم فنان کی فرمائی ہوئی ایک مثال پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں طاعون نے دس بارہ سال سے اُدھم مچایا ہوا ہے اور ایک سخت خوفناک طور پر وباء عام کے رنگ میں برابر ہر سال غضب ڈہاتی ہے۔ یورپ کے حکماء علماء اور ڈاکٹروں نے بہت علاج تجویز کئے بہت گولیاں ایجاد کیں۔ بہت میکسچر طیار کئے۔ مگر جانثار وکلا کسی طرح بھی تخفیف نہ ہوئی ایک ٹیکہ بھی تجویز کیا گیا اور فائدہ بھی اس سے ہوا۔ مگر بسبب کسی قدر نقصان ہو جانے کے اور بسبب اطمینان کا علاج نہ ہونے کے اور بسبب تمام ڈاکٹروں کا پورا اتفاق نہ ہونے کے وہ بند کیا گیا لیکن پھر بھی کوشش برابر جاری رہی۔ حتے کہ یورپ اور امریکہ کے تمام ڈاکٹروں نے کل اتفاق سے یہ بات پاس کی کہ طاعون کا اصل سبب چوہے ہیں اور اگر چوہے مروائے جاویں تو یہ وبا دور ہو جاوے گی۔ تمام ڈاکٹروں نے متفق ہوکر یہ بات پاس کی تھی۔ خود گورنمنٹ کی طرف سے ایک ٹریکٹ "وبا سے بچو" چھپا تھا۔ جو پنجاب کے مدرسوں کے تمام طلباء کو ایک ایک کاپی دیگئی تھی۔ اس میں صرف اسی بات پر زور دیا گیا تھا کہ چوہے جہاں پاؤ۔ مار ڈالو اور یہ چوہے ہی طاعون کی جڑ ہیں۔ غرض کہ تمام ٹریکٹ کا یہی خلاصہ تھا اور ادہر یہ ٹریکٹ چھپا۔ ادہر گورنمنٹ نے لاکھوں روپے کے خرچ سے مخلوق الٰہی کے آرام کے لئے لوہے کے پنجرے چوہوں کے پکڑنے کے لئے بنوائے .... اور شہر بشہر ان کو تقسیم کر دیا گیا۔ تاکہ لوگ ان سے اپنے مکانوں کے چوہے مار ڈالیں بلکہ گاؤں میں بھی لوگوں کو پنجرے دیے گئے اور تاکیداً یہ حکم دیا گیا کہ چوہے مار ڈالو اب دیکھو کہ تمام دنیا کے ڈاکٹر ملکر بڑے بڑے تجارب کرکے ہزاروں تدبیروں کے بعد بہت عرصہ دراز میں اس بات کا فتوے دیتے ہیں کہ جہاں چوہے ملیں مار ڈالو۔ کیونکہ یہ بہت خوفناک چیز ہے ادھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال پر نظر دوڑاتے ہیں۔ تو بخاری جیسی معتبر کتاب میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - خمسٌ من الدواب لاحرج من قتلھن الغراب والحدأۃ الفأرۃ والعقرب والکلب العقور۔ ترجمہ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر کوئی شخص احرام باندہے ہوئے حج کرتے ہوئے مار ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔ کوا - چیل - چوہا - بچھو اور باؤلا کُتا۔ وہ پاک مقام یعنے مکہ جہاں گھاس کاٹنے کی اجازت نہیں۔ درخت کاٹنے کی اجازت نہیں۔ اور پھر وہ مقدس ایام احرام کے جن دنوں میں حج ہوتا ہے اور پھر یہ کہ پاک مقام مکہ میں اور خاص اُن دنوں میں جبکہ حاجی کو ایک جوں مارنی بھی منع اور بال کٹوانے منع۔ شکار کرنا منع۔ سلا ہوا کپڑا پہننا منع درخت کاٹنا منع گھاس کاٹنا منع ایسے مقدس مقام پر پھر ایسے پاک ایام میں ایک حاجی کو جس کو جوں مارنی بھی منع ہے ایک چوہا مل جاتا ہے کیا اس کو چھوڑ دے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم ہے کہ چوہا جہاں ملے مار ڈالو اگر احرام باندہا ہی ہو۔ تو تب بھی بےشک مار ڈالو۔ کیونکہ یہ بیماری کے پھیلنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ اللہ کیسی تاکید ہے اور کیسا کڑا حکم ہے کہ ہرگز ہرگز مت دکو جہاں سے

اس ناپاک کو مار ڈالو اور دنیا کو اس سے پاک و صاف کرو۔ سبحان اللہ! آپ کی کیسی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور ایک مومن کے لئے کلیجہ مین ٹھنڈک پڑجاتی ہے اور کیسی ایک خوشی دل مین محسوس ہوتی ہے جب دیکھتے ہین کہ وہ بات جو آج سے تیرہ سو برس پہلے آپنے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیان فرمائی وہی آج بڑی بھاری تحقیقاتون کے بعد ضروری اور لابدی ظاہر کی جاتی ہے وہ حکمت جو تمام علما و ملکا ر نکال رہے ہین پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مین درج ہوتی ہے اس سے بڑھکر بین دلیل کسی کی سچائی کی کیا ہوسکتی ہے اور اس سے زیادہ واضح صداقت کس مذہب مین ملسکتی ہے؟ ان خصوصیات کا مورد صرف اسلام ہی ہے جن سے تمام مذاہب باطلہ عاری ہین اور اس بات کی ہمین خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمین ایسے مذہب کے لئے چن لیا۔ جو واقعی طور پر حقیقی علوم کا مجموعہ اور حکمتون سے بھرپور خزانہ ہے والحمد للہ رب العالمین

الراقم سید از قادیان

بدرِ خواتین

کیا ہُوا ہاتھ مین گہنے کو جو پہنا بی بی
علم سیکھو کہ یہی دل کا ہے گہنا بی بی

زیور

ہندوستان کی عورتون کو زیور کا اس قدر وحشیانہ شوق ہے کہ محققانِ باتمیز نے ہندوستان کے افلاس کا اسے ایک بہت بڑا سبب ظاہر کیا ہے مین اس کی تائید مین کچھ لکھنا چاہتی ہون لیکن اس سے پہلے ہندوستان کی بیبیون پر یہ بات جتانی مناسب ہے کہ زیور پہننا شائستگی اور تہذیب سے بہت دور ہے خصوصاً ایسا زیور جیسا کہ ہمارے ہندوستان مین پہنا جاتا ہے۔ رسم و رواج ہم لوگون پر اس قدر غالب ہے کہ اس کی موٹی سے موٹی خرابی بھی ہمین نظر نہین آتی۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم رسم و رواج سے قطع نظر کرین تو ہمین صاف معلوم ہونے لگیگا کہ اپنے جسم کو چھیدنا ناک اور کان مین سوراخ کرنے ہاتھ اور پاؤن اور گلے مین وزن لادے پھرنا کون سی انسانیت اور معقولیت ہے۔

صحرائے افریقہ مین بعض قومین ایسی وحشیانہ ہین کہ مہذب دنیا کے سیاح جب اُدھر جاتے ہین تو رنگین شیشون کے ٹکڑے ان کے لئے تحفتہً لے جاتے ہین ان ٹکڑون کو وہ لوگ بڑے شوق سے ان کے ہاتھون سے چھین لیتے ہین اور اپنے کان یا ناک یا کسی اور حصہ جسم مین چھید کرکے ڈال لیتے ہین اس احسان کے عوض مین سیاحون کی بہت خدمت کرتے ہین اور چونکہ طلائی کانین اس طرف بکثرت ہین ان کے معاوضہ مین ان کو سونا چاندی لاکر مالا مال کر دیتے ہین اسی طرح امریکہ کے وحشی اپنے جسمون کو مختلف رنگون سے رنگتے ہین اور سرون پر پر وغیرہ لگائے پھرتے ہین ایسے ہی جانے دیجئے۔ شہر کی تیز دار عورتین گاؤن والیون کے بھاری زیورات پر نام دہرتی ہین اور کہتی ہین کہ یہ گنواریان اتنا بھاری زیور پہنتی ہین کہ اپنے کان ناک کاٹ لیتی ہین لیکن اگر ان کے نزدیک یہ گنواریان قابل اعتراض ہین تو اس اعتراض سے وہ خود کیونکر الگ ہوسکتی ہین فرق تو صرف اتنا ہی ہے کہ ان کا زیور ذرا بھاری ہوتا ہے اور ان کا ہلکا۔ گاؤن کی عورتین بہ نسبت شہری عورتون کے سخت مضبوط اور قوی بھی تو زیادہ ہوتی ہین جس بات کو وہ بخوبی ہنسی خوشی برداشت کرلیتی ہین شہری عورتین اس کو اپنے لئے ناقابل برداشت سمجھتی ہین لیکن مہذب اور شائستہ عورتون کی نگاہ مین ہندوستانی عورتین کتنی زیادہ قابل اعتراض ہین جتنی کہ ان کے نزدیک گنواریان۔ اس لئے کہ وہ اپنے جسم مین کئی سوراخ کرتی ہین جو صریح ایک ناشائستگی اور وحشت کی علامت ہے۔ دنیا کے کسی حصہ مین کسی قوم کی عورتون کو زیور کا اتنا عشق نہین ہے جتنا کہ ہندوستانی عورتون کو ہے۔ ان کا عشق تو جنون کے درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ جان ایمان اور دنیا کی ہر ایک شئے کی محبت سے زیور کی محبت ان کو زیادہ ہوتی ہے۔ اور اب تو یہ بطور نمود اور اظہار تمول اور خوشحالی کے لئے زیادہ تر اور زیب و زینت کی نظر سے کمتر پہنا جاتا ہے۔ لیکن اس کا رواج غالباً اس طرح ترقی کر گیا ہے کہ زمانہ جہالت مین جبکہ نہ بنک گھر تھے نہ ڈاکخانہ مین روپیہ حفاظت کے لئے جمع ہوسکتا تھا نہ اصول تجارت سے لوگ واقف تھے نہ روپے سے فائدہ اٹھانے کی صورت لوگون کو کوئی معلوم تھی نہ کفایت شعاری کے فائدون سے لوگ آشنا تھے اسلئے عموماً لوگون کا ایسا خیال تھا کہ نقد روپیہ خرچ ہو جاتا ہے اس کے پس انداز اور اندوختہ کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہو کہ کوئی زیور بنوا لیا جاوے یہ رواج بڑھتے بڑھتے یہان تک بڑھ گیا کہ اب تو نمود و نمائش جہالت اور بےعقلی کا خاصہ ہوگیا پہلے تو عورتین زیورات زیب اور آرائش کے لئے پہنتی تھین۔ لیکن بے علم ہونے کی وجہ سے چونکہ بےعقل بھی تھین اس لئے نمود کا مادہ بڑھ گیا اور زیور کو بیک کرشمہ دو کار سمجھنے لگین۔ روپیہ کا روپیہ ہُوا جو آسانی سے خرچ نہین ہوسکتا۔ زینت زیبائش جدا ہوگئی اور لوگون کو اپنی آسودگی جتانے کا عمدہ ذریعہ ہاتھ لگا۔ غرض یہی اسباب جمع ہوگئے۔ جنھون نے ہند کی عورتون کی نظرون مین زیور کو ایسا عزیز بنا دیا اور اس کے پہننے کی کافی گنجائش نکالنے کے لئے انہون نے اپنے جسم مین سوراخ کرنے شروع کردئے یہ محبت صاف ظاہر ہے کہ زیور پہننے کی خوشی مین اس تکلیف کی وہ بالکل پرواہ نہین کرتین۔ جوان کے کان اور ناک چھیدنے مین ان کو پہونچتی ہے لیکن اگر زیور کے سوائے ان کو کوئی اس قدر رنجیدہ دیکر یہ کہے کہ وہ اپنے جسم مین کسی اور جگہ ایک چھوٹا سا چھید کرلینے دین تو شاید کوئی عورت بھی اس پر خوشی سے راضی نہ ہوگی۔ حالانکہ زیور پہننے کی خوشی مین وہ آگے رہ کر بعض حالتون مین اپنے ہاتھ سے کان ناک چھید لیتی ہین اور تمام عمر یہ تکلیف سہا کرتی ہین کبھی ان کے کان پک جاتے ہین کبھی درد ہوتا ہے۔ پیپ جاری ہوجاتی ہے کبھی سوراخ بڑھتے بڑھتے اس حصہ کو بالکل کاٹ دیتے ہین اور ان کے چہرہ کو بدنما کر دیتے ہین زیور کا پہننا ان کے لئے ایک مصیبت ہوتا ہے لیکن وہ سب کچھ برداشت کرتی ہین۔

اسبات پر مہذب قومین کتنا سخت اعتراض ان پر کرتی ہین اور انہین نیم وحشی اور غیر شائستہ بتاتی ہین اور ان کا اعتراض ہے بھی درست۔ ہندوستان کی تعلیم یافتہ اور اعلےٰ سوسائٹی کی بیبیون کو جنہین میمون اور یورپین لیڈیون سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا ہے انہون نے دیکھا ہوگا کہ ان کے زیور کتنے سبک۔ نازک اور خوبصورت اور مختصر ہوتے ہین اور زیور پہننے سے ان کا مقصد صرف زیبائش ہوتا ہے نہ کہ کچھ اور۔ نہ ان کے ناک کان چھیدے ہوتے ہین نہ وہ بھاری بھاری گہنون سے لدی ہوئی ہوتی ہین اور ان ہندوستانی لیڈیون سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپین عورتین ہندوستانیون کے ان زیورات پر دل سے نفرت اور حقارت کرتی ہین۔

ہندوستان کی عورتون کو زیور کی اس قدر ہوس ہوتی ہے کہ اگر انہین خود میسر نہین ہوتا تو شادی بیاہ مین وہ زیور کو مانگ کر پہن جاتی ہین اگر کسی طرح یہ بات ظاہر ہوجاتی ہوگی اور ممکن نہین کہ نہ کھلی ہو تو ان کو اس جھوٹی شیخی اور نمائش پر ہم چشمون مین شرم تو نہ آتی ہوگی لیکن یہ بات اس قدر عام اور معمول رواج کی طرح جاری ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل معیوب نہین خیال کی جاتی اور کیون معیوب سمجھی جاوے جبکہ سب عورتون کی نظرون مین زیور کی یکسان عزت ہو سب عورتین جانتی ہین۔ کہ زیور ایسی ہی چیز ہے کہ اس کا مانگ کر بھی پہننا عیب نہین ہوسکتا۔ لہذا ایک دوسری کو معذور سمجھتی ہین اور برا نہین جانتین۔ مگر میری پیاری بہنو۔ یاد رکھو۔ اصل اور حقیقی جواہرات اور سچے نگدار گہنے علم ہے علم حاصل کرنے مین کوشش کرو۔ آپ کا دل خود بخود بتادیگا کہ اصل گہنا کون سا ہے۔ اپنا تو قول ہے۔

کیا ہُوا ہاتھ مین گہنے کو جو پہنا بی بی
علم سیکھو کہ یہی دل کا ہے گہنا بی بی

اگر بہنون نے میرے اس مضمون کو پسند کیا تو دوسرے جلسہ مین شمار اور اعداد کی رو سے زیور کے مالی اور جانی نقصان بیان کرون گی۔

آپ بہنون کی خادمہ
فاطمہ بیگم

مکتوبات خلیفۃ المسیح

(۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کسی عورت کا اپنے شوہر سے پہلی عورت کا طلاق شرط کرنا عام طور پر شرع اسلام مین ناپسند ہے خاص طور پر نظر ۃ جب ایک عورت دوسری بی بی کو پسند نہ کر سکے تو اس عورت کو اختیار ہے خود طلاق لے لے۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ خدا کے بندے ہو کر رسول کی اُمت ہو کر لوگ زنا جھوٹ شراب خوری - فریب اور دغا سے باز نہین آتے - احمدی کیون کر ان کو روک سکتا ہے - میرے نزدیک تو ایسے معاہدات سرے سے بُرے ہین - احمدی کرے یا غیر احمدی کرے - نام سے کیا بنتا ہے جب کام اچھے نہ ہون - والسلام - نورالدین - ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حضور کی آیت کریمہ اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین پر عملدرآمد کرنا فرض آلہیہ ہے اور حدیث شریف پر عمل درآمد کرنا اس سے کم پایہ پر سنت اور مستحب ہے۔

حدیث کے حکم کے مطابق اعتبار وضو مین ہاتھ دھونا اور آیہ ... کے رو سے پہلے مونہہ کا دھونا اور ہاتھون کا کہنیون تک دھونا اور پاؤن کا ٹخنون تک ملنا اور دھونا اور حدیث کے رو سے پاؤن پر پانی تین بار ڈالنا ثابت ہے۔

شیعہ لوگ بھی الفاظ قرآنی پر زیادتی کرتے ہین جیسے کہ ابتدائے وضو مین ہاتھ دھوتے ہین اور سر کے مسح کے واسطے پانی لیتے ہین اور بعض وضو سے پہلے پاؤن دھو لیتے ہین حالانکہ یہ سب قرآن شریف کے الفاظ پر زیادتی ہے - اب ان سے پوچھین کہ پہلے پہل ہاتھ اپنے مین کہان ہین اور سر کے مسح کے لئے پانی سے ہاتھ تر کرنا اور مسح پاؤن کے ... [illegible] ... نورالدین ۲۰ اپریل

(۳) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حکم - حاکم کے تابع ہوتا ہے - اور علم معلوم کے تابع - جناب آلہی کا علم بتاتا ہے کہ فرعون اور ابوجہل باوجود طاقت اور استطاعت کے خلاف موسیٰ اور خاتم النبیین کا انکار کرین گے - پس وہ سزا کے قابل ہین آپ اگر تکلیف فرما کر ایک بار مجھ سے مل سکین تو آپ کو بتفصیل عرض کرون - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر بھی ایسے بہت ہین جو جان و مال کو صرف آلہی رضامندی کے لئے خرچ کرتے ہین - ہزارون عیسائی - یہودی اور ہندو ایسے موجود ہین آپ ان کے متعلق کیا خیال رکھتے ہین۔

تو کار زمین را نکو ساختی ⁂ کہ با آسمان نیز پرداختی

کا معاملہ نظر آدین - والسلام - ۲۰ جون سنہ ۱۹۰۹ء

المفتی

(۱) اگر توبہ کرین تو توبہ ہمیشہ قبول ہے (۲) چھاتی سینہ پر ہاتھ باندھنا صرف مسنون یا مستحب ہے اور یہ حدیث مین آیا ہے کہ نبی کریم سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے اور آثار مین یہ بھی آیا ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے تھے نماز آپ پوری پڑھا کرین (سوال یہ تھا کہ مجھے ہمیشہ ریل مین بوجہ ملازمت سفر رہتا ہے) (۴) جرابون پر مسح جائز ہے۔

مناجاتِ ناصر

مین مشکلات مین ہون مشکل کشا تو ہی ہے | محتاج ہون مین تیرا حاجت روا تو ہی ہے
دکھ درد ہین ہزارون کس کس کا نام لون مین | بندہ ہون مین تو عاجز میرا خدا تو ہی ہے

سچے رسول تیرے سچی تری کتابین
صدہا طبیب حاذق لاکھون ہین دوائین
کچھ بھی ہمین تو آتا تجھ بن نظر نہین ہے
تیرے سوا نہین ہے معبود کوئی ہرگز
مان باپ بھائی بہنین بیوی ہو یا کہ بچے
جو تیرے پاس آیا اس نے ہی لطف پایا
جس نے نہ تجھ کو دیکھا ہے عقل کا وہ اندھا
جس خوش ادا پہ ہوتے قربان ہین سب رنگیلے
ڈر ہے تو تیرا ڈر ہے اُمید ہے تو تجھ سے
جس دل کا تیرے غم مین ہوتا ہے خون پیارے
تیرے نقد کرم سے پاتا ہے کوئی تجھ کو
سب سے عظیم تو ہے اور سب سے تو ہے اعلےٰ
لوگون نے جو ہے سمجھا وہ تو نہین ہے ہرگز
مومن ہین تیرے شیدا اسمین نہین ذرا شک
ہے قرب تیرا دولت دوری تری فقیری
شاہون کا شاہ تو ہے بیکس پناہ تو ہے
تو ہم کو ہے کھلاتا اور تو ہی ہے پلاتا
دکھ درد سے رہائی دیتا ہے تو ہی ہم کو
سامان زندگی کا تو نے دیا ہے ہم کو لو
تو پھول ہے کھلاتا اور پھل ہی ہے لگاتا
پُرعیب کل بشر ہین بے عیب ذات تیری
ناصر کی کردہ تو تیرا ہے نام ناصر
جب سرکشی سے بندے ہوتے ہین تجھ سے باغی
رکھنے کے جو ہین قابل رکھتا ہے انکو تو ہی
توبہ قبول کرنا تیرا ہی کام ہے بس
دل مین خیال نیکی آتا ہے جب ہمارے
بدیون سے پھیر لاتا رہ ہم کو ہے دکھاتا
ہم ہین فقیر تیرے تو ہے غنی ہمارا
اولاد و مال تو نے ہم کو دیا ہے بے شک
تو ہم کو پالتا ہے آفات ٹالتا ہے
تو محنتین ہماری کرتا نہین ہے ضائع
پھنستے ہین ہم الم مین پڑتے ہین قید غم مین
تجھکو فنا نہین ہے ہم کو بقا نہین ہے
چھوٹے ہون یا بڑے ہون بچے ہون یا کہ بڈھے
تبدیل کر رہا ہے جنگل کو بستیون مین
کر قوم پر ہماری الطاف یا آلہی تو

سب گمرہون کا لیکن اک رہنما تو ہی ہے
لیکن مرے پیارے دل کی دوا تو ہی ہے
پوشیدہ بھی تو ہی ہے اور برملا تو ہی ہے
قربان جس پہ دل ہین وہ دلربا تو ہی ہے
ہین چار دن کے ساتھی لیکن سدا تو ہی ہے
کل بے وفا ہے دنیا اک باوفا تو ہی ہے
آنکھون کا نور تو ہے دل کا دیا تو ہی ہے
ہین تیرے منہ کے صدقے وہ خوش ادا تو ہی ہے
ہے جلنے خوف تو ہی جائے رجا تو ہی ہے
انجام کار اس کا بس خون بہا تو ہی ہے
ہر چیز کی ہے قیمت اک بے بہا تو ہی ہے
ہر شے کی انتہا ہے بے انتہا تو ہی ہے
ہم مانتے ہین تجھ کو بیشک خدا تو ہی ہے
کافر کے بھی تو دل کا بس مدعا تو ہی ہے
دل کو غنا ہو جس سے وہ کیمیا تو ہی ہے
ہے شاہ تو بناتا کرتا گدا تو ہی ہے
بیمار ہم جو ہووین دیتا شفا تو ہی ہے
اور دور ہم سے کرتا ہر اک ایذا تو ہی ہے
کپڑے تو ہی پہناتا دیتا غذا تو ہی ہے
میوے ہمین کھلاتا یہ بامزا تو ہی ہے
سب پُرخطا ہین بندے اک بے خطا تو ہی ہے
منظور عاجزون کی کرتا دُعا تو ہی ہے
ان کی سزا کی خاطر لاتا وبا تو ہی ہے
جو ہین فنا کے لائق کرتا فنا تو ہی ہے
تو ہے قریب ہم سے سنتا دعا تو ہی ہے
تو اس کا ہے محرک دیتا ندا تو ہی ہے
ہم کرتے ہین بُرائی کرتا بھلا تو ہی ہے
ہم لیتے ہین جو قرضہ کرتا ادا تو ہی ہے
احسان ہم پہ کرتا صبح و مسا تو ہی ہے
اور ہم سے دور کرتا ہر اک بلا تو ہی ہے
خدمات کا ہماری دیتا صلا تو ہی ہے
آخر مصیبتون سے کرتا رہا تو ہی ہے
دیتا ہے زندگی تو کرتا فنا تو ہی ہے
جب چاہتا ہے ہم پر لاتا قضا تو ہی ہے
شہرون کے شہر دم مین کرتا صفا تو ہی ہے
تیرے ہی ہین یہ بندے ان کا خدا تو ہی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محاسن اسلام

نمبر۱

ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

یہی مقدس ذات اور کیسا مقدس وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا کہ زندگی تو زندگی وفات کے بعد بھی تیرہ سو برس سے وہ حقائق و معارف اور وہ امور خارق عادت اور وہ نئی نئی صداقتیں آپ کے ارشادات اور آپ کے اقوال سے ظاہر و باہر ہو رہی ہیں کہ جن کا شمار طاقت سے باہر اور جن کی گنتی عقل سے بالا ہے کیونکہ جتنے مذاہب باطلہ ہیں وہ ہمیشہ فلسفہ اور علم طبعیات اور تمام حقیقی علوم سے مکر و اور شکست خوردہ ثابت ہوئے ہیں اور جہاں کہیں ایسے علوم کی اشاعت ہوئی ہے وہاں ہمیشہ مذہب کے متعصب طرفداروں نے ایسے علوم کے استیصال پر وہ وہ کارروائیاں کی ہیں کہ الاماں ہمیں اس بات اور اس کے متعلق واقعات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے اور عیسائی پادریوں اور یونان کے متعصب مذہبی لوگوں کے کارنامے ہمیں ایسے چھوڑے ... شور کرتے ہیں لیکن اسلام ہی ایک ایسا پاک ... ان کے مخالف ہمیں ترغیب دیتا ہے کہ ہم ایسے علوم سے مستفید ہوں جیسا کہ وہ فرماتا ہے اول افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت و الی السماء کیف رفعت و الی الجبال کیف نصبت و الی الارض کیف سطحت۔ ان مذکورہ بالا آیتوں میں خدا تعالیٰ نے ہمیں چار علوم کے حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت ترجمہ پس کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح اس کی بناوٹ ہوئی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ہم ایسے علوم پر تدبر کریں اور ایسے علوم سے مستفید ہوں جو کہ حیوانات کی بناوٹ اور اس کے متعلق تمام باتوں پر حاوی ہوں اونٹ کا ذکر بطور نمونہ کے ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ اس آیت کے ارشاد کے مطابق جہاں تک ہو سکے۔ بناوٹ و ساخت حیوانات کے علوم حاصل کریں (جن سے کہ آجکل یورپ مستفید اور مالامال ہو رہا ہے)

دوم۔ و الی السماء کیف رفعت۔ ترجمہ۔ اور کیا انہوں نے آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے۔ اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے نظام عالم پر توجہ دلائی ہے کہ کیوں نہیں آسمان کی طرف دیکھتے کہ وہ کس طرح اونچا کیا گیا۔ یعنے اس کی بناوٹ مقدار کشش اور آسمان کے متعلق اجرام یعنی سورج۔ چاند۔ سیارے۔ ستارے وغیرہ وغیرہ تمام نظام شمسی و قمری کا علم اور روشنی اور کشش اور حرارت اور برودت غرض ہزارہا علوم کی طرف اشارہ ہے کہ کیوں نہیں لوگ اس طرف توجہ کرتے بجائے اس کے کہ قرآن یا اسلام علم نظام عالم کا مخالف یا متناقض ہوتا خود تنبیہ فرماتا ہے کہ کیوں نہیں علم نظام عالم پر توجہ کرتے اور کیوں نہیں سیاروں۔ ستاروں کی گردشوں اور حرکات اور حوادثات کا مطالعہ کرتے۔ قرآن شریف تو فرماوے کہ تم سائنس پڑھو اور قوانین قدرت کا مطالعہ کرو۔ اور سلسلہ نظام عالم پر غور کرو۔ مگر مسلمان ہیں کہ ذرا کسی نے ایسی باتوں سے دلچسپی ظاہر کی بس اس پر کفر کا فتوےٰ لگ گیا مگر یہ نہیں دیکھتے کہ کافر وہ ہے جو خدا تعالےٰ کے احکام کو پاؤں کے نیچے روندے نہ کہ وہ جو اس کے حکم سے اس کے افعال کا مشاہدہ کرے جس قوم پر ادبار آ جاتا ہے ہر شے میں تنزل ہی تنزل ہوتا جاتا ہے وہ مہتم بالشان باتوں کو معمولی اور معمولی باتوں کو مہتم بالشان ہونے کا جامہ پہنا دیتے ہیں اور افسوس کہ یہی ادبار اور ذلت کی نشانی ہے حکم تو مسلمانوں کو تھا کہ تم علم نظام کا مطالعہ کرو مگر عمل کریں یورپ والے

سوم۔ والی الجبال کیف نصبت۔ ترجمہ۔ اور کیوں نہیں دیکھتے پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح یہ زمین میں نصب کیے گئے ہیں۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پتھروں اور پہاڑوں کے متعلق جو علوم ہیں اور جو حکمتیں ان سے وابستہ ہیں ان سے مسلمانوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پہاڑوں کے متعلق صدہا علوم ہیں کہیں تو پہاڑ کاٹنے کا علم ہے اور ان کے اسباب کے علوم ہیں اور کہیں پہاڑی نباتات اور پہاڑی جانوروں اور برف اور بادلوں کا علم ہے۔ غرض ہر ایک ایسی شے جس کا پہاڑ سے کوئی تعلق ہے سب پہاڑ کے متعلق ہے۔ اسی طرح زلزلوں کے متعلق علم بھی پہاڑ کے تحت میں آتا ہے صدہا اور ہزارہا علوم پہاڑوں سے وابستہ ہیں اگر انسان ان کو حاصل کرے اور ان کا مطالعہ کرے تو قطع نظر دنیاوی فوائد کے روحانی فوائد کے ایک سلسلہ کا وہ مورد ہو سکتا ہے مثلاً خدا کی قدرت پر ایک خاص ایمان آتا ہے۔ جب انسان سینکڑوں میل لمبے چوڑے قطعات اور پہاڑوں کے سلسلہ پر نظر دوڑاتا ہے اور ان کے مہیب نظارہ پر نظر کر کے خدا کی صنعت کی خوبی اور اس کی قدرت اظہر من الشمس دیکھتا ہے مگر اس علم میں مسلمان پیچھے رہ گئے ہیں تمام بڑے بڑے انجینئر جو پہاڑ کے کاٹنے کے عالم ہوتے ہیں تمام یورپین ہی ہوتے ہیں۔ کبھی کوئی مسلمان اس کام میں معتد بہ علم اور مہارت رکھتا ہوا نظر نہیں آیا۔ غرض پہاڑوں کے متعلق ہر قسم کے علوم سے مسلمان بے بہرہ ہیں۔ ان یورپ والے آرات دن پہاڑوں کے کھودنے اور کاٹنے اور ان میں سوراخ کرنے راستہ بنانے اور ان کی نباتات کا مطالعہ کرنے اور ان کے چشموں کی سردی اور برودت اور صفائی کے حیرت انگیز کرشموں پر غور کرنے ان کے ندی نالوں دریاؤں کو توجہ سے دیکھنے اور ان کے عجیب عجیب قسم کے حیوانات اور اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے میوہ جات اور عمدہ سے عمدہ اشیاء سے فائدہ اٹھانے میں لگے ہوئے ہیں مگر مسلمان ہیں کہ خواب غفلت میں پڑے سوتے ہیں۔ افسوس صد افسوس۔

چہارم۔ والی الارض کیف سطحت۔ ترجمہ۔ اور کیوں نہیں دیکھتے کہ کس طرح زمین بچھائی گئی۔ اس آیت میں ایک نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ لفظ کیف سطحت سے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ فرماتا ہے کہ کس طرح بچھائی گئی یعنے یہ بھی عظیم الشان قدرتوں سے ہے۔ زمین تو ہم نے بنائی گول۔ مگر جہاں دیکھو سطح والی نظر آتی ہے . . . . یعنی حاصل مطلب یہ ہے کہ زمین تو گول ہے۔ مگر ہماری قدرت کاملہ نے اسے اتنا بڑا جسم دیا کہ وہ ایک سطح کی رنگ میں ہو گئی اور لوگ اس پر کام کرنے کے لائق ہو گئے۔ اس آخری آیت میں خدا تعالیٰ نے مجموعی طور پر ہر قسم کے علم حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اول خود زمین کے متعلق کہ وہ کس مادہ سے بنی ہے۔ اور اس کے اجزا ترکیبی کیا ہیں پھر اس کے اندرونی حالات اس کی مختلف کیفیتیں اس کے خواص اور ان تمام اشیاؤں کے خواص اور ان کی قوتیں جو زمین میں ہوتی ہیں۔ مثلاً نباتات کے متعلق ان کے موسموں کے متعلق۔ پودوں کے پیوند کے متعلق۔ پھولوں ... ترکاریوں کے متعلق۔ زہروں کے متعلق۔ غرض نباتات کی صدہا مختلف شاخوں کے متعلق اسی طرح حیوانات حشرات الارض اڑنے والے۔ رینگنے والے۔ چوپائے۔ پانی میں رہنے والے جانوروں کے متعلق علم اور ان کے خواص اور ان کے فوائد۔ غرض حیوانات کی ہزارہا مختلف اقسام کے متعلق جو علوم ہیں وہ اس آیۂ کریمہ سے مراد ہیں۔ جمادات۔ سمندر اور سمندر کے عجائبات اور لاکھوں اشیاء کا علم جو سمندر میں موجود ہیں ارض کے تحت میں ہے۔ کانیں اور دفینے اور سونے اور چاندی اور اور دھاتوں کے نکالنے کا بھی علم ارض کے ماتحت ہے۔ غرض میں کہاں تک بیان کروں کہ زمین کے متعلق کون کون سے علم ہیں نہ تو میں ان کی واقفیت رکھتا ہوں اور نہ ہی کوئی فرد بشر ان کا احاطہ کر سکتا ہے . . . .

. . . کیونکہ عجائب طلسمات اور ایجادات کا سلسلہ بڑی تیزی سے دنیا میں ترقی کر رہا ہے۔ غرض یہ آیت تمام علوم دنیاوی پر دلالت کرتی ہے اور سائنس اور فلسفہ اور علم طبعیات کے حاصل کرنے کا حکم دیتی ہے۔ پھر بھلا ایسے علوم کس طرح قرآن شریف یا اسلام کے متناقض قرار دئے جا سکتے ہیں۔ تمام مذاہب باطلہ خشک اور سوکھی لکڑی کی مانند ہیں جس کو فلسفہ کی بھسم کر دینے والی اور سائنس کی خاک کر دینے والی بجلی ہر وقت خطرہ میں ڈال رہی ہے اور وہ وقت قریب ہے۔ جب کہ آگ لکڑی کو جلا کر خاک سیاہ کر دے گی۔ یا لکڑی والے خود لکڑی کو

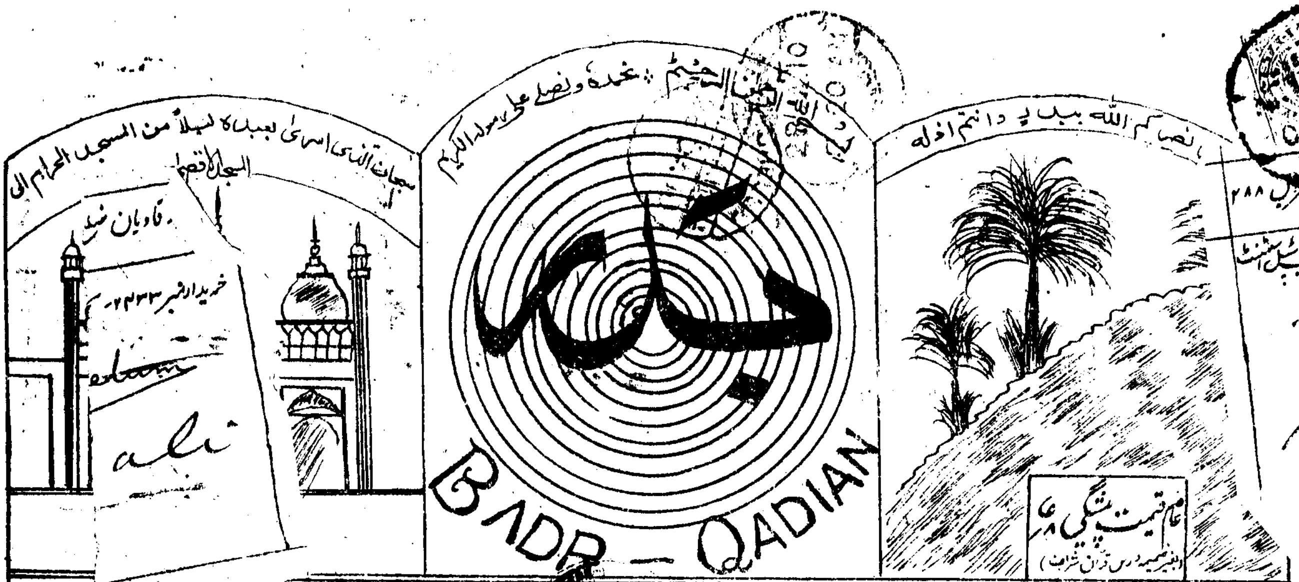

چہ گویم با تو گر آئی بہار قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸	وامینے شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۹ — (ضمیمہ درس قرآن شریف) — (پیشگی چار روپے) — نمبر ۱۴

مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۲۸ سنہ ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ سنہ ع مطابق ۱۵ ماگھ ۱۹۶۶ سمت

سارے جہان سے اچھا دارالاماں ہمارا	اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

خریدار بدر کتب سلسلہ کو

شہادت الفرقان۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ قیمت ۴ر

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح۔ آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۶ر

سر الشہادتین۔ مصنفہ فاضل امروہی۔ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے۔ قیمت ار

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی۔ غلامی کے متعلق تمام اعتراضوں کے جوابات اور فیصلہ کن بحث۔ قیمت ۲ر

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ار

تشحیذ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی عیسائیوں کے رد میں۔ قیمت ۳ر

کاسر احمدی ۱ر۔ نظم مستورات ۱ر

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین۔ قیمت ۲ر

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآن سے ایک نئی طرز میں قیمت ۳ر

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم مذہب۔ قیمت ۲ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم قیمت ۱ر

مور کہہ سید حد۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراضات ہیں ان کے جوابات قیمت ۸ر

اسلام کی پہلی کتاب۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب بچوں کے لئے قیمت ۴ر

حضرت اقدس کے دعاوی اور ان پر اعتراضوں کے متعلق مدلل و مکمل

عیسائی مذہب۔ عیسائیوں کے رد میں اور مسیح کے صلیب سے بچکر کشمیر پہنچنے کا ثبوت۔ قیمت صرف ۱ر

معیار حق۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں۔ قیمت ار

لیکچر مہر سنگھ۔ جسمیں باوا نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت

القول الصحیح۔ میاں ہدایت اللہ صاحب مشہور شاعر پنجابی کی اردو نظم مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت میں۔ قیمت ار

سری نہہ کلنک۔ جسمیں حضرت صاحب کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر

کرشن لیلا۔ ایک ہندی نظم۔ لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت قیمت صرف آدھ آنہ۔

فتح الدین۔ مسیح کی وفات کے ثبوت میں آیات و احادیث کی پنجابی نظم میں تفسیر۔ قیمت ۴ر

سیر پرند۔ شکاری لوگوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۸ر بجائے چار روپے کے۔

ست سلاجیت گلگتی

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دور دافع بو و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و اوجاع مفاصل۔ وغیرہ وغیرہ مفید۔ دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ ۱۰ر۔ ایک تولہ سے کم روانہ ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر۔ قادیان

اعلان ۱/۲۲

لنگی پشاوری و کلاہ و ٹی کشمیری دلوئی و عینک پیبل کرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب کریں فائدہ رہیگا انشاء اللہ

شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راولپنڈی۔ وی پی یا قیمت پیشگی شرط ہے۔

۲۰ و ۲۷ جنوری کے پرچوں میں صفحہ ۲، ۸، ۹، ۱۰ اکوئی نہیں صفحہ ۱۱ کی بجائے صفحہ ۷ پر پڑھیئے۔ کاتب نے صفحے لگانے میں غلطی کی ہے۔

اس ہفتہ ضمیمہ درس قرآن چھاپا گیا کیونکہ بوجہ ابر و باران کئی دن درس نہیں ہوا۔ اس تفسیر کے متعلق یہ امر یاد رہے کہ صرف انہی الفاظ کی تشریح لکھی جاتی ہے جو معمول ترجموں میں نہ ہو یا حضرت مولانا کوئی نکتہ بتائیں اور چھپنے سے پہلے اکثر نظر ثانی کرالی جاتی ہے بعض اوقات آپ کے آگے جو عبارت ہوتی ہے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشرز کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شائع گشت)

(کتبہ عاجز محمد حسین مہدی)

بدعات محرم

عراق کے مجتہد مطلق حضرت میرزا حسین نوری طبرسی علیہ الرحمہ نے عزاداری کی موجودہ حالت کی بُرائیون میں لولو ومرجان کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو سید ناصر حسین صاحب کے اہتمام سے لکھنو میں چھپی ہے۔ اس میں میرزا نے طبرسی اس رونے رُلانے کے متعلق ایک نہایت لطیف قصہ لکھتے ہیں جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"میں ایک مرتبہ مشہد مقدس کو بیابان کے اس راستے سے روانہ ہوا۔ جو بڑی تکلیف ومشقت کا راستہ ہے۔ خراسان کے ایک گاؤن میں نیشاپور کے قریب پہونچ کر اُترا۔ چونکہ مسافر تہا اس لئے وہان کی مسجد میں جاکر فروکش ہوا۔ مغرب کا وقت ہوا۔ تو گاؤن کے لوگ جمع ہوگئے۔ خدمتگار نے چراغ جلایا۔ نمازی آئے اور سب نے مغرب وعشاء کی نماز جماعت سے ادا کی۔ اس سے فراغت ہوئی تو پیش نماز (امام) صاحب منبر پر چڑھے۔ مسجد کا ملازم کنکر پتھر سے دامن بھرے ہوئے منبر کے پاس پہونچا اور اس خریطہ کو امام صاحب کے حضور میں رکھدیا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ کس غرض کے لئے ہے۔ حضرت نے مرثیہ خوانی شروع کی ابھی چند ہی کلمے پڑھے تھے کہ خدمتگار اُٹھا اور چراغ بجھادیا۔ میرا تعجب اور بھی زیادہ ہوا۔ ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ منبر سے پتھر اور ڈھیلے آرہے ہیں اور حاضرین پر زور شور سے سنگباری ہورہی ہے۔ شور وفریاد بلند ہوئی ایک کہتا ہے ہائے میرا سر۔ دوسرا کہتا ہے۔ ہے ہے میرا بازو۔ تیسرا اپنے پر چوٹ لگنے کی فریاد کر رہا ہے۔ غرض کہ اسی طرح ہر طرف سے رونے چیخنے کی آواز بلند ہوئی۔ تھوڑی دیر ہوئی۔ پتھر ختم ہوئے مرثیہ خوان نے دُعائے فاتحہ شروع کی اور چراغ روشن کیا گیا۔ لوگ زخمی سر لہولہان جسم۔ آنسو بہاتی ہوئی آنکھیں لئے ہوئے اپنے اپنے گھرون کو روانہ ہوئے۔ میں ان بزرگ کے قریب گیا اور پوچھا کہ یہ کیا حرکت تہی انہون نے مجھے جوابدیا۔ کہ مین مرثیہ خوان ہون یہان کے لوگ ایسے سخت مزاج ہین کہ جب تک اس طرح کی کارروائی نہ کی جاوے۔ کسی طرح نہین روتے ناچار ان لوگون کو مین اسی طریقے سے رُلاتا ہون۔ (لولو ومرجان صفحہ ۱۴)

واستوت علی الجودی

انجیل کے مؤرخ نے حضرت نوحؑ کی کشتی کے ارارات پر ٹھہرنے کا بیان کلدانیون کی داستانون سے لیا ہے جنہین اس کا ارارات پر ٹھہرنا مذکور ہے لیکن مقامی روایات۔ جو عیسائی - اہل اسلام اور یزیدی (شیطان پرستی کے پوجنے والے) سب فرقون مین معتبر مانی جاتی ہین۔ کشتی کے جبل جودی پر ٹھہرنے کا پتہ دیتی ہین۔ جو عراق مین ایک ۷ ہزار فیٹ بلند سنگین پشتہ ہے۔ قرینہ عقل بھی یہی چاہتا ہے کہ نشیبی علاقہ مین سیلاب فرو ہوتے وقت کشتی غالباً اونچے پشتہ پر جو میدان کے ایک سرے پر واقع ہے۔ ٹھہری ہوگی نہ کہ ایک الگ تھلگ چوٹی پر جو میدانی علاقہ سے صدہا میل دور ہے اور بہت سے اونچے اونچے پہاڑ بیچ مین واقع ہین۔ لکچرار کا خود یہی خیال تہا کہ مقامی روایت زیادہ صداقت پر مبنی ہے جبل جودی کے اوپر ایک بڑی زیارت (خانقاہ) ہے۔ جہان ہر سال ماہ اگست مین ایک بڑا میلہ ہوتا ہے۔ اور ہزارون عیسائی مسلمان اور یزیدی ۷ ہزار فیٹ کی دشوار چڑھائی پر جو اکثر جگہ بالکل سیدہی ہے۔ خوشی خوشی چڑھ کر حضرت نوحؑ پر فاتحہ پڑہتے اور نذر نیاز چڑھاتے ہین۔ (وکیل)

دیہاتی پنچایتین

ہز آنر نے کہا کہ انہین معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ دیہاتی پنچایتین قائم کرنا چاہتی ہے جن کو خفیف دیوانی اختیارات حاصل ہون گے۔ اگر اس طریقے مین کامیابی ہوئی تو انہین کچھ فوجداری اختیارات بھی تفویض کئے جاوینگے آپنے فرمایا کہ موجودہ حالت مین مجھے کوآپریٹو بنکون سے بڑھ کر زمینداروں کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہین ہوتی۔

عمل حقنہ

حقنہ کا موجد بقراط ہے اور وہ اس طرح ہوا کہ ایک طائر نے مچھلی بہت کہائی ہوئی تہی اور اس کو درد شکم ہُوا۔ کنارہ دریائے شور پر جاکر چونچ مین پانی لیا اور دُبر مین پہونکا۔ آدہ گھنٹے کے بعد پانی کو فضلہ سمیت باہر نکالا اور نجات پائی اور پرواز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ عمل حقنہ کو عمل طائر بولتے ہین۔

ایرانی بلوچستان

بلوچستان کا وہ حصہ جو ایران کے قبضہ مین تہا چند دنون سے بالکل سرخود ہوگیا ہے۔ مثل افغانون کے بلوچی لوگ بھی نئی بندوقون سے کافی طور پر مسلح ہوگئے ہین کیونکہ مسقط سے بہت سستی بندوقین ان کو ملتی ہین اگر گورنمنٹ ایران نے وہان اپنا دخل ازسرنو قائم کرنے کی کوشش کی تو ایرانی بلوچی سردار لڑنے کو آمادہ ہونگے گویا ایران کا ایک صوبہ اس سے علیحدہ ہوگیا۔ بلوچی بمقابلہ ایرانیون کے زیادہ جنگجو ہین۔ صرف بختیاری ان کا مقابلہ کرسکتے ہین آجکل ایرانی فوج مین زیادہ تر معمولی آبادی کے لوگ ہین اگر بلوچیون پر چڑھائی کی گئی تو نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

صبح کا بھولا ہُوا گھر آگیا ہے شام کو

ایک مسلمان ایک ہندو کے ہمراہ کسی مندر کو دیکھنے کو لے گیا۔ ہندو کی ہدایت تہی کہ چُپ چاپ میرے ساتھ چلے آؤ۔ مسلمان نے جب نقش ونگار اور بعض عجائبات دیکھے تو بے اختیار اسکے موہنہ سے نکل گیا سبحان اللہ اور راز کھل گیا۔

۲- ایک جولاہے صاحب کے نقب لگائی۔ صبح تھانیدار آیا اور تفتیش شروع ہوئی۔ آپ بھی جا پہونچے۔ اور کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے کہ چور اس راستہ سے اندر داخل ہُوا ہے اور یون مال اسباب چُرا کر پھر دیوار پھاند کر جو اُترنے لگا ہے تو اسباب ادہر اور مین ادہر جا پڑا۔

مین نے یہ دو باتین اس لئے لکھی ہین کہ انسان کی فطرت مین صداقت اور فرمانبرداری ہے۔ مگر ملکی وقومی وخاندانی رسوم وحالات وعادات بعض اوقات انسان کو جادۂ اعتدال سے منحرف کردیتی ہین۔ بعض آریون کے دماغ مین کچھ فتور آگیا تہا اور وہ لگے گورنمنٹ کے خلاف تدابیر کرنے۔ آخر جب گورنمنٹ اس سنڈیکیٹ کے ٹرسٹ کو نکالنے کی طرف متوجہ ہوئی تو آریہ سماج نے اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے اب ضرورتاً ارجن نام ایک اخبار نکلوایا ہے۔ جس کی ایڈیٹری کے لئے دہرم پال ہی موزون سمجھا گیا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ یہ اخبار اپنے حلقہ مین ہندوستان پرکاش کی طرح مقبولیت حاصل کرتا ہے یا نہین۔ اگر اس اخبار نے آریہ سماج کی پوزیشن کو صاف کردیا۔ تو پھر غنیمت۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے مندرجہ ذیل چار سکولون کی بابت حکم دیا کہ ان کا کوئی طالب علم کسی سرکاری یا امدادی مدرسہ مین نہ لیا جاوے کیونکہ یہان قابل اعتراض باتین لڑکون کو سکھلائی جاتی ہین جو مفسدانہ اور بچون کے خیالات کو بگاڑنے والی ہین (۱) سارتھ بدیالہ گاؤن (۲) مہاراشٹر بدیالہ پونا (۳) مستفید وارلی شالا دہرن گاؤن۔ اور (۴) ریویٹ اینگلو ویسکلر سکول اپرندلی۔ حکم مذکور یکم جنوری سے عمل کرین گے۔

نہایت مسرت سے لکہا جاتا ہے کہ ہماری انصاف پسند گورنمنٹ نے کمال فیاضی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سے محکمہ مال مین بجائے پلہ یورپین اور پلہ ہندوستانیون کے پورے نصف ہندوستانی و نصف یورپین رکھے جایا کرین۔ گورنمنٹ رفتہ رفتہ اپنی رعایا کو بہت کچھ دے رہی ہے۔ (آریہ سماج کے متعلق حضور لاٹ صاحب کی رائے)

اسکے جواب مین مجھے یہ کہنے کی ہدایت ہوئی ہے کہ سرلوئیس ڈین اس امر کو پوشیدہ نہین رکھنا چاہتے کہ بہت سے حکام کی رائے آریہ سماج کے برخلاف ہے اور اس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ سماج مذکور اگر دانشمندی سے نہ چلایا جاوے تو یہ بہت کچھ خرابی پیدا کرسکتی ہے۔ خصوصاً ایسے مقامات پر جہان سماج کا انتظام ایسے اشخاص کے ہاتھ مین ہو جن کے خیالات باغیانہ ہون لیکن سرلوئیس ڈین کو اس بات کا یقین ہے کہ آریہ سماج اس وقت تک بحیثیت مجموعی غیر وفادار اور باغی نہین ہے اور وہ یقین کرتے ہین کہ سماج کے بہت سے ممبر دہارمک اصلاح کے لئے کام کر رہے ہین۔

تبت کے دلائی لامہ جو گذشتہ مہم کے موقعہ پر فرار ہوگئے تہے اور ابتک چین وروس مین بطور پناہ گیر منڈلاتے پہرتے تہے خبر ہے کہ آخرکار پایہ تخت لہاسہ مین واپس آگئے اب ملک تبت براہ راست چین کے قبضہ مین جا پڑا جس نے دلائی لامہ کو یہان کے انتظام پر بحال کردیا ہے۔

اخبارات بڑی مشینین اخبار حسب ذیل شرح پر چھاپ سکتی ہین۔ ۸ صفحہ کا اخبار ۹۶ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۱۰ صفحہ کا اخبار ۷۲ ہزار کاپی فی گھنٹہ ۱۲ صفحہ کا اخبار ۴۸ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۲۰ صفحہ کا اخبار ۳۶ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۲۴ صفحہ کا اخبار ۲۴ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔

قسطنطنیہ کے شاہی محل چراغان کا جلکر راکھ ہونا ایک قومی مصیبت سے منسوب کیا جاتا ہے افسوس ہے یہ عظیم تاریخی عمارت نہایت قیمتی تہی۔ تمام شاہی کاغذات جل گئے۔ نیا پارلیمنٹ تعمیر کرنا ہوگا۔

آسٹریلیا کے شمالی اضلاع مین عظیم طوفان طغیانی سے بڑی بھاری

فرمودۂ امیر

فرمایا۔ مومن کبھی مباحثات کی ابتداء خواہش نہ کرے اپنے علم پر اپنی زبان پر کسی قسم کا گھمنڈ دل میں نہ لائے۔ اور خدا کے حضور گر پڑے اور نفسانی جوش کا مطلق دخل نہ ہو۔ بلکہ جو کچھ کہے پاکیزہ نیت ہو کر۔ وہ شخص ابراہیم بن جاتا ہے۔ اور خدا اپنے فضل خاص سے اسکا معلم بن جاتا ہے۔ اور اسے وقت پر وہ باتیں سمجھاتا ہے جو اسکے وہم و گمان میں بھی نہ گزری ہوں۔ دوسرا موقعہ تبلیغ و وعظ کا ہے۔ اسمیں پہلے بقدر اپنی طاقت کے مضمون سوچے مگر سارا بھروسہ اللہ پر رکھے۔ کیونکہ اس تقریر کے لئے اثر پیدا کرنا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر خدا تعالےٰ اس شخص کی بات کو ضائع نہیں جانے دیتا۔ ایک شخص یہاں آیا۔ جو میری محبت سے مسرور ہو آیا تھا۔ میں نے اسسے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا۔ اگر کوئی شخص قل ہو اللہ احد آ قرآن ہر روز یاد کرے تو ۲ سال میں حافظ ہو جائے۔ میں نے اس پر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔ دیکھو ہماری بات ضائع نہ گئی۔ ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ مولوی عبدالقدوس صاحب کی گود میں پانچ خوبصورت لڑکے ہیں۔ جو میں نے اچک لئے ہیں۔ ان سے میں نے پوچھا تمہارا [illegible] ہے۔ تو وہ بولے کہیعص۔

ایک مرید نے ترک اسلام میں مقطعات قرآنی [illegible] اعتراض کیا نماز میں غالباً بین السجدتین دعا کرنے پر ایک پل میں ان کا راز مجھ پر کھل گیا۔

یہ سب لمن یشاء اناثا کو پہلے رکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی بڑا فضل ہے۔ فرمایا۔ ہماری بہت سی اولاد مری بھی ہے لیکن ہم نے ہر حالت میں اللہ کا شکر کیا۔ یہاں بھی اولاد کی ضرورت ہے اور آگے بھی۔ جو یہاں کے لائق نہ تھا خدا نے اسے آگے بطور ذخر رخصت فرما دیا۔

فرمایا۔ محسن بن جاؤ۔ تا تم پر بھی حضرت ابراہیم سے انعام ہوں اور تم کو ایسی اولاد دے۔ جو ان کو ملی حسین بی بی سے تو خود بخود محبت کی جاتی ہے۔ حکم یہ ہے۔ کہ بیوی بدصورت یا بری بھی ہو تو بھی اسکے ساتھ نیک معاشرت کرو۔ کیونکہ فرمایا وعاشروهن بالمعروف فان كرهتموهن فعسى ان تكرهوا شيئا و يجعل الله فيه خيرا كثيرا

المفتی ۲۱۸ (۱) پرانی مسجد کا اسباب جسقدر نئی پر لگ سکے۔ لگاؤ باقی بیچ کر اس کے بدلے اور لے لو۔ (۲) پہلی مسجد پر بضرورت دوسرا مکان بشرطیکہ زمین کی قیمت دوسرے پر لگائی جاوے۔ جائز ہے۔ منافقوں کی مسجد مسجد الٰہی نہ تھی۔ بلکہ شرارت تھی۔ اس جگہ کو پاخانہ بنایا گیا۔

(نورالمبین)

چند سوالات کے جواب

(۱) جن و شیطان کا لفظ قرآن شریف میں بہت سے معانی پر بولا گیا ہے۔ بعض قوموں کو بھی جن و شیطان کہا گیا ہے بعض جرم (بیماری کے کیڑے) کے لئے بھی جن کا لفظ بولا گیا ہے مثلاً طاعون ہیضہ وغیرہ کے جرم جو خوردبین سے دیکھے جاتے ہیں۔

بھوت اور چڑیل کو ہمارے ملک کے لفظ ہیں۔ مگر میں ان کے معانی نہیں جانتا۔ البتہ میں نے یہ دیکھا ہے۔ کہ بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ ظہور سے پیشتر بھیانک اور ڈراؤنی شکلیں خواب میں دکھائی دیتی ہیں۔ پھر بیمار ہو جاتے ہیں۔ گویا ان ڈراؤنی شکلوں کا نقشہ ایسا ہوتا ہے۔ جیسے ہندوستان کی پرانے مذہب میں بھوت چڑیل کی شکلیں دکھائی گئی ہیں۔ مثال کے لئے کالا سر کے مریض پر غور کرو۔

(۲) جادو نام ہے سحر کا۔ سحر کے اقسام بہت ہیں۔ دلربا تقریر اور طب کے علم کو بھی سحر کہا گیا ہے۔ خوش تقریر خطیبوں کو بھی ساحر کہا گیا ہے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی کافروں نے ساحر کہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اکثر پیارے بندوں کو دنیا والوں نے ساحر کہا ہے چنانچہ ہمارے مرزا صاحب کو بھی لوگوں نے ساحر کہا۔ دقیق النظر ذہین آدمی کو بھی ساحر کہا گیا ہے۔ اور ان علوم سے لوگوں کو نقصان بھی پہونچ سکتا ہے۔

(۳) شیخوں کے بیٹے شیخ اور راجپوتوں کے بیٹے راجپوت۔ سیدوں کے سید ہوتے ہیں۔ اسکو تو شاید آپ مانتے ہی ہونگے بس آدم کا بیٹا آدم ہوا۔ چونکہ میں بھی آدم کا بیٹا ہوں اس لئے میں بھی آدم ہوں۔ مجھکو تو اپنے شیطان کا فکر رہتا ہے۔ بعض ابلیس کی شراروں کو نیلے طبی دو کانوں میں دیکھا ہے۔ کہ لوگوں کو آتشک کا مرض ہوتا ہے۔ جو آتش سے مشتق ہے سوزاک ہوتا ہے۔ جس میں سوز اور سوزش یا سوختگی موجود ہے غضبی بخار بھی لوگوں کو چڑھتا ہے۔ میں نے اپنے شیطان کو دیکھا بھی ہے۔ مجھکو تو وہ آتش کا شرارہ ہی نظر آیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ آپکا شیطان بھی کوئی آتش کا پرکالہ ہو۔ آپ لاحول اور استغفار سے کام لیں۔ اور اپنے آپکو شیطان کا جلوہ گاہ بنانے سے بچائیں۔

(۴) نبی کریم شفیع ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ اسمیں صاف بیان فرمایا گیا ہے۔ کہ گنہگاروں کیلئے اگر رسول بھی استغفار کرے تو معافی مل سکتی ہے۔ اور سورہ زخرف میں ہے۔ ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شہد بالحق وہم یعلمون یہاں صاف ظاہر ہے کہ شفیع وہ شخص ہے جس نے حق کی گواہی دی اور کہ وہ اسے اس کو جانتے ہیں۔ یعنی حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۵) شیطان اور یہ لکھا ہے۔ کہ آدم کا بیٹا آدم ہوتا ہے۔ آدم کو خدا تعالےٰ نے کچھ حکم دیئے تھے۔ اور کچھ مناہی۔ مثلاً اسکن انت وزوجک الجنۃ اور ساتھ ہی لا تقربا فرما دیا تھا۔ اسطرح مجکو بھی کچھ اوامر اور نواہی فرمائے ہیں۔ جب میں نواہی کا ارتکاب کرتا ہوں۔ تو میری روح مقام آرام سے نکل جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو شخص بادشاہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ اسی بادشاہ کے آرام کے مقام میں نہیں رکھا جاتا۔ آدم کا جنت اسی دنیا میں تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ قرآن شریف میں کہیں گناہ (جناح) کا لفظ آدم کی نسبت نہیں آیا۔ جناح اور جرم کے لفظ قرآن شریف میں آدم کی نسبت جبتک مجکو ایسی نظر نہیں آئے۔ آپ لکھتے ہیں کہ وہ پیغمبر تھے۔ مجکو ایسی بھی کوئی آیت معلوم نہیں جسمیں بیان فرمایا ہو۔ کہ آدم پیغمبر تھے۔

(اکبر شاہ خاں بحکم امیر المومنین)

المفتی ۲۱۹ متوفی عنہا زوجہا (بیوہ) کی دو عدتیں قرآن میں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ قل کل من عند اللہ۔

(۱) متوفی عنہا زوجہا غیر حاملہ اسکی عدۃ چار ماہ دس دن ہے اور اسکے لئے وصیت ہو کہ سال تک خود نہ نکالنا سورۃ بقرہ

(۲) بیوہ حاملہ اسکی عدت وضع حمل ہے۔ گو اسمیں بچہ جن دے جس دن خاوند مرا یا چند روز چار ماہ دس روز کے اندر یا فرض کرو۔ خاوند مرنے سے نو ماہ دس ماہ کے بعد بچہ پیدا ہو جب پیدا ہو تب ہی عدت پوری ہوگی یہ سورۃ طلاق کا حکم ہے۔

وکل من عند اللہ۔ فما لہؤلاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثاً۔

مطلق مطلقہ کی تین عدۃ ہیں۔

(۱) اول جنکو حیض آتا ہے۔ انکے لئے ثلثۃ قروء کا حکم ہے۔

(۲) جنکو حیض نہیں آتا۔ آئی ہی نہیں یا بوڑھی ہو گئیں حیض آنا موقوف ہوگا انکے لئے تین ماہ سورۃ بقرہ۔

(۳) حاملہ مطلقہ اسکی عدۃ وضع حمل سورۃ طلاق واقول قل کل من عند اللہ [illegible]

[illegible] (نورالمبین)

البدر مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

ایک ضروری التماس

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں ہر ایک اور قریہ میں بموجب آیۃ کریمہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ وقتاً فوقتاً مصلحان قوم آتے رہے اور اپنے اپنے وقت پر ضرورت زمانہ کے مطابق اصلاح فرماتے رہے۔ ان میں سے افضل البشر ہمارے پیارے آقا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ جنہوں نے ایک مکمل قانون دنیا کو اللہ سے پاکر دیا جسکا نام کہ قرآن مجید ہے اور جس پر قدم مارنے سے انسان سچا مسلم بن جاتا ہے۔ اور بموجب کلمہ ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ اللہ اسکا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ اس قانون الٰہی نے ہر ایک قسم کے روحانی اور جسمانی خرابیوں کی جنمیں کہ انسان کسی وقت گرفتار ہو سکتا ہے اصلاح کی ہے۔ اور سب کے لئے علیحدہ علیحدہ علاج بتایا ہے۔ اگر انسان نے ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ پھوپھی وغیرہ رشتوں کی حرمت کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنے آپکو مختلف روحانی۔ اخلاقی اور جسمانی تکالیف کا مورد بنایا تو اس نے یہ کہہ کر کہ لا تنکحوا ما نکح آباءکم من النساء الا ما قد سلف انہ کان فاحشۃ ومقتاً وساء سبیلا۔ حرمت علیکم امہاتکم۔ وبناتکم واخواتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت الخ۔ اسکا علاج فرمایا۔ اور ہمیشہ کے لئے دنیا سے اس علت کو اڑا دیا۔ اور اسطرح سے اُن خرابیوں کو جو ان قریبی رشتوں کیوجہ سے پیدا ہوا کرتی تھیں۔ اور جو کہ آجکل کی علم طب نے مضر صحت ثابت کر دی ہیں۔ دور کر دیا۔ پھر اگر کثرت ازدواج کی کوئی انتہا نہ دیکھی۔ اور ایک ایک آدمی نے سینکڑوں بیویاں رکھنی شروع کیں تو اسکی بھی اصلاح کی اور طاقت انسانی کو مدنظر رکھکر اور ضروریات بقاء انسانی کو خیال کر کے ایک حد بندی مقرر کر دی اور حکم دیدیا کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع وان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ۔ عورتوں میں سے دو یا تین یا چار تک بیویاں نکاح کر لو۔ لیکن اگر خوف ہو کہ اُنکے حقوق برابر نہ ادا کر سکو گے تو پھر ایک سے زیادہ نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ظلم کو پسند نہیں فرماتا۔ اور نہیں چاہتا کہ دو بیویاں تو کر لو لیکن ایک کو بالکل پس پشت ڈالدو۔ اسی طرح جب دیکھا کہ خود تراشیدہ بتوں کی پوجا کر کے انسان حیوانیت سے بھی گرا جاتا ہے۔ تو پکار کر کہا۔ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ کہ یہ تو تمہارے خود تراشیدہ بت ہیں۔ ان کی پوجا کیوں کرتے ہو۔ پوجا کرنے اور پرستش کرنے کے لائق وہی ذات پاک ہے جو کہ اب تمہارا اور اُن سب لوگوں کا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ یعنی ساری دنیا کا خالق ہے۔ غرضیکہ اسی طرح کوئی پہلو دنیا کی زندگی کی ضروریات کا ایسا نہیں چھوڑا جسکی کہ اسلام نے اصلاح نہیں فرمائی۔ جسے اگر مختصر بیان بھی کیا جاوے تو بہت لمبا مضمون ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں آگے صرف اُسی اصلاح کا ذکر کرونگا۔ جو کہ خاص میرے اس مضمون کے متعلق ہے۔

دنیا میں دو ہی سلسلے [illegible] ہیں۔ ایک جسمانی اور ایک روحانی۔ اس لئے بادشاہتیں بھی دو ہی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی۔ روحانی بادشاہت کے ماتحت معرفت صفات باریتعالےٰ انسان کو بہشت کے ایسے رستوں سے جس پر چلنے سے کہ انکو دکھ پہنچے یا وہ دوسروں کو دکھ کا موجب ہو۔ بچا دیتی ہے۔ گو وہ اس حکومت سے باہر نہیں ہوتے۔ اور جن سے اسطرح ڈر ہوتا ہے کہ اگر وہ یوں ہی آزاد چھوڑ دیئے جاویں تو کیا اپنے لئے اور کیا باقی دنیا کے لئے دکھ کا موجب ہونگے۔ اور [illegible] باطنی طاقت الٰہی کو نہیں دیکھ سکتے ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ظاہری سلطنتیں بنائی ہیں۔ جنکو کہ اسی لئے ظل اللہ کہا جاتا ہے۔ وہ روحانی سلطنت میں خوف و محبت الٰہی جو کہ ایک عارف باللہ کو ایک تاریک کونہ میں گناہ سے بچانے کے لئے کافی ہوتی ہے اگرچہ ایسے سلطنتوں میں وہ اس درجہ تک تو موجود نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی بہت سے شرارتوں سے دنیا ان ظاہری سلطنتوں کی وجہ سے محفوظ رہتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان سلطنتوں کی بہت تعظیم اور تکریم کی ہے اور جہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی فرمانبرداری کا ذکر کیا ہے۔ وہاں ہی ان ظاہری بادشاہوں کی متابعت کا بھی ذکر کیا ہے۔ صاحب حکم یا حاکم بنانا یہ فضل الٰہی ہے۔ کیونکہ اللہ اعلم و خبیر و فاعل مطلق ہے۔ اور قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کس ہاتھ میں اتنی مخلوق الٰہی کی باگ حکومت دینی واجب ہے۔ اس لئے وہ جو ہم پر حاکم یا بادشاہ مقرر ہوتے ہیں۔ وہ وہی ہوتے ہیں جنکا طرز حکومت ایسا ہوتا ہے۔ جو کہ اسوقت کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مناسب حال ہوتا ہے۔ اس لئے اگر انسان جیسا کہ ایک پسند کرتا ہے اسکا خواہاں ہے۔ تو لازم ہے۔ کہ وہ اسکی تابعداری اور خیر خواہی کرے

ایک بادشاہت کے بجائے دوسری بادشاہت کے قایم ہونے میں یہ راز ہوتا ہے۔ کہ وہ بادشاہ جس سے سلطنت چھینی جا رہی ہے۔ اسکی طرز حکومت زمانہ کے ضروریات کے مطابق نہیں ہوتی۔ اور اسطرح سے وہ ایک طرح ظالم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ جو اپنی مخلوق کا رحمٰن خدا ہے۔ پسند نہیں کرتا کہ اسکی مخلوق پر کسی قسم کا ظلم ہو۔ سامان ہی ایسے کر دیتا ہے کہ وہ بادشاہت [illegible] دنیا سے مٹ جاتی ہے [illegible] فضل الٰہی ہے۔ انسان کو اسمیں بالکل دخل نہیں۔ اس لئے وہ انسان جو کہ [illegible] ہے کہ ہم آجکل [illegible] سلطنت کی [illegible] کا خیال کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے کام کو اپنے [illegible] ڈالنا چاہتا ہے اور اسطرح سے اللہ تعالےٰ سے ایک جنگ شروع کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دکھ اٹھاتا ہے [illegible] کام آتا ہے۔

اسلام میں [illegible] لئے بغیر کسی شرط کے بادشاہ وقت کی فرما[illegible] کا حکم دیا ہے۔ اور اس حکم سے پہلے اللہ اور رسول کی متابعت کا حکم دیکر ہو کہ [illegible] میں محبت میں ہر [illegible] انسان پر فرض ہے۔ اور بغیر کسی حیل و حجت کے اللہ [illegible] لازم ہے۔ یہ صاف بتا دیا ہے کہ کس رنگ میں حاکم وقت کی متابعت کرنی چاہئے۔ یہ کہ وہ بادشاہ کیسا ہے۔ اور آیا اس قابل ہے کہ بادشاہ رہے یا نہ رہے یہ سب اللہ کے سپرد کرنا چاہئے۔ وہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس قابل ہے اور کون نہیں۔ کیونکہ اطاعت بادشاہ کا حکم بالکل صاف ہے۔ اور اطاعت حاکمان وقت اور بغاوت دو ایسی متضاد حالتیں ہیں کہ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اسلئے وہ جو کہ بادشاہ وقت کے مارنے یا نکالنے کے فکر میں لگ جاتا ہے۔ بھلا اُسکی فرمانبرداری کب کر سکتا ہے۔ اور اللہ اُسکے سکھ کا ذمہ وار نہیں رہتا۔ بلکہ اسکو دکھ پہنچاتا ہے۔ وہ بادشاہ کیساتھ لڑائی کر کے اللہ کے ساتھ لڑائی شروع کرتا ہے۔ نتیجہ اُسکا ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے۔ اور ہم تو آجکل اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔

چاہئے کہ ہم سب مسلمان اور ہمارے اہل ہنود بھائی اس سے عبرت حاصل کریں اور اللہ کے اس حکم کی کہ حاکم وقت کی اطاعت کرو قدر کریں۔ اور آپ کی متابعت

میں عملاً ثابت کر کے دکھائیں کہ ہم سچے خیر خواہ سرکار ہیں۔

ہمارے حضرت امام وقت مجدد زمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آپ نے دنیا کے لوگوں کو جب دنیا کی طرف گرا ہوا دیکھا۔ تو اسکا علاج یہ کیا کہ ایک سلسلہ ایسا قائم کیا جسمیں کہ صرف وہ ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ جو یہ اقرار کریں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ جسکا نتیجہ ضروری طور پر یہ ہونا چاہیئے کہ ایسے انسان اللہ تعالےٰ کے ان احکام کی جو قرآن میں موجود ہیں۔ زیادہ تعظیم و تکریم کریں اور انپر عمل کریں۔ اور اسلام کی تعلیم کے ہر ایک پہلو کا مطالعہ کریں اور اسکو پریکٹیکل رنگ دیں۔ چنانچہ یہ گروہ بفضل خدا اس امر میں بہت حد تک کامیاب ہے۔ پھر آپ نے توحید کے شفاف چشمہ کو جو تیرہ سو سال گذرے اسلام لایا تھا۔ اور اسوقت بہت کثرت سے دنیا میں ایک گری ہوئی حالت میں موجود تھا۔ سب غلط فہمیوں اور میلوں سے جو دنیا داروں نے اسمیں پیدا کر دی تھیں صاف کر کے صراحت سے پیش کیا۔ اور تثلیث کے عقیدہ کو غلط ثابت کیا۔

جہاں انہوں نے اسطرح سے بہت سے قرآن کے احکام کی تشریح فرمائی۔ وہاں اپنی ہر ایک تصنیف میں اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ ہندوستان کے باشندوں پر گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے بڑے بڑے احسان ہیں۔ اس لیئے بموجب حکم ہل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ ہم سب رعایا کو اس گورنمنٹ کی بہت ہی سچی خیر خواہی قولی اور فعلی رنگ میں کرنی واجب ہے۔ اور یہ امر کہ انکی اطاعت کریں یہ تو ہر حالت میں حکم الٰہی کے ماتحت لازم اور ضروری ہے۔

اللہ کے بندے دنیا میں کچھ حکمت عملیاں کیلئے نہیں آتے۔ لوگ تو بھلا بدظنی سے کام لیسکتے ہیں۔ مگر میں احمدیوں کو خطاب کر کے عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے تو حضرت کی پاک صحبت میں رہکر آپکا خوب مطالع کیا آج کیا انہیں سے کوئی کہسکتا ہے کہ معاذ اللہ آپ دکھاوے کے لیئے کرتے تھے۔ ہرگز نہیں۔

ایک خدا پر سچا ایمان اور عرفان رکھنے والے انسان کو جیسا کہ ہمارا تجربہ ہے کہ ہمارے حضرت آقا تھے انسان کی اور انسانی حکومتوں کی پرواہ ہی کیا ہوتی ہے

ہمارے پیارے بھائی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم و مغفور شہید نے اپنے ایمان کو نہ چھپایا پر نہ چھپایا اگرچہ ایک مسلمان بادشاہ کے سامنے جان دے دی۔ تو جس شخص کے کہ ایسے صاف باطن خادم ہوں۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ خود کیسا ہونا چاہیئے۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے ایسے انسان سے توقع حکمت عملی ایک حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

غرضیکہ ہمارے مولا حضرت مسیح موعود رحمۃ اللہ علیہ نے جب اللہ کے اس انعام کو جو برٹش گورنمنٹ کی حکومت اس ملک کو عطا کر کے اللہ تعالےٰ نے ہندوستان پر کیا ہوا ہے محسوس کیا اور ساتھ ہی اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں اپنی فراست سے بغاوت کو دیکھا تو جہاں اور اصلاحیں کیں وہاں ہمدردی بنی نوع انسان نے آپکو مجبور کیا کہ اس ملک میں امن و چین [illegible] جو برٹش گورنمنٹ کی وجہ سے [illegible] قائم رکھنے کیلئے اس بات پر زور دیں کہ اس ملک کے لوگ گورنمنٹ عالیہ کی سچی خیر خواہی اور وفاداری کریں۔ اسکے لئے آپ نے اپنی کتابوں میں گورنمنٹ برطانیہ کے مختلف برکات کو کئی دفعہ گنا اور وقتاً فوقتاً اشتہارات کے ذریعہ اپنی جماعت کو اور عام ہندوستانیوں اور مسلمانوں کو سرکشی اور بغاوت سے منع کیا۔

آپکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول [illegible] نقش قدم پر چلکر [illegible] ہی ایسی تحریکیں اپنے وعظوں اور خطبوں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ہم سب احمدی بھی لوگوں کو سرکار کی خیر خواہی کیطرف عملاً متوجہ کریں۔

بدقسمتی سے آجکل ایک گروہ سرکش ہندوستان میں ایسا موجود ہو گیا ہے۔ جو کہ اس درخت کو جسکا کہ وہ پھل کہا رہا ہے۔ خود جڑ سے کاٹنا چاہتا ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ کے نیک اور منتظم حکام کی جان اور کو جو ہماری ہر طرح کی حفاظت کرتے رہتے ہیں مختلف ذرائع سے خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ اسپر بھی گورنمنٹ حوصلہ اور صبر سے کام لے رہی ہے ایسے [illegible] خیالوں کا وقت آگیا ہے جسکی پیشینگوئی کہ ہمارا امام مرحوم و مغفور تیس سال پہلے سے کر رہا تھا اور ضروری ہے کہ ہم سب احمدی عملاً اپنے امام کے اس حکم کی پیروی کریں اور اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کریں۔

گورنمنٹ کے ہندوستان پر بہت احسان ہیں ان احسانوں کو وہ لوگ جو کہ اس گورنمنٹ کے زیر سایہ ہی پیدا ہوئے اور اسکا اور اسکا ہی نمک کہا کر بڑے ہوئے اچھی طرح سے خیال میں نہیں لا سکتے۔ ہاں اگر کسی نے اچھی طرح سے معلوم کرنے ہوں۔ تو وہ سو سال پیچھے چلا جاوے۔ اور اسوقت کے ہندوستان کا آج کے ہندوستان سے مقابلہ کرے تو پھر شائد ہے کہ اسکو کچھ ہوش آجاوے یا کچھ کچھ سرحد پار کابل اور ایران یا تبت میں جا کر وہاں کے موجودہ حالات کا ہندوستان کے موجودہ حالات سے مقابلہ کرے تب قدر معلوم ہو۔ یا وہ جنکے دماغ میں سوراج کا کیڑا بدقسمتی سے ہل رہا ہے۔ حال میں ہی ہندوستان کی ایفارڈ سوراجی حکومتوں یعنی ریاستوں کے حالات کا مقابلہ گورنمنٹ کے ممالک کے ساتھ کرے تو معلوم کریگا کہ کیا کیا احسانات اس علاوہ گورنمنٹ کے اس ملک پر ہیں۔ ریلیں۔ ڈاکخانہ۔ تار۔ پولیس۔ تعلیم۔ نہریں۔ کارخانے اور سب سے زیادہ مذہبی آزادی کچھ تھوڑی برکتیں نہیں۔ جن کے لیئے کہ ہندوستان انگریزوں کا ممنون احسان ہے۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ہم سب کیا ہندو کیا مسلمان اور خاصکر احمدی بموجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی کیلئے اور بہبودی کے لیئے دعائیں کریں۔ اور قولی اور فعلی خدا سے توفیق مانگ کر اس محسن گورنمنٹ کی کریں۔ اور زبان۔ مال سی جان سے گورنمنٹ کے اس احسان کا جو اس نے ہندوستان پر کیا ہے شکریہ ادا کریں ایسے وقت خیر خواہ اور بدخواہ کی شناخت کیلئے ہی ہوتی ہیں۔ ورنہ جیسا اوپر ذکر کیا ہے حکومت کسی کو اللہ کے فضل سے جب وہ قوم اس کے لائق ہوتی ہے۔ اسی لیئے جب [illegible] اللہ اپنی مخلوق کے لیئے ایسی قوم کو بہتر حاکم منتخب فرماتا ہے [illegible] وہ اسکا حافظ و ناصر رہتا ہے۔ اسلیئے [illegible] تو خدا کی ہی کسی سلطنت کے قیام کے لیئے ضروری ہوتی ہے [illegible] گورنمنٹ محتاج نہیں ہوتی لیکن وہ خواہ محتاج ہو [illegible] جو کہ اعلیٰ اخلاق پر قدم مارنے کی مدعی ہو [illegible] کہ ملکی ہمدردی پڑوسیوں اور ہموطنوں کی بہتری اور سلطنت کے احسانات کا احساس مجبور کرے کہ وہ گورنمنٹ کی سچی وفاداری کرے اور اپنے ہموطنوں کو ہر رنگ میں باغیانہ خیالات سے بچانے کی کوشش کرے۔

آخر میں ملک کے بہی خواہان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے خود غرضیوں کو بالائے طاق رکھکر کچھ وقت کیلئے ضرور اہل ہند کی خیر خواہی کیطرف متوجہ ہوں۔ اور وہ اسی میں ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کا سایہ انکے سر پر رہے تاوہ بیرونی و اندرونی حملوں سے امن میں رہیں اور ان ترقیات سے جو کہ امن کا نتیجہ ہوتی ہیں ملک کو بہرہ ور کریں۔ اور وہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ ہم سب اہل ہند اور اگر وہ نہ کریں تو کم از کم ہم سب احمدی گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی کو ہر وقت مدنظر رکھیں اور لوگوں کو اپنے اس مدعا میں اپنے ساتھ شامل کریں۔ اور عام طور پر اس فرض کو جو کہ لوگوں کے ذمہ گورنمنٹ کے اعلیٰ سلوک کے عوض میں ہے پیش کریں۔ اور ان نقصانات کو جو کہ باغیانہ خیالات کی اشاعت سے ہندوستان کو خدانخواستہ پہنچنے والے ہیں۔ ناواقف لوگوں کو مطلع کریں اور باغیوں کے اصل مدعا کا انکشاف کریں

[illegible]

منشی وحید الدین عیسائی - شیخ رحیم بخش نومسلم بابو وارث الدین کے مکان پر - نائب تحصیلدار صاحب منجملہ عجیب بات چیت - ان کے سوالوں کا جواب

یکم نومبر ۱۹۰۹ء کو میں اور منشی مذکور بموجب چند اشخاص کی رائے پاس کرنے اور زور دینے کے بابو مذکور کے مکان پر اس غرض کو گئے۔ کہ مذہبی بات چیت عیسائیت اور اسلام کے بارے میں پبلک میں ہو۔ تاکہ سامعین اصلی راہ کو جو شاہ راہ اور حقیقی نجات ہے۔ تمام محسوس کریں اور اپنے عیبوں میں ہمیشہ کا آرام جانتے ہوئے رست کی آگیا۔ اور آرست کا ناش کرنے کا سبھاؤ پریم بھرے ایشور سے کھلے طور پر زندہ نشانوں۔ زندہ تعلیم زندہ رسول میں (اسلام اور بانی اسلام کی پاک تعلیم میں) چمکتے ہوئے چہرے سے جلوہ گر دیکھیں۔ اور ان کی آتمہ پوتر آتما سے جو روح القدس آسمانی طاقت اور خدا کی بخشش جو لازوال خدا سے ہر زمانہ کے لئے مومنوں کو خاص حصہ میں وراثت کے طور پر دی جاتی ہے اور کہ جو خاص مخلصوں کا حصہ ہے۔ حاصل کرنے کا مقدور یہ اندھیرے کے فرزند محسوس کرتے ہوئے اور ہمیشہ کے لئے پا جانے کا سبب ہو جاویں۔ ان اپنی روشنی جو خدا نے بازآوین القادر کے ہو جاویں۔ اور اپنی نو خیز زندگی من الحق کی معموری سے وہ معموری حاصل کرنے کا سبھاؤ حاصل کریں۔ جو اصلی زندگی آسمانی راحت۔ ہمیشہ کا سکھ۔ سدا کا آنند۔ اننت جیون۔ حیات ابدی ہمیشہ کی زندگی۔ جو ہر نفس کو درکار ہے پالیں۔ جو کہ توبہ کرنے ایمان لانے۔ خدا کے ہونے۔ پوتر بننے۔ زنگ مٹنے۔ گند دھونے ان پرانی انسانیت کو اتار پھینکنے۔ نئی حاصل کرنے۔ مردہ حالت کو چھوڑنے۔ تازہ پہننے لباس اوڑھنے۔ زندہ ہونے۔ زندہ خدا۔ زندہ رسول۔ زندہ الہام۔ زندہ نوحے لینے کا مقدور پا جاویں آسمانی طائر ہوں۔ زمین کو چھوڑیں۔ عروج آسمانی کریں۔ زمین نفسانی۔ دنیوی شیطانی۔ حرکات سے کافور ہونے کا تدارک ہمیشہ کے لئے اس ابدی ازلی۔ لازوال۔ یکتا لامبدل خدا تعالیٰ غیور سے اس رحم کے وسیلے غفور رحیم و کریم سے ہے۔ جاننے ہوئے لائق طور پر سچ حاصل کریں تاکہ وہ گہرا ان بچوں کے سدا کال نند ہمیشہ کی زندگی۔ حیات ابدی۔ اننت جیون۔ سدا کا سکھ۔ آرام و چین۔ جو جہان سے باہر ہے انعام میں پا جاویں اور ان کی روح یہاں سے ہی بہشتی زندگی شروع دیکھے۔ یہ اسی خدا احد برحق کی پرستاری اور اس کے فارقلیط۔ محمد احمدؐ تمام انبیاء کے جامع اور خاتم سے جو سچا وفادار۔ منجی برحق۔ روح حق ہے اس سے دستیاب ہو سکتی ہے کیونکہ وہی حقیقی شافعی۔ کامل شفاعت ہے اور اس کی شفاعت اور شفاعت یہاں سے ہی مل جاتی اور سارٹیفکیٹ دلوا دیتی ہے کیونکہ وہ پاک لباس دیتا اور پہناتا۔ ملاپ کراتا اور وارث ٹھہراتا ہے۔

اے طالبان صداقت حقیقی عارف تو آ۔ اور اس چشمہ سے پی۔ تو اور تیرا اسم۔ مگر نا تیج جاوے گا۔ کیونکہ اس کو جو پیاروں میں پیارا ہے یہ مقدور دیا گیا ہے۔ زندگی کا تاج اسی سے ہے۔ آ اور زندگی حاصل کر۔ تو تو جئیگا۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں جو توبہ کرتا۔ ایمان لاتا ہے اس کو وفادار پاتا ہے کیونکہ قادر اور لازوال خدا نے اس کو اس لائق ٹھہرایا اور زمین و آسمان کو اسی کی خاطر سے پیدا کیا ہے۔ اب ہر ایک۔ اس کی ماننا۔ قبول کرنا اور اس کے نام سے خدا کی اوپاسنا کرنا گھٹنوں کے بل گرتا۔ رونا۔ گڑگڑاتا۔ آہیں بھرتا عجز کرتا۔ اور برکتوں کے لینے کا وسیلہ بن جاتا ہے۔

اے کنگال تو بھی آ۔ کیونکہ تیرا بھلا ہوگا اور دیکھ لو مالا مال ہو جائیگا اے روسی۔ او مجوسی۔ رومی۔ یونانی۔ ہندی۔ چینی۔ سناتنی اور سماجی۔ دیانندی۔ من مانے برہمو۔ دیو سماجی۔ سخت متکبر یہودی اور پر بھی۔ عیسائی بھیو۔ مترو مسلمانوں بھائیو آ جاؤ۔ اب کچھ تیار ہے۔

اے بھائیو آؤ۔ زندگی کے چشمہ سے پانی پیو وہ صادق اور امین بلاتا اور منت دیتا ہے۔ اے پیارو تم کیوں ہوئے بٹے اور بھٹکتے پھرتے ہو۔ آؤ اور آب حیات مفت لو۔ تم سب اس کے ہو جاؤ۔ اس کو پوجو اور تن من دھن سے زندہ خدا کے پیچھے تو الے بن جاؤ۔ کیونکہ یہی حق و واجب ہے۔ اس میں دل لگاؤ۔ تمہارا جب ہمیشہ کے لئے آنند ہو جاوے گا اسکی پوجا۔ اوپاسنا اور عبادت سچے دل سے کھلے اور چھپے کرو سجدہ۔ حمد۔ تمجید۔ ثنا۔ اور تعریف اسی کو واجب ہے۔ جہاں کرشن اور یسوع مسیح سر رکھنے۔ برکت پانے۔ حاصل کرتے لہلہاتے شاداب نظر آتے اور اپنے ساتھیوں شاگردوں۔ چیلوں کو حکم کرتے ہے۔ انہوں نے ایک ہی لامبدل خدا کو پوجا اور زندگی گزارتے ہوئے بتایا اور ثبوت دیا ہے اور ان کی بشارت کامل رسول کے لئے ہمیشہ سے تھی جو آج کے دنوں تک الہامی کتابوں میں موجود چلی آتی ہے اور یہ کام قادر خدا نے کیا اور اسی پاک تعلیم کے اندر کھلے کھلے طور کر رکھا ہے اب کون ہے جو ان کا انکار کر سکے۔ اس نام اور خاص کلام پر جملہ رسولوں کا ایمان تھا اور ہر زمانہ میں بیان کیا جاتا تھا۔ جو اب تک کے قدوسی ہاتھوں اور ان گنت سینوں سے سرزد ہو رہا ہے۔

اور یہ کوئی ناممکن امر نہیں۔ بلکہ ممکن اور لابدی ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا اصلی حکم اور دلی منشا رہتا اور ہے بھی۔ کیونکہ یہ حقیقی دانش اور یہی دانائی ہے۔ جو سب کو درکار ہے۔

پس یاد رکھو کہ اسی کے وسیلے نجات ہے۔ اور یہ ہی وجہ ہے۔ کہ اس کے پاک قدموں پر ہماری جانیں ہیں۔ تمام حمد اسی سچے واحد خدا کے لئے ہو جو کبھی نہیں بدلتا اور وعدوں کا وفادار اور کامل صادق ہے اسی کی ہمیشہ جے ہو وے۔ اور وہی جلال پاوے۔ آمین۔

(اب صادقوں کی روشنی کو کون روک سکتا ہے)

بعد ازاں اے پیارے

معزز ناظرین! آپ کو معلوم ہو کہ یہ وہی بابو وارث الدین صاحب ہیں جو ڈاکٹر کلارک صاحب ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور باقی صاحبان کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مقابل عیسائی سوسائٹی کی جانب سے امرتسر مباحثہ کے وقت موجود ہو کر اسی موقعہ پر جانفشانی سے کام انجام دہ اور اپنی ساری سرتوڑ کوششوں سے لگے ہوئے نظر آتے تھے۔

پس میں بابو وارث الدین عیسائی کے در دولت پر اسی غرض اور منشا کے لئے دراصل گیا تا کہ دینی گفتگو بھائیوں کے فائدہ کے لئے کی جاوے۔

چنانچہ میں باہر کھڑا اور منشی وحید الدین میرے دوست اندر بڑھتے ہوئے۔ خبر دی کہ ایک نوجوان آپ کو ملنے اور ملاقات کرنے اور خاص کر دینی بات چیت کرنے کی تمنا رکھتا ہے اور کہ بہتوں کا اور میرا دلی منشا یہی ہے کہ یہ بڑا کام جس کے لئے آپ وقف میں خدا کے لئے ہو وے۔ اور کہ اس سے حظ اٹھاویں۔ حق ظاہر ہو۔ خداوند یسوع سرفراز ہو اور جلال پاوے۔ انہوں نے خوشی خوشی مجھے طلب کیا اور محبت سے ملنا چاہا۔

پس میرے دوست نے مجھے خوشی سے پکارا اور للکارتے ہوئے اندر آنے کو کہا۔

تیمن۔ خوشی کی آواز پریم کے لہجے کو پاتے ہوئے اندر گیا۔ صحن سے برآمدہ۔ برآمدے سے کمرے میں ہوا۔ سلام پریم سے کہا۔

حاضرین۔ سلام سلام۔ آئیے آئیے جناب مولوی قادیانی صاحب بابو وارث الدین نے سلام کا جواب ہنستی جبلت سے دیا۔ اور انٹرڈیوس کیا اور پریم صورتی سے اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا کرسیوں کی طرف اشارہ زبان و حرکات سے کیا۔

میں نے ان کی ملنساری نیک خلقی سے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اسی فرش پر جس پر آپ کی نشست و برخواست میں کرسیوں سے زیادہ پسند کرتا اور اسے ترجیح دیتا ہوں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

محرم کی نظم

کیسے شیعہ تھے اماموں کے زمانیوالے

ماخوذ از رسالہ تحقیق واقعات کربلا جس میں ازروئے روایات کتب شیعہ ثابت کیا گیا ہے ۔ کہ شیعوں نے بارہ اماموں میں سے کسی سے وفا نہیں کی اور یہ کہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ بھی شیعہ تھے ۔

عیب اوروں کے اماموں کو لگانیوالے ۔۔۔ اپنوں کی کوئی صداقت نہ دکھانیوالے
مصحف پاک میں تحریف بتانے والے ۔۔۔ دین کامل میں بہت نقص بتانیوالے
مان کر ۔۔۔ ان کے یاروں کو کئی عیب لگانیوالے
۔۔۔ ۔۔۔ تاریخ سے تاریخ کے اعداد بتانیوالے
۔۔۔ ۔۔۔ مسلمانوں میں ہمگر لغزشیں کھانیوالے
۔۔۔ ۔۔۔ کیسے شیعہ تھے اماموں کے زمانیوالے

کیا ستم ہے ۔۔۔ ۔۔۔ وا حسینا کا بہت شور مچانیوالے
خط پہ خط ۔۔۔ تحریر ۔۔۔ یہی شیعہ تھے انہیں کر کے بلانیوالے
۔۔۔ ہزاروں کوئی ۔۔۔ ہوگئے آپ ہی پھر کر وہ ہانے والے
۔۔۔ نائب شبیر کی ۔۔۔ بلوہ کرنے لگے بلوانے بلانے والے
ہو گئے اہل جفا جن سے تھی امید وفا ۔۔۔ نام لیوا ۔۔۔ کے نام مٹانیوالے
کر دیا ۔۔۔ دشمن جان ہو گئے جان لٹانیوالے
شکوہ جور عدو شیوہ مرغوب نہیں ۔۔۔ شکوہ ۔۔۔ ہیں زمانیوالے
مہمان کر کے ۔۔۔ افسوس ۔۔۔ گھاٹ سے پانی کے ہٹانیوالے

شیعہ آل نبی تھے وہ کوئی اور نہ تھا ۔۔۔ پیاس مظلوموں کی خنجر سے بجھانیوالے

ہاں یہی تیرہ دروں تھے مجھے معلوم نہ تھا ۔۔۔ شمع انوار نبوت کے بجھانے والے
مدعیان فدک ۔۔۔ کوئی اور نہ تھا ۔۔۔ بن میں زہرا کی کمائی کو لٹانے والے
شکر صد شکر کہ خود مورد الزام ہوئے ۔۔۔ خون ناحق کی حقیقت کو چھپانیوالے
حق پسندوں کو بشارت ۔۔۔ احمدی ہوتے ہیں یوں حق کے دکھانیوالے

خادم بھیروی

بدر خواتین

تربیت اولاد

وسیلہ نجات کا نیک اولاد مانگنا ہے ۔ اولاد اس طرح مانگنی چاہیئے جس طرح حضرت زکریا پیغمبر نے مانگی تھی ۔ یعنی انہوں نے کہا ۔ ولم اکن بدعائک رب شقیا وانی خفت الموالی من ورائی وکانت امراتی عاقرا فھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعلہ رب رضیا ۔ نہ تھے بیزے پکارنے میں اے رب میرے بے نصیب تحقیق میں اپنے وارثوں سے ڈرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اور عورت میری بانجھ ہے اور بخش تو میرے واسطے بیٹا تاکہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوب کا کر دے اس کو ۔۔۔ رب پسندیدہ سو یہ خوشی دل میں نہ لانی چاہیئے کہ ہمارے اولاد ہوگی ۔۔۔ بلکہ دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اولاد کس سبب سے اور کس کام کے واسطے مانگنی چاہیئے ۔ صرف اس لئے نہیں کہ خاوند یا سسرال والے اولاد والی عورت کی قدر کرتے ہیں یا عورتوں میں اولاد والی عورت بہت قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے بلکہ اولاد کی آرزو دین دنیا کے سنورنے کے لئے کرنی چاہیئے اگر اولاد صالح ہوگی تو آخرت میں بھی مفید ہوگی اور دنیا میں تو بہت ہی فائدہ بخش ہوگی کوئی بھی ضروری نہیں کہ لڑکے ہی اچھے ہوتے ہیں ۔ لڑکیاں میرے خیال میں تو اس سے بھی زیادہ ۔۔۔ موقع آپڑے ہیں کہ بیٹیوں نے جان پر کھیل کر اپنے والدین کو راحت پہنچائی ہے ۔ تو خیر ۔۔۔ اولاد مانگنی چاہیئے ۔ مگر دینی ضرورتوں کے لئے ہمارے حضرت مولانا سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہے کہ آپ نے ہر ایک قول و فعل برکت ۔۔۔ کو خدا کے حکم ۔۔۔ کہ ہمارے روپوں یا جائداد ون کا کون وارث ہوگا اگر بیٹا نہ ہوا تو یہ ہوا دین تو دنیا بھی مل جاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا انسان ہو جاوے تو انسان کا سب کچھ ہو جاتا ہے ۔ ہے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو ۔ اولاد محض نیک کاموں کیواسطے مانگنی چاہیئے اور پھر ان کی غور پرداخت جس طرح جسمانی کی جاتی ہے اسی طرح روحانی تربیت کی جانب زیادہ توجہ سے کام لینا چاہیئے جسمانی بیماری کا تو مائیں نہایت ہی توجہ سے نوٹس لیتی ہیں ۔ مگر افسوس کہ روحانی علاج کی طرف سے لاپرواہی کی جاتی ہے یعنی نماز نہ پڑھیں جھوٹ بولیں کسی غریب عاجز کو بچہ مار دے تو عمداً چشم پوشی کی جاتی ہے قال اللہ اور قال الرسول کی طرف سے اس قدر بے پرواہی ۔۔۔ بچوں کے اخلاق آئندہ پر نہایت بدنما اثر پڑتا ہے اگر اسی طرح لاپرواہی کی جاوے گی تو اس کی جوابدہی ماؤں کے ذمہ ہے مانا کہ بعض بچے طبیعت کے ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہوتے ہیں مگر فرمائیں کس واسطے ہیں صرف دودھ پلانا تو حیوان بھی جانتے ہیں اور کئی حیوان ایسے ہیں جو اپنے بچوں کی حفاظت انسان سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں ۔ مگر انسان اشرف المخلوقات ہے ۔ چاہیئے کہ اپنی عقل کو عمدہ طور سے برتے اور اپنے پیارے نونہالوں میں گود ہی میں روحانی سنوار کی روح پھونک دے ۔ کون ایسی غافل ہے کہ بچے کو اگر باہر بھیجنا ہو تو اسے اس طرح غلیظ اور میلا ہی بھیجدے ۔ نہیں بلکہ نہلا دھلا کر عمدہ لباس پہنا کر بھیجے گی محض اس لئے کہ لوگ نہ کہیں ۔۔۔ کیسی بیوقوف عورت ہے کہ بچے کی صفائی اور ستھرائی کی طرف بھی خیال نہیں دنیاوی آدمیوں کا تو اتنا لحاظ اور خدا سے ایسی بے پرواہی کیسا ہی افسوسناک وہ وقت ہوگا جب یہی پیارے بچے طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا سیاہ نامہ اعمال پکڑے داور محشر کی درگاہ عالی میں کھڑے ہوں گے اول تو دنیا میں ہی جو بد اخلاق لوگوں کی حالتیں ہیں وہ ناگفتہ بہ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس اولاد کو بچپن سے ہی عمدہ تعلیم شروع کرو اور ان کے واسطے شبانہ روز اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ نیک و صالح ہوں بیہودہ بکواس جھوٹ بار بار قسمیں ۔ غریبوں کو مارنا ۔ دیر سے سو کر اٹھنا نہایت قبیح عادتیں ہیں ۔ ۱۲-۱۴ سال تک تربیت ان کو ذمے ہوتی ہے اور یہی وقت ہوتا ہے کہ جس قسم کی عادت ڈالو پڑ جاوے گی ۔ بعض بیبیاں اپنے آرام کے خیال سے اپنی ملازموں پر بچوں کی تربیت ڈال دیتی ہیں یہ طریق خوب نہیں کیونکہ ملازمہ عورتیں عموماً گنوار اور رذیل قوم کی ہوتی ہیں جنہیں باآداب اور نیک باتیں بھی کرنی نہیں آتیں ۔ چہ جائیکہ وہ عمدہ تعلیم دے سکیں ۔ پیاری بہنو! افسوس کہ میں نہایت کم علمی کے باعث زیادہ اسیر نہیں کہہ سکتی ورنہ دل میں تو نہایت سوز اور درد ہے کہ ہماری اولادیں روشن تارے کی طرح قوم میں روشنائی پھیلائیں اور وہ آفتاب کی طرح دنیا میں نیکوں کی چمک پیدا کریں ۔ اخیر میں التجا کرتی ہوں کہ آپ ان پیارے شگفتہ پھولوں کی قدر کرو ۔ اور ان کی تربیت میں اپنے ہنر کا نمونہ دکھاؤ تاکہ تمہاری عمدہ یادگاریں دنیا میں ہوں اور حسنات دارین کا باعث ہوں ۔ والسلام ۔ اہلیہ اکمل ۔ قادیان ۔

جماعت بنگہ

بنگہ ضلع جالندھر کی جماعت بہت مستعدی سے کام کرتی ہے ۔ بنگہ میں پیر لکچرار کے علاوہ شیخ یعقوب علی صاحب اور شیخ عبدالرحمن صاحب کے لکچر بھی ہو چکے ہیں اور مولوی اللہ دتا صاحب واعظ کے لکچر بھی ہوئے ۔ ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بھی خوشی ہوئی ہے ۔ کہ وہاں کی انجمن نے میاں صاحب غلام نبی خان کو اپنا محاسب بنایا ہے ۔ جو کہ بڑی مستعدی اور کوشش کے ساتھ فراہمی چندہ میں مصروف رہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے ۔ امید ہے کہ وہاں کی جماعت ان کی قدر افزائی کر کے ان کا حوصلہ بڑھائے گی اگرچہ فی سبیل اللہ کام کرنے والے کو کسی کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہی نہیں ۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ یورپ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو منگا سکتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصوف

جمعہ کا خطبہ

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء

حضرت امیر المومنین نے کمال مہربانی سے جناب اکمل صاحب کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرما کر جمعہ کے خطبہ میں تصوف پر تقریر فرمائی - جو ناظرین کے فائدہ کے واسطے درج ذیل ہے -

الٓر - کتٰب انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید اللّٰہ الذی لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض و ویل للکٰفرین من عذاب شدید (ابراہیم ع ۱)

تصوف کیا چیز ہے

یہ آیت میں نے اسی نقطہ خیال پر پڑھی ہے - جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنے والا فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا گزرتا ہے کہ اس کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعظ موجب بنتا ہے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جانے کا - مگر ایک اور جگہ پر فرمایا ہے - اللّٰہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور - گویا وہی نسبت جو پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف فرمائی پھر اللہ نے وہی کام اپنی طرف منسوب فرمایا - یہ بات قابل غور ہے

حضرت جبرئیلؑ - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے -

اور پہلا سوال یہی کیا کہ یا محمدؐ اخبرنی عن الاسلام

اسلام نام ہے فرمانبرداری کا - سارے جہان کو تو موقعہ نہیں کہ اللہ کی باتیں سُنے اس لئے پہلے نبی سنتا ہے - پھر اوروں کو سناتا ہے - سو پہلا مرتبہ یہی ہے کہ نبی کی صحبت میں رہے اور اس فرمانبرداری کی راہیں سُنے اور سیکھے - چنانچہ اسی بناء پر نبی کریم صلعم نے یہ سمجھایا کہ ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ یعنی سو تم میرے تابع ہو جاؤ - اس کی تعمیل میں اسلام والوں نے جیسا انہیں نبی کریم نے سمجھایا کیا -

کلمہ سکھایا - کلمہ پڑھ لیا - نماز سکھائی تو نماز پڑھ لی - روزہ حج زکوٰۃ جس طرح فرمایا اسی طرح ادا کیا - یہ اسلام ہے - چنانچہ جبرئیل کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں -

الاسلام ان تشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و ان محمداً رسول اللّٰہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاً -

مگر چونکہ منافق لوگ بھی ایسی باتوں میں شریک ہو سکتے ہیں اس لئے اس سے آگے ایک اور مرتبہ ہے وہ یوں کہ جب انسان یہ اعمال کرتا ہے اور ان کے فوائد و ثمرات مرتب ہوتے ہیں تو پھر عقائد اس کے دل میں گڑ جاتے ہیں یہ ایمان کا مرتبہ ہے -

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ آتے - تو آپ کی باتیں سنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں - اور اس طرح پر ان کو اسلام سے ایمان کا رتبہ ملتا اور وہ کئی ظلمات سے نکل کر نور میں آ جاتے - پہلی ظلمت تو کفار کی مجلس تھی جس کو چھوڑ کر وہ حضور نبوی میں آئے - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

(میں نے کئی ڈاکوؤں سے پوچھا ہے کہ تمہیں کبھی رحم نہیں آتا تم کیسے بیرحمی کے کام کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ان رحم آتا ہے مگر تنہائی میں - لیکن جب ہم اپنے ہمجولیوں میں بیٹھتے ہیں تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے - یہ ان کی صحبت کی ظلمت کا اثر ہے) مواعیظ نبوی آہستہ آہستہ اثر کرتے رہتے ہیں - پھر اللہ کے احکام کی تعمیل کا شوق پیدا ہوتا ہے اور چونکہ احکام الٰہی کے مظہر اول ملائکہ ہوتے ہیں اس لئے ان پر ایمان لاتا ہے جو اس کے دل میں پاک تحریکیں کرتے ہیں - تو یہ ان کی تحریکات کی فرمانبرداری کرتا ہے - پھر اس کے بعد چونکہ ملائکہ کا تعلق شدید نبی سے ہوتا ہے اس لئے اس کی باتوں پر ایمان لاتا ہے اور ان کی تعمیل کرتا ہے - وہ نبی کو پہلے ہی دیکھتا تھا - مگر وہ دیکھنا دراصل نہ دیکھنا تھا - چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے - ینظرون الیک وھم لا یبصرون

اس کے بعد اس کی معرفت بڑھتی ہے اور وہ نبی کو اس کی نبوت کی حیثیت سے پہچانتا ہے - تو اس کی کتاب کو پڑھتا ہے پھر جزا و سزا کے مسئلہ پر ایمان لاتا ہے اور اس طرح اس کا ایمان آہستہ آہستہ بڑھتا ہے - چنانچہ جبرئیل کے سوال ما الایمان کے جواب میں نبی کریم صلعم نے فرمایا - ان تؤمن باللّٰہ و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الاٰخر و تؤمن بالقدر خیرہ و شرہ -

غرض جب مومن کفر و شرک کی ظلمات سے قوم کے رسوم قوم کے تعلقات بزرگوں کی یادداشتوں کی ظلمات سے صحبت نبوی کی برکات کے ذریعے نکلتا ہے - اور اس کے دل سے حب لغیر اللہ اٹھتی جاتی ہے تو پھر وہ اللہ جل شانہ کے سارے احکام کو شرح صدر سے مانتا اور اس کے لئے تمام ماسوی اللہ کے تعلقات کو توڑ دیتا ہے اور محض اللہ ہی کا ہو جاتا ہے - تو یہ تیسرا درجہ ہے جسے احسان کہتے ہیں -

اور یہ مومن کی اس حالت کا نام ہے - جب اسے ہر حال میں اپنا مولیٰ گویا نظر آنے لگتا ہے اور وہ مولیٰ کی نظر عنایت کے نیچے آ جاتا ہے اور وہ غالباً اس کی رضامندی کے خلاف کوئی حرکت و سکون نہیں کرتا چنانچہ جبرئیل کے سوال اخبرنی عن الاحسان کے جواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں - ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک - تو اللہ کی فرمانبرداری ایسی کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھتا تو یہ سمجھے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے مثال کے طور پر یہ دیکھ لو جب انسان کسی امیر یا بادشاہ کو اپنا محسن و مربی سمجھے تو پھر اس کے سامنے اور سب کچھ بھول جاتا ہے اور اس کے مقابل میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا یا مثلاً بعض لوگ مکان بنانے میں تو اس کی تعمیر کی فکر میں ایسے مبہوت ہو جاتے ہیں کہ گویا مکان میں فنا ہو گئے ہیں -

مومن کو چاہیئے کہ اس طرح پر اللہ کی محبت میں فنا ہو جاوے یہاں تک کہ اس کے بغیر اُسے کوئی خیال نہ رہے - اس مرتبہ احسان کو دوسرے لفظوں میں تصوف کہتے ہیں اور ان کا نام صوفی ہے لصفاء اسرارھم ونقاء آثارھم - ان کے دلی خیالات صاف ہوتے ہیں - ان کے اعمال میں کوئی کدورت نہیں ہوتی ان کا معاملہ اللہ سے صاف ہوتا ہے وہ خدا کے حضور احکام کی تعمیل کے لئے اول صف میں کھڑے ہونے والے ہوتے ہیں وہ اس دار الغرور میں دل نہیں لگاتے - چنانچہ تصوف کی تعریف میں فرمایا - التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود صوفی موت کی تیاری کرتا ہے - قبل اس کے کہ موت نازل ہو - ظاہری و باطنی طور پر پاکیزہ رہتا ہے - یہاں تک کہ تجارت و بیع اس کو اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں کرتی (رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ) اصحاب صفہ انہی لوگوں میں سے تھے - یہ لوگ دن بھر محنت و مشقت کرتے اس سے اپنا گذارہ کرتے اور اپنے بھائیوں کو بھی کھلاتے اور پھر رات بھر روتے اور قرآن شریف کا مشغلہ -

یہ قوم کس طرح تیار ہوئی

صحابہ میں تین گروہ تھے بعض ایسے کہ حضور نبوی میں آئے - کچھ کلمات سُنے - کچھ مسائل پوچھے پھر چلے گئے اور بس - نماز پڑھ لی - زکوٰۃ دی روزہ رکھا - بشرط استطاعت حج کیا اور معروف امور کے کرنے اور نواہی سے رکنے میں حسب مقدور کوشاں رہے -

اور بعض ایسے جو اکثر صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے رہتے - اس مخلوق کے اندر ایمان رچا ہوا تھا - سخت سے سخت تکالیف و مصیبت اور دکھ اور اعلیٰ درجہ کی راحت آرام اور سکھ میں ان کا قدم یکساں خدا کی طرف بڑھتا تھا -

انہی لوگوں میں سے خواص ایسے تیار ہو گئے کہ خدا ان کا متولی ہو گیا مجھے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آ گیا۔

قوم همومهم بالله قد علقت

وہ ایسے لوگ ہیں کہ سارا خیال ان کا اللہ کا رہ جاتا ہے اور اس کے بغیر کسی کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں رکھتے۔ نبی کی اتباع وہ کرتے ہیں۔ مگر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بادشاہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو اسی لئے کہ اللہ نے حکم دیا۔ بیوی بچوں سے نیک سلوک بھی اسی لئے کرتے ہیں وہ دنیا کے کاروبار کرتے ہیں۔ چھوڑ نہیں بیٹھتے مگر یہ سب باتیں یہ سب کام ان کے للّٰہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا

فمطلب القوم مولهم وسيدهم يا حسن مطلبهم للواحد الصمد۔

نبی کریم صلعم کس طرح تصوف کیطرف توجہ دلاتے تھے

سو اس بارے میں میں بتا چکا ہوں کہ پہلے اسلام سکھاتے تھے پھر ایمان بڑھتا جاتا تھا اور اخیر میں احسان کا درجہ تھا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ يتلوا عليهم اٰياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة۔ یعنے پہلے لوگوں کو احکام الٰہی سنائے جاویں ان کو کتاب و حکمت سکھائی جاوے پھر ان کا تزکیہ ہو۔ تین مرتبے ہیں۔ تیلوا۔ یعلمھم۔ یزکیھم۔ حدیث میں ان کو اسلام۔ ایمان۔ احسان سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

تزکیہ کس رنگ میں فرماتے۔ رسول کریمؐ جب اپنا فرمانبردار کسی کو دیکھتے۔ تو پھر اس کے لئے دعائیں کرتے اور اسی طرح پر اللہ کا فضل خصوصیت سے اس پر نازل ہوتا اور خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہو جاتا صحابہ میں بھی تین قسم کے لوگ تھے۔ ایک معلم۔ چنانچہ ابوہریرہؓ عبداللہ بن عمرؓ۔ انس بن مالکؓ۔ یہ جس قدر لوگ ہیں احکام سناتے رہے۔

صحابہ میں سے بعض خاص ایسے تھے کہ ان سے بہت کم احادیث سناتے۔ جیسے خلفاء راشدین بالخصوص حضرت ابوبکرؓ۔ مگر جو حدیثیں انہوں نے سنائی۔ وہ ایسی جامع ہیں۔ کہ ان سے بہت سے احکام نکل سکتے ہیں۔

بعد اس کے جب لوگوں میں کمی آ گئی۔ تو صحابہ کے آخری اور تابعین کے ابتدائی زمانے میں بادشاہ الگ ہو گئے اور معلم لوگ الگ۔ جو معلم اسلام کے تھے۔ وہ فقہاء کہلائے گویا ایک طرف بادشاہ تھے اور ایک طرف فقہاء۔ جن کے ذمے تعلیم کتاب اور تزکیہ یا احسان کا کام تھا۔ یہی اہل اللہ تھے۔ چونکہ ایک وقت میں دو خلفاء بیعت نہیں لے سکتے۔ اس لئے ان لوگوں نے بجائے بیعت کے کچھ نشان اپنی خدمتگزاری کے مقرر کر لئے۔

مشہور پیر قافلہ جنیدؒ بغدادی۔ ایک دفعہ بچے ہی تھے۔ کہ کسی مجلس اولیاء کرام کی صحبت میں چلے گئے۔ جہاں محبت الٰہی پر مذاکرہ ہو رہا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کیوں میاں لڑکے تم بھی کچھ بولو گے تو انہوں نے بڑی جرأت سے کہا کیوں نہیں اس پر انہوں نے کہا۔

ذاهب عن نفسه۔ متصل بذكر ربه۔ قائم باداء حقه۔ ان تكلم فبالله وفي الله وان تحرك فبامر الله۔ وان سكن فمع الله جس کے مختصر معنے یہ ہیں کہ صوفی وہ ہے جو اپنا ارادہ سب چھوڑ دے۔ کام کرے مگر خدا کے حکم سے۔ ہر وقت خدا کی یاد سے اس کو تعلق وابستہ ہے وہ بیوی سے صحبت کرے مگر اس لئے کہ عاشروهن بالمعروف کا حکم ہے۔ کھانا کھاتا ہے۔ مگر اس لئے کہ کلوا خدا کا حکم ہے یہ بڑا سخت مجاہدہ ہے۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ اٹھ پہر میں انسان کہیں کہیں بار فیل ہو جاتا ہے۔ الا من عصمه الله۔ غرض وہ شخص اللہ کے تمام احکام ادا کرتا ہے۔ جب بولتا ہے۔ تو خدا کی تعلیم کے مطابق۔ چلتا ہے تو اللہ کے حکم سے۔ ٹھہرتا ہے تو اللہ کے ارشاد سے۔

یہ سن کر سب پیر اٹھے کہ یہ عراقی لڑکا تاج العارفین نظر آتا ہے۔ ان کے اتباع بہت لوگ نظر آتے ہیں۔

غرض معلمین سے ایک گروہ تو فقہاء کا تھا۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ داؤد۔ امام بخاری۔ اسحٰق بن راہویہ رحمہم اللہ یہ سب لوگ حامئی اسلام گزرے ہیں۔ انہوں نے بادشاہوں کا ہاتھ خوب بٹایا۔

دوسرا گروہ متکلمین کا ہے۔ جن میں امام ابو المنصور الماتریدی الامام ابوالحسن الاشعری۔ ابن حزم۔ امام غزالی۔ امام رازی۔ شیخ تیمیہ۔ شیخ ابن قیم رحمہم اللہ ہیں۔

تیسرا گروہ جنہوں نے احسان کو بیان کیا ہے۔ ان میں سید عبدالقادر جیلانیؓ بڑا عظیم الشان انسان گزرا ہے۔ ان کی دو کتابیں بہت مفید ہیں۔ ایک فتح الربانی دوم فتوح الغیب دوسرا مرد خدا۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ہے۔ جنہوں نے عوارف لکھ کر مخلوق پر احسان کیا ہے۔ تیسرا آدمی جس کے بارے میں بعض علماء نے جھگڑا کیا ہے۔ مگر میں تو اچھا سمجھتا ہوں۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ ہے۔ پھر ان سے اتر کر امام شعرانی گزرے ہیں۔ پھر محمد انصاریؒ ہیں۔ ہزار صدی کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب ہیں۔ مجدد الف ثانی بار رحمہ ہیں ان لوگوں نے اپنی تصنیف پر زور دیا ہے۔ مگر صرف روحانیت سے ہندوستان میں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام سکھایا ہے ان میں حضرت معین الدین چشتی ہیں۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی ہیں۔ حضرت فرید الدین شکر گنج ہیں۔ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی ہیں۔ حضرت نصیر الدین چراغ دلی ہیں رحمہم اللہ یہ سب کے سب خدا کے خاص بندے تھے ان کی تصانیف سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کو قرآن شریف و احادیث سے کیا محبت تھی۔ نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا تعلق تھا۔ یہ بے نظیر مخلوقات تھی۔ شاہ ابو بخت صاحب وہ جو ان میں سے کسی کے ساتھ نقار رکھتا ہو۔ یہ باتیں میں نے علیٰ وجہ البصیرت کہی ہیں۔

ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔

یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔

باوا نانک صاحب کی پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق

ہمارے پاس ایک مراسلت پہنچی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوا صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ وہ مراسلت ذیل میں درج ہے۔ چونکہ وہ جنم ساکھی جس کا حوالہ دیا گیا ہے ان دنوں یہاں ہمارے کسی دوست کے پاس موجود نہیں ہے اس واسطے ہم خود اس کو کتاب میں دیکھ نہیں سکے امید ہے کہ ہمارے وہ دوست جو کہ گورمکھی جانتے ہیں۔ اور اس کتاب کو مہیا کر سکتے ہیں۔ اصل موقعہ پڑھ کر اس کی تصدیق سے ہمیں مطلع فرماویں گے۔

ماموران الٰہی کا نشان اور حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی پیشگوئی اور اس کا پورا ہونا

ماموران الٰہی کی پکی سڑک پختہ طریق اور مسلم راہ دعوت حق کے علاوہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ماقبل کی تصدیق کرتے ہیں اور اپنے مابعد کی نسبت بشارت دیتے ہیں۔ جاء بالصدق وصدق المرسلين شاہد ہے۔

اس موقعہ پر احمدی بھائیوں کے ازدیاد ایمان کے واسطے اور عوام بالخصوص غیر احمدی اور سکھ بھائیوں کے لئے محبتاً اور توضیحاً ایک نشان کا عرض کرنا مقصود ہے۔ جو کہ لالہ سنت لال و دیوان چند صاحبان چک نمبر ۳۴ نے نیک نیتی اور فراخدلی نیز بڑی مسرت اور بشاشت سے بابا نانک علیہ الرحمۃ کی نسبت پڑھ کر سنایا اور لکھوایا کہ گرو صاحب کا ایک سنت کے ساتھ سوال جواب کا اتفاق ہوا۔ جس سے اس کے رفیق اور خادم مردانہ نے ایک امر کو دریافت کیا۔ جو ذیل میں بجنسہ نقل ہے۔ وہو ہذا۔

مردانہ کہیا جو نرنکار وچ تے آپ وچ کوئی فرق نہیں تان گروجی کہیا۔ مردانیا کرتار نوں سبھے پیارے اکو جیہے ہیں۔ پھر مردانہ کہیا گرو بھگت کبیر جیہا بھی کوئی بھگت ہوسی۔ تاں سری گرو نانک صاحب نے کہیا مردانیا اک جٹیٹہ ہوسی۔ پر اساں تھیں سو برس پچھے اوہ آوسی اک نرنکار دی آن رکھسی۔ تاں مردانہ کہیا کیہڑی تھاں ہوسی تے کیہڑے ملک وچ ہوسی۔ تاں گروجی کہیا مردانیا وٹالے دے پرگنہ وچ ہوسی۔ سن مردانیا نرنکار دے بھگت اکو روپ ہوندے ہیں۔ پر کبیر نالوں وڈا ہوسی۔ سری گروجی نے مردانہ آگے ایہ پربت نوں ایہ گلاں کردے چلے گئے۔ جنم ساکھی صفحہ ۲۵ چھاپہ ٹائپ۔

اگر کوئی شخص سو سال سے بعد کو چند سال ہی سے ابتداء اپنے خیال میں رکھ کر محدود کرے تو یہ حد بندی اس کا اپنا خیال ہے بات صاف ہے۔ سو سال سے بعد کے زمانہ کو بشر نے محدود نہیں کیا اور نہ سو سال سے بعد سے آج تک کوئی جاٹ تحصیل بٹالہ سے بابا نانک علیہ الرحمۃ کا ایسا مصدق گزرا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام و علی مطاعہ و علی آل ہما دائماً ابداً۔ عاجز بدھ دہلوی حال وارد چک ۴۳ جنوبی علاقہ سرگودہا

حضرت خواجہ صاحب راولپنڈی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ واقعہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ لاہور ... ... راول پنڈی میں تشریف لائے اور ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن .. .. کے زیر انتظام بروز ایت وار واقعہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۱ء کو بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ایک بڑا پُر اثر لکچر اسلامیہ سکول راول پنڈی میں سوانح عمری جناب سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دیا۔ اور اس کا اصل موضوع حاضرین جلسہ کی تعداد غالباً پانچ چھ سو تھی۔ بڑے بڑے جنٹلمین لکچر میں موجود تھے۔ خواجہ صاحب کے لکچر سے کمرہ میں ایسا سکوت تھا اور حاضرین کے دل پر اسپیچ کا ایسا اثر ہوا۔ کہ ہر ایک فرد بشر کے مونہہ سے واہ واہ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ لکچر ۵½ بجے تک رہا مگر کچھ حصہ لکچر کا رہ گیا۔ حسب التجا ساکنان راول پنڈی خواجہ صاحب نے دوسرے دن بوقت ۳ بجے کے بقایا لکچر کا وعدہ کیا۔ چنانچہ چار بجے لوگ جمع ہو گئے۔ الا باعث اس کے کہ پریزیڈنٹ صاحب قاضی سراج الدین تشریف نہیں لائے تھے۔ لکچر پورے وقت پر شروع نہ ہو سکا۔ پہلے دو طالب علموں نے بعد سنانے ایک رکوع قرآن شریف ایک حافظ کی ایک نعت پڑھی۔ بعد اس کے چند منٹ مولوی عبد اللہ صاحب متوطن کشمیر نے تھوڑا سا وعظ سنایا۔ اخیر میں خواجہ صاحب نے لکچر شروع کیا اس لکچر کے پریزیڈنٹ آغا حسین صاحب تحصیلدار راول پنڈی تھے خواجہ صاحب نے بڑی اعلےٰ درجہ کی تقریر کی۔ حاضرین کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ ان کی خواہش ہوئی کہ اور لکچر بھی سنیں گویا راول پنڈی میں خواجہ صاحب کے لکچر کی ایسی شہرت اور کامیابی ہوئی ہے کہ تحریر سے باہر ہے امید کہ جناب اخبار میں شائع کر دیویں گے۔ کرم الٰہی احمدی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جوگی سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی

خواجہ صاحب لکچر کا اصل موضوع یہ تھا کہ بلحاظ اخلاق فاضلہ و قوت قدسیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانی کمالات کا انتہائی نقطہ علمی اور عملی طور پر اگر دنیا میں تلاش کی جاوے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمام دنیا کے راستباز خواہ وہ عرب میں ہوں یا ہند میں یا دنیا کے کسی گوشہ میں ان کو اظہار فضائل کے لئے اتم طور پر ایسا موقع نہیں ملا جیسا کہ نبی کریم کو تمام حالات کے تحت اعلےٰ درجہ کے اخلاق حکمت شجاعت۔ عفت عدالت کے اظہار کا موقع ملا۔ لہذا آپ خاتم النبیین والمرسلین ہیں اور آپ کے سوا تمام انسانوں کے لئے کوئی قابل پیروی نمونہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ان کے لیکٹر میں تمام انسانی قوا کی تکمیل کے لئے آبپاشی کا ذریعہ موجود نہیں۔ کرم الٰہی احمدی۔ راولپنڈی

غلط سکہ ضرب پر انعام؟

ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ جس ضرب سکہ سرکاری مثلاً روپیہ یا دونی پر تاج شاہ بجائے اُوپر کے نیچے کی طرف ہو۔ مشہور ہو رہا ہے کہ ایسا سکہ سرکار انعام دے کر واپس لے لیتی ہے اگر یہ بات درست ہے۔ تو کس سرکاری حاکم سے اس کے متعلق صحیح حالات معلوم ہو سکیں گے۔ ہمارے خیال میں تو یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے اگر کوئی سکہ ایسا غلط ضرب ہو گیا ہو تو وہ جاری نہیں ہو سکتا۔ بہر حال کسی صاحب کو کچھ معلوم ہو تو سائل کی اطلاع کے واسطے مطلع فرماویں۔

قادیان کی بڑی ضرورتیں

تمدن میں سب سے پہلے انسان کو خوراک کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کے لئے ضرورت ہے۔ آٹے۔ ایندھن۔ روٹی پکانے کی یا پکی پکائی روٹی کے مل جانے کی اور مکانات کی اور جہاں تک میں دیکھتا ہوں۔ ان چاروں چیزوں کے لئے۔ مہاجرین کی ایک مختصر جماعت کو جس قدر تکلیف پیش آ سکتی میں یا آ رہی ہیں اس کا اندازہ کچھ وہی دل کر سکتے ہیں جن پر گذر رہی ہے

بعض صوفیاء (خواہ وہ نام ہی کے ہوں) اپنے تصوف کی جز یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ طیب کھانا نہ کھائیں اس لئے جب کبھی دودھ یا گوشت ان کے سامنے آتا ہے تو وہ اس میں راکھ یا مٹی یا ریت کی دو تین چٹکیاں [illegible] میں تاکہ نفس کو مزا حاصل نہ ہو۔ اگر یہ راہ سیدھی [illegible] تو [illegible] کے [illegible] کے حاصل ہے کیونکہ [illegible] کے کھانے میں بڑی خرابی [illegible] کام لیا جاتا ہے الحاقی سے اور دوسری چیزیں [illegible] الوسع ایسی ہی مہیا کر کے دی جاتی ہیں۔ جن میں نفس بقدر ضرورت شرعی سے زیادہ احتظاظ حاصل نہ کر سکے۔

ٹال نہ ہونے کی وجہ سے ایندھن کا یہ حال ہے کہ باہر سے کچھ لوگ اِدھر اُدھر سے کچھ لکڑیاں لاتے ہیں اور کہتے کچھ گشت لگا کر ضرورتمندوں کو جلاتے ہیں اور پھر مونہہ مانگی قیمت پاتے ہیں اور بلا مبالغہ ایک روپیہ کا مال چار روپیہ میں دے جاتے ہیں۔ روٹی پکانے کے لئے کوئی تنور نہیں اور یہاں خدا جانے کیا طریق ہے کہ گجرات۔ شاہ پور سیالکوٹ کے اضلاع کی طرح روٹی ماچھیوں کے گھروں میں نہیں پکتیں بلکہ ہندوؤں کی طرح گھر گھر میں علیحدہ تنوریاں ہیں اس سے گھر والوں کو بوجہ بیماری یا ضعف یا عدیم الفرصتی یا کلاپے کے جو کچھ تکلیف ہے وہ تو ہے ہی مگر جو لوگ تو مہمان ہوں نہ بورڈر ان کو کھانا ملنے میں جو دقتیں ہیں وہ بھی ناگفتہ بہ ہیں مکانوں کا یہ حال ہے کہ منہ مانگا کرایہ دینے کو تیار ہیں مگر مکان حسب خواہش تو کجا برائے رہائش بھی نہیں مل سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہی ہر چہ ان مشکلات کو حل کرے مگر جماعت کے اہل ثروت یا تجارت پیشہ اصحاب اگر توجہ فرماویں تو منافع حاصل کرنے کے علاوہ عند اللہ ماجور بھی ہوں ایندھن کی تجارت کے لئے میدان بالکل صاف ہے اگر کوئی صاحب ہمت کریں۔ آٹا پیسنے کی کل منگوانے کا عمدہ موقعہ ہے اگر کوئی حضرت جرأت کریں مگر یہ سعادت غالباً کسی ہندو کی قسمت میں لکھی ہوئی ہے کوئی ماچھی یہاں بنیت ہجرت آ جاوے تو اسے انشاء اللہ نفع مند کام کرنے کا کافی موقعہ ہے۔ کوئی [illegible]

رسید زر

۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

جناب سید غلام حسین صاحب ع ۴۷ للعہ
جناب خدا بخش صاحب ع ۱۹۶۹ عما
جناب سید منظور عالم صاحب ع ۱۹۹۴ عہ
جناب احمد شیر خانصاحب ع ۴۷۳ عاَ
جناب عبد العزیز صاحب ع ۱۲۱۳ عاَ
جناب گل محمد صاحب ع ۱۸۳۳ عاَ
جناب الٰہی نصر احمد صاحب ع ۲۱۹۳ للعہ
جناب الٰہی بخش صاحب ع ۱۱۱۸ للعہ
جناب غلام رسول صاحب ع ۱۱۱۱ للعہ
جناب عبد الرزاق صاحب ع ۱۴۱۸ للعہ
جناب چوہدری غلام حیدر صاحب ع ۱۱۶۹ للعہ
جناب میر عابد علی شاہ صاحب ع ۱۱۴۵ للعہ
جناب غلام محمد صاحب ع ۱۶۸۳ للعہ
جناب فیروز علی صاحب ع ۲۹۶ للعہ
جناب بدر الدین صاحب ع ۱۹۱۸ ے
جناب جلال الدین صاحب ع ۱۴۸۰ عاَ
جناب عبد اللہ صاحب ع ۱۹۵۳ عاَ
جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب ع ۱۹۵۸ للعہ
جناب شمس الدین صاحب ع ۱۴۱۴ للعہ
جناب حکیم سرفراز حسین صاحب ع ۲۵۰ للعہ
جناب محمد سعید الدین صاحب ع ۹۶۸ للعہ
جناب محمد نصر اللہ خانصاحب ع ۱۶۸۷ للعہ
جناب ابو الخیر محمد صاحب ع ۲۱ للعہ
جناب غلام محمد اختر صاحب ع ۱۶۴۴ للعہ

۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

جناب زین الدین وابراہیم صاحب ع ۷۱ للعہ
جناب حاجی سید یوسف صاحب ع ۱۱۷ عاَ
جناب سید فخر الاسلام براے امانت علی صاحب ع ۱۴۷۰ ے
جناب مہر الدین صاحب ع ۲۱۱۳ عاَ
جناب عبد اللہ خانصاحب ع ۸۸۳ عاَ
جناب سید رسول بخش صاحب ع ۴۸۲ عاَ
جناب نور الدین صاحب ع ۲۰۸۳ للعہ
جناب سلیمان صاحب ع ۱۸۸۲ للعہ
جناب شاہ محمد صاحب ع ۱۲۶۱ للعہ
جناب محمد احسان الحق صاحب ع ۲۴۱۷ للعہ

جناب دولت خانصاحب ع ۱۶۹۴ للعہ
جناب عبد المجید خانصاحب ع ۱۰۳۲ للعہ
جناب وڈہاوا صاحب ع ۱۰۱۰ للعہ
جناب مرزا عبد الکریم صاحب ع ۲۲۵ عاَ

۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

جناب عیسےٰ صاحب ع ۶۹ للعہ
جناب محمد الدین صاحب ع ۵۰۱ عاَ
جناب میاں محمد صاحب ع ۱۲۲۴ للعہ

۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

جناب شیخ عبد الرحمن صاحب ع ۱۴۱۴ للعہ
جناب احمد الدین صاحب ع ۶۷۴ عاَ
جناب اللہ دتا صاحب ع ۵۹۸ للعہ
جناب غفار رجو صاحب ع ۵۵۹ عاَ

۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

جناب سرفراز خانصاحب ع ۱۵۹۲ عاَ
جناب محمد فاضل صاحب ع ۱۴۷۱ للعہ
جناب میاں نبی بخش صاحب ع ۲۴۲۷ للعہ
جناب نسیر بہادر خانصاحب ع ۱۵۹۵ للعہ
جناب شیخ فضل صاحب ع دریافت طلب عما
جناب محمد حسین صاحب ع ۱۴۸۹ للعہ
جناب محمد یسین صاحب ع ۲۴۳۸ عاَ
جناب عمر الدین صاحب ع ۲۱۱۸ للعہ

۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

جناب حافظ فضل احمد صاحب ع ۱۲۴ عاَ
جناب مرزا عبد الغنی صاحب ع ۱۹۹۲ عاَ
جناب غلام احمد خانصاحب ع ۳۷۷ عاَ
جناب مولوی عمر الدین صاحب ع ۱۹۲۵ عاَ

۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

جناب رحیم بخش صاحب ع ۲۲۳۹ عاَ
جناب فضل محمد صاحب ع ۲۴۰ ۱۴ر

۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

جناب مہر الدین صاحب ع ۲۲۴۴ عاَ

۶ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب جلال الدین صاحب ع ۲۸۲ ے
جناب غلام حیدر صاحب ع ۲۰۵۵ عاَ
جناب قدرت اللہ صاحب ع ۲۴۳ عاَ
جناب محمد عبد اللہ صاحب ع ۱۳۰۴ للعہ

جناب حسین محمد صاحب ع ۱۹۹۰ ے
جناب محمد احمد علیخان صاحب ع ۱۳۵۰ عاَ
جناب رسول بخش صاحب ع ۴۸۲ عاَ
جناب محمد فضل الدین صاحب ع ۲۳۹۸ للعہ
جناب محمد محسن صاحب ع ۱۸۱۶ للعہ
جناب غلام محمد صاحب ع ۱۸۶۹ للعہ
جناب سید حیات علی شاہ صاحب ع ۱۹۲ للعہ
جناب غلام حیدر صاحب ع ۱۶۹۷ للعہ
جناب غلام امام صاحب ع ۱۴۵۳ للعہ
جناب مرزا محمد احسن بیگ صاحب ع ۵۰ للعہ
جناب غلام اکبر خاں صاحب ع ۲۰۸۴ للعہ
جناب محمد صدیق صاحب ع ۲۰۸۴ للعہ
جناب اکبر علی صاحب ع ۱۳۳۵ للعہ

۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ع ۵۳ للعہ
جناب فتح محمد صاحب ع ۷۸۵ عاَ
جناب شیخ الہ دین صاحب ع ۱۸۳۲ عہ
جناب انوار احمد صاحب ع ۲۲۶۴ ۸ر
جناب معراج الدین صاحب ع ۲۲۷۱ ۸ر
جناب پیرانہ تا صاحب ع ۱۰۹۱/۲۱۲۲ عہ
جناب مولا بخش صاحب ع ۲۱۲۹ للعہ

۹ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب خدا بخش صاحب ع ۹۱۲ عاَ

۱۰ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب احمد حسین صاحب ع ۱۱۷۵ عاَ
جناب عبد العزیز صاحب ع ۱۷۵۲ للعہ
جناب علی محمد صاحب ع ۳۱۵ عاَ
جناب عمر الدین صاحب ع ۹۳۰ ۵ر
جناب گلاب دین صاحب ع ۷۳۵ ۵ر
جناب نعمت علی صاحب ع ۲۱۶۵ عما

۱۱ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب فضل الٰہی صاحب ع ۱۹۴ ے

۱۲ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب محمد طالب صاحب ع ۱۹۷۲ للعہ
جناب مولوی فضل حق صاحب ع ۴۲۰ عاَ
جناب میاں عطر الدین صاحب ع ۲۴۵۱ عاَ

۱۳ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب سلطان علی صاحب ع ۱۰۲۹ ے
جناب فیض احمد صاحب ع ۲۴۳۲ ے
جناب قاضی ثناء اللہ صاحب ع ۲۴۲۵ عاَ
جناب مرزا رسول بیگ ع ۲۷۷۲ عاَ
جناب عنایت اللہ صاحب ع ۲۲۱۱ للعہ

التجاء دعاء

(۱) برادر عبد الرحیم صاحب پشاوری امتحان میں کامیابی کیلئے
(۲) برادر محمد شفیع اوجلہ ملازمت کیلئے
(۳) برادر محمد شاہنواز فیروزپور حسنات دین و دنیا کیلئے۔
(۴) برادر فقیر علی سکھر بعض پریشانیوں سے نجات کیلئے تمام بھائیوں سے توجہ

۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب بابو عطا الٰہی صاحب ۱۱۱۱ للعہ
جناب محمد عبد اللہ صاحب ۲۱۸۵ عاَ

۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب شیخ محمد حسین صاحب ۲۴۴۳ للعہ
جناب میاں حبیب احمد صاحب ۲۴۴۵ للعہ
جناب بقا محمد صاحب ۲۴۴۸ عاَ

۱۷ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب غلام حسین شاہ صاحب ۲۰۳۴/۲۱۶۶ ے
جناب خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ للعہ
جناب عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴ عاَ
جناب امیر علی شاہ صاحب ۱۴۱۷ للعہ
جناب فقیر علی صاحب ۱۶۲۳ للعہ

۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب مفتی غلام رسول صاحب ۱۴۷۹ عہ

۱۹ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب غلام دستگیر صاحب ۲۱۶۲/۱۱۰ بقایا للعہ
جناب محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عاَ
جناب اسد اللہ صاحب ۵۹۲ للعہ
جناب الٰہی بخش صاحب ۲۲۴۶ عہ
جناب علی بخش صاحب ۱۶۱۲ للعہ

۲۰ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب علاؤ الدین صاحب براستہ دریافت طلب عہ
جناب نواب الدین صاحب ۲۹۰ عاَ
جناب دادا بخش صاحب ۱۵۸۹ عاَ
جناب محمود صاحب ۱۳۰۱ عاَ
جناب نثار احمد صاحب ۲۳۹۷ عاَ

۲۱ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب خدا بخش صاحب ۱۹۶۹ عاَ
جناب محمد امیر صاحب ۵۷۳ للعہ

۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب عبد الغنی صاحب ۱۷۹ للعہ
جناب محمد فضل حق صاحب ۲۴۵۰ للعہ

۲۴ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب میاں رحمت اللہ صاحب ۲۱۷۴/۱۸۴ عاَ
جناب محمد دین صاحب ۲۲۱۸ عاَ
جناب علی محمد خان صاحب ۲۴۳۹ عاَ
جناب عبد الواحد صاحب ۵۷ ۹ بقایا عاَ
جناب میاں عبد الغنی صاحب للعہ

۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد کا انتقال ہوگیا ہے مرحوم ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۶ھ کو تولد ہوئے اور اس طرح بیاسی سال عمر میں انتقال کیا۔ اردو زبان کے زندہ جاوید مصنفوں میں آپکا پایہ بڑا اعلےٰ ہے۔

۱۵ جنوری کو گیا میں، ڈاکو گرفتار ہوئے۔ تلاشی کے وقت، سیر زیورات سونے کے اور پانسو اشرفی۔ تین تلوار ایک پیش قبض۔ ایک کمند۔ دو گٹھے کپڑا اور کچھ نقد بھی برآمد ہوا۔ دریافت کرنے سے دریا میں سے کثیر مقدار زیورات سونے چاندی کی دو اینٹیں اور بہت سی مختلف چیزیں برآمد ہوئیں۔ سب مال و اسباب کوئی دو لاکھ روپے سے زیادہ کا ہوگا۔ ڈاکو حوالات میں ہیں۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے دس ہزار ۷۶۴ مرے۔ صوبجات متحدہ میں ۴۲۵۹ - پنجاب میں ۱۱۰۷۔

کشتہ جریان (مقوی باہ) ۴۸

جریان ۔ نزلہ ۔ زکام ۔ درد کمر ۔ کثرت احتلام ۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید ہے بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہو گا جریان کی شناخت ۔ پیشاب کے پہلے یا پیچھے دھات کا نکلنا یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردہ بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ مالیخولیا ۔ نسیان کمی خون ۔ دل کا دھڑکنا ۔ ضعف دماغ ۔ بینائی کا کم ہونا ۔ نا امیدی ۔ بیخوابی ۔ غمگین خوف وغیرہ ۔ نزلہ کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑے پر گرنا ۔ زکام ۔ ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں ۔ مرگی سل ۔ نمونیا ۔ ذات الجنب فالج ۔ جوڑوں کا درد ۔ آنکھ ۔ کان ۔ دانت کی بیماریاں ۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جس میں کوئی زہریلی ملاوٹ نہیں انشاء اللہ بہت مفید بابرکت ثابت ہو گا جو صاحب چاہیں وہ ہم سے منگوا سکتے ہیں بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے ۔ قیمت فی تولہ ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار
المشتہر عبدالرحمان کاغانی احمدی ۔ شفاخانہ حکیم نورالدین صاحب قادیان گورداسپور

مجموعہ فتاوائے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے علمی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے تھے ان کو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی یادگار میں سے ہے ۔ مامور خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں ہیں ۔ قیمت ہر سہ حصہ عہ ۔ ملنے کا پتہ ۔ دفتر بدر قادیان

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۱۵/۴۸

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے ۔ اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپکی تصدیق بے نظیر ہے علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے ۔ قیمت سرمہ قسم اول ۱ دوم ۸ سوم ۸ قیمت ممیرا قسم اول ۱ دوم ۸ ۔ اگر اصلی نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔ المشتہر ۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان (گورداسپور)

ایک تسلی بخش ذریعہ ۱۶/۴۸

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا مشہور شہر ہے کہ جہاں علاوہ آہنی الماریوں ۔ صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو ان کا تاجر ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے بہت نیک ہونے کی اطلاع ہے بلکہ اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب منشاء مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے ۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابون کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے تیار ہوتے ہیں ۔ جو صاحب صابون کی تجارت کرتے یا کرنا چاہیں ۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر کے فائدہ اٹھا دیں ۔

المشتہر

حکیم محمد دین ۔ دروازہ ویسہ سنگھ ۔ گوجرانوالہ

پانچ روپے (للعہ) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے ؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا ۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں ۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے ۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳ ۸ ۸ روپے تصدیق کرتے ہیں ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے ۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے ۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے ؟ روح حیات میں وہ امانت بھری ہے جو ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے ۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر ۔ ٹی ۔ ایس صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے ۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں تک کو دے یا فاسفورس تو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے جلا دیتی ہے اور چہرہ بند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتی ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلوار بھی ماریں تو بھی بے اثر ہو جاویں ۔ ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں ۔ میڈیکل کالج کے لیکچراروں ۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز اور مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرنی ہوئی مانگ اور ۳ ۸ ۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے ۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل تیر بہدف دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ معجونی روح ہے جو فوراً یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتی ہے ۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے ۔ قوت باہ حالت طبعی پر آ جاتی ہے ۔ دیگر امراض جو کثرت تواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی ۔ ضعف باہ ۔ ضعف مثانہ ۔ جریان ۔ سرعت ۔ رقت ۔ ضعف اعصاب ۔ ضعف معدہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف جگر ۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے ۔ جسمانی کمزوری ۔ لاغری ۔ بیرونقی اور زردی چہرہ کے لئے آزمائیے تمام قوی دواؤں پر ترجیح دکھلائے تو بجا ہے ۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے ۔ بزدل کو جوانمرد ۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب نگار بنانا اسی روح کا کام ہے ۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے ۔ باوجود اس اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ۔ روح حیات کے علاوہ ہلک اور عجیب الاثر روغن جو صرف بیرونی سے مرد اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے ۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی ۔ لاغری وغیرہ دور کر کے معزز طاقت بحال کرتا ہے ۔ بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بنا دیتا ہے ۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ) ۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر ۔ پروپرائٹر شفاخانہ عام ۔ لاہور سے طلب کریں ۔

(بدر پریس قادیان)

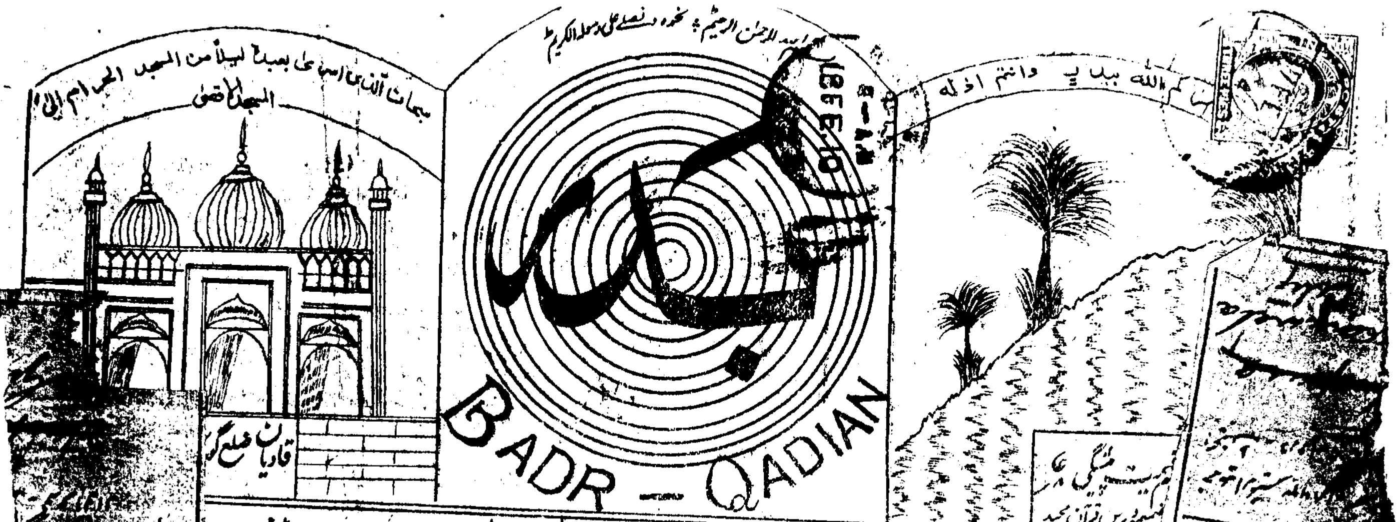

دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الاماں ہیں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸ | جو گو تم باتو گرائی چہاو ر قادیاں ہیں

مورخہ ۱۸ صفر سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۷ پھاگن سنہ ۶۷

(جلد ۹)

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اوڈیٹر و پبلشر محمد صادق عفی عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی اخبار سالانہ بلا ضمیمہ ۳ روپیہ معہ ضمیمہ درس قرآن سالانہ پیشگی للعہ بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ ہوگی ہاں جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں۔ ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا تھا۔ اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور ...

(کتبہ خاکسار محمد یٰسین عفی عنہ)

ریاست پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اڈیٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور اللہ صاحب اکمل چھپکر شایع ہوا۔

دین الحق یا ہمارا مذہب

ناظرین! یہ وہ دُر بے بہا و تحفہ دل رُبا ہے۔ جو احمدی احباب کے لئے مدت کے غور و تجربے کے بعد ایکسال کی محنت مین ناچیز خادم الحق نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے جملہ عقائد و مذہب و تعلیم کو حضور ممدوح کی کل تصنیفات و تحریرات و تقریرات سے اخذ کر کے بلفظہ مندرجہ بالا عنوان نام رسالہ مین جمع کر دیا ہے۔ ضخامت دس جزو سے زیادہ کاغذ چکنا ولایتی تقطیع ۱۸x۲۲ چھپائی و لکھائی عمدہ بفضل الٰہی چھپکر طیار ہے ایسے مکمل مجموعے کی جس قدر اہل سلسلہ کو ضرورت تھی وہ کسی بزرگ سلسلہ سے مخفی نہین اب میرے واجب التعظیم اور ذی مقدرت اصحاب کا فرض ہے کہ بہت اس کو غیر احمدیون مین پہونچاوین اور کم از کم ایک ایک نسخہ اس کا اپنے پاس رکھین کیونکہ ضرورت کے وقت یہ بڑا کام دے گا۔ قیمت بے جلد عہ ۸ مجلد ۱۰ علاوہ محصولڈاک ہے۔ درخواستین پتہ ذیل پر بلاتامل بھیجدین۔ دس جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔

عاجز قاسم علی اڈیٹر اخبار الحق دہلی تراہا بیرم خان پرانی منڈی

ملاؤن کے لطائف

موضع پھول مدین آجکل طاعون پھیل ہوئی ہے برادر محمد یعقوب صاحب احباب سے درخواست دُعا کرتے ہین اور اپنے موضع کے متعلق انہون نے چند عجیب باتین لکھی ہین کہتے ہین کہ جب سے مدین مباحثہ ہوا تھا اور مولوی ثنار اللہ کو ایک معقول رقم مل گئی تھی اکثر مولوی یہان آتے رہے اور احمدیون کے برخلاف وعظ کرکے چندے حاصل کرتے رہے لیکن رفتہ رفتہ وہ جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ حال مین ایک مولوی آیا اور اس نے بہت وعظ کیا اور علمار کی خدمت نہ کرنے کے سبب نمازیون کا دوزخ مین جانا ہی بیان کیا۔ مگر اُسے صرف چار روپے ملے کسی نے اُسے کہا کہ مولوی صاحب آپ کیون دربدر پھرتے ہین ایک جگہ بیٹھ جاوین خدا رزق دیگا۔ تو فرمانے لگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کو حکم دیا تھا کہ باہر جاکر وعظ کرین۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے اس واسطے علمار سے دعا کی گئی کہ ان کی روزی شہر بشہر تقسیم ہو جاوے لہذا ناچار ہمین شہر بشہر پھرنا پڑتا ہے۔ ایک شادی کے موقعہ پر ایک مولوی کو طیار کیا گیا کہ مخالف احمدیت کے وعظ کرے قدرت خداوندی لوگون کو یاد نہ رہا کہ مولوی صاحب کو روٹی کھلائین۔ اس پر وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور وعظ نہ ہوا۔

گائے کے گوشت کی ممانعت نہین ہے

مولوی محمد علی صاحب چیف سکرٹری کے استفسار کے جواب مین عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود نے احمدی بلیدان کو لحم البقر سے منع نہین فرمایا۔ اگر ہندو صاحبان اس شرط کو منظور کر لیتے کہ وہ ہمارے بزرگون کو مان لیتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیار کا جن کا قرآن شریف مین ذکر ہے نبی ہونا تسلیم کر کے ہمارے ساتھ صلح کر لیتے تو ہم ان کی خاطر گائے کے گوشت کا استعمال چھوڑ دیتے اور ہندو مسلمانون کی صلح ہو جاتی مگر انہون نے ایسا نہین کیا اس واسطے لحم البقر کے چھوڑنے کی نوبت نہین آئی۔

اصل الفاظ پیغام صُلح کے یہ ہین ''پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نبی مان لین اور اُنپر ایمان لاوین۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جاوے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہین۔ ہم پر واجب نہین کہ ضرور اس کو استعمال بھی کرین۔''

ایک نئی کتاب

لجۃ النور

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کی ایک تصنیف بزبان عربی جس مین بین السطور ترجمہ فارسی کیا گیا ہے اور حضرت اقدس کے وقت مین شائع نہ ہوئی تھی اب شائع کی گئی ہے احباب جلدی منگوائین۔ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ۳ ر ملنے کا پتہ۔ مہتمم صاحب کتبخانہ حضرت اقدس قادیان گورداسپور

قادیان کے آریہ اور ہم

یہ کتاب ختم ہو گئی تھی اور کہین نہ ملتی تھی اور اکثر درخواستین آتی رہتی ہین اس واسطے دوبارہ اسی تقطیع پر چھپوائی گئی ہے۔ قیمت ۳ ر ہے درخواستین بنام مہتمم صاحب کتبخانہ حضرت اقدس آنی چاہئین۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم

مطبع بدر یا دفتر میگزین یا میر مہدی حسین صاحب جو براہین احمدیہ ہر چہار جلد فروخت کرتے ہین وہ حضرت اقدس کی سب سے پہلی تصنیف چہار جلد مکمل ہے بعد مین جو کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم حضرت نے لکھی تہی اور پہلی کی نسبت چھوٹی تقطیع پر حضور کے وصال کے بعد شائع ہوئی ہے وہ الگ کتاب ہے پہلی چار جلدون مین شامل نہین ہے۔ مہتمم صاحب کا خیال ہے کہ لفظ مکمل سے کسی کو غلطی لگ سکتی ہے اس واسطے اطلاعاً سطور لکھی گئی ہین۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم کی قیمت ۱۲ ر ہے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ مسٹر چارلس نارمن عبداللہ جان جو ایک نومسلم انگریز تھے کوہ منصوری پر انتقال فرما گئے ہین اور آپ کی تجہیز و تکفین شرع اسلام کے مطابق عمل مین آئی ہے مرحوم ۱۸۵۸ء مین سفولاک رجمنٹ کے ساتھ ہندوستان مین آئے تھے اور اپنے مقررہ وقت تک فوجی خدمات ادا کر کے ریلوے مین ملازم ہو گئے تھے۔ آپنے اپنے بچون کے لئے کافی روپیہ بطور ترکہ چھوڑا ہے۔ مرحوم کے دو لڑکے جو باپ کی طرح مسلمان ہین۔ آجکل انگلستان مین انجینئری کی تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ ہماری دُعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے ورثا کو صبر جمیل عنایت فرما دے۔ اور مسٹر عبداللہ جان کی نیک مثال دوسرے انگریزون اور عیسائیون کے لئے ایک نمونہ ہو۔ اے مولیٰ انسان کو خدا ماننے والون کی آنکھین کھول اور اُنپر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی ظاہر فرما۔ آمین ثم آمین۔

میری ایک اپیل

اخبار بدر کی خدمت مین

پچھلے ہفتے مین نے اپنے بدر کے معزز ناظرین کو اخبار کے خریدار بڑھانے اور اپنے ذمگی بقایا کو جلد ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تہی اب مین پھر اسی آرزو کو لیکر آپ صاحبان کی خدمت مین پہونچتا ہون اور یہ سوال کرنے کا حق رکھتا ہون۔ آپنے بدر کے لئے اب تک کیا کوشش کی ہے۔ مہربان بھائیو! اسوقت اگر آپ بدر کو باقاعدہ مین وقت پر اعلیٰ مضامین کے ساتھ ہر جمعہ اپنی میز پر دیکھنا چاہتے ہو۔ تو ضرور کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت کے ساتھ بھیجدو ہم وعدہ کرتے ہین کہ ایسے خریدار کو مع ضمیمہ درس ہے سالانہ مین اخبار دین گے اور بلا ضمیمہ عہ مین۔ مین انشار اللہ تعالیٰ آپ کو یاد دلاتا رہون گا۔ اور جو صاحب خریدار پیدا کرین گے۔ ان کا نام نامی انشار اللہ اسی کالم مین چھپتا رہیگا۔

قادیان کی بڑی ضرورتین

پچھلے ہفتے مین نے عرض کیا تہا۔ کہ ایک قصاب احمدی یہان گوشت کی دوکان کھولے جو خوش معاملگی کے ساتھ اچھا گوشت دے اور یہ کہ ایندھن آٹا تندور کے لئے خاص انتظام ہونا چاہیئے امید کرتا ہون کہ اس کے متعلق بیرونجات مین کوئی نہ کوئی تحریک ہو رہی ہوگی اور عنقریب مین اپنی کوشش کا پہل دیکھون گا۔ اور **ایک احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی** کی بنا رکہی جاویگی۔ جو کہ مشترکہ سرمایہ سے کام کرے گی جو پانچ پانچ روپے کا حصہ ایک غریب بہی ڈال سکتا ہے اور اگر نیک نیتی، اخلاص۔ ایثار استقلال۔ دانشمندی۔ خوش معاملگی کے ساتھ کام کیا جاوے۔ تو پھر منافع بھی ہوگا۔ باہر کے لوگ اس خصوص مین صاحبزادہ محمود احمد صاحب سے خط و کتابت کرین۔

درخواست دُعا

ہمارے مکرم حکیم فضلدین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہین لہذا احباب ان کے لئے دُعا فرماوین کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔ آمین

قرآن الفجر

ان قرآن الفجر کان مشہودا

استوی علی العرش

استوی اور عرش دو لفظ ہیں جن کے متعلق لغت عرب میں کوئی دقت نہیں۔ صحابہ کرام میں ان کے متعلق کوئی غیر معمولی جھگڑا نہیں ہوا۔ مگر متاخرین میں اس پر بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔

استوی کے معنے علی ۔ ظہر ۔ استقر ۔ الفاظ محدود ہوتے ہیں اور واقعات غیر محدود اس لئے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنے ہو جاتے ہیں ۔ دیکھو " شے " ہے ۔ چیونٹی کے ایک سرے پر بھی شے کا لفظ بولا جاتا ہے اور زمین و آسمان پر بھی اور اللہ تعالیٰ پر بھی ۔ اسی طرح دیکھو بیٹھنا ۔ ہاتھی بھی بیٹھتا ہے انسان بھی بیٹھتا ہے سانپ بھی بیٹھ گیا بھی بولتے ہیں ۔ حلق بیٹھ گیا بھی ۔ دیوار بیٹھ گئی بھی ۔ مگر ہر بیٹھنے کے جدا معنے ہیں ۔ پس اللہ جو لیس کمثلہ شئی ہے اس کا قرار اور بیٹھنا بھی لیس کمثلہ ہی ہے ۔ غرض موصوف کے لحاظ سے معنے بدلتے رہتے ہیں ۔ امام مالک سے کسی نے استوی کے معنے پوچھے تو فرمایا ۔ المعنی معلوم والکیف مجہول ۔

عرش مخلوق نہیں ۔ قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہیں جس سے اس کا مخلوق ہونا ثابت ہو ۔ بخاری ۔ مسلم ۔ مؤطا ۔ طبقہ اول ۔ اور ترمذی نسائی ۔ ابو داؤد ۔ طبقہ ثانی کی کتابوں میں بھی کوئی ایسی حدیث نہیں جس سے اس کی مخلوقیت ثابت ہو سکے ۔ میں نے ایک دفعہ حضرت امام سے پوچھا ۔ کہ رب العرش سے عرش کا مخلوق ہونا معلوم ہوتا ہے یا نہیں ۔ فرمایا ۔ رب العزت بھی آیا ہے ۔ تو کیا خدا اپنی صفت ازلی عزت کا بھی خالق ہے ؟ پس استوی علے العرش کے معنے ہوئے خدا کی تجلیات کا اس میں کوئی عیب نہیں ۔ کیونکہ عرش مظہر ہے اس مقام کا جہاں اولاً تمام احکام و صفات کاملہ کا اتم طور پر ظہور ہوتا ہے ۔ دربار شاہی میں سب سے پہلے احکام صادر ہوتے ہیں ۔ رفع ابویہ علی العرش کے بھی میرے نزدیک یہی معنے ہیں ۔ کہ یوسفؑ اپنے والدین کو دربار شاہی میں لے گئے ۔

۲ ۔ اعتداء فی الدعا تین قسم ہے ۔ ایک چلا کر دعا مانگنا اس لئے فرمایا ۔ ادعوا ربکم تضرعاً و خفیۃ ۔ دوم ۔ ایسی طرز کی دعا جو قرآن مجید و سنت نبوی کے خلاف ہو ۔ مثلاً ایک شخص عہد نبوی میں دعا کر رہا تھا ۔ کہ اے خدا مجھے بہشت نصیب کر اور اس میں ایسے ایسے مکان ہوں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے منع فرمایا کہ تو جنت الفردوس مانگ لے ۔ ایسا ہی اس قسم کی دعائیں کہ مجھے خدا بنا دے یا عورت بنا دے وغیرہ ۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدود کی پرواہ نہ کرنا اور دعا ہی کئے جانا ۔

۳ ۔ فرمایا کہ گناہ تو ہر وقت کا برا ہے مگر وہ گناہ سب سے برا ہے جب کوئی مامور اصلاح کے لئے آیا ہو ۔ تو اس کی اصلاحوں کی مخالفت کی جاوے ۔ وہ وقت خاص طور پر توجہ الٰہی کا ہوتا ہے ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا ۔

۴ ۔ فرمایا کہ جس طرح بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آتا ہے ۔ اسی طرح جب کسی راستباز نبی کا نزول ہونا ہوتا ہے تو اس سے پہلے جس اصلاح کے لئے وہ آتا ہے اس کی نسبت کچھ نہ کچھ تحریک اس قوم میں پیدا ہو ہی جاتی ہے ۔ مثلاً ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کی تبلیغ کے لئے مبعوث ہونا تھا ۔ تو امیہ بن ابی الصلت ۔ زید بن عمر جیسے بت پرستی سے متنفر ہو گئے ۔ ہمارے امامؑ نے وفات مسیح پر زور دینا تھا آپ سے پہلے سر سید اور آجکل کی تعلیم نے اس مسئلہ کو چھیڑ رکھا تھا ۔ صرف اتنا فرق تھا کہ اگر آپ نہ آتے تو لوگ اسلام کی تعلیم پر عیب لگاتے ۔ گو اس مسئلہ کو مان لیتے ۔ آپ آئے اور بڑے زور سے فرمایا کہ وفات مسیح قرآن مجید سے ثابت ہے ۔ وھو الذی یرسل الریح بشراً بین یدی رحمتہ ۔

۵ ۔ فرمایا ۔ اس وقت روئے زمین پر کوئی اہل سنت والجماعت نہیں ۔ مگر احمدی ۔ جماعت تو وہی ہو گی جس کا امام ہو ۔ کیا ہمارے مخالف مسلمان اگر ایک صف میں کھڑے کئے جاویں تو ان کا کوئی امام ہے ۔ ہرگز نہیں ہاں احمدی جماعت کا خصوصیت سے امام ہے ۔ پس اس وقت احمدیوں کے سوائے کوئی اہلسنت والجماعت میں سے نہیں ۔

۶ ۔ فرمایا ۔ کہ قرآن مجید کے تدبر میں عجیب عجیب فوائد ہیں ایک دفعہ مجھ سے کسی نے پوچھا کہ طاعون کے دنوں میں باہر ڈیرہ لگانے کا کیا حکم ہے ۔ میں نے کہا کہ باہر ڈیرہ لگا لے اور یہ خروج میں داخل نہیں کیونکہ سقنٰہ لبلد میت سے ظاہر ہے کہ اس شہر کے ارد گرد کی زمینیں شہر کے حکم میں ہیں ورنہ کوئی بتاوے ۔ کہ بارش صرف شہر کے کوٹھوں پر ہوتی ہے ۔ اور انہیں سے الثمرات نکلتے ہیں ۔

۷ ۔ فرمایا ۔ اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس نے کسی چیز کو مطلق بے فائدہ نہیں ٹھہرایا ۔ دیکھو والذی خبث لا یخرج الا نکداً میں بتا دیا کہ خبث میں بھی کچھ نہ کچھ مادہ نبت ضرور ہے ورنہ خدا کا فعل عبث ٹھہرتا ہے ۔ دنیا کی کسی چیز کو کبھی لیست علی شئی ۔ بالکل ناکارہ نہ کہو ۔

۳ / فروری سنہ ۱۹۱۰ء

یادِ حبیب

ذیل میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جو رسالہ تشحیذ الاذہان میں حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے چھپوائے ہیں ۔ امید ہے کہ ناظرین کے لئے یہ اشعار دلچسپی کا باعث ہوں گے ۔

بگرفتند راہ مولیٰ را
پشت پائے زدند دنیا را

دل ز آرائش جہاں بردار
عمر خود چون سگان مگو بگذار

ہست دنیا رفیق غدارے
نہ تو یار کسے نہ کس یارے

بجوانی کنید خدمت یار
کہ بہ پیری نمی شود این کار

کوری آمد نشانِ استدراج
غفلت از عیبِ نفس و سوءِ مزاج

ترک دنیا بدون بکلی ... کن
بیخ نفسِ شقی برار از بن

عاشق زار در ہمہ گفتار
سخنِ خود کشد بجانبِ یار

بے تو شوق گریستن دارم
اینچنین شغل زیستن دارم

بر زبان گفتگوئے زہد و عفاف
کارہا جملہ بدتر از اجلاف

سالک اول بود بجامی کار
گاہ غرق و گہے فتد بکنار

باز نادم شود ز سستی دین
عہد بندد برائے ہر آئین

درخواست دعا ۔ منشی محمد صدیق خان صاحب کے فرزند و والد بزرگوار بیمار ہیں ۔ تمام احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں ۔

نماز جنازہ ۔ محبی اخویم مولوی فاضل محمد صادق صاحب پروفیسر جموں کالج کا نوجوان پسر فوت ہو گیا ہے ۔ احباب سے درخواست جنازہ غائبانہ اور دعا کے لئے التجا ہے کہ مولوی صاحب اور دیگر متعلقین مرحوم کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرماوے آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مخدوم معظم جناب ایڈیٹر صاحب بدر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جناب نے ۲۳ دسمبر کے بدر میں جو میری تحریر شائع کی ہے اس میں خاکسار نے وعدہ کیا تھا۔ کہ بعد اشاعت اس کے چند مستند نمونے پیش کرونگا ۔ سو عرض خدمت ہے ۔ کہ صاحب فتح مبین نے بحث قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ میں لکھا ہے ۔ کہ شیخ ابی اسحٰق ابراہیم بن الرفاعی بطائحی المعروف بالاعزل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میرے باپ نے شیخ احمد الرفاعی رح سے پوچھا ۔ کہ شیخ عبد القادر جیلانی کا قدمی ہذہ کہنا ماموریت کی حالت میں تھا ۔ یا بلا امر تھا ۔ جواب دیا ۔ ما قالہا الا بامر ۔ اور شیخ عارف ابو محمد علی بن ابی بکر نے کہا ۔ کہ جب شیخ عبد القادر رح نے قدمی ہذہ الخ کہا تو شیخ علے ہیتی نے اٹھکر قدم کو بوسہ دیا ۔ لوگوں نے پوچھا ۔ تو جواب دیا ۔ کہ مامور ہونے کی حالت میں یہ کہا تھا ۔ اور آپ کو انکاری کے معزول کردینے کا اختیار دیا گیا تھا ۔ سو میں نے انقیاد میں جلدی کی ۔ پھر لکھا ہے کہ اعلم ان القدم علے حقیقتہا کما ہو الظاہر المتبادر من اللفظ ویؤیدہ الوصف بہذہ فانہا حقیقۃ فی المشار الیہ المشاہد المحسوس فان الشیخ قدس سرہ ما قال ذالک الا علی لسان الحقیقۃ المحمدیۃ وکم ولی قال ما قال علی لسانہا ۔ پس ولیوں کی گردن پر قدم رکھنا اور ایسا دعوے اولیاء اللہ کی مجلس میں منبر پر بیٹھکر کرنا اور اہل اللہ کا ایسے دعوے کو تسلیم کرنا اور مامور من اللہ ماننا اور حقیقت محمدیہ کی زبان سے بولنا اہل اللہ کا ذرا غور طلب ہے ۔ حضرت شیخ عمر ابن الفارض کے قصیدہ تائیہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔ جو انہوں نے بزبان نبوت فرمائے ہیں ۔ غالباً بزبان حقیقت محمدیہ بولنا کچھ زیادہ غور طلب مسئلہ نہیں ہے ۔

وللاولیاء المومنین بہ ولم
یردہ اجتنا قرب لقرب الاخوۃ
وقربہم معنیٰ لہ کاشتیاقہ
لہم صورۃ فاعجب لحضرۃ غیبۃ

اس کے بعد یک بیک بولنے لگتے ہیں ذرا غور سے ملاحظہ ہو

واصلح تلقی الروح باسمی دعوا الی
سبیلی وحجوا الملحدین بحجتی
وکلہم من سبق معنای دائر
بدائرتی او وارد من شریعتی

وانی ان کنت ابن آدم صورۃ
فلی فیہ معنیٰ شاہد بابوتی
وفی المہد حزبی الانبیاء وفی عنا
صری لوحی المحفوظ والفتح سورتی
وقبل فصالی دون تکلیف ظاہری
ختمت بشرعی الموضحی کل شرعۃ
واولای لم یوجد وجود ولم یکن
شہود ولم تعہد عہود بذمتی

اب یہ کلام سنکر جو سراسر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات کے سوا کسی دوسرے نبی کی صفت میں نہیں کہا جاسکتا کوئی شخص یہ کہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے خود خاتم النبیین ہونے کا دعوے کیا ہے تو وہ بلید متناہی بوجہ اپنی بلیدیت کے جواب کے قابل توجہ والتفات نہیں ہے اور اگر ثبوت متنازع فیہ سے ہی انکار کرے تو اس کا جواب خود مصنف علام علیہ الرحمۃ الانعام نے اسی مقام پر دیا ہے ۔ ملاحظہ ہو

ومن قائل بالنسخ والمسخ واقع
بہ ابعدوکن عما ہداہ بعصمۃ
ودعہ ودعوی الفسخ والمسخ لائق
بہ ابداً لو صح فی کل دورۃ

اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ فتوحات میں اولیاء اللہ کے شمار کے ضمن میں فرماتے ہیں ۔ منہم رضی اللہ عنہم فی کل زمان من آیۃ وہو القاہر فوق عبادہ ولہ الاستطالۃ علے کل شئ سوی اللہ تعالی شانہ شہماً مقداماً کثیر الدعوی بحق یقول حقا ویحکم عدلاً کان صاحب ہذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالی ببغداد ۔ کان لہ الصولۃ والاستطالۃ علی الخلق بحق کان کثیر الشان اخبارہ مشہورۃ لم القہ ولکن لقیت صاحب زماننا فی ہذا المقام وکان الشیخ عبد القادر اتم فی امور اخر من ہذا الشخص الذی لقیتہ ۔ اب یہ اعتراض کہ ولی صاحب تسلیم ہوتا ہے اور صاحب دعوے نہیں ہوتا ۔ لفظ کثیر الدعوی بحق سے ہباءً منثورا ہو گیا یا صاحب دعوی کا نبی ہونا ثابت ہو گیا اس کو معترضین کی بصیرت کے حوالے کرتا ہوں اور سنئے حضرت عبد الکریم جیلانی قدس سرہ انسان کامل کے ساٹھویں باب میں فرماتے ہیں کہ جاننا چاہیئے کہ انسان کامل وہی قطب مدار ہوتا ہے اور وہ ابتدا ء موجودات سے ابد تک ایک ہی ہے اور وہ باعتبار ملابس اور مظاہر کی متنوع ہوتا رہتا ہے اور کسی ایک لباس کے اعتبار سے موسوم ہوتا ہے ۔ تو دوسرے کے اعتبار سے نہیں ہوتا اس کا اصلی اسم محمد ہے اور کنیت اس کی ابو القاسم اور لقب شمس الدین اور دوسرے لباسوں کے اعتبار سے اس کے اور اور نام ہیں کیونکہ ہر ایک زمانہ کے اعتبار سے اس کا کوئی نہ کوئی اور نام ہوتا ہے اور میں نے آنحضرت کی زیارت کی ہے ۔ جب کہ وہ میرے پیر شیخ شرف الدین جبرتی کی صورت میں تھے میں یہ جانتا تھا کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔ بلکہ میں ان کو اپنا پیر ہی جانتا تھا اور یہ مشاہدہ میرا ۷۹۶ھ میں ہوا ان شاہدات میں سے ایک یہ کہ مجھکو زبید میں ہوئے اور اس کی نہایت یہ ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر صورت میں ظاہر ہونے کا اختیار ہے اس وقت جب حضرت کو اس صورت محمدیہ میں دیکھتا ہے جس میں آپ اپنی زندگی میں تھے تو اس کو اسی اسم سے موسوم کرتا ہے اور اگر کبھی دوسری صورت میں دیکھتا ہے تو اس صورت کے نام سے موسوم کرتا ہے ۔ مگر وہ نام حقیقت محمدیہ کا ہی جانا جاتا ہے ۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شیخ شبلی قدس سرہ کی صورت میں ظاہر ہوئے ۔ تو شبلی رحمۃ اللہ نے اپنے شاگرد کو کہا ۔ کہ شہادت دے ۔ کہ میں رسول اللہ ہوں ۔ شاگرد صاحب کشف تھا اس نے کہا ۔ اشہد انک رسول ۔ اور یہ ایسا امر ہے کہ کسی عارف نے اس کا انکار نہیں کیا ۔ ...... آگے چلکر لکھتے ہیں کہ جب تم یہ مسئلہ سمجھ گئے ہو کہ حقیقت محمدیہ کسی آدمی کی صورت میں جلوہ گر ہوئی ہے ۔ تو تم کو لازم ہوگا ۔ کہ اس صورت کا نام حقیقت محمدیہ پر وارد کرے اور واجب ہوگا ۔ کہ بوجہ کشف کے اس صورت والے کے ساتھ ایسے ادب سے پیش آوے ۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان ہو ۔ اس مشاہدہ کے بعد تجھکو اس انسان کے ساتھ جس کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متجلی ہوئے ہیں وہ برتاؤ ہرگز جائز نہ ہوگا ۔ جو تو پہلے کرتا تھا ۔ چونکہ ایسی تقریر سے تناسخ کا وہم صفات الٰہی کے نہ جاننے والوں کو پیدا ہو سکتا ہے لہذا حضرت مصنف نے اس موقعہ پر خود اس وہم کو دور کر دیا ہے اصل عبارت اس مقام کی اس طرح ہے ۔ ثم ایاک ان تتوہم شیئاً فی قولی من مذہب التناسخ حاشا اللہ حاشا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون ذالک مرادی بل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ التمکین فی التصور بکل صورۃ حتی یتجلی فی ہذہ الصورۃ وقد جرت سنتہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یزال یتصور کل زمان بصورۃ اکملہم لیعلی شانہم ویقیم میلانہم فہم خلفائہ فی الظاہر وہو فی الباطن حقیقتہم انتہی ۔ .... خبردار! میرے اس قول سے ذرا بھی مذہب تناسخ کا وہم وخیال نہ کرنا یہ خدا تعالیٰ کی شان سے دور ہے اور اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس تہمت سے پاک ہے

یہ میری مراد نہیں ہے۔ کہ اس بیان سے تناسخ ثابت ہو بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کل صور قرآن میں صورت بروز کے اختیار کرنے کا اختیار حاصل ہے اور آپ کی سنت جاری ہے کہ آپ ہمیشہ ہر زمانہ کے اکمل انسان کی صورت میں جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں تاکہ ان کی شان بلند ہو۔ اور ان کا سیلان قائم رہے پس ایسے لوگ ظاہر میں آپ کے خلفاء ہوتے ہیں۔ اور آپ باطن میں ان کے اصل و حقیقت ہوتے ہیں۔ بروز اسلام کا مسلم مسئلہ ہے۔ قرآن مجید تمام بروز کے مسائل سے بھرا ہوا ہے۔ یہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ کو اپنی کتابوں میں پہلے سے زیادہ مشرح طور پر بیان فرما کر ثابت کیا ہے۔ تناسخ بوجہ حصر و تحدید صفات الٰہیہ کے باطل اور بروز بسبب ثبوت و حدت و توحید کے [illegible] یہ مسئلہ اسلام میں حق ہے۔ اس میں زیادہ [illegible] کی ضرورت نہیں۔ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کیا ہے۔ [illegible] رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] الباقیۃ۔ لہٰذا اسلام خود بروز صفات محمدیہ کا شعر ہے۔ اور [illegible] نام [illegible] بروز صفات محمدیہ کا استاد ہے۔ جب [illegible] و اقوال [illegible] و سکنات و جذبات بلکہ صفات محمدیہ پیدا نہ ہوں۔ کامل طور پر مومن کہلانے کا مستحق کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر غور کیا جاوے تو بازبیت [illegible] اور [illegible] الذی [illegible] [illegible] وغیرہ ذرا [illegible] میں تھوڑا فرق ہے۔ [illegible] تو انسان بہت کچھ سمجھ سکتا ہے۔ اب جبکہ مخالف خود مانتے ہیں کہ حکم عدل [illegible] امت میں عیسےٰ ابن مریم ہوگا جو منجملہ انبیاء خدا کا ہے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کے نبی ہونے سے کیوں جی چُراتے ہیں حالانکہ امت مرحومہ میں ایسے لوگ گذرے ہیں۔ جن کی صفت میں حکیم عدلاً کہا گیا ہے۔ جیسا کہ شیخ اکبر کے کلام سے ظاہر ہے اور حضرت اقدس نے نبی کہلانے کی وجہ بار ہا بتلا دی ہے۔

صاحب انسان کامل نے جیسا کہ میرے خط میں درج ہے مقربین کے حق میں صاف لکھا ہے۔ فھؤلاء انبیاء الاولیاء یرید بذلک نبوۃ القرب، والاعلام و الحکم الالٰھی لا نبوۃ التشریع۔

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ خط میں نبوت الاعلام کا عجیب لطیفہ شیخ اکبر کے کلام سے تحریر کرونگا اور جو لوگ شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں ان سے پھر آپ دریافت کریں گے کہ ایسے رتبہ نبوۃ الاعلام کے ہوتے جس نے خود خصم کو گنجائش انکار عند العقل نہ ہیگی کہ شیخ اکبر الشیخ الاکبر و النبی الاطہر ہیں۔ یا اکفر ہیں۔ اللھم ارنا الحق حقاً و الباطل باطلاً۔ والسلام۔ غلام احمد اختر از اوچ (ریاست بہاولپور)

جھٹکا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راولپنڈی مشن کالج بورڈنگ ہوس کے متعلق یہ خبر پہنچی ہے کہ وہاں مسلمان اور سکھ بورڈروں کو آپس میں تنازع تھا۔ سکھ جھٹکا کھاتے اور مسلمان اس بات کو اپنی مذہبی توہین اور دل آزاری سمجھتے۔ پرنسپل کا آخری فیصلہ یہ تھا۔ کہ مسلمان اور سکھ غالباً اپنے اپنے خیال کے مطابق گوشت پکوایا کریں۔

اس پر مسلمان طلبا ناراض ہوئے اور اس ناراضی کا احساس راولپنڈی سے نکل کر اسلامیہ کالج لاہور میں بھی آ پہنچا ہے اور وہاں سے ایک جلسہ کیا جس میں انہوں نے مسلمان طلباء کے خیال کی تائید کی ہے۔

میں یہ خبر پڑھ کر [illegible] ہوں اور پریشان ہوا ہوں کہ مسلمانوں کو کیا ہو گیا۔ وکون باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ [illegible] کی [illegible] ہے۔ قرآن کو حیثیت ایک پاکیزہ فطرت انسان ہونے کے افسوس تو آنا چاہیئے۔ مگر جوش کس بات کا۔ جھٹکا کا گوشت ناپاک ہے حرام ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے کیا یہ گوشت مسلمانوں کو کھلایا جاتا ہے ہرگز نہیں بلکہ سکھ کھاتے ہیں پس اگر وہ کھاتے ہیں تو اپنے مونہہ سے کھاتے ہیں۔ ہمارے مسلمانوں کو کیوں جوش آتا ہے شراب بھی حرام ہے۔ ناپاک ہے وہ بیسیوں سکھ پیتے ہیں ہندو پیتے ہیں مسلمان پیتے ہیں اسے دیکھ کر کیوں یہ جوش نہیں آتا۔ میں نے بہت سوچا ہے۔ مگر مجھے سمجھ نہیں آتا۔ کہ اس جھٹکے کا گوشت کھانے کا مسلمانوں پر کیوں اثر پڑتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ ہندو برادران وطن کا طرز عمل ہے کہ مسلمان گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور ہندوں کو خواہ مخواہ بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اگر گائے کسی قوم کی معبود ہے۔ تو انہیں کم از کم یہ تو سوچنا چاہیئے کہ وہ معبود کیا ہوا۔ جو ایک مخلوق کے ہاتھ سے ذبح ہو سکے مسلمان گائے کھاتے ہیں تو کھائیں۔ ہندوؤں کو اس میں کیا۔ اگر کسی مفید جانور کے جانے کا افسوس ہے تو اس کا اثر دونوں قوموں پر پڑ سکتا ہے۔ خیر کچھ بھی ہو۔ میں تو اپنے مسلمان بھائیوں سے مخاطب ہوں۔ اگر کوئی خنزیر کا گوشت کھائے یا جھٹکا کھائے اور وہ مسلمان نہیں۔ اسلامی شریعت کا تابع نہیں۔ تو یہ فعل شنیع ایسا نہیں کہ اس کی شناعت۔ قباحت مفضی الی اہل الاسلام ہو۔ پس اس کے لئے یہاں تک ناراض ہونا کہ سکول چھوڑ دینا۔ یا مختلف مقامات پر جلسے کرنا کوئی نیک نتیجہ نہیں رکھتا۔ سکھوں کی طرح مسلمان اپنے مذہبی مذاق و احکام کے لحاظ سے بکری یا گائے ذبح کروا کے کھائیں سکھوں کو کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ میں نے اس معاملہ کے متعلق اپنے امیر حضرت مولوی نور الدین صاحب سے دریافت کیا۔

سیدی و مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل بورڈنگ ہوس میں مسلمان طلباء اور سکھوں کا باہم اس بات پر فساد رہتا ہے۔ کہ سکھ جھٹکے کا گوشت کھاتے ہیں۔ جس پر مسلمان لڑکے جوش میں آ جاتے ہیں۔ حضور اس کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ کیا یہ جوش شرعی طور پر درست ہے اور اس بنا پر لڑکوں کا سکول چھوڑنا یا اپنے پرنسپل سے شکایت کرنا بجا ہے؟ والسلام۔ منتظر جواب

(جواب) اس ملک میں مسلمانوں کی سلطنت نہیں جوش دکھانا سلاطین کا کام ہے۔ میری تمام تحقیق یہ ہے کہ مسلمان اس طرح اس ملک میں رہیں۔ جس طرح صحابہ کرام ملک حبشہ میں رہے ہے۔ میری دانست میں مسلمانوں کو جھٹکے کے باعث جوش دکھانا مناسب نہیں جہاں ایسی کارروائی ہوتی ہے وہاں مقامی بالادست حکام کے پاس وہاں کے لائق مسلمان عرضی کر دیں۔ والسلام

ایک بات کی تصدیق

جو اخبار بدر مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۹ پر باوا نانک صاحب کی پیشگوئی کی تصدیق کی بابت لکھا تھا سو اس کی تصدیق میں ہم نے بڑی کوشش کی ہے اور ان کے تصدیق کنندہ کے نام یہ ہیں۔ اللہ بخش مالی [illegible] داس سادھو سنت سنگھ زمیندار نے پتہ دیا ہے۔ جنم ساکھی کے صفحہ ۲۴۸ و ۲۴۹ میں لکھا ہے۔

گرو جی نے کہا سال پچھے چار سو برس کے بعد ہوسی اک جٹیٹہ یعنے جٹ زمیندار۔ (کھیتی کرنے والا کہتے ہیں) سو بابا نانک جی نے آکھیا۔ جٹیٹہ ہوسی وٹالے دے پرگنہ وچ ہوسی۔ پہ کیرنا لوں وڈا ہوسی۔

ہمارے خیال میں یہ پیشگوئی مرزا صاحب علیہ السلام پر صادق آتی ہے مرزا صاحب زمیندار بھی تھے۔ اور بٹالے کے نزدیک بھی تھے۔ گرو جی کے چار سو برس بعد بھی ہوئے ہیں۔ یہ جنم ساکھی ہمارے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ لے (آریہ گزٹ ماتم کرے) والسلام۔ الراقم۔ رحمت اللہ احمدی شاہ نگر۔ مورخہ ۴ فروری ۱۹۱۱ء

درخواست دعا

ہمارے مکرم دوست حکیم فضل دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ۔ یورپ۔ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہیں۔

اہل حدیث کے سوالوں کے جواب

"پرچہ اہل حدیث امرتسر میں کسی صاحب کے چند اعتراض چھپے تھے جنمیں سے بعض تو قابل التفات ہی نہ تھے اور بعض کا جواب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے مختصر طور پر لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رفع بجسد الی السماء

حضرت مسیح موعودؑ پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے رفع بجسد عنصری الی السماء کا انکار کیا ہے تو اس سے گویا آپ نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع کا انکار کیا ہے غلط ہے اور ایسی چند باتیں خاص غور سے دیکھنے کے قابل ہیں۔ اول تو یہ کہ آیات قرآنیہ سے کہیں یہ بات ثابت بھی ہوتی ہے کہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ احادیث صحیحہ اس پر کیا روشنی ڈالتی ہیں۔ تیسرے یہ کہ قرآن شریف کے کسی مسئلہ اور حکم کے برخلاف تو یہ عقیدہ نہیں پڑتا۔ چوتھے یہ کہ احادیث صحیحہ تو اس کے برخلاف نہیں۔ سو یاد رہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع بجسد الی السماء کا مسئلہ قرآن شریف میں تو کہیں مذکور نہیں۔ زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح کی نسبت مسلمان کہتے ہیں کہ آپ کا رفع بجسد عنصری الی السماء ہوا۔ سو ہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں تو صرف یہ دو آیات حضرت مسیح کے رفع کی نسبت قرآن شریف میں ملتی ہیں اول تو یہ کہ یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ۔ اور دوسری آیت بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیما۔ سو ان دونوں آیات میں رفع الی السماء کا کہیں ذکر نہیں اور جس لفظ کو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں . . . . . . صرف حضرت مسیح کی نسبت بلکہ کسی نبی کی نسبت بھی استعمال نہیں کیا ہم کس طرح اس کو استعمال کر سکتے ہیں اور اس پر ایمان لا سکتے ہیں۔ دونوں جگہ پر رفع الیہ کا بیان فرمایا ہے۔ سو حضرت صاحب کا فیصلہ ہے کہ آپ کا یعنے حضرت مسیح کا رفع الی اللہ ضرور ہوا اور جو اس کو نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ کے نبیوں پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ صرف حضرت مسیح کا ہی رفع نہ مانو بلکہ کل انبیاء کیا بلکہ کل اولیاء اور کل صلحاء کی نسبت رفع الی اللہ کو منسوب کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ط واللہ بما تعملون خبیر۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کل مومنوں اور اہل علم کی نسبت فرمایا ہے کہ ان کا رفع ہوگا اور پھر یہی نہیں بلکہ ان کے گھروں کا رفع بھی فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ سو ان آیات سے کل انبیاء اور اولیاء اور مومنین اور ان کے بیوت کے رفع کا حکم معلوم ہوتا ہے پس حضرت مسیح موعود کی تعلیم ہے کہ حضرت مسیح ہی نہیں سب صلحاء کے رفع اور رفع الی اللہ پر ایمان لاؤ۔ ان سماء کا لفظ قرآن شریف میں موجود نہیں اس لئے مجبوری ہے اور اگر رفع الی السماء مانا جاویگا تو پھر خدا تعالیٰ کو ایک محدود جگہ پر بیٹھا ہوا ماننا پڑے گا اور پھر اگر خدا تعالیٰ آسمان پر بیٹھا ہوا مان بھی لیں تو یہ مشکل ہے کہ آپ تو چوتھے آسمان پر ہیں مگر خدا تعالیٰ اس اصول سے ساتویں آسمان بلکہ عرش پر ہے۔ تو اس طرح اور بھی مشکل پڑ جاوے گی۔ چاہیئے تھا کہ آپ ساتویں آسمان پر بلکہ عرش پر ہوتے چوتھے قرآن شریف میں بنی نوع انسان کی نسبت ہے۔ کہ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین۔ سورہ بقر اور پھر سورہ اعراف میں ہے کہ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین۔ قال فیھا تحیون و فیھا تموتون و منھا تخرجون۔ پس جو انسان ہے اس کے لئے تو اس طرح آسمان پر جا کر بیٹھ رہنے کی کوئی سبیل نہیں اور اس کے بعد احادیث صحیحہ کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی رفع الی السماء بجسد عنصری کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ آنحضرت صلعم کے معراج کی نسبت کہ اس سے اوپر پھر کسی اور نبی کو معراج نصیب نہیں ہوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ یہ آپ کا یہ جسم اسی دنیا میں رہا۔ پھر اگر رفع کے معنے اسی طرح اٹھانے کے لیں گے۔ تو سب مومن اور ان کے گھر بھی اٹھائے جانے چاہئیں۔ سو اگر وہ سب لوگ فوت ہوتے اور ان کے گھر بھی یہیں رہے ہیں۔ تو حضرت مسیح بھی یہیں رہے اور یہیں فوت ہوئے اور پھر تمام دنیا کی نسبت ہے۔ کہ ورفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت تو کیا اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ایک آدمی کے سر پر دوسرا کھڑا کر دیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ پس حضرت اقدس حضرت مسیح ہی نہیں بلکہ کل نبیوں اور صالحین کے رفع الی اللہ کے قائل ہیں۔ ہاں الی السماء بجسد عنصری کے لفظ جو نہ تو قرآن شریف میں ہیں اور نہ احادیث صحیحہ میں ان کے اقرار سے انکار ہے کیونکہ اس سے نعوذ باللہ قرآن شریف و حدیث کی تکذیب ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھ آیا ہوں۔

توہین انبیاء

پھر آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ توہین انبیاء کی ہے مگر افسوس ہے کہ یہ ایسا الزام ہے جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں آپ نے تو توہین انبیاء سے دنیا کو بچایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی وہ اعلیٰ اور ارفع شان جس کی عزت لوگوں کے دلوں سے دور ہو چکی تھی پھر قائم کی۔ چنانچہ نہ صرف ان انبیاء کی توقیر کا حکم دیا بلکہ اپنی جماعت کو حکم دیا کہ غیر مذاہب کے بزرگوں کی بھی توہین نہ کرو۔ کیونکہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ جوش میں آ کر ہمارے انبیاء کو گالیاں دیں اور بار بار پیغام صلح مختلف رنگوں میں شائع کر کے انبیاء کی عزت کو قائم کیا ہے۔ پس کیا اس قدر محتاط آدمی کی نسبت فتوے دیا جا سکتا ہے کہ وہ انبیاء کی ہتک کرتا ہے۔ علاوہ اس کے آپ نے عام طور سے اپنی مختلف کتب میں اعلان کیا ہے کہ وہ کل باتیں جو بعض لوگ، قرآن شریف میں بعض انبیاء کی نسبت منسوب کرتے ہیں اور وہ در اصل گناہ ہیں ان سے وہ لوگ پاک ہیں اور قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ قرآن شریف انبیاء کو جرم و عدوان اور جناح سے بالکل پاک قرار دیتا ہے۔ پس باوجود انبیاء کی عصمت پر اس قدر غیرت مند ہونے کے آپ پر توہین انبیاء کا الزام کس طرح آ سکتا ہے اور اگر کسی جگہ پر بعض لوگوں کے اپنے عقیدہ بعض انبیاء کی نسبت آپ نے پیش کر کے ان کو ملزم قرار دیا ہے۔ تو یہ بات توہین نہیں بلکہ لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ اس قسم کی باتیں انبیاء کی نسبت منسوب نہیں کرنی چاہئیں کیا خدا تعالیٰ جو قرآن شریف میں کفار کے عقائد انبیاء کی نسبت بیان فرماتا ہے۔ تو خود انہیں بُرا کہتا ہے؟ سب سے آخر میں یہ بات کہونگا۔ کہ جبکہ آپ نے خود بعض انبیاء کے مثیل اور بروز ہونے کا دعوے کیا ہے۔ تو اس طرح تو گویا آپ نے ان انبیاء کی نسبت ہتک آمیز الفاظ استعمال کر کے خود اپنی ہتک کی کیا کوئی شخص جسکو گالیاں دے اور بُرا کہے اس کا مثیل خود بھی بنا کرتا ہے جبکہ آپ اُن لوگوں کے مثیل ہونے اور بروز ہونے کا دعوے کرتے تھے تو کس طرح ممکن ہے کہ ان کی ہتک کرتے ان کی ہتک کرنی تو اپنی ہتک تھی۔ پس صاف ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی عزت یوں ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں فلاں آدمی کا مثیل ہوں۔ اس کے دل میں اس کی عزت کتنی بڑی ہوگی۔ آنحضرت صلعم کی نسبت تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

اور پھر فرماتے ہیں۔ کہ ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است
این چشمۂ روان کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

نبوت کی دو قسمیں بیان کی ہیں

حضرت صاحب پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ آپ نے نبوت کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں مجھے یہ اعتراض سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے تو ہزاروں قسمیں بیان فرمائی ہیں اگر حضرت مسیح موعود نے کسی مصلحت کی وجہ سے دو قسمیں بیان فرما دی ہیں۔ تو کیا حرج ہو گیا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ تلک الرسل فضلنا بعضہم علٰی بعضٍ منہم من کلم اللہ ورفع بعضہم درجٰت۔ پس اس آیت سے صاف طور سے بہت سی قسمیں نبوت کی نکلتی ہیں خاص کر کے وہ دو جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہیں۔ . . . . کیونکہ اگر منہم من کلم اللہ کے معنے صرف الہام اور وحی کے ہی رکھے جاویں تو ماننا پڑے گا کہ بعض نبیوں سے کلام بھی نہیں ہوا تو جس سے کلام ہی نہیں ہوا وہ رسول کیونکر ہو گئے پس معلوم ہوا کہ کلام الٰہی دو قسم کا ہوتا ہے اور یہاں کلّم سے مراد کلام تشریعی ہے اور یہ صاف بات ہے کہ بعض رسول شریعت نہیں لائے تھے مثلاً حضرت ہارون کو ہی دیکھ لو۔ یا حضرت یوسفؑ یا حضرت یعقوبؑ وغیرہ۔ اور اگر یہ معنے نہ کئے جاویں تو اور کوئی صورت بنتی ہی نہیں اور ساتھ ہی جو دوسرا حصہ ہے کہ ورفع بعضہم درجٰت اس کے یہ معنے کرنے پڑیں گے کہ بعض کے درجات تو ہم نے بلند کئے اور بعض کے نہیں اور یہ انبیاء کی سخت ہتک ہے پس سوائے ان معنوں کے جو اوپر کر آیا ہوں۔ اور کوئی معنے نہیں بنتے۔ اور پھر حضرت عائشہؓ کا فرمانا کہ مجھے علم نہ تھا کہ آپ کو میرے حق میں وحی نازل ہوگی صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا خیال تھا کہ خدا تعالیٰ سے کئی قسم کی مکالمہ ہوتا ہے پس جب کئی قسم کا مکالمہ ہے تو کئی قسم کی نبوت ہو گئی۔ پھر چونکہ مشاہدہ ثابت کرتا ہے کہ بعض نبی شریعت لائے یا یہ کہ کوئی نبی شریعت نہیں لایا۔ جب قرآن شریف فرماتا ہے۔ احادیث گواہ ہیں مشاہدہ بتا رہا ہے۔ توریت و انجیل شہادت دیتی ہیں تاریخ کہہ رہی ہے کہ بعض نبی شریعت نہیں لائے تھے اور کل مسلمان اس کو مانتے ہیں تو پھر اگر اس کو حضرت صاحب نے لفظوں میں ادا کر دیا تو کیا غضب ہو گیا۔ کیا حقیقت اور سچائی کا بیان کر دینا بھی کوئی بڑا گناہ ہے۔ کہ اس جرم میں حضرت مسیح موعود کو نعوذ باللہ کافر و مرتد کہا جاتا ہے۔

فائدہ مند تجارت ہمارے ایک احمدی دوست نے حال میں بمبئی سے منیاری اور اسٹیشنری کا تازہ مال خرید کر ایک دوکان کھولی تھی۔ جسے اب وہ بسبب کسی اور کام میں مصروف ہو جانے کے بند کرتے ہیں۔ کیا کوئی صاحب ہیں۔ جو سارے مال کو یک دفعہ خرید لیں۔ اب صرف اصل لاگت ادا کریں اور سب مال بالکل نیا ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

الخطبہ ایک قرآن خواندہ لڑکی کے لئے جس کا والد محکمہ ریلوے میں چالیس پچاس روپے کا ملازم ہے اور خوش حیثیت ہے ایک رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام ہو۔ تعلیم یافتہ ہو ملازم برسر روزگار ہو۔ محکمہ ریلوے میں ہو تو بہت اچھا۔

(۲) ایک ۱۸ سالہ قریشی النسب خوشخو و خوشرو لڑکی ہے مڈل تک تعلیم یافتہ ہے۔ عام مطالعہ اس سے بہت زیادہ ہے اور عجیب عجیب دستکاریاں جانتی ہے اس کے لئے ایسے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو متقی اور تعلیم یافتہ اور اعلیٰ حیثیت کا ملازم ہو دونوں کے متعلق درخواستیں چار آنے کے ٹکٹ کے ساتھ آویں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

خدا کی باتیں ہر جگہ پوری ہو رہی ہیں

حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور نے

جو پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں وہ ہر سال کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہو کر آپ کی صداقت پر مُہر لگا رہی ہیں اور زمانہ دُلہن الحضور کی سچائی کے واسطے بلند آواز سے نعرے لگا رہا ہے کاش کہ کوئی سوچیں اور سمجھیں۔ پیرس کہ عروس البلاد کہا جاتا ہے۔ زیب و زینت میں دنیا بھر میں ایک ہی شہر تسلیم کیا گیا ہے۔ سیلاب نے اس کا حال کر دیا ہے بلکہ کر رہا ہے۔ طاعون پھر ہندوستان میں بڑھ رہا ہے۔ اور ہزار جگہ سے اس کی خبریں آ رہی ہیں۔ اے دنیا کے لوگو۔ وہ کون سی بُری بات تھی جو تمہیں خدا کے رسول نے کہی کہ تم اس طرح منہ پھیر کر متنفر ہو گئے۔ ابھی وقت ہے توبہ کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

مزنگ میں جماعت احباب یہ سنکر خوش ہونگے کہ مزنگ میں بھی جس کی آبادی قریباً ۱۴-۱۵ ہزار ہے ہم احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ہو گئی ہے۔ ہمارے مکرم دوست اور بھائی شیخ علی بخش صاحب کلرک محکمہ انہار نے اپنے مکان پر ایک جگہ دی ہے۔ جہاں احباب باہم ملکر تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ماہوار ایک میٹنگ بھی ہوا کرے گی اس لئے وہ احباب۔ جو مزنگ کی قریب کی بستیوں میں رہتے ہیں۔ مثلاً نولکھ۔ اچھرا اور متعدد . . . . اپنے اپنے اسماء گرامی سے مطلع فرماویں یا اگر مزنگ تشریف لاویں تو خاکسار یا شیخ صاحب ممدوح الصدر سے ضرور ملیں۔ والسلام

خاکسار محمد اسمٰعیل خان نظامی از مزنگ لاہور۔

حق العباد بعض لوگ خود ہی درخواست کر کے اخبار جاری کراتے ہیں سالہا سال اخبار وصول کرتے ہیں قیمت طلب کرو تو کہتے ہیں آپ کیوں بھیجتے رہے حالانکہ پرچہ برابر وصول کرتے رہے ہیں۔

تجارت کا راز

(بیکاروں کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہو کہ ہندوستانی صابون قسم اعلیٰ بالغیر امداد آگ و بھی و چونہ صرف دس منٹ میں سکھانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام بیس پچیس روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک نفع بخش روزگار ہے زیادہ تعریف فضول ہے اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن اس قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے جو مبلغ للعہ مقرر ہو واپس کی جائیگی جو صاحب صابن سازی حسب ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کریں وہ خرچ وی پی غیرہ سے بچ سکتے ہیں (۳) وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا پتہ صاف ہو جواب کے لئے جوابی کارڈ (۴) ہر درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاوے گی۔ غریب احمدی احباب کو فیس میں ۸ کی رعایت ہوگی (۵) اگر مصالحہ تیار ہو تو ایک دن میں خواہ ۵ من طیار کرا لو۔

المشتہر محمد ابراہیم مینیجر احمدی موضع جھنڈوال سب آفس کہوٹہ یا نوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع گوجرانوالہ

مجموعہ فتاوے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے ہیں ان کو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی یادگار ہیں سے ہے مامور خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں قیمت ہر سہ حصہ عہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار بدر۔ قادیان (گورداسپور)

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کو کوٹھی نمبر ۱۶ کولوٹولا اسٹریٹ۔ کلکتہ

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کو کوٹھی نمبر ۱۶ کولوٹولا اسٹریٹ۔ کلکتہ

کشتہ جریان مقوی باہ (للعہ)

جریان - نزلہ - زکام - ورد کمر - کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ ازحد مفید ہے اور اکسیر ثابت ہوا ہے خداوند تعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا پیچھے دانت کا نکلنا یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا نسیان کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ بینائی کا کم ہونا ناامیدی بے خوابی سنگینی خون وغیرہ۔ نزلہ کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑے پر گرنا۔ زکام۔ ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مرگ۔ سل۔ نمونیا ذات الجنب۔ ناک میں سوزش کا درد آنکھ کان۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جو خلق اللہ اور قوم کے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے قیمت فی تولہ عام محصول بذمہ خریدار نیز ہیرے پس سرمہ بھی قسم اول اور دوم بھی موجود ہے اول کی قیمت عالہ تولہ معہ دوسری کی قیمت عمہ تولہ ہے۔

المشتہر عبد الرحمان کاغانی احمدی۔ شفاخانہ حکیم نور الدین صاحب قادیان گورداسپور

اعلان (للعہ)

قلمی نیاز ری و کلاہ و ٹوپی و کشمیری لوئی۔ عینک۔ وپیل و کرشش جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت اور بہ کمیشن مجھ سے طلب فرماویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہے گا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں۔ راولپنڈی

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ہیرے کا سرمہ (۱۹/۲۸)

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کو ہر ایسے اسباب پیدا ہو رہے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوان بھی دیکھو وہ بھی عینک لگائے ہوئے ہیں ان ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے اور آپکا خاندان الٰہی کے لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اس پہلو سے بھی آپکی تصدیق بے نظیر ہے۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزاروں مرتبہ آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپکی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اول عللہ دوم سے قیمت سرمہ قسم اول عا۔ دوم عہ۔ سوم عدہ۔ المشتہر احمد نور کابلی مہاجر از قادیان (گورداسپور)

ایک تسلی بخش ذریعہ (۱۹/۲۸)

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی الماریاں صندوقیں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے بہت نیک و بد کا علم ہے، ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو وہ کی تسلی سے مال بطور میری معرفت منگوا لیا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے نمونہ الماری کے نرخ سے مزید واقفیت حاصل ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دیں گے علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی عمدہ ہر قسم کے صابن تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے معاملہ کر کے فائدہ اٹھاویں۔

المشتہر - حکیم محمد دین دروازہ ... گوجرانوالہ

ضرورت ملازمان

اول یہ کہ ہم کو دو یا رفوگروں کی ضرورت ہے جو بخوبی کام کر سکیں دوم یہ کہ ہم کو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو شیشہ جڑنے کا کام ... ہو سکتا ہو۔ قمر الدین شیشہ گر نیلہ بازار چھاؤنی بنگلور (مدراس)

پانچ روپیہ سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے (ص۰۰۰ ۲۰۰۰۰۰)

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں بیس ہزار نہیں بلکہ دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور روح حیات آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مستقل خریدار بنگیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو اسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجرب فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی ایچ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں و غیرہ صاحبان نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر بڈھوں کے گودے یا نام سفوف کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلوار بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے مشہور و مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں اُن کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص اُن اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز۔ اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی معہ روپے آٹھ آنہ (عہ) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مُردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معزولہ طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بناتا ہے۔ اور پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ)۔ مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرماویں +

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور

قرآن الفجر

انّ قرآن الفجر کان مشھوداً

(امیر المومنین)

۲۹ جنوری ۱۹۱۰ء ۔ فرمایا کہ ولقد خلقنٰکم ثم صوّرنٰکم (تمہین تجویز کیا پھر تمہین صورت بخشی) جس مین تمام آدم زاد مخاطب ہین کے بعد ثم قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فرمانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی آدم زاد مسجود ملائک ہونے سے باہر نہین ہر ایک کے علیٰ قدر مراتب ان کے فرمانبردار ہین اور یہ ظاہر ہے اس سے کہ دنیا کی سب چیزون آدمی کے لئے ہے اور ہر چیز کا ایک فرشتہ سے تعلق ہے ۔

جس طرح آدم تمام آدمیون کا مورث اعلےٰ تہا اسی طرح ابلیس ان کے آدم زاد کی دشمن ہین ۔ اور میرے وہم وگمان مین بھی یہ وہ ابلیس جو ابو البشر کا دشمن تہا اب تک حیّ وقیوم

۔۔ امر کونی جس کے لئے آیا ہے ۔ نقول لہ

۔۔ عی جو انسان کی مقدرت ۔ امکان اختیار کے نیچے ہے ۔

فیہا ۔ ففسقوا فیہا ۔

(۴) اغوینی ۔ کہا اس سے مراد ہے تو نے مجھے عادی ہلاک ہو ۔

(۵) شیطان ۔ بات سے شبہات ڈالنے کا موقعہ ہے ۔ آگے پیچھے دائین ۔ بائین ۔ ۔ ی سبدا ۔ معاد ۔ شریعت ۔ خطوط نفسانی ۔ اوپر والی جگہ خالی ہے ۔ مومن کو چاہیئے کہ بہت بہت دُعا کرے ۔

مولانا روم نے ایک کہانی لکھی ہے کہ ایک تاجر ہندوستان مین آیا ۔ سب گھر والون سے پوچھا تمہارے لئے کیا لاؤن ۔ اپنی طوطی سے بھی پوچھا اس نے کہا کہ میرا سلام طوطیان ہند کو کہہ دینا ۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا ۔ تو یہ سنتے ہی طوطی پھڑپھڑا کر گر پڑی گویا مر گئی ۔ جب واپس گیا تو اس نے طوطی کو یہ واقعہ سنا دیا وہ سنتے ہی پھڑپھڑائی اور گری گویا کہ مر گئی ۔ افسوس کے ساتھ باہر پھینک دیا ۔ طوطی وہان سے اُٹھ کر بلند درخت پر جا بیٹھی اور کہا کہ مجھے یہ پیغام بھیجا گیا تہا ۔ کہ قفس سے رہائی مر کر ہو سکتی ہے اس سے مجھے ایک نکتۂ معرفت سوجھا ۔ کہ ارواح صالحین بھی تحت العرش سبز جانورون کے رنگ مین ہین ۔ ان تک سلام کا ہدیہ پہنچانا چاہیئے تاکہ ان مین بھی ہماری نسبت شور پڑے اور وہ ہمارے لئے دُعا کرین اور وہ دُعا خدا کی رحمت کی تجلی مین ظاہر ہو اس لئے مومن کو لازم ہے کہ اپنی دُعا مین عباد اللہ الصالحین پر بہت بہت سلام و درود کہے ۔ یہ طریق مجرب ہے ۔

(۶) اللہ تعالیٰ تمام مسلمانون کو مخاطب فرماتا ہے کہ تم اپنی بیبیون کے ساتھ اور اپنے ساتھیون کے ساتھ یون گھر مین رہو کہ وہ گھر جنت ہو جاوے یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ ۔

(۷) انسان مین جو کمزوریان ہین وہ امتحان کے وقت ظاہر ہو جاتی ہین اس وقت آدمی کی حالت حیلے تراشنے کی ہے ۔ مگر وہ حیلے ایسے ہی ہین جیسے کوئی پتے جوڑ کر لباس بنائے کیونکہ پتے جلد سوکھ کر گر پڑتے ہین ۔ مومن دُعا کرتا ہے تو ایسی کمزوریون کا شکار نہین ہوتا ۔ حضرت صاحب کو بعض علماء نے کہا منشی آدمی ہے عربی لکھنا نہین جانتا ۔ آپ نے دو چار دن بہت دُعا کی ۔ اس کے بعد مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک دن عرض کیا ۔ حضور ایک رُباعی عربی مین لکھدین ۔ فرمایا یہ تو مجھ سے نہین ہو سکیگا ۔ پھر اندر چلے گئے اور بیالیس ۴۲ شعرون کا ایک قصیدہ لکھ لائے اور فرمایا کہ عربی بھی مسلمانون کی مادری زبان ہے اس کے بعد تو پھر حد ہی کر دی ۔ تمام علماء کو تحدی کی ۔ مگر کوئی مقابلہ نہ کر سکا ۔

چلیپا پر دوسرا شخص

معرکہ آپ کا یہ طفل دبستان جیتا ۔

ایک صاحب لکھنو مین اصغر علی خان پسر قاری یعقوب علی خان صاحب رئیس شیعہ آیت وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم کے معنے یہ بیان اور تحریر کرتے ہین کہ اللہ صاحب نے چلیپا پر ایک آدمی کو ہو بہو مسیح علیہ السلام کی سی صورت بنا کر یہودیون کے ہاتھ سے قتل کروا ڈالا اور حضرت مسیح کو چرخ پر چڑھا لیا اور اللہ تعالیٰ قادر ہے ۔

الجواب ۔ کہتا ہون مین کہ اس مین تو شک نہین کہ جس وقت مسیح علیہ السلام نے نبوت کی دعوت کو ۔۔۔۔ عام لوگون مین پھیلایا تو یہود کا ایک گروہ حضرت مسیح کو سچا اور راستباز جان کر اون کا پیرو ہو گیا اور ثانی گروہ کے دل مین یہ شبہ پیدا ہوا ۔ کہ یہ مسیح الیاس کے قبل جو دعوے نبوت کرتا ہے ۔ یہ کذب ہے ۔ پس اول گروہ تو حضرت مسیح ع کی حفاظت اور اشاعت مین مستحکم رہا اور ثانی گروہ منکرین بموجب کتاب استثنا شریعت کے موافق حضرت مسیح کو صلیب دینے کے منصوبے کرتے رہے پس اول گروہ کی جان نثاری کے باعث سے حضرت مسیح اور ان کی والدہ ماجدہ صدیقہ بی بی مریم رض خلاف سنت آسمان پر نہ چڑھ سکنے کے سبب سے ایک اونچے مقام اور ٹیلہ پر اپنی جان کی حفاظت کے لئے چلے گئے اور اس بات کا گواہ کہ وہ ہر دو اس مرکز زمین ہی مین رہ پڑے اور اجل طبعی سے فوت ہو گئے ۔ خدا ہے جیساکہ وہ خود ہی قرآن شریف مین فرماتا ہے ۔ وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین (دیکھو سورہ المومنون ۴۳) جب دوسرے گروہ نے مسیح علیہ السلام کو اشاعت کرتے ہوئے نہ پایا ۔ تو معتقد علیہ گروہ سے یہ کہدیا کہ ہم نے عیسےٰ کو صلیب دیدی اور ایسا کہنا ان کا بطور استہزا کے تھا کیونکہ وہ بے شک جانتے تھے ۔ کہ اونہون نے نہین مارا اور انہون ہی نے اپنے باقی آدمیون کو شبہ مین ڈال دیا ۔ جبکہ اول گروہ نے یہ کلام سُنا تو شک کرنے لگے کہ وہ تو سچا نبی تھا کیون کر صلیب پا گیا ۔ انہی شکوکات کو حق سبحانہ اختلفوا فیہ سے بیان فرماتا ہے اور یہودی اس لئے شک مین ہین کہ جن سے پہلے اُٹھائے گئے ان کو کچھ علم نہین ۔ مگر ظن کی پیروی کرتے ہین جیساکہ مسلمان بھائی اپنے ظن کی پیروی کر رہے ہین ۔ کہ حضرت مسیح کی صورت کا ایک آدمی ضرور یہودیون نے صلیب پر مار ڈالا تھا اور یہ نہین سوچتے کہ اس قتل اور ایک قسم کے تناسخ سے تو یہودیون کی بزرگی ثابت ہوتی ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہودیون کی خاطر سے ایک مرد حضرت مسیح ع کی سی صورت بنا دی تاکہ یہودیون کو اس کے مار ڈالنے سے رضامند کر دے اور کہ وہ عیسیٰ نہ ہو اور پھر ایسی صورۃ مین یہودیون کا یہ قول کہ ہم نے مسیح کو مار ڈالا ۔ کچھ حیرت اور تعجب کی بات نہ ہوتی اور نہ لغو ہوتا ۔ اب ہم مخالف سے دریافت کرتے ہین کہ آیت مذکور العنوان مین وہ کونسا لفظ ہے ۔ کہ جس کے معنے مسیح کی صورت اور تصویر کے ہین ۔ کوئی ہمین بتا دے ۔ والسلام

خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو

الخطبہ

ایک قرآن خواندہ لڑکی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام مگر تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو مخط و کتابت معرفت دفتر بدر مع ٹکٹ چار آنہ ۔ واضح ہو کہ لڑکی کا والد پولیس پنشنر ہے۔

۲ ۔ اور ایک اور ۱۸ سالہ لڑکی قریشی النسب کے تا مڈل تعلیم یافتہ کے لئے جو دستکاری مین بھی کمال رکھتی ہے ۔ رشتہ کی ضرورت ہے ۔ جو احمدی برسر روزگار ہو ۔

(جب تک چار آنے کا ٹکٹ نہ آئیگے کسی درخواست پر کوئی توجہ نہ ہوگی)

التجاء دعا

حکیم فضل دین صاحب عرصہ سے بیمار ہین ۔ احباب سے دُعائے صحت التجا کرتے ہین ۔ احباب دُعا فرما دین

رسید زر

۲۸ ۔ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب محمد اسحٰق صاحب	۲۰۰۳	بقایا	عہ
جناب محمد ابراہیم صاحب	۲۳۱۲	"	عہ
جناب عبد الرزاق صاحب	۱۶۷۷	"	۶ر

یکم فروری ۱۹۱۰ء

جناب سخاوت علی صاحب	۷۶۰	"	۶ر
جناب مولا بخش صاحب	۲۰۴	"	للعہ

خواجہ کمال الدین صاحب اور مسٹر جے ڈانیل

یا

قرآن اور بائبل

نورافشاں مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۰ء مین مسٹر جے ڈانیل نے رستے چلتے چلتے ایک دو روڑے اسلام کے شجرہ طیبہ پر پھینک دئے مین - آئیں اپنے مکرم مہربان کی خدمت مین عرض پرداز ہون کہ اسلام وہ شجرہ طیبہ ہے جو شان نزول سے آئت اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء کا - اس کے اصول ایسے ہین کہ پاک دلون کی سرزمین مین گڑ جاتے ہین اور پھر کوئی طاقت ان کو اکھیڑ نہین سکتی اور اس کی شاخین ایسی ہین کہ اعتراض کا روڑا ان تک نہین پہونچ سکتا - ہان جیسا کہ ثمر دار درخت سے امید کی جا سکتی ہے اس روڑے کے جواب مین کچھ ثمرات اس شجرہ طیبہ سے گرتے ہین جو ہدیتہً آپکے پیش کئے جاتے ہین - مین سچ کہتا ہون کہ اسلام وہ درخت نہین ہے جو کسی موسم مین پھل نہ دیتا ہو کہ جب بھوکون کی ایک جماعت اپنے سرگروہ کے ساتھ اس کی طرف بڑھے تو وہ اپنا پھل نہ دے اور تنگدلی سے اس پر لعنت کرنے کی ضرورت پڑے - بلکہ یہ وہ درخت ہے - کہ توتی اکلہا کل حین - پس آپ کو بھی اس مین سے اپنے دامن سعادت کی وسعت کے مطابق دیا جائے گا -

خواجہ صاحب کا دعوے (خواجہ صاحب کا کیا دعویٰ ہوتا قرآن کا دعوے) تو یہ تھا کہ قرآن ایک مکمل اور تمام صداقتون اور خوبیون کا جامع ہے اس کی تردید مین مجھے آپ سے یہ امید رکھنی چاہیئے تھی - کہ آپ کوئی ایسی صداقت یا عمدہ تعلیم پیش کرتے جو ازبس ضروری اور انسانی کمالات کے واسطے نہائت مفید ہو سکتی ہو اور وہ قرآن شریف نے پیش نہ کی ہو - مثلاً آپ یہی لکھ دیتے کہ قرآن مین کفارہ کی تعلیم نہین تاکہ ہم آپ کی خدمت مین انصاف اور رحم بلا مبادلہ کی تفسیر پیش کر سکتے اور آپ سے پوچھتے کہ زید کے سر مین درد ہے اور عمر پتھر سے اپنا سر پھوڑ لیتا ہے یہ کونسی معقولیت ہے اور کفارہ نے درد زہ اور پیشانی کے پسینے سے روٹی کمانے مین کہان تک سہولت پیدا کی ہے وغیر ذلک یا آپ تثلیث کا مسئلہ پیش کرتے کہ یہ قرآن شریف مین نہین تاہم بھی اس گوشہ خدا کی نسبت کچھ مزید علم حاصل کر لیتے اور آپ سے پوچھتے - کہ روح القدس - باپ - بیٹا تین

مختلف نام کسی نہ کسی مابہ الامتیاز کی وجہ سے ہین اور یہ امتیاز یا نقص کی وجہ سے ہے یا کمال کے سبب اور بہر دو صورت تثلیث غلط ثابت ہوتی ہے جس کا انبیا سلف کی تعلیمات مین کوئی نشان نہین مل سکتا اور شائد ہم بھی ایسے انوکھے عقل آزما بلکہ دانش زدا اصول ریاضی سے اطلاع پا سکتے - جس مین ایک اور ایک اور ایک مل کر بجائے تین کے ایک ہوتے ہین -

لیکن آپنے ہماری امیدون کے خلاف ایک ایسا امر پیش کیا جس کی مین آپ جیسے دانشمند انسان سے ہرگز امید نہین کر سکتا یعنی آپ "قرآن ایک کمل کتاب ہے" کی تردید مین یہ فرماتے ہین کہ اس مین کثیر الازدواجی کا جواز ہے اور سود کا عدم جواز ان بحثون کو خواجہ صاحب کے لکچر کی تردید سے کوئی تعلق نہین ہو سکتا -

تاہم چونکہ آپنے روڑا پھینک دیا اس لئے اب ضرورت ہے - کہ اسکے جواب پر شجرہ طیبہ سے کچھ ثمر گرین - وہ بہرحال آپ کا حق ہے خواہ بوجہ کسی مرض کے کھانے والے کو وہ اصلی مزا نہ دین ایک بیمار سیب کو اپنی بد مذاقی اور کسی خلط کے غلبہ کی وجہ سے تلخ یا بے لذت کہتا ہے تو کوئی دانشمند تجربہ کار صحیح الفہم و صاحب ذوق سلیم اس کے ساتھ ہم نوا نہ ہو گا -

سب سے پہلے ہم نے یہ دیکھنا ہے - کہ نکاح کی غرض کیا ہے - پھر ہم یہ دیکھین گے کہ کثیر الازدواجی اس مقصد مین حارج ہے - یا اس مقصد مین معین و ممد اس کے ساتھ ہی ہم نے اسلام کے احکام پر غور کرنا ہے کہ اس مین ایک سے زیادہ بی بی نکاح مین لانے کی اجازت بشرط ضرورت و بحالت مجبوری ہے نہ کہ برائے حصول خواہشات نفسانی و تحرک قوائے شہوانی -

اور پھر یہ کہ اس کے لئے بھی ایک تعداد مقرر ہے جو صرف چار تک ہے پس اس لحاظ سے اسلام مین کثیر الازدواجی نہین - بلکہ زوج واحد کے قاعدے مین ایک استثنار ہے جو دنیا کے ہر دل مین ہوا ہی کرتا ہے سو قرآن شریف نے نکاح کے کیا اغراض بیان کئے ہین - ان مین سے بعض مین خود ہی بیان کرون گا اور مسٹر جے ڈانیل پر یہ بار نہین ڈالون گا کیونکہ مین جانتا ہون کہ وہ معذور ہین اور ان کی کتاب دعویٰ کی دلیل وغیرہ سے بالکل عاری ہے اور اس لحاظ سے وہ اس بات کے عادی نہین کہ جب کسی صداقت کا مطالعہ کرین تو اس کے ساتھ اس کی خوبیون کا علم بھی حاصل کرین -

اغراض نکاح

دیکھئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالاً کثیرا ونساء - اور پھر اس کے آگے نکاح کے مسائل بیان فرمائے ہین - کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء - گویا نکاح کی اصل غرض ہے - تقویٰ - بقاء نسل - تعین والدین اور آئت لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ کی ماتحت سکینت - مودۃ - رحمۃ - لیکن اگر کوئی شخص وہ "فطری خواہش" جو مرد کی عورت کے لئے ہے اور جو "پاکیزہ خواہش" ہے زیادہ رکھتا ہے یا نکاح کی اصل غرض بقاء نسل مین کچھ روک دیکھتا ہے - تو عورت کی بعض معذوریان - مثلاً ایام حیض - حمل - وضع حمل - عقیمہ ہونا ایسی صورتون پر نظر کرتے ہوئے اجازت دینی پڑتی ہے کہ وہ مرد اور نکاح کرے اور اگر یہ اجازت نہ دی جاوے گی - تو اس کا نتیجہ وہی ہو گا - جو یورپ مین ہو رہا ہے - مسٹر جے ڈانیل آپ خود ہی انصاف سے کہین کہ زنا کی کثرت اور حرامی بچون کی بہتات اسلامی ممالک مین ہے جہان تعدد ازدواج کی اجازت ہے - یا ان ممالک مین جہان فرد ایک سے زیادہ بی بی نہین کر سکتا - اور پھر .. .. کی طرح خوفناک قتل پر مجبور ہوتا ہے - کیا آپ عورتون اور مردون کی ..... نہین پاتے اور آپ نہین دیکھتے کہ عورت حاملہ ہے - جبکہ مرد ابھی ایک اور عورت سے بھی اپنی ..... سکتا ہے - اور یہان بھی عورتون کی تعداد مردون سے زیادہ ہے - چنانچہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری ..... عورتین دس لاکھ بیاسی ہزار چھ سو انیس کے قریب ..... قانون قدرت کی شہادت ہے - جو از تعدد ازدواج کے ساتھ ہم دیکھ رہے ہین کہ مرد جنگون مین آئے دن کم ہو ..... اگر کسی عورت مین کوئی ایک نقص ہے - جو اغراض نکاح پر ..... تو کیا یہ بہتر ہے کہ طلاق دے کر اسے الگ کر دیا جاوے یا یہ کہ اس کمی کو ایک اور نکاح کے ذریعے پورا کر لیا جائے - اس مین کیا شک ہے کہ آخر الذکر تدبیر ہر طرح سے پسندیدۂ اولی الالباب کہی جا سکتی ہے - خود آپ کی بائبل کی شہادت ہمارے حق مین ہے - چنانچہ ہم جب انبیاء بنی اسرائیل کے طرز عمل کو دیکھتے ہین تو ان کو بھی کثیر الازدواج پاتے ہین - گویا راستبازون کا گروہ جو خلقت کے لئے خدا کی طرف سے اسوۂ حسنہ بن کر آتا ہے ہمارے ساتھ ہے - مسیح کا نمونہ اگر بطور استثنار نہین تھا تو اس کے لئے تمام پادری اور عیسائی پہلے ملزم ہین کہ وہ اپنے خداوند کی طرح مجردانہ زندگی نہین بسر کرتے (اور جنھون نے ایسا کیا انہون نے جو پھل پایا وہ منک اور ننون کے کارنامون سے ظاہر ہے - جو تاریخ کے صفحات پر مرقوم ہین - گو ہم اس بات کا ثبوت بھی رکھتے ہین کہ مسیح نے ایک سے زیادہ نکاح کئے ورنہ ان ساتھ رہنے والی عورتون کے متعلق معاملہ مشتبہ قرار دیا جائیگا - جس کے لئے یہی بہتر ہے - کہ ہم یقین کرین - کہ مریم مگدلینی وغیرہ کا ان کے ساتھ نکاح تھا -

مجردانہ زندگی کے نقصانات

یہ کہنا سخت بے انصافی ہے - کہ تعدد ازدواج حیوانی جذبات کو

ابھارنے والی ہے حالانکہ نکاح ایسے تحرکات کو مٹانے والا ہے اور یہ مسئلہ ایک مجرد اور بیاہے ہوئے کی زندگی پر غور کرنے سے بھی حل ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ سمجھ بھی آ جائے گی۔ کہ ان دونوں میں سے بلحاظ اخلاق کے کون اعلیٰ پایہ پر ہے۔ جس قدر برداشت۔ تحمل۔ ہمدردی۔ رحم۔ بذل مال بمودۃ موانست اور پھر اولاد کے لئے محنت سے روزی کمانا اور اوقات کی پابندی۔ بری مجالس سے پرہیز۔ کفایت اور میانہ روی ایک متاہل شخص میں ہو سکتی ہے وہ کب ایک مجرد میں ہو سکتی ہے اسی نقطۂ خیال سے یہ اوصاف دو یا تین نکاح کرنے والے انسان میں زیادہ طور سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ پھر ہم اسلام کی عام تعلیم پر جب نظر کرتے ہیں۔ تو وہ سب کی سب ان جذبات کو مٹانے والی ہو ... کے لئے وہ وہ راہیں سجھائی ہیں۔ جو انجیل میں ... اسلام نے مردوں اور عورتوں کے کھلم کھلا میل ... کی جڑ سے کاٹ دیا ہے۔ جو امریکہ اور یورپ میں ... انجیل نے کہا ... کہ تو عورت کو بری خواہش سے ... قرآن شریف نے تعلیم دی کہ بلا ضرورت شرعی ... نہ بلکہ نگاہیں نیچی رکھو۔ تمام مہذب قوموں نے ... بصرہ اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ شراب ... ہے۔ مگر آپ کی بائیبل نے اس کی ہرگز ممانعت ... اور خداوند یسوع کا خاص معجزہ تھا اور اب تک عشائے ربانی میں یادگار ... رایسا پڑتا ہے کہ یسوع کے خون کا بروز بلکہ خداوند یسوع کا ... ہے۔ اسی شراب کو قرآن ... رجس من عمل الشیطان فرماتا ہے اور تمام عرب کو اس غارت گر مال و جان تباہ کن دین و ایمان سے بچاتا ہے۔ کیا ایسا اسلام تحرکات شہوانی کا بڑھانے والا ہے۔ یا عورتوں کے حقوق ضائع کرانے والا ہے؟ حالانکہ ہم اب بھی دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے جو حقوق عورتوں کو دئے ہیں وہ ان کا عشر عشیر بھی نہیں جو اسلام نے دئے ہیں عیسائیوں میں تو بعد از نکاح عورت کا اپنا نام ہی نہیں رہتا۔ گویا اس کی ہستی ہی کوئی نہیں۔ مجھے مسٹر جے ڈانیل سمجھائیں۔ کہ کون سے خاندانی۔ معاشرتی اور اخلاقی زندگی پر اثر ہوتے ہیں اور اثر بھی ناگفتہ بہ۔ آپ اس ناگفتہ بہ کو نہفتہ بہ نہ سمجھیں بلکہ ان کو ظاہر کر دیں تا ہم بھی اس پر غور کر سکیں ہم تو دیکھتے ہیں کہ خاندانوں کی رونق بڑھتی ہے معاشرت میں خوبی و عمدگی پیدا ہوتی ہے۔ بہت سے اعلیٰ اخلاق کا اظہار صرف تعدد ازدواج پر موقوف ہے۔ اگرچہ پیش آنیوالے جھگڑے آپ کے خیال میں ہوں اور ان سے خوف کھا کر آپ ضرورت کو پورا کرنے سے ڈرتے ہوں۔ تو یہ بزدلی اسلام نہیں سکھاتا۔ ممکن ہے۔ آپ دنیا میں خودکشی کا رواج بڑھا دیں۔ کیونکہ آخر یہ زندگی بھی کشمکش سے خالی نہیں۔ فوجوں میں کسی کو داخل نہ

تعدد ازدواج ...

ہونے دیں کہ لڑنا پڑتا ہے۔ مسٹر جے ڈانیل مجھے بتائیں کہ زندگی کا کونسا مرحلہ ہے جو کسی نہ کسی قسم کی کشمکش سے خالی ہے ان جو باتیں حد سے بڑھنے والی ہوں ان کا اسلام نے خوب خیال رکھا ہے چنانچہ اس نے تعدد ازدواج کی اجازت مثنیٰ وثلث ورباع کے ساتھ ہی فرما دیا ہے فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ۔ اگر تم ڈرتے ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی نکاح کرو اور دوسرے مقام پر ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فرما کر انسانی کمزوری کو بھی جتا دیا کہ تم ہرگز نساء میں عدل نہیں قائم رکھ سکتے۔ لیکن دوسرا نکاح بوجہ مجبوری کیا جاتا ہے۔ اس نے عدل قائم رکھنے کا گر بتایا۔ کہ فلا تمیلوا کل المیل۔ ایک کی طرف بالکل ہی نہ جھک جاؤ اور فرمایا کہ لونڈی سے بھی نکاح اسی صورت میں کرو کہ ... عنت سے خوف ہو۔ چنانچہ فرماتا ہے ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم یعنی یہ اجازت اس کے لئے ہے جو تم میں ... ڈرے اور اگر صبر کرو تو بہر حال بہتر ہے اور پھر ذلک ادنیٰ الا تعولوا فرما کر ایک ہی نکاح کی خوبی کو ظاہر کیا ہے یعنی نامنصفانہ برتاؤ اور زیادہ عیالدار ہونے کی زحمت سے بچنے کے لئے یہ طریق (ایک نکاح) اچھا ہے۔ لیکن بحالت اضطرار و مجبوری اجازت دی۔ جب کہ نکاح کی اغراض ایک نکاح سے پوری نہ ہو سکیں۔ ایسی پاک تعلیم پر اعتراض کرنا مسٹر جے ڈانیل کو نہیں چاہیئے تھا۔ وہ اپنی انجیل میں اپنے خداوند یسوع کا ایک ہی قول تو پیش کر دیتے جو تعدد ازدواج کو حرام قرار دیتا ہو مگر وہ یہ بھی نہیں کر سکے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض ان کی ۵۰ سالہ زندگی دیکھ کر کرنا تھا جبکہ آپ اپنے بڑھاپے تک جوانی کے عالم میں جب کہ روسائے قریش حسین سے حسین بیبیاں پیش کرتے تھے۔ ایک ہی بی بی کے زوج رہے۔ پھر ملکی مذہبی ضرورتوں کی وجہ سے آپ نے بہت سے نکاح کئے۔ آپ کی زندگی کے حالات انجیل کے مولفوں یا انجیل کے ہیرو کی طرح پردۂ خفا میں نہیں بلکہ بالکل ظاہر ہیں اس لئے میرے خیال میں فی الحال یہی کافی ہے۔

تعدد ازدواج انجیل میں منع نہیں

مسئلہ سود

دوسرا۔ مسٹر جے ڈانیل فرماتے ہیں کہ اسلام میں سود کی اجازت نہیں اور اس کا برا اثر تجارت اور مال و ثروت کے نا حاصل ہونے پر ہوتا ہے تعجب کہ ایک شخص جس کا خداوند یسوع صریح الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ "اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذر جانا آسان ہے مگر دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا" وہ ایک الٰہی کتاب کو صرف اس نقطۂ خیال سے نامکمل ٹھہراتا ہے۔ کہ اس میں سود کا لین دین جائز نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان "دولتمند" نہیں مگر مسلمان دولتمندی کو کیا کریں کیونکہ مسلمان اس دنیا میں بطور ابن السبیل کے ہے اس کا دار القرار تو وہ جہان آخرت ہے۔ جہاں یہ نہ پوچھا جائیگا۔ کہ تو کتنے روپوں کا مالک تھا بلکہ یہ دریافت کیا جاویگا۔ کہ تیرے عمل کیا ہیں۔ پھر یہ بھی غلط ہے کہ مسلمان اس لئے مفلس ہیں کہ وہ سود نہیں لیتے۔ کیونکہ وہ قدوسی جنھوں نے ایک دنیا کو فتح کیا اور جو عظیم الشان شہنشاہ ہوئے وہ نہ سود لیتے تھے نہ سود دیتے تھے۔ اگر سود کسی دولتمندی کو لا سکتا۔ تو سنہ ۱۹۰۰ء میں انگلستان کا قرضہ نو ارب ۵۴ کروڑ نہ ہوتا اور فرانس کا قرضہ سولہ ارب ۹۲ کروڑ۔ روس کا نو ارب ۴۸ کروڑ۔ اطالیہ کا آٹھ ارب ۷۹ کروڑ۔ ہسپانیہ کا ساڑھے چھ ارب۔ آسٹریا کا پانچ ارب ۷۹ کروڑ قرضہ نہ ہوتا۔ اور اگر سود کسی مفید کام میں آ سکتا۔ تو ایک سو چھیانوے ارب ۸۴ کروڑ روپے پر پانچ ارب سالانہ سود جو ضائع ہوتا۔ یہ غریبوں کے کام آ سکتا۔

سود سے دولتمندی نہیں

مسٹر جے ڈانیل مجھے بتائیں کہ سود نے ثروت میں کیا زیادتی کی کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ مصر۔ بابل اور ایران کا زوال اسی وقت ہوا۔ جبکہ اٹھارہ سو صرف اس دنیا کے مالک رہ گئے۔ امریکہ میں آٹھ ہزار لاکھ پتی ہیں۔ تو پچاس لاکھ مفلس۔ نوے فی صدی ایسے ہیں۔ کہ ان کا کوئی گھر نہیں۔ برطانیہ کی نصف زمین کے مالک صرف پچیس سو اشخاص ہیں۔ سو فیصدی کو پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا۔ پچاس لاکھ کی ملکیت ہے۔ تو تین کروڑ بیس لاکھ مزدوری پیشہ ہیں۔

سود کے نقصانات

جناب یہ اسی سود ہی کی برکات ہیں کہ دولت سمٹ کر چند اشخاص کے قبضے میں آ گئی۔ کیا اس کو ثروت کا بڑھنا کہتے ہیں۔ پھر مجھے بڑا تعجب ہے آپ کی اس تحریر پر کہ سود کے لینے میں اخلاقی نقصان بھی پرلے درجہ کا ہے۔ ایک غریب کو روپے کی سخت ضرورت ہے، ایک شخص اسے فیصدی شرح پر قرضہ دیتا ہے۔ آپ کے نزدیک یہ امر اخلاق میں داخل ہوگا۔ کاش! آپ سمجھیں کہ یہی سود تمام برائیوں کا ہے۔ جو خود غرضی۔ تنگدلی۔ دنیا پرستی۔ نفس پرستی اور ظلم کا سرچشمہ ہے۔ سود لینے والے میں مطلق ہمدردی نہیں رہتی وہ خیرات بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اسے خیال آتا ہے کہ یہی روپیہ تھوڑی سی مدت میں بلا کسی محنت کے ڈیڑھ روپیہ بن سکتا ہے میں کیوں دوں۔ شائد آپ کہیں کہ قرضہ نہ دینے سے تو اچھا ہے آپ کو معلوم نہیں کہ سودی قرضہ مل جانا ہی بہت سی عیاشیوں کا منبع ہے اگر یہ سہولت نہ ہوتی تو کئی خاندان تباہ نہ ہوتے۔ اور یہ جو آپ کا منشاء ہے کہ تجارتی معاملات بغیر سود نہیں چلتے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ صحابہ کرام بالعموم تاجروں کی ایک جماعت تھی۔ اور جماعت

سود میں اخلاقی نقصان

بھی کامیاب۔ مگران مین کوئی سود نہ لیتا تھا۔ نہ دیتا تھا اس زمانے مین بھی ایسے مومن زندہ موجود ہین جنھون نے لاکھون روپے کی تجارت کی اور ایک حبہ بھی کسی سے سودی قرض نہین لیا اور نہ اپنا روپیہ سود پر کسی کو دیا۔ دراصل یہ ایک سطحی خیال ہے کہ تجارت بغیر سود چل نہین سکتی سود کا روپیہ جس قدر ہے آخر وہ بھی مال کی اصل قیمت پر پڑتا ہے اور پھر بوقت فروخت اس شئے کی گرانی قیمت کا خمیازہ تو غریبون ہی کو بھگتنا پڑتا ہے۔ پھر آپ یہ بھی سوچین۔ کہ جو شخص صرف اپنا روپیہ تجارت کے لئے دوسرے کو دیتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ گھر بیٹھے بٹھائے صرف نفع کا مستحق ہو اور دوسرا شخص محنت بھی کرے۔ تکلیفات بھی اُٹھائے مشکلات کا سامنا بھی کرے اور نقصان کا ذمہ وار بھی ہو۔ یہ ایک اخلاقی کمزوری ہے۔ چاہئیے کہ قرضہ دینے والا روپیہ دینے کی وجہ سے اگر نقصان کا ذمہ دار نہین۔ تو اصل سے زیادہ معین کرکے تو نہ لے بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھے۔ عجب نہین کہ اس کی نیک نیتی اور ہمدردی پھل لائے اور وہ سود سے زیادہ منافع کے نام سے پائے۔ سود خوری کی وجہ سے بھائی نے بھائی کو قتل کردیا کیونکہ آئے دن بڑھنے والے قرضہ کو ادا کرنے سے مایوس ہوکر وہ ایسا کرنے پر مجبور ہُوا۔ القرض مقراض المحبۃ تو مشہور ہی ہے۔ لیکن اس پر سود تو کریلا پر نیم چڑھا۔ پس سود تو انسان کو اخلاقی حالت سے گرانے والا ہے۔ اسی لئے فرماتا ہے

الّذین یاکلون الربوا لا یقومون الّا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس۔ یعنے سود خور ہمیشہ مادی خیالات اور دنیا کی محبت کی طرف جھکا رہتا ہے اور سود سے کوئی تجارۃ بار آور نہین ہوسکتی۔ کئی کمپنیان محض سود کی وجہ سے تباہ ہوگئین۔ کئی گھرانے سود نے برباد کردئے۔ معاشرت مین وہ پیچیدگیان ڈالین۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ اور مسلمانون کے افلاس کی وجہ تو قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف سود کا دینا شروع کردینا ہے۔ نہ کہ سود کا لینا۔

اب مین دیکھتا ہون کہ مسٹر جے ڈانیل کیا فرماتے ہین اور وہ ان ثمرات اسلام سے کہان تک متمتع ہوتے ہین

لقیہ رسید زر یکم ۲ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر برکت اللہ صاحب ۲۴۲۹	للعہ	جناب عبد العزیز صاحب ۱۲۱۶	سعہ
جناب مولابخش صاحب ۲۴۵۷	للعہ	جناب زین الدین برادر اسمٰعیل	۶
جناب محمد یوسف صاحب ۶۸۹	للعہ	جناب چراغدین صاحب ۹۸۰	للعہ
جناب حاجی محمد صاحب ۱۸۵۰	۲	جناب عابد حسین صاحب ۹۱۱	للعہ

ایک حل طلب معمّہ

”ویدون کے جنم سے پہلے ہندوکش کے راستہ سے ہند مین نازل ہونے والی کلچرڈ پارٹی توجہ فرماوے“

جب سے کہ دیانند سرسوتی نے اہل ہند کے مذہبی لٹریچر مین ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤن کو بُرے الفاظ سے یاد کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس زمانہ سے لیکر آج تک جبکہ اندر۔ پرکاش۔ ہندوستان۔ آریہ مسافر بہت سے اخبارون کو ترکی بترکی جواب دینے کے واسطے بالآخر مسلمانون مین بھی افغان۔ ہنٹر۔ نور۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے مقولہ کے مصداق پیدا ہونے لگ گئے ہین ہمیشہ کلچرڈ پارٹی کی طرف سے بہت زور شور کا اعتراض اسلام اور بانیٔ اسلام پر یہ رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخالفین کیواسطے خنجر و شمشیر کا استعمال کیا اس کا جواب کتابون اخبارون رسالون مین بارہا دیا جاچکا ہے۔ اور اسلامی جنگون کا دفاعی جنگ۔ اور سخت مجبوری کی صورت مین کیا جانا جبکہ دشمن سر پر آپڑا ثابت کیا جاچکا ہے۔ مگر ہمارے جوشیلے انقلاب پسند ہین کہ وہ ایک ہی بھن گائے چلے جاتے ہین۔ خیر اس جگہ ہمین اس امر پر بحث کرنا مطلوب نہین کہ ان کا یہ اعتراض کس قدر ناجائز ہے اور آیا یہ اعتراض ہے یا خود ایک تہمت ہے جو نادانی یا ضد و تعصب کی عداوت کے سبب بانیٔ اسلام پر پھینکنے کی کوشش کی گئی ہے ہان اس سے ہم اس بات کو بصفائی تمام استدلال کرسکتے ہین بشرطیکہ یہ اعتراض کلچرڈ ہندوازم کی طرف سے نیک نیتی پر مبنی ہے اور ہم مناسب نہین جانتے۔ کہ ان کی نیت پر اس وقت کوئی حملہ کرین۔ کم ازکم اس امر کا فیصلہ قطعی ہوجاتا ہے کہ ان کے عقائد اور یقین کے مطابق خنجر و شمشیر کا استعمال دشمن کے واسطے بالکل ناجائز ہے اور ریلوالور اور بمب کی آتش فشانی اس سے بھی بڑھ کر پاپ کا کام ہے۔ بالخصوص اس کے واسطے جکی طرف سے ہم پر کوئی ایسا حملہ نہین ہُوا۔ اور حملہ کیا کسی حملے کا ارادہ بھی نہین ہُوا۔

اُمید ہے کہ ہماری مخاطب پارٹی کا کوئی ممبر اس استدلال کے مخالف نہ ہوگا اس واسطے اس کو زیادہ دلائل کے ساتھ مضبوط کرنے کی ضرورت نہین۔ پس جبکہ یہ امر طے پاچکا۔ تو اب ہم اس گروہ سے جو اس وقت بمب سازی کے قواعد شائع کرنے اور دیوارون کے کھوکھون مین خنجر پوشیدہ جمع کرنے اور بغل کے نیچے ریلوالور رکھنے کے کام مین مشغول ہے اور انقلاب کا نہ صرف دل سے خواہان ہے بلکہ اپنی خواہشات کو عملیات کا جامہ پہنا رہا ہے یہ امر دریافت کرتے ہین کہ جس فعل کو آپ ایک زمانہ تک شنیع سمجھ کر قابل اعتراض بیان کرتے رہے اُس پر نہایت ہی بُرے پیرایہ مین آپنے خود کیون عملدرآمد شروع کیا ہے۔ بُرا پیرایہ مین اس کو اس واسطے کہتا ہون کہ اس وقت جن لوگون پر حملہ کیا جاتا ہے وہ حملہ کرنے والے کے خیالات اسباب حملہ اور وقت حملہ سے بالکل بے خبر ہوتے ہین ایک شخص اپنی طرز زندگی مین آرام کے ساتھ اپنا وقت بسر کر رہا ہوتا ہے قاتل سے کبھی اس کو شائد ملاقات کا موقع کبھی نہین ہُوا ہوتا اور وہ اچانک نشانہ ریلوالور یا بمب بنایا جاتا ہے۔ یہ طرز نہ صرف بُرا بلکہ نہایت ہی بُزدلانہ سفاکانہ اور سخت ظالمانہ ہے۔ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے متبعین پر جو اتہام باندھا گیا ہے۔ اس مین کم ازکم یہ الفاظ تو جعلسازنے بھی تسلیم کئے ہین کہ کہا جاتا تھا۔ کہ کلمہ پڑھو ورنہ قتل کئے جاؤگے۔ یہان تو ہمارے ناسک کے مقتول کلکٹر صاحب کو اتنا بھی نہ کہا گیا کہ ہمین حکومت سپرد کرو ورنہ قتل کئے جاؤگے۔ اس معمہ کو حل کرنے کے واسطے ہم نہ صرف اس گروہ کو مخاطب کرتے ہین جو عملی رنگ مین ایسی کارروائیان کرتا ہے بلکہ ان کو بھی مخاطب کرتے ہین۔ جو ایسے لوگون کی تائید مین مضامین دیتے ہین۔ یا ان کے مقدمات مین ان کی امداد کرتے ہین یا اخبارون مین ایسے مضامین ذو معنی لکھتے ہین جن سے انقلاب کی طرف قدم بڑھنے کی نوجوانون کو جرأت ہوتی ہے اور کلچرڈ پارٹی ہماری مخاطب ہے۔ جن کو اس سوال پر اس نگاہ سے دیکھنا چاہئیے کہ باوجود ایک امر کو مذہبی عقائد اور سوشل قواعد کے بُرا سمجھنے کے کیا سبب ہے۔ کہ ان مین ایسے افراد پیدا ہوگئے ہین جو اس امر کے مرتکب ہورہے ہین۔ اور ایک دو کا ارتکاب ظاہر کررہا ہے کہ لاکھون نہین ہزارون ایسے کرتوتون کے واسطے بشرطیکہ موقعہ پانے کے ہروقت طیار رہتے ہین۔ یہ ایک معمہ ہے جس کا حل کرنا ہمارے مخاطب گروہ کا کام ہے اور بات غالباً وہی ٹھیک ہوگی۔ جس کو وہ خود تسلیم کرینگے۔ لیکن ازروئے ہمدردی ہم اتنا اور کہنا چاہتے ہین کہ ان اسباب پر غور کرنے کے واسطے جنھون نے یہ مادہ ان کے کثیر افراد مین پیدا کردیا ہے۔ اس امر کی طرف بھی توجہ کرین۔ اور ضرور کرین۔ کہ کیا ایک برگزیدہ جماعت کا یہ قول تو کہین ان کی قوم پر صادق نہین آرہا کہ جو شخص کسی مقدس پر کوئی بیجا الزام لگاتا ہے۔ وہ نہین مرتا جب تک خود اس الزام مین مبتلا و گرفتار نہ ہو۔ ہم اس کی طرف صرف اشارہ کرکے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہین۔ اور جواب کا انتظار کرتے ہین۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ یورپ۔ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہین۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

اخبار بدر قادیان ضلع گ[illegible]

خریدار نمبر ۲۲۴۴

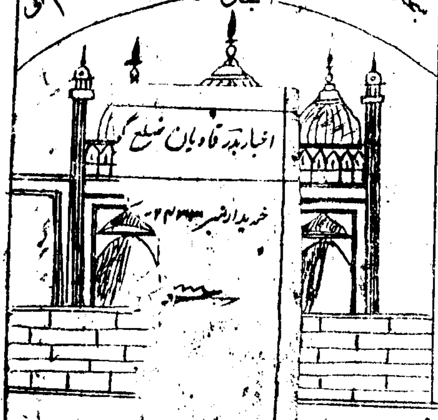

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ/ ہر
بنیر ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم با تو گرائی چہار قادیاں بینی | (رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸) | دواہیں شفا بینی غرض دارالاماں

(پیشگی چار روپے)

(ضمیمہ درس قرآن مجید)

مورخہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۴ پھاگن سنہ ۶۶

(نمبر ۱۸)

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

فہرست نئے مسلمانوں کی

جو مولوی محمد علی صاحب و اعظ احمدی سیالکوٹی کے ہاتھ پر ممالک متوسط میں مسلمان ہوئے

ہندو نام	مسلمانی نام	ہندو نام	مسلمانی نام
ڈہو یا	غلام حیدر	پیکو	غلام نبی
کول سو	عبدالستار	جیدی	اللہ دتا
پانڈو	نور الدین	نارائن	عنایت اللہ
گرشنا	محمد بخش	بھیسے رام	خدا بخش
پانڈو	عبداللہ	مارو تی	ناصر محمد
چندو	غلام رسول	تارا چند	عبدالرحمان
ونیشہ	عبدالرحیم	ازکو	محمد دین
سکھا رام	غلام حسین	لکھا	غلام حسن
ارجن	میران بخش	سینڈو	عبداللہ
سوا	عبدالغفور	بھوا	عبدالقادر
سوتی	ثناء اللہ	راما	عظیم اللہ
گوندا	غلام محمد	مادہو	احمد دین
کشن	غلام مرتضےٰ	پانڈو	علی بخش
واجی	دین محمد	فتو	فتح محمد
شو رام	غلام حیدر		

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے ۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تمام ایسی باتیں جو ان کے یا قوم کے سوانح کا جزو بن سکتی ہوں تحریر میں آ جاویں ۔ اس لئے تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ جو جو بات یا نکتہ یا واقعہ حضرت امام کے متعلق ان کو یاد ہو یا جو نصیحت کسی وقت آپ نے فرمائی ہو یا کوئی ایسی بات یا ادا یا طرز عمل جو کسی بھائی نے آپ کے متعلق سنا ہو ۔ وہ سب کا سب لکھ بھیجیں ۔ اس مطلب کے لئے دو کالم وقف کئے جانے ہیں امید ہے تمام احمدی برادران توجہ فرمائیں گے ۔ اور ناظرین بدر کے لئے ایک عمدہ غذا روح ہوگا کہ ہر ہفتہ پہونچتی رہے گی ۔ حضرت کے خاص مخلصین جن کو زیادہ تر صحبت حاصل ہوتی رہی ہے ۔ خصوصیت سے توجہ فرماویں قبل از دعوے ماموریت یا براہین احمدیہ کے زمانے کے حالات بہت ہی دلچسپ ہوں گے ۔ جو کچھ لکھا جاوے ، بہت مختصر اور جامع ہو ۔

پتے درکار ہیں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری مدرس تعلیم الاسلام کو تبلیغ حق کا بہت جوش ہے ۔ اللہ تعالیٰ برکت دے ۔ حال میں وہ اپنا ایک اشتہار عربی میں ترجمہ کرا کر بعد پسندیدگی حضرت خلیفۃ المسیح چھپوا رہے ہیں اور مصر و ایران و عرب وغیرہ ممالک اسلامیہ کے علماء کو پہونچانا چاہتے ہیں اور احباب سے خواہش رکھتے ہیں کہ اس کام کے واسطے بہت سے نام اور پتے دیگر اور نیز مفید مشورہ سے انہیں مشکور فرماویں ۔

حکیم فضل دین صاحب ان دوستوں کے شکر گزار ہیں ۔ جنھوں نے انہیں بیماری کے خطوط لکھے اور دعا کی اور آئندہ دعا کا وعدہ کیا امید ہے کہ ان کے واسطے دعا کا سلسلہ دوست جاری رکھیں گے اور جنھوں نے توجہ نہیں کی وہ اب جاری کریں گے ۔ کیونکہ یہ مخلص دوست بسبب بیماری کے بہت تکلیف میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا دے ۔

حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی نے احمدیوں کو دعوت دی کچھ عرصہ ہوا کہ حافظ عبدالمنان صاحب مشہور اہلحدیث نے اپنے پوتے کے عقیقے کی تقریب پر اپنے احمدی بھائیوں کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ۔ کیا ہی اخراجات مت قرآن و حدیث پڑھا پڑھا کے اور پھر احمدیوں کا طرز عمل دیانت و اخلاق دیکھ کر ۔ اگر آپ اس نتیجہ پر پہونچ گئے ہوں کہ احمدیوں سے بڑھ کر کوئی سنت نبوی کا تابع اور کوئی تبع قرآن مجید اور پکا موحد نہیں

(بدر پریس قادیان بیان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا)

تو اس میں غضب کونسا آگیا۔ کیونکہ جہاں اہل حدیث نے پیر پرستی۔ قبر پرستی کا ایک حد تک استیصال کیا ہے وہاں احمدیوں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور ایک شرک عظیم سے نہ صرف خود توبہ کی بلکہ ایک جہان کو توبہ کرادی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند باتیں تھیں (۱) ان کا لایزول ولایحول ہونا (۲) عالم الغیب (۳) مُردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) فیها تحیون ولکم فی الارض مستقر کے خلاف آسمان پر دو ہزار برس سے جاگزین ہونا (۵) خاتم النبیین سید المرسلین صلعم سے بڑھ کر قوت قدسیہ رکھنا کہ تمام جہان کو مسلمان بنادے گا (۶) بعض آیات قرآنی کا ناسخ ہونا مثلاً لا اکراہ فی الدین وحتی یعطوا الجزیۃ۔ وغیر ذلک اور کچھ مسیح الدجال کے متعلق کہ وہ مینہ برسانے مُردے کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا اور خزانے اس کے تابع ہوجاویں گے۔ غرض ایسی باتوں کو جو صریح آیات قرآن و احادیث سید الانس والجان کے خلاف ہیں ایک باعزت کامل الایمان مؤمن کب اپنے عقیدہ میں شامل رکھ سکتا ہے۔ پس جو مومن جماعت یہاں تک موحد ہو کہ وہ عیسےٰ علیہ السلام ایک خدا کے نبی کے متعلق بھی کوئی شرک انگیز بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں رکھ سکتی اور جس جماعت کا ایمان۔ ع

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم ٭ گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہو اور جو خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا (جو قرب قیامت کے متعلق تھیں) پورا ہونا جزو ایمان قرار دیتی ہو اگر اس سے تحابب وتہادی کا سلسلہ جاری نہ ہو۔ تو پھر کس سے ہو

میرے خیال میں وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو حافظ صاحب کو تہم کررہے ہیں اور ان کے پچھلے فتوے اس کے متعلق یاد دلا رہے ہیں کہ مرزائیوں سے سلام بھی جائز نہیں۔ چہ جائیکہ ان کی دعوت مسنونہ کی جاوے اور بڑی عزت واحترام سے خود ان کا استقبال کیا جاوے کیونکہ انسان آخر انسان ہے۔ ممکن ہے وہ پہلے کوئی رائے غلطی سے دے۔ اور بعد ازاں اس سے رجوع کرے۔ حافظ صاحب مکرم کو بھی ... جھنجھلانے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مخلوق کی خالق کے سامنے کیا حقیقت ہے (حافظ غلام رسول صاحب احمدی آپ کے پرانے رفیق و دوست اب بھی اسی وزیرآباد میں موجود ہیں۔ وہ ہر طرح آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور خود ان کا نمونہ اس بات کی کافی ضمانت ہے۔ کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لایعلمون

وزیرآبادی جماعت کو چاہیئے کہ وہ بھی حافظ عبد المنان صاحب کو اپنی دعوتوں میں مدعو کیا کریں۔

ممبری شراب | بمبئی کے اخبار ایجز یبزنام مورخہ ۱۲ فروری سنہ رواں میں ایک اشتہار ہماری نگاہ سے گزرا ہے۔ جس میں ممبری شراب کے نرخ وغیرہ دیئے گئے ہیں لکھا ہے کہ بارہ بوتلیں دس روپے میں مل سکتی ہیں۔ ممبری شراب سے مراد وہ شراب ہے۔ جو پادری صاحب یسوعی عبادتگاہ المعروف گرجا کے اندر ممبر پر چڑھ کر نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں اور جس کے بغیر عبادت کا ایک خاص رکن یعنی عشائے ربانی پورا نہیں ہوسکتا اسی اشتہار میں پیر پادری صاحب کی تصدیق بھی ہے۔ کہ یہ شراب خالص ہے اور عبادتگاہ میں استعمال کے لائق ہے۔ کیا یہ قوم بھی دعویٰ کرسکتی ہے کہ وہ دنیا کے اخلاق کو سنوارنے کے واسطے باہر نکلی ہے۔ جس میں ام الخبائث کا استعمال مذہبی رسوم میں ضروری ہے حقیقی مصلح ہونے کا دعوے اسی کو سجتا ہے جس نے خمر کے حرام ہونے کا حکم سنا کر چند منٹ میں سب سے شراب چھڑادی۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم

امیر المؤمنین۔ حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ رات کے وقت لوگوں کے حالات معائنہ کرتے پھرتے تھے اتنے میں ایک شکستہ جھونپڑے سے کسی عورت کی آواز سنائی دی جس کے بچہ پیدا ہونیوالا تھا اور اس عورت کا غریب شوہر حسرت کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ ہائے کیا کریں۔ آج تو گھر میں کھانے کو ایک لقمہ بھی نہیں۔ حضرت فاروق رضؓ پچھلے پاؤں گھر لوٹ آئے اور بیوی سے اس کا ذکر کرکے اس اڑے وقت میں ان کو مدد دینے کی ترغیب دی۔ بیوی نے بڑی خوشی سے اس فرمائش کو منظور کیا۔ اور اس جھونپڑے کی طرف روانہ ہوگئیں آگے بیوی جارہی تھیں اور پیچھے پیچھے خود شہنشاہ عرب ہاتھ میں کچھ نقدی لئے اور آٹے کی ایک بوری پیٹھ پر اٹھائے جارہے تھے۔ پھر ان لوگوں کے گھر میں پہونچ کر آپنے آٹا وغیرہ تو مالک مکان کے پاس رکھا اور خود چولھے کی طرف ہو کر ہنڈیا چڑھائی۔ اور لکڑیاں لگا کر آگ جلانی شروع کی۔ آہ کیسا ایثار کیسی خدا ترسی اور کیسی للّٰہیت ان لوگوں میں تھی۔ کہ اس تنگ وتار اور دھوان دھار جھونپڑے میں چولھے کے آگے بیٹھے۔ جب آپ پھونکیں مارتے تھے تو آپ کی داڑھی زمین سے چھو جاتی تھی۔ اِتنے میں اس عورت کے لڑکا پیدا ہُوا تو حضرت عمرؓ کی بیوی نے پکارا۔ اے امیر المومنین اپنے دوست کو بشارت دو کہ لڑکا پیدا ہُوا ہے۔ مالک خانہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا اور کہنے لگا۔ آپ امیر المومنین ہیں؟ بخدا آج سے پہلے میں نے آپ کو ہمیشہ منصف اور عادل پایا۔ مگر آج آپ کو حد درجہ کا رحمدل اور محسن دیکھا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جناب پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ کلکم راعٍ وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ یعنی تم میں سے ہر ایک گلہ بان ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جاوے گا۔" (م۔پ)

خطبۂ جمعہ

(۱۸۔ فروری سنہ ۱۹۲۱ء)

حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا۔

انسان کو اپنے خالق و رازق و محسن سے محبت ہوتی ہے۔ مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہیئے اسلئے فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعوے ہے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ میری اتباع کرو۔ پھر تم محب کیا اللہ کے محبوب بن جاؤگے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کے لئے آپکے کچھ حالات جو قبل از دعوی نبوت تھے وہ ان کی محرم راز بی بی نے بیان۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے سید و مولیٰ کی عادات کیونکہ ان خصائل والا ذلیل نہیں ہوتا اور دنیا میں کون چاہتا۔ ذلت کے کئی اسباب ہیں (۱) ایسی بدتر یا تنگ ... ہو دیکھیں (۲) محتاج ہو سائل بن کر جانا پڑے (۳) اولاد گزرے (۴) ننگ و ناموس پر حملہ کیا جاوے۔ غرض ست بچنے کا یہی گر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح ہوتا ہے آپ کی بی بی فرماتی ہے۔ انک لتصل ا ... بات تو تم میں یہ .... کہ جہاں ماں کا تعلق ہو یا بی بی کا اس کا تو بہت لحاظ رکھتا ہے۔ ماں کے سبب سے بھائیوں سے محبت ہوتی ہے۔ دادی کے سبب چچوں کے ساتھ۔ جو لوگ رحم کا لحاظ رکھتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں ان کو اللہ ذلت سے بچاتا ہے۔ (۲) وتحمل الکل کسی بیچارے کے دُکھ کو برداشت کرلیتا ہے کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتا اور اس کا بوجھ ہلکا کرتا ہے (۳) وتقری الضیف اور وارد کی مہمان نوازی کرتا ہے (۴) وتعین علیٰ نوائب الحق اور جو ضرورتیں وقتاً فوقتاً قوم ودین کے لئے پیش آئیں تو ان ضرورتوں کے لئے جان و مال سے مدد کرتا ہے۔

(۵) وتصدق الحدیث۔ جو بات مونہہ سے نکالتا ہے وہ سچ ہوتی ہے افسوس کہ آجکل لوگ معاہدات کا خلاف کرتے ہیں اور جھوٹ بولنا معمولی بات سمجھتے ہیں اور امانت میں خیانت کرتے ہیں (۶) وتکسب المعدوم جو پاک نصیحتیں اور سچائیاں معدوم ہوگئی ہیں ان کو تو از سر نو رواج دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ ایسی صحبتوں کو حاصل کرے جس میں بیٹھ کر اس کی اصلاح ہو۔ تم بھی ... یہ نیکیاں حاصل کرو۔ یاد رکھو کہ ہر ایک نیکی وبدی بمنزلہ بیج کے ہے اور ابتدا میں نیک یا بد کام بہت خفیف ہوتا ہے مگر بڑھتے بڑھتے بڑا عظیم الشان ہوجاتا ہے۔ بد نظر ایک خفیف بات معلوم ہوتی ہے مگر یہی بڑھتے بڑھتے زنا تک پہونچتی ہے پس تم اپنے اعمال کا محاسبہ کرو۔ کہ بدی کو ابتدا میں روکو اور چھوٹی سی چھوٹی نیکی کے حاصل کرنے میں بھی دیر نہ لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دیوے۔ آمین۔

بارات

مکرم و معظم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بفضل [illegible] سلسلہ کے اپنے اخبار اس وقت چار جاری ہیں جنکو کہ [illegible] ہزار روپیہ قوم کا ان پر خرچ ہوتا ہے - احمدیہ [illegible] سے زیادہ خوشی اور شوق سے جب کبھی کوئی اخبار [illegible] میں حصہ لیتی اور اخباروں میں اور احمدیہ قوم کی اخباروں [illegible] کہ ان کے جتنے خریدار ہوتے ہیں - قریباً سب ہی [illegible] ادا کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے وہ جس وقت نکلیں فوراً [illegible] چل جاتی ہیں - یعنے جب کبھی کوئی احمدی سلسلہ کا ممبر اخبار نکالنا چاہتا ہے اس کے خریدار پہلے سے ہی بنے بنائے ہوتے ہیں - کوئی تلاش نہیں کرنی پڑتی - ایک فہرست ان اصحاب کی جن کے نام پہلے اخبار یا رسالے جاری میں سے کسی اور وی پی کرنے شروع کر [illegible] ہیں کہ اپنے ہوتے ہیں - جو کہ وی پی پہلے سے انکار کرتے ہیں اس لئے اخبار فوراً چلنے لگ جاتا ہے - اور پھر یہ ایڈیٹر یا اوڈیٹر کو کوئی خاص تکلیف ہو اور اخبار والوں کو اٹھانی پڑتی ہیں نہیں اٹھانی پڑتی - پھر اگر کسی وقت اخبار کے پہنچنے میں باقاعدگی نہ رہے تو بھی ممبر سلسلہ احمدیہ نیک ظنی سے کام لیتے ہیں اور ایڈیٹر یا پروپرائیٹر کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتے اور جو ماخذ ادا اپنا حق ادا کر دیتے ہیں - لیکن وہ کس لئے ایسا کرتے ہیں - اس لئے نہیں کہ وہ خدانخواستہ بے وقوف ہیں بلکہ ان سے زیادہ تو بموجب قرآن کریم کے کوئی بھی اور کوئی عقلمند ہو بھی نہیں سکتا - انہوں نے امام وقت کو زمانہ میں پہچان لیا - اور وہ ایسا صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں بیچ چکے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے - اعلائے کلمۃ اللہ میں حصہ لیں - لیکن میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ بالمقابل اخبار نویس اپنا پورا حق ادا نہیں کرتے - ہفتہ میں تو تقریباً پچاس ڈبل صفحہ ہمارے اخباروں کے چھپتے ہیں - جن پر کہ سلسلہ کے اصحاب کا روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر بہت ہی تھوڑا ان میں اس صداقت کے اظہار کا حصہ ہوتا ہے - جو کہ احمدیہ سلسلہ کے ممبروں کا اپنے امام اور خلیفۃ المسیح کے نقش قدم پر چلنے کا نتیجہ ہونا چاہیئے - اخبار بدر اگرچہ (معاف فرماویں) پورا نہیں - لیکن بہت حد تک اس فرض کی ادائگی کی کوشش کرتا ہے باقی اخبارات میں مضمون تو بہت ہوتے ہیں مگر احمدیت کے رنگ میں نہیں ہوتے بلکہ ایک طعنہ بازی کے رنگ میں - میرے خیال میں ہمارے اخبار نویسوں کا فرض ہے کہ بہت متانت سے سلسلہ کے مخالفین کے سوالات کو قرآن شریف اور حدیث شریف کے حوالوں سے مفصل طور پر حل کریں اور اس میں اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں ہی سے کام لیں - تو ان کو کوئی بڑی بھاری وقت نہیں کرنی پڑتی اور ہمارے اسلام کے اصولوں کو بہت ہی مدلل رنگ میں بیان کریں اور جو عیب اور غلطیاں ان میں زمانہ کے اثر سے آگئی ہیں ان کو دور کر کے اور صاف کر کے پیش کریں - تاکہ دنیا اصل اسلام کو دیکھ سکے - اگر یہ کام ہمارے اخبار کریں تو سب روپیہ حاصل ہو جاتا ہے - اور اخباروں میں بھی بفضل خدا دن بدن ترقی ہوگی ورنہ پھر اور اخباروں میں اور ان میں کیا فرق رہا - اخبار بدر میز قرآن کریم کے نوٹ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی پاک زبان سے نکلتے ہیں - قرآن کریم کی محبت رکھنے والوں کے لئے [illegible] ہوتے ہیں - پھر ماسوائے اس کے میں دیکھتا ہوں کہ اور مضامین انہیں اصولوں پر [illegible] ہیں جس کا اخبار پالیسی [illegible] ہوتے ہیں [illegible] اخبار میں [illegible] کے پرچہ [illegible] اور [illegible] کا [illegible] کی کوشش کی [illegible] ایک نیک کوشش [illegible] اسی طرح [illegible] کو خدا اور وقت کو اچھی صورت میں استعمال [illegible] کی جاتی ہے -

[illegible] ہمارے [illegible] بالکل رد کیا [illegible] بہت کام کر رہے ہیں اور سلسلہ کا [illegible] ہے کہ ان [illegible] کی مدد کریں [illegible] اخبار نویسوں سے میری یہ عرض ہے کہ اگر [illegible] زیادہ اس اصول کو [illegible] نظر رکھیں تو میرے خیال میں [illegible] زیادہ موجودہ صورت [illegible] سکیں - صرف اصلاح کی نیت سے عرض کیا گیا - والسلام

خاکسار [illegible]

بدر - [illegible] ڈاکٹر صاحب کے مضمون مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ انہیں بالخصوص ایسے مضامین کس قدر پسند ہیں - جو سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے واسطے خاص ہوں اور یہ ان کے صدق و اخلاص کی نشانی ہے - پر میں ان کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قوم کو صرف ایسے ہی مضامین کی ضرورت نہیں بلکہ ان مضامین کی بھی ضرورت ہے جو اس زمانہ بلکہ ان دنوں کے جدید طرز مخالفت اسلام و مسلمین کا پورے زور کے ساتھ مقابلہ کریں اور معزز لوکل ہمعصر اخبارات اس ضرورت کو بہت کچھ پورا کر رہے ہیں اور اس معاملہ میں ان کی کوششیں قابل شکر گذاری کے ہیں - جو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ تک پہنچ چکی ہو - وہ سب کی سب ایک مذاق کی نہیں ہو سکتی - جہاں ہمارے معزز دوست ڈاکٹر صاحب بدر کو اس واسطے زیادہ پسند فرماتے ہیں کہ اس میں زیادہ تر سلسلہ کے واسطے تائیدی مضامین ہوتے ہیں اور درس قرآن شریف کے نوٹ ہیں - وہاں مجھے پچھلے سال کا ایک ایسا واقعہ بھی یاد ہے کہ ایک معزز دوست نے بدر اور الحکم کو صرف اس واسطے بند کر دیا تھا کہ بدر میں پولیٹیکل مضامین بالکل نہیں ہوتے اور الحکم میں ہوتے ہیں تو کم - الغرض اخبار کے اڈیٹر کی پوزیشن اس معاملہ میں بہت نازک ہے کہ اُسے ہر ہفتہ ہزاروں آدمیوں کی خدمت میں حاضر ہونا پڑتا ہے - جن کے مذاق نہ صرف مختلف بلکہ بعض دفعہ متضاد ہوتے ہیں -

---

حیرت ہے آسمان پہ گئے حضرت مسیح ✻ واں کونسا مقام ہے بول و براز کا

یہود کے خیال

وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ - جو لوگ حضرت مسیح کو زندہ مع الجسم الارضی آسمان پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں وہ اس آیت کا یہ مطلب لیتے ہیں - کہ جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے تو تمام جہان کے یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لے آویں گے اور کوئی کافر نہ رہے گا - حالانکہ یہ مطلب سیاق و سباق کے بالکل خلاف ہے اور نیز دیگر آیات قرآنیہ سے تناقض لازم آتا ہے - کیونکہ قرآن شریف بصراحت بیان فرماتا ہے کہ یہود وغیرہ قیامت تک رہیں گے - اس موقعہ پر اس مطلب کی غلطی کے متعلق ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے - بلکہ یہاں پر ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آیت مندرجہ عنوان کی ہمارے نزدیک صحیح توجیہ کیا ہے - جب ہم اس آیت کے ماقبل کی آیتوں پر غور سے نظر کرتے ہیں - تو نہایت واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے - کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے - کہ تمام یہود حضرت مسیح کی موت سے پہلے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح مقتول و مصلوب نہیں ہوئے اور صلیبی موت سے محفوظ رہے اور یہودی جو حضرت مسیح کو مقتول و مصلوب کہتے ہیں وہ دلی یقین سے نہیں کہتے گویا یہود کی حالتیں ہو رہی ہیں - سب سے اول تو ان کا دل یہی گواہی دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے پھر دل کو تشفی دیتے ہیں کہ مر ہی گئے ہوں گے - موت کے خیال سے قبل نہ مرنے کا خیال آتا ہے - خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ (لکھنؤ)

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخ صاحب موصوف لائلپور سانگلہ سے ہوتے ہوئے ملتان پہنچ گئے ہیں - ہر جگہ سے ان کے وعظوں کی کامیابی کی خبریں آرہی ہیں - ملتان میں باوجود بعض نادان مخالفین کی روک تھام کے بڑے شان کے ساتھ جلسہ وعظ منعقد ہوا - اللہ تعالیٰ نے شیخ صاحب موصوف کی زبان میں ایک برکت رکھی ہے کہ ان کی تقریر پُر اثر ہوتی ہے کیوں نہ ہو وہ اخلاص کے ساتھ اس کام میں مصروف ہیں اور درد دل کے ساتھ حق کی اشاعت کے کام میں مشغول ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے - آمین ثم آمین

ویدوں میں دُعا

چند روز ہوئے ایک آریہ نے مجھ سے سوال کیا کہ اگر فرض کرو ایک عورت حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں لڑکی ہے۔ تو کیا دُعا کرنے سے خدا اسے لڑکا بنا سکتا ہے۔ میں تاڑ گیا کہ اس نے مذہب اسلام کے مسئلہ دُعا پر اعتراض کیا ہے۔ مگر میں نے متانت سے تحقیقی جواب جو مجھے معلوم تھا یہ دیا کہ خدا کے لئے لڑکی کا لڑکا بنا دینا محال نہیں ہو سکتا اور اس کی بے حد قدرت کے آگے یہ کوئی بڑی بات نہیں مگر کر سکنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے کہ تم وہ بہت کچھ سکتا ہے بلکہ ہر بات جو اس کی صفت خدائی کے خلاف نہ ہو وہ کر سکتا ہے مگر بعض باتیں ایسی ہیں جن کی نسبت اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ میں ان کے خلاف نہیں کرونگا پس چونکہ وہ صادق الوعد ہے (ومن اصدق من اللہ قیلاً) اس لئے ان باتوں کے خلاف کسی کی دعا قبول نہیں مثلاً کوئی دُعا کرتا رہے کہ مجھ پر موت وارد نہ ہو اور میں ہمیشہ زندہ رہوں۔ تو یہ دُعا اس کی اپنی خواہش کے مطابق پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ دُعا اس کی کل نفس ذائقۃ الموت کے وعدہ کے خلاف ہے اسی طرح اس قسم کی دعائیں بھی قبول نہیں ہو سکتیں کہ میں بغیر کھانے پینے کے زندہ رہوں یا اڑ کر آسمان پر چلا جاؤں یا میرا فلاں بزرگ جس کو مرے ہوئے سو سال کا عرصہ گذرا ہے زندہ ہو جاوے۔ میرے خیال میں لڑکی کا لڑکا نہیں بن سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے وعدے لا تبدیل لخلق اللہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے اس کے بعد میں نے اُسے بتایا کہ ہم کس قسم کی دُعا کے قائل ہیں۔

اوّل محض دل سے خواہش کرنا یا موہنہ سے مانگنا قبولیت دُعا کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ ہر امر میں ایک خاص نتیجہ پیدا کرنے کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ جب تک ان شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جاوے نتیجہ خاطر خواہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ایمان عمل صالح۔ خلوص نیت۔ جناب الٰہی سے سچا عشق وغیرہ قبولیت دُعا کے لئے شرط ہیں جس قدر ایک انسان میں یہ باتیں پائی جائینگی اسی قدر اس کی دُعاؤں میں قبولیت کا رنگ ہوگا۔ موہنہ سے دُعا مانگنا اور لوازمات کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرنا بے سود ہے

دوم۔ ہر انسان ایک تقدیر میں محصور ہے بعض باتیں ایسی ہیں جو اس کی قدرت سے باہر ہیں اور ان پر اس کا کچھ اختیار نہیں اور بعض ایسی ہیں کہ اس کی قدرت خداداد کے ماتحت ہیں پس دُعا تقدیر سے بیرونی اشیاء پر احاطہ نہیں کر سکتی بلکہ صرف ان امور میں قبول ہو سکتی ہے جو اس کی تقدیر کے اندر ہیں

غرض اس آریہ کو جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں نے سمجھایا حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا اس کے بعد مجھے اتفاق سے رگوید کا اردو ترجمہ مل گیا جسکو میں نے بڑے شوق سے پڑھنا شروع کیا کہ دیکھیں اس میں کیا لکھا ہوا ہے جو آریہ لوگ اس کی اس قدر تعریف کرتے ہیں۔ مگر میں نے پہلا ہی منتر پڑھا تو مجھے آریہ مذکور کا دُعا کے متعلق وہ سوال یاد آگیا وہ منتر یہ ہے۔

اے پرمیشور جو سب جگت کا پیدا کرنے والا۔ پورن سامرتھ وان سب سُکھوں کا داتا اور سب ودیاؤں کا پرکٹ کرنے والا پرما تما ہے وہ سب پران اکٹھے کریں اور انہیں لو ان کرموں سے دور منتر [illegible] ہم لوگ ان اور انگیوں کی اچھا اور یہ آرام کی پراپتی کے لئے سیوا کرتے [illegible] اور گیان کے پورن اس پرمیشر کا سب جگہ [illegible] آسرا رکھتے ہیں۔ سو تم بھی اسی کا آسرا لے کر اسی کو پراپت ہو [illegible] [illegible] بھگوان [illegible] دیاوان۔ سروگ سے لئے [illegible] وغیرہ [illegible] اور کرپا کیجئے کہ ہم سے کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم میں پیدا نہ ہو اور جہاں کے پشوؤں کی رکشا کیجئے۔ اور ہمارا [illegible] اور بھی خواہ کر یہ سب چیزیں سکھدائک ہوں۔

اس منتر سے مفصلہ ذیل امور حل ہوتے ہیں۔

(۱) یہ منتر پرمیشور کا کلام نہیں اگر پرمیشور کا کلام ہوتا تو ہم کو مخاطب کر کے کہا جاتا کہ میں جگت کا پیدا کرنے والا ہوں وغیرہ۔ اور تو ان لوگوں کو کہدے کہ ایسا ایسا کریں اور مجھ سے اس طرح پرارتھنا کریں مگر یہاں کہا گیا ہے۔ اے پرمیشور! ہم ایسا ایسا کرتے ہیں تم بھی ایسا ہی کرو اور پرمیشور سے فلاں امور کے لئے دعا مانگو الخ ظاہر ہے کہ ایک یا زیادہ شخص دوسرے لوگوں کو سمجھا رہے ہیں اور یہ ان کا اپنا قیاس ہے۔

(۲) رُوح اور مادہ خدا کی طرح ازلی نہیں اگر ازلی ہوں تو خدا اُن کا پیدا کنندہ نہیں کہلا سکتا مگر یہاں کہا گیا ہے کہ وہ سب جگت کا پیدا کرنے والا ہے۔

(۳) آریوں کا یہ عقیدہ کہ پرمیشور کوئی نئی چیز پیدا نہیں کر سکتا۔ غلط ہے کیونکہ اول تو اس کو سب جگت کا پیدا کرنے والا سب سُکھوں کا داتا اور سب ودیاؤں کا پرکٹ کرنے والا بتلایا گیا ہے اور دوم اس سے دُعا مانگی گئی ہے۔ کہ کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم میں پیدا نہ ہو۔ اگر وہ نیست سے ہست نہیں کر سکتا اور مجبور ہے کہ انسان کو اس کے کرموں کے مطابق پیدائش دے تو وہ جگت کا پیدا کرنے والا سُکھوں کا داتا اور ودیاؤں کا پرکٹ کرنیوالا نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے پرارتھنا کی ضرورت ہے۔

(۴) آریوں کا عقیدہ تناسخ باطل ہے تناسخ کے رُو سے انسان کرموں کے مطابق خلقت پاتا ہے اور پرمیشور اُسی دکھ اور سکھ دینے پر مجبور ہے پس تناسخ کا قائل نہیں کہلا سکتا اگر ایسا ہے تو بے وقوف دیوانہ کہلائے۔ مانتا ہے کہ [illegible] انعام [illegible] سب [illegible] اس منتر میں [illegible] گئی ہے ڈاکو پیدا نہ ہو [illegible] [illegible] پاپی یا چور ڈاکو پیدا ہو اور [illegible] دوسرے کے کرم [illegible] چور یا ڈاکو یا پاپی پیدا ہو۔ تو پرمیشور [illegible] ہے کہ اس [illegible] گھر میں چور ڈاکو یا پاپی پیدا کرے [illegible] تناسخ کی [illegible] اس کا کام کمہار کی طرح [illegible] بنانے [illegible] نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس منتر کا کہنے والا یا تو ملہم تناسخ کا قائل نہیں۔ اور [illegible] کوئی پاگل دیوانہ ہے۔

(۵) اس [illegible] کوئی ہیں۔ غلام یا نوکر [illegible] آقا یہاں [illegible] دُعا [illegible] اس کے پشو [illegible] صحیح سلامت رہیں۔ یا [illegible] غلاموں یا نوکروں کو سکھاتا ہے کہ تم پھر دُعا کیا کرو۔

(۶) اس منتر میں سکھایا گیا ہے کہ خدا کسی چیز کو پیدا کرنے اور خاص شکل میں پیدا کرنے کے لئے مجبور نہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور محض اپنے فضل سے نہ کسی کے پرانے کرموں کے باعث طرح طرح کے انعام و اکرام کرتا ہے انسان اپنے اختیار خداداد سے اپنی بدکرداریوں کے سبب عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے ورنہ اس نے سب کو معصومیت اور اسلام کی پیدائش دی ہے اگر یہ باتیں صحیح نہیں تو اس کو جگت کا پیدا کرنے والا اور سُکھوں کا داتا اور ودیاؤں کا پرکٹ کرنے والا کہنا اور یہ کہنا کہ وہ اتم کرموں کے لئے مقید کرتا ہے اور اس سے پرارتھنا کرنا کہ اے بھگوان کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی چور ڈاکو یا پاپی ہم میں پیدا نہ ہو اور یہاں کے پشوؤں کی رکشا کیجئے وغیرہ۔ یہ سب امور باطل اور فضول ٹھہرتے ہیں۔

چونکہ ستیارتھ پرکاش کا مصنف اور اس کے ماننے والے اس بات کے قائل ہیں کہ پرمیشور کوئی نئی شئے پیدا نہیں کر سکتا اور رُوح اور مادہ اس کی مانند ازلی ابدی ہیں اور وہ روح اور مادہ کو ان کے کرموں کے مطابق ترکیب دینے پر مجبور ہے۔ (حالانکہ اوّل تو کسی چیز میں جبلی طور پر طاقت فصل اور وصل کا ہونا کسی فلسفہ کے رو سے صحیح نہیں اور اگر صحیح مان بھی لیا جاوے تو پرمیشر کی ضرورت ثابت نہیں ہوتی) اور اُس سے دُعا مانگنی یا پرارتھنا کرنا بے سود ہے اس لئے اس منتر سے دو اہم نتیجے جو برآمد ہوتے ہیں یہ ہیں۔

اوّل ممکن ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے اکثر مضامین ویدوں سے لئے

ن۔ مگر یقیناً اس کا بہت سا حصہ ویدوں کی تعلیم کے مخالف ہے بنیاد پنڈت دیانند صاحب کا اپنا خیال ہے جس کو اس نے ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ویدوں کی طرف منسوب کر کے ہے۔ کم از کم یہ منتر پرمیشور کو پیدا کرنے والا اور دُکھاوں کے نے والا قرار دیتا ہے۔ جس سے رُوح مادہ کی قدامت اور نت اُڑ جاتے ہیں۔ مگر پنڈت دیانند صاحب بڑی شدومد سے کتاب میں ان خیالات کے خلاف ثبوت بہم پہونچانے کی بے نتیجہ [illegible] کی مسئلہ ہیں۔ پس یہ ہرگز تسلیم نہیں ہو سکتا کہ ستیارتھ پرکاش کے [illegible] مضامین ویدوں کی تعلیم کے عین مطابق ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ [illegible] ایک حد تک خود آریوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ستیارتھ پرکاش قابل اعتبار کتاب نہیں اور بعینہٖ طرح اس کو مان نہیں سکتے چنانچہ انہوں نے پہلے اڈیشن میں جو یہ بات درج تھی کہ روح انسانی شکم کی طرح گھاس پات پر پڑتی ہے اور جب مرد اور عورت اس کو کھاتے ہیں تو وہ روح ان میں حلول کر جاتی ہے۔ اور عورت کے رحم سے بچہ کی شکل میں پیدا ہوتی ہے اس کو دوسرے اڈیشنوں سے اڑا دیا ہے۔

دوم۔ عام طور پر دیانندی صاحبان ویدوں کی تعلیم سے بالکل نابلد ہیں انھوں نے انکو کبھی دیکھا بھی نہیں اور نہیں جانتے کہ انہا میں کیا لکھا ہے۔ وہ اندھا دھند ستیارتھ پرکاش کی تقلید کرتے ہیں اور اسی کو آسمانی کتاب سمجھتے ہیں مگر اس کے منشاء سے بالکل ناواقف ہیں پس کیسے افسوس کی بات ہے کہ خود انھوں نے ویدوں کو پڑھا نہیں۔ اور نہ ان کی تعلیم سے کما حقہٗ واقف ہیں مگر دوسروں کو اپنی تعلیم منوانا چاہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ پہلے خود سنسکرت سیکھیں اور ویدوں کو پڑھیں اور دیکھیں کہ ان میں کیا لکھا ہے اس کے بعد ان کو حق پہونچ سکتا ہے کہ اگر کوئی ان میں حق اور پسندیدہ بات ہو تو وہ ہم کو بتائیں۔ مگر ہم دیانندی بیچارے بھی معذور ہیں سنسکرت اب کسی ملک میں بولی نہیں جاتی۔ وہ مُردہ ہو چکی ہے۔ تباہ اور فنا ہو چکی ہے اور دنیا سے نیست و نابود ہو چکی ہے وہ اب پڑھیں تو کس سے اور دوسروں کو سکھائیں کیا۔ یقیناً زبان کا مُردہ ہونا اس کی کتابوں کو مردہ ثابت کرتا ہے اور ساتھ ہی اس مذہب کو بھی جو اس زبان میں کسی وقت میں دنیا میں پھیلایا گیا تھا۔ یقیناً یاد رکھو اس وقت روئے زمین پر ایک ہی زندہ زبان اور زندہ مذہب ہے جس کا نام پاک اسلام ہے اور وہی زندہ رسول ہے جو اس مذہب کو لایا اسی کی پیروی سے نجات ملتی اور حیات جاوید حاصل ہو سکتی ہے۔ دنیا میں صرف عربی زبان ہی ایسی زبان ہے جو تغیر پذیر نہیں اور اسلام ہی کی وہ کتاب قرآن کریم ہے جو انسانی دست برد سے پاک ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ اور احمد مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اب وہ رسول ہے جس کی اتباع سے تمام فلاح کے ذریعے حاصل ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی آریہ سوال کرے کہ اگر ویدوں کی زبان اب سمجھی نہیں جا سکتی تو اس کا ترجمہ کیسے ہو گیا اور تم نے کیسے سمجھ لیا سو اس کا جواب یہ ہے کہ فی الحقیقت یہ ترجمہ یجروید کا جو میرے پاس ہے اور جس کو ترجمہ اُردو کہا گیا ہے یہ پورا ترجمہ اُردو نہیں کیونکہ جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے۔ بہت سے الفاظ سنسکرت میں ہی رکھدیئے گئے ہیں۔ اور مترجم نے ہر منتر کے مطلب کو اپنی زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو اس کا محض اپنا خیال ہے نہ کہ منتر کا مطلب۔ سنسکرت ایسی پرانی زبان نہیں جو دیانندی ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ لفظ سنسکرت اور تاریخی شہادت سے ثابت ہے یہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے کئی ہزار سال بعد جب آریہ ہندو۔ [illegible] وغیرہ کے پہاڑوں کو عبور کر کے ہندوستان میں آئے [illegible] آج سے تقریباً چار ہزار سال [illegible] قدرتاً اس میں تغیر واقع ہوتا رہا حتےٰ کہ وہ زبان معدوم ہو گئی گو اب بھی پنجابی اور بنگالی وغیرہ میں بہت سے ایسے الفاظ ہیں۔ جو سنسکرت سے ملتے ہیں اور ان کے ذریعہ ایک جھلک کے طور پر حقیقت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ یہ ہر شخص جانتا ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ چند صدیوں میں ہی زبان میں اس قدر تغیر واقع ہو جاتا ہے پس ہزاروں برسوں کے بعد تو ایک زبان کا زندہ رہنا محال ہے کیونکہ ہو سکتا ہے۔ گو بعض سنسکرت الفاظ کا اب تک بعض زبانوں میں قائم رہنا ثابت کرتا ہے کہ یہ زبان وہاں رہنے کے زمانہ کے قریب کی زبان ہے۔

غرض اسلام۔ اسلام کی زبان۔ اسلام کی کتاب اور اسلام کا رسول ہی اب زندہ [illegible] رکھتے ہیں اور ان کی پیروی سے ہی ہمیشہ کی زندگی اور نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ برکت علی از شملہ

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسز [illegible] نے جو مضمون زیور وغیرہ کے متعلق لکھا ہے وہ درحقیقت بہت مفید ہے۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔ لیکن آج کل قریب زمانہ سے مسلمانوں میں بھی زیورات کا استعمال اس قدر بڑھ گیا ہے کہ کوئی حد نہیں رہی۔ کانوں میں اس قدر اور اتنا زیور پہنا جاتا ہے کہ گردن ادھر اُدھر کرنے میں تکلیف ہوتی ہے اور بالیوں کے چھید بہت بڑھ جاتے ہیں جس سے کان بہت بدشکل معلوم ہوتے ہیں۔ بہنوں کی خدمت میں میری یہ عرض ہے کہ وہ خود اپنی ننھی ننھی بچیوں کو ایسی بے جا اور ناحق کی تکلیف نہ دیا کریں۔ بھیرہ میں تو دو تین روز کی لڑکی کے کانوں میں بیس بیس تیس تیس چھید کرا دیئے جاتے ہیں الامان کیسی بے رحمی اور بے دردی ہے۔ میرے خیال میں یہ سخت نادانی ہے۔ جب تک لڑکی پانچ چھ سال کی نہ ہو لے اُس کے کان ہرگز نہ چھیدوانے چاہئیں۔ اور سوراخ تو ایک ہی کافی ہے لیکن دو یا تین سے زیادہ نہ ہونے چاہئیں۔ ہمارے گھروں میں سر کے زیورات داونی۔ [illegible]۔ چونک وغیرہ جو عموماً پہنے جاتے ہیں میرے خیال میں بہت فضول ہیں۔ ہمارے ماتھے پر اللہ تعالیٰ نے کیا خوشنما بال بنا رکھے ہیں جس کی مانند نہ سنار نہ ساہوکار [illegible] بنا سکتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ اس کی عنایات کا شکر کریں اور ان کو بالکل نہ چھپاویں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے چھپانے والوں سے سخت ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ کہ ویکتمون ما اٰتاھم اللہ من فضلہ اور ناشکرے وہ ہوتے ہیں جو چھپا دیتے ہیں اس چیز کو جو عطا کی ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے۔ اگر ماتھے پر کوئی زیور پہننا ضروری ہو تو بندی اور ٹکا سا ٹیکا پہن لیا کریں۔

گلو کے زیور بہت بھاری اور بہت اچھے نہیں ہوتے خصوصاً جب چھوٹا بچہ گود میں ہو اور اس کو دودھ پلانا ہو ایسی حالت میں بہت دقت واقع ہوتی ہے۔ زیور بار بار اس کے سر پر گرتا ہے تو ننھے بچے کو چوٹ لگ جاتی ہے اور معصوم بچے کو خواہ مخواہ کی تکلیف دی جاتی ہے۔ [illegible] ایک ہار یا ہلکا سا خوشنما [illegible] کافی سمجھنی ہوں۔ ہاتھ کے زیور بچے کے دشمن ہوتے ہیں [illegible] اور وہ چوڑیاں جن [illegible] دندیاں کٹتے ہیں [illegible] ناک کا خوشنما زیور تو انگوٹھیاں ہیں اور وہی کافی ہیں۔ پاؤں کے [illegible] زیور وبال جان میں [illegible] جاتی ہے نہ بچہ کو پاؤں پر بٹھایا جاتا ہے اور نہ خود ہی پاؤں سے کہیں بیٹھ سکتے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ پاؤں کے زیورات ترک کر دیئے جاویں۔ لیکن اگر ترک نہ کر سکیں تو چھلے یا پچھیاں ہی کافی ہیں۔ قبیلوں کے ہاتھ پاؤں میں اس قسم کے زیورات پہنائے جاتے ہیں۔ جو اس ملک میں خواتین اپنے آزاد گھروں میں پہنتی ہیں۔ اس لئے میں دعا کرتی ہوں یا الٰہی ہمیں اور ہماری اولاد کو دنیا کے پھندوں سے بچا زیورات کا ایک دینی نقصان ہے جو تقویٰ کے برخلاف ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس کے پاس بہت زیور ہو اسے غرور بہت ہو جاتا ہے

اور وہ اپنی جیسی مونہہ ناک کان والی عورتون کو نظر حقارت سے دیکھتی ہے اور اس کو پوچھتی تک نہین - چنانچہ دو سگی بہنون کی ایک حکایت مشہور ہے کہ ان مین سے ایک امیر گھرانے مین بیاہی گئی اور ایک غریب کے ہان - ایک موقع پر جب امیر بہن کے ہان کچھ تقریب شادی کی ہوئی تو غریب بہن بھی بلاوے پر اس کے ہان پہونچی وہان دیکھتی کیا ہے کہ امیرون کی بہت قدر ہوتی ہے اور با تکلف مہمان نوازی انہین کی ہوتی ہے اور غریبون کو کوئی پوچھتا تک نہین چنانچہ اس کو بھی کسی نے نہ پوچھا اور امیر بہن نے بھی کچھ خیال نہ کیا - آخر یہ غریب بیچاری سخت مایوس ہوکر اپنے گھر واپس چلی آئی - اس غریب بہن نے مگر اتنی شرافت کی کہ امیر بہن سے کوئی گلہ یا ناراضی کا اظہار اس وقت کچھ نہ کیا جب دوسرے موقعہ پر امیر بہن نے بلایا تو اس غریب بہن نے بہت سا زیور مانگ کر پہنا اور اس کے ہان بہت شان سے آئی - اب کی دفع اس کی بہت ہی خاطر تواضع ہوئی اور امیر بہن نے اپنے عزیز مہمانون سے یہ کہہ کر ملاقات کرائی کہ یہی ہماری پیاری بہن صاحبہ ہین - چنانچہ سب نے اکرام کیا اور اپنے ساتھ بٹھلایا - جب دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا تو سب نوش فرمانے لگین - مگر یہ غریب بہن بجائے کھانے کے ایک ایک لقمہ ہر کھانے سے اٹھاتین اور اپنے مختلف زیورات پر لگانے لگین سب مہمان ہنسنے لگے کہ یہ عورت پاگل ہوگئی ہے کہ زیورون پر کھانا لگا رہی ہے - جب امیر بہن کی نگاہ پڑی تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو - اس نے جواب دیا کہ مجھے اب کی دفعہ محض ان زیورات کی بدولت یہ عزت ملی ہے - اور یہ کھانا نصیب ہوا - اس واسطے مین انہی کو کھلاتی ہون - ورنہ مین ایک دفعہ پہلے بھی تو اس گھر مین آئی تھی اور بہت بے وقعت ہوئی تھی - یہ سن کر امیر بہن بہت شرمندہ ہوئی اور معافی مانگی -

موجودہ مروجہ برقعہ کے نقائص

مروجہ برقعہ ہمارے لئے ٹھیک پردہ نہین ہے خصوصاً جس حالت مین ہمین بچہ گود مین اُٹھا کر چلنا پڑتا ہے اس وقت نیچے اور سامنے سے برقعہ ہٹ جاتا ہے اور اس کے سنبھالنے اور پھر چلنے مین سخت تکلیف ہوتی ہے -

پھر مروجہ برقعہ مین بھاری نقص یہ ہے - کہ جب ہم راستہ چلتے ہین تو ہم سب نامحرمون کو دیکھ سکتی ہین - اگرچہ اور کوئی ہمین دیکھ نہین سکتا - لیکن پردہ تو دو طرفہ ہونا چاہیئے ان نقائص کے دور کرنے کے لئے مین نے آجکل خود ایک برقعہ تجویز کیا ہے اور تیار کرکے استعمال بھی کرتی ہون - اور مین تجربہ سے کہتی ہون کہ فی الحال اس سے بہتر برقعہ نہین ہوسکتا اس برقعہ کے دو حصہ ہین ایک نیچے کرتہ اور دوسری ٹوپی - کرتہ لانبا کہ پاؤن تک پہونچ جاوے اور خوب گھیرے دار کہ ہر قسم کا بدن اس مین معلوم نہ ہوسکے ایسے ہی آستین گھیرے دار اور اس کی جھالر اتنی بڑی کہ ہاتھ پاؤن بھی ڈہک جائین اس مین قمیص کی طرح گلو مین بٹن ہون گے - ٹوپی عمبری دار ہے اور عمبری اتنی بڑی کہ سینہ بھی اچھی طرح ڈہک جاوے آنکھون کی جالی کے اوپر ایک کپڑا بڑھا کر بذریعہ تار کے لگا دیا جاتا ہے کہ چلنے کے وقت صرف نیچے راستہ یا اور اشخاص کے صرف پاؤن نظر آدین اور کچھ نہ دکھائی دے -

نقشہ برقعہ گلو مین بٹن والا

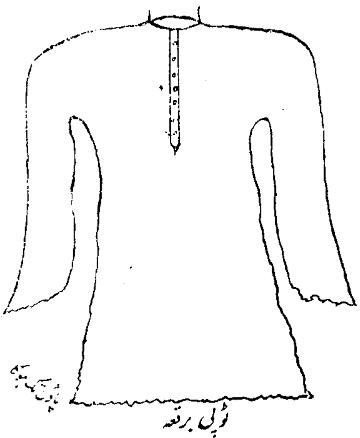

ٹوپی برقعہ

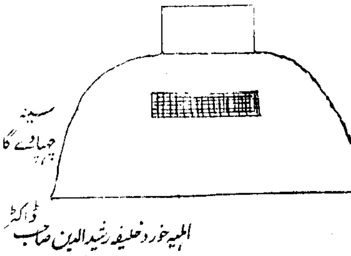

اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر
(پرتاب گڑھ)

فصاحت قرآنی

مین نہین جانتا جس حالت مین لبید بن ربیعہ جیسے فصیح و بلیغ شاعر عبد اللہ بن قیس جیسے سخن شناس اور نکتہ سنج - کعب بن مالک جیسے قادر الکلام - حسان بن ثابت جیسے طوطیٔ عرب - عباس بن مرداس جیسے گرامی منزلت شاعر ولید بن مغیرہ جیسے محقق اور بے نظیر سخن ور اور دیگر جلیل القدر تعلیم یافتہ اور شیوخ قبائل عرب اس کی فصاحت پر ایمان لا کر اس کے دائمی فدائی بن گئے تو ایسی حالت مین وہ لوگ جو اُردو فارسی بھی اچھی طرح سے نہین جانتے وہ کس طرح قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت پر منہ آتے ہین وہ قرآن جسکی حکومت دنیا مین آج تیرہ سو سال سے قائم ہے اور ہر صدی بلکہ ہر قرن مین اس کی شوکت و عظمت اور شہرت کو ترقی ہے مگر ہم تو یہ کہین گے کہ قرآنی فصاحت سے انکار کرنے والے حسد مین شرابور ہے ہٹ دھرمی و تعصب مین چکنا چور وہ روز روشن مین سیاہ و سفید کی تمیز سے معذور ہے دیانتداری فرقہ تو اس بات پر مجبور ہے اس لئے ہم کیا کہین ہزار مسافر ہا کر جا مین سو کرین - قرآن اپنی جگہ ہے حق حق ہی ہے اور باطل باطل ہی ہے -

(خاکسار محمد اسمعیل خان [illegible])

قائلین حیات مسیح سے ایک سوال

[illegible] اللّٰھم اغفرلی وارحمنی و اھدنی [illegible] وارزقنی واجبرنی وارفعنی [illegible] کے درمیان دو سجدون کے جلسہ استراحت [illegible] دعا کے متعلقہ بالا مین رفع کے لئے استدعا [illegible] کہ جب یہی رفع کا لفظ حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح کے رفع جسمانی [illegible] اس دعا مین بھی رفع کے معنے جسمانی [illegible] ثابت کرسکتے ہین کہ کس دعا کے سکھلانے والے [illegible] حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم اور نیز تابعین و تبع تابعین و نیز کثیر جماعت بلکہ مومنین جو اس دعا کو ہر روز نمازمین پڑھتے ہین ان کے جسم بھی آسمان پر اٹھائے گئے ہین - کیسے افسوس کی بات ہے کہ رفع کا لفظ جب حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو اس کے معنے جسمانی رفع کے لئے جاتے ہین اور وہی لفظ جب افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آوے تو اس کے معنے اور کئے جاتے ہین -

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
مگر مدفون یثرب را نہ دادند این فضیلت را
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

اے مسلمانون خدا کے لئے غور کرو اگر رفع کے معنے جسمانی رفع ہین تو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر کسر شان ہوتی ہے کہ باوجود یکہ ایک عرصہ تک رفع کی خواہش کی - مگر (معاذ اللہ) قبول نہ ہوئی اور بالآخر زمین ہی مین مدفون ہوئے - برین عقل و دانش بباید گریست -

خاکسار غلام نبی احمدی ساکن چکوال عالوارد میناپور (بنگال)

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ - یورپ - آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہین - اگر کسی دوست کو ضرورت ہو - تو ہم سے منگوا سکتے ہین -

حضرت مولٰینا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھوانؔ

سورۂ بنی اسرائیل

(مورخہ ۶ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء رکوع اوّل)

قرآن مجید جو کچھ ہم کو سناتا ہے کئی مضمون پر منقسم ہے - نماز روزہ حج زکوٰۃ - نکاح طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق جو آیات ہیں وہ ڈیڑھ سو کے قریب ہیں اور قریبا ڈیڑھ سو احادیث ہیں - پس یہ جو ہزار آیات باقی رہیں - بحذف مکررات یہ کس لئے ہیں عزیزان انسان کو بہت ضروری ہیں - ایک خداشناسی ایک خدا کو راضی کرنا - ایک مخلوق پر شفقت - غرض اس قسم کی کئی باتیں ہیں جن سے باقی قرآن شریف بھرا پڑا ہے - افسوس تو یہ ہے کہ ڈیڑھ سو آیات کے متعلق ہی کل بحثیں رہیں اور پھر اس پر بھی اکثر مسلمانوں کا عمل نہیں جیسا کہ عام طور پر مسلمان بے نماز ہیں - کسی کا مال کھانے میں بعض کو کچھ تامل نہیں ہوتا - وراثت کے متعلق لڑکیوں کے بارے میں عمل ہی اُٹھا دیا ہے - حلال کمائی کے لئے کچھ تڑپ نہیں رکھتے - چہ جائیکہ خدا کا عرفان اس کی فرمانبرداری اور شفقت علی خلق اللہ کی تڑپ ہو -

یہ سورۃ یہ بتانے کے لئے ہے کہ متقی کو کیا انعامات ملتے ہیں اور فاسق شریر عہدشکن کو کیا سزا ملتی ہے - مدینہ میں یہودی تھے اس لئے ان کو بیدار کیا -

سبحٰن - اللہ تعالیٰ سمجھاتا ہے کہ یہود کو جو بابلیوں اور رومیوں نے تباہ کر دیا اس میں اللہ ظالم نہیں - بلکہ اس نے جو کچھ کیا اس سے اس کی تنزیہ ثابت ہوتی ہے - گندوں سے اس کو پیار نہیں -

اسریٰ بعبدہٖ - یہاں لوگوں نے معراج کا ذکر کیا ہے یہ بہت مناسب ہے کیونکہ معراج ان واقعات صحیحہ کا بیان ہے - جو آپ کے بعد آپ کے جانشینوں کو پیش آنے والے تھے - میرا ایمان ہے کہ معراج یقظہ میں ہوا ایسے یقظہ میں جس کے سامنے ہماری بیداری بمنزلہ خواب کے ہے - ایک شخص نے میرے بدن پر ہاتھ لگا کر پوچھا کہ اس جسم کے ساتھ معراج ہوا - میں نے کہا یہ تو نورالدین کا جسم ہے - پھر اپنی طرف اشارہ کر کے کہا - میں نے کہا کہ یہ آپ کا جسم ہے - مبہوت رہ گیا -

ہمارے قاضی صاحب اس کے معنے کیا کرتے ہیں کہ یہ ہجرت کا بیان ہے -

المسجد الاقصیٰ - سے خواہ وہ مدینہ کی مسجد مرادلیں مگر ہم یہ کہدیتے ہیں کہ اُس طرف لے گیا -

قضینا - اعلمنا واخبرنا -

فجاسوا - جوس اور جوسان کے معنے ہیں کسی ملک میں چلنا پھرنا - مسلمانوں پر بھی یہ بات آئی - اللہ نے مسلمانوں کو بڑی سلطنت عطا کی تھی اور ان کو وہ ملک عطا کیا گیا جو سلیمان کو دیا گیا جو داؤد کو دیا گیا - جس پر عمالیق کو فخر تھا پھر جب ان کے تقوے میں فرق آیا - تو بالکل کمی ہوگئی - سورۂ جمعہ میں آیا ہے - مثل الذین حملوا التورٰۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار - بنی امیہ کے آخری بادشاہ کا نام مروان الحمار تھا - گویا خدا نے سمجھا دیا کہ اب تم میں بھی یہود کی طرح حمار پیدا ہونے لگے اب ضرور ہے کہ یہود سا سلوک تم سے بھی ہو - چنانچہ ان سے سلطنت چھینی گئی - پھر خدا نے فضل کیا او عبدالرحمٰن کی معرفت سلطنت [illegible]

لیسوٗا وجوھکم - تمہارے بڑے آدمیوں کو ذلیل کر دیا - مسلمانوں پر بھی یہ زمانہ آیا جب چنگیز خان کے حملے ہوئے - خوارزم کا ایک بادشاہ تھا اس کو چنگیز خان نے لکھا - اتوکوا الترک ما ترکوکم - پس ہم مغلوں سے آپ نہ لڑیں یہ آپکے ہادی کا فرمان ہے پھر اس نے لکھا آپ کے رسول نے فرمایا ہے - [illegible] حتی لا تکون فتنۃ - لڑائی سے باز رہو - پھر ایک جگہ لکھتا ہے کہ کفار سے امن سے کیا کیا - تمہارے نبی نے حقوق رکھے ہیں - مگر تمہارے ملک میں ہمارے تاجر لوٹے گئے - افسوس کہ خوارزم کے بادشاہ نے یہ نصیحت کی باتیں نہ سنیں - آخر ہلاکو - ہلاکت کی تلوار بن کر آیا - اور چنگیز خانیوں نے ۱۸ لاکھ آدمی قتل کر دئے اور سب کتب خانے غرق کر دئے - ہزار آدمی کو جو مدعیان سلطنت خیال کئے جا سکتے تھے زندہ دیوار میں چنوا دیا - اور ہزاروں عورتوں کو زنا کا حمل کروایا ایسی تباہی کروائی جس کی کوئی حد نہیں - سعدیؒ نے اس تباہی کا کچھ کچھ نقشہ پیش کیا ہے - پھر بھی اللہ نے رحم کیا ہلاکو کا پوتا مسلمان ہوگیا اور مسلمان کچھ بچ گئے - اور ان کا نام رہ گیا تم خدا سے ڈرو اور شرارتیں مت کرو - دس سلطنتیں میرے سامنے ہلاک ہوئی ہیں - دہلی کی سلطنت - لکھنؤ کی سلطنت - کاشغر - سمرقند - بخارا کی سلطنت - زنجبار - مسقط - مراکش - الجزائر - مصر - یہ سب میری آنکھ کے سامنے برباد ہوئیں - یہ سب بدعملیوں کی سزا ہے -

بالاٰخرۃ - وہ باتیں جو اخیر میں ظاہر ہونے والی ہیں -

مورخہ ۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)

ویدع الانسان بالشر - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں سارے جہان کے لئے رحمت تھا - اس سورۂ کریم میں اللہ نے یہود کو سمجھایا ہے کہ دو وقت تم پر خطرناک آچکے ہیں ایک جب داؤد کی لعنت تم پر پڑی - اور بابلیوں کے قبضے میں تم گرفتار ہوئے - پھر حضرت عیسیٰ کی لعنت تم پر پڑی - اُن کو

بڑے عظیم الشان مقابلہ کا بدانجام طیطس کے زمانہ میں ایسا خطرناک ہوا۔ کہ تمہاری عظمتیں خاک میں ملادی گئیں۔ میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفترٰی۔

ایک مسلمان کی چپہ بھر زمین جائے تو اس کے لئے کیسا مضطرب ہوتا ہے۔ پھر تم یاد کرو۔ کہ مسلمانوں کا کتنا ملک تھا مگر بدعملیوں کی وجہ سے دوبارہ ان پر بھی ایسا ہی وقت آیا۔ فرماتا ہے کہ انسان بدی کو بھی پکارتا ہے۔ یعنی اپنی بدعملی کی وجہ سے گویا اپنے لئے دکھ مانگتا ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ اپنے یا اپنے اقربا کے حق میں بددعا کرلیتا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں .... مائیں اپنی اولاد کو گالیاں بد دعا کے رنگ میں دیتی رہتی ہیں۔

وجعلنا الیل والنھار۔ عرب غموں اور دکھوں کو رات سے تعبیر کرتے ہیں یعنی یہ ہے کہ وہ دکھ درد کی رات دور بھی کر دیتا ہے۔ جلدبازی سے گھبرا کر بددعائیں نہیں مانگ لینی چاہئیں۔

طٰئرہٗ فی عنقہ۔ جیسے جیسے اعمال کرتا ہے ویسے اثرات و نتائج اسی عمل کرنے والے کے گلے میں بندھے ہیں۔ انما اعمالکم احصی علیکم۔

وماکنا معذبین حتٰی نبعث رسولا۔ مسند احمد حنبل میں کچھ ایسی حدیثیں ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں۔ فرمایا جو لوگ بہرے ہیں یا جنھوں نے انبیاء و رسل کا زمانہ نہیں پایا یا وہ بچے تھے یا بہت بوڑھے تھے۔ یہ جناب الٰہی میں اپنے اپنے عذر پیش کریں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہ تھی۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ رسول بھیجے گا۔ بغیر رسول کے عذاب نہیں دیا جاتا۔ ابن جریر میں بھی ایسی حدیثیں ہیں۔

ففسقوا فیہا۔ وہ جن کو حکم دیا جاتا ہے۔ ہمارے حکموں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

فحق علیہا القول۔ بدیاں کرتے کرتے وہ حالت پہونچ جاتی ہے۔ جس پر خود جرم لگ جائے۔

وکفیٰ بربک۔ نحو کا نکتہ آپ کو سنائے دیتا ہوں۔ کفیٰ بربک کے معنے کہتے ہیں کفیٰ ربک ہیں۔ پس کفیٰ بربک کیوں ہوا۔ یہ ب کیوں بڑھی۔ نحویوں نے لکھا ہے۔ کہ جب مدح یا ذم کا کوئی مقام ہوتا ہے تو پھر ایک جملہ کے دو جملے بنا لیتے ہیں۔ اکتف بربک۔ تو کفایت کر اپنے رب سے۔ کفیٰ ربک۔ قائم باخیلہ مدح کے مقام میں بولیں گے۔

محظوراً۔ ممنوع۔ روکی گئی۔

سلاتجعل۔ آخرت کے درجات اور فضیلتیں موقوف ہیں اس پر کہ تو خدا کے ساتھ شریک نہ ملائے۔

مورخہ ۸۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

وقضیٰ ربک۔ اس کے معنے ہیں کہ حکم شرعی کیا ہے تیرے رب نے۔

الا تعبدوا الا اللہ۔ یہی ایک مسئلہ ہے جس کے لئے انبیاء دنیا میں آئے۔

میں جب اذان سنتا ہوں تو مجھے یقین پڑتا ہے کہ اسلام کی یہی جامع تعلیم ہے۔ مگر افسوس کہ جس چیز کا رواج پڑ جاتا ہے اس کی قدر بہت کم رہ جاتی ہے۔ اسی طرح

لا الٰہ الا اللہ اور کلمہ شہادت۔ ان کے معانی پر غور و تدبر کرنا ضروری ہے مگر مسلمان بہت کم توجہ رکھتے ہیں۔ صوفیاء کرام نے اس کلمہ پر بہت زور دیا ہے اور اس کی تعلیم تفہیم میں بہت کوشش کی ہے۔ اس پر کتابیں بھی لکھی ہیں۔

وبالوالدین احسانا۔ ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہیں جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کی جائے تو نیچے ان کے پیر دھو دھو کر پئیں۔

میں نے پرورش بچوں کا بلاواسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی ذرا سی تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکریہ میں ان کے حق میں دعا کرو۔ میں اپنے والدین کے لئے دعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا۔ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا۔ جس میں ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک ہے ماں باپ کو راحت پہونچتی ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔

فلا تقل لہما اف۔ اس قدر ان کی مدارات رکھو۔ کہ اُف کا لفظ بھی منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ ان کو جھڑکو۔

ربکم اعلم بما فی نفوسکم۔ بعض والدین باوجود خدمت کے پھر بھی اولاد کی شکایت کرتے ہیں یا ان کو بے وجہ تنگ کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا خدا تمہارے جیون سے خوب واقف ہے۔ دوسرے موقعہ پر فرمادیا۔ وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما

گویا اطاعت والدین کی حد بتادی ہے۔

اٰت ذا القربیٰ حقہ۔ اپنے اقرباء سے شکایتیں بوجہ زیادہ معاملہ پڑنے کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کو خلوص سے دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی تاکید فرمائی۔

ان المبذرین۔ انسان خیال کرے کہ ایک کھانا جو وہ کھاتا ہے اس کے اجزاء کہاں کہاں سے آئے اور کس شکل اور کن مختلف تبدیلیوں کے بعد ان کا ایک لقمہ اس کے منہ تک پہونچا۔ یہ سب سامان واتاکم من کل ما سألتموہ۔ کی ماتحت حضرت حق سبحانہ نے پہلے سے عطا فرمائے۔ مگر لوگوں نے اس میں تبذیر کی۔ تو اس کا نتیجہ بھگتنا پڑیگا اللہ تعالیٰ نے دینے میں کسی سے بخل نہیں کیا۔ بلکہ اس کے غلط استعمال نے تنگی پیدا کر دی۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم سے مراد نعمت ہے۔

فقل لہم قولا میسورا۔ اگر پاس کچھ نہیں تو سائل کو کوئی عمدہ بات ہی کہہ دے۔ ہمارے ایک شیخ تھے۔ وہ سائل کے چہرے کو دیکھ دیکھ کر اس کے مناسب حال خدا کے عربی نام جن نام کا ہیں کا ورد بتا دیتے تھے۔

مورخہ ۹۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۴)

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ انسان میں ایک غضب کی طاقت ہے۔ وہ جب حد سے بڑھتی ہے۔ تو کئی کئی رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ غضب والا انسان گالی دیتا ہے اپنی اولاد کو قتل کر دیتا ہے اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مردوں کی بدعلمی بھی ہے پھر مفلسی کا ڈر۔ جیسا کہ آجکل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت اولاد نہیں چاہیئے یہ موجب ہے ملک کے افلاس کا۔

ولا تقربوا الزنیٰ۔ دوسری طاقت شہوت کی ہے ... بعض اوقات قانون کے

ذریعے سے شروع ہوتی ہے۔ پھر آنکھ کے ذریعہ۔ اسی واسطے اسلام میں غض بصر کا حکم ہے۔ مولوی اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر حسین جمیل کے دیکھنے سے انسان آنکھیں نیچی کرے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔

ولا تقربوا مال الیتیم۔

تیسری طاقت۔ حرص مال کی ہے اس سے منع فرمایا۔ قویٰ بدنی کا قیام زیادہ تر فضل الٰہی سے ہے۔ دیکھو میں دودھ کبھی نہیں پیتا۔ پھر بھی اس بڑھاپے میں سات سو صفحے کی کتاب ایک رات میں پڑھ سکتا ہوں۔ زیادہ حرص نہ کرو نہ اپنے مال پر نہ کسی کے مال پر۔ خصوصاً یتیم کے مال سے بچو۔

واوفوا الکیل۔ مال کے حصول کے مختلف بُرے طریقوں سے منع فرماتا ہے۔

ولا تقف مالیس لک بہ علم۔ لاتقف کے معنے ہیں لاتقل۔ جو صحابہ و تابعین سے ثابت ہیں۔ جس چیز کا علم نہ ہو وہ موہنہ سے نہ نکالو۔ آج کل ایسی بے باکی بڑھ رہی ہے۔ کہ پالٹیکس اور اکانومی کے معنے تک نہیں جانتے اور اپنے اخبار اس کے لئے وقف کرنے پر بیٹھے ہیں۔

ولا تمش فی الارض مرحاً۔ ایک اور بڑی بلا ہے۔ تکبر اس سے منع فرماتا ہے۔

ولا تجعل۔ پھر وہی پہلی بات جو کل نیکیوں کی اصل الاصول ہے یاد دلاتا ہے۔

مورخہ ۱۰۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵)

لیذکروا۔ اللہ نے اس کتاب میں قرب الٰہی سیکھنے والوں دنیا داروں، امراء غرباء، بچے بوڑھے غرض ہر طبقے ہر مذاق کے لوگوں کے لئے بھلائی کی باتیں اور نصیحتیں لکھی ہیں۔

ایک سوال ہوا کہ خدا نے مسیح و مہدی کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں کیا۔ فرمایا ذکر تو کیا ہے۔ چنانچہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم میں اس کا ذکر مذکور ہے۔ نام بنام فہرست کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس طرح تو ضروری تھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا نام بھی ہوتا۔ اور پھر خلفاء کا نام لکھدیتا تو سب لوگ اپنی اولاد کا وہی نام رکھتے اور معاملہ مشتبہ ہو جاتا۔ اس لئے ایک نشان ان کی صداقت کا فرمادیا۔ کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً۔ اور فرمایا کفیٰ باللہ شھیداً۔

اذاً لابتغوا۔ یعنی اے مشرکین ایک تم خدا کے پرستار پھر بُت تمہارے۔ فتقیع ۔ پس ذی العرش کے سامنے اس صورت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں تم جیت سکتے ہو۔ مگر ہرگز ایسا نہ ہوگا۔

حجاباً مستوراً۔ جو شخص غفلت کی راہ اختیار کرتا ہے اوّلاً اس کے قلب پر غین آتا ہے پھر رَین پھر صَدا آتی ہے۔ پھر طبع پھر ختم ہوتی ہے۔ پھر قفل۔

ولّوا علیٰ ادبارھم نفوراً۔ اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا بیان کریں۔ اور حاضرین کے مذاق کے مطابق ان کے سلسلے کے کسی پیر کا ذکر نہ آئے تو لوگ کہہ اُٹھتے ہیں کہ کچھ مزا نہیں آیا۔ چشتیوں کی مجلس میں چشتیوں کے پیر طریقت کا ذکر نہ کریں۔ نقشبندیوں قادریوں کی مجلس میں ان کے پیر کا۔ سہروردیوں میں ان کے پیر کا۔ تو وہ ناراض ہو جاویں میں دوسروں کا کیا ذکر کروں۔ ایک شہر میں میں نے خدا تعالیٰ کی صفات ذکر شروع کیا اور دیدہ و دانستہ حضرت صاحب کا ذکر نہ کیا۔ تو بعض شخصوں میں اس کے متعلق بحث چھڑ گئی۔ حق فرمایا ہے خدا نے۔ واذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الخ۔

رجلاً مسحوراً۔ مسحور کے تین معنے کئے ہیں۔ اسم مفعول کا صیغہ جس پر سحر کیا گیا (۲) عربی زبان کا قاعدہ ہے کوئی چیز جب اپنے کمال کو پہونچ جاوے تو مبالغہ کے لئے اس کے اسم فاعل کو اسم مفعول بنادیتے یا برعکس نام لیتے ہیں۔ مثلاً بہت سیاہ حبشی کا کافور نام رکھدیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی ایسا کر لیتے ہیں۔ جیسے جلتی کا نام گاڑی۔ پس جو بڑا ساحر ہو اُسے مسحور کہدیتے ہیں۔ (۳) مسحور .... سحری کھانے کو کہتے ہیں۔ پس مسحور کے معنے ہوئے کھانے والا۔ عربی کا شعر سناتا ہوں۔

فان تسئلنا فیما نحن فانما
عصافیر من ھذا الانام المسحّر

اس شعر میں مسحر کے معنے کھانے والے کے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور طعن کہتے۔ یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون۔ گویا ان کے نزدیک نبی کھانے والا نہیں چاہیئے۔

فسینغضون۔ بعض کہتے ہیں سر کو اونچا کرکے نیچا یا نیچا کرکے اونچا کرنا۔ بے ایمان لوگوں کی عادت ہے۔ کہ حقارت کا اظہار اس طریق پر کرتے ہیں۔

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶)

ھی احسن۔ اس پر مجھے ایک حکایت یاد آگئی۔ ایک مولوی ایک مس کو پڑھایا کرتے۔ مس نے ان پر ایسا اعتبار جمایا کہ اپنی کنجیاں تک ان کے سپرد کر رکھی تھیں۔ میں نے انہیں کہا۔ ہوشیار رہنا۔ ایک دن بھاگتے میرے پاس آئے وجہ دریافت کی تو بتلایا کہ مس نے مجھ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ ھی مؤنث کی ضمیر ہے اور یہ احسن کے ساتھ ہے جو مذکر ہے۔ یہ کیونکر درست ہوا۔ میں نے کہا یہ تو معمول بات ہے۔ کہ یہ اسم تفضیل جس پر آل نہ ہو۔ مذکر و مونث کے لئے یکساں آسکتا ہے۔ جب جاکر ان کو ہوش آیا۔

اس موقعہ پر میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اول بات کو تولو پھر منہ سے بولو انسان ایسا لفظ کیوں منہ سے نکالے۔ جس کا نتیجہ اخیر میں بُرا بھگتنا پڑے۔

ینزغ بینھم۔ یفسد بینھم۔ سورہ یوسف میں بھی یہ لفظ آیا ہے۔ من بعد ان نزغ الشیطان بینی وبین اخوتی۔

بمن - سب لوگوں کو

واٰتینا داؤد زبوراً - اس کے پہلے لقد فضّلنا بعض النبیین علی بعض فرمایا - ان کا تعلق آپس میں کیا ہوا - سنو - قرآن مجید میں ہے کہ لعن الّذین کفروا علی لسان داؤد - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ آپ محتاط رہیں آپکو اللہ تعالیٰ نے بہت بزرگی دی - ایسی بات آپ کی شان سے بعید ہے اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعّان نہیں تھے - حدیث میں جہاں ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی ... کا بیان بھی ہے -

وما منعنا ان نرسل بالاٰیات - یہ ایک آیت ہے جس پر لوگوں کو شبہ ہوا ہے سرسید احمد خان صاحب نے بھی ٹھوکر کھائی ہے اور معجزوں سے انکار کیا ہے میرے ... نے صحیح معنے یہ ہیں کس چیز نے ہمیں آیات کے بھیجنے سے نہیں روکا - اور کیا پہلوں کی تکذیب ہمیں روکتی ہے ہرگز نہیں - چنانچہ دیکھو ثمود کے لئے اونٹنی بطور نشان بنائی - جب انہوں نے اس پر ظلم کیا - تو تباہ و اُٹھایا - اسی رکوع میں ... اخیر پر ... وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدیٰ - کس چیز نے روکا ہے لوگوں کو ایمان سے مگر اس نے بشر رسول ہے - یہ تو ایسی ... نہیں ... معنے ہیں کہ

بالاٰیات - میں ال کیا ہے - استغراق کا - تو مطلب یہ ہوا کہ کل آیات کے بھیجنے سے تو تکذیب روکتی ہے - مگر بعض سے تو نہیں روکتی - اگر بعض آیات مراد ہیں تو باقی بعض کے بھیجنے سے تکذیب الناس نہیں روکیگی -

واذ قلنا لك - اب ایک نشان کا ذکر فرماتا ہے -

الرّءیا - بعض نے کہا ہے یہ رؤیا معراج مراد ہے - بہت لوگ سمجھتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے رؤیا میں اپنی بڑی بڑی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں - یہ کب نصیب ہوسکتی ہیں - لیکن آخر ہم چودھویں صدی میں دیکھ رہے ہیں کہ معراج کے واقعات حرف بحرف صادق آرہے ہیں -

الشجرۃ - ایک اور موقعہ پر فرمایا ہے - انّھا شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم اس پر مشرکین نے ہنسی کی اور شجرۂ زقوم کے عکس کھجور بناکر لوگوں کی دعوت کی اور کہا یہ ہے جس سے محمدؐ ڈراتا ہے -

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۷)

اعبدوا - فرمانبرداری کرو -

لاحتنکنّ - اس کے تین معنے ہیں (۱) تابعین نے معنے کئے ہیں - احتوین حاوی ہوجاؤں گا (۲) لاستولین - مسلط ہوجاؤں گا - شاہ عبد القادر نے لطیف ترجمہ کیا ہے - ان کی ڈاڑھی باندھونگا - ڈاڑھی کو پنجابی میں کھبّی کہتے ہیں قال کے متعلق یاد رکھنے کی بات ہے - کہ ضرب - فعل - قال - تینوں قریب المعنی ہیں - منہ سے کہے ہاتھ پاؤں ناک آنکھوں سے کسی فعل کو کرے یا کسی واسطے سے کرے - سب پر قال بولا جاتا ہے اسی واسطے صوفیوں نے بالعموم انہی افعال کو رکھا ہے - کلّم کا لفظ بھی وسیع ہے - ہاں کلّم تکلیما جب آئے - تو پھر لفظوں سے بات کرنے کے معنے میں آتا ہے - کلّم الجبل اور للوتد تکلیما کبھی نہیں بولتے

جزاءً موفوراً - عربی زبان میں جب اسم فاعل کمال کو پہونچے - تو صیغہ مبالغہ سے بڑھ کر اسے مفعول کے رنگ میں ادا کرتے ہیں - وفور کے معنے بڑی وافر -

واستفزز - استفزاز - کسی ہلکا اوچھا بنالینا ایسا کہ اپنے پر بھی قابو نہ رہے -

بصوتك - صوت کا لفظ چار معنوں میں آیا ہے (۱) کھیل کود لعب (۲) لہو - اللہ سے غافل کرنے کا سامان (۳) غنا - گانا بجانا (۴) ہر چیز جو معصیۃ اللہ کی طرف بلائے - (کل داع الی معصیۃ اللہ) مومن کو ایسی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے -

بخیلك ورجلك - دنیا میں کوئی سوار ہے کوئی پیادہ - فرماتا ہے - اے شیطان تیرے سوار و پیادے ہیں - یعنی تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں -

وشارکھم فی الاموال - مال میں شرکت شیطان یہ ہے - کہ مال حرام راہ سے کماوے (۲) اللہ کے حکم کے خلاف اس مال کو خرچ کرے -

والاولاد - اولاد میں شرکت شیطان یہ ہے (۱) زنا سے اولاد حاصل کرنا (۲) اولاد کو کفر میں رنگین کرنا (۳) ایسے نام رکھنے جن میں غیر اللہ کے فضل وغیرہ کا ذکر ہو - مثلاً فضل میراں - پیراندتا -

وما یعدھم الشیطٰن - شیطان کے وعدے کیا ہیں - ان کے لئے میں نے بہت تحقیقات کی ہے - تین باتیں تو بہت قوی ہیں اور دو اسی قبیل سے - ادنے شعبہ تو یہ ہے کہ کوئی آدمی بُرے کام سے روکا جاوے - تو وہ جواب میں کہے کہ فلاں جو کرتا ہے - ایسا کہنے والا گویا تمام بدیوں کو جائز ٹھہراتا ہے (۲) یہ کہنا کہ یہ کام ہم نے آگے بھی کیا ہے - ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا -

(۱) عقائد کے اندر شبہات یا عقائد باطلہ (۲) عمل باطل (۳) جزا و سزا کا انکار تمام شیطانی باتوں کی اصل الاصول یہی تینوں چیزیں ہیں -

یزجی - بجری -

ان یخسف بکم - تمہیں ذلیل کردے گا -

قاصفاً - قصف کوٹنا - باریک کرنا - دبوچ لینا -

تبیعاً - بدلہ لینے والا - نصرت کرنے والا -

مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۰ء (رکوع ۸)

امام - اس کو کہتے ہیں جس کا اتباع کیا جاوے - بدکار بدکاروں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام ہے - نیک نیکوں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام نیک ہے - دانشمند انسان غور کرے کہ وہ جہاں اولین و آخرین جمع ہونگے کس جماعت میں پیش ہونا چاہتا ہے - دنیا میں بھی کوئی بدمعاشوں شہدوں کے ساتھ ہوکر بادشاہ کے حضور پیش ہونا پسند نہیں کرتا تو اُس احکم الحاکمین کے حضور اولین آخرین کے سامنے کب گوارا کرسکتا ہے کہ بُری جماعتیں ہوکر پیش ہو -

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

شکریہ ۔ ان احباب کا نہایت خلوص دلی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ جنھوں نے میری اپیل کی طرف توجہ فرما کر بدر کے خریدار دئے ہیں ان میں سب سے اول منشی فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ہیں جو پانچ خریدار دیچکے ہیں

دم خادمہ ۔ عبد الرحمان ناصر خلیفہ اسپین کی نسبت لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وہ گھوڑے پر جا رہا تھا کہ ایک ٹوٹی ٹانگوں والا کتا پیاس کے مارے دم توڑ رہا تھا۔ اس غریب و مظلوم حیوان پر خلیفہ کو اس قدر رحم آیا کہ گھوڑے سے اتر پڑا۔ اور نہر سے چلو بھر بھر کر کتے کے پاس لاتا اور اس کو پلاتا۔ یہاں تک کہ اسی طرح دس مرتبہ آنے جانے کے بعد کتا سیر ہو گیا اور شکریہ کے طور پر اپنی دم ہلانی شروع کی۔ پھر اپنے محل میں ایک انجمن منعقد کی جس کا نام تھا۔ انجمن محافظ حیوانات ان کو ناجائز ہونے سے کسی تکلیف میں مبتلا ہونے سے (... ۔ ...)

... ۔ بُدھ دیو سے پورن نے درخواست کی کہ مجھ کو ... جانے کی اجازت دی جاوے۔ بدھ نے کہا کہ ... کی زندگی سخت زندگی ہے۔ تمھیں مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا ... میں مشکلات کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ کہا اگر مشکلات ...؟ بُدھ نے کہا۔ فرض کرو تم کو لوگ گالیاں دیں ... نے کہا میں ان کا شکریہ ادا کروں گا اور کہوں گا کہ دیکھو یہ لوگ کیسے بھلے ہیں جو مجھے گھونسوں سے مارتے نہیں ... دینے پر ہی کفایت کرتے ہیں۔ بُدھ نے کہا کہ فرض کرو وہ تمھیں گھونسوں سے مارتے ہیں۔ پورن نے جواب دیا کہ میں ان کا شکر گزار ہوں گا اور کہوں گا کہ کیسے نیک انسان ہیں مجھے گھونسوں سے مارتے ہیں۔ لیکن لکڑی یا پتھر سے زخمی نہیں کرتے۔ بُدھ نے کہا ممکن ہے بعض لوگ تمھیں لکڑی پتھر سے زخمی کریں۔ پورن نے کہا۔ اس حالت میں بھی میں ان کا شکر گزار ہوں گا اور کہوں گا۔ دیکھو یہ لوگ میری زندگی کو قیمتی سمجھتے ہیں۔ مجھے جان سے مار نہیں دیتے۔ فقط زخمی کرتے ہیں۔ بدھ نے کہا کہ دھرم پرچار کرتے ہوئے ممکن ہے کہ تمھیں لوگ جان سے ہی مار دیں۔ پورن نے کہا میری زبان ایسے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کریگی میں سمجھوں گا کہ یہ لوگ دیا کرتے ہیں کہ جو مجھے دنیا کے دکھوں سے آزاد کر کے نروان کی پدوی دلاتے ہیں۔ بدھ نے کہا اس دشواس کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو۔ تو تمھیں ضرور کامیابی ہوگی۔ اب مجھے کوئی سندیہ نہیں۔ (آریہ گزٹ)

چودہوین صدی ۔ چند سال قبل اس کے چودہوین صدی ہفتہ وار اخبار ایک مشہور اسلامی اخبار تھا اور اس کے اڈیٹر قاضی سراج الدین احمد کی قابلیت بھی کسی مزید حاشیہ کی محتاج نہیں ۔ آپنے اب چودہوین صدی کو ماہواری رسالہ کی صورت میں تبدیل کیا ہے ۔ اس جنوری کے نمبر میں مضمون گوبرانی بازن کے متعلق میں مگر میں بہت لطیف ۔ ایک چیفکورٹ کا فیصلہ متعلقہ حق وراثت والدہ دختر خاصہ ہے ۔ اردو زبان کے متعلق خط و کتابت ہے ۔ تقسیم بنگال پر نہایت شدہ خیالات اور بنگالیوں کے شور وشر پر روشنی ڈالی ہے ۔ ترکی انقلاب پر ایک بسوط مضمون ہے ۔ عمر کی کوئی قید نہیں ۔ چندہ سالانہ للعہ ۔ اعلٰے مضمون لکھنے والے کو اشرفی انعام ملیگا۔

اہل حدیث ۔ میں کسی صاحب نے تحریک کی ہے کہ مجلس شوریٰ بنائی جاوے ۔ جو ہر نزاع کا فیصلہ کرے اور ہم تفرقہ سے بچ جاویں ۔ مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں ایک عالم کو اس قید میں مقید کرنا کہ وہ اپنے فہم کو دوسرے کے فہم کے مقابلہ میں چھوڑ دے ایمان بالجبر ہے ۔ اور لکھتا ہے ... ’’کہنے والا کہے گا میں ارباب شوریٰ کا مقلد نہیں‘‘۔ دیکھئے ہمارے مخالفوں کو کیا کیا مشکلات ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے ۔ کہ ان کا کوئی امام نہیں کہ اس کے سامنے سب اپنی اپنی رائے خلوص قلبی سے چھوڑ دیں ۔ المحدیثو ! کیوں پریشان ہوتے ہو ۔ آؤ سب ایک امام کی بیعت کرلو ۔

المحدیث لکھتا ہے کہ ندوہ اپنی نظیر کانفرنس اور لیگ کو نہ بناوے بلکہ انجمن حمایت الاسلام وغیرہ کو بناوے ۔ جس طرح انجمہائے اسلامیہ کے جلسے کھلے میدان ہوتے ہیں ۔ ندوہ بھی اسی طرح کرے ۔ اگر کوئی جلسہ بغرض مشورہ کرنا منظور ہو تو خاص خاص لوگوں کا ہو سکتا ہے ۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور جب تک ایسا نہ ہوگا ۔ پبلک کو اس سے کوئی ہمدردی پیدا نہیں ہوسکتی ۔

بمبئی ۔ یونیورسٹی کے جلسہ کانوکیشن میں ہز ایکسیلینسی گورنر نے بحیثیت چانسلر کے اپنی تقریر میں طلبا ، کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہاری عمر کے

قرآن مجید

مجلد ... نہایت صاف خوش خط ... شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ والا ... نوٹوں کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوتے تھے بہت مفید ثابت ہوگا ۔ جو اس سے پہلے دفتر بدر میں فروخت ہو رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب درخواستیں ... ہیں اور ہم تھیں نذر کے صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہیں ... قیمت ... جلد منگوا لیجئے۔

دفتر اخبار بدر - قادیان (گورداسپور)

نوجوانوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام طریقوں کا علم حاصل کرسکو۔ جن سے ہندوستان پر حکومت کی جاتی ہے پولیٹیکل انسٹی ٹیوشنوں کا علم صرف مطالعہ اور مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے تمھیں معلوم ہے۔ کہ ہندوستان کی حدوں پر کیسی بڑی بڑی طاقتیں موجود ہیں ۔ جو لوگ انقلاب کی کوشش کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ انقلاب سے ہندوستان کی تہذیب ایک صدی پیچھے جا پڑیگی۔

بستار ایک باجگذار ریاست ہے جس کا رقبہ ۱۳۰۶۲ مربع میل ہے اور میریا قوم نے جو اس کی آبادی کا ... ہیں راجہ صاحب کے خلاف بغاوت کی ہے ۔ میریا قوم مثل بھیلوں کے ہندوستان کے اصلی قدیم باشندوں میں سے ہیں اور بہت عرصہ نہیں گذرا کہ ان میں انسانی قربانی کی رسم جاری تھی ۔ باغیوں نے بازار لوٹ لئے ہیں اور چند پولیس کی چوکیاں اور مدرسے جلا دئے ہیں اور ریاست کا ایک ملازم سخت زخمی ہوا ہے یہ لوگ تیر کمانوں سے مسلح ہیں ان کے زیر کرنے کے لئے ۱۲۰ پولیسمینوں کی جماعت روانہ کی گئی ہے ۔

تہران سے روس میں خبر پہونچی ہے کہ دو جہاز مسافروں کے اور ایک سٹیمر بار برداری کا جن کے نام معلوم نہیں ہیں ۔ بوشہر سے روانہ ہونے کے بعد ایک سخت طوفان میں ڈوب گئے ۔ ۲۰۰ مسافر اور ملاح ہلاک ہوگئے ۔ (آرمی)

کلکتہ میں ۲ پٹھان گرفتار ہوئے ہیں اور ۵۰ ہزار کا مال مع افیون و کوکین برآمد ہوا ہے ۔

لاہور سنٹرل جیل سے چارشنبہ کی رات کو دو قیدی فرار ہوگئے

امیر صاحب نے جو ایک ... جامع مسجد دہلی کے لئے بھیجا تھا چند روز ہوئے چوری ہو گیا کر لے گئے ۔

انبالہ میں بم کے متعلق جو ایک برخاست شدہ کلرک مسمی محمد عمر ماخوذ تھا رہا کر دیا گیا

قضیہ یمن ترکی مجلس وزراء کی ایک میٹنگ میں اس معاملہ پر غور و بحث ہونے کے بعد یہ رائے قرار پائی ہے کہ ایک بڑی امدادی فوج جس میں ترکوں کی ۲۰ پلٹنیں شامل ہوں بغاوت کو قلع قمع کرنے کے لئے یمن بھیجی جائے ۔ علاوہ ازیں اس کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۸ یا ۴ چھوٹی کشتیاں بحیرہ قلزم میں بھیجی جاویں تاکہ وہ بحیرہ مذکور پر ممنوع سامان کی پوشیدہ درآمد مسدود کریں اور آتشیں اسلحہ اور کارتوسوں کی ناجائز تجارت نہ ہونے دیں ۔

سنگاپور کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ سیلاب سے علاقہ جوہور (جزیرہ بورنیو) کی بیسیوں میل ریلوے لائن بہ گئی ہے ۔ جس کو از سر نو تیار کرنا پڑیگا

ڈاکٹر کارل کم سرگروہ سوڈان متحدہ مشن نے جو وسط افریقہ میں ایک عرصہ تک سیاحت و سفر کرنے کے بعد حال میں ہی **انگلستان** آیا ہے رائٹر کے قائمقام سے کہا کہ بت پرست افریقیوں کو تسخیر کرنے کی فرنگستانی کوششوں کے ساتھ ہی مسلمان تجار دعظین آجاتے ہیں

تجارت کا راز ہے

(بیکاروں کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہو کہ اب میں نے صابون قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ بھی دو روز صرف دس منٹ میں سکھلانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام میں کہیں صدہا روپیہ کو سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار سے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری مدانکردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو صاف اقرار ہے کہ جو مبلغ للعہ معزز سے واپس دی جاوے گی جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کریں وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہیں اسی وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا پتہ صاف ہو جواب کے لئے جوابی کارڈ (۴) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاوے گی غریب احمدی احباب کو فیس ۸ کی رعایت ہوگی (۵) اگر مسالح تیار ہو تو ایک من میں خواہ دس من تیار کر لو۔ المشتہر - غلام محی الدین مینیجر احمدی موتی شیشہ والی سب آفس کھوڑیانوالہ - تحصیل و ضلع لائل پور

اعلان ہے

لنگی پشاوری و کلاہ و ٹوپی و کشمیری لوئی و عینک و سپیل و کرسٹل جس جاتی کو ضرورت ہو بارعایت ارزو بے کمیشن مجھ سے طلب فرماویں - انشاء اللہ خلاصہ رہے گا - قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں - راولپنڈی۔

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

اصلی ہیرے اور ہیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام حکیم نور الدین صاحب نے ... کے مجوزہ ... طیار کیا ہے اور اصلی ہیرا بھیج کر خود ... اصلی ہیرا ہونے کی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا ہے حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ

برائے امراض چشم بسیار نشانیست

اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ چار ارکان خدا افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے - تاہم آپ کے علاوہ اور معزز لوگوں نے بھی استعمال کر کے اس کے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے مثلاً مفتی فضل الرحمٰن صاحب - شیخ طبیب حاذق - حکیم مولوی رعب الدین حکیم محمد زمان وغیرہ بہت سے لوگ ہیں - سب سے بہتر تصدیق ذاتی تجربہ ہے آپ تجربہ کر کے دیکھیں - یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل - نزلہ - سرخی - ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۶ - قسم دوم ۸ - قسم سوم ۱۰ اصلی ہیرا قسم اول ... - قسم دوم ...

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں ... کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی ... صندوقوں اور صندوقچیوں کے ... کا کاروبار بہت ہے اور یہ کام زور پر ہے ... ہوں میں کرتا ہوں لیکن ... رہا۔ ... اس کے بعد اطلاع ہو باعث اس کے مالک کا رہا۔ ... آدمی ... پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو آرڈر وغیرہ ... روانہ کیا جاوے گا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو ... کوئی جواب کارڈ ... پر ہم نمونہ روانہ کریں گے ... ایک چھوٹا سا کارخانہ ... سب صاحبوں کی خواہش ... کر کے فیصلہ کر کے فائدہ اٹھاویں۔ المشتہر حکیم

ضرورت الزمان ہے

اطلاع یہ کہ ہم کو چار کرشین - دو ... ہے جو شین جراب کا کام بخوبی کر سکے - تنخواہ کا فیصلہ

(قمر الدین - سوداگر ... کرہ بانہ از ...)

پانچ روپیہ سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے

(۲۰۰۰۰۰) (صہ)

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور روح حیات آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو تراسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرائط مفید نہ ہو اس کی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے تجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی ایس صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ **ایڈورڈ ہفتم** خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا مغز سفوف میں کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتی ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان - انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور نامی ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے ہزاروں - معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ نامردی - ضعف باہ - ضعف مثانہ - جریان - سرعت - رقت - ضعف اعصاب - ضعف معدہ - ضعف دماغ - ضعف جگر - ذیابیطس - اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری - لاغری - بے رونقی - سفر دی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جاتی تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد - جوان کو ممتاز - اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ ہمارا روغن داف سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معزولہ طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بناتا ہے۔ اور پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن داف سستی چار روپے چار آنہ (للعہ) - مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرماویں +

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور

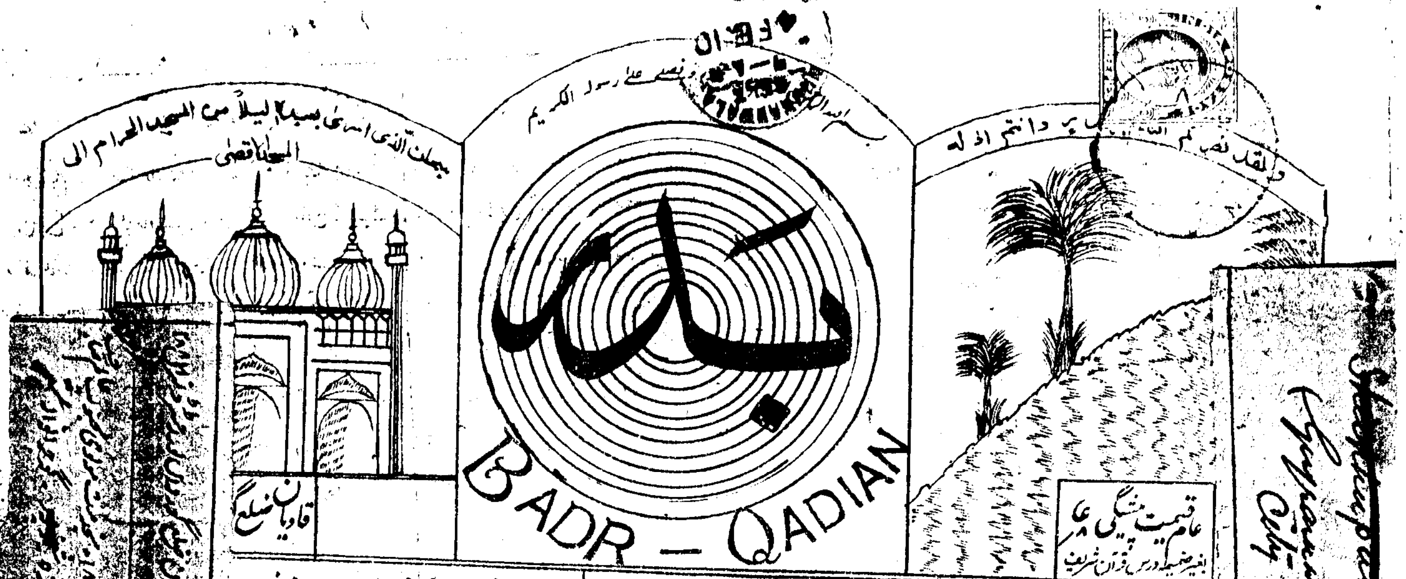

چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

معہ ضمیمہ درس قرآن شریف

مورخہ ۲۲ ۔ محرم الحرام ۱۳۲۹ سنہ ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ۔ فروری ۱۹۱۱ سنہ مطابق ۲۲ ماگھ ۱۹۶۷ بکرمی

جلد ۹

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

تجارت کا راز

بے کاروں کو مژدہ

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہو کہ اب مین نے دیسی بوٹ قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ وبھی وجوندرت دس منٹ مین سکھلانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام بیس پچیس روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو بحلفیہ اقرار پنیس جو مبلغ للعہ مقررہے واپس دی جاویگی ۔ جو صاحب چاہین مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہین (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو مین بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کرین خرچ وی پی وغیرہ سے بچ سکتے ہین (۳) وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا پتہ صاف ہو ۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ (۴) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاوے گی غریب احمدی اصحاب کو فیس مین مرکی رعایت ہوگی (۵) اگر مصالح تیار ہو تو ایک دن مین خواہ ۵۵ من طیار کر لو ۔

المشتہر ۔ غلام محی الدین مینجر ۔ احمدی ۔ موضع جھنڈ والی ۔ سب آفس کھوڑ یالوالہ ۔ تحصیل و ضلع لائل پور

مجموعہ فتاوائے احمدیہ

علم فقہ مین علماء کے علمی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے ہین ان کو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ مین حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار مین سے ہے ۔ مامور خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر مین اس کا ہونا ضروری ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس مین درج ہین ۔ قیمت ہر سہ حصہ عہ ہے ۔ ملنے کا پتہ ۔ دفتر اخبار بدر ۔ قادیان ضلع گورداسپور

دفتر اخبار بدر سے خرید فرماوین

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ قیمت ۴؍
معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳؍
ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح ۔ آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۶؍ آئینہ صداقت ۔ حضرۃ اقدس کی وفات پر عجیب رسالہ ۲؍

جمعہ کا خطبہ

(فرمودہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۱۰)

سورۃ والعصر پڑھکر فرمایا ۔ دو صحابی آپس مین ملتے تھے ۔ تو کم از کم اتنا شغل کر لیتے تھے کہ اس سورۃ کو باہم سنادین سو اس نیت سے کہ والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی ماتحت رضامندی کا حصہ مجھے بھی مل جاوے ۔ مین بھی تمہین یہ سورۃ سناتا ہون ۔

عصر کہتے ہین زمانہ کو جو ہر آن گھٹتا جاتا ہے ۔ دیکھو مین کھڑا ہون ۔ جو فقرہ بولا اب اس کے سننے پھر وہ وقت کہان ہے ؟ قسم ہمیشہ شاہد کے رنگ مین ہوتی ہے ۔ گویا بدیہیات سے نظریات کے لئے ایک گواہ ہے تو خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کی عمر گھٹ رہی ہے جیسے کہ زمانہ کوچ کر رہا ہے ۔ عصر کی شہادت مین ایک یہ نکتہ معرفت بھی ہے ۔ زمانہ کو گالیان نہین دینی چاہئین جیسا کہ بعض قومون کا قاعدہ ہے فارسی لٹریچر مین خصوصیت سے یہ برائی پائی جاتی ہے اس سلئے حدیث شریف مین آیا ہے ۔ لا تسبوا الدھر ۔ خدا جس کو گواہی مین پیش کرے وہ ضرور عادل ہے زمانہ برا نہین ہمارے افعال برے ہین ۔ جن کا خمیازہ زمانہ مین ہم کو اٹھانا پڑتا ہے ۔

عصر سے مراد نماز عصر بھی ہے اس مین یہ بات سمجھائی ہے کہ جیسے شریعت اسلام مین نماز عصر کے بعد کوئی فرض ادا کرنے کا وقت نہین اسی طرح ہر زمانہ عصر کے بعد کا وقت ہے ۔ جو پھر نہین ملیگا ۔ اسکی قدر کرو ۔

عصر کے معنے نچوڑنے کے بھی ہین گویا تمام خلاصہ اس سورت مین بطور نچوڑ کے رکھ دیا ہے ۔

غرض عصر کو گواہ کر کے انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ ایک برف کا تاجر ہے جو بات لڑکپن مین ہے وہ جوانی مین نہین ۔ جو جوانی مین ہے وہ بڑھاپے مین نہین پس وقت کو غنیمت سمجھو ۔ ائمہ نے بحث کی ہے کہ جو نماز عمداً ترک کی جاوے اس کی تلافی کی کیا صورت ہے سوسچی بات یہی ہے کہ اس کی کوئی صورت سوائے استغفار کے نہین ۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ اس خسر کی تلافی کے لئے فرماتا ہے ۔ کہ ایک تو ایمان ہو ۔ جس کا اصل الاصول ہے ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اسی واسطے میری آرزو

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا ۔

(کتبہ جاجز محمد میر لقمان)

ہے کہ ہمارے واعظ اوان کے واعظ ہوں کہ وہ اسلام کا خاصہ ہے ایمان کیا ہے۔ اللہ کو ذات میں سب سے ہستا۔ صفات میں یکتا افعال میں لیس کمثلہ یقین کیا جاوے چونکہ اس کے ارادوں کے پہلے مظہر ملائکہ ہیں اس لئے ان کی تحریک کو تسلیم کیا جاوے۔ برہمو جو قوم ہے یہ بڑے بری زبان کے لوگ ہیں اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے اچھے ہوتے ہیں۔ یہ تو تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہیں اس سے بڑھ کر اور کوئی گالی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کے راستبازوں کو مفتری سمجھا جاوے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا۔ ایک برہمو سے میں نے انبیاء کے دعوے وحی حق کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا دروغ مصلحت آمیز۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس قوم کو انبیاء کی نسبت کیسا گندہ خیال ہے یہ لوگ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت یرسل رسولاً اور اس کے متکلم ہونے کے قائل نہیں۔ اور ملائکہ مانا شرک ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا نے انہیں عباد مکرمون فرمایا ہے اور جن پر وہ نازل ہوتے ہیں ان کی نسبت فرمایا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ پھر جزا و سزا کا ایمان ہے جو بہت سی نیکیوں کا سرچشمہ ہے ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ تو ابد الآباد غیر منقطع عذاب کے قائل نہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آخر ہم بھی تمہارے ساتھ آ ملیں گے۔ بازار میں جا رہے تھے۔ میں نے کہا کہ روپے لو اور دو جوتے کھا لو۔ مجھے کوئی جانتا ہے نہ تمہیں۔ اوس نے قبول نہ کیا۔ کہ میری ہتک ہوتی ہے میں نے کہا پھر جہاں اولین آخرین جمع ہوں گے وہاں یہ بے عزتی کیسے گوارا کرو گے۔

پھر ایمان بالقدر تمام انسانی بلند پروازیوں کی جڑ ہے کیونکہ جب یہ یقین ہو کہ ہر کام کوئی نتیجہ رکھتا ہے تو انسان سوچ سمجھ کر عاقبت اندیشی سے کام کرتا ہے۔ دیکھو اماطة الاذی عن الطریق۔ بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے اور اس سے انگریز قوم نے خصوصیت سے فائدہ اٹھایا ہے پشاور سے کلکتہ تک رستہ صاف کیا تو کیا کچھ پایا۔ مسلمان اگر مسئلہ قدر پر ایمان مستحکم رکھتے تو ہمیشہ خوشحال رہتے۔ پھر جیسا ایمان ہو اس کے مطابق اس کے اعمال صالح ہوں گے۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ حج اخلاق فاضلہ۔ بدیوں سے بچنا۔ یہ سب ایمان کے نتائج ہیں۔

پھر اسی پر مومن سبکدوش نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ جو حق پایا ہے اُسے دوسروں کو بھی پہونچائے۔ اور اس حق پہونچانے میں جو تکلیف پہونچے اس پر صبر کرے اور صبر کی تعلیم دے۔ صوفیاء میں ایک ملامتی فرقہ ہے وہ بظاہر ایسے کام کرتا ہے جس سے لوگ ملامت کریں۔ رنڈیوں کے گھروں میں کسی دوست کے سامنے چلے جائیں گے وہاں جا کر پڑھیں گے۔ قرآن شریف اور نماز۔ مگر رات وہیں بسر کریں گے۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا۔ کہ آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر ملامتی فرقہ ہوتا ہے۔ جب مومن کسی کو بُری رسوم و عادات کی ظلمت سے روکیگا تو تاریکی کے فرزندوں سے ملامت سُنیگا۔ میرا حال دیکھ لو کہ ملامتی فرقے والے مجھ سے زیادہ بدنام ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس مومن کو کسی فرقے میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ حق کا مبلغ اور اس پر مستقل مزاجی اور استقامت سے قائم رہے پھر وہ ہر قسم کے دنیا و آخرت کے خسران سے محفوظ رہے گا۔

انجمن صادقین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک انجمن بنائی ہے جس کے ممبروں سے وعدہ لیا جاتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولیں گے کیا ہی عمدہ بات ہے۔ مگر مولوی صاحب سے ایک بات ضرور قابل دریافت ہے اور وہ یہ ہے کہ آج سے پانچ سال پہلے عدالت میں ایک گواہی دیتے ہوئے جو آپ نے یہ قرار دیا تھا کہ شریعت اسلام کے مطابق جھوٹ بولنے سے آدمی کے تقوے میں کوئی فرق نہیں آتا گویا جھوٹ کبھی بول لیا اور متقی کے متقی بھی بنے رہو کیا اب آپ نے اپنے اس عقیدہ سے رجوع کر لیا ہے اور توبہ کی ہے اگر یہ بات ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے اس انجمن کو خوب فروغ دینا چاہیئے۔ خدا صادق کے ساتھ ہے لیکن اگر یہ صرف ہاتھی کے دانت ہیں۔ لوگوں سے اقرار اور لئے جاتے ہیں اور اپنا عقیدہ کچھ اور ہے۔ تو پھر یہ ایک غلطی پر دوسری غلطی ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔

ارشادات نبوی کا سلسلہ اخبار میں ہونا چاہیئے؟

مولوی محمد یحییٰ صاحب دانہ سے تحریر فرماتے ہیں یہ بدر میں ارشادات نبوی کے کالم کھولنے کی جو تجویز منظور ہوئی ہے میرے خیال میں اس کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے اس وقت اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی جن احادیث بخاری و مسلم وغیرہ پر تمسخر اُڑا رہا ہے ان کا جواب باصواب دیا جاوے۔ جو ضروری بھی ہے۔ نیز ارشادات نبوی پر عمل کرنے والوں کے لئے ہزاروں کتابیں اُردو میں موجود ہیں۔"

درخواست جنازہ

قاضی محمد عالم صاحب اپنے مرحوم دادا قاضی غلام داؤد صاحب کے واسطے جو تہجد خواں نمازی اور حاجی حرمین تھے اور ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں احباب سے دُعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

مُبارک

برادرم بابو فخر الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت نے نام محمد اسمٰعیل رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ طبعی عمر عطا فرمائے

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ و یورپ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہیں۔

قلاقند

برادر محمد عثمان بادن ہوس ہے پورے جس قلاقند کا اشتہار دیا تھا۔ وہ ہم نے بھی کھا کے دیکھی واقعی مزیدار ہے اور عمدہ خالص بنی ہوئی ہے جیسی عام دکانوں سے نہیں ملسکتی۔

علمی جنتری

سید محمد عبداللہ علم۔ کوٹھی نارائن لاہور ہر سال ایک جنتری شائع کرتے ہیں۔ اس سال جغرافیہ۔ رسل۔ یورپ انقلاب ٹرکی۔ سلاطین اسلامیہ کے متعلق بہت عمدہ معلومات جمع کئے ہیں شائقین ضرور منگوا لیں۔

تہائی قیمت کا راز

ایک صاحب ہم سے پوچھتے ہیں کہ پیسہ اخبار بہلال تہائی قیمت پر کتابیں دے کر کیوں کر نقصان برداشت کرتا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ ہر کسے مصلحت خویش نکو مے داند۔

قابل توجہ اہل اسلام
مسافر آگرہ کی شرارت

تیرہ سو سال سے قرآن مجید کا یہ دعوے ہے کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یہ دعویٰ ہے اور اس کے ساتھ پیشگوئی کے رنگ میں یہ بھی فرمایا ولن تفعلوا۔ چنانچہ تمام فصحاء عرب جو غیر ممالک کے رہنے والوں کو اپنے مقابل میں عجمی سمجھتے تھے اس کے معارضہ سے عاجز رہے اس کے بعد زمانے نے پرلے درجہ کی ترقی کی مگر کوئی مذہب ایسی صداقت نہ پیش کر سکا جو قرآن مجید میں نہ ہو اور ضرور تھا کہ ایسا ہو کیونکہ ع

نبا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اسپہ آسان ہے

مصنوعی اور قدرتی میں یہی فرق ہے وہ تو خدا کا کلام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک غلام۔ احمد نام (علیہ السلام) نے پُرتحدی عربی کتابیں شائع کیں اور دس دس ہزار روپیہ انعام مقرر کرکے مقابلہ کے لئے بلایا۔ کہ کوئی ایسی فصیح و بلیغ پُر معارف کتاب لکھدے مگر کوئی نہ لکھ سکا۔ باوجود اس صورت حالات کے میں دیکھتا ہوں کہ بعض آریوں نے جہاں کل شرفاء کی دل آزاری کا ٹھیکہ لیا ہے وہاں اپنے پروگرام میں یہ بات بھی شامل کر لی ہے کہ قرآن کا جواب نہیں دیا جا سکتا تو اس کا منہ چڑائیں۔ اگر متانت شرافت سے کوئی اعتراض وہ کریں یا مقابلہ پر آئیں تو ہمیں کوئی شکایت نہیں مگر شرارت تو دیکھئے کہ چند غیر ذمہ دار لونڈوں کو مقرر کر دیا گیا ہے کہ وہ قرآن کی نقلیں لگائیں۔ پہلے ایک شخص عبدالسلام کے نام سے ایسی بکواس شائع ہوتی رہی، اور مسلمانوں نے اس پر کوئی نوٹس نہ لیا مگر اب غلام حیدر کے نام سے یہ شرارت شروع کی ہے اور سورتوں کا نام بمبئیہ اور کلکتیہ لکھ کر پھر کچھ غلط فقرات لکھے ہیں اور اس طرح پر قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا ہے۔ ہم آریہ سماج کے ذمہ وار پریذیڈن

قرآن الفجر

ان قرآن الفجر کان مشہوداً

(امیر المومنین)

سیروا فی الارض بعض لوگون کے دماغ مین ایک چکر ہوتا ہے وہ ہمیشہ سیر و سیاحت مین مشغول رہتے ہین مگر اس مقصد کو مدنظر رکھکر سفر نہین کرتے۔ جو قرآن مجید مین بیان ہوا ہے۔ ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین

کتب علی نفسہ الرحمۃ ایک گروہ صوفیاء کا کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ پر کوئی چیز فرض و لازم نہین چاہے تو انبیاء کو دوزخ مین ڈالدے اور کفار کو بہشت مین۔ یہ کلمہ بے ادبی کا ہے اور یہ راہ الحاد کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر فرمایا ہے۔ وکان حقاً علینا نصر المومنین۔ (۲) حضرت نبی کریم نے معاذ کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ اور اثناء کلام مین فرمایا۔ ما حق العباد علے اللہ۔ بندون کے حقوق اللہ پر کیا ہین۔ (۳) اذان کے ساتھ اذان کے کلمات پڑھنے کا حکم ہے۔ صرف حی علی الفلاح مین اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہین صرف لاحول پڑھے۔ بعض یہ کہ وہ کلمات ہی دہرائے اور اذان کے بعد درود پڑھے۔ اور پھر دعا مانگے۔ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاماً محمودن الذی وعدتہ۔

اس دعا کے نتیجہ مین لکھا ہے۔ وجبت لہ الشفاعۃ یہان وجوب کا لفظ ہے۔

وھو القاھر - یعنی فوق عبادہ۔ انسان تمام عناصر پر حکمران ہے۔ اور انسان پر اللہ تعالیٰ اور حکومت وہی کرسکتا ہے۔ جو حکمت سمجھے اور اس چیز کی حقیقت سے باخبر ہو۔

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ہر ایک انسان اپنے اور دوسرون کے بیٹون کو پہچانتا ہے اولاد اور ماں باپ کے چہرون مین مابہ الاشتراک ایک ایسا امر پایا جاتا ہے جس سے پہچان لیا جاتا ہے کہ یہ اسی کے بیٹے ہین۔ اگرچہ ماں کے متعلق ایک مخفی سی بدگمانی بھی ہوسکتی ہے۔ اسی طرح صحف سابقہ کا معائنہ کرنے اور آپ کی تعلیم پر نظر کرنے سے صاف کھل جاتا ہے کہ آپ مامورمن اللہ ہین۔

اول المہاجرین کی پہلی آمد قادیان مین مین جب پہلے پہل قادیان مین آیا تو یکہ بان نے مجھے مرزا امام دین کی رہنمائی کی۔ کہ یہی مرزا صاحب ہین اس کو دیکھتے ہی میرے قلب پر کچھ ایسا انقباض طاری ہوا کہ مین نے کہا کہ اگر یہ مرزا ہے تو تم ٹھہرو۔ مین ابھی واپس جاؤن گا۔ وہان مین بیٹھ گیا مگر بادلِ ناخواستہ۔ اس نے خود ہی کہا آپ مرزا صاحب کو ملنا چاہتے ہین اس وقت میری جان مین جان آئی اور مین نے خدا کا شکر کیا ایک آدمی میرے ساتھ کیا۔ اور مین آپکے مکان پر پہونچا۔ معلوم ہوا کہ آپ عصر کیوقت مل سکین گے۔ چنانچہ آپ اس وقت سیڑھیون سے اُترے۔ تو مین نے دیکھتے ہی دل مین کہا کہ بس یہ مرزا ہے اور اس پر مین سارا ہی قربان ہوجاؤن۔ آپ دور تک میرے ساتھ چلے گئے اور مجھے یہ بھی فرمایا کہ امید ہے کہ آپ جلد واپس آجاوین گے (حالانکہ مین ملازم تھا اور بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی نہین تھا) چنانچہ پھر مین آگیا اور ایسا آیا کہ یہین کا ہورہا۔ مومن مین ایک فراست ہوتی ہے۔

۳ - مین جب کوئی نکتۂ معرفت سُن لیتا ہون تو مجھے چین نہین آتا۔ جب تک اسے اپنے دُور کے رہنے والے بھائیون تک نہ پہونچالون۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس مین میری ذاتی غرض نہین ہوتی۔

حضرت امیر المومنین نے ..... وکلمھم الموتی کے بارے مین فرمایا۔ کوئی چالیس پچاس برس کی بات ہے۔ مین نے خواب مین ایک شخص کو موتی مین دیکھا۔ جو بیمار معلوم ہوتا تھا۔ مین نے اسکی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ فلان محبوبہ (جس کی شکل میرے سامنے کی گئی) کے عشق مین یہ حالت ہے۔ مین فاصلہ پر رہتا تھا۔ کچھ دنون بعد مجھے معلوم ہوا کہ واقعی اسی دن وہ مرا۔ پھر مین نے اس کے عشق کے بارے مین اس کے ایک خاص دوست سے دریافت کیا تو اس نے بڑا تعجب کیا۔ وہ کہنے لگا اس بات کا علم سوائے میرے اور عاشق و معشوق کے اور کسی کو ہرگز نہین۔ کچھ دنون بعد مین نے لڑکیون مین اس لڑکی کو بھی پہچان دیا اور تصدیق بھی کرلی۔

دوم۔ ایک شرابی فاسق فاجر شخص کو مین نے بہشت اور غرفات آمنون مین دیکھا۔ مین نے ازراہِ تعجب پوچھا تم بہشت مین کیسے آگئے تو اس نے کہا کہ خدا نے میری غریب الوطنی پر رحم کردیا۔ ان کے گھر سے دریافت کیا تو انہین اس کی موت کا علم ہی نہ تھا یہی کہتے کہ کچہری گیا ہے اور واپس نہین آیا۔ آخر ایک اتفاقاً سیاح آئے تو انہون نے بتایا کہ وہ بمبئی سے پیچھے مرگیا ہے۔ اور حج کو جا رہا تھا اس وقت ان کے گھر والون کو علم ہوا اور مجھ سے مُردے سے پہلے بات کی۔ اللہ تعالیٰ مُردون سے بھی نصیحت اور صداقت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔

حشرنا علیہم کل شیء قبلاً - خدا تعالیٰ نے ہر بدی کی روک کا سامان اس دنیا مین رکھا ہوا ہے۔ اور وہ کئی طرح سے ہے۔ ویران گھر۔ خطرناک امراض کے گرفتار۔ وغیرذالک۔

ولتصغی الیہ - تاکہ جھکین اس کی طرف یقیناً یہی معنے ہین۔ آیت ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما ہین۔ جو ازواج النبی کے بارے مین ہے ان لوگون نے بے ادبی کی جنھون نے اس کے معنے ٹیڑھے ہوگئے اور بدکار ہوگئے کے کئے ہین۔

الکتاب مفصلاً - مفصل یعنی عربی زبان مین دوسری جگہ فرماتا ہے لولا فصلت آیاتہ ءاعجمی وعربی - جس سے ثابت ہوا کہ عجمی مین تفصیل نہین۔

ان تطع اکثر من فی الارض - جھوٹ۔ غفلت۔ گمراہی سب بُری باتین کثرت سے ہین۔

وذروا ظاھر الاثم وباطنہ - اسکے میرے ذوقی معنے یہ ہین کہ آجکل یورپ امریکہ مین خدا سے ڈر کر گناہون سے نہین بچتے۔ بلکہ صرف یہ خیال رکھتے ہین کہ سوسائٹی کو پتہ نہ لگے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ باطن الاثم سے بھی بچو۔

المفتی عدد ۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب مال حد نصاب کو پہونچ جاوے تو جب تک حد نصاب مین رہے ہر سال کے بعد اس مین سے زکوٰۃ مقررہ کا دینا بدلائل قرآن و حدیث مندرجہ ذیل فرض ہے۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون (۳) یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ ویطیعون اللہ ورسولہ - الآیۃ (پ ۱۰ ع ۱۵) (۴) والذین یؤتون ما آتوا وقلوبہم وجلۃ انہم الی ربہم راجعون (پ ۱۸ ع ۴) (۵) والذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم بالآخرۃ ہم یوقنون (پ ۱۹ ع ۱) الی غیرہا من الآیات - ان آیات مین مضارع کا صیغہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے بالصراحۃ دال ہے کہ مال جب حد نصاب کو پہونچ جاوے تو فقط ایک ہی بار دلدے زکوٰۃ کافی نہین بلکہ اس پر استمرار ضروری ہے چنانچہ اقامت الصلوۃ کے واسطے بھی مضارع کا صیغہ اختیار کیا گیا ہے اور فرضیت استمرار صیام رمضان پر خود استمرار شہر دال ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ اور چونکہ آیت حج وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا استمرار پر دلالت نہین رکھتی۔ اسلئے مستطیع السبیل الی البیت پر فقط ایک ہی بار حج کرنا فرض ہے۔ (۶) عن ابی ہریرہ رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من صاحب کنز لا یؤدی زکوتہ الا احمی علیہ فی نار جہنم فیجعل صفائح فتکوی بہا جنباہ وجبہتہ حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم الا بطح لہا بقاع قرقر کاوفر ما کانت تستن علیہ کلما مضت علیہ اخراہا ردت علیہ ..... اولاہا حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ثم یری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار۔ الحدیث رواہ احمد ومسلم (من نیل الاوطار صہ) (۷) عن علی بن ابی طالب رض عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قال اذا کانت لک مائتا درہم وحال علیہا الحول ففیہا خمسۃ دراہم ولیس علیک شیء یعنی فی الذہب حتی یکون لک عشرون دینارا فاذا کانت لک عشرون دینارا وحال علیہا الحول ففیہا نصف دینار۔ رواہ ابوداؤد (من نیل الاوطار ج صہ ۲۵) حدیث اول دال علے الاستمرار ہے اور ثانی اس کی مفسر ہے اور تعامل امت مرحومہ کہ جو ثبت سنت نبویہ علی صاحبہا التحیۃ ہے من اقوی الادلہ ہے۔ ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم

(۳) فسأکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بآیاتنا یؤمنون (پ ۹ ع ۹)

کیا حضرت مرزا صاحب نے کسرِ صلیب کی

ضلع گوجرات سے ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک سوال لکھا ہے جو اصل بمعہ جواب فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔

سوال

حضرت خلیفۃ المسیح المعظم۔ بعد ادائے آداب عرض خدمت ہے کہ مسیح موعود کی نسبت حدیث میں آچکا ہے کہ وہ صلیب کو توڑیگا اور حضرت مرزا صاحب کا کسرِ صلیب کرنا دلیل و حجت سے ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ مرزا صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یہودیوں کے اعتقادی مکر کی تردید و تضلیل کی اور یہودیوں کا اعتقاد یہ تھا کہ مصلوب کی رُوح ملعون ہوتی ہے اور جن امور کے لحاظ سے مصلوب کی روح ملعون ہوتی ہے وہ تمام اُمور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام پر نعوذ باللہ واقع ہوئے۔ صرف جان ہی سلامت لے کر گئے۔ جو ان اُمور میں جن کے لحاظ سے مصلوب کی موت لعنتیوں کی موت ہے شامل ہی نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو نعوذ باللہ تمام مومنین الہی ہوں۔ یہ ایسی فاسد تفسیر ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کی ذات مقدس اور اس کے معصوم نبی کی ذات پر بڑا بھاری داغ آتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ ان کے اعتقادی مکر کی تردید نہیں کی بلکہ صرف ان کے اعتقاد کی تردید کی۔ تو مکروا ومکراللہ واللہ خیر الماکرین ومطھرک من الذین کفروا الخ وجاعل الذین اتبعوک۔ کے کیا معنے؟

جواب

از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی۔ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

جناب .... صاحب

بعد ما جب آپکا کارڈ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہونچا جس میں آپنے دریافت فرمایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کس طرح کاسرِ صلیب ہوئے اور حضرت مسیح کے متعلق آیات کی تفسیر جو حضرت مرزا صاحب نے کی ہے اس کو آپنے فاسد قرار دیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس معاملہ میں غور اور توجہ سے کام نہیں لیا۔ آپکے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے خیال میں کسی شخص کا ملعون ہونا۔ اسکے گرفتار کیا جانے۔ صلیب کا فتویٰ پانے اور صلیب پر باندھا جانے سے ثابت ہو جاتا ہے۔ خواہ بعد میں وہ شخص زندہ ہی رہے۔ ہم اس امر پر بحث کرنا نہیں چاہتے کہ آیا آپکا خیال صحیح ہے یا غلط۔ کیونکہ واقعہ صلیب کے موقعہ پر نہ آپ موجود تھے اور نہ آپکا کوئی ہمخیال ذی مقدمہ تھا۔ لیکن ہم یہ دیکھیں گے کہ آیا وہ دو قومیں جن کے درمیان یسوع کے نبی یا ملعون ہونے کے متعلق جھگڑا پیدا ہوا اور اب تک ہے ان کا عقیدہ اس معاملہ میں کیا ہے کہ ملعون کسے کہتے ہیں۔ کیونکہ کسرِ صلیب اس لحاظ سے ہوگی۔ کہ اہل صلیب کا عقیدہ کیا ہے نہ اس لحاظ سے کہ آپکا عقیدہ کیا ہے سو یہودیوں کے نزدیک ملعون ہونے کیواسطے صلیب پر موت ضروری تھی اور جیسا کہ انجیلوں سے ظاہر ہے وہ یسوع کی صلیبی موت کے خواہاں تھے چنانچہ واقعہ صلیب کے بعد بھی ان کو یہ فکر رہی کہ اس کی موت کا امر مشتبہ نہ ہو۔ اور اسی واسطے حاکم کے پاس آئے اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد اسے قبر میں سے چُرا لے جاویں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ جی اُٹھا اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ اس کی موت میں اسکے ملعون ہونا مانتے تھے نہ کہ صرف تکالیف اُٹھا کر بچ رہنے میں۔ ایسا ہی یسوعی صاحبان کا مسئلہ کفارہ مکمل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ یسوع مرکر ملعون اور جہنمی نہ بنے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ یہودیوں اور یسوعیوں ہر دو کے عقائد کے مطابق حضرت مسیح کو صلیب پر مرجانے کے فعل سے اسکا ملعون ہونا پورا ہوتا ہے نہ کہ اس کے صلیب پر سے بچ رہنے میں اور چونکہ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرا بلکہ بچ گیا۔ اپنی اس دُعا کے مطابق جو اس نے ساری رات رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور میں کی تہی اور جس کا ذکر کتاب عبرانیوں کے پانچویں باب میں بھی آیا ہے کہ اس کے تقویٰ کے سبب اسکی دُعا سُنی گئی پس جب کہ وہ صلیبی موت سے بچ گیا تو وہ ملعون نہ ہوا اور جیسا کہ لارڈ بشپ صاحب نے لاہور میں اپنے ایک لیکچر میں ہزاروں آدمیوں کے جلسہ میں فرمایا تھا کہ اگر یسوع صلیب پر مر نہیں گیا اور پھر تیسرے دن جی نہیں اُٹھا تو دین عیسوی ہیچ ہے۔ یسوع کے صلیبی موت کے ابطال کے ساتھ ہی دین یسوعی ہیچ اور باطل ثابت ہوگیا۔ سو جس بات کو خصم نے خود تسلیم کرلیا ہے کہ اس کے ثبوت سے دین یسوعی کی بیخ و بن اُکھڑ جاتی ہے اس کو آپ کس طرح کہتے ہیں کہ اس سے کسرِ صلیب نہیں ہوئی۔ دین یسوعی کا بڑا مسئلہ کفارہ ہے اور کفارے کی چھت اس ایک ہی ستون پر کھڑی ہے جس کا نام ہے صلیبی موت۔ جب یہ ستون ٹوٹ گیا اور چھت خاک میں مل گئی۔ تو پھر تعجب ہے کہ آپ کس طرح کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے کسرِ صلیب نہیں کی۔

اور اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ ہو کہ یہودیوں کی کتاب میں یہ لکھا تھا کہ جو کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اور حضرت مسیح کاٹھ پر لٹکائے تو گئے خواہ مرے نہ ہوں وہ مصلوب ہو گئے تو یہ وسوسہ یہودیوں کی شریعت سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ توریت کتاب استثناء باب ۲۲ آیت ۲۲- جہاں یہ حکم ہے وہاں قتل اور موت کے الفاظ کاٹھ پر لٹکایا جانے کے ساتھ صاف درج ہیں۔ اور اسی آیت کے مطابق یسوع کو صلیب سے جلد اُتارنے کیواسطے کہا گیا تھا۔ کیونکہ اس آیت میں لکھا ہے کہ ایسے مقتول کی لاش رات بھر کاٹھ پر لٹکی نہ رہے ورنہ زمین ناپاک ہو جاتی ہے۔ لاش کا لفظ خود بتلا رہا ہے کہ مرنا لازمی رکھا گیا ہے اور یہودیوں نے بھی سمجھ لیا تھا کہ یسوع مر گیا ہے آجکل بھی اس محاورہ کی تصدیق ہوتی ہے اخباروں میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ ایک شخص نے پھانسی پائی اس کے معنے یہی کئے جاتے ہیں کہ وہ گلے میں رسی ڈالنے کے ذریعہ سے قتل کیا گیا اور مر گیا۔ رسی یا لکڑی صرف ذرائع اور ہتھیار ہیں جن کے ذریعہ سے موت وارد کی جاتی ہے۔ جب تک کہ کوئی شخص مر نہیں جاتا اس کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ مصلوب ہوگیا۔ صرف تذلیل سے اگر کوئی شخص ملعون ہو سکتا ہے تو پھر مثلاً حضرت یوسف ؑ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا اس کے کپڑے اُتارے گئے۔ اُسے ننگا کیا گیا۔ اُسے تاریک کنوئیں میں ڈالا گیا۔ گویا وہ اپنی طرف سے تو قتل کر چکے تھے۔ جیسا کہ یہود حضرت مسیح کو کر چکے تھے۔ مگر یوسف ؑ بعینہ یسوع کی طرح موت کے مونہہ سے بچ رہا۔ یہودی عقائد کے مطابق حضرت یوسف کو کہیں (نعوذ باللہ) ملعون نہیں کہا گیا۔ حالانکہ یسوع سے بڑھ کر ایک ظلم حضرت یوسف ؑ پر یہ ہوا کہ اُسے غلام بنایا گیا اور بنی اسمٰعیل اہل عرب کے ہاتھ بیچا گیا اور اس لحاظ سے بنی یوسف اہل عرب اسمٰعیلیوں کے غلام ہیں اور نسب نامہ متی کے مطابق یسوع بھی اسی یوسف کی اولاد میں سے تہا یہی راز ہے کہ حضرت مسیح موعود کا نام بھی اسی مماثلت کے سبب غلام احمد ؐ ہوا۔ پہلا مسیح بذریعہ اپنے نسب نامہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام زادہ تہا۔ پھر یہ تو آنحضرت کا خود غلام ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ٭ اس سے بہتر غلام احمدؐ ہے

یہی سبب ہے کہ حضرت عیسےٰ کا نام ابن مریم ہوا کیونکہ انہوں نے روحانیات میں انبیت کا مرتبہ طے کیا تہا اور خود مربی درجے کو حاصل نہ کیا تہا۔

الغرض وہ تمام تکالیف جو آپکے خیال کے مطابق لعنت کے مفہوم کے واسطے کافی ہیں حضرت یوسف ؑ پر وارد ہوگئیں۔ لیکن اُسے کوئی ملعون نہیں کہتا۔ ملعون صرف اسے کہا جاتا ہے۔ جس پر کاٹھ پر لٹکنا اور وہیں مرجانا ہر دو باتیں وارد ہوں۔ پس سچی بات یہی ہے کہ جس طرح حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے ثبوت سے کسرِ صلیب ہوتی ہے۔ اس طرح کسی اور بات سے نہیں ہوتی اور میں آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں کہ حال میں ایک پرانی انجیل ظاہر ہوئی ہے جس کو بڑے بڑے پادری آج تک دباتے چلے آتے تہے۔ اسکا انگریزی ترجمہ اب امریکہ میں چھپ گیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہ تھے۔ بیہوش ہو گئے تہے مگر اس وقت رہنے یہ خیال کیا کہ مر گئے

ہین - جب صلیب سے اُتارا تو کسی ایک آدھ نے محسوس کیا کہ جان باقی ہے اس واسطے پہرہ دارون کی منت خوشامد کر کے ہڈیون کے توڑنے سے بچالیا - یہودی کوئی موجود نہ تھا - سب عید فسح کی تیاری کے سبب چلے گئے اس واسطے جان بچ جانے کے اسباب پیدا ہو گئے اور جان بچاکر وہ کسی اور ملک کو چلے گئے -

اُمید ہے کہ آپ کی تشفی کے واسطے یہ کافی ہوگا - ان اتنی بات آپکی اطلاع کے لئے اور لکھدیتا ہون - چونکہ آپ مشن اسکول مین کام کرتے ہین اس لئے آپکے لئے مفید ہوگی اور وہ یہ ہے کہ آپنے جو اپنے خط مین یسوع کے نبی معصوم ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور یسوعی لوگ اکثر اس بات کو مسلمانون کے سامنے پیش کرتے ہین سو اس کے جواب مین ایک مختصر بات ہے - انجیل مین تو صاف لکھا ہے کہ اس نے نیک ہونے سے بھی انکار کیا اور ظاہر ہے جو نیک نہین وہ معصوم کیونکر ہے اور قرآن شریف مین کہین عصمت کا لفظ حضرت عیسیٰ کے متعلق نہین بولا گیا - ہان قرآن شریف مین حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معصوم کہا ہے - پس حضرت عیسیٰ کی عصمت کے متعلق قرآن شریف خاموش اور انجیل منکر ہے - پس کس طرح یسوعی لوگ یہ دعوے کر سکتے ہین - والسلام علی من اتبع الہدیٰ -

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ - قادیان - ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

عذرِ نامعقول ثابت میکند الزام را

آجکل جس اخبار کو کھولو اس مین سڈیشن کے مقدمات کی کیفیت ہے اور مدعا علیہم ہندو مین - پٹیالہ مین خصوصیت کے ساتھ آریہ سماج پر مقدمہ چل رہا ہے لاہور مین بھی ایسے ہی لوگون پر الزام ہے - خود حضور لاٹ صاحب بالقابہ نے ہندو لیڈرون کو صاف صاف کھلے کھلے الفاظ مین فرمادیا - کہ ”ہندوستان کے اس حصہ مین ایسی کتابون اور رسالون کے مصنف اکثر ہندو ہی ہین اور جن لوگون نے خوفناک جرائم کئے ہین یا جو بغاوت مین سزایاب ہوئے ہین ، اکثر ہندو جماعت کے ممبر ہین ۔“

مگر ہم دیکھتے ہین کہ بعض آریہ مہاشے ہین اور ان کے وہی دم خم پالٹیکس مین بھی دخل بھی دئے جاتے ہین اور یہ بھی کہے جاتے ہین کہ آریہ کوئی پولٹیکل باڈی نہین وہ بے شک اس بات کے ثابت کرنے مین کہ ہماری جماعت باغی جماعت نہین اور آریہ سماج پر پولٹیکل ہونے کا الزام غلط ہے اپنی مقدور بھر کوشش کرین - ہمین اس بات سے کوئی بحث نہین لیکن افسوس و شکایت کے قابل تو یہ امر ہے کہ یہ لوگ مسلمانون کو خواہ مخواہ ملزم ٹھہراتے ہین ایسی کتابین اور مضمون جن پر سڈیشن کے مقدمات ہو رہے ہین تو خود شائع کرتے ہین - مگر کہتے یون ہین کہ چونکہ ہم نے شدہی کی تحریک کی ہے اور مسلمانون و عیسائیون کا مباحثات مین ناطقہ بند کر دیا ہے اس لئے وہ ہمارے خلاف حکام کو برانگیختہ کر رہے ہین - چنانچہ لالہ رام پرشاد جی بی - اے لکھتے ہین -

”قدرتی طور پر پاسا پلٹتے ہوئے دیکھکر اور لینے کے دینے پڑتے ہوئے پاکر ہمارے عیسائی اور مسلمانون کے ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے نہ صرف آگے بڑھنا مشکل ہوگیا بلکہ بعض صورتون مین طے شدہ میدان کو چھوڑنا پڑا - بہت جھنجلائے - چین بجبین ہوئے ہاتھ پاؤن مارے سخت کلامی سے کام لیا - اور پھر ....

آریہ سماج کے مخالفون کو نرالی چال سوجھی اور وہ یہ کہ اگر ایسی طاقت کے ساتھ آریہ سماج کی مٹھ بھیڑ کرا دی جاوے - جو اس کو مذہب کے میدان مین نہین بلکہ کسی اور میدان مین لتاڑ سکے - تو کیا ہی اچھا ہو - یارون نے اس مین منصوبے باندھے اور لگے آریہ سماج کے خلاف گھڑنے باندھنے - حکام کا غلطی کر جانا قدرتی بات ہے ۔“ دوسری طرف میان مسافر فرماتے ہین -

”بیچارے محمدیون نے اس آتش صداقت کو فرو کرنے مین عرش تک فرشتے دوڑائے - آخر جب ہر طرح ناکامیاب ہو گئے تو چند روز سے باد موافق دیکھ کر ایک سر الاپنے لگے کہ آریہ سماج پولٹیکل باڈی ہے - حضرات! یہ ہے - آریہ مہاشون کی زہر مین بجھی ہوئی تحریرین کیا ان مین ذرہ بھر بھی صداقت کا شمہ ہے - کیا حکام ایسے ہی سادہ ہین کہ وہ سکھلانے پڑھانے مین آجاتے ہین - کیا جن کتابون اور تحریرون کی بنا پر مقدمات چل رہے ہین وہ مسلمانون کی لکھی ہوئی یا شائع کی ہوئی ہین - کیا پولٹیکل اخبارات مسلمانون کے ہین - کیا پالٹیکس مین جد و جہد اور اس کے لئے ولائت تک خط و کتابت اور انقلاب خیز رسالون کی مانگ کسی مسلمان ذمہ وار لیڈر نے کی ہے - کیا لفٹیننٹ گورنر بالقابہ نے مسلمانون کو ملزم ٹھہرایا ہے - جب ان مین سے ایک بات بھی نہین - تو پھر یہ افترا پردازی کیون ہے اور وہ کونسا میدان ہے جو آریہ مہاشو! تم نے مسلمانون کے مقابلہ پر مار لیا ہے - کس مباحثہ مین تم لوگون نے تہذیب سے کام لے کر شرائط کی پابندی کے ساتھ فتحیابی حاصل کی - ایک کا ہی نام تو لو - کیا جلسہ مہوتسو مین تمہاری تحریر چند سوالات کے جواب مین اُلٹے رہی تھی - کیا لیکھرام تمہین مین سے نہین تھا - جو علمی مقابلہ مین عہدہ برآ نہ ہو سکا - تو پھر خدا کے برگزیدہ کے سامنے روحانی مقابلہ مین آیا اور وہ موُنہہ کی کھائی - کہ اب تک اُس کا ماتم پڑا ہے - کیا کوئی ایسی کتاب یا رسالہ دکھا سکتے ہو - جس مین تہذیب و متانت کے ساتھ اسلام کے خلاف کوئی اعتراض کیا گیا ہو اور اس کا جواب نہ دیا گیا ہو - اگر چند جاہل و غیر ذمہ دار برائے نام مسلمانون کو جن کا اکثر حصہ ہی اسلام و کفر کی درمیانی مگر اقرب الی الکفر حالت مین تھا تم نے شدھ کر لیا تو اس مین اسلام کو کیا نقصان پہونچا - تمہین شائد معلوم نہ ہو - اس خداوند قادر توانا عالم و بینا کا جس نے تمام جہان کے مذاہب کے خلاف ہماری کتاب مجید کو ہمارے قبلہ و کعبہ کو دشمنون کی دست بُرد سے خواہ وہ تحریف کے رنگ مین ہو یا تخریب کے ڈھنگ مین معجزانہ طور پر حسب پیشگوئی انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور وجعلنا البیت مثابۃ للناس و قیاماً کے مطابق محفوظ و مصئون رکھا ہُوا ہے - جو اس دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے ہر صدی کے سر پر عظیم الشان مجدد مبعوث فرماتا ہے - جو تمام مذاہب پر حجت ملزمہ قائم کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ سناتا ہے - ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

یہ وعدہ ہے کہ اگر تم مین سے ایک مُرتد ہو تو مین اس کے بدلے مین ایک قوم دُونگا - جو خدا کی محبوب ہوگی - پس ہمین تمہاری شدہی کا کیا خوف یا خطرہ ہو سکتا ہے اور ہمین کیا ضرورت ہے کہ ہم تمہارے مقابلے مین منصوبے کرین - جب کہ تمہارے فنا کرنے کے لئے خود تمہارے اپنے اعمال کافی ہین - تمہارا طرز اور لٹریچر ایسا ہے کہ خود تمہارے اپنے بھائیون کو اس سے شکایت ہے - پچھلا رام نگری کی کتاب ہی پڑھ لو - اندر کے صفحات کھولو - مقدمات جلاوطنیان اور آئے دن کی پکڑ دھکڑ اس بات کی شاہد ہے - کہ تم پالٹیکس مین بے جا طور پر حصہ لے رہے ہو یا بجا طور پر تم اگر اپنی بریت کرنی چاہتے ہو تو بے شک کرو - شوق سے کرو - مگر صداقت و عمل کے ساتھ ایک نامعقول عذر کو پیش کر کے کیون خواہ مخواہ اپنے پر الزام ثابت کر رہے ہو - ہمین تمہارے ساتھ کوئی بغض یا عداوت نہین - تمہارا اور ہمارا مذہب ایک نہین تو یہ عداوت کی بات نہین - ہان ہم یہ ضرور کہین گے کہ متانت اور امن کی زندگی بسر کرو - تم دل کھول کر اسلام کے خلاف اعتراض پیش کرو - مگر عالمانہ رنگ مین تہذیب کے ساتھ شوخی و شرارت ایسا نہ ہو کہ اس کا نتیجہ اچھا نہین - بدزبانی اور گالیان اور اسلام کے فخر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک چھوڑ دو - کہ ہم تمہارے کرشن و رامچندر جی مہاراج کو راستباز مانتے ہین ان کی نیت پر حملہ نہین کرتے - گورنمنٹ برطانیہ کو اپنے لئے رحمت سمجھو کہ اس کے زیر سایہ تم نے اور ہم نے بہت آرام پایا ہے - گورنمنٹ تمہارے اور ہمارے مذہبی معاملات مین مداخلت نہین کرتی - پس اس کے ساتھ وفاداری اور اس کی اطاعت دل خلوص کے ساتھ ہم پر لازم ہے اور ہم مین اس خلوص کا یہان تک اہتمام ہے - کہ ہم کسی آنے والے زمانے مین کسی ایسے مہدی کے قائل نہین جو آکر جنگ کرے اور اس بنا پر ہم دوسرے مسلمانون سے ہی الگ ہو گئے ہم برادریون سے خارج کئے گئے - ملازمتون سے برطرف ہوئے

"فرد اکفر کہلائے اور ہم نے اپنے بھائیوں سے نوہ وزہ وطنہ اٹھائے"

کہ یہ شعر حسب حال ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہر چہ کرد آں آشنا را

مگر ہم اپنے عقیدہ پر استوار رہے پس جب اپنے بھائیوں سے ہم سے بگاڑ کرلی تو جو گورنمنٹ کے خلاف بدامنی کے خیالات اغیار کے ساتھ پھیلانے کے حامی ہیں ان سے ہم کیا صلح کرسکتے ہیں۔

ایک داغ دنبل بر گوڈا چپ

اُردو لٹریچر کی بہت کچھ اصلاح ہو چکی ہے اور اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ اس بات کا ادب نہایت شستہ اور عمدہ ہو چنانچہ اس مطلب کے لئے کئی انجمنیں قائم ہیں کئی رسالے جاری ہیں کئی جلسے ہوتے ہیں کئی مشاعرے کئے جاتے ہیں۔ مگر میں حیران ہوں کہ ہمارے اشامپ فروش صاحبان اسی پرانی لکیر کو پیٹے جاتے ہیں مندرجہ عنوان ملیہ کے متعلق ایک فقرہ ہے جو آپ پنجاب میں ہر ایک اشامپ اور اس کی فروخت پر لکھا ہوا پائیں گے اور پھر لطف یہ کہ رجسٹرار کے دفتر تک یہی حال ہے۔ میں نے بطور نمونہ ایک فقرہ لکھہ دیا ہے۔ اشامپ شروع سے آخر تک اس قسم کے مضحکہ انگیز فقروں سے بھرا ہوتا ہے اسکی حکماً اصلاح ہونی چاہئے تا یہ بھونڈا طرز تحریر اور کے روشن ماتھے پر کلنک کا ٹیکا نہ ہو۔

گورنمنٹ کا شکریہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

ہیڈ ماسٹر مدرسہ سالانہ گرانٹ کے بڑھ جانے کی اطلاع دیتے ہیں۔ جس کے لئے ہم سررشتہ تعلیم کے بیدار مغز موقعہ شناس ڈائرکٹر صاحب بالقابہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی اس مہربانی آمیز توجہ سے چار لاکھ انسانوں کے قلوب اپنے شکر سے وا متنان سے بھرلئے ہیں۔ اس قطعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کہاں تک تعلیم کی حامی ہے اور وہ اپنی رعایا کو جائز مدد دینے کا کوئی موقعہ بھی فروگذاشت نہیں کرتی۔ گرانٹ کی کمی کا جو سبب ہیڈ ماسٹر نے لکھا ہے۔ اس کی طرف قوم کی توجہ دلائی جاتی ہے

"اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال مدرسہ تعلیم الاسلام کو ایک سو ستانوے (۱۹۷) روپیہ ماہوار امداد ملی ہے۔ پچھلے سال کی امداد ایک سو سینتیس (۱۳۷) روپیہ تھی۔ انسپکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر طلبار کی تعداد کم نہ ہوتی تو اس سال امداد اور بھی بہت زیادہ مل سکتی تھی اور انہوں نے فرمایا تھا کہ اس امداد میں سے ہمیں بہت سا روپیہ اس لئے کاٹنا پڑا ہے کہ طلبار کی تعداد کافی نہیں۔ پس ہماری قوم کو توجہ کرنی چاہئے کہ وہ اس اپنی قومی درس گاہ میں جلد اپنے بچوں کو بھیجکر تعداد طلبار کو بڑھادیں۔ والسلام۔ صدرالدین ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام (قادیان)

بقیہ رباعیات و مسدس نعت جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے (نوز توم)

ہر سہ لکچر ہائے شملہ کو قبل ۵ اور ۱۳ اگست ۱۹۰۹ء کو پڑہی گئی

(سلسلہ کے لئے دیکھو مورخہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۰۹ء ۶)

اللہ اللہ صحبت عالی میں کیا تاثیر تھی ❊ وحشیوں کے رام کرنے کو عجب تسخیر تھی
ان کی بداخلاقیوں کیواسطے اکسیر تھی ❊ ان کی خفی قسمت ہی اچھی اور بھلی تقدیر تھی

آتشیں جو صحبت والا سے نورانی ہوئے
خاک کے پتلے تھے قرآں سن کے روحانی ہوئے

غور سے دیکھو محمد میں ہیں موسیٰ کی صفات ❊ نوح و ابراہیم اور الیاس و یحییٰ کی صفات
یونس و ایوب اور یس اور عیسے کی صفات ❊ اس میں اور اسکے غلاموں میں ہے سب کی صفات

مختصر یہ ہے کہ ہیں وہ مظہر کل انبیا
فیضیاب ان کی نبوت سے ہوئے سب اولیا

دیکھتے ہیں ہم خدا کو اس نبوت کے طفیل ❊ اس نبی ہاشمی کے بخت و دولت کے طفیل
چلتے ہیں سیدہ پر فقط اسکی ہدایت کے طفیل ❊ پاتے ہیں راہ خدا ان کی شریعت کے طفیل

اس نبوت کا قیامت تک برابر فیض ہے
یہ نبوت غور سے دیکھیں سراسر فیض ہے

قوم خوشخو ہوگئی حضرت کی سیرت دیکھ کر ❊ اچھی عادت دیکھ کر اور پیاری خصلت دیکھ کر
تلخ باتیں چھوڑدیں ذوق حلاوت دیکھ کر ❊ وحشتیں سب اڑ گئیں اُنس و محبت دیکھ کر

ثاقب اور موہنہ اسکا اور ان کی خصائل کا بیاں
سیرت فخر عرب میں گنگ ہے اس کی زباں

دیکھئے گا اب جناب خواجہ صاحب کے کمال ❊ کیسی خوبی سے بیاں کرتے ہیں حضرت کے خصال
ان کا وہ جاہ و جلال اور ان کا وہ حسن جمال ❊ دے بیاں میں ان کے برکت اے خداوند ذوالجلال

وہ طلاقت دے کہ گونج اٹھے سپہر کا ہال بھی
قال میں ہوجائے پیدا وجد بھی اور حال بھی

مُردے تھے وہ، حضرت نے جلایا انکو ❊ اندھے تھے راست دکھایا ان کو
بدوی ہوئے مطلق علم و فن میں ثاقب ❊ اُمی نے عجب علم پڑھایا ان کو

غصے میں وہ ناحق ہو نکل جاتے تھے ❊ کٹ جاتے تھے ہر بات پہ جل جاتے تھے
2 ہوجاتے تھے نیلے پیلے دم بھر میں عرب ❊ گرگٹ کی طرح رنگ بدل جاتے تھے

حضرت کے طفیل نیک اخلاق ہوئے ❊ خوشخوئی میں سب شہرۂ آفاق ہوئے
3 اعجاز سا اعجاز ہے اللہ اللہ ❊ علم اور عمل دونوں میں سب طاق ہوئے

تید سے ہیں تک جو۔ انہیں رام کیا ❊ توحید کو پھیلا ہی کے آرام کیا
4 اعجاز کہیں ملا ہے تائید خدا ❊ اصنام کا گھر کعبۂ اسلام کیا

کعبہ میں پہنچ کے کسر اصنام کیا ❊ توحید کو عشقت از بام کیا
5 اس پور براہیم نے بت توڑ مٹے ❊ اللہ کے تیوہ نے بڑا کام کیا

دشمن اسے گھر سے بدر کرتے تھے ❊ حضرت میں کہ ان سے درگذر کرتے تھے

مکہ کو جو فتح کرکے آتے ہیں گھر ❊ کہتے ہیں تمہارے دل میں گھر کرتے ہیں
دشمن جو بہت ہی شور و شر کرتے ہیں ❊ کہتے ہیں کہ سفر کرتے ہیں
جب ہو کے ظفریاب پہنچتے ہیں گھر ❊ کہتے ہیں کہ تم نے درگذر کر زمیں

کیا تم سے کہوں تھے اس میں کیا کیا جوہر ❊ ہمت کا ہنر دلاوری کا جوہر
8 تھے کان گہر احمد والا گوہر ❊ تھے جو دو سخا کے ان میں صدہا جوہر

مُردوں کو نئے سے زندگانی بخشی ❊ زندوں کو حیات جاودانی بخشی
9 کہتے ہیں جنہیں دشمن دین بے ساں ❊ دولت انہیں دے کے حکمرانی بخشی

گُر دین کے ایک ایک بتلائے اُس نے ❊ دنیا کے قوانین سکھائے اُس نے
10 ایسا نہ ہوا لڑ بھڑ کے تبہ ہو عالم ❊ لڑنے کے بھی آئین بتائے اس نے

کفار سے آئے جبکہ آنحضرت تنگ ❊ دکھلایا تنگ ہو کے کرتے ہیں جنگ
11 دس دس پہ تھا بھاری ایک ایک انکا ❊ وہ ہاتھ دکھائے رنگے سارے رنگ

تھی دانش و عقل پر بنائے پیکار ❊ حکمت سے نبی خوب لڑے ہیں سرکار
12 پیکار و نبرد دیکھیں پر کیوں کا ؟ ❊ لڑنے کیلئے بھی علم و فن ہے درکار

کس طرح گذارے جوانی کے دن ❊ شادی کو زمانہ شادمانی کے دن
13 نوخیز اور ادھیڑ سے بسر کرتا ہے ❊ نو عمر سے اپنی ناتوانی کے دن

ہے نفس کی خواہشوں پہ قدرت اسکو ❊ ہے ساری ہی قوتوں پہ قوت اس کو
14 سمجھیں سا جو سمجھتے ہیں ہوا کے بندے ❊ ہر حال میں خوش رکھتی تھی عفت اُسکو

ضرورت ہے

کتاب ست بچن اور ازالۂ اوہام ہر دو حصہ اور فتح اسلام پہلے پرانے چھاپے کی مجھے مطلوب ہے۔ اگر کوئی صاحب ارسال فرمادیں۔ تو بڑی عنایت ہو۔ قیمت کے واسطے وی پی کردیں۔ (ایڈیٹر)

فطرت کی گواہی ۔حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری نے ایک نکتۂ معرفت فرمایا۔ کہ پادری انگریزوں تو سور کا گوشت بڑے مزے سے کہاتے ہیں اور اسے حلال وطیب سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کسی کو پگ (خنزیر) کہدیا جاوے۔ تو پھر اس کے تن بدن میں مرچیں لگ جاویں اور وہ آپے سے باہر ہوئے بغیر نہ چھوڑے جس سے معلوم ہوا کہ خنزیر درحقیقت "رجس" اور بری چیز ہے

فنافی الشیخ

بدقسمتی سے نقشبندیوں نے اس کے یہ معنے سمجھے ہیں کہ پیر کی صورت کا خیال اٹھتے بیٹھتے حتے کہ نمازمیں بھی رکھا جائے اور اس پر عکوف کیا جائے یہاں تک کہ تصور شیخ تمام خیالات پر مستولی ہو جاوے اور ہر طرف وہی صورت نظر آئے جو ایک شائبہ بت پرستی ہے مگر دراصل اس سے مراد ہے کہ پیر کی طاعت اور اخلاص میں یگانگت کی حد تک پہونچ جانا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں۔ جولائی ۱۸۹۷ء میں جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا اور ہم نے ان کے لئے دعا کی تو الہام ہوا "تم پاس ہوگئے ہو" یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہوگیا ہے کیونکہ مخلصوں کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہونچ جائیں ایسے فقرے آجاتے ہیں۔ حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب اس سارٹیفکیٹ پر جو ان کے امام بلکہ فنا ...

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

۱۴ پارہ چودہواں

سورۃ الحجر

(مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۱۰ء رکوع ۳)

گذشتہ اشاعت سے آگے

فاخرج منہا۔ نکل جا تو اس مرتبہ سے۔

فانک رجیم۔ کیونکہ تو دھتکارا ہوا ہے۔

فانظرنی - یہ اس کی خواہش ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ شیطان کی یہ خواہش پوری ہوئی۔ غلطی کرتے ہیں۔ ہاں فرمایا۔

الی یوم الوقت المعلوم۔ ہر آدمی کے ساتھ بقدر اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ نیک انسان بیدار ہو جاتا ہے پھر شیطان کا داؤ پیچ نہیں چلتا۔

عبادی۔ کچھ ضرورت نہیں کہ عبادی سے خاص بندے مراد لئے جاویں کسی آدمی پر شیطان کا غالب نہیں ا پنا تیج درس کا کہا تک گاتا ہے جیسا کہ میں نے کئی بڑے بڑے ڈاکوؤں سے پوچھا ہے اور انہوں نے مانا ہے کہ کوئی ہمیں جبراً نہیں لے جاتا بلکہ خود ہی جاتے ہیں۔

مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۱۰ء

(سورۃ الحجر۔ رکوع ۴)

المتقین۔ تقوے اختیار کرنے والے۔ ایسے لوگوں کے عقائد صحیح ہوتے ہیں۔ اللہ پر ایمان۔ فرشتوں پر۔ کتابوں پر۔ نبیوں پر ایمان۔ جزا و سزا پر ایمان اور اعمال صالحہ میں یہ فرمایا۔ مال کو خرچ کریں۔ ذوی القربیٰ۔ یتامیٰ۔ مساکین۔ سائلین۔ غلاموں کے آزاد کرنے پر۔ نماز پڑھیں۔ زکوٰۃ دیں۔ صابر ہوں۔ (تنگی۔ غریبی۔ لڑائی۔ بیماری کے اوقات میں) بس یہی متقی لوگ ہیں۔

کچھ اور نشان بتاتا ہے وہ سلامتی کے گھر میں رہتے ہیں۔ کسی نیک بندے کی نسبت ان کے دل میں رنجش نہیں رہتی۔

نبیٔ عبادی۔ امید و بیم دو پر ہیں۔ اللہ کے حضور میں پہونچنے کے لئے۔ اس کا ثبوت آگے آنیوالے بیان میں دیا ہے۔

بغلیم۔ اس بچے کے جوان ہونے کی خبر بھی دیدی۔

الضالون۔ خدا کے صفات سے ناواقف ہیں۔

فما خطبکم۔ حضرت ابراہیم کا قلب محسوس کر رہا تھا۔ کہ یہ کوئی عذاب بھی لائے ہیں۔ اس لئے بشارت سنکر بھی دریافت کیا۔

قوم مجرمین۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ اگر قرآن شریف میں اس کا ذکر نہ ہوتا تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی انسان مرد سے بھی ... کرتا ہے۔

مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۱۰ء

(رکوع ۵)

لوطؑ کی قوم عرب کے شمال مغرب میں آباد تھی ان کی بستیاں لمبی تھیں۔ ایک کا نام سدوم ایک کا گمارا۔ ایک کا نام ... اسی واسطے اس قوم کے بدکاروں کو سدومی کہتے ہیں منکرون۔ ناپسند کئے گئے۔

فیہ یمترون۔ وہ عذاب جسمیں یہ شک کرتے تھے۔

لا یلتفت منکم احد۔ چونکہ عذاب میں گرفتار ہونے والی نے پیچھے مڑکر دیکھنا تھا اس لئے دوسروں کو ایسا حکم ہوا۔ بعض حکم خاص مصلحت پر مبنی ہوتے ہیں۔

حیث تؤمرون۔ پاس ایک پہاڑ تھا اس پر چلے جانے کا حکم تھا۔

دابر۔ (۱) اول (۲) آخر (۳) جو پیچھے رہ جانے والے ہوں۔

یستبشرون۔ کیونکہ وہ لوگ حضرت لوطؑ پر کسی قسم کا الزام آنے کے منتظر تھے۔

فلا تفضحون۔ مہمانوں کی بے عزتی کرکے مجھے ذلیل مت کرو۔

عن العالمین۔ انہی لوگوں کی مدد سے منع نہیں کیا۔

ان کنتم فاعلین۔ اگر تم اس مقدمہ کی تحقیق کرنا چاہتے ہو تو میری بیٹیوں کو بطور ضمانت رکھو۔

یعمھون۔ (۱) اندھے (۲) ... (۳) ناعاقبت اندیشی کرتے۔

للمتوسمین۔ وہ لوگ جو بڑی فراست والے ہوں اور عبرت پکڑنے والے۔

انھا۔ وہ بستیاں عذاب کا نشان۔

مقیم۔ موجود۔ واضح۔ وہاں کی جھیل کا نام ڈیڈ سی۔ جھیل مردار۔ جسمیں کوئی جاندار زندہ نہیں رہتا۔

الایکۃ۔ بن۔ جنگل۔ جس میں بہت سے درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔

لبامام۔ امام اس شاہراہ اور اس شخص کو کہتے ہیں جس کی طرف لوگوں کا قصد ہو۔ چونکہ شاہراہ کی طرف اکثر لوگ منزل تک پہونچنے۔

مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۱۰ء

(سورۃ الحجر۔ رکوع ۶)

الحجر۔ ثمود کی قوم جہاں رہتی تھی اس کو حجر کہتے ہیں۔

حجر میں بحث ہوئی ہے کہ حجر کیا چیز تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس قوم کے دارالسلطنت کا نام ہے بعض اس میدان کا نام بتاتے ہیں۔ جدیدہ۔ حضرموت۔ حجاز۔ تہامہ کے علاقوں کو حجر کہتے ہیں۔ وہاں کی قوم ثمود میں صالح نبی آئے تھے۔ بہت سے نبی۔

آیاتنا۔ اپنے احکام۔

وکانوا ینحتون من الجبال۔ اس زمانے میں بھی اس کا رنگ پایا جاتا ہے۔ یعنی پہاڑ کھود کر گھر بنانا۔ ایک سہل زمین ہوتی ہے ایک جبلی زمین۔ دونوں مقامات پر اس زمانے کے لوگ بھی کوٹھیاں وغیرہ بناتے ہیں اور اس پر اتراتے ہیں۔

الصیحۃ۔ اس کے معنے عذاب کے ہیں۔ آواز کے معنے بھی درست ہیں۔ جب پہاڑوں میں بڑے بڑے زلزلے آتے ہیں تو زلزلوں سے پہلے گونج اور گرج پیدا ہوتی ہے۔

صاح الزمان لآل برمک صیحۃ۔ خروا لصیحتہ علی الاذقان۔

برمک ایک قوم تھی۔ جس نے حضرت ہارون الرشید علیہ رحمۃ اللہ کے زمانے میں بڑی ترقی کی۔ انہوں نے تمام طاقتور جاگیروں اور علاقوں بلکہ شعراء و علماء کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ ہارون الرشید نے ان کی نیت پر اطلاع پاکر انہیں ایک ہی وقت میں ہلاک کر دیا۔ شاعروں کو چونکہ بہت انعام دیتے تھے اس لئے انہوں نے ان کی سخاوتوں کی بڑی تعریف کی ہے۔

وما خلقنا السموات۔ یہ آیت اس اعتراض کے جواب میں ہے۔ جو اخذتہم الصیحۃ سے کسی نادان کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ زلزلے آنا تو ایک نیچرل رول ہے۔ پھر زلزلہ آنے پر صلحاء کی ہلاکت بھی ہو جاتی ہے۔ فرماتا ہے۔ آسمان و زمین کو ہم نے حق و حکمت سے پیدا کیا۔ ہم نے پہلے ہی سے یہ انتظام کر رکھا ہے۔ عذاب اسی وقت آئیگا۔ جب صلحاء بالعموم نہ رہے اور زلزلہ اگر کسی ظاہری سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کا باطنی سبب یہی ہے۔ اور ہم اسے خوب جانتے ہیں۔

فاصفح الصفح الجمیل۔ عذاب کے لانے کے لئے صبر بھی بہت مفید ہے۔ یہاں سے ایک اخبار شحنہ ہند نکلتا تھا۔ وہ اس سلسلہ پر سخت مفتریانہ اور مفسدانہ حملے کرتا۔ میرے دل میں بعض اوقات اس کے جواب کا جوش اٹھتا۔ اس لئے میں نے ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ تو فرمایا کہ تمہارے جواب سے کیا بنے گا۔ صبر کرو کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ پھر ایک موقعہ آیا۔ تو آپ نے توجہ فرمائی اور ایسی توجہ فرمائی۔ کہ جناب الٰہی سے درست توفا... ان کا صفایا ہی ہو گیا۔

سبعاً۔ اس کے معنے سات آیتیں۔ یعنی الحمد شریف۔ یہ ان آیتوں میں سے ہیں۔ جو کئی بار نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ چنانچہ دن رات میں بالعموم چالیس رکعتوں میں یہ سورۃ دہرائی جاتی ہے۔ کئی تابعین نے کہا ہے۔ بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ توبہ ان سات سورتوں کا نام سبع مثانی ہے۔ بعض نے توبہ کی بجائے یونس کو رکھا ہے۔ کیونکہ ان کا بیان آپس میں ملتا جلتا اور دوہرا دہرا ہے۔

لاتمدن عینیک۔ قرآن شریف ایسی نعمت کے مقابلہ میں اس فانی دولت کی کچھ پروا نہ کرو اور آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔

ازواجاً۔ رنگ برنگ۔

المقتسمین۔ مقتسم کے کئی معنے کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ یومنون ببعض ویکفرون ببعض۔ دوم یہ تقاسموا باللہ۔ جیسے حضرت ثمود کی قوم نے قسم کھائی تھی۔ کہ رات حضرت صالح کو مار ڈالیں گے۔ اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ۹ آدمیوں نے یہی مشورہ کیا۔ (۳) تقاسموا علے سبل مکۃ۔ کفار نے اسلام کے خلاف ابھارنے کے لئے مختلف شاہراہوں پہ آدمی مقرر کر رکھے تھے۔ اس کا نمونہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ لوگوں کے بہکانے کے لئے رستوں میں اپنے ایجنٹ چھوڑ دیتے ہیں (۴) عجیب عجیب معنے کر کے کئی فرقے بنا دئے۔ چھ شخصوں کے نام مجھے یاد آ گئے۔ (۱) اسود بن زرارہ (۲) اسود بن زہرہ (۳) ولید مخزومی (۴) عاص سہمی (۵) اسود بن مطلب (۶) حارث خزاعی۔ یہ سب کے سب مختلف عبرت و دہشت ناک امراض سے ہلاک ہوئے۔

فسبح بحمد ربک۔ بعض لوگوں نے سجدوں میں عجیب عجیب طرح کی دعائیں قرآن شریف کی مختلف آیات سے کر کے پڑھنی شروع کر دی ہیں حالانکہ سجدوں میں قرآنی دعاوں کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔ وہ دیکھیں۔ کہ یہاں جو صاف حکم ہے اس کی تعمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح فرمائی۔ رکوع و سجود میں پڑھا جاتا ہے۔ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک الخ۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اس کے متعلق کہ رات کو سبحان اللہ۔ الحمد للہ اللہ اکبر پڑھ کر سونے ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ کہ جیسا کسی کو تحفہ دیا ہدیہ دیں ویسا ہی انعام ملتا ہے۔ جناب الٰہی میں جو تسبیح و تحمید کا ہدیہ پیش کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص کو جس نے ہدیہ پیش کیا۔ گناہوں سے پاک کر دے گا۔ و...

یاتیک الیقین۔ یقین سے مراد موت ہے۔

یہاں سورۃ الحجر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ النحل

مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱)

چند سورتیں۔ الر۔ المر سے شروع ہوتی ہیں یہ لفظ بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کچھ تم لوگوں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا وہ میں خوب دیکھ رہا ہوں۔

اب اس سورۃ میں اس کے نتیجہ کا ذکر کرتا ہے۔

امر اللہ۔ امر کے معنے یہاں حکم کے ہیں۔ لاتستعجلوہ سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں وعید کا مذکور ہے

ینزل الملائکۃ۔ شرک کے دفعیہ کے لئے اس نے فرشتوں کو اپنا کلام دے کر نازل کیا علے من یشاء۔ مراد ہمارے نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

بالحق۔ ازل میں مقدر تھا کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں گے اور لوگ ان کے مقابل میں شرارتیں کریں گے۔ جو سزا پائیں گے۔ چنانچہ اس کے مطابق انتظام ہو رہا ہے۔

ہونگے۔ شیعہ قوم بھی غور کرے۔ جو مہاجرین کی معائب شماری اپنا فرض سمجھتی ہے یاد رکھو۔ کہ جو شخص کچھ اللہ کے لئے چھوڑتا ہے۔ وہ دنیا میں اُس کا بدلہ پاتا ہے۔

ولاجر الاخرۃ۔ دنیا کے سکھ سے اجر آخرۃ پر دلیل قائم کی۔ جب ایک بات حاصل ہوگئی۔ تو بدلیل اربعہ متناسبہ دوسری ضرور حاصل ہوگی۔

الذین صبروا۔ نیکیوں پر قائم رہنا اور بدیوں سے رکنا۔ صبر ہے۔

الا رجالا۔ الا بمعنے غیر ہے۔

اھل الذکر۔ قرآن شریف میں دوسرے مقام پر ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ اور فرمایا۔ ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم۔ جس سے معلوم ہوا کہ ذکر سے مراد قرآن مجید ہے۔ انزلنا الیک الذکر میں بھی اس کی تشریح فرمائی (اہل الذکر سے اہل اسلام مراد ہیں)

الذین مکروا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کر دیں۔ قتل کر دیں۔ یا جلاوطن کر دیں۔ کفار مشرکین یہ تدبیریں کر رہے تھے۔

ان نخسف اللہ بھم الارض۔ اس ملک میں ہم تمہیں ذلیل کر دیں۔ ایک شعر یاد آگیا۔ حماسہ میں ابو ثمامہ کا شعر ہے۔

وان ابیتم فانّا معشرٌ انف ۔ لا نطعم الخسف ان السم مشروب

علے تخوف۔ تخوف کے معنے عربی زبان میں گھٹنے کے ہیں۔ یعنی ہم تمہیں ایسے گرفتار کریں کہ تم گھٹتے جاؤ۔

مورخہ ۲۵ رجنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل رکوع ۱۳)

قال اللہ۔ اور فرمایا ہے اللہ نے۔

الٰھین اثنین۔ دو معبود بھی نہ بناؤ۔ چہ جائیکہ دو سے زیادہ۔

فایای فارھبون۔ اس کے ترجمہ کی اُردو زبان متحمل نہیں ہو سکتی۔ ت۔ ایای۔ ت تین چیزیں ہیں یہاں پر جس کا ترجمہ یوں ہو سکتا ہے۔ تو ڈرتے رہو مجھ سے ہی مجھ سے ہی ڈرو۔

الدین۔ دین کے معنے۔ مذہب و ملت۔ فرمانبرداری۔ جزا و سزا۔

واصبا۔ دائما۔ ہمیشہ۔ ایک شعر یاد آگیا۔ بڑے آدمی کا جو زبان عربی کا امام ہے۔

لا یبتغی الحمد القلیل بقاءہ۔ یوما۔ بذم الدھر اجمع واصبا۔

میں ایسی مدح کسی کی نہیں چاہتا۔ جس کا بقا تھوڑی مدت ہو اور جو لعنت۔ برائی ہو وہ ہمیشہ تک چلی جاوے۔

تجئرون۔ تم یاد کرتے ہو۔ آوازیں اٹھاتے ہو۔ گڑگڑاتے ہو۔ زاری کا لفظ ہمارے ملک میں اس کے لئے رائج ہے۔

لیکفروا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کفر نعمت کریں۔

مورخہ ۲۶ رجنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل۔ رکوع ۱۴)

لو یؤاخذ اللہ الناس بظلمھم۔ کس قدر بدکاریاں ہوتی ہیں۔ کس قدر بدمعاملگیاں ہوتی ہیں۔ کس قدر شرک ہوتا ہے۔ اگر ان سب کی سزا میں اللہ پکڑے۔ تو سب ہی ہلاک ہو جاویں۔ جب آدمی ہلاک ہوگئے۔ تو حیوان وغیرہ خود بخود پیچھے گئے۔ کیونکہ یہ تو انسان کی خاطر سے ہیں۔

لا یستاخرون ساعۃ۔ آئے ہوئے وقت کو پیچھے نہیں کر سکتے۔

ایک بزرگ کی بات سناتا ہوں۔ ان سے کسی نے کہا۔ میں نے دودھ میں پانی ملا کر بیچا ہے۔ مجھے تو بڑا ہی نفع ہوا ہے۔ کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ اس بزرگ نے کہا کہ جتنا پانی تم اب تک ملا چکے ہو۔ اتنا ایک گڑھا کھود کر اس میں پانی ڈالو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ تو اس کے گلے تک آیا۔ بزرگ نے فرمایا۔ دیکھو ابھی تمہارے ڈوبنے کا وقت نہیں آیا۔ غرض بدکار کی بدکاری کی سزا کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔

ولا یستقدمون۔ اور نہ پہلے کر سکتے ہیں۔

لا جرم۔ لابد۔ ضرور۔ جرم کے معنے کسب کے بھی ہیں پس لا حرف تاکید ہوگا۔

مفرطون۔ ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ افراط سے ہے۔ عربی زبان میں فرط اُسے کہتے ہیں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انا فرطکم علی الحوض۔ بچہ فوت ہوتا ہے۔ اس کے لئے دعا ہوتی ہے۔ اللھم اجعلہ لنا فرطاً۔

ایک فارط ہوتا ہے "جو آپ بنتا ہے۔ اور جو اسکے بھیجا ہوتا ہے۔ اسے فرط کہتے ہیں۔

فارط اور فراط کے لئے ایک شعر یاد آگیا۔ فاستعجلونا وکانوا من صحابتنا کما تعجل

مفرطون کے معنے ہوئے (آگے بھیجے گئے)

اللہ نے انسان میں دونوں قسم کی طاقتیں دی ہوئی ہیں۔ اگر غضب ہے۔ تو ساتھ رحم بھی ہے اگر عفت ہے تو شہوت بھی۔ انسان کو اللہ نے حکومت بخشی ہے۔ کہ وہ غضب و رحم میں۔ عفت و شہوت۔ حرص و قناعت میں عدل قائم رکھ سکے۔ ہر ایک کو اپنی حد سے نہ بڑھنے دے۔ لیکن کسی کی تحریک سے متاثر ہو کر وہ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ جب ایسی باتیں کثرت سے بڑھ جاتی ہیں۔ تو ان سے روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز فرماتا ہے۔ پھر اس کے بعد خلفاء ہوتے ہیں۔ ان کے نواب ہوتے ہیں۔

فھو ولیھم۔ ایمانداروں کا تو اللہ والی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔ مگر وہ جو کفر کرتے ہیں ان کا ولی شیطان ہوتا ہے

انزل من السماء ماءً۔ زمین میں بہت سے بیج ہوتے ہیں۔ جن میں تفریق نہیں ہو سکتی۔ مگر بارش جب برستی ہے۔ تو ہر بیج پھوٹ کر نکل آتا ہے۔ پھر ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ گلاب ہے۔ اور یہ ستیاناسی۔ اسی طرح وحی الٰہی آکر حق و باطل سے ممتاز کر دیتی ہے۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

تلاش عزیز

سید فضل شاہ ولد سید باقر علی شاہ ساکن بھنبھلا ڈاکخانہ بھاگ نگر ضلع گجرات عمر ۱۳ سال - درمیانہ قد - قرآن شریف خواندہ - خوش رو - سرخ و سفید رنگ - تیز زبان اس حلیہ کا لڑکا کسی بھائی کو ملے - تو دفتر بدر میں اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں -

الخطبہ

ایک قرآن شریف خواندہ لڑکی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام مگر تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو خط و کتابت معرفت دفتر بدر معہ ٹکٹ چار آنہ -

(۲) ایک اور ۱۸ سالہ لڑکی قریشی النسب تا مڈل تعلیم یافتہ کے لئے جو دستکاری میں بھی کمال رکھتی ہے رشتہ کی ضرورت ہے جو احمدی برسر روزگار ہو۔ (جب تک چار آنے کے ٹکٹ نہ آوینگے کسی درخواست پر کوئی توجہ نہ ہوگی

جنازہ غائب

احباب بابو عبد الرحمان صاحب کلکتہ کی والدہ اور برادر روشن دین صاحب کے بھتیجے کا جنازہ غائب پڑھیں

التجاء دعا

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء جو امتحان انٹرنس میں اپیر ہونے والے ہیں - تمام احباب سے دعائے کامیابی کے لئے درخواست کرتے ہیں - ضرور بالالتزام دعا کی جاوے -

مدینۃ المسیح

تعمیر بورڈنگ ہوس بھی عنقریب شروع ہونیوالی ہے . بورڈنگ ہوس سے پہلے اس مسجد کی بنیاد رکھی جاوے گی جس کے لئے اڑھائی ہزار روپیہ چندہ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے فراہم کر کے دیا ہے اور اڑھائی ہزار ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی ہمشیرہ مرحومہ کی وصیت کا ہے اس مسجد کے علاوہ جامع مسجد موجودہ کی توسیع کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے اور امید ہے - کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ایک بڑا کمرہ پرانی مسجد کے برابر چوڑائی میں اور لمبائی میں قریباً ۴۰ فٹ اور اس نئے کمرے اور پرانے کمرے کے سامنے ایک برآمدہ جو ۸۰ فٹ سے زیادہ لمبا ہو گا تیار ہو جاویگا۔ اس توسیع پر غالباً تین ہزار کے قریب خرچ ہو گا - مگر یہ کام نہائت ضروری تھا اور اس سے امید ہے سالانہ جلسہ کے اجتماع کے لئے عمدہ جگہ نکل آئے گی اس کے لئے بالفعل عام چندہ کی تحریک کرنی مناسب نہیں سمجھی گئی - مگر سالانہ جلسہ کے اخراجات کے چندہ میں سے۔ احباب اس بات کو مدنظر رکھیں کہ دو ہزار روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے سب انجمنیں اور احباب کوشش کریں جلسہ میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں اور اس رقم کا بہت جلد پورا ہونا ضروری ہے مساجد کی تعمیر اور توسیع بجائے خود ایک اعلے درجہ کے ثواب کا کام ہے اور اس پر مزید یہ کہ سلسلہ کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں اسی اثنا میں میں احباب کو اس طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ لنگر خانہ کی مد بسبب کمی آمد روز بروز زیادہ مقروض ہوتی چلی جا رہی ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ان تنگیوں کے وقت میں سال میں ایک یا دو دفعہ خاص چندہ لنگر خانہ کا ہو جایا کرتا تھا اب بھی اگر احباب توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں مالوں میں برکت دینے والا وہی خدا ہے جس کی راہ میں یہ خرچ ہو رہے ہیں۔

(ریویو)

ندوۃ العلماء کی عمارت اور خلوص مذہبی کا ایک عجیب منظر

یکم محرم ۱۳۲۸ھ روز جمعہ کو تمام طلبائے دار العلوم اس مقام پر جہاں دار العلوم کی جدید عمارت تعمیر ہو رہی ہے اس قدیم مذہبی خدمت کو انجام دینے کے لئے جمع ہوئے جو ان کا آبائی شعار ہے. کمرہ خاص فن تفسیر کے لئے تعمیر ہو رہا ہے. طلبائے دار العلوم ندوہ نے اس کے پاس جا کر تمام مزدوروں کو ہٹا دیا اور خود اپنے ہاتھ سے چونا - گارا - اینٹیں لا کر ڈھیر کرنی شروع کیں معمار کام بناتے جاتے تھے اور لڑکے ان کو مصالح دیتے تھے۔

(بدر) - ان الفاظ وکیل میں پڑھ کر میں بہت خوش ہوا مگر مجھے اس سے آگے یہ الفاظ پڑھ کر کہ "جب یہ رسم ادا ہو چکی" بہت ہی افسوس ہوا - گویا جو کچھ کیا گیا وہ محض ایک مضحکہ خیز نقل تھی جیسا کہ عام طور پر تماشوں میں دکھائی جاتی ہیں اور اس میں کوئی خوبی نہیں اور نہ ایسے پرزور الفاظ میں بیان کرنے کی ضرورت تھی ابو الانبیاء اور سید الانبیاء نے خود اپنے ہاتھوں سے خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اٹھایا ہے - طلباء ندوہ کے ان سے بڑھ کر نہیں تاہم ہم خوش ہوتے اگر تفسیر کا کمرہ یہ طلبۃ العلوم اپنے ہاتھوں سے تیار کر دیتے - تمام نہیں تو ان میں سے چند باہمت ہی ہر روز باری باری شامل ہوتے - چند منٹوں کے لئے ایک فعل بطور رسم و نقل ادا کرنا سلف صالحین کے کارناموں پر پردہ ڈالنے کا استہزاء و تمسخر ہے - اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے - یہاں قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے ایک کمرہ یہاں کے استادوں اور طلبۃ العلوم نے ایک رات میں بنایا تھا - یہ ہے صحابہ کرام کا نمونہ اور سلف صالحین کی روح کا کام - یہ سطور دردِ دل سے لکھی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں -

واذا النفوس زوجت

پیرس کا نامور اخبار "ولبرٹی" رقمطراز ہے کہ جنوری میں پیرس کے مشہور و معروف بلند ترین مینار ایفل ٹاور کی چوٹی سے نیویارک کے سب سے اونچے مینار کی چوٹی تک بذریعہ ٹیلیفون زبانی بات چیت کی جاوے گی - اس مہتم بالشان مقصد کی تکمیل کے لئے جن آلات سے کام لینا ضروری ہے - وہ پیرس و نیویارک کے میناروں پر لگائے جا چکے ہیں اور جو کوشش کرنے والے ہیں ان میں فرانس و امریکہ کے بعض مشتاق سائنٹسٹ و ماہرین برق شامل ہیں - اپنے اس ابتدائی تجربہ کی کامیابی کا پختہ یقین رکھتے ہیں - فرانس و امریکہ کے درمیان بحر اوقیانوس کا چار ہزار میل کا عرض حائل ہے مگر یہ لوگ سمندر کو مزاحم ہونے کی بجائے آواز کے صحیح و سالم پہنچا دینے میں معاون سمجھتے ہیں - اور امید رکھتے ہیں کہ اول آزمائش کامیاب ہونے کے بعد وہ پیرس و نیویارک کے مابین ٹیلیفون کی مستقل سروس قائم کر سکیں گے۔

اردو اور فارسی زبانوں کی اعلیٰ قابلیت کے سرکاری امتحانات ۱۵ تا ۱۸ اپریل ۱۹۱۰ء میں لئے جاوینگے۔

طغیانی حیدرآباد کی تباہ شدہ آبادی محلہ کے لئے حضور نظام نے عمدہ مکانات قطار وار تعمیر کرائے۔

خان بہادر شمس العالم کی سازش قتل کے متعلق للت کمار چکرورتی پلیڈر گرفتار مع اپنے کلارک کے پکڑا گیا ہے۔

عرصہ تین ماہ میں ساحل خلیج فارس پر ناجائز اسلحہ کی ۶½ ہزار رائفلیں ۸½ لاکھ کارتوس ضبط کئے گئے۔

بھائی پرمانند ایم - اے کی مزید تلاشی کے کاغذات میں ایک اور چٹھی لالہ لاجپت رائے کی پیش کی گئی اور ایک کاغذ خود پرمانند کا لکھا ہوا جس میں اس بات کی تفصیل دی گئی ہے کہ انگریزوں کے بعد ہندوستان کا انتظام حکومت کس اصل پر خاطر خواہ ہو گا۔ (زمال نصرت)

ڈاک ولایت کی خبر ہے کہ ڈیوک آف کناٹ آئندہ گورنر جنرل کینیڈا ہوں گے اہل کینیڈا خوش ہیں۔

برٹش پارلیمنٹ کے الیکشن میں منجملہ ۶۷۰ کے ۴۲۳ ممبر منتخب کئے گئے صرف ۴۲ انتخاب باقی ہیں۔ کنسرویٹو پارٹی کے ۱۵۸ ممبر پہنچ گئے۔ لبرل کے ۲۵۳۔ لیبرل پارٹی کے ۴۰ آئرش کے ۵۰ میں لبرل پارٹی کے ممبروں میں صرف پانچ کی کمی ہے اور لیبر پارٹی ملاکر ۵۰ کی بیشی خاطر خواہ سمجھی گئی۔

مسٹر ایسکوئتھ بدستور وزیر اعظم رہینگے وہ خاص مشورہ کے لئے موضع لنڈن میں واپس گئے ہیں لارڈ مارلے صاحب بھی بدستور وزیر ہند رہینگے کنسرویٹو اخبارات ابتدائی خوشیوں پر شرمندہ ہیں۔ آسٹریلیا کے شمالی کان کنوں کی انجمن کے پریذیڈنٹ کو بجرم سازش سٹرائک ایک سال قید با مشقت ہوئی ہے۔

کشتہ جریان (مقوی باہ)

جریان۔ نزلہ۔ زکام۔ درد کمر۔ کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید ہے اور اکسیر ثابت ہوا ہے خداوند تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔ جریان کی شناخت۔ پیشاب کے پہلے یا پیچھے دانت کا نکلنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس کے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ غمگینی۔ خوف وغیرہ۔ نزلہ۔ کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑے پر گرنا۔ زکام ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مرگی سل نمونیا۔ ذات الجنب۔ فالج۔ جوڑوں کا درد۔ آنکھ۔ کان۔ دانت کی بیماریاں۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے بلحاظ محنت اور خرچ کے قیمت بہت کم ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے قیمت فی تولہ عہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

نیز میرے پاس میرا چینی قسم اول اور قسم دوم بھی موجود ہے۔ اول کی قیمت فی تولہ ۸ اور دوسرے کی قیمت صمہ ہے۔

المشتہر عبدالرحمان کارکن احمدی شفاخانہ حکیم مولوی نورالدین صاحب قادیان

اعلان

لنگی تیار ہو گی کلاہ و پٹی دکشمیری لوئی و ملیک و بیل ہوکرشس جس بھائی کو ضرورت ہو بازار سے ایک آنہ کمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

المشتہر۔ شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راولپنڈی۔ وی پی یا پیشگی قیمت شرط ہے

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے اور آپ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دے کر تیار کئے ہیں۔ اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں۔ چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول عاہ دوم عہ سوم عہ۔ قیمت ممیرا قسم اول ۸ قسم دوم ۳

المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر از قادیان (گورداسپور)

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب و ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی الماریاں صندوق اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوار ہوں اور نہ یہ اپنے ہاتھوں سے کرتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے بہت نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دینگے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابون کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن تیار ہوتے ہیں۔ جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کرکے فیصلہ کرکے اس میں فائدہ اٹھاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

المشتہر۔ حکیم محمد دین۔ دروازہ ویسنگھ (گوجرانوالہ)

پانچ روپے (صہ) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

پہلی کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت [illegible] بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ کہئے [illegible] روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر ڈی۔ ابن صاحب بہادر انچارج میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں تک کو دے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی طاقت سے چاق و چوبند کرکے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی ہٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا تیر بہدف دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو تیرہ یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت [illegible] اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے جنتر کا حکم رکھتا ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بیرنگی اور زردی چہرہ کے لئے اکسیر ہے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیکھنی ہو تو بچائیے۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر تمام ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲۸؍)۔ روح حیات کے علاوہ ملک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی [illegible] اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن داغمہ [illegible] ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کرکے معزز طاقت بحال کر دیتا ہے۔ بالکل گئے گزرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی روغن داغمہ سستی چار روپے چار آنہ (للعہ)۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائیٹر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں۔

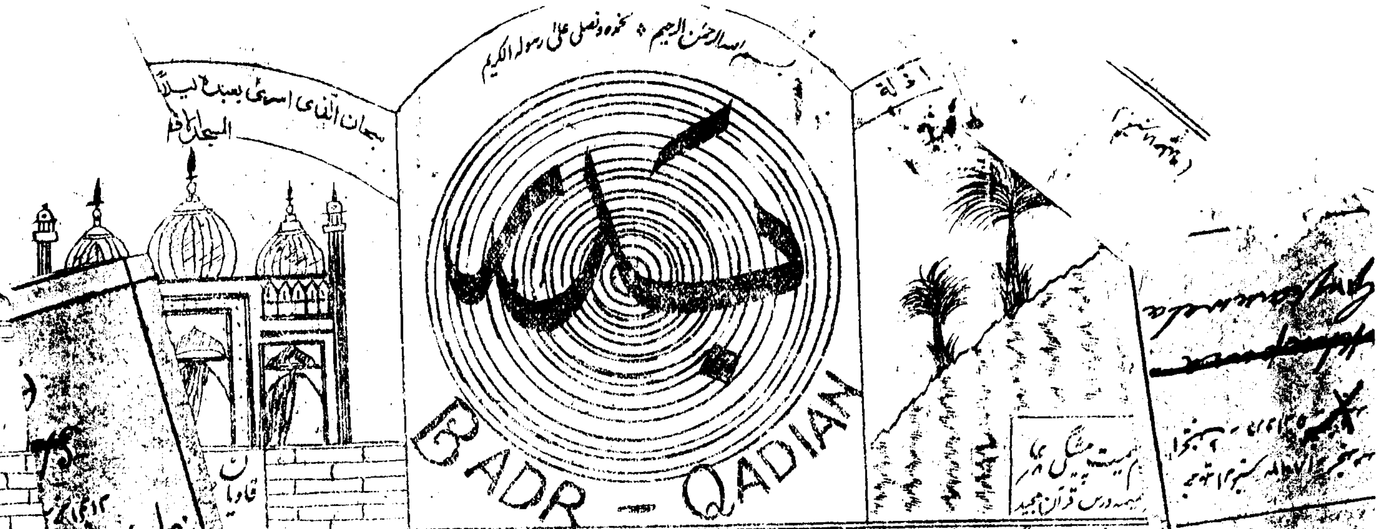

چگونم باتو گرائی چہارہ قادیان مینی | دوائی شفا بینی بحرض دارالامان مینی
(جلد ۹) مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء (نمبر ۱۸)
سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فہرست نئے مسلمانوں کی۔

جو مولوی محمد علی صاحب واعظ احمدی سیالکوٹ کے عرصہ پر مبارک توسط میں مسلمان ہوئے

ہندو نام	سلمانی نام	ہندو نام	مسلمانی نام
ڈہو یا	غلام حیدر	پیکو	غلام نبی
کول سو	عبدالستار	(پہرہ)	اللہ دتا
پانڈو	نواب الدین	نارائن	عنایت اللہ
کرشنا	محمد بخش	بسنتے رام	خدا بخش
پانڈو	عبداللہ	ماروتی	ناصر محمد
چندو	غلام رسول	تاراچند	عبدالرحمان
دہٹو	عبدالرحیم	اڑکو	محمد دین
سکھا رام	غلام حسین	(لکھو)	غلام حسن
ارجن	میران بخش	سنپاڈو	عبداللہ
سوا	عبدالقدیر	ہیرا	عبدالقادر
موتی	ثناء اللہ	راما	حلیم احمد
گونا	غلام محمد	مادہو	احمد دین
کشن	غلام محی الدین	پانڈو	علی بخش
واجی	ورمحمد	فتو	فتح محمد
شو رام	غلام حیدر		

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تمام ایسی باتیں جو ان کے یا قوم کے سوانح کا جزو بن سکتی ہوں تحریر میں آ

جاویں۔ اس لئے تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ جو جو بات یا نکتہ یا واقعہ حضرت امام کے متعلق ان کو یاد ہو یا ہر نصیحت کسی وقت آپ نے فرمائی ہو یا کوئی ایسی بات یا ادا یا طرز عمل جو کسی بھائی سے آپ کے متعلق سنا ہو۔ وہ سب کا سب لکھ بھیجیں۔ اس مطلب کے لئے دو کالم وقف کئے جاتے ہیں امید ہے کہ تمام احمدی برادران توجہ فرمائیں گے۔ اور ناظرین بدر کے لئے ایک عمدہ ... [illegible] ... مضامین جن کو زیادہ تر صحبت حاصل ہوا ہے۔ خصوصیت سے توجہ فرماویں قبل از دعوے ماموریت یا براہین احمدیہ کے زمانے کے حالات بہت ہی دلچسپ ہوں گے۔ جو کچھ لکھا جاوے بہت مختصر اور جامع ہو۔

چینی ورکتار زمین

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندہری مدرس تعلیم الاسلام کو تبلیغ حق کا بہت جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ حال ہی میں انہوں نے اپنا ایک اشتہار عربی میں ترجمہ کرا کر بعد پسندیدگی حضرت خلیفۃ المسیح چھپوا رہے ہیں اور مصر و ایران و عرب وغیرہ ممالک اسلامیہ کے علماء کو پہنچانا چاہتے ہیں اور احباب سے خواہش رکھتے ہیں کہ اس کام کے واسطے بہت سے نام اور پتے دیکر اور نیز مفید مشورہ سے انہیں مشکور فرماویں۔

حکیم فضل دین صاحب بھیروی

ان دوستوں کے شکرگزار ہیں جنہوں نے ان کی بیماری کے خطوط لکھے اور دعا کی اور آئندہ دعا کا وعدہ کیا امید ہے کہ ان کے واسطے دعا کا سلسلہ دوست جاری رکھیں گے اور جنہوں نے توجہ نہیں کی وہ اب جاری کریں گے۔ کیونکہ یہ مخلص دوست بسبب بیماری کے بہت تکلیف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا دے۔

حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی نے احمدیوں کو دعوت دی

کچھ عرصہ ہوا کہ حافظ عبدالمنان صاحب مشہور اہلحدیث نے اپنے پوتے کے عقیقہ کی تقریب پر اپنے احمدی بھائیوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ مدعو کیا اور یکوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ آخر انہوں نے قرآن و حدیث پڑھا پڑھایا ہے اور پھر احمدیوں کا طرز عمل دیکھا اور انصاف کیا ہے کہ اگر آپ اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہوں کہ احمدیوں سے بڑھ کر کوئی سنت نبوی کا تابع اور کوئی متبع قرآن مجید اور پکا موحد نہیں

(بر پرنٹر ایان بان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا)

تو اس بحث نے ضعیف کو تقویت دی اور بت آ گیا۔ کیونکہ جہاں اہل حدیث نے پیر پرستی۔ قبر پرستی کا ایک حد تک استیصال کیا ہے وہاں احمدیوں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور ایک شرک عظیم سے نہ صرف خود توبہ کی بلکہ ایک جہان کو توبہ کرا دی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند باتیں تھیں (۱) ان کا لایبدل ولایحول ہونا (۲) عالم الغیب (۳) مُردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) فیہا تحیون ولکم فی الارض مستقر کے خلاف آسمان پر دو ہزار برس سے جاگزین ہونا (۵) خاتم النبیین سید المرسلین صلعم سے بڑھ کر قوت قدسیہ رکھنا کہ تمام جہان کو مسلمان بنا دے گا (۶) بعض آیات قرآنی کا ناسخ ہونا مثل لا اکراہ فی الدین وحتی یعطوا الجزیۃ ۔ وغیر ذلک اور کچھ مسیح الدجال کے متعلق کہ وہ مینہ برسانے مُردے کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا اور خدا اسکے اس کے تابع ہو جاویں گے ۔ غرض ایسے ظنون کو جو صریح آیات قرآن و احادیث سید الانس والجان کے خلاف ہیں۔

ایک باعزت کامل الایمان مومن کب اپنے عقیدہ میں شامل رکھ سکتا ہے۔ پس جو موحد جماعت جہان تک موحد ہو کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام ایک خدا کے نبی کے متعلق بھی کوئی شرک انگیز بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں رکھ سکتی اس جماعت کا ایمان ۔ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ٭ گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہو اور جو خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا (جو قرب قیامت کے متعلق تھیں) پورا ہونا جزو ایمان قرار دیتی ہو اگر اس سے کاہے ہو تو ہادی کا سلسلہ جاری نہ ہو ۔ تو پھر کس سے ہو

میرے خیال میں وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو حافظ صاحب کو متہم کرتے ہیں اور ان کے پچھلے فتوے سے اس کے متعلق یاد دلا رہے ہیں کہ مرزائیوں سے سلام بھی جائز نہیں ۔ چہ جائیکہ ان کی دعوت مسنونہ کی جاوے اور بڑی عزت و احترام سے خود ان کا استقبال کیا جاوے کیونکہ انسان آخر انسان ہے ۔ ممکن ہے وہ پہلے کوئی رائے غلطی سے دے ۔ اور بعد ازاں اس سے رجوع کرے ۔ حافظ صاحب مکرم کو بھی اس پر جھنجھلانے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ۔ مخلوق کی خالق کے سامنے کیا حقیقت ہے ۔ حکیم حافظ غلام رسول صاحب احمدی آپ کے پرانے رفیق و دوست اب بھی اسی مذہب میں موجود ہیں ۔ وہ ہر طرح آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور جماعت کا نمونہ اس بات کی کافی ضمانت ہے ۔ کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون وزیرآبادی جماعت کو چاہیئے کہ وہ بھی حافظ عبد المنان صاحب کو اپنی دعوتوں میں مدعو کیا کریں۔

ممبری شراب

بمبئی کے اخبار انگریزی ٹیلیگراف مورخہ ۱۲ فروری سنہ حال میں ایک اشتہار ہماری نگاہ سے گزرا ہے ۔ جس میں ممبری شراب کے نرخ وغیرہ دیئے گئے ہیں لکھا ہے کہ بارہ بوتلیں دس روپیہ میں مل سکتی ہیں ۔ ممبری شراب سے مراد وہ شراب ہے ۔ جو پادری صاحب یسوعی عبادت گاہ المعروف گرجا کے اندر ممبر پر چڑھ کر نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں اور جس کے بغیر عبادت کا ایک خاص رکن یعنی عشائے ربانی پورا نہیں ہو سکتا اسی اشتہار میں پیر پادری صاحب کی تصدیق بھی ہے ۔ کہ یہ شراب خالص ہے اور عبادتگاہ میں استعمال کے لائق ہے ۔ کیا یہ قوم بھی دعوی کر سکتی ہے کہ وہ دنیا کے اخلاق کو سنوارنے کے واسطے باہر نکلی ہے ۔ جس میں ام الخبائث کا استعمال مذہبی رسوم میں ضروری ہے حقیقی مصلح ہونے کا دعوے اسی کو سجتا ہے ۔ جس نے خمر کے حرام ہونے کا حکم سنا کر چند منٹوں میں سب شراب پھینکوا دی ۔

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

امیر المؤمنین ۔ حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ رات کے وقت لوگوں کے حالات معائنہ کرتے پھرتے تھے ۔ اتنے میں ایک شکستہ جھونپڑے سے کسی عورت کی آواز سنائی دی جس کے بچہ پیدا ہونیوالا تھا اور اس غریب کا غریب شوہر حسرت کے ساتھ کہہ رہا تھا ۔ ہائے کیا کریں ۔ آج تو گھر میں کھانے کو ایک لقمہ بھی نہیں ۔ حضرت فاروق الٹے پاؤں گھر تشریف لائے اور بیوی سے سب ماجرا ذکر کر کے اس نازک وقت میں ان کو مدد دینے کی ترغیب دی ۔ بیوی نے بڑی خوشی سے اس فرمائش کو منظور کیا ۔ اور اس جھونپڑے کی طرف روانہ ہو گئیں آگے بیوی جا رہی تھیں اور پیچھے پیچھے خود فرمانروائے عرب ہاتھ میں کچھ نقدی لئے اور آٹے کی ایک بوری پیٹھ پر اٹھائے جا رہے تھے ۔ پھر ان لوگوں کے گھر میں پہنچ کر آپنے آٹا وغیرہ تو مالک مکان کے پاس رکھا اور خود چولھے کی طرف ہو کر ہنڈیا چڑھا دی ۔ اور لکڑیاں لگا کر آگ جلانی شروع کی ۔ آہ کیسا ایثار کیسی خدا ترسی اور کیسی للہیت ان لوگوں میں تھی ۔ کہ اس تنگ و تار اور دھوئیں دار جھونپڑے میں چولھے کے آگے بیٹھے ۔ جب آپ پھونکیں مارتے تھے تو آپ کی داڑھی زمین سے چھو جاتی تھی ۔ اتنے میں اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت عمرؓ کی بیوی نے پکارا ۔ اے امیر المؤمنین اپنے دوست کو بشارت دو کہ لڑکا پیدا ہوا ہے ۔ مالک خانہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا اور کہنے لگا ۔ آپ امیر المؤمنین ہیں؟ بخدا آج سے پہلے میں نے آپ کو ہمیشہ منصف اور عادل پایا ۔ مگر آج آپ کو دردرجہ کا رحمدل اور محسن دیکھا ۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جناب پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے ۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ ۔ یعنی تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جاوے گا ۔" (م ۔ پ)

خطبۂ جمعہ

(۱۸ ۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء)

حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا۔

"انسان کو اپنے خالق و رازق و محسن سے محبت ہوتی ہے ۔ مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہیئے اس لئے فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ یعنی کہہ دے اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعوے ہے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ میری اتباع کرو ۔ پھر تم محب کیا اللہ کے محبوب بن جاؤ گے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کے لئے آپکے کچھ حالات جو قبل از دعوی نبوت تھے وہ ان کی محرم راز بی بی نے بیان کئے ہیں ۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے سید و مولیٰ کی عادات کی پیروی کریں کیونکہ ان خصائل والا ذلیل نہیں ہوتا اور دنیا میں کون ہے جو عزت نہیں چاہتا ۔ ذلت کے کئی اسباب ہیں (۱) ایسی بدنما شکل ہو کہ لوگ حقارت سے دیکھیں (۲) محتاج ہو سائل بن کر جانا پڑے (۳) اولاد پر کوئی صدمہ گزرے (۴) ننگ و ناموس پر حملہ کیا جاوے ۔ غرض ایسی تمام ذلتوں سے بچنے کا یہی گر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سے واضح ہوتا ہے آپ کی بی بی خدیجہ بتاتی ہے ۔ انک لتصل الرحم پہلی بات تو تم میں یہ ۔ . . . . کہ جہاں ماں کا تعلق ہو یا بی بی کا اس کا تو بہت لحاظ رکھتا ہے ۔ ماں کے سبب بھائیوں سے محبت ہوتی ہے ۔ دادی کے سبب چچوں کے ساتھ ۔ جو لوگ رحم کا لحاظ رکھتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں ان کو اللہ ذلت سے بچاتا ہے ۔ (۲) وتحمل الکل ۔ کسی بیچارے کے دکھ کو برداشت کر لیتا ہے کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتا اور اس کا بوجھ ہلکا کرتا ہے (۳) وتقری الضیف اور نو وارد کی مہمان نوازی کرتا ہے (۴) وتعین علی نوائب الحق اور جو ضرورتیں وقتاً فوقتاً قوم و دین کے لئے پیش آتی ہیں تو ان ضرورتوں کے لئے جان و مال سے مدد کرتا ہے ۔

(۵) وتصدق الحدیث ۔ جو بات مونہہ سے نکالتا ہے وہ سچ ہوتی ہے افسوس کہ آجکل لوگ معاہدات خلاف کرتے ہیں اور جھوٹ بولنا معمولی بات سمجھتے ہیں اور امانت میں خیانت کرتے ہیں (۶) وتکسب المعدوم جو نیک خصلتیں اور سچائیاں معدوم ہو گئی ہیں ان کو تو از سر نو رواج دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ ایسی صحبتوں کو حاصل کرے جس میں بیٹھ کر اس کی اصلاح ہو ۔ تم بھی ... یہ نیکیاں حاصل کرو ۔ دیکھو کہ ہر ایک نیکی و بدی بمنزلہ بیج کے ہے اور ابتدا میں نیک یا بد کا بہت خفیف ہوتا ہے مگر بڑھتے بڑھتے بڑا عظیم الشان ہو جاتا ہے ۔ بدنظری ایک خفیف بات معلوم ہوتی ہے مگر یہی بڑھتے بڑھتے زنا تک پہونچتی ہے پس اپنے اعمال کا محاسبہ کرو ۔ کہ بدی کو ابتدا میں روکو اور چھوٹی سی چھوٹی نیکی کے حاصل کرنے میں بھی دیر نہ لگاؤ ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دیوے آمین ۔

ہمارے اخبارات

مکرم و معظم جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بفضل خدا ہمارے سلسلہ کے اپنے اخبار اس وقت چار جاری ہیں جن کو میں عموماً پڑھتا ہوں ہزار ہا روپیہ قوم کا ان پر خرچ ہوتا ہے - احمدیہ قوم بفضل خدا بڑے زیادہ خوشی اور شوق سے جب کبھی کوئی اخبار نکلتی ہے تو اس میں حصہ لیتی ہے اور اخباروں میں اور احمدیہ قوم کی اخباروں میں یہ فرق ہے کہ ان کے جتنے خریدار ہوتے ہیں - قریباً سب ہی قیمت ادا کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے وہ جس وقت نکلیں فوراً ہی چل جاتی ہیں - یعنے جب کبھی کوئی احمدی سلسلہ کا ممبر اخبار جاری کرنا چاہتا ہے اس کے خریدار پہلے سے ہی بنے ہوئے ہوتے ہیں - کوئی تلاش نہیں کرنی پڑتی - ایک فہرست ان اسمائے کی جن کے نام پہلے اخبار یا رسالے جاری ہیں لے لی اور وی پی کرنے شروع کر دئے - بہت کم ایسے ہوتے ہیں - جو کہ وی پی لینے سے انکار کرتے ہوں اس لئے اخبار فوراً چلنے لگ جاتا ہے اور پروپرائٹر یا اڈیٹر کو کوئی خاص تکلیف جو اور اخبار والوں کو اٹھانی پڑتی ہیں نہیں اٹھانی پڑتی - پھر اگر کسی وقت اخبار کے پہونچنے میں باقاعدگی نہ رہے تو بھی ممبر سلسلہ احمدیہ نیک ظنی سے کام لیتے ہیں اور اڈیٹر یا پروپرائٹر کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتے اور عموماً خریدار اپنا حق ادا کر دیتے ہیں - لیکن وہ کس لئے ایسا کرتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ خدانخواستہ بے وقوف ہیں بلکہ ان سے زیادہ تو بموجب قرآن کریم کوئی بھی اور کوئی عقلمند ہو ہی نہیں سکتا - جنھوں نے کہ امام وقت کو آغاز ہی میں پہچان لیا - اور وہ ایسا صرف اس لئے کرتے ہیں - کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں بیچ چکے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں - کہ جس طرح ہوسکے - اعلائے کلمۃ اللہ میں حصہ لیں - لیکن میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ بالمقابل اخبار نویس اپنا پورا حق ادا نہیں کرتے ہفتہ میں تو تقریباً پچاس ڈبل صفحہ ہمارے اخباروں کے چھپتے ہیں - جن پر کہ سلسلہ کے اصحاب کا روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر بہت ہی تھوڑا ان میں اس صداقت کے اظہار کا حصہ ہوتا ہے - جو کہ احمدیہ سلسلہ کو ممبروں کا اپنے امام اور خلیفۃ المسیح کے نقش قدم پر چلنے کا نتیجہ ہونا چاہیئے - اخبار بدر اگرچہ (معاف فرماویں) پورا نہیں - لیکن بہت حد تک اس فرض کی ادائگی کی کوشش کرتا ہے باقی اخبارات میں مضمون تو بہت ہوتے ہیں مگر احمدیت کے رنگ میں نہیں ہوتے بلکہ ایک طعنہ بازی کے رنگ میں - میرے خیال میں ہمارے اخبار نویسوں کا فرض ہے کہ بہت متانت سے سلسلہ کے مخالفین کے سوالات کو قرآن شریف اور حدیث شریف کے حوالوں سے مفصل طور پر حل کریں اور اس میں اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتابوں ہی سے کام لیں - تو ان کو کوئی بڑی بھاری وقت نہیں کرنی پڑتی اور ہمارے اسلام کے اصولوں کو بہت ہی مدلل رنگ میں بیان کریں اور جو جو عیب اور غلطیاں ان میں زمانہ کے اثر سے آگئی ہیں ان کو دور کر کے اور صاف کر کے پیش کریں - تاکہ دنیا اصل اسلام کو دیکھ سکے - اگر یہ کام ہمارے اخبار کریں تو سب روپیہ حاصل ہو جاتا ہے - اور اخباروں میں بھی بفضل خدا دن بدن ترقی ہوگی ورنہ پھر اور اخباروں میں اور ان میں کیا فرق رہا - اخبار بدر میں قرآن کریم کے نوٹ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی پاک زبان سے نکلے ہیں - قرآن کریم کی محبت رکھنے والوں کے لئے بے بدل ہوتے ہیں - پھر ماسوائے اس کے میں دیکھتا ہوں کہ اور مضامین انھیں اصولوں پر جن پر کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارے اخبار چلنے چاہئیں موجود ہوتے ہیں - مثلاً پچھلے اخبار میں فرقان کے پرچہ کے اعتراضات دربارہ آنحضرت کے ازدواج اور سود در سود کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ ایک نیک کوشش ہے - اسی طرح اس میں مختلف طور پر بہت کوشش کا غذ اور وقت کو اچھی صورت میں استعمال کر لینے کے لئے کی جاتی ہے -

میں یہ نہیں کہتا کہ باقی ہمارے اخبار بالکل ردی ہیں نہیں بلکہ وہ بھی بہت کام کر رہے ہیں - اور سلسلہ کا فرض ہے کہ ان سب کی مدد کریں - لیکن اخبار نویسوں سے میری یہ عرض ہے کہ اگر وہ زیادہ تر اس اصول کو جو میں نے عرض کیا ہے مدنظر رکھیں - تو میرے خیال میں شائد زیادہ موجودہ صورت سے مفید ہو سکیں - صرف اصلاح کی نیت سے عرض کیا گیا - والسلام

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

ایڈیٹر - مخدومی ڈاکٹر صاحب کے مضمون مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ انہیں بالخصوص ایسے مضامین کس قدر پسند ہیں - جو سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے واسطے خاص ہوں اور یہ ان کے صدق و اخلاص کی نشانی ہے - پر میں ان کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قوم کو صرف ایسے ہی مضامین کی ضرورت نہیں بلکہ ان مضامین کی بھی ضرورت ہے جو اس زمانہ بلکہ ان دنوں کے جدید طرز مخالفت اسلام و مسلمین کا پورے زور کے ساتھ مقابلہ کریں اور معزز الحکم و ہمعصر اخبارات اس ضرورت کو بہت کچھ پورا کر رہے ہیں اور اس معاملہ میں ان کی کوششیں قابل شکر گذاری کے ہیں - جو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ تک پہونچ چکی ہو - وہ سب کی سب ایک مذاق کی نہیں ہو سکتی - جہاں ہمارے معزز دوست ڈاکٹر صاحب بدر کو اس واسطے زیادہ پسند فرماتے ہیں کہ اس میں زیادہ تر سلسلہ کے واسطے تائیدی مضامین ہوتے ہیں اور درس قرآن شریف کے نوٹ ہیں - وہاں مجھے پچھلے سال کا ایک ایسا واقعہ بھی یاد ہے کہ ایک معزز دوست نے بدر اور الحکم کو صرف اس واسطے بند کرا دیا تھا کہ بدر میں پولیٹیکل مضامین بالکل نہیں ہوتے اور الحکم میں ہوتے ہیں تو کم ہوتے ہیں - الغرض اخبار کے اڈیٹر کی پوزیشن اس معاملہ میں بہت نازک ہے کہ اسے ہر ہفتہ ہزاروں آدمیوں کی خدمت میں حاضر ہونا پڑتا ہے - جن کے مذاق نہ صرف مختلف بلکہ بعض دفعہ متضاد ہوتے ہیں -

---

حیرت ہے آسمان پہ گئے حضرت مسیح ٭ واں کونسا مقام ہے بول و براز کا

یہود کے خیال

وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته - جو لوگ حضرت مسیح کو زندہ مع الجسم العنصری آسمان پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں وہ اس آیت کا یہ مطلب لیتے ہیں - کہ جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے تو تمام جہان کے یہود و نصاری ان پر ایمان لے آویں گے اور کوئی کافر نہ رہے گا - حالانکہ یہ مطلب سیاق و سباق کے بالکل خلاف ہے اور نیز دیگر آیات قرآنیہ سے تناقض لازم آتا ہے - کیونکہ قرآن شریف بصراحت بیان فرماتا ہے کہ یہود وغیرہ قیامت تک رہیں گے - اس موقعہ پر اس مطلب کی غلطی کے متعلق ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے - بلکہ یہاں پر ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس آیت مندرجہ عنوان کی ہمارے نزدیک صحیح توجیہ کیا ہے - جب ہم اس آیت کے ماقبل کی آیتوں پر غور سے نظر کرتے ہیں - تو نہایت واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے - کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے - کہ تمام یہود حضرت مسیح کی موت کے پہلے سے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح مقتول و مصلوب نہیں ہوئے اور صلیبی موت سے محفوظ رہے اور یہودی جو حضرت مسیح کو مقتول و مصلوب کہتے ہیں وہ دلی یقین سے نہیں کہتے گویا یہود کی یہ حالتیں ہو رہی ہیں - سب سے اول تو ان کا دل یہی گواہی دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے پھر دل کو تشفی دیتے ہیں کہ مر ہی گئے ہوں گے - موت کے خیال سے قبل نہ مرنے کا خیال آتا ہے - خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ (لکھنؤ)

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخصاحب موصوف لائلپور سانگلہ سے ہوتے ہوئے ملتان پہونچ گئے ہیں - ہر جگہ سے ان کے وعظوں کی کامیابی کی خبریں آرہی ہیں - ملتان میں باوجود بعض نادان مخالفین کی روک تھام کے بڑے شان کے ساتھ جلسہ وعظ منعقد ہوا - اللہ تعالیٰ نے شیخصاحب موصوف کی زبان میں ایک برکت رکھی ہے کہ ان کی تقریر پُر اثر ہوتی ہے کیوں نہ ہو وہ اخلاص کے ساتھ اس کام میں مصروف ہیں اور درد دل کے ساتھ حق کی اشاعت کے کام میں مشغول ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے - آمین ثم آمین

ویدون مین دعا

چند روز ہوئے ایک آریہ نے مجھ سے سوال کیا کہ اگر فرض کرو ایک عورت حاملہ ہے اور اس کے پیٹ مین لڑکی ہے۔ تو کیا دعا کرنے سے خدا اسے لڑکا بنا سکتا ہے۔ مین تاڑ گیا کہ اس نے مذہب اسلام کے مسئلہ دعا پر اعتراض کیا ہے۔ مگر مین نے متانت سے تحقیقی جواب جو مجھے معلوم تہا یہ دیا کہ خدا کے لئے لڑکی کا لڑکا بنا دینا محال نہین ہو سکتا اور اس کی بے حد قدرت کے آگے یہ کوئی بڑی بات نہین مگر کر سکنے اور کرنے مین بڑا فرق ہے کر تو وہ بہت کچھ سکتا ہے بلکہ ہر بات جو اس کی صفت خدائی کے خلاف نہ ہو وہ کر سکتا ہے مگر بعض باتین ایسی ہین جن کی نسبت اس نے وعدہ کر لیا ہے۔ کہ مین ان کے خلاف نہین کرونگا پس چونکہ وہ صادق الوعد ہے (ومن اصدق من اللہ قیلاً) اس لئے ان باتون کے خلاف کسی کی دعا قبول نہین مثلاً کوئی دعا کرتا ہے کہ مجھ پہ موت وارد نہ ہو اور مین ہمیشہ زندہ رہون۔ تو یہ دعا اس کی اپنی خواہش کے مطابق پوری نہین ہو سکتی کیونکہ یہ دعا اس کی کل نفس ذائقۃ الموت کے وعدے کے خلاف ہے اسی طرح اس قسم کی دعائین بھی قبول نہین ہو سکتین کہ مین بغیر کھانے پینے کے زندہ رہون یا اڑ کر آسمان پر چلا جاؤن یا میرا فلان بزرگ جن کو مرے ہوئے سو سال کا عرصہ گزرا ہے زندہ ہو جاوے۔ میرے خیال مین لڑکی کا لڑکا نہین بن سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے وعدے لا تبدیل لخلق اللہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے اس کے بعد مین نے بتایا کہ ہم کس قسم کی دعا کے قائل ہین۔

اوّل محض دل سے خواہش کرنا یا مونہہ سے مانگنا قبولیت دعا کے لئے کافی نہین ہو سکتا۔ ہر امر مین ایک خاص نتیجہ پیدا کرنے کے لئے چند شرائط ہوتی ہین۔ جب تک ان شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جاوے نتیجہ خاطر خواہ پیدا نہین ہو سکتا۔ اسی طرح ایمان اعمال صالح۔ خلوص نیت۔ جناب الٰہی سے سچا عشق وغیرہ قبولیت دعا کے لئے شرط ہین جس قدر ایک انسان مین یہ باتین پائی جائینگی اسی قدر اس کی دعاؤن مین قبولیت کا رنگ ہوگا۔ مونہہ سے دعا مانگنا اور لوازمات کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرنا بے سود ہے۔

دوم۔ ہر انسان ایک تقدیر مین محصور ہے بعض باتین ایسی ہین جو اس کی قدرت سے باہر ہین اور ان پر اس کا کچھ اختیار نہین اور بعض ایسی ہین کہ اس کی قدرت خداداد کے ماتحت ہین پس دعا تقدیر سے بیرونی اشیاء پر احاطہ نہین کر سکتی بلکہ صرف ان امور مین قبول ہو سکتی ہے جو اس کی تقدیر کے اندر ہین

غرض اس آریہ کو جہان تک مجھ سے ہو سکا مین نے سمجھایا حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا اس کے بعد مجھے اتفاق سے یجروید کا اردو ترجمہ مل گیا جسکو مین نے بڑے شوق سے پڑہنا شروع کیا کہ دیکھین اس مین کیا بھرا ہوا ہے جو آریہ لوگ اس کی اس قدر تعریف کرتے ہین۔ مگر مین نے پہلا ہی منتر پڑہا تو مجھے آریہ مذکور کا دعا کے متعلق وہ سوال یاد آگیا وہ منتر یہ ہے۔

اے ایشور۔ جو سب جگت کا پیدا کرنے والا۔ پورن سامرتھ وان سب سکھون کا داتا اور سب ودیاؤن کا پرکٹ کرنے والا پرماتما ہے وہ سب کے پران انتہ کرن اور اندریون کو اتم کرمون کے لئے متوجہ کرتا ہے ہم لوگ ان اور وگیان کی اچھا اور پراکرم کی پراپتی کے لئے پیدا کرنے کے لائق ہین اور گیان کے پورن اس پرمیشر کا سب طرح سے آسرا رکھتے ہین۔ سو تم بھی اسی کا آسرا لے کر اسی کو پراپت ہو اور پرارتھنا کرو۔ کہ اے بھگوان کرپا کیجئے۔ دیاوان۔ سرگ کے لئے گوادی پرتھوی وغیرہ کو ہمیشہ سکھ دائک رکھئے اور کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم مین پیدا نہ ہو اور یجمان کے پشوؤن کی رکھشا کیجئے۔ اور دھارمک پرتھوی آدی کے رکھشک۔ اور بھی خواہ کو یہ سب چیزین سکھدائک ہون۔

اس منتر سے مفصلہ ذیل امور حل ہوتے ہین۔

(۱) یہ منتر پرمیشور کا کلام نہین اگر پرمیشور کا کلام ہوتا تو ہم کو مخاطب کر کے کہا جاتا کہ مین جگت کا پیدا کرنے والا ہون وغیرہ۔ اور تو ان لوگون کو کہدے کہ ایسا ایسا کرین اور مجھ سے اس طرح پرارتھنا کرین مگر یہان کہا گیا ہے۔ اے ایشور! ہم ایسا ایسا کرتے رہین تم بھی ایسا ہی کرو اور پرمیشور سے فلان امور کے لئے دعا مانگو اس سے ظاہر ہے کہ ایک یا زیادہ شخص دوسرے لوگون کو سمجہا رہے ہین اور یہ ان کا اپنا قیاس ہے۔

(۲) روح اور مادہ خدا کی طرح ازلی نہین اگر ازلی ہون تو خدا ان کا پیدا کنندہ نہین کہلا سکتا مگر یہان کہا گیا ہے کہ وہ سب جگت کا پیدا کرنے والا ہے۔

(۳) آریون کا یہ عقیدہ کہ پرمیشور کوئی نئی چیز پیدا نہین کر سکتا۔ غلط ہے کیونکہ اول تو اس کو سب جگت کا پیدا کرنے والا سب سکھون کا داتا اور سب ودیاؤن کا پرکٹ کرنے والا بتلایا گیا ہے اور دوم اس سے دعا مانگی گئی ہے۔ کہ کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم مین پیدا نہ ہو۔ اگر وہ نیست سے ہست نہین کر سکتا اور مجبور ہے کہ انسان کو اس کے کرمون کے مطابق پیدائش دے تو وہ جگت کا پیدا کرنے والا سکھون کا داتا اور ودیاؤن کا پرکٹ کرنیوالا نہین ہو سکتا اور نہ اس سے پرارتھنا کی ضرورت ہے۔

(۴) آریون کا عقیدہ تناسخ باطل ہے تناسخ کے رو سے انسان اپنے کرمون کے مطابق خلقت پاتا ہے اور پرمیشور انہی کے مطابق اسے دکھ اور سکھ دینے پر مجبور ہے پس تناسخ کا قائل اس سے پرارتھنا نہین کر سکتا اگر کرے تو بے وقوف دیوانہ کہلائے گا کیونکہ جب وہ مانتا ہے کہ وہ انعام کے طور پر کچھ عطا نہین کر سکتا تو اس سے مانگنا بے سود ہے۔ اس منتر مین پرارتھنا کی گئی ہے کہ ہم مین پاپی یا چور ڈاکو پیدا نہ ہو۔ مگر اگر کسی شخص کے اعمال ایسے ہین کہ اس کے گھر مین پاپی یا چور ڈاکو پیدا ہو اور ایک دوسرے کے کرم ایسے ہین کہ وہ چور یا ڈاکو یا پاپی پیدا ہو۔ تو پرمیشر مجبور ہے کہ اس کو دوسرے کے گھر مین چور ڈاکو یا پاپی پیدا کر دے کیونکہ تناسخ کی رو سے اس کا کام کمہار کی طرح محض جوڑنے جاڑنے کا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس منتر کا کہنے والا یا تو مسئلہ تناسخ کا قائل نہین۔ اور اگر ہے تو وہ کوئی پاگل دیوانہ ہے۔

(۵) اس منتر کا کہنے والا کوئی برہمن۔ غلام یا نوکر ہے جو اپنے آقا یجمان کے لئے بھی دعا کرتا ہے کہ اس کے پشو یعنے مویشی صحیح سلامت رہین۔ یا برہمنون۔ غلامون یا نوکرون کو سکھاتا ہے کہ تم پھر دعا کیا کرو۔

(۶) اس منتر مین سکھایا گیا ہے کہ خدا کسی چیز کو پیدا کرنے اور خاص شکل مین پیدا کرنے کے لئے مجبور نہین وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور محض اپنے فضل سے۔ نہ کسی کے پرانے کرمون کے باعث طرح طرح کے انعام و اکرام کرتا ہے انسان اپنے اختیار خداداد سے اپنی بدکرداریون کے سبب عذاب مین گرفتار ہو جاتا ہے ورنہ اس نے سب کو معصومیت اور اسلام کی پیدائش دی ہے اگر یہ باتین صحیح نہین تو اس کو جگت کا پیدا کرنے والا اور سکھون کا داتا اور ودیاؤن کا پرکٹ کرنے والا کہنا اور یہ کہنا کہ وہ اتم کرمون کے لئے متوجہ کرتا ہے اور اس سے پرارتھنا کرنا کہ اے بھگوان کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی چور ڈاکو یا پاپی ہم مین پیدا نہ ہو اور یجمان کے پشوؤن کی رکھشا کیجئے وغیرہ۔ یہ سب امور باطل اور فضول ٹھہرتے ہین۔

چونکہ ستیارتھ پرکاش کا مصنف اور اسکے ماننے والے اس بات کے قائل ہین کہ پرمیشور کوئی نئی شے پیدا نہین کر سکتا اور روح اور مادہ اس کی مانند ازلی ابدی ہین اور وہ روح اور مادہ کو ان کے کرمون کے مطابق ترکیب دینے پر مجبور ہے۔ (حالانکہ اول تو کسی چیز مین جبلی طور پر طاقت فصل اور وصل کا ہونا کسی فلسفہ کے رو سے صحیح نہین اور اگر صحیح مان بھی لیا جاوے تو پرمیشر کی ضرورت ثابت نہین ہوتی) اور اس سے دعا مانگنا یا پرارتھنا کرنا بے سود ہے اس لئے اس منتر سے دو اہم نتیجے جو برآمد ہوتے ہین یہ ہین۔

اوّل ممکن ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے اکثر مضامین ویدون سے لئے

گئے ہوں۔ مگر یقیناً اس کا بہت سا حصہ ویدون کی تعلیم کے مخالف ہے اور اس کی بنیاد پنڈت دیانند صاحب کا اپنا خیال ہے جس کو اس نے کسی خاص ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ویدون کی طرف منسوب کر کے شائع کر دیا ہے۔ کم از کم یہ منتر پرمیشور کو پیدا کرنے والا اور دعاؤن کے قبول کرنے والا اقرار دیتا ہے۔ جس سے روح مادہ کی قدامت اور تناسخ صورت اُڑ جاتے ہیں مگر پنڈت دیانند صاحب بڑی شدومد سے اپنی کتاب میں ان عقائد کے خلاف ثبوت بہم پہونچانے کی بے سُود کوشش کرتے ہیں پس یہ ہرگز تسلیم نہیں ہو سکتا کہ ستیارتھ پرکاش کے کل مضامین ویدون کی تعلیم کے عین مطابق ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ایک حد تک خود آریون نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ستیارتھ پرکاش قابل اعتبار کتاب نہیں اور بغیر جرح اس کو مان نہیں سکتے چنانچہ اونہوں نے پہلے اڈیشن میں جو یہ بات درج تھی کہ روح انسانی شبنم کی طرح گھاس پات پر پڑتی ہے اور جب مرد اور عورت اس کو کہاتے ہیں تو وہ روح ان میں حلول کر جاتی ہے۔ اور عورت کے رحم سے نئی شکل میں پیدا ہوتی ہے اس کو نئے اڈیشنون سے نکالدیا ہے۔

دوم۔ عام طور پر دیانندی صاحبان ویدون کی تعلیم سے بالکل نابلد ہیں اونہوں نے انکو کبھی دیکھا بھی نہیں اور نہیں جانتے کہ ان میں کیا لکھا ہے۔ وہ اندھا دھند ستیارتھ پرکاش کی تقلید کرتے ہیں اور اسی کو آسمانی کتاب سمجھ رہے ہیں مگر اس کے ماخذ سے بالکل ناواقف ہیں پس کیسے افسوس کی بات ہے کہ خود اونھون نے ویدون کو پڑھا نہیں۔ اور نہ ان کی تعلیم سے کماحقہ واقف ہیں مگر دوسرون کو انکی تعلیم منوانا چاہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ پہلے خود سنسکرت سیکھین اور ویدون کو پڑھین اور دیکھین کہ ان میں کیا لکھا ہے اس کے بعد ان کو حق پہونچ سکتا ہے کہ اگر کوئی ان میں حق اور پسندیدہ بات ہو تو وہ ہم کو بتائین۔ مگر ہان دیانندی بیچارے بھی معذور ہیں۔ سنسکرت اب کسی ملک میں بولی نہیں جاتی۔ وہ مُردہ ہو چکی ہے۔ تباہ اور فنا ہو چکی ہے اور دنیا سے نیست و نابود ہو چکی ہے وہ اب پڑھین اور پڑہین کس سے اور دوسرون کو سمجہائین کیا۔ یقیناً زبان کا مُردہ ہونا اس کی کتابون کو مردہ ثابت کرتا ہے اور ساتھ ہی اس مذہب کو بھی جو اس زبان مین کسی وقت مین دنیا مین بھیجا گیا تہا۔ یقیناً یاد رکھو اس وقت روئے زمین پر ایک ہی زندہ زبان اور زندہ مذہب ہے جس کا نام اسلام ہے اور وہی زندہ رسُول ہے جو اس مذہب کو لایا اسی کی پیروی سے نجات مکتی اور حیات جاوید حاصل ہو سکتی ہے۔ دنیا مین صرف عربی زبان ہی ایسی زبان ہے جو تغیر پذیر نہین اور اسلام ہی کی وہ کتاب قرآن کریم ہے جو انسانی دست بُرد سے پاک ہے اور حضرت محمد مصطفٰے اور احمد مجتبٰے علیہ الصلوۃ والسلام ہی اب وہ رسُول ہے۔ جس کی اتباع سے تمام فلاح کے ذریعے حاصل ہو سکتے ہین۔ ممکن ہے کوئی آریہ سوال کرے کہ اگر ویدون کی زبان اب سمجھی نہین جا سکتی تو اس کا ترجمہ کیسے ہو گیا اور تم نے کیسے سمجہ لیا سو اس کا جواب یہ ہے کہ فی الحقیقت یہ ترجمہ یجر وید کا جو میرے پاس ہے اور جس کو ترجمہ اُردو کہا گیا ہے یہ پورا ترجمہ اُردو نہین کیونکہ جیسا کہ ترجمے سے ظاہر ہے۔ "بہت سے الفاظ سنسکرت مین ہی رکھدئے گئے ہین" اور مترجم نے ہر منتر کے مطلب کو اپنی زبان مین بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو اس کا محض اپنا خیال ہے نہ کہ منتر کا مطلب۔ سنسکرت ایسی پُرانی زبان نہین جو دیانندی ظاہر کرتے ہین۔ بلکہ جیسا کہ لفظ سنسکرت اور تاریخی شہادت سے ثابت ہے یہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے ہزارہا سال بعد جب آریہ ہندو ہندو کش وغیرہ کے پہاڑون کو عبور کر کے ہندوستان مین آئے اس کا رواج ہوا یعنے آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے۔ مرور زمانہ سے قدرتاً اس مین تغیر واقع ہوتا رہا حتے کہ وہ زبان معدوم ہو گئی گو اب بھی پنجابی اور بنگالی وغیرہ مین بہت سے ایسے الفاظ ہین۔ جو سنسکرت سے ملتے ہین اور ان کے ذریعہ ایک جھلک کے طور پر حقیقت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ یہ ہر شخص جانتا ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ چند صدیون مین ہی زبان مین تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے پس لاکھون برسون کے بعد تو ایک زبان کا نشان تک نہین رہ سکتا۔ مگر بعض سنسکرت الفاظ کا اب تک بعض زبانون مین قائم رہنا ثابت کرتا ہے کہ یہ زبان مہابھارت کے زمانہ کے قریب کی زبان ہے۔

غرض اسلام۔ اسلام کی زبان۔ اسلام کی کتاب اور اسلام کا رسُول ہی اب روئے زمین پر زندگی رکھتے ہین اور ان کی پیروی سے ہی ہمیشہ کی زندگی اور مکتی یعنے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ برکت علی از شملہ

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

مسز اکمل نے جو مضمون زیور وغیرہ کے متعلق لکھا ہے وہ درحقیقت بہت مفید ہے۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔ لیکن آج کل قریب زمانہ سے مسلمانون مین بھی زیورات کا استعمال اس قدر بڑھ گیا ہے کہ کوئی حد نہین رہی۔ کانون مین اس قدر اور اتنا زیور پہنا جاتا ہے کہ گردن اِدھر اُدھر کرنے مین تکلیف ہوتی ہے اور بالیون کے چھید بہت بڑھ جاتے ہین جس سے کان بہت بدشکل معلوم ہوتے ہین۔ بہنون کی خدمت مین میری یہ عرض ہے کہ وہ خود اپنی ننھی ننھی بچیون کو ایسی بے جا اور ناحق کی تکلیف نہ دیا کرین۔ بعض جگہ مین تو دو تین روز کی لڑکی کو کانون مین بیس بیس تیس تیس چھید کرا دئے جاتے ہین الاماں کیسی بے رحمی اور بے دردی ہے۔ میرے خیال مین یہ سخت نادانی ہے۔ جب تک لڑکی پانچ چھ سال کی نہ ہوئے اُس کے کان ہرگز نہ چھدوانے چاہئین۔ اور سُوراخ تو ایک ہی کافی ہے لیکن دو یا تین سے زیادہ نہ ہونے چاہئین۔ ہمارے گھرون مین سر کے زیورات داؤنی۔ تعویز۔ چونک وغیرہ جو عموماً پہنے جاتے ہین میرے خیال مین بہت فضول ہین۔ ہمارے ماتھے پر اللہ تعالٰی نے کیا خوشنما بال سجا رکھے ہین جس کی مانند نہ سنار نہ سادہ کار بنا سکتا ہے۔ پس ہمین چاہئے کہ اس کی عنایات کا شکر کیا کرین اور ان کو بالکل نہ چھپاوین۔ کیونکہ اللہ تعالٰی اپنے فضل کے چھپانے والون سے سخت ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ کہ ویکتمون ما آتاہم اللہ من فضلہ اور ناشکرے وہ ہوتے ہین جو چھپا دیتے ہین اس چیز کو جو عطا کی ہے انہین اللہ تعالٰی نے اپنے فضل سے۔ اگر ماتھے پر کوئی زیور پہننا ضروری ہو تو بندی اور ہلکا سا ٹیکا پہن لیا کرین۔

گلو کے زیور بہت بھاری اور بہت اچھے نہین ہوتے خصوصاً جب چھوٹا بچہ گود مین ہو اور اس کو دودھ پلانا ہو ایسی حالت مین بہت دقت واقع ہوتی ہے زیور بار بار اس کے سر پر گرتا ہے تو ننھے بچے کو چوٹ لگ جاتی ہے۔ وہ معصوم بچے کو خواہ مخواہ کی تکلیف دی جاتی ہے۔ اس لئے گلے مین کوئی ہلکا سا خوشنما یا ٹیپ گلہ بند بس ہے۔ مین تو کرتہ کے بٹن ہی کافی سمجھتی ہون ہاتھ کے زیور بچہ کے دشمن ہوتے ہین اب جونسی قسم کی پہنچیان نکلی ہین جن کے دانے نوکدار ہوتے ہین اور وہ چوڑیان جن کو چوہے دندیان کہتے ہین آفت ہے ہوتے زیور ہین۔ سب سے عمدہ نازک اور خوشنما زیور تو انگوٹھیان ہین اور وہی کافی ہین۔ پاؤن کے سب زیور وبال جان ہین نہ نماز پڑہی جاتی ہے نہ بچہ کو پاؤن پر بٹھایا جاتا ہے اور نہ خود ہی پاؤن کے بل بیٹھ سکتے ہین بہتر تو یہ ہے کہ پاؤن کے زیورات ترک کر دئے جاوین۔ لیکن اگر ترک نہ کر سکین تو چھلّے یا بچھیان ہی کافی ہین۔ قیدیون کے ہاتھ پاؤن مین اس قسم کے زیورات پہنائے جاتے ہین۔ جو اس ملک مین خواتین اپنے آزاد گھرون مین پہنتی ہین۔ اس لئے مین دُعا کرتی ہون یا الٰہی ہمین اور ہماری اولاد کو دنیا کے پھندون سے بچا زیورات کا ایک دینی نقصان جو تقوے کے برخلاف ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس کے پاس بہت زیور ہو اُسے غرور بہت ہو جاتا ہے

اور وہ اپنی جیسی سونہہ ناک کان والی عورتوں کو نظر حقارت سے دیکھتی ہے اور اس کو پوچھتی تک نہیں - چنانچہ دو سگی بہنوں کی ایک حکایت مشہور ہے کہ ان مین سے ایک امیر گھرانے مین بیاہی گئی اور ایک غریب کے ان - ایک موقع پر جب امیر بہن کے ان کچھ تقریب شادی کی ہوئی تو غریب بہن بھی بلا دے پر اس کے ان پہونچی وہان دیکھتی کیا ہے کہ امیرون کی بہت قدر ہوتی ہے اور بالتکلف مہمان نوازی انہین کی ہوتی ہے اور غریبون کو کوئی پوچھتا تک نہین چنانچہ اس کو بھی کسی نے نہ پوچھا اور امیر بہن نے بھی کچھ خیال نہ کیا - آخر یہ غریب بیچاری سخت مایوس ہو کر اپنے گھر واپس چلی آئی - اس غریب بہن نے مگر اپنی شرافت کی کہ امیر بہن سے کوئی گلہ یا ناراضی کا اظہار اس وقت کچھ نہ کیا جب دوسرے موقعہ پر امیر بہن نے بلایا تو اس غریب بہن نے بہت سا زیور مانگ کر پہنا اور امیر کے ان بہت شان سے آئی - اب کی دفع اس کی بہت ہی خاطر تواضع ہوئی اور امیر بہن نے اپنے معزز مہمانون سے یہ کہہ کر ملاقات کرائی کہ یہی ہماری پیاری بہن صاحبہ ہین - چنانچہ سب نے اکرام کیا اور اپنے ساتھ بٹھلایا - جب دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا تو سب نوش فرمانے لگین - مگر یہ غریب بہن بجائے کھانے کے ایک ایک لقمہ ہر کھانے سے اٹھاتین اور اپنے مختلف زیورات پر لگانے لگین سب مہمان ہنسنے لگے کہ یہ عورت پاگل ہو گئی ہے کہ زیورون پر کھانا لگا رہی ہے - جب امیر بہن کی نگاہ پڑی تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو - اس نے جواب دیا کہ مجھے اب کی دفعہ محض ان زیورات کی بدولت یہ عزت ملی ہے - اور یہ کھانا نصیب ہوا - اس واسطے مین انہی کو کھلاتی ہون - ورنہ مین ایک دفعہ پہلے بھی تو اس گھر مین آئی تھی اور بہت بے وقعت ہوئی تھی - یہ سن کر امیر بہن بہت شرمندہ ہوئی اور معافی مانگی -

موجودہ مروجہ برقعہ کے نقائص

مروجہ برقعہ ہمارے لئے ٹھیک پردہ نہیں ہے خصوصاً جس حالت مین ہمین بچہ گود مین اٹھا کر چلنا پڑتا ہے اس وقت نیچے اور سامنے سے برقعہ ہٹ جاتا ہے اور اس کے سنبھالنے اور چلنے مین سخت تکلیف ہوتی ہے -

پھر مروجہ برقعہ مین بھاری نقص یہ ہے - کہ جب ہم راستہ چلتے ہین تو ہم سب نامحرمون کو دیکھ سکتی ہین - اگرچہ اور کوئی ہمین نہیں دیکھ سکتا - لیکن پردہ تو دو طرفہ ہونا چاہیئے ان نقائص کے دور کرنے کے لئے مین نے آجکل خود ایک برقعہ تجویز کیا ہے اور تیار کر کے استعمال بھی کرتی ہون - اور مین تجربہ سے کہتی ہون کہ فی الحال اس سے بہتر برقعہ نہین ہو سکتا اس برقعہ کے دو حصہ ہین ایک نیچے کرتہ اور دوسری ٹوپی - کرتہ لانبا کہ پاؤن تک پہنچ جاوے اور خوب گھیرے دار کہ ہر قسم کا بیان اس مین معلوم نہ ہو سکے ایسے ہی آستین گھیرے دار اور اس کی جھالر اتنی بڑی کہ ہاتھ پاؤن بھی ڈھک جائین اس مین قمیص کی طرح گلو مین بٹن ہون گے - ٹوپی عمدہ دار ہے اور جھالر اتنی بڑی کہ سینہ بھی اچھی طرح ڈھک جاوے آنکھوں کی جالی سے کے اوپر ایک کپڑا بڑھا کر بذریعہ تار کے لگا دیا جاتا ہے کہ چلنے کے وقت صرف نیچے راستہ یا اور اشخاص کے صرف پاؤن نظر آوین اور کچھ نہ دکھائی دے -

نقشہ برقعہ گلو مین بٹن والا

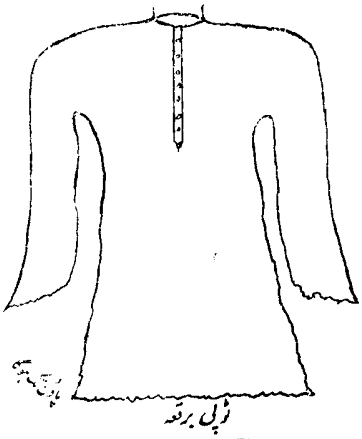

ٹوپی برقعہ

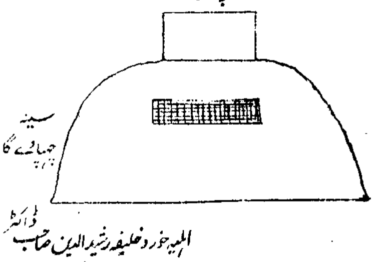

اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر
(پرتاب گڑھ)

فصاحت قرآنی

مین نہین جانتا جس حالت مین لبید بن ربیعہ جیسے فصیح و بلیغ شاعر عبد اللہ بن قیس جیسے سخن شناس اور نکتہ سنج - کعب بن مالک جیسے قادر الکلام - حسان بن ثابت جیسے طوطئ عرب - عباس بن مرداس جیسے گرامی منزلت شاعر ولید بن مغیرہ جیسے محقق اور بے نظیر سخن ور اور دیگر جلیل القدر تعلیم یافتہ اور شیوخ قبائل عرب اس کی فصاحت پر ایمان لا کر اس کے دائمی فدائی بن گئے تو ایسی حالت مین وہ لوگ جو اردو فارسی بھی اچھی طرح سے نہین جانتے وہ کس طرح قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت پر منہ آتے ہین وہ قرآن جسکی حکومت دنیا مین آج تیرہ سو سال سے قائم ہے اور ہر صدی بلکہ ہر قرن مین اس کی شوکت و عظمت اور شہرت کو ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے مگر ہم تو یہ کہین گے کہ قرآن فصاحت سے انکار کرنے والا مرض انبغض حسد مین شرابور ہے ہٹ دھرمی و تعصب مین چکنا چور ہے اس لئے وہ روز روشن مین سیاہ و سفید کی تمیز سے معذور ہے - خصوصاً دیانندی فرقہ تو اس بات پر مجبور ہے اس لئے ہم کہتے ہین اللہ ساز فیہ مین ہزار مسافرانہ جو چاہین کرین - قرآن اپنی منزلت پر قائم ہے ... حق کیا ہے اور باطل اطل ہی ہے -

(خاکسار محمد اسمعیل خان نظامی از مرزاک لاہور)

قائلین حیات مسیح سے ایک سوال

دُعاء اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی واجبرنی وارزقنی مندرجہ بالا دُعا نمازین درمیان دو سجدون کے جملہ اسلامی فرقون کا مسلمہ ہے - دعائے مذکورہ بالا مین رفع کے لئے استدعا کیا گیا ہے اب سوال یہ ہے کہ جب یہی رفع کا لفظ حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو قائلین حیات حضرت مسیح اُسے رفع جسمانی مراد لیتے ہین تو ضروری ہوا کہ اس دعا مین بھی رفع کے معنے جسمانی کرنے چاہئین - کیا ہمارے مخاطب ثابت کر سکتے ہین کہ اس دُعا کے سکھلانے اور پڑھنے والے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) اور آپکے صحابہ رضی اللہ عنہم اور نیز تابعین و تبع تابعین و نیز کثیر جماعت دیگر مومنین جو اس دعا کو ہر روز نمازین پڑھتے ہین ان کے جسم بھی آسمان پر اُٹھائے گئے ہین - کیسے افسوس کی بات ہے کہ رفع کا لفظ جب حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو اس کے معنے جسمانی رفع کے لئے جاتے ہین اور وہی لفظ جب افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آوے تو اس کے معنے اور کئے جاتے ہین - ؎

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
مگر مدفون یثرب را نہ دادند این فضیلت را
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

اے مسلمانون خدا کے لئے غور کرو اگر رفع کے معنے جسمانی رفع ہین تو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر کسر شان ہوتی ہے کہ باوجودیکہ ایک عرصہ تک رفع کی خواہش کی - مگر (معاذ اللہ) قبول نہ ہوئی اور بالآخر زمین ہی مین مدفون ہوئے - برین عقل و دانش بباید گریست -

خاکسار غلام نبی احمدی ساکن چکداں مالوارہ میدنا پور (بنگال)

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ - یورپ - آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہین - اگر کسی دوست کو ضرورت ہو - تو ہم سے منگوا سکتے ہین -

حضرت مولینا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورۃ بنی اسرائیل

(مورخہ ۶ فروری سنہ ۱۹۱۱ء رکوع اول)

قرآن مجید جو کچھ ہم کو سناتا ہے کئی مضمون پر منقسم ہے۔ نماز روزہ۔ حج زکوۃ۔ نکاح طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق جو احکام ہیں وہ ڈیڑھ سو کے قریب ہیں اور قریباً ڈیڑھ سو احادیث ہیں۔ بس یہ جو ہزار آیت باقی رہیں وہ بحذف مکررات ہیں جو انسان کو بہت ضرور تیں ہیں۔ ایک خداشناسی ایک خدا کو راضی کرنا۔ ایک مخلوق پر شفقت۔ غرض اس قسم کی کئی باتیں ہیں جن سے باقی قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ڈیڑھ سو آیات کے متعلق ہی کل بحثیں رہیں اور پھر اس پر بھی اکثر مسلمانوں کا عمل نہیں جیسا کہ عام طور پر مسلمان بے نماز ہیں۔ کسی کا مال کھانے میں بعض کو کچھ تامل نہیں ہوتا۔ وراثت کے متعلق تو لڑکیوں کے بارہ میں عمل ہی اٹھا دیا ہے۔ حلال کمائی کے لئے کچھ تڑپ نہیں رکھتے۔ چہ جائیکہ خدا کا عرفان اس کی فرمانبرداری اور شفقت علی خلق اللہ کی تڑپ ہو۔

یہ سورۃ یہ بتانے کے لئے ہے کہ متقی کو کیا انعامات ملتے ہیں اور فاسق شریر عہدشکن کو کیا سزا ملتی ہے۔ مدینہ میں یہودی تھے اس لئے ان کو بیدار کیا۔

سبحٰن۔ اللہ تعالیٰ سمجھاتا ہے کہ یہود کو جو بابلیوں اور رومیوں نے تباہ کر دیا اس میں اللہ ظالم نہیں۔ بلکہ اس نے جو کچھ کیا اس سے اس کی تنزیہ ثابت ہوتی ہے۔ گندوں سے اس کو پیار نہیں۔

اسریٰ بعبدہٖ۔ یہاں لوگوں نے معراج کا ذکر کیا ہے یہ بہت مناسب ہے کیونکہ معراج ان واقعات صحیحہ کا بیان ہے۔ جو آپ کے بعد ہی آپ کے جانشینوں کو پیش آنے والے تھے۔ میرا ایمان ہے کہ معراج یقظہ میں ہوا ایسے یقظہ میں جس کے سامنے ہماری بیداری بمنزلہ خواب کے ہے۔ ایک شخص نے میرے بدن پر ہاتھ لگا کر پوچھا کہ اس جسم کے ساتھ معراج ہوا۔ میں نے کہا یہ تو نورالدین کا جسم ہے۔ پھر اپنی طرف اشارہ کر کے کہا۔ میں نے کہا کہ یہ آپ کا جسم ہے۔ مبہوت رہ گیا۔

ہمارے قاضی صاحب اس کے معنے کیا کرتے ہیں کہ یہ ہجرت کا بیان ہے۔

المسجد الاقصیٰ۔ سے خواہ وہ مدینہ کی مسجد مراد لیں مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اُس طرف لے گیا۔

ذضمنا۔ اعلمنا واخبرنا۔

لتفسدن فی الارض مرتین۔ یہ دو فساد ہیں کسی ملک میں جانا پھرنا۔ مسلمانوں پر بھی یہ بات آئی۔ اللہ نے مسلمانوں کو بڑی سلطنت عطا کی تھی اور ان کو وہ ملک عطا کیا گیا جو سلیمان کو دیا گیا جو داؤد کو دیا گیا۔ جس پر عمالیق کو فخر تھا۔ پھر جب ان کے تقوے میں فرق آیا۔ تو بالکل کمی ہو گئی۔ سورۃ جمعہ میں آیا ہے۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار۔ بنی امیہ کے آخری بادشاہ کا نام مروان الحمار تھا۔ گویا خدا نے سمجھا دیا کہ اب تم میں بھی یہود کی طرح حمار پیدا ہونے لگے اب ضرور ہے کہ یہود سا سلوک تم سے بھی ہو۔ چنانچہ ان سے سلطنت چھینی گئی۔ پھر خدا نے فضل کیا اور عبدالرحمٰن کی معرفت سلطنت ....

لیسوء وا وجوھکم۔ تمہارے بڑے آدمیوں کو ذلیل کر دیا۔ مسلمانوں پر بھی یہ زمانہ آیا جب چنگیز خان کے حملے ہوئے۔ خوارزم کا ایک بادشاہ تھا اس کو چنگیز خان نے لکھا۔ اترکوا الترک ما ترکوکم ہم مغلوں سے آپ نہ لڑیں یہ آپکے ہادی کا فرمان ہے آپ کے رسول نے فرمایا ہے۔ پھر اس نے لکھا اذا .... لا تکون فتنۃ۔ لڑائی سے باز رہو۔ پھر ایک جگہ لکھتا ہے کہ کفارستان سے کیا کیا۔ تمہارے نبی نے حقوق رکھے ہیں۔ مگر تمہارے ملک میں ہمارے تاجر لوٹے گئے۔ افسوس کہ خوارزم کے بادشاہ نے یہ نصیحت کی باتیں نہ سنیں۔ آخر ہلاکو۔ ہلاکت کی تلوار بن کر آیا۔ اور چنگیز خانیوں نے ۱۸ لاکھ آدمی قتل کر دئے اور سب کتب خانے غرق کر دے۔ ہزار آدمی کو جو مدعیان سلطنت خیال کئے جا سکتے تھے زندہ دیوار میں چنوا دیا۔ اور ہزاروں عورتوں کو زنار کا حمل کروایا ایسی تباہی کروائی جس کی کوئی حد نہیں۔ سعدیؒ نے اس تباہی کا کچھ کچھ نقشہ پیش کیا ہے۔ پھر بھی اللہ نے رحم کیا۔ ہلاکو کا پوتا مسلمان ہو گیا اور مسلمان کچھ بچ گئے۔ اور ان کا نام رہ گیا تم خدا سے ڈرو اور شرارتیں مت کرو۔ دس سلطنتیں میرے سامنے ہلاک ہوئی ہیں۔ دہلی کی سلطنت۔ لکھنؤ کی سلطنت۔ کاشغر۔ سمرقند۔ بخارا کی سلطنت۔ زنجبار۔ مسقط۔ مراکش۔ الجزائر۔ مصر۔ یہ سب میری آنکھ کے سامنے برباد ہوئیں۔ یہ سب بدعملیوں کی سزا ہے۔

بالاخرۃ۔ وہ باتیں جو اخیر میں ظاہر ہونے والی ہیں۔

مورخہ ۷ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)

ویدع الانسان بالشر۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں سارے جہان کے لئے رحمت تھا۔ اس سورۃ کریم میں اللہ نے یہود کو سمجھایا ہے کہ دو وقت تم پر خطرناک آ چکے ہیں ایک جب داؤد کی لعنت تم پر پڑی۔ اور بابلیوں کے قبضے میں تم گرفتار رہے۔ پھر حضرت عیسیٰ کی لعنت تم پر پڑی۔ ان کو

بڑے عظیم الشان مقابلہ کا بد انجام طیطس کے زمانے میں ایسا خطرناک ہوا۔ کہ تمہاری عظمتیں خاک میں ملادی گئیں۔ میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری۔

ایک سامان کی چیز بھی زمین جائے تو اس کے لئے کیسا مضطرب ہوتا ہے۔ پھر تم یاد کرو کہ مسلمانوں کا کتنا ملک تھا مگر بدعملیوں کی وجہ سے دوبار ان پر بھی ایسا ہی وقت آیا۔ فرماتا ہے کہ انسان بدی کو بھی پکارتا ہے۔ یعنی اپنی بدعملی کی وجہ سے گویا اپنے لئے دکھ مانگتا ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ اپنے یا اپنے اقربا کے حق میں بددعا کر لیتا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں ...... مائیں اپنی اولاد کو گالیاں بددعا کے رنگ میں دیتی رہتی ہیں۔

وجعلنا اللیل والنھار۔ عرب غموں اور دکھوں کو رات سے تعبیر کرتے ہیں کہ وہ دکھ درد کی رات دور بھی کر دیتا ہے۔ جلد بازی سے گھبرا کر بددعائیں نہیں مانگ لینی چاہئیں۔

طٰئرہٗ فی عنقہ۔ جیسے جیسے اعمال کرتا ہے ان کے اثر اور نتائج اسی عمل کرنے والے کے گلے میں بندھے ہیں۔ انما اعمالکم احصی علیکم۔

وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ مسند احمد حنبل میں کچھ ایسی حدیثیں ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں۔ فرمایا جو لوگ بہرے ہیں یا جنہوں نے انبیاء و رسل کا زمانہ نہیں پایا یا وہ بچے تھے یا بہت بوڑھے تھے۔ یہ جناب الٰہی میں اپنے اپنے عذر پیش کریں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہ تھی۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ رسول بھیجے گا۔ بغیر رسول کے عذاب نہیں دیا جاتا۔ ابن جریر میں بھی ایسی حدیثیں ہیں۔

ففسقوا فیھا۔ وہ جن کو حکم دیا جاتا ہے۔ ہمارے حکموں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ فحق علیھا القول۔ بدیاں کرتے کرتے وہ حالت ہو جاتی ہے۔ جس پر فرد جرم لگ جاتا ہے۔

وکفیٰ بربک۔ نحو کا نکتہ آپ کو سنائے دیتا ہوں۔ کفی بربک کے معنے کہتے ہیں کفی ربک ہیں۔ پس کفی بربک کیوں ہوا۔ یہ ب کیوں بڑھی۔ نحویوں نے لکھا ہے۔ کہ جب مدح یا ذم کا کوئی مقام ہوتا ہے تو پھر ایک جملہ کے دو جملے بنا لیتے ہیں۔ اکتف بربک۔ تو کفایت کر اپنے رب سے۔ کفی ربک۔ قام باخیک مدح کے مقام میں بولیں گے۔

محظورا۔ ممنوع۔ روکی گئی۔

لاتجعل۔ آخرت کے درجات اور فضیلتیں موقوف ہیں اس پر کہ تو خدا کے ساتھ شریک نہ ملائے۔

مورخہ ۸۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

وقضی ربک۔ اس کے معنے ہیں کہ حکم شرعی کیا ہے تیرے رب نے۔

الا تعبدوا الا اللہ۔ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جس کے لئے انبیاء دنیا میں آئے۔

میں جب اذان سنتا ہوں تو مجھے یقین پڑتا ہے کہ اسلام کی یہی جامع تعلیم ہے۔ مگر افسوس کہ جس چیز کا رواج پڑ جاتا ہے اس کی قدر بہت کم رہ جاتی ہے۔ اسی طرح لا الہ الا اللہ اور کلمہ شہادت۔ ان کے معانی پر غور و تدبر کرنا ضروری ہے مگر مسلمان بہت کم توجہ رکھتے ہیں۔ صوفیاء کرام نے اس کلمہ پر بہت زور دیا ہے اور اس کی تعلیم تفہیم میں بہت کوشش کی ہے۔ اس پر کتابیں بھی لکھی ہیں۔

وبالوالدین احسانا۔ ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کی جائے تو بچے ان کے پیر دھو دھو کر پئیں۔

میں نے بچوں کا بابا واسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی ذرا سی تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکریے میں ان کے حق میں دعا کرو۔ میں اپنے والدین کے لئے دعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا۔ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہو گا۔ جس میں ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک بنے۔ ماں باپ کو راحت پہونچتی ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔

فلا تقل لھما اف۔ اس قدر ان کی مدارات رکھو۔ کہ اف کا لفظ بھی منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ ان کو جھڑکو۔

ربکم اعلم بما فی نفوسکم۔ بعض والدین باوجود خدمت کے پھر بھی اولاد کی شکایت کرتے ہیں یا ان کو بے وجہ تنگ کرتے رہتے ہیں فرمایا خدا تمہاری نیتوں سے خوب واقف ہے۔ دوسرے موقعہ پر فرمایا۔ وان جاھدٰک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما گویا اطاعت والدین کی حد بتا دی ہے۔

وآت ذا القربیٰ حقہ۔ اپنے اقربا سے شکایتیں بوجہ زیادہ معاملہ پڑنے کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کو خلوص سے دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی تاکید فرمائی۔

ان المبذرین۔ انسان خیال کرے کہ ایک کھانا جو وہ کھاتا ہے اس کے اجزاء کہاں کہاں سے آئے اور کس شکل اور کن مختلف تبدیلیوں کے بعد ان کا ایک لقمہ اس کے منہ تک پہونچا۔ یہ سب سامان وآتاکم من کل ما سألتموہ۔ کے ماتحت حضرت حق سبحانہ نے پہلے سے عطا فرمائے۔ مگر لوگوں نے اس میں تبذیر کی۔ اس کا نتیجہ بھگتنا پڑیگا اللہ تعالیٰ نے دینے میں کسی سے بخل نہیں کیا۔ بلکہ اس کے غلط استعمال نے تنگی پیدا کر دی۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم سے مراد نعمتیں ہیں۔

فقل لھم قولا میسورا۔ اگر پاس کچھ نہیں تو سائل کو کوئی عمدہ بات ہی کہدے۔ ہمارے ایک شیخ تھے وہ سائل کے چہرے کو دیکھ دیکھ کر اس کے مناسب حال خدا کے عربی نام حسین نام لکھ کر کا ورد بتا دیتے تھے۔

مورخہ ۹۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۴)

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ انسان میں ایک غضب کی طاقت ہے۔ وہ جب حد سے بڑھتی ہے۔ تو کئی کئی رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ غضب والا انسان گالی دیتا ہے اپنی اولاد کو قتل کر دیتا ہے اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مردوں کی بدچلنی بھی ہے پھر مفلسی کا ڈر۔ جیسا کہ آجکل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت اولاد نہیں چاہیئے یہ موجب ہے ملک کے افلاس کا۔

ولا تقربوا الزنیٰ۔ دوسری طاقت شہوت کی ہے۔ جو اولاً بعض اوقات کانوں کے

بمن - سب لوگوں کو۔

واٰتینا داؤد زبوراً - اس کے پہلے لقد فضلنا بعض النبیین علی بعض فرمایا۔ ان کا تعلق آپس میں کیا ہوا۔ سنو - قرآن مجید میں ہے کہ لعن الذین کفروا علی لسان داؤد - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا ہے کہ آپ مقام محمود [illegible] بزرگی دی۔ ایسی بات آپ کی شان سے بعید ہے اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعان نہیں ہے تھے - حدیث میں جو ان ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی [illegible] کا بیان بھی ہے۔

وما منعنا ان نرسل بالاٰیات - یہ ایک آیت ہے جس پر لوگوں کو شبہ ہوا ہے سرسید احمد خان صاحب نے بھی ٹھوکر کھائی ہے اور معجزوں سے انکار کیا ہے [illegible] کے صحیح معنے یہ ہیں کہ کسی چیز نے ہمیں آیات کے بھیجنے سے نہیں روکا - اور کیا پہلوں کی تکذیب ہمیں روکتی ہے ہرگز نہیں [illegible] دیکھو ثمود کے لئے اونٹنی [illegible] نشان بنائی۔ جب انہوں نے [illegible] ظلم کیا تو خمیازہ اٹھایا۔ اسی رکوع کے اخیر پر . . . . وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدیٰ - کس چیز نے روکا ہے لوگوں کو ایمان سے۔ کہ [illegible] بشر رسول ہے - یہ تو ایسی چیز نہیں - پھر یہ [illegible] کہ۔

بالاٰیات - میں ال کیسا ہے - استغراق کا - تو مطلب یہ ہوا کہ کل آیات کے بھیجنے سے تو تکذیب روکتی ہے - مگر بعض سے تو نہیں روکتی - اگر بعض آیات مراد ہیں تو باقی بعض کے بھیجنے سے تکذیب الناس نہیں روکیگی۔

واذ قلنا لک - اب ایک نشان کا ذکر فرماتا ہے۔

الرّءیا - بعض نے کہا ہے یہ رؤیا معراج مراد ہے - بہت لوگ سمجھتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے رویا میں اپنی بڑی بڑی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں - یہ کب نصیب ہو سکتی ہیں - لیکن آخر ہم چودھویں صدی میں دیکھ رہے ہیں کہ معراج کے واقعات حرف بحرف صادق آرہے ہیں۔

الشجرۃ - ایک اور موقعہ پر فرمایا ہے - انھا شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم اس پر مشرکین نے ہنسی کی اور شجرۂ زقوم کے [illegible] کھجور بنا کر لوگوں کی دعوت کی اور کہا یہ ہے جس سے محمد ڈراتا ہے۔

مورخہ ۱۳ ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۷)

اعبدوا - فرمانبرداری کرو۔

لاحتنکنّ - اس کے تین معنے ہیں (۱) تابعین نے معنے کئے ہیں - احتوین حاوی ہو جاؤں گا (۲) لاستولین - مسلط ہو جاؤں گا - شاہ عبد القادر نے لطیف ترجمہ کیا ہے - ان کی ڈاڑھی باندھونگا - ڈاڑھی کو پنجابی میں کھبّی کہتے ہیں

قال کے متعلق یاد رکھنے کی بات ہے - کہ ضرب - فعل - قال - تینوں قریب المعنی ہیں - منہ سے کہے ہاتھ پاؤں ناک آنکھوں سے کسی فعل کو کرے یا کسی واسطے سے کرے - سب پر قال بولا جاتا ہے اسی واسطے صوفیوں نے بالعموم انہی افعال کو رکھا ہے - کلم کا لفظ بھی وسیع ہے - ہاں کلم تکلیما جب آئے - تو پھر لفظوں سے بات کرنے کے معنے میں آتا ہے - کلّم الجماد للوتد تکلیما کبھی [illegible]

جزاءً موفوراً - عربی زبان میں جب اسم فاعل کمال کو پہنچے - تو صیغہ مبالغہ [illegible] کر اسے مفعول کے رنگ میں ادا کرتے ہیں - وفور کے معنے بڑی وافر۔

واستفزز - استفزاز - کسی ہلکا و چھا بنا لینا ایسا کہ اپنے پر بھی قابو نہ رہے۔

بصوتک - صوت کا لفظ چار معنوں میں آیا ہے (۱) کھیل کود لعب (۲) لہو - اللہ سے غافل کرنے کا سامان (۳) غنا ر گانا بجانا (۴) ہر چیز جو معصیۃ اللہ کی طرف بلائے - (کل داع الی معصیۃ اللہ) مومن کو ایسی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

بخیلک ورجلک - دنیا میں کوئی سوار ہے کوئی پیادہ - فرماتا ہے - اے شیطان تیرے سوار و پیادے ہیں - یعنی تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

وشارکھم فی الاموال - مال میں شرکت شیطان یہ ہے - کہ مال حرام راہ سے کماوے (۲) اللہ کے حکم کے خلاف اس مال کو خرچ کرے۔

والاولاد - اولاد میں شرکت شیطان یہ ہے (۱) زنا سے اولاد حاصل کرنا (۲) اولاد کو کفر میں رنگین کرنا - (۳) ایسے نام رکھنے - جن میں غیر اللہ کے فضل وغیرہ کا ذکر ہو - مثلاً فضل میران - پیر اندتا۔

وما یعدھم الشیطن - شیطان کے وعدے کیا ہیں - ان کے لئے میں نے بہت تحقیقات کی ہے - تین باتیں تو بہت قوی ہیں اور دو اسی قبیل سے - ادنےٰ شعبہ تو یہ ہے کہ کوئی آدمی برے کام سے روکا جاوے - تو وہ جواب میں کہے کہ فلان جو کرتا ہے - ایسا کہنے والا گویا تمام بدیوں کو جائز ٹھہراتا ہے (۲) یہ کہنا کہ یہ کام ہم نے آگے بھی کیا ہے - ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔

(۱) عقائد کے اندر شبہات یا عقائد باطلہ (۲) عمل باطل (۳) جزا و سزا کا انکار تمام شیطانی باتوں کی اصل الاصول یہی تینوں چیزیں ہیں۔

یزجی - بہجاری۔

ان یخسف بکم - تمہیں ذلیل کردے گا۔

قاصفاً - قصف کوٹنا - باریک کرنا - دبوچ لینا۔

تبیعاً - بدلہ لینے والا - نصرت کرنے والا۔

مورخہ ۱۴ ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء (رکوع ۸)

امام - اس کو کہتے ہیں جس کا اتباع کیا جاوے - بدکار بدکاروں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام ہے - نیک نیکوں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام نیک ہے - دانشمند انسان غور کرے کہ وہ جہان اولین و آخرین جمع ہونگے کس جماعت میں پیش ہونا چاہتا ہے - دنیا میں بھی کوئی بدمعاشوں شہدوں کے ساتھ ہو کر بادشاہ کے حضور پیش ہونا پسند نہیں کرتا تو اس احکم الحاکمین کے حضور اولین آخرین کے سامنے کب گوارا کر سکتا ہے کہ بری جماعتیں ہو کر پیش ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

دس دلی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

بھور سے ... نے توجہ فرما کر بدر کے خریدار دیئے ہیں ان میں سب سے اول منشی فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ہیں جو پانچ خریدار دے چکے ہیں

سیدالقوم خادمہم عبدالرحمان ناصر خلیفہ اسپین کی نسبت لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وہ گھوڑے پر سوار جارہا۔ دیکھا کہ ایک ٹوٹی ٹانگوں والا کتا پیاس کے مارے دم توڑ رہا ہے اس غریب ومظلوم حیوان پر خلیفہ کو اس قدر رحم آیا کہ گھوڑے پر سے اتر پڑا۔ اور نہر سے چلو بھر بھر کر کتے کے پاس لاتا اور اس کو پلا دیتا یہاں تک کہ اسی طرح دس مرتبہ آنے جانے کے بعد کتا سیر ہوگیا۔ اور اس نے اظہار شکر کے طور پر اپنی دم ہلانی شروع کی۔ پھر اپنے محل میں واپس آکر ایک خاص کمیٹی منعقد کی جس کا نام تھا۔ انجمن محافظ حیوانات اور جس کا فرض تھا کہ کسی حیوان کو ناجائز طور سے کسی تکلیف میں مبتلا پائے تو اس کی دستگیری کرے۔ (م - ب)

امن پسندی کیساتھ تبلیغ حق بدھ دیو سے پورن نے درخواست کی۔ کہ مجھے بھکشو بنایا جاوے بدھ نے کہا۔ کہ بھکشو کی زندگی سخت زندگی ہے۔ تمہیں مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا پورن نے کہا میں مشکلات کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ کیا مشکلات ہوسکتی ہیں؟ بدھ نے کہا۔ فرض کرو تم کو لوگ گالیاں دیں پورن نے کہا میں ان کا شکریہ ادا کروں گا اور کہونگا۔ دیکھو یہ لوگ کیسے بھلے ہیں جو مجھے گھونسوں سے مارتے نہیں گالیاں دینے پر ہی کفایت کرتے ہیں۔ بدھ نے کہا کہ فرض کرو وہ تمہیں گھونسوں سے مارتے ہیں۔ پورن نے جواب دیا کہ میں ان کا شکرگزار ہونگا اور کہونگا کہ کیسے نیک انسان ہیں مجھے گھونسوں سے مارتے ہیں۔ لیکن لکڑی یا پتھر سے زخمی نہیں کرتے۔ بدھ نے کہا ممکن ہے بعض لوگ تمہیں لکڑی پتھر سے زخمی کریں۔ پورن نے کہا۔ اس حالت میں بھی میں ان کا شکرگزار ہوں گا اور کہونگا۔ دیکھو یہ لوگ میری زندگی کو قیمتی سمجھتے ہیں۔ مجھے جان سے مار نہیں دیتے۔ فقط زخمی کرتے ہیں۔ بدھ نے کہا کہ دھرم پرچار کرتے ہوئے ممکن ہے کہ تمہیں لوگ جان سے ہی ماردیں۔ پورن نے کہا میری زبان ایسے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کریگی میں سمجھوں گا کہ یہ لوگ دیا کرتے ہیں کہ جو مجھے دنیا کے دکھوں سے آزاد کر کے نروان کی پدوی دلاتے ہیں۔ بدھ نے کہا اس وشواس کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں ضرور کامیابی ہوگی۔ اب مجھے کوئی سندیہ نہیں۔ (آریہ گزٹ)

چودہویں صدی چندسال قبل اس کے چودہویں صدی ہفتہ وار اخبار ایک مشہور اسلامی اخبار تھا اور اس کے اڈیٹر قاضی سراج الدین احمد کی قابلیت بھی کسی مزید حاشیہ کی محتاج نہیں۔ آپنے اب چودہویں صدی کو ماہواری رسالہ کی صورت میں تبدیل کیا ہے۔ اس جنوری کے نمبر میں مضمون گورنمنٹ پرانی باتوں کے متعلق ہیں مگر ہیں بہت لطیف۔ ایک چیفکورٹ کا فیصلہ متعلقہ حق وراثت ولد زوجۂ خامسہ ہے۔ اردو زبان کے متعلق خط وکتابت ہے۔ تقسیم بنگال پر ہمارے منتشر خیالات اور بنگالیوں کے شور وشر پر روشنی ڈالی ہے۔ ٹرکی انقلاب پر ایک مبسوط مضمون ہے۔ حجم کی کوئی قید نہیں۔ چندہ سالانہ للعہ۔ اعلیٰ مضمون لکھنے والے کو اشرفی انعام ملیگا۔

اہل حدیث میں کسی صاحب نے تحریک کی ہے کہ مجلس شوریٰ بنائی جاوے جو ہر نزاع کا فیصلہ کیا کرے اور ہم تفرقہ سے بچ جاویں۔ مولوی ثناءاللہ لکھتے ہیں ایک عالم کو اس قید میں مقید کرنا کہ وہ اپنے فہم کو دوسرے کے فہم کے مقابلہ میں چھوڑدے ایمان بالجبر ہے اور لکھتا ہو بڑھ کر یہی کہنے والا کہے گا میں ارباب شوریٰ کا مقلد نہیں۔ دیکھیئے ہمارے مخالفوں کو کیا کیا مشکلات ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ ان کا کوئی امام نہیں کہ اس کے سامنے سب اپنی اپنی رائے خلوص قلبی سے چھوڑدیں۔ اہلحدیثو! کیوں پریشان ہوتے ہو۔ آؤ سب ایک امام کی بیعت کرلو۔

اہلحدیث لکھتا ہے کہ ندوہ اپنی نظیر کانفرنس اور لیگ کو نہ بنادے بلکہ انجمن حمایت الاسلام وغیرہ کو بنادے جس طرح انجمہائے اسلامیہ کے جلسے کھلے بندوں ہوتے ہیں۔ ندوہ بھی اسی طرح کرے اگر کوئی جلسہ بغرض مشورہ کرنا منظور ہو تو خاص خاص لوگوں کا ہوسکتا ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور جب تک ایسا نہ ہوگا۔ پبلک کو اس سے کوئی ہمدردی پیدا نہیں ہوسکتی۔

بمبئی یونیورسٹی کے جلسہ کانوکیشن میں ہز ایکسیلنسی گورنر نے بحیثیت چانسلر کے اپنی تقریر میں طلبا کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہاری عمر کے نوجوانوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام طریقوں کا علم حاصل کرسکو۔ جن سے ہندوستان پر حکومت کی جاتی ہے پولٹیکل انسٹی ٹیوشنوں کا علم صرف مطالعہ اور رشد وہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے تمہیں معلوم ہے۔ کہ ہندوستان کی حدوں پر کیسی بڑی بڑی طاقتیں موجود ہیں۔ جو لوگ انقلاب کی کوشش کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ انقلاب سے ہندوستان کی تہذیب ایک صدی پیچھے جا پڑیگی۔

بستار ایک باجگزار ریاست ہے جس کا رقبہ ۱۳۰۶۲ مربع میل ہے اور میریا قوم نے جو اس کی آبادی کا ہے ہیں راجہ صاحب کے خلاف بغاوت کی ہے۔ میریا قوم مثل بھیلوں کے ہندوستان کے اصلی قدیم باشندوں میں سے ہیں اور بہت عرصہ نہیں گزرا کہ ان میں انسانی قربانی کی رسم جاری تھی۔ باغیوں نے بازار لوٹ لئے ہیں اور چند پولیس کی چوکیاں اور مدرسے جلادئے ہیں اور ریاست کا ایک ملازم سخت زخمی ہوا ہے یہ لوگ تیرکمانوں سے مسلح ہیں ان کے زیر کرنے کے لئے ۱۲۰ پولیسیوں کی جماعت روانہ کی گئی ہے۔

طہران سے روس میں خبر پہونچی ہے کہ دو جہاز مسافروں کے اور ایک سٹیمر باربرداری کا جن کے نام معلوم نہیں ہیں۔ بوشہر سے روانہ ہونے کے بعد ایک سخت طوفان میں ڈوب گئے ۲۰۰ مسافر اور ملاح ہلاک ہوگئے۔ (آرمی)

کلکتہ میں ۷ پٹھان گرفتار ہوئے ہیں اور ۵۰ ہزار کا مال منہ افیون وکوکین برآمد ہوا ہے۔

لاہور سنٹرل جیل سے چارشنبہ کی رات کو دو قیدی فرار ہوگئے

امیر صاحب نے جو ایک نقرئی جھاڑ جامع مسجد دہلی کے لئے بھیجا تھا چند لوگ ہوئے چوری ہوا کہے گئے۔

انبالہ میں بم کے متعلق جو ایک برخاست شدہ کلرک مسمی محمد عمر ماخوذ تھا رہا کردیا گیا

قضیہ یمن ترکی مجلس وزرا کی ایک میٹنگ میں اس معاملہ پر غور وبحث ہونے کے بعد یہ رائے قرار پائی ہے کہ ایک بڑی امدادی فوج جس میں ترکوں کی ۲۰ بٹلین شامل ہوں بغاوت کا قلع قمع کرنے کے لئے یمن بھیجی جائے۔ علاوہ ازیں اس کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۸ ہم چھوٹی کشتیاں بحیرۂ قلزم میں بھیجی جاویں۔ تاکہ وہ بحیرہ مذکورہ پر ممنوع سامان کی پوشیدہ درآمد مسدود کریں اور آتشیں اسلحہ اور کارتوسوں کی ناجائز تجارت نہ ہونے دیں۔

سنگاپور کی ایک تاربرقی مظہر ہے کہ سیلاب سے علاقہ جوہور (جزیرہ بورنیو) کی بیسیوں میل ریلوے لائن بہ گئی ہے۔ جس کو از سر نو تیار کرنا پڑیگا

ڈاکٹر کارل کم سرگروہ سوڈان متحدہ مشن نے جو وسط افریقہ میں ایک عرصہ تک سیاحت وسفر کرنے کے بعد حال میں ہی انگلستان آیا ہے رویٹر کے قائمقام سے کہا کہ بت پرست افریقیوں کو تسخیر کرنے کی فرنگستانی کوششوں کے ساتھ ہی مسلمان تجار داعظین آجاتے ہیں

قرآن مجید

مجلد جلد چرمی۔ نہایت صاف خوش خط۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ والا جوان نوٹوں کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوتے ہیں بہت مفید ثابت ہوگا۔ جو اس سے پہلے دفتر بدر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب خواہش بھیجتے رہے ہیں اور ہم تعمیل نہ کرسکے صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہوئے ہیں ایک روپیہ بارہ آنہ قیمت ہے جلد منگوائیے۔

دفتر اخبار بدر - قادیان (گورداسپور)

تجارت کا راز

(بے کاروں کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہو گی کہ اب میں ولیتی صابون قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ بھی وہ نہ صرف دس منٹ میں سکھلانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام میں کچھ روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری ایجاد کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو جملہ فیس بلا عذر واپس کی جاوے گی جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہو گی (۲) جو صاحب نقد بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہیں (۳) وی پی واپس کرنے والا خریدار ہو گا جواب کے لیے جوابی کارڈ (۴) بلا درخواست [illegible] ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاوے گی غریب احمدی احباب کو فیس میں رعایت ہو گی (۵) اگر صابن تیار ہو تو ایک من خواہ دس من تیار کر لو۔ المشتہر۔ غلام محی الدین منیجر احمدی موضع جھنڈ والی سب آفس کھوڑیانوالہ۔ تحصیل و ضلع لائلپور

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی و کشمیری لوئی و عینک و پیل و کرسٹس جن صاحبان کو ضرورت ہو بارعایت اور روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں۔ انشاء اللہ خاطر خواہ رہے گا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں۔ راولپنڈی۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کے مجوزہ نسخہ کے مطابق طیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرا ہے کہ خود حضرت [illegible] اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا اور حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ہمیں ضرورت نہیں کیونکہ جو لاکھوں افراد کا امام بہ طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا مستحق ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ تاہم آپ کے علاوہ اور معزز لوگوں نے بھی استعمال کر کے اس کے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے مثلاً ملتان کے مفتی فضل الرحمن صاحب ایڈیٹر [illegible] ۔ حکیم مولوی قطب الدین حکیم [illegible] وغیرہ بہت سے لوگ ہیں۔ سب سے بہتر تصدیق ذاتی تجربہ ہے آپ تجربہ کر کے دیکھیں۔ یہ سرمہ۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل۔ رتوند۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔

قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ [illegible] ۔ قسم دوم [illegible] ۔ قسم سوم [illegible]

اصلی ممیرا قسم اول [illegible] ۔ قسم دوم [illegible]

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ [illegible] کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی [illegible] ہندوستان [illegible] اگرچہ میں خود [illegible] سکتا ہوں [illegible] مگر [illegible] آدمی ہر امر میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو [illegible] ضرورت ہو تو [illegible] کیا جاوے گا نیز واضح ہو کہ اگر کسی [illegible] نرخ سے مزید واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست [illegible] بھیج دیں گے۔ علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی [illegible] ہوتے ہیں جو صاحب [illegible] کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے [illegible] کر کے فیصلہ کر کے فائدہ اٹھاویں۔ المشتہر حکیم [illegible] دروازہ [illegible]

ضرورت ملازمان

اول یہ کہ ہم کو چار و زردوزی کی ضرورت ہے جو بخوبی کام کر سکیں۔ دوم یہ کہ ہم کو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو مشین جراب کا کام بخوبی کر سکے۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے

(قمر الدین۔ سوداگر [illegible] از [illegible] گوجرانوالہ)

پانچ روپے سے (۲۰۰۰۰۰) دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے **تجارت** شروع کی تھی اور روح حیات آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا بہترین اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب **ڈپٹی کمشنر** بہادر میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو تراسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے بے نظیر فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی اے صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ **ایڈورڈ ہفتم** خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا نام سفوس کو جوش دے کر خون **صالح بکثرت** پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور **۸۸۳** روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت احتلامات اور طفولیت کی ناجائز حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابطیس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ زردی چہرہ کے لئے اکسیر ہے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز سا اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معزولہ طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے۔ اور پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ) ۔ مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرماویں۔

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

... اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۱۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۲۷ رصفر ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۱۰ء مطابق ۲۸ر پھاگن

(جلد ۹) (نمبر ۲۰)

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

خواجہ صاحب کا لیکچر سیالکوٹ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عالی جناب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح دام برکاتکم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مدرسۃ القرآن کے سالانہ جلسہ پر ... اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عجیب نمونہ دکھلایا ۔ سیالکوٹ میں یتامیٰ ... مسلمانوں کی ایک جماعت نے عرصہ سے ایک درس گاہ یہاں قائم کی ہوئی ہے اس میں شہر کے نامور صاحب ثروت بھی اچھی دلچسپی رکھتے ہیں ۔ ایک محدود دائرہ میں یتامیٰ کی پرورش ہوتی ہے اور اہل اسلام مسلمانان اندرونی اور بیرونی اس کار خیر میں امداد کرتے ہیں ۔ اپنی اغراض کو مستحکم کرنے کیلئے اس مدرسہ کے بانی سالانہ جلسہ بھی کیا کرتے ہیں ۔ آغا محمد باقر خان صاحب کا ہاتھ بھی اس میں شامل ہے اور رونق جلسہ ان کے اور نیز بعض صاحب عزم لوگوں کی وجہ سے اچھی ہو جاتی ہے ۔ اس دفعہ ارکان جلسہ کو پروگرام تجویز کرنے کے وقت خواجہ کمال الدین صاحب کو مدعو کرنے کا غالب خیال پیدا ہوا ۔ اور بڑے شوق سے ان کا نام بھی درج پروگرام کر کے اشتہار میں چھپوا دیا ۔ کہ ۲۶ر فروری کو شام کے بعد خواجہ صاحب کا لیکچر فضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگا ۔ اس اشتہار کے مشتہر ہوتے ہی شہر میں عام چرچا شروع ہوا اور ہوتے ہوتے مخالف رائیں پیدا ہونے لگیں ۔ غیر مقلدین کو بھی یہ انتخاب ارکان مدرسۃ القرآن کا ناگوار گذرا اور ان سے زیادہ اس انتخاب پر ایک پیری کے گدی نشین صاحب اور ان کے رفقا کو سخت آگ لگی اور انہوں نے آپ بھی اور اپنے خلیفہ اور دیگر حلقہ نشینوں کے ذریعہ سخت مخالفت کا بیڑا اٹھایا ۔ مہتممان جلسہ کے نام نہایت ہی درشت پیغام جانے شروع ہوئے اور اپنی پیری کی شان کی نمایش ان کو دکھلانی شروع کی ۔ مگر مستقل مزاج مہتممان جلسہ کچھ ایسے وقت فیصلہ کر چکے تھے اور آغا محمد باقر خان صاحب کی وجہ سے اور بھی تقویت ان کو ہوئی ۔ کہ پیر صاحب کی پیری شیخی پر نہ چلی ۔ جوں جوں جلسہ کے انعقاد کی تاریخ قریب آتی گئی ۔ پیر صاحب اور ان کے رفقا کی بے قراری بڑھتی گئی اور حالت متغیر ہوتے ہوتے نوبت تا بہ ایں جا آگئی ۔ مہتممان جلسہ کی طرف سے بھی خشک جواب ملے اور ساتھ ہی شمول جلسہ کی عزت ہی چھن گئی ۔ مہتممان جلسہ نے عام طور پر فیصلہ کر دیا کہ پیر جی کے جلسہ میں آنے یا نہ آنے اور ان کی طرف سے فراہمی چندہ کی تحریک ہونے یا نہ ہونے کی ہم کوئی پرواہ نہیں کرتے ۔ یہ حالت دیکھ کر پیر جی بہت جھنجلائے اور ان کی رگ مخالفت سخت بھڑک اٹھی پھر تو کیا تھا تمام شہر میں غل مچا دیا ۔ اور فتوے بازی شروع ہوئی ۔ عام اجتماع کر کے تقریریں کرنی شروع کر دیں ۔ اور سب و شتم کی گولہ باری شروع کی ۔ جن جن لکچراروں پر قابو چلا ان کو جلسہ میں جانے سے روکا غرضیکہ خوب ہی مخلوق کو بھڑکانے کی کوشش کی ۔ مگر خدا کی قدرت نتیجہ برعکس پیدا ہوتا گیا ۔ پیر جی کی اس کارروائی کو خاص و عام نے بھی بہت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور ملامت کے ووٹ پاس ہونے شروع ہو گئے ۔ مگر پیر جی اور ان کے رفقا برابر سرگرم رہے ۔ اور خصوصاً یہ کوشش کی کہ خواجہ صاحب کے لکچر میں کوئی نہ جاوے ۔ مگر اس بے اثر آواز کو اب کون سنتا تھا ۔ پیر جی کی قسمت میں شہر سیالکوٹ میں اپنی شامت اعمال کا بھگتنا لکھا تھا ۔ اللہ اللہ شہر سیالکوٹ کی ہمدردی میں انہوں نے بہت زور لگایا ۔ بہت ہی چیخے چلائے اور رسوائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور کی جناب میں سب و شتم اور مغلظات کی تاریکی دکھلائیں ۔ کچھ بھی نہ کر سکے ۔ لوگوں نے ان کی زبان سے ایسے بے حیا اور خلاف انسانیت باتیں سن کر سخت بیزاری ظاہر ... پر افسوس کیا ۔ ادھر خواجہ صاحب کی لکچر کی تاریخ بجائے ... ۲۷ کی شام مقرر ہوئی ۔ کیونکہ بعض عمائد کو ایک نیم سرکاری تقریب کی وجہ سے ۲۶ر کی شام کو جلسہ تقسیم انعام مدرسہ سرکاری میں ضروری شامل ہونا تھا ۔ اس تاریخ بدلنے سے اور وقفہ پڑا اور لوگ اور بھی بیزاری اور دل آزاری کا منظر جو پیر جی نے قائم کر رکھا تھا ۔ دیکھنے پر مجبور ہوئے ۔ خیر غرضیکہ پیر جی نے خواجہ صاحب اور ان کے لکچر کے سننے کا لوگوں کو مشتاق بنا دیا ۔ ۲۷ر کی دوپہر کو خواجہ صاحب ... سیالکوٹ ہو گئے اور بعد ادائے نماز مغرب اپنے وقت پر جلسہ ... احباب شہر اور کسی قدر بیرونجات کے جوق در جوق آ کر آ گئے میں جا پہنچے ۔ اہل ہنود کے معززین کو بھی ... گئے ۔ غرض کہ وکلا بھی اور دیگر عمائد بھی بڑے شوق سے آئے ۔ اور کثرت مردمان کا یہ حال تھا کہ مہتممان ... کو وہ سرکیاں جن میں صحن جلسہ محاط تھا ۔ جگہ کو فراخ کرنے کے واسطے بعض موقعوں ... اٹھانی پڑیں ۔ سڑک پر بھی لوگ کھڑے تھے ۔ خواجہ صاحب نے جب لکچر شروع کیا ۔ تو نصرت الٰہی نے وہ کام کیا کہ جس کی بظاہر امید نہ تھی ... بجے سے لکچر شروع ہو کر ... تک رہا ۔ مگر الحمد للہ محویت اور ذوق کا یہ عالم تھا ۔ کہ سب ٹکٹکی باندھے خواجہ صاحب کی طرف دیکھ رہے اور لکچرار کی جرأت کا وہ عالم تھا کہ بیان کا ایک دریا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب چھپکر شائع ہوا ۔

(اکبر محمد حسین ...)

صرف مکمل تمہید کے بعد جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خلق استقامت ہی بیان ہو سکا۔ اگرچہ لوگوں کی منشا رنہ تھی کہ خواجہ صاحب لیکچر کو بند کرین۔ مگر خواجہ صاحب بھی کیا کرتے کیونکہ اگر بولتے بھی رہتے تو لکچر اتنا طویل اور مبسوط تھا کہ ساری رات مین بھی ختم نہ ہوتا۔ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اور اخلاق کس کس پیرایہ اور رنگ مین قلم بند ہوئے ہین کہ سامعین کو آپکے کامل انسان ہونے کا قائل کرا کے چھوڑنے والے ہین۔ پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مین اپنے مرشد و مولا حضرۃ خلیفۃ المسیح کی اجازت حاصل کرنے کے بعد اگر حضور نے منظور فرمایا تو انشاء اللہ اگلی اتوار کو بقیہ حصہ پورا کرنے کو تیار ہون۔ اس پر جلسہ برخاست ہُوا اور بابو عطا محمد اور میر احمدی کے گھر کھانا کھانے کے بعد خواجہ صاحب ریل پر سوار ہو گئے۔ چونکہ حضور کی خدمت اس کی اطلاع ضروری تھی۔ اس واسطے ذرا تفصیل کے ساتھ عرض کیا گیا۔ اخیر پر ۵ روپیہ احباب انجمن احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے اور ۵ روپیہ خود خواجہ صاحب نے شامل کرکے ۱۰ روپے یتامی مدرسہ کو دئے۔

ایک حاضر الوقت از سیالکوٹ۔

بابت کرایہ آمد و رفت | بسلسلہ ہدایات برائے جلسہ علنی ہے کہ یون تو کنسیشن ٹکٹ بٹالہ سے سومیل سے کم سٹیشنوں سے نہین خریدا جا سکتا۔ البتہ اگر کسی سٹیشن سے جو صرف تقریباً ۷۰ یا ۸۰ میل بٹالہ سے ہو ۱۰۰ میل کا کرایہ دیا جاوے تو بھی کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہین اور اس طرح بھی اصلی خرچ یعنے معمولی کرایہ آمد و رفت سے کم قیمت بیٹھتی ہے۔ گویا مسافر نفع مین رہتا ہے اس حساب سے وزیر آباد کی طرف سے سٹیشن سادھوکی اور سانگلہ لائن پر ... شیخوپورہ ملتان لائن پر چیانوالہ۔ اور دہلی لائن پر چھیہر ... سٹیشن ہین۔ جن پر سے ۱۰۰ میل کا کرایہ دیکر کنسیشن ٹکٹ حاصل کرکے مسافران نفع مین رہ سکتے ہین یعنی قریب ایک روپیہ بارہ آنے پائی مین آمد و رفت کے ٹکٹ مل سکتے ہین۔ نیز عام احمدی پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر سٹیشن پر سے کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہین۔ بعض اوقات ملازمین سٹیشن ٹالن بھی بہانہ کر چھوڑتے ہین۔ ٹکٹ بابو کی خدمت مین اس رعایت پر مناسب زور دینا چاہیئے۔ ورنہ ہیڈ سٹیشن ماسٹر کے معائنہ پیش کرنا چاہیئے اور انکار تحریری حاصل کرنا چاہیئے۔ واضح ہو کہ ہر سٹیشن سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ... بٹالہ کا ٹکٹ مل سکتا ہے۔ ہمارے تعلیمیافتہ اصحاب ناخواندہ برادران کو سمجھا دین اور افسران ریلوے کی مہربانی دربارہ کنسیشن سے پورا فائدہ

اُٹھا کر گورنمنٹ کا احسان محسوس کیا جاوے۔

راقم۔ فقیر علی سٹیشن ماسٹر رجعتی

طاعون سے حفاظت کے لئے دُعا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بہت تاکید فرمایا کہ طاعون سے بچنے کے واسطے صبح شام کم ازکم تین تین بار مفصلہ ذیل دُعا پڑھنی چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ

ساتھ نام اللہ کے جس کے نام کے ساتھ نہین ضرر دیتی کوئی شے

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

زمین مین اور آسمانوں مین۔ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

مین پناہ مانگتا ہون اللہ تعالے کے کامل کلمات کے ساتھ اُن تمام چیزون کے شر سے جو اس نے پیدا کین

سالانہ جلسہ

مکرمی مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک دو امور علاوہ اُن کے جو سالانہ جلسہ کے متعلق ہدایات کے عنوان کے نیچے شائع ہو چکے ہین ... تک پہونچانے اور ضروری ہین امید ہے کہ آپ اس مختصر نوٹ کو درج کرکے ممنون فرماوین گے۔

(۱) ایک کنسیشن سرٹیفکیٹ ایک سے زیادہ آدمیون کے لئے بھی کافی ہو سکتا ہے بشرطیکہ ان سب کے نام اس مین درج ہون اور وہ اکٹھے آنا اور اکٹھے ہی واپس جانا چاہتے ہون (۲) ان سرٹیفکٹون پر ٹکٹ ۲۰ مارچ کی صبح سے لیکر ۲۷ مارچ ۱۲ بجے تک رات کے مل سکین گے۔ یعنے ۲۰ مارچ سے پہلے اور ۲۷ مارچ کے بعد انپر کوئی ٹکٹ نہ مل سکیگا اور جو احباب ایسے ٹکٹ لین گے ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ۳ اپریل کی شام کے پہلے پہلے اس سٹیشن پر واپس پہونچ جاوین۔ جہان سے سفر کیا تھا جو احباب زیادہ عرصہ ٹھہرنا چاہین۔ انہین کنسیشن ٹکٹ نہین لینا چاہیئے۔

اس موقعہ پر جو رعایت کرایہ کی ریلوے نے کی ہے ظاہر ہے کہ وہ سالہائے گذشتہ سے بہت کم ہے۔ ڈیوڑھے کے لئے کوئی رعایت نہین۔ سومیل کے اندراندر کے آنیوالون کے لئے کوئی رعایت نہین اور جن کے لئے ہے بھی صرف اس حد تک کہ ایک طرف کے کرایہ سے ڈیوڑھا کرایہ دیکر دونون طرف کا سفر ہو سکتا ہے یعنی ۴ر فی روپیہ۔ مگر چونکہ ریلوے نے باقی تمام اسی قسم کے جلسون کے لئے بھی ایسی ہی رعایت دی ہے اس لئے اس پر زیادہ زور نہین دیا جا سکتا۔ مگر مین امید کرتا ہون کہ کرایہ مین رعایت کا نہ ہونا ہمارے مخلص احباب کے لئے جلسہ مین آنے سے مانع نہ ہوگا۔ اپنے کامون کے لئے اپنی ضروریات کے لئے بلکہ تفریح کے لئے بھی بہت سے سفر کئے جاتے ہین۔ یہ ایک ایسا سفر ہے۔ جو خدا کے راہ مین ہے اور جو لوگ محض للہ اس سفر کو اختیار کرین گے۔ وہ عند اللہ ماجور ہون گے۔ یہ اجتماع طرح طرح کے برکات کا انشاء اللہ موجب ہوگا۔ اور مین امید کرتا ہون۔ کہ جن جن ہمارے احباب کی طاقت مین ہے کہ اس دینی مجمع مین شامل ہون وہ ضرور شامل ہون گے۔ یہ اختیار ہے کہ جو احباب چاہین وہ زیادہ نہین ایک ہی دن ٹھہر کر چلے جاوین۔ مگر جہان تک ممکن ہو ان برکات مین حصہ لینے سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ گو بہت سے احباب وقتاً فوقتاً آتے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت اور آپکے پاک کلمات اور آپکے روحانی فیوض سے فائدہ اُٹھاتے ہین۔ مگر یہ ایک خاص موقعہ ہے اور خود حضرت خلیفۃ المسیح نے تاکید فرمائی ہے کہ احباب کو اس جلسہ مین شمولیت کے لئے تحریک کی جاوے۔ پس مین اس دعا پر اس مختصر نوٹ کو ختم کرتا ہون کہ اللہ تعالی ہمارے احباب کے دلون مین یہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے۔ جو ان کو تمام روکون پر غالب کرکے اس جلسہ مین شمولیت کی توفیق دے۔ اور وہی اخلاص ان کے لئے اس جلسہ کو بڑے بڑے مفاد اور قومی برکات کا موجب کرے اس سالانہ اجتماع مین چونکہ بہت سی مفید تحریکین بھی ہونے والی ہین اور ساری قوم کے لئے یہ موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے سلسلہ کی ترقی کو آکر دیکھین کہ ایک سال مین جب ہم سب گذشتہ موقعہ پر جمع تھے۔ اس سلسلہ نے کیا کیا ترقیان کی ہین اس لئے بھی سب احمدی احباب کا جو طاقت رکھتے ہین اس جلسہ مبارک مین شامل ہونا ضروری ہے۔ والسلام۔ محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن۔

احکام اللہ والرسول | یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو کہ عامل مین عرب عبد الحی نے تالیف کی ہے۔ قرآن شریف اور حدیث سے احکام آلہی و احکام رسول منتخب کرکے عربی اور بالمقابل اُردو ترجمہ لکھا گیا ہے اس کتاب کا پڑھنا اور اس پر عمل بے انتہا فوائد کا موجب ہو سکتا ہے۔ واحد۔ تثنیہ۔ جمع کے صیغون کو الگ الگ فصلون مین درج کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴ر ہے۔ عرب صاحب موصوف سے قادیان کے پتہ پر مل سکتی ہے

درخواست دُعا | ہمارے مکرم حکیم فضل دین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہین۔ احباب ان کے لئے دُعا فرماوین کہ اللہ تعالی صحت کلی عطا فرماوے۔

دندان ساز | ہمارے ایک احمدی دوست دندان سازی کا کام سیکھنا چاہتے ہین کیا کوئی دوست اس کام مین انہیں مدد دیکر ہمین مشکور فرما سکتے ہین۔

اگلا اخبار | چونکہ ۲۴ مارچ کا اخبار ایسے وقت مین ہیان نہ واقع ہو سکتا ہے کہ اکثر احباب راستہ مین ہون گے [illegible]

مسٹر دہرم پال سے چند سوال

مسٹر دھرم پال کو حق جوئی، راست گوئی، انصاف پسندی اور نیک نیتی کا بہت دعوے ہے انھون نے ایک عرصہ سے ہندوستان کے مذہبی حلقون اور اخباری دنیا مین ایک شور برپا کر رکھا ہے مین نے ان کی چند تصانیف شل نخل اسلام وغیرہ دیکھین۔ اور اب تھوڑے دنون سے ان کے رسالہ اندر و اخبار ارجن کو تقریباً سلسل دیکھ رہا ہون۔ مین نہین کہہ سکتا کہ ان نے ترک اسلام کی اصل وجوہ کیا ہین؟ اور نہ مین یہ دکھلانے کی کوشش کرنا چاہتا ہون کہ ان کے موجودہ ہم مذہبون مین انہین کس درجہ عزت و وقعت وقار و اعتبار حاصل ہے لیکن مین ان سے صرف چند سوال پوچھتا ہون۔ اگر دہرم پال کے خیال مین وہ قابل التفات ٹھیرے اور انہون نے بالکل تخلیہ سے دل سے اپنے ادعائیہ موافق ازراہ حق جوئی۔ راست گوئی۔ انصاف پسندی و نیک نیتی ان کے ٹھیک ٹھیک جواب دئے تو مین امید کرتا ہون۔ کہ وہ پبلک کے لئے ایک حد تک دلچسپی و سودمندی سے خالی نہ ہون گے اور نہ صرف میری بلکہ اسی طبیعت کے اور بہت سے ناظرین اخبارات کی دل خلش اور اُلجھن مین جو مسٹر دہرم پال کے بارہ مین اکثر پیدا ہوتی رہتی ہے۔ کُونہ تخفیف کا موجب ہون گے۔

قبل اس سے کہ مین اس مضمون کے اصل مدعا کی طرف آؤن یہ جتا دینا ضروری سمجھتا ہون کہ مسٹر دہرم پال کو جو رنگ تحریر زیادہ تر مرغوب ہے اس کے دیکھنے سمجھنے اور اسکی نسبت رائے قائم کرنے کا مجھے کافی سے زیادہ موقعہ مل چکا ہے اس لئے معمولی طور پر تو مجھے ان سے یہی توقع ہونی چاہیئے کہ ان کے جواب اسی رنگ مین ہونگے لیکن قطع نظر اس سے مجھے کو وہ رنگ طبعاً پسند ہے یا ناپسند خاص اس بحث مین تو میری بھی خوشی ہے کہ طرفین کے سوال و جواب بالکل سادہ اور معتدل پیرایہ مین ہون۔ اور ان پر جوش تعصب یا چرب زبانی کا کوئی رنگ نہ چڑھایا جاوے۔ مجھے اُمید ہے کہ سادگی پسند منصف مزاج پبلک کو بھی یہ امر بخوشی منظور ہوگا اور اس طریق سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ کہ ذاتیات اور تُو تُو مین مین تک نوبت پہونچنے کے بغیر ہی چند ضروری باتین طے ہوجاوین۔ جو مذہبی مذاق رکھنے والون کو کارآمد نتائج تک لے جاسکین۔

مسٹر دھرمپال اگر اس مسئلہ کو جو مین چھیڑتا ہون کوئی وقعت و اہمیت دینے کے لئے آمادہ ہون۔ تو ان کی فرض ہوگی کہ جواب دینے سے پہلے اصل سوالات مع تمہید لینے میرا مضمون بھی لفظ بلفظ اپنے اخبار ارجن مین شائع کردین۔ تاکہ پبلک کو شروع سے اخیر تک جملہ متعلقات بحث سے آگاہی رہے اور راغذ نتائج مین کام دے۔ سردست مین ذیل کے چند سوالون پر اکتفا کرتا ہون۔ ان کے جواب شافی ملنے پر بشرط ضرورت انشاء اللہ اور بھی بہت سے سوال شائع کردون گا۔

(۱) کیا آپنے تبدیل مذہب سے پہلے اسلام کے حسن و قبح کو کماحقہ پرکھ پرتال لیا تھا؟

(۲) کیا آپ کی تحقیقات مذہبی محض سنائی رطب و یابس روایات پر مبنی تھی۔ یا آپنے قرآن شریف کو جو بنائے اسلام ہے۔ اول سے آخر تک اچھی طرح سمجھ اور دیکھ بھال کر اس کے دین کو ناقابل قبول قرار دیا؟

(۳) کیا اسلام کو چھوڑ کر برہم سماج مین اور پھر اسے بھی ترک کرکے) آریہ سماج مین داخل ہونے سے قبل آپنے اپنے نئے مذہب کے بنیادی اصولون اور اس کی کتاب مقدس کے محاسن کا علی وجہ البصیرۃ اندازہ کرلیا تھا یا سرسری فیصلہ پر تبدیل مذہب کا حصر رکھنا پڑا۔

(۴) کیا آپکے نزدیک اسلام سراپا عیوب ہے یا اس مین کوئی خوبیان بھی ہین۔

(۵) کیا ویدک دہرم آپ کی رائے مین نقائص سے قطعاً مبرا ہے یا اس مین کوئی اسقام بھی آپ کو نظر آتے ہین؟

(۶) کیا یہ صحیح ہے جیسا کہ آپ کی اور آپکے قلمی معاونون کی تحریرات سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانون کا عہد حکومت سرتاسر ایک لعنت و مُصیبت کا پہاڑ تھا اس مین محاسن اور برکات کا شائبہ بھی کہین نظر نہین آتا۔

(۷) کیا یہ سچ ہے کہ مسلمانون کے سارے ہی تاجدار ہمیشہ سے ظالم۔ جابر۔ عیاش۔ بے رحم۔ غفلت شعار۔ مردم آزار۔ رعایا کا خون چوسنے والے۔ ناخداترس۔ فاسق فاجر اور مستوجب لعنت و ملامت تھے (معاذ اللہ منہا) جیسا کہ آپ کی اور آپکے ہمصفیرون کی تحریرات سے عیان ہوتا ہے۔

(۸) کیا یہ اصول آپکے نزدیک قابل قبول ہے کہ اگر کسی شخص سے کبھی کوئی حرکت بے جا و ناروا سرزد ہوئی یا اس نے کسی بدخلقی و بے دینی یا بے اعتدالی کا ارتکاب کیا۔ تو اسکی مذہب یا تمام قوم نہ کہ محض اس کی ذات ایسی حرکات کی ذمہ وار و جوابدہ سمجھی جاوے؟

(۹) جو طرز تحریر آپنے اختیار کر رکھا ہے آیا وہ اضطراری ہے یا جان بوجھ کر پسند کیا گیا ہے؟ اور اس سے مسلمان ہندون بلکہ خود آریون اور عام خلائق کے لئے کیا فوائد مد نظر ہین یا پہونچ رہے ہین؟

(۱۰) کسی ایک مذہب کا ترک اور دوسرے کا قبول کرنا آپکے نزدیک محض ایک معمولی شغلہ ہے یا اس کی غرض و غائت کوئی پاک تبدیلی اور روحانی ترقی ہونی چاہیئے جو آپ کو کہان تک حاصل ہوئی ہے؟

(۱۱) مذہب آپ کی رائے مین صرف زبان و قلم کے لئے ہے یا عملی زندگی سے بھی اسکا کچھ تعلق ہے؟

(۱۲) ویدک دہرم یا آریہ سماج کے مسلمات مین اگر کوئی بات ایسی بھی پائی جاوے جس کے کھلم کھلا علدرآمد سے خود آریہ صاحبان کو شرم و ندامت دامنگیر ہوتی ہو۔ تو اس کو آپ کیا کہین گے۔

(۱۳) جس مذہب کے خود بانی کی زندگی بہت سے دندان اعتراضات کا مورد ہوسکتی ہو۔ اس کے پیروؤن کو دوسرون کی عیب شماری و دل آزاری مین پہل کرنے کا کیونکر حق پہونچ سکتا ہے؟

(۱۴) اپنے مذہب و ملت کی خدمت دوسرون کی عیب جوئی و بدگوئی کے بغیر بھی ہوسکتی ہے یا نہین؟

(۱۵) جو جو خرابیان بعنوانیان اور کمزوریان آج مسلمانون مین شد و مد سے گنائی جارہی ہین ان مین سے کوئی خرابی یا کمزوری ہندون آریون یا دیگر اقوام مین بھی کبھی تھی۔ یا اب پائی جاتی ہے۔ یا محض یہی ایک قوم اُن عیوب کی ٹھیکیدار رہی ہے؟ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی از دہلی ۲۸ ۲/۱

برقعہ

جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برقعہ کا نقشہ جو اخبار بدر مورخہ ۲۴ فروری دیا گیا ہے اس کے متعلق مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون مجھ کو مدت سے اس مضمون پر خبط ہے۔ مین نے اسلامی ملکون مین مثلاً مشرقی افریقہ۔ زنجبار۔ جزیرہ لامو۔ سویز۔ عدن مین سیر کرتے ہوئے اس مسئلہ پر توجہ دی ہے۔ برقعہ کی ساخت ایسی ہو۔ جو ہر درجہ کی مستورات کے موافق حال ہو۔ اس مین کچھ شک نہین کہ موجودہ برقعہ بالکل نکما ہے مگر جو برقعہ اس کی جگہ لے وہ ایسا ہو کہ بہر حالت ہر طبقہ اسلام اور ہر درجہ کی مستورات کے مطلب کا ہو۔ مثلاً اکثر عورتین بچے کو راہ مین چھپانا چاہتی ہین تاکہ بچہ سے شناخت نہ ہوسکین یا چلتے چلتے دودھ پلاتی ہین یا بعض اوقات سر پر بوجھ اٹھاتی اور گٹھڑی کو ہاتھون سے تھام کر چلتی ہین میرے خیال مین یہ نقشہ ہر ایک مطلب کے واسطے کافی نہین ہوسکتا بہر حال سب اصحاب اس پر غور فرماوین۔ راقم محمد بیگ سکرٹری انجمن مغلیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

ارشادات نبوی

انسان کو دنیا مین قدم رکھتے ہی سب سے پہلے کھانے پینے سے واسطہ پڑتا ہے اور مرتے دم تک اس کے ساتھ شغل رہتا ہے۔ بلکہ مابعد الموت اور جنت مین بھی ابد الآباد تک اس سے کام پڑتا رہیگا اس لئے مین ارشادات نبوی کے سلسلہ کو ان اقوال طیبہ سے شروع کرتا ہون جو اکل و شرب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتاً فوقتاً فرمائے اور حتی الوسع ان اقوال کی فلاسفی اُمت کے اولوالعزم مبردون کے اقوال سے اخذ کر کے درج کرنے کی کوشش کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

باب اوّل۔ اکل و شرب یعنی کھانے پینے کے بیان میں

قولہ عزّ وجل۔ کلوا من طیبات ما رزقنکم۔ وقولہ عزّ وجل کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔

اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کرنا اور اپنے آگے سے کھانا

حدیث۔ عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ۔

ترجمہ۔ حضرت انس رضؓ سے روائت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو نام اللہ کا اور چاہیئے کہ ہر ایک شخص کھاوے اس چیز سے جو اس کے آگے ہے۔

حکمت۔ کھانے سے اول خدا کا نام لینے سے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص روٹی یا کوئی اور چیز کھاوے تو کسی نفسانی لذت کے لئے نہ کھاوے بلکہ اللہ کے نام سے یعنی خدا کے ارشاد کلوا واشربوا پر عمل کرتا ہوا کھاوے اور درمیان مین نفسانی تلذذ نہ ہو۔ اور کل مما یلیک سے یہ مطلب ہے کہ تمام برتن مین ہاتھ نہ پھیرے بلکہ کنارہ سے شروع کرے ورنہ باقی بچا ہوا کسی اور شخص کے کھانے کے قابل نہین رہے گا اور یون بھی بدتہذیبی ہوتی ہے اور پاس والون کو کراہت آیا کرتی ہے۔

داہین ہاتھ سے کھانا کھانا

حدیث۔ قال عمر بن ابی سلمۃ قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بیمینک۔ عمر بن ابی سلمۃ نے کہا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھا اپنے دائیں ہاتھ سے۔

حکمت۔ دنیا کے تمام لوگ دائین ہاتھ سے کھانا کھاتے ہین اور فطرت مین یہ بات ودیعت ہے اور کسی مذہب سے خاص خصوصیت نہین ورنہ پھر دھریہ شائد بائین سے بھی کھاتے۔ لیکن مشاہدہ سے یہ بات صاف ثابت ہے کہ دائین ہاتھ سے کھانا خلقتاً و فطرتاً ہے اور سچے مذہب کی یہی علامت ہے کہ فطرت کے مطابق ہوتا ہے یا یون کہنا چاہیئے کہ فطرت اسکے مطابق ہوتی ہے اور چونکہ اسلام سچا مذہب ہے اس لئے اس مین فطرت کا لحاظ رکھا گیا ہے (۲) دوسری بات یہ ہے کہ ہر ایک عضو کے لئے کچھ کام مقرر ہین ہاتھ بھی اس قاعدے سے مستثنیٰ نہین جب بائین ہاتھ کے لئے استنجا اور طہارت مقرر کی گئی تو لازمی طور پر یہ بات ہونی چاہیئے تھی کہ کھانے کے لئے اسکو استعمال نہ کیا جاوے اس لئے دایان ہاتھ کھانے پینے کے لئے مقرر کیا گیا۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ کیون نہین بایان ہاتھ کھانے کے لئے اور دایان ہاتھ استنجا کے لئے مقرر کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام فطرت کے مطابق ہے اور فطرت نے دائین ہاتھ کو اس ممتاز کام کے لئے چُن لیا۔

تکیہ لگاکر کھانا نوش کرنا اور اس کی ممانعت

حدیث۔ عن ابی جحیفۃ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل عندہٗ انی لا اٰکل و انا مُتکئ۔

ترجمہ۔ ابی جحیفہ رضؓ سے روائت ہے کہ مین ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ مین تکیہ لگاکر کوئی چیز نہین کھاتا یعنی کھانا کھانے کے وقت تکیہ یا سہارا نہین لگاتا۔

حکمت۔ تکیہ لگاکر کھانا کھانے مین روحانی رنگ مین تو یہ نقصان ہے کہ اس فعل سے تکبر پایا جاتا ہے اور انبیاء تکبر کے اول الاعداء ہوتے ہین۔ دوسرے یہ بات ہے کہ تکیہ لگاکر کھانے مین آدمی بے تکلف بیٹھ کر نہین کھا سکتا اور کھُلے طور پر بے تکلفی سے ہاتھ وغیرہ دسترخوان پر نہین پھیلا سکتا۔ مگر نبی کا تو مذہب ما انا من المتکلفین ہوتا ہے اور تکیہ لگاکر کھانا اس کے برخلاف ہے اور جسمانی طور پر یہ نقصان ہے کہ چونکہ کھانا کھانے والے کا منہ دسترخوان سے اس کی ٹانگون اور پیٹ اور سینہ سے زیادہ دور ہوگا اور کھانا دسترخوان پر سے لینا ہوگا اور لقمہ والا ہاتھ لقمہ کو منہ تک لے جانے کیلئے ٹانگون اور پیٹ اور سینہ کے اوپر سے گزریگا تو اکثر اوقات لقمہ گر کے کپڑے وغیرہ خراب ہونگے۔

کھانے پر عیب دھرنے کی ممانعت

حدیث۔ عن ابی ھریرۃ رضؓ۔ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً قطّ ان اشتھاہ اکلہ وان کرھہٗ ترکہٗ۔

ترجمہ۔ ابی ہریرۃ رضؓ سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کھانے پر عیب نہین دھرا اگر وہ پسند خاطر ہوتا تو نوش فرما لیتے اور اگر طبیعت نہ چاہتی تو چھوڑ دیتے۔

حکمت۔ اس بات سے عفو پایا جاتا اور عفو بھی اعلےٰ درجہ کا اور یہ عفو صرف انبیاء ہی کر سکتے ہین۔ ہم بڑے بڑے مہذب لوگون اور بادشاہون کا ذکر سنتے ہین کہ انہون نے بعض دفعہ باورچیون کو صرف اس قصور پر کہ نمک زیادہ ہوگیا ہے مروا ڈالا ہے اور کوئی آدمی ایسا نہین نظر نہین آتا۔ جو کھانا خراب ہونے پر باورچی کو بالکل کچھ نہ کہے ایک دفعہ نہین بلکہ ہر دفعہ قصور پر چُپ رہے اور یہ حدیث آنحضرت کے سچا رسول ہونے پر شاہد ہے (۲) اگر نوکر کو کمنت سست کہا جاوے تو اکثر تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے کہ چونکہ باورچی وغیرہ اکثر ایسے نوکر کمینہ لوگون مین سے ہوتے ہین اس لئے بجائے احتیاط کے مالک کا دل جلانے کے لئے کھانا اور زیادہ خراب کرتے ہین۔ لیکن اگر مالک چُپ کر جاوے اور کھانا نہ کھاوے، تو بجائے شوخی کے دل مین خائف اور شرمندہ ہوکر احتیاط کرنے لگتے ہین۔ (۳) اگر کھانا خراب پکا ہو۔ اور مالک باورچی پر ناراض ہو اور اسے کہدے کہ اس مین فلان خرابی ہے تو اول تو وہ احتیاط نہ کریگا اور اگر کوئی شریف باورچی بھی ہوگا تو اس بات مین احتیاط کریگا جس کا نقص مالک نے نکالا ہے مثلاً مالک نے کہ آج نمک زیادہ ہے۔ تو نوکر دوسرے وقت نمک کم ڈالے گا لیکن اگر خراب کھانا چھوڑ کر چُپ ہو رہے گا تو جتنی غلطیان ہو سکتی ہین سب کی اصلاح کا خیال رکھے گا شائد فلان غلطی ہوگئی تھی اس لیئے مالک نے کھانا نہین کھایا اور اس تدبیر سے مالک کا کھانا پھر کم ہی خراب پکے گا۔

کھانے مین رُوح کی نزاکت کا خیال رکھنا

حدیث۔ عن عبد العزیز رضؓ قال قیل لانس ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الثوم فقال من اکل فلا یقربن مسجدنا۔

ترجمہ۔ عبد العزیز سے روائت ہے کہ حضرت انس رضؓ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے بارے مین آنحضرت سے کیا سُنا۔ تو اونھون نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے لہسن کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آوے۔

حکمت۔ مندرجہ بالا قول مین بہت سی حکمتین ہین۔ کچھ ان مین سے بیان کی جاتی ہین (۱) لہسن بدبودار چیز ہے۔ اور ایک حدیث مین ذکر آیا ہے کہ ملائکہ بدبودار چیزون کے پاس نہین آتے اور جہان ایسی چیزین ہون وہان فرشتون کا نزول نہین ہوتا اور مسجد ایسی جگہ ہے۔ کہ حدیثون کی رو سے وہان فرشتون کا باقاعدہ طور پر نازل ہونا پایہ ثبوت تک پہونچ گیا ہے۔ تو صاف نتیجہ نکل آیا۔ کہ لہسن کھاکر مسجد مین

کہ درس قرآن سننے والوں کے واسطے خصوصیت سے دُعا کروں۔ پس جو اس وقت حاضر ہیں ان کیواسطے میں نے بہت بہت دُعائیں درس شروع کرنے سے پہلے کی ہیں۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ نقص۔ اصل قصہ کا بیان اب شروع ہُوا ہے۔
نبا۔ عظیم الشان بات۔

آیت ۲۔ شططاً۔ پراگندہ بات۔

آیت ۳۔ من دونہٖ۔ رومی قوم کی طرف اشارہ ہے جو بُت پرست تھی اور یہودی بھی غیر ممالک میں جا کر ان قوموں کی صحبت کے اثر سے کچھ غلطیوں میں مُبتلا ہو چکے تھے یاد رکھو شرک کبھی فی الذات ہوتا ہے۔ جیسا کہ مجوس نے خالق الظلمت وخالق النور دو بنائے ہیں۔ اور جیسے آریہ لوگ پانچ چیزوں کو خدا کے ساتھ غیر مخلوق مانتے ہیں اور جیسے عیسائی تین خدا قرار دیتے ہیں یا صفات میں ہوتا ہے جیسا کہ بعض مسلمانوں میں اسکے آثار پائے جاتے ہیں یہ سب افتراء ہے۔

آیت ۴۔ اعتزلتموھم۔ جب تم نے ان غیر معبودوں کی پرستش کرنیوالوں کو چھوڑ دیا تو اب کہف کو چلے جاؤ۔

آیت ۵۔ تزاور۔ تمیل۔ جھک جاتا ہے۔

چونکہ وہ مقام خط سرطان سے اُوپر ہے اور سورج خط سرطان سے اُوپر نہیں جاتا ہے بلکہ نیچے رہتا ہے اس واسطے طلوع آفتاب کے وقت مشرق کی طرف وہاں سے دیکھا جاوے۔ تو سورج دائیں ہاتھ نظر آئے گا اور وقت غروب مغرب کی طرف دیکھا جاوے تو بائیں ہاتھ نظر آئیگا۔ سورج کبھی ان کے سر پر نہیں آتا۔

فجوۃ۔ وسعت کی جگہ۔ فراخی کی جگہ میں ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقام کہف کے تین پتے ہیں (۱) شام و روما سے بہت دُور ہے (۲) خط سرطان سے شمال کی طرف ہے (۳) وہ امن کی جگہ ہے۔ جہاں دُشمن کا قابو نہ تھا۔

من اٰیاتِ اللّٰہِ۔ سورج کا سرطان تک پہونچنا اور آگے نہ جانا۔ پھر جدی تک جانا اور آگے نہ پہونچنا یہ سب اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

ومن یضلل۔ اور جس کو اس کی بدی کے سبب گمراہ کرتا ہے۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ ومایضلّ بہٖ الا الفاسقین۔ فاسقوں کے سوائے وہ دوسرے کو گمراہ نہیں کرتا۔

مورخہ ۶ ۲ ؍فروری ۱۹۱۰ سنہ ء

(پارہ پندرہ رکوع ۱۵)
(سورہ الکہف رکوع نمبر۳)

۵ ۲؍ فروری ۱۹۱۰ سنہ ء کو جمعہ کے سبب درس نہیں ہُوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصحاب کہف کا حال منکشف ہُوا اور آپنے انہیں دیکھا۔

رُقود۔ راقد۔ سونیوالے۔ سخت ہی ٹھہرے ہوئے۔ دراصل وہ تو ٹھہرے ہوئے تھے۔ سوئے ہوئے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں وہ قوم سست پڑی تھی۔ مگر آپنے ان کی حالت آیندہ کی دیکھی۔

نقلبھم۔ عنقریب تجارت کے واسطے سب طرف نکلیں گے۔ دائیں بائیں جاوینگے۔ کیا معنی مشرق اور مغرب میں پھیلیں گے۔

کلبھم۔ یہ ان کی شناخت بتلائی گئی۔ کہ ان کے دروازے پر کُتّا ضرور ہوگا۔ ممکن ہے ابتدائی اصحاب کہف کے ساتھ بھی کوئی کُتّا ہو۔

آجکل کُتّے کی تعریف وفاداری میں بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ حالانکہ اس جانور کے اخلاق نہایت قبیح اور مذموم ہیں۔ شہوت۔ حرص۔ طمع میں بہت رذیل جانور ہے اور ان اُمور میں گرا ہُوا ہے۔

ولیت۔ یہ بھی ایک شناخت ہے۔ ان کی کوٹھیاں وسیع اور رعب دار ہونگے۔

ایت ۲۔ لبثتم۔ اس ملک میں حالت سستی میں کتنی مدت تم رہے۔

یوماً او بعض یوم۔ ہزار نوسو سال۔ اوسط ساڑھے نوسو سال۔ اتنے ہی عرصہ کے بعد یہ قوم باہر نکلی اور انہوں نے کمپنیاں بنائیں اور تجارتیں شروع کیں اور غیر ملکوں کی طرف گئے قرآن کریم میں یوم ہزار سال کا نام بھی آیا ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے۔

فابعثوا۔ ایک مجمع بناؤ۔ کمپنی قائم کرو۔ روپیہ روانہ کرو۔ اور ایک کو افسر بناؤ۔

طعاماً۔ ہمارے ملک میں غلہ کی کمی ہے یہاں سے روپے لیجاؤ اور وہاں سے غلہ لاؤ

ولیتلطف۔ نرمی سے کام کرو۔

لا یشعرن۔ اپنا بھید کسی کو نہ دو۔ اور دوسروں کا بھید لو۔ مدارات سے کام کرو۔ اور دوسروں کے حالات سے مفصل اطلاع حاصل کرتے رہو۔

آیت ۴۔ اعثرنا علیھم۔ دوسرے لوگوں کو ان کے حالات سے آگاہ کیا اور غیر قومیں ان کے ہاں بھی جانے لگیں۔ ابتدائی اصحاب سے بھی اردگرد کے لوگ آگاہ ہوئے اور انکو مطیع ہوئے

یتنازعون۔ ابتدائی لوگوں نے ان کے متعلق جھگڑا کیا اور آخر ان کی یادگار بنائی

آیت ۶۔ سیقولون۔ اختلاف مورخین کا ہے کہ کتنے تھے کتنے نہ تھے۔

سبعۃ۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔ کہ سات والی بات صحیح ہے۔ کیونکہ پہلے اعداد کے ساتھ خداتعالیٰ نے رجماً بالغیب فرمایا۔ اس کے ساتھ نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ امر کہ عیسائیوں کے ہاں سات بڑے کلیسا مشہور ہیں۔ اس سے صاف صاف پتہ لگتا ہے کہ سات ہی تھے

مورخہ ۲۷؍ فروری ۱۹۱۰ سنہ ء

(پارہ پندرھواں رکوع ۱۶)
سورہ الکہف رکوع چہارم

آیت ۱۔ لا تقولن۔ کبھی بھی نہ کہو۔

انشاء اللّٰہ۔ یہاں کہیں خداتعالیٰ کی عظمت وجبروت کا خیال نہ ہو۔ نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ سب سے پہلی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی ہے۔ جنھوں نے انالہ لحافظون انالہ لناصحون۔ انالفاعلون وغیرہ الفاظ کے ساتھ دعوے کیا۔ مگر کہیں وفا نہ ہُوا۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

(رکوع نمبر ۱۳)

آغاز سورۂ کہف رکوع اول

مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۱۱ء

تمہید۔ سورۂ بنی اسرائیل میں زیادہ تر یہود سے خطاب ہے۔ اور ان کی دو شدید تباہیوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو بھی متنبہ کیا ہے اب اس سورۂ شریف میں زیادہ بحث پہلے عیسائیوں سے کی ہے۔ پھر مجوس سے۔ اور درمیان میں کچھ یہود کو بھی خطاب کیا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے ہر جمعہ کو سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں اور پچھلی دس آیتیں پڑھو۔ ان آیات کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ دجال کون ہے۔ اور اس کے کیا صفات ہیں اور اس سے بچنے کی کیا راہ ہے۔

آیت ۱۔ الکتٰب۔ کامل جامع کتاب۔ لکھی ہوئی۔ ایک لشکر جو شبہات کو دور کرے اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بصورت کتاب موجود تھا۔

عوجاً۔ دو معنے ہیں (۱) ٹیڑھاپن۔ اس کتاب میں کوئی غلط تعلیم نہیں (۲) جو ٹیڑھا ہے وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

آیت ۲۔ قیّماً۔ (۱) مستقیماً۔ بالکل سیدھے راہ پر اور سیدھی راہ بتلانے والی (۲) قائم۔ اور صداقتوں کی اور اپنی صداقتوں کی (۳) حافظ اس پر عمل کرنے والوں کے لئے۔ شدید کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کے ساتھ سخت مخالفت کرنے والا ہے۔

ان لھم۔ عمل صالح کا نتیجہ ہے۔ اجر حسن

آیت ۳۔ ابداً۔ بہت لمبا زمانہ۔

آیت ۴۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ قوم دجال کون ہے۔

آیت ۵۔ من علم۔ یہ قوم بڑی سائنس دان بن گئی۔ ہر بات پر دلیل پیش کرتی ہے مگر اپنے مذہب کے متعلق صاف اقرار کرتے ہیں کہ مسیح کے ابن خدا ہونے اور تثلیث۔ کفارہ وغیرہ کے واسطے دلیل کوئی نہیں۔ قرآن شریف نے پہلے سے پیشگوئی کی ہے۔ کہ یہ ایسا کہیں گے۔

اٰبائھم۔ ان کے باپ دادوں کو۔ بھی علم نہ تھا۔ یورپ ایک بت پرست قوم تھی جاہل لوگ تھے۔ پرانے بتوں کے عوض رفتہ رفتہ سلطنتوں کے اور حکام کے رعب میں آ کر یسوع کا بت پوجنے لگ گئے۔ وہ تو خود جاہل تھے ہی۔ اور اب ان کی اولاد گلے پڑا ڈھول بجا رہی ہے۔

کلمۃً۔ تمیز واقع ہوئی ہے اسواسطے منصوب ہے۔

افواھھم۔ مونہہ سے نکلتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔ دل جانتے ہیں کہ یہ بے دلیل بات ہے صحیح نہیں۔

آیت ۶۔ اٰثارھم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشف میں اس قوم کا جاہ وحشم دکھایا گیا۔ جس سے آپکو غم ہوا۔ کہ اتنی بڑی بظاہر معزز قوم اسلام کی نعمت سے بے نصیب رہیگی۔ ان کی وجاہت کتنوں کو اسلام سے مرتد کر دیگی۔ اسپر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ سب اشیاء عارضی اور زمینی ہیں۔

آیت ۷۔ احسن عملاً۔ دنیوی زیب وزینت کے معاملہ میں کون بڑا کاریگر ہے۔ یہ بات ظاہر کر دی جائے گی۔

آیت ۸۔ جرزاً۔ لیس فیھا۔ شئی۔ خالی میدان۔

آیت ۹۔ عجب۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہ بہت عجیب بات ہے۔ ایسے ایسے لاکھوں نشانات خدا تعالیٰ کے ہیں۔

رقیم۔ رقم کرنا۔ لکھنا۔ کھودنا یہ ان کی نشانی ہے۔ تحریر کا کام بہت ہو گا۔ ہر امر ان کے ہاں لکھا جائیگا۔

کہف۔ وہی ہے جس کو انگریزی میں کیپ cape کہتے ہیں اب تک وہ جگہ اسی نام سے مشہور ہے

آیت ۱۰۔ الفتیۃ۔ نوجوان۔ حضرت مسیح کو صلیبی موت سے بچانے کے معاملہ میں جو موید جماعت تھی۔ اس پر بڑا ابتلاء آیا۔ حاکم پلاطوس اور اس کی بیوی بھی اس مقدمہ میں قید ہوئے۔ مگر کچھ لوگ ایسے تھے جو وہاں سے بھاگ نکلے کچھ مغرب کو گئے کچھ مشرق کو۔ یہاں اُن لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے بلاد غربی میں جا کر کہف میں جا پناہ لی۔ جو کہ انگلستان کے جنوب مغربی گوشہ میں واقع ہے۔ انہیں جوانوں میں یوسف ارمیتا بھی تھا۔ جس نے حضرت مسیح کے بچانے میں بڑا حصہ لیا تھا۔

آیت ۱۱۔ ضربنا علیٰ اٰذانھم۔ کچھ مدت تک باہر کی کوئی خبر اس گروہ کو نہ پہونچی۔

آیت ۱۲۔ بعثنا۔ آخری ترقی دنیوی کی طرف اشارہ ہے۔

مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۱۱ء

(پارہ رکوع نمبر ۱۴)

۲۲ر و ۲۳ر فروری دو دن بسبب علالت طبع حضرت خلیفۃ المسیح درس نہیں ہوا … کہ میری طبیعت تو ضعیف ہے۔ مگر دل میں خیال آیا کہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ معلوم نہیں کس وقت موت آجاوے۔ کچھ قرآن سنا دیا جاوے۔ تو اچھا۔ فرمایا۔ آج مجھے

آنے کی ممانعت اس لئے فرمائی کہ مسجد مین فرشتون کا نزول بسبب لہسن کی بدبو کے رک نہ جائے ۔ دوم اسلامی سوسائٹی کے ممبر یعنے مسلمانون کے لئے ایک مسجد ہی ایسی جگہ ہے جہان ہر مزاج کے لوگون کو بلاناغہ جمع ہونے کا حکم ہے اور خواہ کتنا ہی امیر کبیر مسلمان ہو اور کیسا ہی نازک ہو ضروری ہے کہ وہ نماز دن کیوقت مسجد مین حاضر ہو ۔ لیکن دنیا مین بعض طبائع ایسی نازک ہوتی ہین کہ ذراسی بدبو کو بھی برداشت نہین کر سکتین اور اگر بدبودار اشیاء کا انسداد نہ کیا جاوے تو ان کے لئے مسجد مین آنا دشوار ہو جاتا ہے ۔ اس لئے آپ نے منع فرمایا تاکہ کسی شخص کو بھی مسجد مین آنا ناگوار نہ گزرے (۳) تیسری حکمت یہ ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے ۔ جیسا کہ آدمی بیمار ہو تو عام طور پر اس کا باطن بھی یعنے دل بھی سستی اور کاہلی کی طرف جھک جاتا ہے اسی واسطے کہا ہے العلیل ملیل کہا کرتے ہین پس جب واقعی ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے ۔ ... تو مسجد مین جہان باطن کی گھوڑدوڑ ہوتی ہے ۔ وہان ظاہر مین لہسن جیسی بدبودار چیز سے اندیشہ ہے کہ اس کی بدبو کا اثر باطن پر نہ پڑے اور اس طرح یہ باطن کے گھوڑے کو ظاہر کی بدبو سے ٹھوکر نہ لگے ۔ چہارم بدبو سے دماغ مین اور دل کے خیالون مین انقباض پیدا ہوتا ہے ۔ اس لئے چوہڑے حلال خور اور گندگی اٹھانے والی قومین عالی خیال اور دور نظر والی نہین ہوتین ۔ لیکن برعکس اس کے اشراف قومین اور صفائی کا اہتمام رکھنے والے مہذب لوگ بین ہزار ہا اعلیٰ سے اعلیٰ لطیف باتین روزمرہ دریافت کرتے رہتے ہین ۔ مگر حلال خوردن کا دماغ منجمد رہتا ہے ۔ ... غرض لہسن بدبودار اشیاء مین سے ہے ۔ اس سے ... لطافت دل اور دماغی کے منقبض ہونے کا اندیشہ ہے اور چونکہ مسجد مین دعائین مانگنے ہی کا فعل اور قلب کے حضور ہی کے طرائق استعمال کئے جاتے ہین اور دعائون کا دل سے نکلنا اور قلب کا حضور انقباض کے وقت ہو نہین سکتا اور بدبو سے انقباض ضرور پیدا ہوتا ہے تو ضروری ہوا کہ لہسن یا ایسا ہی اور بدبودار اشیاء کا مسجد سے انسداد کیا جاوے چنانچہ اسی خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد مین خود اگر لوبان وغیرہ وغیرہ خوشبودار اشیاء کی دہونی دلوایا کرتے تھے ۔ تاکہ کثافت دور ہو جاوے (پنجم) اس مین ایک پیشگوئی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ میری اتباع مین تو قیصر و کسریٰ کے ملک ہو جاوینگے اور عنقریب تم تمام دنیا کے بادشاہ ہو جاؤ گے اس لئے ایسی بدبودار اشیاء کا استعمال اپنے روحانی کالج مین حاضر ہونے کے وقت نہ کیا کرو کہین وہ اشیاء تمہاری روحانی تعلیم مین حارج نہ ہون اور تم ترقی

نہ کر سکو اور ایک حدیث مین پیاز کے متعلق بھی ایسا ہی ارشاد ہے ۔ اس کو بھی لہسن پر قیاس کرنا چاہئیے اور یہ بھی آیا ہے ۔ کہ جب موہنہ سے بدبو دور ہو جاوے تب مسجد مین آنے کی اجازت ہے اور ایک جگہ آیا اگر کھانا ہی ہو تو پکا کر کھاؤ کیونکہ پکانے سے بدبو دور ہو جاتی ہے ۔ سو معلوم ہوا کہ اصل ممانعت بدبو کے سبب سے ہے جو کہ دل اور دماغ کی لطافت کو روکتی ہے اور ان پر برا اثر ڈالتی ہے

رومال سے یا تولیہ وغیرہ سے ہاتھ پونچھنے سے پہلے اپنی سالن آلودہ انگلیاں چاٹنے کے بیان مین

حدیث ۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ قال اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہ حتی یلعقھا ۔

ترجمہ ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کوئی شخص کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے (کپڑے وغیرہ سے) یہان تک کہ اس کو چاٹ لے ۔

حکمت ۔ یہ بات تمام حکماء کے تجربہ مین آئی ہوئی ہے اور تمام طبیبون کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کے ہاتھ کی انگلیون مین ایک خاص لمس کی طاقت ہے ۔ مثلاً ہم اگر کسی کپڑے کی ملائمت کو دیکھنا چاہین تو سوائے ہاتھ کی انگلیون کے اس کی ملائمت کا اندازہ نہین کر سکتے ۔ حالانکہ تمام جسم مین مس یا لمس کی طاقت پائی جاتی ہے لیکن ہاتھ کے سوا مثلاً پیر سے اگر ملائمت کا اندازہ لگانا ہو ۔ تو ہم کامیاب نہ ہو سکین گے پس ایک خاص برقی اثر ہے جو صرف ہاتھ بلکہ انگلیون تک ہی محدود ہے اور ہاتھ کی انگلیون سے آنکھ کا جو ایک توجہ کا آلہ ہے خاص تعلق ہے اسی لئے توجہ کرنے والے عامل بھی معمول کی انگلیون کی طرف آنکھ زیادہ لڑاتے ہین اور اس طرح سے معمول کے اوپر انگلیون کے ذریعہ اپنی آنکھ کی تاثیرات خاطر خواہ طور پر ڈال سکتے ہین اور اپنے مقصد مین کامیاب ہوتے ہین اسی طرح جو دوائیں ہاتھ سے بنائی جاوین وہ زیادہ فائدہ دیتی ہین بہ نسبت ان دوائیون کے جو مشین کے ذریعہ سے طیار کی جاوین اس لئے کہ انگلیون سے بناتے وقت آنکھ کی توجہ ہاتھون پر پڑتی ہے اور ہاتھون کی خاص برق بھی آنکھ کی توجہ کے وقت اس کے ساتھ ملکر ایک خاص اثر پیدا کرتی ہے اس لئے وہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے اس بات کو یورپ والے بھی جانتے ہین لیکن چونکہ وہان لاکھون من دوائین اکٹھی تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ہاتھ سے طیار کرنے مین سالہاسال کی مدت درکار ہوتی ہے اس لئے وہ باوجود اس فرق کے جاننے کے [illegible] مشینون سے دوائین بنانے کا کام لیتے ہین پس اسی اصل کے ماتحت کھانا کھانے کے وقت جب انسان انگلیون سے لقمہ اٹھاویگا تو اس کی آنکھ ہر دفعہ لقمہ لیتے وقت انگلیون کے سرون پر پڑیگی

اور پھر تو ہی مذکورہ بالا کیفیت مرکب ہو کر کھانے کے انجام پر اثر ڈالے گی اور چونکہ ان دونون برقون یعنے آنکھ اور انگلیون کی مرکب برقون کا اثر ظاہر ہوگا تو سب سے زیادہ موثر اس اثر کی انگلیان ہی ہونگی پس جب انسان کھانے کے بعد پانی سے دہونے یا کپڑے سے پونچھنے کے بغیر انگلیون کو چاٹ لیگا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اثر انسان کے معدہ مین بوساطت اس چکنائی کے جو انگلیون پر چپکی ہوئی تھی ۔ پہنچیگا اور معدہ کے فعل یعنی ہضم مین تقویت دیگا اور اس طرح کھانا جلدی ہضم ہوگا ۔

(۲) ایک ڈاکٹر نے ثابت کیا ہے کہ منہ کے لعاب اور انگلیون کی چاٹنے کے ملنے سے منہ کے لعاب مین ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے ۔ جو ہاضمہ پر خاطر خواہ اثر ڈالتی ہے ۔ اس نے اس بات کے ثبوت مین یہ بات پیش کی تھی کہ جو لوگ کانٹے چھری سے کھاتے ہین ان کا کھانا بہ نسبت ان لوگون کے جو انگلیون سے کھاتے ہین دیر مین ہضم ہوتا ہے اور جو لوگ انگلیان منہ سے کم چھوتے ہین بہ نسبت ان لوگون کے جو کھانے کے پیچھے انگلیان چوستے ہین کمزور معدہ والے ہوتے ہین کیونکہ انگلیون اور منہ کے لعاب کے ملنے سے معدہ مین ہضم کا فعل عمدہ طور سے انجام پذیر ہوتا ہے ۔

(۳) چونکہ چلنے پھرنے سے اور ورزش سے اور ریاضت سے اور اعضاء کے ہلانے سے معدہ اچھی طرح کام دیتا ہے اور برخلاف اس کے جو لوگ سیر کے عادی نہین وہ ہمیشہ ہاضمہ کی شکائت کرتے ہی نظر آتے ہین اس لئے ہاضمہ درست کرنے کے لئے ورزش ایک لابدی شرط ہے ۔ لیکن خوردسال بچے چلنا پھرنا تو کیا برسون تک چارپائی سے اٹھ نہین سکتے اور نہ ہی ورزش سالہاسال تک انہی نصیب ہوتی اس لئے خداوند کریم نے انہین ہاضمہ کی درستی کے لئے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیون کے چوسنے کا سہل نسخہ عطا فرمایا ہے ۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ بچے اکثر اوقات انگلیان چوستے رہتے ہین اور یہ بات ہاضمہ کے درست کرنے کے لئے ان کی فطرت مین ودیعت کی گئی ہے ۔

(۴) جو بات کو نیچر کے قانون کے مطابق بنی نوع انسان کے لئے [illegible]

مفید اشیار ہین۔ منجملہ ان کے ایک یہی کھانے کے بعد انگلیان چاٹنے کا مسئلہ ہے۔ انسان کو تو حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ بذریعہ وحی معلوم ہوا۔ لیکن حیوانات کو فطرتاً اور خلقتاً عنائت کیا گیا۔ ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہین۔ کہ بلی جب کچھ کھاتی ہے۔ تو پہر دن بیٹھ کر چاٹتی رہتی ہے۔ اسی طرح کتا بھی ہاتھ اور پنجے چاٹتا ہوا پایا گیا ہے۔ بلکہ تمام جانور یکسان طور پر اس فعل کا ارتکاب کرتے ہین اور کھانے کے بعد کرتے ہین اور صرف انگلیان ہی چاٹتے ہین۔ تو صاف معلوم ہوا۔ کہ یہ فعل ہاضمہ کی ترقی کے لئے نہائت مفید ہے اور نہائت ہی مفید ہے۔ بلکہ لابدی ہے۔ اس لئے حیوانات لایعقل کو فطرتاً بتلایا گیا اور انسان کو وحیاً بتا یا گیا۔ کیسا ہی پیارا رسول ہے جو ایسی مفید اور سہل الحصول علاج ہمین بتا گیا۔ والحمد للہ رب العالمین

جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے۔

حدیث - عن ابی امامۃ انّ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا فرغ عن طعامہ۔ قال الحمد للہ الذی کفانا و اروانا غیر مکفی ولا مکفور۔ وقال مرّۃً لک۔ ربنا غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی ربنا۔

ترجمہ - ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب فارغ ہوتے اپنے کھانا کھانے سے۔ تو فرماتے سب تعریفین اس اللہ کے لئے ہین جس نے کفائت کی اور ہم کو سیر کر دیا۔

حکمت - جب انسان کھانا کھاتا ہے تو اس کے مزے مین اور شکم کی سیری مین اکثر اوقات خدا کو بھول جاتا ہے تو اگر آخر مین دُعا مانگی جاوے تو وہ غفلت جاتی رہتی ہے اور انسان کو خیال ہوتا ہے۔ کہ یہ کھانا اور یہ مزے کی اشیار جس کو کھا کر مجھے ایسی فرحت معلوم ہوئی۔ اصل مین مجھے اس مالک حقیقی کے فضل سے ملی ہین تو دراصل حمد کے قابل وہی ہے جس نے ان کی توفیق دی۔ اگر اس کی مرضی نہ ہوتی۔ تو مجھے یہ مزے دار کھانے کبھی نصیب نہ ہوتے۔ اور جب یہ خیال انسان کو آتا ہے۔ تو بے اختیار دل و زبان سے یہ بات نکلتی ہے کہ سب تعریفین تو اسی کی ہین جس نے ہمین کفائت کی اور ہمین سیر کیا۔ ورنہ یہ کھانا خود کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ دراصل اس معبود حقیقی کا ہی فضل ہے (۲) اور دوسرے یہ حکمت ہے۔ کہ جب کھانا کھا کر انسان شکر کرے۔ تو وعدہ آلہی لئن شکرتم لازیدنکم کے مطابق اس کے رزق مین ترقی ہوتی ہے اور شکر بمنزلہ دُعا کے ہو جاتا ہے (۳) تیسرے یہ کہ شکر کر کے انسان ایک دُعا مانگتا ہے۔ کہ اب ہضم کرنا تیرا ہی کام ہے کھانا تو اپنا مزا دے گیا۔

جب خادم کھانا لاوے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے

حدیث - عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - قال اذا اتی احدکم خادمہ بطعام فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ اکلۃ او اکلتین او لقمۃ او لقمتین فانہ ولی حرّہ و علاجہ

ترجمہ - ابی ہریرہ رضی سے روائت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کھانا لاوے۔ تم مین سے کسی شخص کے پاس اس کا خادم۔ اگر اس کو اپنے ساتھ نہ کھلاوے۔ تو ایک دو نوالے یا لقمے ہی اسے دیدے۔

حکمت - اس قول مین بہت ساری حکمتین ہین۔ جن مین سے چند بیان کرتا ہون۔ دنیا کی اشیار آخرت کی اشیار کا نمونہ ہین مثلاً دوزخ کی آگ کا نمونہ یہان دنیا مین بھی آگ موجود ہے۔ غرض اسی طرح تمام اشیار ظل ہین آخرت کی اشیار کا۔ اور باورچی جب کھانا پکاتا ہے۔ تو اسے ایک قسم کی دوزخ کی آگ سے واسطہ پڑتا ہے اور نبی چونکہ رحم دل ہوتے ہین اس لئے دوزخ کی آگ کا خیال کر کے اس سے بچنے کے لئے اور خدا کے شکریہ کے طور پر اس کھانے مین سے جو اس آگ سے جو دوزخ کی آگ کا ظل ہے۔ پکا ہوا ہوتا ہے۔ نوکر کو دینے کا حکم کرتے ہین (۲) دوسری حکمت یہ ہے کہ اگر نوکر کو اپنے کھانے مین سے دیا کرے گا تو نوکر کو چوری کی عادت نہین رہے گی کیونکہ اپنے کھانے کے لئے ہی نوکر چوری کرتے ہین۔ لیکن جب مالک خود دیگا۔ تو چوری کی عادت جاتی رہے گی۔ اور ایک نفس کو گناہ سے نجات ہوگی۔ (۳) اس عادت سے سخاوت کی عادت ترقی کرتی ہے اور احسان ماننے کا مادہ پیدا ہوتا ہے (۴) چہارم - یہ فائدہ بھی پہونچ سکتا ہے۔ کہ اگر خادم کو جو کھانا پکایا کرتا ہے تھوڑا سا کھانے مین سے دیدیا جاوے تو وہ نوکر اپنے مزے کے لئے کھانا عمدہ پکایا کریگا کیونکہ اسے خیال ہوگا کہ مین نے بھی اسی مین سے کھانا ہے پنجم - اکثر اوقات بادشاہون یا اور امیر لوگون کو مارنے کے لئے زہر دیا جاتا ہے تو ہمیشہ باورچی کی سازش سے دیا جاتا ہے اگر آدمی نوکر کو ساتھ بٹھلا کر کھلاوے یا اپنے سامنے اپنے کھانے مین کھلاوے تو ہرگز ممکن نہین کہ باورچی زہر دینے کی جرأت کر سکے اور جب باورچی یہ کام نہ کر سکیگا۔ تو اور کوئی طریقہ ممکن نہین تو اس طرح ایک آدمی بہت حفاظت مین ہو جاوے گا اور یہ نہائت عمدہ تدبیر ہے۔

جس کھانے کا علم نہ ہو اس کے نہ کھانے کا بیان

حدیث - کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل حتی یسمی لہ فیعلم ماھُوَ۔

ترجمہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کوئی شے نہین کہاتے تہے یہان تک کہ اس کا نام لیا جاوے پس جب جانتے کہ وہ کیا شے ہے تب کھاتے۔

حکمت - عرب مین چونکہ کوئی شریعت نہین تھی اس لئے حرام حلال مین کوئی تمیز نہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس مختلف بلاد کے لوگ جمع تھے اور ان کے کھانے بھی مختلف تھے اور آپ کے پاس روز نئے نئے کھانے آتے تہے اس لئے آپ نام پوچھ لیتے تہے تاکہ وہ حرام نہ ہون اور شریعت اسلام مین منع نہون اور غلطی سے بغیر نام پوچھے کہین حرام چیز کھائی نہ جاوے۔ دوم - بعض دفعہ ایک انسان بیمار ہوتا یا اس نے مسہل لیا ہوا ہوتا ہے یا اسے کسی چیز کا پرہیز ہوتا ہے تو اگر نام پوچھے بغیر کسی کی لائی ہوئی چیز کھا لے تو بعض دفعہ سخت نقصان ہوتا ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ نامعلوم چیز کھانے سے سخت بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ کسی کو گرم چیز نقصان دیتی ہے کسی کو بادی چیز سے نقصان ہوتا ہے اور کسی کو سرد چیز مضر ہوتی ہے اور غلطی مین کھانے سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے

حدیث - عن ابی ھریرۃ رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - طعام الاثنین کافی للثلاثۃ وطعام الثلاثۃ کافی الاربعۃ

ترجمہ - حضرت ابوہریرہ رض سے روائت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیون کا کھانا تین آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیون کا کھانا چار آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے۔

حکمت - رسول اللہ کے پاس چارون طرف سے مسلمان دین سیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے اور باقاعدہ کوئی لنگر نہین تھا اس لئے آپ فرمایا کرتے تہے کہ دو آدمی اگر تیسرے مہمان کو بھی ساتھ ملا لیا کرین تو ثواب کا ثواب اور ضیافت کی ضیافت اور کوئی خرچ بھی نہ ہو جیسا کہ دو آدمیون کے لئے کھانا پکتا تہا وہی تیسرے کے لئے بھی کفائت کریگا اور اگر وہ تین ہون تو چوتھے کو بٹھائین اسی طرح پر اور بھی کم وقت پیش آئیگی اور مہمانون کے لئے الگ لنگر بنانے کی ضرورت بہی پڑیگی اور آپس مین ضیافت کی وجہ سے اخوۃ اسلامی ترقی کریگی اور باہر سے آنیوالے اصحاب کا سلسلہ بھی لگا رہیگا۔ غرض اس حدیث سے صحابہ کو بہت بڑے فوائد کی تحریص دی ایک تو ثواب دوسرے اس شخص کی محبت دل مین پیدا ہو جاتی جسکی دعوت کی تیسرے باہر سے دین سیکھنے کے لئے آنیوالے اصحاب کی خدمت اور اس طرح پر تبلیغ۔ چوتھے کفائت شعاری کی عادت اور سخاوت کی عادت۔ پنجم۔ بہت کھلانے اور صرف کھانے پینے سے روکنے کے لئے بھی ایک عمدہ تدبیر ہے کیونکہ مہمان کے سامنے انسان کم کھاتا ہے ششم۔ باقاعدہ لنگر بنا کر رسول خدا پر جو خرچ پڑتا تہا اس طریق مہمانون کی خدمت کرنے سے خرچ کی رسول خدا سے سبکدوشی ہوگی۔

راقم "سید" قادیان

انصارِ بدر توجہ فرماویں

ہمیں بہت ہی افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ بہت ہی کم ناظرین بدر نے میری متواتر گذارش پر جو فروری

خریداران بدر کے بڑھانے کے متعلق تھی - توجہ فرمائی ہے کوئی مشکل یا ناممکن فرمائش نہیں کی گئی تھی - یہی عرض کیا گیا تھا - ہر خریدار بدر ایک اور خریدار بنا دے - لیکن تاہنوز سوائے دو تین احباب کے خصوصیت کے ساتھ کسی نے توجہ نہیں کی - کیا مجھے اپنے بھائیوں سے ناامید ہو جانا چاہیئے - آپ کا صادق مینیجر بدر

Muhammad Sadiq

درخواست دعا

سید ممتاز علی صاحب احمدی کُنگی کا لڑکا بیمار ہے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں -

(۲) قاضی عبد اللہ صاحب - ماسٹر عبد الحی صاحب - منشی محمد دین صاحب منشی نعمت اللہ صاحب گوہر کے لئے دعا کی جاوے کہ وہ اعزاز کے ساتھ اپنے اپنے امتحانوں میں کامیاب ہوں -

عمدہ پان کی دوکان

منشی ابراہیم صاحب کہ وہ منصوری سے دریافت کرتے ہیں کہ کلکتہ عمدہ پان کی دوکان کون سی ہے - کہ وہ منصوری پہ پان منگوا سکے -

چٹھیوں کی درستگی

اخبار پر جو چٹھیاں لگتی ہیں جن پر خریداروں کے نام چھپے ہوئے ہوتے ہیں - وہ پہلی ختم ہو چکی ہیں اور اب دوبارہ چھپنے لگی ہیں اس واسطے جس صاحب کو موجودہ مطبوعہ پتے میں کوئی غلطی معلوم ہو وہ مطلع فرماویں - تاکہ درستگی کی جائے -

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

آجکل بہاولپور میں ہیں اور علاقہ ملتان کا دورہ ختم کر کے لائلپور سانگلہ سے دوبارہ ہوتے ہوئے انشاء اللہ ۲۲ مارچ تک قادیان پہنچیں گے - اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت عطا فرماوے اور ہر جگہ ان کا حامی و ناصر ہو - آمین - حضرت کی طرف سے ان کو حکم گیا ہے کہ مُدھ رانجھا ضلع شاہ پور سے بھی ہو آدیں -

ضروری اطلاع

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کے زمانہ میں جب کہ اخباروں کا سلسلہ قریباً قریباً نیا جاری ہوا تھا تو بعض دوست - بدر - ریویو یا الحکم کی قیمت وغیرہ کے متعلق براہ راست حضرت کو خط لکھا کرتے تھے اور ہمیں بار بار اخباروں میں جلی نوٹس دینے پڑتے تھے - کہ حضور علیہ السلام کو ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں - بڑی مشکل سے ایک زمانہ کی یہ مشکل حل ہوئی تھی - اب ویسا ہی نیا لطیفہ درپیش ہے - قادیان میں بعض اصحاب اپنے طور پر کچھ تجارت کرتے ہیں اور انہیں میں سے بعض رواجی اصطلاح کے مطابق اشتہاری طبیب بھی ہیں ایک یا کئی دوائیوں کے اشتہارات ان کی طرف سے چھپ چکے ہیں جیسا کہ میاں احمد نور صاحب سرمہ فروخت کرتے ہیں یا دفتر بدر میں ست سلاجیت فروخت ہوتی ہے - یا میاں عبد الرحمان صاحب کا غالی خود طبیب بھی ہیں - بعض مجربات کا اشتہار دیتے ہیں - ایسے اشتہاروں کو دیکھ کر بعض لوگوں کو غالباً غلطی لگتی ہے - کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے ہیں یا ان کا کوئی اس میں تعلق ہے اس واسطے وہ ان دواؤں کے متعلق حضرت کو خط لکھتے ہیں - حالانکہ حضور علیہ السلام کو ان تجارتی معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں - فروخت کے واسطے نہ آپ دوائیں بناتے ہیں - نہ بنواتے ہیں اور نہ پاس رکھتے ہیں اور نہ آپ کی ڈاک میں آئے ہوئے کسی اس قسم کے خط کی تعمیل ہو سکتی ہے - ایسے خطوط براہ راست مشتہرین کے نام لکھنے چاہئیں - پڑھنے والے مطلع رہیں اور دوسروں کو بھی باخبر کریں -

ایک تجویز

ہماری قوم کی بہت سی امیدیں قادیان کے ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ سے وابستہ ہیں یہ دکھانے کے لئے کہ اس کے طلباء دینیات میں خصوصیت کے ساتھ امتیازانہ رنگ میں ترقی کر رہے ہیں - ایک مضمون "اسلام" پر کسی طالب علم کا لکھا ہوا ہر جلسہ سالانہ میں پڑھا جانا چاہیئے - اولڈ بوائز کی ترقی دینیات تو ہم تشحیذ میں دیکھ سکتے ہیں - مگر موجودہ طلباء کے جوہر لیاقت دیکھنے کا حاضرین جلسہ کو کوئی موقعہ دینا چاہیئے - اور اس کے لئے سب سے بہتر طریق یہی ہے - کہ اسلام وغیرہ اہم دینی مسائل پر معتبر حضرات کی نگرانی میں مضمون لکھائے جاویں اور جس کا مضمون اچھا ہو وہ جلسہ سالانہ میں پڑھا جاوے اور اس پر انعام دیا جاوے حمایت الاسلام میں بھی یہ طریقہ مروج ہے جو بہت مفید ہے

حضرت خواجہ صاحب جالندھر میں

ایک دوست اطلاع دیتے ہیں - کہ جناب خواجہ صاحب کا لیکچر جالندھر میں ۶ مارچ کو ہوا جس کے واسطے جناب نیاز محمد خان صاحب پلیڈر جناب قاضی محبوب عالم صاحب جناب امیر الدین احمد خان صاحب وکیل اور جناب شمس العزیز صاحب داروغہ نے اشتہار دیکر پبلک کو مدعو کیا تھا - مضمون الہام اور الہام دیدہ تھا - رؤساء و معززین شہر - احمدیان و دیگر مسلمانان آریہ - ہندو سب تشریف لائے - دو تین ہزار کا مجمع تھا - دلائل مبینہ کی قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی - عام مسلمانوں کی رائے ہے کہ ایسا لیکچر جالندھر میں کبھی نہیں ہوا - ہم ان احباب کے مشکور ہیں جن کے اسمائے گرامی اوپر درج ہیں کہ انہوں نے جلسہ کے انتظام میں خاص حصہ لے کر پبلک کو فائدہ پہنچایا - بالخصوص خان امیر الدین خان وکیل نے اس کام میں بہت تکلیف اٹھائی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور سید محمد اشرف صاحب پر اپنی برکات نازل کرے جن کا وجود دراصل جالندھر میں ایسی نیک تحریکوں کا موجب ہو رہا ہے

قرآن مجید

مجلد - جلد چرمی - نہایت صاف خوشخط - شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ والا جو ان نوٹوں کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوتے ہیں - بہت مفید ثابت ہوگا - جو اس سے پہلے دفتر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب درخواستیں بھیجتے رہے ہیں - اور ہم تعمیل نہ کر سکے - .... چند جلدیں دفتر میں دستیاب ہوئی ہیں ہدیہ ایک روپیہ بارہ (عہ) ہے جلد منگوائیے -

دفتر اخبار بدر - قادیان - ضلع گورداسپور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

سرمہ زعفرانی خصوصاً بیاض - جرب ککروں کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ ہے - سرمہ زنگاری خصوصاً جالا - دھند اور جرب میں مفید ہے ایک دفعہ ضرور آزمالو - قیمت فی تولہ عہ محصولڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر احمد اللہ خان اینڈ برادرز قادیان دارالامان - گورداسپور

درثمین حصہ اول لاہور سے آگئی جو منگوانا چاہیں ۸ر قیمت پر منگوالیں حصہ دوم بھی موجود ہے -

---

رسید زر

مورخہ ۹ فروری ۱۹۱۰ء
میاں شمس الدین صاحب ۲۰۹۲ ۵ر
چودہری غلام احمد صاحب ۱۴۷۱ للعہ

۱۰ فروری ۱۹۱۰ء
میاں محمد محسن صاحب ... عصہ ر
میاں پھول محمد صاحب ۵۹۶ عہر

۱۱ فروری ۱۹۱۰ء
میاں قادر خان صاحب ۸۳۸ عہ ر
میاں نظام الدین صاحب ۱۷۸۸ عہر
میاں نور الدین صاحب ۹۸۹ عہر

۱۲ فروری ۱۹۱۰ء
میاں نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ صہر
ڈاکٹر رحمت اللہ عبد الواحد خان صاحب ۱۷۴۶ صہر
میاں صدر الدین صاحب ۷۴۳ للعہ
میرزا عزیز بیگ صاحب ۱۲۹۸ عہر
میر جیون علی صاحب ۱۶۴۷ ۵ر

۱۳ فروری ۱۹۱۰ء
میاں محمد عبد اللہ صاحب ۴۱۹ ہے ر

۱۴ فروری ۱۹۱۰ء
منظور علی صاحب شاکر ۲۳۹۸ عہر
منشی عبد الرحیم صاحب ۲۲۶۰ ۵ر
میاں محمد اشرف بیگ ۸۶۳ للعہ
میاں نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ عہر
عطاء اللہ خان صاحب ۱۶۰۶ للعہ
میاں غلام رسول صاحب ۱۲۴۴ للعہ
چودہری کریم الدین صاحب ۱۳۴۴ عہر
میاں عبد الخالق صاحب ۲۴۶۱ عہر

۱۵ فروری ۱۹۱۰ء
میر بشارت علی صاحب ۳۰۵۳ للعہ
میاں سکندر خان صاحب ... للعہ

۱۶ فروری ۱۹۱۰ء
محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ ...

اشتہار ۱۲/۲۴

کشتہ جریان نمبر اول قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ (۲۸؍)
کشتہ نمبر دوم اکسیر " " دو روپے (۲؍)
ھال کی مجرب دوائی گولیان ضماد و عرق ایک ماہ قیمت (صہ/)
بواسیر ریحی کی مجرب گولیان ۲ تولہ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)
بواسیر خونی کی مجرب گولیان - اکسیر سفوف تولہ قیمت دو روپے (۲؍)
چوتھیا تپ انشاء اللہ دوسری باری نہ ہوگی ہفتہ کی خوراک عہ
کدو دانہ - ایک حلوہ جو اکسیر ہے تین خوراک سے بالکل کرم مر جاتے ہین - قیمت عہ
باد گولہ یا اختناق الرحم کی اکسیر گولیان ایک ماہ کی خوراک عہ
خارش کی مالش کے لئے مرہم عجیب ۱۰ تولہ عہ
سیاہ قسم اول عہ قسم دوم صہ فی تولہ

المشتہر - عبد الرحمان کاغانی احمدی - شفاخانہ حکیم نور الدین صاحب - قادیان

اعلان ۲۲/۲۴

لنگی پشاوری وکلاہ ، دیٹی وکشمیری لوئی دعینک دمبل وکرسٹش جن بھائیون کو ضرورت ہو بارعایت ارکیشن پر مجھ سے طلب فرماوین انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہیگا - قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے -

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی - احمدی بازار کلان - راولپنڈی

تجارت کا راز ۵/۶

(بیکارون کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہووے کہ اب مین نے دیسی صابن قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ دیگی وچونہ صرف دس منٹ مین سکھانے کا پورا ارادہ کرلیا ہے - یہ کام بیس پچیس روپے کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری بتائی ہوئی ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے فیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے واپس دی جاویگی - جو صاحب چاہین مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہین (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب چاہین نقد روپیہ کل روانہ کردین وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہین - وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا (۴) پتہ صاف ہو - جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے (۳) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو - کہ بغیر اجازت منیجر یہ ترکیب اور کسی کو نہ بتائی جاوے گی - (۵) غریب احمدی کو فیس میں ۸ کی رعایت ہوگی - (۵) اگر مصالحہ سب تیار ہو تو ایک دن مین خواہ ۵ من تیار کرلو

المشتہر - غلام محی الدین - منیجر احمدی ذموضع جھنڈو والی -
(سب آفس کھوڑ ریانوالی تحصیل وضلع لائلپور)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۳۰/۴۸

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنا مین بہت سے لوگون نے فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرا جس کو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا ہے - حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ :-

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

اس شہادت کے بعد مجھے کسی اور شہادت کی ضرورت نہین کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبّی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبّی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے - تاہم آپ کے علاوہ اور معزز لوگون نے بھی استعمال کرکے اس کے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے - منجملہ ان کے مفتی فضل الرحمن صاحب اڈیٹر طبیب حاذق - حکیم مولوی قطب الدین صاحب حکیم محمد زمان صاحب وغیرہ بہت سے لوگ مین سب سے بہتر تصدیق ذاتی تجربہ ہے - آپ تجربہ کرکے دیکھین - یہ سرمہ - دھند - جالا پھولا - پڑوال - سبل - رتد - سرخی - ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول عا/ قسم دوم عہ قسم سوم عہ - اصلی ممیرا قسم اول عنہ قسم دوم سے -

المشتہر - احمد نور کابلی احمدی مہاجر از قادیان

ایک تسلی بخش ذریعہ ۲۱/۲۲

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہین کہ پنجاب اور ہندوستان مین گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہان اعلیٰ درجہ کی الماریون صندوقون اور صندوقچون کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو وہان ہون اور نہ یہ کام خود اپنے ہاتھون سے کرسکتا ہون - لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونیکی وجہ سے مجھے اس کے بہت سے نیک وجہ سے اطلاع ہے - ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے مین پورے وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریون وغیرہ کو نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو - تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے -
علاوہ ازین میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے

جسمین دیسی وانگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن طیار ہوتے ہین جو صاحبان صابن کی تجارت کرتے ہین یا کرنا چاہتے ہون وہ مجھ سے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرکر فائدہ اٹھاوین -

المشتہر - حکیم محمد دین - دروازہ ویہ سنگھ - گوجرانوالہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین ۲/۴۸

پچیس برس سارے ہندستان مین استعمال ہورہی ہین (۱) دما جیسے دور سے اوچھلتا ہو اس دوا کے دو ایک مرتبہ سے دبتا ہے (۲) نیا رہتے اس دوا کا استعمال کیا جاوے تو دما جڑھ سے جڑ جاتا ہے (۳) پرانے دما دالے یا جن کا دما دم کے ساتھ ساتھی ہوگیا ہے وہ بھی اس دوا سے بہت صحت پاتے ہین - قیمت ایک شیشی دما کی دوا ایک روپیہ چار آنے ڈاک محصول ایک سے تین شیشی تک ۵ر - ڈاکٹری مین طاقت دینے والی دوائیون مین مشہور دوائین فاسفورس اسکنیا اور ڈمیانا ملاکر یہ گولیان بنی ہین - مغز - ریڑھ رگ - ماس اور خون کو طاقت دیتی ہے اس لئے ان کی کمزوری سے پیدا ہونے معمولی کمزوری ہولدل - ! ۶ - بھولنا ہاتھ پیر کا - مقوی باہ کی گولیان کا نپنا - لقوہ وغیرہ ان گولیون سے آرام ہوتا ہے - دو ہفتہ کی خوراک تین گولیون کی شیشی قیمت ایک روپیہ - محصول ڈاک ایک سے چار شیشی ۵ر یہ ہر ایک اقسام کی مستورات کی دوا ہے - ہر طرح کا رحم کی بیماری - دردگی حمل کی کمزوری - بیٹر دجانگ امراض مستورات کی دوا ہین درد وغیرہ کو مٹا کر اس دوا کے استعمال سے رحم کی خرابی دور ہوکر جسم قوی ہوتا ہو ایک دفعہ اس دوا کی بھی آزمائش کیجئے - قیمت ایک شیشی عہ (۱۶ خوراک) ڈاک محصول ۲ر - ان دوائیون کے مفصل حال معہ سرٹیفکٹون کے پوری کتاب بلاقیمت ملتی ہے - منگاکر پڑھیئے

المشتہر - ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت (اسٹریٹ کلکتہ)

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ

علم فقہ مین علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال چلے آتے تھے انکو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ مین حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار رہیگی ہے مامور خدا کے صحیح فتوون سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر مین اس کتاب کا ہونا ضروری ہے - حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس مین درج ہین - قیمت ہر سہ حصہ عہ ملنے کا پتہ دفتر اخبار بدر قادیان

ست سلاجیت گلگتی

مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشہی طعام قاطع بلغم ورياح و دافع بواسیر وجذام واستسقا وزردی رنگ وتنگی نفس ودق وشیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم - منفعت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول وسیلان منی ویبوست وادجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کرین - قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عصہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی - محصول ڈاک بذمہ خریدار

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ - اڈیٹر بدر - قادیان گورداسپور

شہادت القرآن ۴ر - معیار الصادقین ۳ر - ظہور المسیح ۶ر - آئینہ صداقت ۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

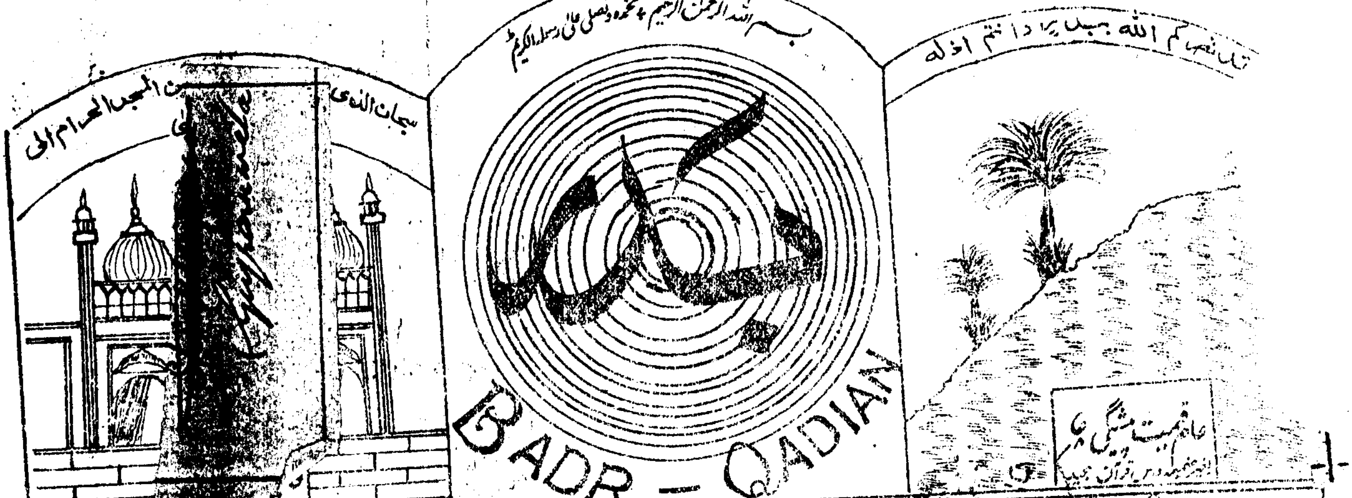

چہ گویم باتو ... قادیاں بینی	(رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۰)	دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

(ضمیمہ درس قرآن مجید) (جلد ۹)

مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ مارچ ۱۹۱۰ء مطابق ۲۱ پھاگن ۱۹۶۶ (پیشگی چار روپے)

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا	اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

(نمبر ۱۹)

احمدی جماعت توجہ کرے

ارشادِ امیر فرمایا۔ میری طرف مختلف مقاموں سے خط آتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے طاعون بڑی سرعت و شدت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اس لئے تم (۱) بہت استغفار کرو۔ بہت استغفار کرو (۲) گھروں میں دعا کرنے کی عادت ڈالو اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی دعا و استغفار کی تاکید کرو (۳) حسب استطاعت مال خیرات کرو (۴) باطنی صفائی کے ساتھ ظاہری صفائی کی طرف کامل توجہ کرو۔ مکانوں کو اور گھروں کے اسباب کو بہت صاف رکھو (۵) چوہوں کے دفعیہ کی تدابیر ... میں لاؤ۔ غالباً اسی کی راہ سے یہ مرض پھیلتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ بڑا فاسق ہے

دعا مدد برادر ... نور احمد صاحب وکیل کا لڑکا بیمار ہے وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ عزیز کے واسطے ... دل کے ساتھ دعا کی جاوے۔

درخواست دعا ... دوست حکیم فضل دین ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے صحت کلی عطا فرماوے۔ آمین

مبارکباد ہمارے ... دوست بابو اکبر علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام محمد اکبر تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ اور نیکی سے عمر دراز کرے آمین

فروخت مکان ہمارے ایک دوست نے قادیان ایک مکان بنایا تھا جس کی قیمت زمین مطابق نرخ موجودہ معہ لاگت بالائی دہ ایک ہزار روپیہ کے قریب بتاتے ہیں اور اب بسبب بعض وجوہات فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو۔

سلامت اسلام شکر نہ کلانک کے معزز ممبر سردار سمند سنگھ صاحب نے اپنی کامیابیاں دکھائی ہیں جس پر اوخصوں نے دور دور کے ملکوں میں اپنی تبلیغ کا حق پہنچانے کی شہادت حاصل کی ہے ضلع ہوشیارپور کے مختلف مقامات نیز ضلع فیروزپور وغیرہ شہروں میں وہ پہونچے ہیں۔ یا اللہ یا رحمان یا غفور اکثر لوگوں کو پڑھاتے ہیں اور خود پڑھتے ہیں اور پڑھنے والوں نے ان کلمات متبرکہ سے فائدہ اٹھانے کی تحریری شہادت دی ہے ان کے ایک ساتھی نے جنھوں نے اپنا دستخط سلامت اسلام شکر کے الفاظ میں کیا ہے۔ لکھا ہے کہ انجیل قرآن سب کی عزت چاہئے یہ صاحب مسلمانوں کے ساتھ برابر کھاتے ہیں۔ مگر آریوں کو کہتے ہیں کہ وہ تو چوہڑوں کے ساتھ بھی کھاتے ہیں۔ پھر ہم کو کیوں برا کہتے ہیں انہوں نے اپنے مفصل حال پر ایک اشتہار لکھا ہے جو عنقریب شائع ہوگا۔

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل اطلاع اپنے اخبار گوہربار میں درج فرماکر مشکور فرماویں۔

سب خریداران اخبار کو اطلاع دیجاتی ہے جن کی قیمت رسالہ ریویو آف ریلیجنز وصول نہیں ہوئی ان کی خدمت میں اپریل ۱۹۱۰ء کا رسالہ میگزین بذریعہ وی پی روانہ ہوگا۔ جو صاحب جلد قیمت ادا کرنا چاہیں وہ معہ اپنے نمبر خریداری کے دفتر محاسب میں اطلاع دیں ورنہ ... نام رسالہ مذکور وی پی ارسال ہوگا۔ احباب وی پی کی وصولی کے لئے تیار رہیں۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

ٹی پارٹی انجمن تشحیذ الاذہان نے گذشتہ جمعہ کی صبح کو ان طلباء کی خاطر جو کہ امتحان انٹرنس پر جانے والے ہیں مدرسہ کے طلباء اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت کو مدرسہ کے ایک ہال میں بڑے اہتمام کے ساتھ ایک ٹی پارٹی دی۔ جس کے صدر جلسہ مولوی صدر دین صاحب صدر مدرس تعلیم الاسلام ہوئے اور حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب اور ان کے بعد صدر جلسہ کے حکم کی اطاعت میں عاجز راقم نے اور اخیر میں خود صدر صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ جن میں طلباء کو قادیان کے مدرسہ کی خصوصیت دینی کی طرف توجہ دلائی گئی اور انہیں آئندہ یہاں کے تعلقات کو جاری رکھنے کے واسطے تاکید کی گئی۔ انجمن تشحیذ الاذہان کا شکریہ طلباء کی طرف سے انٹرنس کے ایک طالب علم ملک عبد الرحمان صاحب آف گورال نے بڑی فصاحت اور طلاقت لسانی سے ادا کیا اور امید واثق ظاہر کیا کہ اس مدرسہ کے طلباء کا تعلق آئندہ قائم رہیگا اور بالخصوص گورنمنٹ کی خیرخواہی کا جو سبق انہوں نے اس مدرسہ میں سیکھا اس پر ایسے کاربند رہیں گے کہ بیرونی سڈیشن کی زہریلی ہوا انپر اثر نہ کرسکے گی۔

موضع مد برادر محمد یعقوب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ موضع مد میں بیماری طاعون ترقی پر ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہاں کی عورتیں ملانوں کو گالیاں دیتی ہیں کہ انہوں نے غیر احمدی ملاں بلوائے ادھر احمدی احباب کے حق میں سخت گوئی کی اسواسطے بیماری پھیلی۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا۔

(کتبہ محمد حسین لقہ)

الانذار

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے

حضرت خلیفۃ المسیح کا تاکیدی فرمان سُن لیں اور دوسروں کو سُنا دیں

ان ایام میں اللہ تعالیٰ کے قہری نشانات کس زور سے ظاہر ہو کر مخلوق کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور اپنے اعمال کو سنوارنے کے لئے بار بار بیدار کر رہے ہیں۔ ایران۔ یونان۔ وسط ایشیا۔ اٹلی۔ سسلی اور امریکہ کے پے در پے زلازل۔ حیدرآباد اور پیرس کے تباہ کن سیلاب۔ متفرق مقامات کے طوفان اور جہازوں کی غرقابیاں کس قدر عبرت گاہوں کا نقشہ انسانوں کے سامنے پیش کر رہی ہیں۔ غیر قومیں ان باتوں کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ پر مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن واقعات کو آیات اور نشانات کے نام سے پکارتی ہے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ معمولی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرعون کے متعلق فرمایا ہے فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم اٰیٰتٍ مفصّلٰتٍ فاستکبروا وکانوا قوماً مجرمین

پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا۔ اور ٹڈیاں اور چچڑیاں اور مینڈک اور لہو۔ یہ سب نشانات جدا جدا آئے۔ پس انہوں نے تکبر کیا اور مجرم قوم تھی۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عذاب اسواسطے آتا ہے کہ لوگ تضرع اختیار کریں۔ طاعون پچھلے سالوں میں کچھ کم تھی۔ مگر اب پھر اس کا زور ہوتا جاتا ہے۔ چاہیئے کہ لوگ ان باتوں کو سمجھیں۔ تکبر اور شیخی سے باز آجاویں۔ نیکی کی طرف قدم بڑھاویں۔ اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کو بخشوائیں اور خدا کے مقدس بندوں کے حق میں بے باکی سے مونہہ نہ کھولیں۔ یہ ایک نصیحت ہے۔ جو سُننے والوں کو سنائی جاتی ہے۔ چاہیئے کہ اخبار پڑھنے والے حتی الوسع آگے دوسروں کو پہونچا دیں

والسلام علی من اتبع الہدٰے۔

بستر ساتھ لاؤ مہتمم صاحب لنگر خانہ فرماتے ہیں کہ یہاں مہمان خانہ میں بستروں کا انتظام نہیں کیا جاتا۔ سب مہمان اپنے اپنے بستر ساتھ لایا کریں۔ یہ تاکیدی حکم ہے۔

جلسہ پر تشریف لانیوالے احباب کی خدمت میں عرض

حضرت اقدس مرحوم ومغفور کی زندگی کے ایام میں محبی اخویم چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹی نے ایک تحریک کی تھی۔ کہ ہمارے احباب جو جلسہ سالانہ پر قادیان جاویں۔ کم از کم ایک روپیہ فی کس بطور نذرانہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کریں۔ چنانچہ اس پر انہوں نے اپنے ضلع کو دوستوں سے عملدرآمد کرایا اور اس طرح لنگر خانہ کو ایک معقول مدد ملی۔ گذشتہ سال بھی اس کے متعلق اخبارات میں تحریک کی گئی تھی اور اب بھی چودہری صاحب موصوف یاددہانی کراتے ہیں کہ دوست اس ایک روپے فنڈ کو یاد رکھیں اور اسی نیت سے ایک روپیہ گھر سے لیکر چلیں۔ سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب کو وہ بالخصوص اس امر کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ دوسرے دوست بھی اس نیک تحریک کی تقلید سے فائدہ اُٹھاویں گے۔

راجپوت احمدیان چودھری صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہیں کہ راجپوتوں کے ارتداد کے انسداد کے واسطے انتظام سوچنے کے لئے قادیان میں احمدی برادران راجپوت کا ایک خاص جلسہ منعقد کیا جاوے جو راتکے وقت ہو۔ چونکہ جلسہ پر دارالامان میں ہر طرف کے احمدی راجپوت جمع ہوں گے۔ اس واسطے یہ جلسہ بآسانی منعقد کیا جا سکیگا۔

ایک اور ٹی پارٹی فورتھ ہائی کلاس کے طلبا نے بھی ففتھ ہائی کلاس کے طلبا کو ٹی پارٹی دی۔ جس میں خان صاحب اکبر شاہ خان اُستاد اور عبد الغفور بیگ وعلی محمد طالب علموں نے اپنی اپنی نظمیں پڑھیں۔ آخر میں عبد العزیز سیالکوٹی طالب علم فورتھ ہائی نے علیحدہ بھی اپنے ہاتھوں کو ٹی پارٹی دے کر اپنی دُہری محبت وحسن اخلاق کا ثبوت دیا ایسے امور کا ذکر صرف یہ دکھانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ کہ یہاں کے طلباء کے تعلقات آپس میں کیسے صاف اور برادرانہ رہتے ہیں۔

تصحیح ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء کی رسید زر میں اللعہ ایس نصیر احمد کی وصولی لکھی گئی ہے وہ قیمت ۱۹۱۲ عبد العزیز صاحب لیڈر مرسنٹ کی ہے۔

خطبہ جمعہ

(مورخہ ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء)

فرمایا۔ التحیات للہ والصلوٰت والطیبٰت ہر دو رکعت کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ جس قدر کوئی احسان کرے اس سے محبت بڑھتی ہے اور ایثار پیدا ہوتا ہے۔ نبی کریم نے فرمایا جبلت القلوب علی حُبِّ من احسن الیہ۔ اس نے ہم پر کیا کیا احسان کئے۔ مجھے وجود دیا۔ پھر وجود بھی انسانی دیا۔ پھر مسلمان پیدا کیا اور اس مذہب پر چلایا جو کسی صحابی کو بُرا نہیں کہتا۔ میں تاریخ کی کتابیں پڑھی ہیں۔ تشیید المطاعن بھی۔ مگر ان کے مطالعہ کے بعد بھی میرے دل میں صحابہ کی محبت کے سوا کچھ نہیں۔ پھر ہم مسلمانوں کے اس فرقے سے ہیں جو اہل بیت سے سچی محبت رکھتے ہیں۔ پھر اس نے مجھ پر تو یہ غریب نوازی بھی کی کہ میں وہ گروہ جو اہل اللہ۔ صوفیا اور اولیاء کا ہے ان کے اقوال کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ سہروردی چشتی۔ قادری نقشبندی حضرت خواجہ عثمان۔ خواجہ معین الدین۔ حضرت فرید الدین شکر گنج۔ حضرت نظام الدین اولیاء حضرت چراغ دہلوی حضرت بہاؤ الدین زکریا حضرت نقشبند خواجہ باقی باللہ۔ حضرت مجدد سرہندی۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی۔ حضرت ابو الحسن شاذلی۔ حضرت احمد رفاعی یہ تمام گروہ ہی مجھے محبوب نظر آتا ہے + پھر اس مولیٰ نے یہ احسان کیا کہ مجھے کسی کا محتاج نہیں کیا اور ہر ضرورت کے موقعہ پر میری دستگیری کی ایک دفعہ ایک امیر کے لئے میں نے عظیم الشان تحفہ تیار کیا اور اس کے پیش کیا۔ مگر اس نے میری روٹی بھی نہ پوچھی ایک ہتھیار میں نے ایک امیر کے پیش کیا دیکھ دیکھ کر کہنے لگا پسندیدہ ہے آپ ہی رکھئے پس کیا ہی محسن ہے میرا مولیٰ جو بلا مانگے مجھ پر اتنے احسان کرتا ہے التحیات للہ کے یہ معنے ہیں کہ زبان سے اگر ہم تعریف کریں مدح کریں ثنا کریں غرض تمام شکر گزاریاں جو زبان کے ذریعہ سے ادا ہو سکتی ہیں وہ خدا ہی کے لئے ہیں اور اسی کے لئے ہونی چاہئیں۔ اسی طرح بدن کے ذریعہ کوئی شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور جو عبادت بدن ادا کرتا ہے مثل سجدہ۔ حج۔ روزہ نماز تو وہ بھی اللہ ہی کے لئے ہے۔ اسی طرح کل مالی عبادتیں بھی اسی اللہ کے لئے ہیں رزق ہماری ضرورت سے پہلے پیدا ہوتا ہے ہم ابھی ماں کے پیٹ سے باہر نہ آئے تھے کہ چھاتیوں میں دودھ آیا جو تک ہم آج سالن میں کھاتے ہیں وہ مدت ہوئی کہ کان سے نکل چکا ہے پھر وہاں سے بڑے شہر میں پہونچا پھر اس گاؤں کی دکانوں میں آیا پھر ہمارے حصہ کا الگ ہو کر گھر آیا پھر ہانڈی میں سب کے لئے تھا تو لقمہ کے ساتھ لگ کر میرے منہ میں آیا اسی طرح کپڑے کا حال ہے غرض کیا کیا احسان ہیں اس مولیٰ کے پس مالی شکریہ بھی اُسی کے لئے ہونا چاہئیے یہ غلط ہے کہ خدا نے کسی کو مال دینے میں بخل کیا بلکہ اس نے تو فرما دیا ہے وآتاکم من کل ما سألتموہ پھر اس کے غلط استعمال یا اپنی شامت اعمال سے لا تؤتوا السفہاء اموالکم کی تحت کسی کے لئے ....

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورۂ بنی اسرائیل

(بقیہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء رکوع ۸)

لقد کدت ترکن الیھم - جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کی صحبتون مین بیٹھنے سے ممکن ہے کہ تم کسی فتنے مین پڑ جاؤ - تو پھر دوسرے مومن کس گنتی مین ہین۔ غافلوں کی صحبت سے بہت بچنا چاہیئے۔ صحبت کا کچھہ نہ کچھہ اثر ضرور ہوتا ہے پس تم کسی کے پاس بیٹھنے سے پہلے غور کرو۔ کہ کیا ہے۔

ضعف الحیاۃ۔ اس دنیا کی زندگی مین دُکھ و عذاب۔ یہ معنے بخاری نے کئے ہین۔ یہی مجھے پسند ہین۔

مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۹)

حدیث مین آیا ہے۔ جبلت القلوب علی حُبّ من احسن الیہ سلیم الفطرت لوگ ہوتے ہین ان کے دلون مین کپٹ نہین رہتی۔ ایسے لوگون کی عادت ہے کہ جو ان کے ساتھہ نیکی کرے وہ اس کے ساتھہ محبت رکھتے ہین۔ اللہ تعالیٰ کے کس قدر احسان ہین - ان تعدّوا نعمۃ اللہ لاتحصوھا۔ کہ گنے بھی نہین جا سکتے۔ پس اس سے بڑھ کر کون محسن ہو سکتا ہے۔ اور اس سے زیادہ کون سزاوار محبت و اطاعت ہو سکتا ہے۔

ایک معمولی بال سفید ہو جاوے تو انسان کے دل پر کیا گزرتی ہے۔ ذراسی ناک کٹ جائے یا آنکھ کی پتلی خراب ہو۔ یا کان مین ضرر پہونچ جاوے۔ تو کیا انجام ہوتا ہے۔ یہ خدا کے فضل سے سلامت رہتے ہین۔ غرض ایسے محسن کی محبت و اطاعت کے اظہار کے لئے نماز ہے۔ جس کا حکم اس رکوع مین دیتا ہے اور ان کے ادا کرنے کے اوقات بتلائے ہین جو پے درپے آنے والے ہین تاکہ ایک نماز کے پڑھنے سے روحانیت کا اثر ابھی باقی ہو کہ دوسرا آجائے۔ اہل اللہ تو آٹھ بار نماز پڑھتے ہین۔ نماز صبح کے بعد اشراق پھر ضحی۔ پھر ظہر کی نماز۔ پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر تہجد۔

فتھجد بہ۔ ہجود کے معنے سونے کے ہین (الا طرقتنا والرفاق ہجود ... کیمن نہین آتی ساتھی تو سب سو گئے ہین) تہجد کے معنے ہین۔ نیند کو ہٹا کر نماز۔

... عربی بولی مین ہر عمدہ چیز کو صدق کہتے ہین حتے کہ عمدہ تلوار کو بھی اخ صدق

بولتے ہین۔

وقل جاء الحق۔ یعنی عبادت اور ان دُعاؤن کے بعد نصرت الٰہی آئے گی اور بطلان دور ہو جاوے گا اور تو کہے گا۔ جاء الحق وزھق الباطل۔

ما ھو شفاءٌ۔ میرا اعتقاد ہے کہ رُوحانی بیماریون کے علاوہ ظاہری بیماریون کی بھی شفا کرتا ہے۔

قل کل یعمل علی شاکلتہ - یہ آیت بہت مشکل ہے۔ مین نے اس کے سمجھنے مین بڑی محنت کی ہے۔ شاکلہ کے معنے ہین "اپنے طریقے پر" ہر شخص اپنے نزدیک کوئی بات سوچ لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مین نے ایک نیک کام کیا یا نیک کام کا ارادہ کیا۔ اب اس نے جو اپنے طریق یا خیال یا ارادہ پر کام کیا ہو تم اُسے اپنے رب کے سامنے پیش کرو۔ یعنے خدا کے کلام کے آگے مہر صداقت لگانے کے لئے پیش کرو۔ کیونکہ وہ اعلم اور اہدی سبیلا ہے اور پھر اس پر رائے زنی کرو کہ نیک ہے یا بد۔

مورخہ ۱۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰)

یسئلونک عن الروح - یہ سوال یہود نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت کیا جب آپ ان کے بیت المدراس کے پاس سے گزرے۔ مگر یہ سورۃ مکی ہے اس لئے اعتراض کیا جاتا ہے کہ مدینہ کے یہود کے سوال کا جواب کیون کر دیا۔ یہ اعتراض قوی ہے۔ مگر کیا ممکن نہین کہ یہود نے مکہ جانیوالے لوگون کی معرفت یہ سوال پوچھا ہو یہ جواب بر تقدیر تسلیم ہے کہ یہود نے سوال کیا ورنہ یسئلونک عام ہے سوال کرنے والون نے سوال کیا۔ یسئلون سے ہی اس کے فاعل کا پتہ لگ سکتا ہے جیسے اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی مین ھو کے مرجع کا - یہ امر نحو کے قاعدے کے مطابق ہے کہ فعل کے مشتق سے اس کا فاعل نکال لیتے ہین۔ پس یسئلون کے سائل عام سائل ہین پوچھتے ہین رُوح سے۔ رُوح کیا چیز ہے اس کا جواب خود قرآن کریم کی ہی دوسری آیات سے کھلے گا۔ اس زمانے مین رُوح کا لفظ مشتبہ سا ہو گیا۔ بعض نے رُوح سے مراد "سول" سمجھا۔ جس سے آدمی کی زندگی وابستہ ہے۔ مگر اگر یہ مراد ہوتی تو ایسا مکرر جواب خالق الارواح کی طرف سے ہرگز نہین ہو سکتا۔ جبکہ اسلام کے ادنےٰ خادمون مین سے اور شیخ بن قیم حنبلی امام غزالی نے بھی حقیقت روح انسانی پر مبسوط مضمون لکھا ہے۔ پس دراصل رُوح کلام آلٰہی کو کہتے ہین۔ پھر کلام الٰہی کے پہنچانے والے نبی کو۔ اور کلام آلٰہی کے لانے والے ملک کو بھی کہتے ہین۔ دیکھو سورہ نحل پارہ ۱۴ - ینزّل الملائکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا انّہ لا الٰہ الّا انا فاتقون۔ اس کے صاف معنے ہین کہ

ملائکہ اللہ کے حکم سے جس پر چاہتے ہیں۔ کلام لاالہ الا انا نازل کرتے ہیں۔

(۲) سورۂ مومن پارہ ۲۴۔ رفیع الدرجٰت ذوالعرش یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق۔ یہان بھی روح سے مراد کلام الٰہی ہے

(۳) پھر سورۂ شوریٰ پارہ ۲۵ مین وکذلک اوحینا الیک روحاً من امرنا۔ یہان بھی رُوح سے مراد کلام الٰہی ہے۔

حضرت مسیح کے حق مین ایدناہ بروح القدس جو آیا ہے اس سے مراد بھی صریحاً کلام الٰہی ہے ایک اور دلیل اس بات کی کہ یہان رُوح سے مراد کلام الٰہی ہے یہ ہے کہ اس سے پہلے تین آیت قرآن مجید کا ذکر ہے کہ وننزل من القرآن ما ہو شفاء فرمایا اور پھر اس کے بعد بھی قل لئن اجتمعت الانس والجن مین قرآن مجید ہی کا ذکر ہے جس سے صاف کھل گیا یہان رُوح سے مراد کلام الٰہی ہی ہے پھر دیکھو اوحینا ایک بھی ساتھ ہی فرمایا۔

اوتیتم من العلم الا قلیلاً۔ تنبیہاً فرمایا کہ تم بڑے ہی بیوقوف ہو کہ کیا تم کلام الٰہی قرآن اور دوسرے کلامون مین جنمین احادیث رسُول بھی شامل ہین۔ بین فرق نہین پاتے۔ یہ بہت ہی بے ادبی کا کلمہ ہے کہ صحابہ کو بے علم کہا جاوے کہ تم رُوح کی حقیقت نہین سمجھ سکتے۔ عام تفاسیر مین یہ بات نہین۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن۔ اس بات پر بہت مباحثہ ہوا کہ مثل کس بات مین ہو میرے خیال مین مثل مین کوئی قید نہین جس بات مین چاہین مقابلہ کرلین یہ بات صحیح ہے کہ مفتریات آیات جو پیش کریگا اللہ تعالےٰ اُسے ہلاک کردیگا۔ اگر وہ ان کو منجانب اللہ بتاتے۔

حتی تفجر لنا من الارض ینبوعاً ۔ ۹ چیزین انہون نے مانگی ہین بدقسمتی سے لوگون نے سمجھا ہے کہ یہ باتین پوری نہین ہوئین۔ اسلئے طرح طرح کی بدگمانیان کی ہین ذرا بھی تدبر کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ نو باتین بطور سوال صحیح پیش ہوئین۔ پارۂ اول مین ہے۔ ان لہم جنّٰت۔ یعنی مؤمن کے لئے جنات ہونگے جنمین کھجور انگور سب آگئے۔ اسی مین آیا ہے تجری من تحتہا الانہار۔ پھر خدا نے ہی فرمایا ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللّٰہ فی ظلل من الغمام والملائکۃ

پھر ایک جگہ فرمایا ہے۔ متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق وجنی الجنتین دان پھر فرمایا ہے۔ فیہن قٰصرٰت الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان۔ اور فرمایا فیہن خیرٰت حسان پھر سورہ واقعہ مین ارشاد کیا یطوف علیہم ولدان مخلدون۔ غرض جب قرآن مجید مین ایسے تمام دعوے تھے۔ تو پھر اگر انہون نے ایسا مطالبہ کیا تو کیا بیجا کیا جواب دیکھو کیسا صحیح ہے۔ کہدے نبی کہدے میرا رب پاک ہے اس نے جھوٹے وعدے نہین کئے ضرور ایسا ہوگا مگر مین بشر رسول ہون۔ چنانچہ جب صحابہ نے عراق عجم۔ شام۔ عدن فتح کیا تو صحابہ کے قبضہ مین بادشاہون کے گھر آئے انکی بیٹیان بھی نکاح مین آگئین۔ گھر بھی سونے چاندی کے تھے باغات بھی تھے بلکہ مدینہ مکہ مین بھی نہرین آئین خدا کا ان پر عذاب بھی آیا۔ ملائکہ بھی نصرت کو آئے آپکو معراج بھی ہوا۔ قران ایسی کتاب بھی ملی۔ غرض سب کچھ ہوا۔ مگر یہ سب کچھ پورا ہوا۔ اسی طرح جس طرح بشر رسُولون کی پیشگوئیان پوری ہوتی ہین۔

(مورخہ ۱۹؍فروری سنہ ۱۹۱۰ء رکوع ۱۱)

لوکان فی الارض ملائکۃ۔ اس سے ظاہر ہے کہ واعظ بھی اگر ہو تو اس قوم کے رسم ورواج عادات حالات زبان سے خوب واقف ہو۔ مطمئین مین ایک نکتہ ہے کہ کسی قوم مین جو نفرقہ جنگ فساد پڑ رہا ہو تو پھر ان کو کوئی کیا سمجھائیگا اور وہ کیا سمجھین گے چنانچہ مکہ کی نسبت خود فرمایا۔ قریۃ آمنۃ مطمئنۃ۔ عرب کی اصلاح کے لئے اس وقت رسُول مبعوث فرمایا جب وہ اطمینان کی زندگی بسر کر رہے تھے اسی اُصُول پر رسول اللہ صلعم علیحدہ ہے چنانچہ جب کسی کو دیکھا کہ وہ اطمینان مین خلل انداز ہے تو اس کو جلاوطن کردیا میرے نزدیک۔ یہ صحیح نہین ہے کہ خدا شر سے برانگیزد۔ خداتعالیٰ کوئی شر نہین اُٹھاتا۔ آدمی خود ایسا کرتے ہین۔ سوال۔ اروت مارت بنی اسرائیل کی طرف آئے اس وقت وہ بنی اسرائیل غیر مطمئن تھے۔ جواب مین فرمایا دیکھو انگریز بڑے تجربہ کار ہین بیس برس کسی کو دائم الحبس رکھکر اس سے مطمئن ہو جاتے ہین پس بنی اسرائیل جب بابل مین قید ہوکر گئے تھے تو اس کے ستر برس بعد ہاروت ماروت کا نزول ہوا اتنی مدت مین وہ یہود جو اصل مجرم تھے وہ بہت سیدھے ہو چکے تھے اور انمین کسی قسم کا جوش خروش باقی نہ رہا تھا بلکہ ایک نئی نسل تھی۔ دوسرا سوال کہ ہاروت ماروت ملک آدمیون مین آئے۔ جواب مین فرمایا یہ غلط ہے۔ غور کرو۔ جمادات مین بھی ایک نہ ایک ایسا ہوتا ہے جو قریب بہ نباتات ہوتا ہے جیسے مونگا (مرجان) جو جمادات مین سے ہے اُسے بعض فلاسفر نباتات مین کہتے ہین بعض کہتے ہین ہے تو جمادات مین سے مگر قریب بہ نباتات ہے اسی طرح حیوانات مین مراتب ہین مثلاً بندر و انسان کے درمیان کا مرتبہ کہ وہ نہ حیوان ہے نہ انسان چنانچہ ذلیل ترین کو کالانعام بل ہم اضل فرمایا اسی طرح آخری درجہ جو انسانون کا ہے وہ ملائکہ سے بہت ہی قریبی تعلقات رکھتا ہے انبیاء جو ہوتے ہین وہ کبھی ملکیت کے رنگ مین آجاتے ہین اور کبھی انسانیت کے رنگ مین مگر یہان تو کل قوم کا ذکر ہے کہ تمام قوم ملائکہ ہو تب ملک رسول آویگا ہے کہ ایک خاص شخص نبی ہی ملائکہ سے بہت قریب ہوتا ہے اس لئے اسی پر ملک کا نزول ہوتا ہے اسی لئے یعلمون الناس فرمایا تثنیہ کا صیغہ نہین فرمایا + کفیٰ باللّٰہ شہیداً۔ خداتعالیٰ کی فعلی شہادت میری صداقت کا فیصلہ کریگی چنانچہ آخر آپ کی اُمت مظفر و منصور ہوئی جس سے ثابت ہوا کہ آپ ہی حق پر تھے۔

ومن یھد اللّٰہ فھو المھتد۔ فرماتا ہے کہ بیشک تیری قوم مین کچھ آدمی تصنیف کرتے ہین اور اپنی طرف سے ہادی بنتے ہین۔ مگر ہدایت اصلی وہی ہے جو خدا کیطرف سے ہو۔ اس واسطے مین ہمیشہ سمجھتا ہون بہت خطرے مین رہتا ہون کیونکہ وہ تمام انبیاء کو مفتری اور دروغ مصلحت آمیز کا پیرو سمجھتے ہین اور ہدایت کی کتابین خود وضع کرتے ہین جو مفید اور بابرکت نہین ہوسکتین۔ بہت سے لوگ تنہائی مین رہتے ہین ریاضتین کرتے ہین مجاہدے مین ہر وقت لگے رہتے ہین اس پر ثمرات بھی مرتب ہوتے ہین مگر سچی اور پائیدار اور مثمر برکات وہی راہ ہے جو خدا سمجھائے

عمیاً وبکماً وصماً اس پر اعتراض ہوسکتا ہے کہ قرآن شریف مین (۱) فلما رای المجرمون النار (۲) دعوا ہنالک ثبوراً (۳) اور سمعوا لہا شہیقاً بھی آیا ہے جس سے دوزخیون کا دیکھنا بولنا سننا ثابت ہے حضرت ابن عباس نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ لا یسمعون ما یسرہم (۲) لا ینطقون بحجتہم (۳) لا یرون ما یسرہم یعنی ایسی چیز نہ سنین گے یا نہ دیکھین گے جو ان کو خوش کرے اور نہ کوئی اپنی دلیل دے سکین گے۔

(مورخہ ۲۰؍فروری سنہ ۱۹۱۰ء (بقیہ رکوع ۱۱ و رکوع ۱۲)

بتسع اٰیٰت۔ ان نو نشانون کے بیان مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہین نو احکام تھے بعض کہتے ہین کہ نو نشان تھے۔ دونون قسم کے نشان بیان کرتا ہون (۱) عصا (۲) ید بیضاء (۳) طوفان (۴) ٹڈی دل (۵) چچڑیان (۶) مینڈکیان (۷) خون کا مرض (۸) قحط پڑا (۹) پلوٹھے مر گئے۔ احکام یہ ہین۔ (۱) شرک نہ کر (۲) چوری نہ کر (۳) زنا نہ کر (۴) (۵) (۶) بیوجہ قتل نہ کرو (۷) کسی نیک عورت کو تہمت مت دو (۸) جنگ مین مت بھاگو (۹) مثبوراً = (۱) محبوس (۲) ملعون چونکہ حضرت موسیٰ کو نرمی سے کلام کرنے کا ارشاد تھا اس لئے بھی شاید فرعون نے محبوس کہا۔ لفیفا۔ سب کو ایک جگہ اکٹھا کرینگے۔

وما ارسلنٰک الا مبشراً ونذیراً یعنی جس طرح فرعونیون اور موسیٰ کا معاملہ تھا اسی طرح اے نبی آپکا اور آپکے دشمنون کا ہوگا + یخرون للاذقان۔ مراد ہے مُنہ کے بل گر جانا یہ عربی کا طرز ہے جزو کو بول کر کل مراد لینا + یزیدہم خشوعاً + وتری الارض خاشعۃً یعنی زمین مین لہلہانا سبزی کا رنگ ۔ نادغیرہ کچھ نہین ہوتا اور وہ مینہ سے فیض حاصل کرنے کے لئے طیار ہوتی ہے اسی طرح انسان خشوع کرنیوالا ہے۔ جو آسمانی فیض حاصل کرنے کا محتاج ہو اور اس کے لئے تیار ہو + ادعوا اللّٰہ۔ اللہ کے لفظ سے دُعا کرو یا رحمٰن کے لفظ سے + بصلاتک۔ صلوٰۃ کے معنے دُعا کے تہجد کی نماز بھی مراد ہوسکتی ہے + یہان سورہ بنی اسرائیل کے نوٹ ختم ہوئے۔ الحمد للّٰہ رب العالمین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

کھلی چٹھی

(جو بصورت اشتہار چھاپ کر جماعت احمدیہ فیروزپور نے تقسیم کی)

بنام صاحب حنفی نقشبندی خوشنویس لاہوری

چند روز ہوئے ہین کہ ایک مطبوعہ اشتہار چند باشندگان زیرہ کے نام سے "بعنوان زیرہ مین مرزائیون کا فرار" شہر فیروزپور مین آپ کی وساطت سے شایع کیا گیا اس قسم کی اشتہار بازی کوئی مستحسن شغل نہین اس لئے بحکم اِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۔ ہم نے اس اشتہار کو قابل تردید نہ سمجھا تھا ۔ مگر چونکہ ایک تو ہماری سکوت سے آپ کے دوستون مین غلط بیانی کی جرأت بڑہتی جاتی ہے اور دوم ممکن ہے کہ ناواقفان اصل حقیقت آپکے اشتہارون کو صحیح مان لیتے ہون اس لئے مین مجبور ہُوا ہون ۔ کہ زیرہ کے اصل حقیقت کو ظاہر کرون ۔

زمانہ جانتا ہے کہ احمدی واعظین اپنی تقریرون مین کس قدر تہذیب اور شائستگی سے کام لیتے ہین اس امر کا ثبوت کہ ہو مضمون نے زیرہ مین بہی اپنے اس معمول کو نہ چھوڑا تھا ۔ اس بات سے ملتا ہے کہ زیرہ مین جو لکچر احمدیون کی طرف سے گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر ہوئے ان سے وہان کے مسلمانون مین کوئی تحریک ان کی تردید یا مخالفت کی پیدا نہ ہوئی تھی ۔ چنانچہ اب بہی صرف آپ و دانہ کی کشش آپ کو وہان لے گئی تھی ۔ ورنہ زیرہ والون نے آپکو مدعو نہ کیا تہا ۔

اب احمدی لکچرون کے تین ماہ بعد جو آپ زیرہ مین پہونچے ۔ تو آپنے اپنے وعظون مین جماعت احمدیہ کو پکار پکار کر مقابلہ مین نکلنے کے لئے بُلانا شروع کیا ۔ آپ کی شیرین کلامی تو معلوم ہی ہے زیرہ کی جماعت احمدیہ نے آپ کی زبان درازیون سے تنگ آکر اپنے علمار کو لاہور سے بُلوایا تاکہ حق و باطل کا مقابلہ کروا دیا جاوے ۔ چنانچہ احمدی علمار کے امیر حضرت مولوی غلام رسول صاحب صوفی نے ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کو زیرہ پہونچتے ہی آپ کو ایک خط عربی زبان مین اس مضمون کا لکھا کہ آپ کی دعوت پر مین یہان آگیا ہون اب آپ جس طریق سے یعنی تحریری و تقریری اور جس زبان مین مباحثہ کرنا چاہین کرلین یہ رقعہ اُسی روز آپ کو ایک مجمع عام مین بموجودگی جناب تحصیلدار صاحب زیرہ دیا گیا ۔ معلوم نہین کہ آپسے یہ عربی خط پڑہا گیا یا نہ یا اس کا جواب عربی مین لکھا نہ جاسکا ۔ ہمین اس سے بحث نہین ۔ ہم کو شکایت ہے تو یہ ۔ کہ اُس خط کا تحریری جواب کوئی آپ کی طرف سے آج تک جماعت احمدیہ زیرہ کو نہین ملا ۔ البتہ زبانی پیغام بعض شخص ضرور لاتے رہے ۔ مگر ان کو جماعت احمدیہ نے قابل توجہ نہ سمجھا کیونکہ ہماری تحریری چٹھی کا تحریری جواب آنا چاہئیے تھا ۔ آخر اس خیال سے کہ آپ کے لئے کوئی حجت باقی نہ رہے ۲۳ جنوری کو آپکے قاصدون کے مشورہ سے ایک تحریری مسودہ شرائط کا آپ کی خدمت مین بھیجا گیا کیونکہ ہماری جماعت بغیر حفظ امن کے خاطر خواہ انتظام کے اور بغیر فیصلہ شرائط کے آپکے ساتھ مناظرہ نہ کرسکتی تھی یہ مسودہ بھی آپکو ایک جلسۂ عام مین دیا گیا مگر اس کا بھی سوائے زبانی انکار کے ہین اور کوئی جواب نہ ملا ۔ آخر ۲۳ جنوری کی رات کو دو ممتاز احمدی یعنے ڈاکٹر احمد حسن صاحب لائلپوری اور مولوی احمد الدین صاحب شاہدرہ ایک دعوتی چٹھی لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے جسمین مکرر استدعا تھی ۔ کہ چونکہ فریقین کے علمار ایک جگہ جمع ہین اس لئے کسی نہ کسی طرح مقابلہ ہو جاوے آپ نے اس چٹھی کو پڑھنے اور جواب دینے سے بھی انکار کیا اور دوسرے روز علی الصبح یعنے جمعہ کے روز آپ زیرہ سے چل دئے ۔ علمائے احمدی بھی یہ دیکھ کر کہ آپ فی الحقیقت مباحثہ سے پہلو تہی کرتے ہین آپسے ایک روز بعد یعنے ۲۹ جنوری کو اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوئے حالات مندرجہ سے جو میرے علم اور یقین کے مطابق بالکل صحیح ہین منصف مزاج لوگ سمجھ لین گے ۔ کہ زیرہ مین فرار کس فریق کی طرف سے ہُوا ۔

اس سے پیشتر آپکے نادان دوستون نے آپ کی فیروزپور کی گذاریون کے متعلق بھی ایک آرٹیکل اخبار اہل فقہ مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء مین چھپوایا تھا جس مین لکھا ہُوا تھا کہ آپکے وعظون سے متاثر ہوکر یہان بہت سے احمدیون نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت چھوڑدی اور صرف چند بے علم اور جاہل آدمی احمدی رہ گئے ہین نیز یہ کہ آپنے احمدیون کے گھرون مین جاجا کر ان کو لاجواب کیا اور احمدی لوگ اب فیروزپور مین مارے شرم کے منہ نہین دکہاتے اور یہ کہ آپکے اثر سے مسلمانان فیروزپور مین تجارت کا شوق جاگ اُٹھا ہے اُن مین قومی ہمدردی کا خیال پیدا ہوگیا ہے ۔ مسلمانون کی نئی دوکانین کھل گئی ہین اور کھلتی جاتی ہین اور موجودہ دکانون پر بڑی بھیڑ بھاڑ رہتی ہے ۔ نعوذ باللہ من ذالک ۔ مولانا جو لوگ اس قسم کا صریح اور بے بُنیاد جھوٹ بول سکتے ہون وہ جو کچھ کہہ گذرین ان کے لئے مباح اور جائز ہے ورنہ آپ خوب جانتے تھے کہ یہ تمام مضمون سرتا پا غلط تھا نہ یہان کوئی احمدی آپکے وعظون سے مُرتد ہُوا نہ کسی احمدی کو آپنے لاجواب کیا اور نہ کوئی قابل ذکر تجارتی ترقی مسلمان فیروزپور مین ظاہر ہوئی ۔ برعکس تنزل کے جماعت احمدیہ فیروزپور ماشاء اللہ روز افزون ترقی پر ہے اس کا ہر ایک فرد اپنے اپنے طور پر اپنے فرض تبلیغ کو ادا کر رہا ہے اور یہ تبلیغ اپنا اثر لا رہی ہے ۔ مگر آپ اور آپکے فریق کو حق اور راستی سے کیا سروکار ؟ آپکا مقصد تو اسی قدر تھا کہ اخباری دُنیا مین آپکا نام بھی مکذبین حضرت مرزا صاحب مین شمار ہونے لگ جائے کیونکہ یہ فراخی رزق کا ایک مجرب نسخہ ہے مین آپکو متنبہ کرتا ہون کہ یہ سودا درحقیقت خسارہ ہے گو بظاہر مفید نظر آتا ہے ۔

والسّلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر ۔ فرزند علی عفی اللہ عنہ ہیڈ کلارک قلعہ میگزین سکرٹری

(انجمن احمدیہ فیروزپور)

ضروریات قادیان

بابو محمد اسمٰعیل صاحب تحریر فرماتے ہین ۔

مخدوم بندہ جناب اڈیٹر صاحب سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مین مضمون مندرجہ عنوان پر کچھہ عرض کرنا چاہتا ہون اگر مناسب خیال فرماوین تو اس کو اخبار مین چھاپ دین مہاجرین کی تکالیف کا حال پڑھ کر دل کو واقعی بہت رنج ہوتا ہے خداوند تعالیٰ مسبب الاسباب ہے ممکن ہے کوئی ایسے اسباب پیدا کردے جن سے یہ مشکلات رفع ہو جائین ۔ خدایا تو ہیا ہی کر آمین ثم آمین ۔

(۱) آٹے کی بابت تو یہ عرض ہے کہ کوئی صاحب استطاعت احمدی جن کی الحمدللہ اس سلسلہ عالیہ مین کمی نہین ۔ کم طاقت والا آٹیل انجن دارالامان مین قائم کرین ۔ اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ یہ تکلیف رفع ہو سکتی ہے ۔ علاوہ ثواب اُخروی کے مالک مشین کو انشاء اللہ تعالیٰ کافی فائدہ بھی ہو سکتا ہے یہ ترکیب تو وسیع العمل ہے لیکن اگر کوئی صاحب فرداً فرداً اس کام کو نہ کرنا چاہین تو بہر یون سہی کہ مشین وغیرہ کے خرچ کا اندازہ لگا کر اس روپیہ کو مساوی حصون پر تقسیم کردین ۔ قیمت فی حصہ پچیس روپیہ ہو اور بذریعہ اخبار اعلان کردین ۔ خدا نے چاہا تو یہ تجویز بھی کامیاب ہو سکتی ہے گو نسبتاً دیر طلب ہے ۔ مشین کے چلانے مین غالباً زیادہ تردد نہین کرنا پڑیگا مہاجرین مین سے کوئی بزرگ اس کام کو کر سکتے ہین ۔ چار حصے آخری صورت مین بندہ خریدنے کو طیار ہے جن کا نصف روپیہ پیشگی اعلان شائع ہونے پر روانہ کردونگا ۔ (انشاء اللہ تعالیٰ ۔ میرے خیال مین یہان آٹے کا اتنا خرچ نہین کہ مشین چل سکے اڈیٹر)

(۲) گھی کا بندوبست یون ہو سکتا ہے کہ جو احمدی سٹیشن ماسٹر یا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر یا سگنیلر لائن پر تعینات ہین اور جن کے متصلہ علاقون مین عمدہ گھی دستیاب ہو سکتا ہے یہ خدمت اپنے ذمہ اُٹھاوین اگر گھی کا خرچ زیادہ ہے تو بحصہ رسدی یا باری باری مُہیا کرتے رہین اس صورت مین ان کو بصورت اطمینان روپیہ پیشگی دارالامان سے ملنا چاہئیے ۔ گوشت دالی وہی رہنے ٹھیک جو جناب نے تحریر فرمائی ہے ایندھن کا انتظام بھی وکس ہی ہونا چاہئیے ۔

حضرت امام صادق میں ایک خط کا جواب

برادر مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط اتفاقاً میری نظر سے بھی گزرا۔ میں آپ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق ایک بات پیش کرنی چاہتا ہوں اگر آپ اس پر چند منٹ غور کرسکیں اور پھر مجھے اس کے متعلق اطلاع بخشیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اس بات کا دعوے کیا ہے کہ مجھ پر وحی الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ تمام دعووں کا اصل الاصول یہی ہے۔

اب یہ دعوے دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو سچا دعویٰ ہے یا جھوٹا۔ سچا ہونے کی صورت میں اس کی تکذیب کیا نتائج رکھتی ہے اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ دعویٰ جھوٹا ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعویٰ جھوٹا کرنے میں آپ کو کیا فائدہ تھا۔ یہی جواب ہوگا کہ دنیا کمانا۔ مال و دولت کی ہاتھ آنا۔ شہرت۔ دوسری صورت یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) آپ کو جنون ہو۔

اب آپ وفات پا چکے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے معاذ اللہ باوجود مفتری علی اللہ ہونے کے برخلاف لو تقوّل ولا یفلح الظالمون پوری قبولیت حاصل کی اور یوضع لہ القبول (جو مہدی اور مسیح کی آیات صدق میں سے ہے) کے مصداق آپ بنے اور چھبیس برس پہلے شائع شدہ پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق باوجود مخالفت شدیدہ کے اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھی چنانچہ چار لاکھ کے قریب اپنا جان نثار مخلص مرید چھوڑا اور اس قدر مال آپ کے حضور میں پیش کیا گیا کہ حساب میں نہیں آیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک آپ نے وہ مال اشاعت اسلام میں خرچ کردیا یا آپ نے اپنی کوئی جائداد بنائی۔ قادیان کے رہنے والے شہادت دے سکتے ہیں اور معین بھی ہر ایک اپنے طور پر تحقیق کرسکتا ہے کہ آپ نے کوئی زمین اپنی جائداد بڑھانے کے لئے نہیں خریدی۔ حتے کہ مکانوں میں بھی اگر کوئی ایزادی فرمائی۔ تو مہمانوں کے لئے بلکہ اپنے رہنے کے مکانوں میں سے کئی مکان مہاجرین کو دے رکھے تھے چنانچہ بعض اب تک ان کے پاس ہیں کوئی شان و شوکت کی چیز مثلاً گھوڑا۔ گاڑی وغیرہ نہیں خریدا۔ درویشانہ زندگی بسر کی جیسی کہ آپ ابتدا میں کرتے تھے۔ بلکہ مال دنیا سے یہاں تک کنارہ کشی کی کہ اپنی زندگی میں مالی معاملات ایک انجمن کے سپرد کردئے پھر تین سال اول الوصیت فرمائی اور اس میں (جیسا کہ دنیادار دن سے امید ہوسکتی ہے) کوئی بات اپنی اولاد کے متعلق نہیں لکھی حالانکہ اگر آپ اشارۃً بھی فرما دیتے کہ میری اولاد کو گدی نشین

کیا جاوے۔ تو اس میں کسی کو موقعہ انکار نہ تھا۔ مگر آپ نے انبیاء علیہم السلام کی طرز پر ایسا مطلق نہیں کیا۔ مجھے کسی دنیادار کا پتہ دیجئے جس نے کبھی یہ نمونہ دکھایا ہو کہ ایک خار دار جنگل کو اپنے کدال سے بڑی محنت کے ساتھ صاف کرے۔ اس میں بیج بو کر آب اشکوں سے آبریزی کرے خون جگر سے سینچے۔ پھر جب کبھی کھیتی اپنا ثمر دینے کے قابل ہو تو وہ کسی اور کو بخش دے۔

یہ ہرگز خیال نہ کیا جاوے کہ اولاد اس قابل نہ تھی اس میں صاحبزادہ محمود احمد صاحب باشاء اللہ بفضل الٰہی تحریر میں تقریر میں تقویٰ میں تبتل الی اللہ میں اپنی نظیر آپ ہیں اور یہ بات کسی خوشامد کے رنگ میں نہیں کی گئی بلکہ ہر ایک شخص خود امتحان کرکے دیکھ سکتا ہے۔ شہرت کی خواہش کے متعلق آپ کی زندگی خود فیصلہ دے سکتی ہے کہ آپ کس درجہ تک گوشہ نشین اور مخلوق سے کنارہ کش تھے۔ اگر آپ شہرت کے طالب ہوتے تو براہین احمدیہ چھپوا کر جو ہر دلعزیزی آپ کو حاصل ہوئی تھی اس کو قائم رہنے دیتے۔ مگر آپ نے خدا تعالیٰ کو مقدم کیا اور جو کچھ امر ہوا اس کے اظہار میں عیسائی۔ آریہ۔ سکھ۔ ہندو۔ مسلمان سب کو اپنا جانی دشمن بنالیا۔

باقی رہا جنون! سو آپ کی اسی کے قریب تصنیفات کے مطالعہ سے آپ خود ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کرلیں کہ یہ معارف یہ حقائق ایک مجنون بیان کرسکتا ہے اور کیا دیوانہ بھی اپنے اعمال کے نتائج میں یوں کامیاب ہوا کرتا ہے۔ فی الحال یہی کافی ہے۔ والسلام۔

محض اللہ تعالیٰ کیلئے گواہی

جملہ برادران اسلام کی خدمت میں اس ناچیز کی التماس یہ ہے۔ کہ صرف بھائیوں کی بہتری و بہبودی دارین کے لئے اس اپنی سچی گواہی کو جسے میں بوجہ غفلت یا نسیان یا اور کسی مصلحت بار بیخیالی سے فراموش کرچکا تھا۔ ظاہر کرتا ہوں۔ میں اپنی سیاہ کاری اور گناہوں سے نہایت شرمندہ ہوں کہ کیوں اس قدر عرصہ تک میں نے اس شہادت حقہ کو پوشیدہ رکھا۔ میں اب اپنے پاک پروردگار اور اس برگزیدہ نبی یعنے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم کے جیسے دل کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو اصل حقیقت میں نے اپنے کانوں ایک برگزیدہ بزرگ با خدا مجذوب عبد اللہ شاہ صاحب نامی سے مقام گوہٹی ملک آسام میں جب وقت میری عمر غالباً ۲۴-۲۵ سال کی ہوگی سنہ ۱۸۹۰ء میں سنی تھی اگر اس میں کچھ خلاف یا میری طرف سے کچھ بناوٹ ہو تو اللہ جلشانہٗ میرا خاتمہ ایمان پر نہ کرے اور مجھ پر قہر نازل فرماوے اور شفاعت آن احمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز حشر مجھے نصیب نہ ہو۔

وہ سچی شہادت یہ ہے

اے حضرات! میں چند اور لوگوں کے ہمراہ بزمرۂ ملازمت ملک گوہٹی نام ایک جگہ میدان میں خیمہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ یکایک خیمہ سے باہر جو نکلا۔ قریب ہی سامنے ایک پل تھا اس پر میری نظر گئی دیکھتا کیا ہوں کہ اس پر ایک بزرگ صورت انسان بیٹھے ہوئے ہیں میں نزدیک چلا گیا دیکھا تو سر و پا برہنہ کرتہ تہبند ندارد۔ کاندھے پر ایک رومال ہے میانہ قد لانبے بال جو کاندھے سے نیچے پڑے تھے رسول داڑھی گندم گون رنگ کچھ اشعار فارسی و عربی کے پڑھ رہے ہیں اور آنکھ سرخ ہو رہی ہے میں اُن کے اشعار دل کو اتنا ہی سمجھا کہ مضمون عاشقانہ تھا جب وہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ تب میں نے درخواست کی کہ حضور میرے ہمراہ ڈیرہ پر چلیں۔ کچھ چار وغیرہ کا شوق ہو۔ تو میں بنا کر پلاؤں تو وہ یہ سن کر مسکراتے ہوئے میرے ہمراہ بلا کسی عذر و حیلہ کے ڈیرہ تک تشریف لے آئے۔ میں نے اُن کیواسطے بہت جلد چار بنوائی ان کے نوش ہونے اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضور کچھ عرصہ اور تکلیف گوارہ فرماویں تو دوپہر کا کھانا کھا کر چلے جاویں۔ فرمایا کیا کھلاؤ گے۔ میں نے عرض کیا جو حضور فرماویں کہا مرغ پکواؤ میں نے مرغ منگا کر ذبح کراکر پکوایا۔ کھانا تیار ہونے تک جو عرصہ گذرا وہ برابر عربی فارسی کے اشعار ہی پڑھتے رہے۔ میں کچھ عرصہ پاچپی کرتا رہا۔ جب کھانا تیار ہو چکا اونہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے تناول فرمایا۔ جب کھانے سے فراغت پا چکے جانے کی اجازت چاہی۔ میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ جاتے وقت فرمانے لگے تم نے معلوم بھی کیا کہ میں کون ہوں۔ میں نے عرض کیا اللہ کو بہتر معلوم ہے خادم نہیں پہچان سکا۔ کہنے لگے ہم تم کو خوشخبری سناتے ہیں کہ ہم امام مہدی علیہ السلام کے سپاہی ہیں۔ ان کی منادی ملکوں میں کرتے پھرتے ہیں اور اب وہ امام برحق جوان ہو گئے ہیں۔ میں نے متعجب ہوکر دریافت کیا کہ حضور وہ کہاں اور کس ملک میں پیدا ہوئے ہیں آپ نے جواب میں فرمایا کہ وہ پنجاب میں پیدا ہوا اور وہیں جوان ہوا ہے اب میں دو چار ملکوں میں پھرتا ہوا ملک پنجاب میں مہدی کی قدمبوسی حاصل کروں گا۔ چونکہ اُس زمانے میں بوجہ شباب چندان اس باب میں مجھ کو دلچسپی نہ تھی۔ دوسرے خیالات کسی تقلیدی بُت کے پجاری تھے زیادہ نام و مقام کے لئے سوال نہ کئے ورنہ وہ بزرگ ہر خلجان کو رفع کردیتے میں نے یہی عرض کیا کہ خادم تو پنجاب کا رہنے والا ہے مجھ کو علم نہیں۔ فرمایا تم کو چند روز میں معلوم ہو جاویگا۔ اتنا فرما کر چلتے بنے۔ فقط

علاوہ ازیں ایک خواب سنہ ۱۹۰۱ء میں دیکھا تھا جس سے

اور یہی حضرت اقدس مرزا صاحبؑ امام برحق کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور اس میں بھی میری کسی قسم کی بناوٹ اور کوئی افترا نہیں وکفیٰ باللہ شہیدا۔ وہ خواب یہ ہے ۱۹۰۱ء مقام دیولالی میں جو بمبئی کے قریب ایک مشہور جگہ ہے۔ رات کو یہ ماجرا خواب میں ظاہر ہوا کہ وہ شخص کر دیہ منظر جن کے ہاتھوں میں ہتکڑی پڑی ہوئی جن میں مضبوط رسیاں بندھی ہوئی تھیں۔ جن کو دو سپاہی توی ہیکل رسیاں تھامے ہوئے ان قیدیوں کو لئے جاتے ہیں۔ اور وہ قیدی معلق ہیں۔ زمین پر پیر نہیں ٹکتے جیسا کہ گھسٹتا گز ہو اور بغیر آگے آگے چل رہے ہیں اور سپاہی پیچھے پیچھے ان کو ہانکتے ہوئے تیز رفتاری سے لئے جاتے ہیں۔ اُن کے پیچھے ایک بزرگ باخدا اور ہیں جن کا حُلیہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی عینی زیارت نہیں کی۔ البتہ فوٹو حضرت موصوف کو دیکھا ہے۔ بعینہٖ یہی شبیہ اس بزرگ کی تھی) جا رہے ہیں۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ تماشائیوں نے یک زبان ہو کر کہا یہ بزرگ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں۔ طاعون کو اس جگہ سے نکالنے لئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ اور وہ تہجد کا وقت تھا۔ شب کے غالباً ۴ بجے ہونگے۔ اب میری سچی خواب وغیرہ کی تکذیب کرنے والے خدا کی قہری تجلی کے نیچے ہیں۔ مجھ پر جو گواہی تھی۔ وہ میں نے ادا کردی۔

راقم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کا خادم چودھری حاجی کریم بخش ولد چوہڑ خان مرحوم قوم سُلہریا ساکن موضع دیول تحصیل و تھانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مضمون مذکورۃ الصدر خاکسار کے سامنے حاجی کریم بخش صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ عبدالرشید احمدی ساکن صدر بازار کیمپ میرٹھ بقلم خود

مضمون مذکورۃ الصدر احقر کے روبرو چودھری حاجی کریم بخش صاحب نے بیان فرمایا۔ محمد حسین احمدی۔ بازار دلی میرٹھ بقلم خود

مضمون مذکورۃ الصدر حاجی کے سامنے چودھری کریم بخش صاحب رئیس ضلع سیالکوٹ نے بیان فرمایا ہے۔ سید عبدالکریم احمدی صدر بازار میرٹھ بقلم خود

اثبات وفات مسیح و معنی رفع و توفی

از روئے کتب شیعہ اثنا عشریہ

"ہمارے مکرم دوست منشی خادم حسین صاحب خادم بھیروی جو مضامین بدر کے علمی مضامین میں کرتے رہتے ہیں وہ ناظرین سے مخفی نہیں یہ مختصر سا مضمون اونہوں نے وفات مسیح کے بارے میں لکھا ہے جو نہایت دلچسپ اور مسکت خصم ہے"۔

(۱) ملا باقر مجلسی کتاب حیوٰۃ القلوب جلد اول باب ۲۵ - احوال حضرت عیسیٰ صفحہ ۴ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ میں لکھتے ہیں۔ در حدیث موثق از حضرت امام رضا منقول است کہ مشتبہ نہ شد امر کشتہ شدن و مردن احدے از پیغمبران و حجتہائے خدا بر مردم بغیر از عیسیٰ بن مریم زیرا کہ او را زندہ از زمین بہ بالا بردند در وحش را درمیان آسمان و زمین قبض کردند وچون بآسمان رسید حق تعالیٰ روحش را بہ بدنش گردانید۔ چنانچہ حق تعالیٰ مے فرماید۔ انی متوفیک ورافعک الی واذ حضرت عیسیٰ حکایت مے نماید۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ پس ہر دو آئت دلالت مے کند بر وفات آنحضرت۔ اگرچہ روائت مذکورہ کا پہلا حصہ ناک کو بجائے سامنے کی طرف سے ہاتھ لگانے کے گردن کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر لگانے کا مصداق ہے۔ مگر ہم کو اس سے کیا ہرج۔ نتیجہ کو دیکھنا چاہئیے۔

(۲) محقق ابن بابویہ رسالہ اعتقادات میں لکھتے ہیں۔ مخالفان ما نقل کردہ اند کہ چون حضرت قائم (مہدی) بیرون آید عیسیٰ از آسمان فرود آید۔ و در عقب او نماز کند ونزول او بزمین زندہ شدن بعد از مرگ است زیرا کہ حق تعالیٰ فرمودہ است۔ انی متوفیک ورافعک الی۔ واضح ہو کہ شیعہ لوگ رجعت مہدی کے قائل ہیں۔ محقق ابن بابویہ اسی کی تائید میں نزول مسیح کے مسئلہ کو بھی رجعت مسیح سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اسی واسطے آئت انی متوفیک سے استدلال کرکے لکھتے ہیں۔ کہ مسیح کا نزول دراصل زندہ ہونا بعد مرنے کے ہے۔ ملا مجلسی صاحب باایں ہمہ وفات مسیح کے مذہب میں محقق مذکور سے اختلاف کرتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی روائت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔ وآنچہ در باب موت عیسیٰ واصحاب کہف فرمودہ نزد فقیر محل تامل است (منقول از کتاب حق الیقین مطبوعہ ایران در بیان رجعت صفحہ ۱۴۳)۔ کجا محقق ابن بابویہ کجا ملا مجلسی صاحب اور ان کی تحقیق۔ مگر ہم کو تو اپنے دعوے کے اثبات سے کام ہے۔

(۳) وخود پیغمبر فرمودہ۔ لوکان عیسیٰ وموسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی۔ ترجمہ اگر عیسیٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے تو ضرور میری متابعت کرتے۔ رسالہ نور فی جواب پادری لاہور مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ۱۳۱۲ھ ہجری صفحہ ۱۰ مولوی سید ابو القاسم لاہوری۔ مجتہد مرحوم۔

(۴) اسی حدیث کو نعت موصوف کے فرزند ارجمند علامہ حائری صاحب لاہوری نے بھی مکرر لکھا ہے دیکھو رسالہ بشارات احمدیہ مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور مرتبہ دوم ۱۳۲۳ھ ہجری صفحہ ۱۹ ونیز خود آنحضرت فرمودہ است۔ لوکان عیسیٰ وموسیٰ فی حیوتہما ما وسعہما الا اتباعی۔ یعنی اگر موسیٰ وعیسیٰ در دنیا مے بودند ممکن نبود ایشان را مگر آنکہ متابعت من مے کردند۔

(۵) بعضے گفتہ اند توفی بمعنی مرگ است وخدا او را سہ ساعت میراند۔ وبعد از سہ ساعت او را زندہ کرد وبآسمان برد۔ حیوٰۃ القلوب جلد اول صفحہ ۸ و ۹ ۳۔ حالات حضرت عیسیٰ۔

(۶) رفع کا اطلاق جب انسانوں کے متعلق ہو تو وہاں بے جان چیزوں کی طرح اُٹھانا مراد نہیں ہوتا بلکہ وہاں رفعت وبزرگی کے معنے لئے جاتے ہیں جس طرح بلعم باعور کے حق میں قرآن کریم میں آیا ہے۔ ولو شئنا لرفعنٰہ بہا۔ چنانچہ اصول کافی میں تقیہ کی فضیلت میں حدیث ہے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں روئے زمین کی کوئی چیز تقیہ سے بڑھ کر مجھ کو پیاری نہیں ہے۔ جو تقیہ کرے گا۔ اللہ اس کو رفع (رفعت) دیگا جو نہ کرے گا اس کو اللہ گرا دیگا۔ اصل الفاظ حدیث یہ ہیں۔ من کانت لہ تقیۃ رفعہ اللہ یا حبیب من لم تکن لہ تقیۃ وضعہ اللہ یا حبیب (حبیب راوی مخاطب کا نام ہے) دیکھو اصول کافی مطبوعہ نولکشور لکھنؤ صفحہ ۴۸۳

(۷) خاص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں جناب علی رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطبہ میں جس کا نام خطبۃ الوسیلہ ہے فرماتے ہیں کہ جناب باریتعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ کو بلا لیا اور انکو اپنی طرف اُٹھالیا۔ اصل الفاظ یہ ہیں حتی اذا دعا اللہ عزوجل نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ ورفعہ الیہ۔ دیکھو کتاب الروضہ فروع کافی جلد سوم مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۴۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی اور رفع کا مطلب سمجھنے کے لئے فی الحال اسی اختصار پر اکتفا کی جاتی ہے۔ اُمید ہے کہ حق پسند لوگ ان مذکورۃ الصدر حوالوں کو مطالعہ بلکہ تحقیق کرکے عقیدہ وفات مسیح کو عوام کی الانعام کی طرح خارج از اجماع اُمت [illegible] ازنہ دیگر والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار خادم بھیروی

ایک مفید تجویز

محترم ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

ہمارا ایمان ہے اور طاعت اولی الامر ہمارا قومی شعار۔ سید ولد آدم (روحی انت وامی) نے آتش پرست لیکن عادل نوشیرواں کے عہد میں تولد پانے پر جو اظہار مسرت وامتنان فرمایا ہے اُس سے میں نابلد نہ تھا۔ پھر ہم مسلمانوں سے اقرب للمودۃ اہل کتاب یعنی نصاریٰ کی دنیا پر بہترین تمدن سلطنت اور وہ بھی سکھا شاہی کے بعد ہمیں میسر آئی تھی۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ بایں ہمہ مجھے اس التزام کو دیکھ کر تعجب اور حیرت ہوتی تھی۔ جو ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر ایک تحریر اور تقریر میں اس مبارک عہد کے حسن واحسان کی تفصیل اور اس گورنمنٹ کی وفاداری اور جان نثاری کی تاکید

ہیں پایا جاتا ہے ۔ جیسے دیکھ کر سنیہ اور منافق طبع لوگوں سے تملق اور خوشامد پر محمول کیا ۔ ظالموں نے اتنا ہی تو نہ سوچا کہ بس پہلوان حق نے مصائب کے بخیئے اُدھیڑ کر رکھدیئے ہیں اور جو گردن کش بادشاہوں کو حق کی پوری سطوت اور مرارت کے ساتھ اپنے مولا کا پیغام پہنچانے سے ذرا نہیں جھجکا اس کی شان اس سے بہت ارفع ہے ۔ کاش! وہ اس وقت ان پاک نوشتوں کو پڑھیں جو فسق ۔ خیانت فساد اور بغاوت کے ہر ایک طریق سے بچا کر اور اس طرح ایک اہم اور مہتم بالشان ملکی اور قومی ضرورت کو اعجازی رنگ میں پورا کر کے مومنین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو رہے ہیں افسوس وہ لوگ ایک ربانی مصلح اور ایک کمینہ پولیٹیکل منافق میں کچھ بھی تمیز نہ کرسکے ۔

یہاں تھوڑے سے شکوہ کے لئے میں اپنی پیاری قوم کو خطاب کرنے سے باز نہیں رہ سکتا ۔ سوائے اس سپرٹ سے سڈیشن اور انارکزم کا جو بھوت آجکل چند کینہ اور ناعاقبت اندیش ہندوستانیوں کے سر پر چڑھا ہے اس کا اُتارنا صرف ہمارا ہی بہترین فرض ہے اور عداوت کی جس خلیج کو خود غرضی ۔ شرارت اور غلط فہمی ہندوستان کی دو بڑی قوموں کے درمیان گہرا کر رہی ہیں اس پر پل باندھنا کیا اُسے کلیۃً پاٹ دینا بھی ہماری ہی مقدس ڈیوٹی ہے ۔

دُنیا کے پردہ پر آج صرف ایک ہی قوم ہے ۔ جو جائز فخر کے ساتھ یہ کہہ سکے کہ اس طرح نکلنے پر وہ محض خدا کے احکام پہونچانے اور اپنے شہزادہ امن کا پیغام صلح سنانے کے لئے نکلی ہے اور یہ اسکی کس قدر اعلیٰ نعمت ہے جو میری ہی پیاری احمدی قوم کے حصہ میں آئی ہے فالحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ ۔ سو اب ہمیں صرف خاموش طریقوں پر ہی قناعت کر کے نہیں بیٹھ رہنا چاہیئے ۔ یہ مقدس تعلیم آج ہم سے بڑے زور کے ساتھ مطالبہ کر رہی ہے ۔ کہ ہم اس راہ میں مثبت تبلیغی علمی قدم اُٹھائیں ۔ سڈیشن کش اور انارکزم سوز کمیٹیاں قائم کر کے امن کی گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائیں ۔ سرگرم مشنری مختلف حصص ملک میں بھیجکر لوگوں کو تقوے کے لئے تیار کریں ۔ جس کے بغیر اسلاف علوم کے دروازے کبھی نہیں کھل سکتے ۔ امید ہے ۔ کہ آپ اس بارہ میں جلد ایک فنڈ کھول کر قوم کو ممنون فرمادیں گے ۔

۲ ۔ اسی ضمن میں مجھے ایک اور گزارش کرنی ہے ۔ ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں ۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے خاص امتیازوں میں سے ایک یہ ہے کہ مذہب لوگوں میں فینٹیسزم * سے سائنس کے مرتبہ پر پہونچ گیا ہے ۔ ہمارے امام ہمام نے مجادلانہ بحثیں کبھی پسند نہیں کیں ۔ اس قسم کی تحریریں اور تقریریں خود نفس مطلب سے کوسوں دور ہوتی ہیں ۔ ایک متقی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی انہیں پسند نہیں کرسکتا ۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ ہمارا قومی لٹریچر بفضلہٖ ان بربادی بخش جرموں سے پاک اور بے لوث ہے

* جوش جاہلیت

اور آیندہ بھی مجھے کامل بھروسہ ہے کہ وہ خدا کے فضل سے اپنی یہ شان قائم رکھ سکے گا ۔ اور آجکل کا گرما گرم ایٹماسفیر اسے اپنے مرکز اعتدال سے ذرا بھی جنبش دینے کے بالکل ناقابل رہے گا ۔ ہمیں اپنے کام سے کام ہونا چاہیئے ۔ کذب کے لئے حق کی ذاتی مرارت کافی سے بڑھ کر ہوتی ہے ۔ مثال کے لئے آپ کو کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ۔ کل ہی کی بات ہے ۔ ہمارے محترم مخدوم ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے ستیارتھ پرکاش کی تعلیمات پر ایک چھوٹا سا تنقیدی نوٹ علمی اور ہمدردانہ رنگ میں لکھا ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سنسنی چھاگئی اور آریہ کیمپ میں ایک کہرام مچ گیا ۔ کیا اندر ۔ آریہ ۔ ارجن ۔ پرکاش مسافر ۔ پانچوں بھائیوں کی منفرد اور مشترکہ گالیوں میں اب اتنا زور ہو سکتا ہے کہ وہ اس بگڑ دھاڑ کو کچھ کم کرسکیں جو ان کے ذرا سمجھدار حصہ میں پیدا ہوگئی ہے ۔ یا کم از کم اپنے ہی دلوں کی آگ بجھا سکیں ۔ ہم اپنے فاضل محترم کو اُن کی بے نظیر کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں ۔ ع

آنکھوں نے تیری پیارے ارجن کا مان مارا ۔

بے شک دُنیا نے ترقی کی طرف قدم اُٹھایا ہے اور بہت سعید روحیں ایسی پیدا ہو چلی ہیں جو سچائی کو اُس کے اپنے لباس میں ہی دیکھنا چاہتی ہیں ۔

۳ ۔ میری آخری استدعا ہے کہ اگر آپ فنڈ کھولنا مناسب تصور فرمادیں تو دو قاعدہ اُردو اور دو قاعدہ عربی یسرنا کو رسال فرما کر اُن کی قیمت کے ساتھ دو روپیہ کی حقیر رقم خاکسار سے وصول فرمالیں گے ۔ جس کی کمی کی کسر میری غفلت اور ندامت تقصیر پوری کردیگی ۔ والسلام ۔ خاکسار غلام مرتضیٰ خان احمدی (بہڑان)

غـــزل

دل با دانش و فرہنگ کا آہنگ ۔

ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب نجیب آبادی المتخلص بہ دانش

یاں بے زبانیاں ہیں واں بدزبانیاں ہیں
اُترے ہیں گالیوں پر کیا خوش بیانیاں ہیں

ہیں گالیاں بھی دینے کافر بھی ہم کو کہتے
کیا مومنوں کی دیکھو شیریں زبانیاں ہیں

ہے جسم عنصری میں اب تک فلک پہ عیسیٰ
یہ سب ڈھکوسلے ہیں قصے کہانیاں ہیں

شمشیر خامہ لیکر اُٹھیں ذرا سنبھل کر
وہ نوجواں کہ جن کی اُٹھتی جوانیاں ہیں

ہر معرکہ میں ہوتا مومن ہی ہے مظفر ع
فوز و فلاح و نصرت اس کی نشانیاں ہیں

اِن آریوں سے جا کر اتنا تو کوئی پوچھے
کیوں اپنے حاکموں سے یہ بدگمانیاں ہیں

کیوں چشم پوشیوں پر گستاخ تم بنے ہو
رحم و کرم کے بدلے کیوں بدزبانیاں ہیں

مُنہ میں جو ہیں زبانیں اُن کے ہیں سخت کیسی
جرمن کے چاقوؤں کی گویا کمانیاں ہیں

کیا حد اُڑائی دانش نے اس زمین کو
یہ توسن قلم کی سب خوش عنانیاں ہیں

تضمین

میں نے کسی سے کیسے کی چھیڑ خانیاں ہیں
تہمت ہے یہ سراسر جھوٹی کہانیاں ہیں
رنجش کی مجھ میں دیکھی کیا کیا نشانیاں ہیں
یاروں کو مجھ سے اب تک کیوں بدگمانیاں ہیں
کیوں چھیڑ خانیاں ہیں کیوں بدزبانیاں ہیں

میں خود ہی مر رہا ہوں مجھ کو نہ تم ستاؤ ،
بس اپنا راستہ لو اب ٹھنڈے ٹھنڈے جاؤ
بھلتے نہیں ہیں مجھ کو اب یہ تمہارے چاؤ
دیکھو نہ میرے دل کو اے دوستو دکھاؤ
از بس میری گھڑی کی نازک کمانیاں ہیں

داخل ہوئے ہیں جب سے عشاق میں تیرے ہم
آنکھوں سے ایک دریا جاری ہے اپنے پیہم
جان جہاں سناؤں کیا قصۂ شب غم
رعب و دروان عالم رہتے ہیں تجھ پہ ہر دم
ہم کشتگان غم کی یہ زندگانیاں ہیں

آہوں کا سرد ہونا چہرہ کا زرد رہنا
جو جو کوئی سنائے سُن سُن کے سب کی سہنا
مُنہ سے کسی کو اپنے اُف بھی کبھی نہ کہنا
آنکھوں سے اشک بہنا لب پر فغاں کا رہنا
عشق نبی کی مجھ میں کیا کیا نشانیاں ہیں

کس طرح جسم خاکی ہو جاوے آسمانی
جو جھوٹ بولتے ہیں مر جائے ان کی نانی
دانش بڑے پتے کی یہ بات تو نے جانی
دنیا ہے آنی جانی ہر چیز اس کی فانی
عیسیٰ کی زندگانی جھوٹی کہانیاں ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مدرسہ اور بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا سوال قریباً تین چار سال سے ہماری قوم کے سامنے ہے اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ اس کے لئے ایک خاص تحریک مجلس معتمدین کی طرف سے کی گئی تھی۔ یہ تحریک چالیس ہزار روپے کے لئے تھی جو چھ ماہ یا ایک سال کے اندر جمع ہو جانا چاہیئے تھا مگر آج تک جو دو سال اس تحریک پر گذر گئے ہیں بمشکل بیس ہزار روپے تک یہ رقم پہونچی ہے اور یہی وجہ ہے کہ گو اینٹ کو تیار ہوئے قریب ایک سال گذر گیا ہے۔ مگر اب تک عمارت کا کام وسیع پیمانے پر شروع نہیں ہو سکا۔ کیونکہ قریب سولہ سترہ ہزار روپیہ تیاری اینٹ میں خرچ ہو گیا۔ اس اثناء میں مختلف اوقات پر سابقہ تحریک کی بنا پر جو وعدے احباب نے کئے تھے ان کی وصولی کے لئے یاد دہانیاں کرائی جاتی رہی ہیں۔ مگر (اور اس بات کے علی الاعلان کہنے میں میں کوئی حرج نہیں سمجھتا) اب تک ہمارے احباب میں سے ایک بہت بڑے حصہ نے تو اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اور جنہوں نے لیا۔ ان میں سے بہت سے احباب کی طرف اس وقت کی موعودہ رقوم کے بقائے چلے آتے ہیں۔ علاوہ ازیں سابقہ تحریک کے وقت بھی یہی خیال کیا گیا تھا۔ کہ کچھ عرصہ مثلاً سال دو سال بعد جب مجوزہ رقم چالیس ہزار روپے سے ایک معتدبہ حصہ عمارت کا تیار ہو جاوے تو پھر از سرنو تحریک کی جاوے پس ان تمام امور کو مدنظر رکھ کر میں اب نئی تحریک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور اللہ کے حضور دعا کرتا ہوا یہ چند الفاظ لکھتا ہوں تا وہ خود آپ کے دلوں میں اس کام کے لئے سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے۔

اس وقت جلسہ سالانہ میں صرف ایک ماہ باقی ہے اور کئی قسم کی تحریکیں میرے سامنے ہیں جن کے پیش کرنے کے لئے صدر انجمن کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ پچیس روپے فنڈ کا مستقل سرمایہ جس کا اعلان گذشتہ سالانہ اجلاس میں کیا گیا تھا۔ ولائت میں سلسلہ تبلیغ قائم کرنے کے لئے سرمایہ اور بورڈنگ ہوس و مدرسہ کی تعمیر کے لئے فراہمی روپیہ۔ یہ تین بڑے اہم سوال ہیں اور علاوہ ان کے خود اخراجات جلسہ کے لئے اب تک نہائت ہی قلیل رقم آئی ہے اور لنگرخانہ مقروض ہے۔ اخراجات جلسہ کا سوال تو ایک وقتی سوال اور تھوڑی سی رقم ہے۔ جس کے پورا کرنے کا خیال پہلے سے بزرگان قوم کو ہو گا۔ اس لئے میں اس پر اس وقت کچھ زور دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور باقی امور میں سے بھی میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ بجائے تینوں کے پیش کرنے کے جس کا نتیجہ تینوں کو ادھورا چھوڑنا ہو گا۔ ایک ہی تحریک کی طرف پہلے احباب کو متوجہ کروں اور اس کام کی تکمیل کے بعد پھر دوسرے اہم کاموں کی طرف توجہ کی جاوے اس سے میرا مطلب نہیں کہ دوسرے کام بالفعل بالکل ملتوی رہیں گے۔ مثلاً ولائت میں مشن قائم کرنے کا سوال ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ابتدائی قدم دراصل اٹھایا جا چکا ہے۔ ایک طرف ایک رسالہ تعلیم الاسلام پانچ ہزار کی تعداد میں اس وقت ولائت ہی میں چھپ رہا ہے۔ دوسری طرف قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ کا اہم کام شروع ہے اور ریویو کی مفت اشاعت کا سلسلہ تو کئی سال سے جاری ہے یہ کام بجائے خود ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ مگر اس ایک کام کی تکمیل جس پر قریب بیس ہزار روپیہ خرچ بھی ہو گیا ہے اب نہائت ضروری ہو گئی ہے۔ کیا اس لحاظ سے کہ جگہ کی تنگی نئی عمارتوں کے لئے مجبور کر رہی ہے اور کیا اس لحاظ سے کہ ایک کام پر اتنا روپیہ خرچ کرکے اسے درمیان میں چھوڑ رکھنا باعث نقصان ہے۔ جگہ کی تنگی کا یہ حال ہے کہ مدرسہ اور بورڈنگ ہوس جیسے آج سے پانچ چھ سال پہلے بنے تھے بجائے خود توسیع کو چاہتے تھے۔ ایک طرف جماعتوں میں طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے اور سابقہ کمرے اس قدر تنگ ہیں کہ کوئی جماعت ان میں سمانی مشکل ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بورڈنگ ہوس میں تعداد طلباء روز افزوں ترقی پر ہے۔ اور ادھر محکمہ تعلیم کے مطالبات الگ ہیں۔ کہ مدرسہ کے کمرے وسیع ہونے ضروری ہیں۔ بورڈنگ میں لڑکوں کو کھلی جگہ ملنی چاہیئے۔ رہائش کے علاوہ کھانے کے اور بورڈنگ ہوس میں پڑھائی کے لئے الگ کمرے ہونے چاہیئیں۔ یہ سب کچھ تو ایک سکول کے متعلق تھا۔ مگر اب ساتھ ہی ایک اور مدرسہ کی بنیاد بھی رکھی جا چکی ہے یعنی مدرسہ احمدیہ جس میں اس وقت چار جماعتیں تعلیم پاتی ہیں۔ اور چالیس لڑکوں کے قریب پڑھ رہے ہیں ان جماعتوں کے لئے جگہ۔ ان لڑکوں کے لئے بورڈنگ ہوس۔ ہر سال ایک جماعت کا اس مدرسہ میں اضافہ ہونا۔ یہ سب ضرورتیں بالفعل اتنی ہی بڑی جگہ چاہتی ہیں۔ جتنی ابتدا میں ہائی سکول کے لئے بنائی گئی تھی ان دو تعلیمی ضرورتوں کے ساتھ تیسری بڑی ضرورت توسیع مہمانخانہ کی درپیش ہے۔ جن احباب کو اکثر اس جگہ آنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ اس بات سے واقف ہیں کہ مہمانوں کو تنگی جگہ کی وجہ سے کس قدر مشکلات یہاں پیش آتی ہیں۔ معمولی آمد و رفت کے دنوں میں بھی مہمانخانہ میں کافی جگہ سب مہمانوں کے لئے نہیں ہوتی معزز مہمانوں کے لئے یا کثرت آمد و رفت کے وقت جو دقت ہوتی ہے وہ بالکل علیحدہ ہے۔ مہمانخانہ کی توسیع کا سوال جب انجمنہائے احمدیہ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ تو اکثر انجمنوں کی یہی رائے تھی کہ بورڈنگ ہوس کے باہر بن جانے پر یہی جگہ جہاں اب بورڈنگ ہوس ہے۔ مہمانخانہ کی توسیع کی ضرورت کو رفع کر دیگی۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے اس سوال کے متعلق یہی فیصلہ کیا ہے۔ پس نہ صرف تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ضروریات ہی اس بات کی متقاضی ہیں۔ کہ اب اس کی عمارت کی سکیم بہت جلد عملی رنگ اختیار کرے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مدرسہ احمدیہ اور مہمانخانہ کی ضروریات مدرسہ کی نئی عمارت کی تکمیل کو چاہتی ہیں تاکہ پرانی عمارت سے بالفعل یہ دونوں کام چل سکیں۔

ان ضروریات کو دیکھ کر صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ کہ سب احباب کی خدمت میں یہ اپیل کی جاوے کہ وہ اس ضروری کام کی تکمیل کے لئے اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد خاص چندہ کے طور پر دیں۔ اس طرح پر کہ سابقہ تحریک پر جس کے رو سے بہت سے دوستوں نے اپنی آمد کا تہائی یا نصف چندہ تعمیر کے طور پر دیا تھا جو رقم کسی صاحب نے دی ہو وہ اب اس نئی تحریک کے چندہ میں شامل سمجھی جاوے۔ مثلاً اگر ایک شخص کی آمد ماہوار ایک سو روپیہ ہے اور وہ سابقہ تحریک پر پچاس روپے دے چکا ہے تو اب کاس ۵۰ روپے اور دینے سے اس نے گویا ایک ماہ کی سالم ادا کر دی۔ انجمن یقین کرتی ہے کہ اگر اس تجویز کے مطابق سب احباب اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد دیدیں۔ تو نہ صرف بورڈنگ ہوس ہی مکمل ہو جائیگا بلکہ سکول کی عمارت کے لئے بھی کافی روپیہ آ جائیگا۔ کیونکہ علاوہ اس رقم کے اُمید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی خاصی رقم کی امداد مل جائے گی اور جس طرح بورڈنگ ہوس کی تعمیر میں گورنمنٹ نے دس ہزار روپے کی بیش بہا مدد دی ہے۔ یہ یقین ہے کہ اسی طرح سکول کی تعمیر کا کام شروع ہونے پر کافی امداد ہماری مہربان گورنمنٹ کی طرف سے مل جائیگی۔ دو سال ہوئے جب نصف یا تہائی آمد کے لئے تحریک کی گئی تھی تو اس وقت بھی بہت سے احباب نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ پورے ماہ کی آمد لی جاوے تو بہتر ہو گا اور بالخصوص جماعت پشاور میں سے بہت سے احباب نے وفد کے جانے پر اس تجویز پر زور دیا تھا امید ہے کہ اب جملہ احباب اس تجویز کو کامیاب بنانے کے پوری کوشش کریں گے اس تجویز کو پیش کرتے وقت میرا یہ بھی خیال ہے۔ کہ گو یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ساری رقم یکمشت وصول ہو۔ مگر اسے ضروری قرار نہ دیا جاوے کیونکہ بعض لوگوں کو یکمشت دینا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے احباب اگر چند ماہوار قسطوں میں ادا کر دیں

تو چندان حرج نہیں بشرطیکہ اقساط کی باقاعدہ وصولی کا پورا انتظام ہو سکے۔ اگر سب احباب اس تجویز میں حصہ لیں تو اُمید ہے کہ عمارتی چندہ سے کچھ عرصہ تک فراغت ہو جائے گی۔

یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہوگا۔ اگر سالانہ جلسہ تک سب انجمنیں اس تجویز کو عملدرآمد میں لاکر اس موقعہ پر جیسا کہ میرا خیال ہے کم از کم ایک لاکھ روپے چندہ تعمیر کا اعلان ہو جائے۔ اس لئے سب احباب اور بالخصوص انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں میری یہ التماس ہے کہ وہ بہت جلد کوشش کر کے اپنی اپنی جماعتوں کی فہرستیں مکمل کریں اور ان کی ایک نقل وصولی کے لئے اپنے پاس رکھ کر دوسری نقل سالانہ جلسہ پر ساتھ لیتے آویں۔ اور اس موقعہ پر ہر جماعت کے چندہ کا اعلان ہو کر یہ کل فہرستیں صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں دیدیجاویں۔ تاکہ مطالبات کا سلسلہ پوری احتیاط سے جاری رکھا جا سکے۔ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ زور کے الفاظ میں کوئی اپیل کروں کیونکہ یہ مطالبہ جو اس وقت صدر انجمن نے کیا ہے۔ گو کیسا ہی بڑا معلوم ہو درحقیقت کوئی بڑا مطالبہ نہیں انشاء اللہ اس کے پورا کرنے کے لئے مجھے بڑا جوش یا غیرت دلانے والے الفاظ کے استعمال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے محض دنیاوی اغراض کے لئے اس سے بڑھ بڑھ کر لوگوں نے قربانیاں کی ہیں ہاں معمولی ہمت اور عزم سے اس وقت کام نہیں چل سکتا یہ بڑھ بڑھ کر حوصلہ دکھانے کا وقت ہے۔ ہماری قوم پر جو چندوں کا بوجھ ہے۔ میں اس سے ناواقف نہیں ہوں اس لئے تین تحریکوں میں سے دو کو میں نے اس وقت بالکل چھوڑ دیا ہے مگر ساتھ ہی میں یہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری قوم کو بھی اس بات سے ناواقف نہیں رہنا چاہیئے کہ اُنہوں نے کیا کیا کام کرنے ہیں اور ان کے لئے کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ایسے قربانیوں کے موقعوں پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاک نمونہ سے بڑھ کر ہمارے لئے کونسی چیز اسوہ حسنہ ہو سکتی ہے اور ایک جماعت کے لئے جسے اس پاک گروہ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز جوش دلانیوالی نہیں ہو سکتی۔ مگر جب میں ایک طرف اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف اس پاک جماعت کی ان عظیم الشان قربانیوں کے نمونوں کو دیکھتا ہوں تو تحریص کے طور پر بھی ان کا نام پیش کرتے ہوئے شرم آجاتی ہے کیونکہ یہ عظیم الشان نسبت نام لینے کو تو آسان ہے۔ مگر اس کا حق ادا کرنا پہاڑ کاٹنے سے بھی زیادہ مشکل ہے ایک ہم ہیں جنہیں اپنی کمائی سے ایک روپیہ میں دو پیسے بھی دینے مشکل نظر آتے ہیں اور ایک وہ تھے جنہوں نے مال و دولت کو تو ایک طرف رکھو جانوں تک کو بے دریغ خدا کی راہ میں دیا اور اپنی گردنوں پر چھری پھیرنی ایسی آسان سمجھی کہ گویا ان کے جسم میں جان ہی نہ تھی۔

یہ تحریک ساری قوم کے سامنے پیش ہوگی اور اس لئے میرے مخاطبین میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں بعض تو ایسے مخلص ہیں کہ ان کو ایک حرف لکھنے کی بھی ضرورت نہیں وہ پہلے سے ہی تیار بیٹھے ہیں کہ کوئی دینی خدمت کا موقعہ نکلے اور وہ اپنے اوپر تنگی اور تکلیف گوارا کر کے خدا کی راہ میں دیں تا ان کا مولیٰ ان سے راضی ہو۔ اور بعض ایسے بھی ہوں گے جن کے دلوں میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوں گے بعض خیال کریں گے کہ ہم تو غریب آدمی ہیں بمشکل اپنا گذارہ چلا سکتے ہیں ایک ماہ کی آمد دیکر خود کیا کریں مستقل یا ہوا چندوں کا بوجھ الگ ہم پر ہے اپنی ضرورتوں کو کیونکر پورا کریں اور اپنے کام کس طرح سے چلائیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص جس ضرورت کو اپنی ضرورت قرار دے لے اس کے لئے کسی نہ کسی طرح سامان بہم پہونچا ہی لیتا ہے ہم میں سے کوئی شخص بھی شاید ایسا نہ ہوگا جس نے عملی طور پر خود اس کا حل نہ کر لیا ہو کیونکہ انسان جس چیز کو اپنے لئے ضروری قرار دے لیتا ہے اس کے پورا کرنے کے لئے اپنی طاقت اور گنجائش کے مطابق سامان بھی بہم پہونچا لیتا ہے کوئی کمانے والا اور خرچ کرنے والا فرد ایسا نہیں جس کی زندگی میں روزمرہ کی معمولی ضروریات کو الگ رکھ کر کچھ نہ کچھ غیر معمولی ضروریات کبھی نہ کبھی پیش نہ آجاتی ہوں چھوٹے چھوٹے خوشی کے موقعوں پر جیسے شادی۔ دعوتیں وغیرہ چھوٹے چھوٹے غم کے موقعوں پر جیسے بیماری مقدمے یا اور مصیبتیں جن کا آنا ہر انسان کی زندگی میں ضروری ہے اس وقت ایک شخص کیا کرتا ہے؟ پھر اکثر لوگ اپنے لئے کسی نہ کسی طرح مکان بنوا ہی لیتے ہیں۔ امیر اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق۔ بلکہ ان تمام موقعوں پر بہت سے بڑھ کر بھی خرچ کر ہی دیتے ہیں۔ پس دراصل تو صرف اس قدر سمجھنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ درحقیقت سلسلہ کی ایسی ضروریات کو جن میں سے ایک کے لئے اس چٹھی کے ذریعہ تحریک کی گئی ہے اپنی ہی ضروریات کی طرح سمجھنا لازم ہے اگر ایک شخص سلسلہ کی ضروریات کو اسی قدر وقعت دے جیسا کہ وہ اپنی ذاتی ضروریات کو دیتا ہے تو اس کے سامنے کوئی مشکل نہیں رہ جاتی حالانکہ اس ایمان کے تقاضا سے جس کا ہمیں دعویٰ ہے یہ کمزور سے کمزور پہلو ہے کہ ہم اپنے سلسلہ کی ضروریات کو . . . . اپنی ضروریات کے برابر وقعت دیں اور حق یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر کے ہم نے یہ اقرار کر لیا ہے کہ سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ضروریات سے بھی بڑھ کر سمجھیں گے۔ اس سے زیادہ میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ جب تک دل میں ایک کام کے لئے سچا جوش اور اخلاص پیدا نہ ہو تو بجبر و اکراہ اس کے لئے کچھ لینے سے برکت نہیں ہو سکتی۔ ہاں ایک بات اور یاد رکھنی ضروری ہے کہ کمزوری کے پہلو کو اپنے لئے کبھی نمونہ نہ بنانا چاہیئے اگر ایک شخص ایسے موقعہ پر اپنے خاص حالات کی وجہ سے یا اور کسی ایسی وجہ سے جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے۔ دوسروں کی اُمید کے مطابق کام نہ کرے تو دوسروں کو چاہیئے کہ بجائے اسے کچھ کہنے کے یا اس کا تتبع کرنے کے اسے اپنا عمدہ نمونہ دکھائیں۔

آخر میں پھر دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں وہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے جو اس تجویز کی کامیابی کا ذریعہ بنے اور پھر یہ سب احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اس تجویز کو عملدرآمد میں لانے کے لئے پوری سعی فرما دیں تاکہ اس سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہم ساری جماعت کو یہ خوشخبری سُنا سکیں کہ اس ایک کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان بہم پہونچا دئے ہیں۔

خاکسار محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان ۲۴ فروری ۱۹۱۰ء

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ مارچ کو قرار پایا ہے ۲۴ مارچ اور ۲۸ مارچ بھی تعطیل کے دن ہیں۔ مگر یہ آمد و رفت کے لئے رہیں گے۔ ۲۵ مارچ کو جمعہ ہے سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جمعہ میں شامل ہوں تاکہ نماز جمعہ کے بعد باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہو جاوے گویا ۲۴ کی شام یا ۲۵ کی صبح کو پہونچ جانا چاہیئے۔

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعائت منظور کی ہے یعنے صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لئے جن کا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو۔ یہ رعائت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ دے کر آمد و رفت کا ٹکٹ مل سکیگا درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعائت نہ ہوگی۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً ۲ یا اس سے زیادہ پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں اور وہی لوگ رعائت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں پس کنسشن سرٹیفکیٹوں کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستیں آنی چاہئیں۔ دہلی لائن پر پھلور بٹالہ سے پورے ایک سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ پس ایسے تمام احباب رعائت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو پھلور یا اس سے پرے سٹیشنوں مثلاً لدھیانہ وغیرہ سے سوار ہوں۔ پشاور لائن پر گجرانوالہ بٹالہ سے ۹۸ میل ہے۔ پس گوجرانوالہ اور اس سے ورلی طرف کے سٹیشنوں سے سوار ہونے والے رعائت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ شاہدرہ لائل پور لائن پر لائلپور بٹالہ سے ۱۶۴ میل اور سانگلہ ہل ۱۱۸ میل ہے پس ان سٹیشنوں سے

سے سوار ہونے والے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور ایسا ہی مومن پور ڈھابان سنگھ کے سٹیشنوں سے سوار ہونے والے احباب بھی رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مگر ڈھابان سنگھ سے ورے سٹیشنوں والے رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فیروزپور کی طرف سے فیروزپور بٹالہ سو ۱۱۲ میل ہے۔ پس فیروزپور گنڈا سنگھ سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے احباب رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مگر قصور ۱۰۰ میل کے اندر ہے۔ اس سے سوار ہونیوالوں کو رعایت سے فائدہ نہیں پہونچ سکتا کنسشن سرٹیفکیٹ عنقریب چھپ جائیں گے ان کے لئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔ ایک سرٹیفکیٹ صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہوگا۔

(۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم کے انتظام کے لئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ جہاں انجمنیں ہیں اگر وہ کل آنے والوں کا اندازہ کرکے اطلاع دیں تو اور بھی مفید ہوگا۔

(۴) چونکہ ایام جلسہ زیادہ سردی کے ایام نہیں اس لئے جو انتظام بٹالہ میں بستر وغیرہ چھکڑوں پر لانے کا جلسہ گذشتہ میں کیا گیا تھا۔ امسال اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر بیرونی احباب اسکی ضرورت سمجھیں تو وہ اطلاع دیں۔

(۵) اخراجات جلسہ کے لئے میں پھر انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کیونکہ لنگرخانہ پہلے ہی مقروض ہے بہت جلد کافی رقوم سے مدد کی جاوے اور علاوہ اس کے اگر سال گذشتہ کی طرح ہر ایک دوست ایک روپیہ جلسہ کے موقعہ پر ان اخراجات میں بطور اعانت دے تو امید ہے کہ خرچ پورا ہو جائیگا۔

(۶) تعمیر کا چندہ جس قدر نقد ہو سکے وہ بھی جلسہ پر ساتھ لاویں امید ہے اس وقت تک بہت سے مکانات کی بنیادیں تیار ہو چکی ہونگی۔

خاکسار محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

خلیفہ کی بیعت کیسی ہے

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا ہے کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے۔ فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے سے اس بات کو مقدم سمجھا اور کیا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔

دُعا مدد

ہمارے مکرم دوست منشی گلاب الدین صاحب رہتاس چند زیر باریوں کی وجہ سے شکستہ الحال ہیں۔ احباب توجہ سے دُعا فرماویں۔

(۲) انٹرنس کے امتحان میں ۱۶ طلباء جاتے ہیں۔ تمام احمدی برادران دُعا کامیابی فرماویں۔

(۳) پیر غلام غوث محمد صاحب قریشی گوئیکی دینی و دنیوی حسنات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ ان دنوں بہت سے ابتلاؤں میں ہیں۔

(۴) میاں رحمت اللہ صاحب شیانہ گرہ بگہ کلاں بھی دُعا کے خواستگار ہیں

تہجد پڑھو

میاں محمد دین صاحب گمہار قادیان نے خواب دیکھا۔ ایک احمدی بھائی نے مجھے چٹھی لکھی ہے جو چوک میں مجھے ملی ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ سب احمدی برادران نماز تہجد میں سستی نہ کریں حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اخبار میں شائع کرا دو۔

دُعا مدد

برادر عبد العزیز صاحب احمدی فیروزپور نے اپنی بیمار ہمشیرہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

انجمن احمدیہ حصار

حصار سے خبر آئی ہے کہ وہاں انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ لہذا ضلع حصار میں جو کوئی احمدی ہو اسے لازم ہے کہ اپنا نام درج رجسٹر کرانے کے واسطے۔ اور انجمن کے ساتھ تعلق اتحاد قائم کرنے کے واسطے برادرم مکرم قاضی غلام حسین صاحب میر مجلس انجمن مذکور ملازم کیسٹل فارم حصار کے ساتھ خط و کتابت کرے۔

نماز جنازہ

برادر مکرم مولوی فاضل مولوی محمد صادق صاحب کے نوجوان فرزند کی وفات کی خبر احباب نے اخبار میں پڑھی تھی۔ اب اخبار آئی ہے۔ کہ اس مکرم دوست کی بیوی حالت زچگی میں بعد تولد فرزند فوت ہوگئی ہے۔ یہ ایک ابتلاء پر دوسرا ابتلاء ہے اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کے واسطے اسے موجب اصطفاء کرے۔ آمین۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ ادا کریں

انصار بدر کا شکریہ اور مزید اپیل

میں دو تین ہفتہ سے انصار بدر کی خدمت میں یہ اپیل کر رہا ہوں۔ کہ وہ کم از کم ایک ایک خریدار بدر کے لئے مہیا کردیں۔ اس پر جن احباب نے توجہ فرمائی ہے ان کا خاص طور سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے احباب بھی اس گذارش کی طرف توجہ مبذول فرمائیں گے۔

جناب کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ دو خریدار نمبر ۲۴۶۴
جناب مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخان " " ۲۴۶۹
جناب فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ۴ خریدار ۲۴۷۰ تا ۲۴۷۴
جناب محمد عمر الدین صاحب رائٹر سندھ ایک خریدار نمبر ۲۴۷۵
جناب محمد اسماعیل صاحب لادہو کا ایک خریدار ۲۴۷۶
جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب پشاور ایک خریدار ۲۴۷۷
جناب منشی احمد دین صاحب سرگودہ " " ۲۴۷۸
جناب ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار آدا کہت دو خریدار ۲۴۸۲-۲۴۸۳

قرآن مجید

مجلد۔ جلد چرمی۔ نہایت صاف خوشخط۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ و الاجزاء نوٹوں کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوتے ہیں۔ بہت مفید ثابت ہوگا جو اس سے پہلے دفتر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب درخواستیں بھیجتے رہے ہیں اور ہم تعمیل نہ کر سکے صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک روپیہ بارہ آنہ ہے (عہ۱) جلد منگوائیے۔

دفتر اخبار بدر۔ قادیان (گورداسپور)

رسید زر

۳۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
جناب منشی غلام رسول صاحب ۲۱۴۷ للعہ
جناب سلیمان صاحب ۱۳۵۲ عہ
میاں عبد الغنی صاحب ۲۴۵۸ للعہ
۵۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
میاں عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ عہ بقایا
شاہ سرن صاحب ۲۲۹۵ عہ
میاں علی احمد صاحب ۱۶۱۴ سے
بابو محمد اکبر صاحب ۱۷۴ للعہ
سید محمد نذیر حسین صاحب ۱۵۲۷ للعہ
جناب میر محمد خان صاحب ۲۴۰۵ للعہ
میاں غلام نبی صاحب ۶۰۱ عہ
جناب نیاز احمد خان صاحب ۲۱۳۶ عہ
میاں عبد الرحیم صاحب ۲۲۹۰ عہ
بقیہ ۷۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
میاں محمد علی صاحب
برائے ۲۴۲۴ سے
میاں عبد العظیم صاحب ۲۰۴ عہ
۸۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
میاں مبارک علی صاحب ۲۴۴۵ للعہ

۴۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
جناب شیخ غلام قادر صاحب ۲۴۰۰ بقایا
بابو محمد اکبر خان صاحب ۴۱۷ للعہ
محمد مرتضی خان صاحب ۳۴۹ للعہ
میاں حسن دین صاحب ۱۵۳۷ للعہ
میاں نور احمد صاحب ۱۰۱۵ للعہ
میاں اکبر علی خان صاحب ۱۳۱۵ عہ
میاں محمد شفیع صاحب ۱۴۰ عہ
۶۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
حکیم فضل دین صاحب ۲۸۹
منشی گلاب الدین رہتاس ۲۳۵
۷۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
عبد الرحمان صاحب معلم ۲۰۱ عہ
میاں عبد الرحمان صاحب ۲۲۱۲ سے
میاں خوشی محمد صاحب ۲۴۵۰
ایوب شاہ صاحب ۲۴۲۹ للعہ
میاں بوٹے شاہ صاحب ۹۶۷
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۱۹۳۴ للعہ
چوہدری رکن الدین صاحب ۱۱۴۱ عہ
جناب سر بلند خان صاحب ۹۱۷ للعہ

کشتہ جریان (مقوی باہ) ؎

جریان - نزلہ - زکام - درد کمر - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بکر دراکسیر ثابت ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا جریان کی شناخت - پیشاب کے پہلے یا پیچھے دہات کا نکلنا یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دہڑکنا - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بے خوابی - بیخگینی - خوف وغیرہ - نزلہ - کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑا پر گرنا - زکام ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں نزلہ - سل - نمونیا - ذات الجنب - فالج - جوڑوں کا درد آنکھ - کان - ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے - بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اُٹھا سکے - قیمت فی تولہ ؏ محصول بذمہ خریدار

نیز میرے پاس ہیرا ہینگ قسم اول دوم بھی موجود ہے اول کی قیمت ؏ تولہ اور دوسری کی قیمت صہ تولہ ہے -

المشتہر - عبدالرحمان کاغان احمدی - شفاخانہ حکیم نورالدین صاحب قادیان

اعلان ؎

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی و کشمیری لوئی و دھابک و مپل و کرسٹس جن بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ارکشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہیگا قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے -

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں - راولپنڈی

تجارت کا راز ؎

(بیلے کا رز [illegible])

تجارت پیشہ اصحاب کو اب خوش ہونا چاہئے کہ اب ایسی تجویز [illegible] قسم اعلیٰ الغیلا لوگ [illegible] ہے یہ کام [illegible] روپیہ کے [illegible] روزگار زیادہ توصیف [illegible] شرائط کے پابند رہ کر [illegible] (۱) [illegible] وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب [illegible] ہو سکتے ہیں (۳) وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا [illegible] (۴) پہلی درخواست پر [illegible] ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاویگی غریب احمدی احباب کو [illegible] میں ۸ [illegible] ہوگی - (۵) [illegible] تو ایک دن میں خود [illegible] تیار کر لو - المشتہر [illegible] الدین [illegible] احمدی موضع جھنڈ والی [illegible] ضلع [illegible]

ضرورت ملازمان ؎

اول یہ کہ مجھ کو [illegible] کی ضرورت ہے [illegible] دوم یہ کہ مجھ کو ایک آدمی کی ضرورت ہے جو [illegible] خط و کتابت سے ہونا چاہیے -

قمرالدین سوداگر [illegible] بازار [illegible] گوجرانوالہ [illegible]

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

پچاس برس سے سارے ہندوستان میں استعمال آرہی ہیں -

(۱) دمہ جیسے زور سے اچھلتا ہوا [illegible] دوا کے [illegible] سے ہی دبتا ہے -

(۲) [illegible] اس دوا کا استعمال کیا جاوے تو [illegible] جاتا ہے -

(۳) [illegible] دمہ کے ساتھ [illegible] ہو گیا ہے وہ بھی اس دوا سے جاتے رہتے ہیں قیمت ایک شیشی دوا کی دو روپیہ چار آنہ [illegible] محصول ایک سے تین [illegible]

ڈاکٹری میں طاقت [illegible] والی دوائیوں میں مشہور دوائیں فاسفورس [illegible] اور [illegible] ملا کر یہ گولیاں [illegible] رنگ - ماس اور خون کو طاقت دیتی ہے اس لئے ان کی کمزوری سے پیدا ہوئے معمولی [illegible] [illegible] مقوی باہ کی گولیاں کہ [illegible] وغیرہ ان گولیوں سے آرام ہوتے ہیں - دو ہفتہ کی خوراک تین گولیوں کی شیشی قیمت ایک روپیہ (عہ) ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ [illegible] ایک [illegible] مستورات کی دوا [illegible] رحم کی بیماری پر [illegible] [illegible] اور امراض مستورات کی دوائیں درد وغیرہ [illegible] استعمال سے رحم کی خرابی دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے [illegible] دوائی بھی آزمائش کیجئے قیمت ایک شیشی عہ (۲ خوراک) [illegible] دوائیوں کو مفصل حال معہ سرٹیفکیٹوں کی پوری کتاب [illegible] منگا کر پڑھئے - المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت [illegible] (اسٹریٹ کلکتہ)

(۲۰۰۰۰۰ روپے) (صہ)

پانچ روپے دو لاکھ روپے کس طرح ہوگئے

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے میں دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور روح حیات آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میری تین یوم کی آمدنی [illegible] مفید نہ ہوا اسکی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت ولی دہلوی [illegible] رہاہے - سنئے روح حیات کیا چیز ہے ؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ [illegible] صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ [illegible] بے نظیر مانتے ہیں - روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا فاسفورس کو [illegible] خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی [illegible] روح حیات کو طاقت میں ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر جوانی [illegible] ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لکچراروں - معزز عہدہ داران سلطنت [illegible] انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین ہانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات [illegible] جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب [illegible] دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں اُن کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے - یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے - چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے - قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے - دیگر امراض جو کثرت احتلامات اور ذکاوت حس [illegible] ہوگئی ہوں اُنکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے - نامردی - ضعف باہ - ضعف مثانہ - جریان - سرعت - رقت - ضعف اعصاب - ضعف معدہ - ضعف دماغ - ضعف جگر - ذیابیطس - اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے - جسمانی کمزوری - لاغری - بیرونقی - زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اُترتے ہی اس کا اثر خاص اُن اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے - بزدل کو جوانمرد - جوان کو ممتاز - اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے - باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) رکھی گئی ہے - روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مُردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے - وہ ہمارا روغن واقعہ سستی ہے - یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معمولہ طاقت بحال کر دیتا ہے - اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے - اور پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - قیمت فی شیشی روغن واقعہ سستی چار روپے چار آنہ (للعہ) - مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرماویں +

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ چوبیسواں ۲۴

بقیہ رکوع نمبر ۱۹

بقیہ ۲۲ ۔ فروری ۱۹۱۱ء سورہ حٰم السجدہ رکوع ۵

گذشتہ سے پیوستہ

اب اسی بات کو دوسرے رنگ میں پیش کرتا ہے ۔ کفار مشرکین کہتے تھے کہ یہ معبود ہمارے خدا کی صفات کے مظاہر ہیں ۔ چنانچہ سورج و چاند کو نور خدا کا مظہر جانتے ہیں ۔ اہل پارس کے نزدیک ان کی ایسی عظمت تھی کہ وہ دنیا کے تمام پیش آمدہ واقعات کو انہی چیزوں کی طرف منسوب کرتے ۔ ا ۔ و ، یہ غلط ۔۔۔ کے لئے بجز ۔۔۔ یہی واقعی ہوئی ۔ بڑے بڑے ۔۔۔ کو یہ لفظ صرف زبان کے لحاظ سے استعمال کرنے پڑے ۔ فلک بامن چہ کردی۔

خدا نے فرمایا یہ تو صرف نشان ہیں یعنی ان سے خداوند زمین و آسمان کی قدرتوں کا علم ہوتا ہے پس عبادت اسی کی چاہیئے۔

استکبروا ۔ تکبر کے معنے ۔ بطر الحق وغمط الناس ۔ حق کو پھینک دینا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔

یسبحون ۔ تسبیح ۔ خدا کے تمام صفات کو نقصوں سے پاک بیان کرنا اور تقدیس خدا کے تمام افعال کو نقصوں سے پاک جاننا۔

خاشعۃ ۔ دبی پڑی ۔ خشک۔

علی کل شیء قدیر ۔ ہر ایک چاہی ہوئی بات پر قادر ہے ۔ شاء ۔ یشاء ۔ شیئاً ۔ یہ مصدر ہے یہی معنے صحیح ہیں۔

قرآن مجید میں دو قسم کے دلائل قیامت کے متعلق بیان کئے گئے ہیں ایک امکانی یعنی
۔۔۔ امر ہو سکتا ہے ۔ دوم فعلی ۔ یعنی ۔۔۔ بنا ہوگی یہ ان لوگوں کا جواب ہے ۔ کہ جو
۔۔۔ کان قیامت تو مانتے ہیں ۔ مگر اس ۔۔۔ میں سمجھتے ۔ یہ دلیل جو اس آیت میں بیان
کی ہے ۔ امکانی ہے۔

یلحدون ۔ الحاد ۔ ایک چیز کو ۔۔۔ رستے سے پھیر کر ادھر ادھر لے جانے کو کہتے ہیں
امن وا ۔۔۔
۔۔۔ ہر ۔۔۔ کھے جاتے ہیں ۔ قرآن کا نام ذکر ہے مفسرین
۔۔۔ ایک مسئلہ کو بار بار یاد دلاتا ہے ۔ دوم یہ کہ
۔۔۔ اسے ایسا ہی جو تعلیم پہلی الہامی کتابوں

لا یاتیہ الباطل ۔ باطل اور حق کا مقابلہ تھا اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے ۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً ۔ پس اس آیت میں فرمایا کہ نہ باطل پہلے غالب ہو سکا نہ اب ہوگا نہ آئندہ کسی زمانہ میں ہوگا ۔ علوم کس قدر ترقی کریں ۔ قرآن کی تعلیم پر کوئی اعتراض نہیں پڑیگا۔

لذو مغفرۃ ۔ یہ معنے نہیں کہ کفار کو یونہی بخشدیگا بلکہ یعفوا عن کثیر اس کی شان ہے چنانچہ اسی لئے آگے ذو عقاب فرمایا۔

لولا فصلت آیتہ ۔ کتاب فصلت آیاتہ اور کتاباً مفصلاً کے معنے اسی سے حل ہو گئے ۔ کہ عربی زبان میں ہونے کا نام مفصل ہے کیونکہ عرب دوسری قوموں کو عجمی سمجھتے۔

ینادون من مکان بعید ۔ ایک معنے یہ کہ قیامت کے دن دور سے پکارے جائینگے یعنی خدا کے نزدیک نہ آنے پائیں گے ۔ دوم یہ کہ اس وقت ان کی یہ حالت ہے کہ جیسے دور سے کوئی آواز آئے ۔ تو کچھ ٹھیک سمجھ نہیں پڑتی اسی طرح قرآن کو نہیں سمجھتے۔

۲۳ ۔ فروری ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۴ ۔ ۲۵ ۔ رکوع نمبر ۱)

(سورہ حٰم السجدہ رکوع نمبر ۶)

نبی وحدت قائم کرنے کے لئے آتا ہے مگر بدقسمتی سے ایک گروہ اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے فاختلف فیہ ۔ اس اختلاف و خلاف ورزی کا انجام ظاہر ہے کہ وہ ناکام غرق ہوئے۔

اس میں سمجھایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایک کتاب نازل ہوئی ہے اب اس میں اختلاف کرنے کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

ولولا کلمۃ سبقت من ربک ۔ یہ عذاب فوری طور پر نہ آنے کی وجہ بتائی کفار کہتے ۔ کہ پھر قرآن مجید کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہم پر ابھی سے عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا ۔ فرمایا ۔ کہ ایک کلام پہلے وارد ہو چکی ہے ۔ ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔

(۲) ماکان اللہ لیعذبھم وھم یستغفرون ۔ ہمارے مفسرین مسئلہ استغفار میں بہت حیران ہوئے ہیں کہ یہ مشرک کافر کی شان ہی نہیں کہ استغفار کرے اور اس کی استغفار مقبول نہیں اس بات میں وہ معذور ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے کسی مامور کا زمانہ نہیں دیکھا ۔ عذاب کے نشان ظاہر ہونے یا قریب آ لگنے پر بڑے بڑے کفار شوخی و شرارت چھوڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ۔ ہم نے کئی منکران مہدویت کو دیکھا ہے کہ وہ تہجد کی نمازوں میں عذاب سے بچنے کی دعائیں کرتے۔

تیسری وجہ عذاب کے رکنے کی اور بھی بتائی ہے وہ یہ کہ انہی لوگوں میں سے کئی اسلام کو قبول کرنے والے ہیں یہ علم اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے یہ بڑے بڑے شدید کافر تھوڑے سے حالات بدلنے پر مومن ہو جاتے ہیں ۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے ۔ تو اسی مکہ کے رہنے والوں میں سے سینکڑوں مسلمان ہو گئے کئی ایسے مسلمان تھے ۔ جو ہجرت کے

پر قادر نہ تھے اس واسطے بھی عذاب رُکا رہا۔ آخر جب یہ سب مرحلے طے ہو چکے تو پھر عذاب بھی آیا اور عذاب آنے سے پہلے بہت سا حصہ ان کفار کا مسلمان ہوگیا ہاں حضرت موسیٰ کی قوم میں سے ایسے لوگ نہ نکلے اس لئے اُن پر ایسا عذاب آیا کہ وہ ہلاک ہوگئے۔

منہ ۔ اس شہر تو پیشگوئی ہے۔

مریب۔ ریب کہتے ہیں اضطراب ہلاکت کو وہ شک میں ہیں ایسے شک میں ہیں جو اضطراب پیدا رکھنے والا ہے یا جو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔

فلنفسہ۔ اس کا فائدہ اس کی جان کے لئے ہے۔

فعلیہا۔ اس کا نقصان اس کی جان پر ہے۔

چوں کہ اس جگہ اعتراض کا موقعہ تھا کہ دنیا میں بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں پھر یہ کہا ہے ... بھی ایسی ایسی مصیبتیں نازل ہوتی رہی ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہر ایک اپنی بد عملی کا نتیجہ بھگتتا ہے۔ ہمارے مفسرین ... ظلام للعبید پر بہت حیران ہوئے ہیں کہ ظلام نہیں تو کیا ظالم ہے! بزرگان ... نے یہ خیال نہیں کیا کہ دوسرے مقام پر صراحتاً ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ ذرا بھی ظلم نہیں کرتا۔ ولا یظلمون فتیلا۔ نص صریح کو اشارۃ النص پر بہر حال ترجیح ہے اور یہاں تو ان کے قول کو رد کیا گیا ہے کہ تم اس اعتراض سے گویا خدا کو ظلام بناتے ہو حالانکہ ... ظلام ... ظالم بھی نہیں

یہاں چوبیسویں پارہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز پارہ پچیسواں

اب ایک اور سوال اُٹھا کہ اچھا عذاب آئیگا تو کب آئیگا۔ فرماتا ہے۔

الیہ یرد علم الساعۃ۔ الساعت کے معنے مفسرین بالاتفاق قیامت لیتے ہیں لیکن قرآن مجید کے ماقبل مابعد سیاق سباق دیکھنے سے واضح ہے کہ الساعت سے مراد وہ گھڑی ہے جس میں کسی قوم پر عام تباہی و ہمہ گیر آفت آوے۔

اکمامہا۔ کم عربی زبان میں آستین کو کہتے ہیں کیوں کہ یہ کلائی کو چھپانے والی ہے اس لئے میووں اور خوشوں کے غلاف کا نام اکمام ہے۔

من ثمرات۔ من تعمیم کے لئے ہے اس کے معنے "بعض" غلط ہیں بلکہ معنے ہیں۔ نہیں نکلتا کوئی بھی پھل۔

تجربہ کر کے دیکھ لو انسان پر خواہ کس قدر مصیبت آوے وہ بظاہر یہی کہتا ہے کہ میرا کوئی قصور نہیں۔ مجھ پر ظلم ہوا ہے۔ بالفاظ دیگر گویا خدا پر بھی معترض ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں سمجھایا کہ پھلوں کا معاملہ دیکھو۔ پکنے سے پہلے کئی پھل ضائع ہوتے ہیں اور بعض میں کیڑا لگ جاتا ہے پس جو گرتا ہے یا جو ضائع ہوتا ہے ضرور اس کے اندر کوئی نقص ... تا ہے ایسا ہی انسان جبھی تباہ ہوتا ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان منی کے کیڑوں سے ہے۔ اب خدا ہی جانتا ہے کہ وہ آخر میں کس طرز و پایہ کا انسان ہے اس کی استعداد و حالت کے مطابق پرورش کرتا ہے اب اگر اس میں کوئی نقص و ضائع ہوتا ہے۔

ما منا من شھید۔ اس دنیا میں بھی یہ نظارہ دیکھ لو جب عذاب آجائے۔ وہی شریر جو دوسروں کو اُکساتے رہتے ہیں اس وقت الگ ہو جاتے ہیں

ضل۔ کھو جائیگا۔ گم ہو جائیگا۔

ظنوا ظن کے معنے مفسرین یقین کے لیتے ہیں۔ دراصل اس موقعہ و محل کے مناسب ظن یقین کا فائدہ دیتا ہے۔

یسئم۔ ... بمعنے ... ہی

لا یسئم۔ نہیں تھکتا۔

فیئوس۔ عام طور پر انسان سختی اور مصیبت کے وقت ناامید ہو جاتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ... ہے کہ مومن کبھی ناامید نہ ہو۔ ایمان بین الخوف والرجاء ہوتا ہے۔

ھذا لی۔ یعنے یہ مجھ پر فضل نہیں ہوا بلکہ یہ میرا حق ہے اور میں اس کا مستحق تھا۔ ایک ملازم تنخواہ لینے کے وقت سوداگر نفع لیتے ہوئے یہی سمجھتا ہے یہ میری محنت کا نتیجہ ہے یہ نہیں سوچتا کہ سب اسباب اور کام کرنے ... سب اسی سچے مولیٰ کے دئے ہوئے للحسنیٰ ... جیسے عام طور پر بعض لوگ کہنے میں شکر ... ناشکری ... ہے۔

نا بجانبہ۔ ... اپنے پہلو کے ساتھ جب انسان کو ... ہوتا ہے ... پہلو ہٹا لیتا ہے۔ (۲) بڑائی ... دور کر دیتا ہے اپنے پہلو کو ... میں۔

فذو دعاء عریض۔ سعید انسان وہ ہے جو مس شر سے پہلے دُعا کرے۔ دنیا میں بھی یہ نمونہ دیکھ لو۔ اگر مصیبت میں گرفتار ہو کر اور حاجت مند بن کر کوئی کسی کے پاس جائے اور اس کی تعریف و تعظیم کرے تو چنداں اثر نہیں ہوتا لیکن اگر غرض سے پہلے کوئی کسی کی تعظیم و تعریف کرے تو ضرور اس کا خیال ہو جاتا ہے

ارایتم۔ کیا تم نے دیکھا ہے۔ ... اس کے معنے ہیں بتاؤ تو بھی (اخبرونی)

ان کان۔ جس بات کو شروع کیا اسی پر آگیا کہ اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہو جس کو تم سننے نہیں دیتے اور مقابلہ کرتے ہو)

ثم۔ جیسے دیر کے اظہار کے لئے آتا ہے ایسا ہی مرتبہ میں فرق کے اظہار کے واسطے بھی آتا ہے ثم لا کر جتایا کہ یہ بہت ہی مستبعد بات ہے کہ خدا کی طرف سے کتاب آوے اور پھر اس کا انکار کیا جاوے۔

من اضل منکم کی بجائے ... ق بعید وجہ ضلالت بیان کر...

کے واسطے فرمایا۔ کہ اضل اس لئے کہ ... ت کرتا ہے

فی انفسہم۔ یہ اس لئے کہ انسان عا... اس کے نشان جیسے آفاق میں ...

خود انسان کے اندر بھی ظاہر ہوں گے

اولم یکف۔ مخالف باوجود ... نہیں ہوا

فرمایا کہ اُن کو بکنے دو۔ خدا ... جو

ہو چکا ہے۔

فی مریۃ۔ تمام ...

شک میں ہے۔

محیط - یہ مطلب نہین کہ چادر کی طرح لپٹتا ہے بلکہ یہ کہ ہر چیز اس کے قابو مین ہے۔

مورخہ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ - رکوع ۲)

(سورہ الشوریٰ رکوع ۱)

اس سورۃ کا نام شوریٰ ہے - حالانکہ اس میں مشورہ کا حکم کھلا کھلا نہین - جیسے وشاورھم فی الامر وغیرہ - اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورۃ ایک شوریٰ کے جواب میں نازل ہوئی ہے - کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت شروع کی - تو کفار نے مقابلہ رسالتمآب کے واسطے دار الندوہ میں مشورے شروع کئے - جو اہم امور میں مشورہ کرنے کے لئے مقرر تھا - پس خدا نے اس خفیہ مشورہ کی خبر دی اور پھر اس مشورے کے مقابل پیشگوئی کامیابی کی فرمائی اس لئے اس کا نام سورۃ شوریٰ رکھا۔

حٰم - مقطعات کے متعلق صحابہ سے مختلف روایات ہیں مگر ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے اسماء و صفات کی ان سے تعبیر کی گئی ہے۔

ح - حافظ الکتاب م - منزل الکتاب

چنانچہ اس سورۃ میں کتاب اللہ کی حفاظت و نزول کا ذکر ہے۔

عسق - عین سے تمام اسمائے الٰہی مراد ہیں جن کے پہلے ع آتا ہے - جیسے علی علیم علیم اور عزیز - چنانچہ یہ سب نام اس سورۃ میں آئیں گے اور ایسا مضمون آئیگا کہ اس سے خدا کا ان صفات سے متصف ہونا ثابت ہوگا۔

س - سے سمیع

ق - سے قادر - قدیر - قہار۔

اللہ - اس اسم ذات کے لانے سے یہ مقصود ہے کہ یہ کام جمیع صفات سلبی و ثبوتی کا مظہر ہے۔

العزیز - غالب کہ جو اس کا منشاء ہو پورا ہو کر رہتا ہے۔

الحکیم - اپنے منشاء کو حکمت بالغہ سے پورا کرتا ہے۔

لہ ما فی السموات - اس میں سمجھایا کہ انسان جو کسی چیز کو روک یا پھیلا سکتا ہے تو اسباب ہی سے کام لیتا ہے - پروردگار فرماتا ہے کہ جب سب کچھ خدا فرماتا ہے تو پھر اسی کے مقابل اسی کی چیزوں سے کیا مدد لے سکتے ہیں پس جب سب کچھ اسی کا ہے تو وہ ضرور اس اپنے مذہب کو تمام کے پھیلائے گا۔

یتفطرن - یہ مطلب نہین کہ آسمان ٹھوس چیز ہے اور وہ پھٹیگا - بلکہ ...

خدا نے یہ ... یہ پیشگوئی ہو چلی تھی کہ جب بادل پھٹے گا تو عرب مکہ ہلاک ہوں گے

ھل ینظ ... یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام (والملائکۃ) - جنگ بدر ... کے وقت

... صحابہ کرام نے ایک گڑھا سا بنا کر پانی جمع کر لیا اور اس سے ... طرف تھی دوسری طرف کیچڑ ہو گیا - دوم لڑائی صبح کے وقت ... وآلہ وسلم مشرق کی طرف تھے - کفار مغرب کی طرف سامنے نہین ... ہوا تیز شروع ہو گئی جو مشرق سے مغرب کو چلتی

اور ریت اڑ اڑ کر کفار کی آنکھوں مین پڑتی - اس کو قرآن شریف مین ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی سے بیان فرمایا گیا

پس اس امر کی طرف تکاد السموات یتفطرن - سے اشارہ فرمایا اور بادلوں پر سماء کا اطلاق قرآن مجید میں اکثر جگہ ہوا ہے - ونزلنا من السماء ماءً۔

یسبحون بحمد ربھم - اب سوال یہ پیدا ہوا کہ باوجود ان کی ایسی کرتوتوں کے کہ قریب ہے آسمان پھٹ پڑے دیر کیوں ہو رہی ہے - فرمایا اس لئے کہ فرشتے تسبیح پڑھنے میں اپنے رب کی حمد کہتے ہوئے اور زمین والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اس تاخیر عذاب کی اور وجوہات پہلے میں بیان کر چکا ہوں۔

دو آیتوں کے ملانے سے خوب معنے کھلتے ہیں - ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (۲) ۱۳ پارہ سورہ رعد رکوع ۲ لہ معقبٰت من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔

معقبات سے بعض مفسرین نے اعمال انسانی اور محققین نے فرشتے مراد لئے ہیں اس آیۃ سے ظاہر ہے کہ گناہ لازم کر دیتے ہیں عذاب کو مگر فرشتوں کے استغفار کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے۔

ھو الغفور الرحیم - مغفرت دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ ایک حد تک سزا سے مہلت دی دوم - بد نتائج سے محفوظ رکھنا اس مین توحید شرط ہے - خدا تعالیٰ کی ایک رحمت جو ربوبیت کے ساتھ ہے وہ کفار تک وسیع ہے۔

اللہ حفیظ علیھم - لہم نہیں فرمایا بلکہ علیھم اس کے یہ معنے ہیں کہ ان عملوں کو جو ان کی ہلاکت و ضرر کا موجب ہیں اللہ محفوظ رکھتا ہے - ل - فائدہ کے لئے اور علیٰ ضرر کے لئے۔

کذلک - جیسا کہ ہم نے ان کی سزا اپنے ذمہ رکھی ہے (کیونکہ انسان کا گناہ ہونا علم خدا ہی ہو سکتا ہے اور وہی پورے طور پر تنبیہ کر سکتا ہے) اور یہ تم پر خدا کا فضل ہے اسی طرح تم پر یہ فضل بھی ہوا ہے کہ قرآن کو نازل کیا - وہ بھی ام الالسنہ میں نہ صرف ام القریٰ کے انذار کے واسطے بلکہ تمام جہان کے لئے یہ بستی بطور مرکز کے ہے۔

یوم الجمع - قیامت سے ڈرائے اور جنگ احزاب سے - چنانچہ اسے جمع سے اور مقام میں تعبیر کیا ہے (۱) سیھزم الجمع ویولون الدبر (۲) جند ھنالک مھزوم من الاحزاب۔

لجعلھم امۃ واحدۃ - وہ لوگ کہتے کہ تم نے آکر تفرقہ ڈال دیا - فرمایا یہ غلط ہے بلکہ ہم سب کو ایک مذہب پر جمع کر دیں گے (چنانچہ سارا جزیرہ عرب مسلمان ہو گیا) لیکن نے الحال اس میں تاخیر فرما دی - کیونکہ رحمت مین داخل کرنے کے ارادے کو جذب کرنے کے کچھ اسباب بھی ہوتے ہیں - جب وہ اسباب پیدا ہو جائیں گے تو ایسا ہو جائے گا - چنانچہ آخر ہوا۔

ما لھم من ولی ولا نصیر - بعض اوقات رحمت میں خدا تعالیٰ دوسرے کی طفیل کر لیتا ہے - جیسے کہ ابوھما صالحا - خضر و موسیٰ کے قصے مین آیا ہے لیکن یہ ایسے ظالم ہیں ان کا کوئی ناصر نہین ہو سکتا۔

یدخل من یشاء فی رحمتہ - کے یہ معنے ہیں اللہ داخل کرتا ہے اس شخص کو جو خدا کی رحمت چاہے اور اپنے مین رحمت کے جذب کی

اور دوسرے معنے یہ کہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔

وھو یحیی الموتی۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ میں کافروں کو مسلمان کرونگا کیوں کہ وہ ہر چاہی ہوئی بات پر قادر ہے۔

مورخہ ۲۶ ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ - رکوع ۳)

(سُورۃ الشوریٰ رکوع ۲)

دو باتوں کا ذکر ہے۔ ایک تو اس شوریٰ کے متعلق جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کفار نے کیا تھا۔ فرماتا ہے۔ کہ یہ جو تم نے اختلاف کیا اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ وہی اپنے فعل سے بتا دیگا کہ حق کس طرف ہے۔ دوم۔ قرآن مجید کا یہ طرز ہے کہ جب کسی لفظ کے کئی ایک معنے ہوں تو دوسرے معنوں کا بھی اگر کچھ مذہب سے تعلق ہے تو اس کا ذکر بھی آئیگا اور ان معنوں کے رو سے بھی بحث ہوگی۔

اس اختلاف کا ذکر ہے۔ جو انبیاء کی تعلیم و شریعت کے متعلق بعض میں پیدا ہو جاتا ہے اس اختلاف کے مٹانے کا ایک ہی طریق ہے کہ مامور من اللہ حکم ہو کر آئے اور اس کی بیعت کر لی جاوے۔ ورنہ آپس کی بحثوں سے یہ مسائل حل نہیں ہوتے اسی لئے حکم الی اللہ فرمایا۔ گویا دونوں اختلاف [illegible] ذکر ہے۔ مشرکین مکہ واہل کتاب۔

فاطر السمٰوٰت والارض۔ اہل اسلام کی کامیابی۔ کفار کی ہلاکت دونوں باتوں کے لئے زمینی و آسمانی اسباب ہی کام دیں گے اس لئے فرمایا۔ کہ یہ سب چیزیں ہمارے ہی ہاتھ میں ہیں اپنے منشاء کے مطابق ان سے کام لیں گے۔ کوئی ہمارے خلاف کوئی تدبیر کر کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔

من انفسکم ازواجاً۔ اس میں بتایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ اور جوڑے بنانے پر قادر ہے ایسا ہی وہ اس نبی کے ساتھ اس کی جان نثار قوم بھی پیدا کر دیگا۔

یذرؤکم۔ پھیلائے گا تم کو۔

فیہ۔ ہ کے مرجع میں اختلاف ہے۔ زمین ہو تو پھر ھا چاہیئے تھا۔ پس مفسرین کے نزدیک یہ معنے ہیں کہ اسی کارخانہ زوجیت میں یعنے اسی زوج ہونے کے طریق سے پھیلائیگا۔

لیس کمثلہ شئی۔ جب خدا نے ہر چیز کا زوج بنایا ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا کے لئے بھی زوج ہے۔ فرمایا اس کی مثل کوئی چیز نہیں پس اس کا زوج کیسا۔

وھو السمیع البصیر۔ لیس کمثلہ سے یہ وہم ہوتا ہے۔ تو پھر کیا ہم سنتے ہیں خدا سنتا نہیں ہم دیکھتے ہیں وہ دیکھتا نہیں۔ فرمایا۔ ایسا نہیں بلکہ سب صفات کاملہ اس میں ہیں مگر دوسروں کی مشابہت سے بالاتر۔

(۱) امرد شاب لہ وفرۃ (۲) خلق اللہ آدم علی صورتہٖ

[illegible] مجسمیہ نے بہت غلطیاں کھائی ہیں

[illegible] وزمین ہم نے پیدا کیا۔ تمہیں بڑھائیں گے

[illegible] کے دلوں میں اٹھنا ممکن ہے کہ جب ہمارے

[illegible] کیوں کہ وہ ریگستان ملک تھا۔ فرمایا کہ تمہارا رزق

[illegible] تو ان کا رزق بھی گھٹائیگا۔

شرع لکم۔ مقرر کیا ہے تمہارے لئے۔

وما وصینا بہٖ۔ آدم کی نسل میں سے جو عظیم الشان نبی آیا ہے وہ حضرت نوح ہیں ان کے بعد پھر حضرت ابراھیم۔ ان کے بعد حضرۃ موسےٰ۔ پھر ان کے بعد حضرت عیسیٰ۔ ان بڑوں بڑوں کا ذکر کر دیا کہ اس وقت کے مذاہب کے امام یہی تھے۔

ذلک حضرت نوح و موسےٰ و ابراھیم علیہ السلام کے لئے وصّٰی آیا ہے اور نبی کریم کے لئے اوحینا۔ اس میں نکتہ یہ ہے۔ کہ جب امر دو باتوں تاکید (جس میں خلاف ورزی کا شبہ ہو) اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہو تو اسی وصّٰی کہتے ہیں

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان بتائی کہ تمہیں وہ دین دیا گیا جن پر بڑے بڑے اولوالعزم صاحب کتاب رسل کو کاربند رہنے کا حکم تھا۔ چہ جائیکہ ان کی امت کو۔ گویا ایک طرف مرسلان یزدانی کا ذکر ہے۔ دوسری طرف نبی کریمؐ کی امت کا۔ چنانچہ رسولوں سے عہد بھی لیا گیا

لتؤمنن بہٖ ولتنصرنہٗ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا کہ اگر موسےٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو میرے اتباع کے سوا چارہ نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام قوموں تمام مکانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرما دیا۔ کہ وحی کا حقیقی منصب اگر کسی کو دیا گیا تو خاتم النبیین کو۔ چنانچہ دوسرے رسولوں کے متعلق اس تقابل میں وصّٰی فرمایا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ بالذات خیر۔ بالذات رسول نبی کریم ہیں۔

من ینیب۔ یہ من یشاء کو کھول دیا ہے کہ کس کا اجتبا چاہتا ہے۔ فرمایا جو اس کی طرف جھکے۔ یجتبی الیہ۔ میں بنی اسرائیل کے اس سوال کا جواب بھی دے دیا۔ جو نبوت و وحی کا مستحق صرف اپنی ہی قوم کو سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ جسے چاہے۔ مصطفےٰ بنا دے۔

الی اجل مسمّٰی۔ چنانچہ جب وہ وقت مقرر آیا۔ تو کچھ جلاوطن کئے گئے اور کچھ ہلاک ہوئے اور جو مسلمان ہونے تھے۔ وہ ہو گئے۔

من کتب۔ یعنی کتاب کے معنے لیئے۔

لنا اعمالنا۔ ان اعمال کے نتائج سے پتہ لگ جاویگا کہ حق کس طرف ہے۔

یجمع۔ جمع کر دیگا۔ چنانچہ ایک وقت آیا۔ جب تمام عرب مسلمان ہو گیا۔ دوم۔ قیامت کے دن ایسا ہوگا۔

یحاجون فی اللہ۔ خدا کے صفات مختصہ کا انکار۔ اس کے [illegible] کے متعلق جھگڑا۔

بالحق۔ اس گڑی ہوئی چیز کو جس کے ساتھ کوئی ٹکر لگا۔

المیزان۔ پہلی تعلیموں میں یہ نقص تھا کہ وہ تمام جہان [illegible] نہ تھیں۔ فرمایا یہ کتاب ایسی ہے کہ ہر قوم ہر زمانہ کے مناسب

وما یدریک۔ تم کیا جانتے ہو۔ الساعۃ۔ قوت۔

مشفقون۔ اشفاق کے معنے ڈر کے ہیں۔ [illegible]

طریق پر ہے ایک مقام میں ہے۔ فلا تکونن [illegible]

ظاھراً۔ مراء مصدر ہے یہاں جھگڑے کے معنی

[illegible] نازل ہو۔ اس

ہوحق کہتے ہیں

مناسب حال

(اخبار بدر قادیان۔ ۲ مارچ ۱۹۱۱ء) [illegible]

ـــ تیرا دل خوش کروں اور نہ تیرا مجھ سے تعارف سمجھ کر اس بات سے مایوس کریگا کہ سوائے حق کے میں کوئی بات تیری نسبت کہوں۔ سبحان اللہ! کیا اس زمانہ کی تعلیم یافتہ عورت کو بھی ایسی جرأت ہوسکتی ہے کہ ایسی فصیح کلام اور ایک مقتدر صاحب علم کے سامنے کرے ہرگز نہیں پھر دیکھو خلیفہ وقت کو کیا عمدہ جواب دیا۔ جب دمشق پہونچی۔ تو خلیفہ نے اسکو اپنے حرم میں اُتارا۔ چوتھے دن جبکہ ایوان خلافت حاضرین سے بھرا ہوا تھا اسے اپنے پاس بلایا۔ اُم الخیر وہاں آئی اور کہا السلام علیکم یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معاویہ نے کہا وعلیک السلام یا ام الخیر۔ میں کس طرح اس نام کا مستحق ہوگیا جس سے تو نے مجھے پکارا۔ کہا یا امیر المؤمنین لکل اجل کتاب۔ یعنے ہر امر کا ایک وقت مقرر ہے بخدا مجھے تو اس کے اس جواب پر وجد آگیا نہ خوشامد کی نہ شرمندہ ہوئی جبھی تو اب تک باوجود کئی صدیاں گذرنے کے ایسی خواتین کے کارنامے ہمارے لئے کیا مردوں کے واسطے بھی قابل رشک اور سبق آموز ہیں۔

اسی طرح صدیقہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی باتیں نہایت فاضلانہ تھیں [illegible] کی عمر بہت چھوٹی تھی ان سے ہی [illegible] حدیثیں مروی ہیں آپ کا جنگ جمل کے دن کا خطبہ بہت فصیح ہے۔ مجھے تو ان کی باتیں ہی عجب پیاری لگتی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مسئلہ میں فرمایا یعنی غسل جنابت میں کہ سر کھول کر دھویا جاوے تاکہ بالوں کے نیچے تک پانی پہونچے تو عورتیں حضرت صدیقہ پاس آئیں کہ یہ تو نت کی مصیبت ہوئی۔ فرمایا جاؤ عمر رضی اللہ عنہ سے کہدو کہ وہ حکم دیں کہ عورتیں سر منڈا ہی ڈالیں۔ مگر باوجود اس علم و فضل کے انھوں نے دولت و مال سے عروج نہیں پایا ایک بار عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک لاکھ درم بھیجے۔ آپ نے اسی وقت اقربا و فقرا میں بانٹ دئیے اتفاقاً اس روز آپ روزہ سے بھی تھیں اور گھر میں افطاری کے لئے کچھ نہ تھا۔ خادمہ نے کہا شام کو کیا کھائیں گے ایک درہم تو رکھ لیتیں کہ روزہ افطار ہو سکتا۔ فرمایا اگر تو یاد دلاتی تو رکھ لیتی۔ جبھی حضرت سرور دو جہاں نے فرمایا ہے کہ دو تہائی دین اپنا عائشہ سے حاصل کرو۔ حضرت صدیقہ شاعرہ بھی تھیں خدا تعالےٰ رحمتیں نازل فرماوے ان پر اور ہمیں توفیق دے کہ ان کے قدم بقدم چلیں۔ والسلام۔ اہلیہ اکمل قادیان

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کچھ عرصہ ہوا کہ میں نے اپنے بزرگوں یعنے سکھ صاحبان میں تبلیغ کے متعلق ایک مختصر رسالہ کئی ہزار چھاپ کر شائع کیا جس میں گورو نانک صاحب کے اصل مذہب کا بیان ہے۔ سو میں نے جو اپنے اس لیکچر ملا کے صفحہ ۱۰ اٹھویں ایڈیشن میں یہ لکھا کہ "گورو نانک علیہ الرحمۃ کے بعد جو گورو اور گدی نشین ہوئے ان میں بعض ناخلف تھے" اس سے صرف یہی مراد ہے کہ گورو نانک دیوجی کے بعد جو گورو ہوئے ہیں ان میں بعض ایسے بھی ہوئے اور اب بھی ہیں جنھوں نے حقیقی تقوے اور پاکیزگی کا وہ نمونہ نہیں دکھایا جو گورو نانک صاحب دکھا گئے تھے اور وہ راستبازی اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف ایسے زور سے قدم نہیں مارتے تھے۔ جیسے کہ گورو نانک صاحب نے ان تمام مراتب کو طے کیا تھا۔ بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہئے کہ گورو نانک صاحب ایسا فرد کامل اور یگانہ روزگار ہو گذرا ہے کہ بعد کے گوروؤں میں سے کوئی ایسے پایہ کے بزرگ اور لائق نہ تھے جیسے کہ گورو نانک علیہ الرحمۃ ہوئے ہیں اور یہ ایسا امر ہے کہ واقعات پر نظر ہونے کی وجہ سے کوئی شخص بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اسلام تو ایک ایسا وسیع اندیش مذہب ہے کہ اس نے یہ بھی جائز نہیں رکھا کہ کسی کے خود تراشیدہ بتوں کو بھی سب و شتم سے یاد کیا جاوے۔ چہ جائیکہ کسی گورو یا قومی سردار کی ذاتیات پر حملہ کیا جاوے۔ میں تو مشرف باسلام ہونے کے بعد گورو نانک دیوجی پر اس سے ہزار گنا زیادہ ایمان رکھتا ہوں جتنا کہ بحالت کفران کا ادب اور لحاظ کرتا تھا ہاں یہ سچ ہے کہ جیسے میں گورو نانک صاحب اور ان کے کردار اور گفتار کو خدا کی رضا پر مبنی سمجھتا ہوں اور اعلیٰ درجہ کا ان کو بزرگ اور خدا کا اوتار سمجھتا ہوں ویسے کسی اور گورو گدی نشین کو نہیں سمجھتا جس کا میں نے مفصل حال اور بیان اپنے لیکچر میں لکھا ہے۔ مگر اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ میں گویا دوسرے گوروؤں کی نندیا کرتا ہوں۔

والسلام علی من اتبع الھدےٰ۔

خاکسار عبدالرحمان نومسلم (سابق مہر سنگھ) ہیڈ ہائی سکول و سکرٹری سادھو سنگت۔ قادیان۔ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء

سفر ناصر

جناب ایڈیٹر صاحب بدر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش ہے کہ اس عاجز کا ارادہ سفر کا مدت سے تھا لیکن بسبب بیماری حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام قادیان میں رکا رہا۔ اب چونکہ آنجناب کو صحت ہے۔ اور دن بدن صحت روبترقی ہے۔ یہ عاجز دور الضعفاء کے لئے چندہ لینے اب بطرف ملتان۔ ڈیرہ غازی خان و ڈیرہ اسمٰعیل خان لائل پور کی طرف جانا چاہتا ہے۔ لاہور سے یہ دورہ شروع ہوگا لاہور سے ملتان لائن پر منٹگمری۔ سید والہ۔ کبیر والہ وغیرہ ہوتا ہوا ملتان جاویگا وہاں سے مظفر گڑھ پھر ڈیرہ غازی خان ولیتی و ندان وغیرہ ہوکر واپس ڈیرہ اسمٰعیل ہونگا۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ آگے جہاں کا ارادہ ہوگی اس سے احباب کو مطلع کیا جاویگا۔

میر ناصر نواب۔ قادیان [illegible] مارچ ۱۹۱۱ء

مکرر یہ کہ شروع دورہ [illegible] مارچ ۱۹۱۱ء یا اس کے بعد سے ہوگا احباب مطلع رہیں۔

حافظ آباد میں حضرت خواجہ صاحب کا لیکچر

(از [illegible])

اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ صاحب کو تبلیغ دین قوم کے لئے خاص طور پر چن لیا ہے۔ اور ان کے دل میں ایسی لگن لگا دی ہے کہ انھیں ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ تمام ہندوستان کے لوگوں کو صراط مستقیم پر قائم کردیں اور مقام شکر ہے کہ ان کی مبارک کوششیں بار آور ہوتی نظر آتی ہیں ایسی صورت میں جبکہ قریباً ہندوستان اور پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہران سے اکتساب انوار کر چکے ہیں یہاں کی باہمت اور جوشیلی جماعت مانگٹ و پیرکوٹ کے دل میں حضرت خواجہ صاحب سلمہ ربہ کو مدعو کرنے کا خیال پیدا ہوا اور چونکہ حافظ آباد ان تمام دیہاتی جماعتوں کو درمیان ہے اور ایک شہری حیثیت رکھتا ہے اس لئے اسی جگہ لیکچر کرانے کی تجویز پسند کی گئی۔ بہت سی لگاتار کوششوں کے بعد خواجہ صاحب نے ۵ مارچ کا وعدہ فرمایا۔ اس لئے احمدی برادران کی رہائش کے لئے فوراً عمدہ عمدہ مکانات اور کوٹھیاں ان کے مالکوں سے مانگ لی گئیں اور [illegible] نہایت عمدہ کردیا گیا اور کیسی خوشی کی بات ہے کہ [illegible] سماج نے اپنا وہ مکان جہاں وہ خود جلسے کیا کرتے ہیں بخوشی دے دیا اور [illegible] خواست کے [illegible] جلسہ میں امداد دی یہ امر حضرت خواجہ صاحب [illegible] ہے۔ سنیچر وار شام کی گاڑی [illegible] اخویم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب [illegible] صاحب تشریف لائے جنھیں [illegible] تحصیلدار برادر خورد ڈاکٹر [illegible] کے دن بعد از طعام چاشت [illegible] پُراثر وعظ فرمایا جس میں [illegible] اور قرآن کریم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ نہیں ہاں بموجب ارشاد صدیق اکبرؓ کے انما یاکل آل محمد من ھذا المال۔ انکا حق حسب الحکم آیت مذکورہ کے کافی ووافی بہ بہار خلافت بن دیا گیا۔ پس شیعہ صاحبان پر لازم ہے کہ اپنے خیالات کے بموجب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایمان ثابت کریں اہل سنت کے نزدیک تو ان کا ایمان ایسا کامل ہے کہ سوال میراث پر بھی ان کو ملا نگی حاصل ہوئی اور امر میراث کے بارہ میں تا عمر کلام تک نہ کیا۔ الحاصل جواب کتاب اللہ سے اور سنت اصح رسول اللہ سے اور عملدرآمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جو صحیح بخاری سے ہو دیا جاوے نہ روایات ضعیفہ موضوعہ سے۔ کیونکہ ہم نے بھی صحیح بخاری ہی سے تمسک کیا ہے۔ اور نہ روایات معارض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اور نہ گھڑت کہانیاں سب ہم کو معلوم ہیں ہمارے روبرو ان کا بیان کرنا تحصیل حاصل ہے وبس آگے رہی خلافت اور امامت خلفائے ثلثہ کی۔ سو اس کی اثبات حقیت کے لئے آیت استخلاف موجود ہے وہ کافی ہے اگر کسی صاحب کو اس آیت میں گفتگو کرنا منظور ہو۔ تو حسب شرائط مسلمہ فریقین ہم حاضر ہیں آپ بھی کسی عالم کو منتخب فرما لیں بالفعل مختصر اس قدر عرض ہے کہ جن لوگوں نے حضرت خلیفہ اوّل سے بیعت کی ان کا ایمان ایسا ہی کامل ہے جیسا کہ حضرت شیر خدا کا ایمان کامل تھا کیونکہ احادیث اصح الصحاح سے ثابت ہے کہ حضرت شیر خدا نے بھی ان سے بیعت کر لی تھی خواہ کسی وجہ سے چند ماہ کے بعد ہی سہی پس اگر شیر خدا کا ایمان کامل ہے تو ان کا ایمان بھی ویسا ہی کامل ہو اور اگر شیر خدا کا نعوذ باللہ ایمان ناقص ہے تو خیر ان کا بھی ناقص سہی۔

وسیاتی بحث الخلافۃ۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ راقم محمد امین (فاضل امروہی)

منکرین مسیح سے ایک

شانئک ھو الابتر

... تیرا دشمن ہی ابتر ہے ... ہے کہ ہمارے مخاطبین ... تے کے ہوں گے کہ ... قرآن ... بے شہ ... اوند کریم نے ایک ہی ... ہے ... مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ... نہ پوری ہوئی اور آیندہ بھی پوری ہوتی ... پر خدا کریم اس امت مرحومہ ... مجدد اور ملہم مبعوث فرماتا رہا ... جو منی طبیعی ... ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا مصداق ہوتے رہے

اس کی تائید حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ یبعث ... علی راس کل مائۃ سنۃ الخ کے مضمون سے بھی ہوتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کی متذکرہ بالا پیشگوئی آیا گذشتہ صدیوں ہی کے لئے تھی یا موجودہ اور نیز آیندہ صدیوں کے لئے بھی ہے؟

اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو آپ لوگ اس چودھویں صدی کے مجدد و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی بیٹے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہو کر سعادت دارین کیوں نہیں حاصل کرتے؟

اگر آپ لوگ اس صادق امام الزمان کو قبول نہیں کرنا چاہتے تو برائے مہربانی دنیا کے کسی حصہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کا وجود پیش کریں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی معنوں میں روحانی بیٹا کہلانے کا مستحق ہو اور اس نے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر تجدید دین کا بیڑا اٹھایا ہو۔ ورنہ آپ کے عقیدہ سے یہی ثابت ہوگا کہ آپ لوگ معاذ اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خداوند کریم نے تو اس امت کو خیر امت کا خطاب عطا فرما کر خلقت کی ہدایت کا جلیل القدر عہدہ عطا فرمایا ہے مگر آپ ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ؎

برین مسلمانی بباید گریست

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند۔ مگر مدفون شیر ربانہ داد این فضیلت
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند؛ دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

راقم۔ غلام نبی۔ کلکتہ

کچھ عورتوں کی نسبت

اگرچہ اب زمانہ بہت کچھ مہذب ہو چلا ہے اور چند ہی تاریک خیال لوگ ہوں گے جو عورتوں کو اس مکروہ حالت (جاہلیت) میں رکھنا چاہتے ہوں اور ساتھ ہی نامناسب خلاف اسلام پردہ میں قید۔ مگر پھر بھی بہت سے معزز دنیادار ہیں جو کہ عورتوں کو قید اور اندھا گونگا (یعنی جاہل) رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ سخت افسوس کی بات ہے اور واللہ میرا دل بے حد تڑپتا ہے جب کہ ہماری اپنے ہاتھوں ہی مٹی پلید ہوتی ہے یعنی عورتیں ہی زیادہ اس بات پر قائم ہیں کہ ہم جاہل اچھی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم پڑھی ہوئیوں سے بہت اچھی ہیں کہ نہ سنا نہ عمل کیا ہم تو بخشی جاویں گی۔ افسوس صد افسوس۔ میرا دل بھر آتا ہے۔ جب کہ ان پڑھ ساس بچاری شدہ بہو سے کوئی زنانہ پرچہ پڑھتے ہوئے ہاتھ سے لے لیتی ہے اور ہزار ہزار باتیں سناتی ہے۔ بہو بچاری بیمار ہے اور ترستی ہے کہ تازہ ہوا ملے مگر ساس کہتی ہیں نا بیٹی رات کو بھی برقعہ اوڑھ کر باہر نکلنا شریفوں کا شیوہ نہیں؟ خداوند کریم دونو جہان میں لاکھ لاکھ آسائشیں اور رحمتیں بخشے۔ ہمارے مسیح علیہ السلام کو جس نے اصل اسلام کا چہرہ دکھلا کر بچاری عورتوں کو دوزخ کے تاریک گڑھے سے (جو جیتے جی ان کو ملا ہوا تھا) بچایا۔ اور ان کے سرتاجوں کو ان کی کچھ قدر ذہن نشین کروی۔ کہ یہ بھی دنیا میں کوئی زندہ مخلوق ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ تو رات دن کی تقریروں میں احکام فرقان حمید سے عورتوں کی حقوق کیطرف خاص طور پر متوجہ ہیں۔ یہاں تک کہ ایک دن فرمایا عورت کی دلداری کرنی چاہیئے۔ فرمایا اس کے برخلاف کیا جاوے تو اسے بے حد صدمہ ہوتا ہے۔ اگرچہ اپنی دینداری کے باعث اپنے آپ کو ضبط کرے مگر تاہم نہیں ضبط کر سکتی اس لئے عورت کے برخلاف کیا جاوے تو نرمی سے اسے ذہن نشین کیا جاوے کہ فلاں بات میں یہ نقصان ہیں اور اس میں یہ نفع۔ سبحان اللہ ہمارا امام کس قدر رحم دل ہے۔ کہ ایک ضعیفہ عورت کے لئے یہ حکم کہ اب اس کے برخلاف کوئی بات بھی نہ کرے۔

اس طرح میں نے پڑھا ہے کہ اسلام میں حضرت نبی کریم صلعم کے وقت اور ان کے بعد بڑی بڑی عالمہ فاضلہ خاتونیں تھیں مگر ان کو یہ علم و فضل کس کی وجہ سے ملا۔ مردوں کی وجہ سے ورنہ وہ خود تو ترقی نہیں کر گئیں تھیں چنانچہ تواریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے سے بہت سی خاتونان اسلام کے عمدہ عمدہ کارنامے اور موتیوں کے تولنے قابل نصائح ملتی ہیں لکھا ہے کہ ام الخیر ایک لائق فائق خاتون گزری ہے حضرت معاویہ نے والی کوفہ کے نام فرمان بھیجا کہ ام الخیر بنت حریش کو دربار میں بھیج دے اگر اس نے تمہاری نسبت رائے عمدہ ظاہر کی تو نیک اجر دیا جاویگا۔ اگر برا خیال ظاہر کیا تو سزا دی جائیگی۔ والی کوفہ نے جب یہ حکم سنایا تو ام الخیر نے کہا کہ مجھے امیر المومنین سے کچھ عذر نہیں میں خود حاضر ہونے کو تیار ہی۔ رخصت کرتے وقت والی نے دریافت کیا کہ میری نسبت کیا رائے ظاہر کرے گی۔ ام الخیر نے کہا کہ اے شخص مجھے امید ہے کہ تو نے احسان مجھ پر کیا ہے وہ ہرگز تجھ کو طمع نہ دیگا۔ کہ میں جھوٹ

ضرور اس یادگار کو قائم رکھنا چاہیئے کیونکہ خدا کے نشانوں کو زندہ رکھنے کی کوشش ایک نیک کوشش ہے۔

حافظ شیراز

کسی پچھلے اخبار میں دیوان حافظ کا ذکر تھا حافظ صاحب کے معتقدین پر اتمام حجت کے لئے برادر عثمان جے پورے یہ تین شعر مع تشریح لکھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی وفات اور بروز سیدنا حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد اور تا قیامت نزول وحی کے قائل تھے لیکن میرے خیال میں ہمارے مسیح موعود کی صداقت ایسے ثبوتوں سے مستغنی ہے بہرحال وہ تین شعر یہ ہیں۔ ؎

(۱) مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید۔
کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید۔

(۲) از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش
زدہ ام فالے کہ فریادرسے می آید

(۳) کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجا است
ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

سوال اہل تشیع امروہہ از اجلہ اہل سنتہ

جس شخص سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض ہوں وہ شخص کیسا ہے چنانچہ ناراضگی خاتون جنت کی صحیح بخاری سے جو معتبر کتاب اہل سنت والجماعت کی ہے ... ثابت ہے اگر اس بات کا جواب باصواب ہم کو ملیگا تو ہم داخل جماعت اہل سنت ہو جاوینگے۔ دستخط سید اختر حسین خوشنویس ساکن امروہہ محلہ دربار کلاں ضلع مراد آباد

الجواب - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ ہمارا جواب بھی صرف کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ سے ہی ہے۔ اگر کوئی صاحب اہل تشیع میں سے اس کا جواب تحریر فرماویں تو وہ بھی صرف انہیں دونوں کتابوں سے تحریر ہو ورنہ قبول نہ ہوگا۔ ہاں تائید میں اگر کوئی روایات ان دونوں کی موید یا مبین ہو تو ہر دو فریق اس کے مجاز ہیں جو فریق اس شرط سے تجاوز کریگا اس کا فرار متصور ہوگا اور یہ شرط اس لئے کی گئی ہے کہ سائل نے بھی اس پر عمل کیا ہے اور ایسے اعتراضات واہیہ کے جواب میں اہل سنت کی طرف سے کتب ضخیمہ تصنیف ہو چکی ہیں سائل ان کا مطالعہ کرے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ یہ مسلم ہے۔ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی اوائل خلافت

فدک وغیرہ کا جو پیش ہوا تھا او سمیں حضرت صدیق اکبرؓ کی طرف سے نحن معاشر الانبیاء لا نورث ولا نورث ما ترکنا صدقۃ۔ جواب ملا تھا یعنی (ہم گروہ انبیاء نہ وارث ہوتے ہیں ہم اور نہ کوئی وارث ہمارا ہوتا ہے جو چیز کہ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے) اور چونکہ فدک اموال فی میں سے تھا جس کی تقسیم اوس کے مصارف میں خود اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل فرمادی ہے۔ ما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اہل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل الآیہ یعنی اور جو مال خدا نے اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوا دئے وہ اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور رسول کے قرابتداروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور بے توشہ مسافروں کا۔ لہٰذا صدیق اکبرؓ نے موافق ارشاد نبوی و حکم کتاب اللہ کے اوس کی تقسیم مصارف مذکورہ میں جاری رکھی اور حضرت فاروق نے اسی تقسیم مصارف کیواسطے حضرت علیؓ کی تحویل میں کر دیا تھا۔ مگر حضرت علیؓ نے چندی مدت تک اپنی تحویل میں رکھ کر پھر واپس خلافت کی تحویل میں کر دیا اور اسی لئے حضرت عثمان کی خلافت میں بھی وہی تقسیم مندرجہ آیت کریمہ کے ہوتی رہی اور حضرت علی کی خلافت میں بھی اوس کے مصارف وہی جاری رہے چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ فاجری ابوبکر ذلک علیٰ ما کان یجریہ الرسول صلعم ینفق منہ علیٰ من کان ینفق علیہ الرسول ویجعل ما بقی فی السلاح والکراع وکذلک عمر جعلہ فی ید علیؓ لیجریہ علیٰ ھذا المجرا وردّ ذلک فی اٰخر عھد عمر الی عمرؓ قال انّ بنا غنی وبالمسلمین حاجۃ الیہ وکان عثمانؓ یجریہ کذلک ثم صار الی علیؓ فکان یجریہ ھذا المجریٰ فالائمۃ الاربعۃ اتفقوا علیٰ ذلک۔ یعنے ذپس جاری کیا ابوبکرؓ نے اس کو اوسی طریقہ پر کہ جاری کرتے تھے اوس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرچ کرتے تھے اس مال سے حضرت ابوبکر صدیق اسی طریقہ پر کہ خرچ کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مال کہ باقی رہتا تھا خرچ کرتے تھے اوس کو گھوڑوں اور ہتھیاروں میں اور اسی طرح حضرت عمر ابن الخطاب نے اوس کو علیؓ کے ہاتھ دیا کہ جاری کریں اوس کو اوسی طریقہ پر اور رد کیا اسکو علیؓ نے آخر عہد عمر میں طرف عمر کی اور کہا کہ ہم کو غنا حاصل ہے اور مسلمان حاجتمند ہیں اس کے اور حضرت عثمانؓ بھی یہی کرتے تھے اسی طریقہ پر پھر ہوگیا وہ مال طرف حضرت

علی کی پس وہ بھی اس کو اسی طریقہ پر تقسیم کرتے تھے) پس ائمہ اربعہ کا اس تقسیم پر اتفاق ثابت ہوا اور چونکہ یہ روایت مؤید صحیح بخاری کے ہے لہٰذا تحریر کی گئی اور جبکہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباس سے اور نیز دیگر صحابہ سے قسم دلا کر پوچھا کہ کیا اس کے مصارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بموجب آیت مذکورہ کے یہی تھے تو انہوں نے حلفیہ بیان کیا کہ ہاں یہی تھے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔ ثم قال لعلی وعباس انشدکما باللہ ھل تعلمان ذالک قالا نعم۔ الحدیث شیعہ صاحبان اس مقدمہ میں کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ اس فیصلہ صدیقی سے جو مطابق کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور باتفاق خلفاء اربعہ اور موافق بیان حلفیہ شیر خدا اور خود اون کے عمل کے تھا سخت ناراض رہیں کہ اپنی وفات تک اون سے کلام بھی نہ کیا۔ سو دریافت طلب یہ امر ہے کہ وہ ایسی کیوں ناراض رہیں کیونکہ کسی مومن کا یہ فعل نہیں ہو سکتا کہ قرآن مجید کے احکام اور سنت رسول سے ناراض رہے۔ فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ معہذا حضرت علیؓ کا حلفیہ بیان بھی جھوٹا ہوا جاتا ہے اور پھر اون کا عمل درآمد جو اپنی حالت اقتدار خلافت میں جاری رکھا باطل ہوا جاتا ہے نعوذ باللہ منہ۔ کیا حضرت فاطمہ کا ایسا ہی ایمان تھا جو آیت فلا وربک میں بیان ہوا۔ ثم نعوذ باللہ منہا مجیب اس بارہ میں صرف صحیح بخاری کی روایت کو جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے تسلیم کر سکتا ہے اور کسی دوسری کتاب کی روایات رطب و یابس کو قبول نہ کریگا۔ لہٰذا کتاب اللہ اور صحیح بخاری سے اس کا رد کیا جاوے اور چونکہ ہم حضرت فاطمہؓ کو جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ ... تقاد کرتے ہیں لہٰذا اس روایت کے معنے جو ... شہ کا فہم ہے فوجدت یا فہجرتہ ولم تتکلم حتیٰ ... یہ معنے کرتے ہیں کہ میراث فدک کے بارہ ... نہ کیا اور اس سوال کے کرنے سے تنگ ہیں اور ... اور صحیح ہیں یا اس کو ترک کر دیتے بموجب ... روایات شیعوں کے تو حضرت فاطمہ کا ایمان ... نہیں رہتا۔ ثم نعوذ باللہ منہ ... اولادکم للذکر مثل حظ ... باتفاق امت کے لوگ ... جماعت صحابہ کرام و

اہل حدیث کی غلط بیانی

خاتم النبیین پر اپنے نمبر ۲۰ میں مولوی ... شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دے کر اس اظہار پر اعتراض کرتا ہے جو مولوی شبلی کے سامنے ... میں کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد دوسرا نبی آنے والا نہیں ... حالانکہ دونوں میں کوئی تخالف نہیں ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ تو پچھلے نبیوں میں سے کوئی آنے والا ہے جیسا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام پھر بجسدہ العنصری آئیں گے اور نہ کوئی ایسا نبی پیدا ہونے والا ہے جو مستقل نبوت رکھتا ہو بلکہ جو آنے والا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض ... الرسول کے ... پھر ... فرماتے ہیں

... ہی ...
وہ ... ہیں چیز کیا ہوں ... فیصلہ یہی ہے

پھر الوصیت میں سیدالمرسلین کے خاتم النبیین ہونے اور اپنے منصب نبوت کی تشریح ان الفاظ میں فرمائی ہے اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو قرآن مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیوں کہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہونچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آوے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہ ... اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا ... کہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ... انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی ... میں قاصر نہیں بلکہ سب ... اس میں فیضے اس نبوت کی پیروی ... طریق سے دیتی ہے اور اس کی پیروی کی ... ان کے مکالمہ مخاطبہ کا ... سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس ... کہلاتے کیوں کہ نبوت کا ملہ ... ہے ... امتی اور نبی دونوں ... پر صادق آسکتے ہیں کیوں کہ

اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ وہ مکالمہ ... اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہونچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیوں کہ ایسی صورت کی نبوت نبوۃ محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے

٭ باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

اس فقرہ کے میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ۔ و اِمامکم منکم۔ یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔

۲ دوسری غلط بیانی

۲۳ مارچ کے اہل حدیث میں محبوب عالم صاحب قاضی گرداور لکھتے ہیں کہ وہاں کی جماعت احمدیہ میں سے ایک صاحب نے ہمیں لکھ دیا کہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کیوں کہ ان تحریروں کی جو نقل ہمارے پاس پہونچی ہے وہ سراسر محبوب عالم اور ان کے ہمخیالوں کو ملزم ٹھہراتی ہے چنانچہ انہوں نے یہ اقرارنامہ لکھ کر دیا ہے۔

نقل تحریر از طرف جماعت مخالف منجانب محبوب عالم چشتی قاضی گرداور بمشورہ محمد عظیم وغیرہ نقشبندیاں

میں بحیثیت قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ و علاقہ گوجرہ و قصبہ گوجرہ کی طرف سے لکھ دیتا ہوں کہ جو شخص کلمہ طیبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ مسلمان ہے۔ چوں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی بھی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے تھے۔ اس لئے جو شخص اون کو **کافر یا کاذب** کہے۔ وہ خود بموجب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کافر اور کاذب ہے**، اور جو کوئی شخص کسی احمدی مسلمان کو **کافر یا جھوٹا** کہے۔ وہ خود کافر اور جھوٹا ہے۔ جو ہم نے فتوے جات دئے ہوئے ہیں۔ واپس لیتا ہوں لہذا یہ لکھ دیا کہ سند رہے۔

دستخط۔ مولوی محبوب عالم چشتی قاضی گرداور

(٭٭٭)

۶ مارچ۔ پرکاش لکھتا ہے۔

شام چھ مارچ پھر آئی رنج کھانے کے لئے
خون رونے کے لئے آنسو بہانے کے لئے
یہ دن ہے وہی جس نے کہ برباد کیا حیف
ناشاد ہمیں غیر کو دل شاد کیا حیف
جلاد کو آمادۂ بیداد کیا حیف
بسمل کو تہ خنجر فولاد کیا حیف
جڑ نخل تمنا کی اسی روز کٹی تھی
مارچ تھا یہی اور یہی اسکی چھٹی تھی

یہ وہی شام ہے جس کی نسبت پہلے خبر دی گئی تھی۔

کرامت گرہ ... است بیا بنگر ز غلمان محمد

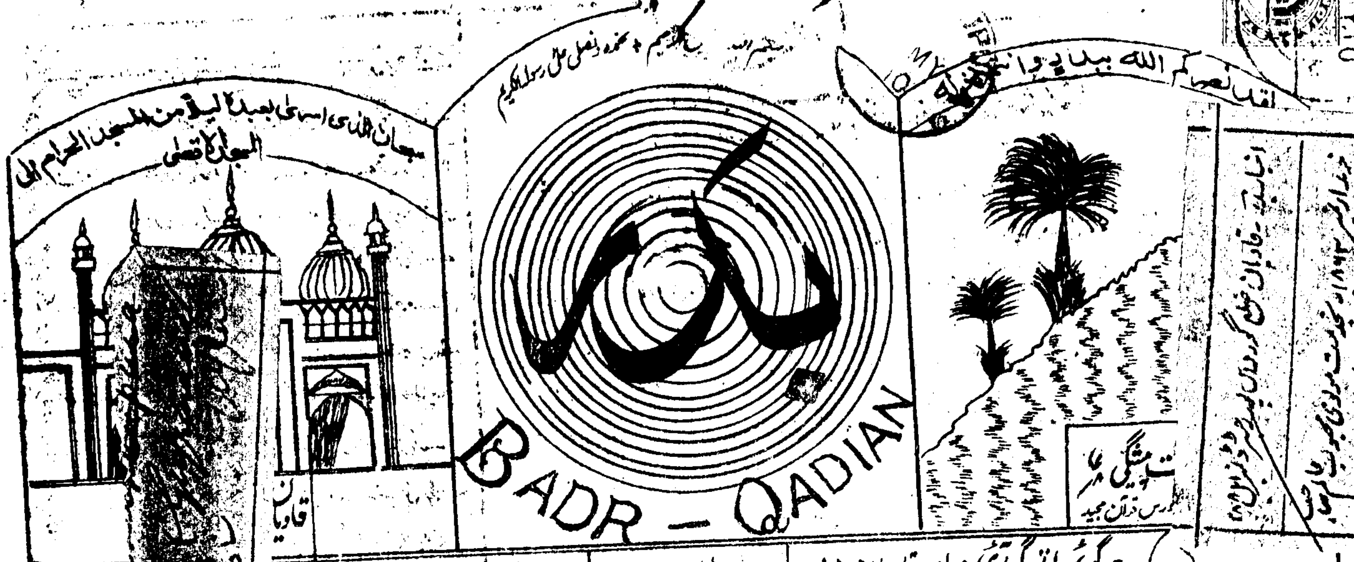

چہ گویم بانو گرامی چہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۹

مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ مئی ۱۹۱۱ء مطابق ۲۳ بیساکھ سمت ۶۶ب

نمبر ۲۷

سارے جہاں اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

خطبہ جمعہ

(۲۹ - اپریل ۱۹۱۱ء)

ولتنظر نفس ما قدمت لغد

آج کل لوگوں کے یہ بات ذہن نشین کی جاتی ہے۔ کہ آدمی ہے۔ مگر جب پوچھا جاوے کہاں تک آزاد ہے۔ ذاتی آزاد ہے؟ تو حیرت زدہ ہوکر عجیب عجیب طور پر جواب دینے کوشش کرتے ہیں اور پھر اپنے طور پر کچھ حد بندیاں کرنے لگتے ہیں۔ گویا اپنے قول کی آپ ہی تردید کر لیتے ہیں۔ میں نے ... کے تعلیم یافتوں سے پوچھا ہے۔ کہ جیسے تم آزاد بنتے ہو۔ اگر تمہارے ماں باپ بھی اسی قسم کی آزادی اختیار کر لیں۔ تو تم کیسی مشکلات میں پڑتے۔ ماں پرورش ہی نہ کرتی اور یوں کہتی کہ چلو مجھے کیا ... ہے۔ اس کا بول براز سنبھالوں اور یہ سوئے اور میں ساتوں جاگوں ... داری میں جان تک ہلکان کر دوں۔ باپ کہے چلو ہمیں کیا ضرورۃ ہے خواہ مخواہ اسے خرچ دیں۔ غرض سب کے دماغ میں آزادی کی ہوا سما گئے تو یہ کارخانہ دم میں تباہ ہو جائے ایسے ہی ایک دہریہ خیالات کے ... کا قول تھا کہ اسلام کے اس قدر احکام کی پابندی مشکل ہے میں نے پوچھا کیا تم میونسپلٹی کے قانون کی متابعت نہیں کرتے پولیس کے قانون کو نہیں مانتے۔ ضابطہ فوجداری کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔ ... چھاؤنی کے رول کی قدر نہیں کرتے۔ کیا تم طبی قوانین کا لحاظ نہیں ... کیا ان کا مجموعہ قرآن مجید سے بہت بڑا نہیں ہے۔ تو وہ ... تھا۔ عیسائیوں کے دماغ میں آزادی سمائی۔ تو شریعت کو لعنت قرار دیا۔ مگر ان کی سوسائٹی کے رول اس قدر ہیں کہ ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

ایک عالم نے ... ایک ... جو ...

کہ پہلے تو میں اللہ سے ڈرتا تھا۔ مگر جوں جوں علم بڑھتا گیا۔ تو یہ خشیۃ کم ہوتی گئی یہ اس لئے کہ ایسی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں جن سے خشیت بڑھے۔

مدارس کے بارہ میں تو یہ بحث پیش آگئی کہ کس مذہب کی کتاب پڑھائی جاوے میں کہتا ہوں انجیل کا ابتدا اور انتہا اور قرآن مجید کا ابتدا اور انتہا ہی دیکھ لو اور ان کا مقابلہ کرو۔ ایک میں الحمد ایسی جامع دعا ہے کہ دنیا اسکی مثل سے عاجز ہے اور اخیر تمام دکھوں سے بچنے کی راہ بتائی۔ دوسری میں ایک نسب نامہ ہے۔ جو اخلاق و ... کے لئے کچھ مفید نہیں اور اخیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ پھانسی دیا گیا۔ غرض علماء میں تو خشیۃ نہیں اور عوام کالانعام ان کے تابع ہوئے۔ گدی نشینوں کی حالت اس سے ناگفتہ بہ۔ امراء اپنی دولت میں مست۔ پھر اخبار نویس ہیں۔ وہ دوسروں کی اصلاح پر تو تیار ہیں مگر اپنی اصلاح کے لئے کوئی کہہ دے تو لڑنے کو تیار ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ جب تم کسی ناصح کی نصیحت کی قدر نہیں کرتے۔ تو تمہارا کیا حق ہے کہ اپنی نصیحت کو منواؤ۔

پس میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ الٰہی حد بندیوں کو نگاہ رکھو۔ اور ہر وقت نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ کل کے واسطے تم نے کیا تیاری کی ہے۔

کچھ قدرت ثانی کے متعلق

گوجرات سے مجھے ایک خط ملا۔ کہ یہاں کوئی حضرت میں قدرت ثانی بنتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ہمارے احباب نے ایک راستباز کا مقدس چہرہ دیکھا اس کے نشانات کو ملاحظہ کیا۔ حقیقۃ الوحی کو پڑھا پھر وہ کیوں ایسے معمولی دعووں پر گھبرا اٹھتے ہیں اور کیوں انکار و تسلیم میں جلدی کرتے ہیں۔ مطلق الہام یا خالی دعوے ہرگز قابل توجہ نہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آج کل اسلام کے اندرونی و بیرونی دشمنوں کے لئے کس قسم کے حربے کی ضرورت ہے اور اس کو چلانے والے کے لئے کس قدر قابلیت درکار ہے۔ کیا محض ایسا شخص کافی ہو سکتا ہے۔ جو اپنی صداقت کا نشان تمام انبیاء علیہم السلام کے طرز عمل کے خلاف تین چار مردوں کی طاقت دینا ٹھہرائے (کیونکہ انبیاء تو نفسانی شہوات و غضبی کے گھٹانے کے لئے آتے ہیں) یا وہ جوہر صبح اٹھ کر ایک دو رویا سنا دے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ پہلے اپنی خدمات سے یہ تو ثابت کرے کہ میں اسلام کا خادم ہوں اور مخالفین دین اسلام پر یہ براہین قاطعہ و حجج ساطعہ غالب آکر دکھائے۔ کہ میں اس کا اہل ہوں جہالت کا یہ حال ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ بھی نہ آئے اور دعوے اس قدر عظیم۔ الہامات تو بہت سنائے۔ مگر عملی رنگ میں پورا ہو کر بھی دکھائی نہ دے۔

ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ایسے لوگوں کی خواہ مخواہ تکذیب کریں بلکہ خاموشی کے ساتھ ان کا انجام دیکھنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب میں اپنے بیٹوں کی نسبت جو الفاظ ہیں۔ کیا وہ یونہی چلے جاتے

(بمقام قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا)

ذکر

ہیں۔ پھر وصیت میں کیا ہمارے احباب نے نہیں پڑھا۔ تیری جماعت کے لئے تیری ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعے حق ترقی کریگا اور کیا آپ لوگوں میں ایک امیر و مقتدا موجود نہیں جسپر خدا تعالیٰ نے فعلی رنگ میں حضور علیہ الصلوٰۃ کے الفاظ صادق کرکے ثابت کر دیا کہ تیرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو قدرت ثانی کے مظہر ہوں گے"۔ کے مصداقوں میں سے ایک یہ ہی ہے وہ الفاظ یہ تھے۔ کہ "نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا الخ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے اس کی مثال میں فرمایا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کیوقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کی موت ایک بیوقت موت سمجھی گئی۔ ...... تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے موقعہ پر کس شخص نے جماعت کو سنبھالا؟ بس جس نے سنبھالا لامحالہ وہ بھی دوسری قدرت کے مظاہر میں سے ہے اور قدرت ثانی کا مصداق ہے۔ اب تو یہ مدعیان قدرت ثانی خاموش رہے لیکن اب جبکہ مطلع صاف ہوگیا۔ مشکلات میں بہت کچھ کمی ہو کر جماعت کے لئے ایک کامیابی کی راہ کھل گئی ہے۔ تو یہ مدعی نکل آئے پھر سلسلہ کے صدر مقام کو چھوڑ کر یہ لوگ ادھر ادھر کیا آوارہ پھرتے رہے ہیں وہ یہاں آئیں اور اپنے تئیں محک امتحان پر زر خالص ثابت کریں۔ والسّلام۔

مدینۃ المسیح

(۱) اگرچہ مئی کا مہینہ ہے مگر رات کو خاصی سردی ہوتی ہے اور اس قسم کا جاڑا طاعونی اجرام کے بڑھانے میں بہت ہی خطرناک ہے اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے (۲) ۲۳۔ اپریل کو مسجد نور جس کا ایک کمرہ تیار ہو چکا ہے ایں حضرت امیر المومنین نے بطور افتتاح عصر کی نماز پڑھائی اور وہیں درس قرآن سنایا جس کے اول میں راستبازوں کی صداقت کے نشانات اور ان کے سلسلہ کی ترقی اور اس مسجد کے موسس علی التقویٰ ہونے کی شہادت دی۔ اور نہایت درد مند دل سے دعا مانگی۔ کہ اس میں نماز پڑھنے والے مطہر و مزکی ہوں (۳) بعد میں ایک دفعہ اس عاجز نے تحریک کی تھی کہ مسجد مبارک میں کلاک ہو اور مہمانخانہ میں تلکہ۔ کلاک کا انتظام تو مسٹر اے۔ ایس عربی نے کر دیا تھا اور تلکہ چودھری غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر نے جو بہت مخلص احمدی ہیں۔ لگوا دیا۔ جس سے مہمانوں کو بہت آرام ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ (۵) خاندان نبوت کے تمام ممبر بخیر و عافیت ہیں۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب امتحان انٹرنس پاس کرکے اب گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کے علوم سے بہرہ وافی عطا فرمائے (۶) حضرت امیر المومنین کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے آپکے بچے بخیر و عافیت ہیں۔ ننھے بچے کا نام عبد المنان رکھا گیا ہے۔ (۷) حضرت مولوی محمد علی صاحب ۲۸۔ اپریل کو ... تشریف لے گئے۔ اللّٰھم اسعدہ و بارک فی عمرہ۔

دُمدار سیّارہ سے دو تین باتیں

مدت سے میں نے مناظرین کی سمع خراشی نہیں کی اور غالباً اڈیٹر صاحب کی مرضی بھی یہ نہ ہوگی کہ میں ساکن سمندر میں خواہ مخواہ تلاطم پیدا کر دوں لیکن میرے سر میں دماغ ہو اور دماغ میں سودا۔ پہلو میں دل ہے اور دل میں درد۔ پھر طبیعت کو اجرام سماوی سے خاص مناسبت بالخصوص گاہ گاہ کوئی نہ کوئی خطا ہو ہی جاتی ہے یعنی فضاء سما کا جب کوئی عجیب لاجھڑ کا مسافر مجھے نظر آتا ہے تو دو چار باتیں کر ہی لیتا ہوں چنانچہ علی الصباح افق مشرق پر نظر آنیوالے دنبالہ سے یہ مکالمہ ملاحظہ ہو۔ (اکمل)

دیدۂ حور میں ۔ یہ ۔ سرمۂ نورانی ہے
شملہ دستار فضیلت کا ۔ اسے ۔ کہدیجے
شہپر باز تقدس یہ نظر آتا ہے
کون مقتل یہ لئے تیغ و سنان آتا ہے
کاٹتا دم سے جگر ۔ یہ کہاں سے آیا
آجا ۔ آجا ۔ کہ نرالی ہے یہ صورت تیری
آ۔ تجھے آنکھ کے پردے میں ۔ بٹھالیتا ہوں
آ۔ مرے گھر میں چلا آ کہ مبارک تو ہے
تو مبارک ہے ۔ مبارک ہے مہورت تیری
افق غرب پہ دُمدار ..... ستارا تو ہے
تو مجھے نور کا پتلا جو نظر آتا ہے
معرفت ہستی ... کا ہے حق مجھے
مانتا ہوں تیری ہمت تیری جرأت تارے
تو بڑی دور سے دن رات سفر کرکے
اور ابھی شوق کا یہ حال ہے نزدیک آئیں
جانتا ہوں کہ تیرے جی میں ارادہ کیا ہے
بس یہی ہے کہ اسی نور میں مل جاؤں میں
میں بھی اک روئے پُر انوار کا شیدائی ہوں
دم سے آیا ۔ کہ اس یار ازل تک پہنچوں
آرزو ہے مرے دل میں بھی جو پوری ہو جائے
قرب حاصل ہو ۔ بہت دور یہ دوری ہو جائے
نور ہی نور میں رہ جاؤں ۔ تمنا ہے یہی

یا کسی ہاتھ میں تسبیح سلیمانی ہے
دُرہ ۔ اکرام شریعت کا اسے کہہ دیجے
یا کوئی پیک ۔ لئے نامہ ۔ ادھر آتا ہے
کونسی بزم میں یہ شعلہ زبان آتا ہے
وہ جہان ۔ دور ہے کتنا ۔ یہ ۔ جہان سے آیا
میری آنکھوں میں کھبی جاتی ہے مورت تیری
آ مری جان تجھے سر پہ اٹھالیتا ہوں
نوری مخلوق خداوند تبارک تو ہے
اس زمانے میں ہنانت تھی ضرورت تیری
چشم عرفان خداوند کا ..... تارا تو ہے
یہ خدا کے لئے بتلا کہ کدھر جاتا ہے
بادہ وصلت محبوب کا ہے ذوق تجھے
آفریں بول اٹھے دیکھنے والے سارے
محفل "مہر جہانتاب" میں پہنچا مرکے
جس قدر ہوسکے آگے ہی بڑھتا جاؤں
اور تمنا دلی اس سے زیادہ کیا ہے
ایسا مل جاؤں کہ مل کر نہ کبھی آؤں میں
میں بھی اک مہر ضیا بار کا شیدائی ہوں
جو دم نقد نہ پہنچوں تو اجل تک پہنچوں
صحبت نور ہے یہ بندہ بھی نوری ہو جائے
اور میسّر مجھے ہر وقت حضوری ہو جائے
ایسا جاؤں کہ نہ پھر آؤں ۔ تمنا ہے یہی

مثل پروانہ ۔ اسی رخ پہ فدا ہو جاؤں
اپنی ہستی کو مٹا کر میں فنا ہو جاؤں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصادق والمصدّق والمصدوق

حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۃ زخرف کی تفسیر لکھتے ہوئے زیر آیۃ وانہ لعلم للساعۃ حضرت رسول اطہر کی حدیث دربارہ نزول عیسےٰ ابن مریم درج کر کے صادق رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے صادق قول کی ایسی صاف اور کھلی ہوئی تشریح کی ہے۔ جو فی الحقیقت شرح نہیں بلکہ صادق کی تصدیق ہے۔ یہ دیکھکر ایک بے تعصب پاک دل شخص پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ کام اللہ تعالےٰ سے وحی پانے والے انبیاء سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف کے ظاہر لفظوں کو بلیہ وجہ ظاہر تاویل کر کے تقریباً سات سو سال کے بعد واقع ہونے والے امر کو اسکے پردوں اور حجابوں سے باہر نکالکر اصلی شکل میں ظاہر کر دینا بدوں وحی الہی کے یا کھلے الہام کے ناممکن ہے۔ اور یہ تصدیق منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حجت ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ قیل فی الحدیث ینزل علے ثنیۃ من الارض المقدسۃ اسمہا افیق وبیدہ حربۃ یقتل بہا الدجال ویکسر الصلیب ویہدم البیع والکنائس ویدخل بیت المقدس والناس فے صلاۃ الصبح فیتاخر الامام فیقدمہ عیسےٰ علیہ السلام ویصلے خلفہ علے دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

اس کا مطلب آپ اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایک پاک مولود اپنی وقت میں روحانیت اور صفات عیسےٰ ابن مریم کا بطور بروز کے مظہر ہوگا۔ جو ارض طہارۃ کی حالت میں پیدا ہوگا۔ جسکا کالبد عنصری طینت طاہرہ سے پیدا کیا جاویگا۔ اور وہ الہی قدرۃ و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ [illegible] پانے والے متصل دجال بدعقیدہ [illegible] یاد [illegible] گا۔ اور ادیان مختلفہ کو رفع کریگا۔ یعنے باعتبار اصلیت کے ادیان مختلفہ کو منجانب اللہ ثابت کر کے [illegible] عوام کے انکی شان کو مرفوع اور باعتبار [illegible] رفع کریگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی جانب کی [illegible] امت محمدی پر سرفراز ہوگا۔ اور اس کے مبارک عہد میں جو آخری ہزار کا شروع ہوگا توحید پر استقامت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص قائم بالدین یعنے باعتبار دین دیانت کے ممتاز ہوگا۔ وہ نائب الرسول سمجھکر سب پر اسکو ترجیح دیکر اس کی اطاعت واقتدا کریگا۔ اور باوجود عیسےٰ ابن مریم کا بروز ہونیکے رنبوت کے عہدہ پر ممتاز ہونیکے ہر چند غافلوں کو خدا تعالےٰ کا دیدار دکھلانا اور جلال الہی سے ڈراتا اور قیامت کبریٰ احوال جتلانا اور عیانی توحید سکھلانا اوس کی تعلیم کا گر ہوگا۔ مگر ظاہر شرع سے بوجہ متابعت مصطفوی کے ذرا باہر بھی نہ جاویگا۔ اور نہ جانے دیگا۔ اور وہ مہدی اور عیسیٰ دونو عہدوں کا منصبدار ہوگا۔ کہ حدیث میں آچکا ہے کہ لا مھدی الا عیسیٰ ابن مریم۔

اب انصاف کرنیوالے انصاف کریں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عکسی تصویر اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے یا نہ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور جنہا عنہ کا اجمالی حال بھی اسمیں موجود ہے۔ اور یقیناً بدون ذات بابرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اوسکا مصداق نہیں ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ صادق رسول اکرم اور مصداق و مصدوق یعنی حضرت امام اعظم کے درمیان مصدق کا زمانہ زندگی مقدر ہوا ہے۔ یہ بھی اسرار الہی میں سے ایک سر ہے۔ کہ صادق نے بہ مصلحت ایمان بالغیب ایک پیشگوئی مطابق سنت جاریہ کے پردوں اور حجابوں کے ساتھ ظاہر فرمائی اور ساتویں صدی میں ایک ایسے شخص نے جس کی باتیں پردہ دار بھی ہیں۔ اور بے پردہ بھی حجاب اٹھا دیا۔ اور چودھویں صدی میں وہ چودھویں کا چاند بعینہ اوسیطرح ظاہر ہوا علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اگرچہ اس مطلب کے اظہار میں عاجز حضرت مصدق کے الفاظ اور اونکے معانی سے باہر نہیں نکلا۔ مگر تاوقتیکہ اصل عبارت درج نہ ہوگی ناظرین کا شک رفع نہ ہوگا۔ لہذا اصل عبارت درج کرتا ہوں۔

فالثنیۃ المسماۃ بافیق اشارۃ الی مظہرہ الذی یتجسد فیہ [illegible] والارض المقدسۃ الی المادۃ الطاہرۃ التی یتکون منہا جسدہ والحربۃ اشارۃ الی [illegible] والشوکۃ التی یظہر فیہا ویقتل الدجال بہا اشارۃ الی غلبتہ علے المتغلب المضل الذی یخرج فی زمانہ وکسر الصلیب وھدم البیع والکنائس اشارۃ الی رفعہ للادیان المختلفۃ ودخولہ بیت المقدس اشارۃ الی وصولہ الی مقام الولایۃ الذاتیۃ فی الحضرۃ الالٰھیۃ الذی ھو مقام القطب وکون الناس فے صلوٰۃ الصبح اشارۃ الی اتفاق المحمدیین علے الاستقامۃ فی التوحید عند طلوع صبح یوم القیامۃ الکبری بظھور نور شمس الوحدۃ وتاخر الامام اشارۃ الی شعور القائم بالدین المحمدی فی وقتہ بتقدمہ علی الکل فی المرتبۃ لمکان قطبیۃ وتقدیم عیسےٰ علیہ السلام ایاہ واقتداؤہ بہ علے الشریعۃ المحمدیۃ اشارۃ الی متابعتہ للملۃ المصطفویۃ وعدم تغییرہ للشرائع وان کان یعلمھم التوحید العیانی ویعرفھم احوال القیامۃ الکبری وطلوع الوجہ الباقی ھذا اذا کان المھدی عیسیٰ ابن مریم علے ما روی فی الحدیث لا مھدی الا عیسیٰ ابن مریم۔ انتہی۔

منکرین کی فطرت سے اگرچہ امید کم ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاویں اور انکار اور سنت الاولین کو چھوڑ دیویں مگر طالبان حق اور متردین کے واسطے یہ تشریح و تصدیق بفضلہ تعالےٰ چراغ راہ کا کام دیگی۔ اور مومنین کیواسطے ایسی نعمت جو شکر نعمت کا کام بھی دیگی لیزدادوا ایمانا مع ایمانہم۔ اور ساتھ ہی بد زبانوں کے لئے جو حضرت شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں۔ لگام بن کر انکو ادب کے راستہ پر چلا دیگی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

راقم خاکسار غلام احمد اختر از اوچ ریاست بہاولپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلعم کا فرمان اور علامات آخر الزمان

بخاری کی کتاب فرض الخمس میں ہے۔ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا (دیکھو باب ما یحذر من الغدر قول اللہ تعالیٰ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ الایۃ) اس حدیث میں جناب فخر موجودات و سرور کائنات علیہ افضل الصلات واکمل التحیات نے ان چھ علامات کا قبل از قیامت ظاہر ہونا بیان فرمایا جن کی نسبت شارحین نے لکھا ہے۔ کہ پانچ علامتیں تو آنجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حضرت عثمانؓ کے زمانہ فتنہ تک سب کی سب دیکھی

چند سلسلہ میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن چھٹی علامت زمانہ مہدی میں ظاہر ہوگی چنانچہ شیخ الاسلام شرح بخاری صفحہ میں ہے۔ "این قصہ در زمانہ مہدی خواہد شد" ۔ وہیں ایسے بھائیوں کی خدمت میں جو اس قصہ کے منتظر ہیں۔ مضمون حدیث پر غور کرنے کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ ارباب معنی ہو کر تدبر فرماویں کہ کیا ہمارا زمانہ وہی زمانہ نہیں۔ جس کی نسبت آج سے تیرہ سو برس پہلے جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم ان چھ علامات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ جب ہم ایک طرف آپ کے ارشاد موتان پڑھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے اس اعتقاد پر (کہ افضل الانبیاء تو زمین کے نیچے مگر عیسےٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر پھر حضرت موسیٰ کی امت میں تو نبی لیکن مثیل موسیٰ کی امت میں مدعی الہام کافر) نظر کرتے ہیں تو موتان کے معنے روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دوسری علامت فتح بیت المقدس ہے جس کا ظہور خدا کے فضل سے ہمارے زمانہ میں ہو چکا اور یہ سب موجود ہوئے چھٹی علامت کے اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے آیۃ فان حسبک اللہ میں فرمایا ضرور تھا کہ یہ فتح ہی ہو۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے دو فتحیں مقرر کر رکھی تھیں پہلی فتح یوم بدر ہے۔ اور دوسری فتح مسیح موعود کا زمانہ ہے یعنی چودہویں صدی۔ جس وقت کہ بموجب آیۃ لعضہم یومئذ یموج فی بعض اور حسب حدیث فیاتو کم تحت ثمانین غایۃ اسلام اور اہل اسلام کے استیصال کے لئے کتب و رسائل کی توپ بندوقوں میں اعتراضات و شبہات کا گولہ بارود اڑنے لگیگا تو اس وقت محافظ اسلام مرسل رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وعدہ کے مطابق جناب مظہر سید العرب والعجم بروز رسول اکرم اعنی حضرت سلطان القلم کو مبعوث فرمائیگا۔ جنکی تیغ قلم کا چمکار دور دور کے ملک و امصار میں پہونچکر خرمن اعتراضات پر بجلی کی طرح گریگا۔ اور میدان مناظرہ میں اس کی طبع کا نقرہ جو براہین توحید کے آلات سے مزین ہوگا۔ علم لدنی کے زور سے ایسی خوشخرامی اور تیز گامی دکھائیگا جسکو دیکھ کر شرک کا شبدیز اپنے پادشاہ الوہیت مسیح کو میدان میں چھوڑ بھاگ نکلیگا۔ اور عقلی نقلی دلائل کے تیز خنجر سے اوسکا کام تمام کیا جاویگا۔ اور وہ جو تمام انبیاء کی اصل تعلیم یعنے توحید کا مقدس گھر یا دار الخلافہ ہے۔ اور اخراج دعوت مرسلان خدا کا قبلہ مقصود ہے اوس سے اوہام باطلہ اور عقائد فاسدہ کا لشکر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے عہد سعادت مہد میں نکالدیا جاوے گا۔ اور غنایم برکات و خیرات و ترقیات عالیہ علمبردار دین و سربازان شرع متین کے ہاتھ آئینگی بکفر اور ضلالت کے ملک میں ایمان اور ہدایت کے جھنڈے لہرانے لگینگے۔ اسلامی فوج و براہین کے توپ خانے الٰہی معرفت و اسرار کے خزانے لیکر تمام ممالک مذاہب میں دورہ کرینگے۔ بنا ہائے فسانہ و قصص کو گرا کر مردہ زمین عقیدہ میں وحی الہام کے پانی سے زندگی اور یقین کا بیج بویا جائیگا۔ جسکو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ فسبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ فتدبر۔

تیسری علامت موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ہے۔ یعنے وبائے قعاص سے بھیڑ بکریاں ہلاک ہوتی ہیں۔ انسان وبائے طاعون سے ہلاک ہوں گے چنانچہ طاعون قعاص دونوں کا نظارہ اسوقت ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس سے ادھر کنبے کے کنبے اور ادھر ریوڑوں کے ریوڑ تباہ ہو گئے۔ ہمارے علاقہ میں سنہ ۱۹۰۲ء کی طاعون سنہ ۱۹۰۰ء کا ہیضہ اور طاعون سنہ ۱۹۰۹ء کی قعاص ایک عمر کیلئے نہایت ہی عبرتناک واقعات ہیں۔ چونکہ ایسا تباہ کن عذاب بموجب آیۃ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا بغیر تکذیب کسی مامور من اللہ کے نہیں آتا۔ اس لئے اس آخری زمانہ کے مصلح (مہدی معہود و مسیح موعود) کا موجود ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ چوتھی علامت استفاضۃ المال ہے۔ یہ علامت بھی روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کبھی وہ زمانہ تھا۔ کہ پانچ چھ روپیہ ماہوار پر آدمی کو خوشی ہوتی یا یہ زمانہ ہے کہ سیکڑوں روپے ماہوار پر لوگ ناراض ہیں۔ پانچویں علامت فتنہ ہے جسکا بیان بخاری کی ایک اور حدیث میں اسطرح ہے۔ قال رئیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر الی المشرق فقال ان الفتنۃ ھھنا الخ جس سے معلوم ہوا کہ مشرق کے ملک میں کوئی ایسی قوم ظاہر ہوگی۔ جو اسلام کیلئے موجب فتنہ ہوگی۔ جیسا کہ قوم آریہ یہاں عرب سے مراد اسلام ہے جیسا کہ حدیث یاجوج ماجوج میں ویل للعرب سے مراد باتفاق تمام علماء خاص عرب ہی نہیں چھٹی علامت ہدنہ یعنے بنی اصفر سے صلح اور پھر ان کا بڑے بڑے لشکروں سے اسلام پر حملہ کرنا ہے۔ اس علامت کے اخیر بیان کرنے میں وہی نکتہ ہے۔ جو ولا الضالین اور والناس میں حضرت اقدس نے بیان فرمایا۔ اس علامت کا ظہور کالشمس فی النہار ہے لیکن متعصب اور ظاہر پرست گروہ خفاش کیطرح جسکو تاریکی سے محبت و پیار ہے۔ باوجود ہزار بار سمجھانیکے ابھی تک برسر انکار ہے۔ بنی اصفر سے ہماری صلح اظہر و آشکار ہے۔ کہ جو تمہاری کتاب یا رسالہ یا اخبار ہے۔ ہر ایک میں تمہاری طرف سے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً۔ ہی کی دعوت و پکار ہے دیکھو کس صلح اور صفائی سے ہم لوگ دولت توحید کو جو مدار دین دنیا کی مدار ہے۔ اپنے بھائیوں یعنے مسیحی قوم کے دامن میں ڈالتے ہیں جو اس دولت سے مفلس و نادار ہے۔ لیکن اس کے عوض میں ان لوگوں کا ہم سے یہ سلوک الوہیت مسیح و تثلیث کا مسئلہ جو بالکل ہی ناقابل اعتبار ہے۔ اس کے منوانے کیلئے ہمارے مقابلہ میں یہ اتنا بڑا لشکر تیار ہے۔ جو ہمارے اور ہماری ذریت کے قتل کیواسطے سرگرم کیا پیادہ اور کیا سوار ہے۔ اب یک منصف انصاف کرے کہ کون غدار اور کون وفادار ہے حدیث میں جو اسی جھنڈوں اور ہر ایک جھنڈا میں بارہ ہزار کا شمار ہے۔ مراد اس سے حسب محاورہ کلام عرب کے صرف ان کی بہتات و کثرت کا اظہار ہے۔ پس ان چھ علامات میں جو ذکر دار کار ہے۔ تمہارے بیرونی و اندرونی مخالفوں کے لئے مخدوم خادم کی (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار ان پر رحمتیں ہوں) صداقت کا ایک کافی انبار ہے۔ ہمارا کام ہے سنا دینا آگے ہدایت کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے۔

کرم داد - دوالمیال ضلع جہلم

نظم مبارک

صد در رحمت بروئے مصطفےٰ بکشادہ اند
تاج عزت بر سرش در انبیاء بنہادہ اند
بو صدیقش علامہ ہم عمرؓ چون چاکرے
ہست عثمان خادمے ہم مرتضیٰؓ دلدادہ اند
رحمۃ للعالمینی یا محمد مصطفےٰ ؐ
اینہمہ قدوسیاں در خدمتت استادہ اند
اے خدا محفوظ دارم از برائے مصطفےٰ
اندرین دور زماں ہر جا مفاسد زادہ اند
جود و احسان خودت را صرف شان کن رحیم
کز عقیدت از مسیحا مست جام بادہ اند
آنکہ او از اتباع مصطفےٰ نورے گرفت
واین زمانش بر سر کرسی او جا دادہ اند
ہم نالائق ناسپاسان زراہ علم و ہدیٰ
کز سر جہل و غوایت منحرف از جادہ اند
از سر نخوت نے آرند روئے خود بحق
واز خطا دانند خود را سر بسر آزادہ اند
ظاہر شان ہمچو مردان باطن شان چوں زنان
صورت نرمی نمائند و بسیرت مادہ اند
کس نے فہمد گزندے را کہ از دوناں رسید
نابلد نا تجربان ہم ناسزا و سادہ اند
دار ہا نم از کمند نفس و شیطان لعین
بہرہ اغوا و من ایشاں بر سر ہم آمادہ اند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصادق والمصدِّق والمصدوق

حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۃ زخرف کی تفسیر لکھتے ہوئے زیر آیۃ وانہ لعلم للساعۃ حضرت رسول اطہر کی حدیث دربارہ نزول عیسےٰ ابن مریم درج کرکے صادق رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے صادق قول کی ایسے صاف اور کھلی ہوئی تشریح کی ہے۔ جو فی الحقیقت شرح نہیں۔ صادق کی تصدیق ہے۔ یہ دیکھکر ایک بے تعصب پاکدل شخص پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ کام اللہ تعالےٰ سے وحی پانے والے انبیاء سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف کے ظاہر لفظوں کو بہ وجہ ظاہر تاویل کرکے تقریباً سات سو سال کے بعد واقع ہونے والے امر کو اسکے پردوں اور حجابوں سے باہر نکالکر اصلی شکل میں ظاہر کردینا بدوں وحی الہی کے یا کھلے الہام کے ناممکن ہے۔ اور یہ تصدیق منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حجت ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ قیل فی الحدیث ینزل علی ثنیۃ من الارض المقدسۃ اسمہا افیق وبیدہ حربۃ یقتل بہا الدجال ویکسر الصلیب ویہدم البیع والکنائس ثم یدخل بیت المقدس والناس فی صلاۃ الصبح فیتاخر الامام فیقدمہ عیسےٰ علیہ السلام ویصلی خلفہ علی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم +

اس کا مطلب آپ اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایک پاک مولود اپنی وقت میں روحانیت اور صفات عیسےٰ ابن مریم کا بطور بروز کے مظہر ہوگا۔ جو اس کی طہارت کی حالت پر پہونچنے سے پیدا ہوگا۔ جسکا کالبد عنصری طینت طاہرہ سے پیدا کیا جاویگا۔ اور وہ الہی قدرت و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوکر اپنے زمانہ کے بے دین جابر غلبہ پانے والے مضل دجال بدعقیدہ پر مابعق غلبہ پاویگا۔ اور ادیان مختلفہ کو رفع کریگا۔ یعنے باعتبار اصلیت کے ادیان مختلفہ کو منجانب اللہ ثابت کرکے برخلاف مزعوم عوام کے انکی شان کو مرفوع اور باعتبار حالت موجودہ کے ان کو رفع دفع کریگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی جانب کی [illegible] مقام محمدی پر سرفراز ہوگا۔ اور اس کے مبارک عہد میں جو آخری ہزار کا شروع ہوگا توحید پر استقامت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص قائم بالدین یعنے باعتبار دینداریت کے ممتاز ہوگا۔ وہ نائب الرسول سمجھکر سب بڑا دکمو ترجیح دیکر اس کی اطاعت واقتدا کریگا۔ اور باوجود عیسےٰ ابن مریم کا بروز ہونیکے نبوت کے عہدہ پر ممتاز ہونیکے ہرچند غافلوں کو خدا تعالےٰ کا دیدار دکھلانا اور جلال الہی سے ڈرانا اور قیامت کبری احوال جتلانا اور عیانی توحید سکھلانا اوس کی تعلیم کا گرُ ہوگا۔ مگر ظاہر شرع سے بوجہ متابعت مصطفوی کے ذرا بھر ہٹنے نہ پاویگا۔ اور نہ جانے دیگا۔ اور وہ مہدی اور عیسیٰ دونو عہدوں کا منصبدار ہوگا۔ کہ حدیث میں آچکا ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم -

اب انصاف کرنیوالے انصاف کریں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عکسے تصویر اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے یا نہ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعتہ کا اجمالی حال بھی اسمیں موجود ہے۔ اور یقیناً بدون ذات بابرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اوسکا مصداق نہیں ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ صادق رسول اکرم اور مصداق و مصدوق یعنی حضرت امام اعظم کے درمیان مصدِّق کا زمانہ زندگی مقدر ہوا ہے۔ یہ بھی اسرار الہی میں سے ایک سر ہے۔ کہ صادق نے بمصلحت ایمان بالغیب ایک پیشگوئی مطابق سنت جاریہ کے پردوں اور حجابوں کے ساتھ ظاہر فرمائی اور ساتویں صدی میں ایک ایسے شخص نے جس کی باتیں پردہ دار بھی ہیں۔ اور بے پردہ بھی حجاب اٹھا دیا۔ اور چودھویں صدی میں وہ چودھویں کا چاند بعینہ اوسیطرح ظاہر ہوا علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اگرچہ اس مطلب کے اظہار میں عاجز حضرت ممدوح کے الفاظ اور اونکے معانی سے باہر نہیں نکلا۔ مگر تاوقتیکہ اصل عبارت درج نہ ہوگی ناظرین کا شک رفع نہ ہوگا۔ لہذا اصل عبارت درج کرتا ہوں۔

فالثنیۃ المسماۃ بافیق اشارۃ الی مظہرہ الذی یتجلی فیہ والحربۃ [illegible] والارض المقدسۃ الی المادۃ الطاہرۃ التی یتکون منہا جسدہ والحربۃ اشارۃ الی صورۃ القدرۃ والشوکۃ التی یظہر فیہا وقتل الدجال بہا اشارۃ الی غلبتہ علی المتغلب المضل الذی یخرج فی زمانہ وکسر الصلیب وہدم البیع والکنائس اشارۃ الی رفعہ للادیان المختلفۃ ودخولہ بیت المقدس اشارۃ الی وصولہ الی مقام الولایۃ الذاتیۃ فی الحضرۃ الالہیۃ الذی ہو مقام القطب وکون الناس فی صلوٰۃ الصبح اشارۃ الی اتفاق المحمدیین علی الاستقامۃ فی التوحید عند طلوع صبح یوم القیامۃ الکبری بظہور نور شمس الوحدۃ وتاخر الامام اشارۃ الی شعور القائم بالدین المحمدی فی وقتہ بتقدمہ علی الکل فی الرتبۃ لمکان قطبیۃ وتقدیم عیسےٰ علیہ السلام ایاہ واقتداؤہ بہ علی الشریعۃ المحمدیۃ اشارۃ الی متابعتہ للملۃ المصطفویۃ وعدم تغییرہ للشرائع وان کان یعلمہم التوحید العیانی ویعرفہم احوال القیامۃ الکبری وطلوع الوجہ الباقی ہذا اذا کان المہدی عیسےٰ ابن مریم علی ما روی فی الحدیث لا مہدی الا عیسےٰ ابن مریم - انتہی +

منکرین کی فطرت سے اگرچہ امید کم ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاویں اور انکار اور سنت الاولین کو چھوڑ دیویں مگر طالبان حق اور متردین کے واسطے یہ تشریح و تصدیق بفضلہ تعالےٰ چراغ راہ کا کام دیگی۔ اور مومنین کیواسطے ایسی نعمت جو شکر نعمت کا کام بھی دیگی لیزدادوا ایمانا مع ایمانہم۔ اور ساتھ ہی بدزبانوں کے لئے جو حضرت شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں۔ لگام بنکر انکو ادب کے راستہ پر چلا دیگی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

راقم خاکسار غلام احمد اختر از اوچ ریاست بہاولپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلعم کا فرمان اور علامات آخر الزمان

بخاری کتاب فرض الخمس میں ہے۔ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا (دیکھو باب ما یحذر من الغدر قول اللہ تعالیٰ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ الآیۃ) اس حدیث میں جناب فخر موجودات و سرور کائنات علیہ افضل الصلات واکمل التحیات نے ان چھ علامات کا قبل از قیامت ظاہر ہونا بیان فرمایا جن کی نسبت شارحین نے لکھا ہے۔ کہ پانچ علامتیں تو آنجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حضرت عثمانؓ کے زمانہ شہادت تک یکے بعد دیگرے

چند سلسلہ میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن چھٹی علامت زمانہ مہدی میں ظاہر ہوگی چنانچہ شیخ الاسلام شرح بخاری صـ۲۲ـ میں ہے۔ "این قصہ در زمانہ مہدی خواہد شد"۔ وہیں ایسے بھائیوں کی خدمت میں جو اس قصہ کے منتظر ہیں۔ مضمون حدیث پر غور کرنیکے لئے درخواست کرتا ہوں کہ ارباب معنی ہو کر تدبر فرمادیں کہ کیا ہمارا زمانہ وہی زمانہ نہیں۔ جس کی نسبت آج سے تیرہ سو برس پہلے جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم ان چھ علامات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ جب ہم ایک طرف آپ کے استاد موتی پڑھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے اس اعتقاد پر (کہ افضل الانبیاء تو زمین کے نیچے مگر عیسےٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر پھر حضرت موسیٰ کی امت میں تو نبی لیکن مثیل موسیٰ کی امت میں مدعی الہام کافر) نظر کرتے ہیں تو موتی کے معنے روز روشن کیطرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دوسری علامت فتح بیت المقدس ہے جس کا ظہور خدا کے فضل سے ہمارے زمانہ میں ہو چکا اور یہ سب موجود ہوئے چھٹی علامت کے اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالےٰ نے آیۃ فان حسبک اللہ میں فرمایا ضرور تھا کہ یہ فتح ہی ہو۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کے لئے دو فتحین مقرر کر رکھی تہیں پہلا فتح یوم بدر ہے۔ اور دوسری فتح مسیح موعود کا زمانہ ہے یعنی چودہویں صدی جسوقت کہ بموجب آیۃ لعضہم یومئذ یموج فی بعض اور حسب حدیث فیا تونکم تحت ثمانین غایۃ اسلام اور اہل اسلام کے استیصال کے لئے کتب و رسائل کی توپ بندوقوں میں اعتراضات و شبہات کا گولہ بارود اڑنے لگیگا تو اوسوقت محافظ اسلام مرسل رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وعدہ کے مطابق جناب مظہر سید العرب والعجم بروز رسول اکرم اعنی حضرت سلطان القلم کو مبعوث فرمائیگا۔ جنکی تیغ قلم کا چمکار دور دور کے ملک و امصار میں ہو کر خرمن اعتراضات پر بجلی کیطرح گریگا۔ اور میدان مناظرہ میں اس کی طبع کا نقرہ جو براہین توحید کے آلات سے مزین ہوگا۔ علم لدنی کے زور سے ایسی خوشخرامی اور تیز گامی دکھائیگا جسکو دیکھ کر شرک کا شبدیز نے پادشاہ الوہیت مسیح کو میدان میں چھوڑ بھاگ نکلیگا۔ اور عقلی نقلی دلائل کے تیز خنجر سے اوسکا کام تمام کیا جاویگا۔ اور وہ جو تمام انبیاء کی اصل تعلیم یعنے توحید کا مقدس گھر یا دار الخلافہ ہے۔ اور تواج دعوت مرسلان خدا کا قبلہ مقصود ہے اس سے اوہام باطلہ اور عقائد فاسدہ کا لشکر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے عہد سعادت مہد میں نکالدیا جاوے گا۔ اور غنائم برکات و خیرات و ترقیات عالیہ غازیان دین و سربازان شرع متین کے ہاتھ آئینگی بکفر اور ضلالت کے ملک میں ایمان اور ہدایت کے جھنڈے لہرانے لگینگے۔ اسلامی مجوداںراہیں کے توپ خانے الہی معرفت و اسرار کے خزانے لیکر تمام ممالک مذاہب میں دورہ کرینگے۔ بنا ہائے فسانہ و قصص کو گرا کر مردہ زمین عقیدہ میں وحی و الہام کے پانی سے زندگی اور یقین کا بیج بویا جائیگا۔ جسکو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ فسبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ فتدبر۔

تیسری علامت موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ہے۔ یعنے وبائے قعاص سے بھیڑ بکریاں ہلاک ہوتی ہیں۔ انسان وبائے طاعون سے ہلاک ہوں گے چنانچہ طاعون قعاص دونوں کا نظارہ اسوقت ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس سے ادہر کنبے کے کنبے اور ادہر ریوڑوں کے ریوڑ تباہ ہو گئے۔ ہمارے علاقہ میں سنہ ۱۹۰۲ء کی طاعون سنہ ۱۹۰۷ء کا ہیضہ اور طاعون بارش سنہ ۱۹۰۹ء کی قعاص ایک خدا ترس کیلئے نہایت ہی عبرتناک واقعات ہیں چونکہ ایسا تباہ کن عذاب بموجب آیۃ ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا بغیر تکذیب کسی مامور من اللہ کے نہیں آتا۔ اس لئے اس آخری زمانہ کے مصلح (مہدی معہود و مسیح موعود) کا موجود ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ چوتہی علامت استفاضۃ المال ہے۔ یہ علامت بھی روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ کبھی وہ زمانہ تہا۔ کہ پانچ چھ روپیہ ماہوار پر آدمی کو خوشی ہوتی یا یہہ زمانہ ہے کہ سیکڑوں روپے ماہوار پر لوگ ناراض ہیں۔ پانچویں علامت فتنہ ہے جسکا بیان بخاری کی ایک اور حدیث میں اسطرح ہے۔ قال رئیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر الی المشرق فقال ان الفتنۃ ھھنا الخ جس سے معلوم ہوا کہ مشرق کے ملک میں کوئی ایسی قوم ظاہر ہوگی۔ جو اسلام کیلئے موجب فتنہ ہوگی۔ جیسا کہ قوم آریہ یہاں عرب سے مراد اسلام ہے جیسا کہ حدیث یاجوج ماجوج میں ویل للعرب سے مراد باتفاق تمام علماء خاص عرب ہی نہیں۔ چھٹی علامت ہدنہ یعنے بنی اصفر سے صلح اور پہران کا بڑے بڑے لشکروں سے اسلام پر حملہ کرنا ہے۔ اس علامت کے اخیر بیان کرنے میں وہی نکتہ ہے۔ جو ولا الضالین اور والناس میں حضرت اقدس نے بیان فرمایا۔ اس علامت کا ظہور کالشمس فی النہار ہے لیکن متعصب اور ظاہر پرست گروہ خفاش کیطرح جسکو تاریکی سے محبت و پیار ہے۔ باوجود ہزار بار سمجھانیکے ابہی تک برسر انکار ہے۔ بنی اصفر سے ہماری صلح اظہر و آشکار ہے۔ کہ جو تمہاری کتاب یا رسالہ یا اخبار ہے۔ ہر ایک میں تمہاری طرف سے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً۔ ہی کی دعوت و پکار ہے دیکھو کس صلح اور صفائی سے ہم لوگ دولت توحید کو جو دین دنیا کی مدار ہے۔ اپنے بھائیوں یعنے مسیحی قوم کے دامن میں ڈالتے ہیں جو اس دولت سے مفلس و نادار ہے۔ لیکن اس کے عوض میں ان لوگوں کا ہم سے یہ سلوک الوہیت مسیح و تثلیث کا مسئلہ جو بالکل ہی ناقابل اعتبار ہے۔ اس کے منوانے کیلئے ہمارے مقابلہ میں یہ اتنا بڑا لشکر تیار ہے۔ جو ہمارے اور ہماری ذریت کے قتل کیواسطے سرگرم کیا پیادہ اور کیا سوار ہے۔ اب یک منصف انصاف کرے کہ کون غدار اور کون وفادار ہے حدیث میں جو اسی جھنڈوں اور ہر ایک جھنڈا میں بارہ ہزار کا شمار ہے۔ مراد اس سے حسب محاورہ کلام عرب کے صرف اونکی بہتائت و کثرت کا اظہار ہے۔ پس ان چھ علامات میں جو ذکر داد کار ہے۔ ہمارے بیرونی و اندرونی مخالفوں کے لئے مجدد وقت خادم کی (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار اوپر رحمتیں ہوں) صداقت کا ایک کافی اشتہار ہے۔ ہمارا کام ہے سنا دینا آگے ہدایت کرنا اللہ تعالےٰ کے اختیار ہے۔

کرم داد۔ دوالمیال ضلع جہلم

نظم مبارک

صد در رحمت بروئے مصطفےٰ بکشادہ اند
تاج عزت بر سرش در انبیاء بنہادہ اند

بود صد نقش غلامے ہم عمرؓ چوں چاکرے
ہست عثمانؓ خادمے ہم مرتضےٰؓ دلدادہ اند

رحمۃ للعالمینی یا محمد مصطفےٰ زِ
اینہمہ قدوسیاں در خدمتت استادہ اند

اے خدا محفوظ دارم از برائے مصطفےٰ
اندرین دور زماں ہر جا مفاسد زادہ اند

جود و احسان خودت را صرف شان کن رحیم
کز عقیدت از مسیحا مست جام بادہ اند

آنکہ او از اتباع مصطفےٰ نورے گرفت
واین زمانش بر سر کرسیٔ او جا دادہ اند

ہم ناقلان ناسپاسان از رہ علم و ہدیٰ
کز سر جہل و غوائیت منحرف افتادہ اند

از سر نخوت نے آرند روئے خود بحق
وز خطا دانند خود را سر بسر آزادہ اند

ظاہر شان ہمچو مردان باطن شان چوں زنان
صورت زنی نمائندہ و سیرت مادہ اند

کس نے فہمد کہ زندے را کہ از دو ناں رسید
نابلد نا تجربان ہم ناسزا و سادہ اند

دار ہا نم از کمند نفس و شیطان لعین
بہرہ اغوا و من ایشاں بر سر سوم آمادہ اند

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں حضرت مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں

ایک سائل کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نصرہ اللہ العزیز نے لکھا - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والرحمۃ والسلام والبرکات علی محمد خاتم النبیین الی یوم الدین - آمین

اما بعد

ہر ایک کلام کے لئے ضرور ہے کہ مصنف کی کلام کو ملاحظہ کیا جاوے اگر اعتراض یا فہم مقصود ہو - اسلام پر اعتراض کرتے ہوں - تمام مسلمانوں کی کتابیں لیکر اعتراض مناسب ہیں - بلکہ اس معاملہ میں قرآن کریم اور احادیث صحیح پر نظر رہے - جس کلام پر اعتراض ہے وہ ایک معمولی مضمون نگار ہے وہ مضمون بسبب اپنے کمزور ہونے کے روک دیا گیا - صرف نمبر الطبع ہو کر بند ہو گیا۔ مگر حضرت مرزا صاحب کے کلمات انکی کتب میں آپکی تصنیف موجود ہیں - ان میں اگر کوئی متشابہ کلمہ ہے - تو اسکے محکم کلمات بحمد اللہ موجود ہیں - الحمد للہ رب العالمین - حضرت مرزا صاحب اپنے آئینہ کمالات میں فرماتے ہیں۔ ؎

یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے توام
وقف راہ تو کنم گر جاں شوندم صد ہزار

راغب اندر رحمت یا رحمۃ اللہ آمدیم
ایکہ چوں ما بردر تو صد ہزار امیدوار

یا نبی اللہ نثار روئے محبوب توام
وقف راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش ست بار

بر سر و جانست آں تا دید روئے او بخواب
لیک براں روئے و بر آں جان و سر و دل نثار

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بیشمار

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

بگراُستادرا نامے ندانم ÷ کہ خواندم در دبستان محمدؐ
دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ ÷ نباشد نیز شایانے محمدؐ

ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم ÷ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جانم فدا شود بره دین مصطفےٰ ÷ ایں ست کام دل اگر آید میسرم

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

کیوں بھولتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو ÷ جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

پھر فرماتے ہیں

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ÷ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سراج المنیر میں ہے

ما مسلمانیم از فضل خدا ÷ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ÷ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ÷ دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ÷ ہر نبوت را بروشد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ÷ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ÷ وصل دلدار ازل بے او محال

اور فرماتے ہیں

آں گروہیں کہ از خود فانی اند ÷ آب نوش از چشمۂ فرقانی اند
سید شاں آنکہ نامش مصطفےٰ است ÷ رہبر ہر زمرۂ صدق و صفاست

(اور دیکھئے)

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رُسل ÷ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہمنے

دوسری جگہ فرماتے ہیں

محمد عربی بادشاہ ہر دو سرا ÷ کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ÷ کہ اسکی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

اور فرماتے ہیں

مصطفےٰ امہر درخشان خدا است ÷ بر عدوش لعنت ارض و سماست
از طفیل اوست نور ہر نبی ÷ نام ہر مرسل تمام او جلی

پھر فرماتے ہیں

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا ÷ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
ان حضرت نے بیانات کے بعد پھر اگر کسی کو خلش ہو تو اس کو اللہ ہی سمجھائے - دوسرا کون سمجھائے - جو لوگ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر کسی واقعہ کی قبل از وقت خبر دیتے ہیں ان کو عربی میں نبی کہتے ہیں - تو ام اپنی بے علمی سے ایسے لفظوں پر اڑ جاتے ہیں اور انکی صریح کلام کی طرف توجہ نہیں کرتے - (مثنوی میں ہے)

شعر ؎

آں کہ از حق یابد او وحی و جواب ÷ ہرچہ فرماید بود عین صواب
نے نجوم است و نہ رمل است و نہ خواب ÷ وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پے روپوش عامہ در بیان ÷ وحی دل گویند آں را صوفیاں

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں

اے سراج مصطفےٰ امن چوں عمر ÷ از برائے خدمت بندم کمر

فوائد الفواد میں حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی محمد نظام الدین صاحب چشتی نے فرمایا ہے - دیکھئے صفحہ ۲۳ - قصہ حضرت شبلی جنہوں نے اپنے مرید کو ارشاد کیا - کہو - لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ - حالانکہ شبلی کو رحمہ اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسول نہیں فرمایا تھا - اور امت میں جس نے مسیح ہونا تھا - اس کو بخاری میں نبی فرمایا ہے - نورالدین ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

نیک نمونہ

مندرجہ ذیل سطور درج اخبار فرماکر مشکور فرماویں ممکن ہے کہ اور بھی بہت سے احباب کو نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے سچا جوش پیدا ہو جاوے اور توفیق ملے - وما توفیقی الا باللہ -

(۱) قاضی عبداللہ صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول جو آجکل الیف - اے کا امتحان دینے کے لئے لاہور گئے ہوئے ہیں لکھتے ہیں کہ " مجھے چندہ تعمیر کے متعلق نئی چٹھی پہونچی - تنخواہ کا تیسرا حصہ پہلے دے چکا ہوں - بیس یوم کی تنخواہ اب وضع کرلی جاوے چونکہ خانگی ضروریات بہت ہیں اس لئے بلا توقف لکھتا ہوں کہ بعد میں ضروریات کا خیال آکر رائے بدل نہ جاوے -

(۲) منشی غلام احمد صاحب اختر سکنہ اوچ ضلع بہاولپور تحریر فرماتے ہیں کہ " چٹھی جدید متعلق چندہ تعمیر پہونچی - اگرچہ مجھے سخت ضروریات ہیں - مگر اسے مقدم قرار دے کر اپنی ساری تنخواہ مبلغ ؎ آج ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال ہے -

(۳) شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار کشریٹ تحریر فرماتے ہیں کہ " درست مبلغ ؎ ارسال ہیں - ایندہ کا جسقدر خرچ جلسہ سالانہ پر ہو - مجھے اطلاع دیجاوے - انشاء اللہ تعالیٰ کل رقم دونگا"

ان ہرسہ صاحبان کو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے - آمین

المفتی

زکوٰۃ کا روپیہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ زکوٰۃ کا روپیہ اشاعت اسلام یا تعمیر مدرسہ یا تعمیر مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا کہ نہیں - حضرت نے فرمایا کہ تعمیر مدرسہ و مسجد میں زکوٰۃ مناسب نہیں - اشاعت اسلام میں جائز ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ÷ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الانصاف

یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔

ترجمہ - مسلمانوں ! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو (تو راہ کی اور) سیدھی ایسا کروگے (تو خدا) تم کو اعمال صالح کی توفیق دیگا اور تمہارے گناہ (بھی) بخشدے گا اور جس نے اللہ اور رسول کا کہا مانا - تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی ؛

یہ آیت شریفہ ہم کو راست اور حق بات کہنے کی تعلیم فرماتی ہے گو اس بات حق کے کہنے میں کہنے والے اور سننے والوں کو باہم اُس وقت کچھ رنجش محسوس ہو - مگر انجام اس کا راحت کی طرف

منتقل ہو جاتا ہے جیسے تمام پھلوں شیرین کی ابتدائی رسیں کڑوی
اور کھٹی ہوتی ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ جب پک جاتے ہیں اور اپنی حد
کمال تک پہونچ جاتے ہیں۔ تو وہی پھل لذیذ خوش مزا ہر دل عزیز
اور شیرین معلوم ہوتے ہیں اور قبل ازیں ان کی یہ شیرینی ذہن
میں یقینی ہوتی ہے۔ ایسے ہی وہ راحت (بعد از رنج) ذہن میں
ایک امر یقینی ہوتا ہے۔ سو ایسی بات کو قول سدید کہا جاتا ہے پس
ایسی بات کے اظہار کرنے میں اعمال کی اصلاح ہوتی ہے۔
گناہیں معاف ہوتی ہیں۔ اطاعت اللہ اور رسول میں شمولیت دنیا
اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ میرے دل میں جو قول
سدید مجھ کو بحیثیت اصلاح اس وقت معلوم ہوا ہے۔ سو وہ بانہ عرض
کرتا ہوں۔ ع ۔ راستی موجب رضائے خداست۔

کچھ دنوں سے (جناب میرزا غلام احمد صاحب مرحوم قادیانی
کی) تصانیف دیکھنے کا مجھ کو اتفاق ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا
ہے۔ کہ وہ ایک مخیر دیانتدار اور بڑے حامی اسلام اور نیک بخت
صالح دیندار شخص گذرے ہیں۔ جن کے فضائل علمی اور عملی بیّن
یکسن ہو کر تحریر اور بیان میں نہیں لا سکتا اور جو کچھ کہ انہوں نے
لکھا ہے۔ وہ طاقت بشری سے باہر ہے۔ محض تائید غیبی ہی
تائید غیبی ہے۔ آپ لوگ خود بھی انصاف فرما سکتے ہیں۔ کہ ہر
ایک مذہب اور ملت کے مقابلہ میں اس بزرگ نیک طینت نے
کیا کیا کار نمایاں عالم میں دکھائی ہیں اور کیسے کیسے اسباب علمی
اور عملی بہم پہونچائے ہیں۔ کہ دوسرا شخص وہ کار نمایاں اور اسباب
بہم نہیں پہونچا سکتا۔ اور ہر ایک مذہب کے پورا نے معتقدات
اور اصول کی چھان بین کر کے تمام عالم میں ان کو پھیلا دیا ہے۔
جس سے عقائد اسلام کی حقیقت ان مذاہب کی حقیقت کے
مقابلہ میں ایسی مضبوط اور مستحکم معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسان منصف
مزاج کے دل میں اسلام کی حقیقت اور اس کی حقیت روح کی
طرح جسم بے جان میں گھس جاتی ہے اور وہ زندہ ہو جاتا ہے
اور اس پر تمام مذاہب دنیا کی حقیقت اور ان کی علت غائی
منکشف ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بال بال سے بے اختیار
صدائے الحق الحق صداقت اسلام کی نسبت گونج اٹھتی ہے
سبحان اللہ وبحمدہ۔ یہ تمام ایسی باتیں ان کو کہاں سے ملیں۔ الکتاب
سے ملی ہیں۔ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ لیکن اس قسم کا ملکہ یا خاصہ
خاص عباد اللہ میں ہوتا ہے۔ اور ان کا ہی یہ منصب اور نصیب
ہوتا ہے۔ دوسرا آدمی ایسی باتوں پر قدرت حاصل نہیں کر سکتا
اور نہ اس خاصہ کا مدار تعلیم اعلیٰ پر ہو سکتا ہے۔ بجز تائید غیبی
ایسا ہونا متعسر بلکہ محال ہے۔
اور جن چند[1] امور میں ان کا اور علماء اسلام کا باہم کچھ اختلاف
پایا جاتا ہے۔ وہ امور اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو احاطہ اسلام
سے باہر پھینک دیں یا برا بھلا ان کی نسبت زبان پر یا
تحریر میں لایا جاوے اور یزید نابکار سے بھی بدتر ان کو سمجھا
جائے۔ خلاف تہذیب اور انصاف سے بعید ہے۔ بلکہ
بہت گہری نظر کرنے سے وہ رموز اور اشارات قرآنی ہیں
جو مکاشفہ روحانی کے رنگ میں ان پر ظاہر ہوئے (اور حدیث
سے بھی ان کا کھوج ملا) جیسے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ
علیہ[2]۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی[3]۔ شیخ عبد الکریم جیلی اور
دیگر اولیاء اللہ پر کے اسرار ظاہر ہوتے تھے اور وہ اسرار
بادی النظر میں خلاف نص و حدیث معلوم ہوتے ہیں لیکن
حقیقت میں وہی لب لباب حدیث و قرآن ہیں۔
سو ایسے شخص کو کہ جس نے تائید غیبی سے اس سمندر کو جو
کئی سو سال سے ذیل بستر اہل اسلام میں نظر آ رہا تھا اور اہل اسلام
نے اس کو محض قصوں کا سپر نبار کہا تھا اس میں ایک (الہی)
حکمت سے دریچہ کھود کر نکالا ہے۔ جس کے نکلتے ہی تمام
عالم میں ایک غل مچ گیا اور اس کے ذریعہ صدہا قطع افتادہ
اور بنجر اراضیات سرسبز اور شاداب ہو گئیں اور کئی قلعہائے
آہنی کی بنیادیں ہل گئیں۔ اور ان کی دیواریں پاش پاش ہو گئیں
اور بہت لوگ اس سے سیراب ہوئے اور بہت لوگ اس میں
غرقاب ہوئے۔ مگر صد آفرین کہ وہ اپنی کشتی میں ایسا جما کہ صدہا
چکر کھا کر آخر کنارے پر جا ہی لگا۔ اور ایسے موتی ہاتھ میں لے
نکلا۔ کہ جن کو جلا اور صیقل کی پروا ہی نہ تھی) وہ خود ہی بڑے
شفاف اور براق تھے۔ آخر وہ موتی اس نے احباب ملت
کو دکھائے اور ہر ایک نے کہ ان کو مثل شیشے کے اپنے
سامنے رکھا اور ان کو اپنے اپنے موہنہ نظر آنے لگے اور
ان کے دلوں میں اپنے اپنے موہنہ سجانے کا خیال آیا۔ کسی نے
آنکھوں میں سرمہ لگایا۔ اور کسی نے لبوں پر سرخی جمائی۔
الغرض کہ ایک ایسا شخص باکمال اسلام میں ہونے سے
کہ جس کا نظیر نہ پہلے کوئی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہونے کا
توقع کیا جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ آپ لوگ اس کو نظر عزت
اور وقار سے دیکھیں اور اس کے وجود کو غنیمت بلکہ فخر اسلام
سمجھیں۔ کہ خداوند تعالے نے اس کے وجود میں ایک نور
ودیعت فرمایا۔ کہ جس کے ذریعہ مذاہب مخالف اسلام کو بھی
ایک راستہ صراط مستقیم کا نظر آگیا اور وہ صراط مستقیم وہی
کہ جس پر انبیاء علیہم السلام کا ابتدا سے آخر تک عبور
ہوتا رہا ہے۔ وہ راستہ گرد و غبار خوف و خطر سے محفوظ ہے
اور کوئی نیا بھی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے چل کر
حضرت خاتم النبیینؐ تک ایک ہی راستہ[4] ہے اور آئندہ
بھی صالحین کا اسی پر گزر ہوتا رہے گا۔ خواہ وہ کسی ہدایت نامہ
کا پورا پورا پابند ہو۔ حقیقت میں وہ ایک ہی راستہ ہے اور
وہ سیدھا راستہ اور قریب ہے کہ انسان قدم رکھتے ہی واصل
بحق ہو جاتا ہے اور اس کے سینہ سے غبار و کدورت بغض
اور نفاق کا مرض جاتا رہتا ہے۔ محض سیدھا سادھا خدا پرست
بن جاتا ہے۔ پھر نہ اس کے دل میں کسی کا خوف اور نہ
ڈر رہتا ہے اور نہ کسی سے یاس اور نہ کسی کی آس اس
کے دل کو ستاتی ہے۔ فقط عمل صالح اس کو بھاتی ہے اور
ہر ایک وجود میں اس کو نشان ایزدی اور اس کی شہادت
نظر آتی ہے۔ کما قال قائل۔

وللّٰہ فی کل تحریکۃٍ ٭ وفی کل تسکینۃٍ شاہدٌ
وفی کل شیءٍ لہ آیۃٌ ٭ تدل علٰی انہ الواحد

اس درجہ رسائی ہونے کا نام ایمان ہے۔ اور ایمان
(نور) روح اسلام کی ہے۔ اور لغت میں اسلام کے
معنے (گردن نہادن در اطاعت) آئے ہیں۔
اور الاسلام مثل ایک انسان کامل کے ہے۔ اور
فرقہائے اسلام اور دیگر مذاہب اس انسان کے اعضاء
آلیہ اور قوا ہیں۔ وہ اعضاء یا قوا اس سے جدا نہیں
ہیں۔ اور نہ ان کے افعال خلاف مرضی اس انسان کے
ہیں۔ فقط تحت فوق ایمن الیسار سے ادنیٰ اعلیٰ کا انہیں
فرق ہے۔ الا جب ان اعضاء یا قوا میں سے کوئی بیمار

---

[1] مجددیت نبوت مسیحیت وغیرہ [2] ارشادات بحق غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ [3] درجہ ولایت نبوت سے افضل ہے [4] سیر حضرت عالم روحانیات وغیرہ۔

آیۃ (لوگو) خدا نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ ٹھہرایا
ہے جس (پر چلنے) کا اس پر نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا
اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف (بھی) ہم نے اسی رستے
کی وحی کی ہے۔ اور اسی کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور
عیسےٰ کو (بھی) حکم دیا تھا کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا
اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (اے پیغمبر) تم جس (دین) کی
طرف مشرکین کو بلاتے ہو۔ وہ انپر (بہت ہی) شاق گزرتا
ہے۔ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے انتخاب کر کے کھینچ بلاتا ہے
اور جو اس کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ انہی کو اپنے تک (تو
پہونچنے کا) رستہ دکھا دیتا ہے۔ سورۃ شعراء۔

یاان مین کوئی آفت واقع ہوجاوے اور وہ بیماری یا آفت ان کو اپنے افعال سے روکدے۔ اور وہ عاق ہوجاوین اور بدن کو ان سے مزاحمت اور تکلیف محسوس ہو۔ تو ایسی صورت مین ان کا علاج حکمت عملی سے بالرفق اور مدارات سے کرین۔ جیساکہ ام الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اگر ان کو اس علاج بالرفق سے فائدہ اور افاقہ نہ ہو۔ تو چہ چند روز ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دین اور ان کے حق مین دعا مانگے۔ کہ خداوند قادر مطلق ان سے تکلیف اور ایذا خود بخود رفع فرماوے۔ یا کوئی صورت اور اصلاح کی پیدا کرے۔ اس اثنا مین کوئی ایسی مفرح یا کوئی ایسا عرق تجویز کرین۔ کہ خوش ذائقہ اور مزادار ہو۔ کہ اس ذائقہ اور مزے پر ان کو از خود رغبت اس کے استعمال کرنے کی پیدا ہوجاوے۔ تاکہ وہ اصلاح پر آجاوین۔ صرف جلاپہ اور جمالگوٹہ کبھی نہ استعمال کرین۔ کہ جس سے ان کو ایسی کراہت اور نفرت دوا سے ۔نفرت پیدا ہوجاوے۔ کہ پھر وہ تادم زیست اس دوا کی طرف موہنہ ہی نہ کرین۔ سوایسے علاج مجرب اور تدابیر مناسب اس الکتاب مین پورے طور پر خدا تعالی نے درج فرماوے ہین۔ کہ انسان سمجھ سوچکر طبع شناسی کرکے آہستہ آہستہ ان کے استعمال کرانے سے بڑی بڑی مشکل اور مزمن بیماریان بیخ و بنیاد سے اکھڑ کر زائل ہوجاتی ہین۔

گستاخی ناتہذیبی اور گالی گلوچ باہمی یا بحق بزرگان مذاہب کرنا کوئی امر مذہبی نہین ہے۔ کہ رولیٹ وار گالین دینا اور لینا ثواب مین داخل ہین۔ اور نہ یہ کسی کتاب مقدس مین لکھا ہے بلکہ تمام کتب مقدسہ سماویہ ۱؎ مین کج خلقی ناتہذیبی اور وہ امور جن سے کسی کا دل دکھے اور اس کو برا جلنے اور وہ چڑے برا لکھا ہے اور نہ ان کو کوئی صاحب عقل وشعور اور مہذب آدمی پسند کرتا ہے اور نہ عند العقل جایز رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ فعل غیر مستحسن جانورون سے خصوصیت رکھتا ہے اور انہی کی ملکیت اور وراثت ہے اور ہم خواہ نخواہ ان سے زبردستی سے اس فعل کو چھین کر اپنے استعمال مین لائین۔ بے انصافی مین داخل ہے۔ پھر ان کے پاس کیا رہ گیا۔ پس یہ فعل ان کا ان کو ہی شایان اور مبارک ہو۔ اور انہی کو سپرد کرین۔ کیونکہ ہم ناطق اور انسان کہلاتے ہین۔

سو تمام اہل مذاہب اور فرقہائے اسلام کی خدمت مین مودبانہ نہایت عجز و انکسار سے گزارش ہے۔ کہ ایسی تحریرین اور تقریرین جیسے سود اور جن کا مذہب سے کوئی بھی تعلق نہین ہے محض دل آزاری ہی دل آزاری اور جن سے رنج ہی رنج پیدا ہو اس روش کو جہان تک ہوسکے تبدیل کرنا مین ثواب دنیا و آخرت ہے۔ اختیار فرماوین اور عمل مین لاکر اپنے اپنے مذہبی بہائیون پر شفقت اور احسان فرماوین اور یہ چند روز زندگانی امن و اسایش سے بسر کرین۔ اتحاد اور محبت سے گزارین۔ قال قایل ؎ انساک محیاک المماتا۔ وطلبت فی الدنیا الثباتا۔ اوثقت بالدنیا وانت ترے جماعتہا شتاتا۔

اگر کسی صاحب کا ایسا طریقہ مذہبی ہے۔ کہ اس مذہب کو اختیار کرنے سے انسان کو سرٹیفکیٹ نجات رجسٹری شدہ مل جاتا ہے تو بلا تامل آپ پہلے اس خاکسار کو ہی مطلع فرماوین۔ تاکہ وہ مذہب اختیار کرکے سرٹیفکیٹ نجات حاصل کرے۔ جب ایسا نہین ۲؎ ہے۔ تو پھر آپ لوگ کیون آپس مین اس قدر رنجشین اور چالکیان پھیلا رہے ہین اور اس قدر ایک دوسرے سے رنجیدہ خاطر نظر آرہے ہین اور رات دن ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہین اپنا وقت ضائع کر رہے ہین۔ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب۔ واستغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ان ربی رحیم ودود۔

۱؎ وید۔ ہرس ہرامسہ یصحف ابانبقی۔ توریت۔ دساتیر۔ خرداشا ژند۔ انجیل خمسہ۔ معہ برناس۔ اور دیگر صحایف اور کتب سماویہ۔

۲؎ اے انسان مجھ کو تیری چند روزہ زندگی نے موت کو بھلا دیا ہے اور تیرا جی شاید ہمیشہ دنیا ہی مین رہنا پسند کرتا۔ جسے سو ایسا تو کبھی نہین ہوگا۔ کبھلا تو نے کوئی بوسیدہ عہد نامہ تو نہین لکھا لیا۔ کاش تو نے آنکھ کر تو روزمرہ کے قریبی حضرت موت کے گھر کو ادھر ادھر رستے جاتے دیکھتا ہے۔ پھر بھی نہین سمجھتا کہ مین بھی مدعو ہون۔

۳؎ من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ وہو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ الخ ترجمہ (یعنی) جو شخص نیک عمل کریگا۔ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم (دنیا مین بھی) اس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائینگے اور ان کو (آخرت مین بھی) ان کے (ان) بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرماوین گے۔ سورہ نحل۔ نتیجہ یقینیہ فقط اتنا ہی عقلاً و نقلاً ثابت ہوتا ہے۔

راقم ح۔ ب۔ ع۔ سنالہ از گوجرات

دین الحق

بعض لوگون کے خطوط آئے ہین کہ کتاب دین الحق ہم نے اس خیال سے منگوائی تھی۔ کہ اس مین تمام اعتراضات کے جواب ہون گے۔ مگر ایسا نہین ہے "اسے اطلاع ہو کہ کتاب دین الحق مین۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت احمدیہ کے عقائد کی تفصیل کی گئی ہے جو حضرت صاحب مرحوم کے اپنے الفاظ مین ہے۔ اور یون کہ اعتراض جو مخالفین کی طرف سے پیش ہو۔ یا وہ عموماً اسی پر مبنی ہوتے ہین اور آپ کے عقائد کے خود مخالف ہین اس رنگ مین کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ کتاب تمام اعتراضون کا جواب ہی ہے۔ ورنہ دراصل اس مین ایسا نہین ہے کہ نمبروار مخالفون کے اعتراض لکھے ہون اور پھر جواب دئے گئے ہون۔ اس کتاب کے ملنے کا پتہ یہ ہے۔

میر قاسم علی صاحب تراہا بیرم خان دفتر اخبار الحق دہلی قیمت ۱۲ مجلد ۱

خبردار

پنجاب مین ایک مثل ہے کہ پنڈ بیا نہین تے آ مکے موجود۔ یعنی گاؤن ابھی بن نہین چکا اور چور پہلے سے موجود ہین اگر ایک ایسے گاؤن کے متعلق یہ مثل درست ہو۔ جو ہنوز طیار بھی نہین ہوا۔ تو جو شہر چار لاکھ سے زیادہ کی آبادی رکھتا ہو اس مین چورون کا آجانا کوئی بڑے تعجب نہین۔ بعض لوگ احمدی بن کر ہمارے دوستون کو مختلف شہرون مین خوب لوٹتے ہین اور دوست ہر چہ باد محبت کے شوق مین ایسی باتون کی پرواہ بھی نہین کرتے۔ خیر ان کا ثواب انہین ملے گا۔ مگر سب کو چاہئیے کہ ایسے آدمیون کے متعلق ہوشیاری سے احتیاط کیا کرین اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ ہمارے دوستون کو اپنے دوسرے احمدی بھائیون کو کسی قسم کی تکلیف پہونچانے سے بچتے رہنا چاہیئے۔ ایک گاؤن مین جہان شاید سال بھر مین کوئی ایک مہمان اتفاق سے جا پہونچے۔ اس کی خاطر تواضع کرنا کوئی مشکل امر نہین لیکن کسی بڑے شہر مین جیسا کہ لاہور ہے کسی اکیلے دوست کیواسطے یہ مشکل ہے کہ روز کے آنیوالے مہمانون کی خاطرداری کے سامان بہم پہنچاسکے۔ اللہ تعالے خوش رکھے۔ خواجہ صاحب کو اور میان چراغ الدین صاحب کو کہ ان کے دیوان خانے مہمانون کی خدمت کے واسطے ہر وقت کھلے رہتے ہین۔ لیکن حالات تمدن کا یہ تقاضا ہے کہ ایسے شہرون مین جہان سرائین اور ہوٹل اسی مطلب کے واسطے بنے ہوئے ہین۔ دوستون کو چاہئیے کہ ان سے فائدہ اٹھائین اور کسی کے واسطے موجب تکلیف نہ ہون۔ ایسا ہی بمبئی ہمارے دو دوست ہین جو بڑے اخلاص کے ساتھ تمام دینی خدمات مین حصہ لیتے ہین سیٹھ اسمٰعیل صاحب و زین الدین محمد ابراہیم صاحب۔ بمبئی ایک ایسا شہر ہے کہ وہان چھوٹے سے چھوٹا مکان بھی بیسیون روپے ماہوار کرایہ پر ملتا ہے ایسی جگہون پر بہتر یہی ہے۔ کہ احباب کو اگر جانے کی ضرورت ہو۔ تو کسی ہوٹل یا سرائے مین قیام اختیار کرین۔ اور اپنے کاروبار کو خود ہی پورا کرکے کسی بھائی کے اوقات مین حارج نہ ہون

جنازہ غائب۔ عبدالغفور مرحوم جو کہ پٹیالہ نہر مین ڈوب کر مر گیا پڑہا جاوے۔ عبدالحی لاہوری

تنبیہہ بعض دوستوں کے شکایتی خطوط آنے پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ اخبار میں لکھا جاوے کہ بعض احمدی لوگ آپس میں دنیوی معاملات اور معاہدات کرتے ہیں۔ اور لینے معاملہ کیفیت پسند نہیں کرتے کہ ہمارے ساتھ مشورہ کریں یا ہم کو اطلاع ہی دیں۔ بعد میں جب ان کو مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ تو پھر ہم کو خط لکھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی شکایت کرتے ہیں۔ بلکہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں کہ یہ احمدی جماعت کا حال ہے حالانکہ ہم ایسے معاملات میں کس طرح ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ لین دین کے معاملات میں عاقبت اندیشی شریعت اور قانون عدالت کے مطابق کام کریں۔ صرف احمدی کہلانا کوئی خوش معاملگی کا سارٹیفکیٹ نہیں اور نہ اس سے احمدیت پر کوئی الزام ہے۔ خدا کی مخلوق کثیر ہے۔ اُمت محمدیہ میں مسلمان کہلانے والے جب بدمعاملگی کرتے ہیں۔ تو اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی اعتراض نہیں۔ مخلوق خدا میں سے کوئی بدمعاملگی کرتا ہے۔ تو اس سے خالق پر کوئی اعتراض نہیں ہے +

میری اپیل
منصار بدر کی خدمت میں

بدر کے ہمدردوں سے ہم بدر کے معزز ناظرین کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ وہ مہربانی فرما کر اخبار کے خریدار بڑھانے کی طرف توجہ کریں اب تک جن اصحاب نے اس گذارش پر نظر التفات کی ہے وہ یہ ہیں۔

منشی کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ دو خریدار۔ سید محمد شاہ نواز صاحب فیروز پور دو خریدار۔ حکیم محمد بخش صاحب کیمبل پور۔ دو خریدار۔ منشی غلام حیدر صاحب رنبیر سنگھ پور دو خریدار۔ بابو فضل احمد صاحب لاہور ایک خریدار۔ ڈاکٹر عمر الدین صاحب افریقہ ایک خریدار جناب طلعت خان صاحب کاٹھ گڈھ ایک خریدار۔ جناب محبوب عالم صاحب گوجرانوالہ ایک خریدار۔ جناب فضل کریم صاحب بسیری باغبانان ۳ خریدار (خاص شکریہ) حکیم علی احمد صاحب بھیرہ ایک۔ مرزا عبد الغنی صاحب کوٹلی ملتان ایک۔ جناب کبیر علی خان صاحب شاہجہان پور ایک۔ منشی نظام الدین صاحب سب پوسٹماسٹر ایک۔ پیر برکت علی صاحب ۔ چوھدری غلام حسن سٹیشن ماسٹر بہاول پور ایک۔ ملک کرم الٰہی صاحب تحصیلدار بھیرہ۔

امید کہ دوسرے خریدار بھی جلد توجہ فرماویں گے

سلسلہ بیعت بیعت کا سلسلہ روز افزون ترقی پر ہے۔ روزانہ ڈاک میں بیعت کی درخواستوں کے خطوط آتے ہیں اور بہت سے لوگ یہاں آکر بیعت کرتے ہیں۔ جلسہ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد اتنی بڑی ہے۔ اور ایسے مختلف اوقات میں سلسلۂ بیعت جاری رہا کہ ان کا یاد رکھنا مشکل تھا۔ لیکن چند دوستوں نے دفتر میں آکر خواہش ظاہر کی اور اصرار کیا کہ ان کے نام درج اخبار کئے جاویں اس واسطے مطابق گنجائش چند نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

فقیر نور محمد۔ موضع جلال پور۔ تحصیل شورکوٹ۔ ضلع جھنگ

محمد صدیق۔ ریاست جموں۔ ضلع میرپور۔ تحصیل کوٹلی موضع چھگواڑی

اللہ دتا " " " " گوئی

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب چھاونی نوشہرہ توپ خانہ نمبر ۲۲

میاں عبد الغفار صاحب ساکن دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور

سید حسین علی شاہ صاحب " " " "

عزیز اللہ دتا پسر احمد بخش صاحب " " " "

احمد گل۔ سکنہ شیخان۔ تحصیل ٹھری۔ ضلع کوہاٹ

مسماۃ صاحب جی والدہ " " "

بخشودہ زوجہ احمد گل " " "

مسماۃ مہر بنجی دختر " " " "

مسماۃ ادل نسار " " " "

اسرائیل بیٹا احمد گل " " "

سراج الدین موضع چک ۱۰۴ دھیر کے ہزجھلم تحصیل سرگودہ

بابو علی بخش صاحب کلرک فیروز پور۔ مولوی مسیح الدین صاحب مقام کوئٹہ۔ بانع علی موضع رہانہ ساہو ڈاکخانہ سرائے سدھو خدا بخش صاحب ماڑی۔ کیرا۔ ضلع ملتان۔ غلام محمد صاحب پنڈی والا۔ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات۔ چودھری غلام فرید صاحب محمدی۔ بیرچیا۔ دسوہہ۔ ہوشیار پور۔

آذان گل علاقہ مومن گل ضلع کوہاٹ۔ ڈیرہ داؤد شاہ صاحب

امیر ایضاً مسماۃ مہر بی بی " " "

بیگم ہمشیرہ ایضاً " " "

سلام اللہ ولد میاں شرف الدین۔ خود پور ضلع لاہور

نور احمد خان صاحب ساکن سارچور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

اس پہیلی کو کون بوجھے ایک صاحب انبالہ سے کتاب شوکت الاسلام کی فروخت کے واسطے لکھتے ہیں اور اپنے دستخط اس طرح کرتے ہیں۔

محمد [illegible] از انبالہ

ساتھ کسی محلہ وغیرہ کا پتہ بھی نہیں دیا۔ پھر جواب کس طرح دیا جاوے۔

دُعا مدد - میاں صدر دین صاحب دوا ساز بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

اس بستر کا مالک کون ہے؟ جلسہ سالانہ کے موقع پر کسی صاحب کا بستر گمشدہ دفتر سکرٹری میں موجود ہے جس صاحب کا بستر ہو وہ بستر کی تفصیل سے مطلع فرماویں اور منگالیں۔

لیکچر کفارہ جو مفتی محمد صادق صاحب نے دسمبر گذشتہ میں لاہور کے ایک شاندار جلسہ میں دیا تھا۔ عقیدہ کفارہ کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیخ و بن سے اکھاڑ دیا گیا ہے۔ قیمت ۳ ر۔ ایک روپیہ میں آٹھ کتابیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ بکڈپو بدر ایجنسی۔ قادیان سے طلب کرو۔

عرض ارسال ۷ - ۱۴ - اپریل کے دو پرچے ۱۴ اپریل ۱۹۱۱ء کے پرچے کے ساتھ تو ارسال کرنے ہی پڑے تھے۔ مگر اس کے بعد کارکنان پریس کی بیماری کی وجہ سے مجبوراً پریس بند رہا۔ قادیان میں کار تعمیر و بیماری کی وجہ سے پندرہ تا ہوار پر بھی کل کش نہیں ملتا تھا یہی وجہ ہے۔ الحکم ہی نہیں نکل سکا۔ اور کسی دوسرے پریس پر بغیر اجازت سرکاری اخبار نہیں چھپ سکتا۔ اس لئے ہمارا ارادہ کہ ۲۴ صفحے کا اخبار ۵ مئی کو بھیجا جاوے پورا نہ ہو سکا اب کام صرف دو تین دن سے شروع ہوا ہے۔ ناظرین کے رفع انتظار کے لئے یہ چار ورق بڑی مشکل سے چھپوا کر شائع کئے جاتے ہیں۔ تفسیر پارہ سولہ و سترہ میرا خیال ہے یکدم چھپوا کر اگلے ہفتے بھجوائی جا سکیں گی۔

سُنّتِ احمدیہ قاضی اکمل صاحب کی نئی تالیف جس میں نماز۔ روزہ۔ زکوۃ۔ طلاق اور نکاح کے مسائل بالدلائل مرقوم ہیں یعنے قرآن و حدیث سے ہر مسئلہ کو جس پر ہمارا عمل ہے ثابت کیا ہے اور جن کا عمل اس کے خلاف ہے ان کی کمزوری دکھائی ہے۔ صفحہ ۸۸ حجم قیمت ۴ر

پسندیدہ امیر المومنین چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل تقریظ کی ہے۔

میں نے اس کتاب کو پڑھا کتاب ہر ایک پہلو میں مجھے پسند ہے جزی اللہ المصنف۔

نور الدین

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید فرمائیں

قرآن شریف مجلد	۱۲ آنہ	مجموعہ فتاوی احمدیہ	عہ	معیار الصادقین	۳ر
براہین احمدیہ مجلد	۲ر	ست سلامت نگکی فی قلعہ	عہ	شہادت القرآن	۳ر
غیر مجلد	۶ آنہ	ظہور المسیح	۲ر	آئینہ صداقت	۲ر
چشمہ مسیحی	۳ر	الاستخلاف	۳ر	غلامی	۵ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

علی گڑھ نمبر

عام قیمت سالانہ ۸ عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

ضمیمہ درس قرآن مجید

گرچہ گوئم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | Reg. No. L CCLXXXVIII | روا بیبی شفا بینی عوض دارالامان مین

جلد ۹

۱۹۰۹ جمادی الاول ۱۳۲۸ سنہ ہجری ... مطابق ۱۹ مئی ۱۹۱۰ سنہ ۶ مطابق ... ۱۳۲۰ بکرمی سمت

نمبر ۳۰ و ۳۱

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق ثابت است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکقدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

تمام قیمت پیشگی اخبار سالانہ یا ششماہی مع ضمیمہ درس قرآن سالانہ پیشگی ۳ ... بغیر درس ... پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہین ہو سکتا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید منی آرڈر اخبار مین چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ ہوگی۔ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت ادا کرین انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ مین ہاتھ لیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا۔ اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہین آج مین نورالدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہون جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہون کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہونگا اور اشاعت اسلام مین جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا

بدر پریس قادیان میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپ کر شائع ہوا

کاتب عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

مبارک

مخدومی مکرمی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے ان دوسری بیوی سے ۱۳ مئی ۱۹۱۰ء روز جمعہ صبح ۹ بجے لڑکا تولد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح موعود نے فرمایا کہ نام ناصر الدین یا نصیر الدین رکھا جاوے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کی صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز کرے اور دین کا ناصر بنا کر اسے اسم بامسمیٰ کرے۔ آمین۔ ڈاکٹر صاحب موصوف آجکل پرتاب گڑھ ملک اودھ میں ہیں اور بچہ وہیں پیدا ہوا ہے۔

خدا کی سلطنت اور بٹالوی کی شیطنت

مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے

کئی سال کے بعد اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ کی بائیسویں جلد بابت ۱۹۱۰ء شائع کی ہے۔ اسمیں کئی ایک مضمون لکھے ہیں منجملہ ان کے ایک مضمون کی سرخی ہے "آسمانی مسیح اور اس کا رفیق" اس مضمون کے عجائبات میں سے مولویصاحب اسکے اثر اور نتیجہ کی بابت اعلان فرماتے ہیں۔

"اس کے ذریعے جھوٹی مسیحیت اور جعلی مہدویت کی ایسی بیخ کنی کیگئی ہے کہ آیندہ کبھی کوئی شخص جھوٹا مسیح اور جعلی مہدی ہونے کا نام نہ لے سکیگا"

محمد حسین اور ان کے رفقاء کو خوش ہونا چاہیئے کہ خدا کی سلطنت اور الٰہی کارخانہ کی کنجی ان کے ہاتھ آگئی اور انہوں نے اتنا بڑا کام کر دیا ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے اس پیشگوئی کرنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ اس مضمون کے بعد خدائی سلطنت میں کوئی جھوٹا مدعی پیدا نہ ہوسکیگا۔" (الکبریاء ردائی)

نئی تجویز

مولوی صاحب ممدوح مسلمانوں کے سامنے انہی کی قدیمی روایات کی بناء پر آمد مسیح اور مہدی کے متعلق اشاعۃ السنہ میں ایک نئی تجویز فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اڈیٹر کے پیش کردہ اور مجوزہ صورت میں مسیح اور مہدی آجاویں تو صادق سمجھے جاویں ورنہ آسمانی مسیح اور اس کا رفیق دونوں جھوٹے قرار دئے جاویں۔ دیکھئے ہمارے مخالف علماء کہاں تک بٹالوی صاحب کا اس رائے میں اتفاق کرتے ہیں۔

مذہب یہ نہیں

اسی رسالہ کے تمہیدی ریمارک میں مولوی محمد حسین بٹالوی مسلمانوں کے تمام فرقوں کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ بابت ۱۹۱۰ء میں جو مضمون مسیح اور مہدی کے متعلق لکھا گیا ہے وہ کوئی مذہبی خیالات نہیں ہیں اور نہ ہی مجھے اس مضمون میں صحیح صحیح خیالات کا اظہار مقصود ہے۔ اس میں صرف اہل اسلام کی قدیم روایات کو بیان کیا گیا ہے نہ کہ اپنا تحقیقی مذہب۔ اعتقاداً میرا دینی قول یا اعتقاد ہے جس کو میری صریح کلام میں پاویں بناءً مولویصاحب ممدوح تمام علماء سے درخواست کرتے ہیں کہ کوئی صاحب اس مضمون کو علمی یا مذہبی مضمون سمجھ کر مجھ سے ہرگز نہ اولجھیں۔ ورنہ ایسے اصحاب بے علم۔ کم فہم سخن ناشناس قرار دئے جاویں گے۔ مولانا ممدوح کی طرف سے علماء کی خدمت میں ہم بھی سفارشی ہیں۔ امید ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی مولوی محمد حسین صاحب کی مخالفت نہ کریں گے بالخصوص جبکہ مولانا ممدوح نے گورنمنٹ میں بادب گذارش بھی کی ہے کہ اس مضمون کے صلہ میں جو کچھ گورنمنٹ سے مجھ کو انعام ملنا ہے اس کا نصف گورنمنٹ مولوی ثناء اللہ کو عطا فرماوے اور نہ ہی علماء اس تحریری انکار سے متعجب ہوں کہ تلوار اور خونریزی و جنگ امام مہدی کے شایان شان نہیں

ماتمی جلسہ

قیصر ہند شاہ ایڈورڈ ہفتم کی وفات اور شاہ جارج پنجم کی جانشینی کی خبر پچھلے اخبار میں دیجا چکی ہے۔ جس دن یہ خبر یہاں پہونچی تھی اسیدن اظہار رنج میں مدرسہ ... کئے گئے تھے اور مدرسے کے اساتذہ اور طلباء نے شامل ہوکر ایک جلسہ ماتمی کیا تھا۔ اس کے بعد اس خبر کے معلوم ہونے پر کہ ۲۰ تاریخ ماہ مئی ۱۹۱۰ء ماتم کیواسطے مقرر کیگئی ہے قادیان کی پبلک کو ایک جلسہ میں جمع کرکے اظہار رنج و ہمدردی کرنے کی تجویز کیگئی۔ تمام گاؤں میں اس کیواسطے منادی کی گئی۔ ۲۰ تاریخ کو تمام دفاتر اور دکانیں اور مدرسے بند رہے اور صبح کے وقت تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے احاطہ میں جلسہ کیا گیا۔ بتحریک مولوی صدرالدین صاحب و بتائید مولوی محمد علی صاحب حضرۃ صاحبزادہ محمود احمد صاحب خلف الرشید حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان صدر جلسہ ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے شاہ ایڈورڈ ہفتم کی خوبیوں کا بیان کیا کہ انہوں نے کس طرح ہمیشہ رعایا کی ہمدردی کرکے لوگوں کے دلوں کو مسخر اور تمام یورپ امریکہ۔ ایشیا کے بادشاہوں اور رعایا کے دلوں میں کس قدر عزت و عظمت پیدا کرلی اور ڈپٹی کمشنر صاحب کا اعلان سنایا کہ سب قومیں اپنے معبدوں میں بادشاہ کیواسطے دعا کریں اور یہ رزولیوشن کہ پبلک قادیان کیطرف سے اظہار رنج و ہمدردی کا پیغام سرکار کی خدمت میں بھیجا جاوے اس رزولیوشن کی تائید میں لالہ جگن ناتھ مختصر تقریر کرتے ہوئے بادشاہ کیواسطے دعا کی اور شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم نے اس برکت سلطنت برطانیہ کا ذکر کیا کہ باوجود بادشاہ کی وفات کے تمام کام امن کیساتھ چل رہے ہیں اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے بادشاہ کی مختصر سوانح سنائی اور بچوں کو وفادارانہ تعلقات سلطنت کی نصیحت کی اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوکر قرار پایا کہ نقل بمعرفت صاحب ڈپٹی کمشنر روانہ ہو۔ اخیر میں پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ صرف لفظی ہمدردی کوئی شے نہیں انڈیا کو چاہیئے کہ اس وقت اسکی تمام قومیں متفق ہوکر جارج پنجم کی حکومت کی ایسی وفادارانہ اطاعت اٹھلائے کہ گذشتہ ناگوار قصے سب کو بھول جاویں۔ بعد شکریہ پریزیڈنٹ صاحب جلسہ ختم ہوا۔

مہدی کے متعلق اہل اسلام کا اعتقاد کی نسبت بٹالوی کی غلط بیانی

سالہائے دراز کی مخالفت کے بعد بٹالوی صاحب اپنے اسی اشاعۃ کی جلد ۲۲ میں اہل اسلام کا قدیمی اعتقاد مہدی کے متعلق روایات قدیمہ سے یہ بیان کرتے ہیں کہ تلوار اور خونریزی اور جنگ امام مہدی کے شایان شان نہیں جہاں تک ہم نے مولوی بٹالوی صاحب کے مضمون کو بغور پڑھا ہے اور انکی دوسری تحریروں واقفیت ہے ہم اس امر کے اظہار سے نہیں رک سکتے کہ ابھی تک دیگر علماء ہند کی طرح مولانا خود بھی اسی مرض مزمن میں مبتلا ہیں اور مسیح اور مہدی کے متعلق اہل اسلام قدیم کا جو اعتقاد مسلمانوں کی طرف اپنے اس رسالہ اشاعۃ میں منسوب کررہے ہیں جمہور اہل اسلام اس کے خلاف ہیں کسی مصلحت کے لئے مولانا بٹالوی جو غلط بیانی کررہے ہیں اسکو وہ خود بھی محسوس کرتے ہیں۔ ہم بھی تو علماء اسلام سے صفحہ ۱۵۴ رسالہ اشاعۃ میں بعین الفاظہ ایک سوال کرتے ہیں

"اخوان اہل اسلام سے یہ سوال ہے کہ اس مضمون میں جو ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی آئیں گے تو دین اسلام و سنت خیر الانام کی اشاعت آسمانی نشانات اور روحانی برکات سے کرینگے اسمیں وہ تلوار و تفنگ اور لڑائی و جنگ سے کام نہ لیں گے۔ اسلام کی روحانیت اور حضرت امام مہدی کی شان و شوکت اس میں زیادہ تر پائی جاتی ہے یا اس کے برخلاف اس اعتقاد میں جو عوام اور بعض خواص کالعوام میں پایا جاتا ہے کہ وہ کچھ کرینگے تلوار کے زور سے کرینگے اور سالہا سال کا فروں سے اور مخالف سنت مسلمانوں اور مذاہب اربعہ خصوصاً حنفی مذہب کے مقلدوں سے جنگ و جہاد میں مصروف و حیران و سرگردان رہکر ساتویں سال فتح کا منہ دیکھیں گے" اگر علماء اسلام مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس خیال کے ساتھ جو انہوں نے مسیح اور مہدی کے متعلق بزعم خود روایات سے اہل اسلام قدیم کا اعتقاد ظاہر کیا ہے متفق ہیں تو اس صورت ہم اس عمدہ تجویز کو مولوی محمد حسین کی معرفت از سر نو پیش کرتے ہیں جسکو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود نے علماء کی خدمت میں یہ فتوے لئے جانیکی نسبت کئی بار پیش کیا ہے کہ علماء اگر ہمارے ساتھ اس مسئلہ میں ہم رائے ہیں تو وہ یہ فتویٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

سفر علی گڈھ

حمد الٰہی

سے حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی (در ثمین)

حمد و شکر ہے اس علیم و خبیر کے لئے جس نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب محمد عربی علیہ الف الف صلوٰۃ و سلام کے مقدس و مطہر وجود کے طفیل ہمیں ہدایت فرقان کا خزانہ غیر محدود عطا فرمایا جس میں اس فخر موجودات سرچشمہ علم و ہدی کو رب زدنی علما کی دعا سکھلا کر علم کی قدر و منزلت کا مرتبہ تبلایا۔

در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

احمد آخر زمان کز نور او
شد دل مردم زخور تاباں ترے

سالکان را نیست غیر از وے امام
رہروان را نیست جز وے رہبرے

آن خداوندش بداد آں شرع و دیں
کاں نگردد تا ابد متغیرے

تا فتد اول بر دیار تازیاں
تا زیانش را شود درماں گرے

بعد ازاں آں نور دین و شرع پاک
شد محیط عالمے چوں چنبرے (در ثمین)

مقصد سفر

اما بعد مندرجہ بالا پیشانی کو پڑھ کر ناظرین کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ ایڈیٹر علی گڈہ کہاں جا پہنچا کس مطلب کے واسطے اور کیوں؟ اس لئے سب سے اول میں مختصراً عرض کر دیتا ہوں کہ اپریل کے شروع میں علی گڈہ کی تعلیمی کانفرنس کی طرف سے ایک تحفہ ہمارے ان بھیجا گیا تھا جس میں ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے کارکنان کو سالانہ جلسہ مدرسین میں شامل ہوکر اسلامی و ارس ہند کے اتحاد اور اصلاح کے وسائل پر بحث کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ وہ کاغذ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ العزیز کی خدمت بابرکت میں جب پیش ہوا تو ایک مجلس شوریٰ کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ دو آدمی جو تعلیمی معاملات سے تعلق رکھتے ہوں اس موقعہ پر علی گڈہ جاویں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اس وفد کے لئے بہت موزون ہوتے۔ لیکن جو تاریخیں (۳۰ اپریل و یکم مئی سنہ ۱۹۱۱ء) اس جلسہ کے لئے مقرر تھیں اُنہیں تاریخوں پر ایم اے صاحب موصوف کو

ایک مبارک تقریب

بھیرہ جانا تھا۔ ناظرین اخبار اس امر سے مطلع ہو چکے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نکاح کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی دختر نیک اختر سے قادیان میں اعلان کیا گیا تھا مگر اس وقت ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبزادی کو رخصت کرنے کیواسطے طیار نہ تھے لہذا رخصتانہ لینے کے واسطے حضرت مولوی صاحب موصوف ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کی صبح کو بھیرہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس وقت جبکہ میں نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا ہے (علی گڈہ یکم مئی سنہ ۱۹۱۱ء) میں اُمید کرتا ہوں کہ ہمارے مکرم دوست اپنے حرم محترم کو ہمراہ لے کر داخل دار الامان ہو چکے ہوں گے اور میں اُنھیں مخاطب کر کے دُعا کرتا ہوں کہ بارک اللّٰہ علیکما و جمع بینکما فی خیر - اٰمین۔

غرض ایم۔ اے صاحب نے بھیرہ جانا تھا اسواسطے یہ تجویز ہوئی کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ علی گڈہ جاویں مگر بعد میں خواجہ صاحب کو ایک ایسی مجبوری پیش آئی کہ وہ بھی اس وفد میں شامل ہو سکتے تھے اس واسطے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے اور عاجز راقم کو اس وفد میں شامل فرما کر شریک جلسہ مذکورہ ہونے کا حکم صادر فرمایا یہ سبب ہوا کہ ایڈیٹر علی گڈہ میں پہونچا۔

روانگی

بعد دُعائے استخارہ اس سفر کے لئے اپنے مرشد و امیر سے ہدایات حاصل کر کے توکلاً علی اللہ جمعرات کے دن قریب ۲ بجے ہم قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور طریق سنت کے مطابق مولوی صدر الدین صاحب کو اس سفر میں اپنا امیر وفد بنایا۔ بٹالہ کے اسٹیشن پر ہم ایسے وقت پہونچے کہ گاڑی اسٹیشن پر کھڑی تھی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ قادیان سے روانگی کے وقت ہم نے بہت چاہا کہ پھر ایک دفعہ حضرت مرشد کی خدمت میں حاضر ہوکر مصافحہ کر لیں اور آپ سے دُعا کرا لیں۔ مگر حضور بسبب علالت زنانہ مکان میں چلے گئے اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ آرام فرما رہے ہیں مناسب نہ جانا گیا کہ آپ کو آوازدے کر تکلیف دی جاوے اور اس انتظار میں رہے کہ حضور خود ہی بستر راحت سے اُٹھیں تو اطلاع کرائی جاوے لیکن ایسا موقعہ مل نہ سکا اور اسی انتظار میں آخری وقت پر اکہ پر سوار ہونا پڑا۔ بٹالہ میں عین وقت پر پہونچنے کے سبب صرف امرتسر تک کے ٹکٹ خرید کئے گئے اور پھر امرتسر سے علی گڈہ کے ریٹرن ٹکٹ خرید کئے گئے۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن

امرتسر کے اسٹیشن پر ہمیں قریباً ۴ گھنٹے ٹہرنا پڑا اور گیارہ بجے وہاں سے بمبئی میل میں سوار ہوئے اس جگہ اس امر کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ چونکہ ہمیں وہاں ریٹرن ٹکٹ بنوانے تھے اس واسطے کئی دفعہ بکنگ آفس میں جانا پڑا ناظرین تعجب کریں گے کہ ٹکٹ بنوانے کے واسطے کئی دفعہ جانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ جب کہ امرتسر کا ٹکٹ گھر مطابق قواعد ریل ہر وقت کھلا رہتا ہے اور ایک آدمی ٹکٹ دینے کے واسطے وہاں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ سو اس کا سبب یہ ہوا کہ جو بابو صاحب اس وقت (قریباً آٹھ بجے شام ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء) ڈیوٹی پر تھے ان سے ٹکٹ طلب کیا گیا تو کہنے لگے ذرا ہم اپنا پچھلا حساب دیکھ لیں۔ تھوڑی دیر میں آئے پھر گئے تو کہنے لگے ابھی اور تھوڑی دیر میں آئے پھر گئے تو کہنے لگے صاحب کیا کریں ہماری کتاب بالکل پھٹی ہوئی ہے علی گڈہ تک میلوں کی تعداد تلاش کرنا حساب بنانا اور ٹکٹ تیار کرنا بڑا مشکل کام ہے میری تو ابھی ڈیوٹی بدلتی ہے۔ نئے بابو صاحب آتے ہیں ان کے پاس نئی کتاب ہے۔ بس وہ آپ کو فوراً ٹکٹ بنا دینگے۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک انگریز صاحب بہادر بھی وہاں آ نکلے اُنہوں نے درجہ اول کا ٹکٹ آگرہ کا طلب کیا۔ اب اس کو بابو صاحب کیا جواب دیتے وہ ہماری طرح ان کا دیسی بھائی تو نہ تھا کہ ٹال دیتے لگے اسی پھٹی ہوئی کتاب کی ورق گردانی کرنے۔ معلوم نہیں کہ انھیں میلوں کی تعداد ملی یا نہ ملی لیکن صاحب بہادر کو ٹکٹ بنا کر دے دیا اتنے میں بابو صاحب کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اور وہ دوسرے صاحب کو ۹ بجے کے قریب چارج دے کر چلتے ہوئے اور انہیں نئے کتاب دیکھ کر ہمیں علی گڈہ کا ٹکٹ بنا دیا ابھی ہم ٹکٹ بنوا ہی رہے تھے۔ جو وہ پہلے صاحب بہادر آگرہ جانیوالے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو ساتھ لے کر پھر آئے کہ بابو نے ہم سے رقم زیادہ لے لی ہے ہم تحقیقات کرانا چاہتے ہیں وہ پہلے بابو تو موجود نہ تھے۔ نئے بابو صاحب لگے اسی پھٹی ہوئی کتاب کی ورق گردانی کرنے

کچھ پتہ نہ دار د۔ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر صاحب ہی کھڑے اصرار کر رہے ہیں کہ صاحب کی تشفی کرائی جاوے۔ صحیح حساب بنایا جاوے۔ کتنی ہی دیر بابو اور وہ اس کام میں مصروف رہے مگر کچھ پتہ نہ چلا کہ ٹکٹ بنانیوالے نے کس حساب سے ٹکٹ بنایا ہے۔ تعجب ہے کہ امرتسر کے اسٹیشن کے بکنگ آفس میں ریلوے کرایہ کی ایک کتاب بھی درست حالت میں نہ مل سکی۔ یہ حال تو درجہ اول اور درمیانہ درجہ کے مسافروں کا ہے اور دوسروں کو ایسے بابو یونہی ٹرخا دیتے ہیں کہ آگرہ کا ٹکٹ نہیں ہے دہلی کا لے لو۔ سہارنپور کا لے لو اور مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ آپ کو ٹکٹ بنانے کی تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ امرتسر کے بڑے اسٹیشن ماسٹر صاحب کم از کم اتنی تکلیف تو اٹھائیں گے۔ کہ ٹکٹ گھر میں کرایہ کی ایسی کتابیں بہم پہونچا دیں گے تو اچھی حالت میں ہوں۔ اور بابو صاحبان کو مسافروں کو صرف اس بہانہ پر ٹال دینے کا موقعہ نہ رہے کہ صاحب کتاب پھٹی ہوئی ہے۔ ریلوں کا حساب کہاں سے دیکھیں جو ٹکٹ بنا دیں۔

کلمہ ادھشٹاتا صاحب کے درشن

رات کو گیارہ بجے گاڑی میں امرتسر سے سوار ہوکر صبح ۹ بجے کے قریب ہم دہلی پہونچے۔ وہاں معلوم ہوا کہ ہماری ٹرین لیٹ آئی ہے اور علی گڈھ جانے والی گاڑی اس کا انتظار کرکے چلی گئی اور اب شام تک کوئی اور گاڑی علی گڈھ نہیں جاتی۔ اس واسطے بغیر کسی پہلے ارادے کے ہمیں دن بھر دہلی میں ٹھہرنا پڑا۔ عاجز تو حضرت اقدس مرحوم و مغفور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمرکاب ۱۹۰۵ء کے آخر میں دہلی ایک دفعہ جا چکا تھا۔ لیکن میرے معزز رفقاء مولوی صدر الدین صاحب و مولوی شیر علی صاحب پہلے کبھی دہلی نہ آئے تھے۔ اس واسطے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دہلی کے مرحوم قطعہ زمین جہاں شاہان ظاہر و باطن کی بہت سی روحیں آرام فرما ہیں۔ اس بات کو گوارا نہ کیا کہ یہ معزز بزرگ اس طرح ان کے پاس سے گذر جاویں اور وہ دہلی جس کو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخش چکے تھے اس کی کشش نے ان بزرگوں کو دہلی میں ٹھہرا لیا اور عاجز راقم تو خود ان بزرگوں کے ہمرکاب تھا۔ اکیلا کہاں جاتا۔ اس واسطے تجویز ہوئی کہ شہر میں چل کر اپنے معزز دوست میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق و کلمہ ادھشٹاتا دیانند مت کھنڈن سبھا دہلی کے پاس جائیں۔ چنانچہ گاڑی لے کر ہم آپکے در دولت پر پہونچے جہاں ایک بڑے لمبے چوڑے بورڈ پر موٹے حروف میں دیانند مت کھنڈن سبھا کے الفاظ لکھے تھے اور آپنے اس وقت بسبب خضاب کے کپڑا باندھے ہوئے کچھ ایسی ہی صورت بنائے بورڈ کے اوپر ایک کھڑکی سے سر نکالا کہ ادھشٹاتا کے عجیب التلفظ عہدہ کی وجہ تسمیہ سے ناواقف آدمی شائد یہی سمجھے کہ اس مونہہ پر ڈھاٹھا سا باندھے ہوئے اس ہیئت کذائی کا نام ہی کلمہ ادھشٹاتا ہے۔

خیر۔ یہ تو اس عجیب قسم کے ہندی لفظ کے متعلق ہوا۔ ہمیں دراصل اس امر سے سروکار نہیں کہ میر صاحب کے عہدہ کا نام کیا ہے۔ قابل دید بات تو یہ ہے کہ وہ کام کیا کر رہے ہیں نہ صرف ہندوستان بلکہ پنجاب کے مسلمانوں نے بھی کئی جگہ اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جس قوت اور پر زور دلائل کے ساتھ میر صاحب موصوف نے آریوں کی تردید کی ہے وہ آریوں کو بھی مل جاتا ہوگا۔ ایسے زبردست لیکچر آپکے آریاؤں کے بالمقابل ہوئے ہیں اور ایسے لاجواب رسالے آپ آریوں کے واسطے تصنیف کئے ہیں کہ آریہ صاحبان ان کے مقابلہ میں کہیں ٹھہر نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

میر قاسم علی صاحب کی محنت

جن صاحبان نے میر صاحب کی کتاب دین الحق مطالعہ کی ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ میر صاحب کیسے محنتی ہیں حضرت صاحب کی کتابوں کے پڑھنے اور ان میں سے احتیاط کے ساتھ آپکے مذہب کے متعلق مضامین کو ایک جگہ جمع کرنے میں اونھوں نے کس قدر مشقت اٹھائی ہے جن صاحبان نے وہ کتاب نہیں پڑھی اونہیں چاہیئے کہ کتاب منگوا کر پڑھیں جو مذکورہ بالا پتہ پر ان سے بقیمت ۸ مل سکتی ہے۔ لیکن اس مختصر ملاقات کے وقت مجھے میر صاحب کی چند اور محنتوں کے ملاحظہ کرنے کا بھی موقعہ ملا ہے ایک تو اونہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام ارشادات کو اول سے آخر تک جمع کرکے ایک فائل بک میں لگایا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن ایام میں اپنے سلسلہ کے کوئی اخبار وغیرہ نہ تھے۔ حضرت مرحوم کو اپنے پاکیزہ خیالات کی اشاعت میں اور دین اسلام کی تائید میں کس قدر محنت اٹھانی پڑتی تھی۔ وقتاً فوقتاً ایسے اشتہارات زر کثیر سے چھپوائے جاتے اور اپنے پاس سے ٹکٹ لگا کر مختلف شہروں اور ملکوں میں تقسیم کئے جاتے۔ بلکہ ابتدا میں ان اشتہاروں کے پیکٹ بنانے ٹکٹ لگانے اور پتے لکھنے کا کام بھی حضرت صاحب اپنے دست مبارک سے کرتے تھے۔

(اللّٰھُمَّ صلِّ علیہ وعلٰی آلہ وخلفائہٖ وابعثہُ مقاماً محموداً الذی وعدتہ۔)

دوسرا مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اشتہارات کو ایک جگہ جمع کرکے میر صاحب موصوف نے ایک فائل طیار کیا ہے۔ ایسا ہی آریوں اور بدعتیوں کے درمیان جو جھگڑے تنازعے ہوتے رہے اور فریقین نے ایک دوسرے کے حالات بدست کندہ چھاپے۔ وہ بھی سب ایک جدا فائل میں جمع ہیں۔ ایسا ہی میر صاحب موصوف نے چند ایک کتابوں کو تالیف کرکے ان کے مسودے طیار کر رکھے ہیں جن پر ایک نظر ڈالنا ظاہر کر دیتا ہے کہ اونہوں نے کس قدر محنت اٹھائی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میر صاحب موصوف کو توفیق عطا کرے کہ وہ ان کتابوں کو شائع کر سکیں۔ آمین

مجھے اس امر کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں انہوں نے ہماری کس قدر خاطر داری کی۔ نتیجہ یہ کہ ان کے ان ہم کوئی اجنبی یا مہمان نہ دکھائی دیتے تھے۔ بلکہ جیسا کوئی اپنے گھر میں ہوتا ہے۔ چونکہ وہ جمعہ کا دن تھا اس واسطے دہلی کے دیگر دوست ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب و ماسٹر احمد حسین صاحب وغیرہ سے بھی وہیں ملاقات حاصل ہو گئی۔ فالحمد للہ۔

اہلحدیث بدعتی ہو گئے

جناب میر صاحب موصوف نے جو فائل مقلدین اور غیر مقلدین کے اشتہارات و رسائل کا رکھا ہوا ہے۔ اس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مجھے جو عجیب بات معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ وہی باتیں جو مقلدین اہلحدیث کے مقابلہ میں کرتے تھے اور اہل حدیث دلائل عقلیہ و شرعیہ سے ان کا رد کرتے تھے وہی باتیں اب اہل حدیث نے سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ میں اختیار کر رکھی ہیں۔ مثلاً میں نے ایک نہیں بلکہ کئی ایک لمبے چوڑے اشتہار دیکھے جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حنفی لوگ جو اہل حدیث کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے۔ تو یہ ایک بڑا بھاری گناہ اور ظلم صریح ہے اور آیت قرآنی من اظلم ممن منع مساجد اللہ کے ماتحت ظالم ہونے کی دفعہ حنفیوں پر لگتی ہے اور اب وہی اہل حدیث کہلانے والے ہیں کہ احمدی برادران کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے (شاید سوائے ایک مولوی ثناء اللہ صاحب کے جنہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے) اور اگر کوئی اتفاقاً چلا جاوے تو نہایت بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ ہم لوگ تو ان مساجد میں ہی جاکر نماز پڑھنے کے ہرگز خواہاں

نہین - ہم جانتے ہین کہ خدا تعالیٰ کی تمام زمین مسجد ہی ہے اور تقویٰ و خشیت کے ساتھ ہم جہان کہین بھی سجدہ کرین گے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ مقبول ہوگا۔ بلکہ ہمارے امام علیہ السلام نے تو یہ حکم دے کر کہ ہم غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھین نہ صرف ہمین امامت و اقتدار کے رُوحانی تعلق مین ان شخصون کی متابعت روحانی سے بچالیا ہے۔ جنکی امامت اللہ تعالیٰ کے لئے نہین ہوتی - بلکہ چند پیسون کی خاطر ہوتی ہے۔ بلکہ ایسا حکم دے کر آپنے ان ناگوار نظارون کے اعادہ سے اسلامی دنیا کو بچالیا ہے۔ جو کہ حنفیون اور غیر مقلدون کے درمیان مسجدون کے جھگڑون کے سبب ایسی خوفناک صورت اختیار کرتے تھے کہ ہماری گورنمنٹ کو بھی امن قائم رکھنا مشکل ہوجاتا تھا۔ غیر مقلد صاحب ہین کہ خواہ مخواہ حنفیون کی مسجد مین گھسے جاتے ہین اور باوجود روکنے کے ان کی جماعت مین شامل ہوکر نماز پڑھنے کا حق حاصل کرنے کے واسطے مرنے مارنے کو طیار ہو رہے ہین - ادھر حنفی صاحبان ہین۔ کہ جہان آمین بالجہر کی آواز کان مین پڑی - گیا ان کے واسطے جنگ شروع کرنے کا بگل بج گیا۔ کہان کی نماز اور کہان کا انقطاع الی اللہ فوراً لڑائی شروع ہوگئی۔ سر پھٹ گئے۔ خون بہنے لگے۔ تھانون مین رپورٹین لکھوائی گئین - اور مقدمات شروع ہوگئے۔ الغرض ہم کو تو خدا تعالیٰ نے ان مشکلات سے محفوظ رکھا ہے مگر تعجب ہے کہ اہل حدیث خود کیون بدعتی بن گئے اور دراصل تعجب کی کوئی بات نہین ان کی یہ حالتین اس واسطے ہوئین کہ مسیح موعود کی آمد کی ضرورت کو پورے طور سے ظاہر کردین اور اب تو دن بدن وہ اور بھی تنزل کر رہے ہین۔ مسجدون سے روکنا تو ایک ظاہری مقابلہ ہے ان کے تو ایمان بھی باوجود سمجھانے کے اپنے ٹھکانے پر قائم نہین رہتے وہی لوگ

جو موحد کہلاتے تھے اب مشرک

بنتے جاتے ہین ایک انسان کو صفات خدا دے کر صلیب پرستون کی رات دن امداد کر رہے ہین۔ یسوعی صاحبان نے اسلام کے برخلاف جو تیر چلانے کے واسطے تیار کئے ہین انکو زہر آلود کرنے کا کام ان مسلمانون نے اپنے ذمے لیا ہے اور نہین جانتے۔ کہ اپنے ہی ہاتھون سے اپنے دین کے قلعہ کو مسمار کرنے کی کوشش مین لگے ہوئے ہین۔

اس نسخہ کو بھی آزماؤ

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود مرحوم و مغفور نے دہلی مین ایک صاحب سے جو مناظرہ کے واسطے تشریف لائے تھے۔ اور ممات و حیات حضرت عیسیٰ پر گفتگو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ آپنے حضرت عیسیٰ کی زندگی کا نسخہ تو آزمالیا کہ آج تک اسلام کو اس نسخہ نے کس قدر ضرر پہونچایا ہے اور اسلامی قوم کی بیماری دن بدن ترقی پکڑ رہی ہے۔ صدیون کا تجربہ بتلا رہا ہے۔ کہ یہ نسخہ مفید نہین بلکہ مہلک ہے۔ کیونکہ دراصل اس کا رواج دینے والا کوئی عیسائی ہے جس نے ایسی بات اسلامی کتب مین ڈالی اور کسی مفسر نے ناواقفی سے اُسے قبول کرلیا۔ تو رفتہ رفتہ جاری ہوگیا۔ مگر اب ذرا کچھ مدت اس نسخہ کو بھی تو آزما کر دیکھو جو مین پیش کرتا ہون۔ اگر ہم حضرت عیسیٰ کی وفات کو تسلیم کرلین۔ تو ساری عیسائی دنیا کو ہم صرف اس ایک مسئلہ کے ذریعہ سے نیچا دکھلا سکتے ہین اور دکھلا رہے ہین۔ اب تو عیسیٰ کی وفات مین اسلام کی زندگی ہے۔

حنفی وہابی ہوگئے

اس فائل کے دیکھنے سے دوسرا نکتہ جو مجھے معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ وہی حنفی صاحبان جو اہل حدیث کو بُرا کہتے تھے اور ان کے برخلاف کتابین اور اشتہارات لکھتے تھے اور بڑا زور دیتے تھے کہ یہ لوگ کافر ہین بے ایمان ہین یہ ہین وہین کیونکہ خدا تعالیٰ کے **ولیون** کو نہین مانتے۔ بزرگان دین کے منکر ہین۔ کرامت کی تکذیب کرتے ہین اب ان حنفیون کا یہ حال ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے اپنا ایک ولی ان کے درمیان بھیجا۔ تو اہل حدیث سے بڑھ کر ان کی مخالفت مین کمر باندھی اور خود ہی وہابی بن گئے۔ غرض یہ عجیب زمانہ ہے کہ

موحد مشرک بن گئے ہین
اہلحدیث بدعتی ہوگئے ہین
حنفی وہابی بن گئے ہین۔

ایک نشان کے سینکڑون نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کہ انی مھین من اراد اھانتک مین اسے ذلیل کرون گا جو تیری ذلت کا ارادہ کرے بہت کثرت سے پورا ہو رہا ہے اور ہر جگہ اس نشان کی صداقت کا اظہار ہو رہا ہے۔ مخدومی میر قاسم علی صاحب نے جو اشتہارات مخالفین سلسلہ احمدیہ دکھائے۔ ان مین ایک مرزا حیرت کا اشتہار بھی تھا۔ جس مین حضرت مرحوم مغفور کے واسطے **قید** کا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ سبحان اللہ! اُس وقت کسی کو کیا معلوم تھا۔ کہ یہ لفظ اُلٹ کر خود حیرت پر پڑے گا۔ چنانچہ دہلی مین بیٹھے ہوئے ہم نے یہ قصہ بھی سُنا کہ کس طرح حیرت صاحب کو قید کا حکم ہوا۔ اور بہ سبب عدالت بند ہونے کے ضمانت نہ ہوسکی۔ اور بہر حال رات بھر روتے دھوتے قید خانہ کی کوٹھڑی مین کاٹنی پڑی۔ کاش کہ اب بھی وہ سمجھین اور گستاخیون کے طریق کو چھوڑ کر ادب کی راہ اختیار کرین۔ کیونکہ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ اس نشان کے پورا ہونے کے حالات مین نے میرٹھ اور مظفر نگر مین بھی سُنے۔ مگر اس جگہ بہ سبب خوف طوالت سب کا تذکرہ نہین کرسکتا۔

خدا کی طاقت سب سے بڑی ہے

حضرت مرزا صاحب کے برخلاف مخالفین نے اس کثرت سے اشتہار اور رسالے اور کتابین اردو چھاپین اور کثرت سے شائع کین کہ اگر یہ سلسلہ صرف انسانی ہوتا تو ایسے سخت اور بیشمار حملون کے مقابلہ مین اس کا زندہ رہنا کسی صورت مین ممکن نہ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کی طاقت سب سے بڑی ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا تھا۔ کہ "دنیا مین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کردے گا" سو احکم الحاکمین کے حکم کے مطابق وہ سچائی ظاہر ہوگئی۔ دشمن روتے پیٹتے چلاتے کُفر کے فتوے لگاتے شور مچاتے مرگئے اور خداوند نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور اِس کی بنیادون کو اپنے فضل سے مضبوط کردیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

علی گڈھ پہونچنا

دہلی سے شام کے ۶ بجے روانہ ہوکر قریباً ۱۰ بجے رات کے ہم علی گڈھ کے اسٹیشن پر پہونچے۔ جہان سفیر کانفرنس منشی مظفر حسین صاحب کالج کے چند والنیٹرز کے ساتھ مہمانون کے استقبال کے واسطے موجود تھے۔ بہت خُلق سے ملے اور ایک گاڑی مین بٹھا کر کالج (اس مضمون مین ہر جگہ کالج سے مراد علی گڈھ ایم۔ اے او کالج ہے اور کانفرنس سے مراد آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ہے) کے مہمان خانہ مین لے گئے۔ اور ایک والنیٹر میان عبد العزیز صاحب طالب علم جماعت نہم ہمارے ساتھ بیٹھے۔ گیسٹ ہوس مین ہم ہر سہ کو ایک الگ کمرہ دیا گیا۔ جس مین ہر قسم کا ضروری سامان مہیا تھا۔

پہلے دن کا کام

پہلے دن صبح سویرے ہم نماز سے فارغ ہوکر تلاوت قرآن شریف مین ہنوز مصروف تھے۔ جب کہ کانفرنس کے اسسٹنٹ سکرٹری منشی ادریس احمد صاحب ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ ہمارے ہر طرح کے آرام کے متعلق

حالات دریافت کئے اور ہمارے نام اور پتے تحریر کر لئے ان کے بعد صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا اسسٹنٹ سکرٹری کانفرنس اور ایک سادہ و سنجیدہ وضع کے عالم مولوی طفیل احمد صاحب جو آج کل بریلی میں سب رجسٹرار ہیں مہمانوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ہمارے پاس ہی پہونچے۔ تھوڑی دیر تشریف فرما رہے۔ پھر چائے پی کر ہم اسٹریچی ہال میں پہونچے۔ جہاں دونوں دن جلسوں کا انعقاد ہوا۔ صاحبزادہ صاحب (اس رپورٹ میں صاحبزادہ صاحب سے مراد ہر جگہ صاحبزادہ آفتاب احمد ہوگی) کی تحریک اور پرنسپل صاحب کالج کی تائید سے مولوی عبد القادر صاحب بیرسٹر ایٹ لا صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ میرٹھ۔ بریلی۔ اٹاوہ۔ چہرہ۔ امرتسر۔ حیدرآباد سندہ وغیرہ مقامات کے اسلامی مدارس کے ناظمین یا کارکن اس جلسہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف فرما تھے۔ کالج کے اسٹاف اور طلبا کی ایک تعداد بھی کم و بیش سب جلسوں میں موجود رہی۔

پہلی تقریر

میرٹھ اسکول کے ایک نوجوان طالب علم علیم الدین نام نے جو کہ ایک خوش الحان قاری ہیں۔ قرآن شریف کی چند آیات پڑھیں اور ایک عربی نعت سنائی۔ پھر سب سے پہلے کالیجیٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک انگریزی مضمون پڑھا جس میں انہوں نے غائت قابلیت کے ساتھ لنڈن کے مدرسوں کی زندگی کا ایک نمونہ پیش کیا۔ اور دکھایا کہ لنڈن میں بورڈنگ اسکولوں میں لڑکے کس طرح رہتے ہیں ان کے واسطے کیا کیا عمارتیں ہوتی ہیں۔ گرجا۔ غسل کا حوض۔ ورزش کا کمرہ۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ فٹ بال کے میدان۔ سکول ہال۔ سائنس روم۔ ڈرائنگ روم۔ جغرافیہ روم۔ لائبریری۔ میوزیم وغیرہ بہت سی عمارتیں شمار کیں۔ پھر ان کا دن بھر کا پروگرام سنایا۔ بتلایا کہ کھیلوں میں استاد شریک ہوتے ہیں جہاں بچوں کے دوست ہوتے ہیں مگر بے تکلف نہیں بنتے اور اس بات پر زور دیا کہ صرف ضابطہ کچھ شے نہیں۔ استادوں کو چاہیئے کہ اپنا نمونہ بچوں کو دکھائیں اور نتائج کو تعلیمی فیل پاس کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کس قدر صداقت۔ دیانتداری۔ راستبازی و دیگر شریفانہ اخلاق کے لڑکے طیار ہوئے ہیں۔

ضرورتِ مسجد

ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی اس تقریر میں مفید معلومات بہم پہونچائے۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ ان کی تقریر میں جو امر سب سے زیادہ قابل غور مجھے معلوم ہوا وہ یہ تھا کہ انھوں نے لنڈن کے مدارس میں سب سے پہلے عمارتوں کو شمار کیا اور عمارتوں میں سب سے اول گرجا کا نام لیا۔ لڑکوں کے روزانہ پروگرام میں سب سے پہلے گرجا کی حاضری کا ذکر کیا عیسائی دنیا میں عبادت کے اوقات بہت ہی کم ہیں۔ مگر انہوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مسلمانوں نے اس ضرورت کو تاحال پورے طور سے محسوس نہیں کیا کہ اسلامی طلبار کے کیرکٹر کی تکمیل کے واسطے مسجد کی عمارت سب سے اول ضروری ہے۔ ایم۔ اے او کالج کے وسیع احاطہ میں ایک شاندار مسجد دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا۔ جس کے ایک حصہ پر ہنوز عمارت کا کام شروع ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ان مدرسہ و بورڈنگ تعلیم الاسلام قادیان کی وسیع زمین پر سب سے اول جس عمارت کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھی ہے وہ مسجد ہی ہے اور قادیان کی مساجد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے نمازی ہی شامل جماعت ہوتے ہیں۔ جن کے دل آستانۂ علیہ پر رقت و خشوع کے ساتھ پگھلے چلے جاتے ہیں۔ گویا کہ وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں یا کم از کم خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔ مسجد اسلامی زندگی کا ایک نہائت ہی ضروری جزو ہے۔ حضرت اقدس مرحوم و مغفور فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ اپنی مساجد بنانے کی کوشش کریں جہاں خدا کی عبادت کا گھر بنایا جاتا ہے وہاں برکات الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور سلسلہ حقہ کی بنیاد مستحکم ہو جاتی ہے۔ قدیم اسلامی شاندار عمارتوں کے جسقدر آثار دنیا میں موجود ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی بادشاہ مسجد کی ضرورت کو کیسا محسوس کرتے تھے۔

۳۰-اپریل کی کارروائی

اتحاد کا رزولیوشن

اس کے بعد ٹیچرز کانفرنس کے رزولیوشن پیش ہونے شروع ہوئے سب سے پہلا رزولیوشن یہ تھا کہ ہندوستان کے مختلف اسلامی مدارس میں اتحاد کس طرح قائم ہو۔ اس پر مختلف صاحبان نے اپنے اپنے مشورے دینے شروع کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامیہ اسکولوں کی فہرست بنائی جاوے ان کی رپورٹیں منگوائی جاویں۔ ایک انسپکٹر مقرر کیا جاوے ایک نصاب دینی مقرر کیا جاوے۔ امتحانوں کی نگرانی ہو۔ تعطیلیں ایک طرز پر ہوا کریں۔ سب سالانہ جلسہ میں شامل ہوا کریں۔ سفیر کانفرنس پھرا کریں۔ ایک میگزین ہو۔ مولوی صدر دین صاحب نے اس کے متعلق اپنی تقریر میں دو تجویزیں پیش کیں ایک یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس کو اپنا ایک ہی مقصد مقرر کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہو کہ خدا تعالےٰ کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ دوسرا یہ کہ تمام صوبہائے ہند میں اس کام کے واسطے پراونشل انجمنیں بنائی جاویں۔ ان تجاویز میں سے بعض کو سردست ناممکن الحصول بیان کیا گیا۔ جیسا کہ انسپکٹر کا تقرر یا نصاب کا بنانا اور یہی فیصلہ ہوا کہ حتے الوسع ان مشوروں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاوے۔

تعلیم کیسی ہو

اس کے بعد دوسرا رزولیوشن یہ تھا کہ سرکاری مدارس کی موجودہ سادہ تعلیم کافی ہے اس امر پر اصرار کیا جاوے کہ تعلیم اگرچہ کم لوگوں کو دی جاوے۔ مگر نوعیت کے اعتبار سے عمدہ ہو اور اس کے ساتھ تربیت کا انتظام ہو۔ اس پر بہت سی تقریریں ہوئیں۔ بعض صاحبان نے نہائت پر جوش اور پر درد الفاظ میں اسلامی طلبار کی اس قابل رحم حالت کو بیان کیا کہ جو سرکاری مدارس میں آریہ ہیڈ ماسٹروں اور ٹیچروں کے ماتحت ہو رہی ہے اور اپنے اسلامی مدارس کی ضرورت کو بیان کیا بعض دوستوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ سرکاری مدارس کے اعلےٰ انتظام اور عمدہ اسٹاف کو ہم کیوں چھوڑیں۔ ضرور ان سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ عاجز راقم نے بھی اس کے متعلق ایک تقریر کی اور آیت قرآنی متعلق معلم اول حضرت خاتم النبین یعلمہم ویزکیہم کو پیش کر کے بیان کیا کہ تعلیم اور تزکیہ ہر دو کی ضرورت ہے اور ہمیں ایسے مدارس بنانے ضروری ہیں۔ جن میں تعلیم کے ساتھ تربیت ضرور ہو لیکن جہاں کہیں ایسے مدارس سردست نہیں بن سکتے۔ وہاں سرکاری مدارس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ہم کو ہر دو کی ضرورت ہے۔ سرکاری مدارس کی بھی اور اپنے مدارس کی۔ چنانچہ اسی کے مطابق رزولیوشن پاس ہوا۔

فنڈ

تیسرا رزولیوشن اس امر کے متعلق تھا کہ مقامی مدارس کے واسطے فنڈ کس طرح مہیا ہوں اس پر مختصر سی تقریریں ہوئیں اور پریزیڈنٹ جلسہ مسٹر عبد القادر صاحب نے آخری ریمارکس میں خوب فرمایا کہ اس ریزولیوشن میں زر سے طلبی سخن ہر دین است والا معاملہ تھا اس واسطے تقریریں بھی مختصر ہوئیں۔ اور جلدی ختم ہو گئیں۔ مختلف صاحبان نے مفصلہ ذیل تجویزیں فنڈ جمع کرنے کی بیان فرمائیں۔ مد زکوٰۃ۔ مد صدقات۔ صدقہ فطر۔ شادی کے وقت وصولی۔ آٹا فنڈ۔ کھال قربانی۔ طبقہ صوفیا سے امداد۔ طبقہ علما سے امداد۔ صاحبان اوقاف سے حصہ۔ ایسے ایجنٹ مقرر کرنا جن کو وصولی چندہ پر کمیشن دیا جاوے۔ محلہ کے چودھریوں کو ساتھ ملانا۔ ایک صاحب رشید الدین نام نے یہ تجویز پیش کی کہ قوم کے نوجوان اپنی زندگیاں اسلامی اسکولوں میں وقف کر دیں۔ یہ تجویز فی الواقعہ بہت عمدہ ہے اور اس کے نمونے تاحال بہت کم ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ سولھواں
رکوع ۷
سورہ مریم رکوع ۴
(گزشتہ سے پیوستہ)

۔۔۔ کے ساتھ خاص ہیں کہ جیسا اس وقت کے وہ نازل ہوئی تھیں ویسے ہی ہیں۔

ہمارے حضرت صاحب بھی کئی مضامین کو اتنی کتب میں لکھتے تھے۔

آیت ۴۔ صادق الوعد۔ یہاں ایک روایت لکھی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں آتا ہوں آپ یہاں ٹھہرو۔ آپ نے کہا اچھا۔ ایک سال تک ٹھہرے رہے۔ یہ جھوٹی روایت ہے کیا وہ نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔

آیت ۵۔ کان یامر اھلہ۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے۔ وامر اھلک ... مطلب ... کہ تم ... پیر ... میں کہتا ہی چلا جاوے۔

آیت ۶۔ ادریس۔ آپ کا ... حضرت نوح سے ... تھے۔ یہود ... کے پیچھے ... باب ... ان کا ذکر ہے۔

ورفعناہ مکانا علیا۔ ہم نے عظیم الشان رفعت (مرتبہ) دی تھی۔

آیت ۱۰۔ سجدا۔ فرمانبرداری کے لئے گر پڑتے۔

ایک عجیب کہانی حضرت ادریس کے متعلق لکھی ہے کہ ملک الموت کو کہا کہ مجھے بہشت دکھا دو چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ خود آپ بہشت میں گئے۔ پھر واپسی سے انکار کر دیا۔ ایسی کہانیاں یہودیوں کی شرارت سے غالباً اسلامی تفاسیر میں داخل ہوئی ہیں۔

آیت ۹۔ خلف۔ ل کے سکون کے ساتھ گندے پیچھے آنیوالے۔ خلف۔ ل کی فتح کے ساتھ۔ نیک لوگ پیچھے آنے والے۔

غیا۔ جہنم کا نام ہے۔

آیت ۱۱۔ مأتیا۔ آنے والا۔

آیت ۱۳۔ جنۃ۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ ارض مقدس کے مالک مسلمان ہوں گے

آیت ۱۴۔ نتنزل۔ اس کا فاعل۔ ۱۔ مومن ہیں بہشت میں داخل ہونے کے وقت یا ۲ جبرائیل یا مراد مسلمانوں کا نزول ہے اس ملک میں۔

آیت ۱۵۔ اصطبر۔ عبادت پر استقلال کرو۔

سمیا۔ ہمنام۔ ولد۔

۲۱۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ سولھواں رکوع نمبر ۸
(سورہ مریم رکوع ۵)

آیت ۱۔ الانسان۔ وہ انسان جو قیامت کا منکر ہے ایسا کہتا ہے بعض انسان اپنے افعال سے ظاہر کرتے ہیں کہ مر کر جی اٹھنے کا خیال ان میں بہت کمزور ہے۔

آیت ۲۔ اولا یذکر۔ لسوف اخرج کا جواب یہ ہے کہ پہلے بھی تم لم یکن شیئا مذکورا ہی تھے۔

آیت ۳۔ فو ربک۔ وہ رب جس نے تم کو عدم سے وجود دیا پھر نیست کر کے وجود میں لاسکتا ہے ربوبیت الٰہی کا تقاضا ہے کہ جو ناقص ہے وہ کامل ہو اور جو کامل ہو گیا وہ ترقی کرے۔

حول جہنم۔ اس سے ہی ثابت ہے کہ الانسان سے مراد وہی انسان ہیں جو منکران قیامت و خدا ہیں دنیا میں ہی کوئی برکت نہیں دیکھ سکا۔ گویا یہاں بھی یہ گروہ علی جہنم ہی ہے۔

آیت ۴۔ عتیا۔ متمرد۔ سرکش۔ احکام نہ ماننے والے۔

آیت ۵۔ وان منکم الا واردھا۔ منکم کے مخاطب وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں۔ **ءاذا مامت الخ** یہ مطلب ہے کہ متقی بھی دوزخ میں جائیں گے بلکہ صرف کفار جائیں گے جیسا کہ اور جگہ فرمایا ہے۔ یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا۔ یہاں تمیز کر دی۔ پھر فرمایا۔ ان الذین سبقت لہم الحسنیٰ اولئک عنہا مبعدون **لا یسمعون حسیسھا** وھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون۔ الخ یعنی متقی تو دوزخ کی بھنبھناہٹ تک نہیں سنیں گے۔ ان منکم سے یہ مراد ہے کہ اسے منکران قیامت تم سب دوزخ میں جاؤ گے ثم ننجی سے یہ مطلب ہے کہ پھر ہم میں ایک اور بات بتائیں وہ یہ کہ متقی نجات پائیں گے۔

آیت ۶۔ حتما مقضیا۔ لازمی اور واجب ہو اہے۔

آیت ۹۔ اثاثا۔ گھر کا اسباب۔

آیت ۱۴۔ سنکتب۔ ہم محفوظ رکھیں گے۔

۲۲۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۶ رکوع نمبر ۹)

سورہ مریم رکوع ۶

تمہید کچھ علم انسان آنکھ کے ذریعے سے حاصل کرتا ہے۔ کچھ کان کے ذریعے۔ کچھ ناک کے ذریعے۔ کچھ لمس کے ذریعے۔

لیکن ایک علم ان حواس خمسہ کے علاوہ کسی ذریعے سے حاصل ہوتا ہے جو بہت ضروری ہے اور جس کی تڑپ انسان کی فطرت میں ہے۔ مگر حواس ظاہری اس کے حصول کی راہ میں رہ جاتے ہیں انبیاء نے ایسے حواس پائے ہیں جو دوسری دنیا کے حالات سے ہمیں آگاہ کریں۔ شیاطین ان باتوں کو نہیں مانتے۔ اور دوسروں کو بھی اس پاک گروہ کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔

آیت ۱۔ الم تر۔ کیا تم یہ بھی جانتے ہو۔

نؤزھم ۔ اُکساتے ۔ اُبھارتے ۔ اغوا ر

علی الکافرین ۔ پہلے انسان اپنے اندر کفر کی حالت پیدا کرتا ہے ۔ پھر شیطان اس پر آتا ہے ۔

آیت ۳ ۔ وفداً ۔ جیسا کہ بادشاہ کے پاس ایلچی آتے ہیں ۔

آیت ۵ ۔ من اتخذ عند الرحمٰن عھداً ۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے ۔ کہ ۲۵ پارہ سورہ زخرف اخیر رکوع میں ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شھد بالحق وھم یعلمون ۔ یعنے وہ شفیع ہوگا ۔ جو آجکل حق کی گواہی دے رہا ہے اور اسے سب جانتے ہیں یعنے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

آیت ۷ ۔ اِداً ۔ پنجابی لفظ اِڈا غالباً اسی سے نکلا ہے ۔

آیت ۸ ۔ تکاد السموات ۔ یہ پیشگوئی ہے ۔ اور ایسے زلازل اس زمانہ میں یسوع پرستوں کے جزائر پر بالخصوص آئے ۔

ھداً سخت ۔ آسمان سے وہ عذاب جو نازل ہو ۔

آیت ۱۰ ۔ ماینبغی ۔ یہ بات صفت رحمیت کے مخالف ہے ۔ کہ اس کا کوئی ولد ہو ۔

آیت ۱۴ ۔ ودّاً ۔ ہم نے دیکھا ہے ۔ کہ خدا کے لئے جب ہم کسی کو چھوڑتے ہیں ۔ تو اللہ بہتر سے بہتر دوست دیتا ہے ۔

آیت ۱۶ ۔ رکزاً ۔ پاؤں کی آواز ۔ صوت الرجل ۔

یہاں سورۂ مریم کے نوٹ ختم ہوگئے

آغاز سورۂ طٰہٰ رکوع اول

پارہ سولھواں رکوع نمبر ۱۰

۲۳ ۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

تمہید مومن کے لئے تسلی کی بڑی ضرورت ہے اور تسلی میں نمونہ سے بڑھکر کوئی چیز نہیں ۔ صحابہ کرام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے ۔ اس حالت میں ان کو حضرت موسیٰ کا بیان سنایا جاتا ہے ۔ کہ کیونکر وہ دشمنوں سے محفوظ رہے ۔ اور آخر کار مظفر و منصور ہوئے ۔ اس رکوع میں واعظ کے سہارے کا ذکر ہے ۔

آیت ۱ ۔ طٰہٰ ۔ جن کو کسی کام کی دھت لگی ہوئی کہ ضرور ہو جائے اور اس میں وہ کامیاب ہو ۔ ناکامیاب ہو ۔ تو تہ کہتے ہیں ۔

آیت ۲ لتشقی ۔ تو اور (تیرے ساتھی ناکام رہیں ایسا نہ ہوگا ۔

آیت ۲ ۔ تذکرۃ ۔ یاد دلانے والا نصیحت ۔ جو کچھ فطرت میں ہے ۔ اسے یاد دلاتا ۔

آیت ۵ ۔ علی العرش استوی ۔ وہ اپنے تخت سلطنت پر بے عیب ہوکر قائم ہے ۔

آیت ۷ ۔ سرّ وہ ہے جو اس وقت ہمارے اندر ہے اور اخفیٰ وہ ہے جو آئندہ حالت میں انسان کے ارادے ہوسکتے ہیں اور جو خود اس شخص کو بھی معلوم نہیں ۔

آیت ۹ ۔ حدیث ۔ شریعت ۔

آیت ۱۰ ۔ اواجد علی النار ھدیٰ ۔ اس آگ پر جو لوگ ہیں ۔ شاید وہ میری راہنمائی کریں ۔

جب ہم پرانی تاریخ دیکھتے ہیں ۔ تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جب کبھی کسی کو مقابلہ کرنا منظور ہوتا ۔ تو وہ مہمانی کرتا ہے اور اپنے دوستوں کو مدعو کرکے اپنے خطرے سے آگاہ کرتا ہے ۔ دوسرا طریق یہ ہے ۔ کہ پہاڑیوں پر بہت سی آگ جلا دیتے ۔ ع

سیاہ دوکس جنگ چون آتش است

پھر بات بڑی تو بارود وغیرہ میں بھی آگ ہی ہے ۔ پھر رسولوں کے اعدا کے لئے جہنم آگ ہی ہے ۔ حضرت موسے کو ایک تجلی ہوئی ۔ جس کا یہ مطلب تھا ۔ کہ تم کو اور تمہاری قوم کو کچھ لڑائیاں پیش آئیں گی ۔ اور یہ قصہ نبی کریم کو سنایا کہ آپ کو بھی آگ (جنگ) سے واسطہ پڑے گا ۔

آیت ۱۲ ۔ اخلع نعلیک ۔ بعض لوگوں نے یہ مراد لی ہے کہ فرمایا کہ جوتی اتار دو ۔ اگر جوتی پاک ہی ہوتی ہے ۔ اس کا جواب دیا ہے کہ گدھے کے چمڑے کی تھی ۔ یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی ۔

مرا خیال ہے کہ چونکہ یہ حالت کشفی تھی ۔ نعلین سے بیوی اور بچے مراد ہیں ۔ کہ اس وقت تم سے ہمکلامی ہوتی ہے ۔ گویا فرمایا بیوی بچے کا خیال چھوڑ کر بالکل ہماری طرف آجاؤ ۔ چنانچہ اسی محاورے کے مطابق روحانی نفسانی تعلقات کے بارے میں ایک کتاب خلع النعلین لکھی گئی ہے ۔

آیت ۱۵ ۔ اکاد اخفیھا ۔ ایک پادری نے اخفی کے معنے چھپانے کے لے کر ایک مولوی پر اعتراض کیا ہوا تھا ۔ میں بھی وہاں پہونچا ۔ میں نے یہ ترجمہ کیا ۔ قریب وہ زمانہ ہے ۔ کہ اس کے خفا کو ہم دور کر دیں ۔ خفی کے معنے چھپنے کے ہیں ۔ اخفیٰ کے معنے خفا دور کرنے کے ہیں (باب افعال سے جو معنے سلب آتا)

آیت ۱۳ ۔ جیسا انفی الیہا ق لمعاً ۔ حضرت موسے کو جب علم حاصل ہوا کہ لڑائی ہوگی ۔ تو اس کی فکر پڑی ۔ خدا تعالیٰ اس میں کامیابی کی راہ بتاتا ہے ۔

آیت ۱۸ ۔ قال ھی عصای ۔ محبوب سے بات کرنے میں لذت حاصل ہوتی ہے اس لئے تطویل کی ۔

آیت ۱۹ ۔ القھا یاموسیٰ ۔ یہ سب کشفی واقعہ ہے ۔ گویا یہ دکھایا کہ خدا تعالےٰ تمہیں ایک جماعت دے گا ۔ جو تیری دشمن کی ہلاکت کا موجب ہوگی ۔ وہ ایسی مطیع ہوگی ۔ جیسے تیری لاٹھی اور وہ ایسی خونخوار ہوگی جیسے یہ سانپ ۔

اسلام کو بھی سانپ سے تشبیہ دی اور آپکے قریہ کو تاکل القریٰ فرمایا ۔

آیت ۲۲ ۔ واضمم یدک ۔ حضرت موسیٰ کو فرماتا اور نبی کریم کو سمجھاتا ہے ۔ کہ تیری بغل میں بھی ایک کتاب ہوگی ۔ جو بالکل بے عیب اور نور مبین ہوگی ۔

آیت ۲۴ ۔ طغیٰ ۔ حد سے بڑھ گیا ۔

۲۴ ۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ سولھواں رکوع نمبر ۱۱

سورہ طٰہٰ رکوع ۲

رب اشرح لی صدری ۔ شرح صدر یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کے لئے دل طیار ہو جاوے ۔ جسکو انشراح صدر ہوتا ہے ۔ اسے (۲) اللہ پر ایمان ہوتا ہے

(۲) ذکر الٰہی کرتا ہے۔ (۳) بہادر ہوتا ہے (۴) آنکھ۔ زبان۔ اعضاء کسی امر لغو کا مرتکب نہیں ہوتا۔ (۵) اللہ کی طرف جھکا رہتا ہے (۶) مخلوق سے احسان کرتا ہے۔ (۷) دانا ہوتا ہے (۸) عجز اور کسل کا اس میں نام نہیں ہوتا۔ (۹) متوکل علے اللہ ہوتا ہے (۱۰) سعی والا ہوتا ہے

مومن کو چاہیئے۔ کہ ہدایت کا علم سیکھے اور سکھائے (ب) شبہات کو دلائل و دعا اور تدبیر سے دور کرے۔ (ج) خواہشوں اور شہوتوں میں شیطان کا مقابلہ کرے۔ (د) زبان۔ جان۔ مال سے اللہ کے دشمنوں کا مقابلہ کرے۔

واحلل عقدۃً من لسانی۔ عقدۃ اللسان کلام میں روانگی نہ ہونے کا نام ہے۔

وفتنٰک فتونا۔ تجھے ہمیشہ مصفا بناتے رہیں۔

قولا لینا۔ کیونکہ اس کو بادشاہ ہی ہم نے ہی بنایا ہے۔ پس اس کے شاہی مزاج اور درباری قوانین کا لحاظ رکھو۔

بآیۃٍ۔ اس آیت کا ذکر ساتھ ہی کر دیا ہے کہ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔ سلامتی کا نزول اسی پر ہے۔ جو ہدایت کی تابع ہوا۔ اور عذاب اس پر جس نے حق کو جھٹلایا اور منہ پھیرا آخر فرعون عذاب میں گرفتار ہو کر غرق ہوا۔ اور حضرت موسےٰ سلامت رہے۔ جس سے دنیا پر ثابت ہو گیا کہ ہدایت پر کون ہے۔

۲۸۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۶ رکوع نمبر ۱۲

(سورہ طٰہٰ رکوع ۳)

منہا خلقنٰکم۔ اس میں حشر اجساد کا اشارہ فرمایا۔ کیونکہ اس سے پہلے منہا خلقنٰکم ہی فرمایا ایک اور جگہ فرمایا۔ ولکم فی الارض مستقر۔

یہ ایک بحث ہے۔ کہ انسان جب مر جاتا ہے۔ تو وہ چیز جو اس کے اندر رہتی ہے وہ کہاں جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اعمال کے مطابق جسم و مکان ہو گا۔ بعض کی نسبت عرش کی قندیلوں میں ہونا لکھا ہے۔

قبر اس مکان کا نام ہے۔ جہاں یہ نفس بعد الحیات اپنے اعمال کے مطابق رہتا ہے۔

ثم اماتہ فاقبرہ۔ آیت سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کونسی قبر ہے جس میں میت کو حسب اعمال آرام یا دکھ پہنچتا ہے۔

پس اس قسم کے اعتراض کہ ہمیں قبر میں بچھو سانپ کاٹنے والے اور آگ نظر نہیں آتی وغیرہ حل ہو جاتے ہیں۔

فکذب۔ تکذیب رسل بڑا بھاری جرم ہے۔ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افترٰی علے اللہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ۔

وابٰی۔ انکار بہت سے خطرناک جرموں کی اصل ہے۔ ابلیس کی نسبت فرمایا۔ استکبر وابٰی۔ انسان جب تکذیب کے بعد بدظنی میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو انکار پر کمر باندھتا ہے۔

لتخرجنا من ارضنا۔ یہ فرعون کی چالاکی تھی۔ الزام بغاوت لگا کر اپنی تمام قوم کو حضرت موسیٰ کے خلاف بھڑکا دیا۔

مکانا سوًی۔ وہ مکان میرے اور آپ کے لئے مساوات کا رنگ رکھتا ہو۔ یعنی میری وجاہت اور آپ کی غربت کا فرق نہ رہے۔ یہ بات فرعون کی فراخ حوصلگی پر دال ہے۔ ایک طرف اپنی قوم کو بھڑکاتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ منصفانہ بات۔ مسلمانوں کو مباحثات میں ایسی باتوں کا خیال چاہیئے۔ مگر افسوس کہ وہ بہت تنگدل ہیں۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخراں کے عیسائیوں کو ہی مسجد میں گرجا کر لینے کی اجازت دی تھی۔

وان یحشر الناس ضحیً۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مکہ کو ماہ رمضان میں عید کے قریب ضحیٰ کے وقت فتح کیا اور مکہ کی نسبت سوآء للعاکفین۔ آچکا ہے یہ قصہ گویا پیشگوئی کے رنگ میں ہے۔

کیدہٗ۔ ہر قسم کی تدابیر جو وہ اپنی فتحمندی کے لئے کر سکتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غزوہ میں پہلے سے کہ مانگیہ دن تو اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم خندق کھودیں گے۔

وبطریقتکم المثلیٰ۔ یعنی علاوہ اس کے تمہارے مذہب کو بھی برباد کرنے پر تلا ہے۔

اما ان تلقی۔ نیکی سے کہا ہے۔ یہ ادب ان کے کام آیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔

انہا تسعیٰ۔ حبال وعصی کے رنگ میں جو کچھ تدابیر جمع کر رکھی تھیں۔ وہ لوگوں کو ایسا خیال دلاتی ہیں کہ وہ مظفر و منصور ہونے میں سعی کر رہی ہیں۔

فاوجس فی نفسہ خیفۃ۔ یہ ڈر نہیں تھا کہ ہم پر غالب ہو جائیں گے یا خدا کا دین باطل ہو جائے گا۔ بلکہ انبیاء کو اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ لوگ کم فہمی سے ابتلاء میں پڑ کر دین حق سے محروم رہ جاویں گے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ آیا ہے۔ وہاں بھی یہی معنے ہیں۔ کیونکہ آگے الذین یبلغون رسالات ربہ ولا یخشون احدا الا اللہ۔ فرمایا۔ قرآن کریم میں ایسی کئی نظیریں ہیں۔

ووجدک ضالا بھی فرمایا اور ما ضل صاحبکم بھی آیا ہے اور انک لا تہدی بھی فرمایا اور انک لتہدی بھی۔

فی یمینک۔ یعنے ہم نے تجھ کو جو کچھ راستبازی کی قوت کے اندر انعام دیا ہے اس سے کام لے کر ان تمام حیلے حوالوں کو باطل کر دو۔

انہ لکبیرکم۔ یہ چالاک لوگوں کا شیوہ ہے کہ وہ ناکام رہ کر وقت پر ندامت مٹانے کے لئے جھٹ کوئی بات گھڑ لیتے ہیں۔

مباحثات میں بھی اب ایسے لوگوں کے وارث دیکھے جاتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی احتمال نکال کر دلیل کو باطل قرار دے لیتے ہیں۔ میرے نزدیک تو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے یہ معنے ہیں۔ کہ جو شخص بات بات میں احتمال نکالنے کا عادی ہے۔ اس کے لئے کوئی دلیل مفید نہیں ہو سکتی۔

فاقض ما انت قاض۔ مومن اور کافر کا فرق اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ وہ حالت کفر میں تو کہتے ہیں ائن لنا اجرا ان کنا نحن الغالبین۔ گویا وہ اپنی تمام کرشمہ نمائی و سحر سازی کا مول چند پیسے سمجھتے ہیں اور فرعون کے تقرب کو بڑا اعلے درجہ کا انعام سمجھتے ہیں۔ یا اب حالت ایمان میں یہ حال ہے۔ کہ کس جرأت سے کہتے ہیں۔ فاقض ما انت قاض انما تقضی ھذہ الحیٰوۃ الدنیا۔

مجرما۔ قطع تعلق کرنے والے۔

مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ طٰہٰ رکوع ۴ سیپارہ ۱۶ رکوع نمبر ۱۴)

اس رکوع میں قصہ تو موسیٰ کا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور آپ کے پیچھے آنے والوں کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔

اس لئے فرمایا۔ لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب۔

ان اسر بعبادی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ حکم ہوتا تھا۔ چنانچہ گویا یہیں اشارہ فرما دیا۔ اور یہ سورۃ مکی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر جیسے پاک بندے کے ساتھ راتوں رات گئے۔

فی البحر۔ بحر عربی زبان میں کھلے میدان کو بھی کہتے ہیں۔ کلمة بحلا د محمتا۔ فلان آدمی سے میں نے بات کھل کے کی۔ سمندر کو بحر بھی اس لئے کہتے ہیں۔ دو محاورے حدیثوں کے اسوقت یاد آگئے ہیں۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول نے حبیب رسول کریم کی کچھ مخالفت کی۔ تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ اس بحر کے لوگ اتفاق کر چکے تھے۔ کہ اس کو بادشاہ بنا دیں۔ آپکے آنے سے یہ منصوبہ پورا نہیں ہوا اس لئے یہ حسد کرتا ہے۔

مکہ و مدینہ میں جو وسیع میدان تھا۔ اس کو بحر کہتے تھے۔

یبسا۔ موسےٰ جس رستہ سے گئے تھے۔ وہ خشک تھا۔ چنانچہ فرمایا کہ تم اس رستے جاؤ جو سمندر میں خشک پڑا ہے۔

فاتبعهم فرعون بجنوده۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بھی لوگ آپکے پکڑنے کے لئے دوڑے اور پکڑ کر لانے والے کے لئے ۱۰۰ اونٹ انعام مقرر کئے۔

ما غشیهم۔ جیسے فرعونیوں پر بلا آئی ویسے ہی مشرکان مکہ پر بھی آئی۔

اضل فرعون۔ وہاں فرعون تھا اور یہاں ابوجہل۔

المنّ۔ بے محنت رزق۔

السلویٰ۔ تسلی کی چیزیں۔ شہد۔ بعض بٹیر کو کہتے ہیں۔

وما اعجلك۔ اس قصہ کا ذکر ہے۔ جب موسےٰ طور پر گئے تھے۔ ہمارے نبی کریم بھی دنیا سے جلدی چل دئے۔ ہم بھی ان کے پیچھے آخر وہیں حاضر ہونے والے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان بھی فتنہ میں پڑے۔

افلا یرون الا یرجع۔ یہ اس کے معبود ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ کہ اللہ تو وہی جس کے آگے تم تضرع کرو۔ تو وہ جواب دے۔

۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ سولھواں رکوع ۱۴

سورۂ طٰہٰ رکوع ۴

فتنتم بہٖ۔ برے بھلے کی تمیز کرنے کے لئے یہ ایک ابتلاء آیا ہے۔

حتی یرجع الینا موسیٰ۔ ہارون بھی رسول نبی تھے اور حضرت موسیٰ بھی۔ مگر ہارون کے سامنے انہوں نے بت پرستی کی۔ رعب ایک الٰہی فضل ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ کا خوف تو ظاہر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے آنے تک ہم اسی بات پر جمے رہیں گے۔ مگر ہارون کو تو اس فعل میں شریک گردانتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے نرمی اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ حضرت ہارون کی بریت ظاہر فرماتا ہے۔

حضرت علی کی نسبت بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ چنانچہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا۔ جیسے ہارون کے ساتھ بچھڑے کا معاملہ تھا۔ ایسا ہی حضرت عثمان کے قتل میں حضرت علی کو شریک گردانا گیا۔ مگر آپکا دامن بالکل پاک تھا۔

ان آیات سے ہم نے حضرت علی کی بریت اور حضرت عثمان کے قتل سے بالکل الگ ہونے کا یقین کیا ہے۔

ان تقول فرقت۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت علی پر تفرقہ کا الزام غلط ہے۔ اور آپکے تحکیم و تسلیم کی تو انہی آیات کی ماتحت۔

یا بنؤم۔ بہ نسبت باپ کے ماں میں زیادہ محبت و رحمت جوش مارتی ہے۔ اس لئے اس سے منسوب کیا۔ تا رحمت کی طرف جھکیں۔

السامری۔ سامرہ ایک قوم کا نام ہے۔

بصرت بما لم یبصروا۔ یعنی میں خوب سمجھتا ہوں۔

فقبضت قبضة	میں نے اے رسول (موسےٰ) تیری تعلیم توحید سے کچھ لیا تھا
الی سولت لی نفسی	اب میں اسے چھوڑتا ہوں۔ کیوں؟ میری مرضی

جبرائیل کے گھوڑے کے قدموں کی مٹی سے کر بچھڑہ بنانا ایک جھوٹی کہانی ہے۔

لا مساس۔ یہ سزا دی ہے۔ کہ جب تو رستے میں چلے۔ تو پوش پوش کہتا جائے۔ یہ جھوٹی کہانی ہے کہ جو اسے چھوتا اسے محرقہ بخار ہو جاتا۔

کذلك نقص۔ پیشگوئی فرماتا ہے۔ کہ اسلام میں بھی ایک ہارون ہوگا۔ اس وقت قوم فتنہ میں پڑیگی۔ ایک سامری ہوگا۔

عبد اللہ بن سبا یمن کا رہنے والا یہودی۔ جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس نے از راہ شرارت (ظاہراً) اسلام کیا۔ بصرہ کوفہ میں گیا اور عثمان کے مطاعن یاد کر لئے شام تک گیا۔ حضرت معاویہ نے اسے مدینہ میں قید کر دیا۔ چیلے حوالے کر کے چھوٹا۔ تو مصر میں گیا۔ وہاں قوم کو بھڑکایا اور عثمان کے عزل پر لوگوں کو بہکایا۔ مگر وہ سامری آخر میں ذلیل ہوگا۔

عشرا۔ ہم دنیا میں دس صدیاں رہیں۔ یہ ایک خاص قوم کی نسبت پیشگوئی ہے۔

الا یوما۔ یوم ہزار برس کا ہوتا ہے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفر علی گڈہ

حمد الٰہی

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہین ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی (دُرِّثمین)

حمد و شکر ہے اس علیم و خبیر کے لئے جس نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب محمد عربی علیہ الف الف صلوٰۃ و سلام کے مقدس و مطہر وجود کے طفیل ہمین ہدایت نامہ فرقان کا خزانہ غیر محدود عطا فرمایا جس مین اس فخر موجودات سرچشمۂ علم و ہدیٰ کو ربِّ زدنی علماً کی دُعا سکھلا کر علم کی قدر و منزلت کا مرتبہ تبلایا۔

در دلم جوشد ثنائے سرورے | آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
احمدؐ آخر زمان کز نور او | شد دل مردم ز خور تاباں ترے
سالکان را نیست غیر از وے امام | رہروان را نیست جز وے رہبرے
آن خداوندش بداد آں شرع و دیں | کان نگردد تا ابد متغیرے
تافت اول بر دیار تازیاں | تا زیانش را شود درماں گرے
بعد زاں آں نورِ دین و شرعِ پاک | شد محیطِ عالمے چون چنبرے (دُرِّثمین)

مقصد سفر

اب بعد مندرجہ بالا پیشانی کو پڑھ کر ناظرین کے دل مین یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ ایڈیٹر علی گڈہ کہان جا پہونچا کس مطلب کے واسطے اور کیون؟ اس لئے سب سے اول مین مختصراً عرض کر دیتا ہون۔ کہ اپریل کے شروع مین علی گڈہ کی تعلیمی کانفرنس کی طرف سے ایک کاغذ ہمارے ہان بھیجا گیا تھا۔ جس مین ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے کارکنان کو سالانہ جلسہ مدرسین مین شامل ہوکر اسلامی مدارس ہند کے اتحاد اور اصلاح کے وسائل پر بحث کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ وہ کاغذ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ العزیز کی خدمت بابرکت مین جب پیش ہوا۔ تو ایک مجلس شوریٰ کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ دو آدمی جو تعلیمی معاملات سے تعلق رکھتے ہون اس موقعہ پر علی گڈہ جاوین۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اس وفد کے لئے بہت موزون ہوتے۔ لیکن جو تاریخین (۳۱ اپریل و یکم مئی سنہ ۱۹۱۰ء) اس جلسہ کے لئے مقرر تھین انہین تاریخون پر ایم اے صاحب موصوف کو

ایک مبارک تقریب

بہیرہ جانا تھا۔ ناظرین اخبار اس امر سے مطلع ہو چکے ہین کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا نکاح کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی دختر نیک اختر سے قادیان مین اعلان کیا گیا تھا مگر اس وقت ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبزادی کو رخصت کرنے کیواسطے طیار نہ تھے لہذا رخصتانہ لینے کے واسطے حضرت مولوی صاحب موصوف ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کی صبح کو بہیرہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس وقت جبکہ مین نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا ہو۔ (علی گڈہ یکم مئی سنہ ۱۹۱۰ء) مین اُمید کرتا ہون کہ ہمارے مکرم دوست اپنے حرم محترم کو ہمراہ لے کر داخل دارالامان ہو چکے ہون گے اور مین انہین مخاطب کر کے دُعا کرتا ہون کہ بارک اللّٰہ علیکما و جمع بینکما فی خیر۔ آمین۔

غرض ایم۔ اے صاحب نے بہیرہ جانا تھا اسواسطے یہ تجویز ہوئی کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ علی گڈہ جاوین مگر بعد مین خواجہ صاحب کو ایک ایسی مجبوری پیش آئی کہ وہ بھی اس وفد مین شامل نہ ہو سکتے تھے اس واسطے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے اور عاجز راقم کو اس وفد مین شامل فرما کر شریک جلسہ مذکورہ ہونے کا حکم صادر فرمایا یہ سبب ہوا کہ ایڈیٹر علی گڈہ مین پہونچا۔

روانگی

بعد دُعائے استخارہ اس سفر کے لئے اپنے مرشد و امیر سے ہدایات حاصل کر کے توکلاً علی اللہ جمعرات کے دن قریب ۳ بجے ہم قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور طریق سنت کے مطابق مولوی صدر الدین صاحب کو اس سفر مین اپنا امیر وفد بنایا۔ بٹالہ کے اسٹیشن پر ہم ایسے وقت پہونچے کہ گاڑی اسٹیشن پر کھڑی تھی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ قادیان سے روانگی کے وقت ہم نے بہت چاہا کہ پھر ایک دفعہ حضرت مرشد کی خدمت مین حاضر ہو کر مصافحہ کرین اور آپ سے دُعا کرا لین۔ مگر حضور بہ سبب علالت زنانہ مکان مین چلے گئے اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ آرام فرما رہے ہین۔ مناسب نہ جانا گیا کہ آپ کو آواز دے کر تکلیف دی جاوے اور اس انتظار مین رہے کہ حضور خود ہی بستر راحت سے اُٹھین۔ تو اطلاع کرائی جاوے لیکن ایسا موقعہ مل نہ سکا اور اسی انتظار مین آخری وقت پر اکّہ پر سوار ہونا پڑا۔ بٹالہ مین عین وقت پر پہونچنے کے سبب صرف امرتسر تک کے ٹکٹ خرید کئے گئے اور پھر امرتسر سے علی گڈہ کے ریٹرن ٹکٹ خرید کئے گئے۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن

امرتسر کے اسٹیشن پر ہمین قریباً ۴ گھنٹے ٹھہرنا پڑا اور گیارہ بجے وہان سے بمبئی میل مین سوار ہوئے اس جگہ اس امر کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ چونکہ ہمین وہان ریٹرن ٹکٹ بنوانے تھے اس واسطے کئی دفعہ بکنگ آفس مین جانا پڑا ناظرین تعجب کرین گے کہ ٹکٹ بنوانے کے واسطے کئی دفعہ جانے کی کیون ضرورت پیش آئی۔ جب کہ امرتسر کا ٹکٹ گھر مطابق قواعد ریل ہر وقت کھلا رہتا ہے اور ایک آدمی ٹکٹ دینے کے واسطے وہان ہر وقت موجود رہتا ہے۔ سو اس کا سبب یہ ہوا کہ جو بابو صاحب اس وقت (قریباً آٹھ بجے شام ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء) ڈیوٹی پر تھے ان سے ٹکٹ طلب کیا گیا تو کہنے لگے ذرا ہم اپنا پچھلا حساب دیکھ لین۔ تھوڑی دیر مین آئے پھر گئے تو کہنے لگے ابھی اور تھوڑی دیر مین آئے پھر گئے تو کہنے لگے صاحب کیا کرین ہماری کتاب بالکل چھوٹی ہوئی ہے علی گڈہ ٹکٹ میلون کی تعداد تلاش کرنا حساب بنانا اور ٹکٹ تیار کرنا بڑا مشکل کام ہے میری تو ابھی ڈیوٹی بدلتی ہے۔ نئے بابو صاحب آتے ہین ان کے پاس نئی کتاب ہے۔ بس وہ آپ کو فوراً ٹکٹ بنا دینگے۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک انگریز صاحب بہادر بھی وہان آ نکلے انہون نے درجہ اول کا ٹکٹ آگرہ کا طلب کیا۔ اب اس کو بابو صاحب کیا جواب دیتے وہ ہماری طرح ان کا دیسی بھائی تو نہ تھا کہ ٹال دیتے لگے اسی چھٹی ہوئی کتاب کی ورق گردانی کرنے۔ معلوم نہین کہ انہین میلون کی تعداد ملی یا نہ ملی لیکن صاحب بہادر کو ٹکٹ بنا کر دے دیا اتنے مین بابو صاحب کی ڈیوٹی ختم ہو گئی اور وہ دوسرے صاحب کو ۹ بجے کے قریب چارج دے کر چلتے ہوئے اور انہین نے کتاب دیکھ کر ہمین علی گڈہ کا ٹکٹ بنا دیا ابھی ہم ٹکٹ بنوا ہی رہے تھے۔ جو وہ پہلے صاحب بہادر آگرہ جانیوالے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو ساتھ لے کر پھر آئے کہ بابو نے ہم سے رقم تو پوری لے لی ہے ہم تحقیقات کرانا چاہتے ہین وہ پہلے بابو تو موجود نہ تھے۔ نئے بابو صاحب لگے اسی چھٹی ہوئی کتاب کی ورق گردانی کرنے

مگر پتہ ندارد۔ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر صاحب ہی کھڑے اصرار کر رہے ہیں کہ صاحب کی تشفی کرائی جائے۔ صحیح حساب بنایا جاوے۔ کتنی ہی دیر بابو اور وہ اس کام میں مصروف رہے مگر کچھ پتہ نہ چلا کہ ٹکٹ بنانیوالے نے کس حساب سے ٹکٹ بنایا ہے۔ تعجب ہے کہ امرتسر کے اسٹیشن کے بکنگ آفس میں ریلوے کرایہ کی ایک کتاب بھی درست حالت میں نہ مل سکی۔ یہ حال تو درجہ اول اور درمیانہ درجہ کے مسافروں کا ہے اور دوسروں کو ایسے بابو یونہی ٹرخا دیتے ہیں کہ آگرہ کا ٹکٹ نہیں ہے دہلی کا لے لو۔ سہارنپور کا لے لو اور مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ آپ کو ٹکٹ بنانے کی تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ امرتسر کے بڑے اسٹیشن ماسٹر صاحب کم از کم اتنی تکلیف تو اٹھائیں گے۔ کہ ٹکٹ گھر میں کرایہ کی ایسی کتابیں بہم پہونچا دیں گے تو اچھی حالت میں ہوں۔ اور بابو صاحبان کو مسافروں کو صرف اس بہانہ پر ٹال دینے کا موقعہ نہ رہے کہ صاحب کتاب پھٹی ہوئی ہے۔ میلوں کا حساب کہاں سے دیکھیں جو ٹکٹ بنادیں۔

مکھہ اودھشٹاتا صاحب کے درشن

رات کو گیارہ بجے گاڑی میں امرتسر سے سوار ہو کر صبح ۹ بجے کے قریب ہم دہلی پہونچے۔ وہاں معلوم ہوا کہ ہماری ٹرین لیٹ آئی ہے اور علی گڈھ جانے والی گاڑی اس کا انتظار کرکے چلی گئی اور اب شام تک کوئی اور گاڑی علی گڈھ نہیں جاتی۔ اس واسطے بغیر کسی پہلے ارادے کے ہمیں دن بھر دہلی میں ٹھہرنا پڑا۔ عاجز تو حضرت اقدس مرحوم و مغفور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ہمرکاب ۱۹۰۵ء کے آخر میں دہلی ایک دفعہ جا چکا تھا۔ لیکن میرے معزز رفقاء مولوی صدرالدین صاحب و مولوی شیر علی صاحب پہلے کبھی دہلی نہ آئے تھے۔ اس واسطے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دہلی کے مردم خیز قطعہ زمین جہاں شاہان ظاہر و باطن کی بہت سی روحیں آرام فرما رہی ہیں۔ اس بات کو گوارا نہ کیا کہ یہ معزز بزرگ اس طرح ان کے پاس سے گذر جاویں اور وہ دہلی جس کو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخش چکے تھے اس کی کشش نے ان بزرگوں کو دہلی میں ٹھہرا لیا اور عاجز راقم تو خود ان بزرگوں کے ہمرکاب تھا۔ اکیلا کہاں جاتا۔ اس واسطے تجویز ہوئی۔ کہ شہر میں چل کر اپنے معزز دوست میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق و مکھہ اودھشٹاتا دیا نند مت کھنڈن سبھا دہلی کے پاس جائیں۔ چنانچہ گاڑی لے کر ہم آپکے در دولت پر پہونچے جہاں ایک بڑے لمبے چوڑے بورڈ پر موٹے حروف میں دیا نند مت کھنڈن سبھا کے الفاظ لکھے تھے اور آپنے اس وقت بہ سبب غضاب کے کھہ باندھے ہوئے کچھ ایسی ہی صورت بنائے بورڈ کے اوپر ایک کھڑکی سے سر نکالا کہ اودھشٹاتا کے عجیب التلفظ عہدہ کی وجہ تسمیہ سے ناواقف آدمی شائد یہی سمجھ کہ اس مونہہ پر ڈھاٹھا سا باندھے ہوئے اس ہیئت کذائی کا نام ہی مکھہ اودھشٹاتا ہے۔

خیر۔ یہ تو اس عجیب قسم کے ہندی لفظ کے متعلق ہوا۔ ہمیں دراصل اس امر سے سروکار نہیں کہ میر صاحب کے عہدہ کا نام کیا ہے۔ قابل دید بات تو یہ ہے کہ وہ کام کیا کر رہے ہیں نہ صرف ہندوستان بلکہ پنجاب کے مسلمانوں نے بھی کئی جگہ اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جس قوت اور ہمت اور پر زور دلائل کے ساتھ میر صاحب موصوف نے آریوں کی تردید کی ہے وہ آریاؤں کا ہی دل جانتا ہوگا۔ ایسے زبردست لیکچر آپکے آریاؤں کے بالمقابل ہوئے ہیں اور ایسے لاجواب رسالے آپ آریوں کے واسطے تصنیف کئے ہیں کہ آریہ صاحبان ان کے مقابلہ میں کہیں ٹھہر نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

میر قاسم علی صاحب کی محنت

جن صاحبان نے میر صاحب کی کتاب دین الحق مطالعہ کی ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ میر صاحب کیسے محنتی ہیں حضرت صاحب کی کتابوں کے پڑھنے اور ان میں سے احتیاط کے ساتھ آپکے مذہب کے متعلق مضامین کو ایک جگہ جمع کرنے میں اونھوں نے کس قدر مشقت اٹھائی ہے جن صاحبان نے وہ کتاب نہیں پڑھی انہیں چاہیئے کہ کتاب منگوا کر پڑھیں جو مذکورہ بالا پتہ پر ان سے بقیمت ۸ مل سکتی ہے۔ لیکن اس مختصر ملاقات کے وقت مجھے میر صاحب کی چند اور محنتوں کے ملاحظہ کرنے کا بھی موقعہ ملا ہے ایک تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام ارشادات کو اول سے آخر تک جمع کرکے ایک فائل بک میں لگایا ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن ایام میں اپنے سلسلہ کے کوئی اخبار وغیرہ نہ تھے۔ حضرت مرحوم کو اپنے پاکیزہ خیالات کی اشاعت میں اور دین اسلام کی تائید میں کس قدر محنت اٹھانی پڑتی تھی۔ وقتاً فوقتاً ایسے اشتہارات زر کثیر سے چھپوائے جاتے اور اپنے پاس سے ٹکٹ لگا کر مختلف شہروں اور ملکوں میں تقسیم کئے جاتے۔ بلکہ ابتدا میں ان اشتہاروں کے پیکٹ بنانے ٹکٹ لگانے اور پتے لکھنے کا کام بھی حضرت صاحب اپنے دست مبارک سے کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صل علیه و علے اٰله وخلفائه وابعثهُ مقاماً محموداً الذی وعدته۔

دوسرا مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اشتہارات کو ایک جگہ جمع کرکے میر صاحب موصوف نے ایک فائل طیار کیا ہے۔ ایسا ہی وہابیوں اور بدعتیوں کے درمیان جو جھگڑے تنازعے ہوتے رہے اور فریقین نے ایک دوسرے کے حالات پوست کندہ چھاپے۔ وہ بھی سب ایک جدا فائل میں جمع ہیں۔ ایسا ہی میر صاحب موصوف نے چند ایک کتابوں کو تالیف کرکے ان کے مسودے طیار کر رکھے ہیں جن پر ایک نظر ڈالنا ظاہر کر دیتا ہے کہ اونہوں نے کس قدر محنت اٹھائی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میر صاحب موصوف کو توفیق عطا کرے کہ وہ ان کتابوں کو شائع کر سکیں۔ آمین

مجھے اس امر کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں انہوں نے ہماری کس قدر خاطرداری کی۔ مختصراً یہ کہ اُن کے ان ہم کوئی اجنبی یا مہمان نہ دکھائی دیتے تھے۔ بلکہ جیسا کوئی اپنے گھر میں ہوتا ہے۔ چونکہ وہ جمعہ کا دن تھا اس واسطے دہلی کے دیگر دوست ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب و ماسٹر احمد حسین صاحب وغیرہ سے بھی وہیں ملاقات حاصل ہوگئی۔ فالحمد للہ۔

اہلحدیث بدعتی ہوگئے

جناب میر صاحب موصوف نے جو فائل مقلدین اور غیر مقلدین کے اشتہارات و رسائل کا رکھا ہوا ہے۔ اس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مجھے جو عجیب بات معلوم ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ وہی باتیں جو مقلدین اہلحدیث کے مقابلہ میں کرتے تھے اور اہل حدیث دلائل عقلیہ و شرعیہ سے ان کا رد کرتے تھے وہی باتیں اب اہل حدیث نے سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ میں اختیار کر رکھی ہیں۔ مثلاً میں نے ایک نہیں بلکہ کئی ایک لمبے چوڑے اشتہار دیکھے۔ جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حنفی لوگ جو اہل حدیث کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے۔ تو یہ ایک بڑا بھاری گناہ اور ظلم صریح ہے اور آیت قرآنی من اظلم ممن منع مساجد اللہ کے ماتحت ظالم ہونے کی دفعہ حنفیوں پر لگتی ہے اور اب وہی اہل حدیث کہلانے والے ہیں کہ احمدی برادران کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے (شاید سوائے ایک مولوی ثناء اللہ صاحب کے جنہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے) اور اگر کوئی اتفاقاً چلا جاوے تو نہایت بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ ہم لوگ تو ان مساجد میں ہی جا کر نماز پڑھنے کے ہرگز خواہاں

نہین۔ہم جانتے ہین کہ خدا تعالیٰ کی تمام زمین مسجد ہی ہے اور تقوےٰ وخشیت کے ساتھ ہم جہان کہین بھی سجدہ کرین گے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ مقبول ہوگا۔ بلکہ ہمارے امام علیہ السلام نے تو یہ حکم دے کر کہ ہم غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑہین نہ صرف ہمین امامت واقتدا کے رُوحانی تعلق مین ان شخصون کی متابعت روحانی سے بچالیا ہے۔جنکی امامت اللہ تعالیٰ کے لئے نہین ہوتی۔بلکہ چند پیسون کی خاطر ہوتی ہے۔بلکہ ایسا حکم دے کر آپنے ان ناگوار نظارون کے اعادہ سے اسلامی دنیا کو بچالیا ہے۔جو کہ حنفیون اور غیر مقلدون کے درمیان مسجدون کے جھگڑون کے سبب ایسی خوفناک صورت اختیار کرتے تھے کہ ہماری گورنمنٹ کو بھی امن قائم رکھنا مشکل ہوجاتا تھا۔غیر مقلد صاحب ہین کہ خواہ مخواہ حنفیون کی مسجد مین گھسے جاتے ہین اور باوجود ان کے روکنے کے ان کی جماعت مین شامل ہوکر نماز پڑہنے کا حق حاصل کرنے کے واسطے مرنے مارنے کو طیار ہو رہے ہین۔ادھر حنفی صاحبان ہین۔کہ جہان آمین بالجہر کی آواز کان مین پڑی۔ گویا ان کے واسطے جنگ شروع کرنے کا بگل بج گیا۔کہان کی نماز اور کہان کا انقطاع الی اللہ فوراً لڑائی شروع ہوگئی۔سر پھوٹ گئے۔خون بہنے لگے۔تھانون مین رپورٹین لکھوائی گئین۔اور مقدمات شروع ہوگئے۔الغرض ہم کو تو خدا تعالیٰ نے ان مشکلات سے محفوظ رکھا ہے مگر تعجب ہے کہ اہل حدیث خود کیون بدعتی بن گئے اور دراصل تعجب کی کوئی بات نہین ان کی یہ حالتین اس واسطے ہوئین کہ مسیح موعود کی آمد کی ضرورت کو پورے طور سے ظاہر کردین اور اب تو دن بدن وہ اور ہی تنزل کر رہے ہین۔مسجدون سے روکنا تو ایک ظاہری مقابلہ ہے ان کے تو ایمان ہی باوجود سمجھانے کے اپنے ٹھکانے پر قائم نہین رہے وہی لوگ

جو موحد کہلاتے تھے اب مشرک

بنتے جاتے ہین ایک انسان کو صفات خدا دے کر صلیب پرستون کی رات دن امداد کر رہے ہین۔یسوعی صاحبان نے اسلام کے برخلاف جو تیر چلانے کے واسطے تیار کئے ہین انکو زہر آلود کرنے کا کام ان مسلمانون نے اپنے ذمے لیا ہے اور نہین جانتے۔کہ اپنے ہی ہاتھون سے اپنے دین کے قلعہ کو مسمار کرنے کی کوشش مین لگے ہوئے ہین۔

اِس نسخہ کو بھی آزماؤ

حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود مرحوم ومغفور نے دہلی مین ایک صاحب سے جو مناظرہ کے واسطے تشریف لائے تھے۔اور ممات وحیات حضرت عیسےٰ پر گفتگو کر رہے تھے۔فرمایا کہ آپنے حضرت عیسیٰ کی زندگی کا نسخہ تو آزمالیا کہ آج تک اسلام کو اس نسخہ نے کس قدر ضرر پہونچایا ہے اور اسلامی قوم کی بیماری دن بدن ترقی پکڑ رہی ہے۔صدیون کا تجربہ بتلا رہا ہے۔کہ یہ نسخہ مفید نہین بلکہ مہلک ہے۔کیونکہ دراصل اس کا رواج دینے والا کوئی عیسائی ہے۔جس نے ایسی بات اسلامی کتب مین ڈالی اور کسی مفسر نے ناواقفی سے اُسے قبول کرلیا۔تو رفتہ رفتہ جاری ہوگیا۔مگر اب ذرا کچھ مدت اس نسخہ کو بھی تو آزما کر دیکھو جو مین پیش کرتا ہون۔اگر ہم حضرت عیسےٰ کی وفات کو تسلیم کرلین۔تو ساری عیسائی دنیا کو ہم صرف اس ایک مسئلہ کے ذریعہ سے نیچا دکھلا سکتے ہین اور دکھلا رہے ہین۔اب تو عیسےٰ کی وفات مین اسلام کی زندگی ہے۔

حنفی وہابی ہوگئے

اس فائل کے دیکھنے سے دوسرا نکتہ جو مجھے معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ وہی حنفی صاحبان جو اہل حدیث کو بُرا کہتے تھے اور ان کے برخلاف کتابین اور اشتہارات لکھتے تھے اور بڑا زور دیتے تھے کہ یہ لوگ کافر ہین بے ایمان ہین یہ ہین وہ ہین کیونکہ خدا تعالےٰ کے **ولیون** کو نہین مانتے۔بزرگان دین کے منکر ہین۔کرامت کی تکذیب کرتے ہین اب ان حنفیون کا یہ حال ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے اپنا ایک ولی ان کے درمیان بھیجا۔تو اہل حدیث سے بڑھ کر ان کی مخالفت مین کمر باندہی اور خود ہی وہابی بن گئے۔غرض یہ عجیب زمانہ ہے کہ

موحد مشرک بن گئے ہین
اہلحدیث بدعتی ہوگئے ہین
حنفی وہابی بن گئے ہین۔

ایک نشان کے سینکڑون نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کہ انی مھین من اراد اھانتک یعنی مین اسے ذلیل کرونگا جو تیری ذلت کا ارادہ کرے بہت کثرت سے پورا ہورہا ہے اور ہر جگہ اس نشان کی صداقت کا اظہار ہو رہا ہے۔مخدومی میر قاسم علی صاحب نے جو اشتہارات مخالفین سلسلہ احمدیہ دکھائے۔ان مین ایک مرزا حیرت کا اشتہار بھی تھا۔جس مین حضرت مرحوم مغفور کے واسطے **قید** کا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔سبحان اللہ! اُس وقت کسی کو کیا معلوم تھا۔کہ یہ لفظ اُلٹ کر خود حیرت پر پڑے گا۔چنانچہ دہلی مین بیٹھے ہوئے ہم نے یہ قصہ بھی سُنا کہ کس طرح حیرت صاحب کو قید کا حکم ہُوا۔اور بہ سبب عدالت بند ہونے کے ضمانت نہ ہوسکی۔اور بہرحال رات بھر روتے دہوتے قیدخانہ کی کوٹھڑی مین کاٹنی پڑی۔کاش کہ اب بھی وہ سمجھین اور گستاخیون کے طریق کو چھوڑ کر ادب کی راہ اختیار کرین۔کیونکہ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ اس نشان کے پورا ہونے کے حالات مین نے میرٹھ اور مظفر نگر مین بھی سُنے۔مگر اس جگہ بہ سبب خوف طوالت سب کا تذکرہ نہین کرسکتا۔

خدا کی طاقت سب سے بڑی ہے

حضرت مرزا صاحب کے برخلاف مخالفین نے اس کثرت سے اشتہار اور رسالے اور کتابین اردو چھاپین اور کثرت سے شائع کین کہ اگر یہ سلسلہ صرف انسانی ہوتا تو ایسے سخت اور بیشمار حملون کے مقابلہ مین اس کا زندہ رہنا کسی صورت مین ممکن نہ تھا۔مگر خدا تعالیٰ کی طاقت سب سے بڑی ہے۔جب خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا تھا۔کہ "دنیا مین ایک نذیر آیا۔پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کردے گا۔" سو احکم الحاکمین کے حکم کے مطابق وہ سچائی ظاہر ہوگئی۔دشمن روتے پیٹتے چلاتے کُفر کے فتوے لگاتے شور مچاتے مرگئے اور خداوند نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور اِس کی بنیادون کو اپنے فضل سے مضبوط کر دیا۔فالحمد للہ علیٰ ذالک

علی گڈھ پہونچنا

دہلی سے شام کے ۶ بجے روانہ ہوکر قریباً ۱۱ بجے رات کے ہم علی گڈھ کے اسٹیشن پر پہونچے۔جہان سفیر کانفرنس منشی مظفر حسین صاحب کالج کے چند والنٹیرز کے ساتھ مہمانون کے استقبال کے واسطے موجود تھے۔بہت خُلق سے ملے اور ایک گاڑی مین بٹھا کر کالج (اس مضمون مین ہر جگہ کالج سے مراد علی گڈھ ایم۔اے او کالج ہے اور کانفرنس سے مراد آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ہے) کے مہمان خانہ مین لے گئے۔اور ایک والنٹیر میان عبدالعزیز صاحب طالب علم جماعت نہم ہمارے ساتھ بیٹھے۔گیسٹ ہوس مین ہم ہر ایک کو ایک الگ کمرہ دیا گیا۔جسمین ہر قسم کا ضروری سامان مہیا تھا۔

پہلے دن کا کام

پہلے دن صبح سویرے ہم نماز سے فارغ ہوکر تلاوت قرآن شریف مین ہنوز مصروف تھے۔جب کہ کانفرنس کے اسسٹنٹ سکرٹری منشی ادریس احمد صاحب ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ہمارے ہر طرح کے آرام کے متعلق

حالات دریافت کئے اور ہمارے نام اور پتے تحریر کر لئے ان کے بعد صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا جائنٹ سکرٹری کانفرنس اور ایک سنجیدہ وضع کے عالم مولوی طفیل احمد صاحب جو آج کل بریلی میں سب رجسٹرار ہیں مہمانوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ہمارے پاس ہی پہونچے۔ تھوڑی دیر تشریف فرما رہے۔ پھر چائے پی کر ہم اسٹریچی ہال میں پہونچے۔ جہاں دونوں دن جلسوں کا انعقاد ہوا۔ صاحبزادہ صاحب (اس رپورٹ میں صاحبزادہ صاحب سے مراد ہر جگہ صاحبزادہ آفتاب احمد ہوگی) کی تحریک اور پرنسپل صاحب کالج کی تائید سے مولوی عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لا صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ میرٹھ۔ بریلی۔ اٹاوہ۔ چھرہ۔ امرتسر۔ حیدرآباد سندہ وغیرہ مقامات کے اسلامی مدارس کے ناظمین یا کارکن اس جلسہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف فرما تھے۔ کالج کے اسٹاف اور طلباء کی ایک تعداد بھی کم وبیش سب جلسوں میں موجود رہی۔

پہلی تقریر میرٹھ اسکول کے ایک نوجوان طالب علم علیم الدین نام نے جو کہ ایک خوش الحان قاری ہیں۔ قرآن شریف کی چند آیات پڑھیں اور ایک عربی نعت سنائی۔ پھر سب سے پہلے کالیجیٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک انگریزی مضمون پڑھا جس میں انہوں نے نہایت قابلیت کے ساتھ لنڈن کے مدرسوں کی زندگی کا ایک نمونہ پیش کیا۔ اور دکھایا کہ لنڈن میں بورڈنگ اسکولوں میں لڑکے کس طرح رہتے ہیں ان کے واسطے کیا کیا عمارتیں ہوتی ہیں۔ گرجا۔ غسلخانہ۔ ورزش کا کمرہ۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ فٹ بال کے میدان۔ سکول ہال۔ سائنس روم۔ ڈرائنگ روم جغرافیہ روم۔ لائبریری۔ میوزیم وغیرہ بہت سی عمارتیں شمار کیں۔ پھر ان کا دن بھر کا پروگرام سنایا مثلاً کھیلوں میں اُستاد شریک ہوتے ہیں جہاں بچوں کے دوست ہوتے ہیں مگر بے تکلف نہیں بنتے اور اس بات پر زور دیا کہ صرف ضابطہ کچھ شے نہیں۔ استادوں کو چاہیئے کہ اپنا نمونہ بچوں کو دکھائیں اور نتائج کو تعلیمی فیل پاس کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کس قدر صداقت۔ دیانتداری۔ راستبازی و دیگر شریفانہ اخلاق کے لڑکے طیار ہوئے ہیں۔

ضرورتِ مسجد ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی اس تقریر میں مفید معلومات بہم پہونچائے۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ ان کی تقریر میں جو امر سب سے زیادہ قابل غور ہے مجھے معلوم ہوا وہ یہ تھا کہ انہوں نے لنڈن کے مدارس میں سب سے پہلے عمارتوں کو شمار کیا اور عمارتوں میں سے سب سے اول گرجا کا نام لیا۔ لڑکوں کے روزانہ پروگرام میں سب سے پہلے گرجا کی حاضری کا ذکر کیا عیسائی دنیا میں عبادت کے اوقات بہت ہی کم ہیں۔ مگر انہوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مسلمانوں نے اس ضرورت کو تا حال پورے طور سے محسوس نہیں کیا کہ اسلامی طلباء کے کیرکٹر کی تکمیل کے واسطے مسجد کی عمارت سب سے اول ضروری ہے۔ ایم۔ اے او کالج کے وسیع احاطہ میں ایک شاندار مسجد دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا۔ جس کے ایک حصہ پر ہنوز عمارت کا کام شروع ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ان مدرسہ و بورڈنگ تعلیم الاسلام قادیان کی وسیع زمین پر سب سے اول جس عمارت کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھی ہے وہ مسجد ہی ہے اور قادیان کی مساجد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے نمازی ہی شامل جماعت ہوتے ہیں۔ جن کے دل آستانۂ علیہ پر رقت و خشوع کے ساتھ پگھلے چلے جاتے ہیں۔ گویا کہ وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں یا کم از کم خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔ مسجد اسلامی زندگی کا ایک نہایت ہی ضروری جزو ہے۔ حضرت اقدس مرحوم و مغفور فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے کہ ہر جگہ اپنی مساجد بنانے کی کوشش کریں جہاں خدا کی عبادت کا گھر بنایا جاتا ہے وہاں برکات الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور سلسلہ حقہ کی بنیاد مستحکم ہو جاتی ہے۔ قدیم اسلامی شاندار عمارتوں کے جسقدر آثار دنیا میں موجود ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی بادشاہ مسجد کی ضرورت کو کیا محسوس کرتے تھے۔

۳۰۔ اپریل کی کارروائی

اتحاد کا رزولیوشن اس کے بعد ٹیچرز کانفرنس کے رزولیوشن پیش ہونے شروع ہوئے سب سے پہلا رزولیوشن یہ تھا کہ ہندوستان کے مختلف اسلامی مدارس میں اتحاد کس طرح قائم ہو۔ اس پر مختلف صاحبان نے اپنے اپنے مشورے دینے شروع کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامیہ سکولوں کی فہرست بنائی جاوے ان کی رپورٹیں منگوائی جاویں۔ ایک انسپکٹر مقرر کیا جاوے ایک نصاب دینی مقرر کیا جاوے۔ امتحانوں کی نگرانی ہو۔ تعطیلیں ایک طرز پر ہوا کریں۔ سب سالانہ جلسہ میں شامل ہوا کریں۔ سفیر کانفرنس پھرا کریں۔ ایک میگزین ہو۔ مولوی صدر دین صاحب نے اس کے متعلق اپنی تقریر میں دو تجویزیں پیش کیں ایک یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس کو اپنا ایک ہی مقصد مقرر کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ دوسرا یہ کہ تمام صوبہائے ہند میں اس کام کے واسطے پراونشل کمیٹیاں بنائی جاویں۔ ان تجاویز میں سے بعض کو سردست ناممکن الحصول بیان کیا گیا۔ جیسا کہ انسپکٹر کا تقرر یا نصاب کا بنانا اور یہی فیصلہ ہوا کہ حتے الوسع ان مشوروں سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی جاوے۔

تعلیم کیسی ہو اس کے بعد دوسرا رزولیوشن یہ تھا کہ سرکاری مدارس کی موجودہ سادہ تعلیم کافی ہے اس امر پر اصرار کیا جاوے کہ تعلیم اگرچہ کم لوگوں کو دی جاوے۔ مگر نوعیت کے اعتبار سے عمدہ ہو اور اس کے ساتھ تربیت کا انتظام ہو۔ اس پر بہت سی تقریریں ہوئیں۔ بعض صاحبان نے نہایت پرجوش اور پُر درد الفاظ میں اسلامی طلباء کی اس قابل رحم حالت کو بیان کیا کہ جو سرکاری مدارس میں آریہ ہیڈ ماسٹروں اور ٹیچروں کے ماتحت ہو رہی ہے اور اپنے اسلامی مدارس کی ضرورت کو بیان کیا بعض دوستوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ سرکاری مدارس کے اعلےٰ انتظام اور عمدہ اسٹاف کو ہم کیوں چھوڑیں۔ ضرور ان سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ عاجز راقم نے بھی اس کے متعلق ایک تقریر کی اور آیت قرآنی متعلق معلم اول حضرت خاتم النبیین یعلمہم ویزکیہم کو پیش کرکے بیان کیا کہ تعلیم اور تزکیہ ہر دو کی ضرورت ہے اور ہمیں ایسے مدارس بنانے ضروری ہیں۔ جن میں تعلیم کے ساتھ تربیت ضرور ہو لیکن جہاں کہیں ایسے مدارس سردست نہیں بن سکتے۔ وہاں سرکاری مدارس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور ہم کو ہر دو کی ضرورت ہے۔ سرکاری مدارس کی بھی اور اپنے مدارس کی۔ چنانچہ اسی کے مطابق رزولیوشن پاس ہوا۔

فنڈ تیسرا رزولیوشن اس امر کے متعلق تھا کہ مقامی مدارس کے واسطے فنڈ کس طرح مہیا ہوں اس پر مختصر سی تقریریں ہوئیں اور پریزیڈنٹ جلسہ مسٹر عبد القادر صاحب نے آخری ریمارکس میں خوب فرمایا کہ اس ریزولیوشن میں زر سے طلبی سخن درین است والا معاملہ تھا اس واسطے تقریریں بھی مختصر ہوئیں۔ اور جلدی ختم ہو گئیں۔ مختلف صاحبان نے مفصلہ ذیل تجویزیں فنڈ جمع کرنے کی بیان فرمائیں۔ مد زکوٰۃ۔ مد صدقات۔ صدقہ فطر۔ شادی کے وقت وصولی۔ آٹا فنڈ۔ کھال قربانی۔ طبقہ صوفیاء سے امداد۔ طبقہ علماء سے امداد۔ صاحبان اوقاف سے حصہ۔ ایسے ایجنٹ مقرر کرنا جن کو وصولی چندہ پر کمیشن دیا جاوے۔ محلہ کے چودھریوں کو ساتھ ملانا۔ ایک صاحب رشید الدین نام نے یہ تجویز پیش کی کہ قوم کے نوجوان اپنی زندگیاں اسلامی اسکولوں میں وقف کردیں۔ یہ تجویز فی الواقعہ بہت عمدہ ہے اور اس کے نمونے تاحال بہت کم ہیں۔

لیکن خداتعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں قریباً سارے مدرس ایسے ہیں جنہوں نے دنیوی زندگی کے بڑے بڑے مفاد کو ترک کر کے اس مدرسہ سے تھوڑی سی امداد کو دین کی خاطر قبول کیا ہے۔ جیسا کہ مولوی صدرالدین صاحب۔ صوفی غلام محمد۔ ماسٹر محمد دین صاحب۔ قاضی امیر حسین صاحب۔ مولوی سرور شاہ صاحب۔ قاضی عبداللہ صاحب۔ اکبر شاہ خان صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ ماسٹر ضیاء اللہ صاحب۔ ماسٹر عبدالرحیم وغیرہ

آخری ہو رزولیوشن

چوتھا رزولیوشن وعظ کے جلسوں کے متعلق اور پانچواں ہر جگہ دارالاخبار کے قائم کرنے کے متعلق تھا ہر دو امور کو مفید سمجھا گیا اور یہ بھی قرار پایا کہ مختلف مقامات پر سالانہ جلسوں کے وقت واعظین اور لیکچراروں کے بہم پہونچانے میں یہ کانفرنس امداد کیا کرے۔

سبق ریاضی

اس کام کے ختم ہونے پر کالج کے پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے ارتھمیٹک الجبرا اور جومٹری کے طریقہ تعلیم پر ایک مفید علم آموز لیکچر دیا اور بیان فرمایا کہ کس طرح چھوٹے بچوں کے واسطے یہ علوم نہایت آسان ہو سکتے ہیں۔ اور اس بات پر زور دیا کہ ابتدا میں یہ علوم فلسفہ کے رنگ میں سکھانے نہ چاہئیں [illegible] تک میں اس کی تعلیم [illegible]

صبر کے کیا معنے ہیں

ڈاکٹر صاحب [illegible] سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ علم ریاضی کے کتنے بڑے ماہر ہیں اور اس علم میں ان کو کس قدر دلچسپی ہے وہ اپنے فن کے سپلشٹ ہیں اور کسی علم کے حصول کا لطف بھی تب ہی آتا ہے کہ انسان مقدور بھر اس میں کمال حاصل کرے۔ ع

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی

مگر ڈاکٹر صاحب نے سائنس اور ریاضی میں جو ترقی ہو گیا [illegible] ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو ترغیب دی کہ [illegible] سے ترقی کر رہی ہیں [illegible] مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس میں [illegible] صبر سے کچھ نہیں بنتا۔ کچھ کرنا چاہیئے ان الفاظ میں ڈاکٹر صاحب نے لفظ صبر کا بہت غلط استعمال کیا ہے اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ مع الصابرین۔ اللہ تعالیٰ ضرور صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے پس جس کے ساتھ خدا ہے کیا وہ کسی سے پیچھے رہ سکتا ہے ہرگز نہیں۔ میرا منشاء یہ نہیں کہ میں ڈاکٹر صاحب کی نیت پر حملہ کروں۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ انہوں نے صبر کے اس جگہ وہ معنے کئے ہیں۔ جو کہ مسلمانوں کی بدقسمتی سے ان کے گرے ہوئے اخلاق نے بعض پاک اور اعلےٰ الفاظ میں پیدا کر دئے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً لفظ مکر کے معنے تدبیر کے ہیں۔ لیکن آج کل اُردو زبان میں اس لفظ سے مراد فریب بازی لیا جاتا ہے۔ اور اس طرح مخالفین اسلام کو قرآن شریف پر اعتراض کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ چونکہ ڈاکٹر صاحب کا کمال ریاضی میں ہے اور واعظین قرآنی الفاظ کے فہم صحیح کا دعوےٰ نہیں وہ میری اس بات کو برُا نہ مانیں گے۔ کہ میں از روئے محبت انہیں لفظ صبر کے صحیح معنوں سے مطلع کروں۔ دراصل مسلمانوں پر جو ادبار چھا رہا ہے وہ اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے صبر کیا بلکہ اس وجہ سے ہے۔ کہ انہوں نے صبر کو اختیار نہیں کیا۔ صبر کے معنے ہیں نیک اور مفید کام پر استقلال کے ساتھ مستحکم رہنا اور کسی تکلیف یا دُکھ کے سبب سے اسے ترک نہ کر دینا۔ چنانچہ خداتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ وہاں صلوٰۃ سے مراد مفسرین نے دُعا اور نماز لی ہے۔ اور صبر سے مراد روزہ رکھا ہے۔ کیونکہ روزے میں انسان خداتعالیٰ کو راضی رکھنے کی خاطر بھوک اور پیاس اور دیگر خواہشات پر اپنا قابو رکھتا ہے اور ان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ پس صبر کے یہ معنے ہیں کہ استقلال اور ہمت کے ساتھ ایک آدمی نیک کاموں میں آگے قدم بڑھاتا چلا جاوے نہ کسی کی ملامت کا خوف اُسے ہو بلکہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہ ہو بڑھتا ہوا چلا جاوے اور مفید کاموں میں سبقت لیجاوے۔ کوئی ابتلاء اُسے نہ گرا سکے کوئی مخالف کا حملہ اُسے پیچھے ہٹا نہ سکے کسی زورآور کا زور اُسے اپنے کام سے روک نہ سکے یہ ہے صبر۔ اس کی زیادہ وضاحت کیواسطے میں یہ مثال پیش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب جو اعلےٰ درجہ کے ریاضی دان بن گئے اور ولایت سے ڈگری حاصل کی اور ڈاکٹری کا خطاب پایا یہ سب کچھ علم ریاضی کے حصول میں صبر کا نتیجہ ہے اور علم ریاضی کا ڈاکٹر کہنے کی بجائے یہ درست ہوگا کہ انہیں علم ریاضی کا صابر کہا جاوے۔ غرض صبر ایک اعلےٰ درجہ کی صفت ہے جس کا تمام آدمیوں میں ہونا ضروری ہے جس میں صبر نہیں وہ پست ہمت اور سفلی ہے اور جس میں صبر ہے خدا بھی اس کے ساتھ ہے اور اس کی مدد کرتا ہے۔ یہ جو انگریزی مثل ہے

God helps those who help themselves

خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں اس مثل کا اصل صحیح الفاظ میں قرآن شریف کے ان الفاظ میں ہے۔ کہ ان اللہ مع الصابرین

رپورٹ مدرسہ تعلیم الاسلام

اس لیکچر کے بعد مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی ہیڈماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے اپنے مدرسہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس پر سب نے انہیں مبارکباد دی۔ اس رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے اس مدرسہ کی بنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب نے رکھی۔ ایک شخص کسی چیز کا نام رکھتے وقت اپنے اصلی خیالات اور سچے جذبات کا اظہار بے لسبی سے کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود جن کی بعثت کی اصل غرض اس فطری اور پاک مذہب کی نئے سرے سے پھر اشاعت تھی اور جو دل و جان سے چاہتے تھے۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ کا مذہب دنیا میں پھیلے اس مدرسہ کا نام تعلیم الاسلام رکھا یہ مدرسہ شروع میں پرائمری تھا۔ تین سال میں [illegible] ہو گیا ہے۔ پہلے صرف چندہ سے چلتا تھا اب دو تین سال سے گورنمنٹ کی ایڈ ملتی ہے باقی مصارف صدر انجمن احمدیہ مہیا کرتی ہے۔ استاد اکثر ٹرینڈ ہیں۔ ہیڈ ماسٹر بی۔ اے بی ٹی ہے سٹاف میں علی گڈھ کے دو گریجوایٹ ہیں۔ اس دفعہ چار لڑکے امتحان انٹرنس میں پاس ہوئے۔ جہاں پنجاب کا کل نتیجہ ۳۴ فیصدی ہے اس واسطے ہمارا نتیجہ تسلی بخش ہے۔ اس سال کے اسلامی مدارس میں بلحاظ نتائج یونیورسٹی ہمارا مدرسہ دوسرا رہا ہے۔ اول مدرسہ اسلامیہ امرتسر ہے اور ان کی کامیابی کے واسطے میں انہیں مبارکباد کہتا ہوں۔ دینیات اور عربی کی تعلیم ہمارے مدرسہ میں ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ طلباء تیسری جماعت تک قرآن شریف ختم کرتے ہیں۔ پنجم ائی تک ترجمہ قرآن شریف اور اس کے ساتھ حدیث ختم کرائی جاتی ہے۔ مدرسہ کے ساتھ بورڈنگ ہے۔ جس کا ہونا نہایت ضروری ہے ہمارے بورڈنگ کو ایک ایسا گاؤں عطا ہوا ہے۔ جہاں کوئی بدمنظر نہیں کوئی گندی سوسائٹی نہیں۔ اسلامی خیالات کے برباد کرنے والا کوئی اثر نہیں۔ بلکہ بڑے امن اور آرام کے ساتھ بچے اسلامی خیالات اسلامی عادات میں رنگین ہوتے چلے جاتے ہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ بورڈنگ کے پانچ سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ جو بچوں کی کھیل کود۔ سیر۔ نماز۔ تلاوت قرآن شریف میں باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ اور اپنے نیک نمونہ سے ان کی تربیت کرتے ہیں۔ بورڈنگ کے ساتھ ایک ڈسپنسری ہے۔ مدرسہ و بورڈنگ کے واسطے گاؤں سے باہر ۵۰ گھماؤں زمین خریدی گئی ہے۔ جہاں مسجد طیار ہو گئی ہے۔ باقی عمارت عنقریب شروع ہونیوالی ہے۔ اس موقعہ پر میں گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا

... سمجھتا ہوں کہ انھوں نے پچیس ہزار روپیہ اس اسکول کو دینے کا وعدہ کیا ہے جس میں سے دس ہزار روپیہ دیدیا ہے۔

اور آخر میں ایک ایسے امر کا ذکر کیا جاتا ہے جو نہایت ہی اعلےٰ ہے اور جو ہمارے سکول کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا و بالفضل اولانا حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا وجود باجود ہے وہ صرف اس لئے نہیں کہ وہ ایک نہایت ہی اعلےٰ درجہ کے طبیب ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ حسب عادت عصر کی نماز کے بعد قرآن شریف کا درس فرماتے ہیں جس میں مولانا صاحب لڑکوں کی اخلاقی اصلاح کو بالخصوصیت مدنظر رکھتے ہیں۔ اور اس درس سے نہ صرف طلبار کو قرآن شریف کے پڑھنے اور اس کے سیکھنے کا ہی شوق بڑھتا ہے بلکہ انکو یقین تام ہو جاتا ہے کہ یہ یقیناً خدا کا کلام ہے۔ اور کہ یہ ایک ہی بے نظیر کامل کتاب ہے۔ اور چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کو تمام دیگر ادیان کی بھی پوری واقفیت ہے اور وہ بغیر تحقیق کسی مذہب یا فرقے کو بُرا کہنا یا باطل سمجھنا نہایت سخت گناہ سمجھتے ہیں طلبار کو ان کی ان پاک تحقیقات سے بقدر استطاعت مستفید ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ کیونکہ آپ اپنے درس میں اسلام کی خوبیاں بمقابلہ دیگر ادیان کے بھی بیان کرتے رہتے ہیں اور اکثر ایسا کرتے ہیں اس طرح سے یہ نوجوان دوسرے مذاہب سے بھی کچھ واقف ہو جاتے اور دوسروں کے اعتراضات کا بھی ان کو پتہ لگ جاتا ہے اور اس طرح سے خدا کے فضل و توفیق سے وہ ایک مضبوطی اور یقین کے ساتھ اسلام کو سچا مذہب مان کر اس پر عملدرآمد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فالحمد للّٰہ ربّ العالمین۔

اس تقریر پر پہلے دن کا کام ختم ہوا۔

پینی ریڈنگ

اس دن رات کے وقت بریلی کے مدرسہ اسلامیہ کے طلبار نے اپنی یاد کی ہوئی نظمیں عبارتیں اور مکالے سنائے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں نے نہائت مستعدی کے ساتھ اور بغیر کسی حجاب کے بڑی عمدگی سے سپیچیں کیں جو حاضرین کیواسطے نہائت دلچسپی کا موجب ہوئے۔ دوسرے اسلامی مدارس کو بھی ضرور اس کی تقلید کرنی چاہیئے کیونکہ اس سے لڑکوں کو بڑے مجمعوں میں بولنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کا تلفظ درست ہو جاتا ہے اس قابل تعریف کام کے واسطے شکریہ کے مستحق مولوی قمر الدین صاحب بی۔ اے وکیل ظاہر کئے گئے ہیں جن کی محنت کا یہ سب نتیجہ تھا۔ اللہ تعالےٰ انھیں جزائے خیر دے لڑکوں کی نظمیں وغیرہ سننے کے بعد انھیں کانفرنس کی طرف سے کتابیں انعام ہوئی گئیں۔

یکم مئی کی کارروائی

یونیورسٹی کے متعلق تقریریں

دوسرے دن طلبائے کالج نے اس مضمون پر تقریریں کیں کہ مسلمانوں کو اپنی یونیورسٹی کی کہاں تک ضرورت ہے۔ یہ تقریریں سب اُردو میں تھیں سوائے ایک کے جو انگریزی میں ہوئی چونکہ ان تقریروں میں سے عمدہ کے واسطے تین انعام درجہ بدرجہ مقرر تھے اس واسطے ان کے موازنہ کے لئے پانچ جج مقرر ہوئے۔ جنمیں سے ایک مولوی صدر دین صاحب بی۔ اے بی ٹی تھے۔ ان تقریروں میں طلبار نے ایک اسلامی یونیورسٹی کی ضرورت کے واسطے بہت دلائل بیان کئے اور سب تقریریں محققانہ اور دلچسپ تھیں۔ لیکن سب سے بڑھ کر ایک نوجوان انیس احمد نامی کی تقریر تھی۔ جو کہ کالج کی بی۔ اے کلاس کے طالب علم ہیں۔ اس نوجوان کی تقریر کیا بلحاظ فصاحت و بلاغت کیا بلحاظ ترتیب اور نظم مضمون کیا بلحاظ دلائل مبنیہ کے ہر رنگ میں قابل تعریف تھی سب سے بڑھکر قابل ذکر یہ بات ہے کہ صرف یہی ایک صاحب ہیں جنھوں نے اس بات پر بھی پُرجوش الفاظ میں زور دیا کہ مسلمانوں میں روحانی اور دینی حالت کی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی کہ یہ نوجوان کانفرنس کے قابل و لائق اسسٹنٹ سکرٹری مولوی ادریس احمد صاحب کے فرزند ارجمند ہیں ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس نوجوان کو اور کالج کے دیگر نوجوانوں کو اپنی رضامندیوں کی راہ پر چلائے اور انھیں حسن اخلاق۔ دیانت اور امانت اور لیاقت میں دوسروں کے لئے نمونہ بنا دے ججوں نے بھی سب سے اول انعام کا مستحق اسی نوجوان کو قرار دیا۔

صاحب پریزیڈنٹ کا شکریہ

انعامات کے اعلان کے بعد چونکہ جلسہ ختم ہوگیا اس واسطے پریزیڈنٹ صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور جس خوبی متانت اور سنجیدگی اور قابلیت کے ساتھ انھوں نے صدارت کے فرائض کو سرانجام دیا ... تقریروں پر تبصرہ اور تنقیدی نگاہ ڈالی وہ سب پر ظاہر ہے انھوں کا کام تھا اور اس جلسہ کے قیام کے واسطے وہ شکریہ کے لائق ہیں لیکن جبکہ انھوں نے مقرروں پر تنقید کی ہے ہمیں بھی امید ہے کہ انھیں ناگوار نہ ہوگا اگر ہم بھی ان کی کارروائی پر تنقیدی نگاہ ڈالتے ہوئے ایک ایسے امر کی طرف متوجہ کریں جو اس سارے جلسہ میں ان سے ہماری توقع کے برخلاف واقع ہوا۔ مولوی صدر دین صاحب نے رپورٹ مدرسہ تعلیم الاسلام میں شروع میں دو جگہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے نام کے ساتھ مسیح موعود کا لفظ استعمال کیا تھا۔ پہلے موقعہ پر تو نہیں مگر دوسرے موقعہ پر صاحب پریزیڈنٹ چونکے اور انھوں نے کھڑے ہوکر مولوی صدر دین صاحب کو کہا کہ چونکہ بعض لوگ مرحوم مرزا صاحب کو مسیح موعود نہیں مانتے اور ممکن ہے کہ یہ لفظ ان کے واسطے رنجیدہ ہو اس واسطے آپ اور القاب سے ان کو یاد کریں اور یہ لفظ نہ بولیں۔ پریزیڈنٹ صاحب کے اس فرمانے کی مولوی صدر دین نے کچھ پرواہ نہ کی بلکہ انھوں نے اپنی بقیہ تقریر میں دوبارہ مسیح موعود والے فقرے کو دُہرایا۔ اور آخر میں ایک جگہ پھر بھی یہ لفظ ان کی تحریر میں تھا اور انھوں نے اسی طرح پڑھا۔ اور سب نے خاموشی سے سُنا اور سامعین میں سے کوئی معترض نہیں ہوا۔ اور بھی ایک واقعہ ایسا ہوا جس میں پریزیڈنٹ صاحب کی وسعت خیال اور عالی حوصلگی کے برخلاف شکایت کا موقعہ ہمیں ملا۔ اس واسطے ہم ادب کے ساتھ اس معاملہ میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ پریزیڈنٹ صاحب کا یہ فرمان کسی صورت میں جائز نہ تھا۔ اگر یہ بات صحیح ہو کہ کسی جلسہ میں کوئی شخص اپنے عقائد کے مخالف حاضرین کی خاطر اپنے کسی مانے ہوئے بزرگ کے نام کے ساتھ اُس کے اُس خطاب کو یاد نہ کرے جو اس کے ایمان میں خداتعالیٰ کی طرف سے اس بزرگ کو مل چکا ہے تو پھر کوئی ایک اسلامی فرقہ کسی دوسرے اسلامی فرقہ کے ساتھ ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ جہاں ممکن ہو کہ کسی بزرگ قوم کا نام کسی وجہ سے درمیان میں آجاوے اس قاعدہ کے مطابق لازم ہوگا کہ ایک سُنّی اپنی تقریر میں حضرت عمرؓ کے نام کے ساتھ خلیفہ یا امیرالمومنین بلکہ حضرت کا لفظ ہی نہ بولے بلکہ روکھا نام عمر کا لے۔ رضی اللہ عنہ بھی نہ کہے کیونکہ شیعہ صاحبان کے نزدیک تو حضرت عمرؓ نہ صرف خلافت کے غیرمستحق تھے۔ بلکہ نعوذ باللہ اس قابل تھے۔ کہ آج تک ان کے حق میں سب کرنا کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی خارجی نجدہ ازارقہ اور صفریہ فرقہ کا کسی مجلس شیعہ میں موجود تو اس قاعدہ کے مطابق حضرت علی کے نام کے ساتھ نہ تو جناب امیر کہا جائے

رضی اللہ عنہ کہا جاوے کیونکہ ایسے الفاظ ان کے عقائد کے موافق ہیں۔ ایسا ہی جس مجلس مین کوئی عیسائی موجود ہو۔ وہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام صرف محمد (ہی) لینا چاہیئے کیون کہ عیسائی صاحبان توان کو نبی مانتے ہین اور نہ ان کا حضرت ہونا تسلیم کرتے ہین غرض اس طرح تو سارے اتحاد کا خون ہو جاتا ہے۔ مسلمانون کو چاہیئے کہ ایسے معاملات مین بہت فراخدلی سے کام لین۔ ہان اس معاملہ مین ہدایت نامہ آلہی نے جو تعلیم دی ہے وہی تمدن انسانی کے واسطے سب سے اعلےٰ ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم کسی قوم کے بزرگ کو بُرا نہ کہین۔ پس جب کہ غیر قوم کے بزرگون کے نام لین گے۔ تو ان کو اچھے لفظون مین یاد کرین۔ تو ضرور ہر ایک شخص کا یہ حق ہے کہ اپنے بزرگ کی عزت مین اس کے نام کے ساتھ وہ الفاظ استعمال کرے جو اس کے معتقدات کے مطابق ہون۔ اس کے یہ معنے نہین کہ ہر ایک سننے والا ان ہمارے معتقدات کا قائل ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم اس کو چھوڑ نہین سکتے۔ آنحضرت کے نام کے ساتھ ہم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعائیہ کلمات بولین گے۔ اور آپ کو نبی اور رسول کے لفظ سے یاد کرین گے خواہ ہم عیسائیون کی مجلس مین ہون یا دہریون کے جلسہ مین۔ ایسا ہی عیسائیون کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی تقریر مین حضرت عیسٰے کو خداوند مسیح کہین اور وہ کہتے ہین اس کے یہ معنے نہین کہ ہم نے بھی حضرت عیسٰے کو خدا مان لیا ہے۔ الغرض مین امید کرتا ہون کہ ہمارے دوست اس مین آیندہ احتیاط رکھین گے۔

ہمین قبل ازین کبھی علی گڈہ جانے کا موقعہ نہین ہوا لیکن جہان تک ہم نے سنا اور اب دیکھا ہے۔ ہمین یقین ہے۔ کہ یہ پارٹی تمام اسلامی فرقون سے بڑھ کر وسیع الخیال ہے اور اس سے ہمین بہت ہی وسعت حوصلہ کی اُمید ہے۔ جب کہ علی گڈہ مین عوام کی نسبت ہماری یہ رائے ہے۔ تو خواص اور بالخصوص پریزیڈنٹ سے ہمین کیا کچھ امید کرنی چاہیئے۔ سر آغا خان صاحب بہادر بالقابہ کی جو تعظیم واکرام علی گڈہ مین ہوا اس سے ہمین اور بھی اس وسعت حوصلہ کی امید تھی۔ مگر یہ ضرور نہین کہ ان کے سارے خیالات اور ساری امیدین اسی رنگ مین پوری ہون۔ جس طرح وہ چاہے۔ بہر حال ہمین امید ہے کہ آیندہ ہمارے معزز دوست ایسے معاملات مین مزید احتیاط سے کام لین گے۔

مولوی نور احمد صاحب کا لکچر

اس دن تیسرے پہر مولوی نور احمد صاحب کا لکچر ہوا کیونکہ پہلے دن وہ تشریف نہ لائے تھے۔ مولوی صاحب نے نہائت جوش کے ساتھ آریون کے اس کا ذکر کیا جو کہ مسلمانون کے خلاف پھیل رہا ہے۔ اور اہل اسلام کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ فروعی اختلاف کے سبب ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جاوین اور مشترک کامون مین ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرین اور اسلامی قوت کو جمع کر کے غیر قومون کو رد کرین۔ مولوی صاحب نے اس بات پر بھی زور دیا ہے۔ کہ والدین اور اساتذہ کو چاہیئے۔ کہ بچون کو اخلاق رذیلہ سے بچانے کے واسطے یہ نہائت ضروری ہے۔ کہ صفائی کے ساتھ آجکل کی بداخلاقیون کا ذکر کر کے ان سے بچنے کے لئے انھین سمجھا دیا جاوے۔ فی الحقیقت یہ بہت ضروری ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اپنے وعظون مین اس بات کو مدنظر رکھتے ہین۔

آریہ صاحبان کیون ناراض ہوتے ہین

مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر مین اس امر کا ذکر بھی کیا تھا کہ مسلمان بادشاہون نے جو بت توڑے تھے اور بعض ناک کٹے پتھر اب تک بعض اسلامی عمارتون مین لگے ہوئے ہین۔ وہ یاران وطن کو ہمارے برخلاف جوش دیتے رہتے ہین۔ مجھے اس بات کے سننے سے ہمیشہ تعجب ہوا کرتا ہے کہ اگر بالفرض بعض اسلامی بادشاہون نے ہندوستان مین بت شکنی کی بھی ہو تو یہ امر آریہ مہاشون کے واسطے ناراضگی کا موجب کیون ہوتا ہے۔ آخر انہون نے بھی تو کئی سو سال کے تجربے کے بعد اس معاملہ مین انھین اسلامیون کی پیروی کر کے بتون کو ترک کر دیا ہے۔ اُمید ہے کہ کوئی آریہ اخبار اس کا سنجیدگی سے جواب دیگا۔

میوزی ام

اس کے بعد ہم نے کالج کا میوزی ام دیکھا جس مین طلبار کو عملی تعلیم دینے کے واسطے ہر طرح کا سامان جمع تھا۔ مثلاً ریل انجن وغیرہ ہر شے کے ماڈل موجود تھے اور لڑکے ان پر کام کر رہے تھے اور وہ کام کو خوب سمجھتے تھے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اس میوزی ام کے ناظم تھے۔ یہ حصہ مکان سکول کے طلبار کے واسطے بہت ہی مفید اور علم بخش ہے اور دوسرے مدرسون کو بھی چاہیئے کہ ایسے میوزی ام بنائین۔

لکچر مولوی صدر دین صاحب

کالج کے طلبار کی یونین کلب کے وائس پریزیڈنٹ صاحب نے درخواست کی کہ اسی شام کو مولوی صدر دین صاحب طلبار کی یونین کلب مین ایک لکچر دین۔ جو بالخصوص صداقت اسلام پر ہو۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے وقت مقررہ پر یونین کلب کے ہال مین قرآن شریف کی چند آیات پڑھ کر ایک نہائت مؤثر پیرایہ مین ترتیب ونظم قرآن آیات کا ایک نمونہ پیش کیا اور قرآن اور حدیث کے مضامین کو سائنس وفلسفہ کے مطابق کر کے دکھلایا۔ جس کا طلبار پر بہت اثر ہوا۔ اس کے بعد لکچر وائس پریزیڈنٹ صاحب لکچرار کا شکریہ کرتے ہوئے طلبار کو توجہ دلائی کہ وہ اس لائف کا نمونہ اختیار کرین کہ زمانہ جدید کے علوم وفلسفہ کے ساتھ ایک مسلمان دینی علوم مین بھی خوب دسترس رکھتا ہو۔

ہم نے علی گڈہ مین کیا دیکھا

مکانات

ہم علی گڈہ مین صرف دو روز رہے اور دونون دن کانفرنس کے پروگرام کے مطابق شامل ہوتے رہے اسواسطے چندان اِدھر اُدھر پھر کر اور جگہون کے دیکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ کالج خود بند ہی تھا۔ تاہم ناظرین کے فائدے کے واسطے اتنا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ علی گڈہ کالج ایک نہائت وسیع قطعہ زمین پر واقع ہے جسمین بہت سی شاندار عمارتین بنی ہوئی ہین اور بن رہی ہین اور مختلف مربیان کالج کے نام پر وہ عمارتین نامزد ہین۔ جیساکہ اسٹریچی ہال۔ بیک منزل وغیرہ ایک وسیع بورڈنگ ہوس ہے بورڈنگ ہوس کے متعلق مین اتنا ریمارک کرنا چاہتا ہون کہ بورڈرز کو تمام فرنیچر اپنا مہیا کرنا پڑتا ہے۔ چون کہ سب بورڈرز باہر سے آتے ہین اس واسطے ہر ایک قسم کا فرنیچر خرید کرنا اور وقت رخصت پھر اس کو فروخت کرنا طلبار کے واسطے بڑی مشکل ہے اس مین بے فائدہ خرچ بھی بہت ہو جاتا ہوگا۔ طلبار کو بورڈنگ کی طرف سے چارپائی میز کرسی اور ایک صندوق ضرور مہیا کیا جانا چاہیئے۔ مدرسہ وبورڈنگ کے اردگرد کھلے میدان ہین۔ خوشنما باغ ہین۔ فراخ سڑکین ہین۔ کشادہ اور شاندار مسجد ہے۔ انگلش ہوس ہے۔ جہان ایک یورپین لیڈی کی زیر نگرانی چند طلباء انگریزی طرز رہائش کے موافق زندگی بسر کرتے ہین۔ انگلش ہوس مین ایک کرہ ۔۔ کے واسطے خاص ہے۔ ایسا ہی سکول کے

چھوٹے بچوں کا بورڈنگ ہوس الگ ہے ان کے واسطے ہی نماز کا کمرہ الگ ہے۔ یونین کلب ہے، گسٹ ہوس ہے جہاں مہمان ٹھہرتے ہیں۔ ایک لائبریری ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت سی عمارتیں ہیں۔ مگر ہم سب کو دیکھ نہیں سکے۔ مسجد کے ساتھ ایک حکمردین ڈاکٹر سرسید احمد خان صاحب بہادر کا مقبرہ ہے۔ جس پر لکھا ہے۔ **اسمه احمد**۔ اور اس پر یہ شعر کندہ ہے۔

تاب یک جلوہ نیاورد نہ موسیٰ نہ طور
این دلم ہست کہ زین گونہ ہزاران دیداست

مجھے اس نام اور شعر پر کسی ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جناب سید صاحب کوئی ملہم و مامور من اللہ نہ تھے۔ اور انھوں نے امت محمدیہ کے افراد کی جو عزت و منزلت ہے اس سے غالباً تفاؤل لیتے ہوئے یہ الفاظ اپنے واسطے استعمال کئے ہیں اور قوم نے ان کو سنا اور برداشت کیا ہے تو وہ شخص جو مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر اپنے آپ کو مسیح کہتا ہے کیوں اُمت کے افراد اس سختی سے اس کے پیچھے پڑتے ہیں۔

ملاقات

مکانات کے ذکر کو اتنا ہی کافی سمجھ کر اب میں ان بزرگان کا مختصراً ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جن کی ملاقات سے ہم خوش وقت ہوئے۔

(۱) سب سے اول قابل ذکر کالج کے موجودہ سکرٹری اور روح رواں جناب نواب وقار الملک صاحب بہادر بالقابہ ہیں۔ جو ان ایام میں کہیں باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور بسبب علالت طبع شریک کانفرنس نہ ہو سکے تھے لیکن کانفرنس کے ساتھ ہمدردی اور اس کے واسطے کامیابی کی دعا کا تار ان کی طرف سے عین اجلاس میں پہونچا۔ اور حاضرین کو سنایا گیا تھا لیکن پیر کی صبح کو جب کہ ہم ریل پر جانے کو تیار تھے۔ تو ہمیں معلوم ہوا کہ نواب صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ اسواسطے ریل پر جاتے ہوئے ہم راستہ میں ان کی کوٹھی کی طرف سے ہوتے ہوئے گئے اور ان کی ملاقات سے خوشوقت ہوئے۔ جب ہم آپ کی کوٹھی پر پہونچے۔ تو ہم نے کیا دیکھا۔ کہ ایک سادہ وضع۔ متشرع صورت۔ دیسی شریفانہ لباس پہنے ہوئے ایک پیرمرد بکشادہ پیشانی برآمدہ کی سیڑھیوں پر سے اُتر کر ہمارے ساتھ بغلگیر ہونے کے واسطے آگے بڑھ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ ہی وہ بزرگ ہیں۔ جو کالج کے احاطہ میں نواب صاحب قبلہ کے نام سے مشہور ہیں۔ بعد معانقہ و مصافحہ ہمیں کرسیوں پر بٹھایا۔ حال احوال دریافت کیا آپکے ہر ایک فقرہ سے خاکساری اور انکساری ترشح ہو رہی تھی۔ اور اپنے عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے سہارے پر اپنے تمام کاروبار کی بنا کا اظہار فرماتے تھے ہماری جماعت احمدیہ کے جو چند طلبا کالج میں داخل ہیں ان پر جو مہربانی کی نظر آپ رکھتے ہیں۔ اس پر عاجز نے اظہار شکریہ کیا۔ جس پر اونھوں نے ان طلبا کی بعض تکلیفات کے رفع کر دینے کی جو عملی کارروائی کی تھی اس کا ذکر فرمایا۔ چونکہ ریل کا وقت قریب تھا اس واسطے ہمیں چند منٹ میں اس خوش کن ملاقات کو ختم کرنا پڑا۔ اور ہم نے نواب صاحب سے اجازت چاہی جس پر صاحب موصوف نے پھر چند قدم مشایعت سے ہماری عزت افزائی فرمائی صاحب موصوف کے چہرہ سے کالج کی سچی ہمدردی اور اسلامی بچوں کی دلی خیرخواہی اور اس کام میں مخلصانہ جوش کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔ اور اگرچہ ان کی ملاقات ہمیں سب سے آخر میں حاصل ہوئی۔ مگر اس سے ہم ایسے متاثر ہوئے کہ اس کا ذکر میں نے سب سے اول کرنا مناسب سمجھا ہے۔

(۲) جناب صاحبزادہ **آفتاب احمد خان** صاحب بیرسٹرایٹ لا آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس جو کانفرنس کے کام میں ایک سچا دلی جوش رکھتے ہیں اور اپنے وقت کا بہت سا حصہ مسلمانوں کی تعلیم کے کاروبار میں وقف کر رہے ہیں بلکہ کالج کی خدمات میں عملی حصہ لینے کے واسطے علی گڈھ میں ہی کالج کے قریب اپنی سکونت اختیار کر رکھی ہے۔ کالج کے کئی ایک آنریری کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں اور بہت سے اہم کاموں میں نواب صاحب کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب ایک خلیق بشاش اور سنجیدہ جنٹلمین ہیں جنھیں ہر وقت مسلمانوں کی قومی ہمدردی کا غم لاحق حال رہتا ہے۔ قوم کو چاہیئے کہ ایسے آدمیوں کی قدر کرے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

(۳) منشی ادریس احمد صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کانفرنس ایک لائق مستعد اور فہیم کارکن ہیں۔ جن کی خدمات محفوظ کرنے میں کالج کے ارکین نے بہت مفید کام کیا ہے۔

(۴) پروفیسر انعام اللہ خان صاحب بہاری۔ جن کے ذوق شوق علوم روحانی کے تذکرہ کیواسطے میں ان کا اسم گرامی یہاں درج کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ پروفیسر صاحب کی ملاقات ایک دوست کے ذریعہ سے تھوڑی دیر کے واسطے حاصل ہوئی جس سے ہم ازبس خوش وقت ہوئے۔

(۵) مسٹر عبدالمجید صاحب پروفیسر علوم ریاضی و سائنس جن سے ملاقات کا یہ ذریعہ ہوا کہ اونھوں نے مجھے شناخت کر لیا کہ میں ان کا ہموطن اور ان کے معزز خاندان کا قدیمی خادم ہوں اس لئے اونھوں نے خود ہی میرے ساتھ انٹروڈیوس ہو کر ان قدیمی تعلقات یگانگت میں ایک تازہ روح پھونکی۔ صاحب موصوف میرے مہربان و مخدوم میاں غلام حسین احمدی بھیروی کے برادرزادے ہیں۔

(۶) چونکہ ہم علی گڈھ میں صرف دو دن رہے اور وہ بھی شرکت جلسہ میں گزرے اسواسطے ملاقاتوں کا سلسلہ اس سے زیادہ نہ ہو سکا۔ ہاں ملاقاتوں کے درمیان یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ وہاں ہمیں اپنے ایک بچھڑے ہوئے بھائی جناب شیخ عبداللہ صاحب بی۔اے ایل ایل بی کو بھی دیکھنا نصیب ہوا۔ شیخ صاحب موصوف کالج کے ٹرسٹی اور صیغہ تعلیم نسوان کے سکرٹری ہیں۔ اپنے پیشہ میں معزز و ممتاز ہونے کے علاوہ کالج کی کئی ایک آنریری خدمات میں ایکٹو پارٹ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔ یونین کے وائس پریزیڈنٹ عبدالقیوم صاحب لائق اور مستعد نوجوان ہیں۔

(۷) آجکل مفصلہ ذیل احمدی نوجوان وہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ابو الفتح محمد عبدالقادر صاحب فورتھ ییر کلاس۔ شیر محمد خان صاحب ایم۔اے کلاس۔ علاؤالدین صاحب سیکنڈ ییر کلاس۔ میاں محمد صاحب فورتھ ییر کلاس۔

ان کے علاوہ مفصلہ ذیل احمدی نوجوان بھی اسی کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مگر آج کل بسبب امتحانات سے فارغ ہو چکے کے یہاں موجود نہیں۔ فقیر اللہ صاحب۔ سردار خان صاحب۔ خیر الدین صاحب۔ خواجہ عبدالرحمان صاحب۔ امید ہے کہ احباب ان صاحبان کیواسطے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کرینگے۔

(۸) یہاں کے بعد بعض ان مہمان قوم کے نام بھی یہاں درج کرنا چاہتا ہوں۔ جو مختلف مدارس اسلامی سے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے اور ان سے ملاقات کا ہمیں موقعہ حاصل ہوا۔ لیکن اوپر کی رپورٹ میں ان کا کوئی ذکر نہیں ہو سکا۔ حاجی **ریاض الدین احمد** صاحب مشہور اسلامی لکچرار۔ جن کو خدا نے تقریر کیواسطے وہ پُرجوش بلند آواز عطا فرمائی ہے کہ ایک اسٹریچی ہال کیا کئی اسٹریچی ہال ایک جگہ جمع کر دئے جائیں تو وہ تمام سامعین کے

آئے ۔ لہذا نہ تو دوبارہ جج صاحب کی ملاقات ہوئی اور نہ میرٹھ کے شہر میں رہنے والے دوستوں سے ملاقات کا موقعہ حاصل ہوا جس کا بہت افسوس رہا۔ شیخ محمد حسین صاحب ایک صوفیانہ رنگ کے سادہ مزاج متقی آدمی ہیں۔ انہیں اس سلسلہ میں داخل ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ مگر دین کی محبت اور اخلاص میں بہت ترقی کر رہے ہیں۔ اللہم زدفزد۔

شیخ عبد الرشید صاحب اس سلسلہ کے بہت پرانے خادم ہیں۔ مجھے ہمیشہ ان کے ساتھ بہت محبت ہے۔ گو اس کے اظہار کا کبھی موقعہ نہ ہوا ہو۔ شیخصاحب کے دل میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی صداقت کا اس قدر جوش ہے۔ کہ انہوں نے جہاں تک ان کا بس چل سکا اپنے خویش و اقربا کے دل میں اس کا اثر گہرا کر دیا۔ آپنے سب سے پہلے اپنے اہل بیت تک اس تبلیغ کو پہونچایا اور آپ کی بیوی با وجود بعض اقربا کی سخت مخالفت بلکہ قطع تعلق کے اس سلسلہ کی سچی خادمہ ہیں۔ اور آپ کی ہمشیرہ صاحبہ یعنی اہلیہ شیخ مسیح اللہ صاحب تو گویا سلسلہ کی کتابوں کی علامہ ہیں۔ کوئی کتاب اور اخبار نہیں۔ جو انہوں نے مطالعہ نہ کر لی ہو۔ اس سلسلہ کی تائید میں تمام دلائل عقلیہ و نقلیہ سے وہ بخوبی آگاہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے اور اپنے قرب کی راہوں میں اور بھی ترقی بخشے اور دیگر نسوان احمدیہ کو ان کا نمونہ اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

شیخ عبد الرشید صاحب نے دس سال کی عمر میں مسیح موعود کی آمد کے متعلق ایک رؤیا دیکھا تھا۔ اور قادیان آنے سے قبل حضرت اقدس مسیح موعود اور مولوی نور الدین صاحب کو اور بعض دیگر دوستوں کو خواب میں دیکھا تھا اور یہاں آکر بعینہ وہی شکلیں پاکر انہیں شناخت کر لیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں قادیان جب گیا۔ تو بے اختیاری کے عالم میں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی نے میرے دونوں بازو پکڑے ہوئے ہیں اور مجھے کھینچے لئے جا رہا ہے۔ شیخصاحب موصوف مظفر نگر میرے ساتھ گئے اور جب تک میں وہاں سے چل نہ پڑا۔ میرے ساتھ رہے ان کی رفاقت میں وقت بہت عمدگی سے گذرا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور وہ آپ ان کا رفیق ہو۔

مظفر نگر ۵۔ مئی کی صبح کو جمعرات کے دن میں مظفر نگر پہونچا۔ چونکہ مظفر نگر کے احباب مدت سے اصرار کر رہے تھے۔ کہ میں ان کے ہاں جا کر وعظ کروں اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ راستہ میں وہاں ایک دن ٹھہرتا جاؤں اور علی گڈھ سے میں نے انہیں اپنے اس ارادے کی خبر کر دی تھی۔ لیکن ٹھیک وقت اور تاریخ سے میں انہیں اطلاع نہ دے سکا۔ اور اس واسطے بہت سے دوست ۳ اور ۴ مئی کی تاریخوں کو دن اور رات کبوقت اسٹیشن پر آتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس تکلیف اٹھانے کے لئے جزائے خیر دے۔ لیکن میں بسبب رام پور اور میرٹھ ٹھہر جانے کے وہاں ۵ مئی کی صبح کو پہونچا۔ جب کہ دوست نا امید ہو چکے تھے۔

مظفر نگر میں قادیان تاہم ایک غریب لیکن عزیز بھائی خدا بخش نام موجود تھے۔ جنہوں نے میرا اسباب اٹھا کر ایک گھوڑا گاڑی پر ہمیں سوار کرایا۔ میاں خدا بخش ایک غریب مزدور ہے جس نے احمدی ہونے کے سبب سے بہت سا دکھ اٹھایا۔ مگر صبر کے ساتھ اپنے عقیدے پر قائم رہا۔ اسٹیشن ریلوے پر وہ کام کرتا ہے اور **قادیان** کے نام سے مشہور ہونے کے سبب اس سلسلہ کے واسطے ایک مجسم اشتہار ہے۔ ہمارے دوست قاضی غلام حسین صاحب ایک دفعہ مظفر نگر کے اسٹیشن پر جب اترے تو انہوں نے سنا کہ بعض لوگ ایک شخص کو **قادیان۔ قادیان** کہکے پکار رہے ہیں۔ اس آواز کو سن کر وہ چونکے۔ اور اخفین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہاں ایک احمدی ہے جو اس نام سے مشہور ہے۔ تب وہ اُسے ملے اور اس کے ذریعہ سے بآسانی اس مکان پر پہونچے۔ جہاں انہوں نے جانا تھا۔

دو لیکچر مظفر نگر میں دو لیکچر ہوئے۔ اور ایک خطبہ جمعہ کی تقریر۔ پہلا لیکچر وہاں کے ایک نواب صاحب کے احاطہ میں ہوا۔ اور دوسرا ہمارے جوشیلے نوجوان سلیمان نے اپنے ایک احاطہ میں کرایا۔ ہر دو جلسوں کا اشتہار کافی نہیں ہوا۔ اور تعداد بلحاظ شہر کی آبادی کے بہت ہی کم تھی۔ لیکن بلحاظ اس کے جس شہر میں پچیس ہزار کی آبادی میں دس احمدی ہوں اور غیر احمدیوں کا تعصب یہ بھی جانتا ہو کہ لیکچرار احمدی ہے۔ اور انتظام جلسہ بھی احمدیوں کے ہاتھ میں ہو۔ اور واعظ بھی ایسا ہو۔ کہ اس کی تقریر میں سلسلہ حقہ احمدیہ کا ذکر آجانا لازمی امر ہو۔ تعداد سامعین کافی تھی۔ پہلی تقریر اثبات نبوت محمدیہ پر تھی۔ دوسری بھی اسی پر تھی۔ اور اس میں حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے دعوے کا ذکر کسی قدر بسط کے ساتھ تھا۔ ان ہر دو جلسوں کے انتظام میں دو صاحبان کی امداد قابل شکریہ ہے۔ ایک شیر محمد خان صاحب مہتمم صفائی شہر اور دوسرے میاں عبد الحلیم صاحب۔ انسپکٹر روشنی شہر۔ ہر دو صاحبان نے ہر طرح کے انتظام میں احباب احمدیہ کی بہت مدد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے دلوں کو روحانی صفائی اور آسمانی روشنی عطا فرماوے۔ آمین۔

احباب مظفر نگر مظفر نگر میں ایک غریب مگر پُرجوش مخلص جماعت ہے۔ ان کا شغل رات دن سلسلہ حقہ احمدیہ کی خدمت ہے اور بہت سی روحیں ان کی توجہ سے سعادت کی طرف جھک رہی ہیں۔ حافظ عبد الرحمان صاحب گویا یہاں کی جماعت کے بانی ہیں۔ بہتوں کو جو دریا کے اُس خوفناک کنارے پر حیران و سرگردان تھے کشتی میں سوار کرا کر دریا کے اِس پار دار الامان میں پہونچا چکے ہیں۔ مگر خود تا حال کشتی سے نہیں اُترے شاید کسی پرانے ملاح سے محبت کا تعلق ایسا ہو گیا ہے۔ کہ اُسے چھوڑنا پسند نہیں آتا لیکن ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا۔ کہ ایک دوست کے ہوتے ہوئے دوسرے اعلےٰ رفیق کی دوستی اختیار کرنے کے واسطے پہلے دوست کو دراصل چھوڑنا نہیں پڑتا۔ بلکہ یہ نور علے نور ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے سے پہلے ہی دو بزرگوں کی بیعت میں داخل ہوئے تھے۔ اور اب تک ان کی عقیدت پر راسخ ہیں۔ ایک پیر کے بعد دوسرے پیر کی بیعت میں داخل ہونا شرعاً جائز ہے اس سے پہلی بیعت فسخ نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اور بھی مستحکم ہو جاتی ہے۔

برادر عبد الخالق صاحب یہاں کی جماعت کے سکرٹری بلکہ روح رواں اشاعت دین کی محبت میں گداز۔ رات دن اسی میں محو۔ برادر محمد سلیمان صاحب جوشیلے نوجوان احمدی ہیں۔ حکیم عبد الرزاق صاحب۔ منشی ولایت حسین صاحب۔ منشی تجمل حسین صاحب۔ قاضی محمد اکرم صاحب پسر قاضی کرم الٰہی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ۔ جو وہاں محکمہ پولیس میں ملازم ہیں۔ منشی محمد اشرف صاحب وکیل۔

مفصلات مظفر نگر چونکہ میرے وہاں جانے کی خبر پہلے سے مشہور ہو چکی تھی اس واسطے مفصلات سے بھی چند احباب تشریف فرما ہوئے۔ منشی احمد حسن صاحب مدرس جو کہ ہر وقت سلسلہ کی کتابیں بغل میں دابے ہوئے اشاعت میں معروف رہتے

ہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب۔ منشی محمد حسین صاحب پٹواری۔ پہلوان محمد آف گڑہی پختہ۔ اللہ تعالیٰ ان صاحبان کو جزائے خیر دے۔ کہ عاجز کی ملاقات کے واسطے انہوں نے تکلیف اٹھائی لیکن سب سے زیادہ عجیب اور قابل ذکر ملاقات جناب داروغہ **عبد الحمید** صاحب سب انسپکٹر کی ہے جو کہ منظفر نگر سے قریباً ۱۰ میل کے فاصلہ پر متعین ہیں۔ اور سرکاری کام کو چھوڑ کر آ نہ سکتے تھے ان کے واسطے خدا تعالےٰ نے یہ سامان پیدا کیا کہ خزانہ سے انھیں اطلاع کیگئی۔ کہ تنخواہ ضرور لے جاؤ۔ نیز ایک سمن کے ذریعہ سے ایک مقدمہ کی شہادت میں انہیں منظفر نگر طلب کیا گیا۔ اس طرح انہیں عاجز کی ملاقات اور شمولیت جلسہ کا موقع خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے عطا فرمایا۔ داروغہ صاحب کس قدر باغیرت پُرجوش احمدی ہیں اور دین حق کی تائید میں کیسی مدلل اور معقول گفتگو کرتے ہیں اس کا اندازہ ان کی ملاقات سے ہی ہوسکتا ہے۔ ان کے برادر زادہ میاں غفور احمد صاحب جو آجکل منظفر نگر میں تعلیم پاتے ہیں ایک سلیم الفطرت نیک سیرت نوجوان ہیں۔ میرے قیام منظفر نگر میں طریقہ ادب کو ملحوظ رکھکر میری خدمت میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

واپسی ۷۔ مئی کی صبح کو منظفر نگر سے روانہ ہوکر عاجز رات بٹالہ پہونچا۔ جہاں اخویم چودھری حاکم علی صاحب کی رفاقت سے رات بسر کرکے ۸۔ مئی ۱۹۱۱ء کی صبح یوم الاحد کو بخیریت داخل دار الامان ہُوا۔

فالحمد للہ رب العالمین

لیکچر کفارہ پر ریویو

میں نے اس کتاب کا اوّل سے آخر تک نہائت غور سے ملاحظہ کیا۔ بیان عقلی و نقلی مدلل صورتی سے بے نظیر ہے۔ ایسی کتاب کبھی دیکھنے میں اس سے پہلے نہ آئی ہوگی۔ جو کہ خوبصورتی سے کفارہ کی جڑہ بیخ کو بہ کلی اُکھاڑ پھینکے۔ اس کا ہر فقرہ اپنے اپنے موقعہ پر ایک فوج اعد دستوں کی مانند ہے جو کہ قیمتی ہیروں سے ہار پرو دکھایا اور پیل سے سنہرے کو امارہ کھایا ہے یہ ہے نام کو کفارے کا جواب لیکن دین عیسوی کے ہر بنیادی پتھر کو ایک کچل ڈالنے والا اور ریزے بنانے کا کارگر حربہ اور اوزار ہے۔ جس سے یسوعیوں کی کشتی نجات کل عدم نظر آتی کافور ہوی۔ اور شیطان کی مانند بھسم ہوچکی ہے۔ لائق مصنف نے اس میں دین اسلام اور بانیٔ اسلام کی صداقت اور نجات کو بریم صورتی اور مدلل دلیلوں سے دکھایا ہے۔ اور اسے حسن اسلوبی سے نباہ کیا کہ عرفان حقیقی کے پیاسوں کو وجد آرہا ہے اس کتاب سے دین عیسوی کی جان نکل چکی اپنے مذہبی تذبح کا فوری نظارہ دے رہی ہے۔ میں اس بات کے بیان کرنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ یہ نادر کتاب ہر ایک پریچر اپدیشک واعظ کو ضروری اور واجبی ہے خاص کر مسلمین مخلص ایماندار وں مرد و زن عالم اشخاص کے لئے ازبس ضروری ہے۔ مجھو ملی اُمید ہے کہ اس کتاب کو ہر فرقہ اسلامی خرید کر اپنے پاس رکھے گا اور چند نسخہ خرید کر عیسائیوں میں تقسیم کرے گا کیونکہ جیسے لوگ نادر کتاب ایک بھاری خزینہ ہے یہ ہر فرقہ اسلامی کے لئے بغیر کشش کے بریکی اور پرکم صورتی سے اسلامی جلوے دے رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب کو جملہ مسلمان خرید کر وقت کو غنیمت جان کر مصنف کتاب کی جانفشانی اور محنت جو انہوں نے کی داد دینگے و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

خاکسار رحیم بخش گذشتہ کشی کسٹ لسے پی مشنری سوسائیٹی سالٹو مسلم راجپوت واعظ اسلام مصنف نور دل ہر دو حصہ و مصنف یادگار اُلفت بر پہا جلد مقیم قادیان۔ کتاب ہٰذ بدر ایجنسی سے بقیمت ۳ر ملسکتی ہے۔

کتب قدیمہ میں آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئی

آجکل بعض اخباروں میں یہ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ کیا ویدوں میں آنحضرتؐ کے متعلق کوئی پیشگوئی ہے یا نہیں۔ معزز معصر دینے بڑے زور سے اس امر کو ثابت کر دکھایا ہے کہ ویدوں میں آنحضرتؐ کی پیشگوئی موجود ہے اور اس امر کی تائید میں ویدوں کی شُرتیاں بھی پیش کی ہیں۔ اور بعض آریاؤں نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ بے شک ہے۔ لیکن کسی مسلمان نے یہ عبارتیں ڈالدی ہیں۔ عیسائی صاحبان بھی بعض انجیل کے متعلق ایسا ہی عذر تراشا کرتے ہیں کہ کسی مسلمان نے یہ عبارت اس میں ڈال دی ہے اس قسم کی تصدیق یا اس کے انکار میں مسلمان اور اس کے فریق مخالف ہر دو کو مشکلات میں تبلایا جاتا ہے۔ ایک مسلمان کی مشکل اس میں یہ تبلائی جاتی ہے کہ اگر ہم تسلیم کرلیں کہ وید۔ توریت اور انجیل میں ایسی پیشگوئیاں ہیں۔ تو ساتھ ہی ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ کتب الہامی ہیں۔ اور ان میں جو کچھہ لکھا ہے۔ وہ سب سچ ہے۔ لیکن یہ معترض کی غلط فہمی ہے جو وہ ہمیں ایسی مشکل میں سمجھتا ہے۔ ہم تو تسلیم کرتے ہیں کہ توریت اور انجیل خدا کا کلام ہے۔ اور ان کے علاوہ اور بھی کتب مقدسہ دنیا میں ہونگی۔ ویدوں کے متعلق پیغام صلح میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں" لیکن ہمارے نزدیک یہ توریت جو یہودی لوگ پیش کرتے ہیں اور جس میں لکھا ہے۔ کہ پھر موسےٰ مرگیا اور دفن کیا گیا اور اس پر نوحہ کرتے رہے اور اس جیسا پھر پیدا نہیں ہُوا اور اس کی قبر کا پتہ وہ توریت نہیں ہوسکتی۔ جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوئی اور یہ انجیل جو عیسائی پیش کرتے ہیں۔ جس میں ایک روتے چلاتے عاجز محتاج بیچارے بندے کو خدا کہا گیا ہو وہ انجیل نہیں ہوسکتی جو ایک نبی پر نازل ہوئی اور یہ وید جس میں نیوگ جیسا ناپاک مسئلہ درج ہو وہ مقدس کلام نہیں ہوسکتا۔ جو رشیوں پر نازل ہُوا ہو۔ پس ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں زمانہ کے ہاتھوں نے بہت کچھہ تغیر تبدل کر دیا ہے۔ اور یہ اس قلعہ کی مانند ہیں۔ جس کی رہائش کو بادشاہ نے متروک کیا اور وہ ویران ہوگیا اور اس میں ناپاک چیزوں نے اپنا بسیرا کیا۔ اُس کی دیواریں بوسیدہ ہوکر گر گئیں۔ جہاں بادشاہ کا تخت بچھتا تھا۔ وہاں وحشی جانوروں نے گندگی پھیلائی اور اس میں داخل ہونے سے انسان دہشت زدہ ہوتا ہے۔ بلکہ اس میں پھرنے سے دماغ بدبو سے پریشان ہوتا ہے۔ پس اب وہ صحیح معنوں میں قلعہ نہیں۔ لیکن کسی زمانہ میں وہ قلعہ ضرور تھا۔ اور اگر اس میں کوئی کتبہ کسی دیوار میں کندہ ہمیں مل جائے۔ تو ہم بلحاظ ایک **محقق آثار قدیمہ** ہونے کے ضرور اس کی قدر کرینگے۔ اور اس سے فائدہ اٹھائینگے۔ پس اس معاملہ میں دراصل مسلمان کسی مشکل میں نہیں ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں کہ وہ قلعہ رہائش کے قابل ہے مسلمان صرف اس کے کتبہ سے تاریخی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ برخلاف ہمارے مخالفین جو اس کو موجودہ حالت میں قابل رہائش یقین کرتے ہیں بلکہ اسے بادشاہ کا جلوس گاہ بتلاتے ہیں۔ لیکن ہندوں اور عیسائیوں کی مشکلات اس معاملہ میں بہت

کانون تک اپنا کلام پہونچا سکتے ہین ۔

(۲) **مولوی بشیر الدین صاحب** ناظم مدرسہ اسلامیہ اٹاوہ بانس جوشیلے آدمی ہین ان کی تقریرین سامعین کے واسطے دلچسپی کا موجب ہوئین سر سید رحمہ ۔ صاف گوئی کے سبب سر سید صاحب سے کئی دفعہ ان کی لڑائی ہوجاتی ۔ مولوی صاحب مرحوم کے رفیق **مولوی محمد حسین خان صاحب** ۔ محمد علی شاہ خان صاحب رکن انجمن حیدرآباد سندھ

سلسلہ کا خاص ذکر

علی گڈھ مین اپنے سلسلہ حقہ کے خاص ذکر کا کوئی موقع نہین ہوا ہان اس ملاقات کا یہ اثر ضرور ہوا ۔ کہ بہت سے لوگون کے دلون سے اس سلسلہ کے متعلق غلط فہمیان دُور ہوئین ایک صاحب فرمانے لگے ۔ کہ میرے دل مین آپکے فرقہ کے متعلق بہت سے اعتراض تھے ۔ جو صرف آپ لوگون کی شکلون کے دیکھنے سے دور ہوگئے ایک صاحب فرمانے لگے کہ مین آپ کے سلسلہ کے متعلق تحقیقات کرنا چاہتا ہون چنانچہ انہون نے میرا ایڈریس لیا ۔ ایک مجلس مین حضرت خلیفۃ المسیح کا ذکر آیا ۔ مین نے حضور کا روزانہ پروگرام سُنایا ۔ کہ کس طرح صبح سے شام تک بلکہ عشاء تک ۔ آپ کئی ایک درس قرآن اور درس حدیث اور دیگر کتب دینی مین برابر مصروف رہتے ہین ۔ اور مطب وانتظام سلسلہ اس کے علاوہ ہین ۔ تو حاضرین نہایت متعجب ہوئے ۔ کہ عالم پیری مین ایک شخص اس قدر محنت اٹھا سکتا ہے ۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپ ہمارے آیندہ کے جلسہ مین ہی تشریف لاوین ۔ جو ناگپور مین ہوگا ۔ مین نے عرض کی ۔ ہم لوگ آزاد نہین ہین کہ جہان چاہین چلے جائین ۔ بلکہ ہم سب ایک امیر کے ماتحت ہین اس قسم کے تمام معاملات ان کی خدمت مین پیش ہوتے ہین اور ان کے حکم اور اجازت کے ساتھ کوئی شخص وہان سے کسی جلسہ مین شامل ہونے کے واسطے یہان آسکتا ہے ۔ اس دفعہ آپنے جو خط لکھا تھا وہ آپ کی خدمت مین پیش ہوا اور اس پر قرار پایا کہ ہم دونون آپ کی خدمت مین حاضر ہون ۔ آیندہ بھی آپ اگر تحریک کرینگے تو اُمید ہے کہ کوئی نہ کوئی بھیجا جاویگا ۔ جس پر صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ بے شک ارگنائی زیشن کا ہونا بہت عمدہ بات ہے ایک صاحب فرمانے لگے کہ آریاؤن کے جواب جس عمدگی سے آپ کی جماعت کے ممبرون نے دئے ہین ایسے اور کوئی نہین دے سکا ۔ تعجب ہے کہ مسلمان مشترک اسلامی کامون مین آپکے شکرگزار نہین ہوتے ۔ تنگدلی کی بھی کوئی حد چاہیئے ۔

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے ۔ دوسرے مسلمانون کے پیچھے نماز نہین پڑھتے اس کے جواب مین ان کو سمجھایا گیا کہ ہم تو پڑھتے ہین ۔ جب ہمین کوئی مسلمان ہی سمجھے یہ لوگ تو ہمارے متعلق فتوے دے چکے ہین ۔ کہ ہم کافر ہین اور اس کفر کا اعلان کر چکے ہین اب جب تک کوئی شخص بذریعہ اعلان ہی ان لوگون کے کفر سے الگ نہ ہو ۔ وہ ان کے ساتھ ہی سمجھا جائے گا یہ کہنا بعض لوگون کا غلط ہے کہ ہم نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائی ہے ہماری مسجد پر تو ماشاء اللہ چار لاکھ اینٹ لگ چکی ہے ۔ ہنوز عمارت بڑے زور سے جاری ہے ۔

بائسکل کی حفاظت

ناظرین متعجب ہون گے کہ یہ کیا بے تعلق سرخی مین نے اس جگہ لگائی ہے اس کا سبب یہ ہے ۔ کہ سفیر کانفرنس منشی مظفر حسین صاحب نے جب ہماری ملاقات کیواسطے تشریف لائے ۔ تو اثنائے گفتگو مین انہون نے ذکر کیا کہ مین سارا سفر بائسکل پر کرتا ہون ۔ چونکہ ہمارے امیر قافلہ مولوی صدرالدین صاحب بھی بائسکل کے سوار ہین ۔ اسواسطے ان ہر دو صاحبان مین بائسکل کے متعلق گفتگو ہوتے ہوئے یہ ذکر آیا ۔ کہ بائسکل مین جو راستہ کے کانٹون وغیرہ سے پنکچر یعنی سوراخین ہوجاتی ہین ان کا بہترین علاج کیا ہے اس کے واسطے ایک سالیوشن کا نام لیا گیا جو گوند کی طرح ایک پتلی دوائی ہوتی ہے اور جہان سوراخ ہو وہان لگا دینے سے سوراخ بند ہوجاتا ہے (اور ۸ پر مین ہمارے دوست شیخ محمد معے اینڈ سنز تاجر بائسکل و سوانگ مشین ۔ نیلا گنبد انارکلی سے ملسکتا ہے) نیز صاحب نے فرمایا کہ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ ٹیوب کی نال کے اندر کانپوری مسی چھڑک دی جاوے اس سے کانٹے خود بخود ٹوٹ رہ کر جاتے ہین ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ناواقفی

اشتہر بھی ال مین بیٹھے ہوئے ایک مس مین بعض مسکائت کی کہ مولوی بزرگان قوم نے ان مولوی ہوکر کانفرنس پر پبلک مین ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار مین صریح کذب بیانی کی ہے کہ مین نے امرتسر کے اجلاس ایک خلاف واقعہ الزام لگایا ہے ۔ کیونکہ رزولیوشن کو سب نے منظور کر لیا اور پاس کر دیا ۔ مگر مطبوعہ کانفرنس مین ایک رزولیوشن پیش کی گئی ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس فرمودہ پر بہت اعتراض روئداد مین اس رزولیوشن کا ۔ حالانکہ نہ ان کی طرف سے یا نہ مولوی صاحب نے ایسا اخبار مین لکھدیا ہے ۔ مولوی صاحب موصوف ہو رہا تھا ۔ کوئی رزولیوشن کمیٹی مین آیا اور نہ کانفرنس مین پیش ہوا اور نہ پاس ہوا ۔ کے عقیدہ متعلق کذب بیانی سے آگاہ ہے عاجز بخوبی واقف ہے اور مین جانتا ہون کہ اس قسم کی صریح دروغ ۔ ان کردیا ان سے بعید نہین کیونکہ ان کے عقیدہ مین جھوٹ بولنے سے انسان دائرہ سے باہر نہین نکل جاتا ۔ تاہم مین نے مناسب نہ جانا کہ اس مجلس مین ان کے اس راز کو افشا کرتا اس واسطے مین نے اس معاملہ مین شیر پنجاب کا ڈیفنس پیش کیا کیونکہ آخر وہ پنجابی ہونے کے سبب ہمارے وطن ہین اور مین نے ظاہر کیا کہ دراصل بات یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس ضابطہ سے ناواقف معلوم ہوتے ہین کہ رزولیوشن کس طرح پیش ہوا کرتے ہین اور کس طرح پاس ہوا کرتے ہین انہون نے یہی سمجھا ہے کہ ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ مین ایک مفید بات کا ذکر کیا ۔ یہ رزولیوشن کا پیش ہونا ہوا اور سامعین نے مرحبا جزاک اللہ کہہ دیا ۔ یہ اس کا منظور ہونا ہوگیا ۔ بس ۔ ان کے زعم مین رزولیوشن پیش بھی ہوگیا پاس بھی ہوگیا ۔ اب مولوی صاحب کی شکائت بجا ہے کہ پاس شدہ رزولیوشن درج روئداد نہین ہوا ۔ یہ مولوی صاحب کی دروغ بیانی نہین جو انہون نے اخبار مین لکھا بلکہ کم فہمی اور ناواقفی ہے ۔ مین نے تو اندفاع کیا ۔ مگر افسوس ہے کہ بعض ناظرین نے اس عذر کو معقول نہ سمجھا اور مولوی صاحب کو اس سے زیادہ ہوشیار بتایا کہ وہ ضابطہ رزولیوشن سے ناواقف ہون بہرحال چونکہ صاحبزادہ صاحب نے بذریعہ بعض اخبارات کے مولوی صاحب کی تحریر کا جواب شائع کر دیا ہے اسواسطے اُمید ہے کہ معاملہ جلد صاف ہوجائے گا اور انجمن صادقین کے بانی ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب کے اس حسن ظن کو سچا کر دکھائین گے ۔ کہ مولوی ثناء اللہ کا پہلا عقیدہ کچھ ہی تھا ۔ اب انہون نے انجمن صادقین بناکر سچ بولنے کا وعدہ سچے دل سے کر لیا ہے

قلعہ آگرہ

علی گڈھ سے ہم چند گھنٹون کے واسطے آگرہ بھی گئے ۔ تاکہ ہندوستان کے اسلامی بادشاہون کے محکمہ تعمیر کی شان و شوکت کا نمونہ دیکھین روضہ ممتاز محل دیکھا جس کو تاج بھی کہتے ہین اس کی خوبصورتی مضبوطی اور ساتھ ہی نزاکت دنیا بھر کے آرٹ مین ایک بے نظیر شے ہے ۔ یورپ امریکہ کے آرٹسٹ یا آرٹ کے ماہر اسے دیکھنے آتے ہین اور دنگ رہ جاتے ہین وہان سنا گیا کہ ایک بہت بڑے انگریز اپنی لیڈی کے ساتھ جب سیر کے واسطے آئے تو انہون نے اپنی لیڈی صاحب سے دریافت کیا کہ تمہین

کل کیسا پسند آیا۔ اوس نے جواب دیا کہ ایسا پسند آیا کہ اگر آپ ایسا ہی میرا مقبرہ بنوا دین۔ تو مین ابھی مر جانے کو تیار ہون۔ اس عمارت کے ساتھ ہی ایک بڑی شاندار مسجد موجود ہے۔ جو کہ پہلے اسلامیون کی محبت اسلام کا ثبوت دے رہی ہے۔ مقبرہ کی شاندار محرابون کے اندر گرد اور خود قبہ [illegible] قرآن شریف کی سورتون کی سورتین نہایت خوشخط پتھرون مین کندہ شدہ ہین۔ پرانی [illegible] کی اس شان و شوکت کے آثار دیکھ کر بے اختیار مونہہ سے یہ قرآنی آیت نکلی۔ قل اللہ۔ انت مالك الملك تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شيء قدير۔ اے اللہ تو ہی ملک کا مالک ہے جسے چاہتا ہے اسے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہے لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے تیرے ہی ہاتھ مین خیر ہے اور تو ہر بات پر قادر ہے۔

زیور کی بے اعتدالیان

گاڑی مین ہم بیٹھے تھے۔ جو چند اور ہندو تھے ایک ہندو صاحب بیٹھے ہوئے اسراف حد سے زیادہ نکلا جا رہا ہے اس کا ذکر پُر زور الفاظ مین کر رہے تھے۔ طلب کر کے زیور کے متعلق جو کہ اس قدر نام سنائے کہ مین یاد نہین رکھ سکا۔ ہتھیلی کے اندر کا زیور۔ ہتھیلی کا زیور۔ انہون نے زیورون پاؤن کے اوپر کا زیور۔ سر گردن۔ سینہ پشت سب زیورون سے پُر۔ سر کا زیور اور سب سونے کے۔ کہا کہ اس قدر متفرق زیورون کے بنانے کی تکلیف اُٹھانے سے بہتر نہ ہو گا کہ ہر ایک عورت کے ڈھانچے کے مطابق ایک سونے کا خول بنا کر اسے چڑھا دیا جاوے صرف آنکھ اور مونہہ خالی رہے۔ کہنے لگے کیا کرین رسوم کی پابندی مصیبت ہو رہی ہے۔ سینکڑون عورتین اس واسطے کنواری رہ جاتی ہین کہ ان کے واسطے والدین یا سسرال کافی زیور مہیا نہین کر سکتے۔

نظر دریا

رامپور کے راستہ مین ایک دریا کے اُوپر سے گزرتے ہوئے ایک ہندو لڑکے نے ایک پیسہ دریا مین پھینکا۔ مین نے اُسے بہت سمجھایا کہ کیا اچھا ہوتا اگر یہ پیسہ تم کسی مسکین کو دیتے مگر اس کی سمجھ مین نہ آیا۔ ایسا ہی جالندھر کے قریب دریا سے گزرتے ہوئے دریا کو متھا ٹیکا۔ ورنگ ہاتھ باندھے ہوئے دریا کے آگے جھکا رہا۔ سجدے کا یا متھا ٹیکنے کا یہ طرز ہی نرالا ہے۔ کہ انسان کسی شے کے اُوپر چڑھ جاوے اور پھر اس پر سجدہ کرے۔

ایک اصطلاح انگریزی

ہاپڑ کے اسٹیشن پر جو پلیٹ فارم مین لائن کے پلیٹ فارم سے الگ ایک طرف بنا ہوا تھا اس کا نام

Island platform

لکھا ہوا دیکھا گیا۔ یہ اصطلاح سب سے پہلے وہان میرے دیکھنے مین آئی۔

رامپور

ابھی ہم علی گڈھ مین تھے۔ جب کہ ہمارے مکرم دوست محمد ذوالفقار علی خان صاحب کا تار آیا کہ واپسی پر مجھ سے ملتے جاؤ۔ مولوی صدرالدین صاحب بہ سبب مدرسہ اور ایسا ہی مولوی شیر علی صاحب بعض ضروری کامون کے سبب زیادہ ٹھہر نہ سکتے تھے۔ اس واسطے انہون نے مجھے حکم دیا کہ رامپور سے ہوتا آؤن تا کہ خان صاحب کے حکم کی تعمیل ہو جائے اس واسطے مین آگرہ سے سیدھا رامپور نہ گیا۔ راستہ مین میرے رفقاء اسٹیشن علی گڈھ سے دہلی کی طرف لوٹ گئے۔ خان صاحب محمد ذوالفقار علی خان حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی محبت مین کس قدر گداز ہین ... ان کی خدمت کے واسطے ان کو کس قدر جوش ہے اور

نے کیسی عمدہ اور پُراستقلال طبیعت انہین عطا کی گئی ہے۔ کہاں پور[illegible] مین جہان چارون طرف لہو و لعب کے ساتھ دین پر تمسخر اڑانا ایک معمولی بات ہے۔ وہ ایک مستحکم منار کی طرح اپنی نیکی پر قائم ہین اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی اولاد و ازدواج کو متقی اور صالح بنائے۔ آمین

رام پور مین عزیز دوست منشی امتیاز احمد صاحب احمدی سے بھی ملاقات حاصل ہوئی۔ جو کہ ایک سلیم الفطرت نیک سیرت آدمی ہین۔ مگر افسوس ہے کہ مولوی عبید اللہ صاحب سے ملاقات نہ ہو سکی۔

طلب معافی

یہ عاجز رام پور مین چند گھنٹے ٹھہرنے کے بعد مین براہ ہاپڑ میرٹھ کو روانہ ہوا۔ چونکہ مین پہلے ہندوستان کے اس علاقہ مین نہین گیا اور نہ مجھے باوجود تلاش کہین وہان کی ریلون کا کوئی گائیڈ ملا۔ جس سے مین وہان کے تقسیم اوقات اور راستہ مین آنے والے اسٹیشنون کا مطالعہ کرتا۔ اس واسطے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس راستہ مین امروہہ کا اسٹیشن بھی آتا ہے۔ خان صاحب یا کسی دوسرے دوست نے بھی اس امر کا ذکر نہ کیا لیکن ریل مین بیٹھے ہوئے اتفاقاً مجھے ایک جگہ معلوم ہوا کہ اب ہم جس اسٹیشن سے گذرے ہین اس کا نام امروہہ ہے۔ امروہہ کا نام سنتے ہی مین چونکا۔ اور فاضل اجل عالم بے بدل عارف شاہ حقہ ماہر علوم مقدسہ حضرت مولانا و بالفضل اولنا فخر الدین و سابقین اصحاب مسیح موعود حضرت مولوی **سید محمد احسن صاحب** زاد اللہ مجدہ و شرفہ کا متبرک چہرہ میری آنکھون کے سامنے آگیا۔ ایسا وقت اور موقع نہ تھا کہ مین وہان اُتر سکتا اس واسطے دل مین بہت افسوس ہوا۔ اور ایسا قریب پہنچ کر آن مخدوم کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکنے کا بہت رنج ہوا اور سوائے اس کے کچھ نہ سوجھا کہ فوراً آپ کی خدمت مین [illegible] آپ کے واسطے دعا کی۔ واللہ ہو السمیع العلیم۔ اُمید ہے کہ حضرت موصوف میری اس غلطی کو معاف فرماوین گے۔ اور اپنی دعاؤن مین اس خادم کو یاد رکھین گے۔

ساتنی شرافت

اس زمانہ مین ہندؤن مین سے ساتنی لوگون مین ایک شرافت ہے کہ وہ آریون کی طرح دریدہ دہن اور بدزبان نہین۔ دوسری قوم کے بزرگون کو نیک الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ میرے ساتھ ریل گاڑی مین ایک بڑے متمول ساتنی ہندو جگادھری کے رئیس اپنی اہلیہ کے ہمراہ سوار تھے اور جالندھر مین اُترے کچھ حضرت اقدس مرزا صاحب کا ذکر آیا۔ کس ادب سے انہون نے حضرت صاحب کا نام لیا اور ان کی تعریف کی۔ شریف لوگون کا کام ہی ہے۔ معلوم نہین ہے کہ آریون نے اس مین کیا فائدہ دیکھا ہے۔ کہ اپنے بزرگون کو بھی گالیان دیتے پھرتے ہین اور دوسرون کے بزرگون کے حق مین بھی بدگوئی کرتے ہین۔ خدا ہی ہے جو انہین سمجھائے۔ ان آریون نے ملک کا لٹریچر ہی گندہ کر دیا ہے کیونکہ ان سے تنگ آ کر دوسرے بھی بھنگ آجاتے ہین

میرٹھ

میرٹھ چھاؤنی مین عاجز مخدومی اخویم شیخ عبد الرشید صاحب کے مکان پر پہنچا اور وہ مجھے اپنے ساتھ ... شام کے وقت شیخ محمد حسین صاحب سب جج کے مکان پر لے گئے۔ وہان تجویز ہوئی کہ مظفر نگر سے مین ایک دن کیواسطے واپس آکر میرٹھ مین ایک لیکچر دون اور اسی واسطے میرٹھ کے دیگر احباب کی ملاقات بھی واپسی کے وقت کے واسطے اٹھا رکھی گئی۔ مگر رات کو ایک مخالف کی گفتگو سنکر شیخ صاحب جلسہ کی کامیابی سے ناامید ہو گئے اور اسواسطے جلسہ کی تجویز کو ملتوی کر کے صبح سویرے میرے ساتھ مظفر نگر چلے

سخت ہیں۔ اگر وہ اس امر کو تسلیم کریں کہ یہ پیشگوئی صحیح ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ دین اسلام کو اختیار کریں اور اگر وہ یہ کہیں کہ یہ کلام بعد میں کسی نے ڈال دیا تو وہ ان کتب کے محرف مبدل ہو جانے کے قائل ہو چکے ہیں اور ان کتاب میں غیر کو بلکہ ایک مخالف کا ہاتھ ایسا پڑا ہے کہ اس کے تمام موجودہ نسخے اس کی دست برد سے خالی نہیں۔ ہے وہ کتاب اس قابل ہرگز نہیں رہی کہ اب ہم اس کو اپنا ہادی اور راہنما بنائیں۔ معلوم نہیں ایسا ہی اور بھی اس میں ڈالا گیا ہو امید ہے۔ کہ کوئی سنجیدہ آریہ اس کا جواب لکھنے کی کوشش کرے گا کوئی فحش گو آریہ اخبار اپنے آپ کو ہمارا مخاطب نہ سمجھے۔

دار الکتب احمدیہ

ناظرین کو معلوم ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی تحریک سے قادیان میں ایک دار الکتب احمدیہ قائم کیا جا چکا ہے جس میں کتابوں کے علاوہ اخبارات بھی رکھے رہتے ہیں بہت سی مفید کتابیں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے بھی اس کتب خانہ کو دی ہیں احباب کو چاہیئے کہ عمدہ کتابیں اس کتب خانہ میں بھیجکر اس کی رونق کو بڑھائیں اس کتب خانہ کا فنڈ درست اتنا نہیں کہ اس کے واسطے الگ مکان کرایہ کیا جاوے۔ حافظ عبد الرحیم صاحب مینجر و سب ایڈیٹر رسالہ تشحیذ بھی اس کے متعلق بہت سارا کام کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے فرائض متعلق رسالہ سے فرصت کے اوقات میں کتابوں کو ترتیب دے کر اور نمبر لگا کر ایک فہرست بڑی محنت سے طیار کی ہے اللہ تعالے انہیں جزائے خیر دیوے۔

کتابوں کے متعلق مشکلات

جیسا کہ گذشتہ اخبار میں بھی لکھا جا چکا ہے جو کتابیں دفتر بدر ایجنسی میں نہیں ہیں ان کے متعلق اگر کوئی درخواست آجاوے تو باہر سے لیکر روانہ کرنے میں بعض دفعہ دقت ہوتی ہے۔ آجکل ہر اخبار کے دفتر میں کسی نہ کسی کتاب کی اشاعت کا سلسلہ ضرور ہوتا ہے اور یہی حال یہاں بھی ہے۔ اخبار نور کو جاری ہوئے ابھی بہت عرصہ نہیں ہوا۔ مگر اس کے کارخانہ سے بھی متعدد مفید کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو صرف وہیں سے مل سکتی ہیں ایسا ہی بعض کتابیں ہیں۔ جو صرف دفتر ریویو کے بک ڈپو سے مل سکتی ہیں اور بعض صرف دفتر الحکم سے۔ بعض صرف دفتر تشحیذ سے۔ حضرت مسیح موعود کا کتب خانہ جو سب سے پہلے یہاں قائم ہوا۔ اور جس کے طفیل ہم سب ہیں اس میں بہت سی قیمتی کتابوں کا خزانہ موجود ہے۔ جو اور کہیں دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ میرے خیال میں یہاں ایک ایسی ایجنسی کی ضرورت ہے۔ جو سب کتابوں کو ایک جگہ مہیا کر سکے۔ اس میں خریداروں کو سہولت ہو گی۔ جب تک ایسا انتظام نہیں ہو سکتا۔ بدر ایجنسی کی دوکان احباب کے لئے اس خدمت کے واسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ بیرونی کتب کی قیمت درخواست کے ساتھ آجاوے یا ایک آنہ فی روپیہ کمیشن چارج کرنے کی اجازت ہو۔ کیونکہ بعض وی پی واپس آجاتے ہیں اور اس کا نقصان دفتر کو اٹھانا پڑتا ہے۔

اصول قربانی

قربانی کا سلسلہ دنیا میں ہمیشہ سے جاری ہے۔ بڑوں پر چھوٹے قربان ہوتے ہیں۔ بادشاہ پر سپاہی قربان ہوتے ہیں قرآن پر توریت و انجیل و وید قربان ہو گئے۔ انسان کالج میں داخل ہونے کی خاطر اسکول کی زندگی کو قربان کرتا ہے اور دنیوی کاروبار میں داخل ہونے کی خاطر کالج کی زندگی کو قربان کرتا ہے۔ اسی طرح معزز ہمعصر نور کے ایڈیٹر شیخ محمد یوسف صاحب تحصیل علوم دینیہ کے واسطے تجرد کی خلوت نشینی کا لطف اٹھاتے ہوئے اپنی بڑی عمر تک بیچرے کہلائے۔ مگر بعض اسنے علوم اور تجارب زندگی سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری تھا کہ متاہل زندگی اختیار کی جاتی۔ اسواسطے وہ بیچرہ کو خیر باد کہکر اس مدرسہ میں داخل ہوئے۔ جہاں کا امتحان امور خانہ داری میں کامیابی کے واسطے انسان سے محنت و مشقت چاہتا ہے۔ اس نئی منزل میں خدا تعالیٰ ماسٹر صاحب کا راہنما ہو ◆

درخواست جنازہ

(۱) برادرم منشی چراغ الدین صاحب بٹالوی اپنی والدہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔

(۲) منشی ابراہیم صاحب کوہ منصوری سے اپنی مرحومہ بیوی کے واسطے احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں۔ پہلے اخبار میں غلطی سے ان کی بیوی کی بجائے ان کی والدہ کے واسطے لکھا گیا۔ گو مغفرت کی دعا سب کے واسطے مفید ہے۔

تاریخ وفات حکیم فضل الدین صاحب

از مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی

حاج حافظ حکیم فضل الدین

باوفا مثل او کسے کم زاد

بود شاگرد حضرت اقدس

شد بہ تفہیم علم حق استاد

ہمت خویش صرف حق فرمود ❊ ملک خود جملہ راہ مولے داد

پاک گشتہ برفت این عالم ❊ رحمت پاک بر روانش باد

سال ترحیل او بگفت مبین ❊ دائما در بہشت جانش باد

۱۳۲۸ھ

انجمن شبان المسلمین

خواجہ صاحب سیالکوٹ میں

سیالکوٹ میں انجمن شبان المسلمین کا اس سال پہلا سالانہ جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں خواجہ کمال الدین صاحب کا مضمون معجزات نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھا۔ خواجہ صاحب کا بیان محض خدا کے فضل سے ہر ایک جگہ اور ہر ایک شہر کی پبلک میں خصوصیت کے ساتھ متمیز ہو چکا ہے اور یہ قدرتی جذب حاصل ہو گیا ہے کہ جہاں کہیں لیکچر ہو پبلک میں سے ہر طبقہ کے لوگ بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اس سالانہ جلسہ میں خواجہ صاحب کے لیکچر کی دھوم دھام ان کے لیکچر دینے سے پیشتر ہی ان کی سابقہ قبولیت کی وجہ سے شہر میں ہو چکی تھی اور ان کے لیکچر کے وقت کا اور ان کی آمد کا بڑے شوق سے انتظار ہو رہا تھا۔ لیکچر گاہ اچھا معقول طور پر فراخ تھا اور آراستہ بھی خوب تھا۔ جہاں لیکچراروں کا اسٹیج تھا وہ خوب ہی بازیب و زینت تھا۔ اور سرخ کپڑے پر سنہری حروف سے موٹے قلم سے

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلمان ہے ❊ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

لٹکتا تھا۔ اس کے دو قدم آگے سرخ کپڑے پر یہ شعر سنہری حروف سے لکھا تھا۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ❊ کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے

خیریوں تو پنڈال میں کرسیوں کی ترتیب اور نشست کا انتظام ہر ایک نظارگی کو خوش کرتا تھا۔ مگر جس وقت خواجہ صاحب اسٹیج پر کھڑے ہوئے تھے۔ تو سارا اندرونی مکان مخلوق خدا سے پر ہو کر باہر کے میدان میں قناتوں کے ساتھ ساتھ آدمیوں کی قطاریں تھیں۔ میں اس جگہ صرف اس امر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو حاضرین جلسہ پر جس میں ہر طبقہ کے لوگ موجود تھے۔ پایا جاتا تھا۔ خواجہ صاحب

بہت فراخدلی سے ہر رنگ میں معجزہ کے لفظ کو پیش کیا اور اپنے بیان کو کسی پہلو میں ایسا کمزور نہ رکھا کہ سامعین میں سے کسی خیال کے آدمی کو ان کے بیان پر حرف گیری کا موقع ملتا۔ یہ لیکچر پورے تین گھنٹہ میں ختم ہوا۔ اور اس عرصہ میں توجہ مخلوق کا یہ حال تھا۔ کہ کسی طرح کی حرکت یا گفتگو تو درکنار لوگ اپنی آنکھوں اور کانوں میں کسی غیر شے کی مداخلت کا خیال ہی بار سمجھتے تھے۔ میں بار بار عام نظر ڈالتا تھا۔ اور دیکھتا تھا کہ سب لوگ ہمہ تن گوش ہو رہے تھے۔ اخیر پر جب خواجہ صاحب نے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کا وہ مقام اپنے سلسلہ بیان میں معجزانہ رنگ میں لا کر بیان کیا۔ جس کا تعلق اس موجودہ زمانہ کے حالات سے تھا۔ تو یہ مقام آپ کے لکچر کا اس قدر توجہ کو مصروف کرنے والا ہوا اور طبائع کو اس قدر مغلوب کیا کہ ہر طرف سے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی صدائیں اٹھتی تھیں۔ اس عاجز نے بالحاظ اس کے کہ خواجہ صاحب کا لکچر کن پہلوؤں پر ہوگا۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معجزانہ زندگی پر کچھ شعر لکھے تھے۔ جو میں نے خود اٹھ کر وہ اشعار پڑھے تھے اس لئے کہ ناظرین کو اس عاجز کے لئے دعا کی تحریک ہو یہاں لکھ دیتا ہوں۔

محمد کا جہاں میں کیا ظہور اللہ اکبر ہے ٭ سراپا آپ کا اسرار ربانی کا دفتر ہے
خدا کیا اسطے یہ زندگی دنیا میں آئی ہو ٭ مقام اس زندگی کا آپ کا ہی جسم اطہر ہے
کرشمہ اک دکھلایا ظہور حق کا بطلی نے ٭ ہر اک حال جب کرشمے نے دیا ایسی انوکھی ہے

محمد مصطفےٰ کی زندگی سب معجزانہ ہو ٭ خدا کا نور اعجازی مجسم اس کا مظہر ہے
وہ ذات پاک احمد آئینہ ہو حق نمائی کا ٭ ہویدا جس سے ہر اک دم میں ذات حق اکبر ہے
نکلی وہ طرز احمد کی ہر اطراف عالم میں ٭ کہ غوث و قطب کی آخر کو بر رشک افزا ہو
محمد ہی خدا کی قدرتوں کا کیا نمونہ ہو ٭ کہ جس کے کام میں سنکر ہر اک حیران و ششدر ہو
خدا کی اس خدائی میں بہت انسان ہوئے ہیں ٭ محمد بھی ہو گو انسان مگر بہتر سے بہتر ہو
کوئی دنیا میں گر ہو چشم بینا اور دل صافی ٭ خدا کا گروہ جو یا ہو محمد اس کا رہبر ہے
محمد سا بشر ہو کر نہ ہو مقبول عالم کیوں ٭ بشر کہنے کو سارے ہیں محمد ہی جو بہتر ہے

ہر اک دنیا کی منزل میں مقام حمد بالا ہے
وہ احمد ہے وہ حامد ہے وہی محمود اکبر ہے (حامد سیالکوٹی)

ادھر انجمن شبان المسلمین کا جلسہ تھا اور ۵۰ قدم کے فاصلہ پر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ کا اجلاس ہو رہا تھا جس میں انہوں نے اپنے لکچروں میں اسبات کو مدنظر رکھا کہ اپنی بے سروپا ادھر ادھر سے سنی سنائی اور ناقابل وثوق حکایتوں کو فروغ دیں اس بات کا احساس شبان المسلمین کے منتظمان کو بھی ہوا اور انہوں نے خواجہ صاحب کو مجبور کیا کہ دوسرے دن چونکہ اتوار ہے اور بعض لکچرار مثلاً محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا تشریف نہیں لائے تو آپ ان کا دن لیکر آریہ صاحبان کی بے سروپا اعتراضوں کا جو اس وقت پبلک میں ذکر کرتے ہیں جواب دیتے چاہئیں خواجہ صاحب نے اس امر کو منظور کر لیا اور دوسرے دن پہر ان کا وقت مقرر کیا گیا۔ اس مضمون میں چونکہ خصوصیت کے ساتھ کوئی میٹنگ نہ تھا اس لئے خواجہ صاحب نے قوم اسلام کے تنزل کو مدنظر رکھ کر اس کے موجبات پر تقریر شروع کر دی اور تمہید کا رنگ جما کر یاد دہ ان قومی انجمن وان هذا القرآن مہجورا کی پاک آیت کو پیش کر کے ان سب باتوں کا جو سلسلہ بیان میں آ گئیں بڑے جوش سے ذکر کرتے گئے نصرت الٰہی نے یہاں بھی کام کیا اور خواجہ صاحب کی اس تقریر نے دلچسپی پیدا کی اور قوم کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے ظاہر کیا کہ جس قدر آریہ یا دیگر مذاہب اعتراض درمیان لاتے ہیں وہ بحمد اللہ قرآن کریم میں سے ہم کو نہیں دکھلا سکتے اور ہمارا اسلام قرآن ہے اور افسوس ہے کہ مسلمانوں کے مختلف مصنفوں نے بعض غلط فہمیاں سے اپنی کتابوں کے شائع کرتے ہیں ایسے اعتراضوں کا موقعہ غیر مذاہب کو دیا ہے مگر غیر مذاہب کے معقول پسند اور انصاف جو لکچرار ان کو بہت مناسب ہو کہ وہ قبل اس کے کہ مذہب اسلام پر اعتراض کریں قرآن کریم کے کسی مقام سے جو مسلمانوں کا دین و ایمان ہے ہرگز باہر نہ جاویں قرآن کریم مکمل اور متمم کتاب ہے اور ہم کسی زید و بکر کے قصہ کہانیوں کے ذمہ وار نہیں اور یہ ظاہر کیا کہ آریہ صاحبان کی نیت اور طریق اعتراض ہرگز حق طلبی پر مبنی نہیں ہے۔ ورنہ جو راہ ہمارے امام و پیشوا ایسے حضرت مسیح موعود نے پیش کی ہے اگر سب مسلمان اس پر متفق ہو کر چلیں تو آج جملہ اعتراضوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے یہ تقریر بھی خواجہ صاحب کی موثر پڑی اور خواجہ صاحب ۱۲ بجے دوپہر فارغ ہو کر اسٹیج سے اتر کر فرودگاہ پر تشریف لے آئے۔ اور شام کے ۵ بجے کی گاڑی پر لاہور کو روانہ ہوگئے ٭

خاکسار حامد شاہ۔ از سیالکوٹ

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے

(۲۰۰۰۰۰)

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور روح حیات آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا گرویدہ ہو گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو تراسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اس کی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم ہے سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی۔ ایچ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر بتایا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر چربیوں کو دے یا ما سفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر جوان مثل زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور ملنے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی آمدنی اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ ابتدائی یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہیں ان کے لئے روح حیات تریاق کا ل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے پر رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے استعمال کرتے ہی اس کا اثر خاص کر اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ جادو اثر روغن واقعہ ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معقول طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے۔ پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن واقعہ سستی چار روپے چار آنہ (لعہ) - مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرما دیں ٭

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیا گر پروپرائیٹر شفاخانہ عام لاہور

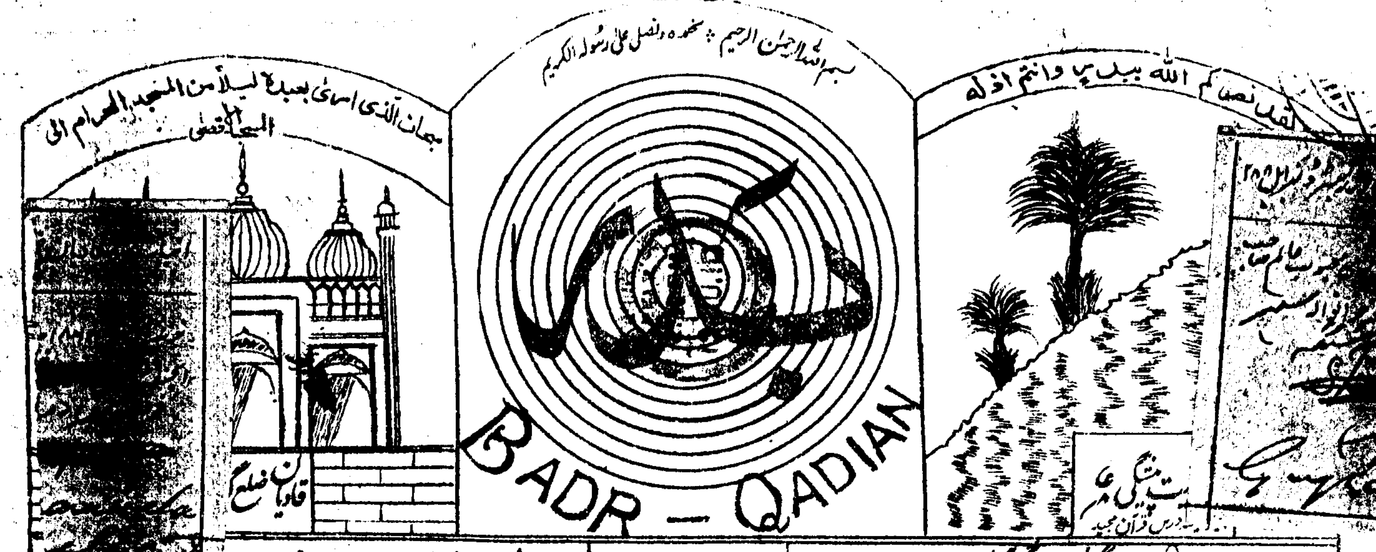

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی	Reg. No. CCLXXXVIII	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ضمیمہ درس قرآن مجید — جلد ۹ — نمبر ۳۴ — ہنگی چار روپے

مورخہ ۸ - جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ ؍ جون ۱۹۱۰ء مطابق ۴ ہاڑ سمت ۶۷ بکرمی

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا	اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

اسلام کی ترقی

کے لئے

”ایک بشارت“

ستیہ دیو جی۔ آریوں کے موسومہ غلام حیدر نے اپنے ارتداد کے بارے میں ایک رسالہ نعرۂ حیدری لکھا ہے۔ ہم نے بھی اس امید پر دیکھا کہ اسمیں وہ باتیں درج ہونگی جن کیوجہ سے اس نے اسلام چھوڑا۔ اور پھر اس کے ساتھ ضرور ہی وہ خوبیاں لکھی ہونگی۔ جو ویدک دھرم میں ان کے داخل ہونے کا موجب ہوئیں۔

لیکن افسوس کہ ان دونوں میں سے ایک بات بھی نہیں جس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ غلام حیدر کا ستیہ دیو بننا بعض اور وجوہات پر مبنی ہوگا۔ والعلم الصحیح عند اللہ۔

اس نے لکھنے کو تو یہ لکھدیا کہ میں تلاش حق اور چند سوالات کے حل کرنے کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں پھرتا ہوا۔ بغداد پہونچا۔ اور مکہ مدینہ بھی بہت مدت گزاری۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ آخر وہ کونسے مشکل و معضل مسائل تھے۔ جو قرآن مجید کے کسی خادم سے حل نہ ہوسکے۔ اور یہ بتایا کہ ویدوں سے ان کا کیا حل کیا تاکہ اسے پڑھکر دوسرے طالبان حق بھی کچھ فائدہ اٹھاتے۔

میرے خیال میں اگر ستیہ دیو اپنی کتاب نعرہ میں یہ لکھدیتا۔ تو وہ ایک بہت بڑی خدمت دین حق کی کرتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس ڈہول میں سوائے پول کے اور اس عمل میں بجز خوار کے اور کچھ بھی نہیں۔

ایک شخص اسلام سے منہ پھیرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ توحید۔ اطاعت الٰہیہ و انبیاء و حکام۔ نیک تحریک۔ اکل حلال۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ دیانت و امانت ترک خمر۔ ایصال خیر۔ حفظ نفس۔ حسن اخلاق۔ تربیت اولاد۔ ظاہری باطنی طہارت و پاکیزگی سے منہ پھیرتا ہے کیونکہ یہی تعلیم ہے اسلام کی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ الھکم الٰہ واحد (۲) ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیداً۔ (۳) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (۴) کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم (۵) فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ (۶) ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی (۷) ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب (۸) لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیراً منھم۔ (۹) کلوا واشربوا ولا تسرفوا (۱۰) حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ (۱۱) انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ (۱۲) فانکحوا ما طاب لکم من النساء (ب) محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان (۱۳) ولا تقتلوا انفسکم (۱۴) واتوا البیوت من ابوابھا (۱۵) ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (۱۶) ولا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا۔ (۱۷) ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (۱۸) ان اللہ لا یحب الخائنین (۱۹) ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین (۲۰) وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

اس سیدھی۔ صاف اور دنیا و آخرت کے لئے مفید و بابرکت تعلیم سے اعراض کرنے والا۔ یہاں تک عالم۔ فاضل اور فہیم و ذکی ہوسکتا ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے اور اس کا مبلغ علم اور عربی زباندانی لفظ قرآن کی تشریح سے ظاہر ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ مسلمان لوگ عام طور پر اس کے مصدری معنے پڑھنا لیتے ہیں لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ مصدر نہیں اور لفظ فرقان کے وزن پر ہے۔ جس کے معنے سلطان اسم فاعل کے کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کے صحیح معنے پڑھے ہوئے اب تہ ہوئے۔ اس قسم کی تشریح کرکے اپنی علمی پردہ دری کرلینے کی بجائے اگر مہاشہ ستیہ دیو جی ویدوں کی خوبیاں بیان کرتے اور اسلام کی تعلیم میں جو کمزوریاں ان کو نظر آئیں وہ دکھاتے تو ایک بات بھی تھی۔ لیکن یہ امر ان کے لئے مخصوص ہے جو راستبازی و طلب حق اپنا مشرب رکھتے ہیں۔

آپ بجائے اس کے اکسیر کو استعمال کرکے اپنے امراض کا علاج کرتے۔ اس کے اجزاء دریافت کرنے کے درپے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق صاحب کے شائع ہوا۔)

(کتبہ حاجی محمد معین الحق)

بشارت - حضرت مسیح موعود کے پوتے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ... کے مکان میں ... پیدا ہوا ہے۔

ہو گئے۔ آپ کی منتہائے تحقیق یہ ہے۔ کہ جبرئیل فرشتہ نہ تھا ایک عالم یہودی تھا۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ اس نے کیوں اپنے زن پاؤں پر کلہاڑا چلایا اور کیوں سب سے زیادہ اپنے ہی مذہب کی تردید کی اور اپنے لئے ہی ابدی شقاوت کا اعلان کرایا۔ اور ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کا شان نزول بنایا۔ تمام دنیا میں ہر ایک حقانی مذہب والے کی کچھ نہ کچھ سلطنت ہے۔ مگر یہودیوں کے لئے چپہ بھر زمین نہیں ان کے لئے قرآن مجید میں صریح فتوے ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف مسلمان یہود کے اصلی مرکز بیت المقدس پر قابض ہیں۔ یہود اصلی منکر اور مسلمان اصلی پیروان مسیح ہیں۔ دوسری طرف آریہ ورتی عارضی منکروں پر عارضی اتباع نصاریٰ حکمران ہیں اور یوں ہی ہمیشہ رہے گا۔" یہ اچھا معلم تھا کہ اپنی قوم کے لئے لا ینصرون اور الا بحبل من اللہ و حبل من الناس۔ کا فتوے دے گیا۔ پھر وہ لوگ بھی عجیب المخلوق ہی ہوں گے۔ جو صریحاً دیکھتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہے وہ تو جبرئیل یہودی ہے۔ اور جانیں نثار کرتے ہیں۔ وطن چھوڑتے ہیں۔ مال پانی کیطرح بہاتے ہیں۔ اس کے ایک شاگرد کے قدموں پر جو خود کچھ بھی نہیں جانتا۔ کیا عقل سلیم فطرت صحیحہ۔ تجربہ۔ مشاہدہ ایسی بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔

باقی جبرئیل کے متعلق جو روایات تم نے لکھی ہیں۔ پہلے یہ تو ثابت کیجئے۔ کہ وہ اسلام کی مستند و معتبر و مسلمہ کتب میں ہیں۔ پھر ان کے متعلق علماء اسلام نے جو تشریح کی ہو اس پر اپنے شکوک بیان کرو۔ ادھر ادھر کے قصوں کو بعض روایتیں جمع کرکے اسے اسلام میں داخل بتانا۔ یہ کونسی روش صلحا رہے۔ ایک "متعہ" بھی پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ ہرگز ہرگز اسلام میں نہیں۔ اگر کسی آریہ بھائی کی ذاتی کرتوتوں کا ذمہ وار وید نہیں ہو سکتا۔ تو کسی کلمہ گو کی ذاتی کمزوریوں کا الزام قرآن پر ناواجب و غیر مناسب ہے۔ متعہ کی اسلام میں کوئی اجازت نہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے۔ والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم آگے فرماتا ہے۔ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون۔ اگر متعہ والی زوجہ ہوتی تو اس کے لئے بھی ورثہ۔ طلاق۔ عدت نفقہ ثابت ہوتے۔ خدا تعالیٰ نے ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمن ما ملکت ۔ ۔ ۔ ۔ ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم - فرما کر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ متعہ بالنساء جائز نہیں۔ ورنہ بیان فرما دیا کہ اگر نکاح کی استطاعت نہیں تو متع ہی کر لو۔ اور احادیث میں بھی ان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ (صحیح مسلم صفحہ ۴۵۱) فرمایا ہے۔ پس یہ ایک بہتان و افترا ہے۔

انجہر ہیں ہم یہ بتائے دیتے ہیں کہ ایک غلام حیدر کیا ہزار غلام حیدر کے جانے سے بھی اسلام کو کچھ نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ کیونکہ اس خدائے قدیر کا۔ (جس کا نام السلام ہے۔ جسکی دی ہوئی کتاب بھی ہر قسم کی تحریف عیب و نقص سے پاک ہے۔ اور جس مذہب کے مرکز کو بھی خدا نے من دخلہ کان امنا اور ھدی للعلمین قیاما للناس۔ فرمایا اور جو آج تک مفتوح نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ اور اس اعتبار سے دار السلام ہونے کا ایک زندہ نشان ہے۔ حالانکہ دوسری تمام قوموں کے معبد یا تو تباہ ہو چکے یا اسلام کے زیر حکومت ہیں) یہ وعدہ ہے کہ اگر تم میں سے ایک جائے گا۔ تو میں اس کے بدلے میں ایک قوم دونگا۔ اور وہ قوم بھی ایسی ہوگی کہ وہ خدا سے محبت کرے گی اور خدا ۔ ۔ ان سے چنانچہ فرمایا۔ من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ پس ہم تو خوش کم جہاں پاک پڑھ کر خوش ہیں اور مولیٰ کریم کے فضلوں کے منتظر ہیں۔ وہ ہم کو کئی غلام حیدر سے بڑھکر دے گا۔

باقی یہ بات کہ یہ شخص ہمیں یا ہمارے دین کو کچھ نقصان پہونچائے گا ہرگز نہیں۔ چاند پر جو خاک ڈالیگا اسی کے سر پر پڑے گی۔ یاد رکھو۔ کہ بیت الحرام میں اب تک تصویری زبان میں یہ پیشگوئی ہے کہ وہی پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونہ کا پتھر ہے۔ یہ جس کے سر پر پڑے گا وہ بھی چکناچور۔ اور جو اس پر پڑے گا وہ بھی چکناچور۔

سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

فانتظر انی معکم من المنتظرین۔

اور اس آریوں نے دلی مرتد غلام حیدر کی لیاقت علمی اور واقفیت اسلام کا تو اتنے ہی سے پتہ بآسانی لگ سکتا ہے۔ کہ اپنے چند ورق کے اشتہار میں جو حدیث اس نے بیان کی ہے اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کی زندگی میں امام حسن و امام حسین کا موجود ہونا بیان کیا ہے حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مدینہ میں جاکر ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غلام حیدر صاحب کو اسلام کی کس قدر واقفیت ہے۔ اور بات کو سمجھنے کی کہاں تک لیاقت ان میں پائی جاتی ہے۔ قدرت خداوندی عجیب ہے۔ کہ جو شخص ایک روایت کے صدق و کذب کیمتعلق اتنی عقل نہیں رکھتا۔ کہ جس زمانہ میں امام حسن و امام حسین کا ذکر کر رہا ہے اس زمانہ میں حضرت علی کی ابھی شادی بھی نہ ہوئی تھی۔ وہ شخص محقق مذاہب ہونے کا مدعی بنتا ہے۔ غالباً ایسی روایت کو پیش کرنے کیوقت ستیہ ... بہادر نے اس بدھی سے کام لیا ہے جس کے رو سے نیوگ ایک پاکیزہ گر قومی ترقی کا بتلایا جاتا ہے۔

حمید احمد
سلمہ اللہ الاحد

اللہ تعالیٰ کا قادیان جیسے گاؤں میں بیٹھے شخص چالیس سال قبل ازیں کوئی جانتا بھی نہ تھا اپنے مکالمہ سے مشرف کرنے کے لئے ایک ماسنبانہ کوہن لینا خود اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شخص اور اس کا خاندان خدا تعالیٰ کے خاص انعامات کا مورد ہوگا۔

اس نے اس کی زبان پر جبکہ وہ اکیلا تھا کئی سال پیشتر فرمایا ایحیک ولا اجیحک اور فرمایا تری نسلا بعیدا اور فرمایا۔ اخرج منک قوما اور فرمایا ینقطع عن اباءک و یبدء منک - چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس ذات بابرکات نے اپنے مسیح موعود کو اپنی رحمتوں سے نوازا۔ نیک۔ صالح۔ دین کی تڑپ رکھنے والے اور ہونہار لڑکے دئے۔ اور پھر ان کو بھی اولاد بخشی۔ چنانچہ وہ جن کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے یہ وہی صاحبزادہ صاحب ہیں جن کے لئے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۶ میں خدا نے فرمایا یاتی قمر الانبیاء و امرک یتاتی سیولد لک الولد و یدنیٰ منک الفضل ان نوری قریب - اور یہ بھی کہ وہ ایک یوم میں ایسا بڑے گا جیسا کہ ہفتوں میں اور ہفتوں میں ایسا جیسا کہ مہینوں میں۔ چنانچہ آپ اس سولہ سترہ سالہ عمر میں واقعی علمی اپنی ہیئت کے لحاظ سے ایسے بڑے ہیں کہ ابد و شاید (زادہ اللہ بسطۃ فی الجسم والعلم) اب خدا نے آپکو فرزند عطا فرمایا۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ الٰہی تیرے برگزیدہ نبی کا خاندان بڑے۔ پھولے۔ پھلے اور تمام جہان کے لئے اور تمام جہان پر محبت ہو۔ ہم حضرۃ ام المؤمنین کی خدمت میں نہایت مسرت و ابتہاج کے ساتھ مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی نیم شبی دعائیں اس مبارک خاندان کے ساتھ ہوں۔

الملتمس - بدر۔ قادیان۔ (اکبر وارسعید)

اطلاع

مطبع کا آدمی بیمار ہونے پر اخبار دیر سے نکلتا ہے اسلئے ... کا شائع ہونا ... ہے

مفلس اور قلاش گھرانے کا بچہ پیدا ہوتا ہے اگر اس مین خودداری پیدا ہوجاوے۔ تو وہ بڑا عظیم الشان انسان بن جاتا ہے۔ اس قسم کی کئی مثالین تمہارے سامنے ہین۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ کس کس قسم کے مسکین اور غریب اور معمولی درجہ کے انسان کتنے بڑے دولتمند اور عالم اور فاضل اور با اخلاق اور اعلےٰ درجہ کے انسان ہو گئے (نواب سعد اللہ خان وزیراعظم اورنگ زیب بھی قصبہ چنیوٹ کے ایک بالکل معمولی حیثیت کا بیٹا تھا بچپن کی عمر مین کھیلنے والے لڑکون نے کسی بات پر ناراض ہوکر اس کو خوب مارا۔ یہ روتا روتا باپ کے پاس فریاد لایا اس نے بھی بجائے دادرسی کرنے یا پیار دلانے کے اس کو مارنا شروع کیا۔ سعد اللہ سعید الفطرت اور باغیرت تھا۔ اس قدر ذلت برداشت نہ کرسکا۔ غصہ کے جوش مین گھر سے نکل پڑا۔ اور لاہور سے ہوتا ہوا تحصیل علم کرکے دہلی پہونچا۔ اور ترقی کرتے کرتے وزیراعظم ہوگیا (راقم الحروف) یہ تو پرورش اولاد کے متعلق ہدایت ہے۔ اگر آپ معمولی ترجمہ پڑھین گے۔ اور غور کرین گے۔ تو کئی اصول قرآن شریف مین بھرے پڑے ہین۔ اگر تم ان اصولون کے مطابق عمل کرو۔ تو دیکھو۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ مین مسلمان اعلےٰ درجہ کے مقتدر انسان ہوجاوین گے۔ طریق معاشرت کے متعلق دوسرا اصول وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً و یجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً کا ہے۔ دیکھو عورتون کے ساتھ بڑا نیک سلوک کیا کرو۔ انکی تمام ضروریات کو پورا کرو ممکن ہے کہ انمین کوئی نقص یا بدمزاجی یا بدصورتی وغیرہ ہو۔ کہ جسکی وجہ سے تم کو کراہت ہوجاوے۔ اور اللہ تعالیٰ اس مین تمہارے واسطے کوئی بہتری کردیوے۔ اگر تم بموجب اس حکم قرآنی کے اوس نقص کو مکروہ نہ سمجھوگے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اس کو خیر کثیر کردیگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہ۔ یعنے تم مین سے بڑے سے بڑا وہ ہے۔ جو اپنی عورت کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ بے شک عورت ناقص العقل ہے اور اس کے ترے مردون کی برابری نہین کرسکتے۔ چنانچہ حدیث شریف مین آتا ہے کہ دوزخ مین زیادہ تر حصہ عورتون کا ہے اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ عورت مین عموماً ایک عادت ناشکری کی ہے۔ کہ خواہ اس پر کس قدر ہی احسان کرتے رہو جب کبھی مرد پر ناراض ہوگی۔ تو کہدیگی۔ کہ تم نے تو کبھی میرے ساتھ نیک سلوک کیا ہی نہین ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے باوجود ان کے ان تمام جبلی نقائص کے مردون کو حکم فرمایا ہے وعاشروھن بالمعروف۔ اب مین سوال کرتا ہون۔ کہ ہم نے عورتون کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ بچہ پیدا کرنے کی مشین یا روٹی پکانے کے واسطے خانساماں یا دایہ کا کام کرنے کے واسطے نرس۔ یا گھر کا کام کاج اور مہمانون کی خاطر مدارات کرنے کے واسطے ایک لونڈی۔ سوا ان باتون کے اور کوئی غرض ہی نہین رہی گئی۔ کل دنیا کا یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے گھرون کو دوزخ بنا رہے ہین۔ علاوہ ازین ماں باپ۔ میان بیوی۔ بہن بھائی۔ چھوٹے بڑے سب کے سب ایک ہی گھر نہین بلکہ ایک ہی مکان مین رہتے ہین۔ اب تمہارے والدین سے ان کا نباہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ تمہارے گھر الگ الگ ہونے چاہئین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لیس علی الاعمیٰ حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج ولا علیٰ انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اٰبائکم او بیوت امھٰتکم او بیوت اخوانکم او بیوت اخواتکم او بیوت اعمامکم او بیوت عمّٰتکم او بیوت اخوالکم او بیوت خٰلٰتکم او ما ملکتم مفاتحہ او صدیقکم۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ منشاء الٰہی الگ الگ گھر ہونے کا ہے کیونکہ اگر خدا کے علم مین الگ الگ گھر نہ ہوتے تو اس طرح آیت مین تصریح گھرون کی نہ ہوتی۔ جس وقت تمہاری شادیان ہوجاوین۔ تو تمہاری ماں باپ اور بہنون۔ پھوپھیون وغیرہ کے گھر الگ ہونے چاہئین۔ اور اگر گھر نہین تو کم از کم مکان ہی الگ الگ ہونے ضروری ہین۔ بدقسمتی سے ہندوستان مین آگئے۔ جہان کہ سب گھر والون کے ایک ہی جگہ رہنے کی رسم تھی۔ ہم بھی ان کی دیکھا دیکھی اکٹھے گھرون مین رہنے لگ گئے۔ اسی وجہ سے ہمارے گھرون مین ساس اور بہو اور نند وغیرہ کے باہمی لڑائی جھگڑے ہوگئے۔ اگر عاشروھن بالمعروف پر عمل کرلیوین اور گھرون کو بھی الگ الگ کرلین۔ تو آج ہمارے گھر بہشت بن سکتے ہین۔ انگریز جب شادی کرلیتے ہین۔ تو الگ الگ رہنا اختیار کرلیتے ہین۔ مگر چونکہ ان کے اصول پر چلنے سے والدین کے حقوق کا پاس نہین رہتا تھا۔ اسو کو فرمایا۔ وبالوالدین احساناً یعنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا چاہیئے۔ پھر ماں کے متعلق حدیث مین آتا ہے ان کے قدمون کے نیچے بہشت ہے۔ اور قرآن شریف مین آتا ہے حملتہ امہ وھناً علیٰ وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک۔ یعنے ان کو اسکی ماں نے تکلیف پر تکلیف برداشت کرنے اٹھائے پھری۔ اور پھر دو برس تک دودھ پلایا۔ اس واسطے ہم نے انسان کو کہدیا۔ کہ جس طرح وہ ہمارا شکر کرے اپنے والدین کا بھی کرے۔ پھر آتا ہے۔ اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولاً کریماً۔ یعنے جب وہ دونون یا ایک ان مین سے بڑھے ہوجاوین تو ان کو اف تک بھی نہ کہو۔ اور ہرگز نہ جھڑکو۔ اور اگر کوئی بات کرنی ہو نہایت ادب اور عزت سے بولو واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیراً۔ اور نیاز اور خاکساری سے ان کے آگے جھکا رہو۔ اور ان کے واسطے دعا کرکے اے رب جس طرح انہون نے میری بچپن سے تربیت کی۔ تو بھی اے رب ان پر رحم کر۔ ایک طرف یہ کہا۔ اب ایک اور رہ گیا۔ وہ خسر کا رشتہ ہے دنیا مین عجیب طرح کا معاملہ ہے کہ بیوی کے ساتھ زیادہ محبت کیجاوے تو ماں باپ چھوٹ جاتے ہین اور اگر ماں باپ کیطرف زیادہ میلان ہوجاوے۔ تو خسر ناراض ہوجاتا ہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام یعنے ان رحمی رشتوں کی بھی عزت کرو۔ اگر ان تمام قوانین کو اپنا مقصد العین بنالین تو ہماری دکھون کی زندگی سکھ سے مبدل ہوجاوے۔ اصلی کتاب کی یہی غرض ہوتی ہے۔ کہ اس پر چلنے سے سکھ حاصل ہو۔ یہ دو تین امور مثال کے طور پر ہم نے عرض کئے ہین۔ کوئی امر ہو ایک ایک نصیحت اس کے متعلق قرآن نے ہم کو سکھائی ہے۔ مین نے عرض کیا ہے کہ خدا کے رہبر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شکایت کرینگے کہ ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً۔ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ اب بھی اس شکایت سے ہم اپنے آپ کو بچا سکتے ہین۔

ہماری قوم جنتی ہے ہمین خبر دی گئی ہے۔ کہ ہم مین سے اہل جنت ہین۔ پھر ہم کیون نہ اہل جنت بنین۔ یہ کونسا فخر ہے۔ کہ ہماری کتاب الٰہی الٰہی ہے۔ جبکہ ہم اس پر عمل نہ کرین۔ اور عمل کرکے اس سے وہ فائدہ نہ اٹھاوین۔

کیا یہ فخر ہوسکتا ہے۔ کہ ہمارے گھر مین ایک ایسا نسخہ ہے کہ دنیا جہان کے امراض کو اس سے فائدہ ہوجاتا ہے۔ جبکہ ہم خود آتشک یا سوزاک سے بیمار لاچار ہین۔

آخر مین دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمین قرآن کریم کی تعلیم کا شوق بخشے۔ اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

وی پی آتے ہیں

بعض خریداروں نے اب تک ۱۹۱۰ء کا چندہ نہیں فرمایا۔ اور اکثر خریدار ایسے ہیں جن کے ذمہ ابھی تک ۱۹۱۰ء کی قیمت ہے۔ سب کے نام ۲۳ جون ۱۹۱۰ء کو وی پی کیا جائیگا۔ امید ہے ہمارے مہربان واپس کر کے نقصان نہ پہونچائیں گے۔

اسلام ہند میں

رسالہ العالم الاسلامی اپنے ایک پرچہ میں "اسلام ہندوستان میں" کی سرخی سے حسب ذیل رقمطراز ہے۔

ہندوستان کے اندر اسلام کی اشاعت ۱۰۰۱ء میں شروع ہوئی اور یہ عجیب بات ہے کہ اس دین کے پیروؤں کی تعداد ہندوستان میں اسوقت بڑھنا شروع ہوئی۔ جبکہ اسلامی حکومت پر زوال آیا اور "برطانیہ کا پرچم سعادت خاک ہند پر لہرایا" اور اس وقت اسلام کا روز افزوں سایہ حیرت انگیز سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے ۱۸۷۲ء میں تمام ہندوستان کے اندر مسلمانوں کی تعداد چھ کروڑ پندرہ لاکھ تھی اور ۱۹۰۱ء میں ان کی تعداد چھ کروڑ ۳۰ لاکھ ہوگئی۔ مسلمانان ہند میں ۹۰ فیصدی اہل سنت ہیں اور تین فیصدی دیگر فرقوں کے مسلمان۔ اور اس اجمال اعداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صوبجات برٹش انڈیا شمالی و جنوبی وغیرہ مثلاً بمبئی مدراس بنگال و پنجاب وغیرہ وغیرہ میں ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ۔ نیم خود مختار ریاستوں جیسے حیدرآباد وغیرہ میں ۸۰ لاکھ۔

برٹش نوآبادیات سیلون وغیرہ میں ۱ لاکھ ۷۰ ہزار۔ صوبجات ہنوز مردم شماری میں نہیں آئے ہیں۔ جیسے آڑیسہ کا علاقہ ان میں ۱ لاکھ ۳۰ ہزار مسلمان ہیں۔

۲۰ ہزار مسلمان ہندوستان کی فرانسیسی نوآبادیات ۔۔ ۵۰۰ پرتگیزی علاقہ میں ہیں اور ۱۰ ہزار ہندی۔ ایرانی۔ عرب اور افریقی مسلمانوں کی نوآبادی بھی انہی میں شامل ہے اور خود سر ریاستوں میں مسلمانوں کی مردم شماری کی تفصیل یہ ہے۔ نیپال میں ۳۰ ہزار بھوٹان میں ۴۰ اور افغانستان میں ۶۰ لاکھ۔

باعتبار مذاہب مسلمانان ہند کی بڑی تقسیم شیعہ اور سنی دو فرقوں میں ہوتی ہے۔ اہلسنت ۶ کروڑ ۶۲ لاکھ ۲ ہزار ۵۰۷ اور شیعہ ۲۵ لاکھ ۷۷ ہزار ۹۲۹ ہیں۔ جن کی کل میزان ۹ کروڑ ۷۵ لاکھ ۹۹ ہزار ۹۳۶ ہوتی ہے اور اگر ہم برٹش انڈیا کے صوبجات میں دو ملین مسلمانوں کی زیادتی اور بھی شمار کریں۔ تو تمام ملک ہند میں مسلمان آبادی کا شمار بجائے ۷ میں یا سات کروڑ ہو جاتا ہے۔ (وطن)

صوفیانہ لطائف

ایک فقیر سر و پا برہنہ بیٹھا تھا بادشاہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دست بستہ عرض کی۔ کہ کوئی خدمت میرے لائق فرماویں۔ آپ نے فرمایا کہ مکھیاں مجھے تنگ کرتی ہیں شاہ نے کہا یہ تو میرے حکم میں نہیں ہیں۔ فقیر نے کہا کہ جب مکھیاں بھی تمہاری اطاعت سے منحرف ہیں پھر تم سے میں کیا مانگوں؟

ایک شخص نے ایک فقیر کے پاس بار بار التجا کی کہ میری آرزو ہے کہ کچھ مدت آپکے پاس رہوں۔ جب ان کے فقیر نے کہا کہ جب میں نہ ہوں گا۔ تو پھر کس کے پاس رہوگے۔ کہا خدا کے پاس۔ فقیر نے کہا۔ بابا میں نہیں ہوں ابھی سے خدا کے پاس رہو۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا گیا کہ آپ ابلیس کو دشمن جانتی ہو یا نہیں۔ کہا دوست کی محبت میں دل میں دشمن کی یاد نہیں آتی۔

ایک فقیر سے پوچھا گیا کہ تنہا کیوں بیٹھے ہو کہا کہ اب البتہ تنہا ہوا۔ کہ جب تم آئے اور خدا کے ذکر سے باز رہا۔ (سماچار)

شمر الطبیعت جن شرائط کے علاوہ حضرت مسیح کی تعلیم اور سوانح بھی درج ہیں ایک پیسہ میں ۱۰۰ - ۸ روپیہ میں ۷۰ فی جلد ایک پیسہ۔

اعلان

لنگی شاہدی و کلاہ و پشمینہ کشمیری لوئی عینک و چیل کرشمس جس بھائی کو ضرورت ہو بانت ارکیشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ فاضل الٰہی سیٹھی احمدی بازار کلاں راولپنڈی

خط و کتابت تار کا پتہ { دفتر اشتہار ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور } کافی ہے

سوداگروں کے لئے اپنے اشتہار تقسیم کرنے کا بے نظیر ذریعہ۔ پیسوں سے لاکھ کمانے کی نو ایجاد ترکیب مفصل قواعد ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔

بغرض شہرت ضرورت سندات یکم ستمبر ۱۹۱۰ء تک نصف قیمت

آب حیات !!! امراض معدہ و امراض کان و امراض چشم وغیرہ کے لئے مفید شیشی اصل قیمت ۲ رعایتی ۱

سرمہ سلیمانی !!! امراض چشم کے لئے اکسیر وزن تولہ ۶ رعایتی ۳

بال اڑانیکا پوڈر بالکل تکلیف کے بال اڑا نیوالا فی ڈبیہ ۸ روپیہ ۴

نوٹ۔ خریداری سے پہلے اگر آپکو ملنیاں کی ضرورت ہو تو ۱ کا ٹکٹ بھیجکر دواؤں کے مفادکی مفصل فہرست طلب فرماویں۔ والسلام

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے کہ ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ۸ آنے

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے ذرا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی لیکر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور جیسا ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے (۵؍)

عرق پودینہ۔ ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق لائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی شل تپ کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق برمن کی اصلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ رباح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی متلی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ ؍ محصولڈاک ۵ ؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری ؁

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

شردھے پرکاش دیو جی پرچارک براہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کمی طور کے افترا کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو برا کہنا تو ایک کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتوں میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لیں۔ قیمت بھی کم ہے کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے اور قیمت غیر مجلد ۵ ؍ اور مجلد ۸ ؍ ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر براہمو پرچارک نزد پنجاب براہمو سماج لاہور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں سرمہ زعفرانی خصوصاً پانی جب نکلنے کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ ہے سرمہ نگاری خصوصاً جالا دھند میں مفید ہے ایک دفعہ ضرور آزمائیں قیمت فی تولہ ۱ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر احمد اللہ خان اپنشنر ہلاد قادیان (گورداسپور)

حضرت خلیفة المہدی والمسیح مولانا حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ سترہوان

بقیہ رکوع ۱۱

سورۂ الحج رکوع نمبر ۲

مورخہ ۲۷ر اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۲) وضعداری ہمارے ملک مین بہت ہی رائج ہے اس کے توڑنے کے لئے حج ہے جسمین ایسی وضعداریان خاک مین مل جاتی ہین۔

۲۸ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

بقیہ رکوع نمبر ۱۱

پھر بڑا نفع تو یہ ہے۔ کہ لاکھون آدمی جب مل کر دُعا کرتے ہین۔ تو ضرور مقبول ہوتی ہے اور اس وقت خصوصیت سے ایک جوش اُٹھتا ہے۔ (۲) کوئی مدبر کوئی حکیم کوئی فلسفی کوئی موجد کوئی عالم دنیا کے کسی حصے مین پیدا ہو۔ وہان ضرور خبر ہو جاتی ہے کیونکہ تمام ممالک کی مخلوق کا کوئی نہ کوئی نمونہ وہین موجود ہوتا ہے۔

مین نے مکہ مین ایک بزرگ دیکھے کہ وہ جلد جلد عربی مین بات کرتے مگر انکی کوئی کتاب علم حدیث سے باہر کی نہ ہوتی۔ ایک سوال کے جواب مین فرمایا کہ یہ مطلب نہین کہ مکہ مین منافع ہی منافع ہین۔ نقصان بھی ہو جاتے ہین۔ مگر زیادہ منافع ہین۔

ومن یعظم حرمات اللّٰہ۔ جس کو خدا نے بڑا بنایا ہے اسکی تعظیم کرو اس سے یہ مسئلہ بھی نکل آتا ہے کہ حاکم وقت کی اطاعت چاہیئے۔

شعائر اللّٰہ۔ جس سے اللہ کا شعور پیدا ہو قرآن کریم کی بہت تعظیم ہے کہ شعائر اللہ مین سے اعظم ہے

مورخہ ۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۲ - سورہ الحج رکوع ۴)

قربانی ایک اصل الاصول ہے تمام ترقیات کا۔ کوئی مذہب۔ کوئی سلطنت۔ کوئی تمدن قربانیون سے خالی نہین۔

گندون مین جو اجرام پیدا ہو جاتے ہین وہ شیر چیتے بھیڑیئے سے بھی زیادہ خطرناک ہین۔ ان کے زہر کے تریاقون مین سے دھوپ۔ روشنی۔ ہوا ہے۔ بڑے اہتمام سے پاخانون اور ایسے گندے مقامات کی صفائی کروائی جاتی ہے۔ مگر یہی گند کھاد بن کر ایسی خوشنما عمدہ نباتات پیدا کرتا ہے۔ کہ جس کے اکثر حصہ پر انسان کی حیات کا دار و مدار ہے۔

گویا یہ اجرام قربان کئے جاتے ہین انسان کے لئے۔ پھر دیکھا جاوے تو انسان کی زندگی کے لئے کس قدر نباتات قربان کئے جاتے ہین۔ ویل مچھلی کے لئے کس قدر مچھلیان قربان کی جاتی ہین۔ اور نے آدمی بڑے آدمیون کے لئے اپنا آرام اپنی صحت اپنا وقت اور اپنا جسم خرچ کرتے ہین۔ بلکہ اس سے بڑھکر فوجون کا نمونہ ہے۔ کہ سپاہی سے لیکر افسر۔ کمانڈر انچیف تک درجہ بدرجہ بادشاہ کے لئے جان تک قربان کرتے ہین۔

غرض یہ سلسلہ بڑا لمبا ہے اور ہر قوم مین قربانی موجود ہے اسی لئے فرمایا۔ ولکل اُمة جعلنا منسکا مسلمانون کے لئے مابہ الامتیاز فرمایا۔ کہ وہ قربانی کے موقعہ اللہ کو یاد کر لیا کرین اور اس بات پر غور کرین کہ ادنے اعلے کے لئے کس طرح پر قربان کیا جاتا ہے۔ اور کیون کر ایک جانور اپنا آپ اپنے سے اعلے انسان کے آگے چُپ چاپ رکھ دیتا ہے۔ بس اسی طرح ہم کو اپنی جانین آستانہ الوہیت پر قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

والمقیمی الصلوة۔ نماز سے بڑھکر کوئی وظیفہ نہین۔ تسبیح۔ تکبیر۔ تہلیل تمام لوگون کے لئے دُعا اور تبتل الی اللّٰہ۔ اللہ کی جناب سے پناہ۔ درود سب کچھ اس مین موجود ہے۔ بلکہ اس کی ہیئت بھی جامع ہے۔ تمام تعظیمات کی اور ذکر جامع ہے۔ تمام اذکار کا۔ اور اس مین تعظیم لامر اللہ ہے

ومما رزقنٰہم ینفقون۔ یہ اسلام کا دوسرا رُکن ہے۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس جو اللہ نے تمھین دیا۔ اسمین سے کچھ دو مال۔ طاقت۔ علم۔ ہنر۔ رزقنٰہم مین شامل ہے۔

لکن ینالہ التقوىٰ منکم۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جیسے وہ (جانور) تمہارا فرمانبردار ہے۔ ایسے ہی تم میرے مطیع ہو جاؤ۔ براضی بقضا۔

ان اللّٰہ یدٰفع عن الذین اٰمنوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد بندی مقرر کر دی ہے جب اس حد سے کوئی چیز بڑھنے لگتی ہے۔ تو اس کو دفع کرنے والی چیز پیدا کر دیتا ہے۔ کفر بڑھ گیا ہے اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت کو پیدا کردیا کیونکہ وہ کفر کیشون کو پسند نہین کرتا۔ یہ خیال کہ کوئی مہدی ایسا آئے گا۔ جو تمام جہان کو مسلمان بنا لیگا۔ ایک لغو خیال ہے۔ کیا وہ حضرت محمد رسول اللہ سے بڑھکر قوت قدسیہ رکھنے والا ہوگا کیا وہ قرآن شریف سے بڑھکر کتاب لائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو ایک حد کے اندر رکھنا چاہتا ہے۔

یکم مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۲ - سورہ الحج رکوع ۵)

جو دنیا مین نیکی ہے اس کے ساتھ کچھ مشکلات بھی ہین اور سُکھ کے ساتھ دُکھ اور دُکھ کے ساتھ سُکھ ہے۔ آخر الذکر کی مثال درد زہ اور پھر فرزند نرینہ کی پیدائش ہے۔

صحابہ کرام مکہ معظمہ مین سخت تکالیف مین مبتلا تھے۔ (۱) بعض آدمیون کے ایک پاؤن کو ایک اونٹ سے اور دوسرا پاؤن دوسرے اونٹ سے باندھکر مخالف سمتون مین چلا کر چیرا جاتا۔ (۲) بعض عورتون کی شرمگاہون مین برچھی ماری ہے اور گلے سے نکالی ہے۔ (۳) تین برس بنو ہاشم کو غلہ پہونچانے مین روکین ڈال دی گئین۔

(۲) بعض صحابہ کرام نے ہجرت سے قبل بہت تکلیف اٹھائی ہوئے پتھروں پر لٹایا جاتا تھا۔ مگر وہ لوگ بڑے صبر استقلال اور ہمت سے ان تمام تکالیف کو برداشت کرتے۔

محرم میں جناب امام حسینؑ کی تکالیف کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر صحابہ سے جو جو تکالیف اٹھائی ہیں وہ ان سے بعض اوقات بڑھ کر ہیں۔ سو اس صبر کے عوض جہاد کی اجازت دی گئی۔ یہ غلط ہے۔ آپ کو جیتنے کا انتظار تھا۔ لا تکلف الا نفسک کا حکم اور غزوہ حنین میں سب کے بھاگ جانے پر کھڑا رہنا اس کا شاہد ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا۔

بغیر حق۔ سوا کسی وجہ وجیہ کے۔ اگر خدا ہر چیز کی حد بندی نہ کرتا۔

صوامع۔ عابد قوم کے گرجے۔

بیع۔ یہودیوں کے گرجے۔

صلوات۔ عیسائیوں کے گرجے یا ہندوؤں کے ٹھاکر دوار۔

اھلکنٰھا۔ اس کے بہت بہت نظارے اس وقت بھی موجود ہیں۔

قصر مشید۔ شید۔ شِید کے معنے اونچے کے ہیں۔

شادہ مرمرا و جللہ کلسا۔ فللطیر فی ذراہ وکور

سنگ مرمر اور چونہ لگا کر ہمارے ممدوح نے محل کو اونچا کیا۔ جس کا کنگرہ جانوروں کا آشیانہ ہے۔ امرء القیس کہتا ہے۔

وتیماء لم یترک بہا جذع نخلۃ ۔ ولا اُطُماً الا مشیداً بجندل۔

اور تیما جگہ میں نہ چھوڑا اس نے کسی درخت کے تنے کو اور نہ کسی برج یا قلعہ کو۔ مگر وہ جو کہ مضبوط بنایا ساتھ چٹانوں کے۔ گویا دوسرے معنے چونہ گچ کرنا ہے

کالف سنۃ۔ سنۃ الفراق سنۃ وسنۃ الوصال سنۃ۔ وصال کا ایک برس ان کے برابر ہوتا ہے۔ مگر جدائی کی گھڑی سال کے برابر۔ منکرین کو کہا تم پر ایک دن آتا ہے۔ جو تمہارے لئے بوجہ مصائب ہزار برس کا ہو جاوے گا۔

مورخہ ۲۔ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۴ سورۃ الحج ۱۰)

مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمرہ سے روکا تھا۔ اور کہا کہ اگر ہم اس سال اجازت دیں۔ تو ہماری عزت میں فرق آتا ہے۔ اگلے سال آنا اور یہ شرائط مقرر کیں (۱) جس قدر آپ کے ساتھ لوگ ہوں ان کی تلواریں نیام میں ہوں۔ تیر۔ ترکش میں۔ بھالے چمڑوں میں (۲) تین دن سے زیادہ نہ رہیں۔ کوئی مسلمان مکہ میں ہو تو آپ کے ساتھ نہ جا سکیگا۔ اور اگر کوئی آپ کے آنا چاہے تو اُسے روکو گے نہیں۔ پھر میں نے یہ کہا تھا کہ اس سورۃ میں انذار کیا ہے سب قوموں کو۔ جو عرب۔ مصر۔ عراق۔ شام میں تھیں۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو عزت وجاہت لئے پھرتے ہو۔ یہ سب خاک ہو جاوے گی۔

فالذین اٰمنوا وعملوا الصالحٰت۔ جو میرا ساتھ دیں گے وہ معزز ہوں گے اور جو میرے برخلاف کوششیں کرتے ہیں وہ شکست یاب ہونگے۔ رسول اللہ تو ایمان عمل صالح۔ اطاعت رسول اور امر بالمعروف چاہتے ہیں اور کفار نبی کا انکار۔ بدیوں میں

انہماک۔ فسق وفجور۔ کفر وشرک چاہتے ہیں اور ہمارے آیات کو عاجز کرنا۔ ہیں یہ سب مخالف جہنم کے کندے ہیں گے۔

وما ارسلنا من قبلک۔ مخالفان اسلام اس آیت کے غلط معنے لے کر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ حالانکہ قصور خود ان کے فہم کا ہے۔ اس سورۃ کے گذشتہ رکوع پر نظر ثانی کرو۔ تین کیا مضمون ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ کس زور سے اللہ تعالیٰ اپنی توحید وعظمت کو قائم کرتا ہے اور تحدی پیشگوئی کرتا ہے۔ کہ دشمن اس کے تباہ ہوں گے کیا ان چھ رکوعوں کے مضامین کے سامنے اس بے ہودہ روائت کی کچھ ہستی ہے۔ کہ نبی کریم کی زبان پر اثناء وعظ میں یہ کلمہ بھی جاری ہوا۔

تلک الغرانیق العلیٰ ۔ وان شفاعتھن لترتجی۔

جھوٹ بکتے ہیں جو ایسا کہتے ہیں۔ اس طرح تو نبی کریمؐ کے کلام سے امان اٹھ جاوے گا۔

الا اذا تمنّیٰ القی الشیطٰن فی امنیتہ ۔ نبی کی خواہش یہی ہے۔ کہ توحید پھیلے اور کلمۃ اللہ علیا ہو۔ کوئی شریر اٹھتا ہے تو اس کی خواہشوں میں روک ڈالتا اور چاہتا ہے۔ کہ یہ نبی کامیاب نہ ہو۔

فینسخ اللّٰہ مایلقی الشیطٰن۔ اللہ تعالیٰ اس شریر کی تمام شرارتوں کو مٹاتا ہے۔ یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جب کوئی نیک اپنی نیکی پھیلانا چاہتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی شریر اس کی مخالفت کرتا۔ اور آخر منہ کی کھاتا ہے۔ اسی گاؤں میں ایک راستباز آیا۔ اس نے حق پھیلانا چاہا۔ مخالفوں نے روک ڈالی۔ مگر وہ سب روکیں اٹھ گئیں۔ چنانچہ اس کے نیوت میں تم تین سو سے زیادہ احمدی بیٹھے ہو

لیجعل مایلقی الشیطٰن۔ شیطان کی شرارتیں فتنہ ہوتی ہیں۔ مگر انہی کے لئے جن کے دلوں میں مرض ہے۔ گویا اس ذریعہ سے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

سورۃ جن میں فرمایا۔ فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا

جب اللہ اپنے غیب خاص کو رسولوں پر نازل فرماتا ہے۔ تو اس رسول کے آگے پیچھے چوکی پہرہ جا دیتا ہے۔ جب تک وہ ساری بات اللہ کی مخلوق میں پہنچا لے۔ پس یہ ممکن نہیں۔ کہ کوئی شیطان ایسے موقعہ پر دراندازی کر سکے۔

عذاب یوم عقیم۔ مجاہد کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ وہ بدر کا دن تھا۔ جس میں تمام عمائد مکہ ہلاک یا کمزور ہو گئے۔

الملک۔ اس دن ثابت ہو جاوے گا کہ یہ ملک صرف اللہ کے دین کے لئے ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۷ رکوع ۱۵

(سورۃ الحج رکوع نمبر ۷)

سورۃ حج کا منشاء یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے

جانشین خلفاء کے مقابلہ پر کھڑے ہوئے۔ وان کا انجام کیا ہوگا۔ یہ تو ابتدا ہُوا۔ (ب) اس کے بالمقابل تبشیر ہے۔ کہ مومنین مہاجرین وانصار ان کے ممالک کو فاتح ہوں گے۔

ھاجروا فی سبیل اللہ۔ ملک کو چھوڑ گئے۔ عزیز و اقارب کو چھوڑ کر ملک کے رسم وعقائد کو اور اپنے محبوب امور کو چھوڑنے والے لِلّٰہ نہ کہ کسی غرض نفسانی کے لئے۔

المھاجر من ھاجر ما نھی اللہ

ما نہی اللہ بہت سی چیزیں ہیں۔ از آنجملہ یہ کہ جس مقام یا جس صحبت سے غفلت پیدا ہو۔ اس کو فوراً چھوڑ دینا چاہیئے۔

لیدخلنھم۔ جب مردوں کو یہ آسائش وآرام کے اسباب ومقامات دیگا۔ تو زندوں کو تو ضرور ہی دے گا۔ خدا کی راہ مین مال وجان کو قربان کرنا کوئی اتنا مشکل نہین۔ اکثر لوگ دیکھے جاتے ہین۔ کہ معمولی سی بات پر خودکشی کر لیتے ہین۔ رسم ورسوم کی پابندی مین مال کا بہت سا حصہ ضائع کر دیتے ہین۔ کئی گیارھوین دینے والے بڑے استقلال سے قرض لے کر بھی ناغہ نہین کرتے۔ مگر نہ کوٰۃ کہو تو کہتے ہین کہ غریب آدمی ہین۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت واقع مین تلوار کی دھار پر چلنا ہے اور یہی حقیقت ہے پُل صراط کی۔

ومن عاقب۔ ہر شخص خود بدلہ لینے کا مجاز نہین۔ یہ حکام کے سپرد ہے ثم بغی علیہ اس کو ظاہر کرتا ہے۔

فتصبح الارض مخضرۃ۔ جس طرح ظاہری بارش بے فائدہ نہین جاتی۔ اسی طرح وحی اپنا پھل لاوے گی۔

مورخہ ۴۔ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع نمبر ۱۶)

سورۂ الحج رکوع نمبر ۸

سخر لکم ما فی الارض۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ زمین کی تمام چیزین تمہارے مسخر کر دین۔ بلکہ دوسرے مقام پر فرمایا۔ کہ آسمان کی چیزین اور شمس وقمر بھی تمہارے مسخر کر دیا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے بہت کم ان آیات سے نفع اٹھایا ہے۔ او عملیات کے ذریعے تسخیر کے پیچھے پڑے ہوئے ہین جو بالکل لغو اور بے ہودہ بات ہے۔ افسوس کہ جن کی کتاب مین لکھا ہے۔ کہ کل کی فکر آج نہ کرو"

دولتمند خدا کی بادشاہت مین داخل نہین ہو سکتا۔ وہ تو سارے جہان کی دولت سمیٹ رہے ہین اور جن کے لئے سب کچھ مسخر کر دیا گیا ہے۔ وہ بھوکوں مرتے ہین۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے خدا کی کتاب کو چھوڑ دیا اور سست وکاہل الوجود ہو گئے۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ

منسکاً۔ منسک عربی بولی مین جگہ کو کہتے ہین۔ کیسی جگہ جہان جانے کی انسان کو عادت والفت ہو۔ اس واسطے سبزہ ہر دکان کو جو بازار مین ہو وہ کمیون حرفہ پیشہ کی دکانون بلکہ کنجرون کے بازار کو بھی منسک کہتے ہین۔

جناب الٰہی فرماتے ہین۔ مسلمانون کی عبادت گاہین ہین۔ اس طرح کے مقامات ہر قوم نے اللہ کے نام کے لئے بنائے ہوئے ہین۔

(۱) گنگا جی کے کنارے پر ایک مقام ہے۔ ہردوارہ یعنی ہری کا گھر۔ اللہ کا گھر۔ (۲) بیتیل (بیت اللہ) یوروشلم مین ہے۔ (۳) تبت مین لاسہ۔ جو الہ سا کے معنوں مین ہے۔ پس ہمارے مکہ کے بیت اللہ پر اعتراض کرنا غلطی ہے۔ انھین چاہیئے۔ کہ جھگڑا نہ کرین۔

فلا ینازعنك فی الامر۔

فی کتاب۔ اللہ کی حفاظت مین۔

ویعبدون من دون اللہ

جن کی عبادت کی جاتی ہے وہ ضرور دکھیارے ہین۔ تا ثابت ہو کہ وہ اپنے آرام کے مالک بھی نہ تھے۔ امام حسین۔ مسیح۔ رامچندر جی سب کے واقعات زندگی دیکھو۔

یسطون۔ یبطشون۔

مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۷)

(سورہ الحج رکوع نمبر ۹)

یاایھا الناس۔ یہان عام لوگون کو مخاطب کیا ہے۔ اور آگے چل کر خصوصیت سے مومنون کو۔

ذباباً۔ نصیحہ یہ ہے۔ کہ مکھی بنانا تو درکنار۔ یہ جو معبود بنائے گئے ہین۔ وہ تو اس کی آنکھون کی صحیح تعداد بھی نہین جانتے۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کوئی چمگادڑ وغیرہ بھی نہین بنائی۔

وان یسلبھم الذباب شیئاً

بُت ہی مراد نہین بلکہ انسان بھی خصوصیت سے شامل ہین۔ اب خواہ کتنا ہی بڑا بادشاہ ہو اور قوت والا۔ مکھی اپنا حصہ لے ہی جائے گی۔ اس سے چھوڑانا محال۔

ارکعوا۔ خدا کی جناب مین جھکے رہو اور اپنے تئین متکبر ولاپرواہ نہ بناؤ۔

الخیر۔ ہر قسم کی نیکیاں و بھلائیاں جمع کرو۔
لعلکم تفلحون۔ کامیابی کی راہ بتادی۔
وجاھدوا۔ کوشش کرو اللہ کی راہ میں۔ جس قدر حق کوشش کا ہو۔
من حرج۔ حرج کے معنے تنگی کے ہیں۔ شریعت کے جس قدر کام ہیں سنے مطالعہ کئے ہیں۔ سب وسیع ہیں۔ مثلاً نماز۔ وقت وسیع پھر کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتے۔ تو بیٹھ کر یا لیٹ کر اور پھر کچھ بھی مشکل نہیں۔ غرض شریعت کے ہر حکم کی تعمیل اپنے اندر ایک سکھ رکھتی ہے پھر یہ بھی مطلب ہے کہ ہر غلطی کا ازالہ موجود ہے۔ گناہ کیا توبہ کرلو وغیرذٰلک۔
ابراھیم۔ اچھوں کا باپ۔ اسی واسطے ابیکم فرمایا۔ کیونکہ وہ تمام اچھوں کا روحانی باپ ہے۔
سمٰکم المسلمین۔ اس کے متعلق یہ نکتہ قابل یاد رکھنے کے ہے۔ کہ کسی مذہب کا نام اس کی الہامی کتاب نے نہیں رکھا سوائے اسلام کے۔
ھُوَ۔ اس ضمیر میں جھگڑا ہے۔ بعض خدا کی طرف کہتے ہیں۔ بعض ابراہیم کی جانب بدلیل امۃ مسلمۃ لک۔
اعتصموا باللّٰہ۔ اللہ کی فرمانبرداری کے ذریعے اپنے تئیں ہر دکھ سے بچاؤ۔
ونعم النصیر۔ اگلی سورۃ میں نصرت ہی کا ذکر آوے گا۔

سورہ الحج کے نوٹ ختم ہوئے

یہاں پارہ سترہواں ختم ہوا

الحمد للّٰہ رب العالمین

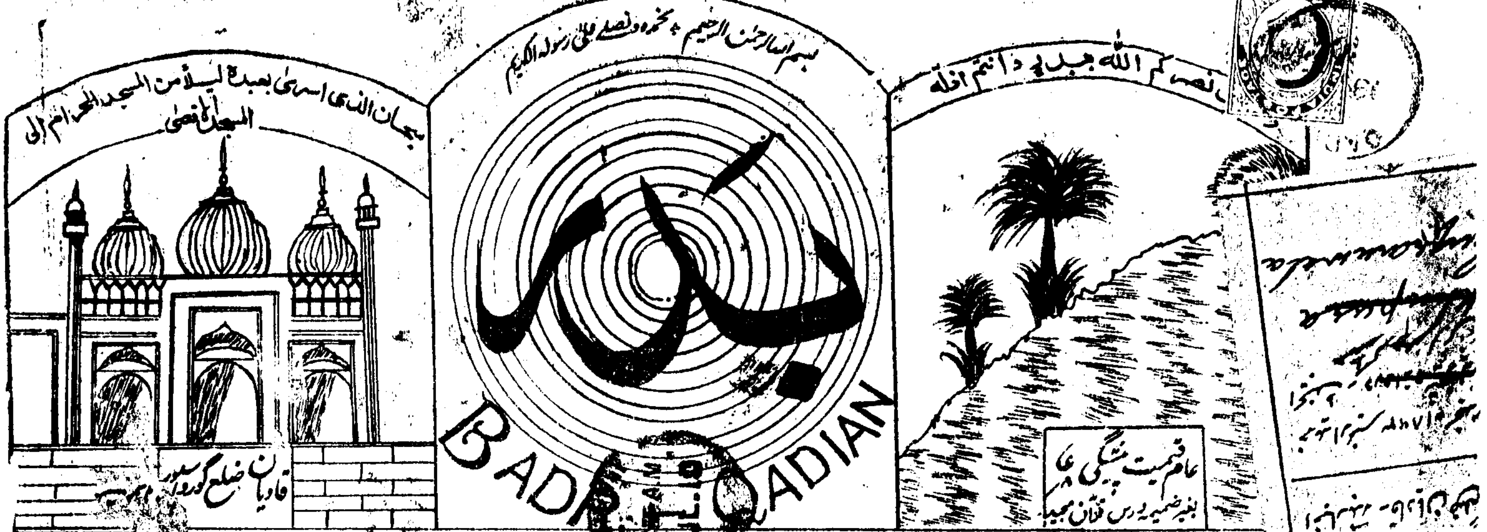

چہ گویم باتو گر آئی بہار قادیان بینی | R No. CCLXXXVIII | دو اینی شفا بینی غرض کہ دارالامان بینی

جلد ۹ — ضمیمہ درس قرآن مجید معہ — پیشگی چار روپے — نمبر ۳۸

مورخہ ۱۶ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۳۱ ہاڑ سمت ۶۷ ب

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ایسے خطوں کا کس طرح جواب دیا جاسکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی کی ڈاک میں کئی ایک خطوط بیماروں کے ایسے آتے ہیں جنمیں اپنی بیماری اور لاچاری کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو پڑھا ہی نہ جاوے۔ اور اگر نام پڑھا جاوے۔ تو شہر۔ مقام۔ ضلع و محلہ کا پتہ ندارد ہے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاوے تو کس طرح روانہ ہو۔ پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں۔ اور پھر دوسرے خط میں شکائت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا تھا اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے۔ ایسا ہی ایک خط اسوقت ہمارے سامنے کسی صاحب ابوالحسن نام کیطرف سے ہے جس کے متعلق ہم حیران ہیں کہ جواب کس کو روانہ کریں۔ کاش کہ نویسندگان خطوط کو اس امر کا یقین ہو جاوے۔ کہ ہر خط میں نام اور پتہ مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر ہے۔

محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

تجارت کوئلہ

ہمارے دوست سید عبد الکریم صاحب جو پہلے میرٹھ میں رہتے تھے آج کل ایک کوئلہ کی کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔ جن احباب کو اپنے کارخانوں میں کوئلہ جلانے کی ضرورت ہو ان سے ساتھ وہ خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کا پتہ یہ ہے

C/o S. M. Taki Coal Co.
Dhanbaid, E. I. R.

مبارک

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شب درمیانی ۶ و ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کو قریباً ۲ بجے رات کے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بناوے۔

تلاش گم شدہ

ایک بھائی کا ایک نوٹ مبلغ ؏ کا گم ہو گیا ہے۔ نمبر ۲۵۲۳۸ EB/26 ہے اگر کسی صاحب کی نظر میں آوے تو مطلع فرماوے۔

ایک اور مہاجر

میاں نور الدین صاحب احمدی کمیشن ایجنٹ امرتسر ہجرت کرکے قادیان آگئے ہیں اور اپنے بھائی شیر محمد صاحب کے ساتھ دوکان کرتے ہیں۔ ان کے دوستوں کو اطلاع ہو۔

دو حاجی

حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے کہ ہم دو احمدیوں کو اپنی طرف سے حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں جو زاد راہ سے معذور اور حج کی تڑپ رکھنے والے ہوں۔ وہ بتوسط الاعمال شفقی میں وہ درخواست کریں ایک انمیں سے ایسا ہو۔ جو پہلے حج کر چکا ہو

جنازہ غائب

الہیہ منشی محمد عثمان صاحب ہیڈ ماسٹر ... نے انتقال کیا۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

دعا۔ شیخ محمد یوسف صاحب انبالہ کا بھائی شیخ پیر محمد ۹ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا کے مستحق ہے۔

اطلاع

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور مدرسہ احمدیہ کے بعض طلباء کو چندہ فراہم کرنے کی اجازت دیجی ہے لہذا اس غرض کے لئے انکو ساتھ رسید بکیں بھی دیگئی ہیں تاکہ جس سے چندہ لیں اُسے رسید بھی دیں ایسے طلباء کے پاس وصولی چندہ کے لئے ایک سند بطور اجازت نامہ ہوگی۔ جس پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مُہر اور سکرٹری صدر انجمن احمدیہ و ہیڈ ماسٹر صاحب یا سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ کے دستخط ہونگے۔

خاکسار محمد علی سکرٹری ۹/۷

آمین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۸ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں لکھتے ہیں "میں نہ کسی مسجد کا امام ہوں نہ میں جنازہ خوان۔ بلکہ میری دعا ہے کہ قیامت تک میری اولاد میں بھی کوئی اس پیشہ کا نہ ہو"۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے خلفاء راشدین مسجد کی امامت خود بنفس نفیس فرماتے رہے اور جنازے پڑھاتے رہے آج چودھویں صدی کا ایک مولوی اُسے موجب ہتک قرار

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع کیا)

اکبر محمد حسین

ولایاتونک بمثل الاجئنٰک بالحق واحسن تفسیرا

چودہ سو برس سے یہ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کوئی عمدہ سے عمدہ صداقت تم پیش کرو۔ ہم اس سے بڑھ کر مدلل حق و حکمت سے بھری ہوئی صداقت قرآن میں دکھائینگے۔

اس پاک کتاب کے خدام کے ذریعے کئی رنگوں میں اس اعجاز کا ثبوت ملتا رہا۔ اور آئندہ جوں جوں زمانہ ترقی کرے گا۔ قرآن شریف کے بے مثل کلام ہونے کا ثبوت ملتا رہیگا مگر کس قدر افسوس و رنج کا مقام ہے۔ کہ خود مسلمانوں میں سے بعض افراد اس کتاب سے ایسے ناواقف ہو گئے ہیں۔ کہ جب وہ کوئی عجیب بات کسی دوسرے مذہب کی کتاب یا اس مذہب کے بانی کے ملفوظات میں دیکھتے ہیں۔ تو وہ دیکھتے ہی بیخود ہو کر ایسے کلمات منہ سے نکالتے ہیں۔ جو ایک مومن کی شان سے ہرگز شایاں نہیں ہو سکتے اور اس سے کلام الٰہی کی ہتک لازم آتی ہے۔ تازہ مثال سنئے۔ کہ "ادیب" ایک رسالہ ہے۔ جسکی تعریف بعض اسلامی اخباروں نے بھی لکھی ہے۔ مگر میں ابتدا ہی سے اسے ایک ہندو رسالہ سمجھتا ہوں (یہاں تک تو کچھ حرج نہ تھا) مگر وہ حسب معمول اسلام پر زہر اگلتا باوجود اس بات کے کہ وہ ایک ادبی رسالہ ہے اور مذہبی امور کی تنقید و تائید اس کے مقاصد میں داخل نہیں اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ چنانچہ مئی سنہ ۱۰ء کے نمبر میں دو تین جگہ اسلام پر حملہ کیا ہے۔ صفحہ ۲۴۴ میں لکھتا ہے "اسلام میں ایسے امور اور احکام پائے جاتے ہیں۔ کہ جنکی بنا اگر تعصب و مذہبی منافرت کو اسلام کا ایک جزو قرار دیا جاوے تو بے جا نہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر جس مضمون نے میرے دل کو صدمہ پہنچایا ہے۔ وہ "منگل سُتّ" ہے۔ اور زیادہ قابل افسوس رنج دہ بات یہ ہے کہ وہ ایک مسلمان قلم سے نکلا ہے۔ اور مسلمان بھی مولوی "محمد عزیز مرزا" بی۔ اے آنریری سکرٹری مسلم لیگ۔ آپ بُدھ کی تعلیم کے چند منتخبات پیش کرکے رقمطراز ہیں۔ اخلاق کے جو اعلےٰ نمونے مذہب بُدھ کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ وہ دنیا کے لٹریچر میں عدیم المثال ہیں"۔ اور تسطیر فرماتے ہیں "اس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی"! پھر لکھتے ہیں۔ معاش سے لیکر معاد تک کا کوئی اہم مسئلہ نہیں چھوڑا۔ کسی مذہب کا شخص بھی اگر ان اصول کو رہبر طریق بنائے۔ تو اپنی فطرت کے کمال پر پہونچکر دنیا میں کامیاب اور آخرت میں سرخرو بن سکتا ہے"۔ حالانکہ جو باتیں بیان کی ہیں ان میں تناسخ کا مسئلہ بھی ہے۔ جو انسانی تخیلات کا ایک کمزور اور قابل ملامت نمونہ ہے۔

میں بڑے دعوے سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تعلیم قرآن مجید کی تعلیم کے مقابلہ میں بالکل ناقص اور انقص بلکہ بعض حالات میں مضر ہے۔ اور پھر مزید برآن یہ کہ بالکل بے دلیل۔ خدا نے ہمارے مہربان مکرم "سید" کو توفیق دی ہے۔ کہ وہ اس کے مقابل میں قرآن مجید کی پُر معارف حقائق تعلیم کو پیش کرکے ایک دنیا پر ثابت کرے۔

ولایاتونک بمثل الاجئنٰک بالحق واحسن تفسیرا

قرآن کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
واعرض عن الجاھلین	احمقوں کی صحبت سے احتراز کر

(۱) بدھ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تو احمق کی صحبت سے پرہیز کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون یعنے تو احمق اور غافل دونوں کی صحبت سے پرہیز کر جس صورت میں کہ تجھے ان کی صحبت سے کوئی مفید نتیجہ نہ حاصل ہو (۲) پھر بدھ صرف صحبت سے منع کرتا ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واعرض عن الجاھلین یعنے تو جاہل کی بات کی طرف توجہ بھی نہ کر (۳) پھر اگر خود بخود کوئی جاہل ہمارے ساتھ ہمکلام ہو تو ہم کیا کریں۔ اس کے جواب میں بدھ ساکت ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے وا ذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔ یعنی جب تیرے ساتھ خود بخود جاہل مخاطب ہو تو تو سلامتی سے کنارہ کش ہو جا۔ اس طرح پر کہ تجھے اس سے اور اس کو تجھ سے کوئی ضرر نہ پہونچے۔ (۴) پھر بدھ جہالت کے علاج سے بھی ساکت ہے کہ کیونکر جہالت دور کی جاوے۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ قال اعوذ باللّٰہ ان اکون من الجاھلین یعنے جہالت سے بچنے کے لئے اسی بکل شئ علیم کے آستانہ پر جھک تا تو بھی جہالت سے چھٹکارا پاوے۔ (۵) پھر بدھ نے احمق کی تقسیم نہیں کی۔ لیکن قرآن شریف نے احمق کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ اول دنیاوی معاملات میں احمق جیسا کہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھا۔ یا جیسے فرماتا ہے۔ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم دوم۔ دینی احمق جیسا کہ فرماتا ہے۔ ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ۔ یعنے جو لوگ صراط مستقیم یا طریقہ ابراہیم اختیار سے بھٹکے ہوئے ہیں وہ بھی احمق ہیں (۶) پھر بدھ نے احمق سے ملنے جلنے سے منع تو کر دیا لیکن اور کوئی ایسی بات نہیں بیان کی جس سے پایا جاوے۔ کہ احمق کے ساتھ نیکی یا سلوک بھی کیا جاوے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللّٰہ لکم قیاما وارزقوھم فیھا واکسوھم وقولوا لھم قولا سدیدا۔ یعنے اپنے اموال جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے قیام کی صورت بنایا ہے۔ احمقوں کے ہاتھ میں نہ دو کیونکہ وہ ضائع کر دینگے لیکن ہاں اپنے مالوں سے ان کو کھلاؤ پلاؤ ان کو لباس پہناؤ اور انکو اچھی اور نیک تعلیم دلواؤ۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھا او ضعیفا او لا یستطیع ان یمل ھو فلیملل ولیہ بالعدل۔ یعنے اگر قرض وغیرہ مالی معاملات میں ایک طرف ایک سفیہ آدمی ہو اور وہ ان معاملات کو انجام دینا نہ جانتا ہو۔ تو چاہیئے کہ تم میں سے کوئی شخص عدل و انصاف کے ساتھ اسکی طرف سے وکیل ہو کر ان معاملات کو طے کرے۔ غرض بیوقوف واحمق کے معاملہ میں بدھ کی تعلیم ناقص ہے۔ لیکن قرآن شریف کی تعلیم ہر طرح کامل واکمل ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین	علماء کی عزت کر۔

بُدھ کہتا ہے کہ علماء قابل عزت ہیں ان کی عزت کر۔ لیکن بدھ کی یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ بدھ نے علماء کی تفصیل نہیں کی حالانکہ سب علماء قابل عزت نہیں ہزاروں علم پڑھ کر بھی بے عمل رہتے ہیں۔ اور ہزاروں ناپاک مذہب کے ہوتے ہیں۔ ہاں قرآن شریف تفصیل کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماؤ۔ یعنے عالم وہی ہے۔ جو دل میں خشیۃ اللہ رکھے اور مومن ہو۔ پھر فرماتا ہے واخفض جناحک للمومنین یعنے عالم باعمل کی عزت کر۔ پھر فرمایا وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنے تمام علماء کو عزت حاصل نہیں اور تو ان کی عزت نہ کر۔ صرف انہیں کی عزت کر جو باعمل ہوں۔ پھر فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم یعنے خدا کے حضور مکرم معزز وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ غرض بدھ کہتا ہے کہ علماء کی عزت کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تمام علماء کی عزت نہ کر بلکہ اسی عالم کی عزت کر جو متقی ہو اور عالم باعمل ہو۔ اس لئے کہ جس عالم کا خدا سے تعلق نہیں وہ کسی طرح سے بھی قابل عزت نہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ذالکم اللّٰہ ربکم لا الٰہ الا ھو خالق کل شیء فاعبدوہ	جو چیز قابل پرستش ہو اسکی پرستش کر۔

بدھ کہتا ہے کہ جو چیز قابل پرستش ہو اس کی پرستش کر لیکن یہ تعلیم ناقص اور ناکافی ہے۔ اول یہ کہ بدھ نے پرستش کی قابلیت کا معیار عام لوگوں کے فہم ناقص پر چھوڑا ہے حالانکہ یہی بات شرک کی جڑ ہے۔ کیونکہ ایک ہندو سمجھتا ہے۔ کہ گائے جو دودھ دے کر لوگوں کو نفع پہونچاتی ہے اس قابل ہے کہ اس کی پرستش کیجاوے۔ ایک عیسائی کے اعتقاد مین وہی قابل پرستش ہے۔ جو مجرّد ہو کر صلیب پر لٹکایا جاوے اور ایلی ایلی لما سبقتانی کہہ کر جان دیدے۔ غرض دنیا کی آبادی کا اکثر حصہ جاہلون اور موٹی عقل والے آدمیون سے معمور ہے تو کیون کر وہ بیچارے معلوم کر سکتے ہین۔ کہ کونسی قابلیتین ہین جو معبود حقیقی مین پائی جانی چاہئین۔ لیکن قرآن شریف نے ان باتون کو خوب مفصل بیان کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف بیان کرتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ یعنے وہی ذات پرستش کے قابل ہے۔ جو تمام عیبون سے منزہ اور تمام کاملہ صفات سے موصوف ہو۔ جو مخلوقات کو نیست سے ہست کرے پھر آہستہ آہستہ بتدریج انکی تربیت کرے اور ان کے پالنے کے لئے ان کی کوشش اور التجا کے بغیر اعلےٰ سے اعلےٰ سامان عطا کرے۔ پھر ان کے افعال حسنہ کو ضائع نہ کرے۔ بلکہ انکی کارگذاریون کے مطابق انہین انعام اکرام سے مالامال کرے۔ پھر اگر وہ بشریت سے بُرے راستہ پر چلین۔ تو ان پر سیاست کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ایاک نعبد یعنے جو ذات ان چار صفات سے موصوف ہو ہم اسکی عبادت کرتے ہین۔ پھر ایک جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ ذالکم اللّٰہ ربکم لا الٰہ الا ھو خالق کل شیءٍ فاعبدوہ۔ یعنے تو اس کی عبادت کر جو تیرا اور تیرے باپ دادون اور ہر شئے کا پیدا کنندہ ہے پھر فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ کان حکیماً علیماً۔ یعنے عبادت کے قابل وہ ذات ہے۔ جو کامل حکیم اور کامل علیم ہو۔ پھر فرماتا ہے اللّٰہ یمنّ علیکم ان ھدٰکم للایمان۔ یعنے پرستش کرو۔ جو محسن کامل ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ یعنے معبود حقیقی سب سے زیادہ طاقتور اور قادر ہونا چاہیئے۔ غرض قرآن شریف نے قابلیت پرستش کے چار معیار بیان فرمائے ہین۔ کامل طاقت (۲) کامل احسان (۳) کامل حکمت (۴) کامل علم لیکن بدھ اس سے بے علم ہے۔ پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ بدھ نے یہ نہین بیان کیا کہ قابل پرستش ایک ذات ہے یا متعدد ذاتین لیکن قرآن شریف خوب مفصل بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا الٰہٌ واحدٌ۔ یعنے ایک ذات کے اور کوئی شے قابل پرستش نہین۔ پھر فرمایا انما الٰھکم الٰہٌ واحدٌ۔ یعنے اے انسانو! تمہارا ایک واحد ذات کے سوا اور کوئی قابل پرستش اور کوئی معبود نہین۔ پھر فرمایا۔ انما ھو الٰہٌ واحدٌ۔ پھر اس بات کی دلیل دی ہے کہ ایک ہی معبود ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لوکان فیھما آلھة الا اللّٰہ لفسدتا یعنے اس نظام عالم کے اگر دو آلہ ہوتے تو یہ نظام کب کا بگڑ چکا ہوتا۔

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اُس نے قابل پرستش کا نام نہین لیا۔ لیکن قرآن شریف اوس معبود حقیقی کا نام لیتا ہے (اس کمزوری مین صرف بدھ ہی مبتلا نہین بلکہ اسلام کے سوا کسی اور مذہب مین خدا کا نام نہین اور نہ کسی زبان مین) چنانچہ فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللّٰہ یعنے کوئی ذات عبادت کے قابل نہین سوائے اللہ کے۔ پھر فرمایا اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔ پھر فرمایا۔ انما اللّٰہ الٰہٌ واحد۔ پھر فرمایا لا الٰہ الا اللّٰہ واستغفر لذنبک۔ پھر فرماتا ہے ھو اللّٰہ الواحد القھار۔ پھر فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللّٰہ [illegible]

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اس نے پرستش کی تفصیل نہین کی۔ کہ پرستش کے کیا اصول ہین۔ لیکن قرآن کریم پرستش کے اصول بتاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یریدون وجھہ یعنے عبادت کا ایک تو اصل یہ ہے کہ عبادت سے صرف خدا کی رضامندی مقصود ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ لا یدعون مع اللّٰہ الٰھاً اٰخر۔ یعنے عبادت مین کسی کو بھی شریک نہین بنانا چاہیئے پھر فرماتا ہے۔ یدعوننا رغباً و رھباً۔ یعنے عبادت خوف و رجا سے کرنی چاہیئے۔ پھر فرماتا ہے یخافون ربھم یعنے عابد کو اپنے رب کا کامل خوف چاہیئے۔ پھر فرمایا لا یخشون احداً الا اللّٰہ۔ یعنے خدا کے سوا کسی اور کا خوف دل مین نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ۔ یعنی عابد کو کامل محبت اللہ سے چاہیئے۔ پھر فرمایا یطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً و یتیماً و اسیرا۔ یعنے اچھے کام اور عبادات خداتعالیٰ کی کامل محبت سے ادا کرنے چاہئین۔ پھر فرمایا۔ یؤتون الزکوٰة ویطیعون اللّٰہ۔ یعنے عبادت کے لئے اطاعت کامل کی ضرورت ہے۔ پھر فرمایا۔ ومن یعظم حرمات اللّٰہ پھر فرمایا ومن یعظم شعائر اللّٰہ۔ یعنے عابد کو معبود کی کامل تعظیم چاہیئے۔ غرض قرآن شریف نے عبادت کے چار اصول بتائے ہین۔ (۱) کامل محبت (۲) کامل خشیت (۳) کامل تعظیم (۴) کامل اطاعت۔

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اس نے بالکل بیان نہین کیا کہ سچے معبود کی عبادت کی قبولیت کی کونسی علامتین ہین۔ مگر قرآن شریف نے بے ریا عبادت کی قبولیت کی علامتین ذکر کی ہین۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔ یعنے جو لوگ سچ مچ بے ریا حقیقی معبود کی عبادت کرتے ہین ان کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ دن بدن غفلتون اور جہالتون سے نکلتے آتے ہین اور ان کی حالت روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ پھر فرمایا ان الصلوٰة تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ یعنے عبادت گندی زندگی کو دور کر دیتی ہے اور سچا عابد اخلاقی حالت مین اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہے اور وہ بے حیائی کی باتون اور ناپسندیدہ عادتون مین گرفتار نہین ہوتا۔

پھر بدھ کی تعلیم ایک اور طرح سے ناقص ہے۔ اس طرح پر کہ بدھ عبادت کا حکم تو دیتا ہے۔ لیکن اس کے ثواب اور نتیجہ سے مطلع نہین کرتا۔ لیکن اسلام بڑی تحدی سے اور بڑے زور سے اپنی عبادت کے عابد کو بشارتین دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ یعنے اگر عبادت کروگے۔ تو دنیا مین تم خدا کے عذابون سے بچ جاؤگے اور ایسے عذابون مین تم محفوظ رہ کر عام لوگون سے ممتاز گنے جاؤگے۔

پھر عبادت کا ذکر کرتے کرتے فرماتا ہے۔ اولٰئک ھم المفلحون یعنے جو لوگ خدا کی عبادت کرتے ہین۔ وہ اسی دنیا مین اپنے مخالفون پر مظفر و منصور ہونگے۔ پھر فرماتا ہے۔ حقاً علینا نصر المؤمنین۔ یعنے عابدون کی دنیا ہی مین مدد کی جاویگی غرض خداتعالیٰ عبادت کا نتیجہ یہ بیان کرتا ہے کہ عابد دونون جہانون مین کامیاب ہونگے۔ اور اخروی کامیابی کی دلیل اس جہان کی کامیابی کو ٹھہراتا ہے۔ یعنے اس جہان مین عابد مظفر منصور غالب ..... رہےگا اور اوس کا مخالف ذلیل و متروک لیکن بدھ نے کوئی نتیجہ نہین بیان کیا

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کونوا مع الصادقین	نیک لوگون کی صحبت مین رہنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ نیک لوگون کی صحبت اختیار کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ تو صرف صحبت ہی نہ رکھ بلکہ ان جیسے کام کر۔ اور انکی مدد کر۔ جیسا کہ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین یعنے نیک لوگون کی معیت اختیار کر۔ معیت کے معنے مین کسی کے ساتھ نشست و برخاست رکھنی اور اس کی مدد کرنی جیسا کہ قرآن شریف مین آیا ہے۔ ان اللّٰہ معنا۔ یعنے اللہ تعالےٰ ہمارا مددگار ہے۔ وان اللّٰہ مع المتقین۔ یعنے اللہ تعالیٰ متقیون کا مددگار ہے۔ پھر معیت کے معنے ہین کہ جیسا وہ کام

کرے ویسا تو بھی کرے۔ غرض نیک لوگون سے مطلق صحبت رکھنی ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ مگر قرآن شریف کے مطابق علاوہ صحبت کے ان جیسے کام کرنے اور ان کو کام مین مدد دینی ایک اعلیٰ کام ہے۔ پھر بدھ نے صرف حکم دیا ہے کہ تو نیک سے صحبت رکھ۔ لیکن کوئی تدبیر نہین بتائی۔ کہ جس سے نیک لوگون کی صحبت میسر آوے۔ حالانکہ جس طرح دنیا مین عنقا مفقود ہے۔ اسی طرح اچھی صحبت بھی قریباً قریباً معدوم ہے۔ خصوصاً اس زمانہ مین تو بہت ہی کم میسر آسکتی ہے۔ لیکن قرآن شریف نے بہت عمدہ قواعد بنائے ہین جن سے آدمی نیک صحبت کو حاصل کرسکتا ہے چنانچہ پہلا قاعدہ بیان فرماتا ہے۔ وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین۔ یعنے جب کوئی آدمی نیک صحبت حاصل کرنا چاہے۔ تو اول اُسے دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے میرے قادر مقتدر مولیٰ تیرے ہی ہاتھ مین سب کچھ ہے۔ مجھے محض اپنے فضل سے نیک صحبت میسر کر اور مجھے نیک لوگون مین داخل کر۔

پھر بعد اس کے دوسرا قاعدہ بیان فرماتا ہے۔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات لیدخلنہم فی الصالحین۔ یعنے جب کوئی آدمی پہلے دُعا کرے۔ اور پھر ایمان واعمال صالحہ مین ترقی کرے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم اسے اچھے لوگون کی معیت میسر کردین گے۔ غرض نیک صحبت حاصل کرنے کے لئے دو ترکیبین ہین۔ ایک تو دُعا دوسرے نیک اعمال مین ترقی کرنی۔

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اس نے نیک لوگون کی صحبت تک ہی ترقی محدود کی ہے آگے نہین کی۔ لیکن قرآن شریف ترقی کراتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وھب لی من الصالحین یعنے ایک تو یہ درجہ تھا۔ کہ تجھے حکم تھا۔ کہ تو نیک لوگون سے صحبت رکھ۔ اب خدا تعالیٰ نے تجھے ترقی دی۔ اب تو دُعا کرکہ اے مولیٰ کریم تو نیک لوگون کو توفیق دے۔ کہ میری صحبت مین بیٹھین۔ پھر فرماتا ہے۔ واجعلنا للمتقین اماماً۔ یعنے اے مولا کریم نیک لوگون کو توفیق دے۔ کہ ہمارے تابع بنین۔ اور ہماری پیروی کرین۔ غرض بدھ کا مبلغ علم یہان تک ہی ہے کہ تو نیک لوگون کی صحبت تلاش کرے۔ لیکن قرآن مجید تجھے ترقی دے کر یہان تک بلند کرتا ہے۔ کہ تو نیک لوگون کو تلاش کر۔ کہ وے تیری صحبت مین بیٹھین۔ پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف حکم دیدیا ہے لیکن کوئی دلیل یا نتیجہ نہین بتایا مگر قرآن شریف نتیجہ بیان کرکے اس کو بطور دلیل پیش کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنے اگر تم نے اچھی صحبت اختیار نہ کی۔ اور بُری صحبت کو نہ چھوڑا۔ تو مین چونکہ ذوانتقام ہون۔ اس لئے تم کو عذابون سے محفوظ نہ کرون گا اور تم عذاب مین گرفتار کئے جاؤگے اور اسی دنیا مین ذلیل وخوار ہوکر تباہ ہوجاؤگے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً	پہلے جنم مین جو نیک کام کئے ہون اُن کا دھیان اس جنم مین رکھنا

بُدھ کہتا ہے کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ جو نیک کام اس نے پہلے جنم مین کئے ہین ان کو اس جنم مین دھیان مین رکھے لیکن یہ تعلیم بالکل غلط ہے اس لئے اول تو اس جنم سے پہلا کوئی جنم ہی نہین ہُوا۔ اور نہ کوئی صاحب اس کا ثبوت دے سکتے ہین۔ دوسرے یہ کہ اگر بالفرض پہلے کوئی جنم مانا جاوے تو اس جنم کے واقعات کا علم کیونکر ہوسکتا ہے۔ آدمی تو اپنے بچپن کی بھی باتین نہین جانتا کجا یہ کہ وہ پہلے ذہنی جنم کی نیکیان یاد رکھے۔ پھر تیسرا اعتراض یہ پڑتا ہے۔ کہ اپنی نیکیان یاد کرکے عبرت نہین حاصل ہوتی۔ بلکہ ایک قسم کا فخر اور تکبر پیدا ہوسکتا ہے۔ غرض بدھ کی اس تعلیم پر تین اعتراض ہین۔ اوّل یہ کہ اس جنم سے پہلے کوئی جنم نہین۔ دوسرے یہ کہ اس جنم کی باتین یاد نہین رہ سکتین۔ تیسرے یہ کہ اگر یاد بھی ہون۔ تو کچھ فائدہ نہین۔ ہان قرآن شریف عبرت کے لئے احسن طریق بیان فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سُلٰلۃٍ من طینٍ ثم جعلناہ نطفۃ فی قرارٍ مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃً فخلقنا العلقۃ مضغۃً فخلقنا المضغۃ عظاماً فکسونا العظام لحماً ثم انشأناہ خلقاً اٰخر۔ یعنے آدمی غور کرے کہ مین کیسا تھا اور کیا سے کیا ہوگیا۔ پہلے کیسی حقیر مٹی تھا۔ پھر پانی کی ایک حقیقت بوند تھا۔ پھر خدا کی حکمت سے بڑھ کر ایک جونک کی طرح ہوگیا۔ پھر اس سے بڑھا۔ تو ایک چھوٹی سی بوٹی بن گیا۔ پھر اسی قادر مطلق کی قدرت سے ہڈی بن گیا۔ پھر ہڈی سے چمڑے دار ہڈی ہُوا پھر اسی کے رحم وکرم سے شکم مادر سے پیدا ہُوا۔ پھر اسی محسن حقیقی نے مجھے قوت دی۔ اور ایک چلتا پھرتا ہٹا کٹا انسان بنا دیا۔ اگر اس سلسلہ کو غور سے آدمی دیکھے اور پھر خیال کرے کہ ایک وقت مجھ پر ایسا بھی گزرا ہے مین قابل ذکر شے بھی نہ تھا۔ اور اب میری کیسی شان ہوگئی ہے تو ضرور ہے کہ وہ بے اختیار کہہ اُٹھے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنے کیسا بابرکت ہے وہ اللہ جس نے محض اپنے رحم وکرم سے مجھے کہان سے کہان پہونچا دیا۔ اور پھر فرمایا خلقکم من تراب ثم انتم بشرٌ تنتشرون۔ یعنی اگر انسان دل مین سوچے کہ کہان روح اور کجا پیرون مین کچلی جانیوالی مٹی خدا نے مجھے اس مٹی سے بنایا جو پہلے کیسی ردی حالت مین تھی۔ اب مین اسی کو دباتا پھرتا ہون۔ تو یہ باتین سوچکر یقیناً اپنی روحانیت مین ترقی کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل مین بڑھے گی۔ پھر بدھ کہتا ہے کہ تو اس جنم سے پہلے جنم کو یاد کر۔ مگر قرآن شریف تجھ پر حجت پوری کرنے کے لئے تجھے اسی جنم کی باتین یاد دلاتا ہے کہ دیکھ مین کیسا حکیم کیسا قدیر کیسا علیم اور کیسا محسن ہون۔ ابھی کل کی بات ہے کہ تو کیا تھا اور آج کیا کا کیا ہوگیا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
فاستقم کما امرت	ہر فعل کی اچھی طرح حفاظت کرنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ تو اچھے کام کی حفاظت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ حفاظت تو معمولی امر ہے۔ تو نیک کامون پر خود پکا ہو یعنے تمام نیک کامون کا عامل بن۔ پھر بدھ نے نیک کامون کی تفصیل نہین کی۔ حالانکہ دنیا کے اکثر لوگ نیک کامون سے پوری طرح سے واقف بھی نہین ہوتے۔ لیکن قرآن شریف نے اسی فقرہ مین تمام نیک کامون کی تفصیل کردی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ کما امرت۔ یعنے تمام نیک کامون کو سارے آدمی نہین سمجھ سکتے۔ اس لئے ان کی تفصیل بذریعہ وحی تجھ پر نازل کرگئی ہے اور وہی تعلیم تمام نیک کامون پر حاوی ہے۔ تو اسی پر پکا رہ۔

پھر بدھ نے اپنی تعلیم پر عمل کرنے والے کو کسی یقینی اور مشاہدہ مین آنیوالے ثمرات کی بشارت نہین دی۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیاؤکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ۔ یعنی جو لوگ نیک کامون کو اختیار کرکے پھر ان پر پختہ ہوجاتے ہین۔ ان کی دو علامتین ہین ایک تو یہ کہ خوف وحزن ان کو نہین ہوتا۔ اور دوسری علامت یہ ہے۔ کہ ان کو انجام کی خوبی کی تسلی ہوتی ہے۔ اور آخرت کے متعلق ان کے قلوب مطمئن ہوتے ہین۔ پھر فرماتا ہے کہ نحن اولیاؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ یعنے جو لوگ نیک کامون پر پکے ہوجاتے ہین۔ ان کی کارگذاریون کا یہ صلہ ان کو عطا ہوگا۔ کہ وہ دنیا مین مظفر ومنصور

کوئی اعلےٰ شے نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے فلاسفر باوجود قانون قدرت کے اچھی طرح مطالعہ کرنے کے اور علم حاصل کرنے کے پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور بعض تو خدا کی ہستی کے قائل بھی نہیں ہوتے۔ بلکہ اس زمانہ میں جو یورپ کے فلاسفر قانون قدرت کے مطالعہ کرنے والے ہیں وہ اکثر کہکے دہریہ اور لامذہب ہیں۔ لیکن قرآن شریف نے صرف علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ نہیں بتایا۔ بلکہ قرآن شریف بہت ساری اغراض کے لئے ارشاد فرماتا ہے۔ جنمیں سے چند ایک ذیل میں درج کرتا ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انّ فی ذالک لآیات لقوم یعلمون۔ یعنے قانون قدرت کے مطالعہ کی ادنیٰ غرض تو یہ ہے کہ اس سے علم حاصل ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون۔ یعنے دوسری غرض یہ ہے کہ آدمی اس سے عقل سیکھے۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذالک لآیات لقوم یتفکرون یعنے تیسری غرض یہ ہے۔ کہ آدمی خدا کی قدرتوں میں تفکر کرے پھر فرماتا ہے۔ افلا تتذکرون۔ یعنے چوتھی غرض یہ ہے کہ آدمی اس مطالعہ سے نصیحت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے ان فی ذالک تبصرۃً و ذکریٰ لکل عبد منیب۔ یعنی پانچوین غرض یہ ہے۔ کہ شریف آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے بینائی اور بصیرت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ لعلّہم یھتدون یعنی چھٹی غرض یہ ہے۔ کہ آدمی دین و دنیا میں میانہ روی اختیار کرے اور کامیابی کی اقرب راہ پائے۔ پھر فرماتا ہے فانّٰی تؤفکون یعنی ساتوین غرض یہ ہے کہ آدمی کمزوری چھوڑ دے۔ پھر فرماتا ہے کہ ان فی ذالک لآیات لقوم یفقہون یعنی آٹھوین غرض یہ ہے کہ آدمی سوچ و سمجھ اختیار کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ذالک تقدیر العزیز العلیم۔ نوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات یقین کرے کہ اس نظام کا منتظم ایک غالب اور عالم الکل ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ افلا یشکرون۔ دسوین غرض یہ ہے۔ کہ جب آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات سمجھ لے کہ اس کا منتظم ایک مہربان ہے۔ تو پھر وہ شکر کرے پھر فرماتا ہے ان فی ذالک لآیات لقوم یومنون۔ گیارہوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی اس نظام کی ترتیب و انتظام سے معلوم کرلیوے۔ کہ ضرور اس کا کوئی نہ کوئی خالق ہے اس پر ایمان لے آوے۔ پھر فرماتا ہے۔ ویل یومئذ للمکذبین۔ یعنی بارہوین غرض یہ ہے کہ آدمی کو قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوجاوے کہ اس کا خالق قادر ہے۔ اس لئے اگر میں اسکی خلاف ورزی کرونگا اور اس کا حکم نہ مانونگا۔ تو ضرور وہ مجھے عذاب دیگا۔

پھر فرماتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنے تیرہوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی کو اس بات کا یقین ہوجاوے۔ کہ خدا تعالیٰ جیسا کوئی بابرکت خالق نہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ فلا تجعلوا اللہ انداداً۔ یعنی چودہوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی کا اعتقاد اس مرتبہ پر پہونچ جاوے کہ اس نظام عالم کے پیدا کرنیوالے کا کوئی شریک نہیں۔ پھر فرمایا ان یوم الفصل کان میقاتاً۔ یعنے پندرہوین غرض یہ ہے کہ آدمی اس نظام عالم کے تغیرات اور حوادثات اور اس دنیا کی بے ثباتی کو دیکھ کر اس نتیجہ تک پہونچ جاوے کہ وہ بھی ایک وقت اس دنیا سے کوچ کر جاویگا۔ پھر فرمایا۔ اتترکون فیہا اٰمنین۔ یعنے سولھوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی اس مطالعہ سے یہ معلوم کرلیوے کہ اگر اس نظام عالم کے مالک کی نافرمانی کی جاوے گی۔ تو پھر امن ملنا محال ہوجاویگا۔ پھر فرماتا ہے۔ کذالک الخروج۔ یعنے آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم کرلیوے۔ کہ دنیا کی تمام چیزیں بنکر پھر ٹوٹ کر متفرق ہوکر پھر بنجاتی ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ انسان مرکر پھر بھی اٹھیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ کہ فسبحان الذی بیدہٖ ملکوت کل شیءٍ والیہ ترجعون۔ یعنے سترہوین غرض یہ ہے کہ آدمی تمام اشیاء کی مجبوری اور ایک زبردست طاقت کے ماتحت ہونے سے معلوم کرلیوے۔ کہ یہ مرکر ادھر پھر بھی کہ اس زبردست طاقت کے حضور پہونچیگا۔ پھر فرماتا ہے لعلکم تذکرون۔ یعنے اٹھارہوین غرض یہ ہے کہ آدمی قانون قدرت کا مطالعہ کرکے علاوہ اس کے کہ خود علم۔ ایمان۔ خوف۔ شکر۔ عقل فہم نصیحت حاصل کرے۔ اپنے سوا دوسرون کو بھی نصیحت کرے یعنی قانون قدرت کا مطالعہ کرکے خدا کی ہستی پر اتنا یقین ہو جاوے کہ بجائے اس یقین کے صرف اپنے دل میں محدود رکھنے کے دوسرے لوگونکو بھی اس دولت لازوال سے مالامال کرے پھر فرماتا ہے۔ انّما انت مذکر۔ یعنے اگر انسان سچے دل سے اور صدق نیت سے قانون قدرت کا مطالعہ کرے تو اس کے دل میں ایسا یقین ہوجاویگا کہ وہ دوسرونکو اس سے مستفیض کرنے کے لئے مجبور ہوجاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وبالوالدین احساناً وان جاھدٰک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہٖ علمٌ فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفاً۔	والدین کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرنا

بدھ کہتا ہے کہ تو والدین کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کر۔ لیکن یہ تعلیم بالمقابل اس تعلیم کے جو قرآن شریف نے دی بالکل ہیچ ہے اس لئے کہ بدھ نے تفصیل نہیں کی کہ کہان تک تو سلوک کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ وان جاھدٰک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہٖ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفاً۔ یعنے تو ہمیشہ ماں باپ سے نیکی اور سلوک کرتا رہ۔ یہان تک کہ اگر وہ تجھ کو اس بات پر بھی مجبور کرین کہ تو مشرک و بے ایمان ہوجاوے۔ تو یہ بات نہ ماننے لیکن خبردار اس بات سے ان کے سلوک میں کمی نہ کیجیو۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے یہ بات نہیں بیان کی کہ کب تک ان کی عزت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واما یبلغن عندک الکبر احدہما او کلاہما فلا تقل لہما اُفٍّ ولا تنہرہما وقل لہما قولاً کریما واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا۔ یعنی تو ہمیشہ ان سے عمدہ سلوک کر۔ یہان تک کہ جب وہ بوڑھے ہوجاوین اور اگر تو ان کی نافرمانی کرے۔ تو تیرا کچھ نہ بگاڑ سکین۔ تب بھی تو ان کی اطاعت کر اور ایسی اطاعت کر کہ تیرے منہ سے اُف بھی نہ نکلے اور ان کے سامنے ذلت و خاکساری اختیار کر اور پھر تو صرف اپنے افعال سے ہی ان کی خدمت نہ کر بلکہ تو دعا بھی کر کہ اے رب میرے ماں باپ پر ہر قسم کے انعام و فضل کر۔ اور ان کی دستگیری کر۔ جیسا کہ انہوں نے میری دستگیری کی جبکہ میں بچہ تھا۔

پھر قرآن شریف سلوک کا یہان تک حکم دیتا ہے کہ اگر تو اپنے ماں باپ کی موجودگی میں مرجاوے تو چونکہ خود بسبب اپنی موت کے ان کے ساتھ سلوک و مہربانی نہیں کرسکتا۔ اس لئے تیری جائداد کا چھٹا حصہ ان کے آرام و راحت کی خاطر مقرر کرتے ہیں اور اس حصہ کا انہیں مالک بناتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وعاشروھن بالمعروف	اپنی بیوی بچون کی اچھی طرح پرورش کرنی

بدھ کہتا ہے کہ تو بیوی بچون کی اچھی طرح پرورش کر لیکن اس حکم میں اہمیت نہین پائی جاتی۔ ان اسلام کہتا ہے۔ کہ خیرکم خیرکم لاھلکم یعنے تو خدا کی نظر میں کسی صورت سے بھی مقبول نہین ہوسکتا۔ جب تک کہ تو بیوی بچون کے ساتھ اصول معاشرت کے مطابق نیکی نہ کرے پھر اسلام فرماتا ہے۔ ولزوجک علیک حق۔ یعنے بیوی بچون کی خبرگیری تجھ پر فرض واجب ہے۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف۔ یعنے ہر قسم کا نیک سلوک جو کہ دنیا میں کسی سے کیا جاسکتا ہے اپنی بیوی سے کر۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ اگر تو اپنی بیوی کو ایک ڈھیر سونے کا دیدے اور پھر کسی سبب سے تم میں طلاق واقع ہوجاوے تو تو اس ڈھیر میں سے ایک ذرہ بھی نہ

والیں سے۔ پھر قرآن شریف ایک ایسی تعلیم دیتا ہے۔ جو کسی مذہب مین نہین۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم۔ یعنے تو اپنی بیوی سے ہر قسم کا نیک سلوک کر۔ خواہ وہ تجھے سخت بُری لگے اور تجھے اس سے سخت نفرت ہو۔ تب بھی مین تجھے حکم دیتا ہون کہ تو اس سے برابر ویسا ہی عمدہ سلوک کرتا رہ۔ پھر اسلام فرماتا ہے۔ اکرموا اولادکم۔ یعنے تو سلوک کے علاوہ بیوی بچون کی عزت و توقیر کر۔

پھر بدھ نے اس بات کی عقلی وجہ نہین بتائی کہ تو کیون بیوی بچون کی پرداخت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا۔ یعنی تو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کر اور اسے تکلیف مت دے کیونکہ وہ بھی تیرے جیسی انسان ہے۔ تجھے اس پر کوئی ایسی فوقیت نہین کہ تو اسے حقیر سمجھے یا اس پر ظلم کرے۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ ویتعد حدود اللہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین۔ یعنی اگر تو نے خدا تعالیٰ کے فرمودہ کے مطابق بیوی بچون سے نیک سلوک نہ کیا تو میرے عذاب کے نیچے ہمیشہ جلتا رہے گا اور تجھ پر ہمیشہ ذلت کی مار رہیگی۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
یریدون وجھہ۔ ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ۔	کوئی فعل معصیت تحریک سے نہ کرنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو کوئی ایسا کام نہ کر جو کسی گندی تحریک سے ہو لیکن یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تو کوئی کام نیکی کی تحریک کے بغیر نہ کر۔ فرق دونون تعلیمون مین یہ ہو کہ بدھ صرف گندی تحریک کی ممانعت کرتا ہو اور قرآن شریف گندی تحریک کے علاوہ حکم دیتا ہے۔ کہ تو صرف نیکی کی تحریک پر کام کر۔ خلاصہ یہ کہ بدھ ترک شر کا حکم دیتا ہے اور قرآن شریف ایصال خیر کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون	صدقہ دینا اور کثرت سے خیرات کرنا

بُدھ کہتا ہو کہ تو صدقہ و خیرات کثرت سے کر۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون یعنے تو نیک بن ہی نہین سکتا۔ جب تک کہ تو صدقہ و خیرات نہ کرے۔ پھر بُدھ نے نہین بتایا کہ صدقے و خیرات کا کون کون مستحق ہے لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل۔ پھر فرماتا ہے۔ فی اموالھم حق للسائل والمحروم۔ پھر فرماتا ہو۔ وللوالدین والاقربین۔ پھر بدھ نے صدقہ و خیرات کی وصیت پر زور نہین دیا مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ فریضۃ من اللہ۔ یعنی صدقہ و خیرات خدا تعالیٰ کیطرف سے فرض کئے گئے ہین۔ پھر بُدھ نے نہین بتایا کہ صدقہ مین کون کونسی چیزین دینی چاہئیین۔ حالانکہ ایک شخص ایک ناکارہ اور اپنے کام مین نہ آنے والی شے کو صدقہ مین دیدے تو کیا اس کو ثواب ملیگا۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے مما تحبون۔ یعنے صدقہ و خیرات مین وہ چیزین دینی چاہئیین۔ جو قیمتی اور آدمی کی اپنی پسندیدہ ہون اور جن کی جدائی آدمی کے دل پر شاق گزرے۔ پھر بُدھ نے حد بندی نہین کی اس لئے ایک فضول خرچ آدمی فضولخرچی مین بڑھے گا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولا تبذر تبذیرا۔ یعنے خرچ کرتے وقت فضول خرچی نہ کرو۔ کیونکہ فضول خرچی شیطان کی تحریک سے ہوتی ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول	اصول قانون و نیکی کے مطابق کاربند ہونا

بُدھ کہتا ہے کہ نیک کامون پر کاربند ہونا لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ ہر شخص کے خیال مین الگ الگ نیکیان ہین۔ ایک شخص ایک بات کو اچھا سمجھتا ہے لیکن دوسرا اسکو بُرا خیال کرتا ہے ہان قرآن شریف اس بارہ مین کامل تعلیم دیتا ہو۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنے تمام انسان ساری نیکیون کے علم پر حاوی نہین ہو سکتے اس لئے احسن طریق یہ ہے کہ جو کچھ خدا اور اوس کا رسول بتاوین۔ تو اس پر کاربند رہ۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم۔	دوستون اور عزیزون کی دستگیری کرنی

بُدھ کہتا ہے کہ دوستون اور عزیزون کی دستگیری کرنی چاہیئے لیکن قرآن شریف فرماتا ہو۔ وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم تو تو علاوہ دوستون اور عزیزون کی دستگیری کرنے کے یتیمون اور مسکینون اور دور و نزدیک کے ہمسایون مسافرون اور نوکرون کے ساتھ بھی اعلےٰ برتاؤ کرو۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ففروا الی اللہ	گناہ سے احتراز کرو۔ اور ایسے احتراز کی طرف فوراً مصروف ہوجاؤ۔

بدھ کہتا ہے کہ گناہ سے احتراز کرو اور ایسے احتراز کی طرف فوراً مصروف ہو جاؤ لیکن یہ طریقہ نہین بتایا کہ کس طرح گناہ سے بچ سکتا ہے۔ ہان قرآن شریف بیان فرماتا ہو۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یعنی عبادت کرنے سے گناہ کی توفیق نہین ملتی۔ پھر فرماتا ہے۔ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور یعنے جو لوگ خدا کے ساتھ تعلق بڑھاتے ہین اُن سے گناہ کی مرض دور ہو جاتی ہو۔ پھر بدھ نے یہ نہین بتایا کہ اگر آدمی گناہ کر بیٹھے تو کس طرح تلافی کرنی چاہیئے۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے کہ اگر کسی سے گناہ ہو جاوے۔ تو وہ گناہ توبہ استغفار تضرع صدقہ خیرات اور نیک اعمال سے دور ہو جاتے ہین

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کلوا واشربوا ولا تسرفوا انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ۔	مسکرات سے پرہیز کرو

بُدھ کہتا ہے کہ مسکرات سے پرہیز کرو۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ کل مسکر حرام۔ یعنے تجھ پر ہر مسکر شے حرام قطعی ہے۔ پھر بدھ کھانے پینے والی اشیاء مین سے صرف نشہ والی شے کی ممانعت کرتا ہے۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ یعنے حلال اشیاء بھی حد سے زیادہ نہ کھاؤ۔ پھر فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ یعنے جو چیز فائدہ نہ دیوے وہ بھی نہ کھا۔ پھر بدھ نے نشہ کے نقصانات کا ذکر نہین کیا۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطن۔ یعنے مسکرات اس لئے نہ پیا کر کو یہ اول تو شیطانی تحریکون سے شروع ہوتے ہین اور

اور اس کا نتیجہ بھی رجس یعنی ہر قسم کی گندگی ہے - اور اس سے ہر قسم کے گناہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ ام الخبائث ہے -

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وماتقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجراً	نیکیاں جمع کرنے کا اصول ہمیشہ مدنظر رکھ -

بدھ کہتا ہے کہ نیکیاں جمع کرنے کا اصول ہمیشہ مدنظر رکھ لیکن اس حکم کا نتیجہ بدھ نے کوئی بیان نہیں کیا - لیکن قرآن کریم فرماتا ہے - وماتقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجرا - یعنے جتنی نیکیاں تم کرو گے ان سب کا بدلہ تم اپنے رب سے پاؤ گے - پھر فرماتا ہے لاتظلمون فتیلا - یعنے جتنی نیکیاں تم آگے بھیجو گے ان سب کا بدلہ پاؤ گے - ایک ذرہ بھر بھی کمی نہ ہوگی - پھر فرماتا ہے - تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجرا - یعنی علاوہ اس بات کے کہ بدلہ میں کمی نہ ہوگی - ثواب اتنا ملیگا - کہ جسکی تم کو توقع یا امید بھی نہ تھی -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
للہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین	اُن لوگوں کی عزت جو قابل عزت ہوں

بدھ کہتا ہے کہ جو لوگ قابل عزت ہوں . . . . ان کی عزت کر - لیکن افسوس کہ بدھ نے نام بھی نہیں لیا کہ قابل عزت کون ہیں - لیکن قرآن شریف بیان فرماتا ہے - وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین - یعنے تو ان کی عزت کر جو قابل عزت ہوں - اور قابل عزت بھی میں ہی تجھے بتاتا ہوں کہ وہ کون کون ہیں - اول خدا کی ذات کامل صفات - پھر اس کے رسول پھر اس کے ایماندار بندے -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولاتصعر خدک للناس ولاتمش فی الارض مرحاً	ہمیشہ منکسر المزاج رہ

بدھ کہتا ہے کہ ہمیشہ منکسر المزاج رہ - لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اول یہ کہ بعض دفعہ دشمنوں سے مقابلہ پڑ جاتا ہے اس وقت اگر انسان اپنی منکسر المزاجی پر اڑے تو اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالدیگا - ہاں قرآن شریف فرماتا ہے - اشداء علی الکفار رحماء بینھم - یعنے تجھ کو اپنے بھائیوں اور ہم صلح لوگوں میں منکسر المزاج رہنا چاہئیے - لیکن دشمنوں کے ساتھ میدان جنگ میں تیرا مزاج تیز ہو جانا چاہیئے - پھر بدھ نے اس کا نتیجہ نہیں بیان کیا - ہاں قرآن شریف فرماتا ہے - ولاتصعر خدک للناس ولاتمش فی الارض مرحاً - ان اللہ لایحب کل مختال فخور - یعنے تو منکسر المزاج اور زمین میں اکڑ کر مت چل - کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ تو خدا کی نظر عنایت سے محروم رہ جاویگا -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لاتمدن عینیک الی مامتعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا	قانع رہ

بدھ کہتا ہے کہ تو قانع رہ - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ لاتمدن عینیک الی مامتعنا بہ ازواجاً منھم یعنے تو علاوہ اپنے مال پر قناعت کرنے کے دوسرے کے مال کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھ - پھر بدھ نے یہ نہیں بتایا - کہ قناعت کیوں کرے - ہاں قرآن شریف بتاتا ہے زھرۃ الحیوۃ الدنیا - یعنے تو اپنے مال پر قناعت اس لئے کر کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے جس طرح گزرتی ہے گزر جاوے پھر اس تھوڑے سے عرصہ کے لئے آدمی کیا حرص کرے پھر بدھ اس بات سے ساکت ہے کہ قناعت سے کیا نتیجہ نکلیگا ہاں قرآن شریف فرماتا ہے - ورزق ربک خیر وابقیٰ یعنے اگر تو قناعت کرے تو خدا تجھے ایسا رزق دیگا - جو عمدہ اور کبھی نہ ضائع ہونے والا ہو -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ھل جزاء الاحسان الا الاحسان	جو احسانات کوئی کریں ان کے لحاظ سے ہمیشہ ممنون رہنا -

بدھ کہتا ہے کہ محسن کا ممنون رہ - لیکن اسلام کہتا ہے - من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ - یعنی جو شخص محسن کا ممنون نہیں وہ خدا کا بھی ممنون نہیں - پھر بدھ نے صرف زبانی جمع خرچ یعنے ممنون رہنے تک ہی تعلیم دی ہے لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے محسن کا ممنون ہونے کے علاوہ تجھ پر فرض ہے - کہ تو بھی اپنے موقع پر اس کے ساتھ احسان کرے - اور اس احسان کا بدلہ احسن طور پر اسے دے -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان - ان آمنوا بربکم فآمنا	مناسب اوقات میں دھرم شاستر کا وعظ سننا -

بدھ کہتا ہے کہ مناسب وقت پر دھرم شاستر کا وعظ سن - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان - ان آمنوا بربکم فآمنا - اور فرمایا سمعنا واطعنا - یعنے تو صرف وعظ ہی نہ سن - بلکہ علاوہ سننے کے اس پر کاربند رہ - اور اس کو مان - پھر بدھ نے نتیجہ نہیں بیان کیا - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - واذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون - یعنے جب تو قرآن مجید کے وعظ میں موجود ہو - تو چپ چاپ توجہ سے سن - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تجھ پر مصیبتوں کے وقت رحم کیا جاویگا -

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
واصبر فان اللہ لایضیع اجر المحسنین	صبر کر -

بدھ کہتا ہے کہ تو صبر کر - لیکن قرآن کریم فرماتا ہے واصبر فان اللہ لایضیع اجر المحسنین - یعنے تو صبر کر کیونکہ خدا صابروں کے ساتھ ہے اور ان کے صبر کے نیک بدلہ کو ضائع نہ کرے گا - فرق دونوں تعلیموں میں یہ ہے کہ بدھ صرف حکم دیتا ہے اور قرآن شریف حکم دے کر ساتھ ہی دلیل دیتا ہے - کہ تو صبر کیوں کرے - اس لئے کہ جو صبر کرتا ہے - خدا اس کے ساتھ ہو جاتا ہے - اور اوسکو ہر قسم کی فتوحات سے مالا مال کر دیتا ہے - قرآن شریف نے حکم - دلیل - نتیجہ سب کا بیان ایک ہی فقرہ میں کر دیا ہے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
والصابرین فی البأساء والضراء وحین البأس	مصیبتوں کو تحمل سے برداشت کر -

بدھ حکم دیتا ہے کہ تو مصیبتوں کو تحمل سے برداشت کر - لیکن بدھ نے مصیبتوں کی تفصیل نہیں کی اور نہ یہ بیان کیا کہ تحمل کس طرح کرے اور نہ ہی یہ بیان کیا ہے - کہ تحمل کا اجر کیا ملیگا - ہاں قرآن شریف مفصل بیان فرماتا ہے ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال والانفس والثمرات - وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ - قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون - اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ - یعنے ہم تم پر خوف طاری کرینگے اور قحط بھیجیں گے - اور پھلوں اور جانوں کا نقصان کریں گے - تو جو شخص تحمل کریگا - اور دل سے کہیگا - کہ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کے حضور جانیوالے ہیں

ہم اپنے لوگوں کو دنیا میں انعام واکرام سے مالا مال کرینگے اور وہ ہماری رحمتوں کے نیچے آجاوینگے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ	اچھی باتوں سے خوش رہو

بدھ کہتا ہے کہ اچھی باتوں سے خوش رہو۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیوں خوش ہو۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم۔ یعنی تو ان تعلقات کیوجہ سے جو کہ تو نے اپنے پروردگار سے قائم کئے ہیں۔ خوش ہو اس لئے کہ یہ تعلقات ہی اصل کامیابی ہیں پھر فرماتا ہے۔ وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون یعنے اول تو بیعت سے خوش ہو۔ پھر اس کے نتیجہ سے خوش ہو۔ یعنی بیعت کا نتیجہ تمہیں جنت ملیگی۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وھاجروا فی سبیل اللہ و کونوا مع الصادقین	جب موقعہ ہو نیک لوگوں کے پاس جانا

بدھ کہتا ہے کہ تجھے جب موقعہ ملے نیک لوگوں کے پاس جا لیکن یہ تعلیم ناقص ہے۔ اول تو اس لئے کہ اس میں موقعہ ملنے کی شرط ہے۔ حالانکہ نیک لوگوں سے ملنا ایسا ضروری ہے کہ وقت ملے نہ ملے۔ کام کا حرج کرکے جانا چاہئے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین یعنی نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ جہاں جائیں وہاں جاؤ جو کریں وہ کرو۔ غرض بدھ کہتا ہے۔ کہ جب فرصت ہو۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تو نیک آدمی کے ساتھ ہو جا۔ پھر قرآن اس سے بھی بڑھ کر تاکید کرتا ہے۔ الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اولئک اعظم درجۃ۔ اگر تجھے نیک لوگوں کے پاس جانے کے لئے ملک وطن بیوی بچے چھوڑنے پڑیں۔ تو وہ چھوڑ دے۔ اور اگر تجھے نیک لوگوں کی خاطر مال وجان قربان کرنی پڑے۔ تو کچھ مضائقہ نہ کر۔

دوسرے یہ کہ بدھ نے اس ملاقات کا کوئی اجر نہیں بیان کیا۔ ہاں قرآن شریف بیان فرماتا ہے۔ اولئک ھم الفائزون۔ یعنے میری تعلیم پر کہ نیک لوگوں سے ملا کر" چلکر تو دینوی واخروی کامیابی کا وارث ہو جاوے گا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر فذکر انما انت مذکر	دھرم کی باتوں پر گفتگو کرنا

بدھ کہتا ہے کہ دھرم کی باتوں پر گفتگو کرو۔ لیکن قرآن شریف تعلیم دیتا ہے۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ یعنے اے مسلمانو! تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم دھرم کی باتیں کرو۔ اور لوگوں کو بھلے کاموں کی ترغیب دو اور ناپسندیدہ کاموں سے منع کرو۔ فرق دونوں تعلیموں میں یہ ہے کہ بدھ صرف ایک عام حکم دیتا ہے۔ لیکن قرآن نیک انجامی کی شرط بتاتا ہے یعنے جب تک تم دھرم کو نہ پھیلاؤ گے تب تک تم نیک انجام نہیں ہو سکتے۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ وہ دھرم کی گفتگو اپنے ہی حلقے میں ہی رکھتا ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ فذکر انما انت مذکر۔ یعنے تو غیروں کو بھی دھرم کی باتیں سنا۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ وجادلھم بالتی ھی احسن یعنے جب غیروں کو دھرم کا اپدیش کرو۔ تو نہایت عمدہ طریق سے کرو جس سے وہ سمجھ بھی جاویں اور کوئی دنگا فساد بھی نہ ہو

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولا تتبع الھوی فیضلک	مجاہدہ نفس کرنا

بدھ کہتا ہے کہ تو مجاہدہ نفس کر۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ مجاہدہ کس طرح کرنا چاہیئے۔ ہاں قرآن شریف بتاتا ہے ولا تتبع الھوی فیضلک۔ یعنے مجاہدہ نفس اس طرح کر کہ نفس کی بات ہی نہ مان یعنے جب نفس اپنی طرف سے کوئی خواہش کرے۔ تو اس کو پورا ہی نہ کر۔ غرض بدھ نے صرف مجاہدہ نفس کا نام ہی لیا ہے لیکن قرآن شریف نے اس ایک ہی آیت میں مجاہدہ نفس کی تعریف بھی کر دی ہے کہ نفس کی خواہشات کو پورا نہ کرنا مجاہدہ ہے۔ پھر بدھ نے اپنی تعلیم کی خلاف ورزی کا نقصان نہیں بتایا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولا تتبع الھوی فیضلک یعنے نفس کی خواہشات کو پورا نہ کر ورنہ اس خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تو گمراہ ہو کے ہلاک ہو جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اِنّ الّذین قالوا ربّنا اللہ ثمّ استقاموا۔	صداقت اعلےٰ پر استقلال سے رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو صداقت اعلےٰ پر استقلال سے قائم رہ لیکن صداقت اعلےٰ کا نام نہیں لیا۔ ہاں قرآن شریف جہاں استقلال سے قائم رہنے کی تاکید کرتا ہے وہاں اس صداقت اعلےٰ کا نام بھی لیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ اِنّ الّذین قالوا ربّنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا نحن اولیاءکم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ یعنے تو اس صداقت اعلےٰ پر کہ ہمارا پروردگار ہمارا خالق ہمارا رازق وہی ذات ہے جو تمام عیوب سے منزہ اور تمام صفات کاملہ سے موصوف ہے استقلال سے قائم رہ۔ فرق دونوں میں یہ ہے۔ بدھ نے صداقت اعلےٰ کا نام نہیں لیا۔ لیکن قرآن شریف نے ایک ہی آیت میں اس صداقت اعلےٰ کا نام بھی لے دیا کہ اس نظام کو بتدریج ترقی دینے والا اور سب روزی رسان اور قابل پرستش صرف اللہ ہے اور یہی صداقت اعلیٰ ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	ہمیشہ اس امر کی کوشش کرنی کہ ایسے طریقے پر عمل کیا جاوے جو سب سے زیادہ نیکی کیطرف مائل ہو

بدھ کہتا ہے کہ تو ہمیشہ اس امر کی کوشش کر کہ تو درست راستے پر چلے۔ لیکن درست راستہ کا تلاش کرنا سخت مشکل ہے۔ اور کوئی ترکیب اس کے دریافت کرنے کی نہیں سوائے اس کے کہ خود خداوند علیم وخبیر الہام کرے ہاں قرآن شریف فرماتا ہے ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم۔ یعنے وہ ذات پاک جو تمام موجودات کی پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ ہے۔ وہی قابل عبادت ہے۔ اس لئے تو اسی کی عبادت کر۔ یہی درست راستہ ہے تو اسی پر چل۔ پھر فرماتا ہے۔ وانک لتھدی الی صراط مستقیم یعنے صراط مستقیم وہ درست راستہ ہے۔ جو تیرے اوپر بذریعہ وحی خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا یعنی شریعت محمدیہ ہی صراط مستقیم ہے۔ پھر بدھ نے صراط مستقیم پر چلنے کی ترکیب نہیں بتائی۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ اہدنا الصراط المستقیم۔ یعنے درست راستہ پر چلنے کے لئے اول خدا سے دعا مانگنی چاہیئے۔ کہ اے مولا کریم ہم کمزور اور ناقص الفہم ہیں ہم اپنی کوشش سے کسی چیز کو نہیں پا سکتے۔ تو خود ہی اپنے فضل وکرم سے ہمیں سیدھے اور درست راستہ پر چلا۔

پھر بدھ نے درست اور سیدھے راستہ پر چلنے والوں کے لئے کوئی اجر بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ یعنے اگر تو میرے بتائے ہوئے درست اور سیدھے راستہ پر چلیگا۔ تو تو

نہیں ہوسکتا ہے۔ جو اس آیت واولو الامر منکم پر بھی عمل کرے۔ اور پھر جرائم کا مرتکب ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ یعنے ایسے کام مت کرو۔ جن کے کرنے سے تم ہلاکت میں پھنس جاؤ۔ اب دیکھو کہ جرائم میں گرفتار ہونا میں ہلاکت ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص اس آیت پر عمل کرے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ وہ پھر کوئی جرم کر سکے۔ غرض خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بدھ کی اس تعلیم پر چل کر کہ "قانون پڑھ کر علم حاصل کرو" کوئی آدمی جرائم سے نہیں رک سکتا لیکن قرآن شریف کی تعلیم پر چل کر کہ "اولو الامر کی اطاعت کرو" اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ آدمی بکلی جرائم کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے۔ اور اس سے پھر کوئی خلاف ورزی وقوع میں نہیں آسکتی خیر یہ تو ہوئی۔ قانون حکومت کی بات اب قانون قدرت کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ بدھ کی تعلیم قانون قدرت کے مطالعہ میں بھی ناقص ہے۔ اول یہ نہیں بیان کیا ہے کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ دوم یہ بھی نہیں کہ کس طرح مطالعہ کیا جاوے۔ سوم بدھ نے اس مطالعہ کا اعلےٰ نتیجہ بھی بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن شریف ان سب باتوں میں مفصل اور کامل تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ پہلے قرآن شریف یہ بتاتا ہے۔ کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہیئے جیسا کہ فرماتا ہے۔ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً۔ یعنے انسان کو چاہیئے کہ پہلے یہ بات خیال میں لاوے کہ ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہو کہ وہ کچھ شے نہ تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ خلقکم من تراب یعنی اس گمنامی کی حالت کے بعد پھر ایک حالت انسان پر آئی۔ جبکہ وہ مٹی تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سللۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین۔ ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاماً فکسونا العظام لحماً۔ یعنے مٹی کے بعد انسان کو ہم نے مٹی کا خلاصہ بنایا۔ اس کے بعد وہ پانی کی اچھلنے والی بوند بنگیا پھر پانی سے ایک لوتھڑے کی شکل میں تبدیل ہوا اور لوتھڑے سے چھوٹی سی بوٹی بنا اور بوٹی سے ہڈی پھر ہڈی پر چمڑا مڑھ گیا۔ ثم انشاناہ خلقاً اٰخر۔ یعنے پھر اسمیں روح پڑ گئی۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی خلقکم من ضعف یعنی روح پڑنے کے بعد پھر تم کو ماں کے پیٹ سے ایسی حالت میں نکالا۔ کہ تم ضعیف تھے۔ پھر فرماتا ہے ھدینٰہ النجدین۔ یعنے پھر ہم نے تم کو پیدا کر کے تمہارے لئے تمہاری ماں کے پستانوں میں دودھ پیدا کیا۔ پھر فرماتا ہے ثم جعل من بعد ضعفٍ قوۃ۔ یعنے بچپن کی کمزوری کے بعد ہم نے تم کو طاقت و توانائی دے کر آہستہ آہستہ جوان کیا پھر فرماتا ہے ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا وشیبۃ یعنے پھر تمہاری طاقت وجوانی کے بعد تمہارے قویٰ کمزور ہوگئے اور تم کو بڑھاپا آگیا۔ پھر فرماتا ہے۔ وھو الذی یتوفی الانفس یعنے بڑھاپے کے بعد پھر اللہ تعالےٰ تمہاری روحوں کو جسموں سے قبض کر لیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون یعنے قیامت کے دن پھر تم زندہ کئے جاؤ گے۔

غرض قرآن شریف نے اول انسان کو ترغیب دی ہے کہ اول وہ اپنی ہستی کا مطالعہ کرے۔ پھر اس کے آگے حیوانات کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ والانعام خلقھا لکم فیھا دفء ومنافع ومنھا تاکلون + ولکم فیھا جمال حین تریحون وحین تسرحون وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس ان ربکم لرؤف رحیم والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ۔ لیعنی جس طرح تو اپنی ہستی کا مطالعہ کرے اسیطرح باقی حیوانات کو دیکھ کہ سب کو تیرے لئے پیدا کیا۔ سواری کے لئے۔ گوشت کے لئے۔ باربرداری کے لئے۔ زینت کے لئے۔ جمال کے لئے۔ موسموں کے تغیرات سے بچنے کے لئے۔ پھر نباتات کا مطالعہ ارشاد فرماتا ہے۔ ینبت لکم بہ الزرع والزیتون والنخیل والاعناب ومن کل الثمرات ان فی ذالک لاٰیۃ لقوم یتفکرون۔ یعنے انسان کو چاہیئے کہ غور سے مطالعہ کرے کہ اس کے لئے ہم نے کیسے کیسے مفید۔ اور اعلےٰ اور مزیدار میوے بغیر اسکی کسی محنت کے پیدا کئے ہیں۔ کہیں انگور اور کہیں کھجوریں اور کہیں اناج کی کھیتیاں کھڑی ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ فالق الحب والنوی یعنے انسان کو چاہیئے کہ وہ اسبات کا مطالعہ کرے کہ خدا تعالیٰ کس طرح اپنی قدرت سے ایک چھوٹی سی گٹھلی سے کیسے کیسے عظیم الشان درخت پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایک ذرہ کے برابر دانہ سے کس طرح کھیتوں کی کھیتیاں کھڑی کر دیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے نخرج منہ حباً متراکباً ومن النخل من طلعھا قنوان دانیۃ وجنات من اعناب والزیتون والرمان مشتبھا وغیر متشابہ۔ پھر فرماتا ہے۔ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ۔ یعنے انسان کو تمام نباتات کے اگنے اور پھل لگنے کی قدرتوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پھر فرماتا ہے وھو الذی انشاء جنات معروشات وغیر معروشات والنخل والزرع مختلفاً اکلہ والزیتون والرمان متشابھاً وغیر متشابہ۔ پھر فرماتا ہے۔ والنخل باسقات لھا طلع نضید رزقاً للعباد۔ پھر جمادات میں سے اول زمین کیطرف توجہ دلاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وفی الارض قطع متجاورات۔ پھر فرماتا ہے۔ والی الارض کیف سطحت۔ پھر فرماتا ہے۔ والارض مددناھا والقینا فیھا رواسی۔ پھر فرماتا ہے۔ واٰیۃ لھم الارض المیتۃ احییناھا۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض فراشاً۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض قراراً۔ پھر فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض مھاداً۔ پھر آسمان اور ستاروں اور چاند سورج کے متعلق فرماتا ہے۔ افلم ینظروا الی السماء فوقھم کیف بنینٰھا وزیّنّٰھا ومالھا من فروج۔ پھر فرماتا ہے ومن اٰیاتہ ان تقوم السماء۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعلنا السماء سقفاً۔ پھر فرماتا ہے۔ ویمسک السماء۔ پھر فرماتا ہے والی السماء کیف رفعت۔ پھر فرماتا ہے۔ والسماء بنینٰھا باید۔ پھر فرماتا ہے۔ وزیّنّا السماء الدنیا بمصابیح وجعلنٰھا رجوماً للشیاطین۔ پھر فرماتا ہے۔ وبالنجم ھم یھتدون۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم النجوم لتھتدوا بھا۔ پھر فرماتا ہے۔ والنجوم مسخرات بامرہ۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل الشمس سراجاً۔ پھر فرماتا ہے۔ والشمس تجری لمستقر لھا۔ پھر فرماتا ہے۔ افلم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت والارض۔ پھر فرماتا ہے۔ وسخر الشمس والقمر دائبین۔ پھر دریاؤں۔ ہواؤں۔ پہاڑوں۔ بارشوں اور بجلی وغیرہ کے متعلق فرماتا ہے۔ اللہ الذی سخر البحر + ربکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر + وجعل بین البحرین حاجزا۔ پھر فرماتا ہے۔ اللہ الذی ارسل الریاح + وتصریف الریاح + ومن اٰیاتہ ان یرسل الریاح۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم الجبال + والجبال اوتاداً + ومن الجبال جدد بیض وغرابیب سود + وتنحتون من الجبال بیوتاً فارھین۔ پھر فرماتا ہے۔ ونزلنا من السماء ماءً مبارکاً + واسقینٰکم ماءً فراتاً + اولم یروا انا نسوق الماء الی الارض الجرز + وانزلنا من المعصرات ماءً وجعلنا من الماء کل شیءٍ حیٍ۔ پھر فرماتا ہے۔ ھو الذی یریکم البرق خوفاً وطمعاً ومن اٰیاتہ یریکم البرق۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ بتایا ہے۔ حالانکہ صرف علم

ہون گے اور تکلیفون اور دُکھون کے موقعون پر ان کی خوارق عادت طور پر مشکل کشائی کی جاوے گی۔ اور وہ دنیا سے کامیاب گذرینگے۔ پھر دنیا کی کامیابی کو آخرت کی کامیابی کی دلیل بنا کر پیش کرتا ہے کہ جب میرے کہنے کے مطابق باوجود سامان و اسباب کے نہ ہونے کے میری تعلیم پر چلنے والے لوگ اس دنیا مین کامیاب ہونگے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اخروی کامیابی کے بھی وہی وارث ہون۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
رَبِّ زِدنی عِلمًا	علم کامل کرنے کیلئے بہت کچھ دیکھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔

بُدھ کہتا ہے کہ علم کو کامل کرنے کے لئے بہت کچھ دیکھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔ مگر قرآن شریف اس بارہ مین تعلیم دیتا ہے رب زدنی علما۔ یعنے اے میرے رب دن بدن میرا علم بڑھتا جاوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فرق دونون تعلیمون مین یہ ہے کہ بدھ علم کی ایک حد بندی کرتا ہے کیونکہ وہ شے کامل ہوتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا علم کامل ہے کہ جس کے آگے اس کے علم مین کوئی ترقی نہین۔ غرض قرآن شریف یہ دعا سکھلاتا ہے کہ جون جون زمانہ گزرتا جاوے ہمارے علم مین ہمیشہ ترقی ہی ترقی ہو۔ مگر بدھ ایک حد تک ترقی بنا کر علم کو محدود کر دیتا ہے۔ پھر بدھ صرف یہی کہتا ہے کہ علم کے لئے بہت کچھ کوشش کرنی چاہیئے لیکن اسلام کا ارشاد ہے اطلبوا العلم ولو بالصین۔ یعنے اگر تجھے علم کی تلاش مین دور دراز ملکون مین بھی جانا پڑے تو وہان بھی جا اور علم حاصل کر۔ اب دیکھو کہ بدھ کا قول "بہت کچھ" اسلام کے ارشاد "اطلبوا العلم ولو بالصین" کا مفہوم ادا کرسکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ کیونکہ ریل سے پہلے زمانے مین ایک ملک سے دوسرے ملک کو جانے مین ایسی مشقتین اور مشکلات پیش آتی تھین کہ جن کی کوئی انتہا خیال مین نہین آتی۔

پھر بدھ علم کی فرضیت اور غیر فرضیت کا بالکل ذکر نہین کرتا۔ مگر اسلام کہتا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ۔ یعنے علم کا حاصل کرنا ہر مرد عورت پر فرض ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء	اُن سب علوم کو حاصل کرنا جو گناہ کی تحریک نہین کرتے۔

بدھ کی اس تعلیم مین اور قرآن شریف کی تعلیم مین بہت فرق ہے۔ بدھ ان علوم کو اعلےٰ خیال کرتا ہے اور قابل حصول سمجھتا ہے جو گناہ کی تحریک کرین مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ گناہ کی تحریک نہ کرنا تو ایک معمولی امر ہے اور ایسا علم جو گناہ کی تحریک کرے وہ کوئی اعلےٰ علم نہین کیونکہ جو علم گناہ کی تحریک کرے وہ تو علم کہلانے کا مستحق ہی نہین بلکہ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء یعنی اعلےٰ اور قابل حصول وہ علم ہے جو علاوہ گناہ سے چھڑانے کے خشیۃ اللہ مین بڑھاوے۔ غرض بدھ ترک شر کی طرف جھکتا ہے۔ اور قرآن شریف ترقی دیکر علاوہ ترک شر کے ایصال خیر کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
لا تقف ما لیس لک بہ علم	زبانون کو قابو مین رکھنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ زبان کو قابو مین رکھ لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اسلئے کہ عام آدمیون کو کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ کن باتون سے زبان قابو مین رکھنی چاہیئے اور کونسی باتین زبان پر لانی چاہئین۔ لیکن قرآن کی تعلیم اس بارہ مین کامل ہے وہ ان باتون کے اصول بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پہلا اصل بیان فرماتا ہے۔ واجتنبوا قول الزور۔ یعنے جھوٹی بات آدمی کبھی زبان پر نہ لاوے پھر فرماتا ہے۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ یعنی جس بات کا انسان کو اپنے تئین علم نہ ہو۔ اس کو بھی لوگون مین نہ بیان کرے۔ پھر تیسرا اصل بیان فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون یعنی وہ باتین بھی زبان پر نہ لانی چاہئین۔ جن کا دین و دنیا مین کوئی فائدہ نہ ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ۔ یعنی زبان سے وہ بات بھی نہین نکالنی چاہیئے۔ جو کسی بھائی کی دلشکنی کا موجب ہو۔ پھر فرمایا۔ ولا یغتب بعضکم بعضًا یعنی کسی کی برائی اس کی پیٹھ پیچھے نہ کرو۔ پھر فرمایا ولا تنابزوا بالالقاب۔ یعنی کسی کا نام بری طرح نہ بلایا کرو۔ پھر اسلام فرماتا ہے کفیٰ بالمرء کذبًا ان یحدث کل ما سمع۔ یعنی ہر سنی سنائی بات بھی بے تحقیق زبان پر نہین لانی چاہیئے۔ پھر فرمایا۔ قل ان اللّٰہ لا یامرکم بالفحشاء۔ یعنی مخرب اخلاق اور فحش باتون سے زبان کو پاک رکھو۔ پھر فرمایا قولوا قولًا سدیدًا۔ یعنی جب بات منہ سے نکالو حکمت بھری نکالو۔ پھر فرماتا ہے وقولوا قولًا معروفًا یعنی جب کسی کو کوئی بات کہو تو ہمیشہ بھلائی کی کہو پھر فرمایا قل لھم فی انفسھم قولًا بلیغًا۔ یعنے جب کسی کو کوئی بات کہنی ہو تو پوری طرح اور سمجھا کر کہو۔ پھر فرمایا فقولا لہ قولًا لینًا۔ یعنی اگر کسی دشمن سے بھی بات کرنی ہو۔ تو نرمی سے کرنی چاہیئے اور گفتگو مین درشتی نہ ہو۔ پھر فرمایا یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ یعنی لوگون کو ہمیشہ ناپسندیدہ اور فحش اور گندی باتون سے روکو اور بھلی اور پسندیدہ باتون کی ترغیب دو۔

پھر بدھ کی اس تعلیم مین یہ نقص ہے کہ بدھ صرف یہ کہتا ہے کہ زبان قابو مین رکھنا یعنی زبان سے کوئی بات بغیر ارادے کے نہ نکالو۔ لیکن قرآن شریف یہ تعلیم دیتا ہے۔ عسیٰ ان تحبوا شیئًا وھو شر لکم۔ یعنی اگر کسی بات کا ارادہ بھی ہو تو نہ کہو پہلے دیکھ لو کہ آیا وہ ممنوع ہے یا نہین کیونکہ بعض دفعہ ایک بات اچھی لگتی ہے لیکن نتیجہ اس کا اچھا نہین نکلتا اس لئے ارادۃً اور بے ارادہ دونون طرح بات کو خدا کے فرمودہ کے مطابق کہو۔

قرآن شریف کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ یتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا	قانون کا مطالعہ کرنا کہ مناسب حال دماغ کا علم ہو۔

بدھ کہتا ہے کہ قانون کا مطالعہ کر۔ لیکن بدھ نے تصریح نہین کی کہ کونسا قانون آیا قانون حکومت یا قانون نیچر اس لئے ہم قرآن شریف سے دونون قانونون کے متعلق اشارات درج کرتے ہین چنانچہ اول قانون حکومت کو لو۔ دیکھو بدھ کہتا ہے۔ کہ قانون حکومت اس لئے مطالعہ کر کہ تجھے علم حاصل ہو جاوے لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ قانون کا مطلق علم ہونا کوئی مفید نتیجہ خیز بات نہین ہے اور نہ اس سے ہی کوئی شخص جرائم کے ارتکاب سے رک سکتا ہے۔ اور نہ بدھ کے اس فقرہ سے جرائم کی ممانعت نکلتی ہے اس لئے کہ قانون کے دفعات کا علم قانون کی خلاف ورزی کی نقیض نہین۔ کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص قانون کا عالم بھی ہو۔ پھر اس کا مجرم بھی ہو۔ جیسا کہ عام لوگ اس بات کا علم رکھتے ہین۔ کہ چوری سرکاری طور پر منع ہے۔ لیکن سینکڑون ان مین سے چوری کرتے ہین۔ پس بدھ کی یہ تعلیم جرائم کے انسداد کے لئے کافی نہین اور ناقص ہے۔ ہان قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہے جو ہر طرح کامل و مکمل ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یعنے خدا کی فرمانبرداری کرو۔ اس کے رسُول کی فرمانبرداری کرو اور بادشاہون اور حاکمون کی فرمانبرداری کرو۔ اب دیکھو۔ کہ جو شخص حاکمون کی اطاعت کرتا ہے اس کے کیا معنے ہین یہی کہ وہ بادشاہون کے مقرر کردہ قوانین کی پیروی کرتا ہے اور قانون حکومت کی خلاف ورزی نہین کرتا۔ غرض دنیا مین کوئی ایسا شخص

موذ شرک وعقاید فاسدہ سے یہ سرزمین پاک ہوجائے۔ اور ثابت ہو جائے۔ کہ اللہ کی ذات والاصفات تمام قسم کے نقصوں اور کمزوریوں سے منزہ ہے۔ نہ بت معبود ہوسکتے ہیں۔ نہ عیسیٰ جو کہ ایک عاجز انسان تھا۔

العزیز الحکیم۔ کسی کام کا انتظام دو باتوں پر ہے۔ ایک کرنیوالا صاحب حکمت ہو دوم غالب۔ یہ صفات حقیقی طور پر ہی خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں۔

وھو علیٰ کل شیئ قدیر۔ ہر چاہی ہوئی چیز پر۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرماچکا ہے

یفعل مایشاء۔ ویحکم مایرید۔

ھو الاول۔ لیس قبلہ شیئ۔ والآخر لیس بعدہ شیئ والظاھر۔ لیس فوقہ شیئ والباطن۔ لیس دونہ شیئ۔ یہ معنی احادیث میں آئے ہیں۔

ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔

استویٰ علی العرش۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان چیزوں کو پیدا کرکے آزاد نہیں چھوڑا۔ بلکہ ذرہ ذرہ پر میری حکومت ہے۔

ھو معکم اینما کنتم۔ وہ تمہارا ہی مددگار ہے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو۔

اٰمنوا۔ ایمان میں دو چیزیں ہیں۔ ایک یقین۔ ایک تسلیم۔ اگر یقین ہو۔ تو ایسے شخص کو منافق کہتے ہیں۔ اگر دونو نہ ہوں تو اسے عنادی کافر بولینگے۔

انفقوا۔ مال کا دینا۔ مومن اور کافر کے درمیان امتیاز ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ مال لوجہ اللہ وہی خرچ کرسکتا ہے۔ جس کے اندر صدق ہو۔

صحابہ کرام کوئی تم سے زیادہ نمازیں نہیں پڑھتے تھے تین باتیں ان میں تھیں ایک نبی کریم کی صحبت۔ دوسرا ایمان کامل درجہ کا۔ تیسرا خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے تھے۔

مورخہ ۱۸۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع ۲

یقرض اللہ۔ قرض کاٹنے کو کہتے ہیں۔ خدا کے نام پر کچھ دینے کو قرض اسلیئے فرمایا۔ کہ جو خرچ کروگے۔ وہ واپس دیا جائیگا۔ بلکہ ثواب عظیم بھی ملیگا۔

اجر کریم۔ جو رزق فتوحات کا ہوتا ہے اسے رزق کریم کہتے ہیں۔ فرمایا کہ تم جنگوں میں لگے ہوئے ہو۔ اس کا تم کو اجر عظیم اور رزق کریم ملیگا۔

نقتبس۔ کسی کی آگ سے یا چراغ سے اپنے چراغ کو روشن کرلینا۔ فرمایا۔ یہ قیامت کے دن تم کو کسی کا نور کام نہ آئیگا۔ اپنا نور اپنے ساتھ لاؤ۔

غرور۔ غ کے فتحہ کے ساتھ شیطان کا نام ہے۔ بہت ہی دھوکہ دینے والا

فدیۃ۔ جس کو دے کر انسان اپنی جان چھڑائے۔

ھی مولٰکم۔ مولا کے معنے ساتھی۔ ہمراہی (۲) لوٹنے کی جگہ منافقوں کو بتایا کہ تم کچھ عرصہ باہر ہو۔ آخر اسی آگ میں پڑوگے۔

تخشع (۱) ڈرنا (۲) کسی کے لیئے فروتنی اختیار کرنا۔ فرمایا۔ اقرار سے مومنوں اور منافقوں میں فرق معلوم نہیں ہوتا۔ منافق بھی آمنا و صدقنا کہتے ہیں۔ اور مومن بھی لیکن مومن کے اندر یہ بات بیٹھی ہوئی ہے اور منافق کے قلب میں ایمان نہیں معاملات میں سب راز فاش ہوجاتا ہے۔

فاسقون۔ منافق میں ایمان نہیں ہوتا۔ اور فاسق میں ایمان تو ہوتا ہے مگر عمل نہیں ہوتا۔

الشھداء۔ شہید سے

تین کام کرتا ہے [illegible] کرتا ہے۔ جو فسانہ کے [illegible] میں نہیں ہوتا (۳) [illegible] میں نمونہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد یہ امور [illegible] یقین شہدا کے [illegible]

مورخہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۹ سورہ الحدید رکوع ۳

الحیٰوۃ الدنیا۔ دو زندگی جو نزدیک کی ہے اسکے واسطے پانچ باتیں ہیں۔ لعب لہو۔ زینت تفاخر۔ تکاثر۔ لعب۔ ایسی چیز جس میں کوئی تکان ہو۔ مگر فائدہ کوئی نہ ہو۔ لہو۔ ایسی چیز جس سے غفلت پیدا ہوجائے۔ الکفار۔ کافر زمیندار کو کہتے ہیں۔ کفر کے معنے ڈھانپنا زمیندار بیج کو ڈھانپتا ہے اسے کافر کہا جاتا ہے۔ ومغفرۃ من اللہ و رضوان۔ اللہ جو سب چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اسکی رضامندی ہوگی۔ تو پھر کونسی نعمت ہے۔ جو نہ ملیگی۔ کفار کے لیئے عذاب شدید فرمایا۔ اور مومنوں کے لیئے مغفرۃ و رضوان۔ جو ان کافروں کے لیئے عذاب پر عذاب ہے کیونکہ اپنے مخالف کو سکھ و آرام میں دیکھنا یہ بھی انکے لیئے ایک عذاب ہوگا

سابقوا۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ دنیوی علائق میں پھنس نہ جانا بلکہ منزل مقصود کا خیال رکھو

من قبل ان نبراھا۔ تقدیر کے متعلق لوگوں کو یہ دھوکہ لگتا ہے۔ کہ جب خدا نے پہلے ہی لکھدیا ہے۔ کہ فلاں کام یوں ہوگا۔ تو اسکے متعلق کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ کسی آدمی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ چوری کریگا۔ اور زنا جہنمی ہوگا۔ تو اب وہ شخص اس کے خلاف کیا کرسکتا ہے

اسکا جواب یہ ہے۔ کہ خدا عالم الغیب ہے۔ مگر اس سے انسان کا مجبور ہونا کہاں سے ثابت ہوا۔ جب کہ ہر ایک انسان جانتا ہے کہ اسے باری کیوقت کوئی مجبور نہیں کرتا پس علم تابع معلوم ہے۔ معلوم علم کے تابع نہیں مثلاً خواب میں کسی کے بارے میں ہم کوئی امر دیکھیں اور ویسا ہی ہوجائے۔ تو اب خواب نے اس شخص کو اس امر کے ویسا ہی کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ پس خدا کا علم کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ علم چونکہ صحیح ہے اسلیئے جو کام جیسا ہونا تھا۔ ویسا ہی خدا کے علم غیب میں قبل از وقوع آگیا۔

لکیلا تاسوا۔ یہ عدم افسوس مجبور محض ہونیکے لیئے نہیں بلکہ اسلیئے کہ سلسلہ اسباب کسب کے نتیجہ میں ایسا ہوا۔

۲۳۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع

(ا) ابتغاء رضوان اللہ۔ اس میں بتایا رہبانیت مطلقاً منع نہیں اسقدر جائز ہے جو اللہ کی رضامندی کے لیئے ہو اور وہ وہی ہوسکتی ہے۔ جس میں خدا کے کسی اور حکم کی خلاف ورزی نہ ہو۔ مسلمان بھرت پکڑیں۔ پہلے بتایا کہ انبیاء بھیجنا ہماری سنت ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم ابو الانبیاء اور حضرت نوح موجودہ نسل انسانی کے مورث اعلیٰ کا ذکر کیا۔ پھر انکے خلف رکا۔ پھر اہل کتاب کے فسق و فجور میں مبتلا ہوجانیسے خاتم النبیین کی ضرورت بعثت کا سوال حل کیا۔

کفلین۔ کفل کہتے ہیں۔ ترازو کے پلڑے کو حدیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ اس امت کو بہت بڑھکر اجر ملیگا۔ اور یہ خدا کا فضل ہے

(ب) دنیا کے کام خدا کے لیئے ہوں تو وہ بھی از روئے اسلام دین کے حکم میں ہیں اسلیئے کفلین فرمایا۔

الا یقدرون۔ کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے۔

یہاں ستائیسویں پارہ کے نوٹ ختم ہوئے

حضرت مولانا مولوی نورشاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

پارہ ستائیسواں

رکوع نمبر ۱۴

(سورہ الواقعہ بقیہ رکوع ۱۴)

۸۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

مخضود۔ کانٹے دور کئے ہوئے۔ اس میں یہ بتایا کہ جنت کے آرام میں کوئی امر موجب تکلیف نہ ہوگا۔

ظل ممدود۔ سایہ دوپہر کے وقت گھٹتا جاتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات درخت کے سایہ میں آرام لینے والے کو دھوپ آجاتی ہے۔ فرمایا اس کا سایہ بہت پھیلا ہوا ہوگا۔

لا ممنوعۃ۔ منع کئی قسم ہے۔ طاقت نہیں۔ وسعت نہیں۔ خود معدہ میں خلل ہو۔ کسی قسم کی روک نہوگی۔

فرش مرفوعۃ۔ عالیخاندان بیبیاں۔ اسپر قرینہ ہے۔ اگلی آیت

عربا اترابا۔ خاوندوں کی پیاریاں ہم عمر۔ یعنی خاوندوں کی عمروں کے مناسب حال

(پارہ ۲۷۔ رکوع ۲۔ سورہ الواقعہ ۱۴)

۹۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

یحموم۔ سیاہ دھوئیں

کریم۔ انسان جس سے فائدہ اٹھاتا ہے اسکی ایک عزت دل میں ہوتی ہے فرمایا اس ظل سے آرام نہ پائیں گے۔

مترفین۔ آرام طلب۔ دوزخ بمنزلہ شفاخانہ کے ہے اس میں ایسی روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔

الحنث۔ (۱) خدا کی عظمت دل میں نہتھی اپنی قسمیں توڑتے تھے (۲) مطلق گناہوں پر اصرار کرتے تھے (۳) بار بار قسمیں کھا کر کہتے کہ قیامت کو اٹھائے نہ جائینگے

میقات۔ اسوقت تک جمع کئے جائینگے (۲) بمعنی فی ایک مقررون کی تاریخ میں

الہیم۔ اونٹوں میں پاس کی ایک بیماری ہوتی ہے۔ فرماتا ہے۔ گرم پانی سے پیاس نہیں بجھیگی۔ بار بار پینا پڑیگا۔

نزلہم۔ جب مہمان آئے۔ کھانا دیر سے دیا جاتا ہو تو اس کے آتے ہی جو ناشتہ پیش کیا جائے۔ اسے نزل کہتے ہیں۔

افرایتم ما تمنون۔ چونکہ اعتراض حشر اجساد پر ہے اسلیئے فرماتا ہے کہ وہ منی جس سے انسان پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی تو آخر اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ پس کیا وہ دوبارہ خلق پر قادر نہیں۔ کیونکہ منی سے انسان بننا بھی تو حیرت انگیز ہے۔

قدرنا بینکم الموت۔ جو خدا کی ہستی پر موت لا سکتا ہے کیا وہ اس موت کو ہٹا نہیں سکتا

شجرتھا۔ (۱) بالنس کے درخت سے بھی آگ نکلتی ہے (۲) آگ پتھر یا کسی جسم میں چھپی ہوتی ہے۔ پھر شعلہ درخت کی مانند ہو جاتا ہے۔

اپنی قدرتوں کا بیان کیا ہے۔ تا ظاہر ہو کہ وہ قیامت لانے پر قادر ہے۔

للمقوین۔ مسافر بھوکے لوگ۔

(پارہ ۲۷۔ رکوع ۱۶ سورہ الواقعہ رکوع ۳)

۱۰۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

فلا اقسم۔ قسم کے فعل پر لا نفی آتا ہے۔ اس کی توجیہیں مفسرین نے کی ہیں۔ جن میں سے مشہور یہ ہے۔ کہ لا زائد ہے۔ (۲) اس بات پر قسم کھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کھلی ہوئی صداقت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس عقیدہ کی تردید مقصود ہو اس کے لیئے لا آیا ہے کہ ایسا نہیں۔ اور پھر قسم کھائی گئی۔ کہ حقیقت یوں ہے۔

بمواقع النجوم۔ مواقع جمع موقع جس کے تین معنی ہیں گرنے اور پڑنے کی جگہ۔ گرنا (مصدر) فرماتا ہے۔ کتاب اللہ کی نسبت تم انکار کرتے ہو اور کہتے ہو۔ افترا ہے۔ ایسا نہیں۔ میں تمہیں ستاروں کے گرنیکی طرف اسی کے ظہور کیوقت ستارے بہت ٹوٹتے ہیں) کہ وہ بھی ایک نشان ہے متوجہ کرتا ہوں۔ یہ قرآن کریم ہے۔ اور تمام شیطانی دستبردوں سے محفوظ ہے۔

من رب العالمین۔ اس میں بتایا۔ کہ جیسے خدا تعالیٰ جسمانی پرورش کرتا ہے ضرور ہے۔ کہ روحانی تربیت کا سامان بھی بھیجے

مدھنون۔ کمزوری سستی۔ ڈھیل یقینی دکھاتے ہو۔

غیر مدینین۔ نہیں رعیت اور محکوم

ان کنتم صادقین۔ اس میں توجہ دلائی۔ کہ ایسے قادر و توانا خدا کے پیغام کو چھوڑ کر اپنے لئے مصیبت نہ لو۔

سورہ الواقعہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الحدید۔ رکوع ۱۔ پارہ ۲۷۔ رکوع ۱۷

۱۶۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

سبح۔ مصدر تسبیح۔ خدا کو تمام نقصوں سے پاک سمجھنا۔ اس کے لیئے تین طرح کے صیغے آئے ہیں (۱) سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا (۲) سبح للہ ما فی السموت والارض (۳) یسبح للہ۔ اس میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ اب ایسی ہوائیں چل رہی ہیں۔ کہ

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

۱۹

پارہ انیسوان

سورۃ الفرقان رکوع ۱

(مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۱۰ء)

لایرجون۔ ڈرتے نہین۔

لولا انزل علینا الملائکۃ۔ ہمین کیون رؤیا نہین ہوتے۔ ہمین کیون الہام نہین ہوتا۔

وہ زمیندار احمق ہو جو کہے بادشاہ خود آکر میرے گھر مین معاملہ کیون نہین لیتا۔ کیونکہ اس کی تو اتنی ہی قدر ہے کہ ایک نمبردار جوتے مار کر اس سے معاملہ وصول کرے۔

ویقولون۔ فرشتے کہین گے۔

حجراً محجوراً۔ حرام محرم ہے۔

ھبآءً منثوراً۔ کوٹھڑی مین جو دھوپ پڑتی ہے اس مین جو ذرے سے نظر آتے ہین ان کو ہبا کہتے ہین۔ (۲) غبار (۳) ہوا مین جو دھول اڑتی ہے (۴) پانی جو بہ کے چلا جاتا ہے۔

ویوم تشقق السمآء بالغمام۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ۔ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جنگ مین بادل بھی برسا۔ فرشتے بھی اترے اور مسلمان مظفر و منصور ہوئے اور کفار شکست یاب۔

لم اتخذ فلاناً۔ کئی دوست بری ترغیبین دے کر جہنم کی راہ دکھاتے ہین آن بچو۔

وقال الرسول۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے تنزل کی یہی وجہ خدا کے حضور بیان فرماوین گے۔ کہ اسلامیون نے عملی طور پر قرآن شریف کو چھوڑ دیا۔ مثلاً قرآن نے ایک قاعدہ بتایا ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم۔ بہت لوگ ہین جو اس کے خلاف عمل کرتے ہین۔ مجھے ایک دفعہ ایک عورت نے ایک دھیلا دیا۔ مین نے شکر کیا کہ یہی پیسہ خدا کے نام دے دون۔ تو خدا تعالیٰ ایک دانہ کی کئی بالیان اور سات سات سو دانے بنانے والا ہے۔ اور اگر اپنے علم کے مطابق دوائی بنالون۔ تو دس ہزار غریب کے کام آئے۔ اور اس شکر سے بہت نفع اٹھایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شکر کی روح تھی۔ جو کپڑا مل گیا۔ پہن لیا۔ مگر بعض لوگ ہین کہ وہ خدا کی نعمت پر شکر نہین کرتے۔ اور پھر ساری عمر دکھ مین رہتے ہین۔ ایک شخص کو مین نے مین ہزار روپیہ دیا۔ اوس نے کہا کہ اس سے میرا کیا بنتا ہے۔ مینے کہا کہ یہ کفر نعمت ہے۔ واقع مین کچھ نہ بنے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ سب روپیہ برباد ہو گیا۔

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۲)

وزیراً۔ بوجھ بٹانے والا۔

اصحٰب الرّسّ۔ مین نے اس کے متعلق بہت تحقیقات کی ہے۔ کوئی کتاب ان کے حالات کی نہین ملی۔ ہان قرآن مجید مین تدبر کرنے سے یہ معلوم ہوا۔ کہ اس سے مراد۔ یوسف کو کنوئین مین ڈالنے والے ہین۔

ان یتخذونک الا ھزواً۔ برا حقیر قرار دیتے ہین۔

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۳)

الم تر الی ربک کیف مدّ الظّل۔ کیا تم نے نہین دیکھا اپنے رب کا ایک عجیب نظارہ اس نے وہ سایہ بنایا ہے۔ جو صبح صادق سے لے کر غروب تک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اختیار تہا کہ وہ سایہ اپنے رنگ ہی مین ٹھہر جاتا سورج کو دلیل بنایا کہ وہ سایہ سورج کے سامنے آگے آگے ہی سمٹتا چلا جاتا ہے۔

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتون۔ چھ مختلف مراتب طے کرا کے۔

وما الرّحمٰن۔ ان کا مطلب یہ تہا۔ کہ ایسے خاص موقعہ پر رحمٰن نہین بولا کرتے۔ (آریہ عیسائی یہ تمام قومین صفت رحمانیت کی منکر ہین۔ اسی واسطے کفارہ اور تناسخ کے قائل ہوئے)

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۴)

بروجاً۔ روشن ستارے۔

سراجاً۔ سورج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سراج منیر فرمایا ہے۔

خلفۃ۔ ایک وقت مین ایک چیز رہ جاوے دوسرے وقت مین پوری کرے۔ اسمین سمجھایا ہے۔ کہ تم زمین کے روشن ستارے بنو۔ اگر کوئی وقت غفلت کا گذرا ہے تو اب اسکی تلافی کرلو۔

ھوناً۔ بڑی سکینت و آرام کے ساتھ۔ وقار سے زندگی بسر کرو۔ عباد الرحمٰن متکبر۔ متجبر۔ فساد مین کوشش کرنیوالے۔ عصیان مین منہمک نہین ہوتے۔

قالوا سلماً۔ جب جاہل مخاطب کرین۔ تو سلامتی کی راہ اختیار کرتے ہین۔

یبیتون لربھم سجداً وقیاماً۔ مومن رات عبادت کے کام کرتا ہے۔ انگریزی پڑھنے والون کی عادت چھوڑ دو۔ کہ دو بجے سوئے۔ اور ۸ بجے اٹھے۔

غراماً۔ سخت لازم۔

ان یعاقب یکن غراماً۔

کسی کو اگر سزا دیتا ہے۔ تو عذاب لازم وسخت ہوتا ہو۔ غرام عشق ومحبت کو بھی بولتے ہیں۔ جو چیز مضبوطی سے کسی کے پیچھے پڑ جاوے وہ غرام ہے۔

لم یسرفوا۔ خطا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

قواماً۔ معتدل۔

لا یزنون۔ زنا۔ اپنی شہوت کو ناجائز طور پر خرچ کرنا۔

اثاماً۔ دوزخ کا ایک مرتبہ۔ عذاب۔

یضٰعف۔ بڑھ چڑھ کر۔ یخلد فیہ۔ مدتہائے دراز رہیگا۔

لا یشہدون الزور۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کبھی موجود نہیں ہوتے۔ وہ جھوٹے کلمات میں نہ غور کرتے ہیں۔

یہاں سورۃ الفرقان کو نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۃ الشعراء رکوع ۵

پارہ ۱۹

۳۱ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

المبین۔ کھول کے سنانے والی۔

الا یکونوا مومنین۔ کیا تو ہلکان کر دیگا۔ اپنی جان کہ یہ محمد ص شریر ایمان نہیں لاتے

محدث۔ نئے پیرائے والا۔ بات تو وہی ہوتی ہے۔

یستھزءون۔ جسے خفیف گردانتے تھے۔

یکم جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء رکوع ۶)

نادیٰ۔ آواز دی۔

القوم الظلمین۔ قوم فرعون اس کا بیان کیا ہے۔

رب انی اخاف۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسےٰ کو خود اپنے طور پر کوئی خواہش نہ تھی۔ کہ میں نبی بنوں۔ جسقدر لوگ خواہشوں کے گرویدہ ہیں۔ وہ اکثر ناکام رہتے ہیں۔ فضل انہی پر ہوتا ہے۔ جو خود خواہش نہیں کرتے۔ خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ایک اور نکتہ قابل یادداشت ہے۔ کہ دعا قرآن میں یا تو رب سے شروع ہوتی ہے یا اللھم سے

ولھم علیّ ذنب۔ یعنے اے مولا تیرا تو مجرم نہیں۔ مگر ان کے زعم میں ان کا ایک گناہ میرے ذمے ہے۔

فاذھبا۔ اس کے معنے ہیں جاؤ جاؤ۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے صرف موسیٰ ہی نے جا کر کلام کیا۔

التی فعلت۔ ایک شاہی خاندان کے آدمی کی موت کیطرف اشارہ ہے۔

وانا من الضالین۔ فرمایا بیشک میں نے ایسا کیا اور میں محبت کرنیوالا ہوں یعنے جیسے تم کو حب قومی ہے۔ مجھ بھی ہے۔ مجھ بھی اپنی قوم کو تکلیف میں دیکھا نہیں جاتا۔

وتلک نعمۃ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام شرم دلاتے ہیں کہ واقعی بڑا تم نے احسان کیا ہے کہ ساری قوم کو غلام بنا رکھا ہے۔ اور ایک آدمی کو پرورش کیا تو بادشاہ ہو کر اس کا احسان جتاتے ہو۔ یہ معنے مجھے پسند نہیں کہ حضرت موسےٰ نے اس احسان کا اقرار کر لیا۔ فرعون اس کا جواب نہیں دے سکا۔ اس لئے اور بات شروع کر دی۔ اور پھر کبھی یہ احسان نہیں جتایا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ نے شرم دلائی۔

قال لمن حولہ۔ ایک گروہ ہے۔ جو خدا کو صرف علت العلل سمجھتا ہے اور اسے موصوف قرار نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ فرعون حضرت موسےٰ کے رب السموات والارض پر ہنسی اڑاتا ہے۔ مگر حضرت موسےٰ اپنی بات پر قائم رہے۔ اور ربکم ورب آبائکم پھر رب المشرق والمغرب فرما کر اس کے افعال قدرت کا ذکر کیا۔

الھاً غیری۔ مشرک تو اپنی بادشاہ کو بھی معبود قرار دیتی ہیں۔

مورخہ ۳۔ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء رکوع ۷)

فالقی عصاہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتایا کہ خدا نے میرے عصا میں طاقت رکھی ہے۔ کہ وہ تیرے ہاتھ میں سانپ ہو جاوے گا۔

بیضاء للنّٰظرین۔ اور میرے ہاتھ میں ایسی روشن تعلیم ہے کہ وہ ظلمات کو دور کر دیگی

لسحرٌ علیم۔ باریک در باریک علوم کا ماہر۔ چالاک شخص۔

فماذا تأمرون۔ اپنے ماتحتوں سے اس طرز کا کلام شرافت ہے۔

لمن المقربین۔ یعنی اپنا مصاحب بنالونگا۔

من خلاف ۔ خلاف ورزی کے سبب۔

لاصلبنکم۔ صلیب پر چڑھاؤں گا تاکہ عام طور پر تشہیر ہو جاوے۔

قالوا لا ضیر۔ دیکھو ایمانی قوت یا تو وہی ساحر ائن لنا لاجراً اور بعزۃ فرعون کہہ رہے تھے یا اب فرعون کی دھمکی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

مورخہ ۴ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورۃ الشعراء رکوع ۸)

انبیاء کا بھروسہ اپنے جتھے پر نہیں ہوتا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا واقعہ اس بات کا شاہد ہے کہ آپ فرعون ایسے عظیم الشان بادشاہ کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہوئے۔

انکم متبعون۔ یہ نبی کریم ص کو سنایا ہے کہ آپ بھی اور آپکے ساتھ والے مکہ سے چل دو۔ تمہارا بھی پیچھا کیا جاوے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دشمنوں نے پیچھا کیا۔ مگر ان کا حشر فرعون کی مانند ہوا۔ راستبازوں کی عداوت کبھی نیک نتیجہ نہیں لاتی۔ یہاں تک کہ ان کی اولاد میں بھی نیک نتیجہ نہیں نکلتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یخاف عقبٰہا۔

شرذمہ۔ جماعت۔

قلیلون۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ خرجوا من دیارھم وھم الوف کئی ہزار تھے

حاذرون۔ چوکس باساز و سامان

داورثنٰھا بنی اسرائیل۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی جماعت کو جب ایک علاقہ میں فتح کے لئے جانے کو کہا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ اذھب انت وربک فقاتلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت رنج ہوا تو دعا کی۔ فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین۔ جسکی وجہ سے چالیس سال جنگل میں سرگردان رہے۔ پھر تاریخ شہادت نہیں دیتی۔ کہ بنی اسرائیل مصر کے مالک ہوئے۔ پس مراد یہ ہے۔ کہ مالک مصر کی مثل ہوگئے۔ گویا ضمیر مثل کی طرف پھیری گئی۔ جیسے اخذت درھماً ونصفہ۔ میں نے ڈیڑھ درہم لیا۔ حالانکہ وہ نصف اسی درہم کا نہیں۔ بلکہ دوسرے درہم کا نصف ہے۔ جو اس پہلے کی مثل ہو

تراء الجمعن۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ رویت اور چیز ہے اور ادراک اور (انا لمدرکون)

سیھدین۔ میرا رب مجھے کوئی راہ مخلصی کی بتا دے گا۔ یہاں ایک صوفیانہ نکتہ ہے کہ ابوبکرؓ صدیق نے بھی جب غار میں انا لمدرکون کہا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان معنا ربنا۔ اور حضرت موسیٰ ان معی کہتے ہیں۔

اضرب بعصاک البحر۔ ایک مقام پر اضرب بعصاک الحجر کی وحی ہوئی۔ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں اپنے عصا کو بحر یا حجر پر مارو۔ اور ایک ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ اپنی جماعت کو سمندر میں سے لے چل۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا فاضرب لھم طریقاً فی البحر یبسا۔ ان کے لئے ایک خشک راستہ پڑا ہے۔ وہاں سے نکال لے جاؤ۔

فانفلق۔ یعنی وہاں دریا پھٹا پڑا ہے۔ خشک ہو چکا تھا۔

۵۔ جون ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورۃ الشعراء رکوع ۹)

ابراہیم علیہم السلام کی اولاد دو بیویوں سے تھی۔ ایک بیوی معہ اولاد عرب میں مقیم ہوئی۔ چونکہ وہ مورث اعلیٰ تھے اس لئے ان کا واقعہ اہل عرب کو خصوصیت سے سنایا جاتا ہے۔

لابیہ۔ اپنے ایک بزرگ کو* معلوم ہوتا ہے۔ کہ والد اور تھا جبھی آپؑ کے ساتھ آذر آیا ہے۔ دوم بڑھاپے میں والد کے لئے دعا کی۔ اور آپؑ کے لئے دعا سے منع کئے گئے۔ چنانچہ تورات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا نام تارا تھا۔

وجدنا آباءنا۔ تعجب ہے کہ لوگ دنیا کے معاملات میں تو جدت پسند ہیں مگر دین کے بارے میں وجدنا آباءنا کہہ دیتے ہیں۔ کیا لوگ ریلوں اور سٹیمروں پر سوار نہیں ہوتے۔ حالانکہ ان کے باپ دادا نہیں ہوئے۔ یہ محض حیلہ سازیاں ہیں۔ جو مشرکین اللہ کی عبادت نہ کرنے کے لئے کرتے تھے۔

فانھم عدو لی۔ حضرت ابراہیم علیہم السلام نے اعلان کر دیا۔ کہ یہ بت میرے دشمن ہیں۔ اگر ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ تو سب سے پہلے پہنچائیں گے۔ مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا

فھو یھدین۔ جب ہم ایک انسان کی رضامندی کی راہ دریافت نہیں کر سکتے تو اس وراء الورار ذات کی رضامندی کی راہ سوا کسی کے بتلانے کے کس طرح معلوم کر سکتے ہیں۔

واذا مرضت۔ ایک عجیب نکتہ ہے۔ کہ مرض کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یمرضنی نہیں فرمایا۔ کیونکہ خدا کی طرف سے کبھی نہیں آتا۔ جب تک انسان کوئی کمزوری نہ کمالے

حکماً۔ وہ مضبوط راہ جس کی خلاف ورزی پھر نہ ہو سکے۔

برتھوا زم والے اپنے لئے ایک بات اختیار کرتے ہیں۔ تجربہ سے مفید ثابت نہیں ہوتی۔ تو وہ چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا کی باتیں ایسی نہیں ہوتیں۔

لسان صدق۔ بڑے بڑے علوم پھیلیں گے۔ ترقیاں ہوں گی۔ الٰہی میری زبان ایسی پختہ ہو۔ کہ اس کے خلاف کبھی کچھ ثابت نہ ہو۔

المجرمون۔ خدا سے قطع تعلق کرنیوالے۔

مورخہ ۶۔ جون ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء۔ رکوع ۱۰۔۱۱۔۱۲

حضرت نوح علیہ السلام کا ملک دجلہ فرات میں تھا۔ وہاں کے رہنے والے بڑے عیش میں تھے۔ جیسے کہ آجکل یوروپ و امریکہ کا حال ہے ان کی دولتمندی کا یہ حال ہے کہ سنکھ در سنکھ تک کوئی چیز نہیں اور عرب میں تو بس ۱۔۱۰۔۱۰۰۔ ۱۰۰۰ تک ہے۔ حضرت مسیحؑ نے کہا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا آسان ہے۔ پر دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اسی واسطے انبیاء کے متبعین غریب لوگ ہوتے ہیں۔ اور نادان اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوحؑ کو بھی کہا۔ واتبعک الارذلون۔

بما کانوا یعملون۔ حضرت نوحؑ سمجھاتے ہیں۔ کہ ان غریبوں نے کوئی ایسا عمل کیا جس سے ان کو نبی کی متابعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور تم نے کوئی ایسا عمل کیا۔ جس کی وجہ سے خدا نے تمہیں یہ توفیق نہ بخشی۔ اور تم منکران رسالت ہوئے۔

انسان کا سلسلہ اعمال چلتا ہے۔ اور اس سلسلہ کے مطابق اعمال کا پھل انسان کو ملتا ہے۔ خشت اول چون نہد معمار کج ٭ تا ثریا مے رسد دیوار کج
اسی واسطے یہ دعا ہر خطبہ جمعہ میں پڑھی جاتی ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیآت اعمالنا۔ کہ ہمیں اعمال کے بد نتائج سے محفوظ رکھ۔

ربّ انّ قومی - یہ لنکونن من المرجومین کے مقابلہ میں انبیاء کا مقابلہ ہے۔

واطیعون - جو لوگ نبیوں کی اطاعت کے منکر ہیں وہ غور کریں۔ یہاں تو رسول بمعنے کتاب اللہ نہیں ہو سکتا۔

اتبنون - وہ قوم اونچی اور عالی شان مکان بناتی تھی۔

ریع - شرف (اونچی جگہ) طریق (رستے) منظر (عمدہ نظارے کی جگہ)

مصانع - جمع مصنع جس کے معنے کلیں اعلیٰ کوٹھیاں۔

خلق الاوّلین - اولڈ فیشن باتیں ہیں۔

تنحتون من الجبال بیوتا - پہاڑوں پر کوٹھیاں بناتے ہو۔

انت من المسحرین - یعنی تو بھی کھانے پینے کا محتاج ہے۔ (۲) تم پر کوئی جادو کر گیا (۳) تو جادو دیا گیا ہے۔ تقریر لطیف کرتا ہے۔

مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورۃ الشعراء - رکوع ۱۲-۱۴)

چار چیزیں بڑی نقصان دہ ہیں (۱) غضب جس سے بولتے وقت ہوش حواس باطل ہو جاتے ہیں اس کے پانچ علاج ہیں (۱) چلتا ہو اٹھہر جاوے - ٹھہرا ہوا بیٹھ جاوے (۳) بیٹھا ہو الیٹ جاوے (۴) لاحول پڑھے (۵) بائیں طرف تھوک دیوے - ٹھنڈا پانی پی لے۔

(۲) شہوت - النساء حبائل الشیطان - شہوت نے بہت سی مخلوق کو ہاویہ میں ڈالا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - من یضمن لی ما بین لحییه وما بین رجلیه اضمن له الجنة

وہ چیز جو دو جبڑوں کے درمیان ہے۔ اور وہ جو رانوں کے درمیان ہے اگر تم ان پر قابو پالو - تو میں تمہارے جنت کا ذمہ وار ہوتا ہوں۔

جو لوگ شہوت کا خیال رکھتے ہیں وہ جریان میں مبتلا ہو جاتے ہیں - نظر حافظہ دل کا حوصلہ - تمام طاقتیں کمزور ہو جاتی ہیں - یہ شہوانی نظر کا نقصان ہے - جو اس سے آگے بڑھے - وہ سوزاک - آتشک میں گرفتار ہوتے ہیں۔

۳ - حرص وطمع دنیوی - اس میں نہ حلال کو دیکھنے نہ حرام کو - نہ دیانت نہ امانت اپنے لئے سب کچھ حلال دوسرے کو اس کا حق دینا بھی بار خاطر۔

۴ - کسل و کاہلی - مسلمانوں میں یہ مرض آج کل بہت ہی بڑھا ہوا ہے - نماز میں ابن حزم کا مذہب یہ ہے - کہ دعا اللّٰھُمَّ انی اعوذبک من العجز والکسل کو فرض سمجھتے ہیں۔

عجز کے معنے ہیں اسباب کا جمع نہ ہونا - کسل اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینا

۵ - فرحوا بما عندھم من العلم - دوسرے کی تحقیر اور اپنے تئیں بہت کچھ سمجھنا - اور اپنے علم پر نازاں ہونا۔

ان رکوعوں میں انہی باتوں کا ذکر ہے۔

لنکونن من المخرجین - جب ناصح نے بے جا شہوت سے روکا - تو غضب میں آئے یہ دوسرا جرم ہے۔

اصحٰب الایکة - ایک ندی کو کہتے ہیں - جو بہتی ہو - بن بھی ترجمہ کیا ہو۔

اوفوا الکیل - یہ حرص وطمع دنیوی کے چھوڑنے کا وعظ ہے۔

مورخہ ۸ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورۃ الشعراء رکوع ۱۵)

عربیّ مبین - کھول کھول کر سنانے والی۔

لفی زبر الاولین - دیکھو یسعیاہ کے باب ۴ و ۵ کو۔

عن السمع لمعزولون - قرآن ایسی کتاب ہے کہ شریر اس کے سننے کی بھی برداشت نہیں کر سکتا - چہ جائے کہ دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

وانذر عشیرتك الاقربین - مومن پر لازم ہے - کہ پہلے اپنی اصلاح کرے پھر اقرباء کو سمجھائے - اور ان کو سمجھانا تلوار کی دھار پر چلنا ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقرباء کو خوب سمجھایا - پہلے دعوت کی - موقعہ نہ ملا - تو پھر دعوت کی - اور انھیں وعظ کیا - پھر جو کسر رہی - تو پہاڑ پر چڑھ کر سب کو نام بنام پکارا - یہاں تک کہ صبح سے لیکر عصر کی نماز کا وقت آگیا - عصر کے بعد کہا - کہ اگر ہم کہدیں کہ مکہ پر دشمن کا لشکر چڑھائی کرنے والا ہے۔

تو تم میری بات کا یقین کرو - یا نہیں اونھوں نے کہا کیوں نہیں کہ آپ صادق ہیں اس پر آپ نے کہا انا النذیر العریان - میں ڈرانے والا ہوں - دیکھو - تم پر عذاب الٰہی آنے والا ہے - اپنی عاقبت کی فکر کرو - اور اپنے تئیں شیطانی اعمال سے بچالو۔

میں بھی عصر کے بعد تمھیں نصیحت کرتا ہوں - کہ اپنے تئیں بے جا غضب شہوت - کسل و کاہلی - حرص وطمع سے بچالو - اسوقت صحابہؓ کی طرح تمہیں موت کا سامنا نہیں - بلکہ دین کی خدمت آسان ہے - تم قلم چلاؤ - تقریر کرو - مگر خدا کی رضامندی کے لئے۔

والشعراء - وہ تک بند جو بہادری - مروت - تواضع رحم کی تعریفیں کرتے ہیں - مگر خود اپنے اندر وہ باتیں پیدا نہیں کرتے - اور جس کی مذمت کرتے ہیں - اس سے خود بچتے نہیں۔

ما ظلموا - اسوقت ہم پر یہ ظلم ہو رہا ہے کہ اللہ پر اس کے رسول پاک پر اس کی مطہر بیبیوں پر خطرناک حملے ہوتے ہیں - اوّل عیسائیوں کیطرف سے پھر برہموؤں کی طرف سے - پھر آریوں کیطرف سے ان کی تردید کیلئے

یہاں سورۃ الشعراء کے نوٹ ختم ہوئے

یہان بُدھ کی تعلیم ختم ہوتی ہے اب بُدھ وہ ثمرات بیان کرتے ہین۔ جو اس کی تعلیم پر چلنے والے کو مل سکتے ہین۔ چنانچہ کہتا ہے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین	جو شخص ان ۳۸ بابرکت اصول پر کاربند ہوگا۔ اس پر کوئی شخص غالب آسکیگا اور وہ ہرحال مین خوش رہیگا

بدھ کہتا ہے کہ جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ اس پر دو انعام ہونگے۔ پہلا انعام تو یہ ہوگا کہ اس پر کوئی شخص غالب نہ آسکیگا لیکن مین بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہون کہ بُدھ نے تعلیم تو لمبی چوڑی بیان کی لیکن اپنے پیرو کے لئے کوئی تسلی آمیز اور اعلےٰ ثمرہ بیان نہین کیا۔ اس لئے کہ کسی سے مغلوب نہ ہونا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ پہلے زمانہ مین عرب کی بھی یہی حالت تھی۔ کہ نہ وہ کسی سے مغلوب ہوتے تھے۔ اور نہ وہ کسی پر غالب تھے۔ پھر اب باغستان کو دیکھو کہ نہ وہ ملک کسی سے مغلوب ہے اور نہ ہی کسی پر غالب۔ تو کیا کوئی عقلمند باغستانی لوگون کو صاحب نصیب سمجھیگا یا خواہش کرے گا کہ مین بھی ان لوگون مین سے ہون۔ غرض بدھ نے اپنے پیرو کو کوئی عمدہ نتیجہ نہین دیا ہے قرآن شریف بڑے زور سے للکار کر کہتا ہے۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلون انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ یعنے مین تمام لوگون کو پکار کر کہتا ہون کہ مین نے یہ بات اپنی جان پر فرض کردی ہے۔ کہ مین ہمیشہ اپنے پیرؤون کی مدد کرونگا۔ اور میرے پیرو ہمیشہ دوسرون پر غالب رہین گے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ واولٰئک ھم المفلحون یعنے میرے تابع ہمیشہ منظفر و منصور رہین گے۔ (۲) لاغلبن انا ورسلی۔ (۳) ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (۵) لہم مغفرۃ ورزق کریم۔

پھر بُدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف یہ بات کی ہے کہ اس کے پیرو مغلوب نہ ہون گے یہ نہین بیان کیا کہ خصوصیت صرف میرے پیرؤون کے لئے ہے لیکن فرماتا ہے۔ انہم لہم المنصورون۔ یعنے صرف میرے تابع ہی مدد دیے جاوینگے اور ان کے مقابلہ مین کسی کی ذرہ بھر بھی مدد نہین ہوگی وجندنا لہم الغالبون۔ اور میرے پیرو ہی غالب رہین گے۔ ان کے مقابلہ مین کوئی شخص غالب نہین ہوگا۔ واولٰئک ھم المفلحون یعنے میرے پیرو ہی فتح کا منہ دیکھین گے۔ بدھ نے ایک اور بات بیان نہین کی کہ اس کے پیرؤون کے دشمنون سے کیا برتاؤ ہوگا۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ یعنے دنیا کے پردہ پر جو شخص میرے پیرؤون کا دشمن ہوگا۔ وہ کسی میدان مین بھی فتح نہین حاصل کرے گا۔ بلکہ ہر میدان مین پیٹھ دکھا کر بھاگتا نظر آئے گا۔

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اس نے نعمتون کی تفصیل نہین کی۔ صرف یہی کہدیا کہ تجھ پر کوئی غالب نہین آویگا۔ لیکن دنیا مین ہزارون انعام ہین۔ صرف نہ مغلوب ہونا ہی ایک انعام باقی نہین رہ گیا۔ لیکن قرآن شریف انعامون کی دو قسمین بیان فرماتا ہے۔ اول جسمانی۔ دوم رُوحانی چنانچہ فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض ولیمکنن لہم دینھم ارتضی لہم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً۔ یعنے جو میری تعلیم کے پیرو ہونگے۔ مین ان کو زمین کا بادشاہ بناؤن گا۔ ان کے خوف کو دور کردون گا۔ ان کی سلطنت مین امن ہوگا۔ پھر فرماتا ہے زادہ اللہ بسطۃ فی العلم والجسم۔ یعنے جو شخص میرے مقرر کردہ قوانین پر چلے گا۔ وہ جسم و روح دونون مین زبردست ہوگا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولھم ازواج مطھرۃ یعنی ان کو عمدہ بیویان ملین گی پھر فرماتا ہے۔ وکذٰلک مکنا لیوسف فی الارض ولانضیع اجر المحسنین ولاجر الاٰخرۃ خیر للذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ یعنے میرے تابع دنیا مین یوسف کیطرح معزز ہین گے اور ان کو کوئی ضائع نہ کرسکیگا نہ ہی انکی محنت ضائع کی جاویگی۔ پھر فرماتا ہے وجیھاً فی الدنیا۔ یعنی میرے نیک بندے دنیا مین بڑے بڑے معزز ہون گے۔ پھر فرماتا ہے۔ للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنی میرے مومن بندے کبھی ذلیل نہ ہون گے پھر فرماتا ہے۔ فی عیشۃ راضیۃ یعنے میرے نیک بندے دنیا مین بھی عمدہ اور آرام کی زندگی بسر کرین گے۔ پھر فرماتا ہے لایضرکم من ضل اذا ھتدیتم۔ یعنی جو میرا تابع ہوگا اس کو دنیا مین کوئی تکلیف نہین پہونچا سکیگا۔ پھر فرماتا ہے فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنٰت ویجعل لکم انھاراً۔ یعنی جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ اس کے لئے دنیا کے ہر قسم کے آرام و آسائشین مہیا کی جاوین گی۔ مال و دولت سے وہ متمتع کیا جاوے گا۔ اولاد اور ازواج مطہرات اسے ملین گی موسمون کے مطابق اس پر بارشین ہونگین۔ باغ اور نہرین اسی کی قبضہ مین ہونگی۔ پھر فرماتا ہے۔ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا۔ یعنے نیک بندے اعلیٰ اعلیٰ چارپاؤن کے مالک ہونگے۔ پھر وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ۔ یعنی نیک لوگون کی اولاد بڑے پھلے پھولیگی۔ اور ان کو دنیا مین اپنی اولاد کا سُکھ دیکھنا نصیب ہوگا۔ پھر روحانی انعامات بیان فرماتا ہے۔ واتقوا اللہ یعلمکم اللہ۔ یعنی میری تابعداری کا پہلا روحانی فائدہ تو یہ ہوگا۔ کہ میرے تابع جاہل نہین رہین گے۔ بلکہ علوم سے بہرہ ور ہوجاوین گے۔ پھر فرمایا ہے۔ لوکنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحٰب السعیر یعنے میرے تابع میری تعلیم پر چل کر بے عقل نہین رہین گے بلکہ ان کو عقل خداداد بخشی جاوے گی۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذٰلک لاٰیات لقوم یتفکرون۔ یعنے ایماندارون کو عقل سے کام لینا سکھایا جاوے گا۔ پھر فرماتا ہے۔ فیہ رجال ان یتطھروا۔ یعنی میری تعلیم پر چلکر میرے متبعین گندگی کو ناپسند کرین گے اور ان کی طبیعتین صفائی کیطرف مائل رہینگی۔ پھر فرماتا ہے۔ ھو الذی الف بین قلوبکم یعنی میری شریعت پر چلکر پاک محبت آپسمین تم کو حاصل ہوگی اور محبت بھی ایسی محبت۔ کہ دنیا کے تمام اموال و متاع خرچنے سے بھی کسی طرح میسر نہین آسکتی۔ پھر فرماتا ہے۔ یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت۔ یعنی اے مسلمانو! اگر میری تعلیم پر چلوگے۔ تو تمہاری سب گندی عادتین چھوٹ جاوینگی۔ پھر فرماتا ہے ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر یعنے اسلامی تعلیم تمام فحش اور مخرب اخلاق اور ناپسندیدہ باتوں سے پاک وصاف کردیتی ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ اولٰئک ھم المتقون۔ یعنے میری تعلیم پر چلکر تو سب بدیون سے پاک صاف ہوجاوے گا اور تمام عمدہ اخلاق سے اور عمدہ عادات سے متمتع کیا جاویگا۔ پھر فرماتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم والضالین۔ یعنے جو میری تعلیم پر چلیگا۔ اس پر جس قدر انعام دنیا مین روحانی و جسمانی ہوسکتے ہین۔ وہ سب کئے جاوینگے۔ پھر فرماتا ہے۔ انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ یعنے میری تعلیم پر چلنے والے لوگون پر چار انعام ہونگے۔ کچھ ان مین سے نبی ہونگے۔ کچھ لوگون کو صدیقیت کا مرتبہ ہوگا۔ اور کچھ شہداء کا مرتبہ پائین گے اور باقی صلحاء مین سے ہونگے۔ غرض قرآن شریف اپنی تعلیم پر چلنے والے کو تمام ان انعامات کی جو دنیا مین کسی صورت مین بھی ممکن ہین۔ خواہ رُوحانی ہون اور خواہ جسمانی ہون۔ بشارت دیتا ہے۔

پھر بدھ کہتا ہے۔ کہ جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ وہ ہرحالت مین خوش رہے گا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ

الحمد للہ رب العالمین۔ یعنی میرا تابع علاوہ تنگی اور کشائش دونوں حالتوں میں خوش رہنے کے اس خوشی کا زبان اور افعال سے بھی اظہار کرے گا اور صرف خوشی ہی ظاہر نہیں کرے گا بلکہ اس خوشی کا شکریہ بھی ادا کرے گا اور کہیگا کہ سب تعریفیں تجھی کو سزاوار ہیں۔ اے جہانوں کے پالنے والے۔ پھر قرآن شریف ترقی دے کر ایک اور انعام بیان فرماتا ہے۔

راضیة مرضیة۔ یعنی صرف میرا تابع ہی مجھ سے خوش نہیں ہوگا۔ میں بھی اس سے خوش رہونگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ اس نے صرف یہی بات بیان کی۔ کہ اس کا تابع ہر حالت میں خوش رہے گا۔ یعنے تنگی اور کشائش دونوں میں خوش رہیگا لیکن یہ انعام اعلےٰ نہیں اس لئے کہ کوئی شخص تکلیف میں رہ کر خواہ خوش رہے۔ تب بھی یہ ادنیٰ ہے۔ کیونکہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک طاقتور ہستی اپنے سچے مطیع کو تنگی کی حالت میں تکلیف اٹھاتا دیکھے۔ اور پھر اس کو اس تکلیف سے نجات نہ دے۔ کیونکہ اس میں سب طاقت ہے۔ ان قرآن شریف اپنے سچے متبعین کے متعلق فرماتا ہے۔ کذلک نجی المحسنین یعنے میں اپنے تابعوں کو گو وہ تنگی کی حالت میں بھی مجھ سے راضی اور خوش ہیں۔ اس رضا کا ایسا صلہ دونگا۔ کہ پھر وہ کبھی تنگی کا منہ نہ دیکھیں گے اور وہ ہمیشہ اور ہر حالت میں آرام و راحت سے زندگی بسر کریں گے۔ اور ہمیشہ خوشی و خورمی میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس دنیا میں رہیں گے۔ اور کوئی رنج انہیں نہ پہونچیگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے وجہ بیان نہیں کی۔ کہ کیوں اس کا تابع ہر حالت میں خوش رہے گا۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة۔ یعنے میرے متبع ہر حالت میں اس وجہ سے خوش ہیں کہ ان کا خدا ان سے راضی ہے۔ سو وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جب وہ قادر مطلق حکیم۔ علیم۔ محسن ان سے راضی ہے۔ تو پھر ان دنیوی تکلیفات سے گھبراہٹ کی کیا وجہ۔ پھر فرماتا ہے۔ یبتغون مرضات اللہ۔ یعنے اسلامی شریعت کے ماننے والے اس لئے ہر حالت میں خوش ہیں۔ کہ وہ رضاء الٰہی کے خواہشمند ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے مولیٰ کی مرضی یہ ہے۔ کہ وہ اس کی کسی مصلحت سے اس دنیا میں تکلیفات اٹھاویں۔ تو وہ ان تکلیفات پر راضی اور خوش ہو جاتے ہیں۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے بالکل بیان نہیں کیا۔ کہ آیا اس کے متبع کو مرنے کے بعد بھی کوئی آرام ملیگا۔ حالانکہ اس چندروزہ زندگی میں آرام حاصل کر کے اور پھر مر کر کوئی آرام نہ پانا سخت ناکامی اور خسران مبین ہے بلکہ اگر کوئی شخص ایک کروڑ برس زندہ رہ کر پھر فنا ہو جاوے تو اس زندگی کا کیا مزا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔

اصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین فی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب وفاکھة کثیرة لا مقطوعة ولا ممنوعة وفرش مرفوعة (۲) جنات یدخلونھا تجری من تحتھا الانھار لھم فیھا ما یشاءون۔ (۳) لھم ما یشاءون فیھا ولدینا مزید۔ (۴) خالدین فیھا ابدا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ امید ہے اس قدر کافی ہوگا۔ والسلام۔

ضرورت زمانہ

یہ وہ مفید اور زبردست کتاب ہے جس میں عیسائیوں آریوں کے یک صد ذیق اور اہم اعتراضات اور سوالات کو نمبروار توڑا گیا ہے اور اسلامی عقائد کے ضروری مسائل کو نہایت سلیس و عام فہم اردو عبارت میں نقل کیا ہے اور جس قدر شبہات مذہب کے متعلق سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے دلوں میں پیدا ہوئے سب پر نظر ڈالی ہے۔ لٹریچر متین و مہذب ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸/ ۔ دفتر بدر قادیان سے مل سکتی ہے۔

رسید زر

یکم جون ۱۹۱۰ء
۱۰۸۶۔ نیاز حسین صاحب ۶/
۲ جون ۱۹۱۰ء
۳۷۶۔ حافظ غلام احمد صاحب للعہ
۳ تا ۱۰ جون ۱۹۱۰ء
۲۳۳۳۔ نواب خان صاحب عہ
۲۵۴۵۔ محمد شفیع صاحب للعہ
۱۴۹۰۔ جعفر خان صاحب ۶/
۱۲ جون ۱۹۱۰ء
۱۸۸۶۔ نور الدین صاحب ۶/
۱۵ جون ۱۹۱۰ء
۱۳۱۴۔ محمد الٰہی صاحب للعہ
۲۵۵۱۔ محمد شریف صاحب ۷/
۱۶ جون ۱۹۱۰ء
۱۹۸۔ ملک حسن محمد صاحب ۶/
۷۳۵۔ گلاب الدین صاحب للعہ
۱۷۔ ۱۸ جون ۱۹۱۰ء
۲۳۸۴۔ سلطان علی صاحب ۱۲/
۲۱ جون ۱۹۱۰ء
۱۲۰۴۔ نظام الدین صاحب للعہ
۲۴ تا ۳۰ جون ۱۹۱۰ء
۶۹۶۔ مرزا عباس علی صاحب ۸/
۲۵۴۷۔ احمد علی صاحب للعہ
۲۴۳۶۔ عبداللہ صاحب عہ
۲۱۸۳۔ کرم الٰہی صاحب ۶/
۲۲۷۲۔ رسول بیگ صاحب ۶/

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور نئے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کا گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور قے کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۱۰/ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ ہی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح ولائت کو نامی دوا فروشوں سے بنایا ہے۔ رباح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ۵/
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ہم سے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز

الصاحبان آپ پر روشن ہو کہ کنز میں نے ایک اشتہار اخبار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا اور فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس ۱۲/ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ یعنی چونہ صرف ۵ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲/ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف بھیجنے کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔
المشتہر۔ غلام محی الدین اقبال (احمدی) موضع جھنڈ والی سب آفس کھوڑی ملوال
(تحصیل و ضلع لاہور)

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ و جتی کشمیری لوئی و مینگ ڈمبل و کرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعائت ارکین بدر مجھ سے طلب کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔ المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی
(بازار کلاں۔ راولپنڈی)

دنیا میں ہر قسم کے انعامات کا مورد بن جاویگا۔ اور دین و دنیا میں تو ناکامیوں سے بچ جاویگا۔ اور نہ دین کے معاملات میں تجھے گمراہی حاصل ہوگی اور نہ ہی دنیا کے معاملات میں تو ناکام رہے گا۔ اور علامت بھی بیان فرما دی کہ دن بدن انعام ہونے لگ جاوینگے

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم	حصول نروان پر مضبوطی سے نظر جمائے رکھ

بُدھ کہتا ہے کہ تو نجات کے حصول پر نظر جمائے رکھ۔ لیکن نہ تو بدھ نے یہ بیان کیا کہ نجات کس طرح میسر آسکتی ہے اور نہ ہی خود آدمی اپنی عقل سے دریافت کرسکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم۔ یعنے اے ایماندارو! اگر تم نجات کے حصول کے طریقے خود اپنی عقل سے دریافت نہیں کرسکتے۔ اس لئے میں خود تم کو بتاتا ہوں۔ وہ طریقے یہ ہیں۔ کہ تم ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی کرو تب تم خدا کے عذاب سے نجات پاجاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے۔ ورحمتك۔ یعنے نجات کے حصول کا یہ بھی طریقہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ سے اس کا رحم طلب کر تا رہ۔ پھر فرماتا ہے۔ ننجی المحسنین۔ یعنی نجات حاصل کرنے کا یہ بھی طریق ہے۔ کہ دوسروں کے ساتھ احسان کرے۔ تاکہ اس کے بدلے میں تجھ پر احسان کیا جاوے۔ پھر بدھ نے یقینی طور پر کسی کو بشارت نہیں دی کہ تو فلاں کام کرکے نجات پاجاوے گا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ حقاً علينا ننجي المؤمنين۔ یعنی جو شخص ایمان لاویگا اس کو نجات دینا ہم نے فرض کر لیا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم ننجي الذين اتقوا۔ یعنے جو شخص تقوےٰ اختیار کرے گا وہ نجات پانیوالوں میں سے ہے۔ پھر بدھ نے صرف نجات کے متعلق ہی بیان کیا ہے کہ عذاب سے نجات ہوگی۔ لیکن یہ ادنےٰ درجہ ہے کیونکہ عذاب سے بچنا ابتدائی درجہ ہے۔ ایک شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے جو نہ عذاب میں گرفتار ہو اور نہ آرام و راحت میں رہے۔ ان قرآن کریم فرماتا ہے۔ ويدخلكم جنت تجري من تحتها الانهار ومساكن طيبة في جنات عدن۔ ذالك هو الفوز العظيم یعنے اگر تو ایماندار ہوگا۔ تو تجھ کو علاوہ عذاب سے نجات دینے کے ہم اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات میں رکھیں گے۔ جہاں پاکیزہ تعلقات ہونگے۔ اور ہر قسم کے انعام و افضال ہونگے۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر اسلام فرماتا ہے۔ کہ اپنی تعلیم پر چلنے والوں کو میں ایسی نعمتوں سے مالا مال کرونگا۔ کہ ان نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ان کی خوبی کسی کان نے سُنی اور نہ ہی ان کی عمدگی کی حقیقت کسی دل و دماغ میں گزری۔ پھر فرماتا ہے کہ اگر تو میرا فرمانبردار ہوگا۔ تو جو کچھ تو چاہیگا۔ تجھے ملیگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے نجات کی میعاد نہیں مقرر کی۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ لا مقطوعة ولا ممنوعة۔ یعنے اگر تو میرا ایماندار بندہ ہوگا۔ تو تجھ کو نجات دائمی کے علاوہ راحت و آرام دائمی دیا جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
لا تحزن ان الله معنا۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين	رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہ۔ یعنی خوشی کے وقت خوش مت ہو۔ اور رنج کے وقت رنجیدہ مت ہو لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حکم بدھ نے عام نہیں دیا۔ کہ کسی کام پر بھی خوشی یا رنج مت ہو۔ کیونکہ بدھ خود بھی کہا ہے۔ کہ اچھی باتوں سے خوش ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا منشا اس تعلیم سے صرف اسیقدر ہے۔ کہ تو دنیاوی آسائشوں اور آراموں پر خوش نہ ہو اور دنیاوی مصائب اور زمانہ کے حوادثات سے رنجیدہ نہ ہو۔ لیکن بُدھ کی اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے۔ کہ اس نے حکم تو دیدیا کہ تو رنجیدہ مت ہو۔ لیکن اس بات کی وجہ اور دلیل نہیں بیان کی کہ کیوں تو ایسا کام کرے ان قرآن شریف بیان فرماتا ہے وتلك الايام نداولها بين الناس۔ یعنے تو دنیاوی مصائب پر اس وجہ سے رنجیدہ مت ہو۔ کہ صرف تو ہی ان مصائب میں مُبتلا نہیں۔ بلکہ تمام اہل دنیا اس دار الابتلاء کے مصائب میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ جب مُصیبت ایسی شے ہے کہ جس سے کسی کو چارہ نہیں۔ تو ایک شخص اگر اس پر افسوس کرے۔ تو بیجا ہے پھر دوسری وجہ بیان فرماتا ہے۔ لكيلا تحزنوا على ما فاتكم یعنے تجھ کو اگر دنیاوی کچھ تکلیف پہونچے۔ تو تو رنجیدہ مت ہو کیونکہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی۔ بلکہ رنج سے تو اس مصیبت کی تکلیف اور بڑھیگی غرض دوسری وجہ یہ بیان کی کہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے۔ وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی اس لئے رنج کرنا بیفائدہ ہے۔ پھر تیسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تحزن ان الله معنا یعنی اے مومن تو رنج و غم کے اثرات سے بالا رہ۔ اس لئے کہ جب تیرا تعلق اس قادر مقتدر کے ساتھ ہوگیا ہے۔ تو پھر تو اس دنیاوی مصائب سے کیوں گھبراتا ہے۔ پھر چوتھی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم۔ یعنے جب تجھے کوئی مصیبت پہونچے۔ تو رنج و جزع فزع نہ کر۔ اس لئے کہ جو مُصیبت انسان پر پڑتی ہے وہ اس کے کسی نہ کسی گناہ کی شامت سے ہی پڑتی ہے۔ اس لئے جزع فزع اور رنج کی بجائے آدمی توبہ استغفار تضرع کرے۔ تاکہ وہ گناہ دور ہوں نہ کہ بے فائدہ رنج و غم کرکے مصیبت کو اور بڑھا لے۔ پھر دنیوی آسائشوں پر خوشی کرنے کی ممانعت فرماتا ہے۔ اور اس کی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ان يوم الفصل كان ميقاتاً۔ یعنے دنیوی آسائشوں پر خوشی اس لئے نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ اس دنیا کی راحتوں کو قرار نہیں اور خود انسان کو اس دنیا میں قرار نہیں۔ بلکہ ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ کہ جس میں انسان اس دنیائے فانی سے گذر جائیگا۔ پھر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين یعنے اس دنیا کی راحتوں پر اس لئے خوش نہ ہو کہ ان خوشیوں سے انسان کے قلب پر غفلت چھا جاتی ہے اور ایسے خوشی کرنے والے انسان خدا کے منظور نظر نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
الا بذكر الله تطمئن القلوب	دل کو ہر حال میں مطمئن رکھنا

بُدھ نے یہ تعلیم دی ہے کہ تو اپنے دل کو ہر حال میں مطمئن رکھ۔ لیکن اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے کہ بُدھ نے بالکل بیان نہیں کیا کہ کن باتوں سے دل اطمینان حاصل ہوسکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ الا بذكر الله تطمئن القلوب۔ یعنے پہلا ذریعہ جس سے قلب کا اطمینان ہو سکتا ہے یہ ہے کہ آدمی خدا کا ذکر کرے یعنی آدمی دل میں غور کرے کہ میرا خدا کیسا قادر ہے کیسا علیم ہے کیسا محسن ہے کیسا حکیم ہے اس میں سب قدرتیں ہیں وہ چاہے تو میری تکلیفیں ایک دم میں دور کردے اس نے اگر مصیبت بھی مجھ پر ڈالی ہے۔ تو اپنی کسی حکمت کیوجہ سے ہی ڈالی ہے شاید یہ مصیبت میری مغفرت کا ذریعہ ہو۔ پھر خیال کرے کہ کیسے کیسے موقعوں پر اس نے میری دستگیری کی اس کا رحم اس کا کرم اس کی غریب نوازی ہر وقت میرے شامل حال ہیں اگر اس کی توجہ میرے اوپر ایک سکینڈ کے لئے بھی ہٹ جاوے۔ تو میرا کیا حشر ہو۔ غرض آدمی اگر خدا کی صفات کا ذکر کرے اور ان کا مطالعہ کرے۔ تو پھر کوئی مصیبت ایسی

[illegible] جو آدمی کو تکلیف دہ ہو اور کوئی دلی تشویش ایسی باقی نہین رہتی جس سے بہ کلی اطمینان نصیب نہ ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ وماجعلہ اللّٰہ الا بشریٰ ولتطمئن بہ قلوبکم وما النصر الا من عند اللّٰہ۔ یعنے دوسرا ذریعہ اطمینان قلبی کا یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کر کہ وہ گاہے گاہے بشارتون سے اور شرف مکالمہ و مخاطبہ سے تجہ کو مشرف فرماکر تیرے دل کو مطمئن کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ قالوا نرید ان ناکل منہا وتطمئن قلوبنا۔ یعنی تیسرا ذریعہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آدمی کے لئے دین و دنیا مین ہر قسم کی آسائشون کا سامان بہم پہونچا وے۔ کہ جس کے بہم پہونچنے سے ہر قسم کی تشویش دور ہو کر ان کی جگہ بکلی طمانینت حاصل ہو جاوین۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ونہی النفس عن الھویٰ	جذبات نفسانی سے بری رہنا

بُدھ کہتا ہے کہ تو نفس کے جذبات سے بری رہ۔ لیکن یہ نہین بیان کیا کہ نفس کے کونسے جذبات سے اپنے آپ کو بچا۔ ہان قرآن مجید فرماتا ہے لاتتبع اھواء الذین لایعلمون۔ یعنی نفس کے اُن جذبات سے بری رہ جو بے علمی اور جہالت سے پیدا ہون پھر فرماتا ہے لاتتبع سبیل المفسدین یعنے اپنے نفس کے ان جذبات کی اطاعت نہ کر جن کا نتیجہ خراب نکلے پھر فرماتا ہے۔ ولاتتبعوا خطوات الشیطٰن یعنے وہ جذبات جنہین فرو بہر بہی گندی تحریک ہو نہ اختیار کر۔ پھر فرماتا ہے۔ ولاتتبع الھویٰ۔ یعنے اپنے نفس کی کمینہ اور حیس خواہشات نہ پوری کر۔ پھر فرماتا ہے۔ ولاتتبعوا اھواء قوم ضلوا۔ یعنے نفس کے تمام ان جذبات سے جو شریعت اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے خلاف ہون۔ اپنے آپ کو بُری رکھ پہر اسلام صرف یہی نہین فرماتا۔ کہ تو نفس کے بُرے جذبات سے بُری رہ۔ بلکہ فرماتا ہے۔ کہ علاوہ نفس کے بُرے جذبات سے بری رہنے کے تو صرف خدا کے فرمودہ کے مطابق زندگی بسر کر۔ اور پہر اسلام تجہ کو ترقی دے کر یہان تک لاتا ہے۔ کہ تو خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق کر۔ کہ تیرے ہاتھ جو کام کر رہے ہوا ہے ہین وہ گویا خدا کے ہاتھ ہین جو صرف نیک کام ہی کرتے ہین۔ اور تیری آنکھ جو دیکھنے والی ہے۔ وہ اسی کی آنکھ ہے جس سے صرف پاک چیزین ہی نظر آتی ہین۔ اور تیری زبان جو بولنے والی ہے۔ وہ خدا کی زبان بنجاوے جس سے تو صرف پاک باتین بولے۔ پہر اسلام تجہکو ایسا مقدر فرمانبرداری سکہلاتا ہے۔ کہ تیرے نفس کو بھی فرمانبردار کر لیتا ہے۔ مطلب یہ کہ پاک لوگون کے نفسانی جذبات بھی بُرے نہین ہوتے بلکہ ان کے نفوس کے جذبات بھی نیک کامون کے لئے ہوتے ہین۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایماناً وقالوا حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل	ہر قسم کے خطرات کے مقابلہ مین بالکل مطمئن اور بیخوف رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو خطرے کے وقت بالکل مطمئن اور بےخوف رہ۔ لیکن وہ تعلیم جو اس کے متعلق قرآن شریف نے دی ہے وہ بدھ کی تعلیم کے مقابلہ مین بہت اعلیٰ ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایماناً۔ یعنے جب تو خطرناک خطرون مین گرفتار ہو جاوے اور خطرناک مشکلات مین مبتلا ہو جاوے۔ اور خطرہ بھی ایسا خطرہ کہ تو اکیلا ہو اور دوسری طرف مقابل مین ایک زبردست فوج ہو۔ جو کہ اس بات پر کمربستہ ہو۔ کہ تجھ کو ہلاک کرے۔ اور سب لوگ پکار اُٹھین۔ کہ اب تیرا کہین ٹھکانا نہین۔ تو تباہ و نیست و نابود ہو جاوے گا تب بھی تو نہ گھبرا۔ اور علاوہ مطمئن رہنے کے تیرا ایمان اس قدر بڑھ جاوے۔ کہ اس قدر امن کی حالت مین بھی نہ تہا۔ پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے یہ نہین بیان کیا۔ کہ مصائب کے وقت کیون مطمئن رہ۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ وقالوا حسبنا اللّٰہ۔ یعنے تو مشکلات کے وقت اس لئے مطمئن رہ۔ کہ تیرے لئے ہر مشکل کیوقت تیرا خدا کافی ہے۔ اور کوئی شخص اس کا مقابلہ نہین کر سکتا۔ پہر فرماتا ہے۔ نعم الوکیل۔ یعنی زبردست دشمن کے مقابلہ مین گھبراہٹ تو اس صورت مین ہے کہ جب تم نے خود کچھ کام کرنا ہو اور تو خیال کرے۔ کہ ہماری تعداد تھوڑی ہے اور دشمن بڑی تعداد مین ہے۔ لیکن جب تیرا کام سب خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اور اسی نے تیرے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ تو پہر اپنی کمزوری کا کیا فکر ہو۔ بدھ کی تعلیم مین اور قرآن مجید کے حکم مین بڑا فرق یہ ہے۔ کہ بدھ صرف اطمینان کی تعلیم دیتا ہے اور قرآن مجید علاوہ اطمینان کے زیادتی اطمینان کا حکم دیتا ہے۔ پھر بُدھ نے خطرات کی حد نہین بتائی۔ مگر قرآن شریف نے خطرہ کی ایک ایسی صورت بیان کی ہے کہ جس کے پرے کوئی خطرہ باقی نہین رہتا۔ یعنے قرآن شریف نے ایسا فقرہ بیان کیا ہے۔ جسمین مال۔ جان۔ عزت۔ ایمان چارون کی خیر نظر نہین آتی۔ اور چارون کے جانے کا یقین واثق ہے۔ پہر بدھ نے اپنی اس تعلیم پر عمل کرنے والے کو کوئی خاص بشارت نہین دی۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ فانقلبوا بنعمۃ من اللّٰہ وفضل لم یمسسھم سوٓء واتبعوا رضوان اللّٰہ واللّٰہ ذو فضل عظیم۔ یعنے جو شخص میری تعلیم پر چلکر خطرات کے وقت مطمئن رہیگا۔ مین اس پر ایسا فضل کرونگا۔ کہ اس کو اس خطرہ کا کچھ بھی نقصان نہ پہونچے گا۔ اور وہ اس خوفناک خطرہ سے صحیح سلامت نکل آوے گا۔ اور پہر مین اس سے راضی ہو جاؤنگا۔ اور وہ میری نظر مین محبوب ہو جاوے گا۔ پھر بُدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے وجہ نہین تبلائی کہ مشکلات کے وقت بےچینی اور تشویش اور بے اطمینانی کیون لاحق ہوتی ہے۔ کہ وجہ معلوم ہو کر اس کا دفعیہ کیا جاوے ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ انما ذٰلکم الشیطان یخوف اولیاءہ۔ یعنے خطرات کے وقت یہ بےچینی صرف شیطانی تحریک سے ہوتی ہے۔ کیونکہ شیطان تم کو اپنے پیروون سے ڈراتا ہے۔ پس جب تم کو وجہ معلوم ہو گئی۔ تو کیا کرو فرماتا ہے۔ فلاتخافوھم وخافون ان کنتم مومنین۔ یعنے بجائے شیطان کے پیروون سے ڈرنے کے مجھ سے ڈرو۔ اگر تم کو میری ہستی پر ایمان ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو لوگ مصائب کیوقت ڈرتے ہین۔ ان کو دراصل خدا کی قدرت اور طاقت پر ایمان نہین ہوتا۔ سو تم اس پر ایمان لاکر صرف اسی پر بہروسہ کرو۔ اور مشکلات کے مقابلہ مین اطمینان سے کام لو۔

اطلاع

چونکہ حافظ عبد الرحیم صاحب اب دفتر تشحید مین ملازم نہین رہے۔ اسواسطے احباب کو سکرٹری صاحب تشحید الاذہان اطلاع دیتے ہین۔ کہ رسالہ تشحید دفتر انجمن تشحید یا دار الکتب وغیرہ کسی امر کے متعلق انجمن کے خطوط پر آیندہ حافظ صاحب کا نام نہ لکھا جاوے اور نہ روپیہ کوئی صاحب ان کے نام روانہ کرین۔ بلکہ آیندہ بھی روپے و خطوط کسی کے نام پر نہین روانہ کرنے چاہیئیں صرف عہدہ لکھنا چاہیئے یعنی سکرٹری یا انجمن تشحید الاذہان چونکہ عہدہ دار عموماً تبدیل ہوتے رہتے ہین اسواسطے نام کے لکھنے مین اکثر حرج واقع ہوتا ہے۔ جو روپیہ کسی کے نام پر آویگا۔ اس کے متعلق [illegible]

دنیا میں ہر قسم کے انعامات کا مورد بن جاویگا۔ اور دین و دنیا میں تو ناکامیوں سے بچ جاویگا۔ اور نہ دین کے معاملات میں تجھے گراہی حاصل ہوگی اور نہ ہی دنیا کے معاملات میں تو ناکام رہے گا۔ اور علامت بھی بیان فرمادی کہ دن بدن انعام ہونے لگ جاوینگے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم	حصول نروان پر مضبوطی سے نظر جمائے رکھ

بدھ کہتا ہے کہ تو نجات کے حصول پر نظر جمائے رکھ۔ لیکن نہ تو بدھ نے یہ بیان کیا کہ نجات کس طرح میسر آسکتی ہے اور نہ ہی خود آدمی اپنی عقل سے دریافت کرسکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم۔ یعنے اے ایماندارو اتم نجات کے حصول کے طریقے خود اپنی عقل سے دریافت نہیں کرسکتے۔ اس لئے میں خود تم کو بتاتا ہوں۔ وہ طریقے یہ ہیں۔ کہ تم ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی کرو تب تم خدا کے عذاب سے نجات پاجاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے۔ ونجنا برحمتك۔ یعنے نجات کے حصول کا یہ بھی طریقہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ سے اس کا رحم طلب کرتا رہ۔ پھر فرماتا ہے۔ ننجي المحسنين۔ یعنی نجات حاصل کرنے کا یہ بھی طریق ہے۔ کہ دوسروں کے ساتھ احسان کرے۔ تاکہ اس کے بدلے میں تجھ پر احسان کیا جاوے پھر بدھ نے یقینی طور پر کسی کو بشارت نہیں دی کہ تو فلاں کام کرکے نجات پاجاوے گا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ حقاً علينا ننجي المؤمنين۔ یعنی جو شخص ایمان لاویگا اس کو نجات دینا ہم نے فرض کرلیا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم ننجي الذين اتقوا۔ یعنے جو شخص تقوے اختیار کرے گا وہ نجات پانیوالوں میں سے ہے۔ پھر بدھ نے صرف نجات کے متعلق ہی بیان کیا ہے کہ عذاب سے نجات ہوگی۔ لیکن یہ ادنے درجہ ہے کیونکہ عذاب سے بچنا ابتدائی درجہ ہے۔ ایک شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے جو نہ عذاب میں گرفتار ہو اور نہ آرام و راحت میں رہے۔ ہاں قرآن کریم فرماتا ہے۔ ويدخلكم جنت تجري من تحتها الانهار ومساكن طيبة في جنات عدن۔ ذالك هو الفوز العظيم یعنے اگر تو ایماندار ہوگا۔ تو تجھ کو علاوہ عذاب سے نجات دینے کے ہم اعلے سے اعلے مقامات میں رکھیں گے۔ جہاں پاکیزہ تعلقات ہونگے۔ اور ہر قسم کے انعام و افضال ہونگے۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر اسلام فرماتا ہے۔ کہ اپنی تعلیم پر چلنے والوں کو میں ایسی نعمتوں سے مالامال کرونگا۔ کہ ان نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ان کی خوبی کسی کان نے سُنی اور نہ ہی ان کی عمدگی کی حقیقت کسی دل و دماغ میں گزری۔ پھر فرماتا ہے کہ اگر تو میرا فرمانبردار ہوگا۔ تو جو کچھ تو چاہیگا۔ تجھے ملیگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے نجات کی میعاد نہیں مقرر کی۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ لا مقطوعة ولا ممنوعة۔ یعنے اگر تو میرا ایماندار بندہ ہوگا۔ تو تجھ کو نجات دائمی کے علاوہ راحت و آرام دائمی دیا جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لا تحزن ان الله معنا۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين	رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہ۔ یعنی خوشی کے وقت خوش مت ہو۔ اور رنج کے وقت رنجیدہ مت ہو لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حکم بدھ نے عام نہیں دیا۔ کہ کسی کام پر بھی خوشی یا رنج مت ہو۔ کیونکہ بدھ خود پیچھے کہہ آیا ہے۔ کہ اچھی باتوں سے خوش ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا منشا اس تعلیم سے صرف اسقدر ہے۔ کہ تو دنیاوی آسائشوں اور آراموں پر خوش نہ ہو اور دنیاوی مصائب اور زمانہ کے حوادثات سے رنجیدہ نہ ہو۔ لیکن بدھ کی اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے۔ کہ اس نے حکم تو دیدیا کہ تو رنجیدہ مت ہو۔ لیکن اس بات کی وجہ اور دلیل نہیں بیان کی کہ کیوں تو ایسا کام کرے ان قرآن شریف بیان فرماتا ہے وتلك الايام نداولها بين الناس۔ یعنے تو دنیاوی مصائب پر اسوجہ سے رنجیدہ مت ہو۔ کہ صرف تو ہی ان مصائب میں مبتلا نہیں۔ بلکہ تمام اہل دنیا اس دار الابتلاء کے مصائب میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ جب مصیبت ایسی شئے ہے کہ جس سے کسی کو چارہ نہیں۔ تو ایک شخص اگر اس پر افسوس کرے۔ تو بیجا ہے پھر دوسری وجہ بیان فرماتا ہے۔ لكيلا تحزنوا على مافاتكم یعنے تجھ کو اگر دنیاوی کچھ تکلیف پہونچے۔ تو تو رنجیدہ مت ہو کیونکہ جو مصیبت تجھ کو پہنچی ہے وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی۔ بلکہ رنج سے تو اس مصیبت کی تکلیف اور بڑھیگی غرض دوسری وجہ یہ بیان کی کہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے۔ وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی اس لئے رنج کرنا بیفائدہ ہے۔ پھر تیسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تحزن ان الله معنا یعنی اے مومن تو رنج و غم کے اثرات سے بالا رہ۔ اس لئے کہ جب تیرا تعلق اس قادر مقتدر کے ساتھ ہوگیا ہے۔ تو پھر تو اس دنیاوی مصائب سے کیوں گھبراتا ہے۔ پھر چوتھی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم۔ یعنے جب تجھے کوئی مصیبت پہونچے۔ تو رنج و جزع فزع نہ کر۔ اس لئے کہ جو مصیبت انسان پر پڑتی ہے وہ اس کے کسی نہ کسی گناہ کی شامت سے ہی پڑتی ہے۔ اس لئے جزع فزع اور رنج کی بجائے آدمی توبہ استغفار تضرع کرے۔ تاکہ وہ گناہ دور ہوں نہ کہ بے فائدہ رنج و غم کرکے مصیبت کو اور بڑھالے۔ پھر دنیوی آسائشوں پر خوشی کرنے کی ممانعت فرماتا ہے۔ اور اس کی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ان يوم الفصل كان ميقاتاً۔ یعنے دنیوی آسائشوں پر خوشی اس لئے نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ اس دنیا کی راحتوں کو قرار نہیں اور خود انسان کو اس دنیا میں قرار نہیں۔ بلکہ ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ کہ جس میں انسان اس دنیائے فانی سے گذر جائیگا۔ پھر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين یعنے اس دنیا کی راحتوں پر اس لئے خوش نہ ہو کہ ان خوشیوں سے انسان کے قلب پر غفلت چھا جاتی ہے اور ایسے خوشی کرنے والے انسان خدا کے منظور نظر نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
الا بذكر الله تطمئن القلوب	دل کو ہر حال میں مطمئن رکھنا

بدھ نے یہ تعلیم دی ہے کہ تو اپنے دل کو ہر حال میں مطمئن رکھ۔ لیکن اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے کہ بدھ نے بالکل بیان نہیں کیا کہ کن باتوں سے دلی اطمینان حاصل ہوسکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ الا بذكر الله تطمئن القلوب۔ یعنے پہلا ذریعہ جس سے قلب کا اطمینان ہو سکتا ہے یہ ہے کہ آدمی خدا کا ذکر کرے۔ یعنی آدمی دل میں غور کرے کہ میرا خدا کیسا قادر ہے کیسا علیم ہے کیسا محسن ہے کیسا حکیم ہے اس میں سب قدرتیں ہیں وہ چاہے تو میری تکلیفیں ایک دم میں دور کردے اس نے اگر مصیبت بھی مجھ پر ڈالی ہے۔ تو اپنی کسی حکمت کی وجہ سے ہی ڈالی ہے شاید یہ مصیبت میری مغفرت کا ذریعہ ہو۔ پھر خیال کرے کہ کیسے کیسے موقعوں پر اس نے میری دستگیری کی اس کا رحم اس کا کرم اس کی غریب نوازی ہر وقت میرے شامل حال ہیں اگر اس کی توجہ میرے اوپر ایک سیکنڈ کے لئے بھی ہٹ جاوے۔ تو میرا کیا حشر ہو۔ غرض آدمی اگر خدا کی صفات کا ذکر کرے اور ان کا مطالعہ کرے۔ تو پھر کوئی مصیبت ایسی

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۝

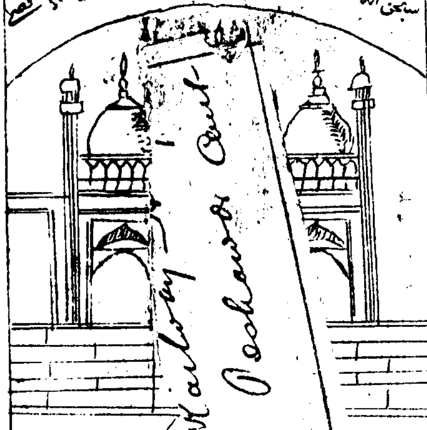

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی ۹/ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg No. L CCLXXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجد

جلد ۱۰ — ضمیمہ درس قرآن

مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء مطابق ۵ ساون ۱۹۶۸

نمبر ۳۷ — پیشگی

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر مینیجر محمد صادق عفی عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

کتاب الصیام

مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب. وجہ تسمیہ رمضان۔ روزہ رکھنے کا مقصد۔ دوسرے فوائد ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت۔ روزہ کب رکھنا چاہیئے۔ رمضان کیسا مبارک مہینہ۔ روزہ رکھنے والے کا درجہ۔ روزہ کے لیئے نیت ضروری۔ روزہ کی حالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔ روزہ رکھنے کا وقت۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ روزہ کے نواقض۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے۔ روزہ کھولتے وقت کیا دعا پڑھیں۔ مقام رمضان اعتکاف عید الفطر۔ امام کے متعلق۔ طریق نماز عید۔ صدقۃ الفطر کس پر ہے۔ اور کتنا صرف ار قیمت مدلل آیات و حدیث

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین کی صحت خدا کے فضل سے روبہ ترقی ہے آپ صبح درس قرآن مجید پہلے مردوں کو اپنے گھر کے صحن میں دیتے ہیں۔ بعد ازاں اندرون خانہ مستورات کو۔

اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام سب بخیر و عافیت ہیں۔

جناب میر ناصر نواب صاحب قبلہ عمارت فنڈ کے لیئے چندہ جمع کرنے تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکا حافظ و ناصر ہو۔

جیسا کہ کسی پچھلے اخبار میں اطلاع دی گئی تھی مفتی صاحب سفر میں ہیں۔

لانبی بعدی

الیواقیت والجواہر (امام شعرانی) جلد دوم ۲۲ سطر ۲۔ مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر

فان مطلق النبوۃ لم یرتفع و انما ارتفع نبوۃ التشریع فقط کما یؤیدہ حدیث من حفظ القرآن۔ فقد ادرجت النبوۃ بین جنبیہ

فقد قامت بھذ النبوۃ بلاشک و قولہ صلعم لانبی بعدی و لارسول المراد بہ لامشرع بعدی

---

۲۲ سطر و اعنی بھا نبوۃ التشریع التی لاتکون یعد للاولیاء

ترجمہ۔ مطلق نبوت کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ نبوت تشریعی بند ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔ کہ جو قرآن حفظ کرے۔ اسکے دونوں پہلوؤں کے درمیان نبوت درج ہو گئی۔ اور لانبی بعدی سے یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی تشریعی نبی نہیں آئیگا۔ (اسماعیل)

مبارک مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کے ہاں ۵۔ رجب المرجب ۱۳۲۹ھ کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا۔ اللہ مولود مسعود کی عمر میں برکت دے۔

رسید کسی صاحب حید بخش یا خدا بخش پٹواری معرفت شیخ امام الدین صاحب نائب تحصیلدار نے ۲/ کے ٹکٹ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھیجے ہیں جنہوں نے اپنا پتہ صاف و مکمل نہیں لکھا اسلیئے جواب نہیں دیا۔

ارشاداتِ نبوی

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ کوئی ماں اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا ہرگز نہیں۔ اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اس سے بھی زیادہ رحیم اور مہربان ہے کہ جتنی کوئی ماں اپنے بچے پر رحیم ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا۔ کہ مجھکو اس دنیا میں کس طرح گذارہ کرنا چاہیئے۔ میں اس دنیا میں اس مسافر کی مانند ہوں۔ کہ جو کسی درخت کے سایہ کے نیچے آ جائے۔ اور پھر وہاں سے قدم بڑھا کر فوراً نکلجائے۔

مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسکی اجرت اسکو دیدو۔ دوزخ عیش و عشرت اور نفس پرستی کے پیچھے پوشیدہ ہے عسرت اور محنت کے عقب میں جنت موجود ہے۔

سب سے بڑی خواہش

حضرت امیر سے سوال کیا کہ آپ کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے فرمایا مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ

قرآن مجید عملی طور پر کل دنیا کا دستور العمل

جب عبد الحی قرآن شریف ختم کر چکا تو اسے فرمایا بیٹا! ہم تم سے چاہتے ہیں ان میں سے کچھ تم نے کر لی ہے وہ باتیں کیا ہیں۔ قرآن شریف پڑھو پھر اسکو یاد کرو پھر اسکا ترجمہ پڑھو پھر عمل کرو۔ پھر اسی عمل میں تمہیں موت آ جائے۔

قرآن شریف پڑھاؤ پھر یاد کراؤ۔ پھر ترجمہ سناؤ اسی حالت میں تمکو موت آ جاوے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

سو روپے انعام

ڈیلی نیوز کلکتہ مطبوعہ ۱۰ - جولائی میں ایک انعامی مضمون کا اعلان چھپا ہے - ایک سو روپیہ اس بزرگ کو دیا جائیگا جو سود کی برائیوں پر اعلیٰ درجہ کا مضمون لکھے امید ہے ہماری احمدی اہل قلم بھی اس طرف خالصةً لوجہ اللہ قلم اٹھائینگے ایڈیٹر وکیل اخبار امرتسر کے تہذیب ماہ صفر میں ایک مصری فاضل کا مضمون جواز سود میں نکلا تھا - افسوس ہے کہ مسلمان ایڈیٹر صاحبان تو جواز ربا کے مضامین شایع کریں اور انگریزی اخبارات میں حرمت سود کے لیئے ایک سو روپے کے انعامی مضمون کا اعلان نکلے -

حق کا بول بالا

کلمۃ اللہ ھی العلیا - ایسا پر از صداقت کلام ہے - کہ اس کا جلوہ کسی نہ کسی رنگ میں نظر آتا رہتا ہے - اور آتا رہیگا - ناظرین بدر سے یہ امر مخفی نہیں - کہ مونگھیر - سورج گڑھ - بنارس کی طرف ہمارے بعض فاضل دوستوں کو بحکم جناب امیر تبلیغ حق کے لیئے جانا پڑا - یہ آمد و رفت بلا نتیجہ نہیں رہی کیونکہ جو قدم صدق و اخلاص کیساتھ اپنے امام کے ارشاد کے ماتحت اٹھایا جاوے وہ ضرور کامیابی کا کفیل ہوتا ہے -

ہر ایک بار کئی ایک لوگ احمدی ہوئے ہیں - جس سے پر واضح ہے کہ ہمارے سفر وسیلہ ظفر ثابت ہوئے ہیں - اس آخری سفر کے متعلق اہلحدیث نے مباحثہ مونگھیر کا ایک جو دستہ شائع کر کے غلط فہمی پھیلانی چاہی - مگر خدا نے بہت جلد جھوٹوں کی روسیاہی کر دی - یہ تو اور بھی اعجاز ہے - کہ شکست کہائیں احمدی اور پھر بھی باوجود اس کے سات آٹھ آدمی بیعت ہو جائیں - اور بزعم خود فتح پانیوالوں کی جماعت میں ایک آدمی بھی ہمارا داخل نہو - اس کے ... خدا کے ملائکہ اپنا کام کر رہے ہیں - چنانچہ ایک ... نقل ہے - کیونکہ اس کے راقم ایک اچھے ... روجیہ ہیں - سورج گڑھ میں مخالفت کے ... تعالیٰ کا منشا تھا - کہ وہ مولوی نذیر حسین ... المکفرین کے مولد میں خود انہی ... مبارک برگزیدہ خلایق ... مخالفت میں ناکام کوشش ... انہما مادہ تاریخ کے

...

مولہ الکریم

و رحمۃ اللہ و برکاتہ

تھا - جیسے جو

کچھ کیا اور کہا - اللہ تعالیٰ معاف فرماوے - اور حضور سے التجا ہے کہ میرے لیئے دعا فرماویں - کہ پچھلے قصور ونکو خداوند تعالے معاف فرماوے آمین - اور کل احمدی بھائی دعا فرماویں

۲- یہ سب انقلابات کیوں ہوئے اسکا مختصر جواب یہ ہے - کہ میں شب و روز اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا تھا - کہ خداوند کریم مجھ پر صداقت ظاہر فرما - اسلیئے خداوند کریم نے ظاہر کر دیا الحمد للہ -

۳- آج میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں و سیدنا حضرت مرزا صاحب کو سچے دل سے مسیح موعود و مہدی مسعود تسلیم کیا - اور حضور کو خلیفۃ المسیح قبول کر کے بیعت کرتا ہوں امید کہ حضور غلامی میں داخل فرماویں اور میرے لیئے دعا اور اس خط کو میرے اخبار میں درج فرماویں

فقیر قاضی سید مظہر عالم ساکن چک سید محمد تھانہ سورج گڑھ ضلع مونگھیر

کلکتہ میں تبلیغ

کلکتہ میں انجمن احمدیہ کا جلسہ ۹ - جولائی بروز اتوار منعقد ہوا - تین شخص عرب جس میں ایک شامی بھی تھا - اور جو کہ ... معزز اور تاجر تھے - انکو مولوی ظہیر القادر صاحب بی - اے علیگ احمدی نے عربی زبان میں عقاید احمدیہ کی نہایت عمدگی سے تبلیغ کی - سامعین موصوف نے نہایت توجہ سے سب لیکچر کو سنا اور اسپر غور کرنیکا وعدہ فرمایا -

اعلان

چونکہ بورڈنگ ہوس کی عمارت کی تکمیل کے لیے کام کا جاری رکھنا ضروری ہے - اور دوسری طرف اس فنڈ میں روپیہ نہیں رہا - اسلیئے بذریعہ ایک سرکلر کے تمام انجمنوں میں تحریک کی گئی ہے - کہ وعدوں کے علاوہ بھی اس فنڈ کے لیئے روپیہ وصول کر کے بہت جلد بھجوانیکی کوشش کیجاوے اسپر بعض احباب نے فرداً فرداً اور بعض انجمنوں نے کوشش کر کے روپیہ بھجوایا ہے جسکے لیئے ایسے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے لیکن حضرت میر ناصر نواب صاحب نے یہ پسند فرمایا ہے - کہ وصول چندہ تعمیر کے لیئے بعض جگہ احباب کی خدمت میں تشریف لیجاویں - بالفعل جہاں وہ جانا چاہتے ہیں - ان احباب کے نام علیحدہ بھی اطلاع کر دیگئی ہے اور اب اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب کو لکھا جاتا ہے کہ حضرت میر صاحب جہاں ہو کر ہیں - وصول چندہ میں ہر طرح سے انکی امداد فرما کر مشکور فرماویں والسلام

صدرالدین اسسٹنٹ سکرٹری ۷/۲

پرپیگنڈ و ملت بیا بیر گربست

ہمارے ایک ... کہتے ہیں - بیٹا ابھی تو تیرا عیاشی کرنیکا اور تھا - افسوس کہ تو احمدی ہو گیا -

(۲) ایک اور بھائی رقمطراز ہیں - ہمارے گاؤں کو بہت بہکایا گیا ہے - کہ نکاح اب قائم نہیں گھر کی کل عورتیں دوسرے پڑوسی کے گھر ہیں

(۳) بنارس سے اب خبر آئی ہے - کہ ایک احمدی تو غیر احمدیوں نے نکالی ہوئی قبر کو رو کر دیا - اور کسی اور جگہ دفن کرنا پڑا - غیر احمدیوں نے اپنے اس قابل شرم فعل کو بڑے فخر کیساتھ ایک اخبار میں چھپوایا ہے وائے برحال آں مریض جو اپنے مرض کو بھی محسوس نہ کرتا ہو

ایک پڑھنے والی رباعی

"صاحبزادہ مرزا محمود کی منقصد ذیل رباعی ہمارے غور کے قابل ہے"

اے اس غفلت پہ ہم یاروں سے پیچھے رہ گئے
یہ بھی کیسا پیار ہے پیاروں سے بچھڑ رہ گئے
بڑھ گئے ہم سے صحابہ توڑ کر ہر روک کو
ہم ہیک ہو کر گرانباروں سے بچھڑ رہ گئے

اطلاع

میں تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ آشوب چشم بیمار رہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح نہایت محبت سے علاج کر رہے ہیں - آپ نے لکھنے پڑھنے سے منع فرمایا ہے اسلیئے انشاء اللہ تعالیٰ پندرہ جولائی و یکم اگست کا پرچہ اکٹھا ہی یکم اگست کو شایع ہوگا - بہی خواہان "نور" اس عاجز کے لیئے دعا فرماویں - کہ اللہ تعالے بہت جلد صحت عطا فرماوے - والسلام

خاکسار محمد یوسف ایڈیٹر "نور" قادیان ضلع گورداسپور

راست گفتی

بیان معارف راز قرآن آنچنان حضرتا
تو گوئی بلبلے گلہا ز گلزار جناں آرد
الا اے عاشقان روئے قرآن زود تر آید
بعالم چشمہ دیدم کہ سر در آسماں دارد
خدایا تا ابد سرسبز باد ایں خطہ پنجاب
کہ اندر ذیل سعدش کوچہ قادیاں دارد

(عبدالحی پشاور)

ضرورت

ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو کہ ورنیکلر مڈل پاس اور ٹرینڈ ہو - تنخواہ ... روپے ماہوار ہوگی تمام درخواستیں بمعہ سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان آنی چاہئیں -

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

شروع پارہ ستائیسواں

رکوع نمبر ۱

(سُورۃ الذّاریات رکوع نمبر ۲)

مؤرخہ ۲۲۔ مئی ۱۹۱۱ء

مسوّمۃً ۔ ٹھیک ٹھاک۔ نشان کردہ

مسرفین ۔ خطاکار۔ شریعت نے جو حدود قائم کی ہیں ان سے بڑھ کر کوئی کام کیا جاوے تو وہ اسراف ہے۔

برکنہ ۔ رکن۔ طاقت۔

ملیمٌ ۔ ملامت اٹھانے والا۔ بُری حالت میں۔

سورہ الذّاریت رکوع ۳ پارہ ۲۷ رکوع ۲

۲۴۔ مئی ۱۹۱۱ء

موسعون ۔ فراخ کرنے والے ہیں۔

تذکرون ۔ یاد کرو۔ تذکر یاد دہانی کو کہتے ہیں۔

ففرّوا الی اللہ ۔ جس طرح ایک بچہ کو اس کی ماں مارتی ہے تو وہ اسی کی طرف دوڑتا ہے اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ جب اسے کوئی دُکھ پہونچے۔ تو خدا ہی کی طرف دوڑے

ولا تجعلوا مع اللہ الٰھًا اخر ۔ الٰہ معبود کو کہتے ہیں اور معبود اسے جس کی کامل تعظیم سے فرمان برداری کی جاوے۔

سُورہ الذاریت کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الطُّور۔ رکوع ۱ پارہ ۲۷ رکوع ۳

۲۵۔ مئی ۱۹۱۱ء

رقٍّ ۔ لمبی چوڑی تختی۔ انھوں نے تورات کو اس طرح بنا کر رکھا تھا کہ جس طرح چرخ ہوتا ہے۔ یعنے ایک رولر پر چمڑا وغیرہ لپٹا ہوا۔ جوں جوں بڑھتے جاؤ کھولتے جاؤ۔

البیت المعمور۔ حضرت موسیٰؑ جب سفر پر تھے۔ تو انہوں نے ایک خیمہ (عبادت کے لئے) بنایا تھا دشمن اسے گرانا چاہتا تھا۔ مگر خدا جس کا نگہبان ہو اسے کون گرا سکتا ہے معمور میں ظاہر کیا ہے کہ وہ آباد رہے گا۔ اور السقف المرفوع سے یہ کہ وہ بڑی شان والا مکان ہے۔ جب بیت اللہ کو بنایا تو حضرت موسےؑ کے خیمہ کی طرز پر بنایا۔

مسجور ۔ پُر کیا ہُوا۔ جبرا ہُوا۔ اور ایک معنے یہ بھی کئے ہیں۔ کہ ابھرا ہُوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان قسموں کے بعد یہ دعوے پیش کیا ہے کہ ان عذاب ربّک لواقع ۔ بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔

دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا۔ مگر لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ان پر اللہ تعالےٰ کا عذاب آیا اور اون کو ہلاک کر دیا اسمیں مشرکین کو بتایا گیا کہ یہ نبی (سیدنا محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضرت موسےؑ کی طرز پر آیا ہے۔

پہلے دنیا میں جو رسول آئے ہیں وہ خاص ایک قوم کے لئے آئے۔ مگر نبی کریم جو آئے وہ سب کے لئے نبی ہو کر آئے۔ کوئی بستی نہیں کوئی قصبہ نہیں۔ مگر اس میں ضرور کوئی نہ کوئی نذیر آیا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب رسُولوں کے مظہر ہیں۔ اور آپ جامع کمالات بھی ہیں۔ جس طرح حضرت موسےؑ کا مقابلہ فرعون کے ساتھ تھا اسی طرح آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ابوجہل سے ہُوا۔ اسی نسبت کے لحاظ سے حضرت موسیٰ کا ذکر کیا ہے۔ یعنے جس طور پر خداوند تعالیٰ کی وحی حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی۔ اور خدا کی طرف سے ان کو کتاب دی گئی اور اون کا عبادت خانہ قائم اور محفوظ رہا اور وہ سمندر سے صحیح وسالم نکل آئے اور دشمن ہلاک ہوئے اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید دیا جاوے گا ان کے معابد معمور و مرفوع رہیں گے اور یہ کامیاب اور دشمن ہلاک ہوگا۔

موراً ۔ جو بہت جلدی سے گذر جاوے یعنے اس دن عذاب آئے گا اسے کوئی روکنے والا نہ ہوگا۔ یہ واقع ظہر کے طور پر قیامت کو ہوگا اور بطور ابطن جنگ بدر والے دن یہ سب کچھ پُورا ہُوا۔ بادل آیا۔ بارش ہوئی جس سے مومنوں کے قدم جم گئے۔ اور بڑے بڑے اشرار ہلاک ہوگئے۔

خوض ۔ نکتہ چینی

دعًّا ۔ دھکیلنا۔

بقیہ رکوع ۲۵ مئی ۱۹۱۱ء

قرآن کریم میں حق کی طرف لانے کے لئے مختلف راہیں بیان کی گئیں ہیں۔ چنانچہ ازآں جملہ نعمائیں بھی ہیں جو متقین کے لئے وعدہ کی گئی ہیں یعنے رسُولوں کی اتباع کروگے۔ تو یہ نعمتیں ملینگی۔

بماکنتم تعملون ۔ بسبب تمہارے کام کرنے کے۔

حور ۔ گوریاں

عین ۔ فراخ چشم

اَمْدَدْنٰھُمْ ۔ امداد۔ قدر ضرورت سے زیادہ دینے کو کہتے ہیں پس مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو قدر سے زیادہ دیں گے۔

السموم ۔ زہریلے ہوا کے عذاب۔

سورہ الطور رکوع ۲ - پارہ ۲۷ رکوع ۴

مؤرخہ ۱۷ جون ۱۹۱۱ء

فذکّر - چونکہ انبیاء وہی یاد کراتے ہیں جو انسان کی فطرت میں مودع ہے۔ اس لئے ذکّر فرمایا۔

کاھن - اس ملک میں ایسے لوگوں کو غالباً ارڑ پوپو کہتے ہیں - جو عرب میں مقفّیٰ عبارتوں میں پیشگوئیاں کرتے - اگر غیب کی خبر نہ ہو تو پھر ایسے لوگوں کو شاعر کہتے۔

ایسے ایسے الزام محض اس لئے کہ وہ کمال نبوی کا انکار نہ کر سکتے تھے۔ پس ایسے کمالات کو وہ ایسی باتوں کی طرف منسوب کرتے کہ یہ کاہن ہے یا شاعر ہے - حالانکہ ایسے لوگ اکثر ذلیل ہی رہتے - اسی لئے بنعمت ربّک میں فرمایا کہ تجھ پر بڑے بڑے انعام الٰہی ہیں از انجملہ یہ کہ آہستہ آہستہ اسلام غالب آرہا ہے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا۔ الم یروا انا ناتی الارض ننقصہا - من اطرافہا افہم الغالبون - یعنے کفر کی زمین گھٹاتے جاتے ہیں اور وہ بھی بحالت ضعف کمی زندگی میں - ہمارے مسیح موعودؑ کے بارے میں بھی یہی دلیل صداقت ہے - کہ احمدی بڑھتے گئے اور غیر احمدی گھٹتے۔

ریب المنون - موت کا حادثہ۔

ام ھم قوم طاغون - بلکہ یہ لوگ سرکشی کی وجہ سے نبی کو کاہن - مجنون شاعر کہہ رہے ہیں۔

بل لا یؤمنون - تقولہ کہنے کی جڑ بے ایمانی ہے اسکی وجہ آگے فرماتا ہے۔

فلیاتوا بحدیث مثلہ - ذات الٰہی بے مثل ہے - تو اس کے صفات افعال کلام بھی بے مثل ہے - پس اگر یہ انسانی کلام ہے - تو اس کی مثل لاؤ - حضرت مسیح موعود کی صداقت بھی اس آیت سے ظاہر ہے آپکی بعض کتابوں کی مثل باوجود تحدی کے کوئی نہ لاسکا - آپ کو یہ معجزہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی طفیل بطور ظل کے دیا گیا - تا دنیا پر حجت قائم ہو - کہ جناب خاتم الانبیاء کے غلام کا مقابلہ بھی علماء وفضلا، مخالفین سے ممکن نہیں - چہ جائیکہ خود آقا اور اس کے مولا کے کلام کا واقع میں یہی نشان اس زمانہ میں ایسا نشان ہے - جو قیامت تک باقی اور تمام آنے والی قوموں کے لئے حجت ہو سکتا ہے۔

ام خلقوا من غیر شیٔ - مشرکوں سے سوال ہے کہ تمہارے معبود جو ہیں ان میں مابہ الامتیاز کیا ہے - جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا - ام لھم ارجل یمشون بھا کیا - صرف انہی کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلیں - دوم یہ کہ وہ غیر معمولی مخلوق نہیں تو کیا خالق ہیں اور پھر زمین و آسمان (جن پر ہمارے بقا کا مدار ہے) کے خالق ہیں دوسرے معنوں کے لحاظ سے کفار مراد ہیں - اون کو ڈانٹا ہے کہ کیا وہ غیر معمولی مخلوق ہیں یا صرف یہی مخلوقات سے رہ گئے ہیں کہ اون کے فنا سے حرج واقع ہو یا خدا کی مانند خالق اور اسی طرح طاقتور ہیں کہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہیں گے۔

عندھم خزائن ربک - خواہ معبود مراد ہوں خواہ کفار - مشرکین دونوں پر حجت ملزمہ قائم ہے

ام لھم سلّم - فرمایا کہ اگر پہلی باتیں نہیں تو کیا یہ بات ہے کہ اون کو کوئی آسمانی اطلاع ملتی ہے - اس کے ساتھ سلطن مبین ضروری ہے۔

ام لہ البنت ولکم البنون - نفس ابنیت کو تو اس دلیل سے رد فرمایا کہ جو نفس سے باقی نہیں صرف اس کے لئے اولاد کی ضرورت ہے - جب اللہ تعالیٰ ابدی ہے تو اس کے لئے اولاد کیسی - صحیفۂ فطرت بھی اس پر گواہ ہے - کہ جو تابقائے عالم رہ سکتی ہیں اون کا قائم مقام کوئی نہیں اور جو نہیں رہ سکتی ہیں اون کا قائم مقام ضرور ہوتا ہے۔

یہاں چونکہ بیٹیوں کا ذکر ہے اس لئے اسے اس طرح رد فرمایا کہ تم اللہ کو مستجمع صفات کاملہ یا کم از کم اپنے سے بڑھ کر مانتے ہو پس جب اپنے لئے لڑکی کو ایک داغ سمجھتے ہو - تو خدا کے لئے کیوں کر ثابت کرتے ہو۔

مثقلون - یعنے کسی دلیل کی وجہ سے انکار نہیں بلکہ کسی چٹی سے پہلو تہی کرتے ہو وہ بھی نہیں۔

فھم یکتبون - کسی غیب پر اعتماد ہے کہ اگر ایمان لائیں گے تو فلاں فلاں مصائب میں پھنس جائیں گے۔

مکیدون - وہ جنگ اور تدبیریں انہی کفار پر الٹی پڑا کرتی ہیں۔

ام لھم الٰہ غیر اللہ - یعنے اون کا خدا کوئی اور ہے - کہ خاتم الانبیاء کے خدا کی حکم کی پرواہ نہیں - دو خدا اگر برابر ہیں تو ایک لغو ہے - اگر ایک کم تو وہ بوجہ احتیاج خدا نہیں - اسی واسطے سبحٰن اللہ عمّا یشرکون فرمایا۔

۱۸ - جون ۱۹۱۱ء

بقیّہ - ۲۷ پارہ رکوع ۴ سورۃ الطور رکوع ۲

وان یروا - پیچھے دلائل کا ذکر ہوا - اب فرماتا ہے اگر ایسے نشان بھی دکھائے جائیں جو وہ مانگتے ہیں - تو بھی قسم قسم کے بہانے بنانے لگیں - مثلاً یہ نشان ہے کہ آسمان کا ایک ٹکڑا گر پڑے - اور وہ بھی ہم پر - اب سوچنے کا مقام ہے کہ جب ٹکڑہ گرے گا تو ہلاک ہوں گے - پھر ایمان کب لا سکتے ہیں اور دیکھ کر بھی ایمان لانے کی توفیق نہیں بلکہ حجت بازی کریں گے کہ یہ تہ بتہ بادل ہے۔

یصعقون - صاعقہ گرنے والی بجلی کو کہتے ہیں (۲) وہ امر جو انسان کو بے ہوش کر دے (۳) وہ عذاب جو انسان کو پریشان کر دے۔

فذرھم حتی یلقوا - ہر ایک آیت کا ایک ظہر ہوتا ہے ایک بطن یہ حالات اگرچہ قیامت کو پیش آنے والے ہیں مگر اس دنیا میں بھی بطور بطن پیش آئے - چنانچہ پہلے جنگ بدر کے دن کسفاً من السماء بادل آئے - کفار شکست یاب ہوئے - اور کوئی نصرت ان کی نہ کر سکا - پھر اس کے بعد فتح مکہ کے دن مشرکین عرب اپنے ارادوں میں ناکام رہے - یہودی - عیسائی اور دیگر قومیں کچھ مدد نہ کر سکیں اور اسلام کا ڈنکا بج گیا۔

عذاباً دون ذلک - جو لوگ اسلام کے خلاف کوششیں کرتے رہے - ان کے بیوی - بچوں - بھائی بہنوں کا مسلمان ہو جانا کیا کم دکھ تھا۔

سبح بحمد ربک - اس موعود یوم کے لئے صبر فرمایا - اور صبر کے لئے

ئی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ کو نقصون سے پاک جاننا ت کو عالم پر ظاہر کرنا اور صفات کاملہ سے متصف جاننا اور بیان ہوتا ہے کہ انسان صبر سے کام لے اور کسی کی ہلاکت یا اپنی تکلیف یسے۔

سورۃ الطور کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ النجم رکوع ۱ پارہ ۲۷ رکوع ۵

۱۹ رجون سنہ ۱۹۱۱ء

والنجم اذا ھویٰ۔ قسم ہے نجم کی۔ جب وہ گرتا ہے۔ مفسرین نے اس کی مختلف وجوہات لکھی ہیں جو دور از کار ہیں۔ عمدہ ان میں سے یہ بات ہے۔ ستارے جو طلوع ہوتے ہیں۔ پھر غروب بھی ہو جاتے ہیں اور عرب میں ستارون سے لوگ راہ پاتے تھے۔ اور ٹوٹنے والے شہب کو رجوم للشیاطین فرمایا۔ پس فرمایا کہ جب شہب شیاطین کو دور کرتے ہیں۔ تو اس نبی کی وحی میں کوئی شائبہ ضلالت نہیں ہو سکتا۔

پہلے معنون کے لحاظ سے اس کی تفسیر یون ہے کہ ستارون کے قرب و بعد کے لحاظ سے انسان راہ پاتا ہے۔ مگر غروب کے وقت غلطی کا احتمال ہے۔ مگر جو ستارہ نبی کا رہنما ہے۔ وہ ایسا نہیں کہ غروب ہونے والا ہو پس اس سے غلطی نہین ہوگی۔

علمہ شدید القوی۔ اس ستارہ کی تحدید شروع ہوتی ہے۔

ذو مرۃ۔ قوت والا۔

فاستوی۔ کسی چیز پر ٹھیک درست ہو کر بیٹھ جانا۔

بالافق الاعلیٰ۔ منتہائے بصر جو زمین اور اس شے کے درمیان نظر آتا ہے جیسے ہم لوگ اپنی زبان میں سمار کہتے ہیں۔

مفسرین حضرت جبرئیل مراد لیتے ہیں اور اس کے ثبوت میں سورہ تکویر کی ان آیات کو پیش کرتے ہیں۔ انہ لقول رسول کریم الیٰ ولقد راٰہ بالافق المبین۔

لیکن اس میں ایک مشکل ہے اگر جبرئیل مراد لی جاوے۔ تو پھر فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ۔ کی ضمیر بھی اس کی طرف پھرے گی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل کے عبد ٹھہرین گے۔

پس علمہ شدید القویٰ کا فاعل تا آخر اللہ ہی ہے۔ اور کان قاب قوسین میں جس قرب کا بیان ہے۔ وہ بھی تمام صوفیاء کرام کے نزدیک اللہ تعالےٰ سے ہے۔

پھر ایک اور دلیل دیتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ جبرئیل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ آسمان کے کنارون پر دیکھا۔ مگر یہ دیکھنا اس بات کی کیون کر دلیل ہو سکتا ہے کہ تعلیم دینے والے اور منازل قرب پر پہنچانے والے بھی جبرئیل ہی ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور اس کلام کے وحی ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ آپ کا معلم شدید القویٰ ہے۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم فرمائی۔ آپ کو اعلےٰ مدارج پر پہونچایا۔ مقام قرب دیا۔ پھر وحی سے ممتاز کیا یا یون معنے کئے جائیں کہ زور آور حملون سے مامور کی صداقت ثابت کرے گا۔ مخالفین کو ہلاک۔ اور وہی ہدایت دینے والا ستارہ ہے جو اس جہان پر حکومت کر رہا ہے (یہی فاستویٰ کے معنے ہیں) اور وہ خدا آسمان کے کنارون پر تھا اور یہ دیکھنا کشفی ہے۔ اور اس قسم کی رویت سے جسمیت ثابت نہین ہوتی۔ کیون کہ انسان کے دیکھنے کے لئے ضرور ایسی صورت ہونی چاہیئے۔ جیسی اس دنیا میں دیکھی جاتی ہے پھر قریب ہوا اور ٹھکا۔ اور مراد اس سے ظہور قرب ہے۔ کامل سیر یہ ہے۔ کہ سالک سیر فی اللہ الی اللہ کرکے پھر انسان کی ہدایت کی طرف لوٹے (فتدلیٰ) ایسا قرب ہوا جیسے دو کمانون کے ملنے سے درمیان میں دوری رہ جاتی ہے۔ پس اس قرب کی حالت میں وحی ہوئی پس ہکنا ہو تو کیسا۔

ماکذب الفواد۔ بعض وقت ایسی بات ہوتی ہے کہ ستارہ تو ہے۔ مگر غفلت کی وجہ سے راستہ خطا ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ پوری توجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم ہے۔ پس وہ ایسی غلطی نہین کر سکتے۔

۲۰ رجون سنہ ۱۹۱۱ء

بقیہ سورہ النجم رکوع ۱۔ پارہ ۲۷ رکوع ۵

نزلۃ۔ نزول سے ہے۔ یعنے بتایا کہ انسان روحانی چیزون کو جسمانی چیزون کے رنگ میں دیکھتا ہے۔ اسی طرح وہ چیز دیکھنے کے لئے دور سے قریب ہوتی ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ۔ لفظی معنے انتہا کی بیری۔ ایک مقام کا نام ہے کیونکہ فرشتون کا عروج اسی مقام تک ختم ہوتا ہے۔

ما یغشیٰ۔ عجیب و غریب جن پر ڈھانک رہی تہی۔

ما زاغ البصر و ما طغیٰ۔ بغیر کسی غرض کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ ذات الٰہی کی طرف لگی رہتی۔ اور ذرا بھی ادھر ادھر طبیعت نہ لگتی۔ مشرکین بھی گواہی دیتے۔ ماجربنا علیک الکذب۔ اور نبی کریم بھی بڑے دعوے سے کہتے ہیں ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔

افرءیتم۔ یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنے رب کی آیات دیکھیں۔ تم نے کیا دیکھا۔ لات وعزیٰ۔ جن کی الوہیت کا ثبوت نہین دے سکتے۔ لوگ اعتراض کرنے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مگر خود کسی بات کا ثبوت نہین دے سکتے۔ مثلاً یہ تو پوچھین گے مسیح موعود کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ مگر خود یہ بھی نہ بتا سکین گے کہ نبی کریم یا دیگر انبیاء علیہ السلام کی نبوت کا کیا ثبوت تمہارے پاس ہے جس کی بنا پر تم نے مانا ہو تا کہ انہی دلائل سے حضرت مسیح موعود کی صداقت ثابت کی جاوے۔

ضیزیٰ۔ خسارہ والے۔

الاسماء ۔ محض نام ہین ان کے نیچے حقیقت کوئی نہین ۔ افسوس کہ مسلمانون مین بھی پیر پرستی ۔ قبر پرستی یہان تک بڑھ گئی ہے ۔ کہ علاقہ ہزارہ مین ایک گھوتے (گدھے) کی قبر کی پرستش کی جاتی ہے ۔ پشاور کے اکثر گھرون مین جعلی قبرین بنی ہوئی ہین ۔

الھدیٰ ۔ قرآن مجید ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

ما تمنّیٰ ۔ مشرکین نے ایک آرزو بنا رکھی ہے ۔ کہ ھؤلاء شفعاءنا عند اللہ اور یہ معبود ہمین غالب کر دین گے ۔ فرماتا ہے کیا محض خیالی پلاؤ سے کچھ بنتا ہے ۔

مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۶ ۔ سورہ والنجم رکوع ۲

لاتغنی شفاعتہم شیئاً ۔ معبودان باطلہ کا رد کر چکا ہے اب جن کا اون کو اتار مانتے ہین ان کے بارے مین فرماتا ہے ۔ کہ انکی شفاعت کسی کام کی نہین ۔

ان یاذن اللہ ۔ شفاعت مین دو شرطین ہین ۔ ایک اذن ۔ دوم جس کے لئے پسند فرماوے ۔ دوسرے مقام پر یہ لکھا کہ شفاعت کس کے لئے ہوگی ۔ من شہد بالحق ۔

لا یؤمنون بالآخرۃ ۔ کفار نہین فرمایا تا اشارہ ہو ۔ اس بات کی طرف کہ ملائکہ کو لڑکیان قرار دینے والے ایسے ہی لوگ ہین جو اعمال کی جزا و سزا سے نڈر اور آخرت کے منکر ہین ۔

من علم ۔ یقینی بات (وحی ۔ عقلی دلیل ۔ نشان) اس زمانہ مین بھی یہی معیار فیصلہ کن ہے ۔ اہل سنت و اہل تشیع مین تو بہت فرق ہے ۔ خود اہلسنت کے فرقون مین ایسا بُعد ہے کہ ایک فرقہ ایک چیز کو حلال کہتا ہے ۔ دوسرا حرام ۔ گویا شک مین ہین ۔ یقینی علم کسی کو نہین ۔ ایسے وقت مین ایک مصدق کی ضرورت ہے ۔ جو سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہدے اور جس کے ذریعے یقینی علم حاصل ہو ۔ کہ خداوند تعالےٰ کی رضا کس امر پر ہے ۔ وہ مصدق اور حکم وہی ہو سکتا ہے جس کے ہاتھ پر ایسے نشان ظاہر ہوئے جن سے ثابت ہو گیا کہ اس کا خاص تعلق ذات ربانی سے ہے ۔

ان الظن لایغنی من الحق شیئاً ۔ کسی مسئلہ متنازعہ فیہا کی نسبت پہلے نبی کے بعد روایات کی بنا پر فیصلہ ہونا مشکل ہے کیونکہ ہر فرقہ اپنے اپنے روایت مقبولہ پر زور دیتا ہے پس صاحب وحی مامور کی اتباع تمام قسم کے ظنون سے رہائی دیتی ہے کیون کہ اس کے حق پر ہونے پر حجۃ بینہ قائم ہوتی ہے ۔

عن ذکرنا ۔ ذکر یعنے قرآن ۔ چنانچہ فرماتا ہے ۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون ۔

لیجزی ۔ لظاہر للہ ما فی السموات وما فی الارض ۔ اس اگلی آیت کی وجہ نہین بن سکتا اصل بات یہ ہے کہ آسمان و زمین کی چیزین ہی ہین ۔ جنکو دیکھ کر یا تو انسان اللہ کا فرمان بردار بنتا ہے یا نافرمان ۔ گویا یہ چیزین ہدایت و گمراہی کا موجب ٹھہرتی ہین اور یہی چیزین ہین جو انسان کے دُکھ یا سکھ کا موجب بنتی ہین ۔

کبائر ۔ گناہون کے کچھ سلسلے ہوتے ہین ۔ یعنے ایک بدی کرنے سے کرنی پڑتی ہے ۔ جس پر یہ سلسلہ ختم ہو وہ کبیرہ ہے ۔ مثلاً غیر محرم کو دیکھنا پھر رفتہ رفتہ بڑھتے بڑھتے ہی بدنظری زنا تک پہونچتی ہے پس یہ کبیرہ مؤمن کبائر سے اجتناب کرتا ہے کیوں کہ اس تک بہت سے مرحلے ہوتا ہے ان مراحل مین عرصہ لگتا ہے اتنی مدت اگر کسی وقت بھی خشیت آ ہو تو وہ مومن کیسا ۔ مؤمن کی شان تو یہ ہے ۔ اذا مسہم طائف من تذکروا ۔

الفواحش ۔ کھلی کھلی بے حیائی ۔ اس کے لئے کسی لمبے عرصہ کی ضرورت نہیں ۔ مؤمن اس سے بھی بچتا ہے ۔ (الحیاء شعبۃ من الایمان)

الا اللمم ۔ آلودگی ۔

مورخہ ۲۴ جون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ ۔ رکوع ۷ ۔ سورہ النجم رکوع ۳

افرءیت ۔ جہان کہین آتا ہے ۔ اس کے یہ معنے کئے جاتے ہین تم بتلاؤ تو سہی ۔

اکدیٰ ۔ کنوان نکالتے وقت جب کوئی ایسا پتھر آ جاوے کہ آگے کنوان نکل نہ سکے تو اسے اکدیٰ کہتے ہین یعنے روک رکھا ۔

ابراھیم الذی وفیٰ ۔ ابراہیم کی وفاداری دو جگہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے ایک مقام پر فرمایا ۔ اذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمٰت فاتمھنّ ۔ آپکو چند احکام دئے گئے ۔ جنہین آپ نے پورا کر دیا ۔

(۲) دوسرا وہ مقام ہے ۔ جہان پر آیا ہے ۔ یٰبنیّ انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ ۔ الیٰ فلمّا اسلما وتلہ للجبین ۔ ونادینہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا ۔ یعنے آپنے حسب ایما الٰہی بیٹے کا گلا کاٹنے کی تیاری کر لی ۔ اللہ تعالےٰ نے وحی سے روکدیا کہ تو نے پورا کر دیا ۔

وازرۃ ۔ یہ صیغہ صفت کا ہے اس کا موصوف نفس ہے اور اس کے معنے ہین اُٹھانیوالی جان

اُخریٰ ۔ یہ بھی صیغہ صفت کا ہے موصوف اس کا مقدر ہے یعنے کوئی اٹھانیوالی جان ۔ دوسری جان کا بوجھ نہ اُٹھائے گی ۔

اضحک وابکی ۔ اللہ تعالےٰ جس طرح دنیا مین ہنسنے اور رونے کا نظارہ دکھاتا ہے ۔ وہی نظارہ قیامت مین بھی دکھائیگا او جزا سزا دیگا ۔

تمنیٰ ۔ ٹپکانا ۔ ڈالنا ۔ اقنیٰ ۔ ایسی چیز کسی کو دینا جو ذخیرہ ہو ۔

رب الشعریٰ ۔ ایک ستارہ ہے اور یہ دو ہین ۔ جو زیادہ روشن ہے ۔ اسکی پوجا کرتے تھے فرمایا جسکی تم پوجا کرتے ہو ۔ وہ بھی خدا نے ہی پیدا کیا ہے ۔

والمؤتفکۃ ۔ نوح کی بستیان جو الٹائی گئی تھین ۔ تتماریٰ ۔ مراء سے ہے جس کے معنے جھگڑا کرنے کے ہین ۔ ازفت الآزفۃ ۔ ازف کے معنے قریب کے ہین ۔ آزفۃ قریب آنے والی ۔ بتایا کہ وہ گھڑی اب قریب آگئی ہے ۔ کاشفۃ ۔ دور کرنا یعنے وہ آئیگی ۔ تو کوئی دور نہ کریگا ۔ سامدون ۔ سمد کے معنے تکبر کے ہین ۔

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید نوٹ

پارہ ستائیسواں

آغاز سورۃ القمر رکوع ۱ پارہ ۲۷ رکوع ۸

مورخہ ۲۶ جون ۱۹۱۲ء

(۲۷)

اقتربت الساعة ۔ بعض باتین کسی قوم مین کسی امر کا نشان ہوتی ہین ۔ اور یہ بات ان مین شائع و ذائع ہوتی ہے ۔ مثلاً مہدی کے زمانہ مین کسوف خسوف گنوارون تک کو معلوم تھا ۔ گو وہ کسی آیت و حدیث کا پتہ نہ دے سکین ۔

(۲) باتین کرتے ہوئے رانون پر ہاتھ مارنا (۳) زبان مین کسی قدر لکنت

اسی طور پر پہلی اُمتون مین بعض مامورین کی نسبت ایسی باتین مشہور تھین ۔ گو انکا نشان کتب سابقہ مین نہ ملتا ہو ۔ ہماری کتابون مین ایک واقعہ لکھا ہے ۔ کہ بیت المقدس کی فتح کے لئے جب حضرت عمر گئے ۔ تو مفسرین نے اپنی کتابون سے اس کا حلیہ ملایا اور یہ بھی کہ اس کے پیرہن پر کئی پیوند ہون گے حالانکہ توراۃ وغیرہ مین اس کا بیان ہرگز نہین ملتا ۔

عرب مین یہ بات مشہور تھی کہ ہماری قوم و مذہب مین ایک تنزل آنے والا ہے اور اس کا نشان یہ ہے ۔ کہ چاند پھٹ جائیگا ۔

اس پر ایک روایت ہے کہ آپ رات کے وقت چند مشرکین عرب کو سمجھا رہے تھے انھون نے کہا نشان بتاؤ ۔ اس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دیکھو چاند پھٹ گیا یہ نشان ان کے درمیان مشہور تھا ۔

اب یہی اعتراضون کی بات کہ انشقاق قمر ممکن نہین ۔ دوم اس کا ثبوت کیا دونون غلط ہین ۔ ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو کہ قرآن مجید مین سب یہود ۔ مشرکین عیسائی کے سامنے پکار کر کہہ دیا گیا ۔ کہ انشق القمر ۔ پھر اسی پر بس نہین کی بلکہ آگے فرمایا ۔ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر (نشان دیکھ کر منہ پھیر لیتے اور اسے سحر قرار دیتے ہین) گویا دوسرون کو گواہ فرمایا ۔ اس سے ظاہر ہے ۔ کہ انشقاق قمر سے کسی کو انکار نہ تھا ۔ ہان وجہ مین بحث تھی ۔ وہ منسوب بہ سحر کرتے اور قرآن مجید اسے آیت الہی فرماتا ہے کہ سوائے حق کے کسی کو طاقت ہے ۔ کہ کسی امر کی نسبت ڈنکے کی چوٹ اعلان کردے اور مخالفین کو چیلنج دے بلکہ ملامت ۔

باقی رہا یہ کہ سنت اللہ کے خلاف ہے ۔ نیچر کے خلاف ہے چاند پھٹتا ۔ تو نظام شمسی مین بڑا فرق آکر حادثہ ہوتا ۔ اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ سنت اللہ کا احاطہ ایک محدود عقل و تجربہ والا انسان نہین کرسکتا کیونکہ بعض واقعات ہزار سال بعض پانچ ہزار سال کے بعد پیش آتے ہین ۔

سائنس والے تو ابھی تک صرف انسان کے اندر جو کچھ ہے اس کا پورا پورا علم بھی حاصل نہین کرسکے ۔ (ب) نظام شمسی مین کیا فرق آنا تھا ۔ درحقیقت روایات کے مبالغہ سے ایسی غلط فہمیان پیدا ہوئی ہین ۔ دیکھیے کسوف خسوف غیر معمولی تاریخون مین پھر ماہ رمضان مین ایک قانون کی ماتحت ہوا ۔ مگر قبل از وقوع ایک اعجوبہ تھا حضرت موسےٰ سمندر سے گزرے ۔ جو آندھی کی وجہ سے ایک طرف چڑھ رہا تھا اور آپ ایسے وقت پہونچے ۔ کہ پانی ہٹ گیا اور فرعون ایسے وقت کہ پانی بڑھ گیا ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جنگ میں ریت کی مٹھی پھینکی ۔ اور وہ سب کفار کی آنکھون مین پڑی ۔ کیونکہ ہوا آندھی کے طور پر دشمن کی طرف چل رہی تھی اور مٹھی پھینکنے کے ساتھ ہی ریت اُڑ اُڑ کر ان کی آنکھون مین پڑنے لگی ۔ پس معجزہ تو یہی ہے ۔ کہ پہلے پیشگوئی کی گئی کہ اللہ اپنے بندے کی نصرت کرے گا ۔ اور مخالفین کو ہلاک پس کیا یہ ممکن نہین ۔ کہ چاند کے آگے ایسا جرم آجائے کہ چاند دو حصے نظر آئے ۔ اور آپ نے اعلام الٰہی سے ایسے وقت مین اشارہ کیا کہ قانون قدرت کے مطابق چاند دو ٹکڑے ہو رہا تھا بعض زلزلے ایسے آئے ہین کہ ایک دکّہ مین زمین پھٹی ہے اور دوسرے مین ایسی ملی ہے کہ پھر پتہ نہین لگا ۔ تو کیا چاند مین ایسا ہونا محال ہے ۔

کل امر مستقر ۔ ہر امر کے لئے موقع و محل ہے اور ہر ایک امر ایک مدت کے اندر ہے پس عذاب اپنے وقت پر آویگا ۔ جو اس قوم کو تباہ کرے گا اور اس کا نشان انشقاق قمر ظاہر ہوچکا ۔

حکمة بالغة ۔ پختہ بات جو حد کمال کو پہونچی ہوئی ہو ۔ یعنے جن پر فرد جرم لگ چکا ہو ۔ جو کفر و عناد کے اس درجہ تک پہونچ گئے ہون وہ نشانون سے فائدہ نہین اٹھاتے

شئ نکر ۔ جسے آدمی جانتا نہ ہو اس کے دیکھنے سے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے

ھذا یوم عسر ۔ ٹڈی دَل کی طرح منتشر ہونا اور قبرون سے نکلکر بلانیوالے کی طرف دوڑنا ۔ یہ قیامت ہی مین ہوگا مگر دنیا مین ایسی باتون کا نظارہ دکھایا جاتا ہے ۔ پس اجداث سے مراد اس صورت مین وہ گھر ہین ۔ جو تباہی کے وقت ان کے لئے بمنزلہ قبرون کے ہین ان سے نکلکر وہ اپنے بلانے والے کے پاس جائین گے اور اقرار کرین گے کہ یہ یوم عسر ہے ۔

چنانچہ مثال مین بعض قومون کا حال بیان کرتا ہے کہ یہ دن دنیا مین ان پر کیسے آیا ۔

فجرنا الارض عیونا ۔ اس کے چشمے پھاڑ دئے ۔

دسر ۔ بادبان ۔ اصل معنے اس کے دفع کرنے اور زور سے دھکیلنے کے ہین چونکہ بادبان کشتی کو دھکیلتے ہین اسلئے بادبان پر اس کا اطلاق ہوا (۲) ان میخون کو بھی کہتے ہین ۔ جن سے کشتی کے اجزا کو جوڑا جاتا ہے ان رسّون کو بھی کہتے ہین جن سے کشتی باندھتے ہین ۔

دسر ۔ اس اونٹنی کو کہتے ہیں ۔ جو بہت تیز رفتار ہو۔
صرصراً ۔ صرصر کہتے ہیں چیخ کو ۔ جو ہوا تیز چلتی ہے اسکی رفتار سے ایک آواز نکلتی ہے
یوم نحس ۔ یہ اس قوم کے لئے میلہ و عید کے دن تھے جسے وہ مبارک سمجھتے
اس لئے فرمایا کہ تم جنہیں بابرکت سمجھے وہی منحوس ثابت ہوئے۔
مستمر ۔ ہوا پے در پے چلنے والی۔
منقعر ۔ کھو کھلے جڑ سے کٹے ہوئے۔

مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۹ ۔ سورۃ القمر رکوع ۲

کذبت ثمود بالنذر ۔ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی نے نہ آنا ہوتا ۔ تو پھر انبیاء اور اون کے مخالفین کے انجام کے ذکر کی کیا ضرورت تھی کوئی بھی سورۃ خالی جاتی ہے جس میں انبیاء اور ان مخالفین کی ہلاکت کا بیان نہ ہو ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی اکرمؐ کے بعد یہ سلسلہ جاری ہے ۔ صرف فرق یہ ہے کہ نبی آپ کی مُہر سے بطور آپؐ کے ظل کے آئیگا۔
البشراً منا واحداً نتبعہ۔ امام ایک ہی ہونا چاہیئے تاکہ وحدت قایم رہے اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو "ایک" کی اطاعت کو گمراہی اور مصیبت کا موجب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے یہ آیت غور طلب ہے ۔ خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اسے اپنی جناب سے موید و منصور کرتا ہے خدا اسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا جس سے قوم تباہ ہو ۔ شوریٰ اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ بالضرور اس کی اتباع کرے بلکہ وزراء کی رائیں ۔ اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں کہ انہیں اپنی رائے کا حسن وقبح دیکھے۔
اشر ۔ اکڑباز ۔ متکبر۔
سیعلمون ۔ ضرور جان لیں گے ۔ س یہاں تاکید کے لئے ہے۔
غداً ۔ نہ صرف بروز قیامت بلکہ اسی دنیا میں بہ امتیاز ہوگا ۔ چنانچہ آگے فرماتا ہے۔
فتنۃ لھم ۔ فتنہ کندن کرنے کو بھی کہتے ہیں ۔ (۲) مصیبت میں پڑ جانا۔ (۳) ابتلاء یعنے ایسی چیز جس سے انسان کی مخفی حالت ظاہر ہو جائے ۔ پس وہ اونٹنی ان کی مخفی حالت کو ظاہر کرے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ کہتے ہیں ہم اچھے ہیں اور یہ کذاب اشر مگر اسی اونٹنی کے ذریعے کھل جائے گا کہ کذاب اشر یہ خود ہیں۔
قسمۃ بینھم ۔ مفسرین تو کہتے ہیں کہ ایک دن اور لوگ پانی پئیں ایک دن اونٹنی مگر یہ غلط ہے ۔ کیونکہ بینھم و بین الناقۃ ۔ نہیں فرمایا ۔ پس مراد یہ ہے کہ اوروں کے لئے تو باری مقرر ہے مگر اونٹنی اس قسم کی باری سے مستثنیٰ ہوگی ۔ کل شرب محتضر ۔ سے بھی یہی مراد ہے کہ خواہ کونسی باری ہو ۔ اونٹنی حاضر ہونے کی مجاز ہے۔
صاحبھم ۔ کہتے ہیں اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا قیدار نام ایک شخص تھا مگر کرے ایک اور ہلاک ہو ساری قوم ۔ یہ عدل الٰہی سے بعید ہے ۔ صاحبھم ۔ کہ وہ اوروں کے مشورے اور صلاح سے گیا ۔ پھر تعاطی آیا ہے جس کے ۔ دوسروں سے ہتھیار لیا اور اس نے کونچیں کاٹ دیں۔
عقر ۔ مطلق زخم کو بھی کہتے ہیں اس رگ کے کاٹنے کو بھی کہتے ہیں جس کے بعد جانور چل نہ سکے۔
یاد رہے کہ معجزہ اس بات کا نام نہیں کہ وہ سائنس ۔ عقل ۔ تجربہ ۔ مشاہدہ ۔ خلاف ہی ہو بلکہ وہ ایک امر ہے جس سے خدا تعالےٰ کی قدرت اور اس نبی کے اللہ سے خاص تعلقات اور دشمنوں کے اس کے مقابل پر عاجز رہ جانے کا ظہور ہو۔
پس وہ اونٹنی نہ تو پتھر سے نکلی اور نہ اسمیں وہ خصوصیات تھیں ۔ جو خواہ مخواہ لوگوں نے بڑھا ہیں ۔ اونٹنی ناقۃ اللہ اسی لئے کہلائی کہ وہ صالح کی صداقت کا نشان ٹھہری ۔ کیونکہ آپ نے اس کے بارے میں علامت قرار دی کہ اسے دُکھ پہنچاؤگے تو ۳ دن بعد تباہ ہو جاؤگے۔
صیحۃ ۔ جو عذاب دفعتاً آ جاوے اسکو صیحہ بولتے ہیں۔
ھشیم المحتظر ۔ حظیرہ ۔ باڑ کو کہتے ہیں ۔ محتظر وہ جس کا باڑا ہو ۔ ھشیم باڑ کے روندے ہوئے ٹکڑے۔
کذالک نجزی ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اب بھی ایسا ہو سکتا ہے ۔ شکر گذاری شرط ہے۔
فتماروا ۔ جھگڑا کرنے لگے۔

۲۸ جون سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۰ ۔ سورہ القمر رکوع ۳

النذر ۔ ہمارے انذار یا ہمارے ڈرانیوالے۔
کفار کا قصہ بتاکر اکفارکم فرمایا ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثیل موسیٰ تھے اسی سمجھایا کہ مشرکین عرب کا بھی وہی حال ہوگا ۔ جو فرعونیوں کا ہوا۔
منتصر ۔ بدلہ لینے والے ۔ عرب کی قوم میں بدلہ لینے کی بڑی عادت تھی اور اسی بات پر انکو ناز تھا۔
سیھزم الجمع ۔ یہ سورۃ مکی ہے اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لے جاتے ہیں پہلے چھوٹے چھوٹے جنگ ہوئے ۔ آخر جنگ احزاب میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی ۔ جسمیں تمام قومیں جمع ہو کر مقابلہ کے لئے آئیں مگر سب کی سب بھاگ گئیں ۔ کیا کوئی انسان عقلی قیاس سے ایسی پیشگوئی اس بے بسی کی حالت میں کر سکتا ہے۔
بقدر ۔ ہر امر اپنے وقت پر ہوتا ہے جو خدا کے علم میں موجود ہے ۔ پس ان کی ہلاکت کے متعلق جلدی نہ کرنی چاہیئے۔
اشیاع ۔ شیعہ گروہ ۔ چونکہ ایک گروہ کے آدمی کسی نہ کسی بات میں شریک ہوتے ہیں ۔ پس اشیاعکم کے معنے ہوئے تمہارے جیسے لوگ۔

۔ پہلی قوموں کی تباہی کے وجوہات کتابوں میں موجود ہیں ۔ تعاب و جہ
رکھی ۔

صدق ۔ عرب جو چیز اعلیٰ و مفید ہو اسے صدق سے تعبیر کرتے
کے معنے یہ ہیں ۔ کہ متقون اچھے مقامات پر ہوں گے ۔

سورہ القمر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الرحمٰن رکوع ۱ ۔ ۲۷ پارہ رکوع ۱۱

مورخہ ۲۹ رجب ۱۱ ؁ھ

الرحمٰن ۔ اللہ تعالےٰ نے جب ہماری جسمانی زندگی کے سامان بہم پہنچائے
اسی طرح روحانی زندگی کے لئے قرآن مجید جیسا کلام نازل کیا ۔

علّم القرآن ۔ قرآن فرمانے میں یہ سمجھایا ۔ کہ یہ کتاب ہمیشہ پڑھی جاوے گی اور
دست بُرد زمانہ سے محفوظ رہے گی ۔

خلق الانسان ۔ الانسان سے مراد یہاں میرے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلّم ہیں ۔ آپ اکمل ترین انسان تھے ۔ اس لئے آپ کی پیدائش کا خصوصیت
سے ذکر فرمایا ۔

علّمہ البیان ۔ آپ کے لئے اس کے مطالب واضح کر دئے ۔

الشمس والقمر ۔ چوں کہ لوگوں نے اس نعمت عظمیٰ کی ناشکری کی اس لئے اور
انعامات کا ذکر کر کے انہیں شرم دلاتا ہے اور ملزم بناتا ہے ۔ کہ کس کس نعمت کا انکار
کرو گے اور جب عام فضلوں کی ناشکری کرتے ہیں ۔ تو اس خاص فضل کی ناشکری کوئی
تعجّب انگیز نہیں ۔

النجم ۔ ستارہ اور وہ بوٹی جو بیلدار ہو ۔ چوں کہ الشجر کے ساتھ آیا ہے اس لئے
دوسرے معنے لئے جاتے ہیں ۔

سورج و چاند سے فائدہ اٹھایا (چنانچہ درختوں کے پھل انہی سے پکتے ہیں)
انہی کی پرستش شروع کر دی اور ان کے پیدا کرنے والے کی طرف توجہ نہ کی ۔

وضع المیزان ۔ ہر چیز کی حقیقت اور اس کی قدر معلوم کرنے کے لئے ایک میزان
مقرر کی ہے اس سے کام نہیں لیتے ۔ ورنہ ہر شے سے اس کی قدر کے مطابق سلوک
کرتے ایسا ہی ہر شے کا ایک اندازہ مقرر ہے ۔ جب اس سے کم وبیش کریں تو فساد پڑتا
ہے ۔ میزان سے مراد ترازو نہیں بلکہ وہ جس سے اندازہ ہو سکے ۔ پس اقیموا الوزن
اور لا تخسروا المیزان ۔ صرف تولنے کے متعلق ہی ہدایت نہیں بلکہ ہر امر کے متعلق ہے

الاکمام ۔ کُم کے معنے آستین ہیں ۔ کھجور کے خوشوں پر ایک غلاف ہوتا ہے
اس کا نام بھی ہے ۔ اکمام کا اطلاق خوشوں پر بھی ہو جاتا ہے ۔

ذو العصف ۔ عصف کے لفظی معنے اڑانا ۔ اڑائی ہوئی چیز ۔ اس حصے
کا نام ہے ۔ جو ہوا کے ساتھ غلّہ سے الگ کیا اور اڑایا جاتا ہے ۔

والریحان ۔ خوشی کی موجب چیزیں ۔ خوشبو ۔

فبایّ اٰلاء ربکما تکذّبٰن ۔ یہاں تثنیہ آیا ہے ۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ جن وانس مخاطب
ہیں اس پر دو سوال ہو سکتے ہیں ۔ کیا قرآن مجید کا یہ طرز ہے کہ وہ بصیغہ تثنیہ خطاب کیا
کرتا ہے ۔ پس اس سورۃ میں اس نرالی طرز کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے (۲) یہاں تو
تکذیب کا ذکر ہو رہا ہے ۔ اور دوسری طرف انعامات کا اظہار ہے ۔ جو زیادہ تر انسانوں
سے خاص ہیں ۔ ہم نہیں دیکھتے کہ جن کھیتی باڑی کرتے ہیں ۔ اصل بات تو یہ ہے ۔ کہ
تفسیر معتبر تو وہ ہے ۔ جو خود قرآن مجید کرے یا جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بروایت صحیح مروی ہو ۔ یا لغت و قواعد عرب سے واضح ہو پس میرے نزدیک یہ تاکید
کے لئے ہے ۔ جو محاورات عرب سے ثابت ہے ۔ چنانچہ سبعہ معلقہ میں ہے ۔

قفا نبك من ذكرىٰ حبيب و منزل ۔ عربوں کا یہ طرز ہے ۔ کہ جب کسی کو
ملامت کرنا اور کسی بات کی طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہیں تو تثنیہ کا صیغہ استعمال
کرتے ہیں اور مخاطب جمع ہوتے ہیں ۔

مورخہ ۳ ۔ جولائی ۱۹۱۱ ؁ء

بقیہ رکوع ۔ ۲۷ پارہ رکوع ۱۲ ۔ سورہ الرحمٰن رکوع ۲

من صلصال کالفخار ۔ لوگوں نے لفظی معنے لئے کہ بجنے والی مٹی ۔ اور پھر اصل
مطلب سے دُور جا پڑے ۔ کیوں کہ انسان کسی حالت میں بجنے والی مٹی کی طرح نہیں ہوتا ۔
اصل بات یہ ہے کہ برتن خاص مٹی سے بنتے ہیں پھر جوں جوں اچھے برتن ہیں وہ
خاص خاص قسم کی مٹی سے بنتے ہیں پس اس میں بتایا کہ آدمی ایک خاص قسم کے
سلالہ طین سے بنا ہے ۔ صلصال سے بتایا ہے کہ اس کے اجزا میں اتصال ہے
اور فخار سے یہ کہ وہ خاص الخاص مٹی ہے ۔

رب المشرقین ۔ صیفی و شتائی مطالع کے اعتبار سے فرمایا ۔
منہما ۔ مفسرین نے اس ہما پر بڑی بحث کی ہے ۔ بعضوں نے سمجھا ہے کہ لولو مرجان
ہر دو کھاری سمندر سے نکلتے ہیں ۔ انھوں نے من احدہما اس کا اصل سمجھا ہے ۔

وجہ ربك ۔ ایسی آیات کے معنے کرنے میں لیس کمثلہ شیءٌ کو پیش نظر رکھنا
چاہیئے ۔

اس پر مفسرین کو مشکل پیش آئی ہے کہ جب سب چیزیں فنا ہو جائیں گی ۔ تو پھر ایک وقت
آئے گا کہ عرش فنا ہو ۔ عرش کے اُٹھانے والے فرشتے بھی ۔ پھر خداوند تعالےٰ
کا مقام کہاں ہو گا ۔ ایسا ہی جنت دوزخ پہلے بنے ہوئے موجود ہیں ۔ تو جب سب کچھ
فنا ہونا ہے ۔ تو جنت دوزخ بھی نہ ہوں گے ۔ آخر یہ چیزیں مستثنیٰ ہیں حالانکہ
کوئی آیت قرآنی و حدیث رسول یزدانی اس پر شاہد نہیں یاد رکھو کہ حق بات پر کبھی اس
قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ عرش ایسی چیز نہیں کہ وہ مخلوق ہے بلکہ استوا علی العرش
ایک صفت ہے صفات باری تعالےٰ میں سے (۲) جنت دوزخ پہلے سے موجود نہیں بلکہ
انسان ہی کے اعمال کے اظلال و آثار کا کام ہے ۔ جو اس وقت حقیقی طور پر مجسّم و
متمثل ہوں گے ۔

کل یوم - ہر وقت - ہر لحظہ - یوم زمانے کا ایک حصّہ

ھو فی شان - اس کا مطلب یہ نہین - کہ بچپن سے بڑھاپا آتا ہے اور ناقص سے کامل ہوتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے - کہ خدائے تعالٰی کی ذات مختلف اوقات مین اپنی نئی نئی تجلیان کرتی ہے۔

سنفرغ - یہ انسانی محاورہ کے مطابق فرمایا یہ بات ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ جزا و سزا کے لئے ایک وقت معیّن ہے۔ اس وقت مین خاص توجہ فرمائین گے۔ دنیا مین اس کے فیض ربوبیت و رحمانیت سے کفار معاندین بھی حصہ لے رہے ہین اسواسطے سزا کے متعلق ٹھیک انکشاف نہین ہوتا۔ مگر ایک وقت پورے طور پر حقیقت منکشف ہوگی سزا کی خبر دینا یہ بھی احسان اور خدا تعالٰی کا انعام ہے۔

مورخہ ۴ - جولائی ۱۹۱۱ء

(بقیہ رکوع ۲)

فبای آلاء ربکما تکذبن - تکرار فصیح کے کلام مین بغیر از حکمت بالغہ نہین ہوتا

شواظ من نار - شعلۂ بے دود آگ ہے۔

نحاس - مفسرین نے اس کے معنے کئے ہین - دھوان والا شعلہ - دراصل پتھر کے کوئلے گندھک تانبے کی آگ بہت تیز ہوتی ہے۔

ایسی آیات کے آگے فبای آلاء ربکما کا ربط بہت غور سے معلوم ہوسکتا ہے۔ پہلے فرمایا تم بھاگ نہین سکتے۔ پھر بتایا کہ یہ نہ سمجھو آسمان پھٹنے سے تم نکل جاؤ گے کیونکہ وہ وردۃ کالدھان ہوگا۔ ایسی سخت حالت سے صرف قرآن مجید ہی ذریعۂ نجات ہے۔ پس تم کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

لا یسئل عن ذنبہ - بعض مقامات پر آیا ہے کہ سوال کیا جاوے گا۔ ایسی آیات مین دراصل اختلاف نہین کیونکہ لا یسئل کی وجہ بتادی کہ وہ علامتون سے پہچانے جائنگے سوال دو قسم ہے۔ ایک سوال بطور تہدید - ملزم ٹھہرانے کے لئے - یہ سوال تو ضرور ہوگا۔ دوسرا سوال مجرمین کی معرفت کے لئے ہے۔ سو اس کی ضرورت نہین کہ اپنی نشانیون سے پہچانے جائین گے۔

حمیم آن - گرم ابلتا ہوا۔

۵ - جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۳ - سورہ الرحمان رکوع ۳

مقام ربہ - اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے۔

ذواتا - ذو کا تثنیہ ذوا - مؤنث ذواتا

زوجٰن - نر و مادہ - اچھا اور بُرا۔

وجنا الجنتین - اور دونون جنتون کے چیدہ پھل۔

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان - ربّ کریم فرماتا ہے کہ ہمارے اتنے احسانات ہین تم پر - پس تمہین بھی احسان ہی کرنا چاہیئے جو یہ ہے - ان تعبد اللہ کانک تراہ (الحدیث) احسان کے معنے اخلاص بھی ہین - جس سے اللہ کی رضا مقصود ہو اور خالصاً لوجہ اللہ ہو۔

من دونہما جنتٰن - پہلے فرمایا چکا ہے - ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن - پس چار ہوئے۔

حضرت اقدسؑ نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ ایک جنّت دنیا مین ملتا ہے ایک جنّت برزخ قبر مین ہے - پھر روز حشر مین ایک جنت ہے - جو تابود ہے - پھر ایک یوم الحساب کے بعد۔

خیرات - اچھی عادتون والی - عورتین ہون یا اور چیزین۔

لم یطمثھن - مطلب یہ کہ وہ پاکباز ہون گی - ولا جانّ سے یہ مراد ہے کہ بدکار نہین - بلکہ بعض صلحاء کو تو خواب مین بھی شیطان نہین آتا اور وہ بچ جاتے ہین اور دین اس مین صاحب حال ہون۔

سورہ الرحمان کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الواقعہ رکوع ۱ - پارہ ۲۷ رکوع ۱۴

۸ - جولائی ۱۹۱۱ء

یہ جو آخری سورتین ہین ان کا اکثر حصّہ مکی ہے - اس وقت ابھی یہودیون اور عیسائیون سے مباحث نہ شروع ہوئے تھے بلکہ نظر بہ حالات موجودہ دو امور کی ضرورت تھی - مشرکین عرب خدا کو تو مانتے تھے - مگر اس کی صفات کے متعلق بہت غلطی مین اس واسطے ھؤلاء شفعاءنا عند اللہ اور ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی کہہ کر بتون کی پرستش کرتے - دوم - روز قیامت اور جزا و سزا کو نہ مانتے تھے اللہ تعالٰی نے ان دونون کے متعلق بالدلائل بیان فرمایا اور یہ صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی الہامی کتاب ہے کہ اپنے دعاوی کو بدلائل بیان فرماتی ہے - اور ان سورتون مین پیشگوئیون کی کثرت ہے - تا ان کا وقوع قیامت کے وقوع پر دلیل ٹھہرے۔

کاذبۃ - فاعل بمعنے مصدر - کذب

خافضۃ رافعۃ - اسمین پیشگوئی کردی کہ جو بڑے بڑے عالی جناب بیٹھے ہین پست کئے جاوین گے۔

اصحٰب المیمنۃ - یمن بمعنے برکت و سعادت (۲) یمین کے معنے دایان ہاتھ پس دونون معنے ہوئے سعادت والے - دہنی طرف والی - مشئمہ اس کے خلاف ما اصحٰب المیمنۃ - تعجب و حیرانی کے اظہار کے واسطے یہ اسلوب عبارت ہے۔

موضونۃ - وہری بنی ہوئی - سونے کی تارون جواہرات سے بنے ہوئے۔

مخلدون - ہمیشہ اسی عمر مین رہنے والے - ایسے لڑکے جن کا ہمیشہ خدمتگار رہنا چاہا جائے۔

معین - بہنے والا چشمہ - مصفا پانی۔

عطر ایمان

۶ - فرمایا - یہاں کی نہ تو زبان پسندیدہ ہے اعلیٰ - نہ باشندوں کی وضع قطع - مگر پھر بھی ممالک سے یہاں جمع ہو - یہ کس کی برکت ہے
اللہ کا نام لینے والے کی۔

ان دنیوی اعزاز کوئی چیز نہیں - دیکھو جہانگیر اکبر بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں - ان کے سادہ لیئے جاتے ہیں - مگر انہی کے زمانہ میں جو خدا کے پیارے بندے گزرے ہیں - انکے نام کیساتھ حضرت اور علیہ الرحمۃ لگایا جاتا ہے یہ کس لیئے ہے - اسلیئے کہ وہ خدا کے ہوگئے ۔

۲۵ - جون ۱۹۱۱ء - فرمایا - اللہ تعالیٰ کا واٹر ورکس ایسا وسیع ہے کہ سارے جہان کو وقت پر پانی دیتا ہے - فرمایا - آدمی مٹی سے بنا ہے - مگر ناک کی بجائے اگر مٹی کا ٹکڑا رکھدیں - تو کیا وہ کام دیگا - من صلصال من حمأ مسنون فرمایا - یعنی خلاصہ در خلاصہ درست کئے ہوئے کیچڑ سے۔

فرمایا - ابلیس کا گروہ وہ ہے - جب حق و باطل میں التباس واقع ہو

فرمایا اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں دلائل گھڑنیوالے ہمیشہ ناکام رہتے ہیں ۔

فرمایا - آدم اور ابلیس کے بیان سے یہ **نصیحت لینی چاہیئے** کہ جن کے پاس خدا کا کلام ہو - ان کی فرمانبرداری کی جائے اور جو فرمانبرداری نہیں کرتے - ان سے دور ہیں - کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں ۔

فرمایا - ایکدفعہ حضرت صاحب نے کسی آدمی کے بارے میں سنا - کہ اسے کسی نے کہا - تم جھوٹ بولتے ہو - تو وہ بہت ہی غضب میں آیا - فرمایا کیا اس نے عمر بھر میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا اسے چاہیئے تھا - خدا کا شکر ادا کرتا - کہ اتنی مدت ستاری کی۔

فرمایا - عنادی وہ ہے - جو اپنی خواہشات کا تابع ہوجاوے

فرمایا - لوگ روپیہ کے معاملے میں احتیاط نہیں کرتے - بس کہیں سے مال ملجائے - اسے شوق سے بلا خدشہ استعمال کرتے ہیں - ناجائز کمائی سے برکت نہیں رہتی ۔

بعض کھانے ایسے ہوتے ہیں - کہ انکے کھانے سے غفلت پیدا ہوتی ہے - نماز کی لذت نہیں رہتی - بعض لباس ایسے ہیں - کہ انکے پہننے سے غفلت و سستی گھیر لیتی ہے مومن کو ایسی خوراک ایسی پوشاک سے بچنا چاہیئے - انبیاء نہایت سادہ خوراک بہت سادہ پوشاک رکھتے تھے۔

فرمایا - دوزخ کے سات دروازے خدا نے فرمائے ہیں - میرا مذہب اس بارے میں یہی ہے - کہ اللہ اعلم - بعض صوفیاء نے لکھا ہے کہ انسان دو آنکھوں سے گناہ کرتا ہے - دو کانوں سے منہ سے اور دو پاؤں اور ایک شرمگاہ - بس یہی دروازے ہیں - جنکے ذریعہ انسان جہنم میں داخل ہوتا ہے۔

فرمایا - میرے چار لڑکے ہیں - دو لڑکیاں دو ہمشیرہ کچھ سے زیادہ گھر کے آدمی ہیں - مگر مجھے اس بات کا وہم بھی نہیں اٹھا - کہ میرے بعد یہ کیا کھائینگے - اللہ تعالیٰ رازق ہے - اسی کی ذات پر بھروسہ ہے - یہ بات میں نے بڑائی کے لیئے نہیں کی - بلکہ اس کے فضل کا اظہار ہے

۲۶ جون ۱۹۱۱ء فرمایا - متقی - سکھ میں رہتا ہے - اور دکھ ہمیشہ کسی گناہ کے باعث آتا ہے ۔

فرمایا - متقیوں کیواسطے ضروری ہے - کہ کسی دوسرے بھائی کے لیئے کینہ رنج غضب نہ ہو - ونزعنا ما فی صدورھم من غل۔

فرمایا - قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے تمام بادشاہتوں - دولتوں اور ملکوں اور دنیاوی ساز و سامان کو ایک طرف رکھا ہے - اور سورہ فاتحہ و قرآن عظیم کو ایک طرف اور ارشاد کیا ہے - کہ احمد کے مقابلہ میں سارے جہان کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ - غور کرنیکا مقام ہے ۔

الحمد ایک طرف ہے اور کل دنیا کا جاہ و جلال ایک طرف پس تم اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرو ۔

یہ بات اس آیت سے ظاہر ہے - ولقد آتینک سبعا من المثانی و القرآن العظیم - لا تمدن عینیک الی ما متعنا به ازواجا منهم ولا تحزن علیهم ۔

ہمارے حضرت صاحب نے الحمد کی کئی تفسیریں لکھی ہیں - شیخ ابن عربی لکھتے ہیں - کہ جتنی بار الحمد پڑھتا ہوں نئے ہی علوم کھلے ہیں - میں نے ایک دفعہ لاہور میں وعظ کرتے ہوئے معلوم کیا - کہ صرف الحمد سے تمام مذاہب باطلہ کا رد ہو سکتا ہے

فرمایا - فصحاء کے کلام میں ایک ایسا جامع لفظ لایا جاتا ہے - جو کئی پہلوؤں کو شامل ہوتا ہے - مثلاً قرآن مجید میں دابر آیا ہے - دابر کہتے ہیں - دبر اور اول اور آخر کو یہاں سب معنے مراد ہیں ۔

فرمایا - کما انزلنا علی المقتسمین میں مقتسمین کے کئی معنے ہیں ۔

بعض مسلمان ایسے ہیں - کہ بعض حصہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں - بعض سے انکار مثلاً نماز پڑھینگے - مگر عورتوں کو حصہ دینے کے متعلق اگر کہا جائے - تو کہتے ہیں - ہمارا رواج نہیں۔

ایسا ہی بعض کفار ہیں - وہ بھی قرآن کا کچھ حصہ مانتے ہیں مثلاً سچ بولنا - جھوٹ کو برا جاننا - چوری نہ کرنا - زنا نہ کرنا

(۲) وہ لوگ جنہوں نے قتل النبی کی قسمیں کھائیں - (۳) جنہوں نے رستے بانٹ رکھے ہیں - کہ آنے جانیوالے کو جناب نبوی سے منع کرینگے (۴) وہ لوگ جو سیدھی سادی بات میں چھیڑ کی راہ نکال لیتے ہیں تا کہ قوم کے دو فریق ہوجائیں - ایسے لوگ بہت فتنہ انگیز ہوتے ہیں - فرمایا - بعض احمدی مخالفین کی شرارتوں سے گھبرا جاتے ہیں - انہیں چاہیئے - کہ صبر سے کام لیں - اور تسبیح و تحمید اور عبادت الٰہی بالخصوص سجدوں میں پڑ پڑ کے دعائیں کرنے میں لگے رہیں ۔

یہ بات اس آیت سے استنباط کی ہے - لقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون - فسبح بحمد ربک و کن من الساجدین ط

فرمایا - نافرمانی نہ کرو - تفرقہ نہ ڈالو - گلہ اور گستاخیاں چھوڑ دو - استغفار - لاحول تسبیح تحمید اپنا ورد بناؤ ۔

۲۸ - جون ۱۹۱۱ء - فرمایا - قرآن مجید کے محاورے میں روح سے مراد کلام الٰہی ہے - زندہ وہی ہے جو کلام الٰہی سے زندہ ہے - باقی سب لوگ مردے ہیں ۔

فرمایا - معبود کے لیئے تین باتوں کا ہونا ضروری ہے (۱) اس کا حکم مانا جائے - کامل محبت اس سے ہو ایسی محبت اور کسی سے نہ ہو - کامل تعظیم - ایسی تعظیم اور کسی کی نہ ہو - کامل تذلل اسکے حضور میں کیا جائے ۔

فرمایا - مومن کو چاہیئے - کہ خدا تعالیٰ کے علم و قدرت دو جہانوں کا مطالعہ بہت کرے - تا فرمانبرداری اور ایمان میں ترقی ہو

فرمایا - تمام معبودان باطل میں دیکھو - خدا کے پایہ کی کوئی چیز نہیں - بلکہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے اسے بھی اسی معبود حق نے پیدا کیا ہے ۔

فرمایا - یخلق ما لا تعلمون میں ۱۳۰۰ سو برس پہلے بعض نئی سواریوں کی پیشگوئی موجود ہے - اور آج ہم بگھیاں موٹر کار ہوائی جہاز ریل دیکھ رہے ہیں ۔

فرمایا وعلی اللہ قصد السبیل کے معنے میں خدا تک پہنچنے کے لیئے وہ راہ کام آئیگی - جو میانہ روی کی ہے۔

بہت کھانا بھی منع - اور بالکل نہ کھانا بھی ٹھیک نہیں - بروقت خوراک پوشاک مکان کی فکر منع ہے - اور ننگے رہنا مکان کا بالکل فکر نہ کرنا یہ بھی درست نہیں - ہر چیز میں میانہ روی اختیار کرو۔

مال کی محبت میں اولاد کی محبت میں کھانے کی محبت میں بعض دعداوت میں لوگ بڑھ جاتے ہیں - میانہ روی چاہیئے

ڈاک ولایت

انجیل فتح بر صلیب

اکثر احباب کو معلوم ہے کہ میں نے بہت تلاش اور محنت سے امریکہ سے ایک نئی انجیل منگوائی تھی یہ انجیل مصر کے عیسائی عبادت گاہ کے کتب خانہ سے نکلی تھی اور چند سو سال ہوئے کہ لاطینی زبان میں ترجمہ ہوئی مگر وہ نسخہ ترجمہ بھی قلمی تھا۔ پھر کسی جرمن نے لاطینی سے انگریزی میں اسے ترجمہ کیا۔ مگر اسوقت پادریوں کا بہت زور تھا۔ اور فوراً اس کتاب کو دبانے اور جلانے اور نابود کرنے کی کوشش کیگئی اور ایسی سخت کوشش کی گئی کہ سرکاری رجسٹرار کتب کے دفتر میں جو کتاب تھی اوس کو بھی تلف کر دیا گیا اور اس کے تلف کرنے کے لئے سرکار سے بھی امداد لی گئی اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر اس کے نسخے تباہ کئے گئے۔ مگر حکمت الٰہیہ سے ایک نسخہ کسی جرمن کے گھر میں مخفی رہ گیا اور کسی کو خبر نہ ہوئی اور اس کے کتب خانہ میں نسلاً بعد نسلاً بند پڑا رہا اس شخص کی اولاد آجکل امریکہ میں ہے چونکہ اب امریکہ میں مذہبی آزادی بہت ہے۔ اس واسطے اس کتاب کی خبر رفتہ رفتہ چند آدمیوں تک پہونچ گئی۔ اور ہوتے ہوتے اس کو پھر چھاپ دیا گیا ہے۔ اس نسخہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے بچ کر اتر آنے کا جو واقعہ لکھا ہے وہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے جب میں نے پہلے پہل اس کتاب کو ظاہر کیا تھا۔ تو بہت سے دوستوں نے اس کے منگوا دینے کی خواہش کی تھی۔ لیکن بلحاظ چند در چند وجوہ اس کا منگوانا معرضِ التوا میں پڑ گیا۔ سفر الفت سعید میں میں اس کتاب کو اپنے ساتھ لیگیا تھا اور منٹگمری بھاگلپور الہ آباد وغیرہ مقامات میں جہاں کہیں میں نے اس کو پیش کیا۔ اس کا بہت ہی نیک اثر ہوا۔ اور اکثر لوگوں نے خواہش کی۔ کہ ہمیں منگوا دو۔ اور اس بات کو دیکھ کر کہ اس کتاب کو پیش کرنے سے

صلیب پرستی پر کیسی ہلاکت وارد ہوتی ہے

میں نے پختہ ارادہ کیا۔ کہ اس کتاب کے بہت سے نسخے منگوا کر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیلا دیے جائیں۔ بہت سے دوستوں نے اسکی خریداری کو منظور کیا اور میں نے اس کتاب کے متعدد نسخے منگوا کر احباب کی امداد سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں بھیجا۔ اور بہت سے کتب خانوں میں رکھوائے ہیں۔

میں اُن احباب کا بہت ہی مشکور ہوں جنھوں نے اس اشاعت کے متعلق جو مجھ کو اشتیاق تھا۔ اسکے پورا کرنے میں میری امداد کی خود اُن نسخوں کو خرید کیا۔ دوسروں کو تحریک کی۔ اور لائبریریوں میں رکھوائے۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ میں ان کرم دوستوں کی اس توجہ کا ممنون ہوں۔ اور اس کے شکریہ میں ان سب دوستوں کیواسطے جنھوں نے مجھے اس کتاب کے خریدنے اور بھیجنے میں مدد دی ہے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں نماز تہجد کیوقت نام بنام دعا کی تحریک کی تھی کیوں اُن دنوں میں جب کہ یہ کتاب آئی تھی مجھے ایسا موقعہ حاصل تھا۔ اور مختلف راتوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے سب کے نام میں نے پیش کئے۔ اور ان کیواسطے دینی اور دنیوی حسنات طلب کیں۔

یسوعی صاحبان کہتے ہیں کہ یسوع نے مر کر اور تیسرے دن پھر زندہ ہو کر موت اور صلیب پر فتح پائی۔ حالانکہ یہ فتح نہیں۔ بلکہ صاف شکست ہے جو شخص ایکدفعہ صلیب پر مر گیا۔ اس پر موت اور صلیب ہر دو نے فتح پائی۔ باقی رہا مر کر پھر زندہ ہونا۔ سو اگر یہ فرضاً مان بھی لیا جائے۔ تب بھی کوئی فتح نہیں۔ کیونکہ مرنے کے بعد تو ایک دفعہ پھر سب زندہ ہونے ہی والے ہیں۔ کوئی دیر میں ہوا یا جلدی ہوا ہاں اس اصل پرانی انجیل نے جو اب ظاہر ہوئی ہے۔ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیبی موت پر فتح پائی تھی کیونکہ وہ صلیب پر نہ مرے تھے۔ بلکہ حالت بیہوشی میں اترے۔ اور آخر قضاء الٰہی سے وفات پائی۔ کیونکہ موت سب انسانوں کیواسطے مقدر ہے

یسوع پر الزام لگایا گیا۔ کہ سلطنت کا دشمن ہے .. .. صفحہ ۲۹

یہ انجیل اصل میں عبرانی زبان میں تھی اس واسطے سب سے زیادہ قابل اعتبار ہے۔ صادق) .. .. .. صفحہ ۳۱

یسوع فرقہ صوفیاء بنام آسیر میں داخل تھا۔ جو شادی نہ کرتے تھے۔ .. .. صفحہ ۵۲

غلط خبروں کے ازالہ کیواسطے یہ انجیل لکھی گئی۔ .. صفحہ ۶۵

حواریوں کو محسوس ہوا کہ یسوع مرا نہیں .. صفحہ ۶۸

تجویز کیگئی کہ ہڈیاں نہ توڑی جاویں تاکہ جان بچ رہے۔ " ۹۸

یوسف آرمیتی نے دوسروں کو آہستہ کہا۔ کہ یسوع مرا نہیں " ۱۰۳

زخموں پر مرہم لگائی گئی (مرہم عیسیٰ۔ صادق)

قبر کی غار میں دھونی دیگئی .. ..

سفید لباس بھائی کو پہاڑ سے اترتے

یسوع کو ہوش آگئی۔ .. .. ..

دوبارہ کمزوری اور بیہوشی .. ..

دوستوں نے صلاح دی کہ ایسا ہی مشہور ہو۔ مر گیا۔ تاکہ دوبارہ گرفتاری نہ ہو .. ..

یسوع حمس کو چلا گیا .. ..

یہودیوں میں اختلاف ہوا کہ وہ مر گیا تھا۔ زندہ پھرتا ہے

یسوع سب سے الگ اکیلا چلا گیا .. .. ..

یسوع شہر کے اس دروازے سے نکلا جہاں سے وادی یوز آسف کو راستہ جاتا ہے (غالباً اشارہ ملک کشمیر کی طرف ہے۔ صادق) .. .. .. صفحہ ۱۲۳

یسوع پہاڑ پر چڑھ کر بادل میں غائب ہو گیا (اسی سے استعارۃً آسمان پر چڑھنا مراد لیا گیا ہے۔ صادق) صفحہ ۱۲۴

فوت ہو گئے لیکن فوت ہو کر اپنی موت تو مرے (صادق) ۱۳۱

صلیب پر غشی کا باعث کیا تھا .. .. صفحہ ۱۴۳

دلائل نجات از صلیبی موت ۱۴۴

اس کتاب کا اردو ترجمہ میاں معراج الدین عمر صاحب نے کیا ہے۔ اور وہ اس کے چھپوانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

کھڑکی دار لفافہ

امریکہ کی ٹرینو پیپر کمپنی

Transo Paper Company
148 E Dim. st Chicag..

نے ایک کھڑکی دار لفافہ ایجاد کیا ہے لفافہ کے ایک حصہ کو مصالحہ لگا کر موٹے کپڑے کی طرح شفاف کر دیا ہے۔ پتہ جو چٹھی پر اندر لکھا ہوا ہو۔ وہ لفافہ میں سے صاف نظر آجاتا ہے اور لفافہ کے اوپر پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور راستہ میں نمی وغیرہ کسی وجہ سے پتہ کے مٹ جانے کا خوف نہیں رہتا۔ اندر کا پتہ اصل چٹھی پر محفوظ رہنے کیوجہ سے زیادہ کارآمد ہوتا ہے ان لفافوں کی قیمت [illegible] فی ہزار ہے۔

استدعاء دعا شیخ عبد الرحمٰن خلف شیخ نور الدین متوطن لاہور بیماری سے صحت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

درخواست جنازہ مسماۃ بھولاں بی بی جیون بی بی مرحوم کوٹلی کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

بقایا ادا فرماویں ۔ جن احباب نے تاحال قیمت سنہ ۹ء و ۱۰ء و سنہ ۱۱ء ادا نہیں فرمائی وہ بہت جلد توجہ فرماویں۔ — مینیجر

وت

ہنی بہار موت
ب ہی کے ہوتی ہی سر پہ سوار موت
بائے کوئی کہاں
پھیلائے جال بیٹھی ہی ہر سو ہزار موت
نے دم دیا
ایسی ہی دے کسی کو نہ پروردگار موت
یہ ہی جب جانتا ہوں میں
مجھکو بھلا ڈراتی ہے کیوں بار بار موت
ماہیں ہجر یار میں بیخود سے ہو رہے
بے چین میں ادہر تو اُدہر بیقرار موت
اور پڑے کے میرے مصاب کو دیکھکر
شاید کہ ہو گئی ہے ذرا سوگوار موت
جو مرتے ہیں مرکے بھی زندہ رہینگے وہ
جتنا نکان ہو بکا سے ستجار موت
تیغ نگاہ ناز کا کشتہ ہوا میں جناب
ڈرتا نہیں کبھی بھی ڈرائے ہزار موت
میری دکھوں میں شدت لیے کو دیکھکر
ہوتی ہی دل ہی دل میں بہت شرمسار موت
مسلم کو وصل یار ہے کافر کو وصل نار
اخبار آخرت کا ہے نامہ نگار موت
خواہش کوئی ہی گر تو یہی ہی فقط بشیار
اسلام پر ہی دے مجھے پروردگار موت

ایک مولوی عجیب صورت

نے پبلک لائبریری لکھنو میں کہ جو پہلے اس کوٹھی میں نواب واجد علیشاہ بہادر کا عجائب خانہ تہا۔ اور اب کتبخانہ عاجز سے دریافت کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لفظ کیوں استعمال کرتے ہیں۔

جواب کبیر:- اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو مسیح ابن مریم اور مسیح محمدی کا خطاب عطا فرمایا ہے ودسری یہ کہ مولویوں نے اس لفظکو زر (روپیہ) وغیرہ پر استعمال کیا یعنی کہنے لگے مبلغ علیہ السلام قورما علیہ السلام۔ تو نبی اگر نبی مجدد پر بحکم تعالیٰ استعمال کیا۔ تو کیا گناہ ہوا۔ اس کو سن کر مولوی ہنسا بہی اور غصے بہی ہونے لگا۔ بس عاجز امیر المومنین کی نصیحت کو یاد کرکے آہستہ آہستہ لاحول پڑھکر لوٹ آیا۔ کبیر الدین احمد۔ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو

الرحلۃ الحجازیہ معروف بہ سفرنامہ حج

اس نام کی کتاب تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۱۴۰ خوشخط چہپائی معمولی میری نظر سے گزری۔ اس میں حج کرنیوالوں کے لیئے ضروری ہدایات درج ہیں۔ میرے خیال میں ہر حاجی کے پاس اس کتاب کا ہونا انشاء اللہ مفید ہوگا۔ اور غیر حاجیوں کیواسطے اسکا پڑہنا موجب دلچسپی ہوگا۔ کتاب کے آخر پر حاجیوں کو اہل عرب کے ساتھ جو ضروری بات دچیت کرنی پڑتی ہے۔ وہ بھی مع ترجمہ درج ہے قیمت علاوہ محصولڈاک اُمرا سے ایک روپیہ اور متوسطین سے ۸ آنے یہ کتاب مولوی حکیم حاجی محمد عبد الغفور صاحب ساکن موضع رمضان پور پرگنہ بہار ضلع مونگہیر ڈاکخانہ برگجہ سے مل سکیگی۔

مرغوب القلوب اُردو

مصنفہ حکیم عبد الغفور صاحب۔ اس کتاب میں کہانے پینے کی عام اور خاص اشیاء مثلاً گندم جو کمی برنج کشنیز۔ مٹر آلو امرود انجیر آلو لہ توری توت خربوزہ کہجور۔ گوبھی گوشت گردہ مغز ہڈی مرغ بہ ہر دل چہا چہہ پنیر بالائی۔ زیرہ کیسر وغیرہ۔ غرض ہرایک شے خوردنی نوشیدنی کے افعال وخواص فوائد ومضار نہایت محنت اور کوشش کیساتھ جمع کیئے گئے ہیں۔ نہ صرف اطبا بلکہ عوام کیواسطے بہی ان معلومات کا حاصل کرنا صحت کے واسطے ضروری ہے۔ ۲۰۸ صفحہ کی کتاب بہت خوشخط لکہی ہوئی اور عمدہ چہپی ہوئی ہے۔ قیمت فی نسخہ صرف ۱۲ آنے ہے ملنے کا پتہ ابوالمسرور حکیم محمد عبد الغفور صاحب بمقام رمضانپور ڈاکخانہ برگجہ ضلع مونگہیر۔ علاقہ بنگال اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بھی حکیم صاحب کے کتبخانہ سے ملسکتی ہیں۔ اسعاف حاشیۃ الانصاف فی مسئلۃ الاختلاف عربی تحفۃ الحاج یعنت کیموافق مسائل حج وعمرہ اردو تسہیل المنہج فی مناسک الحج عربی الحصن المامون لمن یقتدی بالصحابۃ فی امر الطاعون اردو زبدۃ المقاصد فی تاذین یوم الجمعۃ علی ابواب المساجد فارسی۔ شفاء المتملل فی مسئلۃ الطہر المتخلل العربی۔ صرف الماعون فی علاج الطاعون اردو کاشف الغوامض عن علاج الزحیر بالعوارض عربی مفید الاحناف اردو

تربیت اطفال

یورپ کے مشہور فلاسفر لاک صاحب کے نام سے انگریزی خوان دنیا بخوبی واقف ہے یورپ کی بہت سی زبانوں میں اس فلاسفر کی کتاب متعلق تربیت اطفال ترجمہ ہوئی ہے اور قدر وعزت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ اب مولوی محمد شجاع اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار ملت لاہور نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کرنا شروع کیا ہے۔ جسکا حصہ اول بقیمت ۸ آنے شایع ہوا ہے اور حصہ دوم زیر طبع ہے۔ ترجمہ سلیس عام فہم ہے امید ہے کہ ملک کے اہل علم اور بالخصوص صیغہ تعلیم مترجم کی محنت کی داد دینگے۔ کتاب دفتر اخبار ملت لاہور سے ملسکتی ہے۔

دائی

مصنفہ جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ۔ اس کتاب کے حصہ اول کو ہمنے دیکھا۔ عورتوں کے حالات صحت وعلالت کے متعلق بہت سے مفید معلومات سلیس اردو عبارت میں درج کئے گئے ہیں۔ زچگی کے تمام ضروری حالات کا ذکر حصہ اول میں درج ہے۔ قیمت ۸ آنے ملنے کا پتہ۔ **دہلی گزٹ ایجنسی دہلی**

نشتر سخن

نامی گرامی شعراء کے چوٹی کے اشعار کا مجموعہ بڑی محنت سے جمع کیا گیا۔ غزلیات قصائد قطعات رباعیات۔ سہرے مرثیے وغیرہ اس طرح مختصر اور منتخب کرکے درج کیئے گئے ہیں۔ کہ مؤلف کی لیاقت اور مشقت کا خود بخود سارٹیفکیٹ بن رہی ہیں اصل غرض تو اردو سے ہے۔ تاہم چند شعرائے فارسی کا بھی کلام درج کیاہے۔ شروع میں شاعری پر ایک محققانہ دیباچہ ہے اور ہر ایک شاعر کے مختصر حالات بہی درج کئے ہیں۔ یہ کتاب بہمہ وجوہ اپنے رنگ میں قابل قدر اور قابل تعریف ہے۔ لکہائی چہپائی کاغذ عمدہ ہے حجم ۲۷۰ صفحہ قیمت مبلغ عہ فی نسخہ ملنے کا پتہ دفتر اخبار الوقت گورکھپور

ترجمہ آموز فارسی

حصہ اول ودوم مولفہ مولوی مفتی محمد عصمت اللہ صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول میرٹھ۔ فارسی سے اردو اور اردو سے فارسی بامحاورہ ترجمہ سکہانیکی پہلی کتاب اور دوسری کتاب۔ طرز جدید پر فارسی زبان کے جلد سیکھنے کے واسطے یہ کتاب بہت مفید ہے قواعد صرف ونحو کے ساتھ ساتھ مثالیں اور لغت دیکر ایسا عمدہ سلسلہ وار کورس طیار کیا گیا ہے۔ کہ فارسی زبان کے شایقین تہوڑی عرصہ میں عمدہ فارسی سیکھ سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۵ حصہ دوم ۴ ہے مذکورہ بالا پتہ پر مولوی صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

نغمہ روح

جسکا دوسرا نام ہے۔ نعتیہ دیوان ثانی از نتیجہ افکار قاضی حاجی حافظ مولوی خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل ومیونسپل کمشنر وممبر ڈسٹرکٹ بورڈ وآنریری مجسٹریٹ پیلی بہیت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں اور ہندوستان کے بعض بزرگان دین کے مناقب میں نظمیں ہیں۔ بعض غزلیں از روئے مبالغہ مشرکانہ رنگ اختیار کئے ہوئی ہیں قیمت فی نسخہ ۸ ملنے کا پتہ۔ جناب سید احمد علی صاحب مہتمم شمس المطابع حضرت نظامی پریس۔ بدایون

نماز جمعہ کی ادائگی کیلئے میموریل

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ شہنشاہ جارج پنجم برطانیہ و قیصر ہند کے دربار تاجپوشی کا عظیم الشان دربار جو ۱۲۔ دسمبر کو ہندوستان کے شاہان اسلامی کے قدیم دارالخلافہ میں منعقد ہونیوالا ہے۔ وہ تاریخ ہندوستان میں ایک ایسا اہم واقعہ ہے کہ اس کے متعلق طبائع میں ایک عجیب ولولے پیدا ہو رہے ہیں۔ ہندوستان کو صدیوں بعد یہ عزت نصیب ہوگی۔ کہ اسکا شہنشاہ اس کے قدیم دارالخلافہ میں تخت نشین ہوگا اور شہنشاہ بھی ایسا کہ اپنی وسعت مملکت کے لحاظ سے نہ اس زمانہ میں اور نہ کسی پرانے زمانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ پس یہ لازمی امر تھا۔ کہ ایسے عظیم الشان اور مبارک واقعہ پر طرح طرح کی امنگیں طبائع میں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور خصوصاً رعایا کے اس حصے کے دلوں میں جو اپنے بادشاہ کی وفاداری کو اپنے مذہب کا ایک جزو سمجھتے ہیں۔

اس مبارک موقعہ پر میں سلسلہ احمدیہ کا امام ہونیکی حیثیت سے ایک اہم امر کی طرف تمام مسلمانان ہند کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ سلطنت انگریزی نے جب سے ہندوستان میں قدم رکھا ہے۔ یہ زرین اصول ہمیشہ اپنے مدنظر رکھا ہے۔ کہ ہر قوم کو پوری مذہبی آزادی حاصل رہے۔ اور انکے فرائض مذہبی کی ادائگی میں اسے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو چنانچہ سب قومیں جو اس وسیع ملک میں آباد ہیں۔ اپنے اپنے مذہبی فرائض اور مذہبی رسوم کی ادائگی میں ایسی ہی آزاد ہیں جیسے کہ وہ اپنے اپنے ہم مذہبوں کی حکومت کے نیچے ہوتیں گورنمنٹ انگریزی کا نہ کبھی یہ منشا ہوا۔ اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ کہ کسی قوم کو بلا وجہ اس کے کسی مذہبی فرائض کی ادائیگی سے روکا جاوے۔ یا ایسے اسباب پیدا کئے جاویں جن سے ایسی ادائگی میں کسی قسم کی رکاوٹ واقع ہو۔ ہاں اگر کسی قوم کو کوئی ایسی تکلیف محسوس ہو تو گورنمنٹ کو اسکی اطلاع دینا یا اس کی طرف متوجہ کرنا یہ خود اس قوم کا فرض ہے اہل اسلام سلطنت انگریزی کی ان برکات سے ہر طرح سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن ایک امر ابھی تک ایسا ہے کہ اسکی طرف گورنمنٹ کو پورے زور سے توجہ نہیں دلائی گئی۔ اور مسلمانوں کو قیصر ہند کے ہندوستان میں تاجپوشی کے مبارک موقعہ سے بہتر موقعہ اس غرض کے لیئے پھر میسر آنا مشکل ہے۔

جمعہ کا دن اسلام میں ایک نہایت مبارک دن ہے اور یہ مسلمانوں کی ایک عید ہے۔ بلکہ اس عید کی فرضیت پر جسقدر زور اسلام میں دیا گیا ہے ان دو بڑی عیدوں پر بھی زور نہیں دیا گیا۔ جنکو سب خاص و عام جانتے ہیں۔ کیونکہ یہ عید نہ صرف عید ہے۔ بلکہ اسدن کے لیئے قرآن کریم میں یہ خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔ کہ جب جمعہ کی اذان ہو جائے۔ تو ہر قسم کے کاروبار کو چھوڑ کر مسجدوں میں جمع ہو جاؤ۔ جیسا کہ فرمایا۔ یا ایّھا الّذین اٰمنوا اذا نودی للصّلٰوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللّٰہ و ذروا البیع۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے اسلام ظاہر ہوا۔ اسلامی ممالک میں جمعہ کی تعطیل منائی جاتی رہی ہے اور خود اس ملک ہندوستان میں بر ابر کئی سو سال تک جمعہ تعطیل کا دن رہا ہے۔ کیونکہ آیت مذکورہ بالا کے رو سے یہ گنجائش نہیں رکھی۔ کہ جمعہ کی نماز کو معمولی نمازوں کی طرح علیحدہ علیحدہ بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ جماعت میں حاضر ہونا اور خطبہ سننا اور جماعت کیساتھ نماز ادا کرنا اس کے لیئے ضروری قرار دیئے گئے ہیں۔ بلکہ عید کی نماز کے لیئے بھی اسقدر تاکید اسلام میں نہیں جس قدر کہ جمعہ کی نماز کیلیئے ہے اور مذہب اسلام کے رو سے جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے وہ سخت گنہگار ہے۔ ہندوستان کی تین بڑی قوموں یعنی ہندوؤں عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے ایک خاص دن میں عبادت الہی کے لیئے جس شدومد سے قرآن شریف میں جمعہ کے متعلق حکم ہے باقی دو قوموں کے سبت کے متعلق اس زور سے قطعاً انکی مقدس کتابوں میں ذکر نہیں۔ ان تمام باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ ایک عظیم الشان اسلامی تہوار ہے اور نماز جمعہ کے تمام شرائط کیساتھ ادا کرنیکی ہر ایک مسلمان کو ایسی سخت تاکید کی گئی ہے۔ کہ اسے صاف الفاظ میں یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اسوقت کسی دوسرے کام کو قطعاً نہ کرے

اب یہ امر ظاہر ہے کہ جسقدر کسی بڑے قوم کے بڑے بڑے تہوار ہیں۔ انکے منانیکے لیئے گورنمنٹ نے اپنی سب رعایا کو یکساں آسانی دے رکھی ہے۔ سب سے زیادہ مشکلات ایسے تہواروں کے منانے میں ان لوگوں کو ہو سکتی ہیں جو بوجہ ملازمت گورنمنٹ اپنے وقت کے آپ مالک نہیں۔ مگر ہماری مہربان گورنمنٹ نے صرف مذہبی آزادی کو مدنظر رکھکر یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ سب قوموں کے بڑے بڑے تہواروں کے دنوں میں تمام سرکاری دفاتر اور سب عدالتیں وغیرہ بند رہیں تاکہ وہ حصہ رعایا جو ملازم ہے کیساتھ ان تہواروں [illegible] درحقیقت اگر گورنمنٹ تو پھر مذہبی آزادی برلے اس طریق عمل سے کہ اپنے قومی تہواروں کے دنوں ہے۔ یہ امر تو ظاہر ہو گیا۔ کہ گورنمنٹ قوم کو اپنے مذہبی فرائض کی ادا محسوس نہ ہو۔ لیکن جمعہ کی نماز کی ادا دیکھا گیا ہے اس قسم کی آزادی ابھی تک حاصل شہنشاہ ہند کی تاجپوشی کے مبارک موقعہ پر اس کے حصول کے لیئے جسقدر زور دیا جائے کم ہے۔

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ اسبات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ ہر ہفتہ میں دو دن کی تعطیل ہو۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اتوار شاہ وقت کے مذہب کے لحاظ سے تعطیل کا ضروری دن ہے۔ لیکن کوئی ایسی تجویز گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنی چاہیئے جس سے نظام گورنمنٹ میں بھی کوئی مشکلات پیش نہ آویں۔ اور اہل اسلام کو یہ مذہبی آزادی بھی مل جائے۔ اسکی آسان راہ یہ ہے۔ کہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کیوقت یا تو سب دفاتر اور عدالتیں سکول کالج وغیرہ دو گھنٹے کے لیئے بند ہو جاویں یا کم از کم اتنی دیر کے لیئے مسلمان ملازمین اور مسلمان طلباء کو اجازت ہو۔ کہ وہ نماز جمعہ ادا کر لیں۔ اور اسکے متعلق جملہ دفاتر جملہ محکموں میں گورنمنٹ کی طرف سے سرکلر ہو جائے۔ گو اسوقت بعض افسر اس قسم کی اجازت اپنے ماتحتوں کو دیتے ہیں۔ مگر ایسی مثالیں کم ہیں۔ اور خصوصاً سکولوں اور کالجوں میں تو بالکل نہیں ایسی اجازت نہ صرف مسلمانوں کی راہ سے ایک بڑی روک کو اٹھائے گی۔ بلکہ آخر کار گورنمنٹ کے لیئے بھی یہ فائدہ مند ثابت ہوگی۔ کیونکہ نماز جمعہ میں ایک لازمی جزو خطبہ کا سننا ہے۔ اور خطبہ کیا ہے۔ اس میں یا تو اخلاقی وعظ ہوتا ہے یا پیش آمدہ امور میں مسلمانوں کو جو راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ اسکا ذکر ہوتا ہے گورنمنٹ خود اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے کہ طلباء کی مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام ہو۔ تاکہ جو بد نتائج خالی دنیوی تعلیم سے پیدا ہو رہے ہیں جس کے ساتھ اخلاقی و دینی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ ان کا انسداد ہو سکے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر گورنمنٹ اور علمائے اہل اسلام توجہ کریں۔ تو جمعہ کے خطبہ سے بڑھکر کوئی بہتر صورت اخلاقی اور دینی وعظ اور تعلیم کی

...ہیں جو
...سلمان
...لیے
...گورنمنٹ
...سکولوں
...موسم میں
...یے اس انتظام
...سکول اور کالج
...تے ہیں۔ ایسی ضرورت
...سدر دیر کے لیئے غیر حاضری
...تلافی وہ خود بعد از وقت کام
...دلہ جو کام انکے ذمہ ڈالا گیا ہے وہ
...پورا کرنا ہوگا۔ برٹش گورنمنٹ کے نظام میں
...س قسم کی مثالیں پہلے موجود ہیں۔ کیونکہ اس گورنمنٹ
...مختلف قوموں پر حکمرانی کا موقعہ خدا نے دیا ہے۔ اسلیئے
...نی المسیح ان مختلف اقوام کی مذہبی اصولوں کو مدّ نظر رکھکر
...کرتی ہے چنانچہ مصر میں جہاں بڑا عنصر آبادی کا مسلمان
...اور خدیو مصر برٹش نگرانی کے نیچے حکمرانی کرتے
...وہاں تعطیل کا دن بجائے اتوار کے جمعہ ہی ہے چنانچہ
...ل کالج و دفاتر عدالتیں وہاں جمعہ کو بند ہوتی ہیں۔ اور
...ملایح پر اہل اسلام کو اس حکم کے بجا لانے میں جو نماز
...سے متعلق تاکیدی طور پر قرآن کریم میں دیا گیا ہے کوئی
...ت نہیں مگر وہاں چونکہ ایک کثیر حصہ اعلیٰ عہدہ داران
...انگریزوں کا ہے جو عیسائی مذہب رکھتے ہیں۔ اسلیئے
...گورنمنٹ نے انکو یہ سہولت دے رکھی ہے کہ وہ اتوار کے
...ان چاہیں۔ تو کام پر حاضر نہ ہوں۔ اور اپنے کام کو باقی دنوں میں پورا کردیں۔ پس جہاں اعلیٰ عہدہ داران کو محض ان کی مذہبی آزادی قائم رکھنے کے لیئے برٹش گورنمنٹ نے اسقدر اجازت دیدی ہے۔ ہندوستان میں مسلمان ملازمین کو جنکی نسبت بھی کل عملہ سے بہت تھوڑی ہے۔ صرف دو گھنٹے کیلیئے اجازت کا ملجانا ایک یقینی امر ہے کیونکہ صرف ساتویں دن دو گھنٹے کے لیئے چند ملازمین کی غیر حاضری سے جو وہ بھی اکثر غیر ذمہ داری کے عہدوں پر ہونگے کام کا کوئی بڑا حرج متصور نہیں۔ اور اگر کوئی حرج بھی ہو۔ تو وہی ملازم خود اپنے کام کو پورا کرنیکے ذمہ وار ہونگے +

غرضیکہ ایک طرف جب ہم نماز جمعہ کے لیئے سخت تاکید کا حکم قرآن شریف میں پاتے ہیں۔ جس میں اسقدر تاکید ہے کہ صاف الفاظ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ جب نماز جمعہ کا وقت آجائے۔ تو تم دنیا کے ہر ایک قسم کے کاروبار چھوڑ کر نماز جمعہ کی ادائگی میں مصروف ہو جاؤ۔ اور جبتک نماز ادا نہ کرلو۔ کسی کام کی طرف متوجہ نہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت کے نیچے آ وگے۔ اور اس کیساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ نماز جمعہ میں خطبہ میں جو اخلاقی تعلیم مسلمانوں کو دیجاتی ہے۔ وہ ملک اور گورنمنٹ کے لیئے کسقدر مفید ہے۔ اور پھر دوسری طرف ہم ایسی نظیر بھی پاتے ہیں جس میں اسی قسم کی دقت ایک دوسرے ملک میں پیش آنے پر انگریزی گورنمنٹ نے اپنے ملازمین کے مذہبی حقوق کی ادائگی کو ان کے سرکاری کام میں حاضری پر ترجیح دیکر سالانہ تعطیل کے دن کے ایک دن اور بھی انہیں غیر حاضر رہنے کی اجازت دی ہے۔ اور جو امر ہم پیش کرتے ہیں۔ اس کی دقت اس دقت سے بدرجہا کم بھی ہے۔ کیونکہ صرف دو گھنٹے کی رخصت نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیئے نہ آرام کے لیئے ہم چاہتے ہیں۔ تو ہمیں یقین کامل ہوتا ہے۔ کہ شہنشاہ جارج پنجم کی تاج پوشی کے موقعہ پر اگر کل ہندوستان کے مسلمان متفق ہوکر اس مذہبی رکاوٹ کے دور کیا جانے کی درخواست کریں۔ تو گورنمنٹ انگریزی ضرور ان کی اس دقت پر غور فرماکر اس کی اصلاح اس مبارک موقعہ پر کرکے چھ سات کروڑ نہیں بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو مسخر کرے گی۔ کیونکہ مسلمان قوم سب سے بڑھکر مذہبی آزادی کی دل سے قدردانی کرنیوالی ہے +

ان وجوہات مذکورہ بالا کی بنا پر ہم نے ایک میموریل تیار کیا ہے جو حضور وائسرائے ہند کیخدمت میں بھیجا جاویگا۔ لیکن چونکہ جس امر کی اس میموریل میں درخواست کیگئی ہے۔ وہ جملہ اہل اسلام کا مشترک کلم ہے۔ اسلیئے قبل اس کے کہ یہ میموریل حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیجا جاوے ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اسکا خلاصہ مسلمان پبلک اور مسلمان اخبارات اور انجمنوں کے سامنے پیش کیا جاوے تاکہ وہ سب اس پر اپنی اتفاق رائے کا اظہار بذریعہ رزولیوشنوں و تحریرات وغیرہ کے کرکے گورنمنٹ پر اس سخت ضرورت کو ظاہر کریں۔ تاکہ اس مبارک موقعہ پر یہ آزادی اہل اسلام کو حاصل ہو جاوے۔ ہمیں غرض صرف اس امر سے ہے۔ کہ جملہ اہل اسلام کے اتفاق سے جیسی کہ یہ ضرورت متفقہ ہے۔ یہ درخواست حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہو اور ... چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے۔ اسلیئے ہم نے اسے پیش کر دیا ہے۔ اگر کوئی انجمن یا جماعت ایسی ہو جو صرف اسوجہ سے اس کیساتھ اتفاق نہ کرے کہ یہ میموریل ہماری طرف سے کیوں پیش ہوتا ہے۔ تو ہم بڑی خوشی سے اپنے میموریل کو گورنمنٹ کی خدمت میں نہیں بھیجینگے۔ بشرطیکہ اس کے بھیجنے کا اور کوئی مناسب انتظام کرلیا جاوے +

پس یہ اشتہار جملہ ایڈیٹران اخبارات اسلامی و سکرٹریان انجمنہائے و شاخہائے لیگ و معززاہل اسلام کی خدمت میں اس غرض کے لیئے بھیجا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد بذریعہ ریزولیوشنوں کے اور بذریعہ تحریرات کے اس پر اظہار رائے کریں۔ تاکہ عام مسلمانوں کی طبائع کا میلان دیکھکر اس درخواست کو پیش کیا جاوے +

المعلن

نورالدین

(خلیفۃ المسیح الموعود) قادیان ضلع گورداسپور

یکم جولائی ۱۹۱۱ء

روحانی تعلیم

جناب اڈیٹر صاحب - السلام علیکم - آپکے اخبار مورخہ ۲۹ - جون ۱۹۱۱ میں کلام امیر کی ذیل میں مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال روحانی تعلیم کے متعلق پڑھے مجھے گیتا شریف کے چند ایک شلوک یاد آگئے جنکی اس اقوال کیساتھ عجیب مطابقت ہے آپکے اخبار کے ناظرین کی آگاہی کے لیئے عرض کرتا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال

"مجھ سے بھی لوگوں نے پوچھا ہے کہ تم کیا روحانی تعلیم دیتے ہو اور اس جماعت میں کیا روحانیت ہے۔ سو میں کھولکر سناتا ہوں کہ روحانیت یہی ہے تمہارا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سونا جاگنا پڑھنا تجارت کرنا۔ کوئی اور محنت لنا جلنا سب کچھ اللہ کے لیئے ہو سب میں خدا یاد رہے اپنے سارے کاموں میں اللہ کی رضا مد نظر رکھو۔ بس یہی تصوف۔ یہی فقیری۔ یہی روحانیت یہی روحانی تعلیم ہے"

گیتا شریف کے شلوک

چہ طاعت چہ ہمت چہ سالک شدن ٭ چہ مملوک گشتن چہ مالک شدن

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ در ثمین اردو فارسی مجلد ۹/ ..... احمدیہ ۲/
سنت احمدیہ ۴/ معیار الصادقین ۳/
شہادت القرآن ۲/ الاستخلاف ۳/
چولہ گرو نانک صاحب ... مجموعہ فتاوی احمدیہ ۸/
ظہور المسیح ۲/ ضرورت زمانہ ۹/
نشانی چاکر ۱/ کشف الاسرار ۲/
صحیفہ آصفیہ ۲/ مباحثہ رامپوری ۲/
البرہان الصریح ۱/ شرائط بیعت ۱۲۵ عدد ۵۰ ۴/
فرزند علی بجواب ابراہیم ۳/ شری نہہ کلنک و دہنن ۸/
قرآن شریف مجلد بہ جلد چرمی ترجمہ مکتوبات احمدیہ بحائی ۴/
شاہ رفیع الدین صاحب ۱۲/ رو بابائے صاحب ۴/
احسن القصص ۱/ مبادی الصرف ۲/

رسید زر

۲۳ - مئی ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر محمد حسین صاحب ۲۲۶۶ للعہ

۲۴ - مئی ۱۹۱۱ء

چوہدری غلام حسین صاحب ۱۲۱۷ للعہ عبد الرزاق صاحب ۲۷۰۳ للعہ
میاں جان محمد ۱۶۲۵ للعہ میاں محمد دین صاحب سراج دین ۲۹۷۵ للعہ
منشی محمد رفیق ۲۲۶۸ للعہ

۳ - جون ۱۹۱۱ء

محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ للعہ حافظ غلام احمد صاحب ۱۲۴۳ ۱۲/

۵ - جون ۱۹۱۱ء

نظام الدین صاحب ۱۹۱ ۱۲/ مال موسی ۲۹۹۵ ۴/
محمد خان صاحب ۲۶۴۸ للعہ محمد شفیع ۲۵۳۵ ۱۲/
رحمت اللہ صاحب ۲۲۹۷ للعہ سید .... شاہ ۵۹۲۵ للعہ
شیخ فتح محمد خان ۱۱۳۰ للعہ عبد الحکیم صاحب ۱۳۱۸ للعہ
عبد العزیز صاحب ۱۶۹۸ للعہ نصر اللہ خان صاحب ۲۱۵۵ للعہ
عبد الرحمن صاحب ۲۳۹۹ للعہ چوہدری اللہ دتہ ۲۴۹۲ ۸/
حمایت خان ۲۵۶۷ للعہ محمد عبد اللہ صاحب ۲۷۵۵ للعہ

۶ - جون ۱۹۱۱ء

قطب دین صاحب ۳۸۶ للعہ شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم ۲۶۶۷ للعہ
یار محمد خاں " ۲۶۶۲ ۱۲/

۷ - جون ۱۹۱۱ء

نبی بخش صاحب ۱۴۳۹ للعہ عبد الحکیم ۲۶۳۷ ۱۲/
قاضی حبیب اللہ صاحب ۷۷۵ للعہ نظام الدین صاحب ۱۵۵۳ ۱/

حق کی فتح

شیخ غلام احمد صاحب بہت سی صعوبات سفر میں برداشت کرکے پونچھ پہنچے۔ وہاں مخالفین نے آپ پر مقدمہ بنانے کے منصوبے کئے۔ آپ نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سامنے اپنے عقاید و عقائد کا نمونہ دیا۔ جس سے وہ مطمئن ہو گئے۔ اور مخالفین خائب و خاسر رہے۔

دعا کرو

پیر غلام غوث محمد قریشی ساکن گولیکی جو اس سال حج کرکے آئے ہیں اسہال دیجار سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحت عاجلہ و شفاء کاملہ کی دعا کیجاوے۔

ناطہ کی ضرورت

ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۸ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو

محمد امین نفضل کریم کالج اسٹریٹ ... کلکتہ

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس (۱۹) روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بہ علاوہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وشرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

مفت

مینو اپنا لیکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے۔ تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کر دینگے۔ اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کر دیں۔ انکے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ عیسائی یا غیر عیسائی کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بُک پیکٹ روانہ کیا جاویگا۔

محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان (گورداسپور)

ڈاکٹر

دیکھو گرمی کا موسم
بچنے کا آسان طریقہ
برس سے تمام ہندوستان
پیٹ کا درد اور متلی کے ...
پاس رکھو قیمت فی شیشی ۱۲/ محصولڈاک

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق ... کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے ... ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اشتہار کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی ... جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ (آٹھ آنہ) محصولڈاک ...

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت ...

مجربات عجائب

فن حکمت میں یہ وہ کتاب ... نسخوں پر عمل کرنے سے مایوس اپنی مراد کو پہنچ ... ایک اشرفی کو بھی سستی ہے قیمت ۱۲/

راز مخفی علم طب کے مخفی راز بطور سوال و جواب ...

بہار زندگی معہ رسالہ رنگکاری۔ ہر قسم کے لذیذ کھانے ... رنگکاری کے طریقے نہایت آسان درج ہیں۔ قیمت ...

المشتہر

ایس آر دین احمد اینڈ کمپنی دہلی گلی قاسم جان سے ...

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ ... اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ... اور مقوی ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے یا ادائے قیمت نقد ... بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

ضرورت نکاح

میاں محمد بخش احمدی قادیان جو ریشم کا کام جانتے ہیں نکاح کے خواہشمند ہیں۔ انکی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نکاح کیلئے کافی استطاعت رکھتے ہیں کوئی صاحب انکے لئے نکاح کا انتظام کرکے ماجور من اللہ ہوں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

خطبہ جمعہ

(از امیر المومنین رضؓ)

سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پڑہکر فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلعم جب تشریف لائے۔ تو اس وقت ان کی بعثت کی بڑی ضرورت تھی۔ لوگ نہ اسماء الہیٰ کو جانتے تھے۔ نہ صفات الہیٰ کو نہ افعال سے آگاہ ۔ ۔ ۔ تھے۔ نہ جزا و سزا کے مسئلہ کو مانتے تھے۔ انسان کی بدبختی اس سے بڑہکر کیا ہوسکتی ہے۔ کہ اپنے مالک اپنے خالق کے نہ اسماء کو جانے نہ صفات کو۔

غرض لوگ اسکی رضامندی سے آگاہ تھے۔ نہ اسکے غضب سے۔ ایسا ہی انسانی حقوق سے بیخبر۔

سب سے بڑا مسئلہ جو انسان کو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ وہ جزا و سزا کا مسئلہ ہے۔ اگر شریف الطبع انسان کو معلوم ہو کہ اس کام کے کرنیسے میری ہتک ہوگی یا مجھے نقصان پہونچیگا۔ تو وہ کبھی اس کے قریب نہیں پھٹکتا۔ یکدم فعل میں نگرانی کرتا ہے۔ مختلف طبائع کے لوگ اپنے مالک کے اسماء صفات کے علم اور جزا و سزا کے مسئلہ پر یقین کرنیسے نیکیوں کی طرف توجہ کرتے اور بد افعالیوں سے رکتے ہیں۔

چنانچہ ملک عرب میں شراب کثرت سے پی جاتی اور الخمر جماع الاثم صحیح بات ہے پھر فرمایا۔ النساء حبائل الشیطن سوم ملک میں کوئی قانون نہین تہا۔ ایسا اندھیر پڑا ہوا تہا۔ جن سعادتمندوں نے نبی کریم کے ارشاد پر عمل کیا۔ وہ پہلے بے خانماں تھے۔ پھر بادشاہ ہو گئے۔ ٹاٹ پوش تھے۔ حریر پوش بن گئے۔ نہ مفتوح تھے نہ فاتح۔ مگر اس اطاعت کی بدولت دنیا میں فاتح۔ قوموں کے امام خلفاے راشدین اور اعلیٰ مرتبت سلاطین کہلائے۔

یہ سب اس کتاب کی برکت تہی جسے اللہ نے ایسی اندھیری رات میں جسے لیلۃ القدر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اپنے بندے پر نازل کیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ایسے ہی حالات میں ہم میں ایک مجدد کو بھیجا۔ نبی کریم صلعم کے زمانہ میں شرک کا زور تہا۔ سو اسکی تردید میں آپنے پوری کوشش فرمائی۔ قرآن مجید کا کوئی رکوع شرک کی تردید سے خالی نہیں۔ اس زمانے میں لوگوں میں یہ مرض عام تہا۔ کہ دنیا پرستی غالب ہے۔ دین کی پروا نہیں اسلیئے آپ نے بیعت میں یہ عہد لینا شروع کیا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔

کیونکہ دنیا پرستی کا یہ حال ہے کہ جیسے چوہڑی کا چھرا حلال۔ حرام جانور دونوں پر یکساں چلتا ہے۔ اسی طرح لوگوں کی فکر اور عقل حرام حلال کمائی کے حصول پر ہر وقت لگی رہتی ہیں۔ فریب سے ملے دغا سے ملے۔ چوری سے ملے۔ سینہ زوری سے ملے۔ کسی طرح روپیہ ملے سہی۔ ملازم ایکدوسرے سے تنخواہ کا سوال نہیں کرتے۔ بلکہ پوچھتے ہیں۔ بالائی آمدنی کیا ہے۔ گویا اصل تنخواہ آمد میں داخل نہیں۔

مسلمانوں پر ایک تو وہ وقت تہا۔ کہ اپنی ولادت موت تک کی تاریخیں یاداو لکھنے کا رواج تہا یا اب یہ حال ہے کہ لین دین شراکت تجارت ہے۔ مگر تحریر کوئی نہیں۔ اگر کوئی تحریر ہے تو ایسی بے ہنگم جسکا کوئی سر پیر نہیں۔ نہ اختلاف کا فیصلہ ہوسکتا ہے نہ اصل بات سمجھ آسکتی ہے تم بہائیو (احمدیوں) کو چاہیئے کہ وہ امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرونگا ہیں وہ دنیا وعظوں میں ہرگز روایت نہ کرو۔ نہ سنو مخلوق الہیٰ کو قرآن مجید سناؤ۔ ہدایت کے لیئے کافی ہے۔

سلیمان کی انگشتری اور بھٹیاری کا بھوت ہونکنے کا قصہ بالکل لغو اور جھوٹ ہے۔ اگر ایک پتھر میں جو جمادات سے ہے اتنا کمال ہے تو کیا ایک برگزیدہ انسان میں جو اشرف المخلوقات ہے۔ یہ کمال نہیں ہوسکتا۔ انبیاء کی ذات میں کمال ہوتے ہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ انبیاء دنیا میں کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ جیسے کہ سلیمانؑ کی نسبت شیاطین نے دنیا میں مشہور کیا۔ اگر دنیا میں کوئی کسی کی شکل بن سکتا ہے۔ تو امان ہی اٹھجائے۔ مثلاً ایک نبی وعظ کرنے لگے۔ اب کسی کو کیا معلوم کہ یہ نبی ہے۔ یا نعوذ باللہ کوئی برا آدمی ہے۔ خدا نے ایسی باتوں کا رد فرمادیا ہے۔ کہ ما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا تم ایسی باتوں سے توبہ کرلو۔ اگر کوئی ایسا وعظ سنائے تو صاف کہدو کہ انبیاء کی ذات جامع کمالات ایسے افتراؤں سے پاک ہے۔

کتابیں منگوانیوالے غور سے پڑہیں! بعض احباب بدر سے ایک آدھ کتاب منگواتے ہیں۔ تو ساتھ ہی ایسی کتابوں کا آرڈر بھی دیتے ہیں۔ جو دوسرے دفتروں میں فروخت ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ایسے آرڈروں کی تعمیل میں ایک ایک دن ضائع جاتا ہے۔ لہذا آیندہ کے لیئے اطلاعاً عرض ہے۔ کہ ایک آنہ فی روپیہ کمیشن لیا جائیگا۔ اگر ایک روپیہ سے کم کی کوئی ایسی کتاب طلب کیجائیگی جو ہمارے دفتر میں نہو۔ تو بھی ایک آنہ کمیشن چارج ہوگا۔

محمد یمین سہارنپوری تاجر کتب قادیاں بھی احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی کتاب جو قادیان میں مل سکے ڈیڑھ آنہ فی روپیہ کمیشن پر لیکر بھجوا سکتے ہیں۔

مورکھہ سیدھ حصہ دوم مورکھہ سیدھ حصہ اول دفتر بدر سے ایک آنہ پہ ملتا ہے۔ اس کے دوسرے حصہ کی سو جلدین مولوی دلپذیر صاحب بھیروی نے مفت تقسیم کرنے کے لیئے ہمارے پاس بھیجی ہیں جو صاحب چاہیں محصولڈاک بھیجکر منگالین

الحق کی ضمانت یہ خبر بہت افسوس کیساتھ سنی جائیگی۔ کہ اخبار الحق دہلی سے گورنمنٹ پنجاب نے ایکہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے جو اسی ہفتہ میں میر قاسم علی صاحب نے جمع کرادی امید ہے کہ آیندہ کے لیئے بھی الحق کے معتدل روش اسکے خریداروں سے اس غیر معمولی زیرباری کا معاوضہ دلادیگی ہمیں گورنمنٹ کے انصاف پر پورا بھروسہ ہے جب

سردار مہر سنگہ کا پرچہ لیکچر نمبر ۲ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ سب سے معتبر جولہ صاحب اور جپ جی ہے ۔ اور گرنتھ میں تو مختلف گروؤں کے اقوال ہیں از انجملہ گرونانک جی کے بھی ابتدائی اور آخری زندگی کے اشعار ملکہ دیئے گئے ہیں۔ تاہم ان کا اسلام ثابت ہے آخر میں ستیارتھ پرکاش کی اصل عبارت نقل کرکے آریوں کا عقیدہ ظاہر کیا ہے اور پھر اپنا عقیدہ دربارہ باوا نانک لکھکر سکھوں کو جتایا ہے۔ کہ تم سے زیادہ قریب کون ہیں مسلمان یا آریہ فی رسالہ ایک پیسہ کے حساب منگواکر ذی استطاعت احباب مفت تقسیم کرین تاکہ سکھوں میں تبلیغ ہو

یہ صحیح نہیں روزانہ پیسہ اخبار جس میں ہمارے سلسلہ کے متعلق بقدر امکان بدزبانی ضرور ہوتی رہتی ہے۔ یہ چھاپا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے کسی جگہ یہ لکھا ہے کہ ہندو مسلمانوں کو اپنا ایک فرقہ سمجھ لیں اور قرآن کریم و احادیث وید کا ترجمہ ہیں یہ بالکل افترا اور بہتان ہے وہ اسلام جو تمام ادیان حقہ کا جامع اور جسکی کتاب تمام صداقتوں پر مشتمل ہے اسکی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ وید کا ترجمہ ہو یا کسی ایسے مذہب کا فرقہ ہو جو اپنی صحیح تعریف بھی نہ کرسکے۔ حضرت اقدس نے ایسا ہرگز ہرگز کہیں نہیں لکھا ۔ اور نہ کوئی احمدی ایسا لکھہ سکتا ہے۔

فرق تو بڑا ہے ہندوستان بڑی سنجیدگی سے لکھتا ہے کہ ماتا اور گئو ماتا میں کیا فرق ہے جب کہ وہ دودھ سے پرورش اور تمام سامان زندگی مہیا کرتی ہے انسان اور حیوان میں فرق تو ظاہر ہے گو ہندوستان کے فلسفی مزاج اڈیٹر کے نزدیک نہو پھر ایک اور فرق بین ہے کہ مرنیکے بعد کوئی اپنی ماں کے چمڑے کے جوتے نہیں سلواتا۔

تصحیح ۔ اقیمو الصلوۃ کی قیمت ڈیڑھ آنہ ہے۔

کلامِ امیرؓ

۱۹۔جون ۱۹۱۱ء ۔ فرمایا افسوس ہے ان پر جو ہلاکت کے گڑھے میں خود ہی نہیں گر پڑتے بلکہ اوروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالے نے آنکھیں دی ہیں تاکہ قرآن شریف پڑھیں نیک لوگوں کی زیارت کریں۔ زبان دی تا اس کا ذکر کریں۔ مگر لوگ ایسے فضلوں کا انکار کرکے جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ ہی مال دیتا ہے۔ اسی کا احسان جانو۔ نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوۃ الدنیا۔ دیکھو بیٹے اپنے باپ کا روپیہ ترکہ میں ... نہیں پاتا باپ کے مکانات میں بھی نہیں رہتا اللہ کا احسان ہے۔ پس انسان اولاد کی فکر میں ایسا منہمک کیوں ہو۔ مال کی کیا ہستی ہے۔

فرمایا۔ اللہ کی شان میں لوگوں نے کئی قسم کی بے ایمانی کی ہیں (۱) مخلوق کی بھی ویسی ہی تعظیم مثل سجدہ کرنا۔ جیسی کہ خدا کی کرنی چاہیئے۔ جو تصرف ذات الٰہی کو ہے۔ وہی مخلوق کا خیال کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ (۲) ایک بدبخت گروہ ہے۔ شرک سے بھی آگے قدم رکھتا ہے۔ وہ جناب الٰہی کے لئے ند قرار دیتا ہے۔ ند کہتے ہیں۔ ند مقابل کو۔ مثلاً ایک طرف اللہ کا حکم ہے۔ حی علی الصلوٰۃ۔ دوسری طرف ایک دوست آشنا بلاتا ہے تو اس طرف دوڑ پڑے۔ (۳) ایک گروہ جو غافل ہے اللہ تعالےٰ کے احکام کی نہ خبر ہے نہ پروا۔

فرمایا۔ نماز مومن کے لئے عجیب معراج ہے۔ عین اس وقت جب نیند کی وجہ سے سستی کا زور ہو یا کام سے تھک گئے ہوں جیسے عصر و شام تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

فرمایا۔ اقامۃ الصلوٰۃ تین طریقوں سے ہے (۱) سستی کاہلی۔ نادانی۔ بے خبری نماز کو گراں ہے۔ تم پڑھتے چلے جاؤ (۲) اطمینان کے ساتھ فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات کا لحاظ کرو (۳) جناب الٰہی کے حضور خشوع و خضوع سے ایسے کھڑے ہو جیسے کوئی محسن مربی کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔

فرمایا۔ نماز کی ابتدا اللہ سے ہے۔ اور انتہا بھی اللہ مقصود بھی اللہ ہی ہے۔

فرمایا۔ لوگوں کے اندر بخل کا مادہ بہت ہے۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ ایک وقت تھا جبکہ موجودہ آمدنی سے بہت کم آمدنی تھی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں سخر لکم الفلک۔ آیا ہے ہر ایک تک اپنے کپڑوں کو دیکھو۔ استعمال میں آنے والی چیزیں اکثر ولایت سے بذریعہ جہاز آئی ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تمہیں محض اپنے فضل سے اپنی غریب نوازی سے توفیق دے۔ اپنے مولا کو ایسا راضی کر لو۔ کہ وہ پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

۲۰۔جون ۱۹۱۱ء۔ انبیاء کو جو اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی توحید کی اشاعت کا جوش ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قرآن مجید پڑھنے والوں سے مخفی نہیں رہنا چاہیئے۔

فرمایا۔ یہ قوم عجیب قوم ہے۔ ہر طرح سے برکت مانگتی ہے۔ دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک شہر میں ہیں تو اس شہر کے لئے امن کی دعائیں مانگتے ہیں کہ وہ مصائب دنیا اور غضب الٰہی سے مامون رہے۔

فرمایا۔ میں بھی حضرت ابراہیم کے اتباع میں کہتا ہوں جو بھلی باتوں میں میرے تبع ہیں وہی درحقیقت میری جماعت ہیں باقی کہا کریں کہ ہم مرید ہیں۔

فرمایا۔ مومن کوئی مکان بنائے تو سب سے پہلے اس میں مسجد نماز پڑھنے کی جگہ بنائے۔ میری ماں نے گھر میں ایک سردی کے موسم کے لئے اور ایک گرمی کے موسم کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔

فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کا گر ہے موت کو یاد رکھنا اور یہ کہ میرا مولا دیکھتا ہے۔ یعنے ما یخفی علی اللہ من شئ کا مطالعہ۔

فرمایا۔ میری باتوں کی قدر کرو یا نہ کرو۔ مگر خدا کی بات شکرگزاری اور فرمانبرداری سے قبول کرو۔ اپنے مکانوں کو خدا کے مکان بنا دو۔ انمیں ایک مسجد بناؤ اور اپنی اولاد کے صالح ہونے کے لئے دعا کرتے رہو۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے دعائیں کیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تمہیں توفیق دے جہاں تمہاری چارپائیاں ہوں جہاں تمہارے مکان ہوں خدا کی برکات نازل ہوں مکانوں کے بنانے میں خدا کی فرمانبرداری مدنظر ہو صالح اولاد عطا ہو۔

تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات

منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی نے

تاریخ اسلام کا دلچسپ سلسلہ رسالوں کی صورت میں شروع کیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے سوانح میں سے مفصلہ ذیل انتخاب ناظرین کی دلچسپی و ہدایت کا موجب ہوگا۔

وصیتِ صدیق

یہ ابوبکرؓ بن ابوقحافہ کا آخری عہدنامہ ہے جس کا آخری قدم دنیا میں اور پہلا قدم آخرت میں ہے یہ ایسی گھڑی ہے جبکہ کافر مومن ہو جاتا ہے شریر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور جھوٹا سچ بولتا ہے میںنے اپنا جانشین عمرؓ بن خطابؓ کو کیا ہے اسلئے اس کا حکم مانو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلا تو میری امید پوری کریگا۔ اگر خلاف کریگا تو اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے روبرو جوابدہ ہوگا۔ میری نیت نیک ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے جو شخص برا عمل کریگا اسکو آخرت میں اسکی سزا بھگتنی پڑیگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو تم پر۔

اپنے جانشین کو نصیحت

میںنے تم کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے اور میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہنا اور اچھی طرح سے یاد رکھنا کہ اللہ تعالےٰ کوئی عمل رات کو قبول کرتا ہے مگر دن کو نہیں کرتا اور کوئی عمل دن کو قبول کرتا ہے اور رات کو نہیں کرتا پس ادا کرنے کا سب سے مقدم خیال رکھو جب تک فرض ادا نہ کیا جاوے نفل کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ معزز اور صاحب وقعت وہی شخص ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں حق کی پیروی کی اور آخرت کے دن اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری اترا۔ اور وہ شخص سخت بدنصیب ہے جو دنیا میں جہالت کا پیرو بنا رہا اور قیامت کے دن اسکی نیکیوں کا پلہ ہلکا نکلا ثواب اور عذاب دونوں کو اپنی نگاہ میں ہر وقت رکھنا چاہیئے۔ اور سچائی اور حق کو چھوڑ کر برائی اور جھوٹ کی طرف سہواً بھی نہ جانا چاہیئے اپنے آپکو ہمیشہ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچائے رکھو اگر تم نے میری وصیت کے مطابق عمل کیا تو یقین جانو کہ تمہاری موت نہایت خوشگوار ہوگی اور موت کی تلخی تمہارے نزدیک بھی نہ آئے گی بلکہ حیات جاودانی اور ابدی سرور کے تم مستحق ہوگے لیکن اگر تم نے میری وصیت پر عمل نہ کیا اور اس کے خلاف اپنی روش اختیار کی تو یاد رکھو کہ موت تمہارے لئے سب سے بری چیز ہوگی۔

صدیق کی دعا

ان کے جانیکے بعد خلیفہ اول نے نہایت تضرع اور درد کے ساتھ اللہ کے حضور دعا مانگی کہ اے پروردگار میںنے یہ کام محض تیری رضامندی اور مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے کیا ہے کیونکہ مجھے خوف تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ان میں فتنہ برپا ہوتا میںنے جس شخص کو تمام صحابہ میں سے بہتر سمجھا اسکو میں نے خلیفہ نامزد کردیا ہے تاکہ وہ تیری شریعت کو قائم رکھے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے اے میرے پروردگار تو اسکو نیک چلن خلیفہ اور رعایا کو اس کا تابع فرمان بنائے رکھ۔

معترضین کو خطاب

آپ نے شکایتاً کہا کہ تم لوگوں نے مجھ کو بیماری سے زیادہ تکلیف دے رکھی ہے میں نے اپنے خیال میں جس شخص کو بہتر سمجھا اسکو تم پر خلیفہ مقرر کیا مگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر ہفت روزہ

حمد سب ثنائیں اس قدوس سبوح قدیم رحمٰن رحیم کے لئے ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں ہر شے ہے۔ سفر و حضر میں وہی قادر توانا حی و قیوم ہے جس کے سہارے سب کی زندگی ہے اور جس پر توکل کرنے سے سب کام درست ہو جاتے ہیں وہ پیارا خدا جس نے پیارا محمدؐ ہمارے لئے مبعوث کیا وہ نبیوں کا سردار جو ہمارا سید ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و بارک وسلم۔

میں قربان جاؤں تیرے نام پر اے میرے پیارے اللہ کہ تو نے ہمیں ایسے نبی کے خدام میں شامل کیا۔ جس کی اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہیں پھر کیا عجب ہے اس اُمت کے اولیاء کا سمجھنے والے خود سمجھیں۔

میں تیرے کس کس احسان کو یاد کروں اے میرے باری کہ تو نے ہمیں احمدؑ کا ایک حقیقی غلام عطا کیا جس نے غلام کا حق ایسا ادا کیا کہ اپنے آقا کا ظل اور نمونہ بن گیا اور آقا اس پر ایسا مہربان ہُوا کہ اس نے اپنے اور اس کے درمیان سے دوئی کو اُٹھا دیا یہاں تک کہ وہ پکار اُٹھا۔ انا احمدؐ و انا محمدؐ

ہے عجب میرے خدا میرے یہ احسان تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا
کس زبان سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

پھر اس پاک پروردگار کا احسان عظیم ہے کہ اس نے **احمدؑ** کے بعد ہمیں چاہ ظلمت میں گرنے سے بچایا اور ہمیں ایک **نور** عطا کیا۔ جو انبیاء کے **دین** کا حامی اور حافظ اپنے وقت میں ہوا۔ اللھم ایدہ وانصرہ۔ آمین یارب العالمین۔

اسی **نور** کی راہنمائی سے ہمارا یہ سفر شروع ہوا۔ صدر انجمن کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے جب کہ اُمت کے پیر و جوان ہمت حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک ماہ کا سفر اپنے ذمہ لیا تو اس لمبے سفر سے قبل ایک ہفت روزہ سفر اختیار کرنے کا ارادہ انہوں نے ظاہر فرمایا جسمیں فخر قوم اور صدر انجمن کے اعلیٰ کارکن حضرت مولوی محمدؐ علی صاحب نے امرتسر تک جناب میر صاحب کی رفاقت کا ارادہ کیا اور یہ خادم حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اس سارے سفر میں جناب میر صاحب کے ہمرکاب ہُوا۔

ابتدائی سفر ۲۴۔جون ۱۹۱۱ء کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے دُعا کے ساتھ ہم کو رخصت کیا اور فرمایا کہ جمعہ کے خطبہ کا مضمون راستہ میں دوستوں کو پہنچاتے رہیں جس اکہ میں ہم سوار ہوئے اسمیں ہمارے ساتھ شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نومسلم بھی تھے جو آجکل قادیان میں تجارت کرتے ہیں۔ بسکٹ۔ نبد بکرم۔ اسٹیشنری۔ لالٹین۔ بالوش وغیرہ اشیاء بیچتے ہیں۔ اور نہائت مستعدی سے اپنا کام کرتے ہیں۔ اسجگہ اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ قادیان میں نومسلموں کی جو ایک جماعت رہتی ہے اون میں سے اکثر کے نام عبد الرحمان ہیں۔ اور شناخت کے واسطے عبد الرحمان کے ساتھ کوئی دوسرا لفظ احباب لگا دیتے ہیں۔

(۱) عبد الرحمان قادیانی۔ ہمارے اس سفر میں رفیق تا بٹالہ جن کا اوپر ذکر ہُوا۔ (۲) ماسٹر عبد الرحمان۔ جو جالندھری بھی کہلاتے ہیں انکی ایک عمدہ تصانیف و تالیف کر چکے ہیں اور تبلیغ کا سلسلہ ہمیشہ جوش کے ساتھ جاری رکھتے ہیں (۳) عبد الرحمان لاہوری داماد حافظ حاجی احمد اللہ صاحب۔ ہنوز تعلیم پاتے ہیں اس سال امتحان مولوی عالم دیا ہے۔

رہی عبد الرحمان سابق کتھا سنگھ۔ کچھ تجارت کرکے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔

ان کے سوا کو دیگر نومسلموں کے نام یہ ہیں۔ شیخ عبد الرحیم شیخ عبد الرب۔ شیخ محمد یوسف۔ شیخ عبد الستار۔ شیخ عبد اللہ۔ شیخ عبد العزیز۔ شیخ عبد الرسیم پٹیالوی۔ شیخ غلام احمد۔ واعظ

غرض شیخ عبد الرحمان صاحب قادیانی ہمارے ہمراہ ہوئے وہ اپنے تجارتی کام پر لاہور جانے تھے۔ مگر میر صاحب کی تحریک پر انہوں نے اس دینی خدمت میں شمولیت کے لئے ہمارے ساتھ ایک شب بٹالہ میں ٹھہرنا منظور کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں انہیں جزائے خیر دے۔ اور اون کے کاروبار میں برکت نازل کرے۔

حدیث کا منکر بڑا محروم اکہ پر سوار ہو کر جب ہم سفر کی دعائیں پڑھ چکے۔ تو میں نے اپنے رفقاء سے ذکر کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا بڑا احسان بنی نوع انسان پر ہے کہ ہر ایک موقعہ پر آنحضرتؐ نے انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور ایک بہشت میں داخل کر دیا ہے۔ سفر میں انسان کو دو باتوں کا خیال ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ سفر میں کیا کچھ پیش آوے سو اس کے واسطے دعائیں سکھلائی ہیں۔ اللھم انی اسئلک خیر ھذہ السفر واعوذ بک من شرھا۔ وغیرہ۔ دوسرا خیال انسان کو اپنے اہل و عیال اور مال کا ہوتا ہے۔ اس کے واسطے یہ دُعا سکھلائی اللھم انت الخلیفۃ فی الاھل والمال۔ اے خدا اہل اور مال میں پیچھے تو ہی ہے۔

اس پر میر صاحب نے فرمایا کہ بدبخت چکڑالوی اور اس کے ہمخیال کیسے ہی بدنصیب ہیں جو ایسے پاک کلام سے فائدہ اُٹھانے سے محروم ہیں۔

ایک نشان کی یاد حضرت میر صاحب نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) امرتسر میں تھے۔ شب جمعہ کو آپ نے وہاں کے ایک قاری کو خواب میں دیکھا کہ عورتوں کی طرح ہاتھ میں چوڑیاں پہنے ہوئے ہاتھ ہلاتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ اُسی دن جب آپ نماز جمعہ کی طیاری کر کے مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کی مسجد میں گئے۔ تو اتفاقاً وہاں جمعہ ہو چکا تھا۔ ایک واقف ہندوستانی وہاں تھے انہوں نے کہا کہ ایک اور مسجد ہے وہاں چلتے ہیں۔ وہاں جا کر جمعہ پڑھا۔ تو دیکھا یہی قاری صاحب جنہیں رات خواب میں دیکھا تھا وعظ کر رہے ہیں اور اسی طرح تکلف کے ساتھ ہاتھ مارتے ہوئے وعظ کر رہے ہیں۔

ایک اور نشان حضور میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ پنڈی لالہ ضلع گجرات میں ایک جاٹ نے بات سنائی کہ میں حج کو گیا تھا وہاں سے مدینہ چلا گیا وہاں میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک جہاز پر ایک نہائت مقبول صورت آدمی بیٹھا ہے اور لوگ اِدھر اُدھر سے آکر اس جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور وہ جہاز مشرق سے مغرب کو جا رہا ہے۔ جب میں ہندوستان میں آیا اور میں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا۔ تو میں نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ تب میں بیعت میں داخل ہُوا۔

ایک خدائی کے مدعی کے ساتھ مناسب سلوک حضرت میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ کوئی شخص بے باکی سے دعوےٰ خدائی کرتا تھا اور مومنوں کے دل دکھاتا تھا ایک جاٹ دیندار اس کی دلآزاری سے تنگ تھا ایک دن ... وہ شخص اپنے مکان پر اُسے اکیلا مل گیا۔ جاٹ نے کہا۔ کیوں جناب خدا تم ہی ہو۔ اس نے کہا ہاں میں خدا ہوں۔ جاٹ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی۔ اُٹھا کر کہا تم نے میرا باپ مارا ہے یہ کہہ کر اس کی خوب خبر لی اور پھر کہا تم نے میرے بیٹے کو مار دیا ہے اور اُسے خوب مارنے لگا اب وہ سمجھا یہ تو بڑی مشکل ہے۔ بولا کہ میں نے تیرے بیٹے کو نہیں مارا۔ جاٹ نے جواب دیا کہ سارا جہان گواہی دیتا ہے کہ تیرے باپ کو خدا نے مارا ہے صبر کرو۔ میں نے بہت صبر کیا۔ مگر اب تو ہاتھ آگیا ہے۔ اب صبر کہاں۔ اب تو بدلا لے کر ہی چھوڑونگا یہ کہا اور پھر خوب مارا یہاں تک کہ اس نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ میں خدا نہیں۔ عاجز کمزور ناتوان انسان ہوں۔

بٹالہ

بٹالہ میں ہم شیخ فضل حق صاحب کے مکان پر ٹھہرے۔ حکیم محمد اشرف صاحب کے مکان پر احباب جمع ہوئے اور چندہ ہوا۔ رات وہاں ٹھہر کر صبح امرت سر چلے آئے۔ بٹالہ میں چند ایک غریب احمدی ہیں۔ مگر انہوں نے اخلاص کے ساتھ جو ہو سکا وہ نقد دے دیا۔ شیخ صاحب اور دیگر احباب بٹالہ کی مہمان نوازی اور خاطر داری کے ہم شکور ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ حکیم محمد اشرف صاحب نے کیا عجیب بات سنائی کہ انہوں نے مدت ہوئی۔ امرتسر میں ایک خواب دیکھا کہ چند سوار آئے ہیں اور مجھے ایک مکان پر لے گئے ہیں جہاں ایک بزرگ کے ساتھ کھانا کھایا اون سواروں نے بتلایا کہ یہ امام مہدی ہے۔ اور چار سال کے بعد ظہور ہوگا اس خواب کے چار سال بعد براہین احمدیہ چھپنی شروع ہوئی اور جب میں نے مرزا صاحب کو دیکھا تو وہی صورت تھی جو کہ میں پہلے خواب میں دیکھ چکا تھا۔

ایک عجیب واقعہ

علاقہ بٹالہ سے کسی شخص نے حضرت صاحب کے نام ایک خط لکھا تھا اس کا جواب جو بھیجا گیا اس پر اس گاؤں کا نام سہواً نہ لکھا گیا۔ خط بٹالہ میں آیا۔ اور اس شخص کے ایک ہمنام صاحب کو یہاں ملا اون کو خط کا مطلب سمجھ میں نہ آیا اور انھیں معلوم ہوا کہ یہاں قادیان کے کچھ آدمی آئے ہوئے ہیں وہ صاحب خط لے کر ہمارے پاس آئے میں نے خط دیکھ کر اصلی واقعہ سے انہیں اطلاع دی۔ پھر ہمارے دوستوں نے انہیں ہمارے وفد کے مقصد سے باخبر کیا تو انھوں نے بھی چندہ میں حصہ لیا۔ گویا یہ غلطی اسی واسطے ہوئی تھی کہ وہ چندہ کے ثواب میں شامل ہو سکیں۔

۲۵ر کی صبح کو ہم امرتسر آئے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اسٹیشن پر ہمیں ملے۔

احباب امرتسر کے سامنے تقریر

۲۵ر تاریخ کی شام کو یہاں عاجز نے مسجد احمدیہ میں مفصلہ ذیل تقریر کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ۔ نحمدہ۔ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیأت اعمالنا۔

اما بعد۔ احباب من! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کی برکت کہ تم نے اس کے رسول کو اس زمانہ میں پہچانا۔ اور من انصاری الی اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور کسی لائم کی ملامت کی پرواہ نہ کی اور حق کو قبول کر لیا۔

خداوند تعالےٰ کا شکر کرو اور اس کا احسان مانو کہ اس نے تمہیں سابقین اولین میں داخل کیا اور مسیح موعودؑ کے صحابہ میں شامل ہونے کا فخر عطا کیا آپ سلسلہ حقہ کے ممبر ہیں۔ واعظ ہیں۔ مبلغ ہیں اپنے مال اور اپنی جان سے نصرت کرنے والے ہیں۔

اس وقت جس امداد دینی کی طرف آپکو متوجہ کرنے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ مال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ قادیان میں مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت کے واسطے کس قدر روپے کی ضرورت ہے بورڈنگ کا جو شاندار حصہ طیار ہو گیا ہے وہ بورڈروں کے آرام اور دوستوں کی راحت کو بڑھا رہا ہے اور دشمنوں کے دلوں کو جلا رہا ہے مگر اس کی تکمیل اور آگے مدرسہ کی تعمیر کے واسطے ہنوز بہت سا روپیہ درکار ہے یہ ابتدائی عمارتیں ہیں جو آئندہ آنے والی شاندار عمارت کے واسطے بطور بنیادی پتھر کے ہیں۔ مبارک ہیں جن کے ہاتھ سے یہ بنیادی پتھر رکھے گئے۔ کیونکہ ان کا ثواب دیرپا ہے اور آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سب میں ان کا حصہ ہے۔ میرے بھائیوں احمدیوں کی جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر خداوند تعالےٰ کا ارادہ یہی ہوا ہے کہ وہ اس عالی شان محل کی بنیادی اینٹیں غریبوں کے ہاتھ سے لگوائے تاکہ اس کے نبی کی رسالت کا ایک نشان ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ابتدائی خدمات کے متعلق فرمایا کہ اگر انہوں نے کسی نے مٹھی کے برابر جو اللہ کے راہ میں دئے تھے تو بعد میں آنے والوں کا صدقہ اگر سونے کے پہاڑ کے برابر ہو تب بھی اون کا درجہ نہیں پا سکتا۔

اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم ومغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جب کہ میر صاحب قبلہ زیادہ تر باغ کی درستگی میں مصروف رہتے تھے۔ ایک شب انہیں القا ہوا۔

کہاں تک کرے گا صفائی باغ
جلا میرے بندے تو دل میں چراغ

اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ آپ باغ کی صفائی کے کام کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے دلوں کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی طرف متوجہ کر کے ان کے دلوں کو نورانی کر دیں۔

میر صاحب کی یہ بھی ایک قربانی ہے کہ انھوں نے باغ کے کام کو جس میں کسی قدر اون کا ذاتی تعلق بھی تھا چھوڑ دیا اور محض اللہ تعالےٰ کے کام میں لگ گئے۔ کیونکہ ہمارے شیر و جو باغ میں ہیں ہم تو اون کو چھوڑ نہیں سکتے اور قادیان کے ہر ایک مہاجر کو اپنے فرائض منصبی سے کوئی فرصت نہیں کہ اور کام کر سکیں۔ یہ تو کچھ خواجہ صاحب ہی کی ہمت ہے جو وہ اپنے دنیوی کاروبار کے ساتھ ساتھ آئے دن مختلف شہروں میں جا کر تائید دین اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں تمام دنیوی کدورتوں سے محفوظ رکھے اور اون کے لئے دینی خدمات میں آسانی کے لئے تمام راہیں کھول دے۔ ؎

چناں خوش دار اورا اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

میرے دوستو! وہ مبارک وقت جس میں اپنا مال اور جان اور عزت نور الدین نے خرچ کیا اور آج قوم کا سردار بن گیا ہے وہ وقت تو گذر گیا اور اب واپس نہیں آسکتا۔ وہ رحمت کی گھڑیاں اب کہاں۔ جب کہ خدا کا مسیح ہمارے درمیان تھا اور ہمیں اس کے حضور بیٹھنے اور اس سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل تھا وہ دن گئے۔ لیکن دوستو! اب بھی وقت کو غنیمت جانو **نور الدین** کے زمانہ کی قدر کرو۔ کہ ایسے نور کا ملنا مشکل ہے۔ اور ان بزرگوں کی قدر کرو۔ جو نہائت امانت اور دیانت کے ساتھ تمہارے دئے ہوئے روپے کو دینی راہوں میں خرچ کرتے ہیں۔ صدر انجمن کے تمام کاموں کے خود حضرت خلیفۃ المہدی نگران ہیں اکثر کام حضور سے پوچھ کر کئے جاتے ہیں۔ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب جیسے باخدا انسان اس انجمن کے صدر ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب جیسے متقی رات دن اس خدمت میں محو ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب حضرت شیخ صاحب حضرت ڈاکٹر مرزا صاحب وحضرت شاہ صاحب کس قدر تکلیف اور ہرج اُٹھا کر اس انتظام کی خاطر ہر اجلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ کیا خدا ان لوگوں کی للہی محنتوں کو ضائع کر دیگا۔ ہرگز نہیں غرض اس وقت کی قدر کرو اور سب سے زیادہ نور الدین کی قدر کرو۔ نور الدین اس زمانہ میں **ایک انسان ہے** کہ اس جیسا مقرب بارگاہ صمدانی اس وقت دنیا میں ایک نہیں اس کے حکم سے ہم تین آدمی قادیان سے اس وقت آپکے پاس آئے ہیں کہ آپکو اس ضرورت کی طرف متوجہ کریں۔ جو قادیان میں محسوس ہو رہی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس کا ذکر کروں یہ ضروری جانتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا گذشتہ جمعہ کا خطبہ آپکو سناؤں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے مجھے قادیان سے روانگی کے قبل یہ حکم دیا تھا کہ جہاں کہیں میں جاؤں اس خطبہ کے مضمون سے احباب کو آگاہ کروں وہ خطبہ یہ ہے۔

فرمایا۔ میری حالت یہ ہے کہ پانچوقت کی نماز بیٹھ کر پڑھتا ہوں۔ سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے۔ التحیات میں پاؤں کی حالت بدلانی پڑتی ہے باوجود اس ضعف کے

چونکہ درد مند دل رکھتا ہون اس لئے تمہین کچھ سنانا چاہتا ہون۔

زمانہ مین آزادی کی ہوا چل رہی ہے۔ اکثر انگریزی خوان اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء کی بھی ضرورت مین کچھ متامل ہین اور کچھ ہنسی اور پرانی جہالت یقین کرتے ہین پس ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم درد مند دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی وحشت ہے وہ رک نہین سکتا کہے گا کہ شاید کسی کو فائدہ پہونچے پس تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تقوےٰ اختیار کرو۔ تقوےٰ کی راہون پر چلتے چلتے اس حد تک پہونچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک فرمان بردارون کی موت ہو اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے تقوےٰ کی راہون کو اختیار کرے۔

اس وقت سب سے بڑا مرض جو اسلامیون مین ہے۔ وہ باہمی تفرقہ ہے ہماری آوازین مختلف ہین۔ لباس مختلف کام مختلف۔ کھانا۔ پینا مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے ہم مین وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب ملکر

خدا کی خادم جماعت

بن جائین۔ سو لوگون کا اس طرف تو کچھ خیال نہین اور بیہودہ بحثین لے بیٹھتے ہین جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین کہ تفرقہ بڑھے۔

مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ بڑھانے والی باتین چھوڑ دین ایسی لغو بحثون سے جن سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا۔ موہنہ موڑ لو۔ اور سب سے ملکر واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً کے حبل اللہ۔ قرآن مجید کو محکم پکڑو۔ دیکھو۔ لڑکون مین ایک رسے کا کھیل ہے۔ اگر ایک طرف کے لوگ اور باتون مین لگ جاوین تو وہ رسے مین کس طرح جیت سکتے ہین اسی طرح اگر تم اور بحثون مین لگ جاؤ گے تو قرآن مجید تمہارے ہاتھون سے جاتا رہے گا

بعض آدمی ایسی باتون مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین کہ مثلاً مسیح کا باپ تھا یا نہ تھا۔ ایسی بحثون سے کوئی دینی دنیوی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہین۔ سو تم سن لو کہ میرے اور صدر انجمن احمدیہ کے تعلقات دوستانہ اور پیری مریدی کے رنگ مین ہین مین انکا پیر ہون اور وہ میرے مرید ہین۔ ہم ان پر حکمران ہین۔ جو چاہین سو لیتے ہین۔ جو لوگ اس بارے مین بحث کرتے ہین وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین۔ انہین چاہیئے کہ ان باتون کو چھوڑ دین کیونکہ ان کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہین بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انجمن تمہاری مرید ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے فرمان بردار ہو جاوین گے۔

نیز سن رکھو کہ دین اسلام مین بہت توسیع ہے صحابہ کرام آمین بالجہر بھی کہہ لیتے۔ آمین بالاخفاء بھی کر لیتے سینہ پر ہاتھ بھی باندھتے اور ناف کے نیچے بھی۔ بسم اللہ جہراً بھی پڑھتے اور سراً بھی۔ اور بعض تابعین ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز ادا کرتے رہتے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہین صرف ان مباحثے سے بیہودہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو۔ بہت بولنے کی عادت کم کرو۔ کہ بہت بولنے سے دل مر جاتا ہے اور سب کے سب ملکر اتحاد واتفاق سے کام کرو۔ خدا کا شکر کرو کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ آیا اور اس نے مختلف مذاہب والون کو اختلاف کی سے نکالکر بھائی بھائی بنا دیا۔

اس کے بعد اب مین پھر اس مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔ جس کے واسطے ہم نے یہ سفر اختیار کیا ہے تعمیر مدرسہ اور بورڈنگ کے واسطے ہمارے احباب نے بہت سے چندے لکھوائے ہین لیکن وہ سب وصول نہین ہوئے اور صدر انجمن کے اراکین نے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ؑ جو تحریک کی تھی کہ سب احمدی احباب کم از کم ایک ماہ کی آمدنی اس راہ مین دیدین اس کیطرف ہنوز پوری پوری توجہ نہین ہوئی۔ لیکن کام عمارت کا پورے زور سے شروع ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خزانہ صدر انجمن مین روپیہ بہت کم رہ گیا ہے۔ اور عمارت کا پورا کر دینا نہائت ضروری ہے اور اس کے علاوہ ماہواری اخراجات کی ادائگی کے لئے روپیہ درکار ہے۔ اس بات کو معلوم کر کے احباب قادیان مین تحریک ہوئی کہ وصولی چندہ کے واسطے کوشش کی جاوے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نے ایک ماہ اس خدمت کے واسطے سفر کرنا منظور فرمایا اور لمبے سفر سے قبل بٹالہ۔ امرتسر۔ کپورتھلہ کا سفر چند روز مین پورا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس ابتدائی سفر مین حضرت مولوی محمد علی صاحب جو اس سارے انتظام کے اعلےٰ کارکن ہین میر صاحب کے ساتھ امرتسر تک آئے ہین اور اس عاجز کو حضرت خلیفہ صاحب کے حکم سے ان ہر دو بزرگون کی ہمرکابی کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اس سفر کے شروع کرنے سے قبل اس چندہ کی ابتدا قادیان سے ہی شروع کی گئی۔

میرے دوستو! قادیان مین جو مہاجر رہتے ہین وہ اپنی ان آمدنیون کو جو باہر رہ کر وہ حاصل کر سکتے تھے۔ پہلے سے ہی چھوڑ چکے ہین اور وہ قادیان رہنے کی خاطر صرف اتنے پر راضی ہو گئے ہین۔ جسمین انکا گذارہ ہو۔ انہون نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے قدمون کے قرب مین رہنے کی خاطر اور ان کے پاک خلیفہ حضرت نور کی روشنی سے منور ہونے کے لئے اور اہل بیت مسیح موعود بارک اللہ لہم فی کل امور ہم بالخصوص حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب جو اس زمانہ مین علم لدنی سے یکلمہم فی المہد کے مصداق ہین ان بزرگون کی حاشیہ نشینی سے فائدہ اٹھانے کے لئے بیرونی زندگی کے آرامون کو ترک کر دیا ہے۔

قادیان مین جو بڑے بڑے لائق آدمی رہتے ہین وہ اگر باہر کہین ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے۔ تو یہان کی آمدنی کی نسبت دس گنا زیادہ کما سکتے۔ ایک مولوی محمد علی صاحب کو ہی دیکھو کہ اگر پیشۂ وکالت کو اختیار کرتے۔ تو دو ہزار ماہوار سے بھی کیا کم حاصل کرتے بلکہ یہ تو ایسے لائق پلیڈرون کے دو چار روز کی آمدنی ہے سو اس آمدنی کے مقابلہ مین جو کچھ اب وہ لیتے ہین۔ ایک قوت لایموت ہے اور یہی حال تمام مہاجرین کا ہے سوائے اس نابکار کے جس نے اپنے پیارے مسیح کے قدمون کی خاک کی طفیل نہ صرف دین ہی پایا ہے بلکہ دنیا بھی حاصل کی ہے۔ جو کچھ اس نالائق کو قادیان مین ملتا ہے۔ اگر یہ عاجز قادیان سے باہر نکلے۔ تو اتنے کے قابل نہین۔

غرض ان مہاجرین نے بھی اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ اس کام کے واسطے دی ہے بعض صاحبان تو پوری تنخواہ دے چکے ہین بعض بہ اقساط ادا کر رہے ہین اور بعض کہہ چکے ہین۔ ماسٹر محمد دین صاحب اپنی دو تنخواہین دے چکے ہین۔ عبد المجید خان صاحب ایک غریب آدمی ہین انہون نے اپنی ساری تنخواہ ایک ہی ماہ مین دیدی ہے۔ مولوی صدر دین صاحب پہلے ایک تنخواہ پوری دے چکے ہین اب پھر ۳۰ دینے کئے ہین۔ حالانکہ مدرسہ مین ان کی خدمات جو کام کر رہی ہین اور انکی سعی سے مدرسے نے جو رونق پکڑی ہے اس کے لحاظ سے تو وہ اس قابل ہین کہ اس چندہ مین سے بھی انکو کچھ اور دیا جاوے بجائے اس کے کہ ان سے کچھ لیا جاوے اسی طرح تمام مہاجرین نے اپنی ہمت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے او بقریب ۶۰۰ کے کل روپیہ قادیان سے ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے علاوہ اس چھ سو کے جو وہ پہلے دے چکے ہین اب پھر مبلغ تیس روپے اپنی جیب خاص سے دئے ہین اور ہماری روانگی سے قبل مبلغ ۶ ہمارے اس سفر کے خرچ کے واسطے بھی دئے ہین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بٹالہ مین ہم ایک شب ٹھہرے وہان جو چند غریب آدمی ہین انہون نے مبلغ عہ روپے نقد دئے ہین اور کچھ اور بھجوانے کا وعدہ کیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے اب ہم یہان پہونچے ہین؛

برادران۔ یہ خداوند تعالےٰ کا کام ہے جسکی بنیاد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے وہ تو بہر حال ہو کر رہے گا ہمارے واسطے تو مفت کا ثواب ہے۔ ؎

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کو کبھی کوئی گھاٹا نہیں ہوتا اس کے لئے دینے میں کوئی نقصان نہیں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا۔ کہ میری میز پر کسی پھل کے کچھ دانے پڑے ہیں حضرۃ میر ناصر نواب صاحب تشریف لائے اور انہوں نے ایک دانہ اٹھا کر کھایا۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ پیچھے اتنے ہی دانے ہیں جتنے پہلے تھے انہوں نے پھر ایک اور اٹھا کر کھایا تو پیچھے پھر بھی اتنے ہی تھے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت میر صاحب جو کچھ احباب سے لیتے ہیں وہ سب اللہ کے راہ میں جاتا ہے اسواسطے اس مال میں درحقیقت کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ؎

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اس شعر میں لفظ ناصر شاید اسی طرف پہلے سے ہی اشارہ کرتا ہے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کو اللہ تعالےٰ اس بات کی ہمت دیگا۔ کہ جماعت کو بذل مال کی طرف ہمیشہ متوجہ کرتے رہیں اس کام کے واسطے جس قدر تکلیف اور صعوبت لمبے سفروں کی میر صاحب موصوف نے اٹھائی ہے اور کسی نے نہیں اٹھائی اور پھر اس ساری محنت کے چندے میں سے اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں لیا بلکہ سب دینی کاموں کے واسطے لیا ہے۔ میر صاحب کا وجود بھی اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ایک نشان ہے کہ ایسے مخلص خداوند تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کے واسطے پیدا کر دئے ہیں۔ جو رات دن دین کی نصرت میں مصروف ہیں ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا

وہی میر صاحب اب آپکے پاس آئے ہیں اور ان کے ہمراہ علی اور صادق ہے امید ہے کہ اب آپ صاحبان نصرت دین میں اعلےٰ ہمت دکھا کر اپنے صدق کا نمونہ دکھائیں گے۔

امرتسر میں مبلغ ڈیڑھ سو روپے کے قریب نقد چندہ جمع ہوا اور باقی احباب نے یکم جولائی کو روپے بھیجنے کا وعدہ فرمایا امرتسر کے ذکر میں جناب بابو صفدر جنگ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس کا خاص شکریہ ضروری ہے جنہوں نے ہمارے وفد کے ساتھ ہمدردی کی۔ خود بھی چندہ دیا اور بعض دیگر سے بھی دلایا اللہ تعالےٰ بابو صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے نیک ارادوں میں برکات نازل کرے۔

کپورتھلہ امرتسر سے ہم کپورتھلہ گئے۔ معلوم ہوا کہ اکثر دوست وہاں نہیں ہیں تاہم کچھ چندہ ہو گیا۔ وہاں سے حاجی پورہ جانے کا ارادہ تھا۔ مگر وہاں کے رئیس محبی منشی حبیب الرحمان صاحب وہیں پہونچ گئے۔ اور ہمیں وہاں جانے سے اور اپنے آپکو مہمانداری کی تکلیف سے بچا لیا۔

احباب کپورتھلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خدام میں سے ہیں۔ ان کی مجلس میں حضور علیہ السلام کی باتوں کا کچھ نہ کچھ تذکرہ آہی جاتا ہے۔ محبی مکرمی منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے ذکر کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اصل غرض یہ تھی کہ ایک خدا پرست متقی جماعت طیار ہو جائے۔ ہمارا فرض سب سے پہلا یہ ہے کہ ہم اپنی حالت کو درست کریں۔ منشی صاحب نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت موصوف نے فرمایا تھا۔

”میں تم کو مسیح پرست نہیں بنانا چاہتا۔ بلکہ مسیح بنانا چاہتا ہوں“

سبحان اللہ! خدا کے پیارے کا ارادہ اپنی جماعت کے افراد کے متعلق کیسا اعلےٰ ہے۔ اور کس عالی ہمتی کا نمونہ ہے۔

محاسبہ امرتسر اور کپورتھلہ کی جماعتیں اپنے حساب کتاب کو اَپ ٹو ڈیٹ اور ستھرا رکھنے میں کمزور پائی گئی ہیں جو کچھ بھی وصول ہو یا نہ ہو۔ حساب کا معاملہ ہر جگہ بہت صفائی چاہتا ہے۔ رجسٹروں میں کاٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ پنسل کا اندراج نامناسب ہے۔

کپورتھلہ سے واپس ہو کر یکم جولائی کو داخل دار الامان ہو کر فالحمد للہ۔

(ص)

ریویو

ریزۂ ذکر خیر حاجی شاہ میاں محمد شیر صاحب کے مختصر سوانح ان کے عقیدتمند نے تحریر کئے ہیں۔ قیمت ۱ر ملنے کا پتہ۔ جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ چوک بزازہ۔ کانپور

الخاتون مرزا عرفان علی بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر میں اکبر آباد (مصنف آداب الہند۔ عبادہ۔ سفرنامہ حجاز) کی تصنیف الخاتون ہر سہ حصہ اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے بالخصوص پردہ پر جو دیباچہ ہے وہ یورپین تہذیب کے دلداد لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حصہ اول میں دیباچہ اور تین ہندو دیویوں کا تذکرہ ہے۔ حصہ دوم میں اسلامی خواتین کا ذکر ہے اور حصہ سوم خواتین ہند کے سوانح تواریخ مستندہ سے لے کر درج کئے گئے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ بہت اعلےٰ ہے قیمت ہر سہ حصہ مبلغ ہے۔ جو مؤلف کی محنت اور کتاب کی خوشنمائی کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ ملنے کا پتہ۔ جناب ڈپٹی صاحب پبلی بھیت

شورش ہند پر ایک نظر یہ ایک دوا ہے۔ جو پٹیالہ میں ٹھاکر مختار مہدی صاحب نے عین ضرورت کے وقت پولیٹیکل مریضوں کے لئے تجویز کی۔ برطانیہ راج کے برکات کو ظاہر کرتے ہوئے برادران وطن کو ایک مفید نصیحت کی ہے۔ اس رسالہ کی قیمت پہلے ۱ر تھی۔ مگر علی گڈھ انسٹیٹیوٹ کی سفارش پر کہ گورنمنٹ کی خیر خواہی میں ایسا مفید رسالہ جو لکھا گیا ہے۔ پبلک میں مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ ٹھاکر صاحب نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ صرف ٹکٹ ڈاک بھیجنے سے درخواست کنندوں کو یہ رسالہ اب مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ٹھاکر مختار مہدی صاحب۔ شیر دل والا دروازہ۔ ریاست پٹیالہ۔

رسالہ خفیہ تحریر قاری محمد حبیب الرحمٰن صاحب متخلص بناقص ترکی دروازہ علی گڈھ نے راز کی باتوں کو ہندسوں میں لکھنے کا ایک طریقہ ایجاد کیا ہے جس پر عمل کرنے سے وہ لوگ جو اپنے راز سے کسی اور کو آگاہ نہیں کرنا چاہتے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۲۰ روپے اور قاری صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔

آخر نقاب اُلٹ گیا یہ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ ہے اصل ناول میں جو کچھ خوبی یا نقص ہے وہ تو یورپین مصنف کے ذمہ ہے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں لیکن یورپین خیالات کو جو اردو جامہ ہمارے انڈین ناولسٹ ماسٹر۔ ایم۔ جی۔ مرزا صاحب نے پہنایا ہے۔ وہ ایسے ایسا فٹ آیا ہے۔ کہ اگر صاحب موصوف خود ہی نہ بتلا دیتے۔ تو اسے ضرور اردو کے اوریجنل ناولوں کی الماری میں جگہ دیجاتی قیمت اصلی فی نسخہ عہ۔ آجکل رعایتی قیمت صرف ۱۲ر ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ماسٹر محمد غلام حسن صاحب آنریری کمشنر و ٹرسٹی انجمن حامی تعلیم نسوان۔ ملتان۔

تذکرہ نجیبیہ طریقہ سہروردیہ جن مقدس بزرگ شیخ سے تعلق ہے۔ ان کا اسم گرامی حضرت شیخ ابو النجیب عبد القادر ہے۔ حضرت موصوف علیہ الرحمۃ سہرورد کے رہنے والے تھے۔ ان کے سوانح محققانہ رنگ میں جناب مولوی شاہ حسن میاں صاحب پھلواری نے شائع کر کے اردو دان پبلک پر احسان کیا ہے۔ فرضی قصوں اور بے اعتبار روایتوں سے کتاب کو پاک رکھا ہے اور خوب کیا کہ خدا کے پیارے بندوں کے اصلی اور صحیح واقعات کا

۲۹- جون ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ مسلمان جب سے اس مرض میں مبتلا ہوئے ہیں ذلیل ہیں وہ خدا کے فضل کو بھول گئے۔ اور "تسخیر" کے پیچھے پڑگئے ہماری طرف جب رجوع خلائق دیکھتے ہیں۔ تو گمان کرتے ہیں ہمیں کوئی وظیفہ یاد ہے۔ جس سے تسخیر کر لیا ہے خدا تعالے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعًا (۲) و سخر لکم الّیل والنھار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ جب یہ نعمت قرآن مجید میں پہلے ہی موجود ہے۔ تو اسقدر گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔

دوسرا مرض مسلمانوں میں ناشکری ہے۔ اور وہ حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتے۔ حلال رزق سے اولاد نیک صالح پیدا ہوتی ہے۔ اور عبادت میں لذت ملتی ہے

فرمایا۔ پہاڑوں کے فائدے ہیں۔ از آنجملہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تمید بکم۔ جس کے چار معنے ہیں (۱) تاکہ تم ہلاک نہ ہو جاؤ (۲) پہاڑ تمہارے ساتھ چکر کرتے ہیں (۳) کھانا دیتے ہیں تمہیں (۴) زمین ایک طرف جھک نہ جائے۔

فرمایا۔ انسان کا ایک ایک بال بھی نعمت ہے دیکھو ایک بانکے جوان پر ایک بال بھی سفید آجائے جب تک مونچنے سے نوچ نہ لے۔ اسے قرار نہیں آتا۔

فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کے لئے اسی بات کا مطالعہ سخت ضروری ہے۔ کہ اللہ چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے

۳- جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ ہجرت یہ ہے۔ کہ ایک چیز سے تعلق ہے۔ اور اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ بس اس تعلق کو محض اللہ کی رضامندی کے لیئے چھوڑ دیا۔ چنانچہ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ المہاجر من ہاجر ما نہی اللہ عنہ۔

فرمایا۔ اللہ کی رضا کے لیئے کوئی چیز چھوڑ دیجائے تو اللہ اس سے بہتر بدلہ دیتا ہے حضرت ابو بکر۔ حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ چھوڑا اس کا بہتر سے بہتر بدلہ پایا۔ اسی ہجرت کا اجر ہے۔ کہ ابتک ان کی قوم معزز سمجھی جاتی ہے۔

فرمایا۔ قرآن نے جو کچھ بتایا ہے غور کریں تو انسان کا دل اسکا فہم اس کی روح اس کو مانتی ہے صرف بھولی ہوئی بات یاد کرائی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن کا نام ذکر ہے۔

فاسئلوا اہل الذکر کے نعوذ باللہ یہ معنے کہ عیسائیوں اور یہودیوں سے پوچھو۔ بالکل غلط ہیں۔ انکو کیا معلوم

فرمایا۔ انسان حرامخوری کرتا ہے۔ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے مگر بد نتیجہ نظر نہیں آتا۔ تو وہ دلیر ہو جاتا ہے۔ مگر جب پیمانہ لبریز ہوتا ہے۔ تو فورًا پکڑا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ظاہر سے باطن کی طرف جانا مسلمانوں کا معمول نہیں رہا۔ بلکہ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ دل صاف چاہیئے اعمال خواہ کیسے ہوں۔ یہ انکی غلطی ہے۔

فرمایا۔ انگریزوں کی صناعیاں (ریل ہوائی جہاز تار) دیکھ دیکھکر حیرت آتی ہے۔ مگر مجھے اس سے بڑھکر تعجب آتا ہے۔ انکے اس عقیدہ پر کہ وہ عاجز و غریب انسان کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ کی کتاب اور نبی کریم کی ارشادات پر جو قوم متمسک ہے اس میں اختلاف کم ہے۔ پھر جن میں خشیۃ اللہ ہے ان میں اور بھی اختلاف کم ہے۔

فرمایا۔ ہر روز اپنے کھانے کا مطالعہ کرو۔ کپڑے کا مطالعہ کرو۔ آمدنی کا مطالعہ کرو۔ کہ حرام تو نہیں مشتبہ مال ہرگز استعمال نہ کرو۔ کیونکہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے

فرمایا۔ ہم سے سواد عاکے کیا ہو سکتا ہے۔ حکومت تھوڑی نہیں۔ کہ زبردستی منوایا جائے۔

۴- جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ انبیاء کرام ذات الٰہی کا بہت ادب کرتے ہیں۔ ابو الانبیاء خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم فرماتے ہیں۔ یطعمنی و یسقین فاذا مرضتُ فھو یشفین۔ کھانا کھلانے اور پانی پلانے کو تو خدا کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور مرض کو اپنی طرف۔ ایسا ہی سورہ کہف میں ایک ولی اللہ نے کشتی کا عیب ناک کرنا اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ فاردت ان اعیبھا۔ غرض انبیاء کا مذہب یہ ہے کہ

والشر لیس الیک

فرمایا۔ مجھے قرآن مجید سے محبت ہے اور بہت محبت ہے قرآن مجید میری غذا ہے۔ میں سخت کمزور ہوتا ہوں۔ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے مجھ طاقت آجاتی ہے۔

فرمایا۔ بچپن سے خدا نے مجھے اس دین پر چلایا ہے جس پر میں اب ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اسی پر میرا خاتمہ ہو

فرمایا۔ مجھ خدا ہمیشہ قرآن سے عقلی دلائل سمجھاتا ہے یہ اس کا فضل ہے

فرمایا۔ قرآن مجید دنیا میں سے اختلاف دور کرنے کیلئے آیا افسوس ہے کہ بعض بدبخت سمجھتے ہیں۔ قرآن میں اختلاف ہے حالانکہ قرآن مجید اختلافی مسائل میں ایک فیصلہ بتاتا ہے پھر اختلاف مٹا کر اس راہ پر چلاتا ہے جس پر چلنے سے خدا راضی ہو۔ پھر اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ خدا کی رحمتوں سے انسان مالامال ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ عربی میں چار سو نام شہد کا ہے۔

فرمایا۔ جیسے بارش ہو۔ تو زمین سے روئیدگی نکلتی ہے اسی طرح جب وحی آسمانی کا نزول دل پر ہو۔ تو عجیب عجیب معارف و حقائق کھلتے ہیں۔

فرمایا۔ کہ جب مکھی کے پیٹ سے وحی الٰہی کے سبب شہد جیسی نافع چیز نکلتی ہے۔ تو پھر انبیاء کے ذریعے وحی کے نزول سے کیا کیا فوائد مخلوق الٰہی کو پہونچ سکتے ہیں۔

فرمایا۔ جیسے بھوسہ اور خون میں دودھ موجود ہے مگر اسے سوا الٰہی مشین کے کوئی نکال نہیں سکتا۔ اسی طرح دنیا میں صداقتیں تو موجود ہیں۔ مگر وہ صرف وحی کے ذریعے الگ ہو سکتی ہیں۔

۵- جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ فضیلت اگر کھانے سے ہو۔ تو پھر ہاتھی اور دریائی مچھلی کی زیادہ قدر ہو۔

فرمایا۔ کام کرنیوالا اور نہ کرنیوالا ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ عرب میں امرا فصحا شعرا موجود تھے۔ لیکن غور کرو۔ کوئی ان میں سے خدا کے لیئے بھی کام کرتا تھا۔ ہرگز نہیں برخلاف اسکے حضرت نبی کریم دن رات خدا کے کام میں مصروف رہتے اسکا نمونہ ہم نے اس زمانہ میں بھی دیکھا۔ حضرت صاحب کا حال یہ تھا۔ کہ سر میں چکر اور اسہال۔ مگر پھر بھی بڑا کام کرتے۔ اور اکثر میں نے آپ کی زبان سے سنا کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور کام (دین کی ترقی) ابھی ادھورے پڑے ہیں۔

فرمایا۔ تم میں سے کوئی سعادت مند ہو جو سوچے کہ خدا نے کیا کیا نعمتیں دی ہیں اور پھر اس نے مخلوق کی بہتری اور خدا کی رضامندی کے لیئے کیا کام کیا ہے۔ میں نے پاگلوں کو دیکھا ہے۔ کبھی کسی نے کھانا کھاتے وقت بجائے منہ کے کان میں نہیں ڈالا۔ بلکہ اپنے مطلب کے لیئے خوب دانائی سے کام لیتے ہیں۔ بس انسان کی اس میں کوئی خوبی نہیں۔ کہ وہ اپنے نفس کی خواہشوں کے پورا کرنے میں ہوشیار ہو۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ وہ دوسروں

نوٹ - نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ بیان معراج الدین صاحب [illegible]

عُجب اور تکبّر

یہ دونوں لفظ گو ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں لیکن ان میں کسی قدر فرق ہے۔ کیونکہ عجب میں صرف اپنی کسی طاقت یا کسی چیز پر گھمنڈ کرنا اور اترانا داخل ہے۔ اور تکبّر میں اس کے ساتھ دوسروں کی تحقیر کرنا بھی شامل ہے۔

جب غور سے دیکھا جاتا ہے۔ تو صاف طور پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ تمام گناہوں کی جڑھ تکبر ہوتا ہے کیونکہ گناہ احکام الہی کی نافرمانی سے ہوتے ہیں۔ اور نافرمانی کے لیئے جزو اعظم تکبر ہوتا ہے۔ یعنی کسی حکم کی نافرمانی کا خیال پیدا ہونیکے اسباب یا تو خود اس حکم کی تحقیر یا حکم کرنیوالے کی تحقیر یا اس حکم کو لانیوالے کی تحقیر یا اس حکم پر چلنے والوں کی تحقیر کا ذہن میں سماجانا ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بدبختی ہے۔ کہ جس کیوجہ سے انسان ان برکتوں سے جو کسی کام کے کرنیسے پیدا ہونیکا اسے خود بھی یقین ہوتا ہے۔ محروم رہجاتا ہے۔ جس دماغ میں اپنی بڑائی کا خیال دامنگیر ہے۔ وہ کسی دوسرے کی بات کو سننا تک بھی پسند نہیں کرسکتا۔ متکبر کے لیئے اپنی بڑائی کا فخر ہی ایک دنیا ہے جس سے باہر تمام عالم تاریک پڑا ہوا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے مدنی الطبع بنایا ہے اور اسکی قوتوں اور طاقتوں کے پورے نشو و نما اور صحیح استعمال کے لیئے اسکو دوسرونکے نمونے اور اقوال و افعال اور انکے نتائج کے مطالعہ کا محتاج کیا ہوا ہے۔ انسان کی زبان عادت خصلت حرکات و سکنات معاشرت تحصیل وغیرہ سب اپنے اہل نواح سے ماخوذ ہوتی ہیں۔ جیسے لوگوں میں کسی شخص کو رہنے کا موقعہ ملتا ہے۔ انھیں کے سانچے میں اسکے حالات ڈھلتے جاتے ہیں۔ جانور کا بچہ جہاں لیجاؤ اپنی زبان اور جبلت کو نہیں بدل سکتا۔ لیکن انسان کا بچہ بدل سکتا ہے۔ اور یہ خاصیت انسان میں اسی لیئے رکھی ہوئی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ترقیات کرتا جائے۔ اور اس اعلیٰ زینہ پر پہنچ جائے۔ جسپر پہونچانے کے لیئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اور اسی غرض کی تکمیل کے لیئے اللہ تعالےٰ ہمیشہ انبیا اور مرسلین کو بھیجتا رہتا ہے۔ اور انکو وہ احکام تبلیغ کرنیکے لیئے تعلیم کرتا رہتا ہے۔ ہرایک طبقہ سے اٹھکر اعلیٰ مدارج ترقیات پر پہنچا سکتے ہیں۔ اور اسکی ذات شریف ان احکام کی تعمیل کا ایک صحیح عملی نمونہ ہوتی ہے۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو احکام وہ خدا کی طرف سے لائیں۔ انکو لوگوں میں پہونچائیں۔ اور لوگ انکو قبول کرکے ان پر عمل کریں۔ تا ترقیات کے اعلیٰ معراج پر پہونچ سکیں۔ اور انتہائی گول رضاے الہی کی حاصل کر سکیں اور ان احکام پر عملدرآمد کرنیکے لیئے ان انبیاء کی ذات میں نمونہ دیکھیں۔ اور اسکے علاوہ اس بات کو دیکھ لیں کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے حکموں پر چلتا ہے۔ اسکی خدا تعالیٰ کن کن راہوں سے نصرت کرتا ہے اور کس طرح انکا کفیل اور وکیل ہوجاتا ہے۔ اور انکی حمایت کے لیئے کیسے کیسے اسباب مہیا کردیتا ہے۔

لیکن جس سر میں یہ بات ہو کہ جو کچھ میرے پاس ہے۔ وہ کسی کو بھی حاصل نہیں۔ میرا حسب و نسب سب سے اعلےٰ اور بلند ہے۔ میرا خاندان بڑا ہے۔ میرا علم بڑا ہے میری طاقت و قوت بڑی ہے۔ اور دوسرے میرے سامنے بالکل ہیچ ہیں۔ ایسا آدمی کب کسی کی بات کو سن سکتا ہے اور کب اسپر عمل کرسکتا ہے۔ اور کب کسی بہتر بات کے فیض اور برکت سے بہرہ اندوز ہوسکتا ہے۔

شیطان کا قصہ مذہبی تواریخ کے صفحات کی ابتدا کرتا ہے۔ یہ کوئی فرضی یا وہمی اور بے بنیاد واقعہ نہیں اس واقعہ کی تواتر سے شہادت مذہبی دائروں میں نہایت مستند طور سے چلی آتی ہے آدم کو پیدا کرنے سے جن برکات اور انعامات کا برسانا اللہ تعالےٰ کو منظور تہا۔ ان سے محروم ہونیکے لیئے شیطان نے سب سے پہلا جرم تکبر ہی کیا تہا۔ اسی تکبر نے اسکو خدا کا حکم ماننے سے باز رکھا۔ اور یہی عذر پیش کیا کہ میں اس سے حسب و نسب میں افضل ہوں۔ میری پیدایش آگ سے ہے۔ اور یہ خاک سے پیدا ہوا ہے۔ میں اسکے لیئے آپکا حکم بھی نہیں مان سکتا۔ اسکے دماغ میں یہ خبط سما گیا تہا۔ کہ آگ مٹی سے افضل ہوتی ہے۔

شیطان کا یہ قصہ تبلا رہا ہے کہ اسے اپنی بڑائی کے خبط نے ان تمام انعامات سے محروم کردیا۔ جو ملائکہ نے حکم مان کر حاصل کرلیئے۔ حالانکہ ملائکہ نے بھی ایک جھگڑا کیا تہا اور خلافت کے لیئے اپنے حقوق پیش کرکے کہا تہا کہ آدم تو دنیا میں فساد اور خونریزی کریگا۔ اور ہم چونکہ ہمیشہ تیرے حمد کے تسبیحات کرتے رہتے ہیں اسلیئے ہمارا حق فائق ہے۔ لیکن انکا یہ کہنا تکبر کیوجہ سے نہ تہا۔ وہ تو الہی حکم بجا لاکر آدم کے حقوق کی ترجیح کو شیطان کے مقابلے میں مان گئے تھے۔ اور اس درخواست کے موقعہ پر بھی جب انکا امتحان لیا گیا تو خود بول اٹھے تھے لا علم لنا الا ما علمتنا اور جو فیصلہ اللہ تعالےٰ نے کیا تہا۔ اس سے انحراف نہیں کیا تہا۔ بلکہ اُسے نہایت عزت کیساتھ تسلیم کرلیا تہا لیکن شیطان نے اپنے گھمنڈ پر خدا کا کہا نہ مانا۔ اور انکار کردیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قسم کی نامرادی اور بدبختی اسکے ہاں جمع ہوگئی۔

غرض تکبر برکات اور کامیابیوں کے حصول کے رستے میں ایک خطرناک روک ہے۔ متکبر کے دل میں جو باتیں اپنی بڑائی کی سمائی ہوتی ہیں۔ انکی دراصل وہ حقیقت نہیں ہوتی جو وہ سمجھ بیٹھا ہوتا ہے۔ اسکا اندازہ اپنے متعلق ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ انسان بہت کچھ ترقیات کرسکتا ہے۔ لیکن کوئی ترقی ایسی نہیں ہوتی کہ جس کو انسانی طاقت حاصل نہ کرسکتی ہو۔ ان لوگوں کے سوا جنکو خدا نے خاص طور پر خرق عادت کے اظہار کا شرف بخشا ہے کوئی انسان خارق عادت ترقی نہیں کرسکتا۔ کہ جسکو حاصل کرنا انسانی قوت سے باہر ہو ایک سے ایک بڑھا جا رہا ہے۔ پھر کونسی گنجائش ہے کہ کوئی آدمی اپنی کسی بات پر تکبر کرسکے تکبر ایک جھوٹ پر اڑنا ہوتا ہے۔ یہ ایک غلط فہمی غلط اندازہ اور اپنے آپ کو دہوکہ میں ڈالنا ہوتا ہے۔ تکبر کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ اس کے کان بہرے ہوتے ہیں۔ کہ وہ دوسرونکی خوبیوں کو نہ دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ سن سکتا ہے اسکی حالت ایک دیوانے کی سی ہوتی ہے۔ جس کے اندر سے دوسرونکے جوہر دیکھنے قدر کرنیکی طاقت سلب ہوچکی ہوتی ہے۔ متکبر کی انتہا خدائی کا دعوےٰ ہے۔ متکبر جاہل اور بیخبر رہتا ہے۔ اور دوسرونکے محاسن سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا وہ کچھ سیکھ نہیں سکتا اور نہ ہی بھلائی حاصل کرسکتا ہے۔ وہ اپنے معلومات یا موجودات کے خزینہ کو ہمیشہ متعفن کرتا رہتا ہے۔ ہرایک گناہ کی ابتدا تکبر سے ہی ہوتی ہے۔

متکبر ہمیشہ محروم اور نامراد رہتا ہے۔ اور کبھی فتح و نصرت کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ تکبر کا ذرا سا خیال بھی انسان کو محروم کردیتا ہے انسان جس طاقت پر اتراتا ہے وہی طاقت اسکی محرومی کا موجب ہوتی ہے۔ عُجب بھی ایک ایسی ہی چیز ہے۔ گو اس میں دوسرونکی حقارت کا خیال شامل نہیں ہوتا ہے لیکن اسکا نتیجہ بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے۔ انسان کے دوسرے حقوق بھی اس کے لیئے سفارش نہیں کرسکتے۔ بلکہ حقوق باطل ہوجاتے ہیں۔

(باقی آیندہ)

دعا کرو - پیر غلام غوث محمد قریشی ساکن گوڑیکے جو اس سال حج کرکے آئے ہیں اسہال و بخار سے بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحت عاجلہ شفا رکاملہ کی دعا کیجائے +

انٹر مسلم کونسلی ایشن

(مسلمانوں کی اندرونی اصلاحی لیگ)

۲

جن لوگوں نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر درد دل اور سچی خیر خواہی سے غور کیا ہے۔ اور انکے زوال اور نکبت کے اسباب کو معلوم کرنیکے لیئے کچھ وقت خرچ کیا ہے۔ اور ان میں سے قومی پژمردگی کے آثار کو دور کرنیکے لیئے تر و تازگی کی خوشگوار ہوا کو ان میں نفوذ کرنیکے ذرایعہ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اسبات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جن مضبوط اصول کی چٹانوں پر اسلام کی ترقی کا مدار ہے اور جن پاکیزہ چشموں کے پانی پر اس گلزار شادابی اور سر سبزی کا انحصار ہے۔ وہ بذات خود ایسے مستقل اور دائمی ہین کہ کوئی گردش انکو باطل نہیں کرسکتی۔ اس میں کلام نہین کہ اسلام نے بخل اور تنگ ظرفی سے کام نہین لیا اپنا ہو یا پرایا جو کوئی ان اصول کو اپنا مسلک بناتا ہے وہی کامیابی کا پھل کھالیتا ہے۔ مسلمانوں نے یہ برے دن اسلام کو چھوڑ کر دیکھے ہین اور غیروں نے بعض باتیں اسلام کی اختیار کرکے فائدہ اٹھائے ہیں۔

اسبات کے تسلیم کرنیمین شک نہین ہوسکتا۔ کہ احکام کی خلاف ورزی کرنیوالے حاکم کی حمایت اور پناہ کے سایئے سے نکلجاتے ہین۔ مسلمان اپنے اندر غور کرکے دیکھین اور اپنی ضمیر کو صحیح کرکے اپنے سارے کارنامے اور اپنی روزمرہ کی ڈائری اپنے سامنے رکھکر اسے مطالعہ اور موازنہ کرین اور پھر اپنے متعلق آپ ہی فتوی دین کہ کیا وہ احکام اسلام کی پابندی کرتے ہیں۔ ہر ایک انصاف پسند راست گو آدمی خواہ وہ کسی فرقہ اسلامی سے تعلق رکھتا ہو اسکا جواب نفی میں دیگا۔

صرف چھوٹی چھوٹی باتوں میں خلاف ورزی احکام اگرچہ قابل معافی بھی ہوسکتی ہے۔ اور اسکے نتایج اور سزائیں معاف اور نظر انداز بھی ہوسکتے ہیں لیکن وہ اہم امور جو قومی تمدن کے شیرازہ کو درہم برہم کرنیکا موجب ہوتے ہین اگر انکو توڑ دیا جائے۔ اور اس توڑنے پر ایسا اصرار کیا جائے۔ کہ بڑے بڑے دربار کا صبر بھی تھکجائے۔ تو پھر صاف طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ وہ قوم برباد ہوکر ہی رہیگی۔

ابتداے آفرینش سے دنیا تجربہ کرچکی ہے کہ اندرونی نفاق خاندانوں اور قوموں کے تباہ کرنے میں سب سے موثر اور خطرناک ذریعہ ہوتے ہیں اسی کی طرف قرآن شریف نے اشارہ فرمایا ہے۔ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم اور دوسری جگہ ولا تفرقوا کہا ہے جس سے منشاء الہٰی بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپس میں تفرقہ اور نزاع کرنا ایک ایسی بری چیز ہے کہ جس سے بدبختی کی پھوٹ ایک قوم یا خاندان میں پڑجاتی ہے۔ اور قومیت کی عزت سب کی سب ملیامیٹ ہوجاتی ہے۔ یہ مرض مسلمانوں میں ایسا ہاتھ دھو کر پیچھے پڑا ہوا ہے۔ کہ باوجودیکہ وہ سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی باز نہیں آتے پھر تمام نقص جو قومی محل کی تعمیر میں مہلکات کا کام کررہے ہین سب اسی کا نتیجہ ہیں۔

جب اسلامی قومیت پہلے پہل بنی تھی تو سب سے پہلا اور ضروری کام یہی کیا تھا۔ کہ آپس کے جھگڑے تفرقے تنازعے سب چھوڑا دیئے گئے تھے۔ پس انکا تفرقوں کی تاریکی سے نکلنا تھا۔ کہ محبت اور اخوت کا آفتاب ان پر چڑھ آیا اور انکے اقبال کا ستارہ چمک اٹھا۔ مگر یہاں تو قوم تو در کنار گھر گھر میں پھوٹ پڑی ہے۔ اور یہ پھوٹ ان میں کچھ ایسی زبردست اثر کرگئی ہے۔ کہ انکو اپنے پنجے سے نکلنے نہیں دیتی

یہ بھی مسلمانوں کی بدبختی ہے۔ کہ اپنے لیئے ہمیشہ پیچ در پیچ جدید رستے تجویز کرتے رہتے ہیں۔ انکو یہ سمجھ لینا چاہیئے اسلام نے ترقی کے گر ایسے پائدار اور مختصر اور بے تکلف بتائے ہیں کہ ان پر عمل کرنے میں نہ تو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ کچھ بڑے لمبے چوڑے ایثار کرنے پڑتے ہیں۔

کامیابی کا ایک محکم گر یہی ہے۔ کہ مسلمان اپنے عقاید اور اعمال کے لحاظ سے پورے طور پر اور پکے مسلمان ہوجائیں۔ وہ فضول عقاید اور وہم پرستی اور خلاف حق گزینی کے طریقے چھوڑ دیں۔ اور اخلاص اور بے نفسی کیساتھ سیدھے سادے مسلمان بن جائیں۔ اور قرآن شریف کے احکام کی تعمیل کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نمونہ کو اپنا مسلک بنائیں۔ تو پھر ہر ایک مراد اور مقصد انکے دروازے پر خود بخود آن کھٹکھٹائیگا۔

بحیثیت ایک مسلمان ہونیکے یہ ماننا ضروری ہے کہ مرادات اور مقاصد کا عطا کرنا اور اپنی امور مین فلاح اور کامیابی دنیا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر کوئی کسی کوشش پر بھروسہ رکھتا ہے۔ تو وہ کوشش بھی خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر برومند نہین ہوسکتی۔ ہر ایک کوشش اسکی توفیق عطا کرنیسے ہوسکتی ہے۔ پس جبکہ یہ حال ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس خدا کو راضی نہ کریں اور اسکی رضا جوئی کے بغیر کوئی اور رستے اپنی بہتری کے تجویز کریں۔

یہی اصلاح ترقی اور کامیابی کا زینہ ہے۔ اسکے لیئے سب سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ خیالات صحیح کیئے جائیں۔ باطل اور غلط اور فضول عقیدوں سے دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ اور اوہام پرستی کے گرد و غبار سے اندرون دھو دیا جائے۔ اور دل کو اپنے قابو میں کرلیا جائے یہی ایک بڑا اہم اور ضروری کام ہے جسپر اصلاح کے محل کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ اس تنقیہ کیلیئے ضروری ہے کہ کسی حاذق طبیب کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جاوے

یہ لوگ جو مسلمانوں کے ترقی کے خیال میں سرشار ہو کر مختلف پیرایوں اور راہوں سے کوشش کررہے ہیں کاش اگر وہ اس حقیقت کی تہ تک پہونچیں۔ اور سطحی تجاویز کو چھوڑ کر اس اندرونی اور حقیقی ستر کو سمجھیں جو اسلامی اخوت اور قومیت کا اصلی آرزو ہے۔ تو انکو جلدی منزل مقصود نصیب ہوسکتی۔

خود غرضی اور خود روی کے استقبال کے لیئے اسلامی ترجیات طیار نہین اخلاص اور انکسار یہاں مقبول ہوتا ہے۔

دنیا میں تمام محاسن اور فنون اور علوم خاص ماہرین کے ذریعہ سے ترقی پاتے ہیں لیکن اسلام کی ترقی اور بہبودی کیلیئے معلمین کا طیار کرنا خاص طور پر اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھوں میں رکھا ہوا ہے۔ ایسے ماہر انکو خود طیار کرکے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھیجتا رہتا ہے۔ انکو وہ سچا علم دیا جاتا ہے جس سے وہ مضرات کو خوب شناخت کرسکتے ہیں اور سچی راہوں کو منکشف کرکے ان پر چلنے کے راہ عیاں کرسکتے ہیں

یہ زمانہ بھی کمال تنزل کا زمانہ تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس میں بھی اس کے مطابق اپنا معلم نازل کیا۔ اسکو مان لینا یا نہ مان لینا ایک جدا مسئلہ ہے۔ لیکن بہی خواہان اور حامیان اسلام کا یہ فرض ضرور ہے کہ وہ ایک جماعت منتخب کرکے ایک اصلاحی لیگ قائم کرین جو مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کے اسباب پر غور کرے اور اس مامور کی باتوں کو سنے اور غور کرے پھر ان پر فیصلہ کرکے جو کچھ وہ بہتر سمجھیں اسکو پبلک کے فائدہ کے لیئے شایع کرین اور پبلک کو عمل کرنیکی ترغیب دیں۔

یوں تو لیگ اور انجمنین بہت اغراض اور مقاصد کے لیئے قائم ہوتی ہیں لیکن کیا کوئی صاحبدل جماعت ایسا مجموعی اور مشترک لیگ قائم کرنیکے لیئے طیار نہین ہوسکتا جو اس اعلیٰ غرض کو پورا کرسکے۔ اصل میں عقلمندوں کے نزدیک اپنی اعلےٰ اغراض کو حاصل کرنا ایک امر مقدم ہے ہمیں اس بات میں مضایقہ نہین ہونا چاہیئے۔ کہ جو بات ہمکو حاصل کرنا ہے۔ وہ کس قسم کے آدمی سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اعلیٰ مقاصد پر ہمیں پہنچا سکتا ہے وہی ہمارا مکرم اور محترم ہے۔

یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی نیابت سے ایک لیگ قائم کیا جاوے۔ اور اس لیگ میں سلسلہ احمدیہ کی نیابت سے اسکے اصول اور اغراض و مقاصد پر کافی غور کیجاوے۔ اور بعد کامل توجہ اور غور جو نتیجہ حاصل ہو اسکو متفقہ طور پر اعلان کر دیا جائے۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ لیگ میں کارکن ممبر ایسے اصحاب ہوں۔ جنکو مختلف فرقہ اسلامی مسلم طور پر منتخب کریں اور پھر انکو اعتبار بھی ہو۔ میں انشاء اللہ اسپر پھر آئندہ بھی لکھونگا۔ لیکن گزارش کرتا ہوں۔ کہ دیگر احباب بھی اس طرف توجہ کریں۔

ہندوستان میں برٹش حکومت کی برکات [۳]

حکومت برطانیہ کے گوناگوں فیوض اور برکات سے ہندوستان متمتع ہو رہا ہے۔ نارتھ امریکن ریویو کے ذریعہ سے لارڈ کرزن صاحب اہل امریکہ کو ان برکات سے مطلع کرنیکے لیئے مختلف مضامین لکھ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے پہلے مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی تجارتی اور صنعتی ترقیات پر سوا پانچ ارب روپیہ برٹش سرمایہ کا خرچ ہو رہا ہے۔

ہندوستان کی حکومت دولت برطانیہ کی ملٹری طاقت کیلیئے ایک بڑی زبردست امداد ہے۔ اگرچہ فوجی تعداد آبادی ملک کی نسبت سے بہت ہی کم ہے۔ لیکن بہر حال دولت برطانیہ کے لیئے ایک مضبوط بازو کا کام کرتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ مہم افریقہ میں جب بوئروں سے مقابلہ کی مصیبت پیش آئی تو ۱۳۰۰ برٹش افسر اور برٹش فوج نو ہزار دیسی فوج ہندوستان سے بھیجی گئی۔ ایسا ہی ۱۳۰۰ برٹش بیس ہزار دیسی فوج اور ساڑھے سترہ ہزار خدام جنگ چین میں ہندوستان سے بھیجے گئے اور ان سے بڑی تقویت ہوئی۔

ہندوستان سے بہت ساری لوگ مختلف نوآبادیوں میں جاکر آباد ہوئے ہیں۔ چنانچہ چھیاسی ہزار ہندوستانی ٹرینڈاڈ میں دس ہزار جمیکا میں ایک لاکھ پانچ ہزار برٹش گنی میں اور دو لاکھ چھ ہزار مارشس میں آباد ہو چکے ہیں انکے علاوہ دوسری حکومتوں کو بھی ہندوستانی مزدوروں سے بہت امداد دیگئی ہے۔ چنانچہ فرانس اور ڈچ کو بہت مزدور دیئے گئے۔ ہندوستانی لوگ بحرالکاہل کے دور حصص تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ جزائر فجی میں سترہ ہزار لوگ موجود ہیں نٹال میں ایک لاکھ پندرہ ہزار ہندوستانی رونق افروز ہیں یوگنڈا ریلوے بھی بیس ہزار ہندوستانیوں نے بنائی تھی۔ ہر سال پندرہ بیس ہزار ہندوستانی دوسری آبادیوں کو جاتے ہیں۔

ہندوستان نے برٹش قوم پر جو خاص احسان کیئے ہیں۔ وہ بھی قابل غور ہیں۔ نوجوان فوجی برٹش افسروں کے لیئے ہندوستان سب سے بہتر جوانمردی کا مدرسہ ہے اور یہاں استعمال اسلحہ کے لیئے سب سے بہتر موقعہ ملتا ہے۔ اسی طرح ممبران سول سروس کیلیئے بھی برٹش اخلاق کے بنانیکے لیئے یہ ایک نہایت موزون تعلیمگاہ ہے۔ اسکے اثر کا احسان برٹش حکومت اور برٹش قوم دونو پر ہوتا ہے اسی طرح افسران محکمہ نہر۔ انجنیر اور محکمہ جات ڈاک تار جنگلات کے افسران اور منتظمان اور فنانسیئر تمام دنیا سے بہتر طیار ہوتے ہیں؟ افسر ہندوستان طیار کرتا ہے وہ ہر طبقہ ملک میں بہت مفید طور پر کام آسکتے ہیں یہانتک کہ نائجیریا اور چین وغیرہ میں بھی لوگ مفید ثابت ہوتے ہیں یہ لوگ نظم سلطنت کے پیشوا ہوتے ہیں ولایت میں محدود رہنے والے افسر ایسے کام اس عمدگی سے نہیں کرسکتے ہندوستان میں رہنے سے ان لوگوں کے دلوں میں اپنے فرض منصبی کی معرفت اور ایثار نفس کے خصائل پیدا ہو جاتے ہیں خاموشی سے کام کرنا اور فرض منصبی ادا کرنا اور شیخی نہ بگھارنا اسجگہ سیکھاجاتا ہے اور ملک وخاندان کے لیئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔

دلائی لامہ [۴]

بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا دلائی لامہ ہوتا ہے۔ تبت انکی جاگیر ہے۔ اور سب سے بڑے مشہور بدھ مندر بھی اسجگہ ہیں چھ سال کا عرصہ گزرا ہے کہ بعض پولیٹیکل پیچیدگیوں کو حل کرنیکے لیئے لارڈ کرزن نے دلائی لامہ کو دارجلنگ میں لا ڈالا۔ ابھی تک وہ اسی جگہ ہے اسکے متعلق چینی حکومت کوشش کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ پھر تبت میں اپنی جگہ اصلی پر قائم ہوجائے۔ اور انکی اپنی مرضی بھی "یہی ہے" لیکن حکومت برطانیہ انکے اس خیال کے ساتھ متفق نہیں ہوسکتی برٹش اہل الرائے دلائی لامہ کا انگریزی علاقہ میں رہنا انگریزی حکومت کے لیئے بہت مفید بیان کرتے ہیں اور ان کی حکومت ہندوستان کو ہندوستان کی تمدنی اور تجارتی ترقی کے لیئے ایک عجیب اضافہ خیال کرتے ہیں انکا خیال ہے کہ چونکہ دلائی لامہ بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا ہے انکی جس جگہ وہ سکونت پذیر ہوگا اسی جگہ بدھ لوگ اسکے پاس کثرت سے آمدورفت کرینگے۔ اور اس آمدورفت سے گورنمنٹ انگریزی کو غیر حکومتوں کے بدھ لوگوں پر ایک رسوخ اور اثر حاصل ہو جائیگا اور کثرت سے لوگوں کی آمدورفت سے ملک کو بہت سارے تجارتی فائدے حاصل ہونگے۔ البتہ انگریزی حکومت کا فرض ہے۔ کہ دارجلنگ کو ایسی آمدورفت کے لیئے ہرطرح موزون اور مناسب بنائے۔

چند سوالوں کے جواب

قرآن شریف کی تعلیم جو بچپن میں دیجاتی ہے۔ وہ مضر ہرگز نہیں۔ بلکہ ازبس ضروری اور مفید ہے آپ اس فلاسفی پر غور کریں۔ جو نومولود کے کان میں اذان دینے کے متعلق ہے۔

بچپن میں بچہ کو جس طرف ڈالا جائے۔ وہ متوجہ ہوسکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی طرف متوجہ کرنیکا اثر اسکی تمام زندگی پر پڑتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ قرآن مجید بامعنی پڑھانے سے کیا فائدہ۔ سو آپ پر واضح رہے کہ قرآن مجید کے الفاظ پڑھانا یہ بھی اسی بامعنی پڑھانیکی ایک سیڑھی ہے۔ جب بچہ آیات پڑھ سکیگا۔ تو پھر ترجمہ پڑھ لینے پر بھی قادر ہوگا۔ دوم مطلق الفاظ بھی اپنے اندر ایک برکت رکھتے ہیں اور یہ امر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

اگر بچے قرآن مجید کے پڑھنے سے بیزار ہوتے ہیں تو یہ قصور ان کے پڑھانیوالوں کا ہے خود (حضرت امیر فرماتے ہیں) میں نے بچپن میں قرآن مجید پڑھا اور مجھے اب تک اس کی محبت دن دونی رات چوگنی ہے۔ ہمارے بچے قرآن مجید بڑے شوق سے پڑھتے ہیں پس یہ خطرہ وہمی ہے۔ اور صرف طرز تعلیم کا قصور ہے۔ اگر قرآن مجید کو اوائل عمر میں نہ پڑھایا جاوے۔ جب کہ بچہ ہر طرح قابو میں ہوتا ہے تو بڑی عمر میں اسکے پڑھنے کی کیا حمایت ہوسکتی ہے۔ ہمارے سامنے ایسی نظیریں موجود ہیں۔ جن بچوں کو پہلے قرآن شریف نہیں پڑھایا گیا آخر وہ دین سے بالکل کورے رہ گئے اور پھر قرآن مجید کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔

(۲) آپ نے پوچھا کہ شیخین رضی اللہ عنہم تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے ہیں اور جنازہ پڑھا اسکے جواب میں واضح ہو کہ جنازہ تو اب تک تمام مسلمان پڑھتے ہیں اللھم صل علی محمد ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ جنازہ کیا ہی ایک دعا ہے۔ جو میت کے لیئے کی جاتی ہے شیخین رض نمازیں پڑھتے اور اپنی امامت سے پڑھاتے پس یہ سوال ہی ٹھیک نہیں اور تجہیز و تکفین کوئی ایسا امر نہیں جس میں سب مسلمان شریک ہوں نبی کریم صلعم کی وفات پر متفرق کام تھے ایک تجہیز و تکفین دوم آپ کے بعد انتظام خلافت جس پر شیرازہ وحدت کا دارومدار تھا۔ گھر کے لوگ جیسا کہ

گرو نانک صاحب تناسخ کے قائل ہرگز نہ تھے

اگرچہ دیگر بیسیوں شہادتوں سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ گرو نانک جی مہاراج خدا کے برگزیدہ بزرگ یعنی مسلمان تھے۔ مگر اب جو گرنتھ صاحب کا مطالعہ کیا گیا۔ تو انکے اسلام پر اور بیسیوں نئی شہادتیں پیدا ہو گئیں ہیں۔ ان سب کا ذکر کرنا تو ایک الگ رسالہ میں ہوگا۔ مگر کسی قدر یہاں لکھدینا ضروری ہے۔ تاکہ بعض معزز سکھ صاحبان گرو نانک دیو جی مہاراج کے اصل دھرم سے آگاہی حاصل کریں۔

اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ کہ اہل ہنود اور اہل اسلام میں عام طور سے تناسخ یا آواگون کا ایسا مسئلہ ہے۔ جو دونوں کے درمیان حد فاصل یا مابہ الامتیاز کا حکم رکھتا ہے اسی بنا پر اکثر اہل ہنود اور بعض سکھ صاحبان صرف اسی خیال سے کہ گرو نانک علیہ الرحمۃ کا تعلق اور اعتقاد اسلام کے ساتھ ثابت نہ ہو جائے۔ اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ گرو نانک علیہ الرحمۃ تناسخ کے قائل تھے گویا وہ مسلمان نہیں تھے مگر اب ہم انشاء اللہ بحوالجات گرنتھ صاحب ثابت کرینگے (بفضلہ) کہ آپ ہرگز تناسخ کے قائل نہ تھے۔ بلکہ تناسخ کی تردید انہوں نے صدہا شبدوں میں کی ہے جس سے کسی اہل نظر کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ اور وہ حوالجات حسب ذیل ہیں۔

(३५) ਜਾ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਪੜਹਿ ਕਤੇਬਾ ਮੁਲਾ ਸੇਖ ਕਹਾਵਹਿ ॥
ਜਾ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਹੋਵਹਿ ਰਾਜੇ ਰਸ ਕਸ ਬਹੁਤੁ ਕਮਾਵਹਿ
(237) ਜੇਵਡੁ ਸਾਹਿਬੁ ਤੇਵਡ ਦਾਤੀ ਦੇ ਦੇ ਕਰੇ ਰਜਾਈ ॥
ਨਾਨਕੁ ਨਦਰਿ ਕਰੇ ਜਿਸੁ ਉਪਰਿ ਸਚਿ ਨਾਮਿ ਵਡਿਆਈ
(४९) ਆਪੇ ਦਾਤਿ ਕਰੇ ਦਾਤਾਰੁ ਪੂਰੇ ਸਤਿਗੁਰ ਸਿਉ ਲਗੈ ਪਿਆਰੁ
ਦੇਦਾ ਦੇ ਲੈਦੇ ਥਕਿ ਪਾਹਿ ॥ ਜੁਗਾ ਜੁਗੰਤਰਿ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ
ਕੇਤੇ ਖਪਿ ਤੁਟਹਿ ਵੇਕਾਰ ॥ ਕੇਤੇ ਲੈ ਲੈ ਮੁਕਰੁ ਪਾਹਿ ॥
ਕੇਤੇ ਮੂਰਖ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ ਕੇਤਿਆ ਦੂਖ ਭੂਖ ਸਦ ਮਾਰ
ਏਹਿ ਭਿ ਦਾਤਿ ਤੇਰੀ ਦਾਤਾਰ ॥ ਬੰਦਿ ਖਲਾਸੀ ਭਾਣੈ ਹੋਇ
ਹੋਰੁ ਆਖਿ ਨ ਸਕੈ ਕੋਇ ॥ ਬਹੁਤਾ ਕਰਮੁ ਲਿਖਿਆ ਨਾ ਜਾਇ
ਵਡਾ ਦਾਤਾ ਤਿਲੁ (ਜਪੁ)
ਨ ਤਮਾਇ ॥

تناسخ کا رد گرنتھ صاحب سے

جاں تدھ بھاوے تاں پڑھنہ کتیباں ملاں شیخ کہاوینہ (صفحہ ۳۵)
98 جاں تدھ بھاوے تاں ہووینہ راجے رس کس بہت کماوینہ (وار ماجھہ کی تہا سلوک محلا)
201 جیوڈ صاحب تیوڈ داتی دے دے کرے رجائی نانک ندر کرے جس اپر سچ نام وڈیائی (سے۱۳)
149 آپے دات کرے داتار ؛ پورے ست گر سو لگے پیار (راگ گوڑی محلہ ۳ چوپدے گوڑی گواریری محلہ ۳)
نانک نظریں کرمیں دات۔ بہتا کرم لکھیا نہ جائے ؛ وڈا داتا تل نہ تمائے

کیتے لے لے مکر پانہہ ؛ کیتے مورکھ کھائیں کہانہہ
کیتیاں دوکھ بھوکھ سد مار ؛ ایہہ بھی دات تیری داتار
نبد خلاصی بہانے ہوئے ؛ ہور آکھ نہ سکے کوئے
دیندا دے لیندے تھک پانہہ ؛ جگا جگنتر کہائی کہانہہ
جو فرمائے تو تو پانہہ ؛

جپ جی صاحب صفحہ ۵

عام دستور ہی ہے تجہیز و تکفین کی فکر میں ہوئے اور جناب شیخین کو اس زیادہ اہم امر میں تقاضا وقت و حالات کے ماتحت مصروف ہونا پڑا وہ تجہیز و تکفین سے غافل یا بے پرواہ نہ تھے یہ کام انہوں نے انہی کے سپرد کر دیا۔ جو اس کے اہل اور عام دستور کے مطابق ذمہ دار

(۳) جناب فاروقؓ احراق خانہ بتول کے لئے ہرگز تشریف نہیں لے گئے۔ اور نہ انکی طاقت ایسی زبردست تھی اگر یہ بات تسلیم کرینگے۔ تو جناب علیؓ کی شجاعت اور تلوار پر حرف آئیگا۔

کیا اسوقت باغیرت مسلمان صحابی موجود نہ تھے معاذ اللہ آپ انکو بزدل خیال کرتے ہیں جو مومن کی شان سے بعید ہے اگر آپ یہ مانیں گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر بھی اعتراض ہوگا۔

عروات میں خدا تعالیٰ کا ہم شان مرصوص فرما چکا ہے کبھی تنہا چھوڑ کر حضرات شیخین نہیں گئے اس بات کا خصم کے پاس کیا ثبوت ہے ان لوگوں کا بعد از رسالت مآب خلیفہ مقرر ہونا ان کے اعلیٰ درجہ کے ایمان اور صالح الایمان ہونیکا ثبوت ہے۔

کیونکہ خدا نے فرمادیا۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضیٰ لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امناً یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً

اب تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ شیخین کی خلافت میں خوف کے بعد امن ہوا۔ اور دین میں تمکین ہوئی۔ جس سے ثابت ہوا کہ وہ مومن اور صالح اعمال تھے۔ پس اس آیت سے تمام الزامات کا دفعیہ ہو سکتا ہے

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ مرض الموت میں جناب رسالتمآب نے بلا کسی مجبوری کے حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں رہنا پسند فرمایا۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جناب عائشہ اور اس کے والد بزرگوار حضرت ابو بکرؓ کے تعلقات آنحضرت صلعم کیساتھ کسقدر اخلاص اور محبت کے تھے کیونکہ آخر بیویوں کا حق تو مساوی تھا۔ پس ایسی حالت میں جناب خاتم النبیین اپنی لڑکی کے گھر میں چلے جاتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔

بقایا دار توجہ فرمادیں

جن صاحبوں نے ۱۹۱۱ء کا چندہ سالانہ بلکہ ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء کا ادا نہیں فرمایا۔ وہ براہ مہربانی جلد ادا کر دیں۔ ورنہ جو صاحب چندہ پیشگی دے چکے ہیں انکی حق تلفی ہوتی ہے۔ اور کارخانہ کے کام میں حرج ہے۔

ترجمہ (اے پروردگار) جب تیری ہی مرضی ہوتی ہے- تو لوگ بڑی بڑی کتابوں کو پڑھکر مولوی اور عالم فاضل ودوان بنجایا کرتے ہیں۔ اور انہیں ملاں اور شیخ کہلاتے ہیں اور تیرا ہی اذن ہوتا ہے تو راجے مہاراجے بنجاتے ہیں۔ اور دولت کما لیتے ہیں یعنی علم وفضل سے سرفراز ہونا اور حکومت جاہ وجلال اور دولت کا حاصل کرلینا کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے اور نہ کوئی اپنے سابقہ جنم کے اعمال کا استحقاق رکھتا ہے۔ کہ وہ ضرور ہی دولت مند اور راجہ بنجاوے بلکہ یہ سب عطیات مالک حقیقی کے قبضۂ اقتدار اور رضا پر منحصر ہیں اسکے حضور کسی کو استحقاق دم مارنیکی گنجایش نہیں ہے) جب جب وہ بزرگ قادر کرتار چاہتا ہے- اپنے بندوں کو عطیات اور انعام واکرام بار بار دیکر انہیں سیر کر دیتا ہے- اے نانک جس بندے پر وہ آپ نظر عنایت کرتا ہے- اسکو حقیقی بزرگی اور کمال سے سیراب کردیتا ہے (یعنی جس پر اسکی پر از لطف وکرم نظر عنایت ہو- اسکو باران رحمت سے سیراب کردیتا ہے اور جس پر نظر عنایت نہو وہ مفلس اور کنگال اور دوسروں کا محتاج رہتا ہے) اس پاک پروردگار سے جو اس کے بندوں کی محبت ہوتی ہے۔ وہ اسلیئے ہوتی ہے۔ کہ بغیر کسی کے استحقاق اور بغیر ... مزدوری کے خود ہی داتا لوگوں پر انعام واکرام اور احسان کیا کرتا رہتا ہے اور اسکو یہ انعام مزدوری یا اجرت کے طور پر نہیں عطا ہوتے ہیں۔ اے نانک وہ نظر عنایت ومہربانی سے ہی کرم کی بخشش کرتا ہے یعنی اسکی عنایات بیشمار ہیں جو انسانوں پر ہیں۔ اسکی صفت رحمانیت کے ظہور کا نتیجہ ہیں اور انسانوں کے سابقہ جنم کے اعمال کی مزدوری اور اجرت کیطور پر نہیں ہیں۔ اسکی بخشش کثیر لکھی نہیں جاسکتی وہ بڑا سخی ہے اسکو ایک تل کے برابر طمع نہیں ہے (خداوند عالم کا جود وکرم اسقدر کثیر ہے کہ احاطۂ تحریر اور تقریر سے خارج ہے یعنی یہ جود وکرم انسان کے محدود اعمال کا نتیجہ اور مزدوری نہیں) بہت سے انسان ایسے ہیں کہ باوجودیکہ پرمیشر کا انپر جود وکرم ہمیشہ جاری وساری رہتا ہے مگر کافر نعمت ہوکر خدا کا شکر وسپاس ادا نہیں کرتے (شکر وسپاس نہ کرنے اور کافر نعمت بننے سے تناسخ کا خوب ہی کھنڈن ہوتا ہے کیونکہ ہندو یا آریہ جو گزشتہ جنم کے اعمال کا پھل اور نتیجہ استحقاقاً حاصل کرتا ہے اسے کیا حاجت پڑی ہے کہ خواہ نخواہ اپنی مزدوری اور تنخواہ کا شکریہ ادا کرے جسکیخاطر جانکاہ محنت گزشتہ جنم میں اٹھائی تھی (لاحول ولاقوۃ) سے انسان علم وہنر سے نادان اور جاہل مطلق ہوتے ہیں۔ مگر وہ بھی شب وروز اسکے خوان یغما پر بڑی آسودگی سے پرورش پاتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے لوگ بھی خدا کی مخلوق میں موجود ہیں (کہ باوجود علم وہنر کے) رنج ودھوک کے عذاب میں مبتلا ہوکر نان شبینہ کے بھی محتاج ہوتے ہیں مگر پھر بھی جو کچھ صحت عمر اور تھوڑا بہت جو عطیہ انپر ہورہا ہے- اے قادر کردگار یہ بھی تیرے ہی عطیے ہیں اگر تو یہ بھی دات انپر نہ کرتا۔ تو کون تجھپر اعتراض کرسکتا تھا- یعنی کوئی بھی اسکے فضل واحسان سے خالی نہیں ہے- بند وخلاص تنگی وترشی آسودگی امارت وغربت سب کچھ حکم الٰہی پر مبنی ہے کسی غیر کو اسکی مشیت میں مطلق دخل نہیں ہے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ کرتا ہے- کسی کو اسکے حضور دم مارنیکی طاقت اور حوصلہ نہیں ہے اور نہ کوئی کلمہ شکایت کا منہ پر لاسکتا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا- بلکہ یوں ہونا چاہیئے- وہ داتا تو ہمیشہ دیتا ہی رہتا ہے۔ مگر لینے والے خود تھک اور اکتا جاتے ہیں کل جہان ہمیشہ اس کے دسترخوان پر کھاتا رہتا ہے۔ وہاں کوئی کمی نہیں ہے-

یہ ان شبدوں اور اشعاروں میں سے بطور نمونہ از خروارے ہدیہ ناظرین کئے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ اس امر کے قایل تھے کہ خدا تعالیٰ بغیر اعمال جنم سابقہ کے لوگوں پر اسقدر انعام واکرام کرتا رہتا ہے کہ حد وشمار سے یہ انعام باہر ہیں- لوگوں کے اعمال تو محدود ہی ہوتے ہیں مگر گرونانک صاحب فرماتے ہیں کہ خدا کی بخششوں کو کوئی بھی گن نہیں سکتا۔ کہ بند وخلاص یعنی کسی کو گداگر بنادینا کسی کی روزی فراخ کرکے اسے دولتمند اور بادشاہ بنادینا اسی مالک حقیقی اور قادر داتا کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور کسی کو اسکی مشیت میں دخل اندازی جائز نہیں کیونکہ وہ مالک ہے- اسلیئے وہ کامل سخی ہے جس طرح چاہتا ہے اپنی حکمت اور علم کامل کو مدنظر رکھکر لوگوں پر نظر عنایت کرتا اور انہیں اپنی احسان بیکران سے مالامال کرتا رہتا ہے پھر فرماتے ہیں کہ قادر کرتار کی بخشش اسکی مخلوق پر اسقدر ہورہی ہے کہ وہ لکھنے میں آنہیں سکتی- مگر آریوں اور ہندوؤں کے تناسخ کے سابقہ جنم یا موجودہ جنم کے اعمال تو احاطۂ تحریر میں آسکتے ہیں اسلیئے گرو صاحب کا فرمانا کہ خدا کی رحمتیں اور عنایتیں اسقدر لا تعد ولا تحصیٰ یعنی بیحد وحساب ہیں کہ انکا شمار کرنا انسانی علم وفکر سے خارج ہے قابل غور ہے سابقہ یا موجودہ جنم کے اعمال بلکہ خیالات بھی لکھے جاسکتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ دنیا خدا کی مہربانیوں اور لطف وکرم کو لے لے کر تھکجاتی ہے۔ . . . مگر مزدور اور تنخواہ پانیوالا شخص اپنی سابقہ جنم کی محنتوں اور کوششوں اور جانکاہ تکلیفوں کا معاوضہ کیوں لے لے کر تھک سکتا ہے قصہ کوتاہ ایسے صد ہا شبد ہیں جن سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ گرونانک رحمۃ اللہ علیہ تناسخ کے ہرگز قایل نہ تھے بلکہ وہ مسلمانوں کی طرح تناسخ کے منکر اور خدا کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام نقائص سے منزہ سمجھتے تھے-. . .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

جناب امیر کا ایک تازہ ارشاد نامہ

سوال- غیر احمدی خواہ کوئی کیوں نہو- اسکے پیچھے نماز جائز نہیں- میں نہایت ادب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ صحیح ہے یا نہیں اگر صحیح ہے تو کس حکم قرآنی یا حدیث نبوی کے مطابق یہ حکم دیا گیا ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرمت نامہ ۳۰ جون ۱۹۱۱ء کا لکھا ہوا۔ آج ۱۵- جولائی ۱۹۱۱ء میرے سامنے ہے۔ اس سے آپ قیاس کرسکتے ہیں کہ کسقدر علیل ہوں ۱۸- نومبر ۱۹۱۰ء کو گھوڑی سے گرا- اور بیماری کا سلسلہ برابر چلتا ہے ایک زخم ناسور کا رنگ پکڑ گیا ہے- غالباً نماز بیٹھکر پڑھتا ہوں۔

ایک وزیر کے اور پھر وزیر اعظم کے آپ فرزند ہو عقلمند ہو- قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- ومن اظلم ممن منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعیٰ فی خرابہا اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا الا خائفین- اس آیت کریمہ پر آپ توجہ کریں- اس میں ارشاد ہے کہ مساجد میں خائف ہوکر حاضر ہونا چاہیئے- مگر ان علماء کا ایسا حال ہے کہ مسجد کو ان لوگوں نے جنگ گاہ بنایا- اور وہاں فتاویٰ کفر کے سوا ان کے پاس کیا رکھا ہے مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں اور بس یہ انکار ہمارے ساتھ نہیں علی العموم ان کے آپس میں ایسے ہی سلوک ہیں جن دنوں میں لودہیانہ میں تھا- ان دنوں . . . . شہر میں نہیں آسکتے تھے مجھے بھی رات کو باہر کوٹھی پر ملے- اور ایک مولوی صاحب تھے- جنکو لودہیانہ میں تین بھائیوں . . . . اور ایک کا نام . . . . یاد نہیں ان تینوں نے تنگ کیا اسکی کتابیں لے لیں- آخر ایک بزرگ نے . . . . . . انکو سرکاروں میں ملازم کرکے ایک پہاڑی چوکی پر بھیجدیا- ایک نومسلم غلام احمد بیچارہ لودہیانہ میں چلا گیا- اسکو کیسی تکلیف دی- ایک لڑکا . . . . . . وہاں سے

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

پارہ ستائیسواں

رکوع نمبر ۱۴

(سورہ الواقعہ بقیہ رکوع ۱۴)

۸۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

مخضود۔ کانٹے دور کئے ہوئے۔ اس میں یہ بتایا۔ کہ جنت کے آرام میں کوئی امر موجب تکلیف نہ ہوگا۔

ظل ممدود۔ سایہ دوپہر کے وقت گھٹتا جاتا ہے۔ اس لیئے بعض اوقات درخت کے سایہ میں آرام لینے والے کو دہوپ آجاتی ہے۔ فرمایا اس کا سایہ بہت پھیلا ہوا ہوگا۔

لا ممنوعۃ۔ منع کئی قسم ہے۔ طاقت نہیں۔ وسعت نہیں۔ خود معدہ میں خلل ہو کسی قسم کی روک نہ ہوگی۔

فرش مرفوعۃ۔ عالیخاندان بیبیاں۔ اسپر قرینہ ہے۔ اگلی آیت۔

عربا اترابا۔ خاوندوں کی پیاریاں ہم عمر۔ یعنی خاوندوں کی عمروں کے مناسب حال

(پارہ ۲۷۔ رکوع ۲۔ سورہ الواقعہ ۱۴)

۹۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

یحموم۔ سیاہ دہوئیں

کریم۔ انسان جس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اسکی ایک عزت دل میں ہوتی ہے فرمایا اس ظل سے آرام نہ پائیں گے۔

مترفین۔ آرام طلب۔ دوزخ بمنزلہ شفاخانہ کے ہے اس میں ایسی روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔

الحنث۔ (۱) خدا کی عظمت دل میں نہ تھی اپنی قسمیں توڑتے تھے (۲) مطلق گناہ۔ گناہوں پر اصرار کرتے تھے (۳) بار بار قسمیں کھا کر کہتے کہ قیامت کو اٹھائے نہ جائینگے

الی میقات۔ اسوقت تک جمع کیئے جائینگے (۲) یعنی فی ایک مقرر دن کی تاریخ میں

شرب الھیم۔ اونٹوں میں پیاس کی ایک بیماری ہوتی ہے۔ فرماتا ہے۔ گرم پانی ملیگا۔ اس سے پیاس نہیں بجھیگی۔ بار بار پینا پڑیگا۔

نزلھم۔ جب مہمان آئے۔ کھانا دیر سے دیا جاتا ہو تو اس کے آتے ہی جو ناشتہ پیش کیا جائے۔ اسے نزل کہتے ہیں۔

افرایتم ما تمنون۔ چونکہ اعتراض حشر اجساد پر ہے اسلیئے فرماتا ہے کہ وہ منی جس سے انسان پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی تو آخر اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ پس کیا وہ دوبارہ خلق پر قادر نہیں۔ کیونکہ منی سے انسان بننا بھی تو حیرت انگیز ہے۔

قدرنا بینکم الموت۔ جو خدا کی ہستی پر موت لاسکتا ہے کیا وہ اس موت کو مٹا نہیں سکتا

شجرتھا۔ (۱) بانس کے درخت سے بھی آگ نکلتی ہے (۲) آگ پتھر یا کسی جسم میں چھپی ہوتی ہے۔ پھر شعلہ درخت کی مانند ہوجاتا ہے۔

اپنی قدرتوں کا بیان کیا ہے۔ تا ظاہر ہو کہ وہ قیامت لانے پر قادر ہے۔

للمقوین۔ مسافر۔ بھوکے لوگ۔

(پارہ ۲۷۔ رکوع ۱۶ سورہ الواقعہ رکوع ۳)

۱۰۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

فلا اقسم۔ قسم کے فعل کا نفی آتا ہے۔ اس کی توجیہیں مفسرین نے کی ہیں۔ جن میں سے مشہور یہ ہے۔ کہ لا زائد ہے۔ (۲) اس بات پر قسم کھانیکی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کھلی ہوئی صداقت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس عقیدہ کی تردید مقصود ہو اس کے لیئے لا آیا ہے کہ ایسا نہیں۔ اور پھر قسم کھائی گئی۔ کہ حقیقت یوں ہے۔

بمواقع النجوم۔ مواقع جمع موقع جس کے تین معنی ہیں گرنے اور پڑنے کی جگہ۔ گرنا (مصدر) گرتا ہو۔ کتاب اللہ کی نسبت تم انکار کرتے ہو اور کہتے ہو۔ افترا ہے۔ ایسا نہیں۔ میں تمہیں ستاروں کے گرنیکے کی طرف (اسی کے ظہور کیوقت ستارے بہت ٹوٹتے ہیں) کہ وہ بھی ایک نشان ہے متوجہ کرتا ہوں۔ یہ قرآن کریم ہے۔ اور تمام شیطانی وستبر دوں سے محفوظ ہے۔

من رب العالمین۔ اس میں بتایا۔ کہ جیسے خدا تعالی جسمانی پرورش کررہا ہے ضرور ہے۔ کہ روحانی تربیت کا سامان بھی بھیجے

مدھنون۔ کمزوری سستی۔ ڈھلمل یقینی دکھاتے ہو۔

غیر مدینین۔ نہیں رعیت اور محکوم

ان کنتم صادقین۔ اس میں توجہ دلائی۔ کہ ایسے قادر و توانا خدا کے پیغام کو چھوڑ کر اپنے لیئے مصیبت نہ لو۔

سورہ الواقعہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الحدید۔ رکوع ۱۔ پارہ ۲۷۔ رکوع ۱۷

۱۶۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

سبح۔ مصدر تسبیح۔ خدا کو تمام نقصوں سے پاک سمجھنا۔ اس کے لیئے تین طرح کے صیغے آئے ہیں (۱) سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا (۲) سبح للہ ما فی السموت والارض (۳) یسبح للہ۔ اس میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ اب ایسی ہوائیں چل رہی ہیں۔ کہ

کفر وشرک وعقائد فاسدہ سے یہ سرزمین پاک ہوجائے۔ اور ثابت ہو جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات تمام قسم کے نقصوں اور کمزوریوں سے منزہ ہے۔ نہ بت معبود ہوسکتے ہیں۔ نہ عیسیٰ جو کہ ایک عاجز انسان تھا۔

العزیز الحکیم۔ کسی کام کا انجام دو باتوں پر ہے۔ ایک کرنیوالا صاحب حکمت ہو دوم غالب۔ یہ صفات حقیقی طور پر ہی خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں۔

وھو علیٰ کل شیئ قدیر۔ ہر چاہی ہوئی چیز پر۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرما چکا ہے۔

یفعل ما یشاء۔ ویحکم ما یرید۔

ھو الاول۔ لیس قبلہ شیئ۔ والاخر لیس بعدہ شیئ والظاھر۔ لیس فوقہ شیئ والباطن۔ لیس دونہ شیئ۔ یہ معنی احادیث میں آئے ہیں۔

ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔

استوی علی العرش۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان چیزوں کو پیدا کرکے آزاد نہیں چھوڑا۔ بلکہ ذرہ ذرہ پر میری حکومت ہے۔

ھو معکم اینما کنتم۔ وہ تمہارا ہی مددگار ہے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو۔

اٰمنوا۔ ایمان میں دو چیزیں ہیں۔ ایک یقین۔ ایک تسلیم۔ اگر یقین ہو۔ تو ایسے شخص کو منافق کہتے ہیں۔ اگر دونو نہ ہوں تو اسے عنادی کافر بولینگے۔

انفقوا۔ مال کا دینا۔ مومن اور کافر کے درمیان امتیاز ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ مال لوجہ اللہ وہی خرچ کرسکتا ہے۔ جس کے اندر صدق ہو۔

صحابہ کرام کوئی تم سے زیادہ نمازیں نہیں پڑہتے تھے تین باتیں ان میں تھیں ایک نبی کریم کی صحبت۔ دوسرا ایمان کامل درجہ کا۔ تیسرا خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے تھے۔

مورخہ ۱۸۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع ۲

یقرض اللہ۔ قرض کاٹنے کو کہتے ہیں۔ خدا کے نام پر کچھ دینے کو قرض اسلیئے فرمایا۔ کہ جو خرچ کروگے۔ وہ واپس دیا جائیگا۔ بلکہ ثواب عظیم بھی ملیگا۔

اجر کریم۔ جو رزق فتوحات کا ہوتا ہے اسے رزق کریم کہتے ہیں۔ فرمایا کہ تم جنگوں میں لگے ہوئے ہو۔ اس کا تم کو اجر عظیم اور رزق کریم ملیگا۔

نقتبس۔ کسی کی آگ سے یا چراغ سے اپنے چراغ کو روشن کرلینا۔ فرمایا۔ یہ قیامت کے دن تم کو کسی کا نور کام نہ آئیگا۔ اپنا نور اپنے ساتھ لاؤ۔

غرور۔ غ کے فتحہ کے ساتھ شیطان کا نام ہے۔ بہت ہی دہوکہ دینے والا۔

فدیۃ۔ جس کو دے کر انسان اپنی جان چھڑائے۔

ھی مولٰکم۔ مولا کے معنے ساتھی۔ ہمراہی دن لوٹنے کی جگہ منافقوں کو بتایا کہ تم کچھ عرصہ باہر ہو آخر اسی آگ میں پڑوگے۔

تخشع (۱) ڈرنا (۲) کسی کے لیئے فروتنی اختیار کرنا۔ فرمایا۔ اوپر سے مومنوں اور منافقوں میں فرق معلوم نہیں ہوتا۔ منافق بھی آمنا وصدقنا کہتے ہیں۔ اور مومن بھی لیکن مومن کے اندر یہ بات بیٹھی ہوئی ہے اور منافق کے قلب میں ایمان نہیں معاملات میں سب راز فاش ہوجاتا ہے۔

فاسقون۔ منافق میں ایمان نہیں ہوتا۔ اور فاسق میں ایمان تو ہوتا ہے مگر عمل نہیں ہوتا۔

الشھداء۔ شہید اسے کہتے ہیں جو دوسرونکے لئے اسوہ حسنہ ہو۔ مامور من اللہ جب آتا ہے تو تین کام کرتا ہے۔ غلط مسائل کی تصحیح (۲) خدا اپنی آیات دکھا کر نئے سرے سے ایمان پیدا کرتا ہے۔ جو فسانہ کے رنگ میں نہیں ہوتا (۳) لوگوں کے لئے اطاعت اللہ و پابندی شریعت میں نمونہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد یہ امور صدیقین وشہداء کے ذریعے ظاہر ہوتے ہیں۔

مورخہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۹ سورہ الحدید رکوع ۳

الحیوۃ الدنیا۔ وہ زندگی جو نزدیک کی ہو اسکے واسطے پانچ باتیں ہیں۔ لعب۔ لہو۔ زینت تفاخر۔ تکاثر۔ لعب۔ ایسی چیز جس میں کوئی تکان ہو۔ مگر فائدہ کوئی نہ ہو۔ لھو۔ ایسی چیز جس سے غفلت پیدا ہوجائے۔ الکفار۔ کافر زمیندار کو کہتے ہیں۔ کفر کے معنے ڈھانپنا زمیندار بیج کو ڈھانپتا ہے اسے کافر کہا جاتا ہے۔ ومغفرۃ من اللہ ورضوان۔ اللہ جو سب چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اسکی رضامندی ہوگی۔ تو پھر کونسی نعمت ہے۔ جو نہ ملیگی۔ کفار کے لیئے عذاب شدید فرمایا۔ اور مومنوں کے لیئے مغفرۃ ورضوان۔ جو ان کافروں کے لیئے عذاب پر عذاب ہی کیونکہ اپنے مخالف کو سکھ وآرام میں دیکھنا یہ بھی انکے لیئے ایک عذاب ہوگا۔

سابقوا۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ دنیوی علائق میں پھنس نہ جانا بلکہ منزل مقصود کا خیال رکھو

من قبل ان نبراھا۔ تقدیر کے متعلق لوگوں کو یہ دہوکہ لگتا ہے۔ کہ جب خدا نے پہلے ہی لکھدیا ہے۔ کہ فلاں کام یوں ہوگا۔ تو اسکے متعلق کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ کسی آدمی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ چوری کریگا۔ اور زنا جہنمی ہوگا۔ تو اب وہ شخص اس کے خلاف کیا کرسکتا ہے

اسکا جواب یہ ہے۔ کہ خدا عالم الغیب ہے۔ مگر اس سے انسان کا مجبور ہونا کہاں سے ثابت ہوا۔ جب کہ ہر ایک انسان جانتا ہے کہ اسے بدی کیوقت کوئی مجبور نہیں کرتا۔ پس علم تابع معلوم ہے۔ معلوم علم کے تابع نہیں مثلاً خواب میں کسی کے بارے میں ہم کوئی امر دیکھیں اگر وہ یونہی ہوجائے۔ تو اب خواب نے اس شخص کو اس امر کے ویسا ہی کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ پس خدا کا علم کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ علم چونکہ صحیح ہے اسلیئے جو کام جیسا ہونا تہا۔ ویسا ہی خدا کے علم غیب میں قبل از وقوع آگیا۔

لکیلا تاسوا۔ یہ عدم افسوس مجبور محض ہونیکے لیئے نہیں بلکہ اسلیئے کہ سلسلہ اسباب کسب کے نتیجہ میں ایسا ہوا۔

۲۳۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع

الا ابتغاء رضوان اللہ۔ اس میں بتایا رہبانیت مطلقاً منع نہیں اسقدر جائز ہے جو اللہ کی رضامندی کے لیئے ہو اور وہ وہی ہوسکتی ہے۔ جس میں خدا کے کسی اور حکم کی خلاف ورزی نہ ہو۔ مسلمان ہجرت پکڑیں۔ پہلے بتایا کہ انبیاء بھیجنا ہماری سنت ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم ابو الانبیاء اور حضرت نوح موجودہ نسل انسانی کے مورث اعلیٰ کا ذکر کیا۔ پھر انکے خلفاء کا۔ پھر اہل کتاب کے فسق وفجور میں مبتلا ہوجانے سے خاتم النبیین کی ضرورت بعثت کا سوال حل کیا۔

کفلین۔ کفل کہتے ہیں۔ ترازو کے پلڑے کو حدیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ اس امت کو سب سے بڑھکر اجر ملیگا۔ اور یہ خدا کا فضل ہے

(ب) دنیا کے کام خدا کے لیئے ہوں تو وہ بھی از روئے اسلام دین کے حکم میں ہیں اسلیئے کفلین فرمایا

الا یقدرون۔ کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے۔

یہاں ستائیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئی

بھاگ کر یہاں آیا۔ تو پولیس میں احمدیوں کو ذلیل کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے ہم سے بدلہ لیا کیونکہ میں ہی انکی آمد رفت شہر میں کرادی تھی اپنا کفر بھول گئے ہمیں زہر دینا ہماری عورتوں کو چھین لینا تو انکے فتاوی ہیں۔ مگر ہماری دو مخلص انکی مہربانی سے قتل ہو چکے ہیں۔ علیگڈھ کے سکرٹری نواب صاحب نے اس امر کو خوب سمجھا۔ اور احمدی لڑکوں کے لیئے ایک کمرہ نماز کیواسطے الگ کرایا۔ آپ ذرہ عاقبت اندیش دل سے مشورہ لیں کہ ہم نے کیسا امن کا راہ اختیار کیا ہے گورنمنٹ انگریزی کثرت کا لحاظ کرتی ہے اور ہم ہیں کم آپ فنسوا حظاً مما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء پر بھی توجہ فرما دیں کہ یہود و نصاری کے باہم تباغض کی جڑھ اس آیت کریمہ میں کیا ارشاد فرمائی ہے۔

آپ مجھ سے وہ آیت و حدیث دریافت فرماتے ہیں جنکی بنا پر ہم لوگ انکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے مجھے اس دریافت پر خوشی ہوئی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیتنا یوقنون۔ امام بننے کے لیئے اس آیت کریمہ میں ارشاد ہے کہ ائمہ وہ ہیں۔ جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت فرماتے ہیں۔ جب کہ وہ صبر کرتے ہیں۔ اور ہماری باتوں پر یقین کرتے ہیں۔ آپ غور فرماویں۔ کہ ایک آیت کے اندر تین شرطیں ہیں۔ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ یہ فتوی گر قاتل کافر کہنے والے زہر دینے والے عورتیں چھیننے والے ان شرایط کے جامع ہیں۔ یہ انصاف آپ پر ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے من قال لاخیہ المسلم یا کافر فقد جاء بہ احدہما ہم یقیناً اللہ تعالی کو وحدہ لاشریک لہ مانتے ہیں۔ ملائکہ۔ انبیا و رسل۔ کتب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نمازیں پڑھتے زکوتیں دیتے حج کرتے روزہ رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے پھر جو ہمیں کافر کہتا ہے اور کافر سے بدتر ہم سے معاملہ کرتا ہے۔ وہ اس حدیث کے مطابق اپنے آپکو کیا فتوی دیتا ہے۔ ہم فتوے نہیں دیتے۔ قرآن کریم نے دو شخصوں کو بڑا ظالم ٹھہرایا ہے ایک وہ جو اللہ تعالے پر افترا باندہے دوسرا وہ جو راستباز کو اور اسکی حق تعلیم کا انکار کرے قرآن مجید میں ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او کذب بالحق لما جاءہ۔ اب ظالم تر یا مرزا ہے یا یہ مکفرین۔ مرزا کو تو ہم مفتری نہیں مان سکتے۔ اب انکو کیا کہیں۔ یہ مضمون کسی قدر مفصل لکھنے کے قابل ہے۔ اور بیماری اجازت نہیں دیتی اگر مفید نہ ہوا۔ تو انشاء اللہ تعالی کرر عرض کرونگا۔

(نور الدین) ۱۱۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

قطعہ نغمۂ اویس

عالم میں جو مخلوق ہیں کیا انس کیا جن و پری
سب نام سے اللہ کے پاتے ہیں عیش و خوشتری
بندے جو ہیں اللہ کے رکھتے ہیں تاج و افسری
ہاں خانہ زاد انکی ہوئی ہر مہتری و بہتری
انسان جو انسان ہے رکھتا ہے شان مہتری
اسکے جمال و حسن کے عشاق ہیں حور و پری
کیونکر فدا اسپر نہو ہر خوبی و خوش منظری
اللہ نے بخشا اُسے تاج شہی و سروری
جو حق کا پیارا ہوگیا آنکھوں کا تارا ہوگیا
مخلوق کیا جانے بھلا قرب خدا کی برتری
اسکی نرالی شان ہے وہ منظر رحمان ہے
وہ مصدر فیضان ہے باشان بندہ پروری
سر سے قدم تک اس میں ہے شان خدا جلوہ گر
اسکے قدم کی خاک ہے حسن بتان آذری
عقل و خرد فہم و ذکا ہووے نہ جسجا تک رسا
پاوے کب اسکا مرتبہ انسان کی دانشوری
وہ سرو گل اندام ہے گلرو ہے اور گلفام ہے
نخل تمنا کی سدا اسکی رہیں شاخیں ہری
جو اسکی خاکپا ہوا مقصود کو وہ پا گیا
اکسیر اس نے مول لی دی تودۂ خاکستری
جس پر خدا ہو مہرباں کیوں اسمیں وارد نہ جانے فن
وہ خوبروی دہر رشک حور ہے رنگ پری
وہ نور ایمان و یقین ہے نور جان و نور دین
مشکل کشا ہے ہر گھڑی ہر روز روئے بہتری
احمد کا منظور نظر محمود کا نور بصر
پیارا محمد کا ہے وہ رکھتا ہے شان دلبری
احمد کا دشمن جو ہوا مغضوب حق لاریب ہے
دشمن جو نور الدین کا ہے ہے نور دین اس سے بری
جو دشمن احمد ہوا وہ موت لعنت کی مرا
اسکو نہوگی تا ابد قہر خدا سے جاں بری
دشمن ہے اسکا آسماں بیزار ہے اس سے زمین
دکھلا گئے ہیں زلزلے اپریل و ماہ فروری
طاعون و قحط و زلزلے سارے نشان قہر ہیں
مقہور اسکے خصم ہیں ہے دوستوں کو خوشتری
توبہ کرو اللہ سے آجاؤ راہ راست پہ
ہوجاؤ اسکی خاک پا جو چاہتے ہو بہتری
اسپر فدا ہونگے وہ دل جو حق سے ہونگے مشتعل
جو ڈرتے ہیں اللہ سے رکھتے ہیں دل میں تھرتھری
روتا ہے جب مرد خدا کرتا ہے جب آہ و بکا
آتے ہیں پھر سو زلزلے پڑتی ہے عالم میں مری
تقوی کی رہ پہ تو چلے اللہ سے ہر دم ڈرے
فرمان حق پر سر دہرے الزام سے وہ ہے بری
شوخی شرارت چھوڑ دو اسلام کے اوپر مرو
اپنی بناؤ نیک خو ظاہر کرو نیک اختری
عابد بنو اللہ کے بندے نہ مال و جاہ کے
ہمدرد ہو مخلوق کے پاؤگے حق سے برتری
پند اویس اے مہرباں ہاں بشنوید از گوش جاں
یہ راست ہے میرا بیاں سمجھو نہ اسکو سرسری

(صوفی تصور حسین)

میرا سید و مولی جو مسیح موعود کے نام سے آیا

فاش میگویم واز گفتۂ خود دل شادم
بندۂ عشقم واز ہر دو جہاں آزادم

اپنا تو یہ عقیدہ ہے کہ اس وراء الوراء غیب الغیب ہمہ قدرت ہمہ علم ہستی کو کسی نے دیکھا ہو تو سید الرسل خاتم الانبیا حضرت محمد سردار اصفیا علیہ التحیۃ والثنا میں دیکھے۔ اور اگر کسی کو اس خاتم فص رسالت کی زیارت کرنیکا شوق ہو تو پھر جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود مہدی مسعود ہی کی ذات ستودہ صفات اسکے لیئے آئینہ ہو سکتی ہے میرے مرشد کے وجود باجود ذات والا صفات میں مندرجہ ذیل دس خصوصیتیں تھیں جن سے وہ اقران و اماثل سے ممتاز اور لیس کمثلہ کی ذات سے ایک خاص الخاص برگزیدگی کا تعلق رکھنے والا ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ آپنے بار بار اثبات کا علی رؤس الاشہاد بڑی تحدی و دعوی کیسا تھ اعلان کیا۔ کہ میری مقابلہ میں کسی کی دعا قبول نہوگی۔ یہانتک کہ اگر مخالف دعا کرتا کرتا مر بھی جائے۔ تو بھی اسکا مقصد حاصل نہوگا۔ جو میری ذلت کا خواہاں ہوگا۔ وہ خود ہی ذلیل اور جو میری ناکامی کا جویاں ہوگا وہ خود ہی ناکام رہیگا اور جو میری ہلاکت کا طلبگار ہوگا۔ وہ خود ہلاک ہو جائیگا۔ مثال کے لیئے (لیکھرام۔ غلام دستگیر لکھو کے والے چراغدین محمد حسین) یہ چند نام ہی کافی ہیں۔

۲۔ آپنے اس زور شور کی طاعون میں جب کہ خدا کے غضب کی کھچی ہوئی تلوار لوگوں کے سر پر اور چلا سب جاتے

سے نزول حضرت نواب کا عالم تہا۔ اعلان کیا کہ (انی احافظ کل من فی الدار) میں طاعون سے محفوظ رہونگا۔ بلکہ میرے دار کے اندر رہنے والے بہی اور اگر کوئی دشمن بہی دعوی کریگا۔ تو وہ ضرور ہلاک ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳ - جو مجہ سے ان الفاظ میں مباہلہ کریگا۔ جو گمراہی کے اعتقادات رکہتا ہے۔ وہ پہلے مرجائے۔ تو ضرور میرا مخالف پہلے مریگا۔ (فتمنوا الموت ان کنتم صادقین) حقیقۃ الوحی پڑہیں۔ کتنے نادانوں نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری اور ناکامی کی موت کا شکار ہوتے۔

۴ - سو دو سو بیمار قرعہ اندازی کے طور پر تقسیم کردیئے جائیں ایکطرف مسیح موعود ہوں دوسری طرف تمام عالم کے فقراء گدی نشین۔ پہر دیکہیں کس کے بیمار صحتیاب ہوتے ہیں اس مقابلہ پر بہی کوئی نہ آیا۔ اور آپکا دعوی مسیحائی سچا نکلا۔

۵ - آپنے قرآن مجید کے اعجاز کے ماتحت یہ دعوی کیا کہ میری کتابوں کی مثل کتاب لاؤ۔ تمام دنیا کے علماء و فضلاء کو انعامی وعدوں کیساتھ چیلنج دیا۔ مگر کسی کو جرأت نہوئی (لو نشاء لقلنا مثل ھذا) کہنے والوں کا منہ بند کرنیکے لئے دس ہزار کے انعام کیساتھ میدان مقرر کیں مگر کوئی مرد میدان نہ نکلا۔

۶ - آپ نے دعوی کیا کہ اس زمانہ میں علم قرآن جو مجہے دیا گیا ہے وہ کسی کو نہیں دیا گیا۔ اور جو حقایق و معارف مجہپر کہلے ہیں وہ کسی پر نہیں کہولے گئے۔ اس تنگ پر آپ کئی دفعہ زر خالص ثابت ہوئے۔ اور لا یمسہ الا المطہرون کے رو سے نادان انسان کے منہ پر شکست کا پوڈر پہیرا۔ جلسہ مذاہب میں آپکی تقریر بالا رہی اور لیظہرہ علی الدین کلہ کی قرآنی پیشگوئی پوری ہوئی۔

۷ - آپ پر قبل از وقوع جبکہ حالات و قیاسات سے کوئی اندازہ نہیں لگاسکتا۔ کئی اخبار غیب کہلے۔ حقیقۃ الوحی میں دو سوسے زیادہ نشانوں کا ذکر ہے۔ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی جن حالات میں کیگئی۔ پہر جس طرح باوجود مخالفت شدید پوری ہوئی اسکا تو کوئی عنادی سے عنادی بہی انکار نہیں کرسکتا۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کی ماتحت آپ کی رسالت قائم کی اور بتایا کہ آپ خدا کے دوست ہیں کیونکہ راز کی باتیں خاص الخاص احبار سے ہی ہوا کرتی ہیں

۸ - آپ کی تعلیم آپ کی صحبت آپ کی قوت قدسی یہ کوئی ایسی بات نہین۔ کہ ثبوت کی محتاج ہو۔ عیاں را چہ بیان" چار لاکہ احمدی موجود ہیں انکا بحیثیت مجموعی تقوی و طہارت، اتباع سنت۔ پاک زندگی اس پر زبردست گواہ ہے۔

۹ - اپنے مریدوں کو عرفان کے اس چشمہ پر پہونچایا۔ جہاں ایقان کا آب زلال پایا جاتا ہے۔ وہ خدا پر اسکے رسولوں پر اسکی کتابوں پر اسکے ملائکہ پر سنی سنائی باتوں سے نہیں بلکہ چشم دید ایمان لائے۔ شہداء اللہ علی الارض ٹھہرے

۱۰ - آپ اپنے آنیکا مقصد پورا کرکے اٹہائے گئے۔ مسیح کی زندگی کا پایہ جس پر اسکی خدائی کا مجسمہ قائم تہا۔ توڑ دیا گیا۔ اور ایک جماعت پیدا ہوگئی۔ جس میں وحدت کی روح اور ان پاک عقاید کی تبلیغ کا ایک غیر معمولی جوش ہے۔ اگر آپ صادق نہوتے تو پہر لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین کی ماتحت قطع وتین ہو جاتی۔ غرض ان دس عدیم النظیر خوبیوں کیساتہ میرا محبوب قصر نبوت میں جلوہ افروز ہے۔ اور میں جہوم جہوم کر پڑہ رہا ہوں۔

دیرینہ سال پیرے بروش بیک نگاہے
تا دلکہ رم نمودے از خورد جوانان

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ ثمین اردو فارسی مجلد	۹ر	فتاوی احمدیہ	۲ر
سنت احمدیہ	۴ر	معیار الصادقین	۳ر
شہادۃ القرآن	۲ر	الاستخلاف	۳ر
چولہ گرونانک صاحب	٠ر	مجموعہ فتاوی احمدیہ	عصر
ظہور المسیح	۲ر	ضرورت زمانہ	۸ر
ننانوے چکر	ار	کشف الاسرار	۳ر
صحیفہ آصفیہ	۲ر	مباحثہ رامپوری	۴ر
البرہان الصریح	لـر	شرایط بیعت ۱۲؍ ۱عصر ۵۰-	۸ر
فرزند علی بجواب ابراہیم	۲ر	قیصری نہ کلنک درشن	۸ر
قرآن شریف مجلد بہ جلد چرمی		مکتوبات احمدیہ مجلد ۱	۴ر
ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب	۴ر	رویائے صالحہ	۴ر
احسن القصص	۴ر	مبادی الصرف	۲ر

مفت

مینے اپنا لیکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر اکہزار چہپوایا ہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہتسے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کر دینگے اور کچہ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں۔ کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کردیں۔ انکے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ عیسائی یا غیر عیسائی کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بک پیکٹ روانہ کیا جاویگا۔

محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان (گورداسپور)

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۰ سال قوم زمیندار روڑ ہکہ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور لفٹیننٹ آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا اعوان ضلع گجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۴ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکہو گرمی کا موسم آیا یہاں ہیضہ کا آنا بہی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی کافور ہے یہ دوا ۲۱ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد لود متلی کے لیئے اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکہو قیمت فی شیشی ۱۲ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بہی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پہولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے قیمت فی شیشی ۱۰ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ناطہ کی ضرورت

ہمارا ایک بہائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۹ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اسکے لیئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

محمد امین فضل کریم کالج اسٹریٹ نمبر ۹۸ کلکتہ

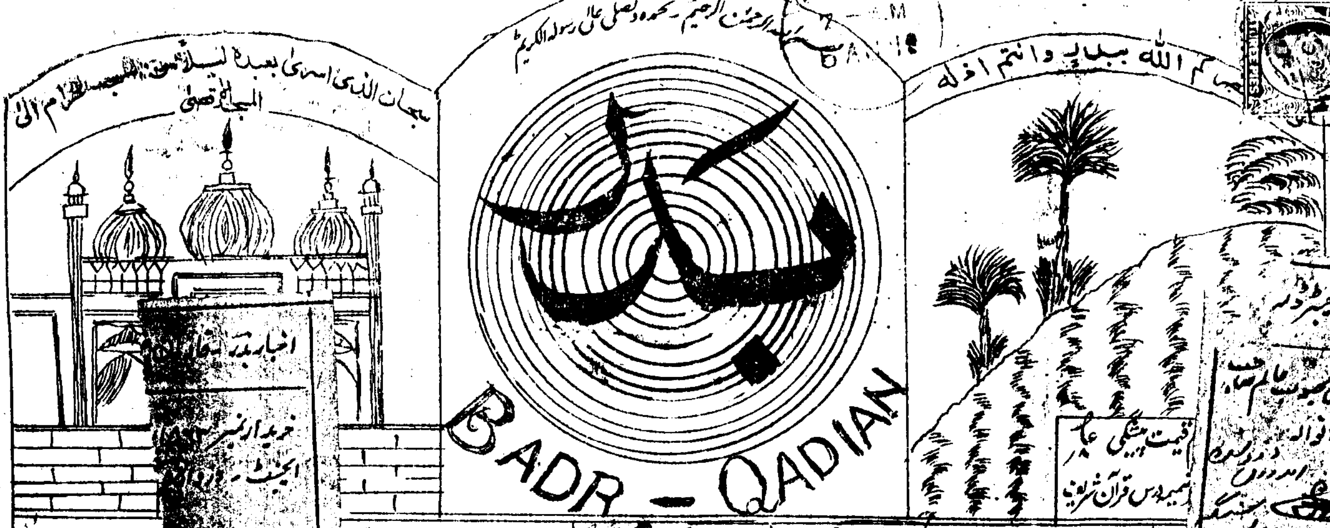

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | مسیح وقت ومہدی ہم مجدد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

۲۷ رجب المرجب ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اگست ۱۹۱۰ء مطابق ۲۰ ساون

جلد ۹ | نمبر ۴۱

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اڈیٹر ومینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

قطعہ تاریخ تولد فرزند نواب صاحب

شکر ایزد کہ شد از مقدم فرزند عزیز
رشک فردوس برین خانۂ نواب کریم
دوحۂ طیبہ آورد برے کز اقبال
کردہ گل شانِ مسیح از چمنِ فیضِ عظیم[1]

ایضاً

مبارک مبارک بہ نواب ما باد
وجود سعیدے مسیحا نژادے
کہ منظورِ اسلام نبوی ۱۳۲۸ست مولد
ز فضل ہزاریست عیسےٰ نہادے

[1] مراد بندہ از فضل ہزاری آنست کہ عدد ابجدے فضل (۹۱۰) می باشد چوں انزا با ہزار (۱۰۰۰) جمع یا منسوب و معدود سازند سال حال عیسوی (۱۹۱۰) کہ مولد مبارک است عیاں سیگردد

محمد ابراہیم احمدی کراچی بندر۔

اطلاع

اس ہفتہ ضمیمہ تفسیر نہیں چھپ سکا کیونکہ پچھلا تین دن دیر سے شائع ہو سکا۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق احباب کو اگر کوئی حوالہ حضرت اقدس کی کتاب سے یاد ہو۔ یا کوئی اعتراض ہو تو ضرور اطلاع دیں۔ تا اس مضمون پر سیر کن بحث ہو سکے۔

چٹھیاں

نئی چھپن گی۔ جس صاحب کو اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی کرانی ضروری ہو۔ مطلع فرماویں۔

سفر ملتان

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایک مقدمہ کی شہادت میں ملتان تشریف لے گئے۔ جہاں ایک دن شہادت کے واسطے قیام ہوا اور دوسرے دن وہاں کے بعض معززین کی درخواست پر حضرت نے ایک لیکچر دینے کے واسطے قیام فرمایا۔ یہ لیکچر انجمن اسلامیہ ملتان کے مدرسہ کے ہال میں ہوا۔ واپسی پر لاہور میں تین روز قیام رہا۔ اور گذشتہ اتوار کو صبح کے وقت حضرت صاحب نے ایک تقریر ایک پبلک جلسہ میں کی جو کہ احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس سفر کی رپورٹ کا پہلا نمبر اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور ایسا ہی باقی باقی حصہ رپورٹ کا بھی چھاپا جائے گا۔ اور ہر دو لیکچر بھی لکھ لئے گئے ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع کئے جائیں گے حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ خدام ایک وار ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء کی شام کو قادیان پہنچ گئے۔ درس قرآن شریف حسب معمول جاری ہے۔ اور اہل بیت حضرت مسیح موعود بفضل الٰہی بخیر و عافیت ہیں۔

کفارہ ۳۰ | سنت احمدیہ ۴ | ظہور المسیح ۱ | مجموعہ فتاویٰ احمدیہ | معیار الصادقین ۳ | شہادۃ الفرقان

ایسے خطوں کا کسطرح جواب دیا جاسکے

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی ڈاک میں کئی ایک خطوط بیماروں کے ایسے آتے ہیں جنمیں اپنی بیماری اور لاچاری کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو پڑھا ہی نہ جاوے یا شہر ومقام ضلع ومحلہ کا پتہ ندارد ہے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاوے۔ تو کس طرح روانہ ہو پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں اور پھر دوسرے خط میں شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا تھا۔ اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے ایسا ہی ایک خط اس وقت ہمارے سامنے کسی صاحب ابوالحسن نام کیطرف سے ہے۔ جس کے متعلق ہم حیران ہیں۔ کہ جواب کس کو روانہ کریں۔ کاش کہ فرستندگان خطوط کو اس امر کا یقین ہو جاوے کہ ہر خط میں نام اور پتہ مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر ہے۔

محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

بقایا داران بدر

جنھوں نے وی پی واپس کر دئے ہیں مہربانی فرما کر اپنے طرز عمل پر نظر ثانی فرمائیں۔ اور جلد اپنے اپنے ذمے کا چندہ ادا کر دیں۔ خط وکتابت متعلقہ دفتر میں کسی کا نام نہیں لکھنا چاہئے بلکہ مینیجر یا اڈیٹر بدر۔

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا)

الشمس کی ظلمت افشانی

روافض کی شموس الفطرتی سے اسلام کو کچھ نقصان نہین پہنچا کہ اب شیعہ سنی کے جھگڑون کو تازہ کرنے کے لئے اس نئے رسالے نے جنم لیا ہے۔ آپنے ہزبر میدان مناظرہ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی لاجواب تصنیف کی تردید شروع کی ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے تحریک کی کہ اس کا جواب لکھون۔ لیکن مین تو اس پر معمولی نوٹس لینے کی بھی کچھ ضرورت نہین سمجھتا کیونکہ مولانا کی عبارت جو خصم نے برائے جواب نقل کی وہی اس بودی تحریر کا کافی جواب ہوسکتی ہے۔

چنانچہ دیکھئے یہ شخص کس بے باکی سے قرآن کریم کے نصوص بینہ کے صریحاً خلاف لکھتا ہے کہ یہ دنیا دار امتحان ہے غلبہ اور قوت ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ اے نادان! یا عمداً حق پوش انسان سُن! قرآن مجید فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ لی قسم پھرن تقیہ۔ یعنے اللہ تعالی نے فرض کردیا ہے۔ کہ ضرور ضرور مین اور میرے فرستادے غالب رہین گے اور تم کہتے ہو کہ غلبہ ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالی تو فرماتا ہے۔ لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔ کہ کافرون کو مومنون پر غلبہ نہین اور تم کہتے ہو۔ کہ غلبہ کفار فجار کو ملا کیا۔ خدا تو ایک نبی کی دلیل حقیت فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ کہ اے عیسے جو تیرے تابع ہونگے ان کو کفار پر غلبہ قیامت تک دے رکھونگا۔ اور تم کہتے ہو۔ کہ غلبہ و قوت ہمیشہ کفار و فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالی فرماتا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون۔ ارض اور پھر خاص اس ارض مبارک کے وارث میرے صالح بندے ہونگے اور تم کہتے ہو کہ غلبہ ہمیشہ کفار و فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالی تو فرماتا ہے۔ کہ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ دیکھو البتہ تحقیق یہ بات ہمارے مرسل بندون کے لئے تقدیر مین لکھی جاچکی ہے کہ تحقیق وہی البتہ وہی نصرت دئے جائین گے۔ اور ہمارا لشکر ہی لکن البتہ وہی غالب رہینگے۔ ذرا سبقت کلمتنا۔ انہم۔ لہم سانق پر غور کرو۔ اور اپنے اس قول سے شرماؤ۔ کہ غلبہ ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ اور سنو خدا نے فرمایا۔ کہ فان حزب اللہ ہم الغالبون کہ اللہ والون ہی کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس خصم نے جو بات پیدا کی ہے اُسے اہل علم خوب سمجھتے ہین اور آپ ہین کہ غلبہ کفار فجار سے مخصوص کرتے ہین۔ پھر سنو! خدا تعالی فرماتا ہے

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ غلبہ و عزت تو اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اس کے رسول کے لئے اور مومنون کے لئے۔ اور آپ گل افشانی فرماتے ہین کہ کفار و فجار کو غلبہ ملا سچ ہے ولکن المنافقین لایعلمون۔ پھر ایک اور آیۃ پیش کرتا ہون۔ خدا نے فرمایا کہ ان الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ اولئک ہم الفائزون۔ کامیاب و غالب گروہ تو وہ ہے جو ایمان لایا اس پر قائم رہے۔ ہجرت کی۔ خدا کی راہ مین مجاہدات کئے اپنے مالون سے اپنی جانون سے اور آپ کہتے ہین غلبہ حق ہے کافر و فاجر کا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا۔ اس سے آگے آپ ایک دفعہ پھر افترا پردازی کرتے ہوئے لکھتے ہین کہ صفحہ ۶ پر لکھتے ہین کہ میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی۔ کوئی اور اس بات کا حقدار نہین ہے"۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ آپ افترا کرتے ہین بہتان باندھتے ہین خدا سے نہین ڈرتے اور کس جرأت سے صفحہ کا حوالہ بھی دیتے ہین مگر مین لعنۃ اللہ علے الکاذبین پڑھتا ہوا کہتا ہون کہ ہزار روپیہ انعام لو۔ اگر یہ الفاظ تم الوصیت مین صفحہ ۶ پر دکھادو۔ کہ "میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی۔ کوئی اور اس بات کا حقدار نہین ہے"۔ مین بار بار حیران ہوتا ہون کہ یہ شخص کس قدر دلیر ہے کہ صفحہ کا حوالہ دیتا ہے۔ انور ٹڈ کا ماز ڈالتا ہے جو غیر کی عبارت مقتبسہ کا نشان ہے اور جب ہم کتاب کھولتے ہین۔ تو اسمین یہ لفظ بالکل نہین پاتے کیا ایسے ہی امانت دار شیعہ کی تحریر پر سامانہ کے علاقہ کے شیعہ اس رسالہ پر نازان ہین وہ ذرا یہ حوالہ تو نکالدین۔ پھر غضب یہ ہے کہ "تم میری وصیت کو نہ بھولنا اور میری اولاد ہی کو جانشین بنانا اور اسکی اصلی آنیوالی عظمت اور وقت کو ذہن نشین رکھنا"۔ پر پھر نشان ڈالتا ہے اور لکھتا ہے۔ "یہ تحریر مرزا صاحب کی اپنے رسالہ الوصیت مین"۔ اے دشمن حق خدا سے ڈر۔ یہ تقیہ کا موقعہ بھی نہین جھوٹ تو دنیا کے کسی مذہب مین جائز نہین کیون وہ بات کہتا ہے۔ جو مرزا صاحب نے نہیں کی ہان توصاف لکھا ہے اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہین میرے نام پر میرے بعد لوگون سے بیعت لین ہان آپنے ایک شخص کی اپنی ذریت سے مامور من اللہ ہونے کی خبر دی ہے اور اس کے ماننے کا حکم بھی بلحاظ ذریت نہین دیا بلکہ اس لئے کہ خدا اسے اپنے قرب و وحی سے مخصوص کریگا

(۳) اس قسم کی افترا پردازی کرتے ہوئے آپ مولوی عبد الکریم صاحب کی اس دلیل پر جرح کرتے ہین۔

"وہ خدا کا کلام اور اس کے ضمن مین خدا کا کام استخلاف کے وعدہ مین یون پورا ہوا"

کہ اس سے معلوم ہوتا ہے جو ہوا وہی حق ہے۔ یہ اصل صحیح ہے۔ تب تو شرک۔ سرقہ۔ زنا وغیرہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اس پر آپ جبر و اختیار کی بحث لے بیٹھے ہین۔ جو رسالہ زیر ریویو مین کس نہین ہوسکی۔

یہ ایک بھاری مغالطہ ہے جو الشمس کے ایڈیٹر نے دینا چاہا ہے دنیا مین اکثر شرک ہوتا ہے یا چوری یا سرقہ تو خدا کا کلام اسکی تائید نہین کرتا۔ مگر استخلاف کا وعدہ تو خدا کے کلام مین ہے جس سے ثابت ہے کہ امر استخلاف خدا نے اپنے ہاتھ مین لیا اور پھر جو خلیفہ ہوا وہ خدا کے منشاء کی ماتحت ہوا۔ آپنے نہ تو اُس کے ضمن مین" کا لحاظ کیا اور نہ یہ دیکھا کہ خدا کے کام کے ساتھ ہی خدا کے کلام کا ذکر ہے۔

پس آپ کی تمام جرح اور جبر کی بحث بالکل فضول ہے کیونکہ مولانا تو آیت الاستخلاف پیش کرکے بتاتے ہین کہ ایک طرف خدا وعدہ فرماتا ہے۔ کہ جو ایمان و صالح الاعمال ہونے مین سب سے اعلے ہین وہ خلیفہ ہونگے۔ اور دوسری طرف خدا کا فعل حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض و حضرت عثمان رض کی خلافت راشدہ کی تصدیق فرماتا ہے۔ اور آپ شرک و زنا و سرقہ کی مثال دیتے ہین۔ جسکی تائید کلام الٰہی نہیں فرماتا۔ پھر آپ اعتراض کرتے ہین کہ یزید بھی پھر خلیفہ ثابت ہوگا۔ مین کہتا ہون کہ تم خود مانتے ہو۔ کہ یزید فاسق و فاجر تھا اور خلافت کا وعدہ مومن و صالح الاعمال سے ہے پس وہ تو حسب تسلیم تمہارے خود ہی خلافت سے نکل گیا۔ پھر خلافت حقہ کے نشانات فرمائے کہ لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ اور خود خلفاء کی ذات کے متعلق فرمایا۔ کہ یعبدوننی ولایشرکون بی شیئا۔ جس سے آپ لوگون کے تمام اعتراضات ہبا منثورا ہوجاتے ہین کیونکہ تمام نشانات شیخین کی خلافت مین پائے جاتے ہین۔ ہان حضرت علی رض کے متعلق خصم اعتراض کرسکتا ہے۔ مگر اس کا جواب ہم سے زیادہ شیعون کے ذمے ہے۔ فی الحال اسی قدر کافی ہے۔

ضرورت ہدر مین ایک پریسمین کی ضرورت ہے جو ڈبل پتھر چھاپ سکے۔

نیز ایک کاتب کی ضرورت ہے جو فارسی اور عربی ہر دو خط عمدہ لکھ سکے اور سنگسازی کے کام سے بھی واقف ہو تو بہتر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ اکیسواں ۲۱

(رکوع اوّل)

سورۃ العنکبوت رکوع نمبر ۵

مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

اُتْلُ۔ پڑھ کر

واقم الصلوٰۃ۔ سمجھاتا ہے کہ صرف پڑھنا ہی نہیں بلکہ عملی رنگ بھی ہو۔

ولذکر اللّٰہ اکبر۔ میرے ذوق میں اس کے یہ معنے ہیں کہ اس نماز کے اجر میں اللہ جو تمہیں یاد کرے گا وہ اس (صلوٰۃ) سے بہت بڑا ہے۔

احسن۔ پسندیدہ طور پر۔

وقولوا۔ لوگوں پر اپنے افعال سے بھی یہ ظاہر کردو۔

اٰتینٰھم الکتاب۔ بائبل و دیگر کتب الہیہ مختلف مذاہب کو پڑھ کر قرآن مجید پر ایمان لانے کی تحریک ہوتی ہے اور وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔

انما انا نذیر مبین۔ نشان مانگتے ہیں۔ پہلا نشان تو یہی ہے کہ میں نذیر ہوں میرے مخالفوں پر عذاب آنیوالا ہے۔

اولم یکفھم۔ یہ رحمت کا نشان فرمایا۔

۶ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۲۔ سورہ عنکبوت رکوع ۶)

الباطل۔ جس کی کچھ حقیقت نہ ہو۔

اجل مُسمّیٰ۔ کتب سابقہ۔

(دیسعیا نبی باب ۳۰) میں یہ بات مقرر نہ ہوتی کہ عذاب اسوقت آئے گا جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ سے چلے جائیں گے۔

من فوقھم۔ باہر سے لوگ آئیں گے یا آسمان سے مراد ہے۔

من تحت ارجلھم۔ (۱) نوکروں چاکروں کے ذریعے (۲) زلزلہ وغیرہ

ارضی واسعۃ۔ مومن اگر ایمان بچانے کے لئے کسی زمین کو چھوڑے تو اللہ اس کو بہتر سے بہتر بدلہ دے گا۔ صحابہ کرام کی مثال موجود ہے۔

غرفاً۔ اونچے مقام

صبروا۔ غضب۔ شہوت۔ طمع۔ سستی۔ کاہلی کمزوری سے رُکے رہیں اور نیکیوں پر قائم۔

کاین من دآبۃ۔ ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کا کیا حال ہوگا۔ اس کے جواب میں فرماتا ہے۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو دیکھو وہی جانور جو گھونسلے میں کچھ نہیں رکھتے۔ وہ بھی آخر سفر کی مشقت اُٹھاتے ہیں۔ تلاش کرتے ہیں محنت سے۔ ابتغاء فضل کرتے ہیں۔

فانّٰی یؤفکون۔ یہ مان کر کہ سب کچھ اللہ نے پیدا کیا۔ محبت۔ عبادت۔ تذلل غیر کے لئے کرتے ہیں۔

من السماء۔ بادلوں سے۔

۷ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱۔ رکوع ۳۔ سورہ عنکبوت رکوع ۷)

الحیوٰۃ الدنیا۔ یہ ورلی زندگی

لھو۔ جس چیز میں شغل رکھنے سے انسان اللہ سے۔ یا سنبازوں سے غافل ہو جاوے۔

لعب۔ بے حقیقت بات۔ جسکی تہ میں کوئی سچائی اور پاک نتیجہ۔ نفع رساں بات نہ ہو۔ صوفیاء نے لکہا ہے۔ آدمی چاہیئے کہ ہر شام کو سونے کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ کہ میں نے جو کام کئے وہ لہو ولعب تو نہ تھے۔

الحیوان۔ حقیقی زندگی۔ حیوٰۃ طیبہ۔

دعوا اللّٰہ۔ جب انسان اپنے منصوبوں سے عاجز آجاتا ہے۔ تو پھر ہار کر اللہ سے دُعا مانگتا ہے۔

عرب میں جل دیوتا کوئی نہیں۔ البتہ ہندوستان میں کچھ کچھ اوتار ہیں۔ انہی کے عرب کشتیوں پر سوار ہو کر صرف اللہ ہی کو یاد کرتے۔ مسلمان بھی ان ہندوؤں کے اثر سے متاثر ہوگئے۔ یہ ملاح جب کشتی چلاتے ہیں تو خضرؑ کا نام لیتے ہیں

والذین جاھدوا فینا۔ سچا اضطراب سچی خواہش۔ سچی کوشش۔ دُعا حق سمجھنے کے لئے پاک راہ ہے۔

میں جب پہلے یہاں آیا یہی نکتہ حضرت صاحب سے سنا کہ صرف محبت کام نہیں آتی بلکہ ہم میں ہو کر جہاد کریں۔ اور اس کوشش کے مطابق اپنا عملدرآمد بھی رکھیں ✢

یہاں سورہ العنکبوت کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورہ الروم

(پارہ ۲۱ رکوع ۴ - سورہ الروم رکوع ۱)

مورخہ ۹ر جولائی ۱۹۱۰ء

فی بضع سنین - بضع ۹ سال تک بولا جاتا ہے۔
فی ادنی الارض - ملک شام
یفرح المؤمنون - یعنے اوس دن مومنون کو بھی کفار کے مقابلہ مین فتح ہوگی۔ وہ فتح بدر مین ہوئی۔
لا یخلف اللہ وعدہ - یعنی اس وعدہ کا خلاف نہین ہوگا - اس سے معلوم ہوا - کہ بعض مواعید کسی اور رنگ مین پورے ہوتے ہین۔
واثاروا الارض - ان لوگون نے بڑے بڑے کام کئے پہاڑون کی چوٹیون پر عالیشان مکان بنائے - اور پھر وہان کنوئین لگوائے۔
محی الدین ابن عربی - فتوحات مکیہ مین لکھتے ہین - کہ ایک عمارت کے کتبہ سے معلوم ہوا کہ تیس لاکھ سال سے بنائی گئی ہے۔

مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۵ و ۶ - سورہ الروم رکوع ۲)

یبدء الخلق - نابود کو بود کرتا ہے - لم یک شیئا سے ثابت ہوتا ہے - کہ مادہ بھی خدا نے پیدا کیا۔
ولہ الحمد - جیسے سبحٰن اللہ سے سبحانک اللھم وبحمدک پڑھنے کا ارشاد معلوم ہوتا ہے - ایسا ہی نماز مین الحمد پڑھنے کا حکم ہے۔
یخرج الحی من المیت - اچھون سے بُرے اور بُرون سے اچھے پیدا ہو رہتے ہیں
من تراب - مٹی مین بیج بوتے ہین - کھیتیان پکتی ہین - وہ کھاتے ہین - خون پیدا ہوتا ہے - پھر نطفہ - پھر انسان۔
من انفسکم - تمہاری جنس مین سے۔
لتسکنوا الیھا - یاد رکھو - بیبیان اس لئے ہین کہ ان سے آرام پاؤ - جو بہت بدبخت ہین - وہ جو بی بی کو دکھ سمجھین۔
مودۃ - ان کے ذریعے دو مختلف خاندانون مین باہمی محبت بڑھتی ہے۔
رحمۃ - بی بی پر رحم کرو - وہ تمہارے مقابل مین بہت کمزور ہے - لطیف پیرائے مین ادب سکھاؤ۔
والوانکم - کسی نے ایک بزرگ سے کہا کہ شطرنج بھی عجیب کھیل ہے - کہ ہر آدمی نئی کھیل کھیلتا ہے - آپنے فرمایا اس سے بڑھ کر عجیب انسان کا چہرہ ہے اتنی سی جگہ ہے اور آدم سے لے کر ایندم تک مختلف۔

وطمعا - ہزارون قسم کے موذی جرم اس بجلی کی چمک سے مرتے ہین - اور کئی قسم کے فاسد مواد تباہ ہوتے ہین۔

مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۶ و ۷ - سورہ الروم ۳ و ۴)

اھون علیہ - جب کچھ نہ تھے - تو بنایا - تو اب جب کچھ ہو چکے ہو - پھر بنانا تو اس ذات پر آسان ہے جس نے "جب کچھ نہ تھے" تو تمہین بنالیا۔
ھل لکم - تم اپنے غلامون کو اپنے ساتھ برابر کا شریک نہین قرار دیتے - اور نہ تم ان سے ایسا ڈرتے ہو جیسے اپنے غیرون سے تو اللہ کے کامون مین مخلوق برابر کیونکر ہوسکتی ہے۔
لقوم یعقلون - اللہ تعالیٰ اپنے بندون کو کئی طرح پر توحید سکھاتا ہے - بعض وقت اسکی تدابیر کو مفید و بابرکت نہین ہونے دیتا اور جس راستہ سے اس کو رزق ملتا ہے اسے بند کر دیتا ہے تا وہ سمجھ لے کہ یہ امام اللہ خدا کے فضل سے ہے کسی کی لیاقت قابلیت یا کسی کی امداد کا نتیجہ نہین - یہ نکتہ حضرت صاحب نے مجھے بتایا تھا - مؤمن کو چاہئے کہ ایسے موقعون مین اللہ کی حکمتون پر ایمان لائے اور گھبرائے نہین۔
وکانوا شیعا - خوب یاد رکھو کہ اسلام ایک ہی راہ ہے - دو ہرگز نہین - یہ راہ حق کی شریعت - ولی دعاؤن - صدقہ و خیرات - تقوے سے ملتی ہے۔
سیئۃ - دکھ مصیبت۔
ظھر - غالب ہوگیا ہے۔
فی البر والبحر - پہاڑوان ملکون - پانی کے کنارون - جزیرون مین لوگون کی بدعملیان بڑھ گئی ہین۔

مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۱۰ء

(از مولوی محمد سرور شاہ صاحب)

(پارہ ۲۱ رکوع ۸ - سورہ الروم رکوع ۵)

قرآن مجید عالم جسمانی سے عالم روحانی کی طرف توجہ دلاتا ہے
ایدی الناس - یہ ایک محاورہ عرب ہے اس لئے یہ دھوکہ نہ ہو کہ بعض بدیان عقائد دل سے تعلق رکھتی ہین - ہاتھ کا خصوصیت سے کیون ذکر ہے۔
ید طاقت کو کہتے ہین - ہاتھ کو بھی ید اس لئے کہتے ہین کہ اکثر طاقتون کا اظہار اسی کے ذریعہ ہوتا ہے - پس بما کسبت ایدی الناس کے معنے ہوئے - لوگون نے اپنی قوتون کو برا استعمال کیا۔
لیذیقھم - یہ ظہور فساد کا نتیجہ بتایا ہے - فساد کے معنے بگاڑ خواہ صرف اپنے لئے ہو - یا اس کا اثر دوسرے پر بھی پڑے۔
لعلھم یرجعون - اسمین یہ بھی سمجھایا ہے کہ دار الجزاء تو اور ہے اور یہان اعمال کا کچھ کچھ پھل دکھایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ بدیون سے باز آئین۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ العزیز)

دوسرے رکوع میں لکھا ہے۔ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ مومن نہیں ہوتے۔ آجکل نئی روشنی میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہے۔ کہ جس قسم کی سوسائٹی ہے ویسے ہی ہو جاؤ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب صرف سوسائٹی میں آرام سے رہنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صرف یہ کہ دنیا کہہ میں مومن ہوں۔ کافی نہیں۔ جتنی قومیں ان سے پہلے آئی ہیں۔ سب کو کٹھالی میں ڈالا گیا۔ تا معلوم ہو کہ کون جھوٹے ہیں اور کون سچے ہیں

من کان یرجوا۔ یرجوا کے معنے یخافوا کے بھی ہیں۔

فانما یجاھد لنفسہ۔ کوئی خدا اور رسول کے لئے محنت کرے۔ وہ درحقیقت اپنے لئے ہی محنت کرتا ہے۔ بھلا خدا تعالیٰ کا وہ کیا گھٹا بڑھا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کسی طرح بھی محتاج نہیں۔

ولنحمل خطیٰکم۔ کئی پیر ایسے پائے جاتے ہیں۔ جنھوں نے اپنے پیروں کو ایسے فقرے کہہ کہہ کر گناہ پر دلیر کر دیا ہے۔ ان کا انجام بد ہوگا۔

مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۴ سورہ عنکبوت رکوع ۲)

لبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما۔ یہ ایک لمبی بحث ہو کہ ۹۵۰ برس عمر کسی انسان کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ایسے معترضوں کے ذوق پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت نوح کی شریعت ۹۵۰ برس تک رہی۔ میرے نزدیک تو اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ جب قرآن مجید میں آگیا ہے

تخلقون افکا۔ جھوٹ بنا لیتے ہو۔

فابتغوا عند اللّٰہ الرزق۔ یہ ایمان پیدا ہو۔ تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ جائے۔

مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۵ سورہ العنکبوت رکوع ۳)

من رحمتی۔ اس رحمت سے جس سے انبیاء صالحین۔ اولیاء۔ مومنین منتفع ہوتے ہیں

مودۃ بینکم۔ یعنی تمہاری بت پرستی کی جڑ یہ ہے۔ کہ باہم دوستانہ کے لحاظ سے خدا کے احکام کی پروا نہیں کرتے۔

مھاجر الی ربی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مومن کو بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے بعض اوقات عقائد و رسومات کو بعض اوقات مکان کو۔ خوراک کو۔ بعض اوقات احباب کو۔ اقرباء کو۔ بعض اوقات وطن کو۔ غرض تمام ایسی چیزیں جو ظلمات سے نور کی طرف جانے یا آئندہ ترقیات میں مانع ہوں۔

اجرہ فی الدنیا۔ مجوس۔ یہودی۔ عیسائی۔ مسلمان سب ابراہیم کو مقدس و راستباز سمجھتے ہیں۔ ابراہیم کے معنے ایمانداروں۔ مقدسوں کا باپ۔

مورخہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۶ سورہ عنکبوت رکوع ۴)

انسان کو جب اپنے کسی پیارے کا پیام آتا ہے یا اس کی طرف سے کوئی آدمی۔ تو بہت خوش ہوتا ہے

بو علی سینا کا ذکر ہے کہ ایک مریض کے مرض کا حال معلوم نہ ہو سکا اس لئے اس نے کہا کہ مختلف شہروں کا نام لو۔ جب ایک شہر کا نام لیا تو اس کے چہرہ کی حالت تبدیل ہوئی پھر اس شہر کے محلوں کا نام لینے کو کہا جب ایک محلہ کا نام آیا۔ تو اس کے چہرہ پر غیر معمولی اثر نظر آیا۔ پھر ایک گھر کے آدمیوں کا نام لینا شروع کیا تو اس کی نبض کی حالت تغیر ہو گئی اور وہ سمجھ گیا کہ فلاں عورت اس کی محبوبہ ہے اس کے ساتھ شادی کے لئے ہدایت کی تو وہ اچھا ہو گیا۔

انبیاء کا معاملہ ہی جدا ہے ان کا جناب احدیت سے خاص تعلق ہوتا ہے۔

سیٔ بھم۔ بعض معنے کرتے ہیں کہ انکو برا کہا۔ یہ غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت لوطؑ نے انکو مہمان جان کر گھر آنے کیلئے اصرار کیا انہوں نے انکار کیا تو ان کو برا لگا کہ کیوں مہمانی قبول نہیں کرتے۔

من السماء۔ قرآن میں جہاں من السماء آئے اس کے معنے اُن کے ہوتے ہیں۔

ترکنا منھا آیۃ۔ کئی قوموں پر عذاب آئے اور ان کا نشان ہی نہیں رہا۔ مگر خدا نے اس بدذات قوم کے عذاب کا نشان اب تک موجود رکھا ہے۔ جہاں یہ قوم ہلاک ہوئی اسے ڈیڈ سی (بحیرہ مردار) کہتے ہیں۔

الرجفۃ۔ اب بھی ایسے زلزلے آئے مگر لوگ باز نہ آئے۔ سینٹ پیری۔ سانفرانسسکو۔ کانگڑہ

من خسفنا بہ الارض۔ جیسے قارون کو ذلیل کیا۔

اولیاء۔ حامی۔ مددگار۔

بیتا۔ گھر اس لئے ہوتا ہے کہ پردہ ہو گرمی سردی بارش جھکڑ سے بچاؤ ہو۔ آرام کے لئے۔ مکڑی کا جالا۔ ان ضرورتوں میں سے ایک کو بھی پورا نہیں کرتا۔ بد مذہب لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ ایک بات پر ٹھہرتے نہیں۔

ایک دہریہ نے مجھ کو کہا کہ انسان گن کرم بھاؤ دریافت کرلے تو پھر وہ کھلا دہریہ ہو سکتا ہے میں نے اسے پوچھا کہ فلاں چیز کا گن کرم بھاؤ کیا ہے اس نے بہت گن دئے میں نے تھوڑی دیر بعد پوچھا ہاں جی آپ نے کیا فرمایا تھا۔ پھر جو بتایا تو کچھ اور ہی بک دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر ایک رنگ میں پوچھا تو کچھ اور ہی کہہ دیا میں ساتھ ساتھ لکھتا گیا۔ جب اس نے معلوم کیا کہ یہ میری کمزوری کو تاڑ گیا۔ تو بہت ہی نادم ہوا۔

ایک اور شخص آیا اس نے بڑے دعوے سے کہا میں بحث کرنا چاہتا ہوں تین گھنٹہ وقت لونگا۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا اس نے کہا کہ مسئلہ تناسخ پر بحث ہوگی۔ میں نے جیب سے دو چاقو کے بت کے نکلے۔ اور کہا ایک کو اٹھالو۔ تو وہ خاموش رہ گیا اور پھر نہ بولا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اگر وہ کہتا کہ میں نہیں اٹھا سکتا تو یہ جھوٹ تھا۔ اور اگر ایک اٹھاتا تو پھر اس پر سوال ہوتا کہ دوسرے کو کیوں نہ اٹھایا جواب دینا پڑتا میرا اختیار۔

پس کسی کو امیر کسی کو غریب یا کسی کو بینا کسی کو نابینا بنانے کا بھی یہی جواب ہے کہ خدا کا اختیار۔ تناسخ والے کو تو اس کو تناسخ کا ثبوت قرار دیتے ہیں۔

یہاں بیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بیسواں

یعنی رکوع نمبر ۱۳

(سورہ قصص رکوع ۹)

۱۹ جون سنہ ۱۹۱۰ء

لا یریدون علوًا فی الارض - جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو کسی نے حضرت ابوبکرؓ کے والد کو خبر پہنچائی۔ کہ نبی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوگئے اس نے کہا کہ اسلام کی کیا حالت ہے اس نے بتایا ایک شخص اسکی قائمقام ہوا کہا کہ مقام محمدؐ پر بیٹھنے والا کون شخص ہوسکتا ہے۔ اوس نے کہا کہ ابوبکر۔ پوچھا کون ابوبکر کہا ابن ابی قحافہ۔ کہا کون۔ ابی قحافہ۔ اوس نے کہا تم بڑے تعجب سے پوچھا کہ بنو ہاشم کہاں گئے۔ اس نے کہا سب نے اس کی بیعت کر لی۔ پوچھا بنو امیہ۔ کہا وہ بھی تابع ہوگئے۔ تب ابو قحافہ نے آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور کہا کہ اسلام حق ہے اور یہ سب اسی اللہ کے سامان ہیں۔

حضرت عمرؓ حج سے آتے ہوئے ایک درخت کے پاس کھڑے ہوگئے۔ حذیفہ جو بے تکلف تھا اوس نے جرأت کی اور وجہ پوچھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ایک وقت تھا کہ جب میں اپنے ایک اونٹ کو چراتا تھا۔ اور اس درخت کے نیچے میرے والد نے مجھے بہت زجر و توبیخ کی تھی۔ اور اب یہ وقت ہے کہ اونٹ تو کیا کئی آدمی میرے آنکھ کے اشارے پر جان دینے کو تیار ہیں۔ یہ اسی لئے کہ ہم نے خدا کے رسل کو مان لیا۔

عبداللہ بن عمر گھر کی لپائی کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگئے۔ پوچھا یہ کیا کرتے ہو۔ عرض کیا۔ اکن من المطر۔ حضور! بارش سے محفوظ رہنے کیواسطے فرمایا۔ بات قریب ہے۔ مُلّاں تو اس کے یہ معنے کرتا ہے۔ قیامت نزدیک ہے۔ مگر میں تو اس کے یہی معنے کروں گا۔ کہ وہ وقت نزدیک ہے۔ جب تم بادشاہ ہوجاؤ گے۔ اور خود لپائی کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ چنانچہ آپ عراق بھیجے گئے۔ پھر قیصر و کسریٰ کی حویلیوں کے مالک ہوئے۔

ایک اور صحابی کا ذکر ہے کہ چھپر بنا رہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی فرمایا۔ کہ بات قریب ہے۔ یعنے عنقریب تم حکمران ہونے والے ہو۔ اور ان چھپروں کی بجائے محلوں میں رہو گے۔ قادیان میں کیا ہے۔ لباس زبان منظر وغیرہ کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں۔ مگر خدا کا نام لینے والا ایک شخص پیدا ہوا۔ تو اس کے نفوس قدسیہ کے فیض سے تم (تین سو بندے) بیٹھے ہو

بو علی سینا کے ایک شاگرد نے کہا۔ استاد آپ نبوت کا دعوے کرو۔ اس وقت تو خاموش رہے۔ بعد ازاں ایک موقعہ پر جب کہ ہوا تیز و سرد تھی اور پانی یخ بستہ۔ اوس نے شاگرد کو حکم دیا کہ کپڑے اوتار کر اس حوض کود پڑو۔ اس نے استعجاب کی نظر سے دیکھا۔ بو علی سینا نے پوچھا کیوں؟ کہا آپ کو جنون تو نہیں ہوگیا۔ اس پر حکیم بولا۔ نادان تیرے جیسے فرمانبرداروں کی امید پر نبوت کا دعوی کروں۔ دیکھ ایک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو تھے۔ کہ خون بہادے۔ اور گھمسان کی جنگوں میں جہاں موت سامنے دکھائی دیتی [illegible] اسنے کام کہدیا۔ اور انہوں نے چون تک نہ کی۔ اور [illegible] ایسا [illegible] ہے۔ کہ جانتا ہے۔ کہ میں طبیب [illegible] پھر سردی سے ڈرتا ہے۔ [illegible] بو علی سینا نے نبوت دی کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ایک فرمانبردار جماعت کر دیتا ہے۔

رادّك الی معاد۔ قرآن جب کوئی بڑا دعوے کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کی دلیل دیتا ہے جو بہت قوی ہوتی ہے۔ پہلے فرمایا۔ کہ میرے اتباع بادشاہ ہوجاویں گے۔ اسکی دلیل میں فرمایا۔ کہ یہ قرآن جسمیں لکھا ہے۔ کہ تیرے ساتھی حکمران بن جائیں گے۔ اسی میں یہ پیشگوئی کی جاتی ہے کہ وہ مکہ جہاں سے تمہیں نکالا گیا۔ جہاں کے لوگوں کے سامنے کوئی تدبیر نہ چل سکی۔ ایک وقت آتا ہے۔ کہ اسی مکہ میں تم فاتح بن کر داخل ہوگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

الا رحمۃ من ربك - ہماری سرکار نہ کسی یونیورسٹی میں پڑھے نہ تعلیم یافتوں میں رہے۔ پھر ایسا قرآن شریف بخشا جس کو ساری دنیا کا فلسفہ باطل نہیں کر سکتا۔ پس وہی خدا اپنی رحمت سے تمہیں دشمنوں پر مظفر و منصور کریگا۔ اگرچہ دشمنوں پر غلبہ اور تمام عرب کا مسلمان ہونا محال نظر آتا ہے۔ تو ایسی کتاب کی توجہ ایسے اُمّی سے کب اُمید کی جاسکتی تھی۔ جس خدا نے اپنی رحمت سے یہ کام کیا وہ بھی کرے گا۔

یہاں سورہ القصص کے نوٹ ختم ہوئے

ابتدار سورۂ عنکبوت

پارہ ۲۰ رکوع ۱۳ عنکبوت رکوع اوّل

مورخہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۱۰ء

اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ کوئی انسان کہدے کہ میں مومن ہوں تو یہ تو مختلف وجوہ سے مثلاً کسی شرم و لحاظ سے کہہ سکتا ہے۔ کہ میں مومن ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کے

کلام الامیر

فرمایا جب ا… بات کا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں بے اختیار ان کے لیے سلامتی کی دعا کرنے کو ابال اٹھتا ہے۔ اور منہ سے نکلتا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

… دفعہ شراب پی جاتی تھی۔ اس کی بجائے آٹھ نمازیں ہو گئیں۔ پتھر معبود تھے۔ ان کی بجائے حیّ وقیوم۔ قادر و توانا۔ علیم وکلیم خدا سے رشتۂ عبودیت جوڑ دیا گیا

ان بتوں کی نسبت عجیب عجیب حکایات ہیں منجملہ ان کے یہ کہ:۔

ایک دفعہ بت پرست سفر پر تھے۔ پتھر کے بت تو اٹھا نہ سکتے تھے۔ آٹے کے بنائے تا اٹھانے میں سہولت ہو۔ مگر اتفاقاً ایسا ہوا۔ کہ کھانے کے لئے آٹا نہ رہا۔ سخت بھوک لگی تو یہ تجویز کی کہ فی الحال ان بتوں کو توڑ کر پکا لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گویا یہ تو انکے خدا تھے۔

شراب نوشی کا یہ عالم تھا۔ کہ گھر گھر میں شراب کھینچی جاتی۔ اور یہ ایسی ام الخبائث ہے کہ آدمی متوالا ہو کر ماں اور بہن اور لڑکی کو نہیں پہچانتا۔

پھر شرک جو تفرقہ قومی اور بزدلی کی جڑ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل یہ سب برائیاں دور ہو گئیں اور ان کی بجائے کئی خوبیاں اس قوم میں آگئیں جزا د سزا کے مسئلہ پر ایمان لائے۔ ماں باپ کی تعظیم سکھائی۔ لین دین کے معاملات میں راستبازی پیدا کی۔ پڑوسیوں کے حقوق بتلائے غلاموں پر رحم کرنا سکھایا۔ عورتوں کے حقوق قائم کئے کہ لہن مثل الذی علیہن۔

ان تمام مہربانیوں کا تصور کر کے مومن یہ دعا کرتا ہے۔ کہ الٰہی تو میرے پیارے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائیو۔ اپنی برکات نازل کیجیو۔ برکہ کہتے ہیں حوض کو جس میں ارد گرد کا پانی جمع ہو جائے گویا۔ دعا کی کہ تمام سعید روحیں اس دین اسلام میں شامل ہوں۔ رسول اکرم کے جھنڈے کے نیچے آ جائیں۔ پھر ہم بھی دین کے لئے سلامت رہیں۔ اسکے نواب وخلفا پر خاص سلامتی ہو۔ فرمایا۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات کو خلاصۃ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ میں دہرایا۔ اور خود نبی کریم کی سلامتی اور اسکی رسالت کی گواہی دی۔

فرمایا۔ جو لوگ توجہ سے قرآن پڑھتے ہیں۔ انہیں بعض اوقات ایک بادل نظر آتا ہے شریعت کی زبان میں اسے سکینہ کہتے ہیں۔ ملائکہ کے نزول کا نشان ایک بادل ہے۔ پھر اس سے بڑھکر بارش۔ ھل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکۃ ملائکہ کا نزول ہوا جس سے انکے قدم بظاہر ریت پر جم گئے باطن میں استقلال حاصل ہو گیا۔

(۲) فرمایا۔ ذٰلکم فذوقوہ کے ساتھ وان للکفرین عذاب النار اس میں یہ نکتہ ہے۔ کہ جنگ کا عذاب تو سب کو سہنا پڑیگا۔ مگر چونکہ کچھ مسلمان بھی ہو جائینگے۔ اس لئے فرمایا جو کفر کرنے والے ہیں۔ ان کو عذاب نار بھی ملیگا۔

ایک رخصت ہو کر باہر جانے والے نوجوان کو فرمایا۔ کامیابی کا گُر یہ ہے۔ کہ اللہ پر ہر حال میں بہت بھروسہ رکھو۔ (۲) جنکو اللہ نے تم پر حاکم کیا ہے۔ انکی خلوص کے ساتھ پوری پوری فرمانبرداری کرو (۳) اپنا کام دیانت۔ امانت۔ ہوشیاری سے کرو (۴) بہت دعائیں کرو۔ مومن کا ہتھیار دعا ہی ہے۔ (۵) دل چاہے تو ہماری طرف خط بھی لکھتے رہو۔

(۳) فرمایا۔ نماز میں اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ بھی آتا۔ صلّ کے معنے ہیں خاص الخاص رحمتیں ہوں۔ ذکر جمیل ہمیشہ ہوتا رہے۔ آپ کا شرف بفضیلت خیر و برکت اور کامیابی کے نتائج دنیا میں قائم رہیں۔

سنت کا لفظ اس صلوٰۃ کے مقابل پر ہے۔

اسلام میں پچاس جگہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ بعض موقع تو عام میسر نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے صفا و مروہ و استلام حجر اور بعض ہو سکتے ہیں۔

(۱) مثلاً نماز کے آخری التحیات میں (۲) دعا قنوت کے اخیر میں۔ وصلی اللہ علی النبی۔ (۳) پہلے التحیات میں بھی بعض محدثین نے مستحب قرار دیا ہے۔ (۴) صلوٰۃ جنازہ میں (۵) خطبۂ خطبہ جمعہ۔ خطبہ نکاح میں۔ (۶) اذان سن چکنے کے بعد۔ (۷) جب نماز کی تکبیر پڑھی جائے۔ (۸) دعاؤں کے ابتدا۔ آخر۔ وسط میں (۹) مسجد میں داخل ہونے کے وقت بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علٰی رسول اللہ (۱۰) جب نبیؐ کا ذکر آئے۔ (۱۱) جب نیند سے اٹھے (۱۲) جب اکٹھے بیٹھے ہوں اس وقت بھی کسی نہ کسی طرح نبی کریم صلعم کا ذکر کر کے درود بھیجنا چاہئے (۱۳) جب کوئی تفرقہ مٹے اس وقت بھی۔ (۱۴) تبلیغ و وعظ کے وقت۔ (۱۵) محتاج انسان حاجت کے وقت (۱۶) وضو سے فارغ ہو کر۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ درود کی بہت ہی عادت ڈالو۔ اس کا ادنیٰ فائدہ تو یہ ہے۔ من صلی علیہ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشراً جب ایک بار اخلاص کے ساتھ تم نبی کریم کے شرف وکامیابی و رحمت کاملہ کے نزول کی دعا کرو گے تو خدا تعالےٰ دس بار تم پر ایسی رحمتیں بھیجیگا۔

در مدح حضرت خلیفۃ المسیح

(از شیخ علی محمد احمدی صاحب ڈنگوی)

ہے یارب ز نورِ نور دین بزم جہان روشن
وہ نورالدیں جو ہے یا رب سراپا نور کا پتلا
برستا نور ہے کیا نورِ دین سے گلشن دینؐ
ہے جس کے ہاتھ سے گردش میں جام بادۂ عرفاں
جسے بس دیکھتے ہیں ہم جہاں میں عاشق قرآن
کئی مُردوں کو از روئے طبابت بھی کرے زندہ
عجب ہے آفتاب علم و حکمت نور دیں یارب
دلا دیکھو آئینے میں اس مسیحا کے خلیفے کے
وہ نور دین جو ہے یارب خلیفہ اس مسیحا کا
خدا نے کر دیا کیا قادیاں میں اک یا ظاہر
وہ بالا جس نے کر دی رونقِ اسلام قرآن سے
مٹا نام و نشانِ شرک کفر اب جس نے دنیا سے
غروب مہر کی مانند تھا پوشیدہ نظاروں کی
بھلا اسلام سے آگے ہر ہستی کیا کسی دیں کی
نہیں ہے خاک بھی نسخوں میں کوئی آزما دیکھے
جہاں جس کو اک اندھے کی نگاہ پر دیکھتا تھا کل

رہے جب تک مہر و مہ زمین و آسمان روشن
برنگ مردم دیدہ بچشم مردماں روشن
کوئی دیکھے تو آب رنگ بہار جاوداں روشن
ہے جسکی گرمیٔ محفل ضمیر عارفاں روشن
کہ ہے پیش نظر ہر دم چہرہ دلستان روشن
کوئی بجھنے فتیلے کی کرے جیسے رواں روشن
کہ ہو پر تو سے جسکے گوہر ایمان جان روشن
ہیں کیا کیا جوہر ذاتی مسیحا کے نہاں روشن
مسیحائی سے جسکی ہو گئی جانِ جہاں روشن
کہ جس سے ہو گیا سارے جہاں میں قادیاں روشن
کرے جیسے کوئی گھر کا چراغ نیم جان روشن
جہاں پر کر دیا اسلام کا نام و نشاں روشن
پھر اس اسلام کے چہرے کو دکھلایا جہاں روشن
عدم میں مہر کے آگے ستاروں کا سماں روشن
فقط قرآن ہے پیارو جو چاہو نور جان روشن
وہ دکھلایا مسیحا نے چراغ دو جہاں روشن

دو چابیاں

ایک تانگے میں باندھی ہوئی دو چابیاں یا لاہور میں گم ہوئی ہیں۔ کسی صاحب کو ملیں تو مطلع فرماویں۔ ایڈیٹر۔

سفر ملتان

(مرتبہ اڈیٹر اخبار بدر)

نمبر ۳

گذشتہ سے پیوستہ

خدا پر بھروسہ فرمایا۔ میرے بہت سے بچے فوت ہوگئے۔ جو فوت ہوا۔ اسی یقین کے ساتھ ہم نے اسے دفن کیا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا کریگا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ عالم جوانی کے لڑکے فوت ہوتے رہے بڑھاپے کے خدا نے اپنے فضل سے عطا کئے۔

تمدن میں نقص فرمایا۔ ہمارے ملک کے تمدن میں ایک بڑا نقص ہے۔ کہ ایک ہی مکان میں باپ بیٹا بلکہ پوتا بمعہ اپنی عورتوں بہنوں اور بھائیوں کے اکٹھے رہتے ہیں۔ اور میاں بیوی کو بے تکلفی کے واسطے خلوت میسر نہیں ہوتی۔ عزیز و اقربا کا ایک حجاب ہر وقت دل پر رہتا ہے۔ اس کا اثر آئندہ اولاد پر بہت برا ہوتا ہے۔ اولاد کمزور اور ضعیف القلب پیدا ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہر ایک کا گھر جدا ہو۔

تکلیف خدا ہی بچاتا ہے تجویز ہوئی کہ واپسی پر شام کی گاڑی میں جائیں۔ اور رات بٹالہ ٹھہریں۔ ایک دوست نے عرض کی رات بٹالہ میں تکلیف ہوگی۔ فرمایا۔ اگر تکلیف مقدر ہے تو یہاں بھی ہو سکتی ہے۔ آرام تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ذریعہ وحدت ذکر ہوا کہ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ نماز اردو زبان میں پڑھی جاوے۔ فرمایا۔ پھر پنجابی کہیں گے کہ پنجابی زبان میں نماز ہو۔ اور پھر سیالکوٹی کہیں گے کہ سیالکوٹ کی پنجابی میں نماز پڑھی جائے اور اسطرح شہر شہر کی زبان جدا ہونے کے سبب یہ جو ایک بڑا ذریعہ وحدت اسلامی قوم میں ہے یہ بالکل اٹھ جائے گا۔

تجارت جب حضرت اقدس بمعہ خدام مستری موسیٰ صاحب کے ہاں کھانا کھا کر انار کلی میں سے واپس تشریف لائے تو راستہ میں حسب درخواست میاں چراغدین صاحب ان کی دوکان عزیز ہوس میں تشریف لے گئے۔ جہاں برادران میاں عبد العزیز میاں محمد سعید کام کرتے ہیں۔ صاحبان دوکان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دوکان چلانے کے واسطے ہمت استقلال۔ دیانت۔ ہوشیاری۔ عاقبت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے۔ فرمایا لکھا ہے۔ کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار حرفہ سکھلایا ہے۔ یورپ نے بہت ترقی کی ہے۔ مگر ہنوز ہزار تک نوبت نہیں پہنچی۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ تجارت میں ۱۹ حصہ منافع ہے۔ باقی ایک حصہ دیگر حرفوں میں ہے۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا تجارت کے واسطے مغربی ممالک میں جاؤ۔

فرقہ ملامتی صوفیوں کے فرقہ ملامتی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس فرقہ کے لوگ ایسے افعال اور حرکات ظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بدنامی حاصل ہو۔ اس سے مراد ان کی یہ ہوتی ہے۔ کہ نفس لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر متکبر نہو۔ بلکہ اس کو ایسی سزا ملے کہ وہ نیچے کو گرے۔ اور ذلت کو اختیار کرے۔

فرمایا۔ میں نے ایسے لوگ بہت دیکھے ہیں۔ بڑا بڑا مجاہدہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض سخت ابتلاؤں میں گر جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اس فرقہ کا ایک آدمی احمد نام ہم نے دیکھا تھا۔ جو کہ ضلع شاہپور میں رہتا تھا۔ اس نے بہت سے مجاہدات کئے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہم نے اس کی دعوت کی تو کہنے لگا۔ کہ کسی رنڈی کے ہاں سے کھانا پکوا لیئے۔ اور اپنے پاس بیٹھ کر کھلائے۔ یہ شخص آخر ایک بڑے ابتلاء میں گرفتار ہوا۔ ایک ڈاکٹر نیل مادھو نام شاہپور میں تھا اس کے ساتھ جو کچھ مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو اس نے احمد کو کہا۔ کہ ہمیں کچھ کرامت دکھاؤ۔ تب مان لیتے ہیں۔ احمد نے ایسا کمال دکھایا کہ رات کے وقت بابو کو ایسا خوفناک نظارہ دکھائی دیا کہ وہ چیخ اٹھا اور زہر کر کے سامان ہونے کو طیار تھا۔ مگر احمد اس کے سامنے آیا۔ تو اُسے کہا شاید آپ ہماری بات بھول گئے۔ آپ نے ہمیں کچھ نہ دکھایا یہ بات اس نے شرارت سے کی۔ احمد حیران ہوا اور دوسری شب اس نے بہت ہی زور لگایا۔ بابو نے بعض آدمیوں کے سامنے اس کا ذکر بھی کیا۔ مگر احمد کے سامنے پھر انکار کر دیا ایسا ہی تیسری شب بھی ہوا۔ جس پر احمد بہت گھبرا گیا۔ اور اس کے خیال میں آیا۔ کہ شاید اس کے پاس کوئی ایسا کمال ہے جو میرے تصرف سے بڑھ کر ہے۔ اسواسطے اس نے بابو کو کہا کہ آپ اپنا کمال دکھائیں۔ بابو نے اسے شراب پلا کر ناک میں نکیل ڈال کر بازار میں نچایا۔ جب اسے ہوش آئی اور اپنا حال معلوم ہوا۔ تو بہت شرمندہ ہو کر کہیں روپوش ہو گیا۔

ایک دفعہ میں نے (حضرت خلیفۃ المسیح نے) حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود) سے دریافت کیا تھا۔ کہ ملامتی فرقہ کے متعلق حضور کا خیال کیا ہے؟ فرمایا۔ ہمارے فرقہ احمدیہ سے بڑھکر ملامتی کون ہو جہاں بیعت کی سب اپنے بیگانے ہو گئے۔ اور سب ملامت کرنے لگے۔ اصل ملامتی فرقہ یہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر دکھ اٹھاتا ہے۔ تکلف کے ساتھ ملامتی بننے کے کیا معنے۔ جو سچے دل سے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ وہ تو خود ہی ملامتی بن جاتا ہے۔ یہ طریق جو ان ملامتیوں نے اختیار کیا ہے یہ غلطی ہے۔

آریاؤں کا شکریہ فرمایا۔ آریہ بھی اسلام کا کام کر رہے ہیں جس قدر بت شکنی انہوں نے اس زمانہ میں کی ہے۔ ہمارے مولوی لوگ کہاں کر سکتے تھے۔ ان میں اتنی ہمت کہاں ہے۔ آریوں نے استیصال بت پرستی کا کیا۔ الہام الٰہی کے قائل ہیں کتاب الٰہی کے وجود کے قائل ہیں

ملتان سے واپسی لاہور کے قیام اور لیکچر کا ذکر گذشتہ اخبارات میں ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ احباب لاہور نے جس خلوص اور محبت کا اظہار حضرت کے دو روزہ قیام میں کیا وہ انہیں کا حصہ ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ برادرم ملک غلام محمد صاحب برادر ملک برکت علی صاحب (ملک مبارک علی صاحب تبدیلی آب وہوا کے واسطے کشمیر گئے ہوئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ...... ساتھ واپس لائے آمین) مستری محمد موسیٰ صاحب نے خصوصیت کے ساتھ تمام احمدی مسافروں (جن کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی تھی) کی بمعہ بعض مقیمین کے دعوتیں کیں۔

حکیم محمد عمر صاحب چونکہ جلسہ لاہور کے اختتام کے بعد فوراً روانگی ہوگئی۔ اور عام طور پر پہلے سے یہ خیال نہ تھا۔ کہ ایسی جلد روانگی ہوگی۔ اسواسطے بعض دوست وقت پر نہ پہنچ سکے جیسا کہ عرب صاحب عبد الحی و مولوی محمد اسماعیل صاحب جو حضرت صاحب کا لیکچر سننے کے واسطے لاہور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور ایسا ہی برادر عزیز عبد الحی پھرتا ہوا مستری موسیٰ صاحب کی دوکان پر

چلا گیا تھا۔ دوسری گاڑی پر اسکو ساتھ لانے کے واسطے عاجز بھی حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اسوقت لاہور میں ٹھہر گیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب جو دو روز کے سنتے ہوئے لاہور میں ہمیں ملے تھے۔ اور برادر عزیز میر محمد اسحاق صاحب بھی حضرت کے ہمراہ قادیاں چلے آئے۔ اور عاجز رات کی گاڑی میں بٹالہ آکر دوسری صبح بخیریت قادیاں پہنچا۔ فالحمد للہ۔

سفر ملتاں کے حالات سب لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن رپورٹ ختم کرنے سے پہلے میں اس امر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس سفر میں حکیم محمد عمر صاحب فیروز پوری نے نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح کی ہی بہت خدمت کی بلکہ تمام رفیقانِ سفر کی خدمت میں حتی الوسع مصروف رہے۔ جس محبت اور اخلاص کے ساتھ حکیم صاحب موصوف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ قابل رشک ہے۔ نہ صرف سفر میں بلکہ حضر میں بھی انہیں راتدن یہ فکر رہتی ہے کہ حضرت صاحب کو کسی قسم کی تکلیف نہو۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزاء خیر دے۔ آمین۔

تلاش اشیائے گم شدہ

خواجہ صاحب کے مکان پر لاہور میں عاجز کی ایک لاٹھی گم ہو گئی۔ بادامی رنگ کی کھونڈی ہے۔ چونکہ ایک دوست کا مخلصانہ عطیہ ہے۔ اسواسطے میرا جی چاہتا ہے۔ کہ مل جائے۔ اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو یہاں بھیج دیں۔ ایسا ہی مستری دین محمد قادیانی نے اپنی چھتری اور لاٹھی کسی صاحب کے سپرد کی تھی۔ جو حضرت صاحب کے پیچھے گاڑی میں بیٹھے تھے۔ مگر وہ ان کے نام اور پتہ سے ناواقف ہیں وہ بھی یہاں پہنچائی جائیں۔

سہرا وار علی بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح

سخاوت اور شجاعت میں ہدایت اور کرامت میں
نہیں ثانی ترا کوئی یہ سب تجھکو مبارک ہو
منور نور سے تیرے رہے دنیا قیامت تک
تمام اولاد بھی عالی نسب تجھکو مبارک ہو

السلام علیکم

احمد اینڈرسن امریکہ سے اور پروفیسر رنگ صاحب نیوز یلینڈ سے خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ کہ تمام احمدی برادران کی خدمت میں انکی طرف سے کہا جاسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام اور دیگر مذاہب

(وہ لیکچر جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کی صبح کو احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں دیا۔)

مرتبہ اڈیٹر بدر۔

تمہید

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ وقال اللہ تعالےٰ ان الدین عند اللہ الاسلام ۳/۱۰ ۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخٰسرین ﴿

جو اشتہار کل شائع کیا گیا ہے وہ آپ لوگوں نے پڑھا ہے۔ اس میں آج کی تقریر کا مضمون اسلام اور دیگر مذاہب بتایا گیا ہے۔ میں اُسکے متعلق بیان کرنے کے واسطے اس وقت آپ صاحبان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ تاکہ میں آپ کے سامنے پیش کروں کہ جس امر کا میں پابند ہوں اور جس چیز کو میں نے اپنا مذہب قرار دیا ہے۔ وہ کیا ہے۔ اور میں نے اسے کیوں اختیار کیا ہے۔ اس پر کسی کو اعتراض کا موقعہ کم ہی ہوگا۔ کیونکہ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں اپنے دلی اعتقاد کا اظہار کروں اور یہ بتاؤں کہ میں کس طرح اس نتیجہ تک پہنچا۔ ہاں اس کے ضمن میں مجھے یہ بھی بتانا پڑیگا۔ کہ دیگر بہت سے مذاہب سے میں نے اپنے آپ کو کیوں اور کس طرح علیحدہ کیا

کسی مذہب کو اختیار کرنے کے اسباب

ہر ایک شخص کے واسطے کسی مذہب کے اختیار کرنے کے لئے بہت سے وجوہ ہوتے ہیں۔ اور مختلف اسباب ایسے ہوتے ہیں جو کسی کو ایک مذہب کا معتقد بنا دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک سبب یہ ہے۔ کہ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جس مذہب کے لوگوں میں وہ نشوونما پاتا ہے۔ اُن کے خیالات اور معتقدات رفتہ رفتہ اس کے دل میں گڑتے رہتے ہیں۔ اور وہ بتدریج ان کا اثر اپنے اندر لیتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے۔ تو اس مذہب کا پابند کہلاتا ہے۔ یہ بھی ایک سبب کسی مذہب کے اختیار کرنے کا ہے۔ اور مجھے بھی ایسا موقعہ ملا ہے

میں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا۔ میرے ماں باپ سنی حنفی کہلانے والے مسلمان تھے۔ اور تعلیم کی بابت بہت رعایتیں ہوں میری کہلائی پر کہ مجھے بہلانے کے وقت اور لوری دیتے ہوئے۔ اس کے منہ میں اللہ کا نام اور نبی کا نام رہتا تھا۔ ابتداءً میں میرے مسلمان ہونے کا یہی سبب ہوا۔

بچپن کی سنی ہوئی کلام کا اثر

آپ کو معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھر میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو سب سے اول اسکے کانوں میں اذان کہی جاتی ہے۔ جن کلمات میں مذہب اسلام کے تمام اصول صاف صاف مندرج ہیں۔ وہ اس کے کان میں پھونکے جاتے ہیں۔ جب میں نے طب پڑھی تو میں اس نکتہ پر پہنچا کہ بچپن کے وقت کان میں پڑی ہوئی بات گہرا اور لمبا اثر رکھنے والی ہوتی ہے۔

میں نے ایک عورت کا حال پڑھا ہے۔ جو کہ جرمن زبان سے بالکل ناآشنا تھی۔ مگر اسپر ایک دورہ پڑتا تھا۔ کہ اس وقت وہ جرمن زبان میں ایک فصیح بلیغ لیکچر دیا کرتی تھی۔ ایک ڈاکٹر اس کھوج میں لگا کہ اس کی اصلیت کو دریافت کرے بہت کوشش کے بعد اُسے اس کا سبب یہ معلوم ہوا کہ جب یہ عورت چھوٹی بچی تھی اور اپنی ماں کی گود میں تھی۔ اسوقت اسکی ماں ایک جرمن پادری کے ہاں خدمتگاری کے لئے رہتی تھی۔ پادری صاحب اپنی سرمن (خطبہ) طیار کر کے پہلے مشاقی کے لئے گھر میں باآواز بلند اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ جسطرح انہوں نے گرجا میں پڑھنا ہوتا تھا۔ اور وہ آواز اس لڑکی کے کان میں متواتر ایک عرصہ تک پڑتی رہی۔ یہ اس کا اثر تھا جواب وہ جرمن زبان میں لیکچر دیتی تھی۔

ابتدائی تعلیم

پھر میں نے اپنی ماں کی گود میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز سنی۔ بڑے بڑے صلوات و برکات و سلام اور رحمتیں ہمارے ہادی پر ہوں جس نے ہمارے کانوں میں یہ صدا پہونچائی۔ جب مجھے ذرا ہوش آئی۔ اور میں نے اپنے باپ کے پاس پڑھنا شروع کیا۔ تب بھی یہی صدا میرے کان پڑتی رہی۔ جب میں اور بڑا ہوا اور مدرسہ میں داخل ہوا تو اسوقت کے مدارس میں ایسا گھمسان نہ تھا۔ جیسا کہ اب ہے۔ کہ ایک ہی بنچ پر اور ایک ہی کمرہ میں بہت سے مختلف مذاہب کے لوگ جمع ہوں اور اکٹھے سبق پڑھیں۔ اور

اور ایک وجہ سے پر اثر ڈالیں بلکہ ہمارے میاں جی ایک خاص رنگ کے آدمی تھے۔ وہ دس لڑکوں کو ملا کر سبق نہ پڑھتے بلکہ ایک ایک لڑکے کو باری باری الگ الگ سبق دیتے تھے جو زیادہ خدمت کرتا اُسے زیادہ اور عمدہ سبق پڑھ لینے کا موقعہ ملتا۔ اور جو کم خدمت کرتا اسے کم موقعہ ملتا یہ بناوٹی بات نہیں ہے بلکہ واقعہ میں اسی طرح سے ہوا غرض یہاں تک میں نے کوئی بات اس آواز کے مخالف نہ سُنی۔ جو بچپن سے میرے کان میں ڈالی گئی تھی۔

پہلی مخالف آواز لیکن جب کہ میں نارمل اسکول راولپنڈی میں پڑھتا تھا۔ تو میرے مکان کے قریب ایک مشنری پادری صاحب الگزینڈر نام کے رہتے تھے۔ ان سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ تو اونہوں نے دو کتابیں بنام میزان الحق وطریق الحیات نہایت خوبصورت جلد کی ہوئی مجھے دیں ان کتابوں سے مجھے پرانی تعلیم اور اس کے منشار کے برخلاف باتیں معلوم ہوئیں جس سے مجھے حیرت پیدا ہوئی۔ یہ پہلی صدا تھی جو اس کلمہ اور تعلیم کے مخالف میرے کان میں پڑی۔ اسوقت میری عمر پندرہ سال سے کچھ زائد تھی

مزید مخالفتوں کی آواز اس کے بعد ایک بار دفعہ رہ گئے اہل حدیث واہل فقہ کے باہم تخالف کے اسباب پر اطلاع مجھے پوری پوری مل گئی۔ پھر میں لکھنؤ میں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے گیا۔ وہاں مجھے شیعوں کے عقائد اور اعمال کے دیکھنے اور سننے کا بڑا اتفاق ہوا۔ وہاں اہل تشیع طلبۃ العلم ہی تھے۔ اور علما ہی تھے۔ سب کے حالات دیکھنے کا بخوبی موقعہ ملا۔ تب مجھے شوق ہوا کہ میں تحقیقات کروں کہ دنیا میں کس قدر مختلف الخیال لوگ ہیں اور ان میں باہمی کیا کچھ اختلاف ہے اور ان کے عقائد میں کیا فرق ہے اسوقت تک مجھ صرف دو فرقوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا ایک عیسائی دوسرے شیعہ۔ زیادہ کاوش کرنے سے معلوم ہوا کہ دو اور فرقے ہیں۔ ایک اخباری اور ایک اصولی۔ پھر مجھے ہمیشہ یہ شوق رہا کہ دریافت کرتا رہوں۔ کہ کس قدر عجیب خیالات کے لوگ اور دنیا میں ہیں مگر اسوقت بسبب طالب علمی کے باشندوں سے واسطے کہ آجکل کی طرح تبادلہ خیالات کا موقعہ نہ تھا۔ مجھے زیادہ اختلاف معلوم ہوئی

اسلامی فرقوں میں چنداں اختلاف نہیں پھر ایک اور موقعہ نکلا جس میں مسلمانوں کے درمیان مختلف فرقوں کے دیکھنے اور حالات معلوم کرنے کے ذرائع مجھے حاصل ہوئے تب مجھے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے درمیان مقلد اور غیر مقلد۔ شرک وبدعت سُنّی وشیعہ اتباع الحدیث وغیرہ کے سبب ہی اختلافی مسائل میں یہ میدان بہت بڑا نظر آیا۔ لیکن جب میں نے اس پر غور کی نگاہ ڈالی۔ تو معلوم ہوا کہ اختلاف کوئی بہت بڑا نہ تھا اخباری ہوں یا اصولی۔ مقلد غیر مقلد۔ کہیں سے کوئی ایسا بگولہ نہ اُٹھا جو اس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پودے کو صدمہ پہونچاتا۔ جو ابتدا سے میرے دل میں لگایا گیا تھا کیونکہ یہ سب فرقے اس کے قائل تھے۔ پس ابتدائی عقیدے کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچا۔

علمی شوق کا نمونہ انہیں اختلاف مذاہب کے متعلق مجھے ایک کتاب کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ اور مجھے پتہ لگا۔ کہ وہ ایک تاجر کتب کے پاس ملسکتی ہے میں اس کے پاس گیا اس نے کہا وہ کتاب قابل تلاش ہے اسوقت نہیں ملسکتی۔ میں تلاش کر رکھوں گا آپ کل آویں۔ میں دوسرے دن گیا اس نے مجھے کتاب دی۔ جس کے کل ۶۲ صفحات تھے اور ۵۰ صفحات کا اس کے ساتھ ضمیمہ تھا۔ چھاپے کی کتاب تھی۔ اور معمولی تھی۔ میں نے قیمت دریافت کی تو اوس نے کہا کہ پچاس ۵۰ روپے۔ اگرچہ زمانہ طالب علمی تھا۔ مگر میرے پاس خدا تعالیٰ کے فضل سے روپیہ موجود تھا اور کتاب کا شوق تھا۔ میں نے اُسے مبلغ ۵۰ روپیہ کا نوٹ نکال دیا اور کتاب اپنے قبضہ میں کی اور وہاں سے چل پڑا۔ اس نے اصرار کیا کہ ٹھہر جاؤ۔ کچھ بات کرنی ہے مگر میں نے کہا کہ مجلس واحد میں اقالہ کے متعلق فقہا کا اختلاف ہے۔ بعض تفارق قولی کے قائل ہیں اور بعض تفارق جسمی کے اور مجھے کتاب کا شوق اس لئے میں اٹھتا ہوں کہ بالاتفاق آپ اقالہ نہ فرما سکیں۔ میں فی الحال باہر جاتا ہوں تاکہ یہ بیع بالاتفاق پختہ ہو جائے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میں واپس آیا۔ اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد اس نے کہا میں آپ کو کچھ دینا چاہتا ہوں۔ کیا آپ قبول فرماوینگے میں نے کہا ہر ایک شخص کی مصلحت لینے اور دینے کی جدا جدا ہوتی ہے۔ جبتک کہ مجھے معلوم نہ ہو۔ کہ آپ کیا دینا چاہتے ہیں۔ میں کچھ اقرار نہیں کر سکتا۔ وہ بولا میں آپ کو مبلغ ۲۵ روپیہ واپس دیتا ہوں کیونکہ میں نے کبھی کوئی کتاب کا ایسا عاشق نہیں دیکھا میں نے کہا جب عشق ہوا تو عشق کے سامنے پچاس روپیہ کی کیا ہستی ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

حقیقت اوتار ہنود

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درخدمت بابرکت مکرم ومعظم بندہ جناب مفتی محمد صادق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش اینکہ۔ در دل بندہ بعض اوقات خوبدن کتب متفرقہ ادیان عالم خیالاتے عجیب پیدا می شوند۔ چنانچہ بعضے ازان خیالات برکتب حاشیہ زیر مطالعہ خود تحریر مے نمائد و با برلے وقتے دیگر گذاشتہ ازان درمیگذرد۔

دراین روزہا کہ کتب ادیان ہنود زیر مطالعہ اند چنین معلوم گردید کہ اینکہ کملائے اوشان گفتہ اند کہ جملہ مرسلان آلہی خواہ از قسم پورن یا از قسم انش مے باشند دہ اند یعنی تا تکمہ عشرہ کاملہ و آنہا را بہ مچھہ و کچھپہ و براہ و نرسنگھہ و وامنہ و پرسرام و رام و کرشن و بودھ و کلکی موسوم گردانیدہ۔ دراصل مراد اوشان آنست کہ از مچھہ گرفتہ تا نرسنگھہ دو عالم حیوانات بحری و بری بودہ است کہ با عالم انسانی ہیچ تعلق نداشتہ است لہذا ترتیب ان چنان گذاشتہ اند کہ اول اوتار یعنی ابتدائے اوتار یکہ تعلق با موجودات بحری دارد مچھہ یعنے ماہی را قرار دادہ اند۔

و دور ہمین عالم بحری را منتہی بہ کچھہ اوتار میکنند کہ مراد انتہائی خلقت آبی و شروع خلقت خاکی مے شود۔ چنانچہ ماہی انتہائے عالم معقول و ابتدائے عالم محسوس بود۔ کچھہ نیز انتہائے عالم آب و ابتدائے عالم خاک است۔ درینجا این رمز بے خبر نباید گذشت کہ نزد کملائے ہنود صاحب ہر انقلاب عظیم را منسوب بہ نفخ صور مے کنند و مظہر ہمین نفخ را اوتار میگویند۔ اذا وقعت الواقعۃ لیس لوقعتہا کاذبۃ خافضۃ رافعۃ۔ ۱۲

و مرزا بیدل دربارۂ ظہور عالم آب کہ ابتدائے کیف و کم بآنست چہ خوش فرمودہ آنجا کہ فرمودہ۔

یعنی آن حسن یک جہان پردہ ✤ چہرہ نمود لیک خوے کردہ
از حیا آب در طبق آورد ✤ بسکہ بے پردہ شد عرق اندود

سه دازینجا است کہ دربارۂ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنے حضرت اقدس مسیح ومہدی آخرالزمان علیہ الصلوۃ والسلام آمدہ کہ در حالت گفتگو وخموشی چہرہ مبارک او عرق آلودہ خواہد بود چرا کہ نشان صادق ہمین است۔ در حالت بعثت و ظہور خود نیز از خفا و بطون کہ حیا عبارت از آنست عاری نمے باشد

بعد ازان دہ اوتار دیگر را کہ متعلق عالم حیوانات بری است پیش کردہ اند۔ و ابتدائی آنرا براہ اوتار خوک مے کنند

انتظام کرے۔ انہون نے کہا ہم کیا کر سکتے ہین ہمارا کام یہ تھا کہ ہم مولوی صاحب کو اسٹیج پہ کھڑا کردین اب اگر وہ بھاگتا ہے تو مشکل ہے۔ ہم کس کو مجبور کر سکتے ہین ایسا ہی ایک مباحثہ مین مولوی ثناء اللہ کا حال ہوا۔ جہان وہ کھڑے ہوئے لوگون نے بھاگنا شروع کیا۔

مسیح کس طرح آسمان پر گیا جب مولویون کا ذکر آیا ہے تو مین ایک اور مولوی کا بھی کچھ حال بیان کرتا ہون جس نے بتقریب مباحثہ کہارا مین مثنوی کے چند اشعار پڑھ دئے۔ جنہین سے ایک مین لفظ بھت کا آتا تہا اس کا ترجمہ کیا کہ "مسیح پھڑک کر آسمان پر چلا گیا۔ پہر کہا کہ مسیح ٹپ کر آسمان پر چلا گیا۔ پہر کہا فخرالدین رازی وہ امام ہے۔ جسکی تعریف مین مولانا روم فرماتے ہین ؎

گر باستدلال کار دین بُدے ؛ فخر رازی ۔ رازدین بُدے

صدقہ و دعا سے علاج بعد نماز ظہر حضرت صاحب شیخ صاحب کے مکان سے خواجہ صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ اور نماز عصر وہین پڑہی۔ میان فضل کریم صاحب سیالکوٹی اور بھائی عبدالعزیز مغل نے درثمین کی چند نظمین خوش الحانی سے حضرت کے حضور مین پڑہین اور چند نو مرید بیعت مین داخل ہوئے۔ اسوقت ایک شخص نے عرض کی کہ میری اولاد کچھ پاگل ہے اور کچھ نالائق ہے۔ فرمایا کچھ خیرات کرو اور دعا کرو اور استغفار کرتے رہا کرو اور ہرگز نہ تہکو۔ اللہ تعالیٰ سے ناامید نہ ہو۔ خدا اپنے فضل سے سب کام ٹھیک کر دیگا۔

فرمایا۔ ہمت ہارنا اور ناامید ہونا تو کفر ہے۔ مومن کا کام نہین کہ کبھی ناامید ہو جاوے بلکہ کوشش کرتا جائے اور خدا تعالیٰ پر بہروسہ رکھے۔

اہل لاہور کو نصیحت لاہور مین جن لوگون نے بیعت کی ان سب کو یہ نصیحت فرمائی۔ کہ غفلت کی صحبت سے بچتے رہو۔ اور اگر کوئی مجبوری پیش آوے تو استغفار بہت کرتے رہو۔ غالباً اسواسطے فرمایا کہ بڑے شہرون مین غفلت کے سامان بہت مہیا ہو جاتے ہین۔

ایک شیعہ کا خط اور اس کا جواب لاہور مین کوئی ایرانی شیعہ مولوی واعظ آئے ہوئے ہین۔ ایک شیعہ نے برادرم ملک غلام محمد صاحب احمدی کو کہا کہ ہمارے ایرانی مولوی صاحب قادیان جانین۔ اگر تمہارے خلیفہ صاحب ان کے ساتھ بات کرنا چاہین۔ ملک صاحب نے حضرت کی خدمت مین یہ بات پیش کی اور حضرت نے اجازت دی۔ جس پر اس نے پہر ایک خط لکھا۔ جو کہ ملک صاحب نے حضرت خلیفہ صاحب کی خدمت مین لاہور مین پیش کیا۔ حضرت صاحب نے اسی وقت اس کا جواب لکھ دیا چنانچہ وہ خط اور جواب ہر دو درج ذیل کئے جاتے ہین۔

شیعہ صاحب کا خط

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا ابتدائی دعوے محدثیت اور پہر مجددیت اور بعد ازان مثیل مسیح اور آخر الامر مسیح ابن مریم اور مہدویت و نبوت کا تمام جوان کے رسالجات وغیرہ اشتہارات سے پایا جاتا ہے۔ جناب مولوی نورالدین صاحب اس کے معتقد مین اور اسی بنا پر آپ قائم مقام اور خلیفۃ المسیح ہین۔ و نیز اس امر کا بھی اظہار فرماتے ہین۔ کہ یہ خلافت منصوصی ہے۔ تو کس کی طرف سے۔ بعد تصفیہ مابہ النزاع صدر مقام لاہور مین واسطے مناظرہ تقریری عام جلسہ مین جسمین علمائے ہر فرقہ شامل ہون اور حکم مقرر ہون۔ ایک تاریخ مقرر کی جاوے۔ جس کا انتظام سرکاری بھی ہونا چاہیئے۔ اور اگر جناب مولوی صاحب چاہین تو دہلی مین بھی ایسا جلسہ قائم ہو سکتا ہے۔ احقر شیخ علی شاہ

جواب از جانب حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی

دو ہم کو تحقیق ہمیشہ مدنظر ہے اور اب میری عمر ستر سے متجاوز ہے بہرحال مرنا قریب ہے اگر ہمین کوئی حق کی راہ مل جائے تو ہم غلطی پر ہٹ نہ کرین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر حکم کس مذہب کا ہوگا اور اس پر کس طرح اعتماد ہوگا۔ نورالدین ؏

لاہور سے روانگی ۲۵ر کی شام کو ملتان جانے کے واسطے لاہور سے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر لاہور کے دوستون کی ایک بڑی جماعت مشایعت کے واسطے حاضر تہی۔ شام کا کھانا میان چراغ الدین صاحب کی طرف سے اسٹیشن پر پہونچایا گیا اور ان کے فرزند عزیز حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ حضور کے ہمرکاب ملتان آئے دوسری گاڑی مین میان معراج الدین صاحب عمر اور مرزا عبدالغنی صاحب بھی حضرت خلیفۃ المہدی کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے ملتان پہونچ گئے۔ صبح پانچ کے قریب گاڑی اسٹیشن ملتان پر پہونچی۔ بہت سے دوست استقبال کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے۔ محلہ شاہ یوسف گردیزی مین مخدوم سید محمد شاہ صاحب گردیزی کا ایک مکان ہمارے قیام کے واسطے تجویز ہو چکا تہا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

ارکان ستہ کے عنوان سے نور افشاں مین ایک مضمون شائع ہو رہا ہے۔ جسے ہم نے کبھی قابل توجہ نہین سمجھا۔ کیونکہ جس قوم کی عقل و دانشمندی کا یہ حال ہو۔ کہ وہ ایک انسان کے بچے کو خدا قرار دیتی ہو اور جسکی دماغی قابلیت کا ثبوت تثلیث کے معنے (تین مین ایک۔ اور ایک مین تین) سے ملتا ہو اور جو بائبل جیسی ضخیم کتاب کو منجانب اللہ جزو ایمان قرار دے کر پھر اس کی شریعت کو لعنت بھی کہتی ہو۔ اور جس کی خود غرضی یہان تک بڑھ گئی ہو۔ کہ وہ اپنے نجات دہندہ کو تین دن دوزخ مین پہنچاتی ہو۔ اور جو اس کے خون کو ہرایت وار بڑے مزے سے پیتی ہو۔ وہ جو کچھ کسی مذہبی امر مین لکھے گی وہ اسی قدر قابل توجہ ہوگا جسقدر خدا کے مقدس و بے مثل بیٹے کا بڑے جاہ و جلال کے ساتھ ایک گدھی کے بچہ پر سوار ہو کر آنا۔

لیکن تاہم ایک غلط فہمی جو اس مضمون نویس نے ڈالنی چاہی ہے اس کا ازالہ کرتا ہون وہ لکھتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کے علم سے بالکل محروم رکھا گیا۔ حالانکہ قرآن مجید مین ہے۔ فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول (۲) ذلک من انباء الغیب نوحیھا الیک جس سے ظاہر ہے۔ کہ جس قدر غیب ضروری تھا وہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بتایا۔ ان یسوع مسیح بھی فرماتے ہین کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہین جانتا۔ جتنا باپ نے یسوع کو بتلایا اس کو خبر تہی باقی کوئی غیب اس پر ظاہر نہ تہا۔

پہر لکھتا ہے کہ آپ "معصوم نہ تھے" حالانکہ "واللہ یعصمک من الناس" صرف آپ ہی کی ذات ستودہ صفات کے لئے نازل ہوا۔ یہ لفظ تو مسیح کے لئے بھی سارے قرآن مین نہین۔ اور کیونکر اس شخص کے لئے ہوتا۔ جو یہودیون کے ہاتھ سے کانٹون کا تاج پہنایا جا کر صلیب پر چڑھایا گیا اور خود اپنی اندرونی کمزوریون سے آگاہ ہونے کے سبب گوارا نہین کرسکتا کہ صرف نیک بھی کہلائے۔

پھر لکھتا ہے کہ معجزے سے محروم۔ اعجاز دیکھئے کہ جو آیۃ مثیں کی ہے اسی مین

ایک عظیم الشان معجزہ کا ذکر ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ وقالوا لولا انزل علیہ ایۃ من ربہ قل انما الایات عند اللہ و انما انا نذیر مبین۔ دیکھو سوال کے جواب مین کہا گیا ہے کہ بہت سی آیات (معجزے) اللہ کے پاس ہین اور وہ انہین اپنے اپنے وقت پر نازل کریگا۔ چنانچہ مین ڈرانے والا ہون۔ ظاہر یعنی تم پر ایک عذاب آنے والا ہے جس سے تم تباہ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ تمام بُت پرست تباہ و ہلاک ہوئے اور ان کے بُت توڑے گئے باقی وہی بچے جو مسلمان ہو گئے۔

پھر لکھا ہے کہ "محض بشر تھا"۔ تو انسانوں کی عملی زندگی کا نمونہ اور کیا خدا ہوتا؟ انما انا بشر مثلکم۔ جو تم نے حوالہ دیا ہے اسی کے ساتھ "یوحیٰ الیّ" ہے۔ جو دوسرے بشرون مین ممتاز کرتا ہے مگر بشر کے واسطے نمونہ بشر ہی چاہیئے تھا۔

احمدی قوم کے بچون سے ایک ضروری درخواست

۱۵ شعبان قریب ہے۔ بدقسمتی سے بجائے نیکی عبادت یا روزہ کے اس رات کو آتشبازی چھوڑی جاتی ہے جسمین فضول خرچی اسراف (مال کا خطارہ مین خرچ کرنا) تو ہے ہی۔ مگر اس کے علاوہ خطرۂ جان بھی ہے۔ چنانچہ کئی بچون کے اتھہ پاؤن جل جانے ہین بعض کی آنکھون کو صدمہ پہونچتا ہے بعض تو جان ہی سے جاتے ہین اس لئے میری آرزو ہے۔ کہ ہمارے احمدی بچے اس قسم کی بدعت آمیز خطرناک کارروائی سے باز رہین اور دوسرے بچون کے لئے نمونہ بنین بلکہ اپنے دوستون کو بھی منع کرین۔ مین امید کرتا ہون۔ کہ قوم کے سعادتمند بچے میری اس درخواست کو منظور کرلین گے۔ بلکہ مین ان کی اطاعت کے بھروسہ پر کہتا ہون کہ وہ جس قدر رقم اس آتشبازی وغیرہ پر ضائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہون۔ وہ یہان دار الامان کے مسکین ویتیم بچون کو بدر کی معرفت بھیجوا دین اللہ تعالیٰ ان کو بہت بہت اجر دے گا۔ حاجتمند اور پاکیزہ دل ان کے لئے دعا کرین گے اور وہ خدا کے ہان کئی گنا خوشی کا سامان لین گے۔ ایسے تمام بچون کے نام جو خود بھی آتشبازی سے رُکے رہین اور اپنے بعض دوستون کو روکنے مین کامیاب ہون اور اپنی عیدی کی رقم بذریعہ ٹکٹ بدر مین مساکین و یتامیٰ کے لئے بھیجدین۔ اخبار مین شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائین گے۔ مین تاکید کرتا ہون۔ کہ ہر ایک احمدی باپ اپنے کم سن بچون کو یہ مضمون سنادے اور سمجھادے۔ جزاکم اللہ۔

مصدقہ و مجربہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام۔

مفرح یاقوتی

یاقوت مرجان مروارید زعفران کستوری عنبر جدوار ریگماہی فولاد اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے۔ دل دماغ اور روح کو تازہ کرتی انکو خاطر خواہ نشاط م اور تفریح پہنچاتی ہے اعضائے رئیسہ کو بدرجہ کمال تقویت حاصل ہوتی ہے۔ فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہین اونکے دور کرنے کے لئے نہایت مجرب کی مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۵ تولہ مفرح یاقوتی ہر رقی ہے۔ چار روپیہ

رسید زر

۹ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

۳۰۱ - غلام نبی صاحب للعہ
۱۱۲۱ - خواجہ جمال الدین صاحب للعہ
۹۹۹ - قاضی حبیب المجید صاحب للعہ

۷ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

۱۰۹۲ - فضل احمد صاحب عہ
۱۳۴۴ - ہدایت اللہ صاحب عہ
۱۲۷۹ - نبی بخش صاحب عہ
۲۲۰۶ - غلام قادر صاحب عہ
۲۱۵ - خادم علی صاحب للعہ
۹۱۶ - ولی محمد صاحب للعہ
۲۲۱۳ - محمد دین صاحب عہ
۲۵۱۴ - عبد القدوس صاحب ے
۲۳۱۵ - نعمت اللہ صاحب للعہ
۱۴۲۱ - فضل احمد صاحب عہ
۱۷۷۶ - عزیز الدین صاحب عہ
۲۵۱۲ - غلام محی الدین صاحب ے
۲۱۹۸ - عبد اللہ صاحب للعہ
۱۴ - محمد بخش صاحب عہ
۳۲۷ - نیاز بیگ صاحب للعہ
۱۱۰۱ - کریم بخش صاحب للعہ

۸ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

۲۳۸ - محمد اسمٰعیل صاحب عہ
۲۱۰۷ - محمد دین صاحب للعہ
۳۹ - حبیب الرحمان صاحب للعہ
۲۲۹۰ - عبد الرحیم صاحب للعہ
۱۰۲۲ - فضل الدین صاحب للعہ
۱۳۱۸ - عبد الحکیم صاحب للعہ
۳۲۳ - صادق حسین صاحب للعہ
۲۱۶۴ - غلام حیدر صاحب عہ
۶۴۰ - منگل خان صاحب ے
۲۵۴۹ - نبی بخش صاحب للعہ
۲۲۷۵ - عبد الرحمان صاحب للعہ
۹۹۱ - نتھو خان برائے ابراہیم صاحب للعہ
۱۸۲ - گلاب خان صاحب عہ
۲۲۶۸ - حکم دین صاحب للعہ
۱۲۸۴ - ابو عطاء اللہ صاحب عہ

۹ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

۵۴۷ - فضل کریم صاحب للعہ
۲۳۵۷ - عنایت اللہ صاحب للعہ

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انول وائی گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑا اور قے کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۶ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں گھو کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ۵ ر۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ - مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے۔ منگاکر ملاحظہ کیجئے

صدائے اقبال

تجارت کا راز

اے صاحبان آپ پر روشن ہو کہ کمترین نے ایک اشتہار اخبار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس عہ کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں شرائط حسب ذیل ہیں۔ (۱) صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ دیگی وچونہ صرف ۱۵ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی بمبلغ عہ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلے طیار نہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مشتہر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال احمدی موضع جھنڈوالی سب آفس (گھوڑڈیا نوالہ تحصیل و ضلع لائل پور)

رسید زر

۸۰۱ غلام رسول صاحب عہ — ۱۱۰۲ اخوند رمضان صاحب ے
۵۵۲ پیر اکبر صاحب عہ — ۲۱۷۷/۱۰۹۱ چوہدری پیرانداتہ صاحب ۳
۲۴۶ خدا بخش صاحب عہ — ۷۵۵ محمد منظور الٰہی صاحب عہ
۵۴۷ امام الدین صاحب عہ — ۹۱۱ حامد حسین صاحب للعہ
۲۳۷۸ قاسم علی صاحب عہ — ۱۹۱۳ امیر اللہ خاں صاحب للعہ
۱۹ محمد حسین لائلپور للعہ — ۲۵۳۴ ناصر علی صاحب للعہ
۲۱۴ عنایت علی خانصاحب للعہ — ۲۲۴۹ میران بخش صاحب عہ
۲۰۷۷ طالب علی خانصاحب عہ — ۱۵۶۶ محمد شاہ نواز صاحب للعہ
۲۳۷۰ محمد نور صاحب للعہ — ۱۵۶۱ محمد ایوب خاں صاحب للعہ
۴۷۲ امام الدین صاحب عہ — ۲۵۰۹ فضل الٰہی صاحب ے
۱۴۷۷ حاجی احمد صاحب ے — ۷۹۵ محمد ابراہیم صاحب عہ
۵۷۹ چاند خاں صاحب ے — ۵۴۴ ولی داد خاں صاحب عہ
۲۳۷۳ محمد علی صاحب عہ — ۲۲۰۲ حکیم احسان الٰہی صاحب ے
۲۲۴ منصب علی خاں صاحب للعہ — ۱۴۷۸ اللہ دتا صاحب عہ
۱۰۷۹ محمد اشرف صاحب عہ — ۲۳۵۲ محمد شریف صاحب عہ
۱۲۹ نور بخش صاحب عہ — ۲۰۲۵ غلام قادر صاحب عہ

۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

۱۹۴۰ ماجن شاہ صاحب عہ
۱۸۹۷ ملک غلام احمد صاحب للعہ — ۱۴۳۵ مولوی کرم الٰہی صاحب عہ
۲۲۴ محمد شفیع صاحب للعہ — ۲۳۵۸ خوشی محمد صاحب عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ ۔ المسجد الاقصیٰ المسجد الحرام

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

نام قیمت پیشگی عہ / بر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

Reg. No. L. 1027

۱۲ ۔ شعبان المعظم ۱۳۲۸ھ ۔ ۱۸ اگست ۱۹۱۰ء مطابق ۴ بھادوں

جلد ۹

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ با اقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
افترائے قول او در جان ما ست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست
یا کسے مومن نئی اے عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں مستحق لعنت است
منکراں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
مرد انکار کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا ۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے ورنہ جواب سے معذور ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہئیے ۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئیے ۔ تمام ترسیل زر تمام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئیے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے ۔ اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کو

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

ایڈیٹوریل

ہم ان غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے

نمبر [illegible]

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ پرچوں میں ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقت الوحی سے اور نیز ایک ڈائری سے ایسی عبارتیں نقل کر چکے ہیں۔ جن میں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور اب ہم حضرت کی ڈائری سے اور کتابوں سے اس کے متعلق مزید عبارتیں نقل کرتے ہیں۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کی سخت تاکید

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۲ء کو اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا صبر کرو اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتر اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا دار روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا تعالیٰ کے لئے ہے تم اگر رلے ملے رہو تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھیگا پاک جماعت الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔

مورخہ [illegible] ستمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا۔ کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں۔ فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ اور انکو تبلیغ نہیں ہوئی۔ فرمایا ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے۔ یا مکذب۔ عرب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں۔ اور ہماری قوم شیعہ ہے۔

فرمایا تم خدا کے بنو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ اسکا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ کلام الٰہی سے ظاہر ہے۔ کہ تکفیر کرنیوالے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں۔ کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے۔ اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے۔ کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط کر جاویں۔ اور تمہیں خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جان لو کہ وہ مجھ میں سے نہیں کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اسکی عزت نہیں۔

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو خان محمد عجب خاں صاحب آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں یا نہیں۔ فرمایا اول تو کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں لوگ واقف نہ ہوں اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا۔ اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ اکیلے پڑھ لو۔ خدا تعالیٰ اسوقت چاہتا ہے۔ کہ ایک جماعت طیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔

حج میں احمدی کی نماز وکعبہ میں چار مصلے

از حضرت مسیح موعود [illegible] حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے بعض ائمہ دین سالہا سال مکہ میں رہے لیکن چونکہ وہاں کے لوگوں کی حالت تقوے سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارہ نہ کیا۔ اور گھر میں پڑھتے رہے۔ [illegible] مصلے جو اب [illegible] یہ تو پیچھے بنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہرگز نہ تھے اس وقت ایک ہی مصلیٰ تھا اور اب بھی جب تک چاروں [illegible] ایک ہی مصلیٰ نہ ہوگا تب تک [illegible] ہاں توحید اور راستی ہرگز نہ پھیلے گی۔

ایسی احمدی کی [illegible] غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھے

ایک شخص [illegible] ایک منصور کا مرید ہے۔ وہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے۔ اور کبھی کبھی وہاں امام بننے کا بھی انکو اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ جبکہ وہ لوگ [illegible] [illegible] ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ان کو کافر کہتے ہیں ہم تم اسلام پر ہیں تو ہم خود کافر ہیں [illegible] تو اس صورت میں انکے پیچھے نماز کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔ ایسا ہی جو احمدی ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ جبتک وہ توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

مبارکباد

بروز پنجشنبہ بتاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۹۱۰ء سکینہ بنت مولوی عزیز بخش صاحب حافظ و نمبر ڈیرہ غازیخاں کا نکاح میاں غلام محمد صاحب ولد خیر الدین صاحب قوم [illegible] کے ساتھ پانچ سو روپیہ مہر کے عوض قرار پایا اور مسجد مبارک قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے بموجودگی مولوی محمد علی صاحب و دیگر صحابہ بعد خطبہ مسنونہ کے نکاح پڑھا۔ اور دعا فرمائی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس نکاح کو جانبین کے واسطے موجب برکات کرے۔ آمین۔

چندہ عمارت

جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ایک اور قسط چندہ عمارت کی بمبلغ [illegible] بدست حکیم محمد حسین صاحب قریشی وصول ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

درخواست جنازہ

سید عظیم الدین صاحب احمدی وکیل عثمان آباد علاقہ دکن سے اپنے مرحوم بھائی سید حسین صاحب احمدی کے لئے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے۔ اور اسکی اولاد کو نیکی پر استقامت اور فلاح دارین عطا فرماوے۔

الخطبہ

ایک بیوہ لڑکی عمر پندرہ سالہ کے واسطے ایک ایسے احمدی کی ضرورت ہے جو لوہار ہو یا ترکھان متقی - پابند صوم صلوٰۃ - کسب دار ملازم - عمر پچیس سال سے کم - پہلی بیوی نہ ہو - نیک اخلاق ہو ساکن اضلاع گوجرانوالہ - سیالکوٹ ہو - درخواست کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ ہوں اور معرفت مینیجر بدر ہو۔

(۲) ایک کنواری لڑکی عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری غیر احمدی کے واسطے ایک احمدی کشمیری لڑکے کی ضرورت ہے جو عمر بیس سال سے کم ہو اور باقی صفات مندرجہ نمبر ا سے متصف ہو درخواست کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ ہوں معرفت مینیجر اخبار بدر ہو۔

(۳) ایک بیوہ عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری کے واسطے احمدی لڑکے کی ضرورت ہے - عمر بائیس سال کے قریب - باقی صفات نمبر ا سے متصف ہو - درخواست کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ ہوں خط و کتابت معرفت اخبار بدر ہو۔

نوٹس

جن صاحبان نے اب تک قیمت نہیں دی اور وی پی واپس کر دیے ہیں ان کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں - اگر اس نوٹس پر توجہ نہ ہوئی - تو کسی اگلے اخبار میں ایسے صاحبان کو نام بنام مخاطب کرکے جگانا پڑے گا۔

چٹھیں

نئی چھپیں گی - جن صاحبوں کو اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی کرانی ضروری ہو مطلع فرماویں۔

خط کا جواب

جو صاحب اپنے خط کا جواب چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ یا ۱ کا ٹکٹ ارسال فرماویں۔

ضرورت

بدر میں ایک پریسمین کی ضرورت ہے - جو ڈبل پتھر چھاپ سکے۔

نیز ایک کاتب کی بھی ضرورت ہے جو عربی اور فارسی ہر دو خط عمدہ لکھ سکے - اور نیز مصحح سنگ بھی ہو۔

رسید زر

(آمد یکم اگست ۱۹۱۱ء تا ۱۴ اگست ۱۹۱۱ء)

۲۵۹۷ - ملاں نیسزان صاحب ۶	۲۱۷۹ / ۱۱۴۶ عبدالحی خان صاحب عہ
۲۹۸ - جلیل احمد خان صاحب للعہ	۲۲۸۹ - محمد بوٹ صاحب ے
۲۱۵ - عبدالخالق صاحب للعہ	۲۱۳۲ - عبدالکبیر خان صاحب ے
۱۲۹۷ - محمد عمر صاحب للعہ	۲۰۵۵ - غلام حیدر صاحب للعہ
۲۳۵ - گلاب الدین صاحب للعہ	۲۲۹۲ - اللہ دتا صاحب عصہ
نمبر ۸۵۷ - فتح محمد صاحب .. .. عہ	

وفات سے پہلے اخبار بدر سے خرید کرو

سنت احمدیہ - ۴ - مجموعہ فتاویٰ احمدیہ - بجائے ۱۲ کے صرف عصہ - سری نہہ کلنک اوتار - ۸ - کفارہ ۱۲ - چشمہ مسیحی ۵ - مبادی الصرف ۲ - غلامی ۴ - عصمت انبیاء ۷ - سر الشہادتین ۱ - الاستخلاف ۳ - شہادت القرآن ۲ - ظہور المسیح ۶ - معیار الصادقین ۴ - اسلام کی پہلی کتاب ۴ - عیسائی مذہب ۱ - معیار الحق ۱ - ضرورت زمانہ ۱ - مورکھ سیدھ ۴ - کامن احمدی ۱ - نظم مستورات ۱ - احمدی کامن ۱ - القول الصحیح فی تصدیق المسیح ا - فتح الدین - ۴ - رعایتی ۲ - السر المکتوم ۵ - البرہان الصریح ا - شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۷ - جنگ مقدس ۸ - بیس پارے کے نوٹ ۱۲ - ٹیکہ مہنگا ۱ - ست سلاجیت گنگتی یک تولہ عصہ بھی - درثمین اردو اگلے ہفتے بالکل طیار ہو جاویگی اور شرائط بیعت

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ۱۸۹۳ء

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال - رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور، چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصول دوا ہو گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور قے کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لیے یہ نہایت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں - گود کے بچے کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ - محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجیو

صدائے اقبال ۷/۸

تجارت کا راز

اے صاحبان آپ پر روشن ہے - کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس ۱۲ کر دی ہے تاکہ غریب غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد دیگی وچولہا صرف ۵ منٹ میں تیار کرنیکی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب معذور - (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاوے گی - روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر - غلام محی الدین اقبال - احمدی موضع جھنڈوال ڈاکخانہ کھوڑیانوالہ تحصیل و ضلع گورداسپور)

مفرح یاقوتی

یاقوت - مرجان - مروارید - زعفران کستوری - عنبر - جدوار - ریگ ماہی فولاد اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے اور انکو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہونچاتی ہے - اعضائے رئیسہ کو بدرجہ کمال تقویت حاصل ہوتی ہے - فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں ان کے دور کرنے کے لئے نہایت درجہ کی مفید ہے - قیمت فی ڈبیہ جس میں ۵ تولہ مفرح یاقوتی ہے چار روپے (للعہ)

حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نولکھا لاہور

ایکسو پچیس برس کی جنتری

جس میں از ابتدائے ۱۷۸۲ء لغایت ۱۹۰۷ء و ۱۱۹۷ھ لغایت ۱۳۲۵ھ و ۱۱۹۰ فصلی لغایت ۱۳۱۵ فصلی و ۱۸۳۹ لغایت ۱۹۶۴ بکرمی مفصل تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل اور مطابق اہل ملک کے فائدہ کے لئے تجویز کرکے میاں معراج الدین عمر نے چھپوائی ہیں - مبلغ تین روپے پر یہ جنتری مفصلہ ذیل پتہ پر مل سکتی ہے ساہوکاروں اور اہل مقدمات کے لئے از حد مفید ہے

پتہ - میاں معراج الدین عمر - معراج منزل نولکھا لاہور

اس مہارشی کے والد کا نام **وشنو یس** ہوگا۔ سنسکرت میں وشنو کے معنے اللہ کے . . . اور یس کے معنے بندہ کے یعنے انکے والد کا نام **عبداللہ** ہوگا اور انکی ماتا کا نام "سومتی" جنکے معنے معتمدہ یعنی **آمنہ** ہوگا۔ اور پھر مہاراج دیاس جی اپنی تصنیف کردہ بہوکِ اتر پران میں فرماتے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں جو اس سنسار کی گتی یعنی نجات دلانیکے لیئے آئیگا۔ اس مہارشی
ت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا آہ ا میں بہت دور چلا گیا۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ اپنے رشیوں کے بتائے ہوئے مارگ (صراط) پر چل کر اپنے آپ کو ان کا سچا چیلا ثابت کرے۔

منوسمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک میں لکھا ہے۔ کہ معلے لوگوں کو ایذا دینا شراب کا پینا دغا خلاف وضع فطری یہ جرائم ہیں جنکا مجرم ذات سے گر جاتا ہے۔

مگر اب یہ حال نہیں ان میں سے کوئی چیز ذات کے گرانے کے لیئے کافی نہیں فی الحقیقت ان مذکورہ بالا گناہوں کے سوا چور اور ڈاکو بھی سوسائٹی میں رہ سکتے ہیں۔ لیکن بعض ایسی باتیں جن کو منو نے جرم بھی نہیں ٹھہرایا۔ ذات کے گرانیکے لیئے کافی خیال کی جاتی ہیں۔ مثلاً غیر قوم سے کھانا پینا غیر ملکوں میں سفر کرنا اسی طرح کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو بعض ہندو کے زعم میں ذات سے الگ کرتی ہیں

گوشت خوری بھی ہندو سوسائٹی میں یہی کام کرتی ہے۔ فی الحقیقت سب سے بڑا بھگت ہندو سوسائٹی میں وہ سمجھا جاتا ہے۔ جو گوشت نہ کھائے اور حقارت سے وہ دیکھا جاتا ہے جو کھائے اسلیئے میں بھی صرف آخری امر کی بابت بحث کرونگا۔ یعنی یہ کہ گوشت کھانا پاپ ہو یا نہیں اور ہمارا یقین ہے کہ

(۱) ہندو شاستروں میں گوشت کھانا جائز قرار دیا ہے
(۲) ہندو سوسائٹی میں اس کا استعمال مہابھارت کی لڑائی کے بعد جین دہرم کے غلبہ پر کم ہوا
(۳) سنسکرت یونانی اور یورپین اطبا کی بڑی بھاری کثرت نے اسے اعلیٰ قسم کی انسانی خوراک بتلایا ہے
(۴) اس کے پھیلانے میں قومی خوراک کی قسم اور مقدار میں ترقی ہوتی ہے۔
(۵) اس کا استعمال بڑھانے سے اسکی پیداوار بڑھیگی جس سے ہندوستان کو بڑی تجارتی منفعت ہوسکتی ہے کیونکہ وہ یورپ کی ماس منڈی میں اسٹریلیا کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے۔
(۶) اس کا ا سے خوراک کا بوجھ ہلکا کر کے سوسائٹی کے بڑے حصہ کی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اگر ہمیں موقعہ ملا تو ہم انشاء اللہ اپنے کسی آئندہ پرچہ میں ناظرین کے آگے اس سوال کے سب پہلو کھول کر دکھلا دینگے لیکن اسوقت ہمارا مقصد صرف یہ دکھلانا ہے کہ ہندوستان کا سب سے بڑا مقنن اس بارے میں کیا بتلاتا ہے۔

"**منو**" کے مان اور پرمان کے بابت دو رائیں نہیں ہوسکتیں ہمالیہ سے راسکماری تک اور کراچی سے آسام تک جہاں ہندو آبادی ہے۔ وہاں منوسمرتی اتنی ہی تعظیم سے دیکھی جاتی ہے جتنی کسی مذہبی کتاب کو دینی ممکن ہے پرانے ہندو مصنف بھی اس کو نہایت عزت سے دیکھتے ہیں۔ چہاندگیہ برہمن میں لکھا ہے۔ وہ اوپندیوں کی اوشدی ہے۔ برہسپتی لکھتا ہے کہ منو جو کچھ کہتا ہے۔ ویدوں کے مطابق کہتا ہے۔ خود منوسمرتی میں ادھیائے دو شلوک ۷ میں لکھا ہے۔ کہ جو دہرم منو نے کہا ہے وہ ویدوں کے مطابق ہے۔ وہ سب ویدیا جانتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہندوؤں کے مشہور مقنن ا منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔

اگر حیوانات اور نباتات دونوں میں روح ہے اور دونوں گیان رکھتی ہیں۔ اور سکھ دکھ ہوسکتی ہیں تو کوئی معقول آدمی گاجر کاٹنے یا مرغ مارنے میں فرق نہیں دیکھ سکتا۔ بجز اس کے کہ ان دونوں میں مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ (آٹھ ۲/۱۵)

پھر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔ **شرادھ** کے بارے میں مذکور ہے۔ کہ پترانات کو مول بیل وغیرہ سے ایک مہینہ ترپت رہتے ہیں۔ **مچھلی کے گوشت** سے دو مہینے ہرن کے گوشت سے تین مہینے گوسپند کے گوشت سے چار مہینے پرند کے گوشت سے پانچ مہینے اور گینڈے کے گوشت سے بارہ برس ترپت کے لیئے ملاحظہ ہو دسو سمرتی ادھیائے ۱۰ شلوک ا سے ۴ تک اور ادھیائے ۷ ۶ شلوک ۱۴ نیز دششٹ سمرتی ادھیائے گیارہ شلوک ۹ سے ۴۰

پھر آگے چل کر لکھا ہے کہ اپت کال میں تو کسی قسم کی خوراک بھی ممنوع نہیں اس کے متعلق وامدیو اور دسو امتر کو بطور نظیر ٹھہرا کر ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپت کال میں کتے کا گوشت کھایا تھا۔ ملاحظہ ہو دس ۱۰۴ سے ۱۰۸ تک

پھر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ کوئی شخص دودھ مچھلی گوشت سبزی وغیرہ لینے سے انکار نہ کرے (چار ۲۵۰)

گوشت بیچنے والے چمڑے کا بیوپار کرنے والے سوسائٹی کا ایک ضروری جزو ہیں ملاحظہ ہو آٹھ ۲۵۹ سے ۲۶۷

پھر آپستمبہ گرہ سوتر پرش اکھنڈ نیز دششٹ سمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک سے لیکر ۶۳ تک میں لکھا ہے۔ کہ برہمن کالے ہرن کی کھال پہنے چھتری چیتکبرے ہرن کی دیش گائے یا بکری کی اور ویشیہ بکری کی کھال ہر کوئی پہن سکتا ہے۔ پھر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ

ساکن جاندار متحرک جانداروں کی خوراک ہیں۔ بن دانتوں والے دانتوں والوں کی بن ہاتھوں والے ہاتھوں والوں کی بزدل دلیروں کی (دیکھو ۲۹) جو شخص ہر روز زندہ جانداروں کا گوشت کھاتا ہے۔ اسے کوئی دوش نہیں کیونکہ کھانیکے لائق جاندار اور کھانیوالے دونوں ایشور نے بنائے ہیں (۳۰)

یگیہ کے تحت گوشت کھانا دیوتاؤں کا طریقہ ہے ویدی کے مطابق جو گوشت سنسکرت سے جو اسنے نہیں کھاتا۔ وہ

اگلیس جنم پشو بنتا ہے۔ دیکھو ۲۰ گودے پشو درخت کچھو پنڈ وغیرہ جو یگیہ کے لئے مارے جاتے ہیں۔ وہ دوسرے جنم میں اوتم جونیاں پاتے ہیں۔

پھر آریہ سماج کے رشی مہارشی سوامی دیانند جی سرسوتی فرماتے ہیں کہ جو چاہے کہ میرے گھر پنڈت نیک دید کی تمیز کرنیوالا دشمنوں کا فاتح لڑائی میں خوش اور بے خوف رہنے والا لمبی عمر پانیوالا بچہ پیدا ہو تو وہ گوشت والے چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائے (دیکھو سنسکار ودھی پہلی طبع صفحہ ۱۱) پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے۔ کہ مشہور سنسکرت پنڈت اور رشی کے جیتے جی آریہ سنسکاروں یعنی رسم و رواج کے متعلق صرف یہی کتاب ... تھی۔

پھر سنسکار ودھی کے صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں کہ چھٹے مہینے میں ان پراسن کرایا جاوے اگر ان کی خواہش کرنیوالا ہے کہ بکرے کا گوشت اور علوم حاصل کرنیوالا تیتر کا گوشت کھاوے اب ان شلوکوں سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ ہندؤں کی پرانی مذہبی کتابوں میں گوشت کھانا جائز سمجھا گیا ہے۔ اور ان کو منوسمرتی کے ساتھ کلی موافقت ہے۔ اور پھر ایک پستک میں یہ بھی لکھا ہے کہ گربھ دان سنسکار میں جو چاہے کہ اسکا بیٹا عالم بہادر فصیح ہو وہ گوشت پلاؤ کھاوے۔

لیکن سب سے بڑا ثبوت جو ہم ہنود میں گوشت کو جائز بتلانے والے شلوکوں کے اصلی ہونیکا پیش کرسکتے ہیں۔ وہ تاریخی ثبوت ہے۔ راماین میں لکھا ہے۔ کہ جب رامچندر جی چتر کوٹ میں پہنچے تو جو بیری بن کر لچھمن کو حکم دیا۔ کہ ہرن مار کر لاوے تاکہ یگیہ کیا جاوے لچھمن جی ان کے ارشاد کے بموجب ہرن مار لائے۔ جو پکایا گیا۔ پھر بھاردواج رشی نے جب بھرت اور اس کے ہمراہیوں کی ضیافت کی اس میں گوشت شامل تھا۔ پھر مہابھارت میں ... کے ... حصہ میں یدھشٹر نے کہا کہ اب ہم کو کند مول اور شکار پر گزارہ کرنا پڑیگا۔ اور آدی پرو کے ایک حصہ میں ایک دیگچہ کا تذکرہ ہے۔ جو

نیمشا کے جنگل میں کیا گیا۔ اور جس میں بہت سے جانور مارے گئے۔

پھر ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ جو مکھن چاول گوشت تیرے ارپن (نذر) کرتا ہوں وہ سب لذیذ میٹھے اور گھی میں تر ہوں۔ (اتھروید ادھیائے ۱۸ انو واک ۴ منتر ...)

آریہ سماجی دوست ... اپنے دل میں سوچیں کہ جب آپکی نظر میں گوشت خوری کی تائید میں ہیں۔ تو پھر آپ کی گوشت خوری کی نفی میں اڑی کرنا ہٹ دھرمی اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔ اسوقت جبکہ محض گوشت کھانیکی وجہ سے مسلمانوں کو نیچ چنڈال اور راکھش وغیرہ کے ناموں سے پکارا جاتا ہے مگر جب کہ آپکے پاک رشی اور بڑے مہاتما مثلاً لمیک وسشٹ نارد گوتم شنو برہسپتی ویاس رامچندر وغیرہ سب کے سب گوشت خور تھے انکی نسبت آپ کون سے الفاظ استعمال کروگے آہ! اس تعصب کی بھی کوئی حد ہے۔ جو صرف اپنی بات کو منوانے کے لئے کسی خاص گروہ کے حق میں تیر بھیجنے کے لئے اپنے پاک رشیوں اور بڑے مہاتماؤں کا بھی کچھ لحاظ نہ کرے ہماری دل و جان سے اس قادر مطلق اور سرو شکتی مان کے حضور یہ دعا ہے۔ کہ ہمارے آریہ دوست اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتاریں۔ اور باریک بین نگاہ سے دیکھیں۔ کہ ہمارے رشیوں نے ہمیں کونسا رستہ بتلایا تھا۔ اور پھر ہماری گاڑی کا پہیہ کس طرف کو جا رہا ہے۔

گرنتھ صاحب کی شرح

روکون
مسلمان

جو سچے چیلے ہیں اگرچہ گورو صاحب سے بہت کچھ جو اپنی بعض اپنی ... اور ... میں پڑ کر دائرہ اسلام سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ پھر اپنے گھر ... کو خواہش ... بنا بریں ہم نے تمام گرنتھ سے وہ وہ بانیاں جو خالص حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں چھانٹ کر انکی شرح لکھنی شروع کردی ہے گرنتھ صاحب جیسی آٹھ نو ہزار اوراق کی ضخیم کتاب میں سے خالص باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک چھانٹ کرنے اور انکی شرح لکھنی کوئی آسان کام نہیں مگر بزرگان ملت کے بار بار کے تقاضوں نے ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اسوقت تک متعدد خط ہمارے پاس بزرگان دین کے پہنچ چکے ... نے اشد تاکید سے ہمیں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے کل شلوکوں کی شرح لکھنے کے لئے زور دیا ہے تاکہ گورو کے جیون **"خالصہ بہادر"** کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ انکے پرم گورو کس طرف جا رہے ہیں۔ اور وہ کس طرف جا رہے ہیں اس لئے ... از کثیر صرف کرکے قریباً قریباً سکھ صاحبان کی تمام مذہبی پستکیں منگوائی گئی ہیں اگرچہ میں اسباب کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کام میرے لئے سخت کٹھن کام ہے .... مگر باوا صاحب کے وہ شلوک جس میں انہوں نے قرآن شریف کی پاری آیات کا اپنی میٹھی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور اسلام اور قرآن شریف کی مہما گائی ہے۔ وہ شلوک موتیوں کے مول بھی سستے ہیں اسلئے دینی جوش اور بزرگان دین کے بار بار تقاضوں نے ہمیں اس اہم کٹھن کام کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور میں تو صرف اس میں ایک ذریعہ ہی ہونگا۔ ورنہ خدا وند تعالیٰ خود اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے دستگیری کریگا۔ ع

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اسو یکم نومبر ۱۹۱۰ء سے انشاء اللہ تعالیٰ اخبار نور میں یہ سلسلہ شروع کیا جائیگا۔ اور اگر اسلام کے حامی پیرو ... ہماری حوصلہ افزائی کی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس شرح کا گورمکھی ایڈیشن میں ساتھ ساتھ نکالنا شروع کردینگے۔ جو نور میں بطور ضمیمہ شائع ہوا کریگا۔ اس وقت ہم فدایان نور سے یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے

کتب سے بھی) آریہ ورت کی اخلاقی اور روحانی اُفتادگی کی حالت کا نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ جو کہ قبل اسلام تھی مگر مضمون کی از حد طوالت کے باعث ہم گزشتہ حوالوں پر ہی اکتفا کر کے دوسرے ممالک خصوصاً عرب کی حالت کا نقشہ پیش کرنا چاہتے ہیں

اخبار پرکاش کے متعصب اڈیٹر کو یہ تو سوجھا۔ کہ ملک عرب کے خدا پرست فرقوں کے بارے میں مختلف حوالے پیش کرے یا ویدوں کے من مانے ترجمہ کر کے ان سے وحدانیت کا ثبوت پیش کرے مگر اسے اتنا سمجھ نہ آیا۔ کہ اسلام نے کب سابقہ الہامی کتب یا صحف انبیاء کو وحدانیت سے خالی بیان کیا ہے۔ اصل مطلب جو درکار تھا۔ یہ تھا کہ آیا اسلام کے نزول تک آریہ ورت یا کسی اور ملک میں کامل وحدانیت کی تعلیم رائج تھی۔ یا لوگ اس سے بے بہرہ تھے۔ آریہ ورت کا نقشہ تو ہم نے پیشتر گزشتہ اور اس کے ایک دینی بھائی کی تحریر سے ناظرین کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آریہ ورت کے مصلح بیچارے یا تو وید سے ہی منکر ہو گئے جیسے بدھ یا ویدوں کی جگہ آپ شدروں کو وید سمجھ کر ان کی تعلیم کا پرچار کرتے رہے جیسے شنکر اچاریہ ہم دیانندیوں سے پوچھتے ہیں کہ ویدوں کی وحدانیت نے پانچ ہزار سال قبل اسلام کونسا کرشمہ اپنے سچا ہونے کا دکھایا۔ کہ سنسکرت کے عالم و فاضل بال برہمچاری [illegible] ویدوں کے وجود سے ہی ناواقف رہے۔ اور گائے کی بجائے بکری کو گائے سمجھتے رہے ہم نے دیانندی تعلیم کے رو سے اسبات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ بدھ و دوا اپنے ویدوں کی تعلیم قربانیاں اور گھوڑے کیساتھ عورتوں کا ہمصحبت ہونا وغیرہ فضول رسومات سمجھیں۔ شنکر اچاریہ نے اس سے دوسرا پہلو اختیار کر لیا۔ اور ہر چیز کو خدا بنا بیٹھا افسوس کہ پانچ ہزار سال کے عرصہ میں کسی بزرگ عالم نے وید کی وحدانیت پر پردہ نہ کھولا۔ اب اسلام کی روز روشن [illegible] کی تعلیم کو دیکھ کر اگر کوئی ویدک مصلح ویدوں سے وحدانیت کا دعوےٰ کرے تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اس کے قابل قبول نہ ہونے پر ایک زبردست دلیل اور بھی ہے کہ جبتک ایسے مدعی کو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ نہیں پڑا وہ باوجود علمیت وید کے خود بھی ہمہ اوستی اور شومت کا پیرو رہا۔ اور اپنی عمر کے ۲۰ سال ایسے ایسے فرقوں کی تائید اور ترویج میں بسر کئے۔ پھر ایسے شخص کی تعلیم وحدانیت دوسروں کیلئے حجت ہو سکتی ہے۔ جس نے اپنی عمر کا معتدبہ حصہ گھناؤنے شرک میں گزارہ ہو

اسلام کا جو اعتقاد وید اور دیگر کتب کے بارے میں ہے وہ ہم آگے چل کر لکھینگے۔ اسجگہ ہم ملک عرب کے مختلف فرقوں کے عقاید کا بیان کرتے ہیں تاکہ ناظرین ضرورت اسلام کے وجود کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ آیا قرآن کا یہ دعویٰ کہ اسکا نزول ایسے وقت ہوا جبکہ ظهر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ تمام دنیا [illegible] اور کامل وحدانیت کے [illegible] وجود دنیا سے

اڈیٹر پرکاش نے ۲۰ جون ۱۹۱۸ء کے پرچہ میں سر سید کے حوالہ پر زمانہ جاہلیت کے چار خدا پرست فرقوں کا حوالہ دیا ہے جو کہ بقول اڈیٹر مذکور قرآن کی توحید کا آئینہ ہیں۔ اور کہ اسلام کی پیش کردہ کل کی کل تعلیم وہاں (عرب میں) موجود تھی۔ وہ مذاہب جن سے اسلام نے بقول اڈیٹر پرکاش خوشہ چینی کی یہ ہیں۔ مذہب عیسائی مذہب ابراہیمی یہودی نصاریٰ علاوہ ازیں زمانہ جاہلیت کے عربوں میں بھی خدا پرست عرب دو قسم کے موجود تھے اس معترض کے تمام حوالوں اور تحریر کا لب لباب یہ ہے کہ توحید کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا جو آنحضرت ؐ نے ہی عرب میں پھیلایا ہے۔ اور پہلے اسکے کسی کو اسکا علم ہی نہ ہو اور کہ بت پرستی کا استیصال اور خدا تعالیٰ کی معرفت آپ ؐ کو یہودیوں کی تعلیم سے حاصل ہوئی۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے عرب نہ تھے جنہوں نے بت پرستی کے خلاف وعظ کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا ہو۔ کیونکہ آپ ؐ کے ظہور سے پہلے عربوں میں دو قسم کے خدا پرست فرقے موجود تھے۔

یہ وہ باتیں ہیں جن کے وجہ قبل از بعثت نبی کریم ؐ سے اڈیٹر پرکاش اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ عرب اس حد تک وحدانیت کے قائل اور بت پرستی سے متنفر تھے کہ ان کو فی الحقیقت اسلام کی ضرورت نہ تھی گویا اسلام سے پہلے ہی وہ تمدن اور معاشرت کے اعلیٰ اصول سے واقف اور مذہبی پہلو میں بھی تہذیب کی روشنی سے مالامال تھے اسلام نے صرف وحی اور آنحضرت ؐ کی پیغمبری کو ہی اسپر مستزاد کیا۔

اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ اسلام سے پہلے عرب میں تہذیب کی روشنی اور مکمل وحدانیت موجود تھی۔ اور ویسی ہی موجود تھی جیسے کہ اسلام کے بعد جیسا کہ معترض کا خیال ہے۔ اسکا فرض تھا کہ یہ ثابت کرتا کہ علوم دینی و دنیاوی میں عربوں کی ترقی اس درجہ تک پہنچی ہوئی تھی تمدن اور معاشرت میں یہ عجیب قوانین انکے ہاں موجود تھے ملکی حالات ان کے فلاں اعلیٰ اصول پر مبنی تھے۔ اور مذہبی پہلو میں وہ اس اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اگر وہ ان باتوں پر غور کرتا جنکا ہونا تہذیب کے لئے ضروری ہے۔ اور پھر اس کے بعد ممالک اور عرب کی تاریخ پر ایک نظر ڈالتا۔ تو اپنی دعوے کی دلیل کی بیہودگی کا خود ہی قائل ہو جاتا اور اسے پتہ لگجاتا۔ کہ تہذیب کے معاملہ میں مذہبیوں (ویدیوں) اور عربوں کی حالت اسوقت نہایت پستی میں تھی ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ ان میں کوئی بھی نیک اخلاق یا عمدہ اوصاف نہ پائے جاتے تھے کیونکہ عربوں کی مہمان نوازی آزادی کی محبت دلیری اور جوانمردی۔ قومی وفاداری فیاضی اور سخاوت وغیرہ کئی اوصاف میں وہ اپنی نظیر نہ رکھتے تھے مگر ذرہ ذرہ ان اوصاف کے پائے جانے کا نام تہذیب نہیں کہا جا سکتا۔ اور علاوہ بریں جہاں یہ نیکیاں موجود تھیں اسکے ساتھ ہی بدیاں بھی تھیں۔ جو انکے نیک اثر کو کالعدم کر دیتی تھیں

جن دنوں میں بندہ حضرت مسیح موعود کے حکم سے چشمہ معرفت کے لیئے گرنتھ اور جنم ساکھی سے شلوک نکال رہا تھا۔ ان دنوں میں آپ نے بندہ کو ایک نوازشنامہ میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ میری خواہش ہے کہ آپ سکھوں میں اشاعت حق کے لیئے گورمکھی اور اردو کی کتابیں لکھو" سو خداوند تعالے اپنے پیارے کی خواہش کو پورا کرنیکے لئے سامان مہیا کر رہا ہے۔ قادیان قوم کو اس نیک تحریک میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔

ضرورت ہے

دفتر تشحیذ الاذہان میں ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی جو کہ احمدی ہو دینی علوم کے علاوہ اردو لکھنے میں بھی خاصی مہارت رکھتا ہو سلسلہ کے ساتھ انس ہو۔ قادیان کی زندگی کو ترجیح دیتا ہو۔ حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان

خدا بچائے

لڑکی نار سے مطلب کے یار سے انجام کے عیار سے اور نادہند خریدار سے اور بیماریوں کا علاج تو میسر آسکتا ہے مگر نادہند خریدار کی مرض قریباً قریباً لاعلاج ہے۔ کیونکہ جب نادہند خریدار کا وی۔پی واپس ہو کر آتا ہے اور اس سے استفسار کیا جاتا ہے کہ یا تو حساب صاف کرو ورنہ اخبار بند تو اسکی طرف سے ایک چبھتا ہوا جواب ملتا ہے۔ کہ میں یہاں نہ تھا اخبار واپس ہوگیا اب دو تین ماہ کے بعد وی پی بھیجدینا وصول کر لونگا مجھے آپکے اخبار سے سخت محبت ہے۔ دو تین آدمیوں کو اور بھی ترغیب دلائی ہے امید کہ وہ بھی عنقریب خریداری کی درخواست بھیجینگے یہ پڑھکر اخبار نویس انکے جہانسے میں آجاتا ہے کہ بھلا محض جھوٹ تو بول ہی نہیں رہا۔ آخر یہ بھی اخبار کا خریدار ہے چلو تین ماہ کے بعد وصول ہو جائیگا غم ہی کاہے کا۔ مگر جب تین ماہ کے بعد پھر وی۔پی کیا جاتا ہے تو پھر انکاری لفظ سرخی سے لکھکر واپس کیا جاتا ہے جب پھر پوچھا۔ پھر وہی رجسٹر شدہ جواب موجود۔ کہ میں یہاں نہ تھا۔ واپس ہوگیا۔ غرضیکہ یہ حضرات اس طرح بلائے بے درمان کی طرح اخبار نویسوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں کہ جبتک کسی اخبار کا دیوالہ نہیں نکالدیتے انہیں چین نہیں آتا خدا ان زبردستوں کے دلوں میں رحم ڈالے اور وہ انسانی شرافت کے اصلی جوہر کو محسوس کریں۔

مفت خوروں کا نام موٹے حروف ہیں

اسی طرح کے چند مفت خورے نور سے بھی نظر لڑا رہے ہیں۔ مگر نور ان موٹے موٹے اور تازے تازے بھلے ایمانداروں کے نام ایکدفعہ اور وی پی بھیجکر بصورت انکاری جسقدر وہ موٹے ہیں اسی قدر موٹی قلم سے انکے نام مفت خوروں کی فہرست میں لکھکر شایع کریگا تاکہ دوسرے اخبار نویس سبق حاصل کریں تنگ آمد بجنگ آمد آخر نور بھی اپنی جلالی کرنیں دکھلا کر انکی نظروں کو چکاچوند کرنے کو تیار ہوگا۔

اسلام کیوں کمزور ہے

اسلام ہمیشہ سادہ دلوں کی سادہ زندگیوں سے پھیلا اگر ہم اسلام کی ابتدائی حالت کو دیکھیں۔ جبکہ لوگ گروہ در گروہ اسلام کی پاک تعلیم کی طرف اُمڈے چلے آتے تھے اسوقت اسلامی پرچارکوں (واعظوں) کی زندگیاں نہایت سادہ تھیں وہ جلتی اور تپتی ہوئی ریت میں پیدل چلتے تھے۔ اگر کسی پھٹے ہوئے کپڑے کو پیوند لگانیکی ضرورت پیش آتی۔ تو چمڑے کا ٹکڑہ لیکر ببول کے کانٹوں سے لگا دیتے انکی ظاہری اور روحانی زندگیاں ایسی قدسیت اور پاکیزگی کو لیئے ہوئے تھیں کہ انکا اپنا نمونہ ہی سو وعظوں کا ایک وعظ تھا۔ مگر آجکل ہم نے دنیا کو دین پر مقدم کر لیا۔ واعظ سیکنڈ اور فرسٹ کلاس میں سفر کریں اور پہننے کے لیئے زیبائش سے قورما پلاؤ اور مرغن غذائیں پکوائیں اور جتنے روز وعظ کے لیئے ٹھہریں اتنے روز کی اپنی مقررہ یومیہ فیس پائی پائی چکتی وصول کریں۔ بھلا جو اس قدر حرص و ہوا کے غلام بن گئے ہوں۔ انکے وعظ کیوں نہ مؤثر ہوں کیوں نہ انکے کلمات طیبات لوگوں کے جنم جنم کے پاپ دھو سکیں۔

ہائے دنیا کا مذاق بھی کچھ ایسا بے طرح بگڑ گیا ہے کہ اگر کوئی انگریزی خوان کوٹ پتلون ڈانٹے کالر لگائے نکٹائی چڑھائے ربڑ کرتا ہوا پلیٹ فارم پر آکر دو ایک ورڈسورتھ شکسپیئر یا ملٹن کے مقولے پڑھتا ہے تو جھٹ پٹ ہر سے کے تالیوں کی آواز سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر کوئی شرعی مولوی اپنی سادہ وضع سے ممبر پر آکر قرآن شریف کی تلاوت کرے تو لوگوں کے چہروں پر اوگھی چھا جاتی ہے اے خدایا تو ہماری حالت پر رحم فرما اور ہم لوگوں کے بگڑے ہوئے مذاقوں کی اصلاح فرما تو ہی ہے جو ایسی حالت میں ہمارا بازو پکڑے۔

اس تنگدلی کی بھی کوئی حد ہے

"نور" اپنی سنہری کرنوں سے اپنے شیدائیوں کو برابر منور کر رہا ہے۔ مگر نور کے شیدائی نور کی کرنوں کو اوروں تک پہنچانے میں سخت بخیلی سے کام لے رہے ہیں۔ خدا کے لیئے اس تنگدلی کو چھوڑو۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم نور کا ہر ایک خریدار اپنے ایک اور بھائی کو نور کی کرنوں سے منور کردے پھر دیکھو کہ خدا کے فضل سے نور کس طرح سورج کا ہمسر ہو کر چمکتا ہے۔

کچھ تو صبر کرو

اس ہفتہ میں متعدد خطوط اس مضمون کے وصول ہوئے کہ کیا وجہ سال ختم ہوگیا۔ اور نور ہفتہ وار نہیں کیا جاتا۔ پندرہ روز کی انتظاری ہمیں سخت شاق گزرتی ہے خدا کے لیئے بہت جلد ہفتہ وار کرو۔

بعض ان خطوط کے پڑھنے سے از حد خوشی ہوئی

ہر گز نور کے ناظرین نور سے کس قدر ہیں۔ مگر جب تک اس کی اشاعت کم از کم ... نہیں ہو لیتی ہمیں اس کے ہفتہ وار کرنے ... بل ہے۔ اگر نور کے ناظرین کم از کم ایک ایک اور خریدار پیدا کریں تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کے اندر اندر ہی ہفتہ وار کر سکتے ہیں۔ دیکھیں اس علم و ہمت کی کسوٹی پر کون کون پورا اترتا ہے۔

ہم باز آئے

اب کی دفعہ چند مہربانوں نے ازراہ حد صد افزائی دی۔ پی واپس فرما دیے ہیں۔ یکم نومبر کو انشاء اللہ تعالیٰ پھر ان کی خدمت میں وی پی بھیجے جائیں گے۔ اگر ان دوستوں نے ازراہ نوازش وی پی وصول فرما لیے تو بہتر ورنہ تنگ آمد بجنگ آمد ہمیں نیک معاملہ تھوڑے خریدار ان ہزار نا دہندہ خریداروں سے ہزار درجہ اچھے ہیں جو ہر وقت قومی قربان گاہ کی دہلیز پر اپنی کند چھری سے قومی آرگنوں کا سر اڑانے کے لیے بروقت مستعد رہتے ہیں۔

ڈیل اطلاع

گذارش ہے کہ چند زبردستوں نے اب کی دفعہ نور کا وی۔ پی واپس کر دیا ہے یکم نومبر کو نور پھر وی پی کی صورت میں جلوہ گر ہوگا۔ اگر کسی مہربان کو وی۔ پی وصول کرنے میں کوئی عذر مانع ہو تو وہ خدا کے لیے ایک ہفتہ پہلے پہلے مطلع فرما دیں ورنہ اپنے سکوت سے اس قومی خادم کو خواہ مخواہ زیر بار نہ فرما دیں کیونکہ ہنوز اسکا الڑ پن ہے۔ ع

اسے شوخیاں ... آتے آتے

ایک سنسنی خیز واقعہ

اس اسف انگیز اور سنسنی خیز واقعہ نے ہندو اور مسلم پریس کو سخت حیرت میں ڈال دیا ہے اور ہر دو پریس نہایت افسوس سے اپنے کالموں میں اسکا ذکر کر رہے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کو مسٹر فلپس سب ڈویژنل افسر کی عدالت میں ایک خاکروب کیسا تھ محض اس اختلاف پر ہتھکڑی لگائی گئی کہ ڈاکٹر کی شہادت مہتر کی شہادت سے کچھ اختلاف رکھتی تھی ڈاکٹر کا بیان ہے کہ تلی کے وزن کرنیکے لیے مانٹ مینی اپنے ہاتھ سے رکھی اور مہتر کا بیان تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے رکھے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایسے معاملہ میں ڈاکٹر اور مہتر کا اختلاف اسقدر سنگین تھا کہ مسٹر فلپس کو خاکروب کے ساتھ ایک گزیٹڈ افسر کو اکٹھا جکڑ دینیکی مجبوری پیش آئی جو ایک سخت افسوس ناک امر ہے ایک طرف تو لارڈ ہارڈنگ اور وائسرائے اپنے عہدہ داروں کو رعایا سے عمدہ سلوک کی ہدایت فرما کر انگلش راجیہ کی ہر دلعزیز حکومت کی جڑوں کو پاتال تک پہنچا رہے ہیں۔ مگر دوسری طرف بعض ناتجربہ کار احکام اپنی نازک مزاجی اور نامناسب سختی سے امن پسند غریب رعایا کو دکھا کر ان میں نفرت کا بیج بوتے ہیں بہرکیف یہ معاملہ احکام بالا کی فوری توجہ کا مستحق ہے اور ہمیں بے لوث احکام کی مسلمہ انصاف پسندی سے قوی امید ہے کہ وہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے کامل انصاف کا ثبوت دیں گے۔

ریویو — پنجاب ریویو

اس نام کا رسالہ حال ہی میں کرم آباد ضلع گوجرانوالہ سے زیر ایڈیٹری مولوی ظفر علی خان بی۔ اے شائع ہونا شروع ہوا ہے اسکا پہلا نمبر ہمارے پاس بھی بغرض ریویو پہنچا ہے۔ مضامین اعلیٰ اور عبارت سلیس ہے۔ اور اگر یہ رسالہ اسی طرز پر قائم رہا تو ہمیں امید واثق ہے۔ کہ کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ لٹریچر "زمانہ" اور مخزن سے پیچھے نہیں رہیگا۔ مگر اس کے لیے استقلال کی ضرورت ہے۔ اور ہماری دعا ہے۔ کہ جس شان بان کیساتھ ایڈیٹر صاحب نے یہ رسالہ نکالنا شروع کیا ہے خدا انہیں استقلال اور ہمت بھی عطا فرمائے۔

مگر ہم ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ نامہ نگاروں کے مذہبی مضامین کو ایک نکتہ چین نگاہ سے دیکھکر درج فرمایا کریں۔ کیونکہ بعض اوقات نامہ نگار اپنی بلند پروازیوں میں دائرہ اعتدال سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ قیمت خاص ۳ عام ۲ ہے۔ مقام اشاعت کرم آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

اسرار شریعت

میں نے اس کتاب کو سرسری نظر سے پڑھا ہے۔ میرے نزدیک مخالفان اسلام کے اعتراضات کے لیے جو دینی مسائل پر وارد کرتے ہیں۔ اس میں کافی شافی جواب دیئے گئے گو اسلام کی خوبیوں کا بیان کرنا ایک مغرور بشر کا کام نہیں۔ تاہم مصنف نے اپنی طاقت سے بڑھکر مختلف کتابوں کے مطالعہ سے اپنا جوہر دکھلایا ہے مباحثہ کرنیوالوں کے لیے اسکا رکھنا لازمی ہے۔ قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ

وید کے ظہور میں فتور

یہ چھوٹا سا پمفلٹ منشی ظہیر الدین صاحب نے لکھا ہے۔ اس میں آریوں کے خاص خاص عقاید پر نہایت فیاضی سے برقی روشنی ڈالی گئی ہے ہست کے تیاگنے والوں اور راست کے گرہن کرنے والوں کے لیے اسکا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت صرف ۱/ ملنے کا پتہ مولوی محمد الدین صاحب حکیم گوجرانوالہ دروازہ سیالکوٹ

اطلاع

جو احمدی بھائی امرتسر میں دیوالی کے موقعہ پر منڈی میں مویشیوں کی خرید فروخت کرنا چاہیں شیخ نور احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ہماری معرفت خریدیں انشاء اللہ انہیں نسبتاً فائدہ رہے گا۔

پتہ طرف ہاتھی دروازہ متصل چبوترہ سادھواں گھوڑ منڈی نور احمد دلال

اطلاع

خط و کتابت کیوقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل معاف

کہ وہ نور کی توسیع اشاعت میں غیر معمولی توجہ سے کام لیں اور ہر ایک پڑھے لکھے مسلمان کے ہاتھ میں اس نور کو پہنچائیں نہ صرف مسلمانوں تک ہی بلکہ اپنے پیارے بچھڑے ہوئے سکھ بھائیوں کو بھی نور کی کرنوں سے منور کریں جیسا کہ مخدومی حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور نے دس سکھوں کے نام نور جاری کروا کر نور سے عملی پریم کا ثبوت دیا ہے۔ اس موقعہ پر ہم زیادہ زور دینا مناسب نہیں سمجھتے۔ آپ خود ہی خیال فرماویں کہ سکھوں میں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کی اشاعت کی کسقدر ضرورت ہے۔

میرے دوستو! آپ خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے خوش نہیں کر سکتے جیسا کہ دین کی ہمدردی سے سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاکم اللہ کہہ اٹھیں۔

آرین اخباروں کا کوپ

اگر کوئی مسلمان اخبار نویس غلطی سے کبھی نیوگ کا نام لے بیٹھتا ہے۔ تو آرین اخبار بلائے بے درمان کی طرح اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ مسلمان فحش نویس ہیں ایسے ویسے ہیں اسوقت انہیں اپنی ڈکشنری سے جو گندے سے گندہ لفظ مل سکتا ہے۔ وہ مسلمان اخبار نویسوں پر چسپاں کرنے سے نہیں جھجکتے اس روز روز کا جھگڑا چکانے کے لئے ہم آرین ہمعصروں کی خدمت میں ایک گذارش کرتے ہیں کہ وہ ایک عام میٹنگ میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ نیوگ کا مسئلہ ہمارا مذہبی مسئلہ ہرگز ہرگز نہیں اور نہ ہی وید میں اسکا کوئی ذکر ہے۔ اسلئے کوئی غیر آریہ مسلمان یا عیسائی وغیرہ خواہ مخواہ اس مسئلہ کو آریہ سماج کی طرف منسوب نہ کرے پھر کسی غیر آریہ کی کیا مجال ہو سکتی ہے۔ کہ وہ نیوگ کا نام لیوے اور اگر آریہ سماج

بر سر اجلاس اس مسئلہ سے کنارہ کشی کرنیکے لئے تیار نہیں تو پھر آپ پر واجب ہے کہ نکتہ چین گروہ پر نیوگ کے فضائل اور برکات بیان کر کے انکا منہ بند کرو۔ مگر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ مسلمان اخبار نویسوں کے منہ سے نیوگ کا نام سنکر آپے سے باہر آ جاؤ۔ اور انپر تبرے بھیجنے شروع کر دو۔

اور اگر تمہارے نکتہ خیال میں کوئی آدمی محض نیوگ کے نام لینے یا اس کی تشریح کرنے میں فحش نویس اور گندہ دہن ہو سکتا ہے تو پھر وہ لوگ جو اس مسئلہ کے مرتکب ہوتے اور روح رواں ہیں جو کہ عملی طور پر اسکا پرچار کرتے ہیں اس کے لئے کونسا لفظ استعمال کرنا چاہیئے؟ امید کہ پرکاش یا ہندوستان اس مسئلہ کو حل کریگا

پانچ روپیہ کا انعام

یہ بات طے شدہ ہے کہ جو مسلمان بچے آج سکول کی بنچوں پر بیٹھکر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کل کو وہی قومی رکن بنینگے مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثر رواجی مدرسوں کے تعلیمیافتہ طلباء یہاں مذہبی عقاید سے بالکل کورے رہتے ہیں وہاں قوم کے لئے بھی وبال جان ہوتے ہیں اس لئے اگر یہ مذہبی روح ان طلباء کی سکول لائف کے زمانہ سے ہی ان میں پھونکی جائے تو اس سے نہایت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جتنا پودا جس طرف کو جھکا ہوتا ہے۔ ہمیشہ اسی طرف کا ہو رہتا ہے۔ اسلئے سادھ سنگت کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً طلباء کے انعامی مضامین کے لئے اشتہار شایع ہوتے رہینگے فی الحال اسوقت پانچ روپیہ کا انعام اس طالبعلم کو دیا جائیگا۔ جو اسلام اور سکھ ازم پر سب سے اعلیٰ مضمون لکھیگا۔ مضمون خواہ اردو میں ہو یا انگریزی میں مگر خوشخط اور سلیس عبارت میں

ہوں اور ۱۲۔ نومبر تک دفتر نور میں پہنچ جانے چاہئیں۔

مسلمان بھائیو اٹھو!

اور ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ آریہ سماج اور عیسائی مذہب کے مرد تو ایک طرف رہے عورتیں کس طرح کرین کس کر مذہبی میدان میں دوڑ رہی ہیں اور اس دوڑ دھوپ میں وہ اپنے تن من اور دھن کو کس طرح قربان کر رہی ہیں۔ شریمتی سردارنی سدا کور جی پچیس برس سے آریہ سماج کی اشاعت میں سرگرمی سے کام کر رہی ہیں۔ آپ بڑی دولتمند ہیں علاقہ بہرائچ میں آپکے ۲۴ گاؤں ہیں۔ اور ان کے تمام رشتہ دار تت خالصہ ہیں انکے رشتہ داروں نے سردارنی کو از حد تکلیف دی مگر یہ نہایت دلیری سے ان مصائب کو برداشت کرتی رہیں۔ انکے خاوند نے آپکو کہا کہ تم یا تو اپنے خیالات سے باز آؤ یا میرے گھر سے نکل جاؤ۔ سردارنی نے گھر سے نکلنا قبول کیا۔ گھر کو خیرباد کہکر بہار، بنارس، گورداسپور بمبئی اور موکل وغیرہ میں آپ نے آریہ تہذیبی پاٹ شالائیں قائم کیں۔ . . . .

جب کیں ہزاروں روپے آپکے خرچ ہوئے۔ موکل میں یہاں خواب میں بھی کوئی آریہ نظر نہ آتا تھا۔ مگر ایک عورت کی ہمت سے وہاں آبھی آریہ بنگئے۔ پھر اس بہادر عورت نے اپنی ہمت کو یہانتک ہی محدود نہیں کیا۔ بلکہ ممالک متوسط آگرہ [illegible] حیدر آباد دکن ملتان وغیرہ میں متعدد دورے کئے پھر کیا تم کو معلوم نہیں کہ راما بائی نے عیسائی [illegible] ایک [illegible] عیسائی ہو گئی [illegible] اسوقت دور [illegible] ایسی عورتیں جو [illegible] کسی مذہب میں ہوں قابل تعظیم ہیں اسوقت میں مسلمان ہوتا تو نوں سے [illegible] کہنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ ان بیچاروں کو تو کہنے سے [illegible]

ہی فرصت نہیں ملتی۔ البتہ مردوں کو ضرور کہونگا۔ اور پہر مردوں سے بہی ان مردوں کو جنہوں نے اشاعت اسلام کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے وہ ذرا اپنے کام کا مقابلہ ان عورتوں کے کام سے کریں پہر انکو معلوم ہو جائیگا کہ اس میدان میں ہم ہمسایہ قوموں سے کس قدر پیچھے ہیں بہائیو اٹھو سستی کو چھوڑو کیا تم عورتوں سے بہی گئے گذرے ہو؟

آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کس طرف جا رہا ہے!

پرکاش لکھتا ہے کہ پنڈت بہوجدت ایڈیٹر مسافر آگرہ کی جو تازہ چٹھی موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرکاش کے ساتھہ ملک بہر کے آریہ پرش حوصلہ افزائی اور مالی امداد سے سچی ہمدردی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جس سے امید ہے کہ مسافر اسی ماہ کے اندر اندر نہایت آب و تاب سے شائع ہوگا۔ جدید ڈیکلریشن دیدیا گیا ہے۔ آگے چل کر پرکاش لکہتا ہے۔ کہ اس خبر سے جہاں آریہ بہائیوں کو خوشی ہوگی وہاں اسلامی ہمعصروں کے گھر میں ماتم چھا جائیگا

پرکاش کے جن الفاظ کو ہمنے جلی کر دیا ہے۔ وہ اس پر کماحقہ روشنی ڈالتے ہیں۔ کہ آجکل آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کسطرف کو جا رہا ہے۔ بجائے اسکے کہ پرکاش اسقدر عاقبت اندیش جو سیلے بہائی کو یہ سکہہ مت دیتا کہ آئندہ کے لیے عاقبت اندیشی سے کام لیتا بلکہ الٹا انکا ہر کہیں مسافر کو پہلے ہی سے اکسا رہا ہے اگر تم نے مسلمانوں کے متعلق نہ بہی لکہنا ہو تو بہی لکہو آہ اجیس ملک میں ایسے اخبار نویس ہوں اگر اس ملک کی حالت نیم مردہ نہو تو اور کیا ہو۔

ہمعصر جیون تت کی غلط فہمی

ہمعصر جیون تت تو اس بات کا خود ہی معترف ہے۔ کہ سکہوں کے متعلق ہماری تحریریں صلح جوئی اور امن پسند بہاؤ کو لیئے ہوئے ہیں ہاں اگر کچھہ کہا جا سکتا ہے۔ تو ان تحریرات کے متعلق جو گلے گہسے نوز کی کرنیں آریہ سماج کے کیمپ میں پڑتی ہیں مگر کیا شریمان پنڈت دیورتن جی آریہ سماج کی خطرناک سپرٹ سے نا آشنا ہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ پہل کس طرف سے ہے اگر ڈیفنس کرنا ہی پاپ ہے۔ تو بیشک اس ارتکاب کو تو ہم مرتکب ہیں۔ ورنہ شریمان پنڈت دیورتن جی ہماری کوئی تحریر آریہ سماج کے متعلق ایسی دکہا دیں جس میں ہمنے پہل کی ہو۔ اسلام تو صلح جوئی اور امن عامہ کی تعلیم دیتا ہے۔ امن عامہ اور شانتی کا سہرہ اسلام کے ہی سر پر ہے۔ جو اپنے پیراؤں کو پیشقدمی کی قطعی ممانعت کرتا ہے اور پہر ڈیفنس میں بہی "لاتعتدوا" کی شرط لگاتا ہے۔ اگر شریمان پنڈت دیورتن جی ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرینگے تو وہ نہایت عمدگی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکیں گے کہ درحقیقت زیادتی کس فریق کی ہے۔

پیچ کی جے

پہر آگے چل کر شریمان پنڈت دیورتن جی باوا نانک رح سے اسلامی رنگت اتارنے کے لیئے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ باوا نانک رح کی بانیوں یا ان کے کہہ ایسے بچنوں مین جو شلوک وغیرہ اسلامی رنگ میں رنگین پائے جاتے ہیں ان کے دو وجوہات ہوسکتے ہیں۔ اول جیسا کہ لالہ ملکراج بہلہ نے بہی اپنے تحقیقات کے دوران میں ظاہر کیا ہے۔ گورو صاحب کی مختلف یا متضاد عقاید کی بانیاں انکی زندگی کے مختلف حصوں کی رچی ہوئی ہیں۔ اور جوں جوں انکے خیالات میں تبدیلی آتی گئی توں توں وہ انکا صدق دل کے ساتہہ اپنی سرل بہاشا میں اظہار فرمانے لگے۔ اور دوم ایکصورت اور شاید اغلب صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ شری نانک دیو جی بیراگ بہگتی اور ہندو مسلمان فقرا کے ساتہہ یکساں کٹ وہ دلی کیتہہ اپنے قطعی میل ملاپ رکہنے کی وجہ سے ہو۔"

ہمارے ہمعصر کی دوسری دلیل تو اسقدر بودی ہے کہ وہ انسان جس کے دل میں ذرا بہی سچائی کا انگ ہو وہ ہرگز ہرگز کسی خاص وقت میں کسی خاص سوسائٹی کے زیر اثر آکر اپنے ست دہرم کو جس پر اسے پورا یقین ہو۔ چھوڑنے کے لیئے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ان رکابی مذہبوں کا کام ہوتا ہے جو پیٹ پوجا کے لیئے گنگا گئے تو گنگا رام جمنا گئے تو جمنی داس اگر ہندوؤں کے مجلس میں گئے تو لمبا تلک لگا کر سیتا رام جے سیتا رام کہتے پہرے اور اگر مسلمانوں میں گئے تو تسبیح ہاتہہ میں لے کر الله هو الله هو کا نعرہ بلند کرنے لگے۔ اور پہر باوا نانک رح پر یہ گمان کرنا ایک اصلی دہارمک طاقت کا خون کرنا ہے۔

ہاں یہی بات بے شک واقعات صحیحہ سے ٹکر کہاتی ہے۔ چونکہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے حج کعبہ شریف پچہلی عمر میں کیا افغانستان علاقہ خوست میں باوا نانک رحمۃ اللہ نے مسلمانوں کے ہاں اپنی شادی پچہلی عمر میں کی اور اگر باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شلوک کہا۔

دیہا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول
نانک قدرت دیکہکر خودی گئی سب بہول

تو پچہلی عمر میں اگر ملتان پاک پٹن اجمیر اور سرہند وغیرہ میں اسلام کے مشہور اولیاء اور صلحاء کے مقابر پر بغرض استفادہ روحانی چلے گئے۔ تو پچہلی عمر میں آخر وہی جہانا تہا جسکا انجام اچہا۔ ان باتوں کی موجودگی میں کون ہے جو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام سے انکار کرے ہاں ایک بات ہو سکتی ہے کہ زمانہ پلٹ جائے تمام واقعات صحیحہ ملیا میٹ ہو جائیں گرنتھ اور جنم ساکہی سے یہ شلوک نکالے جائیں۔ تو شاید کچہہ بات بن سکے

یہہ مبارک کام ہے

پیچہے کسی جگہ جو میں گرنتھ صاحب کی شرح کی نسبت ایک نوٹ لکہہ آیا ہوں اس کی نسبت حضرت اقدس کی خدمت میں بہی عرض کیا گیا آپ نے بہت پسند فرمایا۔ اور کہا کہ یہ مبارک کام ہے۔ خدا برکت ڈالے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADIAN

...ببدر وانتم اذلۃ

قیمت پیشگی عہ / بہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرا[illegible]

Reg. No. L. CCLXXX[illegible]

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۹

مورخہ ۹ شوال ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء مطابق ۲۸ اسوج سمت ۱۹۶۷

نمبر ۴۸ و ۴۹

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

ہمارے امام علیہ السلام کی عید

سوال - جناب مرزا صاحب عید کے روز نماز کیونکر پڑھتے تھے۔ بعد نماز گلے ملنے کی رسم ان کے ہاں تھی یا نہیں۔ اظہار مسرت کے لئے اور کیا طریقے استعمال فرماتے تھے۔ احباب و اقارب سے اس دن کیونکر ملتے تھے۔ سیر و تفریح میں اس روز کوئی جداگانہ خصوصیت ہوتی تھی؟ عید کے دن کچھ خاص اعمال یا اشغال بھی کرتے تھے؟ خود آپ کا کیا معمول ہے۔

جواب - جناب کا استفسار پڑھ کر دیر تک میں متعجب رہا۔ اور دنیوی عجائبات کا مطالعہ کرتے کرتے قریب تھا کہ میری حالت وجد میں آجاوے۔ بلکہ ایک قسم کا وجد رہا۔ اس وقت مجھے افاقہ ہے۔

مولانا فقہائے کرام نے جس قدر قیاس اور استحسان سے مسائل اور حوادثات پر باریک بینوں سے کام لیا ہے۔ اسکو اگر ایک کتاب میں لکھا جاوے اور صوفیائے کرام کی تحقیقات اور مکاشفات اور حالات وجد کو ساتھ ملا دیں۔ اور ایک پلڑے میں رکھیں۔ اور ڈیڑھ سو آیت قرآن جو اصل اور سرمایہ احکام فقہیہ ہے۔ اور ڈیڑھ سو صحیح حدیث جو کہ مدار احکام فقہیہ علاوہ قرآن کریم کے ہے کو ایک طرف رکھا جاوے تو ان لوگوں کے انصاف پر جو مرزا صاحب کے دعاوی کی نسبت فتاویٰ تیار کر رہے ہیں کیا وجد آسکتا ہے کہ نہیں۔

مرزا صاحب کے متعلق میں [illegible] کو [illegible]
میں نے ان کی زبان سے علی [illegible]
بزہد و ورع کوش و صد[illegible]
ولاکن میفزائے بر [illegible]

اس شعر کے بعد جناب کا جواب کافی سے زیادہ ہو سکتا ہے مگر پاس خاطر سے عرض ہے۔ عید کے دن مرزا صاحب غسل فرماتے اور تجدید لباس کرتے اور خوشبو لگا کر مع احباب عیدگاہ [illegible] نے تھے اور گاہے اس اور [illegible] مسجد میں [illegible] ہم لوگ [illegible] پڑھتے میں وہاں بھی عید پڑھ لیتے تھے۔

عید کا خطبہ ہمیشہ یہ خاکسار پڑھ دیتا تھا یا مولوی عبدالکریم والیسی پر دوسرے رستے سے گھر میں تشریف لاتے تھے۔ صدقۃ الفطر پہلے جمع کیا جاتا تھا اور قربانی کی عید میں نماز کے بعد معاً قربانی کرتے تھے۔

میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ آپ کسی کے گلے لگے ہوں یا کسی کو یاں دیا ہو۔ عیدگاہ میں ہی سنے آئے ہوئے دوست مصافحہ کر لیتے تھے۔ سیر و تفریح کے لئے کہیں نہیں جاتے تھے کوئی خصوصیت نہ تھی۔ اقارب سے بھی کوئی خصوصیت کی ملاقات اصلا نہیں کرتے تھے۔ راستہ میں لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ پڑھنے کی عادت تھی۔ مگر آہستہ پڑھتے [illegible]

اور بعض لوگ ابتدا آواز سے پڑھتے تو پڑو کتے نہ تھے۔ والعبد من متبعیہ۔ مکرر عرض ہے۔ کہ معانقہ عام طور پر قطعاً [illegible] است میں [illegible] سلام۔ نورالدین

سوال آیا تار خبر پر عید ممکن ہے یا نہیں۔ جواب از امیر المؤمنین تار خبر معتبر ہے (عید کر لی جاوے)

نیم ملان - ایک شخص نے ایک ملان سے کہا میرا بھائی قریب المرگ ہے روزہ افطار کرے کہا جائز نہیں اتنے میں وہ مر گیا جنازہ کے لئے عرض کیا گیا تو ملان بولا۔ حرام موت مرا ہے اس مرنے والے کے بھائی نے اُسے بھی قتل کر دیا۔ یہ واقعہ تحصیل چنیوٹ کا ہے (سراج)

حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

حال میں پنجاب پلیگ کمیٹی کی جانب سے رپورٹ شائع کیگئی ہے جس میں مرقوم ہے کہ آجتک [illegible] سات لاکھ روپیہ صرف ہو چکا لیکن سب جضول ثابت ہوا طاعون کی دوا نہیں ملی پلیگ کا مریض ڈاکٹر کے گھر نہیں جاتا دوا و دیگر طریقے سے جراثیم کا تلف کرنا محال ہے چوہوں کا مارنا بھی بے فائدہ ہے۔

یہ ہمارے مسلمان اڈیٹر میں

"نور جہان کے مقبرہ اور تاج کے اوپر علاوہ گل و گلزار کے روشنی کا وہ عالم ہے۔ کہ فرشتوں کی آنکھیں دیکھتے دیکھتے ششدر رہ چکا چوند ہو رہی ہیں۔" سراج الاخبار اس پر ندامت کا اظہار کرے۔

خلاف سنت کارروائی

مولوی محمد فیروز الدین صاحب نے پہلے [illegible] دیر تک وعظ فرمایا۔ پھر [illegible]

[illegible] نماز عید [illegible] مولوی [illegible] الصلوٰۃ [illegible]

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا۔)

حل چیستان کا معاملہ

مجلس اتحاد المسلمین کے ممبر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی خدمت میں بذریعہ تحریر ہذا گذارش ہے۔ ایک عرصہ ہوا۔ کہ آپنے ایک مضمون بعنوان چیستان میرزا شائع کیا تھا۔ اور جس کے حل ہوجانے پر ایک معقول رقم انعامی دینے کا وعدہ تھا آپکے اعلان کے مطابق راقم سطور کی طرف سے اوسکا حل اونہی ایام میں جناب کی خدمت میں پیش کر دیا گیا تھا۔ نہ معلوم کن عذرات کی بناء پر آپنے وہ رقم نہیں بھیجی۔ اور اس وقت تک ادائگی روپیہ کا معاملہ ملتوی چلا آتا ہے ان دنوں آپکے اخبار میں ایک مجلس اتحاد المسلمین کا اعلان پڑھکر جس کے آپ بھی ممبر ہیں۔ اور جس کے اغراض میں یہ بات شامل ہے۔ کہ اندرونی تنازعات کا تصفیہ اوس کے ذریعہ سے ہو۔ مجھے خیال آیا کہ یہ معاملہ ادائگی روپیہ کا جو میرے اور آپکے درمیان متنازع ہے۔ کیوں نہ اس مجلس اتحاد میں پیش کیا جاوے۔ کیا آپ اس بات پر میرے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ کہ یہ معاملہ اس مجلس میں پیش ہو۔ اور میرا اور آپ کا ایک پرانا تنازع تصفیہ پا جاوے۔

فضل الدین (انونی) تریق قادیان

مدینۃ المسیح

ماہ رمضان المبارک بخیر و عافیت گذر گیا۔ ان ایام میں تدارس قرآن کی سنت کو بہ تحریک حضرت امیر نہائت محبت و شوق سے ادا کیا گیا۔ خود جناب امیر باوجود ضعف و بیماری کے ایک پارہ کا روز درس دیتے رہے میں انشاء اللہ بمو نتہ پارہ ۲۹ و ۳۰ کے نوٹ اگلے ہفتے شائع مسجد مبارک میں حافظ تصور حسین صاحب نے پچھلی رات قرآن سنایا۔ جو اکیسویں کو ختم ہوگیا۔ اس کے بعد لوگ اپنے اپنے طور پر تہجد پڑھتے رہے اور مسجد اقصیٰ میں حافظ محمد ابراہیم صاحب اول رات بیس رکعت میں قرآن سناتے رہے۔ جو ستائیسویں کو ختم ہوا۔ سید عبد الستار شاہ صاحب کے دو لڑکے حافظ قرآن ہیں۔ انہوں نے بھی چند راتیں قرآن شریف سنایا۔ بلکہ مسجد نور میں بھی ایک لڑکا قرآن سناتا رہا۔

(۲) مسجد مبارک میں صاحبزادہ میرزا محمود اور چوہدری غلام احمد صاحب کریام ا نتہ ہے نصیب صاحب محرر دفتر سکرٹری اور میاں محمد حسن صاحب دفتری میگزین و شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم لاہوری اور ماسٹر محمد فقیر اللہ صاحب بی۔ اے اور مسجد اقصیٰ میں سید ولی اللہ شاہ صاحب اور خان محمد رفیع خان صاحب طالب علم ویٹرنری اور شیخ عبد الرب صاحب نو مسلم معتکف رہے۔ اللہ تعالےٰ ان نوجوانوں کو منعم علیہم گروہ کے برکات سے متمتع کرے۔ میں نے یہ نام صرف یہ دکھانے کے لئے لکھے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے عظیم الشان مجدد کی تعلیم اور قوت قدسیہ نے کہاں تک آجکل کے پڑھے ہوؤں پر بھی مذہبی رنگ چڑھا دیا ہے۔

(۳) مرزا خدا بخش صاحب کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا اس کا نام عبد الرحمان رکھا گیا ہے۔ اللہ مبارک کرے۔

(۴) شیخ غلام احمد صاحب حسب الحکم۔ منٹگمری۔ شاہپور لائل پور۔ کی طرف وعظ کرنے تشریف لاتے ہیں۔ احباب ان کے مقصد میں معاون ہوں۔ اور ان کے لئے تبلیغ کے مواقع مہیا کرنے میں ساعی ہوں۔

(۵) باہر بورڈنگ کے کمروں پر چھت پڑگئی ہے۔ فرش بختہ باقی ہے۔ پھر انشاء اللہ بورڈنگ باہر منتقل ہو سکیگا۔

(۶) مفتی محمد صادق صاحب مکرم۔ مولوی محمد سرور صاحب اور ماسٹر صدر الدین صاحب خواجہ کمال الدین صاحب کی معیت میں شریک ہونے کے لئے گئے ہیں۔ اللہ انہیں فائز المرام واپس لائے۔

(۷) صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

(۸) ۵ ستمبر سے عصر کا درس قرآن بند تھا۔ ۹ اکتوبر ۱۹۱۰ء سے پھر شروع ہوگیا ہے۔

(۹) میر ناصر نواب صاحب بانی انجمن ضعفاء ماہ رمضان سے پہلے دورہ پر نکلے تھے۔ تاحال آپ دورہ پر ہیں آجکل کٹک کی طرف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مساعی جمیلہ کو مشکور کرے

(۱۰) ایک انجمن بنام تشحیذ بہ تحریک منشی فخر الدین صاحب صادق ملتانی قائم ہوئی ہے جس کا اجلاس ہفتہ وار ہوتا ہے اس کا مقصد ہے مذہبی مضامین پر تقریریں کرنے کی مشق کرنا۔

(۱۱) ماسٹر عبد الرحمان صاحب اپنے دیگر بھائیوں کے ساتھ تقریباً ہر شب رات کو کوٹھوں پر قرآن سناتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے بہت عمدہ طریق ہے۔ باہر اردگرد کے دیہات میں بھی جاتے ہیں۔

(۱۲) پیر غلام غوث محمد صاحب گولیکی اور حافظ احمد اللہ صاحب حسب الحکم مع چند دیگر احباب کے حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بخیر و عافیت واپس لائے۔

ریویو کتب

تحفۃ العرب - ہمارے سید محمد عبد الحی الحویزی صاحب ہمت بلند کی ایک مثال ہیں۔ باوجود بے سر و سامانی کے میں نے دیکھا ہے کہ وہ بڑے بڑے حجم کی کتابیں چھپوا لیتے ہیں۔ اور اپنے وقت کا بہت سا حصہ تصنیف و تالیف میں خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ حال میں آپنے تحفۃ العرب ایک ۴۴ صفحہ کا عربی رسالہ نہائت ہی عمدہ چکنے و چمکدار کاغذ پر ڈبل اجرت خرچ کرکے چھپوایا ہے جسے دیکھکر دل میں آرزو پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کا خط بھی ایسا ہی خوشخط ہوتا۔ آپنے اسمیں وفات مسیح کے لئے ۳۵ آیات دی ہیں۔ اور پھر ہر ایک کے معنوں کی توضیح کے لئے اگلے مفسرین کی تفسیروں سے عبارتیں نکال کر درج کی ہیں۔ پھر سلف صالحین کے اقوال دربارہ وفات مسیح جمع کئے ہیں پھر حضرت مرزا علیہ السلام کے موعود ہونے کا ثبوت مختصر لفظوں میں دیکر جناب امام مہدی کے کلام نثر و نظم (محامد نبی کریم) کا نمونہ دیا ہے۔ ۳/ قیمت ہے۔

ملنے کا پتہ۔ عرب عبد الحی - قادیان - ضلع گورداسپور

ویدکے ظہور میں فتور مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین صاحب ساکن اروپ۔ آپنے نہائت متانت کے ساتھ آریہ عقائد متعلقہ ظہور وید کی تردید کی ہے۔ اور قرآن جدید کے نام سے جو مسلمانوں کی دل آزاری کی گئی ہے۔ اس خصوص میں بھی نہائت لطیف جواب دیا ہے۔ کہ وید کے بعد الہام تمہارے اصول کے خلاف ہے۔ صفحہ ۳۲ - قیمت ۱/

آزادی کا راج صوفی لچھمن پرشاد بکنگ کلرک بھٹنڈہ نے امن اور ہندو و مسلمان کے باہم اتفاق کے متعلق اہل ملک کو مفید مشورہ دیا ہے۔ بارہ صفحہ کا رسالہ مفت شائع کیا ہے۔

سومنگلا ایک مذہبی ناول جسمیں تناسخ کے شرمناک نتائج کو قصہ کے پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے۔ لٹریچر کا خاص طرز ہے۔ مصنفہ۔ ایڈیٹر صاحب "نور"۔ قادیان قیمت ۲/ حجم ۷۰ صفحہ

نعرۂ حیدری حصہ اول و دوم - ذو الفقار علی نعرۂ حیدری حصہ اول و دوم کا میں نے بخوبی مطالعہ کیا۔ ان ہر دو حصہ میں سوا لچر اور بیہودہ اعتراض کے مصنف صاحب نے کوئی عالمانہ بحث نہیں کی قرآن شریف کی کسی دلیل کو توڑ کر نہیں دکھایا حضرت محمد صاحب کی ذات بابرکات پر جو حملے کئے ہیں اندھا دھند ہی کردئے ہیں۔ کوئی تاریخی ثبوت نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بائیسواں

(رکوع ۱)

(سورۃ الاحزاب رکوع ۴)

مورخہ ۵ اگست ۱۹۱۰ء

واعتدنا لھا رزقا کریما۔ اس مین معرفت کا نکتہ ہے۔ کہ جو بی بی فرمانبردار ہوگی اسے رزق کریم دیا جاوے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کو اس رزق سے بہرہ وافی ملا۔ جس سے ثابت ہوا کہ وہ بہت فرمانبردار تھین۔

فلا تخضعن بالقول۔ حضرت عائشہ کھل کر بات کہہ لیتی تھین یہ اس ارشاد کی تعمیل ہے۔

ولا تبرجن۔ حضرت عائشہ کو ایک جنگ بھی پیش آگیا مگر اس مین جاہلیۃ الاولی کی صورت نہین۔

لیذھب عنکم الرجس۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی ماریہ پہلے عیسائی تھی۔ اور صفیہ یہودی۔ اس قسم کے تمام عقیدون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین پاک ہوئین۔

مورخہ ۶ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۲۔ سورۃ الاحزاب رکوع ۵)

المسلمین۔ فرمان بردار

القنتین۔ قرآن پڑھنے والے۔

انعم اللّٰہ علیہ۔ "زید" یہ شخص ایک لڑائی مین قید ہو کر خدیجہ کی بہن کے حصہ مین آیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا۔ آپنے اسے آزاد کر دیا اور اپنے پاس رکھا۔ آپ نے اس کی شادی پھوپھی زادہ بہن سے کر دی چونکہ وہ تیز تھی۔ اس لئے وہ ان (زید) کو حقارت سے دیکھتی جس کا انجام یہ ہوا کہ زید نے طلاق دے دیا۔

تخفی فی نفسک۔ دلداری کا ایک پہلو یہ سوجھتا کہ مین نکاح کر لون۔

تخشی النّاس۔ نبیؐ یہ بے جا اعتراض کر کے قابل عذاب نہ ہون یہ ڈر تھا۔ حضرت موسیٰ کی نسبت بھی ارشاد ہوا۔ کہ لا تخف انک انت الاعلی۔ یہ شکست کا ڈر نہ تھا۔ بلکہ اس کا کہ لوگ مرتد ہو کر ہلاک نہ ہو جاوین۔

زوجنا کھا۔ یہ مراد نہین۔ کہ اللہ ہی نے نکاح پڑھا دیا۔ ظاہر مین کوئی بات نہین ہوئی۔ باین وجوہات کہ نا سے حسب محاورہ قرآنی وسائط کا پتہ ملتا ہے۔ (ب) آپنے ولیمہ کیا (ج) جب یہ ایک رسم کے مٹانے کے لئے تزویج ہوئی۔ تو پھر نکاح ظاہر مین علی رؤس الاشھاد کیون نہ ہوتا۔

ولا یخشون احدا الا اللّٰہ۔ وتخشی النّاس کے معنے اس آیۃ سے حل ہوتے ہین اور جو معنے مخالف کرتے ہین وہ غلط ثابت ہوئے۔

وخاتم النبیینؐ۔ نبیون کی مُہر۔ آپ کی مُہر بغیر اب کوئی حکم شرعی نافذ نہین سمجھنا چاہیئے۔

مورخہ ۸ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ رکوع ۳۔ سورۃ الاحزاب رکوع ۶)

اذکروا اللّٰہ۔ کھڑے۔ بیٹھے۔ لیٹے۔ بر وبحر مین لیل ونہار۔ ظاہر وباطن۔ دُکھ سُکھ۔ لڑائی۔ سفر۔ حضر۔ صحت وسقم مین اللہ ہی یاد ہو ان سب مقامات وحالات و اوقات کا ذکر قرآن مجید کی آیات مین ہے۔

وملئکتہ اللہ کے ذکر سے ملائکہ کے تعلقات بڑھتے ہین۔

شاھدا۔ گواہی دینے والا کہ یہ احکام اللہ تعالیٰ کے ہین۔

نذیرا۔ نافرمانون کے لئے۔

سراجا منیرا۔ روشنی دینے والا سورج

لکیلا یکون علیک حرج۔ جیسے بیبیون کو پیچھے اجازت دی ہے کہ چاہو الگ ہو جاؤ چاہو بیبیان بنی رہو۔ ایسے ہی نبی کو بھی اجازت دی کہ جسے چاہو رکھو۔

ترجی من تشاء منھن۔ یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ جب طرفین کو علیحدگی کا اختیار ہو تو اب رضامندی سے جو چاہے رہے اور جسے چاہو رکھو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تقر اعینھن۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی سے دین کے لئے رہین۔

مورخہ ۹ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۴۔ سورہ احزاب رکوع ۷)

غیر نظرین انہ۔ ایسے وقت مین جانا کہ کھانا ابھی پک رہا ہو۔ منع ہے اس مین کئی خرابیان ہین۔ (۱) شدت حرص (۲) میزبان کھانا پکوائے یا تمہاری خاطرداری مین مشغول ہو۔

یؤذی النبی۔ جب نبی ایسے وسیع دل باحوصلہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو دوسرے کا کیا ٹھکانا۔ امیر خسرو نے اپنے مُرشد کے ارشاد پر بہت خوب شعر پڑھا تھا۔ ؎

نان کہ خوردی خانہ برد ٭ نہ کہ کرد … انہ گرو

ایک اور بزرگ نے مکان کا قبالا پیش کر دیا تھا۔ کہ یہ تم لے لو۔ ہم کوئی اور مکان

ڈھونڈ لینگے یہ سب قرآن مجید کی اطاعت تہی۔ کہ یہ بزرگ لطیف طرز مین سمجھاتے جس سے بُرا بھی نہ لگے۔

یصلّون علی النّبی۔ صلوٰۃ کے معنے حمد و ثنا (۲) دُعا (۳) اعلیٰ مرتبہ کی وہ دُعا مانگنا جن سے گناہ کا تصرف انسان پر باقی نہ رہے (۴) رحمت خاصہ

مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۵ احزاب رکوع ۸)

یدنین علیھن من جلابیبھنّ۔ لٹکا دین اپنے اُوپر اپنی چادرون کو یعنے گھونگٹ کو چہرہ پر بڑھا کر رکھین۔

ثم لا یجاورونک فیھا۔ قریب تیرے نہ پھٹکنے پائین گے۔

یہ آیۃ کریمہ شیعوں کے لئے قوی حربہ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ مدینہ سے نہین نکالے گئے۔ بلکہ بعد الموت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے مین دفن کئے گئے۔ گویا حیات و ممات مین آپ کی معیت کا شرف حاصل رہا۔

عن الساعۃ۔ وہ گھڑی جسمین منافق نکال دئے جائین گے۔

لعل الساعۃ تکون قریبا۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اس وقت وحی ہوئی اور آپنے نام بنام منافقین کو نکالدیا۔

مورخہ ۱۲۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۶۔ سورہ احزاب رکوع ۹)

آذوا موسیٰ۔ فرعون نے دُکھ دیا۔ وہ ہلاک ہوا۔ قارون نے دکھ دیا۔ وہ ہلاک ہوا۔ تورات مین لکھا ہے۔ کہ آپ کو عورتون کے متعلق تہمت دی گئی۔ حقیقی بہن بھی اس الزام دینے مین شامل تھی اس کو جذام ہوگیا۔

الامانۃ۔ احکام

فابین ان یحملنہا۔ انکار کیا اس سے کہ خیانت کرین۔

حمل الامانۃ عربی زبان مین خیانۃ کو کہتے ہین۔

حملھا۔ انسان نے ان مین بہت خیانت کی۔ کیونکہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنیوالا اور بہت جاہل۔

یہان سورہ احزاب کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۂ السباء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۷۔ سورہ السبا رکوع ۱)

سورہ احزاب میں جس حالت کا ذکر ہوا۔ وہ مسلمانوں کی مشکلات کے متعلق ہے۔ (۱) تظنون باللہ ظنونا۔ (۲) بلغت القلوب الحناجر (۳) ھنالک ابتلی المؤمنون۔ مگر ساتھ ہی پیشگوئی ہے۔ کہ احزاب شکست یاب ہون گے غزوہ احزاب کے بعد مسلمانون پر فتح مندی کا زمانہ آتا ہے۔ لیکن چونکہ راحت و آسائش مین خدا بھول جاتا ہے اس لئے ایسے لوگون کے واقعات مسلمانون کی عبرت کے واسطے بیان کئے۔ جن کو ہرطرح آسائش دی گئی اور وہ خدا کی عبادت سے غافل ہوگئے تو سزایاب ہوئے۔

مایلج فی الارض۔ یہ آیات سمجھاتی ہین کہ جیسے کروگے ویسا پاؤگے۔ جو بیجوگے وہی نکلیگا۔ نیک اعمال کا نتیجہ نیک اور بد کا بد انجام۔

ما ینزل من السماء۔ اس مین احکام بھی شامل ہین

مایعرج فیھا۔ نیک اعمال خدا کے حضور چڑھتے ہین۔

الا فی کتٰب۔ کتاب کے معنے حفاظت۔

الی صراط العزیز الحمید۔ پس وہ راستہ موجب ذلت و مذمت نہین کیونکہ وہ عزیز و حمید کا رستہ ہے۔

ان نشاء نخسف بھم الارض۔ اگر ہم چاہین گے تو اسی زمین مین ذلیل کردین گے۔

کسفا من السماء۔ ایک وقت آسمان کے بادلون کے ذریعے نشان ظاہر ہوگا۔ چنانچہ ایک جنگ بن مینہ کے ذریعے مومنون کے قدم ثابت ہوئے اور کفار بھاگے۔

مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ رکوع ۸ سورہ السبا رکوع ۲)

اس رکوع مین دو گواہیان پیش کی ہین۔ آل داؤد۔ آل سبا۔ داؤد و سلیمان کو سب مسلمان جانتے ہین۔ مگر سلیمان کے پوتے کا نام کوئی نہین جانتا۔

یٰجبال۔ اے پہاڑی لوگو۔ اور پہاڑو

والطیر۔ اور پرندے۔

قدّر فی السرد۔ زرہ جو بناؤ ایک اندازہ رکھو۔ حلقے چھوٹے چھوٹے ہون جب ایسے اندازہ کی ہون (۲) دنیا کے کامون کو ایک اندازہ سے کرو یعنی ایک وقت مقرر کرو۔ پھر دین کے لئے بھی کچھ کرو۔

الریح۔ طاقت۔ نفاذ امر۔ حکومت۔

غدوّھا۔ مشرق مغرب کی حدود مین آپ کی سلطنت کی مسافت ایک مہینہ کی راہ تہی۔

دوم یہ کہ آپکے جہاز چلتے۔ جو ایک مہینہ کی مسافت صبح سے دوپہر تک طے کرلیتے

دابۃ الارض۔ ملے کر سیہ جسد اُسے اس کے معنے حل ہوتے ہین۔ یعنی سلیمان کے تخت پر جو بیٹھا۔ وہ جسد ہی جسد تہا۔ روحانیت سے بے بہرہ تہا پس سلیمان کی موت پر آپکے بیٹے نے دلالت کی۔ نالائق ہوا۔ سب برکات (حکومت نبوت) جاتی رہین۔

الجنّ۔ اس ملک کے شریر لوگ

کان لسبأ۔ سبا ایک شخص کا نام تھا اس کے دس بیٹے تھے۔ اسی کے نام پر ایک شہر تھا۔ یمن میں۔

سیل العرم۔ طغیانی جو بڑی تیز ہو۔

اثل۔ پنجابی (پھروان) عرب میں ایک نسل ہے۔ تفرقت ایدی سبا یعنی فلاں ایسا تباہ ہوا۔ جیسے سبا۔

الا الکفور۔ کافر سے مراد کافر باللہ نہیں بلکہ کافر نعمت۔

قریٰ ظاھرۃ۔ ایک گاؤں سے دوسرا گاؤں نظر آتا اور دوسرے سے تیسرے

بٰعد بین اسفارنا۔ اپنے اعمال اور زبان حال سے یہ آرزو کی۔

صبار۔ جو اپنے آپ کو بدیوں سے روکتے ہیں

شکور۔ اور پھر خدا کی نعمتوں کی قدر کرتے اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو اس کے حکم کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ رکوع ۵۔ سورہ السّبا رکوع ۳)

قل ادعوا۔ یہ مشرکان مکہ کو خطاب ہے۔ کہ بُت تمہارے کام نہیں آئیں گے اور نہ ان کی سفارش مفید ہوگی۔

یجمع بیننا۔ ایک مٹھ بھیڑ کرے گا (بدر کی پیشگوئی)

ثُمَّ یفتح۔ یہ مٹھ بھیڑ کھلا کھلا فیصلہ کرنے والی ہوگی۔

متی ھذا الوعد۔ اس سے ثابت ہوا کہ مکہ والے یجمع بیننا کی پیشگوئی کو سمجھ گئے۔ جبھی پوچھا کہ ایسا کب ہوگا۔

ایک اور مقام پر بھی اس کا ذکر ہے۔ ویقولون متی ھذا الوعد کے جواب میں فرمایا۔ قل عسیٰ ان یکون ردف لکم۔ یعنی میں جب یہاں سے چلا جاؤں گا تو وہ واقعہ میرا ردیف ہوگا۔ یعنی میرے بعد آئے گا۔ ویقولون متی ھذا الفتح ان کنتم صادقین۔ یہاں وعدے کی بجائے فتح کا لفظ صریح ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا۔ قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا ایمانھم۔

میعاد یوم۔ میرے بعد ہوگا اور ایک سال بعد۔ یوم سے مراد الہامی زبان میں سال بھی ہوتا ہے۔

مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۰۔ سورہ السّبا رکوع ۴)

لن نؤمن۔ کافر شوخی کی راہ سے یہ کہتے ہیں۔ یہ ہوا نہی میں سے ہیں۔ کیونکہ تمام کتب آلہیہ کا اجماعی مسئلہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے وحی ہوتی ہے مگر یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ دروغ مصلحت آمیز ہے۔ یہ مذہب نیا نہیں تفسیر کبیر میں ہے۔ کہ براہمہ منکر للنبوت ہیں۔

الظالمون۔ سب سے بڑھ کر ظالم دو شخص ہیں۔ ایک مفتری علی اللہ۔ دوم جو نبیوں کا انکار کرے۔ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذّب بالصدق اذ جاءہٗ الیس فی جھنّم مثوی للکٰفرین۔

مکر الیل والنھار۔ جو تدبیریں تم نے دن رات ہمارے لئے کیں اور اپنی باتوں سے ہمیں راہ حق سے روکا۔

یبسط الرزق۔ یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ عنقریب اس کھلے رزق کے وارث مسلمان ہوں گے۔

مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۱ و ۱۲ سورہ السّبا رکوع ۵ و ۶)

ہر چیز کے قرب کا کچھ نہ کچھ سامان ہوتا ہے۔ مثلاً ریل کے جس درجے میں بیٹھنا ہو اسی درجہ کا ٹکٹ خریدنا پڑے گا۔ اسی طرح خدا کے تقرب کے جو سامان ہیں وہ یہاں بیان فرماتا ہے۔

من اٰمن وعمل صالحاً۔ سچے علوم پر کامل یقین (۲) پھر ان کے مطابق عمل ہو۔ پس یہ تقرب الی اللہ کے سامان ہیں۔

لھم جزاء الضعف۔ جزاء بڑھ بڑھ کر ملیگی۔

فھو یخلفہ۔ دیکھو۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے اگر ایک مکان اللہ کے لئے چھوڑا تو اس کے عوض میں ان کو کتنے وسیع علاقہ کی سلطنت ملی۔

ابوجہل کا بیٹا مسلمان ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اُسے ایک سپاہ کا جرنیل بنا کر بھیجدیا۔ اور فرمایا فلاں قوم پر تا معمور حکم حملہ نہ کرنا اس نے مخفی اسباب سے حملہ کر دیا اور شکست کھائی۔ جو کچھ ہوتا ہے خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔

للملٰئکۃ۔ ملائکہ سے یہاں مقدس لوگ مراد ہیں۔ ان ھذا الا ملک کریم سے ثابت ہے کہ پاک لوگوں کو بھی عربی زبان میں ملائکہ کہہ لیتے ہیں۔

یعبدون الجنّ۔ یہاں جن کو جنّ فرمایا ان کو اس سے پہلے رکوع میں الذین استکبروا فرمایا۔ اس سے پہلے اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا۔ فرمایا۔

سحرٌ مبین۔ دلربا باتیں کرتا ہے۔ جو ہمیں اپنی قوم سے کٹوانے والی ہیں۔

یقذف بالحق۔ حق کے ذریعے اس باطل کا سر توڑ دیگا۔ یہ پیشگوئی ہے اسی لئے علام الغیوب صفت کا ذکر ساتھ ہی کر دیا۔

مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ رکوع ۱۲۔ سورۃ السّبا رکوع ۶)

مذہبوں میں اختلاف ہے۔ مگر حق کا پا لینا کوئی مشکل امر نہیں۔ مثلاً بُت پرست ہیں۔ صرف اتنا غور کافی ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر جس کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ خود اپنے

ہاتھ سے گھڑتے ہیں۔

بھر نبیوں کے منکر ہیں۔ وہ دیکھیں۔ کہ نبی پہلے اکیلا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ بھی غریب لوگ شامل ہوتے ہیں۔ مگر ہر نبی ضرور اپنے بڑے بڑے مخالفوں کے مقابل میں کامیاب ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ راستبازوں کی جماعت حق پر ہے۔

نبی پر جنون کا شبہ بہت ہی کمزور بات ہے۔ کیا مجنون ایسی اعلیٰ تعلیم لا سکتا ہے اور ایسے قوانین وضع کر سکتا ہے اور اپنے کاموں کے نتیجے اپنی آنکھوں کے سامنے بار آور دیکھ سکتا ہے۔

بین یدی عذاب شدید - یہودی مسیح کے وقت اتنا زور رکھتے تھے کہ پلاطوس کو ان کی ماتحت کام کرنا پڑتا۔ مگر ایک وقت آیا۔ کہ یہودی انھی عیسائیوں کے ہاتھ سے محروم و مدحور ہو گئے۔

وما یعید۔ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ مکہ میں پھر کبھی ایسی بت پرستی نہ ہوگی۔

واخذوا من مکان قریب۔ پکڑے جاؤ گے۔ ایک مکان میں جو قریب ہے۔

چنانچہ بدر میں ایسا ہوا۔ پھر مکہ میں۔ چنانچہ وہاں انہی منکروں نے آمنا کہا۔

ویقذفون بالغیب۔ یہ بکواس کرتے ہیں کہ یہ نبی کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ اس کی اولاد کوئی نہیں۔ تم غیب کی باتوں سے بہت دور کے مکان میں ہو۔

مریب۔ ہلاک کرنے والا۔

یہاں سورۃ السبا کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورہ فاطر رکوع نمبر ۱

پارہ ۲۲ رکوع ۱۳

مورخہ ۲۲ - اگست ۱۹۱۰ء

اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے۔ وہ حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات۔ صفات۔ اسماء کی نسبت ہمیں اتنا ہی علم ہو سکتا ہے۔ جتنا وہ خود اپنے انبیاء۔ اولیاء کی معرفت بتلائے۔ پس اللہ کی ذات وصفات۔ ملائکہ۔ قبر۔ حشر۔ دوزخ۔ جنت۔ پل صراط کے متعلق ہمارا علم وہی صحیح ہو سکتا ہے۔ جو خود اس نے فرما دیا۔ اور اسی حد تک ہمیں ان میں گفتگو کرنے کی اجازت ہے۔

اولی اجنحۃ۔ یہ اللہ نے فرمایا کہ فرشتوں کے پر ہیں ان سے کیا مراد ہے۔ یہ اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ پھر وہ جنھوں نے فرشتوں کو بچشم خود دیکھا جس نے کچھ نہیں دیکھا۔ ان بے وقوفی ہے۔

لا الٰہ الا ھو۔ وہی کامل قدرتوں والا غیر محتاج ہے۔ جو کچھ کسی کو دیا کہ وہ اس کی عطا ہے اور پھر مدد و آئندہ کے لئے۔ پھر محتاج کا محتاج۔

مورخہ ۲۴ - اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۱۴ - سورہ فاطر رکوع نمبر ۲)

زین لہ سوء عملہ - جسکو برے اعمال خوبصورت نظر آتے ہیں۔

فراٰہ حسناً۔ پھر اس بدعملی کو اچھا جانتا ہے۔

فان اللہ یضل من یشاء۔ خدا کیطرف سے گمراہی کا فتوجرم انہی پر لگتا ہے۔ جو ضلالت کی راہ عمداً اختیار کرے۔

والعمل الصالح یرفعہ۔ سمجھایا کہ نیک باتوں کے ساتھ نیک اعمال بھی ضروری ہیں۔

من عمرہ۔ اس ہ کا مرجع کیا ہے اس سے ایک مسئلہ حل ہوتا ہے۔ یہ ضمیر اس معمر کے مثل کی طرف جاتی ہے۔ (* مسیح سے مراد مثیل مسیح)

ومن کل تاکلون۔ یعنی جس طرح تلخ اجاج سے بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں اسی طرح انہی گندے لوگوں سے نیک بن کر اسلام میں آجائیں گے۔

مورخہ - ۳ ستمبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۱۵ - سورہ فاطر رکوع ۳)

الفقراء۔ امیر سے امیر انسان اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ ایک دم کا ایسا احتیاج ہے۔ کہ یہ زندگی و موت کا سوال ہے اور پھر احتیاج بھی عجیب طور پر ہے۔ کہ ایک طرف سے ہوا کے داخل ہونے کا احتیاج ہے۔ تو دوسری طرف ہوا کے خارج ہونے کا۔ ایک طرف پانی پینے کا احتیاج ہے۔ تو دوسری طرف اس کے اخراج کی حاجت ہے۔

انسان حق کا بھی محتاج ہے۔ اور حق کے علم پر عمل کرنے کے لئے توفیق کے حصول کا بھی ایسا ہی محتاج ہے۔ اگر خدا کا فضل نہ ہو تو بڑے بڑے عالم فسق و فجور میں مبتلا ہو جاویں۔

مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۱۶ - سورہ فاطر رکوع ۴)

باپ کے تقریباً ایک برس کے خیالات کا اثر نطفہ میں پڑتا ہے۔ پھر وہ ماں کے پیٹ میں جاتا ہے۔ تو ماں کے اور اس کے گھر میں آنے جانے والوں کا اثر پڑتا ہے۔ پھر ہم صحبتوں۔ ہم نشینوں۔ دعائیں کرنے والوں وغیرہم کا اثر ساتھ ہوتا ہے۔ ۱۸ - برس تک۔

انزل من السماء ماءً۔ یہی حال وحی الٰہی کا ہے۔

ثمرات۔ کھجور۔ انگور - ۱۲۰ قسم کے ہوتے ہیں۔ جس طرح پانی ایک ہی، مگر بیجوں اور زمینوں کے لحاظ سے مختلف ثمرات پیدا ہوتی ہیں اسی طرح خدا کی پاک وحی (قرآن) کا اثر بھی مختلف طبائع پر مختلف ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَھُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْھَا اِلَّا خَآئِفِیْنَ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

اور اس سے بڑھکر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کے ذکر سے روکے۔ اور اس کی بے آبادی کے درپے ہو ان لوگون کے لئے مناسب تہا کہ بے خوف دل کے ساتھ آہین جاتے۔ ایسے لوگون کے لئے اس دنیا مین رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت مین بڑا عذاب ہے

(قرآن شریف پارہ اوّل سورۃ البقرہ)

مسلمانان لنڈھور غور فرمائین

کہ ایک مُسافر تمہارے شہر مین گیا۔ تو تم نے اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کیا دین اسلام نے تم کو ایسی ہی مسافر نوازی سکھلائی ہے۔ آہ۔ کہان گیا اس نبی عربی محمد مصطفے المجتبیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی مہمان نوازی کا پاک نمونہ جس کے گھر مین ایک کافر نے رات بھر آرام کیا اور کھانا کھایا اور بستر کو پلید کر گیا۔ تو آنحضرت نے (میری جان آپ پر فدا ہو) اس بستر کو اپنے دست مبارک سے صاف کیا۔ اور باوجود اس کافر کے دوبارہ واپس آنے کے اُسے ملامت تک نہ کی۔ یہ مہمان نوازی کے مُقدّس اخلاق تھے جنھون نے کافرون کو مسلمان بنا دیا۔ مگر آج مسلمانون کے وہ اخلاق ہین۔ کہ خود اسلامی بچون کو عیسائی اور آریہ بنا رہے ہین۔ مین نے کلھڑی بازار کی مسجد مین وعظ کیا۔ بہت سے سامعین موجود تھے۔ وعظ دین اسلام کی تائید مین اور آنحضرۃ نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے ان اعتراضات کے رفع کرنے مین تہا جو غیر مذاہب کے لوگ آپ پر کرتے ہین۔ سامعین اس سے محظوظ ہوئے۔ اور بعض نے مجھے ملکر اظہار شکریہ کیا۔ باوجود اس کے تم لنڈھور سے جو اس مسجد سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے دوڑے ہوئے آئے۔ تاکہ دوسرے دن کے وعظ کو بند کر دین اور ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب کو جاکر تکلیف دی کہ مسجد انجمن کے سپرد ہے اس مین ان کا وعظ نہ ہو۔ ورنہ فساد کا اندیشہ ہے۔ صاحب مجسٹریٹ نے جو حکم دیا۔ وہ بالکل ٹھیک ہے جب کہ خود مسلمان ایک تائید اسلام کے لیکچر پر فساد کا اندیشہ ظاہر کرتے ہین تو ان کا فرض تھا کہ وہ اس رات اُس مسجد مین لیکچر نہ ہونے دیتے اور خوب ہوا کہ وہان لیکچر نہ ہُوا۔ ورنہ جن لوگون نے مخالفت مین اس قدر شور مچایا۔ اور صریح لفظون مین لکھ دیا کہ فساد کا خوف ہے۔ اگر لیکچر اس جگہ ہوتا تو معلوم نہین کہ وہ کیا کرتے۔ وہ تو شکر ہے کہ اس وقت ایک عادل گورنمنٹ برطانیہ کا اس ملک مین راج ہے۔ جس کے سبب سے ہر شخص امن سے زندگی بسر کر رہا ہے۔ ورنہ تم لوگ تو شاید ہم کو شہر مین بھی نہ رہنے دیتے بلکہ دنیا سے ہی خارج کرتے۔ پر جس کو خدا نہ خارج کرے اُسے کون خارج کر سکتا ہے۔

غرض ہم نے اس کے عوض مین اپنے مکان کے اندر ایک تقریر کر لی۔ اور وہی لوگ جو مسجد مین جمع ہونے کو آئے تھے۔ ان مین سے بعض وہان آ گئے جہان مین نے ایک وعظ کیا۔ جس کا سامعین پر بہت اثر ہُوا۔ اس طرح جو بات مسجد مین ہونی تہی۔ وہان ہو گئی۔ اور ہم کسی نقصان مین نہین رہے۔ پر تم لوگ غور کرو۔ کہ تم نے اس معاملہ مین کیسی کمزوری دکھلائی۔ **اوّل**۔ تو تم اس مسجد مین کبھی نماز پڑھنے نہین آتے وہ مسجد تمہارے گھرون سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جو وہان کے نمازی ہین۔ وہ پہلے لیکچر مین موجود تھے۔ ان مین سے کوئی معترض نہ ہُوا بلکہ سب خوش ہوئے اور کون مسلمان ہے جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مناقب سننے سے ناخوش ہو۔ دوم۔ تم نے ایک اسلامی وعظ کو بند کرا کر اپنی مسلمانی کا خوب نمونہ دکھلایا۔ سوم۔ اگر بالفرض مین کسی ایسی بات کا بھی ذکر کرتا۔ جو کہ آپکے خیالات کے مخالف ہے (اگرچہ نہ مین نے کیا اور نہ میرا ارادہ تہا کہ کرتا) تو آپ کو چاہیئے تہا کہ آپ اُسے غور سے سنتے۔ اور اس پر توجہ کرتے۔ لیکن مین جانتا ہون کہ آپ لوگ ڈرتے ہین اور خوف کھاتے ہین۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی تقریر مین ایسی تاثیر ہے۔ جو لوگون کو حق کی طرف کھینچ کر لاتی ہے۔ اسی طرح سے عرب کے لوگ ابتدا مین عوام کو مسلمانون سے ملنے نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ جو کوئی ان سے ملیگا اس پر جادو ہو جائے گا۔ اور وہ مسلمان ہو جائے گا۔ برخلاف اس کے اس پاکون کے سردار اور نبیون کے سرور کے اخلاق کو دیکھو۔ کہ جب نجران کے عیسائی ۔۔۔ آپکے پاس آئے تو آپنے ان کو اتوار کے دن اپنی مسجد مین گرجا کر لینے کی اجازت دی سبحان اللہ کیا تو وہ وقت تہا۔ کہ عیسائی مسجد مین گرجا کرے۔ تو مسجد کا کچھ نہ بگڑتا تہا۔ اور اب اسلام پر وہ کمزوری کا وقت ہے کہ ایک احمدی کا وعظ بھی مسلمانون کو گوارا نہین کہ اس مین ہو سکے۔ گویا کہ ان کا اسلام ہندؤن کے مذہب کی طرح ایک کچا تاگہ ہے جو ذرا سی چھوت کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے۔ آہ! ایک وہ زمانہ تہا۔ کہ دنیا مین اسلام پھیلانے کے واسطے صحابہ نے اپنے خون پانی کی طرح بہا دئے اور ایک یہ زمانہ ہے۔ کہ مساجد مین سے ذکر الٰہی کو روکنے کے واسطے خون پسینہ ایک کیا جاتا ہے۔ اور جس شخص کو یہ لوگ کافر قرار دیتے ہین اسے مسجد کے اندر کلمہ پڑھنے سے بھی روکتے ہین۔ اگر ہم لوگ آپکے نزدیک ایسے ہی بُرے ہین تو آپ کو خوش ہونا چاہیئے تہا۔ کہ ہم مسجد مین داخل ہوکر کلمہ شہادت پڑھنے کو طیار ہو گئے ہین اس مین ناراضگی کی کیا بات تہی۔ مگر ضرور تہا کہ ایسا ہوتا کہ وہ بات پوری ہو جو پہلے بزرگان دین کہہ گئے ہین۔ کہ مہدی کے وقت مسجدون سے لوگون کو رد کیا جائے گا۔

میرے بھائیو! آپ اپنے حال پر پھر غور فرمادین۔ مین نے روز روز منصوبی نہین جانا اور نہ مجھے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مین آپ کی مساجد مین وعظ کرون میرے ہاتھ مین تو خدا تعالےٰ نے وعظ کا ایک ایسا ہتھیار دیا ہے۔ کہ مین ہر ہفتہ کئی ہزار آدمیون کو اپنا وعظ تحریری بھیجتا ہون۔ جس مین آپکے ممبر بھی شامل ہین ہدایت تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے۔ نہ ہونی تہی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابوجہل کو بھی نہ ہوئی۔ باوجودیکہ اس قدر کوشش کی گئی۔ ۔۔۔ خدا جس کو چاہتا ہے۔ نیک باتین اس کے دل مین ڈالدیتا ہے ہمارا کام سمجھانا اور بتانا ہے رسول ہم کرتے ہین۔ مسجد کے لوگ نہ سنین گے۔ تو منڈوالون کو جاکر سنائین گے۔ مولوی لوگ خفا ہون گے۔ تو پادریون کو جاکر تبلیغ کرین گے۔ آگے ہدایت

پر مبنی ہے اور خدا تعالیٰ اس میں راضی ہے۔ تو وہ خود بخود پھیلے گا اور بڑھے گا ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اس قدر عداوت ہوئی تھی۔ تیرہ سال تک آپ کو مسجد سے برابر روکا جاتا تھا۔ بلکہ بارہا ایذا دیکر مسجد سے نکال دیا تھا اور دشمنی ایسی بڑھی تھی۔ کہ آپ کو شہر سے ہجرت کرنی پڑی۔ مگر آخر آپ کی جیت ہوئی اور وہ مسجد آپ کی ہوگئی۔ تو بتائیے آنحضرتؐ کا کیا نقصان ہوا۔ ع

جیتیں گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

میں تو حیران ہوں کہ وہ کون سی بات ہے۔ جس نے آپ لوگوں کو ہم پر ایسا ناراض کر دیا ہے۔ اگر ہم وفات مسیح کے قائل ہیں۔ تو کیا مسیح کی حیات کو ماننا شرائط ایمان میں داخل ہے۔ کیا وہ لوگ جو ہندو سے مسلمان ہوتے ہیں ان سے کلمہ طیبہ کے ساتھ یہ بھی کہلایا جاتا ہے کہ مسیح زندہ آسمان پر ہے۔ کیا بعض پہلی تفاسیر میں بھی حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر نہیں ہے۔ کیا بخاری شریف میں متوفیک کے معنے ممیتک نہیں لکھے۔ کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہوکر نہ فرمایا تھا۔ کہ جیسا سب نبی پہلے مر گئے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فوت ہوگئے ہیں۔ پھر بتاؤ ہم نے کون سی نئی بات کی ہے جس سے آپ صاحبان برافروختہ ہوگئے۔ کیا آپ ہم پر اس واسطے ناراض ہیں کہ ہم نے مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح و مہدی مان لیا ہے۔ سو میرے بھائیو! سنو اور پھر غور سے سنو۔ کہ مرزا صاحب کوئی ہمارے رشتہ دار نہیں تھے۔ ہم نے حدیث میں پڑھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا۔ ہم نے قرآن و حدیث میں مسیح مہدی کے جو نشان لکھے تھے۔ وہ پورے ہوتے ہوئے دیکھ لئے طاعون پڑی۔ ریل جاری ہوئی۔ اونٹ بیکار ہوئے۔ زلازل آگئے۔ حج میں روکاوٹ ہوئی۔ ادھر ادھر سے آدمیوں کا میل جول بکثرت ہوا۔ دریا چیرے گئے رمضان شریف میں کسوف خسوف ہوا۔ سب نشان پورے ہوئے۔ خود مرزا صاحب نے جو پیشگوئیاں کی تھیں۔ وہ پوری ہوئیں۔ اوس نے ہم کو تقوے سکھلایا۔ خدا کی عبادت میں لگایا۔ ہماری روحوں میں نیکی کی قوت پیدا کی۔ اس جیسا کوئی قرآن شریف کے حقائق و معارف بتلانے والا نہ ملا۔ اگر یہ شخص مہدی مسیح نہیں تو صدی کا سرا تو گذر چکا ہے۔ تم کوئی اور مدعی دکھاؤ۔ جو اس سے بہتر ہو۔ ہم اس پر غور کرنے کے واسطے طیار ہیں۔ ورنہ خدا کے کلام اور نبی کی حدیث کی متابعت سے ہم کو نہ روکو اور ناحق ہمیں دکھ نہ دو۔ خدا سے خوف کھاؤ۔ اپنے اعمال کو درست کرو۔ پرہیزگاری کی راہوں پر چلو تاکہ خدا تم سے پیار کرے اور تم کو ہدایت کی راہ دکھلائے۔ ہم تو باوجود تمہاری اس ایذا دہی کے تمہارے حق میں کوئی کلمہ سخت نہیں بولتے۔ کیونکہ باوجود ان باتوں کے ہم جانتے ہیں کہ آخر آپ بھی ہمارے نبی کے ہی کہلاتے ہیں۔

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوےٰ حبّ پیمبرم

الراقم

خادم۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ قادیان

(ذرا غور فرماویں کہ ان میں کونسی بری بات ہے جسکی وجہ سے تم ہمارے مخالف ہوگئے)

سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی شرائط

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔ فقط

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال ۔۔۔ دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو ابال
مومنوں پر کفر کا کرنا گمان ۔۔۔ ہے یہ کیا ایمانداروں کا نشان
ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین ۔۔۔ دل سے ہیں خدام ختم المرسلین
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں ۔۔۔ خاک راہ احمد مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے ۔۔۔ جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تن خاکی رہا ۔۔۔ ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب ۔۔۔ کیوں نہیں لوگو تمہیں خوف عقاب
کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا ۔۔۔ تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

(مسیح موعود علیہ السلام)

۱۰ ستمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۵ رمضان المبارک ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

کیا دعا والا اشتہار پیش کرنے کا کوئی حق مولوی ثناء اللہ صاحب کو حاصل ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادرم مکرم حافظ صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق میں آپ کو اپنے گذشتہ خط میں اختصاراً لکھ چکا ہوں - اب مفصل عرض کرتا ہوں - آپ لکھتے ہیں - کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو لکھا گیا تھا کہ اگر بدر نے جو کچھ لکھا ہے وہ جھوٹ ہے - تو تم نالش کرو سارا خرچہ عدالت میں دونگا - اس پر مولوی صاحب نے مقدمہ کی تکلیف اور عدیم الفرصتی کا عذر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر میں نے ایسا اشتہار دیا تھا - تو دکھاؤ - میرا جواب یہ ہے اول تو میں آپکے واسطے دعائے خیر کرتا ہوں - کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ حقہ کی صداقت کے واسطے ایک سچا جوش عطا کیا ہے - اور آپنے اس عاجز پر اس حسن ظن سے کام لیا - جو کہ ایک مومن کو دوسرے پر کرنا چاہیئے آپ کی ایسی ہی کوئی نیکی اس بات کا ذریعہ ہوئی ہے کہ آپ کو سلسلہ حقہ کی طرف کھینچ کر لائی - ورنہ اس ظلمات کے زمانہ میں سچائی کو قبول کرنا ایک بہت مشکل امر ہے اور یاد رکھنا چاہیئے - کہ ہر ایک زمانہ میں خدا کے برگزیدہ آدمی ناپاک لوگوں کے ہاتھوں سے دُکھ دئیے جاتے ہیں - سو میں آپ کو مبارک باد کہتا ہوں کہ اس میدان میں یہ آپ کی پہلی فتح ہے - کہ آپنے ایک حق کے دشمن کو کئی ہزار روپے اپنے پاس سے دینا منظور کیا کہ وہ اپنی سچائی کا ثبوت دے سکے - مگر اس سے بن نہ پڑا - اور اوسکو جرأت نہ ہوئی - کہ اس کو قبول کرنا - الاعمال بالنیات - عمل نیتوں پر موقوف ہیں - گو مولوی صاحب نے قبول نہ کیا - مگر آپ کا تو ثواب ہو ہی گیا مولوی صاحب کا عذر دراصل عصمت بیوی از بے چادری والا معاملہ ہے - جب کہ ان کا دل ان کو ملزم کر رہا ہے تو وہ عدالت میں کیوں کر جاویں - آخر سرکار انگریزی کی عدالت ہے - کوئی سکھا شاہی تو ہے نہیں - علاوہ اس کے خود مولویصاحب کے اپنے الفاظ جو اس جماعت کے متعلق اور اس کے مقدس امام کے متعلق وہ اپنی اخبار میں چھاپتے رہے ہیں - ان کی وہ درافشانیاں ان کو بخوبی یاد ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ ان کے وہ بکھیرے ہوئے کانٹے عدالت میں جا کر انہیں کس طرح سمیٹنے پڑیں گے - پھر یاد رکھیں - کہ یہ دنیا تو چند روزہ ہے اور آخر یہ سب کچھ ان کے سامنے آہی جائے گا - اور جو کچھ انہوں نے لکھا اور بولا ہے اس کی جوابدہی انکو کرنی ہی پڑیگی -

اب میں آپ کو بتاتا ہوں - کہ مولویصاحب نے اس جواب میں کیا چالاکی اختیار کی ہے اور پبلک کو کس قدر دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے - جن دنوں میں حضرت اقدس مرزا صاحب مرحوم و مغفور نے مولویصاحب کو دُعا کے ذریعہ سے فیصلہ کر لینے کے واسطے لکھا تھا ان ایام میں مولوی صاحب نے اخبار میں جواب لکھنے کو علاوہ کئی ایک اشتہار اپنے مطبع اہلحدیث میں چھپوا کر الگ بھی شائع کر دئیے تھے - اخبار اہلحدیث میں جو کچھ سخت گوئی اور بدزبانی کا وہ استعمال کیا کرتے ہیں - وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے مگر انہوں نے اس سے بڑھ کر ایک درجہ بدزبانی کا رکھا ہوا ہے اور اس کے واسطے ان کا ہتھیار ان کا ایک نائب اور ان کی انجمن نصرت السنۃ کا سکرٹری کوئی حکیم محمد دین نام ہے - مولوی صاحب موصوف کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے - کہ اخبار میں مضمون لکھنے سے ماقبل ایک نہایت ناپاک الفاظ کا بھرا ہوا اشتہار میاں محمد دین کے نام پر شائع کرا دیتے ہیں - مثلاً اسی محمد دین کے نام پر انہوں نے ان ایام میں ایک اشتہار شائع کرایا تھا - جس کے بعض الفاظ نمونۃً یہ ہیں -

"کرشن قادیانی نعلین چاٹنے لگے ...... آخر اشتہار دیا کہ میں دُعا کرتا ہوں کہ جھوٹا طاعون سے مر جائے گا ...... اسے طاعون سے مرنا کونسی بڑی بات ہے ...... بتلاؤ اگر تم طاعون سے پہلے مر گئے - تو ...... کیا تمہاری قبر پر آنکر ...... کرینگے ..... تف - کرشن جی کے اشتہار کا مفصل جواب اخبار اہلحدیث میں نکلیگا" ایسا ہی ان ایام میں انہوں نے میاں محمد دین کے نام پر ایک اشتہار شائع کرایا تھا - جسمیں یہ الفاظ ہیں -

"کرشن جی ہمیشہ کہا کرتے ہیں ...... کہ جھوٹا سچے سے پہلے ہلاک ہوا کرتا ہے ..... مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوے کیا تھا ...... جو آنحضرت م کے بعد زندہ رہا ...... کرشن جی کی چالیں تو ایسی ہیں ..... مختصر یہ ہے - کہ موت اور زندگی کا وقت خدا کے علم میں ہے ...... جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث میں اس کے جواب میں مفصل مضمون لکھا ہے" ایسا ہی انہوں نے ایک اشتہار اسی مضمون کا اپنے اوسی حکیم محمد دین کے نام پر شائع کیا تھا - جسمیں لکھا ہے - کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے - میں نے اپنے مضمون اخبار میں یہ لفظ نہیں لکھے - کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے وہ اشتہار اپنے نام پر شائع کیا تھا بلکہ میں نے یہ لکھا ہے کہ مولویصاحب نے ایسا اشتہار شائع کرایا تھا - مولوی صاحب نے اس کے جواب میں صفائی کے ساتھ یہ نہیں لکھا کہ میں نے کوئی ایسا اشتہار شائع کیا یا کرایا نہیں بلکہ ایک پیچ دار بات کی ہے - کہ وہ اشتہار دکھاؤ - جسمیں انہوں نے یہ سوچا ہے - کہ جب اشتہار دکھایا جاوے گا - تو ہم کہدینگے کہ یہ میرے نام پر نہیں - مولویصاحب اگر سیدھی راہ اختیار کرتے - اور فی الواقع وہ اشتہار ان کا نہ تھا تو انہیں چاہیئے تھا - کہ صفائی سے یہ حلف کھاتے - کہ کوئی اس مضمون کا اشتہار نہ میں نے لکھا نہ لکھایا - نہ اہلحدیث کے کارخانہ میں چھپا - اور نہ اسمیں کوئی میرا مشورہ ہے اور نہ میں اس کا ذمہ دار ہوں - اگر مولویصاحب ایسا لکھتے تب تو بات صاف ہو جاتی - مگر آجکل کے مولویوں میں تقوےٰ کہاں - اور اگر تقوےٰ ہو بھی - تو بقول مولوی ثناء اللہ صاحب تو جھوٹ بول کر بھی انسان متقی کا متقی رہتا ہے - پھر انہیں کیا ضرورت ہے - کہ وہ سچ کو اختیار کریں اور سیدھی چال چلیں -

اب بھی اگر مولویصاحب میں کچھ انصاف کی بو باقی ہے تو فیصلہ کی راہ آسان یہ ہے - کہ وہ حلف اٹھا کر اپنے اخبار میں لکھ دیں - کہ ان ایام میں میاں محمد دین کے نام پر جو اشتہار کارخانہ اہلحدیث میں چھپے تھے - جن کے رد سے حق و باطل کے مقابلہ کے وقت پیچھے تک زندہ رہنا کوئی صداقت کی نشانی نہیں بلکہ لمبی عمر پانے والا تو مسیلمہ کذاب اور حرامزادہ تا [illegible] ہوتا ہے وہ اشتہار دہ میں نے لکھے نہ لکھائے اور نہ میرے حکم یا [illegible] رضے

لکھے گئے تھے اور نہ تجہیے اون کے مضمون کے ساتھ کوئی اتفاق تہا۔ نہ اب ہے۔ بلکہ حضرت میان محمود دین اون کے مضمون کا ذمہ دار ہے۔ اگر مولوی صاحب موصوف ایسی حلف شائع کر دین۔ تو پہر ہم ان اشتہارات کا کبہی کوئی ذکر نہ کرین گے اور نہ ان کی بنا پر مولویصاحب کے بالمقابل اپنی کسی تحریر مین کوئی استدلال کرین گے۔ مگر مین ہرگز امید نہین کرتا۔ کہ مولویصاحب کبہی ایسی حلف کہا سکین۔ کیونکہ باوجود ان شوخیون کے جو ان سے ظاہر ہوتی ہین۔ ان کا دل ان سب باتون کو بخوبی سمجہے ہوئے ہے۔

یہ تو ان اشتہارات کی بات ہوئی۔ اب مین ان کے اخبار اہلحدیث کا حوالہ دیتا ہون۔ جس کے رو سے اس معاملہ مین مولوی صاحب نے ایسے الفاظ شائع کئے جو حرامزادہ سے بڑھ کر ہین۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ کالم ایک مین ایک فٹ نوٹ دیا گیا ہے۔ جسمین صاف لکھا ہے۔ کہ عمر کی مہلت پانے والا۔ بدکار۔ مفسد۔ دغاباز جھوٹا اور نافرمان ہوتا ہے۔ ہم نے جس اشتہار کا حوالہ دیا تھا۔ اس مین تو ایک ہی لفظ سخت تہا اور وہ بھی کچھ ایسا بہت سخت نہین۔ کیونکہ بقول ڈوئی۔ مدعی نبوت در امریکہ کسی کی پیدائش اس کے اختیار مین نہین لیکن اس فٹ نوٹ مین تو پانچ خطاب ایسے شخص کو دئے گئے اور یہ نوٹ بھی حضرت مرزا صاحب کے اسی اشتہار دعا پر لگائے گئے ہین۔ جس کو اب مولویصاحب لئے پھرتے ہین۔ کہ دیکھو مرزا نے میرے حق مین دعا کی ہے۔ بندہ خدا جب کہ تم خود اسی دعا کے اشتہار کے متعلق یہ عقیدہ ظاہر کر چکے ہو۔ کہ یہ دعا فیصلہ کن نہین ہو سکتی۔ بلکہ جس شخص کو عمر کی مہلت ملجاتی ہے۔ وہ بدکار۔ مفسد۔ جھوٹا اور دغاباز اور نافرمان ہوتا ہے۔ تو اب آپ ہی کے شائع شدہ عقیدہ کے مطابق آپ کون ہوئے۔ مین ان الفاظ کو آپ کے حق مین دہرانا نہین چاہتا۔ مولوی صاحب خود سمجھ لین ان اس جگہ بھی ممکن ہے۔ کہ مولویصاحب یہ عذر تراشین۔ کہ یہ فٹ نوٹ میرا نہین بلکہ میرے نائب ایڈیٹر کا ہے۔ اور نائب ایڈیٹر کی رائے کا میں ذمہ دار نہین۔ یا بالفاظ دیگر مولویصاحب موصوف سکرٹری انجمن اشاعۃ السنہ کے عقائد کے مطابق مسیلمہ کذاب اور اس خطاب کے مستحق ہین اور ان کے نائب ایڈیٹر کے عقائد کے مطابق ان مذکورہ بالا پانچ خطابون کے مستحق ہین اور یہ انکا قصور نہین۔ بلکہ ان کی خوبی قسمت کا ذمہ ہے۔ جو انہین ایسے سکرٹری اور ایسے نائب ملے۔ لہذا ہم اس نائب کے نوٹ سے بھی درگذر کرتے ہین۔ بشرطیکہ مولوی صاحب ویسی ہی حلف جو اوپر ذکر کیگئی ہے۔ اس نوٹ کے متعلق کہائین۔ کہ وہ اس نوٹ کے ساتھ نہ تو متفق الرائے تھے اور نہ ہین۔ اور نہ ان کے علم سے یہ نوٹ شائع ہوا اگرچہ انصاف کی بات تو یہ ہے کہ مولوی صاحب سے یہ مطالبہ کیا جاوے۔ کہ اگر وہ اشتہارات اور یہ نوٹ آپکے صریح عقیدہ کے مخالف تھے۔ تو اول تو آپنے اپنی انجمن کے سکرٹری کے نام سے ان کو کیون شائع ہونے دیا۔ دوم اپنے مطبع مین ان کو کیون چھپایا۔ سوم۔ آپنے ان کی تردید کیون اپنے اخبار مین نہ کی لیکن ہم اس بات کو بھی چھوڑتے ہین۔ اور اگر اب بھی مولوی صاحب صاف لفظون مین ان کی تردید کر دین۔ اور حلف کہالین۔ تو ہم حلفیہ اقرار پر شائع کر دینگے۔ کہ ہم اس نوٹ اور ان اشتہارات کا جو کچھ ذکر کر چکے سو کر چکے کیونکہ آج تک مولوی صاحب نے انکی کوئی تردید شائع نہین کی۔ اب ان کا آیندہ ذکر نہ کرینگے۔ لیکن اگر مولوی صاحب نے حلف نہ کہائی تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ یہی عقیدہ رکھتے ہین۔ کہ صادق کے مقابلہ مین بروقت تحدی لمبی عمر پانے والا .. .. اور مسیلمہ کذاب اور جھوٹا اور بدکار اور مفسد اور دغاباز ہوتا ہے۔ اور خدا تعالے نے ان کے اپنے عقیدہ کے مطابق اونکو ملزم کرکے دکہا دیا ہے۔ اور ہمارا حق ہوگا۔ کہ جب کبھی مولوی صاحب اس معاملہ مین کچھ تحریر کرین۔ ہم ان کے سامنے ان کے یہی عقائد پیش کرتے رہین۔

اس کے بعد اب مین یہ دکہانا چاہتا ہون۔ کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب اس دعا کے متعلق جو حضرت مرزا صاحب نے شائع کی تھی۔ اپنے اخبار اہلحدیث مین کیا رائے ظاہر کر چکے ہین اس رائے سے معلوم ہو جاوے گا۔ کہ اس دعا کو پیش کرنے کا اب انہین کوئی حق حاصل ہے یا نہین۔ مولویصاحب موصوف نے اپنی اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴-۵ پر اس دعا کو نقل کرکے اس کا جواب جو لکھا ہے۔ وہ لفظ بلفظ یہان نقل کر دیتے ہین۔ اور بعض الفاظ کو توجہ دلانے کے واسطے جلی کر دیتے ہین۔

جواب:۔ اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے خلاصہ یہ ہے۔ کہ کرشن جی دعا کرتے ہین۔ کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرجائے۔ اس جواب مین آپنے کئی طرح کے دجل اور فریب سے کام لیا ہے۔

(اول) یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہین لی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔

(دوم) یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہین کیا بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہین بلکہ محض دعا کے طور پر ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم مرگئے تو تمہارے دام اوفتادہ خس کم جہان پاک یہ کہہ کر یہ عذر کرین گے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہین تہا بلکہ محض دعا تہی۔ یہ بھی کہدینگے۔ کہ دعائین تو بہت سے نبیون کی بھی قبول نہین ہوئین۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی۔ بلکہ وہ آپ ہی کی دعاؤن مین بہت سی مثالین دیدینگے۔ کہ قبول نہین ہوئین۔ آپنے تین سال کے اندر فیصلہ ہوجانے کی دعا کی تہی جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپنے لکھا تہا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی۔ تو مین اپنے آپ کو کافر۔ مردود کذاب اور دجال سمجھونگا۔ جس کی تفصیل گذشتہ نمبر مین ہو چکی ہے۔

سوم۔ یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر مین مرگیا تو میرے مرنے سے اور لوگون پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔ جبکہ (بقول آپکے) مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم۔ مولوی اسمٰعیل علیگڈہی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مرگئے ہین۔ تو کیا لوگون نے آپ کو سچا مان لیا ہے؟ ٹھیک۔ اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہوگیا۔ تو کیا نتیجہ؟

چہارم۔ آپنے بڑی چالاکی یہ کی۔ کہ یہ دیکھا کہ ان دنون طاعون کی شدت ہے خصوصاً صوبہ پنجاب مین سب صوبون سے زیادہ ہے بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور مین جو امرتسر سے بہت قریب ہے۔ یہ کیفیت ہے۔ کہ مردون کا اٹھانا مشکل ہو رہا ہے ایسی صورت مین ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے اور کوئی آج اگر ہے۔ تو کل کا اعتبار نہین۔ اور دیکھنے مین

بھی ایسا ہی آیا ہے کہ وہ ہے۔ تو یہ نہیں ہے تو وہ نہیں۔ ایسے وقت میں طاعون۔ ہیضہ وغیرہ کی موت کی دعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو باآواز بلند کہدیا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ جہاز نہیں ڈوبیگا۔ جس سے اسکی یہ غرض تھی۔ کہ اگر ڈوب گیا۔ تو سب مرجائیں گے کون میرے کذب پر مجھے الزام دیگا۔ اور اگر بچ رہا۔ تو سارے معتقد ہو جائیں گے یہی چال تمہاری ہے۔ اگر مخالف مرگیا۔ تو تمہاری چاندی ہے۔ اور اگر خود بدولت خس کم جہان پاک ہو گئے۔ تو کوئی قبر پر لات مارنے آئیگا پنجم۔ تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں۔ پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بہروسہ کرکے طاعون زدہ کو کاذب جانینگے۔

ششم۔ آپنے ایک چالاکی یہ کی۔ کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی۔ مگر اخیر میں آکر یہ بھی کہدیا کہ یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اس تعمیم کرنے سے آپکی غرض وہی ہے۔ جو آتہم کے معاملہ میں آپنے ظاہر کی تہی۔ کہ موت کی پیشگوئی جب جھوٹی نکلی۔ تو بات بنالی۔ کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروزپور تک چلا گیا۔ اور چھپ کر رہا۔ پس یہی موت کے برابر ہے۔ چہ خوش ؎

من خوب می شناسم پیران پارسا را

ہفتم۔ آپنے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہلحدیث ۱۹۔ اپریل کے فقرہ نمبر ۴ میں لکھا تہا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔ مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو۔ یہ ہفوات اور تخالف کیوں ہے ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا۔ سچ ہے؟ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ☩

مختصر یہ کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو طیار ہوں۔ اگر تم اس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔

مرزائیو! تمہارا گروہ اور تم کہا کرتے ہو کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آتے ہیں۔ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفین کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے؟ بتلاؤ تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔ شیم۔ شرم۔ شیم۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی اس تحریر میں جو ان کے سکرٹری یا نائب کی نہیں بلکہ خاص انہی کی ہے حضرت مرزا صاحب کے دعا والے فیصلہ کو نو دلائل سے نامنظور کیا ہے۔ اول۔ مولوی صاحب کی اس پر منظوری نہ تہی۔ دوم۔ وہ الہامی دعا نہ تہی۔ سوم۔ مولوی صاحب کا مرجانا کسی کے واسطے حجت نہیں۔ چہارم۔ طاعون کا خوف مولویصاحب کو تہا۔ پنجم۔ یہ دعا فیصلہ کن نہ تہی ششم۔ اس دعا میں صرف موت ہی نہیں۔ بلکہ سخت آفت کا ذکر تہا۔ ہفتم۔ رسول تو رحیم کریم ہوتا ہے۔ پھر مولویصاحب کی ہلاکت کی دعا مرزا صاحب کیوں کرنے لگے۔ اس کو منظور کرنا طریق منہاج نبوت نہ تہا

اب میں مولویصاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ باوجود ان تحریروں کے کیا اب آپ کو کوئی حق حاصل ہے۔ کہ اس دعا کو پیش کریں۔ کیا یہ کسی مومن موحد کا کام ہے کہ ایک فیصلہ کو خود ہی بڑے پُر زور الفاظ میں رد کرے اور پھر اُسی کو اپنی تائید میں پیش کردے کیا وہ عقیدہ جو ۱۹۰۷ء میں آپکے نزدیک دجل اور فریب اور ناروا تی اور خلاف منہاج نبوت تہا۔ ۱۹۱۰ء میں عین صداقت اور حق اور روا نی اور طریقہ شریعت ہو گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں آپ کی خدمت میں وہی بات عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ حلف اٹھا کر اپنے اخبار میں شائع کردیں۔ کہ میں اپنے پرانے عقائد سے جو میں نے اپریل ۱۹۰۷ء میں اپنے اخبار میں ظاہر کئے تھے۔ توبہ کرتا ہوں۔ وہ سب جھوٹ اور بہتان تہا۔ اگر صادق اور کاذب کا مقابلہ ہو جائے۔ اور ایک دوسرے کے سامنے میدان میں آجائے۔ اور صادق کاذب کے حق میں ہلاکت کی یا سخت آفت کی بد دعا کرے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے میرے حق میں کی تھی۔ تو ایسی دعا میں صداقت حق اور مطابق منہاج نبوت ہے۔ اور ایسا کرنے سے کسی رسول کے رحم وکرم میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور جو کچھ میں نے پہلے لکھا تہا۔ وہ سب جھوٹ افترا اور بہتان تھا۔ اس عقیدے کو اب ترک کرتا ہوں۔

اگر مولوی صاحب موصوف حلفیہ ایسا بیان شائع کر دیں۔ تو پھر ہم ان کی اس تحریر کا حوالہ دینا بھی چھوڑ دینگے جو کہ ہم نے اوپر اہلحدیث میں سے نقل کی ہے۔

سردست میں اس کے متعلق اتنا ہی لکھنا کافی سمجھتا ہوں اور اس خط کو اخبار میں شائع کرکے مولوی صاحب سے وہ مطالبات کرتا ہوں۔ جو اوپر درج کئے گئے ہیں اور ان کے جواب کا انتظار کرتا ہوں۔

مگر میں آپکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ان کا جواب بجز گالیوں کے اور فحش گوئی کے اور چند ایک اشعار لکھہ دینے کے اور کیا ہوگا۔ ہم تو ان کی گالیاں سننے کے عادی ہو گئے ہیں اور نہ گالیوں میں ان کا مقابلہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ بلکہ گالیوں کے عوض میں بھی ان کے واسطے دعا ہی کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں توبہ نصیب کرے کیونکہ وہ خود بھی باوجود اس قدر تڑپنے کے دعا والے اشتہار کے جواب میں رسول کے رحم وکرم کے حضور میں اپیل کرتے ہیں۔ کہ میرے واسطے ہلاکت کی دعا کیوں کی جاتی ہے۔ ہم تو نہیں چاہتے۔ کہ وہ اس گمراہی کے گڑھے میں گرے رہیں۔ اور ان کی گالیاں سن کر بھی گالی نہیں دیتے۔ ان کی عادت ہے۔ کہ بجائے کسی معقول جواب کے فوراً دشنام دہی پر آجاتے ہیں آپ کو شائد معلوم ہوگا۔ کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کو ان بڑے بڑے احسانات کے سبب جو آپنے مجھہ پر کئے ہوئے ہیں۔ آپ کو ابی المکرم کرکے لکھا کرتا ہوں۔ اس لفظ کو پکڑ کر مولوی ثناء اللہ صاحب نے بارہا مجھے نیوگ زادہ لکھا ہے کہ مولوی صاحب تمہارے حقیقی باپ تو نہیں۔ پس نیوگ کے سبب تمہارے باپ ہونگے۔ یہ ہے اہلحدیث کے ذہن رسا کا نمونہ۔ گویا ان کے نزدیک یہ بات اصل میں داخل ہے۔ ... سوائے نکاح یا نیوگ کے اور کسی تعلق پر بولا نہیں جا سکتا۔ مجھے ... دوست ... نے کہا کہ تم بدر میں لکھہ دو۔ کہ مولوی محمد حسین

مولوی ثناء اللہ کو اپنا بیٹا کہا کرتا ہے۔ تو پھر وہ کن معنوں سے ہے۔ مگر مین نے کہا۔ کہ مین ایسے جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ اور نہ ایسی باتون کے جواب کی کوئی ضرورت ہے عاقل خود جانتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کے ایسے الفاظ ان کے کن اخلاق کو ظاہر کر رہے ہین۔ حق کی مخالفت نے ان کے اندر سے سنجیدگی اور تہذیب کو نکالدیا ہے۔ وہ نہین جانتے کہ ایسی کلام کا اون کے حق مین کیا نتیجہ ہوگا۔ عداوت نے انہین دیوانہ بنا دیا ہے۔ چند روز کا ذکر ہے۔ ہمارے ایک دوست نے جو حیدرآباد دکن مین رہتے ہین۔ اور ان کا نام میر فضل علی ہے۔ اہلحدیث کی ایسی ہی بدزبانیون سے جل کر کہ اس نے ایک دفعہ بدر کو بدر دیکھا۔ اور اڈیٹر الحکم کو ابو الحکم لکھا ایک مضمون ہمارے پاس بھیجا۔ جسمین انہون نے دکھایا! کہ بوجہل عمر بن ہشام۔ جو ابو الوفا ثناء اللہ ہر دو کے اعداد حروف بہ تعداد جمل برابر ہوتے ہین۔ مگر ہمنے مناسب نہ سمجھا کہ اُسے چھاپین۔ کیونکہ ہم نے جب کہ اس سخت تاریکی کے زمانہ مین حق کو قبول کر لیا ہے تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم یہ سب سختیاں اُٹھائین۔ اور ہر ایک قسم کا سخت کلام سنین۔ اور کسی بدگو کا جواب بدگوئی سے نہ دین۔ ع

گالیان سُن کے دُعا دیتا ہون ان لوگونکو
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہم نے

اب مین اس دُعا پر اس خط کو ختم کرتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کو استقامت عطا کرے۔ کہ آپ صحابہ کرام کا نمونہ بنین اور بہتون کے واسطے ہدایت کا موجب ہون۔ آمین

خادم - محمد صادق عفی اللہ عنہ اڈیٹر اخبار بدر

حاشیہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء جلد ۴ نمبر ۲۵ صفحہ ۴ کالم اوّل — آپ اس دعوٰی مین قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہین۔ قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکارون کو خدا کی طرف سے ملتی ہے سنو! من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدًا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا [illegible] (ع ۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ [illegible] سے اس دعوٰی کی تکذیب کرتی ہین۔ اور سنو! [illegible] آباءھم حتی طال علیھم العمر

(پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنے ہین۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد۔ اور نافرمان لوگون کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت مین اور بھی بُرے کام کر لین۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصول تبلاتے ہو۔ کہ ایسے لوگون کو بہت عمر نہیں ملتی۔ کیون نہ ہو عیسٰے ترمیح۔ کرشن۔ اور محمدؐ - احمدؑ بلکہ خدا ئی کا ہے۔ اور قرآن مین یہ لیاقت! ذالک مبلغھم من العلم۔ (نائب ایڈیٹر)

خطبہ عید الفطر

مدینۃ المسیح مین عید الفطر ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کو ۹½ بجے پڑھی گئی۔

اس دفعہ بیرونجات (لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ) سے احباب شامل نہ ہو سکے۔ کیونکہ ہلال کے متعلق اختلاف ہوگیا۔

نماز حضرت امیر المومنین نے پڑھائی۔

بعد از نماز۔ آپنے سورۃ سبح اسم ربک الاعلی پر خطبہ پڑھا۔ جو درج ذیل ہے۔

آدمی کو اللہ نے بنایا ہے اور اس کے لئے دو قسم کی چیزین ضروری ہین۔ ایک جسم جو ہمین نظر آتا ہے۔ اس کے لئے ہوا کی ضرورت ہے۔ کھانے پینے پہننے مکان کی ضرورت ہے۔ کوئی اس کا یار و غمگسار ہو۔ اس کی ضرورت ہے۔ دور دراز ملکون کی۔ دریاؤن کے اس پار اُس پار جانے کی ضرورت ہے۔ زمیندار کو کھیت کی ضرورت ہے۔ کیا زمین انسان بنا سکتا ہے پھر ہل کے لئے لکڑیان چاہئین۔ مضبوط درخت ہو جب جاکر ہل بنتے ہین۔ ہل کے لئے لوہے کی بھی ضرورت ہے۔ پھر اوزار بھی لوہے کے ہوتے ہین لوہے کا بھی عجیب کارخانہ ہے۔ لوہا کانون سے آتا ہے جس کے لئے کتنے ہی مزدورون کی ضرورت ہے۔ پھر اور کئی قسم کی محنتون اور مددون کے بعد ہل بنتا ہے۔ مگر یہ ہل بھی بیکار ہے جب تک جانور نہ ہون۔ پھر جانورون کے لئے گھاس چارہ وغیرہ کی ضرورت ہے۔ پھر اس ہل چلانے مین علم۔ فہم اور عاقبت اندیشی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ انہی کی مدد سے چھوٹے چھوٹے جتنے پیشے بنتے ہین وہ عالی شان بنتے ہین۔

مثلاً چکی پیسنا ایک ذلیل کسب تھا۔ علم کے ذریعے ایک اعلےٰ پیشہ ہوگیا۔ یہ جو بڑے بڑے ملون کے کارخانے والے ہین۔ دراصل چکی پیسنے کا ہی کسب ہے۔ اور کیا ہے ایسا ہی گاڑی چلانا۔ کیا معمولی کسب تھا۔ گاڑی چلانے والا ہندوستان مین لنگوٹ باندھے ہوتا تھا۔ اب گاڑی چلانے والے کیسے عظیم الشان لوگ ہین۔ یہ بھی علم ہی کی برکت ہے

حجام کا پیشہ کیسا ادنےٰ سمجھا جاتا۔ یہی لوگ مرہم پٹی کرتے اور ہڈیان بھی درست کر دیتے۔ اسی پیشے کو علم کے ذریعے ترقی دیتے دیتے سرجنی تک نوبت پہونچ گئی ہے اور سرجن بڑی عزت سے دیکھا جاتا ہے۔

مین نے تاجرون پر وہ وقت بھی دیکھا ہے کہ سر پر بوجھ اُٹھائے وہ پھر رہے ہین۔ رات کسی مسجد مین کاٹتے ہین۔ مگر اب تو تجارت والون کے علیحدہ جہاز چلتے ہین۔

وہ حکومت بھی دیکھی ہے۔ کہ دس روپے لینے مین اور ایک زمیندار سے دھینگا مشتی ہو رہی ہے۔ یا اب منی آرڈر کے ذریعے مالیہ ادا کر دیتے ہین۔ سنسان۔ ویران جنگلون کو آباد کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی علم ہی کی برکت ہے۔ کہ اس سے ادنےٰ چیز اعلےٰ ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے اس جسم کے علاوہ کچھ اور بھی عطا کیا ہے۔ یہ آنکھین نہین دیکھتین۔ جب تک اندر آنکھ نہ ہو۔ زبان نہین بولتی۔ جب تک اندر زبان نہ ہو۔ کان نہیں سنتے۔ جب تک اندر کان نہ ہون۔ مگر یہ تو کافر کو بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور آنکھ و زبان و کان بھی ہے جو مومن کو دئے جاتے ہین۔ یہ وہ آنکھ ہے جس سے انسان حق و باطل مین تمیز کر سکتا ہے۔ حق و باطل کا شنوا ہو سکتا ہے۔ حق و باطل کا اظہار کر سکتا ہے۔ اگر انسان حق کا گویا و شنوا و بینا نہ ہو۔ تو صمٌّ۔ بکمٌ۔ عمیٌ کا فتوےٰ لگتا ہے۔

اللہ جلشانہ جس کو آنکھ دیتا ہے۔ وہ ایسی آنکھ ہوتی ہے کہ اس سے خدا کی رضا کی راہون کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر ایک آنکھ اس سے بھی تیز ہے جس سے مومن اللہ کی راہ پر علی البصیرت چلتے ہین۔ پھر اس سے بھی زیادہ تیز آنکھ ہے جو اولوالعزم رسولون کو دیجاتی ہے۔ ان حواس کے متعلق اللہ اپنے پاک کلام مین وعظ کرتا ہے۔ دیکھو آج لوگون نے کچھ نہ کچھ

اہتمام ضرور کیا ہے۔ غسل کیا ہے لباس حتی المقدور عمدہ دنیا پہنا ہے۔ خوشبو لگائی ہے۔ پگڑی سنوار کر باندہی ہے یہ سب کچھ کیوں کیا۔ صرف اس لئے کہ ہم باہر بے عیب ہو کر نکلیں۔ بہت سے گھر لیسے ہوں گے۔ جہاں بیوی بچوں میں اسی لئے جھگڑا بھی پڑا ہوگا۔ اور اس جھگڑے کی اصل بنا یہی ہے کہ بے عیب بن کر باہر نکلیں۔

جس طرح فطرت کا یہ تقاضا ہے۔ اور انسان اسے بہر حال پورا کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں تمہارا مربی میں تمہارا محسن ہوں۔ جیسے تم نے اپنے جسم کو مصفی و مطہر بے عیب بنا کر نکلنے کی کوشش کی ہے۔ ویسے ہی تم اپنے رب کے نام کی بھی تسبیح کرتے ہوئے نکلو اور دنیا والوں پر اس کا بے عیب ہونا ظاہر کرو۔ ادنے مرتبہ تو یہ ہے۔ کہ مومن اپنی زبان سے کہے۔ سبحان اللہ بحمدہ سبحان ربی العظیم۔ پھر وہ کلمات جن سے میں نے اپنے خطبہ کی ابتدا کی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد۔ اس میں بھی اس کی کبریائی کا بیان ہے پھر اس سے ایک اعلےٰ مرتبہ ہے۔ وہ یہ کہ یہ تسبیح دل سے ہو۔ کیونکہ یہ جناب الٰہی کے قرب کا موجب ہے۔ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ الحمد للہ۔ اور فرماتا ہے۔ کہ ولاکن ینالہ التقویٰ منکم۔ پس ضرور ہے۔ کہ یہ تسبیح جو کریں۔ تو دل کو مصفا کر کے کریں۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اللہ کے فعل پر ناراض نہ ہوں اور یہ یقین کریں۔ کہ جو کچھ خدا کرتا ہے۔ بھلائی کرتا ہے اور جو کچھ کرے گا وہ بھی ہماری بھلائی و بہتری کے لئے کرے گا۔ ہمارے مربی و محسن پر اللہ رحم فرمائے۔ کہ اس نے میرے کانوں میں اچھی آواز پہونچائی۔ اور مجھے مشق کے لئے یہ شعر لکھ دیا

۵۔ سرنوشت ما زدست خود نوشت

خوشنویس است و نخواہد بد نوشت

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ اس اللہ کو جس کی ذات اعلیٰ اور تمام قسم کے نقصوں و عیبوں سے بالاتر ہے۔ رنج و راحت عسر و یسر میں بے عیب یقین کریں اور یہ یقین رکھیں۔ الشر لیس الیک والخیر کلہ فی یدیک۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک جمعہ میں۔ میں نے اپنی طرف سے الوداعی خطبہ پڑھا۔ کیونکہ میری حالت ایسی تھی۔ کہ تھوک کے ساتھ بہت خون آتا۔ اندر ایسا جل گیا تھا۔ کہ خاکستری دست آتے اور میں رات کو جب سوتا۔ تو یہی سمجھتا۔ کہ بس اب رخصت اسلمت نفسی الیک۔ گھر والے بعض وقت ہمدردی سے مجھے ملامت کرتے کہ تم پرہیز کرتے۔ بہت وعظ کرتے ہو۔ سبق بدستور پڑھاتے جاتے ہو۔ تو میں کہتا ہے شک جس قدر نقص و عیب ہیں میری طرف منسوب کرو۔ میرا مولیٰ تو جو کچھ کرتا ہے بھلائی کرتا ہے۔ سچ ہے۔ والخیر کلہ فی یدیک۔

غرض تم زبان سے سبحان اللہ کا ورد کرو۔ تو اس کے ساتھ دل سے بھی ایسا اعتقاد کرو۔ اور اپنے دل کو تمام قسم کے گندے خیالات سے پاک کرو۔ اگر کوئی تکلیف پہونچے۔ تو سمجھو۔ کہ مالک ہماری اصلاح کے لئے ایسا کرتا ہے۔

پھر اس سے آگے اللہ توفیق دے۔ تو اللہ کے اسماء پر۔ اللہ کے صفات و افعال پر اللہ کی کتاب پر اللہ کے رسول پر جو لوگ اعتراض کرتے اور عیب لگاتے ہیں انکو دور کرو۔ اور ان کا پاک ہونا بیان کرو۔

ہمارے ملک میں اس قسم کے اعتراضوں کی آزادی حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد میں شروع ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کے دربار میں وسعت خیالات والے لوگ پیدا ہوگئے۔ اس آزادی سے لوگوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اور مطاعن کا دروازہ کھولدیا۔ ان اعتراضوں کو دور کرنے کے لئے ہمارے بزرگوں نے بہت کوشش کی ہے۔ چنانچہ شیخ الشائخ حضرت شیخ احمد سرہندی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی بہت کوشش کی ہے۔ جلال الدین اکبر نے جب صدر جہان کو لکھا۔ کہ چار عالم بھیجیں۔ جو ہمارے سامنے ان اعتراضوں کے جواب دیا کریں۔ تو یہ بات حضرت مجدد صاحب کے کان میں بھی پہونچی۔ انہوں نے صدر کو خط لکھا۔ کہ آپ مہربانی سے کوشش کریں۔ کہ بادشاہ کے حضور صرف ایک ہی عالم جائے۔ چار نہ ہوں۔ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ مگر ہو ایک ہی۔ کیونکہ اگر چار جائیں گے۔ تو ہر ایک چاہے گا۔ کہ میں بادشاہ کا قرب حاصل کروں اور باقی تین کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر چاروں گئے تو بجائے اس کے کہ دین کا تذکرہ ہو ایک دوسرے کو روک کے چاروں ذلیل ہو جاویں گے اور یہ لوگ اپنی بات کی ترجیح میں بادشاہ کو ملحد کر دینگے۔ یہ تو اس وقت کا ذکر ہے جب اسلام کی سلطنت تھی۔ اسلام کے متوالے دنیا میں موجود تھے۔ اس وقت کا بیج بویا ہوا اب تین سو برس کے بعد ایک درخت بن گیا ہے۔ کیسے دکھ کا زمانہ ہے۔ کہ نبی کریم کے سوانگ ڈراموں میں بنائے جاتے ہیں۔ عجیب عجیب رنگوں میں لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔ جس سے متاثر ہو کر بعض لڑکوں نے غلیمرت کی آیت پر لکھ دیا۔ محمدؐ لٹیرا تھا۔ اگرچہ اس کا جواب پہنچے دیا گیا۔ کہ نقل اعتراض تھا مگر یہ داغ مٹتا نہیں اور میں سراج القضاء کا مسئلہ خوب جانتا ہوں۔ اسی کی ماتحت اس کو لا کر اس کا ذکر کرتا ہوں۔

پس میری سمجھ میں یہ وقت ہے۔ کہ جہاں تک تم میں کسی سے ہو سکے۔ اللہ کے اسماء۔ صفات افعال اللہ کی کتاب۔ اللہ کے رسول۔ اللہ کے رسول کے نواب و خلفاء کی پاکیزگی بیان کرے اور ان پر جو اعتراض ہوتے ہیں۔ انہیں بقدر اپنی طاقت کے سلامت روی و امن پسندی کے ساتھ دور کرنے کی کوشش کریں۔

یہ مت گمان کرو۔ کہ ہم ادنے ہیں وہ طاقت رکھتا ہے کہ تمہیں ادنے سے اعلےٰ بنا دے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ خلق فسوّیٰ والذی قدر فھدیٰ۔ جو ان پڑھ ہیں۔ انہیں کم از کم یہی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے چال و چلن سے خدا کی تنزیہ کریں۔ یعنی اپنے طرز عمل زندگی سے دکھائیں۔ کہ قدوس خدا کے بندے پاک کتاب کے ماننے والے پاک رسول کے متبع اور اس کے خلفاء اور پھر خصوصاً اس عظیم الشان مجدد کے پیرو ایسے پاک ہوتے ہیں۔

ضعف بہت ہے اور مجھے زیادہ بولنے سے تکلیف بڑھ جانے کا احتمال ہے اس لئے اسی پر بس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خدا تعالیٰ کی تسبیح کی زبان و دل و قلم سے توفیق دے۔

دلکشا میں دلربا نماز الحمد للہ رب العالمین بعد اس دعا کے کمترین کہتا ہے کہ نماز عید الفطر کی برحمت پروردگار خیر و برکت کے ساتھ بہ امامت میاں عبد العزیز صاحب مورخہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء بجا بروقت ۹ بجے دن کے ہوئی اور الٓمٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و ہم لا یفتنون۔ پر نہایت دلچسپ وعظ فرمایا۔ باغ کے چرند اور پرند کہ جہاں نماز ہو رہی تھی خاموش تھے۔ پھر حسب علم ارتضیٰ علی نے وعدہ جمہوری

کچھ بھی نہیں

لوگ کہتے ہیں کہ اکمل کی زباں کچھ بھی نہیں
ٹھیک ہے اس پر بجز آہ و فغاں کچھ بھی نہیں

ہم نے دیکھا قادیاں میں نورِ دینِ مصطفےٰ
جھوٹ بکتے ہیں جو کہتے ہیں یہاں کچھ بھی نہیں

کوئی دیکھے آکے میرے سینۂ پُر داغ کو تو
سامنے اسکے بہار بوستاں کچھ بھی نہیں

لوگ دوڑے جاتے ہیں کیوں پیر خانوں کی طرف
ڈھونڈتے ہیں یہ وہاں ہے کچھ یہاں کچھ بھی نہیں

خوبی اسلام تھی جس سے ہوئے مفتوح ملک
ظاہری تیر و کماں۔ تیغ و سناں کچھ بھی نہیں

میں نے پوچھا مفتری ہو کر مرے یوں کامیاب؟
چپ رہا۔ مُلاں۔ نہ بولا۔ ہو لئے ہاں کچھ بھی نہیں

ہے کہاں ڈوئی کہاں آتھم کہاں ہے لیکھرام
کشتگانِ تیغ مرزا کا نشاں کچھ بھی نہیں بلا دعا

بلبلوں نے دی گواہی چند روزہ ہے بہار
پھاڑ کر گل پیرہن بولا کہ ہاں کچھ بھی نہیں

طور پر موسیٰ نے جو دیکھا وہی دیکھیں یہاں تو
دل کے اندھوں کی نظر میں قادیاں کچھ بھی نہیں

زندگی اس موت میں ہے جو خدا کی رہ میں ہو
چند روزہ عیش اے زندہ دلاں کچھ بھی نہیں

دل نثارِ شاہ خوباں کر چکے مدت سے ہم
مل گیا ہے جان بھی جانِ جہاں اب کچھ بھی نہیں

چشم گریاں، دل ہے بریاں رنگ زرد اور آہ سرد
مجھ کو مت چھیڑو مجھے اے دوستاں کچھ بھی نہیں

تیرے فضلوں ہی سے بیڑا پار ہو تو ہو مرا
روح ہے کمزور جسمِ ناتواں کچھ بھی نہیں

ولِ مدہ الّا بدلدارے کہ حسنش دائم است
عارضی حسنِ بتانِ مہ رخاں کچھ بھی نہیں

آرہی ہے گورِ عیسےٰ سے صدا کشمیر میں
پیش تنِ خاکی باوج آسماں کچھ بھی نہیں

بندۂ مسلم ہو اس کے ہاتھ میں قرآں ہو
اس کے آگے شوکتِ صاحبقراں کچھ بھی نہیں

مرشدِ برحق وہی ہے جسکی صحبت سے ہوں نیک
اور بھی جو کند کر دے وہ فساں کچھ بھی نہیں

تجھ کو لاکھوں عیب امام پاک میں آئیں نظر
غور سے دیکھو اگر اے بدگماں کچھ بھی نہیں

صاحبِ اسلام میں یا کافر بیدین میں
تھوڑی مدت دیکھ یاں رکھ کر زباں کچھ بھی نہیں

جلوۂ مولیٰ جو دیکھا دار پر منصور نے
وہ نہ دیکھو تو کہو دار الاماں کچھ بھی نہیں

خاک اُن کے مُنہ میں جو بیباک ہوکر یوں کہیں
میرزا صاحب مسیحائے زماں کچھ بھی نہیں

ایک وہ دن تھے کہ جاں قرباں کرنی پڑتی تھی
اب تو دینِ حق میں ایسا امتحاں کچھ بھی نہیں

تم بڑھے جاؤ پہنچ جاؤ گا میں بھی ایک دن
طاقت رفتار مجھ میں ہمرہاں کچھ بھی نہیں

ایک وہ ہیں جن کے پاؤں چلنے کے قابل نہیں
ایک وہ ہیں جو ہیں شاکی زیرِ راں کچھ بھی نہیں

زندہ مذہب ہے اگر کوئی تو وہ اسلام ہے
اور مذہب مردہ ہیں روح رواں کچھ بھی نہیں

ہے اک دل تھا سو وہ بھی خون ہو کر بہہ چکا
صبر کر باقی ہے چشم خونفشاں کچھ بھی نہیں

قصۂ اکمل سنا تو بول اٹھے سب بے ساختہ
وامق و عذرا والی داستاں کچھ بھی نہیں۔

دلائل ہستی باری تعالےٰ

(ماخوذ از کلام امیر)

تمام راستبازوں کا اس بات پر کامل اتفاق سے ایمان کہ "اللہ" ہے۔ جتنے راستباز مختلف ملکوں میں ہوئے ہیں ان کے حالات سے ظاہر ہے کہ وہ راستی کے بڑے ہی بھوکے پیاسے تھے اور وہ حق بات کے اظہار میں سارے جہان کی مجموعی مخالفت سے بھی نہیں ڈرتے تھے اور صرف یہی ایک قوم ہے۔ جن کو ولا یخشون احداً الّا اللّٰہ کا سرٹیفکیٹ ملا ہے۔

(۲) پھر یہ لوگ رسم و مجارٹی کی رائے کے (جو کثرت سے پیدا ہو) بھی قائل نہیں ہوتے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو یہ بت پرستی کی تردید نہ کرتے حالانکہ بت پرست دنیا پر زیادہ ہیں۔ باوجودیکہ یہ لوگ آپس میں ملے بھی نہیں۔ پھر بھی ان کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ ایک اللہ ہے۔

پس جیسا کہ ہم لنڈن کا وجود بہت سے سچ بولنے والوں کی شہادت سے تسلیم کرتے ہیں۔ ایسا ہی خدا تعالےٰ بھی ضرور ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ جو بات یہ لوگ خدا سے اطلاع پاکر کہتے ہیں۔ وہ ضرور واقع ہوتی ہے۔ حالانکہ آئندہ کے واقعات معلوم کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی ذرائع نہیں ہوتے۔ دنیاوی تدابیر سے کام لینے میں نپولین سکندر سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ مگر یہ دونوں ناکام مرے ہیں۔ حتےٰ کہ نپولین کی قوم فرانسیسی کا باوجود بہت خرچ کرنے کے شرق میں کچھ بھی نہیں۔

تیسری دلیل یہ ہے۔ کہ خدا کے چشمے سے نکلی ہوئی مخلوق ایک دوسرے کی مکذب نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا سرچشمہ ایک ہے اور وہ ایک ہی ہستی کے ارادے کے تحت میں ہے۔ آنکھ جو رنگ مشرق میں دیکھتی ہے۔ وہی مغرب میں یقین کرتی ہے۔ اور پھر کان اس کی تکذیب نہیں کرتے۔ غرض نظام عالم ایک حد کے اندر باقاعدہ چلتا ہے۔ ایک کتاب کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کا مؤلف کوئی ضرور ہے۔ مگر اتنے بڑے شیرازہ عالم کے مؤلف کا یقین نہ کرنا کیسی بے وقوفی کی بات ہے۔ باجرے کا ایک خوشہ لے کر اس میں سے ایک دانہ نکال کر پھر اس جگہ لگاکر تو دکھاؤ۔ تربوز ریتے میں ہوتا ہے۔ مگر کیا مجال ہے کہ اس کے اندر ایک ذرہ بھی جائے۔ پھر کیسا شیریں ہوتا ہے۔ قوت (بیدانہ) کو دیکھو۔ آندھیوں کے موسم میں ہوتا ہے۔ مگر اس پر گرد نہیں۔ گولے کے اندر کس قدر کیڑے ہوتے ہیں۔ غرض نظام عالم کی ہر ایک چیز باوجود کمال بے تعلقی تعلق کمال رکھتی ہے۔ اور ہر چیز کا ایک حد کے اندر ایک ضابطہ کے ساتھ کام دینا ایک مرتب و منتظم کا یقین دلاتا ہے۔

چوتھی دلیل جو ہے۔ سب سے زبردست اور میرے اپنے ذوق کی ہے۔ کہ خدا کی آواز پہونچ جائے۔ کہ میں ہوں۔ چنانچہ میں نے بھی سنی۔ اس نے فرمایا۔ کہ قرآن کی آیت کا منکر کوئی ہو۔ اور وہ مشکل سے مشکل آیت کے متعلق کوئی سوال کرے

المفتی

نمبر ۲۲۔ پھیرو۔ ... کی قسم کا سونڈ دار جانور ہے کیا وہ حلال ہے۔ جواب۔ حرمت کی وجہ نہیں۔

عـ۲۳۔ مردہ بیل کی چربی یا گھوڑے خچر کی ... صابن بنانے کے واسطے استعمال کرنی جائز ہے یا نہیں۔ جواب۔ کوئی ممانعت نہیں۔

عـ۲۴۔ جو درمیان نصف شعبان کو ہے جسمیں حلوا و سیریاں کھائی جاتی ہیں اور آتشبازی چلائی جاتی ہے اسے فضیلت ... [illegible] جواب۔ یہ سب باتیں [illegible] شریعت میں اس کا کوئی اصل نہیں۔ [illegible]

اور مجھے نہ آتا ہو۔ تو معاً اس کا علم مجھے سکھا دین گے یہ خدا کا وعدہ ہے اور مین بڑے زور کے ساتھ پیش کرتا ہون۔ کہ تمام جہان بھی اگر مل کر کسی آیت قرآنی کے معنے پوچھے اور اعتراض کرے۔ تو اگر وہ منکر آیات قرآنی ہوگا تو مجھے ضرور جواب سمجھا دیا جاوے گا۔ مین ایک عاجز انسان ہون۔ میرا علم اتنا بڑا نہین۔ پس مین اتنا دعوے جو کرتا ہون یہ اس باری تعالیٰ سے ہے۔ جسکی ہستی کی دلیل طلب کی جاتی ہے۔

بدر - دیو سماج کے گورو بھگوان دستیانند اگنی ہوتری و جیون تت کے اڈیٹر صاحب اس پر غور فرماوین۔

اسلام کی اعلیٰ التعلیم

فرمایا۔ تمام مذاہب عالم مین سے یہ مابہ الامتیاز اسلام ہی کو حاصل ہے۔ کہ اس کے اصول کی منادی پانچ بار بآواز بلند کوٹھون کی چھت پر چڑھ کر کی جاتی ہے۔

اللہ اکبر سے بڑھ کر اللہ کے لئے تعظیم کا لفظ کونسا ہو سکتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ مین اگر توحید از روئے افعال و ذات و صفات کے مسئلے کو لیا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کی حقیقی معبودیت کا اعلان کیا ہے۔ پھر

اشہد ان محمداً رسول اللہ مین مسئلہ رسالت و نبوت کا اعلان کرتے ہوئے تمام انبیاء کے کمالات کے جامع کا نمونہ بطور شہادت پیش کیا ہے۔

حیّ علی الصلوٰۃ۔ مین عبادات کی جامع نماز کی طرف بلایا ہے اور

حیّ علی الفلاح مین تمام ایسے فضائل کی طرف آنے کی ترغیب دی ہے جو انسان کی کامیابی کا مدار ہین پھر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کو دھرا کر بتایا ہے کہ اصل مدار نجات توحید ہی ہے۔

ایمان باللہ۔ ایمان ملائکہ۔ ایمان کتب۔ ایمان رسل۔ ایمان یوم آخر۔ ایمان قدر خیر و شر۔ فضائل کر لینا۔ رذائل سے بچنا۔ یہ سات اصل الاصول ایمان ہین۔

علم الرؤیا

فرمایا۔ علم الرؤیا بھی ایک بڑا عجیب علم ہے اللہ تعالیٰ ہی جسے اس کی سمجھ دے قرآن مجید مین نبی کی خواب کا بھی ذکر ہے۔ کافر کی خواب کا بھی۔ فاسق و فاجر کی خواب کا بھی۔ غرض ہر قسم کے آدمیون کی خواب کا ذکر ہے تا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ علم بہت ہی باریک اور عجیب و غریب ہے۔ آجکل کے پڑھے ہوئے اسے محض خیال قرار دیتے ہین۔ مگر وہ غلطی پر ہین افسوس کہ مسلمانون نے اب اس کی طرف توجہ کم کر دی ہے۔ بہت کم لوگ ہین جو اپنے خوابون کے متعلق یادداشت رکھین اور جو رویا ان کے سچے نکلین۔ وہ جمع کرتے جائین تاکہ عجائبات قدرت کا علم ہو۔ رویا کبھی تو بعینہ ویسے ہی پوری ہوتی ہے۔ جیسے انی ارانی اعصر خمرا۔ چنانچہ وہ اسی خدمت پر مامور ہوا۔

(۲) یا آدھی ویسے ہی اور آدھی دوسرے رنگ مین جیسے اس نے دیکھا کہ میرے سر سے روٹیان پرندے کھاتے ہین۔ اس کا سر ہی روٹیان بن گیا۔

(۳) کبھی صرف نمونہ کے طور پر ایک چیز دکھائی جاتی ہے جیسے کئی سال کے قحط کا نظارہ خشک بالون مین دکھایا گیا ہے۔ جو لوگ کہتے ہین کہ ایک ہی دجال کا ذکر ہے اور تم نے اس سے قوم کی قوم کس طرح سمجھ لی وہ اس پر غور کرین۔ کہ رویا کے معاملات ایسے ہی ہوتے ہین۔

ابن سیرین کے آگے کسی نے بیان کیا مین نے رویا مین اذان سنی ہے آپ نے اسے کہا تو چور قرار دیا جا کر پکڑا جائیگا دوسرے نے یہی خواب بیان کیا۔ تو کہا تم حج کرو گے تیسرے نے بیان کیا۔ تو فرمایا۔ تیرا دشمن خائب و خاسر ہوگا۔ لوگون نے تعجب کیا کہ ایک ہی خواب اور تعبیرین مختلف۔ کہا تینون قسم کا ذکر قرآن مین بھی ہے۔ مین نے ہر ایک چہرے کی فراست سے تبلا دیا ہے۔

(۱) اذن موذن ایتہا العیر انکم لسارقون (۲) اذن فی الناس یوم الحج الاکبر (۳) اذان من اللہ و رسولہ۔

نبی جتھے کا منتظر نہین ہوتا

فرمایا جھوٹے ہین وہ لوگ جو کہتے ہین نبی جتھے کا منتظر رہتا ہے۔ اور پھر لڑائی کرتا ہے۔ جب صحابہ مین سے اکثر بھاگ گئے۔ تو اس وقت نبی اکرم نے پکار کر کہا۔ انا النبی ولا کذب انا ابن عبد المطلب۔ کہ دعوے کرنے والا تو مین ہون۔ کوئی اگر بھاگتا ہے۔ تو بھاگے۔

احسن القصص سے کیا مراد ہے

فرمایا۔ لوگون نے غلطی سے احسن القصص کے معنے بہتر سے بہتر قصہ کئے ہین۔ قرآن مجید مین ہرگز قصے نہین۔ اساطیر الاولین تو کفار کا قول ہے۔

یہ بھی غلط ہے کہ یوسف کا قصہ ہی سب سے اچھا قصہ ہے۔ خلاصہ سورہ تو یہ ہی ہے۔

(۱) بھائیون نے آپ سے دشمنی کی (۲) اسکی وجہ والد کی محبت تھی (۳) آخر اپنے بھائیون پر غالب آئے معاف کر دیا۔ (۴) ایک عورت کی ناجائز درخواست کی پروا نہ کی۔

حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات اس سے بھی زیادہ عجیب ہین۔ بجائے چند گنتی کے بھائیون کے سارا جہان دشمن۔ (۲) اس کی وجہ کسی کی محبت نہ تھی بلکہ اللہ تعالےٰ کی توحید کا جوش۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آگے قوم نے خود کئی حسین عورتین پیش کین۔ مگر آپ نے خدا کے مقابلہ مین ان کی پروا نہ کی۔ پھر صرف بھائیون پر نہین۔ بلکہ سارے عرب پر غالب آئے اور ان کو معاف کر دیا۔

شاعر و نقاش

فرمایا۔ جو کام مصور و نقاش قلم سے لیتا ہے۔ شاعر الفاظ مین اس کی تصویر کھینچتا ہے۔

باپ بیٹے مین فرق

فرمایا۔ یوسف اور یعقوب مین اس بات سے ظاہر ہے کہ یوسف نے یغفر اللہ لکم کہہ دیا۔ مگر باپ کہتا ہے سواستغفر لکم۔ یہ لوگ خدا کے حکم کے بغیر دعا بھی نہین کرتے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہرگز حکومت کی خواہش نہ تھی۔ فرماتے ہین۔ اے ابوذر مین تیرے لئے وہی چاہتا ہون۔ جو اپنے لئے میرے دل مین کبھی دو آدمیون پر بھی حکومت کرنے کی خواہش ہرگز پیدا نہین ہوئی۔

امر بالمعروف

فرمایا مسلمانون پر ادبار اسی وقت سے آیا ہے جب سے انہون نے امر بالمعروف نہی عن المنکر چھوڑ دیا ہے بعض لوگ سمجھتے ہین کہ یہ ملانون کا کام ہے اور ہم کسی کو امر بالمعروف کرین تو ہماری پوزیشن مین فرق [illegible] حالانکہ یہ ایک عظیم الشان کام ہے کہ سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اسے کیا۔ قرآن مجید پڑھ [illegible] دیکھ لو۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر ہی ہے اور امت محمدیہ [illegible] ہی جس سے چنانچہ فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر

مہاتما منشی رام جی کی رائے

ڈاکٹر چرنجیو اور مہاشہ دہرمپال کے مقدمہ کے متعلق

مہاشہ دھرم پال کو جاگنا چاہیئے

مہاشہ دہرم پال کے باعث مجھے بہت ہی بدنام ہونا پڑا مگر میری قلم اور میری آواز دونوں رکی رہیں۔ اس کی وجہ بتلانے کا وقت اب آیا ہے جس وقت "میرے پیارے عزیز" دھرم پال نے ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کو بدنام کرنے کے لئے طوفان مچایا تھا اس کے ساتھ اس نے تمام لوگوں کو اس دہوکے میں ڈالنا شروع کیا کہ اس نے سب کچھ میری پریرنا اور میری سمتی سے لکھا ہے اس وقت میری صحت بہت بگڑی ہوئی تھی اور میں آرام کے لئے کوئیٹہ جا رہا تھا۔ مگر اداے فرض کے خیال نے مجھے راستے میں روک لیا اور میں نے شریمان رام کرشن جی پردہان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پریرنا کی کہ جھوٹ کی تردید کرنا میرا اور ان کا فرض ہے۔ ہم دونوں اکٹھے لاہور پہونچے دہرمپال ہمیں سب سے پہلے ریلوے سٹیشن پر ملا۔ اور کہنے لگا۔ کہ آپ لوگ کوئی اعلان نہ نکالیں۔ میرا ڈاکٹر بھاردواج کے آچرن پر کوئی حملہ نہیں۔ میں خود معاملہ صاف کردونگا۔" میرا جواب یہ تہا۔ کہ "مجھے تجھ پر اعتبار نہیں۔ تو صاف کرتے ہوئے لوگوں کو شاید کسی اور بھرم میں ڈال دیوے۔ میں نے بھی ڈاکٹر جی پر لگائے ہوئے شرمناک الزام کے بارے میں وہی الفاظ کہے تھے۔ جو آج مجسٹریٹ نے صاف اپنے فیصلے میں لکھدئے ہیں۔ میرے اور پردہان جی کے اعلان کا نتیجہ بہت اچھا ہوا۔ اور دہرم پال کے ہاتھ پاؤں مارنے پر میں اصلیت کو پبلک کے سامنے رکھنے کو تیار رہا۔ کہ ڈاکٹر جی نے یہ معاملہ آریہ پرتی ندہی سبھا میں پیش کردیا۔ بس مجھے پھر اپنی بدنامی ہوتے دیکھ کر چپ ہی رہنا پڑا۔ کیونکہ جو معاملہ زیر غور ہو اس پر لکھنا میں خلاف اصول سمجھتا ہوں۔ جب سبھا کی ہتک کرکے دہرم پال نے پردھان آدمی پر حملے کئے اور اس سبھا کو اس کام سے ہاتھ دہونا پڑا۔ تب میرے لکھنے کا وقت آیا اور میں نے اس وقت تک کے تمام حالات پر آزادی سے لکھا میرے لکھنے سے پہلے ہی دہرم پال نے اپنے "بتند" نامی اخبار میں (شاید یہ سنکر کہ میں خود لکھنے والا ہوں) مان لیا تہا کہ اس کی تحریروں سے میرا کوئی تعلق نہیں اس کے بعد جب ڈاکٹر جی نے نالش کی اور میں نے اس کو اپنے سامنے ... اور ... اور مجھ سے الگ ہوکر اوس سے الٹا ہی کہتے دیکھا۔ تو بہت مرتبہ خبردار کیا اور زیادہ ملنا بھی بند کردیا۔ پھر جو کچھ ہوا۔ اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ گو وہ ساری کہانی ٹھیک طور پر ثابت کرسکتی ہے کہ دہرم پال ہر ایک بات میں میرے ساتھ وشواس گھات کرتا رہا اور اپنے ہر ایک مضمون میں آریہ سماج کو ہانی پہونچاتا رہا۔ دہرم پال کے جیون چرتر کو میں اچھی طرح جانتا ہوں اور اس لئے جب وہ پریکٹس میں کبھی مسیح کبھی لوتھر اور کبھی بدھ دیو کا ہم پلہ بنتا تہا کبھی ٹیٹیا کے مقدمہ کا خاتمہ کرانے والا اور آریہ سماج کے متعلق گورنمنٹ کے شکوک کو دور کرانے والا اور اپنے آپ کو پرسدھ کرتا تہا تو مجھے کشٹ ہوتا تہا اسی پرکار جب آریہ سماج کے لٹریچر پر پنجاب میں برٹش گورنمنٹ کے حکام کبھی اعتراض نہیں کرسکتے تھے اس کو اتنا گرایا کہ "منٹر" اور "مجدد" جیسے ننگوں کے ساتھ ایک آریہ سماج کے اخبار نویس سے بھی مضامین کے روک تھام کی پرتگیا لی گئی اور جب اس کو دہرم پال نے اپنی "عظیم الشان فتح" کے نام سے پرسدھ کیا تب بھی مجھے لکھنے سے اس مقدمہ نے ہی روکا جس کا فیصلہ ۱۲ ستمبر کو ہوا ہے اور جس میں یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ڈاکٹر بھاردواج کو آچرنوں پر جھوٹے حملے کرنے کے باعث دہرم پال کو پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا دیجاتی ہے۔ جب دہرم پال نے ارجن کا پہلا پرچہ ہی نکالا۔ تو میں نے اسے خبردار کرنے کے لئے ایک خط بھیجا تھا۔ اس کا جو جواب آیا اس کو پڑھ کر میں نے پھر مفصلہ ذیل خط لکھا۔

(از پٹیالہ مورخہ ۳۰ جنوری) مہاشے دہرم پال جی نمستے

آپ کا خط پہونچا۔ ارجن کا دوسرا پرچہ پڑھ کر بھی کوئی اطمینان نہ ہوا۔ صفحہ ۳ پر میاں آلہی بخش کی برخورداری۔ میاں زاہد علی کا زہد۔ محمدی پولیس سلطان الحمید قید میں۔ صفحہ ۴ پر داؤد خان کی سعادت مندی۔ غلام حسین کی برخورداری طاہر آفندی کی طہارت کے علاوہ صفحہ ۱۱ و ۱۲ کے کچھ مضامین بھی پھر سے ٹپہیئے ان سے کیا فائدہ ہوگا۔ کیا آریہ سماجی سب پارسا ہو گئے ہیں جس قسم کے مضامین کی اسوقت ضرورت ہے ان سے عوام تو خوش نہ ہوں گے اور اخبار بھی کم بکیگا۔ لیکن ویدک دہرم کی واقعی رکھشا ہوگی .... جہاں میں مہاشے دہرمپال کو ایسے خط لکھ رہا تھا وہاں لوگوں میں پرسدھ کیا جارہا تھا کہ دہرم پال جو کچھ کرتا ہے مجھ سے پوچھ کر کرتا ہے۔ پھر ۱۸۔ پھاگن کو میں نے مفصلہ ذیل خط ارجن میں چھپنے کو بھیجا مگر جب مجھے یہ تبلایا گیا کہ اس سے مہاشے دھرمپال کو مقدمے میں نقصان پہونچنے کا امکان ہے تو میں نے انہیں اختیار دیدیا کہ وہ اسے نہ چھاپیں۔

مورخہ ۱۸۔ پھاگن سمت ۱۹۶۶ بکرمی زنانی بھون۔ جالندہر شہر۔

شریمان دہرم پال جی بی۔اے ایڈیٹر ارجن لاہور۔ نمستے۔ آپنے اپنے ۲۵ فروری ۱۹۱۰ء کے پرچے میں جو مہوست دہرم پرچار کے بند کرنے سے پیشتر دوبارہ غور کرنے کی تاکید کی ہے اس کے لئے آپکا ازحد مشکور ہوں آپنے ۱۲۔ پھاگن کے پرچارک میں اسی سلسلے کا ایک دردناک مضمون پڑھ لیا ہوگا جو میرے اخبار کے مینجر نے مجھ سے بلا دریافت کئے چھاپدیا...... آپکے نوٹ متذکرہ بالا کے آخری حصے کی نسبت میں نے کچھ عرض کرنا ہے جسے امید ہے کہ آپ بلاکم وکاست اپنے اخبار میں جگہ دینگے۔ آپنے مجھ پر اپنے پبلک اور پرائیویٹ حقوق کا اس سلسلہ میں خاص طور پر ذکر کیا ہے جس سے عوام یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں اور نکال رہے ہیں۔ کہ آپکے طرز عمل زندگی اور آپکی تحریروں کے ساتھ نہ صرف میرا اتفاق ہی ہے بلکہ آپ جو کچھ کرتے ہیں۔ میری صلاح سے کرتے ہیں جس طرح آپکے دربار عام میں ہر کس و ناکس کو دسترس ہے کیا میری بھی وہاں پہنچ ہو سکتی ہے اگر ہوسکتی ہے تو کیا آپ میرے وہ دونوں خطوط جو میں نے اخبار ارجن کے بارے میں آپکو پٹیالے سے لکھے تھے مع اپنے ایک خط کو جو میرے پہلے خط کے جواب میں آپنے بھیجا تہا بجنسہ چھاپینگے دوران مقدمہ میں میں نے کئی بار راضی نامہ کرنے کا پریتن کیا پہلے تو شری ڈاکٹر بھاردواج اس بات پر برابر زور دیتے رہے کہ جب تک دہرمپال یہ نہ مان لیوے کہ اس نے جو کچھ لکھا ہے محض کینہ سے لکھا ہے تب تک وہ اسے معاف نہیں کریں گے۔ مگر جب میرے دہرم سالہ جانے سے پہلے مسٹر وایٹ ہیڈ صاحب مجسٹریٹ نے مجھے اس معاملہ میں راضی نامہ کرانے کو لکھا اس وقت پہلے سب کچھ مان کر دہرم پال نے ہی (نہ جانے کس کے بہکانے پر) راضی نامے کردیا۔ میں ڈنڈ کے ۱۰۰ سو دلاتا تہا اب ۵۰۰ دینے پڑے۔ میں (میلشس) لفظ کو ہٹواتا تہا اب ثابت ہوگیا کہ ملزم نے جان بوجھ کر مجرمانہ نیت سے شری ڈاکٹر بھاردواج پر جھوٹا الزام لگایا تہا۔ خیر۔ مگر اب بھی دہرم پال کے اندر کوئی پشیمانی کا بھاؤ ہے؟ نہیں۔ پانچسو روپیہ جرمانے پر بھی وہی مونچھوں پر تاؤ ہے؟ اور پھر وہی لائبل کہ اگر ڈاکٹر جی کی دہرم پتنی وغیرہ کو عدالت میں بلواتا تو صاف چھوٹ جاتا۔ مجھے دہرم پال کی اس ڈھٹائی پر افسوس ہوتا ہے کیا اسے یہ نشچہ ہوگیا ہے کہ جس طرح وہ عوام کو اپنی تحریروں سے پاگل بنالیتا ہے اسی طرح اس منصف حقیقی کو بھی دہوکہ دیسکیگا۔ مہاشے دہرم پال سعادت اسی میں ہے کہ اپنی بھول مانو آریہ سماج کے نشانک بننے کی بجائے پھر سے شیشہ بنو اور

عدالتِ برطانیہ پر ایک بدنما واقع

صاحب وزیر ہند اور وائسرائے ہند کی گورنمنٹ آورات دن اسی کوشش میں ہے ـ کہ عدل و انصاف بلکہ رحم و شفقت کے نمونے قائم کرکے رعایائے ہند کے دلوں کو اپنے ہاتھ میں لیوے اور وہ بہت کچھ اپنے ارادے میں کامیاب ہو رہی ہے ـ لیکن افسوس ہے کہ بعض نوجوان تیز طبیعت حکام درمیان میں گاہے گاہے ایسے آجاتے ہیں ـ جو ایک بے ضابطگی کی دلشکن نظیر قائم کرکے گویا ملک اور رعایا کو

سکھا شاہی کا نمونہ

دکھانا چاہتے ہیں ـ چنانچہ حال میں سرگودہ کے ایک اسسٹنٹ کمشنر مسٹر فلبی صاحب بہادر نے ایک ایسی خلاف قانون کارروائی کر دکھائی ہے ـ کہ ملک میں شور مچ گیا ہے ـ کم ہی کوئی اردو اخبار ہوگا جس نے

قانون انگریزی کی اس ہتک

کو افسوس کے ساتھ اپنے اخبار میں ذکر نہ کیا ہو ـ جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ساتھ بدسلوکی کرنے میں ہوئی ـ اس کی تفصیل بہت سے اخبارات میں چھپ چکی ہے ـ چنانچہ اخبار عام اور وطن وغیرہ میں جو مضمون چھپا ہے ـ اس کو ہم درج ذیل کرتے ہیں ـ

۱۷ اگست ۱۹۱۱ء کی صبح کو بھیرہ میں ایک شادی کے موقعہ پر کچھ خیرات فقیر فقرا کو تقسیم کی جا رہی تھی کہ ایک فقیر لڑکا مسمی دربار علی عمر سولہ سال کے کچھ چوٹ آنے سے بہت خراب حالت ہوگئی ـ مدعیان یعنے دربار علی مذکور کے رشتہ داران کا بیان ہے ـ کہ تقسیم کنندہ خیرات نے جو قوم خواجگان بھیرہ میں سے ایک شخص تھا ـ فقیر دربار علی کو غصہ میں آکر ٹھو لاتین خصیوں پر اور ایک لات پیٹ پر ماری جس سے وہ بے ہوش ہوگیا ـ اور گر پڑا ـ وہاں سے وہ اٹھا کر ہسپتال میں قریب ۹ بجے کے لے گئے ـ اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر بشارت احمد نے دیکھا ـ تو لڑکا مر چکا تھا ـ چنانچہ انہوں نے دربار علی کے ورثا کو کہا کہ لاش تھانے لے جاویں ـ تھانہ سے قریب ساڑھے گیارہ بجے لاش واپس ہسپتال پوسٹ مارٹم معائنہ کے لئے بھیجی گئی ـ بموجب بیان ڈاکٹر بشارت احمد صاحب چونکہ اس وقت کمپونڈر بیمار تھا اس لئے انہوں نے اسی وقت معائنہ نہ کیا آخر ۲ بجے ایک مصلی کمان کو ساتھ لے کر معائنہ کیا ـ اسی دن مسٹر فلبی اسسٹنٹ کمشنر و سب ڈویژنل مجسٹریٹ صاحب خود بھیرہ میں موجود تھے ـ انہوں نے بیانات وغیرہ قلمبند کئے ـ اگلے دن اسسٹنٹ سرجن بشارت احمد کی شہادت معائنہ ڈاکٹری کے متعلق ہوئی ـ انہوں نے بیان کیا کہ معائنہ پر انہوں نے تلی کو دو جگہ سے پھٹا ہوا پایا اور تلی وزن میں ۴۲½ اونس تھی اور کہ پیٹ میں تلی کے پھٹنے کی وجہ سے خون جمع تھا اور موت تلی کے پھٹنے سے واقع ہوئی ـ اور کوئی ضرب کا نشان جسم پر نہیں پایا گیا ـ پولیس کی رپورٹ بھی اسی امر کی مظہر ہے ـ کہ جسم پر کسی جگہ بھی ظاہری نشان ضرب کا نہیں تھا ـ مجسٹریٹ صاحب نے مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند تحکما پولیس سے چالان مرتب کرا کر مقدمہ سشن سپرد کر دیا سشن جج صاحب نے ملزم کو ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا اور یہ حکم لکھا کہ سرکاری وکیل کو نوٹس دیا جاوے کہ کیوں رپورٹ سپردگی کو منسوخ کرنے کے لئے مسل چیفکورٹ میں نہ بھیجی جاوے اس کے بعد مسٹر فلبی نے سشن جج کو لکھا کہ وہ کچھ نئی شہادت اور مرتب کرکے ایزاد کرنا چاہتے ہیں ـ جس پر مسل واپس بھیجی گئی اور ملزم پھر حوالات میں کر دیا گیا ـ ۴ ستمبر ۱۹۱۱ء کو یعنے واقعہ موت سے اٹھارہ دن بعد مسٹر فلبی معہ سول سرجن کے بھیرہ میں پہونچے اور قبر کو اکھاڑ کر حسب بیان سول سرجن صاحب تلی نکلوائی گئی اور کاٹ کر سپرٹ میں رکھ لی گئی اور اگلے دن یعنے ۵ ستمبر کو بمقام سرگودہ پہونچ کر تولی گئی ـ ۶ ستمبر حال کو سول سرجن صاحب نے عدالت میں یہ بیان دیا ـ کہ ۵ ستمبر کو تولنے کے وقت تلی وزن میں ۱۲ ـ اونس سے کم پائی گئی ـ ان کی رائے میں غالباً ۱۰ یا ۱۱ اونس کے درمیان ہوگی ـ سول سرجن صاحب نے اپنی شہادت میں یہ بھی بیان کیا ـ کہ جب انہوں نے لاش کو دیکھا ـ تو اس وقت انتڑیاں بالکل گل چکی تھیں اور کہ انہوں نے تلی کی جھلی پر کوئی تلی کے پھٹنے کا نشان نہیں پایا ـ اور کہ ان کی رائے میں اس جھلی کے اندر ۴۳ اونس مادہ نہیں آسکتا ـ مگر زیادہ سے زیادہ وزن ۳۰ ـ اونس اس میں آنا ممکن تھا صحت کی حالت میں اس لڑکے کی عمر کے لحاظ سے تلی کا وزن سول سرجن صاحب کی شہادت کے مطابق ۶ ـ اونس ہونا چاہیئے تھا ـ اس کے بعد اسسٹنٹ سرجن بشارت احمد کی شہادت دوبارہ لی گئی اور انہوں نے بیان کیا کہ تلی کا وزن ۴۲½ اونس تھا ـ کمان خاکروب نے بھی تلی کا وزن اس قدر بیان کیا ـ بیانات گواہان وغیرہ قلمبند ہو کر جب کل کے کل گواہ عدالت سے جا چکے تھے ـ تو صاحب مجسٹریٹ بہادر نے اسسٹنٹ سرجن بشارت احمد کو دوبارہ بلا کر ان کو اور کمان خاکروب کو متھکڑی لگائے جانے کا حکم دیا ـ اس بنا پر کہ دو ملزم زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ـ چنانچہ اسسٹنٹ سرجن اور خاکروب کو ہتھکڑی اکٹھی لگائی گئی ـ ڈاکٹر صاحب نے ضمانت کے لئے زبانی درخواست کی ـ مگر مجسٹریٹ صاحب نے کہا کہ ہم ضمانت نہیں لیتے ـ یہ واقعہ سالالوالی کا ہے ـ جو سرگودہ سے آگے ایک سٹیشن ہے ـ اس وقت مجسٹریٹ صاحب ڈاکٹر اور خاکروب کو متھکڑی لگائے ہوئے سٹیشن پر پہونچے ـ جہاں دیوان دولت رائے وکیل اصل ملزم مقدمہ موجود تھے ـ دیوان دولت رائے نے اسی وقت درخواست ضمانت لکھ کر پیش کی ـ اور مجسٹریٹ کو کہا کہ جرم قابل ضمانت ہے ـ ضمانت لیکر اسسٹنٹ سرجن کو رہا کیا جاوے ـ اور مجسٹریٹ کے استفسار پر کہ کون ضمانت دیگا ـ خود ضمانت دینے کی آمادگی ظاہر کی اور یہ بھی کہا کہ اور ضامن بھی موجود ہیں ـ اور تحصیلدار صاحب بھیرہ جو اس وقت پلیٹ فارم پر موجود ہیں ـ تصدیق جائداد بھی کرسکتے ہیں ـ مگر مجسٹریٹ صاحب نے درخواست لینے سے بھی انکار کیا ـ چونکہ سشن جج صاحب رخصت پر تھے اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کوہ شملہ پر تھے ـ اس لئے کوئی مزید کارروائی اس وقت ضمانت کے لئے نہ ہوسکی ـ اور ڈاکٹر صاحب کو سرگودہ لے جا کر حوالات میں رکھا اور اگلے دن بلا ضرورت سارا دن اسی طرح خاکروب کے ساتھ متھکڑی لگائے ہوئے کچہری میں حاضر رکھا اور اسی شام کو حکمدیا ـ کہ اسی حالت میں انہیں شاہ پور جو بیس میل کے فاصلہ پر ہے پیدل لیجایا جاوے جہاں وہ ۱۸ ستمبر کو بعد دوپہر جیل میں داخل کئے گئے ۱۹ ستمبر کو وکیل نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بمقام شملہ درخواست کردی ـ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے فی الفور ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر ڈاکٹر صاحب کو چھوڑنے کا حکمدیا ـ مسل مقدمہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہے اور ابھی تک کوئی مزید کارروائی نہیں ہوئی ـ اس حیرت انگیز مقدمہ سے تمام باشندگان بھیرہ میں سنسنی چھا گئی ـ اور ہر خاص و عام [illegible] قیاسات کو سن کر انگشت بدندان رہ سکتا ہے ـ (محمد علی وکیل) [illegible]

اس مقدمہ میں ہم گورنمنٹ برطانیہ کے اعلےٰ احکام کو مفصلہ ذیل امور کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

(۱) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا بیان تازہ لاش سے کے پوسٹ مارٹم پر تہا۔ اس کے ساتھ اختلاف کا بیان اس معائنہ پر مبنی تھا۔ جو لاش کے اٹھارہ دن تک زمین کے اندر گلنے اور سڑنے کے بعد کیا گیا۔

(۲) مسٹر جوڈ ــــے دن کا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ساتھ ایک اختلاف رائے تہا۔

(۳) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اور بھنگی کو ہر دو کو ایک وقت میں ایک ساتھ ہتھکڑی اس بنا پر لگائی گئی۔ کہ ان کی شہادت کے بیان میں کچھ اختلاف تہا۔ حالانکہ اس اختلاف میں ضرور تھا کہ ایک غلطی پر ہو تو دوسرا صحت پر۔ اسواسطے ہر دو کو ہتھکڑی لگا دینا کیونکر درست ہو سکتا تہا۔

(۴) اگر صرف اختلاف بیان کی وجہ سے بغیر کسی مزید تحقیقات کے دو شاہدوں کو حوالات پر کر دینا جائز تہا۔ تو کیا وجہ ہے کہ تیسرے شاہد مسٹر جوڈ ــــے دن کو بھی ایسے ہی اختلاف کے سبب ساتھ ہی نہ رکھا گیا۔

(۵) ڈاکٹر بشارت احمد کو شہادت کے بعد خرچہ دے کر رخصت کیا گیا۔ اور جب سب لوگ عدالت سے چلے گئے۔ تو پھر دوبارہ شام کے وقت طلب کر کے فوراً ہتھکڑی لگا کر عدالت برخواست کر دی گئی تاکہ موقعہ ضمانت نہ ہو۔

(۶) باوجودیکہ جرم قابل ضمانت تہا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے ضمانت کے واسطے زبانی درخواست کی۔ تو مسٹر فلبی نے کہا کہ ہم ضمانت نہیں لیتے۔

(۷) دیوان دولت رائے صاحب وکیل نے تحریری درخواست ضمانت کے لئے پیش کی اور پچیس ہزار روپیہ تک ضمانت دینے کے واسطے طیاری ظاہر کی اور اسٹیشن پر تحصیلدار موجود تھا۔ جو دیوان صاحب موجود کی لاکھوں روپے کی جائداد کی تصدیق کر سکتا تہا۔ مگر مسٹر فلبی نے بغیر حکم لکھنے کے درخواست واپس کر دی۔

(۸) ایک معزز سرکاری ملازم ڈاکٹر بشارت احمد کو ایک خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی ... گئی

(۹) ہتھکڑی لگا کر ... گذارا گیا تاکہ اسکی بےعزتی ہو۔

(۱۰) دوسرے ... نے بے فائدہ کئی گھنٹے اسی طرح ہتھکڑی لگائے ہوئے عدالت کے برآمدے میں پبلک کے سامنے بٹھائے رکھا۔

(۱۱) حکم دیا کہ اسی طرح ہتھکڑی لگائے پا پیادہ سرگودہ سے شاہ پور لے جاؤ۔ جو بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

یہ سلوک کس کے ساتھ ہوا

(۱۲) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو تیرہ سال سے نہایت نیک نامی کے ساتھ گورنمنٹ کی خدمت کر رہا ہے۔

(۱۳) ایک ایسے ہر دلعزیز کے ساتھ جس کے واقعہ کو دیکھنے اور سننے والے ہزاروں آدمی اس کے ساتھ ہمدردی کے سبب چشم گریاں ہو رہے ہیں۔

(۱۴) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو بہ سبب اپنی دینداری کے ہر جگہ لوگوں کے درمیان واعظ رہا ہے اور ہمیشہ اپنے وعظوں کے درمیان گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی اور وفاداری کا وعظ بڑے زور شور سے کرتا رہا ہے۔

(۱۵) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو ہندوستان کی گذشتہ بے چینی کے ایام میں گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بڑی جوش سے حصہ لیتا رہا ہے۔ اور مفسدانہ خیالات کی بیخ کنی کرتا رہا ہے۔

(۱۶) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو اس فرقہ کا معزز ممبر ہے جس فرقہ نے گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی اور وفاداری ملک میں پھیلانے کے واسطے سیوں کتابیں اور اشتہارات اب تک چھاپ کر شائع کئے ہیں۔ دیگر اخبارات میں اس واقعہ کے متعلق جو رائے زنی ہوئی ہے ان میں سے بعض الفاظ بطور نمونہ اب ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

آریہ اخبار پرکاش اسسٹنٹ کمشنر نے ڈاکٹر صاحب جیسے ذی عزت شخص کو ہتھکڑی لگا کر نہ صرف کمال ناتجربہ کاری کا اظہار کیا ہے بلکہ صریحاً لارڈ مارلے کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے جن کی رو سے زیر تجویز قیدیوں کو ہتھکڑی لگانا ممنوع ہے۔ یہ حکم بھی کچھ کم ناواجب نہیں تہا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کو ایک بھنگی کے ساتھ ہی ہتھکڑی لگا کر صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے ایسا فعل کیا ہے۔ جس کو مشرقی نکتہ خیال سے جسقدر معیوب سمجھا جائے۔ تہوڑا ہے۔

ہندوستان مسٹر فلبی اسسٹنٹ کمشنر کے ایک گزیٹڈ آفیسر کو ایک خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی لگانے اور ایک قابل ضمانت جرم (دفعہ ۱۹۳) میں ضمانت نہ منظور کرنے اور ڈاکٹر بشارت احمد کو ایک خاکروب کے ہمراہ رات بھر حوالات میں رکھنے اور دوسرے روز اسی حالت میں بیس میل پیدل چلا کر شاہ پور جانے کے حکم دینے سے لوگوں میں ایک عجیب حیرت۔ بے چینی اور پریشانی پیدا ہو رہی ہے۔

الحکم میں ایک غیر احمدی نامہ نگار ڈاکٹر بشارت احمد صاحب موصوف صداقت اور راستبازی۔ شرافت و نجابت کی زندہ مثال ہیں۔ اگر کسی نے اخلاص و دیانت کو مجسم شکل میں دیکھنا ہو۔ تو وہ ڈاکٹر صاحب کو دیکھے۔ اگر ضبط نفس استقلال اور ایثار کا نمونہ دیکھنا ہو تو ڈاکٹر صاحب کی زیارت کرے۔ مختصر یہ کہ مکارم اخلاق کا مجسمہ ہیں اور اخلاق احمدی کا مرقع۔ ان بزرگوار ڈاکٹر پر جو ناگہانی آفت ایک نو وارد اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ درجہ اول کے ہاتھوں ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء کو نازل ہوئی اسے کوئی انصاف پسند طبیعت متاثر ہوئے بغیر نہ پڑھ سکے گی۔ **انصاف کا خون ہوا ہے اور آزادی تہ تیغ کر دی گئی ہے۔**

زمیندار ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہ معاملہ ہے جس میں ملک کے تمام اخبارات بلا تفریق مذہب و ملت متفق الرائے اور متحد البیان ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کی عزت و آبرو کو بلا وجہ و بلا سبب خلاف ضابطہ جو صدمہ پہنچایا گیا ہے۔ اسے تمام ملک ایک قومی صدمہ سمجھتے ہوئے امید کرتا ہے کہ حضور سر لوئی ڈین کی گورنمنٹ اس معاملہ میں بعد تحقیقات کامل اپنی مسلمہ داد گستری کا ثبوت دیگی۔

سرگودہا کے سب ڈویژنل افسر صاحب شاید یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ قانون مطابع کے اجرا سے اخبار نویسی کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا ہے۔ اور ہر حاکم بلا اس خوف کے کہ اس کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی جائے گی۔ کھلے بندوں جس بے عنوانی کا چاہے ارتکاب کر سکتا ہے اور عجب نہیں کہ اسی خیال سے انہوں نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو ایک بھنگی کے ساتھ ہتھکڑی لگانے۔ ملزم کے وکیل کی طرف سے درخواست ضمانت کے پیش ہونے پر باوجود اس نکتہ کے سمجھا دئے جانے کے کہ جرم منسوبہ قابل ضمانت ہے۔ ضمانت قبول نہ کرنے۔ ملزم کو حوالات میں بھیجکر دوسرے دن بلا ضرورت تمام دن خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی لگے ہوئے کچہری میں حاضر رکھنے اور اسی شام کو شاہ پور تک جو بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے پیدل لے جانے کا وہ حکم دیا جس سے برٹش انصاف کی پیشانی عرق انفعال سے تر ہو گئی اس قسم کے افسروں کو ہم ملک اور حکومت کی سلامتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودہوین صدی کے مسیح کی ایک زندہ کرامت

حال مین "چودہوین صدی کے مسیح کی ایک زندہ کرامت" کے نام سے عالی جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب حنفی نقشبندی مجددی کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے جسمین انہون نے نہایت بے انصافی کے ساتھ احمدیہ جماعت کے امام کے الہام متعلقہ طاعون پر تمسخر اڑایا ہے۔

مین نے اس رسالہ کو بہت غور سے پڑھا۔ مگر مجھے ایک جگہ بھی ایسی معلوم نہین ہوئی جس مین اس مقرر نے عدل [illegible] [illegible]

پہلا جھوٹ تحریر فرماتے ہین جب [illegible]

اس ملک ہندوستان مین [illegible] پہل شروع ہوئی۔ تو مرزا قادیانی نے بھی اس سے فائدہ اوٹھانا چاہا اور جھٹ یہ کہنا شروع کر دیا۔ ؎

کیون غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہو گئے ہین اس کا موجب میرے جھٹلانیکے دن

اصل بات حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ آپنے طاعون سے بہت پہلے جب طاعون کا اس ملک مین نام و نشان بھی نہ تھا۔ طاعون کے آنے کی خبر دی تھی چنانچہ دیکھو۔

۱۸۸۴ء براہین احمدیہ مین طاعون کی پیشگوئی براہین صفحہ [illegible] کا کلام درج [illegible] انت مبارک فی الدنیا [illegible] آخرۃ [illegible] امراض الناس [illegible] ان ربک [illegible] [illegible] [illegible] کان آمنا [illegible] ظاہر ہے کہ ان دنون الہام مین مسیح موعود کا مکان [illegible] امن ہوگا۔

ایک اشتہار مین طاعون کی پیشگوئی ۱۸۹۸ء پھر ۱۸۹۸ء مین جو

اشتہار بیعت دیا۔ اس مین الہام درج ہے۔ کہ اصنع الفلک باعیننا و وحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون۔ ایک طوفان کے آنے کی اطلاع دی گئی اور اس کے لئے ایک کشتی کی تیاری کا حکم دیا گیا جس قسم کی کشتی حضور امام نے بنائی اس سے ظاہر ہے کہ طوفان سے ایک [illegible] مراد تھی۔ جو اپنی شدت وتباہی مین طوفان نوح سے مشابہ تھی۔

نور الحق حصہ دوم ۱۸۹۴ء مین طاعون کی پیشگوئی ان الکسوف والخسوف آیتان مخوفتان واذا اجتمعا فہو تہدید شدید من الرحمان واشارۃ الی ان العذاب قد تقرر واکد من اللہ لاھل العدوان۔ یعنی کسوف خسوف مین تہدیدی اشارہ ہے کہ عذاب سرکشون کے لئے مقرر ہو چکا۔

حمامۃ البشریٰ صفحہ [illegible] ۱۸۹۴ء مین طاعون کی پیشگوئی فلما طغی الفسق المبید السیل تمنیت لو کان الوباء المبید۔ فان ہلاک الناس عند اولی النہی۔ احب [illegible] [illegible] دعا کی [illegible] تعالیٰ مین درخواست کی کہ [illegible] والی وبا بھیج۔

سراج المنیر صفحہ ۵۹ ۱۸۹۷ء مین طاعون کی پیشگوئی ان الذین اتخذوا العجل سینالہم غضب من ربہم وذلۃ فی الحیٰوۃ الدنیا وکذالک نجزی المفترین وہ غضب گوسالہ پرستون پر کیا تھا اس کا ذکر توریت خروج باب ۳۲ آیت ۳۵ مین ہے کہ وہ طاعون وبا تھی۔ پس ضرور تھا کہ اس زمانہ کی گوسالہ پرستون کے لئے بھی وہی عذاب آوے۔ جبھی تو فرمایا۔ کذالک نجزی المفترین اور اس مین کنایہ ہے کہ [illegible] اپنے خدا کو ایسا مانتے ہین کہ وہ اب کلام نہین کرتا وہ گوسالہ پرست ہی ہین۔

اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء مین طاعون کی پیشگوئی خدا تعالیٰ کے ملک پنجاب کے مختلف مقامات مین سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہین اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہین۔ مین نے بعض لگانیوالون سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہین تو انہون نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہین جو عنقریب ملک مین پھیلنے

والی ہے ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ طاعون کے متعلق حضور علیہ السلام نے پندرہ سولہ سال پہلے اطلاع دی اور اس کا علاج بھی بتایا کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریہ یعنی جب تک دلون کی وبا معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دور نہ ہوگی اور اخیر مین فرمایا ؎

پئے تشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے

جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کا اس اطلاع سے کوئی ذاتی مطلب نہ تھا بلکہ آپ کو مخلوق پر شفقت مقصود تھی اور آپ خلق اللہ کی بھلائی چاہتے تھے اور انہین نیکی۔ تقویٰ کی زندگی کے آرزو مند تھے۔

دوسرا جھوٹ آپ تحریر فرماتے ہین "پھر یہ جال پھیلایا کہ جو میرا مرید ہو جاوے گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اسی لئے کشتی نوح دافع البلاء وغیرہ کتابین اور اشتہارات شائع کئے"

یہ کیسا سیاہ جھوٹ ہے کہ حضرت امام کا دعوےٰ تھا کہ جو مرید ہو جائے گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ مین اس قساوت قلبی پر حیران ہون جس نے یہ افترا اوترا اور حق کا ذرا بھی پاس نہین کیا۔

کشتی نوح صفحہ ۲ مین صاف لکھا ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ بے باک معترض نے کشتی نوح کو پڑھا ہے کیونکہ اس نے ایک نامکمل حوالہ دیا ہے چنانچہ اس مین بھی اس کے اس قول (جو مرید ہو طاعون سے بچایا جائیگا) کی تردید موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ "جو شخص تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر ہوگا اور جو کامل اطاعت اور پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائین گے" دیکھئے پیشگوئی مشروط بہ شرط ہے اور وہ ہے بیعت کرنے والے کا۔ کامل اطاعت۔ پیروی۔ سچے تقوےٰ سے تجھ مین محو ہو جانا" اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ سب مریدون کے محفوظ رہنے کے متعلق وعدہ نہین۔ پھر اسی عبارت کے ساتھ ہی یہ عبارت بھی ہے۔ جو معترض چھوڑ گیا ہے "تاکہ وہ لوگون کو اس پیشگوئی کے متعلق شبہ مین ڈال سکے" "ایک مدت سے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہین اوس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ مین ہر ایک ایسے

شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا۔ بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اس کے مامور کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خودسر اور خودپسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو۔ اور اس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا کہ عموماً قادیان میں **سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئیگی** جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جاویں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں۔ مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہینگے۔ **مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا انکی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو۔ جو خدا کے علم میں ہو۔** ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے۔ مگر انجام کار۔ لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے۔ کہ **نسبتاً و مقابلتہً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے۔** اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے۔ جسکی نظیر نہیں۔"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴ پر سیدنا الامام ارشاد فرماتے ہیں کہ "یہ بڑے زور سے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی ہے۔ کہ خدا میرے گھر کے احاطہ کے اندر **مخلص لوگوں** کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور کے سامنے تکبر نہیں کرتے بلائے طاعون سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلتہً اس سلسلہ پر اس سلسلہ کا خاص فضل رہے گا۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو۔ کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں کیس ہو جاوے۔ سو شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے۔"

آخیر میں خلاصۃ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔
"میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چاردیواری کے اندر رہنے والے **مخلص لوگ** اس بیماری کی موت سے **محفوظ رہینگے اور میرا تمام سلسلہ** نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی۔ اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہیں آئیگی۔"

یہ عبارت اپنے مطالب میں نہایت واضح ہے اس میں مفصلہ ذیل دعوے ہیں۔

(۱) خود مدعی وحی۔ امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام طاعون سے محفوظ رہینگے۔

(۲) جو لوگ گھر کی چاردیواری میں رہتے ہیں وہ بچائے جاوینگے۔

(۳) روحانی چاردیواری (حلقہ بیعت) کے مخلص بھی جو کامل اطاعت، پیروی، سچے تقویٰ سے ہمہ تن محو ہو۔ مخالفانہ ارادوں سے دستکش۔ اخلاص۔ اطاعت انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل۔ کسی طور سے متکبر سرکش۔ مغرور۔ غافل۔ خودسر۔ خودپسند نہ ہو۔ عملی **حالت موافق تعلیم ہو۔ وہ بھی بچیں گے۔** پھر کسی وجہ مخفی سے۔ **ایمانی قوت کے ضعف۔ نقصان عمل۔ اجل مقدر۔** کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو۔ یہ صورتیں مستثنیٰ ہیں۔ جن میں سے پہلی اور دوسری صورت میں وعدہ مخالف بھی مانتے ہیں کہ پورا ہوا۔ حضرت اقدس اور دار کے اندر رہنے والے سبھی طاعون سے محفوظ رہے اور یہ محفوظ رہنا عظیم الشان نشان تھا کیونکہ آپ نے خدا سے اطلاع پاکر شائع کیا تھا کہ "انی احافظ کل من فی الدار" واحافظک خاصۃ۔ ترجمہ اسکا بطور تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا۔ اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام الٰہی کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر۔ اور بالخصوص قرآن شریف پر۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ **پس اگر کوئی شخص** مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنت اللہ علی من کذب وحی اللہ۔ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ولعنت اللہ علی من افتریٰ علی اللہ۔ تو پھر [illegible] کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی [illegible] (منقول از اشتہار)

تو اس پر بیابانی [illegible] نام بنام مخاطب کرنے کے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ یہ مباہلہ کرے۔ دوسری طرف یہ بھی شائع کر دیا۔ کہ جس سے خود معترض نے بھی نقل کیا ہے کہ "ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دہلی میں۔ خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ میں اور خواہ بٹالہ میں۔ اگر وہ قسم کھا کر کہے گا کہ **اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہے گا تو ضرور وہ** مقام طاعون میں گرفتار ہو جائیگا۔"

اس پر بھی سب کو سانپ سونگھ گیا۔ **پس حضرت اقدس کا** باوجود دعوے وحی والہام و دعوی پر انہ تحدی کہ میں طاعون سے محفوظ رہونگا۔ اور جو قسم کھا کر اس بات کو افترا کہے گا وہ پکڑا جاوے گا۔ محفوظ رہنا۔ اور اسی طرح آپکے گھر کی چاردیواری کے اندر رہنے والوں کا محفوظ رہنا اور اس کے بالمقابل کسی ایسے مقام کا ضرور دبازدہ ہو جانا جسکی نسبت یہ دعوے کیا گیا ہو کہ یہ طاعون سے محفوظ رہے گا ایک بے نظیر نشان ہے اور یہ خصم بھی ثابت نہیں کر سکتا کہ چاردیواری کے اندر باوجود اس بات کے کہ کئی دفعہ قادیان میں طاعون پڑا۔ کوئی کیس ہوا۔

باقی رہی دو باتیں۔ ایک یہ کہ (۱) قادیان کی نسبت کیا پیشگوئی ہے (دوم) احمدیوں کی نسبت عام طور سے کیا پیشگوئی ہے۔

قادیان میں طاعون کی نسبت کی پیشگوئی

سو جاننا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی جو عبارتیں میں نے نقل کی ہیں۔ ان میں صاف لکھا ہے۔ کہ قادیان میں **سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی۔ سخت اور بربادی افگن۔** یہ دو لفظ آپ یاد رکھئے تاکہ میں آپ سے سوال کر سکوں۔ کیا قادیان برباد ہو گیا یا دن بدن آباد ہو رہا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ طاعون کی **خوفناک آفت جو تباہ کر دے۔** پس کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کیا قادیان تباہ ہو گیا۔ حالانکہ کئی گئی [illegible] سے جا سکتے ہیں۔ جو تباہ [illegible] بعد میں نہیں بنائی گئی۔ بلکہ [illegible] البلا میں حضور علیہ السلام تسطیر فرماتے ہیں (دیکھو صفحہ ۵ حاشیہ)۔ وہ طاعون سخت بربادی بخش [illegible] جسکا نام طاعون جارف ہے یعنے جھاڑو دینے والی۔ جس سے لوگ جابجا بھاگتے ہیں۔ اور کتوں کی طرح مرتے ہیں (اور آپنے اس کی مثال میں ایک دفعہ فرمایا تھا دس میں سے پانچ بلکہ اس سے زیادہ سات کا مرجانا) اور فرماتے ہیں کہ

قابل ہیں۔ عذاب دی جاتی ہیں کہ فلان فلان مخالفت کیوں نہ کی [illegible] یہ افیجئذا بایدیہ داون کا مصداق بنا۔ ہند۔

اکابر [illegible] اس سلئے کہ ان کی موت حسرت کی موت ہو اپنی قوم کو [illegible] دیکھکر اپنی تمام کوششوں اور کارروائیون کو بیکار [illegible] کہ مرتے ہین تو ان کی موت حسرت کی موت ہو [illegible] کیا آپ کو معلوم نہین کہ کوئی عذاب [illegible] مثلاً [illegible] طاعون۔ طوفان۔ سانپ نقصان [illegible] اور [illegible] آخیر میں مرا سلسلہ کذاب اور اسی کئی اشرار الناس زندہ موجود تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے پس یہ اعتراض بہت ہی کمزور ہے۔

یون بھی جب کوئی عذاب آتا ہے مثلاً طوفان یا توپ چیچک وغیرہ [illegible] سیلاب مین بڑے بڑے لوگون کی تو پیچھے ہی باری ہے۔ غریبون کی جھونپڑیان پہلے برباد ہوتی ہین۔ پھر اسی قرآن شریف مین جس پر تمہارا ایمان ہونا چاہیئے اس قسم کے سوالون کے جواب مین ارشاد ہوتا ہے (۱) من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدّا (۲) یمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ (۳) انما نملی لھم لیزدادوا اثما۔ (۴) بل متعنا ھؤلاء وآباءھم حتی طال علیھم العمر۔ جو بہت بڑا مجرم ہو۔ اس کا سلسلہ بہت مدت تک زیر تجویز رہتا ہے۔ اب آپ کو سمجھ آگئی ہوگی کہ بعض مخالفین انبیاء کو کیون مہلت ملتی ہے۔ پھر لیاقی کے تمام مخالفون کا مرجانا ضروری ہے۔ یہود کا قیامت تک رہنے کا تو قرآن شریف مین ذکر ہے۔

پھر معترض نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ طاعون مرزا صاحب کے لئے نہین۔ گویا اس پردہ مین خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کریم کے کلام کی تکذیب کرنی چاہی ہے کیونکہ طاعون تو مسیح موعود کا نشان ہے اور اس کی پیش گوئی قرآن و حدیث مین ہے [illegible] ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیٰمۃ [illegible] شدیدا۔ کان ذٰلک فی الکتاب مسطورا۔ [illegible] گیر عذاب کی خبر ہے ایسا عذاب کہ اس سے اکثر بستیاں نابود ہو جائین گی۔ اور اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون (جب لوگون پر حجت پوری ہوگئی۔ تو ہم زمین سے ایک کیڑا نکالینگے۔ جو ان لوگوں کو زخمی کریگا۔ بایں وجہ کہ لوگ ہمارے نشانون پر یقین نہ لاتے تھے) مین اس عذاب کی نوعیت بھی بتادی کہ وہ طاعون ہوگی اور اس وقت کوئی نشان دکھانے والا بھی ہوگا جس کے نشانون کی تکذیب کی پاداش مین۔ جمہور مفسرین اس پر اتفاق رکھتے ہین۔ کہ دابۃ الارض مسیح موعود کے زمانے کا نشان ہے۔ پس جب دابۃ الارض (طاعون) ظاہر ہو گیا۔ تو ضرور ہے کہ مسیح موعود بھی موجود ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال۔ جسمین دجال و طاعون کا ایکجا ذکر صاف ظاہر کرتا ہے کہ طاعون اس دجال کے زمانے مین آئیگا جس کا فتنہ دربارہ مذہب مسیح کی دعا سے دور ہوگا۔ پھر لکھا ہے۔ کہ فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم۔ یعنی جب اللہ کا نبی مسیح اور اس کے مرید جناب الٰہی مین توجہ کرینگے۔ تو کیڑا ان کی گردنوں مین پیدا ہوگا۔

پس طاعون کے عذاب الٰہی اور اوس کے مسیح موعود کے نشان ہونے کا انکار۔ خدا اور رسول کا انکار ہے اب اس بے باک نقشبندی کو اپنے اس قول سے شرم آنی چاہیئے کہ دبائے طاعون اس (مرزا) زبانی مہدی اور طاعونی مسیح کی برکت ہے۔ قرآنی وحی کے بخلاف ہو۔

کیونکہ یہ طاعون تو اس تمہارے مزعومہ مسیح کے زمانے مین آنی ضروری ہے۔ پس اسے بھی گویا تم لوگ طاعونی مسیح کہتے ہو اور ایک صادق کو ایسا کہنا کفر ہے کیونکہ یہ نشان ہوتے مین تلک ہے۔ اناتطیرنا بکم کہنے والے پہلے بھی ہو چکے مگر ان کو یہی جواب دیا گیا۔ کہ طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون۔

توبہ کرو۔ کیونکہ یہ خدا کی بادشاہت کے دن مین۔ جو ذرہ بھر بھی اپنے دماغ مین نخوت رکھتا ہے وہ ذلیل کیا جائیگا۔ اور جو گستاخی اور شوخی سے کام لیتا ہے ضرور ہے کہ وہ خدا کے حضور جواب دہ ہو۔ اسی واسطے تو میرے آقا نے لکھا ہے۔ "اصل بات یہ ہے کہ محض انکار اس بات کا موجب نہین کہ ایک رسول کے انکار سے دنیا مین کوئی تباہی بھی جاوے بلکہ اگر لوگ شرافت اور تہذیب سے خدا کے رسولون کا انکار کرین اور دست درازی اور بدزبانی نہ کرین۔ تو ان کی سزا قیامت مین مقرر ہے اور جس قدر دنیا مین رسولون کی حمایت مین مری بھیجی گئی ہے وہ محض انکار سے نہین بلکہ شرارتون کی سزا ہے اسی طرح [illegible] جب لوگ بدزبانی اور ظلم اور تعدی اور اپنی خباثتون سے باز آجاوین گے۔ اور شریفانہ برتاؤ ان مین پیدا ہو [illegible] تب [illegible] آسمانی بلائین رد [illegible] کو روکنا [illegible] یہ ایک دھوکا ہے۔ جوکہ بزور [illegible] انسان کو کھانے کے لئے دیا جاتا ہے" [illegible] ہے جو خدا کے مقبول بندے نہیں اور اسپر [illegible] کوئی اچھا تجربہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ تمام انبیاء [illegible] آئے۔ چنانچہ حضرت نوح نے کہا۔ ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمّٰی۔

معترض کے [illegible] دیا۔ یہ بھی کمزور دلون کے پھانسنے کے واسطے دھوکہ ہوگا۔

آج تک جسقدر علاج تجویز کئے گئے ہین وہ سب کے بعد دیگرے بے سود ثابت ہوئے اور انھین چھوڑا گیا ہے۔ پس وہ وقت قریب ہے کہ تمام انسانی حیلے حوالون سے تھک کر قومین یا مسیح الخلق عدوا لنا ہتی پیونی آئین او خدا کے برگزیدہ مسیح کا جلال دنیا پر ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ اس تحریر کو سعید روحون کے لئے نفع بخش کرے۔

(المل)

غزل

(صوفی تصور حسین صاحب [illegible] بریلی حال قادیانی)

نشور نور احمد سے ہے جان [illegible] جہان روشن
زمین و آسمان روشن مکین روشن مکان روشن

طفیل اُس کے ہے ہر شے [illegible] دارین میں ہویدا
اِدھر روشن اُدھر روشن [illegible] روشن وہان روشن

ہوا جب جلوہ فرما تخت دل پہ [illegible] احمد کا
دل و جان ہو گیا روشن و ہر [illegible] روشن زبان روشن

منور فیض سے اُس کے ہوا ہے ظاہر و باطن
عذارِ گلرخان روشن [illegible] مومنان روشن

وہی ہم گمرہوں کے واسطے شمع ہدایت ہے
اُسی سے خاصگان کے دل مین ہے باغ جنان روشن

یہ تازہ نور افشانی ہی اُس کی دیکھ لی سب نے
نہان تاریکئ اسلام کی اُس نے عیان روشن

مٹا کر ظلمت کفر و ضلالت نور پھیلایا
کہ روح عارفان روشن ہے راہ سالکان روشن

الٰہی نور سے اپنے منور کر مرا [illegible] سینہ
وجود نور دین سے جس طرح ہے قادیان روشن

الٰہی روز افزون نور نور الدین رہے ہردم

رہے تاحشر عالم مین ترا نوری نشان روشن
بیان کس طرح سے ہو اس کے اوصاف حمیدہ کا
کہاں سے لاؤن مضمون سزاوار ۔ زبان روشن
دعا ہے ہر گھڑی حق سے تمنا اس کی بر آئے
وہ نور دین سے دیکھے ہر اک پیر و جوان روشن
دعائین مستجاب اس کی ہمارے حق مین کہ یارب تو
طفیل اس کے ہمیں مل جائے راہ دوستان روشن
الٰہی دور کر دے ہم سے یکدم سستی و غفلت
کہ محراب عبادت میں رہیں ہم شمع سان روشن
اوہیں دل حزیں پر کہولدے رحمت کے دروازے
الٰہی شل جان عارفان کر اس کی جان روشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمانوں کے تنزل کا باعث

مسلمانون کو روزافزون تنزل مین دیکھ کر اکثر فرقہ ہائے اسلام کے مدبرون لیڈرون اور سربرآوردہ لوگون نے اپنی اپنی قوم کو اس امر سے دکھ محسوس کر کے متنبہ کیا۔ اور اس مین بتایا۔ کہ اس تنزل کے اسباب کیا ہین اور کس طرح تنزل دور ہو کر ترقی ہو سکتی ہے اس غرض کے لئے بعضون نے بڑے بڑے آرٹیکل و رسالے لکھ مارے اور بڑے زور شور سے لوگون کے کانون تک وہ آواز پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

مگر مین افسوس سے لکھتا ہون کہ مسلمانون کے تنزل کا جو اصل باعث ہے اور یقیناً وہی اصل باعث ہے اس کیطرف کسی نے اشارہ تک نہین کیا اور نہ ہی قوم کو اس طرف توجہ دلائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وہ سبب کسی معمولی انسان کا بتایا ہوا نہین ہے اور نہ ہی کسی معمولی تصنیف مین اس کا ذکر ہے۔ مین اس وقت کوئی لمبا مضمون لکھنے نہین بیٹھا بلکہ بہت مختصر طور پر وہ اصل باعث مسلمانون کے تنزل کا پیش کر دیتا ہون۔ خدا کرے کہ کسی مسلمان کی سمجھ مین آجاوے اور وہ اس پر عملدرآمد کرے۔ سو مین عرض کرتا ہون۔ کہ خدا تعالےٰ نے خود اپنے رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر وحی فرمائی۔ جو قرآن شریف مین سپارہ انیس[19] کے رکوع اول مین موجود ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قوم کو ہلاکت تباہی اور تنزل مین دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا۔

یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا

اے میرے رب میری قوم نے قرآن جیسی پاک کتاب کو چھوڑ دیا اور اس پر عملدرآمد نہ کیا اس لئے اس حد تک تنزل کو پہونچے ہین اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کو برے حال مین دیکھ کر کیسا دکھ اور قلق پیدا ہوتا ہے اور درد سے بھرے ہوئے الفاظ مین عرض کی۔ پس ہر ایک مسلمان جانتا ہے۔ کہ خدا کی ہستی سے بڑھ کر کوئی ہستی نہین۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل نہین۔ اور قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی معتبر کتاب نہین۔ اس لئے مین امید کرتا ہون کہ اس کے ماننے مین کسی مسلمان کو شک و شبہ نہین ہو سکتا۔

تاریخ بھی اس آیت کریمہ کی تصدیق کرتی ہے عظیم الشان اسلامی سلطنتون مین کب سے زوال شروع ہوا جب سے مسلمانون نے قرآن شریف کو چھوڑا اور جمعہ کو ترک کیا اور مسجدون مین جا کر امام بننا اور باجماعت نماز پڑھنے کو ذلت سمجھی۔ حالانکہ اس سے پہلے بادشاہ خود امام ہوتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر امرا نے نماز ہی ترک کر دی۔ حکومت اور تسلط کب سے مسلمانون کے ہاتھ سے نکلنا شروع ہوا۔ جب سے ان بعضون نے آپس مین السلام علیکم کہنا چھوڑ دیا۔ اور بڑے نے چھوٹے کو اور امیر نے غریب کو سلام کہنا اپنی ذلت اور تنزل سمجھا حالانکہ خدا تعالیٰ کا حکم تھا۔ سلموا علیٰ انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبرکۃ طیبۃ۔

چونکہ خداوند کریم کی سنت ہے کہ جو چیز کوئی شخص خدا کی رضا کے لئے چھوڑے تو خدا تعالےٰ اس رنگ کی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز انعام کے طور پر دیتا ہے اور جس رنگ کی کوئی نافرمانی کرے اسی رنگ کا عذاب دیتا ہے اس لئے جس صورت مین کہ انھون نے اپنے پاک مذہب کو اختیار کرنا اپنی ذلت سمجھی اور اسے چھوڑ دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو تنزل دکھایا۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ صحابہ کرام نے جو کچھ خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑا۔ سب کچھ بڑھ چڑھ کر پایا۔ عزیز چھوڑے۔ تو مسلمانون کی بڑی وفادار اور ہمدرد قوم پائی۔ وطن چھوڑا تو ملکون کے فاتح ہوئے اگر بیبیان بیننے کی پرواہ نہ کی اور وہ خ[illegible] ہے ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کے نکاحون مین شاہ[illegible] یان کر دیں حضرت ابوبکر رضہ نے زیادہ سے زیادہ ایک کنال کا مکان چھوڑا ہوگا۔ مگر کیا ملا؟ بادشاہی۔ حضرت عمر رضہ کی خلافت اور سلطنت کا اندازہ ان کے اپنے ایک قول سے لگ سکتا ہے۔ ان کو خود خدا تعالےٰ کی نصرت پر حیرت ہے ایک روز وہ اپنی جان نثار جماعت کے ساتھ جنگل مین جا رہے تھے کہ چلتے ہوئے ایک درخت کے نیچے ٹھہر گئے۔ بعض صحابہ کرام نے ٹھہرنے اور پھر تدبر کرنے کا سبب دریافت کیا۔ فرمایا کہ مجھے یاد آگیا ہے کہ ایک روز مین یہان اونٹ چرا رہا تھا۔ اور کسی بات پر میرے باپ نے مجھے اس درخت کے نیچے سخت کلامی کی تھی۔ اور آج مین دیکھتا ہون۔ کہ جہان تک میری نظر کام کرتی ہے میرے ساتھ مسلمانون کی جماعت ہے اور خدا تعالےٰ نے مجھے اس کا سردار بنایا ہے۔ اللہ اکبر سوچنے کا مقام ہے کہ صحابہ کرام کو خدا تعالےٰ نے وہ کچھ دیا۔ جو ان ہنھون نے اور ان کے باپ دادون نے خواب مین بھی نہ دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل تھا اور خدا تعالےٰ کا فضل۔ اور دوسری مثال اس طرح پر ہے۔ کہ قوم لوط نے جس قسم کی نافرمانی کی اسی رنگ کا عذاب دیکھا۔ وہ بد بخت قوم عورتون کو چھوڑ کر لڑکون سے زنا کرتی تھی یعنی الٹی راہ اختیار کرتی تھی۔ حالانکہ آدمی کو خدا تعالیٰ نے اعلیٰ بنایا ہے۔ وہ زیر کرتے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے ان کی بستی کے اوپر کے حصہ کو نیچے اور نچلے حصہ کو اوپر کر دیا۔ جیسے کہ اللہ کریم نے فرمایا۔ جعلنا عالیہا سافلہا اور آج تک وہ نشان قائم ہے۔ یعنے اس بستی کی جگہ ایک جھیل ہے جس کا نام جھیل مردار ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ مسلمانون کی ذلت اور ادبار کا باعث قرآن شریف کو چھوڑنا ہے اور وہ عروج بھی عود کر سکتا ہے۔ کہ مسلمان پہلے کی طرح قرآن کریم کو لازم پکڑین۔ پس جو چاہتا ہے کہ اسلام کا عروج دیکھے۔ اسے چاہیئے کہ [illegible] ان سے اور اس پر عملدرآمد [illegible] ہے۔ اور دوسر[illegible] عملدرآمد کرنے کے تاکید کرے اور یہ پہلے [illegible] ہو نہ ہو وے یہ نسخہ میرا بتایا ہوا نہین ہے [illegible] نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔ ومن اصدق من اللہ قیلا۔

والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار محمد نصیب - قادیان

قادیان مین کبھی طاعون جارف نہین پڑے گی۔ جو گاؤن کو ویران کرنے والی اور کہا جانیوالی ہوتی ہے۔

پس اب ہم معترض سے پوچھتے ہین کہ وہ کوئی ایسا سال پیش کرے جس مین قادیان مین طاعون آیا ہو اور اس کے دس مین سے سات یا کم از کم نصف آدمی ہی مر گئے ہون۔ یا ایسی بار پڑی کہ قادیان کو ویران کر دیا ہو۔ اور اسے کہا گیا ہو۔ اگر وہ ایسی صورت نہین پیش کر سکتا۔ تو اسے اعتراض کرنے سے شرم کرنی چاہیئے۔ انہ اوی القریۃ۔ جو طاعون کے پہلے اشتہار مین الہام درج تھا۔ اوس کے معنون سے ظاہر ہے کہ ضرور قادیان مین طاعون پڑے۔ چنانچہ اوی عربی لفظ ہے جس کے معنے مین تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ مین لے لینا۔ اور اس کی مثال مین۔ الم یجدک یتیما فآوی اور آویناھما الی ربوۃ ذات قرار۔ دو آیات پیش کی جاتی ہین۔ کیونکہ حضرت مسیح بھی ایک مصیبت مین گرفتار ہوئے اور تکلیف اٹھائی۔ اور ان کو سخت درد اور دکھ اٹھانے کے بعد پناہ دی گئی۔ اور اسی طرح آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معاملہ ہوا۔ پس ضروری تہا کہ قادیان بھی طاعون مین مبتلا ہو۔ جو تباہی اور انتشار کے قریب قریب ہو۔ پھر بھی یہ نشان ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام۔ اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا۔ تو یہ مقام اس قابل تہا کہ بالکل نابود کر دیا جاتا پس نابود ہونے سے بچایا جانا ہی ایک نشان ہے۔ اور انی احافظ کل من فی الدار سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان مین طاعون آتا رہے۔ ورنہ دار کی حفاظت کی خصوصیت کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ اسی ذکر خاص سے لازم آتا ہے کہ قادیان مین تو طاعون آئے پر دار والے محفوظ رہین کہا جا سکتا ہے اور گ بھی محفوظ رہے۔ گر دعوی قبل از وقت کر کے کسی گھر کا محفوظ رہنا بات ہے اور کسی مصلحت الٰہی کی ماتحت کسی کی حفاظت ... و دیا میر ... پیدا ہوتے ہین۔ موتین آتی ہین۔ بلکہ زلازل طوفان بھی آتے ہین۔ مگر یہی واقعات اگر کسی پیشگوئی کے مطابق ہون تو وہ نشان بن جاتے ہین۔

میرے خیال مین یہ تحریر اس اعتراض کے جواب مین طالب حق کے واسطے کافی ہے کہ قادیان مین طاعون آیا یا کہ منشی محمد افضل صاحب یا ان کی شل لڑکی اور صاحب طاعون سے شہید کیون ہوئے۔ کیون کہ ایسا استثنار پہلے ہی سے

* دار اس چار دیواری کا نام ہے جس مین حضرت اقدس کے مکانات ہین۔

پیشگوئی مین موجود ہے۔ اور صرف غیر مخلص ہونا ہی نہین بلکہ اجل مقدر۔ مخفی وجہ جو خدا کے علم مین ہو۔ نقصان عمل بھی وجوہات مین۔ اور یہ تقوے واخلاص کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ وہی بہتر جاننے والا ہے۔

پھر معترض نے جو یہ بات پیش کی ہے۔ کہ حضرت علیہ السلام طاعون کے خوف سے باغ مین جا رہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ فلعنۃ اللہ علے الکاذبین۔

زلزلہ آیا جس سے مکانون مین رہنا منع ... تہا اور یہ امر اسلام مین ثابت ہے کہ زلزلہ کے وقت مکان سے نکل جانا چاہیئے۔ اس لیئے آپ باغ مین مع گاؤن سے ملحق ہے جا رہے طاعون کی کوئی بات نہین کیونکہ اس سے زیادہ طاعون پڑا۔ مگر آپ ایسی دار مین رہے۔ پھر یہ باغ مین رہنا تو ایک پیشگوئی کے ماتحت تہا جو براہین احمدیہ مین یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ کی عبارت سے چھپ چکا تہا۔ بلکہ اور لوگون کو بھی اس مین پناہ دی اور جب آپ نے کشتی نوح مین لکھدیا تہا۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجہا دے یا کوئی دوا بتلا دے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان مین کچھ حارج نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جسکی طرف سے وہ نشان ہے (صفحہ ۵) تو سرکہ اور جدوار کی گولیون پر تمسخر اڑانا کس قدر ظالمانہ فعل ہے۔ کیا علاج منع ہے کیا حفظ ماتقدم شریعت مین ممنوع ہے۔ کیا حضرت لوط عذاب کے وقت اس بستی سے نکل نہین گئے تہے۔ تمہاری فطرت کا معترض وہان بھی کہہ دیگا لیون بھاگ گئے۔ جب وہ نیک تہا اور خدا کا وعدہ حفاظت تہا تو ضرور بچایا جاتا اور عجب نہین کہ وہ نوح کے کشتی بنانے پر بھی اعتراض کرے۔ کہ جب صرف ظالمون نے غرق ہونا تھا۔ تو کشتی کی کیا حاجت تھی۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "زرہ پہن کر میدان جنگ مین جانے پر بھی زبان اعتراض کھول دے۔ کہ ان کی نسبت تو یعصمک من الناس کی صریح وحی آلہی تہی۔ یہ کیسی سنت انبیاء اور سنت اللہ سے بے خبری ہے۔ جو کبھی شفاخانہ پر اعتراض ہے کبھی گولیون پر۔ کبھی مرہم عیسے پر۔

عام احمدیون کے بارہ مین طاعون کی کیا پیشگوئی تھی۔

اب ایک مسئلہ رہگیا۔ کہ عام احمدیون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے۔ سنئیے حضرت مسیح موعود لکھتے ہین کہ "یاد رہے کہ میرے کسی کلام مین یہ الفاظ نہین کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔

پس کامل پیروی کرنے والے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جن کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائین گے اور اگر بعض لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پا دینگے اور طاعون ان کے لئے تمحیص و تطہیر کا موجب ٹھہریگی۔

اس عبارت سے اور کشتی نوح کے مندرجہ کالم عبارت سے یہ روز روشن کی طرح عیان ہے کہ تمام بیعت کرنے والون کی نسبت کوئی وعدہ نہین۔ بلکہ دعوے یہ ہے۔ جو کشتی نوح کے صفحہ ۲ سطر ۱۶ و ۱۷ مین ہے۔ کہ میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا۔ کہ میرے گھر کی چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہینگے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہ طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا۔

پس بارہ سال سے طاعون کا زور ہے۔ خوب حساب لگا کر دیکھ لو۔ کہ یہ جماعت احمدیہ دوسری تمام جماعتون سے نسبتاً و مقابلتہ محفوظ رہی ہے اور طاعون کا نتیجہ ہمارے حق مین خیر و برکت کا رہا ہے۔ یعنی جیسا کہ آپنے فرمایا۔ "کہ بجائے اس کے کہ طاعون آپکے اتباع کی تعداد کو گھٹاتو طاعون کے آنے سے ان کی تعداد مین اور بھی نمایان ترقی ہوگی"۔ یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور اس نے حیرت انگیز ترقی کی۔ دو فوجین آپس مین جنگ کرتی ہین۔ مرتے دونو طرف سے ہین۔ مگر دیکھا یہ جاتا ہے۔ کہ اس جنگ کا نتیجہ کس کے حق مین ہوا۔ اور وہی فریق فاتح و مظفر و منصور قرار دیا جاتا ہے۔

اگر یہ بات ہوتی کہ جو اس سلسلہ مین بیعت کرتا وہ بچایا جاتا۔ تو پھر ایمان بالغیب کیا رہتا اور اس طرح تو گندے لوگ بھی اس مین آشامل ہوتے پس ضرور تہا کہ کچھ نہ کچھ ابتلا ہو۔

اس نشان کے متعلق اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ جب احمدی ہی طاعون سے مر سکتا ہے۔ تو نشان کیا ہوا۔ سو اس کے جواب مین پہلے تو مین ہی عبارت پیش کرتا ہون کہ حضرت نے فرمایا نسبتاً و مقابلتہ میری

حفاظت محفوظ رہے گی اور وہ ملامتی جراثیم نہ پائی جائیگی۔ اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہو گی۔ (صفحہ ۲ کشتی نوح)

پھر سنو! کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر خدا نے فرمایا۔ کہ سیصیب الذین اجرموا صغار عند اللہ و عذاب شدید۔ اور اوپر سے متی ہذا الوعد کا سوال ہونے لگا تو خدا نے فرمایا۔ کہ یستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمی لجاءہم العذاب ولیاتینہم بغتۃ وہم لا یشعرون (یہ عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ اگر مدت مقررہ ہوتی۔ تو ضرور عذاب آتا) پھر عذاب کی نوعیت کے متعلق ارشاد کیا۔ کہ ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض۔ وہ عذاب جنگ ہے اور اس کے لئے۔ قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون۔ سے ایک سال مدت بھی بتا دی۔ پھر بدر کی جنگ ہوئی۔ یہ عذاب حسب پیشگوئی تھا اور صرف بھی کفار کے لئے۔ مگر کس کو اس بات سے انکار ہے کہ کئی صحابی بھی اس میں شہید ہوئے۔ بلکہ جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت قریبی عزیز بھی مارے گئے۔ لیکن پھر بھی یہ ایک عذاب تھا جو کفار کے لئے تھا کیوں؟ ان جنگوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک قوم غالب ہو گئی اور دوسری مغلوب۔ مسلمان اس جزیرہ عرب میں بڑھ گئے اور مشرکین کا قلع قمع ہو گیا۔ دیکھو ایک ہی تلوار تھی جو کفار کے سر پر پڑکر انہیں قتل کرتی اور صحابہ پر پڑکر انہیں شہید بناتی پس طاعون بھی خدا کی ایک تلوار ہے۔ اگر کوئی احمدی اس کا وار کھاتا ہے۔ تو یہ اسکی تمحیص و تطہیر کے لئے ہے یا بوجہ اجل مقدر یا اور کوئی مخفی وجہ۔ دیکھنا تو ہم نے جیسا کہ کشتی نوح میں لکھا ہے۔ "ذ بتاد مقابلۃ" ہے۔ اور باعتبار اکثریت کے کیونکہ کسی نسخہ پُر اثر کا معیار بھی یہی ہے کہ وہ اکثر لوگوں پر مفید ثابت ہو یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک مریض اس سے اچھا ہو۔

اس نسبتی امتیاز کی مثال قادیان میں ہی موجود ہے ایک طرف ہمارا سلسلہ تھا دوسری طرف بالمقابل آریہ جنہوں نے ایک مردانہ اور ایک زنانہ سکول کھولا۔ ایک اخبار بھی جاری کیا اور ہمارے جلسوں کے مقابل پر جلسے بھی کرنے لگے ان ..... کو طاعون نے لقمہ بنایا نہ وہ اخبار رہا نہ وہ مدرسے رہے نہ وہ جلسے رہے نہ وہ آریہ رہے۔ اور ایک عقلمند کی غور کے لئے یہ واقعہ کافی ہے۔

پھر میں کہتا ہوں۔ کہ خدا کی مخفی در مخفی حکمتوں کو کون جان سکتا ہے اور کون اس ذات سے زیادہ کسی کے دل کے حالات کو واقف ہے۔ احمدی قوم کا معاملہ جانے دو۔ تم اپنا ہی قول لو کہ طاعون کی وجہ عام بدکاری اور بے ایمانی ہے "حقیقت حال یہ ہے کہ وبائیں قحط اور زلزلے خدا وند تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور عدول حکمی اور گناہ اور گناہ کی ترقی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پھر قرآن شریف میں ہے کہ وما کنا مہلکی القری الا واہلہا ظالمون۔ اور فرمایا۔ اذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ اپنے ہی ضلع میں دیکھیں جو لوگ طاعون میں مبتلا ہو کر مر چکے ہیں وہ آپ کی نظر میں باقیماندہ لوگوں سے زیادہ مشرک زیادہ بدکار زیادہ ظالم تھے؟ اور کیا آپ ان کے متعلق کوئی معیار پیش کر سکتے ہیں آپ ہی کے نقشبندی بھائیوں سے کئی طاعون سے مرے ہونگے اور ان کے بالمقابل کئی مشرک ہندو محفوظ رہے ہوں گے اور پھر یہ اخبار کا اعتراض بھی آپکے غور کے قابل ہے کہ بلاد یورپ میں زیادہ شرک فسق و فجور ہے یا ہندمیں۔ وہ بار دفعہ بڑی یہاں ... پڑی باہر کوٹھیوں میں رہنے والے۔ شراب پینے والے۔ خدا کو نہ ماننے والے تو محفوظ ہیں اور نمازی مسلمان طاعون کر مرتے ہیں ان باتوں کا آپکے پاس کیا جواب ہے۔ جو آپ خدا کے حضور شوخی و گستاخی سے نہ ڈرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "طاعون کے فرشتے کچھ ایسے باولے ہو گئے ہیں۔ کہ وہ رستہ بھول کر مرزائیوں کے گھروں میں گھستے پھرتے ہیں"۔ پس ان سوالات پر غور کرتے ہوئے آپ سوچ لیں کہ بعض احمدی بھی کسی گاؤں میں طاعون پڑنے سے کیوں مر جاتے ہیں۔ پھر یہ سوچئے۔ کہ جب طوفان باد و باراں آتا ہے تو چڑیا اور اس قسم کے غریب جانور بھی ساتھ ہی مارے جاتے ہیں۔ جیون تت کا ایڈیٹر تو ایسے امور کو ظلم قرار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا نہیں۔ کہ خدا کی عمیق در عمیق کیا مصلحتیں ہوتی ہیں اور وہ واقف نہیں آیۃ واتقوا فتنۃ لاتصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ کو ایسے کیا معلوم کہ جب قوم کی قوم فاسق و فاجر ہو جاوے تو نیک بھی بوجہ اس کے کہ ان کے ساتھ رہتے سہتے ہیں کچھ میل جول رکھتے ہیں۔ اس عذاب کی لپیٹ میں آجاتے

ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے لڑنے سے انکار کیا۔ نہ صرف چالیس سال خود محروم رہی بلکہ حضرت موسیٰ بھی (چونکہ انہی کے ساتھ رہ پڑے) اسی جنگل میں فوت ہوئے یہ خدا کے عجائبات قدرت ہیں۔ اور ایک دو انچ کی کھوپری اس لامحدود ذات کے بھیدوں کو کیا پا سکتی ہے۔

ایک وقت تھا لوگ کہتے۔ روس۔ فارموسا۔ سانفرانسسکو میں کیوں عذاب نہیں آتا۔ حالانکہ وہاں فسق و فجور انبیاء کا انکار زیادہ ہے لیکن جب وہاں عذاب آئے۔ تو وہی لوگ پکار اٹھے وہاں کیوں عذاب آیا خدا جانے ان لوگوں کا کیا دین و ایمان ہے۔ کہ کسی ایک بات پر قائم نہیں رہ سکتے ایک سوراخ سے سر نکالکر پھر دوسری سے جا نکلتے ہیں۔ خود ہی قرآن شریف کی آیت لکھی ہے کہ۔

اذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔ اور پھر خود ہی جاپان۔ سانفرانسسکو اور فارموسا کے زلزلوں پر معترض ہے گویا قرآن پر اعتراض کرتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آجکل نئی اور پرانی دنیا کے ملک بوجہ تار۔ ریل۔ جہاز وغیرہ کے ایک علاقہ کا حکم رکھتے ہیں۔ حضرت صالح۔ ہود وغیرہ کی مخصوص بستیاں تھیں۔ مگر اس خدا کے مرسل کی رسالت تمام جہان کے لوگوں پر ہے اور سب کو پیغام پہونچا یا گیا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ دنیا کی تمام قوموں اور تمام ملکوں کو متنبہ کر دے اس لئے اس نے مختلف آفات و عذاب بھیجے تاکہ سب خواب غفلت سے بیدار ہوں اور ان کو فکر پیدا ہو کہ یہ کیا بات ہے اور وہ تضرع پیدا کریں۔ مجھے بڑا تعجب ہے۔ کہ ما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اہلہا بالباساء والضراء لعلہم یضرعون۔ سے معترض یہ سمجھتا ہے۔ کہ عذاب انہی لوگوں کو ہوتا ہے۔ جن کے اندر وہ نبی موجود ہوتا ہے۔ خدا جانے اندر موجود ہونے سے کیا مراد ہے۔ مسیح موعود نذیر ہو کر دنیا میں [illegible] مسکو بھی اسی دنیا میں موجود سمجھ [illegible] اض کیا ہوا۔ یہ مقامات بوجہ نافرمانی عذاب کے مستحق [illegible] ہے۔ جب ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کی بات پوری [illegible] لئی۔ تو ان پر عذاب آگیا اور یہ کہاں سے ثابت ہے کہ صرف وہی گاؤں پکڑا جائیگا جس میں نبی ہو۔ کیونکہ قرآن شریف میں ہے کہ ماکنا مہلکی القری حتی نبعث فی امہا رسولا یتلوا علیہم ایاتنا وماکنا مہلکی القری الا واہلہا ظالمون۔ نبی تو ایک بستی میں آتا ہے جو مرکز قرار دیا جاتا ہے۔ پھر دوسری بستیاں بھی جو خدا کے علم میں عذاب کے

وطن ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ابتلار اور تحقیر و تذلیل ناواجب و ناروا کا مختصر ذکر پچھلے پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ بادی النظر ہی میں یہ کارروائی ایسی دردناک اور ہندو کے باتفاق اس پر کمال حیرت و استعجاب اور تاسف و افسوس کا اظہار کر کے باادب مگر زور کے ساتھ ہز آنر سر لوئیس ڈین بالقابہم کو فوری توجہ دلائی۔ تو اسی طرح سربرآوردگان ملک میں سے بھی اکثر نے فوراً کسی نہ کسی پیرایہ میں اعلےٰ حکام کو اس تشویش سے آگاہ کر دینا اپنا فرض سمجھا۔ جو اس افسوس ناک خبر سے طبعاً تمام اخبار خوان دنیا اور خاص کر شرفار ملک میں محسوس ہونے لگی تھی اگر پبلک کو اطمینان ہے۔ تو زیادہ تر اس امر سے کہ وہ بخوبی جانتی ہے کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ کی نصفت پسندی اور بیدار مغزی پر کامل بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اگر حالات اور واقعات متقاضی ہوں۔ تو واثق یقین ہے۔ کہ سر لوئیس ڈین بہادر اس معاملہ میں سر ڈینس فٹز پیٹرک کے نقش قدم پر چلنے سے دریغ نہ فرما دیں گے۔ کیونکہ اگر حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو مسٹر ہیریسن کے معاملہ کے زمانہ میں غالباً ہمارے موجودہ حکمران ہی سر ڈینس کے دست راست اور مشیر خاص اور پنجاب گورنمنٹ کے روح رواں یعنے چیف سکرٹری تھے۔

مسٹر نلی فیصلہ میں لکھتے ہیں کہ بشارت احمدؐ اور کرم دین جرم زیر دفعہ ۱۹۳ سے (جھوٹی گواہی دینا) کے مرتکب ہوئے ہیں لہذا میں زیر دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ ضابطہ فوجداری حوالات میں کر کے ان کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں بھیجتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ اگر صاحب ممدوح مقدمہ کی خود ہی تجویز فرمائیں تو بہت مناسب ہوگا تاکہ کسی کو کسی طرح کا حرف رکھنے کا موقعہ نہ ملے۔ وجوہ یہ درج ہیں۔ (۱) سول سرجن تلی کا وزن ۱۱۔ اونس بتاتا ہے اور بشارت احمدؐ ۲۴ اونس (۲) سول سرجن کسی شگاف کا نہ ہونا بیان کرتا ہے۔ اور بشارت احمدؐ نے دو شگاف بتائے (۳) باٹ رکھنے کے متعلق کرم دین و بشارت احمدؐ کا اختلاف (۴) پیٹ کے خون کے متعلق اختلاف۔ دس سالہ اسسٹنٹ سرجن ایسے افسر کو حوالات میں کر دینا۔ چوہڑے کے ساتھ اس کو ہتھکڑی لگوانا۔ معقول سے معقول ضمانت سے انکار کر دینا بازاروں میں پھرایا جانا برآمدہ میں بٹھایا جانا پیدل جانے کا حکم دیا جانا وغیرہ وغیرہ حیرت افزا اور رنجدہ امور سے قطع نظر اس تمام کارروائی میں جو جو صریح بے ضابطگیاں اور اہم قانونی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں وہ اعلےٰ حکام اور خاص کر سر لوئیس ڈین پر چشم زدن میں واضح ہوگئی ہوں گی۔ تاہم آگاہی عام کے لئے اس موقعہ پر یہ درج کر دینا نامناسب ہوگا۔ کہ کوئی عدالت زیر دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ کسی شخص کے برخلاف حلف دروغی کا مقدمہ قائم نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اصل مقدمہ کا آخری تصفیہ نہ ہو گیا ہو۔ دیکھو ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۶۷۔ مدراس ہائیکورٹ رولنگ جلد اصفحہ ۲۱۔ اس اصول کو بیان کرنا ضروری سمجھا گیا ہے کہ دیوانی مقدمات میں بھی اس کی تعمیل ضروری سمجھی گئی ہے جیسا کہ بمبئی لا رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۷۲۹ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ نیز فیصلجات ذیل سے پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۲ء صفحہ ۵۰۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۲۔ الہ آباد جلد اول صفحہ ۴۹۷ و جلد ۵ صفحہ ۳۸ اور یہاں ابھی سیشن نے مقدمہ کی باضابطہ سماعت بھی شروع نہیں کی۔ دوسرا بڑا سقم یہ ہے کہ کوئی عدالت باختیار خود زیر دفعہ ۱۹۵ عمل پیرا نہیں ہو سکتی اس کے لئے لازمی ہے کہ کوئی پرائیویٹ شخص جس کو مزعومہ حلف دروغی سے نقصان پہونچا ہو۔ درخواست دے اور اجازت استغاثہ حاصل کرے۔ سوم ان دونوں شرطوں کے پورے ہو جانے کے باوصف کوئی حکم کوئی عدالت ان دونوں دفعات کے رو سے نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ حلف دروغی کے ارتکاب کے متعلق تمہیدی تحقیقات سے اطمینان نہ کر لیا جائے دیکھو الہ آباد لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۸ و ۱۰۱ و جلد ۵ صفحہ ۶۲ و مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۸۱ اور پھر یہی نہیں کہ چالان یا سپردگی سے پہلے الگ تمہیدی تحقیقات ہو بلکہ یہ کہ اس تحقیقات میں ملزم کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ دیکھو کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۔ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۸۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۲۴ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر حاضری ہی ضروری نہیں بلکہ یہ کہ ملزم کو یہ ظاہر کرنے کا موقعہ دیا جاوے۔ کہ کیوں اس کے برخلاف اجازت یا حکم ارجاع مقدمہ نہ صادر کیا جاوے۔ دیکھو مدراس ہائیکورٹ پروسیڈنگ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۸۸ء مدراس لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۵ وغیرہ وغیرہ۔ یہاں نہ کوئی سرسری یا تمہیدی تحقیقات ہوئی نہ ملزم کا بیان لیا گیا نہ اُسے موقعہ دیا گیا۔ نہ اصل مقدمہ کو ختم ہونے دیا گیا اور پھر سب سے عجیب تر یہ کارروائی کہ دونو گواہوں کو یکسان ملزم بنا دیا حالانکہ ان میں سے ایک کا بیان ضرور سچا تھا۔ اور اگر محض اختلاف ہی کافی وجہ مواخذہ سمجھی گئی ہے۔ تو سول سرجن کے بیان کے اختلاف از بیان بشارت احمدؐ وغیرہ کو اس کلیہ سے کیون مستثنیٰ کیا گیا۔ مگر کامل یقین ہے کہ سر لوئیس ڈین اور ہز اکسلنسی لارڈ منٹو کے عہد میں قانون کی ایسی بے حرمتی سے ہرگز درگذر نہیں فرمایا جائے گا۔

اطلاع ہمارے ایک احمدی بھائی ہیں شیخ نور احمدؐ نام۔ ساکن کوہاٹ۔ وہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ منڈی اسپان امرتسر میں۔ میں دلالی کا کام کرتا ہوں۔ سب احباب میری معرفت خرید و فروخت کریں۔ انشاء اللہ نقصان سے محفوظ رہ کر فائدہ اُٹھائیں گے ان کے پاس گولیاں دافع امراض اسپان بھی برائے فروخت ہیں۔ بطرف ہتھی دروازہ متصل چبوترہ سادہوواں۔ امرتسر منڈی اسپان میں ہیں گو

ضرورت ہے ایسے دو پٹواریوں اور ایک قانون گو کی جو بندوبست میں عنقریب کام کر چکے ہوں۔ پرائیویٹ جائداد کے متعلق حفاظت حقوق کے لئے۔ درخواستیں مع اسناد بذریعہ ایڈیٹر صاحب بدر بہت جلد آنی چاہئیں۔ تنخواہ کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت۔ احمدی کو ترجیح دی جاوے گی۔ پنشنر یا ریٹائرڈ بھی لئے جا سکیں گے۔

سکھا دو مجھ کو دندان سازی کا علم اچھے طور پر ہے کیا کوئی صاحب احمدی اس کی تکمیل کا ذمہ لیتے ہیں۔ میں اپنی دندان سازی کی آمدنی کا دہ فیصدی انشاء اللہ قادیان دیا کرونگا۔ چراغ الدین معرفت ایڈیٹر بدر۔

پتھیروں کی ضرورت صدر انجمن احمدیہ نے عمارت شفاخانہ اور تکمیل عمارت بورڈنگ کے لئے بھٹہ کا جاری کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اور اس کام کے لئے پتھیروں کی از حد ضرورت ہے۔ از راہ کرم واقف کار اصحاب پتھیروں کے بہم پہونچانے میں مدد دیکر ثواب دارین سے بہرہ ور ہوں۔ اور اس معاملہ میں خط و کتابت انچارج دفتر تعمیرات قادیان سے کریں۔ والسلام۔

درخواست دعا (۱) میاں عبد الحق صاحب سب پوسٹماسٹر (۲) منشی احمد دین صاحب سٹیشن ماسٹر (۳) دختر زادہ مہرالدین صاحب گرد اور بیمار ہے (۴) منشی عبد الرشید صاحب برادر منشی عبد العزیز صاحب (۵) شاہ ولی صاحب ٹبل کالڑ کا بیمار ہے۔

جنازہ غائب۔ اہلیہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سابق ایڈیٹر المنصور (۲) زوجہ عبد المجید صاحب لاہوری (۳) ہمشیرہ غلام محی الدین

اصلاح السلام علیکم۔ گذارش آنکہ۔ در اخبار نمبر ۴۳ بدر مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۱۰ء۔ بتحریر مضمون حقیقت اوزاران منہود و دو جا غلطی کاتب ... کہ در سطر ۱۰

انا للہ و انا الیہ راجعون

سید عبد الحی صاحب عرب مہاجر قادیان کی اہلیہ نے (جو ہمشیرہ عبد الغنی خان صاحب مہتمم دوا خانہ ٹیالہ ہے) پیر کے روز اپنے وطن میں مع اپنی نوزائیدہ لڑکی کے انتقال کیا۔ مرحومہ ۔ غریب مزاج اور نیک شریف عورت تھی ۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت نصیب کرے ۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیویں ۔

(۲) برادر محمد زاہد صاحب ساکن خیرام پور (اڑلیسہ) کی والدہ صاحبہ ام الحسنات کا جنازہ غائب بھی پڑھ دیں ۔

"کوریا میں ایک مشرقی طاقت"
وتمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً

الحاق کوریا ۔ جاپان نے قریب ترین ہمسایہ کا ملک کوریا کس عمدہ قابلیت اور حکمت عملی سے ملحق کیا ۔ کہ خود فرمانروائے کوریا نے (جو شہنشاہ یا امپرر کے خطاب سے پکارے جاتے تھے) خوشی سے اپنی دست برداری قبول کی ۔ وہ جاپان سے معقول گذارہ پائیں گے ۔ اور ذاتی طور پر شہنشاہ ہی پکارے جاویں گے ۔ اگرچہ شیر قالین اور ہے ۔ شیر نیستان اور ۔ ہے تو بھی دل کے خوش کرنے کو صاحب یہ خطاب اچھا ہے ۔ اب حال میں میکاڈو ئے جاپان نے کوریا کے لئے ضابطہ انتظام نافذ فرمایا ۔ یہاں ایک گورنر جنرل فرمانروا ہوگا ۔ جنرل ٹیرونشی کو یہ اعزاز منصب دیا گیا ہے ۔ آپ کو تمام قانون اور آئین مرتب کرنے کا اختیار ہوگا وہ میکاڈو ئے جاپان کی منظوری کے محتاج ہوں گے ۔ میکاڈو ئے جاپان ان کے وزیر اعظم اور پریوی کونسل وہاں کے انتظام کی محافظ اور ذمہ وار ہوگی ۔ (عام)

پرتگال میں جمہوری سلطنت

پرتگال کے معزول شاہ مانوئل معہ اپنی ملکہ اور ننھے والدہ و دادی کے بخیریت جبرالٹر میں پہونچے ۔ یہاں کے برٹش جنگی جہازوں نے اقواب کی سلامی سرکی ۔ گورنر صاحب نے استقبال کیا ۔ عزت برقرار رہے ۔ پرتگال میں ہر جگہ جمہوری حکومت کا اعلان کیا گیا رعایا خاموش ۔ بحری و بری فوجیں متفق ۔ سینیر براگہ جو جدید وزیر اعظم ہے نے برٹش سفیر کو دوستی و عزت کا یقین دلایا ۔ تمام مخالفت مغلوب کی گئی ہے ۔ شاہ کے تمام حامی مقابلہ میں قتل ہوگئے لیکن وفادار فوج کو سخت مقابلے کے بعد مجبوراً نیچا دیکھنا پڑا ۔ فوج کے افسران اندر سے جمہور لیڈروں سے ملے تھے ۔ اگر وہ رہنمائی کرتے ۔ تو جمہور فوج ضرور مغلوب ہوتی ۔ تمام سرکاری کاروبار اور بنک جمہور کے قبضے میں ہیں ۔ شاہی طرفدار جابجا بے ہتھیار کئے گئے ۔ شہر میں ۳۰ گھنٹہ تک جنگ رہی ۔ سلحخانے ... کر تمام ہتھیار عوام کو تقسیم کئے گئے ۔ شاہی کا خاتمہ شاہی جھنڈے کے پرخچے اڑا دئے ۔ اس کو پیروں تلے کچل ڈالا ۔ شاہ نے آخر وقت ... حوصلہ کا ثبوت دیا الخ

الٹی میٹم بھیجا ۔ کہ تخت سے مستعفی ہوں وہ آدھی رات کو محلات کے پچھواڑے سے مجبوراً بھاگ گئے ان کی عمر صرف ۲۱ برس کی ہے ۔ ان کو شیروں نے دھوکے میں رکھا اور ان کے ساتھ تمام یورپ کی ہمدردی ظاہر ہے ۔ جمہور پسند کا غلبہ کامل ہے کاروبار جاری کئے گئے ۔ فوج نے انقلاب کیا ۔ شاہی حکومت ناممکن ہے بعض کے خیال میں جمہور وزرا میں ناچاقی کا خوف ہے اور کیا عجب سپین کی طرح پھر شاہی ہو لیکن موہوم یورپین طاقتیں دخل نہ دینگی ۔ اگر جمہوری حکومت اہل پرتگال کو قبول ہوگی تو یورپ میں تسلیم کی جاوے گی ۔ ٹرکی و ایران کے بعد پرتگال نے انقلاب کا ثبوت دیا ۔ سپین و یونان میں ہی اس کا خوف کیا جاتا ہے ۔

سعی مشکور

حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور کی کوشش سے لاہور سے ایک تو دو سو پیہ عمارت فنڈ میں ۱۱۳ روپیہ عید الفطر فنڈ میں اور ایک سو پچاس ماہواری چندہ میں ہوا ۔ صرف احمدی جماعت نے بد نا کو عید پڑھی ۔

ضرورت

ایک آدمی کی جو عربی سے بھی واقفیت رکھتا ہو اور اردو میں بھی مضامین لکھ سکتا ہو حساب کتاب کے کام کو بھی نگرانی کر سکتا ہو ۔ مذہب سے سچی ہمدردی اور محبت رکھنے والا ہو اور خدا تعالیٰ کے راہ میں کچھ قربانی کرنے کی ہمت بھی رکھتا ہو ۔ و ما التوفیق الا باللہ ۔ تنخواہ اور کام کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جو کہ ایڈیٹر رسالہ ہذا سے کرنی چاہیئے ۔ قادیان کی سکونت چاہنے والے احباب خصوصیت سے توجہ فرماویں ۔ درخواستیں بہت جلد ہوں ۔

مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

پتھر کا کوئلہ ۱/۴

جناب من ! میرے کارخانہ میں ہر قسم کا پتھر کا کوئلہ کفایت سے بہت عمدہ ملتا ہے ۔ چونکہ میرے یہاں لوڈنگ کا بہت بڑا انتظام ہے کہ خریداروں کو کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا حسب منشاء مہربان خریداروں کو کوئلہ روانہ کیا جاتا ہے ۔ اب مہربانوں کو تحریر ہے کہ کم از کم دو ایک گاڑی کوئلہ منگا کر آزمائش کرلیں ۔ دربارۂ نرخ مینیجر کارخانہ سے دریافت فرماویں شرط اول ہمراہ آرڈر قیمت کوئلہ روانہ فرماویں ۔ کم از کم نصف قیمت ضرور باقی روپیہ بذریعہ ویلیو پی ایبل وصول کیا جاویگا ۔ شرط دوم جس وقت گاڑی یہاں سے روانہ کی جاوے گی اوس وقت آرڈر منسوخ نہیں ہو سکتا ہے ۔

اسم فرسٹ کلاس بڑا بڑا ۔ اسم سکنڈ کلاس بہت عمدہ بڑا بڑا ۔
دومٹ کوئی فرسٹ کلاس چکدار ۔ سلک کول بہت عمدہ
سوفٹ کوک برابر برفت
ہارڈ کوک فرسٹ کلاس بڑا بڑا سفید ٹکڑہ
ہارڈ کوک نمبر ۲ بہت عمدہ

المشتہر ۔ ایس ۔ ایم ۔ تقی ۔ ٹھیکہ دار ۔ پتہ کمپنی تقی دھن باد ضلع مانبھوم (بعد پریس ڈیان)

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

سنت احمدیہ ۴ر ۔ مجموعہ فتاوے احمدیہ بجائے عہ کے صرف عہ ر ۔ سری نہہ کلنک اوتار ۸ر ۔ کفارہ ۳ر چشمہ مسیحی ۴ر ۔ مباہلہ العصر ۲ر ۔ غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۷ر ۔ سر الشہادتین ۱ر ۔ الاختلافات ۳ر ۔ شہادت الفرقان ۲ر ۔ ظہور المسیح ۲ر ۔ معیار الصادقین ۳ر ۔ اسلام کی پہلی کتاب ۲ر ۔ عیسائی مذہب ۱ر ۔ معیار الحق ۔ ضرورت زمانہ ۸ر ۔ مورکھ سدھ ۲ر ۔ کامن احمدی ۱ر ۔ نظم مستورات ۱ر ۔ احمدی کامن ۱ر ۔ القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۱ر ۔ فتح الدین ۴ر ۔ رمانی ۳ر ۔ السر المکتوم ۵ر ۔ البیان الصریح ۱ر ۔ شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۷ر ۔ جنگ مقدس ۸ر ۔ بس پاسے کے نوٹ ۲ر ۔ لیکچر مہرنگ ۱ر ۔ در ثمین اردو ۳ر ۔ مجاہد ۳ر ۔ مباحثہ رام پوری ۲ر ۔ صحیفہ آصفیہ ۳ر ۔ کتاب الصیام ۔ روزے کے متعلق تمام مسائل ۱ر ۔ شرائط بیعت ۔ جلد منگالو ۔ روپیہ کی ۱۲۵ مہر کی ۵۰ ۴ر کی ۲۰ ۔ فی جلد ۔

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۱/۸

یہ خضاب خالص مہندی اور وسمہ کے جوہر سے بلا آمیزش کسی دیگر اجزاء کے بصورت تیل تیار کیا گیا ہے اس لئے اسم بامسمیٰ ہے بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لپانے کی ضرورت نہ ٹھاٹھ باندھنے کی حاجت ۔ ادھر لگاؤ ۔ ادھر خشک ہو جاتا ہے ۔ ۲ منٹ میں فارغ ہوکر کام پر چلتے بنو ۔ سردیوں میں دھونے اور نہانے کی تکلیف سے کیسی عجیب نجات دینے والا خضاب ہے ۔ نمونہ خضاب بہر قیمت بالمقطع پر ارسال ہوتا ہے ۔ قیمت فی شیشی جو سال کے لئے کافی ہے عا روپے محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ۔ علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں نیر ہدف ثابت ہوئیں ۔ وہ بھی بنظر خیر الناس من ینفع الناس مل سکتی ہیں ۔ نمونہ کے لئے ہر قیمت لیجاوےگی ۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ ر ۔ حبوب آتشک فی درجن ہے حبوب بواسیر خونی و بادی ۔ قیمت فی درجن عہ روپیہ ۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ روپیہ ۔ سفوف جریان فی ڈبیہ ۱۲ر ۔ حبوب مبہی فی درجن عا روپے ۔

خضاب منگوانے کا پتہ

مینیجر کارخانہ قدرتی خضاب باونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

"مومت" ... ونقصان کا کوئی دفتر مقرر نہیں اس لئے ہے ۔ کہ آج ہی خط لکھو اور بروقت اپنی مستند الماری منگا کر اپنی محنت کی کمائی ہوئی دولت حفاظت کرو ۔ مختصر نرخنامہ باتصویر فرمائش ... مشہور عالم کارخانہ ... کمپنی گوجرانوالہ سے ... نذر ہوگی ۔
اصول تجارت وفن ... سکھانے اور دولت ... کے راستے بتانیوالی قا... کتاب ۔ ۱۳۶ صفحہ قیمت ۸ر

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR — QADIAN

عام قیمت [illegible]
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

(جلد ۱۰)

مورخہ ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء مطابق

(نمبر ۴)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نوردین مصطفےٰ پاؤ گے تم

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

اسلام میں توحید

آریہ مسافر ۱۲ میں ایک نوٹ، اسلام میں شرک کے عنوان سے دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا کہ جس دین کا اصل الاصول ہی لاالہ الا اللہ ہو۔ اس میں شرک کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایک جاہل سے جاہل مسلمان کو بھی پوچھو کہ تم مسلمان ہو۔ تو وہ اس کے ثبوت میں فوراً الحمد للہ پڑھتا ہوا کہے گا۔ لاالہ الا اللہ بخلاف اس کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں جسکا معمولی فرد بھی اپنے مذہب کے اصول بتلا سکے۔ میں نے تو بڑے لوگوں سے پوچھ کر دیکھا ہے وہ میرے اس سوال کا جواب ٹال گئے۔ کہ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں میں نے جیون تت کے ایڈیٹر صاحب کو لکھا کہ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں۔ تو جواب میں مجھے دس گیارہ کتابوں کا نام لکھدیا۔ لیکن یہی سوال اگر ایک جاہل مسلمان سے بھی ہوتا۔ تو وہ لکھ بھیجتا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہے۔ جو اپنے اصولوں کا اعلان دن رات کو بلندی پر چڑھ کر پانچ دفعہ بہ آواز بلند کرتا ہے یعنی اذان میں۔ وہ مذہب میرے دوستو اسلام ہے۔ پھر باوجود اس علم کے کہ اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔ ہمارا دین ہے۔ یہ کہنا کہ اسلام میں شرک ہے کس قدر بے انصافی کی بات ہے۔ قرآن مجید سارا اسی توحید کی تعلیم سے بھرا ہے۔ اس کی ایک سورۃ۔ قُلْ هو الله احد۔ الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد۔

ایسی سورۃ ہے جو جاہل سے جاہل مسلمان کو یاد ہے۔ اور دن میں تقریباً ۳۲ دفعہ اس کو دہراتا ہے۔ پھر باوجود اس کے ہمیں مشرک سمجھنا۔ اگر از راہ شرارت نہیں تو نادانی کی انتہا ہے۔ کیا لوگوں کو حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اعلان بھول گیا کہ يا ايها الناس ان كنتم فی شك من دينی فلا اعبد الذين تعبدون من دون الله - ولكن اعبد الله الذی يتوفكم وامرت ان اكون من المومنين وان اقم وجهك للدين حنيفاً - ولا تكونن من المشركين ولا تدع من دون الله ما لا ينفعك ولا يضرك فان فعلت فانك اذاً لمن الظلمين - وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان يردك بخير فلا راد لفضله يصيب به من يشاء من عباده وهو الغفور الرحيم۔

اے لوگو۔ اگر تم میرے دین کی نسبت شک میں ہو تو سن لو۔ کہ اللہ کے سوا ان کی پرستش نہیں کرتا جن کی تم پرستش کرتے ہو بلکہ میں اس کی عبادت کرتا ہوں۔ جو تمہاری جانیں قبض کرتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ اور یہ کہ اپنی تمام توجہ سے یکسو ہو کر دین پر قائم ہوں۔ اور تو مشرکوں سے نہ ہو اور نہ پکار اللہ کے سوا انہیں جو نفع نہ دے نہ ضرر۔ اگر تو ایسا کرے تو ظالموں سے ہے۔ اگر تجھے کوئی دکھ پہنچے۔ تو اللہ کے سوا اس کا کوئی ہٹانے والا نہیں اور سکھ پہنچائے۔ تو اس کے فضل کو ہٹانے والا کوئی نہیں۔ جس پر چاہے اپنے بندوں سے فضل کرے وہ غفور و رحیم ہے۔ کیا ایسی پاک تعلیم والا مشرک ہو سکتا ہے (۲) پھر سنو۔ قرآن شریف میں صاف حکم ہے۔ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر ولكن اسجدوا لله الذی خلقهن۔ کیا اس قسم کی کوئی وید کی شرتی بھی پیش کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔

اسلام شرک کی بیخکنی میں تو ایسا مشہور ہے۔ کہ خود مخالفوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ چنانچہ پرکاش مطبوعہ ۸ نومبر میں لکھا ہے کہ:۔

(سیدنا) محمد صاحب (صلعم) کے دھرم سمبندھی کاموں کے لئے ہمارے ہردیہ میں بڑی عزت ہے ان کے ظہور سے پورب عرب دیش نواسیوں کی دھارمک اوستھا بہت ہی نیچ تھی وہاں وام مارگ کی لہر بڑے زوروں پر تھی۔ بھیروی چکر بڑے ویگ سے چلتا تھا۔ غرضیکہ شراب کباب و بھچا او بت پرستی کوئی ایسی اخلاقی برائی نہ تھی۔ جو اس وقت اہل عرب میں موجود نہ ہو۔ اس وقت (سیدنا) محمد صاحب (صلعم) نے بت پرستی کے برخلاف

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

ردست آواز اٹھائی اور نسند یہہ عربی پیغمبر کے یہ
یری سورج اور چاند بھی میرے ہاتھون پر رکھ دو۔ تو
ی مین بتون کا کھنڈن نہین چھوڑ سکتا۔ بڑے اچپہ بھاد وا لے
شبد مین۔ اور ان شبدون کو پڑھ کر یک لخت ہمارے ہردیہ
سے پیغمبر کی پرستش نکلتی ہے۔ آپنے بت پرستی کو ہٹا کر
عرب دیش مین ایک واحد پرماتما کی پوجا چلائی ؛‘
باقی یہ کہنا کہ آپ نے اپنا نام ساتھ جوڑ دیا۔ نہایت نافہمی کی بات ہے۔ دنیا مین ایک ہی ہادی ہے۔ جس کو یہ امتیازی درجہ حاصل ہے۔ کہ اس کی قوم نے اس کی پرستش نہین کی۔ کیونکہ مسلمان جہان اشہد ان لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے۔ اسی کے ساتھ اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ہے۔ یعنی اللہ کی الوہیت کے ساتھ (حضرت) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبودیت کی گواہی دیتا ہے۔ کیا ہمارا معترض بھول گیا کہ رامچندجی اور کرشن جی کی پوجا ہوتی ہے۔ کیا وجہ ہے یہ تعلیمی نقص ہے۔ وہ خدا کے راستباز بندے ہادی خلق تھے۔ مگر لوگون نے انھین خدا سمجھا اور خدا بنایا۔ مگر الحمد للہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اس کی قوم کو یہ غلط فہمی نہین۔ مسئلہ شفاعت کے کسی قسم کا شرک سمجھنا بہت گری ہوئی بات ہے۔ شفاعت کی فلاسفی تم لوگ نہین سمجھ سکتے۔ حالانکہ دنیا کے جتنے کام ہین وہ بھی شفاعت ہی سے ہوتے ہین۔ اگر کسی انسان مین یہ دو صفتین موجود ہون کہ ایک خدا سے تعلق شدید ہو اور دوسری طرف مخلوق سے بھی محبت اور ہمدردی کا تعلق ہو۔ تو بلا شبہ ایسا شخص ان لوگون کے لئے جنھون نے عمداً اس سے تعلق نہین توڑا۔ دلی جوش سے شفاعت کرے گا۔ اور وہ شفاعت منظور ہوگی۔ کیونکہ جس شخص کی فطرت کو یہ دو تعلق عطا کئے گئے ہین ان کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ خدا کی محبت تامہ کی وجہ سے اس فیض کو کھینچے۔ اور پھر مخلوق کی محبت تامہ کی وجہ سے وہ فیض ان تک پہونچائے۔ اور یہی وہ کیفیت ہے جسکو دوسرے لفظون مین شفاعت کہتے ہین۔ جیسا کہ چاند سورج کے مقابلہ مین ہوکر ایک قسم کا اتحاد اور جوڑ اس سے حاصل کرتا ہے۔ تو معاً اس نور کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو آفتاب مین ہے اسی طرح روحانی تشفع کا معاملہ ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے یہان تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپ کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ وہ الٰہی نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترتا ہے اس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے اور پھر اُس نور سے قوت پاکر اعلےٰ درجہ کی نیکیان اس سے ظاہر ہوتی ہین۔ اور اس کے ہر عضو مین سے محبت الٰہی کا نور چمک اُٹھتا ہے۔ تب اندرونی ظلمت بکلی دُور ہو جاتی ہے اور علمی رنگ سے بھی اس مین نور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی۔ آخر ان نورون کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی اس کے دل سے کوچ کر جاتی ہے۔

بس جناب یہ ہے شفاعت کی حقیقت۔ خدا جانے آپ کیا سمجھے ہین۔ کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ مجرمین مین یکدم اندھا دھند بہشت مین ڈالدئے جاوینگے۔ خدا تعالٰی فرماتا ہے۔ یتساءلون عن المجرمین۔ ما سلککم فی سقر۔ قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین۔ وکنا نکذب بیوم الدین حتی اتٰنا الیقین فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین۔

تم کو دوزخ مین کس چیز نے پہونچایا۔ کہین گے ہم نمازی نہ تھے۔ مسکین کو کھانا نہ کھلاتے۔ بے ہودہ بکواس کرتے۔ عملی حالت سے قیامت کو جھٹلاتے۔ یہان تک کہ موت آگئی۔ پس ان کو شفاعت کرنے والون کی شفاعت نفع نہ دے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت یا ایھا الناس اتقوا ربکم واخشوا یوماً لا یجزی والد عن ولدہ ولا مولود ھو جاز عن والدہ شیئاً کے نزول پر فرما دیا تھا۔ اے قریش اپنی خلاصی ڈھونڈو۔ مین تمہارے کچھہ کام نہ آؤنگا۔ اے بنی عبد مناف اے عباس اے صفیہ محمدؐ کی پھوپھی اور اے فاطمہ محمدؐ کی بیٹی۔ اللہ کے معاملہ مین مین کیا کام آسکتا ہون۔ اگر تمہارے عمل اچھے نہ ہون گے۔

پھر ایک اور آیت سے ٹھوکر کھائی۔ جو سورۂ اعراف مین ہے۔ جعلا لہ شرکاء فیما اٰتٰھما فتعٰلی اللہ عما یشرکون۔ آپ کہتے ہین کہ بابا آدم علیہ السلامؑ و مائی حوا نے شرک کیا۔

مین تعجب کرتا ہون۔ کہ آدم کا بیان پہلے ہو لیا۔ پھر اور پیغمبرون کا ذکر آیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کا ذکر ہے اب یہان آدم و حوا کس طرح سمجھ لئے گئے۔ کیا جعل منھا زوجھا سے ہی مگر یہ نرالی خصوصیت نہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً۔ کہ خدا نے تمہین سے تمہاری بیبیان بنائین۔ کیا دُعا ہے؟ مگر دُعا تو مشرکین بھی کر لیتے ہین۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ دعوا اللہ مخلصین لہ الدین لئن انجیتنا من ھذہ لنکونن من الشاکرین۔ کیا صالحؔ ہے؟ وہ کون ماں باپ ہے جو نہ چاہے کہ میری اولاد چنگی بھلی تندرست پیدا ہو۔ کیا عما یشرکون قرینہ کافی نہین۔ کہ حضرت آدم و حوا یہان مراد نہین بلکہ مشرکین عرب کو خطاب ہے اور نفس واحدہ سے مراد عربون کا جد مشترک ہے۔ جس سے ان سب کی نسل چلتی ہے یا نفس واحدہ سے ہر ایک مشرک مخاطب کا جد مراد ہے۔ حضرت آدمؑ کے دانہ کھا لینے کا ذکر تو کئی جگہ ہے۔ مگر اس بات کا ذکر نہین آیا بلکہ سورہ طٰہٰ مین ثم اجتبٰہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ فرما کر بتا دیا۔ کہ پھر آدم علیہ السلام سے کوئی معمولی کمزوری بھی ظاہر نہین۔ چہ جائیکہ شرک۔ اُمید ہے اسی قدر کافی ہوگا۔

مدینۃ المسیح

جناب امیر المؤمنین علامہ نور الدین سلمہ رب العالمین جمعہ کے روز ۱۸ نومبر خان محمد علی خان صاحب کی کوٹھی سے واپس آتے ہوئے گھوڑی کے بدکنے سے الحکم پریس کے پاس نیچے آرہے۔ ابرو کے اوپر ایک زخم آیا۔ ہڈی پر ضرب نہین آئی اور کچھہ چوٹین بھی لگین مگر الحمد للہ خیریت گذری۔ بہت سال ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب مین دیکھا۔ کہ مولوی نور الدین صاحب گھوڑی سے گر پڑے۔ جس سے آپ کی صداقت اور اس تعلق شدید کا پتہ چلتا ہے۔ جو حضور کو مولوی صاحب موصوف سے تھا۔ آپ کی طبیعت رو بہ صحت ہے حالات تشویش انگیز نہین۔ احباب یہان آنے کی تکلیف نہ کرین بلکہ گھر ہی مین صبر و سکون کے ساتھ دُعا کرین۔

جھنگ سیال کا پیغام ثنائی کو اگر اصول ہی کی پوچھتے ہو تو پھر کچھہ نہ پوچھو۔ اپنے اصول اپنے ہی گلون سے ڈھونڈ لو۔ آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ آپنے اوتار کس لئے لیا تھا اور اب کرتے کیا ہو۔

اعلان گورنمنٹ بابت مردم شماری ۱۹۱۱ء اس امر کی ہدایت رکھنی چاہیئے کہ جینیون اور سکھون کو ہندو درج نہ کیا جاوے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین سکھ ہون تو صرف اس وجہ

قرآن مجید کی سُورتوں کا خلاصہ

(فرمودہ حضرت امیر المؤمنین سلمہ رب العالمین)

۱ - سُورۂ بقرہ - توجہ دلاتی ہے کلام آلہی پر اور اسکی ضرورت پر اور اس کے فوائد پر - اُن فوائد مین سے بڑا فائدہ اصلاح جنگون کی ہے - کلام آلہی سے غرض کیا ہے اور علامات کیا ہین اور بطور مثال کے جہاد پر بیان کرتی ہے - یہود کے ساتھ مناظرہ اسمین زیادہ ہے نصارٰی کے ساتھ کم ہے -

۲ - سُورۂ اٰل عمران - اسی مضمون کو دُہراتی ہے اور نصارٰی سے مباحثہ زیادہ کیا گیا ہے -

۳ - سُورۂ نساء - جنگون سے اگر فرصت ہو - تو معاشرت اور تمدن کے طریق سکھاتی ہے - ملک گیری ہو چکی - اب ملک داری کی تعلیم ہے اور اشارہ مناظرہ اور جہاد کا ذکر کرتی ہے -

۴ - سُورۂ مائدہ - معاشرت اور تمدن ہے اور مناظرہ عیسائیون سے زیادہ اور معاہدات کی طرف توجہ دلائی ہے - کہ ملک داری مین معاہدات کا لحاظ رکھنا ضروری -

۵ - سُورۂ انعام - رسالت اور رسُولون کی تعلیم کی بحث ہے -

۶ - سُورۂ اعراف - وہی رسالت اور تعلیم ہے - مگر نظائر کو بڑھایا ہے کیونکہ ان کے سوا بات صاف نہین ہوتی -

۷ - سُورۂ انفال - مین نظائر کے ساتھ واقعات کی طرف توجہ دلائی ہے - مثلاً بدر -

۸ - سُورۂ توبہ - مین واقعات مین خصوصیت سے مکہ والون اور منافقون کو خطاب کیا ہے -

۹ - سُورۂ یونس - مین نبی کریم ؐ کے ساتھ جو آپ کے دشمنون کا تعلق اور اس کا نتیجہ - ہے اسکا ذکر کیا ہے -

۱۰ - سُورۂ ھود - مین وہی مضمون دُھرایا ہے -

۱۱ - سُورۂ یوسف - مین بتایا ہے کہ انبیاء کی ابتدائی حالت قبل نبوت کی مخالفت بھی ناکامی کا موجب ہوتی ہے - چہ جائیکہ تکمیل نبوت کے بعد مخالفت - مگر اس مین ظاہری مخالفت کے اُمور کا بیان ہے -

۱۲ - سُورۂ رعد - مین ظاہری باطنی شرارتون کا ذکر ہے -

۱۳ - سُورۂ ابراھیم - مین پھر ظاہری شرارتون کا ذکر کیا ہے پھر بتایا ہے کہ قرآن شریف چونکہ جامع ہے اس کا مقابلہ تمام انبیاء کا مقابلہ ہے -

۱۴ - سُورۂ نحل - مین خطرناک جھڑکی دی ہے اور وجوہ جنگ بتائے ہین - مگر سورہ نحل مین اہل مکہ کی طرف توجہ ہے -

۱۵ - سُورۂ بنی اسرائیل - مین یہود کی طرف زیادہ توجہ ہے

۱۶ - سُورۂ کہف - نصارٰی - یہود اور مجوس کو لیا ہے -

۱۷ - سُورۂ مریم - مین آپ کی قبولیت دُعا کی تسلی ہے -

۱۸ - سُورۂ طٰہٰ - مین اس قبولیت دُعا پر زیادہ زور دیا ہے

۱۹ - سُورۂ - انبیاء - مین عظیم الشان فتوحات کا بیان کیا ہے اور یہ بتایا ہے - کہ جن انبیاء کا ذکر کیا ہے اون کے ملکون مین ہماری سلطنت جائے گی

۲۰ - سُورۂ حج - مین عنقریب فتح ہونیوالی ہے - یہود نصارٰی مجوس کو بیدار کیا ہے -

۲۱ - سُورۂ مؤمنون - مین فتح کو مشروط کر دیا ہے یعنی یہ بتایا ہے کہ فتوحات کس شرط پر مشروط ہین -

۲۲ - سُورۂ نور مین خلفاء راشدین کا بیان ہے -

۲۳ - سُورۂ فرقان - مین تبلایا ہے - کہ کل دشمنون کا تختہ اُلٹ دینگے -

۲۴ - سُورۂ شعراء - مین مکہ کے بڑے بڑے نو دشمنون کا ذکر کیا ہے -

۲۵ - سُورۂ النمل - خلافت کے بعد سلطنت کا رنگ ہو جائیگا - اور جب آسودگی بڑھ جائے گی - تو شریر بادشاہ بھی ہون -

۲۶ - سُورۂ قصص - بنی اُمیہ کی سلطنت خواہ شام خواہ سپین مین

۲۷ - سُورۂ عنکبوت - عباسیون کا ابتدار اور بنو اُمیہ کا انجام

۲۸ - سُورۂ الروم - مین ملک شام کی عام حالت بیان ہوئی -

۲۹ - سُورۂ لقمان - عباسیون کا عہد اور حکمت کے تراجم کا ذکر -

۳۰ - سُورۂ السجدہ - مین اُس کے بعد کی سُستیون کا ذکر ہے -

۳۱ - سُورۂ - احزاب - اس بات کا ذکر ہے کہ پھر منافق بہت زیادہ ہو جائین گے -

۳۲ - سُورۂ سبا - مسلمانون کی عیش پرستی کا ذکر ہوگا - کہ ترقی کرکے انھون نے کس طرح عیش پرستی کی -

۳۳ - سُورۂ فاطر - مین اس کا نتیجہ -

۳۴ - سُورۂ یٰس - مین تمام پچھلی کارروائی کو دُہرا کر اس کا نتیجہ بیان کیا ہے -

---

دوسرا سوال
(دیکھو - الوصیت)

کیا انبیاء علیہم السلام وحی آلہی کے معانی اور مطلب سمجھنے میں غلطی کر سکتے ہیں ؟ اِس کی نظائر بھی تبلا دیں -

جواب - اِس میں وحی اور الہام آلہی کی دو قسمیں ہیں - ایک تو وہ جو کسی شریعت کے معاملہ کے متعلق ہو - یعنی ایسا الہام ہو جسمیں کوئی حکم ہو جس کی بجا آوری لوگوں پر فرض ہو تو اُس الہام کے معنے غلط سمجھنے میں چونکہ شریعت کی تکمیل کا حرج ہے - اِس لئے ایسے الہامات کے معنوں میں غلطی ناممکن ہے - مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق جو الہامات قرآنی ہیں اگر ان کے معانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کھلتے تو شریعت کی تکمیل نہ ہوسکتی تھی - اور (معاذ اللہ) آیت الیوم اکملت لکم دینکم غلط ٹھہرتی - اور نماز روزہ حج وغیرہ ہم انکی اصلی ہئیت میں خدا کی مرضی کے مطابق کبھی ادا نکر سکتے اِس لئے ایسے الہامات کے معنوں میں ذرہ بھر بھی خفاء انبیاء پر نہیں رہنا چاہیئے - کیونکہ اگر ایسا خفا وقوع میں آئے تو پھر انبیاء کی اصل غرض یعنی تکمیل دین پوری نہیں ہوسکتی اور جب اصل غرض پوری نہ ہوگی تو پھر (معاذ اللہ) لغو کام ہو جاتا ہے - اِس لئے ناممکن ہے کہ احکام و شرائع کے الہامات میں غلطی لگے - اب رہے ایسے الہامات جو احکام دینی کے متعلق نہیں انکی کئی قسمیں ہیں - اُن میں بعض تو ایسے ہیں جن میں آئندہ کے متعلق بشارتیں اور وعید پائے جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ملہم کی کسی موجودہ حالت کے اظہار کے لئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو کسی گذشتہ واقعہ کے متعلق ہیں - اب جبکہ ہم پر یہ ثابت ہوگیا کہ شریعت کے احکام کے سوا اور کئی قسم کے الہام ہوتے ہیں اور یہ بھی ہم صاف بات پاتے ہیں کہ اگر ایسے الہاموں کے معنے ملہم نبی پر نہ کھلیں تو کوئی حرج نہیں ہوسکتا کیونکہ اس الہام میں کوئی شریعت کا حکم تو ہے نہیں کہ جس پر عملدرآمد نہونے سے یا غلط عملدرآمد ہونے سے گناہ واقعہ ہونے کا اندیشہ ہوسکے - پھر اُس کے بعد ہم دیکھتے ہیں الہامی کتابوں میں ہزاروں استعارے اور مجاز مستعمل ہوتے ہیں اور ہزاروں جگہ ایسے الفاظ استعمال میں لائے جاتے ہیں کہ جنسے متعدد معانی خیال میں آسکتے ہیں - اِسیطرح خود قرآن شریف فرماتا ہے کہ قرآن شریف جیسی مفصل کتاب کا ایک معتد بہ حصہ متشبہات آیات سے ہے - اب ایک اور طرف نظ[illegible] ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ بعض الہام ایسے بھی ہوے ہیں جس کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا - تو صاف نتیجہ نکل آتا ہے کہ اگر تمام الہاموں کے درست اور عین ٹھیک پورے ہونے والے معنی ہی انبیاء کو معلوم ہوتے اور لوگوں کے سامنے بیان کر دیا کرتے تو پھر لوگوں کو کس قسم کا شبہ پیش آسکتا ہے - ور یہ بات

عین بدیہیات سے معلوم ہوتی ہے کہ ضرور شریعت کے احکامات کے سوا اور جو الہامات ہوں اُن کے وہ معنے جو کہ وقوعہ کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء کی نظر سے بھی بعض دفعہ پوشیدہ رہجایا کریں تاکہ جلد باز اور موٹی نظر والے لوگوں کے لئے بہ سبب اُن کی اپنی ہی کج فہمی اور جلد بازی کے باعث ابتلا ہوں اور ان لوگوں کے لئے جو بُردباری اور عاقبت اندیشی سے کام لیتے ہیں ہدایت اور رُشد کا موجب ہوں۔ اور اگر یہ فرض کر لیا جاوے کہ تمام کے تمام الہام اپنے اصل وقوع کے لحاظ سے نبی پر ظاہر ہوتے ہیں اور نبی سے کسی قسم کی بھی غلطی الہام کے معنی کرنے میں نہیں ہو سکتی تو میں حیران ہوں کہ پھر اس الہام کے وقوع کے بعد لوگوں کو کس طرح کسی قسم کا بھی شک شبہ ہو سکتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء نے پیشگوئیاں کیں اور وہ پوری بھی ہوگئیں اور لوگوں نے اعتراض بھی کئے تو اگر اُن پیشگوئیوں کے اندر ان کے فہم کی غلطی کا کسی قسم کا احتمال نہیں ہوتا تو پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگ کس مُنھ سے اعتراض کرتے ہونگے پس اُن لوگوں کے اعتراضوں اور شُبہات سے ہم اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ پیشگوئی ضرور پوری ہوتی ہو مگر انبیاء کا فہم بعض موقعوں پر واقعہ کے لحاظ سے درست نہیں ہوتا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دین کے تمام مسائل اِس رنگ سے واقع ہوئے ہیں کہ باوجود اُن کے اَصفیٰ اور اَجلیٰ ہونے کے پھر بھی ایک گونہ خفاء پایا جاتا ہے۔ اِس لئے کچھ لوگ جو فکر اور عقل و فہم سے کام لیتے ہیں وہ تو اُن مسائل کی حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں۔ اور اُنپر دل سے ایمان لے آتے ہیں اور چند ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں (بلکہ اکثر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں) جو بہ سبب اپنی کم علمی اور خوف آلہی کے نہ ہونے کے اُنکا انکار کر دیتے ہیں اور اگر بالفرض یہ بھی مان لیا جائے کہ الہام اور وحی کے معانی میں ذرہ بھر بھی خفاء انبیاء [illegible] تا تو پھر لوگوں کو الہامات اور وحی پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں ہونا چاہیئے اِس لئے کہ ایک بدیہی اور سورج کی طرح روشن بات کو مان لینا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ کیونکہ دُنیا میں سورج اور چاند اور ستاروں پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں ملتا۔ اِس لئے کہ یہ تمام چیزیں بالکل عیاں ہیں اور برعکس ان کے فرشتوں پر ایمان لانے سے ثواب عظیم ہوتا ہے کیونکہ وہ عیاں نہیں بلکہ پوشیدہ ہیں اور برکس

دنیا کسی کو نظر نہیں آتے۔ اور بغیر تفکر و تدبر کے معلوم نہیں ہو سکتے۔

سو خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ان الہامات اور وحی میں جو شریعت کے احکام کے سوا ہیں بعض دفعہ ضرور کچھ نہ کچھ خفاء رہجانا چاہیئے تاکہ مومنوں کے لئے اُن کے تفکر پر عمدہ نتائج مرتب ہوں اور منکروں کے لئے بسبب اُن کے عدم تفکر کے سزا مہیا ہو۔ اِس [illegible] میں مناسب سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف سے چند آیتیں اِس مضمون کی لکھوں کہ جن سے ناظرین پر واضح ہو جاوے کہ بعض الہام ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کسی مصلحت الہی کی وجہ سے اُن کا اصل وقوع انبیاء پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اور وہ صورت وقوعہ جو واقعہ کے لحاظ سے بہ سبب تھوڑے سے فرق کے درست اور صحیح نہیں ہوتی۔ انبیاء سمجھ لیتے ہیں جس سے منکروں اور منافقوں اور منکروں کے لئے فتنہ مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ

آیت اول وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰیَۃً مَّکَانَ اٰیَۃٍ وَّاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ نَزَّلَہٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ۔ یعنی خدا تعالیٰ کے الہامات اور وحی کے معانی و مطالب بعض دفعہ بعض مصالح کی وجہ سے بدلجاتے ہیں۔ اور صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ الہام جو اُتارا ہے کس طور سے پُورا ہوگا۔ مگر منکر لوگ جو باریک بین نہیں ہوتے تو الہام کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ بہ سبب اصل الہام کو نہ سمجھنے کے جاہل ہیں تو کہدے کہ یہ الہام تو روح القدس نے تیری رب کے پاس سے اُتارا ہے۔ میری اجتہادی غلطی سے اِس الہام کی سچائی پر کیا دھبہ آ سکتا ہے۔ اس الہام کی اصل غرض تو یہ ہے کہ مومن ہدایت پا جائیں اور خوشخبری پائیں تاکہ مومنوں کا دل ثابت و قائم رہے۔

اب دیکھئے کہ اس آیت شریفہ سے کس طرح پر صاف طور سے ثابت ہوگیا کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ الہام و وحی کے معنے جو وقوعہ کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء پر ظاہر نہیں کرتا بلکہ انبیاء علیہم السلام بہ سبب مصالح الہی کے اور کچھ معانی سمجھ لیتے ہیں اور بمطابق آیت وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ اِس الہام کا اصل وقوع کس طرح پر ہوگا۔ پھر جب وہ الہام پُورا ہوتا ہے اور نبی کے اجتہاد کے خلاف ہوتا ہے تو بمطابق آیت قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ منکر لوگ بجائے نبی کے فہم کی غلطی کیطرف دھیان کرنے کے یہ بات کہدیتے ہیں کہ الہام ہی جھوٹا نکلا اور یہ نبی کا اپنا افترا ہے۔ پھر خدا فرماتا ہے کہ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ یعنی یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ الہام میں کونسا نقص واقع ہُوا۔ ہاں نبی کا اجتہاد غلط نکلا مگر اس سے الہام پر کیا جرح ہو سکتی ہے۔

پھر دوسری جگہ قرآن شریف فرماتا ہے:

آیت دوسری فَیَنْسَخُ اللّٰہُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْکِمُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ۝ وَّلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَیُؤْمِنُوْا بِہٖ فَتُخْبِتَ لَہٗ قُلُوْبُھُمْ۔

یعنی وہ الہام جو انبیاء کو ہوتے ہیں اِن کے معنے اور وقوعہ کے لحاظ سے اصل مطلب بعض نبیوں کو معلوم نہیں ہوتا اور وہ واقعہ کے لحاظ سے غیر درست مطلب خیال میں آجاتا ہے مگر جب وہ الہام پُورا ہوتا ہے اور اس طور سے پُورا ہوتا ہے جسطور پر کہ انبیاء کو خیال نہیں ہوتا تو وہ معنی جو انبیاء وقوع سے پہلے خیال کرتے ہیں وہ منسوخ ہو جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے معنے جو انبیاء علیہم السلام الہام سے پیشتر خیال کئے ہوئے ہوتے ہیں منسوخ ہوکر مُنافق اور سخت دل لوگوں کے لئے شک و شبہ و برگشتگی کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر اہل عِلم لوگ اِس بات کو سمجھ لیتے ہیں کہ یہ الہام وقوع کے لحاظ سے سچا ہے گو کہ انبیاء مصلحت آلہی سے اصل معنی معلوم نہ کر سکے۔ پس وہ اہلِ عِلم لوگ اِس الہام پر ایمان لے آتے ہیں اب دیکھئے کہ اِس مذکورہ آیت قرآنی سے معاملہ کیسا صاف ہوگیا کہ بعض دفعہ بعض مصالح آلہی سے الہام اور وحی کے معانی جو وقوعہ کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء علیہم السلام پر ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے قریب قریب اور معانی انبیاء علیہم السلام کے خیال میں آجاتے ہیں۔ پھر جب وہ الہام انبیاء کے قیاس کے خلاف پُورا ہوتا ہے تو منافق اور سخت دِل یعنی جو لوگ باریک بین نہیں ہوتے کہنے لگتے ہیں۔ کہ یہ الہام جھوٹا ہوا۔ مگر غور بین نظر اور عِلم والے لوگ کسی شک و شُبہ میں نہیں پڑتے بلکہ ان کو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ الہام درست ہے گو کہ اِس کے معنے قبل از وقوعہ اور کچھ خیال کئے گئے تھے۔

اب ان باتوں کے بعد میرے خیال میں کسی حق پسند انسان کے

کے لئے ضرورت نہیں رہتی کہ کسی اور حوالہ کا خواہشمند ہو کیونکہ قرآن شریف سے ایک چھوڑ دو جگہ پر میں اس مضمون کو دکھلا چکا ہوں

واللہ اعلم لا علم لنا الا ما علمتنا

اس کے بعد معترض صاحب کے دوسرے اعتراض کی نسبت پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

"انبیاء سابقین کی نظیر بتلا دیں جنکو الہام آلٰہی کے سمجھنے میں غلطی لگی ہو"

جواب اول۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ جب اس بات کو ہم قرآن شریف سے ثابت کر آئے ہیں کہ بعض الہاموں کے معانی سمجھنے میں بسبب مصلحت آلٰہی کے انبیاء کو بعض مواقع پر غلطی ہو جاتی ہے تو پھر نظیر بیان کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ قرآن شریف کے آگے کسی اور دلیل دینے کی کوئی حاجت نہیں رہتی۔

مگر تاہم اس مسئلہ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے اور اس مضمون کو تمام افہام کیلئے سفید بنانے کے لئے میں انبیاء سابقین کی ایسے معاملوں میں نظیر بیان کرونگا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

نظیر اول۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ و نادی نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین قال یانوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاھلین۔

(ترجمہ) حضرت نوح نے عرض کی کہ اے اللہ میرا مغروق بیٹا میرے اہل میں داخل تھا تیرا وعدہ بہرحال پورا ہونا ہے کیونکہ تو تمام حاکموں کا حاکم ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا اے نوح تیرا بیٹا تیرے اہل میں سے نہیں تھا کیونکہ وہ برے عملوں والا تھا۔ پس تو مجھ سے ایسے سوال مت کیا کر جن میں تجھے غلطی لگا کرے۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں تو جاہلوں میں سے نہ ہو جائیو۔ اب ناظرین غور فرمائیں کہ یہ اس معاملہ کی کیسی عظیم الشان نظیر ہے اور اس کی تفصیل یوں ہے کہ جب حضرت نوح کی قوم نے حضرت نوح کا انکار کیا اور آپکو الہام ہوا کہ یہ ہلاک ہو جائینگے اور آپ نے کشتی بھی بنانی شروع کی تو بشارت کے طور پر یہ الہام ہوا کہ تیرے اہل وعیال سلامت رہینگے۔ مگر حضرت نوح نے اس الہام کے سمجھنے میں یہ غلطی کھائی کہ آپ نے اپنے مغروق بیٹے کو بھی اس الہام کے ماتحت اہل وعیال میں سمجھ لیا لیکن جب طوفان آیا اور وہ بیٹا بھی غرق ہو گیا تو حضرت نوح بڑے حیران ہوئے اور جناب الٰہی میں سوال کیا کہ تو تو احکم الحاکمین ہے اور جو کچھ تو نے کیا ہے الہام کے موافق کیا ہوگا مگر میرا بیٹا تو میرے اہل وعیال میں سے تھا اور ضرور تھا کہ وہ بھی بمطابق الہام کے طوفان سے سلامت رہتا لیکن کیا وجہ ہوئی کہ وہ غرق ہوا تو خدا تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ یہ الہام کہ تیرے اہل وعیال سلامت رہینگے بالکل سچا ہے۔ مگر تو نے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور تو نے غلط سمجھ لیا کہ یہ الہام تیرے بیٹے کے متعلق بھی ہے اور تو نے اس الہام کے معنی اجتہادی غلط سمجھے۔ اور خیال کر لیا کہ تیرا بیٹا بھی اس الہام میں شامل ہے۔ اب دیکھئے کہ حضرت نوح جیسے عظیم الشان نبی نے وحی آلٰہی اور الہام خدائی کے سمجھنے میں کیسی غلطی کھائی یہانتک کہ خدا تعالیٰ نے انی اعظک ان تکون من الجاھلین جیسے الفاظ تک بھی فرمائے۔

گو کہ حق پسند آدمی کے لئے یہی نظیر کافی ہے۔ مگر چونکہ مختلف مذاقوں کے آدمی ہوتے ہیں اس لئے دو تین اور عرض کرتا ہوں۔ سنئے

نظیر دوئم۔ ایک اور جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ فلما ذھب عن ابراھیم الروع وجاءتہ البشریٰ یجادلنا فی قوم لوط۔ ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب۔ یا ابراھیم اعرض عن ھذا انہ قد جاء امر ربک وانھم آتیھم عذاب غیر مردود

(ترجمہ) پس جب ابراہیم سے خوف دور ہوا اور اس کے پاس بشارتیں پہنچ چکیں تو ہم سے قوم لوط کے بارے جھگڑنے لگا۔ تحقیق بردبار نرم دل رجوع کرنے والا تھا اے ابراہیم اس بات سے اعراض کر بیشک یقیناً تیرے پروردگار کا حکم آچکا اور یقیناً ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو واپس نہیں کیا جائیگا۔

اب ناظرین دیکھیں کہ یہ دوسری نظیر ہے اور یہ بھی اپنے بیان میں کامل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو فرشتوں کے ذریعے وحی ہوئی اور وہ سمجھے کہ وہ عذاب جو اس الہام سے معلوم ہوا ہے شاید ٹل جاوے۔ سو یہ ان کا اجتہاد غلط خیال کر کے حضرت ابراہیم خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرنے لگے یعنی حضرت لوط کی قوم کی سفارش کرنے لگے۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سفارش آپ کی نرم دلی پر دلالت کرتی ہے۔ اور آپ نے الہام کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ عذاب جو اس الہام سے سمجھا جاتا ہے شاید ٹل جاوے۔ لیکن یہ بات ہرگز نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ عذاب غیر مردود ہے یعنی کسی صورت سے بھی ٹلنے والا نہیں ہے۔ اب ناظرین خود ہی خیال کریں کہ عذاب کا الہام سچا تھا یا نہیں؟ اور یہ بھی سوچیں کہ وہ عذاب غیر مردود یعنی نہ ٹلنے والا تھا یا نہیں۔ اور پھر یہ بتا دیں کہ حضرت ابراہیم نے عذاب کے الہام کو معمولی سمجھنے میں غلطی کھا کر دعا مانگی تھی یا نہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی بھی عقلمند شخص اس بات کا انکار کرے کہ حضرت ابراہیم نے اس الہام کے سمجھنے میں غلطی کھائی اس کے بعد میں ایک اور نظیر پیش کرتا ہوں

نظیر سوئم۔ جہانتک قرآن شریف سے میری واقفیت ہے وہانتک تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کو جو خوابیں آئی تھیں وہ وحی اور الہام ہوتی تھیں جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین

(ترجمہ) ابراہیم نے کہا اے میرے پیارے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں لڑکے نے کہا کہ اے میرے باپ کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو عنقریب تو مجھے صبر کرنیوالوں میں سے پائیگا پس جب دونوں مطیع ہوئے اور ابراہیم نے اپنے فرزند کو پیشانی کے بل گرایا اور ہم نے ابراہیم کو آواز دی کہ اے ابراہیم تحقیق تم نے خواب کے حکم کو پورا کیا۔

اب ناظرین خود ہی غور سے دیکھیں کہ حضرت ابراہیم نے خواب میں لڑکے کی قربانی دکھائی دی۔ مگر حضرت اسمٰعیل کہتے ہیں کہ افعل ما تؤمر۔ یعنی چونکہ میرے ذبح کا حکم ہو گیا۔ اس لئے مجھے ذبح کر دو۔ تو معلوم ہوا کہ انبیاء کی خوابیں الہام اور وحی ہوتی ہیں اسی لئے تو حضرت ابراہیم کی خواب پر ان کے لڑکے نے کہا کہ امر آلٰہی کو پورا کرو آپ کی یہ خواب چونکہ امر آلٰہی ہے اس لئے اسے پورا کرو۔

اب جبکہ قرآن شریف سے یہ بات اجلی اور [illegible] ثابت ہو گئی کہ انبیاء کی خوابیں بھی وحی ہوتی ہیں تو میں امر اصل کو ہاتھ میں لیکر ناظرین کے سامنے وحی اور الہام کے معانی سمجھنے میں غلطیوں کی ایک نظیر بیان کرتا ہوں۔

نظیر چہارم۔ بخاری شریف جو قرآن مجید کے بعد

دُنیا کی تمام کتابوں سے زیادہ صحیح اور زیادہ واجب التعظیم ہے - اِس میں ایک حدیث آئی ہے اسکو نقل کرتا ہوں
حدیث قال ابوموسیٰؓ عن نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رئیت فی المنام انی اُھَاجِرُ من مکۃ الی ارض بھا نخلٌ فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب
(ترجمہ) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کروں مکہ سے ایک زمین کیطرف جس میں کھجور کے باغ ہوں - پس گیا میرا اجتہاد اِس بات کیطرف کہ وہ جگہ یمامہ نام مقام ہے یا ہجر نام گاؤں ہے -
مگر آخر معلوم ہوا کہ وہ مدینہ تھا - اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی اور جیسا کہ حضرت ابراہیم کا فقرہ ہے ویسا ہی آپ کا ہے - چنانچہ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ انی اری فی المنام انی اذبحك اور ایسا ہی فقرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے رئیت فی المنام انی اھاجر - یعنی مجھے خواب میں ارشاد ہوا کہ میں ہجرت کروں اور جیسا کہ حضرت ابراہیم کی خواب وحی آلہی اور امر آلہی تھی اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب بھی وحی آلہی تھی - اور اس میں ہجرت کا حکم تھا - جیسا کہ دوسرے مقام بخاری شریف ہی میں آتا ہے - اُمِر بالھجرۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تھا - سو صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وحی کیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اِس وحی میں ہجرت کا حکم تھا - مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی غلطی لگی اور آپ نے مدینہ طیبہ کی جگہ یمامہ اور ہجر نام مقام سمجھ لیا - اب ناظرین ہی انصاف سے دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھلائی گئی لیکن آپ نے اجتہادی غلطی سے بجائے مدینہ طیبہ کے یمامہ اور ہجر خیال کیا - مگر جب ہجرت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اجتہاد واقعہ کے لحاظ سے غلط ثابت ہوا - اِس کے بعد میں پھر الہام آلہی کے معنی نہ سمجھنے کی ایک مثال قرآن شریف سے بیان کرتا ہوں -

نظیر پنجم - حضرت یونسؑ جیسے عظیم الشان نبی اور رسول کے متعلق قرآن شریف اور صحیح حدیثوں سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب حضرت یونسؑ کی قوم انکار اور اباء میں حد سے بڑھ گئی تو آپ کو الہام ہوا کہ یہ قوم چالیس روز کے بعد تباہ ہو جاویگی - اس الہام کو سُنکر آپ نے اپنی قوم کو عذاب کی خبر سے آگاہ کر دیا اور آپ خود وہاں سے بھاگ کر ایک اور مقام پر چلے گئے - اور اِس الہام سے یہی سمجھ لیا کہ اب یہ عذاب اُن کی قوم سے کسی صورت بھی نہیں ٹلے گا - اور آپ ہر آئے گئے سے اپنی گاؤں کا حال معلوم کرتے رہے یہاں تک کہ چالیسواں روز گذر گیا اور عذاب نہ آیا - جب آپ کا گاؤں اور آپ کی قوم سلامت رہی تو آپ وہاں سے کہیں اور بھاگ گئے اور حدیث شریف میں ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا لن ارجع الیھم کذابًا یعنی اب میں کبھی اپنی قوم کیطرف واپس نہیں آؤنگا - کیونکہ میرا الہام بتائی ہوئی صورت کے خلاف نکلا اب ناظرین غور فرمائیں کہ اِس واقعہ سے حضرت یونس کی دو اجتہادی غلطیاں ثابت ہوتی ہیں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ آپ نے عذاب کے الہام کے یہی معنی سمجھ لئے کہ اب خواہ یہ قوم توبہ وزاری کرے یہ عذاب ضرور آئیگا اور کسی صورت سے بھی نہ ٹلیگا مگر واقعہ ایسا نہیں ہُوا - اور قوم نے تضرع وزاری کی خدا تعالیٰ نے عذاب دور کر دیا - اور حضرت یونسؑ کا اجتہاد غلط نکلا - یہ ہوئی پہلی اجتہادی غلطی - دوسری غلطی اجتہادی یہ ہوئی کہ جب آپ کی قوم عذاب سے بچ گئی تو آپ نے اس الہام کو جو آپ کو ہُوا تھا بتائی ہوئی صورت کے خلاف سمجھ لیا اور خیال کیا کہ میرا الہام بتائی ہوئی صورت کے خلاف نکلا - حالانکہ وہ الہام آلہی تھا اور بالکل سچا تھا کیونکہ عذاب کے الہام کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اگر انھوں نے توبہ نہ کی تو عذاب آویگا - ورنہ نہیں - مگر حضرت یونسؑ نے اپنی اجتہادی غلطی سے اپنے سچے اور درست الہام کو غلط سمجھ لیا - حالانکہ وہ بالکل ٹھیک تھا اور اس طرح حضرت یونسؑ کے تمام واقعہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے دو جگہ اجتہادی غلطی کھائی -

نظیر ششم قرآن شریف ایک جگہ فرماتا ہے کہ
لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین محلقین رءوسکم ومقصرین لا تخافون فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذالك فتحًا قریبًا

(ترجمہ) بیشک تحقیق سچا خواب دکھلایا تھا - اللہ نے اپنے رسول کو کہ تم مسجد حرام میں داخل ہو گے - انشاء اللہ امن و امان کیساتھ - سروں کو کٹوائے اور منڈوائے ہوئے - تم کو کسیکا خوف نہوگا - پس اللہ کو وہ بات معلوم ہے جو تم کو معلوم نہیں - پس اِس مقام سے پہلے ایک فتح دی تمکو - یہ تو ہوا ترجمہ - اب اِس اجمال کی تفصیل اسطرح ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بشارت ملی کہ آپ تمام صحابہ کے ساتھ بلاخوف وخطر حج کرینگے جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے
لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق
اس خواب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتہادی غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ یہ بشارت اِس سال میں پُوری ہوگی - اسپر آپ نے تمام صحابہ کو طیاری کا حکم دیا اور حضور خود سپہ سالار قافلہ بنکر ہزارہا صحابہ کی جمعیت کے ساتھ بڑی دھوم دھام کے ساتھ بمطابق اس الہامی بشارت کے حج کے ارادہ سے نکلے - مگر جب آپ حدیبیہ نام مقام پر جو بیت الحرام سے دو میل کے فاصلہ پر ہے پہنچے تو کفار مکہ نے آگے سے راستہ بند کر دیا - اور آگے چلنے سے روک دیا اور برسرِ پیکار ہُوئے - گو کہ مسلمانوں نے اِن کو کہا کہ ہم صرف حج کے لئے آئے ہیں - اور حج کر کے بغیر کسی جنگ وجدال کے واپس چلے جاوینگے - مگر کافروں نے صاف کہدیا کہ اس سال تو ہم کسی صورت سے بھی حج کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے - آخر اس تمام بحث و مباحثہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان دس سالہ معاہدہ ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ کی معیت میں حج کئے بغیر واپس آگئے - اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس الہام کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہُوئی - کیونکہ الہام میں تھا کہ تم مسجد حرام میں داخل ہو گے - مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر داخل ہونے کے واپس آئے پھر الہام الہی میں تھا کہ آمنین مگر وہاں تو جا کر امن جاتا رہا اور جنگ وجدال کا خطرہ تھا - پھر الہام آلہی میں تھا لا تخافون مگر وہاں تو حضرت عثمانؓ کے قتل کا خوف تھا پس ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی اور وہ سچی بھی تھی جیسا کہ خود قرآن شریف فرماتا ہے صدق اللہ الآیۃ - اور جیسا کہ فتح مکہ کے دن پُوری بھی ہو گئی تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ چوبیسواں ۲۴

رکوع نمبر اول

(سورۃ الزمر رکوع ۴)

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۱۰ء (بدھ)

تمہید۔ قرآن کریم کی تعلیم سے واضح ہے۔ کہ دنیا میں دو قسم کے لوگ سب سے بڑھ کر بدکار ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا بیان ذکر کرتا ہے۔

(۱) وہ جو اللہ پر افترا کرے۔ الہام و وحی و خواب بنا ہوا ور کہے کہ مجھ کو ہوا ہے۔ یا جھوٹی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرے۔ قرآن شریف کی کسی آیت کے معنے سچائی کے لئے نہیں بلکہ اپنے مطلب کے لئے شرارت سے کچھ اور کرے۔

(۲) وہ جو صادق کی تکذیب کرتا ہے۔

مایشاؤن۔ اُن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

محسنین۔ یہ بات پیچھے نہیں رہ گئی۔ بلکہ آئندہ بھی ہر محسن کے ساتھ ایسا ہی نیک سلوک ہوگا۔

لیقولن اللہ۔ ان کی فطرت بھی جواب دیگی۔

اعملوا علیٰ مکانتکم۔ تم سب کھڑے ہو کر میرا مقابلہ کرو۔ منصوبے کرلو۔ مددگار بنالو۔ سارا زور لگالو۔

مورخہ ۳۔ نومبر ۱۹۱۰ء (جمعرات)

(پارہ ۲۴ رکوع ۲۔ سورۃ الزمر رکوع ۵)

یتوفی۔ قبض کرتا ہے جان کو۔ رُوح کے معنے عربی میں کلام کے ہیں۔

اشمأزت۔ نفرت کرتے ہیں۔ بُرا مناتے ہیں۔ انکار کرتے ہیں۔

قُلِ اللّٰھُمَّ۔ جب ایسے لوگوں کی کثرت ہو۔ کہ ذکر توحید کو بُرا سمجھیں۔ تو دُعا کرنی چاہیئے۔

یستھزءون۔ ھزء سے نکلا ہے۔ کسی کو خفیف بنانا اور سمجھنا۔

خولنٰہ۔ ہم عطا کرتے ہیں۔

مورخہ ۵۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ چوبیسواں رکوع ۳۔ سورۃ الزمر رکوع ۶)

خدا تعالیٰ کے حضور پہونچنے کے لئے دو بازو ضروری ہیں۔ ۱ ایمان۔ ۲ عمل صالح

اسرفوا۔ خطا کاری۔

وانیبوا۔ یہ اس لیغفر الذنوب جمیعاً کے لئے بطور شرط ہے۔ اللہ کی طرف جھکو

اسلموا لہ۔ اس جھکنے کا نشان یہ ہے۔ کہ اس کی فرمانبرداری کرو۔

احسن ما انزل الیکم۔ مثال کے لئے سنو! دو حکم ہیں۔ کہ کسی کی ایذارسانی کا بدلہ لے لو۔ دوسرا یہ کہ چشم پوشی کرو۔ اب یہ عفو احسن ما انزل ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ صفت کاشفہ ہے یعنی جو کچھ رب نے اُتارا ہے وہ احسن ہی ہے

فرطتُ۔ تفریط کے معنے کمی کرنے کے ہیں۔

لمن الساخرین۔ آجکل ایسے لوگ بہت ہیں۔ جو مذہبی امور کو تمسخر میں اُڑاتے رہتے ہیں۔

مِنَ المُتَّقِینَ۔ دُکھوں سے بچنے والے ہوتے۔ دراصل تمام دکھوں کا اصل بدصحبت ہے، سو اس سے بچو۔

مقالید السموات والارض۔ مثلاً کامیابی کی راہیں۔

مورخہ ۶۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ رکوع ۴۔ سورۃ الزمر رکوع ۷)

تمہید۔ قرآن شریف ایک بے نظیر کتاب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سوا کسی کو کتاب مانا ہی نہیں۔ افسوس کہ اب مسلمانوں میں قرآن شریف کی عظمت بہت کم رہ گئی ہے۔ قرآن شریف زندوں کو سنانے کے لئے تھا۔ اب مُردوں کو سنایا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے اگلی قوم کو تمام جہان سے غنی کردیا۔ مگر اب قرآن شریف سے ٹکے کمائے جاتے ہیں۔ قرآن مجید راستی قائم کرنے کے لئے آیا۔ مگر اب قرآن شریف ہاتھوں میں لے کر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ گویا یہ جھوٹ پھیلانے کا آلہ ہے۔ قرآن مجید اللہ کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے تھا۔ لوگ اس کی آیتوں سے مخلوق کی محبت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ۔ والذین آمنوا اشد حُبًّا للہ۔ کا عمل کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہی آیت اس بات کی تردید کرتی ہے۔ کہ مخلوق میں سے کسی کی محبت میں فنا ہو جاوے۔

نفخ فی الصور۔ بگل بجایا جاویگا۔

الکتب۔ نامۂ اعمال۔

مورخہ ۷۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ چوبیسواں ۲۴ رکوع ۵۔ سورۃ الزمر رکوع نمبر ۸)

جہنّم - دوزخ ایک مقام ہے - اس کی صورت ایسی ہے - جیسے بعض بیماروں کو حمام میں علاج کے واسطے بھیجا جاتا ہے - سرسام کا علاج سانپ کے ڈسوانے سے کیا جاتا ہے - ویسے ہی وہان بھی رُوحانی بیماریوں کے معالجہ کے واسطے ایسی زہریلی مخلوق ہے -

الّذین اتّقوا - جن کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ ہیں - رنج و راحت عُسر و یُسر میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار رہتے ہیں -

حول العرش - اللہ کی تجلی گاہ میں -

اِس جگہ سورۃ الزُّمر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سُورۂ المؤمن رکوع ۱

(پارہ ۲۴ رکوع ۶)

مؤرخہ ۸ - نومبر ۱۹۱۰ء

حٰمٓ - حمید مجید بادشاہ - حق کی طرف سے یہ کتاب آئی ہے -

غافر الذنب - غلطیوں کو معاف کرتا ہے - اگر تم باز آؤ -

قابل التوب - توبہ قبول کرنے والا ہے - اگر تم توبہ کرو -

لَا اِلٰہَ اِلّا ھُوَ - کوئی شخص اپنا ذاتی کمال نہیں رکھتا - اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں غنی ہے اور اس کا کوئی مثل نہیں -

الیہ المصیر - پھر اس کی طرف لوٹنا ہے -

لیاخذوہ - تاکہ پکڑیں اور انبیاء کے مقابلہ میں نامراد ہونا ثابت کریں -

عقاب - اللہ تعالیٰ انسان کو جو دُکھ دیتا ہے - یونہی نہیں دیتا - بلکہ نافرمانی کے بعد بطور اس کے نتیجے کے اس پر سزا مرتب ہوتی ہے - اسی واسطے اس کا نام عقاب فرمایا

الفوز العظیم - فوز بمعنے پاس ہونا -

مؤرخہ ۹ - نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ چوبیسواں ۲۴ رکوع ۷ سورۂ المؤمن رکوع ۲)

اگر کوئی شخص اپنی چھوٹی سی غرض کے لئے کسی اپنے بڑے محسن و مربی کو ناراض کرتا ہے تو وہ فطرت کے تقاضا کے خلاف کرتا ہے -

پس اللہ سے بڑھ کر کون محسن و مُربی ہے - کیونکہ دنیا کے عارضی محسنوں کو پیدا کرنے والا بھی وہی ہے - ایسے علیم حکیم کی بات کو اگر نہ مانا جاوے - تو دنیا و آخرۃ میں دُکھ کا موجب ہے -

لمقت اللہ - اللہ کی ناراضی یا اللہ کی لعنت -

اثنتین - ایک ہم کچھ نہ تھے - خدا نے بنایا - پھر موت کی تیاری ہے

دعی اللہ وحدہٗ - جن لوگوں میں کچھ نہ کچھ شرک ہے - جب محض اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا ذکر کیا جاوے - تو انہیں بُرا معلوم ہوتا ہے -

مخلصین لہ الدین - تمہارا دین خدا کے لئے ہو جاوے -

الکافرون - غیر اللہ کے پرستار -

یلقی الرُّوح - رُوح سے مراد کلام اِلٰہی ہے -

جان - سول کو عربی بولی میں نفس کہتے ہیں - قرآن شریف میں رُوح کے معنے کلام ہی کے ہیں -

مورخہ ۱۰ - نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ - رکوع ۸ - سورہ المؤمن رکوع ۳)

دنیا میں بڑی بڑی سلطنتیں ہو گزری ہیں - مگر اب ان کے نام و نشان بھی باقی نہیں ہے -

ان یبدل دینکم - قوم کے دینداروں کو اس طریق سے اکسایا ہے -

یظھر فی الارض الفساد - یہ قوم کے امیروں کو برانگیختہ کیا ہے - کہ دیکھو تمہاری امارت چھن جائے گی -

انی عذت بربّی - بڑے سے بڑے زبردست دشمن کے مقابلہ میں خدا کی پناہ میں آجانا بڑی بات ہے - ہر مشکل کے وقت دُعا سے کام لو - دُعا کے یہ معنے نہیں کہ اسباب مُہیا نہ کریں - بلکہ جس قدر اسباب اپنی طاقت سے مہیا کر سکتے ہیں - وہ تو کرلیں مگر چونکہ کئی باریک در باریک اُمور ہوتے ہیں - اور کئی عجیب موانع جو کامیابی میں سدّراہ ہو جاتے ہیں - اس لئے دُعا کی جاتی ہے - نیز صحیح اسباب مُرادمندی کا علم بھی خدا کے فضل ہی پر موقوف ہے - میں نے بڑے بڑے گھسان کے مباحثوں میں جہان میں تن تنہا تھا - اور ہزاروں مخالف ہی مخالف - اس عذت بربّی کے جلوے دیکھے ہیں -

مؤرخہ ۱۲ - نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ - رکوع ۹ - سورہ المؤمن رکوع ۴)

یکتم ایمانہ - اس وقت تک (تقریر) اس نے اپنے ایمان کو مخفی رکھا تھا

ان یقول ربّی - کیا عمدہ پیرایہ نصیحت ہے - کیسے دلاویز طریقے سے شرم دلائی ہے -

ظاھرین فی الارض - طاقت و غلبہ والے ہو زمین میں -

یوم التناد - ایک دوسرے کو پکارنے کا دن - جیسا کہ مصیبت کے وقت کرتے ہیں

یضل اللہ - اللہ - تباہ - ہلاک کر دیتا ہے -

(باقی آیندہ انشاء اللہ العزیز)

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائی ہوئی روزانہ درس قرآن مجید کی نوٹ

پارہ تیئیسوان ۲۳

رکوع نمبر ۱۳

(سورۂ ص ۤ۔ رکوع ۴)

مورخہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء

تین علم عبرت کے لئے لوگون نے تصنیف کئے ہین ان مین سے ایک علم تاریخ ہے اس علم تاریخ کے لکھنے مین بھی مسلمانون نے سب سے زیادہ کوشش کی ہے مسلمانون اور عیسائیون کی علم تاریخ مین فرق ہے۔ کہ عیسائی کسی واقعہ کو دیکھ کر اس کا سبب بھی خود تلاش کرتے ہین۔ حالانکہ ضرور نہین کہ وہ اصل سبب اس واقعہ کا ہو۔ دوسرا نقص یہ ہے کہ وہ اپنے ملک پر سب کا قیاس کر لیتے ہین۔ حالانکہ ہر ملک مین کچھ نہ کچھ مبالغہ ہوتا ہے ہمارے ملک مین یہ زیادہ ہے۔ اب وہان بھی یہ نقص عام پیدا ہوا ہے۔ کہ ناول کو بھی اصل واقعہ سمجھتے ہین۔ ہمارے مؤرخین زیادہ تر شیعہ ہین۔ شیعون مین تقیہ جائز ہے۔ پھر اس تقیہ کی ان کو خوب مشق ہے۔ اور تبرے کے یہ اب تک شروع سے عادی ہین۔ تبرے بازی کی اٹکل سیکھنی ہو تو ان سے سیکھے۔ وقائع نعمت خان کو دیکھو۔ جس کا نمک کھایا ہے اُسی کے حق مین کہین گالیان ہین۔

خافی خان تو ہنستا بھی جاتا ہے اور تبرا بھی۔ مؤرخ جب شیعہ ہوتا ہے۔ تو وہ سُنیون کی خوب خبر لیتا ہے۔ تاریخون مین بڑے عبرت کے مقام ہوتے ہین۔ سینکڑون جلدین مطالعہ کر جاؤ۔ بعض اوقات سمجھنے مین بڑی مشکل ہوتی ہے۔ دوسرا حصہ جو بہت نیک حصہ تھا۔ مین نے علم حدیث مین حدثنا مالك حدثنا فلاں وغیرہ پڑھا۔ ہمارے یہان بہت سے شخصون نے اس کو چھوڑ کر عن رسول اللہ پڑھانا شروع کر دیا۔ اس سے مدعا یہ تھا۔ کہ ان راویون کی پرہیزگاری اور تقوے اور پاک نمونون کی اتباع ہو اس سلسلہ اسناد مین بیان کئے جائین۔ لیکن ہمارے ملک مین اِس قدر نہ اُستادون کو فرصت ہے اور نہ شاگردون کو۔ مین نے بعض اوقات بڑے بڑے اُستادون سے دریافت کیا ہے کہ اسناد کے سلسلہ کی کتابون مین سے پانچ مستند کتابون کا صرف نام تو لے دو۔ تو نہ لے سکے۔

تیسری بات قرآن کریم۔ قرآن کریم مین بہت سے انبیاء کا ذکر موجود ہے۔ لوگ جھگڑے کرتے ہین۔ کہ خضر۔ آدم۔ لقمان بھی نبی تھے یا نہ تھے۔ حالانکہ اس بحث کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس شخص کی باتین جو قرآن کریم نے خوبی کے طور پر بیان کی ہین۔ ہم کو چاہئے کہ ان باتون پر عمل کرین۔

ایک شخص نے سورۂ یوسف مین بیان کیا ہے۔ کہ عشق و حسن تو خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔ احسن القصص مین قَصص۔ قاف کی زبر سے قصہ کی جمع نہین ہے۔ جمع دراصل ق کی زیر سے ہے۔ سورہ یوسف مین دراصل بیان ہے۔ کہ ایک نوجوان آدمی گھر کی سردار عورت سے کس طرح بچتا و کیسے۔ کس طرح صبر کرے۔ کس طرح سلوک کرے۔ قرآن کریم ہر موقعہ پر اس قسم کی نصائح بیان فرماتا ہے۔ مُسلمانون نے قرآن کریم کو بیانات کی تاریخ نہین رکھی۔

حضرت داؤد کے قصہ مین خدا وند تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک خطرناک سفر سے اطلاع دی ہے۔

واذکر عبدنا ایوب۔ یاد کرو ہمارے ایک بندے کو جس کا نام ایوب تھا۔

ضغث۔ دو چار دس پانچ پتلی پتلی ٹہنیان۔ جسمین پتے بھی آخر پر ہون۔ اونکو ایک جگہ کرنا۔ مثلاً جھاڑو۔

والابصار۔ بڑی بصیرت والے۔ فلاسفر اور نبی مین یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ فلاسفر تو اپنی تحقیقات مین غلطیان پاتا ہے۔ اور دوسرے لوگون کو منع کرتا ہے۔ کہ تم اس غلطی مین نہ پڑنا۔ یا ہلاک ہو جاتا ہے۔ تو دوسرے لوگ اس سے بچتے ہین۔ لیکن ایک نبی کو کبھی ایسا کرنے کی ضرورت نہین پڑتی۔

جنت عدن۔ کے متعلق توریت مین لکھا ہے۔ جہان سیحون جیحون۔ دجلہ۔ فرات بہتے ہین۔

قٰصرٰت الطرف۔ کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا کہ کسی صحابی کی عورت بدکار بنی ہو کسی لڑائی مین کسی دُشمن کے قبضہ مین گئی ہو۔

غسّاق۔ بہت سرد پانی۔

مورخہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء

(پارہ تیئیسوان۔ رکوع نمبر ۱۴)

(سورہ ص ۤ۔ رکوع نمبر ۵)

ماکان لی من علم۔ انبیاء کے دل مین ذرا بھر بھی خواہش نہین ہوتی کہ ہم نبی بنین۔

طین۔ کیچڑ۔ پانی اور مٹی ملی ہوتی ہے۔ طین مین یہ خاصیت ہوتی ہے۔ کہ اس کو جس سانچہ مین ڈہالنا چاہین۔ ڈہل جاتی ہے اور ہر شکل کو قبول کر لیتی ہے۔ جو آدم کا بچہ ہے وہ تو طین سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا ہے۔ من تراب۔ یعنی مٹی سے بنایا۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے۔ من ماءٍ تم کو پانی سے بنایا۔ اس لئے مٹی اور پانی ملکر کیچڑ ہی ہوئے۔ حضرت مسیح بھی فرماتے ہین کہ مین طین سے تجویز کرتا ہون

اگر تم مین کوئی طائر کی صفت ہو۔

فاذا سویتہ - جب اپنے کمال کو پہونچ جاؤ۔ جن قدر پاک رُوحین ہوتی مین۔ سب فرمان بردار ہوتی ہین۔ جسطرح وہ طین سے بنا۔ اسی طرح شیطان آگ سے بنا۔ سانپ اور طاعون کے کیڑے کو شیطان اور جن اسیوجہ سے کہا گیا۔

ایک وقت آتا ہے کہ انسان نیکی کرتا کرتا ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے۔ پھر انسان بدی کرتے کرتے ایسے مقام تک پہونچ جاتا ہے۔ کہ خدا اس کی ہدایت سے ہاتھ کھینچتا ہے۔

(یہان سُورۂ صٓ کے نوٹ ختم ہوئی)

(آغاز سُورۂ الزمر رکوع اول)

(پارہ تیئیسوان - رکوع نمبر ۱۵)

مورخہ ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

لوگ معززون اور حکیمون کی بڑی قدر کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عزیز و حکیم کی کتاب ہے۔ عبادت۔ اعلیٰ سے اعلیٰ محبت معبود کی۔ جس سے پرے کوئی درجہ نہ ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی عظمت معبود کی۔ جس سے پرے کوئی درجہ نہ ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تذلل معبود کی خدمت مین۔ جس سے پرے کوئی درجہ نہ ہو۔

ایک برہمو نے مجھ سے کہا کہ آپ مکہ معظمہ کی پرستش کرتے ہین۔ مینے کہا کہ پرستش کے کیا معنی بتاؤ۔ اس نے کہا پوجا۔ مین نے کہا پوجا کس کو کہتے ہین۔ تب اس نے پرستش کے معنے بتائے۔ کہ اس کو کہتے ہین۔ جسمین دھیان ہو۔ عظمت ہو۔

مین نے ایک شخص سے کہا کہ ذرا نماز پڑھ کر دکھاؤ۔ اس نے نماز پڑھی۔ مین نے اس برہمو سے دریافت کیا کہ بتاؤ اس مین مکہ معظمہ کا کوئی دھیان یا عظمت ہے یا دعا ہے۔ اختلافات کے دُور کرنے کے لئے سب سے بڑی چیز دُعا ہے یہ دُعا کا ہتھیار تمہارے ہاتھ مین ہے۔ اعلیٰ درجہ کے ہتھیار کے لئے زبردست ہاتھ کی بھی ضرورت ہے۔ ورنہ جھوٹے آدمی کی دُعا قبول نہین ہوتی۔ ناشکر کی بھی دُعا قبول نہین ہوتی۔ تم مین سے ہر ایک کو بڑی نعمتون کے حصے ملے ہین۔ شکر گزار بنو۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہین ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے بیٹے کے یہ معنے ہین کہ وہ کسی کو معزز بنائے۔

کفر۔ کے معنے ناشکری کے ہین۔

مورخہ ۳۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۳ - رکوع ۱۶ - سورۃ الزمر رکوع ۲)

خداوند تعالیٰ کے اوامر کا پابند بننا اور نواہی سے اپنے آپ کو بچانا یہ بھی تقویٰ کے ایک معنی

مین یہ نہایت لغو خیال ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندون کو دنیا مین ذلیل ہی رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﷲ العزۃ ولرسولہ۔ سُکھ دنیا مین سات قسم کے ہوتے ہین۔ ایک سکھ انسان کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے۔ مثلاً اگر انسان مین حرص نہ ہو۔ تو یہ ایک سُکھ ہے۔ ایسے ہی اگر غضب کا مادہ ہم مین نہ ہو تو سُکھ ہے۔ اسی طرح شہوت نہ ہو۔ تو بدنظری اور خیالات سے آزاد۔ مین نے جریان کے مریضون مین فیصدی ۹۵ ایسے دیکھے جو بدنظری اور خیالی جماعون کے باعث مبتلا ہوئے۔ جھوٹ نہ بولے تو بے اعتباری کا داغ اس سے اُٹھ جاتا ہے۔ کاہلی اور سستی کو چھوڑے دوسرا سُکھ یہ ہے کہ بیوی نیک ہو غمگسار ہو تیسرا سُکھ ماں باپ بہن بھائی وغیرہ رشتہ دارون کی طرف سے۔ چوتھا سُکھ۔ برادری کے ساتھ تعلقات اچھے ہون۔ پانچوان سُکھ غیر قوم اور اپنی قوم سے۔ چھٹا۔ بادشاہ سے تعلق اچھا ہو یعنے گورنمنٹ کی اعلیٰ خدمات انجام دین۔ ساتوان مرتبہ سُکھ کا یہ ہے کہ حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ سے تعلقات اچھے ہون۔ جہان انسان کا دین مذہب اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات بگڑتے ہون۔ تو انسان کو چاہیئے کہ اس مکان کو یا اس شہر یا اس ملک کو چھوڑ دے۔

پس اگر تم اپنی ذات اپنی بیوی ماں باپ اپنی قوم اپنے خدا کے نزدیک بڑا بننا چاہتے ہو تو اپنے تعلقات کو سُدھارو۔

مورخہ یکم نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ تیئیسوان رکوع ۱۷ - سورہ الزمر رکوع ۳)

تمہید۔ دل تین طرح کے ہوتے ہین (۱) سچی بات معاً قبول کرنے والے (۲) مفید و بابرکت بات کا فوراً انکار کرنے والے (۳) اندر سے منکر بظاہر موافقت دکھا کر غیبت مین ہنسی اُڑانیوالے۔

اس رکوع شریف مین اوّل قسم کا ذکر ہے جن کو انشراح صدر حاصل ہُوا۔

نور من ربہ۔ تین قسم ہے (۱) کتاب الٰہیہ جس مین معروف و منکر کا ذکر ہوتا ہے۔ (۲) ارشادات نبوی۔ جس سے راہ نمائی حاصل ہوتی ہے (۳) نور ایمان۔ جس سے قوت ممیزہ حاصل ہوتی ہے۔

متشابھا۔ ایک جیسی آیت ایک دوسرے کی مصدق مین۔ مخالف نہین۔

مثانی۔ ایک ہی امر کو بار بار مختلف رنگون مین بیان کرنے والی۔

للنّاس۔ لوگون کی بھلائی کے واسطے۔

یتّقون۔ دُکھون سے بچین۔

مثلاً۔ جو صرف اللہ کو اپنا معبود بناتا ہے وہی سُکھی رہتا ہے۔

انک میت۔ موت تو بے شک تجھ پر آنے والی ہے۔ لکن انا لہ لحافظون خدا تعالیٰ اس کتاب اور دین اسلام کا محافظ ہو گا۔

یہان تیئیسوین پارے کے نوٹ ختم ہوئے +

اور نہ ہی کوئی کہہ سکتا ہے۔ رسول اللہ کا تسلط کسی جابر کا تسلط تھا۔ امام بخاری کا ترجمہ تو ہیں قرآن شریف کے منشاء کے مطابق ہے۔ کعبہ اگر بیت العتیق نہ ہو۔ تو حج کیسے ہو سکے اگر اس پر اس کے قوانین سے ہی انتظام نہ کیا جاوے۔ تو امن کی جگہ کیسے رہے۔ اب آپ ہی فرمایئے۔ کہ کیا حجاج اور ابن زبیر نے کعبہ پر قرآن شریف کے حکموں کے مطابق عمل کیا تھا یا خود ساختہ قانون چلائے تھے۔ حجاج کعبہ کی ایسی ہی تعظیم کرتا تھا جیسی کہ ابن زبیر کرتا تھا۔ اور حجاج نے بیت اللہ کو تعمیر کر دیا ہے۔ اور پھر حجاج کوئی بادشاہ نہ تہا۔ بلکہ عبدالملک کا سپاہ سالار حکم کے مطابق جنگ کرتا تھا۔ اور اس کی جنگ ابن زبیر کے ساتھ تھی۔ جہاں عبداللہ ابن زبیر ہوتا وہیں وہ اس کے ساتھ جنگ کرتا۔ اگر ابن زبیر مکہ کو چھوڑ جاتا۔ تو حجاج مکہ پر چڑھائی نہ کرتا۔ ان کی جنگ میں کعبہ کے عتق میں فرق نہیں آیا۔ کعبہ کبھی اسیر نہیں ہوا۔ یہ لڑائی کعبہ کی خدمت کے لئے تھی۔ نہ کہ مالک بننے کے لئے۔ اب بھی اگر کعبہ کے متولی شریر ہو جاویں تو متقی مسلمان کیا کریں گے۔ اور اگر کعبہ کو شریروں کے ہاتھ سے چھڑانے کی ضرورت پڑے۔ تو کیا اسی جنگ میں کعبہ کے عتق میں فرق آجاوے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بناء پر مشرکین سے کعبہ چھین کر مسلمانوں کو دیا تھا۔ ان اولیاءہ الا المتقون آپ یہ خوب سمجھئے۔ کہ حجاج اور ابن زبیر کی جنگیں جابروں کی جنگیں نہیں بلکہ خادموں کے جھگڑے ہیں۔

یہاں میرے کلام میں شریر کا لفظ سن کر ایسا خیال نفرما لینا۔ کہ نعوذ باللہ میں حضرت ابن زبیر کو شریر خیال کرتا ہوں۔ ایسا نہیں۔ بطور تمثیل کہا ہے۔ نیز عبدالملک اور حجاج دونوں ابن زبیر کو سلطنت کا باغی یقین کرتے ہیں۔ تیمور۔ قادیان

حفظ التقدم طاعون میں مفید

اجوائن دیسی آٹھ حصہ۔ کھانے کا نمک ایک حصہ دونوں کو باریک کرکے سفوف کرکے چھان کے رکھیں اور صبح و شام اس کی ایک چٹکی کھا کر اوپر سے ایک گھونٹ پانی پی لیا کریں۔ صدقہ۔ دعا۔ خیرات۔ استغفار۔ لاحول۔ خشوع

مردم شماری میں ہندو

ہندوؤں سے پوچھا گیا تھا کہ وہ ہندو کی تعریف کریں اس امتحان میں ہندو قوم جس طرح پر فیل ہوئی ہے۔ وہ ایک تمدن و تہذیب کا دعوےٰ کرنے والی قوم کے لئے موجب شرم ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی تعریف ہے کہ جو کہے کہ میں ہندو ہوں وہ ہندو ہے یا جو مسلمان و عیسائی نہیں وہ ہندو ہے۔ بعض آریہ مہاشے تو ایسے گھبرائے۔ کہ انہوں نے یہاں تک لکھدیا "جہاں تک مذہبی عقائد و رسوم کا تعلق ہے۔ چار تو ایک طرف رہے

ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ بھنگی بھی ہندو مذہب میں شامل ہیں۔"

پھر لطف یہ کہ اس ندامت کو مٹانے کے لئے مسلمانوں پر اعتراض شروع کر دئے۔ کہ مسلمان کون ہیں۔ حالانکہ ایک جاہل سے جاہل مسلمان بھی اپنے مذہب کا اصل الاصول جانتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یہ کوئی چھپی بات نہیں۔ بلکہ کوٹھوں پر چڑھ کر دن میں پانچ دفعہ اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ بھلا تم لوگ بھی کوئی اپنے لئے معیار تو قائم کرو۔ دیکھو مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں۔ جو خدا کو ایک اور اس کے برگزیدہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رسول و خاتم النبیین نہ مانتا ہو۔ یہ کہنا کہ احمدی مرزا غلام احمد صاحب کو پیغمبر مانتے ہیں۔ . . . . . کوئی ان کو اسلام سے جدا نہیں کرتا کیونکہ جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد معبوث ہوتا ہے اور ایسے لوگ اس امت میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو خدا سے شرف مکالمہ حاصل کریں۔ مگر شریعت نئی کوئی نہیں لائے گا۔ اور اخیر میں ایک مہدی مسیح آنے والا ہے۔ اب یہ علیحدہ بحث ہے کہ اس خطاب کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد تھے یا نہیں۔ اصول میں کوئی جھگڑا نہیں۔ پھر یہ بھی کوئی تفریق نہیں کہ مغل اور جولاہے آپس میں رشتہ نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ رشتہ نہ کرنا بھی اسلام ہی کے حکم کی ماتحت ہے۔ ایک لڑکی جس نے ایک اعلےٰ حیثیت و حالات میں پرورش پائی ہے اسے ایک ادنےٰ حیثیت و حالات میں بھیجدینا اس پر ظلم کرنا ہے اور سب سے پہلے ذاتوں کی عداوت انگیز تفریق مٹانے والا تو یہی اسلام ہے جس نے فرمایا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

اعلان صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۱) اس وقت مردم شماری کا کام گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہے۔ اس موقعہ پر احمدی احباب کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی قومیت لکھاتے وقت اپنے آپ کو احمدی فرقہ میں لکھاویں۔

+ تمام احباب کے لئے (جو یہ نوٹس پڑھیں) ضروری ہے کہ وہ اپنے احمدی دوستوں آشناؤں بھائیوں کو جہاں تک ان کا حلقہ واقفیت وسیع ہے۔ یہ ہدایت کریں کہ وہ التزام سے اپنے تئیں اور اپنے نابالغ بچوں کو بھی احمدی لکھاویں اور خوب خیال رکھیں کہ بعض وقت لکھنے والے بغیر پوچھنے کے ہی ...

(۲) بعض جگہ سے احباب صدر مقام قادیان سے واعظ یا لیکچرار سالانہ جلسوں میں بلا بھیجتے ہیں۔ مگر ساتھ اون کے اخراجات سفر نہیں بھیجے جاتے۔ جو صدر انجمن کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس قسم کا خرچ مل ملا کر صدر انجمن پر ایک معقول بوجھ پڑ جاتا ہے اس لئے انجمنوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جو احباب جسقدر واعظ یا لکچرار صدر مقام سے بلاویں ان کا خرچ آمد و رفت کا ادا کرنا چاہیئے۔ اور وہ کوشش کریں کہ یہ رقم مقامی چندہ یا یکمشت چندہ سے ادا ہو۔

محمد علی سکرٹری

رام مورتی اور عصمت اللہ

کچھ عرصے سے ہمارے یاران وطن نے پروفیسر و ڈاکٹر کو ہندو و مسلم سوال بنا رکھا ہے اخبار عام نے اپنی مشہور و قابل تعریف پالیسی کے مطابق اس پر خوب محاکمہ کیا ہے اور آریوں کو شرم دلائی ہے۔ کہ ایک طرف سے ہمارے سماجی رایفارمر مورتی پوجا کو بت پرستی کہہ کر اس پر دولتیاں جھاڑتے ہیں۔ اور دوسری طرف ایسی شرمناک نمائش اپنی بت پرستی کی پیش کی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اس کے برابر تاریک اور مکروہ بت پرستی کیا ہو سکتی ہے۔" نہیں ڈاکٹر عصمت اللہ یا پروفیسر کریم بخش غلام ربانی مرادآبادی کے کرتب دکھانے سے اگر خوشی ہوتی ہے۔ تو وہ اس پہلو میں ہے۔ کہ اسلام پر اس رنگ میں ایک حملہ کیا گیا تھا کہ بہ بحریہ اور گوشت نہ کھانے کے سبب رام مورتی بھیم اور ارجن ہے (گو اخبار عام کے نزدیک کوئی سچا ہندو ایسی بے وقوفی نہیں کر سکتا) تو خدا نے اسی رنگ میں جواب دے دیا۔ کہ مت اہل شخص۔ گوشت کھانے والا بھی یہ کرتب دکھا سکتا ہے۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ اسلام کے اصول اور مسائل بالکل حق ہیں۔ اور دنیا میں و آخرۃ میں جسمانی و روحانی ترقیات کے سرچشمے۔ و للہ الحمد۔

ہیل عینک کی شناخت

تھوڑی سی ہلدی لیکر ایک پتھر پر رگڑیے جب پیلا ابٹنی رنگ نکل آوے۔ تو اسی پتھر پر عینک کے تال یعنی لینز کا ایک کنارہ رگڑیے یعنی گھسے۔ اگر وہ تال پتھر کا ہو گا۔ تو ہلدی کے رنگ میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو گی اور

منگھیر کا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ سلسلہ احمدیہ۔ نبوت محمدیہ کے اثبات میں دلائل مفصل بیان کئے گئے ہیں۔ بہت نیک اثر ہوا۔ کئی ایک مخالف نرم ہوئے۔ بعض اتنے قریب ہوئے۔ کہ بیعت کے واسطے تیار ہیں۔ ایک نوجوان پہلے سخت مخالف تھا اس نے توبہ کی۔ اور بیعت کا خط لکھ دیا ہے۔

مفتی صاحب و شاہ صاحب مونگھیر سے اورین ہوتے بھاگلپور گئے۔ جہاں لکچر ہوا۔ اب بنارس الہ آباد سے ہوتے واپس آتے ہیں۔

درخواست نکاح ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت۔ بائیس سال عمر احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر صاحب بدر ہووے۔ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر۔

دوسری آواز انصار بدر مضمون پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں میرے خیال میں ۱۲ میں وہ لوگ شامل ہونے چاہئیں۔ جن کو پچاس روپے ماہوار سے زیادہ اور ۲۰ سے نیچے ہو۔ اور ان سے پانچ روپے لئے جاویں۔ چونکہ عاجز کو اس پرچہ سے بہت ہی محبت ہے اس لئے باوجود تیس روپے ماہوار تنخواہ ہونے کے ۵ روپے ماہوار کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے نام پانچ روپے ماہوار کا وی پی ارسال فرماویں

محمد رشید گوجر

صدائے اقبال

تجارت کا راز

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا۔ فیس مبلغ للعہ مقرر تھی۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے موجب فیس ۱۲ کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھی وغیرہ صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنیکی عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب بے جواب (۳) اگر میری بتائی کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیدی جاوے گی۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت منیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال احمدی۔ موضع جنڈ ولی سب آفس (کھوڑ) ٹالوالہ تحصیل و ضلع لائل پور)

خط۔ پتہ۔ نمبر۔ تاریخ۔ نام ۱۲

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے فوراً پتہ ذیل سے منگالو۔ (۱) پانچ پانچ حروف اور دو سٹ ہندسے مع دو لائن ٹائپ ہولڈر۔ چھٹی خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس، تہتر (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چھٹی خود سیاہی دینے والی گدی۔ فی بکس دس آنے (۱۰)

المشتہر۔ جیون لال کمپنی۔ گوجرانوالہ (پنجاب)

کتاب طب روحانی

اس کتاب میں جسمانی امراض کا علاج بذریعہ عمل الترب یا علوم توجہ یا مسمریزم کے بہت مشرح مندرج ہے عبارت اس کی آسان اردو ہے اور ادنے استعداد والا بھی اس کو پڑھ سکتا ہے اور بیماریوں کا علاج کر سکتا ہے جہاں تک ہو سکا ہے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی گئی تاکہ عام لوگ جو اس کا شوق کریں اس علم کو سیکھ کر فائدہ اٹھاویں اور بیماریوں کا علاج کر کے ثواب حاصل کریں۔ پھر اگر کوئی بات اس کے متعلق پوچھنا چاہیں اور اپنے اپنے معلومات کو بڑھانا چاہیں یا اول اول تجربہ کرنا چاہیں۔ تو راقم سے خط و کتابت کریں۔ قیمت اس کی ایک روپیہ ہے اور محصولڈاک ۲ ہے۔ راقم سے طلب فرماویں۔

م - ح - معرفت اخبار بدر - قادیان - گورداسپور

کشتہ و سرمہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ صرف اس لئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو یہ لوگ فائدہ اٹھاویں۔ **کشتہ جریان** یعنی دھات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی۔ قیمت فی تولہ معہ بدرقہ و محصول ڈاک ہے۔ **سرمہ** کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء ماميران و موتی ہیں یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۱۲ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر۔ عبدالرحمان کاغانی احمدی قادیان

بیعت نامہ بزبان پنجابی۔ پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ صرف ۲۰۰ جلد باقی ہیں مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس سے طلب کرو۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنو ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اول دوا ہے گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہوتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک سے چار شیشی ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کریں

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمی ہے۔ بالوں کو سیاہ بھنورا و چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے۔ صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لیپنے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت۔ لگاؤ اور خشک ہوتا ہے چار منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلتے بنو۔ سردیوں میں نہانے اور دھو کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ ۲۔ علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں تیر بہدف ثابت ہوئیں۔ وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ مجرب آتشک فیدرجن ۲ مجرب بواسیر خونی و بادی۔ قیمت فی ڈبیہ عہ۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ صہ۔ سفوف جریان ۱۲ مجرب بھی فیدرجن دو روپے۔ نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ چار آنے۔ محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

منیجر کارخانہ قدرتی خضاب انئہ ملونڈی والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انصارِ بدر کی خدمت میں التماس

بدر کے معزز مددگارو! باوجود ان کمزوریون کے جو بسبب بعض معذریون کے بدر کی اشاعت کے سال نہم کے لاحق حال رہی ہین - بدر نے آپ کی خدمت مین مناسب موقعہ وقت روحانی غذا کے پہونچانے مین اپنی طرف سے کوتاہی نہین کی - مالک و کارکنان اخبار آپ صاحبان کے مشکور ہین - کہ آپ نے وقت پر قیمت ادا کر کے اور نیز نئے خریدار بناکر بدر کی اعانت کی - اللہ تعالے آپ کو جزائے خیر دے لیکن جن صاحبان نے قیمت کے ادا کرنے مین تساہل کیا - ان کے سبب سے بدر کو جو حرج و نقصان ہوا - اس کا اثر نہائت افسوس ہے - کہ ان خریدارون پر بھی پڑا جو بروقت قیمت دے چکے تھے - ہماری قومی حالت ایسی نہین - کہ ہم ایک بڑی رقم بطور راس المال کے لے کر کسی کام کو شروع کرین - یہان تازہ آمد پر صبح و شام کا گذارا ہے - اخبار کی قیمت کے سوائے اور کوئی آمد کا ذریعہ بھی نہین - پروپرائیٹر صاحب بھی ایسے مالدار نہین - کہ ہر سال اس مین ڈالتے جاوین - آج تک انہون نے اخبار کے فنڈ سے کوئی فائدہ تو حاصل کیا نہین بلکہ سینکڑون روپیہ اس پر خرچ کیا ہے - اور صرف ایک دینی خدمت کے لحاظ سے اس کام کو نبھائے چلے جاتے ہین - زیادہ تر وقت ایسے ہی خریدارون کی طرف سے ہوتی ہے - جو قیمت ادا نہین کرتے اور اخبار برابر وصول کرتے جاتے ہین - وی پی کیا جاوے تو فوراً واپس کر دیتے ہین - ایک دفعہ نہین کئی کئی دفعہ وی پی واپس کرتے ہین - اور پھر اخبار بھی جاری رکھنا بہرصورت چاہتے ہین - ایسے خریدارون کی طرف بقایا اس وقت قریباً

تین ہزار روپیہ

ہے - اس قدر حرج اور نقصان اُٹھا چکنے کے بعد کیا مناسب ہوگا کہ آئیندہ کے واسطے ایسے خریدارون کے نام اخبار بند کیا جاوے اور صرف اُن صاحبان کے نام اخبار روانہ ہو جن کی قیمت پیشگی وصول ہو جاوے - یعنی صرف ان صاحبان کے نام اخبار روانہ کیا جاوے - جو یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کا

وی پی وصول کرلین

اس مین شک نہین کہ ایسا قاعدہ بنانے سے خریدارون کی تعداد مین کمی ہونے کا اندیشہ ہے - لیکن جو خریدار قیمت ہی نہین دیتے - اون کے رکھ چھوڑنے سے بھی کوئی فائدہ نہین - اس معاملہ مین ہمارے معزز ناظرین کا

کیا مشورہ ہے

امر دوم - جو مین عرض کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے - کہ ہمارے ذی مقدرت احباب کی بہت توجہ اس امر کی طرف درکار ہے کہ وہ اخبار کی مالی امداد کرین - ایک غریب آدمی کے واسطے جہان ایک روپیہ کا دینا بھی مشکل ہوتا ہے وہان ایک وسعت والا انسان سو روپیہ بھی خرچ کرنا کچھ بوجھ نہین سمجھتا اس واسطے ہم چاہتے ہین - کہ اخبار کی شرح مین صاحبان مقدرت معاونین اضافہ فرماوین - اور آئیندہ قیمت اخبار بمعہ ضمیمہ مفصلہ ذیل ہو -

درجہ اوّل - مبلغ تین سو روپیہ ماہوار سے زائد آمدنی والے معززین سے - مبلغ عہ

درجہ دوم - مبلغ سو روپیہ ماہوار سے زائد آمدنی والے معززین سے - مبلغ صمہ

درجہ سوم - اس سے کم کے واسطے مبلغ للعہ

درجہ چہارم - اس کے بالعوض اُن برادران سے جن کی ماہوار آمد پچیس یا اس سے کم ہو - صرف سے سالانہ چندہ لیا جائے گا -

جو صاحب ضمیمہ نہ لینا چاہین ان سے درجہ اوّل مین معہ درجہ دوم للعہ - درجہ سوم و چہارم ۱۲ چندہ سالانہ لیا جاوے امید ہے کہ ہمارے معزز ناظرین اس بات کی اجازت دینگے کہ یکم دسمبر کو جو اخبار وی پی کیا جاوے - وہ اسی نرخ کے مطابق ہو - انتہی

نرخ مذکورہ بالا کے مطابق وی پی ہوگا

ہان اس کے ساتھ ہم ایک سہولت ان خریدارون کو دینا چاہتے ہین - جو تمام قیمت یکبارگی نہ دے سکتے ہون اور وہ سہولت یہ ہے - کہ قیمت باقساط پیشگی وصول کی جاوے مثلاً ایک ایک روپیہ ماہوار - یا جسطرح وہ پسند کرین - اس کے متعلق خط و کتابت کر لینی چاہیئے -

ایک التماس ہم نامہ نگارون کی خدمت بھی رکھتے ہین - مگر وہ انشاء اللہ تعالے اگلے اخبار مین دی جائے گی -

ضرورت

مددگار قادیان مین ایک احمدی دوکاندار کو ایک مددگار ساتھی کی ضرورت ہے - جو بصورت ملازمت یا مشارکت اس کے ساتھ رہے - تاکہ وہ نمازون وغیرہ دینی ضروریات کو بہ آسانی پورا کرسکین درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے -

محرر ایک محرر کی ضرورت ہے - جو انگریزی اور اردو خوشخط لکھ سکتا ہو - نمونہ خط آنا چاہیئے درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ ہو -

ملازم گھر کے کام کاج کے پورا کرنے کیواسطے ایک ملازم کی ضرورت ہے - درخواست جوابی کارڈ پر ہو -

المخطبہ ایک لڑکی شریف خاندانی، عمر سترہ برس اردو لکھنا پڑھنا - سینا پرونا جانتی ہے اس کے واسطے ایک لائق نوجوان احمدی قوم ککے زئی کی ضرورت ہے - درخواست معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - اور درخواست کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ ہون -

ایک مسلمان گریجوایٹ کا نماز کے برخلاف لیکچر

انجمن ہمدرد اسلام سری نگر کے ایک معمولی جلسے مین ایک نہائت افسوسناک بحث ہوئی - وہ یہ کہ پریذیڈنٹ جلسہ خان صاحب شیخ امام الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تحریک کی - کہ ممبرون کو پابند صوم وصلوٰۃ ہونا چاہیئے - اس پر ایک دو صاحبون نے نہائت گرمجوشی سے کہا کہ کیا نماز کے بغیر ہم مسلمان نہین رہ سکتے اور یہ کہ نماز نہ پڑھنے سے ہم اسلام سے خارج نہین ہو سکتے - یہ بھی سُنا گیا ہے کہ کسی سابقہ جلسہ مین ایک نوجوان گریجوایٹ علیگڈھ نے جو یہان ایک معزز عہدہ پر ملازم ہے نماز کے برخلاف لیکچر دیا تھا اور اپنے زعم مین نہائت تدبر سے یہ ثابت کیا تھا کہ نماز کوئی ایسی ضروری چیز نہین ہے اللہ اللہ یہ زمانہ بھی آنے والا تھا - کہ خود مسلمانون کے منہ سے نماز کے برخلاف آواز نکلے - جب نماز جیسے فرض کی نسبت جسکی تاکید مین سراپا قرآن شریف بھرا ہوا ہے - عدم ضرورت کی بحث کی جاوے تو اور ارکان اسلام کا خدا حافظ - جب ہم نے خدا کو کلام (قرآن)

کلامِ امیر

جو نہ مانے اس کا کیا علاج

مکرم بندہ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مفصلہ ذیل سوالوں کا جواب حضرت مولانا جناب مولوی صاحب سے لیکر ہمیں روانہ فرماویں ۔ تو مشکور ہونگا ۔

(۱) جماعت میں اگر دو آدمیوں کی باہم عداوت ہو تو جماعت کو یا جماعت کے مسلم سرگروہ کو کیا کرنا چاہیئے ۔

(۲) اگر جماعت یا امام کا کوئی مسلم سرگروہ دونوں کو صلح کرنے کا حکم دے اور ایک شخص صلح سے باوجود بار بار کہنے کے انکار کرے ۔ تو جماعت کو یا اس مسلم سرگروہ کو اس شخص کے متعلق کیا کرنا چاہئیے ۔

(۳) کیا اس زمانہ میں جماعت کے باہمی اندرونی سیاست کے واسطے بھی کوئی قانون قاعدہ ہے یا نہیں ۔ یا یہ کہ ممبر جو چاہے کرے اور جماعت اس سے محبت اور برادری کا تعلق برابر قائم رکھے ۔

جوابات میں اگر کوئی قرآن شریف کی آیت یا حدیث کا حوالہ ہو ۔ تو بہتر ہوگا ۔

مندرجہ بالا خط کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل دیا

(۱) ان کو نصیحت کریں ۔ الدین النصح ۔ اور نہ تھکیں اور پھر دعا کریں یستغفرون للذین امنوا ۔

(۲) بعد نصیحت اور دعا کے پھر اس کے لئے بالادست لوگوں کو اطلاع دی جاوے اور اگر پھر نہ مانے ۔ تو اس کو جماعت سے الگ یقین کریں ۔ آیۃ ۔ وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا کافی ہے ۔

(۳) قواعد کا نفاذ حکومت پر موقوف ہے یا رعب پر ۔ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ ۔

کیا ہم پھر وچھووالی میں جا سکتے ہیں

وچھووالی کی آریہ سماج کے پرنسپل صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا ۔ کہ خواجہ صاحب ان کے جلسہ پر ایک لیکچر دیں ۔ جس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا ۔

مکرم معظم پرنسپل صاحب بالقابہ وادابہ ۔ خاکسار پورے طور پر بحمد اللہ مذہب اسلام سے آگاہ ۔ اور اسلام کے اصول بآواز بلند یا بخوشی سنائے جاتے ہیں ۔

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ ۔ قرآن کریم کا کلمہ ہے اس کا ترجمہ یہ ہے ۔ مت گالی دو ان کو جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا ۔ اس حکم کے مطابق ہم کسی کے معبود کو برا کہنے کے مجاز نہیں ۔

پھر صرف دنیا میں ہماری جماعت تھی ۔ جس نے پیام صلح لاہور میں دیا ۔ مگر میرے معزز اور شریف انسان ۔ ہمیں وچھووالی کا ایکبار پورا سبق دیچکا ہے ۔ میں خود اس لکچر میں تھا جس میں مہمانوں کا ذرا لحاظ نہ ہوا ۔

پھر اس وقت ہماری جماعت ایک شخص کے ماتحت ہے اور ممبران آریہ سماج آزادی میں پوری ڈگری لے چکے ہیں ۔ وہ جماعت کسی خاص مقتدا کے ماتحت نہیں ۔

خاکسار نور الدین ۔ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

چکڑالوی

ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ چکڑالہ کے مولوی سے تو ملنے کا موقعہ نہیں ہوا ۔ کہ اسے دریافت کروں مگر بیشک اس کے مقرب لوگوں سے پوچھا ہے ۔ کہ تم لوگ کلمہ پورا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو اس لئے اکٹھا نہیں پڑھتے ۔ کہ قرآن کریم میں ایک جگہ موجود نہیں ۔ یہ نماز کہاں کہاں سے اکٹھی کر کے جوڑی ہے پھر ان میں تین رسالہ نکلے ہیں ۔ سب کی نماز الگ الگ ہے ۔

دوم ۔ نماز کے وقت منہ کو قبلہ کی طرف کرنیکا حکم قرآن کریم میں کہاں ہے ۔ مگر آج تک کسی نے کچھ نہیں بتلایا ۔

اسلام اور ایمان کہیں تو ایک معنے میں آتے ہیں اور کہیں اسلام وسیع معنے میں آتا ہے ۔

ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں صلی اللہ علیہما وبارک وسلم (آمین) عظیم الشان رسول ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل فرمایا ہے ۔ مگر وسعت کا فرق دونوں میں ہے ۔ اس لئے وسیع معنے والا لفظ بڑے کے لئے اور دوسرے کے لئے دوسرا تجویز ہوا ہے ۔ ولعل اللہ یحدث بعد ذلک ۔

نور الدین ۔ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

ہمارا کام فتویٰ لگانا نہیں

ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے نہ ماننے والے کے حق میں کیا فتویٰ دیا جاوے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ہمیں یا آپ کو یا کسی مفتی کو کیا ضرورت ہے ۔ آپ اس معاملہ کو حوالہ بخدا کریں ۔ اللہ تعالیٰ کے مامور کو جو نہیں مانتا ۔ اللہ تعالیٰ خود اس معاملہ کا انتظام کر سکتا ہے ۔

خاکسار نور الدین ۔ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

چند سوالوں کے جواب

ایک شخص کے سوالات کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا ۔

سوال (۱) کیا آپ اپنے مریدوں کو اچھا جانتے ہیں یا کہ دیگر عاجز مسکین کو بھی ۔

جواب (۱) میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو اچھا سمجھتا ہوں ۔

سوال (۲) کیا آپ اپنے مریدوں کی التجا منظور کرتے ہیں ۔ یا کہ کسی دیگر عاجز کی بھی ۔

جواب (۲) بقدر طاقت میں التجا کسی کی ہو ۔ پورا کرنا چاہتا ہوں

سوال (۳) کیا آپ اپنے مریدوں کا چندہ منظور کرتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کا بھی ۔

جواب (۳) سب کا چندہ لیتا ہوں منظور کرنا اللہ کا کام ہے ۔

سوال (۴) کیا آپ اپنے مریدوں کو زیر نظر رکھ کر گناہوں سے بچانا چاہتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کو بھی ۔

جواب (۴) گناہوں سے اللہ تعالیٰ ہی بچا سکتا ہے میرا کام نہیں

سوال (۵) کیا آپ اپنے مریدوں کی درخواست منظور کرتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کی بھی ۔

جواب (۵) بقدر امکان درخواست ہر شخص پر توجہ ہے ۔

سوال (۶) کیا آپ اپنے مریدوں کے عریضہ کا جواب دیتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کو بھی ۔

جواب (۶) جواب بقدر طاقت دیتا ہوں ۔

نور الدین ۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

دوائی میں حل شدہ شراب

سوال ۔ کسی دوا کو شراب میں حل کر کے اسکو آگ دے کر بعدہٗ اس کو کسی مرض میں کھلانے کا کیا حکم ہے ۔

جواب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ شراب جب آگ میں جل گیا ۔ تو اسکا حکم حرمت باطل ہوگیا ۔ بلکہ جب شراب کا سرکہ بن جاوے ۔ تو پھر جائز ہو جاتا ہے ۔ والسلام

نور الدین ۔ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

چٹوں کی درستگی

گذشتہ ہفتہ سے جو اخبار روانہ ہوتا ہے اس پر نئی چٹیں لگائی جاتی ہیں سب خریدار اپنی چٹ پر ایک نگاہ ڈالیں ۔ اور اگر کوئی غلطی ہو تو اس سے مطلع فرماویں

اخبار کی جلد دہم کی وصولی کیواسطے یکم دسمبر ۱۹۱۱ء کا پرچہ وی پی روانہ کیا جائیگا سب خریدار مطلع رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکفرین کے ایک اشتہار کا جواب

(رقم فرمودہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب)

مدرسہ اصلاح دارین کے چند مہتممان کی طرف سے ایک فتویٰ اس مضمون کا شائع ہوا ہے۔ کہ جو احمدیوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور اس فتوے کے آخر میں چند باتیں لکھی ہیں۔ کہ یہ احمدیوں کے کفر پر دلیل ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس اشتہار میں کوئی ایسی بات نہیں جس کا جواب نہ دیا جا چکا ہو۔ ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں۔ بیسیوں دفعہ ان سوالوں کا جواب بہت شرح و بسط سے دیا جا چکا ہے۔ مگر پھر وہی اعتراض دہرائے جاتے ہیں۔ خلاصہ اعتراضات یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ انبیاء کو گالیاں دیتے تھے۔ چنانچہ آپ نے یسوع کو گالیاں دی ہیں۔ دوسرے یہ کہ مرزا صاحب چند پیشگوئیوں کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ پوری ہوگئی ہیں اور حالانکہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مثلاً دجال اور یاجوج و ماجوج کی پیشین گوئیاں۔ اور تیسرے یہ کہ مرزا صاحب کا دعوےٰ ہے کہ مسیح موعود جس کی قرآن شریف اور احادیث میں خبر دی گئی ہے اس کا منکر اس کا کافر ہے۔ یہ تینوں سوال ایسے بھدے اور کمزور ہیں کہ ان کے جواب کے لئے باریک دلائل کی کچھ ضرورت نہیں۔

اول سوال یہ ہے کہ حضرت صاحب انبیاء کو گالیاں دیتے ہیں اور یہ کہ مسیح کی نسبت آپ نے بہت کچھ برا بھلا کہا ہے سویاد رہے کہ مخالف سے اس کے معتقدات کے مطابق گفتگو کی جاتی ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تو ایک ہی ہے۔ مگر اسکی نسبت مختلف مذاہب اس کی طرف مختلف صفات منسوب کرتے ہیں۔ مسیحی اسے رحم سے عاری سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک رحم مسیح کی صفت ہے۔ اور آریہ اسے کل موجودات کا خالق ہونے سے جواب دیتے ہیں۔ تو اب جبکہ مسیحی سے ہم گفتگو کرینگے۔ تو لازماً ہم کو کہنا پڑے گا۔ کہ وہ خدا جو تم پیش کرتے ہو وہ ناقص ہے۔ حالانکہ انکا خدا اور ہمارا خدا تو ایک ہی ہے صرف ان کے معتقدات میں اس کی طرف کچھ ایسی صفات منسوب کی جاتی ہیں۔ کہ جو خدا تعالیٰ میں پائی نہیں جاتیں۔ تو ہمارے اس قول سے خدا تعالیٰ کی شان میں کچھ گستاخی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم نے اگر نقص منسوب کیا ہے۔ تو اس نام نہادی خدا سے کیا ہے کہ جو رحیم نہیں ہے۔ اسیطرح آریہ کو اگر ہم کہیں کہ تمہارا خدا ناقص ہے۔ کیونکہ وہ خالق نہیں۔ تو اس سے یہ تو معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ہم نے گستاخی کی ہے۔ کیونکہ آریوں کا خدا اور ہمارا خدا تو ایک ہی ہے بلکہ ہمارے قول سے نقص اسی ان کے ذہنی خدا کو لازم آتا ہے کہ جو خالق نہیں۔ پس اگر اسی اصل کے ماتحت حضرت صاحب نے یسوع کی نسبت مسیحیوں کے اعتقاد کے مطابق کوئی الفاظ استعمال کئے۔ تو کیا غضب ہو گیا۔ مسیحی اعتقاد رکھتے ہیں کہ نعوذ باللہ یسوع کی بعض نانیاں فاحشہ عورتیں تھیں۔ اور وہ مانتے ہیں کہ ان کا امتحان شیطان نے لیا تھا۔ اور قریب تھا کہ وہ اس کے پیچھے لگ جاتا۔ اور اسیطرح اور بہت سے عیب اس کی ذات سے منسوب کرتے ہیں۔ سو حضرت صاحب نے انکو الزام دیا ہے کہ جب اس کی نسبت تم ایسے گمان رکھتے ہو۔ تو پھر وہ خدا کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور یہ بات کچھ ایسی نہ تھی۔ کہ اس پر شور مچایا جاتا۔ اصل میں یہ بھی ایک تحریف ہے۔ جو مسیحیوں نے مسیح کی ذات میں کی ہے۔ اور جسطرح انھوں نے اپنی کتابوں کو ترجمہ در ترجمہ کر کے تحریف کی ہے۔ اسی طرح اپنے نبی کے واقعات میں بھی بے سروپا باتوں سے کام لیا ہے چنانچہ باوجود اس کے کہ قرآن شریف نے توریت و انجیل کو خدا کا کلام کہا ہے۔ پھر بھی ان کے بہت سے مسائل کی ہمارے مخالف علماء تردید کرتے ہیں۔ اور اگر پوچھا جاوے۔ تو یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ انجیل تو تحریف شدہ ہے۔ اس لئے ہم اس انجیل کی تردید نہیں کرتے جو الٰہی کلام ہے۔ بلکہ اس انجیل کی تردید کرتے ہیں۔ جو کہ انسان کا کلام ہے۔ سو اسیطرح مسیحیوں نے مسیح کے وجود میں بھی تحریف سے کام لیا ہے اور وہ مسیح جو خدا کا نبی تھا۔ اور نیک اور پاک اور بزرگ تھا اور شیطان اس کے امتحان پر قادر نہ تھا۔ اسے بدلکر ایک اور مسیح اس کی جگہ کھڑا کر دیا۔ جو خدائی کا دعوےٰ کرتا ہے جسکا امتحان شیطان لیتا ہے اور جو کفارہ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلاتا ہے۔ اور تمام مقدس بزرگوں کو چور و بٹ مار کہتا۔ پس اگر اس مسیح پر ہم اعتراض کریں۔ تو ہم پر کیا الزام ہو سکتا ہے جبکہ خود ہمارے مخالفین تحریف شدہ انجیل پر اعتراض کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ تو اگر کوئی تحریف شدہ مسیح پر اعتراض کرتا ہے تو اس پر کیوں الزام لگاتے ہیں۔ جیسے مسیح خدا کا نبی ہے۔ ویسے ہی انجیل بھی خدا کا کلام ہے۔ پس اگر اس انجیل پر اعتراض کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ تو مسیحیوں کے پیش کردہ مسیح پر اعتراض کرنا جائز ہو سکتا ہے جیسے خدا نے انجیل کو اپنا کلام مانا ہے اور اسے محرف اور مبدل قرار دیا ہے۔ اسی طرح مسیح کو بھی اپنا نبی اور مسیحیوں کے پیش کردہ مسیح کو محرف مبدل تسلیم کیا ہے جیسا کہ قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ پس جیسا کہ اس محرف و مبدل انجیل پر اعتراض کرنے سے اس انجیل کی ہتک نہیں ہو سکتی۔ جو خدا نے اتاری تھی۔ اسی طرح مسیحیوں کے پیش کردہ مسیح پر اعتراض کرنے سے اس مسیح کی جو خدا کا نبی تھا کوئی ہتک نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ اگر حضرت صاحب نے مسیح کے بارہ میں کچھ لکھا ہے۔ تو وہ ہمیشہ مسیحیوں کے برخلاف لکھا ہے۔ کوئی ثابت تو کرے کہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے پھر حضرت نے مسیح کی نسبت ایسی باتیں لکھی ہوں۔ اگر وہ مسیح کو ذاتی ایسا برا سمجھتے (نعوذ باللہ) تو مسلمانوں کے برخلاف بھی اس کو اسی رنگ میں پیش کرتے۔ مگر جب آپ نے یسوع کی نسبت کوئی لفظ لکھا ہے۔ تو وہ مسیحیوں کو مخاطب کر کے ان کے معتقدات کے مطابق لکھا ہے۔

پھر میں حیران ہوں کہ حضرت صاحب مسیح کو برا کہہ بھی کسطرح سکتے تھے۔ آپ کا کل فخر اور دعوےٰ تو یہی تھا۔ کہ میں مثیل مسیح ہوں۔ تو اگر آپ مسیح کو ایسا برا جانتے تھے۔ تو اس کے مثیل کیوں بنتے۔ کوئی جب اپنی بہادری جتانے لگتا ہے۔ تو اپنے آپ کو شیر سے مشابہت دیتا ہے یا بکری سے؟ پھر جو فخر کرے کہ میں شیر کی طرح ہوں۔ کیا اس کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ وہ شیر کو بزدل سمجھتا ہے اس قدر لوگوں سے مخالفت برداشت کی۔ گالیاں سنیں تکلیفیں برداشت کیں اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ اپنے آپ کو مثیل مسیح کہتے تھے۔ پھر اگر آپ مسیح کو نعوذ باللہ برا جانتے تھے۔ تو اس سے مشابہت کا دعوےٰ کیوں کرتے۔ مثلاً کوئی شخص اعتراض کرے۔ کہ رسول اللہ نے نعوذ باللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ تو ہم قطع نظر اور واقعات کے اسے کہیں گے۔ کہ تو احمق ہے آپ تو اپنے آپ کو مثیل موسےٰ کہتے تھے۔ پھر یہ کس طرح ممکن تھا کہ آپ حضرت موسیٰ کو گالیاں دیتے۔ اسیطرح جب کہ حضرت صاحب اپنے آپ کو مثیل مسیح کہہ کر دعویٰ کرتے تھے۔ کہ میں خدا کی نظروں میں معزز ہوں۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ آپ مسیح کو برا سمجھیں۔

دوسرا یہ اعتراض ہے۔ کہ آپ نے بعض پیشگوئیوں کی

نسبت لکھا ہے۔ کہ یہ پوری ہوگئی ہیں۔ میری سمجھ میں تو یہ اعتراض نہیں آیا کہ اس کا کیا مطلب ہے کیا ہمارے مخالفین کا یہ مطلب ہے کہ رسول اللہ کی کسی پیشگوئی کو پورا نہ ہونے دیا جاوے۔ اگر وہ یہ چاہتے ہیں تو سخت غلطی پر ہیں۔ جو پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں ہم تو انکا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جبکہ دجالی صفات پادریوں میں ہم پاتے ہیں اور اس کے گدھے کی صفات ریل میں موجود ہیں۔ اور انگلش اور روسی قوم کے یاجوج اور ماجوج ہونے میں کلام کی گنجائش نہیں اور دابۃ الارض کے معنے علماء کا گروہ ثابت ہیں۔ تو پھر اس کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اور جو لوگ خواہ مخواہ ان پیشگوئیوں کے پورا کرنے کے لئے عجیب الخلقت مخلوقات کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ان کو دین اسلام سے کچھ تعلق نہیں بلکہ عجائبات کے دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ یہ لوگ نہیں سوچتے۔ کہ اگر انہوں نے ایسا ہی پر زور دیا۔ تو رسول اللہ نے جو دو کڑے اپنے ہاتھ میں دیکھے تھے اور اس کے معنے مسیلمہ اور اسود عنسی کے کئے تھے۔ اس کی کیا تاویل کرینگے۔ کیا رسول اللہ پر بھی نعوذ باللہ تاویلوں کا الزام دیں گے۔ سچی بات یہ ہے۔ کہ الٰہی کلام میں ایک غیب ہوتا ہے جو اپنے وقت پر جاکر ظاہر ہوتا ہے اور اس وقت تک لوگ کچھ کا کچھ ہی سمجھتے رہے ہیں۔ جیسے کہ ابھی میں ایک مثال دے چکا ہوں اور اسیطرح رسول اللہ نے دیکھا۔ کہ جنت میں ابوجہل کے لئے ایک انگور کا خوشہ رکھا ہے۔ تو آپ حیران ہوئے مگر عکرمہ کے اسلام قبول کرنے پر آپ کو اسکی اصل حقیقت معلوم ہوئی۔ پس جبکہ رسول اللہ کو جو کل مخلوقات پر فضیلت رکھتے ہیں بعض پیشگوئیوں کا حال پیچھے جاکر کھلا۔ تو آپ لوگ کس حساب میں ہیں۔ کہ جو کچھ اپنے ذہن میں بٹھالیں۔ خداتعالیٰ اسی کے مطابق ظہور میں لاوے۔ اس کو کسی کی پرواہ کیا ہے۔ جبکہ ہم صریح دیکھتے ہیں۔ کہ جو صفات دجال میں بتائی گئی ہیں۔ وہ پادریوں کے گروہ میں ہیں اور لغت ہم کو بتاتی ہے۔ کہ دجال کے معنے ایک ایسا گروہ ہے۔ کہ جو ملکوں ملکوں میں تجارت کرتا پھرتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحی مذہب کے پھیلانے والے کل دنیا میں تجارت کے زور سے ہی پھیل رہے ہیں پھر وہ الٰہی علوم کی آنکھ سے بھی محروم ہیں۔ اور اگر کوئی کہے۔ کہ ہم تو اصل آنکھ کا کانا دجال ہی تلاش کریں گے۔ تو یہ مشکل پڑے گی۔ کہ قرآن شریف میں جہاں صمٌ بکمٌ عمیٌ آیا ہے وہاں بھی یہی معنے کرنے ہوں گے۔ کہ کل کفار عرب کی جسمانی آنکھیں اور کان اور زبانیں نہ تھیں۔ اور بہرحال اگر یہ مان بھی لیں۔ کہ یہ معنے غلط ہی ہیں۔ تو اس سے کفر کے فتوے کا جواز کہاں سے ثابت ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے زیادہ متورع اور الٰہی کلام کا سمجھنے والا کون ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے ابن صیاد کے دجال ہونے پر قسم کھائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکو اس بات سے روکا نہیں۔ چنانچہ بہت سے صحابہ اسے دجال ہی جانتے رہے جس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لوگ پیشگوئیوں کی بعض باتوں کو پورا ہوتے دیکھ کر باقی کو حوالہ بخدا کر دیتے تھے اور سمجھتے تھے۔ کہ اس کی کوئی اور حقیقت ہوگی۔ ورنہ حضرت عمر اور ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ ابن صیاد کو دجال کیوں جانتے حالانکہ اس کی دونوں آنکھیں موجود تھیں۔ اور اس کے پاس کوئی عظیم الشان گدھا نہ تھا۔ وہ مدینہ میں رہتا تھا۔ جہاں دجال کو جانا منع ہے جس سے معلوم ہوا۔ کہ صحابہ ضروری نہ جانتے تھے۔ کہ وہ جسمانی آنکھ سے کانا ہوگا۔ اور ایک عظیم الشان گدھا اس کے پاس ہوگا۔ ان کا خیال تھا کہ ان پیشگوئیوں کے اور معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ تبھی تو باوجود ابن صیاد کی دونوں آنکھوں کے اور گدھے کی غیر موجودگی کے اور مدینہ میں رہنے کے انہوں نے اسے دجال قرار دیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر سکوت اختیار کیا۔ دوسری بات اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ان باتوں پر کفر کا فتوے نہیں لگ سکتا۔ ورنہ ایسے جلد باز لوگ تو اس کفر کے فتوے کو دور تک پہونچائیں گے اور شاید اپنی حماقت کی وجہ سے کہہ بیٹھیں۔ کہ حضرت عمر اور صحابہ کی ایک جماعت نے ابن صیاد کو دجال بنایا تھا۔ اس لئے یہ فتوے نعوذ باللہ ان پر بھی چل سکتا ہے مگر ایسا کہنے والا شخص حق سے دور اور سخت غلطی پر ہو خود رسول اللہ نے ان کو کافر نہیں ٹھہرایا بلکہ ان کی بات پر سکوت اختیار کرکے ایک حد تک ان کی تائید کی ہے۔ پس حضرت صاحب نے اگر ان پیشگوئیوں کی نسبت کہا ہے کہ وہ پوری ہوگئی ہیں تو انپر کفر کا فتوے دینا تو الانہ صرف آپ پر بلکہ بہت سے صحابہؓ پر بھی اپنی زبان کی چھری چلانا ہے۔ مگر مؤمن کو کافر کہنے سے جو نقصان جلد باز اٹھاتے ہیں وہ احادیث سے ظاہر ہے اسی طرح یاجوج ماجوج کا بھی حال ہے۔ کیونکہ اگر وہ دجال سے الگ ہیں تو بھیا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج ایک ہی زمانہ میں دنیا پر حکومت کرینگے۔ پھر وہ کیونکر ہوگا یہ کسطرح ممکن ہے۔ کہ دجال بھی سب دنیا پر پھیلا ہوا ہو اور یاجوج ماجوج بھی حاکم ہوں۔ اگر یہ معنے کئے جاویں۔ تو احادیث میں کوئی تطبیق نہیں رہتی۔ پس لازمی طور سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ دجال اور یاجوج ماجوج ایک ہی قوم کے مختلف گروہوں کا نام ہے۔ پھر دابۃ الارض کے متعلق تعطیر الانام میں صریح طور سے لکھا ہے۔ کہ دلّ ظهورها في العالم على الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ونصر الموحدين وهلاك المنافقين۔ پس اگر حضرت صاحب نے اس سے مراد علماء کا گروہ لیا تو انبیاء کے علوم کی عین پیروی کی۔ اور صالحین کے گروہ کا تتبع کیا۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر ہمارے مخالف مولویوں کا کیا نقصان ہے۔ اور کیوں وہ ان کو پورا ہوتے دیکھنا نہیں چاہتے۔ عجائبات دیکھنے کے لئے اور مختلف ذرائع ہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ رسول اللہ کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے۔ اور اس کو چھپایا جاتا ہے۔ کیا یہ کچھ کم تعجب کی بات ہے۔ کیا یہ کوئی چھوٹا سا معجزہ ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور نشان ہو سکتا ہے۔ کہ رسول اللہ آج سے تیرہ سو سال پہلے اس زمانہ کا ہوبہو نقشہ کھینچ کر بتاتے ہیں۔ کیا اس زمانہ کے وحشی یورپ کی نسبت اس قدر ترقیات کی خبر دینا کوئی چھوٹی سی پیشگوئی ہے۔ کیا اس وقت جبکہ گھوڑے اور اونٹ کے سوا سواری ہی کوئی نہ تھی۔ ریل کی اطلاع دینی معمولی سی بات ہے۔ ہمیں گدھے دیکھنے یا کسی کانے انسان کی شکل دیکھنی مقصود نہیں۔ رسول اللہ اور دین اسلام کی سچائی کے نظارے دیکھنے کا شوق ہے۔ سو آپ کے نہ غلط ہونیوالے کلمات اور نہ ٹلنے والی پیشگوئیوں نے ہمارے دل کی امید پوری کردی۔ اور الٰہی فوجیں اپنے پورے زور سے کفر کے مٹانے پر طیار ہو گئیں۔ اور اس سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی خوشی نہیں۔ خدای وحدہ لاشریک کا نام دنیا میں بلند ہو اور رسول کریم کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو اور تقوے اور طہارت پھیلے اور یہی ہمارا مقصود اور مطلوب ہے۔ فالحمد للہ کہ وہ حاصل ہو رہا ہے اور رسول اللہ کی پیشگوئیاں بڑے زور سے پوری ہوکر دین اسلام کی سچائی پر مہر لگا رہی ہیں باقی جو کچھ حضرت صاحب کے دعاوی اور آپ کے الہامات کی نسبت اعتراض اس اشتہار میں درج ہیں ان کی نسبت اس قدر کہنا ہی کافی ہے کہ ہمارے مخالف آنے والے مسیح کی نسبت جو کچھ فتوی دیتے ہیں اور اس کے الہام کا جو رتبہ مقرر کرتے ہیں اور اس کی شان کی نسبت جو کچھ کہتے ہیں اور اس کے منکرین پر جو فتوے دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کہتے بلکہ شاید حضرت صاحب کے دعاوی اس سے کچھ کم ہی ہوں۔ تو پھر جبکہ آپکا مثیل مسیح ہونیکا دعوے تھا تو آپ اپنے کو اور کس سے مشابہت دیتے۔ یہ کس طرح ہو سکتا

القرآن فی رمضان

سورۃ المعارج سال سائل۔ اس قسم کے سوال تمسخر و گستاخی میں داخل ہیں۔

خمسین الف سنۃ۔ خدا کی بادشاہت اتنی وسیع ہے کہ کہ اس کی طرف ترقیات کے مراتب طے کرکے پچاس ہزار سال میں پہنچتے ہیں۔ ایک کتاب میں پچاس درجے لکھے ہیں۔ قرانی آیات ترقی کا ذرائع ہیں (۲) درود شریف صلی وسلم کے ساتھ بارک بھی کہو۔ حضرت صاحب یہی پڑھتے تھے شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں ؎

روح پدرم شاد کہ گفت باستاد
فرزند مرا عشق بیاموز دگر ہیچ

سورۃ نوح یؤخرکم الی اجل مسمی۔ اس میں اور اذا جاء اجلھم میں یہ توفیق ہے کہ جب اجل آجائے تو پھر نہیں رکتی۔

اطیعون۔ رد فرقہ چکڑالویہ۔ نبی اپنی اطاعت کا حکم دیتا ہے

دعوت قومی لیلاً و نہاراً۔ تم بھی راتوں کو وعظ کرو اور خدا کا کلام پہنچاؤ۔

سورۃ جن اشرٌ ارید۔ یہ صیغہ مجہول بوجہ ادب ہے۔ فلا یظھر۔ ظہور غیب کی گنجائش اولیٰ نہ رہے مختص بہ انبیاء ہے

من رسول۔ من بیانیہ ہے

سورۃ مزمل سورہ مزمل میں اپنے نفس کی تکمیل کا ذکر ہے اور المدثر میں دوسرے نفوس کی تکمیل کا۔ لوگ نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا۔ کو منسوخ قرار دیتے ہیں حالانکہ جمہور کا اس پر عمل بھی ہے مطلب صرف یہ ہے کہ رات کا نصف یا تہائی یا آدھی سے زیادہ جاگو تو اس میں درس تدریس کرو۔ مغرب سے لیکر عشاء تک اور پھر پچھلی رات یہ تمام وقت ملا کر اتنا ہو جاتا ہے۔ مسلمان بالعموم اتنا وقت جاگتے ہیں۔ مگر افسوس کہ بیہودہ مواقع میں خرچ ہوتے ہیں۔ (۲) ریاضت کی راہ تسبیح۔ تہلیل۔ قرآن اور کسی کے برا کہنے پر صبر کرنا

سورۃ مدثر ثیابک فطھر۔ تبلیغ کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اپنا نمونہ نیک بنائے۔

تسعۃ عشر۔ ایک صوفی نے لکھا ہے کہ ۵ ظاہری حواس (کان[1]۔ ناک[2]۔ آنکھ[3]۔ لمس[4]۔ ذوق[5]) اور ۵ باطنی اور حافظہ[11] ماسکہ[12]۔ ہاضمہ[13]۔ دافعہ[14]۔ نامیہ[15]۔ غاذیہ[16]۔ مولدہ[17]۔ شہوت[18] و غضب[19]۔

بس یہی ہیں جن کے حد اعتدال پر رکھنے سے انسان دوزخ سے محفوظ رہتے ہیں۔

سورۃ قیامہ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ۔ جزا و سزا کے مسئلہ کا ثبوت نفس لوامہ سے دیا ہے کہ برے کام پر دل ہی دل میں ملامت ہونا اسبات کو ثابت کرتا ہے کہ جزا و سزا ضرور ہے۔

بما قدم و اخر۔ کیا چیز آگے بھیجی جو نہیں بھیجنی چاہئے اور کیا پیچھے رہ گیا جو بھیجنا چاہئے تھا۔

ولو القی معاذیرہ۔ اگر بدی خلجان نہیں کرتی اور جزا و سزا کوئی نہیں تو پھر انسان اپنی برائی پر پردے کیوں ڈالتا ہے

سورۃ دہر کان مزاجھا کافوراً۔ مومن کو ابتدائی حالت میں بہت سے جذبات بد کو دبانا پڑتا ہے۔

ولدان مخلدون۔ بادشاہوں کے بڈھے لڑکے۔

طہوراً۔ نہ صرف خود پاک۔ بلکہ پاک کر دیتا ہے۔

سورۃ مرسلت ہوا کی مختلف قسمیں ہیں۔ آہستہ چلتیں زور سے چلتیں۔ بیج پھیلاتیں اور اللہ کا وعظ سناتی ہیں۔

الم نجعل الارض کفاتاً۔ عیسیٰ کے آسمان پر نہ جانے کا ثبوت۔

ظل ذی ثلث شعب۔ یہ مجھے اللہ نے بتایا ہے کہ ثلث شعب کی تفسیر آگے ہے لا ظلیل[1] ولا یغنی من اللھب[2]۔ انھا ترمی بشرر[3]۔ نہ خود سایہ ہو نہ سایہ سے بچائے۔ بلکہ شرارے چھوڑے۔

سورۃ النباء فلاسفروں میں اختلاف ہے۔ مگر انبیاء میں باوجود اختلاف ملک و قوم و حالت و وقت کے اختلاف نہیں۔ یہاں کی صداقت کی دلیل ہے۔ ہمارے نبی کا یہ اعجاز ہے کہ ایک لاکھ چالیس ہزار کے قریب صحابی۔ اور کسی کتاب سے ثابت نہیں ہوگا۔ کہ روایت میں کبھی کسی نے جھوٹ بولا۔ ایسا راستباز جو اتنے لوگوں کو راستباز بنا دے جو خبر دے وہ صحیح ہے۔ قیامت کے متعلق جو آپ نے فرمایا سچ فرمایا۔ اس سوال کا جواب دیا کہ یہاں کیوں قیامت نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ (اشتراک) ہے چنانچہ اس کے ثبوت میں الم نجعل الارض سے شروع فرماتا ہے۔

تتا ذون افواجاً۔ دنیا میں ہر او۔ احزاب اس کی ہیں۔

فتحت السماء۔ بادل برسیگا۔

لطاغین ماٰباً۔ باب جہاں سے کسی چیز کا ظہور ہو۔

غساقا۔ سخت سرد چیز کو بھی کہتے ہیں

وفاقا۔ زنا کی سزا میں سوزاک۔ افیون امساک کیلئے کھاتے ہیں۔ پھر قوت باہ ہی زائل کر دیتی ہے۔

سورۃ النزعت دانیال کی کتاب میں پانچ ہواؤں کا ذکر ہے ایک شرقی[1] (بابل کے لوگوں نے یہود کو تباہ کیا) شمالی[2] (کیقبادی خاندان نے بابلیوں کو تباہ کیا) مغربی[3]۔ رومیوں سے سکندر نے دارا کو مارا پھر ان میں پھوٹ کی ہوا[4] چلی۔ پھر جنوب[5] سے اسلام کی ہوا چلی ہے۔ میرے نزدیک مومن بننے کی ترکیب بتائی۔ اور پانچ شرطیں جو حصول کمال کے لئے ہیں۔

(۱) جو کام کرنا ہے ہر طرف سے نکل کر اسمیں غرق ہو جائے یہ والنزعت غرقا کے معنے ہیں۔ (۲) پھر خوشی خوشی اس کام میں داخل ہو۔ والنشطت نشطاً (۳) تیسرے اس کام کی روکیں اٹھا دے۔ والسبحت سبحاً۔ ایسا جانے جیسے تیرنے والا (۴) بڑھنے کا بھی شوق ہو۔ فالسبقت سبقاً (۵) کمالات کے حصول کے لئے تدبیریں سوچیں فالمدبرات امراً۔

سورۃ تکویر ستاروں کی نسبت فرمایا۔ خنس چھپنے والے۔ ستارے دن کو چھپے رہتے ہیں۔ (۲) الجوار ستارات کو چلنے والے (۳) الکنس اپنی جگہ نظر آنے والے۔

ضنین۔ متہم

وما تشاؤن۔ وحالیہ ہے۔

التطفیف صوفی کہتا ہے خلقت کا حق جو تباہ کرے اس کی یہ سزا ہے کہ اس کے لئے ویل ہے تو پھر جس نے سب کچھ دیا ہے یعنی خالق اس کی کیا سزا ہوگی۔

سورۃ انشقاق واذا الارض مدت۔ پھیلائی جائے بہ لحاظ وسعت آبادی۔

سورۃ البروج ذات البروج۔ روشن ستاروں والا۔

شاھد۔ وہ ذات پاک جو موجود ہے۔

مشھود۔ جو لوگ موجود ہونگے۔

سورۃ طارق ذات الرجع۔ بادل کی قسم جس میں مینہ

برستا ہے

بین الصلب والترائب - یہ تہذیب کا اعلیٰ طریق ہے کہ ایک چیز کا نام ایسے عمدہ طریق سے بیا جاوے

سورۃ اعلیٰ ان نفعت الذکریٰ ضرور نفع دیتی ہے نصیحت

سورۃ الفجر جن فجر میں حاجی مکہ سے چلتے ہیں (۲) وہ دس راتیں جو حج و عمرہ میں خرچ ہوتی ہیں (۳) جب اکا دکا آدمی عرفات کو جاتے ہیں (۴) وہ رات جس سے منیٰ میں آتے ہیں۔ یہ یاد دلایا کہ مکہ سے باہر تو امن نہیں پر تم ہیں ایسے گھمسان کے وقت بھی امن ہے۔ لیکن جب کہ مکہ سے باہر والے بدامنی پھیلا کر نہیں بچے جیسے عاد و فرعون وغیرہ تو تم کہ میں جو امن کا گھر ہے فساد کے مرتکب ہو کر سزا سے بچ سکتے ہو۔ ہرگز نہیں

سورۃ بلد وانت حل بھذا البلد۔ تو ضرور ایک دن اس شہر میں آکر داخل ہوگا۔ (پیشگوئی)

ما ادراک ما العقبۃ۔ دیکھو اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ روحانی معنی اور ہوتے ہیں۔ پہاڑ یا گھاٹی سے پہاڑ یا گھاٹی ہی مراد نہیں۔

سورۃ الشمس اس میں تم لوگوں کے لئے عبرت ہو جو ایک جانور اللہ کا ہو تو اسکو چھیڑنے سے یہ عذاب آتا ہے کہ قوم کی قوم ہلاک ہو جاتی ہے پس اگر اللہ کے رسول کو ایذا دیجائے تو اس کا نتیجہ کیسا خراب ہوگا

سورۃ اللیل سب سے پہلے قسموں کی فلاسفی اس سورۃ کے ذریعے خدا کے فضل سے مجھ پر کھلی۔ قسم کو تمام قوموں نے فیصلہ کا ایک ذریعہ تسلیم کیا ہے۔ حتیٰ کہ یورپ میں سے ایک قوم کو نکلنا پڑا کہ وہ قسم نہیں کھاتی۔ ان پڑھ ہوں۔ تو اس طرح فیصلہ کن ہے کہ انکا اعتقاد ہے۔ کہ ان الایمان تدع الارض بلاقیا۔ ملک کو ویران کر دیتی ہیں پس محمد رسول اللہ صلعم نے اتنی قسمیں کھائیں باوجود اس کے وہ آباد ہوئے۔ اور بڑے پھولے پھلے۔ پھر قسمیں بطور شہادۃ کے ہیں۔ دیکھو اس میں رات دن اور ذکور و اناث کے فرق کو بتاکر دلیل پکڑی ہے کہ اسیطرح تمہارے اعمال کے نتائج مختلف ہیں۔ گندم از گندم بروید جو ز جو قسموں پر اعتراض نادانی سے ہے یا عمداً جسقدر مہذب سلطنتیں ہیں ان میں فیصلہ مقدمات کے لئے قسم ہے

یہانتک کہ اعلیٰ عہدہ داروں سے بلکہ بادشاہ سے قسم لیجاتی ہے

سورۃ الضحیٰ کہ ضحیٰ کے وقت فتح ہوا۔ اور غزوہ احزاب میں لیل کے وقت نصرت الٰہی ہوئی ان دونوں سے ثابت ہے ما ودعک ربک تو تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا۔ للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ۔ ہر گھڑی جو آتی ہے وہ نبی کریم کے لئے پہلی سے ترقی کی ہوتی ہے۔ آپ کے سوانح دیکھو۔ پھر اب بھی جسقدر مسلمان نیک عمل کرتے ہیں انکا ثواب بحکم الدال علی خیر کفاعلہ آپ کو بھی ملتا ہے۔ ضالاً کے معنے واما السائل سے حل ہوتے ہیں کیونکہ الم یجدک یتیماً کے مقابل فاما الیتیم آیا اور ضالاً کے مقابل اما السائل فرمایا

سورۃ الانشراح نبی کریم کے فضائل بیان فرماتا ہے۔

سورۃ والتین التین۔ تین میں آدم کا معاملہ یاد دلایا اور الزیتون میں نوح کے طوفان کا طورسینا میں موسیٰ کے واقعہ کو
الانسان۔ بعض انسان

سورۃ القدر مجددوں کے ظہور میں ۸۳ سال ۴ ماہ کا فرق ہوتا ہے الف شہر کے یہی معنی ہیں۔

والروح۔ کلام الٰہی یہی معنی ہیں۔

سورۃ العصر جیسے عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ایسے ہی اب کوئی نبوت نہیں

سورۃ فیل پرندوں کی عادت ہے گوشت نوچ کر پھر کسی اگلے پتھر پر مار کر کھاتے ہیں۔ ترمیھم بحجارۃ کے یہی معنی ہیں۔ تمہاری لاشیں پرندے نوچینگے

سورۃ اللہب ید ا۔ دو کوششیں۔ لڑائی۔ لونڈی۔ مال۔

سورۃ الاخلاص عرب کے لوگوں کو سمجھایا کہ تم شتا و صیف میں سفروں کے لئے نکلتے ہو یہاں بھی اجتماع ہوتا ہے لوگوں کو توحید کا سبق دیدیا کرو۔ اور یہ معیار دوسروں کی صداقت ہے۔

کچھ ابتدائی نمونہ

الحمد شریف[1] - قرآن شریف اللہ۔ رحمن۔ رحیم کے ناموں سے شروع ہوا ہے۔ سب صفات اور افعال الٰہی صفات کے ماتحت ہیں۔ (۲) الحمد للہ سے اس ہدایت نامہ کے لئے ہے۔ (۳) مالک یوم الدین۔ مالک نہیں چاہتا کہ اپنے ملوک کو تباہ کرے۔ (۴) عبادت۔ اعلیٰ سے اعلیٰ محبت اعلیٰ سے اعلیٰ فرمانبرداری۔ اعلیٰ سے اعلیٰ اپنی محتاجی کا اقرار۔ اپنے دکھوں اور سکھوں کا ملجا و ماوا۔ (۵) انعمت صالحین[1] شہدا[2]۔ صدیق[3]۔ نبی[4]۔

(۶) مغضوب علیہم۔ جنکو غضب ہو (یہودی) علم پر عمل نہ ہو۔ ضالین جنکو محبت ہو اور علم الٰہی سے بیخبر ہو۔ (۷) شدید سلطنت لمبی اور سخت ہوگی۔ (تفسیر مولوی عبداللطیف مرحوم (۸) الم۔ انا اللہ اعلم۔ جسطرح بسم اللہ میں تین نام ہیں۔ سورہ بقرہ کا نام بھی ہے۔

(۹) ذلک الکتاب۔ یہی کتاب ہے۔ اپنی آنکھوں نے دوسری کتاب کو نہیں دیکھا بوجہ ادب۔ قل فاتوا بالتورٰۃ۔ معلوم ہوا کہ آپ کے پاس نہ تھی۔ (۱۰) متقی۔ دنیا میں جو کوئی متقی گذرا ہے اُس کا ہدایت نامہ اس کتاب میں موجود ہے۔ (۱۱) غیب۔ جو سمجھ میں نہ آئے انکو بطور غیب کے مان لے تردد نہ کرے۔ (۱۲) الصلوٰۃ۔ عمل بھی کرنا چاہیئے۔ ایمان کا اثر جان پر پڑھے (۱۳) ما انزل الیک۔ سب سے پہلے زور اپنے کلام پر دیا۔ (۱۴) یخدعون محروم رکھنا۔ (۱۵) مرض۔ مسائل میں قوت فیصلہ نہیں۔ قوت مقابلہ نہیں (۱۶) بما کانوا یکذبون جھوٹ کا انجام نفاق ہے۔ (۱۷) شیطن۔ شطن البئر۔ (گہرا کنواں) جو خدا سے اور نبی کی صحبت سے دور ہو (۱۸) استہزؤن خفیف سمجھنا۔ بنانا۔ (۱۹) فما ربحت تجارتہم۔ انگریز تاجر بڑے ہیں۔ ملک کی فتوح بھی تجارت کے اصول مگر تجارت کرتے ہوئے ہدایت نہیں سیکھتے۔ بہت ملکوں میں پھرتے ہیں۔ مکہ والوں کے یہاں بھی تجارت تھی۔ انکو بھی سمجھایا اسلام جیسا کہیں مذہب ہے؟ (۲۰) مثلھم کمثل الذی استوقد وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار (۲۱) من السماء۔ اصل میں (۲۲) او۔ دو قسم کے منافق (۲۳) برق۔ بعض مسائل جنکی خلاف ورزی سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ (۲۴) ظلمت بعض مسائل جن سے تکلیف اور مشکلات ہوتی ہیں۔ (۲۵) حذر الموت جیسے جنگ۔ (۲۶) اعبدوا ربکم۔ عملی نفاق کا علاج (۲۷) لعل و عسیٰ۔ بیان الحکام تفسیر کبیر ازواج مطہرات جھگڑوں سے محفوظ (۲۹) ثمار دنیا و آخرۃ میں۔ (۳۰) سائل[1] شریعت کے پہنچانے میں دلیر[3] (۳۱) بعوضہ یہ بیان دنیا و جنت کا وہی نسبت رکھتا ہے نعماء جنت سے جو بعوضہ ہاتھی سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رحمۃ للعالمین ہونے کا ایک نمونہ

نامہ نگار اپنی تحریر کے خود ذمہ دار ہیں

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ یہ جملہ ہے۔ خداوند تعالےٰ کے پاک اور مقدس کلام کا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا اور پھر مجدد صدی ہذا حضرت مرزا صاحب علیہ التحیۃ والتسلیم پر الہام کیا۔ جملہ مدعیان اسلام اس کو جانتے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے رحمۃ للعالمین ہوئے۔ اور آپ کی کیسی رحمتیں لوگوں پر ہوئیں۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ بھی رحمۃ للعالمین ثابت ہوئے یا نہیں اور حضرت مرزا صاحب کا یہ الہام کیسا پورا ہوا۔ زمانہ شاہد ہے۔ کہ مسلمانوں پر کیسی غفلت دین کیطرف سے چھا رہی ہے چنانچہ جو واعظین اشاعت اسلام کے مدعی ہیں۔ وہ بھی اسلام کی بیخکنی میں مصروف ہیں اور بہ سبب ناواقفیت کے نیم ملان خطرہ ایمان کے مصداق ہو رہے ہیں۔ عموماً وعظ جو عام طور سے مولوی لوگ کرتے ہیں۔ وہ محض دنیا کمانے کے لئے ایک ڈھنگ ہے۔ اور ایک دوکانداری مقرر ہو گئی ہے۔ مگر بسبب اس کے کہ یہ نیم ملان لوگ حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی دوکانداری میں کمی واقع ہو گئی ہے مگر خدا تعالےٰ رازق ہے۔ حیوانات کو بھی رزق دیتا ہے کفار کو بھی دیتا ہے۔ فاسق فاجر کو بھی دیتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس ایسے واعظوں کو بھی دیتا ہے اور ہر ایک کے لئے وسائل پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا۔ جبکہ دین و دنیا دونوں کا امساک تھا تاکہ آپ رحمۃ للعالمین ہوں اور دنیا ہر طرح سے فائدہ اٹھائے۔ آپ مبارک اور خدا پرست انسانوں کے لئے باعث ازدیاد ایمان و اتقویٰ ہوئے۔ اور دنیا پرست لوگوں کے لئے ذریعہ معاش اور بے روزگاروں کے لئے ذریعہ شغل ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ من یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا ومن یرد ثواب الاخرۃ نؤتہ منہا۔ یعنے جو دنیا کی خواہش رکھتا ہے اُسے ملجاتی ہے اور جو آخرت کی خواہش رکھے اُسے مل جاوے گی۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں طرح سے رحمت ہیں۔ آپ کے وسیلہ سے کوئی دین بادشاہت لیتا ہے۔ کوئی دنیا حاصل کر لیتا ہے۔ فیروزپور کے لئے بھی آپ رحمت ہوئے۔ سنہ ۱۹۰۱ء سے میں وقتاً فوقتاً آتا رہا ہوں۔ جبکہ میں نینی تال میں ملازم تھا۔ اور پنجاب آتا جاتا۔ تو یہاں چند روز ٹھہرتا۔ کیونکہ میرے والد صاحب مرحوم کے یہاں مرید تھے۔ ان کی درخواست سے ان کو مل کر جاتا۔ اور یہاں کی حالت دیکھکر افسوس ہوتا تھا۔ پارسال جب ملازمت چھوڑ کر مجھے یہاں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو یہاں کے لوگوں کی حالت ابتر دیکھکر اشاعت اسلام میں اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے لئے میں نے کوشش کی چنانچہ اس وقت میرے اس طور پر لوگوں کو ہدایت دینے پر یہاں کے بعض آدمیوں نے ایک اشتہار شائع کرانا چاہا اور اشتہار کا مضمون لکھکر مجھ کو دکھایا تاکہ میں ان کو اس کے متعلق رائے دوں۔ اور وہ اشتہار کا مضمون یہ ہے۔

"یوں تو زمانے کے ایمان سوز اثر نے ہر فرد بشر خصوصاً مسلمانوں کو اپنی چالبازی کے رنگ میں رنگ کر دین کا جانب سے انتہا درجہ کا غافل کر دیا ہے۔ مگر جس انتہا درجہ کی غفلت ہمارے شہر فیروزپور میں مسلمانوں پر طاری ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی دوسری جگہ مشکل سے نظر آئے گا یہاں نہ تو کوئی ایسا عالم ہی موجود ہے۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پاک اور تاکیدی فرض کو ادا کرے نہ کوئی اور معزز اور با اثر شخص تھا۔ جو اپنے سیاست یا مثال سے رہبری کا باعث ہو گویا یہ شہر روحانی بیماری میں مبتلا تھا۔ اور زبان حال سے روحانی باران کے نزول کا التجا کر رہا تھا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے اس کی التجا سن لی۔ اور اپنی باران رحمت نازل فرمائی۔ اور غیب سے ایک ایسا مبارک وجود بھیجدیا۔ جو کہ اخلاص سے خدا کے پاک فرائض کو قولی اور عملی طور پر بجالانے پر مستعد اور آمادہ ہے یہ پاک شخص ایک خوش شکل اور صالح نوجوان ہے۔ جو کہ اسم بامسمّیٰ مولوی مسیح دین یعنے دین کا زندہ کرنے والا ہے اور موضع کوٹلہ بیعت ضلع پشاور کا باشندہ ہے۔ آپ اپنے مریدوں کو ملنے اور ہدایت کرنے کی غرض سے یہاں تشریف لائے تھے مگر یہاں کی ابتر حالت دیکھکر انہوں نے یہاں قیام فرمایا اور درس و تدریس اور وعظ و نصیحت سے خلق خدا کو ہدایت کرینگے۔ جو باشندگانِ فیروزپور کے لئے باعثِ فخر ہے۔ مولوی صاحب موصوف روزمرہ قرآن مجید کا ترجمہ سُناتے ہیں اور ہفتہ میں دو بار مفید مضامین کا وعظ بیان فرماتے ہیں۔ مقامی انجمن اشاعت تعلیم فیروزپور نے مولوی صاحب کا اخلاص اور سعی دیکھکر مولوی صاحب کی امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔ مولوی صاحب انجمن کے طالبعلموں کو علاوہ دینی وعظ کے اخلاقی وعظ بھی فرمایا کرینگے مولویصاحب موصوف خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس اشتہار سے یہ غرض ہے۔ کہ مولوی صاحب کا مقصد اور منشا سب کو معلوم ہو جاوے تاکہ وہ تبلیغ اسلام میں مولوی صاحب کا ہاتھ بٹائیں۔ اور وعظ کے نیک کام میں ان کی مثال کی پیروی کریں۔

المشتہران خیر خواہانِ اسلام منشی محمد عمر نقل نویس و ماسٹر عبد الرحمان ہیڈ ماسٹر۔ ایچ۔ ایم ہائی سکول فیروزپور"

میں نے اس اشتہار کو لے کر اپنے پاس رکھا۔ اور کہا کہ اب اس کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ جب کچھ کام کر کے دکھائیں گے۔ تب شائع کرینگے۔ ابھی تو ابتدا ہے چنانچہ میں نے محلہ محلہ وعظ کیا اور شرک و بدعت کی تردید کی کوشش کی۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر پر زور دیا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ ہمارے اعمال شرک و بدعت کی تردید کرتا ہے۔ جسکو وہ عبادت جانتے تھے۔ انہوں نے یہ شور مچانا شروع کیا کہ مولوی وہابی معلوم ہوتا ہے۔ اس کا وعظ مت سنو۔ اس اثنا میں جماعت احمدیہ نے یہاں سالانہ جلسہ کیا اور حضرت مرزا صاحب کی رحمت کا فوراً ادھر منعکس ہوا لوگوں کی مرضی کے برخلاف میں اس جلسہ میں شریک رہا۔ اور جملہ مضامین کو غور سے سُنا۔ تب لوگ اور بھی مخالف ہوئے اور کہنے لگے یہ مرزائیوں سے ملتا ہے۔ اس سے مت ملو اس جلسہ کے بعد مجھے جماعت احمدیہ سے محبت ہوئی اور اس طرف تحقیق حق کی غرض سے میلان ہوا۔ خدا کے فضل سے منشی فرزند علی صاحب جو میرے معزز اور مکرم دوست ہیں ان کو امداد الٰہی ملی۔ اور انھوں نے بیعت کی اور مجھے تبلیغ کی اور مجھے تحقیق کا موقعہ ملگیا۔ ان کے اخلاص سے مجھے ہدایت ملی۔ میں نے سنہ ۱۹۰۹ء کے سالانہ جلسہ پر جا کر حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جس کا مفصل حال میں نے اپنے رسالہ تحفہ مسیح میں لکھا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو کر چھپوایا جائے گا۔ منشی فرزند علی صاحب کی کوشش سے ان کی اہلیہ نے اور منشی علی بخش صاحب اور بابو عبد السبحان صاحب اور چودھری محمد صدیق صاحب اور ان کے بھائی بابو عبد العزیز صاحب نے بھی بیعت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ وہ اثر ہے۔ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کرتی ہے۔ مگر یہ قاعدہ ہے۔ کہ ہر ایک موسیٰ کے مقابل فرعون بھی ہوا کرتا ہے۔ یا یون کہئیے۔ کہ روشنی کے دشمن اُلو اور چمگادڑ بھی ہوا کرتے ہین۔ جب رحمۃ للعالمین کا نور یہان چمکا۔ تو غیر احمدی چمگادڑون نے شور مچایا۔ اور اس نور پر خاک ڈالکر چھپانا چاہا۔ بقول اللہ تعالےٰ کے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم۔ واللہ متمّ نورہ ولو کرہ الکافرون۔ چنانچہ اونہون نے ایک مخالفت مین جلسہ کیا۔ اور ایک شخص مسمی محمد عظیم کو اس جگہ ... قائم مقام بناکر ہمارے مقابل کھڑا کیا اس نے حضرت مرزا صاحب کو تمسخرانہ اور رذیلانہ الفاظ مین یاد کیا۔ اور اس طرح سے جس شخص کی دوسری جگہ پرسش بھی نہ ہوتی تہی۔ یہان اس کی پرستش ہونے لگی۔ اور اس کے روزگار نے یہان خوب ترقی کی۔ چنانچہ اب تک فیروزپور اس کا مرکز بنا ہوا ہے اور وہ سوائے فیروزپور کے کسی طرف رُخ نہین کرتا۔ چند روز کے لئے جاتا ہے پھر آن موجود ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سچے وعدے کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام اس کے لئے بھی رحمت ہوئے اور اس کے معاش کے ترقی کا ذریعہ ہوئے۔ مولانا صاحب محمد عظیم نے اپنے روزگار کی ترقی کے لئے ایک رسالہ چودھوین صدی کے مسیح کی ایک زندہ کرامت کے نام سے مہینوں تک چندہ مانگ مانگ کر شائع کیا۔ جو اس کی راستبازی کا نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حالت پر رحم کرے۔ من یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا کے مطابق تو اس کی دُعا قبول ہوگئی۔ مگر ہم تو اس کے لئے دُعا کرتے ہین کہ خداتعالےٰ اسے ہدایت دے۔ رب اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ مولانا صاحب موصوف موضع گکھڑ کے رہنے والے ہین۔ اور دراصل ایک کاتب ہین۔ مگر آجکل عالی جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب نقشبندی مجددی حنفی ہین۔ اور کیون نہ ہو۔ وہ انسان ہی کیا۔ جو ترقی نہ کرے ؎

سال اوّل مطرب و سال دوم خواجہ شود
غلہ گر ارزان بود امسال سید میشود

قریباً ایک ماہ سے منشی غوث علی صاحب قادیان تشریف لے گئے ہین اور دین حاصل کر رہے ہین اور جناب مولوی صاحب یہان رونق افروز مین اور دنیا کما رہے مین۔ یہ واقعات ثابت کر رہے مین۔ کہ حضرت مرزا صاحب رحمۃ للعالمین ہین نہ صرف اون کے لئے۔ جو آپ سے خدا کے لئے محبت رکھتے ہین۔ بلکہ اون کے لئے بھی جو آپ کے مخالف مین۔ چنانچہ اور بھی اکثر مخالفین جیسے مرتد ڈاکٹر وغیرہ آپ کی مخالفت سے فائدہ اُٹھاتے مین۔ اور مولوی ثناءاللہ و مولوی ابراہیم وغیرہ آپکے طفیل سے روٹیان کماتے مین۔ اس طرح سے ہم کو اس الہام کی تصدیق کا ثبوت ملتا ہے۔ وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔

کمترین مسیح الدین ساکن کوٹھہ شریف تحصیل صوابی ضلع پشاور۔ حال وارد فیروزپور۔ صدر بازار

بیت العتیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جو معنے لفظ عتیق کے کئے ہین وہ بہت صحیح ہین۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کے منشا کے مطابق ہین۔ کعبہ کا عتیق جبابرہ کے ہاتھ سے کئی طرح ثابت ہے صلیبی جنگون کی تاریخ آپنے شاید نہ پڑہی ہو۔ ساری یوروپ کی سلطنتین ملکر یوروشلم کو چھڑانے اور بیت اللہ کو ہدم کرنے کے لئے آئی تھین۔ اور ایک ... روح مدینہ پر انہی جنگون کی اثناء مین فوج لے کر چڑھ آئی تھی۔ صرف دو دن کا سفر باقی تھا۔ اور اس کا ناپاک ارادہ یہ تہاکہ حرم کی سخت بے حرمتی کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا اور کسی کا کعبہ پر تسلط نہ ہونے دیا۔ اب آپ کیا سمجھتے ہون گے۔ کہ کعبہ کی حفاظت کون کرتا ہے۔ سلطنت عثمانیہ جو اپنے آپ کو خادم حرمین کہتی ہے۔ یورپ کی سلطنتون کے مقابلہ مین ایک بیمار بکری کی طرح ہے۔ پھر بھی کعبہ آزاد ہے۔

سنہ ۱۹۱۱ء
کے چندہ سالانہ کے لئے
یکم دسمبر ۱۹۱۰
کا پرچہ وی پی ہوگا۔

احباب وصول فرماکر مشکور کرین۔

اور حاجیون کے لئے امن کی جگہ ہے۔ یوروشلم گنگا (ہردوار) بنارس متھرا کی طرح نہین۔ کیا آپ کو کبھی فکر پیدا نہین ہوئی۔ کہ بیت اللہ کیسے خطرے مین ہے۔ اور پھر محفوظ ہے۔ اگر آپ ساری آیت قرآن مجید کو پڑھتے۔ تو آپ کو یہ مشکل نہ معلوم ہوتا۔ قال اللہ تعالیٰ۔ واذن فی الناس بالحج یاتوك رجالاً وعلیٰ کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشھدوا منافع لھم ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا نذورھم ولیطوفوا بالبیت العتیق۔ غور فرمائیے۔ کہ ان سب مناسک حج کے پورا کرنے کے لئے کعبہ کو کیسا ہونا چاہئیے۔ بادشاہون اور حکومتون کے نیچے ہونا چاہئیے یا آزاد۔ میرا مطلب یہ ہے کہ غیر قومون کے قوانین کے ماتحت ہونا چاہئیے یا معتق من تسلط الجبابرۃ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس والشھر الحرام والھدیٰ والقلائد ذلك لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموات وما فی الارض وان اللہ بکل شیءٍ علیم۔ کعبہ ہمیشہ محترم مقام رہیگا لوگون کے قیام کا موجب ہوگا۔ حرمت کا مہینہ قربانی اور گانین بھی ہمیشہ رہینگی۔ یہ اس لئے بتایا گیا ہے۔ کہ تا تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ آسمانون اور زمینون مین کیا تغیرات آنے والے ہین اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔ یہ پیشگوئی ہے۔ کہ کعبہ ہمیشہ عتیق رہے گا۔ ہمیشہ جبابرون کے ہاتھ سے آزاد رہے گا ہمیشہ محترم رہے گا۔ ہمیشہ قربانین ہوتی رہینگی۔ اور یہ پہلے سے بتا دیا کہ ایسا ہوگا۔ سوائے اللہ تعالےٰ کے جس کو آسمان اور زمین کا سب علم ہے اور کسی کا کام نہین۔ یہ پیشگوئی تیرہ سو سال سے پوری ہوتی چلی آئی ہے۔ کعبہ ہمیشہ تسلط غیر سے محفوظ رہا ہے۔ ہمیشہ حج ہوتے رہے ہین اس کے حاکم ہمیشہ اپنے آپ کو خادم حرم کہہ کر فخر کرتے آئے ہین۔ آپ خیال فرمائیے۔ کہ عبداللہ ابن زبیر اور حجاج کون تھے۔ کیا وہ خادمان کعبہ نہ تھے۔ کیا انہون نے کعبہ کی حرمت کو توڑا تھا۔ کیا انہون نے حج کو بند کر دیا تھا۔ بلکہ دونون اپنے آپ کو خادم کعبہ اور رسول اللہ کے متبع یقین کرتے تھے۔ اور یون تو رسول اللہ نے کعبہ پر چڑھائی کی تھی۔ رسول اللہ نے ایک شخص کو جو فتح مکہ کے بعد عین کعبہ کے اندر بیت اللہ کے غلاف میں چھپا ہوا تھا۔ قتل کروا دیا۔ بلکہ کعبہ کی حرمت مین فرق نہ آیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR – QADIAN

اخبار بدر قادیان

قادیان

عام قیمت پیشگی
(بشمول ضمیمہ درس قرآن شریف)

مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسر این صد

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

ضمیمہ درس قرآن مجید

مورخہ ۲۔ ذلیقعدہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ ۔ المطابق یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۷ مگھر

(جلد ۱۰)

ایڈیٹر و مینیجر

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم ۔ ۔ ۔ مصطفی پاؤ گے تم

خطبہ جمعہ

۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو حضرت امیر المومنین نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی پر تقریر فرماتے ہوئے ارشاد کیا کہ عدل ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ شیعہ نے بھی باوجود اللہ کی تمام صفات سے بے پرواہی کرنے کے اسے ارکان اربعہ (توحید۔ عدل۔ نبوۃ۔ امامت) میں شمار کیا ہے۔

عدل کیسا اچھا ہے۔ اس کا اندازہ شائد تم لوگ نہ کر سکو کیونکہ تم میں سے کم ہیں جنھوں نے وہ زمانہ دیکھا جب کہ حکام کو بھی ننگ و ناموس کا خیال نہ تھا۔ رعیت کے کسی فرد کو یہ معلوم نہ تھا کہ میں کس چیز کا مستحق ہوں اور بادشاہ کس کا۔ باپ کا بدلہ نہ صرف بیٹوں سے بلکہ ملک والوں سے بھی لیا جاتا تھا۔ مگر اب امن کا راج ہے اور عدل ہو رہا ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر چاہیئے۔

ہر شخص اپنے نفس پر غور کرے کہ وہ نہیں چاہتا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کو کوئی دکھ دے یا ان کے ساتھ بے جا سختی کرے پس وہ آپ بھی کیوں کسی کے بیٹے یا بیٹی کو دکھ دے یا اکل مال بالباطل کرے یا کسی کی حق تلفی کا مرتکب ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ کہ مومن ہی نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے

لئے بھی وہی پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے کرتا ہے تم غلام سے میرا کام لیتا یا چاہتے ہیں۔ سنا ہے کہ ہم ۔ ۔ ۔ [illegible]

میں مخلوق سے ہوں یا خدا سے عدل مدنظر رکھو۔ اور میری آرزو ہے۔ کہ میں تم میں سے ایسی جماعت دیکھوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی محب ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔ میرے مولا نے مجھ پر بلا امتحان اور بغیر میری محنت کے مجھ پر بڑے بڑے فضل کئے ہیں اور بغیر میرے مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دئے ہیں۔ جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ میری ضرورتوں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے۔

وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے۔ اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے۔ وہ مجھے آرام دیتا ہے۔ اور آپ ہی آرام دیتا ہے اس نے مجھ بہت سے مکانات دئے۔ بیوی بچے دئے۔ مخلص اور سچے دوست دئے۔ اتنی کتابیں دیں۔ اتنی کتابیں دیں کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے۔ پھر مطالعہ کے لئے وقت صحت۔ علم اور سامان دیا۔ اب میری آرزو ہے (اور میں اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امیدیں رکھتا ہوں کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا) کہ تم میں سے اللہ کی محبت رکھنے والے۔ اللہ کے کلام سے پیار کرنے والے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ ۔ ۔ ۔ کے کلام ۔ ۔ ۔ جیسے فرمانہ ۔ ۔ ۔ [illegible] سچے متبع ہو پر چلنے والی ہو اور میں دنیا سے رخصت ہوں۔ تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور میرا دل ٹھنڈا ہو۔

دیکھو! میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا نہ تمہارے نذر و نیاز کا محتاج ہوں۔ میں تو اس بات کا امیدوار بھی نہیں کہ کوئی تم میں سے مجھے سلام کہے۔ اگر چاہتا ہوں تو صرف یہی کہ تم اللہ کے فرمانبردار بن جاؤ۔ اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہو کر دنیا کے تمام گوشوں میں بقدر اپنی طاقت و فہم کے امن و آشتی کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پہونچاؤ۔

اطلاع ضمیمہ درس قرآن اس ہفتہ شائع نہیں ہوا۔ اطلاعاً تحریر ہے تیئس ۲۳ پارے کمل تیار ہیں ان کی قیمت دو روپے چھ آنے ہے۔

تیسری آواز مجھ بدر کی جدید سکیم کی قیمت پر اس کی خریداری منظور ہے اور اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل اور خاص نصرت اس کے شامل حال ہو۔
(غلام رسول انسپکٹر ہو گا۔)

چوتھی آواز جناب من! آپ کا اپیل منظور ہے۔ سال آئندہ کیواسطے اخبار بدر معہ ضمیمہ کے دس روپے اور اکرو دیگر ۔ ۔ ۔ [illegible]

(دبدبہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

پنجاب میں سنہ ۱۹۱۱ء کی عدالتی چھٹیاں

۲ جنوری کو یوم اعلان اور ۱۰ و ۱۱ مارچ کو کارروائی مردم شماری کے متعلق رکھی گئی ہیں اور دس عیسائیوں کی تعطیلیں - ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ مارچ کو گوڈ فرائیڈے - شنبہ ماقبل ایسٹر دوشنبہ ایسٹر اور ۲۳ سے ۳۰ دسمبر تک بڑے دن کے ہفتہ کی بابت منظور ہوئی ہیں - مسلمانوں کی ۱۴ چھٹیاں ہیں - جن میں سے پانچ ۷ سے ۲ جنوری تک محرم - ۱۴ - مارچ کو بارہ وفات - ۱۰ - اگست کو شب برات ۲۲ دسمبر کو جمعۃ الوداع ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو عید الفطر - یکم اور ۲ دسمبر کو عید اضحیٰ کے واسطے مخصوص کی گئیں - ہندوؤں کو ۱۵ تعطیلیں دوران سال میں ملی ہیں - جو ۴ فروری کو بسنت پنچمی - ۷ افروری کو شیوراتری - ۱۴ - مارچ کو ہولی - ۴ - اپریل کو درگا اشٹمی - ۱۳ - اپریل کو بیساکھی - ۷ جون کو نرجلا اکادشی - ۱۱ جولائی کو بیاس پوجا - ۱۰ - اگست کو سلونو - ۱۷ - اگست کو جنم اشٹمی - ۷ ستمبر کو اننت چودس - ۲۹ و ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کو دسہرہ - ۲۱ - اکتوبر کو دیوالی اور ... بر کو یم دوت ...

۱۰ - اگست کو سلونو و شب برات ایک روز آپڑنے سے ۲۹ رکھیا ہے مگر حیرت ہے - کہ سکھوں کا کوئی تہوار اس میں شامل نہیں - (رہبر)

ایک عمدہ تحریک

کلام پاک کے وہ خاص خاص حصہ جنمیں ارکان مذہب کی تعلیم ہے اور جن میں خدا کے وجود اور توحید کے متعلق موجودات سے ثبوت دیا گیا ہے - ان کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں اردو اور بھاشا کے ترجموں اور مختصر شرحوں کے ساتھ طبع کرا کر تقسیم کرانا چاہیئے (۲) خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ اور خلفاء راشدین اور قرن اوّل کے خاص خاص مسلمانوں کے وہ حالات زندگی جن سے اُن کی عبدیت اور نیابت الٰہی کا ثبوت ملتا ہو - چھوٹے چھوٹے رسالوں میں اردو اور بھاشا میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرنا - (۳) اسلام کے اصول اور اس کی خوبیاں اور اس نے نوع انسان کے اخلاق اور تمدن پر جو عمدہ اثر ڈالا ہے - ان امور کو چھوٹے چھوٹے رسالوں میں اردو اور بھاشا میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرانا - (۴) مخالفین اسلام جو اعتراضات کرتے ہیں ان کی تردید مہذب الفاظ میں لکھ کر رسالوں کی شکل میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرنا - (۵) جہاد غلامی - اور مسئلہ ازدواج وغیرہ کے متعلق جو اعتراضات مخالفین اسلام یا دیگر مذاہب کے علماء نے کئے ہیں اور ان کے جوابات ہماری قوم کے علماء اور اکابر نے دئے ہیں ان کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں طبع کرا کر عام طور پر اور خاص کر تعلیمیافتہ گروہ میں تقسیم کرنا (۶) سب سے اہم بات یہ ہے کہ مشن کا کام محض وعظ اور لکچر پر محدود نہیں رہنا چاہیئے - اور نہ ہی مشنریوں کو محض دورہ پر قناعت کرنا چاہیئے

مشنریوں کے فرائض

بلکہ ہونا یہ چاہیئے - کہ جس مقام اور نواح میں اس کام کی ضرورت معلوم ہو - وہاں جا کر آپ کے مشنری قیام کریں اور وہاں کے لوگوں میں رہ کر نہ صرف وعظ و تلقین کے ذریعہ سے بلکہ اپنی اسلامی زندگی کی مثال سے ان پر اثر ڈالیں خوب یاد رکھیے کہ محض دورہ کرنے اور دعوت کی روٹیاں کھانے سے مشن کا کام نہ ہوا ہے اور نہ ہو گا - عام لوگ توحید اور اسلامی شریعت کی خوبیوں کو محض منطقی دلائل کے ذریعہ سے نہ کبھی سمجھے ہیں اور نہ اب سمجھیں گے - البتہ اگر توحید اور اسلامی شریعت کو ذاتی عمل کے دلائل سے جاہل لوگوں کے دل و دماغوں کے سامنے پیش کیا جاوے تو ضرور اثر ہو گا - آپ کے مشنری مختلف مقامات ... بیماری میں مدد کریں - ان کے روزانہ کاروبار میں ان کو نیک صلاح دیں - ظالم عہدہ داروں کی سختی سے ان کو پناہ دینے کی کوشش کریں - غرضیکہ اپنے برتاؤ اور طرز عمل میں عبدیت اور نیابت الٰہی کا ثبوت دیں - (صاحبزادہ آفتاب احمد علیگڈھ)

انجمن راجپوتان

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے - جملہ احمدی راجپوت بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے - کہ اس جلسہ پر سب کے سب احمدی راجپوت بھائی تشریف لاویں اور پچھلے سال میں انجمن راجپوتان کی بنیاد حسب ارشاد چند معزز احمدی راجپوت بھائیوں کے ڈالی گئی تھی اسی سے اس سال عملی طور پر حصہ لیا جاوے - انجمن راجپوتان کے مینجنگ کمیٹی کے ممبران کے نام پہلے بذریعہ چھپے ہوئے فارم اغراض و مقاصد انجمن اور اس کے بعد بذریعہ کارڈوں کے اطلاع دے دی گئی ہے کہ جملہ ممبران اپنے اپنے علاقہ سے چندہ جمع کر کے لاویں اب اسی اخبار کے ذریعہ سب ممبروں کی خدمت میں التماس ہے کہ جلسہ پر تشریف لاتے وقت اپنی قومی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے چندہ انجمن راجپوتان کا خیال دل سے نہ بھلاویں والسلام

نبدہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی - سکرٹری انجمن راجپوتان

جلسہ کی تاریخیں ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ دسمبر مقرر ہوئی ہیں

مدینۃ المسیح

سیدنا امیر المؤمنین کو آہستہ آہستہ صحت ہو رہی ہے - پہلے سے بہت آرام ہے - زخم میں انگور آرہا ہے اس ہفتہ آپ کو بخار بھی ہو جاتا رہا جس سے ضعف بہت بڑھ گیا - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ... جہد و اخلاص کے ساتھ معالجہ کر رہے ہیں اور اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت بخشیگا احباب بہت بہت دعائیں کریں -

جن احباب نے آپ کی مزاج پرسی فرمائی ہے آپ نے ان کے ناموں کی فہرست سنکر فرمایا کہ ہماری طرف سے ان تمام دوستوں کا جن میں عظیم الشان انسان سید محمد احسن صاحب امروہوی ہیں شکریہ ادا کر دیا جائے اور یہ کہ ہم انشاء اللہ اس کے بدلے میں ان کے لئے دعا فرمائینگے -

(۲) مفتی محمد صادق صاحب مکرم مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے ساتھ ۲۶ - نومبر یوم الجمعہ بخیر و عافیت واپس تشریف لائے ہیں - اس سفر میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی ہے - کئی سعید روحیں بیعت کے لئے تیار ہو گئیں ... آپ کے موعظہ حسنہ کو سن کر بیعت کی - چنانچہ ایک مخالف جو بذریعہ تار فیس مقررہ بھجوا کر مولوی ثناء اللہ صاحب کو منگوانا چاہتا تھا آپ کی مجلس وعظ میں کھڑا ہو گیا - اور ایسا متاثر ہوا اور خدا کے فضل نے ایسی دستگیری کی کہ وہیں بیعت کا خط لکھدیا اور وہ ... سلسلہ احمدیہ میں خرچ کا ارادہ کیا - آپ نے اس سفر میں پیشگوئیوں کے پورا ہونے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور نبی کریم کی صداقت کا ثبوت دیا اور لوگوں کو سمجھایا کہ مسیح موعودؑ اور اس کے زمانے کے نشانات بھی در اصل نبی کریم صلے اللہ ہی کی پیشگوئیوں کا ظہور ہے پس انپر ایمان لانا گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی تصدیق ہے اور ان سے انکار اسی سید المرسلین کی تکذیب ہے اس ہزار میل کے سفر کے مفصل حالات آپ خود ہی لکھیں گے اور بہتر ہے کہ اس کا نام الف سیلہ ہو فی الحال یہ اطلاع ہی کافی ہے کہ ۸ - روانگی ۹ - بدھ - شاہجہانپور - ۱۰ - جمعرات ریل میں گذر گیا - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - منگھیر ایام جلسہ - ۱۵ - ریل میں - ۱۶ - سورجگڑھ - اور ین - ۱۷ و ۱۸ بھاگلپور - ۱۹ - ریل - ۲۰ - بنارس - ۲۱ ریل ۲۲ جڑیاکوٹ - ۲۳ الٰہ آباد لکچر - ۲۴ ریل - ۲۵ - قادیان

مبارک

جناب اخوند صاحب پیر فرمانشاہ صاحب کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے نیک اور

کلام امیر

فرمایا - اسلام مین ہزارون تصانیف ہوئی ہین - اکسیر فی اصول التفسیر مین لکھا ہے - کہ تیرہ سو تفسیر قرآن مجید کی ہے - یہ تو اس کے علم کی بات ہے - ممکن بلکہ اغلب ہے کہ اس سے زیادہ بھی لکھی گئی ہون جب تفاسیر کا یہ حال ہے - تو اور علوم کی کتب کا کیا حساب کیا جاوے - مگر مسلمانون نے ان سے کہان تک فائدہ اٹھایا جو مجھے بار بار کہتے ہین - کہ تم تصنیف کیون نہین کرتے - وہ اس پر غور کرین - مجھ سے جو سوال کئے جاتے ہین - ۹۵ فیصدی ان مین سے ایسے ہوتے ہین - جن کے جواب مین اپنی کتابون مین دے چکا ہون - اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوگ کتابیں کم دیکھتے ہین -

مجھ کو جہان تک خدا نے توفیق دی ہے مین نے فیصلہ کیا ہے - کہ ساری دنیا مین ایک مذہب نہین ہو سکتا - اللہ کی اس بے نظیر کتاب (قرآن مجید) کے پہچاننے مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کافی نمونہ ہے - آپ کے کمالات کا احاطہ اس قدر وسیع ہے کہ اگر مین ساری عمر بھی آپ کے کمالات کے بیان کرنے کی راہ پاؤن تو ایک شمہ نہ ادا ہو سکے - ایک ایک بات آپ کی ایک ایک حرکت آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے دعاؤن مین کامون مین تعلقات مین اقوال مین افعال مین سو سو اعجازی نشان پائے جاتے ہین - یہ شعر جو کہا گیا ہے ؎

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

میرے ہی محبوب کے لئے ہے -

اسلام جیسا کوئی مذہب - قرآن جیسی کوئی کتاب اور نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی رسول نہین - آپ کی کامیابی کی نظیر نہین ملتی - کوئی تاریخ کسی ولی کی کسی نبی کی کسی فلسفی کی کسی حاکم کی کسی شہنشاہ کی ایسی کامیابی نہین دکھاتی -

پھر آپ پر کتاب وہ اتری - کہ لوگ کہتے ہین - حوض کوثر کا پانی پی کر کوئی پیاسا نہین ہو گا - مگر مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پورے یقین کے ساتھ کہتا ہون - کہ اس کتاب کو دیکھ کر مجھے کسی کتاب کی ضرورت نہین -

رافضی کہتا ہے یہ قول عمر کا ہے کہ حسبنا کتاب اللہ - مگر کیا قرآن مجید مین نہین - اولم یکفہم

غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی کامیاب انسان نظر نہین آتا - مگر ساری دنیا کو آپ نے بھی مسلمان نہ بنایا - پھر ہم کیون پریشان ہون کہ فلان مسئلہ کی پوری تحقیق نہیں ہوئی۔ سوالون کو سن کر گھبرا جانا اور ایسی پریشانی دکھانا مومن کو جائز نہین - صحابہ کے پاس کتنی کتابین تھین - جن کی مدد سے وہ مباحثہ کیا کرتے - مین نے (ستر برس سے میری عمر متجاوز ہے) کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے علم پر بھروسہ نہین کیا - بلکہ ہمیشہ دعا سے کام لیا - اور خدا کے فضل سے جیتا ہون - ایک دفعہ ایک امیر کی محفل مین مجھے بلایا گیا اور وہان چند علماء بیٹھے تھے - اور انھون نے مجھ سے سوال کیا کہ اذان کے بعد کیا دعا مانگنی چاہیئے - جب مین نے دعا سنائی - تو چونکہ حدیث مین وارزقنا شفاعتہ نہین ہے - اس لئے مین نے وہ لفظ نہ پڑھے - تو انھون نے ازراہ شرارت کہا کہ یہ شفاعت کا منکر ہے اور ان علماء نے دلائل الخیرات اپنے پاس رکھی تھی - جس مین وارزقنا شفاعتہ لکھا تھا - وہ موقعہ ایسا بھی نہین تھا - کہ دلائل الخیرات کا انکار کر دیا جاوے - آخر مین مین نے دعا کی اور اس کتاب کو اس عالم کے ہاتھ سے لے کر کھولا - تو خدا کی قدرت سے وہ صفحہ نکلا - جس پر دعا کے بعد اذان لکھی تھی - مگر اس مین وارزقنا شفاعتہ بالکل نہین تھا - اور مین اسے نشان سمجھتا ہون جیسا کہ روایت مین ہے - کہ ایک یہودی لڑکے کو پڑھتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کاٹ دیتا تھا اور وہ پھر ابھر آتا - پس مین اٹھا اور خوب زور سے کہا - کہ دیکھو تمہاری دلائل الخیرات مین بھی یہ فقرہ نہین - جس پر وہ سب نادم ہوئے -

پھر مجھ سے سوال ہوا کہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کے متعلق آپ کا ارشاد ہے یہ ان ... ... کی دوسری شرارت تھی - مین نے کہا پہلے تم یہ بتاؤ کہ آپ یقین کے ساتھ عبدالقادر جیلانی کو جنتی سمجھتے ہو - وہ بولے نہین - کیونکہ عشرہ مبشرہ کے سوا - ہم کسی کے جنت مین ہونے کا حکم نہین دے سکتے - تب مین نے کہا کہ دیکھو یہ تو عبدالقادر جیلانی کو جنتی بھی نہین سمجھتے - اور آپ مجھ سے یا شیخ کے جواز کا مسئلہ پوچھتے ہو -

پھر مین نے کہا ہماری بخاری مین لکھا ہے کہ آپ یقیناً جنتی تھے - کیونکہ اس مین ہے - کہ ایک میت گذری - سب نے اس کی صفت کی - تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - وجبت - گویا مومنون کے ایک گروہ کثیر کی گواہی کسی کے جنتی ہونے کا ثبوت ہے - اور سید عبدالقادر وہ انسان ہے کہ کئی صدیون سے مومنون کا ایک کثیر گروہ ان کی ولایت و اتقاء کی شہادت دیتا آیا ہے اس پر وہ سب دم بخود ہوئے اور خدا نے مجھ کو مظفر و منصور کیا -

مکتوب امیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد - فالسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - معلوم ہوتا ہے - کہ تم بالکل دنیا سے بے خبر ہو اور تم کو کوئی خبر نہین ایسے بے دین دنیا مین پھرتے ہین - اور غریبون کا خون پیتے ہین - نماز کا حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب مین پہلے صفحہ پر موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ویقیمون الصلوٰۃ - اور فرماتا ہے واقیموا الصلوٰۃ اور روزہ کا حکم قرآن کریم مین صاف صاف موجود ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کتب علیکم الصیام - فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ -

المفتی

۲۳۰ السلطان ولی من لا ولی لہ - جہان تک مجھ کو علم ہے نابالغ طلاق نہین دے سکتا جہان اندیشہ زنا ہو امر مستثنیٰ ہے ہان جیسے مجھ کو اوپر حدیث کا ایک فقرہ ملا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے اختیار مین یہ بات ہو - پھر بھی جستجو کرونگا - جمعہ مین ایک امام اور ایک مقتدی کافی ہے صدقہ فطر گیہون ڈیڑھ سیر اور جو تین سیر -

ایک تاریخی غلطی

عام طور سے یہ مشہور ہے کہ جب سلطان محمود غزنوی سومنات مین گئے - تو وہان بت کے پجاریون نے بہت سے جواہرات پیش کئے کہ یہ لیجئے اور بت نہ توڑیئے مگر سلطان محمود نے ان کی بات نہ مانی اور جب بت توڑے تو اس کے پیٹ سے اتنے جواہرات نکلے جو اس پیش کردہ مال سے دگنے چوگنے تھے -

سوم کہتے ہین چاند کو - ناتھ مالک کو - اور یہ شوجی ہین ہندوستان مین شوجی کے لنگ کی پوجا ہوتی ہے - لنگ ایک مضبوط و ٹھوس جسم ہے اس مین خول کہان - جہان جواہرات بھرے ہوتے - پس یہ قصہ ہی غلط ہے ایسا ہی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا مصرع ہے - کہ دیدم بت عاج در سومنات - حالانکہ ہاتھی دانت مذہبی طور سے ان ہندوؤن مین ممنوع ہے - اس کا بت کب بنانے لگے تھے -

ہمارا فرض

فرمایا ہماری جماعت کو چاہیئے - کہ بہت دعائین کرین - بہت دعا کرین - نمازون مین بھی - تنہا اپنے کمرون کے دروازے بند کر کے اور باہر جنگل مین جا کر (۲) ہر ایک فرد اپنی اپنی ہمت کے مطابق امن و راستی سے لا الٰہ الا اللہ کی تبلیغ

[illegible]

رد شیعہ

جناب مکرمی ایڈیٹر صاحب بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ افسوس ہے کہ ایک عرصہ سے کوئی مضمون ارسال خدمت نہیں کر سکا۔ اہل خانہ کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان رہا جس کے لئے آپ اور دیگر معزز ناظرین سے استدعائے دعائے شفا ہے۔

عدیم الفرصت اب بھی ہوں۔ مگر بخوف غیر حاضری طویل اپنے رسالہ تحقیق واقعات کربلا سے ہی ایک دو صفحے نقل کر کے بھیجدیتا ہوں۔ جس سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ آجکل کے شیعہ جو زبانی جمع خرچ کر کے اپنے کو غلامان حیدرؑ و فدایان علیؑ میں شمار کرتے ہیں۔ اور صحابہ کرام پر نکث عہد و عدم ایفا اور فرار کے طعن لگاتے ہیں خلفاء راشدین کی وہ بے نظیر خدمات اسلامی و ایثار مال و جان آجتک اُن کی نظر میں جچتا نہیں اور ہر وقت وہ شیعان علی اور جناب علی کی تعریف میں ہی رطب اللسان رہتے ہیں تو قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا جانے جناب علی اور اُن کے زمانہ کے شیعہ کیسے بہادر کرار غیر فرار تابعدار جاں نثار نبرد آزما پسینے کی جگہ لہو گرا دینے والے ہونگے۔ سو اس بارہ میں بخوف طوالت میں اپنی طرف سے کچھ حاشیہ نہیں چڑھاتا رسالہ کی بعینہ عبارت انشاء اللہ کفایت کریگی۔

امیر معاویہؓ کے مقابلے میں جناب علیؑ جیسے کرار غیر فرار امام کو جو شکست اور عدل شکنی نصیب ہوئی وہ بھی شیعہ کی پہلی اُمت کی بیوفائی اور دُنیا طلبی کی وجہ سے ہوئی جو خارجی ہے وہ بھی پہلے شیعہ تھے۔ عبد الرحمن ابن ملجم قاتل جناب شیر خدا بھی پہلے شیعہ تھا اور بیعت کر چکا تھا۔ جناب علی نے بمقابلہ امیر معاویہ جب اپنے شیعوں کے نفاق سے تنگ آکر ثالثوں کا فیصلہ منظور فرمالیا تو وہی شیعہ جنھوں نے ثالثی قبول کرنے پر جناب کو مجبور کرایا تھا اس وقت اپنے برگزیدہ امام کی امامت سے ہی شک میں ہو گئے یہانتک کہ جماعت شیعہ سے خارج ہو گئے اسواسطے خارجی کہلائے۔ کسقدر بے انصافی ہے کہ مابعد اور آجکل کے شیعہ بیچارے اہل سنت کو خارجی کا لقب دیا کرتے ہیں۔

ہاں جو باقی رہ گئے تھے وہ بھی بدعہد بیوفا نکلے چنانچہ جناب علی اپنی زندگی میں ہی اُن سے بیزار ہو چکے تھے اور امامت اور خلافت کے غموں سے گھبرا کر اپنے مرجانے کی آرزو فرماتے تھے۔ چنانچہ ملّا باقر مجلسی فرماتے ہیں (ترجمہ) حدیث معتبرہ میں وارد ہے کہ جب جناب امیر نافرمانی و نفاق و شقاق اصحاب سے دل تنگ ہوئے اور لشکر معاویہ نے اطراف و نواحی ملک آنحضرتؐ پر غارت گری شروع کی اور اصحاب نے مددگاری نہ کی پس جناب امیرؑ نے بالائے منبر فرمایا۔ خداوندا تو جانتا ہے کہ میں ان سے تنگ آگیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آگئے ہیں میں ان سے ملول ہوں اور یہ مجھ سے ملول ہیں۔ خداوند مجھے ان سے راحت عطا کر اور ان کو اس شخص کے ہاتھ مبتلا کر کہ یہ بعد اس مجھے یاد کریں" مولف تاریخ روضۃ الصفا لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ اولیا کی یہ دعا منظور ہو کر رہی کہ اسی رات حجاج بن یوسف ثقفی پیدا ہوا۔ وازو بہ کوفیان رسید آنچہ رسید (جلد ۲ صفحہ ۵۲۴)

پھر فروع کافی کتاب الجہاد میں ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ ملّا باقر مجلسی نے کتاب حلیۃ المتقین کے آخر میں لکھا ہے ابتدائی حدیث میں جہاد کی فضیلت اور جہاد نہ کرنے والوں کی مذمت ہے۔ پھر جناب علی اپنے اصحاب کی بزدلی کی شکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اگر گرم موسم میں تم کو کہتا ہوں کہ جنگ کے لئے نکلو تو کہہ اُٹھتے ہو کہ بڑی سخت گرمی ہے۔ ہمکو مہلت دیجئے کہ گرمی کم ہو۔ اور اگر سردی کے موسم میں کہتا ہوں کہ نکلو تو کہتے ہو سخت سردی ہے ہمکو مہلت دیجئے کہ سردی کم ہو جائے۔ جب تم سردی سے بھاگتے ہو تو تلوار سے زیادہ بھاگو گے۔ اے لوگو جو لڑکوں اور عورتوں کی سی عقل رکھتے ہو کاش کہ میں کبھی تم کو نہ دیکھتا اور نہ تم کو پہچانتا۔ میرے دل کو پیپ سے اور میرے سینے کو غصہ سے تم نے بھر دیا ہے۔ اور تم نے سخت نافرمانی کی ہے۔ میری رائے کو تم نے ضائع کر دیا۔ قریش کہتے ہیں ابو طالب کا بیٹا بہادر تو ہے مگر جنگ کے ڈھنگ سے واقف نہیں۔ مجھ سے زیادہ جنگ میں کون ماہر ہے۔ اور کون ہے جسنے مجھ سے زیادہ جنگ کئے ہوں۔ ابھی ۲۰ برس کا نہ تھا کہ جہاد کو شروع کیا اور اب ساٹھ برس سے اُدھر کا ہوں لیکن جس شخص کا حکم نہ مانیں اس کی رائے کیا فائدہ دے"

پھر قاضی نور اللہ شوستری مجالس المومنین میں فرماتے ہیں کہ "حاصل کلام آنکہ دراں ایام آنحضرت را (جناب علی) نام خلافت بیش نہ بود ہموارہ از فقد تمکن و تقاعد انصار۔ و تخاذل اعوان شکایت مینمودند" یعنی اُن دنوں میں حضرت علی کی خلافت برائے نام تھی۔ ہمیشہ اپنی کمزوری اور مددگاروں کی خانہ نشینی اور دوستوں کی ذلت کی شکایت فرمایا کرتے تھے" (مجلس اول صفحہ ۲۴۲)

پھر اس کتاب میں لکھا ہے کہ قاضیوں نے جب آپ سے پوچھا کہ فتوے کس طرح دیا کریں اور فیصلے کس طرح کیا کریں تو آپ نے جو مایوسانہ جواب دیا وہ مسیح کے آخری کلمات ایلی ایلی لما سبقتانی۔ مندرجہ انجیل متی سے کم افسوسناک نہیں ہیں آپنے فرمایا اقضو بما تقضون حتی یکون الناس جماعۃ او اموت کما مات اصحابی۔ یعنی جس طرح فیصلہ دیا کرتے ہو دیے جاؤ۔ یہانتک کہ لوگ میری خلافت پر اتفاق کریں یا پھر میں بھی مرجاوں" جس طرح میرے اصحاب مرگئے"

انا للہ و انا الیہ راجعون

پھر حضرت امام حسن علیہ السلام سے ملّا باقر مجلسی نے ایک خطبہ اپنی کتاب جلاء العیون میں لکھا ہے وہ فرماتے ہیں اسی طرح پدرم امیر المومنین نے بعد وفات حضرت رسول اپنے اصحاب سے استغاثہ اور طلب یاوری کی اور جب کوئی یاور نہ پایا خلافت سے دست بردار ہوئے اور اگر یاور پاتے بیشک جہاد کرتے اور خدا نے انھیں معذور رکھا" (دیکھو جلاء العیون باب ۴۔ فصل ۵-)

روایات مندرجہ بالا سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ وہی جناب علی جو رسول خدا اور صحابہ کرام کے زمرہ میں بلحاظ اپنی بے نظیر شجاعت اور قوت ارادی کمالات علمی سے ممتاز اور کفار و مشرکین کے مقابلہ میں کرار غیر فرار کا لقب پا چکے تھے بعد وفات رسول صلعم کے یکایک ان اوصاف سے بیگانہ ہو گئے۔ حالانکہ یہی وقت اُن کے اظہار کمالات ظاہری و باطنی کا تھا۔ اور جیسا کہ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ جناب علی ہی ایک منصوص و مامور من اللہ خلیفہ بلا فصل تھے خداوند کریم کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے مامور کی امداد و تائید بروقت مقابلہ مخالفین ... اسی طرح اپنی کمال قدرت اور عدم عجز کے رنگ دکھاتا جس طرح کہ پہلے منصوص خلفاء و اوصیاء کے مشکلات کے وقت دکھاتا رہا۔ اور جس کا ذکر بڑی شد و مد سے جا بجا قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ تا کہ جناب علی کے منصوص اور منجانب اللہ خلیفہ ہونے پر حجت ہوتی۔ لیکن جیسا کہ واقعات نے گواہی دی وہ اپنے مخالفین پر غالب نہ آسکے۔ بلکہ اپنے انصار و اعوان سمیت ہی اُلٹے مغلوب و شاکی ہو کر میدان کو خالی چھوڑ گئے۔ تو لا محالہ ماننا پڑیگا کہ جناب علی کے سارے کمالات ذاتی بہت کم تھے بلکہ وہ سارا فیض جناب رسول صلعم اور صحابہ کرام کے دم سے تھا۔ اور بس۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کی زندگی میں وہی علیؑ قاتل المشرکین و غالب علی کل غالب و کرار غیر فرار کے معزز القاب سے ملقب ہو چکے ہیں اور پھر خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اُن کے ہی بروقت مشوروں اور حسن تدابیر سے روم و فارس و مصر وغیرہ جیسی عظیم الشان سلطنتیں دائرہ اسلام میں داخل ہو گئی ہیں لیکن وہی علی جب اپنی نوبت پر مطلق العنان اور خود مختار خلیفے بنے ہیں

اور گرد وپیش اُن کے شیعان علی خالص ومخلص ہزاروں کی تعداد تک علی ولی اللہ کے کلمے پڑھنے اور اہلبیت کرام پر جانیں قربان کرنے کو بھی موجود ہیں تو بالکل مایوس اور کمزور ہوگئے ہیں۔ گویا موجودہ مذاق زمانہ کے مطابق مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ آپ بحیثیت ماتحت اور سب آڈی نیٹ کے خوب کام کرسکتے تھے۔ اور بحیثیت ایک امام اور لیڈر ہونے کے کام کرنے کی قابلیت نہ رکھتے تھے۔ پس اُن کی خلافت بلافصل کے لئے شیعوں کا شور و غل مدعی سست اور گواہ چست کا مصداق ہے۔

دوم جب شیعوں کے امام اول کی شجاعت ومردانگی کی اپنی نوبت پر یہ حالت ہے اور ساتھ ہی شیعہ کی پہلی اُمت نے اپنے امام کے ساتھ کوئی حق جان نثاری ادا نہیں کیا اور بروقت امتحان کوئی استقامت بمقابلہ مخالفین اُن سے ظہور پذیر نہیں ہوئی تو مابعد کی شیعہ جماعت کا مہاجرین وانصار کی دُنیا طلبی اور نقض عہد کے مطاعن میں رات دن سرگرم رہنا اور ان ناگوار بحثوں پر اہل سُنت کو متوجہ کرانا بالکل بیجا ہے۔ اور ناحق تضیع اوقات کرنا ہے کیونکہ جو الزام وہ صحابہ رسول اللہ صلعم پر لگاتے ہیں وہی الزام بلکہ اس سے بڑھ کر اُن کے سلف صالحین پر بھی ثابت ومتحقق ہوچکا ہے۔ اور جو معیار صداقت وہ صحابہ کے لئے تجویز کرتے ہیں اس معیار پر اصحاب علی بھی پُورے نہیں اُترتے۔ اگر اُن میں ذرا بھی سمجھ کا مادہ ہو تو مطاعن صحابہ کا نام تک نہ لیں خصوصاً یہ دیکھ کر کہ اُن برائے نام مسلمانوں کی برکت سے تو اہل اسلام نے قرآن جیسی بےنظیر نعمت کو پایا۔ کفاً ومشرکین کے املاک کے وارث ہوئے۔ لیکن برائے خدا ہمکو یہ بتلاؤ کہ اصحاب علی سے اسلام کو ظاہری یا باطنی کوئی فائدہ پہنچا اسلام کو نہ سہی خود اہل بیت کرام کو اُن کی ہمت سے کیا فائدہ ہوا۔ جناب صدیقؓ کے خلیفہ رسول صلعم ہونے کے لئے تو اہل سُنت سے نص خلافت کا تقاضا ومطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور اُن کی خدمات کو اجماع پر مبنی ظاہر کرکے استہزا کیا جاتا ہے لیکن بتلاؤ کہ آپ کے منصوص خلیفہ نے بحیثیت خلیفۃ اللہ وخلیفۃ الرسول ہونے کے اسلام واہل اسلام کا کیا سنوارا۔ بلکہ تمہاری روایات کے بموجب تو سابقہ منصوص انبیاء واوصیا اور رسول صلعم اور خود اپنی نفس کی وقعت وعظمت پر بھی تضحیک کروائی کیا منصوص خلفاء واوصیاً میں سے بھی کسی نے اپنی خلافت کو غصب کرایا تھا ہرگز نہیں اور کیا کسی منصوص خلیفہ نے محض بباعث انصار واعوان کی عدم موجودگی وعدم نصرت ... عوام کے جناب علی کی طرح ادائے فرائض منصبی سے ہمت ہار بیٹھنے کا غیر متوقع نمونہ دکھلایا ہے سوم۔ باوجود ان روایات کے جو اُن کے علمائے متبحرین الہ کرام کی زبانی اپنی کتابوں میں درج کی ہیں جن کے نفظ نفظ سے شیعان علی کی مذمت مترشح ہوتی ہے۔ وہ بدستور اُن کے بارے میں اغماض وچشم پوشی سے کام لیتے ہیں اور یاعلی انت وشیعتك فی الجنۃ کی حدیثوں پر جان ودل سے ایمان لائے ہوئے ہیں ہم نے کبھی کسی شیعہ سے شیعان واصحاب علی کے مطاعن نہیں سُنے۔ بھا بو اصل شیعان علی جو تھے وہ تو دشمنان علی ثابت ہوگئے اور حضرت علی نے اُن کے ہاتھ سے دل تنگ ہوکر جیتے جی آرام نہ پایا اور سخت ناراض ہوکر فوت ہوئے پھر تعجب ہے کہ تم لوگوں کو شیعہ علی کہلا کر کیا خوشی حاصل ہوسکتی ہے۔ اور صداقت تشیع کا کونسا آپ کو سرٹیفکیٹ مل گیا ہے کہ مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے۔ اور صحابہ رسول صلعم پر طعن کرنے پر باز نہیں آتے۔ حالانکہ اُن کے مطاعن نسبتاً کمزور ہیں اور ساتھ ہی اُنکی خدمات اسلامی وتعظیم وتکریم اہل بیت رسول صلعم سے بھی تم منکر نہیں ہو۔ پس اے عدل کو اصول دین میں شامل کرنے والو یہ کہاں کا عدل وانصاف ہے کہ صحابہ رسول صلعم کو تو پانی پی پی کر کوستے جاؤ اور صحابہ علی علیہ السلام کی شرمناک اور صریح مخالف مقاصد اہلبیت کارستانیوں کو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھو عدل تو اس امر کا مقتضی ہے کہ مخالفت اہلبیت کی وجہ سے خواہ مخواہ اگر صحابہ رسول کو بُرا کہتے ہو تو شیعان علی کو بھی تبرا کہو۔ اگر شیعان علی کو بُرا کہنے سے زبان رُکتی ہے تو صحابہ رسول سے بھی تمکو عناد اور بغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدل کو اصول دین سے خارج کرکے آئندہ سے تعصب کو اصول تجویز کروگے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

(خاکپائے امیرالمومنین۔ خادم بھیروی احمدی۔)

آریوں میں گوشتخوری

یہ امر بآسانی متصور ہوسکتا ہے کہ پنجاب کے قدیم ہندو حیوانی غذا بھی بافراط کام میں لاتے تھے۔ ہم اکثر اشارات گائے بھینسوں اور بیلوں کی قربانی کرنے اور گوشت پکانے کی بابت بھی پاتے ہیں۔ (۱/ ۱۲۶۱ × ۲، ۷-۵، ۵ × ۲۹-۷ × ۸، ۶ × ۱۷-۱۱، ۶ × ۱۶-۴۷، ۶ × ۲۸-۴، ۱۰ × ۲۷-۲، ۱۰ × ۲۸-۳، وغیرہ) یہ سب رگوید کے منڈلوں اور منتروں اور رچاؤں کے حوالے ہیں۔ دسویں منڈل کے منتر ۸۹ کی رچا ۱۴ میں اُس مسلخ کا ذکر ہے جہاں گائیں ذبح کیجاتی ہیں نیز اسی منڈل کے منتر ۹۱ کی رچا ۱۴ میں ایک اشارہ گھوڑے بیل اور مینڈھوں کی قربانی کا بھی دیکھا جاتا ہے۔ البتہ گھوڑوں کی قربانی کے اشارات نہایت قلیل نظر آتے ہیں (یعنی گائے وغیرہ کی قربانی کے اشارے وید میں زیادہ ہیں اور گھوڑے کے کم ہیں) جن سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ ابن وسنتوز کو ہندوستان میں ابتدائی زمانہ کے آریوں نے جنکا موطن گھر وسط ایشیا میں تھا رواج دیا تھا تاہم گھوڑے کا گوشت مثل ایک کھانے کی چیز کے جلد معدوم الاستعمال ہوگیا تھا (یعنی قدیم ہندوؤں میں گائے وغیرہ کے گوشت کھانے کی رسم تو باقی رہی مگر گھوڑے کے گوشت کھانے کی رسم جلد معدوم ہوگئی۔ آخری زمانوں میں گھوڑوں کا بل دان سب کے وقت بڑی دھوم دھام کے ساتھ جبکہ کوئی طاقتور راجہ بعد اس کے کہ وہ اپنے ہمسایہ راجاؤں کو مغلوب کرکے ایسا خطاب اختیار کرے جو یورپ میں شاہی خطاب کے ہم پلہ سمجھا جاتا ہے اکثر ہوا کرتا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس عظیم الشان شاہی رسم نے گھوڑے کی سادہ قربانی کو جس نے پُرانے زمانہ میں عملی حیثیت اختیار کی تھی جس زمانہ میں گھوڑا ایک بالکل خوردنی شے خیال کیا جاتا تھا بہت شاندار بنادیا تھا۔ (ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۲۱ و ۲۲۔)

چوتھے باب میں رگ وید کے چھٹے منڈل کے منتر ۷۵ رچا ۱۱ کے اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کے لئے جو گائیں ذبح کیجاتی تھیں اُن کے چمڑے کمانوں کے تسمے بنانے کے کام آتے تھے۔ بان کی تعریف میں وید مقدس کا ارشاد ہے کہ " وہ بان پردار ہے اُس کے دانت ہرن کی شاخ کے مانند ہیں وہ گائے کے تسمے سے خوب تنا اور کھچا ہوا ہے۔ وہ دشمن پر قضائے مبرم کی طرح نازل ہوتا ہے جہاں کہیں لوگ باہم کھڑے ہوتے ہیں یا تو وہ متفرق ہو جاتے ہیں یا وہیں بان اُن کی اُمیدوں کو قطع کردیتا ہے اور ساری آن بان مٹا دیتا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۴)

صفحہ ۴۰ سے ۵۰ تک اُن لڑائی جھگڑوں کے تذکرے ہیں جو قدیم ہندوؤں کو ہندوستان کے اصلی باشندوں (غیر ہندوؤں) سے پیش آتے تھے۔ اس ذیل میں غیر ہندوؤں کو (جن کی اولاد کو غلط فہمی سے آجکل ہندو مشہور کر رکھا ہے ہزاروں بد دعائیں دی گئی ہیں۔ اور اُن کو کُشتنی وسوختنی وگردن زونی بتایا گیا ہے۔ رگوید کے منڈل ۲ منتر ۲۰ کے چوتھی رچا میں ہے کہ " وہ اندر جس نے داترا (غیر ہندو قوم) کو قتل کیا اور جس نے قصبے کے قصبے اور گانوں کے گانوں تہ وبالا کردیئے جو کالے داسوں (ہندوستان کے اصلی باشندوں) کی فوجوں کو تباہ کرتا ہے اور زمین اور پانی کو منوں کے واسطے مرتب اور مہیا کرتا ہے وہ قربانی کرنیوالے کی خواہشوں کو بھی

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

آریہ سماج کے لاڈلے فرزند مہاشہ دھرم پال جی کا ارجن ۳۵؎ ماہ بعد نکلا ہے اس میں مندرجہ ذیل انکشافات جن کی صحت و اظہار کے وہی ذمہ وار ہیں۔ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوں گے۔

نمبر ۱ - جب خاوند بیوی کے پاس جاتا ہے۔ تو کیا اس وقت اس کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ بچہ پیدا کرنے لگا ہے ہرگز نہیں اس کے دل میں ایک دوسری خواہش ہوتی ہے (الحمد للہ کہ اسلام میں یہ بات نہیں دیکھو وہ دُعا جو اس وقت پڑھی جاتی ہے) بچہ تو اس خواہش کا ایک کیمیکل نتیجہ یا بائی پروڈکٹ ہوتا ہے دنیا میں بہت تھوڑے انسان ہوں گے جو بچوں کو بلاتے ہیں ورنہ بچے تو بیچارے سب کے سب ناخواندہ مہمان ہیں۔ جو کہ دنیا کے سٹیج پر آتے ہیں۔

نمبر ۲ - وندھیاچل کے دامن میں ایک دیوی کا مندر ہے اس میں ہمارے جانے سے چند گھنٹے پہلے ہی ایک تازہ بھینسا دیوی پر کاٹا گیا تھا اور اس کا خون اور گوبر چاروں طرف مندر میں پھیل رہا تھا۔ پنڈوں نے کہا کہ اس دیوی میں خاص شکتی ہے کہ اس مندر میں مکھی نہیں آ سکتی۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ چاروں طرف خون پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں اور سخت بدبو آ رہی تھی یہاں تک کہ وہاں پر چند منٹ سے زیادہ ٹھہرنا مشکل ہو رہا تھا۔ آخر میں میں نے سوال کیا کہ دیوی پر کس کس جانور کی قربانی کی جاتی ہے۔ جواب ملا کہ بھیڑ۔ بکری۔ سوئر۔ مرغا۔ مرغی۔ بھینسا وغیرہ سب کی قربانی ہوتی ہے۔ جب میں نے پوچھا کہ بھینسا کا گوشت تم کھاتے ہو یا نہیں تو جواب ملا کہ مہاراج دیوی کا پرشاد ہے۔ ہم کیوں نہ کھائیں۔

نمبر ۳ - صرف پنڈت ر...... جی کے ہی نہیں بلکہ کئی دیگر ایڈیٹر بھی ہیں۔ جو بظاہر کھان پان میں آزادی کے برخلاف لکھتے ہیں وہ اصولاً اس سے اتفاق کرتے ہیں لیکن ۲۰ کروڑ ہندوؤں کو ساتھ رکھنے کی وجہ سے وہ اخبارات میں اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسوقت تک جتنے ایڈیٹروں سے مجھے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا اُن سب نے اصولاً اتفاق کیا۔ مگر اخبارات میں ظاہر کئے گئے خیالات کی محرک وجہ یہی بتلائی کہ ہندو ہمارا ساتھ نہیں دیں گے۔ میں کم از کم اس سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہندوستان میں ایڈیٹر کے دل میں دو دل کام کرتے ہیں اور وہ دو قسم کی ضمیر رکھتا ہے ایک ضمیر وہ ہے۔ جو اس کی زبان میں رہتی ہے اور دوسری وہ جو ان کی قلم میں رہتی ہے ان دونوں میں اختلاف ہے یہی وجہ ہے کہ اس ملک میں پریس کی طاقت ایک ابتر حالت میں ہے۔

نمبر ۴ - ایک تعلیم یافتہ مسلمان بھائی جو کہ ہندی ساہتیہ سمیلن پر بطور ڈیلیگیٹ کے آئے تھے ایک دوست کے ہاں ٹھہرے۔ انھوں نے اس مسلمان مہاشے کو اپنے ہاں اُتارا اور اپنے گھر میں اپنے ہی برتنوں میں بلا کسی قسم کی تمیز کے بھوجن کھلاتے پلاتے رہے۔ وہ بھی کچی نہیں بلکہ کچی روٹی ......

میں نے شری پنڈت کیشب دیو جی نے اس نظارہ کو دیکھ کر بڑی خوشی حاصل کی۔ اس موقعہ پر جبکہ ایک دن میں اور شری پنڈت کیشب دیو جی ایک مسلمان بھائی اور ایک پارسی جنٹلمین اور ایک امریکن لیڈی اور دو تین دیگر اصحاب ایک ہی گول میز کے اردگرد بیٹھے ہوئے بھوجن پا رہے تھے۔

نمبر ۵ - **میں** - ہاں بتا سکتا ہوں۔ ہمارے دھرم کا ایک اصول یہ ہے کہ انسان گئے کا پیشاب اور گوبر کھانے پینے سے پاک ہو جاتا ہے مسز والس کا چہرہ میری بات کو سن کر نفرت سے بدل گیا اور وہ سخت حیرت زدہ ہو کر بولیں کیا یہ ٹھیک ہے۔

میں - ہاں ہمارے عالم ہم کو ایسا ہی بتاتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہم اس دھرم کا امریکہ میں جا کر پرچار کریں۔ مسز والس میں ایسے مذہب کو جو ایسی غلیظ (ناپاک) چیزوں میں پاکیزگی مانتا ہو نجات کا ذریعہ بنانے کی بجائے جہنم میں جانا پسند کروں گی

میں - ہم ان کے برخلاف جنگ کر رہے ہیں۔

نمبر ۶ - راستہ میں ایک گاؤں آیا۔ میں نے یکہ والے کو وہاں کھڑا کیا اور گاؤں میں پانی پینے کے لئے گیا ایک درخت کے نیچے چند چھوٹی چھوٹی لڑکیاں اور ایک مرد بیٹھا تھا۔ میں نے اُس سے پانی مانگا اس نے کہا کہ وہ چمار ہے۔ میں نے کہا اے خدا کے برگزیدہ بندے تو میرے لئے پانی لا۔ تیرے ہاتھ کا پانی مجھے بہت میٹھا لگیگا۔

نمبر ۷ - میں اس جگہ پہنچا جہاں کہ گنگا کے رُخ کو موڑنے کے لئے نیا بند باندھا گیا ہے۔ اگر تمام موقع پر جا کر دیکھا جاوے تو ایک سادھارن آدمی بھی اس نتیجہ پر پہنچیگا کہ اس بند کی کامیابی کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ نہ صرف وہ جگہ جہاں آجکل گوروکل کی عمارتیں ہیں، دریا برد ہو جاوے گی۔ بلکہ وہ جگہ بھی جہاں کہ کانگڑی گاؤں ہے۔ دریا کی بھینٹ ہو جاویگی

نمبر ۸ - اس طرح آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس ذاتی جھگڑے کو آریہ سماج کا جھگڑا بنا کر آریہ پبلک کا روپیہ جو کہ ویدک پرچار کے لئے دیا جاتا ہے۔ نہایت ہی بے دردی سے پانی کی طرح بہا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ماسٹر لچھمنداس پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا۔ جہاں تک قانون کی فائل کا تعلق ہے وہاں تک تو یہی کہنا ٹھیک ہے۔ کہ ماسٹر لچھمنداس پر جرمانہ ہوا۔ لیکن جہاں تک اخلاقی اور واقعات کا تعلق ہے۔ اس صورت میں ہم یہ کہیں گے۔ کہ ماسٹر لچھمنداس پر نہیں بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔ بلکہ اگر یہ کہیں کہ آریہ سماج پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا۔ تو مبالغہ نہیں ہوگا۔

نمبر ۹ - آریہ پبلک کو معلوم ہوگا کہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں ایک کمیشن کی تجویز کی تھی۔ وہ کمیشن یہ تھا کہ دھرم پال کے کیریکٹر کی چھان بین کی جاوے۔ میں نے سبھا کی اس کارروائی کے برخلاف سخت واویلا کیا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ سبھا ایک کند چھری کے ساتھ میرا گلا کاٹنا چاہتی ہے۔ میں جانتا تھا کہ سبھا ایک پاپ کرنے پر تلی ہوئی ہے اور وہ نیائے کے نام سے ربائے ادھرم کے نام سے ادھرم کرنے پر آمادہ ہے اور اس کا مقصد ایک نامزد انسان کو جو کہ بدقسمتی سے آریہ سماج میں آگیا ہو تہ تیغ کرنا ہے۔ احمق اور اندھا انسان ہے جو ان تمام واقعات کو دیکھ کر اس نتیجہ پر نہ پہونچے۔ کہ بے گناہ دھرم پال کو مارنے کے لئے پرتی ندھی سبھا کی متفقہ طاقت حرکت کر رہی تھی۔ مگر جس کو پرماتما بچانا چاہتا ہو اس کو بڑی سے بڑی طاقت بھی نہیں مار سکتی۔

نمبر ۱۰ - آریہ سماج نے دیوسماج کے ہاتھ سے ایک مہلک شکست کھائی یا دوسرے الفاظ میں آستکوں نے ناستکوں کے سامنے نیچا دیکھا اور بہت بری طرح نیچا دیکھا۔

نمبر ۱۱ - پنجاب کی آریہ سماجوں میں عجیب اشانتی پھیل رہی گوروکل کانگڑی سے جو پچاس ساٹھ لڑکے نکل آئے ہیں۔ وہ اوران کے سترکھشک جابجا آریہ پبلک کو مایوسی کے سمندر میں غرق کرتے پھرتے ہیں الٹا پرچار اندر ہی اندر آریہ سماج کی امیدوں پر پانی پھیرتا اور آریہ سماج کو غوطے دیتا چلا جا رہا ہے۔ گنگا کی دھارا نے گوروکل بھومی پر دانت تیز کر لیا ہے۔ گوروکل کے جھنڈے کا گنگا میں معہ درخت کے بیخ و بن سے اکھڑ کر بہ جانا ہندوؤں سے آتے ہوئے آریہ سماجیوں کے لئے بڑی بدشگونی کے آثار دکھلا رہا ہے۔ آریہ پرشوں اور آریہ اخبارات نے ہی آریہ سماج کو اس کی دھارمک بنیاد سے ہلا کر اس کو ایک نیشنل شکل دینی شروع کر دی ہے۔ اس کی تمام تحریکوں کو دھارمک بنیاد سے نیشنل یا قومی تحریک بنایا جا رہا ہے۔ آریہ سماج میں اس وقت چاروں طرف سکھاشاہی بلکہ بدچھا گردی ہو رہی ہے۔ جو چیز جس کے ہاتھ آئی۔ وہ اس کو دلوچتا چلا جا رہا ہے۔

نمبر ۱۲ - گوروکل میں جب فیس معاف کا ریزولیوشن پاس ہو چکا

تو مین نے انتر نگ سبھا کے ایک ممبر سے اس بابت مین تقریباً گھنٹہ بھر تک بات چیت کی۔ مجھے شاید نصف درجن دفعہ یہی کہا کہ ہم جانتے ہین کہ گورو کل اپنے آخری دمون پر ہے ہم نے اس کو یہ طاقتور ڈوز دیا ہے تاکہ وہ کچھ سال اور زندہ رہ جائے۔ ہمارے فیس معاف کرنے سے پبلک مین واہ واہ ہو جائیگی۔ اور گورو کل کا اشتہار ہو جائیگا۔ کچھ روپیہ آ جائیگا۔

نمبر ۱۳۔ انتر نگ سبھا کے ایک دوسرے زبردست ممبر سے جب مین نے اس مضمون پر بات چیت کی۔ تو اس نے کہا کہ مین اس لئے فیس معاف کے حق مین ہون تاکہ گورو کل کی پبلک آریہ سماج کا جلدی پیچھا چھوڑے۔ مین نے پوچھا وہ کیون کر؟ اس نے جواب دیا۔ کہ اول تو گورو کل کے لئے اب ویسے بھی روپیہ کم آتا ہے۔ فیس کے ذریعہ جو روپیہ آتا تھا وہ ویسے بند ہو جاوے گا۔ جب روپیہ نہین آئے گا تو گورو کل خود ہی ٹوٹ جائیگا۔ اس لئے مینو فیس معاف کے حق مین رائے دی تھی۔

نمبر ۱۴۔ مین چاہتا ہون کہ اپنے قلم کو رکھ دون۔ آپ مین سے کئی مہاشے اس بات پر زور دین کہ جب تم سمجھتے ہو کہ آریہ سماج کے سر پر یہ یادہ بادل ہے۔ تو پھر آریہ سماج کی سیوا سے کیون پیچھے ہٹتے ہو۔ اس کا کارن ہے اور وہ یہ ہے کہ جب تک مجھ یقین رہا۔ کہ آریہ سماج میری خدمات کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔ مین نے اس کی سیوا کی لیکن واقعات نے مجھے یقین دلایا کہ جس سماج یا سبھا کے لئے مین اتنی مدت تک لڑتا مرتا رہا اس سماج اور اس سماج کی شرومنی سبھا نے اپنی متفقہ طاقت سے میرے برخلاف اخلاق اور دھرم بلکہ قانون سے گری ہوئی وہ حرکت کی جو ہمیشہ کے لئے اس کے چہرے پر بدنما دھبا رہے گی۔ سبھا کی اس حرکت نے مجھ یقین دلایا ہے۔ کہ چند افراد نہین بلکہ ساری کی ساری سبھا ہی میرے برخلاف لڑتی رہی اور لڑ رہی ہے ایسی صورت مین مین یہی مناسب سمجھتا ہون کہ سبھا کو زیادہ گرنے کا موقع نہ دے کر مین خود ہی پیچھے ہٹ جاؤن اور اوس وقت کی انتظاری کرون۔ جبکہ زمانہ خود ہی تاریکی کے پردون کو پھاڑ ڈالے گا اور ستہ اور دھرم کی جے ہوگی

چنے ہوئے پھول

اب تو جاؤنگی مدینہ کو مین جوگن بن کے
عشق احمدؐ مین پھرون گی مین بروگن بن کے

میرے دم تک وہ نہ آیا میرے گھر کا خاوند
بین کرتے کچھ بھی نہ لیا ہائے سوہاگن بن کے

آب تو جانے دو مدینہ کو جو نکلے ارمان
موت کیا پیچھے پڑی ہے مری بیرن بن کے

منہ پہ جو بال پڑے ہین۔ میرے سر کے بکھرے
تیری رحمت میرا منہ پونچھ لے دامن بن کے

نہ تو مین کعبے گئی اور نہ مدینہ ہو آئی لو
ہند مین رہ گئی کمبخت مین پاپن بن کے

اے صبا خاک مدینہ کی اوڑا کر لاوے
میری آنکھون مین وہ پڑ جائیگا انجن بن کے

صلوا علیہ و آلہ

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غارون مین
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے دربارون مین
گر ارض و سما کی محفل مین لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزارون مین یہ نور نہ ہو سیارون مین
جو فلسفیون سے کھل نہ سکا اور نکتہ ورون سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے تبلادیا چند اشارون مین
وہ جنس نہین ایمان جسے لے آئین دکان فلسفہ سے
ڈھونڈھے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے سیپارون مین
ہین کرنین ایک ہی مشعل کی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہین یاران نبیؐ کچھ فرق نہین ان چارون مین

رسید زر

مورخہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب منصب علی خان صاحب ۲۳۵۱ للعہ
جناب محمد اروڑا صاحب ۲۵۸۷ عہ جناب ولی محمد صاحب ۱۵۷۲ ۶
جناب عبدالحق صاحب ۲۱۳۰ للعہ جناب دولت علی صاحب ۲۰۶ للعہ
جناب قادر بخش صاحب ۱۶۱۷ سے جناب پیر احمد شاہ صاحب ۲۱۲۴ عہ
جناب محمد بخش صاحب ۷۸۷ للعہ جناب ممتاز علی صاحب ۲۸۷ سے
جناب فضل کریم صاحب ۴۶۵ ۶ جناب رحمۃ اللہ صاحب ۲۱۷۴/۱۸۴ ۶
جناب سلطان احمد صاحب ۲۰ للعہ جناب فضل کریم صاحب ۱۹۴۶ للعہ
جناب محمد شریف صاحب ۲۵۵۱ ۶ جناب احمد دین صاحب ۱۲۰ للعہ
جناب علی بخش صاحب ۱۶۱۲ للعہ جناب فخر دین صاحب ۲۱۴۶/۱۴۴۸ سے
جناب غلام احمد صاحب ۳۴۲ للعہ جناب غلام جبار صاحب ۲۵۵۷ ۶
جناب عبدالرحیم صاحب ۲۵۵۳ عہ جناب کبیر الدین صاحب ۱۸۲۳ للعہ
جناب احمد شیر خان صاحب ۳۷۴ عہ جناب نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ ۶

جناب قائم علی صاحب ۳۰۰۹ ۶ جناب عبداللہ صاحب ۲۱۸۵ عہ
مورخہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء
جناب تا در خان صاحب سے جناب نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ عہ
جناب محمد دین صاحب ۱۳۶۸ سے جناب احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ۵
جناب جلال الدین صاحب ۲۱۳ سے جناب نور محمد صاحب ۲۴۹۰ عہ
جناب خیر الدین صاحب ۲۴۹ ۶ جناب غلام قنبر صاحب ۲۰۹۰ للعہ
جناب محمد نواب خان صاحب ۴۴ للعہ جناب محمد حبیب اللہ صاحب ۲۳۷۱ للعہ
جناب فیض الرحمان صاحب ۱۸۱۱ للعہ جناب عبدالحی صاحب ۱۲۸ عہ
جناب مہر اللہ صاحب ۱۹۹۳ سے جناب محمد شفیع صاحب ۲۵۹۲ للعہ
جناب عبدالرحمن صاحب ۱۸۹ للعہ جناب نظام الدین صاحب ۲۱۱۴ ۶
جناب مراد بخش صاحب ۱۹۸۸ للعہ جناب الہ دتا صاحب ۱۶۵۷ للعہ
جناب فرمان علی صاحب ۸۵۳ ۶ جناب محمد شریف اللہ صاحب سے
جناب خواجہ کرم داد صاحب ۲۴۲۱۵ عہ مورخہ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء
مورخہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب محمد بخش صاحب ۱۶۷۲ للعہ
جناب عبدالمجید خان صاحب ۲۲۲۶ ۶ جناب عبدالرحمن صاحب ۱۲۶۹ سے
جناب محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۷۷ للعہ جناب حاجی محمد صاحب ۲۳۱۱ سے
جناب امیر الدین صاحب ۱۶۰۵ للعہ جناب بابو غلام محمد صاحب ۲۳۴ للعہ
جناب امام الدین صاحب ۲۱۵۹/۸۲۵ ۶ جناب محمد سلطان صاحب ۲۵۵ للعہ
جناب فتح محمد صاحب ۲۳۰۷ ۶ جناب نصیر احمد صاحب عہ
انجمن راہون ۱۲۹۱ للعہ مورخہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء
مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب عبدالمجید صاحب ۲۳۴۵ عہ
جناب سراج الدین صاحب ۲۵ سے جناب نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ
جناب نواب علی صاحب ۲۵۶۵ للعہ جناب شیخ منظور علی صاحب ۲۳۹ للعہ
جناب غلام حیدر صاحب ۲۵۱ عہ جناب عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ سے
جناب حیدر علی صاحب ۲۲۹ للعہ جناب خورشید صاحب ۲۲۶۶ عہ
مورخہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب ابو سعید صاحب ۱۱۷۱ ۶
جناب نور علی صاحب ۱۶۲۵ للعہ جناب محمد صاحب ۱۵۳۱ سے
جناب محمد اسحٰق صاحب ۲۱۹۶/۱۱۷۰ ۶ جناب مہر فرید صاحب ۲۲۴۴ للعہ
جناب حکیم محمد یٰسین صاحب ۳۵ للعہ جناب محمد حسین صاحب ۲۳۸ ۶
جناب نور الدین صاحب ۹۹۶ ۶ جناب عبدالقادر صاحب ۱۲۲۸ ۶
جناب محمد یٰسین برائے جناب جناب عبدالرحمن صاحب ۱۴۲ للعہ
امام الدین صاحب ۲۳۱۸ سے جناب غلام دستگیر صاحب ۲۱۷۶/۱۱۷۰ للعہ
جناب محمد شعبان صاحب ۲۳۶۷ للعہ جناب محمد جعفر خان صاحب ۱۴۹۰ ۶
جناب شمس الدین صاحب ۱۲۲ سے جناب نور الدین صاحب ۳۰۰ سے
جناب محمد امین صاحب ۱۵۵ ۶ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء
جناب فتح محمد صاحب ۱۱۵۶ سے جناب محمد دین صاحب ۳۹۰ للعہ
مورخہ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب واحد حسین صاحب ۲۰۸ للعہ

قابل توجہ ناظرین

شرائط بیعت۔ جس میں حضرت اقدس کی تعلیم شرائط بیعت و سوانح درج ہیں۔ عمر سے ۱۲۵ ۔ ۸ سے ۵۰ ۔ ۲ سے ۲۵ ۔ اس سے کم فی کتاب ۱ منگوا کر تقسیم فرماویں۔

دُرِّ ثمین کامل اُردو۔ حضرت مسیح موعود کے ابتداء سے یوم الوصال تک کے تمام اُردو اشعار غیر مجلد ۳ر۔ مجلد ۵ر

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اُصول۔ حضرت کے دعاوی کا ثبوت مُدلّل قابل دید۔ ۳ر

ظہور المسیح۔ وفات مسیح اور آیت استخلاف پر سیر کن بحث ۲ر

کتاب الصیام۔ نماز روزے کے مسائل ۱ر

سنت احمدیہ۔ نماز روزے کے تمام مسائل قرآن و حدیث سے بالدلائل بیان کئے ہیں۔ ۴ر

کفارہ۔ کفارۂ عیسائیان کی تردید میں عقلی نقلی دلائل ۴ر

مباحثہ رام پوری۔ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر بے نظیر مع جواب مخالف ۲ر۔ دفتر بدر سے طلب فرمائے۔

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی مصدقہ ہے۔ اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز ۲۲

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان تجارت کا راز دیا۔ فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲ر کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہوسکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ کبھی دھوپ صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دے جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر۔ غلام محی الدین اقبال۔ موضع جنڈ والی (سب آفس کھور ڑیانوالہ۔ تحصیل و ضلع لائل پور)

خط۔ پتہ۔ نمبر۔ تاریخ۔ نام ۱۲

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے۔ فوراً پتہ ذیل سے منگاؤ۔ (۱) پانچ پانچ حروف اور دو دستہ مع دو لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس عہر (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی۔ فی بکس دس آنے (۱۰ر)

المشتہر۔ جیون مل کمپنی۔ گوجرانوالہ۔ پنجاب

کشتہ و سرمہ ۵ / ۲۴

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں صرف اس لئے انکا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں۔ کشتہ جریان۔ یعنی دھات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی۔ قیمت فی تولہ عہ بدرقہ و محصول ڈاک ہے۔ سرمہ۔ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء ماہیران و موتی ہیں۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر۔ عبدالرحمان کاغانی احمدی قادیان گورداسپور

عید کارڈ اور رومال عید

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جس قدر مقبول ہوئے ہیں۔ اس کا اندازہ صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں۔ انہیں بعد میں بذریعہ تار فرمائش بھیجنی پڑتی ہے۔ چونکہ عید آنے والی ہے۔ اس لئے آپ جلدی مینیجر عید کارڈ اندرون دہلی دروازہ سے طلب کریں رومال عید کپڑے کے موزون اشعار۔ احادیث و مناظر سے مزین عہر درجن۔

عید کارڈ قسم اعلیٰ لفافوں میں جانیوالے ۔۔ ۔۔ ۱۲ر درجن

رومال کاغذی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۶ر درجن

عید کارڈ پیسہ میں پوسٹ ہونے والے موزون اشعار واحادیث کے مناظر کے صرف سٹاک ختم کر دینے کی غرض سے بجائے ۸ر درجن کے ۳ر درجن

یادگار آفس لاہور

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ ۲۲

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے۔ تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا ہو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ کیجئے

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۸

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے۔ اس لئے اسم بامسمّیٰ ہے۔ بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے۔ صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے۔ نہ منہ لپانے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت۔ ادہر لگاؤ اُدھر خشک ہوجاتا ہے۔ چار منٹ میں فارغ ہوکر کام پر چلتے ہو سردیوں میں نہانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عا۔ علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں ثابت ہوئیں وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ ایک روپیہ۔ حبوب آتشک فی درجن ۲ر۔ حبوب بواسیر خونی و بادی۔ قیمت فی ڈبیہ عہر۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ ایک روپیہ۔ سفوف جریان ۲۲۔ حبوب مبہی فی درجن دو روپے نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ چار آنے۔ محصول ڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ۔

مینیجر کارخانہ قدرتی خضاب از تلونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ہمیت پیشگی عہ ۔ بیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ مرزا غلام احمد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر

پیشگی چار روپے

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

(جلد ۱۰)

مورخہ ۵ ـ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ ـ دسمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۲۳ مگھر سمبت ۱۹۶۷

(بروز جمعرات)

(نمبر ۶)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفے پاؤ گے تم

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کی دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر بدر پریس میں مفصلہ ذیل عبارت ـ مرتبہ قاضی اکمل صاحب چھپوائی ہے ـ احباب ایسے کارڈ ۵ر سینکڑہ کے حساب سے منگوائیں اور خط و کتابت میں یہی کارڈ استعمال کریں ـ ہم خرما و ہم ثواب جلد منگوالیں ـ کیونکہ تھوڑے کارڈ ہی چھاپے گئے ہیں ـ

ابن مریم مرگیا ـ آیت فلما توفیتنی ـ اس میں مسیح کا اقرار ہے کہ میرے مرنے کے بعد بگڑے ہیں دوم یہ کہ مجھے کچھ خبر نہیں ـ دوبارہ آتے تو یہ نہ کہتے (۲) آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج عیسیٰ کو مُردوں میں دیکھا (۳) حضرت ابوبکر رض نے قد خلت من قبلہ الرسل پر خطبہ پڑھا ـ سب صحابہ رض نے مان لیا کہ تمام نبی مر چکے (۴) فیہا تحیون و فیہا تموتون سے ثابت ہے کہ بشر آسمان پر نہیں جاتا ـ

نزول بروزی ـ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم سے ظاہر ہے ـ کہ جس طرح سلسلہ موسوی کا آخری خلیفہ عیسیٰ نبی تھا اسی طرح خاتم النبیین کا آخری خلیفہ عیسیٰ ولی ہو اور وہی نہ ہو ـ کیونکہ مشبہ مشبہ بہ ایک نہیں ہوتے (ب) عیسیٰ ناصری ـ عیسیٰ محمدی کے حلیوں میں بموجب حدیث اختلاف ـ (ج) ایلیاہ کے آسمان سے آنے کا وعدہ یوحنا کی پیدائش سے پورا ہو (د) کسی صحیح حدیث میں آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہیں ـ

نشانات ظہور مہدی ـ (۱) دُختر کشی موقوف (۲) آدمیوں میں میل ـ (۳) اونٹنیاں بوجہ ریل بے کار (۴) ماہ رمضان کی تیرہویں اور اٹھائیسویں کو چاند و سورج گرہن (۵) طاعون کا زور ـ اخرجنا لھم دابۃ من الارض اور ما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً ـ

نشان صداقت ـ ۲۳ برس تک مؤکد بقسم وحی الٰہی کے نزول کا دعوے اور کامیاب فوت ہونا (۲) جو غیب کی خبریں پوری نکلی ـ (۱) تنہائی میں کہا کہ دُور دُور سے لوگ آئینگے ایک جماعت اسلام تابع ہوگی ـ باوجود مخالفت ایسا ہی ہوا ـ ہر مذہب کے مناظر کا مقابلہ میں آکر بموجب پیشگوئی مرجانا (۳) حلیہ مطابق حدیث ـ اونچی ناک ـ روشن پیشانی ـ زرد چادریں دو بیماریاں ـ دنیا سے قطعی بے تعلقی ـ چودہویں صدی ـ ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی حدیث ـ جہاد کی موقوفی پس ثابت ہوا کہ غلام احمد قادیانی ـ مغفور ہے سچے مسیح و مہدی تھے ۱۳۲۶ ۱۳۰۱

یہ تمام مضمون آدھے کارڈ پر درج ہے

ایک نادر موقعہ

حُسن اتفاق سے مندرجہ ذیل کتابوں کی چند جلدیں ہمارے پاس آگئی ہیں ـ جو رعایت کے ساتھ فروخت کی جاتی ہیں ـ جو صاحب رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ بہت جلد اٹھاویں ـ

سات پارے قرآن (۲۴ سے ۳۰) کی تفسیر مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اصل قیمت سات روپے ـ رعایتی چھ روپے ـ

حضرت کی پرانی تحریریں اصل قیمت ۲ ر رعایتی قیمت دو آنے ـ

خط اور حضرت کی تقریر ... ۲ ر ...

سلک مروارید حصہ اول و دوم ... ۸ ر ...

ثبات احمدیہ (حضرت اقدس کے پُر معارف خطوط) ۸ ر ...

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقع پر عین نمائش گاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے جس میں علاوہ اُن کی تمام مطبوعات اور دیگر کتب کے ہمارا اخبار بدر بھی فروخت ہوگا ـ ہمارا اخبار تا زمانہ قیام نمائش شاخ مذکور سے تاریخ اشاعت کے دن کیمپ میں ملسکتا ہے ـ

مینیجر اخبار بدر ـ

احمدیہ بینک ـ اس میں کچھ شک نہیں کہ ضرورتیں بعض وقت قرض لینے پر مجبور کرتی ہیں مگر آجکل یہ مسئلہ مسلمانوں کے لئے بالخصوص کچھ ایسا مشکل ہو رہا ہے ـ کہ کچھ کہا نہیں جاسکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مذہب میں سود لینا اور دینا منع ہے اور سُود کے بغیر روپیہ ملنا ممکن نہیں تو محال ضرور ہے ـ زمیندارہ بینک سے ایسی مشکلات حل ہونے کا گمان ہو سکتا ہے مگر اس میں بھی سود وجہ تامل ہے پس ضرور ہے کہ خیر القرون کے مسلمانوں کی نظیر کم از کم احمدیہ جماعت میں قائم کی جاوے اور ایک کمیٹی ہو جس میں فی الحال اونے پیمانے پر کام چلایا جاوے ـ روپیہ قرض دیا جاوے اور سہولت کے ساتھ حالات کے مطابق وعدہ پر واپس لیا جاوے ـ لینے والے کی نیت صاف ہو اور

(بدر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم کیوں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے؟

سلسلہ کے لئے دیکھو

(پرچہ ۳ و ۱۰ ار نومبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۲)

ہمیں غیر احمدیوں کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے امام نماز کے معاملہ میں ہم یہاں تک محتاط ہیں کہ بعض وقت بعض احمدی بھی ایسے ہیں کہ ہم نماز میں ان کی اقتداء نہیں کر سکتے چنانچہ اخبار میں ذکر ہو چکا ہے۔ کہ جو احمدی کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھے اس کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جاوے۔ یہ حضرت مسیح موعود کا حکم ہے۔ اب ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے دو خط نقل کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے دست خاص سے ایک ایسے احمدی کے بارے میں لکھے جس نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک غیر احمدی سے کر دیا ان کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہم اس احمدی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھیں گے۔ جس نے اپنی لڑکی کسی مخالف شدید سے نکاح کر دی۔ کیونکہ یہ حضرت امام علیہ السلام کے حکم کے صریح خلاف ہے۔ اور اس سے قومیت باطل ہوتی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ صرف اللہ پر بھروسہ رکھو دنیا روز سے چند عاقبت کار باخدا او عزہ اللہ تعالیٰ ایسا بادشاہ ہے کہ ایک کے جانے سے قوم بخشتا ہے۔ فرماتا ہے۔ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم۔ یہ اس کا فضل ہے...... امام مسجد میں۔ اور یہ لوگ بہت کمزور ہوتے ہیں۔ وہ مجھے فرماتو تو میں انشاء اللہ بہت تدبیریں کر دیتا۔ مگر آپ بات جانے دو وہ آپ کے پیچھے چاہیں۔ تو نماز پڑھ لیں۔ ہم امام کے خلاف نہیں کر سکتے۔ قومیت باطل ہوتی ہے اور اس راز کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ اس لئے آپ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ان کے داماد اور ان کا کنبہ سخت دشمن ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ نور الدین۔

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صریح حکم حضرت امام کے خلاف کرنے والا ہمارا کیا لگتا ہے اور ہمارا اس سے کیا تعلق ہے۔ آپ اس کو ترک دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کوئی بہتر پیش نماز پیدا کر دیگا۔ نور الدین۔ ۲۴ر فروری ۱۹۰۹ء

آیۃ من آیات اللہ

میری روح وجد میں آتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وہی معاملہ ہے۔ جو منعم علیہم گروہ سے رہا اور اس کے مقابل میں ہمارے مخالفین وہی باتیں زبان پر لاتے ہیں اور وہی سلوک کرتے ہیں جو اس منعم علیہم گروہ کے مخالفین کرتے رہے

حضرت امیر گھوڑی پر سے گر پڑے اس پر اہلحدیث استہزا کرتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرے۔ کاش وہ غور کرتا کہ یہ ایک آیت آیات اللہ سے ہے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گھوڑے نہ خلیفۃ المسیح گھوڑیاں رکھتے۔ اور نہ کوئی ایسی ضرورت بالعموم پیش آتی کہ آپ سواری پر جاویں۔ کئی سال قبل مامور من اللہ اپنا رؤیا بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب گھوڑے پر سے گر پڑے ہیں اور پھر خدا اسے ایسے وقت میں پورا کرتا ہے۔ جبکہ آپ کو چوٹ آنا کسی معمولی انسان کا چوٹ آنا نہیں بلکہ چار لاکھ انسان کا قلب اس صدمہ کو محسوس کر رہا ہے۔ گویا علامہ فیضی نے یہ اشعار اسی شان میں کہے تھے۔

زخم بالائے دیدہ است اورا	چشم زخمے رسیدہ است اورا
زاں بابرو نواو رسید شکست	کہ کمان بن خمیدہ است اورا
میچکد خون زتیغ مژگانش	کس باین رنگ دیدہ است اورا
گلشن جان بود کہ صد گل تر	پیش نرگس دمیدہ است اورا
دل خون گشتۂ شہیدانست	خون کہ بر رو دویدہ است اورا

حال فیضی ببین کز ابرویت
تیغ در دل خلیدہ است اورا

تو کیا یہ ایسا واقعہ تھا کہ اس پر کوئی اُلو تمسخر کرے ہرگز نہیں بلکہ ایمان کا تقاضا یہ تھا۔ کہ گردن خدا تعالیٰ کے حضور میں جھک جاتی۔ مگر کیا کہا جاوے آخر خدا کا ارشاد بھی برحق ہے کہ

یما کذبوا من قبل

ذیل میں اس خواب کے گواہ بیان کئے جاتے ہیں اور غالباً یہ خواب چھپ بھی چکا ہے تلاش سے مل جائیگا۔ اور نہ بھی ملے۔ تو بھی اگر صحابہ کرام کا بیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رؤیا وکشوف والہامات کے بارے میں قابل تسلیم ہے اور ضرور ہے تو مسیح موعود کے خدام کی گواہی بھی ماننی پڑیگی۔ اور سلیم الفطرت مانتے ہیں۔

ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیا کہ مولوی نور الدین صاحب گھوڑے سے گر پڑے ہیں اس واقعہ کے سنا اور اس پر مذاکرہ ہوتا رہا میں نے تو جنوری ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے سنا تھا اور اس کے متعلق میرے دوستوں میں بہت گفتگو ہوتی رہی۔ صدر الدین ہیڈ ماسٹر ۶ صاحبزادہ محمود احمد صاحب۔ مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ عبد الرؤف کلارک۔ محمد اسمٰعیل ؐ۔ شیخ عبد الرحیم۔ غلام نبی۔ محمد اشرف عفی عنہ نعمت اللہ خان بدایونی۔ غلام محمد نسخ بکسبہ۔ امیر حسین قاضی۔ منظور محمد

عید اضحیٰ
کے متعلق چند ضروری مسائل

یہ باتیں عید والے دن مسنون ہیں۔ (۱) اپنی آرائش (۲) غسل (۳) مسواک (۴) عمدہ کپڑا۔ (۵) خوشبو (۶) سویرے اٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلد جانا (۸) قربانی بعد از عید ہر وسعت والے پر "نصاب مقرر نہیں"! (۹) نماز باہر پڑھنا (۱۰) جس راہ سے جاویں دوسری راہ سے آئیں۔ (۱۱) تکبیر کہتے آنا جانا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد (۱۲) مستورات کا بھی عیدگاہ میں جانا امر مسنون ہے۔

طریق نماز سب سے پہلے نماز پڑھی جاوے۔ تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ ثنا پڑھ کر پھر سات تکبیریں کہی جاویں اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک لے کر کھلے چھوڑے جاویں۔ ساتویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں بھی پانچ تکبیریں کہیں ماسوائے اس تکبیر کے جو سجدہ سے اٹھتے کہی جائے پانچویں تکبیر کے ساتھ ہاتھ باندھ لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبح اسم۔ ہل اتاک حدیث الغاشیہ یا سورۃ ق۔ اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے۔ اور سب سنیں خطبۂ جمعہ کی طرح بیٹھ کر پھر نہیں اٹھتے۔ اور اس کے بعد دعا لوگوں کی تحریک سے حضرت اقدسؑ فرمایا کرتے تھے۔

متفرق مسائل قربانی کرنے والا۔ شروع چاند حجامت نہ کرائے ناخن نہ کٹوائے اس کا ثبوت احادیث میں ہے (۲) غیر احمدی کی شراکت قربانی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ناپسند تھی (۳) بکری بھی بیل کی طرح دو سال کی ہو۔ مینڈھا یا بھیڑ بھی دو سالہ ہی کی ہو۔ ہاں دنبہ ایک برس کا جائز ہے (۴) اجرت قصاب کو علیحدہ دینی چاہیئے (۵) ۱۲ تاریخ تک قربانی جائز ہے (۶) قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتے ہیں (۷) تین حصے ضروری نہیں۔ قربانی صرف اہراق الدم کا نام ہے۔ کھال خواہ خود استعمال میں لے آئے (۸) بعد از خطبہ مصافحہ اور معانقہ یہ کوئی امر مسنون نہیں۔ جیسا عام طور سے بہ تکلف کیا جاتا ہے (۹) قربانی کا جانور بے عیب ہو۔

وی پی والا جن صاحبان نے وی پی واپس کر دیا ہے ان کو اس پرچہ کی ضرورت ہو۔ تو خط کے ساتھ موازی ۲ر بابت نقصان وی پی ارسال کرتے چاہئیں۔

ارشاد امیر

حضرت خلیفۃ المسیح باوجود اس قدر ضعف اور علالت کے وقتاً فوقتاً خدام کو وعظ فرماتے رہتے ہیں اور اپنی پُر اثر کلام سے مستفید کرتے رہتے ہیں۔ آج (۲۹ نومبر) کی صبح جب زخم پر ڈریسنگ ہو چکا تو فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھاؤ۔ جب بٹھایا گیا۔ تو فرمایا۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ میرا رب میرا پرودگار۔ تمام عالم کا رب فرماتا ہے۔ کہ کیا لوگوں نے گمان کیا ہے کہ اتنے پر چھوڑ دئے جاوینگے۔ کہ صرف مونہہ سے کہہ دیں ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی فتنہ نہ پڑے۔ یہ غلط خیال ہے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ کا رحم ہے کرم ہے۔ غریب نوازی ہے۔ جو بہت سی غلطیوں پر پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ اور کسی کے ماتھے پر نہیں لکھا جاتا کہ اس نے یہ گناہ کیا ہے۔ خوش قسمت وہ جو کہ ابتلاء کے وقت شکایت نہیں کرتے بلکہ خدا تعالےٰ کے شکر گذار ہوتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں خدا کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے۔ بدقسمت ہے وہ جو ابتلاء کے وقت پیچھے ہٹتا ہے اور شکایت کرتا ہے۔ میرے پیارو! قرآن بڑی نعمت ہے اس تکلیف میں وہی میرا سہارا ہوا ہے۔ یہ زخم اور چوٹیں مجھے کوئی دُکھ نہیں دیتیں۔ میں تو سارا دن قرآن شریف کے عجائبات پر ہی غور کرتے کرتے بسر کر دیتا ہوں۔ میری تو زندگی ہی یہ ہے۔ اگر قرآن شریف جیسی نعمت میرے پاس نہ ہوتی۔ تو میں سخت دُکھ میں ہوتا۔ خدا تم پر رحم کرے تم پر کرم کرے۔ تم پر اپنی غریب نوازی دکھائے۔ تمہیں قرآن کا فہم عطا فرماوے اور اس کی سمجھ دے۔ قرآن کو اپنے دلوں میں لگاؤ۔ اس کو پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ یہ ایک جنت ہے اگر معنے نہیں جانتے۔ تو اس کے لفظ ہی پڑھو۔

خطبہ جمعہ

۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو خطبہ جمعہ علامہ زمن حضرت مولانا محمد احسن صاحب سلمہ اللہ ذو المنن نے انا فتحنا لك فتحا مبینا کی پہلی آیات پر پڑھا۔ میں دریا کو کوزے میں کس طرح بند کروں۔ جواہرات معانی کی کان کو ایک ہی دُرج میں کیوں کر رکھ دوں۔ بحر ذخار کو ایک قطرے میں کیسے لاؤں مطول کو مختصر کرنا بھی علامہ تفتازانی ایسے عالم عدیم النظیر کی شان کے شایان ہے۔ تاہم کچھ نوٹ لکھ دیتا ہوں۔

یہ خطبہ اس اعتبار سے" میرے جیسی مزاج کے لئے بالخصوص رقت انگیز تھا" کہ ہمیں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا وہ زمانہ یاد دلاتا تھا جب مسجد مبارک میں یہ شیر نیستان حقیقت وضیغم بیشہ بلاغت اپنے پُرزور کلام سے ہمارے مسامع جان کو بہرہ اندوز کرتا ؎

یاد آتے ہیں وہ دن جب جلوۂ جانانہ تھا
اور ہر مشتاق جام وصل سے مستانہ تھا

غرض حضرت احسن کا یہ خطبہ سُنکر بے اختیار زبان سے نکلا۔ ؎ پس از مدت بیادم داد لذتہائے پنہان را

آپنے فرمایا کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی اور اس میں بروایت اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری کچھ شرطیں ایسی تھیں۔ کہ بظاہر ان سے مغلوبیت مترشح ہوتی تو اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں جس سے واضح ولائح ہوا کہ ماموران الٰہی کو جو چشم زخم کبھی پہونچے۔ تو وہ دراصل مقدمہ ہوتا ہے۔ فتح مبین کا۔ اس لئے اس صلح کے واقعات کو نہ صرف فتحنا سے تعبیر فرمایا۔ بلکہ اس کے ساتھ مفعول مطلق فتح مبین لایا۔

فتح مبین سے بعض علماء نے صرف فتح مکہ سمجھی ہے۔ مگر میرے نزدیک تو جیسا کہ اس سورۃ کے آخر ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کله کی نسبت جمہور مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعودؑ کے بارے میں ہے۔ اس فتح مبین کا دامن قیامت تک وسیع ہے اور نہ صرف فتح بلاد۔ بلکہ تمام قسم علوم کی فتح بھی اس میں شامل ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید میں اتنے علوم ہیں کہ قیامت تک ان کی تفسیر ختم نہ ہو سکے گی۔ ما نفدت کلمات اللہ عجائبات قرآن کے متعلق آیا ہے اور جیسے آنحضرتؐ سید کائنات کی ذات ستودہ صفات مستجمع تھی جمیع کمالات انسانیت کی۔ اسی طرح ان کی کتاب مجموعہ ہے تمام علوم و فنون کا۔ اور مخزن ہے تمام معارف اور حقائق کا

اور یہاں جو ذنب کا ذکر ہے تو یہ مشتق ہے ذنب سے جس کے معنے دم ہیں۔ اور دم سر کے مقابل میں ہوتی ہے۔ پس جب عمل عزیمت پر کسی عذر سے نہ ہو۔ بلکہ رخصت پر ہو تو یہ بھی انبیاء کے لئے ایک ذنب ہے۔ اور ذنب ایک کُلی مشکک ہے۔ ذنب کیا ہے تاخر ہے کسی عمل میں جو کسی وجہ شرعی سے ہو جاوے اور انبیاء کے لئے جہاں ذنب آوے۔ ساتھ ہی کسی انعام الٰہی کا ذکر آتا ہے۔ کیونکہ انبیاء کا چشم زخم یا ابتلاء پیش خیمہ ہوتا ہے۔ فتح مبین کا۔ چنانچہ یہاں بھی نصرت عزیز کا ذکر آیا ہے اور یہ سنت اللہ تمام انبیاء اور اس کے خلفاء و قائم مقاموں سے ہے چنانچہ اس وقت کے بیچ میں بھی ہمارے سردار و امیر مولانا مولوی نور الدین کو ایک زخم پہونچا ہے۔ اور یہ انشاء اللہ مقدمہ ہے کسی فتح مبین کا ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر او گنج کرم بنہادہ است

اور ضرور تھا کہ ایسا ہو کیونکہ جو واقعہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو پیش آیا۔ یہاں تک کہ دندان مبارک شہید ہوا۔ اور خود سر اقدس میں گُھس گیا۔ اسی طرح بروز محمدؐ حضرت جری اللہ فی حلل انبیاء سے اگر یہ واقعہ بہ سبب بعض مصالح الٰہی نہیں ہوا۔ تو چاہئے تھا کہ اس بروز محمدؐ کے سچے جانشین و خلیفہ برحق سے ہو اور جیسا کہ اس وقت ایک شیطان نے یہ خبر اُڑا دی تھی۔ کہ الا ان محمداً قد قتل ایسی مماثلت بھی ہو گئی۔

یہ عاجز بھی باوجود پیری و بیماری وضعف بصر و درد کمر جب بولتا ہے۔ تو کس قدر اللہ تعالےٰ نصرت عزیز فرماتا ہے یہ بھی اس لئے کہ یہ عبد خادم ہے ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء کا۔

وی پی

باوجود اس کے کہ ہم نے قریباً ایک ماہ پہلے اطلاع کر دی تھی کہ یکم دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا اور سب صاحبان وصول فرماویں۔ پھر بھی جن صاحبان نے لکھدیا ہو کہ وی پی نہ کیا جاوے اور وہ خط وقت پر پہونچ گیا ہے ان کے نام وی پی نہیں کیا گیا۔ ۳۰ نومبر کی شام تک بھی جو خط آیا اس کی تعمیل کر دیگئی۔ لیکن تعجب ہے کہ بعض صاحبان اتنی دیر میں خط لکھتے ہیں۔ کہ تعمیل ہو ہی نہیں سکتی۔ یکم دسمبر کو وی پی ڈاکخانہ میں چلے گئے اس واسطے اس کے بعد جس قدر خطوط ممانعت کے آئے ان کی عدم تعمیل کے واسطے ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ اُمید ہے کہ سب صاحبان وی پی وصول کر لیں گے۔

خاص ارشاد

گذشتہ پرچے (یکم دسمبر) میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خاص فرمان علیحدہ کاغذ پر چھپوا کر بطور ضمیمہ کے اخبار کے اندر ڈالا گیا تھا۔ چونکہ وہ ایسے وقت میں حضور سے ہم کو ملا جبکہ اخبار نہ صرف چھپ چکا تھا بلکہ تہ کر کے بند کر دیا تھا۔ اس واسطے ضمیمہ بعد میں ڈالا گیا ممکن ہے۔ کہ کسی صاحب کے اخبار میں ڈالنا رہ گیا ہو۔ اس واسطے اطلاعاً لکھا جاتا ہے۔ یکم دسمبر کا پرچہ ایک خاص پرچہ تھا شائقین دو پیسہ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سوال از جانب اہل کتاب

آیات تحدی قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ سوائے قرآن مجید کے دنیا بھر مین کوئی دوسری کتاب من عند اللہ مثل اس کے موجود نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ وغیر ذالک من الآیات الکثیرۃ لیکن آیۃ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ ھو اھدی منھما سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت بھی بوقت نزول قرآن مجید کے مثل اس کے اہدی ہونے مین اس کے شریک موجود تھے اور اب تک موجود ہے۔ کیونکہ منہما کی ضمیر جو تثنیہ کی ہے اسمین توریت بھی داخل ہے بلکہ انجیل بھی داخل ہے کیونکہ وہ یہ کہہ رہی ہے کہ مین توریت کا ایک نقطہ یا شعشعہ بھی منسوخ کرنے کو نہین آئی اور داخل ہونا توریت کا ضمیر منہما مین ظاہر ہے کیونکہ اوپر اس آیت کے اللہ تعالیٰ نے بابت توریت کے فرمایا ہے۔ و لقد اٰتینا موسی الکتاب من بعد ما اھلکنا القرون الاولی بصائر للناس وھدی ورحمۃ لعلھم یتذکرون اور یہ تو ظاہر ہے کہ مخاطبین مخالفین کوئی تیسری کتاب اہدی منہما نہ لاسکے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ پس اس بیان سے مفہوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید اور تورات دونون اہدی ہونے مین شریک ہین۔ اندرین صورت قرآن مجید اہل کتاب پر حجت نہین ہوسکتا۔ کیونکہ وہ جواب مین کہہ سکتے ہین۔ کہ ہمارے پاس ایک کتاب اہدی موجود ہے تو پھر ہم کو قرآن مجید کی کچھ حاجت نہین۔ اور اگر کہا جاوے کہ توریت مبدل اور محرف ہوگئی ہے تو وہ کہین گے۔ کہ پھر اس کو بوقت نزول قرآن اہدی کیون فرمایا گیا۔ اور اگر فصاحت و بلاغت مین قرآن مجید کو بے مثل کہو تو وہ کہہ سکتے ہین کہ فصاحت اور بلاغت ایک علیحدہ امر ہے مقصود اصلی اہدی ہونا ہے۔ جو ہم کو حاصل ہے۔ فقط۔

الجواب

واضح ہو کہ عہد عتیق اور عہد جدید مین ایک نبوت عظیم الشان کا وعدہ چلا آتا تھا اور اون بشارات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبوت موعودہ خواہ اس کو کتاب اللہ کہو یا کلام اللہ کہو یا شریعت آتشی یا شریعت نوری جیسا کہ نسخہ بائبل عربیہ ۱۸۱۱ء فصل ۲۱ یشعیا مین لفظ شریعت نور کا موجود ہے۔ وہ عہد عتیق اور جدید سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ حتے کہ اس کے مقابل مین عہد عتیق اور جدید واجب الترک ہوجاوینگی۔ ہم اس دعوے کو بائبل سے ہی ثابت کرتے ہین۔ کیونکہ مخاطبین بھی اہل کتاب ہین۔ دیکھو درس ۱۵ فصل ۱۸ سفر مثنی۔ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دھرایو۔ ۱۸۔ اور اور مین ان کے لئے اون کے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ مین ڈالونگا۔ اور جو کچھ مین اُسے فرماؤنگا۔ وہ سب ان سے کہے گا۔ ۱۹۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سُنیگا۔ تو مین اس کا حساب اس سے لونگا۔ ۲۰۔ وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے۔ کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا مین نے اسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے۔ . . . .

. . . . تو وہ نبی قتل کیا جاویگا

(۲۱) اور اگر تو اپنے دل مین کہے۔ کہ مین کیونکر جانون کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین (۲۲) تو یہ جان رکھ۔ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی۔ بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر۔ انتہی۔

فوائد تفسیری۔ لفظ تیرے لئے جو لک کا ترجمہ ہے دیکھو ترجمہ عربی ۱۸۱۱ء کو انتفاع کے لئے آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت موسیٰ اور ان کی کتاب تورات کی کس قدر تصدیق کی ہے۔ کہ تمام قرآن مجید ان کی تصدیق سے بھرا ہوا ہے اس لئے انتفاع حضرت موسیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہے اور لفظ تیرے ہی درمیان سے چونکہ عام تھا۔ کہ وہ نبی خواہ بنی اسرائیل مین سے ہوتا۔ خواہ بنی اسماعیل مین سے۔ اس لئے اس کی تصریح کرنے کی ضرورت واقع ہوئی۔ کہ وہ اولاد اسرائیل مین سے نہ ہوگا بلکہ بنی اسماعیل مین سے ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ تیرے بھائیون مین سے

اب دیکھو اسحٰق اور اسماعیل کا باہم بھائی ہونا تو ظاہر ہے لہٰذا بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی ہوئے پس اس قدر تو ثابت ہوگیا کہ وہ نبی اولاد اسرائیل مین سے نہین ہوگا بلکہ اولاد اسمٰعیل مین سے مبعوث ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب بذریعہ قیدار کے حضرت اسمٰعیل تک پہنچتا ہے۔ کما ثبت فی محلہ اور فصل ۲۱ یشعیا مین صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ النبوۃ فی العرب دفی بنی قیدار۔ نسخہ عربیہ ۱۸۱۱ء۔ یہ بائبل کا نسخہ تمام و کمال ہمارے پاس موجود ہے اور مماثلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت موسیٰ کے ساتھ جو ان درسون مین مذکور ہے سو بہت سی وجوہ مماثلت کی علماء مفسرین نے تفاسیر مین تحریر فرمائی ہین۔ جن کے یہان پر لکھنے سے طوالت ہوگی۔ خود اس کی تصدیق قرآن مجید مین اس طرح پر ارشاد ہے۔ کہ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ تفسیری معنے و مراد اس سے یہ ہے۔ کہ جس طرح پر حضرت موسیٰ بعد دکھلانے معجزات اور اتمام حجت کے فرعون اور فرعونیون پر نزول عذاب کے لئے بطور ایک شاہد اور ایک گواہ کے ہو گئے تھے۔ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرعون ابوجہل اور اس کے متبعین پر مثل شاہد کے رسول برحق ہین پس یہ معاندین بھی مثل فرعون اور فرعونیون کی امواج عذاب الٰہی مین غرق کئے جاوین گے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ فاخذناہ اخذا وبیلا۔ اب دیکھو کہ جنگ بدر مین ایسا ہی کچھ واقع ہوا اور یہ جو فرمایا کہ مین اپنا کلام اس کے منہ مین ڈالون گا اس سے ثابت ہوا کہ اس کتاب کا نام کلام اللہ ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ۔ یہ فضیلت خاصہ بالفاظہا کلام اللہ ہونے کے جو اس کتاب اور اس نبی کے مونھ مبارک کو دی گئی ہے اور کسی کتاب اور کسی نبی کو حاصل نہین یعنے یہ کہ کلام تو کرے اپنے مونھ سے نبی اور وہ کلام ہو اللہ تعالیٰ کا۔ ہان یہ تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک مگر یہ فضیلت خاصہ جو ان درسون مین ہے وہ ثابت شدہ صداقت نزدیک تمام انبیاء بنی اسرائیل کے تھی۔ کما ثبت فی محلہ۔ نہ ابراہیم خلیل اللہ کو دی گئی اور نہ اسحٰق و اسمٰعیل کو۔ اور نہ موسیٰ وعیسیٰ کو۔ یعنے یہ کہ ان کے مونھ کے کلام کو کلام اللہ کہا جاوے پس کیسی سچی بات ہے۔ وہ حدیث جس کے الفاظ یہ ہین۔ کہ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی ولنعم ما قیل ؎

گرچہ قرآن از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نگفت او کافر است

اور اسی لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کلام معجزہ قاہرہ ہوگا

یہ وہ نہیں اپنے موہنہ سے جو بولتا ہے۔ وہ بموجب اس درس کے اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اور معجزہ وہی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کا فعل ہو اس سے ثابت ہوا۔ کہ جس قدر دعاوی قرآن مجید نے اپنی نسبت کئے ہین یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے اوصاف عظمہ بیان کئے ہین اور اہل اسلام اور اس کی نسبت اعتقاد رکھتے ہین وہ نہایت درجہ پر صحیح اور درست ہین۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ قرآن مجید کی فصاحت اور بلاغت ایسی اعلےٰ درجہ کی ہے کہ کوئی انسان فصاحت اور بلاغت مین اس کا مقابلہ نہین کر سکتا۔ یعنی حد اعجاز کو پہونچی ہوئی ہے اس کی دلیل یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے جسکی قدرت غیر محدود ہے اور ظاہر ہے۔ کہ انسان ہر ایک طاقت کلام وغیرہ کی محدود ہوتی ہے یا مثلاً اس مین ایسے اسرار غیبی اور حقائق و دقائق لاریب اور معارف دینی و یقینی درج ہین جن کے بیان کرنے پر ایسی مختصر عبارتون مین انسان قادر نہین ہو سکتا اس کی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ اس قادر مطلق کا کلام ہے جس کی قدرت غیر محدود ہے یا مثلاً اس مین ہزارون پیشگوئیان موجود ہین۔ جو کوئی انسان ایسی تحدی کے ساتھ کوئی ایسی پیشگوئی نہین کر سکتا کیونکہ یہ بھی بڑا معجزہ قاہرہ ہے اسکی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ ایسے علام الغیوب کا کلام ہے کہ جس کو ایک ذرہ ذرہ کا کامل علم ہے ؎

بر وعلم یک ذرہ پوشیدہ نیست ٭ کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست

یا اس مین تمام اولین اور آخرین کی ہدایات بحکم فیہا کتب قیمہ۔ کے موجود ہین کہ علمت علم الاولین والاخرین۔ اور کوئی انسان اگرچہ کیسا ہی علم اس کو حاصل ہو اون تمام ہدایات اور علوم کو جو اس مین مندرج ہین حاصل نہین کر سکتا اور نہ کسی دنیا کی کتاب مین وہ تمام علوم اور ہدایات پائی جاتی ہین۔ اس کی دلیل بھی وہ ہی ہے کہ وہ اس علیم اور خبیر کا کلام ہے جس کے آگے تمام علوم سمندر مین سے ایک قطرہ کے برابر بھی نہین ہین۔ یا مثلاً یہ استیفائی معانی بے حد بھی نہین ہو سکتا۔ کہ ایک چھوٹی سی کتاب تمام ضروریات دینی کو اون تمام دنیا کے لوگون کے لئے حاوی ہے۔ جو قیامت تک ازمنہ مختلفہ مین موجود ہون گی۔ یا تمام ان لوگون کے لئے جو تمام بسیط الارض پر مختلف قطعات اور مختلف ملکون مین پائے جاتے ہین کیونکہ وہ تو کلام اس قادر مطلق کا ہے۔ کہ اگر چاہے تو کیسے ہی مختصر الفاظ مین معانی کثیر التعداد کو لا سکتا ہے جیسا کہ اس کے مصنوعات سے بھی ظاہر ہے یعنی باوجودیکہ قدرتی اشیا مین ہزارون خواص اور تاثیرات زمانہ ماضی مین معلوم ہو گئی ہین۔ معہذا اب حال مین بھی ہزارون معلوم ہوتی رہتی ہین۔ اور پھر محدود نہین ہو سکتے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم وغیر ذالک من الایات۔ الحاصل کلام مجید ہر وجہ سے بموجب اس درس کے ایک معجزہ عظیم الشان ہے

پھر ارشاد فرماتے ہین کہ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنھین وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنیگا تو مین اس کا حساب اس سے لونگا۔ ان درسون مین مخاطب چونکہ اہل کتاب ہی ہین اس لئے ثابت ہوا کہ اس کلام اللہ کا اہل کتاب پر بھی ماننا فرض ہے بلکہ کتاب موسوی کو اس کے مقابلہ مین ترک کرنا ضروری ہوگا کیونکہ حساب لینے سے مراد کتاب اعمال باب تین مین یہ لکھی ہے کہ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے گا۔ وہ قوم مین سے نیست کیا جاوے گا۔ اور نسخہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ء مین لفظ تستاصل من شعبہا کا موجود ہے جس کے معنے ہین کہ بیخ و بنیاد سے اکھاڑ کر دنیا مین ہی تباہ کر دیا جاوے گا پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ حصر ہدایت کا اوسی کی اتباع مین ہوگا چنانچہ قرآن مجید بھی فرماتا ہے۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔ اور واقعات زمانہ محمدی شہادت دے رہے ہین۔ کہ اہل کتاب مین سے مثلاً بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع وغیرہم جنھون نے اس کلام اللہ کو نہ مانا اور برعداوت و عناد رہے۔ اون کا استیصال ہو گیا۔ پس کیسے صادق ہوئے یہ درس۔ چنانچہ قرآن مجید مین بھی جابجا اس استیصال کی تصدیق موجود ہے۔ جیسا کہ بیبل مین بھی جابجا موجود ہے۔ دیکھو کتاب یشعیاہ نبی کے باب ۴۲ کو اور اس نبی کے زمانہ کو حواریان مسیح نے کتاب اعمال باب تین درس ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ مین درمیان زمانہ تشریف بری و بار دیگر تشریف آوری مسیح محصور کر دیا ہے۔ چنانچہ ہم نے رسالہ حقیقت کتاب اللہ و النبوت المحمدیہ مین شرح اور بسط کے ساتھ اس کو بیان کیا ہے۔ فلیرجع الیہ۔ پس ان درسون اور ان کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ کتب عہد عتیق اور عہد جدید مین ایک ایسی کتاب موعود یعنے کلام اللہ کے نازل ہونے کی بشارت ہے۔ جو عہد عتیق اور جدید دونون سے ابدی اور افضل ہوگی۔ جس کے مقابلہ مین کوئی کتاب سابق و لاحق واجب الاتباع نہ رہے گی۔ ہان اصلی کتب بالضرور واجب الایمان ہین۔ لہٰذا آیت زیر باب مین فرمایا جاتا ہے کہ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ ھو اھدی منہما۔ مطلب تفسیری یہ ہے۔ کہ وہ کتاب ابدی و افضل جو عہد عتیق اور جدید مین موعود تھے۔ وہ یہی کلام اللہ اور قرآن مجید ہے۔ اگر تم اس پر ایمان نہین لاتے۔ تو کوئی اور کتاب ایسی لاؤ۔ جو عہد عتیق اور جدید سے بھی ابدی ہو۔ کیونکہ وہ دونون تو وعدہ کہتے ہین کہ ہم اس کے وقت مین متروک العمل اور مہجور ہو جاوین گے اور ابدی ہونے کا وعدہ اسی سے پورا ہوگا اور پھر اس قرآن مجید سے بھی ابدی ہو۔ کیون کہ تم اس کو وہ ابدی کتاب موعود تسلیم نہین کرتے اور جبکہ وہ ایسی کتاب نہین لا سکے۔ تو پھر بالضرور وہی لوگ متبعین اپنے اہوا کے ہین اور ظالم ہین۔ جن کی ہلاکت اور استیصال کتب مقدسہ اور ان درسون مین موعود ہے۔ دیکھو یشعیاہ نبی کی کتاب باب ۴۲ کو۔ جسمین مخالفین یہود وغیرہ کی ہلاکت اور تباہی بطور پیشینگوئی کے اب تک لکھی ہوئی ہے اور انہین درسون سے ثابت ہوا کہ جب نہ ماننے والے اس کلام اللہ کے ہلاک اور مستاصل کئے جاوین گے۔ تو پھر مخلوق مین سے کس مخلوق کی مجال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے برابر کوئی کلام بنا سکے۔ و ہوالمدعا کما قال اللہ تعالیٰ۔ فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ اور کہین تورات مین اس کتاب کو برکت بھی فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ تورات کے بارہوین باب مین حضرت ابراہیمؑ کے خطاب مین ارشاد ہے کہ اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پاوین گے۔ یہ وعدہ بھی بذریعہ اسی کلام اللہ کی بوساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہوا۔ کما قال اللہ تعالےٰ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وغیر ذالک من الآیات اور کیون نہ واقع ہوتا۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے بڑی تضرع اور زاری کے ساتھ یہ دعائے ذیل کی تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

اس آیت مین جو چار مراتب یعنی تلاوت آیات۔ تعلیم کتاب تعلیم حکمت اور تزکیہ جو اعلےٰ ترین مراتب مذکورہ کا ہے۔ جسکو دوسرے لفظون مین مرتبہ نبوت کہہ سکتے ہین۔ مذکور ہوئے ہین وہ قیامت تک جاری رہین گے۔ کیونکہ کلام اللہ مین جو ایک صفت من صفات اللہ ہے۔ تبدیل و تحریف و تغیر نہین ہو سکتی۔ بہین وجہ کہ وہ کلام اللہ ہے اسی لئے بصراحت ارشاد فرما دیا گیا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اور سورہ جمعہ مین بھی ان ہر چہار مراتب کو بیان فرما کر انہین ہر چہار مراتب کے اجرا و ابقا کے لئے قیامت تک ارشاد فرمایا گیا ہے و اٰخرین منہم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم

اور یہ چہار مراتب وہی ہیں۔ جو دوسری آیات میں دوسرے لفظوں میں یوں ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ آخری مراتب ثلثہ کے ابقار واجرا میں تو کسی کو کلام ہی نہیں ہے۔ کہ زمانہ خاتم النبیین سے لیکر اس وقت تک دائر و سائر ہیں۔ آگے رہا جو تھا مرتبہ تزکیہ کا جو مرتبہ نبوت والہام کا ہے وہ بھی بذریعہ اولیائے کرام وصوفیائے عظام کے اُمت محمدیہ میں ہمیشہ جاری رہا جس کو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے بڑے زور وشور اور کثرت کے ساتھ واقع کر کر مشاہد کرا دیا۔ پس اب واقعات کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے اور کوئی کیوں کر کر سکتا ہے۔ مگر وہی جو محض لا العقل ہو گیا ہو۔ پس کیسا صادق ہوا وہ درس توریت کا۔ کہ میں اپنا کلام اس کے مونھ میں ڈالوں گا۔ الی آخرہ ! پس ثابت ہوا کہ یہ کتاب وہی کلام اللہ ہے۔ جو عہد عتیق اور عہد جدید میں موعود تھا۔ اور ایسا موعود جو کل عہد عتیق اور عہد جدید سے افضل اور اہدی ہے۔ کیونکہ کلام اللہ ہے۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک میں ڈالا گیا۔ اسی لئے اس کی وہ شوکت ہے۔ کہ جس نے اس کو نہ مانا اور معاند رہا۔ وہ بیخ وبنیاد سے استیصال کیا گیا۔ دیکھو کتاب یشعیاہ نبی کے باب ۴۲ وغیرہ کو*۔ اگر مجھ کو خوف طوالت نہ ہوتا۔ جو شاید ملالت ناظرین کا موجب ہو تو سورہ حشر کے واقعات کو جو یہود کی نسبت بیان ہوئے ہیں کتاب یشعیا کی پیشنگوئیاں مندرجہ بعض ابواب کو ایسا مطابق کر کر بحولہ وقوتہ دکھلاتا۔ جو مثل شبراً بشبر کے مصداق ہوتا۔ یہ سوال اور اس کا جواب اگرچہ بطور ایک جملہ معترضہ کے اعجاز القرآن میں مذکور ہوا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم نے مانا کہ قرآن مجید بموجب اس بیان کے اہل کتاب پر تو ضرور حجت ہو گیا۔ مگر آریوں اور اس مرتد پر توریت کے ان درسوں سے کیوں کر حجت ہو سکتا ہے۔ تو مختصر جواب اس کا یہ ہے۔ کہ جبکہ حضرت موسےٰ کی پیشنگوئی جس کو تمام انبیاء واصفیائے مابعد موسےٰ کے تسلیم کرتے چلے آئے اور اس پیشنگوئی عظیم الشان کے وقوع کے منتظر چلے آئے اور تخمیناً دو ہزار برس میں بڑے زور وشور کے ساتھ واقع ہو گئی۔ تو پھر اس کے عدم تسلیم کی کونسی وجہ موجہ ہے۔ بینوا وتوجروا۔

پھر ہزاروں معجزات اس کی صداقت اور من جانب اللہ ہونے کے وقت نزول سے آج تک صادر ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے۔ تو پھر اس پر ایمان نہ لانا بجز عناد اور شیطانیت کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے۔ اس چودہویں صدی پر نظر کرو۔ کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دعوی الہامی والخیر کلہ فی القرآن پر کہ ہزاروں معجزات اس الہام کی صداقت پر صادر ہو چکے۔ دیکھو کتب حضرت اقدس کو۔ اب ہم فصاحت اور بلاغت قرآن مجید کی طرف بطور اختصار کے رجوع کرتے ہیں اور بعض آیات کی فصاحت اور بلاغت معجزانہ کو اس طرح پر بیان کرتے ہیں۔ جس کے سمجھنے کے لئے علم فصاحت و بلاغت میں کمال مہارت کی حصول کی ضرورت نہ ہو۔ مگر چونکہ بحکم تعرف الاشیاء باضدادہا کے کسی قدر مقابلہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم ایک مثل عربیہ کو جو قبل نزول قرآن مجید کے درمیان عرب کے فصیح اور بلیغ شمار کی جاتی تھی اس کو یہاں پر لکھتے ہیں اور پھر اس کے مقابلہ میں کلام آلہی کو لکھیں گے تاکہ تقابل سے اہل بصیرت اپنی بصیرت سے سمجھ لیویں۔ کہ بالضرور قرآن مجید کی بلاغت معجزانہ ہے اور اگرچہ وہ مثل بھی فصیح و بلیغ ہے۔ لیکن حد اعجاز تک نہیں پہونچی ہے۔ وہ مثل یہ ہے۔ کہ القتل انفی للقتل۔ یعنی واقعات قتل کے لئے قتل ہی بڑا روکنے والا ہے۔ مطلب اس مثل کا یہ ہے کہ جب انسان کو یہ یقین ہووے کہ اگر میں کسی کو قتل کروں گا تو بالضرور میں بھی اس کے بدلہ میں قتل کیا جاؤنگا۔ تو بخوف اس کو دوسرے کے قتل کرنے سے باز رکھیگا جس کے سبب مقدمات خون کے واقع نہ ہوں گے۔ جو باعث حیات انسانی ہے۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولکم فی القصاص حیات یا اولی الالباب اول۔ ظاہر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مثل مختصر ہے مگر اندک غور و تدبر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کلام آلہی ہی مختصر ہے کیونکہ القصاص حیاۃ کے دس حروف ہیں اور القتل انفی للقتل کے چودہ حروف ہیں اور مقتضائے بلاغت یہی ہے۔ کہ کلام میں حتے الوسع اختصار ہو۔ دوم مثل میں لفظ قتل کا تکرار ہے اور کلام آلہی میں تکرار نہیں اور عند البلغا کلام خالی از تکرار غیر مفیدہ عمدہ ہوتا ہے اس کلام سے جس میں تکرار ہو۔ ہاں بعض مواقع میں تکرار ہی میں بلاغت ہوتی ہے اس کو عرب عربا کا ذوق سلیم ہی سمجھ سکتا ہے۔ ثالثاً۔ ہر ایک قتل مانع قتل نہیں ہوتا۔ مثلاً ابتداءً جو کسی نے کسی کو قتل کیا ہو۔ تو یہ قتل تو اور باعث ہیجان قتال کا ہو جاتا ہے لیکن جو قتل قصاص میں واقع ہو۔ وہ ضرور مانع قتل ہے۔ رابعاً۔ قاتل کا قتل جو قصاص میں کیا جاتا ہے۔ وہی موجب حیات ہے اور یہ بات آیۃ میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان ہوئی ہے نہ مثل میں اور مقتضائے بلاغت یہی ہے کہ مقصود کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاوے۔ جو القصاص حیات میں بیان کیا گیا نہ مثل میں۔ خامساً۔ مثل سے مراد جب حاصل ہوتی ہے جب اس میں بموجب قواعد نحو کے چند محذوفات نکالے جاویں۔ اور تقدیر عبارت کی یوں ہو۔ کہ القتل قصاصاً انفی للقتل ظلماً من ترکہ۔ پس مثل میں پہلے قتل کے بعد قصاصاً محذوف ہے۔ اور قتل دوم کے بعد لفظ ظلماً محذوف ہے اور بسبب ہونے صیغہ افعل التفضیل کے مفضل علیہ من ترکہ بھی محذوف ہے پس آیت میں تو مراد متکلم کی دو لفظوں سے ہی مفہوم ہو گئی اور مثل میں بغیر ماننے چند محذوفات کے وہ مراد معلوم نہیں ہوتی ہے۔ واین ذاک من ذاک۔ انتہیٰ من رسالۃ اعجاز القرآن

مصنفہ سید محمد احسن امروہوی ۔ عفی اللہ عنہ ذنبہ الخفی والجلی

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ دسمبر کو قرار پایا ہے۔ سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وقت پر جلسہ میں شامل ہوں تاکہ باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہو جائے گویا ۲۴ کی شام کو یا ۲۵ کی صبح کو پہنچ جانا چاہیئے۔

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعایت منظور کی ہے یعنے صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لئے جن کا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہے یہ رعایت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ دے کر آمد و رفت کا ٹکٹ ملسکیگا۔ درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعایت نہ ہوگی یوں سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً ۱۲؍ یا اس سے زیادہ دینا پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں اور وہی لوگ رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں پس کنسشن سرٹیفکٹوں کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستیں آنی چاہئیں۔ کنسشن سرٹیفکٹ عنقریب چھپ جائیں گے ان کے لئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں ایک سرٹیفکیٹ کئی آدمیوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے (۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم کے انتظام کیلئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ بہت جلد دفتر [illegible]

* [illegible] کے لئے درس مذکور میں بتخصیص موجود ہے۔ وشتان بینہما۔

[illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ چوبیسواں ۲۴

(بقیہ رکوع ۹ و رکوع ۱۰۔ سورۃ المؤمن بقیہ رکوع ۴ و رکوع ۵)

مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۱۰ء

ابلغ الاسباب۔ تاکہ آسمانی اسباب پر پہنچ جائیں۔ یہ اس نے بطور تمسخر کہا ہے۔ کیونکہ حضرت موسےٰ اسے کہتے تھے۔ کہ اس کی فوق الفوق حکومت ہے۔ فرعون نے شرارت سے ان تصرفات کو جسمانی بنا لیا۔ اور کہا کہ ایک محل بناؤ۔ تا موسےٰ کا خدا اُوپر پہنچ کر دیکھیں۔

ایک دہریہ نے مجھ سے کہا۔ کہ اگر زمین و آسمان کے درمیان پتھر بھر دیے جاویں۔ تو تمہارا خدا کچلا جائے۔ میں نے کہا احمق۔ کہ اب زمانہ گذرتا ہے یا نہیں۔ کہا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ زمانہ تو مخلوق ہے۔ جب وہ نہیں کچلا جاتا۔ تو زمانہ سی لطیف چیز پیدا کرنے والا تو بہت ہی لطیف ہے۔

الا فی تباب۔ فرعون کی تدبیروں سے موسےٰ ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ خود فرعون ہی ہلاک ہوا۔

خوب یاد رکھو۔ کبھی کسی راستباز کے مقابلہ میں نہ آؤ۔

اھدکم سبیل الرشاد۔ فرعون نے و ما اہدیکم الا سبیل الرشاد کہا تھا۔ اس کی تردید میں فرماتا ہے۔

الی النجوۃ۔ اُونچے پر آجاؤ۔ جہاں ہر قسم کے عذابوں سے محفوظ رہو۔

مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۱۔ سورۃ المؤمن رکوع ۶)

ساری خلقت جو میری نگاہ سے بذریعہ علم۔ کتاب۔ سماع۔ مشاہدہ گذری ہے۔ وہ یہی چاہتی ہے۔ کہ میں جیت جاؤں اور مجھے نصرت ملے۔ لوگ اپنے ننگ و ناموس کے قیام کے لئے جانوں تک بے دریغ نثار کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس فطرت کے تقاضا پر فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ اسی ورلی زندگی میں رسولوں اور مومنوں کی نصرت کریں گے۔ تاریخ اس وعدہ کے ایفا اور اس نشان کے صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا ہی معاملہ دیکھو۔ کہ آخر کار آپ ہی سلامت و مامون رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں مجوس تھے۔ مگر اس سب سے بڑے مخالف نمرود کا کچھ نشان نہیں۔ مورخین اس کے بارے میں بحث کرتے ہیں کہ آیا وہ تھا بھی یا نہیں۔ تھا تو کون؟

اسی طرح حضرت موسےٰ حضرت مسیح کے دشمنوں کا حال ہوا۔ پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رہ گیا۔ اور کس عزت سے لیا جاتا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد تو ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ مگر یزید کی نسل میں سے ہونا تو درکنار۔ اس کا ہمنام بھی کوئی کہلانا نہیں چاہتا۔

بالعشی۔ پچھلے پہر۔
سلطٰن۔ دلیل۔
ماھم ببالغیہ۔ متکبر اپنی کبریائی کی حد کو کبھی نہیں پہنچتا۔ اور کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

میں نے ایسے نظارے خود دیکھے ہیں۔ جوش تکبر میں جن پر ظلم کیا جنہیں ذلیل سمجھا۔ آخر انہی کے ہاتھوں بلکہ میخ والے جوتوں سے ٹھوا ہاگیا۔

ولکن اکثر الناس لا یعلمون

خوب یاد رکھو۔ سیہ کاری مذہب میں نہیں چلتی۔

مورخہ ۱۵/ نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱۲)

(سورۃ المؤمن رکوع نمبر ۷)

لکم۔ تمہاری ہی بھلائی کے لئے۔
لتسکنوا فیہ۔ تاکہ تم اس میں آرام کرو۔

آرام بڑی دولت ہے۔ آرام سے صحت اچھی رہتی ہے۔ علم بڑھتا ہے۔ دنیا کی تمام چیزوں کے لئے قدرتی طور پر ایک وقفہ مقرر ہے۔ انسان کے لئے بھی ضروری ہے کہ آرام کرے۔ مگر آرام خدا ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ ہم نے بیس روپے سے لیکر کروڑ روپیہ آمدنی والے لوگوں سے پوچھا ہے۔ تو انہوں نے اپنے تئیں دکھی بتایا ہے جس سے معلوم ہوا۔ کہ سکھ کی زندگی دولت پر موقوف نہیں۔ بلکہ تمام جسم کے سکھ اللہ کی فرمانبرداری میں ہیں۔

قرارا۔ آرام گاہ۔

فاحسن صورکم۔ یہ انسان کے تصویر کے عجائبات ہیں۔ کہ ہاتھی۔ چیتے۔ شیر اس کے اشارہ پر چلتے ہیں۔ پھر پہاڑ۔ بجلی۔ ہوا پر قابو ہے۔

من تراب - یہی مٹی ہے - جو اگر کپڑے کو لگے - تو کپڑا میلا ہو جائے - اور اسی مٹی سے انسان پیدا ہوتا ہے -
تعقلون - بدیوں سے روکو -

مورخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۴ - سورہ المؤمن رکوع نمبر ۸)

کسی کی عظمت - خوبی - جلال - طاقت - علم - احسان دیکھنے کے لئے اس کے افعال ہی گواہ ہوتے ہیں - پچھلے رکوع میں اسی بات کا ذکر تھا - اب اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرنے والوں کا ذکر سنو!

انی یصرفون - بت پرستوں کا معاملہ خصوصیت سے موجب تعجب ہے - خود ہی اپنے ہاتھ سے تراشتے ہیں - پھر خود ہی اسے معبود قرار دیتے ہیں - اور اس کے آگے اپنی حاجتیں پیش کرتے ہیں -

فاما نرینک - اما سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے پورا ہونے کی صورت کا علم اللہ ہی کو ہے اور اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے جس رنگ میں چاہے پوری کردے -

مورخہ ۱۷ - نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ - رکوع ۱۴ - سورۃ المؤمن رکوع نمبر ۹)

اللہ کی کتاب - اللہ کی عظمت سمجھانے - قرب کی راہیں بتانے اور اس ذات سے حب کامل پیدا کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے - اور یہ باتیں اس کے عجیب در عجیب احسانوں کے مطالعہ کرنے سے پیدا ہوتی ہیں - جبلت القلوب علےٰ حب من احسن الیہ - کامل علم والے - کامل قدرت والے - کامل احسانوں والے کی محبت خود بخود آ جاتی ہے - اور پھر اس محبت کرنے والے میں فرمانبرداری پیدا ہوتی ہے - جو تمام سکھوں کی موجب ہے - پہلے اپنے احسان بیان فرماتا ہے

وعلی الفلک تحملون - پہلے بری سفر کا ذکر کیا - اب بحری سفر کے ذرائع بتائے -

ویریکم ایتہ - ایک مقناطیسی سوئی کی طفیل اندھیری راتوں میں بڑے بڑے سمندروں میں سفر ہوتا ہے -

افلم یسیروا فی الارض - کتابوں کے ذریعے بھی سیر فی الارض ہو سکتا ہے -

فما اغنی عنھم - تاتاریوں - پٹھانوں نے کتنے ممالک فتح کئے - پھر ایرانیوں نے اپنی ملک داری کا کہاں تک سکہ بٹھایا - کہ اب تک اس کے آثار باقی ہیں - فارسی زبان اب بھی گاؤں میں پڑھائی جاتی ہے - مگر آخر تنزل آیا - اب وہ طمطراق وہ شوکت وہ شان کہاں گئی - خداجب مٹانے پر آیا - تو وہ ساز و سامان کچھ بھی کام نہ آیا -

اس جگہ سورۃ المؤمن کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ رب العالمین کو

ریویو

فرزند علی بجواب ابراہیم مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ایک لیکچر پر مصنفانہ اور محققانہ تنقید۔ مولوی صاحب نے سیالکوٹ مین ایک لیکچر خلاف سلسلہ احمدیہ کے دیا تھا۔ جس کے جواب کے واسطے وہان کے احمدی برادران نے ایک جلسہ کی تجویز کی تھی۔ مگر مولوی صاحب اس مین شامل ہونے کے لئے نہ ٹھہرے۔ اس واسطے یہ تنقید جو منشی فرزند علی صاحب نے لکھی ہے بصورت رسالہ شائع کی گئی ہے۔ اس مین بالخصوص حضرت عیسیٰ ع کے رفع الی السماء بجسد عنصری کی تردید نہایت معقول اور مہذب پیرایہ مین کی گئی ہے۔ ہماری رائے مین یہ رسالہ اس قسم کے لوگون کے واسطے بہت مفید ہوگا۔ جو ہنوز حضرت عیسیٰ کی وفات وحیات کے مسئلہ مین پیچان ہین۔ قیمت فی جلد ۳؍۔ دس جلد کے لئے ۱۲؍ سو جلد کے لئے ۵؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ملنے کا پتہ۔ منشی فرزند علی صاحب۔ ہیڈ کلرک۔ قلعہ میگزین۔ شہر فیروزپور دسمبر کے اخیر تک منشی صاحب موصوف قادیان مین ہین اس واسطے یہان سے بھی مل سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس رسالہ کی اشاعت کو پسند فرمایا ہے۔

گوشت خوری مولفہ منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ۔ یہ رسالہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو کہ منشی صاحب موصوف نے آریہ سماج کی گھاس پارٹی کے مقابلہ مین ۱۹۰۴ء مین لکھے تھے۔ اب بصورت کتاب شائع کئے گئے ہین اور بقیمت ۳؍ فی نسخہ دفتر انجمن احمدیہ شملہ سے ملسکتے ہین ان مضامین مین گوشت خوری کے فوائد نہ صرف عقلی دلائل سے بتلائے گئے ہین۔ بلکہ ویدون کی عبارتین اس کے جواز اور جواز سے بڑھکر فرضیت کے لئے پیش کی گئی ہین۔

پیدائش عالم دیانندمت کھنڈن سبھا دہلی کا گیارہوان رسالہ مولفہ منشی عمر الدین صاحب احمدی آریون کی کوتاہ نظری نے انھین جن الجھنون مین ڈال رکھا ہے۔ ان مین سے ایک قدامت مادہ و روح کا مسئلہ ہے اس مسئلہ کی حقیقت کو فلسفیانہ دلائل کے ساتھ اس رسالہ مین ظاہر کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍ ہے۔ اور دفتر سبھاء مذکور سے ملسکتی ہے۔

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز مرتد غلام حیدر کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا جواب ہے۔ مصنفہ ابو النصر مولوی سید ناصر علی صاحب آٹاوی۔ نعرۂ حیدری کا جواب ناظرین نے دیکھا ہوگا۔ پس اُسی کے پہلو بہ پہلو رکھنے کے یہ رسالہ ہے۔ اگرچہ ہمین اس بات کا افسوس ہے۔ کہ آریون کی دریدہ دہنی سے جو گند نکل رہا ہے۔ اس سے ہمارے بعض نمازی بھائیون کے کپڑے ناپاک ہونے لگے ہین۔ مگر اس زمانے مین دیو یا بھوت ہی ایسا نکلا ہے۔ کہ بجز لاتون کے نکلتا نہین۔ تو پھر مسلمان کیا کرین یہ رسالہ بھی دفتر دیانندمت کھنڈن سبھا دہلی سے بقیمت ار ملسکتا ہے۔

انصار بدر والا مضمون پڑھ کر راقم ناکارہ بھی کمال شوق سے اخبار بدر کی امداد ازبس ضروری جان کر تائید کرتا ہے۔ کہ واقعی اور لاریب بدر کی کارگذاری اور خدمت دین اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ انصار بدر ضرور ضرور اس کی حمایت فرماوین ہر ایک خریدار حتی المقدور سالانہ قیمت پر اضافہ کردین۔ آہ! بدر عین وقت پر ہر ایک بھائی تک رسید ہوتا ہے۔ حتی کہ بعض اوقات کئی موانع لاحق حال بھی ہو جاتے ہین۔ اللہ تعالیٰ بدر کو اس سے بھی کہین بڑھکر خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

ضرور ضرور بدر لائق تحسین اور قابل قدر ہے۔ اس کے منیجر صاحب اور اڈیٹران کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ راقم ایک رائیٹر کوئی سوداگر تاجر یا ملازم نہین ہون۔ مگر یہی دل چاہتا ہے کہ تن من دھن ہی جملہ اخبارات رسالجات سلسلہ احمدیہ پر قربان ہوجاوے تو کم ہے۔ واقعی مجھے خوشنودی ہوتی ہے۔ جب کہ اس قسم کی تحریک ہوتی ہے اس خطوط نویسی کی حیثیت مین بھی بحمد اللہ کئی رسالے عاجز کے پاس آتے ہین۔ بعض کی اُن مین سے ڈبل قیمت بھی ادا کرتا ہون۔

الغرض راقم غریب الوطن کو لاریب خوشی ہے اور کہ بدر اپنی نظیر آپ ہے۔ اور قابل امداد ہے۔ لہذا معروض ہون۔ کہ سال کا پرچہ ۵؍ جلد ۱۰ پانچ روپے بنام بندہ وی پی کرین اللہ تعالیٰ توفیق دیوے۔ تو دل کھول کر ان کار ہائے خیر مین دیا جاوے۔ محمد عمر الدین۔ راسٹر۔ صدر بازار حیدرآباد سندھ

درخواست دعا حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے تو سب دوست دعا کرتے ہی ہین۔ مگر برادر حامد حسین صاحب میرٹھی احباب کی خدمت مین اس درخواست کا ثواب خصوصیت سے لینا چاہتے ہین کہ حضرت کی درازی عمر اور صحت و عافیت کے واسطے دعا کی جاوے۔

(۲) برادر خیر الدین صاحب احمدی مقدمہ ہبہ کے معاملہ مین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

فروخت زمین قریباً اکیس ۲۱ مرلہ سفید زمین بحساب ۲۰ روپے مرلہ میری مکان کے قریب ہے ایک دوست کی مملوکہ ہے قابل فروخت ہے۔ خط وکتابت میری معرفت ہو۔ ایڈیٹر

مزاج المسیح حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے۔ زخم بھر رہا ہے بہت تھوڑا باقی ہے بخار نہین ہوتا۔ کھانسی بہت کم ہے ضعف ہے۔ مگر بہ نسبت سابق کم۔ کچھ غذا بھی نوش فرما لیتے ہین احباب دعا کرنے کے ثواب مین شامل رہین۔ حضور صبح شام کچھ حصہ قرآن شریف اور حدیث شریف کا سنا کرتے ہین۔

ماہوار رسالہ "احمدی"

شروع جنوری ۱۹۱۱ء سے انشاء اللہ ایک ماہوار رسالہ ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر ۳۲ صفحے کا علاوہ ٹائٹل کا زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی دفتر الحق پریس دہلی سے شائع ہوگا۔ اس رسالہ کی غرض صرف مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم مغفور کے اعتراضات سابقہ و حال کا مکمل مفصل جواب دینا اور احمدیہ مشن کے متعلق ڈیفنس کرنا ہوگا۔ سب سے اول مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث اور مرقع قادیانی و الہامات مرزا پر نظر کی جاوے گی اور حسب موقعہ وقتاً فوقتاً دیگر مخالفین سلسلہ مثلاً سیالکوٹی۔ چکڑالوی۔ بٹالوی۔ لاہوری۔ شیعہ گولڑوی۔ شاہجہانپوری۔ بھوپالوی۔ سہسوانی۔ میرٹھی وغیرہ کے رسائل پر خامہ فرسائی ہوگی۔ قیمت بغرض عام خریداری صرف ۱۲؍ سالانہ مع محصولڈاک ہے احمدی برادران بہت ہی جلد بالخصوص درخواست پوری کردین تاکہ رسالہ موصوف جلد شائع ہوجاوے۔ المشتہر۔ عاجز قاسم علی احمدی اڈیٹر اخبار الحق۔ دہلی

دھوکہ سے بچو گرلیکی کے خط سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص وہان پہونچا اور بیان کیا۔ یعقوب شاہ میرا نام۔ سوات بنیر کی طرف مقام ہے قادیان گیا تھا۔ راہ مین لوٹا گیا۔ اس پر اسے چندہ کرکے دیا گیا۔ عجیب بات ہے۔ کہ راہ مین کوئی لٹے اور نقصان پورا کرنے کے لئے رستے کے شہر چھوڑ کر گرلیکی پہونچے۔ مین اگلی اشاعت مین اس کا حلیہ شائع کرونگا۔ احباب خود کیون بیداری مغز سے کام نہین لیتے تاکہ ایسی فریب بازون سے محفوظ رہین۔

قابل توجہ ناظرین

شرائط بیعت ۔ جسمین حضرت اقدس کی تعلیم شرائط بیعت وسوانح درج ہین ۔ عصر کے ۱۲۵ ۔ ۸ر کے ۵۰ ۔ سہ کے ۲۵ ۔ اس سے کم فی کتاب ۔ ر منگوا کر تقسیم فرماوین

دُر ثمین اُردو کامل ۔ حضرت مسیح موعود کے ابتداء سے یوم الوصال تک کے تمام اُردو اشعار ۔ غیر مجلد ۳ر مجلد ۵ر

معیار الصادقین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول ۔ حضرت کے دعاوی کا ثبوت ۔ مدلل قابل دید ۳ر

ظہور المسیح ۔ وفات مسیح اور آیت استخلاف پر سیرکن بحث ۶ر

کتاب الصیام ۔ نماز روزے کے مسائل ۱ر

سنت احمدیہ ۔ نماز روزے کے تمام مسائل ۔ قرآن وحدیث سے بالدلائل بیان کئے ہین ۔ ۴ر

کفارہ ۔ کفارۂ عیسائیان کی تردید مین عقلی نقلی دلائل ۳ر

مباحثہ رام پوری ۔ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر بے نظیر مع جواب مخالف ۲ر ۔ دفتر بدر سے طلب فرمائے

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ۔ مبہی ۔ مفرح اور مقوی ہے ۔ ہر قسم کے ضعف دسستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے عنبر اخبب بدسے بہ اوائے قیمت نقد مبلغ عہر فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمتہ طلب پارسل منگا سکتی ہو۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز ۱۲

صاحبان آپ پر روشن ہے ۔ کہ کمترین نے ایک اشتہار بدین العنوان تجارت کا راز دیا ۔ فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی ۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ عہ کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہوسکیں ۔ شرائط حسب ذیل مین (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ بھی جو نصرف پندرہ منٹ مین تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو مین بذریعہ وی پی مبلغ عہ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف ۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ بدونہ جواب کے جواب ۔ (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس بھیجا دیگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر یہ ترکیب کسی احد کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا ۔ المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈیالی سب آفس کھوڑیانوالہ ضلع لائل پور

خط ۔ پتہ ۔ نمبر تاریخ ۔ نام ۱۲/۹

دغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو کوڑیون کی لاگت بن سکتی ہے ۔ فوراً پتہ ذیل سے منگوالو ۔ (۱) پانچ پانچ حروف اور دوسٹ ہند سے مع دو لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی آل گدی ۔ فی بکس عہ

(۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی ۔ فی بکس (۱۰ر)

المشتہر ۔ جیون مل کمپنی گوجرانوالہ پنجاب

کشتہ و سرمہ ۱۲

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائین ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہین ۔ ہم کسی کو مجبور نہین کرتے اور نہ کسی کو دہوکہ دینا چاہتے ہین ۔ صرف اس لئے انکا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاوین ۔ **کشتہ جریان** اعنی دھات جو پیشاب کے آگے پیچھے آتی ہے ۔ بفضلہ تعالیٰ اُسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب مین بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانون نے خدا کے فضل سے صحت پائی ۔ قیمت فی تولہ مع بدرقہ و محصولڈاک (۱۰ ر)

سرمہ ۔ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے ۔ اس کے اعلیٰ اجزا ممیران وموتی ہین ۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ بہت ہی مفید وبابرکت ہوگا ۔ قیمت فی تولہ ۱۲/۱ ۔ محصول بذمہ خریدار

المشتہر ۔ عبد الرحمان ۔ کاغانی ۔ احمدی ۔ قادیان (گورداسپور)

الخطبہ

مشہدی سادات مین سے ایک لڑکی نوجوان بالغ کے واسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے رشتہ دارون مین سے ہے ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے ۔ یہ تعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی معرفت ہوگا ۔ خط وکتابت حضرت کی خدمت مین یا معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوسکتی ہے ۔

۲ ۔ ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت ۔ بائیس سال عمر احمدی جماعت مین نکاح کرنا چاہتی ہے ۔ شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے ۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہونا ہے ۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر ۔

رسید زر

مورخہ ۳۱ ر اکتوبر ۱۹۱۰ء

جناب فیاض الدین صاحب ۲۹/۱۱ للعصر ۔ جناب عمر بخش صاحب ۵۲/۲۵ للعصر ۔ جناب عبد العزیز صاحب ۱۹۲۸ للعصر ۔ جناب عبد اللہ صاحب ۶/۹۳ سے ۔ آئینب احمد صاحب ۲۳۲۶ سے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے ہیضہ ڈاکٹر برمن کا عرق کافورے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر مین ایسی پکار پڑجاتی ہے ۔ اور گھبرا کر یہی کہتے ہین ۔ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا دو ۔ تو یہ تکلیف کیون اُٹھانا پڑے ۔ کیون نہین ایک شیشی عرق کافورے کر گھر ڈال رکھتے ہو ۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے ۔ گرمی کے دست ۔ پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک عیال بچہ دار کو یہ دوا گھر مین رکھنا چاہیئے ۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیون کی مانند رہتی ہے ۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے ۔ پیٹ کا پھولنا ۔ ڈکار کا آنا ۔ بدہضمی ۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتین دور ہوجاتی ہین گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہین ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے ۔ منگا کر ملاحظہ فرماوین

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۸/۸

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمّیٰ ہے ۔ بالون کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ مُنہ لپانے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت ۔ ادھر لگاؤ ۔ اُدھر خشک ہوجاتا ہے چار منٹ مین فارغ ہوکر کام پر چلیئے نیز سردیون مین نہلانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے ۔ قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے ۔ علاوہ ازین حسب ذیل ادویات جو سالہائے سال کے تجربہ مین تیر بہدف ثابت ہوئین وہ بھی ہدیۂ ناظرین ہین ۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ ر ۔ حبوب آتشک فیدرجن ۸ر ۔ حبوب اسیر خونی وبادی قیمت فی ڈبیہ عسہ ر ۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ ر ۔ سفوف جریان ۱۲/۱ ۔ حبوب ممسک فیدرجن ۶ر ۔ نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ آٹھ آنے ۔ محصولڈاک وخرچ پارسل ہر ایک حالت مین بذمہ خریدار ۔

ملنے کا پتہ

مینیجر کارخانہ قدرتی خضاب از ٹلونڈی راہ والی تحصیل وضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قرآن مجید

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ بکاف عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؐ | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ ان صد

ضمیمہ درس قرآن مجید | قیمت سالانہ چار روپے

جلد ۱۰ | ۳ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۱ء مطابق ۲۲ پوہ ۱۹۶۷ | نمبر ۱۰و۹

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ وایدہ الرحمٰن کی زیارت سے اکثر احباب جلسہ سالانہ پر مشرف ہو چکے ہیں۔ ایام جلسہ پر زخمون کا روزانہ ڈریسنگ ہوتا رہا تھا اور اب پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اب زخم بالکل اچھے ہو گئے ہیں اور پٹی اتار دی گئی ہے۔ البتہ ایام جلسہ میں کثرت ملاقات احباب اور ان کو پند و نصائح میں مصروف رہنے کے سبب کوفت بہت ہو گئی تھی۔ نیز دو دانت جو بہت درد کرتے تھے نکلوا دئے گئے۔ اگرچہ پہلے سے ہلتے تھے۔ تاہم ان کے نکالنے سے بھی تکلیف ہو گئی۔ اور بعض بخار ہوتا رہا۔ اب بفضلہ تعالیٰ بخار نہیں ہے اور دانتوں کا درد نکلوانے سے اچھا ہونا ہی تھا۔ لیکن پیر اور ٹخنے کا درد و رفتہ رفتہ عصابہ رہا۔ کسی وقت درمیان میں وقفہ ہو جاتا ہے۔ کسی وقت پھر شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر امید ہے کہ جہاں وہ تکلیف دور ہوئی۔ یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دور ہو جاوے گی۔ گذشتہ یوم الاحد کی رات کو حضرت نے خواب میں دیکھا کہ مکان میں دو سانپ ہیں۔ پہلے ایک مارا گیا۔ اور پھر دوسرا بھی مارا گیا۔ باوجود اس قدر تکلیف کے حضرت صاحب جیسا کہ احباب دیکھ گئے ہیں۔ ہر وقت ایک راحت اور خوشی کی حالت میں رہتے ہیں۔ کبھی اضطراب نہیں کرتے گھبراہٹ نہیں۔ کوئی بیماروں کا سا چڑچڑاپن نہیں ہے۔ کیوں نہ ہو خدا تعالیٰ کے برگزیدوں پر خدا کی طرف سے سکینت نازل ہوتی ہے۔ وہ ہر حالت میں اپنے رب کے ساتھ راضی ہیں۔ فرمایا دانت نکلے تو ٹھنڈا پانی پینے کو مل گیا۔ ایک تکلیف ملتی ہے۔ تو اس کے عوض میں ایک آرام بھی مل جاتا ہے۔

مبارکبادی ہمارے آقا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے مرزا عزیز احمد صاحب احمدی بی۔اے کا نکاح لاہور میں ہوا اس کی اطلاع دے چکے ہیں اب دلہن کا رخصتانہ ہوا۔ اور میرزا عزیز احمد صاحب اپنی اہلیہ کو لے کر قادیان آئے۔ سب سے پہلے دولہا دلہن حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں حاضر ہوئے اور بیعت کی اس کے بعد یہاں بھی ولیمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس قران السعدین کو مبارک کرے۔ خان بہادر میرزا سلطان احمد صاحب بھی آئے تھے۔ مگر جلد واپس تشریف لے گئے۔

جو احباب وی پی واپس کر چکے ہیں ان کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ اب خود ہی قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ فرماویں اور نقصان وی پی ۲ر فی پرچہ بھی ارسال کر کے مشکور فرماویں۔

اہل بیت حضرت مسیح موعود بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی بخیریت اسی جگہ رونق افروز ہیں۔ نماز جمعہ جب سے آپ آئے ہیں آپ ہی پڑھتے ہیں۔ چنانچہ خطبے ہدیہ ناظرین ہوتے رہتے ہیں۔ سیٹھ عبد الرحمان صاحب بھی ہنوز اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔

اس وقت جب کہ آخری کاپی پریس میں جاتی ہے جلسہ پر آئے ہوئے تمام احباب رخصت ہو چکے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ احمدیہ ہر دو کھل گئے ہیں۔ تین چار روز سے یہاں بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ رات کو یا دن کو کسی نہ کسی وقت بارش ہو جاتی ہے۔ خشکی کے بعد پڑی ہے۔

سال جدید جو یکشنبہ کو شروع ہوا ہے اور ہجری سال جدید جو بروز چہارشنبہ کو شروع ہوتا ہے۔ احباب کو مبارک ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس نئے سال کی رحمتوں و برکتوں سے ہم کو مالا مال کرے اور اس کے درمیان جو شر ہو اس سے محفوظ رکھے۔

اطلاع بسبب علالت طبع حضرت خلیفۃ المسیح ضمیمہ درس قرآن فی الحال نہیں چھپ سکتا۔ ۱۰ ر نومبر سے درس بند ہے پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن تک ختم ہو چکا ہے۔

درثمین فارسی مکمل چھپ کر تیار ہے!

درثمین اردو مکمل یعنی حسین وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک اردو اشعار درج ہیں وہ ۳ ر کو دی جاوے گی۔ اور درثمین فارسی جس میں ۲ یوم الوصال تمام فارسی اشعار درج ہیں۔ باوجود ضخامت ۳۶۰ صفحہ ۸ پلاٹ [illegible] بجائے چھ آنے کے

مینیجر بدر

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع کیا گیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

از جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

رباعیات

(۱) مقام حق مقام انبیا ہے — نبوت سے مقام حق ملا ہے
ثناء حق ہیں وہ جن ان سے ظاہر — نبوت راز توحید خدا ہے

(۲) کلام حق وہ ہے جو حق دکھائے — ہمیں باطل کی راہوں سے بچائے
ہمیں عیب و صواب اپنا بتا کر — بنا کر پاک وصفات حق سے ملائے

(۳) کلام حق بجبریل امیں ہے — وہی ختم نبوت کا نگیں ہے
کلام اللہ کی ہے شان اس سے — وہی ذی العرش اعلیٰ کا مکیں ہے

(۴) محمدؐ کو ہوئی تعلیم قرآں — معلم جس کا ہے خود رب رحماں
خدا نے اپنی شاگردی میں لیکر — بنایا اس کو پھر استاد دوراں

(۵) محمدؐ مظہر شان خدا ہے — محمدؐ خاتم کل انبیاء ہے۔
خزانہ ہر صداقت کا ہے قرآں — خدا سے جو محمدؐ کو ملا ہے

(۶) جو دام نفس شیطاں میں پھنسا ہے — وہی نور محمدؐ سے جدا ہے
خدا نے اس بشر کو کر کے پیدا — ثبوت اپنی خدائی کا دیا ہے

(۷) تعجب کیا ہے دیکھو اس جری کو — ملی ہے جو محمدؐ مصطفےٰ کو
بتائیگی تمہیں خود منبع فطرت — کہ مانو سنت خیر الوریٰ کو

(۸) دکھائی خود خدا نے شان اسلام — کیا خود بیکسوں کا اسے اکرام
محمدؐ ہو گیا جب ان کا ہادی — پلٹ دی اس نے انکی صبح اور شام

(۹) کرشمہ قدرت حق کا دکھایا — بہت صدیوں کے مردوں کو جلایا
بنایا وحشیوں کو اسنے انساں — کیا سیدھا خدا سے جا ملایا

(۱۰) ظہور حق میں جسکی یہ ادا ہو — کوئی اب اس سے بڑھکر اور کیا ہو
شرافت ہے اسی انساں کا حصہ — شرف جسکو محمدؐ سے ملا ہو۔

خدا کی دُنیا

دنیا کا خدا خدا کی دُنیا — ہے جانے میں کس بلا کی دنیا
بچہ سے جواں جواں سے بوڑھے — پھر قبر میں۔ کس فنا کی دُنیا
چنتا ہے کہ ہو نہ جائیں مفلس — یوں کٹتی ہے اغنیا کی دُنیا
در در پہ پھرے ہے بھیک مانگے — ذلت کی ہے یوں گدا کی دُنیا
ماں باپ نہ خویش و اقربا کے — آزاد ہے بینوا کی دُنیا
اقبال کبھی کبھی ہے ادبار — ہر ایک کی ہے یوں فنا کی دنیا
جینے کی خوشی پہ موت کا غم — ڈھونڈا ہو کہاں بقا کی دُنیا
ہیں چور کہیں کہیں ہیں راہزن — یہ جو ہے کہ وہ جفا کی دُنیا
دنیا میں ہو مال و زر کا سودا — کہتے ہیں یہ اشقیا کی دُنیا
دنیا ہو تو فکر آخرت کی — یہ دنیا ہے انبیا کی دُنیا
ہاں لغزش پا اب سنبھلنا — اور دیکھ لے اصفیا کی دُنیا
اے نفس بشر تو مطمئن ہو — اور چھوڑ دے ماسوا کی دُنیا
دنیا کہ جو ہو خدا کی خاطر — سن لو وہ ہے مصطفیٰؐ کی دُنیا
دُنیا میں بھی آخرت تھی منظور — کیا خوب تھی رہنما کی دُنیا
دنیا میں بھی با خدا رہے وہ — دُنیا تھی وہی خدا کی دُنیا
بچے بھی تھے بیبیاں بھی اور خویشتر — تھی سب سے خلا ملا کی دُنیا
اس شغل میں شغل حق نہ بھولے — کیا پاک تھی با خدا کی دُنیا
تھے شان خلق دراصل حق — باعہد تھی باوفا کی دُنیا
جلوت بھی تھی ساری ان کی خلوت — کیا صاف تھی بے ریا کی دُنیا
ہوتی تھی نہ غیر حق کسی سے — دلدادہ دلربا کی دُنیا
ہر حال میں مظہر خدا تھی — آئینہ حق نما کی دُنیا
دُنیا جو خدا ہمیں ملا دے — ہے سرور انبیا کی دُنیا
اے طالب آخرت کہاں ہو — دُنیا ہے یہی وفا کی دُنیا
اے طالب نفس اہل دل ہو — تا پائے تو مصطفیٰؐ کی دُنیا
دُنیا میں کرو تلاش ڈھونڈو — اس سید اتقیا کی دُنیا
آؤ تمہیں قادیاں دکھائیں — کس ڈھب کی ہے اس فضا کی دُنیا
بستے تھے یہاں غلام احمدؐ — دکھلاتے تھے پیشوا کی دُنیا
جلوے ہیں وہاں پہ نور دیں کے — ہے احمد مجتبےٰ کی دُنیا
دیکھو تو وہاں کے روز و شب تھے — اس بندۂ باصفا کی دُنیا
دُنیا میں ہے کوئی دن کا جینا — یہ دین کی ہے ضیا کی دُنیا
ملتا ہے وہاں سے نور قرآں — اس نور کی ہے ہدیٰ کی دنیا
مسلم ہو تو پھر بنو مسلماں — یوں ملتی ہے مصطفےٰ کی دُنیا

حامد کی بھی ایک بات سن لو

اس دُنیا سے لو خدا کی دُنیا

درخواست برادرم امام الدین کشمیری مونگ لکھتے ہیں کہ میرے بچے ہر وقت بیمار رہتے ہیں تمام احباب دلسوزی سے دعا کریں۔

ضرورت ملازم ایک انٹرنس پاس احمدی جسکا ہینڈ رائٹنگ بہت اعلیٰ ہو۔ نوجوان مضبوط ہو اگر ۱۵ء کی ملازمت چاہتا ہے تو دفتر ہیسے خط و کتابت کرے۔ جلدی۔

ایک ہندو خریدار کا شکریہ مکرم و معظم فشاہ سرن صاحب بنارسی نہایت ہی شکریہ کے مستحق ہیں کہ نہ صرف آپ بدر کے خریدار ہیں بلکہ اب دہ صد روپیہ سالانہ دینا منظور فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص کو قبول فرمائے اور اس آفتاب صداقت کی شعاعوں سے ان کے سینہ صافی کو منور کرے۔ جس کی جھلک ان میں دیکھی جاتی ہے۔

مبارک جوڑے نہایت ہی مسرت سے یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ۲۷۔ دسمبر کو حضرت صاحبزادہ محمود احمد ایدہ اللہ الاحد نے ایک نہایت لطیف خطبہ کے بعد مندرجہ ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا

(۱) ہمارے مکرم و معظم پروپرائٹر بدر میاں معراج الدین عمر صاحب کے فرزند ارجمند میاں نذیر احمدؐ صاحب کا نکاح محمودہ بنت میاں چراغ الدین صاحب سے - مہر ایک ہزار

(۲) میاں عبد المجید ولد میاں چراغ الدین صاحب کا نکاح رقیہ بیگم بنت میاں معراج الدین صاحب سے مہر ایک ہزار۔

(۳) شیخ فضل کریم ولد شیخ عطا محمد صاحب کا نکاح فاطمہ بنت میاں نبی بخش صاحب سے مہر ایک ہزار

اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو مبارک کرے۔ ان سے صالح اولاد پیدا ہو جو خدا کے برگزیدہ نبی مسیح موعود کی خادم ہو۔ خدا کے کریم فضل و عطا سے معراج ترقی کو پہنچیں۔ دین کے چراغ بنیں اور ہر قسم کے مجد کو حاصل کریں اور دُنیا و آخرت میں مقام محمود سے بہرہ یاب ہوں۔ اللھم آمین

انصار بدر چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار بدر کا چندہ جس قدر کر آپ دی پی کریں میں دینے کو بالکل تیار ہوں کیونکہ مجھے سب اخباروں سے یہ زیادہ پیارا اخبار ہے۔ میں بارہ اخباروں کا خریدار ہوں لیکن جسدن بدر کے آنے کا دن ہوتا ہے اسدن اور ہی خوشی اور چین ہوتا ہے۔

درخواست دعا سید انعام رسول صاحب کٹک سے اپنی بیمار والدہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ پیر افتخار احمد صاحب اپنی مرحومہ لڑکی سعیدہ بیگم اور اپنے لڑکے مرحوم نثار احمد کے لئے اور برادر سر بلند صاحب اپنی زوجہ مرحومہ کیواسطے احباب سے درخواست دعاء جنازہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی سعید الدین احمد صاحب اپنی والدہ مرحومہ کے واسطے دعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ ایسا ہی منشی خادم حسین صاحب بھیروی مشہور نامہ نگار کی ہمشیرہ اور بیوی کا جنازہ پڑھا جائے۔

وصیت میں الہی بخش ولد جلا قوم کمبوہ سکنہ زیرہ ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلا اکراہ و جبر حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (نوٹ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول و دوم و سوم کا مضمون واحد ہے لہذا اس کا اندراج یہاں ضروری نہیں) چہارم میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ تخمیناً دو ہزار روپیہ کی ہے۔ اس کا دسواں حصہ مبلغ دو سو روپیہ اپنی زندگی میں ادا کرونگا اگر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفر الف میلہ

(سلسلہ کے واسطے دیکھو گذشتہ اخبار بدر)

سیتا کنڈ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے بزرگ نظارۂ قدرت سے خدا تعالیٰ کے عجائبات مشاہدہ کرنے اور اُس کی تسبیح و تقدیس کا ذریعہ پیدا کرنے کے بڑے عاشق تھے جہاں کوئی عجوبہ نظر آیا اُس کو محفوظ کیا۔ لیکن بدقسمتی سے پچھلوں نے خود اُس عجوبہ ہی کو خدا بنا لیا۔ اور اپنا معبود قرار دیدیا مونگھیر سے چند میل کے فاصلہ پر ایک جگہ سے گرم پانی کا چشمہ اُبلتا ہوا نکلتا ہے پانی خاصلہ گرم ہے میرا خیال ہے کہ اُس میں چاول پک سکے۔ اب وہاں پوجا ہوتی ہے اردگرد مکان بنے ہوئے ہیں۔ پجاری موجود ہے جو دیکھنے آتا ہے اُس کے گرد ہو جاتے ہیں۔ جو نہ دے اُسے گالیاں سنانے کو طیار ہو جاتے ہیں۔ ایک انگریز ڈاکٹر نے یہ معلوم کر کے کہ اس تختۂ زمین کے نیچے یہ گرم پانی دور تک پھیلا ہوا ہے اس چشمہ سے کوئی سو قدم کے فاصلے پر ایک جگہ کھدوا کر ایک اور اُبلتا ہوا چشمہ ویسا ہی نکال دیا ہے اور اس کے اردگرد دیوار بنا کر ایک خوبصورت تالاب بنا دیا ہے۔ اور اس کا نام وکٹوریہ کنڈ رکھا ہے۔

جمال پور ورکشاپ

مونگھیر کو جاتے ہوئے راستہ میں ایک جنکشن سٹیشن جمال پور نام ہے جہاں ایک بہت بڑا ریلوے ورکشاپ ہے۔ یہ مقام مونگھیر سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ہمارے راستہ میں تھا اس واسطے وہاں کا کارخانہ دیکھنے کے واسطے بھی ہم گئے۔ کارخانہ کا داخلہ کسی سبب سے چند روز کے لئے بند تھا۔ مگر افسر کارخانہ کو میں نے چٹھی لکھی اور اپنا پنجاب سے آنا ذکر کیا تو انہوں نے بڑی خوشی سے منیجر کارخانہ کے نام رقعہ لکھ دیا کہ مجھے اور میرے دوستوں کو جو کہ ہم گیارہ آدمی تھے کارخانہ دیکھنے کی خاص اجازت ہے۔ ایک انگریز جو کہ وہاں کے سپروائزر ہیں خود ہمارے ساتھ ہوئے اور نہایت اخلاق کے ساتھ کارخانہ ہمیں دکھلایا۔

یہ ایک بڑا کارخانہ ہے جس میں دس ہزار آدمی کام کر رہے ہیں۔ کئی ایک شیڈ ہیں کہیں لوہا پگھل رہا ہے۔ کہیں پیتل پگھل رہا ہے۔ لوہا اور پیتل بالکل پانی کی طرح بہ کر سانچوں کے اندر ڈھل رہے ہیں جو انجنوں کے پرزے بن رہے ہیں اور پھر اُن پرزوں کو جوڑ کر انجن بنائے جا رہے ہیں۔ اوسطاً ۱۲۰ انجن ہر سال اس کارخانہ میں طیار ہو کر چلایا جاتا ہے۔ جن کا اکثر حصہ اسی کارخانہ میں طیار ہو جاتا ہے۔ ہر ایک پرزے کی طیاری کے واسطے ایک علیحدہ شیڈ ہے۔

جن بھٹیوں میں سے لوہا پگھل کر سُرخ پانی کی طرح بہ رہا ہے ان کا نظارہ بہت ہی خوفناک ہے۔ ایک ٹرین بجلی کے زور سے چھت کے ساتھ ساتھ چلتی ہے جو کہ بھاری بھاری لوہے کی چیزیں اُٹھا اُٹھا کر اِدھر اُدھر لیجاتی ہے لوہے کے بڑے بڑے موٹے لٹھ اور پہیے اور دیگر پرزے چند منٹوں میں ایسی آسانی سے طیار ہو جاتے ہیں کہ مٹی کے کھلونے بھی ایسی جلدی سے طیار نہیں ہوتے۔

اَلنّا لَہُ الحدید

کا کلام پاک اللہ تعالیٰ کی ذات قادر مطلق کی طرف سے اُس کے پیارے نبی کی شان میں نازل ہونے کے واسطے جائے تعجب ہو رہا تھا مگر یہاں تو اس کا نظارہ ایسا عجیب و غریب ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت یاد آتی ہے۔

چونکہ میرا ہی وزٹنگ کارڈ صاحب بہادر کے ہاتھ میں تھا اس واسطے وہ اس سارے معائنہ میں میرے ساتھ ہی باتیں کرتے رہے۔ وہ مجھے کارخانہ کے مختلف حالات بتلاتے رہے اور میں اپنے دوستوں کو اُردو میں سمجھاتا رہا۔ کہیں کہیں کوئی بات مذہبی دلچسپی کی بھی ہوتی رہی جس کے ضمن میں میں نے اُن کو بتلایا کہ ہم کس فرقہ اسلامیہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں اور ہمارے اصول کیا ہیں۔ مذہبی باتوں کے ذیل میں صاحب بہادر نے یہ بھی اعتراض کیا کہ مسلمانوں میں

رسم پردہ

بہت سخت ہے۔ عورتوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ میں نے کہا اگر کہیں ایسا ہوتا ہے تو وہ مذہب اسلام کا منشا نہیں۔ بلکہ ایسا کرنے والوں کا مبالغہ اور حد سے بڑھی ہوئی بات ہے۔ اسلامی پردہ صرف اتنا ہے کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان اس قسم کا اختلاط اور ایک دوسرے کو بے تکلف دیکھنے کا تعلق نہ ہو جس سے کسی بد اخلاقی کی بنا پڑنے کا اندیشہ ہو سکے۔ اور بس۔ اسی واسطے غض بصر کا حکم طرفین کو دیا گیا ہے۔ یہ قائم رکھ کر عورتیں اپنے کام کاج کے واسطے باہر نکل سکتی ہیں۔ چنانچہ اکثر حصہ اسلامی عورتوں کا ایسا ہے جو دنیوی کاروبار میں مردوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔

کلوں کی ایجاد میں جو دن بدن ترقی ہو رہی ہے اُس کے ضمن میں میں نے صاحب بہادر سے ذکر کیا کہ یہ بہت بڑی ترقی ہے۔ مگر یہ ترقی دنیوی اور مادی ہے جبکہ اس جسم کے آرام کے واسطے خدا تعالیٰ نے اس قدر سامان مہیا کئے ہیں تو ضرور ہے کہ روح کے آرام کے واسطے بھی بہت بڑے سامان ہوں اور روحانی رفتار کی تیزی کے واسطے بھی بڑی بڑی روحانی کلیں طیار کی ہوں۔ صاحب بہادر نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے تب میں نے عرض کی کہ ان روحانی تحقیقاتوں اور دریافتوں کا موجب ان ایام میں خدا تعالیٰ کا ایک نبی ہوا ہے۔ جس نے روح پاک کی مدد سے خدا کے کلام میں سے ایسی اعلیٰ باتیں نکالی ہیں جو ہمارے روحانی سفر کو آسان کرتی ہیں۔ اس قسم کی کئی ایک باتیں ہوئیں ایک گھنٹہ کے قریب ہمارا وہاں خرچ ہوا آخر میں صاحب بہادر کا شکریہ ادا کیا گیا اور سلسلہ کے متعلق کچھ دلچسپ لٹریچر بھیجنے کے واسطے صاحب بہادر کا نام اور عہدہ ان سے دریافت کر کے لکھ لیا گیا۔

پنشنر انجن اس کارخانہ کے دروازہ پر ایک چبوترے کے اوپر وہ انجن کھڑا ہے۔ جو کہ سب سے اول ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی نے اپنی ریل پر چلایا تھا اسی انجن پر سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں سرکار انگریزی کی فوج سوار ہو کر باغیوں کی گوشمالی کے واسطے گئی تھی سنہ ۱۹۰۱ء سے

Victoria The Good

انجن
نیک ملکہ وکٹوریہ کی یادگار میں یہاں رکھا گیا ہے یہ انجن اپنی بہت ہی ضعیفی کے سبب موجودہ انجنوں کے بالمقابل اس [illegible] ترقی کا آئینہ دکھلاتا ہے۔ اب اُس سے کوئی کام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ بطور یادگار کے وہ ایک ہی جگہ کھڑا رہتا ہے۔ اور اُس کی صفائی کے واسطے ملازم مقرر ہیں۔ اسی واسطے جاننے کے کرم دوست [illegible] نام پنشنر انجن رکھا ہے اور اسی سرخی سے ہم نے اس کا یہاں تذکرہ کیا ہے۔ سبحان اللہ انگریزوں کی قوم کیسی دانا ہے کہ وہ بیجان کو بھی آرام دیتی ہے۔ مگر افسوس ہے ہمارے آریہ صاحبان پر جو کہ انسان کی ہستی کے واسطے بھی

سے طیار نہیں ہوتے۔

آرام کی گنجائش نہیں رکھتے۔ اور ہر وقت تناسخ کے چکر میں اُسے سرگرداں رکھنا چاہتے ہیں۔ یہود کی طرح آریاؤں کے تمام مسائل اُلٹے ہی ہیں۔ اسواسطے خداتعالیٰ نے ان کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ **یہود سا ہو جاویگا**۔ ہر بات میں اُلٹی راہ اختیار کرتے ہیں ہر مسئلہ میں

ٹیڑھا فلسفہ

نکالتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ چونکہ انسان نے گُناہ کیا اور کمزوری دکھلائی اس واسطے اُسے پیچھے کی طرف ہٹایا جائیگا۔ ایک ذلیل اور ادنیٰ وجود کے دور میں اُسے ڈالا جاویگا۔ حالانکہ دنیا جہان کا معمول اور منشاء یہ ہے کہ اس عالم میں ہر ایک شئے آگے کی طرف تدریجی ترقی کر رہی ہے۔ اگر بوڑھا فرائض بوڑھاپے کو ادا نہیں کرسکتا تو اُسے پیچھے ہٹا کر جوانی کے عالم میں ڈالکر نیا دور نہیں شروع کرایا جاتا اور اگر جوان جوانی کے حقوق ادا کرنے سے غافل ہے تو اُسے واپس بچپن کے عالم میں داخل نہیں کر دیا جاتا اور اگر بچہ نٹ کھٹ ہوتا ہے تو اُسے واپس ماں کے پیٹ میں نہیں گھسیڑ دیا جاتا۔ کہ جاوہاں جاکر پہلے نیک بن لے تو پھر تجھے باہر نکلنے کی اجازت دیجاویگی۔ اور اگر بچہ ماں کے پیٹ میں بھی تکلیف دے تو اُس کے واسطے یہ تجویز نہیں سوچی جاتی کہ اسے پھر نطفہ کا کیڑا بنا دو۔ یہ بات تو قانون قدرت کے ہی خلاف ہے کہ انسان پھر کیڑے اور مکوڑے اور گدھے اور گھوڑے بنائیں جائیں خداتعالیٰ نے انسانی روح کی ہر ایک حالت کی اصلاح کے واسطے خود اُسی نشوونما کے اندر ہی سامان رکھ دئے ہیں۔ بوڑھا اپنے بوڑھاپے کے ایام میں ہی اپنی نیکیوں کے پھل پانے اور بدیوں کی سزا دیکھنے کے ذائقہ اپنے آگے دیکھتا ہے۔ انسان اپنے اعمال کو آگے بھیج رہا ہے نہ کہ پیچھے ورکشاپ کے سٹیڈ میں مجھے یہ خیال اسواسطے آیا کہ یہاں انجن بھی جب اُس کے کیل پرزوں میں کچھ نقص آجاتا ہے تو اُسے یہ سزا نہیں دیجاتی کہ چونکہ اس نے دو گھنٹہ کا حرج کیا ہے اس واسطے اس کو سزا دیجائے کہ ایک چکر اوڑر آر۔ دیلوے کی لائن پر لگائے۔ اور وہاں بھی کام اچھا نہ دے تو پھر کر جی پی ریلوے کا کوئلہ ڈھونے کی سزا دیجاوے۔ اور پانچسو میل کا روزانہ چکر اس کے ذمہ لگایا جاوے خداتعالیٰ ہمیں سزا دینے کا بھوکا نہیں وہ رحیم و کریم ذات تو ہماری اصلاح چاہتی ہے اور تناسخ کا دور کسی صورت میں ہماری اصلاح نہیں کرسکتا۔

دیسی مزدور اس کارخانہ میں کام کرنیوالے دس ہزار مزدور دیسی ہیں۔ جو چند انگریزوں کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ حکمت کیا ہی عمدہ شے ہے۔ حاکم وہی ہوسکتا ہے جس کو حکمت عطا ہو۔ اُن اشیاء کی ساخت کی حقیقت کو پہچانتے ہیں اور اُس کی معرفت انھیں حاصل ہے اس واسطے انھیں یہ عزت حاصل ہوئی۔ باقی سب بیلوں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ اور ہمارے آریہ بھائی تو بیل گدھا بننے کے شوق میں تناسخ کے چکر میں پڑنے کی طرف بیفائدہ متوجہ ہوتے ہیں انسان تو اسی عالم میں اپنے مختلف روحانی و اخلاقی حالات کے ذرائعہ سے مختلف شکلیں رکھتا ہے حضرت مرحوم و مغفور جناب

مسیح موعود کا ایک رویاء

مجھے اسوقت یاد آیا ہے۔ کہ ایک مقدمہ سے پہلے جب کہ اُس کے متعلق کوئی خبر ہنوز نہ تھی حضور علیہ السلام نے فریق مخالف کے وکلاء کو بھینسوں کی شکل میں دیکھا جن کے شر سے بچنے کے واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہامی دعا پڑھی۔

رب کل شئ خادمک

رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

اے میرے رب ہر شئے تیری ہی خادم ہے۔ تو ہی میری حفاظت کر تو ہی میری نصرت کر اور تو ہی مجھ پر

(رحم فرما۔ (آمین)

محاسبہ انجمن مونگھیر انجمن احمدیہ کے محاسبہ کی کتابیں بھی مینے ملاحظہ کیں۔ جن میں سے بالخصوص رجسٹر کھاتہ نامکمل پایا گیا جس کی وجہ زیادہ تر یہ معلوم ہوئی کہ رجسٹر کے صحیح اندراج کے طرز سے یہاں کے کارکن واقف نہ تھے چنانچہ ان کو سمجھایا گیا۔ اُمید ہے کہ اُس کے مطابق رجسٹر جلد مکمل کرلئے جاوینگے۔ اور آئندہ درست اور اپ ٹو ڈیٹ رکھے جاوینگے۔

سورجگڈھ

جمال پور سے ہم سورجگڈھ آئے۔ جہاں مولوی سرور شاہ صاحب نے سلسلہ حقہ کی تائید میں ایک مفصل پُر اثر تقریر کی اور مولوی صاحب کے بعد عاجز نے ایک مختصر تقریر دفات مسیح پر اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر کی۔ ان تقریروں کے بعد چند آدمی سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے اور انھوں نے بیعت کے خط لکھے اس جگہ انجمن احمدیہ کے قبضہ میں ایک شاندار مسجد برلب دریا واقعہ ہے۔ جو کہ مولوی سعید الحسن صاحب مختار نے اس سلسلہ کے نمازیوں کے واسطے وقف کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ مختار صاحب کو جزائے خیر دے۔ یہاں ایک واقعہ زنانہ میں بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی عجائب قدرت کا ایک عجیب نشان یہاں سننے میں آیا۔ کہ ایک شخص نے جو سلسلہ حقہ کا سخت دشمن تھا ہمارے دوست حکیم **محمد حسن** کے ساتھ مباہلہ کیا تو چند روز میں ہی ہلاک ہوا کہ پچھلوں کے واسطے موجب عبرت ہوگا۔

اورین

سورجگڈھ سے ہم اورین آئے۔ اور وہاں کے رئیس جناب سید **ہدایت حسین** صاحب کے مکان پر شب باش ہوکر صبح بھاگلپور روانہ ہوے۔ ہمارے اکثر احباب اُن دو بھائیوں سے واقف ہونگے کہ جو ابتدائے احمدیت میں اپنے بعض اہل وطن اور اقربا کے ہاتھوں تنگ آکر قادیان چلے آئے تھے۔ اور یہاں ایک عرصہ قیام پذیر رہے تھے۔ سید ارادت حسین صاحب جو کتب خانہ حضرت مسیح موعود میں کام کرتے تھے اور سید وزارت حسین صاحب جو کہ دفتر میگزین میں کام کرتے تھے سید ارادت حسین صاحب کے اہل بیت بھی یہاں ساتھ تھے۔ یہ قصبہ اورین انھیں بزرگوں کا اصل وطن ہے اور سید ہدایت حسین صاحب ان کے والد کا اسم شریف ہے۔ اب ان کا سارا خاندان سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل یا اُس کے ساتھ محبت رکھنے والا ہے اس جگہ میری ایک پُرانی

خواب پوری ہوئی

جو کہ مجھے یاد بھی نہ رہی تھی اور وہ اس طرح سے ہے کہ جن دنوں برادران ارادت۔ وزارت یہاں قادیان میں سکونت پذیر تھے ان دنوں عاجز نے ایک خواب میں دیکھا کہ میں ان کے وطن میں گیا ہوں۔ رات کا وقت ہے اور وہ مجھے اپنا مکان لال ٹین کی روشنی میں دکھلا رہے ہیں۔ نیچے مال مویشی باندھنے کی جگہ ہے۔ اوپر کے تختے پر مردانہ نشست گاہ ہے۔ اس کو دیکھتے ہوے مینے پوچھا کہ کیا اسی کے اندر زنانہ مکان ہے۔ تو دکھانے والے نے کہا کہ نہیں یہ سب مردانہ ہے۔ زنانہ اور آگے ہے۔ یہ خواب اس طرح لفظ بہ لفظ پورا ہوا کہ تعجب ہوتا ہے۔ سورجگڈھ سے باوجود جلدی کرنے کے ایسے وقت میں روانگی ہوئی کہ اورین اندھیرے میں پہنچے۔ اور سید ارادت حسین صاحب لالٹین کے ساتھ اپنا مکان دکھلانے لگے۔ مردانہ نشست گاہ کو دیکھکر میرے مُنھ سے وہی لفظ نکلے کہ کیا اسی کے اندر زنانہ مکان ہے۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ نہیں یہ سب مردانہ ہے۔ زنانہ اور آگے ہے۔ یہ کہکر وہ ہنسے اور کہا کہ کیا آپ کو اپنا خواب یاد نہیں مینے کہا نہیں تب اُنھوں نے مجھے یاد دلایا۔ اللہ اللہ خداوند پاک کا علم غیب کیسا صحیح ہے ایسے وقت میں جبکہ کبھی خیال خواب بھی نہ تھا کہ مجھے اس طرح اورین جانا ہوگا۔ نو سال پہلے مجھے یہ سب کچھ

بعینہٖ مجھے دکھایا گیا تھا۔

جب خواب کا ذکر آیا ہے تو ایک اور خواب کا بھی میں بیان کر دینا چاہتا ہوں جو کہ میں نے اسی گانو میں دیکھا۔ ماسٹر محبوب علی صاحب کے فرزند ارجمند عزیز قمر الہدیٰ نے اس سفر میں ہماری بہت ہی خدمت کی نہایت اخلاص و محبت کے ساتھ ہر وقت خدمت کے واسطے مستعد رہا مجھے خواب میں اُس عزیز کا نام **فضل الٰہی** بتلایا گیا۔ جس سے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی دستگیری کریگا اور اُس کے فضل کے خاص نمونے اُس کے شامل حال ہونگے - انشاء اللہ تعالیٰ۔ تب سے میں اس عزیز کو

فضل الٰہی قمر الہدیٰ

کہا کرتا ہوں - اللھم اجعلہ کاسمہٖ - آمین

اُس دن سید صاحب نے رات کے وقت وعظ کیا - اور عاجز نے صبح کے وقت وعظ کیا۔

سید ہدایت حسین صاحب ایک نیک دل اور فہیم مقبول صورت پیر مرد ہیں - بڑے شوق سے انھوں نے اپنے مکان پر وعظ کرائے - اور مونگھیر بھی تمام وعظوں میں شریک رہے - اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے - اور ان کے اخلاص میں برکت نازل کرے - برادر وزارت حسین کی والدہ کو اس سلسلہ حقہ کے ساتھ خاص محبت اور الفت ہے - دعا کی قبولیت پر ان کا ایمان بہت سی عورتوں کے واسطے قابل رشک نمونہ ہے اس جگہ اسباب کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہوگا کہ برادر وزارت حسین صاحب ایک عالمانہ کتاب **مرأۃ الجہاد** کے مصنف ہیں جس کو اُنھوں نے نہایت محنت کے ساتھ لکھا ہے اور جہاد کے مضمون پر یہ ایک قابل قدر تصنیف ہے - جو صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔

بھاگلپور

چونکہ بھاگلپور جانے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہمیں بذریعہ تار مل چکا تھا اس واسطے اُس دن سے ہم بھاگلپور گئے اور برادرم مکرم بابو اختر علیصاحب کے مکان پر قیام کیا۔ یہاں جوبلی کالج کے ہال میں ہمارے لیکچروں کا انتظام ہوا - پہلے دن میری اور مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریریں ہوئیں اور دوسرے دن صرف میری تقریر ہوئی - نماز جمعہ کا خطبہ ایک مسجد میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ لیکچروں میں تعلیم یافتہ گروہ کی ایک بڑی جماعت شامل تھی بہت نیک اثر ہوا - یہاں بھی کئی آدمیوں نے بیعت کے خط لکھے - اختر صاحب نے دو وعظ اپنے مکان پر کرائے - مونگھیر اور سورج گڈھ کے بعض دوست بھی یہاں کے لیکچروں میں شامل ہوئے اب جبکہ بنگالہ کے ان شہروں میں لیکچروں کا ذکر ختم ہو چکا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت کے بعض

احباب کا کچھ ذکر

یہاں کر دیا جائے - برادران سید ارادت حسین صاحب و سید وزارت حسین صاحب کا ذکر اوپر ہو چکا ہے سید وزارت حسین صاحب یہاں کسی انجمن کے محاسب بھی ہیں - ان کے بھائی سید خلافت حسین صاحب احمدی بیرسٹر ایٹ لا سے بھاگلپور میں ملاقات ہوئی - صاحب موصوف ہمارے ہر دو لیکچروں میں تشریف فرما تھے اور جمعہ کے دن اُنھوں نے ہمیں ایک ڈنر دیا - جہاں مختلف مذہبی دلچسپی کی باتوں پر بحث ہوتی رہی - جن میں سے ایک یہ بات تھی کہ یورپ کے بعض مصنفین نے یہ لکھا ہے کہ مذہب اسلام کے مطابق کوئی روح نہیں ہوتی - اور وہ مرنے کے بعد فنا ہو جاتی ہیں - میں نے اس کے جواب میں آیت شریف ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات ...... الخ پڑھ کر سنائی - جس سے اس خیال کا رد واضح طور پر ہوا -

ہم اُس ڈنر کے لئے جو کہ ہم نے اُن کے مکانات پر گذاری - مسٹر اور مسز خلافت حسین صاحب کے تہ دل سے شکور ہیں - اور اُن کے واسطے دعا کرتے ہیں -

سب سے اول قابل ذکر یہاں کے مولانا مولوی **عبد الماجد** صاحب پروفیسر جوبلی کالج ہیں جو اس علاقہ کی انجمن احمدیہ کے پریسیڈنٹ ہیں مولوی صاحب موصوف علوم عربیہ کے فاضل سلسلہ نظامی کے طریق پر پڑھنے کے علاوہ علم ادب عربی و فارسی کے ماہر ہیں اور تصوف کے رنگ میں رنگین ہیں ان کا وجود بسبب ان کے اتقاء زہد اور عبادت کے بہت ہی بابرکت ہے جماعت احمدیہ کے ممبران کے واسطے وہ ایک نعمت ہیں کہ اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایسا شخص ان کو مل گیا -

بابو **اختر علیصاحب** کورٹ انسپکٹر پولیس اخلاص و محبت میں گداز ہیں اور ان کے گھر کے تمام زن و مرد ان کے بھائی اور چھوٹے بڑے بچے سبھی ان کے رنگ میں رنگین ہیں - بابو صاحب کے چھوٹے بچے کس شوق اور محبت کے ساتھ اشتہار تقسیم کرتے پھرے اور ہماری خدمت کے واسطے ایسی مستعدی کے ساتھ متوجہ رہے کہ بے اختیار دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے - اے خدا اے رحیم و کریم ان بچوں کو دین کی خدمت کے واسطے چمکتے ہوئے ستارے بنا - اور بخش کہ دینی اور دنیوی نعمتوں سے تیرا فضل ہمیشہ انھیں متمتع کرتا رہے آمین - حکیم **خلیل احمد** صاحب ایک خوش صورت اور پسندیدہ سیرت نوجوان اس جماعت کے سیکرٹری ہیں اللہ تعالیٰ آپ اُن کی ضرورتوں کا کفیل ہو - اور ان کی دلی مرادیں بر لائے - مولوی **احسان الحق** صاحب بی - اے پیشکار کے چہرے سے جو نیکی اور اخلاص کا اظہار ہوتا ہے وہ ان پر حق تعالیٰ کا خاص احسان ہے - اے محسن حقیقی تو اُس عزیز دوست پر اپنے فضل بیش از بیش کر - آمین - منشی **محمد سعید المحسن** صاحب مختار جنھوں نے اپنے باپ کا ایک شاندار مکان مسجد بنا کر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دی ہے - اور اس طرح نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے بزرگوں کے واسطے ایک دائمی ثواب کا ذریعہ بنا دیا ہے - مختار صاحب عام مناظرہ میں ایک خاص لیاقت رکھتے ہیں - مخالفین کے سوالات کا حاضر اور مختصر جواب دینا انھیں خوب آتا ہے خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو - حکیم **محمد حسن** صاحب سورجگڈہ اپنے اندر ایمانی قوت کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں حکیم **عبد الحی** صاحب جو بیگوسرائے میں رہتے ہیں - عزیز نسیم احمد صاحب عرف **منظور عالم** جو قادیان بھی ہو گئے ہیں اور جوشیلے نوجوان ہیں یہاں ہمیں عزیز دوست **عبد الغفار خاں** سب انسپکٹر پولیس ساکن شاہ آباد کی ملاقات سے خاص عزت حاصل ہوئی اور برادر عزیز **عبد العزیز** پسر ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بہار سے ہماری ملاقات کے لئے تشریف لائے - ان کے علاوہ بعض دیگر احباب کے اسمائے گرامی یہ ہیں - حکیم ابو الاحمد صاحب - حکیم سعید الحق صاحب مولوی اکرام الحق صاحب شیخ ماجد حسین صاحب - شیخ عبد النعیم صاحب - شیخ محمد جان صاحب - شیخ رحیم اللہ صاحب - سید علی کریم صاحب شیخ عبد الرحمن صاحب - شیخ طفیل احمد صاحب محمد سلطان احمد صاحب - ولایت شاہ صاحب شیخ اوچیو صاحب شیخ علی بخش صاحب - شیخ ابو الحسن صاحب - منشی عبد المجید صاحب محمد حبیب صاحب محمد عیسیٰ صاحب - محمد انور صاحب - حبیب الرحمن صاحب محمود احمد صاحب سید عبد العزیز صاحب شیخ ولایت حسین صاحب شیخ علی جان صاحب - شیخ عابد حسین صاحب شیخ محمد یحییٰ صاحب سید ذاکر حسین صاحب - شیخ عبد الرؤف صاحب شاہ محمد اشرف صاحب شیخ رسول بخش صاحب شیخ صابر علیصاحب شیخ جماعت علیصاحب - رحیم بخش صاحب مولوی آصف حسن صاحب - طالب کریم صاحب - مولوی علی حسن صاحب

ایک عزیز دوست کا ذکر رہ گیا ہے نہ اس واسطے کہ وہ مجھے یاد نہیں بلکہ اس لئے کہ ان کا ذکر میں ایک

خصوصیت ہے - ان کا اسم گرامی ہے

مولوی ماسٹر محبوب علی صاحب

ماسٹر صاحب موصوف بشمولیت اپنے فرزند ارجمند عزیز فضل الہی قمر الہدی مذکورہ بالا شہروں کے سفر میں ہمارے برابر رفیق راہ رہے - مونگیر - جمال پور - سورجگڈھ - اورین - بھاگلپور ہر جگہ وہ ہمارے ساتھ ساتھ تھے - ایکدم ان کو ہماری جدائی ہرگز منظور نہوئی - انھیں دیکھ کر مجھے ملانوالہ کے چودھری اللہ داد خانصاحب یاد آگئے جنھوں نے دورہ امرتسر تیاسی طرح رفاقت کا حق ادا کیا تھا - اللہ تعالیٰ اللہ داد کو اپنا محبوب بنائے - اور محبوب علی کو اپنی داد و دہش سے ایسا بھرپور کرے کہ وہ کسی کا محتاج نہو - ماسٹر صاحب کے ایک فرزند رشید شمس الہدی بھی احمدی ہیں اور نیز ان کے داماد محمد عبد العزیز بھی داخل بیعت ہوگئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرماوے - آمین ثم آمین

یہ جماعت ہمیشہ اپنی وسعت کے مطابق تبلیغ کا سلسلہ اپنے علاقہ میں جاری رکھتی ہے چنانچہ اس کا ایک اشتہار اس جگہ بطور نمونہ کے درج کیا جاتا ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اتمام حجت

معزز ناظرین - میں آپ کو قسم دیتا ہوں اور افضل الرسل و خاتم الانبیاء حضرت محمد صلعم کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اس نبی کی خاطر ہمارے اس اشتہار کو بنظر انصاف اور بغور پڑھیں ضرور پڑھیں آپ نے ہماری کھلی چٹھی مورخہ ۲۶ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ کو ضرور پڑھا ہوگا جماعت احمدیہ نے جس صلح اور امن پسندی کیساتھ انجمن حمایت اسلام مونگیر کو مخاطب کیا اور اظہار حق کا طریقہ پیش کیا انجمن مذکور نے ذرا بھی اس کی طرف توجہ نکی باوجود گذر جانے میعاد مقررہ ہنوز کوئی جواب شائع نہیں کیا -

اب ہمارا حق ہے کہ پبلک کے سامنے اراکین انجمن کے بیجا کارروائیوں اور دل آزار حرکتوں کو پیش کرکے رسل و رسائل کا دروازہ بند کر دیں - مگر انجمن مذکور کے معزز اراکین میں سے بعض نے بھاگلپور میں پراونشیل کانفرنس کے موقع پر مسٹر سید علی امام صاحب بارسٹرایٹلا و نواب سرفراز حسین صاحب خان بہادر کے سامنے ایسا ظاہر کیا کہ وہ لوگ ایسے امور سے جن کا بانی مبانی سوائے ان کے کوئی اور نہیں ہو سکتا فی الحقیقت ناواقف ہیں - والامر بالعکس - اور مولوی صاحبوں کی دل آزار و فساد انگیز تقریروں کے بارے میں بیان کیا کہ "انکی اصلاح ناممکن ہے اور آجکل کے مولویوں کی جو حالت ہے وہ معلوم ہے" گو عذر گناہ بدتر از گناہ اس عذر سے وہ بری الذمہ نہیں ہو سکتے ہیں - کیونکہ انجمن آپ کی ممبر آپ کے میر مجلس آپ مگر کوئی مولویصاحب کچھ بولیں تو اس کے آپ ذمہ وار نہیں ! - آپ کے سامنے احمدیوں اور ان کے امام کی توہین کیجاوے مفویانہ تقریریں ہوں جس کے باعث ہم لوگوں کو ایک غول امن کے بدخواہوں کا برافروختہ ہو کر گھیرنے - لیکن آپ یا کوئی اور صدر اور سکرٹری صاحب بیٹھے منہ دیکھا کریں اور وہ ملزم نہوں ! وہ تو خیریت ہوئی کہ وقت پر پولیس آگئی نہیں تو نقض امن میں کوئی کسر باقی نہ تھی کیا ہی اچھا جواب دیا تھا مسٹر علی امام صاحب نے کہ "یہ عذر آپ کا بیکار ہے - کیونکہ اگر کوئی شخص آپ کی انجمن میں آکر کسی شخص کو برا بھلا کہے تو در اصل اس فعل کا مرتکب وہ نہوا بلکہ عین آپ ہوسے" بہر حال ہم اسوقت انجمن کی نسبت کچھ لکھنا نہیں چاہتے - اور امید کرتے ہیں کہ انجمن ٹھوکریں کھا کر اپنی اصلاح آپ کر لے گی -

ہاں - اب ہمکو مولوی عبد الوہاب صاحب کی طرف توجہ کرنا ضرور ہے کیونکہ وہی بزرگ سارے فساد اور اشتعال طبع کے مظہر ہیں اور اُن کی ہی ذات سے ساری پیچیدگیاں وقوع میں آئی ہیں ان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف سنہ ۱۹۰۶ء سے جوش پیدا ہوا ہے - انھوں نے اسوقت سے آجتک اغواء اور فساد و اشتعال طبع میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے - وہ عوام الناس کو اپنی غلط تقریروں کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف ہمیشہ ابھارتے رہے ہیں - چنانچہ اس سال بھی انجمن کے سالانہ جلسہ میں ایسی آتش فشانی کی کہ تقریبًا دو تین سو آدمی ہمارے بنگلہ میں گھس آئے جنکو پولیس نے وقت پر منتشر کیا انکی اشتعال طبعی و شعلہ انگیزی یہانتک بڑھی کہ بالآخر مجبور ہوکر سب انسپکٹر پولیس نے بذریعہ رقعہ کے ان کو بد رہے سخن اور طرز تقریر کے بدلنے کا حکم دیا -

جب انجمن احمدیہ نے اُن کو باضابطہ فیصلہ اور مباحثہ کیطرف بلایا تو ہمیشہ آرے بلے کرتے رہے اور کوئی نہ کوئی پیچ لگاتے رہے جس کے ثبوت میں ہمارے پاس اُن کے دستخطی خطوط و اشتہار موجود ہیں جو وقت پر شائع کئے جاوینگے - جماعت احمدیہ نے جناب مولانا حضرت شاہ محمد سرور صاحب احسن المناظرین و مفسر قرآن کریم کو دار الامان قادیان سے بغرض مباحثہ بلوا دینے اور اپنا وکیل بناکر پیش کرنے کا وعدہ کیا تو شاید قادیان شریف کے ایک جید عالم کا نام سنکر مولوی عبد الوہاب صاحب کے دل میں دھڑکا پیدا ہوا اس نئے مولوی صاحب موصوف وہی پرانی چال چلے جس سے گریز کی بو آتی ہے اور اپنے مجمع میں یہ کہا کہ مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری کو بلاؤ ہمکو زیادہ غرض انھیں سے ہے - دلیں کا حق زیادہ ہوتا ہے - ناظرین آپ سمجھ لیں کہ یہ گریز ہے یا نہیں - جماعت احمدیہ جس شخص کو اپنا وکیل بناکر پیش کرے اُسی سے اُن کو مباحثہ کرنا چاہیئے - مولوی عبد الوہاب صاحب کو اگر کسی خاص شخص کی (بزعم خود) اصلاح منظور تھی تو اُن سے خط و کتابت کی ہوتی - جماعت احمدیہ اگر مولوی صاحب سے یہ کہے کہ وہ اپنے فرقے کے کسی بزرگ عالم کو جن کا اثر کسی خاص گروہ پر ہو اولًا انہیں سے مباحثہ ہو - ثانیًا آپ سے تو ہمارے اس مطالبہ کا جواب مولوی عبد الوہاب صاحب کیا دیں گے - کیا اولًا وہ اپنے اس بزرگ اور مقتدا عالم کو پیش کر سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں فما هو جوابكم هو جوابنا

قبل اس کے کہ مولوی عبد الوہاب صاحب جناب حضرت مولانا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب مدظلہ العالی سے مباحثہ کریں ان کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ مولانا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب کے صاحبزادہ جناب مولانا ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب مولوی فاضل جنھوں نے عربی میں آنرز کی ڈگری یونیورسٹی پنجاب سے حاصل کی ہے اور ہر صورت میں مولوی عبد الوہاب صاحب پر علمی فوقیت رکھتے ہیں اور حسن اتفاق سے آجکل وطن ہی میں ہیں - اُن سے اولًا مباحثہ کریں - اگر اُن کو حق کی تلاش ہوگی تو وہ ضرور مولانا مذکور الصدر سے مباحثہ کرینگے - ہاں خاص حضرت مولانا مولوی عبد الماجد صاحب کا مقابل اُن کو تسلیم کرنے میں ہمیں بوجہ معقول کلام ہے - اس لئے کہ مثلیت و عدم مثلیت کی شرط ضرور ہے اور ہر آدمی قابل خطاب نہیں گو مولوی عبد الوہاب صاحب مونگیر کے عوام الناس کے نزدیک مشاہیر علماء میں ہیں - مگر ان لوگوں کو اس تحقیقات سے کیا تعلق ہے ! بخدا لایزال علوم دینیہ سے ان کو بہت کم حصہ ملا ہے - بہرکیف وہ قابل ہونگے یا نہیں تو مولانا مولوی عبد الماجد صاحب کے صاحبزادے تو بدرجہ اولی ہار جائینگے - پھر بات ہی کیا ہے جو اس کو منظور نہ کیا جائے !

مگر قبل از مناظرہ بطور موازنہ استعداد کے چند (۱) آیات قرانی فصیح اور سلیس آسان عربی زبان میں ایسی تفسیر جو معارف دینیہ پر مشتمل ہو لکھنے کے لئے دونوں صاحبوں کو ایک ہی جلسہ میں

بالاتفاق ثالث فریقین دی جائینگی (۲) وقت معین کر دیا جائیگا - (۳) اور وقت کے گذرتے ہی پرچے لے لئے جائینگے - (۴) دونوں پرچے امتحان کے لئے ڈاکٹر جوزف ہارووٹز پی - ایچ - ڈی - یا مولانا عبدالحق بغدادی ازہری ارشد تلامذہ شیخ محمد عبدہٗ فاضل مصری مرحوم پروفیسران عربی مدرستہ العلوم علیگڈھ کے پاس بھیجدئے جائینگے تاکہ معلوم ہو جائے کہ علمی مساوات مولوی عبدالوہاب صاحب کو مولانا مولوی عبدالماجد صاحب کے صاحبزادہ کے ساتھ ہے یا نہیں - اور اگر وہ عربی زبان میں تفسیر لکھنے پر قادر نہوں اور اپنے عجز کا اعتراف تحریری طور پر کر دیں تو کم از کم دو گھنٹے تک کسی آیت قرانی پر جسکو فریقین کے ثالث تجویز کر دیں کھڑے ہوکر عربی زبان میں تقریر کریں اور اس طرح مولوی ابوالفتح صاحب مولوی فاضل بھی اُسی پابندی کیساتھ تقریر کرینگے - اور بہ فیصلہ ثالث مقبولہ فریقین ان دونوں صاحبوں میں سے جو شخص ناکامیاب ہوگا اُسکو قطعًا ناقابل خطاب سمجھا جائیگا - اور آئندہ اُس کو یہ حق نہوگا کہ مباحثہ کا نام لے - بلکہ اُس کو لازم ہوگا کہ ثانیًا مباحثہ کے لئے اپنے اُستاد یا پیر کو پیش کرے۔

پس مولوی عبدالوہاب صاحب کے لئے یہ ایک زریں موقع ہے جس کے لئے اُنکو طیار ہونا چاہئے - کیونکہ اس سے بہتر ذریعہ احقاق حق اور ابطال باطل کا کوئی اور نہیں ہوسکتا ہے - اس لئے کہ (۱) اس طرح پر کہ وہ دلیں کا بھی حق ادا کر سکتے ہیں (ب) مونگیر اور بھاگلپور کی خصوصیت بھی ہو جائیگی (ج) اور بصورت اُن کی کامیابی کے اُن کو یہ بھی فائدہ ہوگا کہ طبقۂ علماء میں جو یہ خیال راسخ ہو رہا ہے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کو منطق میں تو شاید شد بد ہو لیکن دیگر علوم بالخصوص علم الٰہیات سے تو بالکل بے بہرہ ہیں دور ہو جائیگا - ہر حال میں اُن کا فائدہ ہی فائدہ ہے - اب ایسی حالت میں پھسلنا اور لیت و لعل کرنا ہرگز ایمانداری کے شایاں نہیں - رہی الفاظ فرماویں کہ اُنھوں نے از خود بغیر سابقہ تحریک جماعت احمدیہ کے ایک مدت سے ناحق کی چھیڑ چھاڑ اور پرخاش شروع کی ہے اسپر طرہ یہ کہ لعمات چھپتے بھی سامنے آتے بھی نہیں!) عوام کالانعام کو ہمیشہ بہکا کر آمادۂ فساد کرتے ہیں کبھی خطوط میں دہمکیاں دیتے ہیں - کبھی زبانی الفاظ ناشایستہ کہلا بھیجتے ہیں کبھی اپنی تقریروں میں دل آزاری یا یوں کہئے کہ مردم آزاری سے کام لیتے ہیں - باین ہمہ جب کبھی اُنھیں فیصلہ کے لئے بلایا گیا تو "کنی کتراتے رہے"

اب یہ آخری اطلاع دیجاتی ہے کہ اس طریق سے وہ آخر ماہ مئی سنہ ۱۹۰۹ء تک فیصلہ کرلیں ورنہ آیندہ کے لئے وہ اپنی ساری لن ترانیاں وکلمات دلخراش کا نکالنا موقوف کر دیں - اس کے بعد انکو قابل خطاب نہ سمجھ کر اُن کے کسی مراسلہ یا اشتہار کا جواب نہ دیا جاویگا - باز نہ آنے کی صورت میں ان کے اشتعال طبعی کی ناچار ہملوگ اپنی عادل گورنمنٹ سے داد چاہینگے - اور ہر طرح کی چارہ جوئی جس کی اجازت سلطنت کا قانون دیگا، عملمیں لائی جاویگی ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

المعلن

حکیم خلیل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر - مورخہ ۳۰- اپریل سنہ ۱۹۰۹ء

نوٹ (۱) تمام ایسے جملے یا الفاظ جن پر خط کھینچے ہوئے ہیں وہ مولوی عبدالوہاب صاحب کے اپنے الفاظ ہیں - مولوی صاحب رنجیدہ نہوں کیونکہ وہ صدائے بازگشت ہیں

(۲) مباداکوئی جلدباز ہمارے اس اشتہار سے یہ نتیجہ نکالے کہ ہمیں محض نمائش منظور ہے کیونکہ یہ طریقہ آزمائش کا جو ہمنے اختیار کیا ہے وہ عین مولوی عبدالوہاب صاحب کا منظور کردہ اور مجوزہ طریقہ ہے اور جسپر مولوی عبدالوہاب صاحب کا بڑا ہی اصرار رہا ہے ورنہ اپنا تو یقین بلکہ ایمان ہے کہ مذہبی علوم اور خداشناسی کی راہ میں کسی ظاہری رسمی مولویانہ فضیلت کی اصلا ضرورت نہیں: آتشی شیطان جسکو معلم الملکوت کہتے ہو وہ راندہ گیا اور خاکی آدم کو تاج خلافت سے مشرف کیا گیا اور ایک اُمی کو افضل الرسل بنا کر بھیجا گیا - علاوہ بریں قرانی علوم اُسی شخص کو دئے جاتے ہیں جو پاک باطن ہو جیساکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لا یمسہ الا المطھرون

(۳) واضح ہو کہ ماہ مئی کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ وہ زمانہ مولوی عبدالوہاب صاحب کی فرصت کا ہے اور اس زمانہ میں مولانا ابوالفتح محمد عبدالقادر صاحب مولوی فاضل بھی تشریف رکھینگے - نیز مولوی عبدالوہاب صاحب نے اس ماہ میں آنے کا وعدہ بھی اپنے اشتہار وغیرہ میں فرمایا ہے۔

بھاگلپور سے رخصت کے وقت سب دوست اسٹیشن پر موجود تھے جن کی نم آنکھیں بتلا رہی تھیں کہ دو چار روز کی محبت نے اُن کے دلوں پر کیا اثر کیا دعا کر کے ہم سب کے ساتھ بغلگیر ہوکر رخصت ہوئے - اور صبح

بنارس پہنچے

جہاں کے معزز دوست اسٹیشن پر ہمارے استقبال کے واسطے موجود تھے - بنارس ہندوں کا متبرک شہر جسکو کاشی بھی کہتے ہیں اور جس کا نام کچھ عرصہ محمد آباد بھی رہ چکا ہے دریائے گنگا کے کنارے پر واقع ہے - ہندوؤں کے جسقدر مقدس شہر ہیں وہ سب کے سب کسی دریا کے کنارے پر واقع ہیں جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس زمانہ میں اس قوم میں روحانیت پھیلی ہوئی تھی اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذوق و شوق بعض بزرگان دین کو ایک ماہبانہ زندگی کیطرف کشاں کشاں لیجا تھا ان دنوں میں وہ بزرگ وضو اور غسل اور دیگر حوائج کے سبب نیز خوش منظری کے سبب دریا کے کنارے اپنی عبادت گاہ بناتے تھے اور ان کی کشش رفتہ رفتہ لوگوں کو کھینچ کر وہاں لاتی اور ایک شہر بسا دیتی -

بنارس کے اگر مندروں کو دیکھا جاوے تو جائز ہوگا کہ اس کا نام بتوں کا شہر رکھا جاوے قدم قدم پر بتخانہ موجود ہے - غالبًا پجاری پوجا کرنے والے اتنی تعداد میں نہونگے جتنے کہ پتھر پوجا کرنے کی نیت سے اس شہر میں رکھے ہوئے ہیں پندرہ ہوتے ہے خاکسار ہمارے معزز دوست بخشی عبدالرزاق صاحب نے اس کے بہت سارے حصہ کی سیر کرائی مسلمانوں کے واسطے سب سے زیادہ دلچسپی کی دو جگہیں ہیں اور وہ دونوں مسجدیں ہیں - ایک مسجد تو دریا کے کنارے پر جو ریل کی سواریوں کو دور سے نظر آتی ہے عین بتخانوں اور مندروں کے سر پر سب سے اونچی جگہ پر یہ مسجد بنائی گئی ہے کسی زمانہ میں تو بہت ہی آباد ہوگی مگر اب یہ حال ہے کہ اس سے ایک میل کے دائرہ کے اندر کسی مسلمان کا گھر نہیں پھر بھی بعض مسلمان ہمت کر کے نماز جمعہ وہاں جا ادا کرتے ہیں - نیچے سے لیکر اس مسجد کے مینار کے سر تک ۲۹۲ سیڑھیاں ہیں - دوسری مسجد بھی ایک مشہور مندر کے سر پر ہے - بلکہ مندر کے ایک حصہ کو کاٹ کر بنائی گئی ہے مسجد مندر پہلو بہ پہلو صمد و صنم کی عبادتوں کا نظارہ دکھلا رہے ہیں - بنارس کے سنیاسی پجاریوں کے کپڑے اُتارنے میں مشہور ہیں اُن سمیت یہاں کی چار چیزیں بدنام ہیں یعنی

رانڈ - سانڈ - سیڑھی - سنیاسی

ان سے بچے سیوا تو کاشی

بہت سی رانڈ عورتیں ترک وطن کرکے وہاں جا رہی ہیں - لب دریا سیڑھیاں چڑھتے اُترتے آدمی تھک جاتا ہے - سانڈ اب بہت نظر نہیں آتے ممکن ہے پہلے ہوں

بنارس میں پتھر بہت کثرت سے ہے۔ تمام گلی کوچوں میں پتھر کا فرش ہے اور فرش کے نیچے سے بدرو چلتے ہیں۔ اسی سبب کسی نے کہا ہے ؎

کلکتہ کل پر۔ بنارس نل پر

کلکتہ کے متعلق تو ہمارے معزز دوست میر قاسم علی صاحب شہادت دے سکینگے کیونکہ جب میں اور مولوی سرور شاہ صاحب ... بدیں وجہ احباب کلکتہ کی درخواست قبول نہ کر سکے کہ حضرت خلیفۃ صاحب کی ہمکو اجازت نہ تھی احباب کے مشورہ سے میر صاحب نے کلکتہ جانا منظور کیا اور جمال پور سے وہ اسطرف تشریف لے گئے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ بنارس بالکل نل پر واقعہ ہے۔

بت پرستی کی عقل

کا ایک عجیب نمونہ وہاں دیکھنے میں آیا۔ ہم شہر کی ایک مسجد کو دیکھنے کے واسطے گئے وہاں سے لوٹتے ہوئے میرے رفقاء ہنوز کوچہ کے اندر تھے۔ میں جلدی سے بازار میں نکل آیا۔ سامنے ایک بت تراش کی دوکان تھی جس میں کئی ایک ہندو پتھروں کو تیز لگے ہوئے لوہے کے ہتھیاروں کے ساتھ بت تراش رہے تھے۔ میں اس دوکان پر کھڑا ہوا جو بت تراش سب سے باہر قریب تھا اُس کے ساتھ میری مفصلہ ذیل گفتگو ہوئی :-

صادق۔ "تم کیا کر رہے ہو؟"
بت تراش۔ "مورتیاں بناتے ہیں"
صادق۔ "پھر ان مورتیوں کو کیا کرتے ہو؟"
بت تراش۔ "لوگ لیجاتے ہیں"
صادق۔ "کون لوگ؟"
بت تراش۔ "ہندو لوگ"
صادق۔ "وہ کیا کرتے ہیں؟"
بت تراش۔ "ان کی پوجا کرتے ہیں"
صادق۔ "کیا تم بھی پوجا کرتے ہو؟"
بت تراش۔ "ہاں ہم بھی کرتے ہیں"
صادق عجیب۔ اپنے ہی ہاتھ سے بناتے ہو اور آپ ہی پوجا کرتے ہو"
بت تراش۔ "واہ صاحب ہم ہی ان کی پوجا نہ کریں تو پھر لوگ ہم سے خریدیں کیوں"

اتنے میں میرے رفیق پہنچ گئے۔ ہم نے کہا یہ بت پرستی کے واسطے عجیب دلیل ہے۔

بنارس کب سے ہے

اس میں شک نہیں کہ بنارس بہت ہی پرانا شہر ہے۔ پانچویں صدی یسوعی کے چینی سیاح نے بھی اس کا ذکر اپنے سفرنامہ میں کیا ہے۔ غالباً آریاؤں سے پہلے دروی ڈین قومیں یہاں آباد ہوئیں۔ بعض کا خیال ہے کہ کاشی ان آریاؤں کا نام تھا جنہوں نے پہلے اس علاقہ پر قبضہ جما کر پرانے باشندوں کو خارج کیا اسوجہ سے اس کا نام کاشی ہوا بنارس کے متعلق ایک دوست نے مجھے ایک کتاب دکھلائی۔ جس میں میں نے پڑھا ہے کہ اس کو ان

قدیم آریاؤں

نے یسوع سے ایکہزار سال پہلے آباد کیا تھا۔ جو کہ وسط ایشیا سے بھی اور شمال سے آئے تھے۔ اور اپنے نورانی بزرگوں کی طرح سورج کی پرستش کرتے تھے۔ گائے کا گوشت کھاتے تھے اور گھوڑے کا گوشت بھی کھاتے تھے۔ شراب پیتے تھے اور ان کے ہاں ایک عورت کے کئی خاوند ہوتے تھے۔ (غالباً نیوگ کی رسم اسی کا بقیہ ہے۔) اور قدرتی طاقتوں کے نظارے ان کے معبود تھے۔ یہ سب کچھ ہوا۔ لیکن ہندوؤں کی ایک کتاب میں اس کی ابتداء کی ایک عجیب کہانی دیکھنے میں آئی ... اُس میں لکھا ہے کہ ابتداء آفرینش میں دیوتاؤں کی پوجا پاٹھ کے واسطے ایک لنگ بنایا گیا تھا وہ ابتداء میں چھوٹا تھا مگر پھول کر بڑا ہو گیا اور وشنو نے اس کے اردگرد مٹی جمع کر دی اور اُس مٹی کا نام زمین ہوا۔ یہ ہے زمین کی پیدائش کا راز۔ سبحان اللہ۔ ان کتابوں کے مصنفین کی اولاد آج اسلام پر ہنسی کرتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ تمام سائنس اور علوم ہمارے ہی بزرگوں کی تصانیف میں موجود ہیں۔ اور لطف یہ کہ جس کتاب میں یہ قصہ ہے اُس کے مصنف ویداداویاسین صاحب ہیں جو ویدوں کے بھی مولف مانے گئے ہیں۔

اس سفر میں بنارس دراصل ہمارے پروگرام میں شامل نہ تھا۔ لیکن بنارس میں چند ایسے روان ... ہے تھے (جن کا ذکر آگے آئیگا) جن کی روحانی کشش کا تقاضا تھا کہ ہمارے لئے وہاں اُترنے اور ٹھہرنے کے اسباب مہیا ہوں۔ علاوہ اس طرح سے ہے کہ ضلع بنارس کے متصل ضلع اعظم گڑھ میں ایک گاؤں

چڑیا کوٹ

نام ہے وہاں عبرانی زبان کے ایک بڑے فاضل جناب مولوی عنایت رسول صاحب مرحوم گذر چکے ہیں جن سے سرسید احمد نے بھی قرآن شریف کی بعض آیات کی تفسیر میں مدد حاصل کی تھی۔ ایک زمانہ میں مولوی صاحب موصوف کے ساتھ عاجز کی بھی کچھ خط وکتابت ہوئی تھی اور مجھے شوق تھا کہ کبھی موقعہ ہو تو ان کی ملاقات کروں چنانچہ اس امر کے واسطے میں حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت حاصل کر گیا تھا۔ یہی وجہ اصل میں بنارس اُترنے کی ہوئی۔ بنارس سے راستہ وغیرہ کا پتہ لگا کر میں چڑیا کوٹ گیا۔ چونکہ یہ مقام ریل سے فاصلہ پر ہے اسواسطے دن بھر راستہ میں لگ گیا۔ راستہ میں چند آدمیوں کو دیکھا کہ زمین کھود رہے ہیں گاڑیبان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ چوہے خوار قوم ہے۔ زمین میں سے کھود کر چوہا نکالتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ اس قوم کا نام بنیا بتلایا گیا۔ مغرب کے قریب میں چڑیا کوٹ پہنچا مولوی عنایت رسول صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے صاحبزادہ اور مولوی معصوم علی صاحب اور ان کے بھانجے بڑے خلق سے ملے رات بھر میں اُن کے پاس رہا بہت خاطر داری سے پیش آئے اور مجھے مولوی صاحب مرحوم کی تصنیف بنام

بُشریٰ

کا مسودہ دکھایا جس کو میں نے عموماً سرسری نگاہ سے اور بعض مقامات کو نظر غور سے پڑھا۔ اس کتاب میں توریت انجیل اور صحف انبیاء میں سے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور خلفاء کی نسبت بہت سی پیشینگوئیاں نہایت خوبی کے ساتھ عالمانہ رنگ میں نکال کر دکھائی گئی ہیں۔ توریت کے الفاظ اصل عبرانی میں درج کئے گئے ہیں پھر اُن کا ترجمہ کیا گیا موجودہ مروجہ تراجم کی جا بجا غلطیاں ظاہر کی گئی ہیں یہ کتاب ... صفحہ کے قریب ہے افسوس ہے کہ مصنف مرحوم کو اسے چھپا ہوا اور شائع شدہ دیکھنے کی خوشی حاصل نہ ہوگی مگر ان کے پسماندگان کا ارادہ مصمم ہے کہ اس کتاب کو شائع کریں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت میں دل وجان سے سعی کریں۔ کیونکہ اس سے دین محمدی کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ کتاب

چھپ گئی تو میں اپنے ناظرین کے پاس بڑے زور سے سفارش کرونگا کہ وہ اُس کو خریدکریں اور اپنے دوستوں کو اُس کی خریداری کے لئے تحریک کریں۔ باوجود اس ضخامت کے ان کا ارادہ نہیں کہ اس کتاب کی بہت بڑی قیمت رکھیں۔ غالباً عبرانی نسخہ میں مزرخت ہوگی اور یہ ایسی قیمتی اور نایاب کتاب ہے کہ واسطے کچھ بھی نہیں مرحوم مصنف کے پسماندگان جس خلق و محبت کے ساتھ عاجز سے پیش آئے اُس کے ذکر میں یہ بیان کرنا بھی ضروری جانتا ہوں کہ مرحوم کے کتب خانہ میں عبرانی زبان کی ایک ضخیم لغت کی کتاب تھی جس کے اوراق بہت بوسیدہ ہورہے ہیں مگر بسبب اپنے مضامین کے وہ ایک عبرانی خواں کے واسطے مفید کتاب ہے یہ کتاب اُن بزرگوں نے نہ صرف مجھے دکھائی بلکہ تحفۃً دیدی۔ صرف اس واسطے کہ اس کا استعمال مرحوم کی روح کے واسطے موجب ثواب ہو راستہ میں میں نے اُس کے پراگندہ اوراق کو جمع کرکے ترتیب دیا اور برادرم احمد علی صاحب ایم اے نے الہ آباد سے اُسے ایک خوبصورت جلد میں مجلد کرا دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

چڑیاکوٹ سے واپسی ریل میں ایک نوجوان ہندو میرے پاس آبیٹھا جس کے ساتھ

دیوتاؤں کی حقیقت

پر گفتگو ہوئی جس کا ذکر ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

صادق - " آپ کا کیا مذہب ہے ؟"

ہندو " میں سناتنی ہندو ہوں"

صادق - " دیوتاؤں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے وہ کون تھے انسان یا خدا ؟ -

ہندو " وہ ایشور کے اوتار تھے بالخصوص کرشن اور رامچندر"

صادق " مگر ان کی زندگی میں بعض ایسے واقعات نظر آتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم از کم اُس وقت وہ ایشور نہ تھے۔ ایشور کبھی اپنی صفات سے جدا نہیں۔ لیکن رامچندر جی مثلاً سیتا کو جنگل میں آوازیں دیتے پھرے اور تلاش کرتے پھرے"

ہندو " اس میں ایک مصلحت تھی "

صادق " ممکن ہے کہ مصلحت ہو لیکن جہانتک میں نے غور کیا ہے اوتاروں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بجلی بعض ذرائع سے ایک تار کے اندر ڈال دی جاتی ہے تو وہ تار کا ٹکڑا معمولی تاروں کی طرح نہیں رہتا بلکہ ایسے عجیب کام اُس سے ظاہر ہوتے ہیں جو دوسرے تاروں سے نہیں ہو سکتے۔ اور ہم نہیں کہ سکتے کہ دوسرے ٹکڑوں کی طرح یہ بھی ایک تار ہی لیکن ہم یہ بھی نہیں کہ سکتے کہ یہ تار بجلی بن گیا ہے۔ اور دنیا میں جو بجلی پیدا ہوئی ہے وہ سب اس کے اندر گھس گئی ہے۔ بلکہ صحیح بات یوں ہے کہ بجلی بجائے خود اپنی جگہ قائم ہے اور اُس کی طرف سے ایک خاصیت اس ٹکڑے کو عطا ہوئی ہے۔ ایسا ہی خدا کے پیارے بندوں پر ایک الوہیت کی چادر ڈالی جاتی ہے اور وہ ایسے کام کر دکھاتے ہیں جو دوسرے انسان نہیں کرسکتے۔ لیکن وہ خدا نہیں بن جاتے بلکہ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں دائم قائم ازلی ابدی ہے۔ میرے اس بیان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے"

ہندو - آپ نے جو فرمایا ہے یہ بالکل درست ہے دل اس بات کو قبول کرتا ہے۔

صادق - اب آپ یہ فرمائیے کہ دیوتا صرف ہندوستان میں ہوئے یا دوسرے ملکوں میں بھی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہر جگہ موجود ہے باقی ملک اس نعمت سے محروم نہیں ہونے چاہئیں۔

ہندو - " بیشک یہ معقول بات ہے کہ اور ممالک میں بھی دیوتا ہوے ہوں"

صادق :- ہاں دوسرے ممالک میں بھی دیوتا ہوئے ہیں۔ عرب اور شام کے علاقوں میں جو دیوتا گذرے ہیں ان کو اس ملک کی بولی کے مطابق نبی اور رسول کہتے ہیں انہیں میں سے ایک رسول محمدؐ نام ہوئے ہیں جو عرب کے ملک میں پیدا ہوئے تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو بھی ماننا چاہیئے" ہندو: بیشک سب دیوتا ماننے کے قابل ہیں چاہیے وہ کسی ملک میں ہوے ہوں"

صادق - " اچھا کیا اس زمانہ میں بھی کوئی دیوتا ہے یا نہیں "

ہندو - " ہونگے تو سہی مگر مخفی ہیں"

صادق :- " ممکن ہے مگر ایک ظاہر بھی ہوئے ہیں"

ہندو " (بڑے شوق سے) کہاں ہیں کس جگہ ہیں ؟ "

صادق - " ان کا نام احمدؑ تھا یہ قادیان میں گذرے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا اس دنیا کو چھوڑ گئے "

ہندو - " ان کے حالات کے متعلق آپ مجھے کچھ بتلا سکینگے"

صادق " ہاں میں ایک کتاب روانہ کرونگا اس سے آپ کو سب باتیں معلوم ہوجائینگی۔

اس ہندو کی ملاقات سے اور بنارس کے شہر کی سیر سے مجھے اس امر کی ضرورت معلوم ہوئی کہ یہاں کرشن اوتار کے مضمون پر جناب

خواجہ کمال الدین صاحب

کا ایک لیکچر ہوجاوے تو بہت ہی مفید ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ امید ہے کہ احباب بنارس اس کے واسطے مناسب تحریک اور تجویز کرینگے۔

احباب بنارس

کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں مولوی الٰہی بخش صاحب جن کو یہاں کی جماعت کا صدر کہنا چاہیئے بنارس کے ایک بہت پرانے مدرسہ کے ہیڈ مولوی ہیں سینکڑوں آپ کے شاگرد ہیں۔ جس راستہ سے گذرتے ہیں سب ہندو مسلمان عزت کے ساتھ آپ کو سلام کرتے ہیں۔ اپنے تقویٰ اور خُلق کے سبب ہر جگہ عزت و تعظیم سے دیکھے جاتے ہیں بنارس سے سب سے پہلے یہی صاحب اپنے دوست محمد کریم خاں کے ساتھ قادیان تشریف لائے تھے فرماتے تھے کہ سب سے پہلے جو میں حضرت مسیح موعود کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگا اُس کا ذریعہ حضور کا ایک پورانا خط تھا جو کہ الحکم میں چھپا تھا جس میں کسی دعا کے درخواست کنندہ کو حضرت مرحوم و مغفور علیہ الصلواۃ والسلام نے لکھا تھا کہ اِن دِنوں میں بہ سبب مرض خارش تکلیف میں ہوں۔ فرمایا کہ اس فقرہ پر میں حیران ہوا کہ ایک طرف مسیحیت کا دعویٰ اور دوسری طرف یہ سادگی اور صفائی کہ اپنی خارش کا حال خط میں لکھ ڈالا ہے۔ ایک بناوٹی آدمی ہرگز ایسا نہیں کرسکتا۔ اس سے میرا حسن ظن بڑھتا چلا گیا۔ مولوی الٰہی بخش صاحب اپنے عزیز دوست بخشی عبدالرزاق صاحب کے ساتھ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں قادیان تشریف لائے تھے اور یہاں سے لاہور گئے تھے۔ ان دنوں میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے ان کو خط لکھا تھا جو کہ مولوی صاحب نے مجھے دکھلایا۔ فقط اشارہ کرتا تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ اس خط کی نقل درج ذیل ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہٗ

میری تو یہی مراد اور یہی خواہش ہے کہ مولوی صاحب یہاں پہنچیں اگر کم سے کم ایک ہفتہ قادیان

میں رہجائیں۔ اگر رخصت کم ہے تو بڑا سہل طریق ہے کہ آج ہی درخواست دیگر ہفتہ عشرہ کی اور رخصت منگوالیں۔ کیونکہ عمر کا ہرگز اعتبار نہیں ہوا کرتا۔ بہت ملاقاتیں ہیں کہ جو آخری ملاقاتیں ہوتی ہیں اور یہ تو مثل مشہور ہے کہ کار دنیا کسے تمام نکرد ؎

مکن تکیہ بر عمر ناپائدار ٭ مباش ایمن از بازیٔ روزگار

یہ تجویز جو میں نے پیش کی ہے مشکل نہیں ہے۔ مگر کچھ دن اس جگہ رہنا بہت ضروری ہے۔ اتنی دور دراز مسافت سے بار بار آنا اگرچہ عمر بھی باقی ہو مشکل ہے۔ والسلام۔

مرزا غلام احمدؐ - ۲۲- اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء

محمد کریم خاں صاحب جو مولوی صاحب کے ایک پرانے دوست اوران کے رنگ میں رنگین ہیں انھیں کی کوٹھی پر ہمارا قیام ہوا تھا جو ایک پُر فضا کھلے میدان میں واقعہ ہے خانصاحب موصوف کے فرزند ارجمند عبدالرشید خانصاحب بھی سلسلہ کے مخلص خادم ہیں بخشی **عبدالرزاق صاحب** پرجوش اور کارکن احمدی ہیں۔ بخشی صاحب نے ہمیں بنارس کی خوب سیر کرائی۔ وہاں کے مشہور کاریگر جلاہوں کا کارگر بھی دکھلایا۔ اور گھاٹ کی بھی سیر کرائی وہ مسجد جو کہ تمام تبخانوں سے اونچا سر نکالے اب تک اسلامی توحید کا وعظ کر رہی ہے اُس کے مینار پر بھی چڑھایا جہاں سے سارا شہر نظر آتا ہے۔ وہاں بھی ہم نے باری تعالیٰ کے حضور دعا کے واسطے ہاتھ اٹھائے۔ بخشی صاحب کے لائق فرزند خلیل الرحمٰن صاحب جو کبی۔ اے میں پڑھتے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامیاب کرے۔ اور عزیزان سعید الرحمٰن و حبیب الرحمٰن و فضل الرحمٰن بھی فضل رحمانیت سے حصہ لیں۔ یہاں کے ایک جوشیلے احمدی میاں شبراتی ہیں۔ شاید شب برات کو پیدا ہوے ہونگے اسواسطے ان کا نام ہوگیا۔ مگر حضرت عیسیٰؑ جو خدا کی بادشاہت کی مثال اُن عورتوں کے ساتھ دی ہے جو دولہا میاں کی برات کو لینے کے واسطے رات کو نکلیں تو اس لحاظ سے یہ صاحب صحیح معنوں میں شب براتی ہیں کیونکہ وہ آسمانی بادشاہت کی برات میں داخل ہوے۔ اور اُس برات کے دولہا کی خدمت میں راسخ الاعتقادی کے ساتھ حاضر ہوے۔

حکیم کریم بخش صاحب و حکیم خدابخش صاحب بڑے اخلاص سے پیش آئے۔ **سید حبیب شاہ صاحب** شاہ سوار جو کہ ایک مسجد میں امامت بھی کرلیتے ہیں اور اپنی بھی ایک مسجد بنوائی ہے۔ گویا بنارس میں تین احمدیہ مساجد ہیں کیونکہ ایک اُس محلہ میں ہے جہاں مولوی الٰہی بخش صاحب و بخشی صاحب و خانصاحب رہتے ہیں۔ اور احمدی جماعت زیادہ تر وہیں جمع ہوتی ہے۔ سید صاحب ایمانی قوتوں کے شیدائی ہیں اور قدرت کے کھیل دیکھنے کا انہیں بہت شوق ہے۔ شاہ سواری بھی کرتے ہیں اور ایک ہوٹل بھی جاری کر رکھا ہے۔ جو اسٹیشن کے قریب ہے اور دوستوں کے نام یہ ہیں۔ میاں عید و صاحب میاں محمد خالد صاحب۔ میاں نور محمد صاحب میاں شکور محمد صاحب میاں محمد عثمان صاحب میاں محمد عبدالعلیم صاحب محمد سمیع خانصاحب محمد اسمٰعیل صاحب۔ شیخ عالم شاہ صاحب۔ منشی شاہ سرن صاحب اس سلسلہ کے ساتھ بہت عقیدہ رکھتے ہیں۔ دُعا کی قوتوں کے قائل ہیں۔ اخبار بدر کے خریدار ہیں اور ضروریات سلسلہ میں چندہ بھی دیتے ہیں۔ اب ایک خاص درس کا ذکر کرکے احباب بنارس کی فہرست کو میں ختم کرتا ہوں۔ اُن کا نام نامی ہے **عبدالواحد صاحب** یہ بزرگ مہاراجہ صاحب بنارس کے خانساماں ہیں حضرت کے پرانے خدام میں سے ہیں۔ سلسلہ کی مخلصانہ خدمت کے واسطے خدا تعالیٰ نے انھیں بڑا جوش دیا ہے۔

افسوس ہے کہ ہماری کشش ایسی زور آور نہ تھی کہ ان کی ملاقات نصیب ہوتی۔ اچھا یار زندہ صحبت باقی۔ خدا تعالیٰ ان کا اور تمام احباب بنارس کا حامی و ناصر رہے۔

چڑیاکوٹ میں ایک ہی رات ٹھہر کر میں واپس بنارس آیا۔ چونکہ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو چڑیاکوٹ جانے سے پہلے الہ آباد روانہ کیا تھا اس لئے میں بھی بنارس سے الہ آباد گیا جہاں ایک دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا۔ مگر چونکہ قادیان کے ایک خط سے حضرت خلیفۃ المسیح کو چوٹ آجانے کی خبر مل گئی تھی اسواسطے الہ آباد کا زیادہ قیام ملتوی ہوا۔ اور اگر مولوی سرور شاہ صاحب میرے ہمراہ ہوتے تو الہ آباد میں اُترنا بھی ملتوی کر دیا جاتا۔ لیکن رفیق راہ کا ساتھ لینا ضروری تھا اس واسطے الہ آباد میں اُترے تو معلوم ہوا کہ اُسی شب کے واسطے

مسلم ہال الہ آباد میں لیکچر

کا اشتہار ہوچکا ہے۔ مولوی سرور شاہ صاحب اس سے گذشتہ شب اسی جگہ تقریر کرچکے تھے اور اب بھی انھیں کا نام مشتہر کر دیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ ہم زیادہ وہاں ٹھہر نہ سکتے تھے اور سب سے پہلی ڈاک گاڑی جو ہمیں مل سکتی تھی اُس میں واپس آنا ضروری تھا اسواسطے احباب نے اصرار کیا کہ رات کو میں ہی تقریر کروں۔ چنانچہ اس شب سلسلہ نبوت کے ذریعے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر میں نے ایک تقریر کی۔ الہ آباد میں ہم اپنے پیارے دوست بابو محمد عثمان صاحب قریشی اور مولوی احمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کے مکان پر ٹھہرے ہر دو صاحب ایک ہی جگہ رہتے ہیں اور انھیں کی تحریک سے وہاں روزانہ درس قرآن شریف بھی ہوتا ہے۔ صبح کا کھانا ہم نے برادران عبدالعزیز و محمد فاضل صاحبان کے مکان پر کھایا اور الہ آباد کے دیگر احباب میر حیون علی وغیرہ سے بھی ملاقات ہوئی اس مختصر قیام میں ہم الہ آباد میں چنداں پھر نہیں سکے۔ لیکن بھائی جان منشی عزیز الرحمٰن صاحب کی مہربانی سے جو آج کل نمائش میں کچھ کام کرنے کے واسطے وہاں گئے ہوے ہیں نمایش کی ساخت اور اُس کی عمارتوں اور سجاوٹ کا ایک حصہ دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ قادیان آتے ہوے راستہ میں پرتاب گڈھ کے سٹیشن پر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنی زیارت سے مشرف کیا۔ عزیز صلاح الدین اور برادر محمد جلیل بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اٹاوہ کے اسٹیشن پر سید ناصر علی صاحب - اور علیگڈھ کے اسٹیشن پر قاضی محمد عبداللہ صاحب مرزا عزیز احمد صاحب اور عزیز عبدالعلی صاحب ہماری ملاقات کے واسطے موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے رات کے وقت ہماری محبت کیخاطر اس قدر تکلیف اُٹھائی۔

خلاصہ رپورٹ

اس سفر میں ہم نے آمد رفت میں دو ہزار سے کچھ زائد میل طے کئے۔ کل اٹھارہ دن خرچ ہوے دس جگہ قیام ہوا اکیس لیکچر ہوئے تین ہندو نو مسلم ہوے۔ چودہ کس نے خطوط بیعت لکھے اخیر میں پھر ضروری ہے کہ میں

اللہ تعالیٰ کا شکریہ

کروں کہ اُس کے محض فضل اور رحمت سے اس سفر میں ہم پر بہت سے برکات نازل ہوے۔ علاوہ اس کے کہ ایک تعداد سلسلہ حقہ میں شامل ہوئی۔ اور اُنھوں نے بیعت کے خط لکھدئے۔ ایک بڑی جماعت کے دل سے شبہات دور ہوے۔ اللہ تعالیٰ

نے حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعائیں خدام کے حق میں قبول کیں اور ہماری کوششوں کو بارآور فرمایا۔ سفر کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ بہت سے دوستوں کے ساتھ خصوصیت سے ملاقات اور واقفیت کا فخر ہم کو حاصل ہوا۔ علاقہ مونگھیر و بھاگل پور کی جماعت میں جس قدر اخلاص ہم نے دیکھا وہ قابل رشک ہے۔ قاعدہ ہے کہ سفر میں دُعا کے واسطے تحریک کا بہت ذریعہ ہوتا ہے۔ دو تین دفعہ مجھے خاص طور پر اس سفر میں دُعا کے واسطے توفیق عطا ہوئی اور بہت دیر تک رہی۔ میں کس کس کا نام یہاں لوں اور نام لینا شاید مناسب بھی نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود اور آپکے اہل بیت بالخصوص حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح سے چلکر ہر ایک مہاجر اور حاضر اور دور و نزدیک رہنے والے دوستوں کے واسطے میں نے دل کھول کر دُعائیں کیں۔ جو احباب اس نابکار کے ساتھ محبت کا خاص تعلق رکھتے ہیں وہ کیوں کر بھول سکتے تھے۔ مگر حتے الوسع میں کسی کو بھی نہیں بھولا۔ اور ایسے وقت میں جب کہ دُعا کا دروازہ مجھ پر کھولا گیا۔ میں احباب ذی شان کی تلاش میں ہندوستان سے باہر بھی نکلا اور افریقہ سے گزرتا ہوا امریکہ تک بھی پہنچا تاکہ سب کو اس دروازے سے ایک دفعہ گذار دوں۔ بندے کے اختیار میں تو اتنی ہی بات تھی۔ آگے قبولیت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جس کے رحم کے سوائے نہ کوئی دُعا کارگر ہے اور نہ کوئی دوا شفا دہ ہے۔ اے خدا تو اپنے عاجز بندوں پر رحم فرما۔ ہماری کمزوریوں کو دور فرما اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلا۔ سب نیچے گرانے والے ابتلاؤں سے بچا۔ ہر موقعہ پر ہمارا قدم آگے بڑھا۔ تو رحیم ہے تو قدیم ہے۔ تو کریم ہے۔ تیرے بن ہمارا کوئی سہارا نہیں تیرے فضل کے سوائے کوئی چارہ نہیں۔ تیرے رحم کے سوائے ایک دم کا بھی گذارہ نہیں بخش ہم الکدم[1] ہمیشہ کے لئے تیرے ہو جاویں اور تو ہمارا دل ہو جاوے۔ آمین یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علےٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وخلفائہ۔ آمین یا رب العالمین وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

---

[1] علاقہ مونگھیر کا محاورہ ہے۔ الکدم کے معنے یک لخت اور تمامہ کے ہیں

مختصر رپورٹ جلسہ احمدیہ سالانہ قادیان

الحمد للہ جلسہ سالانہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ دسمبر کو تین روز منعقد رہا۔ اور بخیر و خوبی ہر طرح سے برکت و کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

پروگرام چوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ الرحمٰن کی علالت طبع کے سبب کچھ قیاس نہ ہو سکتا تھا کہ آپ کس وقت کچھ تقریر فرمانا پسند کر سکیں گے اس واسطے کوئی پروگرام پہلے سے انجمن شائع نہ کر سکی۔ تاہم روزانہ پروگرام کی اطلاع احباب کو ہر صبح ہو جاتی تھی۔

۲۵۔ دسمبر ۱۹۱۰ء بعد نماز ظہر۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ہوئی۔ نو واردوں نے سلام مصافحہ کیا۔ اور نذرانہ پیش کیا

۲۶۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک۔ تقریر حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب ہوئی۔ بعد جمع نماز ظہر و عصر۔ اپیل خواجہ کمال الدین صاحب پیش ہوئی۔ جس کے بعد چندہ جمع ہوا۔

۲۷۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر ہوئی اور بعد جمع نماز ظہر و عصر حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر فرمائی اور نو مریدین نے بیعت کی اس کے بعد کانفرنس ہوئی۔

ان کے علاوہ مولوی عبد اللہ صاحب ساکن بمبئی نے صاحبزادہ کے لیکچر کے واسطے سے لوگوں کے جمع ہونے سے قبل ایک تقریر کی اور اسی طرح مولوی عبد الماجد صاحب بھاگل پوری نے بھی فاضل امروہی کے خطبہ کے بعد مختصر تقریر کی۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب نے ۲۶ر کو اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب بسمل نے ۲۷ر کی صبح کو اور مولوی عبد الصمد صاحب نے شام کو اپنی نظمیں پڑھیں۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی احمد نور صاحب نے بزبان پشتو اہل افغانستان کے سامنے تقریریں کیں جس میں انہیں حضرت مسیح موعود کی صداقت اور گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت اور امن پسندی اور موجودہ زمانہ میں جہاد کی حرمت کا مذہبی رنگ میں یقین دلایا۔

حضرت خلیفۃ المہدی علیہ السلام کی ہر دو تقریریں مدرسہ کے بورڈنگ کے صحن میں ہوئیں اور ان کے علاوہ وقتاً فوقتاً جو اصحاب ملاقات کے واسطے ملنے کے لئے جوق در جوق جاتے رہے ان کو بھی حضرت نصائح فرماتے رہے اور خصوصیت کے ساتھ تمام انجمنوں کے پریزیڈنٹوں اور سکرٹریوں کو بلا کر ایک نصیحت فرمائی اور ایک نصیحت طلبائے کالج کو بلا کر کی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریریں مسجد النور کے صحن میں ہوئیں۔ حضرت فاضل امروہی کی تقریر مسجد اقصےٰ میں ہوئی۔ کانفرنس مسجد مبارک میں ہوئی۔

ان کے علاوہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور فلاسفر صاحب نے بعض ڈیروں پر احباب کو اپنے وعظ و نصائح اور دلائل عجیبہ سے خوش وقت کیا۔ سادھو سنگت کا بھی جلسہ ہوا۔ انجمن راجپوتان و انجمن احمدی کاریگران کا بھی جلسہ ہوا۔

مہمانوں کی آمد و رفت مہمانوں کی آمد ۲۳ر دسمبر کی شام کو شروع ہوئی۔ سب سے پہلے جو جماعت آئی۔ وہ دو المیال ضلع جہلم کی جماعت تھی جن کے لیڈر مولوی کرم داد صاحب ہیں۔ امروہہ سے حضرت سید محمد احسن صاحب مدراس سے سیٹھ عبد الرحمان صاحب۔ بھاگلپور سے مولوی عبد الماجد صاحب۔ مونگھیر سے حکیم خلیل احمد صاحب۔ کشمیر سے حاجی عمر ڈار صاحب بمعہ ایک جماعت۔ افغانستان سے ایک جماعت۔ سندھ سے خان صاحب محمد حسین خان صاحب بن حاجی موسیٰ خان صاحب و شیخ محمد اسمٰعیل صاحب۔ یہ صاحبان تو بہت دور کے علاقوں سے تھے۔ اور شاہجہان پور سے سید مختار احمد صاحب برادران۔ میرٹھ سے جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج و برادر حامد حسین خان صاحب۔ رام پور سے خان صاحب محمد ذوالفقار علی صاحب بمعہ پسران خود۔ منصوری سے حافظ عبد المجید صاحب دہلی سے میر قاسم علی صاحب وغیرہ۔ و بعض دیگر علاقوں کے دوست خاص پنجاب سے جماعتہائے بیکھڑان۔ بٹالہ۔ ہریان امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ سیالکوٹ۔ جموں۔ چھچھ گجرات۔ لائل پور۔ سانگلہ۔ جہلم۔ چنگا۔ دو المیال۔ راولپنڈی پشاور۔ میان میر۔ سرگودھا۔ بھیرہ۔ جلہ۔ ملتان۔ مالیر۔ پنڈی ظفروال۔ تلونڈی۔ قلعہ صوبہا سنگھ۔ بن باجوہ۔ ڈسکہ۔ جھنگ۔ فیروز پور۔ چونڈہ۔ قصور۔ میانوالی۔ پٹیالہ۔ رہتک۔ بدوملی۔ ڈیرہ غازیخان ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ بمبئی۔ انبالہ۔ شملہ۔ بنگہ۔ چد۔ پٹیالہ۔ کپورتھلہ۔ سرولی۔ گڑھ۔ سکندرپور۔ راہوں۔ لبی۔ بہاول پور۔ گمٹالیان۔ اوجلہ۔ خوشاب۔ وغیرہ وغیرہ مقامات سے لوگ آئے۔

کل تعداد بموجب اندازہ ناظمان لنگر خانہ اڑھائی ہزار کے قریب تھی۔ مقاصد یا انتظام صدر انجمن کے لئے جو چندہ ہوا۔ اس کی تعداد سات ہزار روپیہ ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر اس اخبار میں درج کی جاتی ہے۔ باقی تقریریں بھی انشاء اللہ رفتہ رفتہ درج اخبار ہوں گی۔

بیعت بیعت کا سلسلہ اس کثرت سے اور ایسی طرح سے جاری رہا کہ صحیح تعداد نو بیعت کنندگان کی نہیں بتلائی جا سکتی کیونکہ بیعت کے واسطے آدمیوں کی کثرت کے سبب کئی ایک پگڑیاں بطور رسیوں کے ہر طرف پھیلا دی جاتی تھیں۔ جن کا ایک سرا حضرت صاحب کے ہاتھ میں ہوتا تھا اور پھر کوئی ایک شخص بآواز بلند حضرت صاحب کے ساتھ ساتھ بیعت کے الفاظ

دُہرایا جاتا تھا۔ اور سب کہتے جاتے تھے۔

تکالیف کا ثواب

محض رضائے آلہی کے حصول کیواسطے احباب نے جو اتنے سفر کی تکلیف اٹھائی اس کا اجر اُن کو خدا ہی دیگا اور حضرت خلیفۃ المسیح نے درد دل کے ساتھ جو دعائیں ان سب کے واسطے کی ہیں وہ انشاء اللہ اپنے وقت پر بار آور ہوں گی۔ اتنے بڑے مجمع میں ممکن ہے کہ بعض احباب کو مکان روشنی یا کھانے وغیرہ کے متعلق کچھ تکلیف بھی ہوئی ہو۔ اگرچہ اکثر احباب ایسی تکالیف کو بھی یہاں تکلیف نہیں سمجھتے لیکن سب دل یکسان نہیں۔ اس واسطے بہتر ہو گا کہ احباب اپنی اپنی جگہ غور کر کے قابل اصلاح اُمور سے صاحب سکرٹری انجمن کو اطلاع دیں اور نقص اور اس کے علاج کے متعلق اپنا مشورہ لکھ بھیجیں تاکہ انتظام جلسہ کے معاملہ میں بھی اس سال کے تجربہ سے اگلے سال فائدہ اٹھایا جاوے۔

شکریہ

انتظام کے متعلق ان والنٹیرز کا شکریہ ضروری ہو جنھوں نے بخوشی اس سلسلہ کی خدمات کو اپنے ذمہ لیا اور ان کو پورا کیا۔ اکبر شاہ خان صاحب معہ اپنی بہادر پارٹی کے۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ ماسٹر محمد دین صاحب۔ میان فخرالدین صاحب۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب۔ شیخ محمد نصیب صاحب وغیرہ۔

نالے حج نالے وَنج

یہ ایک پنجابی مثل ہے کہ حج کے ساتھ آدمی تجارت بھی کر آوے تو جائز ہے جب حج کے لئے جائز ہے تو جلسہ میں کیوں جائز نہیں اور بعض احباب نے اس سے فائدہ بھی اٹھایا ہے خدا انھیں برکت دے لیکن افسوس ہے کہ وہ ایک مثالیں ایسی بھی قائم ہوئیں کہ تجارت میں غرق ہو کر جلسہ کے وعظ و نصائح اور حضرت کی زیارت سے انھیں ایسی محرومی رہی کہ سکھ رام بزاز بھی جن جلسہ میں حضرت کے حضور سلام اور مصافحہ سے مشرف ہو گیا تھا۔ مگر وہ جیسے تھے اور جہاں تھے ویسے اور وہیں رہ گئے۔

ایک پیارے دوست کا جنازہ

آہ! یہ کس دوست کا ذکر ہے ایوب صادق کا۔ ہمارے اکثر احباب

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم و مغفور

برادر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نام نامی سے واقف ہیں۔ یہ نوجوان چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ فاضلکا ضلع فیروزپور میں دفن کئے گئے تھے اس بات کو گیارہ سال گذرے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بھی اجازت حاصل کی گئی تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے اس مرحوم بھائی کا جسم مبارک صندوق میں بند یہاں لایا گیا۔ حضرت نے معہ جماعت جنازہ پڑھایا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ ہمارے دوست ڈاکٹر مرزا صاحب عزیز مرحوم کے سوانح چھپوا رہے ہیں اس واسطے مجھ کو کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ اس عزیز کو محبت کا ایسا گہرا تعلق تھا کہ آج تک جس قدر جنازوں کی میں نے نمازیں پڑھی ہیں مجھے یاد نہیں کہ کسی میں بھی اُس عزیز دوست کیواسطے دعا کرنا مجھے بھولا ہو۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ۔

ضرورت ملازمت

ہمارے ایک عزیز لاہور انجینرنگ اسکول کے پاس یافتہ آجکل فارغ اور ملازمت کی تلاش میں ہیں کیا کوئی صاحب اس میں امداد کر کے مشکور فرما سکتے ہیں۔

مبارک

ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم حاجی موسیٰ خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کے واسطے دعائے سعادت و عافیت و درازی عمر کریں۔

ہم کو پیارا جاننے والے صاحب کون ہیں

ایک صاحب کا پنسل کا لکھا ہوا پوسٹ کارڈ ملا۔ لکھتے ہیں آپ کو پیارا جان کر تکلیف دیتا ہوں۔ کچھ کتابیں وغیرہ طلب کی ہیں۔ مگر اپنا نام نہیں لکھا ڈاکخانہ کی مُہر بھی نہیں پڑھی گئی اس واسطے تعمیل سے معذوری ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جو ہمیں پیارا جانتے ہیں ہم ان کا خط بھی پہچان نہیں سکے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرے۔

تلاش انگوٹھی گم شدہ

ایک بچے کے ہاتھ میں سے ایک سونے کی انگشتری ایام جلسہ کے بعد ۲۸ دسمبر کو غالباً بعد نماز عصر گر گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملی ہو۔ تو دفتر میں واپس کر کے مشکور فرماویں۔ بچہ وہی ہے جو حضرت صاحب کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھا کرتا ہے۔

نیز ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بسمل جو اُس کمرہ میں ٹھہرے تھے جہاں پہلے دفتر بورڈنگ ہوتا تھا کہتے ہیں کہ ان کے مبلغ ہیں روپے ایک کاغذ میں رہ گئے ہیں وہ بھی تلاش طلب ہیں۔

دعا مدد

برادرم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد کے گھر میں علیل ہیں احباب ان کی صحت و عافیت کے واسطے دعا کر کے مشکور فرماویں۔

احتیاط

بعض لوگ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بدر وغیرہ کسی اخبار کی قیمت یا چندہ لنگر و مدرسہ وغیرہ روانہ کرتے ہیں اور پھر کوپن میں حکم کر بھیجتے ہیں کہ حضور اس کو تقسیم کریں اور اپنے اپنے دفاتر میں پہنچا دیں۔ ایسے صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ طریق سوء ادب میں داخل ہے دفتر محاسب ایسی خدمات کی ادائیگی کے واسطے ہر وقت طیار ہے ایسی رقوم دفتر محاسب میں روانہ کرنی چاہیئے۔ وہاں سے تقسیم ہو جاتی ہیں اور سب کو باضابطہ رسید لے کر پہنچا دی جاتی ہے۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز ناجائز

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں سوال پیش ہوا۔ کہ جموں کے بعض مولوی صاحبان وان کی جماعت احمدیہ کو کہتے ہیں کہ ہم آپ احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے واسطے طیار ہیں آپ ہمارے امام کے پیچھے پڑھ لیا کریں۔ ہم آپ کے امام کے پیچھے پڑھ لیا کریں گے۔ ان صاحبان کو کیا جواب دیا جاوے۔

فرمایا کہ ان کو کہہ دو۔ کہ قد بدت البغضاء من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر۔ جب تم ہمارے امام کو مفتری جانتے ہو اور مفتری ڈاکو کنجر دہریہ سے بدتر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا۔ تو پھر ہم تمہارے پیچھے کس طرح نماز پڑھ سکتے ہیں۔

فرمایا۔ کیا اتنی ترقی جو جماعت کو اب تک ہوئی ہے وہ منافقت کے میل ملاپ سے ہوئی ہے۔ ہرگز نہیں ایسے میل ملاپ سے کوئی فائدہ نہیں جسمیں منافقت پائی جاوے۔

ایک نئی تصنیف

عقائد احمدیہ

آپ نے ایک سے زیادہ خطوط مختلف اوقات میں خود میں نے پڑھے ہونگے جسمیں احباب کوئی ایسی کتاب طلب کرتے ہیں جسمیں سلسلہ احمدیہ کے تمام عقائد بالدلائل مجموعی طور پر یکجا لکھے گئے ہوں اس قسم کی کتاب کی واقعی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ جو لوگ نئے نئے سلسلہ میں شامل ہوتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے۔ دوم۔ بعض احباب غیر احمدی دوستوں میں تبلیغ کے خیال سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مختصر بھی ہو جامع بھی ہو کم قیمت بھی ہو تاکہ اس کے ذریعے اپنے سلسلہ کی اشاعت کر سکیں۔

سو آپ کو مژدہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عقائد احمدیہ اس ضرورت کے لئے کافی ہو گی۔ صرف ۲ر قیمت ہے۔ اسمیں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کے مسیح موعود ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اور احمدیوں کا اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ۔ کتب۔ انبیاء یوم آخر کی نسبت کیا عقیدہ ہے حتی الوسع کوئی بات باقی رہنے نہیں دی۔ ذی استطاعت اصحاب بہت سی جلدیں منگوا کر بطور تبلیغ تقسیم کریں۔ اس کتاب کا دوسرا حصہ سنت احمدیہ ہے جو پھر ملیگی

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو ۔ والملائکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط ۔ لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ۔

حمد باری تعالیٰ

اللہ جلشانہٗ کا بہت بڑا احسان اور بہت بڑا کرم اور فضل ہوا ہے کہ مجھ کو آپ لوگوں سے ملاقات کا زندگی میں پھر موقعہ ملا ہے ۔ میں کوئی لمبی تقریر خصوصاً کھڑے ہو کر آواز بلند سے پہنچانے میں کسی قدر اس وقت معذور کھتا ہوں اس واسطے **ایک ضروری بات** تمہیں پہنچانی چاہتا ہوں ۔

میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح میں نے اپنے اوپر بہت بوجھ رکھ کر ہمت الٰہیہ سے یہ بات کہنی چاہی ہے ۔ اللہ جل شانہٗ تم کو توفیق دے کہ تم اس میری بات کو دل سے مانو اور دل سے مان کر زبان سے اقرار کرو ۔ پھر اسی کے مطابق تمہارا عملدرآمد ہو ۔ تمام وہ قومیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں ۔ وہ سب کی سب اس بات کو مانتی ہیں کہ کلمہ طیبہ یعنی لا الہ الا اللہ کے واسطے کیا کیا کوششیں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیں اور یہی

لا الہ الا اللہ

جو فقرہ ہے ۔ اس کے پہنچانے کے لئے ۔ ہماری سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ برس تک اپنے ملک میں بڑی بڑی تکالیف شدیدہ کو برداشت فرمایا ۔

آخر اس لا الہ الا اللہ کی مخالفت کے باعث آپ کو وطن بھی چھوڑنا پڑا ۔ جب ان شریروں نے تکلیف کو حد سے بڑھا دیا ۔ تو اس رحمۃ للعالمین نے ہر طرح سے مقابلہ کیا اور انہی کی کوشش سے اس کلمہ کی اشاعت ہوئی ۔ چنانچہ ہم سب جو موجود ہیں ۔ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں ۔ سب انبیاء جو خدا کی طرف سے آئے ہیں اسی کلمہ کے لئے انہوں نے وہ وہ تکالیف اٹھائی ہیں ۔ جن کے بیان کرنے کے واسطے بہت ہی وقت چاہیئے ۔

اس کلمہ کے تین عظیم الشان فائدے ہیں :۔

جب انسان منہ سے بولتا ہے ۔ تو مسلمان کہلاتا ہے ۔ وہ معاملات جو ہم مسلمانوں سے کر سکتے ہیں اس شخص سے کرتے ہیں جس کی زبان سے لا الہ الا اللہ سنتے ہیں ۔ اسلام ایک عجیب نعمت ہے ۔ اسلام کے معنے اصل میں **صلح** کے ہیں اور آشتی کے اور نیک نمونے کے ۔ سلم اور سلم دونوں لفظ صلح کو چاہتے ہیں ۔ منجملہ ان باتوں کے جن سے اسلام نے صلح کو قائم کیا ہے ۔ ایک یہ ہے کہ :۔

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم ۔

تمام وہ قومیں جو اللہ کے سوا کسی کو پکارتی ہیں ان کے کسی معبود کو کسی بزرگ کو گو وہ اللہ کے سوا ہی ہو اور اس کی وہ پرستش کرتے ہوں ۔ ان کو بالکل گالی مت دو ۔ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم ۔ کیونکہ وہ نادان بھی اللہ کو گالی دیں گے نا سمجھی سے ۔ یہ لا تسبوا کی دلیل بتلائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام بڑی صلح اور بہت بڑی آشتی کو چاہتا ہے ۔ اس کے معنے فرمانبرداری کے بھی ہیں اور ہر ایک کی فرمانبرداری نہیں بلکہ اللہ کی فرمانبرداری اور اوس کے رسولوں کی فرمانبرداری اولوا الامر کی فرمانبرداری ۔ اس کا نام اسلام رکھا ہے اسلام کے معنے فرمانبرداری ۔ مگر الاسلام کے معنے خاص فرمانبرداری اسلام کے لفظ سے ایک سُلّم لفظ بھی نکلا ہے ۔ سُلّم ۔ اس سیڑھی کو کہتے ہیں جس سے انسان بلندی کی طرف چڑھتا ہے ایسے ہی ہماری ترقیات کے لئے اور بلند مراتب پر پہنچانے کے واسطے خدا نے اسلام کو بھیجا ہے ۔ اس کے نمونے دیکھ لو

راز خلافت

جناب ابوبکرؓ اور اون کے والد مکہ کے صنادید اور عمائد سے نہ تھے ۔ مگر اسلام ہی تھا کہ اس فرمان برداری نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین بنا دیا ۔ جناب عمرؓ ایک دفعہ حج سے واپس آتے ہوئے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے ۔ کئی آدمی ساتھ تھے ۔ رعب کے سبب کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ وجہ دریافت کرے مگر حذیفہ کو جناب سے بہت بے تکلفی تھی اس نے پوچھا تو فرمایا ۔ خطاب کا بیٹا یہاں اونٹ چراتا تھا ۔ ایک دفعہ اس کے باپ نے اسے یہاں جھڑکی دی تھی ۔ آج اسلام نے اسے اس بلندی پر پہونچا دیا کہ لاکھوں آدمی ایک اشارہ پر خون بہانے کو تیار ہیں ۔

اسی لفظ سے سلامتی نکلی ہے جس سے حفاظت کے معنے پیدا ہوتے ہیں عجیب قسم کی حفاظت مومن کو عطا ہوتی ہے ۔ میں نے پینتالیس برس سے بہت زیادہ طب کی ہے ۔ میں نے کبھی کوئی اسلام میں فرمان بردار ہو کر آتشک میں ۔ سوزاک میں مبتلا نہیں پایا ۔ بہت سے حکام کے ساتھ تعلقات رکھے ہیں ۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اسلام کے سبب کسی کو بید لگے ہوں ۔ کوئی تکلیف کسی کو اسلام کے باعث نہیں پہونچتی ۔ بلکہ اگر خدا تعالیٰ کو مومن کی خاطر جہان غرق کر دینا پڑے تو اسے پروا نہیں ۔ کیا (حضرت) نوح (علیہ السلام) کے زمانے میں پروا کی ہے ۔ یہ بات نہایت سچ ہے ۔

ہلاکت سے بچنے کی راہ

ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ کے یہی معنے ہیں کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی ہلاکت نہیں ۔ ریب ہلاکت کو بھی کہتے ہیں ۔ جیسے قرآن شریف میں فرمایا ۔ نتربص بہ ریب المنون ۔

لا ریب فیہ ۔ کے یہ معنے ہوئے کہ قرآن کی تعلیم میں کوئی ہلاکت نہیں ہوتی ۔ ابھی کل کی بات ہے بارات کی ۔ ایک نکتہ معرفت میرے کان میں پہونچا ۔ میری بیوی نے کہا آپ جانتے ہیں ۔ کہ آپ کو تکلیف کیوں پہونچی ۔ میں نے کہا اللہ کے مخفی در مخفی راز ہیں

بیماری کا ایک راز

کہا ۔ ایک وجہ میرے خیال میں بھی آئی ہے ۔ کہو تو سناؤں ۔ میں نے کہا ۔ ہاں ۔ کہنے لگی ۔ تمہاری عادت تھی جمعہ کے بعد دعائیں میں لگے رہتے ۔ تم وہ دعا کا وقت چھوڑ کر ایک امیر کے لینے چلے گئے ۔ مجھ کو یہ نکتہ بہت پیارا لگا ۔ غرض اسلام سلامتی چاہتا ہے اسلام کے بھیجنے والا کا نام السلام المومن المہیمن العزیز الجبار المتکبر ہے ۔ السلام نام ہے اللہ تعالیٰ کا ۔ اسلام کا نتیجہ بہشت ہے ۔ بہشت کا نام بھی دار السلام ہے ۔ لہم دار السلام عند ربہم ۔ اور فرمایا ۔ الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصب ولا یمسنا فیہا لغوب ۔

گویا اسلام سکھوں کا موجب ہے اور بہت بڑے سکھوں کا موجب ہے ۔ اسلام میں کبھی کوئی ہلاکت نہیں ہوئی ۔

میں نے اس لفظ کو الٹ پلٹ کے پڑھ دیکھا ہے اس کے سارے لفظوں میں خوبیاں پائی جاتی ہیں ۔ سلم کو الٹا دیں ۔ تو لمس بن جاتا ہے ۔ لمس نرم چیز کو کہتے ہیں ۔ مسلمان اشداء علی الکفار اور رحماء بینہم ۔ یعنے آپس میں رحیم کریم ہوتے ہیں ۔

اسی لفظ کو اور الٹا دیں ۔ تو لسم بن جاتا ہے ۔ لسم کے معنے یہ ہیں کہ انسان عیاری کے سبب بعض وقت خاموشی اختیار کرے ۔

مسل بھی اس کا الٹ بنتا ہے اس کے معنے ہیں پانی دوسری جگہ پہونچا دینا ۔ مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ دوسرے کو نفع پہنچائے ۔

تمس بھی اس کا مشتق ہے اس کے معنے ہر وقت طلب میں لگے رہنا ۔ پس مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ ہر وقت رضائے الٰہی کی طلب میں لگا رہے مگر جس طرح اسلام دنیا میں صلح آشتی ۔ نیک نمونہ

قائم کرنا چاہتا ہے اسی قدر اگر کوئی موذی اسلام کے لئے پیدا ہو تو اس موذی کا عمدگی سے مقابلہ کرتا ہے۔

قرآن شریف فرماتا ہے۔ وجادلھم بالتی ھی احسن مقابلہ کرو۔ پر ایسی ترکیب سے کرو کہ جس میں خوبیاں ہی بھری ہوئی ہوں پس ہمارے مناظرے غیر قوموں سے اگر ہوں۔ تو اسی طرح

مناظرہ کس طرح سے ہو

سے وہ مناظرے ہونے چاہئیں جس میں خوبیاں ہوں دشمن کی غلطی پر اسے آگاہ کیا جاوے اور اس کے مقابلہ میں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جاویں۔ اور ایک جگہ فرمایا۔ ادفع بالتی ھی احسن۔ مدافعت بھی کرو تو اس طریق سے کہ وہ بہت ہی عمدہ ہو۔ ادفع السیئة بالحسنة۔ ہر بدی کو کسی خوبی سے ہٹاؤ۔ جب مخالفوں کے ساتھ بھی ہمیں مدافعت میں خوبیاں مدنظر رکھنی چاہئیں۔ تو وہ مسلمانوں کے درمیان تباغض۔ عداوت۔ اور باہم جنگ کیونکر ہو سکتی ہے۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ مسلمان تو اس وقت مسلمان ہوتا ہے۔ کہ جو صلح کار لوگ ہیں انکی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔ میں جانتا ہوں کہ چند آدمیوں کے درمیان محبت کا قیام۔ اخوت کا استحکام محض فضل الٰہی سے ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم۔ ساری زمین کی گول بھر کر اگر دیدو۔ تو بھی یہ الفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ (جو اب اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کر دی ہے) اور فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا (تفرقوا واذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم) فاصبحتم بنعمتہٖ اخواناً۔ خدا کے فضل سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔

دعائیں کرو

میرے احباب میرے عزیز دوستوں پر واجب ہے جناب الٰہی سے باہم الفت۔ محبت اور اخوت کے لئے دعا کیا کریں۔ مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگائے کہ یہ جماعت نہ بنے۔ مگر اب تم اس قدر لوگ موجود ہو۔ یہ جناب الٰہی کے فضل کا نمونہ ہے۔

دوسرا مرتبہ۔ لا الٰہ الا اللہ کا یہ ہے۔ کہ جب یہ کلمہ دل میں رچ جاتا ہے اس وقت انسان کو مومن کہتے ہیں مومن کا لفظ خود بھی امن سے مشتق ہے۔ یہی اسلام کا اعلیٰ مقام ہے۔ مومن امن میں تبھی رہ سکتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ بھی کرے۔ عکل عرینہ کے چند موذی مدینہ میں آکر بعض صحابہ کرام کو قتل کیا۔ لکھا ہے۔ مثل اعینھم ان کی آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چرھا دی تھیں تا ایذاء سے باز آجاویں۔

مومن امن دینے والا اور خود امن میں رہنے والا ہوتا ہے جب یہ کلمہ دل میں رچتا ہے۔ تو مومن ایمان کے یمن اور برکات سے متمتع ہوتا ہے۔ یہ ایمان کا باغ جب دل میں لگ جاتا ہے۔ کوئی دکھ اور کوئی ناخوشی اور کوئی خوف وحزن باقی نہیں رہتا۔ میں ایک دفعہ مصیبت کے کسی پنجہ میں گرفتار تھا صبح کی نماز پڑھانے لگا۔ اس وقت میرے دل میں جب یہ لفظ آیا۔ الحمد للہ۔ تو میرے دل نے یہ گواہی دی۔ کہ اس دکھ میں الحمد للہ کا کیا موقعہ ہے۔ اگر کہوں تو منافقانہ الحمد للہ ہے۔ نہ کہوں تو الحمد کے سوا نماز کیسے ہوتی ہے۔ معاً خدا نے بجلی کی طرح سمجھایا۔ کہ جب انسان انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے۔ تو ہر مصیبت کے وقت ہزاروں خوشیاں دیتا ہے۔ تب میں نے انا للہ کہہ کر بڑے بلند آواز سے الحمد للہ کہا یہ اس ایمان کا نتیجہ تھا ایمان سے وہ سارا خوف اور حزن راحت کے ساتھ مبدل ہو جاتا ہے اور وہ مضمون کہ مومن جو ہوتے ہیں لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھ لیا۔ یہ ایمان میں کمزوری ہوتی ہے جو مومن نا امید ہوتا ہے یا یاس میں آجاتا ہے۔

تیسرا مرتبہ۔ لا الٰہ الا اللہ کا فائدہ وہ ہے جو احادیث صحیحہ میں میں نے پڑھا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب الٰہی میں عرض کیا۔ کوئی مجھے کلمہ سکھایا جاوے۔ جو میری ترقیات کا موجب ہو۔ الہام ہوا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ کہو کہا الٰہی جب سے میں نبی ہوا ہوں اسی کلمہ کی اشاعت کی کوشش میں ہوں جناب الٰہی سے الہام ہوا۔ افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ۔ اس سے نئی کوئی بات نہیں۔ یہ بات کہنے کو معمولی ہے مگر سارا قرآن شریف ٹٹول کر دیکھ لو۔ قرآن شریف کے بعد تمام اولیاء کرام اور ان کے ملفوظات اور ان کی تصنیفات کو ٹٹولو۔ ساری بڑائیاں سارے قرب سارے فضل ساری ان کی کرامتیں اسی لا الٰہ الا اللہ کے وظیفے پر موقوف ہیں اس کا نام وہ نفی واثبات کہتے ہیں اور رنگ برنگ الفاظ میں اس کا ذکر کرتے ہیں جیسے محبوب کے چہرے کو تعزلات میں بیان کیا جاتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایمان کے بعد احسان کا مرتبہ ہے۔ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ اللہ کی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھتے ہو اگر تم نہیں دیکھتے۔ تو وہ تو تمہیں دیکھتا ہے یہ ایک مقام ہے قرب الٰہی کا جو لا الٰہ الا اللہ میں تدبر سے حاصل ہوتا ہے۔ کچھ زمانہ مجھ کو گذرا ہے۔ مجھ کو اللہ جل شانہٗ نے لا الٰہ الا اللہ کے معنے بتلائے کہ انسان غور کرے اس کی ہستی کیا ہے۔ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً۔ انسان پر وہ زمانہ بھی گزرا ہے کہ وہ کچھ چیز نہ تھا۔ اس عدم میں اس کی خواہش کیا مطالب کیا۔ جناب الٰہی کے فضل نے عدم سے موجود کیا۔ من نطفة امشاج نبتلیہ فجعلنٰہ سمیعاً بصیراً۔

خدا جانے کیوں درمیان اس وعظ کے نکتہ خیال میں آیا میں وعظ چھوڑ کر اس کے بیان کرنے میں معذور ہوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین آدمی آئے ایک کو جگہ مل گئی۔ بیٹھ گیا۔ دوسرے نے دیکھا جگہ نہیں۔ تو وہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز نہ پہنچتی وہیں بیٹھ گیا۔ تیسرے نے کہا آواز نہیں آتی۔ یہاں کیا بیٹھنا چلا گیا۔ نبی کریم کو جناب الٰہی سے الہام ہوا۔ تین آدمی یہاں آئے ایک کو جگہ ملی وہ بیٹھ گیا۔ فاواہ اللہ اللہ نے اسے قرب میں جگہ دی۔ دوسرے کو حیا آئی آگے نہ بڑھا جانے سے مضائقہ کیا۔ اللہ بھی اس کی کمزوری سے حیا کریگا۔ تیسرے نے منہ پھیرا۔ خدا بھی اس سے منہ پھیر لیگا۔ شائد کوئی قلب ایسا ہو جسکی وجہ سے یہ تحریک ہوئی۔

حضرت حق سبحانہ نے انسان کو معدوم کو موجود فرمایا اور فرمایا نبتلیہ فجعلنٰہ سمیعاً بصیراً۔ اس پر انعام فرماتے رہے اور انعام کرتے کرتے اس قدر بڑھایا۔ کہ سمیع بصیر بنا دیا۔ ایک عام طور پر سمیع وبصیر ہیں ایک وہ جو خدا کی آواز سنتے ہیں۔ جناب الٰہی کے حقائق دیکھتے ہیں۔ جس طرح انسان عدم میں بے طاقت تھا اور فضل الٰہی سے باہر آیا اسی طرح ہر وقت اس کو ایک جدید ترقی عطا رہوتی ہے۔ جناب الٰہی کا فضل نہ ہو۔ تو ترقی عطا نہ ہو کل کا کھایا کل کا پیا کل کا مکان کل کا لباس آج ہمارے کام میں نہیں آیا۔ کل کی خوشی کل کی خوشحالی کل کے جو تعلقات کسی سے ساتھ تھے وہ آج کام نہیں۔ ہر وقت اللہ کی ہی نعمتوں کا محتاج ہے اس لئے اس کا نام

الصمد

ہے۔ میں آواز دیتا ہوں ایک حرف کے بعد دوسرا نکلتا ہے۔ اگر ذرا اعانت الٰہی نہ پہونچے تو وہ آواز کہاں سے آسکتی ہے۔ غرض ہر آن میں انسان جناب الٰہی کے فضلوں کا محتاج ہے۔ جتنے کمالات کسی کو نصیب ہوئے ہیں۔ انبیاء ہوں اولیاء ہوں۔ سب کا سب کارخانہ اس کے فضلوں کا ہر آن محتاج ہے۔ اس کے فضل کے بڑے بڑے عجائبات ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ کے یہ معنے ہیں کہ ہر آن میں تم میرے محتاج ہو۔ اس کا فضل ہی ہوتا ہے تو کام بنتا ہے اس لئے انسان عبد بنتا ہے اور جناب الٰہی معبود بنتے ہیں۔

عبودیت

عبودیت کے واسطے تین چیزوں کی بڑی ضرورت ہے۔ تب جاکر عبد۔ عبد بنتا ہے۔ جناب الٰہی

سے اعلیٰ درجہ کی محبت ہو اور جناب آلہی کی اعلیٰ درجہ کی تعظیم ہو۔ اور انسان اسفلے درجہ کے عجز و انکسار و تذلل کے مقام پر ہو۔

محبت پیدا ہونے کے اسباب میں تعظیم آلہی کے پیدا ہونے کے اسباب بھی ہیں۔ تذلل و انکسار کے اسباب بھی ہیں۔ لا الہ الا اللہ میں غور کرنے سے تینوں کا پتہ چلتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں محبت جو پیدا ہوتی ہے حسن و احسان سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر حسن (حسن کے معنے خوبی کے ہیں) کسی میں ہوتا ہے اور جس قدر ہمارے ساتھ کسی کا احسان ہو اسی قدر اس سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ جناب آلہی کے حسن و احسان پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ساری دنیا کے احسان خدا تعالیٰ کے احسان کے جزو ہیں۔ جو دنیا احسان کرتی ہے وہ خدا کے فضل و داد کا نتیجہ ہیں۔ ہم غلہ کھاتے ہیں ایک دانہ سے کئی دانے پیدا کرنا اور وہ زمین وہ ہوا وہ روشنی وہ ظلمت جس کے ساتھ نشو و نما وابستہ ہے کس کا کام ہے۔ پھر جانور جو ہل جوتتے ہیں کسی ملک میں بیل ہیں۔ ٹٹو ہیں اونٹ ہیں۔ ہاتھی ہیں کہیں گھوڑے ہیں ان کا کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ روشنیوں اور ظلمتوں اور جانوروں کا پیدا کرنا جن سے نشو و نما ہوتا ہے۔ پھر اس میں لکڑی کی حاجت۔ لوہار کی ضرورت۔ کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ یہ تمام کارخانہ جناب آلہی کا عطا کردہ ہے۔ عمدہ سے عمدہ غذا ہے۔ گلا بند ہے۔ پیٹ میں درد ہے قولنج ہے تو وہ غذا کس کام کی۔ اگر اللہ کا فضل شامل حال نہیں۔ غرض اللہ کے فضل کے سوا کچھ بھی نہیں۔

حسن جتنے ہیں وہ بھی خدا ہی کے فضل پر موقوف ہیں۔ اگر خط و خال کا حسن ہے تو آنکھ کے سوا یہ نعمت بے کار ہے۔ آواز کا حسن ہے۔ تو کان کے سوا کچھ نہیں۔ خوشبوئی کا حسن ہے تو ناک کے سوا کچھ نہیں۔ اگر اعضا کی خوبی کا ہے۔ تو ٹٹولنے کے سوا نہیں۔ غرض سارے حسن و احسان خدا کے حسن و احسان پر موقوف ہیں۔ اگر محبت کا مدار حسن و احسان پر ہے۔ اور واقع میں ہے۔ تو اللہ کے برابر ہمارا کوئی محسن اور حسن والا نہیں تعظیم کا مدار۔ علم کامل۔ قدرت کاملہ پر ہے۔ جناب آلہی کی قدرتوں حکمتوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں سارے علوم خدا ہی کے فیضان سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس اعلےٰ تعلیم کا موجب علم و قدرت ہے اور اعلیٰ محبت کا موجب حسن اور احسان ہے۔

اب ادھر ہم دیکھتے ہیں۔ تذلل کی حالت۔ سانس رک جاوے جان سما جاتی ہے۔ اب اس سے زیادہ تذلل کیا ہے۔ جب انسان لا الہ الا اللہ پر غور کرتا ہے اور اسے اپنا انکسار و تذلل معلوم ہوتا ہے اور جناب آلہی کے علم و قدرت کا تماشا دیکھتا ہے اور حسن و احسان کا نظارہ اس کے سامنے سے گذرتا ہے۔ تو وہ لا الہ الا اللہ پکار اٹھتا ہے۔ اس واسطے تمام غفلت کے پردے جو انسان کو قرب آلہی میں واقع ہوتے ہیں ان سب کا علاج لا الہ الا اللہ ہے۔ اس کے بعد میں آیت کی طرف توجہ کرتا ہوں۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اس لا الہ الا اللہ کی گواہی اللہ نے دی ہے گواہی ہمیشہ چند آدمیوں کے سامنے دی جاتی ہے۔ جناب آلہی کی گواہی کے ساتھ بھی تمام رسول تمام انبیاء اور تمام اولیاء سب کے سب گواہی دیتے ہیں۔ کہ اللہ نے ہم کو کہا ہے لا الہ الا اللہ۔ حضرت موسیٰ کی گواہی حضرت نبی کریم کی گواہی سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ کہ اللہ نے ان کو فرمایا۔ لا الہ الا اللہ۔ ہر فرد کے سامنے گواہی ضروری نہیں ہوتی۔ میری دانست میں اللہ کی ہستی اور نبیوں کی صداقت پر یہ بڑی بھاری دلیل ہے۔ کہ تمام انبیاء تمام اولیاء تمام مجددین سب کے سب متفق ہیں اس بات پر کہ لا الہ الا اللہ معبود حقیقی خدا ہے۔ اور اپنے حسن و احسان۔ علم و قدرت میں کامل ہے۔ اور انسان بڑے انکسار و تذلل کے نیچے ہے۔ دس بیس۔ تیس۔ چالیس۔ پچاس۔ جس بات کے گواہ ہوں وہ بات بھی قابل اعتماد ہوتی ہے کیا حال ہے اس گواہی کا جس کے لئے تمام صداقت کے عاشق۔ صداقت کے محب اس بات پر متفق ہیں اس صداقت کے لئے کوئی بڑا تعلق کوئی بڑا ہی فضل حضرت محمد رسول اللہ پر اللہ کا ہے دنیا میں ہزاروں انبیاء آئے۔ ان کی تعلیم کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ پتہ ہی نہیں لگتا۔ پھر ان کی کتابوں کی زبانیں ہی ایسی پرانی ہیں کہ ان کے سمجھنے کے سب سامان مفقود ہو گئے مجھے کبھی کبھی تعجب آتا ہے۔ آریہ مذہب پر کہ دو ارب برس سے وید ہیں۔ ویدوں کی لغت کا نام لیتے ہیں تو دو چار ہزار برس سے بتاتے ہیں۔ بھلا دو ارب کی بات دو چار ہزار برس والے کو کیا معلوم۔ یہ ایک فضل ہے ہم لوگوں پر۔

سلامتی سے اسلام نکلا ہے۔ اس واسطے رسول اللہ کی تعلیم کو اللہ نے محفوظ رکھ دیا۔ یہ بھی ایک اس کی گواہی ہے کس طرح اس نے حفاظت فرمائی۔ قرآن کے زیر و زبر تک محفوظ ہیں۔ پھر قرآن کے پہنچانے والوں اور اس کے معانی کے محافظین۔ مجددوں کا سلسلہ موجود ہے۔ ہم بھی بڑے خوش قسمت ہیں کہیں سنہ ۵۰ سنہ ۶۰ میں ہوتے۔ تو اپنی آنکھ سے کہاں دیکھتے کہ خدا نے اسلام کی حفاظت فرمائی ہمارے زمانے میں ایک مجدد آیا۔ اس کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ہم نے اس راستباز سے بارہا سنا کہ جب تک انا الموجود کی آواز نہیں آتی۔ ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اللہ اس کی روح و روان پر بہت سی برکتیں بھیجے کیسی ایک جماعت اللہ نے باوجود عظیم مخالفت کے عطا فرمائی۔ جس طرح جناب آلہی کی یہ گواہی ہے اسی طرح پاک دلوں کے ساتھ جب ملائکہ کا تعلق ہوتا ہے وہ بھی لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں۔ اس سے آگے بڑے بڑے علماء بڑے بڑے موحدین کا بڑا اعلےٰ نمونہ ہم نے دیکھا۔ وہ بھی یہی کہتے اشہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے برابر کوئی معبود کوئی محبوب کوئی منعم اور کوئی محسن اور کوئی فضل و احسان کا وجود نہیں کوئی علم اور قدرت میں اس کے برابر نہیں۔ یہ چند کلمات بہت ہی زور لگا کر سنائے ہیں۔ خدا تعالےٰ چاہے تمہارے دلوں کو لا الہ الا اللہ سے بھرپور کر دیوے۔ یہ تعلیم اللہ کی نعمتوں بڑی رحمتوں۔ عجیب نوازیوں کا موجب ہو جاوے۔

ایک خوشخبری

ہمارے سلسلہ احمدیہ کے مشہور و معروف فاضل حضرت مولانا مولوی سید محمد حسن صاحب امروہوی کے مشکوئے معلّیٰ میں اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ جس کے لئے میں تمام قوم بالخصوص ناظرین بدر کی طرف سے جناب کو مبارکباد عرض کرتا ہوں اس ۷۰ سالہ عمر میں یہ موہبت آلہی اس بات کی شاہد ہے کہ ہمارے مولوی صاحب پر اللہ تعالیٰ کے خاص خاص انعامات ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو مسیح موعود کی غلامی میں ان ترقیات سے بہرہ ور فرمائے۔ جو صالحین کی ذریتہ طیبہ کے لئے مقدر ہیں۔ عزیز کا نام محمد یحییٰ رکھا گیا ہے جو بہت ہی موزون ہے اس عزیز کی ولادت کے متعلق مفصلہ ذیل نوازش نامہ مؤمنین کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب من! خاکسار نزیل قادیان نے آخر شب درمیانی ۶ و ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ کو خواب میں یہ آواز سنی کہ (مولوی صاحب آپ کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے) اور صبح کو منشی غلام حیدر صاحب عمیر احمدی کو میں نے یہ خواب لکھ بھیجا۔ وہ اپنے کارڈ میں تحریر کرتے ہیں کہ خواب آنجناب قبلہ کا صحیح ہوا۔ خواب نہیں یہ تو الہام

ہے۔ کہ تین روز پیشتر آنجناب قبلہ کو خبر ہوئی۔ کیونکہ یہ خوردار ۱۲ دسمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ ہجری کو بروز پیر بوقت شب ۱۲ بجے پیدا ہوئے۔ پھر دوسرے روز وہ لڑکا مجھ کو دکھایا بھی گیا۔ اور میں نے اس کو گود میں بھی لیا۔ اور اس کا حلیہ برادر سید اکبر علی صاحب کو لکھ بھیجا۔ برادر صاحب موصوف اپنے کارڈ میں تحریر فرماتے ہیں کہ برخوردار کا حلیہ وہی ہے جو آپ کو دکھایا گیا ہے۔ چہرا گول جسم کلاں۔ بینی مناسب مگر موٹی۔ رنگ گورا۔ صورت ہمشکل آپ کے۔ ان دونوں خوابوں کی تصدیق اور بھی چند خطوط سے معلوم ہوئی ہے۔ جو میرے پاس موجود ہیں۔ فقط۔ محمد احسن نزیل قادیان

کیا محرم کوئی اسلامی ماتم کا مہینہ ہے؟

ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا یہ محرم کی نویں یا دسویں واقعی کوئی اسلامی ماتم ہے۔ سو اس کا جواب یہی ہے کہ ہرگز نہیں۔ قادیان میں جو بعض لوگ بیرونی رسوم سے متاثر آتے ہیں انہیں یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اس روز کوئی تعطیل نہیں ہوتی۔ ہمارے بچوں سے پوچھا جاوے کہ آج عاشورہ ہے۔ تو وہ بالکل اس سے بے خبر ہوتے ہیں اور ضرور تھا کہ ایسا ہی ہو۔ کیونکہ اسلام تو دنیا و آخرت میں خوشی پھیلانے کے واسطے آیا۔ اس میں کوئی ماتم نہیں۔ بلکہ یہ تو ایسا مذہب ہے۔ کہ مصیبت پر بھی بشارت ہی دیتا ہے۔ چنانچہ تمام قسم کے مالی جانی جسمانی ابتلاؤں کا بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والثمرات ذکر کر کے بشر الصابرین فرماتا ہے۔ بدر کی کسی پچھلی اشاعت میں حضرت امیر کی زبان مبارک کے کلمات درج ہو چکے ہیں کہ ایک مصیبت پر مومن کو سات خوشیاں ہوتی ہیں۔ پس امام حسین کی شہادت کوئی ایسی بات نہیں۔ کہ اس کے لئے ہر سال سعت ماتم بچھائی جاوے۔

ریویو

دیسی کلنڈر ۱۹۱۱ء۔ انگریزی کلنڈر تو ہوتے ہی ہیں مگر دیسیوں کے گھروں میں وہ بہت ناقص ثابت ہوتے ہیں کیونکہ ان پر ہجری تاریخ اور سنہ ہندی۔ امرتسر ہال بازار کے تاجر کتب نیاز علی صاحب مالک مطبع افغانی تین سال سے اس ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔ میں گذشتہ تین سال سے اس کلنڈر کو اپنے دفتر میں اپنے سامنے رکھتا ہوں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ خان صاحب موصوف سے منگوائیں۔ (دفتر بدر میں نہیں ہے)

نظم براہین حصہ پنجم

کو حصہ کا نقد یہ کتابی صورت میں علیحدہ بماصلاح محمد یٰسین و محمد یسین تاجران قادیان چھپوا لیا ہے قیمت نادر رکھی ہے احباب منگوائیں اور فائدہ اٹھائیں

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایل آئی برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ۔

جب کبھی ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھروں میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی انتظام سوچتے تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کا گھر ڈال رکھتے ہو۔ اصلی عرق کافور ۴۲ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اول دوائی ہر گرمی دست پیٹ کا درد وغیرہ کے لئے ایک کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صنعت سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ دوا نہایت مفید ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ ریاح کی تاثیر دور ہو جاتی ہے۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے

ڈاکٹر برمن کے یہاں نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب مفت طلب کر کے منگا کر ملاحظہ فرماویں۔

خط۔ پتہ۔ نمبر۔ نام

دعیوں کی جو مہر بنوانا چاہو کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے فوراً پتہ ذیل سے طلب فرمائیں پانچ پانچ حروف اور درمیان سے ہندسے بعد لائن ٹائپ ہولڈر۔ چٹھی و خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس صرف دس آنے

المشتہر

جیون مل کمپنی گوجرانوالہ (پنجاب)

صدائے اقبال

صاحبان آپ پر روشن رہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان ”دو تجارت کا راز“ دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ دیگچی و چولہا صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ میں روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ندارد (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جاوے گی۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مہتر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب آفس کھوڑ ڈاکخانہ ذوالفقار (لائلپور)

گشتہ و سیر

بفضل خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو بھیجتے نہیں ہیں اور نہ کسی کو دھوکا دینا چاہتے ہیں صرف اسلئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں۔ گشتہ سیر ان اعنی دوات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضل تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اسکی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب مد ظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا کے فضل سے صحت پائی قیمت فی تولہ بہ ہر دو مع محصولڈاک (دے) سرمہ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزا مامیران و موتی ہیں یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجرب نسخہ ہے۔ انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۸ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر عبدالرحمٰن کاغانی احمدی۔ قادیان (گورداسپور)

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے جو دوسری طرف نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اسپر مدیر پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے۔ جسکے مفصلہ ذیل عنوان ہیں۔ ابن مریم مر گئے۔ نزول بروزی۔ نشانات ظہور مہدی۔ نشان صداقت اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے۔ سا ڑھے پانچ آنہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوائیں اور خط و کتابت میں استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب بہت تھوڑے سے چھاپے گئے ہیں بہت جلد درخواستیں کریں۔ اعلیٰ قسم کے کارڈ ۸ سینکڑہ دیئے جاتے ہیں

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی کو اور نا طاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے یا ماہ کے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقعہ پر عین نمائشگاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے

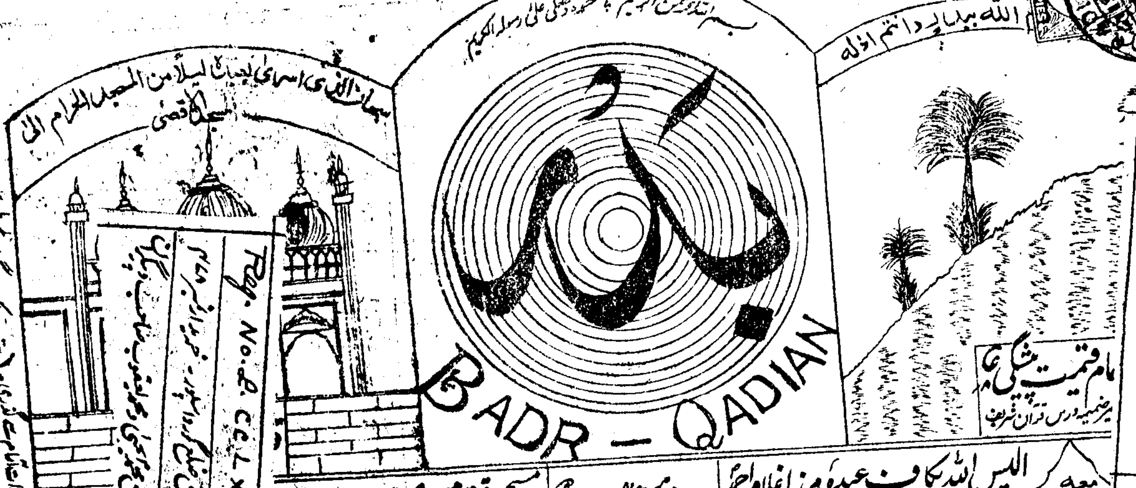

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. M. CCLXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں

معہ (ضمیمہ درس قرآن مجید)

(جلد ۱۰) ۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۲۹ پوہ (نمبر ۱۱)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلّمہ الرحمٰن

گذشتہ اخبار میں ہم خبر دے چکے ہیں کہ حضرت صاحب کے زخم اچھے ہو گئے ہیں مگر دردعصابہ کسی کسی وقت ہو جاتا ہے اس کے بعد جمعہ کے دن دردعصابہ زیادہ رہا۔ ہفتہ کے روز دردعصابہ کم تھا۔ ایتوار کی شب کو عصابہ نہ تھا مگر دو تین اسہال ہو جانے کے سبب بہت ضعف رہا۔ پیر کی شب خفیف عصابہ کسی کسی وقت ہوا اور بعد نیم شب بیداری رہی۔ منگل کے دن دردعصابہ بالکل نہ تھا اور بخار بھی نہیں تھا۔ لیکن دو دانت جو چند روز ہوئے نکالے گئے تھے اس کے سبب سے رخسار مبارک پر کچھ سوجن ہو گئی تھی جو اب تک تھی اور اس پر ڈاکٹر صاحبان ایسی دوائیاں لگاتے رہے جو کہ وہ اندر ہی اندر بیٹھ جاوے مگر اب بعض اطبار کی رائے ہوئی کہ اس کے اندر کچھ مادہ ہے۔ جس کے اخراج کی تدبیر ضروری ہے۔ بدھ کی صبح کو جب کہ اخبار کی آخری کاپی پریس میں جاتی ہے یہ کیفیت ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحبان نے تشخیص کی ہے کہ سوجن کے اندر پیپ نہیں اور نہ چیرا دینے کی ضرورت۔ یہ درد کان کے نیچے کی گلٹی میں ہے۔ جو ٹکور وغیرہ سے انشاء اللہ اچھا ہو جاوے گا۔ درد بہت رہا اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید ہے کہ یہ تکلیف بھی رفع ہو جاوے گی۔ شاید یہی دوسرا سانپ ہے جسے حضرت صاحب نے اپنی رویا میں دیکھا تھا اور انشاء اللہ بموجب بشارت قتل کیا جاوے گا۔ اس ہفتہ زیادہ تر معالجہ کی خدمت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کے ہی سپرد رہی۔ کیونکہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے مقدمہ کے متعلق تین چار روز کے واسطے باہر تشریف لے گئے تھے اور لاہور اور امرتسر کے احمدی ڈاکٹر صاحبان بھی فرصت پا کر تشریف لاتے رہتے ہیں چنانچہ کل سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب آئے ہیں اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی آ گئے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے

حضرت مولوی محمد احسن صاحب تا حال اسی جگہ رونق افروز ہیں۔ گذشتہ جمعہ میں آپ نے مسجد اقصیٰ میں اپنے خطبہ میں حضرت مسیح موعودؑ پر نازل شدہ وحی الٰہی ذریّۃً طیّبۃً پر کچھ بیان کرتے ہوئے اس نبوت کو اوّلاً حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب کے وجود باجود میں پورا ہوتا ہوا ثابت کیا۔

حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے کہ اس خطبہ کو لکھدیں انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کیا جاوے گا۔

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب اپنے وطن مالوف کو واپس تشریف لے گئے ہیں۔

۳۰ روپے کی ضرورت ملازمت جو ہے وہ قادیان میں نہیں باہر ہے درخواست کے ساتھ دو آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

جناب مرزا سلطان احمد صاحب نے اپنے عزیز کی شادی کی تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو ایک سو روپے دیا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

شیطان پھر جھوٹا ہوا

ہم نے سنا تھا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد کے کان میں شیطان نے یہ پھونکا ہے کہ حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح گیارہ جنوری تک فوت ہو جائیں گے اس مضمون کا ایک خط پہلے بھی آیا تھا مگر اب ہم نے عبد الحکیم کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط اپنے ایک معزز مکرم سردار کے پاس دیکھا ہے جس میں ڈاکٹر مرتد کے اصل الفاظ اور اس کے دستخط کا عکس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مولوی نور الدین صاحب ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء تک فوت ہو جائیگا

خاکسار عبد الحکیم

۱۱ نومبر ۱۹۱۰

گیارہ جنوری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت گذر گئی اور حسن اتفاق سے اخبار بھی آج ۱۲ کو روانہ ہوتا ہے جس خبیث کا ... ص کے ساتھ ڈاکٹر مرتد کا تعلق ہے کیا اس کی نامرادی کے واسطے وہ معاملہ کافی نہ تھا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ۱۴ ساون کی پیشگوئی کر کے اپنا کاذب ہونا ثابت کر لیا تھا کاش کہ ...

(انبیائے پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

مبارک

(۱) ہمارے مکرم دوست سید ناصر شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جب عرض ہوا تو حضور نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ فرمایا میں شاہ صاحب کے واسطے بہت دعا کرتا تھا اور اس دعا میں نہیں تھکا۔ جو احباب اولاد کی دعا کے واسطے میرے مدنظر تھے۔ ان میں سے ایک شاہ صاحب تھے۔ فرمایا۔ بعض لوگ دعا کرتے ہوئے تھک جاتے تھے یہاں تک کہ دعا کے لئے تحریک کرنا اور خط لکھنا بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر ہم جب کسی کے واسطے دعا شروع کرتے ہیں تو پھر اس سلسلہ کو بند نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ سے مانگتے چلے جاتے ہیں حضور نے شاہ صاحب کے صاحبزادے کا نام منصور رکھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت وعافیت ونیکی کے ساتھ عمر دراز کرے ہم مکرمی مرزا نیاز بیگ صاحب کو بھی مبارکباد دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نواسہ عطا فرمایا۔ اللّٰہم زِد

(۲) معزز ہمعصر اخبار لنڈ کے مالک وایڈیٹر اخویم شیخ محمد یوسف صاحب نو مسلم کے ان ۶ر جنوری ۱۹۱۱ء مبارک روز جمعہ کو فرزند نرینہ پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے **آصف** نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو خادم دین بنائے اور سلامتی وتقویٰ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین۔

(۳) ہمارے دوست مرزا عبد الغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک دختر عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نیک اختر کرے صاحبزادہ افتخار احمد صاحب کو مبارک ہو۔ جن کی یہ مولودہ نواسی ہیں۔

ضرورت

ایک محرر کی ضرورت ہے۔ جس کے ہر دو خط اردو وانگریزی خوش ہوں۔ ۔ ایڈیٹر بدر۔

سچائی کا راز

قبلہ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پچھلے مہینہ میں ہم نے مراد آباد ایک سوداگر کو فرمائش کر کے مال منگانے کی غرض سے خط لکھا۔ جس کا جواب آیا۔ ہم بدون دو چار مرتبہ وی پی سے لین دین کئے اس طرح نہیں مال بھیج سکتے۔ اثنا ر خط وکتابت میں ہم نے یہ بھی لکھدیا کہ ہم لوگ احمدی ہیں کسی کا روپیہ نہیں مارتے اس کے جواب میں خط آیا اچھا آپ فرمائش لکھیں اور ایک ماہ کے بعد روپیہ بھیجدینا۔ اگر آپ اول تحریر کرتے کہ ہم احمدی ہیں۔ تو ہم اس قدر خط وکتابت تحریر نہ کرتے اور اپنے یہاں کی کتاب اور اپنا جو طریقہ ہے وہ روانہ کر دیجئے۔ مہربانی ہوگی۔

اب ہم ان احمدی سوداگران کو مخاطب کر کے عرض کرتے ہیں دیکھو غیر احمدیوں کے دلوں میں کس قدر اس جماعت کی سچائی رچی ہوئی ہے۔ ان لوگوں کے دل یقیناً سلسلہ کو تاحق کی ضد ہے۔ چاہیئے کہ ہم لوگ معاملہ کے اور بھی صاف ہوں تاکہ ان کے دلوں میں اور سچائی کا اظہار پیدا ہو اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین۔

محمد یٰسین محمد یامین تاجران سہارنپوری قادیان دار الامان

ایک نیک نمونہ

دہیر کے کی احمدیہ زمیندار جماعت نے فیصلہ کیا ہے کہ شادیوں پر اخراجات کرنے کے عوض کچھ روپیہ دینی کاموں میں خرچ کرنے کے واسطے بھیجا کرینگے چنانچہ ان کا خط درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۱۱ء کو سب صاحبان جماعت احمدیہ نے متفق ہو کر کمیٹی کی ہے بموجب وعدہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ورسول کریم کی سنۃ کے مطابق شادی میں کام کیا جاویگا۔ اور بر ضا لبندی جماعت احمدیہ دار الامان لنگر قادیان۔ عقیقہ عمہ۔ وختنہ عہ وشادی فرزند نکاح عہ۔ شروع سے پہلے روانہ کئے جاویں گے۔ جن صاحب کے گھر شادی ہوگی۔ علاوہ اس کے سب صاحبان کا اختیار وعمل کر کے روانہ کرنا ہے۔ برائے مہربانی منظور فرما کر اخبار بدر میں شائع ہونے کا حکم دیں۔

کمیٹی چک عا دہیر کے جنوبی۔ تحصیل سرگودہا۔

العبد	العبد	العبد
حیات محمد احمدی	فضل دین احمدی	خان محمد احمدی
العبد	العبد	العبد
نوابخان نابالغ احمدی سربراہ حیات محمد احمدی	اللہ دتا احمدی	حسن محمد احمدی
العبد	العبد	العبد
حسن محمد احمدی	میاں سراج الدین احمدی	رحمت خان احمدی

ڈاک آسٹریلیا

ہمارے مہربان مکرم دوست حسن موسیٰ خان صاحب آسٹریلیا سے بعض انگریزی اخبارات ہم کو بھیجتے رہتے ہیں جن میں وہ دلچسپ باتوں پر نشان کر دیتے ہیں افسوس ہے کہ بسبب کمی گنجائش ایک عرصہ سے اخبار میں ڈاک ولایت درج نہیں ہو سکی۔ میں اس فکر میں ہوں کہ ڈاک ولایت کے واسطے موجودہ صفحات میں گنجائش نکالی جاوے یا الگ ورق لگایا جاوے۔ جب تک کوئی ایسی تجویز نہ ہو۔ برادر حسن موسیٰ خان صاحب کے ارسال فرمودہ اخبارات کا اقتباس ڈاک آسٹریلیا کی سرخی کے نیچے اختصاراً درج کیا جاویگا۔ ہم اس مکرم بھائی کے مشکور ہیں کہ وہ اتنی دور سے اس قدر محبت کے ساتھ یہ اخبارات ہم کو بھیجتے ہیں۔ یہ ہرسہ برادران محمد ابراہیم موسیٰ خان۔ محمد حسین موسیٰ خان اور حسن موسیٰ خان اخلاص ومحبت میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال رہے اور ہر ایک آفت وابتلار سے ان کو بچائے اور ان کے اقبال واموال میں برکات نازل ہوں۔ آمین۔

ایک عجیب سٹرائک

بیری آرڈیل ٹرتھ خبر رسان ہے کہ ایک کوئلہ کی کان کے فردوروں نے ہوٹل والے کو نوٹس دیا ہے کہ اگر تو آئندہ شراب خالص کا پیالا نہ دیا کرے گا اور اس میں آمیزش کو چھوڑ نہ دے گا۔ تو ہم سب شراب پینا چھوڑ دیں گے اور صرف پانی پیا کرینگے۔

فرقہ بہائی

یہی اخبار ناقل ہے کہ فرقہ بہائی آسان اور سیدھے اصولوں کے سبب امریکہ میں بہت پھیلتا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو کیونکہ بہائی لوگ بھی عیسائیوں کی طرح عمل کی طرف زور نہیں دیتے نہ نماز نہ روزہ۔ نہ کوئی ریاضت نہ مجاہدہ سست اور آسان زندگی بسر کرنے کے عادی ایسی ادنےٰ حالت کی طرف بہت جلد جھک جاتے ہیں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ یہ آرام چند روزہ ہے اور دائمی راحت کے واسطے طیاری کی محنت ضروری ہے دنیا میں بھی قانون قدرت یہی سبق دیتا ہے کہ جو کرتا ہے وہ پاتا ہے۔

پادریانہ جھوٹ

پادریوں کو اسلامی دنیا کے برخلاف جھوٹی کہانیاں ایجاد کرنے کا بہت شوق رہتا ہے آسٹریلیا کے پادری سپر صاحب نے اپنے وعظ میں بیان کیا۔ کہ عرب کے ملک میں لڑکے جب نوجوان ہوتے ہیں تو اپنے ماں باپ کو کہتے ہیں کہ میرے واسطے بیوی تلاش کرو حالانکہ یہ بات ایشیائی طرز زندگی کے بالکل برخلاف ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کلام کرے پادری صاحب کے اس مضمون پر مذکورہ بالا اخبار نوٹ دیتا ہے کہ کچھ ہو ہمیں شک نہیں کہ اہل عرب کی زندگی ہمارے برائے نام مہذب ملک سے کئی درجہ بہتر گذر رہی ہے اس ملک میں اٹھارہ سال کا لڑکا نہ صرف اپنی بلکہ اپنی بیوی کی بھی پرورش کر سکتا ہے اور ہمارے ملک میں اس عمر کا لڑکا اپنا پیٹ بھی پالنے کو روٹی نہیں پا سکتا۔ اور حالت دن بدن ابتر ہوتی چلی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی دوسری تقریر

۲۷ر دسمبر ۱۹۱۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی طبیعت بہت کمزور تھی اور اس کی وجہ ۲۶ دسمبر کی غیر معمولی تقریر اور زیادہ دیر تک باہر بیٹھے رہنا تھا۔ اس کے بعد بھی پورا تخلیہ نصیب نہوا۔ احباب برابر آتے جاتے رہے۔ کہ وہ تبلیغ حق کے لئے حریص ہوتی ہے آپ نے پسند کیا کہ بعد نماز ظہر عصر پھر احباب کی عام ملاقات کے لئے باہر تشریف لائیں۔ ظہر و عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی گئی اس کے بعد حضرت مدرسہ کے صحن میں تشریف لائے۔ اگرچہ آج آپ کا ارادہ تھا کہ کچھ بھی نہ کہینگے لیکن آخر اسی حرص تبلیغ کے جوش نے مجبور کر دیا۔ اور مندرجہ ذیل تقریر آپ نے فرمائی۔

(ایڈیٹر)

حربہ دعا

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادعونی استجب لکم یہ ایک ہتھیار ہے اور وہ بڑا کارگر ہے۔ لیکن کبھی اس کا چلانے والا آدمی کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے۔ وہ ہتھیار دعا کا ہے جسکو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں میں ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسکو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ جہانتک ان سے ہو سکتا ہے دعائیں مانگیں۔ اور نہ تھکیں۔ میں ایسا بیمار ہوں کہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے میری یہ آخری وصیت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کرو۔ تمہاری جماعت میں تفرقہ نہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اسپر عذاب آجاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا۔ فلما نسوا ما ذکروا بہ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔

اب تک تم اس دکھ سے بچے ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے بغیر دعا بھی مفید نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ تاکہ جماعت تفرقہ سے محفوظ رہے وہ نعمت جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل فرمائی ہے وہ

دعا سے ہی آئی ہے

میرے لئے بھی دعا کرو۔ میرے ورزا مومن ہوں۔ مسلمان ہوں۔ مخلص ہوں۔ محسن ہوں۔ بامروت ہوں میری مخالفت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے واعظ نصیب کرے جو علی وجہ البصیرۃ وعظ کریں۔ حق شناس ہوں۔ ان میں دنیا کی ملونی نہو۔ باوجود اخلاص کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنۃ کی پہچان رکھتے ہوں

اسقدر بیان کے بعد پھر جوش ہوا تو ذیل کے فقرات بطور تتمہ بیان فرمائے (ایڈیٹر)

میرے تم پر بہت حقوق ہیں۔ اول حق تو یہ ہے کہ تم نے میرے ہاتھ پر فرمانبرداری کا اقرار کیا ہے۔ جو اقرار کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہو جاتا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہو کہ میری نافرمانی سے کوئی منافق ہو جاوے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ میں تمھارے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتا ہوں۔

تیسرا حق یہ ہے کہ میں نماز میں بھی آجکل سجدہ نہیں کر سکتا مگر تمھاری بھلائی کے لئے نماز سے بڑھ کر سجدہ میں نے کی ہیں۔ پس میری حق شناسی کرو اور باہم تفرقہ چھوڑ دو

انجمنوں کے کارکنان کو نصیحت

۲۷۔ دسمبر کی شام کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے تمام انجمنوں کے سکرٹری اور میر مجلس صاحبان کو حاضر آنے کا ارشاد فرمایا تھا چنانچہ جب وہ سب لوگ آ چکے تو باوجودیکہ آپ کو بہت ضعف تھا آپ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی (ایڈیٹر)

مینے آپ لوگوں کو ایک خاص وجہ کے لئے بلایا ہے سال گذشتہ میں میرے دل پر ایک رنجیدگی تھی کہ آپ لوگ مجھے نہیں ملے تھے اس لئے مینے چاہا تھا کہ اگر سال آئندہ زندہ رہوں تو آپ کو ملامت کرونگا۔

یاد رکھو قوم میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک نافہم دوسرے وہ جنکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے فہم بخشتا ہے نافہموں کی میں ایک مثال سناتا ہوں۔

ایک عورت حضرت صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی اور مینے عورتوں سے سنا کہ اس نے ایک سو روپیہ حضرت کو نذر دیا۔ قدرت الٰہی ہے وہ عورت میرے پاس بھی آئی۔ اس کے ساتھ ایک جوان خوبصورت لڑکی بھی تھی۔ اس عورت نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد دے میں اس لڑکی کو دیکھ کر سمجھا کہ یہ اسی کی لڑکی ہے اس لئے مینے اس سے پوچھا کہ یہ کس کی لڑکی ہے۔ اسنے کہا کہ میری ہے مگر میرے اولاد نہیں۔

میں اس کے اتنے ہی فہم پر تعجب کرتا تھا کہ یہ لڑکی کو اولاد ہی نہیں سمجھتی۔ اسپر مینے چاہا کہ اس کی تسلی کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ اسے سناؤں کہ آپ کے بھی لڑکی ہی تھی۔ اس لئے مینے اس سے پوچھا کیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتی ہے!

اسنے جواب دیا میں پڑھی ہوئی نہیں۔ (گویا اس کے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننا صرف پڑھنے پر ہی موقوف ہے)

تب مینے اسکو کہا کیا تو جانتی ہے کہ اس جہان کا پیدا کرنیوالا بھی کوئی ہے؟

اسنے کہا کہ پڑھے لکھے لوگ ہی جانتے ہونگے۔

اسپر مینے اسکو کہا کہ تم جو مرزا صاحب کے پاس آئی اور سو روپیہ نذر دیا کیا سمجھ کر آئی ہو۔ اسنے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اچھے آدمی ہیں۔ اس سے تم اندازہ کر لو کہ بعض لوگ کیسے نافہم ہوتے ہیں۔ ہر قوم میں ایسے لوگ ہوتے ہیں اور ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جنپر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ انکو علم ہوتا ہے فہم ہوتا ہے اور وہ اللہ رب العالمین کو جانتے ہیں۔ محمد رسول اللہ خاتم النبیین کو سمجھتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اسکے پیاروں کو پہچانتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے اور خاص احسان ہوتا ہے جنپر اللہ کا احسان ہے انکے لئے قرآن شریف میں فرمایا احسن کما احسن اللہ الیک لنتا کو یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھپر احسان کیا ہے تم بھی احسان کرو۔ تم پر بھی اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے تمکو جاہلوں سے نہیں بنایا اور نافہم نہیں بنایا۔ نافہمی کا وہ نمونہ یاد رکھو کہ وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام تک سے ناواقف اور اخلاص ایسا کہ سو روپیہ دیدیا۔ پس تم خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ اسنے تم پر احسان کیا اس کا شکر یہ ہے کہ جو تم نے پاک تعلیم سنی ہے اسے مخلوق کو پہنچاؤ۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کام بہت ہی بڑا ہے۔ میرے کبھی وہم یا گوشہ خیال یا تخیلات شاعرانہ میں بھی نہیں آیا تھا کہ میں کسی جماعت کا امام بنوں یہ بات میرے وہم و گمان سے وراء الوراء تھی بلکہ میرے شاگرد جانتے ہیں کہ جنہوں نے مجھ سے کچھ پڑھا ہے۔ ایک حدیث ہے اس کا مطلب اور ہی سمجھتا تھا اب تو اور سمجھتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قریشیوں کی سلطنت میں زوال نہ ہوگا جب تک دو بھی ہوں۔

میں قریشی تھا اور مرزا کا سچے دل سے مرید ہوا۔ ہمارے جد بزرگوار میں فرخ شاہ ایک بزرگ کابل میں گذرا ہے درہ فرخ شاہ اب تک بھی اس کے نام سے ہے۔ اُنے سلطنت جان بوجھ کر چھوڑی۔ اور تخت سے اُتر کر چبوترہ پہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کی۔ اب بھی میری قوم کے آدمی یاغستان میں شاہزادے کہلاتے ہیں۔ تو میرے تو وہم میں بھی نہ تھا۔ کہ میں کسی جماعت کا امام ہوں گا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو ایک آن کی آن میں مجھے امام بنا دیا۔ اور ایک قوم کا امیر بنا دیا۔ تم سکرٹری لوگ ہو پریسیڈنٹ بھی ہیں۔ تمہیں کبھی کبھی مشکلات پیش آجاتے ہوں گے۔ اور پھر اس سے عناد بڑھ جاتا ہے اوّل تو اس غلطی سے کہ کیوں مجھے عہدہ دار نہ بنایا۔ میرا اپنا تو ایمان ہے۔ کہ اگر حضرت صاحب کی لڑکی حفیظہ (امۃ الحفیظ) کو امام بنا لیتے۔ تو سب سے پہلے میں بیعت کر لیتا اور اس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی مرزا کی۔ فرمان برداری کرتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پہ یقین رکھتا کہ اس کے ہاتھ پر بھی پورے ہو جاوینگے اس سے میری غرض یہ بتانا ہے کہ ایسی خواہش نہیں ہونی چاہیئے۔ غرض کبھی اس قسم کی مشکلات آتی ہوں گی۔ پس پہلی نصیحت یہ ہے اور خدا کے لئے اسے مان لو اللہ کہتا ہے۔

لاتنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔

اس منازعت سے تم بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جاوے گی پس تنازعہ نہ کرو اللہ تعالیٰ چونکہ خالق فطرت ہے اور جانتا تھا کہ جھگڑا ہوگا اس لئے فرمایا۔ فاصبروا ان اللہ مع الصابرین۔

پس جب سکرٹری اور پریسیڈنٹ سے منازعت ہو تو اللہ تعالےٰ کے لئے صبر کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صبر کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا

میرا حق ہے کہ میں تم کو نصیحت کروں۔ تم نے عہد کیا ہے کہ ہماری نیک بات مانیں گے اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ مان لو۔ قطعاً منازعت نہ کرو۔ جہاں منازعت ہو تو جناب الٰہی کے حضور گر پڑو۔ میں نے ابھی کہا ہے کہ اگر حفیظہ کو امام بنا لیتے۔ تو اس کی بھی مرزا صاحب جیسی ہی فرمانبرداری کرتا پس تم مشکلات سے مت ڈرو۔ مشکلات ہر جگہ آتی ہیں میرے اوپر بھی آئیں اور بڑی غلطی یا شوخی یا بے ادبی بعض آدمیوں سے ہوئی۔ اب ہم نے درگذر کر دیا ہے۔ مگر انھوں نے حق نہیں سمجھا کہ کیا امامت کا حق ہوتا ہے؟ یہ بھی کم علمی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو انسان حقوق شناسی نہ کرے مگر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اون کے دلوں کی آپ اصلاح کر دی۔ اور دل اللہ تعالیٰ ہی کے قبضۂ قدرت میں تھے۔ اوس نے سب کو میرے ساتھ ملا دیا۔ اور ان پر اور ہم پر اور ہماری قوم پر رحم اور احسان ہُوا۔ غرض ایک یہ یاد رکھو کہ تنازعہ نہ ہو۔ نہ آپ کرو۔ نہ ماتحتوں کو کرنے دو اللہ تعالیٰ نے ایسے موقعہ پر صبر کی تعلیم دی ہے۔ دوسرے بعض جگہ جہاں کثرت سے لوگ ہیں۔ وہاں میں دیکھتا ہوں۔ ترقی رُک گئی ہے اس کا کوئی مخفی راز ہے میں اس کو جانتا ہوں اس کی تلافی دو طرح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ پریسیڈنٹ اور سکرٹری اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دُعائیں کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ سورج اور چاند گرہن پر مسلمانوں کے ہاں نماز پڑھی جاتی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوتا تو گھبرا جاتے حالانکہ وہ جانتے تھے۔ کہ قرآن کریم میں ہے۔ والقمر قدرناہ منازل۔ مگر وہ بہت گھبراتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتے تھے۔ کہ سورج روشن تو رہتا ہی ہے۔ مگر روشنی زمین پر نہیں آتی۔ اسی طرح چاند کی روشنی رُک جاتی ہے۔ چاند گرہن ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ تاریخ کو ہوتا ہے جو اس کے کمال کے ایام ہیں اور سورج گرہن ۲۷۔ ۲۸ کو۔

باوجود اس علم کے کہ سورج اور چاند روشن ہیں۔ پھر ان کی روشنی رُک جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت گھبراتے اس لئے کہ میں تو مبلغ ہوں کہیں میری تبلیغ کا اثر نہ رُک جاوے۔ اس لئے صدقہ کرتے۔ قربانی دیتے دُعائیں کرتے۔ غلاموں کو آزاد کرتے۔

احمق فلاسفر اس بتر کو نہیں سمجھتے۔ مگر نبی جانتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں روشن ہے ایسا نہ ہو کہ آفتاب و ماہتاب کی طرح ہماری روشنی اور اثر بھی رُک جاوے اس لئے وہ صدقہ و خیرات اور دُعاؤں سے کام لیتے۔

پس ؛ اب یاد رکھو کہ جہاں جماعت کی ترقی رُک گئی ہے۔ وہاں پریسیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان کریں۔ نماز پڑھیں دعائیں کریں اور اپنی ذات سے صدقہ و خیرات کریں کہ جناب الٰہی خود اس گرہن کو دُور کرے۔ اور اس روک کو اٹھا دے۔ جو ان کے اثر کے آگے آگئی ہے۔

میں نے اس وقت تک دو باتیں بتائی ہیں اوّل تنازعہ نہ کرو۔ پھر اگر ایسا ہو جاوے۔ تو صبر کرو۔ تیسری بات یہ بتائی کہ اگر ترقی رک گئی ہے تو صدقہ وخیرات کرو۔ استغفار کرو۔ دُعاؤں سے کام لو۔ تاکہ تمہارا فیضان رُک نہ جاوے۔ اگر کوئی روک آگئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے دور کر دے۔

میں تم کو صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ

الصدقۃ تطفی غضب الربّ

صدقہ فی الواقع اللہ تعالےٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اس کی بہت بڑی کہانیاں ہیں اور میں ان باتوں کو مانتا ہوں کہ صدقہ سے غضب الٰہی دُور ہو جاتا ہے۔ تم تو مسلمان ہو اس لئے ضرورت نہیں کہ وہ کہانیاں تمہیں سناؤں۔ ایک بتاتا ہوں۔ ایک شخص کو پھانسی کا حکم ہوا۔ اس نے راستہ میں کسی سے دو پیسے مانگے اور ان کی روٹی لے کر کسی غریب کو دیدی۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ یہ تم نے کیا کیا اس نے کہا کہ مجھ پر غضب الٰہی آیا ہے۔ میں نے صدقہ کیا ہے کہ اس سے ٹل جاویگا۔ انھوں نے کہا کہ سولی کا تختہ سامنے ہے اب کیا ٹل سکتا ہے۔ ادھر کسی نے بادشاہ سے کہا کہ فلاں شخص جس کو پھانسی کا حکم دیا ہے بے گناہ ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ وہ تو پھانسی مل گیا ہوگا اس پر اس نے عرض کیا کہ شاید ابھی نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ بادشاہ نے سوار کے ہاتھ حکم بھیجا کہ پھانسی نہ دو۔ جس وقت سوار پہونچا وہ تختہ پہ چڑھ چکا تھا۔ گو ابھی پھانسی پر لٹکایا نہیں گیا تھا۔ اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے اس کو بچالیا۔ یہ باتیں بناوٹ کی نہیں ہیں واقعات ہیں میں ایسی حالت میں ہوں کہ اپنے اوپر بڑا زور ڈال کر بول رہا ہوں۔ پھر مرنے کی حالت میں جھوٹ بولنے کی مجھے کیا حاجت؟

پس تم یاد رکھو کہ صدقہ غضب الٰہی کو روک دیتا ہے جس کا اثر متعدی نہیں رہا۔ وہ خدا کے آگے گر پڑے اور صدقہ وخیرات دے

چوتھی بات جو میں سمجھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ مال کے معاملہ کے متعلق بڑی بدگمانی ہوتی ہے۔ یہاں کے کارکن امین ہیں۔ نیک ہیں۔ اگر کسی کی نسبت پیسہ کا جرم لگ جاتا ہے تو وہ چور نہیں ہوتے اس لئے تم اپنے مالوں کے لئے مطمئن رہو۔ جو مجھ کو کوئی دیتا ہے اس کے لئے بھی میں امین ہوں۔ میں جب چھوٹا تھا

تو ایک امیر کبیر ہمارا دوست تھا اس نے ایک لوئی خریدی وہ اتنا بڑا مالدار تھا کہ پچاس ساٹھ ہزار روپیہ اس کے پاس زکوٰۃ ہی کا تھا۔ میرا دل چاہا کہ لوئی مول لوں۔ مین نے خرید تو کی۔ مگر مجھے یہ یاد نہین کہ مین نے کبھی پہنی ہو۔ خریدنا تو اب تک یاد ہے مگر پہننا ہرگز یاد نہین۔ اب تک مجھے اللہ تعالیٰ پشمینہ ہی پہننے کو دیتا ہے۔ پس مین اپنی نسبت مطمئن کرتا ہون۔ کہ اللہ نے مجھے مال کا حریص نہین بنایا۔ میرے دل مین مال کی خواہش ہی نہین ہے۔

تمہاری نذرین جو میرے پاس آتی ہین۔ دو قسم کی ہوتی ہین ایک تو ایسی ہوتی ہین کہ مین ان کو لے کر باغ باغ ہو جاتا ہون۔ اس کی دو تین مثالین بتاتا ہون۔ حافظ معین الدین بڑا ہی مسکین اور مخلص آدمی ہے۔ نابینا آدمی ہے کوئی بھائی نہین باپ نہین اور رشتہ دار نہین۔ اگلے دن میرے پاس آیا اور تین روپے مجھے دئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دئے ہین۔ اب میرا جی چاہتا ہے کہ آپ ان کی یخنی پئین تو طاقت آ جاوے گی۔ اس کی بےکسی اور نابیناپن کو دیکھو اور اخلاص کو دیکھو۔ مین نے اپنی بیوی کو کہا کہ مجھے اس کی یخنی پلاؤ۔

ایک دفعہ دور ملک سے ایک شخص آیا اور اڑھائی روپے دئے اور کہا کہ یہ بڑے اطیب ہین۔ آپ کہائین گے۔ تو نیا رنگ دیکھو گے۔ ایک شخص نے کھدر کا کرتہ دیا ہے اس نے کہا کہ خاص تیرے لئے ہے اور ایسی اطیب چیز سے بنا ہے کہ اس کو دیکھ کر میرا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ یہ تین مثالین ہین باقی کے روپیہ کو سنبھال کر رکھتا ہون اور کبھی مشورہ کرتا ہون کہ کیا کرون ہر حال انھین ایسی جگہ خرچ کرتا ہون۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کا موجب ہو۔ پس میری طرف سے مطمئن رہو کہ مین مال کا بھوکا نہین۔ بڑا بننے کی خواہش بھی نہین۔ مین اپنی بیوی کو محدود خرچ مہینہ مین دیتا ہون۔ تمہارے اموال اور نذرین نیک ہوئین۔ تو مین انھین نیک جگہ خرچ کر دون۔ غرض یاد رکھو ایک نصیحت تو یہ ہے۔ کہ جھگڑے نہ کرو۔ دوم صبر سے کام لو سوم صدقہ و خیرات دو اپنی ذاتی کمائی سے۔ چہارم یہان کے لوگ جن کے قبضہ مین روپیہ آتا ہے ان کی نسبت بدگمانی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو اس جماعت کے بعض بندے بڑے ہی پیارے ہین ایسا نہ ہو کہ کسی کی نسبت بدگمانی کر کے نقصان اٹھاؤ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اب مرنے کے قریب ہون۔ مگر مین تمہارا سچا خیرخواہ ہون اور بڑا خیرخواہ ہون۔ تمہارے لئے دعائین کرتا ہون۔ مین نے اپنی اولاد کے لئے روپیہ نہین رکھا۔ میرے باپ نے مجھ کو کوئی روپیہ نہین دیا اور نہ بھائی نے دیا۔ مگر میرے مولیٰ نے مجھ بہت کچھ دیا اور وہی دیتا ہے۔ پس تم بدگمانی سے توبہ کر لو۔

یہ باتین مین نے بہت بہت سوچ کر کہی ہین۔ میرے دماغ مین خشکی ہو تو ہو۔ مگر ان باتون مین خشکی نہین آپس مین محبت رکھو۔ تنازعہ نہ کرو۔ بدگمانی نہ کرو۔ کوئی اگر ناراض ہو۔ تو صبر سے کام لو اور دعائین کرو۔

ایک مرتبہ مین نے ایک شخص کو جو میرا پیارا ہے نصیحت کرنے کا ارادہ کیا۔ مین مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ تم اس کو نصیحت نہ کرو اگر اس نے نہ مانا تو تم کو رنج ہوگا۔ میرے دل پر اس سے کچھ بوجھ گذرا اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ تم اس کے لئے دعا کرو۔ ہم اپنی حکمت کاملہ سے سمجھا دین گے وہ بڑا غریب نواز ہے اس لڑکے پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا کہ اسے شرمندگی سے بچا لیا پس ایسے لوگون کے لئے دعا کرو اور نمازین دعائین کرو یہ معرفت کی باتین ہین۔ مجھ کہنے مین معذور سمجھو۔ میرے دل کی خواہش برس بھر سے تھی۔ بدگمانی بھی ہوئی کہ شاید پیسون کے لئے بلاتا ہے مین مالون کا خواہشمند نہین میرا نام آسمان مین

عبدالباسط ہے

باسط اسے کہتے ہین جو فراخی سے دیتا ہے میرے پرانے دوست منشی حامد شاہ کے موجود ہین وہ جانتے ہین۔ کہ میرا ہی لباس رہا ہے۔ میرا مولا وقت پر مجھ ہر چیز دیتا ہے اس کے بڑے بڑے فضل مجھ پر ہین۔ مین ابھی گرا تھا۔ اگر گھوڑی آنکھ پر لات مار دیتی۔ تو کیا حقیقت تھی؟ ایسی کا فضل تھا۔ سال گذشتہ مین کئی قسم کی غلطیان ہوئین مگر خدا کے فضل سے امید ہے کہ آئندہ نہ ہون گی۔

* * *

قابل توجہ گورنمنٹ

* * *

اخبار والون نے کہان سے یہ خبر اڑائی

کئی اخبارون مین یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ بری ہو کر اپنے عہدہ پر بحال ہو گئے ہین جہان تک ہمین علم ہے نہ تو ڈاکٹر صاحب کے نام بحالی کا کوئی پروانہ اب تک آیا ہے اور نہ ہی اس مقدمہ مین جو ان کے خلاف قائم کیا گیا تھا۔ کوئی کارروائی ہوئی ہے پس یہ دونون خبرین صحیح نہین ہین۔

صحیح حالات

ان خبرون کی اصلیت غالباً یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مقدمہ جس مین شہادت دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگایا گیا تھا۔ ۹ دسمبر کو سشن جج صاحب شاہ پور کی عدالت مین پیش ہوا تھا اس مقدمہ مین ڈاکٹر جوڈ واین سابق سول سرجن شاہ پور کی شہادت دوبارہ لی گئی اور اس شہادت سے اور اس پر جو جرح ہوئی اس سے سشن جج اس نتیجہ پر پہونچے کہ ملزم محمد سعید دفعہ ۳۰۲ کے نیچے قتل کا مرتکب نہین ہوا۔ بلکہ اس کی موت تلی کے پھٹنے سے ہی واقع ہوئی ہے اور اس لئے مقدمہ صرف ضرب خفیف کے لئے ۳۲۳ دفعہ کے نیچے چلایا جا سکتا ہے صاحب سشن جج کو ایسی صفائی سے مقتول دربار علی کی تلی کا پھٹنا موت کا باعث ثابت ہو گیا کہ انہون نے قبر اکھڑوانے کے متعلق کوئی شہادت نہین لی اور نہ ہی ان قابل ڈاکٹرون کی شہادت ضروری سمجھی جو ملزم کی طرف سے صفائی کے گواہون مین پیش ہونیوالے تھے۔ اور ملزم پر فرد جرم صرف دفعہ ۳۲۳ کے نیچے لگایا۔ ۱۵ دسمبر کو اس مقدمہ مین حکم بھی سنا دیا گیا۔ فیصلہ مین صاحب سشن جج لکھتے ہین کہ

فیصلہ سشن جج

جہان تک متوفی کی موت کی وجہ کا سوال ہے یہ نہین کہا جا سکتا کہ سول سرجن کی شہادت اسسٹنٹ سرجن کی شہادت کے مخالف ہے خواہ تفصیلات مین کتنا ہی اختلاف کیون نہ ہو اس لئے مین یہ فیصلہ کرتا ہون کہ متوفی کی تلی بڑھی ہوئی تھی اور کہ اس کی موت اس تلی کے پھٹنے کی وجہ سے ہوئی ہے اصل انگریزی الفاظ فیصلہ کے یہ ہین۔

It cannot therefore be affirmed whatever may be the differences in detail that the evidence of the Civil Surgeon is in conflict with that of the Assistant Surgeon so far as the cause of the death of the deceased is concerned. I therefore hold that the deceased had an enlarged spleen and that his death was the result of a rupture of that spleen.

معلوم ہوتا ہے کہ صاحب سشن جج کے اس فیصلے سے ہی یہ نتیجہ نکال لیا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی بری ہو گئے۔ کیونکہ الزام ڈاکٹر صاحب پر یہی تھا کہ انھوں نے اپنی حلفی شہادت میں یہ کہا تھا کہ انھوں نے تلی کو بڑھی ہوئی پایا جس کا وزن ۴۳ اونس تھا اور کہ اس پر دو نشان تھے۔ اور کہ موت تلی کے پھٹنے سے ہی واقع ہوئی ہے۔

پس جب صاحب سشن جج نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ واقعی تلی بڑھی ہوئی تھی اور موت تلی کے پھٹنے سے ہی ہوئی۔ تو گویا جو الزام ڈاکٹر صاحب پر تھا۔ اس کا غلط ہونا ثابت ہو گیا۔ غالباً یہی بنا ان خبروں کی معلوم ہوتی ہے۔ ہم اس بارے میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کے خلاف جو مقدمہ ہے وہ صاحب ڈپٹی کمشنر شاہ پور کی عدالت میں ہے اور اس مقدمہ میں اب تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ نہ کسی پیشی کی تاریخ کی ڈاکٹر صاحب کو اطلاع ملی ہے۔ پس گو صاحب سشن جج نے اس رائے کا اظہار کر دیا ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی شہادت واقعات کے مطابق ہے اور کہ ڈاکٹر جودوائن کی شہادت ان کی شہادت کی تردید اس بارے میں نہیں کرتی کہ موت تلی پھٹنے سے ہی واقع ہوئی۔ تاہم چونکہ وہ مقدمہ ایک علیحدہ عدالت میں ہے اس لئے جب تک اس مقدمہ کا علیحدہ فیصلہ نہ ہو ہم کوئی اظہار رائے نہیں کر سکتے۔

کیا مجسٹریٹ سے بازپرس ہوگی | گورنمنٹ کو پھر توجہ

لیکن ہم اس امر کی طرف دلائے بغیر نہیں رہ سکتے جس کی طرف پہلے بھی ہندو مسلمان پریس نے بالاتفاق گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے کہ یہ تو ایک علیحدہ امر ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جو شہادت دی۔ وہ کیسی تھی لیکن جو سلوک ان سے کیا گیا جو نہ صرف ان کی پوزیشن کے لحاظ سے ہی قابل اعتراض تھا بلکہ قانونی طور پر بھی بالکل ناجائز تھا۔ اس کے لئے گورنمنٹ نے کیا بازپرس مجسٹریٹ سے کی ہے۔ پبلک گورنمنٹ کے اس فیصلہ کی نہایت فکرمندی سے انتظار کر رہی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کے انصاف پر اسے پورا بھروسہ ہے کہ وہ یوروپین اور دیسی میں کسی امتیاز کی پروا نہ کر کے مسٹر فلبی کی خلاف قانون کارروائی پر ایسا نوٹس لے گی جس سے آیندہ مجسٹریٹوں کو ایسی ناجائز کارروائیوں کی جرأت نہ ہو۔ گورنمنٹ کے اعلےٰ حکام کا فرض ہے کہ وہ رعایا کے حقوق کی پوری نگہداشت کریں اور جہاں ماتحت حکام قانون کے خلاف ورزی کریں اُن سے اسی طرح بازپرس کریں جس طرح دوسرے لوگوں سے کوئی امر خلاف قانون سرزد ہونے پر بازپرس کی جاتی ہے۔ اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کسی معزز سرکاری عہدہ پر نہ بھی ہوتے تو بھی جو خلاف قانون کارروائی کر کے ان کے ان حقوق کو جو انہیں بروئے قانون حاصل تھے۔ پاؤں تلے روند اگیا ہے اور جابرانہ سختی سے کام لیا گیا ہے اس کی بازپرس اور ضرر رسیدہ شخص کی حق رسی گورنمنٹ کے اعلےٰ حکام کا فرض تھا۔ مگر جہاں سرکار کے ایک اپنے عہدہ دار پر ہی کسی دوسرے عہدہ دار نے خلاف قانون کارروائی کا ارتکاب کیا ہے یہ ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک معزز گزیٹڈ افسر ہیں اور ان کے معزز رشتہ داروں نے گورنمنٹ کی بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ ایسی صورت میں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں خاموشی اختیار کرے گی۔ مگر ظاہر واقعات سے کوئی پتہ نہیں چلتا کہ گورنمنٹ نے کیا کارروائی کی ہے۔ قریباً چار مہینے گذر گئے ہیں اور اس اثناء میں اصل مقدمہ کا بھی فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس میں شہادت دینے کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگایا گیا ہے۔ مسٹر فلبی اپنی اصلی جگہ پر ہیں۔ گویا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہی نہ تھا۔ ایک مجسٹریٹ خلاف قانون کارروائی کرنے پر اسی طرح الزام کے نیچے ہے جس طرح کوئی اور شخص۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا اور پھر اپنے معزز عہدہ داروں کی عزت کی محافظت کرے۔ اگر ایک ڈاکٹر کسی مجسٹریٹ کو زہر دے کے مار ڈالے تو جس طرح اس صورت میں گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ڈاکٹر سے بازپرس کرے۔ اسی طرح جب ایک مجسٹریٹ ایک ڈاکٹر کی بے عزتی کرتا ہے تو اس وقت بھی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ مجسٹریٹ سے بازپرس کرے اس لئے ہم بادب گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں جلد نوٹس لے کر ایسی کارروائی کرے جس سے پبلک کو اطمینان ہو۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ گورنمنٹ کے اعلےٰ حکام قانون کے معاملہ میں بڑے اور چھوٹے یا یوروپین اور دیسی کی کوئی پروا نہیں کرتے اور اسی سے ہمیں پوری اُمید ہے کہ سر لوئیس ڈین کی گورنمنٹ نے اس معاملہ میں بھی نوٹس لیا ہوگا لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی توجہ دلانے میں قاصر نہ رہیں کیونکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے گورنمنٹ کی رعایا کے ایک کثیر حصہ کو جو گورنمنٹ کا خیر خواہ اور پورا وفادار ہے سخت صدمہ پہنچا ہوا ہے۔

کیا اخباروں والے اپنا فرض ادا کرینگے

اخیر میں ہم اُن معاصر صاحبان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں جو یونہی ایک دوسرے سے نقل کرتے ہوئے لکھتے چلے گئے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بری ہو گئے کیا وہ مذکورہ بالا نوٹ کو اپنی اخباروں میں جگہ دیکر اس مغالطہ کا ازالہ بھی کر دینگے جس کے وہ ذمہ وار ہیں اور گورنمنٹ سے اس مطالبہ کی طرف توجہ دلا کر اپنا فرض ادا کریں گے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

باگر گویم در جہاں یک گوش نیست

صاحب اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو اپنی کم فہمی سے لفظ نبی کے سمجھنے میں حسب قواعد عربیہ دہوکا لگا ہے نہ یہ کہ قادیانی وفد نے مولانا شبلی صاحب کو قادیان سے چل کر لکھنؤ جا دہوکہ دیا یہ قول حکمت شرعی سے بھی خلاف ہے مومن کا کام نہیں کہ کسی کو دہوکہ اور مغالطہ دے۔ البتہ یہ وہبے خاص ہوکر دینا آپ ہی کا کام ہے کہ عوام الناس کے ارادے کو امر خیر سے روکنا اور ادہر ادہر کے دو شعر سُنا دینا۔ ماسوائے اس کے مولانا شبلی صاحب ایک نامعتبر راستباز انسان ہیں اور پھر اصطلاح محدثین ائمہ ہیں اور فقہائے کاملین کی کتابوں کی سیر کئے ہوئے ایسے طفل مکتب اور گبرو بھی تو نہیں کہ کسی کے دہوکہ دہی اور سفسطہ پردازی میں آجاویں۔ کیا ہم مولوی شبلی صاحب کے اس سوال پر کہ ہم لوگ مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کو نبی مانتے ہیں۔ یہ کہدیتے کہ ہاں جیسا کہ عام مسلمانوں کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ایک صاحب کتاب پیغمبر مستقل عیسےٰ علیہ السلام آنے والے ہیں۔ تب غالباً اہلحدیث کو چین آتا۔ کہ جو قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔ ہاں مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ برابر جاری ہے اور وہ بھی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ سے فیض حاصل کر کے اس خیر اُمتہ میں ایسے بشر ہوتے رہے جن کو الہام الٰہی سے مشرف کیا گیا۔ دہلی میں بھی ایک انبیا رکی گلی مشہور ہے۔ معلوم نہیں تو کیوں قادیان نے کیا قصور کیا تھا کہ جو وہاں نبی نہیں ہو سکتا۔ چونکہ مرزا صاحب الہام الٰہی سے مشرف ہوئے اور آپ کو آیندہ کی خبریں بھی بطور پیشگوئی کے بتلائی جاتی تھیں جو پوری ہوتی رہیں جنمیں سے ایک چمکتا ہوا نشان لیکھرام کے مارے جانے کا ہے کہ جس کا ذکر تمام ہندوستان اور پنجاب کے اخباروں میں پایا جاتا ہے بس ایسے شخص کو عربی لغت میں نبی کہتے ہیں تطبیق و دلیل اوپر مدعا کے یہ آیتہ کریمہ ہے اہلحدیث غور کریں۔

یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (اعراف)

منکر حق کا انجام

خدا کے فرستادوں کی مخالفت کبھی کسی نیک نتیجہ تک نہیں پہنچاتی۔ ہمارے سامنے کئی ایک مثالیں ایسی موجود ہیں کہ وہ لوگ اپنی جماعت میں بڑے معزز و محترم بلکہ لیڈر سمجھے جاتے تھے۔ لیکن آہستہ آہستہ مامور من اللہ کی مخالفت کی پاداش میں یہانتک پہنچے کہ اکیلے رہ گئے اور کوئی ان کے ساتھ نہ رہا۔ اور ان کے دلوں سے ایمان سلب ہوتا گیا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی پہلی شان و شوکت کو یاد کرو پھر ان کی موجودہ تحریروں کو پڑھو اور لاد کا وہ حال جو بدر کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپ چکا ہے۔ مذہبی مخالفت کی یہ کیفیت کہ حنفی وغیرہ تو کجا خود اہل حدیث کا اکثر حصہ ان کے خلاف ہے۔ گویا جو عقیدہ ان کا ہے وہ تنہا ان کا اپنا ہی ہے۔ اب دوسرے درجہ پر جناب وحید الزمان صاحب کے حالات ان کے ایک خط سے ظاہر ہیں۔ جن کی اشاعت کے واسطے شیعہ رسالہ اصلاح ذمہ دار ہے۔ آپ بہت سی حدیث کی کتابوں کے مترجم ہیں۔ جب ان میں باب الدجال آتا تھا تو آپ خدا کے نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا ضرور ذکر کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے تھے۔ لیکن آپ کا انجام جو ہو رہا ہے وہ تو کچھ اس خط سے ظاہر ہے کچھ آئندہ انشاء اللہ ہو جائیگا۔ خدا نے اپنے مامور کو سچ فرمایا کہ مقبولوں میں قبولیت کے نشان ہوتے ہیں۔ مسیح موعود بھی ان لوگوں کے خیال میں اپنے عقائد خاص رکھتا تھا مگر آپ کے ساتھ چار لاکھ آدمی شامل ہو گیا۔ اور آپ نے اپنے پیچھے ایک جماعت چھوڑی۔ لیکن یہ لوگ مرینگے تو وحید و طرید جیسا کہ خود اُن کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ جس ہدیۃ المہدی کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اس کے ایک حصہ کا ذکر ہم تفصیل کیساتھ کسی آئندہ اشاعت میں دینگے۔ فی الحال اس کے متعلق جو بازپرس گورنمنٹ کیطرف سے ہوئی ہے۔ اس کا حوالہ دیتے ہیں۔

آپ نے اس حصہ میں جو گل کھلائے ہیں اور اپنے مذہبی عقیدوں کا اظہار خصوصًا دربارہ سلطنت نصاریٰ کیا ہے اس کے لئے ان کی اصل عبارت پیش کیجائیگی جس سے معلوم ہوگا کہ جہاد کے بارے میں ان لوگوں کا کیا عقیدہ ہے۔ اور وہ دل میں کیا رکھتے ہیں۔ کیا اب بھی مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات کی قدر نہ کیجائیگی۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ کتاب اکثر عمائد اہل حدیث کے پاس پہنچی اور اُنھوں نے اسے پڑھ کر ذرا بھی اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی جس سے ان کے وفادارانہ خیالات کا علم ہو سکتا ہے (ایڈیٹر)

خیابمن تسلیم۔

آپ نے اپنی عنایت سے میرا حال دریافت فرمایا اور بھی کئی احباب مجھ سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ درحقیقت تیرا مسلک اور طریق کیا ہے اور تو کس طائفہ میں سے ہے کوئی تو مجھکو کٹر وہابی کہتا ہے کوئی پکا بدعتی کوئی غیر مقلد کوئی شیعہ کوئی ناصبی کوئی خارجی عجیب بلا میں مبتلا ہوں کس کی ملت میں گنوں آپکو تبلائی نہیں تو کہے کہ مجھے گبر مسلماں مجھکو۔ اصل یہ ہے کہ میں قرآن شریف اور حدیث جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا پیرو ہوں نہ مجھکو سنیوں کے خاص مسالک اور مراسم سے کوئی تعلق ہے نہ شیعوں کے تمام مدارج اور مناہج سے نفرت ہے میرا قول تو یہ ہے متاع نیک ہر دکا نیکہ باشد مجھکو حق سے غرض ہے خواہ وہ کسی مذہب کی بات ہو اصل یہ ہے کہ یہ زمانہ عجیب فساد کا ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے ہیں فاعتزل تلك الفرق كلها ہمارے اہل حدیث بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ بعض مسائل توحید اور شرک میں مولوی اسمعیل صاحب علیہ الرحمۃ کی رائے سے متفق نہیں ہوں سخت اور متعصب وہابیوں کی طرح اولیاء اللہ اور بزرگان دین اور ائمہ عظام کی توہین نہیں کرتا ذری ذری سی بات مثلاً دعا عند القبر یا شد رحال الی غیر المساجد الثلثہ یا تقبیل قبور پر مسلمانوں کو کافر اور مشرک نہیں بناتا مراسم شادی اور فرح میں غنا اور سرود کو جائز سمجھتا ہوں حتی کہ مزامیر کو بھی معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن عاص اور سمرہ و امثالہم دشمنان اہل بیتؑ کی تعظیم اور ترضی کا قائل نہیں ہوں۔ مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی سب سے زیادہ مجھپر اسیوجہ سے خفا ہیں کہ میں معاویہ کو بخطاب حضرت اور دعائے رضی اللہ عنہ یاد نہیں کرتا حنفی بھائی مجھ سے اسوجہ سے کشیدہ ہیں کہ میں تقلید مذہب معین کو بدعت اور ناجائز سمجھتا ہوں احادیث جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اقوال ابوحنیفہ پر مقدم جانتا ہوں۔ سلطان روم کو خلیفہ شرعی نہیں مانتا۔ بلکہ دنیاوی شاہوں کی طرح ایک شاہ خیال کرتا ہوں۔ اُن کے لئے خلیفۃ المسلمین کا لقب ہرگز جائز نہیں رکھتا کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہیں اور خلافت کے لئے قرشی ہونا بنص حدیث اور باجماع صحابہ شرط ہے حنفی بھائی یہ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ بزور شمشیر اور توپ تفنگ متغلب ہیں لہذا اُنکی خلافت تسلیم کرنا چاہئے۔ میں کہتا ہوں کہ پھر تو یزید پلید اور مروان کی خلافت بھی تسلیم کیجئے۔ اور امام حسین علیہ وعلی آباءہ السلام کو باغی قرار دیجے اپنا ٹھکانا جنتہ الدجال میں بنا لیجئے عام سنی بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں جناب امیرؑ کو تمام صحابہ سے افضل اور اعلم جانتا ہوں اور محبت اہل بیت میں سرشار ہوں۔ شیعہ بھائی میرے اس لئے شاکی ہیں کہ میں حضرات خلفائے ثلثہ اور جناب عائشہ صدیقہؓ کی تعظیم اور احترام کرتا ہوں۔ غرض عجب کشمکش میں گرفتار ہوں کوئی طائفہ بھی مجھ سے خوش اور راضی نہیں ہے۔ اس زمانہ کے حضرات فقرا اور مشائخین مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں عراس وصندل اور چراغاں اور مجلس رقص و سرود اور حال و قال کو طریقہ سنت کے خلاف سمجھتا ہوں۔ جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور جناب مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی جو عمائد اہل حدیث میں سے ہیں وہ اس امر سے مجھپر ساخط ہیں کہ کتاب ہدیۃ المہدی میں مینے چند مسائل میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کا خلاف کیا ہے اور نیز اسوجہ سے بھی کہ بعض مسائل میں میں متفرد ہوں جیسے معذور کے لئے حضر میں بھی ظہر اور عصر۔ مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھنا اور غیر معذور کے لئے بھی کبھی ضرورت سے اسیطرح نماز میں وضع اور ارسال یدین دونوں جائز ہونا۔ اذان میں حی علی خیر العمل کہنا جائز ہونا وضو میں غسل رجلین اور مسح رجلین دونوں جائز ہونا بسم اللہ پکار کر پڑھنا۔ گو سرا بھی جائز ہے۔ سجدہ رکھنا۔ بوریا یا زمین پر نماز پڑھنا بہتر ہے غرض مجھکو کسی طائفہ اور کسی فرقہ میں پناہ نہیں ہے اور گویا حدیث شریف جناب رسالتمآبؐ کا مصداق ابوذر غفاریؓ کی طرح اس زمانہ میں میں ہی ہو رہا ہوں۔ الحمد للہ علی کل حال حال کا واقعہ یہ ہے کہ جلد پنجم ہدیۃ المہدی جو میری تین سال کی محنت اور عرق ریزی سے تالیف ہوئی تھی اور بصرف زر ابتغاء لمرضاۃ اللہ میں نے اُس کو برادران اسلام کیلئے مفت گذراننے کے لئے طبع کرایا تھا جب قریب اختتام پہنچی تو بعض متعصبین احناف اور نواصب کے سبب اصل نسخہ پا کر منجانب گورنمنٹ نظام دام اقبالہ ضبط کر لیگئی۔ حالانکہ اس جلد میں سوائے مسائل نماز کے ایک جملہ یا ایک حرف بھی ملکی معاملات کے متعلق نہ تھا۔ ہرچند تضرع و زاری کی گئی کچھ سود نہوئی۔ بلکہ میں اُلٹا مجرم اور گنہگار اور قابل سزائے سخت قرار پایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ یا اللہ۔ اب سوا تیرے میرا کوئی معین اور مددگار صفحہ ارض پر نہیں رہا فاقبضنی الیک غیر مفتون واغفرلی خطیئتی یوم لاینفع مال ولا بنون۔ والسلام خیر ختام

خاکپائے سادات کرام و غلام اہلبیت عظام علیہم السلام

وحید الزمان عفا اللہ عنہ۔

ضرورت ملازمت

ہمارے ایک عزیز لاہور انجینرنگ اسکول کے پاس یافتہ آجکل فارغ اور ملازمت کی تلاش میں ہیں کیا کوئی صاحب اس میں امداد

ﮥ کیا پھر بھی مسیح موعود نہ آیا؟

ایک نو مرید

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بتقریب جلسہ مبارک واقعہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کو قادیان میں گیا - ملت احمدیہ کے براہین ودلائل کچھ ایسے دلنشین ہو گئے کہ بعون اللہ تعالیٰ۔

اس نیاز مند کا ارادہ فوراً شرف بیعت کا ہو گیا - اور اس کی تائید ۲۸ر کی رات کو مجھے ایک رویا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کیطرف سے باظہار تصدیق ہو گئی اور میرا دل مان گیا کہ مجدد معہود ان ومسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی معہود واقعی مامور من اللہ تھے -

پس کوئی وجہ نہیں کہ میں ان کے ظلال عاطفت میں پناہ نہ لوں چنانچہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کی صبح کے قریباً ۹ بجے بڑے بھاری انبوہ میں آفتاب ملت بیضا حضرت خلیفۃ المسیح علامہ رہبر مولانا حکیم مولوی نور الدین صاحب کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا - جس پر گستاخی عالیجناب مولانا مولوی حکیم فیروز الدین احمد صاحب طغرائی امرتسری نے حسب ذیل قطعہ تاریخ موزون کیا

قطعہ تاریخ

بیعت ڈاکٹر شیا مست بگو طغرائی ✽ ملت مہدی معہود محمد یگر گشت
چوں سر خامہ نگوں گشت بتر طلس خیال ✽ کلک تحریر ک بتہ گل تازہ شگفت

۲۸ ۱۳۲۸ھ

ڈاکٹر شیخ محمد حسین - ایل ایم ایس - مالک رسالہ "انشیا" امرتسر

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بعض احباب نے مجھ سے کتابیں خرید لی ہیں - لیکن ہنوز بہتوں نے نہیں کیں اسواسطے مفصلہ ذیل کتب باقی موجود ہیں - اگر کوئی صاحب اکٹھی خرید کر لیں تو میں ایک روپیہ کی کتابیں ۱۲ر میں دیدونگا تحفۃ المشتاقین (۳۰۴) فی عدد ۳ر کامن احمدی (۲۰۳) فی عدد ۲ر - احمدی کامن (۲۰۰) فی عدد ۱ر تصدیق المسیح (۲۲) فی عدد ۲ر چٹھی مسیح (۳۵۴) فی عدد ۱ر سیف حق (۳۸) فی عدد ۱ر البلاغ (۷۲) فی عدد ۱ر اظہار حق (۳۹۰) فی عدد ۲ر تعلیم القرآن (۲۱۵) فی عدد ۱ر سی حرفی اول ودوم (۸۱۲) فی عدد ۱ر کلمۃ الفصل (۳۶) فی عدد ۱ر جام وحدت (۵۵۰) فی عدد ۱ر مرج المام (۳۹) فی عدد ۱ر گلدستہ احمدی (۳۳۴) فی عدد ۱ر چودھویں صدی (۹۲) فی عدد ۱ر گل موتیا (۵۵۰) فی عدد - ر سلح ہیوی (۱۲۶) - ر قرآن اوتار (۱۴۰) - ر ستے جاوداں (۱۳۰) فی عدد - ر چکا حق (۲۰) فی عدد ۲ر تبصر (۱۷۶) فی عدد ۲ر

(عبدالحی عرب قادیان)

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے جو دوسری طرف نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے انپر بدر پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھاپا ہے جسکے مفصلہ ذیل عنوان ہیں - ابن مریم مر گئے - نزول بروزی - نشانات ظہور مہدی - نشان صداقت - اور بڑی غور وفکر کے بعد نہایت مختصر ومدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے ساڑھے پانچ آنہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوالیں اور خط وکتابت میں استعمال کریں - ہم خرما وہم ثواب بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں بہت جلد درخواستیں کریں - نئے قسم کے کارڈ ۸ر سینکڑہ دئے جاتے ہیں -

---

ایک نئی تصنیف

عقائد احمدیہ

ایک سو سے زیادہ خطوط مختلف اوقات میں خود میرے پڑھے ہونگے جس میں احباب کوئی ایسی کتاب طلب کرتے ہیں جس میں سلسلہ احمدیہ کے تمام عقائد بالدلائل مجموعی طور پر یکجا لکھے گئے ہوں - اس قسم کی کتاب کی واقعی بہت ضرورت تھی کیونکہ جو لوگ نئے نئے سلسلہ میں شامل ہوتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کیا عقیدہ رکھنا چاہئے - دوم بعض احباب غیر احمدی دوستوں میں تبلیغ کے خیال سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مختصر بھی ہو - جامع بھی ہو کم قیمت بھی ہو تاکہ اس کے ذریعے اپنے سلسلہ کی اشاعت کر سکیں -

سو آپ کو مژدہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عقائد احمدیہ اس ضرورت کے لئے کافی ہوگی - صرف ۲ر قیمت ہے - اس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح موعود ہونے کا کیا ثبوت ہے - اور احمدیوں کا اللہ تعالیٰ - ملائکہ - کتب انبیاء - یوم آخر کی نسبت کیا عقیدہ ہے - حتی الوسع کوئی بات باقی نہیں رہنے دی - ذی استطاعت احباب بہت سی جلدیں منگوا کر بطور تبلیغ تقسیم کر دیں اس کتاب کا دوسرا حصہ سنت احمدیہ جو عنقریب چھپیگی - اس میں نماز وروزہ کے مسائل مدلل ہیں۔

ملنے کا پتہ

دفتر بدر - قادیان

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور سے آدی -

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے - اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچتے تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑتی کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو - یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے - گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے - یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - بدہضمی - اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے - قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ -

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے - منگوا کر ملاحظہ فرمادیں

صدائے اقبال

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار میں عنوان تجارت کا مال دیا تھا فیس مبلغ للعہ مقرر تھی - اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۱۲ر کر دی ہے - تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھا دیں - شرائط حسب ذیل ہیں - مطابق امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ وبھی وچونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ر میں روانہ ہوگی

(۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے مطابق امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو فیس تحریر پر واپس دیجاویگی - (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بعدن اجازت منیجر ترکیب کسیکو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا -

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع خیلدالی ڈاکخانہ من کھوٹیاں ضلع لائل پور)

مفرح یاقوتی

قیا بکردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معمول ہے اعضا رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف وسستی کو اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے

(بدر پریس قادیان)

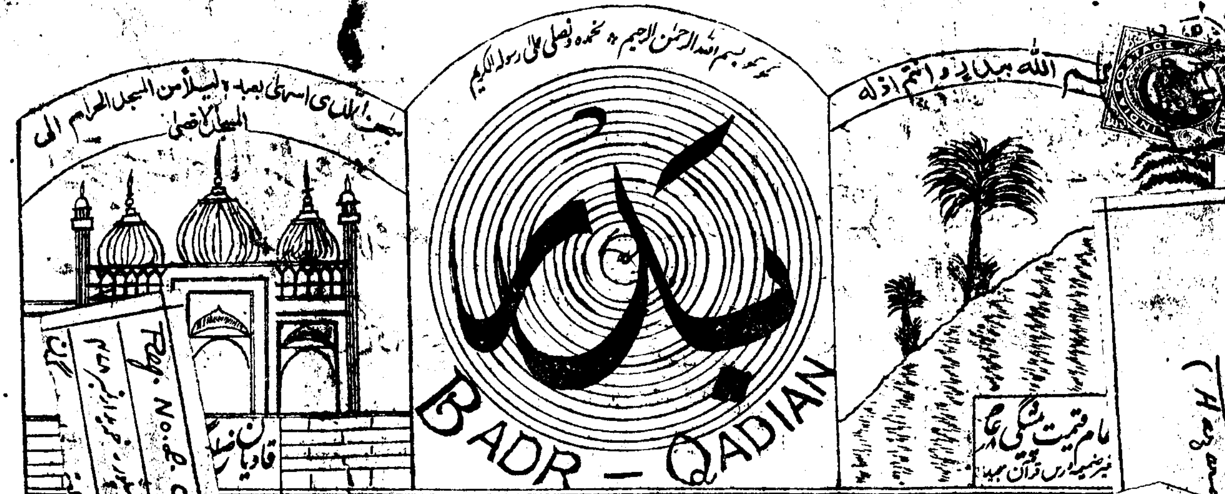

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۰ | ۱۷ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء | نمبر ۱۲

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اوڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن کی صبح تک کے حالات

پچھلے اخبار میں جمعرات کی صبح تک کے حالات چھپر پر لکھوائے گئے تھے اس کے بعد جمعہ اور ہفتہ کے دن طبیعت کا یہ حال رہا کہ درد تھوڑا بہت ہوتا رہا کسی وقت بالکل بھی آرام ہوتا رہا۔ بخور برابر ہوتی رہی مگر کچھ بہت فرق نہ ہوا۔ اتوار کے روز ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر سے تشریف لائے ہوں کہ ان کی تشخیص کے مطابق زخم میں مادہ تھا اس واسطے پیر کی صبح کو چیرا دے کر وہ مادہ انہوں نے خارج کر دیا آج منگل کی صبح کو جب اس اخبار کی آخری کاپی کا مضمون کاتب کو دیا جاتا ہے یہ کیفیت ہے کہ اب درد بالکل نہیں۔ رات بالکل آرام سے سوئے رہے۔ چیرے کا زخم اگرچہ گہرا ہے۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد بھر جاویگا۔ احباب دعا میں مصروف رہیں۔ بدھ کی رات کو بسبب بخار ہو جانے کے بھیجنی رپورٹ نہ آ سکی۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی بریت

ڈاکٹر صاحب موصوف کی بریت تو خود اس مقدمہ کے فیصلہ سے ظاہر ہے جس میں ان کی شہادت تھی اور جس کی تفصیل گذشتہ اخبار میں درج ہو چکی ہے اسی فیصلہ کی بناء پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے وہ مقدمہ جو ڈاکٹر صاحب پر بنایا گیا تھا ڈاکٹر صاحب کو طلب کرنے کے بغیر ہی ان کی داخل دفتر کر دیا ہے لیکن میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تاحال حکم بحالی ڈاکٹر صاحب کا انتظار ہے۔ یہ سب کچھ تو ہوا اور امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب عزت کے ساتھ بحال کئے جاوینگے اور اس عرصہ کی معطلی کی پوری تنخواہ باضابطہ انہیں دی جاوے گی۔ لیکن پبلک کی تسکین گورنمنٹ کی اس کارروائی کو دیکھنے کے واسطے نہایت شوق کے ساتھ منتظر ہیں جو ایک معزز ہر دلعزیز کارکن گزٹڈ افسر کو ناحق ذلیل کرنے والے کے متعلق عملدرآمد میں آنی ضروری ہے۔

روزانہ کارڈ

جو صاحب چاہتے ہیں کہ ان کو روزانہ کارڈ لکھا جاوے انہیں لازم ہے کہ جتنے دن کارڈ چاہتے ہیں ان سے دگنی قیمت کے ٹکٹ ارسال فرماویں۔ آدھے ٹکٹ لکھائی وغیرہ کی بابت رکھے جاوینگے باقی آدھے جب تک ختم نہ ہوں روزانہ ایک کارڈ لکھا جاویگا۔

جلسہ مذاہب الہ آباد

حضرت خواجہ صاحب و مولوی صدرالدین صاحب الہ آباد کی مذہبی کانفرنس سے بڑی کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔ کانفرنس کے علاوہ وہاں کے معززین نے تین لکچر الگ کرائے مفصل رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کی جاوے گی۔

اعتراف گناہ

میاں عبدالحمید ولد مولوی لقمان صاحب ساکن جہلم حال وارد حیدرآباد سندھ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بیعت کی درخواست کرتے ہیں اور لکھتے ہیں میں اس نالائق سے زمانہ جاہلیت میں ایک بہتان اعلیٰ حضرت مسیح موعود پر باندھا تھا۔ اس کی معافی کا خواستگار ہوں۔ جناب امام مہدی نے بھی معاف فرمایا تھا یہ خطبات بسوع کیلون کی منزوجانز مباحث کی قلعی کھولتا ہے جو بھیڑوں کے بھیس میں بھیڑیوں کا کام کرتے ہیں۔ کتاب البریہ مطالعہ فرمائی جاوے۔

صاحب کون ہیں

ایک صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں کہ وہ اخبار نہیں ملے۔ صحیفہ آصفیہ اور پیغام صلح بھیجدیں۔ مگر اپنا مقام اور پتہ نہیں لکھتے ڈاکخانہ کی مُہر بھی نہیں پڑھی جاتی۔

نماز جنازہ

مستری محمد موسیٰ صاحب احمدی اور ان کی والدہ حج کے واسطے گئے تھے۔ ہر دو حج کر کے واپس لوٹے تو مستری صاحب کی والدہ راستہ میں فوت ہو گئیں اللہ تعالیٰ ہر دو کا حج قبول کرے اور مرحومہ کو جنت نصیب کرے احباب کی خدمت میں درخواست دعائے جنازہ ہے۔

(۲) میاں عبداللہ صاحب احمدی۔ مدرس رام نگر اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔

(۳) منشی گوہر علی صاحب گرداور نہر مبارک پور اپنی دختر نیک اختر کے واسطے احباب سے درخواست نماز جنازہ کرتے ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ بعارضہ تپ و درد جگر مبتلا ہے احباب ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔

(۴) محمد سرفراز خان صاحب احمدی بدوملی سے چودہری عنایت اللہ خان صاحب جو کہ بڑے ہی نیک دل اور فیاض طبیعت اور پر جوش احمدی

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

تقریر حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب بر موقعہ جلسۂ سالانہ

جو ۲۶- دسمبر ۱۹۱۰ء کو مسجد النور میں کی گئی

کلمہ شہادۃ اعوذ۔ بسملہ کے بعد سورہ انعام کا آخری رکوع پڑھا

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

دنیا میں سب سے بڑی خطرناک چیز جس سے کہ آج تک انسان نے دکھ اُٹھایا اور جس سے بہت سے لوگ بجائے اس کے کہ ہدایت کی سیڑھی پر چڑھتے اور ترقیات حاصل کرتے عمیق سے عمیق گڑھوں میں جا پڑے اور عذاب کے مستوجب ٹھہرے۔ جس کی وجہ سے بڑے ظلمتوں میں جا پڑے جس کی وجہ سے انسانوں کا تعلق خدا سے کٹ گیا اور دین و دنیا میں ذلیل ہوئے۔ جس کی وجہ سے صحتیں خراب ہو گئیں جس کی وجہ سے انسان سیدھے راستوں سے بھٹک گیا۔ وہ ہے

غفلت

غفلت کے معنے ہیں اُن اسباب سے ناواقفیت جو انسان کی رہنمائی کا باعث ہیں۔

اسی واسطے ناتجربہ کار کو غفل کہتے ہیں اور وہ کتابت جس پر نقطے نہوں اُسے اغفال کہتے ہیں کیونکہ ان نقطوں کے نہونے کیوجہ سے انسان دھوکے کھاتا ہے۔

غرض غفلت ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان خدا سے دُور ہو کر ہلاکت میں پڑتا ہے اور خدا تک پہنچانے والے رستے کو چھوڑ دیتا ہے۔ اگر انسان کو ان راہوں کا علم ہو جائے جن کے ذریعے بدنی صحت ٹھیک رکھ سکے تو پھر کیوں بیمار ہو۔ اگر انسان کو علم ہو جائے جس سے مختلف دکھوں سے بچ سکے تو پھر کیوں دکھوں میں پڑے۔

ایک شخص کو اگر ان اسباب کا جن سے سر میں۔ آنکھ میں درد ہوتا ہے یا قبض اسہال۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طاعون وغیرہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں علم ہو جائے تو وہ دیدہ و دانستہ کیوں بیماری کے منہ میں جائے۔ لیکن انسان غفلت کرتا ہے یا غفلت میں ہے تو مصیبت پہنچتی ہے۔

غفلت سے بچانیوالا علم ہے

ماں اپنے بچے کی خبرگیری کیوں کرتی اس لئے کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا کہ کونسی چیزیں استعمال کرنی ہیں اور کونسی استعمال کرنی مضر ہیں۔ غرض اس غفلت سے بچانے والی شے علم ہے۔ اس علم کے ذریعے انسان دکھوں سے بچ سکتا ہے۔

ننھے بچہ کو دیکھ لو۔ جب اسے علم نہیں ہوتا کہ آگ میں کیا تاثیر ہے تو سادہ لوحی سے اُس میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور ہاتھ جل جاتا ہے۔ لیکن جو انسان آگ کے اثر کا علم رکھتا ہے وہ کبھی آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ بچہ چاقو اپنی آنکھ میں چبھو لیتا ہے ہاں مصیبت میں اُسی وقت پڑتا ہے کہ اسے علم نہیں ہوتا کہ کس ذریعے سے حفاظت کر سکوں۔

کوئی انسان بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ نہیں ڈال دیتا بچھو کے ڈنک پر انگلی نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ اسے علم ہوتا ہے کہ اس سے ضرر پہنچیگا۔

لیکن جب انسان غفلت میں ہو اور اسے علم نہو تو مشکلات پیش آتے ہیں۔ وہ سانپ کے سوراخ میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔ نبیوں کا انکار کرتا ہے۔ سچائیوں کا پاک اور صاف خیال چھوڑ کر گندے خیالات میں پڑ جاتا ہے۔

غرض غفلت سے انسان طرح طرح کی مصیبتوں میں پڑ جاتا ہے اس جگہ فرمایا ہے۔ یہ قرآن شریف اس لئے بھیجا گیا ہے کہ غفلت کی راہوں سے بچا دے۔ اور علم کے طریقے سکھا دے۔

قرآن

کو شروع سے آخر تک پڑھ جاؤ۔ دُنیا کے علوم ترقی کر گئے ہیں سائنس کے تجربات بہت بڑھ گئے ہیں ایسی ایسی ایجادیں نکلی ہیں کہ پہلے لوگوں کا وہم بھی تجویز نہیں کر سکتا تھا۔ ریل کی ایجاد سے پہلے اگر کوئی اطلاع دیتا کہ ایک ایسی سواری ہو جیسے تو کوئی نہ مانتا بلکہ ایسا کہنے والوں کو مجنون کہا جاتا مثلاً یہ ہوائی جہاز ہیں۔ اس سے پہلے کوئی اُڑن کھٹولے کی کہانی سنتا تو اسے محض افسانہ قرار دیتا۔ غرض ایک زمانہ ایسا تھا کہ ناواقفیت کیوجہ سے ان عجائبات کے ماننے والوں کو بیوقوف کہتے آج علم نے انسان کو ایسی جگہ کھڑا کر دیا ہے کہ اب نہ ماننے والے بیوقوف سمجھے جاتے ہیں۔ زمانہ کی ترقیات نے دنیا کو اس حد پر کھڑا کر دیا ہے کہ تمام نقشہ ہی اُلٹ گیا ہے۔ جو بات کسی زمانہ میں علم تھی وہ اب جہل ہے۔ اور جو جہل تھی وہ اب عین علم ہے۔ باوجود ان تغیرات کے قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جس پر حرف آئے۔ قرآن شریف نے جسے علم فرمایا وہ اب بھی علم ہے اور جسے جہل فرمایا وہ اب بھی جہل ہی ہے۔

قرآن شریف دنیا میں آیا ہے علوم حقہ کے پھیلانے کے لئے اور ان مصیبتوں اور جہلوں سے بچانے کے لئے جن میں پڑ کر انسان دکھ اُٹھاتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ جب تک حکم سے اطلاع نہ دیجائے اس کی خلاف ورزی پر الزام نہیں دیا جاتا۔ لیکن جب حکم دیا جائیگا تو پھر کوئی عذر نہیں اور جب علم ہو جائیگا تو اس کے بعد کوئی

حق نہیں۔

قرآن شریف آنے کی غرض

یہی ہے کہ انسان یہ نسخہ کہیں نہ پاتا تھا۔ اسواسطے ایک ایک بات جو خدا تک پہنچا سکتی ہے اور جو دکھوں سے بچا سکتی ہے وہ سب قرآن میں ہے۔ اس زمانہ کے علوم نے بھی قرآن کے دعاوی کی تصدیق کی ہے۔ ہزار ہا سواریاں نئی قسم کی نکل آئی ہیں مگر یخلق ما لا تعلمون کے ایک ہی فقرہ میں ان سب کا بیان آگیا ہے۔ سائنس دن بدن زور پکڑتی جائیگی۔ مگر قرآن کی تصدیق ہی ہوگی۔ اور کوئی اسپر قادر نہیں کہ قرآن کے ایک نقطے کی بھی تکذیب کر سکے۔

۲۔ قرآن مجید اپنی ضرورت بتاتا ہے۔ وھذا کتٰب انزلنہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون

برکہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں بارش کا پانی اکٹھا ہو کر جمع ہو جاوے۔ قرآن مجید اس لئے مبارک ہے کہ جہاں جہاں الہام کا پانی گرا وہ سب اس برکہ میں جمع ہو گیا۔ تمام تعلیموں تمام صداقتوں کی جامع یہی کتاب ہے۔ کوئی حقیقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کل بائیبل کو پڑھ جاؤ۔ کل کتابوں کا مطالعہ کر جاؤ سب کا خلاصہ قرآن میں پاؤ گے۔ فیھا کتب قیمۃ

عیسائیوں۔ موسائیوں۔ ہندو دھرمتیوں اور پچھلے ممالک میں جو راستباز ہوئے ہیں ان کی کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہو جو کسی نبی نے ایسی تعلیم دی ہے جو دینی دنیوی برکات کا موجب ہے تو وہ قرآن میں بھی ہے۔ . . . .

اور جو ایسی تعلیم سے روکا ہے جو تباہی کا موجب ہے۔ تو وہ قرآن میں بھی ہے۔ خدا کی صفات کا ذکر اعلیٰ وارفع واتم طور پر ہے۔ خدا کو ایسا پاک بیان فرمایا ہے کہ اور کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مثلاً **اللہ** کا نام ہے

اس کے معنی ہی یہی ہیں کہ تمام قسم کے عیبوں۔ نقصوں سے منزہ اور ہر ایک قسم کی صفات و کمالات سے موصوف پھر اس کا نام رب۔ رحمان۔ رحیم۔ خالق۔ مالک قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب خدا ہی سے اُتری ہے۔ اور اُس پاک چشمے سے اُتری ہے جو تمام سچائیوں کا جامع ہے۔

دوسرے مذاہب میں قسم قسم کے بدعات ہیں اور خدا کی ذات والا صفات سے ایسی باتیں منسوب کیگئی ہیں جن کا نام تک سننا ایک مومن کو گوارا نہیں۔

مسیحیوں کا قول ہے کہ گناہ معاف نہونگے یعنی انسان خواہ ہزار بار اپنے مولیٰ کو پکارے کہ میں نے غلطی کی میں اپنے کئے پر پچھتاتا ہوں میرا جگر پھٹ گیا ہے۔ عاجزی سے درخواست کرتا ہوں مجھ سے گناہ ہو گئے ہیں تو خدا تعالیٰ نہیں سنیگا بلکہ چھری سے اس کی گردن کاٹ دیگا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خدا کی صفات سے بعید ہے کہ وہ معاف نہ کرے۔ بلکہ انسان اگر ہزار گناہ کرکے بھی خدا کے حضور سچے دل سے حاضر ہوگا تو خدا اُسے معاف کر دیگا۔ اسیطرح آریہ کہتا ہے کہ خدا کتنا زور لگائے مگر ایک ذرہ نہیں پیدا کر سکتا ہے۔ وہ ایک بڑھئی کی طرح ہے۔ مادہ اور روح پہلے ہی سے موجود تھا۔ وہ ظلم سے ان پر حکومت کرتا ہے قرآن شریف کہتا ہے یہ عقیدہ پہلے انبیاء کی تعلیم کے خلاف ہے۔ وہ قطعاً معذور نہیں جو چاہے پیدا کرے۔ اور پھر فنا کرے۔ تمام طاقتیں اسی کی دی ہوئی ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ان کا مالک ہے اور حاکم ہے۔ مالک نہوتا تو شریعت کیوں بھیجتا جو پیدا کرنے پر قادر نہو ہم اسپر حکم نہیں کیا کرتے۔ لیکن خدا نے عدم سے موجود کیا پھر طاقتیں بخشیں اور پھر سب چیزوں کا قیام اسی قیوم کی توجہ سے وابستہ ہے پس وہ معبود حقیقی ہے۔

پھر برکت کے معنے کثرت کے بھی ہیں۔ یعنی یہ قرآن نہ صرف جامع ہے بلکہ پچھلی ہدایتیں اور صداقتیں اور خوبیاں بھی اس میں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں

انجیل میں لکھا ہے جو تیرے ایک طرف تھپڑ مارے تو اس کی طرف دوسری گال بھی کر دے لیکن قرآن کہتا ہے کہ نہیں موقعہ و محل کو دیکھ اگر معاف کرنے میں اصلاح ہو تو معاف کر دے ورنہ بدلہ لے

اسلام رہبانیت بھی نہیں سکھاتا۔ اور نہ یہ کہ ہر وقت دنیا ہی میں لگا رہے۔ بلکہ معتدل رستہ بتاتا ہے۔ غرض **مبارک** میں یہ بتایا ہے کہ یہ کتاب نہ صرف پہلے انسانوں کی جامع ہے بلکہ ان میں جو کمی رہ گئی تھی اس کی بھی پورا کرنیوالی ہے۔

تیسری بات یہ کہ برکت اُس چیز کو کہتے ہیں جو خدا سے اُترے اور پھر کثرت سے اُترے۔ پس اس آیت کے یہ بھی معنی ہونگے کہ ایسی کتاب ہے کہ جو اسپر عمل کرتا ہے وہ خیر الٰہی کثرت سے حاصل کرتا ہے ایسی خیر کہ گنی نہ جاسکے۔ مینھ کو کہتے ہیں برکات السماء۔ پس خدا فرماتا ہے یہ کتاب مبارک ہے۔ یعنی اُسپر عمل کرے وہ تمام خیروں کے حصول کے طریقے پائے اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو ہلاکت کا موجب ہو۔ کوئی پوری پوری قرآن کی ماتحت رہے تو کبھی پکڑا نہ جائے بلکہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین بعض وقت جب چور کو سزا دیجاوے۔ ہاتھ کاٹا جائے یا ڈاکو کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ملک بدر کیا جاوے تو وہ بے اختیار پکار اُٹھتا ہے کہ کاش میں مسلمان ہوتا اور میں خدا کی بات کو مان لیتا اسی طرح زانی۔ آتشک۔ سوزاک میں مبتلا شدت و سوزش درد میں کراہتا ہے کہ میں قرآن مان لیتا تو یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا پھر قرآن صرف بدیوں ہی سے نہیں روکتا۔ بلکہ نیکیوں کی تعلیم بھی دیتا ہے صرف یہ نہیں کہتا کہ چوری نہ کر بلکہ تاکید کرتا ہے کہ بجائے چوری کرنے کے امانت سے کام کر۔ غرض اس تعلیم پر چلکر انسان جوں جوں فوائد حاصل کریگا تو خدا تعالیٰ کی میٹھی میٹھی آواز بھی سنیگا اور اس وقت کہیگا کہ قرآن خیر کثیر ہے۔ غرض اس آیت میں تین باتیں ہیں جو پہلے نبیوں پر نازل ہوئیں وہ سب اس میں جمع ہیں جیسے مختلف جگہوں سے پانی بہکر ایک برکہ میں جمع ہو جاتا ہے (۲) اگر پہلی تعلیموں میں کوئی نقص آگئی تھی تو اسے دور کر دیا (۳) اس قرآن سے ایسا خیر کثیر حاصل کرتا اور ان تمام ترقیات کو پہنچ جاتا ہے جو انسان کے لئے مقدر ہیں۔ اب کیا گمراہ ہے وہ جو باوجود قرآن رکھنے کے اس سے فائدہ نہ اُٹھاوے۔ نادان چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع کرتے ہیں کہ اس میں پانچسو تدبیریں روزگار حاصل کرنے کی ہیں لوگ سے فوراً منگوا لیتے ہیں۔ اگر کسی دوائی کی تعریف سن لیتے ہیں تو اسپر بلا کسی یقینی ذریعے کے ایمان لاکر روپیہ خرچ کر دیتے ہیں اور منگوا لیتے ہیں۔ خواہ وہ دوائی کسی ایسے شخص سے مشتہر ہوئی ہے جو طب کا نام بھی نہیں جانتا تھا مگر صرف دھوکا دینے کے لئے آٹے کی گولیاں بنا رکھی ہوں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ لوگوں کے سامنے ایسی کتاب رکھی گئی جو تمام راستبازوں کی بھری ہے مگر اس کی طرف قطعی خیال نہیں کرتے۔

آجکل کتنے مسلمان ہیں جو قرآن پر تدبر کرتے ہیں کئی ایسے ہیں جو پڑھتے ہیں وہ اس طرح پڑھتے ہیں جیسا طوطا کہتا ہے۔ میاں مٹھو چوری کھانی ہے اور نہیں سمجھتا کہ میں کیا کہتا ہوں۔

میں حیران ہوں کہ اگر کسی کو ذرا سا مرض ہے تو وہ طبیب کی طرف بھاگتا ہے ایسے طبیب کیطرف کہ جس کی دوائی کے اثر کا یقین نہیں اور پھر وہ فیس مانگتا ہے اور بعض دفعہ سویا ہوا ہوتا ہے لیکن اُس پاک طبیب کیطرف کوئی نہیں آتا جو سب قدرتوں کا مالک ہے جس کا نسخہ مجرب ہے اور جس کی دوائی کا اثر یقینی ہے اور جو فیس مانگتا نہیں بلکہ دیتا ہے اور جو کبھی نہیں سوتا جب پکارو وہ جواب دینے کو تیار ہے۔

آہ اس طبیب سے لوگ بیخبر ہیں جس کا علم محدود نہیں کہ ٹھہر جاؤ اور ستر شخص کو پوچھ لوں۔ بلکہ وہ ایسا کامل علم والا ہے کہ ہم سے زیادہ اُسکو ہماری بیماریوں کا علم ہے۔ جب تک رسول کریم صلعم کی معرفت ہم تک یہ کلام نہ پہنچا تھا اگر ہم غفلت کرتے تو پھر کوئی بات بھی تھی۔

مگر جب کھول کھول کر سب کچھ سنا دیا گیا تو عرب سے زیادہ مجرم توہند کے لوگ ہیں۔ کیونکہ نہ صرف ہم میں وہ نبی آیا جس نے قرآن سُنایا اور خود اُسپر عمل کر کے دکھایا اور سمجھایا بلکہ اس کا نائب مسیح موعود بھی ہم میں آیا اور ہمارا خبر گیراں ہوا جسے مختلف پیرایوں میں قرآن کی خوبیاں بتائیں۔ پھر چالیس برس تک ہمارے لئے رویا کیا۔ افسوس کہ پھر بھی قوم بیمار معلوم ہوتی ہے اور اچھی نہوئی۔ خدا سے نسخہ آیا۔ تجویز کرنے والے رسول کریم صلعم پھر خبر گیر مسیح موعود ہیں۔ انسان اسپر بھی اگر مریض ہی رہے اور اپنی بدپرہیزی نہ چھوڑے تو کسقدر افسوس کا مقام ہے۔

(۳) فرماتا ہے کہ اس کتاب کی پیروی کرو۔ یہ حکم کوئی تحصیلدار ڈپٹی کمشنر۔ لفٹنٹ گورنر۔ بادشاہ نہیں دیتا بلکہ اس حکم کا دینے والا وہ خدا ہے جو چاہے تو ایک دم میں دُنیا کو مٹا دے۔

پھر اس کی اتباع کرنیوالوں میں سے ایک رسول کریم ہیں ان کا درجہ کیسا بلند ہوا کہ آجتک کروڑوں انسان باوجود اس کے کہ وہ قسم قسم کے گناہوں اور کمزوریوں میں بھی مبتلا ہیں مگر اس پیارے نبی کے نام پر اپنا خون تک بہانے کو تیار ہیں ہزاروں لوگوں نے مخالفت بھی کی اور کرینگے مگر اس کا دین بڑھتا چلا جائیگا وہ دین جس کا خلاصہ **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ہے۔ یہ کلمہ ایسا جامع ہے کہ خود رسول کریم نے اس کی تشریح کی مگر ختم نہوئی۔ پھر دُنیا کے اولیاء و بزرگ۔ قیامت تک اس کی تشریح کرینگے۔ مگر اس کی تفسیر ختم نہوگی۔ کہنے میں تو یہ کلمہ آسان ہے مگر اسپر عمل کرنے وقت پتہ لگتا ہے کہ کتنا عظیم الشان بوجھ ہے۔ فرماتا ہے یہ کتاب کیوں اُتری ہے اس لئے نہیں کہ تم اسے زبان سے رٹ جاؤ۔ یا وعظوں۔ لیکچروں میں سناؤ بلکہ اس لئے کہ اس کی اتباع کرو۔ مسلمان محض لتنے سے مسلمان نہیں ہوسکتا کہ قرآن شریف کو سونے کے پانی سے لکھوا کر اسے طاق میں رکھ دے بلکہ مسلمان تو عمل کرنے سے ہوتا ہے مثلاً اگر کسی کے پاس سمن آئے اب وہ اس سمن کو لیکر کہیں یا کستوری وغیرہ میں رکھ چھوڑے تو کیا عدالت اسے چھوڑ دیگی عدالت تو اسے سزا دیگی اسیطرح قرآن مجید کو اگر کوئی سونے کے پانی سے لکھوا کر جواہرات جڑ کر ہمالیہ سے بھی بڑے میناروں پر رکھوا دے تو خدا کے حضور اُس بیوقوف کیطرح ہے کیونکہ یہ کتاب اس لئے اُتری ہے کہ اس کی اتباع کیجا دے نہ اس لئے کہ غلافوں میں رکھ چھوڑے۔

ایک نائب تحصیلدار تحصیلدار کا سمن لے آئے تو لوگ اسے پڑھواتے پھرتے ہیں مگر اس احکم الحاکمین کیطرف سے قرآن شریف آیا تو اسے غلافوں میں رکھنا چاہتے ہیں کیا اس سے خدا خوش ہوسکتا ہے۔

لعلکم ترحمون تمام خطاؤں کو ملیا میٹ کر کے اپنی رحمت عامہ و خاصہ سے ممتاز کرینگے

ایک ماں باپ کا

رحم

دیکھو کہ ماں اپنے بچے کے لئے ساری ساری رات جاگتی رہے بچہ بیمار ہو کر ایک سیر کم ہو تو ماں کا وزن پانچ سیر کم ہو جاتا ہے یہ اس محبت کا اثر ہے جو خدا نے ماں کے دل میں رکھدی ہے جب اس رحم کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم بیٹھے ہیں اور تمام دُنیا کی نسل اس لئے ہے کہ خدا نے یہ مادۂ رحم ماں میں ڈال دیا ہے جس سے مجبور ہو کر وہ اپنے تئیں مارتی ہے تا تم زندہ ہو۔ تو وہ خدا جسنے یہ رحم ڈالا ہے وہ کتنا رحیم ہوگا۔

اللہ تعالٰے نے جن بزرگوں پر رحم کیا بادشاہ ان کی چوکھٹ پر سر رکھتے ہیں بلکہ ان بزرگوں کا گوشت پوست بھی مٹی میں مل جاتا ہے پھر بھی اُن کے مزاروں کے پاس سے بادشاہ ادب سے گذرتے ہیں۔ دیکھو سید عبد القادر صاحب جیلانی کو سات سو سال گذرتے ہیں۔ باوجود منع کرنے کے کئی لوگ ہیں جو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کس قدر تعلق شدید ان کو خدا کی ذات سے تھا۔ کہ نادانوں کی آنکھیں چُندھیا گئیں۔ جیسے دو رنگ ایک ہوجائیں اور دو چیزوں میں مشابہت تامہ ہو تو دھوکہ لگجاتا ہے اسیطرح جو انسان اتباع کرتا ہے خدا کا رحم اسپر ہوتا ہے۔ اور پھر کچھ ایسی مشابہت ہوتی ہے کہ نادان انسان دھوکہ کھا جاتا ہے۔ خدائی طاقتوں کے اظہار اُن بزرگوں کے واسطے سے کرتا ہے تو نادان نہیں سمجھتے کہ اصل مبدا کون ہے۔ وہ اسی بزرگ کو خدا سمجھ لیتے ہیں حضرت نوح آئے جب وقت ہوگیا تو وہ پکارے **لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا**۔ زمین سے بھی پانی پھوٹا اور آسمان سے بھی پانی اُترا۔ غرض تمام عنصر خدا کے حکم کی تعمیل میں لگ گئے اور وہ سرزمین غرق ہوگئی۔ یہ خدا نے بنایا کہ میرا کام تھا۔ ورنہ نادان سمجھتا ہے کہ یہ طاقت نوح کو تھی خدا کا رحم ایسا عظیم الشان ہے کہ وہ مسیح موعود کو فرماتا ہے **انت منی وانا منک**۔ تو مجھ سے ہوگیا اور میں تجھ سے۔ نادان کو دھوکا لگ جاتا ہے کہ خدائی کا دعوٰی کیا۔ اسیطرح حضرت موسیٰ کی ایک بد دعا سے تمام قوم ہلاک ہوگئی اس لئے قرآن مجید میں آیا کہ جو خدا اور اس کے رسول میں فرق کرتے ہیں وہ کافر ہیں کیونکہ رسول خدا کا مظہر ہوتا ہے۔ اور دراصل خدا ہوتا ہے۔ جو کام کرتا ہے۔ دیکھو ایک طرف تو **انما انا بشر مثلکم** کا ارشاد ہے اور دوسری طرف **ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی** فرمایا۔ یعنی تیرا پھینکنا ہمارا پھینکنا ہی ہے۔

ابھی تحصیل کا چپراسی بڑے بڑے آدمی کو گرفتار کرتا ہے تو دراصل حاکم ہی کرتا ہے۔ رسول کوئی معجزنما فعل کرے تو وہ خدا کا فعل ہے۔ جب خدا کا رحم ہوجاتا ہے تو خدا اپنی قدرتوں کا مظہر اس وجود کو بنا لیتا ہے جس سے انسان دھوکہ کھاتا ہے مگر یاد رکھو یہ رحم اُسی وقت اُترتا ہے جب وہ اتباع کرے۔

۴ - **ان تقولوا انما انزل الکتٰب علٰی طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستھم لغٰفلین او تقولوا لو انا انزل علینا الکتٰب لکنا اھدٰی منھم فقد جاءکم بینۃ من ربکم وھدًی ورحمۃ**

اگر ہم پر کلام اُترتا تو ہم اتباع کرتے۔ اس زمانہ میں بھی دنیا بول اُٹھی تھی

ضرورت تبلیغ کہ خدا تعالیٰ ہم میں کوئی نبی مبعوث کرے۔ ہم سے کلام کرے ہم ایسے ہدایت والے ہوجائیں۔ یہ التجا بارگاہ باری تعالیٰ میں مقبول ہوئی۔ ہم میں ایک شخص آیا جسپر خدا نے الہام کیا۔ رسول اللہ کی غلامی میں وہ درجہ پایا اور اسپر وہ احسان باری تعالیٰ ہوئے جو اگلے انبیاء پر ہوے۔ اور خدا نے فرمایا کہ میں بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرونگا۔

سنو! رسول اللہ صلعم کے بعد اگر کوئی نبی اُترا ہے تو ہم میں اُترا ہے سب سے زیادہ فضل ہوا تو ہم پر۔ مگر کیا ہمارے چال چلن وہی ہیں جو صحابہ کرام کے تھے۔ اور کیا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس کلام الٰہی آیا اور ہم ہدی ہوگئے صحابہ کے سوانح پڑھو۔ اسلام کی تبلیغ کی دھن ان کو یہانتک تھی کہ ایک صحابی کہتا ہے۔ اگر تلوار میری گردن پر رکھدی جائے تو ایسے نازک وقت میں اگر کوئی حدیث مجھے یاد آجاوے تو میں وہ ضرور بیان کردوں۔ وہ ایمان وہ محبت کیا ہم میں ہے۔ کیا اسوقت وہ جوش ہم میں بھی ہے۔ اور ہم صحابہ کیطرح چلا چلا کر دُنیا کو نبی کا نام سناتے پھرتے ہیں۔

ہمارے بعض دوست یہ تو بتلاتے ہیں کہ ایک علاقہ میں خیرات بٹ رہی ہے مگر اس اطلاع کا کیا فائدہ جب تک یہ نہ بتائیں کہ وہ خیرات فلاں گلی میں بٹ رہی ہے۔ دُنیا کو کھول کھول کر سناؤ کہ وہ نبی قادیان میں ہے اس کا نام **مرزا غلام احمد** تھا۔ اسے اتباع قرآن سے آنحضرت صلعم کی غلامی میں احمد کا درجہ دیا گیا۔ اسپر خدا کا کلام نازل ہوا۔ جو اس کی اتباع نہیں کریگا خدا اُسے ترقی نہیں دیگا

اپنے وعظوں اور لیکچروں میں پچھلے نشانات والی بات کا ذکر کریں مگر ان نشانات اور الہامات کا ذکر نہ کریں جو اس نبی پر نازل ہوئے یہ غلطی ہے۔ کوئی شخص موجودہ نقد کو چھوڑ کر ادھار نہیں لیتا جس کے پاس آج کی تازہ روٹی ہو وہ کل والی پر خوش نہیں ہوتا کل کے معجزات ہو چکے۔ اب تم آج کے معجزات دُنیا کے سامنے پیش کرو جو تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ان کے بارے میں آپ قسمیں کھا سکتے ہیں۔ لوگوں کو یقین دلا سکتے ہیں میں افسوس کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا ایک محدود سی جماعت ہے جو سستی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ میں نے حضرت صاحب کے وقت میں بھی بیعت کے خطوط دیکھے ہیں۔ اور اب بھی مجھے ایسا موقعہ ملا ہے۔ بہت کم بیعت کے خط پڑھے جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہم نے مسیح موعود کو بھلا دیا گویا کہ ہم نے سے دیکھا ہی نہیں یا کہ اس کی دُنیا کو ضرورت ہی نہ تھی حالانکہ اگر مسیح موعود کا ماننا اور اس کا ذکر اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری نہیں تو پھر خدا کے ملنے کے لئے رسولوں کے وجود کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور نبی کریم صلعم نے مسیح موعود کی پیشینگوئی کیوں فرمائی۔ کیا تم نے یہ بین نشان نہیں دیکھا کہ احمدیوں سے آریہ خوش ہوتے عیسائی خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ جہاں کہیں عیسائی کو معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہے تو اس نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ سب اسی مرد خدا کی برکت ہے۔ جب مرض میں کوئی نسخہ آزما لیا جاوے تو پھر اسے کوئی نہیں چھوڑتا۔ مگر تعجب ہے کہ ہم نے جس کے اتباع کی برکت کو مشاہدہ کیا اسے چھوڑ دیں یا اس کے ذکر کو معمولی بات سمجھیں اور دوسرے مسلمانوں کو کہتے پھریں ہم تم ایک ہیں۔ خدا کا شکر کرو اب تم قتل نہیں کئے جاتے۔ پھانسی نہیں دئے جاتے۔ مارے نہیں جاتے خدا تعالیٰ نے گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت پیدا کیا ہے کیوں ڈریں ہم کو تو چاہئے تھا ہدیٰ ہوتے اور صحابہ سے بڑھکر جوش و خروش دین اللہ کی اشاعت میں امن پسندی کیساتھ بتلاتے۔ اور خود چلکر لوگوں کی طرف نہ جاتے بلکہ لوگوں کو اپنے پاس بلاتے۔ اس مکان میں کون جاتا ہے جس کی چھت گرنے والی ہو۔ اُس دکان میں کون حصہ ڈالتا ہے جس کا دیوالہ نکل چکا ہو۔ پس کیا دانشمندی ہے کہ ہم جاکر دوستی کی بنیاد مداہنت سے ڈالیں۔ کہ آؤ ملکر تبلیغ کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب ہم مغضوب علیھم میں شامل ہونگے تو خدا کی نصرت بند ہو جائیگی۔ خدا ایک قوم کو کہے کہ میں تمھیں بڑا بناؤنگا اور پھر دہی قوم دوسروں کو جا لپٹے۔ یہ نتیجہ کے لحاظ سے اچھی بات نہیں۔

جس کے کپڑوں میں آگ لگ رہی ہو کوئی اس سے بغلگیر نہیں ہوتا بلکہ دُور سے اس پر پانی ڈالتے ہیں۔ اس کی آگ بجھاتے ہیں کیا یہ حضرت کا الہام یونہی جانیوالا ہے کہ میں تیرے متبعین کو ترقی دونگا اور تیرے سنگروں کی گردنیں ان کے آگے جھکی رہینگی بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ جس سے ظاہر ہے کہ بادشاہ خود بطیب خاطر احمدی ہوکر اس سلسلہ میں شامل ہونگے۔ اور وہ خود ماتحت ہونگے۔ ہمیں تلوار نہیں دیگی۔ مسیح موعود نے جہاد کی حرمت کا فتویٰ دیا پس بادشاہ خود ہمارا مذہب اختیار کرینگے۔ یہ نہیں کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوتے پھریں جنہوں نے خدا کے فرستادہ کی قدر نہیں کی۔ خدا تو سنجزی

۱۰ الذین یصدفون عن آیاتنا سُوۡءَ العذاب بما کانوا یصدفون۔ میں فرماتا ہے کہ ہم ظالموں کو ہلاک کردینگے۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ ہماری نصرت میں ہے تین طرف آگ لگی ہے۔ ایک ہی طرف خالی ہے اور یہ چوتھی طرف ہماری طرف ہے۔ کوئی بھاگ کر کدھر نکل سکتا ہے۔ ادھر ہی آئیگا۔ یہودیوں کی نسبت جو فتویٰ ہے۔ وہی مثیل یہود کے لئے اب جاری ہے۔ یعنی غضب الٰہی سے بچ نہیں سکتے۔ اور ضرور ہے کہ وہ ذلیل و قلیل ہوں۔ اور صرف اسی صورت میں ذلت و مسکنت سے بچیں کہ یا تو اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں یا مسیحی و ہندو ہو کر رہیں۔ الا بحبل من اللہ وحبل من الناس۔ پس ایسے مخالفوں میں پھر شامل ہونا یعنی جن سے نکلے ان میں پھر جانا واپس لوٹنا ہے۔ مگر ہم واپس ہونے کے لئے نہیں بلکہ قدم بڑھانے کے لئے ہیں۔

۵۔ ان الذین فرّقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شیء انما امرھم الی اللہ ثم ینبّئھم بما کانوا یفعلون۔

فرماتا ہے وہ جماعتیں جن میں تفرقہ پڑگیا اور وہ فرقے فرقے ہوگئے اے پاک انسان لست منھم فی شیء۔ تم اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو انما امرھم الی اللہ۔ خدا نے ان سے لڑنا اپنا کام کر لیا ہے۔ تم کو کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ ان کے پیچھے پڑو۔ ہمارا کام تو تبلیغ ہے نہیں مانتے تو سزا دینا خدا کا کام ہے۔ بادشاہ کیطرف سے جو پیغام پہنچانے آتے ہیں وہ لڑا نہیں کرتے۔ خدا نے فرمایا وجادلھم بالتی ھی احسن۔ ایسے طریق سے جس کا نتیجہ اچھا ہو۔ تم پیغام پہنچا دو۔ اب نہیں مانتے تو ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ایک بزرگ کا ذکر ہے کہ کسی کی نسبت سنا کہ شراب پیتا ہے۔ ایک دفعہ رات کو اس کے پاس گئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا اور اسے کہا کہ شراب چھوڑ دو۔ اس نے کہا کہ نہیں چھوڑتا۔ آپ نے کہا کہ اچھا مکان ہمارے پاس بیچ ڈالو اور خود کہیں اور چلے جاؤ۔ اُسے جواب دیا کہ مکان میرا ہے میں نہیں بیچتا۔ آپ نے کہا میں اُس مالک الملک بادشاہ کی حضور میں تیری شکایت کرونگا اسنے کہا کہ میں اس کے حضور میں تجھ سے زیادہ مقرب ہوں۔ تیری دال نہیں گلنے کی۔ چنانچہ جب گھبرا کر آپکے لئے بد دعا کی تو جناب باری تعالیٰ سے جواب ملا۔ خبردار یہ دعا نہ کرو ورنہ ہم تمھیں ہلاک کر دینگے اسوقت دوڑتے ہوئے اُس شخص کے پاس آئے اور معافی مانگی اور وجہ پوچھی اسنے کہا کہ جب تم گئے تو میرا دل پھٹ گیا اور میں بہت نادم ہوا اپنے عجز سے عرض کیا کہ اے میرے رب میں توبہ کرتا ہوں میں اس بچے کیطرح ہوں جو نادانی سے اپنی ماں سے دور جا پڑا۔ اب میں تیری حضور آتا ہوں تیری ہی تھوں کا فقیر ہوں تو خدا نے مجھے بخشدیا۔

غرض ہمیں یہ نہیں چاہئے کہ خدائی فوجدار بنیں۔ خدا جب فضلوں پر آتا ہے تو بڑے بڑے گنہ گاروں کو ایک ہی رات میں اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ بڑی نرمی بڑے پیار بڑے وسعت حوصلہ سے کام لیں اور تبلیغ کریں۔ جب ہمارے مخالف جو ہم سے سختی کرتے ہیں ہمارے سلسلہ میں آئینگے تو از خود شرمندہ ہونگے میں نے کئی لوگ ایسے دیکھے ہیں جنھوں نے حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے مگر شرم سے آنکھ اوپر نہیں اٹھا سکتے انھوں نے ایام مخالفت میں ہم سے بہت سختی کی۔

ہمیں کیا ضرورت ہے کہ خود ان کی سزا کا اہتمام کریں ہم کسیکو گالی دینگے تو وہ ہمیں دو دیگا۔ ہم پتھر مارینگے تو وہ ٹکا مارے گا۔ دیکھو طاعون سے کئی لاکھ مرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ طاعون ہماری وجہ سے ہے مگر ہمارا ایک بھی نہیں مار سکتے۔ ایک شخص ملکر اگر خود بدلہ نہ لے اور گورنمنٹ سے سزا دلا دے تو یہ نہایت ہی سیف طریق ہے پس ہمیں چاہئے کہ ہم لوگوں کی زیادتیوں اور ظلموں کی عرضی خدا کے حضور گذرانیں۔ وہ خود ہمارا بدلہ لیگا اور حتی الوسع مخلوق الٰہی پر شفقت کریں اور ان سے نیک سلوک کرتے رہیں۔

(۶) من جاء بالحسنة فله عشر امثالھا ومن جاء بالسیئة فلا یجزیٰ الا مثلھا وھم لا یظلمون

جو نیکی کرتا ہے وہ اجر میں دس گنا پا لیتا ہے۔ دُنیا میں ایک اچھا دانہ بو دو تو اس دانے کے بونے میں کئی دانے ملینگے لیکن ایک خراب دانہ بویا جائے تو وہ نہیں بڑھتا۔ اور اپنی جان میں تباہ ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیکی بہت پھیلتی ہے اور بدی اتنی نہیں پھیلتی۔

(۷) قل اننی ھدانی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما ملة ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین

کہدو یہ جو تعلیم ہے یہ سیدھا راستہ ہے جو مجھے میرے رب نے بتایا ہے۔ اور یہ استوار اور مضبوط راہ ابراہیم کی ہے اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا۔ جو والدین۔ عزیزوں۔ دوستوں رشتہ داروں سے ڈر کر یا ان کے پیار کی وجہ سے خدا کو چھوڑتا ہے وہ بھی مشرک ہے مگر ابراہیم ایسے مشرکوں سے نہ تھا۔ اس نے خدا کے لئے سب کو چھوڑ دیا۔ وہ ایسا موحد تھا کہ وہ یہ نہیں سمجھتا تھا کہ روٹی پیٹ بھرتی۔ بلکہ خدا پیٹ بھرتا ہے۔ پانی سے پیاس نہیں بجھتی بلکہ خدا ہی پیاس بجھاتا ہے۔ مرض ہوتا ہے تو میرے افعال کیوجہ سے۔ شفاء دیتا ہے تو اپنے فضل سے۔

(۸) قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له۔ وبذالک امرت وانا اول المسلمین

یہ حال ہے اس شخص کا جس کا جینا اور مرنا الله رب العالمین کے واسطے ہے۔ اس میں ایک تصوف کا نکتہ ہے وہ یہ کہ دو مدارج کا بیان ہے۔ فنا اور بقا۔ نسک۔ نسیکہ۔ قربانی کو کہتے ہیں۔ اور کپڑوں کو جو میل لگا ہے اسے دھو کر صاف کرنا۔ صلوٰۃ زندگی کا باعث ہے۔ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ عبادت جس سے انسان خدا تک پہنچتا ہے اس کے بھی دو درجے ہیں۔ ایک تو اس حالت میں مومن آجاتا ہے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اور ایک اس سے کم کہ یہ سمجھے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ جب انسان تن۔ من۔ دھن سے اللہ پر قربان ہو جاتا ہے تو فنا کے مقام سے گذر کر بقا کے درجے میں آتا ہے۔ صلوٰۃ کے مقابلہ میں محیای رکھا ہے اور نسکی کے مقابلہ میں مماتی لیعنے شخص کو اپنی نفسانی خواہشات قربان کر دیتا ہے اور اپنے دل کو دھو کر پاک و صاف بنا لیتا ہے۔ ایسی زندگی عطا ہوتی ہے جس پر راستے خدا ہی خدا نظر آتا ہے۔ یہ ابراہیم کی شان ہے۔ رسول کریم صلعم اعلان فرماتے ہیں کہ اس درجہ کو میں بھی پہنچا ہوں۔ پہلا درجہ ہے کہ حکم ہوتا ہے بچہ کو ذبح کرو۔ آپ بغیر عذر کے اس پر تیار ہیں حکم ہوتا ہے بیوی بچہ کو جنگل میں چھوڑ آؤ آپ اس پر بھی تیار ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے حضرت ابراہیم سے بڑھ کر لا شریک لہ کو دکھایا۔

مکہ کے کفار۔ مدینے کے منافق۔ یہود مجوس۔ مصر کے قبطی۔ شامی رسول اللہ کے مخالف تھے۔ بڑے بڑے مقابلہ آپ کے ہوئے مگر آپ نے اپنی پاک تعلیم کو چھپایا نہیں۔ بلکہ پانچ وقت چھتوں پر چڑھ چڑھ کر اعلان کی ہدایت فرمائی۔ آخر یہی شریر لوگ شرمسار ہو کر آپ کے حضور آئے۔ آپ نے پوچھا کہ تم سے کیا سلوک کیا جائے۔ تو گردنیں نیچی کئے ہوئے بولے جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا۔ آپ نے فرمایا لا تثریب علیکم الیوم۔ آپ کی ذات مجسم رحم تھی۔ طائف کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں کتنے میل دوڑ آیا اور مجھے معلوم نہ تھا کہ کدھر جا رہا ہوں۔ فرشتہ نے عرض کیا کہ اشارہ کی دیر ہے ابھی طائف کو اُلٹ دوں۔ آپ نے فرمایا میں اُمید کرتا ہوں اللہ انھیں نیک کر دیگا۔ آپ نے اپنی تعلیم کو اپنے عقائد کو کبھی نہیں چھپایا بلکہ پکار پکار کے کہا انا اول المسلمین میں خدا کا سب سے پہلا فرمانبردار اور اول درجہ کا مسلمان ہوں۔ ایک موقعہ کا ذکر ہے کہ آپ ایک درخت کے نیچے لیٹے تھے ایک شریر آیا اور آپ کی تلوار اُٹھا کر بولا۔ آپ کو کون بچا سکتا ہے تو آپ نے بڑے وثوق کیساتھ بلند آواز سے کہا الله۔ یہ سننا تھا کہ اس کے ہاتھ کانپ گئے اور تلوار گر پڑی۔ ایک جنگ میں آپ اکیلے رہ گئے بڑا نازک وقت تھا۔ چاروں طرف دشمنوں کا نرغہ مگر آپ بڑی جرأت کے ساتھ دشمنوں کے قریب ہو کر کہہ رہے ہیں انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب کہ دیکھو میں نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں۔ ہاں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ یہ ہمارا پاک رسول تھا جس نے نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے ہر فعل سے بتا دیا کہ لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین رسول اللہ کے کمالات اسقدر بلند تھے کہ اگر کوئی خدائی کے لائق ہو سکتا ہے تو رسول اللہ تھے۔ مگر آپ لا الہ الا اللہ کے ساتھ ساتھ تعلیم دیتے ہیں کہ محمد اللہ کا فرستادہ ہے۔ پھر کفار کو سنایا جاتا ہے یا ایها الکفرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین کہ میں تمہارے معبودان باطلہ کی کبھی پرستش نہیں کرتا۔ تمہارے لئے تمہارے اعمال کا بدلہ ہے اور میرے لئے میرے اعمال کا بدلہ۔ یہ فرق انشاء اللہ ظاہر ہو جائیگا۔ میں خدا کے فرمانبرداروں سے ہوں کوئی حکم ہو مجھے میری گردن اُٹھی ہوئی نہ پائیگا۔

(۹) قل اغیر الله ابغی ربا وهو رب کل شیء ولا تکسب کل نفس الا علیها ولا تزر وازرة وزر اخری ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما کنتم فیه تختلفون

یہ دلیل شرک کے خلاف دی ہے کوئی چیز دیکھ لو اس کا مدار دوسری شئے پر ہے۔ میں ہوں ہوا۔ روٹی۔ پانی کا محتاج ہوں۔ میں اپنا رب آپ نہیں۔ اسیطرح ہر چیز دوسرے کی محتاج ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ وہ اپنی رب آپ نہیں۔ فرداً فرداً یہ حالت ہے اور جماعت افراد ہی سے بنتی ہے۔ پس فرماتا ہے کہ میں تو اس رب کو مانتا ہوں جو سب کی ربوبیت کرتا ہے۔ بچہ پیچھے پیدا ہوتا ہے اور دودھ پہلے آتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی رب ہے۔ اسی طرح دُنیا میں اختلاف رب کی ہستی کا ثبوت ہے کیونکہ ہر چیز کو اس کے مناسب حال اسباب دئے ہیں۔ اور کسی کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ مثلاً درخت ہے اسکو پیر نہیں دئے کیونکہ ایک جگہ سے رزق لینا تھا انسان کو پیر دئے کیونکہ اس نے مختلف جگہوں سے رزق حاصل کرنا تھا۔ جانوروں کو حصول رزق کیواسطے پروں کی ضرورت تھی۔ پر عطا کئے۔ اونٹ کے لئے لمبی گردن اور اونچے قد کی ضرورت تھی تو ایسا ہی عطا فرمایا۔ بلی کو اونچا قد نہیں دیا۔ بکری کو اس کے مناسب۔ شیر کو اس کے مناسب اعضا عطا ہوئے یہ سب اختلاف ثابت کرتے ہیں کہ خدا ہے۔ پھر باوجود اختلاف کے ایک اتحاد بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی محور ہے جس پر یہ کام چل رہا ہے۔ ایک ہی رب ہے جو سب کی ربوبیت کر رہا ہے۔

مدرسے مختلف ہیں۔ پھر الگ الگ یونیورسٹیوں کے ماتحت ہیں لیکن دُنیا کا کارخانہ یوں نہیں اس کا انتظام ایک ہی طاقت کے ماتحت ہے۔ وہی خدا ہے جس نے اپنے فضل سے تمہیں توفیق دی۔ کہ تم ایک نبی کی اتباع کرو۔ پھر اس نے اپنے فضل سے تمہیں طاعون وزلزلہ سے محفوظ رکھا۔ اور تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔ سچ ہے ولا تکسب کل نفس الا علیها۔ تم نے ماننے کیوجہ سے تم پر انعام ہوا۔ انھوں نے نہ ماننے کیوجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا۔ اب کیسی ناشکری ہے کہ تم اس کی تعلیم کو نہ پھیلاؤ۔ تمہاری زندگیاں جس کی غلامی کی وجہ سے محفوظ ہیں اسی آقا کا ذکر نہ کرو۔ تو افسوس کی بات ہے۔

دو سوداگروں کے درمیان بھی میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ایک جنس ہی ہو تو بھی وہ کہتا ہے نہیں جی ہمارا غلہ خاص قسم کا ہے اور تم تو دونوں فریقوں میں بیّن فرق دیکھتے ہو اور پھر تم میں سے بعض ہیں جو کہتے ہیں کچھ فرق نہیں۔ کیا یہ فرق نہیں کہ تم ایک نبی کے متبع ہو۔ اور دوسری قوم ایک نبی کی مکذب ہے۔ پھر ایک اور فضل ہے کہ تم میں سچے خوابوں کا سلسلہ ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ مسیح کے زمانہ میں عورتیں اور بچے بھی نبوت کرینگے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ احمدی سلسلہ میں کوئی ایسا شخص نہیں کہ جسے کبھی نہ کبھی سچا خواب نہ آیا۔ یہ مابہ الامتیاز تمہارے اور تمہارے مخالفوں کے درمیان ہے۔

پھر میں پوچھتا ہوں کیا وہ نمازیں نہیں پڑھتے۔ ہم روزے نہیں رکھتے زکوۃ نہیں دیتے۔ پھر کیوں ان پر وہ فضل نہیں جو تم پر ہو رہے ہیں۔ تم طاعون سے بچائے جاتے ہو اور وہ نہیں بچتے۔

یاد رکھو اگر ہم مل کر ایک ہو گئے تو جو اُن سے سلوک ہوتا ہے وہی ہم سے ہوگا۔ ہم کنواں ہیں جو پیاسے ہیں وہ ہمارے پاس آئیں۔ کیونکہ پیاسا کنویں کے پاس آتا ہے۔ کنواں پیاسے کے پاس نہیں جاتا۔

یہ بھی یاد رکھو کہ مرزا صاحب نبی ہیں اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپ کی اتباع سے آپ کو نبوت کا درجہ ملا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ اور کتنے لوگ یہی درجہ پاوینگے۔ ہم انھیں کیوں نبی نہ کہیں۔ جب خدا نے انھیں نبی کہا ہے۔ چنانچہ آخری عمر کا الہام ہے کہ یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ اب ہم کہدیں کہ شرائط بیعت میں نہیں۔ کہ ہم انھیں نبی مانیں۔ تو یہ غلطی ہے۔ زنا نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ یہ تو مسلمان پہلے ہی سے مانتے آئے ہیں۔ جو جو فقرہ اس نے فرمایا وہ سب شرائط بیعت میں داخل ہے۔ جو مسیح موعود کے ایک لفظ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے وہ خدا کی درگاہ سے مردود ہے۔ خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا۔

جو کرتا خدا نے پہنایا ہے خدا ہی چھین سکتا ہے کسی کی کیا مجال ہے کہ ایسا کرے۔ فرماتے تھے کہ مجھکو رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ عثمان! تجھکو خدا ایک کرتہ پہنائیگا تو اُسے اُتارنا نہیں۔ سو آپ نے اسی وجہ سے خلافت سے الگ ہونے سے انکار کیا۔ لوطکی بیوی کانت من الغابرین ہوئی اور اس عذاب سے حصہ لیا۔ جو اس کی قوم پر نازل ہوا۔ وہ ان بدیوں میں مبتلا نہ تھی۔ مگر محض اس لئے کہ اس نے نبی کی صحبت کے تعلق کو چھوڑا۔ موسائیوں کی نسبت لکھا ہے کہ ان کو حکم تھا اپنے اپنے مکانوں پر سرخ نشان لکھا دو۔ تا عذاب سے ایک امتیاز کیوجہ سے محفوظ رہو۔ پس تم اپنے امتیازی نشان کو کیوں چھوڑتے ہو۔ تم ایک برگزیدہ کو نبی مانتے ہو اور تمھارے مخالف اس کا انکار کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کے زمانے میں ایک تجویز ہوئی کہ احمدی غیر احمدی ملکر تبلیغ کریں۔ مگر حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم کونسا اسلام پیش کروگے۔ کیا جو خدا نے تمھیں نشان دیئے۔ جو انعام خدا نے تم پر کیا وہ چھپاؤگے۔ یاد رکھو کہ کوئی کسی قبر میں نہیں پڑتا ہر ایک اپنا بوجھ خود اُٹھائیگا۔ کوئی حق سے بیزار ہے تو بھلا کیا تم اِن کے راضی کرنے کے لئے حق کا اقرار چھوڑدوگے یاد رکھو ایک وقت خدا کے حضور جاؤگے۔ تعلیم بھی خدا کی اور رنج بھی خدا ہی ہوگا۔ پس اگر تم خدا کے لئے اپنے بھائی کو چھوڑدوگے تو کیا وہ تمھاری مدد نہ کریگا۔ ضرور کریگا۔

(۱۰) وھو الذی جعلکم خلٰئف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ان ربک سریع العقاب وانہ لغفور رحیم۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلی امتوں کے بدلے تمھیں بھیجدیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ تم اس منصب خلافت کو کیسا نباہتے ہو۔ اس نے یکساں سب کو نہیں بنایا۔ دیکھو بیعت تو ہم سب نے کی مگر سب ملنے والے نور دین نہیں ہوتے۔ ایک ضمنی بات آگئی کہ استبازوں کی دعا کیسے قبول ہوتی ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ مجھے آپ سے فاروقی نسبت ہے دعا کریں کہ میری موت صدیقی موت ہو۔ معلوم نہیں حضرت صاحب نے کیا کیا دعائیں کیں کہ آپ کو خدا نے صدیق بنا دیا

فرماتا ہے کہ ہم نے تم پر فضل کیا تا تمھیں انعام دیدیں۔ مگر بد مالو گے تو یہی انعام موجب غضب الٰہی ہوجائیگا کیونکہ بلاء کے معنے ابتلاء کے ہوجائینگے۔

اللہ تعالیٰ تمھیں تمام ابتلاؤں۔ تمام مصیبتوں۔ تمام رنجوں۔ تمام قسم کی غفلتوں سے بچائے۔ ہمارا تفرقہ ہو تو دشمن سے جیسا کہ مومنوں کی تعریف میں فرمایا۔ اشداء علی الکفار اور محبت ہو تو آپس میں جیسا کہ اس نے فرمایا رحماء بینھم۔ اللہ نے یہاں دونوں صفتوں کو بیان فرمادیا ہے سریع العقاب اور غفور رحیم۔

ایک نبی

ہم میں بھی خدا کیطرف سے آیا۔ اگر اس کی اتباع کرینگے۔ تو وہی پھل پائینگے۔ جو صحابہ کرام کے لئے مقرر ہو چکے ہیں گویا وہ انعامات تو مقدر ہیں مگر ہماری طرف سے درخواست گذرانی باقی ہے جو اتمال کے پرچہ پر چاہیئے۔ اسوقت ایک دنیا کی نظریں ہماری طرف ہیں وہ سچی تعلیم جو خدا نے ہمیں دی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ بلا دھڑک بلا چھپائے۔ بلا کسی عذر کے تمام دنیا میں پہنچادیں۔ جب تک وہ تعلیم پہنچا کر ہم اتمام حجت نہ کرینگے کسی پر الزام نہیں دے سکتے کہ فلاں احمدی کیوں نہیں اور اس وقت تک عذاب الٰہی بھی نازل نہیں ہوسکتا۔ تم سارے جہان کے کان کھول کر سنادو یہ تمھارا فرض ہے۔ آگے اثر پیدا کرنا یا منوانا یہ خدا کے اختیار میں ہے تمھارے اختیار نہیں۔ جو سعید روحیں ہیں وہ تمھاری طرف آجائینگی۔

سرود غفور

تو بچالے اے خدا تو میں نہ بدکاروں میں ہوں
تو محافظ ہو مرا تو نیک کرداروں میں ہوں

یہ تو کس منہ سے کہوں تیرے طلبگاروں میں ہوں
ہاں ترے عشاق کے نعلیں برداروں میں ہوں

بارنا چیز اور احمد کا جن کے دل پر نقش ہے متصل
میں اُنھیں کے ہاں انھیں کے نازبرداروں میں ہوں

آستانے تک ترے عیسیٰ کے پہنچوں کس طرح
میں نہ نمبرداروں میں ہوں یا رب نہ سرداروں میں ہوں

وہ مئے عرفاں پلا اے ساقیٔ وحدت پرست
میں جسے چکھتے ہی بس تیرے طلبگاروں میں ہوں

جام صحت دے مسیحا تیری چشم نیم باز
ہاں ذرا ہو جائے گردش میں بھی بیماروں میں ہوں

بیغرض کب آتی ہے اب میرے لب پر کوئی بات
اُس کا دیوانہ ہوا ہوں جب سے ہشیاروں میں ہوں

حشر میں عرض کرنی ہے مسیح پاک سے
اک نگاہ لطف حضرت میں گنہگاروں میں ہوں

تا کجا سوز تپ غم تا کجا درد فراق
اے مسیحائے زماں مدت سے بیماروں میں ہوں

تو ہے جب غفار یا رب تو ہے جب آمرزگار
پھر مری تقصیر کیا میں کیوں گنہگاروں میں ہوں

عفو تیرا دیکھ کر عفت سے عار آئی مجھے
پارسائی کو سلام اب میں گنہگاروں میں ہوں

روز محشر کیوں نہ رکھوں تیری بخشش کی اُمید
احمدی تو ہوں اگرچہ میں گنہگاروں میں ہوں

روز محشر یاد رکھیئے گا مجھے میرے مسیح
گو گنہگاروں میں ہوں گو میں سیہ کاروں میں ہوں

اے خدا اسلام کے سچے عقیدوں پر چلا
میں اُسی محبوب دلکش کے طلبگاروں میں ہوں

یہ دعا مغفور کی ہے تجھسے یا رب روز و شب
بخشدے میری خطائیں میں خطاواروں میں ہوں

(رحم فرما لطف فرما میں خطاواروں میں ہوں)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

بیعت آج میں بذریعہ اس عریضے کے نورالدین کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اُن تمام شرائط کے ساتھ جن کیساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے یعنی تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری لیاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں [illegible]

استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ [illegible] رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع عام

جسقدر احمدی جماعت سے اسپروا ضح ہو کہ قادیان میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ ضعفا تعلیم دین کے لئے جمع رہتے ہیں جنکا گذارہ فقط لنگر پر ہوتا ہے۔ روٹی لنگر مسیح سے ملجاتی ہے لیکن کپڑے و دیگر حوائج ضروری جیسے دھوبی نائی وغیرہ کے لئے کچھ نہ کچھ کپڑے یا نقد کی بھی انہیں ضرورت پڑتی ہے جس کے لئے اس عاجز یعنی (ناصر نواب) نے کوشش کا ذمہ لیا ہے چنانچہ بعض احباب نے ان غربا و ضعفا کا حال معلوم کر کے اس عاجز کو ان کی خدمت کے لئے تھوڑا بہت ماہوار یا سالانہ دینا منظور فرمایا ہے نیز قادیان کے احمدیوں نے ضعفا کے لئے چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ حضرت صاحب کے انتقال کے بعد یہ کام اس عاجز نے شروع کیا ہے اور اس کام میں مجھے تھوڑی بہت کامیابی بھی اب تک ہوئی ہے۔ اور آئندہ زیادہ اُمید ہے چونکہ کام نفسانی جوش سے نہیں شروع کیا گیا اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ دن بدن اس میں زیادہ سے زیادہ برکت ہونے کی اُمید ہے۔ اکثر احباب پر یہ امر پوشیدہ تھا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اخبار میں درج کر کے کل احباب پر واضح اور مبرہن کر دیا جاوے تاکہ ہر ایک اہل وسعت احمدی ضعفا کے لئے حسب مقدور کچھ نہ کچھ عنایت فرما کر میری دستگیری فرماوے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔ پرانے جوتے پرانے کپڑے نقد جس قسم کی ہو۔ قرآن شریف و کتب دینیہ غرض جو کچھ ہو سکے عنایت فرماویں اور اس عاجز کو کسی خوشی و غمی کی تقریب پر فراموش نہ کریں یہ عاجز اور میرے ضعفا ان کے حق میں دعا کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ دعا کرتے رہینگے جسکا فائدہ انشاء اللہ تعالیٰ انھیں نظر آتا رہیگا اور یہ دینی خدمت ان کی خالی نہیں جائیگی اُمید ہے کہ لوگ ضرور متوجہ ہونگے اور پنبہ غفلت کانوں سے نکالکر میری عرض سنینگے۔ کوئی تعداد میں نہیں مقرر کرتا۔ ایک روپیہ۔ دس روپیہ۔ سو روپیہ ۸ر ۴ر ۲ر ۱ر ۸ر ر خواہ ماہانہ۔ سالانہ۔ ششماہی سہ ماہی بھیجا کریں نیا یا پرانا کپڑا۔ نیا یا پرانا جوتہ۔ کوئی قرآن شریف یا دینی کتاب جو کچھ میسر ہو وہ عطا فرما دیں۔ لیکن یہ چیزیں بنام اس عاجز کے ہوں

ناصر نواب از قادیان

العزیز علمی۔ ادبی تاریخی ماہوار رسالہ قیمت ۱۲ر سالانہ ملنے کا پتہ (بٹالہ ضلع گورداسپور) ۱۲

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا کامل ثبوت ہے ۹۰ صفحہ ۱ر اور ۲ر محصولڈاک دسی پی اور اعلیٰ قسم ۸ر سینکڑہ

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ ملائکہ۔ الیوم الآخر۔ انبیا و کتب تمام ارکان اصلی اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے قیمت ۲ر

حضرت حکیم الامت کے دوائی خانہ کے مجربات

جن کو ہم نے خود بھی تجربہ کیا ہے اور اپنے زیر علاج کئی مریضوں پر آزمایا ہے اور جن کے اجزا کو نہایت کوشش سے اصلی اور درست حالت میں تلاش کر کے مرکبات طیار کئے گئے ہیں فائدہ عام کے واسطے ان کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ مجربات تو بہت ہیں مگر ہم نے صرف وہ لکھے ہیں جن کے فوائد کے متعلق ہم خود بھی پوری تسلی کر چکے ہیں

حبوب دافع صرع مرگی جیسی سخت بیماری کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف ثابت ہوئی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۱۲/

حبوب آتشک۔ یہ گولیاں آتشک کے لئے بہت مفید ہیں قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ

حبوب دافع طحال تلی خواہ کسی قدر بڑھ گئی ہو ان گولیوں کے چند روزہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ پوری صحت ہو جائیگی قیمت فی ڈبیہ عہ دو روپیہ

سفوف سوزاک۔ سوزاک نیا ہو یا پرانا اس کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

دہن الحیات۔ ہاضم طعام کاسر ریاح درد دانت و درد اعصاب کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

امیر احمد قریشی از قادیان ضلع گورداسپور

---

(۱) براہین احمدیہ .... عہ
(۲) درثمین اُردو ۳ر
(۳) درثمین مکمل فارسی مجلد ۶ر غیر مجلد ۵ر
سنت احمدیہ مصنفہ قاضی اکمل ۴ر
کفارہ مصنفہ مفتی محمد صادق صاحب ۳ر
معیار الصادقین ۳ر
القول الصحیح ۱ر
شہادۃ القرآن ۲ر
سر الشہادتین ۱ر
شرائط بیعت عہ کے ۱۲۵ ر کے ۵۰ ۴ر کے ۲۵
اس سے کم فی کاپی ر
کتاب الصیام ۱ر
تفسیری نوٹ ۲۳ پارے از درس حضرۃ امیر المومنین ۲ر

دفتر بدر سے طلب کرو

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

۹ جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ہے ۲۹/۸

جب کبھی ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچتے تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑتی۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کا گھر والے رکھتے۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۹ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصل دوائی ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے

قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا پسلی کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ۔ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔

صدائے اقبال

۹/۲۴

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار زیر عنوان تجارت کا راز دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۱۲ر کر دی ہے تاکہ غریب بھائی بھی فائدہ اُٹھا دیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیگی وچولہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ر میں روانہ ہوگی۔

(۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب

(۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی اور درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت میری ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب آفس کھوٹیاں ضلع لائل پور

مفرح یاقوتی طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف وسستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بالے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان

بر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

جلد ۱۰

۲۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ ماگھ سمت ۶۷

نمبر ۱۳

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن

پچھلے اخبار میں بدھ تک کے حالات لکھے جا چکے ہیں بدھ کے دن حضرت صاحب کی طبیعت زیادہ تکلیف میں تھی قرار پایا کہ کوئی ڈاکٹر انگریز بھی برائے مشورہ لاہور امرتسر سے بلوایا جائے۔ چنانچہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی۔ مرزا خدا بخش صاحب اور مولوی صدر دین صاحب اس مطلب کے واسطے لاہور تشریف لے گئے اور وہاں کے احباب کے مشورہ سے ڈاکٹر میجر ہرڈ صاحب کو ساتھ لائے جو کہ جمعرات کے دن دوپہر کو یہاں پہنچے اور قریب تین گھنٹے کے حضرت صاحب کے پاس رہے۔ نبض دیکھی۔ تھرما میٹر لگایا۔ پیشاب کا امتحان کیا زخم کھول کر دیکھا اپنے ہاتھ سے ڈریس کیا ماشرا کے واسطے چہرے پر دوائی لگائی۔ خوراک تجویز کی اور ایک نسخہ پلانے کے واسطے لکھا۔ میجر صاحب نے حضرت صاحب کے متعلق بہت تشفی ظاہر کی۔ فرمایا نبض بہت اچھی ہے۔ اس میں پوری جوانی کی قوت اور توانائی ہے کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ زخم کی حالت اچھی ہے۔ تدریجاً بھر جائیگا۔ ماشرے کی تکلیف چار پانچ روز تک جاتی رہیگی غرض ہر طرح سے حالت قابل اطمینان ظاہر کی۔ اور قریب عصر کے چلے گئے۔ پچھلی رات کو حضرت صاحب نے فرمایا کہ دل پر کچھ بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔

وصیت

طبیعت بظاہر اچھی تھی تاہم احتیاطاً رات کو درمیان شب جمعرات و جمعہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قلم دوات کاغذ لاؤ۔ میں کچھ لکھ دوں پچھلی رات کا وقت تھا سوائے شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے کے جو دیگر رات کو وہاں رہنے والے خادم موجود تھے ان کو بھی باہر جانے کا حکم دیا۔ ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے کچھ لکھا اور اُسے ایک لفافہ میں بند کرا کر اپنا انگوٹھا لگایا۔ اور پھر ایک دوسرے کاغذ پر بھی کچھ لکھ کر وہ بھی ایک لفافہ میں بند کرا دیا۔ اس دوسرے کاغذ میں ایک سطر شیخ تیمور صاحب سے بھی لکھوائی اور نیچے اپنے دستخط کر دیئے اور ان کی اشاعت سے منع کیا۔ اسواسطے ہر دو کا مضمون شائع نہیں کیا گیا۔ اور اُمید ہے کہ حضرت صاحب کی زندگی میں اِن کی اشاعت کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو مدت تک خدام کے سر پر قائم رکھے۔ لیکن جب قوم پر مصیبت کا دن آئیگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن ہم سے بظاہر جدا ہوں اُسوقت اپنے مرشد کی علیحدگی کے غم سے جو افسردگی قوم پر چھائیگی اُسکو دور کر کے ملت احمدیہ میں دوبارہ زندگی پیدا کرنے والی اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ انھیں الفاظ کی ساتھ ثابت ہوگی۔ جو ان بند لفافوں میں درج ہیں۔

۲۱ جنوری ہفتہ کی رات کسقدر بے چینی رہی۔ کیونکہ زخم کے کورا فارم کے اثر کے سبب سے اتنک ہو جاتی تھی۔ آج ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی تشریف لائے اور خوشخبری دی کیا آج شام سے بخار نہیں ہے۔

۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء رات بڑے آرام سے گذری۔ بخار بند رات کو تھا نہ دن کو ہوا۔ آج ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب و حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ ان کی رخصت کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے چند کلمات فرمائے۔ جو کہ ڈاکٹر صاحب نے خود لکھ کر مجھے دیئے ہیں تاکہ فائدہ عام کے لئے درج اخبار کر دئے جائیں۔

نصیحت

خدا کا فضل ہے کہ دورہ ماشرا (اری سپلس) جو کہ دوبارہ چیرا دینے کے بعد چہرے پر ہو گیا تھا اب قریباً سب اُتر گیا ہے اور بخار بھی اُتر گیا ہے۔ طاقت پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے۔ غذا بھی خود کھا لیتے ہیں ہوش و حواس بالکل درست ہیں اور ہر طرح سے بیماری رو بصحت ہے آج قریب ساڑھے بارہ بجے دن کے جب میں رخصت ہونے لگا تو مینے پوچھا حضور کا دل کس چیز کو چاہتا ہے۔

آپ نے بجواب فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جاوے۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جاوے۔ پھر فرمایا کہ میرا اللہ راضی ہو۔ پھر فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم فرمانبردار رہو۔ اختلاف نہ کرو۔ جھگڑا نہ کرنا۔ پھر فرمایا میں دُنیا سے بہت سیر ہو چکا ہوں کوئی دُنیا کی خواہش نہیں مر جاؤں تو میرا مولا مجھ سے راضی ہو۔ فرمایا کہ سب کو سُنا دو۔

پھر فرمایا میں دُنیا کی پرواہ نہیں رکھتا مینے بہت کمایا۔ بہت کھایا۔ بہت خرچ کیا دنیا کی کوئی حرص باقی نہیں۔ پھر فرمایا مینے بہت کمایا بہت کھایا بہت پیا بہت دیا کوئی خواہش باقی نہیں کبھی کبھی صحت میں اس لئے چاہتا ہوں کہ گھبراہٹ میں ایمان نہ جاتا رہے۔ پھر بہت درد انگیز لہجہ میں فرمایا کہ اللہ تو راضی ہو جا پھر کئی بار فرمایا اللھم ارض عنی۔ اللھم ارض عنی اس کے بعد مینے عرض کی کہ میں حضور کے الفاظ سنا دیتا ہوں جب دوبارہ یہانتک سُنا چکا تو فرمایا مجھے شوق یہ ہے کہ

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

کہ میری جماعت میں تفرقہ ہو۔ دُنیا کوئی چیز نہیں۔ میں بہت راضی ہونگا اگر تم میں اتفاق ہو۔ میں سجدہ نہیں کرسکتا۔ پھر بھی سجدہ میں تمھارے لئے دُعائیں کرتا ہوں۔ میں نے تمھاری بھلائی کے لئے بہت دُعائیں کیں۔ مجھے طمع نہیں اور ہرگز نہیں۔ پھر فرمایا مجھے تم سے کوئی دنیا کا طمع نہیں۔ مجھے میرا مولیٰ بہت رازوں سے دیتا ہے اور ضرورت سے زیادہ دیتا ہے۔ خبردار جھگڑا نہ کرنا تفرقہ نہ کرنا اللہ تعالیٰ تمھیں برکت دیگا۔ اور اس میں تمھاری عزت اور طاقت باقی رہیگی۔ نہیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہیگا۔ پھر فرمایا کہ اگر میں نے کبھی کسی کو حکم دیا ہے تو اپنی دلی طمع سے حکم نہیں دیا۔ خدا کا حکم سمجھ کر دیا ہے۔ نمازیں پڑھو دعائیں مانگو دُعا بڑا ہتھیار ہے۔ تقویٰ کرو۔ بس۔ پھر فرمایا دُعائیں مانگو نماز پڑھو۔ بہت مسئلوں میں جھگڑے نہ کرو۔ جھگڑوں میں بہت نقصان ہوا ہے۔ بہت جھگڑا ہو تو خاموشی اختیار کرو۔ اور اپنے لئے اور دشمنوں کے لئے دعائیں کرو۔ پھر فرمایا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اکثر پڑھا کرو۔ قرآن کو مضبوط پکڑو۔ قرآن بہت پڑھو اور اُس پر عمل کرو۔ پھر فرمایا

رضیت باللہ ربًا و بالاسلام دینًا و بمحمدٍ رسولاً

اس کے بعد فرمایا۔ جاؤ حوالہ بخدا۔

خدا کے فضل سے صحت میں آپ ہر طرح سے ترقی کر رہے ہیں۔ پچھلے ایام کی نسبت آج حالت بہت بہتر ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے اُمید ہے کہ عنقریب انکو کلی صحت ہو جاویگی۔ آمین۔

خاکسار مرزا یعقوب بیگ (۲۲ - جنوری سنہ ۱۹۱۱ء)

۲۳ - جنوری - پیر کے دن طبیعت اچھی رہی

۲۴ - منگل جبکہ آخری کاپی اخبار کی لکھی جاتی ہے کل دن کو اور رات حضرت صاحب کی طبیعت اچھی رہی۔ بہت دوستوں کے خط آتے ہیں کہ حضرت کے حضور میں سنائے جاویں۔ مگر ڈاکٹر منع کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کو کسی قسم کی تکلیف دیجائے۔ اسواسطے عموماً خاموش لیٹے رہتے ہیں اور کوئی خطوط پیش نہیں کئے جاسکتے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب واپس قادیان آگئے ہیں۔ ۲۵ - جنوری بدھ طبیعت اچھی رہی کہ ورم اتر گیا ہے

شکریہ منشی فیاض علی صاحب کپورتھلے سے حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی مقیم سیالکوٹ کا شکریہ کرتے ہیں حکیم صاحب موصوف نے منشی صاحب کے فرزند کا علاج نہایت ہمدردی اور کوشش سے کیا اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے

اسلام گر مصنفہ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم جس میں مشنری عقائد کی اصلیت دکھائی گئی ہے۔ اور پادریوں کے سوال کے جواب لطیف پیرایہ میں دئے گئے ہیں۔ قیمت ۱ر فی نسخہ ملنے کا پتہ - امرتسر ہاتھی دروازہ - کوچہ تلوار بوگدھہ دفتر راجپوتانہ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم۔

احباب کیا مشورہ دیتے ہیں۔

بسبب علالت حضرت خلیفۃ المسیح ضمیمہ درس قرآن شریف قریبًا چھ ہفتہ سے بند ہے چونکہ حضرت صاحب کی طبیعت اس علالت میں ایسی ضعیف ہوگئی ہے کہ بعد غسل صحت بھی چند ہفتہ تک شاید درس نہ ہو سکے اسواسطے ضمیمہ درس کے متعلق چند باتیں ہمارے خیال میں آتی ہیں

اول جب تک دوبارہ درس جاری ہو سکے سردست بعض مفید اور ضروری مضامین جیسا کہ تقریر و خطبات حضرت مولوی محمد احسن صاحب - مضمون حضرت خواجہ صاحب ڈاک ولایت جو قریبًا دو سال کے عرصہ سے بوجہ عدم گنجائش قریبًا بند ہے بطور ضمیمہ کے چھاپی جائیں۔ اس طرح سے جلسہ کی تقریریں بھی جو آہستہ آہستہ نکل رہی ہیں۔ جلدی احباب کو پہنچ جائینگی اور دیگر مفید مضامین کے واسطے بھی گنجائش نکل آئیگی - چنانچہ اس ہفتہ سے بطور نمونہ اور تجربہ کے ایسا کیا بھی جاتا ہے۔ اس میں ایک اور بات قابل غور ہے - اور وہ یہ ہے کہ جو دوست یا ضمیمہ اخبار کے خریدار ہیں ان کو یہ تقریریں اور مضامین نہ پہنچ سکینگی سو اول تو ایسے خریدار بہت ہی کم ہیں اور جو ہیں ان کے واسطے یہ تجویز ہے کہ یہ ضمیمہ ان خریداروں کو بھی باقاعدہ روانہ کیا جائے - اور اس ضمیمہ کی قیمت جس قدر پرچے ہوں ۲ر ماہوار زائد ان کے حساب میں لکھ لی جائے یا وہ بذریعہ ٹکٹوں کے بھیجدیں - جن احباب کو یہ ضمیمہ لینا منظور نہو اُنھیں چاہئے کہ بذریعہ کارڈ کے اطلاع کردیں -

دوسری تجویز یہ ہے کہ جب تک حضرت صاحب دوبارہ درس شروع نہ کریں ضمیمہ بند رہے - اور پھر ہر ایک اخبار کے ساتھ بجائے دو ورق کے چار ورق کا ضمیمہ اتنا عرصہ نکلتا رہے جتنا عرصہ کہ بند رہے۔

تیسری تجویز یہ ہے کہ پچھلے سے ہُوئے درس کے نوٹوں سے بقیہ پارے مرتب کر کے ضمیمہ بدستور جاری رکھا جائے یہ ضمیمہ جو چھپ رہا ہے اس سال کے درس کا ہے مگر عاجز کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سنتے ہوئے بیس سال سے زائد عرصہ گذرا ہے اور بعض گذشتہ درسوں کی یادداشتیں موجود ہیں - ان سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ درس مرتب ہو سکتا ہے -

سردست پہلی تجویز پر عملدرآمد شروع کیا جاتا ہے - پھر اس کے متعلق جب رائیں جمع ہو جائینگی تو جو مناسب ہوگا کیا جائیگا۔

ریویو

مسدس ناصر سید ناصر علی صاحب نے بدعات محرم کے بیان میں لکھا ہے - حق یہ ہے کہ واقعی اسم بامسمیٰ فغان دل دردمند ہے - ۱۶ - صفحہ قیمت ۲ پائی - ۸ کاپیوں سے کم روانہ نہوگی - ملنے کا پتہ - سید معصوم علی - محلہ کیان اٹاوہ -

ٹریکٹ نمبر ۱۱ یہ ایک مسلمان داستان نام رسالہ ۸ صفحہ کا - منشی محمد معین صاحب کلرک چھاونی لاہور نے تالیف کیا ہے - اس میں مساجد بنانے کا راز - گرو نانک کے مسلمان اور نبی اکرم صلعم کے جگت گرو ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے۔ رسالہ قابل دید ہے -

احمدی الحق کے ایڈیٹر میر قاسم علی صاحب نے یہ رسالہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کے جواب میں ماہوار شائع کرنا شروع کیا ہے - عہ سالانہ قیمت واجبی ہے - حجم ۲۴ صفحہ رسالہ زیر ریویو میں اُمت محمدیہ کے مثل یہود ہو جانے کا ثبوت ہے - اُمید ہے کہ میر صاحب کا زور قلم اور ترکی بہ ترکی جواب **ابن خزرجو** کو اس کی بدزبانیوں کا مزا چکھا دیگا -

تعزیوں کی قسمیں

ہمارے احمدی بھائیوں کو شاید معلوم ہو کہ تعزیوں کی بھی کئی قسمیں ہیں - آگرہ اخبار لکھتا ہے -

(۱) مٹھائی کا تعزیہ - (خوب ایک پنتھ دو کاج)
(۲) سلمہ ستارہ کا جھوگلی لچائی کے کام کے تعزئے -
(۳) گھاس کا تعزیہ (۴) روئی کا تعزیہ (۵) کاٹھ کا تعزیہ -
(۶) قالین کا تعزیہ (۷) سن کا تعزیہ -

بزرگی بعلم است نہ بسال

بعض لوگوں کو صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی ریش مقدس اور معارف و نکات قرآنیہ و فصاحت و لیاقت اور زبان کی طلاقت دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ آپ کی عمر کم از کم تیس سال ہوگی - اسواسطے ہم صاحبزادگان کی عمر عام اطلاع کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں -

تاریخ پیدائش صاحبزادہ محمود احمد صاحب ۱۲ - جنوری سنہ ۱۸۸۹ء عمر ۲۲ سال
" " صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء عمر ۱۷ سال ۹ ماہ
" " صاحبزادہ شریف احمد صاحب ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۹۵ء عمر ۱۵ سال ۸ ماہ

ضرورت نکاح

ایک شریف خاندان کی دو نوجوان لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴ - ۱۵ سال ہے - رشتہ کی ضرورت ہے - درخواست کے ساتھ ۱ر کے ٹکٹ آدیں کسی صاحب کو پتہ نہیں بتایا جاویگا -

(درخواستیں مشتہر کے پاس پہنچا دی جائینگی - اور درخواست کنندہ کو مشتہر کا ایڈریس دیدیا جائیگا) (اس سے زیادہ بدر کی کوئی ذمہ واری نہیں)

سکرٹری صاحب کا خط

ذیل میں ہم جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کا ایک خط چھاپتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ تمام احمدی برادران اسپر کامل توجہ فرماوینگے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کانفرنس انجمنہائے احمدیہ کے اجلاس منعقدہ ۲- دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء میں منجملہ اور امور کے جو پیش ہوئے ایک اہم امر مجلس معتمدین کی یہ تجویز تھی کہ جملہ انجمن ہائے احمدیہ کوشش کریں کہ ان کے سب ممبران کم از کم بحساب دو پیسہ فی روپیہ اپنی ماہوار آمد میں سے سلسلہ کی چار بڑی مدات۔ یعنی لنگرخانہ ہائی اسکول مدرسہ احمدیہ اور اشاعت اسلام کے لئے چندہ دیں اور کہ ایسے معاونین کی تعداد کو دس ہزار تک پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ جس جوش اور اخلاص سے مختلف انجمنوں کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ صاحبان نے اس موقعہ پر اس تجویز کی تائید کی اس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ کانفرنس کی اس کی اس کا سوائی کی بنا پر جو اپیل میں آپکی خدمت میں اسوقت کرتا ہوں وہ بے سود نہوگی۔

گذشتہ سال کی آمد پر جب میں نظر کرتا ہوں جس کی اطلاع مفصل عنقریب آپ کو بذریعہ مطبوعہ رپورٹ پہنچیگی تو اس میں چار مدات مذکورہ بالا کی کل آمد اس سال کی ۰-۸- ۲۰۱۵۹ نظر آتی ہے جس میں سے نصف سے کچھ زیادہ یعنی ۳-۷- ۱۰۵۲۲ لنگرخانہ کی آمد ہے اور نصف سے کچھ کم باقی تینوں مدات کی تعلیم الاسلام ۶-۸- ۵۹۳۴- اشاعت اسلام ۹-۱۱- ۳۴۱۷ مدرسہ احمدیہ ۶-۱۲- ۱۲۷۳- ان میں سے دو مدات ایسی ہیں جن کی آمد کا ذریعہ سوائے چندہ کے کچھ نہیں یعنی لنگرخانہ اور مدرسہ احمدیہ۔ اور دو دوسری مدات یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں علاوہ چندہ کے سرکاری گرانٹ۔ عیدفنڈ۔ فیس کی آمد اور اشاعت اسلام میں فروخت رسالہ کی آمد علاوہ چندہ کے ہے جس کا نتیجہ یہ ہے جیساکہ رپورٹ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہائی سکول کو چھوڑکر جسکو مختلف قسموں کی مد پہنچنے سے دوسرے ذرائع سے خاصی آمد ہوجاتی ہے یعنی چار ہزار روپے کے قریب فیس کی آمد اور تین ہزار سے اوپر سرکاری گرانٹ اور عیدفنڈ کی آمد باقی تینوں مدات میں خرچ آمد سے بڑھتا رہا۔ اس طرح پرکہ اشاعت اسلام میں خرچ آمد سے ۸۷ ۹ زیادہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں ۱۱۹۹- اور لنگرخانہ میں ۱۰۲۵- یہ تو گذشتہ حالت ہے اور آئندہ کے لئے اس سے بھی زیادہ مشکلات نظر آتی ہیں۔ ایک مدرسہ احمدیہ کے لئے ہی ۵۹۴۴ یعنی قریبًا چھ ہزار روپیہ خرچ کا اس سال میں بکار ہے اور یہ خرچ سوائے چندہ کے اور کسی طرح پورا نہیں ہوسکتا۔ ادھر آمد کا اگر یہی حال ہے تو بارہ تیرہ سو سے بڑھنے کی اُمید کم ہے یہی وہ حالت ہے جسپر غور کرکے گذشتہ سے پیوستہ سال کی رپورٹ میں اس امر کی طرف احباب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ ہم انجمنوں کے ذریعے صرف دسہزار آدمیوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کرسکیں اور یہ دسہزار آدمی عہد کرلیں کہ وہ اپنی آمد میں سے دو پیسے فی روپیہ اس سلسلہ کی اغراض لنگرخانہ۔ مدرسہ احمدیہ و اشاعت اسلام کے لئے دینگے۔ تو پانچہزار روپے ماہوار یا ساٹھ ہزار روپے سالانہ کی مستقل آمد اس ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔"

اب ایک اور سال کا تجربہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہمیں اس تجویز کو عملی رنگ میں لانے کے لئے کوئی دن کیا کچھ گھنٹے بھی ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔ اور جس طرح ممکن ہو اس تجویز کو عملی جامہ بہت جلد پہنانا چاہئے۔ مجلس معتمدین اور پھر کانفرنس انجمنہائے احمدیہ نے بھی اس ضرورت کو سخت محسوس کیا ہے اور اس لئے ان سب باتوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرکے میں یہ درخواست آپ کی خدمت میں کرتا ہوں کہ آپ اس امر کو کسی قریب تر اجلاس انجمن میں پیش کرکے ان سب احباب کو جو اس سلسلہ میں شامل ہیں پرزور تحریک کریں کہ وہ اس تجویز پر کاربند ہوں۔ مانا کہ ہماری کوئی قہری حکومت نہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرسکتے کہ ضرور اتنا چندہ دو اور وعدہ کرکے وقت پر نہ دے تو ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ ہم جبرًا اس موعودہ رقم کو بھی وصول کرسکیں۔ لیکن کیا اس سلسلہ میں جو لوگ داخل ہوتے ہیں وہ جبرًا ہوئے ہیں یا اب اُن کو کوئی مجبور کرسکتا ہے کہ وہ اس میں شامل رہیں۔ ہمارے جو احباب انشراح صدر سے اس سلسلہ میں شامل ہیں۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ سب احباب انشراح صدر ہی سے اس میں شامل ہیں کیا وہ اس بات سے ناواقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس سلسلہ کو اس زمانہ میں قائم کرنی کی غرض سے ہی خدمت اسلام اگر اس میں ہوکر بھی ہم خدمت اسلام میں حصہ نہیں لیتے تو عملی رنگ میں ہم اس سلسلہ میں نہیں کہلا سکتے۔ اور فرضی طور پر ایک ایسے سلسلہ میں رہنے سے حاصل کیا ہے جو دُنیا کیطرف سے مورد طعن و ملامت ہورہا ہے اور تکفیر کا نشانہ بن رہا ہے۔ ایمانی رنگ میں یہ ماننا کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے اور وہی مسیح و مہدی تھے جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا اور عملی رنگ میں اسلام کی خدمت میں لگے رہنا یہ دونوں امر سلسلہ میں شمولیت کے لئے ضروری ہیں۔

جیساکہ اگر یہ سلسلہ خدانخواستہ خدمت اسلام کے کام کو چھوڑ دے تو پھر یہ مسیح موعود کا سلسلہ نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح پر اگر کوئی شخص سلسلہ میں شامل ہوکر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہے تو پھر یہ مسیح موعود کا سلسلہ نہیں کہلا سکتا اسی طرح پر اگر کوئی شخص اس سلسلہ میں شامل ہوکر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہے تو وہ بھی عملی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔ خدمت اسلام کے کیا کیا پہلو ہیں ان کی بنیاد خود بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھدی ہے۔ اور انہی کاموں میں حصہ لیکر ہم عملی طور پر اس سلسلہ میں داخل ہوسکتے ہیں۔ انہی کاموں کو چلانے کے لئے ایک یہ تجویز ہے جو اس وقت آپ کی خدمت میں پیش کیجاتی ہے۔

دو پیسے فی روپیہ اپنی آمد میں سے اس سلسلہ کے لئے کاٹ دینا کوئی ایسی درخواست نہیں جسے غریب سے غریب شخص بھی جو اس سلسلہ میں شامل ہے پورا نہ کرسکتا ہو۔ یہ کوئی جان کی قربانی نہیں۔ کوئی عزت و وجاہت کی قربانی نہیں۔ ان بڑی بڑی دنیوی اُمیدوں کی قربانی نہیں جو ہر ایک دل میں چھپتی ہیں ہاں ایک مالی قربانی ہے اور وہ بھی بہت چھوٹے پیمانہ پر۔ مگر یاد رکھو کہ اس تمہاری چھوٹی سی قربانی سے دنیا میں عظیم الشان کام ہوسکتے ہیں کتنی چھوٹی سی بات ہے جو شخص سولہ روپیہ ماہوار کماتا ہے وہ یہی سمجھ لے کہ میں سولہ نہیں ساڑھے پندرہ کماتا ہوں جو بتیس روپیہ کماتا ہے وہ اپنے نفس کو آسانی سے سمجھا سکتا ہے کہ میں بتیس نہیں اکتیس کماتا ہوں۔ یاد رکھو کہ اس چھوٹے سے حصہ کے کاٹ دینے میں تمہارا نقصان کوئی نہیں اور فائدہ بہت سے ہیں۔ اس حصہ کے خدا کی راہ میں خلوص نیت سے کاٹ دینے سے تمہارے اموال پاک ہوجائینگے اور ان میں برکت ہوگی۔ تمہارے ایمان عملی رنگ اختیار کرکے مضبوط ہوجائینگے۔ تم انصار اللہ کہلاؤگے۔ تم دنیا میں بڑے بڑے کاموں کو سرانجام دیکر ایک بڑی قوم بنجاؤگے۔ تم اللہ کے نزدیک اجر و ثواب کے مستحق ٹھہروگے تم سے پہلے ان لوگوں نے جن کے نقش قدم پر تمہیں چلنے کا دعویٰ ہے وہ وہ قربانیاں کرکے دکھائی ہیں۔ کہ مانوں گھروں جائدادوں قریبیوں۔ رشتہ داروں عزت و وجاہت سب کچھ قربان کرکے آخر جانیں بھی قربان کردیں۔ ان کے نام آسمان پر روشن ستاروں کی طرح دنیا کے آخر تک چمکینگے۔ ان مثالوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور اسی راہ پر قدم مارنے کی کوشش کرو۔ اگر تم میں سے وہ اشخاص ہیں جنھوں نے

اپنی کُل کی کُل اُمیدوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا جنھوں نے اپنے مالوں کے بڑے حصّے کو خدا کی راہ میں صرف کر دیا۔ تو تم خود ہی غور کر کے دیکھ لو کہ آیا وہ فی الواقع دُنیا میں غریب و ذلیل ہو گئے اور معیشت کی تنگی اُنپر وارد ہو گئی؟ اور اگر تم میں سے وہ اشخاص ہیں جنھوں نے اپنے مالوں کے کسی معتد بہ حصّہ کو اس راہ میں آجتک صرف نہیں کیا تو کیا وہ اس کے نہ دینے سے دُنیا میں معزز اور امیر بن گئے ہیں؟ یہ مال جو تم کماتے ہو یہ تو کسی نہ کسی طرح فنا ہوتے چلے ہی جائینگے مبارک ہے وہ جو ان کے کسی حصّہ کو قربان کر دیتا ہے کیونکہ یہی وہ حصّہ ہے جو بیج کیطرح بویا جاتا ہے اور جو آخر کار وہ ثمر لاتا ہے جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اب بھی گذشتہ نُقصان کی تلافی کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ ہمت کے آگے سب مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں؛

یاد رہے کہ اس تحریک سے یہ غرض ہے کہ (۱) جو احباب اتبک چندہ نہیں دیتے یا دو پیسے فی روپیہ یعنی اپنی آمد کے بتیسویں حصہ سے کم چندہ دیتے ہیں ان سے کم از کم اس حساب سے چندہ لیا جاوے نہ یہ کہ جو احباب اب زیادہ چندہ دیتے ہیں وہ اسے کم کر دیں (۲) چندہ کی وصولی باقاعدہ ماہوار ہو جاوے۔ دینے والے بھی یہ کوشش کریں کہ مہینے کے مہینے اس رقم کو شروع ہی سے کاٹ کر الگ کر دیں اور وصول کرنے والے بھی یہ کوشش کریں کہ وہ دوسرے مہینے تک بقایا نہ رہنے دیں کیونکہ اس طرح سے دینے والے کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ (۳) نئی فہرستیں اگر ممکن ہو تو ۳۱۔ جنوری تک ورنہ اخیر فروری تک ضرور دفتر سکرٹری میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ یہاں بھی حساب کتاب معہ چندہ دہندگان کا کھول دیا جاوے۔ اور بقایا وغیرہ کا مطالبہ کیا جاسکے؛

نوٹ جو احباب وصیت کی رُو سے دسواں حصہ آمد دیتے ہیں ان کے سب چندے اسی دسویں حصہ میں شامل سمجھے جاوینگے؛

نوٹ یہ نہایت ضروری ہے کہ اس جلسہ انجمن میں سب احباب کو جمع کرنے کی کوشش کی جاوے۔ اور جو نہ شامل ہو سکیں اُن کو اس تجویز میں شامل کرنے کے لئے ہر ایک انجمن میں سے ایسے دو تین مستعد احباب جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ یہ جوش ڈالے ان کے پاس گھروں میں جاویں اور حتی الوسع یہ کوشش ہو کہ کوئی فرد اس سے باہر نہ رہے۔ والسلام

خاکسار **محمد علی** - سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۱۰۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

گذرا ہوا زمانہ

(از ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیّر)

آتا ہے یاد مجھ کو دارالاماں میں آنا — دارالاماں میں آنا احمدؐ کا خود بُلانا
کچھ تھوڑا تھوڑا کر کے اکسال بھر بچانا — تھوڑا سا خرچ کر کے ڈھیروں ثواب کمانا
اپنے مسیح کا پھر مسجد کی چھت پہ آنا — اُس منہ کو دیکھتے ہی دل کا سرور پانا
احباب سارے لیکر دربار کا لگانا — تشریف آپ رکھ کر وہ انجمن سجانا
کر میٹھی میٹھی باتیں حضرت کا مُسکرانا — غنچوں کا اپنے دل کے دم دم پہ کِھلتے جانا
اللہ کی معرفت کا وہ کھولنا خزانہ — بھرپور سبکو کرنا ان گنت زر لُٹانا
آہ یاد آیا مجھکو ان پاؤں کا دبانا — کندھوں پہ اولیا کے لا بد ہے جنکا آنا
احمد کی خاکپا ہوں مولا مجھے سجانا — محشر میں یاد رکھنا ان پاؤں کا دبانا (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا نکتہ نواز ہے

۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کی گذشتہ شب کو یہ عاجز کسی سبب سے بیدار رہا تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہ سخت سردیوں کے دن ہیں اور اکثر بھائیوں کے پاس جو تحصیل رضاء الٰہی کے لئے قادیان میں آئے ہیں لحاف نہیں ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی مسافر دوسرے تیسرے روز ایسا اور آجاتا ہے جس کے پاس بستر وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔ اب تک ۲۷ لحاف اس عاجز نے بنائے ہیں کچھ خلیفۃ المسیح نے بھی بنوائے ہیں۔ نیز چندہ کمیٹی نے کل شاید چالیس پچاس انتھا درجہ ہونگے۔ لیکن قادیان میں کم از کم سو ضعفاء جمع ہیں اور آئندہ آمد کا دروازہ کھُلا ہے اور سردیاں امسال حد سے زیادہ پڑی ہیں اور بارشیں پیچھا نہیں چھوڑتیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال سرما کا موسم مقدار سے زیادہ دیر تک رہیگا۔ نیچے تو بیچارے مُسافر کسیر گھاس بچھا لیتے ہیں۔ لیکن اوپر کے لئے ضرور آجکل لحاف چاہئیں جن کی بہت کمی ہے۔ اس لئے مسافر اور ضعفاء مجھ سے مانگتے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ میں ضعفاء کا مہتمم بن بیٹھا ہوں۔ مگر میں حیران ہوں کہ اب لحاف ہو چکے اور ہنوز مانگ باقی ہے۔ میں کیا کروں اس پریشانی میں میری نیند اُچاٹ ہو گئی اور بیقراری بڑھنے لگی۔ یہانتک کہ میں چشم پر آب ہو گیا میرے دل نے اپنے مالک رب کیطرف رجوع کیا اور خواہش پیدا ہوئی کہ اس معاملہ میں اس طرف سے کچھ مدد ملے۔ اسوقت میرے دل میں کچھ القا ہوا جس سے میں اطمینان پاکر سو رہا۔ صبح کو میں نے بعد نماز اپنے دوستوں سے مسجد میں اس طرح اظہار کیا کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ زانیہ تھی وہ کہیں جاتی تھی کہ راہ میں اتفاقاً وہ کسی کنوئیں میں پانی پینے کے لئے اُتری جس میں لوگ اُترکر پانی پیا کرتے تھے۔ جب وہ پانی پیکر اوپر آئی تو اس نے دیکھا کہ ایک کُتا شدت پیاس سے کیچڑ چاٹتا ہے اُس عورت کے دل میں اُس کُتے کی حالت پر رحم آیا اور وہ دوبارہ کنوئیں میں اُتری۔ اور اپنے پاؤں کے موزہ میں پانی بھر کر مُنہ سے پکڑ کر اوپر چڑھی۔ اور اُس کُتے کو پانی پلایا۔ اُس زانیہ کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ ایسا راضی ہوا کہ اسکو بہشت میں داخل کر دیا۔ یعنی اس فعل نیک کی برکت سے وہ تائب ہوئی اور بعد مرنے کے جنت میں داخل ہوئی؛

اب میں اپنے عزیز دوستوں احمدیوں سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے احمدی بھائی اُس بنی اسرائیل کی زانیہ سے اپنے آپ کو بہتر سمجھتے یا بہتر بنانا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اور شفقت علیٰ خلق اللہ معاذ اللہ کیا ان میں اس زانیہ سے بھی کم ہے اور یہ ہمارے بھائی احمدی اپنے احمدی بھائیوں کو جو دور دراز ملکوں سے تحصیل رضائے الٰہی کے لئے قادیان میں جمع ہیں اس کُتے جیسا بھی نہیں سمجھتے جسکو رحم کر کے اس زانیہ نے جنت حاصل کی تھی اور کیا ہمارے بھائی جنت حاصل کرنے کے خواہشمند نہیں بیشک ہمارے بھائی اپنے بھائیوں کو کُتے سے زیادہ پیارا سمجھتے اور ضرور بہشت کے بھی خواہشمند ہیں لیکن مجھے خیال ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی بیکسی پر مطلع نہیں ہیں۔ لہذا میں انھیں مطلع کرتا ہوں کہ موسم سخت سرما کا ہے اور ہنوز جاتا نظر نہیں آتا اور لحاف و کمّل کی یہاں نہایت ضرورت ہے۔ کل احمدی جماعت توجہ فرماوے۔ لحاف کمّل یا روپیہ سے ہماری مدد کرے۔ جسقدر جلد ممکن ہو ہمارے احمدی دوست ہماری دستگیری فرماویں۔ روپیہ بھیجیں تاکہ ہم خود لحاف بنالیں یا لحاف و کمّل خود بناکر و خرید کر عنایت کریں۔ ایسا نہو تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مار گزیدہ مردہ شود۔ حدیث شریف میں ہے من لا یرحم لا یرحم جو کسی پر رحم نہیں کرتا اُسپر خدا بھی رحم نہیں فرماتا۔ وما علینا الا البلاغ

المشتھر **ناصر نواب** قادیان ۱۵۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلسہ مذاہب منعقدہ الہ آباد

اور

ہماری شمولیت

(از ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب)

یہ خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اسلامی خدمت کے لئے خدا تعالیٰ نے محض احمدی جماعت کو چن لیا ہے ایک اہل بصیرت کے لئے یہ ایک غور کا مقام ہے اگر یہ سلسلہ سلسلہ حقہ نہ ہوتا۔ تو ممکن تھا کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کے بانی مبانی اور اوس کے بعد اس کے مختلف افراد کے شامل حال نصرت و فتحمندی کر دیتا۔ خود حضرت اقدس کے زمانے میں جب کبھی مذاہب غیر کے ساتھ اسلام کا معاملہ آپڑا تو حضرت کے ہاتھ سے ہی اسلام کو فتح نصیب ہوئی اور آپ کے بعد بھی یہی حالت ہوئی ابھی وہ کامیابی جو خدا تعالیٰ نے اسلام کو احمدی قلم و دماغ کے ذریعہ عطا کی اور جس طرح حضرۃ قبلہ مولوی محمد علی صاحب کی قلم کا نکلا ہوا مضمون کلکتہ میں سب دیگر مضامین پر غالب آیا۔ اس کی خوشی پر ہم ابھی سجدات شکر ادا کر رہے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک اور موقعہ پہلے سے بھی دو چند خوشی کا عطا فرمایا۔ الہ آباد میں پھر کانفرنس (
) کا انتظام ہوا اور امسال جہاں مولوی محمد علی صاحب کو مدعو کیا گیا وہاں جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو بھی منتظمان جلسہ نے الگ طور پر مدعو کیا۔ علاوہ ازیں لاہور۔ علی گڑھ کے بعض مشاہیر قوم نے براستفسار سکرٹری جلسہ مذاہب خواجہ صاحب کو ہی اس کام کے لئے موزون قرار دیا۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب تو دیگر کارہائے ضروری کے باعث الہ آباد نہ جاسکے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے حضرت ماسٹر صدر الدین صاحب کو مولوی محمد علی صاحب کا مضمون پڑھنے کے لئے تجویز کیا۔ سات جنوری کی دوپہر کو خواجہ صاحب اور ماسٹر صاحب کی معیت میں عاجز راقم بھی الہ آباد کو روانہ ہوا۔ یہ سفر نہائت ہی خوشی اور سرور قلب کا موجب ہوا۔ فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کا ایک عجیب غریب نقشہ قدم قدم پر نظر آیا۔ ایک خاصی تعداد احمدی برادران کی مشائعت کے طور پر ہمارے ساتھ تھی جنہوں نے ہماری کامیابی کے لئے بہت رو رو کر جناب باری میں دعا کی۔ جو دعا یقیناً مقبول ہوئی۔ امرتسر پہنچ کر سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراسی جو مدراس کو جا رہے تھے۔ آملے۔ سیٹھ صاحب نے الہ آباد تک ہمارا ساتھ دیا۔ تمام راہ اس پیرانہ سالی میں آپ کی زندہ دلی ہم نوجوانوں میں ایک تازہ زندگی کا روح پھونکتی تھی۔ خواجہ صاحب کے ساتھ سیٹھ صاحب کو خاص اونس معلوم ہوتا تھا وہ بار بار خواجہ صاحب کی خدمات کو یاد کرتے جو حضرت اقدس کی زندگی میں انہوں نے کیں اور حضرت اقدس مغفور کی خاص شفقت کو جو خواجہ صاحب کے حال پر مبذول تھی ذکر کرتے اور فرماتے کہ یہ اس خدمت اور شفقت کا نتیجہ ہے کہ ہمارے سلسلہ میں خاص کام کے لئے خدا تعالےٰ نے ان کو چن لیا ہے۔ سیٹھ صاحب نے بہت نصیحت آمیز فقرہ فرمائے۔ اور خواجہ صاحب کو کہا کہ ہمیشہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کو نظر بد اور نظر حسد سے محفوظ رکھے آمین۔ آپنے وہ کام سر پر لیا ہے جس کا نبھانا محض اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ آمین۔

انبالہ کے اسٹیشن پر پہنچ کر برادر محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کمسریٹ کے صاحبزادہ معہ دیگر احباب موجود تھے معلوم ہوا کہ برادر محمد یوسف وہاں نہیں تھے لیکن ان کی غیر حاضری صرف اس لئے محسوس ہوئی کہ ان کی زیارت نہ ہوسکی۔ والا آپ کے صاحبزادہ نے حد درجہ کی محبت کا ثبوت دیا اور مہمان نوازی کے تمام مراسم بجا لائے۔ عمدہ سے عمدہ کھانے اونھوں نے ہمیں کھانے کو دئے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے اور اس روح پر فتوح کی برکات کو یاد کرتے ہم انبالہ سے رخصت ہوئے جس نے یہ یگانگت اور اخوت ہم میں پیدا کر رکھی ہے۔

ماسٹر صدر الدین صاحب ہی اس قافلہ کے امیر تھے اور آپ ہی ہمارے امام تھے۔ ہم نے ریلوں میں بھی باجماعت نمازیں پڑہیں۔ خواجہ صاحب کا خیال تھا کہ ہم گاڑی کو ریزرو کرالیں۔ لیکن وہ تو نہ ہوسکا۔ خدا تعالیٰ نے ویسے ہی گاڑی ریزرو کردی۔ سارے راہ میں کوئی بھی ہماری گاڑی میں نہ آیا۔ ہاں کان پور میں ایک برہمن پنڈت ہماری گاڑی میں آگئے جس کا ذکر موقعہ پر کیا جاویگا۔

انبالہ سے رخصت ہوکر بعد از فراغت نماز ہم سب سوگئے رات بہت گذر گئی تھی۔ ٹنڈلے کے قریب ہم جاگ پڑے جہاں نوافل میں مشغول ہوکر کامیابی کے لئے بہت رو رو کر دعائیں مانگیں۔ طلوع آفتاب سے پہلے ہم اٹاوہ کے اسٹیشن پر پہنچے اور برادران سلسلہ کا وہ سلوک دیکھا کہ جس کا ہم کو وہم بھی نہ تھا یہ سردی کا موسم اور صبح کا وقت۔ برادر صادق حسین صاحب کی طرف سے چار پراٹھے سموسہ اور نہائت عمدہ گوشت پکا ہوا اسٹیشن پر موجود تھا۔ چا کو گرم کرنے کے لئے انگیٹھی اور کوئلہ ہمراہ تھے۔ کھانے کو تو خدا ہر جگہ اچھے سے اچھا دیتا ہے اور دیگا۔ لیکن اس اخلاص اور محبت کو دیکھ کر جو ہمارے بھائی ہم سے رکھتے ہیں بار بار خدا تعالیٰ کی جناب میں سجدات شکر ادا کرنے کو دل چاہتا تھا۔

برادر صادق حسین صاحب وکیل کی محبت سے فائدہ اٹھا کر ہم آگے چلے۔ کان پور نو بجے کے بعد گاڑی پہنچی۔ اسٹیشن پر بھائی معراج الدین صاحب سینیٹری انسپکٹر کان پور معہ دیگر احمدی احباب کے موجود تھے اونھوں نے ہمارے کھانے کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔ کھانے کا وقت بھی آچکا تھا۔ ہم تردد میں تھے کہ ایک پنڈت جی مہاراج گاڑی میں آگئے۔ ہم نے تو نہائت خوشی سے ان کا استقبال کیا اور ان کو کہا کہ وہ ہمارے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاویں۔ لیکن جب اون کے مشام میں اس پرشاد کی خوشبو پہنچی تو انھوں نے گاڑی کو چھوڑنا ہی پسند کیا۔ خواجہ صاحب نے اس موقعہ پر فرمایا۔ کہ عجب انقلاب ہے۔ کہ رگوید کے دیوتاؤں کو تو اس مہا پرشاد کے لئے اکاش سے بلاتے ہیں اور وہ بالفاظ رگوید اس مہا پرشاد کی خوشبو کے لئے اپنے نتھنوں کو کھولیں اور یہ پنڈت جی جو اون کے پجاری ہیں آج اسی سید الطعام لحم کی خوشبو سے بھاگ جاویں شاید اسی لئے ان دیوتاؤں نے بھی ان کو چھوڑ دیا۔

کان پور سے روانہ ہوکر آخر کار گاڑی ایک بجے دوپہر کے الہ آباد پہونچی جہاں سے ہم سیٹھ صاحب سے بادیدہ نم جدا ہوئے۔ سیٹھ صاحب کی تھوڑی سی ہم سفری نے کچھ ایسی محبت ہمارے سینوں میں بھر دی کہ اون کی اس جلد جدائی نے ہماری آنکھیں پر نم کر دیں۔ اسٹیشن پر برادران الہ آباد استقبالاً موجود تھے۔ جن کا ذکر انشاء اللہ آخر میں کیا جاویگا۔ دو بجے کے قریب ہم فرودگاہ میں پہونچے۔ چار سے فارغ ہوکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے ادا کیگئی۔ چار بجے شام کے قریب ہم سب منتظمین جلسہ کی ملاقات کو گئے وہ نہایت ہی خوش اخلاقی سے پیش آئے معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کا پرچہ ابھی اون تک پہونچا ہی نہیں تھا اور مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ بھی ایک دن پہلے پہونچا تھا۔ بہرحال خواجہ صاحب کے پرچہ کی نقل اون کے پاس موجود تھی۔ مسٹر سارداچرن متر جو ہائیکورٹ کلکتہ کے جج رہ چکے ہیں اور جو دراصل اس جلسہ

کی رُوح رواں ہیں وہ خواجہ صاحب کی آمد سن کر ملنے آئے اور نہایت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو پرانے دوست ہیں اور یقین ہے کہ یہ دوستی مستحکم ہوگی اونھوں نے یہ بھی کہا کہ ہم خصوصاً آپ کی طرف معاملہ گاؤکشی میں نگاہ رکھتے ہیں اور ہم کو مدد کی امید ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو آپ لوگوں کے اختیار میں ہے۔ ہمارے مرشد و آقا نے آپ کو پیغام صلح دے رکھا ہے اور اس کی بعض شرائط کے پورا ہونے پر آپکے ساتھ چار لاکھ سے زیادہ احمدیوں کی ہمدردی معاملہ گاؤکشی میں ہو سکتی ہے۔

اِدھر اُدھر کی اور گفتگو ہوئی اور ہم اپنی فرودگاہ میں آ گئے یہ ۸ ماہ جنوری تھی اور اسی شام کو خواجہ صاحب کا لکچر مسلم کلب الٰہ آباد میں تھا۔ لیکچر کا مضمون تھا "زندہ اور کامل نبی" یہ کلب دراصل مسلمان تعلیم یافتہ جماعت کی طرف سے ہے۔ اور لکچر میں بھی کثرت سے تعلیم یافتہ نوجوان ہی نظر آئے اس کلب نے تو اس مکان کو لکچر کے لئے کافی سمجھ رکھا تھا لیکن ابھی لکچر شروع بھی نہ ہوا تھا کہ کلب کا مکان خلقت کے ہجوم سے معمور ہو گیا۔ اور سیڑھیاں بھی مکان کی بھر گئیں لکچر کے پریزیڈنٹ مولوی رحمت اللہ خان صاحب وکیل ہائی کورٹ الٰہ آباد تھے۔ آپ نہایت ہی متین اور سنجیدہ طبع انسان تھے آپنے جو ابتدائی ریمارکس کئے اس نے ہم سب کو حیران کر دیا۔ ایک احمدی پریزیڈنٹ سے اُن الفاظ کی ہم توقع نہ کر سکتے تھے جو پریزیڈنٹ جلسہ نے ہماری جماعت کے اور ہمارے کارکنوں کے حق میں فرمائے۔

آپنے فرمایا کہ ہم ان بزرگوں کے جس قدر ممنون ہوں تھوڑے ہیں آپنے اس قدر لمبا سفر گوارا کر کے ایک ایسے وقت میں ہماری عزتوں کو بچا لیا جب اس میدان جنگ مذاہب میں ہم اپنے علماء سے مایوس ہو چکے تھے۔ آج اگر یہ بزرگ الٰہ آباد تشریف نہ لاتے تو ہمارے لئے دیگر مذاہب کے مقابل سخت ندامت اور شرمندگی کا موقعہ تھا اور پھر اس الٰہ آباد پر ہی کیا منحصر ہے آپ کی قلم کا لوہا یورپ اور امریکہ نے مانا اس علم و سائنس کے زمانہ میں جب مذہب پر حکیم مزاج اور فلسفی منش لوگ ہنسی اور مذاق اڑاتے ہیں ان بزرگوں کا حکیمانہ مضامین لکھ کر اسلام کی عزت اور شوکت کو دنیا کے چار گوشوں میں قائم کرنا یہ وہ اُمور ہیں کہ جنکی سخت ضرورت تھی اور جس کی طرف ہم مسلمانوں نے کبھی توجہ نہ کی۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایسے نازک وقت میں اپنے مذہب کی حمایت کے لئے

ان بزرگوں کو اٹھایا وہ جوش و خروش جو ان بزرگوں کو مذہب اور اس کی اشاعت کے لئے ہے وہ ان کی صداقت پر دلالت کرتا ہے آج جس بزرگ کا لیکچر ہے وہ اپنی دینی خدمات کے لئے آج ہم میں غیر معروف نہیں اگرچہ ہمیں بذات خود خواجہ صاحب کو سننے کا موقعہ نہیں ملا لیکن جو کچھ برابر گذشتہ سال میں متواتر ہم نے آپکے متعلق سنا ہے وہ نہ خواجہ صاحب کی ہی عزت کو ہماری نگاہ میں قائم کرتا ہے بلکہ اس جماعت کی عزت بارغبت ان پر مرتسم ہو جاتی ہے جس جماعت نے خواجہ صاحب کو پیدا کیا ہے "مولوی رحمت اللہ خان صاحب نے بہت ویر تک خواجہ صاحب اور ہماری جماعت کی تعریف کی اس بات پر اور خصوصاً دوسرے دن جو مسٹر ظہور احمد صاحب بیرسٹرایٹ لاء نے مولوی صدر الدین صاحب کے لکچر والے دن حیثیت پریزیڈنٹ کہا اس نے ہم پر یہ امر ثابت کر دیا کہ ہندوستان میں کس قدر ضرورت ان اصول پر کام کرنے کی ہے جس پر خواجہ صاحب نے گذشتہ دو سال سے قدم مارا ہے خواجہ صاحب کے لکچر کا ڈھنگ تو دراصل وہی تھا جو آپکے سیرت نبی کریمؐ کے لکچر کا تھا۔ لیکن باوجودیکہ ہم سب نے کئی دفعہ یہ مضمون آپ سے سُنا۔ اب اس مضمون کا رنگ ہی نرالا تھا اس قسم کے نئے حکیمانہ اور فلسفیانہ نکات اور مؤرخانہ تنقیدی اصول اس میں تھے کہ اور تو اور ہم خود محو حیرت ہو رہے تھے۔ وہ تمہید جو خواجہ صاحب نصف یا پون گھنٹہ میں ختم کر دیتے تھے اسی تمہید میں پورے ڈیڑھ گھنٹے ختم ہو گئے۔ لوگوں کی دلچسپی اور ذوق کا یہ عالم تھا کہ سب کے سب ہمہ تن توجہ ہو رہے تھے کیا مجال کہ کوئی سانس تک بھی لے دوران لکچر میں کئی آیات کی لطیف تفسیر اور حدیثوں کی حکیمانہ اور فلسفیانہ تشریحیں آپنے بیان کیں۔ عین موقعہ پر جب حاضرین پرلے درجہ کے سرور اور محویت کے عالم میں تھے خواجہ صاحب نے مسیح ناصری اور نبی کریمؐ کا مقابلہ شروع کیا اور اس کے ضمن میں ذیل کے الفاظ فرمائے۔

دوستو! میں نے مشن کالج میں تعلیم پائی ہے اور میرا تعلق خاص وہاں کے پادری پروفیسروں سے تھا۔ مجھ پر عیسائیت کی قدرتی اور مصنوعی ساری کی ساری دلفریبیاں اثر کر چکی تھیں خدا بھلا کرے میرے مرشد و مولیٰ حضرت مرزا صاحب کا اگر وہ میری دستگیری نہ کرتے تو آج شاید الٰہ آباد کے کسی چرچ ہال میں آپ اوس شخص کو ربنا المسیح کہتا اور صلیب پرستی میں تقریریں کرتا سنتے۔ جسے آج آپ اسلام اور شارع اسلام کی حمایت میں بولتا دیکھ رہے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ نے مجھے طاقت گویائی عطا فرما رکھی تھی۔ یہ ضرور کہیں نہ کہیں اپنا رنگ دکھلاتی یا میں آپ کا لیکچرار ہوتا یا عیسائیت کا "منّاد"۔ میں ایسے نازک وقت پر جب مجھ پر کہ عیسائیت کی دلفریبیاں اپنے کامل جادو کر چکی تھیں۔ مجھے میرے مرشد نے اس طلسم فرنگ سے بچایا۔"

اللہ اللہ! یہ فقرات کچھ ایسے انداز پر اور ایسے برمحل اور وقت شناسی کے ساتھ خواجہ صاحب نے فرمائے کہ سامعین کے چہروں پر بجائے کسی قسم کی استعجاب کے ایک محبت اور عزت کے آثار پائے جاتے تھے۔ جو اوسوقت مرزا صاحب کے متعلق یقیناً اون کے دل محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایسا جادو بیان شخص جو اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ اور اس سائنٹفک اور فلسفیانہ اصول سے عظمت اسلام قائم کر سکتا ہے۔ وہ محض اُسی بزرگ کے طفیل (جسے علماء نے کافر ٹھہرا رکھا تھا) اپنی ساری قابلیتوں اور استعدادوں کو اسلام کے خلاف اور عیسائیت کی حمایت میں استعمال کرنے سے رُک گیا ہے۔

دراصل موعظۃ حسنۃ اور جادلھم بالتی ھی احسن کا یہی طریق ہے۔ ہمارے بابو فرزند علی صاحب فیروزپوری نے بھی ایک گریجوایٹ کی بابت (جو آخرکار احمدی ہو گیا) یہی فرمایا تھا کہ اس نے جب پہلے دن خواجہ صاحب کا لکچر سنا حالانکہ وہ لکچر کسی اختلافی مسئلہ کو اپنے اندر لئے ہوئے نہ تھا۔ لیکن اس گریجوایٹ نے یہی کہا کہ جس بزرگ نے ایسا اسلامی لکچرار ایک بی۔ اے کو بنا دیا ہے۔ وہ ہرگز کافر نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے بزرگ کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ یہ اثر کچھ اس قسم کا اس گریجوایٹ کے دل پر پہلے ہی لکچر سے ہوا کہ دو سال اوس لکچر پر نہ گزرے کہ وہی گریجوایٹ اس سال حلقہ مریدین میں شامل ہو گیا۔

دراصل تبلیغ بھی ایک فن ہے۔ جو پرلے درجہ کی دور اندیشی۔ دوربینی۔ مزاج شناسی اور محل و موقعہ کا علم چاہتا ہے واللاٹھ مارنا تو ایک آسان امر ہے۔

الغرض تین گھنٹہ تقریر کے بعد خواجہ صاحب نے یہ معذوری بیان کی کہ انھیں کل جلسہ مذاہب میں اپنا پرچہ پڑھنا ہے اس لئے وہ لکچر کو ختم کرتے ہیں اپنی تقریر کو ختم کیا۔ خاتمہ پر پریزیڈنٹ مولوی رحمت اللہ صاحب نے جس قدر لکچرار کی تعریف کی اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ جس امر کو مدنظر رکھ کر خواجہ صاحب نے حضرت اقدس مرزا صاحب کا ذکر کیا وہ پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا کہ اپنا اثر کئے بغیر نہ رہا۔ چنانچہ انہوں نے مناسب الفاظ میں جماعت احمدیہ کے حقوق کا جو اہل اسلام پر ہیں۔ اعتراف کیا۔ خاتمہ پر پریزیڈنٹ پر بعض عمائد شہر نے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقریر حضرت مولوی محمد احسن صاحب

(بر موقعہ جلسہ سالانہ)

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی نے پہلے ایک لمبی چوڑی دعا فصیح و بلیغ مقفّٰی و مسجع عربی میں پڑھی منجملہ ان کے ایک یہ دعا ہے۔ اللھم الھمنی علماً اتفقہ باوامرک ونواھیک وارزقنی فھماً اعلم بہ کیف اناجیک یا ارحم الراحمین اللھم ارزقنی فھم النبیین وحفظ المرسلین والھام الملائکۃ المقربین برحمتک یا ارحم الراحمین اللھم افتح لی ابواب رحمتک وانشر علیّ من خزائن علمک یا ارحم الراحمین۔

پھر اعوذ - بسملہ کے بعد یہ آیت پڑھی :-

لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجراً عظیماً

یہ چھوٹی سی آیت اس خاکسار نے پڑھی ہے۔ اگرچہ ہمارے احباب بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریۃ طیبہ میں سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بہت کچھ جامع و مانع بیان کیا ہے۔ مگر میں بھی بحکم کم ترک الاول للآخر تعمیلاً للحکم کچھ سنائے دیتا ہوں۔ واضح ہو کہ آدم سے لیکر اینندم تک وقتاً فوقتاً تلبیسات اور دجل کا زور ہوتا رہا ہے اور طرح طرح کے مفاسد و شبہات کی وقتاً فوقتاً ترقی رہی۔ یہانتک کہ بسبب ظہور فساد فی البر والبحر کے آنحضرت صلعم کا زمانہ بعثت آگیا۔ جن کے ظہور کی بشارت تمام انبیاء دیتے رہے تھے۔ یہ زمانہ بھی کثرت الفتن کا تھا چنانچہ ارشاد فرمایا تھا ظہر الفساد فی البر والبحر اللہ تعالیٰ نے بتقاضاء صفت رحمانیت کے آنحضرت صلعم کے وسیلے سے جو فساد عالم وعامی میں واقع ہوا تھا جسقدر چاہا اُس کو رفع فرمایا۔ بعد اس کے خلفاء راشدینؓ کا زمانہ ہوا ہے جس میں دین اسلام کی ترقی لانظیر واقع ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اخری زمانہ دجالی بھی تھا۔ اور وہ یہی زمانہ ہے جبکہ تمام عالم میں مذاہب وجاجلہ اور ادیان باطلہ کی کثرت ہو رہی ہے۔ اس وقت بھی حسب سنت اللہ کے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت نے تقاضا کیا تو اُمت محمدیہ میں سے ایک عظیم الشان انسان جری اللہ فی حلل الانبیاء کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ جو بدعات سیئہ و خیالات و عقائد فاسدہ پیدا ہو گئے ہیں ان کو دور کرے اور بیرونی دشمنوں اور اندرونی مخالفوں کے حملوں کی مدافعت فرمائے۔

یہ زمانہ دجالی ہے اس کے ثبوت کے لئے ایک ادنیٰ سی بات پیش کرتا ہوں کہ قطع نظر تلبیسات دینیات کے بنیادی امور میں ہی دیکھو کہ ہر چیز پر کس قدر دجل اور ملمع سازی ہے۔ سونے چاندی کے متعلق ہی نہیں بلکہ ہر چیز میں ہر بات میں دجل اور ملمع کی کارروائی بکثرت دیکھی جاتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ زمانہ زمانۂ دجّالی ہے۔ پھر اس دجالیت کے مظہر کو احادیث میں المسیح الدجال کہا گیا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ وہ تمام دُنیا کی مسافت کریگا۔ کون نہیں جانتا کہ جو ترقی علم جغرافیہ کو اس وقت میں ہوئی ہے وہ اس سے پہلے ایسی کبھی نہیں ہوئی۔ دیکھو حضرت موسیٰ کی قوم چالیس سال تک ایک جنگل میں حیران و سرگردان رہی۔ آخر کیوں؟ اس لئے کہ راستہ نہیں ملتا تھا۔ اب تو چپے چپے پر سڑکیں تیار ہیں۔ دریا۔ ریگستان اور بیابان سبکی مساحت ہو گئی اور ہو رہی ہے۔ پس اے میرے دوستو! بتاؤ کہ حسب قول مشہور لکل دجّال عیسیٰ کیا ضروری تھا یا نہیں کہ مسیح موعود مبعوث ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اس امت محمدیہ کے لئے ضائع جائیگی۔ ونعوذ باللہ منہ۔ حالانکہ فرمایا گیا ہے کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا چنانچہ صدی کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا وعدہ کتب آسمانی میں زبان نبوت سے دیا گیا تھا۔ لوگوں کو چاہئے تھا کہ اس انعام خداوندی کی قدر کرتے اور کفران نعمت کر کے مستحق عقوبت نہ ہوتے۔ مگر ایسا نہوا چونکہ مامور من اللہ کے وقت میں شیطانی آوازیں بھی آیا کرتی ہیں۔ ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیائھم۔ لہذا آوازیں تکذیب کی بھی بکثرت آنے لگیں اور الہامات شیطانی بھی موافق اپنی اپنی استعداد فاسدہ کے مکذبین کو ہونے لگ۔ اور سنت اللہ کی بموجب ایسے صدہا لوگ بموجب فاتبعہ شہاب مبین کے ہلاک اور تباہ ہو گئے۔ یعنی جنکی نسبت الہام رحمانی ووحی ربانی نے فتویٰ دیا تھا کہ وہ ہلاک ہوں وہ ہلاک ہو گئے معہذا جو بچے تھے وہ آواز شیطان کے تابع رہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔ ؎

بانگ شیطاں گلہ بان اشقیاست
بانگ سلطاں پاسبان اولیاست

چنانچہ ان آوازوں میں سے کسی نے عصا موسیٰ سنایا کوئی کانا دجّال بن گیا کوئی مدراس سے بول اُٹھا اور کوئی جموّں سے بجائے چراغ کے ظلمت افزا پیدا ہوا۔

لیکن اہل نظر کی نظر میں ان دو آوازوں میں بڑا فرق اور تفاوت بین ہے۔ دیکھو دشمن کے لئے جب دروازہ بندکرتے ہیں تو بھی آواز آتی ہے اور دوست کے لئے جب دروازہ کھولیں تو بھی ایک صدا نکلتی ہے۔ مگر عقلمند وہ ہے جو ان دونوں آوازوں میں فرق سمجھے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

تفاوت است میان شنیدن من و تو
تو بستن در و من فتح باب مے شنوم

آواز تو دونوں کو آئی۔ مگر دوست کے لئے دروازہ کھلتا ہے۔ اور دشمن کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ ایک پر الہام ربّانی ہوا تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھولا گیا اور سچے الہامات بارش کیطرح ہونے لگے برکات کا دروازہ کُھل گیا۔ اسکو ایک جماعت متبعین کی دی گئی اور قبولیت ڈالی گئی۔ دوسرے پر الہام شیطانی ہوا تو اُس پر دروازہ بند ہو گیا نہ اُس کو کوئی جماعت متبعین کی دی گئی۔ نہ مقبولیت ہوئی۔ بلکہ وقتاً فوقتاً نظارہ ابتریت کا نظر آ رہا ہے۔ یہ مضمون شاعرانہ نہیں بلکہ شاعر نے غالباً قرآنمجید سے اقتباس کیا ہے۔

اللہ اکبر قرآنمجید کیا ہے ایک عجیب بیش بہا نعمت ہے اور اس میں کونسی صداقت ہے جو نہیں۔ میں ہرچند کہ پیر و ناتواں ہوں لیکن اسوقت قرآن کریم کے ارشادات کے بموجب اس بہار جاوداں پر نظر کر کے اور اپنی اور مسیح موعود کا باغ کھلا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہو گیا اور فرط مسرت سے شکر اللہ تعالیٰ اس جوش کے ساتھ بول رہا ہوں جیسا کہ عالم شباب میں بولتا تھا۔ (واقعی ۸۷ سالہ عمر میں یہ آواز اس قدر پُرجوش اور بلند تھی کہ مسجد کی فضا اس سے گونج رہی تھی) ؎

ہرچند من ضعیفم و ہم ناتواں شدم
ہرگہ کہ روئے خوب تو دیدم جواں شدم

اب دیکھو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس مضمون کی تصدیق فرماتا ہے۔ ان الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء

یعنی جو کبر و غرور سے تکذیب کرتے ہیں ہزاروں نشانیوں کی (اس وقت میں مخبر صادق کی کیسی عظیم الشان پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور پھر بھی تکذیب ہو رہی ہے) ان کے واسطے دروازے آسمان کے ہرگز نہیں کھولے جاتے۔ سچ فرمایا مولانا روم نے ؎

لعنت اللہ این عمل را در قفا
رحمت اللہ آن عمل را در وفا

دوسرے مقام میں ارشاد فرمایا :-

ان للمتقین لحسن مآب جنت عدن مفتحۃ لھم الابواب۔

جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں (ہماری جماعت متقین میں خدا کے

فضل سے داخل ہے) ان کے واسطے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یعنی دوسرے کے واسطے بند کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھو جھوٹں والے نے بڑے دعوے کئے مگر کیا وہ اُس مینار کو بنا سکا جس کی اس نے تکمیل کرنا چاہی تھی۔ کیا اسے جماعت دی گئی کیا وہ ابتر نہ رہا ضرور رہا۔ کیا کانا دجال نے کوئی جماعت طیار کی جوس خشوع وخضوع سے نمازوں کی ادا کرنے والی ہو کہ تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا میں ہے کہاں ہے عصائے موسیٰ کی جماعت وغیرہ وغیرہ۔ پھر دیکھو کہ یہ جماعت بیکس بےبس۔ بے زر۔ بے پر ہے معہذا اس کے لئے کیسی تائید الٰہی ہو رہی ہے کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ بھی موجود ہے۔ اور کوئی صاحب تلاوت آیات اور تعلیم قرآن مجید میں مصروف ہے۔ اور کوئی تعلیم حکمت قرآنی اور تزکیہ نفس میں مشغول ہے۔ یہ کیوں ہوا اس لئے کہ ان کے واسطے دروازے کھولے گئے ہیں۔ ان کے دشمنوں کے لئے بند کئے گئے عصاء موسیٰ نے اپنے الہاموں کی اتنی موٹی کتاب طیار کی۔ مگر جتنے الہام تھے سب غارت ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ عصا شیطان سے تھا۔

پس ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے تقاضہ سے دجالی فتنہ کے دور کرنے کے لئے جو یہ سلسلہ قائم ہوا ہے وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور اس سلسلہ کے بانی کے الہام جو براہین وغیرہ میں مندرج تھے پورے ہو گئے۔ اور پورے ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ پورے ہونگے اسی لئے یہ آیت الہام میں ہے کہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ اور ان الہامات میں سے ایک یہ بھی الہام تھا کہ انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلی الخ جو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تھا جو مسیح موعود کے بارے میں ہے کہ یتزوج ویولد لہ۔ یعنی آپ کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہوگا چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں۔ منجملہ ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا اور سُنایا ہے اور جو معارف اور حقائق بیان کئے ہیں وہ بے نظیر ہیں۔ اسے کوئی شخص معمولی سمجھا ور کہے یہ تو کل کے بچے ہیں۔ ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں۔ اور کھیلتے کودتے پھرتے تھے تو یاد رہے یہ فرعونی خیالات ہیں۔ چنانچہ فرعون نے بھی حضرت موسیٰ سے یہی کہا تھا الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین۔

(کیا میں نے بچپن میں تیری پرورش نہیں کی اور تو اپنی عمر سے کئی سال یہاں نہیں رہا۔ اور تو نے وہ کرتوت کیا۔ جو کیا اور تو کفران نعمت کرنے والا ہے) میرے بھائیو ایسا خیال کسی کے دل میں آئے تو استغفار پڑھے۔ کیونکہ فرعون کا بُرا انجام ہُوا جو تمکو معلوم ہے۔ مثل مشہور ہے کہ الصبی صبی ولو کان نبیا۔

ایک دقیق بات اور سمجھ لینی چاہئے آنحضرت صلعم کے واسطے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم۔)

یعنی آنحضرت کا کوئی نسبی اور جسمانی بیٹا نہیں جو جانشین ہو مگر مسیح موعود کے واسطے یتزوج ویولد لہ فرمایا گیا۔ اور اس کی نسبت یہ بھی الہام ہوا کہ کان اللہ نزل من السماء اس کی وجہ کیا ہے کہ نبی کریم کے تو ذکور میں سے کوئی ولد نہو اور مسیح موعود کے ہو۔ پس واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو تمام اُمتوں کا سردار بنایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ انی جاعلک للناس اماما ایضا وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ ایضا ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسیٰ وھارون وکذلک نجزی المحسنین الخ یہ حضرت ابراہیم کی برکت سے ان کی اولاد میں بھی کامل لوگ ہوئے۔ مگر یہ معاملہ یہیں ختم نہیں ہُوا جو لوگ محسنین ہیں (اللہ کی ذات وصفات کو دیکھنے والے ہیں) ان کو بھی ایسے ہی مراتب عطا کرینگے۔

اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کسی کے باپ نہیں تو اس سے ابتر ہونے کا شبہ پڑتا تھا (نعوذ باللہ من ذلک) اس لئے لکن حرف استدراک لایا گیا۔ اور جو وہم ماسبق سے پیدا ہوتا تھا۔ اس لئے دور کرکے فرمایا کہ آپ روحانی باپ ہیں اور تمام کمالات نبوت کے جامع ہیں۔ یعنی کامل ومکمل ہیں۔ اس لئے آپ کی مہر سے ولد روحانی یعنی نبی پیدا ہوتے رہینگے۔ جو اُمتی بھی ہوں اور نبوت جزوی بھی اُن کو حاصل ہو۔ تاکہ روحانی اولاد کا سلسلہ قیامت تک باقی رہے لیکن اولاد نرینہ نہونے اور بلا فاصلہ ان کے جانشین نہ بننے میں یہ سر تھا کہ اگر ایسا ہوتا تو درجہ تکمیل کامل طور پر ظہور پذیر نہوتا کیونکہ مثل مشہور ہے کہ تخم کچھ نہ کچھ اپنی تاثیر کرتا ہی ہے۔ ادھر آپ کے کمالات تکمیلی حضرت ابراہیم کے کمالات تکمیلی سے بھی بڑھ کر تھے پس اس لئے کہ کوئی شخص یہ گمان نہ کرنے پائے کہ یہ اثر تو تخم کی تاثیر کا اثر ہے بحکم الولد سر لابیہ کے بیٹے میں اُن کمالات کا کسیقدر ظہور پذیر ہو جانا ضروری تھا۔ لہذا آپ کے روحانی کمالات واسطے اظہار درجہ تکمیل کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں پہنچے جو آپ کی اولاد میں سے نہیں تھے تا ایک دنیا پر ثابت ہو کہ آپ ایسے کامل ومکمل ہیں کہ غیروں تک بہ سبب حاصل ہونے کمال درجہ تکمیل کے آپ کا اثر پہنچا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے ما صب اللہ شیئا فی صدری الا صببتہ فی صدر ابی بکر۔ یعنی کوئی چیز علوم دینیہ ومعارف حقہ اسلامیہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ میں نہیں ڈالی۔ مگر کہ ابی بکر کے سینہ صافی میں ڈالدی گئی۔ ہاں بالضرور جبکہ چند پشتوں کا فاصلہ واقع ہو گیا تو بہ سبب اس فاصلہ کے وہ وہم جاتا رہا تو پھر آپ کی اولاد بنی فاطمہ میں سے ہی کمل افراد پیدا ہوئے۔

دیگر واضح ہو کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم بنی اسمٰعیل میں سے ہیں۔ مگر چونکہ وعدۂ نبوت حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے خواہ اسمٰعیل ہو یا اسحاق الی یوم القیامۃ ہے اس لئے حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے مسیح موعود بنی اسحٰق سے ہوا۔ تا یہ پیشگوئی کذلک نجزی المحسنین کی بھی دونوں ولد سے پوری ہو وہ اس طرح سے کہ بنی اسمٰعیل میں سے تو ایک ایسے کامل اور مکمل سید المرسلین صلعم پیدا ہوں جن کی اُمت کنتم خیر امۃ کی مصداق ہو اور بنی اسحاق میں سے ایک ایسا نبی مسیح موعود پیدا ہو جو ہو تو احمد کا غلام۔ اور معہذا وہ نبی بھی ہو تاکہ وعدہ مندرجہ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ وغیرہ کا بھی اُس سے پورا ہو جائے۔ بقول شخصے

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
سہ نکتہ ہاست بے محرم اسرار کجاست

پس الحمد للہ کہ ہم اسپر ایمان لائے

اب ہم میں اور غیر احمدیوں میں فرق ہے۔ اور ہمیں مناسب نہیں کہ ان کے ساتھ شامل ہوں۔ اول یہ کہ ہمارے علاتی بھائی (غیر احمدی مسلمان مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جن پیشگوئیوں کی تکذیب کر رہے ہیں ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں۔

دوم انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہم ان کی اسی زندگی دُنیا میں نصرت کرینگے۔ اور پھر آخرت میں بھی۔ آگے رہا صرف ما بعد الموت کی نصرت کا ہونا اور دنیا میں کوئی نمونہ اُس کا نہونا تو اُس کا ہر ایک فرقہ باطلہ بھی

مدعی ہو سکتا ہے۔ ہم نے خدا کے فضل سے اسی دُنیا میں اس نصرت الٰہیہ کے نظارے دیکھے۔ پس یہی ثبوت ہے آخرت میں رحمت الٰہی کے دیکھنے کا۔ کہاں ہے عصاء موسیٰ یعنی وہ موسیٰ جسنے عصیان کیا (الٰہی بخش) کہاں ہے وہ چراغ جس نے ظلمت پھیلائی۔ پھر وہ کفر پھیلا مگفر جو سارے ہندوستان میں پھرا اور اپنی تمام کوششوں میں ناکام رہا۔ وہ مخالف جس نے اپنے رسالہ میں لکھدیا کہ "محمد احسن" توبہ کریگا۔ مگر محمد احسن خدا کے فضل سے اب تک اپنے عقیدہ پر قائم ہے۔ اس نے ساعتہ العسرۃ میں قریب ۱۰۰ روپے کی ملازمت چھوڑ دی۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا الآیہ

قریب چار ہزار روپے کے مکان کو خیر باد کہی ثم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب - لیکن ہمارا دشمن انی مہین من اراد اھانتک کے الہام کے نیچے آگیا۔ یہ الہام بھوپال میں مجھے پہنچا تھا اور اسی کے ساتھ ہے انی معین من اراد اعانتک سو دونوں جلوے اپنی زندگی میں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے فالحمد للہ علی ذالک

پھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور حضرت فاضل ایم اے ہمارے سلسلہ کے ایک نوجوان مقرر و محرر ہیں انھوں نے بھی تبلیغ میں اس نصرت الٰہیہ کے جلوے دیکھ لئے اور دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ دیکھینگے۔

جزاھم اللہ فی الدارین خیرا

اب میں اس آیت کیطرف رجوع کرتا ہوں کہ اس میں تین باتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ پس واضح ہو کہ لا اور پھر الا جو نفی اور اثبات کے لئے آتا ہے وہ اثبات کے لئے آتا ہے۔ پس فرماتے ہیں کہ خیر منحصر انھیں تین باتوں میں ہے ایک امر بالصدقۃ یعنی جیسے واجبات اور تبرعات ہیں جتنے حسنات مالیہ ہیں ان کی تائید کے لئے حکم دینا۔ جو نفع جسمانی کا خلائق کو پہنچانا ہے۔ دیکھو قادیان میں کتنی مدیں جاری ہیں۔ یتامیٰ۔ مساکین ابناء السبیل وغیرہ وغیرہ دوم امر بالمعروف جو نفع روحانی کا پہنچانا ہے یعنی ہر ایک نیکی کا کام جو مشہور اور پسندیدہ شرع اسلام کا ہو اس کا امر کرنا اصلاح بین الناس جو دفع ضرر مطلق کا متعلق یعنی لوگوں میں اصلاح کرنا۔ انکو اعمال صالحہ کی ترغیب دینا۔ گویا صدقہ میں نفع جسمانی غالب ہے۔ اور معروف میں نفع روحانی غالب ہے اور اصلاح بین الناس میں دفع ضرر ہے۔ اور قادیان کی صدر انجمن احمدیہ اور دیگر اراکین سلسلہ انھیں تین باتوں کا حکم کرتی ہیں۔ اور اس کا عملدرآمد بھی رکھتی ہیں۔ اللھم زد فزد۔

پھر یہ تینوں باتیں ہو سکتا ہے کہ ریا سے ہوں اس لیئے فرمادیا کہ ابتغاء مرضات اللہ یعنی جو ان کاموں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب کے لیئے کرے قریب ہے کہ ہم اسے بہت ہی بڑا اجر بخشینگے۔

میرے دوستو اللہ تعالیٰ کے وعدے بڑے سچے ہیں اور وہ تمھیں تمام قوموں پر روحانی فتح دیگا۔ اور ان کے دلوں کو تمھاری طرف پھیر دیگا۔ اور اس کا یہ بھی وعدہ ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اس آیت پر بشارت کی نسبت تمام مفسرین و محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ہے اب چونکہ سیفی قوت سے دین کے متعلق قلوب انسانی پر کامل اثر نہیں ہو سکتا اس لیئے لا محالا یہ کام اظہار دین اسلام کا براہین قاطعہ و حجج ساطعہ سے ہونا تھا۔ چنانچہ یہ اظہار دین براہین احمدیہ نے کیا بعدہ یہ کام اظہار دین اسلام کا ریویو آف ریلیجنز سے ہوا جو حضرت اقدس کے حکم سے جاری ہوا ہے دیکھو لیظھرہ علی الدین کلہ کا ترجمہ کیا ہے۔ کیا دُنیا کے مذاہب پر نظر اس میں نہیں ہے۔ جو اسی رسالہ کا نام اسوقت رکھا گیا ہے جو کسیکو بوقت تسمیہ کے اس آیت کا خیال بھی نہیں گذرا تھا۔ پس کیا اعجازی رنگ میں ریویو آف ریلیجنز کے متعلق اس آیت میں پیشینگوئی نہیں ہے۔ یہ رسالہ بھی مسیح موعود کی تحریک سے جاری ہوا۔ اور اب مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے کا ہاتھ اس کو چلا رہا ہے۔ گویا یہی رسالہ ہے جسکے ذریعہ خیالات باطلہ و عقائد فاسدہ کا ابطال کیا جاتا ہے اور لیظھرہ علی الدین کلہ کا نظارہ دُنیا میں مشاہد ہو رہا ہے۔ ورنہ کوئی بتادے کہ کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہی کیا ہو۔ اور پھر اُسنے رسالہ دنیا کے مذاہب پر نظر بھی جاری کیا ہو۔ اور ایسا ہی اللہ تعا کا یہ سلسلہ مدام جاری رہیگا۔

پھر ہمارے پاس وہ لشکر ہے جو آیات محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الی آخر السورۃ میں مندرج ہے۔ جس کی تقریر عید کے دن کی گئی تھی۔ اور ہمارے دوست فاضل اکمل نے لے لکھ کر بدر میں چھپوا دیا ہے اب بحکم اللہ لکل ظھر بطن کے علاوہ بیان سابق کے ایک اور بطن قرآنی کو بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تمام حروف تہجی اولھا الی آخرھا ان آیات کے کلمات میں موجود ہیں۔ اس میں گویا یہ اشارہ ہے کہ تمام اوامر و نواہی جو ان حروف سے شروع ہوتے ہیں ان پر والذین آمنوا معہ یعنی جماعت کے لوگ ثابت قدم رہیں۔ اوامر کی تعمیل نواہی سے اجتناب کرتے رہیں۔

ا - امانت - ایمان - اخلاص - ب - برکت تبر - ت - توکل بتقویٰ ث - ثواب - ج جہاد (یعنی مجاہدہ فی الدین -) جود - ح - حیا و حکمت خ خشوع و خضوع - د - دعا ذ ذکر اللہ و ذکاوت ر - رافت و رحمت - ز زکوٰۃ - س سعادت سلامت - سخاوت - ش شکر ص صبر ض ضحایا - ضوء ایمانی - ط طہارت - ظ ظہور دین کا ع - عافیت - عدل - علم - عزم محبت غ غنا از خلق غور و فکر در امور دین - ف - فہم - فراست - ق قناعت - ک کرم - ل لیاقت م معرفت - ن - نور - نشاط - و وقار - وفا ہ ہمت - ہدایت خلق - ی یقین -

ناظرین کو چاہیئے کہ لیسے نواہی بھی استخراج کرلیویں - جن کے اوائل میں یہ حروف موجود ہوں - اب یہ تمام باتیں ہم میں جمع ہو جائیں تو بقول شخصے ع آرے باتفاق جہاں مے تواں گرفت - انشاء اللہ تعالیٰ (مغفرۃ واجرا عظیما) ہم کو بہت بڑا اجر عظیم ملیگا۔

خطبہ حضرت فاضل امروہوی

حضرت مولوی محمد احسن صاحب کے

جس خطبہ کا وعدہ ۱۲ - جنوری کے اخبار میں کیا گیا تھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اول آپ نے سورہ قلم پڑھ کر ایک تمہید بیان فرمائی کہ اکثر حاضرین کو معلوم ہوگا کہ سابقہ خطبوں میں زمانۂ مسیح موعود کو ایک بڑی فتح مبین کا زمانہ ثابت کیا گیا ہے۔ کیونکہ سورہ فتح کی اکثر آیات حضرت موعود کو الہام بھی ہوئی ہیں۔ اور مفسرین بھی اسطرف ناظر ہیں کہ پیشینگوئی مندرجہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ زمانہ مسیح موعود میں پوری ہوگی۔ اور واقعات بھی شہادت دے رہے ہیں کہ یہی زمانہ بعثت مسیح موعود کا زمانہ ہے چنانچہ حضرت اقدس کے الہامات میں سے الہام بھی ہے کہ الرحمٰن علم القرآن والخیر کلہ فی القرآن اور یہی زمانہ وہ زمانہ ہے جو مصداق ظہور القلم کا ہے - اس سورۃ القلم کے بعض مضامین

کو حضرت مسیح موعود کے الہامات سے ایک خاص مناسبت ہے بلکہ دیگر مضامین قرآنی پر جب تدبر کیا جاتا ہے تو واقعات حال کو اُن مضامین کے ساتھ بڑی مناسبت معلوم ہوتی ہے۔ یعنی جبکہ مخالفین دین اسلام کے بلاوائل زمانہ بعثت میں واقعہ ہوئے ویسے ہی واقعات کسی کسی رنگ میں آخری زمانہ مسیح موعود میں مشاہدہ ہوتے ہیں۔ اور جو وعدہ ہائے نصرت و فتح کے مومنین مخلصین کے لئے بعثت حضرت سید المرسلین کے وقت میں صادر ہوئے ویسی ہی فتوحات مسیح موعود کے مومنین مخلصین کو نظر آ رہے ہیں۔ پس یہ کیا تشکن صداقت مسیح موعود کا ہے کہ جس میں ایسا تطابق بیّن کا نظارہ جلوہ گر ہو رہا ہے۔ کیا سچ فرمایا حضرت اقدس نے ؎

بہار جاوداں پیدا ہے اُسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اس تطابق کو دیکھ کر ہمارے ایمانوں میں کیسی تازگی و قوت پیدا ہوتی ہے جس سے ہمارا روان روان مسرور اور خوشنود ہوتا ہے۔ گویا کہ قرآن شریف کا نزول ازسر نو ہو رہا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کے ہزاروں الہامات پوری ہوتے دیکھ کر ایک دوسری تازگی اور قوت ایمان میں پیدا ہوتی ہے۔ پھر مخبر صادق کی متعدد پیشینگوئیاں عظیم الشان جو اس زمانہ میں ہم نے پوری ہوتی دیکھ لیں اُنسے سہ چند قوت ایمان کی بڑھ جاتی ہے۔ پھر اس بروز محمدی کے زمانہ کو دیکھ کر اصل حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین کی صداقت در صداقت ثابت ہوتی چلی جاتی ہے۔ سچ فرمایا مولوی روم نے ؎

چونکہ گل رفت و گلستاں شد خراب ٭ بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب

پس یہی تو وہ فتح مبین ہے جو انا فتحنا لک فتحا مبینا میں ارشاد فرمائی گئی ہے۔ جس کا آغاز حضرت صلعم کی بعثت کے زمانے ہوا۔ اور انتہا اس کا اس زمانہ مسیح موعود میں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیگا۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ پس نہایت خوش حالی اور مبارکی ہے ہماری جماعت کے لئے جو مخبر صادق کی پیشینگوئیوں کی تصدیق کے درپے ہو رہی ہے۔ اور ویل ہے مخالفین پر جو کہ تکذیب کے درپے ہیں۔ یاد رکھو کہ قرآن مجید میں ہر جگہ تکذیب کی مذمت آئی ہے۔ سورۃ رحمٰن میں اغلب کہ اکتیس جگہ فبای الاء ربکما تکذبان وارد ہوا ہے۔ اور سورۃ المرسلات میں دس دفعہ ویل یومئذ للمکذبین ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور تصدیق کے لئے تو یہاں تک ہدایت فرمائی گئی وقد جاءکم بالبینت من ربکم وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب یہ کتنا بڑا نشان صدق ہے کہ مکذبین خواہ ملہم ہوں یا غیر ملہم انہوں نے اس صادق کی تکذیب کر کے اس مدت ۱۸۔۱۹ سال میں بجز نامرادی اور ناکامی کے کونسا نتیجہ حاصل کیا اور اس صادق کو کیسی کیسی کامیابی حاصل ہوئی صدق اللہ تعالیٰ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد۔ دیکھو اس آیت کی تفسیر پہلے کر چکے ہیں

اگرچہ بعض مکذبین نے حضرت اقدس کی عمدہ تعلیم کی نقل تو اُتار لی ہے مگر خدا کے نشانوں کی نقل نہیں اُتار سکے ؎

حرف درویشاں بدزدد مرد دوں ٭ تا بخواند بر سلیم از فسوں

پس اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ زمانہ فتح مبین کا ہے۔ اب بعض جلیل سورۃ القلم کی طرف نظر کرو۔ کہ آنحضرت صلعم کے لئے فرمایا گیا۔ اقرء اور مسیح موعود کے لئے الہام ہوا اصلوا کیونکہ آنحضرت صلعم اُمّی تھے لکھ نہ سکتے تھے بلکہ ظہور القلم ان کے نشانات میں سے آیا ہے۔ خلق الانسان من علق میں اسطرف اشارہ ہے کہ جیسے ہم نے خونِ بستہ کو انسان بنا دیا اور روح انسانی ڈالکر اسکو ایسی عقل و تمیز عطا فرمائی۔ کہ تمام کائنات سے اسکو افضل کر دیا اگر ہم انسانوں میں سے کسی انسان کو اپنی وحی اور الہام سے مشرف فرماویں تو اسکو کیوں بعید سمجھتے ہو پھر دیکھو کہ ہزاروں برس کے پچھلے زمانہ کی باتیں اسی قلم کے ذریعے سے ہم تم کو تعلیم کرتے ہیں کہ علم بالقلم اگر آئندہ زمانہ کے واقعات کی خبر ہم اپنے ملہم کو عطا فرماویں تو اس میں کیا استبعاد ہے کیونکہ ہم تو انتہائی درجہ کے کریم ہیں پس اس زمانہ میں سب نظارہ تعلیم بالقلم کا بھی موجود ہے اور دوسرا نظارہ علم الانسان ما لم یعلم کا بھی موجود ہے ہزاروں پیشینگوئیاں مخبر صادق صلعم اور مسیح موعود کی ہم نے پوری ہوتی ہوئی دیکھ لیں۔ مکذبین کی نسبت اشارہ کیا جاتا ہے کہ مکذب اپنی سرکشی اور تکذیب کو چھوڑ دیں اور اس بات کو دیکھیں کہ یہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سوا ان عقائد صحیحہ کے جو مندرجہ کتاب سنت اور اعمال صالحہ کے جو امر و نواہی میں ارشاد ہیں اور کونسی چیز کی تعلیم کر رہا ہے۔ اور ہدایات قرآنی اور تقوے کے سوا اس کی تعلیم میں کونسے مخربات یا شرک کفر کی تعلیم ہے جس کی تکذیب کیجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو علیم و خبیر ہے اس کو تو فریقین کے ذرہ ذرہ احوال کی خبر ہے اس لئے مکذب لوگ باز نہ آئے تو اُنپر عذاب الٰہی آنے والا ہے۔ یہاں پر میں دو مکذبوں کا ذکر کرتا ہوں (اول) ابوجہل جو اپنی شرارتوں اور سرکشیوں کے سبب جنگ بدر میں ہلاک ہوا اور آنحضرت صلعم کو طرح طرح سے ایذائیں اور تکلیفیں پہنچاتا پہنچاتا تھا۔ اور اپنی سبھا اور سماج اور جماعت مشرکین قریش پر بڑا فخر و ناز تھا اور اس کا سر جنگ بدر میں بموجب وعدہ الٰہی کے گھسیٹا گیا۔ اور خلق فرشتوں کے حوالہ کیا گیا۔ جسکی نسبت ارشاد ہے۔ کلا لئن لم ینتہ لنسفعا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ۔ وہ اپنی پیشانی کے بالوں کو خوب درست کیا کرتا تھا مگر اللہ کے نزدیک وہ پیشانی جھوٹی تھی یعنی طرح طرح کے جھوٹ آنحضرت صلعم پر باندھتا تھا اور ہزاروں کفر اور شرک و معاصی میں خطاکار اور گرفتار تھے۔ پھر فرمایا جاتا ہے فلیدع نادیہ سندع الزبانیۃ۔ یعنی آخر سماج اور جماعت قریش کی اس کے کچھ کام نہ آئی کیونکہ خونی اور ہیبتناک فرشتوں نے اُسکو دوزخ میں دھکیل دیا۔ ابوجہل کی نسبت نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فرعونی اشد من فرعون موسیٰ۔ کیونکہ اسے بوقت جدا ہونے اپنے سر کے کلمات گستاخانہ کہے لیکن فرعون نے بوقت غرق ہونے کے قال امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل۔ یہ تو حال ہے ابوجہل و فرعون کا۔ اب مسیح موعود کے فرعون کو اس کی نسبت حضرت جری اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ میں نے دیکھا جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا تھا اور اس نے مجھے کہا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک قصیدہ میں ارشاد فرمایا ہے ؎

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ ٭ بترس از تیغ بران محمدؐ

پھر اس کی نسبت الہام ہے کہ عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب اشتہار دیتے ہیں کہ میری دعا قبول ہو چکی ہے۔ اگر تمہارا مذہب سچا ہے تو اپنے پرمیشور سے پرارتھنا اور دعا کرو کہ وہ اس قطعی موت سے بچ جاوے۔ اب یہ پیشگوئی اور استجابت دعا جو تمام دنیا میں مشہور ہو چکی ہیں وہ پورے طور پر واقعہ ہو گئیں۔ باوجودیکہ یہ فرعون بھی اپنی سبھا اور سماج پر بڑا فخر اور ناز کرتا تھا لیکن کون نہیں جانتا کہ اس پر وہ عذاب موعود کس عظمت و شان سے واقعہ ہوا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی اور مجمع البحرین وغیرہما کو لفظ نادیہ ندا سے مشتق ہے جسکے معنے بخشش اور عطیہ کے ہیں۔ یا ندوہ سے مشتق ہے جس کے معنے مجمع کے ہیں۔ یہاں دونوں معنے صادق آسکتے ہیں کیونکہ سبھا اور سماج آریوں کی اس کو عطیہ یعنی بخشش بھی کرتی تھی اور نیز اجتماع کر کے مجلسیں بھی کرتا رہتا تھا اور اس سے دارالندوہ یاد آتا ہے جہاں کہ قریش مشرکین جمع ہو کر آنحضرت صلعم کی ایذا دہی میں مشورہ کرتے تھے۔ پس جبکہ صدہا یہ الہام زور شور سے پورے ہوئے کہ جو الہام ذریت طیبہ کے لئے ہیں کیا وہ پورے ہونگے۔ کلا و حاشا ضرور پورے ہونگے ایہا الاحباب! ان الہامات پر بھی کامل ایمان ہونا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ نؤمن ببعض و نکفر ببعض کی وعید میں کوئی آجائے نعوذ باللہ خصوصًا ایسی حالت میں کہ آثار ان الہامات کے پوری ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ہماری کل جماعت کے وہ امام ہیں اور انہوں نے تھوڑی ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ الہام میں تھی اور ہمیشہ تو ارہاص کے طور پر یہ سب ارشاد مشاہدہ کئے ہیں اس لئے میں مان چکا ہوں کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں جنکا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے۔

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا اللہم رب الناس اذہب الباس لمولانا نور الدین۔ واشفہ انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔ آمین یا رب العالمین۔ اللہم انی اسئلک العفو والعافیۃ لی ولامیر المومنین۔ واید الاسلام ببقائہ والمسلمین۔ (آمین)

(راز المکم)

جگہ کو غیر کفی سمجھ کر اسبات پسند دیا کہ کل کسی مکان پر شام کا لیکچر ہو۔
نمائش کے باعث تمام ہال اور وسیع مکان خالی نہ تھے بہت سوچ اور تلاش کے بعد شہر کے قاضی صاحب کا مکان خیال میں آیا۔ ہمیں تو سخت حیرت تھی کہ قاضی صاحب کس طرح احمدی لیکچروں کے لئے اپنا مکان دینگے۔ خصوصاً جبکہ ایک ہفتہ پہلے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے وارد الہ آباد ہونے پر قاضی صاحب نے اپنے وعظ جمعہ میں فرمایا تھا کہ لوگ اس شخص کی وعظ میں شریک ہوں۔ شان ایزدی ہے کہ وہی قاضی صاحب جنھوں نے منکر امرتسری کی اس طرح عزت کی۔ ہمیں بطیب خاطر نہ صرف اپنا مکان ہی دیا بلکہ آئندہ ہر دو دن وہ دیگر انتظام لیکچر کے بھی کفیل ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے کہ انھوں نے اس طرح سے افزائی کر کے ہمیں اعلان کلمۃ اللہ میں کافی امداد دی۔ (باقی آئندہ)

سیر اصادق

کس بیاں میں ہو ادا مدح بیانِ صادق — ماہیٔ چشمۂ کوثر ہے زبانِ صادق
کون ہے ساقیٔ کوثر؟ وہی احمدؐ پیارا — جس کے قرآن کا ہر نقطہ نشانِ صادق
تیم احمد کا ہے آئینۂ نورِ احدی — قاب قوسین سے ثابت ہے مکانِ صادق
اتباع اُس کی بنا دینی ہے حق کا محبوب — شان والوں میں بڑی شان ہے شانِ صادق
اس میں چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا — سب جہانوں سے جدا ہے یہ جہانِ صادق
ہر طرف زور بلاؤں کا ہوا دُنیا میں — امن کی جا ہے فقط دارِ امانِ صادق
دل و جان لیتے ہیں ایمان دیا کرتے ہیں — بس اسی طور پہ چلتی ہے دکانِ صادق
دشمن و دوست کو دیجاتی ہے دعوت یکساں — وسعتِ حوصلہ سے بچھتا ہے خوانِ صادق
تیر پر تیر چلے آتے ہیں اعدا کے لئے — جب کبھی کھنچتی ہے دُنیا میں کمانِ صادق
تحفۂ وتخت میں کچھ فرق سمجھتے ہی نہیں — ایسے سرمست ہیں پیمانہ کشانِ صادق
اپنے دشمن کو بھی جنت کی بتاتے ہیں راہ — کیا کہوں وصفِ دلِ فیض رسانِ صادق
ایک طوفان وہ عالم میں بپا کرتی ہے — جب چلے دیدۂ خونابہ فشانِ صادق
سرِ دشمن کو کچل دیتا ہے دم کے دم میں — غیب سے پڑتا ہے جب سنگ گرانِ صادق
کیوں فدا ہوں نہ ہر اک لفظ پہ سو سو جانیں — دلربا ہوتا ہے اندازِ بیانِ صادق
بادشاہوں کو تو نوجوں کا سہارا ہوگا — ایک اللہ ہے بس حافظِ جانِ صادق
ایک عالم کو بٹھا دیتا ہے گھائل کر کے — جب کبھی اُٹھتا ہے یہ دردِ نہانِ صادق
سنگدل کیوں نہیں تو قہر خدا سے ڈرتا — عرشِ اعظم کو ہلا دیگی فغانِ صادق
اُس کے کانٹوں سے بھی پھولوں کی ہی خوشبو آتی — رشکِ صد گلشنِ عالم ہے خزانِ صادق
بول اُٹھا پڑھ کے بخاری کی حدیثیں اکمل — لعلِ خوش رنگ اُگلتی ہے یہ کانِ صادق

اخبار بند کرنے کی ایک عجیب وجہ

ہمارے ایک کرم دوست نے اخبار بدر کو اس واسطے بند کرادیا ہے کہ انھوں نے تبلیغی کارڈ منگوائے تھے اور لکھا تھا کہ قیمت پھر دونگا۔ مگر منیجر نے کارڈ وی پی کر دئے۔ اور لکھا کہ کارڈ تھوڑے سے ہیں اور مانگ بہت ہے اس لئے وی پی ہی کرتا ہوں۔ ان فقرات کو ہمارے دوست نے دلخراش سمجھا ہے کارڈوں کا وی پی واپس کر دیا ہے اور اخبار بھی بند کرا دیا ہے گویا کہ اخبار وہ صرف اس واسطے خریدکرتے تھے کہ ان کو عند الطلب کتابیں قرض دیجاویں اگر وہ یہ خیال کریں کہ مجھے بے اعتبار جانا ہے تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اخبار کی قیمت وہ عموماً مابعد ہی دیتے رہے ہیں۔ اور اب بھی بقایا ان کی طرف ہے۔ اخبار کی قیمت بہت سے دوست پیچھے دیتے ہیں۔ مگر کتابوں وغیرہ کے متعلق یہ دستور کبھی دفتر بدر میں جاری نہیں ہوا۔

نیک مثال

چودھری غلام سرور صاحب گرداور قانونگو اور منشی محمد عبد اللہ منشی سلطانی سرگودھا نے محض خدا کی خوشنودی اور سلسلہ کی خدمت کیخاطر احمدی احباب سے چندہ فراہم کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ اس غرض کے لئے چھپی ہوئی مجلد رسید بکیں ان کو دی گئی ہیں امید ہے کہ احباب چندہ کی وصولی میں ان کی مدد فرماوینگے۔ جو لوگ چندہ دینگے ان کو ان کی تسلی کے لئے چھپی ہوئی رسید دینگے۔ جس کا ثنیٰ کاپی میں ان کے پاس رہیگا۔

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

المنیر جھنگ

اخبار جھنگ سیال کے زہر کا تریاق ضروری تھا۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ المنیر جھنگ سے نکلنا شروع ہوا۔ اڈیٹر صاحب موجودہ مضامین سے ایک قابل متین اور اپنے فرائض اڈیٹری سے آگاہ آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ ۱۶ - صفحہ کا اخبار صرف دو روپے سالانہ میں ہفتہ وار ارزاں ہے۔ آپ نے ۱۱-جنوری کے پرچے میں احمدیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت امیر کے اس حکم پر کچھ کہا ہے جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے بارے میں ہے۔

اڈیٹر المنیر پر واضح ہو کہ یہ حکم بانی سلسلہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام کا وحی الٰہی کے مطابق ہے۔ اور اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ آپ اس کے لئے بدر کے اس سلسلہ مضمون کو پڑھیں جو غیر احمدی کے پیچھے نماز کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ مختصر طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ امام [illegible] قوم کا ری پری زن تے ڑو ہے اور کوئی ری پرے زن تے ڑو نہیں ہو سکتا جب تک وہ پیچھلے مقتدیوں کا حقیقی بہی خواہ اور اُن کی خیر خواہی کا اپنے اندر خلوص قلبی کے ساتھ جوش نہ رکھتا ہو۔ آپ ایمان سے کہئے کیا غیر احمدی امام ان آرزوؤں کے متعلق جو ایک احمدی اپنے دل میں رکھتا ہے کہ الٰہی یہ احمدی سلسلہ اکناف عالم میں پھیلے دعا کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ وہ تو اس سلسلہ کی تباہی کے لئے دعا کریگا پس احمدی کس طرح اُس امام کی اقتدا میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

یہ تو مکفرین و مکذبین کا حال ہے۔ دوسرے غیر احمدیوں کے بارے میں یہ سوال ہے کہ حضرت امام کو کیا سمجھتے ہیں؟ مؤکد بہ قسم ۲۵ سال سے یہ دعویٰ شائع کرتے رہے کہ مجھپر وحی الٰہی نازل ہوئی ہے۔ کہ میں خدا کیطرف سے مسیح موعود ہوں۔ اب ان کا یہ دعویٰ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ مفتری ہیں اور پھر ہمارے امام کو مفتری سمجھنے والا ہمارا امام کیونکر بن سکتا ہے یا وہ سچے ہیں پس سچے ہونے کے حالات میں اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق انکا فرض ہے یا نہیں کہ فبا بعوہ کی تعمیل میں ان کی بیعت کریں۔ پس وہ کیوں بیعت نہیں کر لیتے۔ اگر وہ متردد ہیں تو اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ ہم بھی پھر ان کے بارے میں متردد ہیں کہ انھیں کیا سمجھیں۔ امام الائمہ کا مکفر بحکم حدیث کافر ہے اور مکذب بحکم من کفر بعد ذالک فاولئک هم الفاسقون فاسق۔ فاجر۔ وان الفجار لفی جحیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ے؍ للعہ

قادیان

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بریں صد

یکم صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۲۱ ماگھ سمت

جلد ۱۰ نمبر

یہی سمجھائیو گر قادیاں آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور۔ ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفاں از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آں نہ از خود از ہماں جا بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

رسید کا طریق العمل

تمام شیئ اخبار سالانہ نمبر
خبرو فعل قیمت پیشگی آنی چاہئے
نام اخبار جاری نہ ہوگا۔
خط میں جیسے پہلے کی کابھی [illegible] چاہئے [illegible]
رسید اخبار میں چھاپی جاویگی
علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی البتہ جو صاحب
دستی قیمت ادا کریں انکو بہرحال رسید
حاصل کرنی چاہئے۔ اگر دو ہفتہ تک
رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا
چاہئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں
معراج الدین عمر پرو پرائیٹر قادیان
ضلع گورداسپور ہونی چاہئے۔

مینیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کرونگا۔

(از بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح

سلمہ الرحمن کی حالت بفضلہ تعالیٰ بتدریج روبصحت ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں کوئی نئی تکلیف پیدا نہیں ہوئی سردی لگنے کے سبب ایک دو روز سر میں درد رہا۔ اور گاہے گاہے رات کو بسبب بیخوابی کے بےچینی ہو جاتی ہے۔ زخم تیسرے حصہ سے زائد بھر گیا ہے زخم کا اپریشن رخسار کی ہڈی تک تھا اور ہڈی ننگی ہو گئی تھی جس سے بعض ڈاکٹر صاحبان نے خوف ظاہر کیا تھا کہ شاید ہڈی پر گوشت نہ چڑھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہڈی کا بہت سا حصہ گوشت سے ڈھک گیا ہے۔ اور خطرہ جاتا رہا۔ ہنوز نماز لیٹے ہوئے پڑھتے ہیں۔ بہت آہستگی سے بول سکتے ہیں۔ اور اطباء منع کرتے ہیں کہ زیادہ تر آپکو باتیں کرائی جائیں۔ اس سے ضعف پیدا ہوتا ہے بہرحال باوجود اس ضعف کے کسی کسی وقت خدام کو پند و نصائح سے متمتع کرتے رہتے ہیں۔ قرآن شریف سنتے ہیں گذشتہ اتوار کو حضرت خواجہ کمال الدین صاحب و حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تشریف لائے ہوئے تھے اس سے گذشتہ ہفتہ میں جب خواجہ صاحب تشریف لائے تھے تو حضرت صاحب نے انکے لکھے ہوئے کسی مضمون کے متعلق انھیں کچھ سمجھانے کا ارادہ ظاہر کر کے فرمایا تھا کہ ایک دن ٹھہر جائیں لیکن چونکہ خواجہ صاحب نے سیالکوٹ جانا تھا اسواسطے دوسرے ہفتہ حاضر خدمت ہونے کا وعدہ کر گئے تھے چنانچہ اس دفعہ حضرت صاحب نے خواجہ صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جس مضمون کے متعلق میں آپکو سمجھانا چاہتا ہوں وہ گناہ کا مضمون ہے۔ جس پر آپ کچھ لکھ چکے ہیں پس حضرت صاحب نے اپنی نوٹ بک منگوائی اور گناہ کی حقیقت پر ایک مختصر سی تقریر کی جسکو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے لکھ لیا ہے۔ امید ہے کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج اخبار کیا جائیگا۔

ایک سرحدی افغان احمدی مولوی نے عرض کی کہ میں اپنے علاقہ کے ایک سردار کو تبلیغ کرنا چاہتا ہوں۔ کیا حضور کی اجازت ہے۔ فرمایا میں رات کو استخارہ کر کے جواب دونگا۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسی جگہ ہیں اور حضرت صاحب کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب جنہوں نے بیماری کے دوران میں نہ صرف طبی خدمت کی ہے بلکہ رات دن برابر ہر طرح خدمت میں جوش کیساتھ مصروف رہے ہیں دو روز سے ایک ضروری کام کے واسطے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب یہیں تشریف فرما ہیں۔ گذشتہ جمعہ کو جو انھوں نے نہایتی خطبہ مسجد اقصیٰ میں کہا وہ دلوں پر خاص اثر کرنیوالا اور حضرت موصوف کی خوبصورتی کو سامعین کی نگاہوں میں ہر لحظہ بڑھانے والا تھا مجھے افسوس ہے کہ رپورٹر بسبب کی گنجائش آسکے خلاصہ میں اس کی خوبیاں کماحقہ نہیں دکھلا سکا۔

شیخ مرغوب علی صاحب کی چچی مرحومہ کا جنازہ لاہور سے لایا گیا۔ اور ایک شاندار جماعت کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب نے نماز جنازہ ادا کی جسکے بعد مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللھم ارحمھا واغفرلھا

اس ہفتہ میں میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور اور میاں معراج الدین صاحب پروپرائٹر بدر۔ میاں شمس الدین شملہ و دیگر برادران مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

احباب کے خطوط بیمار پرسی کے لیے سب طرف سے برابر آ رہے ہیں اور اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت برابر دعاؤں میں مصروف ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہماری بیماری کے ایام میں جماعت اللہ کیطرف متوجہ ہو۔

فرمایا مجھے آرام یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ویسی ہی محبت ہے اور قرآن اور رسول اللہ سے ویسی ہی محبت ہے اور مجھے دنیا کا کوئی غم نہیں اور اولاد کا کوئی فکر نہیں۔

احباب کے خطوط سے ظاہر ہے کہ کس قدر جوش کے ساتھ ہر طرف جماعت دعاؤں میں متوجہ ہے ہمارے دوست منشی ہاشم علی صاحب احمدی گرداور سر دول گڈھ لور برادر حامد حسین خانصاحب میرٹھ سے تاکید کرتے ہیں کہ احباب کو حضرت کے لئے دعا کیطرف متوجہ کیا جاوے منشی ہاشم علیصاحب لکھتے ہیں کہ میں دوستوں کو اس مضمون کے خط لکھتا رہتا ہوں۔ حکیم محمد صالح صاحب سانگلہ سے لکھتے ہیں کہ میں حضرت کی علالت کے سبب دیوانہ سا ہو رہا ہوں اور مختلف جگہوں میں جا کر دعائیں کراتا ہوں۔ سکندر علی خانصاحب کو گڑھی حبیب اللہ میں ایک دن خط نہ ملا تو تار دیدیا نظیر خانصاحب کا منصوری سے تار عیادت آیا۔ بابو فرزند علی صاحب شملہ سے اور سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ حضرت کی صحت کیواسطے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ سبکو جزائے خیر دے۔

سلوک

اب ہم وہ بیش بہا الفاظ درج کرتے ہیں جو منگل سے پہلی رات کو حضرت نے ایک خادم کو لکھائے اور مولوی فضل دین نونی نے قلمبند کر کے ہمیں مرحمت فرمائے ہیں۔

"بوقت شام ۳۰ جنوری ۱۹۱۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے مخدوم میاں محمد صادق صاحب کو بلوایا۔ اور فرمایا قلم دوات لاؤ میں تمکو ایک بات بتاتا ہوں اسکو معمولی نہ سمجھیو یہ بہت بڑی بات بتاتا ہوں۔ فرمایا قرآن کریم کی یہ آیت تین مرتبہ پڑھو اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یؤمنون مخدوم صاحب کے تین مرتبہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ اللہ پاک اس آیت میں تمام منازل سلوک کے لیے فرماتا ہے۔ کیا انکو یہ کتاب (قرآن کریم) جو ہم نے محمد رسول اللہ صلعم پر نازل کی ہے کافی نہیں مومنوں کے لیے اسی میں رحمت ہے۔ اور اسی میں تمام ذکر ہیں۔ فرمایا میں نظارے ہائے قدرت اور کشوف کے طریقے خوب جانتا ہوں۔ مگر اس شہادت خداوندی کے بعد سلوک کے اور طریقوں کو اختیار کرنا میں کفر جانتا ہوں۔ اسقسم کی راہوں کو جوگیانہ طریقے سمجھتا ہوں۔ تم سب گواہ رہو میں مر جاؤں تو میری یہ نصیحت یاد رکھنا۔ اگر کوئی خیال اس کے خلاف اٹھے تو لاحول پڑھنا شاہ عبدالعزیز صاحب کے ایک بھائی تھے جنکا نام تھا محمد۔ اُن کی ایک بیوی تھیں ام حبیبہ انکا نام تھا انھوں نے بہت ہی کثرت سے اوراد و اذکار شروع کر دئے۔ حتیٰ کہ کچھ دنوں کے بعد نفلوں کی جگہ بھی انھوں نے وظیفے ہی کر دئے۔ ایک دن اُن کے میاں نے کہا کہ تم ہر روز ذکر کیا کرتی ہو لاحول کا ذکر بھی کر دیکھو انھوں نے مان لیا اور شروع کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے مصلے پر ہنومان کی شکل میں بندر کو دیکھا اور اس نے کہا کہ جس راہ پر میں نے تم کو ڈالا تھا وہ کیوں چھوڑ دی۔ اِس کے بعد اُن کے میاں گئے اور انھوں نے پوچھا بیوی صاحب تم نے آج کچھ دیکھا ہے۔ انھوں نے جواب دیا میں آئندہ توبہ کرتی ہوں۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک اور شہادت پڑھو جو ابتدائے قرآن مجید میں ہے۔ الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین۔ فرماتا ہے میں اللہ خوب علم والا شہادت دیتا ہوں کہ جسقدر لوگ متقی بنے ہیں اسی راہ سے متقی بنے ہیں علم تو مجھکو ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی کتاب ذریعہ ہے متقی بننے کا۔ خداتعالیٰ کی یہ دوسری گواہی ہے۔ یہ بات میں تمکو خدا کی تحریک سے کہتا ہوں۔ احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی قسم کے اعوذ پڑھتے تھے۔ مگر جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئیں تو آپ نے معوذتین کے سوا سب کو چھوڑ دئے پھر فرمایا اسوقت اتنی ہی برداشت ہے زندہ رہا تو کل کچھ اور کہونگا اور صبح فرمایا سورہ اعراف کے اخیر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل انما اتبع مایوحی الیّ من ربی ھذا بصائر من ربکم وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ اے نبی کریم صلعم تو کہہ میں اس وحی قرآن کے

درخواست دعا

دوست محمد صاحب بلوچ جمانہ جام پور سے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے بیماریوں سے شفا اور فراخی رزق کی دعا کیجاوے

ایک بیوہ کا نکاح

معزز شریف خاندان کی ایک غیر احمدی بیوہ کسی احمدی سے نکاح کرنا چاہتی ہے ہر کے ٹکٹ بھیجکر اہل حاجت درخواست کریں۔ درخواست کنندہ کی درخواست مشتہر کو بھیج دی جائیگی اور درخواست کنندہ کو مشتہر کا نام اور پتہ لکھا دیا جاویگا۔ اس سے زائد بدر کسی بات کا ذمہ وار نہیں ہے۔

تشحیذ وی پی

ماہ جنوری کے اخیر میں تشحیذ کا پرچہ خریداران تشحیذ کے نام وی پی ہوگا۔ اطلاع ہو

(منیجر تشحیذ)

اطلاع اس اخبار میں ۸ صفحے ضمیمہ اور ۸ صفحے اخبار ہے جو جو سب خریداروں کو بھیجا گیا

مناجات ناصر

فضل کر اس بندۂ عاجز پہ اے میرے خدا
مین بلاؤن مین گھرا ہون مین مصائب مین پھنسا
کردیا بیماریون نے میری صحت کو خراب
مین ہون عاصی مین ہون خاطی تو ہو غفار الذنوب
مین ہون ادنیٰ تو ہے اعلیٰ تو غنی مین ہون فقیر
مین ہون دست و پاشکستہ تو ہے میرا دستگیر
سخت مین ناپاک ہون اے پاک مجھ پر کرم
مہربانی مجھ پہ کر الطاف فرما مجھ پہ تو
اس شب تاریک غم کو دور کر سر سے میرے
لے میرے داتا مرے ناصر مجھے منصور کر
رکھ مجھے ثابت سدا اسلام پر اے ذوالمنن
صبر کی جا صبر دے اور شکر کے موقعہ پہ شکر
دے محبت اپنی اور دنیا سے نفرت دے مجھے
بخش نسل پاک مجھکو کر امام المتقین
یاد ہو لب پر تری اور دل مین ہو تیرا خیال
باادب کر باحیا کر اپنے بندون مین ملا کر
ہو تیری تعظیم بس ہر کام مین پیش نظر
ہر ضعیف و ناتوان کا مین بنون پشت و پناہ
احمدی بھائی مرا کوئی نہ ہو مجھ سے ملول
مین ہون خدمتگار نیکون کا بنون سچون کا یار
راحت و آرام دون اپنے ہر اک بھائی کو مین
لب پہ شیرینی ہو اور دل مین ہو میرے بس مٹھاس
مین اگر مانگون تو مانگون دین کی نصرت کیلئے
مین نہ تجھ پر بدگمان ہون اور نہ تجھ سے ناامید
تو نے ہے مجکو بنایا رزق دیتا ہے تو ہی
مین ہون مصروف گنہ اور تو ہے میرا پردہ پوش
نعمتین کھاتا ہون تیری پر نہین کرتا مین شکر
سکھ بخشے دیتا ہے تو مین سرکشی کرتا ہون پھر
اپنے ہاتھون سے مین جب پڑتا ہون دکھ مین او کریم
نعمتون کی تیری گنتی مجھ سے ہو سکتی نہین
یہ زمین و آسمان میرے لئے پیدا کئے
روح دی انمول مجھ کو جسم بخشا بے بہا
دیکھنے کو آنکھ بخشی اور دئے سننے کو کان
سونگھنے کو ناک دی پھر مجھ کو بخشے تو نے پھول
عقل بخشی فہم بخشا اے مرے رب رحیم
اپنے فضل عام سے بخشے مجھے ہوتر ہوائین
رات سونے کو بنائی دن کمانے کے لئے
پھول و پھل تو نے دئے تو نے بنائین بوٹیان

تو ستار اور کرم ہے مین ہون بیشک ناسزا
دور کر دے ہر مصیبت ہر بلا سے تو بچا
مین مریض ناتوان ہون ہاتھ مین تیرے شفا
مین گرفتار بلا ہون تو مرا مشکلکشا
تو شہنشاہ دو عالم مین ترا ادنیٰ گدا
مین ہون گمراہی مین اے مولا مرے تو رہنما
مین برا ہون فضل سے اپنے مرا کر دے بھلا
تو خفا مجھ سے نہ ہو گو خلق ہے مجھ پر خفا
اے مرے رب مجھ پہ خوشوقتی کا جلدی دن چڑھا
کر مری حاجت روائی اے مرے حاجت روا
باب رحمت مجھ پہ وا کر دار قربت مین بلا
دور کر عصیان سے مجھ کو اپنی جانب تو جھکا
دور کر حرص و ہوا اپنا مجھے شیدا بنا
دے گناہون سے تنفر دے عبادت مین مزا
ہو عیان پاکیزگی اور دل مین ہو دے اتقا
رحم کی چادر اوڑھا اور فضل کا جامہ پہنا
شفقت و رحمت کا برتاوا ہو خلقت سے سدا
ہر مریض خستہ جان کی مین کرون دل سے دوا
کوئی بھی صالح کبھی مجھ سے نہ ہو ہرگز خفا
ہو نہ تیرے دوستون سے میرے دل مین کچھ دغا
بھائیون کی مین کرون خدمت وہ دین مجھ کو دعا
بغض سینے مین نہ ہو کینہ نہ ہو دل مین ذرا
اے خدا مجھ کو بنانا تو نہ نفسانی گدا
جز ترے کوئی نہین بے آسرون کا آسرا
شکر کر سکتا نہین تیرا کسی صورت ادا
حیف ہے صد حیف ہے آتی نہین مجھ کو حیا
پھر بھی دروازہ نہین تو بند کرتا رزق کا
کس قدر ہے بردباری تجھ مین اور کیسی حیا
اپنے فضل عام سے دیتا ہے تو مجھ کو شفا
کیونکہ ہین تیرے عنایات و کرم بے انتہا
واسطے میرے بنائے تو نے یہ آب و ہوا
کام کرنے کے لئے مجکو دئے یہ دست و پا
بولنے کو دی زبان کی اسکو گویائی عطا
منہ دیا کھانے کو اور بخشا زبان کو ذائقا
دور ہو دے تاکہ اس عاجز سے ہر وہم و خطا
بے طلب بے مانگ کی تو نے ہر اک مجھ پہ عطا
چاند و سورج تو نے بخشے تاکہ پاؤن مین ضیا
تیری بخشش سے ہی سب کچھ ہم غذا و ہم دوا

کیسی کیسی بامزا خوراک دی تو نے مجھے
سیم و زر تو نے دیا موتی دئے ہیرے دئے
یہ زمین بخشی کہ تا پیدا ہو اس مین ہر اناج
و دئے تو نے مجھے دنیا کے یہ لاکھون درخت
یہ سمندر مجھ کو بخشے تا چلین ان مین جہاز
ریل بخشی تو نے اور تو ہی نے موٹر کار دی
تو نے بخشے فضل سے یہ مال و دولت کے پہاڑ
یہ ہزارون جانور میرے لئے پیدا کئے
بعض ہین میری غذا اور بعض پر چڑھتا ہون مین
دودھ دیتا ہے کوئی اور ہل چلاتا ہے کوئی
روح کے بھی واسطے طیار ہے اسباب عیش
یاد تیری روح کی بے شک غذائے پاک ہے
تیرے مرسل آئے سمجھانے کو میرے اے خدا
آئے دنیا مین ڈرانے کو مرے بیشک نذیر
جب ترے الطاف مجھ پر بڑھ گئے حد سے فزون
اس کے صدقہ مین ہوا تیرا بہت مجھ پہ کرم
ہو محمدؐ پر مری جانب سے بس لاکھون درود
کرکے پیدا تو نہ بھولا مجکو اے پروردگار
بھوک مین کھانا دیا اور پیاس مین پانی مجھے
گرمی و سردی کے سب اسباب بخشے اے کریم
جب پڑی گرمی کیا بارش سے تو نے مجکو سرد
مجھ کو بخشی تو نے بیوی خاندانی اور شریف
آل اور اولاد بخشی یار اور ہمدم دئے
مجھ کو مہدی سے ملایا ہو یہ اک فضل عظیم
وقت مین میرے کیا نازل مسیح احمدی
ہاتھ پر اس کے دکھائے تو نے وہ عالی نشان
بانٹتا تھا وہ خزائے لیگئے چالاک و چست
وہ زمانہ خیر کا افسوس جلدی ہو چکا
اس کے سچے دوست جو ہین مین وہ میرے یار غار
وہ خلیفہ مجھ کو بخشا جس کی سیرت نیک ہے
حامئ سنت ہے جو اور حافظ قرآن ہے
عابد و زاہد ہے ہم مین ہے مگر ہمسا نہین
ناصر بیکس کی ہے یارب یہی تجھ سے دعا
رحم کرتا ہے وہ سب پر تو بھی اس پر رحم کر
وہ کرم کرتا ہے خلقت پر تو کر اس پہ کرم
دشمنان دین کو ہم پہ نہ کرنا خندہ زن
کر ہمین تو بامراد اور ان کو کر دے نامراد
عرض بندہ کر چکا مولا کرے اس کو قبول

شہد کھانے کو دیا اور دودھ پینے کو دیا
نعمتون کا تو نے دروازہ کیا ہے مجھ پہ وا
ہر طرف جلدی سے جسمین ایک چشمہ فیض کا
انسے تا حاصل کرون مین میوہ ہائے بامزا
اور ہر اک حاجت ہو میری ان کے باعث سے روا
فائدہ تو ہی نے بخشا مجھ کو ڈاک اور تار کا
جنمین میرے واسطے ہر اک خزانہ ہے دیا
جن کی گنتی سے بھی ہون ابتک تو مین ناآشنا
بعض دیگر خدمتین کرنے مین بس صبح و مسا
کونسا ہے جانور جس سے نہین کچھ فائدا
واسطے اس کے مہیا کی ہے روحانی غذا
پر مشقت جو عبادت ہے وہ ہو اس کی دوا
اور کلام پاک میرے واسطے نازل کیا
اور بشارت دینے کو بھیجے ہزارون انبیا
تو نے بھیجا واسطے میرے محمد مصطفےٰ
رحمتون کے پھر تو دروازے کھلے بے انتہا
ہو سلام ان پر مری جانب سے یارب دائما
وقت پر میری ہمیشہ تو مدد کرتا رہا
دکھ سہیڑا مین نے جب تو نے عطا کر دی دوا
مین بڑھا جتنا ترا احسان بھی بڑھتا گیا
جب ہوئی گھٹن چلادی تو نے بس فوراً ہوا
نیک خو اور نیک دل خدمتگذار و باوفا
فضل سے بخشا مجھے اپنے امام پارسا
کر نہین سکتا مین اس کا شکر اے خالق ادا
اور کرم سے اپنے اس کے قرب کا رتبہ دیا
اس زمانہ مین کسی کو وہم بھی جن کا نہ تھا
جسقدر قسمت مین تھا مجھ کو بھی اتنا مل گیا
یاد کر کے وہ مزا ہوتا ہون مین اب بے مزا
نیک بخت و بامروت نیک سیرت باحیا
جو اشاعت دین کی کرتا ہے ہم مین دائما
حاجی حرمین ہے امت کا جو ہے رہنما
ہم مین دنیا کی ملونی اسمین ہے نور و ضیا
آجکل بیمار ہے دے اسکو دے جلدی شفا
وہ دوا کرتا ہے لوگون کی تو کر اس کی دوا
کیونکہ ہے تو سب سے بڑھ کر باحیا و باوفا
مفسدین حملہ کرنے کے لئے جو ہے بنا
اپنے نورالدین کو دیدے مرے مولیٰ شفا
دوستو! آمین کہو ناصر کی تم بن کر دعا

[illegible]

جلسہ مذاہب منعقدہ الہ آباد
اور
ہماری شمولیت

(از ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۹- تاریخ جنوری کو پہلا دن جلسہ مذاہب کا تھا۔ پروگرام طبع ہو کر شائع ہوا۔ اس میں شیوازم - وشنوازم - بدھ مت - برھمو سماج آتش پرست - شاکت مت اور اسلام کی طرف سے مضامین پڑھے جانے تھے۔ اسلام کی طرف سے آج صرف خواجہ صاحب ہی وکیل تھے۔ باقی ہر ایک مذہب یا اُس کی شاخ کی طرف سے کئی ایک مضامین پڑھے والے تھے۔ پروگرام کے مطابق ۱۲ بجے کے بعد کارروائی جلسہ شروع ہونے والی تھی بارہ بجے سے چند منٹ پہلے ہم پہنچ گئے۔ میجر ڈاکٹر باسو اور رائے بہادر جینابختہ سکرٹریان جلسہ استقبالاً دروازہ پر کھڑے تھے یہ ہال ایک عالیشان ہال ہے جس کا کمپونڈ بہت وسیع ہے ہال میں کثرت سے کرسیاں بچھی ہوئی تھی - اور ایک عمدہ ڈیس تھا جس پر صدر جلسہ - سکرٹریان اور دیگر معززین نے بیٹھنا تھا۔ ہمارے آنے سے پہلے ڈیس کے ایکطرف راجہ صاحب قاسم بازار (بنگالہ) اور راجہ صاحب بیرس بیٹھے ہوئے تھے۔ مسٹر بھی ڈیس پر تھے - ایک طرف (Piano) تھا تین ربابی سکھ بھی بھجن گانے کے لئے موجود تھے - ہال کے شمالاً رویہ ونگ (Wing) میں لیڈیز کے لئے جگہ تھی اور جنوب رویہ اخباروں کے رپورٹر تھے لیکن ہجوم خلقت اس قدر تو نہ تھا جتنا کہ جلسہ میں ہونا چاہئے مگر علم و فضیلت اور ضرورت کے لحاظ سے یہ جلسہ اعلےٰ پیمانہ پر تھا۔ بارہ بجے سے کچھ منٹ اوپر مہاراجہ صاحب دربھنگہ تشریف لائے جنکے لئے کل حاضرین جلسہ تعظیماً اُٹھ کھڑے ہُوئے اُن کے آجانے کے بعد باضابطہ طور پر بہ تحریک راجہ صاحب قاسم بازار اور بتائید راجہ صاحب بیرس مہاراجہ صاحب دربھنگہ صدر جلسہ تجویز ہُوئے جس کی بابت اُنھوں نے حسب معمول شکریہ ادا کیا۔ بھجن گائے جانے کے بعد ایک پادری صاحب نے دُعا کی اور کارروائی جلسہ شروع ہُوئی۔

سر جارج ناکس جو استقبالی کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے اُن کی طرف سے خیر مقدم کی تقریر ہونی تھی لیکن چونکہ بہ سبب ہائیکورٹ کے نہ بند ہونے کے وہ تشریف نہ لا سکے۔ مسٹر سارواچرن متر سابق جج ہائیکورٹ کلکتہ نے نہایت ہی موزوں اور مختصر الفاظ میں حاضرین جلسہ اور مہمانان اور ڈیلی گیٹوں کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے اپنا پریذیڈنشل ایڈریس پڑھنا شروع کیا۔ مہاراجہ صاحب نہایت ہی قابل۔ تعلیم یافتہ وسیع خیال کے انسان ہیں۔ اور گورنمنٹ اور قوم کے نزدیک خاص وقعت رکھتے ہیں اور عموماً معزز جلسوں کے پریسیڈنٹ ہوا کرتے ہیں۔ آپ کا ایڈریس عالمانہ تھا۔ آپ مورتی پوجن کے قائل ہیں اور ذات پات کے پابند جس کا فلسفہ آپ نے بتلایا۔ ہندو مذہب کی عظمت پر بھی چند الفاظ کہے۔ اور انسانی بھگتی کے تین مدارج پر بحث کی آپ کا ایڈریس توجہ سے سُنا گیا۔ اور متعدد مقامات پر چیرز بھی ہُوئے۔ آپ کے ایڈریس کے ختم ہونے پر شیوازم پر تقریر تھی اس میں یہ دکھلایا گیا کہ مہاراج شوجی اصلی جوگی نہ تھے جیسے کہ خیال کیا جاتا ہے بلکہ وہ ایک عظیم الشان سلطنت کے وارث تھے۔ البتہ اصلاح نفس کے لئے اُنھوں نے یوگ ریاضتاً کیا تھا۔ اور بڑی بڑی ریاضتہائے شاقہ کیں آپکے بعد چونکہ اسوقت وشنوازم اور برھمو سماج کے وکلاء غالباً موجود نہ تھے۔ اس لئے مسٹر اسحاق اسرائیلی کو اپنا مضمون پڑھنے کے لئے بلوایا گیا۔ مسٹر اسحاق کا پرچہ واقعی قابلیت سے لکھا ہوا تھا اگرچہ ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ جن وسیع خیالات کو اُنھوں نے ظاہر کیا وہ کہاں تک اسرائیلی مذہب کے ماتحت آسکتے ہیں اُن کے بعض حصوں پر چیرز بڑی مسرت کے ساتھ ہُوئے۔ لیکن ہمارے دوست سنکر حیران ہی نہ ہونگے بلکہ خوش بھی ہونگے کہ جو حصے مسٹر اسحاق کی تقریر کے مسرت افزا تھے اُن میں تتبع اس مضمون کا تھا جو سابق جلسہ مذاہب کلکتہ میں حضرت مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے پڑھا گیا تھا۔ خواجہ صاحب فرماتے تھے کہ پچھلے سال جب ہم نے یہ مضمون پڑھا تو یہ اسرائیلی بھی موجود تھا۔ اور اُس نے دیکھا تھا کہ کن کن امور نے اہل بنگالہ کو ہماری تقریر پر لٹو کر دیا تھا۔ اس لئے مسٹر اسحاق نے اُسی بات کا تتبع کیا ہے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ آیا جس مذہب کو مسٹر اسحاق نے پیش کیا وہ یہودیوں کے مسلمہ عقائد بھی ہیں یا نہیں۔

مسٹر اسحاق نے تسلیم کیا کہ کوئی قوم صداقت سے خالی نہیں اور ہر جگہ خدا کی طرف سے روشنی اور ہدایت آئی ہم حیران ہیں کہ مسٹر اسحاق کہاں سے اس تعلیم کو لے آئے۔ قرآن کریم نے بیشک اس وسعت قلبی کو بتایا ہے۔ لیکن اسرائیلی تو خود ہی ابناء اللہ بنکر دوسروں کو غلام زادہ بھی نہیں بننے دیتے۔ بہرحال اس امر نے فیصلہ کر دیا کہ صداقت صداقت ہی ہے۔ اور وہی غالب آجاتی ہے۔ مسٹر اسحاق کے پرچہ کے بعد نصف گھنٹہ کے لئے جلسہ برخاست ہُوا لوگ ریفرشمنٹ کے طور پر کھانے پینے کے شغل میں لگ گئے اور ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہُوئی۔ مسٹر اسحاق کی اس کارروائی پر رنج بھی تھا اور خوشی بھی - خوشی اس لئے کہ چلو دفع الوقتی کے طور پر ہی ایک اسرائیلی نے اپنی تنگ خیالی کو چھوڑ کر ہماری صداقت کو قبول کیا اور رنج اسپر کہ محض کالائے دیگراں سے مسٹر اسحاق نے اپنی تعریف کرالی۔ ان واقعات نے خاص اثر ہماری طبائع پر کیا اور ہم اپنی نمازوں میں اسوقت ایک عجیب خشیت اور خشوع و خضوع دیکھتے تھے۔ اور فتح اسلام کیلئے جو بفضلہ تعالیٰ احمدی ہاتھ پر ہونے والی تھی رو رو کر دعائیں مانگ رہے تھے۔ ہم ابھی نمازمیں ہی تھے کہ جلسہ کا وقت شروع ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر اندر گئے ہماری کرسیاں پہلی قطار میں تھیں۔ لیکن اور حاضرین جلسہ وہاں آگئے اس لئے خواجہ صاحب اور ماسٹر صاحب کو تو منتظمین نے ڈیس پر جگہ دی اور باقی احمدی اصحاب ہال کے وسط میں بیٹھ گئے۔ متواتر دو گھنٹہ تک پانچ پرچے یکے بعد دیگرے پڑھے گئے۔ لیکن یہ پانچوں کے پانچوں پرچے اگرچہ نہایت قابل ہاتھوں کے لکھے ہوئے تھے۔ پر اپنا کوئی خاص اثر حاضرین پر پیدا نہ کر سکے۔ حسب معمول پڑھنے والے ڈیس پر آئے اور اپنا مضمون پڑھ کر چلے گئے سامعین میں سے نہ کسی نے کسی کے ساتھ کوئی انٹرسٹ ظاہر کیا اور نہ آثار مسرت پیدا ہُوئے۔

آخری پرچہ شاکت پر تھا۔ یہ وہی مت ہے جو کل کائنات کو ماں کی شکل میں دیکھ کر عورت کے عضو تناسل کی پرستش کیا کرتا ہے۔ لیکن واہ رے زمانہ اور اُس کی ترقی اس مذہب کو جنکی خاص عبادتیں حیا سوز اور عصمت و عفت کے لئے تباہ کن ہیں اُسے ایک تعلیم یافتہ گریجوایٹ فلسفیانہ رنگ میں پیش کر رہا ہے اور کس طرح جذبات اور خیالات کو اُکسا رہا ہے۔ ہم منتظر تھے کہ اب کوئی حکیمانہ جوازیت اُس پوجا کی بتلائی جاویگی جو شوراتری کی رات شاکتک لوگ کیا کرتے ہیں اور سمجھایا جائے گا کہ کس طرح خاص منتروں کے پڑھنے سے ایک معمولی انسان ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ وہ فعل جو دوسروں کے لئے بمنزلہ گناہ کے ہوں اُن کے ارتکاب اُن کی ذات میں گناہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ لیکن فاضل مضمون نگار نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالنی پسند نہ کی ٹھیک اُسی طرح عمدہ الفاظ جمع کئے ہُوئے تھے۔ جیسے کہ پادری لوگوں کے سرمن میں ہوا کرتے ہیں شاکت مت کے

پرچے سے پہلے عیسائی مذہب پر ایک پرچہ پڑھا گیا۔ اگرچہ پڑھنے والے ایک یورپین پادری تھے۔ لیکن تلفظ اور لہجہ اس قدر خراب تھا کہ اچھے فہم مضمون کا ناس ہوگیا۔ پادریوں کے مضامین میں حقیقت تو کچھ ہوتی ہی نہیں۔ ہاں عمدگی زبان اور شستگی الفاظ ضرور ہوتی ہے۔ لیکن بھلا ہو اس پڑھنے والے کا جسنے مضمون کی رہی سہی حیثیت بھی بگاڑ دی

اب پونے چار بجگئے اور تمام ہال پر ایک قسم کی اُداسی چھارہی تھی۔ کیونکہ پہلے وقت میں کچھ تو ابتداءِ جلسہ کی تھی اور کچھ اسرائیلی مضمون دلچسپی سے خالی نہ تھا اور اسوقت جیسے ہی ہم دوبارہ جمع ہوئے بہت ہی بے لطفی رہی۔ اس لئے منتظمین جلسہ میں سے بعض کا خیال تھا کہ آج کی کارروائی بند ہوجاوے۔ پروگرام میں صرف دو نام باقی تھے ایک خواجہ صاحب کا اور ایک اور کسی ہندو مذہب کے کسی فرقہ کے متعلق کسی بنگالی مہاشہ کا۔ سکرٹری صاحب نے خواجہ صاحب کا نام اتفاقاً لیا اور خواجہ صاحب کی شکل کو جوں ہی مہاراجہ صاحب نے دیکھا غالباً اُن کو کلکتہ والا سماں یاد آگیا ہوگا فوراً اُن کا خیال بدل گیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ خواجہ صاحب کا مضمون سن لیا جاوے۔ اور پھر آج کا جلسہ ختم ہو۔

خواجہ صاحب نے ڈیس پر آکر کلمہ شہادت کیا پڑھا کل سامعین کا رنگ بدل ڈالا۔ بیضوی شکل کا ہال اپنی اُس کی بلند چھت خواجہ صاحب کا ماشاءاللہ بلند آواز ہونا تو پہلے سے ہی مسلم ہے لیکن کلمہ شہادت آپ نے بلند سے بلند آواز میں پڑھا خدا کی شان ہے کہ کس طرح اُن دیواروں میں کلمہ کی گونج ہوئی غالباً جب سے یہ ہال بنا ہوگا آج پہلے دن اس عمارت نے خدا کا کلمہ سُنا ہوگا۔ کلمہ شہادت کے بعد خواجہ صاحب نے درود شریف بھی اُسی زور شور سے پڑھا اور اُس کے بعد پریسیڈنٹ اور حاضرین جلسہ کو بزبان انگریزی مخاطب کیا اور کہا کہ مضمون پڑھنے سے پہلے میں بتلاؤں کہ میں کون ہوں آپ نے کہا کہ میں اسلام کے فرقہ احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ یہ فرقہ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے گذشتہ صدی کے آخری دس سالوں میں قائم کیا اس فرقہ اور دیگر فرقہ ہائے اسلام میں اصولاً کوئی اختلاف نہیں صرف ایک امر میں اختلاف ہے۔ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰة والسلام نے ایک پیشگوئی کی ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام کی تجدید کے لئے ایک مسیح موعود آویگا۔ اور ہم احمدیوں نے اس پیشگوئی کا مصداق احمدیہ فرقہ کے مقدس بانی کے وجود مسعود کو قبول کیا ہے۔ اس کے بعد آپنے اپنا پرچہ جو انگریزی میں تھا پڑھنا شروع کیا۔ پرچہ کا آغاز اسلام کی تعریف سے تھا۔ آپ نے اسلام کی تعریف بقول آیہ کریمہ

قولوا اٰمنا باللّٰہ وما انزل الینا وما انزل الیٰ ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون

ایک ایسے وسیع پیمانہ پر کی کہ جس وقت اُس تعریف کی تائید میں آپ نے آیت بالا پڑھکر اُس کا ترجمہ کیا کل کے کل حاضرین پھڑک اُٹھے اور ایک مسرت کا اظہار بلند چیرز میں ہُوا۔ پھر کیا تھا وہ سارے دن کی بے لُطفی جس نے چیرز کا دروازہ بند کر رکھا تھا کھولدیا اور اس قدر چیرز اس مضمون پر ہوئیں کہ سارے دن کی کسر حاضرین جلسے نے نکالدی۔ ایک جوش مسرت تھا جو ہر ایک کے چہرہ پر نظر آرہا تھا۔ لوگوں کی باچھیں کھلی جارہی تھیں۔ اور بعض کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو بھر آئے۔ اللہ اللہ کیا عجیب نظارہ تھا کہ ایک مسیح ناصری کے پیرو اپنے مطاع کی صداقت قائم کرنے کے لیئے کل دُنیا کے راستبازوں کو چور ڈاکو بٹ مار اور بدچلن قرار دیتے ہیں اور دوسرے مسیح کا نام لیوا اپنے آقا کی صداقت قائم کرنے کے لئے دُنیا کے ہر ایک راستباز اور مقدس معلم کو وہ عزت دے رہا ہے جس کا وہ مستحق ہے خواجہ صاحب کے مضمون پڑھے جانے کے وقت یہ سمجھ نہ آتی تھی کہ سامعین کل کے کل احمدی اور مسلمان ہیں یا غیر مُسلم۔ کسی احمدی کو اُسوقت کیا خوشی ہوسکتی ہے یا وہ جوش وخروش کیا دکھلا سکتا ہے جو وہاں ہر ایک اہل جلسہ دکھلا رہا تھا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ خواجہ صاحب کے مضمون میں بعض حصے ایسے تھے جنکے متعلق اُن کو خطرہ تھا کہ شاید یہ جلسہ کے مطابق نہ سمجھے جاویں۔ یا منتظمین جلسہ اُس حصہ پر معترض ہوں۔ لیکن عجب شان ربی ہے کہ انہیں فقروں پر اور انہیں مطالب کے اظہار پر زیادہ سے زیادہ خوشی کا اظہار ہُوا۔ خواجہ صاحب کے عین مقابل ایک نیک اور وسیع دل کا سکھ جنٹلمین بیٹھا ہُوا تھا وہ سکھ تو ہمہ تن مسرت ہو رہا تھا جسوقت فاضل لیکچرار نے چھٹی صدی عیسوی کا نقشہ کھینچکر دکھلایا کہ اسوقت زمانہ بدکاری کے نقطہ خیال پر پہنچا ہُوا تھا اور چاہتا تھا کہ ہر ملک میں الگ نبی آجاویں۔ یا ایک ہی زبردست نبی آکر کل دُنیا کی بدکاریوں کا علاج کرے۔ اور پھر اس امر کو دکھلا کر کہ ان ان وجوہ سے ہر ملک میں الگ الگ نبی آنا درست نہ تھا اور حکمت بالغہ اسی امر کی مقتضی تھی کہ ایک ہی نبی آوے جو کل دنیا کا ہادی ہو۔ اس لئے وہ نبی آیا اور اُس جگہ آیا جو اُس وقت کی معلومہ دنیا کا مرکز تھا۔ اب اس فقرے پر سب سے پہلے اُسی شریف طبع سکھ نے اظہار مسرت کرکے اپنے اتباع میں چیرز سے ہال کو گونجا دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا ہی قلوب پر تسخیر کرلیتا ہے۔ اور انسان کی کیا مجال ہے کہ وہ مشیت ایزدی کے خلاف کہہ سکے عجیب بات ہے کہ خواجہ صاحب تو کہیں کہ حضرت مرزا صاحب ان ان حالات کے ماتحت مسلمانوں کے لئے مہدی اللہ اور عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوکر آئے اور بنگالی کل کے کل اور اُن کے اتباع میں دیگر اہل ہنود جوش کے مارے اُچھل اُچھل پڑے۔ بجائے اس کے کہ وہ اسکو ایک بے ادبی کا کلمہ کرشن مہاراج کی شان میں سمجھیں یہی فقرہ اُنکی خوشی اور مسرت کا موجب ہو۔ گویا اُسوقت حضرت اقدس مرزا صاحب کا دعوی کرشن کرنا اہل بنگالہ کی دلی آرزو کو پورا کرتا ہُوا نظر آتا تھا۔ اسی طرح جب خواجہ صاحب نے مکالمہ اللہ اور الہام کے فلسفہ پر بحث کرکے یہ دکھلانا چاہا کہ الہام کا پانا ایک کمال انسانی ہے اور اگر مادی ترقیات میں زمانہ آئے دن ایڈیسن برشل اور نیوٹن پیدا کرتا ہے اور پیدا کرتا رہیگا تو روحانیت میں یہ کیوں محال سمجھا جاوے کہ آئے دن مسیح کرشن رامچندر اور بدھ پیدا نہوں۔ کسی اور وقت میں شاید یہ فقرہ سناتنی خیال والے کو تکلیف دیں لیکن اسوقت تو ہوا بندھی ہوئی تھی۔ یہ فقرہ تو پرلے درجہ کا حکیمانہ اور عرفان سے معمور فقرہ تھا۔ کوئی سخت سے سخت بات بھی خواجہ صاحب کہہ گذرتے تو وہ محبت اور خوشی سے برداشت ہوتی۔ مجھے بار بار وہ بنگالی چہرے یاد پڑتے ہیں جو ڈیس پر تھے۔ اور جسوقت مضمون پڑھتے پڑھتے خواجہ صاحب اُن کی طرف دیکھیں وہ آنکھوں آنکھوں میں ہی خواجہ صاحب کو کہدیں کہ مضمون کو پڑھے جاؤ اور برابر پڑھے جاؤ اور جو دل میں آتا ہے کہے جاؤ۔

خواجہ صاحب کے لیکچر کا آخری حصہ نہایت ہی پُرزور اور زبردست تھا۔ اگرچہ اس میں عیسائیت کی طرف تو اشارہ نہ تھا۔ لیکن نہایت ہی معقول اور فلسفیانہ طریق پر اس میں عیسائیت کی تردید تھی اور وہ حصہ اس امر کو ثابت کرتا تھا کہ وہ ریشنلزم جو اسوقت یورپ میں عیسائیت کو کھا کر دلوں پر حکومت کر رہا ہے اُس کے اصل اصول قرآن کریم سے مستخرج ہوئے ہیں اس کا خاص اثر یا دریوں

پراور یورپین مشنری لیڈیز پر پڑا اُن کا چہرہ بالکل پھیکا سا پڑ گیا۔ الغرض اس خاتم التقاریر تقریر نے سارے دن کی کوفت کو کو دور کر دیا۔

خواجہ صاحب نے تقریر ختم کی تو فوراً مہاراجہ صاحب دربھنگہ بیساختہ ہوکر اپنی کرسی صدارت سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور خواجہ صاحب کو مبارکباد دینے کے لئے بغرض مصافحہ آپنے ہاتھ بڑھایا۔ ایک صوفی مزاج احمدی پر مہاراجہ صاحب دربھنگہ کیا اُس سے بھی کئی گنا بڑھکر عظیم الشان انسان کا مصافحہ کرنا کیا اثر کر سکتا تھا۔ لیکن اس امر کو دیکھ کر کہ یہ فعل جو مہاراجہ صاحب نے کیا تمام کارروائی جلسہ میں اُس سے نہ پہلے نہ بعد میں ظہور پذیر ہُوا۔ اور اسبات کے ثبوت میں تھا کہ المسیح الموعود کا ادنیٰ غلام کس طرح اسلام کی تبلیغ کر کے مخالفان اسلام کے دلوں پر قابو پالیتا ہے۔ ہمارے لئے خداتعالیٰ کے احسانات کو شمار کرنیکا باعث ہُوا۔ مہاراجہ صاحب کی اس مثال کی پیروی قریبًا تمام معززین نے کی جو ڈیس پر بیٹھے ہوے تھے۔ چاروں طرف سے مبارک سلامت کی آواز اور اشارے آئے

جلسہ اس کے بعد برخاست ہُوا اور خواجہ صاحب سینکڑوں ناواقف لوگوں سے ہاتھ ملاتے ہُوئے باہر آئے۔ کئی معززین نے اپنے کارڈ اُن کو دئے۔ مسٹر جسٹس متر بھی اتفاق سے باہر آئے اور بعد اظہار خوشی کے بعد دوبارہ مبارکباد دی۔ اور کہا کہ ہندو مسلمانوں کی مصالحت کے لئے جو ہندو مسلم کانفرنس شروع ہوئی ہے اگر بیں ایسی کانفرنسیں بیٹھیں تو اُن بیں کانفرنسوں سے وہ نہ ہو سکیگا جو آپ کے ایک اس آدھ گھنٹے کے پرچے سے متوقع ہو سکتا ہے۔ ہمارے احباب اس بات کو سُنکر اور بھی خوش ہونگے کہ ان دنوں پروفیسر سٹیلے ہنٹر ایک یورپین فاضل ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں اور اُن کا تعلق امریکہ کے ایک مشہور و معروف رسالہ سے ہے اور آپ اُس رسالہ کے نامہ نگار کی حیثیت میں اس جلسہ مذاہب میں شریک ہُوئے تھے۔ پروفیسر صاحب نے خواجہ صاحب سے ملنے کی التجا کی اور بوقت ملاقات کہا کہ آپ کے مضمون کی کاپی تو میں نے لے لی ہے اور یہی ایک مضمون ہے جو اس سارے جلسہ کی جان ہے یہی رسالہ میں نکلیگا۔ لیکن اس دلچسپ مضمون کے ساتھ اس کے مصنف کا فوٹو بھی چاہیے۔ خواجہ صاحب نے پروفیسر صاحب سے وعدہ کیا کہ وہ لاہور جاکر پروفیسر صاحب کو اپنا فوٹو بھیجینگے۔

(باقی آئندہ)

پتہ ہماری دوست میاں احمد دین صاحب ملٹری ٹیلر ساکن شہر سیالکوٹ محلہ جنڈانوالہ جنھوں نے حال میں حضرت ... صاحب کی بیعت کی ہے اپنے احباب کو اطلاع کرتے ہیں کہ انکا موجودہ پتہ یہ ہے گورکھا رائفلس - پٹ ایبٹ آباد

کانوشن آف ریلیجنز کا دوسرا اجلاس

جو بات اس جلسہ میں نہایت ہی قابل افسوس تھی وہ وہی غفلت اور سستی برادران اسلام کی تھی جو تمام معاملات میں ہماری قوم کو تباہ کر رہی ہے۔ بھلا ہم دُنیا کے اور معاملات میں تو سب سے پیچھے رہ گئے تھے۔ لیکن ایک مذہب تھا جس کی حفاظت پر ہمیں ناز تھا۔ لیکن تجربہ نے ثابت کر دیا کہ وہ ادبار قومی جو ہماری سوسائٹی کو تمدن کی ہر ایک شاخ میں کھا رہا ہے اس سے ہمارا مذہب بھی بچا ہوا نہیں۔ اللہ اللہ یہ مذہبی جلسہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں علماء نے ایک دوسرے کی تکذیب و تکفیر و تذلیل میں دفتروں کے دفتر سیاہ کر دئے ہیں اور انعقاد پائے اس موقع پر کوئی بھی صداقت اسلام کو قائم اور ثابت کرنے کے لئے نظر نہ آئے۔ اگرچہ پہلے جلسہ مذاہب میں جو بمقام کلکتہ منعقد ہُوا بسبب دُوری کے علما کی شرکت کا موقع نہ تھا تو یہاں تو وہ وقت نہ تھی پھر مسلمان علما کیوں شریک نہوئے جلسے میں عام طور پر مسلمان خال خال ہی نظر آتے تھے۔ چاروں طرف ہال کے بنچ اور کرسیاں ہندو اور عیسائی احباب سے بھری ہوئی تھیں۔ حاضرین جلسہ میں شاید بیسواں حصہ بمشکل مسلمانوں کا ہوگا۔ یہ حالت ہے اس قوم کے لوگوں کی جن کی بابت ہم سمجھ رہے تھے کہ اُنھوں نے دین کی خاطر غالبًا دُنیا سے عدم توجہی کر رکھی ہے۔ خداتعالیٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ اس موقع پر مسلمانوں کی طرف سے دو پرچے پڑھے گئے اور خوش قسمتی سے وہی دو پرچے مسلمۃً ہمارے جلسے کے روح رواں قرار پائے۔ ایک پرچہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان کی طرف سے تھا جو نہایت فصیح و بلیغ انگریزی میں تھا۔ اور یورپین حاضرین جلسہ نے بھی اُسکو سُنکر یہی کہا کہ غالبًا اس کے برابر کوئی پرچہ نہ لکھا گیا ہوگا۔ اس میں اسلام اور ارکان اسلام کے حکیمانہ فلسفہ اور قرآن کی وسیع اور جامع تعلیم کا ذکر تھا پرچہ کیا تھا گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا تھا۔ یہ پرچہ کارروائی جلسہ کے دوسرے دن پڑھا گیا اور یہی ایک پرچہ تھا جو نہایت توجہ اور مسرت کے ساتھ اہل جلسہ نے بلا تمیز مذہب سنا اور جس پر سب نے اظہار مسرت کیا۔ ورنہ باقی پرچے عمومًا معمولی توجہ سے سنے گئے۔ پہلے دن میں ہندو مذہب کے دو مختلف شاخوں پر پرچے پڑھے گئے اور یہودیوں کی طرف سے مسٹر اسحاق کا پرچہ قابل تعریف رہا۔ لیکن جس پرچے نے ایک عام خوشی کل اہل جلسہ میں پیدا کر کے تھوڑے تھوڑے وقفہ پر ہال کو چیرز کے نعروں سے گونجا دیا وہ یہی آخری پرچہ تھا۔ اور ایک ایسے وقت میں پڑھا گیا جب اہل جلسہ سارے دن کی کوفت سے تھک چکے تھے۔ پرچہ میں یہ دکھلایا گیا تھا کہ کس طرح حقیقی اور سچا مذہب اسلام جو فطرت انسانی کے مطابق ہے نہ ابتدائے وقت سے چلکر مختلف مقدس ملہمین اور مرسلین کے ذریعہ مختلف ممالک میں تبلیغ کیا گیا۔ اور کس طرح ایسے وقت میں جب کُل اجزا دنیا کے پیوستہ ہونے کے قریب تھے اس مذہب نے اپنی مکمل شکل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور نئے مذہب کی صورت میں اختیار کی۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب اس پرچے کے لکھنے والے تھے۔ اور آپ نے آہستہ آہستہ مختلف واقعات کو پیش کر کے اور باقی کل مذاہب کو اپنی اصلی شکل میں خدا کی طرف سے مان کر حاضرین کو اس موقع پر پہنچا دیا جہاں انھیں مذہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری اور کامل ماننے کے سوا کچھ چارہ ہی نہ رہا تھا۔ یہ پرچہ نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھا گیا تھا۔ اور جلسہ مذاہب کے اغراض کو پورا کرنے والا ثابت ہُوا۔ منتظمین جلسہ نے ان اسلامی پرچوں کی خوبیوں کو نہایت فراخدلی سے قبول کیا خواجہ صاحب جس وقت پرچہ کو ختم کر چکے تو مہاراجہ بہادر دربھنگہ پریسیڈنٹ جلسہ نے کرسی صدارت سے اُٹھ کر وکیل اسلام سے مصافحہ کیا۔ اور جسٹس سارداچرن متر اور دیگر ہندو صاحبان نے انکو اس پرچہ پر مبارکباد دی جسٹس متر نے یہ بھی کہا کہ ہندو مسلمانوں کی بیں کانفرنسیں وہ کام نہیں کر سکتیں جو ایک پرچہ کر سکتا ہے۔ نہایت معتبر ذرائع سے سُنا گیا ہے کہ امریکہ کے ایک معزز پرچہ کے نامہ نگار نے جو اس کانفرنس مذہبی کی شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے ان اسلامی پرچوں کو پسند کر کے۔ لکھنے والوں کے فوٹوؤں کو چھاپنے کا ارادہ کیا ہے۔ الحمد للہ یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کی فتح ہوئی۔ خواہ کسی کے ہاتھ سے ہو

(از روزانہ پیسہ اخبار)

پشتو تقریر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اطلاع فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے پشتو میں جو تقریر جلسہ کے موقع پر کی تھی وہ عنقریب چھپ کر طیار ہو جائیگی

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کے جوابات پر ایک تنقیدی نظر

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۰ء کے ایڈیٹوریل کالمز میں ضمناً مجددین کا ذکر کرکے امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا گیا تھا اس پر میں نے بدر مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ء میں چھ سوالات شائع کرائے تھے۔ اور اُن کے جواب لکھنے کی ایڈیٹر اہلحدیث سے درخواست کی تھی ایڈیٹر صاحب موصوف نے اُن سوالوں کے جواب اہلحدیث مورخہ ۶- جنوری ۱۹۱۱ء میں شائع فرمائے ہیں۔ چونکہ مجھکو اُن جوابوں میں ایڈیٹر صاحب کی کئی کمزوریاں اور غلط فہمیاں نظر آئیں لہذا یہ مضمون ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ناظرین کیخدمت میں التماس ہے کہ وہ براہ مہربانی مضمون مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ء کو سامنے رکھکر مولوی ثناء اللہ صاحب کے جوابوں کو بچشم عبرت و بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں۔ اور اسکے ساتھ ہی اسلامی مناظر شیر پنجاب اور اہلحدیث کے مشہور و مقتدر لیڈر کے شریفانہ و مہذبانہ طرز تحریر سے اہلحدیث کی پاک فطرت اور اخلاقی حالت کا بھی پتہ لگائیں۔

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب میرے پہلے سوال کے جواب میں یوں رقمطراز ہیں:

''اہلحدیث - حدیث مع ترجمہ کے اوپر لکھ چکا ہوں "ہر صدی کے سر پر" اس لفظ کی تفسیر میں چونکہ اختلاف ہے کہ صدی کا پہلا حصہ مراد ہے یا آخر۔ ملاحظہ ہو۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ) اس لئے میں نے مجمل سا لفظ لکھ دیا''

تنقید- شکر ہے کہ مولویصاحب نے یہ امر تسلیم فرمالیا کہ اللہ تعالیٰ اُمت محمدیہ کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ پیدا کریگا جو دین کو تازہ کرینگے۔ اور ۲۱- اکتوبر ۱۹۱۰ء کے پرچہ اہلحدیث میں خود آپنے مجمل سا لفظ "ہر صدی کے اندر" لکھدیا تھا۔ اُس کی تصحیح یا مولویصاحب کے مسلک پر) اُس کی تفصیل فرمادی۔ مگر افسوس کہ مولویصاحب نے اسبارہ میں اپنے مذہب مختار سے اطلاع نہیں بخشی کہ مجدد شروع صدی میں ہوا کریگا یا اخیر صدی پر۔ اُمید ہے کہ مولویصاحب تکلیف گوارا کرکے سوال کے اس ضروری حصہ کا جواب بھی تحریر فرمائینگے۔ اور نیز اس امر پر مزید روشنی ڈالینگے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس صدی میں تشریف رکھتے تھے وہ صدی اس پیشینگوئی کے مفہوم میں داخل ہے یا اُس سے خارج۔ اور بعثت مجدد سے مراد پیدایش ہے یا منصب تجدید پر ماموریت۔

(۲) مولوی ثناء اللہ صاحب دوسرے سوال کے جواب میں حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں:-

''اہلحدیث - اس سوال کا جواب خود ایک حدیث شریف میں ہے بہتر ہے کہ بجائے اپنا جوابدینے کے ہم وہی حدیث نقل کردیں۔ غور سے سنئے "فطوبے للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی" یعنی جو لوگ میری بگڑی ہوئی سنت (نبوی) کو سنوارینگے یعنی لوگوں سے بدعات دور کرکے اصل سنت پر انکو لادینگے اُنکو مبارک ہو۔ گو اس حدیث کا سیاق مصلحین کی خوشخبری کے لئے ہے مگر ضمناً مجددین کے آنے کی علت یہی سمجھی جاتی ہے۔ کہ وہ لوگوں کے خیالات فاسدہ کی جو کتاب و سنت کے مخالف ہونگے اصلاح کرنیکو آئینگے جو پیغمبر اسلام علیہ السلام قرآن و حدیث میں صاف صاف چھوڑ گئے تھے۔ یہانتک کہ وہ یہ بھی نہ کہینگے جو مجھکو مانیگا وہی نجات پاویگا۔ جو منکر ہوگا وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ ایسا کہنے سے اُن کی شخصیت کا دخل اسلام میں ہونا لازم آتا ہے۔ مگر مجددین ایسا نہ کرینگے۔ بلکہ وہ محض اتباع سنت لوگوں کو سکھا دینگے۔ جس کی مثال مولانا اسمعیل شہید اور مولوی سید نذیر حسین صاحب وغیرہ رحمہم اللہ علیہم ہیں''

تنقید- مولوی صاحب کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ مجددین سے مراد مصلحین و معلمین دین مثل سید نذیر حسین وغیرہ ہیں۔ اور اُن مصلحین و معلمین کے آنے کی علت اور تجدید دین سے مراد اصلاح فساد اُمت و تعلیم اتباع سنت یعنی اماتت بدعت و احیائے سنت ہے۔ مگر میں افسوس کیساتھ یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ مولوی صاحب نے تجدید دین کا مطلب اماتت بدعت و احیائے سنت سمجھکر مولوی سید نذیر حسین وغیرہ کو مجدد قرار دیا ہے۔ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ اُنھوں نے حدیث زیر بحث کا مطلب صحیح طور پر نہیں سمجھا۔ کاش مولویصاحب کلمات نبویہ میں تدبر سے کام لیتے اور مجددین سلف اہل سنت و جماعت کے پاک سوانح پر ایک غائر نظر ڈالتے تو پیشگوئی کی حقیقت اُن پر ضرور کھلجاتی۔ اور ایسی فاش اور عامیانہ غلطی اُنسے ہرگز سرزد نہوتی۔ حدیث کے الفاظ باآواز بلند پکار رہے ہیں کہ مجددین سے مراد ایسے مقدس اور مطہر وجود ہیں جو روح القدس سے تائید یافتہ ہوکر ماموریت اللہ و مؤید من السماء کی حیثیت سے خلعت مجددیت زیب تن کرکے خلافت راشدہ کے مسند پر بیٹھکر نائب الرسول و وارث النبی کے اختیارات نافذ کرتے ہوئے تجدید دین متین کی خدمت انجام دیں۔ عامہ مصلحین و معلمین کی یہ شان نہیں کہ مجدد ایسے گرانقدر اور عظیم الشان خطاب کا زریں تاج اُن کے سر پر رکھا جائے ؎

کلاہ خسروی و تاج شاہی ٭ بہر کل کے رسد حاشا و کلّا

کیونکہ عامہ مصلحین و معلمین کا وجود صرف راس مائۃ یعنی سر صدی کیساتھ مخصوص نہیں بلکہ اس قسم کے علماء جو امر معروف و نہی عن المنکر میں ہمہ تن مستعد ہوکر مسلمانوں کو شرک و بدعات سے بچانے اور سنت نبوی کا متبع بنانے کے لئے حتی الامکان کوشش کرتے رہتے ہیں۔ صدر اسلام سے ابتک ہر زمانہ میں موجود چلے آتے ہیں اور آئندہ بھی قیامت تک یہی سلسلہ رہیگا۔ چنانچہ حدیث نبوی "لایزال من اُمتی قائمۃ بامر اللہ لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر اللہ وهم علی ذلک" (متفق علیہ) اسپر شاہد ناطق ہے پس مجددین سے مراد اگر ایسے مصلحین ہیں جیسے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے سمجھ رکھے ہیں تو حدیث زیر بحث میں راس مائۃ یعنی سر صدی کی قید سراسر بیکار اور بالکل فضول و بےمعنی قرار پاتی ہے۔ لیکن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام معجز نظام میں ایسا نقص ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اسلئے ثابت ہوگیا کہ مولویصاحب نے حدیث مجددی کا جو مطلب سمجھا ہے وہ یقیناً غلط ہے۔

مولویصاحب نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مسلم میں اس طرح مروی ہے۔ قال رسول اللہ صلعم بدء الاسلام غریباً وسیعود کما بدا فطوبی للغرباء یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسلام کی ابتدا و حالت غربت میں ہوئی اور پھر لوٹکر اُسی حالت کو پہنچ جائیگا۔ پس غربا کو مبارک ہو۔ اور ترمذی میں یہ حدیث اس طرح آئی ہے۔ "ان الدین بدء غریباً ویرجع کما بدء فطوبی للغرباء وهم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی" مولانا اسمعیل صاحب شہید کی کتاب تذکیر الاخوان میں اس حدیث کا ترجمہ موافق حسب ذیل درج ہے۔ بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہوجاویگا جیسا پہلے ظاہر ہوا تھا سو کیا اچھا حال ہے مسافروں کا اور وہ لوگ ہیں جو سنوارتے ہیں جو بگاڑا لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں۔ (ف) یعنی آخر زمانہ میں اصل اسلام اور دین کی باتیں ایسی ہوجائینگی جیسے مسافر ہوتا ہے کہ اُس کو کوئی نہیں پہچانتا اور لوگ اُس کو بیگانہ جانتے ہیں۔ اور ابتدا میں بھی اسلام کو کوئی نہیں جانتا تھا اور عرب کے کافر مسلمانوں کو انگشت نما کرتے تھے ویسے ہی اخیر زمانہ میں دین اسلام کی اصل باتوں کو کوئی نہیں پہچانیگا۔ اور مسلمانوں کو لوگ انگشت نما کرینگے۔ تو کیا اچھا حال ہوگا اُن لوگوں کا جو بدعت کو مٹادیں اور سنت کو جاری کریں۔ جو سنت جاری نہ رہی۔ اور بدعتیوں نے جو اسلام میں نئی نئی باتیں نکالکر دین کو بگاڑ دیا اُسکو سنوار کر درست کرتے ہیں۔ (ترجمہ تذکیر الاخوان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۲۰)

مولانا اسمعیل شہید کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حدیث فطوبی للغرباء جس سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے استدلال فرماکر مجددین کو عامہ مصلحین کی طرح ٹھہرایا اور مولوی سید نذیر حسین

صاحب وغیرہ کو مجدد بتایا- اور ضمناً اپنی ذات ستودہ صفات کے لئے بھی منصب مجددیت کا امکانی نقشہ جمایا) صرف اخیر زمانہ سے تعلق رکھتی ہے اور الفاظ حدیث اور واقعات زمانہ بھی مولانا اسمعیل صاحب کے بیان کی تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم بپاس خاطر مولوی ثناء اللہ صاحب حدیث فطوبےٰ للغرباء میں مجددین کو داخل کریں تو پھر لفظ الغرباء کے دو معنی لینا ضروری ہونگے جو نواب صدیق حسن خانصاحب اپنی کتاب المقالۃ النصیحۃ فی الوصیۃ والنصیحۃ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ کے صفحہ ۱۱۵ و ۱۲۱ میں لکھے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

"و وانا الجملہ رویائے حسنہ و منام صالحہ از مرد نیکو کار است آنحضرت صلعم فرمود الرویا الحسنۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ و نیز فرمود ولن یبقی بعدی من النبوۃ الا المبشرات فقالوا وما المبشرات یا رسول اللہ قال الرویاء الصالحۃ یراھا الرجل الصالح او تری لہ جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ و یفسر قولہ تعالیٰ لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و در قول جمیل گفتہ مراد برویاء صالحہ رویت آن حضرت صلعم است و منام یا رویت جنت و نار یا رویت صالحین و انبیاء یا رویت مشاہد متبرکہ ہمچو بیت اللہ و مسجد رسول اللہ صلعم و بیت المقدس- و رویت وقائع آئیہ مستقبلہ کہ مطابق رویت واقع شود- یا وقائع ماضیہ چنانکہ بودہ است و رویت انوار و طیبات ہمچو شرب لبن یا عسل و سمن چنانکہ در کتاب الہ و یا از اصول مذکور است و رویت ملائکہ چنانکہ در حدیث آمدہ ان رجلا کان یقرء القرآن ذات لیلۃ فظھرت ظلۃ فیھا امثال المصابیح الیٰ آخر القصۃ و رویت نبوی مفضل منامات است زیراکہ در حدیث آمدہ کہ ہر کہ مرا در خواب دید وے- فی الواقع مرا دید زیراکہ شیطان در صورت من نمے تواند برآمد..... واز انجملہ فراست صادقہ و خاطر مطابق واقع است و در خبر است از سید البشر صلعم اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ مراد بفراست راست حدس صائب ست و مجملہ آن اجابت دعا و ظہور مطلوبش از جانب او تعالیٰ است بنا بر جمعیت و صدق طویت او و باین جانب اشارت ست در حدیث رب اشعث اغبر ذی طمرین لا یوبہ لو اقسم علی اللہ لابرہ ٭

خاکسار این حال را بجماعت بنگر تو چہ رانی کہ درین گروہ سوار باشد مراد باین جنس غرباء اہل اسلام اند کہ طوبیٰ للغرباء در شان ایشان وارد شدہ نہ گدایان بیدین دیوانگان چرکیں،، پس قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوگیا کہ مولوی ثناء اللہ نہ حدیث مجددین کا مطلب صحیح سمجھا نہ حدیث فطوبےٰ للغرباء کے مفہوم حقیقی تک اُن کے ذہن عالی نے رسائی فرمائی- حدیث الغاشیہ صفحہ ۱۲۹ میں مجددین کا ذکر اس طرح لکھا ہے۔

"و اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص اس اُمت کے لئے بھیجتا جو دین کو تازہ کر دیتا ہے۔ سو برس میں غالباً راہ و رسم دین کو تغیر ہو جاتا ہے اس لئے ایک بندۂ خدا شروع صدی پر آکر معروف کو ہاتھ یا زبان سے تازگی بخشتا ہے۔ بدعات و محدثات کو مٹاتا ہے۔ ہر صدی کے سر پر اب تک یہی ہوا- ان مجددین کے نام حجج الکرامہ میں لکھے ہیں،، مگر اصلی بات یہ ہے کہ مجدد کا مطلب مجدد ہی خوب سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے مجدد کی تعریف جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے اُسے بھی ہم یہاں نقل کئے دیتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

"مجدد آنست کہ ہر چہ دراں مدت فیوض بامتاں برسد بتوسط او برسد اگرچہ اقطاب و اوتاد آنوقت بوند و بدلا و نجبا باشند- خاص کند بندۂ مصلحت عام را،، مکتوبات امام ربانی مکتوب چہارم- جلد دوم-

مجدد کی تعریف پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ یعنی مجددین یہ بھی نہ کہینگے جو مجھے مانیگا وہی نجات پائیگا- جو منکر ہوگا وہ کافر ہوگا- اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے تفہیمات آلہیہ میں بھی دعویٰ کیا ہے چنانچہ اُن کی عبارت پرچہ چھٹویں سوال میں ہم نے نقل کردی ہے اسبات پر صراحتاً دلالت کرتی ہے۔ شک ہو تو اُسے پھر غور ملاحظہ فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ کفر کے معنی انکار کے ہیں۔ پس جو امام وقت اور مجدد وقت کا منکر ہوگا اُس کے کافر ہونے میں کیا شک ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے جیسا دعویٰ کیا ہے اس قسم کے دعوی پر مولویصاحب کو یہ اعتراض ہے کہ ایسے دعوے سے اسلام میں شخصیت کا دخل ماننا پڑتا ہے۔ مگر یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے حاکم وقت کی اطاعت واجب قرار دی ہے اس لئے تمام اہل اسلام حاکم وقت کی اطاعت کو واجبات سے سمجھتے ہیں- اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اس سے انکار نہیں ہوسکتا- پس جس طرح ظاہری حاکم وقت کی اطاعت واجب ہونے سے اسلام میں شخصیت کا بیجا دخل نہیں ماننا پڑتا اُسی طرح خلیفہ راشد مجدد امام وقت یعنی روحانی حاکم وقت کی اطاعت واجب ہونے سے اسلام میں شخصیت کا بیجا دخل نہیں ماننا پڑتا- اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کبھی آیہ کریمہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون- اور حدیث فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین اور نیز حدیث من عادیٰ ولیاً لی فقد آذنتہ بالحرب کی فلاسفی پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں- تو اُنکی شخصیت کا عقدہ فوراً بآسانی حل ہوسکتا ہے۔ مزید اطمینان کے لئے مولویصاحب کے اعتراض کا جواب ہم ایک اور رنگ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کتاب منح المومنین مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۱۴ میں مولانا اسمعیل شہید کے متعلق ایک ایک فتوی چھپا ہے اُس کی بعض عبارات کا اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"مولانا مرحوم مرتبہ اولیاء کاملین کا سا رکھتے ہیں۔ اوصاف اولیائے سابقین کے سے اُن میں پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہے کہ جس کی صحبت میں محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہووے- اور ایمان صیقل پاوے- گناہ چھوٹیں عبادت بڑھے- اللہ جلشانہٗ کا خوف اور رسول مقبول کی راہ کی محبت دل میں بڑھے- دُنیا سے بیزاری اور آخرت کے کاموں میں شوق زیادہ ہووے- سو یہ سب خوبیاں حضرت مولانا ممدوح کی صحبت میں تھیں- اور اُن کی تصنیفات کتابوں میں پائی جاتی ہیں- جن لوگوں کو دیدۂ بصیرت اور نور ایمان ہے اللہ کی ہدایت سے وہ دریافت کرتے ہیں- اور جو لوگ بغاوت اور شقاوت ازلی میں گرفتار ہیں وہ اس نور کی روشنی سے محروم اور بے نصیب ہیں- ایسوں کی شان میں یہ صادق ہے- اولٰئک کالانعام بل ھم اضل ..... کافر اور بد کہنا اور برا جاننا ایسے عالموں دیندار کو اور اُن کی کتابوں کو کہ جن میں بالکل آیاتیں قرآنی اور حدیثیں نبوی مندرج ہیں بُرا کہنا اشد فسق ہے۔ بلکہ خوف کفر کا ہے- ایسے عقیدے والے پر..... اور نماز پڑھنا اور اقتدا کرنا ایسے عقیدے والے کے پیچھے جس کا فسق اور بدعت حد کفر کو پہنچا ہو جائز اور درست نہیں..... کتبہ العبد المسکین محمد تقی ختم اللہ لہ بالحسنیٰ

| محمد تقی خاں | مہر مولوی محمد تقی خانصاحب دہلوی جامع معقول و منقول۔

| سید محمد نذیر حسین | مہر مولوی صاحب بقیۃ السلف حجۃ الخلف حافظ الحدیث مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔

نسبت کرنا ساتھ بد اعتقادی اور کفر وغیرہ کلمات نالائق کے ایسے فاضل اجل و اکمل و اتقے و اورع قامع شرک و بدعت و مجاہد فی سبیل اللہ یعنی مولانا و بالفضل اولنا مولوی اسمعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب و بہتان ہے- اکثر لوگ اُن کے فیض بیان سے موفق بصوم و صلوۃ اور مجتنب شرک و بدعات سے ہوئے- اور کنہ اُن کی تصانیف کا دریافت کرنا کام ہر کسی کم استعداد خفاش منش کا نہیں..... لیکن حق تعالیٰ لغزش دیتا ہے راہ راست سے بے انصافوں کو ویضل اللہ الظٰلمین ویفعل اللہ مایشاء ٭

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؎ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

بُرا کہنا ہر مسلمان کو نافرمانی ہے۔ خدا جل اسمہ کی بیتا ایسے اعلم اوحد العصر کو سباب المسلم فسوق اور داخل ہوتا ہے اس وعید میں ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما...... [من ینصر اللہ لو عد] مہر مولوی رامپوری۔ [محمد علی] مہر مولوی محمد علی رامپوری۔ [محمد حسن] مہر مولوی محمد حسن رامپوری [محمد عبد الواحد] مہر مولوی محمد عبد الواحد رامپوری [سید رحمت علیخان ...] مہر مفتی سلطانی سید رحمت علیخاں مغفور مرادی

جو کوئی مولوی اسمعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے۔ وہ خود کافر ہے۔ اور مصداق ہے حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ فقط [مولوی محمد اکبر علیخاں] مولوی محمد اکبر علی خاں رامپوری [الخالق الخبیر ہو القادر] مہر مولوی عبد القادر دہلوی۔

اُمید ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس فتوے کو پڑھ کر جن پر اُن کے مجدد الوقت مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی کی بھی مہر لگی ہوئی ہے۔ اب اپنی شخصیت سے دست بردار ہو جاینگے خدانخواستہ پھر بھی کچھ تردد ہے تو مولوی اسمعیل صاحب شہید رح کی شہادت مندرجہ ذیل پر ہی ایمان لائیں۔

مولانا اسمعیل شہید رح اپنی کتاب منصب امامت کے صفحہ ۱۴۳ نکتہ ثالث میں تحریر فرماتے ہیں:-

"خلیفہ راشد نبی حکمی است ہر چند فی الحقیقت بپایہ رسالت نرسیدہ فاما منصب خلافت چندے از احکام انبیاء اللہ برو جاری گردانیدہ" یعنی خلیفہ راشد حکمی نبی ہے ہر چند وہ فی الحقیقت مرتبہ پیغمبری کو تو نہیں پہنچا۔ مگر کسی قدر انبیاء کے احکام اس پر جاری ہو جاتے ہیں۔"

پھر اسی نکتہ ثالث میں فرماتے ہیں: "از انجملہ توقف نجات اُخروی است بر طاعت او یعنی چنانچہ اگر کسے بہزار درجہ معرفت الٰہیہ و تہذیب نفس جد و جہد تمام وسعی مالا کلام بجا آرد و تا وقتیکہ ایمان بارسل ندارد ہرگز نجات اُخروی بدست نخواہد آورد و ملاص از غضب جبار و درکات نار نخواہد یافت ہمچنیں ہر چند عبادات شرعیہ و طاعات دینیہ بجا آرد و جد و جہد تمام در امتثال احکام اسلام بروئے کار آرد۔ اما تا وقتیکہ در اطاعت امام وقت گردن ننہد واقرار بامامت نکند ہرگز عبادات مذکورہ در آخرت کار آمدنی نیست۔ وازو وارد گیر رب قدیر خلاص یافتنی نیست من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیۃ"

اور نکتہ ثانی میں فرماتے ہیں "خلیفہ راشد سایہ رب العالمین است و ہمسایہ انبیاء و مرسلین کہ سرمایہ ترقی دین است و ہمپایہ ملائکہ مقربین باشد۔ دور اطاعت او مبذول از ادعا..."

مساوات او دست بردارند۔ اور ابجائے رسول بشمارند"

(۳) مولوی فاضل صاحب تیسرے سوال کا جواب یہ تحریر فرماتے ہیں۔

"مجدد کے نامعلوم رکھنے میں غالباً وہی حکمت ہے جو لیلۃ القدر کے نامعلوم رکھنے میں ہے تاکہ اس شوق میں بہت سے لوگ تجدید اور احیاء سنت کریں کہ ہم بھی خدا کے نزدیک مجدد کا درجہ پا دیں۔ گو دنیا میں معلوم ہنوز یاد رہے کہ علم یقین کو کہتے ہیں اور ایسے امور میں بغیر اخبار صاحب وحی کے یقین نہیں ہوسکتا۔) بنعمت ربک فحدث میں وہ نعمت مراد ہے۔ جس کا علم بھی ہو۔ علم کے لئے جو ذریعہ ہے وہ ہمنے بتلا دیا کہ صاحب وحی کے اخبار و اعلام کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ کشف الہام وغیرہ بشرط صحت سب قرائن ہیں دلائل نہیں۔

تنقید۔ سبحان اللہ بحمدہ کیا قابل تعریف جواب ہے۔ اگر مولوی فاضل صاحب اس جواب کو کسی خوشنویس سے سنہری حرفوں میں لکھوا کر کم سے کم الٰہ آباد کی نمائش ہی میں بھجوا دیں تو کیا عجب ہے کہ اُن کے کمالات حدیث دانی کی شہرت کے علاوہ سر دست کچھ انعام بھی ہاتھ آجائے۔ یا رامپوری سرٹیفکٹ کی طرح کوئی اور سرٹیفکٹ بھی مل جائے۔ خیر یہ بات تو مولوی صاحب کی مرضی پر منحصر ہے مگر قدر دانی کے لحاظ سے یہ اقرار تو میں بھی کئے لیتا ہوں کہ اس اخیر زمانہ کے اہلحدیث مولوی صاحبان میں مولوی فاضل امرتسری کا دم غنیمت ہے۔ کیونکہ آپ کی تحریرات پڑھ کر بہتوں کو قیامت یاد آجاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عالیہ مارغ مولوی فاضل کے نزدیک مجدد کیطرح لیلۃ القدر کو بھی یہی خدمت سپرد کی گئی ہے کہ وہ سنت و بدعت کا فرق لوگوں کو سمجھا کر اہلحدیث مولوی صاحبان کا ہاتھ بٹائے اس لئے مجدد و لیلۃ القدر دونوں کے مخفی رکھنے میں غالباً ایک ہی حکمت ہے۔ ہم مولوی صاحب کی خاطر سے دونوں کے اخفاء یا اظہار کے لئے ایک علت مشترکہ یا حکمت مشترکہ کو تسلیم کئے لیتے ہیں۔ مگر ایک مشکل درپیش ہے کہ محققین اہلحدیث لیلۃ القدر کا نامعلوم رکھا جانا تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ عارف ربانی سیدنا حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں یہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"اور تلاش کیجاوے شب قدر ماہ رمضان کے آخر کے دس دنوں میں اور بہت پکی ستائیسویں رات ہے ...... امام احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے ابن عمر سے روایت کی اُنھوں نے کہا صحابہ کرام ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی خواب رمضان کے اخیر کے دس دنوں میں بیان کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا میں نے جان لیا کہ تمہاری خوابیں متواتر ہوئیں بیشک شب قدر عشرہ اخیر سے ساتویں رات ہے۔ جس شخص کو اس کی تلاش کرنا ہو تو وہ تلاش کرے ساتویں رات عشرہ اخیر سے۔ ..... پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو اس پر مطلع کیا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے اپنے اس قول سے وہ رات سلامت ہے صبح ہونے تک سو ہم نے اس سے جان لیا کہ بیشک وہ ستائیسویں رات ہے" غنیۃ الطالبین مترجم اُردو۔ مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۴۷۸ – ۴۸۰۔

معزز ناظرین! چونکہ عارف ربانی امام حقانی۔ مقبول بارگاہ صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے محققانہ ارشاد سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ لیلۃ القدر نامعلوم نہیں رکھی گئی۔ بلکہ معلوم اور معین قرار پا چکی ہے اس لئے لیلۃ القدر کے نامعلوم رکھے جانے کی بنا پر مجدد کے نامعلوم رکھے جانے کی حکمت مولوی فاضل صاحب نے بیان کی تھی وہ تو کافور ہوگئی۔ مگر چونکہ اُن کے اقرار کے مطابق لیلۃ القدر اور مجدد کے اخفاء اور اظہار کی علت مشترکہ ہونا مسلمات میں سے ہو چکا ہے اس لئے اظہار لیلۃ القدر ثابت ہو جانے کیوجہ سے اظہار مجدد کی ضرورت و حکمت روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی فالحمد للہ علی احسانہ۔

عدو شود سبب خیر چوں خدا خواہد ؎ خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

مجدد کے نامعلوم رکھنے کی حکمت بیان کرنے کے بعد مولوی فاضل صاحب نے ایک اور نکتہ معرفت بیان فرمایا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ علم یقین کو کہتے ہیں اور مجدد ہونے پر بغیر اخبار صاحب وحی کے یقین نہیں ہوسکتا۔ اس لئے مجدد معلوم نہیں ہوسکتا۔ یہ کہ مولوی صاحب کے استدلال پر اختلال کا مآل اور ظاہری اور خشک منطق کا نچوڑ سچ ہے۔ ؎

گر باستدلال کار دیں بدے ؎ فخر رازی رازدار دیں بدے
پائے استدلالیاں چوبیں بود ؎ پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

افسوس مولویصاحب کا یقین ایسا بگڑ گیا ہے کہ اب کسی طرح اس کے سنبھلنے کی اُمید نہیں معلوم ہوتی۔ مگر چونکہ مایوس ہو جانا درست نہیں۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت پر بھروسہ کر کے اُن کا یقین ٹھیک کرنے کے لئے حتی الامکان کوشش کرینگے۔ لیکن تاہم یہ ضروری ہے کہ خود مولوی صاحب بھی تھوڑی دیر کے لئے عقل سلیم کے مشورہ پر کاربند ہونیکو طیار ہو جائیں اور دلی توجہ کے ساتھ ہماری چند باتیں سُن لیں۔ جناب مولوی صاحب برائے خدا ذرا یہ تو سوچئے کہ اگر خداوند تعالیٰ ہمارے زمانہ کے کسی مسلمان مومن متقی کو متواتر وحی الہام و کشف و رویاء و اخبار و اعلام کے ذریعہ سے منصب تجدید و امامت پر مامور ہونیکا علم (یعنی یقین) عطا کرنا چاہے تو عطا کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر عطا کر سکتا ہے تو آپ کی غلط فہمی ظاہر ہے

لا معیار نعماد و مواضعہ لقد بہر است و خلاف ان رب قدیر علامت اہل کمال ہمین است کہ در خدمت او مشغول
۱۸ دوم مخالفت

اور اگر نہیں کر سکتا تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ کبھی کسی زمانہ میں نہیں کر سکتا۔ دوسرے یہ کہ کسی خاص زمانہ میں نہیں کر سکتا۔ پہلی صورت میں تو اس کی خدائی ہاتھ سے جاتی ہے اور سلسلہ رسالت بھی باطل قرار پاتا ہے اور دوسری صورت میں دو شقیں لازم آتی ہیں ایک تو یہ کہ خدا میں اب قدرت نہیں رہی ہے تو پھر اس کی خدائی بھی باطل۔ دوسری صورت یہ کہ قدرت تو بدستور ہے مگر کوئی خاص وجہ ایسی پیش آگئی ہے۔ مثلاً اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ آئندہ ایسا نہ کرے گا۔ اس وجہ سے ایسا نہیں کر سکتا۔ ہے تو ایسی وجہ کا پیش کرنا یعنی کسی خاص وعدہ کا ثابت کرنا جو اسبات کا مدعی ہے اس شخص کے ذمے ہے مولوی فاضل صاحب اسبات کے مدعی ہیں لہذا بار ثبوت انھیں کے ذمہ ہے اب دیکھیں کہ مولوی صاحب اپنے دعوے کو نصوص قرآنیہ وحدیثیہ و ادلہ عقلیہ قطعیہ سے ثابت کر کے اس بھاری بوجھ سے کب تک سبکدوشی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور حاصل بھی کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ایہا الناظرین! مولوی صاحب کے مسلک کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی نعمت کا علم ہو سکتا ہے نہ مجدد وغیرہ کا۔ مگر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین پارہ ۱۱۔ سورہ التوبہ یعنی اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور ہو ساتھ سچوں کے۔ پس جب بقول مولوی ثناء اللہ صاحب صادقین کا علم (یقینی) ہی نہیں ہو سکتا تو اس حکم کی تعمیل کیونکر ہو سکتی ہے اگر وہ کہیں کہ صادقین کا علم (یقینی) ہو سکتا ہے تو اپنی غلطی کا اقرار کریں اور ذرا دل میں سوچیں کہ مجددین صادقین میں داخل ہیں یا کاذبین میں۔ اور سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ ۔ متقی بنجاؤ اور اللہ تمہیں علم (یقینی) عطا فرمائیگا۔ اب غور طلب بات ہے کہ مولوی صاحب کا بیان سچا مانا جائے یا خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لایا جائے۔ ہم تو خدا تعالیٰ کے کلام پاک پر ایمان لاتے ہیں اور مولوی صاحب کو خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ زاہدان خشک یا سطحی خیال والے قانون کا یہ مقولہ کہ اولیاء اللہ کا ہر الہام ظنی ہوتا ہے قطعی نہیں ہوتا اور اس لئے حجت نہیں محض غلط ہے کیونکہ قرآن کریم اور احادیث نبی رؤف رحیم اور مسلم الثبوت اولیائے کاملین کی شہادتیں اس بات کو باواز بلند بیان کر رہی ہیں کہ بعض اولیاء اللہ کے الہامات قطعی ہوتے ہیں اور علم کی تعریف انپر صادق آتی ہے۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر ہم یہاں انکا مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ۲۴/۱۸ تحقیق جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اسی پر استقامت کی تو انپر فرشتے اترتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور ہم بشارت دیتے ہیں تمہیں اس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تھا۔ اور ہم ہیں تمہارے رفیق اس دنیا میں بھی اور آئندہ دنیا میں بھی یعنی آخرت میں بھی۔ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کے لئے بشارت دے چکے ہیں کہ اس امت میں بھی پہلی امتوں کی طرح محدث پیدا ہونگے اور محدث بفتح دال وہ لوگ ہیں جن سے مکالمات ومخاطبات الہیہ ہوتے ہیں اور ابن عباس کی قرأت میں آیا ہے کہ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ مایلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ۔ پس اس آیت کی رو سے جسکو بخاری نے بھی لکھا ہے محدث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے۔ جس میں دخل شیطان قائم نہیں رہ سکتا۔ اور خود ظاہر ہے کہ اگر خضر اور موسیٰ کی والدہ کا الہام صرف شکوک وشبہات کا ذخیرہ تھا اور یقینی نہ تھا تو ان کو کب جائز تھا کہ وہ کسی بیگناہ جان کو خطرے میں ڈالتیں یا ہلاکت پہنچاتیں یا کوئی دوسرا ایسا کام کرتیں جو شرعاً یا عقلاً جائز نہیں ہے۔ آخر یقینی علم ہی تھا جس کے باعث سے وہ کام کرنا انپر فرض ہو گیا تھا۔ اور وہ امور ان کے لئے روا ہو گئے تھے کہ جو دوسروں کے لئے ہرگز روا نہیں۔ عارف ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اپنی کتاب فتوح الغیب میں فرماتے ہیں۔

"پھر تیرا علم اور یقین خدا کی رزاقیت کے ساتھ پختہ ہوا اور تیرے سینے کی کشادگی قوی ہوئی اور تیرے دل کا نور مضبوط ہوا اور تیرا خدا کیساتھ قرب زیادہ ہوا اور زیادہ ہوا مرتبہ تیرا اس کے نزدیک اور تیری امانت اس کے پاس اور تیرا لائق ہونا اسرار کے نگاہ رکھنے کے لئے۔ معلوم کرایا جاویگا تو کہ کب آتا ہے تیرے پاس نصیبہ تیرا اور اس کے آنے سے پہلے تیری عزت کے لئے اور تیری عزت زیادہ کرنے کے لئے اور اپنے فضل اور احسان اور ہدایت سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کئے ہم نے بنی اسرائیل سے امام جو راہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے جب انھوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے اور فرمایا جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی انکو ہم اپنی راہیں دکھاوینگے۔ اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے اور پھر سپرد کیا جائیگا تجھپر ظاہر کرنا اور پھر ظاہر کریگا تو صریح اذن کے ساتھ۔ جسپر کوئی غبار نہیں اور دلالت روشن کیساتھ مثل آفتاب روشن کے اور کلام لذیذ کے ساتھ جو سب لذتوں سے زیادہ لذیذ ہے اور سچے الہام کے ساتھ جس میں کوئی شک نہیں اور نفس کے خیالات اور شیطان لعین کے وسوسوں سے پاک ہے ۔۔۔۔۔۔ صاف فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں۔ اے آدم کے بیٹے میں معبود ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں کہتا ہوں کسی چیز کو ہو وہ ہو جاتی ہے۔ میری فرمانبرداری کر میں تجھ میں یہ وصف ڈالونگا کہ تو کسی چیز کو کہیگا ہو وہ ہو جاویگی۔ اور تحقیق دیا ہے یہ مرتبہ اللہ نے اپنے بہت پیغمبروں اور دوستوں اور بنی آدم سے بعض خاصوں کو۔

فتوح الغیب مترجم مطبوعہ لاہور۔ صفحہ ۲۲۲ و ۲۲۴۔

کتاب الانسان الکامل مصنفہ حضرت سید عبدالکریم الجیلی رح (جو ایک مشہور متداول اور درسی کتاب ہے۔ اور اکثر مشائخ کے خاندانوں میں زیر درس رہتی ہے اور جسکو حضرت خواجگان چشت بھی ودیگر مشائخ سے پڑھتے اور پڑھاتے آئے ہیں۔) کے تریسٹھویں باب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو سات مراتب عطا فرمائے ہیں۔ ۱ الاسلام۔ ۲ الایمان۔ ۳ الصلاح۔ ۴ الاحسان۔ ۵ الشہادۃ۔ ۶ الصدیقیۃ۔ ۷ القربۃ۔ پھر ان میں سے ہر ایک مرتبہ کی تفصیل وتشریح کے بعد ساتویں مرتبہ یعنی قربت کے سات رکن بیان کئے ہیں جن میں سے ساتواں رکن ولایت کبریٰ ہے۔ اس مقام کے اولیاء اللہ کو خلفاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتایا جاتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان میں سے بعض ہدایت خلق کے لئے مامور کئے جاتے ہیں اور وہ مقام رسالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہوتے ہیں۔ اور بعض مقام نبوت میں آنحضرت کے نائب بنائے جاتے ہیں اس کے بعد یہ جملہ لکھا ہے فہو کالانبیاء والاولیاء یرید بذلک نبوۃ القرب والاعلام والحکم الالہی لانبوۃ التشریع (لان نبوۃ التشریع) انقطعت بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فہو لاء مبنؤن بعلوم الانبیاء بغیر واسطہ

یعنی خلفاء محمدی جو انبیاء کہلاتے ہیں انکی نبوت سے مراد قرب اور اعلام اور حکم الٰہی ہے جو انکو حاصل ہوتا ہے نبوت تشریعی نہیں کیونکہ نبوت تشریعی بعد آنحضرت کے منقطع ہو گئی پس خلفاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم انبیا بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھائے جاتے ہیں"

میرے نزدیک اس قدر شہادتیں ایک مسلمان متقی کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔ مگر مولوی صاحب کی تسکین کے لئے نواب صدیق حسین کی شہادت اور پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ لقطۃ الرائد کے صفحہ ۱۰ میں الہام کے متعلق لکھتے ہیں "گاہے بدان علم حاصل میشود از انبیا سے و از سلف تحکیست"

(۴) میرا چوتھا سوال یہ تھا کہ "کیا آپ کوئی ایسی دلیل نقلی یا عقلی پیش کر سکتے ہیں جس سے مجدد کا معلوم ہونا محال ثابت ہوتا ہو" اس کا جواب اہل حدیث نے یہ دیا ہے۔

"محال تو میں نے بھی نہیں کہا البتہ جو کہا ہے اُس کا ثبوت بھی مختصراً دیدیا"

تنقید مجدد کے معلوم ہونیکو مولوی صاحب آپ محال نہیں مانتے اور نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اور اہل اللہ کی شہادتوں سے مجدد کا معلوم ہونا ممکن الوقوع۔ بلکہ واقع ہونا اظہر من الشمس ہے پھر نہ معلوم ع

انکار پہ ہے کس لئے اصرار تمھارا

(۵) سوال کے جواب میں آپ لکھتے ہیں کہ "آوازہ خلق میں نہ خلق کی تعداد معتبر ہے نہ عدم تعداد بلکہ جتنے بھی ہوں۔ انشاء اللہ نقارہ خدا ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ (الف) صاحب دیانت و امانت ہوں۔ (ب) مجددین منصب مجددیت کی کسی طرح نقیض متحقق نہو۔ یعنی وہ خود بھی صاحب دیانت و امانت اور راست گو راست رو مخلص متبع سنت ہو ورنہ کہا جائیگا مدعی سست گواہ چست"

تنقید۔ مصدقین مجدد کی نسبت آپ لکھتے ہیں "کہ جتنے بھی ہوں" جزاک اللہ۔ مگر یہ تو فرمائے دو شرطیں جو آپ نے پیش کی ہیں اُنکے متحقق ہونے کا معیار کیا ہے۔ کیونکہ انبیاء اور اُن کے خلفاء راشدین کے مصدقین و مکذبین اب تک چلے آتے ہیں اور آئندہ بھی یہ سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ پس ضرور ہے کہ اس امر کے تصفیہ کے لئے کوئی معیار قائم کیا جائے۔ آپنے جو شرطیں مصدقین اور مجددین کے لئے مقرر فرمائی ہیں میرے نزدیک وہ ایک لفظ متقین میں آجاتی ہیں۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ متقین کی شناخت کے لئے جو علامات قرآن کریم میں مذکور ہیں وہی علامات مجددین و مصدقین کی صداقت پرکھنے کے لئے معیار قرار دیجائیں یا طریق فیصلہ یہ قرار دیا جائے کہ فریقین یعنی متخاصمین کے اقوال و افعال کو کتاب اللہ پر عرض کیا جائے۔ پھر جس فریق کے اقوال و افعال جس فریق سے ملتے جلتے ہوں وہ فریق اُسی کے ہمرنگ فریق میں سے شمار کیا جائے آپ بھی اپنی رائے سے مطلع فرمائے۔

(۶) چھٹویں سوال میں دو بزرگوں یعنی حضرت مجدد الف ثانیؒ و حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی عبارتیں پیش کی تھیں۔ جن میں دونوں صاحبوں نے مجددیت اور امامت وغیرہ کے دعوے کئے ہیں۔ مجدد صاحب کی عبارت کے متعلق مولوی فاضل صاحب حسب ذیل جواب دیتے ہیں

"حضرت مجدد کا کلام سائل نے سمجھا نہیں۔ حضرت ممدوح کا مطلب اپنے لئے اظہار دعویٰ نہیں ہے بلکہ عام طور پر اس مسئلہ کا بیان کرنا مقصود ہے کہ جسکو ایسے علوم حاصل ہوں آں مجدد ایں الف است۔ چنانچہ اُس خط کا شروع ہی اس طرح ہے۔ در بیان آنکہ علم الیقین و حق الیقین و بیان آنکہ صاحب ایں علوم مجدد ایں الف است اس خط میں مجدد کے علوم کا تبلانا مقصود ہے نہ کہ اپنا دعویٰ معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو مرزا صاحب کی محبت جو غالب ہے اس لئے بحکم حبک الشیء یعمی و یصم عبارت نہیں سمجھ سکے۔"

تنقید ع "بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی" مولوی فاضل صاحب نے حضرت مجدد کے کلام کی جو تاویل کی ہے میرے نزدیک وہ تاویل نہیں بلکہ صریح تحریف ہے۔ اگر اس کلام سے حضرت مجدد الف ثانی رح کا مقصود مجدد کے علوم کا بتلانا ہے تو مجدد تو ہر صدی کے سر پر ہوا کرتا ہے "پھر ایں الف است" کا فقرہ اُس سے کیونکر چسپاں ہو سکتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جاتا ہے کہ مجدد کے علوم سے مراد خاص مجدد الف ثانی کے علوم ہیں تو براہ مہربانی بتایا جائے کہ حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کے پیش نظر اور کس بزرگ کے علوم تھے جن کی نسبت آپ نے فرمایا کہ صاحب ایں علوم و معارف مجدد ایں الف است۔ اور وہ کون بزرگ ہیں جن کو اہل سنت والجماعت نے مجدد الف ثانی تسلیم کیا۔ مولوی صاحب بیجا ضد سے اب باز آؤ اور اپنے علم و فضل کی پردہ دری نہ کراؤ مجھے آپنے الزام دیا ہے کہ مرزا صاحب کی محبت کیوجہ سے حضرت مجدد صاحب کی عبارت نہیں سمجھ سکے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ آپ کو ایک ولی اللہ سے جو سخت بغض و عناد ہے اُس کی شامت سے آپ مجدد صاحب کی عبارت نہیں سمجھ سکے۔ مثل مشہور ہے ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است مجدد صاحب کی عبارت کا مطلب جو ہم نے سمجھا ہے وہ سیاق و سباق کلام سے بھی ظاہر ہے اور وہی حضرت مجددؒ کے مخلصین متدینین نے پہلے سمجھا ہے۔ چنانچہ کتاب "مقام امام ربانی مجدد الف ثانی" مطبوعہ جیون پرکاش دہلی کے صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے کہ۔

"حضرت نے مکتوب چہارم جلد دوم میں بعد تشریح علم الیقین بفحوائے واما بنعمۃ ربک فحدث اپنی تجدید کا اس طرح اظہار کیا ہے۔ از عین الیقین و حق الیقین چہ گوید اگر گوید کہ فہم کنند و کہ دریابد ایں معارف از حیطہ ولایت بیرون است ارباب ولایت در رنگ علماء ظواہر در ادراک آں عاجز اند و در درک آں قاصر ایں علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوار نبوت اند علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کہ بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت و وراثت تازہ گشتہ اند و بطراوت ظہور یافتہ صاحب ایں علوم و معارف مجدد ایں الف است کما لا یخفی علی الناظرین فی علومہ و معارفہ التی تتعلق بالذات والصفات والافعال و تتلبس بالاحوال والمواجید والتجلیات والظہورات فیعلمون ان ہؤلاء المعارف والعلوم وراء علوم العلماء و وراء معارف الاولیاء بل علوم ہؤلاء بالنسبت الی تلک العلوم قشر و تلک المعارف لب ذالک القشر واللہ سبحانہ الہادی۔ و بدانند کہ بر سر ہر مائۃ مجددے گذشتہ است اما مجدد مائۃ دیگر است و مجدد الف دیگر چنانچہ در میان مائۃ والف فرق است۔ در مجددین اینہا نیز ہمانقدر فرق است بلکہ زیادہ از آں و مجدد آنست کہ ہر چہ دراں مدت بفیوض بامتان برسد بتوسط او برسد اگرچہ اقطاب و اوتاد آں وقت بوند و بدلا و نجبا باشند خاص کند بندہ مصلحت عام را والسلام علی من اتبع الہدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلیٰ و جمیع اخوانہ من الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین و عباد اللہ الصالحین اسکے علاوہ بھی چند جگہ اشارتاً و صراحتاً اسیطرح تحریر فرمایا کہ ان کی نقل موجب طوالت ہے غرض کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کی شان کچھ نرالی بنائی تھی"

اب ذی علم ناظرین اس تمام عبارت کو پڑھکر انصاف فرمائیں کہ حضرت مجدد کی عبارت کون نہیں سمجھ سکا ؎

انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالب زر ہم تحسین سخن فہم ہو مومن صلا اپنا

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی عبارت کی نسبت مولوی صاحب یہ جواب دیتے ہیں کہ:-

"تفہیمات الٰہیہ بوجہ غیر مطبوع ہونے کے میرے پاس نہیں ورنہ اُسے بھی دیکھ لیتے۔ تاہم جو عبارت منقول ہے اُس میں مجددیت کا دعویٰ نہیں بلکہ امامت کا ہے۔ اور امامت اور مجددیت میں بہت فرق ہے"

تنقید۔ مولوی فاضل صاحب حضرت شاہ صاحب کے دعوی امامت کو بہت کچھ ایر پھیر کے بعد تسلیم کرکے یہ عذر لنگ پیش کرتے ہیں کہ امامت اور مجددیت میں بہت فرق ہے۔ مگر اس عذر سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مولویصاحب کے نزدیک امامت کا دعویٰ باعلام الٰہی جائز ہے۔ اور مجددیت کا دعویٰ ناجائز لیکن مولویصاحب کی یہ نرالی منطق میری سمجھ میں نہیں آئی لہذا میں اُن سے یہ بات دریافت کرتا ہوں کہ باعلام الٰہی امامت کا دعویٰ کیوں جائز ہے اور مجددیت کا دعویٰ کیوں ناجائز؟ اخیر میں اُنکو یہ خوشخبری بھی سنائے دیتا ہوں کہ حضرت شاہ صاحب ممدوح نے اپنی تفہیمات الٰہیہ میں مجددیت کا دعویٰ بھی کیا ہے چنانچہ وہ عبارت ذیل میں درج کیجاتی ہے:

"کنت قد البسنی اللہ سبحانہ خلعۃ المجددیۃ حین انتہت بی دورۃ الحکمۃ ثم لما البست خلعۃ الحقانیۃ وسلب عنی کل علم نظری و فکری بقیت متحیرا کیف یاتی بی المجددیۃ ثم الہمنی ربی جل جلالہ طریقا خاصا یجمع بہا بین الحقانیۃ والمجددیۃ بلا نظری و فکری و انی الی الآن لم امنح تفصیل المجددیۃ

ومنحت اجمالها وعلمت علم الجمع بين المختلفات وعلمت ان الرائے فی الشریعت تحریف وفی الاقتصاد مکرمۃ" ترجمہ جب روزہ حکت کا انتہا تک پہنچ چکا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعت مجددیت سے سرفراز فرمایا۔ اور جب حقانیت کا خلعت مجھے پہنایا گیا اور ہر نظری وفکری علم مجھ سے زائل کر دئے گئے تو میں بادیہ حیرت میں سرگرداں رہا کہ میں کیونکر مجددیت کی عہدہ داری سے عہدہ برآ ہونگا۔ اتنے میں اللہ جل جلالہٗ نے میرے لئے ایک طریقہ ایسا واضح کیا کہ جس سے مجددیت وحقانیت کو باہم پیوست کر دیا گیا جس میں نہ علم نظری کی ضرورت نہ علم فکری کی حاجت اسوقت تک مجھے مجددیت کی تفصیل سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا پھر اس نے اپنے فضل سے اس کا اجمال مجھ پر کھولدیا اور مجھے یہ علم عطا کیا گیا کہ جس کی رُو سے مسائل مختلفہ کو باہم تطبیق دوں اور باہم جوڑ دوں اور مجھے اسبات کی بھی تعلیم دی گئی کہ خبردار شریعت میں اپنی رائے کو دخل دینا تحریف ہے۔ اور تصیفہ مقدمات میں رائے دینا کرامت اور بندگی میں داخل ہے۔

اب دیکھیں مولوی صاحب حضرت شاہ صاحب کے اس دعوےٰ مجددیت کی کیا تاویل تراشتے ہیں۔

میرے سوالوں کے جوابات مذکورہ بالا لکھنے کے بعد مولوی فاضل صاحب نے دس سوال سلسلہ عالیہ کے خلاف پیش کئے ہیں اور انکو لاجواب سمجھ کر بہت کچھ ناز کیا ہے مگر چونکہ ان سوالوں کے جواب سلسلہ عالیہ کے اخبارات وکتب ورسائل میں بارہا شائع ہو چکے ہیں جن کی طرف مولوی صاحب توجہ نہیں فرماتے اور اپنی ہی رام کہانی بدستور کہے چلے جاتے ہیں اس لئے اُن کی خدمت میں کمال ادب کے ساتھ التماس ہے کہ پہلے آپ ہمارے ان سوالوں کے جواب سے فارغ ہو جائیں پھر انشاء اللہ العزیز ہم اُن سوالوں کے جواب نئے سرے سے نہایت شرح وبسط کے ساتھ اخبار بدر یا رسالہ احمدی میں جو شیر اسلام اخویم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق دہلی نے بالخصوص آپ ہی کی تسلی کے لئے نکالا ہے اور جس کا پہلا نمبر آپ کے پاس پہنچ گیا ہوگا ضرور شائع کرا دینگے۔ کیونکہ جب تک ہمارے ان سوالوں کا تصفیہ کامل طور پر نہ ہو جائے اس معرکۃ الآرا تنازع کی نسبت فی الحقیقت کوئی نمایاں فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

مولوی فاضل صاحب کو کسی شاعر نے شیر پنجاب کا خطاب دے رکھا ہے میں نے غور کیا کہ آپ کے نام نامی کے ساتھ اس خطاب کا دُم چھلا کیوں لگایا گیا تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ آپ چونکہ پنجابی ہو کر اردو کے اشعار محض بے محل بکثرت پڑھا کرتے ہیں اس لئے آپکو شیر پنجاب کا خطاب دیا گیا ہے پھر چونکہ آپ ابتدا سے منکسر المزاج ہیں اس لئے بین یائے تحتانی ہو کر شیر پنجاب ہو گئے یہی وجہ ہے کہ آپ ایک طرف اپنے مخالفوں کو بڑے زور وشور سے چیلنج بھی دیتے ہیں مگر اُس چیلنج میں انکساری کی جھلک بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اپنے مضمون کے اخیر پر آپ لکھتے ہیں

"اُمید ہے کہ صادق اٹاوی اور صادق بھیروی وغیرہ سب ملکران سوالات کو رفع کرنے کی کوشش فرمادینگے۔ مگر یہ خیال رکھیں کہ سامنے کون ہے۔ ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ہمارا دل چاہتا ہے کہ جسطرح ہم نے آپ کے ایک شعر یعنی ؎

زاہد نداشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت وترس خدارا بہانہ ساخت

کی داد مباحثہ رامپور پر ریویو کرتے ہوئے دی تھی اُسی طرح اس شعر کی بھی داد دیں۔ مگر چونکہ یہ مضمون طویل ہو گیا ہے اسلئے انشاء اللہ العزیز پھر کسی موقعہ پر دیکھا جائیگا۔ لیکن یہاں اسقدر عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ آپ کی ان تعلیوں سے ہمیں کچھ خوف تو معلوم نہیں ہوتا البتہ یہ شعر یاد آتا ہے ؎

پری نہفتہ رُخ ودیو در کرشمہ وناز
بسوخت عقل زحیرت کہ این چہ بوالعجبیست

اب میں اس مضمون کو چند اشعار پر ختم کرتا ہوں۔ ؎

خواہ تم بنجاؤ سودا یا بنو سودائے خام
احمدی ڈرتے نہیں ہیں تم سے وہ ہیں پختہ کار
کیا ڈراتے ہو ہمیں تم اپنے علم وفضل سے
ہے حمایت پر ہماری وہ علیم و کردگار
ہیں خدا کے فضل سے شیر نیستاں آج ہم
ہاتھ شیر ونیر نہ ڈال اے ...... زار ونزار
قدرت رحمان ومکر آدمی میں فرق ہے
جو نہ سمجھے وہ غبی از فرق تا پا ہے حمار
افترا لعنت ہے اور ہر مفتری ملعون ہے
پھر لعیں وہ بھی ہے جو صادق سے رکھتا ہے نقار

راقم سید صادق حسین صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ
سابق ایڈیٹر وپروپرائٹر اخبار اظہار الحق ورسالہ صبح صادق

خطبہ جمعہ

۲۷ جنوری کو حضرت مولانا محمد احسن صاحب نے پڑھا

الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃً طیبۃً کشجرۃٍ طیبۃٍ اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها ویضرب اللہ الامثال للناس لعلهم یتذکرون الآیہ

(۱) اللہ تعالیٰ معقولات غیر محسوسات کی مثال محسوس سے دیکر سمجھاتا ہے (الا) طیبۃ۔ یعنی پاک اور عمدہ اور جیّد اور کلمہ طیبہ سے مراد کلام پاک۔ احادیث صحیحہ اور الہامات ربانی ہیں۔

(۲) شجرہ طیبہ کی چار صفتیں بیان کی ہیں۔ اصلها ثابت یعنی مضبوط جڑھ والا جو ہر طرح کی کمزوریوں سے پاک ہو۔ اور خوف زوال نہو کیونکہ زوال موجب حزن وغم ہے ؎

غم چیزے رگ جان ساخراشد کہ گاہے باشد وگاہے نہ باشد

گویا کلمۂ طیبہ ایسا ہے کہ دل کی سرزمین میں خوب گڑ جاتا ہے۔

(۳) فرعها فی السماء اس کی شاخیں بلند فضا میں ہوں یعنی ہر قسم کی زمینی نجاستوں سے پاک ملاء اعلیٰ سے فیضیاب اور آسمانی علوم سے قرب حاصل ہو۔

(۴) تؤتی اکلها کل حین۔ ہر موسم میں اپنا پھل دیتا رہے۔ یعنی وہ کلمہ طیبہ اپنی برکات ہر زمانہ میں ظاہر کرتا ہے اسی واسطے مسیح موعود فرماتے ہیں ؎ بہار جاودان پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے آیات قرآنی کی برکت سے اب تک اس اُمت میں صاحبان وحی والہام پیدا ہوتے رہے اور ہوتے رہینگے۔

اس کے مقابل میں باطل کی مثال شجرۂ خبیثہ سے دی ہے۔ جس کا نہ مزہ اچھا نہ گت نہ کھانے کے کام آئے نہ کچھ نفع دے اس کی جڑھ بھی قائم نہیں بلکہ زمین کے اوپر اوپر ہے۔ مامور من اللہ کے زمانہ میں کلمہ طیبہ کے مقابل میں کلمۂ خبیثہ والے یعنی وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو استراق السمع اور خطفۂ شیطانی سے کچھ حصہ ملتا ہے۔ ان کا نشان بتا دیا ہے کہ ما لها من قرار یعنی وہ ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔ نہ اپنے معتقدات پر نہ پیشگوئیوں کے الفاظ پر کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ چنانچہ اس زمانہ کے مسیح موعود کے مخالفین ملہمین کے حالات سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مقابل میں مومنوں کو قول ثابت پر ثابت رکھتا ہے۔ قول ثابت دلائل قاطعہ۔ براہین ساطعہ اور نشانات سماویہ سے ہوتا ہے چنانچہ مومنوں کے اعتقاد کی تائید آسمانی نشانات سے ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ نشانات امور کی زندگی کے بعد بھی دکھائے جاتے ہیں تا تؤتی اکلها کل حین کے مصداق ہو۔ چنانچہ ہم خود ان باتوں کے شاہد ہیں اور اسوقت هو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانا مع ایمانهم کے شان نزول ہیں ہیچ کہا ہے۔ ؎

یار غالب شو کہ تا غالب شوی
یار مغلوباں مشو ہیں اے غوی

نوٹ یہ خلاصہ خطبہ ہمارے اپنے الفاظ میں ہے

بزرگ کی تعریف

ہم نے ۱۹۔جنوری کے اخبار میں ایک نوٹ دیا تھا کہ جو صاحب چاہیں کہ انھیں حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے متعلق روزانہ کارڈ لکھا جائے وہ ایک ایک پیسہ والے ٹکٹ بھیجدیں۔ آدھے ٹکٹ تحریر وغیرہ کی اُجرت میں خرچ ہونگے باقی آدھے جتنے رہینگے اُتنے دن ایک ایک کارڈ روزانہ روانہ ہوتا رہیگا اسپر ہمارے ایک مہربان سخت ناراض ہوئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں ہمکو بہت افسوس اور غم ہوا۔ ہمارے بزرگان قادیان میں رہنے والوں کا یہ حال ہے۔ ہمارے ساتھ ایسی خشکی کا نوٹ شائع کرتے ہیں کہ لکھائی کا پیسہ لئے بغیر کارڈ نہیں لکھ سکتے۔ جب بزرگان کا یہ حال ہے تو جو ہم قادیان سے باہر رہتے ہیں ہمارا خدا ہی بیلی ہوگا۔ جب یہ نوٹ قادیان سے شائع ہوتے ہیں تو انفقوا فی سبیل اللہ کے کیلئے ہوئے" بہت سے دوستوں کو اس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے معلوم کرکے کہ انھیں حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات صحت روزانہ بھیجے رہیں میں نے یہ تجویز سوچی تھی کہ چند دوستوں کو تو میں روزانہ خط لکھتا ہوں بالخصوص ڈاکٹر صاحبان کو تاکہ وہ حضرت کے حالات سے آگاہ ہو کر ضروری مشورہ دیتے رہیں اور بعض اور دوستوں کو جنہوں نے ایسی خواہش ظاہر کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کا سلسلہ وسیع ہے اور مجھے اپنے فرائض سے فرصت نہیں کہ اسقدر خط لکھ سکوں۔ اور مجھے کیا قریبًا ہر ایک دوست کا جو قادیان میں رہتا ہے یہی حال ہے ہر ایک کو اپنی قوت لایموت کے واسطے دن بھر کام کرنا پڑتا ہے۔ دو تین خط روزانہ کسی نے لکھ لئے تو کوئی مشکل نہیں اور ایسے خط تو سب لکھتے ہی ہیں۔ اور قادیان کے مختلف مہاجرین کے ذریعہ سے باہر کے مختلف دوستوں کو ایسے خط جاتے ہی ہیں لیکن کسی ایک شخص کے واسطے مشکل ہے کہ وہ ایک بڑی جماعت کو روزانہ خط لکھے۔ کیونکہ یہ کام بہت سا وقت چاہتا ہے۔ نہایت مختصر کارڈ ہو تو ایک گھنٹہ میں بارہ کارڈ لکھے جاتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا تھا کہ یہ کام کسی محرر سے اُجرتًا کرالیا جاوے۔ میں صحیح حالات معلوم کرکے ایک کارڈ میں لکھ دوں۔ باقی نقلیں ہوجائیں۔ یہ انتظام تھا جسپر مذکورہ بالا الفاظ کا تحفہ ہم کو بھیجا گیا ہے۔ ابھی نوٹ کو نکلے صرف ۴۔دن گذرے ہیں کہ آج ۲۴۔جنوری کی شام تک ۳۰ خط روانہ کئے ہیں۔ پھر ایسے آدمی کا تلاش کرنا جو یہ کام کرسکے۔ فکر کے ساتھ اس کا روزانہ انتظام رکھنا اس کے واسطے تو کچھ مانگا گیا ہے یہ کچھ بہت نہیں اور عنقریب جب تعداد بڑھ جائیگی جیساکہ ظاہر ہے تو اس اُجرت میں کمی بھی ممکن ہوگی۔ اور اُس کے مطابق کارڈوں کی تعداد بڑھ سکیگی۔ لیکن ہمارے مہربان کے نزدیک بزرگ اُس شخص کو کہتے ہیں جو ایک مضمون ایک کارڈ کا بنائے اور پھر دن بھر اُس کی نقلیں کرتا رہے۔ اور ان نقلوں کی اُجرت کچھ نہ لے اور جو اُس کا اپنا فرض منصبی ہے یا کہ اُس کو ادا نہ کرکے خیانت دار بنے یا اُس کام سے استعفٰی دیدے اور سارا دن کارڈ لکھ لکھ کر اور ڈاک میں ڈال کر رات کو صبر شکر کے ساتھ جاکر سو جائے تو میں اپنے مہربان سے بادب عرض کرتا ہوں کہ میں تو پہلے بھی بزرگوں میں داخل نہیں ہوں۔ لیکن اگر بزرگی کی یہی تعریف ہے تو آئندہ بھی اس بزرگی کا خواہشمند نہیں ہوں۔ میں اخبار بدر کا ملازم ہوں۔ حضرت صاحب کی ڈاک کا کام کرتا ہوں۔ بُری بھلی صدر انجمن کی محاسبی کرتا ہوں۔ چند بچین کو درس قرآن دیتا ہوں۔ نیک یا بد ایک پرانی عادت ولایت خط لکھنے کی پڑی ہوئی ہے اُسے پورا کرتا ہوں۔ مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ان سارے کاموں کو چھوڑ دوں ان کے علاوہ حضرت کی مجلس میں نہ جاؤں۔ دوستوں کی ملاقات بھی ترک کروں اور صبح سے شام تک بیٹھ کر ڈیڑھ دو سو کیونکہ جس رفتار سے روزانہ کارڈوں کی درخواستیں آرہی ہیں وہ بتلاتی ہے کہ چند روز میں ایسے درخواست کنندگان کی یہ تعداد ہوجائیگی کارڈ نقل کرکے بزرگوں کی فہرست میں شامل ہوجاؤں۔ مجھے اس مہربان کے خط کا کوئی رنج نہیں کیونکہ ایڈیٹر کو ایک بڑی جماعت کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور سب ایک مذاق کے نہیں ہوتے اس لئے اُس کے واسطے ضرور ہے کہ جہاں اُسنے اپنے مکرم دوست سید عابد حسین صاحب کا خط پڑھا ہے جنہوں نے مبلغ دو روپیہ اسواسطے روانہ کئے ہیں کہ ۸۰ کے کارڈ خریدے جائیں اور پھر لکھے کو دیا جاوے۔ وہاں ضرور ہے کہ مذکورہ بالا مہربان بیلی کا خط بھی پڑھے۔ ہمارے مہربان نے مجھے اس بات کا بھی طعن دیا ہے کہ بعض کے ساتھ تمھارے خاص تعلقات ہیں ان کو خط لکھتے ہو۔ سو میں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ بعض احباب کے ساتھ میرے تعلقات خاص کیا بلکہ خاص سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ ہاں یہ ٹھیک نہیں کہ میں ان سب کو روزانہ خط لکھتا ہوں۔ ان کے ساتھ جو میری روحانی نسبت ہے وہ اس امر کی محتاج نہیں کہ میں بہرحال انھیں روزانہ خط لکھوں۔ لیکن یہ ٹھیک ہے کہ ان میں سے جسکو لکھتا ہوں اُن کے ساتھ کوئی ٹکٹوں کا حساب بھی نہیں۔ اور ٹکٹ کیا چیز ہیں اور مال و دولت کی کیا ہستی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل پر کامل بھروسہ ہے۔ کہ اگر ضرورت پڑے تو وہ دوست میری خاطر اپنی جان تک بھی دینے کو طیار ہیں۔ اور یہ تعلق امر اختیاری نہیں۔ خدا جن دو دلوں میں چاہتا ہے۔ ایسی الفت ڈال دیتا ہے جسکو عشق کا قصہ ہے اور ہر ایک کو برداشت نہیں کہ ان باتوں کو سُن سکے اسواسطے میں اس ذکر کو لمبا نہیں کرتا۔ ہاں میں اپنے اس مہربان دوست کا دو باتوں کے واسطے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ وہ لکھتے ہیں کہ لکھائی پر جو خرچ ہوگا میں دونگا اس کا اعلان کردیا جاوے۔ سو میں بڑی خوشی سے

اعلان

کرتا ہوں کہ جو صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے متعلق روزانہ کارڈ چاہتے ہیں وہ اُتنے ٹکٹ ایک پیسے والے ارسال فرما دیویں جتنے دن کارڈ چاہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مہربان کو لکھا گیا ہے کہ لکھائی کا خرچ بھیجدیں جب ان کا خرچ آویگا ایسے احباب کو روزانہ کارڈ جانا شروع ہوجائیگا اور مہربان کا اسم گرامی شکریہ مزید کے ساتھ درج اخبار کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ ان ایام میں تو بدر روزانہ ہونا چاہیئے۔ مگر ہم سے اب ٹکٹ لکھائی کے مانگے جاتے ہیں کیا کریں۔ ٹکٹوں کا جواب تو اوپر ہوچکا۔ لیکن

بدر روزانہ

کا جو اُنھوں نے ظاہر فرمایا ہے اُس کے واسطے ان کا شکریہ ہے۔ اور اگر دو سو درخواست روزانہ کے واسطے آجائے تو انشاء اللہ ہم اس کا انتظام کرنے کے واسطے طیار ہوجائینگے۔

ایڈیٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کے معزز و مکرم	کیا ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اپنے فرائض سے آگاہ ہیں؟

حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی شان مبارک میں ایک نہایت تنگ آمیز مراسلت شائع کی ہے جس میں کھلی گالیاں دی گئیں ہیں کیا ایڈیٹر صاحب سرکاری قانون کو بھول گئے ہیں۔

شکریہ حضرت میر ناصر نواب صاحب اُن احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے انکی اپیل کے جواب میں ضعفاء کے کھانوں کے واسطے چندہ عطا کیا ہے۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

شیخ رحمت اللہ قریشی صاحب۔ عبد العزیز لمڈی ٹیکر۔ خدا بخش صاحب۔ اللہ دین خاں صاحب۔ غلام حیدر صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ محمد فضل دین صاحب۔ عبد الرحمن صاحب۔ فرزند علی صاحب۔ نیاز احمد صاحب ناسک۔ محمد یوسف پیهان۔ عبد الحامد بہاگلپور

انجمن احمدیہ بنارس

پچھلے سفر مونگھیر میں عاجز نے احباب بنارس کو یہ ترغیب دی تھی کہ ایک باقاعدہ انجمن احمدیہ بناویں۔ اب بخشی عبد الرزاق صاحب کے خط سے یہ معلوم کرنے پر بہت خوشی ہوئی کہ انجمن بن گئی ہے جس کے پہلے اجلاس میں دو تقریریں ہوئیں ایک عبد الرشید خان صاحب نے قرآن مجید کے متعلق کی۔ دوسری محمد خلیل الرحمان صاحب نے ضرورت انجمن کے متعلق کی۔ ہر دو تقریروں کا کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید یہ وہ مقدس کتاب ہے۔ جسمیں توحید کا سمندر لہریں مار رہا ہے اس کی ادنیٰ توجہ نے عرب کی جاہل قوم کو حیوان سے انسان بنادیا۔ اگر کل دنیا اکٹھی ہوکر اس کی نظیر بنانا چاہے تو بھی ممکن نہیں۔ قرآن شریف کی ایک یہ خوبی ہے کہ وہ تمام معارف دینیہ پر مشتمل ہے اور کوئی دینی سچائی جو حق اور حکمت سے تعلق رکھتی ہے ایسی نہیں جو قرآن مجید میں نہ پائی جاتی ہو۔ مگر ایسا شخص کون ہے کہ کوئی دوسری کتاب ایسی دکھلائے جسمیں یہ وصف موجود ہو۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کلام شریف کے تابع ہو کر ہزاروں شاکو اور چور اولیاء سے غوث و قطب بن گئے۔ مبارک ہیں وہ جو خدا کے کلام کو بار بار پڑھتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔

انجمن احمدیہ اس موقعہ پر ایک باقاعدہ انجمن احمدیہ کا قائم ہونا ضروری ہے۔ کہ جسمیں سچی تعلیم اسلام اور سچی تابعداری گورنمنٹ برطانیہ کی روح پھونکی جاوے۔۔ ایک شخص کا لوگوں پر اتنا اثر نہیں پڑتا جتنا کہ ایک سوسائٹی اور جماعت کا پڑتا ہے۔ اس لئے انجمن دین کی اشاعت اور اس کی کامیابی کا ایک بہت بڑا آلہ ہے۔ اس وقت خاص کر مسلمانوں کی حالت تو بہت ابتر اور نازک ہے کہ اسلام کی عظمت اور خدا تعالیٰ کی محبت ان کے دلوں سے بالکل اٹھ گئی ہے بہت سے ایسے ہیں جو دعا کی حقیقت کو بھول گئے ہیں اور ادعونی استجب لکم کے نکتہ سے بالکل بے بہرہ ہو گئے ہیں۔ ہزار ہزار شکر اس معبود برحق کا ہے جس نے اپنے فضل و کرم سے اس تاریک زمانہ میں اپنا مرسل مبعوث فرمایا اور اپنی قدرت کی چمک دکھلائی انجمن کا ہونا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ حال میں جبکہ جناب مولانا مفتی محمد صادق صاحب بنارس تشریف لائے تھے۔ تو مولانا نے اس بات کی تحریک کی کہ یہاں پر ایک انجمن ضرور قائم ہونی چاہیے۔ کیونکہ لوگوں کی تعداد اس قدر کافی ہے۔ کہ انجمن قائم ہوسکے۔ لہذا یہ تجویز ہوئی ہے کہ آج کے روز انجمن کا افتتاح ہو جسمیں جناب مولانا مولوی الٰہی بخش صاحب

پریزیڈنٹ یعنی میر مجلس اور جناب محمد کریم خانصاحب وائس پریزیڈنٹ اور جناب بخشی عبد الرزاق صاحب سکرٹری اور جناب عبد الرشید خان صاحب نائب سکرٹری مقرر کئے جاویں

وصیت - غلام حیدر صاحب پٹواری از تلونڈی راہ والی تحصیل گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ "میں نے آمدنی میں دسویں حصہ کی وصیت کردی ہے۔"

ضرورت نکاح ایک شریف خاندان کی دو نوجوان لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴ - ۱۵ سال ہے رشتہ کیضرورت ہے درخواستیں ۔۔۔ کے تحت آویں کسی صاحب کو پتہ نہیں بتایا جاویگا۔ درخواستیں مشتہر کے پاس پہنچادی جائینگی اور درخواست کنندہ کو مشتہر کا ایڈریس دیدیا جاویگا۔ داس سے زیادہ بدر کی کوئی ذمہ واری نہیں۔

العزیز رسالہ علمی ادبی اسلامی ہوادر رسالہ عام سالانہ چندہ ۲ / ا ر

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی کارڈ جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا مل ثبوت ہے - ۹۰ عدد ۵ / اور ۲ / ر محصولڈاک وی پی -

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ - ملائکہ - الیوم الآخر - انبیاء کتب تمام ارکان و اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے -

---

خاص رعایت

حضرۃ کی نورانی تحریریں - معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲ / رعائتی ۱ / ر **خط اور حضرت کی تقریر** اصلی قیمت ۴ / رعائتی ۱ / ر **سلک مروارید** - حصہ اول و دوم مستورات کے لئے نہایت مفید سلسلہ احمدیہ کی تائید اصلی قیمت ۸ / رعائتی ۴ / ر **مکتوبات احمدیہ** - چودھویں صدی کے امام علیہ السلام کے تصوف آموز مکتوب اصلی قیمت ۸ / رعائتی ۴ / ر **سات پارے ترجمۃ القرآن** - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اس زمانہ میں عجیب تفسیر اصلی قیمت ۔۔ رعائتی ۔۔ اس قیمت پر صرف ہمارے دفتر سے ملینگی - (مینیجر اخبار بدر)

الٰہ آباد کا مضمون مفت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پلیڈر چیف کورٹ عزیز منزل نولکھا لاہور کے نام آدھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر وہ مضمون اردو جو الٰہ آباد جلسہ مذاہب میں پڑھا گیا تھا مفت منگالو۔

ڈاکٹر الیس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

(جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ۔۔۔) ۳۰/۴۸

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سو تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی امول دوائی ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۔۔ محصولڈاک ایک شیشی کو چار شیشی تک ۵ / ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے والے کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے۔ یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ بدہضمی اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۔۔ محصولڈاک ایک شیشی سے ۴ شیشی تک ۔۔ (ڈاکٹر الیس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ۔) مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگواکر ملاحظہ فرماویں۔

صابن سازی

۱۱/۲۲

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان در تجارت کار از دیا تھا جس میں فیس مبلغ للعہ تھی۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۔۔ کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں۔ شرائط حسب ذیل ہیں صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھٹی دچونہ صرف چند منٹ میں طیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۔۔ میں روانہ ہوگی -

(۲) پتہ صاف - جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی - (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مہر ترکیب کیکو نہ بتلائی جاویگی۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا -

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب آفس کھوڑ ۔۔ بانوالہ (لائل پور)

مفرح یاقوتی طیار کردہ - حکیم محمد حسین صاحب مہتمم مطب خانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیدہ ہے - اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی [illegible]

یہ اخبار حضرت دو صفحوں پر نکلا ہے۔

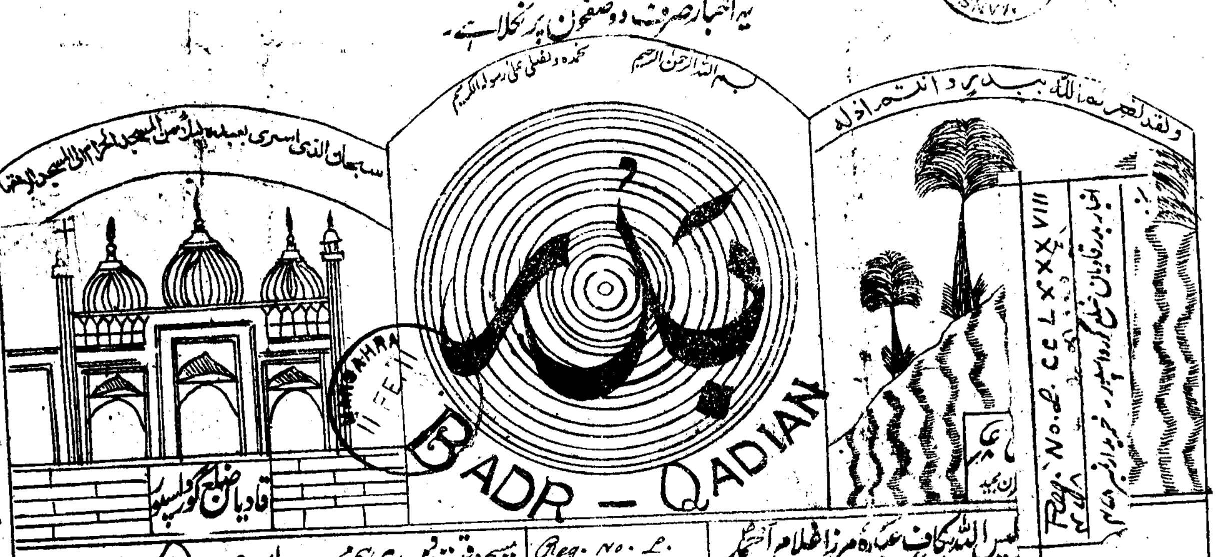

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

چار روپے پیشگی

۸۔ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹۔ فروری مطابق ۲۸۔ ماگھ سمت ۱۹۶۷

جلد ۱۰
نمبر ۱۵

بھائیو گستی قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دین مصطفٰے پاؤ گے تم

معذرت

قادیان کے اردگرد بعض گاؤن مین طاعون ہے اللہ تعالٰی اپنے فضل و کرم اور غریب نوازی سے ہم کو اس سے محفوظ رکھے۔ مطبع مین کام کرنے والون کے بعض لواحقین کے بیمار ہوجانے کے سبب اس ہفتہ کام مین بہت حرج رہا اور اخبار نکل نہین سکا۔ تاہم حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات صحت کی اطلاع احباب تک بہرحال پہونچا دینے کی خواہش سے بشکل تمام ایک ہی ورق چھاپ کر روانہ خدمت ناظرین کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح

کے حالات حضرت کے معالج جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے لکھوائے گئے ہین۔ جو درج ذیل ہین۔ ڈاکٹر صاحب پر بڑا ابتلاء آیا تھا جس سے خدا نے نجات دی اس کے صلہ مین اول نعمت تو انھین یہی ملی ہے کہ اس بیماری مین اول سے وہ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کے معالج ہین یہ شاندار ثواب خدا تعالٰی نے اپنے فضل و کرم سے ان کو عطا کیا ہے۔ گویا حضور کے معالجہ کے واسطے ان کو زبردستی بانتخواہ رخصت دی گئی ہے یہ مار کر کھلانے والی مثال ہے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بھی راولپنڈی سے واپس آگئے ہین اور بدستور حضرت کی خدمت مین مصروف ہین۔

پیارے مفتی صاحب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اس ہفتہ مین بفضلہ تعالٰی بہت کچھ روبصحت رہی ہے۔ زخم نصف کے قریب بھر آیا ہے۔ ہڈی کا صرف ایک چھوٹا سا کنارہ برہنہ رہ گیا ہے باقی سب پر انگور آگیا ہے۔ ضعف ہے مگر الحمد للہ روز بروز بتدریج طاقت آرہی ہے۔ صرف کچھ بے خوابی کی شکایت ہے اور کبھی کبھی سر مین خفیف سا درد ہو جاتا ہے۔ کل سے دائین پاؤن کے تلوے مین جلن ہوتی ہے۔ جو انشاء اللہ قابل تشویش نہین۔ تین روز سے حضور تکیہ کے سہارے بیٹھ کر عشاء کی نماز ادا فرماتے ہین۔ ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ۔ والسلام۔ عاجز دُعا کا طالب بشارت احمد عفی عنہ۔

حضرت فاضل امروہی

حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے بروز ہفتہ اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے گذشتہ جمعہ مین ان کا خطبہ بھی بہت ہی رقت انگیز تھا اللہ تعالٰی اپنے فضل سے اُن مخدوم کو صحت و عافیت کے ساتھ پھر قادیان مین لائے اور ہمین ان کی زیارت سے مشرف اور ان کے عالمانہ خطبات سے فیضیاب کرے۔ آمین

ایک کشف

۵۔ فروری ۱۹۱۱ء صبح فرمایا۔ ابھی مین نے دیکھا ہے کہ اسی مقام پر کسی پرند کا مزیدار شوربا کھایا ہے اور اس کی باریک باریک ہڈیان پھینک دی ہین یونہی آپ نے یہ کشف سُنایا۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے عرض کی کہ اس کو پورا کرنے کے لئے کسی پرند کے گوشت کا انتظام کیا جاوے یہ کہہ کر وہ اُٹھے تا کہ صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو کبھی کبھی ہوائی بندوق سے شکار کھیلا کرتے ہین انھین عرض کرین کہ کوئی پرند شکار کرین۔ شیخ یعقوب علی صاحب اُن کے پاس پہونچے تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اُسی وقت انھوں نے کچھ پرند شکار کئے ہین وہ حضرت کی خدمت مین پیش کئے گئے اور حضرت بہت خوش ہوئے۔

۳۔ فروری ۱۹۱۱ء کو بعض افغانون نے جو یہان کچھ عرصہ سے آئے ہوئے ہین رخصت چاہی اور بیعت کی جس پر آپ نے بعد بیعت فرمایا۔ بُری صحبتون مین نہ بیٹھو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ درود شریف اور استغفار بہت پڑھا کرو اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہم ایک نصیحت نامہ لکھ دینگے تب رخصت کرینگے چنانچہ ۴۔ فروری ۱۹۱۱ء قبل دوپہر حضرت نے مندرجہ ذیل نصائح لکھوائین جن کا اُردو ترجمہ یہان درج کیا جاتا ہے۔ (اول) تمام آدمی نماز کو اول وقت پوری توجہ سے ادا کرین (دوم) دُعاؤن مین بکثرت مشغول ہین۔ (سوم) لا الٰہ الا اللہ کا وظیفہ کرین (چہارم) درود شریف۔ لاحول اور استغفار سے غافل نہ ہون (پنجم) اُمراء سے مباحثہ نہ کرین۔ اس باب مین سخت تاکید ہے کیونکہ اُمراء عموماً حق سے دُور ہوتے ہین اور تکبر مین مبتلا ہوتے ہین۔ ان اُن کے حق مین دُعا کرو خواہ یہ اُمراء گاؤن کے ہون یا اُمرائے سلطنت ہون (ششم) غرباء مین کوشش کرو کہ وہ کسی پر ظلم نہ کرین اور نماز پڑھین (ہفتم) لڑائی فساد اچھی چیز نہین اس سے ہمیشہ پرہیز کرو اور اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کرو۔ (ہشتم) اگر اللہ تعالٰی توفیق دے تو قرآن مجید کو پڑھو۔ ہان تدبر اور تفکر سے پڑھو اور غرض قرآن مجید پڑھنے سے عمل ہو خدا تعالٰی توفیق دے۔ (آمین)

مشورہ طلب تجویز

بابو محمد اسمٰعیل صاحب لادہوکا (فیروزپور) ایک روپیہ بھیجکر ناظرین بدر سے التجا کرتے ہین کہ سب صاحبان حسب توفیق چندہ دین اور سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کا مضمون دربارہ ثناء اللہ ٹریکٹ کی صورت میں چھاپکر تقسیم کیا جاوے۔ احباب کیا فرماتے ہین؟

ایک تحریک

ایک دوست جو علی گڑھ کالج مین تعلیم پاتے ہین لکھتے

(مطبع پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع کیا گیا)

کلام امام

کتابوں کا شوق

(۶- فروری بعد عصر) باوجود اس حالت تکلیف کے مفید دینی کتب کے منگوانے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ کتابوں کی جو فہرستیں کتب فروشوں سے آتی ہیں ان کو سُنتے اور کتابیں منگوانے کے واسطے نشان کراتے ہیں۔

چند کتابیں اخویم محمد ذوالفقار علی خانصاحب نے رامپور سے نقل کرا کر بھیجی ہیں۔ ان کا ذکر سنکر فرمایا بڑی بڑی نایاب کتابیں خدا نے مجھے دی ہیں ان میں ایک محلّٰی ابن حزم ہے۔

تخفیف ہے

فرمایا میں بیٹھنا چاہتا ہوں۔ تھوڑی دیر بغیر سہارے کے اور پھر تکیوں کے سہارے سے بیٹھے رہے۔

میرزا ناصر نواب صاحب حاضر ہوئے انکو مخاطب کر کے فرمایا اب بہت تخفیف ہے۔ جی بیٹھنے کو چاہتا ہے یہ بھی تخفیف کا نشان ہے۔

ایک مبشر خواب

عاجز راقم نے بھی اخویم چودھری غلام حسین اسٹیشن ماسٹر بہاولپور کا خط پیش کیا جس میں اپنا ایک خواب لکھتے ہیں کہ حضور چھوٹی مسجد میں حسب دستور درس قرآن کریم دے رہے ہیں۔ اور سفید لباس حضور نے پہنا ہوا ہے۔ اور تازہ عمدہ حنا کا رنگ ریش مبارک پر چڑھا ہوا ہے۔ اس خواب سے بندہ کے دل میں راحت ہوئی۔

فرمایا بڑی مبارک خواب ہے بہت مبارک ہے۔ بہت خوشی ہوئی۔

بسط منجانب اللہ

اچار زمینقند کی حضور کو خواہش تھی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب نے لاکر حاضر کیا۔ اور ایک اور جگہ سے بھی آیا۔ فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا بسط کیا ہے۔ جس چیز کی خواہش میرے دل میں آتی ہے وہی کثرت سے مہیا ہو جاتی ہے۔ یہ اُس کا رحم اور غریب نوازی ہے۔

تعبیر خواب

ایک شخص کا خواب پیش ہوا کہ اگر کوئی کسی سے لحاف اور توشک مانگے تو اس کی کیا تعبیر ہے۔ فرمایا مانگنے والے کو آرام دنیا کی خواہش ہے۔

تخیلات کو چھوڑ دو

حضرت مفتی صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذشتہ سینچر کی شب کو آٹھ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک صاحب کو نصیحت کرتے ہوئے ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ احباب کے فائدہ کے لئے گذارش کرتا ہوں۔ فرمایا۔

"کہ دنیا میں تین قوتیں کام کرتی ہیں۔ (۱) قوت تخیلہ (۲) قوت علمی (۳) قوت عملی۔

قوت تخیلہ سے کام لینے والے لوگوں میں سے اکثر شعرا کا گروہ ہے ہماری ملک میں حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ بڑے شاعر ہوئے ہیں۔ اعجاز خسروی اُن کی ایک کتاب ہے۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ کیسی عجیب وغریب کتاب ہوگی۔ پھر ایک بڑے بزرگ کی صحبت میں رہے ہیں۔ یعنی حضرت سلطان نظام الدین صاحب دہلی کے مریدان خاص میں سے تھے تخیل میں پڑنے کا نتیجہ ہوا کہ اتنے بڑے بزرگ سے اسقدر قرب کے باوجود بھی خلافت سے محروم رہ گئے۔ اور حضرت نصیر الدین صاحب چراغ دہلی کو وہ دولت نصیب ہوگئی۔ مرزا غالب کیسے بڑے شاعر تھے اُنکا تخیل اسقدر بلند باریک ہوتا ہے کہ بعض دفعہ کوئی شعر کہا ہے اور کچھ عرصہ بعد اُس کا مطلب جو ان سے پوچھا گیا تو خود بھی نہ سمجھ سکے اسقدر اعلیٰ درجہ کی قوت تخیلہ کے باوجود پھر حالت کیا تھی ایک سہرے کے معاملہ میں ذوق سے جو مقابلہ آن پڑا تو لگے پیچھے سے معافی مانگنے۔ ایک معذرت کا قطعہ لکھا۔ بات ہی کیا تھی۔ سید انشاء اللہ خان لکھنؤ میں بڑے شاعر تھے تخیل بڑا بڑھا ہوا تھا۔ آخر میں دھونی رما کے گذرے ہوئے۔ یہ ہمارے ملک کی چند مثالیں ہیں اسی طرح بہت سی مثالیں ہیں۔ غرض یہ ہے کہ تخیل سے کام لینے والا ہمیشہ ناکام نامراد ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے .... بھی اسی قوت تخیلہ سے کام لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اپنے قلم کے زور سے ہم جو چاہینگے سو کر دینگے یاد رکھو یہ بڑی غلط راہ ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بلکہ میں کہونگا کہ ایسا آدمی ناکام نامراد رہتا ہے۔ دھرمپال اور ستیہ دیو نے کیا فائدہ اُٹھایا۔ آخر ناکامی اور نامرادی کا مُنہ دیکھا۔ زمانہ ابتلاء میں قوت تخیلہ بہت بڑھ جاتی ہے مجھے بھی اس بیماری میں کبھی قوت تخیلہ سے سابقہ پڑا تو میں تھوک کر الگ ہو گیا۔ خود طبیب ہوں کبھی طبیعت میں خیال آیا کہ اس مرض میں یہ علاج کیا جائے۔ مگر فوراً طبیعت کو روکا کہ خبردار تیرا کوئی کام علاج میں دخل دینے کا نہیں۔ اسی لئے ڈاکٹروں کی رائے میں کبھی میں نے دخل نہیں دیا۔ غرض جب کبھی اس قوت تخیلہ سے سابقہ پڑا اُس پر تھوک کر الگ ہو گیا۔ اور معاً قوت علمی کی طرف طبیعت کو منتقل کر دیا۔ قوت عملی کو درجہ کمال پر پہنچانے والا انبیاء کا گروہ ہوتا ہے وہ اپنی قوت عملی سے دُنیا کو پلٹ دیتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوت عملی نے فرعون جیسے عظیم الشان بادشاہ کا تختہ اُلٹ دیا۔ حضرت نوح ؑ کی قوت عملی نے ایک عالم میں طوفان ڈھا دیا۔ میرا ایمان ہے مرزا نے جو شعر لکھے ہیں وہ تخیل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ حال ہیں علمی اور عملی قوت کا نتیجہ ہیں۔

غرض کہ قوت عملی کو بڑھانا چاہیئے۔ اور قوت تخیلہ سے جہانتک ممکن ہو پرہیز کرے۔ قوت تخیلہ سے کام لینے والا کامیاب نہیں ہوتا۔

تخیل میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا بڑی غلطی ہے۔ ابھی ان ہی (ڈاکٹر بشارت احمد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) کو دیکھو کیا کیا خیال ہونگے رخصت لینے کی طیاریاں تھیں۔ کیا کیا خیالات تھے۔ آخر کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ وہ سب خیالات ہوا ہو گئے۔ جو مولا کریم کی مشیت میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ تخیل میں منصوبے باندھنے اور زور قلم پر گھمنڈ کرنا۔ ہم یہ کر دینگے ہم وہ کر دینگے یہ سخت ناکامی کی راہ ہے۔ آپ کو میں نے بارہا سمجھایا ہے کہ یہ باتیں چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ آپ کو چاہیئے کہ میرے ہاتھ پر توبہ کریں۔ اور اس امر کی بیعت کریں کہ آئندہ میں کبھی قوت تخیلہ سے کام نہیں لونگا۔ اور اس بُری عادت کو چھوڑ دونگا۔ میں اس وقت اپنی مرضی سے نہیں بول رہا۔ بلکہ خدا مجھ سے بلوا رہا ہے۔ اُسے مجھے مجبور کیا کہ میں بولوں۔ آپ اس عادت کو چھوڑ دیں۔ .... بھی اس عادت میں گرفتار ہیں۔ انھیں بھی بڑا گھمنڈ ہے کہ اپنے زور قلم سے یوں کر دینگے دوں کر دینگے۔ یہ ننگ چھوڑ دیں۔ اسی غلط راہ کے اختیار کرنے سے آدمی ابتلاؤں میں گرفتار ہوتا ہے۔ اب بھی آپ میرے ہاتھ پر توبہ کریں کہ آئندہ اس امر سے قطعی پرہیز کرونگا۔ ورنہ یہ راہ نامرادی اور ناکامی کی راہ ہے۔

راقم حاضر الوقت
۲- فروری ۱۹۱۱ء

درخواست دعا

برادر احمد دین صاحب فیروزپور کا لڑکا بہت بیمار ہے تمام احباب ضرور توجہ مخلصانہ سے دعائے صحت فرماویں۔

درخواست نماز جنازہ

جناب سردار خانصاحب کپور تھلہ سے اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ سندھ کیطرف سے اعلان

تمام جماعت احمدیہ کو جو سندھ میں کسی جگہ رہتی ہیں اطلاع ہو کہ سب صاحب اپنا پورا پتہ جناب سکرٹری صاحب محمد حسین خانصاحب کینال آفیسر ریاست خیرپور میر کو تحریر فرماویں تاکہ سکرٹری صاحب بعض وقت اُن سے خط وکتابت کر سکیں۔

خاکسار محمد اسماعیل پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ سندھ از حیدرآباد سندھ

انصار بدر

ایک عاشق بدر شیخ فضل کریم صاحب اسٹیشن ماسٹر جبری بانڈہ تحریر فرماتے ہیں: "مکرم معظم مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ نوازش اپنا پیارا اخبار بدر جو اسم بامسمیٰ ہے۔ بلکہ اس چاند سے بھی زیادہ روشن ہے۔ کیونکہ آسمانی چاند سے صرف آنکھیں ہی روشن ہوتی ہیں اور یہ ہمارا بدر ہماری روحوں کو روشنی بخشتا ہے [illegible]

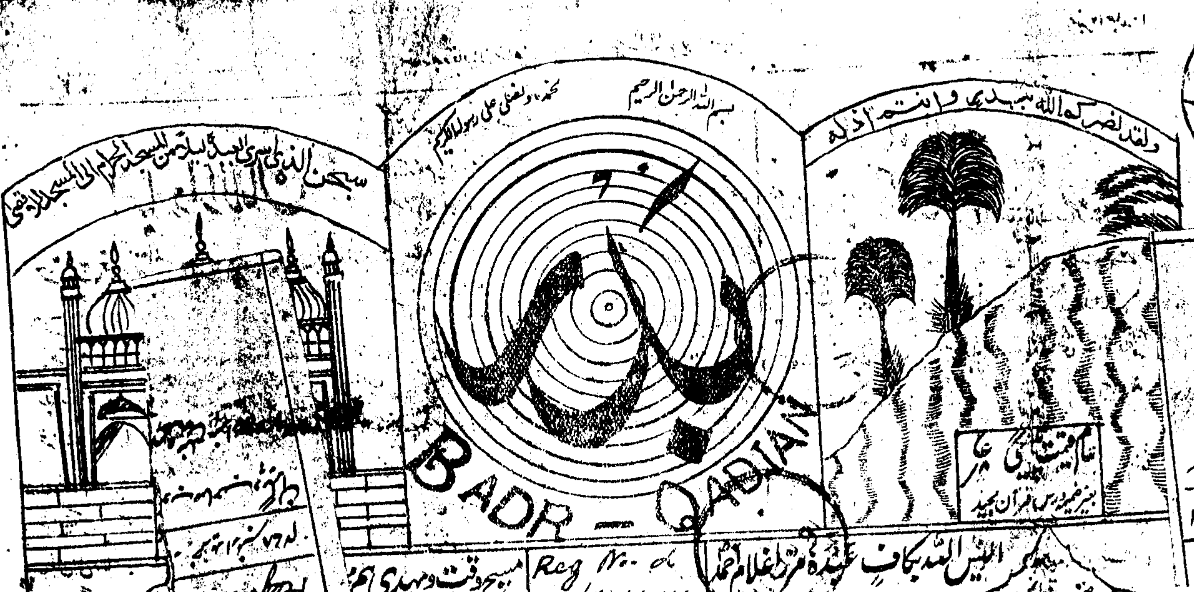

مسیح وقت و مہدی ہم | Reg No. L 111 | الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

جلد ۱۰ | ۱۵ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۵ پھاگن سمت ۱۹۶۷ب | نمبر ۱۶

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان و مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
از ملائک از جزائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
یکقدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عہ مع ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے ورنہ جواب معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دیجاوے گی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیے۔ اگر چار ہفتے تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیے۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر آپ مانتے جانے تھے اور بیعت کرنیوالا ساتھ ساتھ کہتا جاتا تھا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کیساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں کہ آج میں نورالدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم کرنے میں سعی کرونگا۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار دارالامان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ الرحمٰن کی صحت میں روز افزوں ترقی ہے۔ آپ کی صحت کے حالات کے متعلق آپ کے معالج ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے رپورٹ لکھوائی گئی ہے جو کہ درج ذیل کیجاتی ہے۔ دیکھو قرآن شریف کے ساتھ اس قدر محبت ہے کہ باوجود اس قدر ضعف اور نقاہت کے مخدوم محمد صدیق سے پوچھنے لگے کہ آپ قرآن شریف کس سے پڑھا کرتے ہیں۔ اُنھوں نے عرض کی کہ حافظ روشن علی صاحب سے پڑھا کرتا تھا۔ مگر وہ تو گوجرہ مباحثہ کے واسطے گئے ہیں۔ فرمایا آؤ میں تمھیں پڑھاتا ہوں۔ مخدوم قرآن شریف لائے چند آیات کی تفسیر حضور نے کی۔ ایسا ہی پھر دوسرے دن بھی ہُوا۔ یہ تفسیر انشاءاللہ اگلے اخبار کے ضمیمہ میں شائع کیجاویگی۔

ان ایام میں خدام کے خطوط عیادت کے کثرت سے آرہے ہیں فرمایا میں ان سب کے واسطے دعا کرتا ہوں۔ جو عیادت کا خط لکھتے ہیں عشاق عجیب عجیب پیرایوں میں اپنی محبت کا اظہار کررہے ہیں میں ان میں سے چند خطوط کا اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہوں۔

حکیم محمد حسین صاحب قریشی لکھتے ہیں "میں نے تو ایک روز جناب باری میں عرض کی تھی کہ اے مولا حضرت نوح کی زندگی کی ضرورتیں تو مختص المقام تھیں اور اب تو ضرورتیں جو پیش ہیں ان کو بس تو ہی جانتا ہے۔ ہماری عرض قبول کر اور ہمارے امام کو نوح کی سی عمر عطا کر۔" عزیز یوسف علی راولپنڈی سے لکھتے ہیں "اے اللہ ہمارے حکیم کو صحت کلی دے۔ مجھ جیسے کئی بیمار ہنوز اچھے نہیں ہوے ہیں"۔ برادر محمد حسن صاحب پنجابی مدراس سے لکھتے ہیں "حضرت صاحب کے رو بصحت ہونے کی خبر پڑھ کر مجھے اس قدر خوشی ہوئی جس کا اندازہ میرا مولا کریم رحیم خدا ہی جانتا ہے۔" شیخ محمد حسین صاحب نے لائلپور سے لکھا کہ "میں نے دعا کی کہ حضرت صاحب کی بیماری مجھ کو آجائے۔" (ایسی دعا ناجائز ہے۔ خدا قادر ہے کہ ہر دو کو شفا میں رکھے تو پھر ایسی ناجائز دعا کیوں کیجائے ایڈیٹر) ایسا ہی سید امداد حسین صاحب اوین سے لکھتے ہیں میں نے دعا کی کہ میری عمر کے دو سال کم ہو کر حضرت صاحب کو مل جائیں۔

بہت سے دوستوں نے مبشر خوابیں حضرت صاحب کی صحت یابی کے متعلق باہر سے بھی لکھی ہیں۔ مثلاً چوہدری عبداللہ خانصاحب ہیتر وار۔ ہمشیرہ شیخ محمد صاحب نمبردار ملمہ شیخ محمد جان صاحب۔

بابو غلام حسن صاحب بہاولپور بہت سے دوستوں نے حضرت کے نام پر روپے کے واسطے صدقہ و خیرات بھیجا ہے۔ اور قربانی کرائی ہے۔ جیسا کہ بابو عبدالحمید صاحب لاہور۔ سید عابد حسین صاحب بجھوا یا وغیرہ۔

"حضرت مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

حضرت اقدس کی طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ زخم بھر رہا ہے ہڈی کا کنارہ ایک طرف سے چاول کی برابر برہنہ رہگیا ہے۔ باقی سب پر انگور آگیا ہے دو روز سے ماشاءاللہ رات کو خوب نیند آجاتی ہے۔ تلوے کی جلن کی شکایت اب نہیں۔ البتہ مُنہ میں پانی آنے کی شکایت ہے۔ طاقت اللہ کے فضل سے رو بہ ترقی ہے۔ والسلام دعا کا طالب

بشارت احمد عفی اللہ عنہ

عاشقان بدر برادر الٰہی بخش صاحب سوداگر کلکتہ سے لکھتے ہیں اخبار بدر برابر پہنچتا ہے اور جس وقت آتا ہے دارالامان کا نقشہ کھنچ جاتا ہے۔ خدا آپ کو اس محنت کے لئے جزائے خیر دے۔

میاں **عبداللہ خان** صاحب نمبردار بہاولپور سے لکھتے ہیں۔ آپ کا اخبار مجھے بہت پیارا ہے سب اخباروں میں پسندیدہ ہے سید عابد حسین صاحب تحصیلدار کبوا با لکھتے ہیں میں جناب کو بقسم کہتا ہوں کہ اس وقت تک جسقدر اخبار میری نظر سے گذرتے ہیں ان سب میں پیارا مجھے بدر ہے

روزانہ کارڈ جو صاحب چاہتے ہیں کہ ان کو روزانہ کارڈ لکھا جاوے انھیں لازم ہے کہ جتنے دن کارڈ چاہتے ہیں اُتنے کارڈ (سرکاری ہوں اپنے بنائے ہوے نہوں) خرید کر اور اپنے پتے لکھ کر ہمیں بھیج دیں اور ساتھ آٹھ آنہ ماہوار کے حساب سے اجرت لکھائی بھیجدیں۔

روزانہ کارڈ کے عاشق برادر عالمگیر کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ روزانہ کارڈ لکھا کریں خواہ ایک آنہ روزانہ لکھائی کا خرچ ہو۔ میں تو ایسے عاشقوں کا قائل ہوں۔ پیارے عالمگیر خدا تجھے عالمگیر بنائے تیری محبت مجھے ایسی پسند آئی کہ نہ تجھے کارڈ بھیجے کی ضرورت ہے اور نہ ان کی اُجرت (ایڈیٹر)

ضرورت ملازمت ہمارے ایک عزیز لاہور انجنیرنگ اسکول کے پاس یافتہ آجکل فارغ اور ملازمت کی تلاش میں ہیں۔ گیا کوئی صاحب اس میں امداد دیکر مشکور فرما سکتے ہیں۔

ارشاد الامیر

گناہوں سے کس طرح بچ سکتے ہیں فرمایا استغفار سے۔ اگر گناہ سے نہ بچ سکے تو لاحول بہت پڑھے پڑھے جائے تھکے نہیں۔ لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک۔ خدا سے پناہ خدا ہی دیوے تو بات بنتی ہے۔ طاعون کا کیڑا اتنا باریک ہوتا ہے۔ پھر کس قدر بڑھتا ہے۔ وہی بچائے تو بچائے۔

استغفار و لاحول سے بھی گناہوں سے نہ بچ سکے تو ہمت نہ ہارے استغفار اور لاحول اور دعا کئے جاوے۔ استقامت کرے۔ گھبرا وے نہیں

شیخ محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ ایک شخص پر مجھے بہت حسن ظن تھا۔ لوگوں نے کہا شراب پیتا ہے۔ میں نے نہ مانا۔ ایک دن وہ شراب پی رہا تھا کسی نے آکر خبر کی۔ میں نے کہا ہمیں دکھاؤ۔ میں اُس کے مکان پر گیا۔ نوکر نے اندر خبر کی۔ کہا کہ عرض کردو کہ اسوقت میں مل نہیں سکتا میں نے کہا ہمنے ملنا ہے کہا کہ وہ شراب پی رہا ہے میں نے کہا کچھ بھی ہو ہم نے ملنا ہے۔ غرض اندر گیا تو دیکھا کہ جام شراب مُنہ سے لگا ہے۔ مگر دیکھا کہ ہر گھونٹ کے بعد بھی توبہ توبہ دل سے نکلتی ہے۔ اور اُس توبہ کے ساتھ ایک لوزم تر تا معلوم ہوتا ہے۔ غرض صاحب ہمت گھبراتا نہیں وہ توبہ کئے جاتا ہے کوشش کئے جاتا ہے۔

عشق کا لفظ قرآن اور حدیث میں نہیں۔ ایک حدیث صوفیوں نے لکھی ہے۔ مگر وہ کسی صوفی کا اپنا لفظ ہے۔

عشق کا لفظ اچھے معنی نہیں رکھتا غیر اللہ سے حب کو کہتے ہیں۔ یہ کسی اعمال کی سزا ہوتی ہے۔ شرک ہوتا ہے۔ بھیرہ میں ایک لڑکا کسی عورت پر عاشق ہوگیا اخیر میں جنون ہوگیا۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کے لئے اس لڑکی کو اُسے دکھادو سو دیکھ کر کہنے لگا میں نہیں جانتا یہ کون چڑیل ہے۔ لوگوں نے کہا یہ فلانی ہے۔ کہنے لگا ہرگز نہیں۔ اسکی ناک ایسی آنکھ ایسی۔ وغیرہ وغیرہ۔ نہ مانا۔ خیر میں نے علاج کیا اچھا ہوگیا۔ میں نے پوچھا تو نے اسوقت نہ پہچانا کہنے لگا خیال میں تصور باندھتے باندھتے کچھ اور کی اور ہی بن گئی تھی۔ یہ کسی بداعمالی کی شامت کا نتیجہ ہوتا ہے اور شرک ہوتا ہے۔

انسان مختار ہے یا مجبور ہے اس بحث میں پڑنا احمق پن ہے قرآن اور حدیث میں یہ لفظ آیا ہی نہیں۔

ضرورت نکاح ہمارے ایک معزز شریف۔ آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہوگی۔

الفاظ نبی و مجدّد کا استعمال

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک شخص نے ان الفاظ کی تحقیقات کے متعلق خط لکھا تھا جس کے جواب میں حضرت صاحب کے حکم سے ہمارے معزز سید محمد سرور شاہ صاحب نے ایک لطیف جواب لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔ اڈیٹر

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم بھی تو یہی مانتے ہیں کہ نبوت حضرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور آپ نبوت کے کمال معراج تک کامل طور پر پہونچے اور ہر قسم کے کمالات آپ کی ذات مبارک پر ختم ہو گئے کوئی آپ کی برابری کا دم نہیں مار سکتا۔

خاتم النّبیین کے لفظ سے لوگوں کو بڑی ٹھوکر لگی ہے۔ آیۃ ما کان محمّدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین پر آپ خوب غور کریں اور دیکھیں کہ اگر خاتم النّبیین کے صحیح معنے یہ ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ بند کر دیا گیا تو اس آیۃ میں اس جملے کے فرمانے کا موقعہ اور محل کیا تھا؟ خاتم النّبیین سے بالاتفاق اعزاز مقصود ہے مگر کیا آپنے کبھی سوچا ہے کہ کسی سلسلۂ انعامات کے محض اخیر پر آنے میں کونسا اعزاز ہے؟ انبیاء علیہم السلام کے مختلف مدارج ہوا کرتے ہیں پھر ان کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جو نئی شریعتیں لائے۔ اور دوم وہ جو صاحب شریعت نبیوں کے مددگار تھے یا جنھوں نے موجودہ شریعتوں کی تائید اور تجدید کی۔ مثلاً حضرۃ موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت تھے۔ ہارون علیہ السلام آپ کے تابع اور مددگار رہتے۔ خود صاحب شریعت نہ تھے اسی طرح حضرات موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان سینکڑوں نبی محض موسوی شریعت کی تجدید کے لئے آئے۔ اس قسم کے انبیاء کا یہ منصب ہوا کرتا ہے کہ امتداد زمانہ کے بعد وقتاً فوقتاً جو جو غلطیاں اور آمیزشیں دین الٰہی میں داخل ہو جاتی ہیں۔ ان کو اپنے اپنے زمانے میں الگ کر کے خالص دین الٰہی کو پھر قائم کرتے رہیں امت مرحومہ محمّدیہ بھی ایسے فتنوں سے محفوظ نہیں اس لئے اللہ جل شانہ کا وعدہ ہے کہ اس امت میں بھی وقتاً فوقتاً برگزیدہ بندے پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو ایسے فتنوں کا استیصال کیا کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ انا لہ لحافظون۔ چودہوین صدی میں یہ منصب ہمارے اعتقاد میں حضرت مرزا صاحب کو عطا ہوا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپکے تابع فرمان بندوں میں سے بعض کا منصب نبوت کو پا لینا میرے خیال میں اہل اسلام کے لئے باعث فخر ہے۔ مقام اعتراض نہیں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری اور کامل شریعت دنیا میں لائے جیسے آپ سے پیشتر ایک جماعت انبیاء کی آپ کے لئے رستہ صاف کرتی آئی۔ اسیطرح اگر آپکے بعد بھی آپ کے ماتحت آپ کی شریعت مبارک کی خادم ایک جماعت پیدا ہو تو کیا حرج ہے۔ شمس و قمر کی تمثیلات حضرت حق سبحانہ نے قرآن کریم میں کثرت سے دی ہیں چاند بذات خود روشن نہیں بلکہ سورج سے روشنی پاتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک وہ شمس تھی جس سے سب انبیاء سابق کو نور ملا اور اب آپکے بعد بھی آپ کی کامل متابعت سے نور ملتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے چن لے خاتم النّبیین کا منصب آپکے متبع میں نبوت کے ظہور کا منافی نہیں۔

لفظ نبی کے معنے اپنے مصدروں کے لحاظ سے دو ہیں۔ اوّل اپنے خدا سے اخبار غیب پانے والا۔ دوم عالی رتبہ شخص۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بکثرت شرف مکالمہ سے ممتاز کرے۔ اور غیب کی خبروں پر مطلع کرے وہ نبی ہے اس رنگ میں میرے نزدیک تمام مجددین سابق مختلف مدارج کے انبیاء گزرے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الحکیم نے جو لکھا ہے کہ اس قسم کا اجتماع کسوف خسوف جسے حضرت مرزا صاحب نے اپنی تصدیق میں پیش کیا ہے۔ زمانہ سابق میں جھوٹے مہدیوں کے وقت میں بھی ہوتا رہا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے سنہ ۱۸۹۴ء اور سنہ ۱۳۱۲ھ سے پیشتر اس قسم کا اجتماع سنہ ہجری سے لے کر آج تک کبھی نہیں ہوا کہ ماہ رمضان مبارک کی تیرہوین رات کو چاند گرہن ہو اور اٹھائیس تاریخ کو سورج گرہن ہو۔ اس امر کا ثبوت کہ ایسا اجتماع پیشتر ہوا ہے ڈاکٹر عبد الحکیم کے ذمہ ہے۔ مگر وہ کوئی ثبوت علمی یا تاریخی ہرگز نہیں پیش کر سکتے وہ جانتے تھے کہ عوام الناس میں تحقیق کا مادہ نہیں۔ جو کچھ لکھدوں لوگ اسے بلاچون وچرا مان لیں گے اس واسطے جو کچھ ان کے دل میں آتا ہے۔ لکھدیتے ہیں۔

ہماری جماعت کے ایک شخص نے ڈاکٹر عبد الحکیم کو اخباری چیلنج دیا تھا کہ کوئی تاریخی ثبوت ایسے اجتماع کسوف خسوف کا پیش کرو اور ایسے ثبوت کے پیش کرنے پر ۱۸۰ روپیہ انعام کا وعدہ بھی دیا تھا۔ ملاحظہ ہو اخبار الحکم مورخہ ۱۹۰۸ء ڈاکٹر صاحب نے آج تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

اگر حضرت مجدد الف ثانی نے یہ لکھا ہے۔ کہ موعودہ کسوف وخسوف خلاف عادت، زمان اور خلاف حساب منجمان ہونا چاہیئے تو اس سے لازم نہیں آتا کہ فی الواقعہ ہو بھی یونہی قبل از وقوع پیشگوئیوں کے سمجھنے میں مشکلات ہو جایا کرتی ہیں۔ بھلا کوئی غور تو کرے کہ اوّل شب کا چاند اور ایسی میں گرہن کون دیکھیگا اور اوّل شب کے چاند کو عرب قمر بھی کہتے ہیں کہ نہیں اور اگر عبد الحکیم کی بلا ثبوت اور احمقانہ بات کو کوئی سوچے تو ہنسی آتی ہے کہ اگر یہ نشان جھوٹوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ تو پھر نشان کیا ہوا۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں اس بات کو خوب صاف کر دیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی سے یہی مقصود تھا کہ چاند گرہن ماہ رمضان کی ۱۳ تاریخ کو ہو اور سورج گرہن اسی مہینے کی ۲۸ تاریخ کو اور اس تفصیل کو متقدمین نے بھی مانا ہے۔

اسمین شک نہیں کہ یہ اجتماع کسوف خسوف حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت تھا۔ مگر اس کے علاوہ مرزا صاحب کی سوانح عمری آپکے اخلاق آپ کی تعلیم حالت زمانہ آپکا کام (حمایت اسلام رد مذاہب مخالف و تزکیۂ جماعت) آپ کی کامیابی آپکے مباہلات اور آپ کی پیشگوئیاں بھی قرآن کریم کی رو سے آپ کی صداقت کی شاہد ہیں۔ مگر رستہ وہی پاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے جس حسن ظن سے انسان اپنی اولاد کو پہچانتا ہے۔ کم از کم اسی قدر حسن ظن سے حضرت مرزا صاحب کے معاملہ کو آپ دیکھیں۔ تو بہت کچھ روشنی پڑتی ہے۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم کے یہی معنے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسائی تہذیب اور بیحیائی

مفصلہ ذیل مضمون ہمارے معزز و مکرم بدر کے پروپرائیٹر جناب میاں معراج الدین عمر صاحب لاہوری نے لکھا ہے جو حضرت امیر المؤمنین کی عیادت کے لئے یہاں تشریف لائے اس کے پڑھنے سے جہان آپ کی زبردست انشاپردازی کا ثبوت ملتا ہے وہان یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسلامی حسن عقیدۃ اور اخلاص کے ساتھ کسر صلیب کے لئے اپنے امام ومطاع کی روحانیت سے معمور ہو کر ایک خاص جوش رکھتے ہیں جس امر کی طرف ایک علمی تمہید کے ساتھ قابل مضمون نگار نے توجہ دلائی ہے وہ تمام مہذب سوسائیٹوں کے لئے بمنزلہ روح وروان ہے، افسوس کہ بعض یسوعی اس کسوٹی پر پورے نہیں اتر سکتے اور حق

یہ ہے کہ اس قسم کی عریانیاں تہذیب و انسانیت کی سفید چادر پر بمنزلہ ایک داغ کے ہیں اس داغ کے چھڑانے کے لئے ایک نرش لیموں کی ضرورت تھی جس کا احساس شاید فاضل نامہ نگار کی فطرتی غیرت نے نہ کیا ہو (ایڈیٹر)

جن حقوق اور خصوصیات کا اللہ تعالیٰ نے انسان کو وارث کیا ہے اون میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ مملوکات کا مالک ہوتا ہے اور سارا انتظام جو علوم اور فنون اور سیاست کے ذریعہ سے انسانی سوسائٹی کے لئے کیا گیا ہے اس میں ان مملوکات کی حقداری کی رعایت رکھنا ایک جزو اعظم اور غرض اولی رکھی گئی ہے۔ اور تمام اخلاقی مادے جو فطرت انسان میں ودیعت رکھے گئے ہیں اور جس کے صحیح استعمال کے لئے خدا کے مامور بندگان دنیا میں وقتاً فوقتاً تشریف لاکر مذاہب قائم کرتے رہتے ہیں۔ وہ سب انسانی مملوکات کی حفاظت اور حق داروں کی تحقق کی تعلیم سے مملو ہوتے ہیں وہ امور جو ان حقوق کو پامال کرنے کا موجب ہوتے ہیں وہ الٰہی ناراضگی کا موجب قرار دئے گئے ہیں۔ اور سوسائٹی کے شیرازہ کو توڑنیوالے اور قابل نفرت سمجھے گئے ہیں مثلاً چوری۔ ڈاکہ۔ خیانت۔ ظلم۔ جھوٹ اور اسی قسم کی تمام برائیاں اس لئے بُری سمجھی جاتی ہیں کہ وہ صحیح فطرت انسانی کے خلاف اور حقوق انسانی میں سخت خلل اندازی کا باعث ہیں ان سب میں سب سے بڑی بدی زناکاری ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ارتکاب سے عموماً حقداروں کے حقوق تلف ہوجاتے ہیں اور غیر مستحق لوگ اصلی حقداروں کے حقوق پر تصرف پاجاتے ہیں کیونکہ جو اصول ایک مورث کے مملوکات کو بذریعہ وراثت نیچے کی طرف جائز طور پر پہونچانے کے لئے فطرت الٰہی میں مروج ہے وہ خونی رشتہ ہے یعنے مورث کے ساتھ جیسا کسی کا تعلق خونی ہوتا ہے اسی قدر حقداری کی مسافت کا وصل اسکو حاصل ہوتا ہے لیکن زناکاری میں نسل کو اپنے صاحب نسل سے چھین لیا جاتا ہے اور اس کا کوئی تعلق اوس سے نہیں رہتا اور وہ غیروں کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے اس لئے سب سے بڑی حق تلفی کا باعث یہ زناکاری ہوتی ہے۔ اس بات کے ماننے سے انکار نہیں ہوسکتا کہ تمام مذاہب نے زناکاری کو روکنے کے لئے اپنے اپنے رنگ میں تعلیم کی ہے لیکن سب سے بہتر اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ مگر موجودہ یسوعی لوگوں کا عملدرآمد کچھ اس اصول سے بہت جدا نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل جس دین کو حضرت مسیح علیہ السلام نے دنیا میں پہنچایا تھا وہ وہی دین تھا جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا پر نازل کیا تھا اور چونکہ لوگوں کی دینی حالت میں بہت کمزوریاں واقعہ ہوگئی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام اس دین کی تجدید کے لئے بھیجا تھا لیکن عیسائیوں نے اس سرچشمہ دین سے بغاوت کرکے اپنا ایک علیحدہ دین بنالیا اس لئے وہ نقطۂ اعتدال سے گر گئے اور عام اخلاقی جادہ پر بھی اون کا قدم قائم نہ رہ سکا اور اس میدان میں ان کی نظر ایسی کوتاہ ہوگئی کہ وہ حقیقی احساس (جو) اون میں سے جاتا رہا اس برائی کو برا سمجھنے کا مادہ ان میں سے سلب ہوگیا۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو عورتوں اور مردوں کے فیمابین قدرت نے کچھ ایسی کشش رکھی ہوئی ہے کہ تھوڑے سے محرکات پیش آجانے سے اس کے ساتھ بیساختہ اظہار فریقین آمادہ ہوجاتی ہیں کششیں تو نہایت ضروری ہیں کیونکہ ان دونوں فریقوں کے درمیان جو تعلقات۔ اور معاہدات حقوق زوجیت کے جائز طور پر قائم رکھنے کے لئے منعقد ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے ایسے گران بوجھ ایک دوسرے پر پڑجاتے ہیں کہ اگر ان کو کوئی بڑی زبردست کشش بلانے والی نہ ہو تو وہ کبھی اس تعلق میں داخل ہونا گوارا ہی نہ کریں اس کشش کی بد استعمالی ایک ایسا سوشل جرم ہے کہ جس سے بہت سارے جرائم پیدا ہوتے ہیں۔

مذہبوں نے ان کششوں سے ناجائز فائدہ اُٹھانے اور ان کی بداستعمالی کو روکنے کے لئے مختلف زمانوں میں حسب قدر استطاعت تعلیمیں کی ہیں لیکن مکمل اور خاتم ادیان (اسلام) نے اس تعلیم کو تمام شعبوں میں مکمل کرکے دنیا میں پیش کیا۔ یہاں تو نظر اٹھا کر کسی خاتون کو دیکھنا تک ممنوع ہے اور اُدھر ہمارے مسیحی دوست ہیں کہ وہ نوجوان جمیلہ و حسینہ عورتوں کو مجلسوں میں بالکل برہنہ کھڑے کرکے اون کی ایک ہی وقت میں کئی کئی مصور ہاتھوں سے تصویریں بناتے ہیں اور جب اس پر اعتراض کیا جاتا ہے تو معترض پر تمسخر اُڑاتے ہیں۔ چنانچہ اسی طرح ملک یورپ و آسٹریلیا میں اکثر نوجوان عورتوں کی تصویریں لی جاتی ہیں حال میں ایک حسین نوجوان عورت کی ننگی تصویر لینے کی خبر ہمارے ایک معزز بھائی ایچ موسیٰ احمدی متوطن آسٹریلیا کو ملی انھوں نے اخبار سیریڈلی ٹروتھ میں ایک مضمون اس قبیح رسم کی مذمت میں لکھا اور یہ سمجھایا کہ حقیقی تہذیب سے یہ فعل بہت گرا ہوا ہے اور اسلام اس کو پسند نہیں کرتا اس کے جواب میں عیسائیوں کی طرف سے یہ لکھا گیا کہ مسٹر ایچ موسیٰ احمدی کے نزدیک عورتوں کی عصمت اور پاکدامنی اور اخلاق مُردہ بھیڑوں کی اُون سے بنے ہوئے کپڑوں پر منحصر ہے۔ اگر ہم عورتوں کی ننگی تصویریں اس طرح حاصل نہ کرتے تو یہ اعلےٰ درجہ کے ننگے بُت ہم کو کہاں سے نصیب ہوتے اور یہ تاریک خیالات پُرانے تاریک زمانہ کے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

پھر جس ایک نوجوان عورت کی تصویریں لی گئیں اون کو معلوم ہوئی اور اوس کو پوچھا گیا کہ نہیں کچھ شرم و حیا تو اس طرح ننگے ہونے سے محسوس نہیں ہوتا تھا اس نے کہا میں تو اس کام کے لئے عرصہ سے خاص طور پر ورزش کرتی رہی ہوں اسی کے لئے میں نے بائیسکل کی اور گھوڑے اور موٹر کار کی سواری پر ورزش کی۔ چلنے۔ دوڑنے کھیلنے میں ورزش کی اور اس کام میں مجھ کو اس قدر آمدنی ہے کہ اگر میں کوئی دوسرا کام کرتی تو اوس میں مجھے اس سے پانچواں حصہ آمدنی بھی نصیب نہ ہوتی اور میرے خیال میں خوبصورت لڑکیوں کے لئے اس سے بہتر آمدنی والا کوئی اور روزگار نہیں۔

یہ ہے عیسائی تہذیب کا اصلی فوٹو۔ ناظرین اس سے غور کرسکتے ہیں کہ بد اُمور یورپ کے ممالک میں زناکاری کی اوس کثرت کا نقشہ دکھا رہے ہیں جو زمانہ سے پوشیدہ نہیں اس کے موک یہی اسباب ہیں اور اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ اس کے ذمہ دار مذہبی لوگ ہیں جن کے ہاتھ میں تہذیب مذہبی کی باگ ہے۔

میں کتنی کتابوں کا مصنف ہوں

میری بعض کتابوں کے ٹائیٹل پیج پر لکھ دیا گیا ہے تیس کتابوں کا مصنف ”اسپر بعض مخالفین نے اعتراض کیا ہے اور احباب بھی بوجہ علم نہونے کے ان کا جواب نہ دے سکے۔ اس لئے میں اپنی تصنیفات و تالیفات کی فہرست دیتا ہوں۔ ان میں سے کئی کتابوں کے مسودے میرے پاس پڑے ہیں۔ اور بعض زیر طبع ہیں۔ اور کئی چھپ چکی ہیں۔ (اکمل آف گولیکی)

۱۔ پنج گنج چارقل عم یتساءلون کا پنجابی منظوم ترجمہ
(۲) سلیمان بلقیس
(۳) اردو خط و کتابت
(۴) قصص القرآن حصہ اول
(ب) منظوم حصہ دوم
(۵) سخن خوب۔ مجموعہ حکایات نتیجہ خیز
(۶) سورۃ الرحمٰن کی پنجابی منظوم تفسیر
(۷) ناول انقلاب
(۸) ناول فطرت
(۹) تفسیر یٰسین اردو نظم
(۱۰) ترجمان الادب
(۱۱) کافیہ کی اردو شرح
(۱۲) قصیدہ امالی کا منظوم ترجمہ

(۱۷) مختصر وقایہ کی اردو شرح
(۱۸) مختصر معانی کی اردو شرح
(۱۹) تحفۃ اکمل
(۲۰)
(۲۱) خلق محمدی نبی کریم کے اخلاق [illegible]
(۲۲) انجام عباطلی
(۲۳) عقائد احمدیہ
(۲۴) سنت احمدیہ
(۲۵) قرآن کریم کی دعائیں۔
(۲۶) شہادۃ الفرقان
(۲۷) ظہور المسیح
(۲۸) ظہور المہدی
(۲۹) علم عروض کی کتاب
(۳۰) پنجابی عشاق کے صحیح حالات

(۱۳) زندگار (۱۴) قصیدہ بہشتی کا پنجابی و اردو منظوم ترجمہ (۱۵) صرف کی کتاب (۱۶) سراجی کی شرح۔ نمبر (۳۱) الاستخلاف (۳۲) چند احادیث

(۳۳) [illegible] سالہ (۳۴) [illegible] (۳۵) [illegible] (۳۶) [illegible] نبی کی [illegible]

دین کو دُنیا پر مقدّم کرو

حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ نے ایک واجب التعمیل نصیحت جماعت احمدیہ کے ممبران کے واسطے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع فرمائی ہے۔ جسے ضروری سمجھ کر درج اخبار کیا جاتا ہے۔ مدرسہ احمدیہ تو میرے خیال میں دین اسلام احمدیہ کی بنی بنائی یونیورسٹی ہے جسکا انتظام اور نصاب صرف اس بات کو مدنظر رکھے ہُوئے ہے کہ مقدس دین اسلام دُنیا میں کس طرح پھیلے۔ قوم کو اس کی طرف توجہ نہایت ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

"ان دنوں بدیوں کا جسقدر زور ہے اور مخالفین اسلام جو جو کارروائیاں اسلام کے نابود کر دینے کے لئے کر رہے ہیں وہ ظاہر ہی ہیں۔ کوئی وقت خالی نہیں جاتا کہ جس میں دشمنان اسلام اسلام پر حملہ نہ کر رہے ہوں۔ ایک تو مسیحیت کا غلبہ دوسرے آریہ مذہب کا جوش تیسرے فلسفہ اور سائنس کا چرچا۔ اور چوتھے مسلمانوں کی اپنے مذہب سے لاعلمی یہ ایسے روگ ہیں کہ جن کا علاج سوائے رحمت الٰہی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر مسلمان مذہب سے واقف ہوتے تو یہ بیرونی حملے چند دنوں میں ہی رائی کائی ہو جاتے۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان خود اپنے مذہب سے واقف نہیں کیونکہ جب اسلام جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو پھر اس میں کسی قسم کا نقص کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کہیں بھی دشمنان دین سے ہمکو شرمندگی اُٹھانی پڑے۔ (خدا نخواستہ) تو یہ ہماری سمجھوں کا قصور ہے۔ نہ کہ اسلام کا اور دشمن بھی تبھی جوش سے حملہ کر رہا ہے۔ جب اُسے ہماری کمزوری کا یقین ہو گیا ہے۔

پس سب سے بڑا نقص جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ انھوں نے کلام اللہ اور کلام الرسول کو چھوڑ دیا۔ اور دیگر لغویات میں پڑ گئے۔ جس کی وجہ سے ان کے اعتقاد بگڑ گئے اور اعمال اور اقوال خراب ہو گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے اس نقص کو دور کر دیا اور لاکھوں کی ایک جماعت قائم کی جو خدا کے فضل سے قرآن شریف سے سچا اخلاص رکھتے ہیں اور رسول اللہ کی بات بات پر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ وہ اسلام کے شیدائی اور سچائی کے فدائی ہیں۔ اور وہ ایمان بہت سے میدانوں میں ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس جماعت کو صراط مستقیم پر ثابت کرنے کے لئے حضرت صاحب نے بہت سی تجاویز پر عمل کیا۔ اور ہر ایک تجویز اپنے رنگ میں ایسی مفید ثابت ہوئی کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے چنانچہ سب سے آخر میں آپ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ ہماری جماعت میں علماء کی بڑی ضرورت ہے جو کہ جماعت یا اسلام کے سچے اصولوں کی تعلیم دیں۔ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت سے خدا کے فضل و کرم سے بھٹکنے نہ دیں۔ ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جسکا مقصد دینیات کی تعلیم دینا تھا۔ اور آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا کہ آپ کی یادگار کے طور پر اس مدرسہ کو بڑے پیمانہ پر قائم کیا جاوے اور اس میں ایسے علماء پیدا کرنے کی کوشش کیجاوے جو موجودہ ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے اچھی طرح سے قابل ہوں۔ چنانچہ اس مدرسہ کا نام مدرسہ احمدیہ رکھا گیا۔ اور اسوقت سے اس کے مفید اور کارآمد بنانے کی متواتر کوشش چلی آ رہی ہے۔ لیکن وہی فساد جسے دور کرنے کے لئے اس مدرسہ کے قائم کرنے کی ضرورت پڑی تھی اس کے سدراہ ہوا۔ یعنی لوگوں کا دنیا کی طرف بڑھتا ہوا میلان۔ چنانچہ ابتک سوائے چند ایک طالبعلموں کے باقی کل کے کل وہی طالبعلم ہیں جنکو وظیفے کے زور سے اس مدرسہ میں داخل کیا گیا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ باوجود حضرت اقدس کی یادگار ہونے کے اس مدرسہ کی طرف احباب نے بہت کم توجہ کی ہے۔ ورنہ چار لاکھ کی جماعت میں سے سو ڈیڑھ سو لڑکا اب نکل آنا کیا مشکل تھا۔ جو اپنے غرض پر دین کے لئے تعلیم پاتا۔ قرآن شریف میں صریح حکم ہے کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر اور پھر فرمایا کہ وما کان المومنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون ط پس بوجب ان آیات کے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے کہ جو اپنی زندگی کا ایک حصہ دین کے حاصل کرنے میں لگا دے اور پھر خواہ یہ لوگ تبلیغ دین پر ہی لگ جائیں اور خواہ دوسرے کام بھی کرتے رہیں اور تبلیغ دین میں بھی مشغول رہیں اور ہماری جماعت کا تو ایسے علماء کا گروہ پیدا کرنا فرض مقدم ہے کیونکہ اُنھوں نے بیعت کرتے وقت عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم رکھینگے۔ اب ایک طرف دُنیا کی طرح طرح کی نعمتیں اور ترقیات کا سلسلہ نظر آتا ہے اور دوسری طرف یہ شان و شوکت نظر نہیں آتی۔ یہی موقعہ ہے کہ صادقوں کا صدق آزمایا جائے۔ اور متقیوں کے اتقاد کی آزمایش کیجائے۔ اور مجھے یقین ہے کہ احباب ضرور اس کام کو پُورا کرتے رہینگے۔ جن لوگوں نے اپنے پیرائے کو چھوڑ کر اور طرح طرح کے دکھ اُٹھا کر بھی سچے رستے کو نہیں چھوڑا اور صراط مستقیم پر قائم رہے اُنپر یہ گمان کب ہو سکتا ہے کہ وہ اس کار ثواب کو پورا کرنے میں قاصر رہینگے۔ اور اب تک جو کچھ سستی ہوئی ہے اس میں صرف احباب کا ہی قصور نہیں بلکہ مجھے ماننا پڑتا ہے کہ خود ہمارا بھی قصور ہے۔ کیونکہ جب لوگوں نے اس طرف توجہ نہیں کی تو ہمارا فرض تھا کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کرتے۔ اور اگر پھر بھی وہ متوجہ نہوتے تو بیشک اُنپر الزام آتا۔ مگر گذشتہ را صلوٰۃ کے مقولہ پر عمل کرتے ہوئے میں احباب کو اس طرف توجہ دلانے کی جرأت کرتا ہوں کہ وہ نہ صرف مال سے بلکہ اولاد سے اس سلسلہ میں مدد دیں اور جنکو خدا نے دو یا تین لڑکے دئے ہیں وہ اللہ کی راہ میں ایک لڑکا دیدیں جو مدرسہ احمدیہ میں تعلیم دینی حاصل کرے۔ اور خدا چاہے تو ہزاروں لاکھوں کو راہ ہدایت دکھلا کر اپنے اور اپنے والدین کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور اجر کا مستحق ٹھہرے۔ یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کے لئے ایک دانہ بھی خرچ کرتا ہے خدا تعالیٰ اُسے بڑھاتا ہے اور اتنا بڑھاتا ہے کہ کسیکو اس کی اُمید بھی نہیں ہوتی۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرا ط حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بیٹا قربان کرنیکا ارادہ کیا تھا اُنکو اس کے بدلہ میں اتنی اولاد کا وعدہ دیا گیا کہ آسمان کے ستاروں کی طرح جسکا شمار نہو سکے۔ اسی طرح حضرت اسمعیلؑ نے اپنی زندگی خدا کی راہ میں قربان کر دینے کا ارادہ کیا تھا جسکے بدلہ میں اُنکو یہ رتبہ ملا کہ آپ کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہو کہ جس کی راہ میں مرنے والوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون پس یہ گمان مت کرو کہ تمھاری قربانیاں یا خدمتیں ضائع جائینگی۔ اس کے بدلہ میں جو تمھارے لئے انعام مقرر کیا ہے وہ یہ ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یہ مت سمجھو کہ عربی یا دینیات کی تعلیم میں دُنیاوی نفع نہیں رزق اللہ کے قبضہ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اسوقت تمام دنیا کی اصلاح کے لئے جس شخص کو خدا تعالیٰ نے چنا وہ انگریزی نہیں جانتا تھا نہ اس کا خلیفہ اس زبان سے واقف ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حکمت یہ بھی تھی کہ خدا تعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے انسان کی کوششوں سے کچھ

بھی نہیں ہو سکتا۔ قل للّٰہ العزۃ جمیعا۔

غرضیکہ یہی کہ ہماری موجودہ حالت ایک علماء کے گروہ کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ اور یہ کہ حضرت صاحب کی خواہش تھی کہ ہم میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں جو دین سے بکلی واقف ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کا حکم بھی ہے کہ ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہئے۔ یہ وقت خدمت کا ہے جو ثواب کما نا چاہے کما سکے۔ ورنہ وہ دن آتے ہیں کہ جماعتیں کی جماعتیں دین میں داخل ہونگی اور ہزار نہیں لاکھوں اپنا مال و اسباب اپنی جان اور اپنی اولاد خدا کی راہ میں پیش کرینگے۔ لیکن آجکل کی خدمت کرنے والوں کی نسبت وہ درجہ میں بہت کم ہونگے۔

میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد احباب اپنے لڑکوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے بھیجینگے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور مستحق ثواب ٹھہرینگے۔ جن احباب کو کوئی بات دریافت کرنی ہو وہ مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں۔ (خاکسار مرزا محمود احمد)

رسید زر

(از ۵ نومبر ۱۹۱۰ء تا ۱۴ دسمبر ۱۹۱۰ء ۲۲)

جناب عبد اللہ صاحب (۲۴۳۶) عہ — جناب محمد شریف اللہ خانصاحب للعہ

جناب نظام الدین صاحب ۱۸۶۱ ع — جناب کبیر الدین صاحب ۲۵۹۹ للعہ

جناب حاجی کریم بخش صاحب ۲۶۰۸ للعہ — جناب عبد الرحمن صاحب ۲۰۴۲ ع

جناب عبد الرشید صاحب ۱۵۶ عہ — جناب محمد افضل صاحب ۲۴۶۵ ع

جناب حسن موسیٰ صاحب آسٹریلیا ۱۱۴۹ سے — جناب محمد ظفر حسن صاحب ۲۴۶۳ للعہ

جناب فضل کریم صاحب ۱۲۸۹ صہ — جناب فضل احمد صاحب ۲۲۰۱ سے

جناب نواب خاں صاحب ۲۹۱۳ عہ — جناب علی احمد صاحب ۱۸۱۹ للعہ

جناب غلام علی صاحب ۲۶۲۲ سے — جناب محمد صاحب ۲۱۲۱ [illegible]

جناب خلیفہ رشید الدین صاحب ۲۱۲ للعہ — جناب محمد منگل خانصاحب [illegible]

جناب رسول بیگ صاحب ۲۳۴۲ ع — جناب عبد الصمد خانصاحب ۲۱۱۲ للعہ

جناب مرزا ند ملیقہ صاحب ۲۱۰۳ صہ — جناب اللہ دتا صاحب ۲۲۹۲ عہ

جناب نواب دین صاحب ۹۳ عہ — جناب عبد الرحمن صاحب ۶۸۱ للعہ

جناب کرم الدین صاحب ۱۵۱۲ للعہ — جناب محمد ابراہیم صاحب ۷۹ عہ

جناب گلاب الدین صاحب ۳۵ عہ — جناب نبی بخش صاحب ۹۱۳ للعہ

جناب یعقوب خانصاحب ۲۶۵ للعہ — جناب عنایت اللہ خانصاحب ۱۴۱۰ للعہ

جناب مرزا رحم علی صاحب ۳۸۸ للعہ — جناب فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ عہ

جناب محمد جان صاحب ۱۲۴۷ للعہ — جناب نواب خانصاحب ۴۳ للعہ

جناب غلام نبی صاحب ۳۰۱ للعہ — جناب پیر احمد شاہ صاحب ۴۳ للعہ

جناب میر محمد اسمعیل صاحب ۱۰۷ للعہ — جناب تاج الدین صاحب ۱۹۸ للعہ

جناب احمد الدین صاحب ۲۱۶۹ للعہ — جناب غلام حیدر صاحب ۱۶۳ للعہ

جناب خیر الدین صاحب ۴۴۳ للعہ — جناب فخر الدین صاحب نمبر ۹۲ للعہ

جناب قادر بخش صاحب ۱۲۱۷ للعہ — جناب محمد فاضل صاحب ۱۰۲۰ للعہ

جناب غلام محی الدین صاحب ۲۳ للعہ — جناب احمد الدین صاحب ۲۲۴۷ عہ

جناب فرمان علی صاحب ۳۵۸ عہ — جناب عبد اللہ صاحب ۹۲ سے

جناب عبد الغنی محمد صالح صاحب ۱۶۱۶ سے — جناب عبد الرحیم صاحب ۹۵۳ سے

جناب پیر احمد شاہ صاحب ۲۱۲۴ عہ — جناب محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عہ

جناب عبد العزیز صاحب ۱۳۱۶ سے — جناب غلام مصطفیٰ صاحب ۱۵۹۰ للعہ

جناب ذو الفقار علیخانصاحب ۲۰۹۵ للعہ — جناب قاضی محبوب عالم صاحب نمبر ۲ للعہ

جناب اللہ بخش صاحب ۵۸۴ للعہ — جناب غلام رسول صاحب ۱۱۳ عہ

جناب فضل احمد صاحب ۱۲۴ عہ

جناب مفتی گلزار محمد صاحب ۳۸۱ عہ — جناب احمد شیر خاں صاحب ۴۷۳ عہ

جناب سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ودان للعہ — جناب اللہ دتا صاحب ۲۱۲۱ عہ

جناب شیخ رحمت اللہ صاحب ۹۰ للعہ — جناب سید محمد شاہ صاحب ۱۸۱ عہ

جناب محمد حسین شاہ صاحب ۵۳ للعہ — جناب محمد حسن صاحب ۱۹ للعہ

جناب محمد حسین خانصاحب ۲۱۴۳ للعہ — جناب محمد شفیع صاحب ۹۶۲ للعہ

جناب محمد حسین صاحب ۲۷۴ للعہ — جناب محمد حسین صاحب ۲۴۴۳ للعہ

جناب محمد ابراہیم صاحب ۱۴۱۲ للعہ — جناب برکت علی صاحب ۱۴۹۸ للعہ

جناب عنایت اللہ صاحب ۸۸۱ للعہ — جناب گلاب خانصاحب ۸۰۲ للعہ

جناب محبوب عالم صاحب ۵۵۹۵ للعہ — جناب عبد الرحمن صاحب ۹۵۱ للعہ

جناب محمد دین صاحب ۲۲۱۸ ع — جناب محمد اکبر خانصاحب ۹۱۷ للعہ

جناب شیخ مولا بخش صاحب ۱۸۸۷ للعہ — جناب عبد العزیز صاحب ۱۷۵۲ للعہ

جناب عمر الدین صاحب ۲۱۱۸ للعہ — جناب غلام قنبر صاحب ۲۰۹۰ للعہ

جناب طفیل احمد صاحب ۱۹۰ للعہ — جناب نیاز اللہ صاحب ۲۹۵ للعہ

جناب غلام حسن صاحب ۱۰۸ للعہ — جناب غلام رسول صاحب ۱۶۸۵ للعہ

جناب منظفر دین صاحب ۱۸۷ للعہ — جناب عبد الرحیم صاحب ۲۰ للعہ

جناب ملک محمد دین صاحب ۲۱۰۷ للعہ — جناب عمر الدین صاحب شملہ ۲۵۲ للعہ

جناب عبد الغنی خانصاحب ۱۷۹۰ للعہ — جناب دولت خانصاحب ۱۶۹۴ للعہ

جناب عبد الرحمن صاحب ۵۲۷ للعہ — جناب عزیز بخش صاحب ۴۵ للعہ

جناب نور احمد صاحب ۶۸۹ للعہ — جناب الٰہی بخش صاحب ۲۴۰۲ للعہ

جناب حبیب الرحمن صاحب ۳۹ للعہ — جناب محمد حیات صاحب ۹۲۳ للعہ

جناب محمد رمضان صاحب ۱۵۴۶ للعہ — جناب خواجہ کمال الدین صاحب ۱۰۹ للعہ

جناب محمد یوسف صاحب ۱۷۰ عہ — جناب عبد الستار صاحب ۵۹۷ ع

جناب محمد حیات صاحب ۱۹۶۱ عہ — جناب مولوی عاشق الزمان صاحب ۹۰۴ ع

جناب غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ — جناب کرم الٰہی صاحب ۱۶۳۵ عہ

جناب محمد حسین صاحب ۱۲۷۲ عہ — جناب غلام جیلانی صاحب ۲۵۲۷ عہ

جناب عبد اللہ صاحب ۹۳۶ سے — جناب فضل محمد صاحب ۱۱۹۲ سے

جناب نور محمد صاحب ۲۲۹۲ سے — جناب ایم جلال الدین صاحب ۴۲۱ سے

جناب ولی محمد صاحب ۶۶۹ — جناب سخاوت علی صاحب ۶۰ عہ

جناب مولا بخش صاحب ۲۴۵۹ صہ — جناب سلاور علی خانصاحب ۲۰۴۲ عہ

جناب رکن الدین صاحب ۱۶۸۱ عہ — جناب امیر علی شاہ صاحب ۱۱۲ للعہ

جناب محمد دین صاحب ۱۶۴۲ للعہ — جناب غلام محمد صاحب ۱۵۰۵ للعہ

جناب مصری خانصاحب ۱۱۹۲ للعہ — جناب فضل الٰہی صاحب ۱۲۴۰ للعہ

جناب مظفر احمد صاحب ۱۵۰۹ للعہ — جناب بوٹے خانصاحب ۴۴۶ للعہ

جناب مولا بخش صاحب ۲۹۴ للعہ — جناب غلام محمد صاحب ۴۸ للعہ

جناب امیر الدین صاحب ۱۶۰۵ للعہ — جناب جمال الدین صاحب ۵۲ للعہ

جناب اللہ دیا صاحب ۱۹۰۷ للعہ — جناب خدا بخش صاحب ۴۰۴ للعہ

جناب غلام حسین صاحب ۱۵۲۴ للعہ — جناب محمد حسین صاحب ۲۵۲۱ للعہ

جناب نصر اللہ خانصاحب ۲۵۹۵ للعہ — جناب تاج الدین صاحب ۱۰۷۸۱ للعہ

جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب ۱۹۵۳ للعہ — جناب حاجی امیر الدین اسمعیل صاحبان ۶۸ للعہ

جناب غلام محمد صاحب ۱۲۸۳ للعہ — جناب مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ

جناب محمد اسمعیل صاحب ۲۴۱۴ للعہ — جناب محمد عجب خانصاحب ۲۱۹۰ للعہ

جناب عبد الغفور صاحب ۲۴۰۹ عہ — جناب شاہ محمد صاحب ۱۳۸ ع

جناب بدر الدین صاحب ۲۵۵۹ عہ — جناب شیخ اسد دین صاحب ۱۸۳۲ عہ

جناب شیر محمد صاحب ۲۶۰۰ للعہ — جناب خدا بخش صاحب ۱۴۰۴ للعہ

جناب غلام حسین صاحب ۴۶ للعہ — جناب علی گوہر صاحب ۱۳۲۵ للعہ

جناب محمد الدین صاحب ۵۸۶ عہ — جناب خدا بخش صاحب ۹۹۵ عہ

جناب محمد بخش صاحب ۱۴ ع — جناب عبد الرحیم صاحب ۱۸۵۵ عہ

جناب فضل الٰہی صاحب ۱۹۴۷ سے — جناب عبد العزیز صاحب ۱۳۲۴ للعہ

جناب عبید اللہ خانصاحب ۲۶۱۹ عہ — جناب عبد الرحمن صاحب ۸۲۲ للعہ

جناب اسمعیل آدم صاحب ۱۵ للعہ — جناب شیخ محمد افضل صاحب ۹۱۷ للعہ

جناب کرم علیخانصاحب ۱۴۰۰ للعہ — جناب غلام حیدر صاحب ۱۱۶۹ للعہ

جناب اقبال علی صاحب ۱۴۸۳ للعہ — جناب محمد یوسف صاحب ۲۰۶۶ للعہ

جناب عبد الحق صاحب ۱۶۰۹ للعہ — جناب سلطان محمود صاحب ۲۷۰۳ للعہ

جناب محمد امین صاحب ۲۲۵۱ للعہ — جناب نادر خانصاحب نمبر ۸۲۸ سے

جناب عمر دین صاحب ۸۴۶ للعہ — جناب محمد اسمعیل صاحب ۱۵۲۴ للعہ

جناب محمد شریف صاحب ۱۳۱۶ للعہ — جناب مستری فاضل بیگ صاحب ۱۴۵۰ للعہ

جناب عبد الرحمن صاحب ۹۱۳ للعہ — جناب محمد موسیٰ رضا صاحب ۱۲۲۴ للعہ

جناب محمد یوسف صاحب ۶۱۹ للعہ — جناب محمد حسین خانصاحب ۱۸۹ للعہ

جناب شمس الدین صاحب ۱۲۱۴ للعہ — جناب کرم داد صاحب ۳۲۹ للعہ

جناب حکیم سراج الدین صاحب ۲۱۲۹ للعہ — جناب احمد الدین صاحب ۲۱۵ للعہ

جناب احمد الدین صاحب ۲۱۵۳ للعہ — جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب ۲۷ للعہ

جناب زین الدین محمد ابراہیم صاحبان للعہ — جناب مولوی مبارک علی صاحب ۲۴۳ للعہ

جناب محمد اشرف بیگ صاحب ۸۶۳ للعہ — جناب غلام محی الدین صاحب ۲۴۳ للعہ

جناب اللہ دتا صاحب ۵۹۸ للعہ — جناب کرم دین صاحب ۱۵۱ للعہ

کاش عبدالحکیم اب بھی سمجھے

عبدالحکیم ۔ نادان عبدالحکیم جو آجکل ان الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء اور آتیناہ آیاتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطن فکان من الغوین

کا نشان نزول بن رہا ہے وہ اپنے ایک مضمون میں جو اس نے مختلف اخباروں میں چھپوایا ہے لکھتا ہے۔ "روحانی طور پر تمام مرزائی قدغام شکستہ کیونکہ وہ اپنے پیر یا خلیفہ یا کسی اور مرزائی کا کوئی خواب یا الہام نہیں پیش کر سکے جو میرے مقابلہ میں پورا ہوا ہو"

حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے یا اس کی پیشینگوئیوں کو بوجہ اس کے کہ وہ دو بار جھوٹا ہو چکا ہے کوئی اہمیت نہیں دیتے اس جماعت پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس پاک گروہ کے بچے بھی سچے خواب دیکھتے ہیں اور کئی ایسے نیک بزرگ ہیں جو مکالمہ الٰہی سے مشرف ہیں۔ لیکن چونکہ ماموران الٰہی کے سوا دوسروں پر ضروری بلکہ بعض حالتوں میں مناسب بھی نہیں کہ وہ اپنے الہام وکشوف شائع کریں۔ اس لئے کبھی ان خوابوں اور الہاموں کا ذکر شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ ورنہ ایک سو سے زیادہ الہامات وکشوف وخوابیں حضرت امیر المومنین کے متعلق بیان کیجا سکتی ہیں۔ از انجملہ میں تین خط یہاں درج کرتا ہوں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ عبدالحکیم کی پیشینگوئیوں کی تردید تو ہمارے سلسلہ کے واجب التعظیم بزرگ السید محمد احسن صاحب امروہی اپنی وجدانی اور علمی رائے سے بھی کر چکے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے ۲۷۔ نومبر کے خط میں مجھے لکھتے ہیں:۔

"اے پیارے فاضل اکمل یہ صدمہ قریب قریب ویسا ہی ہے جیسا کہ احد میں آنحضرت صلعم کو پہنچا تھا۔ چنانچہ بروز محمدی کو یہ حادثہ واقع نہیں ہوا تھا لہذا اب بروز میں اس کا وقوع ضروری تھا۔ اور یہ ضرور نہیں کہ بعینہ وہی رنگ ہوتا۔ کسی نہ کسی رنگ میں اس کا ہونا ضروری تھا۔ اور جیسا کہ شیطان نے اپنی وحی الا ان محمدا قد قتل کو لشکر میں پہنچا دیا تھا اسی طرح اس وقت کے شیطان نے خبر موت اکثر کے پاس پہنچا دی ہے۔ اور جس طرح آنحضرت صلعم اس کے بعد زندہ رہے انشاء اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح بھی زندہ رہینگے۔" محمد احسن

امروہہ کی مہر کا عکس بھی دیا جاتا ہے۔

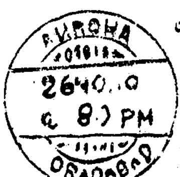

پھر دیکھو میرے ایک اور دوست ہیں۔ وہ بنگال میں رہتے ہیں۔ ان کا نام میاں محمد بخش ہے۔ وہ ۳۰۔ نومبر کو رقمطراز ہیں۔

مکرمی ومعظمی ومحبی اخویم حضرت اکمل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا کارڈ محررہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۱۰ء بعد نماز ظہر موصول ہوا۔ بوقت نماز عصر آپ کے حق میں اور حضرت خلیفۃ المسیح کے حق میں دعا کی گئی۔ اسی رات کو خواب میں آپکو اور حضرت خلیفۃ المسیح کو تندرست اور تقریر کرتے دیکھا۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے گھر لڑکا جس کا اسم مبارک نیاز علی یا نیاز احمد رکھا گیا انشاء اللہ العزیز۔ محمد بخش عفا اللہ عنہ

مورخہ ۳۰۔ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

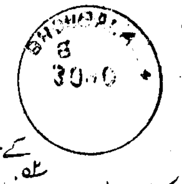

(۳) پھر وہ اپنے ۹۔ جنوری کے خط میں ۱۱۔ جنوری کی پیشینگوئی کے متعلق یوں فرماتے ہیں۔ پرسوں کا الہام حیات نور الدین۔ خلیفۃ المسیح حیات۔ کل رات مجھکو ایک الہام انگریزی میں ہوا چونکہ میں انگریزی بالکل نہیں جانتا اسواسطے اس کے بہت سے لفظ بھول گئے۔ (محمد بخش احمدی عفا اللہ عنہ)

اور خود خلیفۃ المسیح کا خواب دوسانپوں کی ہلاکت کے متعلق شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ تم اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے ایک خط میں لکھتے ہو کہ آپ والی پیشگوئی کی تصدیق مرزا کے ایک الہام سے بھی ہوتی ہے۔ دوبارہ زندگی منسوخ شدہ زندگی۔ گویا اس طرح اس مشہور خواب کے ساتھ جسکے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح گھوڑی سے گرے یہ الہام بھی پورا ہوا جو اڑھائی سال قبل اس واقعہ کے شائع ہو چکا ہے۔ یہ پیشینگوئی اس صراحت سے پوری ہوئی کہ خود ہمارے ایسے دشمن کو بھی اقرار ہے کیونکہ انکار کی گنجایش نہیں بس اب تم بتاؤ کہ یہ کس منہ سے کہتے ہو کہ میرے مقابلہ پر کسی مرزائی کا خواب یا الہام پورا نہوا۔ کیونکہ خود مرزائیوں یعنی احمدیوں کے سردار کا الہام پورا ہوا جس کی صحت کا تمہیں بھی اقرار ہے۔ گھوڑی سے گرنے کی خبر سنکر ایک شیطانی آواز آئی ہے ۱۱۔ جنوری تک فوت ہو جائینگے لیکن ہزار ہا رحمتیں اور درود ہوں ہمارے پیارے مرزا پر (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کہ وہ اپنی وحی پہلے شائع کر چکا ہے۔ کہ دوبارہ زندگی اور یہ الہام اس صفائی سے پورا ہوتا ہے کہ دشمن بھی اقرار کرنے پر مجبور ہے اور تم تو اپنی پیشینگوئی کے جھوٹا نکلنے کے خود مقر ہو چنانچہ تمہارے یہ الفاظ ہیں "میں خواہ جھوٹا ہی ثابت ہو گیا سہی" پھر میں ایک اور بات بھی آپ کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ محض الہام کا دعویٰ کسی کے صادق ومنجانب اللہ ہونے کی دلیل نہیں بلکہ ضرور ہے کہ اس الہام کی تصدیق قرآن شریف سے ہو اور وہ کلام قرآن مجید سے مخالف ومعارض نہو دوم وہ کلام ایسے شخص پر نازل ہو جس کا تزکیہ نفس بخوبی ہو چکا ہو۔ (یعنی بے علم وبدعمل یلبسہ علی لسان لھو) اور وہ ان فانیوں کی جماعت میں داخل ہو جو کلی جذبات نفسانیہ سے الگ ہو گئے ہیں۔ سوم جس کلام کو وہ خدا کی طرف منسوب کرتا ہے خدا کے متواتر افعال اسپر گواہی دیں۔ یعنی اس قدر اس کی تائید میں نشانات ظاہر ہوں کہ عقل سلیم اس بات کو ممتنع سمجھے کہ باوجود اس قدر نشانوں کے پھر بھی وہ خدا کا کلام نہیں۔

پس اے عبدالحکیم تم خدا کے لئے غور کرو کسی ایک آدھ بات کے پورا ہو جانے سے کوئی ملہم صادق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآنمجید میں الا من خطف الخطفۃ کا استثناء موجود ہے۔ بلکہ ضرور ہے کہ اس قدر غیب کی باتیں پوری صفائی سے اسپر ظاہر ہوں کہ کسی فہم سلیم رکھنے والے متقی وخدا ترس کو اس میں شک وشبہ نہ رہے۔ اس کی دنیاوی مثال سنئے۔ بعض وقت لا تصاب کی کوٹھی پر جو بھنگی رہتے ہیں وہ ایسی بات سن لیتے ہیں جو خاص مقربوں اور انتظامی وسرکاری امور میں حصہ لینے والوں کو بھی نہیں معلوم ہوتیں اور آخر کار بعض اوقات وہ سچے نکل آتے ہیں۔ اور اکثر ڈینگیں مارتے ہوئے جھوٹے بھی نکلتے ہیں۔ اور غلط فہمیاں پھیلا کر امن میں مخل ہوتے ہیں تو آخر سزایاب بھی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہم کسی ایک بات کی موزونیت سے کسی کو حسین نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً کسی کی آنکھ خوبصورت ہے اور باقی چہرہ بہت بھونڈا ہے اور وہ شخص کانا بھی ہے تو اب اسے خوبرو نہیں کہینگے اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔ رخ بہ بیں دخد بہ بیں وقد بہ بیں ٭ از محاسن ہائے خوباں صد بہ بیں ٭ سو اے عبدالحکیم! نادان عبدالحکیم!! جو اپنی ایک آنکھ سے دیکھتا ہے۔ ہم نے تو اس شہ خوباں کو اپنا دل دیا ہے جو مصداق ہے اس شعر کا ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

میں پوچھتا ہوں وہ کون تھا جسکے لئے ستارہ ذوالسنین ظاہر ہوا۔ وہ کون تھا جس کے دعوے کے زمانہ میں مخبر صادق علیہ السلام کی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اونٹنیاں بیکار ہو گئیں۔ بندوں میں میل وجول ہو گیا وحشی مہذب بنائے گئے۔ پہاڑ چلائے گئے اڑائے گئے۔ دریا پاٹے گئے۔ وہ کون ہے جس کی مخالفت کی وجہ سے۔ جیسا کہ اسنے پہلے الہام دی تھی) طاعون آیا۔ اور ابھی تک نہیں گیا۔ اور اس نے احمدی اور غیر احمدی میں ایک خاص امتیاز رکھا۔ پھر وہ کون ہے جس کا حلیہ وہی حلیہ تھا جو نبی کریم صلعم نے اپنے مسیح موعود کا بتایا۔ اجلی الجبھۃ اقنی الانف۔ پھر وہ زرد چادروں والا نشان یعنی دو بیماریاں صرف کس کی ذات میں پورا ہوا۔ پھر کس کی دعا سے لیکھرام مرا اور آریوں پر حجت تمام ہوئی۔ کس کی دعا سے آتھم مرا اور عیسائیوں پر فتح نصیب ہوئی کس کی دعا سے ڈوئی امریکہ میں مرا اور نئی دنیا پر اسلام کی صداقت کا جھنڈا گڑا کس کے مباہلوں نے اپنے اندرونی مخالفوں پر اپنی صداقت کا ثبوت پیش کیا۔ کس نے سکھوں کے گرو کا اسلام دنیا پر ظاہر کیا کسنے جلسہ مذاہب میں اپنی تقریر سے اسلام کا بول بالا کیا۔ کس نے بآواز بلند

ف ۔ یہ خواب مطبوعہ ... ۱۱۔ جنوری کو پورا ہوا۔

ف ۔ حضور ... کا یہ الہام ... میں درج ہے

٭ عبدالحکیم اپنے حق میں یہ لکھا کرتا ہے

کہاں ہے — کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے۔
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ؛ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
اور مجھے بتاؤ کہ کس نے پر تحدی عربی کتب لکھ لکھ کر ان پر دس دس ہزار کے انعام شائع کئے۔ کہ فاتوا بکتاب مثلہ اور اسطرح یہ کرامت گرچہ بے نام و نشان است ؛ بیا بنگر ز غلمان محمد
بھٹے ہوئے قرآن کے اعجاز کو از سر نو زندہ کیا۔ کس نے قرآن مجید کو ایک برہان کے طور پر مخلوقات عالم کے روبرو پیش کیا۔ اور کہا کہ جو دعویٰ کرو اس کی دلیل بھی اس کتاب سے دو۔ کس نے مسلمانوں کو از سر نو مسلمان بنا دیا۔ کس نے ہمارے ہاتھ آیک حجت نیرہ دیدی۔ کس نے کتاب و سنت کے متبع اور اپنی عملی زندگی سے اسلام دکھانے والی ایک پاکیزہ جماعت قائم کی کون اس تاریکی میں جب اپنے بیگانے ہیں اشنا نہ تھا اور چاروں طرف سے دشمنوں کا نرغہ تھا چودھویں کا چاند بن کر چمکا۔

اسے نادان سن اور کان کھول کر سن کہ وہ ایک ہی شخص تھا جس کا نام ہے — **مرزا غلام احمد قادیانی**

کون مرزا ؟

جو تیر بر ہدف تھا خدا کی کمان میں ؛ بھیجا گیا مسیح محمدؐ کی شان میں
اور جس کے لئے میں اکثر پڑھا کرتا ہوں ؎

دیرینہ سال پیرے بروشس بہ یک نگاہے
آں دل کہ ام ربودے از خوبروجوانان

انصار بدر | بابو محمد افضل صاحب والو سے لکھتے ہیں کہ یہ متبرک پرچہ ہر وقت پر شائع ہوتا ہے خاصکر میرے دل کو بہت ہی بھاتا ہے اور میں آپکی اور آپکے اسٹاف کی خدمت کا بدرجہ اولیٰ معترف اور شکرگذار ہوں۔
منشی عبدالکریم صاحب کے نام اخبار مع ضمیمہ جاری کریں۔ ایسا ہی بابو عزیز صاحب نے لاہور چھاونی سے دو نئے خریدار بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

ضرورت ملازم | ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور میں ملازم ہیں ایک ایسے استاد انٹرنس تک تعلیمیافتہ کی ضرورت ہے جو انکے پاس چند ماہ رہکر انھیں انگریزی پڑھا دے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء | حضرت میر صاحب قبلہ کی اپیل پر جن احباب نے ضعفاء کے واسطے نقدی اور کپڑے ارسال کئے تھے ان کا شکریہ ۲۔ فروری کے اخبار میں چھاپا گیا تھا۔ مگر بسبب کمی گنجائش اور کاتب اور پروف ریڈر کی کم توجہی کے وہ نام بغیر القاب و آداب مناسب ضروری چھپ گئے

اس واسطے وہ تمام اسمائے گرامی بمعہ دیگر امداد کنندگان کے اس اخبار میں شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب۔ جناب محمد حسین صاحب قریشی جناب عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر۔ جناب خدا بخش صاحب منصف پشاور۔ جناب الواز حسین خان صاحب شاہ آباد۔ جناب شیخ غلام حیدر صاحب انسپکٹر۔ جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جناب مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں۔ جناب بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ۔ جناب بابو فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ فیروزپور جناب نیاز محمد صاحب طالب علم بلس ناسک۔ جناب محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان۔ جناب مولوی عبدالماجد صاحب پروفیسر کالج بھاگلپور۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور۔ جناب حکیم صالح محمد صاحب سانگلہ۔ جناب سید عابد حسین صاحب تحصیلدار۔ محمد علی صاحب گرداور قانونگو جھانسی۔ چودہری نواب علی صاحب شملہ۔ جماعت کریام۔ منشی اسداللہ صاحب تیجہ کلاں۔ جناب منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گجرانوالہ میاں غلام رسول صاحب موگہ۔ خانزادہ امیر اللہ خان صاحب

رسید زر

جناب فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ جناب امیر احمد صاحب ۹۰۲ للعہ
جناب سلطان ابراہیم صاحب ۱۴۱۶ للعہ جناب عبدالحکیم صاحب ۲۳۰۲ للعہ
جناب ناصر شاہ صاحب ۳۵ للعہ جناب محمد ابراہیم صاحب ۹۷ للعہ
جناب سیکریٹری صاحب سالانہ ۵۵۹ للعہ جناب محمد صادق صاحب ۱۴۱۲ للعہ
جناب عبدالرزاق صاحب ۱۴۱ للعہ جناب عبدالوحید صاحب ۷۶۴ للعہ
جناب شاہ عبدالحی صاحب ۲۶ للعہ جناب عبدالرزاق صاحب ۱۶۷۷ للعہ
جناب اختر علی صاحب ۲۶۲۱ للعہ جناب محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ
جناب محمد رشید صاحب ۱۱۱۹ صہ جناب نور احمد صاحب ۶۴ للعہ
جناب زبیر محمد صاحب ۲۹۰ للعہ جناب شاہ محمد صاحب ۱۲۶۱ للعہ
جناب مولوی عبدالواحد صاحب ۶۷۷ للعہ جناب محمد دین صاحب ۳۱۷۶ للعہ

مورخہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

جناب فضل داد صاحب ۱۸۵ للعہ جناب قاضی عبدالماجد صاحب ۲۰۸۱ للعہ
جناب میاں امام الدین صاحب ۲۳۵ للعہ جناب عبدالمجید صاحب ۹۹۹ للعہ
جناب ایس۔ ایم یوسف صاحب ۲۶۵ للعہ جناب عنایت اللہ خان صاحب ۳۵۷ للعہ
جناب احمد علی صاحب ۱۴۹۳ للعہ جناب احمد علی صاحب ۴۲ للعہ
جناب شیر محمد صاحب ۱۶۷۸ للعہ جناب سیٹھ موسیٰ صاحب ۱۳۰ للعہ
جناب محمد دین صاحب ۲۱۷ للعہ جناب محمد علی صاحب ۱۷۵۴ للعہ
جناب غلام قادر صاحب ۲۰۲۵ للعہ جناب کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ للعہ
جناب حسن محمد صاحب ۱۳۸ للعہ جناب نصر اللہ خان صاحب ۲۱۵۵ للعہ

جناب عبدالرشید صاحب ۹۷۳ للعہ جناب نور احمد صاحب پلیڈر ۲۱۷۰ للعہ
جناب احمد علی صاحب ۱۱۲۶ للعہ جناب جنرل شیر محمد خان صاحب ۳۰۳ للعہ
جناب رحیم محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ جناب نور احمد صاحب ۱۷۵۹ للعہ
جناب نور بخش صاحب ۱۲۹ عہ جناب گل محمد صاحب ۱۸۳ عہ
جناب محمد حسین صاحب ۱۳۹ عہ جناب اللہ داد خان صاحب ۲۵ عہ
جناب مولا بخش صاحب ۱۴۲ للعہ جناب عبدالمنان صاحب ۶۰۳ عہ
جناب محمد عبداللہ صاحب عہ جناب عبدالغنی صاحب ۲۴۱۵ للعہ
جناب عبدالعزیز صاحب ۱۲۱۳ عہ جناب منظور الٰہی صاحب ۵۷۵ عہ
جناب مہر الدین صاحب ۲۱۱۳ عہ جناب محمد ارواڑا صاحب ۴۰ للعہ
جناب محمد اکرم بیگ صاحب ۶۵ عہ جناب عبدالعظیم صاحب ۶۰ عہ
جناب رحیم الدین صاحب ۱۲۱ عہ جناب میر حسین صاحب ۱۵۴ عہ
جناب محمد بخش صاحب ۱۱۰۸ عہ جناب حاجی سید یوسف صاحب ۱۱۷ عہ
جناب احمد الدین صاحب ۱۶ عہ جناب عبدالرشید صاحب ۹۵ عہ
جناب سراج الدین صاحب ۴۴ جناب خان محمد صاحب ۱۷۸ للعہ
جناب گوہر علی صاحب ۱۴۴۳ ے جناب میران بخش صاحب ۲۹ عہ
جناب عبدالرزاق صاحب ۴۵ جناب شیخ محمد حسن صاحب ۴۵ للعہ

مورخہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

جناب عبدالولی صاحب ۵ للعہ جناب غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
جناب محمد شفیع صاحب ۳۰۷ للعہ جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب ۲۸۴ للعہ
جناب کریم بخش صاحب ۱۰۵۰ للعہ جناب الٰہی بخش صاحب ۱۱۱ للعہ
جناب مرزا عنایت اللہ صاحب للعہ جناب چودہری عبداللہ خان صاحب ۳۶۶ للعہ
جناب چودہری غلام حسن صاحب ۶۸ للعہ جناب عبدالغنی صاحب ۶۹ للعہ
جناب خادم علی صاحب ۱۲ للعہ جناب میاں عیسیٰ صاحب للعہ
جناب صالح محمد صاحب ۱۹ للعہ جناب سلطان احمد صاحب ۴۳ للعہ
جناب حکیم قاسم علی صاحب ۲۱۳ للعہ جناب محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸ للعہ
جناب محمد عثمان غنی صاحب ۲۶۲۵ للعہ جناب محمد امین صاحب ۱۹۵۰ للعہ
جناب ہاشم علی صاحب ۹ للعہ جناب احمد اللہ صاحب ۱۹ للعہ
جناب نبی بخش صاحب ۱۴۲۹ للعہ جناب عبدالحمید صاحب ۱۲۵ للعہ
جناب برکت علی صاحب ۱ عہ جناب غلام محمد صاحب ۱۷۵ عہ
جناب قادر بخش صاحب ۱۴۷ عہ جناب محمد امیر صاحب ۹۳ عہ
جناب قمر الدین صاحب ۲۰۵ عہ جناب محمد عبداللہ صاحب ۱۹ عہ
جناب سردار خان صاحب ۲۱۰۹ جناب شریف اللہ صاحب ۲۵۴ عہ

مورخہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

جناب ظفر حسین صاحب ۱۱۵ للعہ جناب کمال کٹی صاحب ۲۵۸ للعہ
جناب غلام رسول صاحب ۱۱۱ للعہ جناب عمر الدین صاحب ۶۴۵ ے
جناب سلطان علی صاحب ۱۲۹ ے جناب امانت علی صاحب ۱۰۴ للعہ
جناب پھول محمد صاحب ۹۵۶ ے جناب سلطان جہان صاحب ۱۹۴۷ للعہ

جناب بشیر الدین صاحب ۱۳۲۰ للعہ جناب نذیر حسین صاحب ۱۴۰۲ سے
جناب غلام محمد صاحب ۳۰۲ للعہ جناب رحمت اللہ صاحب ۲۱۴۲ للعہ
جناب غلام رسول صاحب ۹۱۵ للعہ جناب عظیم الدین صاحب ۵۸۱ للعہ
جناب عمر الدین صاحب ۱۹۲۵ عہ جناب عادل شاہ صاحب ۲۱۴۳ عہ
جناب خواجہ جمال دین صاحب ۱۱۲۱ للعہ جناب عبد اللہ امام محمد صاحب پٹواری للعہ
جناب محمد اسمعیل صاحب ۱۴۹۲ للعہ جناب محمد عبد اللہ ۵۵۸ للعہ
جناب فخر الاسلام صاحب ۲۴۸۱ عہ

مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۰ء

جناب محمد خان صاحب ۱۲۸۶ للعہ جناب برکت علی صاحب ۹۷۷ للعہ
جناب محمد افضل صاحب ۱۳۰۸ للعہ جناب مرزا سلطان احمد صاحب ۲۷۰ للعہ
جناب نور حسین صاحب ۱۸۰ للعہ جناب امام الدین صاحب ۱۱۸۷ للعہ
جناب علی بخش صاحب ۱۸۰ للعہ جناب عبد الرحمن صاحب ۲۰۴۱ للعہ
جناب محمد حیات صاحب ۲۶۴ للعہ جناب فضل الدین صاحب ۱۰۲۲ للعہ
جناب غلام اکبر خان صاحب ۲۰۸۴ للعہ جناب بشارت علی خان صاحب ۲۰۵۳ للعہ
جناب عنایت اللہ خان صاحب ۲۵۷۹ للعہ جناب عبد الحمید خان صاحب ۱۵۸۰ للعہ
جناب محمد دین صاحب ۲۰۵۴ عہ جناب محمد یحییٰ صاحب ۴۷۸ عہ

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۰ء

جناب علی محمد خان صاحب ۲۴۳۹ عہ جناب کوٹھدار کرم داد خان صاحب ۲۶۳۰ للعہ
جناب عبد الستار صاحب ۹۳۱ للعہ جناب عطاء اللہ صاحب ۱۲۸۲ عہ
جناب عبد الحکیم صاحب ۲۴۰۶ عہ جناب میراں بخش صاحب ۱۴۷ للعہ
جناب اللہ بخش صاحب ۱۰۶۵ للعہ جناب انوار حسین صاحب ۵۳۶ للعہ
جناب محمد حسین صاحب ۴ للعہ جناب صادق حسین صاحب ۳۲۳ للعہ
جناب غلام امام صاحب ۱۴۵۴ للعہ جناب ایم گلاب صاحب ۱۷۹۷ للعہ
جناب احسان الحق نمبر ۲۲۱۶ للعہ

مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۰ء

جناب نظام الدین صاحب ۴۸۱ عہ جناب چودہری نواب الدین صاحب ۲۷۶ للعہ
جناب سید عبد الستار شاہ صاحب ۳۱۰ للعہ جناب خوشی محمد صاحب ۲۰۰۹ للعہ
جناب منصب علی خان صاحب ۲۴۴ للعہ جناب عمر الدین صاحب ۲۱۱۸ عہ

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۱۰ء

جناب عبد اللہ صاحب ۱۹۱۷ عہ جناب عبد الغفور صاحب ۲۶۳۰ للعہ
جناب حاکم علی صاحب ۹ للعہ جناب غلام احمد صاحب ۱۲۴۴ للعہ
جناب ملک مولا بخش صاحب ۳۷۷ للعہ جناب فضل کریم صاحب ۱۴۸۰ عہ
جناب عبد اللہ صاحب ۳۴۲۶ للعہ جناب قاضی غلام محی الدین صاحب ۱۶۷۶ للعہ
جناب حیات علی شاہ صاحب ۱۹۲ للعہ جناب احمد حسین صاحب ۱۱۷ للعہ

مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۰ء

جناب غلام علی صاحب ۳۶۰ سے جناب عبد اللہ صاحب ۱۲۳۰ سے
جناب علی بیگ صاحب ۹ للعہ جناب چودہری غلام حسین صاحب ۱۴۳۵ عہ

جناب آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ جناب عبد العزیز صاحب ۲۱ للعہ
جناب شمس الدین عبد الکریم ۱۹۰۵ للعہ جناب سردار خان صاحب ۱۷۹ للعہ
جناب سرفراز علی خان صاحب ۱۷۹ للعہ جناب میر عابد علی شاہ صاحب ۱۷۵۹ للعہ
جناب ارشاد علی صاحب ۱۱۳۳ للعہ جناب محمد ابراہیم صاحب ۱۶۱۲ للعہ
جناب غلام محی الدین صاحب ۲۶۲۷ عہ جناب غلام رسول عبد الکریم صاحبان ۱۳۲ سے

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۰ء

جناب عبد اللہ خان صاحب ۸۸۲ عہ جناب محمد دین صاحب ۲۵۸ سے
جناب عبد الرحمن صاحب ۱۲۸۹ للعہ جناب راجن شاہ صاحب ۱۹ للعہ
جناب مستری شرف الدین صاحب ۲۰۹۴ للعہ جناب غلام رسول صاحب ۲۴۹۳ للعہ
جناب امیر اللہ خان صاحب ۱۹۱۳ للعہ جناب غلام دستگیر صاحب ۹۷۳ للعہ

مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۰ء

جناب شیخ عبد اللہ صاحب ۱۳۰۴ للعہ جناب شفیع احمد صاحب ۲۴۳۱ للعہ
جناب غلام محمد صاحب ۱۸۷۹ للعہ جناب علی احمد صاحب ۲۴۰۱ للعہ
جناب ڈاکٹر برکت اللہ صاحب ۲۴۲۹ للعہ جناب ملک عادل شاہ صاحب ۱۴۴۵ للعہ
جناب خواجہ غفار جو ۵۵۹ عہ جناب عبد المجید صاحب ۲۰۶۹ عہ
جناب غلام حیدر صاحب ۲۵۱ عہ جناب محمد حسن صاحب ۲۱ عہ

مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۱۰ء

جناب امام بخش صاحب ۱۴۴۸ للعہ جناب محمد منیر الدین صاحب ۲۵۲۳ عہ
جناب ثناء اللہ صاحب ۲۴۲۵ عہ جناب نظام الدین صاحب ۲۱۰۲ للعہ

مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۰ء

جناب مبارک علی صاحب ۱۲۲۳ عہ جناب جلال الدین صاحب ۱۷۸۰ للعہ
جناب اللہ بخش صاحب ۲۱۴۸ عہ جناب حامد حسین صاحب ۹۱۱ عہ
جناب رحیم بخش صاحب ۱۰۹۴ سے جناب منشی شاہ نواز صاحب ۲۲۴۰ عہ
جناب محمد حسین قریشی صاحب ۱۲۵ للعہ جناب خدا بخش صاحب ۹۱۲ عہ
جناب قدرت اللہ صاحب ۲۷۳ عہ جناب محمد اسمعیل صاحب ۳۵۸ سے
جناب عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴ عہ جناب نظام الدین صاحب ۳۶ عہ
جناب عبد الحمید صاحب ۱۴۱۳ عہ جناب محمد شفیع صاحب ۲۲۰۹ للعہ
جناب غلام غوث صاحب ۱۳۳ عہ جناب شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ عہ
جناب محمد اسمعیل صاحب ۲۵۹۸ عہ جناب حبیب احمد صاحب ۱۰۷ سے
جناب محمد شریف صاحب ۲۳۵ عہ جناب علی احمد صاحب ۱۲۱ عہ
۳۷۶ کے ساتھ جو ضمیمہ ہوا ہے — عہ جناب رحیم بخش صاحب ۲۳ ۲۶ عہ
جناب عبد الصمد صاحب ۲۴۴ عہ جناب عبد الواحد صاحب ۹ عہ
جناب گوہر علی صاحب ۲۱۹۷ عہ

مورخہ یکم جنوری ۱۹۱۱ء

جناب نظام الدین صاحب ۱۲۸۸ عہ جناب احمد الدین صاحب ۲۰۴ عہ
جناب حافظ عبد المجید صاحب ۲۵۸ عہ جناب عطاء دین صاحب ۲۷۹۱ عہ
جناب پیر مولا بخش صاحب ۲۹۵۲ عہ جناب ... صاحب ... عہ

مورخہ ۲ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب عزیز الدین صاحب ۱۲۷۶ عہ جناب عبد الحمید صاحب ۱۸۲۵ للعہ
جناب نور الدین صاحب ۲۰۸۳ للعہ جناب عطا محمد صاحب ۲۹۹ للعہ
جناب محمد بخش صاحب ۲۰۴۸ للعہ

مورخہ ۳ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب محمد خان صاحب ۱۳۴۸ عہ جناب عنایت اللہ خان صاحب ۲۷۱ للعہ
جناب یار محمد خان صاحب ۶۳۹ للعہ

مورخہ ۴ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب محمد سکندر خان صاحب ۲۰۰ للعہ

۵ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب عبد الحی صاحب ۲۱۷۸ عہ جناب سلطان احمد جان ۴۷۶ عہ

مورخہ ۶ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب محمد حسین صاحب ۱۲۸۹ للعہ جناب عبد الحکیم صاحب ۸۹ للعہ
جناب جلیل احمد خان صاحب ۸۲۹ للعہ

۷ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب محمد علی صاحب ۲۲۰۰۳ للعہ جناب پنڈت گنج لال صاحب ۲۴۳۶ عہ
جناب گلاب الدین صاحب ۳۵۵ عہ

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب ہمز اللہ خان صاحب ۷۰۵ للعہ جناب سکندر علی صاحب ۲۲۴۲ سے
جناب محمد میر صاحب ۵۷۶ عہ

مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب غازی الدین صاحب یوسف ۱۹۴۸ للعہ جناب امیر حسین شاہ صاحب ۱۴۶ للعہ

مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب محمد حبیب صاحب ۲۴۴۸ للعہ جناب غلام حیدر صاحب ۱۲۶۵ للعہ

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب نذیر الدین صاحب ۱۶۳ للعہ

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب احمد الدین صاحب ۲۷۲۱ للعہ جناب عنایت اللہ صاحب ۲۲۱۱ للعہ
جناب عطاء الٰہی صاحب ۱۱ للعہ

مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب فقیر محمد صاحب ۱۸۹۸ للعہ جناب محمد الدین صاحب ۵۸۶ سے
جناب فتح محمد صاحب ۲۴۵۵ عہ جناب چوہدری ضیاء الدین صاحب ۲۶۶۴ عہ
جناب فقیر علی صاحب ۱۴۲۳ للعہ

مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب امیر اللہ صاحب ۵۳ للعہ جناب علیم الدین صاحب ۲۲۴۶ للعہ
جناب عبد الرحمن صاحب ۱۴۱ للعہ

۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب علی بخش صاحب ۱۱۹ سے

۲۰۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب امام الدین صاحب ۲۰۳ للعہ جناب بابو جلال الدین صاحب ۲۶۳۴ للعہ

جناب امام الدین صاحب ۲۰۳ عہ

مورخہ ۲۳۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب نور الدین صاحب ۱۸۸۷ للعہ جناب شاہ سرن صاحب ۲۳۹ عہ

جناب محمد سرن خان ۲۶۶۳ للعہ

مورخہ ۲۵۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب عزیز بیگ صاحب ۱۶۹۸ عہ جناب خوشی محمد صاحب ۲۳۵۸ عہ

جناب سوار خانصاحب ۹۲۵ ۲۱۵۲ للعہ جناب عبد الرحیم صاحب ۲۶۷۹ ۸ر

جناب نیاز محمد صاحب ۲۱۴۴ ۱۸۳۲ عہ

مورخہ ۲۶۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب قاسم علی صاحب ۲۳۶ عہ

۲۷۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ

مورخہ ۲۸۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب احمد حسین صاحب ۱۸۸۰ للعہ جناب فضل کریم صاحب ۲۶۲۹ للعہ

یکم فروری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب میاں محمد شریف صاحب ۲۲۶۷ عہ جناب مرزا عبد الکریم صاحب ۲۲۵ عہ

مورخہ ۲۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب غلام رسول صاحب ۲۶۲۸ عہ

مورخہ ۳۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب قدرت اللہ صاحب ۲۱۸ عہ

۴۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب عبد اللطیف خانصاحب ۱۱۸۰ للعہ

۶۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب محمد ابراہیم صاحب ۲۶۱۴ عہ جناب خدا بخش صاحب ۱۹۲۹ عہ

جناب غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ للعہ جناب حکیم محمد زمان علی صاحب ۵۳۰ عہ

مورخہ ۷۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب مطیع صاحب ۳۶۷ عہ جناب عابد حسین صاحب ۲۶۹۳ عہ

جناب محمد سراج الدین صاحب للعہ

مورخہ ۸۔ فروری سنہ ۱۱

جناب ملک حسن محمد خانصاحب ۱۱۹۸ عہ

مورخہ ۹۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب قائم علی صاحب ۲۰۶۸ عہ

برادر قائم علی صاحب

مدرس مدرسہ عبد اللہ پور لکھتے ہیں کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کیواسطے دعاؤں میں مشغول ہوں اور حتی المقدور ان کے نام پر صدقہ و خیرات بھی کرتا ہوں دیگر احباب بھی ایسا کریں۔

الہ آباد کا جلسہ مذاہب اور ہماری شرکت

(از ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب)

(نمبر ۳)

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۴ مورخہ ۲۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء)

مے پیچھے ذکر کیا ہے کہ ہم نے الہ آباد کے مسلم کلب کے ہال کو غیر کتفی سمجھ کر مولوی ولایت حسین صاحب کی خدمت میں مکان کے لئے عرض کیا اور انھوں نے مکان کی اجازت دی۔ اور لیکچر کے متعلق ضروری انتظام بھی فرمایا۔ شام کو ساڑھے ۶ بجے لیکچر تھا لیکن لوگوں نے چند بجے سے پہلے وہاں جوق جوق آنا شروع کردیا۔ اگرچہ پہلا اعلان تو مسلم کلب کے ہال کے متعلق تھا۔ لیکن لوگوں کے اشتیاق نے خود بخود اشتہار کا کام دیا۔ اور تبدیلی مکان نے کوئی برا اثر پیدا نہکیا۔ کیونکہ آجکل سے ڈھائی تین گنا زیادہ آدمی تھے آج تعلیم یافتہ جماعت کے علاوہ دیگر اصحاب بھی تھے۔ مولوی ولایت حسین صاحب ہمیں ملنے آئے اُن کو علم تھا کہ ہم احمدی ہیں وہ بہت کچھ گذشتہ لیکچروں کی بابت سُن چکے تھے۔ اور متاثر تھے۔ خلقت کے ہجوم نے زیادہ انتظار میں ہم کو نہ رکھا آج کے پریسیڈنٹ مسٹر ظہور اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا تھے۔ یہ بزرگ اعلےٰ پایہ کے انسان ہیں۔ لندن میں مسلم لیگ کے سکرٹری رہچکے ہیں۔ اُنکے ولایت سے رخصت ہوتے پر خاص جلسہ مسلمانان لندن نے کیا تھا جس میں جسٹس امیر علی صاحب نے آپ کے قومی جوش اور قابلیت کی نسبت تعریف کی تھی اسسال جو مسلم لیگ الہ آباد میں تجویز ہوئی تھی اور بعد میں ناگپور ہوئی اس میں ریسپشن کمیٹی کے آپ سکرٹری تھے۔ آپ خواجہ صاحب کے گذشتہ لیکچر مسلم کلب میں کوئی نصف گھنٹے کے لئے موجود تھے چنانچہ معمولی شکریہ کے بعد پریسیڈنٹ صاحب نے خواجہ صاحب کے کل کے لیکچر کیطرف اشارہ کیا اور استعجاب ظاہر کیا کہ کیسی عمدہ اور بےنظیر تطبیق یہ لوگ علوم جدید اور سائنس کو قرآن کریم کے مطالب عالیہ سے دے سکتے ہیں۔ انھوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور اُن کے خاص احسانوں کا جو عام مسلمانوں پر اس جماعت نے کئے ہیں اعتراف کیا اور خصوصاً اس خاص احسان کا ذکر کیا جو جماعت احمدیہ نے الہ آباد مذہبی کانفرنس میں حصہ لے کر اور اسلام کی تعلیم کو کل ادیان کی تعلیم پر غالب اور فائق کر کے کیا۔ پریسیڈنٹ کی تقریر میں ذیل کی بات خاص طور پر ذکر کرنے کے قابل ہے جو انھوں نے اپنے الفاظ میں بیان کی لیکن یہ عبارت قریب قریب اُن کی ہے۔ صاحبان میں اس کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتا۔ کہ یہی بزرگ ہمارے حقیقی طور پر ہادی اور مرشد ہیں۔ ہم سخت گمراہی میں ہیں ہم کو طرح طرح کے شکوک اپنے مذہب پر ہیں۔ ہماری تشفی ہمارے علماء نہیں کرتے۔ جو کچھ تھوڑے ہی وقت میں سُنا اور جو آج دیکھ چکا ہوں۔ یہی لوگ ہماری ہدایت کا انتظام کرینگے۔ میں علماء کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ہوش کریں نہیں تو ہم گئے گذرے ہیں۔ جس رنگ میں مذہب ہمارے سامنے پیش ہوتا رہا وہ ہماری تشفی کا کبھی موجب نہیں ہوا۔ لیکن اب ہمیں معلوم ہوا کہ ہم مذہب سے ناواقف تھے۔ اس لئے ہم علماء کو کہتے ہیں کہ ہمکو اگر بچانا ہے تو بچالو۔ ہماری تعلیم اور ہمارے مذاق کو دیکھ لو اور ہمیں مذہب کی صداقتیں اس رنگ میں سمجھاؤ جیسے انھوں نے سمجھائی ہیں۔ ورنہ اگر ہم کچھ کر گذرے تو اس کے ذمہ دار آپ ہونگے۔ یہ دردناک الفاظ جو ایک صاف اور پاک دل کے جنٹلمین نے کہے ہمارے دو پر نشتر کا کام کر گئے۔ فی الواقع انگریزی خوانوں کی یہی حالت ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ انگریزی خوانوں سے بہتر مذہب کے شیدا ہرگز ہرگز اور نہونگے۔ بشرطیکہ اُن کے مذاق کو مدنظر رکھکر مذہب کو اُنکے سامنے پیش کیا جاوے۔ یہی مذہب جس پر آج انگریزی خواں ہنس رہے ہیں اگر اُن کے سامنے اُس حکیمانہ اصول پر پیش کیا جاوے جو حضرت اقدس مرزا صاحب نے ہم کو تبلیغ کیا تو پھر اس گروہ سے زیادہ خادم مذہب کا اور کوئی نہو گا۔ مشکل تو یہ ہے کہ انکو اسلام چھوڑ اوّل مذہب سے ہی کوئی دلچسپی نہیں یہ تو اسلام سے ہی تعلق نہیں رکھتے تو اسلام کے ماتحت کسی فرقہ سے ان کو کیا ہمدردی ہو سکتی ہے۔ یہ تو مذہب سے تعلق محض بہ لحاظ قومیت رکھتے ہیں اور پبلک کے خیال سے ان کے مُنہ سے لفظ اسلام نکلتا ہے اس لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان میں مذہبی جذبہ پیدا کیا جاوے۔ اور میں تو ایمان رکھتا ہوں کہ سب گروہوں کو چھوڑ اگر ہم انگریزی خوانوں میں ایک مذہب کی محبت پیدا کر دیں تو پھر احمدیت کے سوا اُن کی جائے پناہ اور کوئی تعلیم نہیں ہو سکتی۔ وہ معقولیت اور دلائل کے بھوکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے حضرت مغفور علیہ السلام نے ہمکو وہ خزانہ بخشا ہے کہ جو ختم نہیں ہو سکتا لیکن اسوقت تو وہ احمدیت کو ایک ڈھکوسلا سمجھے ہوئے ہیں وہ معجزات اور پیشینگوئیوں پر ہنسی اور مذاق کرتے ہیں الہام کو تخیلات سے نسبت دیتے ہیں۔ ہاں مسیح کا فاتحہ وہ مدت سے پڑھ چکے ہیں۔ اس لئے ہم کو تبلیغ کے وقت

(باقی ضمیمہ میں ملاحظہ ہو جو اسی اخبار کے ساتھ شائع ہوا ہے اور جسکے صفحات اخبار کے ساتھ مسلسل ہی رکھے گئے ہیں کیونکہ سبکو جائیگا)

اُن کے تعصبات اور آراء کا لحاظ بھی رکھنا قرین حزم اور احتیاط ہے اول اُن کو معقولیت کے رنگ میں اسلام دکھلایا جائے اُنکے آگے قرآن کریم کی اعلےٰ حکیمانہ تعلیم پیش کیجاوے - اُن کے خیالات اُن کے نصب العین اُن کی بلند پروازیاں سامنے رکھکر قرآن پیش کیاجاوے اُنپر یہ ظاہر ہوکہ قرآن ہی حکمت اور فلسفہ کا مخزن ہے اس طرح ان میں مذہب کا وہ مذاق پیدا کر دیا جائے کہ جسکو بجز احمدی مبلغین کے اور کوئی مولوی پورا نہیں کرسکتے ہم اپنے علم وعمل سے اپنے طریق سے اپنے اخلاص سے اپنی خدمات دین سے اُن کو یقین دلا دیں کہ اسلام ایک نخل مثمر ہے اور اسکے اثمار کے ہم احمدی ہی وارث ہیں- اس طریق سے ہم اُنپر احمدیت کی عظمت قائم کرسکتے ہیں- اور ساتھ ہی اُنپر ہم ان برکات کو ظاہر کرسکتے ہیں جو حضرت احمد علیہ السلام کے طفیل ہمپر ہو رہی ہیں - پریسیڈنٹ کی تقریر کے بعد مولوی صدرالدین صاحب نے ضرورت الہام پر لیکچر دیا- آپ کا لیکچر سورۃ نحل کے ایک رکوع کی تفسیر تھی- اپنے مضمون کے دو حصے کئے- آپنے فرمایا کہ دُنیا میں دو گروہ ہیں ایک وہ جو الہام کے قطعًا قائل نہیں اور اپنے ضمیر اور کانشنس کے محاکمہ کو ہی خدا تعالیٰ کی منشاء کا مظہر سمجھتے ہیں- اس گروہ میں سے ایک برہمو سماج ہے- دوسرے گروہ ہیں جو الہام کے تو قائل ہیں لیکن وہ الہام کو ایک وقت کے بعد ختم سمجھتے ہیں- اور پھر تکرار الہام کے قائل نہیں- یہ آریہ لوگ یا اسیطرح کے دیگر گروہ ہیں مولوی صاحب اگرچہ برابر ڈھائی گھنٹہ تقریر فرماتے رہے- لیکن وہ بمشکل پہلے حصہ کو ختم کرسکے- اپنے مقاصد کی تشریح میں مولوی صاحب نے کہا باٹونی (علم نباتات) فزی الوجی (علم تشریح) کہیں اسٹرنومی (علم ہیئت) اور کہیں دیگر علوم کے خزانے کھولدئے اور مفصل تشریحات اور پیرایوں میں آپنے دکھلایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے انسان کی ہر ایک قوت کی پرورش کی ہے کس طرح خدا تعالیٰ نے ہر ایک تقاضہ فطریہ کے پورا کرنے کا سامان اپنے ہاتھ میں رکھا ہے- جب انسان کی ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورت سے لیکر اعلےٰ سے اعلےٰ بات تک خدا تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہے تو پھر یہ کس طرح قبول کرلیا جاوے کہ انسان کے لئے معرفت اور انعام آلہی کے سامان خدا تعالیٰ خود بہم نہ پہنچاوے اور وہ انسان پر چھوڑ دے- اُس کے کل جسمانیات کے قوانین تو وہ خود مرتب کرے اور انسان کو سکھلائے اور روحانیت کے لئے اُسے کوئی قانون نہ بتلائے- مولوی صاحب نے انسان کے مختلف قوائے کو گنا کہ جنکے ذریعہ انسان کو علم حاصل ہوتا ہے اور سائیکولاجیکل (فلسفہ ذہنی) طریق پر دکھلایا کہ روحانی علوم دل سے تعلق رکھتے ہیں اور ذہنی علوم دماغ سے- پھر آپ نے دکھلایا کہ جب وہ علوم جو کان- ناک- آنکھ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اُس کے سامان ید قدرت نے کس قدر بنائے ہیں تو وہ علم جو قلب کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اُس کے ذرائع کیونکر خدا تعالیٰ خود بہم نہ پہنچائے- جب دیگر اعضاء کے ذریعہ علوم حاصل کرنے کے اسباب پر انسان قادر نہیں اور وہ سارے کے سارے اسباب خدا تعالیٰ نے بنائے تو علم آلہی کے حصول کے اسباب جو قلب کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں وہ انسانی ہاتھ کس طرح پیدا کرسکتا ہے- سب سے عجیب بات جسنے مولوی صاحب کے بیان کو حد درجہ کا موثر کر رکھا تھا وہ ان کا وہ وسیع علم تھا کہ جس سے وہ اپنی ہر ایک علمی دلیل کو آیات قرآنی میں سے نکال کر دکھلا رہے تھے- آپ پہلے کسی علمی مسئلہ کو پیش کرتے اور پھر اُس کی عالمانہ باریکیاں دکھلاتے اور آہستہ آہستہ ایک نتیجہ پر آجاتے- اس کے بعد قرآن کریم کی آیت پڑھکر لفظی معنی کر دیتے- سننے والے حیران ہوکر عش عش کرتے تھے کہ کس طرح یہ سب کے سب علوم قرآن میں جمع ہو رہے ہیں- سامعین کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ پانچ پانچ اور دس دس منٹ پر چیرز اور مسرت کے نعرے بلند ہو رہے تھے یہ ایک ایسی روحانی اور دماغی ضیافت اُنکے سامنے تھی کہ جس کو اُنھوں نے پہلے کبھی چکھا ہی نہ تھا- خدا تعالیٰ مولوی صاحب کی عمر دراز کرے کہ اُنھوں نے جہاں مسئلہ الہام پر روشنی ڈال کر نہ صرف برہمو عقائد کی تردید کی بلکہ اپنے سامعین پر روشن کر دیا کہ وہ الہام جو حضرت آدم سے شروع ہُوا وہ حضرت خاتم النبیین تک جاری رہا اور آپ پر الہام شریعت بند ہوکر آپکے بعد الہام جاری رہا اور جاری ہے اور جاری رہیگا- یہی دراصل مغز احمدیت ہے اور اسی مسئلہ کو قائم کرنے کی ہم کو خاص ضرورت ہے- میں مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ اس لیکچر کو ہندوستان کے مختلف حصوں میں دیں- اور مختلف شہروں میں سنادیں اور اگر یہ ممکن ہو تو اس کو جلد لکھکر چھاپ دیں- تاکہ وہ اور احمدی لیکچراروں کو امداد دے-

اس میں شک نہیں کہ جو فائدہ طبع شدہ کتاب سے ہوتا ہے وہ بالضرور دیرپا ہوتا ہے- لیکن وہ جلد مفید ثابت نہیں ہوتا- بہت کم لوگ پڑھنے والے ہوتے ہیں- لیکچر میں لوگ خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ سُن جاتے ہیں- اس بات کی پرواہ مطلق نہونی چاہئے کہ ایک ہی لیکچر ہر جگہ بیان ہوتا ہے- ہم نے چند صداقتوں کو دُنیا میں قائم کرنا ہے- کیا ہرج ہے کہ آہستہ آہستہ ایک ایک صداقت کو لیکر کل ہندوستان میں پھرا جاوے- حضرت اقدس نے ایک مسئلہ وفات مسیح کے لئے کسقدر کتابیں لکھیں اور پھر جہاں گئے یہی مسئلہ کو ساتھ لیکر گئے- اور بیان کیا کہ کسی بات کو ذہن نشین کرانا کوئی آسان کام نہیں ہوا کرتا- اور خاصکر ایسے امر کو جو لوگوں کے لئے بالکل نیا بن رہا ہو- یہی طریق قرآن کریم کا ہے اور یہی طرز کل انبیاء کی تحریر و تقریر میں پایا جاتا ہے- کہ وہ ایک ہی بات کو صدہا شکلوں اور قالبوں میں بیان کرتے ہیں اور تکرار سے نہیں گھبراتے اور اہل فاضل یا دریوں نے بھی یہی طریق اختیار کیا ہے- ایک فاضل امریکہ یا یورپ کے کسی بیت العلوم میں بیٹھکر دو تین لیکچر لکھتا ہے اور پھر اُس کو لیکر کل دُنیا میں پھرتا ہے اور وہی لیکچر دیتا جاتا ہے اور نہیں تھکتا جب تک کہ اس بات کو دُنیا کے تمام گوشوں میں نہ پھیلائے- پچھلے تین سال ہوئے ڈاکٹر کینرت ہال جو ایک فصیح اللسان- مناد عیسائیت ہے اسی طریق پر کُل ہندوستان میں تین لیکچر برابر چھ ماہ تک کل مختلف شہروں میں دیتا پھرا ہاں جہاں ایک ہی لیکچر مختلف مقامات پر ہو بعد میں اگر تصنیف کی شکل میں آجاوے تو نور علی نور ہوجاتا ہے- ہمارے ریویو آف ریلیجنز میں حضرت مولوی محمد علی صاحب نے کیا کیا موتی اور گران بہا دُر شاہوار جمع کرسکے ہیں- لیکن کل کا کل ہندوستان اُن سے محروم ہے- اگر ہمارے احمدی نوجوان مثلاً میاں محمد الدین صاحب شیخ تیمور صاحب- چودھری فتح محمد صاحب اور دیگر نوجوان گریجویٹ ان مضامین کو لیں اور لیکچروں کی شکل میں لکھکر ایک ایک لیکچر برابر متواتر ہندوستان میں دیتے پھریں تو یقینًا ایک عظیم الشان نتیجہ مرتب ہو- دوران لیکچر میں مولوی صاحب نے ایک لطیف موقعہ نکالکر ہمارے مرحوم لیڈر قوم مولوی عبدالکریم علیہ الرحمۃ کی روح پُر فتوح کو ضرور خوش کیا کہ آپ یہ بیان کر رہے تھے کہ انبیاء پر سخت سے سخت خطرات کے وقت آئے ہیں- اور ایسے جانکاہ وقت میں انھوں نے الٰہی الہام پاکر اپنے قول و فعل کے ذریعے اُن خطرات سے اپنا باہر ہونا ظاہر کیا ہے مثلاً نبی کریم غار میں ہیں متعاقب دشمن سر پر موجود ہے کوئی فدیہ مخلصی کا نہیں- موت و ہلاکت ایک امر یقینی ہے- ایسے وقت میں ایک خدا کا رسول نہایت اطمینان سے اپنے دوست کو جو غمناک ہے کہتا ہے کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا- خدا نے مجھے الہام کیا کہ غم نہ کرو- خدا ہمارے ساتھ ہے- حضرت صدیق اکبر کا غمناک ہونا اور جناب نبی کریم صلعم کا خوش و خرم اطمینان دینا برہمو عقائد کی ہلاکت کے لئے کافی ہے- کیا یہ اپنے دل کی آواز ہے جو یہ اطمینان اور تسکین دلا رہی ہے- ہو بلکہ حضرت نبی کریم کے بمقابل عمر اور دنیوی عقل و تجربہ میں شاید بہت ہی بڑھ کر تھے- اگر دل کی آواز سے تشفی ہونی تھی تو جناب

ابوبکرؓ کو پہلے ہوتی۔ انکو کیوں گھبراہٹ تھی۔ اور ایسا ہی اگر کوئی بزرجمہر ان حالات میں ہوتو پھر کیا اُس کے دل میں وہ اطمینان اور نشاط قلب میں ہوگی جو ان الفاظ ان اللہ معنا سے ظاہر ہوتی ہے۔ الغرض ابوبکرؓ کی حالت حزن اور آپکا اطمینان اسبات کا ثبوت ہے کہ الہام دل کی آواز نہیں جو علم اور تحریر کے باعث پیدا ہوتی ہے بلکہ خارجی آواز ہے اس موقعہ پر مولوی صاحب نے لیڈر قوم علیہ السلام کی شاگردی کا حق پورا پورا ادا کیا۔ آپ کے سامنے شیعہ صاحبان کی بھی ایک خاص تعداد تھی آپنے فرمایا کہ اس موقعہ پر ناواقفوں نے صدیق اکبرؓ کی شان پر حملہ کیا انھوں نے کہا کہ ابوبکرؓ کو اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی اور وہ سخت حزن و ملال میں تھا کہ نبی کریم صلعم کو اُسکو تسلی دینی پڑی۔ نادان اس قدر نہیں سوچتے کہ جو جو امور حضرت صدیق اکبرؓ سے اس ہجرت کے وقت سرزد ہوئے وہ اس بات کے کافی شاہد ہیں کہ آپ کو اپنی جان کا مطلق غم نہ تھا۔ انھیں تو اُس محبوب و مطلوب کی جان کی بابت حزن و ملال تھا جس کے لئے اُسنے اپنے من و حن جان و مال کو مصیبت اور خطرات میں ڈال دیا تھا۔ جب گھر سے نکلتے ہیں تو یہ فکر ہے کہ کہیں دشمن کھوج نہ نکال لیں۔ کیونکہ عرب کھوج کی شناخت کے لئے مشہور تھے۔ اس لئے جناب ابوبکرؓ نبی کریم صلعم کو اپنے کندھے پر بٹھلاتے ہیں کہ آپ کے نقش قدم زمین پر نہ لگ جاویں۔ اب کیا اس شخص کو غم اپنی جان کا ہے کہ جو نبی کریم صلعم کے نقش قدم چھپانے کے لئے اپنے نقش قدم دشمنوں کے لئے قائم کر رہا ہے۔ اسپر غار کا خود نقشہ اسبات کا گواہ ہے کہ انکو اپنے محبوب کی جان کا حزن و ملال ہے کیونکہ جس غار میں آپ تھے اُس میں بچھو اور سانپوں کی جگہ تھی اور مختلف جگہوں پر سوراخ تھے۔ ان سوراخوں کو وہ اپنے کپڑوں سے بند کر دیتا ہے اور پھر جب کپڑے بھی مکتفی نہیں ہوتے تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اور پاؤں کے تلوے وہ سانپوں اور بچھوؤں کے سوراخوں پر رکھتا ہے۔ کیا اُسے اپنی جان کا غم ہے۔ یا وہ اپنی جان کو ایک محبوب جان کے بچانے کے لئے ہلاکت کے منہ میں ڈال رہا ہے۔ اگر اُسکو اپنی جان اس قدر عزیز تھی تو کیوں سانپوں کے ڈنک سے حضرت نبی کریم کو بچانے کے لئے اپنے ہتھیلی اور تلوے رکھتا ہے۔ کیا اُس کی ہتھیلی اور تلوے اپنے اندر خاد زہر کا اثر رکھتے ہیں کہ سانپ اور بچھو انکو نہ کاٹ سکینگے۔ دشمن نے تو ابھی بعد میں آنا تھا وہ تو انکے آنے سے پہلے ہی اپنی جان ہلاکت کے منہ میں ڈال چکا ہے پھر اگر دشمن آگیا تو اُسے اپنی جان کا کیا غم وہ تو اس غم میں ہے کہ جس جان کے بچانے کے لئے وہ اپنی جان کو موت کے حوالہ کرنے کو تیار ہے۔ اب وہ جان بھی بچی نظر نہیں آتی ہی اُسے حزن و ملال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آواز اُسپر آتی ہے اور کہتی ہے لا تحزن ان اللہ معنا۔ تو محمدؐ کے لئے کیوں غم کرتا ہے۔ خدا اُس کے ساتھ بھی ہے اور پھر تیرے ساتھ بھی ہے۔ مولوی صاحب نے کچھ اس ترکیب اور زور سے بیان کیا کہ اُس وقت یہ سمجھ نہ آتی تھی کہ آیا مولوی صدر الدین صاحب تقریر فرما رہے ہیں یا خود لیڈر قوم کی روح اپنے شاگرد کے قالب میں بول رہی ہے۔

مولوی صاحب نے کوئی ساڑھے نو بجے رات تک اپنا لیکچر ختم کیا لوگ تو سیر ہوئے تھے۔ کیونکہ آپنے اگلے دن حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب کا لیکچر جلسہ مذاہب میں پڑھنا تھا آپ کے خاتمہ تقریر پر اس قدر سلیے چیرز کا شور ہوا کہ بقول مولوی ولایت حسین صاحب شاید چیرز کے صدمے سے اُس مکان کی چھت کو کہیں صدمہ نہ پہنچا ہو۔ پریسیڈنٹ اُٹھا اور جہانتک اُس کی پیرشرانہ قابلیت الفاظ تعریف و ستائش کو جمع کر سکتی تھی اُسے مولوی صاحب کی کی متعلق بیان فرمائے آپ کی اعلیٰ لیاقتوں اور بیحد خلوص کا اعتراف کیا۔ دربارہ ان خدمات کا اعتراف کیا جو سلسلہ حقہ کے ممبر اسوقت ہندوستان میں کر رہے ہیں۔ اگلے دن کا لیکچر ڈاکٹر یعقوب صاحب کی طرف سے اعلان شدہ تھا۔ لیکن وہ حضرت صاحب کی علالت کے باعث اچانک رک گئے تھے۔ لیکن عمائد شہر کی درخواست پر خواجہ صاحب کو ڈاکٹر صاحب مکرم کا قائم مقام بننا منظور کرنا پڑا۔ ہم خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ارشاد الامیر

آج بتاریخ ۱۰۔ فروری ۱۹۱۱ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ بھجوائے ؎

علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ٭ بلاکشان محبت بکوے یار روند

یہ عاجز احمدیہ محلہ کی گلیوں میں آگے جانیوالوں کو پیچھے چھوڑتا اور قدم عشق بیشتر بہتر کی من وجہ زبان حال سے تفسیر بیان کرتا ہوا کوے یار یعنی دربار و دربار امیر المومنین و ایوان خلیفۃ المسلمین کی جانب پروانہ وار متوجہ ہوا۔ نباہ گاہ راستان یعنی مشرق مہر خلافت کے آستان پر پہنچکر گوش زد ہوا کہ پردگیان حرم معتبر و دیگر مستورات حریم قدم اُس محبوب مسیحادم کے حوالی میں موجود اور انفاس قدسیہ کے گہرہائے لآلی زینت گوش دل بنانے میں مصروف ہیں۔ بجب ظاہر عقل ناتمام و فہم قاصر کا یہی فتوی تھا کہ یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ ؎

از در دوست چہ گویم بچہ عنوان رفتم ٭ ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

حسرت و یاس کی گٹھڑی سر پر رکھ کر چلو اور نماز عصر کے بعد تک تمام جسمانی کا انتظار با چشم اشکبار کرو۔ لیکن حضرت عشق نے ہمت مردانہ کو للکارا اور صبر مفتاح الفرج کو پکار کر ؎

یار کے در کو چھوڑ کر جانا ٭ مذہب عشق کے مخالف ہے

چنانچہ بڑھتی ہوئی تمنا اور ابھرتے ہوئے شوق کو بغل میں دبا کر نقش قدم کا ہمدم بنکر بیٹھ گیا اور اثر محبت کا نگران ہوا۔ ابھی منٹوں کی تعداد اکائیوں سے گذر کر دہائیوں تک نہ پہنچنے پائی تھی کہ رندان بادہ مست یعنی مستان جام الست آپہنچے عقل حیران تھی اور نقش عشق مجازی سر بگریباں کہ ایک معشوق کے سب عاشق ہیں لیکن رقابت کا نام نہیں نہ ایک کو دل میں دوسرے کی شکایت کا مقام ؎

خوشش تماشائے است گر بیند کسے ٭ بار قیبان آشنائی ہائے من۔

در یار پر ہجوم عاشقاں بڑھتے بڑھتے ایک نہیں کئی دہائیوں تک ممتد ہوگیا۔ اس مجمع عشاق کو دیکھ کر شاعروں کے خیالی معشوقوں کے ہجوم دلدادگان کی یاد آئی اور آتے ہی بہت شرمائی۔ کہ اس کیفیت کا نقشہ کوئی کیا کھینچ سکتا ہے۔ اور میرے کا شہو تعاود الکلام بیان بھی کہاں بیان کر سکتا ہے ؎ مال ز گنگوئی آیہ بحر اندر سبوئی آید

قصہ مختصر تا نیز ممسی در داجابت تک پہنچکر یکایک باریابی کی اجازت مسئولی اور خمیازہ کشوں کی جان میں جان آئی۔ سب سے پہلے اُس مطلع الانوار کے قریب جو پہونچا وہ عاجز اثم تھا نظر کیا اُسنے دل بیتاب کے ساتھ جو کام کیا زبان و بیان کی کیا مجال ہے کہ ادا کر سکے ع دل ما دست تو بی دا تم و دلبند دل من۔ ؎ بیکھو عشق میں عشقہ سی لیلیٰ کی بات ہے جو حصار میں تو کے ایک چشم زدن میں سرو کو قمریوں نے جمع کر دیا وہ تیوں نے گھیر لیا عصا فرودت ہوئی بعد حسب ایما جب سب بیٹھ گئے تو ارشاد گوہر ہوا کہ

"اللہ تعالیٰ کا مجھپر بڑا فضل ہے اس بیماری میں خدا تعالیٰ نے اپنی قدرتوں اور بندہ نوازیوں کے عجیب عجیب جلوے دکھلائے ہیں میں اس بیماری میں عادیکا بڑا قائل ہوگیا ہوں دعائیں مجھپر بڑا بڑا فضل کرتی ہیں میرے خدا نے مجھپر بڑے بڑے احسان کئے ہیں میرا جی چاہتا ہے خدا تعالیٰ مجھکو طاقت دے تو میں تمپر وہ انعامات بیان کروں جو خدا تعالیٰ نے مجھپر فرمائے ہیں۔ آج بھی مجھکو الہام ہوا ہے کہ "اغنی بفضلک عن من سواک" نیند کے لئے ڈاکٹر مجھے دوائی پلاتے تھے کہ کسی طرح نیند آجائے اور نیند نہیں آتی تھی آج میں نے دوا چھوڑ دی تو وہ گھنٹے نیند آئی۔ خدا تعالیٰ بڑا بادشاہ ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ میری نصیحت یاد رکھو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو اللہ تعالیٰ سے بڑی بڑی اُمیدیں رکھو یہ جو مشکلات آتے ہیں درجہ بلند کرنے کے لئے آتے ہیں ان مشکلات سے ہرگز مت گھبراؤ اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ یہ مختصر نصیحت ہے مگر ضروری ہے اور یاد رکھنے والی ہے معمولی نہ سمجھو اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہو اور تمھارا حافظ و ناصر ہو" (آمین)

میں کہ صرف دیدا میلہ ہی کو معراج سمجھتا تھا اس تخاطب اور ان ملفوظ قدسیہ کو صفحہ قرطاس پر اسیوقت محفوظ بھی کر نیوالا ہوا۔ سپاس نعمت باری تعالیٰ کا

مثیل صدیق

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے مثیل صدیق ہونے پر ایک لطیف عالمانہ مضمون لکھا ہے جس میں اگرچہ تمام ضروری امور پر مفصل بحث نہیں تاہم بطور نمونہ درج اخبار کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - مخدوم و مکرم بندہ جناب مفتی صاحب جیو السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ کہ جب سے ہمارے آقا حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح ہوئے ہیں تب سے عام طور پر سب کے دل گواہی دے اٹھے ہیں کہ حضرت صاحب مثیل صدیق ہیں اس خیال کی تصدیق روزمرہ کے واقعات پیش آمدہ سے بھی عموماً ہوتی رہتی ہے۔ میرے پاس ایک کتاب گلزار صدیقی ہے۔ جسمیں مجملاً خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کا بیان ہے یہ کتاب مولفہ مولوی حکیم عبد الوحید صاحب مرحوم مطبوعہ بخشی پریس کان پور ۱۹۰۲ء کی ہے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات کا حضرت ابوبکر صدیق رض کے حالات سے مقابلہ کرنے کے ارادہ سے اس کتاب کی ورق گردانی شروع کی۔ سرسری نگاہ سے مجھے حسب ذیل امورات میں حضرت خلیفۃ المسیح کی مشابہت کامل طور پر حضرت صدیق اکبر رض سے ثابت ہوئی جس سے مجھے کمال لطف آیا در اصل یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ خالص سونے کو خواہ سو دفعہ آگ دو۔ کتنی دفعہ کسوٹی پر رگڑو کسی طرح پر کھو ہر طرح سے اسکی بابت صدق کی ہی شہادت ملیگی۔

حضرت ابوبکر صدیق رض

(۱) اول المومنین میں سے تھے اور زمرۂ سابقون الاولون میں داخل تھے

(۲) جنگ بدر کے ۳۱۳ - اصحاب میں شامل تھے

(۳) آپ بلا چون وچرا ایمان لائے اور اسی وجہ سے صدیق کہلائے۔

(۴) قوم کے قریش تھے۔

(۵) عند الطلب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعانت اسلام کے واسطے اپنی تمام جائداد لاکر حاضر کر دی اور پیچھے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

(۶) حضرت خاتم الانبیاء کے بعد خلیفہ بلا فصل ہوئے

(۷) حضرت خاتم الانبیاء کی معیت میں اپنا وطن عزیز چھوڑ کر ہجرت اختیار کی۔

(۸) کتاب گلزار صدیقی کے صفحہ پر لکھا ہے "دوران بیعت میں بعض لوگوں نے جو اپنے خیالات ابوبکر صدیق کی خلافت پر ظاہر کئے تھے انکے جواب میں حضرت ابوبکر نے یہ تقریر کی قسم خدا کی کسی وقت رات دن میں میرے دل میں خلافت کا لالچ نہیں پیدا ہوا اور نہ کبھی میں نے خواہش کی اور نہ خدا سے ظاہر اور پوشیدہ دعا مانگی لیکن صرف فساد کے خیال سے میں نے قبول کر لیا مجھے اس خلافت میں کوئی راحت کی صورت نہیں گویا میرے گلے میں ایک ایسا پٹہ ڈالدیا گیا ہے جس کے تحمل کی قوت مجھ میں نہیں ہے۔ مگر خدا کی مدد سے"

(۹) خصائل کی بابت رسالہ گلزار صدیقی میں سے حسب ذیل اقتباس مندرجہ صلا غور کے قابل ہے۔ حضرت ابوبکر رض کی طبیعت میں انکساری اور سادگی غایت درجہ کی تھی اور ان مجمعوں میں جنمیں معززین اور متفنین کا جماؤ ہوتا تھا آمد و رفت عام لوگوں کے طور سے کرتے تھے۔ غریبوں اور بیکسوں کی حالت پر ہمیشہ آپ رحم فرماتے اور سختی میں کام آتے ایسے لوگوں کی روائتیں در پردہ خبر گیری کرنیکی اکثر مشہور ہیں۔ مدینے کے اطراف میں ایک عورت بڑھیا نابینا جسکو کہیں سے کچھ سہارا نہیں ملتا تھا۔ حضرت ابوبکر روزمرہ پوشیدہ اوس کے پاس جاتے تھے اور اسکو کھلا پلا کر اسکی حوائج ضروری کو پورا کر کے چلے آتے تھے علمی فضل و کمال آپکے ان فصیح بلیغ خطبوں سے اچھی طرح ظاہر ہے جو پہلے مذکور ہو چکے ہیں انکی ذہانت اور صیانت رائے کا اندازہ لوگوں کی جنگی انتظامات سے بخوبی ہو سکتا ہے آپکو تعبیر گوئی اور نسب دانی میں اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل تھا۔

(۱۰) حلیہ رسالہ گلزار صدیقی کے صفحہ ۶۲ میں حضرت ابوبکر رض کا حلیہ بدین الفاظ درج ہے "آپ کا جسم چھریرا اور قد لانبا تھا رنگ سفید مائل بہ زردی تھا پیشانی ابھری ہوئی آنکھیں اندر کو گھسی ہوئی تھیں رخساروں پر گوشت اس قدر کم تھا کہ چہرے پر رگیں نمودار ہو رہی تھیں اور ہاتھ کی انگلیوں پر بال بالکل نہ تھے ڈاڑھی کو مہندی سے رنگا کرتے تھے۔"

(۱۱) حضرت ابوبکر صدیق کا اصلی نام عبداللہ تھا اور صدیق لقب تھا لفظ عبد اللہ صدیق کے اعداد ابجد ۳۱۶ ہوتے ہیں ✦

حضرت مولوی نور الدین صاحب ادام اللہ فیوضہم

(۱) پہلے بیعت کرنے والوں میں ہیں

(۲) حضرت مہدی کی بابت حدیث نبوی میں یہ ایک نشان پیشگوئی کے طور پر مذکور تھا کہ مہدی موعود کے پاس ایک مطبوعہ کتاب ہوگی جسمیں مطابق تعداد اصحاب جنگ بدر کے اوس کے ۳۱۳ - اصحاب کا نام درج ہوگا چنانچہ حضرت مسیح موعود و مغفور نے بھی ایک کتاب میں ایک فہرست اوسوقت تک کے ۳۱۳ - اصحاب کی چھپوائی تھی حضرت خلیفۃ المسیح صاحب بھی اوس میں موجود ہیں۔

(۳) بلا چون وچرا کے صدیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے۔

(۴) قوم کے قریش ہیں۔

(۵) حسب منشاء حضرت مسیح موعود و مغفور کے اپنی تمام جائداد اشاعت اور [illegible] کیواسطے دیدی اور پیچھے کچھ نہ چھوڑا۔

(۶) حضرت خاتم الاولیاء کے بعد خلیفہ بلا فصل مقرر ہوئے۔

(۷) حضرت خاتم الاولیاء کی معیت و رفاقت اور خدمت اسلام کے واسطے اپنا وطن عزیز چھوڑ کر ہجرت اختیار کی

(۸) حضرت خلیفۃ المسیح صاحب عموماً تحریروں اور تقریروں میں بعینہ اسی قسم کے خیالات کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ خاص کر وہ تقریر جو آپنے ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کی شام کو جملہ انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری و پریزیڈنٹ ہائے کی موجودگی میں فرمائی تھی اوس کا ایک حصہ بعینہ یہی ہے۔

(۹) ان تمام امورات میں ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب بالکل حضرت صدیق کے لگ بھگ اور مشابہ ہیں تفصیل کے واسطے ایک دفتر چاہیئے۔ جن لوگوں کو حضرۃ خلیفۃ المسیح صاحب کی ہمنشینی کا شرف کبھی حاصل ہوا ہے۔ وہ ان تمام صدیقی خصائل کو حضرت خلیفۃ المسیح میں جلوہ گر پاتے گئے اور پاتے ہیں۔

(۱۰) حلیہ کی مطابقت معلوم کرنیکے واسطے صرف حضرۃ خلیفۃ المسیح کے جمال کی ضرورت ہے پھر فیصلہ کر لو کہ کیا حضرت خلیفۃ المسیح کا حلیہ قالب تحریر میں لانے کے واسطے الفاظ مندرجہ حلیہ حضرت ابوبکر صدیق کے ماسوا کسی اور لفظ کے استعمال کرنیکی ضرورت ہے ہرگز نہیں بلکہ میرے خیال میں تو اگر حضرت ابوبکر رض کا فوٹو اسد [illegible]

(۱۱) نور دین کے عدد بھی بالکل ۳۱۶ ہیں ✦

(۱۲) لفظ مثیل صدیق کے عدد ۸۷۴ ہیں اور لفظ خلیفہ مہدی کے عدد بھی ۸۷۴ ہیں جس سے یہ سوال حل ہو جاتا ہے کہ [illegible]

خواجہ صاحب کا لیکچر شبان المسلمین سیالکوٹ مین

برادرم سلمہ ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ ہزار ہزار شکر خداتعالے کا اور ہزار ہزار مبارک آپ کو کہ امسال ہمین خوق العادت کامیابی خداتعالے نے عطا کی ۔ مین نے یہ اس لئے آپ کو لکھا ہے کہ یہ آپ کا وطن ہے ۔ (یہ خط ایک دوست کا مولوی صدرالدین صاحب کے نام ہے)

اللہ اللہ ایک دن وہ کہ جب جماعت علی کے حکم پر لوگ احمدی جماعت کو پتھر مارین اور اس شخص کے کہنے پر ہمارے جلسہ مین شریک ہونا کفر اور عورت کے طلاق کے برابر سمجھین ۔ اور اس کے لغو حکم کے سچ ہونے پر یقین رکھین ۔ پھر وہ دن کہ جناب خواجہ صاحب کے پہلے لیکچر پر کچھ غلط فہمیان دور ہونی شروع ہون ایک جماعت انھین مدعو کرے دوسرے اس کے رفیق مخالفت کرین ۔ پچھلے سال مین جس دن خواجہ صاحب کا لیکچر ہوا اسیوقت وہ اکھاڑہ مسجد مین لگا کر لوگون کو شمولیت سے روکے مغلظات سے اپنا وعظ سجائے اوس کے بعد وہ دن بھی آیا کہ لوگون نے اوس کے اس غلو کو ناپسند کرنا شروع کیا اور آج وہ دن ہے کہ اوس کے اثر کے مقابل احمدیت کی کامل فتح ہو ۔ پرسون شبان المسلمین مین شاید آٹھ یا نو ہزار کا مجمع تھا ۔ سیالکوٹ سے بارہ بارہ کوس سے لوگ موجود تھے اور ایک عاشقانہ انتظار کے ساتھ ایک احمدی کی باتین سننے آئے ۔ ۲ بجے دن سے لے کر مختصر وقفون کے بعد رات کے دس بجے تک خواجہ صاحب مکرم نے اون کو باندھے رکھا ۔ پورے ساڑھے چار گھنٹہ تقریر ہوئی اور اون کا شوق اور بیٹھے رہنا برابر یکسان رہا ۔ ذلک فضل اللہ میرے نزدیک جماعت علی کے اثر پر پوری موت وارد ہو چکی ہے ۔

اس موقع پر آنحضرت کی کاملیت اور ان کے خاتم النبیین ہونے کا اور سابقہ نبوتون اور کتابون کے ناقص ہونے کا ایک نیا پیرایہ اور نئی دلیل بہارشتہ خواجہ صاحب کو مولائے کریم نے عطا فرمائی جن کو آپ کی دلچسپی کے لئے خلاصۃً لکھتا ہون ۔ کہ جب سب کتابین خدا کی طرف سے ہین اور خدا عالم الغیب بھی ہے وہ آیندہ تنازعات سے بھی واقف تھا ۔ سب کتابون مین سے صرف قرآن کا آخر آکر اکملت لکم دینکم کا دعویٰ کرنا اور باقیون کا اس قسم کا دعوےٰ نہ کرنا یہ امر ایک ایسا ہے کہ جس کی طرف بعض متکلمین اسلام نے تو پہلے بھی توجہ دلائی ہے لیکن مین یہ سوال پوچھتا ہون کہ ہر ایک صاحب شریعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دنیا کو شریعت دیکر پھر کسی اور کے بعد آنے کا وعدہ اور خبر دی ہے کسی نے اوس بعد مین آنے والے کو اپنا بیٹا کسی نے اس کو اپنے سے بہتر کہا کر موسیٰؑ نے اپنا بیٹا سلیمانؑ نے اپنے سے افضل مسیحؑ نے اوس الحق کا آنا اپنے جانے پر منحصر رکھا ۔ کرشن نے اپنا ہی آنا دوبارہ بتلانے اور بدھ نے اور بدھون کا آنا ۔ پرانین ہندو بزرگون نے تو اوتارون کے بعد ایک اور اوتار کا انتظار کرنا ۔ اب ان وعدون اور پیشگوئیون کے جو معنی ہو معنے کر لو ۔ ان سب شارعین نے شریعت دیکر اور پھر ایک اور کا وعدہ کر کے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ وہ شریعت کی تکمیل نہین کر سکے اگر وہ کمل کر گئے ۔ تو پھر وہ آنے والے کا کیون دنیا کو انتظار کراتے ہین ۔ اگر اوس نے کچھ نہین کرنا یا کوئی نئی بات نہین تبلانی تو پھر اوس کے آنے کی پیشگوئیان کیون کی گئیں الغرض ان بانیان مذہب نے یہان سے رخصت ہونے پر کسی آنے والے کا پتہ بتا کر یہ تسلیم کر لیا کہ شریعت کا دروازہ بند نہین ہوا ۔ اب بالمقابل دیکھنا ہے کہ قرآن اور ملہم قرآن کیا کہتا ہے ۔ کتاب کہتی ہے ۔ اکملت لکم دینکم اور ملہم کے متعلق کہتی ہے ۔ خاتم النبیین ۔

اب وہ خود کیا کہتا ہے ۔ لانبی بعدی ۔ کیا وہ موسیٰ کی طرح کہتا ہے کہ مجھ سا انسان شریعت لیکر آویگا کیا وہ عیسیٰ کی طرح کہتا ہے کہ مجھے جانے دو ۔ تاکہ آنے والا شریعت کو کمل کرے وہ تو کہتا ہے کہ شریعت ختم اور لانبی بعدی ۔

اس اصول کو سامنے رکھ کر آپنے بہت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی اور جب دیکھا کہ سامعین نے اس بات کو سمجھ لیا ہے ۔ ... تو کہا اس میری بحث پر یہ اعتراض ہے کہ نبی عربی نے بھی تو ایک المسیح الموعود کی خبر دی ہے اس کا کیا جواب ہے ۔ [illegible] اس موقعہ کو سامنے رکھ کر آپنے کل احادیث پڑھین ۔ اماکم منکم پر زور دیا اور فرمایا کہ وہ کوئی نبی نہین ہو گا بلکہ امتی ہو گا ۔ کچھ منٹ بحث کر کے پھر کہا کہ ممکن ہے کہ غیر مسلم صاحبان فرما دین ۔ کہ شاید حدیثون مین کچھ اور ہو تو سب سے بہتر یہ ہے کہ اون لوگون سے دریافت کرو ۔ کہ جنھون نے اس زمانہ مین ایک شخص کو مسیح موعود مان لیا ہے آیا وہ اسے ایک مستقل نبی مانتے ہین یا خادم شریعت محمد ... اس بات کو پیش رکھ کر آپنے کہا کہ بہتر ہے ۔ کہ مین اپنا عقیدہ بھی بیان کر دون ۔ کہ مین مرزا صاحب کو کیا مانتا ہون ۔ یہ واقعات اور یہ منطقانہ قضایا بھی خدا نے ایسے پیدا کر دئے ۔ کہ ہر شخص ... دل سے ملتمس تھا آپ اپنے عقیدہ کو کھول کر بیان کر دین تاکہ غیر مسلم یہ یقین کرین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس آنے والے کا پتہ دیا ۔ وہ ایک غلام احمد اور خادم محمد ہو گا الغرض اس تقریب سے آپنے ساری کی ساری غلط فہمیان جو جماعت علی نے ہمارے متعلق پھیلائی ہوئی ہین اون کو دفعیہ کیا ۔ پھر آپنے یہ کہا کہ حضرت مرزا صاحب کا ان [illegible] نیا شیدائی مرزا ہوا یا خادم تعلیم محمدؐ ہوا اس عنوان سے آپنے اپنی گذشتہ اور موجودہ زندگی کا نقشہ کھینچا ۔

الغرض پورا پونا گھنٹہ اس پر بحث کی اور اس طرز پر جو حدیثون مین لکھا ہوا مسیح کے متعلق تھا وہ تبلایا جو مرزا صاحب کا دعویٰ ہے وہ بتایا جو اون کے قبول کرنے سے فایدہ ہو سکتا ہے وہ تبلایا ۔

عجیب شان الٰہی ہے کہ سب سن رہے ہین اور خوش ہو رہے ہین اور کہتے ہین کہ بلا سے جو اس کی مرضی ہے ۔ کہے جب تک یہ نہ کہے گا تب تک وہ اعتراض جو اور انبیاء پر نازل ہوتا ہے ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی وارد ہو گا ۔

(ایک حاضر الوقت)

شیعہ ڈاکٹر محمد عسکری صاحب

نہایت شوق سے محلہ مفتی گنج لکھنؤ سے انجمن احمدیہ مین رونق افروز ہوئے اور اس سلسلہ عالیہ کی نسبت تحقیق اور تفتیش کرتے رہے پھر آپنے کمال رغبت مطالعہ ریویو آف ریلیجنز کا کیا پڑھ کر فرمایا کہ بے شک حضرت مرزا صاحب (غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) خدا ہی کی طرف سے تھے ۔ یقیناً کوئی راستباز انسان اون کا منکر نہ ہو گا اس لفظ منکر پر اس عاجز نے اون سے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ اس قرآن کے منکر ہین کہ جو اہل سنت کے ہاتھون مین ہے کیونکہ اہل تشیع کو مولوی عبدالشکور صاحب اپنے اخبار النجم ۷ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۷ ہجری مین منکر و منحرف قرآن کا بتاتے ہین اس بارے مین آپ کیا فرماتے ہین یہ سنکر فوراً آپنے علمائے اثنا عشری لکھنؤ کو استفتاء تحریر فرمایا کہ جس کی نقل حسب ذیل ہے ملاحظہ ہو ۔

ما قولکم مدظلکم

(محمد عسکری صاحب) قرآن مجید مروج سے زاید اور بھی قرآن تھا اور جو تھا وہ کیا ہوا اور بعض حضرات جو سورہ علی نامہ و فاطمہ وغیرہ پڑھتے ہین اون کا پڑھنا یا سننا من حیث القرآن جائز ہے یا حرام ۔ بینوا و توجروا ۔ دستخط محمد عسکری صاحب

جواب از مجتہد العصر لکھنؤ) موجودہ قرآن مجید بلاشک قرآن ہے اور جو اخبار آحاد تحریف کتب شیعہ مین مندرج ہین وہ معمول بہا نہین ہین بلکہ بعض ماول و بعض مطروح ہین اور سورہ مذکورہ کو من حیث القرآن پڑھنا اور سننا جائز نہین ۔ واللہ اعلم

مہر ۔ سید احمد صاحب عفی عنہ ۔ لکھنؤ ۔

اسمہ سبحانہ

(۲) قرآن مجید سے کسی سورہ کا کم ہونا ثابت نہیں اور سورہ علیؓ و فاطمہؓ وغیرہ کا جزو قرآن ہونا یا کلام خدا ہونا غیر مسلم ہے۔

مُہر نجم الحسنؒ صاحب مجتہد العصر لکھنؤ

(۳) اس قرآن مجید سے جو مروج ہے زائد ہونا ثابت نہیں ہے۔ اور سورہ علیؓ و فاطمہؓ وغیرہ جو مرقع قرآن میں نہیں ہیں اُن کا ثبوت نہیں ہے۔ اور من حیث القرآن پڑھنا اور سُننا اُن کا جائز نہیں۔

مُہر سید آقا صاحب لکھنؤ۔

(۴) بعد سلام واضح رائے ہو کہ آپکا عنایت نامہ پہنچا تمام شیعوں کا اعتقاد قرآن موجود کی نسبت یہ ہے کہ جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے

دستخط شبیر حسنؒ عفی عنہٗ لکھنؤ۔

خاکسار کبیر الدین احمدؐ احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بشیرت گنج لکھنؤ۔

مباحثہ گوجرہ

گوجرہ سے ایک دوست آیا تھا کہ وہاں کوئی مولوی محمد عظیم آیا ہُوا ہے۔ کہتا ہے بلاؤ کوئی مرزائی مولوی ہمارے ساتھ مباحثہ کرے۔ یہاں سے مولوی حافظ روشن علی صاحب اور مولوی شیخ غلام احمد صاحب بھیجے گئے۔ لاہور سے مولوی غلام رسول صاحب وہاں پہنچے وہاں جاکر معلوم ہوا کہ کوئی مولوی احمد دین صاحب علاقہ چکوال سے بھی آئے ہیں اور بہت گندی زبان کے ساتھ سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں وعظ کر رہے ہیں۔ جاتے ہی ہمارے علماء نے علماء مخالفین کے نام متعلق شرائط مباحثہ ایک خط لکھا اور بدیں خیال کہ وہ مولوی بھی عربی جانتے ہونگے خط عربی زبان میں لکھا جو غالبًا وہاں کسی سے پڑھا اور سمجھا نہ گیا۔ اسواسطے اس کا جواب اردو میں بھی نہ آیا۔ دوبارہ اُردو میں خط لکھا تو اس شرمندگی کی وجہ سے کہ پہلے خط کا جواب نہیں دے سکے اس کا بھی جواب دینے سے انکار ہوا اور زبانی کہلا بھیجا کہ ہم مسئلہ وفات مسیح پر بحث نہیں کرتے عرض کی گئی کہ اچھا یہی لکھ دو۔ پھر اور مضمون بحث کرنے کے واسطے مقرر ہو جائیگا۔ مگر کچھ لکھ کر دینے سے انکار کیا۔ چونکہ آج کل کے مولویوں کا اعتبار نہیں ابھی بات کرتے ہیں ابھی پھر جاتے ہیں اس واسطے بغیر تحریر کرائے اُن سے مباحثہ مناسب نہ جانا گیا۔ شہر کے معززین نے بھی حفظ امن کا ذمہ نہ لیا۔ مولوی صاحبان حسن نیت تو رکھتے ہی نہ تھے جو تحریری شرائط کرکے تحریری مباحثہ کرتے اس طرح ٹال ٹول کرکے گریز کر گئے۔ ہمارے علماء نے اپنے طور پر چند پُراثر وعظ کئے تین آدمی سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل ہُوئے۔ شیخ حسین بخش صاحب میاں احمد دین صاحب و میاں کبیر الدین صاحب۔ بہرحال مخالفین کی شور اشوری میں حق کا فائدہ ہو ہی گیا۔ مخالف مولویوں کو بھی چند روز لوگوں کو بھڑکانے کے صلہ میں دنیوی فائدہ کچھ ہو ہی گیا ہوگا۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار بھی مخالفین کے زمرہ کے مولویوں میں شمولیت حاصل کرنے کے واسطے وہاں تشریف فرما ہُوئے تھے اور وعظ کرتے رہے اور یہ نیک تحریک اُنھیں نے کی تھی کہ حضرت عیسیٰ مرگیا تو کیا زندہ رہا تو کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے صاف ہی کیوں نہ کہدیا کہ وہ اُسے مرا ہوا جانتے ہیں الله تعالیٰ وہاں کی انجمن احمدیہ کے میر مجلس ڈاکٹر جلال الدین صاحب اور سکرٹری بابو محمد رشید صاحب و دیگر برادران کو جزائے خیر دے جو بڑے جوش کے ساتھ دین حق کی اشاعت میں مصروف رہتے ہیں۔

سرجوش

(چودھویں کے چاند کی یاد رات کی تاریک گھڑیوں میں)

پھر وہی ہو ساقی مہ وش وہی ساغر چلے
پھر وہی ہو تیز دیکاں پھر وہی خنجر چلے

زخم آئے ہر گئے کوئی نمک ریزی کرے
پھر وہی تیغ نگاہ یار اس دل پر چلے

پھر وہی ہوں حُسن کے بازار کی سرگرمیاں
پھر وہی سودا نری سودا کا او دلبر چلے

پھر وہی باتیں وہی گھاتیں وہی راتیں ملیں
پھر وہی ہو بزم ساقی پھر وہی ساغر چلے

پھر وہی ہوں رونقیں میخانۂ توحید میں
بادۂ عرفاں بدست ساقی کوثر چلے

پھر ہماری دشمنوں کے سر پہ کالی رات ہو
پھر نسیم صبحدم بستان احمد پر چلے

پھر ہماری چشم تر ہو اور جگر میں سوز ہو
پھر دعا ہائے دل مضطر کا اسٹیمر چلے

پھر دیار یار کے پیغام پہنچائے کوئی
پھر وہی ٹیلگرام حضرت داور چلے

پھر کوئی خضر طریقت پھر کوئی رہبر ملے
پھر ہمارے آگے آگے کوئی پیغمبر چلے۔

فرقت محبوب میں اب یہ ہمارا حال ہے
رات بھر جاگا کئے تڑپا کئے دن بھر چلے

خوبرو اُس ساد کھادے کوئی ہو کر سیم تن
پورب پچھم چلے دکن چلے اُتر چلے

کشور دل بیچتا ہوں اک نگاہ ناز پر
جنس ارزاں ہو مری ہاں کوئی سوداگر چلے

تیری محفل میں تو بیٹھے بیٹھے جی اُکتا گیا
کچھ نہ کچھ چلتا رہے ساغر چلے خنجر چلے

اے اکمل کی دعا یا ربّنا وَارحمنا
پھر ہمارے ساتھ تم ایک نور کی چادر چلے

ایک ضروری تردید

جب سے پریس ایکٹ بنا ہے اور گورنمنٹ کے خلاف کوشش کرنے میں بعض ہندو سرایاب ہُوئے ہیں۔ اِن کی توجہ مسلمانوں کی طرف ہے۔ اور وہ اپنے اخبار کی اشاعت غالبًا اسی میں سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے متعلق جھوٹ سچ خبریں بلاتحقیق چھاپ کر ان کی دل آزاری اور اپنے اخبار کی گرم بازاری کیجاوے جو بہت ہی قابل افسوس امر ہے۔ ہر ایک ایسا واقعہ جس میں کوئی نہ کوئی پہلو مسلمانوں کی ایذارسانی کا نکل سکے اسکو نمک مرچ لگاکر شائع کرنا اپنا فرض خیال کیا جاتا ہے۔ ہندوستان مطبوعہ ۱۰۔ فروری ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۱۰ پر ایک ڈاکٹر کا مقدمہ۔ دوسرے ڈاکٹر پر کے عنوان سے ایک نوٹ چھپا ہے جس میں سول ہسپتال کے مرزائی سب اسسٹنٹ سرجن کی عزت پر حملہ ہے۔ ہم نے اسبارہ میں تحقیق کی تو معلوم ہُوا کہ واقعہ پولیس ڈسپنسری کا ہے۔ سول ہاسپٹل کا نہیں ہے۔ وہ ڈاکٹر احمدی ہرگز نہیں نہ اس کی جماعت سے اس کا کسی قسم کا تعلق ہے۔ وہ شخص نیا آیا ہوا بھی نہیں بلکہ مدت سے اس جگہ ہے۔ پس کسی کی عورت کا اغوا ہُوا یا نہیں یہ علیحدہ بات ہے لیکن کسی احمدی کے ناموس پر حملہ ایک خوفناک غلطی ہے جس کی ہندوستان کے ایڈیٹر کو فوراً تردید کرنی چاہئے۔

الہ آباد والی تقریر کی مزید اشاعت

برادرم مفتی صاحب السلام علیکم۔ ذیل کی سطور اپنے اخبار میں جگہ دیدیں۔

مجھے پہلے یقین تھا کہ یہ تقریر احمدی نکتہ خیال سے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اور اس کی کثرت سے مانگ ہوگی اسلئے میں نے نو ہزار اردو کی اور پانچ ہزار انگریزی کاپیاں چھپوائیں اور آج ان میں سے میرے پاس صرف ایک ہزار سے کچھ زیادہ کاپیاں اردو۔ انگریزی رہگئی ہیں وہ میز اس لئے رکھ چھوڑی ہیں کہ آئے دن کے طلبی کے جواب میں ایک ایک دو دو بھیجدوں اس اشاعت کا متحمل میں اور میرے چند دوست ہوئے ہیں جنکو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ اگر ہمارے دوست اس کو آئندہ اور چھپوانا چاہتے ہیں جیسے کہ مجھے خطوط سے معلوم ہُوا تو بذریعہ مفتی صاحب قادیان میں چھپوالیں یا میری معرفت لاہور میں اردو یا انگریزی ایکہزار کاپی پر قریبًا نو یا دس روپیہ کے خرچ ہوتے ہیں ہاں مینے بعض ہندو اصحاب کی تحریک پر انتظام کیا ہے کہ اسکو ہندی اور بنگالی میں طبع کرایا جاوے۔ والسلام (کمال الدین لاہور)

علیگڑھ سے ایک دوست کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ خواجہ صاحب کی تقریر کی طرح مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی تقریر بھی جو الہ آباد میں سنائی گئی تھی چھاپ کر کثرت سے شائع کی جاوے۔

ضرورت محرر۔ ایک محرر کی ضرورت ہے جس کے ہر دو خط انگریزی و اردو [illegible] (ایڈیٹر بدر)

ضرورت نکاح

ایک شریف خاندان کی دو نوجوان لڑکیوں کے لئے جنکی عمر ۱۴ - ۱۵ سال ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ درخواست کے ساتھ ۲/ کے ٹکٹ آویں کسی صاحب کو پتہ نہیں بتایا جاویگا۔ درخواستیں مشتہر کے پاس پہنچادی جائینگی۔ درخواست کنندہ کو مشتہر کا ایڈریس دیا جائیگا۔ اس سے زیادہ بدر کوئی ذمہ واری نہیں

العزیز بلند علمی - ادبی - اسلامی ماہوار رسالہ عام سے سالانہ

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی کارڈ جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ذکر ہے نمونہ بھیجنے پر ۱۰ عدد ۸ ہزار در ۱۲ محصولڈاک وی پی -

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ - ملائکہ - الیوم الآخر - انبیاء و کتب تمام ارکان اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔ قیمت ۱۲/

خاص رعایت

حضرۃ کی نورانی تحریریں معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲/ رعائتی ۱/

خطاو حضرت کی تقریر رعایتی ۱/ قیمت ۸/ رعائتی ۴/

سلک مروارید حصہ اول و دوم اصلی قیمت ۸/ رعائتی ۴/

مکتوبات احمدیہ اصلی قیمت ۸/ رعائتی ۴/

سات پارے ترجمۃ القرآن از ۲۴ تا ۳۰ - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اس زمانہ میں عجیب تفسیر اصلی قیمت ۱۰/ رعائتی ۵/ - اس قیمت پر صرف ہمارے دفتر بدر سے ملیگی - (مینیجر اخبار بدر قادیان)

براہین احمدیہ اصلی قیمت ۵/ رعائتی ۲/۸ - **درثمین مکمل** اردو مجلد ۵/ درثمین مکمل فارسی قیمت ۸/ غیر مجلد ۳/

ست احمدیہ	۱۲/	کفارہ	۳/
القول الصحیح	۱/	معیار الصادقین	۳/
کاسر غلام رسول	۱/	کاسر الدواد	۱/
نظم مستورات	-/	شہادۃ الفرقان	۲/
سر الشہادتین	۱/	جام شہادۃ	۱/
شرائط بیعت ۵ کے ۲۵ ۔ ۵۰ کے ۷/ ۔ اس سے کم فی کاپی		کتاب الصیام	۱/
		صحیفہ آصفیہ	۲/
عصمت انبیاء	۱۰/	غلامی	۳/

تفسیری نوٹ ۲۳ پارے ۱۰/ **عیسائی مذہب** -/
از درس حضرت امیر المومنین ۵۰ **ضرورت زمانہ** ۸/
اسلام کی پہلی کتاب ۱۲/ **رویاء صالحہ** ۴/
شہادۃ آسمانی حصہ اول ۵/ **کرشن لیلا** ۱/
حصہ دوم ۲/ **السر المکتوم** ۵/
ظہور المسیح ۲/ **فتح الدین** ۴/
البرہان الصریح ۲/ **مباحثہ رامپوری** ۲/
مجموعہ فتاوی احمدیہ حصہ اول و دوم و سوم بقیمت رعائتی **حشمۂ مسیحی** ۳/
الاستخلاف ۳/
سورۂ کوثر سید ۱/ **شرح نہ کلنک درشن** ۸/

ایک مولوی صاحب کی ضرورت

ملک عادل شاہ صاحب احمدی ساکن ترنگزئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور لکھتے ہیں کہ مدرسہ کے واسطے ایک متدین خلیق مولوی صاحب کی ضرورت ہے جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف ہوں۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ براہ راست ملک صاحب کے ساتھ خط و کتابت کر کے طے کرلیا جاوے۔ اگر درخواست معرفت دفتر بدر ہو تو ۲/ کے ٹکٹ ساتھ آنے چاہئیں۔

ایک انٹرنس پاس کی ضرورت

ایک انٹرنس پاس مسلمان کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری سکول کی جماعتوں کو تعلیم دے سکے تعلیم دینے کا تجربہ رکھتا ہو یا جونیر سرٹیفیکٹڈ ہو۔ درخواست شیخ نور احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر پریسیڈنٹ مجلس اسلامیہ ہزارہ (ایبٹ آباد) کے نام آنی چاہئیے مشاہرہ مبلغ ۳۰ ہے۔ احمدی کو ترجیح دیجاویگی۔ درخواست معہ نقول اسناد مصدقہ کے آنی چاہئیے۔

اجازت

ڈاکٹر شیخ محمد امین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ کوجو جماعت احمدیہ کے مخلص نوجوان ہیں اور اُنھوں نے ابتغاء مرضات اللہ چندہ فراہم کرنے کی تکلیف گوارہ کی ہے رسید بکیں اس مطلب کے لئے دیجاتی ہیں اور چندہ وصول کرنے کی اجازت دیجاتی ہے ہمیں اُمید ہے کہ احباب اُنکو چندہ دیکر اُن کی حوصلہ افزائی فرماوینگے - اور اُن کو ثواب لینے کا موقعہ دینگے۔

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ)
قادیان

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ہے ۳/

جب کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی معلوم ہوتا تو یہ تکلیف ہی کیوں اُٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور نیکر گھر پال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۲ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے والے کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کا ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ)
مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگواکر ملاحظہ فرماویں۔

صابن سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس مبلغ ۴/ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اُٹھاویں شرائط حسب ذیل ہیں - صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ بھی و چند صرف چند منٹ میں طیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۴/ میں روانہ ہوگی۔
(۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب
(۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجائیگی - (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کرنا ہوگا کہ بعد اجازت میری ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی سوا نہ کرنا ضروری ہوگا
المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب آفس کھوڑ ڈیا نوالہ (ضلع گوجرانوالہ)

مفرح یاقوتی طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی مصدقہ ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مقوی معدہ اور مقوی بدن ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی و ناطاقتی کو دور کر دیتی ہے دفتر اخبار بدر سے باوائے قیمت نقد مبلغ للعہ بذریعہ وی پی قیمت طلب کریں

ربنا اٰتنا فی الدنیا

سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ — مرزا غلام احمد — مسیح وقت و مہدی
Reg No L
CCLXXXVIII

۲۲ صفر ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ پھاگن

جلد ۱۰ — نمبر ۱۷

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم — نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

درس قرآن مجید شروع ہو گیا

قرآن کے درس کے لئے جسقدر احمدی احباب بیتاب تھے اس کا اندازہ کسی قدر اُن بعض اشعار سے بھی ہو سکتا ہے جو ۱۶ فروری کے بدر میں چھپ چکے ہیں۔ ۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء سے یہ سلسلہ بند تھا اسکے بعد فوری حادثہ کی وجہ سے کچھ مدت تو بہت پریشانی رہی۔ پھر جب مولانا امیر المؤمنین کی طبیعت میں افاقہ ہوا تو عرض کیا گیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"ترکستان میں ایک بزرگ تھے۔ قحط سالی اور بارش کی کمی تھی۔ لوگوں نے اسنے عرض کی حضور بارش کے لئے دعا فرمائیں۔ بزرگ موصوف نے اپنے ایک خاص الخاص مرید کو حکم دیا کہ میرے سامنے سے چلے جاؤ اور کبھی مت آؤ جب تک بارش نہ ہو جائے۔ وہ خادم چلا گیا اور دعا کرتا رہا کہ اے مولا بارش کر دے میں تو اپنے پیر کے ملنے سے بھی رہ گیا۔ اُس کے اضطرار کے باعث دعا قبول ہوئی اور بارش ہو گئی۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ اضطرار پیدا ہو اور دعائیں کی جائیں۔"

اس کے بعد پھر زخم کو چیر دینا پڑا اور ماشر بالکل آیا۔ پھر خدا کے فضل سے افاقہ ہوا تو خدام کی گذارش قبول فرما کر حضور نے اس سلسلہ کے اجرا کا ارشاد صادر کیا۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب واقعی اس تدریس کے اہل ہیں۔ آپ کو قرآن مجید میں ربط آیات کا اللہ نے ایک خاص علم دیا ہے۔ آپ نہایت شرح و بسط کے ساتھ لفظ لفظ قرآن کی تفسیر فرماتے ہیں اور وہ وہ معارف و حقائق بتلاتے ہیں کہ بے اختیار زبان سے سبحان اللہ۔ جزاکم اللہ اور اللھم صل علیٰ محمد نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا سرور کے علم و عرفان صحت و عافیت میں ترقی دے۔ اور ہمیں توفیق بخشے کہ توجہ کے ساتھ اس سلسل تقریر و تفسیر کو کامل بالقرآن بنیں۔

اگلے اخبار کے ساتھ انشاء اللہ سالانہ ضمیمہ درس شامل کیا جاویگا۔

غلطی کی اصلاح

اخبار بدر مطبوعہ ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء میں مضمون مباحثہ گوجرہ میں بجائے مولوی ظفر علی ایڈیٹر زمیندار کے حافظ ظفر علی ایڈیٹر رسالہ انوار صوفیہ پسرور و مرید جماعت علی شاہ چاہیے۔ اور بیعت شدگان کے نام یہ ہیں۔ شیخ حسین بخش۔ چودھری محمد دین و کرم دین۔ (رشید از گوجرہ)

حضرت خلیفۃ المسیح

پیارے مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے۔ زخم صرف ایک ثلث باقی رہ گیا ہے۔ ہڈی کا ایک ... سیاہ رہنے ... باقی سب بھر آ گیا ہے۔ زخم رات کو بسبب سوء ہضم کے کچھ تکلیف ہو گئی تھی جو خدام سے کسی قدر کھانے میں بے احتیاطی ہو جانے کا نتیجہ تھی۔ مگر الحمد للہ اسوقت طبیعت بہت اچھی ہے۔ طاقت بتدریج آ رہی ہے۔ اب حضرت خود کھڑے ہو جاتے ہیں اور کسی آدمی کے سہارے سے خود اندر سے باہر اور باہر سے اندر تشریف لیجاتے ہیں۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔ (عاجز ڈاکٹر بشارت احمد عفی اللہ عنہ ۲۱ فروری ۱۹۱۱ء)

ارشاد الامیر

مرتبہ ڈاکٹر صاحب

فرمایا بیوی کی غلطیوں کو بھول جانا چاہئے۔ اگر غلطیاں یاد رکھی جائیں تو دل میں رنجش آ جاتی ہے اور یہ حسن معاشرت کے خلاف ہے۔ فرمایا کہ جب روح جسم خاکی سے علیحدہ ہوتی ہے تو وہ اپنے ساتھ ایک نیا جسم لیکر نکلتی ہے جو ہر ہر عضو سے نکلتا ہے۔ میں نے ایسے جسم خود دیکھے ہیں۔ ایک شخص کو جو اس وقت زندہ موجود ہے اُس کو میں نے دیکھا اُس کا جسم خنزیر کا ہے۔ ایک ہی وقت میں اُس کا ظاہری جسم اور خنزیر والا جسم اپنے چار پیروں پر چلتا دیکھا ہے۔ پہلے میں اُس کو نیک آدمی سمجھا کرتا تھا یہ حالت دیکھ کر خیال بدل گیا۔ بیماری کی حالت میں کلورو فارم سونگھانے سے جو بیہوشی ہوتی ہے اُس میں بیہوشی ہوتی ہے۔ اُس میں اعصاب پر اثر پڑتا ہے اور احساس کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان باطنی اجسام کو دیکھ نہیں سکتا۔ مگر موت کی حالت جدا ہوتی ہے۔ اہل کشف لوگوں نے کسی شخص کی موت کے وقت ایسا جسم نکلتا مشاہدہ کیا ہے۔ مگر جب یہ نظارے خدا دکھاتا ہے تو ایسے لوگوں میں ستاری کی شان بھی رکھ دیتا ہے۔ پھر وہ میت کا پردہ فاش نہیں کرتے۔ ہر ایک کے جسم کی حالت جدا ہی دیکھی ہے۔ اگر سناؤں تو بڑا وقت چاہتا ہے۔ خدا کی غریب نوازی اور رحمت بہت وسیع ہے وہ جسکو چاہے معاف کر دے۔ اس لئے ان باتوں کو بتانے میں احتیاط لازم ہونی چاہئے۔ فرمایا صحت کی دعائیں تو بہت ہوئی ہیں اور صحت الحمد للہ حاصل ہو گئی۔ صحت کی دعا کے ساتھ طاقت کی دعا بھی ہونی چاہئے۔

بقایا داران اپنا اپنا بقایا ادا فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہ

چند دن کا ذکر ہے کہ صبح کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اُس کا ایک حصہ گرا رہے ہیں اور اُس محل کے پاس ایک میدان ہے۔ اور اُس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں اور بڑی سرعت سے اینٹیں پاتھتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیسا مکان ہے اور یہ کون لوگ ہیں۔ اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں۔ تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اس کا ایک حصہ اس لئے گرا رہے ہیں تا پُرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں۔ اور یہ لوگ اینٹیں اس لئے پاتھتے ہیں تا اس مکان کو بڑھایا جائے اور وسیع کیا جائے یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کی طرف تھا) اُسوقت دل میں خیال گذرا کہ یہ پتھیرے فرشتے ہیں اور معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے بلکہ فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ جو کوئی کسی کام میں اُسے مدد دیتا ہے تو وہ اس کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے تو اگر ہم اسوقت ملائکہ کے کاموں میں مدد دینگے جو خود اپنی ہی مدد ہے تو ضرور ہے کہ ملائکہ کا ہم سے خاص تعلق ہو جائے اور اس تعلق کی وجہ سے خود ہمارے نفوس کی بھی اصلاح ہو اور ملائکہ ہمارے دلوں میں کثرت سے نیک تحریکیں شروع کر دیں چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں دو تحریکیں پیدا کیں کہ جن سے سلسلہ کی خدمت مدِنظر ہے۔ ایک تو یہ کہ طاعون شروع ہے اور اب کے سال بہت بڑھیگا اس لئے ایک اشتہار دیا جائے کہ جس میں لوگوں کو اس سلسلہ کی دعوت دیجائے اور چونکہ اس موقعہ پر لوگوں کے دل نسبتاً زیادہ سخت نہیں ہوتے اس لئے اللہ تعالیٰ چاہے تو بہت فائدہ ہوگا اور یہ اشتہار ہزاروں کی تعداد میں کثرت سے بلاد ہند میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ یہ اشتہار میں نے لکھکر چھپنے کے لئے دیدیا ہے جو چند دنوں تک ہی طیار ہو جائیگا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ احمدی احباب خصوصاً جن علاقوں میں طاعون کا زور ہو اُس اشتہار کی کثرت سے اشاعت کرینگے اور جن کے دل میں اللہ تعالیٰ یہ تحریک پیدا کرے وہ مجھ سے اشتہار طلب کریں جو فوراً اُن کی خدمت میں بھیجدیا جائیگا۔ دوسری تحریک یہ جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی کہ ایک انجمن قائم کی جائے جس کے ممبران خصوصیت سے قرآن و حدیث اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کی طرف توجہ رکھیں اور افراد جماعت میں صلح و آشتی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے ممبران اپنے دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیں یعنی ہر ایک موقعہ سے جو تبلیغ حق کا ملے فائدہ اٹھائیں اور گویا اسی فکر میں اپنے اوپر آرام و چین حرام کر دیں۔ پس اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے ہر ایک اُس روح کو جو اپنے اندر حق کے پہنچانے کا جوش رکھتی ہے بلاتا ہوں کہ وہ اس کام میں مدد دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی اُمیدوار ہو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تو پورا ہو کر رہیگا یہ ایک موقعہ ہے کہ جو ہمکو دیا گیا ہے کیا جس خدا نے ایک امور کو دنیا کی ہدایت اور روشنی کے لئے بھیجا وہ اُس کے نور کو اور ہدایت کو دنیا میں نہیں پھیلائیگا۔ کیا دنیا باوجود ایک مامور من اللہ کے آنے کے تاریک کی تاریک ہی رہیگی۔ ہر گز نہیں ایسا ہر گز نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی باتیں ٹلا نہیں کرتیں۔ ہاں مبارک وہ جو اللہ تعالیٰ کے ارادوں میں اپنے ساودں کوشش کر دیتا ہے اور جیتے جی اپنے مولا کی راہ میں اپنی خواہشوں اور اُمنگوں پر موت وارد کر لیتا ہے یہ شخص ہے جو حقیقی زندگی بسر کرتا ہے اور اس کی حیات سچی حیات ہے ورنہ وہ انسان جو باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے سگ دنیا بن کر طمع و حرص کے مُردار پر گرتا ہے اور اپنے ہمسایہ اور پڑوسی سے لڑ اور جھگڑ کر اپنی زندگی بسر کرتا اُس کی زندگی ہی کیا اور اُس کے جینے کا فائدہ ہی کیا بہتر ہوتا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ اُسے کہنا پڑے کہ یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔ پس یہ مت سمجھو کہ دنیا کی ترقیوں اور مال و جلال کے بڑھانے سے تم اپنے اصلی مقصد کو پہنچ گئے بلکہ جب تک اپنے بھائی کی فکر نہ کرو اور دین کی فکر تمہیں سوہان جان ہو کر نہ لگے تم نے اپنی عمر ضائع کردی اور قیمتی وقت بیہودہ باتوں میں کھو دیا کاش تم اتنا سمجھتے کہ جس مسافر نے دور جانا ہو اور لمبی منزل طے کرنی ہو وہ جس قدر ممکن ہو بوجھ کو ہلکا کرتا ہے اور فضول اور زائد چیزوں کو نہیں اٹھاتا۔ پس کیا افسوس ہے اُس پر جس نے نہ معلوم کیسے دشوار گذار راستوں سے گذر کر میدان حشر میں پہنچنا ہے اور ہر وقت اسی فکر میں ہے کہ جو کچھ بھی ملے وہ اپنے کندھے پر اٹھالوں۔ دنیا کی آسائشیں اور عیش و عشرت کی زندگی ایک بوجھ ہے جو اس مسافر کو تھکا کر چور کر دیگا اور جنت کے دروازہ پر پہنچنے سے پہلے ہی اس کی ہڈیاں توڑ دیگا۔ لیکن خدمت دین ایک ایسی سواری ہے جو ہر وقت اسے بہشت بریں کی طرف اُڑائے لئے جا رہی ہے۔ کتنے دل ہیں کہ جو اپنے بھائیوں کے لئے غمگین ہیں اور کتنی آنکھیں ہیں جو دنیا کی گمراہی کو دیکھ کر چشم پُر آب ہیں۔ ہاں کتنے جگر دین کی پراگندگی پر چاک چاک ہو رہے ہیں اور کن کن کے گریبان ایسے پھٹے ہیں کہ وہ بس سئے ہی نہیں جاتے۔ ہمارے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں بھائی ہیں کہ جنھوں نے خدا کو کبھی نہیں پہچانا۔ جو ملائکہ کے منکر ہیں جو کتب سماوی کے قائل نہیں جو رسولوں پر ٹھٹھا کرتے ہیں۔ جن کے زمانہ میں خدا کا ایک مامور آیا لیکن اُنھوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اُتار کر اُسے نہیں دیکھا ہم نے اُن کے لئے کیا کیا اور اُن تک اُس مجدد دین کے پاک و شیریں کلمات کے پہنچانے میں کس قدر کوشش کی۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار جب ہم خود ہی سوتے رہے اور دنیا کی جھوٹی چمک اور یورپ کی فریبی جلوہ آرائیوں پر مرتے رہے تو غیر کو جگانے سے پہلے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو جگائیں اور دوسرے کی آنکھوں سے جہل کی پٹی اُتارنے سے پہلے اپنی ہی آنکھوں کا فکر کریں۔ ملائکہ اس کام میں لگے ہوئے ہیں پس بہتر ہے کہ ہم بھی اسو لگا کر شہید وں میں مل جائیں کام کو اللہ ہی نے کرنا ہے ہماری تو کوششیں ہی ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ کوشش کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ ؎

ہمارا کچھ نہیں سب کچھ اُسی در گہ سے ملتا ہے
بلا حکم خدا کب ایک تنکا تک بھی ملتا ہے

یہ مت سمجھو کہ ہم اس کام کے لائق نہیں اگر ہمت و استقلال ہو اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو پھر وہ خود ہی قرآن و حدیث کا علم سکھا دیتا ہے۔ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک رات میں کئی ہزار عربی الفاظ کا مادہ سکھلا دیا گیا تھا پس خدا کے خزانہ وسیع ہیں کمر ہمت کو چست کرو اور دنیا کے کان کھول کر سنا دو کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ مگر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کریگا۔ اسلام کا سورج گہن کے نیچے ہے خدا کی غیور میں تڑپو۔ آہ و زاری کرو تا وہ گہن دور ہو اور دنیا خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھ لے قرآن اور رسول کریم کی عظمت اُس پر ظاہر ہو اور حضرت مسیح موعود کی سچائی ش... ہ۔ آگاہ ہو جاؤ اگر بنا در سیع الدعوہ کے کو چھوڑ دو اور صاف صاف الفاظ میں دنیا پر وہ سچائیاں ظاہر کرو جو خدا نے تم کو دی ہیں تا قیامت کے دن سبکدوش ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے تبلیغ کر دی تھی کون جانتا ہے کہ میں کل تک زندہ رہونگا پس ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ کل کے آنے سے پہلے ہی اپنے خیالات کا دنیا پر اظہار کرے اور مولیٰ سے جو کچھ ہدایت پائی اُس کو لوگوں پر پیش کرے پھر جس کا دل چاہے مانے اور جو چاہے انکار کرے۔ حضرت مسیح نے اس تبلیغ کے کام کے لئے اپنے حواریوں کو کہا تھا کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہ آج میں بھی حضرت مسیح کے تتبع کے طور پر اپنے دوستوں کے آگے یہی کلمہ دہراتا ہوں کہ اپنی کمر ہمت باندھ کر میرے ساتھ اس کام میں شامل ہو اور جہاں تک ہو سکے اس کام کو کرو۔ تا خدا تعالیٰ کی درگاہ سے انعام کے مستحق ہو یہ سلسلہ تو ضرور پھیلیگا ہی لیکن ہم نے سستی دکھائی تو ہم انصار کیونکر بنینگے۔ لیکن چونکہ یہ ایک بڑا عظیم الشان کام ہے اس لئے میں یہ شرط لگانی پسند کرتا ہوں کہ جس نے اس کام میں حصہ لینا ہو وہ پہلے سات دفعہ استخارہ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے کام کا ذمہ وار ہو جائے اور اگر سات دفعہ استخارہ کرنے کے بعد اُس کے دل کو اللہ تعالیٰ اس طرف جھکا دے تو پھر شوق سے اس انجمن میں داخل ہو چنانچہ میں نے بھی اس اعلان کے پہلے خود کئی دفعہ استخارہ کیا اور نہ صرف خود ہی کیا بلکہ کئی ایک نیک ... صالح دوستوں سے بھی استخارہ کروایا اور کئی ایک دوستوں کو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات بھی ہوئیں تب جا کر یہ کام میں نے شروع کیا اور استخارہ وغیرہ کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی اجازت لی چنانچہ اس انجمن کے وہ قواعد جن کی پابندی ہر ایک ممبر کو لازمی ہوگی وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کر کے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ وہ قواعد یہ ہیں (۱) اس مجلس کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ حتی الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے۔ اور جب موقعہ ملے اس کام میں اپنا وقت صرف کرے جو اپنے گاؤں یا شہروں میں کر سکیں وہاں کریں نہیں زیادہ موقعہ ملے اور علاقہ میں بھی۔ (۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہے (۳) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کی آپس میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہے اور لڑائی اور جھگڑوں سے بچے خصوصاً جبکہ آپس میں کوئی جھگڑا ہو تو خود فیصلہ کرلیں ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کریں (۵) ہر ایک قسم کی بدظنیوں سے بچے جو اتحاد اور اتفاق کو کاٹ دیتی ہیں (۶) ہر ماہ کے آخر میں وہ مجھے یا جسکو اللہ تعالیٰ اس کام پر مقرر کرے اطلاع دیں کہ انھوں نے اس ماہ میں کیا کام کیا (۷) سالوں اس مجلس کے ممبر آپس میں رشتہ اتحاد پختہ کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اور تعلق بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں اور حدیث صحیحہ کے مطابق جو قریب کے دوست ہوں ایک دوسرے کی دعوت کریں اور تہادوا تحابوا پر عمل کریں۔ اور تمام طور سے عموماً اور ممبران سے خصوصاً ہمدردی ظاہر کریں اور بوقت مشکلات مدد کریں نمبر (۸) آٹھویں تسبیح اور تحمید پر کوشش کریں اور چونکہ رسول کریم کے ہم پر لاکھوں کروڑوں احسانات ہیں اس پر کثرت سے درود بھیجیں اور نماز کے علاوہ درود پڑھنے کے وقت خلفاء کا لفظ بڑھا کر خصوصیت سے حضرت مسیح موعود کو مدنظر رکھیں (۹) اس مجلس کے ممبر خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خیال رکھیں (۱۰) یومیہ نمازیں پابندی اوقات سے ادا کریں اور نوافل صلوٰۃ و صدقہ اور روزہ کیلئے بھی کوشش کریں کیونکہ ترقیات بعد فرائض نوافل سے ہوتی ہیں۔

جو صاحب استخارہ مقررہ کے بعد ممبر ہونا چاہیں مجھے اطلاع دیں تاکہ انکا نام درج کیا جائے

جو دے گا وہ پائے گا خدا سے
ہے ہم نے سنا یہ مصطفےٰ سے
ناصر کو عطا کرو عزیزو
بیزار نہ ہو تم اس گدا سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

صدقہ کرو تا بچو بلا سے
ہر ایک طرح کے ابتلا سے
ہو نار غضب خدا کی ٹھنڈی
محفوظ ہو آتش و با سے

چونکہ ہمیں آجکل ضعفاء کے مکانوں اور ان کی دیگر ضروریات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس لئے ہر وقت یہی فکر دامنگیر رہتی ہے کہ کسی طرح کوئی ایسی سبیل ہو جس سے ان ضرورتوں کے لئے روپیہ ہاتھ آسکے۔ تمام انسان برابر نہیں ہوتے بعض تو خود بخود تلاش کر کے مستحقین کو ان کا حق پہونچا دیتے ہیں بعض سوال سن کر سوالی کو رد نہیں کرتے بعض تقاضے کے محتاج ہیں بعض دیگر نہایت درجہ دردار مضامین اور طلب کے بغیر کچھ نہیں عطا فرماتے۔ لہٰذا ان سب کا خیال پیش نظر رکھ کر وقتاً فوقتاً کچھ لکھا جاتا ہے اسی ضمن میں یہ مضمون بھی شائع کیا جاتا ہے۔ جملہ احباب کو معلوم ہو کہ نماز پڑھنی بہت آسان ہے لیکن خیرات دینی دوراشکل ہے اس کا میں نے علاج سوچا ہے کہ کس طرح دلوں کو خیرات کے لئے مائل کیا جاوے اور کس طرح دل سے بخل کم ہو اور خیرات کے لئے شرح صدر پیدا ہو اس کا طریق یہ ہے کہ انسان غور کرے کہ گذشتہ زمانہ میں یہ کیا تھا جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ پھر اس کا کیا حال ہوا جب کہ یہ اپنے باپ کی پشت میں بطور نطفہ رہا اس وقت اس کے پاس کیا تھا اور یہ اس حالت میں کس چیز کا مالک تھا۔ پھر ماں کے پیٹ میں جاگزین ہوا۔ تو کس قدر دولتمند تھا۔ پھر جب پیدا ہوا تو کس قدر روپیہ ساتھ لے کر نکلا تھا اور جوان ہوتے تک کس قدر خزانے اس نے جمع کر لئے تھے۔ پھر جب بڈھا پھوس ہو جاویگا (بشرط حیات) یہ کس چیز و جائداد کا مالک مختار ہوگا۔ جبکہ اس کو نگلنا مونہا اور کھانا پینا بھی دشوار ہوگا۔ پھر جب مر کر قبر میں دفن ہوگا اسوقت کتنے صندوق مال و دولت کے اس کے ساتھ دفن ہوں گے۔ جن کو یہ وہاں استعمال کریگا۔ افسوس یہ سب کچھ یہیں چھوڑ جاویگا اور شاید وہ دولت جو اس نے عرق ریزی بلکہ بے ایمانی سے پیدا کی تھی اس کے جائز اور ناجائز ورثہ جائز و ناجائز امور میں چند عرصہ میں اڑا کر برباد کر دیں گے۔ کاش۔ لوگ اس بات کو سمجھ کر اکثر حصہ اپنی دولت کا بنام خدا دیکر اپنے ساتھ لے جاویں۔ یا ہمیں دیں۔ ہم امید کر ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں جمع کرا دیں گے۔ جو ان کو مرتے ہی ان کا مال سپرد کر دیگا بلکہ دس گنا دے گا اور زیادہ اخلاص سے دیں گے تو سات سو گنا کر کے انہیں ملے گا یا اس سے بھی زیادہ باتیں تو یہ سچی ہیں بشرطیکہ خدا رسول اور قرآن پر ایمان ہو اور امام آخرالزمان و مہدی دوران کی بیعت سچے دل سے کی ہو اور اس پر قائم بھی ہو۔ اس مضمون کے زیادہ زور دار بنانے کے لئے چند احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش کرتا ہوں۔

مشکوٰۃ شریف شرح مظاہر حق

(۱) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اس میں مگر کہ دو فرشتے اترتے ہیں پس کہتا ہے ایک ان میں کا یا الٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنے جو کہ مال جائے سے خرچ کرتا ہے اس کو بہت سا بدلہ دے اور کہتا ہے دوسرا فرشتہ یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنے اس کا مال برباد کر دے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۲) روایت ہے اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرچ کر اور شمار نہ کر پس شمار کریگا اللہ تجھ پر اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو۔ پس روکیگا اللہ تجھ سے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۳) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ خرچ کر اے بیٹے آدم کے۔ خرچ کرونگا میں تجھ پر۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے خرچ سے مراد نیک جگہ میں خرچ ہے۔ نہ کہ بری جگہ میں۔

(۴) روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لئے اور بند کر رکھنا تیرا اس کو برا ہے تیرے لئے اور نہیں ملامت کیا جاویگا تو بقدر کفایت کے اور شروع کر خرچ کرنے میں اس مال کے کہ زاید ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنے کے۔ نقل کی یہ مسلم نے۔

(۵) روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصوں کے ہے کہ ہوں ان پر دو زرہیں لوہے کی تحقیق چپائی گئی ہوں ہاتھ ان کے طرف چھاتی ان کی کے اور حسر گردن ان کی کے بسبب تنگی راہوں کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا ملجاتی ہیں اور کھچ جاتے ہیں سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۶) روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے از روئے ثواب کے فرمایا۔ یہ کہ تصدق کرے تو اس وقت کہ تو تندرست ہو۔ حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہاں تک کہ جس وقت پہونچے جان حلق میں۔ کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اس وقت مال ہو گیا ہے فلانے کا یعنی وارثوں کا۔ حاصل یہ کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے۔

(۷) روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہونچا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں پس جبکہ دیکھا مجھ کو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس کہا میں نے قربان ہو تم پر باپ میرا اور ماں میری کون ہیں وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر ادہر یعنے ہر طرف اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اپنے اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۸) روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخی قریب ہے اللہ سے۔ بہشت سے نزدیک ہے۔ لوگوں سے دور ہے آگ سے۔ اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے۔ اللہ کو عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۹) روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ دینا آدمی کا اپنی تندرستی میں ایک درہم بہتر ہے اس کے لئے دینے سے سو درہم کے نزدیک مرنے اپنے کے۔ نقل کی یہ ابو داؤد نے۔

(۱۰) روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت میں دغاباز اور نہ بخیل اور نہ دیکر احسان رکھنے والا۔ نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۱۱) روایت ہے عائشہ صدیقہ رضہ سے یہ کہ بعض بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کونسی ہم میں سے جلدی آپ کے ساتھ ملنے والی ہے۔ فرمایا۔ جو لمبی ہو تم میں سے ہاتھ کی یعنی جو بہت دیتی ہے پہلے مرے گی بعد میرے۔ پس لی لکھیاچ کہ ناپتی تھیں اس سے اور تھیں سودہ کہ بوی تھیں حضرت کی لمبی ہاتھ والی۔ پھر جانا ہم نے پیچھے اس کے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھیں جلد ملنے والی ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھیں زینب دوست رکھتی تھیں خیرات کو۔ نقل کی یہ بخاری نے۔

(۱۲) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اس وقت کہ کھڑا تھا ایک شخص جنگل کی زمین میں۔ پس سنی ایک آواز ابر میں کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلاں شخص کو باغ کو۔ پھر ایک طرف چلا ابر۔ پس ڈالا پانی اپنا پتھریلی زمین میں۔ پس ناگہاں ایک نالی نے ان نالیوں میں سے تحقیق جمع کیا پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے پس ناگہاں ایک شخص کھڑا ہوا اپنے باغ میں پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچہ اپنے کے پس کہا اس شخص نے واسطے اس کے۔ اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا۔ کہا میرا نام فلانا ہے وہ نام کہ سنا تھا ابر میں پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو۔ اے بندے خدا کے کیوں پوچھتا ہے مجھ سے نام میرا۔ پس کہا اس واسطے کہ سنی تھی میں نے آواز اس ابر میں کہ یہ پانی کہ اس ابر کا ہے کہتی تھی وہ آواز اس ابر کو پانی دے فلانے باغ کو واسطے نام تیرے کے۔ پس کیا کرتا ہے تو کہا لیکن اس وقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہوں میں تجھ سے کہ پس تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف اس چیز کی کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس بانٹ دیتا ہوں میں تہائی اس کا اور کھاتا ہوں میں اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہوں میں اس باغ میں تہائی۔ نقل کی یہ مسلم نے۔

(۱۳) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ اونھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق تھے بنی اسرائیل میں تین شخص۔ ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ آزماوے ان کو کہ شکر کرتے ہیں یا نہیں۔ پس بھیجا طرف ان کی ایک فرشتہ پس آیا وہ کوڑھی کے پاس پس کہا اس کو کونسی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھنیاتے ہیں مجھ سے لوگ یعنی کوڑھ جاتی رہے۔ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس پر۔ پس دور ہوئی اس سے گھن اس کی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا۔ کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائیں شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑھی نے کہا ایک نے انہیں سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائیں یعنی شک فقط تعین ہے کہ اس نے کیا کہا اور اس نے کیا کہا۔ فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ۔ پھر کہا فرشتے نے۔ برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں فرمایا حضرت نے۔ پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس۔ پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے۔ طرف تیرے کہا بال اچھے اور دور ہو جاوے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہیں مجھ سے لوگ۔ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس کے سر پر۔ پس جاتا رہا اس سے گنج۔ فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے۔ کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے۔ طرف تیرے کہا گائیں پس دیا گیا گائیں حمل والیاں۔ کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تجھ کو ان میں فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ دے اللہ طرف میرے بینائی میری۔ پس دیکھوں میں ساتھ اس کے لوگوں کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتہ نے اس پر ہاتھ۔ پس عنایت کی اللہ نے اس کو بینائی اس کی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا پس دیا گیا بکریاں بہت بچے دینے والیں۔ پس بچے لئے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹوں کے اور گائوں کے اور بچے لئے اندھے نے بکریوں کے پس ہوا کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجے کے لئے ایک جنگل گایوں کا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں کا۔

فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیئات اپنی کے یعنی جس صورت و ہیئات میں پہلے اس پاس آیا تھا۔ اسی طرح پھر آیا پس کہا اس فرشتے نے کہ میں مسکین ہوں جاتا رہا مجھ سے اسباب سفر میرے میں پس نہیں پہنچنا ہو سکتا مجھ کو آج یعنی منزل مقصود کو۔ مگر ساتھ عنایت اللہ کے۔ پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ دیا تجھ کو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ۔ یعنے مانگتا ہوں اونٹ کہ پہنچوں میں بسبب اس کے اپنے سفر میں اپنے مقصود کو۔ پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہیں تجھ ایک اونٹ نہیں پہنچ سکتا اس نے یہ بات جھوٹ کہی اس کے ٹالنے کے لئے۔ پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں۔ تجھ کو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھ سے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھ کو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اس کے نہیں کہ وارث گردانا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا سے۔ پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھ کو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا کہ تو یعنے کوڑھی محتاج۔ فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی میں پس کہا اس کو مانند اس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھ کو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں مرد مسکین ہوں اور مسافر ہوں جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہیں پہنچ سکتا میں اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ دی تجھ کو بینائی تیری بکری یعنے ایک بکری مانگتا ہوں کہ پہنچوں میں بسبب اس کے سفر اپنے میں پس کہا اندھے نے تحقیق تھا میں اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری۔ پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دونگا تجھ کو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنے اپنے پاس۔ پس سوائے اس کے نہیں کہ آزمائش کئے گئے تم یعنے امتحان کیا اللہ نے تم کو کہ آیا تم کو اپنا حال یاد ہے یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں پس تحقیق رضا کی گئی تجھ سے اور غصہ کیا گیا اوپر دونوں یاروں تیرے کے۔ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے۔

فقط اتنا لکھنا کافی ہے۔ عقلمند آدمی اس سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور جاہل کے لئے تو سارا قرآن شریف بھی کافی نہیں۔ ان احادیث میں ہمارے احباب کو غور فرمانا چاہیئے اور نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور اللہ کا شکر بجا لا کر ضعفار قادیان کی دستگیری کے لئے کمر ہمت چست باندھنی مناسب ہے۔ ہمت مردان مدد خدا مثل مشہور ہے۔ ہمیں ضعفار کے مکانوں کے لئے بہت تکلیف ہے۔ اللہ تعالے آسان فرما دیگا۔

سہ بر رسولان بلاغ باشد و بس

ناصر نواب از قادیان

نظم

آنا نہیں قرار دل بے قرار کو	جب تک کہ دیکھ لیوے نہ وہ روئے یار کو
جنگل میں جاتا ہے کبھی آتا ہے شہر میں	دیوانہ وار ڈھونڈتا ہے کوہسار کو

ناصر بتا کہ تجھ کو یہ کیا ہو گیا ہے آہ! شہروں میں پھرتا ہے کبھی جاتا ہے بار کو
لاہور میں کبھی کبھی پشاور میں ہے تو جاتا ہے چھوڑ چھاڑ کے خویش و تبار کو
بنگالہ میں کبھی کبھی مدراس میں ہے تو کرتا ہے تو تلاش کسی گل عذار کو
دکن میں ہے کبھی کبھی ہے بمبئی میں تو دریا کو دیکھتا ہے کبھی آبشار کو
کسکی تلاش ہے ترا دل کس سے ہے لگا اے دوست کچھ زبان پہ تو لا حال زار کو
معلوم حال ہو تو کریں ہم بھی کچھ مدد تدبیر سے نکالیں ترے دل کے خار کو
اے دوستو! بتاؤں تمہیں کیا میں اپنا حال ہے اختیار میں نے کیا ایسے کار کو
درکار سیم و زر ہے مجھے زر کی ہے تلاش کرتا ہوں اس میں صرف میں لیل و نہار کو
زر کی طلب میں پھرتا ہوں ہر سمت بھاگتا تم دیکھتے رہو مرے صبر و سہار کو
آئیگی ایک دن مرے مولا کی بس مدد پھر دیکھ لوگے تم مرے اس کاروبار کو
مسجد تو بن گئی ہے شفاخانہ بھی بنا کر لوگے تم ملاحظہ میری بہار کو
کچھ دوستوں کیواسطے بنوا دیں تھوڑے گھر دیکھوں میں اپنی آنکھ سے ان کی قطار کو
بیمار عورتوں کے لئے اک مکان ہو جھانکے نہ کوئی مرد کبھی ان کے دار کو
ہوں میری زندگی میں یہ طیار کل مکان میں بامراد دیکھ لوں ان ہر چہار کو
مقدور ہے تو لاؤ روپے کچھ کرو مدد دولت کرو نثار کرو شاد یار . . . کو
تم دو نہ دو وہ دیگا عاجز کو بالضرور ٹھنڈا کریگا یار میرے دل کی نار کو
تم سے نہیں سوال مرا اوس سے ہے سوال رکھا ہے میں نے طاق پہ سب ننگ و عار کو
مولا کے نام پر میں سوالی ہوں اب گل جانتا ہوں میں رہ مولا میں خار کو
اللہ کا جو ہے وہ مجھے دیگا اس کے نام خالی نہیں خدا نے کیا روزگار کو
عاقل خدا کے نام پہ دیتے ہیں مال و زر اور بیوقوف دیتے ہیں پیسے سُنار کو
کوشش سے مجھ کو کام ہے کرتا ہوں میں جہاد میں جیت ہی سمجھتا ہوں اس رہ میں ہار کو
پرواہ طعن کی نہ ہے تعریف کی خوشی اک دُھن سی لگ رہی ہے اب اس خاکسار کو

مولا ہی کے ہے فضل کا ناصر کو انتظار
وہ خود کرے گا دُور اب اس انتظار کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جملہ احباب اور سامعین پر واضح ہو کہ اس عاجز نے ۱۹۰۹ء میں چندہ مسجد و ہسپتال کے لئے پنجاب میں ایک طویل سفر کیا تھا جس کا ذکر نظم میں لکھا ہے جس کا نام سفرنامۂ ناصر ہے پھر ۱۹۱۰ء میں ایک اور لمبا سفر ہندوستان کی طرف کیا جو قادیان سے کلکتہ تک اور کلکتہ سے حیدرآباد دکن تک تھا اور وہاں سے بمبئی ہو کر واپس ہوا۔ جس کا حال سفرنامہ نمبر ۲ میں منظوم ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ یکم مارچ ۱۹۱۱ء تک شائع ہو جاویگا لیکن ان دو طویل سفروں کے درمیان چند اور بھی چھوٹے چھوٹے سفر وصولی چندہ کے لئے اس عاجز نے کئے تھے جس کو منظوم نہیں کیا ان کا حال اسجگہ تحریر ہوتا ہے۔ اوّل قادیان سے کپورتھلہ گیا اور وہاں سے کچھ چندہ وصول کر کے جالندھر پہونچا۔ وہاں اس وقت کچھ نہ ہوا۔ وہاں سے حاجی پور گیا۔ وہاں بھی حبیب الرحمن صاحب کی کوشش سے چندہ مل گیا پھر وہاں سے لودیانہ گیا جہاں بعض احباب مجھ سے متفق نہ ہوئے اور انہوں نے چندہ دیا بلکہ ان کے اثر سے اور لوگوں نے بھی سستی کی۔ بہرحال چندہ ہو گیا۔ وہاں سے منڈی

مالیر کوٹلہ گیا لیکن کوٹلہ کی مٹی میں جان نہیں وہاں سے کچھ وصول نہ ہوا۔ وہاں کے سکرٹری نے وعدہ کیا تھا لیکن ہنوز وفا نہیں فرمایا۔ غرضیکہ کوٹلہ سے ناکام لودیانہ واپس ہو کر انبالہ پہونچا اور بابو عبدالرحمن صاحب کلرک خزانہ کے ہاں ٹھہرا وہ بہت خاطر سے پیش آئے اور چندہ بھی حسب مقدور دیا اور مجھے ساتھ لے کر دوسرے روز توپ خانہ گئے وہاں سے چندہ لے کر چھاؤنی میں شب باش ہوئے وہاں سے بھی چندہ لیا اور شب کو ایک احمدی ڈاکٹر صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ اتفاقاً یہ عاجز اپنے قدیم آشنا احمد ہارون صاحب سے ملنے گیا جو وہاں محکمہ نہر میں ہیڈ کلرک ہیں جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ عاجز چندہ عمارت مسجد و ہسپتال وغیرہ کے لئے نکلا ہے۔ انہوں نے فوراً پانچ روپے بھیج دئے۔ حالانکہ صاحب موصوف احمدی نہیں ہیں۔ ہاں مجھے یاد آیا کہ لودیانہ میں بھی میاں عبدالکریم صاحب ہیڈ کلرک نہر نے جو عاجز کے پرانے ملاقاتی ہیں مبلغ دو روپے عنایت کئے تھے۔ اس سے لودیانہ کے نادہند صاحبان کو نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ بعض غیر احمدی بھی قادیان کے کاموں میں شریک ہوں اور وہ احمدی ہو کر دریغ فرماویں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

انبالہ چھاؤنی سے بندہ سہارنپور میں پہونچا اور مولوی عبدالعزیز صاحب کے ہاں ٹھہرا اون سے چندہ لے کر سہارنپور کے مشہور باغ میں ایک احمدی کے ہاں گیا۔ کھانا کھا کر اور چندہ لیکر مظفرنگر گیا وہاں اتفاق سے دو تھانیدار بھی آگئے تھے وہاں سے چندہ وصول کر کے میرٹھ پہونچا وہاں مجھے لطف نہ آیا۔ سکرٹری صاحب گھر پر موجود نہ تھے۔ پنجابی احباب نے اچھا چندہ دیا لیکن ہندوستانیوں نے بطور تبرک کچھ دیا جس سے میرا دل خوش نہیں ہوا بلکہ افسوس ہوا مدعو کے وقت تو اونہوں نے میزیں لگائیں اور بڑا تکلف دکھایا لیکن دیتے وقت خدا جانے کیا ہو گیا۔ خوان بڑا خوان پوش بڑا بیچ میں دیکھو تو آدھا پاپا۔ بہرحال وہاں سے رخصت ہو کر دلی گیا اور دلی میں بھی کچھ تھوڑا چندہ ہوا پھر وہاں سے واپس لاہور آیا اس جگہ سے قصور گیا اور قصور کے احباب نے بھی خوشی سے چندہ دیکر رخصت کیا پھر واپس لاہور آیا اور کچھ میاں میر سے بھی لیا اور لاہور سے بڈھیارہ میں گیا جو متصل اٹاری ایک گاؤں ہے۔ وہاں سے چندہ وصول کر کے سیدھا منار علاقہ کپورتھلہ میں گیا۔ جہاں مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صاحب صدر انجمن کا وطن ہے ان کے والد صاحب سے ملکر چندہ حاصل کیا۔ وہاں سے واپس ہو کر قادیان واپس آیا۔ یہاں جلسہ سالانہ میں شریک ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پشاور جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں سے واپسی پر جموں کانگڑ اور جموں پہونچا وہاں سلسلہ جماعت درہم برہم پایا کچھ محبت نہ دیکھی۔ مگر مجھ سے احباب بمحبت پیش آئے اور کچھ ٹکے بھی عنایت کئے۔ شیخ علی محمد صاحب کے مکان پر ٹھہرا تھا۔ وہاں مجھے بہت آرام ملا۔ واپسی کے وقت سیالکوٹ میں سید حامد شاہ صاحب و دیگر احباب کے ملنے کو اترا ایک روز ٹھہرا وہاں سے مجھے بے طلب اس دفعہ ایک سو روپیہ مل گیا میرا ارادہ مانگنے کا نہ تھا اس پر مجھے یہ مثال یاد آئی۔

بے مانگے موتی ملیں اور مانگے ملے نہ بھیک

وہاں سے مڑ کر لاہور ہوتا ہوا قادیان پہونچا اور یہ چھوٹے چھوٹے سفر ختم ہوئے

فالحمد للہ علیٰ ذالک

میر ناصر نواب - ۱۵ر فروری ۱۹۱۱ء از قادیان دار الامان

حیاتِ حافظ کا مصنف

اسلم جی راجپوری

کسی کے کام یا کلام پر نکتہ چینی کرنا بہت معمولی سی بات ہے۔ لیکن وہ نکتہ چینی جو حقیقت سے دست و گریبان اور واقعیت سے دوش بدوش ہو نیز نیک نیتی سے اور اصلاح کی غرض سے کیجاوے تو بہت مفید بلکہ ضروری کام بھی ہے جس کتاب کے مطالعہ نے مجھکو اس وقت اس نگارش پر مجبور کیا ہے وہ کوئی معرکۃ الارا اور قابل توجہ کتاب نہیں۔ لیکن چونکہ اُس کے مصنف نے ابلہی سے یا ابلہ فریبی کے لئے صداقت و حقیقت کی آنکھوں میں دھول ڈال کر اپنی بد باطنی نہیں تو کج باطنی کا اُلّو ضرور سیدھا کرنا چاہا ہے یعنی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر نہایت رذیل طریقہ سے ایک حملہ کیا ہے اور بقول انی مھین من اراد اھانتک اپنی بے بسی۔ کم مائگی و پست خیالی کا ثبوت دیا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس ظلمت تزویر کی قلعی کھول کر سادہ لوحوں کو مشعل دکھادی جاوے۔ سنئے۔ کوئی صاحب اسلم جیراجپوری ہیں۔ اُنھوں نے ایک کتاب کعبہ یا بیت اللہ لکھنی چاہی تو بیمار ہوگئے اور ایسے سخت بیمار ہوئے کہ جب تک کعبہ کا عزم فسخ نہ کر لیا اچھے نہ ہوئے۔ اچھے ہو کر آپ نے حافظ شیرازی کی لائف لکھنا شروع کی اور بخیال خویش اس قدر سعی بلیغ اور کوشش و کاوش بے اندازہ کو کام فرمایا کہ گویا مصنفین کے قلم توڑ دیئے۔ اور دواتیں پھوڑ دیں ۱۹۴ صفحے کی کتاب حیاتِ حافظ کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں بہت سے صفحات تمہید میں صرف ہوئے ہیں۔ بہت سی غزلیں اور اشعار نقل فرمائے ہیں اور ۳۲ صفحے فالوں کے باب کی نذر ہوئے ہیں۔ کتاب کا کاغذ جیسا اچھا ہے مصنف کی زبان ایسی صاف نہیں تعجب ہے کہ علیگڈھ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ایک مشہور درس گاہ سے جو کتاب شائع ہو اُس کی زبان بھی درست نہ ہو مثلاً سید کا شعر ہے کہ ؎

ہے کیا ضرور سب کو ملے ایکسا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

آپ نے اس شعر کے پہلے مصرعہ میں اس طرح تصرف کیا ہے کہ ع "کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایکساں جواب"۔ فارسی زبان کا ایک لفظ یکساں ہے۔ لیکن وہ یکساں ہے نہ کہ ایکساں اردو زبان میں ایکسا سے بڑھ کر یکساں نہیں ہو سکتا اور ایکساں تو محض مہمل ہے۔ ممکن ہے کہ اسلم صاحب کاتب کی گردن پر اس غلطی کو تھوپ دیں لیکن وہ یاد رکھیں کہ اگر اپنی کتاب کے کاپی نویس اور سنگساز کو اغلاط کے بوجھ میں دبا کر مار بھی ڈالیں تب بھی کثیر التعداد اغلاط سے اپنی

گلو خلاصی نہیں کرسکتے۔ مجھکو نہ اتنی فرصت ہے نہ ضرورت کہ اس کتاب پر مفصل تنقید لکھوں۔ مولوی شبلی نے اپنی شعر العجم میں حافظ شیرازی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اُس کے مقابلہ میں اس مستقل کتاب حیاتِ حافظ کو دیکھ کر یہی کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ؎

بڑھا لی شیخ نے داڑھی اگرچہ سن کی سی۔ مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی

اسلم صاحب یا تو اعلیٰ درجہ کے متلون مزاج ہیں اور ایسی معشوقانہ طبیعت رکھتے ہیں کہ سیماب وار کسی حالت میں اُنکو قرار نہیں یا غلط بیانی اُن کے نزدیک حسن کلام اور خوبی بیان ہے آپ نے جہاں فالوں کا باب شروع کیا ہے میں اور دل کے درمیان ایک مکالمہ یا مباحثہ نقل فرمایا ہے۔ اگر دل سے مراد ان کا اپنا ہی دل ہے اور کسی بھلے مانس کا چرایا ہوا دل نہیں تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ جناب اسلم فالوں کو شرعاً و مذہباً و اعتقاداً بہت بُرا یا کم از کم لغو اور بیہودہ تصور فرماتے ہیں۔ کیونکہ فالوں کے جواز اور اُن کے مستحسن ہونے کے لئے وہ کوئی ایک دلیل بھی پیش نہیں کر سکے۔ مگر "چل رے خامہ بسم اللہ" کے ذیل میں جو کچھ اُنھوں نے لکھا ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے ضمیر (دل) کا خون کرنے میں بڑے دلیر ہیں۔ جو شخص کانشنس یا ضمیر کا خون کر سکتا ہے ناظرین خود تجویز فرمائیں کہ اُس کو عزت کا کونسا مرتبہ عطا کیا جائے؟ فالوں کے باب کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو اکثر فالیں دیکھنے کا شوق ہے اور یہ شوق یہانتک بڑھا ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس سے مطلع و آگاہ ہیں اور آکر آپ سے ہی فالیں دیکھنے کی فرمائش کرتے ہیں۔ ۱۵۷ و ۱۵۸ صفحہ پر آپنے اُس فال کا ذکر کیا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق دیوان حافظ میں دیکھی۔ اس بات کے لکھنے سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ ایک شخص جو حافظ شیرازی کی لائف لکھنے کا عزم کرتا ہے وہ ۱۴۲ صفحوں میں صرف دیوان حافظ کی فالوں کی کہانیاں درج کرتا ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود کے متعلق جو شعر دیوان حافظ میں نکلا اُس کو آپنے اس طرح لکھا ہے ؎

نیست در دائرہ جز نقطہ خلاف از کم و بیش
کہ من این مسئلہ بے چون و چرا می بینم

اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں۔ دائرہ میں سوائے نقطہ کے کوئی چیز ذرا بھی خلاف نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک یہ مسئلہ بالکل واضح ہے"۔ اس کا مطلب آپ اس طرح لکھتے ہیں "اس کا یہ مطلب ہے کہ مرزا صاحب علیہ السلام جس دائرہ میں گردش کرتے

ہیں جو اسلام کا ہے۔ قرآن شریف کو اللہ کی کتاب مانتے ہیں نبیؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اِن کی حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ غرض اعتقاد اور عمل ہر لحاظ سے اسلام کے دائرہ سے وہ باہر نہیں نکلتے۔ مگر اس دائرہ میں صرف ایک نقطہ غلط ہے۔ وہ مرزا صاحب کی ذات ہے یعنی جب اسلامی تعلیمات پر وہ چلتے ہیں اور اسی پہ لوگوں کو چلنے کی ہدایت کرتے ہیں تو پھر اپنی ذات کو کیوں بیچ میں لاتے ہیں۔ کہ مجھکو مسیح مانو۔ مہدی مانو۔ کرشن مانو۔ یہ خود غرضی ہے۔ اور یہی نقطہ اس دائرہ میں غلط ہے۔"

اے فارسی زبان! تو جسقدر ماتم کرے وہ کم ہے۔ کہ وہ لوگ جو ذرا بھی تیرے متعلق صحیح مذاق نہیں رکھتے تیرے واقفکاروں میں دم بھرتے اور صاحبِ تصنیف بننے کی ٹانگ توڑتے ہیں۔ اے خواجہ حافظ شیرازی۔ اگر ممکن ہو تو اُٹھ اور قبر سے لٹھ لیکر نکل جنھوں نے تیرے صحیح شعر کا ٹھنٹی چھری نہیں بلکہ اُلٹی چھری کر گلا کاٹنا چاہا ہے اُن کا سر پھوڑ دے۔ افسوس صد افسوس جو شخص حافظ کے کلام پر تقریظ لکھتا ہے وہ حافظ کے شعر کو اس طرح بگاڑ کر اور اُس کی مٹی پلید کر کے ذرا بھی شرمندہ نہیں۔ مانا کہ اس نسخہ میں یہ شعر غلط ہی لکھا ہوا تھا تو ایسی فحش اور موٹی غلطی جس کو ایک اندھا آدمی بھی ٹٹول کر معلوم کر لیتا اسلم جیراجپوری کو نظر نہ آئی اور نہ سوچا کہ ایسی مہمل اور بے معنی بات حافظ جیسے شاعر کی زبان سے نہیں نکل سکتی۔ مطبع نول کشور کے ۱۸۷۱ء کے چھپے ہوئے دیوان حافظ میں بھی جو اس وقت میرے سامنے موجود ہے یہ شعر یقیناً صحیح لکھا ہوا ہے اور اس طرح ہے ؎

نیست در دائرہ یک نقطہ خلاف از کم و بیش
کہ من این مسئلہ بیچون و چرا می بینم

جن لوگوں کو کچھ ذرا سا بھی تعلق فارسی شاعری اور انشا پردازی سے ہے وہ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ یک نقطہ کے لفظ نے شعر کو کسقدر بامعنی اور لطیف اور شاندار بنا دیا ہے۔ دیکھو! حافظ شیرازی کس زور شور سے مسیح موعود کی تائید کرتے ہیں۔!؟۔ کسیکو یہ دھوکا نہ لگے کہ دیوان حافظ کی فالوں پر ہم کسی مامور کی صداقت کو پرکھتے ہیں۔ ہاں اس وقت اس شعر کو تائیدی نشان کے طور پر سمجھ کر الحمد للہ رب العالمین تہِ دل سے کہتے ہیں۔ حافظ کیا خوب فرماتا ہے ؎

ز عشقِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنی است
بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

جس کی تائید میں قرآن شریف۔ احادیث۔ زمین۔ آسمان۔ زمانہ۔ کتب سابقہ سب یکزبان ہیں اُسکو بھلا دیوان حافظ کی فال کی کیا احتیاج

(راقم اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

ہوس ٹیکس یا ملازم ٹیکس

قادیان کی نوٹی فائیڈ ایریا کمیٹی گلیوں میں گندہ پانیوں کے منفذ و مخرج کا جو انتظام کر رہی ہے اس کے متعلق ہم کبھی پھر لکھینگے - فی الحال تو ہوس ٹیکس کے متعلق ایک عرضداشت ہے - کہ یہاں احمدی جماعت کے اکثر ممبر کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں - ایک طرف تو مکان والوں نے کرایہ گراں کر دیا ہے اور اس طرح پر وہ گویا ہوس ٹیکس میں حصہ لے رہے ہیں - اور دوسری طرف خود مکان والوں سے بھی ہوس ٹیکس لیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض ملازمت پیشہ اصحاب جو یہاں اپنا مکان نہیں رکھتے زیر بار ہو رہے ہیں - کیونکہ ایک طرف وہ کرایہ ادا کرتے ہیں اور دوسری طرف ان سے دو چار روپیہ سالانہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے - میں امید کرتا ہوں کہ افسران بالا دست اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائینگے - ر

راقم ایک ٹیکس دہندہ

بدر - یہ دو طرفہ ٹیکس کیا ہے -

درخواست دعا

برادر سراج الدین صاحب ٹانڈہ سے احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ برادر موصوف کی مالی مشکلات کو دور فرما دے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت انھیں نصیب فرما دے - اور دینی دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے -

ایمان ہو تو ایسا ہو

ڈاکٹر عبد المجید خاں کی لڑکی فوت ہو گئی - ان کا خط درج ذیل ہے

سبحان اللہ کیا مخلصانہ ایمان ہے - "جناب مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ عرض ہے کہ میں نے ۱۲ - جنوری ۱۹۱۱ء کو جبکہ میری لڑکی احمدی کو سخت تکلیف تھی تبکو جناب باری میں جناب خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... اور لڑکی احمدی کے لیے دعا کی پھر میں سو رہا تو سوتے ہی بے اختیار میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہو گیا جس سے میری نیند کافور ہو گئی اور فوراً بیدار ہو گیا - وہ فقرہ یہ ہے (جواب ہو پیا) اب مجھکو تردد ہوا کہ یہ احمدی کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر ختم ہو گئی - جناب خلیفۃ المسیح کے متعلق میرا دل فتویٰ دینے سے رکتا تھا - اگرچہ حضرت صاحب کے متعلق میرا دل فتویٰ دینے سے انکاری تھا اور بمقابلہ میری لڑکی کے اُن کے لیے یہ فتویٰ دینے میرے دل کو سخت رنج معلوم ہوتا تھا مگر لڑکی کے لیے انشراح الصدر سے یہ فتویٰ دل نے دیدیا تھا کہ یہ اسی کے متعلق ہے - پھر میں نے بڑی خوشی سے پروردگار کا شکر ادا کیا کہ اگر ایسی ہزار لڑکیاں قربان ہو کر میرے ہادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بڑھ جائے تو میں خوش ہوں - چنانچہ ۲۳ - جنوری ۱۹۱۱ء کی شب کو جس وقت میری لڑکی احمدی پر جان کندنی کا وقت شروع ہوا تو اُس تکلیف میں اُس نے کہا کہ ابا کچھ قرآن سناؤ تاکہ مجھکو نیند آجائے - میں اُس کو کاندھے لگا کر اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر ارادہ قرآن پڑھنے کا کیا تو بے اختیار میری زبان پر یہ آیت ۳ مرتبہ بے اختیار شروع ہو گئی - یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی - تب مجھکو اور بھی یقین ہو گیا کہ اب یہ داخل جنت ہونیوالی ہے - چونکہ اُس کو کبھی کسی نے ڈرا دیا تھا کہ جو مر جاتا ہے اُسے جنگل میں دور دبا آتے ہیں تو وہ ڈرنے لگی - تب میں نے کہا کہ بیٹا مرنے کی کوئی بات نہیں تم چلو ہم بھی تمھارے ساتھ رہینگے ہم سب کو اسی راستہ جانا ہے تب وہ آہستہ قرآن مجید سنتے سنتے ایسی سوئی کہ آجتک نہیں جگی اُس کی عمر ۲ سال کی تھی اور یہ باتیں - لیکن مجھکو اُس کے انتقال پر خوشی ہوئی کیونکہ مجھکو یقین کامل ہو گیا کہ میرے دل نے اُس خواب کی تعبیر کیمتعلق اس لڑکی کے لیے فتویٰ دیا وہ پورا ہو گیا اور الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت جب ہی سے رو بصحت ہے - اللہ تعالیٰ بہت جلد اُن کو صحت عطا فرماوے - آمین - (ڈاکٹر عبد المجید خان نجیب آبادی)"

قابل توجہ افسران محکمہ ریلوے

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بلٹی کا کاغذ تو پہنچ جاتا ہے مگر مال سٹیشن پر نہیں آتا - شہر والوں کو جہاں ریلوے سٹیشن نزدیک ہو غالباً چنداں تکلیف نہ ہو مگر جو لوگ ریلوے سٹیشن سے دس دس بارہ بارہ میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ان کا اس میں بڑا حرج ہے کیونکہ وہ اندازہ کر کے بار بردار مال چھڑانے کے لئے بھجوا دیتے ہیں لیکن وہاں جا کر معلوم ہوتا ہے کہ مال نہیں آتا جس سے مفت میں کرایہ دینا پڑتا ہے - چنانچہ قادیان میں بھی یہی شکایات ہیں کئی دفعہ بلٹی کا کاغذ پہنچنے پر جب بار کش کو بھجوایا گیا تو معلوم ہوا مال نہیں آیا - اور پھر مفت میں مزدوری دینی پڑی - اور اگر بہت دنوں کے بعد بھجوایا جاوے تو بعض اوقات ڈیمارج پڑ جاتا ہے - کیا ضروری نہیں کہ سٹیشن ماسٹر ایڈریسی کو اطلاع دے کہ آج آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ گیا ہے - میرے خیال میں یہ بہت ضروری بات ہے - فرستندہ بلٹی کا کاغذ پہنچانے کا ذمہ وار ہے مگر اس بات کی اطلاع نہیں دے سکتا کہ آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ چکا ہے - یہ فرض تو ملازمان ریلوے ہی ادا کر سکتے ہیں -

ایک سازش کا انکشاف

ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ مسافر آگرہ نے ایک شخص غلام حیدر کے نام سے قرآن جدید چھاپنا شروع کیا تھا جس پر سب سے پہلے ہم نے ان الفاظ میں نوٹس لیا تھا کہ عیر ذمہ دار لونڈوں کے ذریعہ کیوں منہ چڑایا جاتا ہے - اس کے بعد چونکہ اس کی عبارت خود غلط - املا غلط - انشا غلط - کا مصداق تھی اس لئے ہم نے نوٹس لینا چھوڑ دیا - صرف یہ کہدیا کہ مسلمانوں کی دل آزاری نہ کیجاوے -

اب غلام حیدر عرف سنتہ دیو پنڈت بھوجدت سے منحرف ہوئے تو اصل راز کھلا چنانچہ وہ عرصیال اپنے رسالہ اندر میں تارادت شرمایی - اسے فرزند پنڈت بھوجدت کا خط چھاپتا ہے کہ قرآن حیدری حصہ اول میں نکلے ہیں وہ بہت ... غلط ہیں یہانتک کہ باپ کا نام اور جائے پیدائش وغیرہ میں اس نے نہیں دھوکا دیا - معیار جوان کے نام سے نکلتے رہے ہیں وہ سب جناب سے لکھے ہوئے ہوتے ... پہلے اس سے برائے نام منیل سے اُلٹ پلٹ لکھوا لیتے تھے کہ کل کو وہ اسلام میں جا کر یہ نہ کہ سکیں کہ انھوں نے اسلام کے خلاف کچھ نہیں لکھا - یہ سیاست سمجھ کر ان کا نام درج کر دیا جاتا تھا ؟

یہ ہے آریوں کی ایمانداری اور یہ ہے ان کے پیشواؤں کی اخلاقی حالت کا حال جو تمام جہان کے راستبازوں کے منہ آتے ہیں - اور خود ان کی اندرونی حالت ایسی گندہ ہے کہ خدا کی پناہ - سنتہ دیو کی علیحدگی کے متعلق پس پردہ بہت سی باتیں ہیں جو انشاء اللہ خود ہی اپنے وقت پر ظاہر ہو جائینگی ہمیں کیا ضرورت ہے کسی کی پردہ دری کی ہ جنا خود پردہ پھاڑیگا

اور بہت سے نور الدین

نہ تو میں عالم ہوں نہ کسی احمدی عالم کی صحبت میں رہا - نہ ہی حضرت مسیح کی تصنیفات کو باقاعدہ دیکھا ہے اور نہ ہی حضرت خلیفہ کی خدمت میں باقاعدہ رہا ہوں - صرف قبلہ حضرت امیر المومنین مولانا نور الدین کے بعض نکات درس - کلام وعظ کے خطبوں اور مکتوبات وغیرہ کے پڑھتے رہنے سے ہی خدا نے مجھے ہدایت بخشی ہے اگر نور الدین نہ ہوتا تو نور ہدایت کیونکر نصیب ہوتا - میں نے حضرت مسیح کو نہیں دیکھا تھا میں اسی کو مسیح سمجھتا ہوں - کیونکہ اسی کے طفیل میں نے مسیح کو پہچانا ہے - ہم ہر چند کوئی ایک سے ایک بڑھ کر باکمال بزرگ ہمارے سلسلے میں بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں مگر کجا نور الدین کا مرتبہ - میری دعا ہے کہ خدا مجھے وہ روز نہ دکھاوے جبکہ نور ہدایت اس دنیا میں موجود نہو - اے میرے بھائیو سب بھائیو جو دنیا کے ہر گوشہ میں

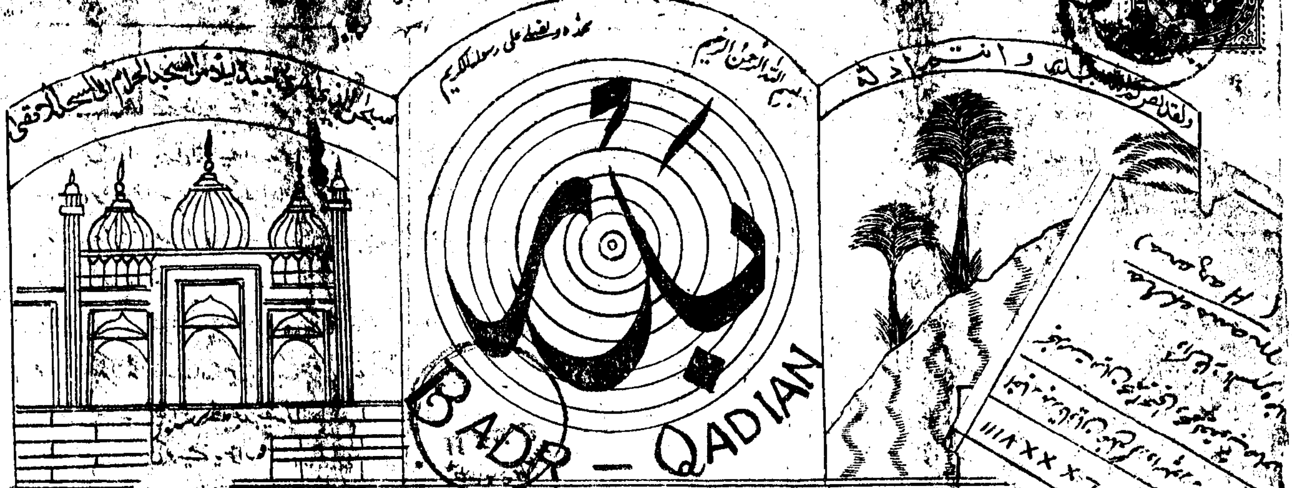

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ	Reg No. L CCXXXVIII	مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ میگزین قرآن مجید — چار روپے سالانہ

جلد ۱۰ — ۲۹ صفر ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ - مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۹ پھاگن سمت ۱۹۶۷ — نمبر ۱۸

بھائیو گر قادیاں آؤ گے تم	ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

ارشاد الامیر

[illegible] شاہ صاحب کے سوال پر محمڈن یونیورسٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اشتراک کا ہم نے فیصلہ کر دیا ہے (اس فیصلہ کا اظہار عنقریب ہوگا) مشترک امور میں ملکر کام کرنا ضروری ہے۔

لیکن امتیاز قائم رکھنا بھی ضرور ہے۔ اس کے لئے چار وجوہ ہیں

(۱) امتیاز ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ امتیاز نہ رہے تو قوم گھل مل کر تباہ ہو جاتی ہے۔

(۲) اگر کسی کے ماں باپ یا زمین کا مقدمہ کسی امام مسجد کے ساتھ ہو تو لوگوں کا دستور ہے کہ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب ہمارے مامور من اللہ کو یہ لوگ جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہماری غیرت کس طرح برداشت کر سکتی ہے کہ ان کو اپنا امام صلوٰۃ بنالیں۔

(۳) جب تک تمیز نہ ہو نہ امر بالمعروف رہتا ہے نہ نہی عن المنکر۔ تمہارے لیکچروں کی عزت بھی احمدی نام سے ہی ہوئی ہے

(۴) خود نام رکھنا ہی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔

(۵) جب کوئی قوم ممتاز ہوتی ہے تو قوم اس کی مخالفت کرتی ہے۔ پھر جوں جوں مخالفت ہوتی ہے اس ممتاز بننے والے کو سعی اور دعا کا موقعہ ملتا ہے۔ یاد رکھو جب تک مشکلات پیش نہ آویں۔ دعا اور کوشش کا موقعہ نہ ملے ترقی نہیں ہو سکتی۔ سعی۔ کوشش جہاد۔ دعا کے لئے مشکلات ضرور ہیں۔ صلح کل میں نہیں ہو سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح

مکرمی اکمل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

حضرت صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہے زخم ایک چوتھائی کے قریب رہگیا ہے پرسوں ایک باریک ہڈی زخم میں سے نکل گئی۔ اب کوئی ہڈی برہنہ زخم میں نظر نہیں آتی۔ طاقت اللہ کے فضل سے آ رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل اور طاقت جلد عنایت فرماوے۔

والسلام

(عاجز بشارت احمد عفی عنہٗ)

یکم مارچ ۱۹۱۱ء

ہم اور ہمارے مخالفوں میں فرق

۲۷ فروری کو قبل دوپہر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فروعی اختلاف [illegible] پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جو کچھ بیان کیا اس کا مفہوم اپنے حافظے سے اپنے الفاظ میں لکھتا ہوں۔ فرمایا۔ یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔ کیونکہ جس طرح وہ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ۔ حج اور روزوں کے متعلق ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان اصولی فرق ہے اور وہ یہ کہ ایمان کے لئے یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ اس کے ملائکہ پر۔ کتب سماویہ پر اور رسل پر۔ خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی مانتے ہیں اور اس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتلاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من الرسل۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے یہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارا یہ مذہب ہے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے

بالاتفاق کافر ہے

یہ جدا امر ہے کہ ہم اس کے کیا معنے کرتے ہیں۔ اور ہمارے مخالف کیا۔ اس خاتم النبیین کی بحث کو لا نفرق بین احد من الرسل سے کوئی تعلق نہیں اور وہ ایک الگ امر ہے اس لئے میں تو اپنے غیر احمدیوں کے درمیان اصولی فرق سمجھتا ہوں“۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر [illegible] پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے اس جمعہ کے خطبہ میں جو پُراثر تقریر فرمائی وہ جن الفاظ میں تھی اور جو برقی اثر اپنے اندر رکھتی تھی اس کا عشر عشیر بھی اس موجودہ خلاصہ میں نہیں دکھایا جا سکتا ہے مگر تاہم اس نیت سے کہ کچھ خلاصہ مطلب احباب تک پہنچ جائے مندرجہ ذیل سطور لکھتا ہوں۔

فرمایا میں نے بہت عرصہ پہلے خواب میں دیکھا کہ خدا کا غضب بھڑک اُٹھا ہے اور زمین تاریک ہو چلی ہے پہلے طاعون پھیلا ہے پھر اس کے بعد ہیضہ پڑا ہے۔

چند خاص دوستوں کو میں نے یہ خواب سنا بھی دیا اور دُعا شروع کی کہ الٰہی تو اپنے فضل و کرم سے احمدی جماعت پھر خصوصیت سے قادیان کی جماعت پر اپنا رحم فرما۔

پھر چند روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ملک میں خطرناک طاعون ہے۔ اور ایک عظیم الشان محل ہے جس میں ہم لوگ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ انی احافظ کل من فی الدار اب صرف اتنی بات ہے کہ ہم اپنے تئیں اس محل میں رہنے کے اہل ثابت کریں۔ پھر کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ ایک بھاری درکالوں پر شیر حملہ کر رہا ہے۔ پس میں ڈر گیا اور بہت دُعا کی اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ طریق نجات کیا ہے تو مجھ پر کھولا گیا کہ خدا کے حضور کھڑے رہنا اور دُعائیں۔ طوفان میں ایک کشتی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہے مگر دعاؤں سے بڑھ سکتی ہے۔ پھر میں اس بات پر غور کر رہا تھا کہ ملک میں وبائیں پھیلتی ہے۔ تو ایک ملک نے ابھی رستے میں آتے ہوئے مجھے تحریک کی کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون - ہر شخص فائدے کے لئے کوئی چیز بناتا ہے - مثلاً باغبان درخت لگاتا ہے۔ اب جب تک وہ چیز مثلاً درخت فائدہ دے اسے نہیں اُکھیڑا جاتا۔

لیکن جب وہ غرض جس کے لئے وہ شے بنائی گئی پوری نہ کرے تو پھر اس شے کو توڑ دیا جاتا ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ عقل کا زمیندار بھی اسی اصل پر عمل پیرا ہے - پس خدا جو حکیموں میں سے بڑا حکیم ہے وہ بیفائدہ کسی چیز کو کیوں رکھے۔

جب انسان اس اصلی غرض کو پورا نہیں کرتا یعنی عبادت جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا تو پھر لامحالہ تباہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو اپنے نمونہ سے یا دیگر حالات سے دوسروں کو خدا کی عبادت سے روکتا ہے اسے بھی ہلاک کیا جاتا ہے خدا کے مامور دنیا میں بھلائی پھیلانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ غافلوں کو بیدار کرتے ہیں۔ مگر شریر لوگ ہر صورت اعتراض کرتے ہیں۔ اگر کوئی نئی بات سنائے تو کہتے ہیں یہ وہ باتیں سُناتا ہے جو پہلوں نے نہیں سنائیں اور اگر وہی اگلی باتیں سنائے تو کہتے ہیں کوئی نئی بات نہیں پیش کرتا۔ نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب بدیاں بار بار کی جاتی ہیں اور شیطان اپنا وعظ ہر وقت کرتا رہتا ہے یہانتک کہ خود انسان کے اندر اس کے نفس کو بطور سفیر چھوڑ رکھا ہے تو کیا خدا اپنی طرف سے کوئی واعظ بار بار وہی نیکیاں سمجھانے کے لئے پیدا نہ کرے تیرہ سو برس سے تو قرآن مجید کا وعظ ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی نبی آئے اور سب نے توحید کا وعظ کیا تو کیا ساری دُنیا توحید پر قائم ہو گئی - پس ضرور ہے کہ توحید کا وعظ بار بار کیا جاوے۔

یاد رکھو خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا تھا کہ اگر لوط کی قوم میں سے پانچ چھ بھی نیک ہوں تو میں ان پر سے عذاب ہٹا لوں۔ مگر جب اس اندازے پر بھی نیک نہیں رہتے تو پھر عذاب الٰہی آتا ہے۔ تم لوگ احمدی ہو اور احمدیت جہاں عذابوں سے بچاتی ہے وہاں سب سے پہلے ملزم بھی ہمیں ہی گردانتی ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں نے ایک مامور کو مانا۔ اس کے ہاتھ پر خدا و رسول کی اطاعت کا عہد کیا اب اس کو توڑینگے تو سب سے پہلے عذاب کے مستحق (اعاذنا اللہ منہا) ہم ہیں۔

پس تم خدا کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں لگے رہو اور دعائیں کرتے رہو۔ کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ جب مغز عبادت تم حاصل کر لوگے تو پھر تم بلاؤں سے محفوظ رہو گے۔ ایک باغبان بھی پھل والی شاخ کو نہیں کاٹتا۔ پس تمہارا خدا جو ارحم الراحمین ہے تمہیں ہلاک نہیں کریگا۔ یونس کی قوم کا فر تھی صرف گڑگڑانے سے ان پر سے عذاب ٹل گیا۔ تو کیا تم جو ایک نبی ایک مامور کے ماننے والے ہو تمہاری دعاؤں میں اتنا بھی اثر نہوگا۔ کہ عذاب الٰہی ہٹا لیا جائے۔ (یونس علیہ السلام) تو چند ایک بستیوں کی طرف رسول ہو کر آئے تھے مگر تمہارے نبی تو رسول اللہ صلعم کی غلامی میں تمام جہان کی طرف مامور ہو کر آئے تھے۔ پس تم اس کے پیرو ہو دعاؤں سے کام لو۔ صدقہ دو۔ استغفار کرو۔ اور خدا کی تسبیح و تقدیس کرو۔ اپنے دلوں کو پاک بناؤ۔ کہ جب ایک شریف آدمی اوڑی پر نہیں بیٹھتا تو خدا تمہارے دلوں میں کس طرح تنزل فرما سکتا ہے۔ جبکہ ان میں طرح طرح کے گند بھرے ہوں۔ اپنی اصلاح کرلو اور عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کے حضور گڑگڑاؤ۔ عذاب کے وقت تو فرعون بھی چلّا اُٹھا تھا۔ مگر اس چلّانے نے فائدہ نہ دیا۔ میں نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا۔ اب تمہارا فرض ہے کہ اپنی اصلاح کرلو۔ اور راتوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو ہو کر گڑگڑاؤ۔ تا بچائے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے۔

خیر مقدم

کل ۱۲ - فروری کو میری والدہ ماجدہ صاحبہ اسلام کا حسن اور اپنے بیٹے کا جو کہ ایک خلیفۃ المسیح کا قدیمی نمک خوار اور احمد کے غلام کا غلام ہے نیک ہونا اور سلوک دیکھ کر اس اپنی آخری ۷۵ سال کی عمر میں تعالیٰ ہوش و حواس بطیب خاطر خود مشرف باسلام ہوئیں۔ خداوند کریم اُن کو استقامت اور ہمت عطا فرماوے اور اس کا خاتمہ بالخیر کرے۔ نام اُن کا بجائے حاکم دیوی کے حاکم بی بی رکھا گیا۔

راقم شیخ ہدایت اللہ - عبدالرشید بوٹ اینڈ شو مرچنٹ منڈی بازار شاہ

قابل توجہ طالبعلمان تعلیم الاسلام

دو انعام

مسٹر عطاء الٰہی صاحب ایم - اے - پروفیسر راجشاہی کالج ایسٹرن بنگال حضرت امیر المومنین کی صحت کی خوشی میں دو انعام مقرر فرماتے ہیں۔

پندرہ روپے کا انعام

ہائی کلاسز کے اس سٹوڈنٹ کے لئے جو حضرت مسیح موعود کی اسلامی خدمات کے بارے میں سب سے اچھا مضمون انگریزی میں لکھے۔

دس روپے کا انعام

تعلیم الاسلام کے اس طالبعلم کے لئے (خواہ کسی جماعت میں پڑھتا ہو) جو حضرت خلیفۃ المسیح کی ذاتی خصوصیات Personality کے متعلق اردو میں سب سے اچھا مضمون لکھیگا۔

مندرجہ ذیل احباب کی کمیٹی مضمونوں کی نسبت فیصلہ کریگی۔

(۱) ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی اسکول۔ (۲) مولوی محمد علی صاحب (۳) مولوی شیر علی صاحب - ۱۵ مارچ سے پہلے مضمون لکھے جانے چاہئیں۔

تعطیلیں

اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ میں جو تعطیلیں دیجاتی ہیں ان میں سے بعض تعطیلیں ایسی ہیں جنکو اسلامیہ مدارس کے ناظمین کو تعطیلوں کا نقشہ بنانے کے وقت مدنظر رکھ لینا چاہیئے - ولادت رسول مقبول ا - یوم نزول وحی ا - یوم ہجرت

ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمارے احباب منٹگمری نے وہاں کے ایک ثنائی مولوی کے ایک اشتہار کے جواب میں ایک اشتہار شائع کیا ہے جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے۔ مولوی انوار حسین صاحب اپنے اس عقیدہ میں بھی اپنے دوست مولوی ثناء اللہ کے ساتھ ہم پیالہ ہم نوالہ ہونگے کہ جھوٹھ بولنے سے بھی انسان متقی کا متقی ہی رہتا ہے۔ ایڈیٹر

ناظرین پر واضح ہو کہ جناب مولوی انوار حسین صاحب اہلحدیث (غیر مقلد) . ایک اشتہار حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا شائع کر کے اُس اشتہار اور تقریر کے ذریعہ سے پبلک کو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود اور مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث (غیر مقلد) سے مباہلہ ہُوا اور صاحبزادہ مبارک احمد و حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات اُنکے مباہلہ کا اثر ہے۔ حالانکہ یہ بات محض غلط اور صریح دھوکا ہے۔ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعاء مباہلہ کے شائع ہونے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو اپنے اخبار اہلحدیث میں مباہلہ کی منظوری سے صاف انکار اور گریز کیا۔ اور لکھا کہ یہ طریق فیصلہ کن نہیں کوئی دانا اس کو منظور نہیں کر سکتا اور نہ میں اُس کو منظور کرتا ہوں" اور احمدی جماعت کو مخاطب کر کے لکھا کہ تم لوگ تو اپنے امام کو کہا کرتے تھے کہ ہمارے امام رحیم کریم ہیں۔ اب وہ کیوں ہماری ہلاکت کے پیچھے پڑ گئے۔ یہ طریق فیصلہ کن نہیں بلکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ جھوٹا زندہ رہتا ہے اور سچا مرجاتا ہے۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے ہواخواہوں سے یہ اصول شائع کرایا کہ حرامزادے کی رسّی دراز ہوتی ہے

اس میں شک نہیں کہ امام یا مامور من اللہ خواہ مخواہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا جب تک کہ اُس کا مخالف خود اپنے واسطے آپ ہلاکت کی درخواست نہ کرے یا ہلاکت کے سامان کو اپنے گلے میں آپ نہ ڈال لے۔ حضرت اقدس نے جب دعا مباہلہ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب روانہ کی اور اُن سے یہ درخواست کی کہ اب آپ جو چاہیں لکھیں و شائع کریں تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس دعا مباہلہ سے مذکورہ بالا الفاظ میں انکار کر دیا۔ اس کے بعد پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے ایک دُوسرا طریق فیصلہ اعلان بارودیم میں شائع کیا (دیکھو اخبار بدر و الحکم زیر سُرخی اعلان بارودیم) اس کو بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہیں کیا۔

اب ناظرین خود ہی انصافاً غور فرماویں کہ اس انکار پر مباہلہ کی صورت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اگر حضرت اقدس کی دُعا مباہلہ پر جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب رد کر چکے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ کا انتقال ہو جاتا تو اُن کے ہوا خواہ بھی کہتے کہ یہ فیصلہ صحیح نہیں - مولوی ثناء اللہ صاحب نے صاف صاف انکار کر دیا ہے کہ دُعا مباہلہ لغو ہے۔ کیونکہ لفظ مباہلہ جانبین کو چاہتا ہے جیسے مجادلہ۔ مقاتلہ۔ مباحثہ وغیرہ اور اُن کے ہوا خواہ اُن کے شائع شدہ اصول کو الاپتے کہ حرامزادہ کی رسّی دراز ہو گئی۔

اس انکار کے بعد ناظرین کو اب یہ حق پہنچتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن کے ہوا خواہ مولوی صاحبان سے یہ پوچھیں اور ضرور پوچھیں کہ دعاء مباہلہ کے شائع ہونے پر کیوں چیخ نکل گئی اور مباہلہ سے انکار کر دیا اور حضرت مرزا صاحب کی رحیمی و کریمی سے فائدہ اُٹھانا چاہا۔ آپ کے دل میں حضرت مرزا صاحب کی سچائی کا رعب کیوں بیٹھ گیا۔ آپ کا دل کیوں دھڑکنے لگا۔ کیوں نہیں وہ ڈٹ کر اُن کی دعائے مباہلہ کو لبیک کہا اُس وقت آپ کی دلیری کیا ہو گئی تھی۔ اب جبکہ ٹھیک ٹھیک موافق الہام و پیشگوئی و الوصیت کے (دیکھو اخبار بدر و الحکم و الوصیت وغیرہ جو قبل وفات حضرت اقدس کے شائع ہُوا ہے) اس ولی اللہ کا وصال ہُوا اور وہ اپنے مولا سے جا ملا تو خود ثنائی پارٹی کے لوگ بغلیں بجانے لگے اور وہ باتیں جس کو کہ دانا و عقلمند ہو کر منظور نہیں کیا تھا اب نادان و بیوقوف بنکر قبول کرتے ہیں جس طریق فیصلہ کو ملکھوں نے رد کر دیا تھا اب اُسی تھُوکے کو پھر چاٹتے ہیں سچ تو یوں ہے کہ جو اصول کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اپنے اخبار اہلحدیث میں شائع ہُوا تھا خدا نے اُسی رنگ میں فیصلہ بھی کر دکھایا یا اُن کے احباب نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے مقابل میں حرامزادہ کی رسّی دراز ہونے کو پیش کیا تھا خدا نے اس رنگ میں بھی حضرت اقدس مرزا صاحب کی سچائی ثابت کر دی اور دراز رسّی مولوی ثناء اللہ صاحب کے گلے میں پڑ گئی بیشک اس خوشی میں اُن کے ہوا خواہوں کو اُنکو کچہری بازاروں اور عام تماشگاہوں میں تالیاں بجانی چاہئیں۔

شرم! - ناظرین کیا اب مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن کے ہوا خواہ مولوی صاحبان کا حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاء مباہلہ کو پیش کرنا اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس انکاری جواب کو چھپا رکھنا کیا انصاف کا خون کرنا نہیں۔ ڈرو! ڈرو!! خدا سے ڈرو!!! سنو! اے لوگو جو کہ سچ کو جھوٹ سے چھپانا چاہتے ہو۔ آؤ۔ اگر تم میں کچھ بھی سچائی ہے۔ اگر کچھ بھی تم حیا و شرم و غیرت رکھتے ہو تو آؤ ہم للکار کر بلاتے ہیں کہ امن و تہذیب کے ساتھ یہ ثابت کر دکھاؤ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعا مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کر لیا اور رد نہیں کیا۔ یعنی حضرت اقدس مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے پھر مباہلہ ہُوا۔ یا اعلان بارودیم میں حضرت اقدس کے جو فیصلہ کی صورت پیش کی گئی تھی اُس کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کر لیا۔

بخلاف اِس کے ہم یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا وصال ٹھیک اُن کے الہام اور اُن کی شائع کردہ وصیت کے مطابق بقید سنہ و تاریخ ہوا جسکو کہ آپنے اپنے خدا سے خبر پا کر قبل اپنی وفات کے شائع کر دیا تھا۔

دیکھو ڈوئی۔ عفوری۔ دیانند۔ لیکھرام۔ آتھم۔ اسمعیل علیگڑھی میاں نذیر حسین دہلوی۔ وغیرہ کی حالت سے عبرت پکڑو جانبین سے ہر ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی سچائی کا ثبوت دیتے ہُوئے چل بسے

اے بیبے جبہ دو ستار والو اب مسیح اسرائیلی علیہ السلام کے زندہ مع جسم عنصری آسمان پر جانے و آنے کی کہانی اور دجال اور اُس کے ستر گز دراز لمبے گدھے کا قصہ کیوں بھول گئے ان مسائل پر بحث کرنے میں کیوں جھجکتے ہو کیا ان مسائل کے دلائل کی مضبوط ڈوری ٹوٹ گئی جو اب صرف اس بوسیدہ اور دراز رسی والی باتوں کا شوق ہے تو یہ بھی پُورا۔

کچھ حمیت ہے تو آجا سامنے مردانہ وار
دیکھنا پھر کسطرح کرتا ہوں میں تیرا شکار

العبـــــد
حکیم خلیل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ منٹگمری

نوٹ امن و تہذیب کے ساتھ دعوی مدلل کرنا اور اُس کا ثبوت دینا چاہیئے اور اُن طریقوں سے پرہیز کرنا چاہیئے جس سے امن و تہذیب کا خون ہو۔

رسید زر

(۱۰- فروری سنہ ۱۹۱۱ء)
جناب محمد دین صاحب ۲۶۸۱ للعہ
جناب محمد میر صاحب ۲۶۸۳ ۸ر

(۱۱) فروری سنہ ۱۹۱۱)
جناب سید احمد صاحب ۲۶۸۵ عمر
جناب محمد امیر صاحب ۲۶۸۸ عہ/ جناب فتح الدین صاحب ۲۶۹۰ عہ/

(۱۳) فروری سنہ ۱۹۱۱)
جناب محمد نجم الدین صاحب ۲۶۹۲ عہ/
جناب محمد اشرف خانصاحب ۲۶۸۹ عہ/ جناب محمد علی صاحب ۲۶۶۳ عہ
جناب نور احمد صاحب ۲۱۲۶ عہ/ جناب غلام حسین صاحب ۲۱۴۴ عہ/
جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب ۲۵۱۳ عہ/ جناب عبد الرشید صاحب ۱۲ عہ/

اکمل کا پیغام اپنے بھائیوں کے نام

کام تو بہت ہیں پر کام کرنیوالا بھی کوئی ہو

سب سے پہلے جو خیال میرے دل میں اُٹھا وہ یہ تھا کہ ایک ایسی جامع کتاب تالیف ہونی چاہیئے جس میں ہمارے عقائد اور طرزِ عمل کا مفصل و مدلل ذکر ہو۔ اس بارے میں میں نے قوم کے بزرگوں کو بھی گو کئی سے خطوط لکھے مگر میری استدعا پر پہلے بہت کم توجہ ہوئی آخر ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب نے ایسی کتاب کا اشتہار دیا اور یہ غرض یہیں تک ختم ہوگئی اس کے بعد میر قاسم علی صاحب نے دین الحق لکھا۔ مگر یہ حصۂ اول ہے۔ حصہ دوم جو بہت ہی ضروری ہے اور جو اصل غرض ہے اس کا انتظار ہے۔ آخر میں نے ایک کتاب طیار کی جو پانسو صفحہ ہے اور اس کا خلاصہ عقائدِ احمدیہ و سُنتِ احمدیہ میں تیار کیا مگر یہ حضرت امامِ سلسلہ کے الفاظ میں نہیں بلکہ میری اپنی ذاتی ذمہ داری ہے۔ پھر حضرت امیر المومنین نے ابتداء ایامِ خلافت میں یہاں کے رہنے والے احباب کو توجہ دلائی کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے تصانیف میں سے جو اخلاقی تعلیم ہے وہ الگ جو دعویٰ کا ثبوت ہے وہ الگ جو گورنمنٹ کے متعلق ہے وہ الگ۔ جو آریہ۔ عیسائی۔ غیر مذاہب کی تردید میں ہے وہ الگ جمع کیا جائے اور اس کام میں بعض احباب مشغول بھی ہوئے چنانچہ بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بہت غور سے کتابیں پڑھتے رہے ہیں مگر یہ امر قوۃ سے فعل میں نہ آیا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری تھا کہ بدر و الحکم میں جسقدر ڈائریاں حضور علیہ الصلوٰۃ کی چھپ چکی ہیں ان کو کتابی شکل میں جمع کر دیا جاتا۔ کیونکہ ان میں بڑے حقائق و معارف متعلق دینِ متین ہیں۔ دیکھئے کون صاحب یہ ہمت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی مشکل تو ہے نہیں بس فائل لئے اور نشان کرکے کاتب کو نقل کرنے کے لئے دیدیئے ہاں روپیہ کا سوال ضرور ہے۔

پھر جس ضرورت کو شدت کے ساتھ میں محسوس کر رہا ہوں وہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیری نوٹ ہیں۔ الحکم کا فائل دیکھ لو۔ بدر کے اوراق اُلٹو۔ اس خاکسار نے کن کن پیرایوں میں اپنے درد دل کا اظہار کیا ہے۔ لیکن غنچۂ مطلب کسی کی نسیم نوازش سے نہ کھلنے میں آیا تھا نہ کھلا

سیدنا امیر المومنین ہی اس کے اہل تھے۔ مگر سنت سلف صالحین ہمیں بتاتی ہے کہ کسی امام قوم نے آجتک پُوری تفسیر نہیں کی اور غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح تدبّر فی القرآن رُک جاتا ہے۔ ضعیف طبائع کے لوگ کہنے لگتے ہیں۔ جب ہمارا امام یہ معنی کر گیا تو اب تم کون ہو کہ اس کے خلاف یا اس سے بڑھکر بولتے ہو۔

ہاں ہم ممنون ہیں سید محمد سرور شاہ صاحب کے اور بالخصوص شیخ یعقوب علی صاحب کے کہ ان بزرگوں نے اپنی ہمت کے مطابق کچھ کام شروع کیا۔ مگر افسوس نہ شیخ صاحب نے استقلال سے کام لیا نہ قوم نے پوری قدر کی اور اتنے سالوں میں صرف سات پارے طبع ہوئے اور ان میں سے پہلے پاروں کی کتابت و ترجمہ ایسا ہے کہ اس پر اطمینان نہیں مگر اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ ان کی تفسیر بے نظیر ہے اور تمام احمدی لٹریچر کی جو تفاسیر کے متعلق ہے جامع۔ صرف کسر یہ ہے کہ ترجمہ میں کسی علمی دماغ کی شمولیت ضروری ہے۔ تاکہ ہمیں ذوالعرش المجید کا ترجمہ عرش معظم کا مالک نظر نہ آئے۔ اور مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی تفسیر تو پھر آیندہ نسلوں کے لئے ہی مفید ہوگی میرا اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مختصر ہو۔ بلکہ مجھے افسوس ہے کہ وہ اب خاص شرائط کی پابندی میں کھُل کر نہیں لکھ سکتے۔

پھر ایک اور ضرورت ہے۔ وہ یہ کہ حضور مغفور سیدنا المسیح الموعود کے الہامات جمع کئے جائیں اس سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ ہمیں کلام آلہی کا مجموعہ دیکھ کر ایک خاص ایمان حاصل ہوگا۔ ان میں جو جو الہام پُورے ہو چکے ہیں ان کے متعلق تشریحی نوٹ ہونے چاہئیں اور جن کا انتظار ہے ان پر واقعات عالم کے مطابق ہم غور کر سکینگے۔ نشانات تو حسب وعدہ آلہی اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک قیامت تک ظاہر ہوتے ہونگے مگر افسوس یہ ہے کہ ہم حوالہ دیکر دشمن پر اتمام حجت نہ کر سکینگے۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ **کوریا پر جاپان کا قبضہ ہوگیا** کئی دوستوں کو معلوم ہے حضرت کا الہام تھا۔ **کوریا کی نازک حالت اور ایک مشرقی طاقت** اور یہ متفق اللفظ موجودہ صورت حالات میں تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جاپان مشرقی طاقت ہے۔ مگر مجھے کسقدر افسوس ہوا جب الہام ہمیں نہ مل سکا یا کم از کم یہ کہ ہم نے اسے ڈھونڈنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ کیا سب سے پہلے ہم ہی ملزم نہیں اور خدانخواستہ اس آیت کے مصداق وکاین من آیۃ الخ

پھر حضرت علیہ السلام کا خواب تھا اس کے متعلق بعض دوستوں کی رائے تھی کہ چھپ چکا ہے کتنے تو سبقے مگر چھپا ہوا نہ نکال سکے۔ اور قادیان سے باہر جو بزرگ ہیں اُنھوں نے تو شاید یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہ فرض دارالامان کے رہنے والوں کا ہے۔ حالانکہ اُن کو اور بھی کئی بکھیڑے ہیں اور بیرونجات میں کئی ایسے احباب ہیں جو ان باتوں میں کافی وقت دیکر اجرِ جزیل حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۹۰۵ء یعنی جب سے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب نے بدر کا چارج لیا الہامات کے محفوظ رکھنے کا بہت ہی عمدہ انتظام تھا کیونکہ حضرت علیہ السلام صادق نوازی کیلئے یا خادم نوازی بہرحال بندہ نوازی سے کام لیکر اپنے دستِ مبارک سے تمام الہامات وخوابات ہفتہ کے لکھ بھیجتے پھر آپ پروف پڑھتے پھر پروف درست کرکے دکھایا جاتا اور آپ کا ارشاد "صحیح ہے" پاکر طبع ہوتا لیکن اس سے پہلے کے الہامات جمع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام کتابوں۔ بدر۔ الحکم کے فائلوں اور اشتہاروں کا مطالعہ کیا جائے۔ اور یہ ہمت کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ کوئی ہے؟ جو اس کام کے لئے اُٹھے؟

پھر میرے دل میں ایک اور آرزو ہے وہ یہ کہ یہاں جو مہاجرین رہتے ہیں ان کی ایک ڈائری طیار ہو۔ ان کی جائے سکونت حالات خاندانی وغیرہ کا ذکر ہو پھر ایمان لانے کی کیفیت اور ہجرت کے اسباب ہوں اور پھر یہاں کا مشغلہ اس سے جہاں ہم اسماء الرجال کے ضروری فرض سے سبکدوش ہونگے وہاں یہ بھی دُنیا پر ظاہر ہوگا کہ ہم لوگ محض دین کی خاطر یہاں آئے ہیں۔ ورنہ ایسے لوگ ہیں جو اگر باہر ہوتے تو اس سے دُگنا چوگنا کما سکتے۔ صرف اس وجہ سے کہ ہمارے حالات تاریکی میں ہیں۔ دشمن خبیث کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے کہ پیٹ کی خاطر وہاں بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کبھی کسی بات نے مجھے اتنا دُکھ نہیں دیا جتنا ایک شخص کے اس کلمہ نے جو اس نے میرے سامنے کہا کہ یہاں پیٹ کے دھندے نے اتنے لوگوں کو جمع کر دیا۔ بخدا میں سچ کہتا ہوں اُس روز شام کا کھانا نہ کھا سکا۔ ہمیں یا کم از کم مجھے۔ اپنی کمزوریوں گناہوں خطا کاریوں کا اقرار ہے۔ مگر واللہ یہ صحیح نہیں کہ پیٹ کی خاطر یہاں بنا بیٹھے ہیں یا باہر ہمیں کوئی وجہ معاش نہ تھی۔

پھر ایک اور عرض ہے وہ یہ کہ بعض مخالف کتابیں ایسی ہیں کہ وہ اندر ہی اندر زہر پھیلا رہی ہیں۔ الہامات مرزا شہادۃ القرآن و رد کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی اشاعت بہت

ہے اور باہر سے ان کے متعلق خط بھی آتے رہتے ہیں مگر آجتک ان کا جواب ہماری طرف سے شائع نہیں ہوا۔ کیا ان کتابوں کا کوئی جواب نہیں؟ ہرگز نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ سستی اور غالباً اعجبتکم کثرتکم۔ یہاں کے رہنے والے کچھ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ وہ محسوس ہی نہیں کر سکتے کہ باہر والوں کو کیا مشکلات ہیں۔ محل کے اندر محبوب کے حضور بیٹھا ہوا کیا جانتا ہے کہ اس محل اور بوستاں کے گرد ایک خاردار جنگل ہے اور بلا ڈاک کانٹے کوودڑتے ہیں۔

میں نے جیسا شہادۃ القرآن حصہ اول کا جواب لکھا تھا حصہ دوم کا جواب بھی ضرور لکھ دیتا۔ مگر مولوی مبارک علی صاحب نے مجھے کہا میں لکھ رہا ہوں۔ پھر میں یہاں آگیا۔ اور پھر رہتے رہتے رہ گیا۔ اب انشاء اللہ پھر ارادہ ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح بار ہا فرما چکے ہیں کہ میں چاہتا ہوں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کئے جائیں جن میں اسلامی اصولوں کی اشاعت ہو۔ اس فرض کو کس نے ادا کیا؟

اب ایک اور رونا سنئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی سوانح عمری کا اشتہار بھی ہوگیا۔ حضور مغفور کے سوانح کا نوٹس بھی ہم نے پڑھ لیا حیات نورالدین کا دیباچہ بھی دیکھا۔ پر کچھ ہوا بھی؟

کس قدر شرم کی بات ہے کہ ہمارے سید و مولا۔ مقتدا و پیشوا حضرت نبی کریم صلعم کے سوانح ایک غیر مسلم لکھے اور ہم اسے منگوا کر اپنے بچوں کو پڑھائیں اور خود کوئی کتاب نہ تیار کر سکیں۔ پھر سب سے پہلے ضروری تھا کہ سیدنا المسیح کے سوانح شائع ہوتے کیونکہ ابھی ایسے لوگ زندہ موجود ہیں جنھوں نے حضرت اقدس کو اپنے ہاتھوں میں کھلایا ہے۔ تمام حالات معلوم ہو سکتے ہیں کیا ان واقعات زندگی کو اسوقت جمع کیا جائیگا جب باتوں میں التباس پڑ جائے اور پھر خوامخواہ جھگڑے اٹھیں کہ یوں نہیں تھا یوں تھا۔ میں انشراح صدر سے اعلان کرتا ہوں کہ اس کام کے اہل ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب ہیں ان کے پاس اس کے متعلق میٹیریل بھی ہے۔ ہمت کریں تو قوم پر احسان ہوگا۔ ورنہ قوم کو یعقوب علی صاحب کا دماغ مشکل سے ملیگا۔

باتیں تو اور بھی کئی ہیں مگر اس وقت میں انھیں پر اکتفا کرتا ہوں اور خلاف معمول اپنا نام نیچے لکھتا ہوں کیونکہ تجاویز میری ذاتی ہیں

(محمد ظہور الدین اکمل، آف قادیان)

ضرورت معلم علاقہ بنگال کے ایک مدرسہ اسلامیہ میں پڑھانیکے واسطے ایک مولوی صاحب کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ فی الحال بیس پچیس روپیہ ماہوار ہوگا۔ درخواستیں معہ نقول سندات و مفصل حالات اڈیٹر بدر کے پاس آویں درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ بھی آنا چاہیئے۔

اشرف الاظہار

اگرچہ میں پہلے سے حضرت اقدس سیدنا و مولانا میرزا غلام احمد صاحب کے مجدد و مہدیت کا قائل اور منسلک و معتقد سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تھا ہی لیکن ذوق و شوق میں ذکر خیر ہر وقت ہر ساعت بالوک زبان تازہ دم مثال قند مکرر شاغل تھا اور ہوں اور کیوں نہوں جن برکت دنیوی سے حقیقی مولا کریم کی مضبوط اور سیدھی راہ سلے مرید الرب یہ کہ اس مسیح کی رہبری سے جزو اسلام و مغز صلوٰۃ نیز حوائج و مطالب دنیوی حصول کا طریقہ جزو اعظم۔ جنگ و جہاد کا قلع قمع کرکے جائے عجز و انکسار زیب تن کردیں اور رشتۂ محبت و مودت کو ہاتھ میں دیدینا۔ پس کوئی نعمت مثل این نیست

جزاک اللہ احسن الجزاء

قسم ہے مجھکو خدائے عزوجل کی جسنے اپنے صنائع قدرت فضل وکمال سے بے ستون ارض و سما قائم فرمایا۔

عرصہ چار سال کا گذرتا ہے سفر دہلی کے اتفاق ریلوے اسٹیشن کھاتولی پر ایک شخص مسلمان کشمیری ریش و بروت کالا سفید جو بیرون کیو دروازہ ڈپٹی نصیر علی کے مکان سے آگے بڑھ کر بازار شمالی میں جاکر بار تجارت زردوزی و رفو چاک کرتے ہیں ملاقی ہوئے۔ حسب الحکایت میں نے عرض کیا آپ مجھ سے بدرجہ اولیٰ خوش قسمت ہیں اس معنی کر کہ ہنگام آمد و رفت کشمیر در اثنائے راہ ضرور آپ حضرت اقدس مسیح الزمان مامالاماں سے قدمبوس ہوتے رہتے ہونگے۔ اس لئے بمقابلہ آپ کے میں دور الوطن مہجور القسمت کم نصیب ہوں۔ اس پر کشمیری صاحب ایک آہ کلیجہ سے کھینچکر فرماتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ اور خیال کے موافق دور از مبالغہ عرض کیا چاہتا ہوں دینے کہا ارشاد۔ تو کیا فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی قدمبوسی سے بزمانہ حال تو محروم ہوں۔ ولیکن ایام طفلی میں میں اور حضرت مرزا صاحب۔ بمقام امرتسر ہم سبق تو نتھے البتہ ہم مکتب ضرور رہے اسوقت کی ایک بات اب تک یاد کیا تصویر نظر یہ ہے کہ سبق پڑھنے کی حالت میں حضرت مرزا صاحب کی طرف جو کبھو لڑکپن سے ہماری پشت ہو جاتی تھی تو مولوی صاحب معلم الدبستان باہستگی انگلی دانتوں میں دباکر فرمایا کرتے تھے کہ ادب سے بیٹھو۔ ہمارے سوال حل کے ومقابلے کے جواب میں مولوی صاحب استاد المکتب میرزا صاحب کی طرف مخاطبہ کنایہ فرمایا کرتے تھے کہ ارے ادب کو ملحوظ خاطر رکھو مودب بیٹھو کبھو یہ کچھ بنینگے۔ چنانچہ اب جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انکا ظہور فرمایا اور بنایا اظہر من الشمس ہے ؎

وہ یکتائے آفاق ایسا بنا بنیگا کبھی وہ جیسا بنا

ہوا شہرۂ آفاق یکتا زماں | کہ روئے زمیں پر عیاں چھپاں
وہ وحدت کا ڈنکا بشہر و دیار | بجانے کا حق تھا بجا یا پکار
وہ اسلام کا بول بالا کیا | حقیقت سے کفر دوں دو بالا کیا
کیا تازہ اسلام کو سرخرو | نہ کم بیش کی اس میں ہے گفتگو
نہفتہ تھی خوبی جو اسلام کی | دیا کھول سمجھے ہیں مرد زنکی
لیا چاشنی کا مزا حسن نے ہے | زباں پر ہے ذکر حق پے بہ پے
ہزاروں درود اور ہزار السلام | بر روح مسیح مجدد امام

شکر اس قادر لم یزل کا جسنے ایک بہت دیرینہ و کہنہ شہادت ایام طفلی کو کس شان سے پایۂ ثبوت کو آتا فخر دے تا بجد بندگی نیک پذیر ظہور الآثار حضرت اقدس مرزا صاحب کو مژدۂ دل بخش جہاں مصداق عیاں راچہ بیاں کا فرمایا

فالحمد للہ ؎

قلم کی تھی سیف و سناں ہاتھ میں
مذاہب کو کاٹا ہے اک بات میں

غبار دل
محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری پرگنہ پوڈ ہانہ
(ضلع مظفر نگر)

نتیجہ عشق عابد

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ | برگزیدہ نور دین مصطفےٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ | جائے دین نور دین مصطفےٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ | جانشیں ہے نور دین مصطفےٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ | خادم اسکا نور دین مصطفےٰ

خاکسار عابد حسین بکسواہا

رویائے صادقہ

ہمارے مخلص دوست سید عابد حسین صاحب حضرت صاحب کی اس تصویر کو دیکھ کر جو انگریزی اشتہار کے ساتھ چھپی تھی لکھتے ہیں۔

اس سے بھی زیادہ خوشی اسبات کی ہوئی اور پھر میں خدا اور رسول گواہ کرکے تحریر کرتا ہوں کہ جہانتک مجھے یاد ہے میں بالکل سچ لکھ رہا ہوں کہ اسی شکل و شباہت پر اسی طرح عبا پہنے ہوئے جیسا کہ فوٹو میں ہے مینے اپنے خوابوں میں جو میں نے آپ کو قبل ازیں تحریر کرکے بھیجے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے اور یہ بھی میں بقسم لکھتا ہوں کہ اس سے پیشتر نہ تو کبھی مینے آپ کا فوٹو دیکھا تھا نہ مجھے آپ کا حلیہ شریف یاد تھا اس سے مجھے اب یقین ہوگیا ہے کہ میرے

خواب رویائے صالحہ میں سے ہیں۔ اللہ تعبیر نیک کرے

خطبۂ نکاح

ایک احمدی دوست متوسط الحال اپنی لڑکی ۱۴ سالہ کا نکاح کسی جوان صالح متقی معقول روزگار والے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں قوم کاشمیری ہو اور نوجوان صالح متقی احمدی ہوں۔ درخواست کے ساتھ ۲؍ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ درخواست کنندہ کا خط مشتہر کو بھیجا جائیگا اور اُسے مشتہر کا پتہ آیندہ خط و کتابت کے واسطے لکھا جائیگا۔ اس سے زائد بدر ذمہ وار نہیں۔

انجمن نعمانیہ کے مفتی کا فتوے

پچھلے دنوں میں کسی نے استفتا پیش کیا کہ فرقہ مرزائیہ سے ناطہ لینا جائز ہے یا نہیں اسپر جناب مفتی صاحب نے یوں رقم فرمایا کہ چونکہ یہ فرقہ مرتد اور کافر قطعی ہے اس لئے اس سے ناطہ لینا ہے ناجائز۔ جو لیگا وہ کافر اور جو لینے والے سے ملیگا وہ بھی کافر جو لیے کونکے کافر وہ بھی کافر اور جو لیسے موقعہ پر حاضر ہو وہ بھی کافر لیسے شخص کے رشتہ دار بھی امامت کے قابل نہیں کیونکہ وہ کافر ہیں" اس فتوے پر دار القضاء سے حکم چڑھا کہ درست ہے جاری کیا جائے۔

(بدر) نعمانی مفتی اور دار اس کے ہمنیاں لوگوں کو غالبًا یہ معلوم نہیں کہ ہمارے امام علیہ السلام مدت سے یہ حکم نافذ فرما چکے ہیں کہ احمدی غیر احمدی کو ناطہ نہ دے پس آپ لوگوں کو اس کے متعلق کچھ تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں۔

نور افشاں غور کرے

۱۷۔ فروری کے نور افشاں میں ریویو آف ریلیجنز کے مضمون دین محبت پر ایک نوٹ نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر اسلام کی ظالمانہ تعلیم اور اُس پر بے رحمی سے کاربند بادشاہوں کی ہستی کا کسی کو یقین نہ کرے تو موجودہ مسلمان سلطنتوں کی حالت کو دیکھ لے۔ اول تو یہ بیجا طرز استدلال کہ کسی مسلمان بادشاہ کے عمل پر۔ ایسا عمل جو خود اسلام کے خلاف ہے دین اسلام کو محل اعتراض بنایا جائے۔ اور دوسرے اگر عیسائی لوگ پندرھویں صدی عیسوی کے وحشیانہ ظلموں کو جو عیسائی اقوام نے یورپ میں کئے ہیں مذہب عیسائیت پر شرمناک دھبہ نہیں سمجھتے تو پھر کسی مسلمان بادشاہ کے خلاف قرآن عمل کا قرآن کو ذمہ دار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ تو ہوا مگر اس کا عیسائی کیا جواب دے سکتے ہیں کہ جب تک عیسائی ملک عیسائی خیالات کے پنجہ میں گرفتار رہے اور جب تک اُن کا زمانہ مقدس پادریوں کے زیر اثر رہا وہ کوئی دنیا میں ترقی نہیں کر سکے۔ اور جب اُنھوں نے عیسائی توہمات کو چھوڑ دیا اور باطن پرستی کی شاخ کو سلطنت سے کاٹ کر باہر پھینکدیا بلکہ جب خود پادریوں نے پرانی عیسائیت کا بودہ چولہ اُتار کر نئی تہذیب کا کوٹ پہن لیا اور بجائے عیسائیت کے عام اخلاق کا پرچار شروع کر دیا تو ترقی کا زمانہ شروع ہوا۔ مگر مسلمانوں کا حال اس سے بالکل برعکس معلوم ہوتا ہے۔ جب تک مسلمان قرآن اور سنت رسول پر قائم رہے جب تک وہ رسول اور رسول کے صحابہ کے پاک اثر کے قریب رہے وہ دنیا میں مظفر اور منصور رہے اور وہ دنیا کے بادشاہ بن گئے اور جب اُنھوں نے قرآن اور رسول کو چھوڑ دیا اور جوں جوں اُن کا زمانہ اور طرز عمل رسول سے دور ہوتا گیا وہ طاقت میں کمزور ہوتے گئے اور دنیا میں اُن کی ترقی بند ہوگئی۔ اور پھر تنزل شروع ہوگیا جوں جوں اہل یورپ عیسائیت سے دور ہوتے گئے وہ ترقی کرتے گئے اور جوں جوں مسلمان اسلام سے دور ہوتے گئے وہ تنزل کرتے گئے۔ اس کا عیسائی صاحبان کیا جواب دیتے ہیں؟

(تیمور)

میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح الثقلین تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ میں رقمطراز ہیں:۔ "اس کے بعد مجھے دکھلایا گیا کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں۔ جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے۔ بعد اس کے الہام ہوا اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلیگی کئی نشان ظاہر ہونگے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائینگے وہ دنیا کو چھوڑ جائینگے۔ اِن شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا وہ قیامت کے دن ہونگے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔

اس کو زیر نظر رکھ کر موجودہ ترقی طاعون کی رپورٹ پڑھو اور پھر یہ خبر۔

"منچوریا کے شہر فڈ زیا ڈیان میں طاعون سے روزانہ (۱۰۰) موتیں ہوتی ہیں شہر فڈ زیا ڈیان میں چار ہزار نعشوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے شہر ہولان میں برف پر نعشوں کا ایک پہاڑ بن گیا ہے تاکہ جب برف پگھلے تو دریا میں یہ نعشیں بہ جائیں۔ الاماں والحفیظ

ضرورت نکاح

ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دُوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہوگی۔

ضرورت ملازم

ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور میں ملازم ہیں ایک ایسے اُستاد انٹرنس تک تعلیمیافتہ کی ضرورت ہے جو اُن کے پاس چندماہ رہکر انہیں انگریزی پڑھاوے۔

ایک کمپونڈر

کوئی نوجوان احمدی مڈل پاس ہو۔ اور کمپونڈری کا اُمیدوار بننا چاہے تو وہ دفتر بدر سے ۱؍ کے ٹکٹ بھیجکر خط و کتابت کرے فی الحال ۲۰ روپیہ ماہوار کے قریب آمد ہوجایا کریگی۔

برائے خدا مجھے بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلو کیونکہ میں نہایت ناتوان ہوں

حضرت نبی کریم محمد صلعم و حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور و صحابہ کرام حضرت محمد صلعم پر درود بھیجئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب حضرت ام المومنین۔ حضرت صاحبزادگان خاندان نبوت (میاں محمود احمد صاحب میاں بشیر الدین احمد صاحب میاں شریف احمد صاحب کی سلامتی تندرستی۔ صحت و عافیت کے واسطے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ اعلیٰ میں دعا کرنے کے علاوہ یہ راقم ہر احمدی ممبر کے واسطے بالعموم اور بالخصوص مفصلہ ذیل بزرگان دین کے واسطے عرصہ دراز سے خاص معابر بارگاہ الٰہی میں کر رہا ہے لہذا بذریعہ اخبار بدر گذارش ہوں کہ سب احمدی بھائی اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں کے وقت یاد رکھا کریں۔

اسمائے بزرگان دین

(۱) خواجہ کمال الدین صاحب قبلہ (۲) خواجہ جمال الدین صاحب (۳) ڈاکٹر محمد حسین صاحب (۴) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (۵) مفتی محمد صادق صاحب قبلہ۔ (۶) شیخ یعقوب علی صاحب (۷) مولوی محمد علی صاحب (۸) نواب محمد علی صاحب قبلہ (۹) مولوی شیر علی صاحب قبلہ (۱۰) مولوی محمد احسن صاحب قبلہ (۱۱) مولوی غلام حسن صاحب پشاوری (۱۲) شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری (۱۳) ڈاکٹر اسمعیل خانصاحب (۱۴) ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب (۱۵) میر ناصر نواب صاحب قبلہ (۱۶) خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب (۱۷) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (۱۸) ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب (۱۹) ماسٹر [illegible]

وقت

اس نام سے ایک نیا اخبار لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ باوجود پریس ایکٹ اخباروں میں روز افزوں ترقی اس بات کی شاہد ہے کہ ہندوستان میں علمی۔ یا کم از کم اخباری مذاق بڑھ رہا ہے۔ مجھے مسلم اخباروں کے متعلق یہ شکایت ضرور ہے کہ وہ مضمون لکھتے ہوئے رسالہ یا اخبار میں کوئی فرق نہیں کرتے اس قسم کی گنجلک اور پیچیدہ عبارتوں میں مضمون ہفتہ وار اخباروں کے مناسب حال نہیں ہوتے۔ اخبار کی کثرت اشاعت کی ایک یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ صاف اور سادہ وسلیس عبارت میں نہایت اختصار کے ساتھ مضمون شائع کئے جائیں۔ تاکہ ایک کم فرصت سے کم فرصت بھی چند منٹوں میں صرف عنوان پڑھ کر ایک علم واقعات ہفتہ زیر اشاعت کے متعلق پیدا کرا سکے۔ برخلاف اس کے ملت۔ وطن اب پھر وقت اس طرز کے اخبار ہیں کہ اصل مطلب الفاظ میں کچھ ایسا پنہاں ہوتا ہے کہ ایک معمولی لیاقت کا انسان اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مرزا حسین علی صاحب وقت کے ایڈیٹر ہیں ۱۲ صفحے حجم ہے۔ اور قیمت سالانہ للعہ۔

ہائے حسین مظلوم

منشی خادم حسین صاحب خادم نے آٹھ صفحے کا ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے رسالہ "واقعات کربلا" کا خلاصہ دیتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل شیعہ ہی تھے۔ قابل دید فی کاپی ۱ہ۔ جلد سے کم کی درخواست نہو۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

ارشاد امیر مرتبہ جناب ڈاکٹر صاحب

خدا کی غریب نوازی اور رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ جسکو چاہے معاف کر دے۔ اس لئے ان باتوں کو بنانے میں احتیاط لازم ہونی چاہئے۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک سررشتہ دار کو جو بڑا فاسق وفاجر تھا جنت میں دیکھا۔ میں نے تعجب سے حال پوچھا تو کہا میری غریب الوطنی پر اللہ کریم کو رحم آگیا۔ بخشدیا۔ اس حالت کے بعد میں نے لوگوں سے پوچھا کہ فلاں سررشتہ دار کا کیا حال ہے کہا کہ وہ کچہری سے واپس آتے ہوئے غائب ہوگیا ہے۔ سال ڈیڑھ سال کے بعد ایک شخص حج کرکے واپس آیا تو اُسنے مجھسے ذکر کیا کہ فلاں سررشتہ دار پا پیادہ مکہ کو جا رہا تھا۔ بمبئی کے قریب فوت ہوگیا۔ ایک گاؤں میں اُس کو دفن کر دیا گیا۔ غرض خدا کی رحمت بھی بڑی وسیع ہے۔ مگر عذاب بھی بہت سخت ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص کو عالم ارواح میں دیکھا کہ بہت بیمار ہے میں نے پوچھا کیا مرگیا ہے اُس نے کہا ہاں۔ پوچھا کہ مرنے کے بعد تو بیمار نہیں ہوا کرتے۔ اُس نے بچڑ کر ایک لڑکی کو پیش کیا۔ کہا اس لڑکی پر میں عاشق تھا اس کی وجہ سے مجھ پر ایسا عذاب ہوتا ہے کہ بیمار رہتا ہوں۔ اس حالت کے بعد میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ فلاں شخص جس لڑکی پر عاشق تھا اُس کا ہمیں پتہ بتا دو۔ وہ کہنے لگا اُس شخص کا دم میرے زانو پر نکلا ہے۔ اُس کے اور میرے سوا کوئی تیسرا شخص واقف نہیں آپ کو کہاں سے پتہ لگا کہ وہ ایک لڑکی پر عاشق تھا۔ جب تک مجھے نہ بتاؤ گے کہ آپ کو کہاں سے پتہ لگا۔ میں نہ بتلاؤنگا۔ میں نے اُس کو کچھ نہ بتلایا۔ ایک دفعہ ایک قوم میں جو بہت حسین قوم ہے شادی تھی بہت سی عورتیں جا رہی تھیں میں نے کہا مائیو بہنو کھڑی ہو جاؤ اُن میں اُس لڑکی کو میں نے پہچان لیا اُس کا نام میں نے دریافت کر لیا۔ بعد میں پتہ بھی معلوم ہوگیا۔ پھر متوفی کے دوست سے ملے اور اُس لڑکی کا نام وپتہ بھی بتلا دیا۔ حیران ہوگیا۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نسبت آنحضرت صلعم کو فرمایا کہ اگر تو ستر بار بھی ان کے لئے استغفار کریگا تب بھی اُن کو بخشونگا اس سے میں نے یہ قیاس کیا کہ کسی امر کے متعلق ستر بار استغفار کرنا ایک عظیم الشان چیز ہے کیونکہ یہاں عظمت کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اس لئے میں نے جب حضور کی شفا کے لئے دعا کی تو پہلے اپنے گناہوں کے متعلق ستر بار استغفار کی کہ میرے گناہوں کی شامت کیوجہ سے حضور جیسی نعمت ہم سے چھنتی ہے توہم ستر بار معافی مانگتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کریم سے بڑا لطیف استنباط کیا۔

ہماری سرکار دولتمدار

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے کہ ؎

بقومے کہ نیکی پسند و خدا + دہد حاکم عادل ونیک رائے

اللہ تعالیٰ کو ہندوستان کی بہتری منظور تھی اسے طوائف الملوکی سے نکال کر ایسے شہنشاہ عادل کے زیر سایہ کر دیا کہ جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوشیرواں کے عہد پر خوش تھے۔ ہمارا مسیح موعود اس سلطنت پر خدا کا شکر بجا لاتا۔ سلسلہ احمدیہ نے اسی حکومت کے ماتحت ترقی کی ہے اور ایسے نرغوں میں جبکہ اور تو اور خود ہمارے بھائی ہمارے خون کے پیاسے تھے۔ اور ہمیں طرح طرح کی تکلیفیں اور قسم قسم کی ایذائیں دینا اپنا مذہبی فرض اور موجب نجات دارین خیال کرتے تھے۔ ہم بالکل امن میں رہے۔ پس ھل جزاء الاحسان کے مطابق مسیح موعود نے ہر کتاب میں اس سلطنت کے احسانوں کا تذکرہ کیا۔ اور اپنے مریدوں کے دلوں میں مذہبی رنگ سے یہ اعتقاد راسخ کر دیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی اطاعت واجب ہے۔ چنانچہ جناب امام اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

ارشاد الامام "ہماری تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں اول یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کرکے اس کی عبادت واطاعت میں مشغول رہنا۔ اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا اور اس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اس کو وحدہٗ لاشریک جاننا اور اس کے لئے پاک زندگی رکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اس کا مرتبہ نہ دینا اور درحقیقت اس کو تمام روحوں اور جسموں کا پیدا کرنیوالا اور مالک یقین کرنا۔ دوم یہ کہ تمام بنی نوع سے ہمدردی کے ساتھ پیش آنا اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور کم از کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا۔ سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے یعنی گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان ومال کی محافظ ہے اس کی سچی خیرخواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں۔ یہ اصول ثلثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہئے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھلانے چاہئیں۔ سو اے دوستو! اس اصول کو مستحکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے آئے ہیں اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیرخواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقض امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت میں مدد کرنے کے لئے طیار ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔" (مسیح موعود)

مندرجہ بالا تحریر پڑھکر ہر ایک احمدی کا عقیدہ معلوم ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم پورے خلوص کے ساتھ یقین رکھتے ہیں احمدی جماعت کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنے دوسرے فرائض

عقائد کی جو صلح و امن و آشتی - سرور جاودانی کے رہنما ہیں تبلیغ کرتے ہیں وہاں وہ لوگوں میں اس گورنمنٹ کے احسانات کی اشاعت بھی کرتے ہیں - کیونکہ یہ امر ہمارے شرائط بیعت میں داخل ہے -

داخل بیعت

میاں فضل کریم ولد میاں شمس الدین صاحب خواجہ مہتہ ساکن چکوال ضلع جہلم جو کلکتہ میں اپنا کاروبار تجارت کرتے ہیں - درخواست کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے - اس کا اعلان کر دیا جائے - تا میرے احباب و اقرباء کو اطلاع ہو جائے اور سب برادران طریقت دعا استقامت کریں -

دعا و مبارک

مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے ہاں اللہ نے لڑکا دیا ہے مبارک - صد مبارک - اس کے واسطے احباب سے درخواست دُعا ہے - اللہ تعالیٰ اسے نیک و خادم اسلام بنائے - اور اس کی عمر میں برکت دے - اللّٰھم آمین

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار

احباب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں - اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں - آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلل گفتگو کرنے کا ایک خاص ملکہ دیا ہے - اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا - آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے - اور ان کی قبر کشمیر میں ہے - کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے - اور ۲؍ قیمت ہے - درخواست ہو بنام مینجر بدر قادیان -

احباب اس رسالہ کو منگوا کر دوستوں میں تقسیم کریں -

ضمیمہ درس قرآن مجید

اس ہفتہ صفحہ ۲۲۱ سے صفحہ ۲۲۴ تک درس قرآن شریف ان احباب کے نام جو مع ضمیمہ کے خریدار ہیں بھجوایا جاتا ہے - اطلاعاً عرض ہے -

جنازہ غائب

بابو عبد الرحمٰن صاحب ہیڈ کلرک کے بھائی عبد الحکیم صاحب جو تپ دق سے بیمار تھے رہگرائے عالم جاودانی ہوئے احباب اُن کا جنازہ غائب پڑھ دیں -

انا للہ وانا الیہ راجعون

اکثر ناظرین کو معلوم ہے کہ سہارنپور کے دو بھائی محمد یٰسین و محمد الیٰسین جو منصوری میں دوکان کرتے تھے جب احمدی ہو گئے تو بہت دُکھ دئے گئے (وما نقموا منہم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید) آخر وہ قادیان میں ہجرت کر کے چلے آئے - ان میں سے برادر محمد الیٰسین یکایک بیمار ہو گئے اور کل ۲۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء کو شام کے وقت رہگرائے عالم جاودانی ہوئے - اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مراتب دے - اور پسماندگان کو صبر جمیل - میں اُمید کرتا ہوں کہ برادر محمد یٰسین - اس ہمت ثبات صبر - استقلال - استقامت سے کام لینگے - جو احمدی سلسلہ کے ہر ایک ممبر کی شان کے شایاں ہے -

خاص رعایت

حضرۃ کی پورانی تحریریں معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍ — **تبلیغی کارڈ** ۹۰ عدد ۵؍

خط اور حضرت کی تقریر رعایتی قیمت ۱؍ — **مکتوبات احمدیہ** اصلی قیمت ۸؍ رعایتی ۴؍

سات پارے ترجمۃ القرآن - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اس زمانہ میں عجیب و غریب تفسیر اصلی قیمت ۸؍ رعایتی ۵؍ اس قیمت پر صرف ہمارے دفتر سے ملیگی

(مینجر اخبار بدر قادیان)

براہین احمدیہ	۶؍	درثمین اُردو	۳؍
سنت احمدیہ	۴؍	درثمین مکمل فارسی مجلد ۱۲؍ غیر مجلد ۱؍	
کفارہ	۳؍	معیار الصادقین	۲؍
شہادۃ القرآن	۲؍	القول الفصیح	۱؍
سر الشہادتین	۱؍		

شرائط بیعت ۵؍ کے ۱۲۵ — ۸؍ کے ۵۰ - ۴؍ کے ۲۵ - اس سے کم فی کاپی — ؍

تفسیری نوٹ از درس حضرت امیر المومنین ۲۳ - پارے - تین روپے

کتاب الصیام ۱؍

(مینجر بدر قادیان)

مسرور (اکمل)

مسیحا جسقدر اخلاص ہے تیرے مریدوں میں
یہ پیدا ہونا ممکن ہی نہیں ہے زر خریدوں میں
دلوں پر کافروں کے قفل ایسے لگ گئے کیونکر
مجھے اس مسئلہ کا حل نہیں ملتا کلیدوں میں
خدا کے برگزیدوں سے عداوت رکھتے ہیں ایسی
کہا کا خبث یا رب آگیا ہے ان پلیدوں میں
ترے سچے اماموں کے ہیں ہر دم خون کے پیاسے
کمی کچھ بھی نہیں آئی الٰہی ان یزیدوں میں
دغا - چوری - بغاوت - جعلسازی قتل و خونریزی
یہی خبریں پڑھی جاتی ہیں روزانہ جریدوں میں
وہ دیکھا میری آنکھوں نے سنا جو تو نے کانوں نے
خدا کا خوف اے واعظ نہیں تیرے وعیدوں میں
گدائے باب یزداں ہوں - فقیر دین کا ثناخواں ہوں
امیروں کی خوشامد کیوں کروں اپنے قصیدوں میں
جلا لے اپنے مردے کو سنا دے کوئی بات اپنی
دکھا دے روئے تاباں میں بھی ہوں تیری نوید دید میں
محبت کرنے والے کو تو آنکھوں پر بٹھاؤنگا
سلائی گرم کر کے دونگا میں حاسد کے دیدوں میں
بہت ہی تار بھجوائے جواب اک بھی نہیں آیا
بہت ہی سست یاران قدیم ہیں کیوں سیدوں میں
مصیبت پر مصیبت ہے عجب دُنیا کی حالت ہے
نظر آنے لگی شان محرم اب تو عیدوں میں
اجل کیا ہے یہ تمہید وصال یار ہے گویا
یہی باعث ہے ماتم ہی نہیں ہوتا سعیدوں میں
ہوئے جاتے ہیں بسمل خود ہی بسم اللہ پڑھ پڑھ کے
بڑھا شوق شہادۃ اسقدر مخلص مریدوں میں
پسند آئی ہے کیا رسم سماک خون عبد اللطیف کو
ہمارے بھائی ہوتے جاتے ہیں داخل شہیدوں میں

احباب کو اطلاع

مجھے اطلاع آئی ہے کہ میری والدہ سخت بیمار ہے اس واسطے مع اہل بیت چند روز کے واسطے بھیرہ ضلع شاہپور کو جاتا ہوں - اس عرصہ میں احباب کے خطوط جو میرے نام ہونگے ان کے جواب نہ جا سکینگے - لیکن ڈاک بدر اور ڈاک حضرت صاحب کی تعمیل ہوتی رہیگی - اس اخبار کے شائع ہونے سے پہلے انشاء اللہ میں بھیرہ پہنچ جاؤنگا - (محمد صادق ایڈیٹر بدر)

ضرورت

جب سے بدر جاری ہوا ہے اُسوقت سے لیکر حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات تک تمام پرچوں کے فائل سال بہ سال مکمل ہمارے ایک دوست کو چاہئیں - مناسب قیمت پر خریدے جائینگے - اگر کسی صاحب کے پاس ہوں تو اطلاع دیں - (ایڈیٹر بدر)

مبارک

نہایت مسرت کے ساتھ یہ اطلاع شائع کیجاتی ہے کہ ہمارے بھائی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر و سعادت میں برکت دے - اور [illegible] - [illegible] مضمون ہیں -

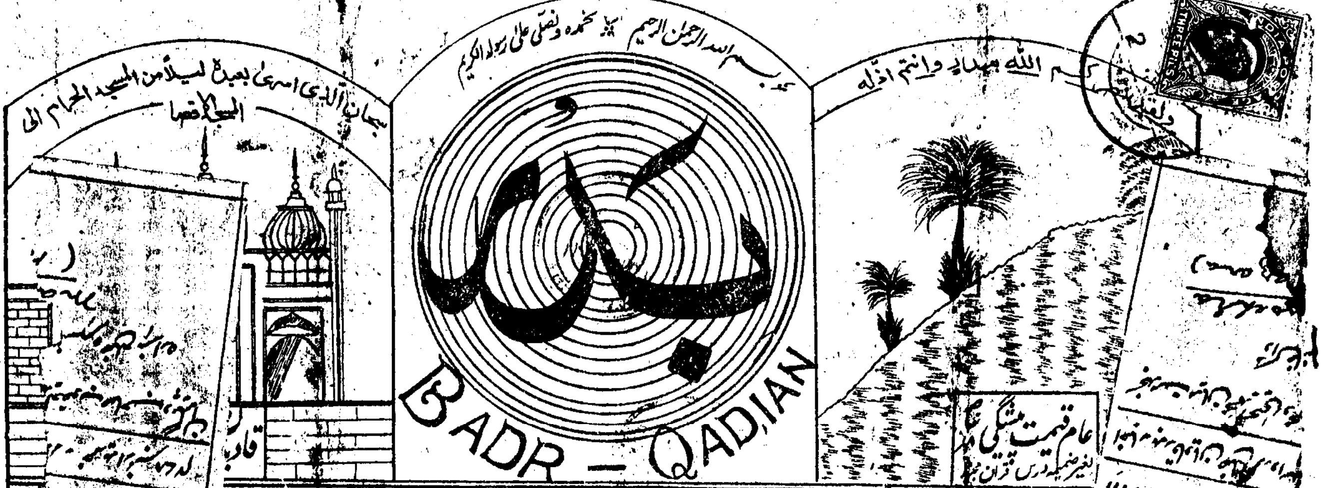

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر این ص

(جلد ۱۰) معہ (ضمیمہ درس قرآن مجید)

۷ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۲۶ پھاگن ۱۹۶۷

(نمبر ۱۹)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اوڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

حضرت خلیفۃ المسیح ؑ

مکرمی معظمی ... صاحب!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرت کی طبیعت اللہ کے فضل سے رو بصحت ہے۔ زخم تھوڑا سا باقی رہ گیا۔ باقی سب بھر آیا ہے۔ رات کو پیشاب زیادہ آتا ہے جس سے قدرے بے خوابی ہو جاتی ہے اور کچھ ضعف ہو جاتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ کریم جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ والسلام۔
عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ۔ ۷ مارچ ۱۹۱۱ء

ارشاد الامیر

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ طوطا حلال ہے یا حرام۔ فرمایا۔ قرآن میں آیا ہے۔ لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب۔ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون۔ یہ خدا پر افترا باندھنا ہے کہ حلال ہے یا حرام۔ خدا نے تو فرمایا ہے۔ حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ الخ حدیث شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جانور شکاری ہیں وہ حرام ہیں اس میں درندے شکاری پرند وغیرہ سب داخل ہیں اب اس سے زیادہ کوئی مجاز نہیں کہ کسی کو حلال اور حرام کہے۔ مگر دنیا میں چونکہ ہزارہا جانور ہیں دقت پیش ہوئی کہ اب کسے کھاویں اور کسے نہ کھاویں اس مشکل کو اللہ تعالیٰ نے نہایت آسانی سے حل کر دیا ہے۔ فرمایا۔ فکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیبا واشکروا نعمۃ اللہ ... یعنے حلال طیب کھاؤ اب ... یہ تبلا دیا کہ جو چیز طیب ہو وہ کھاؤ۔ چنانچہ ہر جگہ ہر قوم میں جو چیزیں عمدہ اور پاک ہوں اور شرفا اور مہذب لوگ کھاتے ہوں وہ کھالو۔ اس میں وہ استثنا جو پہلے بیان ہو چکے ان کا ملحوظ رکھنا نہایت ضرور ہے طوطا کھا لینے میں تو کوئی ہرج نہیں معلوم ہوتا۔ مگر میں نہیں کھایا کرتا کیونکہ ہمارے ملک کے شرفا نہیں کھاتے ایک دفعہ ایک صاحب میرے سامنے گوہ (ضب) پکا کر لائے کہ کھائیے میں نے کہا کہ آپ بڑی خوشی سے میرے دسترخوان پر کھائیے مگر میں نہ کھاؤنگا۔ کیونکہ شرفا اسے نہیں کھاتے۔

سوال پیش ہوا کہ جو غیر احمدی مسلمان ہم سے پوچھے کہ ہماری بابت تمہارا کیا خیال ہے اسے کیا جواب دیا جاوے۔

فرمایا۔ لا الٰہ الا اللہ ماننے کے نیچے خدا کے سارے ماموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا یہی مطلب ہے کہ اس کے سارے حکموں کو مانا جاویگا اب سارے ماموروں کا ماننا لا الٰہ الا اللہ کے معنوں میں داخل ہے۔ حضرت آدم۔ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ۔ حضرت مسیح علیہم السلام ان سب کا ماننا اسی لا الٰہ الا اللہ کی ماتحت ہے حالانکہ ان کا ذکر اس کلمہ میں نہیں قرآن مجید کا ماننا سیدنا حضرت محمد خاتم النبیین ؐ پر ایمان لانا۔ قیامت کا ماننا سب مسلمان جانتے ہیں کہ اس کلمہ کے مفہوم میں داخل ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں لیکن وہ اپنے دعوے میں جھوٹے تھے یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب او کذب بالحق لما جاءہ۔ دنیا میں سب سے بڑھ کر ظالم دو ہی ہیں ایک جو اللہ پر افترا کرے دوم جو حق کی تکذیب کرے پس یہ کہنا مرزا نیک ہے اور دعاوی میں جھوٹا گویا نور و ظلمت کو جمع کرنا جو ناممکن ہے (حضرت اقدس علیہ السلام نے اس سوال کا حقیقۃ الوحی صـ ۱۶۳ - ۱۶۵ میں کر دیا ہے پھر آپ عبد الحکیم کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں "بہرحال خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہونچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء اور معیار الاخیار میں رقمطراز ہیں جو شخص ..... پیروی نہ کریگا تیری بیعت میں داخل نہیں اور تیرا مخالف رہیگا وہ خدا و رسول کی نافرمانی کرنیوالا اور جہنمی ہے۔ (بدر)

طاعون کا علاج

ایک خط پیش ہوا جسمیں کسی مخلص نے عرض کیا تھا کہ یہاں طاعون کا زور ہے۔ فرمایا
اول استغفار کثرت سے کریں دوم خیرات کھانے کی چیزوں کے متعلق خصوصیت سے کریں یعنی کھانا پکا کر مساکین وغرباء کو کھلائیں سوم نماز میں الحمد شریف پڑھنے کے وقت غیر المغضوب علیہم کہتے ہوئے مغضوب علیہم سے وہ لوگ مراد لیں جن کو طاعون ہوتا ہے اور بارگاہ ربی میں عرض کریں کہ الٰہی اس غضبی گروہ میں شامل نہ کیجیو۔

اطلاع۔ اس ہفتہ ضمیمہ درس قرآن نہیں چھپیگا احباب معاف فرمائیں

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔)

پیامِ اکمل کا جواب

مخدومی اکمل! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یکم مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کے بدر مین آپکا پیام پڑھا اور پڑھتے ہی دل مین درد اُٹھا اپنی بے بسی اور کم ہمتی پر غور کرتے کرتے مین اس قوم ہان اولوالعزم قوم تک جا پہونچا جنھون نے تیرہ سو برس گزرے ۔ اسلام کی وہ خدمات کین کہ قرآن مجید مین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ۔ کا سارٹیفکیٹ مولا کریم سے حاصل کیا اسوقت نہ کاغذ کی ایجاد عام تھی نہ پریس کی برکت یہان تک کہ خدا کی مجید کتاب بھی کاغذون پر لکھی ہوئی نہ تھی تا بدیگران چہ رسد ۔ پھر وہ زمانہ اور اہل اسلام کا مخالفین کی کثرت اور کثرت کے ساتھ اون مین مخالفت کی شدت ایسی کہ قتل اور خطرناک ایذا رسانی کے سینہ سپر ہونا اسلام کا عام مفہوم سمجھا جاتا تھا جو شخص مسلمان ہوتا وہ اپنے ہاتھ سے اپنی موت کے پروانہ پر گویا دستخط کر دیتا تھا ایسی حالت مین اس اولوالعزم قوم نے کیا کیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی قول اور فعل نہین جو محفوظ نہ کیا گیا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے ساتھ ہی آپکے تمام ملفوظات اگر کاغذ پر نہین ۔ تو لوحِ حافظہ پر محفوظ تھے ۔ پھر صحابہ کی سیرت سب محفوظ ایک دو نہین ہزارون لاکھون کی تاریخ ۔۔۔ ہے جن لوگون نے اسد الغابہ اور اصابہ وغیرہ کتابون کو دیکھا ہے وہ حیران ہو جاتا ہے ان کے کمال پر کہ کس طرح پر اونھون نے اس پاک جماعت کے حالات کو محفوظ کیا ہے صحابہ کی قلمی خدمات پر مبسوط اور ضخیم کتابین لکھی جا سکتی ہین ان کے بالمقابل ایک ہم ہین کہ دعوی ہے۔ واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم کا ۔ مگر مین اپنی نسبت کہتا ہون کہ مجھے تو اپنے لئے یہ آیت پڑھتے ہوئے شرم آجاتی ہے یہ خدا کا فضل ہے کہ ہم نے بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت کیا الحمد للہ تعالیٰ نے اس کے جوار مین رہنے کا موقعہ دیا ۔ مگر سبحان اللہ لایزال مین اپنی نسبت تو ڈرتا ہی رہتا ہون کہ وہ مقصد جو اس مامور کی بعثت کا ہے ابھی تک حاصل نہین ہوا اور صحابہ کے کارنامون پر نظر کر کے پھر اس حالت پر غور کر کے جب اپنے زمانہ کو دیکھتا ہون اور ان برکات پر جو تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانہ کے لئے ضروری تھین (اور وہ موجود بھی ہین) غور کرتا ہون اور یا ان اپنی کمزوری کو محسوس کرتا ہون تو صاف الفاظ مین کہنا پڑتا ہے۔

کہ کچھ بھی نہین کیا!

بہرحال مین یقین کرتا ہون کہ اگر ہمارے دوسرے دوست جو اٰخرین منہم لما یلحقوا بہم کے مصداق ہونے کے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہین صحابہ کا اور اپنا مقابلہ کرین تو انھین بھی الا ماشاء اللہ شرم آجاوے ۔

آپنے جن کامون کا ذکر کیا ہے مین آج سے نہین ان مین سے بعض کو سنہ ۱۸۹۸ء سے محسوس کرتا ہون قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹون کے متعلق جماعت کو کچھ توجہ نہین اور یہ افسوس نہین شرم کا مقام ہے کہ وہ قوم جو خالص دینی جماعت ہو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرے جس کا امام قرآن مجید کو حقائق اور معارف کا نشان لے کر آئے جس کا موجودہ امام خود خدا سے قرآن مجید پڑھے اور قرآن مجید جسکی غذا ہو جس نے قرآن مجید کی تلاوت اور اشاعت کا عہد لیا ہو وہ قوم اتنا نہ کر سکے ۔ کہ

قرآن مجید کا ایک پورا ترجمہ اپنے ہاتھ مین رکھے؟

اس کا جواب قوم کے ذمہ ہے مین جو کچھ کیا خدا کے فضل سے کیا مجھے اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کا اپنے دل سے اعتراف ہے تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے موقعہ دیا کہ مین قوم کے سامنے وہ مایدہ رکھون جو اس کے اکابر علماء کا کام تھا جس سے وہ غافل ہین ۔

پھر ایک نقص اور ہے بجائے اسکے کہ ایک کام کی تکمیل کیطرف توجہ ہوتی اور میرے ساتھ علماء کا گروہ ملکر کام کرتا ۔ انجمن نے جس کو اس کام کی سرپرستی کرنی چاہیئے تھی خود اس کام کو اپنے ہاتھ مین لیا اور ایسے ناقص طور پر کہ اگر مین کچھ اس پر کچھ کہون ۔ تو ہمارے بعض دوست بگڑ بیٹھین گے کہ انجمن کو بدنام کرتا ہے انگریزی زبان مین ترجمہ کرنے کی ضرورت کو تو محسوس کر لیا گیا مگر اہل وطن کا خدا حافظ حتی کہ وہ جماعت جو خدا کے برگزیدہ بندے نے تیار کی تھی اسے ہی اُردو ترجمہ کے لئے انہین تراجم کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جن کی غلطیان نکالنے پر مسیح موعودؑ مامور تھا یہ دکھ کی بات ہے اور اسے ہر شخص محسوس نہین کر سکتا ۔

مین جس نہج پر ترجمۃ القرآن لکھ رہا ہون مجھے اعتراف ہے کہ اس کے لئے نہ صرف ایک دو بلکہ کئی بزرگون کی مدد کی ضرورت ہے جو ترجمہ اور تفسیری نوٹون پر نظر کرین اور زوائد کو نکالکر ان پر اضافہ کرین مگر مجھے تو اس کا بھی گلہ ہے کہ پروف پڑھنے کی بھی کسی بزرگ نے تکلیف نہ اُٹھائی اور معاوضہ لیکر بھی کام اخلاص اور دیانت سے کرنے والے نہ ملے اور پھر جس قدر بھی طیار ہوا وہ الماریوں مین رکھا ہوا ہے مین تسلیم کرتا ہون کہ ہدیہ کسی قدر زیادہ ہے ۔ مگر افسوس ہو گا اس قوم پر جو قرآن مجید کے حقائق اور معارف کی پیاسی ہو اور جب اس کی یہ ضرورت پوری ہو تو پھر سیاہی اور کاغذ کے خرچ کی فرد بننے لگے؟

مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مجموعہ کچھ بھی مشکل کام نہین مگر سوال یہ ہے کہ طیار ہو تو چھاپے کون؟ اس قسم کے کامون کے لئے صدر انجمن کی سرپرستی ضروری ہے اور افسوس ہے وہ ہے نہین ۔

اگر انجمن ایسے ضروری کامون کی سرپرستی کرے تو کرنیوالے انشاء اللہ نکل آئین گے ۔ مین نے ان تمام ضرورتون کو جن کا آپنے ذکر کیا ہے ۔ عرصہ سے احساس کیا ہے مگر میرے ہاتھ مین قلم ہے ۔ روپیہ نہین مین خدا کے فضل سے ان کامون کو کرنے کی کسیقدر اہلیت رکھتا ہون اور یہ مین تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہون مگر سوال یہ ہے کہ ان کامون کے لئے فرصت اور یکسوئی بکار ہے اور میرے لئے اس وقت ناممکن نہین تو مشکل ضرور ہے بااین اگر بدر اور الحکم کے ناظرین نہین نہین احمدی قوم کے ان افراد مین جوش پیدا ہو جاوے جو ان ضروریات کو تسلیم کرین اور وہ مالی ذمہ داری اٹھالین تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعض کام تو بہت آسان ہین ۔

حضرت مسیح موعودؑ کی لائف اور سیرۃ الصافی اور حیات نور کے لئے البتہ بہت محنت کی حاجت ہے اور وہ بھی بعض خاص حصون مین تاہم بہت بڑا حصہ ان کے میٹریل کا مین جمع کر چکا ہون ۔

پیارے اکمل! یہ کام سب کرنے کے ہین آپ اپنے نیازمند اڈیٹر الحکم پر از راہ حسن ظن اعتبار کر سکتے ہین کہ وہ ان کامون کو کر سکتا ہے خدا تعالیٰ اسے توفیق دے تو یہ مشکل کام نہین ہین البتہ اس کے لئے مالی مشکلات ایک روک ہے اگر قوم مین سے صرف ایک سو آدمی ایسے نکل آئین جو پانچ روپیہ ماہوار ان کامون کے لئے ایک سال تک دے سکین تو مین بشرط صحت و زندگی ان کامون کے لئے ایک عملہ اپنے مطلب کا رکھ کر شروع کر سکتا ہون اور اس سے نہ صرف ان کامون کی تکمیل کی راہ نکل آئیگی بلکہ الحکم کی تقویت بھی ہو گی سب سے اول قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹون کو ختم کیا جاوے اور اس کے بعد لائف کا کام شروع کیا جاوے اس طرز پر ایک سال کے اندر قرآن مجید کا کام انشاء اللہ ختم ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی بعض دوسری تالیفات بھی نکل سکتی ہین جو لوگ اس پر روپیہ صرف کرین وہ خود فروخت کا انتظام کرین میرا کام صرف لکھنا ہو گا نہ کچھ اور ۔

انتظامی امور کے متعلق صرف ہدایات دونگا اور بس مین اپنی محنت کا کوئی معاوضہ کسی سے نہین لینا میرے اجر کو اللہ تعالیٰ پر رہنے دو اس کے بعد پیارے اکمل! مین سمجھتا ہون مین اس فرض کو ادا کر چکا جو آپنے میرے ذمہ رکھا تھا اسکی تائید اگر قوم نے نہ کی تو بھی مین یقین رکھتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے بہرہ ور کریگا اور ان ضرورتون کے پورا کرنے مین میرا قلم چلتا رہیگا جس طرح پر علیم خدا چاہیگا اسی پر بھروسہ ہے اور اسی کے فضل و توفیق پر یقین ہے ۔ والسلام ۔ آپکا مخلص نیازمند ۔ یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم ۔ قادیان دارالامان

* میرا اس سے اتفاق نہین (ایڈیٹر)

اعجاز القرآن

ایک پادری کی میں نے کتاب دیکھی جس کا نام اسم بامسمّیٰ اعجاز القرآن ہے۔ واقعی اس .. لغو و لچر تحریر نے ایک اعجاز القرآن ظاہر کیا ہے۔

پادری صاحب کا سب سے پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ قصّے جو قرآن میں آئے ہیں وہ یہود و نصاریٰ سے سُنے سنائے ہیں۔ وہ الہامی کیونکر ہو سکتے ہیں اور ماکنت لدیھم کہنا کوئی اعجاز نہیں کیونکہ ایک اَن پڑھ کو ان قصّوں کا علم بغیر وحی کے بھی ہو سکتا ہے۔

جواب میں عرض ہے کہ قرآن مجید میں کوئی قصہ نہیں جس قدر بیان اگلے انبیاء کے آئے ہیں وہ سب ؎

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران ۔ گفتہ آید در حدیثِ دیگران

کے ماتحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اُمّت کے لئے آئندہ پیش آنے والے واقعات کی پیشگوئیاں ہیں اور یہ ہم ثابت کر سکتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کے واقعات مسلسل نہیں بیان کئے گئے بلکہ بقدر ضرورت لکھے گئے جس سے اس پیشگوئی کا اظہار ہو سکے جس کا سنانا مقصود تھا۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ یوسفؑ کے بیان کے بعد ذٰلک من انباء الغیب نوحیہ الیک فرمایا ہے۔

پھر میں کہتا ہوں کہ توراۃ انجیل تو آپ کے پاس موجود ہے آپ ذرا قرآنی بیانات سے اس کا مقابلہ کر کے تو دیکھیں۔ کیا بعینہ وہی بیان ہے جو بائبل میں مذکور ہے۔ یا کئی جگہ سے فرق اگر قرآن مجید کا ماخذ بائبل تھی یا کوئی یہود یا نصرانی سکھانے والا تھا تو کیا وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اوّل سے آخر تک یکسان یہودیت و نصرانیت کی تردید ہے بلکہ یہود کے لئے ذلّت و مسکنت و مغضوبیت کی پیشگوئیاں ہیں اور اسی طرح یاجوج ماجوج کی تباہی کی خبر ہے۔

مصنف اعجاز القرآن نے بہت اچھا کیا کہ سورہ والضحیٰ کو اس بات کے ثبوت کے لئے چُنا کہ سورتیں کس طرح بنتی تھیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ یہ سورہ ضحیٰ قرآن کی خدیجہ کی طرف سے ہے نادان کو اتنا پتہ نہیں کہ اس میں جو زبردست پیشگوئیاں ہیں وہ انسانی وہم و خیال میں آ سکتی ہیں؟ اور کیا کوئی انسان ان حالات میں جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ایسی پیشگوئی کر سکتا ہے۔ دیکھو اس سورہ میں اس چاشت کے وقت کا اعلان کر دیا ہے۔ جبکہ یہی یتیم جو اس وقت مختلف مشکلات میں ہے۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مدینہ سے مظفر و منصور بطور فاتح کے مکّہ میں داخل ہوگا اور اس وقت ثابت ہوگا کہ ماودعك ربّك وما قلی۔ تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔ پھر فرماتا ہے۔ للاٰخرۃ خیر لك من الاولیٰ۔ کہ بعد میں آنے والی حالت پہلی سے بہت اچھی ہوگی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ایک دنیا نے دیکھ لی کیا جناب رسالتمآب کی شان و شوکت دن بدن بڑھتی نہ گئی کیا اس وقت تک کہ تیرہ سو برس گزر چکے ہیں حضور علیہ السلام کا دین روز افزوں ترقی پر نہیں۔ کیا اس کے دشمن اپنے ارادوں میں خائب و خاسر نہیں کیا اب بھی دجالی کوششیں ناکام نہیں ہو رہیں۔ کیا اب بھی اسی کے ایک خادم نے اس فتنہ کو نہیں مٹایا اور میدان جنگ میں ایک ہی حربے سے دجّال کو ہلاک نہیں کر دیا۔ اور اب وہ نمک کی طرح اپنے ہی آپ ندامت سے گل نہیں رہا۔ اور ضالًّا کے معنے کرنے میں بھی آپ نے افترا سے کام لیا ہے یا اپنی بے علمی کا اظہار کیا ہے کیونکہ دوسرے مقام پر صریحاً وما ضلّ صاحبکم آ چکا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جبرئیل کی جناب میں گستاخی کی اور انہیں معاذ اللہ سرکش شیطان سے بدتر۔ (دیکھو صفحہ ۴۴) بدعتی وغیرہ بنایا ہے۔ ہم اس کو جواب میں وہی آیۃ قرآنی سناتے ہیں جو جبرئیل کے دشمنوں کو خدا نے اپنی نبی اکرمؐ کی معرفت سنائی۔ قل من کان عدوًّا لجبریل فانّه نزّله علی قلبك باذن اللّٰه مصدقًا لما بین یدیه وھدًی وبشرٰی للمؤمنین من کان عدوًّا للّٰه وملائکته ورسله وجبریل ومیکال فانّ اللّٰه عدوّ للکٰفرین۔

دراصل جبرئیل کا دشمن تمام کتب الٰہیہ تمام نیکی کی تحریکوں کا دشمن ہے اور یقیناً شیطان سے بدتر اور سرکش ہے۔ کیونکہ ہر نیک خیال کا محرک ایک فرشتہ ہے اور تمام ملکی تحریکات کا مرکز جبرئیل ہے پس گویا جبرئیل کا دشمن تمام نیکیوں کا دشمن ہے جس کو دوسرے الفاظ میں شیطان کہتے ہیں پھر آپ نے ایک آیۃ کے معنے نہ سمجھنے ہوئے جبرئیل کو غیر معتبر ٹھہرایا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ چوکی پہرہ اس لئے نہیں کہ جبرئیل امین کچھ تغیر و تبدّل کریگا بلکہ اس لئے کہ شیاطین اس میں دراندازی نہ کر دیں۔ جب خزانہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتا ہے تو جو گارڈ ساتھ ہوتی ہے وہ اس لئے نہیں کہ افسر خزانہ پر کوئی شبہ ہے بلکہ اس لئے کہ ڈاکوؤں سے امن رہے۔ اسی طرح وحی الٰہی کی حفاظت شیاطین سے ہے اور یہ مشاہدہ کی بات ہے جب کوئی وحی کا نزول ہوتا ہے تو شیطانی لوگ اس میں طرح طرح کی دراندازیاں کرتے ہیں اور اپنی طرف سے پورے کوشان ہوتے ہیں کہ یہ بات پوری نہ ہو مگر خدا تعالےٰ اُسے پورا کر ہی دیتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ الّا اذا تمنّٰی القی الشیطان فی امنیته فینسخ اللّٰه ما یلقی الشیطان ثمّ یحکم اللّٰه اٰیاته۔

اور جس ذرا کی کتاب سے آپ نے جبرئیل کا نامعتبر اور بدعتی شخص ہونا ثابت کیا ہے۔ اسی کلام الٰہی میں انّه لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثمّ امین آیا ہے جس سے آپ کے تمام الزامات ہباءً منثورا ہو گئے کاش! پادری صاحب اپنے خداوند یسوع کا یہ قول یاد رکھتے کہ رُوح کے حق میں جو کفر بکا جاوے وہ معاف نہ ہوگا اس کے آگے آپ نے بہت سے صفحات سیاہ کئے ہیں کہ قرآن فصاحت میں معجزہ نہیں۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ہی شعر دے سکتا ہے۔ ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

آیۃ قرآنی سے ہرگز ثابت نہیں کہ فاتوا بسورۃ من مثله کا خطاب صرف مشرکین سے ہے دیکھو کس تحدّی سے پرزور عبارت میں فرماتا ہے۔ ان کنتم فی ریب ممّا نزّلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثله۔ یعنی کوئی ہو جسے قرآن کے منجانب اللہ ہونے میں شک ہو وہ اس کی مثل لا کر دکھائے٭ کیونکہ یہ امر اپنے مقام پر ثابت ہے کہ خدا کی بنائی ہوئی چیز کی مثل کوئی نہیں بنا سکتا پس اس کے کلام جیسا کلام بنانا بھی ممکن نہیں اور کبھی قرآن کی مثل قرآن لانے کا مطالبہ اور کبھی دس سورتوں کی مثل لانے کا ارشاد۔ پھر من مثله سے ظاہر ہے کہ ہر ایک بات میں مثل مطلوب ہے۔ صرف فصاحت کا ذکر نہیں۔

٭ مختلف اوقات اور استعداد کے لحاظ سے

.. اگر بائبل اپنے تئیں مکمل قرار دیتی۔ تو اس میں ایک روح حق اور تسلی دہندہ کے آنے کی پیشگوئی نہ ہوتی۔ دیکھو قرآن مجید میں ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ اور اس وحی کے مہبط کی نسبت فرمایا۔ ولٰکن رسول اللّٰه وخاتم النبیین

میرے خیال میں تمام کتاب کے جواب سے میں عہدہ برآ ہو چکا ہوں والسّلام۔

چند سوالوں کے جواب

ڈیرہ غازیخاں سے کوئی صاحب پانچ سوال بھیجکر اصرار کرتے ہیں کہ اخبار میں ان کا جواب چھپے۔

سوال اوّل۔ مشکوٰۃ میں نزول عیسیٰ بن مریم کا

ذکر ہے۔

جواب - اسی لئے تو ہم نے حضرت اقدس مرزا علیہ السلام کو مسیح موعودؑ مانا کہ آیندہ زمانہ میں ایک آنے والے کی پیشگوئی تھی۔

نزول کے معنے آسمان سے اترنے کے نہیں ہوتے دیکھو مسافر سے بھی پوچھ لیتے ہیں تم کہاں اترے ہو۔ (ب) یہ لفظ دجال کے لئے بھی آیا ہے (ینزل الدجال بھذہ السبخۃ بمرقناۃ او حتی ینزل دبراحد (رواہ مسلم عن ابی ہریرہ کنز العمال صفحہ ۲ جلد ۷) تو کیا وہ بھی آسمان سے نازل ہوگا (ج) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولاً یتلوا علیکم آیات اللہ (۲۸/۱۸) (د) بلکہ چارپاؤں اور لوہے کے لئے بھی آچکا ہے۔ انزل لکم من الانعام ثمانیۃ وانزلنا الحدید۔ پھر کسی صحیح مرفوع متصل حدیث میں نزول کے ساتھ من السماء کا ذکر نہیں اور اگر ہوتا تو بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ آسمان سے بجسدہ عنصری اتریگا کیونکہ اول تو بجسدہ عنصری آسمان پر جانا ثابت نہیں بلکہ خلاف اس کے بحکم فیہا تحیون وفیہا تموتون (اسی زمین میں زندہ رہوگے اور اسی میں مروگے) اور الم نجعل الارض کفاتا احیاء وامواتا (کیا ہم نے زمین کو زندوں مُردوں کو سمیٹنے والی نہیں بنایا) اور ولکم فی الارض مستقر (زمین ہی میں تمہارے لئے جائے قرار ہے) اور بجواب او ترقی فی السماء سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً فرمانے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچتی ہے کہ مسیح ہو یا کوئی اور بجسدہ العنصری کسی کا آسمان پر جانا خلاف سنۃ اللہ ہے پس نزول کیسا (۲) مسیح نے اپنے بارے میں انجیل میں کہا کہ وہ جو آسمان سے آیا حالانکہ سب جانتے ہیں کہ وہ بی بی مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

پس اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی بعثت اور کامیابی آسمانی حربوں (دُعا) سے ہوگی اور ایسے شہرت کے اسباب مہیا ہونگے کہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک دعوت تبلیغ کر سکیگا جیسے کوئی آسمان سے اترتا ہے۔ اور ابن مریم کمال مشابہت کے واسطے آیا جیسے سخی کو حاتم۔ بہادر کو شیر کہہ دیتے ہیں اور سورہ تحریم کے آخر میں پیشگوئی تھی۔ ضرب اللہ مثلا للذین امنوا ... ومریم بنت عمران التی احصنت فرجھا جس سے ضرور تھا کہ ایک مریم صفت ولی ہو جو نفخ روح القدس کے بعد ابن مریم بنے۔

پھر لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم سے بھی ظاہر ہے کہ مشبہ مشبہ بہ ایک نہیں ہوتے اس لئے مسیح محمدی اور ہوگا۔ اور اماسکم منکم بھی اسی کی طرف مشعر ہے پس مامن نبی الا لہ نظیر من اُمتی کے مطابق اور آیۃ خاتم النبیین کی ماتحت اور صراط الذین انعمت علیھم کی دُعا کی قبولیت اور نبی کریم کے بیان کردہ اختلاف حلیتین کے موافق ضرور تھا کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے الگ ہو لیکن بوجہ کمال مشابہت بحکم اطلاق اسم الشی علی من یشابہ فی اکثر خواصہ وصفاتہ جائز ہے کہ ہو۔ کہا جاوے گا۔

سوال دوم - مسیح موعود کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبرہ میں۔

جواب دوم - یہ ٹھیک ہے مگر سمجھنے کے لئے عقل سوچنے کے لئے دماغ غور کرنے کے لئے علم چاہیئے۔ کیا آپ لوگوں کا منشا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرقد منورہ اکھیڑی جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثم اماتہ فاقبرہ۔ پھر انسان کو موت دی پھر قبر میں ڈالا۔ یہ قبر برزخی قبر ہے۔ کیونکہ کئی انسان قبروں میں مدفون نہیں ہوتے۔ پس چونکہ مسیح موعودؑ بروز محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور فنافی الرسول ہوکر احمد اندر جان احمد شد پدید کے مطابق من تو شدم تو من شدی۔ تاکس نگوید بعد ازیں تو دیگری من دیگرم کے درجہ پر پہنچ چکا ہے۔ اس لئے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمنام کہا گیا اور اسی لئے اس قبر میں دفن ہونا بتایا گیا۔ جو پچھلے سوال کا جواب بھی آگیا۔ آپ نے اس کا نام محمد بن عبد اللہ کہا مگر روایت میں یواطی اسمہ اسمی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام احمد بھی تھا۔ چنانچہ واسمہ احمد بن عبد اللہ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۶) اور جواہر الاسرار صفحہ ۵۸ میں عیسیٰ نام آیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ صفاتی نام ہے یا بھران علام احمد

سوال کسوف وخسوف

جواب سوم - کسوف خسوف کا ماہ رمضان میں غیر معمولی تاریخوں میں ہونا ایک حدیث میں ہے۔ جو واقع ہوکر اپنی صحت کی شہادت دے چکی ہے کیونکہ جو حدیث پیشگوئی پر مشتمل ہو اس کا پورا ہو جانا ہی اس کے صحیح ہونے کا ثبوت ہو۔

چنانچہ وہ ان الفاظ میں بھی۔ ان لمھدینا ایتین۔ لم تکونا منذ خلق السموات والارض تنکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔ قرآن شریف کی آیۃ خسف القمر وجمع الشمس والقمر یعنی قمر کو خسوف ہو۔ اور اس بات میں سورج و چاند جمع کر دئے جاویں اس کے آگے یقول الانسان یومئذ این المفر کہہ کر یہ بھی بتا دیا۔ کہ اس کے بعد طاعون پڑیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سوال چہارم - یہ مسلم ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہوتا ہے۔ پچھلی صدیوں میں جو مجدد ہوئے ہیں ان کے نام۔

جواب - چونکہ آپ مسلمان ہیں۔ نبی اکرم کی اس حدیث کو مانتے ہیں اس لئے میرا فرض نہیں کہ میں آپ کو پچھلے مجددوں کی فہرست دوں۔ ہاں اپنی صدی کا ذمہ وار ہوں وہ مرزا غلام احمد علیہ السلام ہے اگر کسی اور نے دعوےٰ کیا تو مجھے بتاؤ اور پھر ضرور تھا کہ جھوٹے مدعی سے مقابلہ کرتا۔ عسل مصفی میں فہرست بھی دی ہے دیکھو صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۹۔

سوال پنجم - خر دجال کی مشابہت ریل کے ساتھ۔

جواب - پہلے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ مکاشفات کا علم ایک باریک علم ہے۔ پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ریل کا نظارہ کیا تو اس کے سمجھانے کے لئے کہ وہ باربرداری کا کام دے گی اور سواری کا بھی حمار سے زیادہ کوئی لفظ موزوں نہ تھا پھر اسکی جسقدر صفات بتائی گئی ہیں وہ سب اس پر صادق آتی ہیں۔

نشان اول - تخرج نار من حبس سیل (پانی کے بند کرنے سے بھاپ نکلیگی) (۲) تسیر سیر مطیۃ الابل اونٹ کی چال چلیں گی (۳) صبح کو چلے گی دوپہر کو چلیگی شام کو چلیگی یعنی ہر وقت (۴) مابین حافرہ الی الحافر الاخر مسیرۃ یوم ولیلۃ۔ یعنی چلنے کے مقام سے ٹھہرنے تک دن رات کا فاصلہ ہوگا۔ چنانچہ اتنے فاصلہ پر انجن یا انجن ڈرائیور بدلتا ہے (۵) یتناول السحاب بیمینہ۔ یعنی ایسی سریع السیر کہ بادلوں کو پیچھے چھوڑ جائے۔ امامہ جبل دخان وخلفہ جبل دخان۔ چنانچہ انجن سے چلتے ہوئے جو دھواں نکلتا ہے وہ پہاڑ بن جاتا ہے (۶) مابین ..... اذنیہ اربعین باعاً۔ یعنی چالیس باع لمبا۔ ذرا ایک گاڑی کا طول ماپ کر دیکھ لو (۷) ایک حصے میں آگ ایک میں جل۔ یہ بھی صحیح ہو۔

ایک آریہ کے اعتراضوں کے جواب (کیمونیکیٹڈ)

سوال اول سورہ نحل میں ہے کہ نزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیٔ۔ اب کیا کوئی مسلمان بھائی مجھے تبلا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں ریل۔ ہوائی جہاز۔ تار۔ فوٹوگرافی۔ علم ریاضی۔ فزیالوجی۔ ہیتھالوجی۔ اسٹرونمی ودیگر علوم واشیاء جدیدہ کا کیا بیان ہے اور کہاں ہے۔

الجواب - اگر معترض سیاق سباق دیکھتا تو اس کا سوال حل ہو جاتا دیکھو خدا تعالیٰ نے اسی سورۃ کے پہلے رکوع میں یہ پیشگوئی کی ہے۔ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ ویخلق مالا تعلمون۔ یعنی خدا تعالیٰ وہ اشیا دنیا میں پیدا کریگا کہ جن کو لوگ نہیں جانتے اور وہ ترقیات دنیا میں ہوں گی۔ جو نہ کسی نے اپنے زمانے میں دیکھی ہیں اور نہ سُنی ہیں اور یہ پیشگوئی کئی سو برس پہلے کیگئی ہے۔ لیکن جن کی آنکھوں پر تعصب کا

پردہ ہے وہ دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہین سنتے۔

دوم - قرآن کریم مین آیا ہے۔ وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یومنون - اس آیت کریمہ سے صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ یہ کتاب ان اختلافون کو مٹانے کے لئے آئی ہے جن مین کہ وہ اختلاف کرتے تھے اور یہ ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمان لانے والی قوم کے لئے۔

سوم - تبیانا لکل شیٔ سے یہ مراد ہے کہ یہ کتاب ہر ایک وہ ذرائع جن سے کہ انسان راہِ راست پر چل سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے بیان کرتی ہے یہ ٹھیکہ تو اٹھایا ہوا ہی نہین ہے کہ تمام دنیا کی باتین تبلائے بلکہ صرف ہدایت کی راہین تبلاتی ہے اور خدا رسیدہ انسان بنا دیتی ہے۔

چہارم - عربی زبان کا یہ محاورہ ہے کہ لفظ کل جب کسی عبارت مین آتا ہے تو اس کے معنے تمام دنیا کی اشیا نہین ہوتے۔ جب تک کہ اس کے ساتھ اجمعون - اکتعون وابتعون نہ ملے - چون کہ اس عبارت مین کوئی لفظ الفاظ مذکورہ مین سے نہین اس لیے آپکا اعتراض وارد نہین ہو سکتا

پانچوین - تبیاناً - کے معنے ہین بیان۔ اور بیان تو اسی چیز کا کیا جاتا ہے۔ کہ جس مین کوئی جھگڑا ہو اور وہ صاف طور پر بیان نہ ہو۔ تو معلوم ہوا کہ یہ کسی خاص غرض کے لئے لفظ ہے پس وہ غرض وہی ہے جس کو مین اشارتاً بیان کر آیا ہون یعنی وہ ان اختلافون کو مٹانے والی ہے۔ جن مین کہ لوگ اختلاف کرتے تھے۔

اعتراض ۲۲ - واذا اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور - اس پر معترض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جب لیا ہم نے تم سے اقرار اور جڑ سے اُکھاڑ کر کوہ طور کو ہم نے تمہارے سر پر کھڑا کر دیا۔

الجواب - اول تو ہمین معترض یہ تبلائے کہ اُکھاڑ دینا کس لفظ کے معنے ہین اگر کہو کہ اذ نتقنا الجبل کے - تو سنو کہ نتقنا کے معنے ذعزعنا کے ہین یعنی ہلا دیا ہم نے (قاموس) دوسرے مسلم مین یہ حدیث آئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہین جا رہے تھے تو آپ کے سامنے پہاڑ آ گیا تو فرمایا ذم انا الجبل پس ان تمام قرائن سے ثابت ہو گیا کہ بنی اسرائیل اس وقت پہاڑ کے دامن مین نیچے بیٹھے تھے۔

اعتراض ۲۳ - حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئۃ - اس پر معترض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کیا مسلمان اب بھی قرآن شریف کی اس سائنس کو مانتے ہین کہ سورج کیچڑ مین ڈوبتا ہے۔

الجواب - یہ بالکل غلط بات ہے اس کو ہرگز کوئی مُسلمان نہین مانتا بلکہ یہان پر تو خدا تعالیٰ ایک شخص کی بات نقل کرتا ہے کہ وجدھا - کسی شخص نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ کسی کیچڑ والے چشمہ مین ڈوبتا ہے دوسرے یہ بات ہے کہ جب ہم کسی سمندر یا دریا یا جھیل پر کھڑے ہوتے ہین تو ہمین سورج اس سمندر یا جھیل یا دریا یا کسی جنگل مین ڈوبتا نظر آتا ہے تو کیا ہم اس کے یہ معنے سمجھین گے کہ وہ واقع مین ان جگہون مین ڈوبتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین جو ایسا کہتا ہے وہ صریحاً غلطی کرتا ہے اور بے وقوفی کرتا ہے ایسے ہی مطلع الشمس سے مراد ہے مشرق۔

اعتراض ۲۴ - قرآن شریف کے سورہ انبیاء رکوع ۲ مین ہے اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناھما - یعنی کیا نہین دیکھا کافرون نے کہ سب آسمان اور سب زمینون کے منہ بند تھے پس کھولا ہم نے انہین کیا مسلمان تبلا سکتے ہین کہ آسمان کیا چیز ہین اور ان کے عقیدہ کے مطابق کتنے ہین اور کہان ہین کس چیز سے بنے ہین کیا مسلمان آسمانون زمینون کے منہ کا پتہ تبلا سکتے ہین اور وہ کب بند تھے اور اللہ نے کن کافرون کے روبرو کھولے۔

الجواب - معلوم ہوتا ہے کہ معترض عربی بالکل جانتا ہی نہین یا اور اس کے محاورہ سے بالکل ناواقف ہے اس نے کہان سے نکالا ہے کہ ان کے منہ بند تھے اور اس نے منہ کے معنے کس لفظ سے لئے ہین اصل مین رتقا کے معنے (سداً) کے ہین فتق السماء - یعنی آسمان بارش نہین برساتے تھے تو برسانے لگے۔ وفتق الارض یعنے زمین کچھ نہ اگاتی تھی تو اوسنے نباتات پیدا کئے۔ حضرت عباس نے اس محاورہ کو اپنی کلام مین بولا ہے فتقت السماء بالغیث وفتقت الارض بالنبات۔ یہ محاورہ عربی زبان مین بولا جاتا ہے جس کو قریباً قریباً معمولی عربی دان بھی جانتا ہو گا۔

اعتراض ۲۵ - بلغت القلوب الحناجر - معترض نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ دل تو ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جو کسی طرح گلے تک پہونچ ہی نہین سکتا اور اگر کوئی اس کو جگہ سے کاٹ کر ٹھونسنا چاہے تو بھی اس کا گلے مین آنا ناممکن ہے پھر مسلمان تبلائین کہ زندہ آدمیون کے دل کیسے گلون مین آ گئے کیا یہ قرآن کی بات جھوٹی نہین - اور مبالغہ آمیز نہین۔

الجواب - یہ اعتراض دیدہ و دانستہ لوگون کو غلطی مین ڈالنے کے لئے کیا گیا ہے۔ ورنہ اس قسم کے محاورے ہر زبان مین پائے جاتے ہین۔ چنانچہ جب کسی کو کوئی تنگ کرے تو کہتے ہین کہ تو نے ہمارا ناک مین دم کر دیا۔ اب وہ شخص کس قدر بیوقوف ہے جو اس کے لفظی معنے لیکر یہ اعتراض شروع کر دے کہ اگر دم ناک مین آ گیا تو پھر بولتے کس طرح ہو۔ اسیطرح کلیجہ منہ کو آ گیا بھی ہندوستان مین بولتے ہین اور معترض خوب سمجھتا ہے کہ کس موقعہ پر بولتے ہین

اعتراض ۲۶ قرآن سورہ بقر رکوع ۸ مین ہے۔ لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین۔ اب ہم مسلمانون سے پوچھتے ہین کہ کیا دراصل یہ واقع سچ ہے؟

الجواب - اصل بات یہ ہے کہ یہودیون کے پاس رسُول آتے رہے اور وہ ان کی جناب مین گستاخیان کرتے رہے آخر اپنی گستاخیون اور نافرمانیون کی پاداش مین ذلیل و خوار ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب مین فرماتا ہے۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ ذلک بانھم کانوا یکفرون بایٰت اللہ ویقتلون النبیین بغیر الحق ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون - یعنی ان پر ذلت و مسکنت لیس دی گئی اور وہ الٰہی غضب مین آ گئے کیونکہ اونھون نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کی - پس اس بناء پر ان کو ذلیل بندر کہا گیا ہے دوسری جگہ ایک اور آیت اس کی تشریح کرتی ہے جہان پر خدا تعالیٰ کافرون کو مخاطب کرتا ہے۔ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل سبیلاً۔ کہ یہ لوگ جانورون سے بھی گمراہ ہین پس فی الواقعہ وہ بندر نہین ہو گئے تھے۔ دوسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - جن قومون کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ہے یا عذاب دیا ہے ان کی نسل باقی نہین رہی اور تفسیر ابن جریر مین مجاہد رئیس المفسرین سے مروی ہے کہ وہ حقیقتاً بندر نہین بنائے گئے بلکہ خداوند کریم نے اون کے دلون کو ایسا مسخ کر دیا کہ وہ وعظ و نصیحت اور زجر و تنبیہہ کو نہ سمجھتے تھے پس اس صورت مین ان کو بندرون کے ساتھ تشبیہہ دینا منظور ہے۔ جیسے کہ اس شعر مین ہے - شعر

اذا انت لم تعشق ولم تدر ما الھوی
فکن حجرا من یابس الحجر جلمدا

ترجمہ - جب تو عاشق نہ ہو اور محبت نہ جانتا ہو - پس تو سخت خشک پتھرون سے ایک پتھر بن جا - وہ حقیقی بندر ہرگز نہین بنائے گئے تھے بلکہ یہان پر ذلت و حقارت مین بندرون سے تشبیہہ دینی مقصود ہے۔ جیسا کہ خاسئین اور نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا - سے ظاہر ہے اس لئے کہ سوائے عقلمندون کے اور اشیاء کی جمع ین اور ون والی جمع نہین آتی ہے اور یہان پر خاسئین جمع ہی اون کے ساتھ آئی ہے - جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بعد اس سزا کے بھی انسان ہی رہے تھے اور نکالاً سے اس لئے کہ خداوند کریم اس واقعہ سزا کو حاضرین

ہیں آئندہ نسلوں کے لئے دہشت انگیز اور عبرت انگیز امر ہوا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ ان کی ظاہری صورتوں کا مسخ ہو کر مرجانا غائبین کے لئے ہرگز موجب عبرت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ یہ تب ہوسکتا ہے کہ وہ خود بھی رہیں اور یہ سزا بھی باقی ان پر رہے اور فرمایا کہ اس سزا کی پوری تفصیل سورہ مائدہ اور سورہ اعراف کی آیتوں میں ہے۔ جہاں پر ان کے بندر بنانے کے ذکر کے بعد ان کے احوال بیان فرمائے ہیں اور وہ احوال انسانوں کے ہیں نہ حقیقی بندروں کے اور وہ یہ ہیں۔ سورۂ مائدہ۔

قل ھل انبئکم بشر من ذٰلک مثوبۃ عند اللّٰہ من لعنہ اللّٰہ وغضب علیہ وجعل منھم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت اولٰئک شر مکانا واضل عن سواء السبیل واذا جاؤکم قالوا اٰمنا وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا بہ واللّٰہ اعلم بما کانوا یکتمون وتریٰ کثیرا منھم یسارعون فی الاثم والعدوان واکلھم السحت لبئس ما کانوا یعملون۔ پس یہاں پر پہلے ان کے بندر اور خنازیر اور بت پرست بننے کا ذکر ہے اور پھر آیا ہے کہ جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر کے ساتھ آئے اور کفر کے ساتھ نکلے اور جو کچھ وہ پوشیدہ رکھتے ہیں اون کو اللہ خوب جانتا ہے۔ پھر فرمایا کہ تم اون میں سے بہتوں کو دیکھتے ہو۔ گناہ اور عدوان اور حرام خوری میں جلدی کرتے ہیں۔ وہ بہت بُرا کرتے ہیں کیونکہ لوگ اور رہبوں کے علماء اون کو گناہ کی باتوں اور حرام خوریوں سے منع نہیں کرتے ضرور بہت بُرا کرتے ہیں۔

اعتراض ۵ ۔ قرآن سورہ نساء کی ۲۲ رکوع میں ہے کہ وماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم۔ حالانکہ عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا گیا اور قرآن اس سے صاف منکر ہے اور مسلمان بائبل اور قرآن دونوں کو مانتے اور جانتے ہیں تو اب ہیں بتلائیں کہ دونوں میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے اگر کہو کہ قرآن سچا ہے تو اس کا ثبوت دو۔

الجواب ۔ اول تو ہم معترض سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ پہلے یہ ثابت کرے کہ آیا انجیل بھی کوئی خدائی کتاب ہے یا نہیں اگر وہ کتاب ہے تو کیا اس کو سابق محققین نے مانا ہے یا نہیں پھر کیا وہ اصلی اور وہی کتاب ہے جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے اور اس کے کتاب ہونے کا کیا ثبوت ہے جبکہ اس کے نام بمعنے بشارت ہی سے ظاہر ہے کہ وہ چند ایک پیشگوئیاں تھیں۔ پھر تمام مسلمان بالاتفاق محرّف و مُبدّل مانتے اور جانتے ہیں اب اس کا کیسے اعتبار کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ نے جب دعوے کیا اور ان چند ایک پیشگوئیوں کو بیان کیا۔ تو یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی اور بہت جھٹلایا۔ اور انھوں نے یہ معیار قائم کیا کہ جو نبی صلیب پر چڑھایا جاوے وہ لعنتی ہوتا ہے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے۔ اور یہودیوں نے اپنے معیار کے مطابق اون کو جھوٹا اور لعنتی قرار دیا۔ اب اس طرف سے عیسائیوں کو فکر ہوئی کہ ہمارا نبی اب لعنتی موت مارا جاتا ہے اس لئے عیسائی کہتے ہیں کہ وہ سولی پر تو چڑھایا گیا ہے اور مارا بھی گیا ہے لیکن پھر تیسرے دن زندہ ہوگیا اور اس کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں اور قبر میں سے نکلکر تیسر روز کہیں چلا گیا۔ خدا تعالےٰ ان دونوں قوموں کی تردید میں فرماتا ہے کہ تم دونوں غلط کہتے ہو وہ نہ تو قتل کیا گیا اور نہ ہی سولی پر مارا گیا۔ ولکن شبہ لھم۔ لیکن ان کو ایسا شبہ گزرا کہ وہ مارے گئے ہیں۔ صلیب پر مارے جانے کے یہ معنے ہیں کہ جس کی صلب کی ہڈی بھی توڑی جاوے لیکن حضرت عیسیٰ ؑ کی صلب کی ہڈی نہیں توڑی گئی۔ پس اس سے صاف طور پر ظاہر ہوگیا کہ وہ شبیہ بالمصلوب بنائے گئے اور صرف زخمی ہوکر بچ گئے اور انجیل کے مشترک واقعات بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

حبیب اللہ بن حافظ غلام رسول وزیرآبادی طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان

محنت کر کے کھاؤ

میرے بھائیو! دیکھو میں تم سب سے چھوٹا ہوں اور شاید آپ لوگوں کے خیال میں کم عقل بھی۔ مگر ایک دردمند آواز سمجھ کر اپنے چھوٹے بھائی کی ایک عرض سن لو اور وہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کر کے اور بازؤں سے محنت کر کے کھانے اور پہننے میں دین و دنیا کی بھلائی اور بہتری ہے کیونکہ میں نے سنا ہے۔ کہ ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سوال کو نہایت بُرا جانتے تھے اور مزدوری کرنا بہت بہتر ہے بہ نسبت مانگ کر کھانے کے۔ ایک حدیث میں نے سنی ہے کہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت نے اپنے ہاتھ سے اون کو کلہاڑی تیار کر کے دی کہ جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچ کر کھاؤ۔ جو کہ حلال اور پاکیزہ ہے۔ غرضیکہ مزدوری کرنا کوئی ذلت کی بات نہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ آجکل شریف ہی بیکار لوگ نکمے رہنے کے سبب بہت ذلیل و خوار ہیں اور مستری اور لوہار اور بڑھئی اور گنش وغیرہ بہت اعلےٰ رتبوں پر اور دولت مند ہیں اور انہی شریف خاندانوں کو صدقہ و خیرات دیتے ہیں۔ غرضیکہ پیارے بھائیو۔ ہنر سیکھو اور کماؤ اور دو اور دلاؤ۔ عزت بھی اسی میں ہے اور شرافت بھی اسی میں ہے۔ دین و دنیا بھی اسی میں ہے کیونکہ تمہارے پاس پیسہ ہوگا۔ تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ گے۔ ننگے کو پہناؤ گے۔ غریبوں کی حاجتیں پوری کرو گے۔ تو ستر گنا بلکہ اسّی گُنا ثواب حاصل ہوگا جس سے جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ دیکھو ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کئی لاکھ آدمیوں کے پیر ہیں مگر اپنی طبابت سے کمایا ہوا کھاتے اور پہنتے ہیں۔ سو ہم کو بھی چاہیئے کہ ان کی تقلید کریں۔ اپنے ہنر سے کمائیں کھائیں اور پہنیں کھلائیں اور پہنائیں۔ فقط

رشید احمد طالب علم جونیئر سپیشل کلاس قادیان (عمر ۱۱ سال)

نواب پیلس لاہور۔ ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب!

مجھے ایک چھٹی معہ ایک اعلان حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب صاحب سلسلہ احمدیہ از قادیان موصول ہوئے ہیں جن کی نقل بجنسہٖ اخبار میں شائع کرنے کی غرض سے بھیجتا ہوں امید ہے کہ آپ ان کو بہت جلد پبلک کی آگاہی کے لئے شائع فرما کر مشکور فرماویں گے۔ فتح علی خان۔

نقل چٹھی ۔ از قادیان ۔ ۲۷ فروری ۱۹۱۱ء

مکرم معظم جناب نواب صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ میں نے پہلے جناب کو لکھا تھا۔ مجھے اسلامی یونیورسٹی کی تجویز کے ساتھ پوری ہمدردی ہے میں خود اس فنڈ میں انشاء اللّٰہ تعالیٰ ایک ہزار روپیہ دونگا اپنی جماعت کی شمولیت کے لئے میں نے ایک اعلان شائع کردیا ہے جسکی نقل ارسال خدمت ہے۔ والسلام ۔ دُعاگو ۔ نورالدین

نقل اعلان

اعلان ضروری
بتعلق
تکمیل تجویز محمڈن یونیورسٹی کو

چونکہ اس وقت ایک عام تحریک اسلامی یونیورسٹی کی ہندوستان میں قائم کرنے کے لئے ہو رہی ہے اور بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے کہ اس چندہ میں ہمیں بھی شامل ہونا چاہیئے یا نہیں۔ اس لئے ان سب احباب کی اطلاع کے لئے جو اس سلسلہ میں شامل ہیں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگرچہ ہمارے اپنے سلسلہ کی خاص ضروریات بہت ہیں اور ہماری قوم پر بہت بوجھ چندوں کا ہے تاہم چونکہ یونیورسٹی کی تحریک ایک نیک تحریک ہے اس لئے ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے احباب بھی اس تحریک میں شامل ہوں۔ اور قلمی قدمی ۔ سخنی ۔ زری مدد دیں۔

دستخط

نورالدین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صدائے ناصر

اما بعد جملہ احباب پر واضح ہو کہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس مین مُردے بھی زندہ ہو گئے ہین اور تم تو زندہ رسُول زندہ کتاب کے پیرو ہو اور تمہارا امام مسیح و مہدی ہے تمہین بطریق اولیٰ زندہ دل اور ہشیار ہونا اچھا ہے دیکھو زمانہ جاگ رہا ہے اور ہزاروں برس کی مری ہوئی قومین بیدار ہو رہی ہین۔ ہندو بُت پرستی چھوڑ کر توحید کے دعوے دار ہو گئے ہین اور تمہاری خوش قسمتی سے تھوڑے بہت توحید الٰہی پر قائم ہوئے ہین عیسائی قومین تثلیث کو ترک کر رہی ہین اور حضرت عیسیٰ کی خدائی تزلزل مین ہے۔ غرضیکہ ہر طرف توحید کا ڈنکہ بج رہا ہے اور علم کی ندیان بہ رہی ہین۔ ترقی کا جوش دنیا مین پھیل رہا ہے اس کا سبب تمہارے امام کی آمد ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نور نازل ہوا اور جب نور آتا ہے تو ظلمت ضرور دُور ہو جاتی ہے۔ لہذا اس نور توحید اور نور علم کے اصلی وارث تمہین ہو۔ تم پر یہ فیضل کی بارش بالخصوص ہوئی ہے گو کہ اور لوگون نے بھی اس سے بقدر اپنی لیاقت اور حوصلہ کے فائدہ اٹھالیا ہے چون کہ رُوح بغیر جسم کے قائم نہین رہ سکتی یہ تجربہ اور مشاہدہ کی بات ہے۔ لہذا پہلے جسم کے لئے ہر چیز مُہیّا ہوتی ہے پھر رُوح کی باری آتی ہے پہلے جسم انسانی بنتا ہے پھر اس مین رُوح پھونکی جاتی ہے۔ اسی طرح اس زمانہ مین پہلے انگریز دنیا کی اصلاح کے لئے دور دراز ملک سے آئے پھر امام وقت پیدا ہوا تاکہ اس پُرامن سلطنت کے زیر سایہ اپنے مشن کو رونق دے اور لوگ امن و عافیت سے خدا کے سلسلہ مین ہون اور کوئی ظالم اور جابر لوگون کو اس سلسلہ مین آنے سے نہ روک سکے اب ترقی کے آثار چار جانب عیان ہو رہے ہین اور اسی کا ایک یہ بھی کرشمہ ہے کہ ۱۹۱۱ء مین مسلمانون کو یونیورسٹی کا خیال پیدا ہوا اور ہز ہائینس آغا خان صاحب بالقابہ جیسے معزز ...... اس کے حامی اور سرپرست بنے اور چند روز مین بیس لاکھ روپیہ مسلمانون نے ہاتھون ہاتھ جمع کر لیا ہے اُمید ہے کہ ایک کروڑ روپیہ اس کام کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ جمع ہو جاویگا۔ غور کرو کہ کجا مسلمانان ہند اور کجا کروڑ روپیہ ترقی علم کے لئے جمع کرنا مین یہ نہیں کہتا کہ مسلمانان ہند کنگال ہین ان کے پاس روپیہ نہین ہے بے شک روپیہ تو تھوڑا بہت ان کے پاس ہے۔ مگر ترقی دین و دنیا کے لئے نہین بلکہ عیش و آرام کے لئو۔ بد فعالین کے لئے۔ بے جا فیاضیون کے لئے ناچ رنگ کے لئے اسوقت سے پہلے بھی کبھی (تیرہوین صدی سے لیکر آج تک) مسلمانون نے کوئی کام نیک اتفاق اور محبت سے کیا تھا یہ ہمارے امام کی برکت ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو یہی کہینگے کہ یہ سب کچھ اسی امام عالی مقام کا طفیل ہے پھر تم خود سوچو کہ غیرون نے جب اس کی آمد سے اس قدر فائدہ حاصل کیا تو تم جو اوس کے بچّون کی طرح ہو کیون پیچھے رہو تم بھی کوشش پر کمر باندھو۔ قادیان جو تمہارا مرکز ...... ہے اس کو آباد کرنے مین سرگرمی دکھاؤ اور جو جو کام وہان ادھورے پڑے ہین اون کو پورا کرو ہائی سکول کی عمارت ابھی شروع بھی نہین ہوئی۔ لوگ یونیورسٹی کے لئے روپیہ بہم پہونچا چکے ہین تم نے ہائی سکول کے لئے بھی سرمایہ جمع نہین کیا۔ افسوس!

اس وقت میرا مطلب ... آپ صاحبون کو تکلیف دینے سے اور بھی ایک کام کے لئے کچھ مانگنا ہے اور اوپر کی کل تحریر بطور تمہید کے تھی وہ کام قادیان کے مہاجرین کے لئے چند مکان بنانے ہین جن کے لئے مجھ پریشانی ہے اور میرا دل دردمند ہے قادیان مین دین سیکھنے کے لئے لوگ آتے ہین بعض اون مین سے یہین رہ جاتے ہین کچھ تو ان مین سے مجرد ہوتے ہین اور کچھ اون مین سے بیوی بچہ بھی ہمراہ رکھتے ہین مجرّدون کے لئے تو مہمان خانہ ہے لیکن عیالدار اور مہاجرین کے لئے کوئی سامان نہین وہ بیچارے تکلیف بھگت رہے ہین اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی مدد کے لئے مجھے منتخب فرما دیا ہے اور میرے دل مین اون کے لئے سچّا جوش بخشا ہے اس لئے مین پارہ کی طرح بے قرار رہتا ہون اور ایک عاشق کی مانند سرگردان پھرتا ہون اے احمدی قوم تمہاری آنکھون مین سر آغا خان صاحب بالقابہ سے کم نہین ہے ساری مسلمان قومون نے ان کا ارشاد مان لیا اور متفرق فرقون نے بغیر چون وچرا روپیہ دینے کا وعدہ کر لیا۔ حالانکہ وہ آپس مین بالکل جُدا جُدا ہین لیکن تم ایک امام کے سلسلہ مین ہو ایک خلیفہ کے ماتحت ہو۔ مین تمہارا روحانی بزرگ ہون تم مجھے اس نیک کام مین مدد دو اور دس ہزار روپیہ جو تمہارے نزدیک ایک ادنیٰ رقم ہے بہم پہونچا دو تاکہ یہ ضعفاء آباد ہو کر تمہین دعائین دین اور اللہ تعالیٰ تمہین اس نیک کام کا اجر بخشے اور دین و دنیا مین آباد و شاد فرمائے نواب محمد علی خان صاحب نے ایک قطعہ زمین دار الضعفاء کے لئے عطاء فرمایا ہے جس مین ۲۲ مکان طیار ہون گے اللہ تعالیٰ انہین دین و دنیا مین کامیاب کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مکان بنا دینے کا وعدہ فرمایا ہے ایک مکان کا روپیہ اس عاجز کے پاس جمع ہے اب کل بیس مکانون کے واسطے روپیہ درکار ہے اور اندازاً ہر مکان پر تین سو خرچ ہو گا اس حساب سے چھ ہزار روپیہ اور مطلوب ہے اگر ہر ایک جماعت تین تین سو روپیہ عنایت فرماوے تو جھٹ پٹ یہ کام اسی سال مین پُورا ہو جاوے۔ اصل مین ہماری نظر تو خدا تعالےٰ ہی پر ہے وہی اس کام کو پورا کریگا اور جس پر اس کے کرم کی نظر ہو گی اس کے دل کو اس کار خیر کے لئے کھول دیگا مضمون لکھنا بظاہر ہمارا کام ہے لیکن اس مین تاثیر ڈالنا اسی مالک الملک کا کام ہے۔

اس عاجز نے ایک نظم بھی امداد دار الضعفاء کے لئے لکھی تھی جو ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء کے بدر مین اور ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء کے الحکم مین چھپ چکی ہے اس سے بعض احباب کو کچھ تاثیر ہوئی۔ دلی سے ایک دوست کی بیوی اور بیٹی نے مبلغ پندرہ روپیہ فوراً ارسال کئے۔ احباب سے التجا ہے اپنے گھرون مین بھی اس نظم کو سُنا دین۔ عورتین نرم دل ہوتی ہین۔ اُمید کہ اپنے نانا صاحب کی پریشانی پر رحم کرین گی اور ضعفاء کو آباد کر کے خود بھی دونون جہان مین آباد و شاد ہو نگی اور ان کی اولاد و مال مین اللہ تعالیٰ برکت عطاء فرماویگا۔

وافوض امری الی اللّٰہ ان اللّٰہ بصیر بالعباد حسبی اللّٰہ

ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

میر ناصر نواب - ۲ مارچ ۱۹۱۱ء - قادیان

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے اس جمعہ کے خطبہ مین سورہ السجدہ کے پہلے رکوع پر وعظ فرمایا جس مین آپ نے بتایا کہ فطرت انسانی بمنزلہ آئینہ کے ہے۔ آئینہ مین جیسا عکس پڑتا ہے ویسا نظر آتا ہے اسی طرح اگر انسان انبیاء کی تعلیم کا متبع ہو۔ تو نیک ہے۔ اگر بُرون کی صحبت مین رہے تو پھر بُرا۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ نیکی پھیلے۔ چنانچہ اس کی طرف ہمیشہ ایسے لوگ ہی مبعوث ہو کر آتے ہین۔ جو خلق اللہ کو نیکی کی ہدایت کرتے ہین کبھی کسی نے نہین سنا کہ کوئی شخص خدا سے مبعوث ہونے کا مدعی ہو اور کہے کہ مین گمراہی پھیلانے کے لئے آیا ہون پھر جو بُرے ہین اون کو روکنے کے لئے خدا تعالیٰ کے عذاب دنیا مین بھی آتے ہین۔ شریر تو عذاب کے وقت توبہ کرتا ہے۔ اور نیک عذاب سے پہلے ڈر جاتا ہے اور یہ بھی ایک لطیفہ ہے کہ جیسے گورنمنٹ سے اعلان ہو کہ چور پکڑے جاوین گے ان کو سزا دی جائے گی۔ تو چور تو شوخی دکھلائین۔ مگر جو نیک

...ین وہ اور بھی ڈرین اور اپنی اصلاح کرلین جب عذاب الٰہی آتا ہے تو بد شوخی دکھلاتے ہین۔ مگر نیک اور بھی ڈرتے اور اپنی اصلاح کرلیتے ہین۔

تب بدون کو عذاب دیا جاتا ہے اور وہ اس عذاب سے نکلنے کے لئے بہت ہی ہاتھ پاؤن مارتے ہین۔ مگر کچھ پیش نہین جاتی چنانچہ طاعون سے ہر سال اس کے لئے کمیٹیان ہوتی ہین کبھی سمجھا جاتا ہے چوہے پھیلاتے ہین کبھی پسو۔ کبھی یہ سمجھتے ہین کہ آبادی سے باہر ...ل جائین تو محفوظ رہ سکتے ہین۔ مگر ہر سال کا تجربہ عبث جاتا ہے عون اپنی شدت مین بڑھ رہا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا ایک ہی یہ ہے۔ وہ حقیقی خشوع و خضوع اور خدا کی فرمانبرداری ہے۔

دیکھو جس ملک مین امن ہو اور رعایا اپنے بادشاہ کی تابع ہو تو اس پر وہی بادشاہ چڑھائی نہین کرسکتا۔ جب ایک کمزور ناقص ...والے انسان کا یہ حال ہے۔ تو خداوند زمین و آسمان جو ...م الراحمین ہے اور علیم و حکیم ہے اس نے جو اپنی فوجین بھیجی ہین ...سے یقین ہوتا ہے کہ دنیا نے بغاوت کی ہے جس کے ...رنے کے لئے یہ فوج کشی ہے۔ اس وقت خدا کی فوجین ...کر چکی ہین پس قبل اس کے کہ وہ فوجین تمہارے محلون پر ...ی جانون پر حملہ کرین تم خدا سے صلح کرلو۔ اور اپنے تئین اس ...الہ کردو۔ اور اس بکرے کی مانند ہوجاؤ جو ذبح ہونے کے ...لک کے قدمون مین گر پڑتا ہے۔ کیونکہ خدا دو متین کسی ...نہین کرتا۔ دیکھو مشہور ہے کہ جب شیر کے سامنے آدمی اپنا ...نیچے گرادے۔ تو وہ اس پر حملہ نہین کرتا جب ایک ناداں ...ان جس کی زیست کا مدار اپنے شکار کے کھانے پر ہے۔ ...بھی رحم کرتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ جو تمہین ...لی بخشنے والا ہے اور جسے تمہارے ہلاک کرنے سے کچھ فائدہ ...ین کیا وہ تمہین مار دیگا۔ ہرگز نہین۔ جب تم اپنے مین تبدیلی پیدا ...ہوگے تو پھر تمہارا مالک نہین توڑے گا۔ برتن وہی ٹوٹتا ہے ...جو کچا ہو۔

یہ وہ زمانہ ہے جسکی نسبت اذا الجحیم سعرت و اذا الجنة ازلفت کی پیشگوئی ہے۔ جہنم طاعون بھڑکائی گئی ہے۔ تو جنت بھی قریب کی گئی ہے۔ تم جنت کے وارث بننے کی کوشش کرو۔ تم اس آیت کے مصداق نہ بنو۔ ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربہ ثم اعرض عنہا۔ بلکہ تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا و طمعا کے مطابق اپنا طرز عمل رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہین توفیق دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انصار اللہ

میرے اشتہار من انصاری الی اللہ کے جواب مین چند دوستون کی آواز آئی ہے۔ جو کہ بڑی خوشی سے اس انجمن کے ممبر بننا چاہتے ہین لیکن اکثر احباب بلا استخارہ کے اپنا نام شامل کروانا چاہتے ہین اور زور دیتے ہین کہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست مین ایسے اصحاب کو اور ان کے ہم خیال و دیگر دوسرے احباب کو اطلاع دیتا ہون کہ سات دفعہ استخارہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ استخارہ ہمیشہ کار خیر مین ہی ہوتا ہے استخارہ کے معنے ہین خیر طلب کرنا پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ برے کام مین انسان اللہ تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو۔ یہ تو نیک کام ہی ہین جن کے متعلق اللہ تعالیٰ سے انسان نیکی کا طالب ہوتا ہے اور درمیان مین مصیبتون اور بلاؤن سے نجات مانگتا ہے اور دوسرے استخارہ کی شرط سے استقلال کی آزمائش بھی منظور ہے۔ بعض دوست ایسے بھی ہین جن کو استخارہ پر زور دیا گیا تو وہ چند دن کے بعد تھک گئے۔ اور سات دفعہ استخارہ نہ کرسکے اور اس پر انجمن مین شامل ہونے سے رہ گئے۔ پس استخارہ کا ہونا بڑا ضروری ہے۔ اور آیندہ جو احباب اس انجمن کی ممبری کی درخواست کرین وہ اول سات دفعہ استخارہ کرکے مجھے اطلاع دین۔

اس جگہ مین ان دوستون کی غلطی بھی دور کرنا چاہتا ہون جن کا خیال ہے کہ استخارہ پر خواب بھی ضرور آنی چاہیئے۔ بلکہ استخارہ سے خواب کا کوئی تعلق نہین۔ استخارہ تو ایک دعا ہے کہ الٰہی اگر یہ کام میرے لئے مبارک ہے تو مجھے اس کے کرنے کی طاقت دے۔ اور اگر برا ہے۔ تو مجھے اس سے روک دے اور اس کے بعد جو کچھ دل مین آئے وہ کرے۔ یہ ضروری نہین کہ خواب ہی آئے۔

اس وقت تک کے درج شدہ ممبرون کی فہرست درج ذیل کرتا ہون تاکہ وہ ایک دوسرے سے آگاہ ہوجاوین۔

۱۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب قادیان ضلع گورداسپور
۲۔ حافظ روشن علی صاحب " " "
۳۔ منشی احمد دین صاحب۔ اپیل نویس۔ گوجرانوالہ۔
۴۔ منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروزپور
۵۔ شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم لاہوری۔ قادیان (گورداسپور)
۶۔ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت۔ اٹاوہ
۷۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ۔ قادیان (گورداسپور)
۸۔ میان خدا داد صاحب، سائیدار، میول کورنمبر ۳ کراچی چھاونی

علاوہ ان احباب کے چند اور دوست استخارہ مین مشغول ہین۔ آخر مین مین اپنے دوستون کو اس انجمن کی نسبت حضرت خلیفة المسیح کی رائے سے اطلاع دیتا ہون کہ آپ نے اسے کس قدر پسند فرمایا ہے۔ جب میرا مضمون بدر مین چھپا تو آپ نے باوجود بیماری کے شروع سے لے کر آخر تک اسے پڑھا اور آخر مین مجھ سے فرمایا کہ "مین بھی آپ کے انصار اللہ مین شامل ہون۔" میرے خیال مین ایک پیرا پنے مریدین کے کسی کام پر اس سے زیادہ پرزور الفاظ مین پسندیدگی کا اظہار نہین کرسکتا ورنہ خادم مخدوم کا کیا مقابلہ ہوسکتا ہے۔ مین نے یہ الفاظ اس لئے درج کئے ہین کہ تا میرے احباب اس بات کا یقین رکھین کہ ہم خدا کے فضل سے کسی فضول کام کے درپے نہین ہین۔ والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد۔ قادیان

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر مین ہی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہین اگر پہلے ہی تھوڑا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیون اٹھانا پڑے کیون نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۴؍ محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵؍

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر مین رکھنی چاہیئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیون کی مانند ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولائت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی۔ اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتین دور ہوجاتی ہین۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوائی نہین ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ
مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگوا کر ملاحظہ فرماوین

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح علیہ الصلوٰة والسلام کی مصدقہ ہے۔

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ بہت مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی و ناطاقتی کو دور کر دیتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ چار روپے آٹھ آنے یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

تبلیغی کاٹھ ۔۔ ۹ عدد ۵ ر۔ **عقائد احمدیہ** مدلل بہ آیات و احادیث ۲ ر **کشف الاسرار**۔ مسیح بن مریم علیہ السلام کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

عام قیمت پیشگی عہ

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد

۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۳ چیت

جلد ۱۰

نمبر ۲۰

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ

لاہور کے پیسہ اخبار نے جو تحریک عید میلاد کے بارے میں کی تھی کہ اس روز تمام مسلمان نہائیں دھوئیں عید منائیں اس کا ذکر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسلام میں تو صرف دو ہی عیدیں شارع اسلام علیہ السلام نے مقرر فرمائی ہیں یا جمعہ کا دن ہے۔

اس روز نہ تو مدرسہ احمدیہ (دینیات) میں تعطیل ہوئی ہے۔ نہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اس تقریب کی وجہ سے بند ہوا۔ اور نہ کوئی یہاں لکچر وغیرہ ہوا۔ یہ طرز عمل دوسرے احمدیوں کے لئے بمنزلہ اسوۂ حسنہ ہے۔ دراصل اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے سے نہ تو امن میں خلل آتا ہے۔ نہ کوئی فساد برپا ہوتا ہے۔ میں نے کئی اخباروں میں یہ خبر پڑھ کر تعجب کیا۔ کہ امسال بارہ وفات اور ہولی دونو ہار اکھٹے ہیں خدا خیر کرے۔ مسلمان جو کچھ بارہ وفات کے دن چراغان کرتے ہیں۔ کیا یہ کوئی اسلامی مسئلہ ہے؟

چودھواں رکن

صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں میں سے ایک ممبر کی جگہ خالی تھی کیونکہ صاحبزادہ میرزا محمود احمدؐ صاحب تو پریزیڈنٹ ہیں اور حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب امیر المومنین۔ اس لئے صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر احمدؐ صاحب منتخب کئے گئے۔ جو نہایت ہی قابل مسرت بات ہے صاحبزادہ صاحب کی طبیعت معاملہ فہم اور متین واقع ہوئی ہے اس لئے یہ ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ اللہ مبارک کرے۔

طریقِ معرفت

کسی بزرگ کا شعر ہے ؎

راہ حق ہرگز نیابی تا نگیری چار ترک۔
ترک دنیا۔ ترک عقبیٰ۔ ترک مولیٰ ترک ترک

اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک روز جو فرمایا۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے مولیٰ سے ایسی محبت کرے ایسے تعلقات بڑھائے کہ دنیا جو نام ہے خواہشات نفسانی کا۔ اور تتبع حرص و ہوا و رسم و رواج کا اسے ترک دے پھر یہاں تک محبت بڑھائے کہ بالفرض اگر اسے یقین دلایا جاوے۔ کہ عاقبت میں تجھے حور و قصور و جنت نہیں ملیں گے تو بھی اس کی محبت میں کچھ فرق نہ آوے بلکہ یوماً فیوماً آگے ہی بڑھتا جاوے یہاں تک کہ اگر وہ یہ بھی سنے کہ تمہارا مولیٰ تجھے نہیں ملیگا تو بھی اس کی ہمت پست نہ ہو اور ہار کر چھوڑنے کا خیال نہ کرے بلکہ اس ترک کو بھی ترک کر دے۔

عثمان بن مظعونؓ

ایک مشرک کی حفاظت (پناہ) میں تھے آپ نے اسے کہہ دیا۔ خدا کے ہوتے تیری حفاظت کیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ آپ نے ولید کا یہ شعر

الا کل شئی ما خلا اللہ باطل ٭ و کل نعیم لا محالۃ زائل

سن کر پہلے مصرعہ پر صدقت اور دوسرے پر کذبت کہا تو ایک شخص نے آپ کے منہ پر طمانچہ مارا جس سے آنکھ کو صدمہ پہونچا۔ مشرک نے طنزاً کہا دیکھا میری حفاظت کا نتیجہ۔ آپ نے کہا۔ خدا کی راہ میں تو میری دوسری آنکھ بھی اسی طرح حاضر ہے مگر تمہاری ضرورت نہیں۔

پاک مذاق

بعض لوگ ہر وقت سڑیل بنا رہنا اپنی شانِ اتقاء کا جزو اعظم سمجھتے ہیں لیکن ہم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سوانح میں پڑھتے ہیں کہ گاہے گاہے پاک مذاق آپ بھی فرما لیا کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کوئی بڑھیا جنت میں نہ جائیگی ایک زن پیر گھبرا اٹھی۔ حضور نے مسکرا کر اسے بتایا کہ سب مومنہ عورتیں جوان جنت الفردوس میں جائیں گی (۲) ایک دفعہ کسی نے سواری عاریۃً مانگی۔ فرمایا اونٹنی کا بچہ ہے وہ کہنے لگا کہ اس سے تو شفقت لینا ٹھیک نہیں آپ نے مسکراتے ہوئے ارشاد کیا۔ کیا سب اونٹ اونٹنی کے بچے نہیں ہوتے (۳) چند اصحاب جن میں حضرت ابو تراب بھی تھے جناب رسالتمآب کے ساتھ کھجوریں کھا رہے تھے آپ اپنی گٹھلیاں حضرت علیؓ کے سامنے رکھتے جاتے اخیر پر فرمایا اپنے اپنے سامنے کی گٹھلیاں دیکھو تا زیادہ کھانے والے کا پتہ مل جاوے۔ جناب امیرؓ نے کہا یہ دیکھ لیا جاوے کہ کوئی گٹھلیوں سمیت ہی تو نہیں کھا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح

پیارے مفتی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے۔ دو روز سے پیشاب کی کثرت میں تخفیف ہے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پراپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

(دکتبہ محمد حسین عفی عنہ)

[illegible]

مبارک مولود مسعود

بڑی خوشی اور بڑی مسرت کے ساتھ اللہ جل شانہ کی حمد کرتے ہوئے یہ مبارکباد دی جاتی ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت امام الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند میرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کے مشکوئے معلیٰ میں آج بروز پیر ۱۳ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ دنیا میں ہزاروں بچے آئے دن پیدا ہوتے ہیں مگر ہمارے لئے جو خصوصیت کے ساتھ شادمانی کا موقعہ ہے وہ یہ ہے کہ ایسی ولادتیں ان پیشگوئیوں کی ماتحت ہوتی ہیں جو کئی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان قلم سے ایک میں پوتے بچے کو سنائی جا چکی ہے اس قادر مطلق خدا نے ارحمك دلا اجعلك داخرجه منك قوماً فرمایا۔ سو اس کے مطابق ضرور تھا کہ جہاں آپ کو صالح اولاد دی۔ پھر اس اولاد کی اولاد بھی ہو۔ ہم اس تقریب پر حضرت ام المومنین علیہا السلام صاحبزادہ محمود احمد صاحب برادران کے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب۔ پھر مکرم نواب محمد علی خان صاحب۔ میر ناصر نواب صاحب قبلہ اور پھر حضرت امیر المومنین کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ الٰہی تو اپنے فضل و کرم سے اس بچے کو منعم علیہم گروہ سے بناؤ۔ اور وہ تمام نعمتیں اور سب کمالات عطا کیجیو۔ جو جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات قدسی صفات کی طفیل ان کے بروز سیدنا المسیح علیہ سلام الصمد الودود کی ذاتیہ طیبہ کے لئے مقدر و معہود ہیں۔

ولادت باسعادت نبیرۂ امام۔ خواجہ تاش تیار۔ امام الانام غلام احمد

۲۹ھ ۱۳ ۲۹ھ ۱۳ ۲۹ھ ۱۳

۲۹ھ ۱۳

پرخوردار شوی

آپ کو اے مری سرکار مبارک ہووے
غنچۂ شاخ تمنا نے چٹک کر یہ کہا
یا میں کھڑے ہیں نہالان چمن ہو گئے نہال
کان احمد سے چمکتا ہوا ہیرا نکلا
آنکھیں تاروں سی جبین چاند سی ابرو ہیں ہلال

ایسا فرزند طرحدار مبارک ہووے
پھول سے چہرے کا اظہار مبارک ہووے
ایسے گلرو کا انہیں پیار مبارک ہووے
یہ ورافشانی انوار مبارک ہووے
غیرت مہر یہ رخسار مبارک ہووے

روشنی بخش جہاں اس کا وجود باجود
احمدی قوم کو صد بار مبارک ہووے

ملازمان دربار احمدی۔ کارپردازان بدر۔ قادیان

اس فرشتے پر دو مبارکبادیاں اور ہمارے پاس آگئیں جو مندرج ذیل ہیں۔ عربی اشعار مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل مدرس دینیات کے ہیں اور اردو ہمارے میر ناصر نواب صاحب قبلہ کے۔ یہ سب فی البدیہہ کہے گئے ہیں۔

بشرٰی لکم یا آل احمد ابشروا ۔ هذا غلام للشريف استبشروا
استبشروا ببشارة مرضية ۔ ميلاد نجل شريف احمد ابشروا

فلیهنئ مولده لمولینا امیـ ـر المؤمنین وامنا والناصر
ولام ام المؤمنين وعمه محمود احمد والبشير يبشر
ولجدّه النواب مولینا علی ولكل من هو احمدی يجبر

آج کا دن کیا مبارک روز ہے
تہنیت ہے چار جانب ہو رہی
ہو رہا ہے دل خوشی سے باغ باغ
کہہ رہا ہر اک مبارکباد ہے
سنتے ہیں الحمد للہ کی صدا
بے خبر تم ہو بتاؤں میں تمہیں
اک نیا مہمان گھر میں آیا ہے
ہے شریف احمد کے بیٹا ہوا
ہے مسیحا کا یہ پوتا نیک نہاد
دادا اور نانا کا ہووے نیک نام
یہ مبارک نسل جلدی سے بڑھے
دوست ہوں آباد دشمن پائمال
عمر طبعی پائے با اقبال ہو
باپ ماں کے زیر سایہ یہ جئے
دادی اور دادی کی اماں شاد ہوں
شاد و خرم اس کے ہوں دونو چچا
آج خوش خوش پھرتے ہیں سب ضعیف
ان کو ہے امید کچھ مل جائے گا
کچھ گھر دل میں ان کے چندہ آئیگا
میر صاحب کچھ نہ کچھ دیں گے مال
ہے ضعیفوں کو یہی بس دل نشین
نانا صاحب کچھ عطا فرمائیں گے
چھوڑ ناصر تو یہ پیسوں کی ہوس
جس کو ہے ہم سب سے یہ بڑھ کر خوشی

بلکہ شب بھی آج دل افروز ہے
غم کی ماں کونے میں ہے بن دری
جل رہے ہیں گھی کے ہر جانب چراغ
جس کو دیکھو اس کا چہرہ شاد ہے
کس سبب سے ہے یہ ناصر تو بتا
ایک خوشخبری سناؤں میں تمہیں
خیر و برکت ساتھ اپنے لایا ہے
دل کا بر آیا ہمارے مدعا
دن بدن ہو گھر میں ان کے ازدیاد
ہو ترقی ان کے گھر میں صبح و شام
آسمان عزت و شان پر چڑھے
کل حوادث سے بچے یہ نونہال
ایک بھی اس کا نہ بینکا بال ہو
دودھ اپنی ماں کا راحت سے پئے
رنج و بیماری سے بس آزاد ہوں
دکھ نہ پائیں کوئی بچہ اور زچا
شاد اور بشاش ہے ہر اک نحیف
غنچۂ دل ان کا بھی کھل جائیگا
جس سے ہر خستہ جگر سکھ پائیگا
ہے ضعیفوں کا انہیں ہر دم خیال
کچھ تو ہم کو دیں گی ام المومنین
ہم گھروں میں الغرض بس جائیں گے
دے خلیفہ کو مبارکباد۔ بس
ہر خوشی سے ہے یہ بڑھ چڑھ کر خوشی

اس میں کچھ نہ کچھ دیں گے وہ مال
کیوں کہ پیارا ان کو ہے یہ نونہال

ایک نظم

ش ۔ شکر للہ کہ مراد آج مری بر آئی
ر ۔ رونق بزم طرب ایک ولادت ہوئی
ی ۔ یعنی پیدا ہوا لڑکا جو شریف احمد کو
ف ۔ فضل مولیٰ سے ہوئی ہے یہ طرب افزائی
ا ۔ ایسے مولود کو اللہ سلامت رکھے
ح ۔ حسن میں جس نے ہے یوسف کی وراثت پائی
م ۔ میں کہ مرزا کی غلامی پہ بڑا فخر کروں
د ۔ دل مشتاق سے دیتا ہوں مبارک بھائی

اہل حدیث کی غلط بیانی

خاتم النبیین پر ابن حزم جو مولوی سرور شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دے کر اس اظہار پر اعتراض کرتا ہے جو مولوی شبلی کے سامنے ان الفاظ میں کیا گیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد دوسرا نبی آنے والا نہیں نہ نیا نہ پرانا۔ حالاں کہ دونوں میں کوئی تخالف نہیں۔ واقع میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ تو پچھلے نبیوں میں سے کوئی نبی آنے والا ہے جیسا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام بجسدہ العنصری آئیں گے اور نہ کوئی ایسا نیا نبی پیدا ہونے والا ہے جو مستقل نبوت رکھتا ہو ہاں جو آنے والا نبی ہے وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض یافتہ اور ان کے لئے بمنزلہ ظل کے فنافی الرسول کے مقام پر ہوگا۔ چنانچہ میرے سید و مولیٰ فرماتے ہیں ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پھر الوصیت میں سید المرسلین کے خاتم النبیین ہونے اور اپنے منصب نبوت کی تشریح ان الفاظ میں فرمائی ہے اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیوں کہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آوے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا۔ کیوں کہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیوں کہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیوں کہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا۔ اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیوں کہ ایسی صورت کی نبوت نبوۃ محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ۔ وامامکم منکم۔ یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔

٭ باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

(حاشیہ:) اور جبکہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت [illegible] کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی

دوسری غلط بیانی

۳ مارچ کے اہل حدیث میں محبوب عالم صاحب قاضی گرداور لکھتے ہیں کہ وہاں کی جماعت احمدیہ میں سے ایک صاحب نے یہاں لکھ دیا کہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز ہے یہ بالکل غلط ہے کیوں کہ ان تحریروں کی جو نقل ہمارے پاس پہنچی ہے وہ سراسر محبوب عالم اور ان کے ہمخیالوں کو ملزم ٹھہراتی ہے چنانچہ انہوں نے یہ اقرار نامہ لکھ کر دیا ہے۔

نقل تحریر از طرف جماعت مخالف منجانب محبوب عالم چشتی قاضی گرداور بمشورہ محمد عظیم وغیرہ نقشبندیاں

میں بحیثیت قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ و علاقہ گوجرہ و قصبہ گوجرہ کی طرف سے لکھ دیتا ہوں کہ جو شخص کلمہ طیبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ مسلمان ہے۔ چوں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی بھی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے تھے۔ اس لئے جو شخص ان کو **کافر یا کاذب** کہے۔ وہ خود بموجب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کافر اور کاذب ہے**، اور جو کوئی شخص کسی احمدی مسلمان کو **کافر یا جھوٹا** کہے۔ وہ خود کافر اور جھوٹا ہے۔ جو ہم نے فتوے جات دئے ہوئے ہیں۔ واپس لیتا ہوں لہٰذا یہ لکھ دیا کہ سند رہے۔

دستخط۔ مولوی محبوب عالم چشتی قاضی گرداور

---

۱۴ مارچ ۔ پرکاش لکھتا ہے ؎

شام چھ مارچ پھر آئی رنج کھلانے کے لئے
خون رونے کے لئے آنسو بہانے کے لئے
یہ دن ہے وہی جس نے کہ برباد کیا حیف
ناشاد ہمیں غیر کو دل شاد کیا حیف
جلاد کو آمادہ بیداد کیا حیف
بسمل کو تہ خنجر فولاد کیا حیف
بر نخل تمنا کی اسی روز کٹی تھی
مارچ تھا یہی اور یہی اس کی چھٹی تھی

یہ وہی شام ہے جس کی نسبت پہلے خبر دی گئی تھی ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمد

ضرور اس یادگار کو قائم رکھنا چاہیئے کیونکہ خدا کے نشانوں کو زندہ رکھنے کی کوشش ایک نیک کوشش ہے۔

حافظ شیراز کسی پچھلے اخبار میں دیوان حافظ کا ذکر تھا حافظ صاحب کے معتقدین پر اتمام حجت کے لئے برادر عثمان جے پورے یہ تین شعر مع تشریح لکھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی وفات اور بروز سیدنا حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد اور تا قیامت نزول وحی کے قائل تھے لیکن میرے خیال میں ہمارے مسیح موعودؑ کی صداقت ایسے ثبوتوں سے مستغنی ہے بہرحال وہ تین شعر یہ ہیں۔ ؎

(۱) مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید۔
کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید۔

(۲) از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش
زدہ ام فالے کہ فریادرسے می آید

(۳) کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجا است
ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

سوال اہل تشیع اور جواب از اہل سنتہ

(۱۳)

جس شخص سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض ہوں وہ شخص کیسا ہے چنانچہ ناراضگی خاتون جنت کی صحیح بخاری سے جو معتبر کتاب اہل سنت والجماعت کی ہے ا... ثابت ہے اگر اس بات کا جواب باصواب ہم کو ملیگا تو ہم داخل جماعت اہل سنت ہو جاوینگے۔ دستخط سید اختر حسین خوشنویس ساکن امروہہ محلہ دربار کلاں ضلع مرادآباد

الجواب - بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - ہمارا جواب بھی صرف کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ سے ہی ہے۔ اگر کوئی صاحب اہل تشیع میں سے اس کا جواب تحریر فرماویں تو وہ بھی صرف انہیں دونوں کتابوں سے تحریر ہو ورنہ قبول نہ ہوگا۔ ہاں تائید میں اگر کوئی روایت ان دونوں کی موید یا مبین ہو تو ہر دو فریق اس کے مجاز ہیں جو فریق اس شرط سے تجاوز کریگا اس کا فرار متصور ہوگا اور یہ شرط اس لئے کی گئی ہے کہ سائل نے بھی اس پر عمل کیا ہے اور ایسے اعتراضات واہیہ کے جواب میں اہل سنت کی طرف سے کتب ضخیمہ تصنیف ہو چکی ہیں سائل ان کا مطالعہ کرے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ ہاں مسلم ہے۔ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی اوائل خلافت میں مقدمہ میراث

فدک پیش ہوا تھا اور میں حضرت صدیق اکبر کی طرف سے نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکنا صدقۃ۔ جواب ملا تھا یعنی (ہم گروہ انبیاء نہ وارث ہوتے ہیں ہم اور نہ کوئی وارث ہمارا ہوتا ہے جو چیز کہ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے) اور چونکہ فدک اموال فی میں سے تھا جس کی تقسیم اوس کے مصارف میں خود اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل فرمادی ہے۔ ما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل الآیہ - یعنی اور جو مال خدا نے اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوا دئے وہ اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور رسول کے قرابتداروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور بے توشہ مسافروں کا۔ لہٰذا صدیق اکبرؓ نے موافق ارشاد نبوی و حکم کتاب اللہ کے اوس کی تقسیم مصارف مذکورہ میں جاری رکھی اور حضرت فاروق نے اسی تقسیم مصارف کیواسطے حضرت علیؓ کی تحویل میں کر دیا تھا۔ مگر حضرت علیؓ نے چندہی مدت تک اپنی تحویل میں رکھ کر پھر واپس خلافت کی تحویل میں کر دیا اور اسی لئے حضرت عثمان کی خلافت میں بھی وہی تقسیم مندرجہ آیت کریمہ کے موافق رہی اور حضرت علی کی خلافت میں بھی اوس کے مصارف وہی جاری رہے چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ فاجریٰ ابوبکر ذلک علیٰ ما کان یجریہ الرسول صلعم ینفق منہ علیٰ من کان ینفق علیہ الرسول ویجعل ما بقیٰ فی السلاح والکراع وکذلک عمر جعلہ فی ید علی لیجریہ علیٰ ھذا المجرا ورد ذلک فی اٰخر عہد عمر الی عمر وقال ان بنا غنی وبالمسلمین حاجۃ الیہ وکان عثمان یجریہ کذلک ثم صار الی علی فکان یجریہ ھذا المجریٰ فالائمۃ الاربعۃ اتفقوا علیٰ ذلک۔ یعنے واپس جاری کیا ابوبکرؓ نے اس کو اوسی طریقہ پر کہ جاری کرتے تھے اوس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرچ کرتے تھے اس مال سے حضرت ابوبکر صدیق اسی طریقہ پر کہ خرچ کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مال کہ باقی رہتا تھا خرچ کرتے تھے اوس کو گھوڑوں اور ہتھیاروں میں اور اسی طرح حضرت عمر ابن الخطاب نے اوس کو علیؓ کے ہاتھ دیا کہ جاری کریں اوس کو اوسی طریقہ پر اور رد کیا اسکو علیؓ نے آخر عہد عمر میں طرف عمر کی اور کہا کہ ہم کو غنا حاصل ہے اور مسلمان حاجتمند ہیں اس کے اور حضرت عثمان بھی جاری کرتے تھے اسی طریقہ پر پھر ہو گیا وہ مال طرف حضرۃ

علی کی پس وہ بھی اس کو اسی طریقہ پر تقسیم کرتے تھے) پس ائمہ اربعہ کا اس تقسیم پر اتفاق ثابت ہوا اور چونکہ یہ روایت موید صحیح بخاری کے ہے لہٰذا تحریر کی گئی اور جبکہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباس سے اور نیز دیگر صحابہ سے قسم دلاکر پوچھا کہ کیا اس کے مصارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بموجب آیت مذکورہ کے ہی تھے تو انہوں نے حلفیہ بیان کیا کہ ان ہی تھے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔ ثم قال لعلی وعباس انشدکما باللہ ھل تعلمان ذالک قالا نعم۔ الحدیث شیعہ صاحبان اس مقدمہ میں کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ اس فیصلہ صدیقی سے جو مطابق کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور بہ اتفاق خلفاء اربعہ اور موافق بیان حلفیہ شیر خدا اور خود اون کے عمل کے تھا سخت ناراض رہیں کہ اپنی وفات تک اون سے کلام بھی نہ کیا سوال دریافت طلب یہ امر ہے کہ وہ ایسی کیوں ناراض رہیں کیونکہ کسی مومن کا یہ فعل نہیں ہو سکتا کہ قرآن مجید کے احکام اور سنت رسول سے ناراض رہے۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ معہذا حضرت علیؓ کا حلفیہ بیان بھی جھوٹا ہوا جاتا ہے اور پھر اون کا عمل درآمد جو اپنی حالت اقتدار خلافت میں جاری رکھا باطل ہوا جاتا ہے نعوذ باللہ منہ۔ کیا حضرت فاطمہ کا ایسا ہی ایمان تھا۔ جو آیت فلا وربک میں بیان ہوا۔ ثم نعوذ باللہ منہا مجیب اس بارہ میں صرف صحیح بخاری کی روایت کو جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے تسلیم کر سکتا ہے اور کسی دوسری کتاب کی روایات رطب و یابس کو قبول نہ کریگا۔ لہٰذا کتاب اللہ اور صحیح بخاری سے اس کا رد کیا جاوے اور چونکہ ہم حضرت فاطمہؓ کو جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتقاد کرتے ہیں لہٰذا اس روایت کے معنے جو وہ بھی حضرت عائشہ کا فہم ہے فوجدت یا فہجرتہ ولم تتکلم حتی ماتت وارد ہے۔ یہ معنے کرتے ہیں کہ میراث فدک کے بارہ میں تاعمر کچھ کلام نہ کیا اور اس سوال کے کرنے سے تنگ دل ہوئیں اور یہی معنے واقعی اور صحیح ہیں یا اس کو ترک کر دیا۔ ورنہ بموجب من گھڑت روایات شیعوں کے تو حضرت فاطمہ کا ایمان تک ہی باقی نہیں رہتا۔ ثم نعوذ باللہ منہ۔ اور آیت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الآیہ کے مخاطب اُمت کے لوگ ہیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو باتفاق جملہ صحابہ کرام وخود بہ اتفاق وحلفیہ بیان حضرت علیؓ کے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ نہیں ہاں بموجب ارشاد صدیق اکبرؓ کے انما یاکل آل محمد من ھذا المال ۔ انکا حق حسب الحکم آیت مذکورہ کے کافی ووافی ہر چہار خلافت مین دیا گیا۔ پس شیعہ صاحبان پر لازم ہے کہ اپنے خیالات کے بموجب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایمان ثابت کرین اہل سنت کے نزدیک تو ان کا ایمان ایسا کامل ہے کہ سوال میراث پر بھی اون کو دلتنگی حاصل ہوئی اور امر میراث کے بارہ میں تا عمر کلام تک نہ کیا۔ الحاصل جواب کتاب اللہ سے اور سنت اصح رسول اللہ سے اور عملدرآمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جو صحیح بخاری سے ہے دیا جاوے نہ روایات ضعیفہ موضوعہ سے۔ کیونکہ سائل نے بھی صحیح بخاری ہی سے تمسک کیا ہے۔ اور نہ روایات معارض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اور من گھڑت کہانیان سب ہم کو معلوم ہیں ہمارے روبرو ان کا بیان کرنا تحصیل حاصل ہے و بس آگے رہی خلافت اور امامت خلفائے ثلثہ کی۔ سو اس کی اثبات حقیت کے لئے آیت استخلاف موجود ہے وہ کافی ہے اگر کسی صاحب کو اس آیت میں گفتگو کرنا منظور ہو۔ تو حسب شرائط مسلمہ فریقین ہم حاضر ہیں آپ بھی کسی عالم کو منتخب فرما لیں بالفعل مختصر اس قدر عرض ہے کہ جن لوگوں نے حضرت خلیفہ اول سے بیعت کی اون کا ایمان ایسا ہی کامل ہے جیسا کہ حضرت شیر خدا کا ایمان کامل تھا کیونکہ احادیث اصح الصحاح سے ثابت ہے کہ حضرت شیر خدا نے بھی اون سے بیعت کر لی تھی خواہ کسی وجہ سے چند ماہ کے بعد ہی سہی پس اگر شیر خدا کا ایمان کامل ہے تو ان کا ایمان بھی ویسا ہی کامل ہے اور اگر شیر خدا کا نعوذ باللہ ایمان ناقص ہے تو خیر ان کا بھی ناقص سہی۔

وسیاتی بحث الخلافۃ ۔ انشاء اللہ تعالے ۔ راقم محمد احسن (فاضل امروہی)

منکرینِ مسیحِ محمدی سے ایک سوال

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر
یعنی تیرا دشمن ہی ابتر ہے

امید ہے کہ ہمارے مخاطبین اس بات کے ہون گے کہ

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت شریفہ مین خداوند کریم نے ایک بڑی زبردست پیشگوئی فرمائی ہے۔ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آج تک ہر زمانہ میں ہوتی رہی اور آئندہ بھی پوری ہوتی رہے گی یعنی ہر صدی کے سر پر خداوند کریم اس امت مرحومہ میں سے تجدید دین کے لئے مجدد اور ملہم مبعوث فرماتا رہا جو مخاطبہ مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کے زندہ ثبوت کا مصداق ہوتے رہے اس کی تائید حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ یبعث ... علی راس کل مائۃ سنۃ الخ کے مضمون سے بھی ہوتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کی متذکرہ بالا پیشگوئی آیا گذشتہ صدیون ہی کے لئے تھی یا موجودہ اور نیز آئندہ صدیوں کے لئے بھی ہے؟

اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو آپ لوگ اس چودہوین صدی کے مجدد و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی بیٹے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت مین داخل ہو کر سعادت دارین کیون نہین حاصل کرتے؟

اگر آپ لوگ اس صادق امام الزمان کو قبول نہین کرنا چاہتے تو برائے مہربانی دنیا کے کسی حصہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے کسی ایسے شخص کا وجود پیش کرین جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی معنون مین روحانی بیٹا کہلانے کا مستحق ہو اور اس نے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر تجدید دین کا بیڑا اٹھایا ہو۔ ورنہ آپکے عقیدہ سے یہی ثابت ہوگا کہ آپ لوگ معاذ اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خداوندکریم تو اس امت کو خیر امت کا خطاب عطا فرما کر خلقت کی ہدایت کا جلیل القدر عہدہ عطا فرماتا ہے مگر آپ ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر ثابت کرنے کی کوشش مین ہین۔ ؎

برین مسلمانی بباید گریست

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند ۔ مگر مدفون یثرب را نہ داد این فضیلت را
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند ۔ دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

راقم ۔ غلام نبی ۔ کلکتہ

کچھ عورتوں کی نسبت

اگرچہ اب زمانہ بہت کچھ مہذب ہو چلا ہے اور چند ہی تاریک خیال لوگ ہون گے جو عورتون کو اس مکروہ حالت (جاہلیت) مین رکھنا چاہتے ہون اور ساتھ ہی نامناسب خلاف اسلام پردہ مین قید۔ مگر پھر بھی بہت سے نیز دنیا دار ہیں جو کہ عورتوں کو قید اور اندھا گونگا (یعنی جاہل) رکھنا چاہتے ہین۔ اور اس کے ساتھ سخت افسوس کی بات ہے اور واللہ میرا دل بے حد تڑپتا ہے جب کہ ہماری اپنے ہاتھون ہی مٹی پلید ہوتی ہے یعنی عورتین ہی زیادہ اس بات پر قائم ہین کہ ہم جاہل اچھی ہین اور کہتی ہین کہ ہم پڑھی ہوئیون سے بہت اچھی ہین کہ نہ سُنا نہ عمل کیا ہم بخشی جاوین گی۔ افسوس صد افسوس۔ میرا دل بھر آتا ہے۔ جب کہ ان پڑھ ساس بچاری تشدد بہو سے کوئی زنانہ پرچہ پڑھتے ہوئے ہاتھ سے لے لیتی ہے اور ہزار ہا سزا بات سناتی ہے۔ بہو بچاری بیمار ہے اور ترستی ہے کہ تازہ ہوا ملے مگر ساس کہتی ہین نا بیٹی رات کو بھی برقعہ اوڑھ کر باہر نکلنا شریفون کا شیوہ نہین؟ خداوندکریم دونو جہان مین لاکھ لاکھ آسائشین اور رحمتین بخشے۔ ہمارے مسیح علیہ السلام کو جس نے اصل اسلام کا چہرہ دکھلا کر بچاری عورتون کو دوزخ کے تاریک گڑھے سے (جو جیتے جی ان کو ملا ہوا تھا) بچایا۔ اور ان کے سرتاجون کو ان کی کچھ قدر ذہن نشین کر دی۔ کہ یہ بھی دنیا مین کوئی زندہ مخلوق ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ تو رات دن کی تفسیر قرآن مین احکام فرقان حمید سے عورتون کی حقوق کی طرف خاص طور پر متوجہ ہین۔ یہان تک کہ ایک دن فرمایا عورت کی دلداری کرنی چاہیئے۔ فرمایا اُن کے برخلاف کیا جاوے تو اسے بے حد صدمہ ہوتا ہے۔ اگرچہ اپنی دینداری کے باعث اپنے آپ کو ضبط کرے مگر تاہم نہین ضبط کر سکتی اس لئے عورت کے برخلاف کیا جاوے تو نرمی سے اسے ذہن نشین کیا جاوے کہ فلان بات مین یہ نقصان ہین اور اس مین یہ نفع۔ سبحان اللہ ہمارا امام کس قدر رحم دل ہے۔ کہ ایک ضعیف عورت کے لئے یہ حکم کہ اب اس کے برخلاف کوئی بات بھی نہ کرے۔

اس طرح مین نے پڑھا ہے کہ اسلام مین حضرت نبی کریم صلعم کے وقت اور ان کے بعد بڑی بڑی عالمہ فاضلہ خاتونین تھین مگر ان کو یہ علم و فضل کس کی وجہ سے ملا۔ مردون کی وجہ سے ورنہ وہ خود تو ترقی نہین کر گئی تھین چنانچہ تواریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے سے بہت سی خاتونان اسلام کے عمدہ عمدہ کارنامے اور موتیون سے تولنے قابل نصائح ملتی ہین لکھا ہے کہ ام الخیر ایک لائق فائق خاتون گزری ہے حضرت معاویہ نے والی کوفہ کے نام فرمان بھیجا کہ ام الخیر بنت حریش کو دربار مین بھیجدے اگر اس نے تمہاری نسبت رائے عمدہ ظاہر کی تو نیک اجر دیا جاویگا۔ اگر برا خیال ظاہر کیا تو سزا دی جائیگی۔ والی کوفہ نے جب یہ حکم سنایا تو ام الخیر نے کہا کہ مجھے امیر المومنین سے کچھ عذر نہین میں تو خود حاضر ہونے کو تیار تھی۔ رخصت کرتے وقت والی نے دریافت کیا کہ میری نسبت کیا رائے ظاہر کرے گی۔ ام الخیر نے کہا کہ اے شخص مجھے امید ہے کہ تو نے احسان مجھ پر کیا ہے وہ ہرگز تجھ کو طمع نہ دیگا بلکہ مین جھوٹ

...ن کرون اور نہ تیرا مجھ سے تعارف تجھ کو ...سے مایوس کریگا کہ سوائے حق کے مین کوئی بات تیری ...بت کہون - سبحان اللہ! کیا اس زمانہ کی تعلیم یافتہ عورت کو بھی ایسی جرأت ہوسکتی ہے کہ ایسی فصیح کلام اور پھر ایک مقتدر صاحب حکم کے سامنے کرے ہرگز نہین پھر دیکھو خلیفہ وقت کو کیا عمدہ جواب دیا - جب دمشق پہونچی - تو خلیفہ نے اسکو اپنے حرم مین اتارا - جہتے دن جبکہ ایوان خلافت حاضرین سے بھرا ہوا تھا اسے اپنے پاس بلایا - ام الخیر وہان آئی اور کہا السلام علیکم یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - معاویہ نے کہا وعلیک السلام یا ام الخیر - مین کس طرح اس نام کا مستحق ہوگیا جس سے تو نے مجھے پکارا - کہا یا امیر المؤمنین لکل اجل کتاب - یعنے ہر امر کا ایک وقت مقرر ہے بخدا مجھے تو اس کے اس جواب پر وجد آگیا نہ خوشامد کی نہ شرمندہ ...ن ہیں تو اب تک باوجود کئی صدیان گذرنے کے ایسی ...ن کے کارنامے ہمارے لئے کیا مردون کے واسطے ...قابل رشک اور سبق آموز ہین -

اسی طرح صدیقہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی باتین ...فاضلانہ تہین حالان کہ ان کی عمر بہت چھوٹی ...تا سے ہی اندازاً ۲۲۱۰ حدیثین ... ہین آپ کا ...کے حق کا خطبہ بہت فصیح ہے - مجھے تو ان کی ...عجیب پیاری لگتی ہین -

...دیث شریف میں ہے ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مسئلہ مین فرمایا یعنی غسل جنابت سر کھول کر دھویا جاوے تاکہ بالون کے نیچے تک پانی ... تو عورتین حضرت صدیقہ کے پاس آئین کہ یہ تو دقت کی ...ہوئی - فرمایا جاؤ عمر رضی اللہ عنہ سے کہدو کہ وہ ...ں کہ عورتین سر منڈا ہی ڈالین - مگر باوجود اس علم ... کے ہاتھون سے دولت و مال سے عروج نہین پایا ... عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک لاکھ بھیجے - آپ نے اسی وقت اقربا و فقرا مین بانٹ دئے ... اس روز آپ روزہ سے بھی تھین اور گھر مین ...ری کے لئے کچھہ نہ تھا - خادمہ نے کہا شام کو کیا ...ین گے ایک درہم تو رکھہ لیتے ہین کہ روزہ افطار ہو ... فرمایا اگر تو یاد دلاتی تو رکھہ لیتی - تبھی حضرت سرور ...ان نے فرمایا ہے کہ دو تہائی دین اپنا عائشہ سے ...ن کرو) حضرت صدیقہ شاعرہ بھی تھین خدا تعالے ...نازل فرماوے ان پر اور ہمین توفیق دے کہ ان ...بقدم چلین - والسلام - اہلیہ اکمل قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کچھہ عرصہ ہوا کہ مین نے اپنے بزرگوں یعنے سکھہ صاحبان مین تبلیغ کے متعلق ایک مختصر رسالہ کئی ہزار چھاپ کر شائع کیا جس مین گورو نانک صاحب کے اصل مذہب کا بیان ہے - سو مین نے جو اپنے اس لیکچر کے صفحہ ۱۰ اکھر ڈیڈیشن مین یہ لکھا کہ "گورو نانک علیہ الرحمۃ کے بعد جو گورو اور گدی نشین ہوئے ان مین بعض ناخلف تہے" اس سے صرف یہی مراد ہے کہ گورو نانک دیوجی کے بعد جو گورو ہوئے ہین ان مین بعض ایسے بھی ہوئے اور اب بھی ہین جنھون نے حقیقی تقوے اور پاکیزگی کا وہ نمونہ نہین دکھایا جو گورو نانک صاحب سکھا گئے تہے اور وہ راستبازی اور خدا تعالیٰ کی پاک راہون پر ایسے زور سے قدم نہین مارتے تہے - جیسے کہ گورو نانک صاحب نے ان تمام مراتب سلوک کو طے کیا تھا - بالفاظ دیگر یون کہنا چاہئے کہ گورو نانک صاحب ایسا خدا پرست مرد خدا گیا ... گذرا ہو گذرا ہے کہ بعد کے گوروؤن مین سے بعض ایسے پایہ کے بزرگ اور لائق نہ تھے جیسے کہ گورو نانک علیہ الرحمۃ ہوئے ہین اور یہ ایسا امر ہے کہ واقعات پر مبنی ہونے کی وجہ سے کوئی متنفس بھی اس سے انکار نہین کر سکتا - اسلام تو ایک ایسا صلح اندیش مذہب ہے کہ اس نے یہ بھی جائز نہین رکھا کہ مٹی کے خود تراشیدہ بتون کو بھی سب وشتم سے یاد کیا جاوے - چہ جائیکہ کسی گورو یا قومی سردار کی ذاتیات پر حملہ کیا جاوے - مین تو مشرف با اسلام ہونے کے بعد گورو نانک ولیجی پر اس سے ہزار گنا زیادہ ایمان رکھتا ہون جتنا کہ بحالت کفران کا ادب اور لحاظ کرتا تھا - ہان یہ سچ ہے کہ جیسے مین گورو نانک صاحب اور ان کے کردار اور گفتار کو خدا کی رضا پر مبنی سمجھتا ہون اور اعلیٰ درجہ کا ان کو بزرگ اور خدا کا اوتار سمجھتا ہون ویسے کسی اور گورو گدی نشین کو نہین سمجھتا - جس کا مین نے مفصل حال اور بیان اپنے لیکچر مین لکھا ہے - مگر اس سے یہ مراد ہرگز نہین کہین گیا دوسرے گوروؤن کی نندیا کرتا ہون ؛

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ -

خاکسار عبد الرحمان نو مسلم (سابق مہر سنگھہ) ہیچر ہائی سکول وسکرٹری سادھہ سنگت - قادیان - مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء

سفر ناصر

جناب ایڈیٹر صاحب بدر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - گذارش ہے کہ اس عاجز کا ارادہ سفر کا مدت سے تھا لیکن بسبب بیماری حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام قادیان مین رکا رہا - اب چونکہ آنجناب کو صحت ہے - اور دن بدن صحت روبترقی ہے یہ عاجز دور الضعفاء کے لئے چندہ لینے اب بطرف ملتان - ڈیرہ غازی خان و ڈیرہ اسمٰعیل خان لائل پور کی طرف جانا چاہتا ہے - لاہور سے یہ دورہ شروع ہوگا لاہور سے ملتان لائن پر منٹگمری - بیدوالہ - کبیر والہ وغیرہ ہوتا ہوا ملتان جاویگا وہان سے مظفر گڑھ پھر ڈیرہ غازی خان دلبستی رندان وغیرہ ہوکر واپس ڈیرہ اسمٰعیل ہونگا - پھر انشاء اللہ تعالیٰ آگے جہان کا ارادہ ہوگا ان سے احباب کو مطلع کیا جاویگا -

میر ناصر نواب - قادیان - ۸ مارچ ۱۹۱۱ء -

مکرر یہ کہ شروع دورہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۱ء یا اس کے بعد سے ہوگا احباب مطلع رہین ؛

حافظ آباد مین حضرت خواجہ صاحب کا لیکچر

(الٰہی مذہب پر)

اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ صاحب کو تبلیغ دین قوم کے لئے خاص طور پر چن لیا ہے - اور ان کے دل مین ایسی لگن لگادی ہے کہ انھین ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ تمام ہندوستان کے لوگون کو صراط مستقیم پر قائم کردین اور مقام شکر ہے کہ ان کی مبارک کوششین بارآور ہوتی نظر آتی ہین ایسی صورت مین جبکہ قریباً ہندوستان اور پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہر ان سے اکتساب انوار کر چکے ہیں - ہماری باحمیت اور جوشیلی جماعت حافظ آباد کے دل مین حضرت خواجہ صاحب سلمہ ربہ کو مدعو کرنے کا خیال پیدا ہوا اور چونکہ حافظ آباد ان تمام دیہاتی جماعتون کے درمیان ہے اور ایک شہر کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اسی جگہ لیکچر کرانے کی تجویز پسند کی گئی - بہت سی لگاتار کوششون کے بعد خواجہ خواجگان نے ۵ مارچ کا وعدہ فرمایا - اس لئے احمدی برادران کی رہائش کے لئے فوراً عمدہ عمدہ مکانات اور کوٹھیان ان کے مالکون سے مانگ لی گئین اور لنگر کا انتظام نہایت عمدہ کردیا گیا اور کیسی خوشی کی بات ہے کہ لیکچر کے لئے آریہ سماج نے اپنا وہ مکان جہان وہ خود جلسے کیا کرتے ہین ہماری درخواست کے بغیر ہی دے دیا اور کئی ہندو اصحاب نے انتظام جلسہ مین امداد دی یہ امر حضرت خواجہ خواجگان کی ہر دلعزیزی کا صریح ثبوت ہے - سنیچر وار شام کی گاڑی پر حضرت خواجہ صاحب بمعیت اخویم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب و مولوی غلام رسول صاحب تشریف لائے جنھین اخویم سید احمد حسین صاحب نائب تحصیلدار برادر خورد ڈاکٹر صاحب کے گھر مین اتارا گیا - اتوار کے دن بعد از طعام چاشت جناب مولوی غلام رسول صاحب نے پراثر وعظ فرمایا جس مین اللہ تعالے کے صفات حسنہ اور قرآن کریم

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر لطیف دلائل بیان کی گئیں۔ ہندو اصحاب بار بار پوچھتے تھے کہ کب خواجہ صاحب کا لیکچر ہوگا۔ آخر یہ برگزیدہ انسان ایک بجے کے بعد جلوہ افروز ہوا۔ پھر کیا تھا۔ مشتاقانِ دیدار پروانہ وار گرنے لگے اور ذرا سی دیر میں بے شمار لوگ جمع ہو گئے۔ ابتداءً درثمین کی نظم

جمال و حسن قرآن نورِ جان ہر مسلمان ہے

ایک احمدی بھائی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پھر اخویم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے نہایت درد انگیز لہجہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب سلمہ ربہ اٹھے۔ کلمہ شہادت کے بعد آپ نے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا .... لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون۔ پڑھی آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے۔

انسان کے تمام اعضاء وجوارح اکثر امور میں اضطراراً مسلمان ہیں۔ مثلاً قوت باصرہ ذائقہ سامعہ وغیرہ اپنے فطری افعال کے لئے مجبور ہیں۔ ہاں بعض امور میں انہیں اختیار دیا گیا ہے۔ مثلاً زبان سے خواہ بُرا بولیں خواہ بھلا۔ ایسا ہی بعض باتوں میں دیگر اعضاء کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

اس کے بعد قانون قدرت اور گیتا کے حوالہ سے تمام دنیا میں حسب ضرورت انبیاء کے آنے کو ثابت کیا اور اس کی تائید میں قرآن مجید سے آیات پڑھ کر سنائیں فرمایا کہ تمام قوموں نے الہام کو اپنے ہی تک محدود کر کے اللہ تعالیٰ کو طرفداری کرنے والا ٹھیرایا ہے۔ لیکن قرآن کریم ابتداء ہی میں الحمد للہ رب العالمین کہہ کر اس تعصب کے خیال کو توڑتا اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت عامہ کو ثابت کرتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ تمام ممالک میں متفرق انبیاء آ چکے لیکن ان کی تعلیمات پر عملدرآمد نہ رہا اور تمام دنیا میں یکدم کفر وضلالت چھا گئے اور وہ باتیں جو آج نفرت سے دیکھی جاتی ہیں انہیں مذہب کی خوبیاں سمجھا گیا۔ مثال کے طور پر ہندوستان ایران عرب کا حوالہ دیا گیا کہ وہاں کس طرح بدیوں کا سیلاب خلق خدا کو غارت کر رہا تھا لیکن عرب ان تمام بدیوں کا جامع تھا۔ جو مختلف ممالک میں منفرد طور پر پائی جاتی تھیں اس وقت ضروری تھا کہ یا تو مختلف ملکوں میں انبیاء آتے یا ایک ہی عظیم الشان نبی کل دنیا کے لئے آتا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو ایک برادری میں لانا چاہتا تھا اور وہ وقت بھی آ چکا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی عظیم الشان نبی عرب میں پیدا کیا۔ اور عرب ہی اس نعمت کا مستحق تھا اس کے بعد ختم نبوت پر دلائل دئے۔ فرمایا کہ کرشن موسےٰ عیسےٰ وغیرہ تمام انبیائے کرام اپنے بعد کسی نبی کے آنے کی خبر دے گئے ہیں اور اپنی شریعت کو غیر مکمل کہہ کر ایک مکمل اور مستقل شریعت کا منتظر بنا گئے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الیوم اکملت لکم دینکم فرما کر آئندہ کے لئے کسی نئی شریعت اور نئے شارع کا انتظار نہیں رہنے دیا اسی ضمن میں فرمایا کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بعد ایک مسیح کی بشارت فرما گئے ہیں لیکن یہ بات ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ آنے والا مسیح امامکم منکم کے ارشاد کے ماتحت ایک اُمتی ہے نہ کہ صاحب شریعت۔ فرمایا کہ اس مسیح کا نام ہی ظلاً احمد ہے اور وہ فرماتا ہے ؎

من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب

ہاں ملہم ہستم وز خداوند منذرم

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے اس کے بعد فرمایا کہ ہندو بدھ عارف کے بعد کسی برگزیدہ انسان کا پتہ نہیں دیتے اور سوامی دیانند جی فرماتے ہیں کہ کوروچھتر کی جنگ کے بعد وید کا عالم کوئی نہیں رہا اس طرح عیسائی پہلی صدی عیسوی کے بعد کسی بزرگ کا پتہ نہیں دیتے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین میں ہر زمانہ میں ایسے انسان ہوتے رہتے ہیں جن کا کامل تعلق خدا تعالیٰ سے تھا۔ مثلاً جناب پیر دستگیر داتا گنج بخش معین الدین اجمیری۔ فرید شکر گنج مجدد الف ثانی۔ سید احمد بریلوی شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اس سے ثابت ہوا کہ الٰہی مذہب دین اسلام ہی ہے جس کے ساتھ الٰہی نصرت شامل ہے۔ فرمایا۔ کہ ہندوؤں میں ایک مقدس انسان باوا نانک علیہ الرحمۃ ہوا ہے لیکن اس کے چولہ وغیرہ سے اس کا اسلام ثابت ہے پھر فرمایا کہ تمام الہامی کتابوں کی زبان کا صفحہ دنیا سے مٹ جانا اور صرف قرآن کریم کی زبان کا زندہ رہنا ثابت کرتا ہے کہ اب خدا کی نصرت صرف اسی پاک کتاب کے شامل حال ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد کی خبر دی ہے اور تیرہ گذشتہ صدیوں میں مجدد آتے رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ باوجود تیس سال صدی میں سے گذرنے کے مجدد نہ آوے۔ پھر فرمایا کہ دنیا میں کیسے کیسے عذاب آئے زلزلہ۔ طاعون قحط وغیرہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ پس جب ایسے بڑے عذاب آ چکے ہیں تو یا تو تمہیں حضرت مرزا صاحب کو ماننا پڑیگا یا خدا کے کلام کے منکر اور مکذب ٹھہروگے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کے سوائے کسی اور نے دعویٰ امامت نہیں کیا۔ فرمایا کہ ان تمام عذابوں کے وقوع سے پیشتر حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام ان عذابوں سے لوگوں کو ڈرا چکے تھے پھر مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بتاؤ اس زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کون جماعت کر رہی ہے کونسی جماعت اعمال حسنہ کی پابند ہے اور کس کے دل میں اشاعت اسلام کا جوش ہے جلسہ مذاہب کلکتہ میں کن لوگوں نے اسلام کا بول بالا کیا ہے اسکا جواب یہی ہے کہ وہ احمدی جماعت ہی ہے جسکو حضرت امام علیہ السلام نے گندگی زندگی سے نکال کر تقدس کے مقام پر پہونچا دیا ہے اور اشاعت اسلام کا جوش ان کے رگ و ریشہ میں بھر دیا ہے۔

اس کے بعد آجکل کی گدیوں اور گدی نشینوں کی گندی حالت کا مقابلہ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ سے کیا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا نقش دلوں پر بٹھایا۔

غرض دو گھنٹہ تک سامعین کو محو حیرت بنائے رکھا۔ اور ہندو اور مسلمانوں کے دل میں احمدیت کی صداقت کا نقش کر دیا اس وقت بازار میں خواجہ صاحب کا ہی ذکر خیر ہے۔ ہندو کہتے ہیں مہاراج خواجہ صاحب بہت کھلے پرش ہیں اور اون کو ہمارے مذہب کی کیسی واقفیت ہے یہاں تک کہ اسلام کی دشمن آریہ سماج بھی انہیں کے گن گاتی ہے اس وعظ کے اثر سے بہت سے غیر احمدی بیعت کر چکے ہیں اور بہت سے لوگ جو سیدنا مسیح موعود کے مخالف تھے وہ اب حضرت اقدس اور ان کی جماعت کے مداح ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ صاحب پر اس سے بھی بڑھ کر فضل کرے جنہوں نے ایسے شہر میں جہاں اسلام کی حالت ناگفتہ بہ ہے اسلام کا بول بالا کیا ہے۔

اخیر میں اخویم سید احمد حسین صاحب نائب تحصیلدار و اخویم چودہری ناصر الدین المعروف نا تھا و چودہری محمد خان و جہان خان و اخویم محمد حیات صاحب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے اس مبارک کام میں بہت حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار اللہ دتا احمدی ہیڈ پرشین ٹیچر سکول حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

نوٹ۔ جماعت احمدیہ ہانگٹ نے اسی روپے خواجہ صاحب کو بطور سفر خرچ کے دئے لیکن اونہوں نے وہ اسلام میں بھیجدئے سبحان اللہ! کیسی پاک جماعت ہے اس کے مقابلہ میں کرایہ کے ٹٹو مولویوں کو دیکھیں کہ کس طرح وعظوں کے شرح مقرر کر رکھے ہیں تو ان پر افسوس آتا ہے کہ نالائقوں نے وعظ و نصیحت کو محض دنیا کمانے کا ذریعہ بنا رکھا ہے ۔

احکام امیر حضرت امیر المومنین کی خاص خاص نصائح اور مختلف امور متعلق مجربہ دعائیں اور زود اثر وظائف منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین فیروزپور نے ایک دو ورقہ پر چھپوا

[illegible]

خطبہ نکاح

۹۔ مارچ عصر کے بعد صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب نے ایک لطیف خطبہ نکاح پڑھا۔ فرمایا کہ انسان کی مختلف ضرورتیں ہیں جو خدا تعالیٰ نے مہیا کر دی ہیں پیدا ہوتے ہی سانس کے لئے ہوا کی ضرورت ہے جو بڑی کثرت سے موجود ہے۔ پھر غذا کی ضرورت ہے تو ماں کی چھاتی میں پہلے ہی دودھ موجود ہے پھر بوجہ کمزوری کسی ہمدرد و مددگار کی ضرورت ہے تو وہ انسانوں (ماں باپ) کے ساتھ اس کا تعلق کیا اور ان کے دل میں اس کی محبت ڈالی ہے پھر قوت حافظہ دے رکھی ہے۔ تا بڑی عمر کو پہونچ کر خود کام کرنے کی قابلیت پیدا ہو پھر اور آسائش کے سامان بہم پہونچانے میں نیک مشورہ کے لئے تمام انسان پیدا کئے ہیں۔ پھر آخرت کی منزل تک پہونچانے کے لئے رہنما بھیجے۔ نسل کے قیام کے لئے مرد و عورت دو حصے کر دئے انسان کا گھر بنایا اور اس کا ہمدرد پیدا کیا اگر نکاح کا معاملہ نہ ہوتا اور خدا نے انسان کے اندر فطرتاً اس کی خواہش نہ رکھی ہوتی۔ تو کئی لوگ ایسے ہوتے جن کا کوئی بھی دوست نہ ہوتا۔ اور پھر وہ مشکلات میں پڑتے۔

پس ان ضروریات کے مہیا کرنے پر نظر کرکے انسان پکار اٹھتا ہے۔ الحمد للہ نحمدہ۔ یعنے سب سامان زندگی اسی نے بنائے وہی سب تعریفوں کا مالک ہے۔ پھر ان سب سامانوں سے کام لینا بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں اس لئے نستعینہ کہنا سکھایا۔ کہ ہم اسی سے استعانت مانگتے ہیں پھر انسان کی اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے کامیابیوں میں توقف پڑ جاتا ہے اس لئے نستغفرہ سکھایا کہ ہم ان کمزوریوں کی حفاظت اسی سے طلب کرتے ہیں پھر کوتاہیوں سے بچنا ہی کامیابی کی راہ نہیں بلکہ ترقیات کے لئے اس کے وعدوں پر ایمان ضروری ہے اور جو راہیں اس نے بتائی ہیں ان پر یقین کرنا اس لئے نؤمن بہ و نتوکل علیہ سکھایا۔ پھر ممکن ہے کہ انسان مشکلات کے دور ہونے پر آرام کی زندگی میں خدا سے غافل ہو اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرے اس لئے یہ کہنا سکھایا کہ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیّات اعمالنا۔ دنیا میں جو کام ہوتے ہیں خدا ہی کے فضل سے اسی کے قوانین کے ماتحت ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ہدایت کی راہوں پر چلیگا تو ہدایت پائیگا۔ اگر ضلالت کی راہیں اختیار کریگا۔ تو ہلاکت میں پڑے گا۔ اسی لئے فرمایا۔ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ۔ پھر یہ دکھانے کے لئے کہ انسان اگر ترقی کرے تو کہاں تک کر سکتا ہے اور اس کا معبود و مطلوب کس عظمت و شان کا ہے یہ پڑھا جاتا ہے و نشہد ان لا الٰہ الا اللہ و نشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ کہ وہ مولا جب ترقی دیتا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا انسان بنا دیتا ہے۔ عیسائیوں کے لئے تو مشکل تھی۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ انسان ماں کے پیٹ سے ہی گنہگار پیدا ہوتا ہے اور وہ پاک نہیں ہو سکتا اور آریوں نے بھی اسے جونوں کے چکر میں ڈالا اور انسان سے پھر حیوان بنایا ہے لیکن مسلمانوں کا خدا تو قادر مطلق خدا ہے اور ان کے سامنے جس انسان کا اعلےٰ نمونہ پیش کیا گیا ہے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا عدیم المثال برگزیدہ ہے پس اگر یہ کسل سے کام لیں تو ان پر افسوس ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ غیر قومیں سستی سے کام لیتیں۔ مگر برخلاف اس کے خود مسلمان سست ہو رہے ہیں حالانکہ تمام کامیابیوں کی راہیں ان کے آگے کھولدی گئیں اور پھر نمونہ بھی بنا دیا۔ میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار رکھنے کے لئے ان آیات و خطبہ میں تمام راہیں بتا دی گئی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ خطبہ جمعہ کے دن بھی پڑھا جاتا ہے جسمیں بڑا اجتماع ہوتا ہے اور پھر اس اجتماع کے وقت جو گو بظاہر ایک مرد و عورت کا ہے مگر درحقیقت ان سے کئی انسانوں کی نسل چلنی ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو ان راہوں پر بڑی توجہ سے چلنا چاہیئے۔ اور خدا کا شکر بجا لانا چاہیئے کہ ان کی اصلاح کے لئے ہر صدی پر خدا کے فرستادے آتے رہتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کا تعلق خدا سے بالخصوص ہے کیونکہ علاج اسی عضو کا ہوتا ہے جو جسم کے ساتھ ہو۔ جو انگلی کٹ چکی ہو اس کٹے ہوئے ٹکڑے کو کوئی شفاخانہ میں نہیں لے جاتا بلکہ اسی کا علاج ہوتا ہے جس کا تعلق جسم سے قائم ہو۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے گھروں میں جنتی زندگی پیدا کریں۔ فقط

یہ خطبہ اس تقریب پر ہے کہ منشی عبدالحق صاحب پوسٹ ماسٹر ٹمن جو حضرت مولانا نور الدین صاحب کے برادرزادہ مولوی دار علی صاحب میانی کے فرزند اکبر ہیں ان کا نکاح مرزا محمود بیگ صاحب کی بھانجی کے ساتھ دو سو روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو مبارک کرے اور ان کو ان برکات سے متمتع کرے جو اس تعلق میں مقصود شارع ہیں۔ اللّٰھم آمین

حاجیان حج کرائی

حاجی پیر غلام غوث محمد صاحب قریشی ساکن گولیکی اور حافظ حاجی احمد اللہ صاحب ناگپوری حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین کی طرف سے حج کرنے گئے تھے جو بخیر و عافیت واپس آ گئے۔ فالحمد للہ علی ذالک

اس سال اور کئی احمدی بھی حج سے مشرف ہوئے۔ مثلاً مستری موسیٰ صاحب۔

مردم شماری

۱۰۔ ۱۱۔ مارچ کی شب مردم شماری ہوگئی اس رات بارش ہو رہی تھی اس لئے پڑتال کنندوں کو بہت دقت پیش آئی۔

جمعہ کے دن سے لیکر منگل کی صبح تک برابر بارش ہوتی رہی فتح الباری بھی ہوئی پھاگن میں ساون بھادوں کا نظارہ دیکھا اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

جنازہ غائب ۔ حضرت اقدس ؑ کے لنگر خانہ کے باورچی میاں کریم بخش صاحب بھی آج ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۱ء کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ مرحوم اپنے کام میں بہت ہوشیار تھا اور مرتے دم بھی آرزو کی کہ مجھے حضور مغفور کے قدموں میں دفن کیا جاوے احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوا

قاتل نہیں قاتل

ہائے حسین مظلوم ٹریکٹ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل شیعہ تھے۔ ۴ جلد کے لئے ۳ کے ٹکٹ۔ ملنے کا پتہ۔ خادم حسین خادم۔ لال کوٹھی۔ سول لائن۔ دہلی

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کی ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ہے آنہ ۔ ۳۶

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچتے تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اول دوائی ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ معہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ بنیت تتمیہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد

(جلد ۱۰) ۲۱- ربیع الاول ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۰ چیت سمت (نمبر ۲۱)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

یادِ حبیب

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک بہت پرانی نظم دعوی ملہمیت سے پہلے کی
(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت فروری)

اے شوخ زناتواں چہ جوئی
از خستہ و نیم جاں چہ جوئی
رفتیم و فنا شدیم و مُردیم
از گم شدگاں نشاں چہ جوئی
یار است قریب تر ز جاں ہم
اے ابلہ تو از بتاں چہ جوئی
پیراں کنند توبہ از عشق
اے محتسب از جواں چہ جوئی
دنیائے دنی است چند روزہ
زو راحتِ جاوداں چہ جوئی
زینجا بشتاب آتہی دست
از مزبلہ ارمغاں چہ جوئی
تیرش زکسے خطانہ کردست
از ناوک او اماں چہ جوئی
بر کاخ ملک ترا بجو انند
از خار وخس آشیاں چہ جوئی
فرخ دریار را فراگیر
پیرامنِ این و آن چہ جوئی

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیحؑ

بہ نسبت سابق زخم کی حالت بہت اچھی ہے۔ مگر کل سے خفیف حرارت بخار محسوس ہوتی ہے جو باعث نزلہ زکام کا ہے اور ہر طرح سے حالت حضرت اقدسؑ کی اچھی ہے۔ طاقت بہ نسبت سابق ترقی پر ہے۔ پیشاب کی کثرت میں اب بہت تخفیف ہے۔ سب دوستوں کو چاہئے کہ حضرت اقدسؑ کے لئے دردِ دل سے دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس چشمۂ فیض کو جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ تاکہ تشنہ لبان کی سیرابی جلد نصیب ہو۔ آمین۔ فقط۔ منیاز الٰہی بخش ڈاکٹر

حضرت ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب تا حال اسی جگہ ہیں اور بامداد ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت معالجہ کا ثواب حاصل کر رہے ہیں تا حال ان کے متعلق ان کے محکمہ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کاغذات اوپر گئے ہوئے ہیں ؛

پانچ چھ روز یہاں بارش بہت ہوئی۔ راستہ پانی کے سبب بہت خراب ہو گیا تھا۔ مگر چار روز سے اب دہوپ نکلنی شروع ہو گئی ہے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اپنے وطن میں ہیں۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب دار الضعفاء کے واسطے چندہ کرنے کے لئے ملتان کیطرف تشریف لے گئے۔ شاید کراچی تک پہنچیں۔ آپ کا ارادہ ہے۔ کہ دو ماہ تک انشاء اللہ سفر میں رہیں گے۔ اس پیرانہ سالی میں جس شوق اور محبت کے ساتھ آپ چندہ جمع کرنے کی صعوبت اٹھا رہے ہیں۔ اس کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ لیکن کیا ان کے چندہ میں اُن دوستوں کی قدر کریں۔ جو ان غریب مسکین ضعیفوں کے واسطے جو دیار مقام نزول وحی الٰہی کی خاک سے برکت حاصل کرنے کے لئے علائق دنیا کو قطع کرکے یہاں آ بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ میر صاحب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں خیر و عافیت کے ساتھ بامراد واپس دار الامان میں پہنچاوے۔

کلام امیر
ہجرت امر مشکل

(۱۶- مارچ) دو شخصوں کی درخواست پیش ہوئی۔ کہ اپنے وطن سے ہجرت کرکے قادیان آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا
ان شان الھجرۃ لشدید۔ ہجرت میں مشکلات کا سامنا ہے کسیوقت سوکھا ٹکڑا کھانا پڑتا ہے زمین پر سونا ہوتا ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر قدم اٹھاتا ہے خدا اسے ضائع نہیں کرتا۔ میں بعض دفعہ سادہ روٹی اچار کے ساتھ کھا کر گذارہ کر لیتا ہوں ایک دفعہ میں نے کئی ماہ نون مرچ کے ساتھ روٹی کھا کر ہی گذارہ کیا ہے۔ مہاجر فی سبیل اللہ بھوکا نہیں مرتا۔ خدا اس کا حافظ ہوتا ہے۔

پندرھواں رکن

صدر انجمن احمدیہ کے ارکان نے نہایت متقیانہ دانشمندی سے کام لیا ہے۔ جو حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کو مجلس معتمدین میں شامل کرکے ایک مفید اور ضروری اضافہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر اُمید واثق ہے کہ مولانا صاحب کی شمولیت خیر و برکت کا موجب ہوگی

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(نوشتہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مدظلہم)

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مخفی و مخفی تعلقات آلہیہ کی وجہ سے اس بلند مقام تک پہونچ گئے تھے کہ آپ کے رتبہ کا سمجھنا تک نہایت مشکل امر ہے۔

بڑے بڑے عظیم الشان انسان دنیا مین گذرے ہین۔ جنھون نے اپنے نفسون کو ہی پاک نہیں کیا بلکہ قومون کی قومون کو سدھار دیا اور جو خدا تعالےٰ کے احکام میں ایسے منہمک ہوئے۔ کہ بس فنا ہی ہو گئے۔ لیکن جس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم مارا۔ اس تک کوئی نہین پہونچ سکا انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو ہی لے لین آپ بے نظیر ہی معلوم ہوتے ہین بچپن سے لیکر بڑہاپے تک۔ اور بے کسی و بے بسی کی حالت سے لیکر ایک ملک کے بادشاہ ہونے تک کی مختلف حالتوں مین کوئی پہلو بھی ایسا نظر نہین آتا۔ کہ جس مین آپکے طریق عمل پر کسی قسم کی حرف گیری کا موقعہ ملے بلکہ جہان تک غور کرین۔ کمال ہی کمال نظر آتا ہے۔ اکثر لوگون مین جن کو بادی النظر مین کامل سمجھا جاتا ہو غور کرین۔ تو بہت سی کمزوریان پائی جاتی ہین لیکن یہ ایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ کہ نظر کو کتنا ہی باریک کرنے چلے جاؤ آپ کی کمزوریان نہین بلکہ آپکے کمال ہی کمال کھلتے چلے جائین گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ ۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ یعنی آپ کبھی بھی ہوائے نفس سے کلام نہین کرتے تھے بلکہ منشاء الٰہی کے ماتحت ہی آپکے سب کام تھے۔ پھر فرمایا کہ ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ ۔ یعنے آپنے جو کچھ پھینکا وہ آپ کا پھینکا ہوا نہ تھا بلکہ اللہ نے پھینکا تھا۔ اسی طرح ارشاد ہوا ہے کہ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ یعنے کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانیان اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہی ہے۔ جو رب العالمین ہے غرضیکہ آپنے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے منشاء کے آگے اس طرح ڈال دیا تھا کہ آپ کی ساری زندگی مین ایک نمونہ بھی ایسا نظر نہین آتا کہ آپنے کبھی اپنی بڑائی بھی چاہی ہو۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کے مرتبہ پر قائم کر کے آپ پر ہر قسم کی نبوتون کو ختم کر دیا۔ اور آیندہ کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کے لئے ایک ہی دروازہ کھلا رکھا گیا ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا دروازہ ہے ایک زمانہ تھا جبکہ مختلف ممالک مین مختلف قومون کے لئے انبیاء آتے تھے اور ایک کا دوسرے سے کچھ تعلق ہوتا تھا لیکن آپ کی بعثت کے بعد کوئی شخص مامور نہین ہو سکتا جب تک کہ اس پر رسول اللہ کی اتباع کی مُہر نہ ہو صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم۔ آپکے کمالات اس حد تک پہونچے کہ آپکے بعد کوئی مامور من اللہ نہین ہو سکتا جب تک کہ آپکی اس پر اتباع کی مُہر نہ ہو بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ آپکے کمالات اعلےٰ سے اعلےٰ ترقیات کی ان منازل تک پہونچ گئے کہ آپ کی اتباع کی برکت سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہین کہ جو بڑے بڑے انبیاء کا مرتبہ رکھتے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور آپکا فیض قیامت تک اسی طرح جاری رہیگا۔ کسی نبی کا سو سال کسی کا دو سال تک کسی کا ہزار کسی کا دو ہزار سال تک سلسلہ جاری رہا اور اس کے بعد ان کا نور تاریک دلوں کو روشن نہ کر سکا لیکن آپکا نور جب تک کہ دنیا قائم ہے لاکھون کروڑون انسانون کے دلون کو منور کرتے ہوئے سلوک کی اعلےٰ سے اعلےٰ راہون کو طے کراتا رہے گا۔ آپ کو دوسرے انبیاء و رسل پر ہزارون فضیلتین ہین مثلاً یہ کہ آپکے لائے ہوئے دین کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ اور یہ خصوصیت کسی اور مذہب مین موجود نہ تھی بلکہ وہ خاص خاص حالات کے ماتحت ہوتے تھے۔ پھر آپکے مبارک نام کو کلمہ توحید کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ جو فضیلت کسی نبی کو نہین دیگئی۔ یہ بھی آپکے ختم نبوت پر ایک دلیل ہے۔

آپ پر جس زبان مین کلام الٰہی اترا ہے وہ اب تک زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گی یہ فضیلت بھی کسی اور مذہب کے بانی کو نہین ملی۔ موسےٰ ۔ مسیح ۔ زرتشت ۔ بدھ ۔ ویدون کے رشی کسی مدعی رسالت کی زبان اب تک محفوظ نہین اور کسی ملک مین بھی نہین بولی جاتی جس کی وجہ سے نہ معلوم ان کی کتب مین اب تک کس قدر تغیر ہو چکے ہین۔

آپکے وہ صحابہ ملے کہ کسی اور کو نہین ملے ۔ جان نثار سپاہی ۔ فرمانبردار ۔ مدبر ۔ محتاط راوی ۔ مخلص حافظ قرآن ۔ پاک بیبیان نیک ذریت ۔ کامل خلفاء ۔ کوئی چیز بھی تو نہین کہ جس سے آپ محروم رہے ہون اور جو آپ کی تعلیم کے پھیلنے مین رکاوٹ کا باعث ہوئی ہو۔

اس کی وجہ کہ آپ خاتم النبیین کیون ہوئے ؟ یہ ہے۔ کہ آپ کل صفات آلہیہ کے مظہر تھے اور پہلے انبیاء ایسے نہ تھے چنانچہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ۔ دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ ۔ یعنے آپ اللہ تعالیٰ سے ایسے قریب ہوئے کہ قوسین ملائی جاوین تو ان کے درمیان فاصلہ رہتا ہے اتنا فاصلہ آپ مین اور اللہ تعالیٰ مین رہ گیا (یعنے کوئی فاصلہ نہ رہا) یہان تک کہ وہ بھی نہ رہا اور آپ اس سے بھی قریب ہو گئے یعنے آپ نے اپنی کمان رکھی ہی نہین ۔ خدا کی ہی کمان مین اپنی کمان کو داخل کر دیا اور اس طرح جہان خدا تعالیٰ کا تیر چلا۔ وہین آپ کا چلا اور جس کی حمایت مین چلا آپ کا تیر بھی اسی کی حمایت مین چلا تو گویا کل صفات آلہیہ کے آپ مظہر ہو گئے ۔ چنانچہ حدیث شریف مین بھی ہے کہ ۔ اوتیت جوامع الکلم ۔ یعنے ہر قسم کے کمالات مجھے دئے گئے ہین ۔ جس کی تائید قرآن شریف کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے کہ وعلم آدم الاسماء کلھا ۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے مظہر تھے ۔ جن کا تعلق انسان کی ترقیات سے ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ خاص خاص زمانون مین اور خاص خاص ملکون مین خدا تعالیٰ کی خاص خاص صفات کا ظہور ہوتا ہے پس پہلے تو یہ ہوتا تھا۔ کہ ایک خاص صفت آلہیہ کے ظہور کے وقت اس زمانہ کے نبی کے کمالات اس کے متحمل نہین ہو سکتے اس لئے ایک اور نبی بھیج دیا جاتا تھا لیکن اب خواہ کسی زمانہ مین کسی ملک یا قوم پر کسی صفت آلہیہ کا ظہور ہونا ہو ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اس صفت کو اخذ کر کے دنیا پر پھیلانے کے لئے موجود ہو گئے ہین اور اس وجہ سے اب کسی ایسے نبی یا رسول کے بھیجنے کی ضرورت نہین رہی جو آپ سے الگ ہو کر اپنا سلسلہ قائم کرے بلکہ جو کمالات بھی کہ انسان حاصل کر سکتا ہے وہ آپ ہی کے اتباع سے کر سکتا ہے۔

لیکن باوجود ان کمالات کے جو آپ مین پائے جاتے ہین۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عبودیت ظاہر کرنے کے لئے فرماتا ہے ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم ۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ کمزور فطرتین جو آپکے بہت ادنیٰ درجہ کے انسانون کو بھی خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیتی رہی ہین آپ کی شان کو دیکھ کر آپ کو بھی کوئی ایسا ہی خطاب نہ دیدین ۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

معذرت ۔ چونکہ قرب کے بعض گاؤن مین جہان کہ رہنے والے مطبع بدر کے پریسمین وغیرہ ہین بیماری ہے اور خود ملازمین کے لواحقین مین بھی شکایت ہے اس واسطے یہ اخبار دیر مین چھپا ہے اور دن تھوڑے رہ گئے ہین ۔ ۲۳ مارچ کو اخبار نہین نکلا اور دونون پرچے اکٹھے [illegible] انشاء اللہ [illegible]

الہ آباد کا جلسہ مذاہب

اور

ہماری شمولیت

از ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب

(۲)

(سلسلہ کے واسطے دیکھو بدر نمبر ۱۶ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء)

آج اس جلسہ کا دوسرا دن تھا اور تجویز دادہ پروگرام کے مطابق حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے بحیثیت وکیل اسلام مضمون پڑھا جانا تھا۔ علی الصبح ہم کو یہ خیال ہوا کہ ٹھیک وقت سے اطلاع ہو جاوے۔ جس وقت کہ ہمارا پرچہ پڑھا جاویگا۔ اس امر کی دریافت کے لئے سید غلام غوث صاحب جو احمدی معاملات میں بڑی دلچسپی لیا کرتے ہیں۔ صبح صبح دفتر کانفرنس میں گئے۔ واپسی پر انھوں نے ہم کو حیران کر دیا۔ جب اونھوں نے اطلاع دی کہ منتظمین کی رائے بدل گئی ہے۔ کہ آج مولوی محمد علی صاحب کے پرچہ کے لئے وقت دیں کیونکہ اون کے خیال میں کل کا خواجہ صاحب والا پرچہ کافی ہے اس خبر نے ہمیں حیرت میں ڈالدیا۔ دراصل حسد بُری بلا ہوتی ہے۔ ایک کی کامیابی جب عامہ نکتہ چینی کی حدود سے بالا ہو جاتی ہے۔ تو لوگ پھر اس کے پبلک میں آنے پر نئی نئی قسم کی روک ڈالتے ہیں یہی وجہ اس تبدیلی کی تھی۔ وہ لوگ دیکھ چکے تھے کہ کس طرح گزشتہ روز اسلامی پرچہ سب پر غالب رہا اور مولوی محمد علی صاحب کی قابلیت کو وہ کلکتہ کے اجلاس میں بھی دیکھ چکے تھے اس لئے اون کو یقین تھا کہ آج دوسرا اسلامی پرچہ بھی فتح کا ڈنکہ بجائیگا۔ ہم نے یہ فوراً سمجھ لیا کہ اون کے فیصلہ کو توڑنا کوئی آسان کام نہ ہوگا۔ اس لئے عاجز راقم اور خواجہ صاحب دفتر کانفرنس میں گئے۔ وہاں دونوں سکرٹری جلسہ موجود تھے اور پروگرام مطبع میں جانے کو تھا۔ کہ ہم نے روک دیا۔ اور اون سے گفتگو کی۔ عذر بظاہر اونھوں نے یہ کیا کہ یہ دونوں پرچے ایک ہی فرقہ کی طرف سے ہیں اس لئے ایک پرچہ فرقہ کی طرف سے کافی ہے بجواب جب انھیں یہ کہا گیا کہ جب تم نے تمام مذاہب کے دو دو تین تین پرچہ مختلف فرقوں کے قبول کئے ہیں اور خصوصاً ہندو مذہب کی ہر ایک شاخ کو اس قدر دکلایش کرینگے۔ تو نہایت ناانصافی ہے۔ کہ اسلام کیطرف سے ایک پرچہ پڑھا جاوے۔ علاوہ ازیں یہ امر اون کو یاد دلایا گیا کہ مولوی محمد علی صاحب کو اونھوں نے خود مدعو کیا ہے اور خواجہ صاحب کو انہوں نے اصحاب علی گڈھ اور لاہور کے لکھنے پر بطور وکیل اسلام طلب کیا ہے تو پھر ان کا کیا حق ہے۔ کہ اب وہ دونوں کے لئے جگہ نہ دیں۔ اگر ہوتی تو کسی اصول پر یہ تبدیلی ہوتی۔ تو کچھ جواب بھی ہوتا۔ لیکن مشکل تو یہ تھی کہ دراصل فتح اسلام اون کو مصیبت میں ڈال رہی تھی بہر حال اسی حیث بحث میں ہم تھے۔ کہ مردے از غیب برون آید و کارے بکند والا معاملہ ہو گیا۔ عین اُسی وقت جسٹس متر آگئے۔ انہوں نے خواجہ صاحب کو دیکھتے ہی تعظیم اور محبت سے ملاقات کی، اور کچھ منٹ ان کے گذشتہ پرچہ کی تعریف کرتے رہے اور پھر اون سے سبب اون کے صبح صبح آنے کا پوچھا۔ خواجہ صاحب نے مختصر الفاظ میں ذکر کیا اونہوں نے بغیر اپنے متر صاحب نے نہ سکرٹریون سے کچھ دریافت کیا نہ کچھ تامل کیا۔ پروگرام کو ہاتھ میں لیا اور سب سے پہلے جو پرچہ پڑھا جانا تھا۔ اوس کو کاٹ کر مولوی محمد علی صاحب کا نام لکھدیا اور کہا کہ اگر ان اصحاب کی مراعات نہ کی جاوے تو پھر مجھے نہیں سمجھ آتی کہ اور کون ان سے زیادہ مستحق مراعات کا ہے اور یہاں تو مراعات کا بھی سوال نہیں۔ ہم نے تو خود اون کو مدعو کیا ہے اور ہم کو موقعہ دینا بھی ضروری ہے ایک عجیب نصیحت خیز بات جو اس موقعہ پر دی گئی وہ یہ تھی۔ کہ کسی سکرٹری یا منتظم جلسہ نے جسٹس متر کے اس فیصلہ پر ایک منٹ کے لئے بھی تامل نہ کیا۔ اور اس کو حکم تقدیری سمجھا۔ خواجہ صاحب نے راستہ میں بھی ہمیں کہا کہ ہو بہو جس طرح جج کی کرسی پر بیٹھ کر یہ لوگ دو منٹ میں فیصلہ کر دیا کرتے ہیں اسی طرح جسٹس متر نے اس معاملہ متنازعہ کا بھی فیصلہ کر دیا۔ ہم گھر واپس آئے اور اپنے برادران الہ آباد کو الوان نعمت سے بہرہ یاب ہو کر بارہ بجے کے قریب ہال میں پہنچے۔ چند منٹوں میں حال بھر گیا۔ بھجنیں گائے جانے کے بعد دُعا ہوئی۔ اور سر جارج ناکس الہ آباد ہائیکورٹ کے جج پلیٹ فارم پر آئے۔ آپ کمیٹی استقبالی کے پریسیڈنٹ تھے۔ اور کل بوجہ عدم تعطیل تو نہ آسکتے تھے اس لئے آج آپنے اپنا استقبالی اڈریس **خوش آمدید** پڑھا۔ سر جارج ناکس کی شمولیت گویا اوس ہمدردی کا ثبوت تھی جو گورنمنٹ کو اس جلسہ سے ہے۔ آپنے محبت بھرے الفاظ میں حاضرین کو خوش آمد کہا۔ ہر مذہب کی خوبیوں کا اعتراف کیا۔ اور پھر ایک میں تین اور تین میں ایک کی باریک فلسفہ پر روشنی ڈالی۔ پسند نہ فرماکے آپ نے عیسائی مذہب کی وکالت اخلاقی تعلیم کے پہلو سے کی۔ آپ کی تقریر کیا بسبب عہدہ اور کیا بسبب لہجہ بے حد پسند کی گئی۔ اور آپ کے بعد مولوی صدرالدین صاحب مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ پڑھنے کے لئے بلوائے گئے۔ خواجہ صاحب کے بعد اسلام کی حمایت میں مولوی صدرالدین صاحب کا سٹیج پر آنا بلحاظ قد و قامت ایک شاعر مزاج کو صنعت تضاد کا لطف دئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا کہاں وہ بسطۃ فی الجسم اور کہاں یہ لاغر ہلکے پھلکے اعضا۔ کہاں وہ گرجنے والی بلند آواز۔ اور کہاں یہ خوش الحان شیرین لہجہ۔ مولوی صاحب نے سٹیج پر جاتے ہی نصف رکوع قرآن کریم سے تلاوت فرمایا۔ اللہ اللہ قرآن کریم اور پھر مولانا کی خوش الحانی۔ چودہرانی سرلا دیوی کے سُریلے گیتوں سے جن سے کہ کل جلسہ کا افتتاح ہوا تھا کہیں بہت زیادہ مؤثر اور دل کش ثابت ہوا۔ یوروپین عورتیں اور کثرت سے غیر مسلم اصحاب ہماری طرح ہی وجد میں سر ہلا رہے تھے۔ مولانا مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ اور اس کو پڑھنے والے مولوی صدر الدین صاحب ایک خاص اثر پیدا ہو رہا تھا۔ میں گذشتہ دن کی بابت یہ کہنا بھول گیا۔ کہ اکثر پرچوں میں اس قدر بے لطفی تھی۔ کہ تیس منٹ سے اگر دو تین منٹ ہی زیادہ کوئی پڑھنے والا وقت لے لیتا۔ تو فوراً سکرٹری جلسہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی آدمی فرشتہ اجل کی طرح پرچہ پڑھنے والے کے سر ہو جاتا تھا۔ اور اس کو بند کرنے پر مجبور کرتا یہاں پرچے نے وہ کیفیت پیدا کر دی کہ تیس ۳۰ منٹ مقررہ کی جگہ پچاس منٹ گزر گئے۔ اور کسی منتظم جلسہ کو خیال تک بھی نہ رہا۔ کہ مولوی صاحب کو روکا جاوے۔ دراصل تقریر ہی وہ جادو ہے جو اپنے سامعین پر خاص اثر پیدا کرکے اون کو سب باتیں فراموش کرا دیتا ہے ہمارے پرچہ میں ارکان اسلام کا فلسفہ نہایت ہی حکیمانہ طرز پر لکھا ہوا تھا۔ بقول نامہ نگار پیسہ اخبار کوزہ میں دریا بند تھا پچاس منٹ پر کچھ اور منٹ گزرے اور مولوی صاحب نے اپنا پرچہ تمام دکمال ختم کیا۔ دوران تقریر میں کئی مواقع پر ہال چیرز سے گونج اُٹھا۔ اور تو اور مولوی صاحب کا انگریزی تلفظ بوقت قرأت آپ کا لب و لہجہ آپ کی تمام شکل و شباہت کچھ ایسی دلکش ثابت ہوئی کہ سٹیج سے اُترتے ہی چند یوروپین لیڈیز نے آپ کو مبارک دینے کے بعد آپ سے پتہ کا تبادلہ کیا۔ آپکے تلفظ کی دلفریبی از حد سراہی گئی یہ ایک مزید بات تھی جو پرچہ کی خوبی کے علاوہ تسلیم کی گئی۔ خواجہ ہمارے خواجہ صاحب

ناراض ہی ہوں یہ وہ بلندی ہے جو انہیں نصیب نہیں ہوئی۔

مولوی صدرالدین صاحب کے پرچہ کے بعد کبھی کئی ایک اور پرچہ پڑھے گئے۔ لیکن ایک پہلو سے نہایت ہی خوش کن پرچہ وہ تھا۔ جو آریہ سماج کی طرف سے گروکل کانگڑی کے پروفیسر رام دیو بی۔ اے نے پڑھا۔ مضامین اور زبان کے لحاظ سے تو یہ پرچہ چنداں قابل گرفت نہ تھا۔ لیکن آپ (رام دیو) کی قرأت نے نہ صرف اس پرچہ کا ہی خون کیا بلکہ زبان انگریزی کی گردن پر آپنے اُلٹی چھری پھیر دی۔ آپ کا پرچہ اس قدر لمبا تھا۔ کہ اگر اُسے اس طریق پر پڑھا جاتا کہ جس سے سامعین کچھ سمجھ سکیں تو یہ پرچہ شاید دو گھنٹوں میں ختم ہوتا لیکن پروفیسر رام دیو نے یہی چاہا کہ اُسے آدھ گھنٹہ میں ختم کردے۔ پھر کیا تھا۔ ایک تیز ترین اکسپرس ریل گاڑی چل پڑی جو چھوٹے اسٹیشن چھوڑ بڑے سے بڑے اسٹیشنوں پر بھی کھڑا ہونا یا ٹھہرنا نہیں چاہتی تھی۔ کئی دفعہ سامعین میں شور اُٹھا۔ اور کہا گیا کہ پروفیسر صاحب آہستہ پڑھیں۔ لیکن وہاں سُرعت کلامی کا بھوت سر پر سوار تھا۔ ہر شور پر ایک دو منٹ کے واسطے پروفیسر صاحب آہستگی اختیار کر لیتے لیکن پھر آپ اسی تیزی میں آجاتے۔ الغرض پندرہ بیس منٹ کی کوشش کے بعد سامعین نے آپ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا اور تقریر کے ختم ہونے پر ایک زبردست تھیرز کے ذریعہ سامعین نے اوس آسائش کے انجام سے ... پر خوشی ظاہر کی۔ جو اون کے کانوں کو نصف گھنٹہ کے بعد نصیب ہوئی۔

یہ پرچہ آریہ سماج کے کسی معمولی وکیل کی طرف سے نہ تھا۔ یہ گوروکل کانگڑی کے دماغوں کا نچوڑ تھا اور اون خیالات کو ظاہر کرتا تھا۔ جن کی کاربند آریہ سماج کی عالم اور بھاری شاخ ہے اس پرچہ نے ایک حد تک اون جدوجہد اور مبادلہ کا خاتمہ کر دیا۔ جو ہم میں اور آریہ سماج میں ہمیشہ سے تھا اور جس غرض کی حصول کے لئے خواجہ صاحب نے ان دو سالوں میں ایک ہی مضمون پر پنجاب کے مختلف شہروں میں لکچر دئے بات یہ ہے کہ آریہ سماج والے اپنے مُسلّمات کے رُو سے وید کے سوا کسی اور جگہ یا کسی اور قوم میں الہامی روشنی یا الہامی تعلیم کے قائل نہیں بلکہ ویدمت کے سوا ہر ایک دوسرے مذہب کو اسّت سمجھتے ہیں۔ یہی تعلیم کل ستیارتھ پرکاش میں ہے اگرچہ ستیارتھ پرکاش کا دیباچہ اس اُصول کے مخالف ہے۔ اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ روشنی اور صداقت دوسری جگہ بھی ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ بعض آریہ سماجیوں کے نزدیک صرف ستیارتھ پرکاش کا دیباچہ ہی سوامی دیانند کا لکھا ہوا ہے اور باقی کتاب الحاقی ہے۔ بہرحال اگر ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ کو چھوڑ کر باقی سماجک لٹریچر دیکھا جاوے۔ تو یہی بات نظر آتی ہے کہ سماجک اُصول کے رُو سے وید کے سوا کہیں اور صداقت نہیں آئی۔ اور آریہ ورت کے سوا کہیں اور آفتاب الہام نہیں چمکا۔ اس بے ہودہ اصول کی حکیمانہ اصول پر مخالفت نہایت ہی مؤثر الفاظ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے پیغام صلح کے ابتدائی صفحوں میں کی۔ اور اس اصول کو نہایت وسعت اور قابلیت کے ساتھ خواجہ صاحب نے ہر ایک شہر میں جاکر برتا۔ ایک طرف آریوں کو اور دوسری طرف غیر احمدیوں پر یہ مبرہن کیا۔ کہ خدا کا الہام نہ کسی قوم کے ساتھ وابستہ ہے اور نہ کسی مکان و زمان تک محدود رہ سکتا ہے۔ وہ خدا جس کا آفتاب ہر جگہ اور ہر مقام پر اور ہر وقت ہے اس کا آفتاب الہام بھی ہر جگہ اور ہر قوم میں اور ہر وقت چمکا اور چمکتا ہے اور چمکیگا۔ یہ امر مُسلّم ہے کہ ان لکچراروں کو ہر جگہ سماجک ممبروں نے کافی تعداد میں دلچسپی سے سُنا۔ اور اون براہین قاطعہ پر غور کیا۔ چنانچہ پچھلے سال جب ایک امرتسری مولوی نے سیالکوٹ میں مناظرین سماج سے اون اعتراضات کا جواب مانگا۔ جو بقول امرت سری صاحب خواجہ صاحب نے ہر شہر میں جاکر آریہ سماجیوں کا دروازہ کھٹکھٹا کر طلب کئے تو اون کی طرف سے یہ جواب ملا۔ کہ خواجہ صاحب کے اعتراضات ہمارے زیر غور ہیں اور ہم ان کے جواب کے فکر میں ہیں بحمداللہ پروفیسر رام دیو نے اپنی تقریر میں یہ کہہ کر ان اعتراضوں کا خاتمہ کر دیا کہ صداقت اور روشنی کسی ملک سے وابستہ نہیں بلکہ کوئی ملک اور قوم اس سے خالی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک جگہ اپنی منشا کا علم دیا۔ پروفیسر موصوف نے اس عامہ اصول کے بعد صاف الفاظ میں اعتراف کیا۔ **کہ پیغمبر محمدؐ بھی روشنی اور صداقت عرب میں لائے** اور اسی طرح اور قوموں کے نبیوں کی تعلیم صداقت سے خالی نہیں۔ الحمدللہ گوروکل اور آریہ سماج کا پروفیسر اور جلسہ مذاہب میں یہ اقبالی ڈگری بحق حضرت اقدس مرزا صاحب مغفور دے۔ دراصل ہمارا اون کا جنگ ہی یہی تھا وہ کہتے تھے کہ وید کے بعد الہام کا دروازہ بند ہے اور کوئی دوسری کتاب الٰہی صداقت سے بہرہ یاب نہیں ہوئی۔ اور ہمارا جواب یہ تھا کہ خدا کے عرفان اور الہام سے نہ کوئی قوم خالی رہی اور نہ کسی خاص وقت تک محدود رہا۔

حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی میں وہ لوگ اسی بات پر تُلے رہے۔ آج تک ان کی تحریریں اسی پر زور دے رہی تھیں۔ کہ وید کے سوا کہیں اور روشنی نہیں۔ لیکن آج پروفیسر صاحب کچھ اور کہہ رہے ہیں۔ خواجہ صاحب کے جن دلائل نے یہ باتیں دو سال کے بعد سماج کیطرف سے اعتراف کرائیں یہ تو وہی تھیں جن سے براہین احمدیہ مملو ہے اور جن سے حضرت اقدس ؑ کی دیگر پاک تصانیف معمور ہیں اور جن پر ایک حکیمانہ بحث پیغام صلح میں کی گئی ہے بات صرف یہ ہے کہ یہ ساری کی ساری باتیں کتابوں میں ہیں اور عام طور پر کتابیں لوگ پڑھتے نہیں ایک شخص ہم میں سے نکلا اس نے پنجاب کے مختلف شہروں میں لکچر دئے۔ لکچروں کا عنوان "قرآن کریم اور وید مقدس" اپنے اندر کافی دلچسپی رکھتا تھا۔ کہ سماجیوں کی ایک کافی تعداد اون لکچروں میں آجاوے اور یہ تو مخالف و موافق اخبار مانتے ہیں کہ احمدی لکچرار کی تقریر گھنٹوں تک اپنے سامعین کو بٹھائے رکھتی ہے انہوں نے آکر خواجہ صاحب سے وہی باتیں سُنیں۔ جو حضرت صاحب نے مدتوں پہلے لکھدی تھیں لیکن ان لوگوں نے آج تک ان لکھی ہوئی باتوں کو دیکھنے یا سننے کی کبھی تکلیف نہ کی۔ آخر یہ باتیں معقولیت اپنے اندر رکھتی تھیں۔ آہستہ آہستہ معقولیت نے ضدیت پر غلبہ پایا۔ ہر ایک شہر میں جہاں کہیں لکچر ہوا۔ سماجیوں میں کھلبلی پڑی سماجی لکچرار بلوائے گئے۔ سوامی درشنانند نے ایک دو شہر جاکر بالمقابل تقریریں کیں۔ لیکن سوامی درشنانند نے اون دلائل حکیمانہ کی طرف رُخ نہ کیا۔ جو خواجہ صاحب نے پیغام صُلح میں سے اقتباس کرکے دیں۔ کہ جب سُورج۔ بادل۔ ہوا۔ پانی اور دیگر مظاہر قدرت انسان کی جسمانی ضروریات کے لئے ہر جگہ ہر قوم میں اور ہر وقت موجود ہیں تو الہام جس سے انسان کی رُوحانی ضروریات وابستہ ہیں۔ وہ کیوں ایک ملک اور ایک قوم اور ایک خاص وقت تک محدود رہے اس کا جواب درشنانند جی کو آسکتا تھا نہ انہوں نے دیا۔ احمدی لکچرار کا مطالبہ ہر شہر میں جاری رہا اور درشنانند جی راولپنڈی۔ سیالکوٹ اور گوجرات میں تو گئے لیکن اور شہروں میں نہ جا سکے۔ آخر یہ جواب ملا۔ جو پروفیسر رام دیو نے دیا کہ حضرت **محمدؐ** بھی صداقت اور نور دنیا میں لائے۔ یہ **احمدی قوم کی عظیم الشان فتح ہے** کہ جنہوں نے کم از کم اوس عظیم الشان صداقت کو یعنے **مسئلہ تکرار الہام** کو سماج کے ایک بھاری حصہ سے منوا لیا۔ پروفیسر رام دیو کا یہ کہنا کہ صداقت اور نور تو ہر جگہ ہے۔ لیکن سب کتب کے لئے وید بمنزلہ مادر کے ہے ہمیں کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ کیا دنیا میں ہر ایک ماں اُن خوبیوں کی مالک ہوتی ہے۔ جو اسکی اولاد میں ہوتی ہیں یا اکثر طور پر اولاد میں وہ جوہر ہوتے ہیں۔ جو ماں میں مطلق نہیں ہوتے۔ اور اب تو ماں کے خط و خال

بھی ضعیفی کے ساتھ قائم نہیں رہے۔ اون خط وخال کے مدہم پڑ جانے نے اوس معجزہ کی شان دلربائی کو خاک میں ملا دیا ہے۔ خط وخال سے میری مراد زبان سنسکرت ہے۔ جس میں وید کا الہام تھا۔ جو زبان اب دنیا سے مٹ چکی ہے۔ اور جس سے وید کی اصلی خوبصورتی بھی قابل شناخت نہیں رہی۔ اس عظیم الشان فتح سے ایک سبق بھی ہم کو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ حکمت کے جواہر اور موتی جو حضرت اقدس مرحوم کی تصنیف میں ہیں اور جن پر اس وقت تک بہ سبب تعصب زمانہ کی نگاہ نہیں اون کو کس طریق احسن پر دنیا کے سامنے لایا جاوے اور پھر دیکھا جاوے کہ وہ بیش بہا موتی کیوں دنیا کی آنکھ کو چکا چوندہ کر کے اُسے احمدیت کا گرویدہ نہیں کرتے۔ زمانہ علم دوست ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشان جو معجزات اور خوارق کے رنگ میں حضرت اقدس عم سے ظاہر ہوئے اون کے لئے مادی اور فلسفی دنیا سردست طیار نہیں۔ سُننے سے پہلے وہ نادانی سے انہیں خلاف عقل قرار دے کر اس مضمون کو قابل غور نہیں سمجھتے۔ حالانکہ وہ آیات اللہ ہی ہیں انکو ان آیات اللہ کی قدر دانی کے لئے طیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور میرے نزدیک وہ یہ ہے کہ الٰہی فلسفہ اور حکمت کے وہ بے بہا خزانے جو تصانیف حضرت اقدس عم میں ہیں۔ اون کو آہستہ آہستہ بوجہ احسن آج کل کے تعلیم یافتہ اصحاب کے سامنے پیش کیا جاوے۔ ان میں حکیمانہ اور علمی مذہب کا مذاق پیدا کیا جاوے۔ دقت یہ ہے۔ کہ تعلیم یافتہ جماعت نے مذہب کا نقشہ یورپ میں فیلسوفوں کے قلم سے کھچا ہوا دیکھا۔ جن کے سامنے مذہب صرف عیسائیت تھا۔ اور خدا مسیح۔ چنانچہ ایسے خدا اور ایسے مذہب نے بہت بُرا اثر مغربی فیلسوفوں کے دل پر ڈالا۔ اور وہ مذہب سے بہ حیثیت مذہب بیزار ہو گئے یہی حالت انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں کی ہے۔ لیکن وہ قومی عصبیت کے باعث جو ابھی تک مسلمانوں میں مر نہیں گئی باتیں سُننے کو آ جاتے ہیں اگر انہیں کسی معقول طریق پر بلایا جاوے اور پھر اون کے سامنے وہ جواہر اور موتی پیش کئے جاویں جو ہمارے پاس ہیں۔ وہ یقیناً گرویدہ ہو جاویں اور اس کے عاشق ہو جاویں گے۔ کہ جو اصلی مالک ان خزانوں کا ہے۔ ہمارے منکر مُلاں لاکھ کوششیں کریں وہ ہمارے مقابل ہیچکارہ ہیں۔ اس بات کا تجربہ ہمیں اس لیکچر سے ہُوا ہے جو ۲۱۔ فروری کو محمڈن یونیورسٹی پر لاہور اسلامیہ کالج میں دیا گیا

پروفیسر رام دیو کے لیکچر کے بعد دوسرے اجلاس کا پہلا حصہ ختم ہُوا۔ اور مولوی صدر الدین صاحب نہائت عزت واحترام کے ساتھ منتظمین جلسہ کے ذریعہ ریفرشمنٹ روم میں پہونچائے گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ آج کی کارروائی کے آپ ہیرو ہیں۔ ہم سب نے سجدات شکر ادا کئے اور نماز ظہر وعصر میں شریک ہو گئے۔ نماز کے بعد پھر جلسہ شروع ہُوا۔ لیکن ایک بھی پرچہ ایسا نہ پڑھا گیا کہ جس کا کچھ تذکرہ کیا جاوے۔ یہ صرف ہماری ہی رائے نہیں بلکہ ہندو مسلمان کرتین اخبارات نے اسلامی پرچوں کے علاوہ صرف مسٹر اسحٰق کا یا ایک آدھ کسی اور پرچہ کا ذکر کیا ہے۔ اور کسی اور پرچہ کو کسی قسم کی خصوصیت نہیں دیگئی۔

آج شام کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے لیکچر کا اعلان تھا۔ اور جگہ بھی مولوی ولائت حسین کے مکان پر تجویز ہوئی تھی۔ آج مکانیت میں کسی قدر وسعت کیگئی۔ اور تعلیم یافتہ گروہ کے علاوہ دیگر مسلم احباب بھی لاتعداد جمع تھے۔ چنانچہ ایک کافی تعداد اس موسم سرما میں آسمان تلے کھڑی ہے۔ ڈاکٹر صاحب جیسے کہ پہلے لکھا جا چکا ہے نہ جا سکے اور یہ کام اہل شہر کی خواہش سے خواجہ صاحب کے سپُرد ہُوا۔ مولوی صدرالدین صاحب کے مضمون ضرورت الہام کا وہی حصہ ختم ہو سکا تھا۔ جو برہمو سماج کے متعلق ہے۔ آپ کے لیکچر کا وہ حصہ جو آریہ سماج سے تعلق رکھتا تھا وہ باقی تھا۔ اس لئے خواجہ صاحب نے اعلان کیا۔ کہ بجائے اس کے کہ میں کوئی مضمون شروع کروں جو تین چار گھنٹے میں ختم نہ ہو سکے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ میں مولوی صدرالدین صاحب والا مضمون مکمل کر جاؤں۔ چنانچہ آپنے وہی مضمون شروع کیا اس کا اثر اور اس کی قبولیت اسی قسم کی تھی جیسے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں دے رکھی ہے۔ ساڑھے تین گھنٹہ تک متواتر تقریر ہوتی رہی اور کوئی فرد بشر اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ اگرچہ جنوری کا مہینہ تھا اور ایک کافی تعداد سامعین آسمان تلے کھڑی تھی۔ آخری حصہ تقریر کا بہت مفید اور مؤثر تھا اور دراصل احمدیت کی تبلیغ تھی۔ خواجہ صاحب نے یہ ثابت کر کے کہ وید کے بعد بھی الہام جاری ہے اور قرآن کریم ... ہی خاتم الکتاب ہے اور قرآن ہی کل ملکوں اور قوموں کے لئے ایک کامل کتاب ہے۔ آخر میں یہ بھی بیان کیا کہ اصلی وجہ کیا ہے کہ . . . . برہمُوں نے الہام سے قطعاً انکار کیا اور عیسائیوں اور دیگر اقوام نے اور آریوں نے جزواً۔ اصل بات یہ ہے کہ ان قوموں میں صاحب الہام نہ رہے ان کی کتاب کی بنا الہام تھی ان میں کوئی صاحب الہام نہ تھا اس لئے کتاب کو الہامی اوسی صورت میں یہ لوگ مان سکتے تھے۔ جب الہام کے وجود کے قائل رہیں اور صاحب الہام کا نہ ہونا کسی اور طرف لے جا رہا تھا اس لئے انہوں نے تسلیم کر لیا کہ ان کی کتاب کے بعد الہام ہوا ہی نہیں۔ برہمو ان لوگوں سے زیادہ عقلمند نکلے۔ کہ جب ایک خاص وقت کے بعد الہام نہیں۔ تو پہلے بھی الہام نہ تہا۔ بہر حال الہام کا قطعاً یا جزواً انکار اقوام عالم نے صرف اس لئے کیا کہ دنیا میں الہام پانے والے نہ رہے۔ اسلام پر بھی خدانخواستہ یہی موت وارد ہوتی اگر صاحب الہام نہ ہوتے۔ لیکن خدائے اسلام نے یہ دروازہ کھُلا رکھا۔ ہر صدی ہر ملک ہر شہر ہر قوم ہر آبادی میں اہل اللہ پیدا ہوئے۔ کوئی جگہ خالی نہیں جہاں شیران اسلام نہیں ہوئے یہی صداقت اس حدیث شریف سے ظاہر ہوتی ہے۔ جس میں صدی کے سر پر مجدد آنا ہے ذکر کیا گیا ہے۔ الغرض کوئی وقت اور زمانہ خدا کے مجدد اور ملہم سے خالی نہیں ہُوا۔ اور ہمارا اپنا زمانہ اور وقت بھی ایسے مجدد اور ملہم سے خالی نہیں۔ کہ جس کے ہم احمدی متبع ہیں اور اگر اسے قبول نہ کیا جاوے۔ تو پھر ہمارا زمانہ اس صداقت سے خالی رہ جاتا ہے۔

یہ تو بیان ہی ایسا تھا کہ جو احسنت اور مرحبا اور قبولیت اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ لوگ شادان اور فرحان متقاضی ہوئے۔ کہ اس سلسلہ لیکچر ہا کو ابھی رکھا جاوے اور کم از کم ایک دو لیکچر انگریزی زبان میں ہوں لیکن حضرت قبلہ خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل میں ہم آج کے بعد الہ آباد ٹھہر نہ سکتے تھے۔ ہمیں ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر اوس سے بعض مسائل پر گفتگو کرنے کا حکم تھا اس لئے مجبوری تہی۔ جس پر پریذیڈنٹ جلسہ نے خواجہ صاحب کو مخاطب کر کے اس شعر پر جلسہ کو ختم کیا ؎

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کُنی
باز ار خویش و آتش ما تیز مے کُنی (باقی آئندہ)

پیسہ اخبار پیسہ اخبار کے چند مخالفانہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح عم کی خدمت میں پیش ہوئے۔ فرمایا یہ ہمارا پکا اور سچا دشمن ہے ہمیشہ سلسلہ کے خلاف لکھتا رہتا ہے ہم تو پھر بھی اُسے کچھ نہیں کہتے حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ بدی ہو تو اس کے پیش خود آ جائیگی۔

غیر احمدی فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے۔ ہم غیر احمدیوں کو غیر احمدی کہتے ہیں اور جو ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں انکا کفر بموجب حدیث ان پر لگتا ہے ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں لگاتے ۔

مباحثہ گوجرہ کی اصل کیفیت

(نوٹ)

اڈیٹر پیسہ اخبار کو شرم کرنی چاہیئے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے برخلاف ہمیشہ غلط اور شرارت آمیز تحریرین شائع کرتا رہتا ہے اور پھر یہ دعویٰ ہے کہ ہم مسلمانوں مین اتحاد پھیلاتے ہین ۔ اڈیٹر

جناب ایڈیٹر صاحب روزانہ پیسہ اخبار ۔ ۱۴ مارچ ۱۱ء کے روزانہ پرچہ مین ایک مضمون بعنوان چند مسلمانون کے نام سے ایک غلط مضمون جن کی بابت کہ ان کو خود بھی کچھ خبر نہین ایک گندم نما جو فروش میان محبوب عالم نے ان کے نام پر درج اخبار کرایا ہے ۔ جن کا نام غلطی سے اونھون نے عام مسلمانون اور مرزائیون کی صلح رکھا ہے ۔ اور صریحاً ایسی ایک بات کو پریس مین لے جا کر پبلک اور ایک جماعت کو دہوکہ دیا ہے چون کہ جھوٹے کو ہمیشہ خدا ذلت دیتا ہے اس لئے خود انہون نے اپنے ہاتھ ذلت کو خریدا اور ایک جھوٹ بول کر خدا کی لعنت کے نیچے آ گئے ۔ اوّل وہ لکھتے ہین کہ گوجرہ مین بورڈنگ ہوس واشاعت تعلیم اسلامیہ کے بنانے کے واسطے ایک انجمن قائم ہے جس کا ابھی تک کوئی نام ونشان نہین ۔ ہان البتہ ایک دفعہ گوجرہ مین خاص قصبہ کے چار آدمیون نے انجمن قائم کرنے کا ارادہ کیا تھا ۔ جو کہ باتون ہی باتون مین رہ کر پورا نہ ہوا ۔

جس وقت اس عاجز نے بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب حضرت خلیفۃ المسیح ؑ سے کی ۔ اس وقت میان محبوب عالم کو جو خود بخود اس جگہ کی مسجد کا امام بنا ہوا ہے سخت ناگوار صدمہ پہونچا ۔ کیون کہ اس کا بازو ٹوٹ گیا پھر بیعت کرنے پر چند بھائیون نے صداقت کو جان کر بیعت حضرت مسیح موعود ؑ کی حضرت خلیفۃ المسیح ؑ سے کر لی جس سے اُن کا اور بھی زیادہ تن بدن جل گیا ۔ چون کہ قصبہ کی آبادی مین جو لوگ آباد ہین اون کو چندان دین کے علم سے خبر نہین ان کو میان جی نے بھڑکانا شروع کیا اور محمد عظیم کاتب سکنہ گکھڑ حال وارد لاہور کو اس جگہ بلایا اور شور کرنا شروع کیا ۔ اور بندہ کو بھی بلایا ۔ جب میان محمد عظیم سکنہ گکھڑ سے اس عاجز کی بات چیت وفات عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ مین ہوئی تو اس نے لفظ متوفی کے بارے مین یہ جواب دیا ۔ کہ اصل مین رافعک کا لفظ پہلے ہے اور متوفی کا لفظ بعد مین ہے جس کے جواب مین بندہ نے یہ کہا کہ اب قرآن مجید کے لفظون کو بھی آگے پیچھے کرنے کی جرأت ہو گئی ۔ جس کا جواب اُنہون نے یہ دیا ۔ کہ عربی مین یہ قاعدہ ہے کہ لفظ آگے پیچھے کر سکتے ہین ۔ مین نے کہا عربی مین کر سکتے ہو نہ کہ قرآن مجید مین ۔ کیون کہ مضمون نویس خود اس بات کو مانتے ہین کہ جب مولوی سے آکر سوال کیا تو بجائے محمد عظیم کے تنگ آکر اقرار کرنے کے ہمارا تنگ آنا لکھدیا ۔ پھر جب میان محمد عظیم سے شان نزول کی بابت پوچھا ۔ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے کچھ خبر نہین ۔ اور نہ مجھے یہ بات بتانے کا علم ہے اور نہ قرآن مجید مین شان نزول لکھا ہوا ہے اور نہ قرآن مجید مین شان نزول ہے ۔ پھر جب تفسیرین پیش کی گئین تو تفسیرون مین لفظ متوفی کے معنے موت نکلے ۔ لیکن اونہون نے کہا کہ ہم تفسیرون اور حدیثون کو بالکل نہین مانتے ہین افسوس کہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت مین آکر یہ لوگ قرآن اور حدیثون سے بھی انکار کر گئے ہین ۔ جمعہ کا روز مناظرہ کے واسطے مقرر ہوا ۔ جس کے لئے ہمارے علماء صاحبان دار الامان قادیان سے جناب حافظ روشن علی صاحب جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی شیخ غلام احمد صاحب بروز جمعرات گوجرہ مین تشریف لے آئے روز جمعہ کی صبح کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک خط عربی مین میان محمد عظیم وغیرہ کو برائے شرائط مناظرہ لکھا کیونکہ روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۹ مئی ۱۰ء کے پرچہ مین علی پور کے جلسہ کے مضمون مین پیسہ اخبار نے میان محمد عظیم کو یہ سارٹیفکیٹ عنایت کیا ہوا ہے ۔ کہ جلسہ مین ایک میان محمد عظیم وعظ کرنے پر کھڑے ہوئے ۔ جن کو نہ کچھ علم دین کی خبر نہ علم مجلس کی ۔ ایک اندھے اور ایک حاجی کا قصہ جو کہ زبان زد عام ہے ۔ جھوٹ سے لاہور کا اپنا چشم دید واقعہ بیان کر کے حاجیون کو شرم سار کیا ۔ جس مین اس کے پیر میان جماعت علی شاہ بھی شامل ہون گے) ملاحظہ ہو روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۹ ۔ مئی ۱۰ء ۔ چونکہ میان محمد عظیم بزعم خود عربی کا عالم فاضل بنا تھا ۔ اور مجھ عربی سے ناواقف قرار دیا تھا اس لئے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۔ ۔ ۔ ۔ نے ایک خط عربی مین برائے شرائط مناظرہ ومقالات زیرہ لکھا ۔ جو کہ مندرجہ ذیل عالمون سے بھی پڑھا گیا ۔ ہر چند کہا گیا کہ اس خط کو پڑھ کر معہ ترجمہ لوگون کو سناؤ ۔ تاکہ جو جو شرائط لوگون نے مقرر کر لی ہین کر لین ۔ جس کو میان ظفر علی ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ بغل مین دباتے رہے اور نہ میان محبوب عالم اور نہ میان احمد الدین واعظ بادشاہی ضلع جہلم اور میان محمد عظیم کاتب پڑھ سکے ۔ اور لوگون کو کہا کہ اس کے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ مگر ہم کہتے تھے کہ ذرا پڑھ ہو ۔ اور عام لوگون کو سنا دو ۔ ورنہ ہم اپنے علماء صاحبان کو کسی جاہل کے سامنے پیش نہ کرین گے لیکن وہ اس عربی خط کو بغل مین چھپا دین اور زبانی جمع خرچ اڑا دیں چون کہ لوگ بے علم تھے ۔ ان کی چال کو نہ سمجھے ۔ مگر تاڑنے والے تاڑ گئے ۔ ۸½ بجے دن کے یہ خط اون کو دیا گیا تھا ۔ اب وہ ٹال مٹولہ کرنے لگے ۔ کیون کہ میان محمد عظیم و میان ظفر علی پسروری بمقام زیرہ ضلع فیروزپور مین مولوی غلام رسول صاحب راجیکی والون کے ہاتھ دیکھ چکے ہوئے تھے اور زیرہ مین فراری اختیار کر چکے ہوئے تھے ۔ خط کے دیکھتے ہی حواس باختہ ہو کر اور دیوار کا سہارا لیکر ہونٹون پر زبان پھیرنے لگے اور زیرہ کی یاد نے ان کو ٹال مٹولہ پر آمادہ کیا اس واسطے یہ الفاظ زبان پر لائے کہ بس اب مناظرہ کا وقت گذر چکا ہے ۔ اب دس بجنے والے ہین ۔ جس سے معلوم ہوا کہ لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے پہلوتہی اختیار کی ہے بارہا ہم نے جواب مانگا ۔ مگر بجائے جواب کے بدزبانی اختیار کی دیگر ان کو یہ ہی کہا گیا تھا ۔ کہ حفظ امن کا بندوبست کرنا ضروری ہے ۔ کیون کہ اتنا مجمع اکٹھا ہونا گورنمنٹ کے قانون کے برخلاف ہے کیون کہ یہ معاملہ مذہبی ہے ۔ جس مین فساد ہو جانے کا اندیشہ ہے اور ان لوگون کا طریقہ یہی ہے ۔ کہ جواب سے مجبور ہو کر فساد کرنے کے درپے ہو جاتے ہین جیسا کہ میان محمد عظیم اس سے پہلے ہی بدزبانی پر اُتر آیا تھا جس سے اُنہون نے انکار کیا اور مناظرہ فریقین کی مرضی سے بند کیا گیا اس کے بعد فریقین مین تحریرین ہوئین اور انہون نے تحریرون کو غلط شائع کیا ہے ۔ اور تمام واقعات بناوٹی بیان کر کے پبلک کو دہوکہ دیا ہے ۔ جس سے ایسے علماء کی حالت پر بہت افسوس آتا ہے ۔ جس مضمون پر ہمارے ساتھ ان کا مناظرہ تھا اس پہلو کو انہون نے چھوڑ دیا اور یہ اقرار کر لیا کہ اگر عیسےٰ علیہ السلام مر گیا ہوا ہے ۔ تو ہم کو کیا ۔ اگر زندہ ہے تو ہمارا اس سے کیا تعلق ہے جس کے جواب مین یہ کہا گیا کہ اب تک آپ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر چڑھائے ہوئے تھے ۔ اور اب انکار کرتے ہو ۔ اور اون سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہو

تحریرین جو مابین فریقین ہوئین

(جلال الدین احمدی گوجرہ کی تحریر)

مین جماعت احمدیہ گوجرہ کی طرف سے لکھتا ہون ۔ کہ جو شخص کلمہ طیبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور تابعداری اللہ و رسول کی کرتا ہے ۔ وہ شخص مسلمان ہے اور ہم کو اس کی مسلمانی مین کوئی شبہ نہین ۔ ہان اگر کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب [illegible] مسیح موعود کی بیعت [illegible]

کو مسیح موعود نہین مانتا اور شرک نہین کرتا۔ ہم اس کو مشرک نہین کہتے۔ اگر علمار اپنے فتوات کفر و کذب جو کہ انہون نے حضرت مسیح موعود م پر دئے ہوئے ہین واپس لیوین۔ تو ہم نماز اکٹھی پڑھ لین گے۔

تحریر جماعت مخالف

مین بحیثیت قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ علاقہ گوجرہ و قصبہ گوجرہ کی طرف سے لکھ دیتا ہون کہ جو شخص کلمہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ مسلمان ہے۔ چون کہ مرزا صاحب بھی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہیں اس لئے جو شخص انکو کافر یا کاذب کہے وہ خود بموجب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کافر اور کاذب ہے۔ اور جو شخص کسی احمدی مسلمان کو کافر یا جھوٹا کہے وہ خود کافر اور جھوٹا ہے اور ہم اپنے فتوات کفر و کذب واپس لیتے ہین لہذا یہ لکھ دیتا ہون کہ سند رہے۔

دستخط۔ میان محبوب عالم قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مہربانی فرما کر اصل تحریر ین درج اخبار فرما کر استفسار اخبار وں مین چھاپنے والون کو یہ . . . . شرمسار کرین۔ کہ پبلک کو دہوکہ دینا کیسی شرمساری کی بات ہے مگر امید نہین کہ وہ شرمندہ ہون۔

پیسہ اخبار دیکھنے کے بعد مضمون نویسون سے دریافت کیا گیا کہ یہ غلط اور جھوٹے مضمون اخبار مین دے کر تم نے پبلک کو دہوکہ دیا جس کے جواب مین میان محبوب عالم نے یہ جواب دیا۔ چون کہ ہم جماعت احمدیہ کو جھوٹا سمجھتے ہین اس واسطے ہم نے جھوٹ لکھا ہے۔ پھر مضمون نویس نے ظاہر کیا کہ سب انسپکٹر نے جماعت احمدیہ کو جبراً ان کے مکان سے وعظ کرتے ہوئے نکال دیا ہے۔ حالان کہ سب انسپکٹر نے ہم کو یہ کہا کہ ہمارے مکان پر چل کر وعظ کرو۔ اصل واقع یہ ہے کہ وعظ بازار مین ہو رہا تھا۔ اور ان عالمون کو للکارا گیا تھا کہ اگر کسی نے جواب سوال کرنا ہو۔ تو اس وقت کر لو۔ بجائے جواب سوال کرنے کے انہون نے ایک درخواست عدالت مین بدین مضمون دی۔ کہ احمدی جماعت کے علمار پیغمبر خدا کو (نعوذ باللہ) گالیان دے رہے ہین اس لئے براہ مہربانی ان کا وعظ بند کیا جاوے۔ چون کہ اس وقت ہمارا وعظ قریب اختتام تھا۔ اس لئے ختم کیا گیا۔

یہ صداقت ان لوگون نے اپنی ظاہر کی ہے۔ مناظرہ کے روز سے دو روز پیشتر میان محبوب عالم و میان محمد عظیم نے قرآن مجید حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مدد ڈھونڈنے کی بجائے آریون اور سکھون مدد کی التجا کی۔ کہ ہم کو کلیات آریہ مسافر اور اور کتابین جو کہ مسیح موعود کی مخالفت مین لکھی ہوئی ہین وہ۔ جن کے جواب مین انہون نے ہم سے افسوس ظاہر کیا اور کہا کیا مسلمانون کے پاس آپکے ساتھ مناظرہ کرنے کے واسطے کوئی کتاب نہین۔ جو ہم سے کتابین مانگتے ہین۔ اور ان کو ہی انہون نے بہت شرمندہ کیا لیکن کب وہ شرمندہ ہونے تھے۔ اگر ان کو کوئی شرم ہوتی۔ تو پریس مین ایسے واقعات سے آتے۔ دیگر جن شخصون کے دستخط مضمون کے نیچے ہوئے ہوئے ہین ان مین سے منشی نتھو خان ٹھیکہ دار و محمد دین محمد اسمعیل سود اگران چرم اخبار والے مضمون کے دستخط کرنے سے انکاری ہین وہ کہتے ہین کہ ہم کو خبر ہی نہین ہے جس سے معلوم ہوا کہ میان محبوب عالم نے خود لکھ دئے۔ دیگر مضمون نویسندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کو متوجہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات کی بابت انکار کرنیکا ذکر کیا ہے۔ یہ کان کھول کر سنین۔ کہ عاجز کی کس تحریر کے موجب انکار کرتا ہے۔ حضرت صاحب کے الہامات تو خدا کے فضل و کرم سے سچے ہین بلکہ اس نے اپنے پیر گولڑوی کو اپنی ہی تحریر سے کذاب و کافر قرار دیا ہے۔ کیون کہ میان محبوب عالم چشتی نے خود لکھدیا ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود کو کافر یا کاذب کہے وہ بموجب حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کافر و کاذب ہے۔ راقم جلال دین۔

اب اس تحریر سے وہ اپنے پیر . . گولڑوی کو بموجب تحریر اپنی کے کیا بناتا ہے اور دوسرے مکفرون اور مکذبون کو کیا سارٹیفکیٹ عنایت کرتے ہین اور یہ تحریر ان چارون مذکورہ بالا اشخاص کے مشورہ سے محبوب عالم نے لکھی تھی

فقط ۔ جلال الدین احمدی از گوجرہ۔

درخواست دعا

از جانب خاکسار سراج الدین احمدی گلے زئی سمبڑیالوی از ٹانڈہ بر وڈریاست اندور۔ جملہ بزرگان کی خدمت مین نہایت عاجزی سے التماس ہے کہ بہائے خدا میرے حال پر رحم فرما کر خاص محبت سے دعا کرین کہ اللہ تعالیٰ مجھے عمل صالح کی توفیق عنایت فرمائے۔ دوم حضرت خلیفۃ المسیح کی عمر دراز کرے اور اس گنہگار کو آپ کی زیارت سے جلد مشرف فرما دے۔ سوم۔ خاکسار اس وقت نار وے اور بخار سے سخت لاچار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفار بخشے۔ چہارم۔ خاکسار کی اور خاکسار کے رفیق میان عبداللہ صاحب احمدی کی وصول ہت ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وصول کرا دیوے۔ پنجم۔ میرا بھائی مسمی نیاز الدین جنونی ہو گیا ہے اسکو اللہ تعالیٰ تندرست کرے۔ ششم۔ میرے والدین کی مصیبتین اللہ تعالیٰ دور کرے اور ان کو حضرت مسیح موعود ع کی پہچان بخشے اور نور ہدایت سے مالا مال کرے۔ ہفتم۔ خاکسار کو قرض سے سبکدوش کرے نہم۔ یہ کہ تمام دینی و دنیاوی نعمتون سے مالا مال کرے۔ دہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ارشاد ناصر

اے میرے احمدی احباب یہ مثل مشہور ہے کہ مان بھی بچے کو بغیر رونے دودھ نہین دیتی۔ اور خدا کا فضل بھی دعا و پکار کے بعد زیادہ نازل ہوتا ہے اور درخت سے پھل بھی بغیر ہلائے نہین گرتا۔ اس بنا پر اس عاجز نے بار بار لکھنا شروع کیا ہے اور تجربہ و مشاہدہ بھی ہے کہ جس امر کے لئے کوشش اور پیروی صدق دل سے کی جاوے۔ بفضل خدا وہ کام آخر ہو ہی جاتا ہے لہذا دور الضعفار کے لئے میری کوشش بے جا نہین ہے بلکہ بہ امید کشائش یہ تحریک کی گئی ہے اس بیل کو خدا ہی منڈھے چڑھائیگا۔ اور بفضل خدا یہ کام ضرور انجام پذیر ہوگا کیا اچھا وہ شخص ہے جو اچھے کامون مین پہل کر کے اور نمونہ بن کر دکھلا دے۔ جماعت مین جو لڑکا اول نکلتا ہے وہی انعام پاتا ہے سینیر ہونا ایک خوبی کی بات ہے جو سینیر ہوتا ہے اس کو اول ترقی ملتی ہے بہ نسبت جونیر کے مین چاہتا ہون کہ میرے خاص احباب سینیر بنین جونیر نہ بنین پہل کرین تاکہ فضل و کرم بھی ان پر سب سے پہلے اترے پھسڈی رہنا ایک عیب ہے۔ جماعت مین صف اول حاصل کرنا اور داہنے ہاتھ جگہ حاصل کرنا بڑی خوبی ہے اور تکبیر اولیٰ سے پیچھے رہنا بہتر نہین ہے بعض ایسے سست ہوتے ہین کہ آخر کو نماز مین شامل ہوتے ہین انھین وہ ثواب نہین ہوتا۔ جو پہلے آنیوالون کو حاصل ہوتا ہے بعض ایسے بھی کم قسمت ہین جو سلام پھیرنے کے بعد پہنچتے ہین اور کف افسوس ملتے ہین لیکن وا ویلا ان پر جو نماز قضار کر دیتے ہین اور مستحق عذاب ہوتے ہین فوجون مین بھی جو آگے بڑھ کر حملہ کرتے ہین انہین انعام و اکرام ملتے ہین اور ترقی درجات پاتے ہین اور جو لوگ بہادری کر کے زخمی ہوتے ہین ان پر خاص مہربانیان حکام کی ہوتی ہین اور منصب و جاگیر بخشیر پاتے ہین۔ سخاوت ایسی عمدہ صفت ہے کہ کافر مین بھی ہو تو بہتر ہے۔ حاتم طائی کوئی مسلمان نہین تھا۔ مگر کس عزت سے اس کا نام دنیا مین مشہور ہے پھر اگر مسلمان بھی ہو اور احمدی ہی اور سخی ہی ہو تو سبحان اللہ نور علے نور۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاستبقوا الخیرات۔ نیک کامون کی طرف دوڑ و۔ سو اے پیارے احمدیو! تم دور الضعفار کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کر کے روپیہ بھیجو میری باتون پر ہنسو نہیں سچے دل سے لکھتا ہون اور سچ کہتا ہون یہ معاذ اللہ کچھ ہنسی ٹھٹھے کا مقام نہین ہے۔ ہنسی ٹھٹھے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام

سے پناہ مانگی۔ دل کی تڑپ سے کہتا ہون اس تجربہ کار بڈھے کی بات کو سنو اور میری نصیحت پر جلد عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری امداد فرماوے۔ آمین۔ ناصر نواب از قادیان۔

مولوی محمد علی صاحب کا مضمون جلسہ مذاہب الہ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم مخدوم بندہ جناب مفتی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء مین حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور نے احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے عنوان سے حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کے جلسہ مذاہب الہ آباد والے مضمون کی اشاعت کے متعلق تحریک کی ہے اس کے متعلق مین اپنے احمدی برادران کو یہ خوش خبری سنانا چاہتا ہون کہ ہمارے مکرم جناب بابو محمد بخش صاحب گورنمنٹ پنشنر لودیانہ... جن کے دل مین اشاعت اسلام کا خاص جوش ہے اور جو ہمیشہ اشاعت اسلام کی راہ مین فراخ حوصلگی سے کثیر رقمین دیتے رہے ہین اس مضمون کی اشاعت کے لئے مبلغ یکصد روپیہ عطا فرمانے کا وعدہ کرتے ہین اور آپ چاہتے ہین۔ کہ دیگر احباب بھی اس کار خیر مین چندہ دین۔ اور کثرت سے اس مضمون کی اشاعت ہو۔ جو سلسلہ احمدیہ کی اصل غرض اور اہم مقصد ہے اور جس کے لئے ہمارے سید و مولیٰ امام علیہ السلام دنیا مین تشریف لائے تھے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کا یہ مضمون جس مین اسلامی اصول اور ارکان فلسفہ نہایت عجیب اور معنی خیز پیرایہ مین بیان کیا گیا ہے۔ گویا دریا کو کوزہ مین بند کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے مکرم مولوی صاحب کی عمر مین برکت دیوے اور انکو جزائے خیر دے جن کے قلم سے خدمت اسلام انجام پذیر ہو رہی ہے۔ پس دوستو! ان بے بہا موتیون کا ملک مین پھیلانا اور اسلامی صداقتون کا ان تک پہونچانا ہم لوگون کا فرض ہے بابو محمد بخش صاحب کے یکصد روپیہ کے علاوہ مبلغ عـــہ روپیہ دیگر احباب لودیانہ جمع کر دین گے۔ دیگر انجمنہائے احمدیہ کی خدمت مین عرض ہے کہ وہ بھی اس کار خیر مین چندہ دین تاکہ یہ مضمون ہزارہا کی تعداد مین چھاپ کر ملک مین شائع ہو سکے۔ والسلام

خاکسار۔ محمد شفیع۔ سکرٹری انجمن لودیانہ ۸ فروری ۱۹۱۱ء

باورچیون کی ضرورت

لنگرخانہ اور بورڈنگ مین دو دیانتدار ہوشیار باورچیون کی ضرورت ہے ... کیونکہ ہر ایک قسم کا عمدہ کھانا طیار کر سکتے ہون درخواستین دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ مین بھیجی جاوین

نصیحة

اس بارش اور سردی کی نسبت عاجز کے جی مین القاء ہوا کہ یہ بارش عذاب لانے والی ہے اور اس کی زد سے بچنے کے لئے یا اللہ یا رحمٰن دل ہی دل مین دعائیہ رنگ مین پکارتے رہا کرین۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاکر کامل پیار اور کامل فرمانبرداری اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو اور اس کی رحمانی صفات کا ظل اپنے اوپر لے کر عملی رنگ مین تمام مخلوق کی خیر خواہی دل و زبان سے بجا لاوین اور اس کی تمام مخلوق کے لئے اس کی بارگاہ عالی مین دلی درد سے دعائین مانگتے رہین۔ کام و بار مین دل ہی دل مین ایسا کرتے رہین۔ پھر دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ دہرم کوٹ مین ایک بیمار کے علاج کے لئے تشریف لے گئے ہین تو عاجز نے الہام بالا معہ تفہیم پیش کیا۔ پھر دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ع ایک تخت پر تشریف فرما ہین۔ عاجز معہ غلام محی الدین سامنے کھڑے ہین۔ عاجز نے غلام محی الدین سے کاردو از کا ذکر کیا تو حضرت مسیح موعود ع فداہ روحی نے چابی لگا کر ایک صندوق سے بہت سے لکھے لکھائے خط اشتہار کی شکل مین عام اشاعت کے لئے عاجز کو عطا فرمائے۔

ذرۂ بیمقدار ... عابد

ثنائی چکر

ایک مختصر سا رسالہ مگر امرت ہی امرت ابن خنزیر کے فریب کو توڑنے کے لئے تریاق کا کام دینے والا۔ ہمارے مونگھیری دوستون نے شائع کیا ہے۔ مباہلہ اور دعا والے معاملہ پر ایسی صاف روشنی ڈالی ہے کہ مومنین کے واسطے موجب ترقی ایمان ہو۔ اور کافرین و مکفرین چند عصیا کر اسی چکر مین جا پڑین جس مین خود مولوی فاضل صاحب گر رہے ہین۔ ثنائی چکر نکلا تو مونگھیر سے ہے۔ پر امید ہے کہ یہ خنزیر کے لئے تنائے کی کا کام دیگا۔ ابن خنزیر کو ہوش مین لانے کے واسطے زبان بھی اسی کے طرز کی استعمال کی گئی ہے۔ قیمت فی رسالہ ار ... مفت شائع کرنے کے واسطے اکٹھے منگوائے۔ اس کو ایک روپیہ مین بیس عدد بھیجے جاوین گے۔ ملنے کا پتہ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ۔ مونگھیر۔ علاقہ بنگال۔ میرے خیال مین اس رسالہ مین ایک لفظ رہ گیا ہے۔ صفحہ ۲۰ سطر ۳ مین جہان لکھا ہے۔ گھر سے پکڑ لاؤن۔ وہان چاہئے گھر جاکر کان سے پکڑ لاؤن۔ جو صاحب رسالہ خریدین اپنی کتاب درست کرلین۔ ہم سفارش کرتے ہین کہ اس رسالہ کے بہت سے نسخے احباب خرید کر مفت تقسیم کرین۔

(دفتر بدر قادیان سے بھی مل سکتا ہے)

ضرورت ناطہ

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہین اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے لعـــہ ۱۹ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہین۔ جو صاحب پسند فرماوین دفتر بدر مین اطلاع دین۔

(۲) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائین ضلع گوجرات کا باشندہ۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم۔ نکاح کا خواہان ہے اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کرین۔

رسید زر

(۱۳- فروری ۱۹۱۱ء)

میاں نیاز محمد صاحب ۴۲ ۲۱ عـــہ عالم گیر خان صاحب ۵۹ ۱۳ عـــہ

۱۴- فروری ۱۹۱۱ء

سید محمد فتح علی شاہ صاحب ۹۵ ۲ ۶ عـــہ محمد علی منشی صاحب ۲۳ للعـــہ

۱۵- فروری ۱۹۱۱ء

گلاب الدین صاحب ۵ ۲ ۷ عـــہ حوالدار محمد بخش صاحب ۴۷ ۸ عـــہ

۱۶- فروری ۱۹۱۱ء

عزیز الرحمان صاحب ۸۶ ۲ للعـــہ

۱۸- فروری ۱۹۱۱ء

میاں عطا محمد صاحب ۸۳ ۲ ۶ عـــہ میاں احمد دین صاحب ۲۶ ۱۱ ۵ عـــہ

۲۰- فروری ۱۹۱۱ء

میاں عبد الرحیم صاحب ۹۷ ۲۶ عـــہ علی محمد خان صاحب ۳۹ ۲۴ عـــہ

۲۳- فروری ۱۹۱۱ء

راجہ دوست محمد صاحب ۳ ۶۹ ۲ للعـــہ نور محمد صاحب ۱۰۱۵ عـــہ

۲۶- فروری ۱۹۱۱ء

میاں علی محمد صاحب ۵ ۳۱ ۶ عـــہ خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ للعـــہ

۲۸- فروری ۱۹۱۱ء احمد حسن صاحب ۵۰۰ عـــہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الٰہی اور رنگ زمانہ

تو ہے غریب پرور تو ہے جناب عالی — ہم ہیں ضعیف وبیکس در کے ترے سوالی
اے رب تو ہی احد ہے بیشک تو ہی صمد ہے — ہے نقش سب دلوں پر بس تیری بیٹھا لی
تیرا نہ کوئی بیٹا نے باپ تو کسی ... کا — ہمسر نہ کوئی تیرا ہر عیب سے ہے خالی
کچھ بھی نہ تھا جہاں میں تھا تو ہی لامکاں میں — دُنیا کی اے پیارے بُنیاد تو نے ڈالی
نے چاند تھا نہ سورج تارے نہ تھے فلک پر — اے نور تو نے سب لے اِنک ہر روشنی نکالی
کر فضل میرے مولا رحمت کا دن چڑھا دے — کر دُور کُل جہاں سے یہ غم کی رات کالی
کر دُور اس خزاں کو پُر گل بنا جہاں کو — عالم ہے باغ تیرا تو ہے جہاں کا مالی
اسلام کو بڑھا دے اور کُفر کو گھٹا دے — کر مفسدوں سے دنیا اے پاک ذات خالی
جو جنگ کر رہے ہیں اور تنگ کر رہے ہیں — کرتے ہیں بد زبانی دیتے ہیں ہمکو گالی
ہیں کودتے اُچھلتے چالیں ہیں ہم سے چلتے — ہم ہیں ضعیف وبیکس تو ہے ہمارا والی
اب ہیں وہ ناز والے ہم ہیں نیاز والے — ہے ان کے پاس دولت اور یاں ہے خستہ حالی
کرتے ہیں چھیڑ خانی فتنوں کے ہیں وہ بانی — لا فضل آسمانی کر دے تو ہم کو عالی
مر مٹ گئے وہ غازی، تُرکی رہی نہ تازی — کر جلد کارسازی گردن ہے ہم نے ڈالی
مخدوم تھے جو پہلے خادم وہ اب بنے ہیں — کہتے تھے جن کو زنخے جبتی انہوں نے پالی
پھر چڑھ کے ہیں وہ لڑتے ناحق وہ ہیں اکڑتے — خو اُن کی ہے کمینی عادات میں نرالی
جو باادب تھے پہلے مُنہ زوریاں ہیں کرتے — جو تھے غلام اپنے اب ہیں وہ لااُبالی
اقبال جا رہا ہے ادبار آ رہا ہے — دولت نے شکل ہم سے اپنی کہیں چھپالی
مونچھیں وہ چڑھاتے جو ہاتھ جوڑتے تھے — کم گو تھے جو بچارے وہ بن گئے ہیں غالی
فتنوں نے سر اُٹھایا ہم کو غموں نے کھایا — اب فضل کر خدایا ہم تجھ سے ہیں سوالی
تخم بدی کو کھو دے تو نیک بیج بو دے — جڑ سے تباش دے تو ظلم وستم کی ڈالی
جو دین کے ہیں دشمن اور تیری رہ کے رہزن — کر روسیاہ ان کا کھو اُن کے منہ کی لالی
ششدر ہے عقل ایسا یہ ہم کو ہو گیا کیا — گیدڑ نے شیر کی جا کس طور سے دبالی
اموال کو ڈبویا علم و ہنر بھی کھویا — افسوس اب عبث ہے اسکی سزا بھی پالی

ناصر یہ چھوڑ جھگڑا لے نام تو خدا کا
کچھ فکر کر تو اپنا۔ دُنیا تو ہے خیالی

ایک ضروری اعلان

کیا ستم ہے تھے ستم آپ ہی ڈھانے والے
واحسیناؑ کا بہت شور مچانے والے

مین نے ایک عرصہ سے اپنے وقت عزیز کا کچھ حصہ مطالعہ کتب مذہب شیعہ کے لئے وقف کر رکھا ہے اور خدا کے فضل اور مین توجہات حضرت سیدنا امیر المومنین سے چند ایسے زبردست مطالب معلوم ہوئے ہین۔ جو اس کچے اور بودے مذہب کے کاخ کے ڈھانچ کو چکنا چور کر دینے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کافی حربے ثابت ہون گے۔ نتیجہ اسکا اگر منظور خدا ہوا۔ تو یہ ہو گا کہ بہت سی نیک رُوحین ان عقائد پُر مکائد سے بیزار ہو کر اسلام کی سچی تعلیم کی شیدائی ہو جاوین گی اور شیعہ وسنی کے اتحاد مین جس کی آج کل کے نازک اوقات مین سخت ضرورت ہے یہ مطالب ایک زبردست تحریک پیدا کر دین گے اسی مقصد کو مدنظر رکھ کر سب سے پہلے مین نے واقعات کربلا پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ جس مین ان واقعات حسرت ناک کے اصلی اسباب کو کتب معتبرہ شیعہ علمائے ایران وکتب حدیث سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر جمع کیا ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ اسلامی تاریخ کے اس تاریک حصہ پر کافی روشنی ڈالنے مین خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے چون کہ شیعون مین شہادت امام حسینؓ ہی ایک بینظیر واقعہ بیان کیا جاتا ہے اور نصاریٰ کے نمونہ پر کفارہ اُمت اور ذبح عظیم بھی حسینؓ ہی ہین اس واسطے اسی واقعہ کی تشریح کرتے ہوئے بہت سے دوسرے مسائل متنازعہ فیہ کی بھی توضیح کی گئی ہے۔ سرِ دست اس تحقیق سے مثل آفتاب نصف النہار آشکار ہو جاویگا کہ شیعہ ہی قاتلان مظلوم حسینؓ ہین۔ گویا حسین کشتۂ جفائے اغیار نہین ہے بلکہ شہید خنجر شیعیان جفاکار ہے۔ چون کہ اصل رسالہ تحقیق واقعات کربلا کی اشاعت مین بوجوہ چند عرصہ مزید درکار تھا۔ اسواسطے گذشتہ محرم مین اس کا ایک خلاصہ زیر عنوان "ہائے حسین مظلوم" چھاپ کر شائع کیا گیا۔ جس پر مین چاہتا ہون کہ احمدی اور غیر احمدی صاحبان عموماً اور شیعہ صاحبان خصوصاً بعد مطالعہ تائیدی یا تردیدی رائے کا اظہار فرماوین۔ تاکہ اصل رسالہ مین مناسب اصلاح کی جاوے۔ خوشی کی بات ہے کہ سب سے پہلے اس مختصر ٹریکٹ پر اخبار اثنا عشری دہلی کے فاضل ایڈیٹر صاحب نے یکم مارچ مطابق ۲۹۔ صفر ۱۳۲۹ھ کے پرچہ مین منقدانہ ریویو فرمایا حالانکہ اس رسالہ مین ان شبہات کا جواب بیشتر موجود تھا۔ اور مین نے ایک اور جواب بھی ان کے شبہات کا نمونۃً پاس رکھ چھوڑا ہے۔ مین بہت مشکور ہونگا۔ اگر کچھ اور شیعہ صاحبان بھی جن کی نظر سے یہ ٹریکٹ گذرے۔ اپنی رائے سے مُطلع فرماوین گے۔ اگر کوئی شیعہ صاحب اسکو دیکھنا چاہین تو پتہ معروضہ ذیل پر مجھکو تحریر کرین مین اُن کو یہ ٹریکٹ مفت روانہ کر دینے کو طیار ہون اپنے احمدی احباب سے التماس ہے کہ جہان تک ممکن ہو اپنے شیعہ صاحبان احباب تک اس اعلان کی بخوبی اشاعت کرین۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

خاکپائے امیر المومنین۔ خادم حسینؓ خادم بھیروی۔ دہلی۔ لال کوٹھی

ضرورت نکاح ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہوگی

ضرورت ملازم ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور مین ملازم ہین ایک ایسے استاد انٹرنس تک تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے جو ان کے پاس چند ماہ رہ کر انھین انگریزی پڑھا وے۔

ضرورت جب سے بدر جاری ہوا ہے اُس وقت سے لے کر حضرت اقدسؑ کی وفات تک تمام پرچون کے فائل سال بسال مکمل ہمارے ایک دوست کو چاہئین مناسب قیمت پر خریدے جاوین گے۔

اگر کسی صاحب کے پاس ہون۔ تو اطلاع دین (ایڈیٹر اخبار بدر)

خطبہ جمعہ

خلف الرشید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے اس جمعہ کے خطبہ مین جو فرمایا ۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگ اپنے بچے ۔ بیوی ۔ نوکر کی تھوڑی سی پرورش کرتے ہین ۔ ایک قصور سرزد ہو جانے پر اسقدر ناراض ہوتے ہیں کہ خدا کی پناہ ۔ اور اس وقت یہ عذر تسلیم نہین کرتے کہ پہلے اتنی مدت جو اطاعت کر چکے ہین ۔ تو پھر ایک مامور کے نہ ماننے سے اللہ تعالے کا غضب کیون نہ بھڑکے ۔ گو اس سے پہلے کے تمام مامورون کو کوئی مانتا ہو ۔ اکثر لوگون کو یہ بہانہ ہاتھ آگیا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں بس مسیح موعود پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے انکو یہ خیال نہین آتا ۔ کہ کوئی شخص خواہ ستر سال تک گورنمنٹ کا مطیع فرمان رہے ۔ پھر اس کے احکام کی تعمیل بھی کرتا رہے ۔ مگر ایک تحصیلدار بلکہ ایک تحصیل کے چپڑاسی کی ہتک کرنے یا اس کے لائے ہوئے حکم کی خلاف ورزی بھی کرنے سے قابل مواخذہ ٹھہرتا ہے ۔ تو خداوند تعالے جو احکم الحاکمین ہے اس کے فرستادہ کی تکذیب یا اس کی پروا نہ کرنا کیا نیک نتیجہ رکھتی ہے ۔ ہرگز نہیں فوج کے جسقدر سپاہی ہین وہ جیسے کرنیل کی متابعت کرتے ہیں ویسے ہی جرنیل کی اور ویسے ہی کمانڈر انچیف کی یہ نہین ہوسکتا کہ وہ کہین کہ ہم تو کمانڈر انچیف کی ہی مانینگے ۔ وہ جس کی ماتحتی مین کام کر رہے ہونگے اس کی بہرحال متابعت کرنی ہوگی یہی وجہ ہے ۔ کہ صحابہ نے جیسی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کی ۔ ویسی ہی حضرت ابوبکر رضہ کی ۔ اور جناب صدیق نے بھی ان لوگون کو لڑائی کا اعلان دیا جو کہ ان کے احکام سے ذرا بھی مونھ پھیرین ۔ غرض جیسے ایک مقتدا کی اطاعت فرض ہے ویسے ہی اس کے جانشین کی ۔ صرف اسی طریق سے جماعت مین وحدت قائم رہ سکتی ہے اور اسی سے عزت بڑھتی ہے ۔ اور عزت کسی دنیاوی جاہ و جلال کے بڑھنے کا نام نہین بلکہ حقیقی عزت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو ۔ مکالمہ مخاطبہ کا شرف ملے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہون اور خود اس کو ایک پاک جماعت دی جائے ۔ ہم اس عزت کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے نواب کی اطاعت سے پاسکتے ہیں آج کل کی قومون کے اقتدار سے نہین پاسکتے ان اونچی اونچی عمارتون سے دہوکہ نہ کھاؤ ۔ زلزلہ کے وقت یہی عمارتین زیادہ خطرناک ہوجاتی ہیں جو زیادہ عالی شان ہیں جتنی بڑی عمارت ہو گر کر اتنا ہی نقصان پہنچاتی ہے پس تم ترقی مین مادی دنیا کا اتباع نہ کرو جن کو ظاہری ساز و سامان بے حد دیا گیا ہے ۔ کیوں کہ آخر کار یہی وبال جان بننے والا ہے ۔ دنیا کی تاریخ پر خوب نظر کرو نبیوں کے متبعین ہمیشہ مظفر و منصور رہے ۔ اور ان کے مخالفین ہلاک ہوتے رہے ۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ امن چاہتے ہو تو نبیوں کے جھنڈے تلے پناہ لو ۔ یہ نہین کہ ان لوگوں پر ابتلا نہین آتے ۔ ابتلا تو ضرور آتے ہین ۔ مگر ان کا انجام ان مومنین کے حق مین بخیر ہوتا ہے ۔ اسی واسطے لاخوف علیہم ولاھم یحزنون ۔ فرمایا ۔ اگر ان پر خوف وحزن کا وقوع ہونا ہی نہوتا ۔ تو لاخوف ایسا تسلی بخش کلام ہی کیوں نازل ہوتا ۔ دنیا میں مصیبتین اسی واسطے آتی ہیں تا خبیث و طیب مین امتیاز ہو مومنین کی تمحیص ہو ۔ ان کے درجات بڑہیں جب تک کوئی ظالم نہ ہو ۔ خدا کا غضب اس پر نہین بھڑکتا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمتی وسعت کل شئ ۔ یعنے میری رحمت ہر چیز پر حتی کہ غضب پر بھی حاوی ہے ۔ حالاں کہ اب جو اس نے فرمایا غضبت غضباً شدیداً ۔ تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوا ۔ جو اس سے پہلے اس درجہ تک نہین ہوا توبہ کرلو اور اپنی اصلاح ۔ نہیں معلوم کہ کس وقت تمہارے مالک کا پیام تمہارے نام آجائے جو لوگ درباری ہوتے ہیں وہ اپنے کپڑے ہر وقت صاف ستھرے اور سفید رکھتے ہیں کہ خبر نہین کس وقت دربار سے پیغام آجائے ۔ تمہاری موت کا وقت بھی تم کو معلوم نہین ۔ پس تم اپنے آپ کو پاک و صاف رکھو تا اپنے مالک کے حضور پاک ہوکر جاؤ ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق بخشے ۔ آمین

تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات

منشی غلام قادر صاحب فصیح ساکن شہر سیالکوٹ نے یہ نہایت مفید سلسلہ شروع کیا ہے اور سہولت کی خاطر اس بیش قیمت کے ذخیرہ کو پمفلٹ کی صورت میں مندرجہ ذیل ترتیب پر شائع کرنا تجویز کیا ہے ۔

(۱) تقطیع ۱۸ × ۲۲ ⅛ (۲) کاغذ ڈمی نفیس (۳) چھپائی خوش خط اور صاف (۴) حجم فی رسالہ ۴۸ صفحے (۵) سرورق رنگین علیحدہ (۶) ہندسون کا سلسلہ برابر (۷) ہر ماہ مین کم از کم ۲ رسالے شائع ہوتے ہیں (۸) قیمت پیشگی معہ محصولڈاک للعہ ۔ ششماہی عہ سہ ماہی عہ ۔ قیمت رسالون کی تعداد کے لحاظ سے محسوب ہوگی (۱۰) نمونہ کا رسالہ جس مین جنگ بدر سے لے کر جنگ تبوک تک واقعات درج ہین ۔ ۲ کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوتا ہے ۔

یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے ۔ باہمی ہمدردی اور محبت پیدا کرنے ۔ مستقل مزاج بنانے ۔ کار خیر اور قومی امور مین دلچسپی لینے اور بزرگان اسلام کے ساتھ عشق پیدا کرنے کے لئے یہ سلسلہ خصوصیت رکھتا ہے ۔

درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہون ۔ منشی غلام قادر فصیح ۔ اڈیٹر تاریخ اسلام ۔ شہر سیالکوٹ ۔

درخواست جنازہ ۔ برادر عمر الدین صاحب خیاط پنڈی لالہ سے اپنے مرحوم بیٹے محمد یوسف کے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہین

مفرح یاقوتی ۔ طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور ۔ حضرت امیر المومنین کی مصدقہ ہے اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ۔ مفرح اور مقوی ہے ۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے ۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر مین ایسی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچو تو یہ تکلیف کیون اٹھانا پڑے کیون نہین ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے (گرمی) کے دست اور پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ معہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر مین رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے پیٹ کا پھولنا ۔ ڈکار کا آنا ۔ بدہضمی ۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتین دور ہو جاتی ہین گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ ۔ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگوا کر ملاحظہ فرماوین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحن الذی اسری بعبدہ

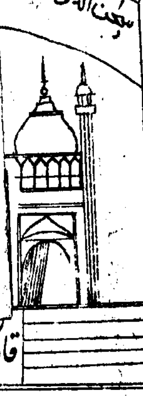

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

عام قیمت پیشگی ۱۲؎
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ ٭ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید ٭ پیشگی چار روپے

جلد ۱۰ ٭ ۵ - ربیع الثانی ۱۳۲۹؁ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ - اپریل ۱۹۱۱؁ء مطابق ۲۴ چیت ۱۹۶۷؁ ٭ (نمبر ۲۲ و ۲۳)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

صحت حضرت خلیفۃ المسیح

صحت حضرت خلیفۃ المسیح محبت عجیب چیز ہے ہمارے دوست میاں محمد بخش صاحب جو ملک اسٹریلیا میں تجارت کرتے ہیں اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ قادیان کی اخبار کی ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق جو سرخی قائم کرتے ہیں اس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے الفاظ نہ ہوں بلکہ سرخی میں ہی آپ کی صحت و عافیت کے متعلق کوئی لفظ اشارہ کرتا ہو کیونکہ بدر کو کھولنے کے وقت سب سے اول جن الفاظ کو ہماری مشتاق نگاہیں تلاش کرنے کو دوڑتی ہیں وہ اسی سرخی کے الفاظ ہیں۔ اور ہمارا جی چاہتا ہے کہ خود اس سرخی میں ایسے الفاظ ہوں جو اندرونی عبارت پڑھنے سے قبل ہی ہمارے دلوں کو راحت پہنچانے والے ہو جائیں سو ہم اپنے عزیز دوست کے اس اخلاص کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اُن کے منشاء کے مطابق اس دفعہ سرخی قائم کرتے ہیں ٭

حضرت صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی ہے۔ ضعف ہے مگر قوت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اگلے دن ایک بیمار کو دیکھنے کے واسطے پہلی دفعہ کوچہ تک تشریف لائے تھے شیخ تیمور صاحب کو درس حدیث بخاری شریف دیتے ہیں خطوط ہنوز خود نہیں پڑھتے بلکہ سنائے جاتے ہیں اور کتاب بھی مطالعہ نہیں فرماتے ایک دن تین اسہال ہو کر ضعف ہو گیا تھا ہاضمہ میں کمزوری رہی۔ آج (دوشنبہ) طبیعت بالکل صاف ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو پوری صحت و تندرستی اور طاقت عطا فرماوے۔ احباب دعا میں مصروف رہیں

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک شہادت کے سبب سرگودھا تشریف لے گئے ہیں (ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بامداد ڈاکٹر عبداللہ صاحب حسب دستور آپ کی خدمت میں مصروف ہیں) اور ان کے متعلق ان کے محکمہ نے تا حال کوئی فیصلہ نہیں کیا ٭

قادیان کے ارد گرد اور خود بستی میں بھی طاعون ہے اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا سالانہ امتحان ہو کر بارہ روز کے واسطے بچوں کو رخصت دی گئی ہے اور اکثر لڑکے اپنے وطن چلے گئے ہیں ۱۵ اپریل کو انشاء اللہ مدرسہ کھلیگا مدرسہ احمدیہ بدستور جاری ہے ٭

بہت سے معزز دوستوں کے خط آئے ہیں کہ آپنے بھیرہ جاتے ہوئے اپنی والدہ صاحبہ کی بیماری کی خبر لکھی تھی واپسی پر پھر کچھ نہیں لکھا کہ ان کا کیا حال ہے ان مہربانوں کو اطلاع کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ آپ بزرگوں کی دلی دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے قبول کر لیا والدہ صاحبہ کو جلد شفا ہوئی میرے اہل و عیال تا حال ان کی خدمت کے واسطے بھیرہ میں ہیں اور عاجز یہاں قادیان میں ہے ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

(۱)

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ٭ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ٭ ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ٭ بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ٭ دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ٭ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ٭ ہر نبوت را بروشد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ٭ آں نہ از خود از ہماں جا بود
اقتدائے قول او در جان ماست ٭ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است ٭ منکراں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ٭ منکراں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین ٭ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ٭ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
از ملائک و از خبر ہائے معاد ٭ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
یک قدم دوری از آں عالی جناب ٭ نزد ما کفر است و خسران و تباب

تعلیم الاسلام سے انٹرنس کے امتحان میں جانے والے غریب طلباء صاحبان دل سے دعائے مدد کے واسطے درخواست دیتے ہیں

ایسا ہی شیخ بشرانی صاحب بنارس سے محمد سمیع خاں کے امتحان میں کامیاب ہو جانے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ٭

۴ - مئی کا پرچہ اُن خریداروں کے نام وی پی ہوگا جن کی قیمت تا حال وصول نہیں ہوئی - چونکہ افریقہ وی پی نہیں جا سکتا اسواسطے وہاں کے بقایادار صاحبان خود ہی توجہ فرمائیں ہمارے خط کا انتظار نہ کریں ٭

جنازہ غائب حافظ احمد الدین صاحب ساکن چک اسکندر ضلع گجرات جو ایک صالح احمدی بزرگ تھے فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت عالیہ میں اعلیٰ مدارج دے ٭

جلسہ احمدیہ بنارس کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے چند معزز احباب کو جانے کے واسطے حکم دیا ہے کہ وہاں وعظ کریں ۔ عاجز بھی حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ان بزرگ دوستوں کے ہمرکاب ہوگا

ثنائی چکر۔ قیمت علاوہ محصول ایک آنہ - (دفتر بدر سے طلب کرو)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

احمدیوں اور غیر احمدیوں کی مثال

"احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلاف کے متعلق"

ابن خزرجو نے اپنے اخبار اہل حدیث میں ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی بعض عبارتیں نقل کی ہیں۔ اخبار المنیر اور الوطن میں بھی اس پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کے ساتھ اپنے اختلاف کو اصولی نہ بتلائیں بلکہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز رکھیں ایسے صاحبان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت ایک مظلوم جماعت ہے۔ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے وطن سے بے وطن کئے گئے برادری سے خارج کئے گئے۔ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہمیں روکا گیا۔ ہمارا پانی مسلمانوں نے اپنے کنوؤں سے بند کر دیا اپنے قبرستان میں ہمارے مردے دفن نہیں ہونے دئے۔ ہمارے رشتوں کو ہم سے چھین لیا گیا۔ ہمیں برسر مجالس بے عزت کیا گیا۔ مارا گیا پیٹا گیا۔ ہمارا تمسخر اڑایا گیا۔ ہماری ملازمتوں میں رخنہ اندازی کی گئی۔ ہماری دوکانوں سے سودا لینا حرام سمجھا گیا۔ ہم سے سلام کہنا موجب کفر جانا گیا۔ اور یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے کہ ہم نے ایک ایمان کے لئے پکارنے والے کی پکار سنی۔ ہم نے اسے لبیک کہا۔ اور خدا کے فرستادے پر ایمان لائے۔ ان سب مظالم پر ہم نے صبر کیا۔ اپنے بھائیوں کی گالیاں سنیں اور چپ رہے۔ اپنے سید اپنے مولیٰ (جس پر ہماری جانیں فدا ہوں) کی جناب میں وہ گستاخیاں سنیں اور وہ شوخیاں دیکھیں۔ کہ الامان الحفیظ۔ پر ہم نے اُف تک نہ کی۔ اور نہ ہم نے فتوے بازی کو اپنا شغل بنایا

اخبار المنیر زور دیتا ہے کہ کیوں ہم نے میرے مضمون کا جواب نہیں دیا۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم ان کی طرح آزاد نہیں ہیں کہ جو کچھ اپنی رائے اور خیال میں آوے۔ وہی لکھ ڈالیں۔ بلکہ ہم ایک سلسلہ میں منسلک ہیں اور ایک امام کے ماتحت ہیں۔ چونکہ اسی مضمون پر جناب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے ایک مبسوط مضمون لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی خدمت میں پیش کیا ہوا ہے۔ اس میں امید ہے۔ کہ اس مسئلہ کے تمام ضروری پہلوؤں پر مفصل بحث ہوگی۔ اس واسطے ہم اس پر کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ ان سردست ہم ابن خزرجو کی تحریر میں سے دو باتوں پر نوٹس لینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اوّل۔ ابن خزرجو صاحب لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا اور مرزائیوں کا اسیقدر فرق ہے جو عیسائیوں اور محمدیوں میں ہے یہ مثال ابن خزرجو کی درست نہیں۔ ہے بلکہ صحیح مثال یہ ہے۔ کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کا اسی قدر فرق ہے۔ جو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں یہودیوں اور عیسائیوں کا تھا۔ یہود اہل کتاب تھے۔ ایک شریعت رکھتے تھے ان کے صاحب شریعت نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام تھے متبعین میں سے ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے مبعوث اور مامور کیا تھا۔ تاکہ ان کی غلطیوں کو دُور کرے وہ شریعت کو منسوخ کرنے نہ آیا تھا اس کا قبلہ اور نماز اور سب باتیں حضرت موسیٰ کی متابعت میں تھیں۔ یہود نے عموماً اس کو نہ مانا اُسے کافر کہا اور اسے ایذا دی۔ مگر یہود میں سے جنہوں نے اس مامور من اللہ کو قبول کر لیا۔ وہ اس کے نام پر عیسائی کہلائے۔ اسی کے مطابق اس زمانہ میں بھی حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں نے یہودیوں کی سیرت اختیار کی۔ اس واسطے اُن کی اصلاح کے لئے ایک مسیح بھیجا۔ وہ کوئی نئی شریعت نہیں لایا بلکہ اسی نبی صاحب شریعت کا خادم اور غلام کہلانیوالا ہے۔ اسے مسلمانوں نے عموماً قبول نہیں کیا۔ پر جنہوں نے اُسے قبول کیا وہ اس کے نام پر احمدی کہلاتے ہیں۔

ابن خزرجو کی دروغ گوئی

دوسرا۔ امر جس پر ہم نوٹس لینا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ابن خزرجو لکھتا ہے۔ کہ جو لوگ مولوی شبلی جیسے باخبروں کو بھی دھوکہ دیتے کو کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم مرزا کو رسول نہیں مانتے بلکہ آنحضرتؐ کو خاتم النبیین عام معنے میں سمجھتے ہیں۔ اس میں ابن خزرجو نے ہماری اس گفتگو کیطرف اشارہ کیا ہے۔ جو لکھنؤ میں ہمارے اور مولوی شبلی صاحب کے درمیان میں ہوئی تھی اور محض افترا پردازی سے اپنے پاس سے یہ لفظ بڑھا دیا۔ کہ ہم مرزا صاحب کو رسول نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ ہم نے اس امر کی تشریح کی تھی کہ ہم کن معنوں میں حضرت مرزا صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے لاہور میں جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ۔

> "اُن لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہرگز عزت نہیں جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور وہ افضل الانبیاء زمین میں مدفون ہے اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی عیسیٰ آوے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہو گیا اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے واسطہ اور فیض سے ہے۔"

اس تقریر کو سن کر اخبار عام میں ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر حضرت نے ایک مضمون اخبار عام میں چھپوایا تھا۔ جس میں سے کچھ اقتباس درج ذیل ہے۔

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا اس کے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اقتدار اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہیں اُمور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک کہ میں دنیا سے گذر جاؤں مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اُس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شوشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔ سو **میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنے تحقیق نہیں ہو سکتے۔"**

یہی بات نبی کے لفظ کے معنوں کے متعلق جو عربی اور عبرانی زبان میں ہے شبلی صاحب کو سمجھائی گئی تھی جس پر آخری اعتراض انہوں نے یہ کیا تھا کہ اس لفظ پر عام مسلمان بھڑک اُٹھتے ہیں۔ تب میں نے عرض کی تھی کہ ہم کوئی اسبات کا خصوصیت سے وعظ نہیں کرتے پھرتے۔ حضرت صاحب نے بھی اس لفظ کو شرائط بیعت میں درج نہیں کیا لیکن جب لوگ خود اس مسئلہ کو چھیڑتے ہیں۔ تو جو حق بات ہے اس کے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جسکی نبوت کو خدا تعالیٰ نے اپنے زبردست نشانوں سے ثابت کر دیا ہے ہم اس کو کہیں کہ وہ نبی نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ جو مسئلہ باوجود صاف ہونے کے لوگوں کی شامت اعمال سے فی زمانہ پیچیدہ بن گیا ہو اس کو قبل اس کی پوری تشریح کے بیان کر دینا عوام کو ایک مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہو کہ شرائط بیعت میں ایسے الفاظ درج نہیں۔ ورنہ جو کچھ حضرت مسیح موعودؑ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا اور انہوں نے فرمایا۔ وہ سب حق اور ہمارا دین اور ایمان ہے اور شرائط بیعت میں داخل ہے۔

ابن خزرجو آپ کیوں چھینپتے ہیں

ابن خزرجو صاحب کا ذکر اخبار میں آگیا ہے۔ تو ہم ان کو یہ بھی عرض کر دینا مناسب جانتے ہیں کہ جناب مولوی میر قاسم علی صاحب اپنے رسالہ احمدی میں جو کچھ آپ کو لکھتے ہیں آپ کو چاہئے کہ آپ صبر سے اُسے برداشت کریں۔ سالہا سال سے آپ اپنے اخبار اہل حدیث میں بدزبانی اور سخت کلامی اور دریدہ دہنی سے جو کچھ بھی آپ کے مونہہ میں آیا برابر کہتے چلے آئے۔ کیونکہ آپنے دیکھا کہ بالمقابل کوئی کلام نہیں کرتا تھا اسواسطے آپ دن بدن بڑھتے گئے۔ اور شیر پنجاب بن گئے۔ آپنے اپنی خوفناک گالیوں سے چار لاکھ احمدیوں کا دل دکھایا ہے۔ اب ایک احمدی نے یہ سوچ کر لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے آپکے حق میں کچھ لکھا جس کا اثر صرف آپکی ذات پر ہے کیونکہ آپکی کوئی جماعت نہیں۔ اہل حدیث کے ایک بڑے حصہ نے بھی خود آپکو گمراہ قرار دیا ہے تو پھر اس ذراسی آواز پر اتنا چھینپنا۔ چلانا۔ رونا پیٹنا اور دہائی دہائی مچانا ٹھیک نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم

اوائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

گناہ کا جرم

(نوٹ)

مجی ڈاکٹر صاحب کا مضمون گناہ کے جرم پر صاحبدلان کے واسطے بہت دلبستگی کا موجب ہے۔ ہم تو مدت سے جانتے ہیں کہ ہمارے مخدوم صرف ظاہری مریضوں کیواسطے نہیں بلکہ روحانی بیماروں کے لئے بھی بشیر ہیں اس مضمون سے ناظرین پر ظاہر ہو جاویگا۔ کہ وہ باطنی اناٹومی کے بھی ماہر ہیں

اڈیٹر۔

جرم (germ) انگریزی میں کہتے ہیں ایک نہایت باریک جاندار کو جو نظروں سے نہاں اس عالم میں موجود ہے اور سوائے خوردبین کے نظر نہیں آتا۔ اس کی لاانتہا اقسام ہیں ان میں سے بہت سی اقسام ایسی ہیں جو امراض جسمانی پیدا کرتی ہیں چنانچہ اسی زمانہ میں ایک ہوا چلی ہے۔ اور ڈاکٹروں کی نئی تحقیقاتوں سے یہ ثابت ہوتا چلا جاتا ہے۔ کہ قریباً قریباً کل امراض کسی نہ کسی جرم سے پیدا ہوتے ہیں بعض معلوم ہو چکے بعض معلوم ہو رہے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ چل رہا ہے اور کوئی زمانہ آتا ہے کہ ساری انگریزی طب کا مدار ہی جرم تھیوری پر ہو جائیگا۔ اب ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عربی میں ایک لفظ ہے۔ جنّ۔ اس کے معنے بھی لغت میں مخفی مخلوق کے ہیں یہ بہت وسیع لفظ ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا جرم بھی اسی جنّ کے مفہوم کے اندر آجاتا ہے۔ یعنی جرم بھی جنّ کی ایک قسم ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ ابی و امی نے ۱۳سو سال پہلے ارشاد فرمایا تھا کہ تپ نجار۔ ملیریا۔ ہیضہ۔ طاعون یہ سب جن سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں جب تحقیقات سے ان امراض کے جرم معلوم ہوئے۔ تو اسلام کی صداقت ظاہر ہوئی کہ فی الواقع جنّ (یعنے جرم) ہی ان امراض کے بواعث تھے ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس زمانہ کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ تمام امراض جسمانی محرکات خارجی سے پیدا ہوتے ہیں یعنے محرک ہمیشہ خارج سے آئے گا لیکن اس محرک کے اثر کو قبول کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس جسم کے اندر کوئی کمزوری موجود ہو۔ ورنہ محرک اثر نہیں کرسکتا۔ مثلاً نمونیا (ذات الصدر) ایک مرض ہے اس کا باعث ایک جرم ہے یہ جرم اکثر موجود ہوتا ہے مگر اثر نہیں کرسکتا پر جب اچانک ایک شخص سخت سردی کھاتا ہے یا گرم سرد ہو جاتا ہے اس سے انسان کے جسم یا پھیپھڑے میں جو کمزوری پیدا ہوتی ہے اس سے اس جرم کو اپنا اثر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور فوراً نمونیا ہو جاتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں سردی سے نمونیا ہو گیا حالانکہ نمونیا کا باعث تو وہ جرم ہے۔ جو خارج میں ایک وجود ہے۔ مگر جب تک خود جسم کے اندر کمزوری پیدا نہ ہوئی۔ یہ جرم اثر نہیں کرسکا۔

یہ بڑی سچی بات ہے کہ جسمانی اور روحانی یا ظاہری اور باطنی عالم میں مشابہت ضرور ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے۔ کہ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان۔ کہ علم دو ہی ہیں جسم کا علم اور دین کا علم۔ تو اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ دونوں میں مشابہت بڑی بھاری ہے۔ اور ہونی بھی چاہئیے کیوں کہ دونوں کا ایک دوسرے سے نہایت شدید تعلق ہے اور ہر ظاہر کے مقابل میں ایک باطن ہے۔ اگر ظاہر کی آنکھ کان ہیں تو باطن کی آنکھ کان بھی موجود ہیں۔ ظاہر کے خط و خال ہیں تو باطن کے بھی علیٰ ہذا القیاس موجود ہیں۔ غرض باطن کو سمجھنے کے لئے ظاہر بطور آئینہ کے ہے۔ جس میں باطن کی جھلک نظر آتی ہے اسی طرح ایک اور مثال عرض کرتا ہوں۔ گناہ کیا ہے۔ ایک روحانی بیماری ہے جس طرح جسم کے قویٰ اگر اپنے اصلی حالت پر چلے چلیں تو حالت صحت ہوتی ہے۔ اگر کوئی عضو یا قوت درست نہ رہے تو وہ بیماری کہلاتی ہے اسی طرح روحانی قویٰ جب تک صحیح حالت میں یعنے جو ان کا مقصد اصلی ہے اس کے لئے کام کرتے رہیں۔ تو وہ ٹھیک ہے اور اس کو صلاحیت کہیں گے اور ایسے شخص کو مرد صالح کہیں گے۔ مگر جب وہ قوت روحانی اپنا کام صحیح نہ کرے یا اپنے مقصد اصلی سے غلط راستہ پر چلے۔ تو اس کو گناہ کہیں گے

اب جس طرح امراض جسمانی کے ڈاکٹروں نے خوردبینوں سے دیکھ کر دنیا کو تبلایا ہے کہ امراض جسمانی کے محرک خارجی وجود ہیں۔ جن کو جرم کہتے ہیں یا عربی میں جنّ کہتے ہیں اسی طرح روحانی ڈاکٹروں نے یعنے انبیاء نے اور سب سے بڑھ کر تمام نبیوں کے سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باطنی آنکھوں سے دیکھ کر دنیا کو تبلایا۔ کہ روحانی بیماریوں کے محرک بھی ایسے مخفی وجود ہیں جو خارج میں موجود ہیں اور جن کو شیطان کہتے ہیں۔ گویا گناہ کا جرم شیطان ہے۔ چنانچہ جس طرح جرم جنّ کی قسم میں داخل ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے بھی اپنے کلام پاک میں وکان من الجنّ فرما کر تبلا دیا کہ شیطان بھی جنّ ہے۔ اور جس طرح جرم جسمانی بیماریوں کی تحریک کرتا ہے اسی طرح شیطان روحانی بیماریوں کی تحریک کرتا ہے کیوں کہ محرک ہمیشہ خارج سے آئے گا یہ ایک مسلمہ اور تحقیق شدہ مسئلہ ہے۔ ہاں جس طرح جب تک جسم کے اپنے اندر کوئی کمزوری موجود نہ ہو۔ جرم اثر نہیں کرسکتا اسی طرح شیطان بھی جب تک انسان کے اندر کوئی روحانی کمزوری نہ ہو کسی شخص پر اثر نہیں کرسکتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا۔ انّ عبادی لیس لک علیہم سلطٰن یعنے میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہ ہوگا یعنے جن کی روحانی حالت صحیح ہوگی اور ان کے اندر کوئی کمزوری نہ ہوگی۔ ان پر شیطان کا کوئی غلبہ نہ ہوگا (کیوں کہ عبد کا مقام نہایت اعلیٰ ہے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ ترجمہ۔ اے نفس اطمینان یافتہ اپنے رب کی طرف لوٹ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی پس میرے بندوں میں داخل ہو اور میرے جنت میں داخل ہو) ان پر شیطان کا کوئی غلبہ نہ ہوگا۔ جس طرح جسمانی طب نے تبلایا کہ جرم کے داخل ہونے سے بچنے کے واسطے اپنے تمام سوراخوں اور زخموں (جن میں منہ، ناک، شرمگاہ، زخم وغیرہ سب داخل ہیں) کی حفاظت کرو روحانی طب نے بھی تبلایا کہ یحفظوا فروجھم۔ یعنے اپنے تمام سوراخوں (جس میں منہ زبان۔ کان۔ ناک۔ آنکھ۔ شرمگاہ وغیرہ سب شامل ہیں) کی حفاظت کرو۔ جس طرح وہاں بتایا گیا کہ بیماروں سے نہ ملو ایسے یہاں بھی بتایا گیا کہ روحانی مریضوں کی صحبت نہ اختیار کرو۔ جس طرح وہاں بتایا کہ ہر قسم کی گندگیوں سے پرہیز کرو ایسے ہی یہاں بتایا گیا کہ والرجز فاھجر یعنی ہر قسم کی گندگی سے پرہیز کرو جس طرح وہاں بتایا کہ صاف رہنا صحت کے لئے مفید ہے یہاں بتایا کہ ان اللہ یحب التوابین و المتطہرین۔ بے شک اللہ پیار کرتا ہے۔ توبہ کرنے والوں اور خوب صاف و پاک لوگوں کو۔ وہاں صحت کے لئے اگر مناسب لباس تجویز کیا گیا تو یہاں روحانی صحت کے لئے لباس تقویٰ تجویز ہوا۔ اگر وہاں غذا کے لئے عمدہ چیزیں تجویز کی گئیں۔ تو یہاں کلوا حلالاً طیباً۔ (یعنی حلال طیب کھاؤ) کے علاوہ قرآن کریم۔ تسبیح۔ تحمید۔ تہلیل تکبیر۔ درود شریف کو غذا قرار دیا۔ اگر وہاں غسل کرنا لازمہ صحت ہے تو یہاں نماز لازمہ صحت ہے۔ حدیثوں میں نماز کو غسل سے ہی تشبیہ دی ہے۔ اگر پاکیزہ ہوا صحت جسمانی کے لئے ضرور تھی۔ تو صحت روحانی کے لئے کونوا مع الصادقین۔ فرمایا یعنے صادقوں کی صحبت (پاکیزہ) اختیار کرو۔ اگر وہاں روشنی جرم کو مار دیتی ہے تو یہاں انوار الٰہیہ شیطان کو ہلاک کر دیتے ہیں اگر آگ تمام قسم کے جرموں کو ہلاک کر دیتی ہے تو یہاں محبت الٰہی کی آگ ہر قسم کے شیاطین کو ہلاک کر دیتی ہے اگر کوئی بیمار ہو جاوے تو جس طرح اس مرض کو اسباب سے مریض کو دور ہٹایا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی امراض میں توبہ کام دیتی ہے جن اسباب سے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ ان سے ہٹ جانا اور خدا کی طرف رجوع کرنا۔ جس طرح امراض جسمانی کے لئے دوائیں استعمال ہوتی ہیں یہاں استغفار ولاحول سے کام لیا جاتا ہے۔ وہاں مسہل دیا جاتا ہے تو یہاں صدقہ دیتا ہے وہاں صحت کی ترقیات کے لئے مقویات دیتے ہیں یہاں عمل صالح سے کام لیا جاتا ہے۔ جس طرح وہاں کچھ احکام ہیں اور کچھ پرہیز ہیں ایسے ہی یہاں کچھ اوامر اور کچھ نواہی ہیں۔ جس طرح جو لوگ علاج نہیں کراتے اور ان کی بیماریاں بڑھ جاتی اور لاعلاج ہو جاتی ہیں وہ بڑے شفاخانوں میں بھیجدئے جاتے ہیں۔ پھر اس پر طرح طرح کے عمل جراحی اور بعض اعضاء چیرے اور جلائے جاتے ہیں اسی طرح جب روحانی مریض علاج نہیں کراتے اور حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ تو وہ بھی ایک بڑے شفاخانے میں جس کا نام جہنم ہے بھیجدئے جاتے ہیں اور وہاں طرح طرح سے جلانے وغیرہ سے ان کا علاج ہوتا ہے کیونکہ شیطان کا آخری علاج جلانا ہے۔ کافر کا شیطان جہنم میں جل کر ہلاک ہوتا ہے۔ مگر مومن کا شیطان محبت الٰہی کی آگ میں جل کر ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض کہاں تک بیان کیا جائے ایسی عجیب و غریب مشابہت ہے کہ تعجب ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان نئی روشنی کے لوگوں کی ہٹ دھرمی اور تعصب پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ بیماریوں کے لئے تو خارجی مخفی مخلوق تحریک پیدا کرنے کے لئے ضرور مانیں مگر روحانی امراض کی تحریک کے لئے خارجی وجود ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ ایک ڈاکٹر کی عینک لگی ہوئی آنکھ ایک خوردبین کے شیشہ میں خاک دھول کچھ بھی دیکھ لے۔ وہ سب سچ اور بجا مگر ایک نبی کی چشم حق بین کیسی ہی سچی باتیں کیوں نہ دیکھے وہ نادرست۔ ایک ڈاکٹر کی محدود دکھ بڑی کی محدود عقل جو کچھ بھی اُٹکل گھڑیاں کرے وہ وحی آسمانی ہے۔ مگر ایک نبی کی سچی وحی جو اپنے اندر سچا علم رکھتی ہے وہ ناقابل تسلیم۔ اگر یہ کہا جاوے کہ اس پر دلائل بھی ہیں تو عرض یہ ہے کہ وہی لائل اسکے

بھی موجود ہیں - صرف منصف مزاج قلب چاہیئے۔

گناہ کے جرم کو نہ ماننے کا نتیجہ یہ ہُوا - کہ اس زمانہ میں اس کی خوب چڑھ مچی - چنانچہ دہریت اور فسق و فجور کی ایسی وبا پھیلی ہو کہ "الامان الحفیظ" - سل کے مرض کی طرح بس اندر ہی اندر کھا جاتی ہے - ہزیعو سے زاموسطے - آخر اس وبا کے دور کرنے کے لئے بھی خدا نے اپنی رحیمی و کریمی کو کام فرما کر ایک ڈاکٹر بھیجا - جس نے آکر قادیان میں شفا خانہ کھولا اور وہی مجرب نسخہ جو اس کے اُستاد حاذق سارے روحانی ڈاکٹروں کے سرتاج نے ۱۳۰۰ برس پہلے استعمال کر کے ایک عالم کو شفا دی تھی وہی نسخہ اس نے بھی استعمال کیا یعنے قرآن کریم - مگر اکثر مریض اپنی جان سے کچھ ایسے بیزار تھے - کہ لگے ڈاکٹر صاحب کی ہی مخالفت کرنے اور کہنے لگے کہ ہمیں زہر دیا جاتا ہے دوا بھی کڑوی نہ تھی - بلکہ شہد کی طرح میٹھی تھی - مگر کیا کیا جاوے کہ بیماروں کے منہ کا ذائقہ ہی بگڑ گیا تھا - میٹھا بھی کڑوا معلوم ہونے لگا - انا للہ وانا الیہ راجعون - بیماری سے کچھ مزاج بھی چڑچڑا ہو گیا - اخلاق بھی پست ہو گئے - یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر نے تو ہتیرا کہا کہ میں سرکاری نوکر ہوں - تمہارے لئے ہی مقرر ہوا ہوں کوئی معاوضہ فیس وغیرہ نہیں مانگتا - مگر بیماروں نے ایک نہ سنی وہ بھی کہے گئے - کہ ہم نہیں پیتے کڑوی ہے - کچھ طاعون نے ڈرا ڈرا کر پلائی - مگر آخر کار کہاں تک - کوئی زبردستی تو ہے نہیں یہاں تو من چلے کا سودا ہے ڈاکٹر تو چلا گیا - مگر اپنا جانشین چھوڑ گیا - جو ظاہری و باطنی دونوں طرح علاج کرتا ہے اور بہت سے کارندے بھی ہیں مگر بیماروں کی ہٹ تو اب تک ویسی ہی چلی جاتی ہے - دیکھیئے کیا نتیجہ ہوتا ہے - ہم تو اب بھی یاروں کو صلاح دیتے ہیں کہ دیکھو یہ وقت ہے - ہاتھ سے نہ جانے پائے - ورنہ پیچھے پچھتاؤ گے ؎

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی - شفا بینی - غرض دار الامان بینی

راقم - عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ -

ناصر کی نصرت کرو

خواہ تم جاگو نہ جاگو میں جگا دونگا تمہیں - تم سنو نہ سنو میں تو سنا دونگا تمہیں - اے میرے پیارے

احمدی احباب یہ تو ناممکن ہے کہ کسی ایک شخص کی بات کل زمانہ مان لے مگر میرا تمہارا ایسا رشتہ ہے - کہ میری التجا، تمہیں منظور فرمانی ہی مناسب ہے - خصوصاً ایسی عرض جسمیں سراسر تمہاری بھلائی ہے - قادیان کے اصحاب صفہ جن کا ذکر حضرت صاحب کے الہام میں ہے اور جن کے لئے فرشتہ روٹی لایا تھا - جو لنگر خانہ میں کھاتے ہیں مگر جو ان میں سے عیال والے ہیں وہ بے در و بے گھر ہونے کے سبب سخت تکلیف پا رہے ہیں ان کے مکانوں کے لئے حضرت نواب محمد علیخان صاحب نے ایک قطعہ زمین عطا فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک گھر بنوا دینے کا وعدہ فرمایا ہے - جسمیں سے ایک سو روپیہ پیشگی بھی عنایت فرما دیا ہے - اس زمین میں ۲۲ گھر طیار ہوں گے - اور ہر ایک گھر پر تین سو روپیہ اندازاً خرچ آئیگا اس حساب سے کل چھ ہزار تین سو روپے کیقدر درکار ہے - سب دوست توجہ فرماویں - تو کچھ مشکل نہیں ہے - ایک شاعر کہتا ہے -

دو دل یک شود بشکند کوہ را پراگندگی آرد انبوہ را

تم تو ماشاء اللہ ہزاروں لاکھوں ہو - اگر متفقہ کوشش کرو - تو ایک دن میں یہ روپیہ بہم پہونچا سکتے ہو - خصوصاً بعض احباب ایسے بھی ہیں کہ جنھوں نے ہنوز کچھ چندہ عطا نہیں فرمایا بعض بفضل خدا متمول بھی ہیں جیسے کہ ہمارے حضرت صاحب کے بڑے مخلص شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر ہیں - اگر چاہیں تو ایک مکان بہ آسانی بنوا سکتے ہیں اور حیدر آباد کے محمد رضوی صاحب سیالکوٹ کے چودہری نصر اللہ خان صاحب - شیخ محمد حسین صاحب و برادران منیجر کاٹن ملز لائل پور و سرگودہ و محمد حسین خان صاحب افسر انہار ریاست خیرپور و ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن احمدیہ بلڈنگ لاہور - اسماعیل آدم صاحب سوداگر چھتری بمبئی - میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور وارث میاں سلطان صاحب ٹھیکیدار - غلام محمد صاحب رئیس لاہور - اور بھی کئی صاحب ہیں جن کا حال اللہ تعالے کو معلوم ہے - مجھے مفصل معلوم نہیں - چند آدمی حضرت خلیفۃ المسیح کی طرح ایک ایک گھر بنوا دیں - دوسرے حسب حیثیت نصف یا چوتھا حصہ مکان کا بنوا دیں -

اور جو ان سے بھی کم مالدار ہیں وہ آٹھواں حصہ سولھواں حصہ بنوا دیں - لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا - جو اور بھی کم استطاعت ہیں - وہ دس پانچ ہی عنایت فرما کر ممنون کریں اور جو غریب ہیں - وہ بھی کچھ نہ کچھ دے کر ثواب حاصل کریں غرضیکہ قطرہ قطرہ ہے شود دریا کو مدنظر رکھکر تھوڑا تھوڑا اس کار خیر میں دیں اور اللہ تعالےٰ سے اس کے فضل کے امیدوار رہیں - کیونکہ اللہ تعالےٰ نیتوں کو دیکھتا ہے - لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم متقی بننے کے لئے جیسے نماز پڑھنے کی ضرورت ہے - اسی طرح حسب حیثیت کچھ لِلّٰہ فی اللہ غربا پر خرچ کرنے کی بھی ضرورت ہے - جن کے نام اوپر لکھے گئے ہیں ان میں سے بہت سے احباب نے مجھے چندہ وقتاً فوقتاً دیا بھی ہے اور آیندہ ان کی مہربانی کی اُمید ہے کہ اور بھی ضعفاء قادیان کے لئے عطا فرماویں گے - کسی نے کیا خوب مصرعہ کہا ہے - ع

نام ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے -

لیکن ہماری جماعت کے لائق یوں ہے - ع

اجر ہو آپ کو اور کام ہمارا ہو جائے - عزاء

گئو رکھشا

اس کتاب میں بدلائل ثابت کیا گیا ہے - کہ گئو رکھشا کے متعلق آریاؤں کا شور و غوغا بے فائدہ ہے - جب کہ خود دیانند سرستی صاحب اپنی ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء میں ویدوں کے اس حکم کو لکھ چکے ہیں کہ ہوم کی مذہبی رسم میں گائے - گھوڑے وغیرہ کا گوشت استعمال کرنا فرض ہے - ۱۸۷۵ء کے نسخہ کو منسوخ شدہ جو آریہ صاحبان کہتے ہیں اس کے جواب بھی مدلل دئے گئے ہیں رسالہ دلچسپ ہے - قیمت صرف ۴ ہے اور سکھ بک ایجنسی صدر پشاور سے ملسکتا ہے - اس رسالہ میں ایک کمزوری دکھائی گئی ہے کہ وید پڑھت بر ہما مرے چار دل وید کہانی کے الفاظ جو سوامی دیانند نے جناب باوا نانک صاحب کیطرف منسوب کر کے باوا صاحب موصوف کو اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں بے نقط سنائی ہیں - ان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ فقرات دراصل باوا صاحب کے نہیں ہیں - ہم کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ دیانند کو بہت کچھ اناپ شناپ لکھنے کی عادت تھی مگر جب کہ وید دراصل ایسے ہی ہیں جیسے کہ اس فقرے سے ظاہر ہیں تو باوا صاحب موصوف جیسے راستباز اور حق شناس انسان کے موٹھ سے اس کلمہ کا نکلنا کوئی تعجب کا مقام نہیں - یہ کتاب دفتر بدر میں نہیں فروخت ہوتی جو صاحب چاہیں مذکورہ بالا پتہ سے منگوا لیں -

---

حضرت عیسیٰ قبر میں

ہمارے علاقہ میں جب کوئی مر جائے تو گورستان میں اسقاطی مُلاں اکثر لوگوں کو وعظ سنایا کرتے ہیں -

اگلے دن ایک حافظ صاحب موضع للہ کے ہمارے برخلاف فرما رہے تھے کہ آج کل جو مرزائیوں کا ایک نیا فرقہ ظاہر ہوا اس نے حضرت عیسیٰ کی بڑی ہتک کی تمام اُمت محمدیہ کا اجماع ہے کہ حضرت عیسےٰ خاکی جسم کے ساتھ آسمان میں زندہ ہے مگر یہ لوگ اس کو قبر میں سمجھتے ہیں - حافظ صاحب اور ان کے دوسرے ہم مشربوں کی خاطر میں شیخ الاسلام شرح بخاری سے اس بحث کو کہ حضرت عیسےٰ اور دوسرے انبیاء کہاں زندہ ہیں آیا یا قبروں میں - نقل کر کے عرض کرتا ہوں - کہ آپ کے بزرگ مدت ہوئی اس ہتک کے مرتکب ہو چکے - مرزائیوں کا اس میں کیا قصور سُنئے بخاری کی اس حدیث بینما انا نائم اطوف بالکعبۃ کے نیچے شارح شیخ الاسلام لکھتا ہے "در جمع نمودہ بیہقی کتابے در حیات انبیاء در قبور" اس کے ثبوت میں حدیث ذیل کو پیش کرتا ہے "در صحیح مسلم از انس مرفوعاً - گذشتم بموسےٰ شب اسریٰ نزد کثیب احمر کہ آں جا قبر موسےٰ است و حالاں کہ وے ایستادہ نماز مے گذارد در قبر خود و از ابی ہریرہ ہمچناں در قصہ اسریٰ کہ از اں جملہ این است و دیدم خود را در جماعت از انبیاء پس ناگاہ موسےٰ ایستادہ نماز مے گذارد ...... و ناگاہ عیسےٰ بن مریم ایستادہ نماز مے گذارد ...... و ناگاہ ابراہیم ایستادہ نماز مے گذارد ...... پس امام شدم آن جماعت را" بیہقی نے اس حدیث سے حیات انبیاء کو قبروں میں ثابت کیا - جن میں حضرت عیسےٰ بھی شامل ہیں بقول حافظ صاحب یہ بھی مرزائیوں کی طرح حضرت عیسیٰ کی ہتک کرنے والے ٹھہرے اور جس نماز میں یہ انبیاء مشغول ہیں اس سے بموجب روائت محمد بن عبدالرحمان وایشان نماز مے گذارند پیش خدا تا آں کہ نفخ کردہ شود در صور - (ش صہ ۱۴۵) حضرت عیسیٰ فارغ ہو کر دنیا میں بھی نہیں آسکتا اس طرح دو ہتکیں جمع ہو گئیں ایک قبر میں ہونا دوسرا نفخ صور دنیا میں واپس نہ آنا - پھر آگے شارح م شیخ علاء الدین قونوی کا قول نقل کرتا ہے - "شیخ علاء الدین قونوی کہ از علماء شافعیہ از ارباب تصوف است مے گوید کہ اعتقاد حیات انبیاء در قبور بوجود ایشان در وے ہر وجہے کہ پیش از وفات ثابت بود و استمرار و استقرار ایشان در قبور ہم بریں وجہ از مسائل فروع نیست کہ در وے بدلائل قطعیہ غیر قطعیہ اکتفا تواں کرد - بمشاہدہ عیانی ثابت شدہ کہ حیاتے کہ ایشان را پیش از وفات بود زوال پذیرفتہ ...... باآں کہ اعتقاد داریم بحیات ایشاں نزد پروردگار جل جلالہ بحیاتے کہ اشرف و اکمل است این حیات متعارف و اعتقاد داریم

کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارفیق اعلیٰ است بسموات اعلیٰ نزد سدرة المنتہیٰ عندہا جنت المأوےٰ واین حالت افضل واکمل است ازین کہ در قبر مقیم بود۔ در حدیث آمدہ کہ انبیاء را بعد از چہل روز در زمین نہ گذارند وایشان نماز مے کنند پیش پروردگار خود تا نفخ صور در حدیث دیگر آمدہ کہ من گرامی ترم نزد پروردگار خود ازان کہ مرا بعد از سہ روز مراد در قبر بگذارد پس ظاہر شد۔ کہ قطع بہ اقامت انبیاء علیہم السلام بہ این حیات در قبور واستمرار ایشان در وے ...... متعذر است وصلوٰة موسےٰ در قبر دلالت ندارد بر استمرار اقامت او در وے کیف وحالان کہ در صحیح حدیث آمدہ کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم او را وانبیاء دیگر را صلوٰة اللہ علیہم اجمعین در سموات ملاقات کردہ پس توفیق آن بود۔ کہ باوجود قرار ایشان بر سموات گاہے انتقال بجائے دیگر از موضع قبر وغیرہ نیز کنند انتہیٰ"۔ اس قول کی پھر یون تردید کی گئی ہے۔ "وآنچہ در تطبیق صلوٰة موسےٰ علیہ السلام در قبر ودرویت سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در آسمان گفتہ کہ انبیاء علیہم السلام باوجود قرار ایشان بر سموات گاہے بر قبور نیز نزول وانتقال مے کنند کسے کہ قائل استمرار ایشان است در قبر برعکس آن مے رود ومے گوید کہ باوجود قرار ایشان در قبر در بعضے احیان نقودت نقودی کہ در عالم ایشان را دادہ اند۔ عروج وانتقال بسموات نیز نمانند یا گوید کہ مراد دیدن آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر ایشان را در قبور در حالت مرور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم از سموات بتقریبیکہ ذکر یافتہ است یعنے قولہ فی السماء السادسة حال مثلاً از فاعل باشد ومفعول پس استقرار در آسمان صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد نہ انبیاء"

قائلین حیات مسیح ومدعیان اجماع ذرہ اس تقریر کو پڑھیں خود ان کے ہم مذہب شارحین اور بزرگان دین نے صاف لکھدیا۔ کہ معراج کی رات کو جس قدر انبیاء آپ نے دیکھے۔ کیا ابراہیم کیا موسےٰ کیا یحییٰ کیا عیسےٰ وہ سب کے سب قبرون مین تھے ان میں سے ایک بھی آسمان پر نہیں رہتا۔ پھر اگر مرزائیوں نے حضرت عیسیٰ کو قبر میں اتارا ہے تو کیوں اس پر اس قدر شور وکوکار ہے۔ جب مسیح کو قبر مین سونپنا اس کی ہتک اور کسر شان ہے۔ تو پھر جملہ انبیاء کا مستقر قبور ماننا کیون موجب ثواب اور باعث ایمان ہے۔ کرمداد از دوالسیال ضلع جہلم

معماروں اور راجوں کی ضرورت

ڈیرہ غازی خان مین مسجد احمدیہ کے بنانے کے واسطے راج مطلوب ہین جو کہ محنت اور دیانت سے کام کرین کیا اپنے احمدی معمار اور راج بالخصوص بھیرہ کے بھائی ہم خرما وہم ثواب کے لینے کے خواہشمند نہیں ہین۔ آمد ورفت کا کرایہ مل جاوے گا۔ مزدوری معقول اور اُمید ہے کہ کچھ اور بھی فائدہ رہے۔ خط وکتابت بنام منشی نذر محمد صاحب محرر جرنیل دفتر ضلع ڈیرہ غازیخان ہونی چاہیئے۔

کیا اخلاص ہے

قاضی محمد عالم صاحب لکھتے ہین ہمارے مفتی جی دل چاہتا ہے۔ کہ مال وجان اور اولاد تک اسلام کی پاک خدمت مین لگ جاوے۔

مُبارک

یہ نہائت خوشی سے خبر شائع کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمارے دوست شیخ نور احمد صاحب احمدی وکیل ایبٹ آباد کو دوسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ پہلے کا نام عزیز احمد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود ع نے رکھا تھا۔ اس مولود مسعود کا نام حضرة خلیفة المسیح ع نے محمد احمد رکھا ہے اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت وعافیت کے ساتھ اور نیکی وتقوےٰ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے اور دینی دنیوی حسنات سے متمتع کرے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس دُعا پر آمین کہین۔

وسعت اِسلام کی بشارت

مخدومی حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کا ایک رویائے صادقہ حضرت خلیفة المسیح کی خدمت مین پیش ہُوا۔

"اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک ہفتہ ہوا ہے کہ آپ کی مجلس پاک کا نقشہ نہایت ہی شاندار منظر مین جو بہت ہی دلچسپ اور روح پرور تھا۔ دکھلایا۔ اپنی مسجد مین جو اس عاجز کے رہائشی مکان کی دیوار بدیوار ہے یہ مین نظر آیا ہے۔ کہ مسجد اپنی وسعت مین اُمید سے بڑھ کر وسیع ہے اور ایسا یقین دلایا گیا ہے۔ کہ حضور خلیفة المسیح کی سکونت بھی یہان ہے۔ مسجد کی مغربی طرف آپ کے رہائش کا مکان ہے۔ محراب مسجد جو نہائت کشادہ ہے اس مین نہایت نفاست سے کپڑے مکلف لٹکتے ہین آپ محراب سے ذرا آگے ہو کر ان کے نیچے کتاب ہاتھ مین لے کر درس دے رہے ہین حلقہ نشین درس سے فیضیاب ہو رہے ہین۔ یہ عاجز بھی مسجد مین بیٹھا ہے اور ایک بزرگ سے مصافحہ کر رہا ہے۔ مین تعجب کرتا ہون کہ چھوٹی سی مسجد کس قدر وسیع ہوگئی ہے اور کیسی شان پر ہے یہ ایسا دلکش سمان تھا کہ بھولتا نہین اور طبیعت مین سرور پیدا ہوتا ہے اس سے مین نے سمجھا ہے۔ کہ حضور کی شان بہت بڑی ہے اور پھر پوری صحت پر بحال ہو کر باب فیض کھل جائیگا۔ عاجز کی یاد دلا دین اور سلام مسنونہ عرض کر دین۔

خواجہ صاحب کو جزائے خیر

برادر ماسٹر رکن الدین صاحب گوجرانوالہ سے لکھتے ہین جب صبح ہر روز بھائی احمد دین صاحب درس قرآن شریف دیتے ہین اور ہفتہ مین یا دوسرے ہفتہ مین ایک دفعہ حضرت خواجہ صاحب کا نیاز حاصل ہو کر احباب ان کے نفوس قدسیہ سے بھی فیضیاب ہو جاتے ہین اور ہمین ہمیشہ نصائح فرماتے رہتے ہین۔ خاص کر ان کا ارشاد آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ جماعت مین کہین اختلاف نہ ہونے پائے۔ اختلاف ہی زوال کی جڑ ہے۔ حضرت مسیح موعود ع کے خلیفہ کے ارشاد کی جو آپ نے جلسہ سالانہ قادیان مین فرمایا تھا۔ ایسی تفسیر فرمائی کہ بس اختلاف اور بدظنی کی بیخ و بنیاد ہماری جماعت سے اکھیڑ ڈالی۔ اللہ تعالیٰ خواجہ صاحب کے ساتھ ہر وقت اپنا فضل شامل حال رکھے۔ والسلام

نیازمند۔ رکن الدین مدرس
گورنمنٹ ہائی سکول۔ گوجرانوالہ

پُرانے مُلّاں

چکڑالے کے مُلّاں تو ہمارے ناظرین نے سُنے ہی ہیں ایک چاوے کے بھی مُلّاں ہین جو بھیرہ ضلع شاہ پور مین تشریف فرما ہین۔ جامع مسجد مین گاہے وعظ کرنے کا موقعہ انہین دے دیا جاتا ہے۔ بھیرہ مین ایک شیخ نومسلم گئے تھے۔ ان کے منصفانہ کلام کی مُلّاں صاحب برداشت نہ کرسکے۔ لگے ان پر فتوے لگانے کہ وہابی ہے۔ نیچری ہے مرزائی ہے مگر شیخصاحب قرآن شریف کے مُعارف ایسے عمدہ بیان کرتے تھے کہ مُلّاں صاحب کے پچاس سالہ وعظ مین بھی کسی نے نہ سُنے ہون اس واسطے کلام پاک کے عاشقون نے شیخ صاحب کا وعظ کرا ہی کرایا۔ مُلّاں صاحب نے غصہ مین آکر ممبر کو غسل دلوایا کہ ناپاک ہوگیا ہے۔ مگر ممبر مین تو مسجد مین گڑا ہوا ہے۔ غالباً اس کے پانی نے ساری مسجد کو ہی ناپاک کر دیا ہوگا۔ خدا رحم کرے ان لوگون کی حالت پر۔ نومسلمون کے واسطے ٹھوکر کا موجب بنتے ہین کسی کو مسلمان تو بنا نہین سکتے۔ جو بن گیا اس کو بھی کافر بنانے کی سعی مین ہین ان کے خزانہ مین اسلام تو رہا نہین کفر کی مُہرین بہت ہین وہی سب پر لگاتے پھرتے ہین ایسا ہی وہان ایک اور واعظ بھی ہین ان کے حالات بھی عجیب سننے مین آئے ہین۔ تعجب تو اُن پر ہے جو ایسوں کو اپنا امام بنا کر اپنی نمازین خراب کر لیتے ہیں کیا انھین مُونھوں کو سامنے کرکے احمدیوں کو کہا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی امامت در نماز قبول کرین۔

بیعت

میاں شرف الدین ولد نور الدین صاحب پٹواری سکنہ شہر نچہ درخواست کرتے ہین کہ ان کی درخواست بیعت کو درج اخبار بھی کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔

کسی گاؤں مین رہائش کی ضرورت

ایک صاحب مولفة القلوب۔ جو علم حکمت سے واقف ہیں اور بچوّں کو تعلیم دے سکتے ہین۔ پنجاب کے کسی گاؤن مین اپنی رہائش رکھنا چاہتے ہین۔ خط وکتابت بنام رضا معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو۔

اعلان

ان بھائیون کے واسطے جو گوجرہ کے متصل کسی گاؤن مین اسٹیشن ہا کے پکا آنہ۔ جانی ڈالا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چیٹیانہ۔ شور کوٹ۔ مخدوم پور۔ عبد الحکیم وغیرہ کے نزدیک دیہات مین جا گزین ہین۔ ہمارے ساتھ یعنے انجمن گوجرہ کے ساتھ شامل ہون اس کے لئے خط وکتابت ڈاکٹر جلال الدین صاحب پرویٹ پریکٹشنر گوجرہ کے نام کرین۔ جو کہ اس انجمن کے پریذیڈنٹ ہین اور اپنا پورا پتہ تحریر کرین۔ ایک رشید سکرٹری انجمن احمدیہ۔ گوجرہ۔ ضلع لائل پور

جواب الہامات مرزا

ناظرین بدر کو اطلاع ہو کہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ فروری سنہ ۱۱ء میں الہامات مرزا کا ایک جواب چھپ گیا ہے جو کہ مدت ہوئی قاضی اکمل صاحب نے لکھا تھا۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ ۳ ؍ فی پرچہ کے حساب بھیجکر مینجر تشحیذ الاذہان قادیان سے منگوالین۔

اطلاع

شیخ نور احمد سکنہ کھارا اطلاع دیتے ہین کہ بہ تقریب میلہ بساکھی منڈی اسپان امرتسر پر دلالی کا لائسنس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

عذاب آلہی سے بچو!

ناظرین! اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام مین فرماتا ہے۔ کہ من اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہٖ ومن ضل فانما یضل علیھا ط ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ یعنی جس نے ہدایت پائی۔ پس جو وہ ہدایت پاتا ہے اسی کی اپنی جان کے لئے ہے۔ اور جو گمراہ ہوا پس جو اس نے گمراہی کی اسی کے لئے ہے اور یہ کہ کوئی اٹھانیوالا کسی دوسرے کا بوجھ نہین اُٹھا سکتا اور یہ کہ ہم عذاب نہین کیا کرتے مگر پہلے اس کے اپنے رسُول بھیج لیتے ہین پس موجودہ زمانہ کی تباہیون اور ہلاکتون کو دیکھ کر کیا یہ ثابت نہین ہوتا کہ اس زمانہ مین بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور ضرور آیا ہے۔ ہندوستان ہی نہین ساری دنیا پر تباہی آرہی ہے۔ اور عذاب پر عذاب پہونچ رہا ہے کبھی زلزلہ ہے تو کبھی طاعون اور کبھی ہیضہ ہے۔ تو کبھی سیلاب۔ نئی نئی وضع کی بیماریان پیدا ہو رہی ہین اور مختلف طریقون سے نوع انسان ہلاک ہو رہی ہے۔ ہندوستان مین تو خصوصاً زلزلہ اور سیلاب کے علاوہ طاعون نے ہلاکت کا دروازہ ایسا وسیع کر دیا ہے کہ گاؤن کے گاؤن اور قصبے کے قصبے تباہ اور برباد ہو گئے ہین۔ ہر سال پانچ سات لاکھ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ آدمی اس قہر آلہی کی نذر ہو جاتے ہین اب تک لاکھون عورتین بیوہ اور لاکھون بچے یتیم ہو چکے ہین اور ابھی یہ بیماری ختم ہوتی نظر نہین آتی بلکہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی بڑی تیزی سے اپنا کام کر رہی ہے اور ہر ہفتہ بیس ہزار سے زیادہ آدمی اس کی وجہ سے مرتے ہین پس کیا کوئی دردمند دل ایسا نہین جو اس کے سبب کو دریافت کرے اور کیا کوئی سعید روح نہین جو اسکی وجہ معلوم کرے آخر وجہ کیا ہے کہ دنیا پر عذاب کا دروازہ کھولا گیا ہے اور یک لخت ہلاکت کے اژدہا نے اپنا منہ پھاڑ کر ہزارون لاکھون انسانون کو نگلنا شروع کر دیا ہے لوگون کی عقلون کو کیا ہوا کہ وہ اس آیت پر غور نہین کرتے اور دنیا مین اس مامور اور مجدد کو تلاش نہین کرتے کہ جس کے انکار کی وجہ سے اس قدر ہلاکت دنیا پر آرہی ہے۔ ابھی طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے براہین احمدیہ مین شائع کر دیا تھا کہ دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نکیا پر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دے گا اور یہ بھی کہ الامراض تشاع والنفوس تضاع۔ یہ وہ وقت تھا کہ دنیا آرام سے زندگی بسر کر رہی تھی اور کوئی نہ جانتا تھا کہ عنقریب ہلاکت کا بازار اس قدر گرم ہونیوالا ہے لیکن جونہی کہ اس مامور من اللہ کا انکار شروع ہوا اور لوگون نے آپ کی مخالفت کی کہ آسمان کانپ اُٹھا اور خدا نے اپنے قہری نشان دکھانے شروع کئے طاعون آیا قحط پڑے زلزلے آئے طوفان آئے۔ غرض کہ بیسیون قسم کی بیماریون نے دنیا کو گھیر لیا آپنے پہلے ہی سے پیشگوئی کر دی تھی کہ ان عذابون سے میری جماعت نسبتاً محفوظ رہے گی۔ چنانچہ اس وقت تک سوائے چند ایک کیس کے اس جماعت مین بالکل امن رہا ہے پس کیون لوگ اپنی جانون پر رحم نہین کرتے اور اس صدی کے مجدد کو قبول نہین کرتے کیا وجہ ہے کہ پہلے زمانہ مین تو اللہ تعالیٰ لوگون کی گمراہی کے وقت مامور بھیجتا تھا لیکن اب نہین بھیجتا کیا اللہ تعالےٰ کا رسُول اللہ سے وعدہ نہ تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کرین گے۔ پھر اس صدی کے سر پر کیون کوئی مجدد نہ آیا۔ آیا اور ضرور آیا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا نے اس کے لئے اپنی چمک دکھلائی اور اپنی قہر کی تلوار کھینچ کر دنیا پر حملہ کیا اور اس کے مخالفین کو تباہ اور برباد کیا اور جب تک لوگ اس کی سچائی کا اقرار نہ کرین گے اور طرح طرح کے گندون اور فسق و فجور کو جوان مین پڑے ہین ترک نہ کرین گے تو خدا کے قہر کی کھچی تلوار برابر ان کو ہلاک کئے چلی جائیگی۔ خدا تعالیٰ بڑا غیور ہے وہ کب برداشت کر سکتا ہے کہ اس کے مامور کا انکار کیا جاوے دنیاوی گورنمنٹین اپنے وزیرون اور سفیرون کی ہتک برداشت نہین کر سکتین تو اللہ تعالےٰ اپنے مامورین کی ہتک کیون کر گوارا کرے پس اے میرے دوستو! مین آپ لوگون کی خیر خواہی کے طور پر آپ کو متوجہ کرتا ہون کہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنے بال بچون پر رحم کرو اور ملک کو اس تباہی اور ہلاکت سے بچاؤ کیون ایک مامور من اللہ کی مخالفت کر کے اپنے ساتھ اپنے رشتہ دارون اور عزیزون کو بھی ہلاک کرتے ہو طاعون ملک مین بڑھ رہی ہے اور کون جانتا ہے کہ کس کس کی موت اب کے سال مقدر ہے پس پیشتر اس کے کہ موت توبہ کا دروازہ بند کر دے خدا کے مامور کے سایہ کے نیچے آ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ کو ڈھونڈو اور ضد اور ہٹ کو چھوڑ دو دیکھو آسمان نے رمضان کے مہینہ مین بموجب حدیث صحیحہ سُورج کو گرہن لگا کر مسیح کی آمد پر دلالت کر دی اور زمین پر طاعون اور زلزلون نے اس کی سچائی پر مہر لگا دی پھر بے فائدہ کیون دیر لگاتے ہو اور حق سے کیون منہ موڑتے ہو یاد رکھو کہ اگر اس مامور من اللہ کا دعویٰ تم لوگون نے خلوص دل سے نہ پرکھا۔ تو تمہارے عزیز و اقربا کی گمراہی کا گناہ بھی تمہارے ہی سر ہوگا۔ ہم نے پکار پکار کر سنا دیا اور آسمان اور زمین نے ہماری تائید کی کہ اس زمانہ کا مجدد اور مسیح و مہدی آگیا اور خدا نے اس کے لئے ہزارون نشان دکھلائے پس اگر اب بھی تم توجہ نہین کرو گے اور ٹھنڈے دل سے اس کی دعاوی پر غور نہین کرو گے تو قیامت کے دن خدائے واحد لاشریک کے حضور مین جوابدہی کرنی پڑیگی اور اس وقت ٹھٹھے اور ہنسی سے کام نہین چلیگا بلکہ اس بات کا جواب دینا ہوگا۔ کہ جب احادیث مین بتائی ہوئی کل نشانیان پوری ہو گئین اور اس کے ہاتھ پر خدا نے ہزارون نشان دکھلائے تو کیا سبب کہ تم نے ایک مامور کے دعاوی پر غور تک بھی نہین کیا اور اس کی باتون کو ٹھٹھے اور ہنسی مین اڑا دیا اور ہم تو عرض کر دینگے کہ آلہی ہم نے ہر طرح سے حق کی شناخت کے لئے انکو بلایا مگر انہون نے ہماری ایک نہ سنی ابھی وقت ہے توبہ کرو اور شستی نہ کرو اگر تم کو کچھ شکوک ہون وہ ہم سے دریافت کرو اور خدا کے حضور مین دعا کرو کہ آلہی اگر مرزا غلام احمدؐ قادیانی واقعی سچا اور تیری طرف سے مامور ہے تو ہم کو اس کی شناخت عطا کر۔ آمین یا رب العالمین۔

مین پھر بڑی عاجزی سے التجا کرتا ہون کہ طاعون بڑے زور سے بڑھ رہی ہے للہ سستی کو چھوڑ دو اور خدا کے مامور کو قبول کرو اور اپنے بال بچون کے حالون پر رحم کرو۔ خدا تعالےٰ کے قہر کا مقابلہ کرنا اچھا نہین ہوتا انسان کی کیا بساط ہے کہ اس کے حکم کے مقابل مین دم بھی مارے پس بہتر ہے کہ اس کے حکم آگے سر جھکا دو۔ اور تقویٰ اور طہارت سے کام لو تا خدا تم پر رحم کرے غفلتون اور سستیون کو ترک کرو تا کہ اللہ تم کو اپنی پناہ مین کر لے ضد اور ہٹ کو چھوڑ دو تا سلامت رہو۔ وما علینا الا البلاغ

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خاکسار میرزا محمود احمدؐ۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

صاحبزادہ صاحب نے یہ اشتہار علیحدہ چھپوائے ہین جس قدر کسی صاحب کو مطلوب ہون۔ محصولڈاک بھیجکر منگوا لے۔ (بدر)

بنارس جماعت احمدیہ بنارس نے تجویز کی ہے کہ ایسٹر کی تعطیلات مین وہان ایک جلسہ احمدیہ ہو۔ حضرۃ خواجہ صاحب کو بلایا ہے۔ غالباً یہان سے بھی کچھ دوست جائینگے

وی پی جن صاحبان نے قیمت اخبار بدر نہین دی ان کے نام ہر مئی کا پرچہ وی پی ہوگا ایک ماہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے +

ایک خط بخدمت اڈیٹر صاحب الحکم

جناب خواجہ صاحب نے ایک خط اڈیٹر صاحب الحکم کو لکھا ہے جس کی ایک نقل انہون نے درج اخبار بدر کرنے کے واسطے ارسال فرمائی ہے۔ لاہور کی جماعت جو بارہ وفات کا جلسہ ہر سال کیا کرتی تھی اس کو اڈیٹر صاحب الحکم نے بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے اور خواجہ صاحب لکھتے ہین کہ ہم نے وہی کیا ہے اور کچھ نہین کیا۔ لہٰذا میرے خیال مین بات صاف ہوگئی ہے اور اس معاملہ مین کوئی اختلاف نہین۔ دراصل اس جلسہ کے عید میلاد کے دن ہی ہونے اور اسی مقام پر ہونے سے جہان عید میلاد ہوئی۔ بعض غلط فہمیان پیدا گئین۔ جو دور ہو گئین۔ فالحمد للہ۔ اڈیٹر

الحکم ۱۱ جلد ۱۵ کے صفحہ ۳ کالم ۳ مین بعنوان عید میلاد یا مذہب برنگ فیشن آپ نے ذیل کی سطور لکھی ہین۔

ہمارے بعض دوستون نے بھی غلطی کھائی ہے۔ جو وہ عید میلاد مین شامل ہوئے انہین قبل از وقت حضرت امام مفترض الطاعۃ کے حضور اس کو پیش کرنا چاہیئے تھا اور پھر آپ کی اجازت سے جو کچھ وہ حکم دیتے وہ کرتے۔ مین مانتا ہون۔ کہ ان مین سے جو بھی شامل ہوئے ہون وہ اعلائے کلمۃ الاسلام کے خیال سے ہوئے ہون گے لیکن کیا وہ اسے پہلے بطور خود نہین کرتے تھے جو زیادہ مفید اور مبارک تھا۔ پھر اس مین شمولیت کی کیا حاجت تھی؟" کاش! قلم اُٹھانے سے پہلے آپ مجھ سے تحقیق کر لیتے۔ تو آپ کو ان سطور کے لکھنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ افسوس ہے کہ آپ نے غلط واقعات لکھ کر جماعت مین ایک گونہ ابتلاء پھیلائی۔ ہم نے وہی کیا جو آپ کے الفاظ مین زیادہ مفید اور مبارک تھا۔ نہ ہم عید میلاد کے مجوز مین نہ ہم شریک ہین کہ آپ اگر پیسہ اخبار کے اعلانون کو دیکھ لیتے۔ تو آپ کو معلوم ہوتا کہ اس نے (پیسہ اخبار) جہان عید میلاد کا اشتہار دیا ہے۔ وہان ہمارے جلسہ کا اشتہار الگ۔ اسی عنوان سے دیا ہے جس عنوان سے ہمارا جلسہ اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے آپ کی زندگی مین ہوا۔ اور پھر حضور کے وصال کے بعد حضرت آقا خلیفۃ المسیح کی اجازت سے شروع ہوا ایسے جلسون کی تائید مین جو خود حضور مغفور علیہ السلام نے اپنی زندگی مین تقریر فرمائی وہ چند دن ہوئے۔ کہ الحکم کے میلاد نمبر مین شائع ہوئی۔ اور اسی تقریر کی اطاعت مین ہماری جلسہ ہوتے رہے ہین۔ ہمارا پہلا جلسہ ۱۹۰۶ء ماہ اپریل مین بحین حیات حضرت اقدس مسیح موعود ہوا۔ پھر ۱۹۰۹ء کو وہ جلسہ عظیم الشان با اجازت حضرت مسیح موعود ہوا۔ جو دو دن ہوتا رہا اور مجلس عالیہ کے پریزیڈنٹ پہلے دن حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے نواب صاحب با اجازت حضرت خلیفۃ المسیح ہوئے اور جس مبارک جلسہ کی شمولیت کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولانا مولوی صدر الدین صاحب قادیان سے با اجازت حضرت خلیفۃ المسیح جری اللہ تشریف فرما ہوئے تھے۔ اور جس محترم جلسہ مین بعنوان "بارہ وفات" حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی تقریر فرمائی تھی۔ پھر یہ جلسہ ۱۹۱۰ء مین محمڈن ہال مین ہوا۔ اس ۱۹۱۱ء مین ہماری دیکھا دیکھی غیر احمدیون کو بھی جوش آیا اور انہون نے عید میلاد منائی۔ جس کا اشتہار لفّ ہذا ہے۔ ہم نے حسب معمول اپنا جلسہ بارہ وفات الگ کیا۔ جس کا اشتہار بھی بھیجتا ہون اس اشتہار کا عنوان بھی وہی تھا۔ جو برابر عرصہ چار سال سے ہو رہا ہے۔ آپ ان ہر دو اشتہارات کی نقول بھی شائع فرما دین۔ آئندہ آپ جو کچھ واقعات لاہور کے متعلق ارقام فرمادین۔ ان کی پہلے تحقیق کر لین۔

خواجہ کمال الدین۔ وکیل چیفکورٹ۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور۔ ۲۸ مارچ ۱۹۱۱ء

نقل اشتہار از جانب غیر احمدیاں

جلسۂ تقریب سعید عید میلاد النبی جس کا اشتہار بثبت دستخط شمس العلماء مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی۔ شمس العلماء مولوی عبد الحکیم کلانوری۔ صوفی حافظ سید جماعت علی پوری قبل ازین شائع ہو چکا ہے۔ ۱۲۔ ربیع الاول مطابق ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۱ء میدان وہال اسلامیہ کالج لاہور مین منعقد قرار پایا ہے۔ صبح سے نماز ظہر تک لوگ اپنے اپنے گھرون مین مجالس منعقد کرین اور عید منائین گے۔ نماز ظہر کے بعد سے نماز مغرب تک جناب سرور انبیاء حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شمایل و فضائل کریمہ کے متعلق وعظ اور تقریرین ہون گی۔ جن کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

نام تقریر کرنے والون کا	مضمون	منٹ	کے بجے تک
			منٹ بجے
طلباء مدرسہ حمایت اسلام و تعلیم القرآن	تلاوت قرآن مجید	۵	۲ - ۵
شمس العلماء مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی	ضرورت عید میلاد	۱۵	۲ - ۲۰
شمس العلماء مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری	اخلاق رسول اللہ صلعم	۲۰	۲ - ۴۰
نعت خوان	نعت	۵	۲ - ۴۵
ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ایم۔اے	تہوار اور انکا اثر قومیت پر	۲۰	۳ - ۵
مولوی سید ممتاز علی صاحب	رسول پاک کا کچھ ذکر	۲۰	۳ - ۲۵
نعت خوان	نعت	۵	۳ - ۳۰
مولوی سید علی صاحب حائری	فضائل رسول اللہ صلعم	۲۰	۳ - ۵۰
شیخ عبد القادر صاحب بی۔اے	شفیع اُمت کا احسانات	۲۰	۴ - ۱۰
احمد حسین خان صاحب بی۔اے	نعت	۵	۴ - ۱۵
حکیم غلام محی الدین صاحب	سیرت آنحضرت صلعم	۲۰	۴ - ۳۵
نماز عصر		۳۰	۵ - ۵
ظفر علی خان صاحب بی۔اے علیگ	ہمارے پیغمبر کی شان رحمۃ للعالمینی	۲۰	۵ - ۲۵
حافظ ظفر علی صاحب	وعظ	۱۰	۵ - ۳۵
صوفی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب	صفات رسالت	۳۰	۶ - ۵

سید ممتاز علی سکرٹری مجلس انعقاد عید میلاد النبی۔ لاہور

نقل اشتہار از جانب جماعت احمدیہ

جلسہ یادگار روز وفات حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بسرپرستی انجمن احمدیہ لاہور بمقام اسلامیہ کالج (حبیبیہ ہال) لاہور بتاریخ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۱ء۔ بروز منگل بعد از نماز مغرب (۶½ بجے شام)

اس جلسہ مین تلاوت قرآنی و نعت خوانی کے علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور مضمون ذیل پر ایک مفید لیکچر دین گے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک کامل اور زندہ رسول ہین

اس لیکچر مین کل مذاہب دیگرہ کے مقدس ہادیون کا تعزّت و تکریم ذکر خیر کر کے ان کے مقابل اُن خصائص نبویہ کو پیش کیا جاوے گا کہ جن سے حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک اس دار فنا سے تشریف لیجانے پر بھی حیات النبی ہے۔

بابو الہ یار صاحب المتخلص جو کی ایک نعتیہ نظم پڑھین گے۔ جو مشہور قومی شاعر لاہور کے ہین۔

المشتہر

شیخ رحمت اللہ۔ مالک انگلش ویئرہوس۔ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لاہور

ناظرین کی کیا رائے ہے؟

بدر کی لکھائی گنجان کر دی گئی ہے اور سطرین بڑھائی گئی ہین نمونہ سامنے ہے۔ ناظرین کی اس کے متعلق کیا رائے ہے اس طرح مضمون زیادہ درج ہو سکتا ہے۔

دُعا مدد

برادر عبد الغنی صاحب احمدی نے ایک کارخانہ سٹیل ٹرنک بنانے کا بے لی اس روڈ قریب ہسپتال۔ ہوڑہ کھولا ہے۔ احباب سے درخواست دُعائے برکت کرتے ہین

جنازہ غائب

عمر الدین صاحب خیاط پنڈی بھٹیان مین اور چودھری شہاب الدین صاحب گمٹالیان فوت ہو گئے ہین۔ احباب سے درخواست دعا کہ جنازہ ہو۔

خواجہ صاحب جھنگ مین

برادر غلام نبی صاحب احمدی اطلاع کرتے ہین کہ حسب درخواست انجمن خادم المسلمین حضرت خواجہ صاحب نے جھنگ مین دو دن تقریر کی ہر دو کا بہت اثر ہوا۔ دوسرے لیکچر مین اپنے دعوی کی بنیاد بھی ظاہر کی مگر ہر کہ ومہ عالم و جاہل۔ خورد و کلان مین تعریف کا شور ہے ہر پہلی

کلامِ امیر

(رضی)

بدرسومات سے بچو!

ایک دوست کا خط آیا کہ مین اپنے بچہ کا ختنہ کرنا چاہتا ہون۔ ہماری قوم مین اس کے متعلق بعض بہت بڑی بڑی رسمین ہین۔ حضور کوئی ایسی ہدایت فرماوین۔ کہ جس سے ان رسوم کی پابندی ٹوٹ جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا مین اور کوئی دستور العمل قائم کرنا نہین چاہتا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو حکم ہے وہ تو اس سے زیادہ نہین کہ ختنہ مین جو چمڑا کاٹنے کے لائق ہے وہ کاٹ دیا جاوے اور کوئی بات اس موقع پر ثابت نہیں جس کا مین حکم دُون۔

فرمایا۔ ختنہ کی رُسوم کا ایک نتیجہ مین نے خود دیکھا ہے۔ کہ ایک وقت مالیر کوٹلہ مین ایک قوم نے اخراجات رُسوم کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے ختنہ کرنا ترک کر دیا تھا پہلے ایک شخص نے اخراجات کے نہ ہونے کی وجہ سے ختنہ نہ کرایا اور پھر آہستہ آہستہ قوم کے اور لوگون نے بھی اسی کی تقلید کی۔ آخر ادن کے ایک مجتہد کو ان سب کا ختنہ کرنا پڑا۔ درمیان مین

ایک اور دوست نے ذکر کیا کہ ایک قوم کے بعض آدمیون نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ہماری برادری کے ہمیشہ دو حصے رہتے ہیں اور ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ ساری برادری کا اتفاق نہ ہو جائے بلکہ اگر کوئی موقع شادی غمی کا آجاوے تو کثیر اخراجات کے خوف سے عمداً اتفاق ہوتی (؟) ایک حصہ برادری سے پھوٹ کر لینی پڑتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے نہایت قریبی رشتہ کے گھر مین ایک موقع شادی کا تھا۔ انہون نے ادائے رسوم کا خیال کیا۔ تو مین نے کہہ دیا اگر ایسا کرو گے تو مین کبھی شریک نہ ہونگا۔ اونھون نے جب نہ مانا تو مین نے اُتنے روز ان کا کھانا بھی چھوڑ دیا اور گھر مین میری بیوی الگ کھانا پکاتی تھی۔ اس موقع پر میری مخالفت ہوئی۔ مگر بعد مین مین نے دیکھا کہ وہ تمام برادریان جن کی خاطر رسمین ادا ہوئی تھین سب کی سب ٹوٹ پھوٹ گئین اور اُن رسمون نے کچھ بھی نہ سنوارا۔

فرمایا۔ ایک بہت بڑا آدمی تھا اس کی لڑکی کے ناطہ کے لئے بیسیون پیغام ہوئے وہ سب کی حقارت کر دیتا تھا کسی کو رشتہ نہ دیا۔ آخر دونون بہن بھائی جب تنگ آگئے تو انھون نے عیسائی ہونے کی تجویز کی۔ لڑکی کے بپتسمہ کے موقع پر ایک نہایت ادنیٰ قوم کے چمار نے بھی بپتسمہ پایا۔ پادری نے اسیوقت گرجا مین دونون کی دینی اخوت بنا کر نکاح کر دیا اور اس سے اس شخص کی ساری عزت برباد ہوگئی۔ دیکھو۔ رُسوم کی پابندی کے بہت بُرے نتائج ہین۔

ہندو کنچنیاں

ایک اور دوست نے ذکر کیا کہ فلان شخص نے ایک موقع پر کہا ہے کہ فلان فلان قوم مین سے کنچنیان بنی ہین۔

فرمایا کیا ہندو میں کنچنیان نہین اس کو خبر نہین۔ ہندؤن مین پانچ قسم کی کنچنیان موجود ہین۔ ایک قسم طلبار کے لئے۔ دوسری قسم علمار کے لئے۔ تیسری قسم۔ فقرا سجادہ نشینون کے لئے۔ چوتھی قسم۔ عوام ہندؤن کے لئے۔ پانچوین قسم۔ تمام دُنیا کے لئے۔

بنارس مین یہ پانچون قسم کی کنچنیان موجود ہین اور ویسے ہمارے پنجاب مین اس مذہب کے لوگ ہندون میں بکثرت ہیں۔ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرات۔ سیالکوٹ۔ بھیرہ۔ راولپنڈی میں بڑا حصہ اس مذہب کے پیرو ہیں میرے پاس ان کی کتابیں موجود ہیں اور میں ان لوگون کو جانتا ہون۔

ایک مبشر رویار

زوجہ محترمہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن سیتاپور کا ایک خواب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا جو انھین کے الفاظ مین درج ذیل کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے ایک بشارت پیدا ہوتی ہے۔ کہ جو سڑک قرب الٰہی کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کر رہے تھے وہ اب بہت کچھ صاف ہو چلی ہے اور وقت آگیا ہے کہ تمام درمیانی دقتین رفع ہوکر مخلوقات کے واسطے ہدایت کا پانا آسان ہو جاوے

دیکھا کہ کسی دو منزلہ مکان کی درمیانی یا اُوپر کی منزل مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین حضور کا چہرہ نورانی۔ لباس عمدہ۔ اور تبار رخ چل رہے ہین۔ مجھ مخاطب کرکے فرمایا "آؤ تمہین دکھلائین کہ پہلے ہمارے گھر مین چیزین کیسی راستہ مین بکھری پڑی ہوتی تھین۔ اب پہلے سے کچھ راستہ صاف رہتا ہے۔" آپ کے ایسا فرمانے پر چند چیزین جو راہ مین پڑی تھین ادن کو مین نے اوٹھا کر ایک طرف کر دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود ع نے فرمایا "مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح سے مراد ہے) سے خدا بہت خوش ہے۔ پانچون وقت ننگے پاؤں وضو کیا۔ پاؤں دہوئے۔ نمازین پڑہین اور دنیا مین آکر بہت محنت کی ہو کبھی تکلف نہین کیا جیسا جہاں کھانا مل گیا۔ کھا کر بے تکلف بیٹھ کر پھر کام مین لگ گئے یا گھر سے باہر چلے گئے اسلئے خدا ان سے بہت خوش ہے۔" پھر فرمایا "خدا تم سے (مراد حاضرین۔ خلیفہ رشید الدین وان کی زوجہ) بہی خوش ہے۔ لیکن اتنا نہین جتنا مولوی صاحب سے۔ کوشش کرو اور راستہ مین کوئی چیز ہو تو اس کو اُٹھا کر راستہ صاف کردو۔ فقط۔

حضرت خلیفۃ المسیح ع نے فرمایا کہ یہ ایک بے نظیر خواب ہے۔ اس مین راستہ تو وہی صراط مستقیم ہے اس کو صاف کرنا چاہیئے اپنی کمزوریون اور غفلتون کو دُور کرنا چاہیئے۔

فرمایا۔ اس خواب سے اہل تشیع کا بھی ردّ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پاؤن نہین دہوتے اور اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ پاؤن دہونے سے خوش ہوتا ہے۔

عید میلاد بدعت ہے

جماعت شملہ کا خط پیش ہوا۔ کہ پیسہ اخبار مین یہ خبر پڑھ کر کہ عید میلاد کے دن لاہور مین احمدیہ جماعت کے ایک جلسہ مین خواجہ صاحب لیکچر دین گے۔ ہم نے بھی عید میلاد کا جلسہ منعقد کیا۔ اس کے متعلق حضور کا کیا حکم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ عید میلاد بدعت ہے۔ عیدین دو ہی ہین۔ اس طرح تو لوگ نئی نئی عیدین بناتے جاوینگے اور احمدی کہین گے کہ مرزا صاحب پر الہام اوّل کے دن ایک عید ہو اور یوم وصال پر عید ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے محب تو صحابہ تھے اونھون نے کوئی تیسری عید نہین بنائی بلکہ ان کا یہی مسلک رہا کہ ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفار
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

اگر عید میلاد جائز ہوتی۔ تو حضرت صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے محب تھے۔ وہ مناتے ایسی عید نکالنا جہالت کی بات ہے اور نکالنے والے صرف عوام کو خوش کرنا چاہتے ہین۔ ورنہ ان مین کوئی دینی جوش نہین۔

(اس جگہ اس بات کا کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جماعت شملہ کو غلطی لگی۔ ورنہ جماعت لاہور عید میلاد کی مجوز نہ تھی اور نہ اس مین شریک ہوئی۔ وہ اشتہار جو سید ممتاز علی صاحب سکرٹری مجلس انعقاد عید میلاد النبی لاہور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس مین بہت سے لیکچرارون کا ذکر ہے۔ مگر کسی احمدی کا نام نہین اس کے متعلق ایک مراسلت اسی اخبار مین دوسری جگہ چھپی ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرماوین۔ بدر)

شیعہ سنّی کا جھگڑا کیوں کر طے ہوا

ہمارے مُحب مرزا اکبیر الدین صاحب ریلوے گارڈ جو آج کل لکھنؤ مین رہتے ہین۔ بمعیت برادر مرزا حسام الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور مین حاضر تھے ان کے ساتھ لکھنو کے متعلق کچھ باتین ہو رہی تھین۔ فرمایا۔ جب مین لکھنؤ مین پڑھتا تھا۔ تو میرے استاد حکیم صاحب کے پاس مرزا رجب علی بیگ صاحب فسانہ عجائب کے مصنف بہی آیا کرتے تھے ایک دن مین نے مرزا صاحب کو کہا کہ آپ تو اب بوڑھے ہوگئے ہین۔ آیئے اپنا فسانہ عجائب ہی مجھے پڑھا دیجئے۔ اسکو انہون نے منظور فرمایا۔ ہنوز دو ہی صفحے پڑھے تھے کہ اس مین ایک ایسی عبارت آئی جس سے مین تاڑ گیا۔ کہ مرزا رجب علی بیگ صاحب شیعہ نہین ہین بلکہ سنّی ہین مین نے انہین کہا کہ ہمین معلوم ہوگیا ہے کہ آپ تو سنّی ہین۔ حیران ہوکر پوچھنے لگے کہ کس طرح مین نے کہا دیکھئے آپ نے اپنی کتاب مین جہان سُنّی علمار کا ذکر کیا ہے ان کے لئے لفظ "اِدھر" کا استعمال کیا ہے اور جہان شیعہ علمار کا ذکر کیا ہے ان کے لئے لفظ "اُدھر" کا استعمال کیا ہے۔ اس اِدہر اور اُدہر سے ظاہر ہوگیا ہے کہ آپ سنّی ہین۔ شیعہ نہین ہیں حیران ہوکر کہنے لگے اچھا جانے دو اس بات کو پھر ایک دن مین نے پوچھا کہ آپ فرمایئے کہ آپ نے کس طرح سے فیصلہ کیا تو فرمایا۔

"یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔ مین لکھنؤ مین نواب سعادت علی خان صاحب کے ہان ملازم تھا۔ ایک دفعہ کسی ضرورت کے سبب دہلی جانا ہوا۔ تو نواب صاحب نے فرمایا۔ کہ دہلی جاتے ہو۔ شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی دیکھتے آنا کیسے آدمی ہین۔ مین جب دہلی گیا۔ تو شاہ صاحب کی خدمت مین ایک دن حاضر ہُوا۔ مگر کچھ بات کرنے کی جُرأت نہ ہوئی دوسرے دن بہی حاضر ہُوا۔ مگر اسی طرح چپ چاپ بیٹھ کر چلا آیا۔ مین ڈرتا تھا کہ ریختہ اُردو بولنے مین غلطی کہاؤن گا اور شرمندہ ہونگا۔ جب تیسرے دن گیا۔ تو پھر شاہ صاحب نے خود ہی پُوچھا۔ کہ آپ کہان سے آئے ہین۔

مین نے کہا کہ لکھنؤ سے - فرمایا - وہان آپ کس جگہ رہتے ہین - مین نے اس محلہ کا پتہ دیا - جہان پل کے پاس مین رہتا تھا - تو فرمایا ہان آپ چاندپور سے آئے ہین - میں نے عرض کی کہ نہین - مین چاندپور سے نہین آیا لکھنؤ سے آیا ہون - پھر فرمایا کس جگہ - مین نے پھر وہی پل والا پتہ دیا تو فرمایا - ہان مین سمجھ گیا ہون آپ چاندپور سے آئے ہین ایسا ہی تین دفعہ بتلایا اور تینون دفعہ انہون نے کہا کہ چاندپور - مین حیران ہی رہا کہ یہ عجیب آدمی ہین - مین لکھنؤ کہتا ہون اور یہ چاندپور ہی کہتے چلے جاتے ہین اس کے بعد مین نے ان سے سوال کیا کہ سُنی شیعہ کا جو جھگڑا ہے اس کا فیصلہ کیون کر ہے - فرمایا - کہ تم قرآن شریف پڑھو اسی سے سب فیصلہ ہو جاتا ہے - مین نے عرض کی کہ مین عربی نہین جانتا - فرمایا - ہمارے شاہ رفیع الدین صاحب نے قرآن شریف کا ترجمہ لفظی کر دیا ہے ہر لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے لکھ دیا ہے اس کو پڑھو اور سمجھو - سب فیصلہ معلوم ہو جائیگا - جب مین واپس لکھنؤ آیا - تو نواب صاحب سے ذکر آیا وہ نواب سمجھے عالی دماغ تھے انہون نے جھٹ تحقیقات شروع کی - آخر ثابت ہوا کہ جہان مین رہتا تھا وہان پہلے ایک گاؤن چاندپور نام تھا - نواب نے مجھے بہت ہی نادم کیا کہ تم لکھنؤ کی ناک کاٹ آئے - تمہین اپنے گھر کی بھی خبر نہین اور شاہ صاحب پر اعتراض کرنے لگے - مین بہت شرمندہ ہوا - تب مجھے خیال آیا - کہ ان کی ایک بات تو سچی نکلی - آؤ - دوسری کو بھی آزمائین - قرآن شریف لے کر پڑھنے لگا - اسی سے مجھے سمجھ آگیا - کہ حق کس طرف ہے

چُپ نہ ہونیوالے

ایک خبر جو مولوی ثناء اللہ صاحب کا کچھ ذکر تھا - فرمایا بعض قسم کے لوگ ایسے ہین کہ ان کو کسی طرح چُپ نہین کرا سکتے ایسون کو کچھ سمجھانا بے سود ہے - وہ کچھ نہ کچھ باتین بنانے ہی چلے جاتے ہین -

سب سے پہلے کس چیز کی ضرورت ہے ؟

ایک شخص نے کہا کہ نجات سب سے مقدم ہے - فرمایا - نجات تو فضل سے ہے اور فضل کا جاذب ایمان ہے - پس سب سے مقدم ایمان ہے - ایمان اچھے پھلون کا بیج ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ سب سے اعلےٰ ایمان کس مذہب نے تعلیم کیا ہے - بہت سی باتین ہین مثال کے طور پر ایک عبادت گاہ کو بلاوا ہی لے لو - عیسائی گھنٹہ بجاتے ہین اور ہندو سنکھ - پر مسلمان کہتا ہے - اللہ اکبر - جس نے اللہ کو اکبر مان لیا - وہ بدی کے نزدیک کب جائیگا - ایمان کے لئے سب سے اعلےٰ تعلیم ہر امر مین اسلام ہی کی ثابت ہوتی ہے

مُنہ پہ عیسیٰ کے مین کہہ دُون کہ مسیحا وہ رُخ

خلق اس عاجز نے اپنی آنکھون سے حضرت خلیفۃ المسیح نورالدین صاحب مین دیکھا اور خدا گواہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے خلیفہ مین خاصیت انبیاء علیہم السلام کی سی دے رکھی ہے اور عفت اور سخا مین بہت ملتی جلتی صورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اگر یوحنا اور مرقس زندہ ہوتے - تو ضرور اس خلیفۃ المہدی کے ہاتھون کو چومتے - عاجز بحلف بیان کرتا ہے - کہ علماء موجودہ اہل حدیث مین سے اس شان کا شخص ہنسان نہین - کم فہم ہین وہ انسان کہ جو اس خلیفۂ وقت کی شناخت نہین کرتے - اور ناحق اس آیت نزانی کی عمومیت سے انکار کرتے ہین اور وہ یہ ہے - وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم - افسوس کہ صاحب اخبار اہل حدیث نے اس حدیث سے بھی کچھ فائدہ نہ اٹھایا جو یہ ہے - من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ - یعنے جس نے امام وقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مریگا - جو احوال تھا - اقید تحریر مقید کیا - والسلام -

خاکسار کبیرالدین احمد - احمدی - از قادیان سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

کبیرالدین امرتسر مین

عاجز مورخہ ۲۲ - مارچ ۱۹۱۱ء کی شب مین لکھنؤ سے قادیان دارالامان کو روانہ ہوا ۲۴ - مارچ کو امرتسر پہونچا - معلوم ہوا - کہ امرتسر سے بٹالہ کو ٹرین ساڑھے آٹھ بجے دن کے چھوٹے گی - چون کہ فرصت کا وقت غیبی امداد سے مل گیا تھا - دل نے رغبت دلائی - کہ چل مولوی ثناء اللہ صاحب کے مکان پر - چنانچہ سپید محلہ مین کہ جہان مولوی صاحب کا مکان ہے - ہمراہی برادر حسام الدین احمد احمدی جا پہونچا - بعد مزاج پرسی وغیرہ کے مولوی صاحب نے میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق کی بہت کچھ شکایت کی اور کہا کہ وہ ایڈیٹر اخبار اہل حدیث کو خبیث کر کے لکھتے رہتے ہین اور دعوےٰ یہ کہ ہم احمدی حضرت کے صحابی ہین اور پھر علماء کو خبیث اور پلید بنانا - اس پر عاجز نے عرض کی کہ ہمارے سرور کائنات نے بھی حدیث مین پلید انسان کو خنزیر فرمایا ہے جیسا کہ یقتل الخنزیر یعنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرون کو قتل فرمائین گے دیکھو حدیث مین آدمی کو خنزیر بولا ہے - اس پر خفا ہونے کی کیا بات ہے - یہ کہہ کر عاجز واپس اسٹیشن آیا اور قادیان روانہ ہوا -

"بدر منیر بجواب المنیر"

ہمارے نزدیک اگر کوئی اس رویہ کو اختیار کرے کہ خواہ مخواہ کسی کو نہ الجھنا چاہیئے - تو ایک حد تک یہ امر قابل تعریف ہے اور جو اس کو خضر راہ تسلیم کر کے قدم اُٹھاتے ہین ان کا فرض ہے کہ وہ اس راہ کو چھوڑنے سے بال بال بچنے کی کوشش کرین - اور کبھی بھول کر بھی اس کے خلاف قدم اُٹھانے کے خیال کو گوشۂ دل مین جگہ نہ دین - خواہ کسی معاملہ مین عقل سلیم اور دورائت سے کام نہ لینے کے باعث وہ کسی ایسے امر کو جو حقیقتاً قابل تعریف ہے - خطرناک یا لائق نفرت یقین کر بیٹھین ایسا ہی جن لوگون کو اپنا طرز عمل یہ دکھلانا منظور ہو کہ ایک دوسرے کی خواہ مخواہ باحق و ناحق ہی طرفداری اور تائید کرنے سے اغماض کرین گے - تو ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے خیال شریف مین مست الست رہا کرین - خواہ مخواہ دوسرون پر نا بخیر حد سے سمجھے ریمارکس کیا کرین اور نہ اپنے قلمی طاقت کے گھمنڈ مین آکر دھمکایا ہی کرین - وجہ یہ کہ دنیا مین سوا کریم کی مخلوق مین قلم کے دھنی نہ ایک نہ دو - بلکہ سینکڑون ہزارون اور بے شمار موجود ہین ایسی حالت مین مذکورہ بالا روش پر قدم شریف رکھنے والون کا کسی کو دھمکانا اور خصوصاً ان کو جن کے قبضہ میں جری اللہ اور سلطان القلم کا معزز ٹائٹل پا کر اپنے کارنامون سے ثابت کر چکے ہین - کہ قلمی میدان مین ان کا اور ان کے شاگردون کا مقابلہ کرنا خالہ جی کا گھر نہین ہے - خطرناک اور سیاہ غلطی ہے - ہم نہین چاہتے کہ خواہ مخواہ کسی کو چھیڑین لیکن جو خواہ مخواہ ہم کو چھیڑے اپنی قلمی طاقت کا گھمنڈ دکھائے - اس کے زعم باطل کو نہ توڑنا بھی عقلمندی سے بعید ہونے کے علاوہ ایسون کو حوصلہ دلانا ہے ۱۲ مارچ کے بدر مین تقدس مآب حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیون اور غیر احمدیون مین اصولی فرق ہے یا فروعی کے سوال کے جواب مین **اصولی فرق** ثابت کیا ہے اور جس بنا پر ثابت کیا ہے - اس پر دل کھول کر بحث کر دی ہے یا یہ سمجھو کہ اپنے مقصد کے ادا کرنے کے لئے مختصراً جس امر کی ضرورت تھی - اس کا بیّن طور پر اظہار کر دیا ہے اس کو دیکھ کر المنیر کے شاعر اڈیٹر صاحب نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ - نہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کے کلام پاک کا مطلب سمجھا - نہ ریمارکس کرنے کے لئے ڈٹ گئے حالان کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تصدیق نہ صرف قرآن کریم سے ہوتی ہے بلکہ ہر ایک عقل سلیم سے کام لینے والا سمجھ سکتا ہے کہ رسولون کو ماننے والے اور ان کی ہر ایک ادا کو قابل عملدرآمد شرح صدر سے تسلیم کرنے والے اور وہ جو ان کے وجود کو کوڑی کام کا یقین نہین کرتے ہین - برابر نہین ہو سکتے - المنیر شاعر اڈیٹر صاحب اگر انصاف کا چشمہ لگا کر حضرت کے ارشاد پر غور کرتے - تو ان کو ماننا پڑتا - کہ جناب مرزا صاحب علیہ السلام پر فتوےٰ دینے والے دراصل قرآنی تعلیم سے بہت دور اور کلتسون دور ہونے کے باعث اس ارشاد کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہین - جو اسلام کا اصل اصول ہے یعنی لانفرق بین احد من رسلہ - اور اسی باعث انہون نے ایک رسول کو جس کی بروزی رسالت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پیشگوئی کرنے کے علاوہ اس کو اپنا سلام پہونچانے کی بھی وصیت کی تھی نہ صرف انکار کیا بلکہ اس کے اول درجے کے مکفر اور مکذب بھی بن گئے - حالان کہ اگر وہ معاذ اللہ کاذب ہوتا - تو اس کے وحی والہام کے زمانہ کی مدت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدت سے کیقدر ہرگز نہ بڑھ جاتی - کیا ایسے رسول کی تکفیر کرنی اصولی فرق ہے یا فروعی - کہ جس کا ذکر قرآن اور حدیث مین ہو - اور ارضی و سماوی نشانات موجودہ نے اس کے دعوے حقہ کی صداقت کا ثبوت دے دیا ہو بے شک ہے اور ضرور ہے واقعات سے تو یہی ثبوت ملتا ہے - کہ ہمارے اکثر مولوی صاحبان نے رسالت کے معاملہ مین قرآنی اصولی ہان اسلام کی حقیقی منشاء سمجھنے سے پہلوتہی کی ہے - بعض وہ اس معاملہ مین اسلامی اور قرآنی تعلیم سے دور دمہجور ہو گئے اور اس کے لئے ایک بالکل نیا اصول گھڑ لیا - حالان کہ قرآنی تعلیم رسالت کے لائق بننے کے لئے دُعا کرنا سکھاتی ہے اور وعدہ دیتی ہے - کہ ایسا ہوگا - غور کرو - ارشاد ہوتا ہے - کہ مسلمانو - تم یہ دُعا کیا کرو - اھدنا الصراط المستقیم - صراط الذین انعمت علیہم - یعنے اے خدا ہم کو ہدایت کو وہ رستہ دکھا - جس پر چلنے سے انسان منعم علیہ گروہ کا ساتھی بن

بن جاتا ہے اور یہ صاف ظاہر ہے کہ منعم علیہ گروہ نبیوں اور رسولوں کا ہوتا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئك مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئك رفیقاً (سورۃ نساء) یعنے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی کامل اتباع کرے گا۔ وہ اس قدر قابل انعام قرار پائیگا۔ کہ وہ نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحین جیسا بن جاوے گا۔ یا یہ سمجھو۔ کہ ان کا ساتھی بن جاویگا اور ان کا ساتھی بن جانا کیا ہے۔ کامیابی اور بردمندی کی راہ ہے۔ پھر کیا انبیاء کے ساتھ رہنے اور اُٹھنے بیٹھنے والے وہ کمالات حاصل نہیں کر سکتے جس سے منصب رسالت پر سرفراز فرمائے جاسکیں۔ ضرور بضرور حاصل کر سکتے ہیں۔ غور کرو کہ موسٰی علیہ السلام کے پاس بیٹھنے والے ہارون نبی اور رسول بنے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صحبت کے اثر سے لوط علیہ السلام نے نبوت اور رسالت پائی۔ حضرت موسٰی علیہ السلام نے بھی ایک نبی کے پاس رہ کر اور اس کی خدمت کرکے اور بکریاں چرا کر نبوت اور رسالت کے قابل اپنے آپ کو بنایا۔ جناب عیسے علیہ السلام کے نیک دل حواری مسیحؑ کی صحبت میں رہنے کے سبب امت یسوعی میں رسول کہلاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرتوہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسند آرائے خلافت اور نبوت و رسالت کا وارث کیا۔ اور حضرت عمر علیہ السلام کے متعلق تو یہاں تک فیصلہ ہو گیا۔ کہ اگر کسی غیر نبی کے آنے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ضرورت ہوتی یعنے کسی انسانی کمالات میں کمی رہ جاتی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے اس کا پورا سبق نہ مل سکتا تو تقدس مآب سیدنا عمر علیہ السلام نبی اور رسول بنتے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات نے جہاں اپنے رنگ میں رنگ کر نبوت اور رسالت کے لائق بننے کا انہی ذات ستودہ صفات کو ثابت کیا۔ وہاں یہ بھی سمجھایا کہ انسانی ترقی اور کمال کی تمام منزلیں آپ کے نقش قدم پر چلنے سے طے ہو سکتی ہیں اس لئے سچے دل سے خدا کے پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی اتباع کرنا۔ جہاں خدا کے محبوب بننے کا ذریعہ ہے۔ جیسے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ وہاں مذکورہ بالا آیت سے رسالت کے لائق بننا بھی ہے۔ چنانچہ قرون اولٰی کے بزرگوں میں سے نہ صرف مردوں کی اس امر کے متعلق شہادت ملتی ہے بلکہ عام ہونے کے باعث عورتوں کی بھی۔ جیسے کہ جناب عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ تو کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں لیکن یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہماری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ جو ان معقول امور کو چھوڑ کر نئے اصول گھڑتا ہے اور اسی کی بنا پر مومنوں ان مومنوں کو جو قرون اولٰی کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں کفر کے فتوے دیتا ہے وہ ان سے اصولی فرق نہیں رکھتا۔ تو کیا فروعی۔ حقیقتاً یہ اصولی فرق ثابت ہوتا ہے۔ مگر انصاف شرط ہے۔ لطف یہ ہے کہ شاعر ایڈیٹر صاحب اس رویہ کو اصلاح کا رویہ یقین کر بیٹھے ہیں کہ جو خدائی اصطلاح میں مفسد اندرویہ ہے یعنی وہ یقین کر بیٹھے ہیں کہ دینی معاملات میں مثل دنیوی معاملات کے گم شم رہنا یا حق و باطل کے اظہار سے اغماض کرنا اصلاح کا ذریعہ ہے۔ حالانکہ یہ شاعر صاحب کی سیاہ غلطی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں جو بخن مصلحون کے دعویدار تھے۔ وہ خدا کے کلام میں انھم ھم المفسدون کے خطاب کے سزاوار قرار پائے۔ پھر اس سے زیادہ لطف یہ ہے کہ ہمارے شاعر ایڈیٹر صاحب نہ صرف خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے بلکہ خلد آشیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفرین و مکذبین سے اصولی اختلاف رکھتے ہیں ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اصولی فرق کے ارشاد پر وہ ایسے ریمارکس کرنے کے لئے طیار ہو جاتے کہ جو کفر کے فتوے دینے والے مولوی صاحبان کے معتقدات کے سراسر خلاف ہیں آخر ایک کو حق پر ماننا ان کو لازم تھا لیکن احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے سراسر خلاف وہ اس قسم کے مسلمان نکلے کہ نہ ادھر سے اتفاق نہ ادھر سے محبت گویا کہ شاعر ایڈیٹر صاحب دونوں فریق سے اصولی اختلاف رکھتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار - مرزا حسین بیگ۔ ہیڈ کلرک چھاونی لاہور

(ابدال)

ایک نئے احمدی کا خط اپنے غیر احمدی باپ کے نام

بخدمت مکرم معظم حضرت ابو الکرم زاد اللہ مجدہٗ۔ خاکسار ...... آپ کا فرزند آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے سلام مسنون عرض کرتا ہے آپکا نوازش نامہ ملطف شمامہ پہونچا۔ جسے میں نے نہایت محبت۔ نہایت تعظیم۔ نہایت اخلاص کے ساتھ پڑھا۔ صاحب من! آپ نے قادیانی لوگوں کا حال اور ان کے عقائد دریافت کئے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں اسی سلسلہ کے امام کے اشعار پیش کرتا ہوں۔ جسمیں انہوں نے اپنے اپنے عقائد صاف صاف لکھ دئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ما مسلمانیم از فضل خدا ٭ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ٭ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ٭ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ٭ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ٭ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ٭ ہر نبوت را برو شد اختتام
اقتدائے قول او در جان ماست ٭ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ٭ ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ٭ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ٭ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ٭ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست ٭ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

یہ اشعار حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب کے ہیں جن سے آپکے تمام سوال حل ہو جاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں اس نے دعویٰ خدائی و پیغمبری کیا۔ حالاں کہ یہ دونوں دعوے جمع نہیں ہو سکتے۔ ان اشعار میں آپنے لکھا ہے۔ کہ

ہر نبوت را برو شد اختتام

یعنے سب نبوتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئیں پھر آپ حضرت ختم الرسل کے بارے میں فرماتے ہیں

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ٭ خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے کوچہ کی خاک اپنے تئیں سمجھتا ہے کیا وہ دعوئے خدائی کرتا ہے۔ یا اس پیغمبری کا جواب سمجھ رہے ہیں آپنے کہا ہے کہ وہ کچھ اور کلمہ پڑھتے ہیں۔ ازالہ اوہام میں حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:-

ہمارا مذہب۔ ز عشاق فرقان و پیغمبریم۔ بدیں آمدیم و بدیں بگذریم۔ ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ بفضل خدا و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین و سید المرسلین ہیں اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔"

پھر آپ یعنی حضرت مرزا صاحب اپنے ایک اشتہار میں لکھتے ہیں۔ "یہ الزام سراسر افترا ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر سے منکر۔ بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں۔ جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں۔ جو قرآن اور حدیث کے رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی۔ جناب رسول اللہ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت وامنت بکتاب اللہ العظیم القراٰن الکریم۔

یہ سب حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب کے اپنے لکھے ہوئے الفاظ ہیں اب آپ غور فرماویں۔ کہ اس عقیدے کا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔

پھر اس بزرگ نے اپنی تمام زندگی اپنا مال اپنی جان سب خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کی اور اپنی اولاد کے لئے کوئی جائداد دنیاوی نئی پیدا کر کے نہیں چھوڑی جس سے معلوم ہو کہ وہ دنیا دار تھا اور وہ دنیا کمانے کے لئے خدا تعالےٰ پر افترا کرتا تھا اس نے تو سارا زور کافروں کے مقابلہ میں لگایا اور عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ مباحثہ کرکے انپر فتح پائی۔

ایسے شخص پر کفر کا فتوے دینا کب جائز ہو سکتا ہے آپ ذرا سوچیں کیا اتنی سی بات سے کہ حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ حالاں کہ سب انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ ولا نفرق بین احد من رسلہ۔ کیا حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہے۔ جب وہ بھی فوت ہو گئے تو اور کون ہے جو زندہ رہے۔ پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آئے گا پس یہ صدی کیوں خالی گئی۔ حالاں کہ اسلام پر اس زمانے میں سخت حملے ہو رہے ہیں۔

اب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں [illegible] کیا دیکھا۔ میں نے یہ دیکھا کہ یہاں [illegible]

علماء و فضلاء کی ایک کثیر جماعت محض دین کے لئے مقیم ہے اور اسبات کی خبر حضرت مرزا صاحب نے تیس سال پیشتر اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع کی تھی کہ خدا نے فرمایا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ جب کہ وہ (مرزا صاحب) بالکل اکیلے تھے اور ان کو کوئی نہ جانتا تھا پس یہ جماعت دن رات اللہ کے ذکر میں مشغول ہے۔ وہی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح اذانیں پانچ وقت ان کی مساجد میں ہوتی ہیں۔ پانچوں نمازیں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح ہم لوگ پڑھتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان میں سے جو صاحب طاقت ہیں حج بھی کر آئے ہیں ماہ رمضان میں تیس روزے رکھتے ہیں۔ قرآن شریف صبح شام پڑھتے رہتے ہیں اور قرآن شریف وہی ہے جو ہماری طرف بھی ہے۔ یہاں قادیان میں کوئی قرآن نہیں چھپا۔ وہی قرآن مجید ہے میں نے خوب دیکھ لیا ہے۔ مسکینوں غریبوں کی پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک گاؤں ہے مگر اللہ نے اسے بڑا رتبہ دیا ہے۔ تین اخبار نکلتے ہیں۔ تین رسالے ہیں۔ انہیں دین اسلام کے مسئلے ہوتے ہیں کا مخالفین کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہوتی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو یہ لوگ اسی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک غلام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک شعر ہے۔ ؎

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

آپ کو جو خبریں پہونچی ہیں وہ غلط ہیں۔ خاکسار نے جو کچھ عرض کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ گواہ ہے بالکل سچ ہے آپ خود آکر دیکھ لیں۔ اگر اس کے خلاف پائیں تو جو سزا چاہیں دیں۔ علماء کی فتویٰ کا آپ کو خیال ہے۔ صاحب من! حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کر دینے کا فتوےٰ لینے والے بھی اپنے تیئن علماء ہی کہتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پیر دستگیر مشہور ہیں ان پر بھی کفر کا فتوےٰ علماء نے لگا دیا تھا۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ سے ایسا ہی گستاخی کا کام لیا۔ سو یہ لوگ تو اس طرح کرتے ہیں

جناب والد بزرگوار! میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کوئی کسی کی قبر میں نہیں جائیگا۔ آپ خدا کے لئے خود آکر ملاحظہ اور اپنے طور پر تحقیق کریں۔ کہ جو خبریں آپ نے سنی ہیں بالکل غلط ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ لوگ اسلام پر قائم اسلام پر فدا اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جان نثار ہیں۔ میں انہیں کس طرح کافر کہوں اور کیوں ان کران سے الگ ہو جاؤں۔

آجکل حضرت مرزا صاحب کے خلیفہ جناب مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ جو ایک بڑے عالم فاضل اور متقی تابع سنت نبوی و حامی اسلام ہیں۔ وہ بھی لوگوں سے بیعت کے وقت کلمہ شہادت پڑھاتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور قرآن مجید و حدیث پڑھنے کی تاکید کرتے اور اسی بات کا عہد لیتے ہیں اور والدین کی فرمانبرداری واجب فرماتے ہیں اور میری جان بھی اگر آپ کی فرمان برداری میں فدا ہو تو میری نجات کا موجب ہے اور میں تابع حکم خدا و رسول ہوں

آپ اطمینان فرماویں۔ یہ خط سارا دو تین بار پڑھیں والسلام مع الاکرام۔

مولوی صاحب انڈیا پل والے کے

نمبر ۳ کا جواب

جناب مولوی حکیم محمد علیمی صاحب ساکن انڈیا پل بنارس نے ایک نمبر اشتہار شائع کیا ہے۔ جسمیں فرماتے ہیں کہ وہ مولوی الٰہی بخش صاحب کے شکوک رفع کرنے کی طرف اسواسطے متوجہ نہیں ہوئے کہ وہ زبان عربی میں دخل نہیں رکھتے۔ خوب! اس طرح تو قریباً تمام سوالات کا خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ ہزاروں آدمی ایسے ہیں جو عربی چھوڑ اردو بھی اچھی طرح نہیں جانتے اگر انہیں کوئی شک پیدا ہو جائے۔ تو پہلے انہیں یہ حکم دینا چاہیئے۔ کہ جاؤ۔ عربی زبان پڑھ آؤ۔ پھر تمہارا شک رفع ہو سکتا ہے۔ دوسرے فرماتے ہیں کہ شروط مناظرہ طے نہیں ہوئے حالانکہ احمدیوں کی طرف سے شروط مناظرہ پیش ہو چکے ہیں۔ جب آپ ان کو تسلیم کرلیں اور کوئی نئی شرط بطور بہانہ گریز نہ لگا دیں جیسا کہ آپ نے نمبر ۴ میں فرما دیا کہ مولوی الٰہی بخش اور بخشی صاحب کے سوائے کوئی بالمقابل نہ ہو۔ آپ ہمارے اشتہار کے شرائط کو لفظ بلفظ نقل کر کے منظور فرما دیں۔ اور اس کے مطابق انتظام کریں پھر ایک احمدی مولوی آپ کی خدمت میں پیش ہوگا۔ اور آپ کا یہ فرمانا کہ محض ناقل جھوٹا نہیں ہوتا براہ مہربانی ایسی تعلیم اپنے شاگردوں کو نہ دیا کریں۔ ہم خیر خواہی سے کہتے ہیں زمانہ نازک ہے۔ گورنمنٹ نے قانون بنایا ہے۔ کہ اس کے برخلاف جو شخص کہیں کوئی مضمون لکھیگا اس کا ناقل بھی لکھنے والے کی طرح جیلخانہ پہنچایا جاویگا اور یہ تو دنیوی گورنمنٹ ہے اب آسمانی گورنمنٹ کا حکم ہے۔ آپ کو یاد نہ ہو تو وہ حدیث شریف ہم یاد دلا دیتے ہیں۔ کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع۔ واہ جی مولوی صاحب حضرۃ رسول اکرم تو فرماتے ہیں کہ جھوٹا کہلانے کے واسطے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر بات جو سنی جاوے وہی آگے چلائی جاوے۔ حافظ صاحب نے بے تحقیق پیسہ کا مضمون آگے چلا دیا خیر اسمیں ہمارا حرج نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ مباحثہ نہیں کرنا چاہتے تو آپ کی مرضی۔ ہم زبردستی نہیں کرتے ورنہ ٹال مٹول کرنا اور بیہودہ حیلہ بازی کے پردہ میں فرار کرنا مناسب نہیں۔

جماعت احمدیہ۔ بنارس

جلسہ انجمن احمدیہ رہانہ

یہاں گرد و نواح کے مختلف قصبات میں چند احمدی احباب ہیں لیکن ایک دوسرے سے باوجود چند کوس کے فاصلہ کے ملنے کا موقعہ نہیں ملتا تھا آخر چودھری سوہنے خان صاحب نے سب احمدی برادران کو ۲۶۔ فروری ۱۹۱۱ء کو موضع مٹھیانہ میں مدعو کیا۔ چنانچہ سب کے اکٹھا ہو جانے پر کمترین نے تجویز پیش کی۔ کہ بھائیوں کو آپس میں ملنا چاہیئے اس لئے اور چندوں کے التزام کے لئے انجمن قائم کی جاوے۔ باتفاق رائے تجویز ہوا کہ بے شک انجمن کی ضرورت ہے اور انجمن قائم ہو گئی ۲ چونکہ اور دیہات میں چند ہی آدمی احمدی تھے اور رہانہ میں زیادہ ہیں اس لئے اس کا نام انجمن احمدیہ رہانہ قرار پایا ۳ تجویز پیش کی گئی انجمن کا جلسہ ماہوار ہونا چاہیئے تاکہ کم از کم ایک ماہ بعد ضرور ایک دوسرے سے ملنے کا موقعہ مل جایا کرے۔ قرار پایا کہ ہر انگریزی مہینہ کے آخری اتوار کو انجمن کا ماہوار جلسہ ہوا اور اس دن بھی فروری کا آخری اتوار ہی تھا اس لئے وہ پہلا جلسہ انجمن احمدیہ رہانہ کا قرار پایا ۴ جمعہ کے لئے کہ ایک جگہ جمعہ کی نماز ہوا کرے۔ کہا گیا۔ تجویز ہوا کہ گاؤں کا فاصلہ زیادہ ہے اس لئے مناسب ہے کہ پھگلانہ اور رہانہ یا کھیالہ میں جمعہ کی نماز ہوا اور گرد و نواح کے بھائی ان دونوں سنٹروں میں آجایا کریں ۵ (الف) حکیم محمد عنایت اللہ صاحب میر مجلس (ب) چودھری محمد عثمان خان صاحب مشیر انجمن (سکرٹری) اور ماسٹر محمد علی صاحب ناظر انجمن تجویز ہوئے۔ امین اور محاسب کی خدمات چودھری محمد عثمان خان صاحب ہی سرانجام دینگے۔ ۶ چونکہ فاصلہ زیادہ ہے اور ایک جگہ ہی انجمن ہونا مناسب نہیں ہے اس لئے ہر ایک جلسہ مختلف مقامات پر ہوا کرے۔ ۷ دوسرا ماہوار جلسہ موضع پھگلانہ میں ہو ۸ نقول بدر۔ الحکم اور سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بغرض اطلاع ارسال کرتا ہوں۔

۲۶۔ مارچ ۱۹۱۱ء کو پھگلانہ میں دوسرا ماہوار جلسہ تھا۔ جس میں تجویز ہوا۔ کہ کتب کی اکثر ضرورت رہتی ہے اور کتابوں کے لئے حاجی پور منشی حبیب الرحمٰن صاحب کے پاس جو دس بارہ کوس کا فاصلہ ہے۔ جانا پڑتا ہے اس لئے سب بھائی چندہ کریں تاکہ کتب خانہ کھولا جاوے۔ چنانچہ حسب ذیل چندہ پیشگی ہوا۔ اور باقیوں نے بعد میں دینے کے لئے کہا۔ (ب) ایک رقم پیشگی دیجاوے۔

چودھری حاجی نواب خان صاحب	پھگلانہ	عا	ماہواری ہمر
چودھری سوہنے خان صاحب	مٹھیانہ	۲مر	۲ر ر
چودھری خیر محمد صاحب	پھگلانہ	سمر	۲ر ر
ماسٹر محمد علی صاحب	آدم پور	۴مر	۲ر ر
منشی محب الرحمٰن صاحب	براہیج پوسٹماسٹر بالشہ	ر	۲ر ر

۲ کتب خانہ چودھری خیر محمد خان صاحب کے مکان پر پھگلانہ میں رہے۔ ۳ ماہوار چندہ کے لئے سب نے وعدہ کیا کہ ایک سیر فی من غلہ سے نکال کر فصل پر دیا کریں گے۔ ۴ دوسرا جلسہ موضع رہانہ میں ہونا قرار پایا۔ والسلام

خبردار پوسٹ کارڈ بیرنگ ہو جاتے ہیں کیونکہ

ڈاک کے قانون ساز آئے دن پوسٹ کارڈوں کے قواعد میں کچھ ایسے تغیر کرتے رہتے ہیں جن کی اطلاع پبلک تک بہت دیر میں پہنچتی ہے۔ اور کارڈ اکثر بیرنگ ہو جاتے ہیں آج ہمارے پاس دو کارڈ پہنچے ہیں ان کے دائیں طرف کے نصف میں نہ فرستندہ کا نام تھا نہ کوئی مضمون تھا نہ کوئی اور لفظ تھا اور اسپر ٹکٹ چسپاں تھے مگر وہ بیرنگ کئے گئے تھے کیونکہ ان پر لکھا تھا کہ Stamper

دفتر اخبار بدر قادیان سے طلب کرو

- مجموعہ درثمین فارسی اُردو مکمل ۹ر
- درثمین مکمل فارسی مجلد ۶ر غیر مجلد ۵ر
- سنّت احمدیہ ۔ ۴ر
- معیار الصادقین ۳ر
- لیکچر لاہور ۱ر
- کامن احمدی (الہ آباد والے) ۰ر
- شہادت القرآن ۲ر
- جام شہادت ۔ ۔ر
- کتاب الصیام ۱ر
- تفسیری نوٹ ۔ر
- غلامی ۔ ۳ر
- رویائے صالحہ ۴ر
- السر المکتوم ۵ر
- فتح الدین ۳ر
- مباحثہ رام پوری ۲ر
- الاستخلاف ۳ر
- شری نہہ کلنک درشن ۸ر
- حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۱ر
- مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر صرف ۴ر
- بدر کے پرانے فائل سنہ ۱۹۰۸ء

- درثمین مکمل اُردو مجلد ۳ر غیر مجلد ۲ر
- چولہ گرو نانک صاحب ۱ر
- کفّارہ ۔ ۔ ۳ر
- القول الصحیح ۔ ۱ر
- کامن احمدی (مولوی غلام رسول جٹ) ۱ر
- نظم مستورات ۰ر
- سر الشہادتین ۱ر
- شرائط بیعت ایک روپیہ کی ۱۲۵ ۔ر
- صحیفہ آصفیہ ۲ر
- عصمت انبیاء ۱ر
- ضرورت زمانہ ۸ر
- شہادت آسمانی حصہ اول دوم
- ظہور المسیح ۶ر
- البرہان الصریح ۲ر
- مجموعہ فتاوے احمدیہ ۱۲ر
- مورکھ سیدھ ۱ر
- کرشن لیلا ۔ ۱ر
- خط اور حضرت کی تقریر ۱ر
- ستّا پارے ترجمۃ القرآن۔ بجائے سات روپیہ کے صہ ر
- فائل سنہ ۱۹۰۹ء للعہ ر

للعہ ر

فائل سنہ ۱۹۱۰ء

للعہ ر

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر بدر پریس میں حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں "ابن مریم مرگیا۔ نزول بروزی۔ نشانات ظہور مہدی۔ نشان صداقت" اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے۔ پانچ آنہ کے ۵۰ کے حساب سے جلد منگوالیں اور خط و کتابت میں استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں کریں۔

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار احباب سیّد صادق صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلل گفتگو کرنیکا ایک خاص ملکہ دیا ہے۔ اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔ جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کردیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہوگئے اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ اور قیمت ۲ر ہے۔ درخواستیں بنام منیجر بدر۔ قادیان آویں۔

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ۔ ملائکہ۔ اور یوم آخر۔ انبیاء۔ کتب تمام ارکان اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔ قیمت ۲ر۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

صابون سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدین عنوان "تجارت کا راز دیا تھا۔ فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپے دو آنہ کردی ہے۔ تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ وغیرہ وچونہ صرف چندمیں طیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر میں روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب۔ (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلے طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت منیجر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب آفس کھوڑیانوالہ (ضلع لائل پور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست اور پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے طیار کیا ہے اور مثل ہری پتی کی مانند رنگ ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگواکر ملاحظہ فرماویں

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور۔ حضرت امیر المؤمنین کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ للعہ ر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

ضرورت ناطہ ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے لعہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع۔ قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ ستر روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ جو صاحب پسند کریں سیّد غلام حسین صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

ضرورت نکاح ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دعست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

ضرورت ملازم ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور میں ملازم ہیں ایک ایسے استاد انٹرنس تک تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے جو ان کے پاس چند ماہ رہکر انہیں انگریزی پڑھاوے

جنازہ غائب ۔ میاں عبداللہ صاحب ساکن سونگ مہاجر قادیانی [illegible] فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب [illegible]

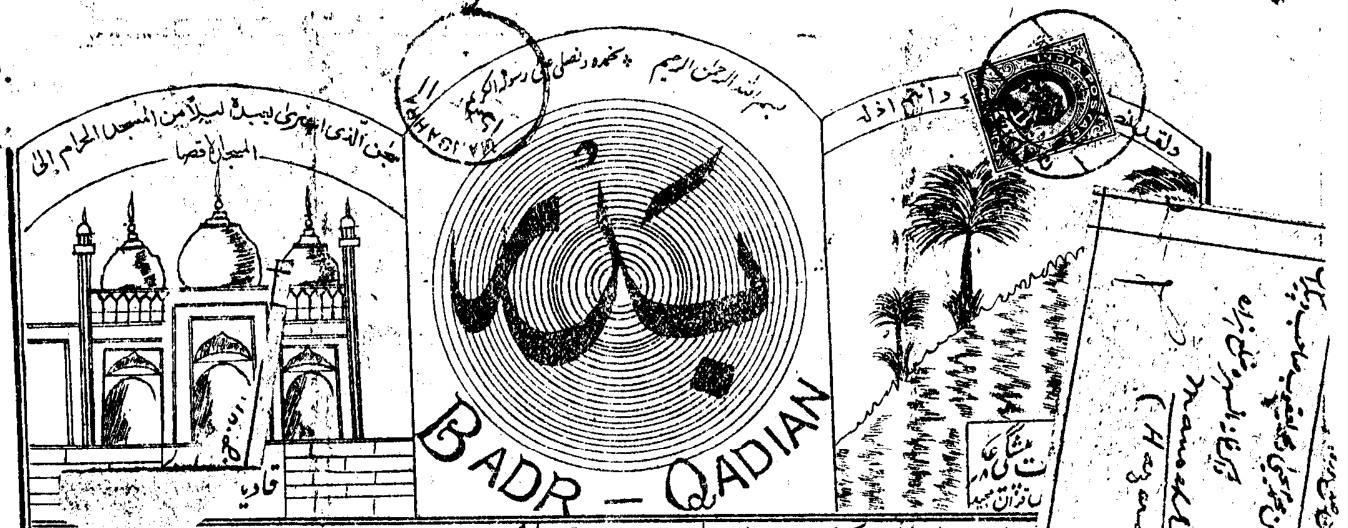

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بسر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید — پیشگی چار روپے

جلد ۱۰ — ۱۲- ربیع الثانی ۱۳۲۹ سنہ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳- اپریل ۱۹۱۱ سنہ ء مطابق یکم بساکھ ۱۹۶۸ — نمبر ۲۴

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نوردین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

صحت حضرت صاحب خدا کے فضل سے حضرت صاحب کا زخم اب بہت اچھا ہے بلکہ عنقریب بھرنے کو ہے اور امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک زخم بالکل خشک ہو جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔ پرسوں بباعث سوء ہضم کے چند اسہال ہو کر طبیعت ضعیف ہو گئی تھی مگر اب آرام ہے۔

درس بخاری شریف کا دیتے ہیں۔ ممکن ہے سوء ہضم کی وجہ یہی دماغی محنت ہو جو شاید ان دنوں میں زیادہ ہوئی۔

بندہ الٰہی بخش بقلم خود

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک گواہی پر پھر سرگودہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے ماموں جناب ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت کی خبر پاکر امرتسر تشریف لے گئے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت یابی کے واسطے دست بدعا ہوں اللہ تعالےٰ ان پر رحم فرماوے اور جلد ان کو صحت عطا کرے۔ آمین

مدرسہ انشاء اللہ ۱۵- اپریل ۱۹۱۱ سنہ ء کو کھل جاویگا۔ بچوں کو بھیجنا چاہیئے۔ انٹرنس کے امتحان پر جانے والے طلبا راحباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کامیاب کرے۔

جلسہ بٹالہ مخدوم و مکرم حضرت خواجہ صاحب کا وجود باجود ان کے فصیح اور پُرمعرفت لیکچروں کے سبب اور ان کی خلیق طبیعت کے سبب دن بدن ایسا قیمتی ہوتا جاتا ہے کہ عنقریب یک دانہ انار و صد بیمار والی مثال ان پر صادق آنے لگے گی۔ چاروں طرف سے خطوط آرہے ہیں کہ خواجہ صاحب کو لیکچر کے واسطے یہاں بھیجو۔ پہلے ایسٹر پر بنارس جانے کی تجویز تھی۔ مگر یونیورسٹی ڈیپوٹیشن نے اصرار کیا۔ کہ خواجہ صاحب اس کے ہمراہ کوئٹہ جائیں۔ جناب نواب وقار الملک صاحب کا جوابی تار حضرۃ خلیفۃ المسیح کے حضور پہنچا کہ خواجہ صاحب کو کوئٹہ جانے کی اجازت دی جاوے۔ اُدھر بنارس سے تار آنے شروع ہوئے کہ خواجہ صاحب بنارس آویں۔ آخر بلوچستان کی قسمت جنون کے شہر پر غالب آئی۔ حضرت صاحب کی اجازت سے خواجہ صاحب کوئٹہ تشریف لیگئے۔ اور بنارس کا جلسہ بہر صورت ملتوی ہوا۔ یہاں کی رائے ہے کہ بنارس میں جلسہ اپریل کے اخیر ہفتہ اتوار کو ہو۔ وہاں کے دوستوں نے تاحال اپنے منشاء سے اطلاع نہیں دی اس اثناء میں ایک درخواست انجمن احمدیہ لائل پور سے آئی ہے۔ کہ خواجہ صاحب مولوی راجیکی صاحب وہاں تشریف لے جاویں اور ایک درخواست بٹالہ کی انجمن احمدیہ سے آئی ہے۔ سنا ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے اراکین بھی اپنے سالانہ جلسہ میں خواجہ صاحب کی تقریر کرانا چاہتے ہیں۔ انجمن بٹالہ کے جلسہ کے واسطے ماہ مئی کا پہلا ہفتہ اتوار مقرر ہوا ہے۔ لائل پور کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ بٹالہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا تشریف لے جانا بھی تجویز ہوا ہے پھر جو خدا کو منظور ہو۔

مخالفین سے نیکی کرو مکفر اور مکذب مولویوں کے ہاتھوں سے تنگ آکر ہمارے ایک دوست نے جو خود بھی مولوی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھا ہے کہ مکذبین بھی تو کافر ہیں کیوں نہ ایسا کیا جاوے کہ ہماری جماعت کے مولوی صاحبان ان کے حق میں ایک کفر کا فتوےٰ مسجل بمواہیر تیار کر کے شائع فرماویں۔

حضرت نے فرمایا۔ ان کو لکھ دو کہ آپ ان مخالفین کے ساتھ بھی نیک سلوک کرتے رہیں اور ان کے حق میں دعا کرتے رہیں اور ان کے ساتھ حتے الوسع نیکی کرتے رہیں وہ بُرا کہیں تو آپ خاموش رہیں اللہ تعالےٰ آپ کو فتح مند کریگا۔

نکتۂ معرفت ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں مقروض ہو گیا ہوں آپکے بڑے بڑے مرید ہیں۔ مجھے بہت سارا روپیہ ان سے دلا دیں۔

فرمایا۔ اس کو لکھو کہ میرا تو بڑا پیر بھی اللہ ہے۔ اور بڑا مرید بھی اللہ ہے۔ وہ پیر ہے کیونکہ وہ میرا ہادی ہے۔ وہ مرید ہے کیوں کہ جو وہ ارادہ کرتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ مرید خدا تعالےٰ کا ایک نام ہے۔ وہی سب میرے کام کرتا ہے میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا نہ اپنے مریدوں سے کرتا ہوں۔ آپ کو جس طرح کا اضطراب ہے اگر اس میں دعا کی توفیق مل جائے۔ تو انشاء اللہ بیڑا پار ہو جاویگا۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پبلشر ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

ارشادِ امیر رض

عبرت فرمایا - عبرت کا مقام ہے - ننگل مدت سے مصیبت میں گرفتار ہے پہلے ہیضہ تھا - پھر اب طاعون کا زور ہے - دوسروں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

(ننگل ایک چھوٹا سا گاؤں قادیان کے قریب ہے۔ ایڈیٹر)

خدا رازق ایک ہندو کا خط پیش ہوا کہ میں نے اپنے مقصد کے پورا ہونے پر کچھ نذر مانی ہوئی تھی جو ارسال خدمت ہے - فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے عجیب طریقوں سے رزق عطا کرتا ہے اس کی پرورش کی راہیں الگ ہیں دنیا کے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے - من حیث لایحتسب کا یہ ایک نمونہ ہے جہاں سے خیال اور وہم بھی نہ ہو وہاں سے رزق آجاوے۔

آپ مرزا صاحب کو کیا کہتے ہیں ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بعض غیر احمدی یہ کہدیتے کو ملیار ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو مسلمان مانتے ہیں - فرمایا - پھر وہ مرزا صاحب کے دعوے اور الہام کے متعلق کیا کہیں گے - مدعی وحی و الہام کے معاملہ میں دو ہی گروہ ہوسکتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او کذب بالحق اذجاءہ الیس فی جھنم مثوی للکفرین - اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا کرے اسے خدا کی طرف سے الہام نہ ہوا ہو اور کہے کہ مجھے ہوا ہے ایسا ہی اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اس حق کی تکذیب کرے یا تو مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے تھے ان کو ماننا چاہیئے اگر مرزا صاحب مسلمان تھے تو انہوں نے سچ بولا اور وہ فی الواقع مامور تھے اگر ان کا دعویٰ جھوٹا ہے تو پھر مسلمانی کیسی۔

مخالفین کو سلام ۶- اپریل ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح بعض خطوط کا جواب لکھوا رہے تھے ڈاک میں ایک مخالف کا خط بھی تھا آپ نے محرر ڈاک کو فرمایا کہ اس کا سرنامہ لکھو جناب من! دوبارہ فرمایا - صرف جناب رہنے دو - اور سلام نہ لکھو کیونکہ یہ لوگ خدا کے فضل سے دور ہیں اور ہم سے ایک طرف ہیں اور اس موقع پر اپنے ایک استاد کا واقع سنایا کہ انہوں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو جو اسلام سے منکر تھا - سرنامہ لکھا - مرکز محیط علماء و محیط مرکز فضلاء - اور فرمایا - کہ یہ سرنامہ اس لئے منتخب کیا کہ ہمارا اور ان کا اختلاف اسی قسم کا ہے پھر حضور نے فرمایا کہ :-

ہمارے پاس ایک ہندو نے اپنے لڑکے کے واسطے دعا کو کہا - ہم نے اوس کے سامنے جب دعا کی کہ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اس کا بھلا کرے تب اس نے کہا کہ آپ ایسی دعا نہ کریں کیونکہ آپ جو دونوں جہان کی بھلائی چاہتے ہیں اس کے تو یہ معنے ہیں کہ وہ مسلمان ہوجائے۔

ایسا اعتراض ناجائز ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کیا کہ اگلے روز حضور نے فرمایا تھا - مرزا صاحب کا انکار ہمارے اور مخالفوں کے درمیان بغاوت کا مقدمہ ہے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی - نیز جن کا انکار جان بوجھ کر نہیں ان کو کس طرح ملزم کہا جاوے۔

فرمایا - گورنمنٹ کے قانون کا نہ جاننا کوئی عذر نہیں ہو اس دوست نے عرض کیا - گورنمنٹ کو چونکہ دلوں کا پورا علم نہیں ہوتا اس لئے وہ سزا دینے میں معذور ہے اور اللہ تعالیٰ تو علیم بذات الصدور ہے - فرمایا - اگر یہی بات ہے - تو پھر تلوار مظلوم کو کیوں کاٹتی ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ حضرت اقدس نے غیر احمدیوں کے حق میں بعض مقامات پر ایسی تحریریں لکھی ہیں جن کو ان کی نسبت بولنے سے دل ڈرتا ہے - مثلاً ایک مقام پر فرمایا ہے - تمام سعید لوگ خدا کی اس آواز کو سن کر قبول کریں گے - سوائے اون کے جو دوزخ کے بھرنے کے واسطے ہیں - فرمایا - ہمارے مخالف اون عیسائیوں کو جو بلاد یورپ و امریکہ میں رہتے ہیں کیا سمجھتے ہیں - دہریہ کہتے ہیں اگر خدا میں رحم ہوتا تو چھوٹے بچے نہ مرتے اور نہ اس قدر انکو مصیبتیں ہوتیں - جن میں چھوٹی عمر میں مبتلا ہو جاتے ہیں پس اس قسم کے ترس کے لفظوں کا نتیجہ دہریت ہے یا مرزا کا انکار کر دیا جاوے تناسخ کا مسئلہ بھی ایسے ہی خیالات سے پیدا ہوا ہے - یقیناً غیرت کو انہی مشکلات نے تناسخ کا قائل کر دیا تھا۔

ہمیں ان فتووں کی پرواہ نہیں ذکر تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے لکھا ہے کہ اگر احمدی مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دیں تو ہم کفر کا فتوے واپس لے لینگے - فرمایا - ہمیں ان کے فتووں کی کیا پرواہ ہے - اور وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں - جب سے مولوی محمد حسین نے فتوے دیا وہ دیکھے کہ اس کے بعد آج تک اس کی عزت کہاں تک پہنچ گئی ہے اور مرزا صاحب کی عزت نے کس قدر ترقی کی ہے۔

مرزا صاحب کی تعلیم عالم ارواح میں برادرم منشی محبوب عالم صاحب احمدی گوجرانوالہ کا ایک خط حضرت صاحب خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا جس میں برادر موصوف نے اپنا ایک خواب لکھا ہے دیکھا کہ " دار الامان میں حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور تقریر فرما کر اور تھک کے ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں۔ چارپائی پر حضور کے راست جانب نیاز محمد حضور کے پاؤں دبانے لگ گیا - فرمایا - جزاک اللہ - دوسری جانب اخویم منشی احمد الدین صاحب بیٹھے ہوئے پاؤں دباتے ہیں میں نے طاعون زدہ لاشوں کا نظارہ جو پہلے دیکھا تھا - عرض کیا - فرمایا - استغفر اللہ "

اس خواب کی تعمیل میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ استغفار بہت کرنا چاہیئے یہ طاعون کا علاج ہے خدا تعالیٰ سے اپنے گناہ بخشوانے چاہئیں اور صدقہ دینا چاہیئے۔

فرمایا کہ ہمارا مرزا تو عالم ارواح میں بھی استغفار سکھاتا ہے وہ جاہل لوگ ہیں جو ہمیں بے ایمان کہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے ایمان کی فکر کریں۔

رُباعی

(از سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی)

مژدہ بمن رسید کہ پسر شریف زاد
احمد نوید دادہ بدیں ثمرۂ مراد
دل تہنیت کناں بہ طرب آمدہ برقص
بشگفت و خوش بگفت کہ عمرش دراز باد

جنازہ غائب احباب میاں محمد بخش صاحب بھنگالی کی اہلیہ نوجوان کا جنازہ پڑھ دیں - اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔

رسید زر

۱۴- مارچ ۱۹۱۱ء

جناب ابوبکر یوسف صاحب ۱۶۵ عمہ
جناب محمد علی صاحب ۲۴۴ للعہ
جناب امام الدین صاحب ۱۳۴۹ عہ
جناب مرزا حسین بیگ صاحب ۲۴۵ للعہ
جناب عبدالمجید صاحب ۲۲۸۴ للعہ
میاں نور محمد صاحب ۲۲۶۰ اا
جناب عبدالستار صاحب ۲۷۰۹ عہ
میاں محمد حسین صاحب ۲۶۵۶ عہ

۱۵- مارچ ۱۹۱۱ء

جناب محمد الٰہی صاحب ۱۴۳ للعہ

۱۷- مارچ ۱۹۱۱ء

میاں سراج الدین صاحب ۲۱۹۰ عہ

جناب مخدوم محمد صدیق صاحب ۱۴۲۵ للعہ
جناب عصمت اللہ صاحب ۲۶۵۵ للعہ
جناب سید محمد اسمعیل صاحب ۱۳۹۸ عہ
میاں مہر محمد صاحب ۲۴۰۹ للعہ
مرزا رحیم بیگ صاحب ۹۴۵ للعہ
میاں نور محمد صاحب ۱۹۴۷ عہ
میاں غلام رسول صاحب ۲۷۰۱ عہ
راجہ صدر الدین صاحب ۲۶۹۱ للعہ

۱۶- مارچ ۱۹۱۱ء

میاں محبوب دین صاحب ۲۷۱۹ عہ
گل حسن صاحب ۲۲۱۸ للعہ
میاں عبدالمجید صاحب ۱۸ للعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قادیان کا ساقی

پہلے حضرت اکمل نے ایک نظم اس طرز پر لکھی تھی ۔ اب میاں علی محمد صاحب شاعر ونگوی نے لکھی ۔ ناظرین ملاحظہ فرماویں اور داد دیں :- (ایڈیٹر)

بزم جہاں میں پیکر شرب شراب اُلفت ۔ سیکھے کوئی تو تجھ سے بزم جہاں کے ساقی
سرخوش مئی خوشی سے ہیں کودتے اچھلتے ! ۔ پیر و جوان کیا کیا پیر و جواں کے ساقی
ساغر میں تیرے کیا کیا لُطف و مزے بھرے ہیں ۔ ہے اک مزے میں عالم لطف بیاں کے ساقی
لاکھوں گذر گئے ہیں تیرے لئے ترستے ۔ لبریز آبِ حیواں رطلِ گراں کے ساقی
ساغر بھرا ہے تیرا کیا شربت شفا سے ۔ ہوں روگ دور جس سے جان جہاں کے ساقی
خضر و مسیح زندہ ہوتے اگر جہاں میں ۔ اس جام جانفزا پر مرتے جہاں کے ساقی
قاضی و محتسب سب پینے ہیں جاٹتے ہیں ! ۔ جو بیٹھے پیالے تیری شیریں زباں کے ساقی
کیسی شراب صافی کچھ آپ نے پلا دی ۔ سرمست ہو رہے ہیں صوفی جہاں کے ساقی
بھر دے ہے جام جسکو توحید حق کی مئی کا ۔ دھو دے داغ دل سے عشقِ بتاں کے ساقی
خم ہے محبت اپنے لگا دے مُنہ سے ۔ بنتا ہے ساغروں سے کیا آسماں کے ساقی
کھینچو نہ خشک مُلّاں دامان دل ہمارا ۔ ہم جانتے ہیں تم کو تم ہو کہاں کے ساقی
ہے سلسبیل جاری کہدو علیؓ کدعہ میں ۔ آؤ جہاں کے پیاسو ! آئے جہاں کے ساقی

[illegible]

محمڈن یونیورسٹی کیسی ہوگی

جناب مولوی حافظ ابوسعید عربی صاحب جو کہ مجوزہ محمڈن یونیورسٹی کی ناظم کمیٹی کے ممبر ہیں ۔ اور آج کل رنگون برہما میں اپنے تجارتی کاروبار کی سرانجام دہی کے علاوہ شب و روز ہمہ تن یونیورسٹی فنڈ کی امداد میں بدل و جان مصروف بلکہ محو ہیں ۔ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں یہ ہماری یونیورسٹی درحقیقت قرطبہ و بغداد کے درجہ کی ہوگی ۔ اور سب سے اول مذہب کی حمایت اسکا فرض ہوگا ۔ مسلمانوں میں کوئی خوبی سوائے پاک مذہب اسلام کے نہیں ۔ اگر ان کی رگ میں حمیت اسلام نہو ۔ تو اُن میں اور گنگا دام میں فرق نہیں ۔ آپ مطمئن رہیں کہ دین کی تعلیم کا عمدہ انتظام ہوگا " ہم اُن کے خط میں سے اس اقتباس کو نخوشی چھاپتے ہیں ۔ اور دعا کرتے ہیں ! کہ ایسا ہی ہو ۔

کوئی حاجی صاحب پتہ بتلادے

میرا باپ مسمی نورالدین بٹوی ولد قطب الدین سکنہ میرپور حال سکونت ریاست پونچھ حج کرنے کو عرصہ ۶ ماہ سے زاید ہوگیا ہے گیا تھا ۔ تا حال خط تک نہیں آیا ۔ مرگیا ہے یا زندہ ہے ۔ کسی صاحب حاجی کو معلوم ہو ۔ تو برائے للہ جواب سے اطلاع بخشیں

(خاکسار شرف الدین بٹوی احمدی سکنہ پونچھ سٹیٹ)

مولوی مہر بخش صاحب مرحوم

مختار و میونسپل کمشنر رڑکی بڑے مخلص احمدی تھے ۔ حضرت خلیفہ رشید الدین احمد صاحب کے زمانہ قیام رڑکی میں آپ اس سلسلہ میں داخل ہوئے تھے اور ایسے پر جوش اور باحمیت تھے کہ اعلانیہ سے اعلانیہ سنگدل کو تبلیغ کرنے میں تامل نہ کرتے تھے ۔ کل قصبہ ان کا مخالف تھا ۔ مگر انہوں نے کبھی پرواہ نہ کی ۔ ایک مدرسہ اپنے مکان پر ترجمۃ القرآن کا جاری کر رکھا تھا ۔ تمام اوقات کچہری سے جو فرصت کے ملتے تھے مدرسہ میں صرف کرتے تھے ۔ افسوس ہے کہ اس ہفتہ میں آپکا ناگہانی انتقال ہوگیا ۔ ناظرین بدر سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب ادا کریں اور مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں ۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی ۔ آپ انجمن احمدیہ سہارنپور کے پریذیڈنٹ تھے ۔ اور بہت خلوص سے کام کرتے تھے ۔ ۲ - اپریل ۱۹۱۱ء

امشاج نمبر (۱)

ہمیں یسوعی صاحبان کے اس زمان پر ہمیشہ تعجب آیا کرتا ہے ۔ کہ یسوع بن باپ تھا ۔ اس واسطے دوسرے انسانوں پر فضیلت رکھتا تھا ۔ حالانکہ بن باپ ہونا کوئی فضیلت نہیں ۔ ہم نے تو مرغیوں کو بھی دیکھا ہے ۔ کہ وہ بغیر مرغے کے انڈے دیتی ہیں ۔ مریم صدیقہ نے بغیر مرد کے پاس جانے کے بچہ جن دیا ۔ تو کیا ہوا بہرحال اس پر ہمارے پاس چند مضمون پہنچے ہیں ۔ جن میں سے ایک اس اخبار میں درج کیا جاتا ہے ۔ باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ (اڈیٹر)

اعتراض :- قرآن کریم جبکہ انسان کی پیدائش نطفہ رجل و مرات کے امشاج سے بیان کرتا ہے ۔ تو پھر کیونکر ممکن ہوسکتا ہے ۔ کہ حضرت مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے ۔ ایسی پیدائش خلاف نیچر ہے ۔ نہ مسموع نہ معقول الخ :-

الجواب :- اللہ پاک نے ایسے ہی کوتاہ اندیشوں کی نسبت فرمایا ہے ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئًا مذکورًا :- ہم نے انسان کی صورت کا نقش پانی پر کھینچا جو تمہاری سمجھوں میں از قسم محالات ہے ۔ اور پھر اس شکل کو وہ وہ فراز و نشیب دکھلائے کہ ایسے امشاج سے ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ پانی صورت قبول کرتا ۔ اور پھر اس میں ۔ عظام ۔ اوتار ۔ عروق پیدا کئے ۔ اور امشاج سے ہی اعضائے ظاہر کو اس خوبی سے مرتب و آویزاں کیا ۔ کہ جس کے مشاہدہ سے عقول انسانی حیران ہے ۔ یعنی ہاتھ پاؤں دراز اور ان میں سے اعضائے باطنہ :- قلب ۔ کبد ۔ گردہ ۔ پھیپھڑا تلی ۔ معدہ ۔ امعاء ۔ رحم ۔ مثانہ کو مدور بنایا ۔ استخوان سر کو پچپن ٹکڑوں سے جوڑ کر اس میں طرح طرح کی حکمتیں بھر دیں ۔ حس مشترک کو دماغ میں مقدم کیا ۔ تا محسوسات کا ادراک کرے ۔ پھر دوسری جانب قوت خیالیہ کو رکھکر وسط دماغ میں وہم کو رکھا ۔ تا جزیہ کا ادراک معلوم کرے ۔ اور حافظہ کو مؤخر دماغ میں یوں ودیعت کیا کہ تا خزانہ وہم اس کے مدرکات کا حامل و حافظ ہو ۔ منجملہ اُن کی قوۃ متفکریہ کو بیغولہ دماغ میں قدرت دی ۔ تا تصرف اس کا ان امور میں ہو جو خیال و وہم میں موجود ہے معہذا اس ذراسی پٹاری میں قوت شمیہ کو اضافہ کرکے قوت بصریہ کو ایک پیٹھ مجوف کے اندر بند کیا ۔ تا تُو صورت میں امتیاز کرے ۔ غرض اللہ حکیم و قادر نے انسان کو قطرہ محض سے کیونکر ترتیب دیا ۔ اب یہی پیکر اپنے خالق پر جرح کرتا ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا نہیں کرسکتا ۔ وہ یہ نہیں کرسکتا ۔ وُہ وُہ نہیں کرسکتا ۔ ہم عجوبہ نمایاں کرسکتے ہیں ۔ الکسریز (X Rays) سے جسم کی رگیں دیکھ سکتے ہیں ۔

امشاج کے لفظ سے معترض کو یہ دھوکا لگا ہے ۔ کہ گویا اللہ تعالےٰ ظرف رحم میں مرد و عورت کے تو ام کو اسطرح پھینٹتا ہے جیسے انڈے کی زردی و سفیدی پھینٹی جاتی ہے ۔ یہ نہیں بلکہ دور امشاج چار ماہ تک رحم مادر میں متواتر ہوا کرتا ہے ۔ یعنے جب نطفہ انسان کا رحم مادر میں قرار پکڑتا ہے تو مثل کرہ کے مدور ہوتا ہے ۔ بعد ازاں حرارت رحم اس کو غلیظ کرکے اوپر ایک پوست باریک ظاہر کرتی ہے ۔ اور پھر عروق رحم اس سے متصل ہوکر اس میں منافذ پیدا ہوتے ہیں جنسے ہوا و غذا مولود کے پہونچتی ہے ۔ پھر بحکم

خالق عالم قوۃ مصورہ اس میں خلق ہو کر ایک پارہ دل کیواسطے درمیان میں اور دوسرا حصہ جانب راست کبد کیواسطے اور تیسرا حصہ جانب فوق دماغ کیلئے اور چوتھا ٹکڑہ تحت الات کے تولید کیواسطے تقسیم کرتی ہے۔ بعد ازاں سرہ کو ورید اور شریان کے ساتھ متصل کرتی ہے۔ (یہ چاروں افعال ہی ضمنی امشاج ہوئے۔ پھر پندرہ یوم میں علقہ ہو کر ستائیس دن میں گوشت ہو جاتا ہے اور بہرہ پشت کا اساس بدن میں ممتد ہوتے ہیں۔ (یہ پہلا امشاج ہوا) و لہذا ۲۷ - روز میں سر و دوش اور ناف و پیرا در شکم اور ہڈیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ پھر وہ خون حیض جو مثل چراغ کے جلتا ہے۔ ان استخواں پر گوشت چڑھاتا ہے۔ (یہ دوسرا امشاج ہے) اور بحکم بارتعالے۔ اس میں ایک حس کت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے علقہ مضغہ ہو جاتا ہے۔ اور ایسا ہی مدت تین ماہ تک کی گذری (یہ تیسرا امشاج ہوا) منجملہ اس کے چار ماہ تک اختلاط اجزا کا ہوتا ہے۔ بعدہٗ تمام ہو جاتا ہے (یہ چوتھا امشاج ہوا) باقی آئندہ۔ انشاء اللہ مسیح علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ممکن ثابت کیا جاویگا۔ والسلام۔

(خاکسار مرزا حسام الدین احمد احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ۔

(*)

درخواست دُعا

برادر ثناء اللہ ساکن کالا خطائی تمام بزرگان احمدیہ سے مفصلہ ذیل امور کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱ - بوجہ چوری ہو جانیکے مالی حالت کمزور ہے اللہ تعالیٰ قرض اتار دے۔

۲ - حضرت خلیفۃ المسیح کو اللہ صحت بخشے اور عمر میں برکت دے۔

۳ - اعمال صالحہ کی توفیق ہو۔

(*)

اطلاع بعض احباب نے اس نئی انجیل کے ترجمہ کے متعلق دریافت کیا ہے جس کا نام Crucifixion ہے اور جو کہ میں نے امریکہ سے منگوائی ہے۔ ان کی اطلاع کے واسطے عرض ہے کہ اس کا ترجمہ میں انشاء اللہ جلد شائع کرونگا۔

عیسائی صاحبان کیواسطے ایک عجیب تحفہ

مضمون کفارہ پر جو دین عیسوی کا ستون ہے ایک بڑی بحث اس رسالہ میں کیگئی ہے اور سرکاری تقطیع اور طرز خط پر بہت عمدہ چھپوایا گیا ہے جو صاحبان عیسائیوں کے درمیان مفت تقسیم کرنے کیواسطے خریدکرنا چاہیں ان کو ایک روپیہ میں دس نسخے بھیجے جاوینگے۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہے گا۔ قیمت فی نسخہ ۲ ر ہوگی۔

دفتر اخبار بدر قادیان سے طلب کرو

مجموعہ درثمین فارسی اردو مکمل ۹ر
درثمین مکمل فارسی مجلد ۶ر غیر مجلد ۵ر
سنت احمدیہ ۔ ۔ ۴ر
معیار صادقین ۔ ۔ ۳ر
کامن احمدی (مولوی غلام رسول صاحب) ۰ر
نظم مستورات ۰ر
سر شہادتین ۱ر
شرائط بیعت (ایک روپیہ کی (۲۵) فی کاپی ۔ر
تفسیری نوٹ (فی روپیہ)
غلامی ۳ر
رویائے صالحہ ۴ر
السر المکتوم ۵ر
فتح الدین ۳ر
مباحثہ رام پوری ۰۲ر
الاستخلاف ۳ر
شری نہہ کلنک درشن ۸ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۱۰ر
مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر صرف ۴ر
تبلیغی کارڈ ۹۰ عدد ۵ر
الضّا تسم لعلے ۱۰۰ ۸ر
عقائد احمدیہ - احمدیوں کے عقائد مع دلائل ۲ر

درثمین مکمل اردو مجلد ۴ر غیر مجلد ۳ر
چولہ گرو نانک صاحب ۱ر
کفارہ ۔ ۔ ۳ر
القول الصحیح ۔ ۱ر
کامن احمدی (اللہ داد والے) قیمت ۔ ۔ ۰ر
شہادت الفرقان ۰۲ر
جام شہادت ۔ر
کتاب الصیام ۱ر
صحیفہ آصفیہ ۲ر
عصمت الانبیاء ۷ر
ضرورت زمانہ ۸ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم
ظہور المسیح ۶ر
البرہان الصریح ۰۲ر
مجموعہ فتاوی احمدیہ ۵ر
مورکھ سدھ ۱ر
کرشن لیلا ۱ر
خط او حضرت کی تقریر ۱ر
سمات پاک ترجمۃ القرآن بجائے سات روپیہ کے ۵ر
کشف الاسرار مسیح ناصری کی قبر کشمیر میں ہونیکا ثبوت قیمت ۔ ۲ر

مدرسہ تعلیم الاسلام

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ اپریل ۱۹۱۱ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام کہلجائیگا۔ تمام طلباء کو مقررہ تاریخ کو حاضر ہو جانا چاہیئے (صدر الدین ہیڈ ماسٹر

جماعت بندی

مدرسہ احمدیہ کی جماعت بندی ہوگئی ہے۔ جو صاحبان اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کرنے کے واسطے بھیجنا چاہیں۔ بھیجدیں۔

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے تیار کیا ہے جو مثل ہری پتی کی مانند رنگ ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا بدہضمی۔ اشتہار کا کم ہونا۔ یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کیلئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔

(*)

مفرّح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین کی مصدقہ ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

(*)

صابون سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ چار روپے مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپیہ دو آنہ کردی ہے۔ تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی بہاں ہی فائدہ اٹھاویں شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ دیگی وچونہ صرف چند میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ دو روپیہ دو آنہ میں روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف جواب کیلئے جوابی کارڈ۔ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی۔ (۴) درخواست کنند کو حلفیہ اقرار کہ بدوں اجازت مینجر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جائےگی۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب آفس کھڑیانوالہ (ضلع لائل پور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

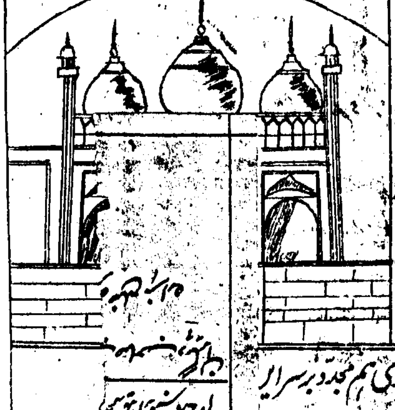

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی ۴ر
ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. 82 CCLXXXVII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسرا ار

۱۵۔ ربیع الثانی ۱۳۲۹؁ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۱؁ء مطابق ۸ بساکھ ۱۹۶۸ سمت

جلد ۱۰ | نمبر ۲۵

بھائیو! گر قادیان آؤگے تم | ایڈیٹر و مینجر محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤگے تم

خوش خبری متعلق صحت حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت صاحب کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ بہت اچھی ہے۔ پہلی بار اس ہفتہ میں ایک دفعہ آہستہ آہستہ چل کر اپنے مطب تک تشریف لائے۔ اور وہاں تھوڑی دیر تک بیٹھے رہے بخاری شریف کا درس روزانہ ہوتا ہے۔ آپ کی صحت بالکل معجزانہ رنگ میں ہوئی ہے احباب کو اس شکریہ میں تقویٰ وصلاحیت میں بہت ترقی کرنی چاہیئے۔ اور نور الدین کی زندگی کے مبارک ایام سے فائدہ اوٹھانا چاہیئے۔

بسبب تعطیلات ایسٹر بہت سے دوست مختلف مقامات سے ہفتہ گزشتہ میں تشریف لائے۔ انصار اللہ کا جلسہ ہؤا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ممبروں کو نصرت اللہ کے لئے مناسب ہدایات دیں اور تجویزیں بتلائیں۔ ممبروں کی فہرست اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔

قادیان میں ہنوز پلیگ چلی جاتی ہے گو بہت زور نہیں۔ جلسہ نمازیں کے واسطے ماہ اپریل کا آخری جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مقرر ہوئے ہیں۔ لاہور سے حضرت خواجہ صاحب قادیان سے عاجز اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور دہلی سے پیر قاسم علی صاحب کو جانے کے واسطے حکم ہؤا ہے۔

قابل توجہ جناب پوسٹماسٹر جنرل

قادیان کے ڈاکخانہ کا انتظام

قادیان میں ایک تو وہ زمانہ تھا کہ صرف ایک برانچ آفس تھا۔ مگر رفتہ رفتہ خدا نے اسے یہاں تک ترقی بخشی۔ کہ ایک سب پوسٹماسٹر ایک کلرک کی ضرورت پڑی اور ڈاک بجائے ہرکاروں کے یکہ پر آنے لگی۔ پھر ضرورت نے دو ڈلوریاں کروا دیں۔ لیکن ان کے واسطے کچھ اس قسم کے اوقات ہیں کہ پبلک پورے طور پر مستفیض نہیں ہوسکتی دوسری ڈاک شام کے وقت تقسیم ہوتی ہے اور ابھی وقت ڈاک بند کر دی جاتی ہے جس سے شام کی ڈاک کا جواب صبح کی ڈاک میں بھی نہیں جا سکتا۔ موسم سرما میں تو مشکلات تھیں اس لئے یہ تجویز کر لی گئی تھی۔ کہ ڈاک شام ہی کو بند ہو جاوے تاکہ صبح یکہ سویرے روانہ ہوکر ۱۰ بجے کی گاڑی پر ڈاک پہنچا سکے۔ لیکن موسم گرما میں اس قسم کی مشکل نہیں صبح ۶ بجے روانہ ہوکر ٹھیک بٹالہ وقت پر پہونچ سکتا ہے اس لئے ہم صاحب پوسٹماسٹر جنرل کی توجہ اس طرف منعطف کراتے ہیں کہ موسم گرما میں لیٹر بکسوں کا کلکشن صبح کے ۵ بجے ہؤا کرے یہ وقت کوئی ایسا نہیں کہ بکر یا سب پوسٹماسٹر کو کوئی کسی قسم کی مشکل پیش آوے۔ کیونکہ گرمیوں میں سورج سوا پانچ ساڑھے پانچ نکلتا ہے اور ۶½ بجے ڈاک کا یکہ قادیان سے روانہ ہوکر بخوبی ۹ بجے تک پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح پبلک کو سہولت ہو جائے گی اور جو ڈاک شام کو آتی ہے۔ اس کا جواب صبح کی ڈاک میں جا سکیگا۔ ورنہ میں نہیں سمجھتا کہ دو ڈلوریوں سے کیا حاصل ہؤا۔

ضرورت ملازمت

ایک غریب احمدی جو مڈل پاس ہیں۔ اور کلرکی کے کام کے تجربہ کار ہیں۔ کول کلرک اور ٹیلیفون کلرک کا کام کر چکے ہیں۔ ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ کیا کوئی احمدی بھائی ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

میر صاحب قبلہ

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت کی خبر پاکر حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ دورے کو ملتوی کر کے امرتسر چلے آئے ہیں اور امید ہے انشاء اللہ کل قادیان پہنچ جاویں گے اور ۲۵۔ اپریل ۱۹۱۱؁ء کو انشاء اللہ مکرر دورہ شروع کریں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان بہاولپور وغیرہ اطراف کی طرف جاوینگے احباب ان کے استقبال اور ان کی امداد کیواسطے طیار رہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کو اب بفضلہ تعالیٰ مرض سے بہت سی تخفیف ہے احباب دعا کرتے رہیں۔

نماز جنازہ

گوجرانوالہ کے نوجوان احمدی دوست فتح محمدؐ مرحوم مرتے وقت وصیت کر گئے ہیں۔ کہ احباب سے ان کے لئے دعائے جنازہ کے واسطے بذریعہ اخبار ہذا درخواست کی جاوے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مرحوم کی التجا پر احباب توجہ فرماویں گے۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے شایع ہوا)

مُسلم یونیورسٹی

اور

مُسلمانون کی مذہبی تعلیم و تربیّت

سیّد امیر علی صاحب بالقابہ کا ایک مضمون (جو سالہا سال پہلے کا ہے اور جس میں نماز روزہ کے متعلق بھی بحث کی گئی ہے) مسلم یونیورسٹی کے متعلق بطور اسکیم کے جب سے اخبارون مین چھپا ہے۔ متعدد مقامات سے اس کے متعلق خطوط آنے پر جواب نواب وقار الملک صاحب نے غلط فہمی کا رفع کیا جانا نہایت ضروری سمجھا۔ چنانچہ علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۲۲- مارچ ۱۹۱۱ء مین خاص اس بحث پر ایک مضمون لکھا گیا جس کو اب پمفلٹ کی صورت مین علیحدہ بھی چھاپ لیا گیا ہے۔ ہم اس پمفلٹ سے چند اقتباس درج ذیل کرتے ہین۔ ایڈیٹر۔

یہ رائٹ آنریبل سیّد صاحب ممدوح کی تحریر بالکل ان کی ایک ذاتی رائے ہے۔ جو اب سے ایک قرن پہلے موصوف نے ظاہر فرمائی تھی۔ ...... اس وقت کالج قوم کے سامنے ایک چھوٹا سا نمونہ مسلم یونیورسٹی کے انتظامون کا موجود ہے قوم کو صرف یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس مین شروع ہی سے انتظام نماز روزہ کی پابندی کا کیا گیا ہے۔ کالج مین جب تک مسجد تعمیر بھی نہین ہوئی تھی تو اس وقت بھی نماز کے لئے ایک خاص چبوترہ تھا۔ جہان پانچون وقت جماعت سے نماز ادا ہوتی تھی۔ ...... پانچون حاضری قلم بند ہونے کا اہتمام اور غیر حاضری پر مواخذہ ہوتا ہے۔ یہان تک کہ منتظمان کالج ایسے طلباء کو جن پر اور کسی قسم کی تاکید اثر نہ کرتی ہو۔ کالج یا بورڈنگ ہوس سے خارج کرنے مین بھی تامل نہین کرتے کالج کے قانون مین ابتدا سے جب سے کہ قانون بنا ہے۔ نماز اور روزہ کے متعلق صاف احکام موجود ہین۔ ..... طالب علمی کے زمانہ مین اگر طلباء اتنی تکلیف بھی اپنے اوپر گوارا نہ کرین گے کہ پانچون وقت نماز جماعت سے ادا کرین تو آیندہ کار عبادی دنیا مین ان سے کوئی کیا توقع کر سکیگا۔ خدا کے فرائض ادا کرنے کے وقت اگر بندہ کاہل ہے تو وہ اپنے دوسرے فرائض ادا کرنے مین جو قوم اور گورنمنٹ کے اور خود اپنے اس پر ہوتے ہین۔ کبھی کسی مستعدی کا اظہار نہین کر سکتا اور جس قدر ان فرائض کو اہتمام مین کمی رہے گی۔ اسی قدر طالب علمون کے اسلامی کیرکٹر مین کمی رہ جاوے گی۔ ...... آج وہ زمانہ ہے جبکہ یورپ کے محقق بڑے بڑے نامی فلاسفر مسلمانون کے روزہ کو سراسر عین حکمت اور مفید صحت سمجھتے ہین۔ باقی رہا یہ امر کہ کوئی بیمار ہے یا دوسرا کوئی عذر شرعی موجود ہے تو اس پر خود شرعاً روزہ فرض نہین ہے۔ ...... مگر قوم کو اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے کالج مین وہ شرع جاری ہے جو اس کو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ملی ہے۔ نہ زید عمر و بکر کی شرع۔ ...... کیسے چھوٹے چھوٹے بچے (سوائے کسی عذر شرعی کے) کس طرح نہایت خوش خوش اور خندہ پیشانی سے روزہ رکھتے ہین ...... چند روز ہوئے ایک مسلمان صاحب نے کالج کے اسکول مین اپنے ایک کم سن لڑکے کو بھیجنا چاہا اور یہ فرمائش کی۔ کہ مذہبی تعلیم اور نماز روزہ وغیرہ کی اس پر کوئی تاکید نہ ہو۔ کالج کے منتظمون نے اس لڑکے کے داخل کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ (کیا سچ وہ صاحب مسلمان تھے۔ ایڈیٹر) .... ہمارا تو دعوے یہ ہے۔ کہ دنیا مین جس قدر خوبیان ہو سکتی ہین وہ سب مذہب اسلام مین بدرجہ اتم موجود ہین۔ اور اسلام کا ایک خادم اپنی ذات اور دوسرے تمام بنی نوع انسان کے واسطے آیۃ رحمت ہے۔

دو عیسائی

ایک نند لال داعظ عیسائی و مسٹر میر لکھنؤ انجمن احمدیہ مین بہمراہی ایک نوجوان مسلمان نامی نور الدین مورخہ ۱۱- اپریل مجاریہ تشریف لائے اور بعد گوڈ مارننگ وغیرہ کے اس سلسلہ عالیہ اور مرسل ربانی کی بات چیت کرنے لگے۔ عاجز نے میجر ڈوئی امریکہ کے وہ دونون فوٹو جبکہ وہ اچھا تھا اور پھر فالج کے سبب گو بڑا ہؤا تھا دکھائے تب تو ان کے چہرے بھی بگڑے اور ادہر اُدہر کی باتین جیسا کہ عام آریہ وغیرہ کیا کرتے ہین کہنے لگے۔ اور پھر حضرت مسیح کی بہت تعریف کی اور کہا کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور وہ باپ سے پیدا نہیں ہوا اسواسطے وہ پاک تھا اور باپ نے نہ چاہا۔ کہ وہ اس زمین پر رہے اب وہ زندہ آسمان پر ہے۔ زمین اور آسمان دونون اس کا ہے اور جب نبیون پر جب ظلم ہؤا تو وہ اسی زمین پر کفار سے بچائے گئے لیکن جب اس کے بیٹے پر یہود نے حملہ کیا تو اس نے برخلاف اور نبیون کے اسکو معاً آسمان پر اُٹھا لیا اور جو صفات اور معجزہ مسیح مین موجود تھے۔ وہ ایک شخص مین جمع نہین۔

اس پر اس عاجز نے صرف اس قدر جواب دیا کہ ہر ایک نبی کا مرتبہ جُدا گانہ ہؤا کرتا ہے۔ جو معجزات حضرت موسیٰ نے مصر مین دکھائے۔ مسیح نے ایک بھی ویسا معجزہ نہین دکھایا اور نہ الیاس کی طرح کبھی آسمان سے آگ اور پانی نازل کیا اور نہ الیشع کی طرح اپنے مرنے کے بعد مُردون کو زندہ کیا۔ دیکھو (سلاطین کی کتاب ۲ ا باب ۲۱) بلکہ حضرت مسیح نے معجزہ دکھلانے سے صاف انکار کیا اب رہی یہ بات کہ مسیح باپ سے پیدا نہین ہؤا اس لئے وہ الوہیت کا متوارث ہؤا۔ تو بائبل کے دیکھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ جو عورت سے پیدا ہؤا کبھی پاک نہین ہو سکتا۔ دیکھو ایوب نبی کی کتاب ۲۵ باب ۴ آیت۔ اس تقدیر پر مسیح خدا یا خدا کا بیٹا نہین ہو سکتا۔ اس جگہ اگر بغیر باب کی پیدائش کے خیال کو ترجیح دی جاوے۔ تو بھی مسیح خدا کے شریک عبادت نہین ٹھہر سکتا۔ کیونکہ مقدس بائبل مین ملک الصدق کی پیدائش بھی اسی خیال کے موافق ہے دیکھو عبرانیون کا باب ۷ آیت ا و ۳۔ اور یہ کہنا۔ کہ اس لئے باپ نے نہ چاہا کہ وہ زمین پر رہے۔ تب اسکو آسمان پر بلا لیا تا اس کا زمین و آسمان دونون ہوئے۔ سو اس بات کا جواب احمدی ابرار تو مدتون سے دے رہے ہین کہ حضرت مسیح مثل اور نبیون کے اسی زمین پر اپنی اجل طبعی سے مدفون ہین اور وہ مقتول و مصلوب ہو کر نہین مرے جیسا کہ ملمین صاحب کو تاریخ دین مسیحی جلد ا صفحہ ۳۴۸ و ۳۶۸ مین اقرار ہے۔ البتہ اہل حدیث اور خصوصاً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جن کے زعم مین حضرت مسیح مع جسد خاکی ابتک زندہ موجود ہین وہی اس بات کا جواب دے سکتے ہیں اس پر غصہ ہو کر تمام نبیون کو گنہگار کہنے لگے۔ عاجز نے بکمال ادب دریافت کیا کہ مسٹر نند لال گناہ کی تعریف کیا ہے جواب تحریری داخل کیا۔ کہ گناہ خدا کی شریعت کی مخالفت ہے اور آیندہ کسی اور وقت بحث کرنے کا اقرار کر کے چلے گئے۔

راقم۔ کبیر الدین احمد۔ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

غیر احمدیون کے پیچھے نماز ناجائز ہے

سُنا گیا ہے کہ کسی جاہل بے وقوف نے یہ مشہور کیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا فتوے جاری ہؤا ہے کہ احمدی غیر احمدیون کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرین یہ محض افترا ہے حضرت صاحب نے کوئی ایسا فتوے نہین دیا کسی غیر احمدی کو ہمارا پیش نماز بننے کی عزت حاصل نہین ہو سکتی حضرت خواجہ صاحب نے جلسہ احمدیہ سالانہ میں اس مضمون پر ایک لیکچر دینے کا اعلان بھی کیا تھا۔ **کہ غیر احمدی احمدیوں کا امام نماز مین نہیں ہو سکتا**۔ معلوم نہین کہ کس وجہ سے یہ لیکچر نہ ہو سکا۔ ہم جناب خواجہ صاحب کو متوجہ کرتے ہین کہ وہ اس پر ایک مضمون لکھ کر بدر مین شائع فرمادین تاکہ لوگون کی غلط فہمی دور ہو۔

نتیجۂ دردِ دل

مخدومی حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم :-

مخدوم بندہ مخلص صادق جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ :- خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حضرت خلافت مآب کی صحت کا معجزہ ہم کو دکھلایا - آپ کی زندگی ایک نئی زندگی ہے - اور ترقی صحت بھی معجزانہ ہے - لوگ بیمار ہوتے اور صحت پاتے ہیں - مگر مسیحی امّت کا خلیفہ جسطرح صحتیاب ہوا ہے - یہ ایک نشان ہے - اور عظیم الشان نشان ہے - ہمارے آسمانی مسیح کی کئی پیشگوئیاں اس کے وجود سے ہی ظاہر ہوئی ہیں - اور اس پاک سلسلہ کی ترقی اور قوت کا وہ نمونہ ٹھہرایا گیا ہے - اس کی آئندہ زندگی معجزہ کی زندگی ہے - اور حاسد بدخواہ کے لیے اس زندگی میں موت ہے - اس کی موت کی پیش گوئی کرنیوالا اس بدزندگانی میں ہی کالمیت ہو گیا - اور خدا کا برگزیدہ زندہ ہوسیکے اس کی موت کا باعث ہوا - اس زندگی اور موت کا بھی عجیب سماں ہے - اس پاک نفس کی زندگی سے کئی پژمردہ روحیں تر و تازہ ہوئیں - بستان احمدی کا یہ نہال ثمر اپنے حلقہ نشینوں کے واسطے قاسم ثمر ہوا الحمد للہ الحمد للہ حمداً کثیراً طیبًا مبارکًا - خدا آپکی جان و ایمان میں صحت و سلامتی بخشے - اور آپ کی ہر ایک مشکل کو آسان کرے - کہ آپ حضرت خلافت مآب کے روزمرّہ سے مطلع فرماتے ہیں - اندرونی تحریک کلام موزون کی صورت میں نمودار ہوئی - جزر باعیات دلی جذبات کی قدر کرنیوالے اصحاب کی خوش وقتی کیلئے موزون ہو گیئں خدمت میں پیش کرتا ہوں - اگر آپ واقعی مسرور ہوں - تو احباب سلسلہ کو بھی اخبار میں درج کرنے سے مسرور کریں لطافت سخن کسی ژرف نگاہ میں نہ ہو نہ سہی - بہرحال دردِ دل کا نتیجہ ہے

نہ صرف پڑھو - بلکہ عمل کرو - لُطف اُٹھاؤ -

زبان

نیک بولیں گے نیک سُن لیں گے جیسا گھوئیں گے ویسا چُن لیں گے!
راہ میں گر بچھائیں گے کانٹے کیا بھلا اُن سے پھول چُن لیں گے؟

آنکھ

اپنی آنکھیں جو غیر دیکھیں گی! کیا کوئی اس میں خیر دیکھیں گی؟
بہتری ہے نگاہ بہتر میں بدنگاہیں تو بیر دیکھیں گی

کان

ہم بُرا سن کے ہوں بھلے کیونکر یہ طریقہ بھلا چلے کیونکر؟
کان جب صاف ہو تو دل ہو صاف بات یہ صاف ہے ٹلے کیونکر

اعضاء اور دل

اپنے اعضاء کو روک رکھیئے گا ان پہ ہر وقت ٹوک رکھیئے گا!
دل جو مرکز ہے اُن کا پہلو میں اس میں مولا کی جھوک رکھیئے گا!

اخلاق

جن کے اخلاق باصفا ہوں گے وہی مجلس میں باوفا ہوں گے
مظہرِ رحمتِ خدا ہیں وہ خیر و برکت میں ہی سوا ہوں گے

صلاحِ کار

صلاحِ کار میں گر دیر ہو گی طبیعت اس سے اپنی سیر ہو گی!
جو کرنا ہے وہ اب کر لو عزیزو نہیں پھر طبع سرکش زیر ہو گی

خوفِ خدا

خدا کے خوف سے جو کام ہوگا اسی میں نیک اپنا نام ہوگا!

لہ زبان معنی ایک [illegible]

اگر بدنام رہ کر کچھ جئے بھی تو آخر اس کا بد انجام ہوگا

انسان

عزیزو تم اگر انسان ہونگے خدا کے تابع فرمان ہوگے
اگر بندے بنو گے نفس بد کے تو پھر انسان سے حیوان ہوگے

دل آزاری

صفائے قلب سے ڈنکا بجا دو ہر اک چھوٹے بڑے کو یہ سنادو
ہمیں شوقِ دل آزاری نہیں ہے یہ پیغام اپنا سب کو جا بجا دو

بھلائی

بھلائی کا ہمیشہ ورد کرنا نہ ضائع یہ کبھی گو گرد کرنا
بنائے گی طلا مس کو یہ آخر یہی ہے کیمیا - زر گرد کرنا

سچے گوہر

بھلے ہو کر بُرے بن جاؤ گر تم نہ ٹل جانا بدی پر اس سے پیہم
پرکھ لیگا پرکھنے والا آخر وہ جھوٹے موتی اور سچے گہر تم

مسلمانی

مسلماں کو مسلماں کیوں ستائے زبان اور ہاتھ ایذا سے بچائے
رسول پاک کا فرماں یہی ہے مسلماں ہے تو نیکی کر دکھائے

طمع

نہ دستِ طمع کو ہرگز بڑھانا تم اپنے آپ کو اس سے بچانا
یہی بنیادِ ذلت ہے عزیزو نہ اس سے اپنی عزت کو گرانا

قناعت

قناعت کی جو دولت ہے بڑی ہے یہ سقفِ آدمیت کی کڑی ہے
سنبھالو اپنی عزت کو سنبھالو کہ جسکی چھت قناعت پر کھڑی ہے

ایثار

اگر ہم صاحبِ ایثار ہوں گے تو ہر اک کے یہاں دلدار ہوں گے
خدا اپنا وہاں ہوگا مددگار مساکیں کے یہاں گر یار ہوں گے

تکبّر

خدا کی ہے رداء کبریائی نہیں سجتی ہے بندے کو خدائی
تکبّر کی صفت شیطان میں ہے ہمارا فقر ہے اپنی بڑائی

(حامد سیالکوٹی)

اکّو الف تیرے درکار * عیسیٰ مر گیا من لیئیں یار

ہمارے نوجوان دوست مسٹر ظہیر الدین نے ایک اہل قرآن والذکر کہلانے والے کے سوال کے جواب میں وفات حضرت عیسیٰ پر ایک مدلل بحث کی ہے جسکے درج اخبار کرنے میں ہم کو خوشی ہے (ایڈیٹر)

اہل اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ اب دن بدن ایسا عام ہوتا جاتا ہے - کہ وہ زمانہ اب کچھ زیادہ دور دکھائی نہیں دیتا کہ جب سب کے سب مسلمان اس بات

پر اتفاق کر جائیں گے ۔ کہ حضرت عیسیٰ کے وجود کو ایک ایسا وجود سمجھنا کہ جس پر نہ ہی تو زمانہ کا اثر ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں بشری احتیاج پائی جاتی ہے ۔ نہ صرف عقل صحیح کے خلاف ہے ۔ بلکہ قرآن کریم اور حضرت خاتم النبیین صلعم کا اسوہ حسنہ اس عقیدہ کو ایک مشرکانہ عقیدہ قرار دیتا ہے ۔

حضرت خاتم النبیین صلعم کے زمانہ میں جب آنحضرت صلعم کی وفات کی غلط خبر کسی نے مشہور کر دی ۔ اور آں حضرت صلعم جنگ کے موقعہ پر قتل ہو جانے کی افواہ اڑا دی گئی ۔ تو بعض لوگ اپنی شامت اعمال کی وجہ سے دین الٰہی کی نسبت بدظنیوں سے کام لینے لگے ۔ ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم کے قرآن کریم میں یوں علاج کرتا ہے کہ :۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۔ افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ۔ یعنے محمد کیا ہے صرف اللہ کا ایک رسول ہے ۔ اور یہ تو ایک ثابت شدہ بات ہے کہ اس سے پہلے بھی بہت سے رسول اس دنیا میں گذر چکے ہیں ۔ اب اگر یہ مر جاویں ۔ یا مارے جاویں تو کیا تم لوگ دین الٰہی سے منحرف ہو جاؤ گے ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قد خلت کی تفسیر دو لفظوں یعنی مات اور قتل سے کر دی ہے ۔ اور سمجھا دیا ہے کہ جب محمد رسول اللہ صلعم کے پہلے کے تمام رسول گذر جانے سے بھی دین الٰہی کو پیچھا نہیں دیا گیا ۔ تو اب اس رسول کے دنیا سے گذر جانے سے دین الٰہی سے روگردانی کرنا کب درست ہو سکتا ہے ۔ غرض اس ایک آیت سے ہی ہم پر فرض ہو گیا ہے جو ہم مان لیں ۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی فوت ہو چکے ہیں ۔ ایسے ہی نوح ایوب ۔ یوسف ۔ یونس ۔ لوط ۔ موسیٰ عیسٰے علیہ السلام نے بھی موت کا مزا چکھا ہے ۔ اور ہمارے لئے ضروری نہیں جو ہم ہر ایک رسول کی وفات کے لئے علیحدہ علیحدہ آیات قرآن کریم سے تلاش کرتے پھریں ۔ اور خواہ کوئی شخص لکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین سے حضرت آدم کی عمر آج سے ہزار برس بعد تک بھی قرار دے لے اور اپنی کم فہمی سے زمین کے کسی گوشہ پر انہیں مع آل اولاد کے آباد سمجھ لے ۔ لیکن ایک سچا مسلمان اس آیت کو پڑھ کر جسے میں پہلے درج کر چکا ہوں ضرور ایمان لے آویگا کہ حضرت خاتم النبیین صلعم کی بعثت سے پہلے جس قدر رسول ہوئے وہ سبکے سب فوت ہو گئے ہیں ۔ باوجود اسکے کہ ہمارے مخالف قرآن کریم کی اس محکم آیت سے یہ تو دکھا نہیں سکتے کہ حضرت عیسٰے کو خدا تعالیٰ نے پہلے رسولوں سے مستثنیٰ کر دیا ہو ۔ لیکن پھر بھی ان کو فوت شدہ نہیں مانتے ۔ اور اگرچہ حضرت عیسٰے نے فرمایا تھا ۔ کہ اوصنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیًّا یعنے خدا کیطرف سے مجھے حکم ملا ہے ۔ کہ **جب تک میں زندہ رہوں** نماز کا بھی پابند رہوں ۔ اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا رہوں ۔ لیکن ہمارے مسلمان بھائی ان کو آسمان پر اس جگہ بٹھلا رہے ہیں ۔ جہاں نماز کا پڑھنا اور زکوٰۃ کا دینا تو درکنار لینے وجود کے لئے ان کو نہ ہی تو کپڑے کی ضرورت ہے ۔ اور نہ ہی کھانے پینے کی ۔ حیرانگی کی بات ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے :۔ وما جعلناہم جسدًا لا یاکلون الطعام اور ہمارے مخالف کہتے ہیں ۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام طعام سے مستغنی ہیں ۔ کھانے پینے کی انہیں مطلقاً ضرورت نہیں ۔ خیر مذاق اپنا اپنا پسند اپنی اپنی لیکن

جس ضرورت نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کی تحریک کی ہے ۔ وہ ایک نئی ضرورت ہے ۔ ہمارے مقتدا حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح الزمان علیہ الف الف سلام کے استدلال پر جرح کیجاتی ہے کہ حضرت صاحب جو بار بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں یہ دوہرایا کرتے تھے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کے حضور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے خدا بنائے جانے سے لاعلمی کا اظہار کریں گے ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا تو حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف نہیں لائینگے اور یا خدا کے حضور (نعوذ باللہ) جھوٹ بولیں گے ۔ کیونکہ اگر قیامت سے پہلے وہ تشریف لاویں گے تو ان کو ضرور علم ہو جائیگا ۔ کہ انہیں خدا بنایا گیا ہے ۔ لیکن خدا کے حضور وہ اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے ۔ اور جرح اس پر یہ کی جاتی ہے کہ قرآن شریف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے صرف یہ سوال کریگا ۔ کہ آیا اُن کے خدا بنائے جانے والی تعلیم انہوں نے خود دی تھی تو اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ کہہ دیں گے ۔ کہ میں نے ایسی ناجائز تعلیم ان لوگوں کو نہیں دی ۔ میں تو یہی تعلیم دیتا رہا کہ حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہے ۔ اسی کی ہم سب مخلوق ہیں ۔ اور اسی کی عبادت کرنی چاہیئے ۔ اس سوال سے یہ کہاں سے نکلا کہ حضرت عیسیٰ کو اسبات کا علم ہی نہیں ہوگا ۔ کہ ان لوگوں کو خدا یا خدا کا بیٹا بنایا گیا ۔ ایک چیز کی تعلیم دینا اور بات ہے اور اس کا علم ہونا یہ اور بات ہے ۔ نہ ہی علم کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے سوال کیا ہے اور نہ ہی اسبات کا جواب دیا گیا ہے ۔ تعلیم کے بارہ میں سوال ہے سو اس کا پورا جواب موجود ہے ۔ یہ کہاں سے نکل آیا کہ حضرت عیسیٰ قیامت کو اپنی لاعلمی کا اظہار کریں گے ؟ +

سو عزیز ناظرین پیشتر اس کے کہ میں اس نکتہ چینی کے بودے پن کا اظہار کروں یہ بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آجکل اس سوال کے اٹھانیوالے کون صاحبان ہیں ۔ سو واضح رہے کہ یہ وہی صاحبان ہیں جن کے عقیدے کو اگر صحیح مانا جاوے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ سب ائمہ دین جنہوں نے حضرت نبی کریم صلعم سے سیکھ کر قرآن کریم ہم تک پہونچایا ۔ سب کے سب (نعوذ باللہ) بے نماز بے دین اور قرآن کریم کے کافر تھے ۔ لیکن قرآن کریم کو ہم تک پہنچانے میں بڑے محتاط تھے ۔ اور کسی طرح اس میں کمی کرنے کی جرأت نہیں کر سکے ۔ ایسے ہی ان صاحبان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان قصہ جات کی کچھ خبر نہ تھی ۔ جو حضرت نوح یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں وقوع میں آئے ۔ اور قرآن مجید میں درج ہیں ۔ ایسے ہی اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان واقعات کا علم نہیں ہوا تھا ۔ جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے زمانہ میں ظہور میں آئے ۔ اور قرآن مجید میں بھی درج ہوئے ۔ لیکن اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ یہی قرآن مجید تیس پارے حضرت آدم علیہ السلام پر بھی نازل ہوا تھا ؟ میرے خیال میں آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے ۔ کہ میری مراد

چکڑالوی صاحبان سے ہے ۔ ان لوگوں نے ایک طرف جب دیکھا کہ عیسٰے کے آسمان پر جانیوالی کہانی کا تو کچھ ثبوت نہیں ملتا ۔ اور قرآن کریم کی کسی جگہ سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چڑھ گئے ہوں ۔ اور دوسری طرف احمدیت کے خلاف چلنے کیلئے حضرت عیسیٰ کا زندہ رکھنا بھی ضروری ہے ۔ تو ناچار یہ تجویز نکالی کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر تو نہیں گئے تھے ۔ اور نہ ہی کوئی بشر آسمان پر جا سکتا ہے کیونکہ فیہا تحیون وفیہا تموتون صاف ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ البتہ حضرت عیسٰے ؑ ابھی تک فوت نہیں ہوئے زمین کے کسی گوشہ پر زندہ موجود ہیں ۔ وہ شاید نماز بھی پڑھتے ہوں گے ۔ زکوٰۃ بھی دیتے ہوں گے کھانے پینے کا سب سامان بھی ان کے پاس موجود ہوگا ۔ اور قرآن مجید میں لکھا ہے کہ :۔ ولقد ارسلنا رسلًا من قبلک وجعلنا لہم ازواجًا وذریۃ ۔ یعنے حضرت خاتم النبیین سے پہلے جسقدر رسول دنیا میں آئے ان کی بیویاں تھیں اور ذریت بھی تھی ۔ امید ہے کہ حضرت عیسٰے ؑ علیہ السلام بیوی بچوں سے بھی محروم نہیں ہوں گے ؟ چونکہ نماز کے پابند ہوں گے ۔ اس لئے وثیابک فطہر والرجز فاہجر پر بھی ان کا عملدر آمد ہوگا ۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ چونکہ وہ خدا کے رسول ہیں ۔ اسلئے ضرور ہے کہ تبلیغ کے کام میں بھی مشغول ہوں ۔ ہاں ایک اور بات کا دریافت کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ چونکہ قرآن مجید میں لکھا ہے ۔ کہ :۔ من نعمرہ ننکسہ فی الخلق یعنے جوں جوں انسان معمر ہوتا جاتا ہے ۔ توں توں کمزوری میں بڑھتا جاتا ہے اور جوانی والے قویٰ ۔ بہ ساتھ چھوڑتے جاتے ہیں ۔ دماغی قوتوں اور جسمانی توانائی میں فرق آجاتا ہے ۔ اس لئے اس امر کا بھی دریافت کرنا بہت ضروری ہے کہ حضرت عیسٰے کو لوگوں نے بچپن کی حالت میں بھی دیکھا ۔ اس کے بعد حضرت عیسٰے ؑ جب عنفوان شباب میں ہی تھے ۔ تو دینی امور میں لوگوں سے مباحثے کرتے رہتے ۔ اس کے بعد جب وہ تیس سال کے ہوئے تو یہود نے قتل کے منصوبے کرنے شروع کئے اور اس کے قریب قریب کا زمانہ واقعہ صلیب ہے اب سوال اٹھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نابالغ سے بالغ تو ہوئے اور لوگوں نے بھی دیکھے اور قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہولت ۔ یعنے بڑھاپے کو بھی پہنچے ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اب وہ کس حالت میں ہیں ۔ آیا تبلیغ کے قابل بھی ہیں یا نہیں ؟ خیر ان سوالات کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں ۔ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں ۔ ضروری ہے کہ ان کے دل میں اس قسم کے سوالات اُٹھتے ہوں ۔ جنکا مختصر ذکر میں نے اوپر کر دیا ہے ۔ لیکن ہم احمدی لوگ تو سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ۔ قرآن مجید کھلے لفظوں میں بتلا رہا ہے ۔ کہ حضرت عیسٰے ؑ علیہ السلام قیامت کے روز خدا کے حضور میں جو شہادت بیان کریں گے ۔ تو وہ خلاف واقعہ بیان نہیں کریں گے ۔ بلکہ جو حالت انہوں نے قوم کی دیکھی ہے اسی کے مطابق شہادت دیں گے جیسے فرمایا کنت علیہم شہیدًا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم ۔ قوم کی جس حالت کو انہوں نے خود نہیں دیکھا ۔ اس کے متعلق

وہ کچھ نہیں کہیں گے۔ جو تعلیم حضرت عیسےٰ نے اپنی قوم کو دی تھی۔ جب تک وہ اس قوم میں رہے قوم پر شاہد رہے ۔ اور

قوم کے حالات اپنی تعلیم کے مطابق دیکھتے رہے

ہاں بعد از وفات یا قوم سے جدا ہو جانے کے بعد جو کچھ عملدرآمد قوم کا ہو گیا۔ اس کو شاہد تو اللہ تعالےٰ کو قرار دیا ہے ۔ اپنی شہادت تو صرف اسی قدر بیان کی ہے کہ اس قوم کا معبود وہی رب تھا ۔ جو تمام جہان کا رب ہے ۔ اور حضرت عیسےٰ نے اپنے معبود بنائے جانے کی شہادت ہرگز نہیں دی ۔ بلکہ اسی بات کی شہادت دی ہے ۔ کہ ان کی قوم کا معبود صرف وہی رب تھا ۔ جس کی عبادت کرنیکی انہوں نے تعلیم دی تھی ۔

اب غور کرنا چاہیئے کہ اگر حضرت عیسےٰ ؑ زندہ موجود ہیں اور زمین میں قیامت سے پہلے پہلے دورہ کریں گے تو وہ اپنی قوم کی کس حالت کا مشاہدہ کریں گے ؟ صاف ظاہر ہے ۔ کہ وہ اسی حالت کا مشاہدہ کریں گے کہ نصاریٰ لوگ ان کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دے رہے ہیں ۔ اور ان کی تعلیم پر کاربند نہیں رہے ۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ قیامت کو یہ کہیں گے ۔ کہ میں نے تو یہ تعلیم دی تھی کہ **تمام جہان کے رب کو معبود بناؤ اور اسی تعلیم پر میں نے انکو دیکھا ہے** ۔ اور جب تک میں رہا یہ اس تعلیم پر کاربند رہے اور میں ان کا شاہد ہوں ۔ ہاں جب میں ان کے درمیان نہ رہا تو اے خدا اس وقت کی ان کی حالت کا شاہد تو تو خود ہے وانت علےٰ کل شیٔ شھید ۔

اب سوچ کر دیکھ لو کہ آجکل حضرت عیسیٰ ؑ کو زندہ رکھ کر ایک بات ضرور ماننی پڑے گی یا تو یہ ماننا پڑے گا ۔ کہ حضرت عیسےٰ ؑ کو علم تو ہے کہ نصاریٰ لوگ اس کی تعلیم پر کاربند نہیں رہے ۔ اور اس نے اپنے معبود بنائے جانے کی حالت کا مشاہدہ تو کیا ہے ۔ لیکن خدا کے حضور میں یہ کہیں گے ۔ کہ اے خدا میں نے تو تیرے معبود بنائے جانے کی تعلیم انہیں دی اور اسی حالت کا میں نے مشاہدہ کیا ۔ گویا مشاہدہ تو کچھ اور کیا اور شہادت کچھ اور دی ۔ یعنی علم تو کچھ اور تھا ۔ اور بیان کچھ اور ہی دیدیا ۔ اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ ماننا پڑیگا ۔ کہ نصاریٰ ابھی تک اس تعلیم پر کاربند ہیں جو حضرت عیسےٰ نے ان کو دی تھی ۔ ایسے ہی اس آیت سے ایک اور بات بھی ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ ؑ کا معبود بنایا جانا حضرت عیسیٰ کے توفّی کے بعد کا واقعہ ہے ۔ حضرت عیسےٰ کے لوگوں میں موجود ہونے کی حالت کا یہ واقعہ نہیں لیکن اب اگر حضرت عیسیٰ موجود ہیں ۔ تو معلوم ہوا کہ ابھی تک معبود بھی نہیں بنائے گئے ۔ جو باطل ہے ۔ غرض اس آیت سے حضرت عیسےٰ ؑ کی وفات ہر پہلو سے پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے ۔ اور قرآن شریف کے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ کسی طرح سے بھی دنیا میں موجود نہیں ہو سکتے اور یہ بات ایک اور پہلو سے بھی درست ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ ؑ صرف **رسولاً الیٰ بنی اسرائیل** ہیں اور اب تمام جہان کی طرف جو رسول ہو کر آیا اس کا زمانہ ہے ۔ ایسے ہی حضرت عیسےٰ ؑ کو تو صرف توریت اور انجیل سکھلائی گئی تھی ۔ قرآن مجید تو نہیں سکھلایا گیا تھا ۔ اس لئے اس زمانہ میں ان کا کیا کام ۔

پس واضح رہے اے معزز ناظرین کہ حق اور حکمت کی بات یہی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام یقیناً فوت ہو گئے اور قیامت کے دن اپنے معبود بنائے جانے سے جہلاعلمی کا اظہار کریں گے ۔ اس بارہ میں وہ سچے ہیں ۔ فقط

(خاکسار محمد ظہیر الدین عفےٰ عنہ ۱۱/ مجید تحہ)

تازیانہ عاشق مزاجوں کیلئے

افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیآء انا اعتدنا جھنم للکفرین نزلا ۰ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا ۰ الذین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا ۰ اولٓئک الذین کفروا بایٰت ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا ۰ (الجزو ۱۶ سورہ الکھف)

کیا پس گمان کیا ہے ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ۔ یہ کہ پکڑیں بندوں میرے کو سوائے میرے دوست تحقیق ہم نے تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافروں کے مہمانی کہ کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بہت ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں کام یہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے اور ملاقات اس کی کے پس کھوئے گئے عمل ان کے پس نہ قایم کریں گے ہم واسطے ان کے دن قیامت کے تول یہ ہے بدلا ان کا بسبب اس کے کہ کفر کیا انہوں نے اور پکڑا نشانیوں میری کو اور پیغمبروں میروں کو ٹھٹھا "

اس عاجز کی عقل ناقص میں یہ آیات خداوند کریم نے عاشق مزاج لوگوں کے حق میں فرمائی ہیں ۔ خاکسار کی سمجھ میں ان کا مطلب اس طرح پر ہے ۔ خداوند کریم فرماتا ہے جو لوگ میرے بجائے میرے بندوں کی محبت رکھتے ہیں یعنے عشق میں مبتلا ہیں ۔ ان کے واسطے ہم نے عذاب دردناک تیار کیا ہے ۔ اے نبی کہدے کہ میں کیا ہی خبر دوں تم کو ساتھ بہت ہی ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں یہ کہ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں یعنے وہ اپنے یاروں دوستوں یا معشوقوں کے خیال میں ہر وقت غلطاں پیچاں ہیں ۔ اور وہ گمان کرتے ہیں ۔ یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں ۔ کیونکہ عشاق لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عشق مجازی سے ہی حقیقی خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے ۔ اور وہ اس پر اپنی تمام طاقتیں خرچ کرتے ہیں ۔ اور وہ اپنے خیال میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کرتے ہیں ۔ بلکہ بعض دشمنان دین کا خیال ہے کہ عشق مجازی کے بغیر حقیقی خدا کی محبت کا دل میں ہونا بالکل ہی لامحالہ امر ہے ۔ اور وہ اس بت کی محبت کو جو ان کے دلوں میں بدکاریوں کے سیاہ زنگ سے بیٹھ گئی ہوتی ہے تصور کرتے ہیں ۔ کہ ہم خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے خدا ہم کو خود آن کر ملیگا ۔ بلکہ بعض بدنصیبوں کا قول ہے کہ کسی معشوق کا عشق تو صرف ایک نشانہ ہے ظاہر ورنہ عاشق کو محبت تو خداوند کریم کی ہی ہوتی ہے ۔ سو خداوند کریم اس گروہ کے حق میں فرماتا ہے ۔ کہ جو لوگ میرے بجائے میرے بندوں سے محبت رکھتے ہیں ۔ اے نبی کہدے کہ میں کیا ہی خبر دوں تم کو ساتھ بہت ہی ٹوٹا پانیوالوں کو عمل میں وہ لوگ ۔ کہ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں ۔ ان کے واسطے ہمارا دردناک عذاب تیار ہے ۔ اگر ان سے کہا جائے کہ عشق سے بڑھکر کوئی کفر و شرک نہیں ہے ۔ تو جواب دیتے ہیں ۔ کہ آپ پہلے ان جیسے عاجز صادق صابر تو بنکر کے دکھلاویں ۔ دیکھو فرہاد نے کیسا نام پایا ۔ اور کس جانفشانی سے نہر کاٹ کر لایا ۔ مجنوں مدتوں ہرن گیرتا رہا ۔ اور اس کے کتوں کے پاؤں بھی چومے ۔ اور مہینوال نے کسطرح سب کچھ تباہ کر کے دریاؤں اور جنگلوں میں رہنا قبول کیا ۔ اور رانجھے نے کس محنت اور صدق کیساتھ ہیر سے وفا دکھلائی ۔ اور ثابت قدمی کیساتھ جوگی بننا قبول کیا ۔ مگر یار کو نہ چھوڑ سکا ۔ اور اور عاشقوں نے کس کس طرح اور کس کس قدر محنتیں کیں اپنے گھر بار یاروں کے رستے میں لٹا دیئے ۔ اور بادشاہوں نے بادشاہتیں اور تخت اور تاج اس عشق میں مبتلا ہو کر چھوڑ دیا ۔ زن ۔ زور ۔ زر ۔ غرض انہوں نے سب نعمتوں کو لات مار کر فقیر ہونا قبول کیا اور اپنے معشوقوں کے ہجر میں اپنی جانیں تلف کر دیں ۔ اور ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی ۔ اور گھر بار عزت آبرو گویا سب کچھ خاک میں ملا دیا ۔ اور آپ بھی خاک ہو گئے "

کیا آپ ان جیسی عاجزی کر سکتے ہیں ؟ جنہوں نے کہ کتوں کے پاؤں چومنے سے بھی انکار نہ کیا ۔ بلکہ خوشی سے بوسے دیئے ۔ کیا آپ ان جیسی مشقتیں اٹھا سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو کہ اپنی عزتیں یاروں کے وصل کی خاطر خاک میں ملا کر آپ بھی زندہ درگور ہو گئے اور کسی سائل کے سوال کو رد نہ کیا ۔ بلکہ جو کچھ تھا اٹھا دیا ۔ اس خیال سے کہ شائد خدا ہمیں ہمارا معشوق ملا دیوے ۔ اور ان کا دل ہر وقت ڈرتا رہتا ہے ۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کسی خطا سے ناراض ہو کر ہمیں ہمارے معشوق سے جدائی ڈال دے "

اس میں شک نہیں کہ عاشق مزاج مومنوں سے بشکل اور دنیا کے لوگوں سے نیکیوں میں اچھے ہوتے ہیں "

عاجزی سکینی اور فروتنی سے زندگی بسر کرتے ہیں ۔ اور کسی کے نقصان پہنچنے پر ناراض اور فیض پہنچانے کی ترتیب بلکہ اپنے معشوقوں کے حکموں کی تعمیل کیلئے تو جانوں پر بھی کھیل جاتے ہیں ۔ اور ان کے عمل بہ نسبت دنیاداروں کے زیادہ ہوتے ہیں ۔ کیونکہ ان کی زبان عموماً بند رہتی ہے بہت کم کھاتے ہیں ۔ بہت کم سوتے ہیں ۔ بہت کم بولتے ہیں ۔ بلکہ ثابت قدم مومنوں سے ہٹ کر اچھے کاموں کے کرنیوالے ہوتے ہیں ۔ مگر دل شرک کی جلا دینے والی آگ سے مجذوم **الا ماشاء اللہ** اور وہ خیال کرتے ہیں ۔ کہ ہم اچھا کرتے ہیں ۔ کیونکہ ان کا گمان ہوتا ہے ۔ کہ ہم جیسا عاجز کوئی نہیں ۔ ہم عاجزی سکینی اور فروتنی سے زندگی بسر کرتے ہیں ۔ اور اپنے آپ کو **مولوا قبل ان تموتوا** کے مصداق سمجھتے ہیں ۔ اور خیال کرتے ہیں ۔ کہ خداوند کریم تکبر کرنیوالوں کو سزا دیگا ۔ اور وہ

نیکیاں کرتے ہیں - مگر ساتھ شرک ملونی ہوتی ہے کیونکہ انکی نیکیاں خدا وندکریم کی رضامندی کیلئے نہیں ہوتیں - بلکہ معشوق کی رضامندی اور اس کے وصل کیخاطر بڑی بڑی نیازیں باتنے خیراتیں کرتے اور رورو کر دعائیں مانگتے ہیں - (گویا کہ نعوذ باللہ خالق الکل وحدہ لاشریک اور لازوال رب کو اپنا دلال تصور کرتے ہیں) سو خداوند کریم ان لوگوں کے حق میں فرماتا ہے کہ خواہ وہ کیسی اور کتنی ہی نیکیاں کیوں نہ کریں - اور اپنی جان تک بھی بھلائی کے کاموں میں کیوں نہ تلف کردیں - اور ان کی استخوان نے پوست بھی نیکی کے کاموں میں اور جسم گل کر الگ بھی کیوں نہ جا پڑے - ہم ان کے اعمال نہیں تولیں گے اور انہیں سیدھا دردناک عذاب میں داخل کیا جاویگا - بسبب اس کے کہ انہوں نے انکار کیا - ہمارے حکموں کی تعمیل سے اور وہ قیامت پر یقین نہیں لائے بلکہ وہ اپنے معشوقوں کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہیں - اپنے خدا کے حکموں سے منہ پھیرتے ہیں - اور ہمارے نبیوں کو ٹھٹھے کرتے ہیں - بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ قرآن کریم تو واسطے دنیا داروں کے ہے - جنہوں نے خدا کا نشانہ ہی باندھ لیا انہیں نمازوں اور روزوں سے کیا - نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی نے نشانہ نہیں باندھا - اور نہ کوئی باندھ سکتا ہے - اس قسم کا نشانہ باندھنا چاہیے جس قسم کا ہمارے پیشوا نے باندھا - خداوندکریم ان لوگوں کے حق میں فرماتا ہے - کہ اسے نبی کہدے کہ میں کیا ہی خبر دوں تم کو ساتھ بہت ہی ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں وہ لوگ کہ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ خیال کرتے ہیں - کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں - اسی طرح عاشق مزاج لوگ بھی بڑی بڑی محنتیں اور کوششیں اپنے محبوبوں کے ملنے کیلئے کرتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں - کہ ہم اچھا کرتے ہیں - اور سمجھتے ہیں کہ ہم عشق مجازی کی سیڑھی پر ہیں - اور حقیقی خدا ہمیں اب ملا یا ملا بلکہ سمجھتے ہیں - کہ ہمارے اس فعل سے خدا خوش ہے - کیونکہ وہ چاہتا ہے - کہ تم ایک کے ہو کر رہو - پس خداوندکریم فرماتا ہے - یہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں رب اپنے کے - کھوئے گئے عمل ان کے بیچ زندگانی دنیا کے - سو اسی طرح عاشق مزاج خیال کرتے ہیں - کہ ہم اعلےٰ درجہ کی مسکینی اور عاجزی سے زندگانی بسر کرتے ہیں اور کسی کو دکھ نہیں دیتے - اور ہر ایک کا کام کرنیکے لئے جلدی دوڑتے ہیں - تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خداوندکریم ناراض ہو کر ہمارے معشوق کو ہمسے جدا کردے - خداوندکریم فرماتا ہے کھوئے گئے عمل ان کے جو وہ کام کرتے تھے - اور ہم ان کے اعمال تولنے کے لئے ترازو نہیں رکھیں گے - خواہ وہ نیکیوں میں ہی اپنی جان کو کیوں نہ ہلاک کردیں - جب تک کہ وہ شرک کی تاریکی میں غوطہ زن ہیں - اور ہم انہیں عذاب دردناک میں داخل کریں گے -

چند شخص چوری کرنی شروع کرتے ہیں - بعض تو ایک دفعہ جیل کا منہ دیکھکر آیندہ کو توبہ کر دیتے ہیں - اور بعض کی نظر میں جیل ایک کھیل ہو جاتی ہے گئے اور سال بھر کاٹ آئے - آخر ش انہیں پھانسی دیا جاتا ہے -

خراب رستے میں چند مسافر چلے جاتے ہیں بعض پہلے ہی دیکھ کر چلتے ہیں - اور بعض ایک ٹھوکر کھاکر پھر سنبھل کر چلتے ہیں - اور بعض دو چار ٹھوکریں کھاکر پھر سنبھل کر چلتے ہیں - اور بعض ٹھوکر ..... کھائی اور بھول گئے - پھر ٹھوکر کھائی پھر بھول گئے الخ پھر ٹھوکریں ان کی نظر میں کھیل ہو جاتی ہیں ... کہ کسی عمیق چاہ میں گر پڑتے ہیں - اور جلد بنتے ہیں - اور بعض لوہے پیچے سے ہی درست نکلتے ہیں اور بعض لوہے ایک دفعہ تاؤ دیکر کوٹنے سے درست ہو جاتے ہیں - اور بعض کئی دفعہ تاؤ دیکر کوٹنے سے درست ہوتے ہیں - اور جو لوہا ناقص ہوتا ہے اس کو جتنا کوٹتے جاوینگے وہ اتنا ہی ٹوٹتا جاویگا - یہاں تک کہ وہ ٹوٹ کر ہی ضایع ہو جاتا ہے -

موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آگ لینے کی نیت سے گئے خدا نے اس آگ کو اپنے نور کی تجلی کردیا - اور وہ اسکی رحمت کے وارث ہو گئے - اور لوط علیہ السلام کی قوم لوط علیہ السلام کے پاس خوبصورت لڑکوں کو لینے کی نیت سے گئی تھی وہی ان کی تباہی کا موجب ہوئے - اور ان پر خداوندکریم کا غضب نازل ہوا -

لوہار کی نیت اوزار کو کوٹنے سے ضایع کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس کا نقص دور ہو جاتا ہے بے نقص اوزار کو لوہار کبھی نہیں کوٹتا اور نہ تاؤ دیتا یعنے آگ میں ہی نہیں رکھتا ٹھوکر عاقل کیلئے نعمت ہے - اور بیوقوف کیلئے لعنت -

چوٹ اچھے لوہے کیلئے مفید ہے - اور خراب لوہے کیلئے بُری - جس شخص نے ٹھوکر کھائی اور پھر دیکھکر چلا وہ منزل مقصود پر پہنچ گیا تھا

جس نے ٹھوکر کھائی اور بھول گیا - آخر ش وہ کنوئیں میں جا گرا اچھے لوہے کی قیمت آگ میں رکھنے اور چوٹ لگانے سے بڑھ جاتی ہے - اور خراب لوہے کی پہلی قیمت بھی نہیں رہتی گو اچھا لوہا بھی ہتھوڑا پڑنے کے وقت ٹیڑھا ہو جاتا ہے - مگر لوہار کا اس کو کوٹتے جانا اُسے سیدھا کردیتا ہے - غرض اس چوٹ کے پڑنے سے دونوں لوہے اپنا جوہر ظاہر کر دیتے ہیں -

وہ آگ جس کے لینے کی نیت سے موسیٰ علیہ السلام گئے تھے ان کے لئے وہ تریاق ہو گئی - اور وہ خدا کے بھیجے ہوئے جنہیں لوط علیہ السلام کی قوم لینے گئی تھی ان کے لئے زہر ہوئے - جس چور نے قید کاٹ کر چوری سے توبہ کی - اس کے لئے قید بہشت کا باعث ہو گئی - یعنے سزا سے آئندہ کو بچ گیا - اور جس چور نے توبہ نہ کی بلکہ دلیر ہو گیا اس کے لئے دوزخ کا موجب ہوئی خداوند کریم ہمیں اس شرک عظیم سے بچا وے - اور ساتھ نیک بختوں کے مارے (آمین)

عبدالغنی از جالندھر

ایک شخص کے چند سوالات اور انکے جواب

سوالات

(۱) مردہ کو غسل دینا فرض ہے - یا مستحب یا سنت ہے ؟

(۲) کس حالت میں مردہ کو غسل دینا چاہیئے ؟

(۳) کیا تمام ناگہانی اموات شہادت کا درجہ رکھتی ہیں یا کہ شہادت سی ہوتی ہیں ؟

(۴) کون سی اموات شہادت کا درجہ رکھتی ہیں - اور ان سب میں مردہ کو غسل دینا چاہیئے یا نہیں ؟

(۵) نماز جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں کرتے ہیں ؟

(۶) جنازہ کیوقت میت کو آگے کیوں رکھتے ہیں ؟

(۷) بغیر غسل کے جنازہ ہے یا نہیں ؟

(۸) جنازہ روح کا پڑھا جاتا ہے - یا کہ خاکی جسم کا ؟

جوابات از حضرت اقدس خلیفۃ المسیح صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

(۱) غسل میت مسنون ہے - کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غسل دیا جاتا تھا - اور اس کو فرض واجب مستحب نہیں فرمایا -

(۲) شہدا کو غسل نہیں دیا جاتا تھا -

(۳) تصریح سے غرق شدہ اور جو دیوار کے نیچے دب کر مرے - یا اسہال سے مرنے والے - اور دردزہ سے مرنے والی اور جو خود حفاظتی اور مال کی حفاظت کے باعث مرے - اس کو شہید فرمایا - تمام ناگہانی اموات کا حکم میں نے نہیں پڑھا - یاد ہے یا د نہیں ! -

(۴) کا جواب نمبر ۳ میں آگیا -

(۵) شرع نے جنازہ میں سجدہ کا حکم نہیں دیا -

(۶) یہی جواب نمبر ۵ مسلمان مومن کو بس ہے -

(۷) بغیر غسل جنازہ جائز ہے - کیونکہ غسل فرض اور شرط جنازہ نہیں - جنازہ اس انسان کا ہوتا ہے جو مرا ہے -

(۸) روح اور جسم خاکی کا ذکر شریعت میں نہیں آیا -

والسلام (نورالدین)

یار کو کیونکر منائیں

ایک صاحب کی درخواست بدیں الفاظ پیش ہوئی ؎

مینوں رٹھڑا یار منا دیہو!

فرمایا - لکھ دو کہ قرآن شریف پڑھو - اور اس پر عمل کرو - تو رٹھڑا یار منی جائیگا - یہی تدبیر حق ہے - فرمایا ہے یہ جناب حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی سہ حرفی کا ایک شعر ہے ؎

کوئی تدبیر تھیوے آہ
جے رٹھڑا یار منیوے آہ

پنجابی نہ جاننے والے ناظرین اس کو نہ سمجھ سکیں گے اس واسطے اردو میں اس کا ترجمہ کرتا ہوں - کوئی تدبیر ایسی ہوتی - جس سے ہمارا روٹھا ہوا یار راضی ہو جاتا ہے - مطلب یہ ہے کہ جناب الہی جو ہمارے شامت اعمال سے ہم پر ناراض ہیں - اب کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہیئے - کہ وہ ہم پر راضی ہو جاویں - حضرت خواجہ غلام فرید صاحب وہی بزرگ ہیں - جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے -

اے فرید وقت در صدق و صفاء
با تو باد آں اوکہ نام او خدا
از تو جانِ من خوش است اے خوش خصال
دیدمت مردے دریں قحط الرجال
اے مرا اورئے محبت سوئے تو
بوئے انس آمد مرا از کوئے تو

سیدنا خاتم النبیین صلعم کے مکتوبات

چار خط

پہلا خط دحیہ کلبی کے ہاتھ شاہ روم کے پاس بھیجا گیا تھا جسکا مضمون یہ تھا:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اسلم تسلم و اسلم یوتک اللہ اجرک مرتین وان تتول فان اثما لاکارین علیک (الاکارین ای الفلاحین) یعنی الرعیۃ - یعنی اگر تو اسلام لائیگا تو بچا رہیگا - ورنہ عذاب اُخروی میں گرفتار ہوگا - مسلمان ہو جانے سے دُگنا ثواب ملیگا - ورنہ تمام رعیت کے گناہ میں پکڑا جائیگا -

دوسرا خط:- شجاع بن وہب اسدی کے ہاتھ منذر بن حارث بن ابی شمر الغسانی والئی دمشق کیجانب بھیجا گیا -

وسلام علی من اتبع الھدیٰ وآمن بہ، انی ادعوک الیٰ ان تؤمن باللہ وحدہ لاشریک لہ یبقیٰ لک ملکک - ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو - ذات باری کی وحدانیت کو مان شرک و بدعت کو چھوڑ کر موحدین جا - تو تیری سلطنت باقی رہے گی -

تیسرا خط:- عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ نجاشی کیطرف بھیجا گیا جس میں جناب رسالت مآب نے تحریر فرمایا تھا کہ جعفر اور اس کے احباب کو جو ہجرت کرنا چاہتے ہیں بھیجدو - تو اس نے بھیجدیا -

چوتھا خط:- عبداللہ بن حذافۃ السہمی کے ہاتھ کسریٰ کی طرف بھیجا گیا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الیٰ کسریٰ عظیم فارس سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ وآمن باللہ و رسولہ وشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ الی الناس کافۃ لینذر من کان حیا اسلم تسلم فان ابیت فانما علیک اثم المجوس - یعنی یہ خط محمد کیجانب سے کسریٰ رئیس فارس کی طرف ہے - ہدایت کی پیروی کرنیوالوں پر سلام ہو خدا کی وحدانیت اور رسالت کو مان - اور کلمہ شہادت پڑھ - اسلام لا ورنہ تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پر ہوگا - (باقی آئندہ) (افغان)

تعلیم نبوی صلعم

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اعتقادات عبادات - معاملات - عادات مہلکات - منجیات - احسانیات - ریاضات - تہذیب نفس - تہذیب قوم :- وغیرہ کے متعلق بحر ناپیدا کنار ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور اسلام کی بزرگی کا مدار اسی تعلیم پر ہے - اس میں سے میں اس جگہ صرف تھوڑا سا نمونہ پیش کرتا ہوں - (۱) دانا وہ ہے جو خواہش کو ذلیل اور مابعد موت کے لئے نیک عمل کرتا ہے - اور نادان وہ ہے جو خواہش کا تابع ہوکر اور خدا پر امیدیں باندھتا ہے - (۲) پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ وہ ہے جو اپنے نفس کو مغلوب کرلیتا ہے (۳) قناعت ایسا خزانہ ہے - جو کبھی خالی نہیں ہوتا (۴) غیر ضروری کا چھوڑ دینا عمدہ دینداری ہے (۵) مشورہ امانت ہے یعنی غلط مشورہ دینا بھی خیانت ہے - (۶) شر کا چھوڑ دینا بھی صدقہ ہے (۷) حیا سراپا خیر ہے - (۸) صحت اور فراغت ایسی نعمتیں ہیں جو ہر ایک کو میسّر نہیں (۹) متوسط اور درمیانہ روی سے گذران کرنا بھی آدھی کمائی ہے (۱۰) عقل سے بڑھکر کوی دولت نہیں (۱۱) تدبیر سے زیادہ کوئی دانا نہیں (۱۲) جو عہد کا پابند نہیں وہ دیندار نہیں (۱۳) مرد کا حسن وجمال اسکی فصاحت ہے (۱۴) جہالت سے بڑہ کر کوئی عیب نہیں (۱۵) جس میں امانت نہیں اس میں افلاس نہیں (۱۶) حسن خلق کی برابر محبت کیلئے کوئی تدبیر نہیں (۱۷) جسطرح سرکہ سے شہد خراب ہوجاتا ہے اُسی طرح بدخلقی سے سب اوصاف زائل ہو جاتے ہیں - (۱۸) اپنے بھائی کو شماتت نہ دو - مبادا خود ہی اس حالت میں گرفتار ہو جاؤ - (۱۹) تواضع سے درجہ بلند ہو جاتا ہے (۲۰) خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے - خدا کا غضب باپ کے غضب میں ہے (۲۱) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہ کیا جائیگا - (۲۲) رحم (قرابت) رحمٰن سے نکلا ہے - جو قرابت کو قایم رکھتا ہے - خدا اُسے ملاتا ہے - جو اُسے چھوڑ دیتا ہے - خدا اس شخص کو چھوڑ دیتا ہے (۲۳) بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے (۲۴) اگر حبشی غلام بھی حاکم ہو جائے تو اس کی اطاعت تم پر فرض ہے (۲۵) لڑکیوں کی پرورش ایک امتحان ہے - جو اس میں پورا اتریگا - وہ آتش دوزخ سے بچا رہیگا - (۲۶) یتیم کی پرورش کرنے والا بہشت میں میرے ساتھ یوں رہیگا جیسے ہاتھ کی انگلیاں (۲۷) تم اہل دنیا پر مہربانی کرو - خدا آسمان پر مہربان ہوگا (۲۸) سب کو ایک دیوار کی مانند ہونا چاہیئے - جسکی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط بناتی ہے - (۲۹) لوگوں کو سلام کرنا کھانا کھلانا - رات کو چھپکر نماز پڑھنا اسلام کی عمدہ تعلیم ہے - (۳۰) عام سے محبت رکھنا نصف عقل ہے (۳۱) خندہ روئی سے ملنا - نیک کام بتا دینا - برے کام سے ہٹا دینا - بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا - ضعیف البصر کو راہ پر ڈالنا - راستہ میں سے کانٹے پتھر ہڈی ہٹا دینا - کسی کو پانی کا ڈول نکال دینا - گھوڑے پر سوار کرا دینا - یہ سب کام بجائے صدقہ ہیں (۳۲) تحقیقات کا شوق نصف علم ہے (۳۳) جب تک علم کی طلب میں رہوگے - خدا کی راہ میں رہوگے (۳۴) جہاں علم اور حلم جمع ہوں ان سے بہتر کوئی دو چیزیں کہیں ایک جگہ جمع نہ ملیں گی (۳۵) حکمت کو اپنی گم شدہ چیز سمجھو - جہاں ملجائے تو فوراً لے لو (۳۶) لونڈی غلام کو آزاد کرنا اپنے آپ کو دوزخ سے آزاد کرلینا ہے (۳۷) اچھی حالت میں رہنے کا نام تکبر نہیں - تکبر تو لوگوں کو حقیر جاننے اور سچائی کو رد کر دینے کا نام ہے (۳۸) جو چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کی توقیر نہیں کرتا - وہ ہم میں سے نہیں - (۳۹) ایک شخص دوسرے کیلئے سچائی کا آئینہ ہے - اگر کسی بھائی میں کوئی نقص ہو تو چپکے سے بتلا دو - (۴۰) یہ مت کہو کہ اگر لوگ ہم سے سلوک کریں گے تو ہم بھی سلوک کریں گے اور اگر ظلم کریں گے - تو ہم بھی ظلم کریں گے - بلکہ ایسی عادت بنالو کہ اگر اور لوگ تم سے اچھا برتاؤ کریں - تو تم ان سے احسان کرو اور اگر اور لوگ تم سے اچھا برتاؤ نہ کریں - تو تم ان پر ظلم نہ کرو - (افغان)

لو اور کشف نازورد یکھو

(مرسلہ ...)

کہ جب عاجز بہمراہی مرزا حسام الدین احمد صاحب وقت رخصت گوہر کان قادیان سے حضرت امیر المؤمنین خدا بین نور الدین خلیفۃ المسیح (مدظلہ العالی) کی خدمت میں قدم بوس ہونے کو گئے - تو آپ اتفاق سے بے خبر سو رہے تھے - اور کچھ آدمی آپ کے پاس بیٹھے تھے - ہم بھی باآدب قرینے سے بیٹھ گئے - اور منتظر رہے کہ جب آنکھ کھلے گی تو اجازت حاصل کرکے رخصت ہونا چاہیئے - اُدھر سر پر بادل چھایا ہوا اور دل میں ڈر یہ کہ کہیں برس نہ پڑے - چنانچہ امیر احمد صاحب نے کہ جو حضرت صاحب کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے - حضرت صاحب کے چہرہ مبارک کیطرف نظر کرکے ارادہ کیا کہ ہماری اطلاع کریں - مگر چونکہ ہنوز امیر المومنین نہ جاگے تھے جگانا مناسب نہ جانا - اور کسی کام کیلئے اٹھ کر باہر چلے گئے - تھوڑی دیر گذری ہوگی - کہ حضرت صاحب چونک پڑے - اور فرمایا کہ کیا کوئی باہر چلا گیا - اور مجھ سے کچھ کہنا چاہتا تھا - ایک دوسرے صاحب نے عرض کی کہ امیر احمد صاحب حضور سے ان لکھنؤ والوں کی اطلاع دینے کو تھے - آپ کو سوتا ہوا دیکھ کر باہر چلے گئے اور یہ لوگ حاضر خدمت ہیں - ان کا یکہ طیار ہے - چنانچہ اشارہ سے حضرت صاحب نے ہم کبیر صغیر کو بلا کر مصافحہ کیا - عربی میں دعا وغیرہ دی - اور پھر محبت سے فرمایا کہ جاتے ہی خط لکھدینا - اور یہ بھی فرمایا کہ لڑکے کو چھوڑ چلے ہو مدرسہ میں یا نہیں - عاجز نے عرض کی کہ جی ہاں - میں ایماناً اور یقیناً کہتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح اللہ کے ولی ہیں - والسلام -

(خاکسار کبیر الدین احمد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ محلہ نشیرگنج)

تمباکو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے - کہ مجھے تمباکو سے طبعاً نفرت ہے - حضرت نے اپنے ایک اشتہار میں اپنی جماعت کو حقہ نوشی کی مجلسوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں - کہ اگر کوئی شخص حقہ پی کر میری مجلس میں آجائے - تو میرا جی متلانے لگتا ہے - ذیل کا مضمون فائدہ عام کیواسطے درج کیا جاتا ہے -

بھرے گھر گھر کسی نے دی نہ ایک آتش کی چنگاری
سزا اس خبث اعمالی کی پائے جسکا جی چاہیئے

(ایک حقہ نوش)

تمباکو نہ کھاؤ نہ پیؤ نہ چھوؤ نہ کسی کو دو

تمباکو کا دستور ہندوستان میں مختلف صورتوں میں ایسا رواج پاگیا ہے - کہ جس طرح سے روٹی کھانا اور پانی پینا یا ہوا میں سانس لینا جسمانی زندگی کیلئے ضروری ہے - اسی طرح سے تمباکو کے استعمال کنندگان کیلئے اس کا استعمال کسی نہ کسی صورت میں (امر لازمی) ہے - تمباکو ایک زہریلی نباتات ہے جس کے پتوں کو مختلف صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے - بعض اصحاب مختلف مصالحہ ملاکر یا اس کو دھو کر یا رنگ کر زردہ یعنے کھانے کے تمباکو کے طور پر استعمال کرتے ہیں - دوسرے اصحاب اس کو کوٹ کر معمولی گڑ وغیرہ کو ملا کر - یا خمیرا بناکر استعمال کرتے ہیں - آجکل کی نئی روشنی کے گروہ نے اس کو ایک تیسری صورت میں جس کو چرٹ کہتے ہیں - استعمال کرنا شروع کیا ہے تمباکو میں زہر کی مقدار بہت ہے - حتیٰ کہ ایک پونڈ (آدھ سیر) تمباکو [illegible]

سگے ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے +

جس شخص نے انسانی جسم کی ساخت و بناوٹ کا حال پڑھا ہے۔ وہ خصوصًا۔ اور عام ذی شعور عمومًا بخوبی جانتے ہیں کہ فی زمانہ جو تمباکو کا استعمال ترقی کر رہا ہے۔ یہ ملک میں نہایت ہی مہلک ہے۔ کیونکہ ہند کا کئی کروڑ روپیہ اس بلائے ناگہانی کے لئے صرف ہوتا اور ایک معنوں میں جلایا جاکر دہوئیں کے راہ اُڑا دیا جاتا ہے۔ یا تھوک کے راستہ بدنما داغوں میں سڑک اور کمروں کی زینت کو گھٹاتا ہے۔ اور نیز صحت جسمانی کو بڑا نقصان پہونچاتا ہے۔ جو اشخاص اس کو استعمال کرتے ہیں۔ اس کے مختلف وجوہات ہیں۔ مگر سب کے سب بے بنیاد بتایا کرتے ہیں۔ لیکن وہ خواہ کچھ ہی کہیں اس کا استعمال ان کی صحت کو روز بروز ابتر کرتا چلا جاتا ہے +

تمباکو کھانے کی عادت بھی بہت خراب ہے۔ اول تو منہ میں ایک ایسی چیز کو چبانا پڑتا ہے۔ جو نہایت ہی گندے کیڑے کھا سکتے ورنہ اور کوئی ذی روح اس کو کھا نہیں سکتا۔ مثلاً کہتے ہیں کہ تمباکو کو گدھا بھی نہیں کھا سکتا۔ جو تمام دنیا کا گند اور خرابی ہضم کر سکتا ہے۔ دوسرے کھانیوالے کا مُنہ ہمیشہ چوبچہ کی طرح سے تھوک سے بھرا رہتا ہے۔ جس سے اسقدر سخت بدبو آتی ہے کہ کہ بیٹھنے والے سے برداشت ہونی ناممکن ہے۔ اور پھر اس کی پیک جہاں پڑتی ہے۔ وہیں داغ پڑ جاتا ہے۔ تمباکو کھانیوالے کے کپڑے داغ سے پُر۔ اس کا کمرہ تمام داغوں سے بھرا ہوا۔ اس کی گذرگاہ یا اور جس جگہ اس کا مبارک قدم جاتا ہے داغوں سے گلزار ہوتی ہے اور سوسائٹی کو عام طور پر یہ ناقابل برداشت خرابی صرف چند اشخاص کی دلی ناجائز تمنا کے پورا ہونے کی خاطر اُٹھانی پڑتی ہے۔ یہ مانا کہ بہت سے اصحاب ذرا سلیقہ سے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ نہیں تہوکتے۔ مگر پھر بھی ان کے منہ کی گندہ بدبو تو کہیں جا نہیں سکتی +

جو اصحاب اس کو کوٹ کر پیتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے تو ذرا کم گندگی پھیلاتے ہیں۔ اور دوسری طرح سے اس سے بھی زیادہ۔ یعنے کھانیوالا تو صرف تہوک تہوک کر اپنی بیماری دوسروں کے راستہ میں پھیلاتا ہے۔ اور پینے والا تمام ہوا کو جو پرماتما نے ایسی پاک اور صاف بنائی ہے۔ خراب کر کے لوگوں کی صحت کو خراب کرتا ہے۔ البتہ اس کے کپڑوں پر یا راستہ میں لال لال بدنما دھبہ نہیں پڑتے۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس کے منہ سے بھی تہوک جاری ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے امراض حملہ آور ہوتے ہیں +

تیسری شئے چرٹ ہے یہ نہایت ہی مضر ہے۔ تمباکو کا کھانا اور پینا اتنا نقصان نہیں پہونچاتے۔ جتنا چرٹ کا پینا صحت کیلئے مضر ہے۔ وجہ تو صاف ہے کہ چرٹ میں آگ منہ کے قریب ہوتی ہے اور اس کا گرم گرم دھواں حلق کو جلاتا ہوا سینہ تک خبر لیتا ہے۔ علاوہ ازیں چرٹ میں بسا اوقات سپرٹ اوف الکاہل کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو شراب کا تیزاب ہے۔ چرٹ جیسی گندی شئے کوئی نہ ہوگی۔ ولایت میں بیشمار لڑکوں کا یہ پیشہ ہے کہ وہ گلیوں میں سے آدھے پئے ہوئے چرٹ یا اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جہانتک مل سکتے ہیں۔ اکٹھے کر کے دوکانداروں کے پاس فروخت کرتے ہیں۔ دوکاندار ان کو کوٹ کر پھر تمباکو میں ملا دیتے ہیں۔ اور یہ پھر چرٹ کے نئے جسم میں آکر بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ہزارہا قسم کے بیماری کے کیڑے ادھر ادھر پھیلتے ہیں۔ اور عمومًا پینے والوں کی صحت کو خراب کرتے ہیں +

جس شخص نے اول ہی اول چرٹ ایجاد کیا تو جب وہ تجربے کے طور پر خود اس کو پی رہا تہا اس کے نوکر نے یہ خیال کیا کہ آقا کے منہ میں آگ لگی جارہی ہے۔ چنانچہ نہ پھولوں میں پانی ڈالنے کا فوّارہ پانی سے بھر کر دوڑا اور سارے کا سارا پانی آقا کے منہ پر ڈال دیا۔ مالک بہت حیران ہؤا۔ اور ناراض ہونے لگا۔ مگر نوکر نے دست بستہ عرض کی کہ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میرا خیال تہا کہ آپ کے منہ میں آگ لگ رہی ہے۔ مگر آج کسقدر افسوسناک حالت ہے کہ آقا اور نوکر سب کے ہی منہ میں آگ لگ رہی ہے۔ اور پھر کوئی اس کو بجھانیوالا نہیں +

تمباکو کا صحت پر اثر

جیسا اوپر عرض کیا جاچکا ہے۔ تمباکو میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے۔ جس نکوٹین کہتے ہیں۔ تمباکو کوٹنے اور بنانے میں یہ زہر تمباکو کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ اور پیک یا دہوئیں کے ذریعہ سے تھوک میں ملکر برابر دل تک پہونچتا ہے۔ اور فضول مُنہ چلانے کے سبب سے انسان کے منہ کا بہت سا لعاب جو صرف کھانا ہضم کرنیکے لئے پرماتما نے پیدا کیا ہے۔ پانی یا پیک کے ساتھ ساتھ باہر نکل جاتا ہے۔ اس سے قوت معدہ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور حقّہ اور چرٹ کے پینے والوں کا ہاضمہ بہت ہی جلد خراب ہو جاتا ہے۔ یہ زہر بہت خون میں بھی مل جاتا ہے۔ اور دماغ اور جسم کے تمام حصہ میں آہستہ آہستہ سرایت کر جاتا ہے۔ جس سے کلیجہ سست ہو کر اپنا کام چھوڑ دیتا ہے۔ دل میں جلن دہڑکن وغیرہ وغیرہ تو معمولی سی بیماریاں ہیں جو حقہ نوشوں کے گلے کا ہار عمر بھر رہا کرتی ہیں۔

گلے میں خراش ہو جاتی ہے۔ جس کے سبب سے بولنے میں زور پڑتا ہے۔ کھانسی اٹھتی ہے۔ چھاتی کمزور ہو جاتی ہے۔ تھوک دن بدن زیادہ بڑھنے لگتا ہے۔ حتّی کہ حقہ نوش کو کچھ عرصے بعد بعض اوقات اپنی عادت پر پچھتانا پڑتا ہے۔ مگر

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

حقّہ نوشوں کو عمومًا اور چرٹ پینے والوں کو خصوصًا سرطان کی بیماری ہو جاتی ہے جو آخر کار جان لیکر ہی پیچھا چھوڑتی ہے سرطان نہ صرف ہونٹ یا منہ میں ہی ہوتا ہے۔ بلکہ ناک اور معدہ تک میں ہو جاتا ہے۔ اور اس سے جو تکلیف ہے۔ وہ ایسی ناقابل برداشت ہے کہ اس سے پرماتما بچائے رکھیں +

تمباکو میں کچھ اجزاء نشیلے اور جوشدار بھی ہیں۔ ان کا اثر دماغ پر شراب کیطرح سے ہوتا ہے۔ چند دنوں میں حقہ نوشوں کی نیند جاتی رہتی ہے۔ اور دماغ کام کرنیسے رہ جاتا ہے شروع میں اگر حقہ نہ ملے تو بدہضمی ہو جاتی ہے۔ اور پیٹ پھول جاتا ہے۔ منہ سے لعاب اور کف جاری ہو جاتا ہے۔ مگر آخر میں حقہ پینے سے یہ بیماری ایک ایک کر کے رجوع ہوتی ہیں اور کمزور صحت والوں کو تو جلدی ہی آدبلتی ہیں۔ بھوک بالکل کم ہو جاتی ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ سونے کو دل بہت کرتا ہے۔ سوچنے اور غور کرنیکی عادت کم ہو جاتی ہے۔ غرض انسان پھر حقہ کا غلام ہو جاتا ہے۔ اسی سے آہستہ آہستہ سُلفہ چرس مدک وغیرہ کی عادت بھی بڑھ جاتی ہے۔ شراب کو اکثر دل چاہتا ہے حقہ نوش کو پان میں تمباکو کھانے کی عادت بہت آسانی سے پڑ جاتی ہے۔ اور جب دو طرح سے زہر اندر داخل ہونے لگتا ہے۔ تو صحت کا خدا حافظ +

بعض اشخاص کہدیتے ہیں کہ ہم حقہ شوقیہ استعمال کرتے ہیں اور چاہے جب چھوڑ سکتے ہیں۔ مگر جب ان سے کوئی پوچھے کہ اگر ایسا ہی ہے تو یہ مفت کی علت جو عیبوں سے بھری ہے کیوں شوقیہ پیچھے لگاتے ہو تو کوئی مدلل جواب نہیں دے سکتے۔ عادت پڑتے پڑتے یہ حال ہوتا ہے۔ کہ حقہ پیئے یا تمباکو کہائے بغیر پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی اور نہ ہی کھانا ہضم ہوتا ہے۔ بعض شخص جو غریب ہیں۔ اس عادت بد کے غلام ہو کر صبح ہی گھر گھر کنڈی کھٹکھٹاتے ہیں۔ اور انہیں آگ کی چنگاری کی جگہ سب جگہ سے جہاڑ ہی ملتی ہے۔ یہ عادت کچھ دن بعد ایسی پیچھا پکڑتی ہے۔ کہ پھر اس کا چھوڑنا ناممکن ہو جاتا ہے اور تب انسان کو سوجھتا ہے۔ کہ اپنے پاؤں اسی طرح سے کلہاڑی مارا کرتے ہیں۔ روپیہ کا نقصان تو جسقدر ہوتا ہے اس کا کچھ حد وحساب ہی نہیں۔ جس طرح سے ایک پانی کے گھڑے میں سے بوند بوند پانی ٹپک ٹپک کر گھڑا خالی ہو جاتا ہے۔ اسیطرح سے ایک ایک دو دو پیسہ یا ایک ایک آنہ حساب کر کے حساب کیا جائے۔ تو چالیس یا پچاس برس میں سینکڑوں روپیہ پر نوبت پہنچتی ہے جو اگر غریب اور مستحق لوگوں کو خیرات دیا جاتا تو سینکڑوں ہی کا پیٹ پالتا +

اگر کسی نہ پینے یا نہ کھانے والے شخص کو تمباکو کا استعمال کسی صورت میں کرنا پڑے۔ تو اس کا سر چکرا جاتا ہے قے آتی ہے کھانسی اٹھنے لگتی ہے۔ دل دہڑکتا ہے۔ پسینہ آجاتا ہے جی گھبرا گھبرا کر اُٹھتا ہے ہاتھ پیروں میں بےچینی سی ہو جاتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ زہر کا اثر اچانک اس کے اچھوتے خون میں ہوتا ہے۔ مگر جب عادت پڑ جاتی ہے تو یہ حالت کچھ عرصے کیلئے نہیں رہتی۔ مگر جب صحت زیادہ کمزور ہوتی ہے تو حقہ پینے ہی سے یہ ساری بیماریاں عود کر آتی ہیں +

اب ذرا سوچو کہ اے حقّہ یا چرٹ پینے اور تمباکو کھانے والو تم اپنا روپیہ برباد کر کے کس طرح سے اپنی صحت کا خون کر رہے ہو۔

زر دادن و درد سر خریدن

یہی تو ہے۔ آج ہی اس بدعادت سے پیچھا چھڑاؤ ورنہ وہ نوبت آئے گی۔ کہ پاخانے کے قدمچہ پر جب تک حقہ نہ پیتے رہوگے رفع حاجت ناممکن ہوگی۔ ایسی گندہ زندگی سے جلد اکتا جاؤگے۔ آج اس بدعادت کو چھوڑ سکتے ہو۔ کل کا انتظار فضول ہے۔ ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ ادرک کے زیادہ استعمال سے تمباکو کا کھانا اور پینا جلد ہی چھوٹ جاتا ہے۔ ادرک مفید چیز ہے۔ جب حقّہ کی حاجت ہو ادرک استعمال کرو تو جلدی اس بلائے ناگہانی سے چھٹکارا پاؤگے تم گناہ سے چھٹکارا پانا چاہتے ہو۔ پہلے اس گندہ عادت کو تو ترک کردو۔ پرماتما اشیرباد کریں کہ لوگ اس بلا سے رہائی پاویں +

(برہم پرچارک)

عزیزی جنتری ۱۹۱۱ء

میں بہت سے مفید معلومات جمع کئے گئے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۲ء کی جنتری بیس ہزار چھاپی جائے گی۔ اور جون میں چھپ جائیگی۔ مشتہرین کیواسطے بہت فائدہ کی بات ہے۔ اس جنتری میں عام اخباروں اور ان کے اڈیٹروں وغیرہ کے نام لکھے جائیں گے۔ مفصل اطلاع بنام سید علی حیدر صاحب منیجر عزیزی جنتری

نصیحت صادق

جناب میر قاسم علی صاحب نے رسالہ احمدی میں جو نظم ابن خزرجو کے متعلق لکھی ہے - اس کے جواب میں ابن خزرجو نے بھی ایک نظم کسی سے لکھوا کر اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۱ مارچ میں درج کی ہے - اس کے جواب الجواب میں کئی ایک دوستوں نے پرجوش نظمیں لکھکر ہمارے پاس ارسال کی ہیں - ہم نے ان کو شکریہ کیساتھ واپس کرتے ہوئے ناظمین کو صلاح دی ہے کہ یہ نظمیں رسالہ احمدی کیلئے زیادہ موزون ہونگی - لیکن ان میں سے ایک نظم بطور نمونہ درج بلا کرنیکے واسطے رکھ لی ہے - جو جناب صادق ... کیطرف سے آئی ہے - کیونکہ رسالہ احمدی ماہواری ہے - اور اہلحدیث کو کچھ جواب جلدی بھی ملجانا چاہئے - علاوہ ازیں یہ نظم ایک نہایت ہی متین اور سنجیدہ مزاج بزرگ کی ہے - اور اگرچہ فریق مخالف کا نفس مضمون ہی ایسا ہے کہ اگرچہ اسکا ایک شعر بھی اسے دوہرا کر واپس دیا جاوے - تب بھی انسان کو اپنی متانت سے کسی قدر تنزل کرنا پڑتا ہے - تاہم جناب صادق کو شاباش ہے کہ انہوں نے بہت احتیاط سے کام لیا ہے - نظم درج ذیل ہے - (اڈیٹر)

سنو اے شیخ نجدی کے مریدو اب ہے کیا باقی
سنو اے منکرو! احمدیوں کا خدا ! باقی
ملا جو نور تھا مرزا کو احمدؐ کی غلامی سے
وصال میرزا سے کاروبار حق کا کیا بگڑا
بحمد اللہ ہے اولاد احمد زینت عالم
یہ بدر اور الحکم تشحیذ الاذہان نور اور ریویو
نظر آتا ہے حق کا زور الحق کے تجلے سے
ہوا تائید حق سے احمدیہ مدرسہ قایم
نیا اک بورڈنگ اب بن رہا ہے جسکو دیکھوگے
بنی نومسلموں کی سعی سے جو سادہ سنگت ہے
نیا مہمانخانہ بن گیا لنگر بھی قایم ہے
وہی سب کارخانہ ہے ترقی پر زمانہ ہے
ہمارے سلسلہ کو روز افزوں اب ترقی ہے
وہی تعلیم مہدی ہو رہی ہے ہادیٔ عالم
وہی تفسیر قرآنی جو اک بحر معارف ہے
ابھی ہم میں ہے احسن سا محدث متقی فاضل
مبارک سا ہے فاضل آج بھی ہم احمدیوں میں
کمال الدین سی ہیں خوش بیاں سحر البیاں ہم میں
وفات میرزا سے کیا ہوا ان کا مشن مردہ؟
ہمیں ہیں وارث علم نبی ہم میں ہی ملہم ہیں
ملا ہے مغز قرآں ہم کو جتنے ہڈیاں پائیں!
جری اللہ کی تکذیب پر ہو تم کمربستہ!
پڑھو قرآن کو دیکھو مکذب جتنے گذرے ہیں
تمہارا بھی یہی انجام ہوگا اے سیہ بختو!
تمہاری نکتہ چینی سے یہودیت ٹپکتی ہے
یہودوں نے بھی عیسےٰ پر لگائی عشق کی تہمت
خدا کے حکم سے نبیوں کے سارے کام ہوتے ہیں
نکاح آسمانی کا تھا جو الہام - شرطی تھا
عذاب اللہ ٹل جاتا ہے استغفار سے بیشک
ہوا جب موت احمد بیگ کا الہام یہ سچا!
غرض اصلاح ہوتی ہے وعید نہیں یہ حکمت ہے
خدا پر افترا کرتا ہے جو نا کام مرتا ہے
بھلا ملتی ہے چالیس سال مہلت مفتری کو بھی؟

سمجھ جاؤ اگر تم میں ہے کچھ فہم و ذکا باقی
دلوں میں احمدیوں کے ہے حب مصطفےٰ باقی
ہمارے دل میں ہے ابتک وہی نور خدا باقی
خدا کے فضل سے جانشین ...... میرزا باقی
بفضل اللہ ہے محمود سا اک مقتدا باقی
خدا بخش جہاں ہیں حشر تک جن کی ضیا باقی
ابھی قاسم ہے خالد سا یری شیر خدا باقی
وہ پہلا مدرسہ بھی ہے بفضل کبریا باقی
تو پھر اے منکرو خود جان لو کہ اب کیا باقی
رہیں گی کوششیں اسکی زمانہ میں سدا باقی
تمہیں بھی علم ہے کہتے ہو لیکن اب کیا باقی
غرض نبیوں کے مرنے پر جو رہتا ہے رہا باقی
مٹا سارا تمہارا حوصلہ کیا رہ گیا باقی
ہدایت کے لئے جو در کھلا تھا ہے کھلا باقی
ابھی جاری ہے سرور لبیب نکتہ زا باقی
ابھی ہم میں ہے روشن سا ادیب خوشنوا باقی
ابھی ہے فضل احمدؐ حبر شرع مصطفےٰ باقی
ہمیں ہیں صدر دین جیسے ہیں صدر اذکیا باقی
تھا پہلے ایک مرزا اب ہیں لاکھوں میرزا باقی
ہمیں میں رہ گیا ہے علم و زہد و اتقا باقی
اسی سے تم میں ہے ابتک شعار اشقیا باقی
مگر تم میں سے پہلوں کا بتاؤ کیا رہا باقی
مٹے نام و نشان ان کے نہیں ان کا پتہ باقی
شرارت کا اگر تم میں رہا یہ ولولا باقی
ہوا ثابت کہ تم میں ہے وہی خوئے جفا باقی
کیا جتنے وہ پورا ان سے جو کچھ رہگیا باقی
وہ اپنے نفس سے ہوتے ہیں فانی با خدا باقی
خدا نے کردیا فسخ اس کو پھر کیوں ہے گلا باقی
پڑھو یونس کا قصہ شک ہو دلمیں گر ذرا باقی
تو اس کے اہل کے دلمیں رہا خوف خدا باقی
سمجھ لے اب اگر ہے تجھ میں کچھ فہم و دسا باقی
نہیں رہنا جہاں میں کچھ بھی اسکا سلسلہ باقی
ذرا ثابت تو یہ کردو اگر ہے کچھ حیا باقی

اگر تیئس برس پا جائے ایسا مفتری مہلت
یہی معیار الہام ہے کہ جس سے حق و باطل میں
ہوا جب اس طرح سے صدق شان میرزا ثابت
صداقت جب ہوئی ظاہر تو پھر تکذیب ہے آفت
عیاں ہے نکتہ چینوں کی بطالت اس طرح سب پہ
ہر اک پیشگوئی آپ کی پوری ہوئی ہوگی
ہوا جو حال عبد الحق کا وہ دنیا پر ظاہر ہے
سمجھتا ہے جسے تو شیر وہ گیدڑ سے بدتر ہے
مباہل کب ہوا بزدل اسے جرأت ہوئی کس دن
گریباں میں ذرا منہ ڈال کر اے نجدیو سوچو
یہ کیسی بہکی باتیں ہیں تم اب ہو منتظر کس کے
دم عیسےٰ سے کشتہ نا نشاں گر ڈھونڈتے ہو تم
گھٹا حسرت کی ہر دم قبر پر اس کے برستی ہے
سراسر منہ کی کھاتے ہو مگر کچھ ڈھیٹھ ہو ایسے
تمہیں پر منحصر ہے اوس کی کو اب کرو پورا
صریح و صاف دکھلائے نشان اللہ نے کیسے
گیا تھا قادیاں میں جو سماجی بننے پر نیت
نہ مانی جسنے حق باتیں بہانہ کرکے جو بھاگا
چھپا ہے حال اخبار وں میں لکھا ہے کتابوں میں
تمہارا شیر قالیں اور اسکا پیر شیخ الکل
وفات مثل عیسیٰ تھی جو منہاج نبوت پر
پریر خم مولوی نے رامپور میں جو کئے عذر نے
جواب اسکا نہ لکھا مولوی فاضل نے کچھ اب تک
وطن میں پیسہ میں شیعہ میں سارا حال لکھا ہے
شرائط کی نہ کی پرواہ اُترا بدزبانی پر
پہلے پھولیگا ہر دم باغ احمدؐ فضل یزداں سے
خزاں آنیکو ہے اب گلشن تکذیب میں بیشک
مرقع اور خرافات ثناء اللہ میں ہے کیا؟
ابھی تشحیذ میں لکھا ہے اکمل نے جواب اسکا
(۱) مرقع پر جو لکھا فضل دین نے ہے جزا دسکی
ستانا گالیاں دینا تمہارا کام ہے لوگو!
بہت کچھ گالیاں دلوائی تھیں دلی کے بگڑنے
(۲) عداوت نور دین سے ہے جو شیرچشم لوگوں کو
شریفوں میں نہیں کچھ کام ہے بگڑی اوچھالوں کا
گڑے مردے اکھڑوالئے ہیں جتنے بدزبانوں نے
اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو لیکن شرافت سے
مہذب بن کے تم احقاق حق کیا کر نہیں سکتے
نصیحت مان لو صادق کی چھوڑو تم یہ پھکڑپن

تو پھر اسلام کا بتلاؤ رہجاتا ہے کیا باقی
محقق کو نہیں رہتا ہے کچھ بھی وسوسا باقی
پھر ان کے مان لینے میں کہو کیا شک رہا باقی
مکذب کیلئے ہے لعنت و قہر خدا باقی
غضب ہے گر ہو ان میں بحث کا پھر حوصلا باقی
ہے منہاج نبوت صدق کا عقدہ کشا باقی
مگر ہاں ڈاکٹر کذاب بننے کو رہا باقی
بجز روباہ بازی کے ہے اس میں کیا رہا باقی
شریفوں میں اگر ہو تم ترک کردو یہ ادا باقی
تمہارے شیخ جی یا شیخ کل سے کیا رہا باقی
کبھی کے مرچکے عیسےٰ پھر اب کیا رہگیا باقی
تو سن لو شیخ کل کا ہے جو دنیا میں بتا باقی
نہیں زیر لحد کچھ بھی عفونت کے سوا باقی
کہ ہے اب بیحیائی کا تمہیں بس آسرا باقی
تمہارے شیخ نجدی سے اگر کچھ رہ گیا باقی
مگر ابتک ہے ویسا ہی تمہارا افترا باقی
اُسے ہم جانتے ہیں جانتے ہیں کیا رہا باقی
گلے میں طوق لعنت اس کے بیشک رہگیا باقی
رہیگا تا قیامت اسکی قسمت کا لکھا باقی
ہوئے مغلوب دونوں رہگیا یہ تذکرہ باقی
یہودی خصلتوں کا ہے اسی سے تو گلا باقی
ہے اک ریویو اوپر بلاد میں لکھا ہوا باقی
نہ اسکے بیچ گویا نہیں رہا کچھ ناطقا باقی
مگر پھر بھی ہے کذابوں کا ابتک افترا باقی
یہ بیرخ مولوی ہیں ہے پرانی یہ ادا باقی
رہیگا اب مکذب کا نہ اک پتا ہرا باقی
کہ ویلٌ للمکذب کا ہے آوازہ سدا باقی
کہ جس کے رد کا ہے اسکے چیلوں کا گلا باقی
لکھو اب تم اگر تم میں ہے کچھ بھی حوصلہ باقی
چھپا نوٹس رقم کا ہے ابھی فیصلا باقی
کیا ہمنے تو دفع شر کریں گے جو رہا باقی
ہے جسکا آسمانی فیصلا میں تذکرا باقی
نہیں ظلمت کے فرزندوں میں کچھ نور ضیا باقی
ارے او کشتہ زنداں کی ہے ایسوں کو سزا باقی
سیہ بختی سے ابتک ہے یہ تم میں ولولہ باقی
بنو شائستہ ہے شائستگی کا پھل سدا باقی
بنو ایسے ہی گر تہذیب کا ہے ادعا باقی
زباں کو تھام لو اب بھی اگر ہے اتقا باقی

ضرورت ناطہ

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سالہ قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گجرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے لعہ ۱۹ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۲) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا آرائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر ... سال تنخواہ ستر روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم ... ہے - اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

محبت

مضمون ذیل میں حضرت اکمل نے محبت پر ایسی اعلیٰ انشاء پردازی کی ہے کہ جو ناظرین کے دلوں میں نہ صرف محبت کی محبت بلکہ خود مضمون نویس کی محبت بھی پیدا کر دے تو کیا عجب ہے۔ (اڈیٹر)

محبت! پیاری محبت! تیری دنیا جدا - تیرا جہان الگ تیرا عالم نرالا - جس اہل دل کو دیکھا اور تیرا ہی متوالا ہے تو اس سرزمین کا گیاہ خودرو ہے - جہاں پر سنبل سبزہ طور اگتے ہیں زمینوں میں تو وہ گوہر گرانمایہ ہے - کہ جسکی شان میں آیا ہے ع "یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں شاہی خزینوں میں" تیرے کانٹوں میں پھولوں کی مہک - تیرے جھاڑوں میں سبزوں کی لہک - تیری تاریکی میں نوروں کی ضیا - تیری باریکی میں شان کبریا - تیرے میدانوں میں جنت کا سماں - تیری زمین روکش صد آسمان - تیری پستی میں بلندی کا نشان - اور تیری کمزوری میں قوت کی شان - تیری خوابوں میں بیداری - اور تیری غفلت میں سو ہوشیاری - تیری فنا میں بقا کا عالم - اور تیری جفا میں وفا کا عالم - تیری جہالت پر دانشوری قربان - اور تیرے ظلمت کفر میں نور ایمان - اور تیرے جہل میں طور عرفان - اور تیری موت میں حیات جاودان - اور تیری زندگی میں مرگ ناگہان - تیرے ہجر میں وصل کا مزا - اور تیرے گریہ میں ہنسی کی ادا - تیری ابجد خوانی عالم منتہی بنانیوالی - اور تیری بے خبری صد آگہی دلانیوالی - تیری پیری میں شباب کی ترنگ - تیرے بچپن میں بڑھاپے کا رنگ - تیری خاموشی میں صد فریادیں - اور تیری فریادوں میں چپ کی دادیں - تیرا ذرہ ذرہ مہر سامان - اور تیرا قطرہ قطرہ بحر دامان - تیری شمعیں پروانوں پر نثار - اور تیرے پھول بلبلوں کے لئے دلفگار - تیرے بیابانوں میں باغوں کی بہار - اور تیرے ریگستانوں میں سو آبشار -

آ محبت! پیاری محبت تو میرے دل کی مصفا شیشی میں عطر بنکر آجا - تو میری شاخ تمنا پر پھول بنکر مہک - اور بلبل بنکر چہک - تو اس زمین میں تخم بنکر آ - اور رطب بنکے نکل آ - تو میرے رونگٹے رونگٹے میں ایمان بنکر سما جا - اور اعمال صالحہ ہوکر عضو عضو سے ظاہر ہو -

اے محبت میں تیری نسبت کیا کہوں - جبکہ وہ سراپا محبت جو محب ہوکر آخر محبوب ہوا - کہتا ہے کہ ؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو آساں کردی
ہمہ محو رخ دو عالم تو پریشاں کردی
ہمہ عشاق تو سرگشتہ و حیراں کردی

اور پھر کیا خوب فرمایا:۔

ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت پنہاں
سینۂ مشرک و مسلم ہمہ بریاں کردی

اے محبت! اے ناتوانوں کی توانائی! اور شکستہ دلوں کی مومیائی تو میرے سینے میں بھر جا کہ میں تجھ سے معمور ہوکر اکیلا وہ وہ کام کروں - جنکے لئے ساری دنیا کی مجموعی قوت کی ضرورت ہوتی ہے - تو میری آنکھوں میں نور بنکر آ - تا اس ظلمت کدہ عالم میں تیری روشنی کیساتھ بیخوف و خطر بسر کر سکوں - میں جانتا ہوں کہ تو وہ شراب ہے - جسکا خمار اعضاء شکن ہے - تو وہ گل نوبہار ہے جسکے ساتھ کئی کانٹوں کی الجھن ہے - مگر میرے محبوب نے سچ کہا ؎

(۱) واہ رے باغ محبت موت جسکی رہ گذار
وصل یار اس کا ثمر پر اردگرد اس کے ہیں خار

لوگ کہتے ہیں کہ محبت قید بے زنجیر ہے - مگر یہ قید کیا ہی دلپذیر ہے - جسپر سو آزادیاں نثار - اور یہ بربادی کیا ہی روح انگیز - لطف خیز ہے - جسپر ہزار آبادیاں قربان - وہ محبت کی روح رواں - وہ عبث کے آسمان کا مہر درخشان - فرماتا ہے - اور سچ فرماتا ہے ؎

(۱) اس جہاں میں خواہش آزادگی بے سود ہے
اک تیری قید محبت ہے جو کردے رستگار
(۲) دل جو خالی ہو گداز عشق سے وہ دل ہے کیا
دل وہ ہے جسکو نہیں ہے دلبر یکتا قرار

اے محبت! تمام شریعت کے احکام کو بجالانیوالی - تمام منازل سلوک طے کروانے والی - ایمان کو میوہ نورس بنانیوالی - ایک تو ہی تو ہے - چنانچہ ایک تجربہ کار نے کہا ہے اور حق کہا ہے ؎

(۱) فقر کی منزل کا ہے اول قدم نفی وجود
پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہر یار
تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام
(۲) اس طرح ایمان بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار
تیرے منہ کی بھوک نے دل کو کیا زیر و زبر
(۳) اے میرے فردوس اعلیٰ اب گرا مجھپر ثمار
باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھے ہیں پھل
(۴) ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار
تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
(۵) ایسے جینے سے تو بہتر مرکے ہو جانا غبار

اے محبت! وہ تو ہی ہے - جو آدھی رات کو تہجد کیلئے اٹھائے وہ تو ہی ہے جو سارا مال خدا کی راہ میں دلوائے - ہاں! وہ تو ہی ہے جو گھربار چھوڑائے؟ اور وطن سے بے وطن کرائے بڑے بڑے امیروں کو فقیر بنائے - سارا سارا دن بھوکا پیاسا رکھوائے - ہاں وہ تو ہی ہے جس نے حسین مظلوم حسین کو دشت کربلا میں کنبے سمیت پیاسے شہید کرایا - وہ تو ہی ہے جسنے ابوالانبیاء سے اپنے پیارے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنیکے لئے لٹوایا - تو نے ہی آگ میں خوشی خوشی ڈلوایا - اور تو نے کسی کو کیڑوں کا شکار بنایا - اور کسی سے خنجر بردل کو چروایا - اور کسی کا سر آرے سے چردایا - سچ ہے ؎

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خار مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

اے محبت تو نہ ہو تو نماز ایک محنت روزہ اک مصیبت زکوٰۃ ایک ٹیکس اور حج ایک دشت نوردی ہے ؎

کون ہے؟ جسکے عمل ہوں پاک بے انوار عشق
کون کرتا ہے وفا؟ بن اسکے جس کا دل فگار

اے محبت! تو ہو تو سب کچھ ہے - اگر تو نہیں تو کچھ بھی نہیں - مگر اے محبت تو ہو تو پھر اسی کے لئے جس کو مخاطب کرکے کہنے والا کہ گیا ہے ؎

سو چڑھے سورج نہیں بے روئے دلبر روشنی
یہ جہاں بے وصل دلبر ہے شب تاریک و تار
اے میرے پیارے جہاں میں تو ہی ہے اک بے نظیر
جو تیرے مجنوں حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار
اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار

وہ رات کیا ہی مبارک تھی - جب دو بجے کے قریب میں اپنے نفس کا مطالعہ کر رہا تھا - جب یہ سوال دل میں پیدا ہوا کہ اپنے محبوب لم یزل کے حضور مجھے ابھی حاضر ہونا پڑے تو کیا چیز ہے جو پیش کر سکتا ہے - آہ! اس وقت کی ندامت کا پسینہ ابھی تک بہ رہا ہے - اور اس وقت تک میری روح کا ذرہ ذرہ کہ رہا ہے - کچھ بھی نہیں کوئی عمل نہیں - کوئی خوبی نہیں - ہاں اگر کچھ ہے تو یہ محبت - اس روح فرسا جاں گداز گھڑی میں - اگر کوئی چیز میرے لئے موجب تسلی تھی تو یہی کہ الحمد للہ میرا دل بھی محبت سے خالی نہیں - پھر اس غم میں شہدا اگر دینے والے تھے تو یہ اشعار جو اس قابل ہیں کہ جھوم جھوم کر پڑھے جائیں - اور دل ہی دل میں مزا اٹھائیں -

دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی
آ ملی الفت سے الفت ہوکے دو دل پر سوار
دیکھ لو میل محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دل کو شکار
کوئی رہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار
اس کے پانے کا یہی اے دوستو اک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائیگا زر بے شمار
تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو نہ ہونا سست اس میں زینہار
ہے یہی اک آگ تا تم کو بچا دے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
اس سے خود آکر ملیگا تم سے وہ یار ازل
اس سے تم عرفان حق سے پہنو گے پھولوں کے ہار

(اکمل)

عیسائی صاحبان کیواسطے ایک عجیب تحفہ

مضمون کفارہ پر جو دین عیسوی کا ستون ہے ایک سیر کن بحث اس رسالہ میں کیگئی ہے اور سرکاری تقطیع اور طرز خط پر بہت عمدہ چھپوایا گیا ہے - جو صاحبان عیسائیوں کے درمیان مفت تقسیم کرنیکے واسطے خرید کرنا چاہیں ان کو ایک روپیہ میں دس نسخے بھیجے جائیں گے - محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا -

وی پی

جن صاحبان نے قیمت اخبار بدر تا حال نہیں دی ان کے نام ۴ مئی کا پرچہ وی پی ہوگا - ایک ماہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے -

دُعا مدد

قاضی محمد شریف صاحب امرتسر سے احباب سے امتحان بی۔اے میں کامیابی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

۲۔ عزیزہ محمد ایوب پسر مخدوم محمد صدیق صاحب امتحان انٹرنس میں کامیابی کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

انصار اللہ

ان بزرگ اور مستعد دوستوں کے نام جن کو خدا تعالیٰ نے مجلس انصار اللہ میں شامل ہونے کی توفیق اور قوت تامل عطا کی ہے درج ذیل ہیں ہماری دلی دعا ہے کہ خداوند تبارک و تعالیٰ انکی کوششوں میں برکت نازل کرے اور وہ دینی خدمات کو ادا کر کے روشن ستارے بنیں۔ ایڈیٹر

مولوی سرور شاہ صاحب۔ قادیان۔ حافظ روشن علی صاحب قادیان۔ منشی فرزند علی صاحب۔ فیروزپور۔ منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ۔ سید صادق حسین صاحب اٹاوہ۔ شیخ غلام احمد صاحب قادیان۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ بنگہ۔ حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ میاں عبدالعزیز صاحب سہارنپور۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہوری۔ قادیان۔ میاں خداداد صاحب کراچی۔ میاں فیروز علی صاحب مسہ کسوال۔ میاں بدھ بخش صاحب دہوگڑی۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ حال مبارک منزل لاہور۔ منشی محمد ظہیر الدین صاحب کلرک سرکل آفس نہرا پر چناب لاہور۔ محمد حسین صاحب ظفروال۔ سید نذیر حسین صاحب گٹھالیان پیر برکت علی صاحب رتمل۔ مولوی عبدالقادر صاحب لودیانہ میاں نعمت اللہ صاحب کریام۔ میاں عنایت اللہ صاحب چوہسند ہوان۔ چودھری غلام احمد صاحب کریام۔ میاں عبدالرحمان صاحب پیرکوٹ۔ منشی محمد حسین صاحب جہلم۔ غلام احمد صاحب اختر۔ اوچ ریاست بہاولپور۔ منشی عبدالخالق صاحب مظفرنگر چودہری فتح محمد صاحب طالب علم۔ ایم اے کلاس علی گڑھ امام علی صاحب۔ سنور۔ ریاست پٹیالہ۔ مولوی غلام رسول صاحب وزیرآباد۔ میاں غلام حیدر صاحب لونڈی ماہ والی۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآباد۔ انوار حسین خان صاحب مدرس مدرسہ بیگم پور۔ حافظ ابراہیم صاحب قادیان۔ شاہ ولی اللہ صاحب۔ قادیان۔ منشی محبوب عالم صاحب نیلہ گنبد لاہور۔ میاں رکن الدین صاحب گوجرانوالہ۔ میاں عمرالدین صاحب موضع صریح میاں محبوب عالم صاحب موضع صریح۔ میاں فضل دین صاحب مانگٹ۔ چودہری حاکم علی صاحب۔ چک پنیار نمبر ۹۔ حکیم محمد صالح صاحب سانگلہ ہل۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ قادیان۔

تھیٹر

یہ معلوم کر کے کہ فیض آباد میں ایک تھیٹر ہے جسمیں صحابہ کرام اور اُمّ المؤمنین کی توہین کی جاتی ہے بہت ہی افسوس ہوا۔ افسوس ہے کہ یہ حضرت براہ راست نہیں تو ایک پردے سے جناب رسالتمآب کی قوت قدسیہ پر حملہ کرتے ہیں جن کے اردگرد عمر بھر منافق ہی جمع رہے اور اپنے پیچھے بھی ایسے ہی لوگوں کو اپنا جانشین چھوڑا اور حقیقی جانشینوں کو کسی اصلاح کا موقعہ نہ ملا جتنی مدت زندہ رہے۔ تقیہ متعہ کی فرضیت پر زور دیتے رہے جس سے نہ نسل محفوظ رہ سکی اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ اصل دین کیا ہے کیونکہ ممکن ہے جوبات کہی ہو وہ تقیہ سے کہی ہو پھر ساری عمر لعنت کا صیغہ گردانتے گذر گئی اور بقول ان کے بجز خائب و خاسر نا کام و نامراد رہنے کے اور کوئی صلہ نہ ملا۔ باوجود ان قابل شرم عقائد کے یہ لوگ اپنے خبث باطن پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کی نقلیں کرتے ہیں اور بھری محفلوں میں ان برگزیدہ اور پاک اصحاب کے مضحکے اڑاتے ہیں جو حامیان دین نبوی تھے اور جن کی طفیل انکی جانیں سلامت رہیں۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ اپنے طرز عمل سے ان تقدس مآب حضرات کو کیوں بدنام کرتے ہیں جو صحابہ کرام کی خاکپا کو اکسیر سمجھتے اور سرمہ چشم بنانا موجب افزونی نور اعیز جانتے۔ سوانگ نکالنا اور پھر اپنے ہی مقتداؤں کی بہو بیٹیوں کی تذلیل و توہین اور وہ بھی بر سر محفل کیا یہ شیوہ صلحاء و طریقہ اتقیا رہے۔ خود ان کے اپنے گھروں میں کوئی واقع اس قسم کا ہو جائے تو وہ مر جائیں مگر نام نہ لیں لیکن نبی کی بیٹیوں کے غلط سلط خود تراشیدہ واقعات اغیار کے سامنے بالائے طاق رکھ کر بڑے دھڑلے سے بیان کئے جاتے ہیں پھر ان لوگوں کی مساعی جمیلہ پر خاک ڈالی جاتی ہے جنہوں نے دین اللہ کی اشاعت میں جانیں لڑا دیں وہ گھروں سے نکالے گئے وطن سے بے وطن ہوئے اپنے اعزہ و اقربا سے الگ ہوئے۔ بکریوں کی طرح ذبح کر گئے مگر اُف تک نہ کی۔ ایک نبی اور اس کے اہل بیت کے ننگ و ناموس کی حفاظت کے لئے۔ جانگزا اشکلات میں سے گزرے مگر قدم پیچھے نہیں ہٹایا اطاعت میں یہاں تک بڑھے کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ دربار خداوندی سے (جسکی نگاہ جذر قلب تک پہنچتی ہے) حاصل کیا اب یہ ایسا زمانہ آیا کہ وہ لوگ جو صرف عورتوں کی طرح آنسو بہانا یا چھاتی پیٹنا جانتے ہیں وہ انکی نقلیں لگاتے ہیں جو میدان کارزار میں دشمن کے سامنے سینہ سپر ہوئے اور جنہوں نے اپنے سگے بھائیوں اپنے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور ایک آنسو تک نہیں نکلا۔

بڑی خیر خواہی کے جوش میں ہمدردی کے ساتھ اس تھیٹر کے مہتمموں کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنے کیلئے توجہ دلائی جاتی ہے۔

خام سڑک از بٹالہ تا قادیان دار الامان

ڈیر ایڈیٹر بدر۔ سلمہ ربہٗ تعالیٰ۔ براہ عنایت تحت چند سطور مندرجہ اخبار فرما کر پبلک کو مشکور فرماویں۔ قصبہ قادیان کی بباعث ہونے درسگاہ اسلام آبادی ترقی پر ہے جسکی ضرورت کو عالیہ گورنمنٹ نے محسوس فرما کر ایک معقول رقم عطا فرمائی ہے۔ حکام بالادست بھی اس درسگاہ کو ملاحظہ فرما کر خوشنودی مزاج کا اظہار فرمایا کرتے ہیں چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ حکیم حاذق ہیں اس وجہ سے دُور دُور سے مریض بمراد علاج ہر طبقہ و ملت کے آتے رہتے ہیں اور ان کی ذات بابرکات سے مستفیض ہوا کرتے ہیں بباعث خام ہونے سڑک بالاجملہ مسافران کو تکلیف از حد ہوا کرتی ہے۔ موسم برسات میں اس قدر اکثر مواقعہ پر نشیب ہیں کہ کئی کئی دن تک بلکہ ہفتوں تک پانی ٹھہرا رہتا ہے۔ یکہ و پیدل مسافروں کو گزرنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا بخدمت کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع ہذا ادب سے التماس ہے کہ آپ کے پختہ کرنے کا انتظام فرماویں کیونکہ یہ کام نہایت ضروری ہے آسائش عامہ ہے اب اسکو صرف پختہ پل بندی کی ضرورت ہے۔ بصورت عدم گنجائش بجٹ سال رواں میں یہ تکمیل غیر ممکن ہے اس صورت میں جملہ نشیب ہموار کرا کر پل بندی کرا دی جاوے۔ پختہ کام سال آئندہ میں ہو سکتا ہے۔ عبداللہ خان۔ ۱۷۔اپریل ۱۹۱۱ء

کُفر اقسام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاں بخاری کے درس میں ایک حدیث پر جس کا مطلب یہ تھا کہ باپ یعنے نسب کا انکار کفر ہے۔ فرمایا۔ کہ آجکل کفر کفر کا شور پڑا ہوا ہے دیکھو یہ بھی ایک کفر ہے۔

جسٹس امیر علی نے ایک مضمون دربارہ یونیورسٹی اسلامیہ لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ دینیات یونیورسٹی مذکور میں نہ ہونا چاہیئے۔ اس کے جواب میں نواب وقار الملک صاحب نے ایک مضمون شائع کیا تھا کہ دینیات کے بغیر اسلامی یونیورسٹی نہیں ہو سکتی۔ حضرت امیر المؤمنین کے آگے ایک صاحب نے اس کا ذکر کیا۔

فرمایا۔ اسی لئے ایسے معاملوں میں صلحاء کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ اگر ایسے لوگ شامل نہ ہوں۔ تو امیر علی کے خطرناک مضمون کے خلاف شور کس طرح مچایا جا سکتا۔ کم سے کم شور تو ڈالا تاکہ وہ اپنی حرکت سے باز آویں ورنہ ایک بیدین یونیورسٹی بن جاتی۔

مبارک باشد۔ ہمارے مہربان بابو عبدالغفور صاحب پچھپھرہ سالٹ لائن کے ہاں خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے سب برادران طریقت

حضرت حکیم الامت کے دوائی خانہ کی مجربات

جن کو ہم نے خود بھی تجربہ کیا ہے اور اپنے زیر علاج کئی مریضوں پر آزمایا ہے اور جن کے اجزاء کو نہایت کوشش سے اصلی اور درست حالت میں تلاش کر کے مرکبات طیار کئے گئے ہیں۔ فائدہ عام واسطے ان کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ مجربات تو بہت ہیں۔ مگر ہم نے صرف وہ لکھے ہیں جن کے فوائد کے متعلق ہم بھی پوری تشفی کر چکے ہیں

حبوب دافع صرع۔ مرگی جیسی سخت بیماری کے لئے یہ گولیاں تیربہدف ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲/

حبوب آتشک۔ یہ گولیاں آتشک کے لئے بہت مفید ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱/

حبوب دافع طحال۔ تلی خواہ کسی قدر بڑھ گئی ہو ان گولیوں کے چند روزہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ پوری صحت ہو جائیگی۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپیہ (۲/)

سفوف سوزاک۔ سوزاک نیا ہو یا پرانا اس کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸/

دہن البیات۔ ہضم طعام کا سر ریاح درد دانت درد اعصاب کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/

امیر احمد قریشی از قادیان ضلع گورداسپور

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کی دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے۔ ہم نے اس پر بدر پریس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں۔ ابن مریم مرگئے " نزول بروزی۔ نشانات ظہور مہدی۔ نشان صداقت اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے۔ ۸/ کے ۱۰۰ کے حساب سے جلد منگوالیں۔ اور خط و کتابت میں استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں کریں۔ صرف اعلیٰ قسم موجود ہے۔

عقائد احمدیہ

جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ۔ ملائکہ اور یوم آخر۔ انبیاء۔ کتب تمام ارکان اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔ قیمت ۲/ دفتر بدر سے طلب کرو

الحزیز ۔ علمی ادبی تاریخی ماہوار رسالہ قیمت ۲/ سالانہ ملنے کا پتہ بٹالہ ضلع گورداسپور

دفتر اخبار بدر قادیان سے طلب کرو

مجموعہ درثمین فارسی اُردو مکمل	۹/	درثمین مکمل اُردو مجلد ۶/ بے جلد	۳/
درثمین فارسی مکمل مجلد ۶/ بے جلد	۵/	چولہ گورو نانک صاحب	۱/
سنت احمدیہ	۴/	کفارہ	۳/
معیار الصادقین	۳/	القول الصحیح	۱/
لیکچر لاہور	۱/	کامن احمدی (مولوی غلام رسول)	
کامن احمدی (الہ داد والے)	۰/	نظم مستورات	۰/
شہادت الفرقان	۲/	سر الشہادتین	۱/
جام شہادت	۱/	شرائط بیعت (۱۲۵ کے ۱/)	۱/
کتاب الصیام	۱/	صحیفہ آصفیہ	۲/
تفسیری نوٹ ۲۳ پارہ	۱/	عصمت انبیاء	۷/
غلامی	۳/	ضرورت زمانہ	۸/
رویائے صالحہ	۴/	شہادت آسمانی (حصہ اول و دوم)	
السر المکتوم	۵/	ظہور المسیح	۶/
فتح الدین	۳/	البرہان الصریح	۲/
مباحثہ رام پوری	۲/	مجموعہ فتاوے احمدیہ	۸/
الاستخلاف	۳/	مورکھ سدھ	۱/
شہری نہہ کلنک اوتار	۸/	کرشن لیلا	۱/
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں		خط اور حضرت کی تقریر	۱/
مکتوبات احمدیہ بجائے ۸/ صرف	۴/	سیپارہ ترجمۃ القرآن ۔ بجائے سات روپے کے پانچ روپے	
بدر کے پرانے فائل ۱۹۰۸ء	للعہ/		
فائل ۱۹۰۹ء	للعہ/	فائل ۱۹۱۰ء	للعہ/

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار احباب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلل گفتگو کرنے کا ایک خاص ملکہ دیا ہے اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔ جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے اور انکی قبر کشمیر میں ہے کتاب نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور قیمت صرف ۲/ ہے۔ درخواستیں بنام مینیجر بدر قادیان آویں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ بہم۔

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو ایسی کے گھر میں ایسی بکھاڑ پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچ۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اکسیر دوا ہے گرمی کے دست اور پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئیے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے طیار کیا گیا ہے اور رنگ بھی مثل ہری پتی کے ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں ؛

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور حضرت امیر المومنین کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ للعہ/ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

صابون سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدین عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ چار روپے مقرر تھے۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲/ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلے بدون امداد آگ و بھٹی وغیرہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ دو روپے دو آنہ میں روانہ ہوگی (۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ہے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلے طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ حلفیہ اقرار کہ بدو اجازت منجر ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا ؛

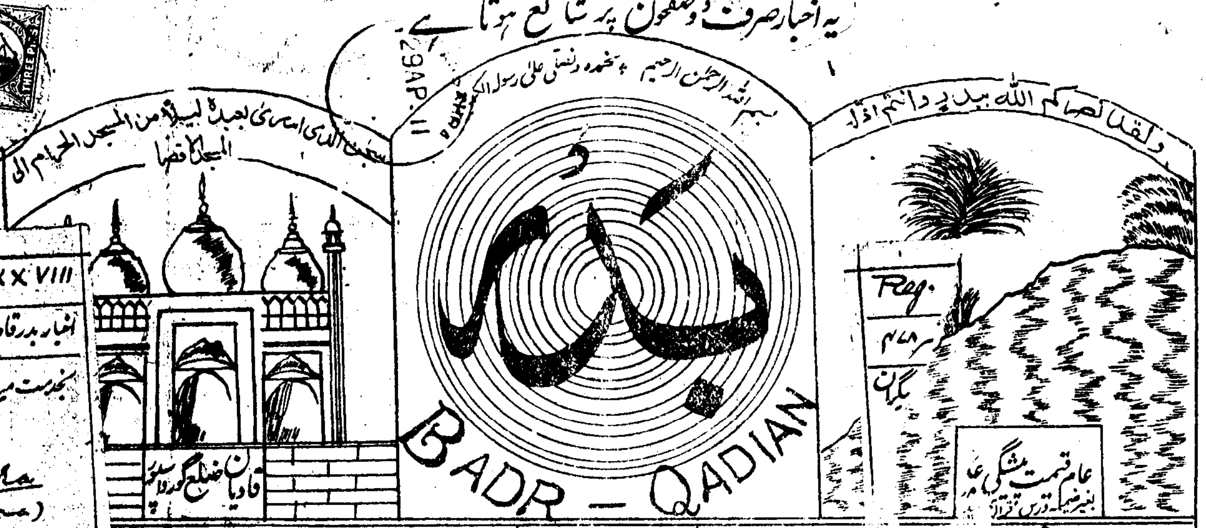

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید — پیشگی چار روپے

جلد ۱۰ — ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ اپریل ۱۹۱۱ء مطابق ۱۵ بیساکھ سمت ۶۹ — نمبر ۲۶

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

الحمد للہ حضرت صاحب کی قوت بدنی میں روز افزون ترقی ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۱۲۔ اپریل کے دن پالکی میں بیٹھ کر حضرت نواب صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور دن بھر وہاں رہے۔ درس حدیث ہوتا ہے بعض بیمار دن کو بھی دیکھتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت ہنوز علیل ہے گو پہلے سے افاقہ ہے۔ اسی واسطے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب و جناب بیوی صاحبہ و حضرت میر صاحب امرتسر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جلد شفا دیوے۔

قادیان میں اب پلیگ نسبتاً کم ہے لیکن دیہات میں بہت ہے اور مطبع بدر کے ملازم دیہات سے ہی آتے ہیں یہی سبب ہے کہ یہ اخبار پورا چھپ نہیں سکا۔ کئی روز مطبع بند رہا - - - - - پھر بھی صرف ایک ہی ورق چھاپ کر شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب کو تشویش نہ ہو۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے وطن امروہہ میں ہیں ان کا تازہ نوازش نامہ جو عاجز کے نام آیا ہے اس سے یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ حضرت موصوف عنقریب یہاں آنے والے ہیں۔

حضرت خواجہ صاحب کوئٹہ سے کامیابی کے ساتھ واپس آئے وہاں کی رپورٹ آگئی ہے۔ جو اگلے اخبار میں انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہو گی۔

جلسہ بنارس بنارس کا جلسہ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ کو قرار پایا ہے جناب خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میر قاسم علی صاحب اور یہ عاجز وہاں جلسے کے واسطے مقرر ہوئے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ یہ پرچہ اخبار یہاں سے روانہ ہو گا۔ انشاء اللہ یہ عاجز اپنے معزز رفقاء کے ہمراہ بنارس پہونچ جائیگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو مبارک کرے اپنی نصرت و حفاظت ہمارے شامل حال رکھے۔ ہم دہلی اور الہ آباد کے راستہ جائیں گے اور واپسی پر شاہجہانپور کی جماعت کی درخواست پر حضرت صاحب نے وہاں ٹھہرنے

مولوی ابو سعید عربی صاحب رنگون سے اطلاع دیتے ہیں کہ یونیورسٹی فنڈ کے واسطے انھوں نے ایک لاکھ بیس ہزار جمع کر لیا ہے۔ امید ہے کہ قوم ان کی سعی کی شکور ہو گی

سید مختار احمدؐ شاہجہانپوری زندہ ہیں!

پرچہ اہل حدیث ابن خزرجہ اور نیز روزانہ پیسہ اخبار میں جھوٹ کی نجاست پر منہ مار کر کسی نے اپنی گندہ دہانی کا اظہار کیا ہے کہ تیرہ کس اقرباء سمیت سید مختار احمدؐ طاعون سے فوت ہو گئے اور ان کی لاش ایک کوچہ میں پائی گئی۔

سید مختار احمدؐ صاحب خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں اور بریلی میں تبلیغ کر کے شاہجہان پور آئے ہیں۔ ایسی خبروں سے ہمیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ بات قابل توجہ ہے کہ بقول حضرت امیر اہل حدیث اور پیسہ جو سلسلہ احمدیہ کے سچے اور پکے دشمن ہیں ان کو سچائی نصیب نہیں اور یہ ایک صادق کے انکار کا نتیجہ ہے۔

طاعون کے اثرات۔ اول ہی اول ۱۸۹۶ء میں یہ وبا بمبئی میں نمودار ہوئی اس وقت سے مارچ ۱۹۱۰ء تک طاعون سے ہندوستان میں پانچ لاکھ آدمی فوت ہوئے ۱۹۱۰ء میں طاعون سے ۴۴۸۰۰۰ اور ۱۹۰۷ء میں ۱۳۱۶۰۰۰ جانیں ضائع ہوئیں اس سال کے حصہ میں ۵ و ۱۵ لاکھ آدمی مر گئے ہیں ان میں سے ½ پنجاب میں اور ½ صوبجات متحدہ میں

۴ مئی کا اخبار ان سب صاحبان کی خدمت میں وی پی کیا جاویگا جن کی قیمت اخبار تاحال وصول نہیں ہوئی اور جن کی طرف سے وی پی کی ممانعت کا کوئی خط یکم مئی تک دفتر ہذا میں وصول نہ ہو گا۔ احباب وصول کر کے مشکور فرماویں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم چھپ کر شائع ہوا۔)

نظم

از حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب

دردے دل میں مرے یا خار ہے
کیا ہے آخر اس کو کیا آزار ہے

اُف گناہوں کا بڑا انبار ہے
اور میری جاں نحیف وزار ہے

جلوۂ جانان و دید یار ہے
خواب میں جو ہے وہی بیدار ہے

اپنی شوکت کا وہاں اظہار ہے
اپنی کمزوری کا یاں اقرار ہے

گو مجھے مدت سے یہ اصرار ہے
منہ دکھانے سے انہیں انکار ہے

کوئی خوش ہے شاد ہے سرشار ہے
کوئی اپنی جان سے بیزار ہے

میرے دل پر رنج و غم کا بار ہے
ہاں خبر لیجے کہ حالت زار ہے

میرے دشمن کیوں ہوئے جاتے ہیں لوگ
مجھ سے پہونچا اون کو کیا آزار ہے

میری غمخواری سے ہیں سب بے خبر
جو ہے میرے درپئے آزار ہے

فکروں میں گھل گیا ہے میرا جسم
دل مرا اک کوہ آتشبار ہے

کیا ڈراتے ہیں مجھے خنجر سے وہ
جن کے سر پر کھنچ رہی تلوار ہے

میری کمزوری کو مت دیکھیں کہ میں
جس کا بندہ ہوں بڑی سرکار ہے

بادشاہوں کو غرض پردہ سے کیا
ہم نے کھینچی آپ ہی دیوار ہے

وہ تو بے پردہ ہیں پر آنکھیں ہیں بند
کام آساں ہے مگر دشوار ہے

چھوڑتے ہیں غیر سے ملکر تجھے
یاالٰہی اس میں کیا اسرار ہے

خدمتِ اسلام سے دل سرد ہیں
گرم کیا ہی کفر کا بازار ہے

پار ہائے دل اڑے جاتے ہیں کیوں
یہ جگر کا زخم کیوں خونبار ہے

تنگ ہوں اس بے وفا دنیا سے میں
مجھ کو یارب خواہش دیدار ہے

امشاج
۲

عاجز نے گذشتہ پرچہ ۱۳- اپریل ۱۹۱۱ء میں بفضلہ تعالیٰ امشاج کی کلیہ حقیقت مفہوم ناشی عن الدلیل معترض کے اوس توہم کو رفع کر دیا جس میں وہ غوطے کھا رہا تھا کہ حقیقت میں بعد انزال ایک ایسی حالت موجزن ہوتی ہے جیسے کہ سوڈا اور ٹاٹرک ایسڈ ملنے سے ایک اوبہان اٹھتا ہے۔ اسی طرح مرد عورت کے ملاپ سے لمینڈ کی بوتل کی مانند ایک جوش مرتفع ہوتا ہے جس کو امشاج کہتے ہیں اور یہی شکل یعنے اوبھان تخلیق آدم کی صورت ہے میرے نزدیک معترض کا یہ ایک طفلانہ خیال ہے کیوں کہ حقیقت وسبب مولود کا آج تک نہ حکمار قدیم کو معلوم ہوا اور نہ اب کوئی ڈاکٹر خواہ امریکن ہو یا یورپین بخوبی بتا سکتا ہے۔ کس واسطے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ بڑا لا یدرک اسرار ہے کہ جس کو عقل انسانی قیاس نہیں کر سکتی۔ امشاج ہی کو دیکھو کہ حکماء و اطبا کا قول اور ہے اور اہل نجوم کا قول اور ہے۔ چنانچہ منجمین ماہرین کے نزدیک امشاج رحم میں پانچ مرتبہ ہوتا ہے۔ ارباب نجوم کا قول ہے کہ ساعت زحل میں ۳۲ یوم میں علقہ بنتا ہے پھر اوس میں ایک حرارت معتدل پیدا ہو کر دو ماہ تک اس علقہ کو قوت دیتی ہے۔ اسی نظر پر نامۂ وخشور گل شاہ دساتیر میں زحل کی پرستش کا یوں حکم ہے۔ ایں گونہ ستائی کیوان را یاور تو بشد الخ

پھر اللہ تعالےٰ ایک اور حرارت پیدا کرتا ہے جس سے وہ علقہ مشتری میں مضغہ ہو جاتا ہے پھر اس مضغہ میں صورت پیدا ہوتی ہے اور وہ اشکال و اعصاب سے مرکب ہوتی ہے۔ بعدہٗ عروق میں نمو ہو کر اعصاب اور مفاصل اطراف جسم میں بساعت مریخ منتشر ہوتے ہیں اسی وجہ سے نامہ ہوشنگ میں مریخ کی بڑی طول وطویل پرستش لکھی ہے۔

بالجملہ حکیم مطلق ایک فرشتہ کو حکم نافذ فرماتا ہے تب وہ فرشتہ اس مضغہ میں روح پھونکتا ہے جس سے مولود میں حس وحرکت پیدا ہوتی ہے۔ مزعوم براہمیہ کا مقولہ ہے کہ یہ ترتیب شرف آفتاب میں ہوتی ہے۔ چنانچہ بانی وید کے استاد نے نامہ وخشور تہمورس میں آفتاب کو قوت خالق یا شریک خالق تسلیم کیا ہے۔ قولہٗ آفتاب یا درست اوراگر خورشید باشد پرسودم کہ ترا ہر ندید وہ پس ستائی اور ا این گونہ الخ یعنے آفتاب کو تیری اعانت کا حکم ہے تو اس کی ستائش کر۔ یہی وہ تعلیم ہے جس نے آفتاب کو سورج نرائن کا خطاب دیا پس ہم بفضلہ تعالےٰ امشاج کی تاویلات وتخیلات حکمار یونان ومنجمین کے بیان سے فارغ ہوئے ہیں اب بھی اگر خواہی نخواہی یہی کہا جائے کہ تفسیر ثنائی خلاف کرتی ہے۔ تعریف امشاج میں تو کہتا ہوں میں کہ صاحب تفسیر ثنائی مفسر نہیں کتب فروش ہیں ان کے قول کو مسلم نہ رکھنے سے ہمارے ایمان میں خلل نہ آیگا۔ تفسیر ثنائی کے قول کو کیا ہم بھی آپ کیطرح مصحف مجید کی مانند سر پر رکھ لیں۔ لو فرضاً اگر تفسیر ثنائی کی تعریف امشاج کو تسلیم کر لیا جاوے تو پھر اس کا جواب کہاں سے آئے۔ کہ ارسطو اوس کے اصحاب عورت میں نطفہ ہونے کے قابل ہی نہیں کیوں کہ وہ کہتا ہے کہ نطفہ ایک جسم رطب سیال ہے کہ جو اختلاط بدن سے اس کی طرف مستحیل ہوتا ہے ایسا استحالہ کہ جو صلاحیت اس کی رکھی کہ اس سے دوسرا شخص پیدا ہو اور باہر آتا ہو۔ اوچکتا ہوا پس صاف ظاہر ہے کہ عورت کے یہ سامان نہیں۔ اور جب یہ نہیں تو بقرینہ تعریف مذکور عورت نطفہ کی مستحق نہیں اور جب وہ مستحق نطفہ کی نہیں تو پھر امشاج یعنے کمپونڈ نہ ہوگا۔ اور جب امشاج نہ ہوگا تو لازم آیگا کہ تخلیق انسان قطع ہو اور یہ محال ہے پس بعض حکماء نے کہا ہے۔ باقی آئندہ

نوٹ۔ ناظرین بدر اگر اس صورت میں بیان کو طول ہو تو وہ دلگیر نہوں انشاء اللہ مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مثل روز روشن کے سب پر ظاہر ہو جاویگا۔

خاکسار۔ مرزا حسام الدین احمدؐ احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ متوطن آگرہ ۱۲۹۰ھ

وصیت

ہمارے مکرم دوست ملک محمد بخش صاحب نے آسٹریلیا سے اپنی وصیت لکھ کر بھیجی ہے کہ ان کی تمام جائداد کا جو وہاں اور اس ملک میں ہے چہارم حصہ برائے اشاعت اسلام سپرد صدر انجمن احمدیہ کیا جاوے اللہ تعالےٰ برادر مرحوم کو جزائے خیر دیوے اور یہ وصیت ان کے واسطے موجب خیر وبرکات کرے۔ آمین۔

درخواست جنازہ ۔ ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم خان بن حاجی موسیٰ خان صاحب کی اہلیہ خیر پور میرس میں فوت ہو گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جگہ جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں۔ مرحومہ ایک احمدی خاتون تھیں اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

ضرورت ۔ فیروز پور میں ایک خادم مسجد احمدیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے خوراک کے علاوہ کچھ نقدی کا بھی انتظام کیا جاویگا اگر کوئی صاحب جانا چاہیں تو اس پتہ پر خط وکتابت کریں سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور

لنگرخانہ قادیان میں ضرورت ۔ لنگر کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے جو کہ ہر قسم کا عمدہ

مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے

دیباچہ

(بینی)

چند دنوں سے وطن اور المنیر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح پر اعتراض کیا گیا ہے کہ آپنے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ایک ذرا سے فرق پر اختلاف ڈلوا دیا اور لکھ دیا کہ ہم میں اصولی فرق ہے۔ اسی طرح پیسہ اخبار میں کسی شوخ چشم نے ایک مضمون دیا کہ اُمید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اس فیصلے کو واپس لیکر حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو باطل کر دینگے اور ان پر سے کفر کا فتوے واپس لے لینگے لیکن تعجب ہے کہ ان لوگوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم لوگ جب حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اللہ مانتے ہیں تو کیوں کر آپکے فتویٰ کو رد کر سکتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح تو آپ کے خلیفہ اور آپ کے کاموں کو پورا کرنے والے ہیں آپ کیونکر آپکے الہاموں کو رد کر سکتے ہیں۔ اصل میں یہ لوگ ماموریں اور انبیاء کی مخالفت کی حقیقت کو سمجھتے ہی نہیں تبھی تو کہتے ہیں کہ حضرت کے مخالف کیونکر کافر ہوئے یا کم سے کم نیک نیتی سے نہ ماننے والے کیوں کر کافر ہوئے حالانکہ رسول اللہ کو نہ ماننے والے کیا سب کے سب بدنیت ہیں اور کیا سب پر حجت قائم ہو چکی ہے سوئٹزرلینڈ کے پہاڑوں میں کون تبلیغ کرنے گیا تھا لیکن باوجود اس کے اسلام کی رو سے وہ کافر ہیں باقی یہ رہا کہ انکو سزا ملیگی یا نہیں یہ خدا تعالےٰ جانتا ہے شریعت کا فتوے تو ظاہر پر ہے اس لئے ہم انکو کافر کہیں گے پس جب تبت اور سوئٹزرلینڈ کے باشندے رسول اللہ کے نہ ماننے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کو نہ ماننے سے کیونکر مومن ٹھیر سکتے ہیں۔ غرض کہ یہ خیال بالکل بیہودہ اور عقل سے بعید تھا اس لئے اس کی تردید کرنی لازمی آئی تا کہ احمدی بھائی دہوکہ نہ کھاویں لیکن چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کا فتوے بھی ضروری تھا اس لئے یہ مضمون بہ تمام و کمال دکھایا گیا اور آپنے تحریر فرمایا ہے کہ مجھے اس مضمون سے مخالفت نہیں اور ہرگز مخالفت نہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ اسے چھاپ دو اب اسے عام مخلوق کی ہدایت کے لئے شائع کرتا ہوں احمدی بھائیوں کو چاہیے۔ کہ اس کی خوب اشاعت کریں اور یہ مضمون دوسرے دوستوں کو جا کر سنائیں کیونکہ غیر احمدی اسوقت پورے زور سے ہم کو اپنے اندر ملانا چاہتے ہیں کیوں کہ جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان ہی رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فایدہ ہی کیا ہوا۔

والسّلام - خاکسار مرزا محمود احمدؑ ولد حضرت مسیح موعودؑ

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آیات صراط الذین انعمت علیھم اور تشابھت قلوبھم سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء کی جماعتوں اور اُن کے مخالفین کا ایک ہی طریق ہوتا ہے نبیوں کی مشابہت نبیوں سے اُن کی جماعتوں کی مشابہت اپنے سے پہلی جماعتوں سے اور ان کے مکفرین کی مشابہت ان سے پہلے کے مکفرین سے ہوتی ہے۔ جس طرح نبی اور ان کی جماعتیں ایک ہی راستہ پر قدم مارتے چلے جاتے ہیں اسی طرح ان کے مخالفوں کے پیرو بھی اپنے پیشروؤں کی سُنت پر عامل ہوتے ہیں خصوصاً جن انبیاء کی آپس میں مشابہت اور مماثلت ہو توان کے حالات تو آپس میں بہت ہی کچھ ملتے جلتے ہیں۔ اُن پر اور ان کی جماعتوں پر ایک ہی سے ابتلاء آتے ہیں ایک ہی سے شیطانی حملہ ان پر ہوتے ہیں اور ایک ہی راہوں سے ان کو پھسلانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ ہمارے حضرت کو چونکہ حضرت مسیح سے مشابہت تھی اور آپ ان کے مثیل تھے آپ کے واقعات بھی اُن سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں جیسے وہاں ایک امن وامان کی سلطنت تھی۔ یہاں اس سے بڑھ کر امن وامان کی حکومت ہے جیسے وہاں ایک غیر ملک کے باشندوں کی حکومت تھی یہاں بھی غیر ملک کے باشندوں کی حکومت ہے جیسے وہاں تقریر و تحریر سے تبلیغ کی جاتی تھی ویسے ہی یہاں بھی کی جاتی ہے جس طرح ان پر خون کا مقدمہ کیا گیا اور آخر میں آپکی نجات ہوگئی اسی طرح یہاں بھی ایک خون کا مقدمہ ہوا جسمیں آخر میں آپ کی نجات ہوئی جس طرح وہاں کفر کے فتوے ملے یہاں بھی ملے جس طرح آپکے مخالف مولوی آپ کے پیچھے پھرتے اسی طرح اب بھی پھرتے رہے پس ضرور تھا کہ جس طرح آپکی وفات کے بعد آپکی جماعت پر ابتلاء آئے اسی طرح حضرت صاحب کی وفات کے بعد بھی جماعت پر اسی طرح ابتلاء آئے۔ چنانچہ ایک مدت سے بلکہ شاید میں غلطی پر نہ ہونگا اگر کہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے زمانہ سے مجھے یہ خیال تھا اور خوف تھا اور میں دیکھتا ہوں کہ ایک مدت سے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود صرف مثیل مسیح ہی نہ تھے بلکہ مہدی مسعود بھی تھے اس لئے اُمید بلکہ یقین ہے کہ انشاء اللہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت ان ابتلاؤں کے زمانہ سے صاف اور بے عیب نکل جاویگی چنانچہ اگر میں بھولتا نہیں تو میں نے خود حضرت خلیفۃ المسیح سے سنا ہے کہ ایک دفعہ آپنے حضرت صاحب سے پوچھا کہ آپ مثیل مسیح ہیں اس لئے ان واقعات سے خوف آتا ہے۔ جو مسیح کی جماعت سے پیش آئے۔ فرمایا کہ ہاں خوف تو ہے لیکن چونکہ میں مہدی بھی ہوں اس لئے اللہ تعالےٰ انجام نیک کریگا۔ پس گو خوف ہے لیکن نیک انجام کی بھی بڑی بڑی اُمیدیں لگی ہوئی ہیں۔

اب میں اصل مضمون کیطرف آتا ہوں اور بیان کرتا ہوں کہ وہ ابتلاء کیا تھا۔ جو حضرت مسیح   کے بعد آپ کی جماعت کو آیا۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی وفات کے بعد آپ کی جماعت کو غیر قوموں نے اپنی طرف کھینچنا شروع کیا اور حالات ہی کچھ ایسے پیدا ہوتے گئے۔ کہ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحی لوگ انہیں مل گئے اور جس طرح سیر بھر نجاست میں پڑ کر تولہ بھر پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے ان مٹھی بھر آدمیوں پر وہ کثرت غالب آئی اور یونانی اور رومی مشرکانہ خیالات اور رہبانیت ان میں پیدا ہوگئی۔ بعض حواری جو الگ رہے ان کا بقیہ خاتم النبیین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی یوم الدین کے وقت تک چلا لیکن چونکہ اصل توحید الٰہی اس لئے انکو اللہ تعالےٰ نے اس دنیا سے اٹھا لیا اور وہ اپنا کام کر کے خاموشی کے ساتھ اس دنیا سے گذر گئے۔ چنانچہ سلمان فارسی بھی انہیں لوگوں کے بتلائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے۔

ہمارے حضرت کی زندگی کے آخری ایام میں اور بعد وفات کے بھی اس قسم کی تحریکات مخالفین سلسلہ کی طرف سے ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں ایک وہ وقت تھا کہ ہمارے برخلاف چاروں طرف سے کفر کے فتوے شائع ہوتے تھے ہمارے سلسلہ کے کمزور اور ضعیف انسانوں کو بے طرح کچلا جاتا تھا وہ ماریں کھاتے تھے گالیاں سنتے تھے۔ عدالتوں میں گھسیٹے جاتے تھے۔ مگر یہ سب کچھ کس لئے ہوتا۔ صرف اس لئے کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بڑا قادر ہے اور رسول اللہ کی پیشگوئی کے مطابق اس نے اس اُمت میں سے ایک مامور بھیجا ہے۔ جو دنیا کو گمراہی سے بچائے اور اس کا نام اس نے مسیح موعود اور مہدی مسعود رکھا ہے۔ گویا ہم پر فرد جرم اس لئے لگائی گئی۔ کہ ہم نے خدا کے حکم کو کیوں مانا اور کیوں نہ اسے کہہ دیا کہ ہم کہانتک تیرے احکام کو مانتے چلے جاویں۔ آج تک بہت سے انبیاء کو تو مان لیا اب بس کرو اور ہم کو اس اطاعت سے معاف کرو۔ ہاں

ہم اس لئے واجب القتل قرار دئے گئے کہ ہم حقیقی بادشاہ کے فرمانبردار ہوئے اور ان باغیوں کے ساتھ نہیں ملے جنھوں نے اس کے مامور کا انکار کیا اور اگر یہ واقعی ایسا جرم تھا کہ جس کی سزا ہم کو یہ ملنی چاہیئے تھی تو خدا کی قسم ہم اس جرم کے مرتکب ضرور ہوئے ہیں اور جس طرح ہمارے حضرت نے رسول اللہ کی نسبت فرمایا ہے۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر خدا کے ماموروں اور رسولوں کا انکار اور انکی اطاعت کفر ہے تو خدا کی قسم ہم اس قسم کے کافر ضرور ہیں اور اگر اسی کا نام کفر رکھا جاتا ہے تو اس کفر کو ہم ذریعہ نجات یقین کرتے ہیں۔

اس کے بعد وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو فتوحات دیں اور ہماری جماعت کو روز بروز ترقی ہونی شروع ہوئی اور جوں جوں مخالفین سلسلہ نے شور مچایا یہ سلسلہ اور بھی بڑھا اور بیسیوں ہیں جو مخالفین ہی کی کتب کو پڑھ کر اس سلسلہ میں داخل ہوئے اور جسقدر عذاب ہم کو دئے گئے ان سے بجائے ہماری ذلت و کمزوری کے ترقی اور عزت ہی ہوتی گئی جس قدر ہمارے مخالفین نے ہمیں چاہ گمنامی میں پھینکنا چاہا خدا نے اسی قدر ہم کو شہرت کے ٹیلہ پر بلند کھڑا کیا اور ہماری جماعت کا رُعب مخالفین کے دلوں میں بیٹھ گیا اور خدا کی دی ہوئی نصرت و فتح کو انہوں نے مشاہدہ کیا اور انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اسلام کے دشمنوں کی فوجیں ہمارے آگے سے فرار ہوگئیں اور انھوں نے سُن لیا کہ دجّال اس مسیح کے مقابل میں ٹھہر نہیں سکتا اور ملائکہ کی ہیبت ناک آوازیں اُن کے کانوں میں پہونچیں تب ان کو یقین ہوگیا کہ اب یہ سلسلہ بڑھے گا اور ہر ایک سرسبز وادی اور ویران جنگل اور اونچے پہاڑ اور وسیع سمندر پر ان کی آواز بلند ہوگی اور وہ اسلام کا نشان جس میں مشرکانہ خیالات کی وجہ سے بے رونقی اور زنگ پیدا ہو گیا تھا یعنے کلمۂ شہادت وہ پھر اپنی اصلی رونق سے دنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ دن دُور نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کے مطابق دنیا دیکھ لے گی کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دیگا"۔ جب حق کھل گیا اور بات ظاہر ہوگئی۔ تو شیطان نے وہی حربہ کرنا چاہا جس سے کہ حضرت مسیح کی جماعت کو دق کیا تھا اور ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو توڑ دیا تھا۔ یعنے اُس نے مولویوں اور گدی نشینوں سے کام بگڑتا ہُوا دیکھ کر امرا اور تعلیم یافتہ گروہ کو چنا اور چونکہ یہ لوگ یا تو لامذہب ہوتے ہیں یا دین کی حقیقت سے غالباً ناواقف اور عملی حصہ میں تو فیصدی بہت ہی کم نکلیں گے جو باجماعت نماز بلکہ صلوٰۃ و صوم و زکوٰۃ کے پابند ہوں اس لئے ان کے ہاتھوں میں وہی حربہ دیا۔ جو حواریوں کے مقابلہ میں غیر قوموں کو دیا تھا یعنے وہ صلح کے لئے بڑھے اور انہوں نے اپنے چہرہ ایسے بنا لئے۔ گویا اسلام کے غم نے ان کی کمر توڑ دی ہے اور مختلف فرقوں کا تفرقہ دیکھ کر اون کے اُوپر کھانا اور پینا تک حرام ہوگیا ہے اور اسلام کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے ان کے دل پراگندہ اور آنکھیں پُر غم ہیں اور یہ ایسا بوجھ ہے کہ جس سے ان کی پشت خم ہو رہی ہے اور مسلمانوں کی تباہی کو دیکھ کر وہ بے موت مر رہے ہیں اور ایسی حالت بنا کر وہ ہمارے پاس آئے اور اپنی خطاؤں کا اقرار کیا اور کہا کہ ہماری غلطی تھی۔ کہ ہم آپ لوگوں سے الگ ہوئے۔ اور بزرگوں کا کام ہمیشہ خطاؤں سے چشم پوشی کرنا ہوتا ہے۔ پس آپ ہماری غفلت سے نظر اندازی کریں اور ہم کو اپنا خیرخواہ تصور کریں اور آج سے ہم میں اور آپ میں یگانگت ہو جاوے اور ہم ایک ہو کر اسلام کو دشمنوں سے بچائیں اور اس کے بعد ایک عاشق مفتون کی طرح انہوں نے ہم سے گلہ شروع کیا اور کہا کہ جب ہم میں اور آپ میں کوئی اُصولی فرق نہیں اور ہمارا ایک ہی خدا اور ایک ہی رسول ہے تو آپ ہم سے الگ کیوں ہوئے اور ہمارے پیچھے نمازیں پڑھنی کیوں چھوڑ دیں اور کیا ضرور تھا کہ اگر ہمارے جہال سے کوئی خطا ہوئی تھی تو آپ اس کا نوٹس لیتے اور اس پر بگڑ بیٹھتے آپ کو تو بڑے رحم اور وسعت نظر سے کام لینا چاہیئے اور صرف اس بات پر کہ ہم مرزا صاحب کو مامور من اللہ نہیں مانتے۔ ہم کو کافر قرار دینا آپکی شان سے بہت بعید تھا اور ہم تو مرزا صاحب کو ایک بڑا راستباز انسان اور اسلام کا سچّا خادم تصور کرتے ہیں اور صرف اس قدر آپسے اختلاف ہے کہ ہم آپ کے بعض ان دعاوی کو نہیں مانتے کہ جن میں وہ اپنے آپکو خدا کی طرف سے رسول اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا ذکر کرتے ہیں اور مختلف موقعوں پر مختلف لوگوں کے سامنے ان باتوں پر اتنا زور دیا کہ قریب تھا کہ بہت سے لوگوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے اور وہ مدت کے بچھڑے ہوؤں کی طرح ان سے لپٹ جاتے اور آپس کے اختلافات گلے لگ کر مٹائے جاتے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہُوا اور حضرت صاحب کا مہدویت کا رنگ غالب رہا اور عین مصیبت میں پڑ جانے کے وقت اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی اور کئی لوگوں کو یہ بات سمجھ میں آگئی کہ اگر ایک مامور کے بھیجنے کے بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے اور انجام ایسا ہی ہوتا ہے اور باوجود اس کے انکار کے پھر بھی انسان خدا تعالیٰ کا پیارا ہی رہتا ہے۔ تو ہم کو اس قدر مشکلات میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی اور کیوں خدا نے ایک مامور کو بھیج کر خواہ مخواہ ہم کو مصیبتوں میں ڈالا اور اپنوں اور بیگانوں کی نظر میں حقیر کیا اور کافر ٹھہرایا۔ اور انہوں نے خیال کیا۔ کہ اگر مامور کا انکار ایسا ہی چھوٹا سا انکار تھا اور خفیف بات تھی تو خدا نے یہ کیوں کہا کہ میں اس کے انکار کے بدلہ میں دنیا کو ہلاک و برباد کر دونگا۔ اور طرح طرح کے عذاب اس نے دنیا میں بھیجے اور لاکھوں انسانوں کو دیکھتے دیکھتے ہلاک کر دیا اور کیوں اتنی مدت تک ملک کے علماء و فضلاء کو اس کی مخالفت کی وجہ سے ذلت کی مار مار دی اور کیا وجہ ہوئی کہ آج سے ہزاروں سال پہلے نبیوں کی زبان پر اس کی خبر دی۔ اور انجیل میں اس کا ذکر کیا اور قرآن شریف میں اس کی بعثت کی نسبت پیشگوئی کی اور اگر یہ ایک معمولی بات تھی اور ایک فروعی سا فرق تھا تو کیوں اس نے خود اس کو الہام کے ذریعہ سے کہا کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ یعنے وہ مسلمان جو تیرا انکار کرتے ہیں اور تیرے منکر ہیں اون کو رفتہ رفتہ کمزور کر دونگا۔ اور تجھے وہ عظمت دونگا۔ کہ تیرے پیرو ہمیشہ ان سے معزز رہیں گے اور ان باتوں کے سوچنے کے بعد ان کے دل بشاش ہوگئے۔ اور انہوں نے جان لیا کہ ہم گڑھے میں گرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے ہماری رہبری کی۔ لیکن یہ شور بڑھتا گیا اور اب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے مخالف کھلے طور پر اخباروں میں اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اس جدائی کو جانے دو اور ہم سے آملو گو مرزا صاحب سے دعاوی میں غلطی ہوئی اور ایسے موقع پر میں نے ضروری جانا کہ ایسے لوگوں کی دھوکہ دہی کو ظاہر کروں اور اس خطرہ سے جو اس تعلق کے نیچے مخفی ہے دوستوں کو آگاہ کروں اور اس معاملہ میں حضرت صاحب کی جو رائے ہے اس سے بھی ان کو مطلع کروں تاکہ وہ اپنے قدموں پر مضبوط ہو کر جم جائیں اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں یہ سب کچھ سچے دل سے اور نیک نیتی سے کہتا ہوں۔ اور میرے دل میں اس بات کے لکھنے پر کوئی نفاق کا شعبہ نہیں اگر میں نفاق کو پسند کرتا تو سب سے پہلے غیر احمدیوں کی عظیم الشان جماعت میں ملنے کی کوشش کرتا اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس طرح حضرت صاحب کو جو گالیاں دی جاتی ہیں۔ وہ کم ہو جائیں اور نہیں چاہتا کہ اس کو باپ کو گالیاں نہ دیجائیں اور اس کے والد کی نسبت فحش الفاظ استعمال نہ کئے جاویں۔ پس اگر آپ لوگ ان کو پیر سمجھ کر دشمنوں کے حملے سے بچانا چاہتے ہیں تو میرے ان سے دو رشتے ہیں وہ میرے والد بھی ہیں اور آقا اور پیر بھی۔ لیکن میں نفاق پر موت کو ترجیح دیتا ہوں اور اس وقت سے پناہ مانگتا ہوں جب میں وہ بات کہوں جو میرے دل میں نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی اس معاملہ میں نصرت چاہتا ہوں اور میں اس سے مدد مانگتا ہوں کہ وہ مجھے گناہوں میں پڑنے سے بچائے۔ میں جانتا ہوں کہ کوئی مجھ کو گناہوں کی بھٹی سے نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ۔ اور میں خوب سمجھتا ہوں

کرکوئی مجھے غفلتوں کے میدان میں بھٹکنے سے نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ - اور مجھے کامل یقین ہے کہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ - پس اسی سے ہر قسم کی شرارت نفس اور خبث باطن سے پناہ مانگتے ہوئے میں نے اس کام کو کیا ہے اور میں اس سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے ضرور بچائیگا اور ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھیگا۔

غرضیکہ اے عزیزو! ہمارا ایمان ہے کہ حضرت صاحب خدا کے مرسل تھے اور مامور من اللہ تھے اور ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء ہمیشہ بھیجتا رہتا ہے اور نہ معلوم اور کتنے انبیاء آگے بھیجیگا لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم محمد رؤف رحیم رسول اللہ خاتم النبیین کے بعد کوئی تشریعی نبی نہیں آئیگا اور آپ ہر قسم کی نبوتوں کے خاتم ہیں اور آئندہ جس کو اللہ تعالیٰ تک رسوخ ہوگا وہ آپ ہی کی اطاعت کے دروازہ سے گزر کر ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا۔ کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - اور اسی میں آپ کی عزت ہے۔ کیونکہ کیا وہ شخص معزز کہلا سکتا ہے۔ جس کے ماتحت کوئی بھی افسر نہ ہو بلکہ معزز وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت بہت سے افسر ہوں دنیا میں بھی دیکھ لو کہ تم بادشاہ کے لقب کو زیادہ معزز جانتے ہو یا شہنشاہ کے لقب کو پس جیسے شہنشاہ کا لفظ اس لئے کہ اس میں بادشاہوں پر حکومت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ بادشاہ پر معزز ہے۔ اور نہیں اسی طرح ایسی نبوت جس کے ماتحت اور نبوتیں بھی ہوں اس نبوت سے اعلیٰ اور افضل ہے جس کے ماتحت اور نبوت کوئی نہ ہو۔ کیا وہ شخص زیادہ معزز ہوگا جو دربار شاہی تک انسان کو پہنچا دے یا جو دروازہ پر ہی لے جا کر چھوڑ دے۔ پس ہمارا یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت میں سے لوگوں کو اُٹھا کر اعلیٰ مقامات پر پہونچا دیتے ہیں اور آپ کے ماتحت ہزاروں نبی ہونگے جو آپ کے ایک ایک لفظ کو قابل اطاعت جانیں گے۔ اور آپ کی محبت اور فرمانبرداری کو ذریعہ نجات یقین کریں گے کیا یہ زیادہ معزز درجہ ہے یا وہ جو ہمارے مخالف پیش کرتے ہیں۔ پس ہم اسی اصل کی ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کو بموجب احادیث صحیحہ نبی اور مامور مانتے ہیں اور اس اعتقاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرق نہیں آتا بلکہ اور بھی اعلیٰ ثابت ہوتی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے بعید کئے جاتے تھے آپکے منکرین کا بھی یہی حال ہے اور اس کا نمونہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پس کیسے تعجب کی بات ہوگی۔ اگر ہم باوجود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے پھر اس بات سے انکار کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مخالفین کو سخت ذلت دی ہے اور دنیاوی عزت کو دیکھ کر ہماری آنکھیں چندھیا جاویں ہمیں وہ دقتیں اور مشکلات پیش نہیں آئے جو صحابہ کو پیش آئے تھے پھر ہماری بزدلی کیا ایمان کی کمزوری پر دال نہ ہوگی۔ ہم کب یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف کافر باللہ ہیں لیکن اس میں کیا شک ہے کہ وہ کافر بالمامور ہیں۔ کافر کے معنے منکر کے ہیں یہ کیسا جھوٹ ہے کہ اگر ہم باوجود ان کے انکار کے پھر ان کو مومن کا مومن ہی سمجھیں مومن تو وہ تب ہو سکتے ہیں کہ جب اپنے عقائد باطلہ سے رجوع کریں اور حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ جو حقیقت میں منکر ہے اُسے ہم کیونکر مومن کہہ سکتے ہیں۔ پس جو لوگ کہ باوجود ہزاروں نشانوں کے دیکھنے کے انکار کرتے ہیں ان کے کافر بالمامور ہونے میں کوئی شک نہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے توڑنے والے ہیں اور اس سے کیا انکار ہو سکتا ہے کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی ایک ذرہ بھر بھی عزت نہیں کیونکہ اگر وہ خوف خدا رکھتے اور ان کے دل میں نور ایمان ہوتا تو وہ ایک مامور کی بے قدری اس قدر کیوں کرتے تعجب ہے کہ یہ لوگ اُس موعود ذہنی کو تو اس قدر درجہ دیتے ہیں کہ اس کے منکر کافر ہوں گے اور جو اسکی مخالفت کریگا۔ وہ دجال ہوگا اور ہلاک کیا جائیگا۔ پھر جب حضرت مسیح موعود اس بات کے مدعی ہیں کہ میں وہی ہوں۔ تو پھر آپ کی مخالفت کے باوجود ہم سے کسی اور فتوے کے کیوں امیدوار ہیں۔ جو کچھ اس آنے والے موعود کے مخالفین کی نسبت ان کا خیال ہے۔ ہم تو اس سے ان لوگوں کو کم ہی جانتے ہیں۔

حضرت صاحب کے زمانہ میں بھی بار بار اس مسئلہ کو اُٹھایا گیا؟ اور ہمیشہ آپنے اس کو خوب واضح کر کے بیان کیا ہے اور ایسا کھول دیا ہے کہ اس کا انکار سوائے اس کے کہ کوئی ان فتووں کو نظرانداز کردے اور کسی طرح سے نہیں ہو سکتا پھر ہمارے مخالف کیوں بار بار ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں وہ زمانہ یاد کریں۔ جب کہ کفر کی بوچھاڑ ہم پر پڑتی تہی اور ملامت کے تیروں سے ہمارا بدن زخمی کیا جاتا تھا اور تمام لوگوں کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی تھیں کہ کب یہ سلسلہ تباہ ہوتا ہے اور ایسے وقت میں بھی خدا نے ہماری تائید کی اور ہر ایک دُکھ اور درد سے ہم کو بچایا اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھا تو ہم کیسے ناشکر گذار ہونگے کہ جب خدا نے ہم کو ہر مُصیبت سے بچا کر امن کی زندگی عطا فرمائی۔ تو ہم اس وقت لا تر کنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کی نہی کو نعوذ باللہ پس پشت ڈالدیں۔

ہاں سوچو تو سہی کہ جس کے باپ کو کوئی جھوٹا سمجھتا اور مفتری خیال کرتا ہے تو وہ اس سے تعلق توڑ دیتا ہے اور اس سے دوستی اور محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ پس ہم کس طرح ان لوگوں سے جو ہمارے والد سے زیادہ معزز اور محبوب انسان کی ہتک کریں اور اسے جھوٹا خیال کریں۔ صلح کر سکتے ہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم سے زیادہ بے شرم کون ہو سکتا ہے۔ اسلام نے دنیا کے معاملات میں تعصب اور مخالفت کو ناجائز قرار دیا ہے پس ہم جہاں تک دنیا کا تعلق ہے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کر سکتے ہیں لیکن دین کے معاملہ میں ایدر راہ پر قدم زن ہیں۔ اور ہم اور راہ پر۔ اور یہ ایسا ہی معاملہ ہے جیسا کوئی شخص مسلمان ہو کر اپنے والدین سے ہر قسم کا نیک سلوک کرتا ہے اور شرعاً اس کی ممانعت نہیں بلکہ حکم ہے لیکن ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے میں انکو تامل ہے اور اس کے ذمہ دار خود یہی لوگ ہیں۔ کفر کی ابتدار انہوں نے کی نہ ہم نے۔ اوّل اوّل تو خدا نے رحم کیا اور کوئی حکم نہ دیا لیکن جب مخالفت حد سے بڑھ گئی تو خدا نے چاہا کہ ان کو اس فیض سے محروم کر دے جو ان کو اس مامور من اللہ سے برائے نام تعلق تھا اور اس نے فیصلہ کر دیا کہ اب ان لوگوں سے تمہارا کوئی تعلق نہیں تو اب کس طرح ممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فیصلہ کو توڑ کر ان سے مل جائیں۔

اور ہمارے مخالف اپنے دل میں اتنا تو سوچیں کہ جب وہ حضرت مسیح موعودؑ کو راستباز مانتے ہیں تو کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ پر وہ جھوٹ بولتے رہے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں ہم انکو جھوٹا نہیں بلکہ غلطی خوردہ جانتے ہیں وہ الہام کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں اور درحقیقت اس سے منکر ہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص روز اس بات کا مدعی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا اور کہا کہ تو مامور ہے اور مرسل ہے اور پھر بھی وہ غلطی پر ہے یہ تو ایسا ہی ہوگا۔ جیسے زید روز ہم کو کہے کہ میں آج عمر سے ملا ہوں اور ہم باوجود یہ کلام اس سے روزمرہ سُننے کے۔ پھر یہ کہیں کہ اس کو غلطی لگی ہوئی ہے ایسے شخص کی نسبت کوئی عقل مند غلطی کا فتوے نہیں دیتا بلکہ یا تو اُسے جھوٹا سمجھا جاتا ہے یا سچا پھر کس طرح ممکن ہے کہ تیس سال تک حضرت صاحب اِسبات کا دعوے کرتے رہے کہ قریباً روز خدا تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور ہزاروں عبارتیں پیش کردیں کہ یہ مجھ پر نازل ہوئی ہیں اور اصل حقیقت یہ تھی کہ وہ محض دہوکے میں پڑے ہوئے تھے (نعوذ باللہ من ذالک) پس جو شخص کہتا ہے کہ میں حضرت مرزا صاحب کو راستباز اور اسلام کا سچا خیر خواہ یقین کرتا ہوں اور پھر آپکے الہامات کو نہیں مانتا وہ یا تو منافق ہے کہ اپنے دل کا خبث ظاہر نہیں کرتا اور اصل میں پورے طور سے منکر ہے اور یا پاگل ہے کہ اہمیں اتنی بھی تمیز نہیں کہ وہ سمجھ سکے کہ کوئی شخص تیس سال تک اس بات میں دہوکا نہیں کھا سکتا کہ خدا تعالیٰ روز مجھ سے کلام کرتا ہے اور حالانکہ بات کچھ بھی نہیں پس دونوں صورتوں میں اس سے ہمارا تعلق نہیں اور وہ ہم میں سے نہیں ہو سکتا۔

اب مین وہ عبارتین درج کرتا ہون کہ جو حضرت صاحب نے مختلف کتب مین لکھی ہین تاکہ میرے دوستون کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس کا منشا کیا تھا۔ سب سے پہلے مین وہ عبارت درج کرتا ہون۔ جو کہ حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی احمدی انکار نہین کر سکتا یہ اس خط مین درج ہے۔ جو آپنے عبدالحکیم کے جواب مین لکھا ہے۔ وہو ہذا۔

اگر آپکا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت مین شامل نہین کیا راستبازون سے خالی ہین۔ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ جو اسلام نہین لائے۔ کیا وہ راستبازون سے خالی تھے۔ بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھہ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہونچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہین کیا ہے۔ وہ مسلمان نہین ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اب مین ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزارون تاریکیون مین مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دون اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت مین سے خارج کر دیا جاوے اس لئے مین آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہون ان اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شایع کرین اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجا دین تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہین اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانون سے منہ پھیرتے ہین۔ ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجہ مین گرفتار ہے۔

اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتین نکلتی ہین۔ اوّل تو یہ کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہونچی اور اس نے آپ کو قبول نہین کیا۔ وہ مسلمان نہین۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی لوگ نہین ہین کہ جنھون نے تکفیر مین جد و جہد کی ہے بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہین کیا وہ مسلمان نہین اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ چوتھے یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے کہ حضرت صاحب کے منکر کافر نہین بلکہ ناجی ہین۔ عبدالحکیم مرتد کو آپنے جب تک وہ اس عقیدہ سے توبہ نہ کرے جماعت سے خارج کر دیا۔ پانچوین یہ کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ عقیدہ خبیث ہے۔ چھٹے یہ کہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو اور آپکے دعاوی کے نہ ماننے والے کو راستباز قرار دیتا ہے اُس کا دل شیطان کے پنجہ مین گرفتار ہے یہ باتین مین نے اپنے پاس سے نہین بنائین بلکہ حضرت صاحب کے لفظ ہین جو نقل کئے ہین۔ جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے رد کرے۔

اس عبارت مین جو آتا ہے کہ یہ بات مجھے الہام سے بتائی گئی ہے اس کی تائید ان الہامات سے بھی ہوتی ہے جنمین کہ منکرین حضرت کو کافر کہا گیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ قل عندی شہادۃٌ من اللّٰہ فھل انتم مومنون۔ قل عندی شہادۃٌ من اللّٰہ فھل انتم مسلمون۔ وقل اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون۔ عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم للکٰفرین حصیرا۔ یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ قل جاءکم نورٌ من اللّٰہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین۔ ان الّذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ ردّ علیہم رجلٌ مّن فارس۔ شکر اللّٰہ سَعْیَہٗ۔ قل یا ایّھا الکفّار انی من الصّادقین۔ وعندی من شہادۃٌ من اللّٰہ وانی امرت وانا اول المؤمنین۔ لن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلاً۔

غرض جیسا کہ حضرت صاحب نے مذکورہ بالا عبارت مین فرمایا ہے کہ مجھے الہام سے بتایا گیا ہے کہ تیرے نہ ماننے والے خواہ مکفر ہون یا خاموش مسلمان نہین ہین اور خدا کے حضور سزا کے مستحق ہین اور یہ کہ ان کو راستباز جاننے والا شیطانی خیال کے در پے ہے جب تک توبہ نہ کرے ان باتون کی تصدیق مذکورہ بالا الہامات سے بھی ہوتی ہے۔

پس جبکہ ہم کو سچائی کے ماننے کا دعویٰ ہے تو کیا ہمارا اتفاق نہ ہوگا۔ اگر ہم ان باتون کو چھپا دین کیا کوئی مسلمان برداشت کرتا ہے کہ اس کا کوئی دوست ہندوون سے بھی کچھ کچھ تعلق رکھے اور کبھی کبھی انکو یہ سنا دے۔ کہ ہم آپ کو ناجی اور پسندیدۂ اللہ تعالیٰ سمجھتے ہین۔ وہان کیون اس اعتقاد کو بُرا کہا جاتا ہے اسی لئے کہ نفاق ہے پس اس جگہ بھی وہی نفاق ہوگا بلکہ اگر ہم مخالف کے سامنے دبی زبان سے اس کے حق پر ہونیکا کچھ بھی اقرار کرین گے تو اس کے دو بُرے نتیجے ہون گے۔ ایک تو یہ کہ تھوڑے دنون کے بعد جب ہمارا عقیدہ دشمن کو معلوم ہوگا تو اس کے دل مین ہماری طرف سے سخت نفرت بیٹھ جائے گی اور وہ سمجھیگا کہ یہ اوّل درجہ کے جھوٹے ہین اور دوسرے یہ کہ جب حضرت صاحب نے ایسا صاف فتوےٰ دیا ہے تو لوگ مروڑ تروڑ کر کچھ کے کچھ معنے کر لیتے ہین۔ تو اگر اس موقع پر ذرا بھی غفلت سے کام لیا گیا۔ تو اس سے آیندہ کے لئے سخت بُرے نتیجہ پیدا ہون گے اور آیندہ اس خاموشی کو اجماع قرار دیا جا کر اس سے نہ معلوم کیا کیا نتیجہ نکالے جاوینگے اور آیندہ زمانہ مین نیک لوگ ہماری نسبت وہی الفاظ استعمال کرین گے جو اب ہم پولس وغیرہ کی نسبت استعمال کرتے ہین اور بجائے نیک دعاؤن کے بد دعاؤن کے نشانہ ہون گے اور اس وقت کی ہماری کوتاہی آیندہ زمانہ کے لئے نمونہ بد ہوگی۔ کیونکہ کسی مامور کے قریب کے زمانہ کے لوگون کے افعال بھی بطور سند کے پکڑے جاتے ہین۔

اور یہ خیال کرنا کہ مخالف زیادہ ہیں اس لئے ہم کو ڈر کر قدم رکھنا چاہیئے ایک خیال باطل ہے۔ کیونکہ حضرت صاحب کے زمانہ کی نسبت ہم اس وقت زیادہ ہین اور حضرت صاحب نے کبھی ڈرنے کی تعلیم نہین دی بلکہ صاف مقابلہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کو کچھ نقصان نہین پہونچا۔ ہماری جماعت آگے سے بہت زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے۔

مذکورہ بالا عبارت مین ایک لفظ قابل تشریح ہے اور وہ یہ کہ حضرت صاحب فرماتے ہین کہ جس کو میری دعوت پہنچ گئی اور اُس نے نہ مانا تو وہ مسلمان نہین اور دعوت پہنچنے کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہین کہ ایسے رنگ مین پہنچے کہ جسکو وہ قبول کرے لیکن مخالفین کو ابھی ایسے رنگ مین دعوت نہین پہونچی اور یہ اعتراض عبدالحکیم نے بھی کیا ہے۔ جس کا جواب مین حضرت صاحب کی کتاب سے دیتا ہون آپ حقیقۃ الوحی مین فرماتے ہین۔

دعوت پہنچنے سے کیا مراد ہے؟

دو امر ضروری ہین۔ وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ لوگون کو اطلاع دیدے کہ مین خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہون اور انکو ان غلطیون پر متنبہ کر دے کہ فلان فلان اعتقاد مین تم خطا پر ہو یا فلان فلان حالت مین تم سُست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانون اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے

کیا آپنے دعوت پہنچا دی

مین نے پنجاب ہندوستان کے بعض شہرون مین خود جا کر خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہونچا دیا اور اسّی کے قریب کتابین عربی اور فارسی اور اُردو اور انگریزی مین حقانیت اسلام کے بارے مین جن کی جلدین ایک لاکھ کے قریب ہونگی تالیف کر کے ممالک اسلام مین شائع کی ہین اور اسی مقصد کے لئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکون کے لوگ بے خبر نہین ہین بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دُور دراز ملکون تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے۔

جن پر اتمام حجت نہین ہُوا اُن کا حکم

اور جب پیغمبر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہین ہُوا اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے جسکی بنا ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر رکھا ہے اور ہم بھی بہ اتباع شریعت اس کو کافر کے نام سے

ہی پکارتے ہیں وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا - قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔

اِن مندرجہ بالا عبارتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول تو یہ ضروری نہیں کہ زید یا بکر کہے کہ مجھ پر اتمام حجت نہیں ہوا اور مجھے دعوت نہیں پہونچی بلکہ اتنا کافی ہوگا کہ وہ نبی لوگوں کو اطلاع دیدے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نشانات ہوں اور بس۔ اتمام حجت ہوگئی اور دعوت پہنچ گئی۔ اور بات بھی یہی درست ہے۔ کیونکہ جب اس شخص نے لوگوں کو کھول کھول کر سنا دیا اور نشانات آسمانی ظاہر ہوگئے تو پھر کسی کا یہ کہنا کہ فلاں فلاں کو ابھی دعوت نہیں پہونچی کیسا غلط مسئلہ ہے۔ اگر یہ اصول لیا جائیگا۔ تو ماننا پڑے گا کہ کسی مامور کی دعوت سوائے اون لوگوں کے جو اس کی بیعت میں داخل ہوئے کسی کو نہیں پہونچی۔ اور قرآن شریف اور رسول اللہ اور دیگر اولیا نے جو لوگوں کو کافر کہا ہے یہ سب جھوٹ ہو جائیگا۔

دوسری بات یہ نکلتی ہے کہ حضرت صاحب نے پوری طرح سے تبلیغ کردی ہے اور ہندوستان میں تبلیغ ہو چکی ہے بلکہ بعض دیگر ممالک میں بھی۔

تیسری یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن پر تبلیغ نہیں ہوئی ان کا حساب خدا کے ساتھ ہے ہم نہیں جانتے کہ تبلیغ ان کو ہو چکی ہے یا نہیں۔ کیونکہ کسی کے دلی خیالات پر آگاہ نہیں اس لئے چونکہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے۔ ہم انکو کافر کہیں گے۔ گو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ وہ سزا کے لائق ہیں یا بموجب حدیث صحیحہ پھر موقعہ دئے جانے کے لائق ہیں۔

پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ:-

جو حضرت صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا اسکی نسبت

"یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والوں کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم کے ہیں کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنیوالا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:- "سو جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔" پھر فرماتے ہیں کہ علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا و رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔" پھر فرماتے ہیں "اب جو شخص خدا و رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن شریف کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالےٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے۔ وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

اب جبکہ میں حضرت صاحب کی ایک ایسی عبارت نقل کر چکا ہوں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے ایک ہی قسم کے لوگ ہیں اور دونوں میں کوئی فرق نہیں اور جس طرح کافر کہنے والا ایک مسلمان کو کافر کہہ کر کافر بنتا ہے اسی طرح ایک نبی کو نہ ماننے والا اسے نہ ماننے کی وجہ سے کافر ٹھہرتا ہے۔ میں ایک اور حوالہ درج کرتا ہوں جس میں آپنے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے۔ کافر ٹھہرایا ہے۔

چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ میں صفحہ ۱۸۷ میں اس سوال کے جواب کہ "چونکہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور میں نہیں آئی ہے اور دو تین لاکھ آدمی کا حضرت کے سلسلہ میں داخل ہونا گویا دریا میں سے ایک قطرہ ہے پس اگر تاثیر ہیں کے ظہور تک کوئی بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے میں توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہیں۔

فرماتے ہیں کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے" اب ہر ایک دانا اور عقل مند انسان دیکھ سکتا ہے۔ کہ سائل نے اپنے سوال میں کس قدر شرائط لگائی ہیں کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہیں مانتا اور آپکا انکار بھی نہیں کرتا۔ اور محض مزید اطمینان کے لئے بیعت میں ابھی توقف کرتا ہے۔ تو اسکی نسبت کیا فتوےٰ ہے جس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے۔ اور منکر کا حال اُوپر کے فتوےٰ میں جو حقیقۃ الوحی سے نقل کیا گیا ہے درج ہے یعنی اُسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا ہے جو آپکو کافر کہتا ہے۔ پس نہ صرف وہ شخص جو آپ کو کافر کہتا ہے یا جو آپ کو کافر تو نہیں کہتا ہے۔ مگر آپکے دعوے کو نہیں مانتا۔ کافر قرار دیا گیا ہے بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن ابھی بیعت میں اُسے کچھ توقف ہے کافر قرار دیا گیا ہے پس سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ میں کس قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی یہی چاہتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہندو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا مان لے اور دل میں اقرار بھی کرے اور ظاہر طور پر انکار بھی نہ کرے۔ ان بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھلم کھلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے کبھی بھی مسلمان نہیں کہتے بلکہ اُسے کافر ہی سمجھتے ہیں۔ اور شریعت اسلام کبھی اس کے ساتھ ناطہ رشتہ کو جائز نہیں رکھتی یعنے اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کے بیاہ دینے کی ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ پس اسی طرح اس غیر احمدی کا حال ہے جو حضرت صاحب کو دل میں سچا بھی جانتا ہے لیکن ابھی بیعت کرنے میں متردد ہے اور جو آپ کو کافر جانتے ہیں۔ ان کا حال بھی ظاہر ہے جسکی نسبت میں حضرت صاحب کی عبارتیں اُوپر نقل کر آیا ہوں۔

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں "چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے ہیں اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا۔ وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔"

اِن عبارتوں سے یہ نتائج نکلتے ہیں اوّل تو یہ کہ مکفر اور خاموش ایک ہی گروہ میں سے ہیں۔ کیونکہ جو مانتا ہے اُسے مومن کہتے ہیں اور کافر مومن کے مقابل میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نہیں مانتا خواہ وہ مکفر ہو یا خاموش ہو کافر ہے۔ اور یہ دونوں گروہ ایک ہی قسم کے ہیں دوسرے یہ کہ جو آپ کو نہیں مانتا وہ ضرور آپ کو مفتری قرار دیتا ہے۔ تیسرے یہ کہ جو آپ کو نہیں مانتا اس کا ایمان در حقیقت خدائے تعالےٰ پر بھی نہیں اور نہ رسول اللہ پر ہی ہے۔ چوتھے یہ کہ چونکہ وہ شخص آیات اللہ کا منکر ہے اس لئے مومن نہیں ہو سکتا۔ پانچویں یہ کہ چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اسلئے ہم مومن نہیں کہہ سکتے۔ اور چھٹے کہ وہ مواخذہ سے بری نہیں۔ ساتویں یہ کہ کفر دو قسم کا ہے۔ ایک اللہ اور رسول کا کفر اور ایک دیگر آیات کا کفر جس میں حضرت صاحب کا کفر بھی شامل ہے۔ آٹھویں یہ کہ اصل میں یہ سب کفر ایک ہی ہے جس نے آپ کا کفر کیا اس نے خدا اور رسول کا کفر بھی ساتھ ہی کیا۔ نویں یہ کہ جس پر ان دونوں قسم کے کفروں

مین سے کوئی قسم کفر کی ثابت ہو جائے وہ قیامت کے دن زیر مواخذہ ہوگا۔

اس بات کے ثبوت مین کہ حضرت صاحب نے کل ان لوگون کو جن پر اتمام حجت ہو چکا ہے اور دعوت پہونچ چکی ہے۔ شرعاً قابل اخذ ٹھہرایا ہے۔ یہ عبارت کافی ہے۔

"مین یہ کہتا ہون کہ چون کہ مین مسیح موعود ہون اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہین پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارے مین خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا۔ کیون کہ خدا کے فرستادون سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہین ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو اس گناہ کا دادخواہ مین نہین ہون بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے مین بھیجا گیا ہون یعنے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو شخص مجھے نہین مانتا وہ میرا نہین بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیش گوئی کی۔ (حقیقۃ الوحی ۱۶۳)

پھر اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲ مین فرمایا کہ "یہ ایسا ہی آیتہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلیٰ اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اُمت محمدیہ مین بہت فرقے ہو جائین گے تب آخر زمانہ مین ایک ابراہیم پیدا ہوگا۔ اور ان سب فرقون مین سے وہ فرقہ نجات پائے گا۔ کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا" اور اسی طرح براہین احمدیہ حصہ پنجم مین فرماتے ہین "کہ انہین دنون مین آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لئے ایک کرنا بجائے گا۔ اور اس کرنا کی آواز سے ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھچا آئیگا۔ بجز ان لوگون کے جو شقی ازلی ہین جو دوزخ کے بھرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہین"

اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک حلفیہ بیان بھی نقل کرتا ہون۔ جو آپ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد تحریر کیا۔ عصر جدید مین ایک مضمون نکلا تھا۔ جسمین کہ نامہ نگار نے بڑے زور سے پیش گوئی کی تھی کہ اب چون کہ حضرت مرزا صاحب فوت ہو گئے ہین اور ان کے بعد حضرت مولوی صاحب جانشین ہوئے ہین اور آپ کے عقائد اصل مین مرزا صاحب کے خلاف ہین اور آپ درحقیقت تمام ان باتون کو نہین مانتے۔ جو مرزا صاحب نے بیان کی ہین اور اس لئے عنقریب وہ دن آنے والا ہے۔ کہ جب مولوی صاحب تمام جماعت احمدیہ کو پھر مسلمانون مین لا شامل کرین گے اور مین نے اس کے جواب مین ایک مضمون لکھا تھا۔ جس پر آپ نے یہ عبارت تحریر فرمائی۔ جو کہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۸ مین شائع ہو چکی ہے۔ وھو ہذا۔

مین اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہون کہ مین مرزا صاحب کے تمام دعاوی کو دل سے مانتا اور یقین کرتا ہون۔ اور ان کے معتقدات کو نجات کا مدار ماننا میرا ایمان ہے۔

نور الدین۔ دستخط حضرت خلیفۃ المسیح

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے معتقدات بھی نجات کا ایک مدار ہین۔

اسی طرح ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد کو ایک خط مین حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہین۔

"پھر ان انبیاء کی خلاف ورزی کے متعلق ہم آپ کو ایک آیت سناتے ہین۔ ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذنا ھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون فلولا اذ جاءھم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبھم وزین لھم الشیطان ما کانوا یعملون فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیھم ابواب کل شیءٍ حتیٰ اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا ھم بغتۃً فاذا ھم مبلسون۔ اس آیتہ پر غور کرو۔ انتہی تحریر حضرت خلیفۃ المسیح۔

اسی طرح اسی خط مین حضرت مسیح موعود کے مخالفین کی نجات کی نسبت عبد الحکیم کو تحریر فرماتے ہین۔ کہ

پھر آپ نے تیرہ کروڑ مسلمانون پر رحم فرمایا ہے۔ اور ذکر کیا ہے کہ تیرہ سو سال مین تیرہ کروڑ مسلمان تیار ہوئے ہین سبکو نجات حاصل کرنا چاہیئے۔ حکیم و ڈاکٹر صاحب دو ارب اللہ کی مخلوق اس وقت موجود ہے۔ تیرہ کروڑ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے باعث تیار ہوئے ہین۔ تو دو ارب اللہ کی مخلوق ڈارون کے طریق سے لاکھون برس اور معلوم نہین کب سے جو تیار ہوئی ان سب نے اگر نجات نہ پائی تو تیرہ کروڑ چیز ہی کیا ہین۔

اس مندرجہ بالا عبارت مین حضرت خلیفۃ المسیح اس کے اس سوال کا جواب دیتے ہین کہ مرزا کی مخالفت کی وجہ سے تیرہ سو سال کی کوششون کا نتیجہ یہ تیرہ کروڑ مسلمان کیون غیر ناجی قرار دیا جاوے اور فرماتے ہین۔ کہ جس طرح رسول اللہ کی مخالفت کی وجہ سے دو ارب انسان غیر ناجی ہو سکتا ہے اسی طرح اب اللہ تعالےٰ کے منشا کے ماتحت مرزا صاحب کی وجہ سے یہ تیرہ کروڑ غیر ناجی ہو سکتے ہین اور ان مندرجہ بالا اقتباسات سے حضرت خلیفۃ المسیح کا اعتقاد خوب ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور پھر آگے چل کر فرماتے ہین۔ کہ نجات فضل سے ہے۔ اور فضل کا جاذب تقوےٰ ہے اور تقوے کا بیان لیس البر والی آیت مین ہے اور آئین شاید مرزا صاحب کا بھی کہین ذکر آیا ہو" اس مین آپ نے آیت کے اس حصہ کیطرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس مین نجات کے مدارون مین نبیون پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیا ہے۔

اب مین حضرت صاحب کی وہ عبارت نقل کرتا ہون جسمین کہ آپ نے خاموش لوگون کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ فرماتے ہین

"اگر وہ دوسرے لوگون مین تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہین ہین تو انکو چاہیئے کہ ان مولویون کے بارے مین ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دین کہ یہ سب کافر ہین کیونکہ اونہون نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب مین ان کو مسلمان سمجھ لونگا۔ بشرطیکہ ان مین کوئی نفاق کا شعبہ نہ پایا جاوے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذّب نہ ہون"

پھر اخیر پر آپ لکھتے ہین "دو سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کر دین۔ بعد اس کے حرام ہو گا کہ مین ان کے اسلام مین شک کرون بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرۃ ان مین نہ پائی جاوے"۔ پھر حاشیہ پر ارشاد فرماتے ہین "مین دیکھتا ہون جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہین لاتے وہ سب کے سب ایسے ہین کہ ان تمام لوگون کو وہ مومن جانتے ہین جنھون نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے۔ پس مین اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا لیکن جنہین خود انہین کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے انہین کیون کر مومن کہہ سکتا ہون (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵)

اب ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب ان لوگون کو بھی جو آپ کو کافر نہین کہتے اور اون مولویون کو کافر کہتے ہین۔ جنھون نے آپ کو کافر قرار دیا ہے۔ کافر قرار دیتے ہین کیون کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جو لوگ مجھے کافر نہین کہتے وہ میرے مکفرین کو بھی کافر نہین کہتے۔ اور اس طرح خود انہین کے ہاتھ سے وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے اس طرح آپ کے مکفرین کو کافر نہ کہنے کو بھی آپ نے وجہ کفر قرار دیا ہے۔ پس جو لوگ آپکو کافر نہین کہتے اور ساتھ ہی غیر احمدیون کو بھی کامل مسلمان ہی جانتے ہین وہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کسی صورت مین مسلمان نہین کہلا سکتے اور صرف یہی کافی نہین رکھا گیا کہ وہ انکو کافر کہین بلکہ نام بنام ان لوگون کے کفر کا اعلان اشتہارون اور اخبارون کے ذریعے سے شائع کرین جنھون نے آپ پر کفر کا فتوےٰ دیا ہو اور جو فتوے کہ ہزارون کی تعداد مین ہندوستان مین شائع ہو چکا ہے۔

اور وفات کے چند ہی دن پہلے مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے

فرمایا "جو ہمین کافر نہین کہتے ہم انہین بھی اس وقت تک ان کے ساتھ ہی سمجھین گے (مکفرون کے ساتھ) جب تک

کہ وہ ان سے الگ ہونے کا اشتہار بذریعہ اعلان نہ کرین اور ساتھ ہی نام بہ نام یہ نہ لکھین کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیحہ کافر سمجھتے ہین“ (بدر صفحہ ۴ ۔ ۲ مئی ۱۹۱۰ء)

یاد رہے کہ یہ فقرہ اس تقریر کا آخری فقرہ ہے، یہی وہ حوالہ ہے جس کو ہمارے مخالف بار بار پیش کرتے ہین اور اصرار کرتے ہین کہ تمہارے امام نے جب لکھدیا ہے کہ ہم ان لوگون کو جو ہمارے معاملہ مین خاموش ہین کافر نہین سمجھتے ۔ تو اب تم ہم لوگون سے مل جاؤ لیکن ایسے لوگون کی عقلون ...

اور افسوس آتا ہے کیا انہین اس عبارت مین یہ بات نظر نہین آتی کہ اس مین بڑی بڑی شرائط لگائی گئی ہین اور کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے ان شرائط کو پورا کر دیا ہے ۔ ہان ہمین اس شخص کا نام تو بتاؤ جس نے بموجب حضرت صاحب کی تحریر کے دو سو مولویون کا نام لے لے کر انہین کافر قرار دیا ہو اور اس بات کا اقرار کیا ہو کہ حضرت صاحب کے معجزات ٹھیک نکلے اور آپ راستباز تھے اور یہی نہین بلکہ اس کے ایمان مین نفاق کا کوئی شعبہ نہ ہو پس جب ایسا کوئی شخص نہین اور کسی نے ان شرائط کو پورا نہین کیا تو ہم کس طرح اون کو الگ سمجھ لین اور گھر بیٹھے زبانی باتون کو دھوکہ مین آجائین جب ہمارے امام نے صریح الفاظ مین لکھدیا ہے کہ جو ہمین کافر نہین کہتے ہم انہین بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھین گے جب تک کہ وہ ان سے الگ ہونیکا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کرین اور ساتھ ہی نام بہ نام یہ نہ لکھین کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیحہ کافر سمجھتے ہین پس ہم کیون کہ اس شخص کی اطاعت سے نکل جائین جس کو ہم نے سچا یقین کیا اور جس کے معجزات ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھے ۔ اور جس کا خدا سے تعلق ہم نے مدتون مشاہدہ کیا ہم اپنے اس سردار اور حاکم کی بات کو کیون کر رد کر دین جس کے ہاتھ پر ہم نے اپنے آپ کو بیچ دیا اور اپنے خیالات اور اپنی خواہشات اس کے لئے قربان کر دین ایسی جرأت تو وہ شخص کر سکتا ہے جس کے دل مین ایمان نہ ہو جو نور یقین سے کورا ہو اور جس کو خدا نے معرفت کی آنکھین نہ دی ہون ۔

اور یہ قطعاً خیال نہ کرو کہ اس قول کا پہلے قول سے کچھ اختلاف ہے اور اس مین حضرت صاحب نے پہلے کی نسبت نرمی کر دی ہے کیونکہ انبیاء اپنے الہامون کے سب سے زیادہ قائل اور مؤمن ہوتے ہین دیکھو حضرت صاحب اپنی کتاب اربعین مین تحریر فرماتے ہین کہ ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے ۔ جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن شریف پر“ پس یہ خیال سخت گندہ ہوگا ۔ اگر ہم یہ کہین کہ حضرت صاحب نے اس پہلی الہامی بات کو رد کر دیا بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان مین تطبیق کرین ۔ اور

بہرحال ہمیں اس عبارت کو پہلی عبارت کے ماتحت کرنا پڑیگا کیونکہ وہ الہامی ہے اور اس کے معنے بھی ہم نے نہین خود حضرۃ صاحب نے کئے ہین ۔ چنانچہ اگر کوئی شخص غور سے دیکھے ۔ تو اسجگہ حضرت صاحب نے تعلیق المحال بالمحال سے کام لیا ہے کیونکہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو نام بہ نام کافر قرار دیگا اور باوجود حضرت صاحب کے ان دعاوی کے آپ کو سچا قرار دیگا ۔ اور آپ کے الہامات اور معجزات پر یقین لائیگا اور پھر آپ کی بیعت نہ کریگا تو ایسا شخص دو حال سے خالی نہین یا تو وہ منافق ہوگا کہ لوگون کے ڈر سے سچ کو قبول نہین کرتا اور یا حکم الٰہی کا صریح منکر ہوگا کیونکہ حضرت صاحب نے بیعت الہام کے ذریعہ سے شروع کی ہے اور قرآن شریف مین انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے پس ایسا شخص جس پر حق کھل گیا اور اس نے حضرت کے راستباز ہونے کو سمجھ لیا تو پھر جو وہ بیعت نہین کرتا تو اس مین یا تو نفاق کا شعبہ ہے یا کفر کا ۔ اور حضرت صاحب نے یہ شرط ساتھ قرار دی ہے کہ پھر ایسا شخص منافق بھی نہ ہو پس جو شخص ان شرائط پر عمل کریگا اس کے لئے تو بیعت ضروری ہو جاویگی اور اگر بیعت نہ کریگا تو منافق ہوگا پس جو شخص ایسا اشتہار دے بھی دے جسمین مخالف مولویان پر کفر کا فتوے دے اور پھر بھی بیعت نہ کرے تو ایسا شخص ضرور منافق ہے پس حضرت صاحب نے تو ایک محال بات پیش کر کے مخالفین پر حجت قائم کی ہے نہ یہ کہ ان کے لئے راستہ کھولا ہے اس عبارت کو پیش کر کے ہم سے صلح چاہنے والا بعینہ اس شخص کی طرح ہے جو قرآن شریف کی آیت قل ان کان للرحمٰن ولدٌ فانا اول العابدین کو پیش کر کے ہم سے یہ چاہے کہ ہم یسوع کی عبادت کرین اور اسے خدا کا بیٹا مان لین یہان تو یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ نہ تو تم خدا کا بیٹا ثابت کر سکو گے اور نہ مین قبول کرونگا ۔ اسی طرح مذکورہ بالا عبارت مین حضرۃ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ہمارے مخالفین کا نام لے لیکر قریباً دو سو مکفر مولویون پر کفر کا فتوے اشتہار کے ذریعہ شائع کرائے اور پھر اس مین نفاق بھی نہ ہو ۔ تو ہم ایسے شخص کو مومن مان لین گے اور یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی شخص ایسا کرے اور پھر باوجود بیعت نہ کرنے کے منافق بھی نہ ہو ۔ پس یہ تو ایک تعلیق محال بالمحال تھی اسے سند کے طور سے پیش کرنا تو ایک بڑی جہالت ہے ۔

اور ایسی لمبی تقریر کی بھی ہم کو کچھ ضرورت نہین کیونکہ ابھی تو کوئی شخص نہین پیش کیا گیا جس نے ان شرائط پر عمل کیا ہو پس اس کے ذریعہ صلح چاہنا اول درجہ کی نادانی ہے ۔ جس قدر لوگ منفرق طور سے احمدیون کے پاس آکر یا جماعتون مین اس قسم کا اقرار کرتے ہین وہ تو اون لوگون کی طرح ہین ۔ جن کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ اذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون ۔ وہ اگر ہم سے صلح چاہتے ہین تو اپنی دنیاوی حیثیت بڑھانے کے لئے نہ کہ ان کے دلون مین دین کی تڑپ ہے ۔ اگر واقعی ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ محبت ہوتی اور دین کی تڑپ ہوتی اور تقوے کا ایک ذرہ بھی ان کے دلون مین باقی ہوتا تو وہ کیون کوشش سے اس شخص کے دعوے کو نہ سنتے جس نے تئیس برس پکار پکار کر سنایا کہ خدا نے مجھ سے کلام کیا اور مجھے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور مین اسکی طرف سے مامور مقرر کیا گیا ہون اس نے لیکچرون کے ذریعہ اشتہارون اور رسالون کے ذریعہ کتابون کے ذریعہ اپنی آمد کا اعلان کیا لیکن کیا ان لوگون نے ذرہ بھر توجہ کی ایک آریہ اخبار ذرہ بھی ان کے پولٹیکل حقوق کے برخلاف لکھتا ہے تو ان کے تن بدن مین آگ لگ جاتی ہے آنکھون سے شعلے نکلنے لگتے ہین اور ناسزا الفاظ بے اختیار اون کے منہ سے نکل جاتے ہین اور راس کماری سے لے کر ہمالیہ کی چوٹیون اور کلکتہ سے لے کر پشاور تک تار برقی کی طرح ایک جوش پھیل جاتا ہے اور چارون طرف غور و فکر شروع ہو جاتا ہے لیکن خدا کے مامور کی آواز ان کے کانون مین تئیس سال تک پڑتی رہی اور دنیا کی بے توجہی پر غضب الٰہی نازل ہوا لیکن ان کے کانون پر جون تک نہ رینگی یہ مست پڑے رہے ۔ اور غفلت کے لحافون کو انہون نے اپنے سر سے نہ اتارا انہون نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا کہ یہ ہے کون ۔ اور پرواہ تک نہ کی ۔ خدا کی پکار کو سننے سے انکار کر دیا اور حقارت سے منہ پھیر لیا یہ ان کا ایمان ہے اور یہ وہ تڑپ ہے جو دین کے لئے ان کے دلون مین پائی جاتی ہے اور باوجود اس حالت کے یہ لوگ ہمارے سامنے آتے ہین اور ہمین صلح کے لئے بلاتے ہین اور پھر زیادہ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ یہ تحریک جس گروہ سے اٹھی ہے اور جو گروہ کہ ہم کو اپنے پیچھے نمازین پڑھوانا چاہتا ہے وہ خود نماز نہین پڑھتا ۔ جو لوگ نمازین پڑھتے ہین وہ تو ہم کو کافر سمجھتے ہین مگر یہ لوگ جو ٹھٹھے اور ہنسی مین اپنا دن گزارتے ہین اور اسلام کے پاک احکام پر تمسخر کرتے ہین جن پر یورپ کا رنگ تہ بہ تہ چڑھا ہوا ہے ہمین بلاتے ہین کہ آؤ اور ہمارے پیچھے نماز پڑھو ہم کس کے پیچھے نماز پڑھین ۔ کیا ان کے پیچھے جو خود نماز نہین پڑھتے ہان ہم کس کے پیچھے نماز پڑھین کیا ان لوگون کے پیچھے جن کے پیچھے اگر ان کو مسلمان بھی سمجھ لیا جاوے تو شاید نماز پڑھنی ناجائز ہو ۔ ہان ہم کن کے پیچھے نماز پڑھین ۔ کیا ان لوگون کے پیچھے جن کے دلون مین اسلام محض ایک قومیت ہے اور رسول اللہ کی عزت صرف اپنے پولیٹکل حقوق کے محفوظ رکھنے

کے لئے کی جاتی ہے۔ بے شک اس تحریک کا اس گروہ سے اٹھنا ہی اس بات پر شاہد ہے کہ یہ تحریک رحمان کی طرف سے نہیں۔

اب میں حضرت صاحب کا وہ فتوےٰ نقل کرتا ہوں جس میں کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ:۔

پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم۔ یعنے جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوےٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جاویں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔"

اب اس عبارت کو غور کرنے سے اوّل تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے یا غیر احمدیوں سے تعلق رکھتا ہے وہ ایسے فعل کا مرتکب ہوتا ہے جو قطعی حرام ہو۔ دوسرے یہ کہ ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم غیر احمدیوں سے قطعی طور سے الگ رہیں تیسرے یہ کہ جو ایسا نہیں کرتا اس پر خدا کا الزام ہے۔ چوتھے یہ کہ ایسے شخص کے اعمال حبط ہو جاویں گے۔ پانچویں یہ کہ جو حضرت صاحب کا دل سے معتقد ہے وہ آپ کے اس فیصلہ اور دیگر فیصلوں کو مانتا ہے چھٹے یہ کہ جو نہیں مانتا اس کے دل میں خود اختیاری کا مرض ہے اور ساتویں یہ کہ حضرت صاحب ان الفاظ میں کہ وہ مجھ سے نہیں اس سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ آٹھویں یہ کہ ایسا کرنے والے کی عزت آسمان پر بھی نہیں کی جائیگی۔ اب باوجود ان فتووں کے ہم کیا کریں اور کس طرح ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جائیں جو ہلاکت کے گڑھے کی طرف ہم کو بلاتے ہیں۔

اب ایک طرف تو خدا کا کلام ہم کو اپنی طرف بلاتا ہے اور دوسری طرف چند لوگ۔ جن کے ایمانوں کا ہم کو کوئی علم نہیں بلکہ وہ صریح طور سے ایک مامور کے مکفر ہیں ہم کو اپنی طرف کھینچتے ہیں پس بہتر ہے۔ کہ ہم خدا کی آواز کو قبول کریں۔ اور جس طرح پہلی دفعہ ہم نے انسانوں پر خدا کے احکام کو مقدم کیا۔ اب کے وہی نمونہ دکھائیں۔ حضرت صاحب خدا سے خبر پاکر فرماتے ہیں کہ مجھے نہ قبول کرنے والوں کو راستباز جاننے والا ان کے پیچھے نماز پڑھنے والا اور ان سے بکلی قطع تعلق نہ کرنے والا شیطان کے پنجہ میں ہے اور آپ پر ایمان نہیں رکھتا اس کے اعمال حبط ہو جائیں گے اور آسمان پر اس کی عزت نہ ہوگی۔ پس ہمارے لئے کیسا خطرناک ابتلا رہے کہ ایک طرف تو ظاھری چین اور امن آرہا ہے دشمنوں کی نظروں میں ایک عزت ہوتی ہے اور شاید گورنمنٹ کی نظروں میں بھی بوجہ گروہ سے تعلق ہو جانے کے زیادہ وقعت پانے کی اُمید ہے اور دوسری طرف خدا کے مامور کا فتوےٰ ہے کہ اگر تم ان سے بکلی قطع تعلق نہیں کرتے تو پھر تمہارا ہم سے قطع تعلق ہے۔ اگر عاجلہ کو دیکھا جائے تو پہلی بات میں فائدہ ہے لیکن اگر یوم تفصیل کا خیال کیا جائے تو سوائے دوسری بات پر عمل کرنے کے کوئی چارہ نہیں۔ ہم ان لوگوں سے صُلح کرتے ہوئے ان آیات قرآنی کو کہاں چھپا دیں۔ الّذین یتخذون الکافرین اولیا من دون المؤمنین ط۔ أیبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للّٰہ جمیعاً۔ یا ایھا الّذین اٰمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ط اتریدون ان تجعلوا للّٰہ علیکم سلطاناً مبینا۔ انّ الّذین یکفرون باللّٰہ ورسلہ۔ ویریدون ان یفرقوا بین اللّٰہ ورسلہ و یقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلاً۔ اولٰئک ھم الکافرون حقاً واعتدنا للکافرین عذاباً مھینا۔ اور خصوصیت سے آخری آیت میں تو ہم خاص طور سے اسی گروہ کا ذکر پاتے ہیں جو مدعی ہیں کہ مرزا صاحب کو مسلمان متقی اور راستباز مانتے ہیں لیکن نبی نہیں مانتے اور جو کہتے ہیں کہ نجات ایمان باللّٰہ پر ہے نہ ایمان بالرسل پر اور جن کا خیال ہے کہ رسول اللّٰہ کے انکار کی وجہ سے تو عذاب ہوا بھی لیکن مرزا صاحب کے نہ ماننے کا کوئی حرج نہیں۔ لیکن اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور پکے کافر ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کے حضور عذاب کے مستحق ہیں اور حضرت صاحب بھی فرماتے ہیں کہ من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رایٰ اور پھر فرمایا ہے کہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبا او کذب بایاتہ۔ پس باوجود ان صریح نصوص کے ہم کیوں کر انکار کر دیں اور کہدیں کہ تمام رسولوں کا ماننا ضروری نہیں اور یہ کہ مسیح موعود کا ماننا مدار نجات میں شامل نہیں اگر ہم ایسا کہیں تو ہم بھی اسی گروہ میں شامل ہو جاویں گے جن کی نسبت اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولئک ھم الکافرون حقاً واعتدنا للکافرین عذاباً مھینا۔ اور جنکی نسبت فرماتا ہے۔ اوکذب بایاتہ نعوذ باللّٰہ من ذٰلک الکذب والبھتان ونلوذ بفضلہ من ھمزات الشیطان۔

اگر ہم ایسا کریں۔ تو گویا عبدالحکیم مرتد کی پیشگوئی کو پورا کر دیں اور شیطان کے مؤید بن جاویں کیونکہ اس کی مخالفت بھی اسی بات پر ہوئی تھی اور وہ جماعت سے اسی لئے خارج کیا گیا تھا کہ اس کا دعوےٰ تھا کہ سوائے ان چند مکفرین کے جنہوں نے مخالفت میں زور مارا ہے اور سب لوگ ناجی ہونے چاہیئں اور کفر کا فتوےٰ ان پر نہیں دینا چاہیئے پس ہمارا بھی ایسے ہی اعتقاد رکھنا گویا عبدالحکیم کی پیروی کرنا اور حضرت مسیح موعود کا انکار کرنا ہے۔ اور اسکی شیطانی پیشگوئیوں کو پورا کرنا ہے کہ عنقریب مرزائی مرزا صاحب پر ایمان کو غیر ضروری قرار دیکر باقی تمام فرقوں کو بھی مسلمان قرار دیں گے اور اعمال پر مدار نجات جانیں گے اور ایمان بالرسل کو علیحدہ کر دیں گے پس ان باتوں کا ماننا ہمارے لئے موت ہے اور سلسلہ کی تکذیب

خدا کے فضل سے اسی پر اُمید کرتے ہوئے اور اسی کو اپنا سہارا قرار دیتے ہوئے اور مسیح ناصری کی جماعت کے تجربہ کر فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑے شرح صدر کے ساتھ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے خدا کے مامور کو قبول کیا ہے اور اس کے ہر ایک حکم کو مدار نجات یقین کرتے ہیں اس لئے بلا کسی تامل کے کہتے ہیں کہ انا برآؤ منکم ومما تعبدون من دون اللّٰہ۔

اظہار لطف

برادر اکبر علی خان صاحب شاہجہانپوری لکھتے ہیں

میں نے کوئی نماز وقتیہ یا سنت یا نفل ایسی نہیں پڑھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے دعائیں نہ کی ہوں۔ اللہ کریم قبول کرنے والا ہے۔ دینہ میں کی اور میری دعائیں کیں۔ حضور کی صحت کی خوشی میں ایک سال کے واسطے کسی غیر احمدی کے نام اخبار بدر جاری کرانا چاہتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظم

برادر غلام نبی تاجر کلاہ ... ناظم کی ضرورت ظاہر کرتے ... [illegible]

خواجہ صاحب کا خط

بحضور آقا و مطاع - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں کیا اور میری بضاعت کیا - بس اسی قدر عرض ہے کہ بندہ ام تازندہ ام - حضرت امام مغفور علیہ السلام تو جو دعائیں میرے حق میں کرتے تھے - ان کو میرا دل ہی جانتا ہے لیکن اس نخل دعا کی جو امام ہمام علیہ السلام نے لگایا اس کی آبیاری اس کثرت سے آپ نے کی - کہ اللہ تعالے ہی آپ کو اجر دے - اگر حضور کے نصائح میرے لئے نہ ہوں اور دعا نہ ہو تو جو کامیابی ہو رہی ہے وہ میری ہی ہلاکت کا موجب ہو جاوے کیونکہ فرعونیت اور ہم چیں من دیگرے نیست کا مرض سب کو لاحق ہے - حضور للہ دعا کریں - کہ خدا تعالےٰ اس خطرناک ٹھوکر سے بچاوے -

کوئٹہ کا سفر بحمد اللہ کامیابی سے ختم ہوا - پہلا لیکچر یونیورسٹی پر ہوا - صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب پر ہماری زندگی اور مشن کا خاص اثر ہوا - اوس نے اعتراف کیا کہ جس طرح میں نے کوئٹہ کا آنا حضور کی منشاء پر رکھا اور نواب وقار الملک کو صاف لکھا کہ حضرت اجازت دیں میرا کوئی اختیار نہیں آفتاب احمد خان نے اعتراف کیا کہ اس کا خاص اثر اصحاب علی گڈہ پر ہوا - صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہی زبردست ثبوت تمہاری کامیابی اور طاقت کا ہے - کہ تم ایک امام کے ماتحت ہو کاش ! دنیا اس اصول پر چلتی تو کیوں یہ جھگڑے ہر ایک قوم اور انجمن میں ہوتے -

کوئٹہ میں بھی میرے پہنچنے سے پہلے سخت مخالفت شروع ہوگئی یعنے بعض مولویان اہل کوئٹہ نے مخالفت کی - بہرحال میں پہنچ ہی گیا - عیدگاہ میں پہلے دن یونیورسٹی پر تقریر ہوئی - کچھ اس قسم کی نصرت اور تائید ربی ہوئی - کہ سب کے سب مخالف اور متکفر وجد میں سر ہلا رہے تھے - اور مصر ہوئے - کہ وعظ و تقریر کا جلسہ جاری رہے -

صاحبزادہ صاحب آفتاب احمد خان نے تو پوری شرافت اور نجابت کا ثبوت دیا - اس نے میری تقریر کے خاتمہ پر نصف گھنٹہ میری تقریر کی تعریف کی اس کے ذیل کے الفاظ خاص کر دکھلانے ہیں کہ اس شخص میں کس قدر شرافت ہے اس نے کہا جو لیکچر خواجہ صاحب نے دیا یہ دراصل اہل کوئٹہ کو نہیں - بلکہ مجھ اور میرے ہمراہیان علی گڈہ کو دیا اور ہم کو سبق دیا - کہ یونیورسٹی کے مضمون پر اس طرح تقریر کرنی چاہی - میرے پہنچنے سے پہلے ایک جلسہ ہو چکا تھا جسمیں صاحبزادہ صاحب نے تقریر کی تھی - میں نے کل یونیورسٹی کی مثال ایک انجن سے دی تھی - جو کل ہماری قوم کے افراد کو گاڑیوں کی طرح کھینچ لے جاویگا - لیکن انجن کو دیکھنے والے بھی دو طرح کے انسان ہوتے ہیں ایک وہ جو باہر انجن کے ہوتے ہیں جو انجن کی صورت شکل اس کی طاقت اور اس کے کام کو باہر سے دیکھ کر لوگوں کو جنھوں نے انجن نہ دیکھا ہو اطلاع دیتے ہیں - دوسرا ایک شخص ہے جو انجن کے اندر ہے اس کے کل پرزوں سے اور کلوں سے واقف ہے - اس کی طاقت سے اس کے کام سے آشنا ہے اور انجن کی ماہیت اور حقیقت کو سمجھتا ہے - سو میری اور خواجہ صاحب کی یہ نسبت ہے - ہم سب باہر سے دیکھنے والے ہیں اور خواجہ صاحب انجن کے اندر ہیں - میں نے خود کئی تقریریں یونیورسٹی کے معاملہ پر کیں اور لوگوں سے سنی - لیکن آج خواجہ صاحب کو سن کر پتہ لگا - کہ تقریر کرنے کا حق یہ ہے -

یہ صاحبزادہ آفتاب احمد کی ذاتی شرافت کا پتہ دیتا ہے کہ کہاں تک وسعت قلب اس شخص میں ہے -

اس کے بعد خدا کا فضل شروع ہو گیا - جس امام مسجد نے مخالفت کی تھی اس نے استدعا کی اور ایک تقریر مسجد میں ہوئی اگلے دن رات کو . . . . . قرآن کریم پر لیکچر ہوا - کوئٹہ میں یہ پہلا لیکچر ہے جس نے اہل کوئٹہ میں اس قدر دلچسپی پیدا کر دی - کل ہال معمور تھا - تمام برانڈے پر تھے - اور اگرچہ دسمبر کی سی سردی تھی اور رات کا وقت تھا - لیکن کئی آدمی باہر آسمان تلے کھڑے رہے - کوئٹہ کے ہندو اصحاب نجاب والوں سے مجھے بہتر نظر آئے وہ اس بات پر مصر ہوئے - کہ پیغمبر اسلام کے متعلق بھی اون کو کچھ سناؤں - جب کتاب کے متعلق سنا ہے - تو صاحب کتاب کے متعلق بھی اون کو واقفیت ہو - چنانچہ جو تھا لیکچر تھیوسوفیکل ہال میں ہوا - ہندو صاحبان کثرت سے تھے انہوں نے بہ اتفاق اعتراف کیا کہ اگر ایسا سلسلہ جاری رہے - تو اسلام کے متعلق بہت سارے شکوک رفع ہو جاویں انھوں نے مانا کہ دو دن میں ہماری رائے اسلام کے متعلق بہت کچھ بدل گئی ہے اور ہم اپنے پنڈتوں سے اون امور کی بابت دریافت کریں گے جو میں نے وید کے متعلق کہے اور تسلیم کیا کہ وہ امور بہت وزنی تھے اس کے بعد مسلمانان کوئٹہ مصر ہوئے - کہ کل جمعہ کی نماز میں جامع مسجد میں پڑھوں اور وعظ جمعہ کرکے جاؤں - سبحان اللہ - یہ وہ مسجد ہے - جس میں احمدی کو قدم رکھنے کی مجال نہیں اور آج عام طور پر چرچا ہے - کہ اگر کوئی مسلمان سچے اور با اخلاص ہیں تو احمدی ہیں اور ایک احمدی سے استدعا ہے کہ جمعہ کا وعظ کرکے جاوے - یہی یقین مجھے اس دن تھا - جب حضور کی اجازت سے یہ سلسلہ لیکچر شروع ہوا - کہ کروڑ در کروڑ مسلمان ہماری طرف سے غلط فہمی میں ہیں وہ ہمارے متعلق یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ یہ ہمارا قبلہ اور کعبہ اور پیغمبر اور کتاب اور ہے یہی اہل کوئٹہ کہتے تھے جیسے کہ مجھے صاحبزادہ صاحب سے معلوم ہوا اور اب وہ ہم سے بہتر کسی کو مسلمان سمجھتے ہی نہیں یہی حالت میں نے ہر جگہ دیکھی ہے - برادران اہل اسلام کا قصور کیا یہ تو مولویوں کی ہم پر مہربانی تھی - اور تو اور خود لاہور میں اب رنگ پلٹا ہے جو ان دو ماہ میں برابر لیکچر ہوئے ہیں - اہل لاہور نے اب اعتراف کرنا شروع کیا ہے - کہ کس قدر غلطی ہم کو احمدیوں کے متعلق اور حضرت مرزا صاحب کے متعلق تھی اب وہ ماننے لگ گئے ہیں کہ مرزا صاحب تو فدائیان اسلام اور جان نثاران محمد اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں - کوئٹہ سے آکر لاہور میں لیکچر انجمن میں ہوا وہی انجمن جس کی چار دیواری میں احمدی کو حکم نہیں اور آج بطیب خاطر مدعو کرتے ہیں اور انھوں نے کیا کرنا تھا پبلک مجبور کرتی تھی - کہ احمدیوں سے ہی جلسہ کو زیب و زینت ہوگی -

میں کیا عرض کروں کہ وقت پر کیا نصرت الٰہی تھی - رات کے نو بجے تو لیکچر شروع ہوتا ہے - اور سارے دن کے بعد رات کے وقت خلقت جمع ہوتی ہے اور سامعین میں سے جو ہزاروں تھے - رات کے گیارہ بجے تک ایک انسان ہل کر نہیں جاتا اور سب پر محویت طاری ہے - خلاصہ لیکچر انگریزی والوں کو خطاب تھا کہ قرآن شریف پڑھو - یہ حضور کی بھی خوشی کی خبر ہوگی کہ انگریزی خوان اور ناخواندہ پبلک پر اس کا بہت ہی نیک اثر ہوا - عام طور سے اب چرچا ہے - کہ احمدی جماعت پر اور ان کے مرشد پر مولویوں نے بہت ظلم کیا تھا اور ہم کو دھوکہ میں رکھا تھا -

انجمن کا لیکچر دے کر میں بروے مقدمہ کوہاٹ گیا وہاں عمائد کوہاٹ نے پہلے ہی سے انتظام کر رکھا تھا - وہاں دو لیکچر ہوئے - اب کے کوہاٹ میں جو خصوصیت تھی وہ یہ کہ میرے جانے سے آٹھ دن پہلے منفصلات کوہاٹ میں اطلاع دی گئی اور تمام علاقے کے علماء سوا خاص متعصب علماء کے آگئے عجب شان ایزدی ہے اور وہ بات پوری ہو رہی ہے - کہ ؎

اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

سرحدی علاقہ وہاں کے علماء - اور ایک مشہور کٹے احمدی کی باتیں سنتے خوش ہوتے اور اس کے ساتھ وہی مراسم دست بوسی وغیرہ کے ادا کرتے جو کسی ایسے شخص سے وہ کیا کرتے ہیں جن سے اون کو عقیدتمندی ہو - یہی حالت کوئٹہ میں دیکھی -

اللہ تعالےٰ حضور کو سلامت رکھے صحت و عافیت عطا کرے اور وہ دن قریب لائے - جب میں حضور سے قرآن تمام و کمال پڑھ لوں - مولا اب تو کوئی خواہش اور نہیں - بس ایک یہ خواہش ہے کہ خدا تعالےٰ مجھے موجودہ علائق سے فارغ کرے - خدا کی کتاب ہاتھ میں ہو اور کل دنیا سامنے ہو - آمین - کمال الدین

دفتر بدر سے طلب کرو

عقائد احمدیہ	۲ر	تبلیغی کارڈ اعلیٰ قسم سو عدد	۸ر
سنت احمدیہ	۱؎	مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد	۹ر
معیار الصادقین	۳ر	شہادت القرآن	۲ر
تفسیری نوٹ ۳ پارے	۷ر	الاستخلاف	۳ر
مجموعہ فتاویٰ احمدیہ	عصر	جولہ گورو نانک صاحب	ار
ضرورت زمانہ	۸ر	ظہور المسیح	۶ر
کشف الاسرار	۲ر	سات پارے شیخ یعقوب علی صاحب والے بجائے عہ صہ	
ثنائی جگر	ار	شرائط بیعت ۱۲۵	عہ
مباحثہ رامپوری	۲ر	البرہان الصریح	۱؎
صحیفہ آصفیہ	۲ر	حضرت اقدس کی پیالی	
شری ہنہ کانک درشن	۸ر	تحریرین	۱ر
فتح الدین	۳ر	کفارہ	۳ر
مکتوبات احمدیہ جلد	۸ر/۴ر		
کتاب الصیام	ار		
فرزند علی بجواب ابراہیم	۳ر		

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

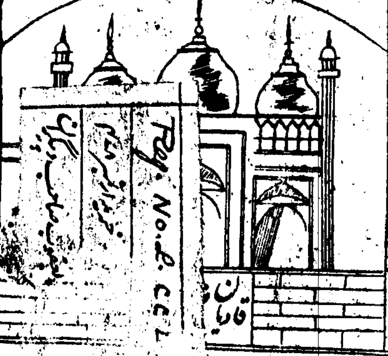

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

عام قیمت مشگی عہ

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سراین صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۰ | ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ مئی سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۵ بیساکھ سنہ ۶۹ | نمبر ۲۸

بھائیو! اگر قادیان آؤگے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤگے تم

حضرت امیرؓ کا مزاج مقدس

مکرمی جناب اکمل صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔ اس ہفتہ میں ایک دن بہت تیز بخار ہوگیا تھا پرسون دست آگئے تھے جو کل تک جاری رہے ان سے ضعف ہوگیا ہے۔ احباب دعا فرماوین۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا فرماوے کبھی کبھی کسی بیماری کا دورہ ہوجانے سے ضعف ہوجاتا ہے احباب بہت درد دل سے دعا کرین۔ کہ اللہ تعالےٰ ان دورون کو دور کرے والسلام۔ عاجز بشارت احمدؐ عفی اللہ عنہ

مدینۃ المسیح

بلبل بستان نبوت صاحبزادہ میرزا محمود احمدؐ صاحب ایک دن کیواسطے قادیان آئے تھے۔ پھر امرتسر چلے گئے۔ وہاں سے باوجود ناسازی طبیعت بٹالہ کے جلسہ مین شریک ہوئے۔ اب حسب الارشاد جناب امیر المؤمنین اپنے ماموں جان (میر محمدؐ اسمٰعیل اسسٹنٹ سرجن) تبدیل آب و ہوا کے لئے کراچی جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بخیر وعافیت واپس لائے باقی خانہ۔ ان رسالت امرتسر ہی میں ہے۔

(۲) مولوی محمدؐ علی صاحب ایم۔ اے کے ہان لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ انبتہ اللہ نباتاً حسناً۔ اللہ تعالےٰ اس کو زکوٰۃً واقرب رحماً بنائے۔

(۳) مہمان خانہ مین میان امیر احمدؐ صاحب قریشی کی خدمات کا اضافہ مفید ثابت ہورہا ہے۔

سفر بنارس

مفتی صاحب مکرم کے سفر بنارس کا مختصر حال سنئے۔ حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی محمدؐ سرور شاہ صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب میر قاسم علی صاحب کے دو دو لکچر اور خواجہ کمال الدین صاحب کے تین لکچر ہوئے مفتی صاحب مکرم نے ٹون ہال مین بوضاحت سلسلہ کی تبلیغ کی جسے سامعین نے توجہ سے سُنا۔ اور کئی ایک غیر احمدیون نے اصرار کیا کہ ہم اپنے اہتمام کے ساتھ اپنے محلہ مین وعظ کراتے ہیں یہی باتین مفصل وہان بیان کی جاوین۔ چنانچہ ان کی اس استدعا کے مطابق حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب اور میر قاسم علی صاحب دو دن اور بنارس ٹھہرے اور مفتی صاحب بمعیت مولوی سرور شاہ صاحب مونگھیر گئے۔ جہان دو دن جلسہ ہوا وہان پیشگوئیون کے متعلق جھگڑا رہا تھا اس لیے مفتی صاحب نے پیشگوئیون کی حقیقت کے متعلق ایک تقریر کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو تین ذکی وفہیم اشخاص نے بیعت کی۔ بنارس مین ایک ہندو پنڈت صاحب نے چند سوالات کیے جن کے جواب حافظ صاحب نے ایسے مدلل دئے کہ وہ قائل ہوگیا۔ اور اُٹھ کر کہا۔ کہ مین دھن باد کرتا ہون مرزا صاحب کو جنھون نے آپ جیسے آدمی بنائے ہین نے یہی سوال ثناء اللہ اور دیگر مولویون سے کئے تھے۔ مگر کوئی جواب نہ دے سکا۔ آج میری تشفی ہوئی یہ خبر بھی اہل انصاف کے حلقے مین مسرت کے ساتھ پڑھی جاوے گی۔ کہ مولوی ابراہیم والا۔ اور گوجرانوالہ کا نقشبندی کاتب مباحثہ کے لئے جرأت نہ کر سکے اور آٹھ دس اشخاص نے بیعت کی درخواست بھجوائی۔

اس کے بعد مفتی صاحب و مولوی محمدؐ سرور صاحب شاہ آباد آئے یہان آپ نے بڑے بڑے رؤسا کے سامنے حضرت مرزا علیہ السلام کی رسالت و نبوت کے دلائل کھول کھول کر بیان کئے۔ جو مخالفین کے لئے دل بستگی کا موجب ہوئے۔ اور انہی لوگون نے بہ اصرار ایک دن اور ٹھہرایا اب شاہجہانپور سے ہوتے ہوئے قادیان آئین گے۔

جلسہ بٹالہ

۶-۷ مئی کو انجمن احمدیہ بٹالہ کا جلسہ تھا رپورٹ تاحال نہین پہونچی۔ مگر یہ خبر بڑی خوشی کے ساتھ پڑھی جاوےگی۔ کہ اہل بٹالہ کو پیام حق بڑی خوبی کے ساتھ سنایا گیا پہلے روز شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ شیخ محمدؐ یوسف صاحب ایڈیٹر نور۔ صاحبزادہ میرزا محمود احمدؐ صاحب نے لکچر دئے دوسرے دن حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ خواجہ کمال الدین صاحب اور ایڈیٹر صاحب بدر و صاحبزادہ صاحب نے لکچر دئے۔ جن کا اثر بہت عمدہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی۔

(بدر پریس دار الامان قادیان مین میان معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

کوئل

کوئل او پیاری کوئل ! تو آگئی کہاں سے
پہلے ہی پُھنک رہا تھا میں سوزشِ نہاں سے

یہ اور آگ کیسی ۔ تو نے لگائی آ کر
بُجھنا ہے جس کا مشکل ۔ اِس جسمِ ناتوان سے

آواز جو تری ہے ۔ کیا درد سے بھری ہے
بیتاب کر رہی ہے ۔ اندازِ دلستاں سے

بُلبُل ہزار نغمے ۔ ہاں دلفگار نغمے
مجھ کو سُنا چکی ہے ۔ گلزارِ میں زباں سے

پر یہ صدا سُریلی ۔ تجھ سے سُنی اکیلی
کُھلنے نہ پائی پہیلی ۔ پھر کبھی ترے بیاں سے

خود ہی مجھے بتا دے ۔ جو حال ہے سُنا دے
اِک آگ سی لگا دے ۔ پُر درد داستاں سے

ہے اشتیاق کس کا ۔ سُوزِ فراق کس کا
تجھ کو نکال لایا ۔ اس پہلے آشیاں سے

تو کیوں وطن سے نکلی ۔ ہاں کیوں چمن سے نکلی
پھرتی ہے جنگلوں میں ۔ بیزار اپنی جاں سے

کُوکُو ہے کس کی خاطر ۔ تھا کون یارِ شاطر
جس کے لئے جُدا ہے ۔ تو پیارے خانماں سے

ہر وقت اشکباری ۔ دن رات آہ و زاری
اور اتنی بے قراری ۔ پائی ہے کس مکاں سے

گُلشن میں گُل کھلے ہیں ۔ آپس میں ہنس رہے ہیں
ہے کام تجھ کو لیکن ۔ بس نالہ و فغاں سے

رُوحِ روانِ اکمل ۔ ہے تجھ میں شانِ اکمل
بن جا زبانِ اکمل ۔ اس طرزِ دلستاں سے

وہ بھی ہوا مُسافر ۔ اِک مہرباں کی خاطر
گھر بار چھوڑ بیٹھا ۔ ہے دور خانماں سے

احباب چھوڑ آیا ۔ مُنہ اُن سے موڑ آیا
اپنا وطن بُھلایا ۔ اُلفت ہے قادیاں سے

عاجز ہے ناتواں ہے ۔ اِک مُشت اُستخواں ہے
منسوب دستاں ہے ۔ مشہور اِس نشاں سے

اُس کی سیاہ کاری ۔ اُس کی گناہ گاری
پھر اُس کی بیقراری ۔ بالکل الگ جہاں سے

ہے بندۂ محبت ۔ تکلیف میں مُسرت
ذلت میں ایک عزت ۔ پاتا ہے امتحاں سے

بُوئے وفا سے خالی ۔ پھولوں کی پائی ڈالی
مر مر کے جان نکالی ۔ ناچار بوستاں سے

اب جنگلوں میں پھر کر ۔ ہر ہر قدم پہ گر کر
ڈھونڈیگا اپنا دلبر ۔ وہ چشمِ خونفشاں سے

کوئل او پیاری کوئل ! آ مل کے دونوں روئیں
داغِ فراقِ دلبر ۔ اشکوں سے اپنی دھوئیں

وی پی واپس کرنیوالے

ہم نے دو ماہ پہلے نوٹس دیا ۔ کہ بدر بقایا داروں کے نام وی پی کیا جاتا ہے پھر ہر ایک صاحب کو اطلاعی کارڈ بھیجے ۔ جن حضرات کے خطوط یکم مئی تک پہنچ گئے اون کے نام وی پی نہیں ہوا ۔ باوجود اس احتیاط کے جن احباب نے وی پی واپس کردئے ہیں وہ مہربانی فرما کر لکھ بھیجیں کہ کب چندہ سالانہ ادا فرمائیں گے اور اگر وہ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۹ء کا پرچہ دیکھنا چاہتے ہیں جس میں کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کا مضمون دربارۂ احمدی و غیر احمدی تھا تو ۱۰ کے ٹکٹ (حرجانہ وی پی) بھیجکر منگوا لیں ۔

چکوال میں احمدیوں کو تکلیف

ایک بھائی تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ "دو مخالف مولویوں نے ہماری مخالفت میں وعظ کئے اور کہا کہ مرزائی کافر ہیں ان کی عورتیں ان پر حرام ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ احمدی عورت کے بارہ میں یہ حکم ہے کہ تین ماہ انتظار کر کے دوسری جگہ نکاح کردو ۔ مرزائی لوگوں سے کھانا ۔ پینا ۔ بیٹھنا ۔ لین دین ۔ بات چیت کرنا بند کر دیا جاوے ۔ کوئی مسلمان ان کی روٹی نہ لگائے ۔ تندور ۔ چاہ ۔ بند کئے جاویں یہاں تک کہ کپڑے سے کپڑا نہ چھونے دیں ۔ وغیر ذالک ۔ پھر لکھتے ہیں ۔ کہ چکوال کے سقوں نے ہمارا پانی بند کر دیا ہے ۔"

یہ حالات سخت قابلِ افسوس ہیں ہم اپنے بھائیوں کو صبر و استقلال و ثبات کی تاکید کرتے ہیں ۔ سلامت روی ۔ امن پسندی کے ساتھ رہیں کیونکہ آخر فتح انشاء اللہ تمہاری ہے

برادر مرحوم

بعض الفاظ اپنے لغوی معنوں کے لحاظ سے بہت ہی دل پسند ہوتے ہیں ۔ مگر اصطلاحی معانی کے اعتبار سے بعض اوقات تشویش پھیلا دیتے ہیں ۔ ۲۷ ۔ اپریل کے بدر صفحہ ۲ کالم ۲ پر آیت بیعت ہے اس کے متعلق بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے

ملک محمد بخش صاحب بخیر و عافیت زندہ موجود ہیں ۔

سکھ اور احمدی

۱۷ سولہ سال سے حضرت اقدس مسیح موعود کا دعوے ہے کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ راستباز مسلمان اور ولی اللہ تھے ۔ اور اس کے ثبوت میں آپ نے کتابیں لکھی ہیں ۔ آپ کے بعد شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور بالخصوص اپنے سکھ بھائیوں کو یہ پیغام بڑی محبت اور پیار سے سناتے رہے ۔ لیکن تعجب ہے ۔ کہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب کا رسالہ گورد باوا نانک صاحب کا چولہ جو تین سال سے شائع ہو رہا ہے ۔ سکھوں کو غیر معمولی توجہ ہوئی اور لاہور میں اشتہار بازی شروع ہوگئی ۔ جو کسی مفید نتیجہ پر نہ پہنچا سکتی تھی ۔ چونکہ امرتسر سے بھی چیلنج دیا گیا تھا ۔ اس لئے جناب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے اشتہار دیا ہے کہ اگر سکھ صاحبان حفظِ امن کا ذمہ لیں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت بھی حاصل کریں ۔ تو ایک مکان کے اندر حاضرین کی مخصوص تعداد کے ساتھ تحریری مباحثہ منظور ہے ۔ تحقیق حق کے لئے یہ طریق بہت ہی عمدہ ہے ۔

نتیجۂ مباحثہ مانگٹ ۔ انّ الّذین یفترون علی اللّٰہ الکذب لا یفلحون بے شک وہ لوگ جو خدا پر جھوٹھ باندھتے ہیں کبھی کامیاب نہیں ہوتے پچھلے دنوں موضع مانگٹ اونچے علاقہ حافظ آباد میں جماعت احمدیہ و غیر احمدیہ میں مباحثہ ہوا ۔ جماعت احمدیہ کیطرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مقرر ہوئے چنانچہ دوران گفتگو میں مولوی ابراہیم صاحب نے مع تمام غیر احمدیوں کے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ حضرت عیسیٰ مع جسم عنصری زندہ آسمان پر ہیں اور احمدیوں نے بھی قسم کھائی کہ حضرت عیسیٰ دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہو گئے اور انکا جسم آسمان پر نہیں گیا ۔ احمدیوں کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے قرآن شریف سے وفات مسیح اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر ایسے دلائل اور استدلال پیش کئے جن کا جواب حضرت ابراہیم صاحب نہ دے سکے ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ غیر احمدیوں میں سے بعد مباحثہ جنھوں نے مولوی ابراہیم کے ساتھ قسم اُٹھائی تھی پچاس ۵۰ آدمی جن کے نام ذیل میں درج ہیں ۔ احمدی ہوئے ۔ اور احمدیوں میں سے ایک آدمی بھی مرتد نہیں ہوا ۔ اگر کسی غیر احمدی کو شک ہے تو موضع مانگٹ میں آکر تصدیق کر سکتا ہے ۔ سُنا ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب نے رسالہ الہادی و پرچہ اہل حدیث میں مضمون خلاف واقعہ درج کرایا ہے یہ محض دجل ہے جسکو شک ہو وہ مانگٹ میں آکر دریافت کر سکتا ہے ۔ اسمائے گرامی جو داخل بیعت ہوئے علی محمد ۔ محمد بخش ۔ علی محمد ۔ تاجا ۔ گاموں ۔ سردارا ۔ صدر الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

وَمَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ ؕ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا ایک عظیم احسان

حق بین نگاہ کے واسطے تو حضرت مسیح موعود ہزاروں نشان چھوڑ گئے ہیں - پر جس آنکھ پر تعصب کی پٹی باندہ لی ہو - اور اس کے کھولنے پر راضی نہ ہو - اس کا کیا علاج حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانات میں سے ایک کا ذکر ہمارے صاحبدل ڈاکٹر ذیل کے مضمون میں کرتے ہیں - معارفِ قرآنی جو اس سلسلہ حقہ پر احمدیہ کے طفیل کھلے ہیں - ان کی ایک مثال جناب خواجہ صاحب کے لیکچروں میں غیر احمدی اصحاب کثرت سے دیکھ چکے ہیں - خواجہ صاحب کو لوگوں نے گھر بلایا تو کسقدر فائدہ پایا - اس سے ظاہر ہے کہ اگر وہ خواجۂ خواجگان کے گھر میں آجاویں تو کسقدر نعمت سے مالا مال ہو جاویں (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہاں سینکڑوں ہزاروں احسان دنیا کے لوگوں پر عموماً اور مسلمانوں پر خصوصاً ہیں - وہاں ایک احسان یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کے علم اور عمل کو دوبارہ دنیا میں قایم کیا - اور ایک جماعت ایسی بنادی جسمیں خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کے علم کا خاص جوش رکھا ہے آپ کی جماعت کے علم قرآن کو اپنوں اور غیروں سبھوں نے مانا ہے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی انصاف اور حق پرستی ہے اس کو ماننا پڑتا ہے کہ قرآن کریم کا فہم اور اُس پر عمل اس جماعت کو خدا نے خاص طور پر عنایت فرمایا ہے - ہٹ دہرمی سے کوئی زبان سے مانے یا نہ مانے مگر یہ واقعات ہیں کہ احمدیوں کی خوشہ چینیاں کر کرکے لوگ لکچرار اور واعظ اور مفسر بنے پھرتے ہیں - اور غیر اقوام کے مقابل میں احمدی ہتھیاروں سے ہی کام لیتے ہیں - جھوٹا کھاتے جاتے ہیں اور غرّاتے جاتے ہیں - ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد "

خیر - اس بات پر میں نے بہت غور کیا ہے - یہ تو سچ ہے کہ جو کچھ اس جماعت کو قرآن کریم کا علم اور عمل نصیب ہوا چند بزرگوں کو جن پر اس پاک کتاب کے علم اور عمل کا دروازہ پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا - ان کو حضرت کے فیض سے خدا نے مزید براں اور ہزارہا لطائف و معارف عطا کئے - حضرت اقدس کا یہ فیض جو جماعت کو پہونچا ہے - وہ میں نے دیکھا کہ کئی طریقوں سے پہونچا ہے - ان میں سے بعض عرض کرتا ہوں (۱) خود حضرت نے اپنی مختلف کتابوں یا تقریروں اور تحریروں میں بعض آیات قرآنی کی ایسی لطیف تفسیر کردی ہے - کہ روح وجد کرتی ہے اور ساتھ ہی ایسی جامع ہے کہ دوسری آیات کی تفاسیر میں بہت مدد ملتی ہے -

(۲) قرآن کریم کی تفسیر اور فہم کیلئے بعض ایسے اصول اور گُر حضور نے بتلا دیئے کہ وہ ہر ایک آیت کے سمجھنے میں مدد دیتے ہیں -

(۳) بیعت سے جو ایک روحانی تعلق پیدا ہو جاتا ہے - اس کی وجہ سے جو انعامات اور فضل اللہ تعالےٰ کے حضور پر ہوتے رہتے تھے - اس میں سے جماعت نے بھی حصّہ لیا -

(۴) حضور کی قوت قدسیہ نے خدا کے فضل سے جو تزکیہ جماعت میں پیدا کیا - اور اس طرح جماعت نے جو تقوے اور طہارت سے حصّہ لیا تو اللہ تعالےٰ نے بھی اپنے پاک کلام کا فہم عطا فرمایا - پھر جب اس وعدہ آلٰہی کے جو قرآن مجید میں ارشاد ہے - کہ :- اِتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ - یعنے تم تقوای اختیار کرو - اللہ تمہیں علم دیگا - خود سکہا دیگا - یہ بھی فرمایا کہ :- لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ یعنے قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتے مگر وہی جو پاک کئے گئے ہیں - یہ جماعت کی صداقت کا ایک **بڑا بھاری نشان ہے** - خود خدا کی کتاب کا فیصلہ ہے کاش کہ کوئی خدا سے ڈر کر سُنے اور مانے یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ؕ

۵ حضرت اقدس چونکہ منہاج نبوۃ پر تھے - اور قرآن کریم کا ایک بڑا حصّہ منہاج نبوّت کی تفصیل میں ہے - اسلئے حضرت اقدس کی زندگی اور نمونہ کو دیکھکر بہت کچھ قرآن کریم حل ہو گیا - قاعدہ ہے کہ زندہ مثال سے بات خوب سمجھ میں آجاتی ہے - مامور کی پیشینگوئیاں - ان کی مخالفت - پھر خدا کی نصرت اور تائید اور مخالفین کی ذلت اور ہلاکت - غرض سبھی کچھ تو دیکھا - الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ - حضرت اقدس گویا قرآن کریم کی زندہ تفسیر تھے - لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے کوئی تفسیر نہیں لکھی - میں کہتا ہوں وہ خود مجسم تفسیر تھے - پھر حضرت اقدس کی مسیحیت و مہدویت کے اعلےٰ رتبہ پر قرآن کریم کی اتباع سے پہنچ جانے سے یہ بھی پتہ لگا کہ قرآن کریم کی عبادات و معاملات کی اصلی غرض و غایت کیا ہے - اور کس مقام پر وہ انسان کو پہنچانا چاہتا ہے -

۶ - نکتہ قرآنی سمجھا کر کہ قرآن کریم دعوے کیساتھ ہمیشہ دلایل بھی بیان کرتا ہے - قرآنی علوم کا دروازہ کھولدیا - جس سے عجیب و غریب حقایق و معارف کا دریا امنڈ پڑا - علم و کلام میں ایک انقلاب پیدا کردیا -

۷ - پھر بعض آیات قرآن مجید جو حضرت اقدس کو الہام ہوکر اُن کے شان نزول سے اور ان کے اندر جو پیشین گوئیاں مخفی تہیں ان کے اس زمانہ میں بھی پورا ہو جانے سے نہ صرف قرآن مجید کی اعلےٰ تفسیر کا علم ہی حاصل ہوا - بلکہ اس پاک کلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر تازہ مہر لگ گئی - اس کی ایک مثال یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں - قرآن کریم میں سورۂ دخان میں آتا ہے - فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۔ یَّغْشَی النَّاسَ ھٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۔ اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَھُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۔ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْہُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۔ اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ ۔ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ؕ

ترجمہ :- پس انتظار کر اس وقت کا جب آسمان کھلا کھلا دخان لاوے - وہ چھا لیگا لوگوں کو - یہ دردناک عذاب ہے، اے ہمارے رب ہم سے اس عذاب کو ٹال دے ہم بیشک ایمان رکھنے والے ہیں - ان کو نصیحت کہاں ہو سکتی ہے حالانکہ بیشک ان کے پاس کھولکر (سمجھا دینے والا) رسول آیا - اس پر بھی یہ اس سے پھر گئے - اور کہنے لگے سکھایا پڑھایا ہوا دیوانہ، بیشک ہم کچھ (عرصہ کیلئے) عذاب کو ہٹا دیں گے - تم پھر وہی (کفر) کرو گے - جسدن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے - ہم پورا بدلہ لے لیں گے "

دُخَان کے عربی لغت میں معنے ہیں - دہواں - گرد و غبار مصیبت - خشک سالی - قحط - اجناس کی گرانی - درختوں پر پھلوں کی قلت وغیرہ وغیرہ - یہ ایک پیشین گوئی تہی - جو نہایت صفائی سے پوری ہوئی - جب کفار مکہ نے بہت بکواس کی - اور شوخی میں حد سے بڑہ گئے - اور حضرت رسالت مآب صلعم کو طرح طرح کے دکھ دیئے - تو اللہ تعالےٰ نے یہ پیشین گوئی کی - کہ ان پر قحط کا عذاب آئیگا - اور وہ ایسا سخت ہوگا - کہ یہ بلبلا اٹھیں گے - اور بے اختیار ان کی روح اور ان کے قلب چلا اُٹھیں گے کہ اے ہمارے رب ہم سے عذاب ٹال دے ہم نے مان لیا - فرمایا اچھا ہم کچھ عرصہ کیلئے عذاب ٹالدیں گے لیکن یہ پھر وہی شرارتیں شروع کردیں گے - اس لئے پھر ہم ان کو ایکدن ایسے سخت عذاب سے پکڑیں گے کہ پھر ہم بدلہ پورا پورا لیلیں گے "

چنانچہ ایسا ہی ہوا - کہ مکہ میں سات سال کا قحط پڑا اور ایسا سخت پڑا کہ کفّار مکہ ہڈیاں اور مردار اور اونٹ کے بال تک کھا گئے - اور بلبلا اُٹھے اور بالآخر حضرت ختمی مرتبت صلعم کے حضور دعا کے لئے استدعا کی - چنانچہ عذاب ٹل گیا - مگر پھر وہی شرارتیں شروع کردیں - چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا

کہ ... کے دن خدا نے ایسی سخت پکڑ سے پکڑا کہ کفر قریش تمام ائمۃ الکفر کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ ایک بڑا نشان اور معجزہ قرآن کریم کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ مگر اس معجزہ سے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ کو بھی محروم نہیں رکھا۔ اور پھر اسی معجزہ کو دوبارہ اس زمانہ میں دکھلا کر نہ صرف حضرت نبی کریم صلعم اور قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تازہ مہر لگا دی۔ بلکہ اس آیت کی صحیح تفسیر بھی بتا دی جس میں مفسرین کو کچھ اختلاف تھا۔ بلکہ تہذیب الاخلاق کے ایک پرچہ میں میں نے ایک بڑے مشہور فاضل بزرگ کو اس آیت کی تفسیر میں نہایت حیران و سرگرداں پایا ہے۔ ۱۳۔ اگست ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین "الہام" ہوئی۔ یعنے آسمان کھلی کھلی خشک سالی۔ قحط اور اجناس کی گرانی لائیگا ۱۳۔ اگست کا یہ الہام ہے اس سال جولائی میں کثرت سے بارش ہو رہی تھی۔ بلکہ اگست تک بارش کا زور رہا۔ اور کوئی آثار قحط کے نہ تھے۔ چنانچہ بارشوں کے زور شور میں ہی یہ الہام ہوا۔ اس الہام کے دو چار روز ہی بعد آسمان کا رنگ پلٹ گیا۔ (دیئے یادداشت رکھ لی تھی) بادل خدا جانے کہاں اڑ گئے۔ اور ایسی خشک سالی ہوئی۔ اور ایسا سخت قحط پڑا۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہ سنا اور نہ دیکھا تھا۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۰۶ء میں گیہوں کے آٹے کا نرخ ۵ سیر تھا۔ اور علےٰ ہذا القیاس ہر چیز سخت گراں تھی۔ یہ قحط اپنی آپ ہی نظیر تھا۔ نہ صرف اپنی شدت کے لحاظ سے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ اسکا اثر ایسا عالمگیر اور پائدار ثابت ہوا۔ اور اب تک ہندوستان کو اس سے نجات نصیب نہیں ہوئی۔ نہ صرف گیہوں چنا چاول وغیرہ ہی گراں ہوئے بلکہ دودھ گھی۔ گوشت ترکاری۔ ایندھن۔ غرض ہر چیز میں یکدم آگ سی لگ گئی۔ اب بارشیں بھی ہوتی ہیں فصلیں بھی اچھی ہونے لگی ہیں۔ مگر اجناس کی گرانی کسی صورت دور نہیں ہوتی۔ مدبران ملک کچھ ہی اسکا سبب بتائیں۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کا خمیازہ ہے۔

یہ آسمانی دخان ہے تو بہ سے ہی جائے گا!

سبحان اللہ یہ پیش گوئی کیسی صفائی سے پوری ہوئی ہے۔ خدا سچا۔ اس کا کلام سچا۔ اس کا رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سچا اس کا خلیفہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور سب کو سچی معرفت عطا فرماوے۔ آمین۔

نوٹ:۔ یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے۔ مذکورہ بالا آیتوں میں جہاں مذکور ہے کہ قحط پڑیگا اور لوگوں پر چھا جائیگا اس کے آگے آتا ہے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون یعنے کفار مکہ یہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم سے عذاب کو ٹال دے ہم ایمان لائے۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ قحط سے جب وہ بلبلا اُٹھے۔ تو آنحضرت صلعم سے اس کے ٹلنے کی استدعا کی ظاہر میں تو ایمان نہیں لائے۔ حالانکہ آیت مذکورہ میں صاف صاف "ہم ایمان لے آئے" موجود ہے لہذا یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ حالت خوف جو ان کو حضرت رسول کریم صلعم کے حضور میں لے آئی۔ دراصل ان کے قلب میں کسی ایمان کے شائبہ کا نتیجہ تھی۔ کیونکہ بغیر ایمان رکھنے کے ممکن نہیں کہ خوف پیدا ہو۔ جب کسی چیز کا انسان قایل ہی نہیں تو اس سے ڈرنا کیا۔ اگر ڈرتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ضرور کچھ نہ کچھ دل میں قایل ہے جسکا نتیجہ یہ ڈر ہے۔ اللہ کی ذات تو رحیم و کریم ہے وہاں تو ارشاد ہے کہ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہٗ یعنے کوئی اگر ذرہ کے برابر بھی نیک عمل کرے گا۔ تو اس کو دیکھ لیگا۔ چنانچہ اسی شائبہ ایمانی کو جو قلب کے اندر پیدا ہوا تھا اور اگرچہ اسقدر کمزور تھا کہ کھلے طور پر ایمان لانے کی طاقت ان میں پیدا نہیں کرسکا۔ مگر مولا کریم نے اُسے انا مؤمنون کے لفظ سے ہی تعبیر کیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ عذاب ٹلگیا۔ اگرچہ پہلے خود اللہ تعالےٰ نے ہی بتلا یا تھا کہ یہ پھر اپنی شوخیوں اور شرارتوں کیطرف عود کریں گے۔ مگر مولا کریم کا تو ہر ایک فعل انسان کی موجودہ حالت کیمطابق ہوتا ہے۔ جیسی جیسی حالت بدلتی جاتی ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کا معاملہ بھی اس بندے سے بدلتا جاتا ہے۔ چونکہ ان کے قلب میں شائبہ ایمانی پیدا ہوا عذاب کو ٹالدیا۔ باوجود آیندہ کے علم کے ان کے ساتھ ان کی حالت موجودہ کے مطابق ہی معاملہ کیا۔ جب پھر شوخی کرنے لگے اور اس مہربانی اور عفو سے فایدہ نہ اُٹھایا تو پھر ایسا پکڑا کہ مہلت ہی نہ ملی۔ اب میں ان لوگوں کی خدمت میں جو حضرت مسیح موعود مغفور کی عبداللہ آتھم والی پیشین گوئی پر اعتراض کیا کرتے ہیں گذارش کرتا ہوں۔ کہ خدا کے لئے انصاف سے ٹھنڈے دل سے سوچو۔ کیا ٹھیک یہی حالت عبداللہ آتھم کی نہیں تھی۔ جب پندرہ ماہ کے اندر اس کی موت کی پیشین گوئی کی گئی۔ اور شرط یہ تھی۔ کہ بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے اب فرماؤ کہ اس کی قلبی حالت کا نقشہ ٹھیک وہی تھا جو کفار مکہ کے دلوں کا تھا؟ جیسے وہ ڈرے ایسا ہی یہ بھی ڈرا اور ڈرنیکا ثبوت یہ ہے کہ پہلے تو اُس نے اسی مجلس میں جسمیں یہ پیشگوئی ... سنائی گئی۔ کانوں پر ہاتھ رکھے اور صاف انکار کردیا کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کی۔ (یاد رہے کہ یہ پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی سزا کے طور پر حضرت مسیح موعود نے کی تھی) پھر اس نے اسلام کے خلاف تقریر تحریر یک قلم چھوڑ دی۔ حالانکہ پہلے وہ عیسائیت کا بڑا بھاری مبلغ اور اسلام کا سخت دشمن تھا۔ رات دن اسلام کے خلاف ہی کارروائیاں کیا کرتا تھا۔ پھر اتنا ڈرا کہ مشہور کیا کہ مرزا صاحب نے ایک تعلیم یافتہ سانپ اس کے پیچھے چھوڑ رکھا ہے۔ پھر بھاگا ہوا فیروزپور گیا۔ وہاں کہنے لگا کہ رات کو سوار ننگی تلواریں لئے اُسے نظر آتے ہیں۔ جو اس کو قتل کرنے کے درپے ہیں۔ رات کو پہرہ رکھتا۔ وہاں سے بھاگ کر لدھیانہ پہونچا۔ وہاں بھی یہی نظارہ اُسے نظر آتا رہا۔ جو خوف اور ڈر کا نتیجہ تھا۔ پھر ایک دفعہ نجار چڑھا تو ردتا ردتا بولا کہ میں پکڑا گیا۔ غرض اس قدر ڈر کبھی نہیں ہوسکتا جب تک قلب میں کوئی شائبہ ایمانی نہ ہو اگر قطعًا کوئی ایمان نہ ہو تو ڈرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ جسقدر یہ شخص ڈرا ہے کفار مکہ میں سے تو کوئی اتنا نہیں ڈرا۔ پھر جب تھوڑے سے ڈر پیدا ہونے سے خدا تعالےٰ نے ان کی قلبی کیفیت پر انا مؤمنون کا اطلاق فرمایا۔ اور اُن کے سر سے عذاب کو ٹالدیا۔ تو پھر بدرجۂ اولیٰ ماننا پڑیگا کہ عبداللہ آتھم کی قلبی کیفیت پر یہی فتویٰ لگ کر عذاب ٹلنا چاہیئے۔ اور چنانچہ ایسا ہی ہوا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اللہ کی سنت میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ پھر جیسے کفار مکہ دوبارہ شوخی کرنے سے پکڑے گئے اور ہلاک ہوئے۔ اسی طرح جب پندرہ ماہ گذر گئے تو عبداللہ آتھم نے یہ سمجھا کہ ادھر تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اس کا وہ ڈر اور ایمانی کیفیت جاتی رہی۔ چنانچہ پھر سال کے اندر ہی پکڑا گیا اور ہلاک ہوگیا۔ اب قرآن کریم کی آیت موجود ہے اس کے فیصلہ پر غور کرو۔ عبداللہ آتھم والی حالت پر کیا فتویٰ لگتا ہے۔ اور پھر خدا کی سنت کیا ہونی چاہیئے۔ ان آیات نے معاملہ کو آئینہ کیطرح صاف کر دیا ہے۔ کوئی سعید روح ہے جو اس سے فائدہ اُٹھاوے؟

(عاجز بشارت احمد)

رسید زر

۱۸۔ مارچ ۱۹۱۱ء
اکبر علی صاحب ۲۴۹۳ ۶
۲۰۔ مارچ ۱۹۱۱ء
شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۶۸ ۶
مستری مہر محمد صاحب ۲۷۱۵ للعہ
۲۲۔ مارچ ۱۹۱۱ء
عبدالعزیز صاحب ۲۰۸۰ ۶
گلاب الدین صاحب رہتاس ۳۰۵ عمر
محمد میر صاحب ۲۶۵۹ ۸؍
محی الدین صاحب ۱۶۷۱ عہ؍
۲۳۔ مارچ ۱۹۱۱ء
محمد اسمٰعیل صاحب ۳۵۵ عہ؍

تبلیغ

ہر ایک سلسلہ حقہ میں سابقین اوّلین کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے - کیونکہ وہ ایسے وقت میں خدا کے فرستادہ کا ساتھ دیتے ہیں - جبکہ دنیا اس کی مخالف ہوتی ہے اور ان میں سے ہر ایک اس صادق مامور الٰہی کی معیت میں اور نصرت میں ایسا محو ہو جاتا ہے کہ خود واعظ بن جاتا ہے اور شب و روز تبلیغ کے کام میں بدل و جان مصروف رہتا ہے - اس قسم کے بہت سے پاک نفوس جماعت احمدیہ میں مختلف مقامات میں پھیلے ہوئے ہیں - جو اپنی جگہ اپنے ذوق کے مطابق برابر اس کام میں مصروف ہیں اس جگہ میں بطور نمونہ ان انصار سلسلہ میں سے ایک بزرگ مخلص کا ذکر کرتا ہوں - جن کو بعض احباب جناب محمد ابراہیم خاں صاحب بن حاجی موسیٰ خانصاحب ساکن کراچی کے نام سے پہچانتے ہوں گے - کیونکہ اخبار میں گاہے بگاہے ان ہر سہ عالی قدر بھائیوں میں سے کسی نہ کسی کا ذکر ہوتا رہا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم خانصاحب اپنے علاقہ کے بعض اکابر تک تبلیغ حق کے پہونچانے میں نہایت سرگرمی سے مصروف رہے ہیں - اس کے ثبوت میں ہمیں خانصاحب موصوف کے چند ایک خط بزبان فارسی ملے ہیں خانصاحب موصوف نے کبھی اس امر کا ہمارے سامنے یا کسی دوسرے دوست کے سامنے ذکر بھی نہیں کیا تھا - کہ وہ اس خدمت میں مصروف ہیں - لیکن کسی اتفاق حسنہ سے یہ ضروری ہو گیا کہ وہ خط ہم تک پہونچے ہیں - یہ خطوط نہایت مدلل ہیں اور ایک صوفیانہ جھلک اپنے اندر رکھتے ہیں - اس واسطے امید ہے کہ ان کی اشاعت ناظرین کیواسطے عموماً اور بالخصوص ان اصحاب کیواسطے جو فارسی کی شیرینی سے چاشنی لینے کا مذاق رکھتے ہیں بہت مفید ہوگی - اس واسطے ان میں سے ایک خط درج اخبار کرتے ہیں - اور وقتاً فوقتاً اور بھی کریں گے انشاءاللہ تعالےٰ - اور صاحبان دل سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خانصاحب موصوف اور ان کے برادران گرامی قدر کیواسطے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں دینی و دنیوی حسنات سے متمتع کریں - اور تمام مشکلات کو ان کی راہ سے ہٹا کر انہیں بامراد و کامیاب فرما وے - آمین

(ایڈیٹر)

نقل خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

القوم اخوان صدق بینہم نسب عن المودۃ لا یعدل بہ سبب

مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیروز نوازشنامہ ایشاں - - - - - - -

- - - - رسیدہ خوشنود گردانید - جزاک اللہ فی الدارین خیرا

برشما مخفی نیست کہ تعلق بندہ باجناب لی نعمی - - - -

- - - - - - امروزی نیست - - - - - -

بلکہ قدیم است - - - - - - -

- - - - - - - - - -

- - - - - - - - - -

- - - - - - - - - -

- - - - چنانچہ معلوم جانبین است -

ومقصود از ثبوت قدامت تعلق مذکور اظہار امر غیبی است کہ مبرا از شوائب اغراض نفسانی است - یعنے خالص منجانب اللہ است - اگرچہ انسان را درین عالم بشریت کہ مربوط بچندین اسباب و وسایل است - فی الجملہ از اغراض نفسانیت چارہ نیست تاہم چوں برابتدا و اصل این تعلق نظر کردہ میشود - یک گونہ امید واری پیدا میشود کہ درین تعلق بحکمۃ کاملہ او سبحانہ تعالےٰ بالضرور کدام روحانیتی مندرج است -

للہ الحمد کہ امروز از شجرہ ایشاں بہ ثبوت رسید - کہ خاندان شما را با اکابران دین متین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نسبت خاصہ حاصل است و شاید بندہ را در باطن کشش روحانیت بآن اکابر علیہم السلام بسوئے ایشاں میکشیدہ است پس بندہ را بحکم آیت ھل جزاء الاحسان الا الاحسان نیز باید کہ حق این کشش مبارک بحسب مقدور خویش ادا کند و نیز باعث است کہ بندہ ہمیشہ درین فکر بسر می برد کہ در خدمت ایشاں تحفہ پیش کند کہ بہترین تحفہا باشد یعنے تذکرہ دینی - چرا کہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند نعم العطیۃ ونعم الھدیۃ کلمۃ حکمۃ سمعہا فتطوی علیہا تحملہا الیٰ اخ لک مسلم تعلمہ ایاھا تعدل عبادۃ سنۃ یعنی بہترین عطاہا و خوبترین ہدیہ ہا سخن حکمت است - کہ تو آنرا شنیدہ یاد داری و باز آں را تا برادر مسلمان خویش رسانی و او را بیاموزی - کہ ہمچو عمل مساوی عبادت یکسالہ است و این حدیث تفسیر آیۃ کریمہ - ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ است کما لایخفیٰ لہذا بحکم آیۃ کریمہ واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ کہ تفسیر آن در این حدیث است کہ ما اتی اللہ عالماً علماً الا اخذ علیہ من المیثاق ما اخذ علی النبیین ان یبینوہ للناس ولا یکتموہ اظہار علم ما فی الضمیر خود فرض دانستہ گذارش میکند کہ در نفحات الانس ص ۳۰ آمدہ کہ جد امجد ایشاں حضرت شیخ الاسلام ابو اسماعیل عبداللہ انصاری وصیت کردہ گفتہ اند کہ از ہر پیرے سخنے یاد گیرید و اگر نتوانید نام ایشاں یاد دارید کہ از آں بہرہ یابید و نیز فرمودہ اند کہ اولین نشان ہدایت آنست کہ سخن مشایخ شنوی و ترا خوش آید و بہ دل با ایشاں گرائی و انکار نیاری - و نگاہ از دوستاں خود یکی را با تو نماید و ترا قبول نیفتد و بنظر تو حقیر آید بتر باشد از ہر گناہ کہ آں بتر باشد کہ بکنی - زیرا کہ آں دلیل محرومی و حجاب باشد نعوذ باللہ من الخذلان و اگر در نظر غلط افتد و وے آں نباشد کہ ترا بوے قبول افتاد - ترا زیان ندارد - کہ قصد تو آں بودہ است باشد - انتہی کلامہ

بندہ میگوید کہ درحقیقت این وصیت جد امجد ایشاں تفسیر این آیۃ کریمہ است کہ در سورۃ مومن است وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینٰت من ربکم وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب یعنے مردے مومن کہ از آل فرعون بود و ایمان خود را از فرعونیاں پوشیدہ میداشت - بہ فرعونیاں گفت چہ شما در پے قتل و خرابی ہمچو مردے افتادہ آید - کہ اللہ تعالےٰ را رب میگوید یعنے بلاواسطہ تربیت او از او سبحانہ تعالےٰ شدہ است) و نزد شما بہ دلایل بیّن و براہین روشن آمدہ است حالانکہ اگر او دروغگو است سزائے کذب برا او است و اگر راست گو است پس بعضی از آں مصیبت کہ او شما را وعدہ آں میدہد خواہد افتاد - یقیناً بدانید کہ او سبحانہ تعالےٰ ہیچ مسرف کذاب اسرار و معارف خود ہدایۃ نمیکند -

حضرت جد امجد ایشاں نیز ہمیں وصیت فرمودہ است کہ ہر کہ دعوےٰ عرفاں بکند با او بہ ادب پیش آید - کہ دراں خیر شما است چرا کہ اگر او بر حق است و شما از و انکار کردید مرتکب گناہ عظیم کہ مثل آں دیگر گناہے نیست شدید - چرا کہ انکار یک کس از اہل حق انکار تمامی انبیاء و اولیا است - و اگر شما او را قبول کردید و او در دعوے خود راست نبود شما را ہیچ زیان نمیکند زیرا کہ شما او را برائے حق قبول کردہ اید دریجا شاید کسی را در دل این خطرہ خطور کند کہ کسی کہ در بعض امور دین مخالف مشرب ما ست ابدا چگونہ قبول باید کرد - در جواب این خطرہ بندہ ہم از رشحات نکتۂ معروض میدارد تا روشن شود کہ اہل حق چقدر پاس خاطر اہل باطن میداشتند - در ص ۱۴۵ رشحات در ذکر خواجہ بزرگ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ آوردہ کہ مشرب حضرت امیر

کلال کہ پیر طریقہ خواجۂ بزرگ اند۔ این بود کہ ذکر خفی را با ذکر جہری جمع میکردند چون زمان حضرت خواجۂ بزرگ نمی حضرت بہاء الدین نقشبند رسید ایشان ذکر خفی اختیار فرمودند۔ و از ذکر جہری اجتناب نمودند و ہرگاہ کہ اصحاب امیر کلال قدس سرہٗ افتتاح مجلس ذکر جہری میکردند حضرت خواجۂ بزرگ از مجلس برخاستہ بیرون می رفتند۔ و این معنی بر اصحاب امیر کلال قدس سرہٗ سخت گران می افتاد۔ اما حضرت خواجۂ بزرگ ہیچ پروائے آن نمیکردند و نیز با وجود این مخالفت با پیر طریقہ خویش در بجا آوری خدمت و ملازمت امیر کلال دقیقہ از دقائق فرو نمی گذاشتند و حضرت امیر کلال قدس سرہٗ نیز اندریں باب بر ایشان ہیچ اعتراض نمیکردند اکنون بندہ میگوید کہ بانصاف نظر باید کرد کہ اہل حق چہ قدر رعایت خاطر یکدیگر میفرمودند حالانکہ ذکر خفی و جہری ہر دو بہ آیات و حدیث ثابت است۔ و امروز این حالست کہ بر ہیچو صاحب مرتبہ بلند کہ دعوئے مسیحیت و مہدویت آخر الزمان فرمودہ کہ مثل آن دیگر مرتبہ نیست چراکہ مرتبہ ختم خلافۃ است۔ صاف صاف انکار و حکم تکفیر و سعی در تکذیب او میشود۔ حالانکہ اختلاف ایشان محض در مسئلہ حیات و وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام است و این اختلاف نیز امروزی نیست بلکہ قدیمی است اگر فرق است در اجمال و تفصیل است چراکہ امام مالک علیہ الرحمۃ کہ اولین امام اند۔ بریں مقر ہستند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات یافتہ اند۔ و امام ابن حزم بصاف الفاظ فرمودہ کہ از روئے ظاہر آیات قرآن مجید وفات اوشان ثابت است۔ لہذا مذہب او ہمین است کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات یافتہ اند۔

و ہم چنیں حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی بصاف الفاظ در تفسیر خویش در ص ۲۶۲۔ میفرمایند وجب نزولہ فی آخر الزمان بتعلقہ ببدن آخر یعنے نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام در آخر زمان ضروری و واجبی است کہ بہ بدن دیگر تعلق گرفتہ نازل خواہند شد باز در بیان صفحہ آوردہ رفع عیسیٰ علیہ السلام اتصال روحہ عند المفارقۃ عن العالم سفلی بالعالم العلوی یعنے معنے رفع عیسٰی علیہ السلام اینست کہ چون از عالم سفلی روح اوشان جدا شد بعالم بالا متصل گشت و این بالکل مطابق قول حضرت مولوی رومی است قدس سرہٗ چنانچہ فرمودہ ؎

ہیچکس را تا نگردد او فنا ✱ نیست او اندر خباب کبریا

و در جائے دیگر آوردہ ؎

من شدم عریان زتن او از خیال ✱ میخرامم تا نہایات الوصال

و ہمچنیں حال تفاسیر است کہ در تفاسیر آیات متعلقہ این امر صدہا اختلاف اقوال است و یک قول با قول دیگر متفق نیست و این اختلاف بداہتہً ظاہر میکند کہ اہل تفاسیر را در این امر علم یقینی نیست بلکہ مدار اقوال اوشان بر ظن و تخمین است۔ چنانچہ قرآن مجید میفرماید۔ ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن یعنے کسانیکہ در بارۂ مسیح اختلاف دارند باعث این اختلاف اینست کہ در شک افتادہ اند و علم ندارند بلکہ متابعۃ ظن و گمان میکنند این جا معلوم شد کہ چنانچہ یہود در قتل و صلیب عیسیٰ علیہ السلام اختلاف داشتند و ہمین اختلاف صاف ظاہر میکرد کہ در ان واقعہ آنہا را پیروی ظن و گمان است و اصل حقیقۃ را خداوند تعالے از اوشان پوشیدہ داشتہ است چراکہ اگر فی الحقیقۃ علم میداشتند این قدر اختلاف در اقوال اوشان نمی افتاد ہمچنین حال اہل تفاسیر اہل اسلام است کہ در بارہ رفع مسیح علیہ السلام چندین اقوال مختلفہ پیش میکنند کہ بر منصف صاف ظاہر میشود کہ بہ حقیقۃ حال نرسیدہ انقدر اختلاف کردہ اند۔ و ہیچو اختلاف بغیر آنکہ از جانب او سبحانہٗ تعالے کدام وحی و الہام وارد نشود ہرگز مرتفع نمیشد چراکہ قرآن مجید در صاف الفاظ میفرماید کہ رفع اختلاف خاصہ او سبحانہٗ تعالے است چنانچہ آیت کریمہ است فاللہ یحکم بینھم یوم القیامۃ فیما کانوا فیہ یختلفون یعنے خدا تعالے در میان اوشان بروز قیامت فیصلہ خواہد کرد۔ در آنچہ باہم اختلاف دارند۔

در اینجا شاید در خاطر کسی خواہد آمد کہ تعلق این آیہ بروز قیامت است نہ در این عالم شہادۃ در جواب اوشان گذارش آنکہ بعثت انبیاء علیہم السلام فی الحقیقۃ نمونہ قیامت و یوم الحساب و یوم الدین و یوم الفصل است۔ چراکہ اگر ہمیں نمونہ نمی بود بر اصل قیامت و حقیقۃ آن ایمان آوردن میسر نمیشد۔ زیراکہ ما را ہمان قدر تکلیف دادہ میشود کہ متحمل آن توانیم شد۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا شاہد برین قول است۔ و ہمیں سر است کہ شروع سورۃ انبیاء علیہم السلام این آیۃ است اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون یعنے وقت حساب مردان قریب آمد و اوشان در غفلت افتادہ ازان روح گردانی میکنند و این ازان فرمود کہ نمونہ با اصل خود بسیار قرابت دارد یعنے ہر چہ در اصل است کم کم آثار آن در نمونہ ضرور میباشد۔ میرزا بیدل فرمودہ قدس سرہ العزیز

زان پیش کہ بر خرمن ما برق فرو شد۔ امروز کہ آن شعلہ شرار سنگ بنا بود

ہمیں سبب است کہ در دور ہر نبی علیہ السلام یک عالمی زیر و زبر شدہ رفتہ است و بنبوت زیر و زبری آنہا یا آتش فشانی کوہ شدہ یا زلزلہ گردیدہ و یا وبا و طاعون افتادہ یا جنگ و جدال باہمی آنہا اوشان را برباد کردہ یا طوفان و طغیان آب و ہوا آنہا را ہلاک نمودہ چنانچہ آیۃ است قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض ۱۲ یعنے او ست قادر مطلق بر آنکہ بر شما عذابے مبعوث کند کہ از بالائے شما باشد (یعنے آتش کوہ آتش فشان و طوفان و طغیان آب و ہوا) یا از زیر شما باشد (چون زلزلہ و شقاق الارض و امثال آن) یا در شما اختلاف انداختہ در شما جنگ و جدال اندازد۔ چراکہ این ہمہ آثار نزول فرشتگان عذاب است کہ بہ تدریج واقع شدہ عالمی را زیر و زبر میکنند۔ اما چون بتدریج واقع میشود مردم آنچنان در غفلۃ میمانند تا آنکہ بالکل برباد کردند و قطع نسل و خیالات اوشان شود و بر جائے اوشان نسل دیگر و علوم تازہ جائے گیرد۔

دریں باب این دو آیۃ بندہ پیش میکند امید کہ غور و تامل بر آن خواہید فرمود سنستدرجہم من حیث لا یعلمون قریب است کہ درجہ بدرجہ ما ایشان را خواہیم گرفت بطوریکہ آنہا نخواہند دانست۔ دویم آیۃ الم نہلک الاولین ثم نتبعھم الآخرین کذالک نفعل بالمجرمین یعنے چہ ما پیشینہا نرا ہلاک نکردیم۔ و دیگران را بر جائے آنہا نیاوردیم سنت و عادت ما چنین است کہ با مجرمان ہمچو کار ہا میکنیم۔

ازیں آیات قرآن مجید صاف معلوم میشود کہ خداوند کریم مجرمان را آہستہ آہستہ چنان میگیرد کہ اوشان خبر نمیشود۔ و نیز آنکہ در آخر تمامی منکران ہلاک شدہ بر جائے اوشان نسل جدید مقرر میشود سبحان اللہ ہمیں تمام آثار از روزیکہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بشان نبوت مسیحیت مبعوث شدہ اند و دعوائے خویش کردہ اند۔ در جہان بروز کردہ است اما افسوس کہ در اہل اسلام عادت غور و فکر نماندہ است ہر کہ قدرے ازیں باب در خدمت اوشان بیان میکند۔ منقبض میگردند۔ و بالکل نمیخواہند کہ یک حرف اندرین باب بشنوند۔ حالانکہ دریں نقصان خود اوشان است و ناصح را محض فرض خود ادا کردنی است و بس۔

شاید دریں جا در دل کسی بیاید کہ حضرت اقدس علیہ السلام وفات یافتند۔ حالے این آثار را با اوشان چہ نسبت است بلکہ اگر اوشان در دعوے خود راست میبودند باید بود کہ تا انفصال این امر زندہ میماندند۔ در جواب اوشان اول این آیۃ است ما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فھم الخالدون یعنے در سورۃ انبیاء در رکوع سوم است کہ ما پیشتر از تو ہیچ صاحب جسم را زندگی پائدار ندادہ ایم تا ترا خیال آید کہ تو میری و اوشان پائیدار ماندہ اند دریں صاف تسلی آنحضرت است کہ قبل از تو ہر نبی کہ آمدہ است وفات یافتہ الیست۔ خیال مکنی کہ تو وفات میبابی و اوشان بجسم زندہ اند۔ چراکہ این آیۃ در سورۃ انبیاء است پس زیادہ تعلق با احوال انبیاء دارد۔ دویم آنکہ و اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک یعنے خواہ ما شما را بعضی ازان وعدہ ہا کہ در بارہ منکران کردہ ایم بنمائیم یا از پیش از وقوع آن وفات دہیم ازیں آیتہا صاف ثابت است کہ تمام وعدہ ہا کہ در ہلاک منکران از جانب او سبحانہٗ تعالے بر نبی وقت و امام الزمان الہام کردہ میشود۔ واقع نمیشود بلکہ اگر واقع میشود تاہم بعضے ازان واقعہ

ے شود و اکثر آن بعد از وفات او شان واقع میشوند۔ پس ہمین حال وقوع پیشگوئی ہائے حضرت اقدس است کہ اکثر ان ضرور واقع شدنی است۔ اما برائے دانستن وقوع آن ضرورت ایمان ولقین است کہ بے آن ہیچ معجزہ ونشان اہل حق نتوان رسید چنانچہ او سبحانہ تعالیٰ مے فرماید۔ فلیاتنا بآیۃ کما ارسل الاولون۔ ما اٰمنت قبلھم من قریۃ اھلکناھا افھم یؤمنون۔ انبیاء رکوع اول۔ یعنے منکران مے گویند کہ اگر این رسول در دعوے خود درست است باید کہ یکے ازان معجزات کہ رسولان سابق آوردہ بودند پیش کند۔

در جواب آنہا او سبحانہ تعالیٰ میفرماید کہ باشندگان قریہ ہا کہ پیش ازین منکران بودند۔ ہمان معجزات انبیائے سابق ایمان نیاوردہ ہلاک شدند۔ چہ ایشان برآن ایمان خواہند آورد۔

ازین صاف معلوم است کہ دیدن معجزات برائے منکران ہیچ مفید نیست بلکہ ہمین شکوک کہ حالی دارند۔ بعد از وقوع معجزات نیز پیش خواہند کرد و آن معجزات نزد او مشتبہ خواہد شد۔ چراکہ اصلی موجب انکار روگردانی دل است تاکہ دل از انکار خود دست نہ برداشتہ است ممکن نیست کہ دیدہ راست بین شود۔

درین باب برین آیۃ غور باید فرمود۔ ولو فتحنا علیھم بابا من السماء فظلوا فیہ یعرجون۔ لقالوا انما سکرت ابصارنا بل نحن قوم مسحورون ؏۱ یعنے اگر بالفرض بر منکران دروازہ از آسمان بکشائیم و انہا دران مقام رسند کہ عروج بہ آسمان کنند تاہم خواہند گفت کہ بر چشمہائے ما بیہوشی اثر کردہ است بلکہ مارا سحر کردہ اند۔ مرزا بیدل قدس سرہ مے فرماید ؎

اشارات حقیقت بر مجاز افگند آگاہی
خود ہر جا پری در جلوہ آمد شیشہ نمیدش

سبحان اللہ چہ قدر صاف بیان است کہ اہل انکار اگر مشاہد ملکوت آسمان بکنند کہ ازان بہتر معجزہ نیست تاہم از انکار خود دست نخواہند برداشت یا بر ہمی بدگمان خواہند بود یا بر خود بدگمان خواہند بود۔

در آخر محض بندہ گذارش است کہ مرتبہ مسیحیت نہایت دور از فہم و دقیق ترین مرتبہ ہا است چراکہ درین مرتبہ دو کمال انتہائی کہ کمال نبوت و ولایت ست جمع گردیدہ پیش مے شود۔ و او جامع این ہر دو کمال گشتہ از جانب او سبحانہ تعالیٰ مے آید۔ و قاعدہ جامعیۃ است کہ در آن اجمال مے باشد۔ وہمین اجمال موجب اشتباہ کوتاہ نظران مے گردد۔ چنانچہ برائے توضیح آن بندہ این مثال پیش مے کند کہ قوت بینائی و شنوائی اگر ہر دو یکجا کردہ شود وازان یک قوت جامع ساختہ شود۔ موجب حیرت خواہد شد چراکہ مردم حیران خواہند ماند کہ او را گوش بگویند یا چشم بگویند ہمین سر است کہ حق سبحانہ تعالیٰ در ذکر معراج کہ در اوائل سورہ بنی اسرائیل آوردہ ذات پاک خود را باسم انہ ھو السمیع البصیر۔ ستودہ تا دلیل باشد برین کہ فہم این سر دقیق ترین اسرارہا است چراکہ این نہان مقام است کہ در آن صفت شنوائی و بینائی مجتمع اند وہمین مقام مسیحیت را اہل حق مجمع البحرین مے فرمودہ اند کہ موجب تحیر حضرت موسیٰ علیہ السلام گردیدہ بود کہ در سورہ کہف ذکر آن است۔

وانکہ در آن بیان سہ واقعہ است کہ یکے پارہ کردن کشتی است و دوم کشتن غلام زکی بغیر نفس است وسوم اقامۃ دیوار شکستہ است بلا مزد کہ موجب تحیر حضرت موسیٰ علیہ السلام بودہ است صاف صاف بیان این زمان است کہ بر صاحب غور تاویل بحسب قابلیت و استعداد و اسرار آن منکشف میشود۔

یعنے اجمالاً آنکہ این سہ کار از لوازم مقام مسیحیت است علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ چراکہ قاعدہ قرآن مجید است کہ واقعہ گذشتہ را برنگ پیشین گوئی برائے واقعات آیندہ بیان مے فرماید تا برہان باشد کہ این سخن الحقیقت کلام پاک خدائے عالم الغیب والشہادت است چراکہ در کلام ہر عالم کم و بیش از صفات علمی او مندرج مے باشد۔ اگر طبیب ست ضرور در کلام او از علم طب چیزے اشارات خواہد بود۔ و اگر منجم است از نجوم و اگر مہندس ست از ہندسہ علیٰ ہذا القیاس۔ پس چون او سبحانہ تعالیٰ در صفت علمی خود عالم الغیب والشہادۃ اند در بیان عالم شہادۃ و از عالم غیب چیزہائے میباشد تا بر خوانندہ ثابت گردد کہ ضرور این کلام خدا تعالیٰ است کہ عالم الغیب والشہادۃ است۔

بندہ اگرچہ چیزے ازان بیان کند ہیچ فائدہ نخواہد بخشید چراکہ در آن باریکیہا است وہر دم بدخواہان ہمی انکار دارند تا باین باریکیہا چہ رسد۔ انہا رخموش میماند۔ در آخر ختم این نامہ بر این چند سطور میکند کہ از واقعہ حیدرآباد دکن عبرت باید گرفت چراکہ این واقعہ مثل واقعہ سبا میباشد وحال شہر سبا نیز ہمین طور شد ونشان عظیمہ حضرت اقدس ست دوم انقلاب سلطنت ترک یکے از نشانہائے عظیم است۔ چراکہ یک طور سلطنت مذکورہ مردہ و باز برنگ دیگر کہ نشان صلح کل در خود دارد زندہ شد۔ ہنوز دیدہ باشید کہ دردنیا چہ مے شود ؎

ہنوز این اول عشق است اہل گریہ کمتر کن
کہ این طوفان نوحانی است عالمگیر خواہد شد

خدایا چشمان امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بکشائی وآنچہ حق است دیدنے وشنوندہ او شان را بنما۔ اللھم ارنا حقائق الاشیاء کما ھی۔ اللھم لاتکلنا الی انفسنا طرفۃ عین ولا اقل من ذالک ان تکلنا الی انفسنا تکلنا الی ضعف وعورۃ وذنب وخطیئۃ۔

والسلام۔ خاکسار ابراہیم احمدی۔

بعد از ختم این نامہ بندہ را این نکتہ ضروریہ یاد آمد کہ حضرت خواجہ بزرگ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ فرمودہ اند کہ در رشحات ص ۱۷ مذکور است خواجہ بزرگ میفرمودند کہ اکابر فرمودہ اند کہ گربہ زندہ بہ از شیر مردہ۔ پس نظر برین مقولہ فرمودہ تامل باید کرد کہ کسانیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام را بجسم زندہ دانستہ اند۔ چہ قدر توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ اند وشامت ہمین توہین بوجہ است کہ اہل اسلام از عیسائیان کفش میخورند۔ چراکہ ہرچہ در ظاہر مرئی است ہمہ عکوس وآثار باطن است وبرائے ہمین مرزا بیدل قدس سرہ فرمودہ ؎ ہر نقشے کہ مے بینی حرفے ست کہ مے شنوی

یعنے ہرچہ در ظاہر عیان است۔ جزئیات خیالات کلی ذہنی تست کہ دل تو بتو میگوید و مؤید این معنی آیۃ وما شھدنا الا بما علمنا است یعنے شہود ما بغیر از صدور علمیہ دل نیست۔ بنا برین بندہ میگوید کہ حضرت اقدس صاف فرمودہ رفتہ اند کہ مدار کسر صلیب براین است کہ ہمین عقیدہ را بشکنید۔ ہر قدر کہ این عقیدہ خواہد شکست یعنے قبول کنندگان آن در جہان زیادہ خواہد شد۔ ہمان قدر کسر صلیب خواہد شد یعنے عقیدہ باطلہ عیسائیان شکست خواہد یافت وحقیقتاً اسلام وعزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر وثابت خواہد شد۔

ونیز گذارش آنکہ بندہ در آن روزہا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بلاہور تشریف آوردہ بودند در نیرپور بود۔ روزے بندہ را شوق مطالعہ کتاب مرزا بیدل قدس سرہ پیدا شد۔ چنانچہ کتاب مذکور را برداشتہ برائے مطالعہ کشادہ بمجرد کشادن این ابیات در نظر آمدند کہ در ذیل نوشتہ مے شود و بندہ را بسیار خوش آمدند و ہمہ را یاد کرد و بذوق تمام آنہا را میخواند تا آنکہ اندرون یکہفتہ خبر وفات حضرت اقدس شنید علیہ الصلوٰۃ والسلام مقصود بندہ از بیان این واقعہ آن است تا روشن گردد کہ تصرف حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام چہ قدر در متابعان او شان سرایت دارد کہ آنچہ او شان را پیش آمدنی بود بندہ را باوجود این ہمہ غفلت وتاریکی کہ لازم حال دارد پیش ازان بزبان مرزا بیدل قدس سرہ خبر داد ونیز سر رحلت خود را واضح گردانید۔ وتسلی بخشید۔

وھو ھذا

زین سبب فیض شبہ شوار است
کہ دل اینجا دلیل اسرار است

چیست دل قلب نام مشتی خون
کہ از و جلوہ میدمد دارون

چون عدم ہستی خود اندیشید
شبہ جمع آمد و دلش نامید

پس دل آئینہ ایست عکس نمود
کہ عدم را نمودہ است وجود

غیب ظاہر شد از نمود دلت
عین غیر آمد از شہود دلت
اے دلت دام راہ بیدل باش
عقدہ بگذار در حل مشکل باش
کہ ازین عقدہ فریب کمین
زندگانی است سدّ راہ یقین
تا بود زندگی دوی باقی است
گر ہمہ او شوی توئی باقی است

والسّلام - بندہ محمد ابراہیم احمدی

درخواست جنازہ - ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم خان بن حاجی مسے خان صاحب کی اہلیہ خیرپور میرس میں فوت ہوگئی ہیں احباب سے درخواست ہے کہ اپنی جگہ جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں مرحومہ ایک احمدی خاتون تھیں - اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطار فرماوے -

ضرورت فیروزپور میں ایک خادم مسجد احمدیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے خوراک کے علاوہ کچھ ماہوار نقدی کا بھی انتظام کیا جائیگا - اگر کوئی صاحب جانا چاہیں تو اس پتہ پر خط وکتابت کریں - سکرٹری انجمن احمدیہ - فیروزپور

لنگر خانہ قادیان میں ضرورت لنگر و بورڈنگ کے لئے دو باورچیوں کی ضرورت ہے جو کہ ہر قسم کا عمدہ کھانا طیار کر سکتا ہو اور دو نان بائی جو کہ روٹیاں اچھی لگانے میں مشاق ہوں - تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو -

دفتر سکرٹری قادیان ضلع گورداسپور

تصحیح مکرم بندہ جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اخبار بدر نمبر ۲۵ جلد ۱۰ مورخہ ۴ - اپریل کے صفحہ ۱۱ میں جو انصار اللہ کی فہرست آپنے دی ہے اس میں اور اصل فہرست انصار اللہ میں فرق ہے ایسا نہ ہو کہ کسی بھائی انصار اللہ کو کوئی غلطی لگے اس لئے کمترین اس کی تصحیح کرنا ضروری سمجھتا ہے اصل فہرست میں نمبر ۳۲ پر غلام نبی مدرس بیگم پور - جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور - نمبر ۳۳ پر انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی - نمبر ۳۹ پر محبوب عالم صاحب ایجنٹ وکیل گوجرانوالہ درج ہے لیکن اخبار میں نمبر ۳۲ و ۳۳ کو ملا کر صرف انوار حسین خان صاحب مدرس بیگم پور دکھایا گیا ہے اور نمبر ۳۹ پر صحیح پتہ محبوب عالم صاحب ایجنٹ وکیل گوجرانوالہ ہے لیکن اخبار میں محبوب عالم صاحب موضع صریح لکھا ہے جو کہ واقعہ میں بالکل غلط ہے -

کمترین غلام نبی احمدی مدرس مدرسہ بیگم پور - جنڈیالہ ممبر انصار اللہ

۲۰ - اپریل ۱۹۱۱ء

معزز شیعہ کے خط کا جواب میاں محمد صدیق صاحب احمدی جنرل مرچنٹ بازار اتنے نے رسالہ الحق ۱۸۹۶ء سے نقل کر کے بصورت رسالہ چھاپ کر مفت تقسیم کیا ہے - یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا ہے میاں محمد صدیق صاحب نے اس کے چھاپنے میں بہت عمدہ کام کیا ہے - اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے -

اوچ وملتان میں تبلیغ

بتاریخ ۵ - اپریل ۱۹۱۱ء اوچ علاقہ ریاست بہاولپور بہمراہی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی اور فلاسفر اللہ دین صاحب حضرت شاہ عبدالقادر ثانی کے عرس پر پہونچا - ۶ و ۷ و ۸ و ۹ اپریل ۱۹۱۱ء وہاں قیام کیا -

اور اپنی اپنی ہمت خدا داد رکھتے ہوئے سب صاحبان نے سلسلہ ربانی کے متعلق تبلیغ کی اور سب لوگوں نے امن سے سنا اور بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور قادیان میں مولوی غلام احمد صاحب اختر کا کارڈ میرے نام آیا ہے - وہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ لوگوں کے وعظوں کا اثر ظاہر ہو رہا ہے بتاریخ ۱۰ - اپریل ۱۹۱۱ء ہم سب بہاولپور پہونچے ریاست بہاولپور میں چونکہ ریاست کی طرف سے وعظ کرنے کی شارع عام میں ممانعت ہے اس لئے بہ لاچاری ۱۱ - اپریل ۱۹۱۱ء ہم سب ملتان پہونچے - بیرون پاک دروازہ بر مکان حکیم محمد اسمٰعیل صاحب بعد از نماز مغرب وعظ کیا گیا - ہمارے بعد ایک مظفرگڑھی مولوی صاحب نے وعظ کیا - ہم بھی تھوڑی دیر سننے کے لئے بیٹھ گئے - آدم علیہ السلام کا قصہ شیطان کا قصہ غرض وہ اپنے وعظ میں قصص ہی بیان کرتے رہے

۱۲ - اپریل ۱۹۱۱ء - گھنٹہ گھر کے پاس بابو صاحب دین صاحب احمدی کی درخواست پر نماز مغرب کے بعد وعظ کیا گیا - اتفاق سے مولوی عبدالعزیز صاحب ملتانی بھی موقع وعظ میں موجود تھے وہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں - میں نے کہا کہ آپ دکھلائیں کہ جہاں لکھا ہے کہ نہیں فوت ہوئے پھر کہنے لگے میں تو مسلم سے دکھلاؤنگا میں نے کہا کہ مقدم قرآن شریف ہے - مولوی صاحب نے بہت ہی اصرار کیا کہ میں تو مسلم سے ہی دکھلاؤنگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں - غرض قرآن شریف کی طرف مولوی صاحب بالکل نہیں آئے - پھر میں نے کہا اچھا مُسلم سے ہی دکھلاؤ - اسی مجمع میں مولوی صاحب نے مُسلم منگوائی ایک اور مددگار بھی ان کے ساتھ تھا بہت دیر تک ورق گردانی کرتے رہے - ادھر اُدھر کے بہانے کر کے مولوی صاحب تشریف لیگئے اور یہ کہہ گئے کہ کل مباحثہ ہوگا پھر لوگوں نے شور ڈال دیا اور ہمارے پیچھے تالیاں بھی بجائیں مگر کسی ایک شخص نے مولوی صاحب کو یہ نہیں کہا کہ مسلم سے حضرت مسیح ؑ کی حیات کیوں نہیں دکھلاتے -

صبح مولوی عبدالعزیز صاحب نواب احمد یار خان صاحب کے پاس گئے اور ان سے جا کر کہا کہ آپ حفظ امن کا ذمہ لیں اور اپنا مکان بھی مباحثہ کے لئے دیں - سُنا ہے نواب صاحب ممدوح نے فرمایا نہیں حفظ امن کا ذمہ لیتا ہوں اور نہ پسند کرتا ہوں - تم مباحثہ کرو - کیونکہ علم پڑھ لینا اور چیز ہے - اور مباحثہ کرنا کارِ دیگر - تم ان لوگوں سے مباحثہ نہیں کر سکتے ہو پھر مولوی صاحب مایوس ہو کر خاموش ہو رہے ہمیں اطلاع ملی کہ مباحثہ نہیں ہوگا - اس لئے ۱۳ - اپریل ۱۹۱۱ء ملتان سے روانہ ہو کر قادیان پہنچ گیا ہوں -

غلام احمد - واعظ

مبادی الصرف - علامہ نورالدین صاحب کی تصنیف علم صرف سکھانے کے لئے بہت مفید - چند نسخے باقی ہیں - قیمت ۲ر

قرآن شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمۃ کا تحت اللفظ ترجمہ - جو بدر میں شائع ہونے والے نوٹوں کے ساتھ بہت مفید ہے - مجلد بجلد چرمی - صرف ایک روپیہ بارہ آنے پر - (عہ ۱۲ر)

پادا نانک صاحب کا چولہ ۱ر	فرزند علی بجواب ابراہیم ۳ر
کشف الاسرار - (مسیح کی قبر کشمیر میں) ۲ر	درثمین اُردو فارسی کامل ۹ر
ثنائی چکر (ثناء اللہ کے اعتراض دربارہ دُعا کا رد) ۱ر	سنت احمدیہ ۴ر
ضرورت زمانہ ۱ہر	ظہور المسیح ۶ر
عقائد احمدیہ ۲ر	الاستخلاف ۳ر
	شرائط بیعت ۱۲۵ عصر

الہامات مرزا کا جواب مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جو الہامات مرزا کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے - اس کا مختصر جواب تشحیذ کے ایک نمبر میں قاضی اکمل صاحب نے دیا ہے - ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں ؛

جنازہ غائب - (۱) والدہ حافظ روشن علی صاحب (۲) راجہ یار محمد صاحب کہ گل (۳) مولوی غلام غوث گوجرانوالہ (۴) نور احمد برادر چوہدری فتح محمد (۵) کریم داد خاں (۶) بنت نور الدین ساکن دھنگ (۷) اللہ دتا حجام تلونڈی

معیار الصادقین ۳ر - شری نہہ کلنک رتن ۸ر
مکتوبات احمدیہ ۱۴ر - سر الشہادتین ۱ر

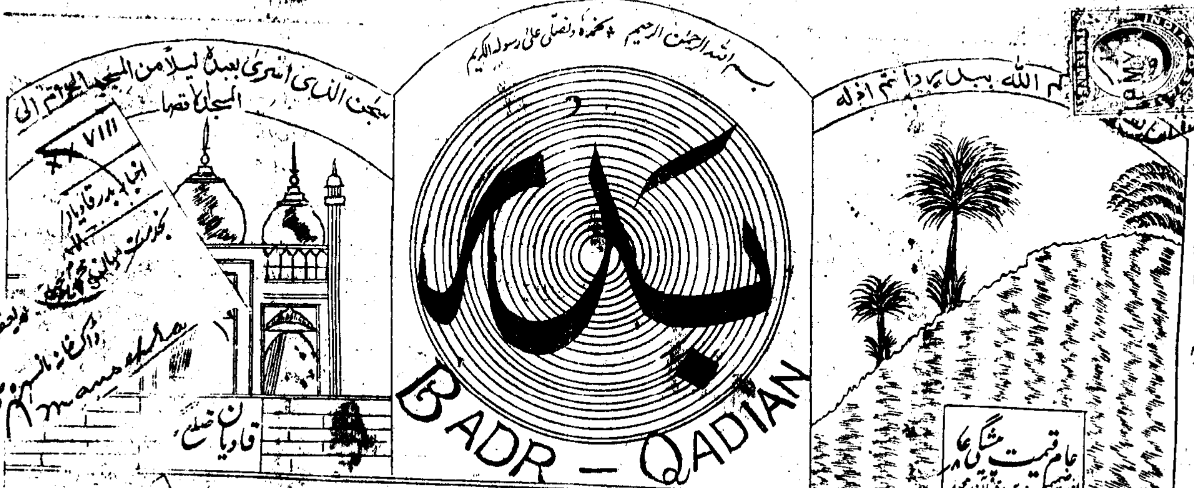

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید | (پیشگی چار روپے)

جلد ۱۰ | ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ مئی سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۵ جیٹھ سنہ ۶۹ | نمبر ۲۹

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

خلیفۃ المسیح کیسے ہیں

مکرمی اکمل صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے اپنی نشستگاہ میں حضور قرآن مجید اور جلالین اور دیگر کتب کا درس دیتے ہیں۔ زخم خفیف سا باقی ہے احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ زخم کو بھی صحت کلی عطا فرماوے والسلام۔ عاجز بشارت احمدؐ عفی عنہ۔ از قادیان۔

بدر۔ آپ سات ماہ سے قادیان میں مقیم ہیں)

مفتی صاحب مکرم معہ اہل و عیال بخیر و عافیت آج ۱۶ مئی کو قادیان میں آگئے ہیں۔

کلام امیرؓ

برات کے ساتھ مولود خوانی

بہ ہمہ ورع کوش و صدق و صفا۔
و لاکن میفزائے بر مصطفےٰؐ۔

صحابہؓ نے بھی شادیاں کیں۔ اہل بیت کی بھی شادیاں ہوئیں اون کو رسول اللہ سے بڑی محبت تھی۔ یہاں تک کہ جانیں بھی قربان کیں۔ لیکن وہ شادیوں کے ساتھ مدح و نعت نہیں پڑھتے تھے۔ حالاں کہ یہ ایک عمدہ بات تھی۔ پس میرے نزدیک ایک لغو بدعت ہے۔

قرآن مجید کس کو پڑھایا جاوے

اگر اس شخص میں ایمان بالغیب ہو یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو۔ قیامت کا قائل ہو۔ دعاؤں کا قائل ہو اور سخاوت کا مادہ رکھتا ہو۔ یعنی صدقہ خیرات بقدر طاقت دیتا ہو تو اسے قرآن پڑھانا جائز ہے

مشرکون کی اولاد

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ مشرکون کے نابالغ بچوں کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا۔ فرمایا۔ اللّٰہ اعلم بما کانوا عاملین اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں انبیاء مبعوث ہوں گے۔ اور پھر دیکھا جائیگا۔ کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں۔ [illegible] نہیں کہ خدا کو معلوم ہے کہ وہ بڑی عمر پاکر کیسے اعمال کرتے کیوں کہ خدا تعالےٰ اپنے اس علم ازلی کی بنا پر سزا نہیں دیتا۔

شذرات

کلام مولانا سرور

(۱) مومن کو ہر دینی و دنیوی امر میں خدا کی طرف سے ہدایت ملتی ہے جس پر عمل کرکے وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے (ب) ومن الناس من یقول میں پیشگوئی فرمائی کہ ایک زمانہ ایسا آتا ہے جب لوگ زبان سے کہیں گے آمنا باللہ یعنی تسلیم تو ہوگی مگر یقین نہ ہوگا۔ اس یقین کے پیدا کرنے کے لئے مامور من اللہ آتا ہے (۲) کسی مذہب کے کامل و اکمل اور منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہے کہ ہر پیش آمدہ ضروری امر میں اپنے پیروؤں کو ہدایت دے سکے۔ دوم اس مذہب میں ایسے وجود ہوتے رہیں۔ جو ان ہدایات پر عامل ہوکر دوسرے کے لئے نمونہ بنیں۔ نمونہ کی یہاں تک ضرورت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو بھی نماز سکھلانے کے لئے جبرئیل کا نمونہ دکھایا گیا (۳) قرآن مجید اپنے پیروؤں کی مدد کا محتاج نہیں بلکہ وہ اپنے معتقدین کی مدد کرتا ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اس لئے کسی آیت کے متعلق ایسا اعتراض نہیں جس کا جواب اسی آیت میں نہ ہو (یہ میرا ایمان ہے) (۴) جب حالات بدل گئے۔ تو شریعت کے احکام بدلائے گئے۔ مگر اسلام کی شریعت ایسی کامل ہے کہ وہ کبھی نہیں بدلتی۔ اگر کوئی ایسی بات ہو۔ تو اللہ تعالےٰ حالات کو بدل دیتا ہے مگر شریعت نہیں بدلائیگا۔ (۵) اگلی شریعتیں ایک خاص قوم کے لئے تھیں۔ پھر بھی مکمل نہ تھیں اور بدلتی رہیں۔ یہ شریعت (اسلامی) سب قوموں کے لئے ہے۔ پھر بھی مکمل اور کبھی نہ بدلیگی۔ (۶) اصحاب موسیٰ نے فرقان دیکھا اور اس کے تھوڑی [illegible] وہ شرک میں مبتلا ہوئے جو اس آیت سے ظاہر ہے۔ فاتوا علی قوم لیکن اصحاب محمدؐ نے فرقان دیکھنے سے پہلا ایسا جوش توحید دکھایا۔ کہ دنیا بول اٹھی۔ شیطان اس بات سے ناامید ہوگیا کہ جزیرہ عرب میں اسکی پرستش کی جاوے (۷) اصحاب موسیٰ نے حضرت موسیٰ کی صحبت میں بوجہ سفر رات دن رہنے کے باوجود جہاد کے موقعہ پر اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون کہا۔ ادھر اصحاب محمدؐ نے اپنی جانیں قربان کردیں طلحہؓ کا ذکر ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیروں سے بچانے کے لئے اپنا بازو آگے کردیا۔ جب ایک سارا چھد چکا۔ تو دوسرا کردیا۔ جعفر طیار کی نسبت مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں جھنڈا لیا وہ کٹ گیا تو دوسرے میں جب دونوں کٹ گئے تو منہ سے تھام لیا۔

تم یا ہم؟

امرتسری ناکام لکھتا ہے مرزائی کا جنازہ ایسا ہی ہے جیسے رافضی کا۔ کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے۔ کہ رافضی تو وہ ہے۔ جو خلفاء راشدین مہدیین میں سے کسی کا منکر بلکہ ان پر تبرا کرتا ہو۔ ہم تو حضرت خاتم الانبیاء سے لے کر خاتم الخلفاء تک سب کو مانتے ہیں۔ انکار۔ تکذیب۔ تبرا تو آپ ہی کے حصہ میں آیا ہے۔ پس رافضی کون ہوا؟

اخلاص

برادر عبد الرحیم صاحب ڈاسلام آباد سے لکھتے ہیں
از سلسلہ عالیہ احمدی ہرگز جدا نشدہ ام۔
مہر تو در وجودم و عشق تو در دلم۔ با شیر در درون شد و با جان بدر شود

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر۔ پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اسلام کیا ہے؟

اَنْ تؤمنَ باللّٰہِ - تو ایمان لائے اللہ پر (۲) وَ الیَومِ الاٰخِرِ اور قیامت کے دن پر (۳) وَالملائکۃ اور ملائکہ پر (۴) والکُتُبِ - اور اس کی بھیجی ہوئی کتابوں پر۔ (۵) وَ النَّبِیِّیْنَ - اور خدا کے تمام نبیوں پر (۶) والبعث بعد الموت - اور موت کے بعد جی اٹھنے پر (۷) و القدر خیرہ و شرہ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ - اور اس پر کہ نیکی بدی کا اندازہ اللہ سے ہے (۸) و اَنْ تشہد ان لا الٰہ اِلّا اللّٰہ و اَنَّ محمداً رسول اللّٰہ اور یہ کہ تو اپنے قول و فعل سے شہادت دے کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اور بے شک (سیدنا) محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ (۹) و تقیم الصَّلوٰۃَ بوضوءٍ سابغ لوقتہا - اور نماز کو اپنے وقت پر کامل وضو کے ساتھ ادا کرے (۱۰) و تؤتی الزکوٰۃَ - اور تو زکوٰۃ دیا رہے (۱۱) و تصومَ رمضانَ - اور رمضان کے روزے رکھے۔ (۱۲) و تحجَّ البیتَ ان کان لک مالٌ - اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تیرے پاس مال ہو (۱۳) و تصلّی اثنتی عشرۃ رکعۃً فی کل یومٍ ولیلۃٍ - اور دن رات میں بارہ سنتیں ضرور پڑھیں۔ (۱۴) و الوتر لا تترکہ فی کل لیلۃٍ - اور وتر کبھی رات کو نہ چھوڑے (۱۵) و لا تشرک باللّٰہ - اور اللہ سے کسی قسم کا شرک نہ کرے۔ (۱۶) و لا تعقّ والدیک - اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔ (۱۷) و لا تاکل مالَ الیتیم ظلماً - اور تو یتیم کا مال ظلم سے نہ کھائے (۱۸) و لا تشربِ الخمر - اور تو شراب نہ پئے۔ (۱۹) و لا تزنِ - اور تو زنا نہ کرے (۲۰) و لا یحلف باللّٰہ کاذباً - اور تو اللہ کی جھوٹی قسمیں نہ کھائے (۲۱) و لا تشہد شہادۃ زورٍ - اور تو جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) و لا تعمل بالھویٰ - اور تو خواہشات نفسانی کا پیرو نہ بنے (۲۳) و لا تغتبْ اخاکَ المسلمَ - اور تو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۴) و لا تقذفِ المحصنۃَ - اور تو کسی پاک دامن پر عیب نہ لگائے۔ و لا تغلَّ اخاکَ المسلمَ اور تو اپنے مسلمان بھائی کی خیانت نہ کرے (۲۶ و ۲۷) و لا تلعبْ و لا تلہُ مع اللاھین - اور تو لہو و لعب (بے ہودہ بے مصرف) میں مشغول نہ ہو۔ (۲۸) و لا تقل للقصیر یا قصیرُ ترید بذلک عیبہ - اور تو بست قد کو کوتہ قد ہے یعنی دل آزاری کے طور پر عیب بینی نہ کر (۲۹) و لا تسخر بِاحدٍ من النّاس - کسی آدمی کے ساتھ تمسخر نہ کر۔ و لا تمش بالنمیمۃِ بین الاخوین - اور دو بھائیوں کے درمیان لگائی بجھائی (چغل خوری) نہ کر (۳۱) و اشکرِ اللّٰہ تعالیٰ علی نعمتہ - اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر گذار رہ - (۳۲) و تصبر علی البلاءِ و المصیبۃ - اور بلاء و مصیبت پر صابر رہ (۳۳) و لا تامن من عقاب اللّٰہ - اور اللہ کے عذاب سے بے ڈر نہ ہو۔ (۳۴) و لا تقطع اقرباءک - اور اپنے رشتہ داروں سے قطع نہ کر (۳۵) و صِلْہم - بلکہ صلہ رحمی شیوہ اختیار کر۔ (۳۶) و لا تلعن احداً من خلق اللّٰہ - اللہ کی مخلوق میں سے کسی پر لعنت نہ کر۔ (۳۷) و اکثِرْ منَ التسبیح و التکبیر و التہلیل - اللہ تعالیٰ کی بڑائی اس کی توحید اور قدوسیت کا ذکر مذاکرہ کر تا رہ (۳۸) و لا تدعْ حضورَ الجمعۃ و العیدین - جمعہ اور عیدین میں حاضر ہونے کو نہ چھوڑ (۳۹) و اعلم اَنَّ ما اصابک لم یکن لیخطئکَ وما اخطاک لم یکن لیصیبکَ نجعد جان لے کہ جو کچھ تم پر گذرنے والا ہے وہ ٹلنے والا نہیں اور جو پہونچنا مقدر نہیں وہ نہیں پہونچیگا (رضا بہ قضا)۔ (۴۰) و لا تدعْ قراءۃ القراٰنِ علٰی کلّ حالٍ - کسی حالت میں قرآن کا پڑھنا نہ چھوڑ۔

تھینک یو - جزاک اللہ

روزانہ پیسہ اخبار میں یہ بحث جاری ہے کہ تھینک یو کی بجائے کون سا لفظ استعمال کرنا چاہیئے۔ اس پر کوئی تسلیم (تھوڑے سے جھکاؤ - ذرا سے اٹھاؤ) کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ کوئی شکریہ - کوئی مشکور۔ سخت افسوس کی بات ہے۔ کہ یہ بحث اس مذہب کے لوگوں میں ہو۔ جو ہر طرح سے کامل و اکمل اور اپنے پیرؤوں کو ہر ضروری امر میں کافی ہدایت دینے والا ہو۔ جزاک اللہ - ایک ایسا جامع لفظ ہے جو ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے یکسان کار آمد ہے اور جس سے کام کر دینے والے شخص کی خدمات کا شکریہ ایک احسن طریق سے ادا ہو جاتا ہے کیونکہ بہترین معاوضہ وہی دے سکتا ہے جس کے قبضہ اقتدار میں جمازہ جہان کی مہار ہے۔ پس اس لفظ کو چھوڑ کر جو نہ صرف مختصر بلکہ ہر پہلو سے جامع ہے کسی اور طرف توجہ کرنا حرمان نصیبی کی دلیل ہے۔ اسلام کی عبادت (نماز) تمام مذاہب عالم کی عبادتوں کی جامع ہے۔ اسلام کا سلام تمام قوموں کے سلاموں سے بہتر ہے۔ مبارک وہ جو اس پر غور کریں۔

قرآن مجید کی آیات اخباروں میں

سید جماعت علی شاہ صاحب نے ایک بحث چھیڑ دی ہے کہ ادب کے لئے قرآن مجید کی آیتیں اخباروں میں نہیں درج ہونی چاہئیں۔ بلکہ ان کا ترجمہ۔ خود ساختہ اور خدا تعالیٰ کے حکم میں یہ فرق ہے کہ جو خدا کا حکم ہو اس پر عمل کرنے سے کوئی فساد لازم نہیں آتا اور انسانی سنح گھڑت حکم میں کوئی نہ کوئی قباحت نکل آتی ہے شاہ صاحب نے یہ تو کہہ دیا۔ اخباروں میں ترجمہ آیات ہو لیکن یہ نہ سوچا کہ اس طرح تحریف قرآنی کی بنیاد پڑے گی اور لوگ اپنی اپنی راؤن کے مطابق قرآن مجید میں تصرف کریں گے۔ قرآن مجید کا حقیقی ادب تو یہ ہے کہ اس کے احکام کے مقابلہ میں اپنے رسم و رواج الفت عادت۔ خواہش نفس کی پروا نہ کی جاوے شاہ صاحب اوامر و نواہی قرآن مجید کا مجموعہ اپنے سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ کس قدر مسلمان اس کی عظمت کرتے ہیں۔ اگر قرآن مجید کو اطلس کے غلافوں میں لپیٹ کر طاق پر رکھ دینے سے نجات ہو جاوے تو یہ نجات بہت ارزان ہے۔ شاہ صاحب اپنے ہی طریقہ پر جس کی وہ رات دن اپنے مریدوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ خدا کے لئے خالی الذہن ہو کر نظر ثانی کریں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رض کا یہی طرز عمل تھا۔ وہ بھی اسی طرح تعویذ لکھ کر دیا کرتے تھے۔ اور ایکی طرح مشروط بہ شرائط ذکر کرتے اور اختلاج قلب کا مرض بڑھاتے تھے کیا وہ بھی تصور شیخ کو ذکر کی روح رواں سمجھ کر بُت پرستی کے مؤید تھے۔ ہرگز نہیں۔

حضرت امیرؓ کے نام منی آرڈر بھیجنے والے

بعض احباب جناب خلافت مآب کے نام منی آرڈر بھیجتے ہیں اور یہ نہیں بتلاتے کہ یہ روپیہ کس مصرف کا ہے پھر خط لکھ کر دریافت کرنا پڑتا ہے اور اتنی دیر وہ روپیہ امانت میں پڑا رہتا ہے۔ بعض دوست خط میں تفصیل لکھتے ہیں۔ مگر یہ طریق بھی دقت سے خالی نہیں۔ بہتر طریق یہ ہے۔ کہ منی آرڈر کے کوپن پر تفصیل اور اپنا پورا پتہ لکھ دیا جاوے۔ جو صاحب یہ نوٹ پڑھیں وہ دوسروں کو پہونچا دیں اور اس پر عمل فرماویں۔ (ب) کتب و اخبار کے متعلق کوئی درخواست حضور خلیفہ کے نام نہیں بھیجنی چاہیئے (ج) میگزین کی کتابوں کی فروخت فی الحال بند ہے۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب کمیشن پر فروخت کرتے ہیں اور حضرت اقدس علیہ السلام کی کتابیں میاں محمد یمین سہارنپوری مہاجر قادیان سے مل سکتی ہیں۔ (د) بدر کے نام اگر ان کتابوں کا آرڈر بھی آوے۔ جو دفتر میں نہیں تو ان کی قیمت کا منی آرڈر آنا چاہیئے ورنہ کمیشن لیا جاویگا۔

کون اللہ دتا؟

عقائد احمدیہ ۲ عدد۔ سنت احمدیہ ۲ عدد نشر الطبیعت ۳ عدد۔ ضرورت زمانہ یک عدد۔ مکتوبات احمدیہ۔ کامن احمدی بذریعہ وی پی طلب کرتا ہے۔ اپنا پتہ نہیں لکھا۔

انعام

بدر میں یہ خبر شائع کر دیں کہ حضرت مسیح موعود کی خدمات اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ذاتی خصوصیات پر پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب کی تحریک سے طلباء نے مضامین لکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات پر انگریزی مضامین تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق اُردو۔ پروفیسر صاحب نے سب سے اچھے مضمون کے لئے صہ اور اُردو کے لئے عہ روپے انعام مقرر کیا ہوا تھا۔ بہت سے طلباء نے نہایت محنت کے ساتھ انگریزی و اُردو مضامین لکھے ہیں بعض نے چالیس چالیس صفحوں کے مضامین طیار کئے انگریزی مضامین لکھنے والوں میں سے سب سے عمدہ مضمون محمد عبد الحمن کا ہے جسے اس کے عوض میں صہ روپے انعام ملا ہے۔ اُردو مضامین میں محمد عبد الحمن کا مضمون مضمون نویسی کے لحاظ سے و انشاء کے لحاظ سے دوم تھا۔ لیکن حالات کی خوبی کے لحاظ سے اوّل تھا۔ ارادہ تھا کہ اسے دوم میں رکھا جاوے لیکن جس طالب علم کا مضمون انشاء کی وجہ سے نہایت اعلےٰ رہا۔ وہ ایک غلطی کی وجہ سے محروم رہا اور بدیں واسطے دوسرا انعام بھی محمد عبد الحمن ہی کو ملا۔ والسلام۔ صدر الدین۔

اورنگ زیب کا سلوک ہندوؤں سے

ایشیاٹک سوسائٹی کے ایک جلسہ میں حال ہی میں راجہ بجن سین نے ایک فرمان جو فارسی زبان میں لکھا ہوا ہے پیش کیا۔ یہ فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب کی طرف سے ابو الحسین حاکم بنارس کو سلطان محمد بہادر کی معرفت بھیجا گیا تھا اس فرمان

فتح الحمید

یہ وہی ترجمہ ہے جس پر مین اس سے پہلے کچھ لکھ چکا ہون باب مین ایک پارہ پر سرسری نظر ڈال کر دکھاتا ہون کہ مترجم صاحب نے جہان اپنی رائے کو دخل دیا ہے وہان غلطی کھائی ہے۔

(۱) بسم اللہ سے پہلے جب صریحاً اقرأ آیا مقام پڑا چکا ہے تو بجائے شروع کے پڑھ اللہ کے نام سے اس کا ترجمہ کیون نہین کر دیا۔ پھر اللہ کی بجائے خدا لکھہ کر کیون اس لفظ کی بے قدری کی گئی ہے جو اس بے مثل ذات کے لئے مخصوص ہے۔ رحمٰن اور رحیم کے معنے بھی کچھ ٹھیک نہین کئے اس کا ترجمہ علامہ نور الدین نے کیا خوب کیا ہے۔

(۲) غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ کے معنے فرماتے ہین نہ ان کے رستے جن پر غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہون کے رستے اللہ تعالےٰ کی طرف غصہ کو منسوب کرنا ایک سوء ادبی ہے۔

(ب) غیر المغضوب کو صفت انعمت علیہم ٹھہراتے تو بہت بہتر تھا یعنے ایسے انعام کئے گئے کہ نہ غضب کیا گیا ان پر۔

(۳) الغیب کی تشریح یعنی نادیدہ چیزون کر کے الفاظ قرآنی مین تصرف کیا ہے معنے تو یہ ہیں کہ مانتے ہین اللہ کو جو غیب ہے یا ماننے کی چیزون کو تنہائی مین اور لوگون سے غائب رہ کر۔

(۴) ممّا رزقنٰہم ینفقون مین ما رزقنا کو صرف مال سے خاص کر دیا اور اس اعجاز قرآنی کا خیال نہ کیا جو اس کے عام مفہوم مین تھا۔ مطلب تو یہ تھا کہ جو اللہ نے کسی کو دیا ہے مال یا علم یا کوئی اور قوت۔ اسمین سے کچھ اللہ کی راہ مین بھی خرچ کرے۔

(۴) یخادعون اللہ کا ترجمہ خدا کو چکما دینا بہت ہی ناپسند ہین بھلا اللہ کو بھی کوئی چکما دے سکتا ہے۔ یون کہئے اللہ کو ترک کرتے ہین۔ الخدع الامساك۔

(۵) واذا لقوا الذین اٰمنوا۔ ترجمہ فرماتے ہین۔ اور یہ (عجب شیطان) لوگ (ہیں) معلوم نہین کہ خواہ مخواہ یہ عجب شیطان بڑھانے کی کیا ضرورت ہے اور اس توضیح سے کن مطالب قرآنی پر روشنی ڈالنی مقصود تھی۔ سچ ہے۔ الزائد زائد۔

(۶) اللہ یستھزئ بھم۔ کا ترجمہ ان سے خدا ہنسی کرتا ہے بھی ویسے ہی ناپسند ہین جیسے خدع کے معنے چکما اور اس کی نسبت اللہ سے۔ الھزو الاستخفاف۔ حقیر پنداشتن بس معنے صاف ہین۔

(۷) ما امر اللہ بہٖ ان یوصل کے ترجمہ سے پہلے رشتہ قرابت لکھ کر پھر ایک آیتہ کے مفہوم عام مین دخل دیا ہے۔ حالانکہ کئی ایسے تعلقات ہین جنہین خدا نے جوڑنے کا ارشاد فرمایا۔ مثلاً نبیون۔ ولیون۔ پاکبازون سے تعلق پیدا کرنا۔ بڑھانا ضروری ہے۔ وغیر ذالک۔

(۸) خلیفہ کے معنے نائب اور پھر اسے اپنا نائب کہہ کر خاص کر دینا بالکل صحیح نہین۔ خلیفہ کے معنے احکام کو نافذ کرنیوالا دوسرے کو اپنی جگہ قائم کرنے والا۔ دوسرے کی جا بجا ہونے والا۔ آدم علیہ السلام آلہی احکام کے پہنچانے والے اپنی نسل کو اپنی جگہ ارشاد آلہی سے قائم کرنیوالے اور پہلی مخلوق کی جا بجا تھے۔

(۹) نحن نسبّح۔ کے معنے بیان فرماتے ہین۔ ہم ہر وقت تیری تعریف کے ساتھ۔ کیون جناب! یہ ہر وقت کہان سے نکلا۔

(۱۰) فسجدوا الا ابلیس۔ تو سب سجدہ مین گر پڑے سب نے سجدہ کیا۔ سیدھے سادھے معنے تھے۔ آپنے لمبے خواہ مخواہ کئے۔

(۱۱) بما انزلتُ۔ کے ترجمہ کے ساتھ پیغمبر آخر الزمان لکھنے کی آپ کو کیا ضرورت تھی اور یون بڑھانے کو تو آپ چاہین مولوی نذیر احمد صاحب سے بھی زیادہ عبارت برکٹون کے اندر لکھدین۔

(۱۲) لا تشتروا باٰیتی ثمناً قلیلاً کا ترجمہ فرماتے ہین میری آیتون مین تحریف کر کے ... یہ تحریف کرنا بڑھا دینا۔ تصرف بیجا کی دلیل ہے۔

(۱۳) وانہا لکبیرۃ۔ کا ترجمہ کیا ہے اور بے شک نماز گران ہے۔ انہا کو پھر پڑھئے۔ یہ نماز لکھنا تھا۔

(۱۴) والفرقان۔ کا ترجمہ معجزے فرماتے ہین اوّل تو معجزہ یہ لفظ قرآن وحدیث کی زبان مین نہین۔ دوم فرقان کی دوسرے موقعہ پر تشریح بھی فرما دی۔ یعنی وہ فیصلہ کا دن جو انبیاء کو اسی دنیا مین ملتا ہے۔

(۱۵) فتکونا من الظّٰلمین کا ترجمہ نافرمان کرنا سوء ادبی ہے اللہ تعالےٰ نے ثُمَّ اورثنا الکتٰب الّذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہٖ۔ سے ظاہر کر دیا کہ ظالم بھی ان عباد مین داخل ہین جن کو کتاب کا وارث بنایا گیا اور جن کو برگزیدہ کیا۔

(۱۶) فاقتلوا انفسکم۔ اپنے تئین قتل کرو۔ خودکشی کا حکم اللہ تعالیٰ دے۔ یہ صحیح نہین بلکہ صحیح یہ ہے کہ قتل کرو ان لوگون کو جنھون نے اس جرم کا ارتکاب اہتمام کیا)

(۱۷) وایدنٰہ بروح القدس۔ اور اپنے کلام پاک سے اسے موید کیا یہ معنے صحیح ہین آپ بروح القدس یعنی جبرئیل لکھتے ہین۔ وکذٰلک اوحینا الیک روحاً من امرنا سے روح بمعنے کلام ثابت ہے۔

(۱۸) وفریقاً تقتلون۔ ایک کو قتل کر دینے رہے۔ کر دیتے ہوتا تو بھی خیر تھی۔ کر دیتے رہے۔ صحیح معنے نہین۔

(۱۹) من کان عدواً لجبریل۔ کے معنے آپ فرماتے ہین جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو (تو اس کو غصے مین مر جانا چاہئیے) اس قدر زائد عبارت اور وہ بھی اپنی طرف سے۔ حضرت! آپ اگر کچھ لکھنا چاہتے تھے تو فان اللہ عدو للکٰفرین سے استنباط کر کے یہ لکھدیتے تو کہ کافر ہے اور دراصل مین استفہام انکاری ہے۔ یعنی کون ہوا دشمن جبرئیل کا۔

(۲۰) ما انزل علی الملکین۔ کو آپ جادو منتر سحر سے جا بجا بغیر کسی ثبوت کے تشریح فرماتے ہین۔ ویتعلمون کا فاعل یہودی کو کیون نہین بنا دیا کہ یہود سیکھتے ہین۔

(۲۱) ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ آپ اسے قیامت کے دن سے خاص کرتے ہین۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کذٰلک قال الّذین من قبلہم اور آپ ترجمہ فرماتے ہین۔ بکواس کیا کرتے تھے۔

یہ سرسری نظر ہے مین انشاء اللہ تعالیٰ پھر پارہ اوّل یا ثانی بھی نظر کرونگا۔

مقبرہ بہشتی

ابن خنزر جو نے سر آغا خان کی آڑ لے کر ہمارے مقبرہ بہشتی پر اعتراض کیا ہے مین اس غلط فہمی ڈالنے کی نامناسب کوشش کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مندرجہ ذیل عبارات نقل کرتا ہون جس سے مقبرہ بہشتی کے بنانے اور اس مین دفن کے لئے شرائط مقرر کرنے کی حکمت درج ہے۔

پیرا نمبر ۱۔ واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہون تا آئندہ کی نسلین ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر ایمان تازہ کرین اور تا ان کے کارنامے یعنے جو خدا کے لئے انہون نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہون۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہین کہ خدا تعالےٰ اس کام مین ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان مین پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے

پیرا نمبر ۲۔ کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت مین داخل نہ سمجھے۔ کیون کہ یہ انتظام حسب وحی آلہی ہے۔ انسان کا اس مین دخل نہین اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان مین داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیون کہ یہ مطلب نہین ہے کہ یہ زمین کسیکو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اسمین دفن کیا جائیگا۔

پیرا نمبر ۳۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے شرائط لگا دئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اسمیں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں ان سب کو بجا لانا ہوگا۔

ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے (دسویں حصے) کم نہیں ہوگا اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا کریں گے۔

اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا سچا اور صاف مسلمان ہو۔

ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور وہ صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

پیرا نمبر ۴۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اسمیں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنھوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہوگئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کیطرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اسجگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور طاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین

مندرجہ بالا عبارتیں پڑھ کر کسی کو وہم بھی نہیں گذر سکتا کہ یہ زمین کچھ بہشتی بنانے کی تاثیر رکھتی ہے بلکہ صرف یہ بات ہے، کہ اس میں اسی شخص کو دفن ہونے کا موقعہ ملیگا جو بہشتی ہے اور آپ کی دعائیں مستجاب ہیں اور جائداد جو وصیت کی جاتی ہے اسسے بھی خاص حضرت اقدس یا ان کی اولاد کی ذات ستودہ صفات سے کوئی تعلق نہیں کہ یہ کارروائی کسی خود غرضی پر مبنی ہو۔ بلکہ اشاعت اسلام مقصود ہے۔

ابن خزرجہ کی درخواست داخل دفتر

جو شخص بے اصول ہو وہ حقیقت میں اس قابل نہیں رہتا کہ اسکی کسی بات کیطرف توجہ کی جاوے ابن خزرجہ خود لکھ چکا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی قوم کے لیڈر کو برا کہے تو اس جماعت کو حق پہنچتا ہے کہ اس کا ہر ایک فرد جی کھول کر اسے گالیاں دے لے۔

پھر اس پرچہ اہل حدیث میں لکھا ہے کہ کسی حرف کو بدل دینا اخلاق سے گری ہوئی بات ہے۔ کیا ابن خزرجہ صاحب بھول گئے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کے واجب التعظیم کی جناب میں کیا کچھ بک چکے ہیں بلکہ اب تک بک رہے ہیں تو کیا آپ کے اصل کے مطابق جماعت احمدیہ کو حق نہیں کہ وہ اسے پارہ ششم کے چھلے رکوع پر نظر کرکے کچھ کہے۔ قادیان کے اخبار تو ہمیشہ نرمی کا سلوک کرتے رہے لیکن لاتوں کے بھوت باتوں سے کم مانتے ہیں۔ آخر دہلی سے ایک ہی شیر اسلام اٹھا تو ابن خزرجہ نے (جس نے ایک (دنیوی) آنکھ سے دیکھنے کے بہانے سے شیر پنجاب کا لقب لیا ہے) دانت نکالنے شروع کئے۔

کاش کہ! ابن خزرجہ صاحب ہماری نرمی سے فائدہ اٹھاتے اور اپنے وطیرہ کو خود ہی بدل لیتے اور آج ان کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا جو ان کے رفیق سفر بنا ہیں ان کو دکھلا رہے ہیں اب وہ ز کو ض کے ساتھ بدلنے کی درخواست کرتا ہے۔ حالانکہ جب انہیں بار بار کہا گیا۔ کہ خواہ مخواہ معنی بدلنے کے واسطے کادیان نہ لکھا کرو بلکہ قادیان۔ تو انہوں نے نہ مانا اب چاہیئے تو یہ کہ جب تک اتنے سال نہ گذر جاویں جتنے سال قادیان کو کادیان لکھتے رہے ہیں وہ صبر کریں اور گھبرائیں نہیں کیونکہ وھم بدءوکم اول مرۃ اور فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی قرآنی ارشاد ہے۔ فمن عفی واصلح پر بھی عمل کرکے دیکھ چکے ہیں اور پنجابی یا کشمیری بولی میں ز اور ض میں کوئی فرق بھی نہیں۔ ہر دو کا تلفظ ایک ہی ہے آپنے خود جب عدالت میں اپنے باپ کا نام بتلایا تھا تو خزرجہ ہی کہا تھا۔ ض کا تلفظ ظاہر نہیں فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ آپ کی گوشمالی کا کام جناب میر صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے جب تک ان کی سفارش آپکے متعلق نہ ہو ہم اس پر توجہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ لہٰذا درخواست سائل فی الحال داخل دفتر ہوتی ہے۔ اور جو تکی آپنے تبدیلی حروف کے متعلق تبلائی ہے سو اس طرح کی تبدیلیں آپکے اور آپکے باپ دادا کے ناموں میں بہت ہوسکیں گی بشرطیکہ ان کے نام تحقیق ہوسکیں۔

عرض حال

(اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کی ایک رات)

کہوں میں کیا گرفتار بلا ہوں
کسی کا کشتۂ تیغ ادا ہوں
کسی کی شان سے میں جی رہا ہوں
کسی کی آن پر میں مر مٹا ہوں
بتاؤں کیا تمہیں اپنی حقیقت
شکست دمدمۂ قالوا بلیٰ ہوں
پہنچ جاتی ہے جو عرش بریں تک
کسی مظلوم کی آہ رسا ہوں
لبوں تک جو پہنچ کر رہ گئی ہو
کسی مسکین کی وہ التجا ہوں
مری افتادگی کا ہے یہ عالم
جہان خاکساری کا سما ہوں
یہ میرے قتل کے سامان ہیں کیوں؟
کہ میں تو آپ ہی اپنی قضا ہوں
ہمیشہ طاق رہنا میری قسمت
نماز شام کی گویا ادا ہوں
ہمیشہ خون دل پینا ہے عادت
کسی کی دست رنگیں کی حنا ہوں
ہمیشہ خاک بر سر پھرتے رہنا
الٰہی میں بھی کیا باد صبا ہوں
ہمیشہ مضطرب خانہ نشیں ہوں
کسی کی چشم پرفن کی حیا ہوں
میں ہوں گم کردۂ حوت تجلی
کسی موسے کا میں بھی اک فتیٰ ہوں
خراب و خستہ حال و زار و بیکس
کسی کے عشق کی میں انتہا ہوں
سر رفعت ہے میرا آسماں پر ✻ حبیب کبریا کا خاکپا ہوں
غلام احمدؐ مختار ہو کر ✻ سراپا نقص اکمل پر خطا ہوں

ایک شیعہ کے اعتراضوں کے جواب

اعتراض ۱۔ کتاب نزول المسیح صفحہ ۵۲ مین ایک شعر ہے جسمین مرزا صاحب نے اپنی فضیلت امام حسین علیہ السلام پر ظاہر کی ہے۔ از روئے احادیث۔ حالاں کہ ایسی کوئی حدیث نہ کتب اہل سنّت مین ہے نہ کتب شیعہ مین۔

جواب ۱۔ معترض چون کہ شیعہ ہے اس واسطے اہل سنّت کی کتابون سے ایسی احادیث کا دکھلانا اس کے لئے اطمینان بخش نہین۔

(ب) شیعہ صاحبان نے جو سلوک امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے وہ ناظرین بدر پر اب مخفی نہین رہا ہے اور رسالہ تحقیق واقعات کربلا کے شائع ہونے پر انشاء اللہ اور بھی روشن ہو جائیگا۔ پھر سخت تعجب ہے۔ کہ امام مظلوم کی محبّت کا دعوے کس منہ سے یہ لوگ کرتے ہین۔ جن لوگون کو اصل حقیقت سے خبر نہین وہ نہائت تعجب کرتے ہین۔ کہ تیرہ سو برس کے بعد احمدیون کو کس طرح علم ہُوا ہے کہ قاتلان حسین مظلوم شیعہ تھے۔ ایک شیعہ اخبار دہلی نے جسکا نام اثنا عشری ہے۔ لکھ دیا۔ کہ یہ لوگ شیعیان علیؓ نہ تھے بلکہ شیعیان عثمانؓ تھے افسوس تو یہ ہے کہ استنے بڑے حامیان مذہب شیعہ کو بھی اپنی کتابون پر عبور حاصل نہیں ہے ایسے معترضین کے لئے مین مختصراً تین مختلف موقعون سے ایسی عبارتین نقل کر دیتا ہون جن سے ناظرین کو میرے دعوے کی نہائت صفائی سے تصدیق ہو جاوے گی۔

اوّل۔ کوفیون نے جب امام حسین علیہ السلام کو مکّہ سے کوفہ تشریف لانے کے واسطے درخواست کی تو سلیمان بن صرد الخزاعی نے جن کو قاضی نور اللہ شوستریؒ از معارف اصحاب امیر المؤمنین کرکے لکھتے ہین حاضرین کو یون خطاب کرکے کہا کہ تم لوگ اس کے بیٹے حسینؓ کے اور اس کے باپ کے (علیؓ) کے شیعہ ہو اصلی الفاظ انتم شیعتہ وشیعۃ ابیہ۔ (ناسخ التواریخ)

دوم۔ حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے والون ہی نے جب حسب الایمائے ابن زیاد ان نائب امام کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور مسلم کو اپنے حسرتناک انجام کا پورا یقین ہو گیا تو انھون نے امام حسین علیہ السلام کے لئے وصیّت فرمائی تھی۔ کہ خدا کے واسطے کوفہ تشریف نہ لائین یہ کوفی آپ کے باپ کے وہی اصحاب ہین جن سے وہ قبل از مرگ بیزار ہو چکے تھے اور ان کی فتنہ پردازیون سے تنگ آ کر ان سے مخلصی پانے کی آرزو فرماتے تھے۔ اس وصیّت کے خاص الفاظ یہ ہین۔ ارجع فداك ابی و امی باھلبیتك دکالیغزرك اھل الکوفۃ فانھم اصحٰب ابیك الّذی یتمنی فراقھم بالموۃ اوالقتل (ناسخ التواریخ)

سوم۔ جب امام حسین علیہ السلام کوفہ کی طرف کوچ فرماتے ہوئے نزدیک پہنچ گئے اور آپ کو اچانک اپنے نائب مسلم کے بیدردانہ قتل کا علم ہوا تو آپنے نہائت افسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ و قد خذ لنا شیعتنا (خلاصۃ المصائب) اس کا ترجمہ ملا باقر مجلسی کی کتاب جلاء العیون مترجم اُردو مین یون ہے۔ "ہمارے شیعون نے ہماری نصرت سے ہاتھ اٹھالیا" ایسے ایسے حوالون کے مطالعہ کر لینے کے بعد بھی جن لوگون کو شک باقی رہ جاوے اور مرغی کی ایک ٹانگ تبلاتے جاوین وہ چاہیئے کہ اپنے دماغ کا معالجہ کرائین۔ آجکل شیعون کا پسندیدہ شغل مرثیہ خوانی امام ہے وہ کہہ سکتے ہین کہ شیعہ اوّلین نے تو شاید امام حسین علیہ السلام کو مثل گوسفند ذبح کیا اور کروایا ہو لیکن ہم تو رات دن جناب کے غم مین آنسو بہاتے ہین اور روضہ خوانی کرتے ہین۔ ہمارا کیا قصور ہے لیکن خدا بھلا کرے مصنف کتاب لولو والمرجان کا جس نے روضہ خوانون اور جھوٹی روایات متعلّقہ کربلا کے بیان کرنے والون کی نہائت شرح وبسط کے ساتھ مذمت فرمائی ہے۔ وہ ایک جگہ ایک روایت لکھتے ہین کہ ایک مرثیہ خوان نے ایک شیعہ عالم فاضل کے آگے ایک خواب تعبیر کے لئے بیان کی کہ مین دیکھتا ہون کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے بدن مبارک کا گوشت دانتون سے کاٹ رہا ہون تو اس بزرگوار نے اس سے پوچھا کہ کبھی تم مرثیہ خوانی تو نہین کرتے ہو اس نے عرض کی کہ ہان۔ اس محقق کی روایت مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ اگر شیعیان صدر اوّل قاتلان حسینؓ تھے تو آج کل کے شیعہ بھی جن کا پیشہ اور شغل مرثیہ خوانی ہے حسینؓ مظلوم کے - - - - - - - -

- - - - - - - باوجود ان شرمناک الزامون کو مجھ کو تعجب ہوتا ہے کہ شیعہ کس مُنہ سے حُبّ حسین کے دعویدار ہوتے ہین اور ہمارے دعوے کو محض اختراعی اور افترا سمجھ رہے ہین۔

نمبر ۲۔ اہل سنّت کے سامنے اگرچہ شیعون کو کوئی حق نہین ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی ذات کے متعلق کسی امر مین اپنے کو مخصوص ظاہر کرین لیکن تھوڑی دیر کے لئے ہم ان کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے ان سے گذارش کرتے ہین علے الخصوص مسئلہ فضیلت مین کہ اگر احمدیہ جماعت سوائے خود حضرت اقدس مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کسی اور شخص کو امام حسین علیہ السلام پر جزوی فضیلت دے تو بے شک قابل ملامت ہے۔ لیکن چونکہ اس فضیلت کا مدعی مہدی موعود ہے اس واسطے کیفیت کو حوالہ بخدا کرکے جو کچھ انہون نے فرمایا ہے اس کو ہم بلا چون وچرا تسلیم کر لیتے ہین خود شیعون مین شہادت امام اور کئی اور مسائل کی کیفیت سے اس طرح اغماض کیا گیا ہے۔ اب اصل اعتراض کا جواب عرض کرتا ہون۔

مہدی موعودؑ کی شان وہ شان ہے جس کے سامنے حسب اعتبار روایات متعلّقہ زمانہ رجعت نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضیلت باقی رہتی ہے نہ جناب علیؓ کی نہ حضرات حسنینؓ کی نہ دوسرے امام کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور جناب مرتضیٰ کی سب کوششین اشاعت اسلام کی اب تک شیعہ کی نگاہ مین کوئی وقعت نہین رکھتی ہین کیونکہ اسلام وہ ہے جو زمانہ رجعت امام مہدی مین جاری ہوگا۔ اب فرمائیے۔ کہ مہدی موعود امام حسینؓ سے کچھ فضیلت رکھتے ہین یا نہین۔ ملا باقر مجلسی کی کتاب حق الیقین مین رجعت کے باب کو اور ان کے ایک مستقل رسالہ رجعت کو مطالعہ کرنے سے اس امر کی پوری تصدیق ہو سکتی ہے حق الیقین مین ملا مجلسی نے روایت کی ہے۔ کہ جو شخص سب سے پہلے مہدی کی بیعت سے مشرف ہون گے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہون گے۔

رسالہ رجعت مین لکھا ہے کہ سب سے پہلے جو بیعت کریگا۔ وہ جناب جبرئیل ہون گے۔ معترض صاحب غور فرماوین کہ جو مبارک موعود ان کے معتقدات کے رُو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی پیرو مرشد ہے۔ وہ امام حسین سے افضل ہُوا یا نہین۔ جبرئیل کی بات کو ہم دانستہ نہین پیش کرتے۔ کیون کہ بہ اعتقاد شیعہ وہ تو جناب امام کا خادم اور پنگوڑا جھُلانے والا ہے۔ کہ شیعہ صاحبان! اگر آپ کو ان روایات کا علم نہین ہے۔ تو اپنے علماء سے تصدیق کراؤ اگر موقعہ و دسترس ہے تو کتابون کے نام خاکسار نے تبلا دئیے ہین۔ بمبئی لکھنؤ سے منگا کر خود مطالعہ کرو۔ کوئی غلط حوالہ یا بے اصل بہتان ہے تو مجھ کو تبلاؤ۔ اگر ٹھیک اسی طرح تمہاری کتابون مین لکھا ہُوا ہے۔ تو تم خود اپنے اعتراضون اور تشکوک کے جوابدہ ہو۔

اعتراض دوم۔ مرزا صاحب اپنے آپ کو نبی کہتے ہین۔ شیعہ کی جس کتاب مین مہدی موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہو اس کا پتہ تبلانا چاہیئے۔

جواب ۱۔ نبی کے لقب کو آپ مہدی موعودؑ کے لئے بہت ارفع اور بعید جانتے ہین لیکن یہ بھی آپ کی کمی معلومات پر دال ہے آپکے معتقدات مین جب حضرت رسُول خاتم النّبیین اور سردار انبیاء کی نسبت لکھا ہے کہ سب سے پہلے وہ مہدی موعودؑ کی بیعت کرین گے۔ تو معمولی مطلق نبی کے اطلاق پر آپکو ہرگز

گھبرانا نہ چاہیئے۔

(ب) باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ مہدی موعود سب اولو العزم پیغمبروں اور نبیوں کے جامع مظہر ہوں گے اصل عبارت رسالہ رجعت میں یوں ہے "گوید ہر کہ خواہد نظر کند بہ آدم و شیث و نوح و سام و ابراہیم و اسمٰعیل و موسیٰ و یوشع و عیسیٰ و شمعون پس نظر کند بمن" صہ۳۱ مطبوعہ لکھنو۔

(ج) قطع نظر ان سب حوالوں کے یہاں پر ایک ایران کے محقق و مورخ کے مقولہ سے تمام علمائے شیعہ کا اجماعی عقیدہ ظاہر کرتا ہوں جو یہ ہے کہ ائمہ اثنا عشر یعنے شیعوں کے بارہ امام انبیائے اولو العزم سے بھی افضل ہیں۔ اصل عبارت یہ ہے زیرا کہ علمائے امامیہ ائمہ اثنا عشر را از پیغمبران اولی العزم فاضل تر دانند" (ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ ۸۴)

بزرگان دین کی فضیلت مطلق یا باہمی جزوی فضیلت کی تفہیم کے لئے حضرت مریم اور حضرت سیدہ کی نظیر بھی قابل غور ہے دیکھو خدا مریم کو افضل النساء العلمین ظاہر کرتا ہے واصطفٰک علی نساء العلمین اور رسول کریمؐ حضرت سیدہ کو سیدۃ النساء العلمین فرماتے ہیں اب آپ فرمائے کہ دونوں میں سے کون افضل ہے اور کیوں؟

پس پیارے معترض شیعہ آپ کو نصیحتاً عرض کرتا ہوں۔ کہ احمدیہ عقائد پر اعتراض وارد کرنے سے پہلے آپ کسی مجتہد صاحب سے مشورہ کر لیا کریں۔ کہ کہیں یہ اعتراض خود شیعہ عقائد پر تو وارد نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد کسی احمدی پر اعتراض کیا کریں۔ امید ہے کہ ان جوابات کو آپ تسلی بخش پائیں گے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ خاکپائے امیر المؤمنین۔ خادم بھیروی

آخری خطبہ سرور کائنات اور مسیح کی وفات

خدا تعالیٰ کی قدیم زمانہ سے یہ سنت ہے۔ کہ جب کسی نبی کو ارسال فرماتا ہے تو اس سے اس کی منشاء ایک بیج بونا ہوتا ہے چنانچہ اس بیج کو وہ نبی بو دیتا ہے پھر باقی نشوونما اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اللہ جل جلالہٗ خود اس بیج سے پودا بناتا ہے جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند تعالیٰ نے توحید کا بیج دے کر روانہ فرمایا آپ نے اسے لگایا اور اس کا نشوونما اللہ تعالیٰ نے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو راحت جاودانی میں تشریف فرما ہوئے اور پودے نے خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہاں تک نشوونما پایا کہ آجکل تمام دنیا میں اس کی خوشبو مہک رہی ہے یہ وہی پودا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور بیج وحدانیت کے بویا تھا ایسا ہی اس زمانے میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب نے ایک بیج وفات مسیح کا بویا جس کے پودے نے خود آپ کے زمانہ میں ہی بہت کچھ نشوونما پایا اور ابھی بہت سا حصہ اس کا باقی ہے اب اس کا پھلنا پھولنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے آپ نے ایک اسلام کو ضرر دینے والی چیز جڑ سے اکھاڑ ڈالی جیسا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے قول سے ثابت کر دیا۔ فلما توفیتنی الی آخرہ۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم کا بگڑنا آپ کی وفات کے بعد ہوگا جیسا آپ قیامت کو جواب دیں گے جب تو نے مجھے مار دیا تب انہوں نے میری اور میری ماں کی پرستش کی۔ تو جب شرک تثلیت قوم نصاریٰ میں آپ کی وفات کے بعد ہونیوالا تھا۔ تو اب بات کھل گئی بلکہ شرک تثلیت قوم نصاریٰ میں موجود ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں پس معلوم ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات بھی پا چکے یہ تو آپ نے خدا کے قول سے ثابت کیا۔ پھر حضرت نبی کریم کی شہادت رویت معراج شریف سے صاف ظاہر ہے جیسا آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عیسیٰ اور موسیٰ کو مُردوں میں دیکھا اس سے بھی ثابت ہو چکا کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے۔ باقی اجماع اُمت کا رہ گیا سو وہ مسئلہ بھی صاف ہے کہ سب سے پہلا اجماع جو ہوا ہے وہ وفات مسیح پر ہی ہوا۔ جیسا کہ جب نبی کریم فوت ہو گئے تو بعض اصحاب رضنے کہا کہ آپ ابھی غشی میں ہیں۔ فوت نہیں ہوئے۔ کیونکہ بہت سی پیشگوئیاں ابھی تک پوری نہیں ہوئیں اور اتنے اختلاف میں حضرت ابوبکر صدیق گاؤں سے تشریف لائے تو آپ نے نبی کریمؐ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ الآیہ۔ تو سب صحابہ کرام خاموش ہو گئے اور مان لیا کہ فی الواقع آپ فوت ہو گئے۔ عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اگر صحابہ کرام کے دلوں میں یہ بات ہوتی۔ کہ عیسیٰ ابن مریم زندہ ہیں تو ممکن نہ تھا کہ وہ عرب چپ رہتے اور آپ کی وفات کو تسلیم کرتے اور ان کا یہ خیال کہ نبی کریم فوت نہیں ہوئے آگے سے بدرجہا پختہ ہو جاتا اور وہ مان سکتے تھے کہ نبی کریمؐ فوت ہوں اور حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر مع جسم عنصری بیٹھا ہو وہ فوراً کہہ اُٹھتے کہ عیسےٰ مسیح بھی تو رسول ہیں وہ زندہ ہیں تو آپ کیوں کر فوت ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام دل میں اس کا فیصلہ کر چکے تھے۔ کہ کوئی نبی زندہ نہیں۔ سب نے کاس الموت نوش جان فرمایا

اب میں آپ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ پیش کرتا ہوں۔ صاحب عقل ذرا غور سے پڑھیں۔ جب آپکی بیماری زیادہ بڑھ گئی اور آپ نے ازواج مطہرات سے اجازت لیکر عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں سکونت اختیار کی آپ تو باہر جا نہیں سکتے تھے لہٰذا فرمایا کہ ابوبکر کو حکم کرو کہ نماز پڑھا دے اور آپ حضرت علیؓ اور فضل رضؓ کے کاندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے باہر تشریف لائے۔ یہ وہ حالت تھی کہ آپ کے قدم مبارک بوجہ کمزوری زمین پر قائم نہیں رہتے تھے۔ پھر آپ منبر کی نیچے کی سیڑھی پر بیٹھ گئے (اس سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ آپ اس حالت میں کس قدر اہم معاملے کے لئے تشریف لائے ہوں گے۔ بے شک یہ معاملہ ایسا ہی اہم تھا)

اَیُّھَا النَّاسُ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ مَوْتِ نَبِیِّکُمْ ھَلْ خَلَا نَبِیٌّ قَبْلِیْ فِیْمَنْ بُعِثَ فَاَخْلُدَ فِیْکُمْ اَلَا وَاِنِّیْ لَاحِقٌ بِرَبِّیْ وَاِنَّکُمْ لَاحِقُوْنَ بِیْ فَاُوْصِیْکُمْ بِالْمُھَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ خَیْرًا۔ وَاُوْصِی الْمُھَاجِرِیْنَ فِیْمَا بَیْنَھُمْ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ وَاِنَّ الْاُمُوْرَ تَجْرِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اسْتِبْطَاءُ اَمْرٍ عَلٰی اسْتِعْجَالِہٖ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَعْجَلُ بِعَجَلَۃِ اَحَدٍ۔ وَمَنْ غَالَبَ اللّٰہَ غَلَبَہٗ وَمَنْ خَادَعَ اللّٰہَ خَدَعَہٗ۔ فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ۔ وَاُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ خَیْرًا۔ فَاِنَّھُمُ الَّذِیْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِکُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَبِھِمْ خَصَاصَۃٌ اَلَا فَمَنْ وَلِیَ اَنْ یَّحْکُمَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَلْیَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِیْئِھِمْ۔ اَلَا وَلَا تَسْتَاْثِرُوْا عَلَیْھِمْ اَلَا وَاِنِّیْ فَرَطٌ لَکُمْ وَاَنْتُمْ لَاحِقُوْنَ بِیْ۔ اَلَا فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ اَلَا فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّرِدَہٗ عَلَیَّ فَلْیَکْفُفْ یَدَہٗ وَلِسَانَہٗ اِلَّا فِیْمَا یَنْبَغِیْ۔

اور فرمایا اے لوگو مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم اپنے نبی کی وفات سے ڈرتے ہو۔ بھلا بتلاؤ تو کیا کوئی نبی جو مبعوث ہوا زندہ رہا ہے کہ میں تم میں رہوں۔ خبردار میں اپنے رب کو ملنے والا ہوں اور تم مجھے ملنے والے ہو۔ میں تمہیں مہاجرین اولین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور مہاجرین کو بھی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ تمام امور خدائی منشاء سے جاری ہوا کرتے ہیں۔ تمہیں کسی امر کی تاخیر اس کی تعجیل پر برانگیختہ

نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کی جلدی سے تعجیل نہیں کرتا جو اللہ پر غالب ہونا چاہے خدا اس پر غالب ہوتا ہے۔ و جو خدا کو دھوکا دینا چاہے خدا اس کو دھوکے کا اجر دیدیتا ہے اگر تم والی بنائے گئے تو کیا تم زمین میں فساد اور قطع رحمی کرو گے اور میں تم کو انصار سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ وے لوگ جنھوں نے دار اور ایمان کو تم سے پہلے جگہ دی تم ان سے بھلائی کرو۔ کیا انھوں نے تم کو پھلوں میں حصہ دار نہیں بنایا؟ کیا انہوں نے تمہارے لئے گھروں میں فراخی نہیں کی؟ کیا انھوں نے تمہیں اپنے آپ پر فضیلت نہ دی؟ حالانکہ وہ خود بھوکے تھے۔ خبردار جو تم سے دو آدمیوں میں فیصلہ پر والی بنایا جاوے اس کو چاہیئے کہ ان کی برائی سے درگذر کرے اور ان کی بھلائی کو لے۔ خبردار ان پر دوسروں کو مت پسند کرو۔ خبردار میں تمہاری لائن ڈوری ہوں۔ اور تم مجھے ملنے والے ہو۔ تمہارے وعدہ کی جگہ حوض کوثر ہے خبردار جو میری ملاقات پسند کرے اس کو چاہیئے کہ نالائق باتوں سے اپنے ہاتھوں اور زبان کو بچا دے۔ لباب الخیار صفحہ ۸۴ خط کشیدہ خطبہ کے الفاظ قابل غور ہیں۔ دیکھو کس وضاحت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلا دیا۔ کہ تمام مبعوث نبی فوت ہو گئے اس وقت کسی نے بھی نہ کہا کہ عیسےٰ ابن مریم تو زندہ ہیں آپ بھی ہم میں رہیں۔ شاید ہمارے معترض یہ کہہ دیں۔ کہ عیسےٰ ابن مریم مبعوث ہی نہیں ہوئے۔ افسوس اے لوگو! تم کب تک انکار میں بڑھتے جاؤ گے۔ خود سوچو۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطبہ کس قدر آپ کی اہمیت کو بتلاتا ہے۔ خداوند تعالےٰ نے آپ کو بتلا دیا۔ کہ یہ جھگڑا آخر زمانہ میں بہت طول پکڑیگا۔ تبھی آپ نے اس آخری خطبہ کو بطور وصیت فرمایا۔ ہمارے مخالفین کو کم از کم اپنے تعصبات چھوڑ کر اپنے نبی کے آخری خطبہ کا ہی لحاظ چاہیئے تھا کیونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ بزرگوں کی آخری باتوں کو لوگ متبرک سمجھ کر یاد رکھا کرتے ہیں کیا تمہیں تمہارے نبی کے آخری کلمات طیبات کو بطور تبرک یاد رکھنا منع ہے۔ ہرگز نہیں یہ پودا تو خدا تعالےٰ کے منشا سے لگایا گیا ہے تم اسے کوئی بھی ہرگز صدمہ نہ پہنچا سکو گے۔ تم اپنے خدا اور نبی کے منکر بن رہے ہو۔ جس بات کی طرف خدا اور اس کا رسول بلا رہا ہے تم اس سے دور بھاگتے ہو۔ پس اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں راہ ہدایت بخشے۔ آمین یا رب العالمین۔ وما علینا الا البلاغ

احمد بخش۔ مدرسہ احمدیہ۔ قادیان
طالب علم جماعت پنجم۔

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

نوشتۂ کلک جواہر سلک میاں معراج الدین صاحب عمر

پروپرائٹر بدر
سکھ۔ آریہ۔ احمدی

۹ مئی کے اخبار پرکاش لاہور میں ایک مضمون بعنوان "کیا گورو نانک صاحب مسلمان تھے" چھپا ہے۔ راقم مضمون نے اس میں باوا نانک صاحب کو آریہ دھرم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور آغاز مضمون میں تسلیم کیا ہے۔ کہ میرزائیوں اور خالصہ بھائیوں کے درمیان اشتہاری جنگ شروع ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ خالصہ صاحبان کا رجحان اس طرف ہے کہ جیسے بنے اس مضمون پر چھیڑ چھاڑ کو طوالت نہ ہو وہ بروز یہ آواز اُٹھاتے ہیں کہ گورو صاحب ہرگز مسلمان نہ تھے لیکن اس دعوے کا زبردست اور عملی ثبوت جو یہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ علانیہ طور پر فلاں مذہب کے پیرو تھے وہ دینے سے قاصر رہے ہیں" اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ "مسلمان عموماً مرزائیوں سے متنفر ہیں اور وہ ظاہراً اپنے آپ کو بری الذمہ ظاہر کرتے ہیں" آگے چل کر چند نہایت ہی مضحکہ خیز دلائل لکھ کر اور کتاب تحفۃ الہند کو تصنیف حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ظاہر کرکے اس سے کئی اقتباس کرکے باوا نانک صاحب کو اپنا ہم دھرم بنانے کی کھینچ تان کی ہے۔

اصل میں آریہ صاحبان کا اس معاملہ میں دخل دینا سراسر بے جا۔ بے محل اور غیر معقول ہے وہ خود ہی لکھتے ہیں کہ یہ اشتہاری جنگ صرف سکھ اور احمدی قوموں کے درمیان جاری ہے اور امر زیر بحث کا تعلق تنقیح بھی ان دونوں قوموں یعنے سکھوں اور مسلمانوں تک ہی محدود ہے پس کسی دوسری ہمسایہ قوم کو اپنی کسی غرض حاصل کر لینے کی نیت سے دست اندازی کرنے کا حق حاصل نہیں۔ مگر ہمارے آریہ بھائیوں کی عادت کچھ ایسی ہی چلی آتی ہے کہ وہ "تو مان نہ مان میں تیرا مہمان" کا خواہ نخواہ مصداق بن جانے کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہیں۔ اور غلط راہوں اور غلط تحریروں سے اپنی ہمسایہ قوموں میں تفرقہ پھیلانے کو اپنا مایۂ ناز سمجھتے ہیں اور اس قسم کی چالوں سے مشہور ثالث کی طرح سارا پنیر آپ ہی کھا جانا چاہتے ہیں اسی طرح یہاں بھی خالصہ صاحبان کو نہایت کمزور اور شکست خوردہ ظاہر کرکے بیان کیا ہے کہ وہ علانیہ طور پر باوا نانک صاحب کا مذہب معین کرنے سے قاصر ہیں ان کی عبارت سے یہ امر صاف سمجھ میں آتا ہے کہ سکھ صاحبان احمدیوں کے پیش کردہ ثبوتوں اور دلیلوں کی تردید نہیں کر سکتے وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح بنے یہ مضمون طول نہ پکڑے وہ زور سے یہ بات تو کہتے ہیں۔ کہ باوا نانک مسلمان نہیں تھے لیکن وہ اس بات کے ثابت کرنے سے قاصر ہیں کہ باوا صاحب کا حقیقت میں مذہب کیا تھا۔ ایز نشک نہیں کہ آریہ صاحبان کی یہ رائے اگر اس کے ماتحت اون کی اپنی کوئی غرض مستور نہ ہو تو معقول ہو سکتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ جہاں کوئی سکھ صاحب یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ باوا نانک صاحب مسلمان نہ تھے تو وہاں ساتھ ہی اس کے سر پر بطور اشد راک یہ بوجھ پڑ جاتا ہے۔ کہ وہ دلائل قویہ قاطع سے باوا صاحب کا مذہب معین اور موسوم کرے۔ کیونکہ بغیر اس کے ان کے مسلمان ہونے سے محض انکار کسی حالت میں قابل پذیرائی نہیں ہو سکتا اور ان کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کر سکتا۔

ہمارے سکھ بھائی ایک حد تک اس بارے میں معذور ہیں اور اس کی ذمہ داری کا بار اون کے ہندوؤں سے غلط فہمیدہ تعلق کے سر پر ہے۔ ورنہ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے وہ مضبوط دلائل سے مسلمان ثابت ہوتے ہیں ہم کو تو نہ ہار جیت سے غرض ہے اور نہ ہی کسی کی دل آزاری مطلوب ہے ہمیں امر حق ظاہر کرنا مقصود ہے اور اگرچہ ہم اس بات کے کہنے میں اپنے حق سے تجاوز نہیں کرتے۔ کہ مقدس نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام کے سوا کوئی مذہب معین ثابت کرنے سے قاصر اور عاجز رہ کر سکھ صاحبان نے اون کے مسلمان ہونے پر مہر تصدیق لگا دی ہے۔ لیکن ہم ان سے اس قسم کا قانونی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے دلائل کو سچی محبت اور اخلاص سے سنیں اور دیکھیں اور ان پر خوب غور کریں اور اپنے دلوں میں سوچیں اور اپنی غلطیوں کی اصلاح کر لیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے بھائی سکھوں میں کثرت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو بڑے نیک دل سادہ مزاج اور حق پسند ہیں ہم کو ان کے وجود سے بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ ہم یہ بات جتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ صاحبان کے ساتھ اس قدر عرصہ دراز تک تعلق رکھنے سے اون کو کافی تجربہ ہو چکا ہے وہ تو اب تک بھی ان بھولے بھائی سرداروں کا پیچھا نہیں چھوڑتے اس لئے ہم اون کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ یہ زمانہ روشنی علوم کا ہے۔ اسمیں محقق بات ہی قائم رہ سکتی ہے اس لئے وہ حقائق پر غور کرنے کی طرف خود متوجہ رہیں کسی دوسرے پر بھروسہ مت کریں۔

آریہ صاحب نے ایک طرف سکھون مین ناچاقی پھیلانے اور ان کو مغلوب اور عاجز بیان کرکے بھڑکانے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف مسلمانون کے گھر کے اندر جا ہاتھ مارا ہے اور اوس کے احمدی اور غیر احمدی لوگون کو ایک دوسرے سے متنفر اور بیزار کرنے کی تدبیر کی ہے لیکن اون کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب یہ وہ زمانہ نہین کہ سکھ صاحبان آپ کی ایسی باتون سے بھڑک اُٹھین گے اور عدالت مین مقدمہ استقرار دائر کر دین گے اور نہ ہی مسلمان ایسے تنگ ظرف ہین کہ ان کے لکھنے سے وہ اپنی مشترکہ اغراض کو کھو بیٹھین گے آریون کی دراندازی اور نیش زنی تو اون کی طبیعت کا تقاضا ہے اور ان کی واقفیت اور تحقیقات ایسی تنگ ہے۔ کہ اونکو اتنا بھی معلوم نہین کہ وہ بڑے بڑے علماء جن کو بعض اندرونی مسائل مین احمدیون سے اختلاف ہے۔ اس بات کے فتوے شائع کر چکے ہین کہ باوا نانک صاحب کو مسلمان ثابت کرنے کا مسئلہ تمام فرقون کے مسلمانون کی مشترکہ غرض ہے اس لئے وہ سب احمدی جماعت کے ساتھ متفق ہین۔ ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ کہ کس برتے پر یہ صاحبان قلم اُٹھاتے ہین۔ احمدیون اور غیر احمدیون کے متعلق تو یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ اسلام کے مختلف فرقون کے تمام مستند لوگ باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے کے مسئلہ کو اپنا مشترکہ کام سمجھتے ہین اور احمدی قوم کے ساتھ اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہین لیکن اب یہ زبردست اعتراض آریہ صاحبان پر وارد ہوتا ہے۔ کہ اون کا سکھون کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اور اون کو اس معاملہ مین دست اندازی کرنے کا کیا حق ہے۔

مسئلہ زیر بحث مین فریقین مین سے کسی نے آریہ صاحبان کو فریق نہین بنایا۔ اور نہ ہی سکھ صاحبان نے آریون کو اپنی امداد کے لئے دُہائی دی ہے۔ اور نہ ہی سکھ صاحبان کسی پہلو سے آریون سے کمزور اور ان کی حمایت کے محتاج ہین۔ سکھ صاحبان کے ہاتھ مین قلم ہے وہ ایک زندہ قوم ہے۔ ان کے پاس مال و دولت کافی موجود ہے۔ وہ علم اور فہم و فراست رکھتے ہین وہ کسی طرح آریون کی مدد کے محتاج نہین اور نہ ہی اونکی بہادری اور مردانگی متقاضی ہے۔ کہ وہ مخفی یا ظاہری طور سے کسی دوسرے سے اپنے گورو کا مذہب ثابت کرنے کی مدد لین۔ ہم مسلمان بھی باوا نانک صاحب کا مذہب مسلمان ثابت کرنے کے لئے کسی دوسری قوم کی مدد کی کوئی حاجت نہین رکھتے۔ ہمارا روئے سخن صرف اپنے بھائی سکھون کی طرف ہی تھا اور ہے۔

ہم اس بات کو خوب سمجھتے ہین کہ باوا نانک صاحب کے ساتھ آریون کا کوئی مذہبی رشتہ نہین۔ اون کا مذہب جو کچھ بھی ثابت ہو اوس سے آریہ دھرم پر کوئی اثر نہین پڑ سکتا اور اگر آریہ صاحبان باوا صاحب کو مسلمان قبول بھی کر لین تو بھی اس سے اون کی سوسائٹی مین کوئی تغیر واقعہ نہین ہو سکتا۔ اس لئے ہم کو ان کے ساتھ باوا صاحب کے مذہب کے متعلق بحث کرنے مین کوئی فائدہ حاصل ہونا متصور نہین اور کامیابی کی صورت مین ہمین ان سے کچھ دستیاب ہونے کی اُمید نہین۔ برخلاف اس کے سکھ صاحبان جو باوا صاحب کو اپنے مذہب کا بانی مانتے ہین اور ان کے ثابت شدہ مذہب پر چلنے کے لئے طیار ہین وہ ایک ایسی قوم ہین۔ کہ جن مین کثرت سے نیک دل۔ حق پسند۔ بے تعصب باوا صاحب سے سچا اخلاص اور محبت رکھنے والے۔ ان کی سوانح زندگی اور تعلیم کو اعلیٰ درجہ کی توقیر سے دیکھنے والے لوگ ہین ان مین یہ خوبی ہے۔ کہ باباصاحب کے متعلق جو بھی بات ان کو ثابت ہو جاوے۔ وہ اس کے اختیار اور قبول کرنے مین پوری جرأت کو کام مین لا سکتے ہین۔ ہم جو کچھ باوا صاحب کے متعلق کہتے ہین وہ علیٰ وجہ البصیرت سچ اور راست کہتے ہین اور ہم کو اُمید ہے کہ وہ دن قریب ہین کہ باوا صاحب کی حقیقی تعلیم پر جو الحاق اور اختلاط کے پردے پڑے ہوئے ہین وہ اُٹھ جائین گے اور حق عیان ہو جاویگا اور ہمارے سکھ بھائیون کے درمیان مغائرت اُٹھ جاوے گی اور باہمی سچے برادرانہ تعلقات اخلاص و محبت ترقی پا کر وہ ہمارے ساتھ مشترکہ اغراض پر قائم ہو جاوین گے۔ آریون کے ساتھ باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق بحث چھیڑنا ایک ایسا لغو امر ہے جس سے ہم کو کچھ حاصل ہونے کی اُمید نہین اور ہم بے سود اور لغو کام کرنے سے منع کئے گئے ہین۔

ہم کو سمجھ مین نہین آتا کہ آریہ صاحبان باوا نانک صاحب کو کس معقولیت کے ساتھ اپنا ہم مذہب بیان کرنا چاہتے ہین کیونکہ اس بزرگ نانک صاحب کو آریہ ثابت کرنے سے آریون کو انہین راستباز ماننا پڑے گا۔ اور ان کو راستباز ماننے سے موجودہ آریہ ہندو مذہب بیخ و بنیاد سے اکھڑ جاتا ہے کیونکہ آریون کا دھرم ہے کہ ویدون کے بعد الہام بالکل بند ہے لیکن باوا نانک صاحب کا کلام اکاش بانی مسلم ہے۔ پس باوا نانک صاحب کا کلام الہامی ماننے سے ویدون کا یہ دعوے کہ ان کے بعد الہام بند ہے۔ غلط قرار پاتا ہے اور نیز نئی تعلیم کے آکاش سے آجانے سے وید منسوخ ماننے پڑتے ہین اور چونکہ باوا نانک صاحب کی تعلیم ویدون کی تعلیم سے بالکل مختلف ہے اس لئے ماننا پڑے گا کہ یا تو موجودہ وید اصلی وید نہین اور یا یہ کہ ویدون کی تعلیم فی نفسہٖ باطل اور غلط ہے۔

باوا نانک صاحب کے متعلق یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ وہ مسلمان مذہب رکھتے اور اسلام ہی کی تعلیم کرتے تھے۔ اگر اس تعلیم اور انہین عقائد کے ساتھ آریہ صاحبان اون کو ہندو کہنا پسند کرتے ہین اور ان کے دھرم مین یہی تعلیم پسندیدہ ہے تو بچشم ما روشن دل ما شاد۔ آریہ صاحبان بڑے آریہ کہلائین۔ لیکن وہ اس تعلیم اور ان عقائد کو اختیار کر لین۔ جو باوا نانک صاحب سے ثابت ہے تو ہم کو اون سے کوئی اختلاف نہ ہو گا وہ آریہ کہلا کر بھی ہمارے مسلمان بھائی ہون گے اور باوجود اسلامی عقائد اور شعار کے اختیار کے ہم ان کی لچوئی کے لئے اون کو آریہ کہنے مین دریغ نہین رکھتے۔ لیکن ہم کو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ صاحبان باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق محض تمسخر اُڑا رہے ہین۔ اس مین وہ ذرا بھی اخلاص سے کام نہین لینا چاہتے کیونکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ آریہ صاحبان باوا صاحب کو ایک بہت بُرا اور قابل نفرت شخص ہندو دھرم کا مخالف مانتے ہین۔ چنانچہ اون کی اپنی مسلمہ اُصولی کتاب ستیارتھ پرکاش مین لکھا ہے۔ کہ ”نانک صاحب بالکل بے علم اور آدی شاستر اور سنسکرت سے جاہل مطلق تھا۔ پڑھے بغیر اپنے آپ کو خواہ نخواہ عالم کرتا تھا گنوار لوگون کے سامنے سنسکرت دان پنڈت بن بیٹھا تھا۔ لالچی۔ ہوا و حرص کا مطیع اور مغرور تھا ویدون کا مطلب نہ جانتا تھا ویدون کے مخالف تعلیم دیتا تھا۔ جب کبھی کوئی موافق بات کہتا بھی تھا تو وہ دل سے نہین بلکہ لوگون کے خوف سے کہتا تھا۔ اگر وید پر ایمان رکھتا تو گورو نہ بن سکتا اس نے ویدون کو نہ سنا اور نہ دیکھا۔ جو سننے اور دیکھنے مین آوین تو جو عقلمند متعصب نہین۔ وہ فوراً اپنی ٹھگ ودیا کو چھوڑ کر وید کی پناہ مین آجاتے ہین۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ ہے مشتے نمونہ از خروارے آریون کا باوا نانک صاحب کے متعلق مسلمہ عقیدہ۔ آریون کی عجیب چال ہے۔ کہ اون کو اصول عقائد مین مقدس نانک علیہ الرحمۃ کو (نعوذ باللہ منہا) ذاتی طور پر عام اخلاقی وقار سے بہت نیچے گرا ہوا مانتے ہین بلکہ کھلے طور پر اس کو ویدون سے جاہل۔ ویدون کا مخالف لالچی۔ نفس پرست اور مغرور وغیرہ جانتے ہین اور لکھتے ہین کہ اس کا گورو بننا اس کے ویدون کے مخالف اور ان سے منکر ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر وہ ویدون پر ایمان رکھتا تو وہ کبھی گورو نہ بنتا۔ اور وہ بے عقل۔ متعصب اور ٹھگ تھا۔ جب آریہ صاحبان اندرونی طور پر حضرت باوا نانک

صاحب کو ایسا ذلیل اور ایسا گندہ انسان سمجھتے ہیں۔ کہ جس میں تمام برائیاں جمع تھیں تو اس کے برعکس اب اون کا یہ کہنا کہ وہ ہمارا ہم مذہب تھا کیسا غلط اور بے بنیاد دعا ہے۔ ایک طرف اس کو ہندو بیان کیا جاتا ہے یہ ٹھٹھہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اگر ان بد اخلاقیون اور بدیون کے ساتھ ہی ایک شخص آریہ دہرم کا معزز اور مستند جائز طور پر ممبر ہو سکتا ہے۔ تو پھر آریہ سلسلہ کی ساری سوسائٹی کے اخلاق کا نمونہ اسی سے استنباط کرنا پڑے گا۔ اور یہ ماننا پڑیگا۔ کہ آریون کے نزدیک مذہبی فضیلت کی وہی تصویر ہے۔ جو باوا نانک صاحب کی ستیارتھ پرکاش مین کھینچی ہوئی ہے۔

آریہ مضمون نگار صاحب نے پنڈت لیکھرام کو بھی احمق بنانے سے دریغ نہین کیا۔ یہ کیسی غلط بات ہے کہ پنڈت لیکھرام جیسے آدمی سے اپنے گورو پنڈت دیانندجی مہاراج کے برخلاف باوا نانک صاحب کے بارے مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر کے برخلاف کچھ لکھا۔ ستیارتھ پرکاش کی تحریر کے باوجود جو شخص باوا نانک صاحب کی عزت قائم کرنے کے لئے کسی طرح کی کوشش کرنا چاہے وہ آریہ نہین رہ سکتا۔

آریہ صاحبان نے تسلیم کیا ہے۔ کہ باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے سے انکار کر کے سکھ صاحبان پابند ہو گئے ہین کہ وہ یہ ثابت کرین کہ باوا نانک صاحب کا علانیہ طور پر کیا مذہب تھا۔ لیکن وہ اس ثبوت سے قاصر رہے ہین اور اون کے قصور کی تلافی یہ کی ہے کہ گویا نانک صاحب ہندو تھے۔ اونہون نے تو اس قصاب کی طرح اس گوسفند کو شیر سے چھوڑانے کی کوشش کی ہے۔ جس کا ذکر گلستان حضرت سعدی مین ہے

شبانگہ کارد برحلقش برانید
روان شد گوسفند وگفت و نالید
چوشب مارا ز گرگم در ربودی
چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

اسی طرح آریہ صاحبان سکھون کی حمایت کرنے کے لئے اٹھے اور باوا نانک صاحب کے مذہب کو مسلمانون سے چھڑا کر اپنے پنجے مین لاکر اپنی چھری کے نیچے رکھدیا۔ آریہ صاحبان کی تحریر سے باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق صرف اسی قدر بحث دنیا مین رہ گئی ہے کہ وہ ہندو تھے یا مسلمان؟ ان کی شہادت سے سکھ تو قاصر رہ گئے ہین۔ اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ آیا آریہ صاحبان اپنے ادعا مین راستی پر ہین۔ تو جب ہم ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کرتے ہین تو اس بحث کا فوراً خاتمہ ہو جاتا ہے اور باوا نانک صاحب اون کے ہاتھ سے فوراً ہی نکل جاتے ہین اور اگر ان کا انحصار اون بعض فقرات پر ہے جو باوا نانک صاحب کی طرف منسوب کئے جاتے ہین اور جو ان کی بعض باتون سے موافق ہین تو اس کا جواب خود پنڈت دیانندجی نے دیدیا ہے کہ وہ جب کبھی بات (ویدون کے) موافق کہتا ہے تو وہ دل سے نہین بلکہ لوگون کے خوف سے کہتا تھا پس پنڈت صاحب کی شہادت سے باوا نانک صاحب کے تمام ایسے کلمات جو ویدون کے موافق ہون آریون کے لئے کسی وقعت کے قابل نہین ہو سکتے اس لئے کوئی وجہ نہین کہ آریہ صاحبان باوا نانک صاحب کو ہندو کہہ سکین اور جب وہ ہندو نہین ثابت ہو سکے تو لازماً ان کا مسلمان ہونا بدیہی ثبوت ہے جس سے کوئی آریہ انکار کرنے کی گنجائش نہین رکھتا۔

یہ امر قابل غور ہے کہ آریون کو باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق اب بحث کرنے کا کوئی حق نہین رہا کیونکہ بہت عرصہ سکھون کے ساتھ اسی مضمون پر آریون کا مقدمہ پبلک مین چلتا رہا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ڈگری پبلک مین آریون کے برخلاف اور سکھون کے حق مین ہو چکی ہے اور اس کے اجراء کا عملدرآمد ایسے زور سے ہو چکا ہے کہ ستارتھ ہند و سنار سے باکل علیحدہ ہو گئے ہین۔ یہان تک کہ گورنمنٹ کی امداد وہ حال کی مردم شماری مین اپنی علیحدگی کو مضبوط طور پر مستحکم کر چکے ہین گویا یہ ایک قطعی اور آخری فیصلہ اس امر کا ہے۔ کہ سکھ صاحبان بمعہ اپنے بانی مذہب کے ہندو نہین افسوس یہ ہے کہ آریون نے باوجود اس آخری فیصلہ کی اہمیت کو جاننے کر پھر بھی اس بات کو نہین سمجھا کہ یہ مسئلہ دنیا مین دوبارہ پیش کرنیکا اون کو کوئی حق نہین۔ اگر ایسا ہی حال رہے تو پھر دنیا مین کوئی بھی مقدمہ کبھی ختم نہین ہو سکتا۔ ہر ایک جھگڑا تا قیامت جاری رہ سکتا ہے۔

سکھ مذہب کے بانی کے مذہب کی تحقیقات کے متعلق آریون کے ساتھ سکھون کا یہ ایک آخری اور یونیورسل میچ تھا۔ اس میچ مین آریہ صاحبان قطعی طور پر سکھون سے شکست کھا چکے ہوئے ہین اور سکھ اون کے مقابلہ مین کامیاب ہو کر اپنی علیحدگی کو قائم کر چکے ہین اب شکست خوردہ فریق کے تمام حقوق بحق فریق غالب طے ہو چکے ہین پس اب سکھ صاحبان کا اپنے بھائی مسلمانون کے ساتھ معاملہ ہے اور انہین کو حق ہے کہ وہ اس بارہ مین محبت اور آشتی سے باوا صاحب کے مذہب کے متعلق حقیقت کو ان کی خدمت مین عرض کرین۔ ہان ہم آریون کے ساتھ اس صورت مین اس معاملہ کی کارروائی جاری کر سکتے ہین کہ سکھون کی معزز سبھاؤن سے آریہ صاحبان مختارنامے حاصل کر لین۔ جسمین وہ سب یہ اقرار کرین کہ باوا نانک صاحب کے مذہب کی تحقیق کے متعلق آریون کا ساختہ پرداختہ اون کو منظور اور ان پر نافذ اور واجب العمل رہو گا اور کہ آریہ صاحبان سکھون کیطرف سے وکالتاً کارروائی کرین گے پھر جب ہم اس بات پر اطمینان کرینگے کہ آریون کو سکھ سبھاؤن نے جائز طور پر اختیار دئے ہین اور ان کے ساختہ پرداختہ کے وہ ذمہ دار ہو گئے ہین تو پھر مناسب شرائط طے کر کے آریون کے دلائل سنین گے اور ان پر غور کرین گے اور اپنے دلائل غور کیلئے ان کے پیش کرین گے۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ہم یہ افسوس ظاہر کرنے سے رک نہین سکتے کہ آریہ صاحبان کی عام عادت ہو رہی ہے۔ کہ وہ اپنے دعاوی کی تائید مین جھوٹے حوالون اور غلط دلائل کو اپنے دائین ہاتھ کا کرتب سمجھتے ہین۔ مضمون زیر جواب مین بھی انہون نے اپنے مشرب کی عادت کو نہین چھوڑا۔ چنانچہ وہ ضمن ششم مین لکھتے ہین کہ خود میرزا غلام احمد صاحب تحفۃ الہند مین لکھتے ہین" اور اسی کتاب کے حوالون کو سامنے رکھ کر اور حضرت میرزا صاحب مرحوم کو ان کا ذمہ دار قرار دے کر کئی کالم بھر دئے ہین افسوس یہ ہے کہ اتنا بھی تحقیق نہ کر سکے کہ کوئی کتاب تحفۃ الہند کے نام سے کبھی حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب نے لکھی اور شائع کی تھی یا نہین؟ ہم آریہ صاحبان کی حق جوئی اور تحقیق کی قابلیت کا امتحان پبلک کے سامنے پیش کرنے کے لئے ان کو چیلنج کرتے ہین کہ وہ ثابت کرین کہ کتاب تحفۃ الہند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ہے اور اگر وہ ثابت نہ کر سکے۔ تو پبلک کو حق ہوگا۔ کہ ان کی تمام ایسی باتون کو غلط تصور کر لین۔

ناظرین اس بات سے آگاہ رہین کہ یہ تحریر صرف پبلک کو دہوکہ دینے کی نیت سے آریہ صاحبان نے چھاپی ہے۔ اور غلط طور پر حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب کو تحفۃ الہند کا مصنف اور ذمہ دار ظاہر کر دیا ہے کسی نے انہیں کے لئے کہا تھا ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا

پس جن صاحبان کی تحقیقات کا یہ عالم ہو تو کیا وہ مخاطب کئے جانے کے اہل ہو سکتے ہین اور ان کی تحریرات قابل غور ہو سکتی ہین اس کا جواب نفی ہے۔

اخیر مین ہم آریہ دوستون سے صاف صاف کہتے ہین کہ وہ باوا نانک صاحب کے مذہب کے تحقیقات کے مسئلہ مین ہمین مخاطب کرنے کی کوشش نہ کرین۔ اون کا باوا صاحب سے کوئی تعلق نہین۔ اور وہ اون کے مذہب کے متعلق بحث کرنے کا کوئی حق نہین رکھتے۔ وہ چین سے اپنا نیوگ پڑے بھوگین فقط۔

معراج الدین عمر

جنازہ غائب - چودہری غلام احمد صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات کی اہلیہ کرملہ نے بحالت زچگی انتقال کیا ہے۔ جنازہ غائب پڑھ دیا (۲) زوجہ مولوی محمد اسماعیل ساکن بیدادپورہ

ایک مؤمنہ کی وفات

هو المستعان

کُلّ من علیها فان و یبقٰی وجه ربّك ذو الجلال والاکرام

الٰہی ہمت آباد ظہورم ٭ زہستی چون عدم بگذشت دورم
بداد این ہستی متہم رسی ٭ تراز ہستی بفریاد عدم رس

مکرم و معظم بندہ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ امروز نوازش نامہ ایشان بتقریب تعزیت اہلیہ مرحومہ بندہ رسیدہ مشکور و یادآوری گردانید ۔ سلامت باشید ۔

مکرم بندہ حیات فانی انسانی چیزے نیست کہ برآں اعتمادی داشتہ شود ۔ بلکہ بغیر از ذات پاک واحد لاشریک سبحانہ تعالےٰ ہمہ موجودات را از فنا چارہ نیست و بعد از فنا بعثت ضروری کہ والبعث بعد الموت ہمچنان میرود بہ پایانش میرس ۔ الی ربك منتہاہا انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیئٍ و الیہ ترجعون ۔

اما وفات اہلیہ بندہ بطوریکہ واقع گردیدہ نہایت عجیب و نشانے از نشانات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام است کہ بندہ ہرگاہ واقعہ مذکورہ را مستحضر میگرداند تحیرش می آید کہ سبحان اللہ و بحمدہ چارہ آں میجوید ۔ اجمالاً گذارش این واقعہ آن کہ ۔ چون اہلیہ بندہ ناگہان دراین جا بعارضہ ذات الجنب مبتلا گردید ۔ دو روز با برشدت تپ و قلق و اضطراب آں حالت او بسخت پریشانی گذشت بلکہ یاد اولاد و غرز خود نبودہ گاہے گاہے میگریست ۔ بروز سوم ۔ بوقت یازدہ دوازدہ بجہ شب ناگاہ این حالت او از حال اولینہ برگشت ۔ و شروع این تغیر چنان بود کہ خود او برپشت دراز خوابیدہ خاموش افتادہ بود ۔ یک بار ناگہان ہر دو دست بلند برداشتہ بزور بر چارپائی زد و ندا برداشت ۔ کہ حضرت قادیانی صاحب برحق اند ۔ حضرت قادیانی صاحب برحق اند ۔ حضرت قادیانی صاحب برحق اند ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اے اہل زمین کہ انکار دارید ۔ از شما ہیچکس رہائی نخواہد یافت ۔ مدت دنیا پیری گردیدہ است ۔ باقی محض قدرے مہلت است عنقریب تمامی زمین زیر و زبر شدنی است ۔ من او سبحانہ و تعالےٰ را بر عرش مے بینم ۔ برمن گلہائے سُرخ از عرش مے بارند ۔ شما این جا چہ مے کنید ۔ بعالم بالا متوجہ شوید ۔ ہرچہ عیش و خوشی و خورسندی ست ہمہ در عالم بالاست ۔ این عالم تمامی رنج و عذاب ست ۔ مرا بعد ازین عصمت مگوئید کہ بغیر از حق درمن دیگر ہیچ نماندہ ۔

خلاصہ آنکہ ازین قسم صدہا کلمات کہ تمامی مشحون بجوش و خروش و عشق و بے خودی بود بر زبان جاری بود و بر چہرہ او آثار بشاشت صاف نمایان نہ یاد اولاد ماند و نہ خیال مرض و این حال تا آں کہ وفات یافت ہمراہ داشت بندہ بار بار بر دہن او دست میگذاشت کہ برائے خدا قدرے آہستہ باش این قدر شور مکن در جواب میگفت کہ من مجبورم امر الٰہی است ۔ و در وقتے کہ از زبان او بندہ شنید کہ من حق شدہ ام متحیر گردیدہ بندہ تلقین کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نمود ۔ خود او نیز ہمان کلمہ طیبہ را خواندہ در آخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ کرد بار بار تکرار آن میکرد ۔ در وقت جان دادن اکثر مردم شنیدند کہ اللہ خدا میگفت و تا دم آخرین براین خیال و یقین بود حتی کہ جان بحق تسلیم نمود ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ اللّٰہم اغفر لحینا و میتنا و شاہدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا الخ

عجیب آن کہ در حالت مذکورہ بہ بندہ گفت کہ من قدرت اللہ را ہمراہ خود مے برم و احسان و بشری برائے مشغول شما بس است ۔ طرفہ تر آنکہ بروز سوم از وفات او پسر خورد چہار ماہہ بندہ کہ قدرت اللہ نام داشت ۔ ناگہان بعارضہ ذات الجنب مذکور مبتلا گردید ۔ و بروز دوشنبہ دوم وفات یافت ۔ یعنے در دوشنبہ اولینہ مادرش وفات یافتہ بود و بہ دوشنبہ دوم قدرت اللہ وفات شد و تفاوت جملہ مدت درمیانہ از ہفت روز بود ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ این است آثار برکات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ با ادنی مبایعان خویش کارہا دارد تا بہ بزرگان جماعت احمدیہ چہ رسد ۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ۔ والسلام ۔ بندہ محمد ابراہیم احمدی از مکان محمد حسین خان صاحب کنال آفیسر ۔ ریاست خیرپور میر

وصیت میری جائداد ایک سکونتی مکان ہے اور علاوہ برین مین دو مسجدون اور ان کے دو متعلقہ دوکانات و مکانات کا متولی ہون ۔ میری وفات کے بعد میری جو ذاتی جائداد انجمن کو ثابت ہو انجمن اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک ہوگی اور میری وفات کے بعد ہر دو مسجدونکی متولی صدر انجمن ہوگی

راقم محمد فیض الدین ولد مولوی غلام مرتضیٰ قوم قریشی سیالکوٹ

اطلاع اشتہار عذاب آلٰہی کے طلب کرنیوالون کی خدمت مین عرض ہے کہ اشتہار عذاب آلٰہی ہے جو بالکل ختم ہوچکے ہیں اس وجہ سے آرڈرونکی تعمیل نہ ہوسکی لہذا اطلاعاً گذارش ہے کہ آپ منتظر نہ رہیں ۔ خاکسار حبیب الرحیم کلرک تشحیذ الاذہان

معیار الادیان از علم الابدان

یعنی (مذہبون کی کسوٹی دلائل طب سے) دنیا مین بے شمار مذاہب ہوچکے ہین ان کے من جانب اللہ ہونیکی جانچ و پرتال کی کسوٹی (جو تسلیم کردہ ہر مذاہب ہو) دنیا مین موجود نہ تھی چونکہ علم طب کے دلائل اصول و فروعی ہر اہل مذہب کے تسلیم کردہ ہین اسواسطے یہ کتاب علم طب کے دلائل سے مذہب منجانب اللہ صحیح ہونیکی جانچ پرتال کیواسطے طبابت کے دلائل سے سچے مذہب کے امورات اعتقادی و اعمالی کو تصدیق و سچا کرکے دکھایا گیا ہے اور منکرون و لامذہبون کے واسطے طب سے ہی ثبوت مذہبی کے دلائل پیدا کئے ہین مثلاً اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود کو نہ ماننے والون کے واسطے ثبوت کے دلائل اور رسول کی ضرورت اور اسکی شناخت کی علامات و دلائل اور فرشتون و شیطان دوزخ بہشت اور قیامت کے وجود ہونے کے بعد آرام یا عذاب حسب اعمال ہونے کے دلائل وضو کی طبی اسراری تاثیر اور نماز پر اسکا اثر عبادت کی بے نظیر تعریف پنج بنا اسلام کی صد ہا فوائد دیگر مذاہب کے تقدیر اور تدبیر کا حد اثر ہر آدمی کے بدن مین خلیفۃ اللہ ہونیکی قدرتی الٰہی مہر و نشان کے ثبوت کا اظہار ختنہ کرانا و داڑھی رکھنے کے طبی بدنی فوائد کے دلائل غیرہ وغیرہ سب مذہبی امورات اعتقادی و اعمالی طب کے دلائل سے ہی تصدیق کئے ہین علم طب پر کس کو گمان تھا کہ ایسے ایسے نکات اسراری برآمد کریگی کہ جو مذہب منجانب اللہ کو تصدیق کرین گے (ذالك فضل اللہ یوتیہ من یشاء) چونکہ یہ کتاب علم طب مسلمہ ہر فرد بشر سے مصدق دین آلٰہی ہے لہذا اس کا ملاحظہ ہر فرد بشر پر فرض عین ہے بالخصوص علماء دین اور فرقہ اطباء کے نہایت دلچسپ اور

حبّ الکی گولیان

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا ۔ پیٹ میں ۔۔۔ مروڑ نہین ہوگی حسب معمول سونے اور کھانے پینے مین کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی ۔ سولہ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے ۔۔۔ کو دیتے چلے آئے ہین ۔ یہ گولیان کئی مین بنتی ہین مقدار اور وزن مین گولیان برابر ہین ۔ ۔۔۔ ایک روپیہ رکھنی چاہیے قیمت سولہ گولیونکی (۱۵) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵)

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

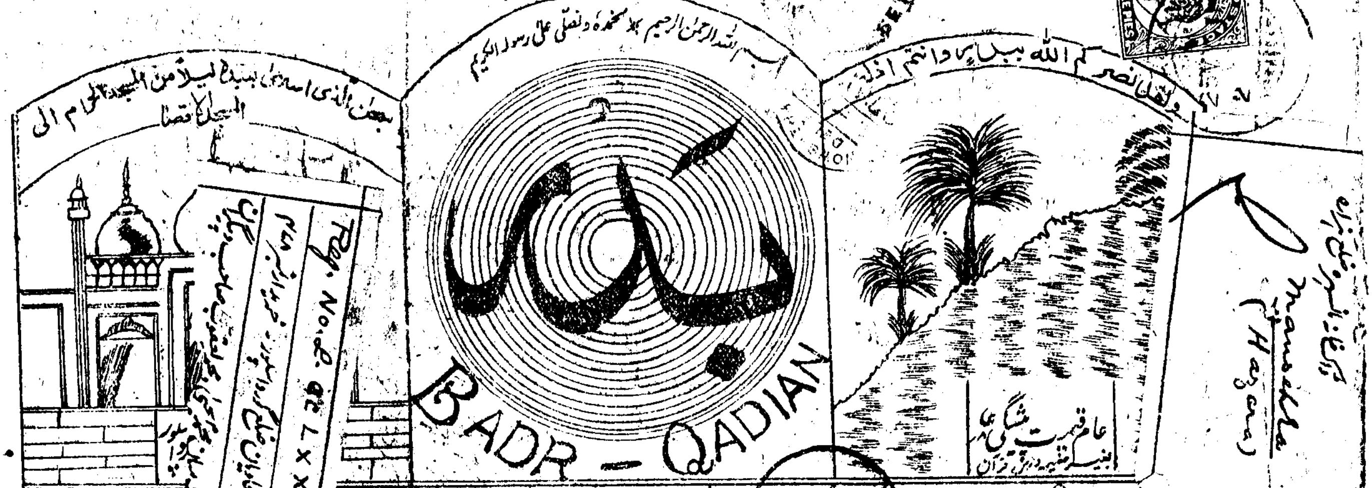

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد

جلد ١٠ — ٢٥ جمادی الاولیٰ ١٣٢٩ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ٢٥ مئی ١٩١١ء مطابق ١٢ جیٹھ ١٩٦٨ — نمبر ٣٠

بھائیو! گر قادیاں آ ؤگے تم | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ | نور دین مصطفٰے پاؤگے تم

دس شرائط بیعت

اول ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جاویگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

وقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

١٠ — عام قیمت ششماہی سالانہ بلاضمیمہ عه — معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ — بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب ندارد۔ رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ ہوگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

منیجر بدر۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ ٣ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ٣ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم کرنے میں سعی کرونگا۔

(احمدیہ پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مُبارک! مُبارک!! مُبارک!!!

مُبارک!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کہ ہمارے ہادی و راہنما اور پیشوا۔ مسیح موعودؑ کے جانشین حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چھ ماہ سے زائد عرصہ کی لمبی علالت کے بعد آج ۱۹۔ مئی کو پہلی دفعہ مسجد اقصیٰ میں جاکر خطبۂ نماز جمعہ پڑھا۔ اور نماز پڑھائی اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے یہ وجود باجود دوبارہ ہمیں عطا فرمایا اور ہمیں پھر حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی زبان مبارک سے خطبہ جمعہ سننے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ قوم کے واسطے یہ بڑی خوشی کا دن ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ نے کانے دجّال کو جھوٹا ثابت کیا اور اپنے بندے کو صحت عطا فرمائی۔ حضرت کی علالت کے ایام میں ہم بدر کی باقاعدہ اشاعت کو باوجود بعض مشکلات کے بہت کوشش سے نباہتے رہے ہیں تاکہ احباب کو کسی طرح سے تشویش نہ ہو اور اب آئندہ حضرت صاحب کی صحت کے متعلق خصوصیت سے کوئی سُرخی قائم کرنیکی ضرورت نہیں ۔ ہمعصر الحکم نے اس خوشی میں ایک غیر معمولی پرچہ شائع کیا ہے۔ جس کا مضمون بمعہ خطبہ درج ذیل ہے۔

۱۹۔ مئی ۱۹۱۱ء۔ کا جمعہ احمدی سلسلہ کی تاریخ میں اسی طرح یادگار رہے گا۔ جس طرح پر ۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کا جمعہ ۱۸۔ نومبر کا جمعہ وہ تھا۔ جس روز حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے اپنے سید و مولا آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ماتحت گھوڑے سے گرے اور جس واقعہ نے صرف احمدی قوم کو بلکہ ان تمام لوگوں کو جو حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی نافع الناس شخصیت سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک سخت کرب اور غم میں ڈالدیا تشویش اور بھی بڑھ گئی۔ جبکہ حضرت کی صحت یوماً فیوماً معرض خطرہ میں پڑنے لگی ان حالات کے درمیان پٹیالہ کے کانے دجّال کی پیشگوئی پر عام طبیعتوں کا متوجہ ہونا کوئی بڑی بات نہ تھی مگر اللہ تعالےٰ نے ۱۱۔ جنوری ۱۹۱۱ء کو مرتد ڈاکٹر کا کذب ثابت کردیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیحؑ کو احمدی قوم کی تربیت اور عوام کی فیض رسانی کے لئے زندہ رکھا اور اس کلمۂ کو ثابت کردکھایا۔ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ غرض یہ سلسلہ علالت کا مختلف رنگوں میں بڑھتا رہا اس کے حالات اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ آج ۱۹۔ مئی ۱۹۱۱ء احمدی قوم کے لئے خصوصاً عید کا دن تھا۔ مستغرق یوم العید والعید اقرب کی وحی کی صداقت دوسرے رنگ میں نظر آتی تھی جمعہ کا دن یوم العید کہلاتا ہے اور ہمارے لئے آج دوہری عید تھی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارا امام پھر مسجد اقصیٰ میں آیا اور اس نے امام ہوکر نماز جمعہ پڑھائی۔ ساکنین دارالامان کی خوشی کا اندازہ ناممکن ہے۔ مسجد اقصےٰ اس وقت برکات اور تجلیات کا مورد ہو رہی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے منبر پر کھڑے ہوکر جو خطبہ پڑھا وہ ذیل میں درج ہے اس مبارک تقریب پر میرے مکرم بھائی ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پنشنر میڈیکل ایڈوائزر صدر انجمن معالج حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے بڑے جوش سے صدقات کی تحریک کی اور دس روپے پیش کرکے عام تحریک کے لئے ایڈیٹر الحکم متوجہ کیا جس کیلئے اُسیوقت اعلان کر دیا گیا اور چاہا کہ قوم کیطرف سے قربانیاں کی جاویں کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے امام مقتدا کو ایسی صحت عطا فرمائی کہ وہ انکی روحانی تربیت و تعلیم کے لئے پھر اسی مقام برکات پر کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ہمیں پھر نوازا میں اس مبارک تقریب پر تمام قوم کو مبارکباد دیتا ہوں اور یہ موقعہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیں کیونکہ ہمارے لئے یہ دن عید سے کم نہیں اور ہمارا ہلال عید چھ ماہ کے بعد طلوع ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح منبر پر چڑھے تو بے اختیار میری زبان سے نکلا طلع علینا البدر من ثنیۃ الوداع۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کا الہام تھا وہ آج پورا ہوا۔ غرض خدا کا شکر ہے کہ ہمیں اپنے امام کے مُنہ سے پھر خطبہ سننے کا موقعہ ملا اب میں اس خطبہ کو درج کرنے سے پہلے ان لوگوں کو خطاب کرکے کہنا چاہتا ہوں جو ہمیشہ اس سلسلہ کی دشمنی میں بدخبروں کے سننے اور شائع کرنیکے خواہشمند رہتے ہیں کہ کیا تم اب بھی سبق نہ لوگے؟ کب تک اپنی دریدہ دہنیوں اور بے حیائیوں پر اصرار کرتے رہوگے۔ تھوڑے ہی نہیں نشان جو دکھائے گئے تمہیں پھر بھی اس تازہ نشان کو دیکھو کہ وہ جس کے مرنے کی پیشگوئیاں کیجاتی تھیں آج خدا کے فضل سے پھر مسجد میں خطبہ پڑھ رہا ہے اور اپنی قوم کو خدا کے نشانات کا معائنہ کرا رہا ہے۔ حق کے مخالفو! یاد رکھو خدا کی باتیں کبھی ٹلتی نہیں ہیں درمیانی ابتلاء اسلئے ہوتے ہیں کہ دوستوں کے ایمان بڑھیں اور دشمن بدگمان شقاوت میں ترقی کرکے ہلاک ہوں اپنی زبان قلم اور قلم زبان سے ان دنوں کے نزدیک کرنے میں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں مہلت کے لئے دور ڈالدی تھے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ثم الحمد للہ الذی عافانا امامنا وحبیبنا وعجانا من الھم والغم وشماتۃ الاعداء وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ صفیہ وخاتم انبیائہ محمد واٰلہ وخلفائہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا پہلا خطبہ بعد علالت

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ الآیۃ۔ چھ مہینے گذر گئے۔ ماہ کے بعد ساتواں شروع ہے جو مجھے پھر یہ موقعہ ملا ہے ان چھ ماہ میں میں نے خوب تجربہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی کے کام نہیں آتا میرے دوستوں نے میرے لئے زور لگائے محنتیں اور خدمتیں کی ہیں مگر میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ زخم ہے (ہاتھ لگا کر دکھایا ایڈیٹر) بارہا آوازیں آئیں کہ اب دو دن میں اچھا ہو جاویگا۔ چار دن یا چھ دن میں اچھا ہو جائیگا۔ مگر چلتا ہی ہے۔ میں نے بہت ہی غور کیا ہے خدا کے فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا اور یہ میں اپنے یقین اور تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ اللہ کو اپنا بنا دو جب وہ ہمارا ہو جائیگا تو سب کچھ ہمارا ہی ہے اور وہ تقویٰ اور صرف تقویٰ سے اپنا بنتا ہے اس لئے اگر چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا ہو جاوے تو تم تقویٰ اختیار کرو تقویٰ ایسی دولت ہے کہ اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ہو اور وہ عظیم الشان ہو متقی کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ان اللہ مع المتقین پس اللہ کی معیت سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے؟ پھر ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ کوئی عظیم الشان اس سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے جیسا کہ فرمایا یحب المتقین جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاوے اوسے کسی اور کی حاجت کیا؟

پھر ہر شخص کو ضرورت ہے کہ اسے رزق ملے اور وہ کھانے پینے دوا علاج اور تیمار دار۔ غرض بہت سی ضروریات کا محتاج ہے مگر اللہ تعالیٰ متقی کو بشارت دیتا ہے۔ یرزقہ من حیث لا یحتسب متقی کو ایسے طریق پر رزق ملتا ہے جو اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا پھر انسان مشکلات میں پھنستا ہے اور ان سے نجات اور رہائی چاہتا ہے متقی کو ایسی مشکلات سے وہ آپ نجات بخشتا ہے۔ یجعل لہ مخرجا۔ ہر قسم کی تنگی سے وہ آپ نجات دیتا ہے یہ متقی کی شان ہے پھر اللہ تعالیٰ متقی کو آپ پڑھا دیتا ہے اگرچہ ہمارے ایک دوست ان معنوں کو پسند نہیں کرتے مگر میں نے غور کیا ہے تو یہ بالکل درست ہے واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ پھر ہر قسم کے دکھوں کو سکھوں سے تقویٰ ہی بدل دیتا ہے۔ یجعل لہ من امرہ یسرا پھر جب متقی انسان ان ثمرات کو پاتا ہے تو میرے دوستو سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ رزق کیلئے تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو سکھ کیضرورت ہے تقویٰ کرو محبت چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو! تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے علوم صحیحہ اسکے فیلئے ملتے ہیں میں نے اس بیماری میں بڑے تجربے کئے ہیں اور ان سب تجربوں کے بعد کہتا ہوں

النبوّۃ بعد نبیّنا محمّد خاتم النبیّین

اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم

اسمین ہمین یہ سکھایا گیا ہے کہ خداوند کریم سے ہم وہ انعامات طلب کرین جو کہ اس نے اپنے پہلے منعم علیہم بندون پر کئے ہین اب ہمین یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ انعامات کیا ہین اور وہ منعم علیہم کون ہین۔ منعم علیہم کا پتہ تو آیت ذیل سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔

یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی الّتی انعمت علیکم اورجس سے انعام کا پتہ ملتا ہے وہ یہ ہے۔ واذ قال موسیٰ لقومہٖ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً الخ

قوم مین سے انبیاء کا مبعوث ہونا اور بادشاہ بننا ضروری ہوا۔

یہان پر ایک سوال وارد ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور اس زمانہ سے پہلے اس اُمّت محمّدیہ مین بادشاہ تو ضرور ہوئے ہین پر نبوّت کا دعوےٰ کسی نے نہین کیا اور اس زمانہ مین ایک مدعی نے نبوّت کا دعوےٰ تو کیا؟ اسلامی بادشاہت سنائت ضعف مین ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس صورت مین یُدعا دو امر کی مقتضی ہے اور اب تک کسی زمانہ مین یہ دونون امر مجتمع نہین پائے گئے۔

اس سے پہلے کہ ہم اس کا جواب دین پہلے یہ بتانا ضروری خیال کرتے ہین کہ یہان پر یہ بتا دین۔ کہ نبوّت کس کو کہتے ہین۔ یہ عبرانی اور عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنے ہین اللہ کریم سے خبر پانا۔ اور اس سے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہونا۔

اس مین شک نہین کہ ہر ایک انعام اسی وقت انعام بنتا ہے کہ اسکی ضرورت بھی ہو اور اگر ضرورت نہ ہو تو پھر وہ لغو یا مضر ہوتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جس قدر انعام بڑا ہوتا ہے اسی قدر اس کے لئے اشد ضرورت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس مین بھی شک نہین کہ اہل اسلام کو جسمانی زندگی اور رُوحانی زندگی کی ضرورت ہے اوّل ابدان۔ اموال۔ اعراض کی حفاظت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور دوسری عقائد۔ اعمال۔ اخلاق کی حفاظت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ حیات جسمانی کے لئے جن تین چیزون کی ضرورت ہے (یعنی ابدان اموال۔ اعراض) ان کی حفاظت سلطنت ہی کے ساتھ ہوتی ہے اور جن کی حفاظت حیات رُوحانی مین ضروری ہے (یعنی عقائد اعمال۔ اخلاق) اُنکی حفاظت نبوّت کے ساتھ ہوتی ہے۔

پہلے زمانہ مین چون کہ ابدان۔ اموال اور اعراض پر بیرونی حملے تھے اور ان تین چیزون کی حفاظت کی اشد ضرورت پڑی ہوئی تہی۔ لہٰذا اس زمانہ مین خداوند کریم نے ان دو امرون سے وہ امر عنایت فرمایا۔ جو کہ ابدان۔ اموال اور اعراض کی حفاظت کا کافی ذریعہ ہے اور وہ سلطنت ہے اور عقائد اعمال اخلاق کی حفاظت بھی ضروری چیز ہے۔ پر اس زمانہ مین ان کا چندان خطرہ نہ تھا لہٰذا اس زمانہ مین وہ امر انعام نہ کیا۔ جو کہ عقائد۔ اعمال۔ اخلاق کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور یہ وہ اعلےٰ درجہ کا مکالمہ الٰہیہ ہے جسکو نبوّت کہتے ہین اور اس آخری زمانہ مین معاملہ بالکل برعکس ہے یعنے ابدان۔ اموال اعراض پر تو چندان حملہ نہین کہ جن کی حفاظت کی اشد ضرورت ہوتی اور اسکی وجہ سے وہ مقتدر سلطنت انعام ہوتی جو کہ ان تین امور کی حفاظت کے لئے کامل ذریعہ ہے لیکن چون کہ اس زمانہ مین عقائد۔ اعمال اور اخلاق پر ایک طوفان آیا ہوا ہے جس کی کہ نبی کریم ؐ کے زمانہ کے بعد نظیر نظر نہین آتی لہٰذا ان کی حفاظت کے لئے خداوند کریم نے اس زمانہ مین وہ امر انعام کیا۔ جو کہ ان کی حفاظت کا کافی ذریعہ ہے اور وہ نبوّت ہے پس چون کہ پہلے زمانہ مین سلطنت کی سخت ضرورۃ تہی لہٰذا وہ اعلیٰ درجہ کی دی اور نبوّت کی اشد ضرورت نہ تہی۔ تو اگرچہ الہام سے بعض بندون کو بھی کم و بیش مشرف بھی کیا پر نبوّت کا انعام کیا اور اس زمانہ مین چون کہ نبوّت کی اشد ضرورت تہی لہٰذا وہ انعام فرمائی لیکن سلطنت کی چون کہ اشد ضرورت نہ تہی لہٰذا وہ اعلےٰ درجہ کی عنایت نہین کی۔ یہی وجہ ہے کہ جن پہلے منعم علیہم کے طرز کا انعام مانگنے کا ہمین حکم کیا گیا ان کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ ولایت اور نبوّت مین قلّت و کثرت کا اور قوت و فعل کا فرق ہے۔

(۲) یابنی اٰدم اما یاتینّکم رسلٌ منکم یقصّون علیکم اٰیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوفٌ علیہم ولا ھم یحزنون

اس مین تو شک نہین کہ اس آیۃ کریمہ مین بنی آدم کو مخاطب کیا گیا ہو اور نہ یہ آدم کے قصّہ مین ہے اور نہ نبی کریم سے پہلے لوگون کے قصّہ مین آئی ہے تا اس سے آدم کے بیٹے یا کوئی اور پہلے بنی آدم مراد ہوتے بلکہ ضرور اس کے مخاطب وہی ہین (بنی آدم) جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ مین بلکہ اس آیت کے نزول کے وقت مین موجود تھے یا اس کے بعد قیامت تک ہونگے تو جب اس آیت کے نزول کے وقت سے لیکر قیامت تک کے لوگ مخاطب ہوئے اور ان مخاطبین کو اس آیۃ مین پوری تصریح کے ساتھ سوائے کسی خفا اور تاویل وغیرہ کے یہ کہا کہ اگر تم مین سے (نہ باہر سے) آئندہ زمانہ مین رسول آئین جو تم پر میری آیتین پڑہین پس جو تقوےٰ اور اصلاح کرین گے ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمناک ہون گے پس اس کے منطوق سے اور بطور نص یہ ثابت ہوا کہ اس آیۃ کے نزول کے بعد کے لوگون مین رسول بلکہ بہت سے رسول آئین گے یا کم از کم آ سکتے ہین۔

(۳) فلمّا بلغ اشدّہٗ واستوٰی اٰتیناہ حکمًا وعلمًا وکذٰلک نجزی المحسنین۔

یہ آیۃ کریمہ قرآن مجید مین دو دفعہ آئی ہے ایک تو حضرت موسیٰ ؑ کے حق مین آئی اور دوم حضرت یوسف ؑ کی نسبت وارد ہوئی ہے۔

جسمین یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہم نے انکو حکمت اور علم دیا ہے جو کہ نبوّت کو بھی شامل ہین اور پھر بتایا ہے کہ یہ اس لئے ان کو دئے ہین کہ وہ محسن تھے اور ہمارا قاعدہ کُلیہ ہے کہ ہم اسی طرح ہر ایک محسن کو دیتے رہے ہین اور دین گے۔

لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جس طرح نبوّت حاصل کرنے کے لئے محسن ہونے کی ضرورت ہے اسی طرح ضرورت نبوّت کی بھی ضرورت ہے۔ پس جب ضرورت بھی ہو اور کوئی محسن بھی ہو تو پھر نبوّت ملتی ہے۔ چون کہ خداوند کریم نے یہان پر وہ لفظ رکھا ہے جو کہ حال اور استقبال دونون کو شامل ہے۔ لہٰذا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آئندہ زمانہ مین قیامت تک نبی کریم ؐ سے پہلے اور آپ کے بعد جب کوئی محسن ہو تو اس کو بھی یہ انعام مل سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کریم ؐ کے بعد محسنون کا آنا ممکن ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی کریم ؐ کے بعد نبوّت کا ملنا بھی ممکن ہے۔ اسی طرح حضرت نوح۔ ابراہیم و موسیٰ۔ ہارون و الیاس کا ذکر فرما کر یہ قاعدہ کُلیہ ذکر فرمایا ہے۔ کہ وکذٰلک نجزی المحسنین۔

(۴) وعد اللہ الّذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّالحات لیستخلفنّہم فی الارض کما استخلف الّذین من قبلہم الخ

اس آیت مین خداوند کریم نے نہایت موکد وعدہ فرمایا ہے کہ ضرورت یعنی خوف کے وقت مین اس اُمّت مین خلیفے بناؤنگا اور ضرور بناؤنگا اور پھر فرمایا ہے کہ بناؤن گا بھی ایسے جیسے پہلون مین سے بنائے تھے پس اس مین شک نہین کہ کما استخلف مین یا استخلاف کو پہلے استخلاف کے مشابہ بیان کیا گیا ہے یا پچھلے خلفاء کو پہلے خلفاء کی مانند قرار دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ خلفاء مین اگر تشبیہ ہے تب بھی لازم آتا ہے کہ جس طرح پہلے

خلفا ر نبی جیسا کہ خداوند کریم نے فرمایا ہے - ولقد اٰتینا موسیٰ الکتٰب وقفینا من بعدہ بالرسل - پھر فرمایا ہے - فیھا ھدیً ونور یحکم بھا - النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ یا بادشاہ ہوئے ہیں (جیسی کی حیات جسمانی اور روحانی کی حفاظت مقتضی ہوتی رہی ہے) ویسے ہی اس اُمت کے خلفار بھی کچھ نبی اور کچھ بادشاہ ہوں اور اگر نفس استخلاف میں تشبیہ مراد ہے تو پھر ضروری ہے کہ پہلا اور پچھلا استخلاف آپس میں ہمرنگ ہوں پس جس طرح پہلا استخلاف بادشاہ اور انبیار بنانے کے طور پر ہوا ہے اسی طرح پچھلا استخلاف بھی نبی اور بادشاہ بنانے کی صورت میں ہو۔ اور جس طرح کما سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس طرح پہلے خلفار ان میں سے بنائے گئے ہیں اور باہر سے کوئی نہیں آیا لہٰذا یہاں پر بھی اُمت محمدیہ میں سے ہی بنائے جاویں اور باہر سے کوئی بھی نہ آوے اسی طرح منکم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب خلفا خواہ بادشاہ ہوں یا انبیار ہوں ضرور اسی اُمت میں سے ہوں نہ باہر سے۔ پس چونکہ مؤکد وعدہ ہے جس کا وقوع ضروری ہے - لہٰذا یہاں سے نبوت کا امکان ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کا واجب لازم اور ضروری الوقوع ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۵) جہاں تک ہم زمانہ پر نظر ڈالتے ہیں تو فعل اللہ اور کلام اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبوت انسانی نسل کے ساتھ ساتھ چلتی رہی ہے لیکن معلوم نہیں کہ اس زمانہ کو کیوں اس سے خالی کیا جاتا ہے بعض مخالفین سے جب یہ سوال کیا گیا ہے۔ کہ ان بینات کا کیوں خلاف کیا گیا ہے۔ تو انھوں نے دو عذر پیش کئے ہیں۔ (۱) خاتم النبیین (۲) حدیث لا نبی بعدی۔ پس ان دونوں عذروں کی نسبت کچھ مختصراً عرض کیا جاتا ہے پس واضح ہو کہ خاتم النبیین والی پوری آیت یہ ہے - ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔

لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ آیۃ کریمہ مخالف کے لئے ہرگز ہرگز دلیل نہیں۔ بلکہ اخیر پر ہم بتائیں گے کہ یہ آیۃ کریمہ ہمارے لئے دلیل ہے اور کہ یہ بآواز بلند پکار رہی ہے۔ کہ آنحضرت کے بعد بھی نبوت کا دروازہ بند نہیں بلکہ کھلا ہے۔ پہلے امر کی نسبت ہم پہلے بیان کرتے ہیں پہلے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ مقام مدح ہے اور خاتم کے معنے اگر آخر کے کئے جاویں تو بجائے مدح کے مذمت ہو جاتی ہے کیوں کہ خاندان شاہی میں جو آخری بادشاہ ہوتا ہے وہ برباد کرنے والا ہوتا ہے اور سب دنیا یہ اس کے لئے موجب مذمت یقین کرتی ہے نہ موجب تعریف اگر کسی کو شک ہو تو دہلی کے خاندان شاہی کے آخری بادشاہ کی نسبت لوگوں کی قطعی رائے ہے۔

ثانیاً۔ ہم کہتے ہیں کہ موجود، قرآن مجید دن میں خاتم بفتح تا ہے جس کے بہ اتفاق اہل لغت مُہر کے معنے ہیں نہ آخر کے اور اگر تا کی زیر بھی جیسی بعض قراتوں میں آئی ہے۔ تو پھر اس کے معنے اگر اصل میں کچھ اور بھی ہوتے تو بھی تطبیق کے لئے اس کے وہ معنے لئے جاتے جو کہ خاتم بفتح تا کے تھے لیکن حدیث اور لغت میں خاتم بکسر تا کے معنے بھی مُہر کے اور مُہر لگانے والے کے آئے ہیں ہمارے اس دوسرے بیان سے بھی ثابت ہوا کہ خاتم کے وہ معنے ہرگز ہرگز نہیں جو کہ فریق مخالف لے رہا ہے۔

ثالثاً۔ ہم کہتے ہیں کہ اس آیۃ کریمہ سے انکی تردید مقصود ہے جو کہ نبی کریم صلعم کو ابتر اور لاولد کہتے تھے۔ تو خداوند کریم نے پہلے تو فرمایا - ماکان محمد ابا احد من رجالکم جس کے ساتھ ابوت کی نفی تو کر دی۔ جیسے کہ مخالف نفی کرتے تھے پھر اس کے بعد لٰکن لاکر رسول اللہ و خاتم النبیین فرمایا ہے۔ تو اس کے معنے آخر کے ہوتے تو پھر معنے یہ ہوتے کہ محمد کسی کے باپ نہیں لیکن نبیوں کے آخر ہیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت اول تو لکن کے خلاف ہوا کیوں کہ کسی کے باپ نہ ہونے سے ہرگز ہرگز یہ وہم نہیں پیدا ہوتا کہ پھر وہ آخر نہیں تا کہ لکن لاکر اس وہم کو رفع کیا جاتا کہ نہیں وہ آخر ہیں۔ پس اس صورت میں لکن (جو کہ پہلے کلام سے ... پیدا ہونے والے وہم کو رفع کرتا ہے) بالکل لغو ہو جاتا ہے۔ اور دوم پھر ان مخالفوں کی بات کا جواب بھی نہیں ہوتا بلکہ ان کی تائید ہوتی ہے۔ کہ تم تو جسمانی ابوت کی نفی کرتے ہو۔ چلو ہم کہتے ہیں کہ نہ وہ جسمانی طور پر کسی کا باپ ہے، اور نہ روحانی طور پر کسی کا باپ ہے۔ کیونکہ وہ آخری نبی ہے اس کے فیض سے آگے کوئی نبی نہ ہوگا۔ ان تین وجوہات کے ساتھ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ خاتم کے معنے آخر کے ہرگز نہیں ہیں۔

لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ جب بعض مخالف جواب سے عاجز آ جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ خاتم کے معنے تو بے شک مُہر کے ہیں لیکن چوں کہ مُہر آخر پر ثبت کی جاتی ہے لہٰذا اس سے ثابت ہوا۔ کہ نبی کریم جو کہ انبیار کی مُہر ہیں وہ بھی آخر پر ہوں تو اس کا جواب کئی طور پر ہے۔

ملا۔ یہ کہ مُہر کا آخر پر لگانا کوئی ضروری اور لازمی امر نہیں بلکہ عموماً بادشاہوں اور حاکموں کی مہریں سرورق اور پیشانی پر ثبت ہوتی ہیں۔

ملا اور اگر آخر پر ثبت کرنا لازمی بھی ہو۔ تو پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ مُہر کا لگانا اگرچہ خط کے آخر پر ہوتا ہے لیکن نبی کریم کو مہر کا لگانا قرار نہیں دیا گیا تا کہ نبی کریم کا آخر ہونا لازم آتا بلکہ نبی کریم کو مُہر قرار دیا گیا ہے نہ مُہر کا لگانا اور مُہر کے وجود کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ خط یا تحریر کے بعد یا آخر ہو۔

ملا اور اگر مُہر کا لگانا ہی لیا جاوے اور یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ مُہر کا لگانا ضرور ہی خط کے آخر پر ہوتا ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ نبی کریم واقعہ میں تو مُہر نہیں بلکہ تشبیہ کے طور پر حضور کو مُہر کہا گیا ہے اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں سب باتوں میں برابری اور مشابہت ہو۔ مثلاً جب ہم زید کو شیر کہتے ہیں تو اسمیں فقط اسی قدر مشابہت کافی ہوتی ہے کہ زید شیر کی مانند بہادر ہو نہ یہ کہ جہاں پر شیر رہتا ہے زید بھی وہاں پر ہی رہے یا جو کچھ شیر کھاتا یا کرتا ہے وہی کچھ زید بھی کھائے اور کرے یا جس طرح شیر کے بڑے بڑے ناخن اور دُم اور سارے بدن پر بال ہوتے ہیں اسی طرح زید کے بھی ہوں۔

پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُہر کہا ہے۔ تو اس میں بھی اسی قدر مشابہت ضروری ہے۔ کہ جس طرح مُہر کے سوا کوئی تحریر قابل اعتبار نہیں ہوتی اور مُہر کے ساتھ قابل اعتبار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے آنحضرت صلعم کی قولی فعلی تصدیق کے ساتھ نبیوں اور ان کی باتوں وغیرہ کا اعتبار ہوتا ہے۔ اور بدون آپ کی تصدیق کے کوئی نبی اور کسی نبی کا قول وغیرہ قابل اعتبار نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے متعدد مقامات میں رسول کے ساتھ مصدقاً لایا گیا ہے اور یہاں پر اسی مُصدق کے عوض رسول کے بعد خاتم النبیین رکھا ہے اور بجز اس بات کے اور کسی بات میں مشابہت کا ہونا ضروری نہیں۔

(۴) بالآخر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بفرض محال ان سب خرافات کو مانا بھی جائے تو پھر یہ حضرت عائشہ رضہ کی اس تفسیر کے خلاف ہے۔ جس کو مجمع البحار میں لکھا ہے۔ کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا انہ لا نبی بعدہ - جس سے صاف صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدہٗ کا مطلب ضرور جُدا جُدا ہے ورنہ اگر دونوں کا ایک مطلب ہوتا۔ جیسا کہ نبی کریم صلعم کو آخری نبی قرار دینے سے لازم آتا ہے۔ تو یہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا کہ یہ کہو اور وہ نہ کہو۔ پس حضرت عائشہ (جو کہ اہل زبان ہیں) انکی تفسیر سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کے یہ معنے نہیں ہیں کہ آپ آخر ہیں اور آپ کے بعد کوئی اور نبی نہ ہوگا اور نہ اس کے ساتھ یہ لازم ہے کہ آپ آخر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا

ین موجود ہین۔ نام کا فرق کوئی فرق نہین ہے۔ سُنئے۔ وما کان منہم معز أصار بعدہ کرامۃ صدیق لہ او خلیفۃ۔ اس کے بعد ایک ہی شعر مین ختمیت کی گتھی جو علمار کے دقت کے لئے عقدہ معقود ہے۔ سلجھائی گئی ہے وہ شعر یہ ہے

بعترتہ استغنت عن الرسل الوریٰ
واصحابہ والتابعین الأئمۃ

یعنے ختمیت کے یہ معنے نہین کہ فیض بند ہوگیا اور داعی الی اللہ آنے کا سلسلہ منقطع ہوگیا بلکہ ختمیت کا یہ معنی ہے کہ آپ کے متبعین کے ہوتے نہ موسےٰ کی ضرورت رہی اور نہ عیسیٰ ابن مریم کی بلکہ یہی تابعین جو امام بھی ہون گے۔ تمام منصبون کا کام دین گے۔ اُمتی اور نبی ہ کے لفظ کو تعجب سے دیکھنے والے تو اجتماع نقیضین سمجھتے ہین اون سے دریافت ہو کہ کیون عقل پر پتھر پڑے ہین اہل اللہ تو التابعین الائمہ کے لفظ مین رمز بتلا گئے ہین۔ پھر فرمایا۔

کراماتھم من بعض ماخصّھم بہ
بماخصّھم من ارث کل فضیلۃ

بڑا افسوس ہے کہ کل فضیلتون کے وارثون کو اہل فضل جری کے ہمنام ہونے سے بھی کُڑھنے والے موجود ہین۔ اُمتی اور نبی ایک ایسا معمائے لاحل ان کے لئے ہوگیا ہے جس سے ان کی عقلین چکرا گئی ہین۔ سمجھانا بے سود ہوگیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اے اسلام مسلمان خود تجھ کو خاک مین ملا رہے ہین۔ اللہ تیرا حافظ ہو۔ والسلام مع الاکرام

خاکسار غلام احمدؐ اختر۔ از اوچ ریاست بہاولپور

مبارک ہمین اس بات کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ سرکار حضور مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے خان صاحب عبدالمجید خان صاحب کو افسر بگھی خانہ مقرر فرمایا ہے خان صاحب موصوف ایک عرصے سے نہایت محنت اور دیانت داری سے اس کام کو سرانجام دے رہے تھے اور ان کا حق تھا کہ اس معزز عہدہ پر ان کی ترقی کر کے ان کی عزت افزائی کی جاتی۔

دوسری خوشی کی یہ خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خان صاحب موصوف کو اپنے فضل وکرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو نیکی اور صحت کے ساتھ لمبی عمر مرحمت فرماوے۔ آمین یارب العالمین۔

جارج گزٹ ایک نیا ہفتہ وار اخبار تاج پوشی جارج پنجم کی یادگار مین جناب سید محبوب شاہ صاحب بہتمام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی نکلنے لگے ہین۔ اخبار کے دو چار پرچے دیکھنے سے پہلے کوئی رائے قائم نہین کی جا سکتی لیکن پراسپیکٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخبار کو مفید بنانے کی کوشش کی جاوے گی۔ یہ اخبار سردست صرف اُردو مین لیکن بعد مین افغانی۔ انگریزی ہندی چار زبانون مین ہوگا۔ قیمت عوام سے سے اور طلبار سے عہ ہے۔ ذیمقدرت احباب سے زیادہ۔ باقی حالات مفصلاً پتہ سے معلوم ہوسکین گے بعض شرائط کے ماتحت خریدارون کو اصلی میک کا سرمہ ۳ ماشہ اور دو کتابین مفت دینے کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔

درخواست جنازہ۔ قاضی نظیر حسین صاحب جنڈیالہ باغوالہ سے اپنی دختر امتہ اللہ بیگم مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعائے جنازہ کرتے ہین۔

اشتہار تبصرہ پر اعتراض اور اس کا جواب

تبصرہ پر جو کچھ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے لکھا تھا وہ بالکل برحق ہے۔ نادانی ہے جو اس پر اعتراض کیا جاتا ہے اس کا جواب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے دیا ہے وہ نقل کیا جاتا ہے۔

یہ اشتہار تبصرہ اس وقت شائع کیا گیا ہے جب عبدالحکیم نے حضرت مرزا صاحب کی وفات کی میعاد چودہ ماہ مقرر کی تھی اُسوقت یہ لکھا گیا تھا کہ خدا نے دشمن کو جھوٹا کرنے کے لئے میری عمر بڑھا دی۔ چنانچہ اگر وہ چودہ ماہ کی میعاد عبدالحکیم قائم رکھتا تو اس وقت اس کا یہ اعتراض ہوسکتا تھا کہ میری بتائی ہوئی میعاد کے اندر فوت ہوگئے ہین اس لئے مین سچا ہون۔ مگر جب اس نے خود اس پیشگوئی کو رد کر دیا اور لکھ دیا کہ بجائے چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اب ۴ اگست کی تاریخ مقرر کی گئی ہے تو تبصرہ مین جو کچھ لکھا گیا تھا اس کے پورے ہونے کی ضرورت نہین رہی۔ کیون کہ وہ اشتہار تو اس غرض کے لئے لکھا گیا تھا۔ کہ جھوٹے اور سچے مین فرق ثابت کیا جاوے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ کون جھوٹا ہے اور کون سچا۔ پس جب اس نے ۴۔ اگست تاریخ وفات مقرر کر دی تو اب سچے اور جھوٹے مین فرق اس طرح ہوسکتا تھا کہ ایک دوسرے کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو جاتا اور اس طرح اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر جاتا۔ پس خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کو ۲۶۔ مئی کو وفات دے کر ثابت کر دیا کہ عبدالحکیم جھوٹا ہے۔ چنانچہ تبصرہ کے الفاظ بھی یہی ہین کہ جو دشمن تیری وفات کی پیشگوئی کرتے ہین۔ اون کو مین جھوٹا ثابت کرونگا پس صاف ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کا منشا اس جگہ دشمن کو جھوٹا ثابت کرنے کا تھا نہ کچھ اور۔ چنانچہ جب اس نے اپنی پیشگوئی کو خود ہی رد کر دیا اور لکھا کہ اب ۴۔ اگست کی تاریخ مقرر ہوگئی ہے تو خدا تعالیٰ نے اس کو اس طرح جھوٹا ثابت کیا کہ آپ کو ۲۶ مئی کو وفات دیدی اور اس کی پیشگوئی ایک دیوانہ کی بڑ کی طرح رد ہی گئی۔ اور جھوٹے اور سچے مین خدا تعالیٰ نے فرق کر کے دکھلا دیا کہ سچون کی باتین سچی اور جھوٹون کی جھوٹی ہوتی ہین چنانچہ ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اگر ایک شخص کو کہا جاوے کہ تو اس لئے ہلاک ہو جاوے گا کہ تو اسلام کو بُرا کہتا ہے اور گالیان دیتا ہے اس کے بعد وہ شخص اسلام لے آئے اور بڑا متقی اور پرہیزگار ہو جاوے تو وہ اس ہلاکت سے بچ جائیگا کیون کہ اس نے وہ بات چھوڑ دی۔ اسی طرح یہان بھی یہی معاملہ ہے عبدالحکیم نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق پیش گوئی کی کہ وہ چودہ ماہ کے اندر فوت ہو جائین گے اور یہ میری سچائی کا نشان ہے اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے شائع کیا کہ ایسا نہین ہوگا بلکہ یہ خود میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا اور یہ سب باتین اس لئے ہین کہ سچے اور جھوٹے مین فرق ہو جائے چنانچہ اگر یہ شخص اس پیشگوئی پر قائم رہتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ہلاک ہو جاتا اور وہ زندہ رہتے۔ کیون کہ خدا تعالیٰ کو تو اپنے نبی اور رسول کی سچائی ظاہر کرنی منظور تھی نہ کچھ اور۔ مگر جون کہ بعد مین یہ اپنی بات سے پھر گیا اور اس نے چودہ ماہ والی پیشگوئی کو اپنی سچائی کا نشان قرار نہ دیا بلکہ لکھا کہ میری سچائی کا ثبوت یہ ہے۔ کہ مرزا ۴۔ اگست کو فوت ہو جائیگا۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی اپنی پہلی بات کو منسوخ کر دیا اور جس راہ سے اس نے اس کے رسول کو پکڑنا چاہا تھا اسی راہ سے اس کو پکڑ لیا۔ یعنے حضرت صاحب کو اس کی مقرر کردہ تاریخ پر وفات نہ دی اور ۲۶۔ مئی کو دی جو تاریخ خود آپ کے الہامات سے ثابت ہوتی تھی اور اس طرح خدا کا وہ کلام کہ جھوٹے اور سچے مین فرق کر کے دکھایا جائیگا پورا ہُوا۔ اور عبدالحکیم کے منہ پر کذاب کا ایسا بدنما داغ لگا جو قیامت تک مٹ نہین سکتا اور یہ بات جو مین نے لکھی ہے کہ جب عبدالحکیم نے چودہ ماہ والی پیش گوئی کو منسوخ کر دیا تو خدا نے بھی اپنے وعید کو دوسرے رنگ مین بدل دیا بے ثبوت نہین۔ بلکہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتی ہے چنانچہ جن لوگون کے لئے فرمایا تھا۔ کہ لھم فی الدنیا خزی

ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم۔ ان میں سے بھی بہت سے لوگ آخرکار ایمان لائے اور بڑے بڑے انعام و اکرام کے مستحق ٹھہرے پس اس جگہ بھی خدا تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق جس کی نسبت ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً کا حکم آیا ہے۔ عمل کیا اور جب عبدالحکیم خان نے اپنی پیش گوئی کو چھوڑ کر ایک اور پیشگوئی پر اپنی سچائی کا مدار رکھا تو خداوند تعالےٰ نے بھی اپنی بے پایان قدرتوں سے چاہا کہ اس کو اسی راہ سے ہلاک کرے۔ چنانچہ اس نے اس کی پیش گوئی کو بالکل غلط ثابت کر دیا اور اس نے بتایا تھا کہ حضرت اقدس علیہ السلام ۴۔ اگست کو فوت ہوں گے مگر ایسا نہ ہوا۔ چنانچہ یہ جھوٹا ٹھہرا۔ اور تبصرہ میں بتایا ہوا عذاب

اذا فات الشرط فات المشروط

کے مطابق اس پر سے ٹل گیا۔ کیونکہ اس کو جھوٹا ثابت کرنا ضروری تھا۔ سو خدا نے ثابت کر دیا۔

پانچویں جواب عبدالحکیم کے تمام دعاوی کو بالکل توڑ دیتی ہے اور اس کے جھوٹ کا قلع قمع کر دیتی ہے ایسی صاف ہے کہ خدا کے فضل سے اس کے بعد اس شخص کا ہاتھ کہیں پڑ ہی نہیں سکتا۔ اور خواہ یہ کتنے ہی دانت پیسے اور پیشانی کو رگڑے۔ ممکن ہی نہیں کہ اپنے مطلب کے مطابق کوئی بات نکال سکے۔ چنانچہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو حضرت اقدس ع نے کبھی کوئی الہام شائع نہیں کیا جس میں یہ آیا ہو کہ عبدالحکیم تیری زندگی میں ہلاک ہو جاویگا۔ زیادہ سے زیادہ مندرجہ ذیل چند الہامات ہیں۔ جن سے یہ اپنے مطلب کی بات نکالتا ہے مگر میں ثابت کرتا ہوں کہ ہرگز ان سے کہیں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عبدالحکیم آپ کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ وہ الہامات اس وقت کے ہیں جبکہ اس نے چودہ ماہ والی پیشینگوئی کی تھی اور اس پیش گوئی کے بدلنے پر ان الہامات کی سزا بھی اور رنگ میں بدل گئی۔ بہرحال وہ الہامات یہ ہیں۔ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تریٰ کل مصلح و صادق۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ تیرے دشمنوں کا اخزار و افنا تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا۔ چنانچہ ان الہامات سے کوئی بات ثابت نہیں ہوتی جس سے یہ معلوم ہو کہ عبدالحکیم حضرت اقدس کی زندگی میں ہلاک ہوگا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دکھلا دیگا اور وہ اصحاب فیل کی طرح ذلیل ہو کر ہلاک ہوگا اور اس کے تمام مکر و فریب غارت ہو جاویں گے اور وہ بوجہ مخالفت حضرت اقدس ع کے ہلاک ہوگا۔ اب ان الہامات کو دیکھ کر ہر ایک اہل عقل دیکھ سکتا ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ نے کس طرح گھیر کر اس سے ۴۔ اگست والی پیشگوئی شائع کروائی اور کس طرح اس کے مکر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور تمام دنیا کی نظروں میں اس کو ذلیل کیا اور ان الہامات کے جو معنے حضرت اقدس ع نے کئے ہیں کہ وہ میرے سامنے ہلاک ہوگا یہ ایک اجتہادی غلطی تھی اور اجتہادی غلطی ہر نبی سے ہوتی رہتی ہے چنانچہ اس کی بہت سی نظیریں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں موجود ہیں مثلاً حضرت نوح کے قصہ کو ہی دیکھو۔ کہ ان سے وعدہ تھا کہ تیرے اہل بچائے جائیں گے اور جب طوفان میں اپنے بیٹے کو غرق ہوتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے خداوند تعالےٰ سے کہا کہ رب ان ابنی من اھلی۔ یعنے اے خدا میرا بیٹا بھی تو میرے اہل سے ہے یہ کیوں غرق ہونے لگا۔ تو اس پر خدا نے نہایت جھڑک کر جواب دیا۔ انہ لیس من اھلک۔ یعنے وہ تیرے اہل سے نہیں اور فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم۔ یعنے ایسی بات مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھ کو علم نہیں۔ پھر حضرت یونس علیہ السلام کو بھی اجتہادی غلطی لگی اور جب ان کی پیشگوئی کے مطابق ان کی قوم ہلاک نہ ہوئی تو ایسے گھبرائے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی کلام میں فرماتا ہے کہ اگر خدا کا فضل نہ ہوتا۔ تو وہ ملزم کر کے پھینک دئے جاتے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وھو مذموم۔

پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اجتہادی غلطی لگی اور انھوں نے سمجھا کہ میں خود بنی اسرائیل کو کنعان میں پہونچاؤنگا۔ حالانکہ وہ راستہ میں ہی فوت ہو گئے ان کے ساتھی بھی قریباً تمام راستہ ہی میں فوت ہوئے۔ اور ان کو ایک خلیفہ نے بنی اسرائیل کو منزل مقصود تک پہونچایا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اجتہادی غلطی لگی اور انہوں نے سمجھا کہ میرے حواریوں کو دنیاوی بادشاہت ملے گی اور انھوں نے ان کو حکم دیا کہ کپڑے بیچ کر تلواریں خریدو حالانکہ دنیاوی بادشاہت تو الگ رہی ان کو چین سے بیٹھنے تک نصیب ہوا اور پھر آخر میں ہمارے سردار اور ہادی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی غلطی لگی اور آپ ایک کشف کی بنا پر حج کو چل دئے اور بڑی تکلیفوں کے بعد وہاں پہنچے۔ تو کام نہ ہوا۔ اور بے حاصل کئے مراد کے واپس آنا پڑا یہاں تک کہ اس بات سے حضرت عمرؓ جیسے بزرگ کو ابتلا کا سامنا ہوا۔ پس غور کا مقام ہے۔ کہ جب اجتہادی غلطی کا ہو جانا کسی نبی کی شان پر کوئی دھبہ نہیں لگاتا۔ اور اس سے اس کی سچائی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود جو پچھلے انبیاء کی سنت پر آئے ہیں۔ اگر کوئی اجتہادی غلطی کر بیٹھیں تو ان پر کیا الزام آسکتا ہے؟ اصل تو الہامات کو دیکھنا چاہئے کہ ان کے کیا معنے ہیں۔ اور پھر یہ بات بھی ہوتی ہے۔ کہ ایک نبی سے ایک وعدہ ہوتا ہے اور وہ اس کے جانشین یا اس کی اولاد کے ہاتھوں سے پورا ہوتا ہے۔ پس باوجود ان تمام دلائل کے جو میں اوپر بیان کر آیا ہوں یہ مان بھی لیا جاوے کہ ۴۔ اگست کی پیشگوئی کے باوجود بھی تبصرہ والا اشتہار قائم رہا اور منسوخ نہیں ہوا تو بھی کوئی الزام نہیں آتا اور کسی بات سے حضرت اقدس ع کی تکذیب اور عبدالحکیم کی تصدیق نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو معنے کئے گئے ہیں وہ خدا کی طرف سے تفہیم نہیں بلکہ اپنا اجتہاد ہے۔ پس اگر اس کے مطابق واقعہ نہ ہو تو ملہم کے الہام پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا بلکہ اس کی سچائی اور بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اس نے کوئی منصوبہ بنا کر الہام پیش نہیں کئے تھے۔ بلکہ خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے وہ الہامات تھے۔

نظم

(مورخہ ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے جلسہ میں پڑھی گئی)

الٰہی فضل کی بارش تو کر دے ۔۔۔ مرادوں سے میرا دامن تو بھر دے
تو مالک اور ہم ہیں تیرے بندے ۔۔۔ [illegible]
بچائے نفس اور شیطان سے ہم کو ۔۔۔ بچالے ہر برے انسان سے ہم کو
ہمیں اسلام کا خادم بنا لے ۔۔۔ غلامی سے تو بندوں کی بچالے
مسلط کر نہ ہم پر ایسے حاکم ۔۔۔ کہ جور و ظلم ہوں جن کے لازم
میرے بچو کہو آمین تم بھی ۔۔۔ کہ ہو جاوے خدا سب سے راضی
سنو کرتا ہوں جو تم کو نصیحت ۔۔۔ نہ مانو گے تو پھر ہوگی فضیحت
تکبر کے نہ پھٹکو پاس ہرگز ۔۔۔ نہ شیخی کی کرو بکواس ہرگز
تکبر سے ہوا شیطان مردود ۔۔۔ تکبر سے ہوا مردود نمرود
نہ پھٹکو پاس چوری کے کبھی تم ۔۔۔ [illegible]
نکما ہوں میں ہو بچپن کی خفت ۔۔۔ نہیں چوری سے بڑھ کر کوئی ذلت
دعاؤں میں دکھاؤ ہمتیں تم ۔۔۔ تو پاؤ پھر جہاں میں عزتیں تم
[illegible] نہ سیکھو کام ہرگز ۔۔۔ نہ بھولو تم خدا کا نام ہرگز
نہ غفلت کے کبھی تم پاس پھٹکو ۔۔۔ [illegible]
یہ دنیا چار دن کی چاندنی ہے ۔۔۔ یہاں آیا ہے جو وہ رفتنی ہے
بھروسہ زندگی کا کچھ نہیں ہے ۔۔۔ پہنچنا ایک دن زیر زمین ہے

جو نیکی ہو سکے سمجھو غنیمت
یہی ہے تم کو ناصح کی نصیحت

ایڈیٹر صاحب نور افشاں غور فرماویں

کچھ دن ہوئے کہ شیخ تیمور صاحب نے ریویو آف ریلیجنز میں ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا "محبت کا مذہب"۔ نور افشاں کے ایڈیٹر صاحب نے چونکہ ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ ہر ایک اسلامی صداقت پر حملہ کرے اس لئے اس نے اس مضمون پر بھی جرح قدح کی اس کے جواب میں شیخ صاحب نے اخبار بدر میں چند ایک سطور لکھیں۔ عادت کیموافق ایڈیٹر صاحب نور افشاں نے ان پر بھی اعتراض کئے منجملہ اور باتوں کے جو آپ کے مضمون سے استنباط ہوسکتی ہیں دو تین کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل۔ یہ دعوے کیا جاتا ہے کہ یورپ کی تہذیب کا منبع بائبل ہے اس کا بہت صحیح جواب تو شیخ صاحب کے لفظوں میں ہی ہے کہ جتنی دیر یورپ صحیح معنوں میں بائبل پرست تھا تب تک تو سخت جہالت کے گڑھے میں گرا رہا اور جب سے بائبل کی تعلیم کو اس نے خیرباد کہنا شروع کیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور افشاں اس تاریخی صداقت کو ماننے سے انکار کرتے ہیں تو ہم اس بات کو اور طرح پر واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یورپ کی تہذیب میں سب سے نمایاں بات یہ ہے کہ یورپ کے لوگ بڑے شوق سے نیچر کے راز کو معلوم کرنے کے درپے رہتے ہیں اور اسی دُھن میں رہتے ہیں کہ مادہ کا کوئی نیا خاصہ معلوم ہو جائے۔ ان کی اس جستجو اور تگ و دو کا نتیجہ وہ عظیم الشان عمارت ہے جس کو سائنس کہا جاتا ہے بلحاظ حقیقت میں سائنس نے بے شمار فوائد دنیا کو پہونچائے ہیں اور یورپ کے گھر گھر اس کی بدولت سکھ اور آرام پہونچا ہے اب میں ایڈیٹر صاحب نور افشان سے سوال کرتا ہوں کہ نیچر کی اس جستجو کے متعلق وہ بائبل کی کوئی آیت یا یسوع کا کوئی قول پیش کر سکتے ہیں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ڈارون جیسے انکشافات واٹ اور سٹیفنس اور ایڈیسن وغیرہ کی ایجادات۔ نیوٹن اور ہرشل وغیرہ کی تحقیقات یہ بائبل کی کونسی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔

دوسرے بڑی بات جو میری رائے میں یورپ کی تہذیب کا خاصہ بن گئی ہے وہ یورپین اور امریکن ملکوں کی طرز حکومت ہے اس طرز حکومت نے افراد کی آزادی کو بہت کچھ بحال کر دیا ہے۔ ان کو گورنمنٹ کے معاملہ میں دلچسپی لینے کا موقعہ ملتا ہے اور بادشاہوں کے جابرانہ اختیارات کو ہمیشہ کے لئے چھین لیا جاتا ہے اس طرز حکومت سے جو برکات یورپ اور امریکہ نے حاصل کئے ان کے لکھنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ مگر سوال پھر یہ ہے کہ کیا یہ بائبل کی تعلیم کے بالکل برعکس تو نہیں۔ کیا ایڈیٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ یہ طرز حکومت بائبل نے کہاں تعلیم کی۔

تیسرے بات جو یورپ کی تہذیب میں بڑی نمایاں ہے وہ عورتوں کی آزادی ہے اس بارے میں تو یورپ اور امریکہ نے بلا کچھ مبالغہ کیا ہے مگر کیا یہ تاریخی صداقت نہیں کہ عیسویت کی آمد سے پہلے یونانی اور رومی تہذیب کے دنوں میں عورتیں زیادہ آزاد تھیں۔ اور زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں اور عیسویت کی آمد اور مسیحی رسولوں کی تعلیم نے عورتوں کی ترقی کو کئی صدیاں پیچھے ڈالدیا اور اگر عورتوں کی حق رسی اور ان کی حرمت بائبل کے سبب سے ہے تو ہم ایڈیٹر صاحب سے پھر وہی سوال کریں گے کہ ہمیں بائبل کے وہ مقامات نکالکر بتائیں جہاں عورتوں کے حقوق کی تعیین کی گئی ہے۔

مگر ایڈیٹر صاحب شائد کہیں گے کہ سائنس وغیرہ کوئی ایسی قابل قدر چیزیں نہیں۔ یورپ کو زیادہ تر ناز ہے اپنے اعلےٰ اخلاق پر۔ یورپ نے غلامی کا انسداد کیا یورپ ہی دور دراز ملکوں میں تہذیب کی برکات پھیلانے کے لئے جاتا ہے اور یہ سب بائبل کی کرامت ہے۔ میں اب اس دعوے کا امتحان کرتا ہوں۔

بائبل کا مایہ ناز خلق ہے مقابلہ نہ کرنا جو ایک گال پر طمانچہ مارے اسے دوسری آگے کرنا۔ جو کوٹ چھینے پتلون بھی اتار کر اس کے حوالہ کرنا۔ میں پوچھتا ہوں کیا بائبل کا یہ خلق یورپ نے برتا اور اگر یورپ یا امریکہ اس کو عمل میں لاتے تو وہ اس عروج پر پہونچتے ہر ایک شخص جو یورپ کے طریق عمل اور اس کے عروج کے اسباب سمجھتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ یورپ نے اس کے بالکل برعکس عمل کیا تبھی اتنی ترقی حاصل کی ورنہ یورپ ایک گداؤں کا ملک ہوتا۔ دوسرا خلق جس پر بائبل پرستوں کو ناز ہے وہ فروتنی ہے اب اس کا وجود کوئی بتا سکتا ہے کہ یورپ میں کہاں پایا جاتا ہے یہ خلق تو یورپ کی زندگی سے ایسا ہی مفقود ہے جیسے کوئی درخت کسی ملک سے بسبب آب و ہوا کی ناموافقت کے ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جاوے تیسرا بڑا اخلاقی اصول جو عیسویت نے تالمود سے لیکر دنیا کو دیا وہ یہ ہے کہ تو دوسروں سے ویسا ہی برتاؤ کر جیسا تو چاہتا ہے کہ وہ تجھ سے کریں اس خلق کا وجود بھی یورپ کی سرزمین میں بالکل عنقا ہے۔ یورپین قومیں دوسری قوموں سے جو برتاؤ کر رہی ہیں وہ سب جانتے ہیں بیان کی چنداں حاجت نہیں مختصراً یہ تو وہ اخلاق ہیں جو بائبل سکھاتی ہے۔ مگر یورپ نے نہیں برتے اور ان اخلاق کے نہ برتنے سے یورپ کی قومیں فتوحات کے میدان میں بڑھ رہی ہیں اب وہ اخلاق لیتے ہیں جو یورپ میں پائے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آیا وہ بائبل کی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔

یورپ کا سب سے بڑا خلق موجودہ زمانے میں ٹالیریشن ہے یعنی ایک دوسرے کے عقائد سے پرخاش نہ کرنا ہمارا دعوےٰ ہے کہ یورپ کا یہ خلق بائبل کی تعلیم اور اٹھارہ سو برس کے عیسویت کے عملدرآمد کے بالکل برخلاف ہے آزادی رائے یورپ میں اُنیسویں صدی کا پودا ہے اور اسی صدی میں اس نے نشو و نما پایا ہے اور اس میں بہت کچھ اسلامی تعلیم کا اثر ہے جو اس مسئلہ میں نہایت واضح ہے۔ سو جو قرآن کریم فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین کیسی عظیم الشان تعلیم ہے درحقیقت یہ دنیا کو آزادی رائے کا میگنا چارٹا ہے ...... عیسویت نے علوم و فنون وغیرہ کی ترقی کے لئے جو کچھ کیا اس کا تماشہ دیکھنے کے لئے ڈریپر صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئیے مختصر یہ کہ ہر موجد شیطان کا چیلا ہے اس کو یا زندہ جلا دو یا عقوبت کے ذریعہ اس کا شیطان نکالو جس نے اس کے دماغ پر قبضہ کر لیا ہے یورپ کا بڑا کارنامہ ہے انسداد غلامی۔ جو لوگ غلامی کی تاریخ کو پڑھ رہے ہیں انہیں معلوم ہے کہ بائبل کی حکومت کے ایام میں بائبل پرستوں نے جس خطرناک بیرحمی اور جس کپکپا دینے والی بیدردی سے غلامی کی تجارت کی اس کی نظیر ملنی ناممکن ہے یورپ کے خاکسار مسیحی افریقہ جاتے ہیں افریقہ کے بے بس اور بے خبر حبشیوں کے گاؤں کو گھیر کر مقابلہ کرنے والوں کو بندوق کا نشانہ بناتے ہیں اور باقیماندوں کو جہاز میں لاد کر امریکہ میں پہونچاتے۔ رستہ میں انکو کئی کئی روز تک خوراک نہیں دیتے بہت سے بھوکے مرتے ہیں ان کو سمندر میں پھینکتے ہیں اور باقیماندوں کے خون کو حرکت میں لانے کے لئے ایک معین وقت خوب چابک مارتے ہیں کہ وہ درد سے تڑپیں اور اس طرح ان کی ورزش ہو افسوس ہے کہ عیسائی لوگ دوسرے لوگوں پر اعتراض کرکے خواہ مخواہ اپنا کچا چٹھہ ظاہر کراتے ہیں۔

لیکن جب بائبل کی تعلیم کا زور گھٹا غلامی سے لوگوں کو نفرت شروع ہوئی تب کہ اس کا انسداد ہو گیا اس انسداد کا باعث عیسویت ہرگز نہ تھی۔ اگر تھی تو بائبل کی کوئی آیت یا مسیح کا کوئی قول نقل کیا جاوے۔ میں اس پر اکتفا کرتا ہوں صرف اتنا کہونگا کہ جس طرز کی زندگی بائبل پیش کرتی ہے یورپ کی زندگی کو اس سے کوئی مشابہت نہیں۔ اس میں ایسا ہی فرق ہے جیسا چینی اور انگریزی میں ہو سکتا ہے اس کے برخلاف اسلامی تہذیب جس کی تعریف میں خود یورپ کے مورخ رطب اللسان ہیں قرآن کریم کی تعلیم کا تمام نتیجہ تھی ثبوت تاریخی طور پر یہ کہ قرآن کی آمد اور اشاعت اور اسلامی تمدن کا آغاز ایک ہی وقت ہوا اور قرآن کی آیات کثیر میں جو علم

کی تلاش کرو اور پھر کہ مطالعہ کو جو سب تہذیب و تمدن کی بنیاد ہین۔ مذہبی فرض قرار دیتی ہین۔ رب زدنی علما رسول کریمؐ کی اور ہر مسلمان کی دعا ہے۔ عبادالرحمان کی صفت ہے۔ یتفکرون فی خلق السموات والارض الخ ارشاد نبوی ہے۔ اطلب العلم ولو کان بالصین۔ اس کے مقابل کوئی بائبل کی آیت! ندارد

یہ بالکل سچی بات ہے کہ جیسے مسلمانون نے قرآن کریم کو پس پشت ڈالا۔ تبھی سے ان کی تمدن کا زوال شروع ہوا اور جب پھر قرآن مجید کو پکڑ لین گے ان کا تمدن پھر ترقی کریگا اور یہ پھر دنیا کے ویسے ہی معلم بنین گے جیسے پہلے تھے۔

بڑے افسوس اور رنج کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ باوجود اس بات کے کہ مسلمانون کی طرف سے بسا اوقات نہایت ہی معقول جواب دیا جاتا ہے۔ مگر آریہ صاحبان اور عیسائی صاحبان وہی اعتراض انہین لفظون مین پھر دہرانے سے باز نہین رہتے۔ اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ یہ لوگ جوابات کو پڑہنے کی تکلیف نہین اٹھاتے اور یا یہ کہ تعصب نے ایسا اندھا کر دیا ہوتا ہے کہ انہین خوبی بھی عیب ہی نظر آتی ہے اسی نوٹ مین ایڈیٹر صاحب نے پھر وہی اعتراض کیا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا

اب مسلمانون کے جوابات کو تو ایک طرف رکھو۔ جب ایک عیسائی مصنف مسٹر آرنلڈ نے صرف اشاعت اسلام کے مضمون پر ایک ضخیم کتاب لکھ کر اسے دنیا پر واضح کر دیا کہ اسلام اپنی اخلاقی اور روحانی جذب کے سبب سے زیادہ تر پھیلا ہے اور تلوار نے اس کے پھیلانے مین بہت ہی کم حصہ لیا ہے تو پھر ان لوگون کے اسی اعتراض کو دہرانے سے ہمین سخت ہی تعجب ہوتا ہے۔ اگر ایڈیٹر نور افشان حق طلبی کی روح رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ کم از کم اسی عیسائی مصنف کی کتاب منگا کر اسے غور سے پڑھے اور پھر اپنی ایمانداری کی رائے اپنے اخبار مین مشتہر کرے بہرحال اشاعت اسلام کے متعلق یہ چند امور خاص غور کے قابل ہیں۔

(۱) کہا جاتا ہے کہ رسول ؐ نے اپنا مذہب پھیلانے کے لئے تلوار چلائی مگر عقلمند یہ اعتراض پیش کرنے سے پہلے سوچیگا۔ کہ جن لوگون نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر پہلے پہل تلوار اٹھائی وہ کس تلوار کے ذریعہ ان کے حلقہ بگوش بنے تھے۔ جواب صاف ہے تو جس تلوار کے ذریعہ وہ ہزارون شمشیر زن آپکی غلامی مین آ گئے کیا وہی تلوار دوسرون کے لئے کافی نہیں ہو سکتی تھی۔ دیکھو قرآن مجید کہتا ہے۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ۔ وہ تلوار وہی آلہی فلسفہ تھا جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص مہارت تہی۔ بعض صاحبان اعتراض کیا کرتے ہیں کہ بعض لوگ لوٹ کی طمع سے مسلمان ہوئے تھے۔

لیکن جو لوگ ان اوّل مسلمانون کے حالات پڑھتے ہین انہین معلوم ہے کہ وہ رسول ؐ کے نام پر کس طرح جان دیدیتے تھے اور جو جنگون مین فتح پا کر واپس آتے تھے وہ کیسی سادہ اور بےنفس زندگیان بسر کرتے تھے اگر لوٹ مار کی انہین ضرورت ہوتی تو نہ تو وہ ایسی بےدریغ اپنی جانین دیتے اور نہ ہی انکی زندگیان ایسی پاکیزہ اور بےطمع ہوتین جیسے کہ تاریخ دان جانتے ہین کہ وہ تھین۔

(۲) ہر شخص جو کسیقدر جغرافیہ جانتا ہے اسے معلوم ہے۔ کہ ہر ایک اسلامی ملک مین دوسرے مذاہب کے لوگ برابر پائے جاتے ہین۔ روم مین عیسائی نصفا لنصف ہون گے۔ ایران مین اب تک آتش پرستون کی بستیان موجود ہین۔ مصر مین برابر قبطی پائے جاتے ہین اب غور کے قابل یہ بات ہے۔ کہ جب مسلمانون کی اپنی تعداد تھوڑی تھی تب تو انہین اپنے مفتوحہ ممالک مین (بقول مخالف) کچھ لوگون کو بزور شمشیر مسلمان بنالیا۔ تو جب ان کی تعداد بڑھ گئی تو بھلا اس وقت ان کو کس بات نے اس سے روکا کہ باقیماندون کو مسلمان بنا ڈالین۔

(۳) جو لوگ زور سے مسلمان کئے جاتے ان کے دل مین تو مسلمانون کے برخلاف خطرناک عداوت ہونی چاہیئے تہی جو نسلاً بعد نسلاً اپنا اظہار بغاوت کے رنگ مین یا نفاق کے رنگ مین کرتی لیکن کیا اس کا کوئی ثبوت تاریخ دیتی ہے کہ ایسا ہوا بلکہ اس کے برخلاف دیکھا جاتا ہے کہ جن لوگون مین اسلام پھیلا انھون نے اپنے فاتحون سے بڑھ کر اسلام کے پھیلانے کو اپنے لئے باعث عزت سمجھا۔

(۴) چین مین اس وقت پانچ چھ کروڑ مسلمان موجود ہین اور مغربی صوبے تو قریباً سب ہی مسلمان ہین کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ چین مین اسلامی تلوار کب چلی تھی۔

(۵) چنگیزی مغل اسلام کے بدترین دشمن تھے لکھا ہے کہ چنگیز خان نے اپنی زندگی مین ایک کروڑ مسلمان کو قتل کیا۔ در بہت سی اسلامی سلطنتون کو تباہ و غارت کیا۔ مسلمان سلطنتون کی بربادی کا کام جو اس نے شروع کیا تھا وہ اس کے بیٹون اور پوتون نے جاری رکھا حتے کہ ۱۲۵۸ء مین ہلاکو خان نے بغداد جو اسلام کا مرکز جانا جاتا تھا تباہ کر کے وہان کے ۲۵ لاکھ مسلمان آبادی کو قتل عام کیا اور وہان کے کتب خانون اور عجائب خانون کو خراب کر کے تاریخ مین ایک بےنظیر نام پیدا کیا مگر اسی چنگیز اور ہلاکو کی اولاد جب اسلامی تمدن اور اخلاق اور روحانیت کے اثر کے نیچے آئے تو کون نہین جانتا کہ ابھی ہلاکو کو مرے پچاس برس بھی گزرے تھے کہ فاتح سے مفتوح بن گئے اور ان کے جانشین اسلام کے پھیلانے مین ویسے ہی سرگرم نکلے جیسے وہ خود اس کے تباہ کرنے مین تھے۔

(۶) کہا جاتا ہے کہ ہندوستان پر محمود غزنوی کے حملے صرف اسلام پھیلانے کی غرض سے تھے اس سے جھوٹی بات اور کوئی نہین ہو سکتی۔ کیا کوئی شخص ان آدمیون کی تعداد بیان کر سکتا ہے جن کو محمود نے یا کسی اور حملہ آور نے مسلمان بنایا بلکہ یہان تک تاریخ کی صحیح شہادت ہے کہ ان لوگون کے حملے محض انتقامی یا دفاعی تھے اور بعضون کے فتوحات کے لئے تھے۔ محمد بن قاسم کا حملہ انتقامی تھا۔ سبکتگین کا حملہ جے پال کے حملے کا جواب تھا محمود کے حملے یا بغاوتون کو دور کرنے کے لئے تھے یا حملون کے جواب تھے اور بعض ممکن ہے فتوحات کی خاطر بھی ہون۔ مگر اس پر عیسائی کیا اعتراض کر سکتا ہے جب اس بیسوین صدی مین بھی عیسائی بادشاہون کی طرف سے برابر فتوحات کا سلسلہ جاری ہے۔

(۷) اس وقت افریقہ مین اسلام اس سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے کہ پادری صاحبان کے دل سہم گئے ہین اور انکو خطرہ پڑ گیا ہے کہ شاید چند سالون مین سب افریقہ مسلمان ہو جاوے گا۔ ان کا یہ خطرہ یہان تک بڑھ گیا ہے کہ وہ اس کی روک کے لئے دبی زبان سے عیسائی تلوار کی مدد مانگ رہے ہین جو مل بھی رہی ہے۔ افریقہ مین اشاعت اسلام کا یہ حال ہے کہ بقول بشپ باسورتھ سمتھ سیرالیون کی انگریزی بستی مین جتنے مسلمان ہین ان مین دو تہائی ایسے ہین جو عیسائیون یا دوسرے مذاہب سے مسلمان ہوئے ہین اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسی تلوار ہے جو افریقہ مین چل رہی ہے اس کا جواب اڈیٹر صاحب دین۔

باقی رہی یہ بات کہ اسلام اشاعت مذہب کے لئے تلوار استعمال کرنیکی تاکید کرتا ہے اس کے لئے مین صرف اتنا کہنا کافی سمجھتا ہون کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یہ مضمون بہت لمبا ہو سکتا ہے مگر فی الحال اتنا کافی ہے۔ (راقم ایک مسلمان)

اسٹیل ٹرنکس

ہمارے دوست میان عبدالغنی صاحب احمدی نے ہوڑہ قریب کلکتہ مین فولادی بکسون کا اور ٹرنکون کے بنانے کا کارخانہ کہولا ہے۔ ہم نے بھی ان کے کارخانہ کا بنا ہوا ایک ٹرنک دیکھا ہے۔ بلحاظ مضبوطی اور خوبصورتی کے قابل تعریف ہے۔ جن ناظرین اخبار کو اسٹیل کے ٹرنک اور بکس وغیرہ درکار ہون وہ ان سے خط و کتابت کرین۔ تو امید ہے کہ انہین فائدہ رہے گا۔ پتہ یہ ہے۔

عبدالغنی مالک کارخانہ اسٹیل ٹرنکس ۔۔ پی آئی روڈ متصل ہسپتال ضلع ہوڑہ۔

امشاج

۳ و ۴

پس بعض حکمار نے کہا ہے کہ بچہ محض ماں کے نطفہ سے بنتا ہے۔ باپ کا نطفہ صرف اس میں ایک تاثیر کرتا ہے ایسی کہ اس سے مولود پیدا ہو لیکن باپ کے نطفہ سے مولود کا کوئی جُز واقعہ نہیں ہوتا۔ اس جگہ یہ تذکرہ بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ ایک موقعہ پر ڈاکٹر محمدؐ رضا خان صاحب غیر احمدی ہسپتال چھاونی دلکشار لکھنو اور اس عاجز کا سامنا ہوا۔ دوران گفتگو میں فرمایا کہ اگر ہم مجرّد نطفہ مرد کا کسی آلہ کے ذریعہ سے رحم عورت میں داخل کر دیں۔ تو اس تنہا نطفہ سے تخلیق جنین ہو سکتا ہے مجھے ڈاکٹر صاحب کے اس تجربہ پر ایک خاص تحقیق کی روشنی ڈالنی پڑی اور وہ یہ کہ فاضل گیلانی نے شرح قانون میں کہا ہے کہ ماءالرجل (نطفہ مرد) قوت فاعلہ تخلیق وتصویر کی نہیں رکھتا کیونکہ وہ تاثیر میں بہ نسبت معتدل کے گرم خشک زیادہ ہے اس لئے مرد کے نطفہ میں قوت عاقدہ اور منعقدہ نہیں ہو سکتی۔ جرمنی ڈاکٹران بھی اس بات کے قائل ہیں کہ مرد کے قوام سے بچہ کا کوئی حصہ نہیں بنتا کیونکہ مرد کا نطفہ بعد انزال رحم میں مقید نہیں رہتا بلکہ وہ بتدریج رحم سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر باہر نکل جاتا ہے اب آلہ سے مرد کا قوام رحم میں پہونچا کر بچہ جنوانے والے قائلین جرمنی ڈاکٹروں کے ان مجربہ اقوالوں کو ملاحظہ کریں۔ معہذا فرنگستان کے ڈاکٹروں کی تحقیقات جو فی زمانہ ثبوت یقینی بذریعہ برہان لمّی حاصل ہو چکی ہے اور جس کا پایہ استدلال عقلی میں کمال کو پہونچ چکا ہے وہ میرے نزدیک نئی روشنی کے ڈاکٹروں کے حق میں از قسم مرئیات ہے ان کا قول ہے کہ عورت کے نطفہ میں بیضہ ہوتا ہے اور مرد کے نطفہ میں ایک کیڑا از علق مانند بچہ ماہی کے ہوتا ہے۔ یہ حیوان نطفہ کے ساتھ رحم میں جاتا ہے اور بعد انزال اپنی حرکت ذاتی سے ۱۲ منٹ میں نصف انچ بڑھ جاتا ہے۔ اگر نطفہ عورت کا اپنے مقر اور محل تولد سے جو دونوں کیسہ جانب یمین ویسار میں نکل کر ہنوز رحم میں داخل نہیں ہوا۔ تو یہ حیوان رحم میں جاکر ان بیضات منویہ کے پس رحم متلاشی بحرکت دورہ پھرتا ہے۔ جب وہاں کچھ نہیں پاتا نکل آتا ہے اور فوراً مر جاتا ہے۔ اب آلہ سے ماءالرجل کو رحم میں پہونچا کر تخلیق اولاد کے قائلین غور فرماویں کہ جب رحم میں رطوبت بیضا قابلۃ للانعقاد والتصور دونوں کیسوں یمین ویسار سے خارج ہو کر قبل سے جب رحم میں پہنچی ہی نہیں ہے تو پچکاری سے مرد کا نطفہ پہونچا ہوا کیا کام دیگا۔ کیونکہ اگر دونوں کیسوں سے نطفہ عورت کا نکل کر اندرون رحم قبل اس حیوان کے پہنچنے کے جا چکا ہے۔ تو یہ حیوان اس بیضہ سے اپنا سر رگڑ کر مر جاتا ہے اور بعد اس کے رفتہ رفتہ رحم سے مرد کا نطفہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تمام وکمال نکل جاتا ہے تب وہ بیضہ آناً فاناً وسیع ہو کر اس میں خون جمع ہو جاتا ہے پھر بچہ کامل ہوتا ہے لیکن باپ کے نطفہ سے کوئی جُز بدن مولود کا نہیں ہوتا۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ ماں کو کس قدر بچہ سے شرکت ومناسبت ہے کیا اب بھی کوئی جائے محل باقی ہے کہ ماں کو نادانی سے طرف مخفی کہیں تو یہ ان کی جوانمردی ہے حقیقت امر یہی ہے کہ جو کچھ ہے وہ ماں ہی ہے اور تمام وجود ونشو ونمائے مولود اسی سے ہے۔ اس صورت میں نسبت ابن لام کو جد مادری کی طرف حقیقی اور اولی ہے اور اسی نسبت حقیقی سے مخبر صادقؐ نے آنے والے مہدی کو فاطمی رضؓ کہا ہے چنانچہ احتجاج طبرسی میں منقول ہے کہ ہارون عباسی نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا۔ کہ تم نے یہ کیوں جائز رکھا ہے کہ تمہیں عامہ وخاصہ فرزند رسولؐ خدا کہتے ہیں۔ حالانکہ تم اولاد علی رضؓ ابن ابی طالب رضؓ سے ہو اور شخصی منسوب اپنے باپ سے ہوتا ہے اور فاطمہ رضؓ ظرف مخفی ہیں تو امام ہفتم نے اس کے جواب میں وہی ثبوت پیش کیا جیسا کہ آنے والے مہدی علیہ السلام نے اپنے فاطمی رضؓ ہونے کا دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ میراث منحصر ہے نسبت اور سبب میں۔ یعنے وراثت والدین کے اقربا میں بسبب نسب کے ہے نہ باعث سبب کے۔ کیونکہ متقربین اب اور متقربین ام کی وراثت نسبی ہے نہ سببی۔ اسی تمسک پر شیخ ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور محمدؐ یعقوب رضؓ نے کافی کلینی میں بروایت امام محمدؐ باقر علیہ السلام حسین رضؓ کو فرزند رسول خدا تسلیم کیا ہے۔ عاجز نے بسبیل غایت ثابت کر دیا ہے کہ ابن البنت کا بھی انتساب جد مادری کی طرف سے باعتبار نطفہ ام کے حقیقی ہوتا ہے پس جہاں تحقیق حنیف ممکن ہے۔ وہاں تکلفات کے ارتکاب کی کیا ضرورت ہے۔ اب بھی اگر آنے والے مہدی رضؓ کو فاطمی رضؓ نہ مانے تو یہ ان کی عداوت اور سفاہت ہے۔ ورنہ بنی آدم میں فرزندان پسری اور فرزندان دختری دونوں داخل ہیں جیسا کہ شیخ ابن حجر کتاب صواعق محرقہ میں اسناد نقال سے لایا ہے۔ کل احد ینسب الیہ اولاد بناتہ یعنے شیخ کا مذہب بلاشبہ یہی ہے کہ فرزندان پسری اور فرزندان دختری دونوں کا احد الانتساب ہیں جس کی تقویت اور تعمیر کے لئے ہم کلام ربّانی کو استوا کرتے ہیں۔ واذ اخرجنا من بنی آدم من ظهورهم ذریاتهم۔ کیا اب بھی آئے ہوئے مہدی مسعود کو فاطمی رضؓ نہ مانوگے۔ تو کیا فاضل بیضاوی کو بھی جھٹلاؤ گے۔ جیسا کہ اس نے کہا۔ هو ابن مریم وفی ذکرت دلیل ان الذریۃ متناول اولاد البنت یعنے یہ کہ بے شک عیسے مریم کے بیٹے ہیں لیکن ان کا شمار اولاد ابراہیم سے واصل وقریب تر ہے۔ اسی امر کو شاہ صاحب نے بھی اپنی کتاب سرالشہادتین میں ہمارے دعوے کی تقویت کی ہے کہ ابن البنت مثل ابن الابن کے ہوتا ہے۔ قولہ

ان ابن الابنت لہ حکم الابن ولہذا یعد عیسیٰ فی بنی اسرائیل۔ یعنے فرزند دختر کے واسطے بھی ابن کا حکم ہے جیسے کہ عیسے علیہ السلام بنی اسرائیل میں شمار کئے گئے۔ جیسا کہ آنے والے مہدی کا شمار بنی فاطمہ میں ہوا۔

فاضل فیروز آبادی نے قاموس میں کہا ہے۔ والابن هو الولد۔ اور ایسے ہی اللہ بزرگ برتر کا ارشاد ہے۔ یوصیکم الله فی اولادکم۔ پس ان دونوں مقدموں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابن الابنت بھی ابن الابن داداکے لئے ہے۔ خواہ وہ پدری یا مادری۔ آبا میں شامل وداخل ہے جیسے کہ کتاب کافی میں منقول ہے کہ ایک روز امام ابوالحسن رضؓ روضہ سرور کائنات پر تشریف لے گئے اور فرمایا السلام علیکم یا ابت۔ یعنے رحمت خدا کی نازل ہو آپ پر اے پدر عالی مقدار اس پر ہارون کو تعجب ہوا کہ ابوالحسن رضؓ کے باپ رسولؐ خدا کیونکر ہوئے اسوقت امام مذکور نے ہارون کو عیسے کی نسبت یاد دلائی۔ تب ہارون نے سوچا کہ بے شک عیسے کا اتصال بنی اسرائیل میں بجز مریم کے اور کچھ نہیں اب حضرات شیعہ اسی نسبت مادری کو ملحوظ خاطر کرکے مہدی مسعود پر ایمان لائیں۔

بالجملہ کمال الدین بن طلحہ اپنی کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل رسولؐ میں اور فاضل بحرانی کتاب حدائق میں اس بات کے قائل ہیں۔ کہ قوت نسب پدری کی شرف مادری کے لئے متعارض ہوتی ہے اور کبھی ایسی ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نسب مادری نسب پدری پر غالب آ جاتا ہے جیسے کہ امام جعفر صادق رضؓ کو لوگ ہمیشہ ابن الصدیق کہتے تھے۔ کیونکہ آپ کی والدہ شریفہ بنت قاسمؓ بن محمدؐ بن ابوبکر رضؓ تھیں اور ایسے ہی حضرت عباس رضؓ ابن ابی طالب کے مقابلہ میں آنحضرتؐ نے حسین علیہ السلام کو ہذا ابنی سیّد فرمایا۔ یہ وہی نسبت مادری شرف اندوز ہے جس کے وارث حسب بشارت مہدی آخر زمان حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے۔ ہم پھر اصل مدعا پر واپس آکر عرض کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے عورت میں بالقوی یہ مادہ ودیعت کیا ہے کہ وہ بغیر مرد کے بھی تخلیق جنین کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اب اگر کوئی

معتزلہ وجہیہ تو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ ارسطو وغیرہ ان متکلمین کی نسبت بہت جاہل ہے دیکھو کتاب۔ باقی آیندہ انشاء اللہ

الراقم

مرزا حسام الدین احمدؐ۔ احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ

(۱۱)

احسن القصص یہ سورۃ یوسف کا ترجمہ اور اس کی تفسیر ہے جو قاضی اکمل صاحب نے لکھی ہے۔ ترجمہ تحت اللفظ۔ بڑی توجہ و محنت کے ساتھ بطور نمونہ کیا گیا ہے پھر ہر لفظ و آیت کی تشریح نہایت بسط سے کی گئی ہے جس قدر مٹیریل مل سکا۔ وہ جمع کر دیا گیا اور بعض تمام الزاموں کو اٹھایا گیا جو حضرت یوسف ع کی ذات پر لگائے گئے تھے اور اس بیان کو سیدنا خاتم النبیین کے آئندہ حالات کی نسبت بطور پیشگوئی بنایا گیا ہے اس کے علاوہ جس قدر اخلاقی نتائج نکل سکتے تھے وہ نکالے گئے ہیں۔ اخیر میں اسی قصہ کو تصوف کے رنگ میں اپنے وجود پر وارد کر کے دکھایا گیا ہے۔ لکھوائی چھپائی کاغذ اعلیٰ ہے قیمت صرف ۲۰ر رکھی گئی ہے تمام احمدی دوست اسے منگوا کر پڑھیں اور غرباء میں مفت تقسیم کریں۔ یہ کتاب بدر بک ایجنسی سے مل سکتی ہے۔

علماء خلف خدائے تعالیٰ میر قاسم علی صاحب اڈیٹر الحق و رسالہ احمدی تراہا بیرام خان دہلی کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے حدیث نبوی علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ من عندھم تخرج الفتنۃ فیھم تعود۔ کی تفسیر میں آجکل کے علماء کے ان فتن کا حال لکھا ہے جو انہی کے ہاتھوں سے برپا ہو کر پھر انہی میں پوشیدہ ہو گئے۔ بظاہر یہ رسالہ بہت سخت معلوم ہوتا ہے مگر بغور دیکھا جاوے تو میر صاحب نے ایک حرف اپنی طرف سے نہیں لکھا بلکہ انہی کا جوتا انہی کے سر پر ملا ہے آپس میں جو گند یہ بزرگان قوم ایک دوسرے پر پھینک رہے تھے چونکہ اس سے کسی سفید پوش بھلے مانس کے کپڑے خراب ہو جانے کا اندیشہ تھا اس لئے آپ نے نہایت احتیاط سے وہ سب کچھ جمع کر کے انہی کے گھروں میں پھینک دیا ہے۔

یہ رسالہ کیا ہے آجکل کے علماء و فقراء کے حالات کا آئینہ ہے۔ ان خنزیر جو۔ جو ان فتن کا مرکز ہے اسے خصوصیت سے خطاب فرمایا ہے ہر ایک احمدی اسے منگوا کر مطالعہ کرے قیمت ۸ر لکھوائی چھپوائی عمدہ۔ قریباً دو سو صفحے حجم ہے یہ رسالہ دفتر بدر میں نہیں بلکہ مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتا ہے۔

یادگار الفت شیخ رحیم بخش صاحب واعظ نومسلم ڈکوچہ قادر لوہ گڑھ۔ ہاتھی دروازہ دفتر راجپوتان

امرتسر) نے اپنی مسز مرحومہ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کے رنگ میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کا مسئلہ واضح کیا ہے اور ضمناً یسوع و یسوع کی بھیڑوں کا روحانی نقشہ متن اور مشنری اعتقادات کا آئینہ دکھا دیا ہے۔ پھر جناب ختمی مآب کی رسالت کا ثبوت بائیبل سے کیا ہے۔ بہت عمدہ کتاب ہے۔ ۷ صفحہ حجم۔ قیمت نصف آنہ

ریویو **الاسلام** - چودہری عبداللطیف صاحب آنریری جج کی ادارت میں لاہور سے نکلنا شروع ہوا۔ آپکے مقاصد میں ہے۔ اسلام کی صداقت کا اظہار۔ ہندو و مسلمانوں میں اتحاد۔ تمام اسلامی فرقوں میں اتحاد گورنمنٹ کی اطاعت کا وعظ۔ اسلامی غیر اسلامی ضروری خبریں ۱۲ صفحہ حجم۔ ہر جمعہ دارالسلطنت پنجاب لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپے (۳ے) اللہ تعالیٰ اسے ترقی بخشے۔ برادران طریقت اپنے بھائی کی مدد کریں۔

ابطال الوہیت المسیح والتثلیث مکرم سید محمد عبدالحی عرب صاحب نے عربی میں یہ ۵۰ صفحے کا رسالہ تالیف کر کے نہایت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپوایا ہے۔ یہ رسالہ واقعی نہایت ہی عجیب و غریب ہے آپ نے بدلائل ساطعہ و براہین قاطعہ مسیح ناصری کی الوہیت اور یسوعیوں کے عقیدہ تثلیث کی تردید فرمائی ہے رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی محنت سے لکھا ہے۔ آپ نے یسوعیوں کے تمام توڑ جوڑ کو جمع کر کے ایک ایک کا رد کیا ہے۔ تمام احمدی بھائی عرب صاحب کو اس کتاب کی اشاعت میں امداد دیں قیمت صرف ۲ر

اسلام اور بدھ مذہب ناظرین کو یاد ہوگا سنہ ء میں ایک مضمون بدر میں چھپا تھا جس میں بدھ ازم کی تعلیم کا (جس پر مولوی عزیز مرزا سکرٹری مسلم لیگ نے لکھا کہ اخلاق کے ایسے اعلیٰ نمونے دنیا کے لٹریچر میں عدیم المثال ہیں) قرآن مجید کی پاک و اعلیٰ تعلیم سے مقابلہ کر کے دکھایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم ہر پہلو سے جامع و اولیٰ ہے۔ اب میاں محمد یٰسین صاحب سہارنپوری نے اسے رسالہ کی شکل میں چھپوایا ہے۔ ۴۴ صفحے حجم۔ چھپوائی اور کاغذ عمدہ۔ لکھوائی اچھی ہو جاتی۔ تو نور علیٰ نور ہو جاتا۔ قیمت صرف تین آنے (۳ر)

ضرورت دوکاندار چودہری غلام حسن صاحب احمدی سفید پوش چک ۱۰۵ علی آباد ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ ضلع لائل پور میں ایک دوکاندار کی ضرورت ظاہر کرتے ہیں۔ جو صاحب احمدی وہاں دوکان کرنا چاہیں انکو وہ مال سرمایہ بہم پہنچانے میں امداد دینے کے واسطے بھی طیار ہیں خط و کتابت چودہری صاحب موصوف کے ساتھ پتہ بالا پر ہو

اُستانی کی ضرورت ہمارے مکرم دوست سید عابد حسین صاحب احمدی بی۔ اے تحصیلدار بکسوا ہا۔ ڈاکخانہ گل گنج براہ ریاست چھتر پور ملک بندیل کھنڈ کو اپنی اہلیہ کی تعلیم کے واسطے ایک اُستانی کی ضرورت ہے مذکورہ بالا پتہ پر خط و کتابت کی جاوے۔

احمدیہ بلڈنگس ایک صاحب جو قبل ازیں پیر صاحب گولڑوی کے مُرید تھے اور عرصہ ایک سال سے سلسلہ حقہ میں شامل ہیں اپنا ایک خواب لکھتے ہیں جس میں سے کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

میں بڑے بڑے وظیفے پڑھا کرتا تھا لیکن اس ایک سال میں یعنی جب سے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی ہے میں اپنے اندر ایک عجیب روشنی دیکھتا ہوں۔ اور اس روشنی کی شعاعیں دو طرح میرے اوپر وارد ہوتی ہیں۔ ایک دعاؤں کے وقت رقت اور دوسرے سچی خوابیں۔ ...... دارالامان جانے سے پہلے میں نے جس طرح خواب میں مسجد اقصیٰ دیکھی تہی۔ اسی طرح وہاں جا کر دیکھ لی اب اب جو خواب عجیب میں نے دیکھی ہے اس کا کچھ ذکر کرتا ہوں میں نے ایک اور عمارت دیکھی یہ مکان ظاہراً انگریزی فیشن کا معلوم ہوا یعنے کواڑ اور شیشے تو برائے نام انگریزی قسم کے تھے لیکن یہ اس قدر میلے اور بوسیدہ تھے کہ میری طبیعت خوشی سے اس کو نہ دیکھنا چاہتی تہی میں نے اٹکل سے معلوم کیا کہ یہ شاید پیر صاحب (گولڑوی) کا مکان ہو کیونکہ پہلے مکان سے حیثیت میں اچھا تھا اس لیے میں نے اس مُرید سے جو میرے ساتھ پوچھا کہ کیا آپ اندر ہیں اس نے جواب دیا کہ ہاں اندر ہیں لیکن اس وقت سوئے ہونگے میں نے اسے تو کہا کہ اچھا سونے دو اور دل میں کہا کہ بہتر ہے سوئے ہی رہیں یہاں سے گذر کر ہم یعنی میں اور پیر صاحب کا مُرید ایک گلی سے گذرے ..... ہم ایک دکان پر کھڑے ہو گئے اور میرے ہمراہی (مُرید گولڑوی) نے ایک رکابی دوکان سے کھانے کو لی اس رکابی میں ظاہراً فرنی معلوم ہوتی تہی لیکن جس وقت وہ کھانے لگا مجھے بھی اس نے کھانے کو کہا۔ لیکن میں نے انکار کیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ تو سارا گندبلا ہے اور سب برتنوں میں یہی رکھا ہے۔ مجھے اس شخص سے ہی اور سب دوکانوں سے بھی نفرت ہو گئی۔ اتنے میں کسی نے زور سے آواز دی۔ **احمدیہ بلڈنگس** - یہ آواز سنتے ہی

میں نے جو دیکھا عرض کرتا ہوں ۔ اپنے سامنے کچھ فاصلہ پر ایک بڑا قلعہ پختہ اینٹوں سے بنا ہوا جس کے دونوں طرف بہت بڑے بڑے دو گنبد اور کئی چھوٹے چھوٹے گنبد دیکھے۔ اس قلعہ کے عین وسط میں ایک بڑی مسجد دیکھی اور اس کے بھی دو مینار بہت بلند اور باقی چھوٹے تھے ۔ یہ قلعہ اور مسجد اس قدر بلند اور عظیم الشان تھے ۔ جس کی نظیر میں نے اب تک اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی ۔ گو عصر کا وقت تھا ۔ لیکن سورج نے اپنی پوری روشنی دینی شروع کی ۔ اور اس سے پہلے اندھیرا تھا ۔ میں نے دہلی کی بادشاہی مسجد بھی دیکھی ہے ۔ لیکن یہ نسبت ... قلعے بھی کئی دیکھے ہیں لیکن یہ عظیم الشان بلند اور مضبوط قلعہ دیکھ کر خواب میں ہی مجھے خیال آیا ۔ کہ اس قلعہ کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی بعض عمارتوں کو دیکھ کر انسان کے دل پر حیرت یا ایک قسم کا رعب وارد ہوتا ہے ۔ جو کبھی خوشی نہیں ہوتی ۔ لیکن مجھے اس عالیشان قلعہ کو دیکھ کر اس قدر خوشی ہوئی ۔ جس کی لذت میں بیان نہیں کر سکتا ۔ ان صرف ایک سکنڈ کے واسطے یہ خیال دل میں آیا کہ میں نے قادیان میں پہلے یہ قلعہ نہ دیکھا تھا ۔ جس کا جواب معلوم نہیں کس نے دیا یہ سنا کہ یہ مکان موجود تھا ۔ میں خود نہ دیکھ سکا ۔ ...... اس پختہ قلعہ کے بالمقابل اور میرے بالکل قریب ایک قلعہ دیکھا یہ کچا تھا اور نہ کوئی گنبد اس میں تھا لیکن اس کی دیوار جس کے پاس میں کھڑا تھا ۔ بہت بلند تھی اور مٹی جس سے اس کا پلستر یعنے لیپائی ہوئی تھی اس قدر صاف اور خوش رنگ تھی ۔ کہ بہت پیاری معلوم ہوتی تھی ۔ اور منڈیر سارے چونے گچ تھے ۔ ان دونوں قلعوں کے درمیان اور کچے قلعہ کے نزدیک دو دکانیں تھیں جو ان کے سامنے ہیچ معلوم ہوتی تھیں اور اسی وقت خواب میں میری زبان پر حضرت مسیح موعود کے یہ شعر جاری ہو گئے ۔ ؎

دنیا کی سب دکانیں ہیں ہم نے دیکھیں بھالیں

کچے قلعہ کی نسبت جس کے بالکل قریب میں کھڑا تھا ۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ شاید ہم ضعیفوں کے واسطے ہے ۔

کمترین غلامان مسیح موعود شیخ فضل کریم سٹیشن ماسٹر
بابری بانده ـ ضلع کوہاٹ

چوہدری علی محمد خان صاحب موضع علی پور تعلقہ تنجیورہ اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے استقلال بخشے ۔ آمین ۔

خواجہ صاحب کا لیکچر امرتسر میں

بروز اتوار قادیان سے واپسی کے وقت

خواجہ کمال الدین صاحب امرتسر میں ٹھہر گئے اور انہوں نے بابو سندر جنگ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس کے مکان پر وعظ فرمایا ۔ اعلان عام نہیں کیا گیا تھا ۔ مگر پھر بھی تین سو کے قریب سامعین ہو گئے ۔ وعظ نے سامعین پر بہت عمدہ اثر کیا اور اب لوگ خواجہ صاحب کے عام طور پر واعظ کرائے جانے کی درخواست کرتے ہیں عیاد اللہ

نماز جنازہ ۔ منشی محبوب عالم صاحب احمدی گوجرانوالہ اپنی ہمشیرہ مرحومہ حسین بی بی کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں ۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۸ سال قوم زمیندار ... ساکن راجیکی ضلع گوجرات حال مدرس مدرسہ رسول ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے ۔ کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں ۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو گی ۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے ۔ عمر ۲۰ سال ۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم ۔ نکاح کا خواہاں ہے ۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ریٹرزی اسسٹنٹ سے خط و کتابت کریں ۔

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور ۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین رض

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ۔ مبہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے ۔ دفتر اخبار بدر سے بذریعہ قیمت نقد للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ۔

العزیز ۔ علمی ادبی تاریخی ماہوار رسالہ قیمت ۲ ار سالانہ ملنے کا پتہ ...

ثنائی چیکر ۔ ثناء اللہ کے اعتراض درباره دعا کا رد ۔

مبادی الصرف ۔ علامہ نور الدین کی تصنیف علم صرف سکھانے کے لئے بہت مفید ہے چند نسخہ باقی ہیں ۔ قیمت ۲ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ۔ ۲/۴ ۔۸

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سوچتے تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے ۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو ۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۷ برس سے مشہور اور مجرب ہے کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے ۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی ۔ چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے ۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند ہے ۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے ۔ پیٹ کا پھولنا ۔ ڈکار کا آنا ۔ بدہضمی ۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں ۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۔ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ
مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے ۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں

صابن سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان تجارت کا دیا تھا ۔ فیس مبلغ چار روپیہ تھی ۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپیہ ۲ر کر دی ہے ۔ تاکہ غریب بھائی بھی فائدہ اٹھا سکیں شرائط حسب ذیل ہیں ۔ صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیسی چونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر میں روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف ۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جائیگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مجھ ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب آفس کھوڑ ڈاکخانہ الضلع لائلپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

ثنائی نمبر

BADR — QADIAN

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم محمد دوران جدید

ضمیمہ درس قرآن مجید

مورخہ ۹۔ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸۔ جون سنہ ۱۹۱۱ء

۱۵۔ جون سنہ ۱۹۱۱ء

(جلد ۱۰)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج وراحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفےٰ ما را امام و مقتدا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدستِ ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
[illegible]

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ... گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ... واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ... کرتے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا دیتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے ... ہے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و دل سے بقدر وسعت و طاقت کوشش کرتا رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت اچھا ...

(یہ مدبر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصّلوٰۃ والسّلام علےٰ رسُولہ الکریم ط

سفرِ بنارس

حمد کیا ہی پیارا ہے نام حضرت احدیّت کا جس نے بنی نوع انسان کی راہنمائی کے واسطے نہ صرف سورج اور چاند بنائے بلکہ سورج سے بڑھ کر منوّر کرنے والا رسُول محمدؐ ہم میں بھیجا اور چاند سے بڑھ کر روشنی دینے والا احمدؑ ہمارے لئے مبعوث کیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہما و آلہما وبارک وسلم

بنارس نمبر ناظرین تبدر اس بات سے آگاہ ہیں۔ کہ عاجز راقم حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے حکم کی تابعداری میں لیکچر دینے کے واسطے بنارس گیا تھا۔ اگرچہ اس سفر میں علاوہ بنارس مونگھیر۔ شاہ آباد۔ شاہجہان پور۔ گوجرانوالہ اور بھیرہ بھی جانا ہوا۔ تاہم چونکہ اصل اور اوّل مقصد اس سفر کا بنارس ہی تھا اس واسطے اس رپورٹ کا نام سفرِ بنارس بلکہ اس پرچہ کا نام بنارس نمبر ہی رکھنا موزوں معلوم ہوتا ہے

روانگی ۲۵۔اپریل ۱۹۱۱ء منگل کی صبح کو جناب مولانا سید سرور شاہ صاحب حافظ روشن علی صاحب اور یہ عاجز قادیان سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضرتؑ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ اپنے علم پر ہرگز گھمنڈ نہ کرو۔ صرف خدائے تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرو میں اس معاملہ میں بہت تجربہ کار ہوں صرف اس کا فضل ہے جو کام آتا ہے اس نصیحت کے بعد حافظ صاحب کے عرض کرنے پر کہ ہمارے لئے ایک امیر مقرر کیا جاوے مولوی میر سرور شاہ صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میر تو پہلے ہی ہیں ایک الف لگنے سے امیر بن جائیں گے یہ کہا اور دُعا کے ساتھ آپنے ہم کو رخصت کیا اور وعدہ فرمایا کہ انشاءاللہ میں بہت دُعا کرونگا۔

ٹھنڈا پانی بیان سفر کے شروع کرنے سے پہلے ایک مخلص دوست کے خط سے کچھ اقتباس درج کرتا ہوں۔

محسن ومکرم بندہ جناب مفتی صاحب زاد لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جس وقت جناب کی تیاری اوّل مرتبہ بنارس جانے کی ہوئی میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں جناب امیدنیاب کے ہمراہیان باصفا کے واسطے ایک روپیہ اس مطلب کے واسطے بھیجدوں کہ آپ راستہ میں ٹھنڈا پانی پیتے جائیں لیکن اس وقت وقت بہت تنگ ہوگیا تھا اور مجھے اس کا بہت بہت افسوس تھا خدا تعالیٰ کے کام عجیب ہیں اب اس نے موقعہ دیدیا ہے کہ میں اپنی اس آرزو کو پورا کرلوں آپ اس کو منظور فرماکر مرہونِ منت فرماویں۔ مردانِ خدا کے دل میں چونکہ عام خلق خدا کے لئے ہمدردی کا جوش ہوتا ہے اور اس لئے وہ اپنے اعداء کے واسطے بھی دُعائے خیر کرنے سے نہیں تھکتے پھر جن کو ان سے تعلّق خاص ہوتا ہے ان کے واسطے ان کا جوش اسی قدر زیادہ ہوتا ہے اس سے بڑھ کر میرا آپ سے اور کیا تعلّق ہوگا کہ میں بھی اسی ذیشان خواجہ کا حلقہ بگوش ہوں کہ جس کے فیض صحبت سے آپ برسوں فیضیاب ہوتے رہے ہیں چونکہ سفر میں دُعا کے واسطے اکثر تحریک ہوتی رہتی ہے۔ مجھ حاجت مند مستمند کو بھی یاد فرمالیا جاوے۔ توعین ذرّہ نوازی ہے۔ بخدمت حضور اقدس سلام عرض کردیں۔ برادر اکمل صاحب اور دیگر حاضرین مجلس کی خدمت میں السلام علیکم۔

بندہ حقیر محمد اسمٰعیل سٹیشن ماسٹر گورو ہرسہائے۔

امرتسر چونکہ میر قاسم علی صاحب نے بھی ہمارے ساتھ بنارس جانا تھا اس واسطے ہم نے ای۔آئی آر کا راستہ اختیار کیا۔ امرتسر کے اسٹیشن پر حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ جناب صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب و میاں محمد اسحٰق صاحب بمعہ دیگر احباب اپنے ان خدام کی عزت افزائی کے لئے موجود تھے۔ ان کی ملاقات سے دل بہت ہی خوش ہوا۔ گویا امرتسر کا پلیٹ فارم ہمارے لئے قادیان بن گیا۔

انبالہ انبالہ کے اسٹیشن پر میرے عزیز سید محمد شاہ صاحب ہماری ملاقات کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے اور ہم سب کے واسطے کھانا لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ برادر محبوب الرحمان (بنارسی طالب علم جو قادیان میں تعلیم پاتے ہیں اور اپنے وطن میں تبلیغ کے جلسوں کو دیکھنے کے واسطے جاتے تھے) اور میاں عبد الحلیم بھاگلپوری نوجوان جو قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کی ہائی کلاس میں تعلیم پاتے ہیں اور اب رخصت پر وطن کو جاتے تھے۔ یہ ہر دو صاحبان انبالہ میں ہم سے علیحدہ ہوئے۔ کیونکہ وہ براہ سہارنپور بنارس چلے گئے۔

دہلی ہماری گاڑی جب دہلی پہنچی۔ تو شیر اسلام کو سٹیشن پر پاکر بہت خوشی ہوئی۔ وہ ہم تین کو چار کرنیوالے ہوئے۔ ابن خزرجو کے متعلق تازہ رسالہ (احمدی) جو کہ اُنھوں نے لکھا ہے وہ ان کے پاس تھا۔ اُسے سُنا کر انہوں نے محظوظ کیا۔ کیونکہ ابن خزرجو کے واسطے انہوں نے اس کے لائق مائدہ طیار کیا ہے اور ان کی خاطرداری ان کی حیثیت کے مطابق کی ہے (رسالہ احمدی ماہواری بقیمت ۱۲ھ سالانہ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق۔ پھُول کی منڈی نزد ابیرم خان دہلی سے مل سکتا ہے)

ابن خزرجو کون ہے؟ حُسنِ اتفاق سے ابن خزرجو کا ذکر آگیا ہے تو اس بات کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سفر میں ہمیں معلوم ہُوا ہے کہ اخبار بدر کے بعض خریدار ابن خزرجو صاحب کو پہچان نہیں سکے کہ وہ کون ہیں اسواسطے اطلاعاً عرض ہے کہ ابن خزرجو جناب مولوی فاضل مولوی ثناءاللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری ہیں یہ ان کی کنیت ہے جسمیں وہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں ایک کنیت انہوں نے اپنے لئے آپ ایجاد کی ہے۔ وہ ابوالوفا ہے اس میں وہ اپنے بیٹے کی طرف منسوب ہوتے ہیں لیکن ان کی یہ کنیت ہم نے اپنے پاس سے نہیں بنائی بلکہ انہوں نے خود عدالت میں لکھایا ہے کہ میرے باپ کا نام خزرجو تھا اگر یہ بات ان کے کسی امرتسری ہموطن کی رائے یا معلومات یا تحقیقات کے خلاف ہو تو ہمیں اس میں کچھ بحث نہیں وہ جانیں اور مولوی صاحب جانیں ہمارے نزدیک کسی کو حق نہیں۔ کہ کوئی شخص کسی کے باپ کے نام کے متعلق خود اس شخص کے کہنے کے برخلاف کوئی رائے قائم کرے۔

ابن خزرجو کی درخواست داخل دفتر ان مولوی صاحب موصوف نے اخبار اہلحدیث میں شکایت کی ہے۔ کہ میرے باپ کا نام خضر جو بحرف ض ہے بحرف ز نہیں۔ اور بدر میں بحرف ز لکھا جاتا ہے اس کے جواب میں گذارش ہے کہ اس ملک میں ض اور ز ایک ہی طرح بولے جاتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں خزر کے معنے کچھ ناگوار سے ہوجاتے ہیں لیکن اگر ایسا ہے۔ تو مولوی صاحب اپنی سالہا سال کی اس کارروائی کی طرف توجہ فرماویں کہ باوجود سمجھانے کے وہ خوا مخواہ ایک خراب معنے لینے کی خاطر قادیان کو کادیان لکھتے رہے کیا مناسب ہوگا۔ کہ کم از کم اُتنے سال وہ اس پر صبر کریں جتنے سال کہ انہوں نے قادیان کو ک سے لکھا ہے لیکن اگر وہ اس قدر صبر کرنا پسند نہیں کرتے۔ تو اس معاملہ میں اپنی درخواست باضابطہ معرفت میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق و رسالہ احمدی دہلی ارسال فرماویں کیونکہ مولوی صاحب کا معاملہ میر صاحب اپنے ذمہ لے چکے ہیں۔ اگر میر صاحب موصوف نے مولوی صاحب کی اس بارے میں سفارش [illegible]

درخواست داخل دفتر۔

الٰہ آباد ریلوے اسٹیشن الٰہ آباد پر ہمارے مکرم دوست بابو محمد عثمان صاحب و پیارے بھائی مولوی علی احمد صاحب و بعض دیگر احباب تشریف فرما تھے۔ جن کی ملاقات سے دل بہت خوش ہوا۔ یہ صاحبان پھر ہمارے وعظوں کے سننے کے واسطے بنارس بھی تشریف لے گئے تھے۔ ہر دو جگہ بابو محمد عثمان صاحب کے ساتھ ان کے ایک عزیز ہموطن دوست بابو منظر حسین بھی تھے۔ جنھوں نے بنارس سے بیعت کا خط لکھ کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا فخر حاصل کیا اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرماوے۔

کانپور کے اسٹیشن پر بھی بابو معراج الدین صاحب و حکیم قربان حسین صاحب تشریف فرما تھے اور ہمارے واسطے کھانا بھی لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ یہاں میں نے اپنے مکرم بھائی سید عابد حسین صاحب بی۔ اے احمدی تحصیلدار بکسو ہا کو چند کتابوں کے ہمراہ ایک ناچیز تحفہ کا پارسل روانہ کروایا اس کے بعد ہم مغل سرائے سے ہوتے ہوئے نماز مغرب کے قریب بنارس پہونچے۔ جب بنارس کے در و دیوار نظر آنے لگے۔ تو حافظ صاحب کی تحریک سے سب نے دُعا کے واسطے ہاتھ اٹھائے اور دیر تک ہم سب دُعا میں مصروف رہے جس کی قبولیت کے نشان بنارس میں قیام کے ایام میں دیکھے گئے۔ فالحمد للہ

ہم اُن احباب کے بہت ہی ممنون ہیں جنہوں نے اس سفر میں اسٹیشنوں پر مل کر ہمیں خوشوقت کیا اور اپنے محبت و اخلاص کی ملاقات سے ہمارے سفر کی کوفت کو دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے۔ آمین۔

مولوی محمد عیسے انڈیپل والے کا فرار

ناظرین اخبار میں دیکھ چکے ہیں کہ بنارس میں کوئی مولوی حکیم محمد عیسے صاحب ہیں جو ہماری جماعت کو مباحثہ کے واسطے چیلنج دیتے رہتے تھے کبھی خود اشتہار دیتے کبھی اپنے کسی شاگرد سے لکھوا کر شائع کر دیتے تھے ان کے ساتھ شرائط مباحثہ طے ہو چکی تھیں کیونکہ انہوں نے لکھ دیا تھا کہ ہم آپ کی سب شرائط کو منظور کر چکے ہیں اس واسطے ہمارے وہاں پہنچنے کے ساتھ ہمارے دوستوں نے فریق مخالف کو اطلاع دی۔ مگر انڈیپل والے صاحب حیلہ و بہانہ سے ٹالتے رہے۔ ایک دن ان کے ساتھیوں میں سے ایک ہوٹل والے صاحب آئے کہ چلو ہمارے ہوٹل میں مباحثہ کر لو۔ میں سب انتظام کا ذمہ لیتا ہوں۔ ہم نے کہا کہ جب آپ انتظام کا ذمہ لیتے ہیں تو ہمیں منظور ہے مولوی صاحب کو بھی اطلاع کی گئی۔ مگر جب ہوٹل میں پہونچے۔ تو مولوی صاحب وہاں پہلے سے موجود تھے اور معلوم نہیں کہ انہوں نے ہوٹل والوں کو کیا سکھا پڑھا دیا تھا کہ انہوں نے وہاں مباحثہ کرانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم صاحب مجسٹریٹ سے اجازت نہیں لے سکے اس واسطے مباحثہ نہیں ہو سکتا اس کے بعد پھر کئی ایک خط اور اشتہار مولوی صاحب کو لکھے گئے۔ مگر جواب ندارد۔ ان خطوط اور اشتہارات میں سے ضروری اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب حکیم محمد عیسیٰ صاحب۔ ہمارے یہاں کے علماء آپ کی دعوت مطبوعہ کو قبول کرتے ہوئے جنہیں آپ نے انکو چیلنج دیا ہے یہاں پہونچے۔ اور آج ہوٹل میں تجویز مباحثہ کے واسطے تجویز کر کے آپ کی خدمت میں اطلاع کی گئی تھی جہاں ہمارے علماء وقت مقررہ پر پہونچے اور آپ بھی تشریف لے گئے جس کے واسطے آپ کا شکریہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ وہاں جانے سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی طرف سے احباب قاضی صاحب وغیرہ نے ہوٹل والوں کو روک دیا ہے۔ کہ بغیر اجازت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ گفتگو نہ ہو آپ کو تو اس کی خبر حاجی صاحب موصوف نے دے ہی دی ہوگی۔ مگر آپ نے ہم کو اطلاع نہ کی اور خواہ مخواہ خود بھی تکلیف اُٹھائی۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ اب آپ ہمارے ساتھ مل کر باضابطہ اجازت حاصل کریں جس کے بعد ہماری ہی مسجد واقع محلہ ندیسر میں مباحثہ ہو سکتا ہے۔ جہاں انشاء اللہ ہر طرح سے امن قائم رہے گا اور اگر آپ کو یہ منظور نہ ہو تو جہاں کہیں آپ حفظ امن کا انتظام کر سکتے ہوں وہاں ہم حاضر ہو جاویں اس کا جواب ایسی دے کر ممنون فرماویں۔ سکنڈری انجمن احمدیہ۔ بنارس۔ ۲۷ - اپریل ۱۱ء

اس کے جواب میں حکیم صاحب نے ایک خط میں لکھا میں آپ لوگوں کے مذہبی شکوک کے رفع کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ بشرطیکہ آپ باضابطہ اجازت حکام سے حاصل کر لیں اور مجھے اس بات کا کافی اطمینان دلائیں کہ آپ لوگ اپنے مباحثہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جن کو ہم لوگ نبی برحق مانتے ہیں تعریضاً یا تصریحاً اہانت یا سوء ادبی کا کلمہ اپنی زبان سے نہ نکالیں۔ محمد حسین غفرلہٗ ۲۸ - ۴ - ۱۱

اس کے جواب میں لکھا گیا۔ بخدمت جناب حکیم محمد عیسیٰ صاحب! آپ کا دوسرا خط ملا ممکن ہے کہ آپ کا فرمانا سچ ہو اور حاجی صاحب نے ہوٹل والوں کو نہ روکا ہو۔ مگر ہمیں ہوٹل والے شاہ محمد حسین صاحب نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور خود بھی انھوں نے پہلے انتظام اپنے ذمہ لیا تھا۔ وہ بھی غیر احمدی حاجی قادر بخش صاحب بھی غیر احمدی اور آپ بھی غیر احمدی۔ سب آپ ہی کی جماعت ہے۔ دھوکہ دیا یا جھوٹ بولایا غلط کہا آپ جانیں یا آپ کی جماعت۔ ہمارے یہاں کے علماء سینکڑوں میل کے سفر کی صعوبت اُٹھا کر اور اپنے کاروبار کا حرج کر کے یہاں آئے ہیں اس کا کچھ ذکر نہیں اور آپ ہوٹل تک جانے کو تکلیف تکلیف پکار رہے ہیں۔ العجب۔ اچھا ہم آپ کے مذہبی شکوک کو رفع کرنے کے واسطے ہر وقت تیار ہیں آپ ہمارے ہاں تشریف لاویں کسی اجازت کی بھی ضرورت نہیں اپنا مکان ہے ہاں یہ آپ احتیاط رکھیں کہ ہم لوگ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء سے افضل جانتے ہیں اور آپ عیسائیوں کے نبی کو حبیب خدا پر فضیلت دیتے رہتے ہیں سو آپ اس طرح سے تعریضاً یا تصریحاً کوئی اہانت یا سوء ادبی کا کلمہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں زبان سے نہ نکالیں۔ علاوہ ازیں ایک عرض یہ بھی ہے کہ کسی خط کے نیچے آپ کے دستخط کسی طرح ہوتے ہیں اور کسی پر کسی طرح۔ اس سے آپ کے خطوط مشکوک ہو رہے ہیں ایک ہی طرز اختیار فرماویں۔ اجازت کے متعلق وہاں بھی عرض کیا کہ طرفین ملکر اجازت حاصل کر لیں۔ آپ نے کہا تھا لکھ کر بھیجو سو لکھ کر بھیجا گیا۔ تو اب آپ یہ باتیں بنانے لگے۔ اگر آپ کو مباحثہ کرنا منظور ہے۔ تو اپنا آدمی ساتھ بھیجئے یا خود آئیے ہم دونوں جا کر اجازت لے آویں پھر مباحثہ ہو جاوے۔ یا اگر مباحثہ کی رائے نہیں تو صاف فرما دیجئے۔ پیچ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔

عبد الرزاق سکرٹری انجمن احمدیہ ۲۷ - اپریل ۱۱ء

اس خط کا جواب حکیم صاحب نے آج تک نہیں دیا اور چونکہ اس اثنا میں مولوی محمد عظیم کے اشتہار نکلنے شروع ہو گئے اس واسطے حکیم صاحب کو بھی ان کے ساتھ شامل کر کے ذکر کیا تھا جس کی تفصیل آگے ہے۔

مولوی محمد عظیم صاحب بھی حسب عادت قدیم بھاگ گئے۔

مندرجہ ذیل اشتہارات میں مولوی محمد عظیم صاحب کا نام بھی آگیا ہو سو ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ وہی صاحب ہیں جو سابق محمد عظیم کاتب تھے۔ گگھڑ کے رہنے والے ہیں اور گوجرہ میں مباحثہ سے فرار کر گئے تھے اور جن کی قابلیت کا اظہار کچھ عرصہ ہوا پیسہ اخبار میں بھی ہوا تھا۔ ان مولوی صاحب پر یہ امر بخوبی روشن ہو گیا ہے کہ آجکل احمدیوں کے طفیل روٹی اچھی مل جاتی ہے اس واسطے وہ ایسے موقعہ کو غنیمت جانتے ہیں جہاں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی تنازع پیدا ہوا ہو۔ ہمارے بنارس پہنچنے سے پہلے مولوی صاحب وہاں موجود تھے اور کئی ایک وعظ کر چکے تھے۔ اور مشہور کر چکے تھے کہ اب

مین یہان آگیا ہون اب کوئی احمدی مولوی یہان نہ آنے پائیگا۔ لیکن جب ہم وہان پہونچ گئے تو پھر اشتہار دیدیا کہ مین تو خواجہ صاحب کے ساتھ مباحثہ کرونگا۔ خواجہ صاحب نے اپنے لکچر کے آخر مین کہا کہ میرا کام مباحثات کرنا نہین ہے مین تو دین کی محبت کی خاطر بمشکل تمام اپنے پیشہ وکالت کے ہاتھون سے کچھ فرصت چھین کر اور اپنی گرہ سے سفر خرچ ادا کر کے اسلام کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کہین جاتا ہون اور اسی صورت مین یہان آیا ہون۔ ہان میرے اُستاد مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی اور مفتی محمد صادق صاحب یہان موجود ہین کسی کو مباحثہ کا شوق ہو تو ان سے کرسکتا ہے۔ اس اعلان کے بعد مولوی محمد عظیم صاحب بالکل خاموش ہوگئے۔ پھر کئی ایک خط ان کو لکھے گئے جن مین سے ایک عربی مین تھا۔ مگر کسی کا جواب نہ آیا۔ اور حضرت مولوی غلام رسُول صاحب و حافظ روشن علی صاحب و میر قاسم علی صاحب بنارس ہی مین تھے۔ شہر کے مختلف محلون مین ان کے وعظ کرائے جارہے تھے۔ کہ مولوی صاحب معلوم نہین کس طرف کو تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب کے متعلق جو اشتہارات شائع ہوئے اور جو خط اون کو اور حکیم محمد عیسے کو لکھے گئے۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ضروری اطلاع کا جواب

حکیم محمد عیسیٰ صاحب کے ساتھ خط وکتابت اور اشتہارات کے ذریعہ یہ طے پاجانے کے بعد کہ حکیم صاحب نے ہماری تمام شرائط کو منظور کر لیا ہے اور یہ بھی لکھدیا کہ کوئی آجائے مین مباحثہ کے واسطے طیار ہون۔ قادیان سے جب علمار کرام مباحثہ کے واسطے آگئے۔ تو حکیم صاحب تو خاموش شاید روپوش ہوگئے ہین۔ اور کسی شخص محمد عظیم کی طرف سے اشتہار دلا دیا ہے کہ یہ مباحثہ کرنے کو طیار ہین۔ بشرطیکہ خواجہ صاحب کمال الدین اون کے مقابلہ مین آئین۔ مولوی محمد عظیم صاحب کا تب کو ہم خوب جانتے ہین۔ اور اون کی علمی لیاقت کے متعلق پیسہ اخبار مین جو کچھ چھپا تھا وہ بھی ہم جانتے ہین جس کی آج تک انہون نے تردید نہین کی لیکن بہرحال حکیم محمد عیسیٰ صاحب خود مباحثہ کرنے سے عاجز ہین تو مولوی محمد عظیم کو ہی اپنی طرف سے کھڑا کردین اور جو شرائط حکیم صاحب طے کرچکے ہین ان کے وہ پابند ہوکر میدان مین آجاوین اور ان ہی مضامین پر بحث کرلین جو پہلے سے مقرر ہوچکے ہین ہان خواہ مخواہ ایک ایسے بزرگ کا مباحثہ کے واسطے نام لینا جس کے متعلق یقین ہو کہ اس کو یہان رہنے اور مباحثات مین پڑنے کی فرصت ہی نہین۔ صرف گریز کے لئے ایک بہانہ ہے سو ان صاحب نے یہ ابلہ فریبی اختیار کی ہے کہ خواجہ صاحب پلیڈر مین جبکہ وہ مقدمات مین ان کے مقدمات مین دین کی محبت کے سبب وہ ایک روز کے لئے لیکچر دینے آجائین گے زیادہ ٹھہر نہ سکین گے۔ چلو ان کا نام پیش کردو تاکہ اس بہانے سے گریز آسان ہوجاوے اگر مولوی محمد عظیم صاحب کو اپنے علم کا گھمنڈ ہے اور مولوی حکیم محمد عیسیٰ صاحب ان کو قائم مقام منظور کرلین۔ تو امر آسان ہو وہ مجلس مین تشریف لاکر عربی زبان مین نظم ونثر کا ایک صفحہ بالمقابل ہمارے ایک عالم کے بیٹھ کر لکھ دین اور اگر وہ عربی زبان مین کچھ لکھنے پر قادر نہ ہون تو اس بات کا تحریری اقرارنامہ لکھ دین کہ مین عربی زبان مین اتنی لیاقت نہین رکھتا اور اسمین کچھ لکھنے سے عاجز ہون پھر فارسی اور اردو مین نظم ونثر ہی ہمارے علمار کے سامنے یہ ایک صفحہ لکھ دین اس سے ان کی علمی لیاقت کا اظہار ہوجاوے گا اور اگر مولوی صاحب کو علوم مین یدطولیٰ ہو تو عبرانی یا کلدانی زبانون مین جو پہلے انبیار کی زبانین ہین کچھ طبع آزمائی ہمارے علمار کے ساتھ کرلین اسمین ظاہر ہوجائیگا کہ کتابت سے کتنا علم حاصل ہوسکتا ہے۔ الغرض جو شرائط طے ہوچکے ہین اور حکیم محمد عیسیٰ صاحب مان چکے ہین اون کیمطابق مباحثہ کے واسطے کسی جگہ ووقت مقررہ پر تشریف لائین جیسے پہلے قرار پاجائے پہلے وفات اور حیات مسیح پر اور بعد مین دیگر مسائل پر بحث ہوجاوے ورنہ ادھر اُدھر کی باتین بناکر اب مباحثہ کو ٹالنا ٹھیک نہین ہے۔

المشتہر۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بنارس۔ ۲۷۔ اپریل ۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حکیم محمد عیسیٰ صاحب کہان گئے اور مولوی محمد عظیم صاحب کیون گریز کرتے ہین۔

حکیم محمد عیسیٰ صاحب کے چیلنج کے جواب مین ہمارے علمار پرسون سے یہان آئے بیٹھے ہین حکیم صاحب کو مباحثہ کے واسطے آخری خط بھیجے ہوئے اٹھارہ گھنٹے ہوگئے ہین۔ مگر جواب نہین آیا۔ لیکن گگھڑ کے مولوی محمد عظیم صاحب کی طرف سے چیلنج پر چیلنج آرہے ہے ہم تو بارہا کہہ چکے ہین کہ ہمین حکیم محمد عیسیٰ صاحب کئی ماہ سے بلا رہے تھے ہم ان کی دعوت پر آئے ہین اگر وہ چاہین خود مباحثہ کرلین یا اپنی طرف سے مولوی محمد عظیم کو مقرر کردین۔ مولوی صاحب کے حالات کے لئے چھٹے واقف جناب مولوی حافظ روشن علی صاحب بھی یہان موجود ہین اور انہین کی خاطر مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی بھی یہان پہونچ گئے ہین اور حکیم محمد عیسیٰ صاحب مولوی محمد عظیم صاحب کو اپنی طرف سے پیش کردین تو مباحثہ ہوجائے گا۔ باقی رہا حضرت خواجہ صاحب سے مباحثہ۔ تو اس کا جواب ہم پہلے دے چکے ہین اور جناب خواجہ صاحب موصوف آج شام کو خود بھی اپنے لکچر مین بیان کردین گے۔

سکرٹری انجمن احمدیہ بنارس۔ ۲۸۔ اپریل ۱۱ء

اس اشتہار کا کوئی جواب نہ آیا۔ اس کے بعد عربی مین ایک خط لکھا گیا اس کا بھی جواب نہ آیا۔ تب ذیل کا خط لکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت گرامی جناب مولوی محمد عظیم وحکیم محمد عیسیٰ صاحب السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ہم لوگ حسب دعوت آپ صاحبان کے ایک ہفتہ سے لغرض مناظرہ بنارس مین آئے ہوئے ہین اور باوجود پے درپے عرض کرنے کے بھی آپنے اس وقت تک ۲۸ مئی ۱۱ء ہوگئی ہے کوئی انتظام مباحثہ کا نہ کیا نہ ہمارے معروضات کا جواب ہی عطار فرمایا۔ آپ صاحبان کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ہم ہروقت ہرجگہ اون متنازع فیہا اُمور پر جن کا ذکر اشتہارات مطبوعہ مین ہوچکا ہے انہین شرائط کے ساتھ جن کو آپ تسلیم کرچکے ہین مناظرہ کرنے کو طیار وآمادہ ہین یہ امر پہلے روز سے آپ کو برابر لکھا جارہا ہے۔ بالآخر بذریعہ خط عربی وخط اُردو ۲۹۔ اپریل ۱۱ء کو بھی آپکو لکھا جس کا جواب نفی یا اثبات مین کچھ نہین آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خط ترجمہ کے واسطے کسی جگہ بھیجا گیا ہے۔ کہ جب ترجمہ ہوکر آجاوے تو آپ اُمور مندرجہ خط سے واقف ہوکر جواب دین اگر یہی بات ہے تو آپ ہم سے ہی اس کا ترجمہ کرا منگاتے تاکہ توقف جواب دینے مین نہ ہوتا۔ اِلّا اس اُردو خط کا جواب تو دیدیتے۔ غرضیکہ ہم آپ کی اس بے اعتنائی اور کج ادائی سے مجبور ہوگئے ہین کہ کس طرح آپ کو مرد میدان بناوین۔ حضرات یہ کاغذ کی ناؤ کب تک بہ سکتی ہے اور کب تک لوگون سے آپ حقیقت امر کو مخفی رکھ سکتے ہین یہ بھانڈا پھوٹیگا اور ایسی طرح پھوٹیگا۔ کہ اہل عقل و دانش سلیم الفطرت انسان آپ کی چالاکیون سے بخوبی واقف ہوجاوین گے ہم پختہ یقین رکھتے ہین کہ ان مکذبین کو جو نامری مسیح کے مقابلہ مین مخالفت کرتے تھے۔ مثیل مسیح ع۔ کے مخالفین اور مکذبین بڑھ کر نہین۔ جو خسران مین ان کے حصہ مین آئی اس کے حصہ دار مثیل مکذبین بھی ہین۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ پس انجام کار متقین کی فتح ہے جس کے آثار ظاہر ہورہے ہین۔ کہ بارہ تیرہ آدمی دو تین یوم مین داخل سلسلہ احمدیہ ہوچکے ہین اور آیندہ آپ معلوم کرتے ہین کہ کتنے لوگ داخل ہوتے رہینگے اور اس کا بھی خیال رہے کہ کس قدر تعداد احمدیون کی کم ہوکر آپ کیطرف جاتے ہین اس سے ایک حقیقت شناس کو ظاہر ہوجائے گا کہ والعاقبۃ للمتقین کے مطابق نتیجہ آپ کی اس شوراشوری اور بےنوری کا آپ کے لئے خسران اور ہمارے لئے کامیابی ہوا ہے یا نہین؟ مختصر یہ کہ ہم لوگ آج اور کل صرف اِس اَمر کے انتظار مین

مقیم ہین کہ آپ ہر دو صاحبان فرداً فرداً یا ملکر قرار دادہ و مسلمہ خود شرائط کے مطابق وقت اور مقام مناظرہ مقرر کرکے بحث کر لین۔ اور اگر چاہین تو صرف بیس آدمی اپنے ساتھ لیکر ہماری مسجد مین آکر تحقیق حق و رفع شکوک بطریق مناظرہ کرلین اس کے حفظِ امن کے ہم ذمہ دار ہون گے۔ اگر یہان آنا منظور نہ ہو تو اپنے مکان پر ہم کو معہ بیس آدمیون کے بلا کر سمجھ سمجھا لین مگر پھر ذمہ داری اپنی کرین۔ اس طرح آپ کو منظور نہ ہو اور اپنی خواہش کے مطابق کوئی دنگل کرنا چاہین تو فریقین آج ہی باضابطہ اجازت حاصل کرکے کل ۳۔ مئی کو کسی ایسی جگہ پر جو برائے فریقین مقرر ہوگی بحث شروع کردین۔ اب ہم صاف صاف جواب آپ کا سننا چاہتے ہین کہ ان طریقون مین سے کس طریق کو آپ پسند کرکے مناظرہ کرین گے۔ اس کا جواب بواپسی عطا فرمادین۔ اگر اس تمام قصّہ کا فیصلہ آپ نے نہ کیا تو پھر اس کا کوئی حق نہ ہوگا۔ کہ آیندہ چیلنج مباحثہ احمدیون کو دین یا کوئی دھوکہ دہی و ابلہ فریبی کرکے خدا کے بندون کو بہکائین اور یصدون عن سبیل اللہ کی ڈیوٹی بجالائین بصورت انکار مباحثہ یا عدم جواب خطوط سابقہ عربی و اُردو عریضہ ہذا آپ کی گریز متصور ہوکر بذریعہ اخبارات و اشتہارات اطلاع پبلک کو کردی جاوے گی۔ روشن علی۔ غلام رسول قاسم علی۔ ۲۔ مئی سنہ ۱۱ء۔

بنارس مین ہمارا کام

مولویون کے جھگڑے کے ذکر سے فارغ ہوکر اب مین اپنے اصلی کام کی رپورٹ کی طرف متوجہ ہوتا ہون کیونکہ ہماری اصل غرض یہ نہین ہے کہ ہم لوگون سے مباحثات کرتے پھرین ہان جب خود ہی کوئی مباحثہ کے واسطے چیلنج دے جیسا کہ بنارس مین ہوا۔ تو ہمین اس کے قبول کرنے مین عذر نہین ہوتا لیکن بارہا تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ مولوی صاحبان کبھی سیدھی طرح مباحثہ کے میدان مین نہین آتے۔ ہمیشہ کسی حیلہ بہانہ سے ٹالنے کی کوشش مین رہتے ہین۔

پہلی تقریر بنارس مین سب سے پہلی تقریر مولوی حافظ روشن علی صاحب نے ۲۷۔ اپریل کو بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ مین کی۔ حافظ صاحب نے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا اللّٰھمّ تطوی لنا الارض کیطرف اشارہ کرکے اس کا پورا ہونا اپنے ان لمبے سفرون کے چند گھنٹون مین طے ہوجانے مین ثابت کیا پھر بیان کیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات جامع کمالات ہے اسی طرح اس کی پاک کتاب جامع مطالب ہدایت ہے۔ اور اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اس کا عبد بھی جامع کمالات ہو۔ خلفاء کے ذریعے تمکین دین ہوتی ہے۔ جب ظاہری انتظام کے واسطے ملوک کا ہونا ضروری ہے تو باطنی انتظام کے واسطے خلفاء کا ہونا ضروری نہین اب کوئی نیا نبی نہین آسکتا۔ بلکہ خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور آتے رہین گے۔ آج مسلمانون کا لفظ ایسا رہ گیا ہے۔ جیسا کہ بعض راجاؤن کی اولاد اب بھی راجہ کہلاتی ہے۔ ورنہ یہ لوگ صرف اسمی مسلمان ہین۔ زمانہ کی حالت بتلا رہی ہے کہ ایک مصلح آنا چاہیئے۔ بچہ رو رہا ہے مگر اس کو دُودھ دینے والی کوئی ماں نہین۔ خلقت پیاس سے مر رہی ہے۔ مگر اس کے واسطے کوئی پانی مُہیّا نہین ہوتا۔

۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء جمعہ حافظ روشن علی صاحب نے مسجد احمدیہ مین نماز جمعہ پڑھائی۔ سورۂ والعصر پڑھ کر مختصر خطبہ مین ہدایت کی کہ وقت سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اس کے بعد اسی جگہ جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے وعظ کیا اور بتلایا کہ اس وقت کے مسلمانون کی حالت کا قابل اصلاح ہونا خود ان انجمنون کی کثرت تعداد سے ظاہر ہے جو کہ دن رات بن رہی ہین لیکن اصلاح کا حقیقی اور اصلی طریق وہی ہے۔ جو قدیم سے چلا آتا ہے یعنی کسی ملہم مامور من اللہ کا پیدا ہونا۔ بغیر ایسے شخص کے آنے کے کامل یقین پیدا نہین ہوسکتا اور بجز یقین کامل کے انسان گناہون سے دور نہین ہوسکتا۔ اگر یہ نہین تو نہ انجمنون کے بنانے سے کوئی فائدہ ہے اور نہ یونیورسٹی کی بنیاد رکھنے سے کچھ حاصل ہے۔ ہم یہ بات علی البصیرت کہہ رہے ہین نہ ہم نے اس مین دھوکہ کھایا ہے اور نہ ہم دھوکہ دیتے ہین۔

حضرت خواجہ صاحب کے دو لیکچر جمعہ کے دن خواجہ صاحب بنارس پہنچ گئے اسی شام کو اور پھر دوسرے دن ہفتہ کی شام کو دو لیکچر خواجہ صاحب موصوف نے ٹون ہال مین دئے۔ ہر دو لیکچر بعد نماز مغرب شروع ہوئے اور قریب دو گھنٹہ تک ہوتے رہے پہلے دن سے ہی ٹون ہال بھرا ہوا تھا بلکہ باہر دروازون مین بھی آدمی کھڑے تھے پہلے دن کے پریزیڈنٹ جناب بابو محمد عثمان صاحب تھے اور دوسرے دن جناب مولوی رحمت اللہ صاحب وکیل الٰہ آباد تھے۔

پہلے دن کی تقریر کا مضمون تھا "ہماری ترقی کے راز" اس مین خواجہ صاحب نے نہایت فصاحت سے مسلمانون پر یہ امر واضح کر دیا کہ ان کا تنزّل صرف قرآن شریف کو چھوڑنے سے ہے اور پھر اسی کو ہاتھ مین لینے اور اسی پر عمل کرنے سے وہ ترقی پاسکین گے۔ قرآن شریف کی زبان (عربی) کے اتنے سو سال سے اپنی اصلی حالت مین قائم رہنے کی وضاحت کرکے بتلایا کہ دنیا کی اور کوئی زبان اتنے عرصہ تک قائم نہین رہی بلکہ پہلی تمام کتب مقدسہ کی زبانین اب مُردہ ہوگئی ہین اور اسیواسطے ان کے سمجھنے مین بھی بڑے بڑے مشکلات پڑ رہے ہین۔ فرمایا انا انزلناہ قرآنا عربیًا لعلکم تعقلون۔ اور فرمایا کہ یسّرنا القرآن جس کتاب کی زبان ہی مُردہ ہوگئی۔ اس کا سمجھنا کیونکر آسان ہوسکتا ہے۔ قرآن شریف کامل کتاب ہے۔ اب گاڑی چھکڑون کو چھوڑ دو اور ریل پر سواری اختیار کرو۔

دوسرے دن کی تقریر سیرت نبی پر تھی جسمین حضرت خواجہ صاحب نے پہلے انبیاء اور مصلحین کرشن۔ رام۔ مسیح علیہ السلام وغیرہ کے حالات بیان کرتے ہوئے اور ان کے اعلیٰ کارنامون کی تعریف کرتے ہوئے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شجاعت۔ عفت۔ سخاوت۔ عفو۔ معاشرت۔ اقتصاد۔ قناعت وغیرہ تمام اعلیٰ صفات مین سب سے بڑا اور سب کا مجموعہ ایک کامل نمونہ ثابت کیا اور ؏

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کی ایک لطیف۔ صحیح۔ پُرمعارف تفسیر پبلک کے سامنے پیش کی

خواجہ صاحب کے لیکچرون پر پریذیڈنشل تقریرین خواجہ صاحب کے لیکچر سے قبل اور بعد جناب صدر جلسہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے جو تقریرین فرمائین ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

"جناب خواجہ صاحب نہایت قابل تعظیم مہمان ہین۔ بعید دراز کی منزل طے کرکے آپ لوگون کی خاطر یہان آئے ہین۔ ہند کے مختلف مقامات مین آپ کو ایسے لوگ مل سکتے ہین جو بڑے بڑے لیکچر دے سکین لیکن جناب خواجہ صاحب مین جو خاص صفت ہے وہ علاوہ اسلامی محبت کے ان کی مذہبی تحقیقات ہے ایسے آدمی بہت ہی کم یاب ہوتے ہین کہ مغربی علوم کے ساتھ مشرقی علوم مین بھی ماہر ہون یہ زمانہ ایسا ہے کہ ہمین نہ صرف اپنے مذہب کی واقفیت کی ضرورت ہے بلکہ دوسرے مذاہب کے حالات سے آگاہی حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ جب تک غیر مذاہب کی کتب مقدسہ سے ہم واقفیت حاصل نہ کرلین ہم اس زمانہ مین کامیاب ہو ہی نہین سکتے۔ خواجہ صاحب کے دلائل ایسے اعلیٰ ہین کہ ان کو سُن کر سامعین تسلی تشفی کے ساتھ اپنے گھر کو جاتے ہین اسلام مین دراصل کوئی اختلاف نہین آپ لوگون کو چاہیئے کہ اپنے خیالات کو وسعت دین۔ آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ حضرات (خواجہ صاحب اور اُن کے رفقاء) کس قدر اسلام کے سچے علمبردار اور سچے عاشق ہین۔"

خواجہ صاحب کے لیکچرون کا اثر خواجہ صاحب کے لیکچرون کا یہ اثر ہوا کہ بعض منصف مزاج لوگ جو صرف مخالفون کی افترا پردازیان سُنکر ہمارے سلسلہ

کے مخالف ہو رہے تھے۔ اور کئی نہ کسی سبب سے شامل جلسہ ہو گئے ان کے دلوں سے وہ کدورت جو ہمارے خلاف تھی دور ہو گئی اور اون کو یقین ہو گیا کہ ہماری جماعت اسلام کی شیدائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تابعدار ، بلکہ عاشق ہے۔ ملاں لوگوں نے ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ کہ کوئی شخص خواجہ صاحب کے لیکچر میں نہ جاوے اثر اس اشتہار کا تو پہلے ہی یہی ہوا کہ جس کو خبر نہ تھی اوس کو بھی خبر ہو گئی اور وہ لیکچر سننے آ گیا لیکن لیکچروں کے بعد لوگوں کو یقین ہو گیا کہ ملاں لوگ محض شرارت کے ساتھ اس مخالفت پر تلے ہوئے ہیں اور بعض لوگوں نے اقرار کیا کہ بے شک ہم آپ لوگوں کے متعلق غلط فہمی میں تھے۔ جیسی تائید اسلام خواجہ صاحب نے کی ہے ایسی تو کوئی مولوی نہیں کر سکتا ایک معزز سرکاری عہدہ دار جو پہلے ہمارے دوستوں کو برا جانتے تھے اور ان کے خلاف رہتے تھے ان لیکچروں کے سننے کے بعد جابجا خواجہ صاحب کی تعریف کرتے پھرے اور لوگوں کو سمجھاتے رہے کہ ان کے برخلاف جو باتیں مشہور کی گئی ہیں۔ وہ جھوٹ ہیں اور کہ یہ لوگ فی الواقع اسلام کے حامی ہیں ایک ہندو جوہری لالہ کیسری چند صاحب نام نے خواجہ صاحب کے پہلے لیکچر کے بعد تمام جماعت احمدیہ کو دوسرے دن صبح کی دعوت دی جس کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔ اس دعوت پر لالہ کیسری چند صاحب نے اور ان کے صاحبزادے نے نہایت اخلاص کے ساتھ تمام حاضرین کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے۔

انہی جوہری صاحب نے دوسرے لیکچر کے بعد جناب خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے۔ ایک سوامی صاحب پرگنا نندگری نام خواجہ صاحب کے لیکچر کے بعد اٹھے اور انہوں نے خواجہ صاحب کی اعلیٰ تقریر پر ان کو دھنباد (مبارک بلو) کہی۔

دوسرے لیکچر کے ختم ہونے پر بنارس کے معزز لوگوں نے (جو پہلے کسی احمدی کی تقریر کو سننا بھی پسند نہ کرتے تھے) خواجہ صاحب کی خدمت میں باصرار تمام یہ درخواست پیش کی کہ وہ ایک دن اور ٹھہر جاویں لیکن چونکہ دوسرے دن خواجہ صاحب نے مقدمات کی پیروی چیف کورٹ لاہور میں کرنی تھی اس واسطے وہ ان کی درخواست کو منظور نہ کر سکے تاہم ان صاحبان نے جناب خواجہ صاحب سے یہ وعدہ لینا چاہا کہ وہ پھر کسی وقت بنارس تشریف لاویں جس کے جواب میں خواجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ امر میرے اختیار میں نہیں اس واسطے میں اس کے متعلق وعدہ نہیں کر سکتا اگر میرے مرشد حضرت خلیفۃ المسیح کا مجھ کو حکم ہو۔ تو میں ہر وقت آنے کو طیار ہوں۔

مولوی اندھا پانی کے عقل پر پتھر

عداوت بھی راہ کی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں۔ دانا دشمن بہ از دوست نادان۔ مولوی محمد عیسے صاحب ہماری عداوت میں ایسے بھٹکے ہیں کہ خود اسلام کی جڑ اکھاڑنے کے درپے ہو گئے ہیں۔ جناب خواجہ صاحب نے غیر مذاہب کی ایک بڑی جماعت کے سامنے اسلام کی تائید میں ایک لکچر دیا تھا جس کا بہت نیک اثر ہوا۔ مولوی صاحب نے اب اس لکچر کی تردید شائع کی ہے۔ سبحان اللہ۔ اہل اسلام میں کیسے کیسے پہلوان پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے ہی گھر کی بنیاد کو اکھاڑنا اپنا فخر جانتے ہیں کیا اب بھی ثابت نہیں ہوا کہ یہ مجدد کا وقت ہے۔

مسجد احمدیہ میں لیکچر

اتوار کی صبح کو مسجد احمدیہ میں جناب خواجہ صاحب نے اور میر قاسم علی صاحب نے تقریریں کیں اور اس کے بعد سات آدمیوں کو جن کو سینوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سلسلہ حقہ کے متعلق انشراح عطا کر دیا تھا۔ بیعت کے خط لکھے اون کے اسمائے گرامی ہیں اسی رپورٹ میں دوسری جگہ درج ہیں۔

صادق کا پیام کاشی کے نام

احباب بنارس نے ٹون ہال صرف تین دن کیواسطے مانگا ہوا تھا۔ دو دن تو وہاں خواجہ صاحب کے لیکچر ہوئے جن کا اوپر ذکر آ چکا ہے۔ تیسرے دن احباب کے مشورہ سے میرا لیکچر قرار پایا جس کے دو حصے تھے۔ حصہ اول میں بنارس کے ہندوؤں کو خطاب تھا اور حصہ دوم میں وہاں کے مسلمانوں کو۔ میرے لیکچر کے شروع ہونے سے پہلے جناب پریذیڈنٹ صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے " آج کی تقریر اور مقرر کے نام سے حاضرین بذریعہ اشتہار اطلاع پا چکے ہیں۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب کن کمالات علمی کو حاصل کئے ہوئے ہیں میری زبان اون کو بیان کرنے سے قاصر ہے خواجہ صاحب کے لیکچر آپ صاحبان سن چکے ہیں اس کے بعد مفتی صاحب کی تقریر سننے سے آپ پر واضح ہو جائیگا کہ **این خانہ ہمہ آفتاب است**۔ کس طرح سے علم کو جواہرات ان صاحبان کے سینوں میں بند ہیں یہ لوگ بظاہر دیکھنے میں سیدھے سادے ہیں۔ مگر جب انسان ان کو قریب سے دیکھے اور ان کے کلام کو سنے۔ تب ان کے فضائل علمی اور اون کے معلومات انہیں گرویدہ کر لیتے ہیں یہ صاحبان کس قسم کو مخزن ہیں کہ جتنی دولت علمی کسیکو درکار ہو ان سے مل سکتی ہے۔"

مولوی غلام رسول صاحب کا کشف

اس پیام کے متعلق جناب مولوی غلام رسول صاحب کو ایک کشف ہوا۔ جو ان کی اپنی تحریر میں درج ذیل ہے۔

" سیدنا حضرت مفتی صاحب کے لیکچر کے لئے جب ہم بنارس کے ٹون ہال میں گاڑی پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو صاحب ممدوح نے اپنا لکچر میرے ہاتھ میں دیا کہ اس کی کامیابی کے لئے اس کو ہاتھ میں لے کر دعا کرو۔ مجھے اس بے نفس انسان کی اس بات پر بہت ہی تعجب ہوا کہ آپ اس ناچیز کو دعا کے لئے فرما رہے ہیں مجھ بہت ہی شرم آئی لیکن اس لئے کہ یہ اپنا ہی کام ہے اور اسلام کی نصرت اور تائید کے لئے الامر فوق الادب کے ماتحت لکچر کو ہاتھ میں لے کر دعا کے لئے توجہ کی اور دعا کی کہ الٰہی اسی صادق انسان کی صداقت اور اخلاص کی طفیل میری دعا اس کی تائید میں قبول کر اور حضرت خلیفۃ المسیح ع اور مسیح موعود ع کی عزت کے لئے اسے عزت دے اور اپنی توحید اور تقدیس کی خاطر اس کی نصرت فرما۔ اسی طرح دعا کر رہا تھا کہ یکدفعہ مجھے انشراح صدر ہو گیا اور معاً میری روحانی آنکھ کھل گئی جس سے آسمان سے مجھے بارش کی طرح انوار نظر آتے اور دیکھا کہ گویا آسمان کے دروازے کھل گئے اور بشارت معلوم ہوئی کہ کامیابی کامیابی۔ میں نے یہ سب ماجرا حضرت ممدوح سے راستہ ہی میں عرض کر دیا۔ جو بعینہ اسی طرح ظہور میں آیا۔ والحمد للہ علی ذلک۔

ناچیز غلام رسول احمدی راجیکی نزیل بنارس یکم مئی ۱۹۱۲ء"

پیام سے اقتباس

بعض احباب کے مشورہ سے یہ قرار پایا ہے۔ کہ میرا لیکچر بصورت کتاب علیحدہ شائع کیا جائے اور اس کا نام تحفہ بنارس رکھا جاوے اس واسطے اس کا خلاصہ یہاں درج کرنے کی ضرورت نہیں مگر اس میں سے کچھ اقتباس ناظرین کی دلچسپی کی خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

" اللہ اکبر خدا کے پیاروں کی باتیں ہر وقت اور ہر زمانہ میں سچی نکلتی ہیں۔ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ البرکات اور نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس توحید کو دنیا میں پھیلایا۔ اور انسان کو ناکارہ بوجھوں سے آزاد کیا اس توحید کا پیام میں آج اہل بنارس کو پہنچانا چاہتا ہوں اور خدائے واحد سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے کلام میں برکت ڈالے اور اس میں ایک ایک تاثیر رکھ دے جو اس مرکز ہنود کو ایک ایسی جنبش دے کہ محیط ہنود تک سارے رقبہ ہند کے لئے موجب ہدایت ہو جاوے۔

اے کاشی! لوگ کہتے ہیں کہ تو بہت پرانا شہر ہے۔ بعض ہندی پستکوں کی رو سے تو دنیا میں سب سے پہلا شہر ہے جو عبادت کے واسطے بنایا گیا تھا۔ ایک مؤرخ کی رائے میں تو وہ شہر ہے جس نے حضرت سلیمان کے زمانہ میں اپنی آبادی کی عمدہ اشیاء

ت گاہ سلیمان تک پہنچائی ہوں تو کچھ عجب نہیں۔ ایک مصنف سے کہ ابھی بخت نصر فاتح نہ بن چکا تھا اور یونان اپنے کو نہ پہنچ چکا تھا جب کہ بنارس تمدنی حیثیت میں کمال حاصل کر چکا تھا میں تیری قدامت کے مسئلہ کو زیر بحث لانا نہیں چاہتا۔ اور جو فخر تجھے پرانا ہونے میں ہے۔ اسمیں تیری مخالفت کے درپے ہونا میرا کام نہیں۔ آثار قدیمہ اگر تجھ میں ہیں تو تجھے مبارک ہوں میں نے تیری عداوت کے لئے منہ نہیں کھولا بلکہ تیری بھلائی کے لئے۔ اسلئے تو میری بات کو توجہ سے سُن تاکہ تیرا بھلا ہو۔"

"اے کاشی! تو ہندو مذہب کا مقدس شہر ہے۔ اور ہندو دنیا کا مرکز ہے۔ میرا تجھے مخاطب کرنا ساری ہندو دنیا کو مخاطب کرنا ہے میری باتوں کی قدر کر کہ یہ درد دل سے نکلی ہیں۔"

"اے بنارس تو بُت خانوں اور مندروں سے بھرا پڑا ہے جتنے مندر بُتوں کی پُوجا کے لئے تیرے اندر ہیں کبھی کسی شہر میں نہ ہوں گے۔ پر کیا کبھی تو نے سوچا ہے کہ ان بُتوں نے تجھے کیا فائدہ دیا۔ میں اُن بزرگوں پر حملہ نہیں کرتا جن کے نام پر یہ بُت بنائے گئے ہیں۔ اور کرشنا اور راما ایسے بہت سے پرم ایشور کے پیارے اس زمین پر گذرے ہیں۔ جنھوں نے اپنے رب کی بھگتی کی اور اس درجہ تک پہنچے۔ بلکہ میں تو ان لوگوں پر بھی بدظنی نہیں کرتا۔ جنھوں نے اول اول راما اور کرشنا اور دیگر بزرگوں کی تصویریں یا مورتیاں بنائیں کیونکہ انھوں نے ایسا کام صرف ان لوگوں کی جسمانی صورت کی یادگار قائم رکھنے کی خاطر کیا جیسا کہ آجکل مختلف شہروں میں کوئین وکٹوریہ اور کنگ ایڈورڈ کے بُت نصب کئے گئے ہیں اُن بُت تراشوں کا یہ منشا نہ تھا کہ کوئی ان کو معبود سمجھے اور ان کی پرستش کرے ہاں پچھلوں نے غلطی کھائی اور رفتہ رفتہ وہ غلطی ایسی بڑھی کہ لوگ پتھروں کو ایک طاقتور ہستی سمجھنے لگے اور ان کے آگے سر جھکانے لگے اور انہیں سے اپنی دعائیں مانگنے لگے جو نہ سنتے ہیں اور نہ ہی دیکھتے ہیں اور جن کو جب کسی نے پھوڑ کر دیکھا وہ پتھر کے پتھر ہی نکلے۔ اور مرور زمانہ سے ایسی غلطیاں ہمیشہ پڑ ہی جایا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے مامور ریفارمر ہمیشہ بھیجتا رہتا ہے تاکہ وہ پرانی غلطیوں کو نکالکر پھر لوگوں کو راہ راست پر لاتے رہیں۔ وہ مقدس گھر جس کی شان میں خدا کی کلام فرماتی ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ تحقیق وہ پہلا گھر جو لوگوں کے متوجہ ہونے کے لئے بنایا گیا۔ وہ مکہ میں ہے وہ برکت والا ہے اور ہدایت ہے سب عالموں کے لئے۔ اس پاک گھر میں جاہلوں نے بت کھڑے کئے تھے۔ جن کو اس نقش قدم خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر نکالا اور ایسا نکالا کہ پھر آج تک وہ گھر عبادت الٰہی کے لئے خاص الخاص ہے سو ایسی غلطیاں پڑ ہی جایا کرتی ہیں لیکن اب وقت ہے کہ اب انکی اصلاح کر لی جائے۔ مسلمانوں نے یا آریوں نے ہند میں بُت توڑے ہیں یا نہیں توڑے۔ اس بات سے ہمیں بحث نہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ بُت توڑے گئے اور وہ ٹوٹ گئے ان کا ٹوٹ جانا خود اس بات کی بین دلیل ہے کہ وہ معبود نہ تھے اور نہ ہیں۔ پر کبھی کسی نے یہ نہ سنا ہوگا کہ کسی شہر میں کسی نے ایشور کو توڑ دیا یا خدا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پس اے پیارو! اس قادر مطلق ہستی کی طرف دوڑو جس کو کوئی توڑ نہیں سکتا وہ جو زندگی ہے اور زندگی بخش ہے وہ جو قدیم ہے۔"

" پر پتھر میں تو اتنا بھی شعور نہیں۔ بُت میں تو کچھ بھی سمجھ نہیں۔ مورتی میں تو ذرا بھی وفا نہیں وہ تو صد سالہ پجاری کا بھی سر توڑنے کے واسطے ایسا ہی تیار ہے جیسا کہ ایک انجان ناپہچان کے واسطے۔ اس سے تجھ کو کیا حاصل۔ اسے چھوڑ۔ اس بے فائدہ بوجھ کو اپنے سر سے اتار پھینک۔ ایک خدا کو یاد کر۔"

" پس ثابت ہوا کہ پرانا مذہب اور سب سے پرانا اور پہلا طریقہ یہی ہے کہ کیول ایشور، صرف خدا کی پرستش کیا وے اور یہی مطلب ہے لا الٰہ الا اللہ کا۔ اور چونکہ اس کیول ایشور کی پوجا کو بڑے زور سے اس جہان میں قائم کرنے والا بڑا اوتار جو ہوا ہے وہ محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اسواسطے بھی ہم اس کلمہ میں اسکی رسالت کا ہی اقرار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

کیا معنے پوجا کیول ایشور کی کرو۔ یہ بات اُس کے اوتار محمد نے ہمکو سکھا دی ہے کیا کوئی دانا آدمی اس پوتر منتر کے پڑھنے سے انکار کر سکتا ہے اسواسطے پھر سب کہہ دو۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اسی کلمہ سے بیڑا پار ہوگا اس سے تمام بوجھ اُتر جائیں گے تھکے ماندوں کی کوفت دور ہوگی۔ گناہ میں ڈوبے ہوؤں کو نجات حاصل ہوگی۔ اس کلمہ کا علم اور عمل انسان کو باخدا انسان بنا دیگا۔ اوتار اور دیوتا بننے کا گھر یہی ایک کلمہ ہے۔ پس کہو۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔"

"اے کاشی کے بسنے والو! تم نے کرشن مہاراج کے قصے سُنے۔ تمہارے دل میں بسا اوقات یہ آرزو پیدا ہوتی ہوگی اور یہ خواہش گدگدی کرتی ہوگی کہ کاش! ہم بھی کرشن مہاراج کے وقت میں ہوتے تو ان کا ساتھ دیتے ہم دشٹوں کو ہلاک کرتے کیونکہ مہاراج دشٹوں کو نشٹ کرنے کے سبب ردّر کہلاتے تھے اور ہم بھی نیک لوگوں کی پالن کرتے کیونکہ مہاراج گوپال تھے وہ ایسے لوگوں کی پالن کرتے تھے۔ جو گائے کی طرح مخلوق الٰہی کے لئے بے ضرر اور فائدہ رسان ہوتے۔"

" ہاں اے کاشی کے بسنے والو! اس کرپا ندیالو ایک خدا کے آگے شکریہ میں اپنا سر زمین پر رکھ دو۔ کہ اس نے تمہیں میں سے تمہارے ہی ملک میں پھر ردّر گوپال کو پیدا کر دیا اس نے تمہارے سامنے عجیب کام دکھلائے اس کی سانس سے وہ دشٹ ہلاک ہوئے۔ جو تمام مقدس لوگوں کو گالیاں دینا اپنی خوبی جانتے تھے۔ تم نے سنا ہوگا کہ پنجاب دیش میں ایک شخص لیکھرام گندا ہے۔ جس نے بُرا کہنے میں نہ اپنے بزرگوں کو چھوڑا اور نہ ہی بیگانوں کو۔ اس کے لئے یہ کرشن ردّر ہوا اور ایسا ہی اس جیسوں کے لئے۔ پر وہ جنھوں نے اس کا ساتھ دیا۔ وہ ان کے واسطے گوپال بنا۔ تم اس وقت کو غنیمت جانو اور خدا کے پیارے کو قبول کر لو۔ سچائی کے قبول کرنے میں دیر کرنی اچھی نہیں ایسا نہ ہو کہ تم بعد میں حسرت کے ساتھ کہو۔ ع

یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد

مبارک ہیں وے جنھوں نے اس کی آواز کو سُنا اور اس کا ساتھ دیا کیونکہ وہ اس زمانہ کا نور ہے اور وہی نجات کا دروازہ ہے کوئی خدا کی رضا کو حاصل نہ کر سکیگا جب تک کہ اس دروازہ سے داخل نہ ہو۔ ہلاکت ہے اس کے لئے جس نے اس کی قدر نہ جانی۔ اور اسے فضول سمجھا۔"

"اس اوتار کا نام احمد ہے وہ پنجاب کے ایک گاؤں قادیان نام میں پیدا ہوا اور ساری عمر وہیں گذاری۔ بچپن سے اس کی طبیعت دنیوی جاہ و عزت سے متنفر تھی وہ ہمیشہ ایشور کی بھگتی میں سرشار رہتا۔ سالہا سال تنہائی میں رہ کر وہ خدا کی عبادت میں اور دھیان میں مصروف رہا۔ یہاں تک کہ اس پر مکالمہ الٰہیہ کا دروازہ کھلا۔ خدا نے اس سے پیار کیا۔ کیونکہ وہ خدا سے پیار کرتا تھا۔ اس نے دنیا و مافیہا سے قطع تعلق کیا۔ وہ خدا کا ہوگیا اور خدا اس کا ہوگیا۔ اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے گئے اور اس کی آواز آسمان میں قبولیت کی راہ پاگئی وہ کام جو دنیاداروں کے سامنے پہاڑ کی طرح اٹل ہوتے تھے اس کے منہ کے ایک کلام سے ٹل جاتے تھے۔ ایذا رساں شریروں کو اس کا دم ہلاک کر دیتا تھا اور نیکوکاروں کا ہاتھ پکڑ کر وہ آکاش کی طرف لے جاتا تھا۔ اور انہیں آسمان کے ستاروں کی طرح دنیا کا نور بنا دیتا۔ آسمان کے فرشتے فوج در فوج اسکی مدد کے واسطے اُترتے رہے"

"اے بھارت نواسیو! تم جو ہر شے دیش کی مانگتے ہو اور پردیسیوں سے نفرت ظاہر کرتے ہو اور کہتے ہو۔ کہ ہم سودیشی ہیں۔ جب تم دنیوی چیزوں میں ہر شے سودیشی کے

خواہش مند ہو۔ تو پھر اپنے سدا شی اوتار سے کیون بھاگتے ہو۔

”ہے کاشی تو میرے کرشن کی بجے بول اور میرے راما کی فوج مین داخل ہو جا۔ تب تیری روشنی صبح صادق کی مانند چمکیگی اور تیری عافیت کی ترقی جلد نمایان ہوگی۔ تیری راستبازی دور دور تک پھیل جائے گی۔ خداوند کا جلال تجھ مین ظاہر ہوگا تب ایسا ہوگا کہ تو پکارے گا تو خداوند جواب دیگا۔ کیونکہ وہ گونگا معبود نہین وہ بہرا خدا نہین وہ ہر حال مین تیری راہنمائی کریگا۔ اور تیرے آگے آگے چلیگا۔“

”اے بنارس نواسی مسلمانو! تم اس شہر مین بہت تھوڑی ہو“ ”چند کلمات مختصر نصیحت کے تمہین خصوصیت کے ساتھ کہنا چاہتا ہون۔“

”ایک وہ زمانہ تھا کہ یہ شہر اسلامی شان و شوکت کے ساتھ محمد آباد کہلاتا تھا اور آج تمہاری شامت اعمال سے یہ حال ہے کہ مسجد دہرارا والی جو اورنگ زیب بادشاہ نے بنوائی تھی اس کے گرداگرد ایک میل تک مسلمانون کا کوئی گھر آباد نہین۔ ذرا سوچو اور غور کرو کہ تمہاری روحانی حالت کس قدر گری ہوئی ہے۔“

”ایک شخص اس زمانہ مین اس واسطے اُٹھا ہے۔ کہ تمام ادیان پر دین اسلام کو غالب کر کے دکھلا دیوے وہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا مین قائم کرنے کے واسطے آگیا ہے مگر تم اسی کے مخالف بن بیٹھے ہو تمہارا فرض تھا کہ سب سے اوّل لبیک کہہ کر اس کی مدد کرتے۔“

”کیا قرآن شریف مین کوئی دلیل اس بات پر ہے کہ حضرت عیسیٰ اب تک زندہ آسمان پر ہین ہرگز نہین۔“

”پھر مین کہتا ہون کہ حضرت عیسے کی وفات کا مسئلہ کوئی نیا بھی نہین پہلے مفسرین نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔“

”پس اے پیارو! چھوٹی چھوٹی باتون پر مت پھسلو اور اعتراضون کی طرف مت دوڑو۔ نکتہ چینی کی بدعادت نہ ڈالو مین نے سنا کہ یہان ہمارے مخالفون نے ہمارے امام پر عیب چینیون کی ایک فہرست شائع کی ہے مین نے اُسے دیکھا کہ وہ بالکل ایسی فہرست ہے جیسی عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا کرتے ہین۔ اکثر باتین محض دروغ اور افترا ہین بعض ایسی ہین جو لکھنے والے کی سمجھ مین بھی نہین آئین۔ خیال کرو کہ نکتہ چینی سے یہودیون نے کیا حاصل کیا۔ جو آج تک حضرت عیسے پر عیب گیری کرتے ہوئے مخالفت کرتے ہین اور اعتراضون کی عادت سے عیسائیون نے کیا حاصل کیا جنھون نے حضرت رسول کریم پر اعتراضات کرتے ہوئے ہزارون رسالے اور کتابین شائع کردین۔ وہ کون خدا کا پیارا جس پر زمانے کے لوگون نے عیب نہین لگائے۔ امام ابوحنیفہ حضرت شیخ عبدالقادر امام شافعی۔ حضرت مجدد سرہندی۔ خدا کے سب پیارون پر عیب لگائے گئے۔ منصور غریب تو سولی پر ہی چڑھا دیا گیا ملانون کے پیچھے نہ چلو۔ یہ تو سب پر کفر کے فتوے لگاتے ہی چلے آئے ہین۔ اس بات سے نہ گھبراؤ کہ مسیح موعود کو نبی اور رسول کہا جاتا ہے کیا حضرت عیسیٰ نبی نہ تھے یا رسول نہ تھے۔ پھر وہ جس کو خدا نے بھیجا وہ رسول نہ کہلائیگا تو کیا کہلائیگا۔ اور جو وحی الٰہی سے خبر پاکر پیشگوئیان کرتا ہے وہ نبی نہ کہلائیگا۔ تو کیا کہلائیگا۔ جس کو حدیث نے نبی کہا ہے۔ وہ نبی نہین تو پھر کون نبی ہے۔ ہان اگر کوئی شخص قرآن شریف کی شریعت کا انکار کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے انکار کرے اور کہے کہ براہ راست خدا کے پاس پہونچ گیا اور نبی بن گیا وہ جھوٹا ہے۔ اس زمانہ مین دو ہی شخصون نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ایک ڈوئی نے جو امریکہ مین تھا۔ اور ایک مرزا صاحب نے جو قادیان مین گذرے ہین۔ ڈوئی نے اسلام کی شریعت کا انکار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانا اور کہا خدا نے مجھے نبی کہا ہے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ آنحضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال متابعت۔ شریعت اسلام کی کمال فرمان برداری کے طفیل مجھے اس واسطے نبوت عطا ہوئی کہ تا دین اسلام کی سچائی ثبوت ہو۔ دونون نبیون کا مقابلہ ہوا اسلام کے نبی نے فتح پائی۔ ڈوئی ہلاک ہوا اور ثابت ہوگیا کہ دین اسلام سچا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی سلطنت دنیا مین قائم ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئك رفیقاً۔ جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی۔ وہ ان لوگون کے ساتھ ہے جن پر خدا نے انعام کیا وہ کون ہین۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ اور صالح۔ وہ اچھے رفیق ہین اب دیکھو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت سے یہ درجات ملتے ہین خود خدا فرماتا ہے۔ کیا یہ انعام اس مرحومہ اُمت کے کسی فرد بشر پر نہین ہوئے اور نہین ہو سکتے۔ قرآن شریف مین لفظ خاتم النبیین ہے۔ ت پر زبر ہے۔ اس کے معنے ہین نبیون کی مُہر یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُہر جب تک لگے۔ کوئی نبی نہین ہوسکتا۔ قرآن شریف مین لفظ خاتم ت کی زبر کے ساتھ نہین اپنے گھرون مین جا کر اپنے اپنے قرآن شریف کھول کر دیکھو اور اس کا ترجمہ پڑھو۔ نمونہ کے طور پر جو قرآن شریف اس وقت میرے پاس ہے وہ دکھا دیتا ہون (قرآن شریف ترجمہ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر دکھایا گیا) غیر احمدیون کے مطبع کا چھپا ہوا ہے۔ اور پرانے بزرگون کا کیا ہوا ترجمہ ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان پاکر کوئی نبی نہین ہوا۔ تو پھر وہ خاتم النبیین کیسے ہین جو لوگ مرزا صاحب کا انکار کرتے ہین وہ تو خاتم النبیین کا انکار کرتے ہین خدا سے ڈرو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ حدیث شریف مین بھی آیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ (ملاحظہ ہو۔ مجمع البحار کی آخری جلد تکملہ۔ لفظ نبی کی تشریح) یہ کہو کہ وہ نبیون کی مُہر ہین۔ یہ نہ کہو کہ اس کے بعد کوئی نبی نہین۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا رات دن اس حبیب خدا کے پاس رہتی تھین وہ جانتی تھین۔ کہ آنحضرت ص کا کتنا بڑا رتبہ ہے۔ اُن کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس محبوب الٰہی سے فیض پاکر بعض لوگ نبی بن جاوین گے۔ حضرت معین الدین چشتی فرماتے ہین۔ ؎

دم بدم روح القدس اندر معینی مے دمد
من نمے گویم مگر من عیسٰی ثانی شدم

دیکھو وہ بھی عیسے ثانی ہونے کا دعوے کرتے ہین۔ پھر حدیث مین آیا ہے۔ علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہون گے کوئی عالم موسےٰ کی مانند ہے۔ کوئی عالم عیسیٰ کی مانند ہے۔ تم نبوۃ کے لفظ سے نہ گھبراؤ۔ اپنے نبی کی شان دیکھو۔ خدا نے اس کا بڑا درجہ بنایا ہے۔ اس کے فیضان سے تو ایک کیا سینکڑون عیسے بن سکتے ہین۔ تم ان باتون پر ٹھوکرین نہ کھاؤ۔ جوانمردبنو خدا کے پہلوان کا ساتھ دو تاکہ اسلام کی فتح ہو اور تمہارا نام فتحمندون مین لکھا جاوے۔ یہود کی خصلت اختیار نہ کرو۔ خشک دلی کو چھوڑ دو۔ اپنے ربّ کے آگے گڑگڑاؤ اور زاری کرو تاکہ تم پر رحمت کے دروازے کھولے جائین۔ اپنی ہمسایہ قوم کو بھی سکھلاؤ۔ مامور وقت کو نہ ماننے مین تم اُن سے زیادہ زیر الزام ہو۔ کیونکہ تم نے قریبی ہوکر قطع رحم کیا۔ وہ تو دور پڑے تھے۔ پر تم تو سب کچھ جانتے تھے۔“

”اے پیارے بھارت نواسیو! تم ہندو کہلاتے ہو یا مسلمان مین تبلیغ کا حق تم پر ادا کرچکا۔ خدا کی بات تم تک پہنچا چکا۔ خدا کے فرستادہ کا پیغام تمہارے شہر مین کھڑے ہوکر سنا چکا۔ اب قبول کرو۔ تو خدا غفور الرحیم ہے۔ اور اگر نہ کرو تو وہ غنی عن العلمین ہے۔ بالآخر مین دُعا کرتا ہون کہ ہے پرماتما دیالو کرپالو۔ بھارت نواسیون کے ہردون مین جیوت دے۔ کہ وہ تیرے شبہ اوتار کو پہچان لین اور اُن کو اسّت پنتھون کے اندھکار سے نکالکر اسلام مین داخل کردے۔ اے رحمٰن رب تو ہی سب کا ہادی ہے اپنے عاجز بندون کے گناہون کو معاف فرما اور انہین اپنے قرب کی راہون پر چلا کہ تو قادر قدیم حی قیوم ہے۔ وآخر دعوٰنا

عالمین "۔

بابت خواجہ صاحب کی تقریرون سے اہل بنارس پر یہ ظاہر ہوچکا تھا کہ خدام احمدؑ اور ناصر ہین اور بہت لوگون کے حامی۔ جو بسبب غلط فہمیون کے رکھتے تھے۔ اُس کے بعد اِس پیام سلسلہ حقہ احمدؑیہ کی تبلیغ وضاحت کے ساتھ پیش ہوا۔ سامعین پر بہت نیک اثر ہوا۔ اور لوگون نے کہا۔ کہ آپ نے اصل کام توآج کیا ہے۔ بلکہ بعض نے کہا کہ یہ لیکچر تو پہلے ہی دن ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن جب تک پہلے بدگمانیون کو دور نہ کیا جاتا ایسی تقریر کے سننے کے واسطے بعض لوگون کے طبائع طیار ہونے مشکل تھے اس واسطے جو پروگرام بنایا گیا تھا۔ اس موقعہ پر وہی زیادہ مفید تھا۔ اس پیام کو سُن کر ہمارے بڑے مخالف حاجی قادربخش صاحب کے فرزند ارجمند بخشی عبدالحمید صاحب نے کہا کہ آپ اس قسم کا ایک وعظ میرے مکان پر کرین۔ چنانچہ وہان وعظ ہوا۔ بخشی عبدالحمید صاحب اور اون کے بھائی بخشی عبدالعزیز صاحب تحریری درخواست کے ذریعہ سے داخل سلسلہ احمدیہ ہوکر اللہ تعالیٰ انہین استقامت عطا فرماوے۔ اب غیر احمدیون نے درخواستین پیش کین کہ اون کے محلون اور بازارون مین وعظ کیا جاوے جن کا انتظام بھی انہی لوگون نے اپنے ذمہ لیا۔ ان لوگون کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے میر قاسم علی صاحب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی بنارس مین تین روز اور ٹھہرے اور خوب جابجا وعظ کئے۔ جن سے بہت سے لوگون کے شکوک رفع ہوئے۔ اور بعض نے بیعت کی درخواستین بھی تحریر کین۔

رپورٹ مکتوبہ بخشی صاحب

اَب مین یہان بخشی صاحب کی وہ رپورٹ درج کرتا ہون۔ جو کہ انھون نے بنارس سے بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ؑ ارسال کی ہے کیون کہ اس مین تمام کارروائی کا خلاصہ درج ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✣ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرشدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کی دُعا اور توجہ سے یہان نہایت کامیابی کے ساتھ ٹون ہال مین اور بعض دیگر مقامات پر تقریرین ہوئین جس کا بہت نیک اثر سامعین پر ہوا۔ ۱۳۔ آدمیون نے بیعت کی۔ خواجہ صاحب کے الہ آباد کے لکچر کے سبب سے یہان ہندو مسلمان بہت منتظر تھے۔ وہ لکچر ٹون ہال مین ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کی صداقت پر جسمین ایسی لطافت سے تبلیغ تھی۔ جس کا بیان کے عمائد پر بہت بڑا اثر ہوا۔ جو روز بروز ترقی پذیر ہے۔ اور تمام مخالفت جو شہر کے لوگون مین تھی۔ دُور ہوتی جاتی ہے۔ اون کی اور میر صاحب کی ایک ایک وعظ جو خاص احمدیون مین ہوئی جس کے بعد ان تیرہ ۱۳ مذکورہ بالا آدمیون نے بیعت کی۔ شہر کے لوگ اور وکلا جو ہم کو کافر جانتے تھے مُسلمان سمجھنے لگے۔ مخالفین نے جس قدر مخالفت کی۔ اوسی قدر خدائے پاک نے ہر پہلو سے حضور کی دُعا سے معاونت کی۔ ایک ہندو رئیس نے تمام بزرگان سلسلہ ونیز جملہ احمدی برادران جو یہان موجود تھے اون کی دعوت کی جس سے مخالفین کو اور بھی صدمہ ہُوا۔ اون کے بعد مفتی صادق صاحب نے ایک جامع تقریر تردید بُت پرستی پر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے دعوے اور اوس کے دلائل نہایت صاف الفاظ مین کھول کر بیان کردئے جس سے لوگون کو اصلیت معلوم ہوگئی۔ حافظ صاحب نے جو تمام علوم مین دریائے بیکنار ہین۔ علاوہ کئی تقریر وقرأت دلپذیر کے بعض لوگون کو علیحدہ ایسا عمدہ سمجھایا اور اون کے اعتراضات کا کافی جوابدیا۔ کہ لوگ قائل ہوگئے۔ ایک ہندو وسادھو نے جلسہ مین چند سوال کئے تھے۔ حافظ صاحب نے ایسا لطیف جوابدیا جس کا اثر تمام جلسہ پر بہت اچھا ہوا۔ دوسرے روز مکان پر آیا اور بہت سے سوالات لکھ کر لایا تھا۔ اس کا بھی جواب ایسا عمدہ اور صاف حافظ صاحب نے دیا۔ جس پر اس نے کہا کہ آج تک کسی مولوی نے میرے سوالات کا ایسا کافی جواب نہین دیا۔ ثناء اللہ بھی لاجواب رہا۔ آج میرے کل سوالات حل ہوگئے اور کسی قسم کا شک باقی نہین رہا۔ یہ سب فیض جناب مرزا صاحب کا ہے اور آپ لوگ ہمیشہ غالب رہین گے۔ اور کوئی مقابلہ نہین کرسکتا مولوی سید سرور شاہ صاحب جو شاہِ عُلما ہین اونھون نے ایک وعظ خطبہ جمعہ کے بعد کہا۔ اور ایک وعظ مہاراجہ صاحب کی کوٹھی پر میر قاسم علی صاحب نے جنہین طوطئ ہند کہنا زیبا ہے بڑی فصاحت سے کیا۔ اور مولوی غلام رسول صاحب نے جن پر یہ مصرع کہ۔

آبِ چشمۂ حیوان درون تاریکی ست

صادق آتا ہے نہایت لطیف صوفیانہ مذاق پر تقریر فرمائی اور حضرت صاحب کا ذکر کیا جس کی وجہ سے شہر مین ایک چرچا ہوگیا ہے۔ لوگ ان بزرگون کی علمی لیاقت اور تقدس کے قائل ہوگئے ہین۔ مرزا اسحٰق بیگ صاحب رئیس بنارس سے مین نے جناب حافظ صاحب وغیرہ کی ملاقات کرائی۔ وہ ذی علم اور انگریزی مین بھی بی۔ اے ہین۔ بعد مغرب گفتگو شروع ہو گئی اور ۹ بجے شب تک گفتگو رہی اور بہت سے لوگ جمع تھے اون کے جواب مین جناب حافظ صاحب و میر صاحب و مولوی غلام رسول صاحب نے ایسے ایسے لطیف اور عمدہ نکات بیان کئے کہ سامعین پر بھی بہت بڑا اثر پڑا۔ اور سب نے کہا کہ بے شک آپ حق پر ہین اور دوسرے روز وہ رئیس میرے مکان پر بغرض ملاقات بزرگان سلسلہ کے تشریف لائے۔ اس پر تمام شہر مین یہ شور ہے کہ وہ بھی قادیانی ہوگئے۔ حضور دُعا فرمائیے۔ کہ ایسا ہی ہو۔ حاجی قادربخش صاحب جو میرا چچا اور میرا بڑا مخالف یہان ہے۔ اس نے مولوی محمد عظیم کو بلایا تھا۔ مگر خدا نے ہرطرح سے اون کو شکست دی و ذلیل کیا اور دو مسجدون سے مصلّے سے ہٹادیا اور اہل سنت کے جلسہ مین منبر سے اوتار دیا گیا اور اوسی میرے چچا حاجی کے دو بڑے لڑکے عبدالحمید اور عبدالعزیز نامی بیعت مین داخل ہوئے اور بیعت نامہ لکھ دیا جو ارسال خدمت شریف ہے اور قبل بیعت کے عبدالحمید نے ایک وعظ بھی بزرگان سلسلہ سے اپنے مکان پر کرایا تھا اور عام دعوت بھی کی تہی۔ بعد تشریف لیجانے بزرگان سلسلہ کے بیعت نامہ ہردو برادران نے تحریر کردیا۔ جس کا بڑا صدمہ حاجی مذکور کو ہُوا۔ یہ سب کامیابی حضور کی دُعا سے ہوئی ورنہ بقول مخالفین ہم لوگ صرف ۱۱ آدمی احمدی تھے۔ حضور کی صحت وطاقت کے لئے ہم سب احمدی دُعا کرتے ہین۔ جملہ احمدی برادران کی طرف سے حضور کی خدمت مین دست بستہ سلام قبول ہو۔

عریضہ ادب۔ عبدالرزاق بخشی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بنارس

۱۲۔ مئی ۱۹۱۱ء

احباب بنارس

سفر الف میلہ مین عاجز نے احباب بنارس کا ذکر مفصل کیا تھا۔ اب ان کے دہرانے کی ضرورت نہین۔ البتہ اس بات کا ذکر کردینا ضروری ہے کہ بنارس کی چھوٹی سی جماعت نے اس جلسہ کے اخراجات کی برداشت کرنے مین غیرمعمولی حوصلہ دکھایا۔ میاں شبراتی ایک غریب آدمی ہین۔ چھ روپے ماہوار ان کی تنخواہ ہے انھون نے مبلغ پچیس روپے چندہ دیا۔ اسی سے دیگر احباب کے مالی ایثار کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ بخشی عبدالرزاق صاحب اور اون کے صاحبزادہ خلیل الرحمٰن صاحب کس جوش کے ساتھ رات دن جلسہ کے کام مین مصروف رہے۔ خان صاحب عبدالرشید خان کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر جوش اور اخلاص خدمات دین کیواسطے مرحمت فرمایا ہے۔ مین حیران ہون کہ تھوڑے سے عرصہ مین جماعت بنارس نے بہت بڑی روحانی ترقی کی ہے ٹون ہال کی آرائش اور اشتہارات کی تقسیم وغیرہ خدمات کے متعلق والد عبدالحلیم صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہین۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ بنارس کے تمام ممبران احمدیہ کے

نام مفصلہ ذیل ہیں۔

فہرست ممبران جماعت احمدیہ بنارس

مولوی محمد الٰہی بخش صاحب۔ محمد کریم خان صاحب۔ محمد عبدالرزاق صاحب۔ عبدالرشید خان صاحب۔ شیخ شبراتی صاحب۔ محمد خلیل الرحمٰن صاحب۔ محمد خالد صاحب۔ عبدالعلیم صاحب حبیب شاہ صاحب۔ حبیب الرحمان صاحب۔ سعید الرحمان صاحب۔ فضل الرحمٰن صاحب۔ عبدالاحد خان صاحب شیخ عبدالکریم صاحب۔ عبدالرحمان صاحب۔ شیخ محمد عیسیٰ صاحب۔ حافظ عید و صاحب۔ محمد شفیع خان صاحب نور محمد صاحب۔ محمد شکور صاحب۔ شیخ عیدو (نداف) عطا حسین صاحب۔ فدا حسین صاحب۔ منشی شاہ سرن صاحب عبدالواحد صاحب۔ محمد عثمان صاحب۔ اہلیہ محمد خالد صاحب اہلیہ بخشی صاحب۔ اہلیہ داروغہ عبدالعلیم صاحب۔ دادی صاحبہ محمد خالد۔ والدہ محمد خالد۔ اہلیہ عبدالرشید خان صاحب۔ خالہ صاحب خلیل احمد۔ نانی صاحبہ خلیل احمد۔ عبدالحکیم ولد عبدالعلیم صاحب۔ عبدالسلام۔ عبدالغفار صاحب۔ دختر عبدالعلیم صاحب۔ دختر بخشی صاحب سہ کس۔ پسر محمد خالد ۲ کس۔

نو مریدین جنھوں نے جلسہ پہ بیعت کی

ڈاکٹر عبداللطیف صاحب۔ صاحبراج خان صاحب۔ مبارک خان صاحب۔ شیخ کریم بخش صاحب۔ شیخ نبی بخش صاحب غلام صدیق خان صاحب۔ مظہر حسین صاحب برادر بابو محمد عثمان صاحب الٰہ آباد۔ میاں مدار بخش صاحب اہلیہ مدار بخش صاحب۔ چودہری خدا بخش صاحب۔ محمد یوسف صاحب سکنہ کراری۔ بخشی عبدالحمید صاحب پسر حاجی قادر بخش صاحب۔

شکریہ

ہمارے دو لیکچر جناب مہاراجہ صاحب بنارس کی کوٹھی کے احاطہ میں ہوئے۔ ایک جناب میر قاسم علی صاحب کا اور ایک جناب مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی کا۔ اس جگہ ضروری ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ برطانیہ کا شکریہ ادا کریں جس کے عادل مدبرین نے ایک لائق والی ریاست کو بااختیار کر دینے میں نہ صرف دانائی سے کام لیا بلکہ رعایائے ہند کو اپنا احسان مند اور شکر گذار بنا دیا ہے۔ ان مہاراجہ صاحب بہادر کا نام نامی ہے

ہز ہائی نیس مہاراجہ سر پربھو نارائن سنگھ صاحب بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای

مونگھیر ابھی ہم بنارس ہی میں تھے کہ احباب مونگھیر کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن پہونچا۔ کہ ہمیں وعظ کے واسطے طلب کیا جاتا ہے جس کے جواب میں ہم نے عرض کیا کہ بغیر حکم حضرت خلیفۃ المسیح ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اس پر سید وزارت حسین صاحب نے تار دیکر حضرت خلیفۃ المسیح ؑ سے ہمارے منگھیر جانے کے لئے اجازت منگوائی۔ اس واسطے سید سرور شاہ صاحب اور یہ عاجز مونگھیر گئے۔ جہاں ہم دو دن رہے۔ وہاں کے حالات کی رپورٹ جناب حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نے تحریر فرمائی ہے۔ جو کہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

انجمن احمدیہ مونگھیر کا ایک مفید جلسہ

بنارس کے جلسہ کی خبر سن کر ممبران انجمن احمدیہ مونگھیر نے مناسب سمجھا کہ تمام ان بزرگوں کو جو کہ بنارس کے جلسہ احمدیہ میں تشریف لائیں۔ مونگھیر میں بھی مدعو کیا جاوے۔ اور ان سے درخواست کی جائے۔ از راہ نوازش مونگھیر بھی تشریف لا کر ہم لوگوں کو مستفیض ہونے کا موقعہ دیں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے انجمن احمدیہ مونگھیر کی طرف سے جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب مؤلف مرآۃ الجہاد وکیل ہو کر بنارس تشریف لے گئے۔ اور حضرت اقدس امیر المومنین مدظلہ کی خدمت بابرکت میں تار دیکر اجازت حاصل کی۔ گرچہ حضرت امیر ؓ نے سوائے خواجہ صاحب مدظلہٗ کے سب بزرگوں کو جانے کی اجازت دیدی۔ لیکن ضرورتاً و مصلحتاً مخدومی جناب حافظ روشن علی صاحب و جناب مولوی غلام رسول صاحب مدظلہ وجناب میر قاسم علی صاحب مدظلہٗ مونگھیر تشریف نہیں لا سکے اور احباب نے ضرورت سخت دیکھ کر اون کو روک رکھا لیکن ہمارے قدیم مخدوم جناب سرور شاہ صاحب و حضرت مفتی محمد صادق صاحب دامت برکاتہم نے بخشی اور اس قدر قریب آکر جماعت احمدیہ مو[نگھیر] سے ملنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ ۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء استقبال کمیٹی مونگھیر سے جمال پور کو، حضرت مولانا عبدالماجد صاحب ... بھاگلپور سے اور جس کے ممبر جناب مولوی ... بی۔ اے و جناب مولوی فاضل ابوالفتح محمد ... ماسٹر محبوب علی صاحب و جناب سید محمد عبدالغفار صاحب و جناب سید محمد اصغر صاحب و جناب حبیب الرحمان صاحب و عزیزم فضل آلٰہی قمر الہدیٰ و نثار الحق صاحب اور ہمارے ایک غیر احمدی دوست محمد شریف صاحب وغیرہ تھے۔ خوش قسمتی سے ہم لوگوں کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا۔ فوراً گاڑی آئی اور ان بزرگوں کی زیارت ہم لوگوں کو نصیب ہوئی اور ہمارے مخلص بھائی جناب مولوی احسان الحق صاحب نے حضرت سرور شاہ صاحب و حضرت مفتی صاحب کو وہیں اسٹیشن کے ہوٹل میں چائے وغیرہ کی دعوت دی۔ پھر ۱۲ بجے کی ٹرین سے ہم لوگ معہ اپنے مخدوموں کے مونگھیر پہونچے۔ و جناب مولوی حبیب اللہ صاحب۔ ایم۔ اے ڈپٹی کلکٹر کے مکان پر فروکش ہوئے۔ انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر یہ مکان ان کے صاحبزادہ بابو خلیل اللہ نے دیا تھا۔ اس دفعہ بھی ان کے قریبی رشتہ دار بابو محمد عمر صاحب نے وہی مکان مہمانوں کو اوتارنے کے لئے خالی کر دیا تھا۔ انجمن احمدیہ مونگھیر جناب ڈپٹی صاحب اور ان کے بااخلاق رشتہ داروں کی بہت مشکور ہے۔

انجمن احمدیہ مونگھیر کی طرف سے ۲۔۳۔۴ مئی سنہ ۱۱ء کے جلسہ کا اشتہار شائع ہوا۔ بسبب شدت گرمی کے رات ہی کے وقت جلسہ کا انتظام کیا گیا اور لیکچر گاہ کو گیس وغیرہ کی روشنی سے منور کیا گیا اور شب ماہ نے اور بھی نورٌ علیٰ نور کر دیا۔ یہ جلسہ ہر سہ شب پورب سرائے میں ماسٹر محبوب علی صاحب کے مکان کے متصل ماسٹر صاحب کی مملوکہ سفید زمین پر فرش کر کے منعقد کیا گیا۔ پچھلا جلسہ اسی جگہ پر ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ماسٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے کہ ان کی زمین اس مبارک کام کے واسطے ہمیشہ کام آتی ہے۔

اجلاس اوّل کی کارروائی

اوّل خاکسار کی تحریک اور جناب مولوی احسان الحق صاحب بی۔ اے کی تائید سے جناب مخدومی مولوی عبدالماجد صاحب صدر جلسہ مقرر ہوئے اور تھوڑی دیر تک آپ نے حسب موقعہ افتتاحی تقریر کی۔

مولانا [illegible] شاہ صاحب مدظلہ نے [illegible] رقت خیز وعظ بیان فرمایا [illegible] فرمایا۔ اور مؤمنوں [illegible] اور اس سے ضرورت امام [illegible] بھی [illegible] بتایا۔ کہ متقی بننے کی ہر ایک [illegible] صرف یہ اسلام ہی کی خوبی ہے بلکہ وہ [illegible] اس کے مراتب طے کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور [illegible] و مکالمہ الٰہیّہ سے مشرف کرتا ہے۔ باوجود تکلیف آشوب چشم کے آپ نے ڈھائی گھنٹہ تک تقریر کی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیّہ کی صداقت پُر زور دلائل سے ثابت کی اور تبلیغ کا حق ادا کیا۔ چون کہ رات زیادہ گذر گئی تھی۔ اس لئے سامعین کے شکریہ کے ساتھ صدر جلسہ نے جلسہ کو برخواست کیا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی

اوّلاً صدر جلسہ جناب مولانا عبد الماجد صاحب نے حضرت سیّد سرور شاہ صاحب و حضرت مفتی صاحب بزرگان دین کا شکریہ ادا کیا اور بیان فرمایا کہ ان بزرگون کی زیارت ان کی صحبت ان کی ملاقات ایک نعمت ہے۔ کیون کہ ان کا وجود ان کی غرض اور ان کا مُدّعا اشاعت اسلام ہے۔ حدیثون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ رسُول عربی علیہ الصلوٰة و السلام کو ان لوگون کا کس قدر پاس اور لحاظ تھا۔ جو کہ اشاعت اسلام کے لئے کوشان تھے۔ آپ پیدل چلتے تھے۔ اور ان کو اونٹ پر سوار کر کے اشاعت اسلام کے لئے روانہ کرتے تھے۔ غرضیکہ اسی ضمن مین آپ نے نہائت پُرلطف اور پُر درد تقریر کی۔

بعد اس کے حضرت مفتی صاحب مدظلہ اُٹھے اور آپ نے بیان فرمایا۔ کہ مہاجرین قادیان کو کیسا ہونا چاہیئے۔ اور ایک امام کے زیر نظر رہنے سے ان کی حالت کیسی نازک ہوتی ہے اور کس طرح امید و بیم مین وہ رہتے ہین۔ پھر آپ نے حضرت مولوی عبد الماجد صاحب کا شکریہ ادا کیا اور سورہ صف کی چند آیات کو تلاوت فرمایا اور مخالفین سلسلہ پر نہائت احسن طریقے تبلیغ پوری کیا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی پیشگوئیون پر جو کوتاہ اندیش اعتراض کرتے ہین نہائت معقول اور مدلل جواب قرآن و حدیث سے دیا۔ خصوصاً نکاح والی پیشگوئی پر تو ایسا برجستہ جواب دیا کہ سامعین محو ہو گئے۔ چون کہ ہم لوگ بھی محو ہو رہے تھے۔ اس لئے آپ کی تقریر کا پورا نوٹ نہین لے سکے ہماری درخواست حضرت مفتی صاحب سے ہے کہ آپنے نکاح والی پیشگوئی پر جو تقریر بیان فرمائی تھی وہ اپنے قلم سے لکھ کر اخبار بدر مین شائع فرمادین۔ ہمین امید ہے کہ ہمارے مخدوم ہماری اس درخواست کو ضرور قبول فرمائین گے۔

(پھر کبھی انشاء اللہ – اڈیٹر)

تیسرے اجلاس کی کارروائی

چون کہ حضرت مفتی صاحب کی خدمت مین ایک تار جناب مولوی انوار حسین صاحب رئیس شاہ آباد کا آگیا۔ کہ حضرت امیر نے آپ کو شاہ آباد آنے کی اجازت دیدی ہے جلد تشریف لائے اس لئے صبح ۶ بجے آپ مونگھیر سے روانہ ہو گئے۔ چون کہ آپ نے اپنے جانے کا اعلان شب ہی کے جلسہ مین کر دیا تہا۔ اس لئے تیسری شب کے جلسہ مین لوگ کم آئے۔ اوّلاً برادرم مولوی سعید الحسن صاحب مختار نے سورہ فاتحہ پر ایک مفید اور دلچسپ تقریر کی۔

بعد اس کے ہمارے مخدوم جناب مولوی ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب مولوی صاحبزادہ حضرت مولوی عبد الماجد صاحب نے اسلام کا خدا اور اس کی ہستی کے جواب مین ایک عالمانہ اور فلسفیانہ اور نہائت موثر تقریر کی۔ آپنے سترہوین سیپارہ کا آخری رکوع یاایھا الناس ضرب مثل فاستمعو الہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا الخ تلاوت فرمائی اور اسی سے اپنے مُدعا کا ثبوت پیش کیا۔ اور ممات عیسے ثابت اور مسیح علیہ السلام کے خالق ہونے کی تردید کی اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور ان کی ماموریت کو ایک نئے انداز سے ثابت کیا۔ اور نہائت ہی احسن طریقے سے سامعین اور مخالفین پر حجت پوری کی۔ بعد ازان جناب مولوی سیّد وزارت حسین صاحب مؤلف مرآة الجہاد نے نبی عربی صلی اللہ علیہ الصلوٰة و السلام کی سوانح اور آپ کے اسوہ حسنہ پر نہائت شستہ اور پُر زور تقریر فرمائی آخر مین خاکسار نے ایک مخالف مولوی حکیم یعقوب کے ایک اشتہار جو کہ اس نے اسی روز تقسیم کیا تھا۔ اور کمال بے حیائی سے مباہلہ کا وہی پُرانا اعتراض دُہرایا تھا۔ صدر جلسہ کی اجازت سے اسی جلسہ مین اس کا جواب دیدیا۔

سب کے آخر مین جناب صدر جلسہ مولوی عبد الماجد صاحب نے سامعین کے شکریہ کے ساتھ جلسہ کو برخواست کیا۔ بفضلہ تعالےٰ یہ جلسہ بھی نہائت مبارک ہوا۔ کہ اس کے بعد سات آدمیون نے بیعت کی۔

انجمن احمدیّہ مونگھیر اپنے امام اور اپنے آقا خلافت مآب جناب حضرت امیر المومنین رض کی اس سرفرازی اور عزت افزائی کی بہت ممنون و مشکور ہے کہ حضور نے ہم لوگون کی درخواست کو قبول فرماکر ان بزرگون کو مونگھیر تک آنے کی اجازت دیدی۔

اللّٰھم ایدہ اللہ بنصرہ۔

بیعت ان تقریرون کے اثر سے سات کس داخل بیعت ہوئے جنہین سے خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہمارے مکرم دوست جناب سیّد شفیع احمد صاحب رئیس مونگھیر ہین۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطاء فرماوے“

خاکسار خلیل احمد از مونگھیر۔

مباہلہ ہمارے وہان سے چلے آنے کے بعد کسی شخص محمد علی نام سے ہمارے اور جماعت احمدیّہ مونگھیر کے نام لکھ کر ہمین مباہلہ کے واسطے بلایا ہے اور ایک چھپا ہُوا اشتہار یہان آیا ہے۔ جس کے جواب مین حضرت خلیفة المسیح نے احباب مونگھیر کو لکھا ہے۔ کہ ”پہلے طرفین اپنے اپنے دلائل ایک دوسرے کے ذہن نشین کرائین اور حجت پُوری کی جاوے۔ پھر جس سے مباہلہ کیا جاوے وہ عظیم الشان جماعت کا امام ہونا چاہیئے جس کے مباہلہ کے نتیجہ سے معتدبہ فائدہ پہونچ سکے۔ اگر کوئی لوگ تردد مین ہین تو وہ الگ ہو جاوین۔ ہم کسی کو نہین روکتے مباہلہ کا یہی طریق قرآن شریف مین لکھا ہے کہ جیسے ذی وجاہت لوگ ایک طرف سے ہون ویسے ہی دوسری طرف سے بھی ہون“

شاہ آباد و شاہجہان پُور ابھی ہم مونگھیر مین تھے۔ کہ ہمین تار ملا کہ حضرت صاحب کا حکم ہے کہ واپسی پر شاہ آباد ٹھیرو اور شاہجہان پور مین ٹھہرنے کا بھی حکم پہلے سے مل چکا تھا اس واسطے مونگھیر سے شاہ آباد کو روانہ ہوئے اور گاڑیون کے ٹھیک میل نہ ہونے کے سبب چند گھنٹے بنارس مین ٹھہرنا پڑا اور چند گھنٹے لکھنؤ مین اسٹیشن کیبر مین پناہ گزین ہونا ضروری ہوا۔ احباب مونگھیر اور لکھنؤ اور شاہجہان پور کا مفصل ذکر مین سفر الف لیلہ مین کر چکا ہون اس دفعہ شاہ آباد اور شاہجہان پور مین جو کارروائی ہوئی اس کے متعلق ہمارے مکرم سیّد مختار احمد صاحب نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ خود اس کو لکھ کر بطور ضمیمہ اخبار بدر کے ساتھ شائع کرائین گے اس واسطے یہان مین اس کے متعلق کچھ نہین لکھتا۔ لیکن شاہجہان پور مین ایک اشتہار میری نظر سے گذرا جو کہ اصلی خوزرجے کے بیٹے اور فرضی وفا کے باپ یعنی ابن خوزرجہ ابو الوفا رجناب مولوی فاضل مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث کے ایک ہم وطن شاہ صاحب نے ان کے متعلق امرتسر مین چھاپ کر شائع کیا ہے اس کا کچھ اقتباس ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

”واضح ہو کہ جب عبد الحکیم سوفسطائی اور ثناء اللہ وہابی نے اپنی اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے سے سادہ لوح مسلمانون کو اپنے دام فریب مین لانے کی کوشش شروع کی۔ اور ان کو ناشائستہ [illegible]

کو حد سے زیادہ ترقی دی تو ہم نے ایک اعلان دیا جس میں ان دونوں (ملحدوں کے) عقیدوں سے اپنے ناواقف بھائیوں کو مطلع کیا تا ہمارے بھائیوں میں سے کوئی دہوکہ نہ کھاوے اور ان ملحدوں کی چکنی چپڑی باتوں پر پھسل نہ جاوے الحمدللہ کہ اس اعلان نے بڑا اثر کیا جس نے پڑھا یا سنا وہ ان بدمذہبوں کے نام سے بیزار ہوگیا .... بلکہ خود ثناء اللہ نے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپوا لیا ہے تو اس کا ذکر بیکار اس کا کیا اعتبار۔ اس لئے کہ جب ثناء اللہ سینکڑوں عالموں کے فتووں کے رو سے نہ صرف بدمذہب بیدین ملحد کافر بلکہ پرلے سرے کا فریبی مکار اور حد درجہ کا جھوٹا اور عیار بھی ثابت ہوچکا ہے۔ تو کیونکر مانا جاسکتا ہے کہ جو فیصلہ ایسے مشہور عالم اور ثابت شدہ و مسلم جھوٹے اور فریبی نے خود اپنے مطبع میں چھپوا لیا ہے وہ درست دیکھا ہے ...... ہم خود اپنے مسلمان بھائیوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ ثناء اللہ پر کفر کا فتوے لگانے والے سو کے قریب ہیں اور فیصلہ کرنے والے فقط تین۔ فتوے دینے والے اور ہیں۔ فیصلہ کرنیوالے اور۔ جنھوں نے فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے فتوے نہیں دیا تھا اور جنھوں نے فتوے دیا تھا۔ انہوں نے فیصلہ سے اتفاق نہیں کیا .. .. اب ناظرین خود فیصلہ کرلیں کہ سو عالموں کے اس فتوے کو کہ ثناء اللہ فریبی ہے۔ مکار ہے جھوٹا ہے۔ عیار ہے۔ بیدین ہے۔ بدمذہب ہے۔ ملحد ہے۔ کافر ہے۔ دجال ہے۔ شیطان ہے۔ اس سے دور اسے اپنے سے دور رکھو۔ اس کی تحریر نہ دیکھو۔ تقریر نہ سنو۔ اس کے سایہ سے بچو۔ اس کے نام پر لاحول پڑھو۔ قبول نہ کرنا..... ... غرض مسلمانوں کو چاہیئے کہ بالخصوص ثناء اللہ اور اس کے دوستوں سے بچیں کہ اس کے معاون بھی شیطان کے سگے ہیں اور دجال کے بال کے گدھے ہیں کتے ہیں بلکہ کتوں اور سوروں سے بھی بدتر زندیق ہیں بے تحقیق ہیں۔ شیطان کے کفش بردار ہیں۔ دجال کے فضلہ خوار ہیں۔ جب ان خناسوں کو دیکھتے ہی جھڑکے خدا اس کا دل رحمت سے بھرے۔ اور محشر میں بڑی گھبراہٹ سے پناہ دے۔ اب خاص ثناء اللہ کے متعلق علماء کی راؤں کا خلاصہ اسی اشتہار سے ملخصاً درج کیا جاتا ہے۔ بدعتی۔ گمراہ۔ گمراہ کرنے والا۔ بڑا فریبی بہت جھوٹا۔ ثناء اللہ۔ ولیوں۔ نبیوں کا مخالف۔ ملحد۔ معتزلی۔ یہودی۔ نصرانی۔ مغالطہ ساز۔ افترا پرداز۔ خبیث زندیق دجال۔ شیطان۔ محرف قرآن۔ ثناء اللہ مسلمانوں کو دہوکہ دیتا ہے اسی طرح اس کے پرانے باپ شیطان نے حضرت آدمؑ کو بھی دہوکہ دیا تھا۔ پس بچو بچو ایسے گمراہ کرنے والے سے جو دوزخ کے دروازہ پر کھڑے ہوکر بلاتا ہے۔ جو شخص ثناء اللہ کا کہنا ماننے لگا۔ دوزخ میں جائے گا۔ ثناء اللہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔ مسلمان اس سے بالکل ہی پرہیز کریں۔

فقیر محبوب احمدؐ المعروف بہ خیر شاہ۔ حنفی۔ نقشبندی مجددی۔ امرتسری۔ مطبع خادم پنجاب امرتسر۔

تازیہ باڑہ جیساکہ اوپر لکھا جاچکا ہے۔ لکھنؤ میں ہمیں چند گھنٹے قیام کا موقعہ ملا تھا۔ وہاں ایک امام باڑہ مشہور ہے اس کے دیکھنے کے واسطے میں بھی گیا مگر وہاں کوئی امام یا ان کا جانشین نظر نہ آیا۔ البتہ وہاں تازئے بہت سے رکھے تھے۔ پتھر کا تازیہ۔ لکڑی کا تازیہ۔ سونے کا تازیہ۔ چاندی کا تازیہ۔ ہاتھی دانت کا تازیہ بلکہ موم کا تازیہ بہتر ہو کہ اس مکان کا نام تازیہ باڑہ رکھا جاوے۔

گجرانوالہ قادیان سے روانہ ہونے سے قبل مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے حکم دیا تھا۔ کہ بنارس سے واپسی پر بھیرہ جاکر اپنے اہل و عیال کو ساتھ لاؤں اس واسطے امرتسر سے بجائے قادیان آنے کے بھیرہ کو چلا گیا راستہ میں احباب گوجرانوالہ کے اصرار پر ایک شب کے لئے وہاں ٹھہرا۔ اور نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں میں نے سورہ صف کی پہلی چند آیات کا ترجمہ کیا۔ اور سبحان اللہ پڑھنے کے فوائد بیان کئے۔ قادیان واپسی پر مجھے مکرم و مخدوم حضرت ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب نے سبحان اللہ پر ایک مضمون دیا جس میں قریباً وہ تمام نکات درج ہیں جو میں نے بیان کئے تھے بلکہ ان سے بڑھ کر معارف کا تذکرہ ہے۔ اس واسطے اس مضمون کو شکریہ کے ساتھ درج کرتا ہوں۔ لیکن قبل اس کے کہ گوجرانوالہ کا ذکر ختم ہو۔ ضروری ہے کہ میں اس اخلاص اور محبت کا شکریہ ادا کروں۔ جو احباب گجرانوالہ اس نابکار کے ساتھ رکھتے ہیں۔ بالخصوص منشی احمدؐ دین صاحب ماسٹر رکن الدین صاحب منشی محبوب عالم صاحب ایجنٹ۔ قاضی محمدؐ عالم صاحب منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی۔ یہ اور دیگر احباب محض للہ عاجز کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی تہذیب کی ایک جھلک

سُبحان اللّٰہ

سبحان اللہ کے معنے ہیں۔ اللہ ہر ایک نقص۔ عیب۔ کمزوری غلطی۔ سہو و خطاء سے پاک ہے۔ یہ فقرہ اسلام میں درود وظائف تسبیح و دعاؤں میں بکثرت استعمال ہوتا ہے مگر میں یہاں اس کا صرف ایک محل استعمال ... ین ... غلطی یا سہو امام سے ہو جا... سبحان اللہ! اس اشارہ سے چنانچہ وہ اس کی اصلاح کرلیتا ہے تو آخر نماز میں سجدہ سہو... غور کیجئے کہ اس موقعہ پر سبحان اللہ کیوں نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے ... اس سے میں نے بہت لذت اٹھائی ہے۔ اس لئے احباب کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتا ہوں۔ نماز میں امام کی غلطی بتلانے میں پانچ باتوں کا اندیشہ تھا۔

(۱) توجہ الی اللہ کا زائل ہونا۔ غلطی کے بتلانے میں امام اور مقتدی دونوں کی توجہ خدا کی طرف سے پھر جائے گی (۲) جب کسی کو اس کی غلطی بتلائی جاتی ہے۔ تو اس کے دل میں شرمندگی اور ندامت خواہ مخواہ پیدا ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس امام کے بھی پیدا ہونا لازم تھی (۳) جسے خدا کے آگے امام بنا کر کھڑا کیا تھا۔ اس کی بے ادبی متصور ہے۔ یعنے ادب اور خلق اور تہذیب کے خلاف ہے (۴) دوسرے کی غلطی بتلانے میں بالعموم غلطی بتلانے والے کے دل میں اپنی نسبت تکبر کا خیال اور جس نے غلطی کی ہے اسکی نسبت حقارت کا خیال پیدا ہوجاتا ہے۔ (۵) بے فائدہ غلطی پکڑنا مناسب نہیں ہوتا۔

اب سبحان اللہ کی خوبیاں ملاحظہ ہوں۔ جب غلطی کی۔ تو کہا سبحان اللہ! اللہ ہی ہے جو غلطیوں اور سہو سے پاک ہے اوّل تو یہ فقرہ خود ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ کہنے والے اور سننے والے دونوں کی توجہ کو اور زیادہ خدا کی طرف پھیرتا ہے پھر اس میں اعلےٰ درجہ کا ادب اور خلق اور تہذیب مد نظر ہے اوّل تو غلطی کرنے والے کو مخاطب ہی نہیں کیا۔ پھر کہا تو یہ کہا کہ اللہ ہی ہے جو ہر ایک غلطی اور سہو سے پاک ہے۔ اس لئے جس نے غلطی کی ہے وہ جان لے کہ اس کی غلطی قابل ملامت و ندامت نہیں ہوسکتی کیونکہ غلطیاں ہر ایک فرد بشر سے ہوا کرتی ہیں اور علیٰ ہذا القیاس ہم بھی غلطیوں سے مبرا نہیں ہیں۔ کیونکہ خدا کے سوا کوئی سبحان نہیں۔ خدا ہی ہے جو سبحان ہے اس میں ایک تو ادب اور خلق اور تہذیب کو اعلےٰ درجہ پر قائم رکھا ہے اور دوسرے بتلانے والوں کی نہ صرف اپنی غلطیوں بلکہ تمام مخلوق کی غلطیوں کا اعتراف کرنے سے امام کے دل میں ندامت اور شرمندگی نہ پیدا ہوئی کہ یہ غلطی کوئی اس سے ہی خاص نہ تھی بلکہ سب سے ہی ہوا کرتی ہے۔ پھر غلطی بتلانے والے کے دل میں تکبر نہ پیدا ہوا اور غلطی کرنے والے کی حقارت کرنے سے بچ گیا کیونکہ اس وقت اس کی نگاہ کے آگے انسانی فطرت کا ضعف اور

[illegible] کا ہیں [illegible] اگر اس
[illegible] اللہ تعالیٰ
[illegible] خص اور
[illegible] اس لئے
[illegible] ہیئے۔ یہی وجہ
[illegible] ہی۔ انسان تو
[illegible] ہی کرتی ہیں۔ غرض خوب
[illegible] یا اس سے بہتر اور کوئی لفظ غلطی تبلانے
کے لئے سمجھ میں آسکتا ہے۔ اور کیا اس سے بڑھ کر مہذب اور
خلیق اور با ادب طریقہ غلطی بتلانے کا ہو سکتا ہے۔ اسلام کے
خوبصورت چہرہ کا یہ ایک خوشنما خال ہے ایسے پیارے مذہب پر
ہم جس قدر ناز کریں بجا ہے۔ مگر کبھی یہ بھی سوچیں کہ ہم نے عملی
زندگی میں اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اس سے تو یہ لازم آتا
ہے کہ جب روزمرّہ کی زندگی میں جب ہم کسی بھائی کی غلطی دیکھیں
تو سبحان اللہ کہیں اور جانیں کہ اللہ تعالیٰ ہی غلطیوں سے
پاک ہے بس ہمیں اپنے بھائی کو حقیر نہ جاننا چاہیئے۔ خود ہم
اس سے بڑھ کر غلطی میں پڑ سکتے ہیں کیونکہ کمزور ہیں۔ سبحان
نہیں ہیں۔ سبحان اللہ ہی کی ذات ہے۔ پھر اگر اس کو غلطی
جتلانا ضروری ہو۔ جیسا کہ نماز میں ضروری تھا۔ تو اُسی طرح
ادب اور خُلق اور تہذیب کو مدنظر رکھیں۔ جیسا کہ نماز میں مد
نظر رکھا تھا تا اس کے دل میں شرمندگی اور ندامت نہ ہو
اوّل تو وہ ہمارا مخاطب نہ ہو اور اگر ہو بھی جائے۔ تو کم از کم اُس
کو یہ سمجھ آجائے۔ کہ جو کچھ مجھے بتلایا گیا ہے۔ تکبر اور حقارت
سے نہیں بلکہ سچی محبت سے بتلایا گیا۔ اور اس کی آنکھیں
نیچی نہ ہوں اور اس کے دل میں نفرت پیدا نہ ہو اور اس کو
یہ بھی بتلا دیا جاوے کہ غلطیاں انسان سے ہوا کرتی ہیں
مجھ سے بھی ہم سے بھی اور سب سے بھی۔ مگر چونکہ اللہ سبحان ہے اس
لئے ہم سب کو چاہیئے کہ غلطیوں سے بچیں تا اس پاک سے
جو سبحان ہے۔ تعلق پیدا ہو۔ غرض ہمیں اس نکتہ سے فائدہ اُٹھانا
چاہیئے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ

بھیرہ

یہاں میں ہفتہ ۱۳ مئی کی شام کو پہنچا اور ۱۵ مئی کی صبح کو واپس قادیان کو روانہ ہوا۔ گویا ایک ہی دن اتوار کا وہاں قیام ہوا لیکن ہمارے پُر جوش احمدی برادر جناب ملک کرم الٰہی صاحب کی مخلصانہ کوشش کے ذریعہ سے وہاں بھی ملک صاحب کی حویلی میں جو بیرون دروازہ چک ہے۔ ایک عام جلسہ ہو کر وعظ ہوا جس میں صداقت اسلام۔ ضرورت نبوت۔ اتحاد المسلمین وفات مسیح وغیرہ امور پر قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک وعظ ہوا بھیرہ کے رئیس اعظم جناب پیر بادشاہ صاحب اس جلسہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ اس وعظ کے اثر سے اختتام جلسہ پر جناب غلام حسین صاحب پٹواری نہر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

مبارک

بعد جلسہ جناب ملک صاحب موصوف کی دختر نیک اختر ممتاز بیگم (عمر چار سالہ) کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے مبارک کلمہ کے ساتھ ابتدائے تعلیم کرائی گئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور عزیزہ کو نیک دل نیک خو۔ عالمہ اور مصلحہ بنائے آمین

واپسی

منگل ۱۶ مئی ۱۹۲۲ء کی صبح کو عاجز بمعہ اہل بیت خود بخیر و عافیت داخل دارالامان ہوا فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ بھیرہ سے قادیان تک کے سفر میں ملک کرم الٰہی صاحب وزیر آباد تک ہمارے ساتھ تھے۔ جو اپنے لباس فاخرہ کے ساتھ اپنی ملازمت پر جارہے تھے۔ ان کی رفاقت میں میرا اور ان کی علامہ فاضلہ بیوی کی رفاقت میں میرے اہل بیت کا وقت خوب گذرا گوجرانوالہ کے بہت سے احباب اسٹیشن پر ملاقات کے لئے موجود تھے اور کھانا بھی لائے تھے۔ لاہور کے اسٹیشن پر جناب ملک غلام محمد صاحب اور قاضی حبیب اللہ صاحب نے نہ صرف اپنے دیدار سے خوش کیا بلکہ خاص ضیافت کا بھی ثواب لیا۔ برادر شیخ فضل حق صاحب کی مہربانی سے بٹالہ میں رات آرام سے گذری۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین

سفر میں دعا

سفر میں دُعا کا اچھا موقعہ ملتا ہے۔ تنہائی اور گھر سے جدائی۔ غربت الوطنی اور سفر کی کوفت۔ سب مل ملا کر انسان کے دل کو دُعا کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجھے اس سفر میں دُعا کا کئی جگہ موقعہ ملا۔ ڈاک گاڑی اپنی تیزی کے ساتھ جن جنگلوں اور میدانوں سے گذری وہ اس امر کے گواہ ہیں کہ میں نے اپنے دوستوں کے واسطے دُعا کی۔ جن کے ساتھ انسان کو محبت کا تعلق ہوتا ہے ان کے لئے تو فطرتاً انسان جلد متوجہ بدُعا ہوتا ہے۔ پر میں نے ان کے لئے بھی دُعا کی۔ جو میرے ساتھ کوئی تعلق خاص نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کے لئے بھی کی جن کی نگاہ صرف میری کمزوریاں کی تلاش میں رہتی ہے۔ میں اپنے احباب میں سے کس کس کا نام لوں۔ ہاں ایک جماعت کا ذکر کرنا مفید جانتا ہوں اردو مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کے [illegible] کی جماعت سے میرے مکرم دوست اکبر شاہ خان صاحب نے میرے روانگی سے قبل یاد دہانی کرائی تھی کہ میں ان کی [illegible] (طلباء کی ایک جماعت جو زیر نگرانی خان صاحب دینی علم وعمل کے حصول میں خاص ترقی کر رہی ہے) کے واسطے [illegible] سے دُعا کروں۔ ان کا محبت نامہ درج ذیل کرتا ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی مفتی سیدی حضرت مفتی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وزاد برکاتہ۔ یہ بات بہت مشہور امر ہے احقر اکبر بکمال ادب وعاجزی ملتمس ہے کہ ایام سفر کی خطا نہ جانے والی دُعاؤں میں اس عاجز کو یاد رکھیں

مو دیکھیں ہے وافت کہ درکعبہ رسد
دست در پائے کبوتر زدہ ناگاہ رسید

انشاء اللہ تعالیٰ بورڈنگ کی جماعت انصار اللہ (الموسوم بہادر پارٹی) کو میں روزانہ درس احیاء العلوم کے [illegible] تحریک کروں گا۔ کہ وہ سب اپنی دُعاؤں کے ہدیئے آپ کے پاس سفر میں بھیجتے رہیں۔ بس بہادر پارٹی بھی آپ کی دعاؤں کی مستحق ہے اللہ مجھ کو معلوم ہے کہ ان سعید بچوں کو آپ سے بڑی محبت ہے چنانچہ انہوں نے آپ کے تمام [illegible] آپ نے کبھی کبھی سفر میں لکھے ہیں اور ان کو یاد کیا ہے بڑی احتیاط اور حفاظت اور شوق سے تبرکاً اپنے یہاں فائل کئے اور ان کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوا کرتے ہیں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس عاجز کے لئے [illegible] بالخصوص تزکیۂ قلب کی دعا ضرور کریں [illegible]

عاجز اکبر شاہ خان [illegible]

عزیزان کا ارشاد ہے یاد تھا اور [illegible] ایسے [illegible] واسطے بہت درد دل کے ساتھ دعائیں کیں [illegible] اور پھلیں اور پھولیں اور دنیا کی ہدایت کے واسطے [illegible] آسمان کے ستارے بن جائیں۔ ان [illegible] اور ان کے [illegible] کے واسطے بھی دعائیں کیں مجھے ضرورت نہ تھی کہ میں ان امور کا ذکر کروں [illegible] واسطے اظہار کرتا ہے کہ [illegible] میں ایسے بچوں کو [illegible] مدرسہ کے ساتھ [illegible] خبر [illegible] ان کے لئے اپنے دل میں [illegible] کیا حال ہوگا [illegible] ترقی اور [illegible] قوم [illegible]

ایک خاص تعلق رکھتے ہیں بلکہ ان کی بناوٹ اخلاق کے واسطے ایک حد تک ذمہ دار ہیں۔ بچوں کے واسطے یہ وہ مبارک ایام ہیں کہ آئندہ والی نسلیں ان کی زندگی پر رشک کریں گی اور ان کی اولاد میں سے ہونے پر فخر کیا کریں گی۔ مبارک ہیں وے جنہوں نے اس وقت سے فائدہ اٹھایا۔

خلاصہ رپورٹ سفر اس سفر میں قریباً اڑہائی ہزار میل طے ہوا۔ چھ جگہ قیام ہوا۔ بیس وعظ ہوئے۔ بیس آدمی داخل بیعت ہوئے۔ بائیس روز سفر میں خرچ ہوئے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

نامہ نگاروں کی خدمت میں معذرت نامہ نگاروں کے مضامین بہت آتے ہیں اور اخبار میں گنجائش کم جس کا مضمون چھپ گیا وہ خوش۔ اور جس کا نہ چھپا وہ ناراض نامہ نگاروں کی خاطر تو ایڈیٹر بعض ناظرین کی نگاہ میں قابل اعتراض ہو رہا ہے کہ اوروں کے مضمون چھاپ دیتا ہے اور اپنا کچھ نہیں۔ گویا کہ لکھنا نہیں جانتا۔ نہ سہی۔ مگر افسوس ہے کہ جن دوستوں کی خاطر یہ رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ وہ بھی ناخوش ہیں۔ کیا بہتر نہ ہوگا کہ ایک نامہ نگار فنڈ کھولا جاوے اور نامہ نگاروں کے مضامین جدا اوراق میں چھپتے رہیں اور ایڈیٹر کے صفحے اس کے واسطے محفوظ رہیں یا کسی اور عمدہ تجویز سے ناظرین مطلع فرماویں۔

اگلے جمعہ کو اخبار نہیں پہنچیگا چونکہ یہ اخبار وقت پر نہیں چھپ سکا اور ڈیکلریشن کے واسطے آئندہ اخبار ۲۲ جون کو شائع ہو سکیگا۔

جواب خط میں دیری عاجز کو بنارس سے واپس آئے تھوڑے ہی دن گذرے تھے اور ہنوز ساری ڈاک کی تعمیل نہ ہو سکی تھی کہ ایک ضروری کام کے سبب ایک دن کے واسطے لاہور جانا پڑا۔ جہاں خلاف امید بجائے ایک کے دس دن لگ گئے۔ اس واسطے اکثر دوستوں کے خطوط تا حال میری میز پر پڑے ہیں جن کا جواب لکھنے کا حق میں ادا نہیں کر سکا اور معزز احباب سے معافی کا خواستگار ہوں۔

ایڈیٹر لاہور میں لاہور میں اس دفعہ خلاف عادت میرے دس دن خرچ ہوئے لیکن مجھے اس کا رنج نہیں بلکہ خوشی ہے کیونکہ وہاں کے بعض معزز دوستوں بالخصوص جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی تحریک سے بہت سے آریوں کو عاجز کی زبان سے سلسلہ حقہ کی صداقت کے متعلق دلائل سننے کا موقعہ ملا۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ موچی دروازہ کے اندر ایک وعظ ہوا۔ اور میاں چراغ الدین صاحب و میاں صاحب میاں معراج الدین صاحب عمر رئیسان لاہور کے مکانوں پر بتقریب شادی رخصتانہ دختر میاں معراج الدین صاحب متفرق طور پر برادروں کے سامنے تقریریں ہوتی رہیں اور وہاں کے علاوہ اور بھی کئی ایک جگہ پر تبلیغ حق ادا کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ احباب لاہور کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے میرے قیام لاہور کو میرے واسطے موجب ثواب بنا دیا بالخصوص جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا شکریہ ہے جن کو اللہ تعالےٰ نے حق کی اشاعت کے لئے ایک خاص جوش بخشا ہے۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہو۔

رخصتانہ احباب اخبار بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ میاں معراج الدین صاحب کی دختر نیک اختر کا خطبہ نکاح میاں عبد الحمید صاحب پسر میاں چراغ الدین صاحب کے ساتھ قادیان میں پڑھا گیا تھا۔ ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء کو لاہور میں رسم رخصتانہ ادا ہوئی جس میں یہ عاجز بھی حسن اتفاق سے شامل ہو سکا۔ اس کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ رخصتانہ تمام ناجائز رسومات سے پاک اور فضول خرچیوں سے مبرا تھا۔ میاں معراج الدین صاحب نے پرانی فضول رسومات کے محو کرنے میں ایک اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور اس شادی کو فریقین کیواسطے موجب نزول برکات کرے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نہایت خوشی کی بات ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نہایت عزت کے ساتھ اپنے عہدہ پر بحال کئے گئے ہیں اور زمانہ معطلی کی ساری تنخواہ ان کو دی گئی ہے اور فی الحال کامل پور میں کام پر لگائے گئے۔ سنا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ معزز ڈاکٹر کو ایک نوجوان افسر کی غلطی کے سبب اس قدر صدمہ اٹھانا پڑا۔ مگر صرف اظہار افسوس ایسے صریح ظلم کا کافی معاوضہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

مباحثہ مونگھیر بہت سے مخالف مولویوں نے چاروں طرف سے جمع ہو کر

کرامات الصادقین

[illegible]

اخبار قادیان

[illegible]

احسن القصص

[illegible]

میر صاحب کے دعائے خیر لیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر
BADR – QADIAN

بخدمت بیان محمد

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ/ — بیبیہ ضمیمہ درس قرآن

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن — (پیشگی چار روپے)

جلد ۱۰ — ۲ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم جون ۱۹۱۱ء مطابق ۱۹ جیٹھ سمہ ۶۹ — نمبر ۲۱

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت، عسر اور یسر اور نعمت وبلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جاوے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بلا ضمیمہ عہ/ مع ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ/ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے جواب۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ ہوگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر۔ قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

منیجر اخبار بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۳ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کیساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور دین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعودؑ اور ماہ مئی

مخدوم صادق حضرت مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مضمون بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ اور ماہ مئی ۱۹۱۱ء" مرسل خدمت ہے۔ احمدی کتب۔ اشتہارات۔ اخبارات کے پرانے فائلوں سے جس قدر کہ ہو سکا۔ مذکورہ ذیل واقعات جمع کردئے گئے ہیں اور بعض غیر اہم متعدد واقعات بوجہ طوالت عمداً ترک کردئے گئے۔

اس مضمون میں مندرجہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱) حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تائیدی تصانیف۔ اشتہارات اور خطوط اور واقعات بلحاظ کثرت اور اہمیت کے جس قدر کہ ماہ مئی میں وقوع میں آئے ہیں انکی نظیر غالباً کسی اور مہینے میں نہیں پائی جاتی۔

(۲) منجملہ تمام واقعات کے تخمیناً ½ حصہ صرف آخر ماہ مئی میں وقوع میں آئے۔

(۳) حضرت اقدس علیہ السلام کی تاریخ وفات ۲۶۔ مئی ہے۔ اسی تاریخ کئی متعدد تصانیف اور واقعات خصوصاً وقوع میں آئے ہیں۔ اور ۲۴ تاریخ بھی خصوصیت سے قابل توجہ ہے

دیگر گذارش یہ ہے کہ باوجود عدیم الفرصتی کے جس قدر کہ ممکن ہو سکا۔ مندرجہ ذیل واقعات ماہ مئی جمع کر دیتا ہوں۔ چونکہ یہاں پر احمدی کتب واخبارات کا کافی ذخیرہ موجود نہیں ہے اسلئے اس مضمون میں غالباً بہت سے ضروری داخلی فرد گذاشت ہو گئے ہیں۔

(الف) جو جو حضرات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی حالات دواقعات سے واقف ہونے کا شرف رکھتے ہوں اس مضمون کے شائع ہونے پر وہ غور فرماکر ماہ مئی کے متعلق جتنے واقعات کہ ہوئے ہیں۔ وقتاً فوقتاً اس مضمون کے ماتحت اخبار میں شائع فرماتے رہیں۔

(ب) انگریزی خوان احمدی احباب سے التماس ہے کہ ماہ مئی کے متعلقہ حالات اور واقعات خصوصیات۔ انسائیکلوپیڈیا یا کسی اور تاریخی کتاب سے استنباط کرکے روانہ اخبار فرماویں تاکہ یہ مضمون ہر طرح سے مکمل ہو جائے۔ ممکن ہے کہ اس ماہ مئی میں اس قدر کثیر اور اہم واقعات کا وقوع میں آنا یقیناً اس میں کوئی الٰہی راز ہو۔ جو ضرور اپنے وقت پر کھلیگا۔ یا یہ کہ حضرت مسیح ناصری کو بھی اس مہینے سے بھی خاص مناسبت ہے؟

(۱) اس مضمون کو اسی حالت کے ساتھ اسی ماہ مئی کے کسی ایک نمبر میں شائع فرمادیجئے۔

فقط۔ والسلام۔ آپکا خادم نیازمند قدیم۔ سید فضل احمد احمدی۔ حیدرآباد دکن

تصانیف حضرت اقدسؑ

نمبر شمار	نام کتاب	مورخہ	مطبوعہ	کیفیت
۱	سراج المنیر	مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام قادیان	
۲	حقیقۃ الوحی	۱۵ مئی ۱۹۰۷ء		
۳	نور الحق حصہ ثانیہ	۱۸ مئی ۱۸۹۴ء	مصطفائی پریس لاہور	
۴	چشمۂ معرفت	۲۰ مئی ۱۹۰۸ء	انوار احمدیہ مشین پریس قادیان	
۵	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	۲۲ مئی ۱۹۰۰ء	ضیاء الاسلام پریس قادیان	
۶	پیغام صلح	مئی ۱۹۰۸ء		یہ تاریخ زمانہ تصنیف کی ہے
۷	تحفہ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۸	حجۃ اللہ (عربی)	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	" "	
۹	حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۳۰ مئی ۱۸۹۹ء	انوار احمدیہ پریس	
۱۰	ضیاء الحق	مئی ۱۸۹۵ء	ضیاء الاسلام پریس	

اشتہارات حضرت اقدسؑ

۱۱	اشتہار واجب الاظہار	یکم مئی ۱۸۹۷ء		
۱۲	محمد حسین گنگا بشن اشتہار قطعی فیصلہ کے لئے	۱۹ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۱۳	اشتہار اول	۱۵ مئی ۱۹۰۸ء		
۱۴	الاشتہار لتبکیت النصاریٰ وتبکیت کلمن بارا (عربی)	۱۸ مئی ۱۸۹۴ء	مصطفائی پریس لاہور	منسلکہ نور الحق حصہ ثانیہ
۱۵	استفتاء	۱۲ مئی ۱۸۹۷ء		
۱۶	ٹائٹل پیج ایضاً	۱۷ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۱۷	اشتہار انگریزی	مئی ۱۸۹۷ء		ضمیمہ استفتاء
۱۸	شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت پیشگوئی	۴ مئی ۱۸۹۳ء		
۱۹	ضروری گزارش بعنوان ہمدردان بکوشید وبرای حق بجوشید	۲۸ مئی ۱۸۹۲ء	ضیاء الاسلام پریس	ضمیمہ نشان آسمانی ص ۱۲ س ۷
۲۰	تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خارج از بیعت	۴ مئی ۱۹۰۶ء	بدر پریس قادیان	اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۱۸
۲۱	احمد مسیح واعظ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی کی درخواست مباہلہ منظور	۵ مئی ۱۹۰۶ء	ایضاً	بدر نمبر ۱۹ جلد ۲
۲۲	احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور	۱۱ مئی ۱۹۰۶ء	ایضاً	بدر نمبر ۲۰ جلد ۲
۲۳	اشتہار بعنوان اپنی جماعت کو تنبیہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار	۲۹ مئی ۱۸۹۸ء	ضیاء الاسلام	
۲۴	الاعلان فاسمعوا یا اہل العدوان	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	ایضاً	ضمیمہ حجۃ اللہ
۲۵	قتل الانسان ما اکفرہ	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	"	"
۲۶	مرزا امام الدین کی استدعا پر ایک پیشگوئی بطور نشان نمائی	۱۰ مئی ۱۸۸۸ء	اخبار نور افشاں	حجۃ الاسلام ص ۱ س ۲ و ۳ و ۴
۲۷	مضمون حضرت اقدس بجواب مضمون مندرجہ اخبار عام دربارہ نبوت خود	۲۳ مئی ۱۹۰۸ء	اخبار عام ۲۳ مئی	بدر جلد ۷ نمبر ۲۲-۲۳
۲۸	اشتہار ضروری گذارش توجہ گورنمنٹ	۱۱ مئی ۱۹۰۵ء	بدر پریس قادیان	بدر جلد ۱ نمبر ۶
۲۹	رومی سلطنت کے ایک معزز عہدہ دار حسین کامی کی نسبت پیشگوئی کا اظہار	۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	مندرجہ تریاق القلوب
۳۰	ضروری اشتہار	۲۲ مئی ۱۸۹۲ء	"	ضمیمہ نشان آسمانی
۳۱	اشتہار۔ اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت	۱۱ مئی ۱۹۰۶ء	بدر پریس	بدر جلد ۲ نمبر ۱۹

حضرت اقدس کی تقریریں وخطوط

نمبر	مضمون	تاریخ	اخبار	کیفیت
۳۲	تقریر حضرت اقدس ع در جلسہ طاعون میموریل بحضور نواب لفٹنٹ گورنر	۲ مئی سنہ ۱۸۹۸ء		منسلکہ رسالہ الانذار
۳۳	صاحب بہادر بالقابہ	۴ مئی سنہ ۱۸۹۸ء		"
۳۴	خط از جانب حضرت اقدس بنام بابو الہی بخش صاحب	۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۰ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ اشتہار معیار الاخیار
۳۵	حضرت اقدس ع کی طرف سے خط جو میاں جنڈیالہ کی طرف رجسٹری کرکے بھیجا گیا	۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۳ء	"	ضمیمہ حجۃ الاسلام صفحہ ۱۴
۳۶	حضرت اقدس ع کی جانب سے خط بنام عبد الحکیم	۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء		بدر - جلد ۱۰ - نمبر ۱۹

تائیدی تصانیف اشتہار خطوط وغیرہ

نمبر	مضمون	تاریخ	اخبار	کیفیت
۳۷	اشتہار واجب الاظہار علام فاطمہ بنت محمد خان نمبردار سکنہ خاص شہر لیہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان بذریعہ برادر حقیقی خود شیخ محمد نمبردار	۱۳ مئی سنہ ۱۸۹۷ء	مطبوعہ روز بازار جنرل پریس امرتسر	
۳۸	ایک گواہی - اشتہار واجب الاظہار - فقیر محمد سیالکوٹ برلب ایک باغ بستی والا	۲۸ مئی سنہ ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ حجۃ اللہ
۳۹	جلسہ طاعون کی کارروائی - شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی ہوس - لاہور	۴ مئی سنہ ۱۸۹۸ء		منسلکہ رسالہ الانذار
۴۰	اشتہار - خدا کے لئے ایک گواہی بشہرہ سید امیر علی شاہ صاحب لدھیانہ شاہ صاحب ساکن سیدانوالی تحصیل وضلع سیالکوٹ الفاظ تصدیق جو جناب رسول اللہ صلعم نے فرمائے - مسیح موعود ع	۲ مئی سنہ ۱۸۹۹ء		
	مامور من اللہ	۱۹ مئی سنہ ۱۸۹۹ء		
	مامور من اللہ	۲۴ " "		
۴۱	خط مولوی حافظ علم بخش پٹیالوی بخدمت حضرت اقدس ع			منسلکہ نشان آسمانی
۴۲	خزینۃ المعارف - جلد اول - مرتبہ محمد فضل صاحب چنگوی -	۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء	ضیاء الاسلام	
۴۳	حقیقت نماز - مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم	۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۷ء	انوار احمدیہ پریس	
۴۴	احمدی قوم کو روح افزا بشارت بشہرہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم	۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ء	انوار احمدیہ	غیر معمولی الحکم مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ء
۴۵	رقیمۃ الوداد نمبر ۴ - بجواب خط حضرت ابو المنی مدہ منشی حسن علی صاحب	۹ مئی سنہ ۱۹۰۲ء	"	الحکم جلد ۶ - نمبر ۱۸
۴۶	رقیمۃ الوداد نمبر ۵ - بجواب حضرت محمد عجب خان صاحب نائب تحصیلدار	۲۴ "	"	الحکم نمبر ۱۹ - جلد ۶
۴۷	صحیفہ آصفیہ المعروف تبلیغ بحضور نظام - مصنفہ خواجہ کمال صاحب بی - اے - ایل ایل بی	۲۲ مئی سنہ ۱۹۰۸ء	رفاہ عام لاہور	

نمبر	مضمون	تاریخ	اخبار	کیفیت
۴۸	اقرار نامہ بستری محمد موسیٰ صاحب جماعت بھڈیار - بخدمت حضرت اقدس ع	مئی سنہ ۱۹۰۷ء	[illegible]	بدر

واقعات

نمبر	مضمون	تاریخ	اخبار	کیفیت
۴۹	حضرت اقدس کی دوبارہ تفتیش میاں کریم بخش صاحب سے دربارہ پیشگوئی مجذوب گلاب شاہ بمقام لودیانہ	مئی سنہ ۱۸۹۲ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ نشان آسمانی بار دوم صفحہ ۱۰ - ۸
۵۰	پیشگوئی - زلزلہ آیا - زلزلہ آیا - مورخہ ۱۵ - اپریل کا پورا ہونا	۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء	بدر پریس	بدر جلد ۲ - نمبر ۲۰-۲۱
۵۱	ولادت صاحبزادہ حضرت شریف احمد صاحب سلمہ اللہ	۲۴ مئی سنہ ۱۸۹۵ء		
۵۲	ولادت صاحبزادہ حضرت نصیر احمد صاحب سلمہ اللہ نبیرہ حضرت اقدس ع	۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۶ء	بدر پریس	بدر جلد ۲ - نمبر ۲۲
۵۳	ولادت نبیرہ حضرت خلیفۃ المسیح - قافلہ تقریب شادی صاحبزادہ حضرت بشیر احمد صاحب سلمہ - تاریخ روانگی - تاریخ پہونچنے کی - تاریخ داخلہ قادیان شریف	۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء ۱۷ " " ۲۶ " "		بدر مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء
۵۴	جنگ مقدس - بمقام امرتسر	۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۳ء	ریاض ہند	
۵۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری وحی - (۱) سرنگ (۲) الرحیل ثم الرحیل	۹ مئی سنہ ۱۹۰۸ء		
	ڈرو مت مومنو !	۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء		
۵۶	إنی مع الرسول اقوم	۱۷ " "		
۵۷	وفات شریف	۲۶ " "		

جھوٹ ہو تو ایسا ہو

جناب ایڈیٹر صاحب المحدث دام ظلہٗ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ -
آپ کے اہل حدیث نمبر ۳۴ جلد ۸ مورخہ ۱۴ - ربیع الثانی میں زیر عنوان "ایک احمدی تائب ہوا" آپ کے کسی صداقت کیش نامہ نگار نے مظفر ضلع پوری میں ایک احمدی مولوی غلام مصطفیٰ صاحب کی تاثیر وعظ سے تائب ہونے کا حال لکھا ہے - جن کا نام اور پتہ پورا اور امیرای ہے اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ میرے متعلق ہی واقعہ نامہ نگاری کی داد دیگئی ہے اس کے جواب میں اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں - اور آپ کو آپکے ناظرین کے شامل سمیت اپنے احمدیت کا گواہ بناتا ہوں - اور پھر عرض کرتا ہوں کہ جس طرح آپنے اس جھوٹی کو شائع فرمایا ہے - اسی طرح میرے اس نیاز نامہ کو بھی کسی گوشہ اخبار میں جگہ دے کر اپنی نصفت پسندی - صداقت اور بے لوثی کا ثبوت دیں گے - اور میری امید اور بھی پختہ ہو جاوے گی - جبکہ میں انجمن صادقین کا ایک رکن رکین پاتا ہوں اور ساتھ ہی یہی خوا ایمانہ مشورہ یہ دینا چاہتا ہوں - کہ اکثر و بیشتر شاید کاربرداران دفتر اہل حدیث کی سہل انگاری کیوجہ سے غلط خبریں شائع ہو جاتی ہیں - جو ایک ایسے اخبار کی شان سے بعید ہے جس کا ایڈیٹر آپ جیسا لائق - آپ جیسا مولوی اور پھر آپ صاحب انجمن صادقین کا رکن ہو - چنانچہ اس سے پہلے مختار احمد صاحب احمدی کے وفات کی خبر بھی آپ ہی نے

شیطان کی بھی جیمتا پڑا الہم تبتے زش بھی لیا۔

اس کے بعد بعض آپ کے نامہ نگار صاحب سے خطاب کر کے کہتا ہوں کہ نہ معلوم بزرگوار نے کس سبزی کی پینک میں میرا تائب ہونا مشاہدہ فرمایا۔ ہمارے صداقت کیش نامہ نگار نے جھوٹ کی ناک اور ہیت کے پیر کاٹ دئے۔ پناہ بخدا۔ نہ مجھ سے اور مولوی غلام مصطفےٰ سے اس سلسلہ مبارکہ کے بارے میں کوئی مذاکرہ ہوا اور نہ مولوی غلام مصطفےٰ کے وعظ میں بجز چند دور از کار قصوں کے اس سلسلہ کا ذکر تھا۔ لیکن ہمارے نامہ نگار صاحب عالم مراقبہ سے سر اٹھاتے ہیں۔ تو ان کو یہ بھی سجھائی دیتا ہے اور وہ بھی۔ ہمارے نامعلوم الاسم پردہ نشین نامہ نگار صاحب کو معلوم رہنا چاہئیے کہ یہ جھوٹ افترا اور تہمت ہے جو مسلمان کی شان کو زیبا نہیں۔

سو بالفرض اگر میرا تائب ہونا مطابق واقعہ ہو۔ تو اس سے مولوی غلام مصطفےٰ کی فضیلت میں کون سی زیادتی آسکتی ہے اور ایک فرد کی کمی سے سلسلہ احمدیہ میں کون سا نقص وارد ہو سکتا ہے۔ بیت

سنگ بدگوہر اگر کاسہ زرین شکند + قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

راقم۔ سبط احمد۔ ساکن سونگھڑہ۔ حال وارد مٹی ضلع ڈیرہ غازی خان

ایسے کو تیسا

ابن حزم جو (مولوی ثناء اللہ امرتسری) نے اپنے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۱۱ء میں ایک نظم قادیانی شاعرہ کی سرخی سے شائع کی ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے لیڈر اور دیگر بزرگوں کے حق میں بہت گندہ دہانی سے کام لیا ہے۔ ایک شعر حضرت مسیح موعود ؑ کے متعلق بطور نمونہ درج ہے۔ ع

وہ جیسے چھپکلی شہتیر سے ہوتی ہے آویزاں
نہ اس کے دل میں تھا اللہ کا خوف ذرا باقی

کیا غیر احمدیوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں رہا جو اس بدکردار کو سمجھائے۔ کہ اگر میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق نے تیرا سر پھیلایا ہے تو اس کے عوض میں میر صاحب کے مرشد اور بزرگوں کو کوسنا کون سی عقل کی بات ہے۔ ہم تو پھر بھی کچھ نہیں کہتے۔ البتہ ابن حزم کے ایک ہم وطن اس کے اندرونی حالات سے آگاہ مولوی صاحب جناب محبوب احمد المعروف خیر شاہ صاحب نے اپنے اعلان نمبر ۲ مطبوعہ مطبع خادم پنجاب میں جو کچھ چھاپا ہے اس میں سے صرف تھوڑا سا اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کر دیتے ہیں۔ کسی کو پورے اشتہار کی ضرورت ہو تو شاہ صاحب سے براہ راست منگوا لے۔

واضح ہو کہ جب عبد الحکیم سوفسطائی اور ثناء اللہ وہابی نے اپنی اپنی تحریر دلفریب کے ذریعہ سے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لانے کی کوشش شروع کی۔ اور اس کوشش کو حد سے زیادہ ترقی دی۔ تو ہم نے ایک اعلان دیا جس میں ان دونوں (ملحدوں کے) عقیدوں سے اپنے ناواقف بھائیوں کو مطلع کیا تا ہمارے بھائیوں میں سے کوئی دہوکہ نہ کھاوے اور ان ملحدوں کی چکنی چپڑی باتوں پر پھسل نہ جاوے۔ الحمد للہ کہ اس اعلان نے بڑا اثر کیا جس نے پڑھا یا سنا وہ ان بدعقیدوں کے نام سے بیزار ہو گیا۔ .... بلکہ خود ثناء اللہ نے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپوا لیا ہے تو اس کا تذکرہ بیکار ہے اس کا کیا اعتبار اس لئے کہ جب ثناء اللہ سینکڑوں عالموں کے فتووں کے رو سے نہ صرف بدمذہب بیدین ملحد کافر بلکہ پرلے سرے کا فریبی مکار اور حد درجہ کا جھوٹا اور عیار بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ جو فیصلہ ایسے مشہور عالم اور ثابت شدہ مسلم جھوٹے اور فریبی نے خود اپنے مطبع میں چھپوا لیا ہے وہ درست ہو جاوے۔ .... ہم خود اپنے مسلمان بھائیوں کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ثناء اللہ پر کفر کا فتوے لگانے والے ستو کے قریب ہیں اور فیصلہ کرنے والے فقط تین فتوے دینے والے اور ہیں۔ فیصلہ کرنیوالے اور جنھوں نے فیصلہ کیا ہے انہوں نے فتویٰ نہیں دیا تھا اور جنھوں نے فتویٰ دیا تھا انہوں نے فیصلہ سے اتفاق نہیر کیا .... اب ناظرین خود فیصلہ کر لیں کہ سو عالموں کے اس فتوے کو کہ ثناء فریبی ہے۔ مکار ہے جھوٹا ہے عیار ہے بیدین ہے۔ بدمذہب ہے۔ ملحد ہے کافر ہے دجال ہے شیطان ہے اس سے دور بھاگو اسے اپنے سے دور ہانکو اس کی تحریر نہ دیکھو تقریر نہ سنو اس کے سایہ سے بچو اس کے نام پر لاحول پڑھو۔ قبول نہ کرنا۔ .... غرض مسلمانوں کو چاہئیے کہ بالخصوص ثناء اللہ اور اس کے دوستوں سے بچیں کہ اس کے معاون بھی شیطان کے سگے ہیں اور دجال کے بال کے گدھے ہیں کتے ہیں بلکہ کتوں اور سوروں سے بھی برے۔ زندیق ہیں بے تحقیق ہیں۔ شیطان کے کفش بردار ہیں۔ دجال کے نعمت خوار ہیں جب ان خناسوں کو دیکھتے ہی جھڑکے خدا اس کا دل رحمت سے بھرے اور محشر میں بڑی گھبراہٹ سے پناہ دے۔ اب خاص ثناء اللہ کے متعلق علماء کی رایوں کا خلاصہ اسی اشتہار سے مختصاً درج کیا جاتا ہے۔ بدعتی۔ گمراہ۔ گمراہ کرنے والا۔ بڑا فریبی۔ بہت جھوٹا ثناء اللہ دلیوں نبیوں کا مخالف۔ ملحد۔ معتزلی۔ یہودی نصرانی مغالطہ ساز افترا پرداز۔ خبیث۔ زندیق۔ سو تیال۔ شیطان محرف قرآن۔ ثناء اللہ مسلمانوں کو دہوکہ دیتا ہے۔ اسی طرح اس کے پرانے بڑے شیطان نے حضرت آدم ؑ کو بھی دہوکہ دیا تھا۔ پس بچو بچو ایسے گمراہ کرنے والے سے جو دوزخ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر بلاتا ہے جو شخص ثناء اللہ کا کہنا مانیگا وہ دوزخ میں جائیگا۔ ثناء اللہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے مسلمان اس سے بالکل ہی پرہیز کریں۔

فقیر محبوب احمد المعروف بہ خیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری

مطبع خادم پنجاب امرتسر

اعلان

اگر کوئی صاحب قادیان میں خراس چلانا چاہیں۔ تو ایک دوست اس کے واسطے روپیہ دینے کو طیار ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

برائے مہربانی حسب ذیل خط کو بعینہ لفظ بلفظ اپنے اخبار میں کسی کالم میں جگہ دیکر اور شائع کر کے مشکور فرماویں۔ کار خیر ہے۔ اس میں جہاں تک جلد ہو سکے۔ حصہ لیجئے اور شائع کرنے میں تساہل سے کام نہ لیجئے۔ جب سے ڈاکٹر عبد الغنی و مولوی نجف علی صاحبان وغیرہ نیل خانہ کابل میں اسیر و نظر بند کئے گئے ہیں۔ تب سے لیکر آج تک بڑے بڑے اخبارات و انجمن ہائے امیر افغانستان کی خدمت میں ان بیکس و مجرم خطاکار انسانوں کی رہائی کے لئے عرائض کے کالم کے کالم سیاہ کئے ہیں اور ہمورئیل بھی گورنمنٹ عالیہ پنجاب کی معرفت کابل کو روانہ کئے ہیں۔ لیکن وہاں وہ صدائے نہ برخاست" و "زمین جنبد نہ جنبد گل محمد" والا معاملہ ہے کوئی ان کی خبر تک نہیں لیتا۔ لیکن اب اس عاجز کی عرض کو بھی کوئی ان کا خیرخواہ ان تک ایک دفعہ پہونچا کر آزمائش کر لئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نتیجہ عمدہ ظہور میں آئے گا۔ میں بوجہ ان کی پرانے تعلقات و احسانات حمیدہ کو مدنظر رکھ کر علانیہ اس خط کو شائع کروانے کی جرأت پر مجبور ہوا ہوں۔ بہتر ہے کہ دیگر اخبارات بھی۔ حسد۔ تعصب و نفاق کو بالائے طاق رکھ کر اپنے اخباروں میں اس خط کی بعینہ نقل کر کے سلطنت افغانستان میں کسی نہ کسی طرح پہونچا دیں۔ زیادہ والسلام

نقل مطابق اصل حسب ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میاں غلام حسید صاحب خلف الصدق میاں محمد دسوندی خان صاحب مرحوم ساکنہ جلال پور جٹاں تحصیل و ضلع گجرات پنجاب۔

ویسے تو ڈاکٹر عبد الغنی و مولوی نجف علی صاحبان کا یہ فقیر مدت سے زیر احسان ہے جس کا علم آپ کو بخوبی ہے۔ جب کہ آپ اور میں ہم پیالہ و ہم نوالہ لاہور میں دو سال تک رہے اور رہ لینے کبھی آپ کے خاندان کا تعلق و اتحاد عرصہ سے والدین کے ساتھ تھا۔ کہ جس کا میں بفضلہ تعالیٰ مشکور و ممنون ہوں۔ بندہ دائرہ اسلام سے

خارج ہوکر مرتد ۔ دہریہ و عیسائی ہوگیا تھا ۔ لیکن خداوند تعالیٰ کا ہزار صد ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے صادق اسلام کا رستہ دکھلاکر قرآن شریف سے کہ جس کے علم سے یہ بندہ کماحقہٗ ناواقف و جاہل تھا ۔ حتےٰ کہ ایک آیت کریمہ بھی صحیح اور واضح طور پر پڑھ نہیں سکتا تھا یہ ثابت کرادیا ہے ۔ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی مسعود تھے ۔ کہ جن کا عرصہ ۱۳۰۰ برس سے انتظار تھا کہ اس امت محمدیہ میں مسیح و مہدی ثانی امت موسویہ کی طرح نزول فرمائیگا ۔ اور یہی ایک سلسلہ حقہ ہے جو واقعی صراط مستقیم پر ہے ۔ اور اسی سلسلہ حقہ میں سے آیندہ انعمت علیہم کے زیر منعم علیہم کا گروہ تا روز یوم الحساب وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتا رہے گا اور یہ بھی قرآن شریف سے ہی ثبوت ملا ہے ۔ کہ جناب مولوی عبد الرحمان و مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف خان صاحبان مرحوم و مغفور و شہید ان باصفا جن کو کہ کابل کی سرزمین اُن ناعاقبت اندیش و حق کے نابینا مولویوں نے جن میں آپکے برادران رشید بھی شامل تھے ۔ نہایت بے رحمی سے قتل و سنگسار کرادیا وہ حق اور راستی پر تھے ۔ چونکہ میں ابھی پورے طور پر اظہار حق کے لئے طیار نہیں ہوا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ بغیر کسی فرد بشر کی مدد و مطالعہ کتب وغیرہ کے محض خداوند کریم کے فضل و کرم سے یہ دنیا پر علانیہ اور واضح طور پر ظاہر کرنے کے لئے کھڑا ہونیوالا ہوں کہ دنیا میں صادق و حق مذہب اسلام ہی ہے اور اسلام کے تمام فرقہ جات متفرقہ میں (جو دراصل یہود اور نصاریٰ کی مثل ہیں) جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھے بیٹھے ہیں ان سب میں حق سبحانہ تعالیٰ کی درگاہ اولیٰ میں صرف جناب مرزا صاحب ؑ کا ہی سلسلہ حقہ قائم کردہ منظور و مقبول نظر ہے جس کی بنیاد خداوند تعالےٰ نے درحقیقت خود اپنے ہاتھ سے رکھی ہے ۔ باقی سب برائے نام ہیں بلکہ میرے نزدیک تو مسلمان ہے بھی نہیں ۔ جو جو پیشگوئیاں اس مامور من اللہ کی پوری نہیں ہوئیں یا تاخیر یا التوا ہو رہا ہے وہ بھی انشاء اللہ روز روشن کی طرح ظاہر ہوجاویں گی ۔ بلکہ ایک عظیم الشان نشان کرامت یا معجزہ جناب مرزا صاحب ؑ کا دنیا پر ظاہر ہونیوالا ہے کہ جس کو دیکھ کر دنیا کانپ اٹھیگی ۔ اور وہ درحقیقت حیات و زندہ و برحق تھا اور ہے اس کے تمام مخالف دشمن منہ کے بل گر کر کف دست ملیں گے اور زار زار روئینگے بالآخر میں یہ تحریر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں نے بوجہ ان مذکورہ بالا صاحبان اور آپ کے خاندان کے حسن سلوک کے احسان کے زیر بار رہنے کے خداوند تعالیٰ کی درگاہ معلّیٰ میں بہت بہت دعائیں درد دل سے کی ہیں ۔ اور مجھے محض خداوند تعالیٰ کی ذات بابرکات کے فضل و کرم سے دعا کے قبول ہونے کا فخر ہے ۔ ورنہ میں ایک کرم خاکی سے بھی بدتر و نالائق ہوں جیسا کہ میرے آشنا و احباب وغیرہ پر اظہر من الشمس ہے ۔ اس لئے ان صاحبان کے لئے جب مجھے بار بار جواب مل رہا ہے یا عالم کشف میں ان کا حال زار بتلایا جارہا ہے ۔ اور آخر کار آج اس تحریر پر خداوند تعالیٰ کے ارشاد عالی سے نہایت مجبور و لاچار کیا گیا ہوں تحریر کرتا ہوں ۔ کہ خداوند کریم کے لئے ایک دفعہ القاء الٰہی والہام مندرجہ خط ہذا ان تک ضرور بالضرور کسی نہ کسی ذریعہ سے پہونچا دیں اور ان کی خدمت میں عرض کریں کہ رو رو کر جناب باری میں عرض کریں اور دعائیں نہایت خشوع و تضرع سے دن رات کریں انشاء اللہ تعالیٰ وہ پاک و اطہر ذات باری جوش رحمت میں آکر ان پر رحم کرے گی اور ان کی رہائی کا آسان راہ نکال دے گی اس کی جناب میں مشکل نہیں ہے بلکہ آسان تر ہے بشرطیکہ انسان نادان اُن کا ہوجاوے اور نیز اس آیتہ کریمہ نے اور بھی مجبور کیا ہے ۔ هل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ یعنے نیکی کا بدلہ نیکی ہے اس لئے میں اون کا اور آپ کا نمک خوردہ و پروردہ ہوں ۔ نمک حرامی نہیں کرنی چاہتا بلکہ نمک حلالی کرنی چاہتا ہوں ۔ بہتر اور افضل تو یہی ہے ۔ کہ سب اہل و عیال اُن کے اور آپ جناب مرزا صاحب ؑ پر ایمان بالصدق و یقین بالعین لے آویں ورنہ خاص کر اون کے لئے تو بہت ہی نازک موقعہ نظر آرہا ہے میرا کام ارشاد عالی خداتعالیٰ کا پہونچا دینا ہے ۔ آگے ماننا یا نہ ماننا اون کے اختیار اور منوانا قبضہ ربوبیت رب العالمین ہے ۔ بہتر ہے کہ صدق دل سے ان چند حروف کو قبول کرکے آمنا و صدقنا کہہ کر مولیٰ حقیقی پر قربان ہوکر جان دے دیں یہ دنیا مقام فنا فی النار و العذاب ہے ۔ والسلام علےٰ من اتبع الهدیٰ ۔

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء بوقت ۱۰ بجے صبح القاء الٰہی حسب ذیل ہوا ۔ عبد الغنی و نجف علی کو خط لکھو یا اطلاع دو کہ تم لوگ تب تک رہا نہیں ہوسکتے ۔ جب تک مرزا صاحب ؑ مامور من اللہ برحق مان کر اس پر صدق دل سے یقین لاکر قربان نہ ہوجاویں یہ جو کچھ مصائب و ابتلاء آرہے ہیں یا خمیازہ اُٹھا رہے ہیں یہ اون ناکردنیوں کا نتیجہ ہے ۔ کہ جو ناحق دو خداوند تعالیٰ کے خالص عبدوں پر کفر کا فتویٰ دیکر قتل و سنگسار کرایا ۔ یہ تاخیر اسی لئے ہورہی ہے ورنہ آج تک تمہارا فیصلہ ہوگیا ہوتا ۔ تمہارا نام و نشان بھی نظر نہ آتا چونکہ ہماری ذات پاک غفور رحیم ہے ہم کسی بشر کو ضائع کرنا نہیں چاہتے سچے دل سے توبہ ہماری جناب میں کرو اور ہمارے مامور کو برحق مان لو ۔ ہم رہا کرادیں گے ۔ اگر رہا ہونے کے بعد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں آکر بیعت ہمارے خلیفۃ اللہ کے خلیفہ اوّل مولوی نور الدین صاحب رضؓ کے ہاتھ پر کرکے دل و جان سے اس کے تابعدار بن جاؤگے ۔ تو دین و دنیا میں کامیاب ہوجاؤگے ورنہ بصورت دیگر ہر دو جہان میں جہنم کے قابل ہو ۔ اوّل تو اپنی سلطنت میں ہی اعلان کردو کہ مرزا صاحب ؑ قادیانی برحق مسیح موعود و مہدی مسعود تھا ورنہ اپنے وطن پہونچ کر کھلے کھلے طور پر اعلان شائع کردو ۔ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء بروز جمعہ بوقت ۳ بجے بعد دوپہر حسب ذیل بار بار الہام الٰہی ہوا ۔

فی نارِ جهنم هم فیها خالدون ۔ یعنے وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ۔

تفہیم الٰہیہ ۔ دربارہ عبد الغنی و نجف علی یعنی ہر دو کے لئے اس جہان میں بھی جہنم ہے ۔ جیسا کہ بھگت رہے ہیں ۔ اور آخرۃ میں بھی جہنم ہے ۔ اگر مامور من اللہ آخر زمان کو صدق دل سے قبول کرلیں تو بہتر ۔ اور توبہ و زاری درگاہ معلیٰ میں کریں ورنہ انجام برا ہے ۔ فقط ۔

المشتہر فضل کریم احمدی ۔ المتوطن شادیوال خورد ۔ ضلع گوجرات حال مقیم قادیان دار الشفاء ۔ بٹالہ ۔ ضلع گورداسپور

قابل توجہ سکھ صاحبان

کچھ دنوں سے سکھ صاحبان آریوں کی تحریک سے ہمارے خلاف اشتہار اور ٹریکٹ نکال رہے ہیں ۔ اور طرز تحریر سے اور بعض دیگر تحریروں سے جن پر لکھنے والوں کے پورے نام درج نہیں ہوتے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک اور جوش کے اصل محرک آریہ صاحبان ہی ہیں ۔ مثلاً ایڈیٹر پرکاش ۔ آریہ مسافر ۔ ہند و سیوک (؟) وغیرہ ۔ اور نتیجہ اس کا یہ ہورہا ہے کہ مجھے ہر ایک طرح کی گالی اور سب و شتم سے یاد کیا ہے بلکہ خالصہ سیوک امرتسر کے معزز ایڈیٹر صاحب نے مجھے برا بھلا کہہ کر ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں لکھا ہے کہ یہ شخص بوٹیوں کا محتاج اور پیسے پیسے کی سرمہ کی پڑیاں بیچتا ہے ...... اسی طرح کتھک سنگھ اور خالصہ ست سنگ سبھا کے سکرٹری وغیرہ نے یہاں تک بھلا برا کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی آریوں کی طرح بدزبانی کی ہے اور بعض کی طرف سے مقدمہ اور دیگر تکالیف کی دھمکی دی جاتی ہے ۔ اور وجہ صرف یہ بتلائی جاتی ہے کہ گورو نانک صاحب کو مسلمان کیوں کہا جاتا ہے ۔ ہم ان بزرگوں کی خدمت میں ان کی تمام گالیوں کو جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نکال رہے ہیں نظر انداز کرکے یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ لوگوں کو لفظ مسلمان گراں گذرتا ہے تو گورو نانک علیہ الرحمۃ کے متعلق رشی منی بھگت یا کوئی اور ہندی سُندر لفظ استعمال کرکے اپنا دل

خوش کرلیں۔ ورنہ ہم نے تو وہی باتیں پیش کی ہوئی ہیں۔ جو عرصہ سو سال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ست بچن میں بتفصیل تحریر فرما چکے ہیں۔ بھائیو اگر وید دان گورو نانک جی کو نعوذ باللہ کافر جیسے سخت و ناگوار لفظ سے یاد کرتے تھے۔ مگر ہم نے اس گندے لفظ کو ایسے گورو اور مرشد گورو نانک دیوجی کی شان میں برداشت نہ کرکے پرمیشور کا بھگت رشی (مسلمان۔ خدا کا فرمان بردار) تجویز کیا ہے اور وقعات کی بنا پر ایسا لفظ اس بزرگ گورو کی شان میں بولا ہے۔ ورنہ یہ لفظ کسی صورت میں بھی دل آزاری پر مبنی نہیں ہو سکتا۔ سو گورو نانک جی کے متعلق ہمارا یہی عقیدہ ہے ہم اس عقیدہ کو کیوں کر اٹھا سکتے ہیں۔ اگر اس عقیدہ سے آج سکھ صاحبان ناراض ہوتے ہیں تو کل عیسائی صاحبان ہمیں یہ کہہ کر دھمکیاں دے گئے۔ کہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کو جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ اس کو ایک عاجز انسان اور نبی کیوں مانتے ہو۔ کیا ہم ان کی ان دھمکیوں اور دل آزارات کلمات سے اپنا عقیدہ تبدیل کر دیں گے۔ اور بجائے نبی اور انسان کے انہیں خدا یا کچھ اور سمجھ لیں گے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم گورو نانک جی کی شان میں کوئی گندہ لفظ بولنا کبیرہ گناہ سمجھتے ہیں افسوس ہے کہ آریہ صاحبان نے ہمدردی کی راہ سے سکھوں کو ہمارے خلاف ابھارا ہے۔ مگر سکھ صاحبان کو یہ خبر نہیں کہ آریہ صاحبان کے پنڈت دیانند جی کیا کچھ گورو نانک جی کی شان میں ہتک آمیز دل خراش کلمات ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ میں تحریر کر گئے ہیں۔ کہ جن کو سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل پاش پاش ہوتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ سکھ صاحبان آریوں کو دوست نہ سمجھیں۔ یہ بڑی خطرناک راہ پر چل رہے ہیں سخت افسوس ہے کہ گورو نانک جی جس کی مدح و ثنا میں ہر مذہب و ملت کے افراد رطب اللسان ہیں وہ پنڈت دیانند اور آریوں کی گالیوں سے گورو نانک جی مہاراج بھی نہ بچ سکے۔ ذیل میں ہم بتاتے ہیں کہ ہمارا اور آریوں کا گورو نانک جی کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔

آریہ صاحبان کا عقیدہ دربارہ گورو نانک جی مہاراج

نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا۔ لیکن علمیت کچھ بھی نہ تھی۔ گاؤں کی زبان جانتے تھے۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور چاہتے تھے۔ کہ سنسکرت دان مشہور ہو جاؤں ان گنواروں کے سامنے سنسکرتی بن کر سنسکرت کے پنڈت بن گئے ہوں گے۔ ان کو شہرت و بڑائی کی خواہش ضرور تھی۔ جب نہ پسند کی تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔ اس لئے جا بجا گرنتھ میں وید کی تعریف و مذمت بھی ہے۔ ان کی زندگی میں ان کے چیلے نہیں بڑھے کیونکہ جاہلوں میں یہ طریق ہے۔ کہ مرنے کے بعد ان کو سدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں۔ نانک جی بڑے دولتمند نہ تھے جنم ساکھی میں ان کی بڑائیاں بہت کی گئی ہیں۔ کہ آپ برہما وغیرہ کو ملے۔ سب نے ان کی عزت کی۔ نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے رتھ سونے چاندی موتی وغیرہ کے تھے۔ بھلا یہ گپوڑی نہیں تو کیا ہیں۔ کتنے ہی گدی والوں نے ان کے بعد گرنتھ میں اپنی عبارتیں بنا کر ملا دیں۔ گورو گوبند سنگھ تک ایسا ہی ہوتا رہا۔ بت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اس سے بڑھ کر گرنتھ کی پرستش کرتے ہیں۔ کیا یہ بت پرستی نہیں ہے۔ کہ کسی بے جان چیز کے آگے سر جھکانا جیسے کہ مورتی پوجا کرنے والے بت پرستوں نے اپنی دوکان جما کر روزی کی صورت نکال لی ہے ویسے ہی ان لوگوں نے بھی کر لی ہے۔

وید پڑھت برہما مرچار دن وید کہانی سنت کی مہما وید نہ جانے برہم گیانی آپ پرمیشور

اگر وید پڑھنے والے مر گئے تو نانک جی نہیں مر گئے۔ لیکن جو چاروں وید دن کو کہانی کہے اس کی سب باتیں کہانی ہیں۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہے۔ تو تو وہ بیچارے وید دن کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے۔ اگر عزت کرتے۔ تو ان کا فرقہ کسی طرح چل سکتا۔ گورو کس طرح بنتے۔ کیونکہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہ تھے۔ ستیارتھ پرکاش مستند مطبوعہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۰۳ - ۴۰۵

یہ ہے جو آریوں کے پنڈت دیانند جی گورو نانک مہاراج کو پیٹ بھر کر گالیاں دی ہیں۔ جو گورو نانک کو برا کہے خدا کے نزدیک وہ کسی طرح نیک ٹھہر سکتا ہے۔

اہل اسلام کا عقیدہ دربارہ گورو نانک دیوجی

گورو نانک جی مہاراج اعلیٰ درجہ کے بزرگ مہارشی صاحب کرامت پرمیشور کے پیارے اور گناہوں سے پاک ولی اللہ ہوئے ہیں آپ بڑے عالم و فاضل اور رشی اور منی ہوئے ہیں۔ اپنے زمانہ کے ریفارمر ہادی پنجاب و ہندوستان کے ہوئے ہیں آپ ایسے بزرگ اور سچے گورو ہوئے ہیں کہ پرمیشور ان سے باتیں کیا کرتا تھا۔ آپ ایشور کو خوش کرنے کے لئے ایسے گرویدہ ہو گئے تھے۔ کہ انہوں نے خدا کی خاطر دنیا کی ہر ایک چیز سے منہ موڑ کر اسی کا جپ کیا اور دنیا اور ماسوی اللہ کو ترک کرکے محض خدا کے ہی ہو گئے تھے۔ قصہ کوتاہ وہ پاک بزرگ ایسا تھا۔ کہ ہندوستان کے مقدس بزرگوں میں سے ہو گزرا ہے۔ جو کوئی ایسے بزرگ کی شان میں گندے الفاظ بیان کرتا ہے۔ درحقیقت وہی کور باطن اور سیاہ کار ہے۔ کیونکہ آئینہ میں وہ ظالم اپنی شکل آپ ہی دیکھتا ہے ہمارے نزدیک وہ نہایت ہی گمراہ اور ذلیل ہیں۔ جو پنڈت دیانند کی ستیارتھ کو مان کر اور آریہ کہلا کر گورو نانک جی مہاراج کو جاہل گنوار بے علم قرار دے رہے ہیں۔ آریہ صاحبان گورو نانک جی کو مذکورہ بالا گالیوں سے آئندہ یاد نہ کریں۔ اور ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ کے گندے صفحات ۴۰۳ - ۴۰۵ کاٹ کر نکال دیں ورنہ وہ دل آزار کتاب بدامنی اور بغاوت کا موجب ہوگی۔ گورو نانک جی نہ صرف ہمارے گورو ہیں بلکہ سنگھ صاحبان کے بھی گورو ہیں۔ گو اہل اسلام کا فرقہ جو سکھ کہلاتا ہے اس سے دور جا پڑا ہے۔ آخر وہ ہمارے ہی بھائی ہیں۔ اس لئے تو ہم گورو نانک جی مہاراج کی بڑے درجہ کی عزت کرتے ہیں اگر وہ ہمارے بزرگ اور گورو نہ ہوں۔ تو ہم عزت کیوں کریں۔ ہاں آریہ صاحبان گورو نانک جی کے جانی دشمن ہیں کہ یہ ان کی عزت نہیں کرتے۔ جنہیں ہر مذہب و ملت کے افراد نیک جانتے ہیں۔

راقم - عبدالرحمٰن نو مسلم (مہر سنگھ)
از قادیان ۲۱ - مئی ۱۹۱۱ء

مولوی غلام امام صاحب

عزیز الواعظین سکرٹری انجمن احمدیہ منی پور ملک آسام انجمن کے کام میں دلچسپی اور کوشش سے کام لیتے ہیں اور بہت مخلص ہیں اس لئے آسام کی دیگر انجمنوں اور احباب کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ مولوی صاحب موصوف سے مل کر کام کیا کریں اور دلچسپی حاصل کرکے مشکور فرماویں اور کہ وہ اپنے چندے انجمن احمدیہ منی پور کی وساطت سے یہاں بھجوائیں۔ اس کا یہ بھی فائدہ ہوگا۔ کہ باہم تعلقات بڑھیں گے۔ سکرٹری محمد علی - ۵/۱۱ - ۱۹ء

گشتی چٹھی از جانب اسسٹنٹ محاسب صدر انجمن قادیان

بخدمت جناب .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ میرے دفتر میں ایک جدید اہلکار داخل باقی نویس مقرر کیا گیا ہے۔ جس کا یہ کام ہے کہ وہ ہر قسم کے موعودہ عطیہ جات کے رجسٹر تیار کرے جن میں کہ ہر ایک معطی کا نام درج ہو اور جس قدر رقم ہر ایک معطی کی طرف سے

وصول ہوا اس کے محاذ درج کرے تاکہ صدر انجمن احمدیہ جب مناسب سمجھے۔ انجمن ہائے مقامی (یا بصورت عدم موجودگی انجمن سرگروہ جماعت یا معطی) کو بقایا رقم موعودہ کی ادائگی کیطرف توجہ دلاسکے یا اگر سال کے اخیر پر بقایا زیادہ رہ جاوے تو پھر اس بقایا کی وصولی کی مناسب تجاویز سوچ سکے۔ ہر نئے کام کے شروع میں مشکلات پیش آتی ہیں لیکن اگر آپ خاص توجہ اور مستعدی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کی جاتی ہے کہ ان رجسٹروں کا ایک ہی ماہ کے اندر تیار ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ جن پُر اثر الفاظ میں اس تجویز کے مفید ہونے کے متعلق سکرٹری صاحب متواتر آپ کی خدمت میں اپیل کر چکے ہیں۔ اُن پر کچھ اضافہ نہیں کر سکتا۔ صرف دعا پر اکتفا کرتا ہوں اور چاہتا ہوں۔ کہ آپ پھر ان کو غور سے پڑھیں اور مستعدی سے اس کام کو کرنے کی کوشش کریں۔

اِس وقت تین رجسٹر کھولے گئے ہیں۔ ایک ماہواری چندہ موعودہ کا۔ اس کی تکمیل کے لئے فہرست نمونہ ذیل مطلوب ہے۔

نمبر شمار۔ نام معطی۔ آمدنی ماہوار۔ رقم مقررہ۔ یہ فہرست انجمن ہائے یا جماعتہائے ذیل کی طرف سے وصول ہو چکی ہے

جماعت دہرم کوٹ۔ جماعت دنخوان۔ جماعت اوجلہ۔ جماعت تلونڈی۔ جماعت نیا پنڈ سیدانوالی۔ جماعت نگول۔ جماعت ننگل باغبانان۔ جماعت بھیری چیچی۔ جماعت سکھواں۔ جماعت ہرسیاں۔ جماعت شکار ماچھیاں۔ جماعت وڈالہ بانگر۔ جماعت اٹھوال۔ ضلع گورداسپور۔ جماعت گولیکی ضلع گجرات۔ جماعت جھنگ۔ انجمن ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ انجمن پشاور۔ انجمن سٹروعہ انجمن کاٹھگڈہ ضلع ہوشیارپور۔ انجمن سمرالہ ضلع لودیانہ۔ انجمن شملہ۔ انجمن انبالہ چھاونی۔ انجمن فیروزپور (زیر تکمیل) انجمن جہلم۔ انجمن حصار۔ انجمن جموں۔ جماعت بہاولپور۔ جماعت چندوسی ضلع مرادآباد۔ جماعت کراچی۔ جماعت سہارنپور۔ انجمن الٰہ آباد۔ انجمن بنارس۔ انجمن میرٹھ۔ جماعت کاٹھا ملک بہار جماعت ہانگ کانگ چین۔ انجمن ریاست پٹیالہ بتاخوت منوڑ ریاست پٹیالہ۔ جماعت رائےچور ریاست حیدرآباد دکن۔

ان انجمنوں کے علاوہ بہت سے دوست ہیں جو بموجب تجویز جدید فرداً فرداً چندہ بھیجتے ہیں اور ان کا نام درج رجسٹر کیا گیا ہے علاوہ ان احباب کے اکثر صاحبان ایسے بھی ہیں۔ جو چندہ تو بھیجتے ہیں لیکن اس امر کی اونہوں نے اطلاع نہیں دی کہ وہ کس قدر رقم ماہوار دیا کریں گے ایسے کل احباب کو ماہواری علیحٰدہ کی جو وہ آیندہ دینا چاہتے ہیں۔ اطلاع دینی چاہیئے تاکہ ان کا نام رجسٹر میں درج کر لیا جاوے۔ اکثر احباب نے خوشی سے اس تجویز جدید کا خیر مقدم کیا ہے لیکن انھوں نے ماہوار فہرست نہیں بھیجی اس لئے ان صاحبان کا نام بھی درج نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ ماہوار فہرست طیار کرکے نہ بھیجیں۔

دوسرا رجسٹر تعمیر فنڈ کا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے حسب ذیل نمونہ کی فہرست مطلوب ہے۔

نمبر شمار۔ نام معطی۔ آمدنی ماہوار۔ رقم وصول شدہ۔ بقایا کیفیت۔

تیسرا رجسٹر پچیس فنڈ کا ہے اسکی تکمیل کیلئے بھی حسب ذیل نمونہ کی فہرست مطلوب ہے۔

نمبر شمار۔ نام معطی۔ رقم موعودہ۔ وصول۔ بقایا کیفیت

وہ احباب جنھوں نے اس سے پہلے پچیس فنڈ کے متعلق کوئی وعدہ نہیں کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کو اب حصہ لینے کی توفیق عطا فرما دے تو ان کا نام بھی درج رجسٹر کر لیا جاوے رجسٹر ماہواری چندہ میں آمدنی کا خانہ اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ جو تجویز کانفرنس میں ۱/۱۶ رنی روپیہ آمدنی کے حساب سے عطیہ لینے کی کوشش کے بارے میں پیش ہو کر پاس ہوئی تھی اس کی کامیابی کے متعلق علم ہو سکے اور ایسا ہی عمارت مدرسہ میں سالم ماہ کی آمدنی لینے کی تجویز تھی ان تجاویز کی پوری کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب احباب ان میں یکسان حصہ لیں لیکن چونکہ ایسے کار خیر میں کسی کو مجبور کرنا ٹھیک نہیں اس لئے جو کچھ کوئی اخلاص سے دے وہی بابرکت ہوگا اور چونکہ اخلاص اور قوت ایمانی کے لحاظ سے بھی سب یکسان نہیں ہوتے اسلئے ہمارے مخلص احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے نمونہ سے اور نیک نصائح سے دوسروں کے اندر وہ اخلاص اور قوت ایمانی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور سر دست جو کچھ بھی کوئی خلوص اور انشراح صدر کے ساتھ دینا قبول کرے وہ منظور کرنا چاہیئے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو یہ سلسلہ آہستہ آہستہ وسیع ہو کر سب احباب ان تجاویز پر کاربند ہو جاویں گے۔

اکثر احباب جنھوں نے عدم موجودگی انجمن یا جماعت کے باعث فرداً فرداً چندہ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے اور جن کا ذکر اُوپر ہو چکا ہے حسب وعدہ ماہوار باقاعدہ اپنا موعودہ عطیہ بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے لیکن انجمنہائے میں سے خاص شکریہ کے قابل بابو برکت علی صاحب چودہری غلام حسن صاحب بہاولپور۔ ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب حصار۔ بابو عبدالعزیز صاحب میرٹھ۔ ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب سول سرجن حیدرآباد دکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ان کی جزا ہو اور دیگر انجمنوں کے کارکنوں کو بھی ہمت اور توفیق عطا فرماوے آمین یا رب العالمین۔ فقیر اللہ احمدی

اسسٹنٹ محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان دارالامان

رسید زر

۲۵ سے ۳۱۔ مارچ ۱۹۱۱ء

میان محمد شفیع صاحب ۲۶۴۹ عا	ینگ مین کلب لائبریری ۲۶۲۷ ۶
جناب سید اعظم علی صاحب ۲۷ ۲ عہ	جناب محمد رفیق صاحب ۲۳۹۲ ۶
جناب میر محمد شاہ صاحب ۲۷۱۶ للعہ	

۱-۳ اپریل ۱۹۱۱ء

جناب سلیمان صاحب ۲۷۱۱ عہ	میان محمد رمضان صاحب ۸۲ ۱۱ عہ

۵ تا ۱۰۔ اپریل ۱۹۱۱ء

سید جلال شاہ صاحب للعہ	احمد دین صاحب ۲۵۱۱ ۱۲
میان فضل الٰہی صاحب ۲۷۵ للعہ	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۷۳ عہ
میان رحمت خان صاحب ۲۷۲۱ للعہ	جعفر خان صاحب ۱۳۹۰ عا
میان اللہ دین صاحب ۲۱۸ عہ	نور احمد صاحب ۲۲۶۲ عہ
اللہ بخش محمد حسین صاحب ۲۷۳۰ للعہ	غلام محمد صاحب ۲۷۱۹ ۶
بقا محمد صاحب ۲۴۴۸ للعہ	خلیل احمد صاحب ۲۰۰۷ عہ
میان فضل حق صاحب ۲۴۵۴ ۔	

(۱۲ تا ۲۱ اپریل ۱۹۱۱ء)

گلاب الدین صاحب ۲۷۳ عہ	میان محمد دین صاحب ۲۲۱۹ ۶
میان بدر الدین صاحب ۱۹۱۸ عہ	احمد علی صاحب ۲۵۷۵ عہ
غلام نبی صاحب ۲۲۴۱ عہ	محمد حسن صاحب ۲۷۳۲ عہ
میان عبدالعزیز صاحب ۲۷۶ للعہ	فیروز علی صاحب ۲۹۹ ۶
غلام محی الدین صاحب ۲۶۸۵ عہ	عبدالمجید احمد صاحب ۲۴۹ عہ
میان محمد بخش صاحب ۲۰۸۶ عہ	محمد فضل خان صاحب ۲۱۵۷ عہ
حفیظ اللہ صاحب ۲۳۷۵ عہ	

۲۲۔ اپریل ۱۹۱۱ء

میان محمد عبد اللہ صاحب ۲۹۷ ۶	محمد دین صاحب ۵۰۱ عہ
محمد فیروز الدین صاحب ۲۶۳ عہ	فضل الٰہی صاحب ۲۵۹ عہ
عالم دین صاحب ۲۷۳۶ للعہ	محمد سلیمان صاحب ۲۷۳۴ للعہ

۲۴۔ اپریل ۱۹۱۱ء

محمد ایوب خان صاحب ۲۵۱ للعہ	نور الٰہی صاحب ۲۷۳۶ عہ
محمد بخش صاحب آسٹریلیا ۲۰۲۷ للعہ	نور محمد صاحب ۱۹۹۷ عہ

۲۷ تا ۳۰۔ اپریل ۱۹۱۱ء

میان غلام حیدر صاحب ۲۰۵۵ عا	شیخ ظہور الدین صاحب ۲۵۸۲ عہ
انجمن راہون ۱۲۹۱ للعہ	

یکم مئی تا ۴ مئی ۱۹۱۱ء

میان رحمت اللہ صاحب ۲۱۴۴/۱۸۴ ۶	پیرانڈتا صاحب ۲۱۷۷/۱۰۹۱ عہ
رحیم بخش صاحب ۱۸۱۱ عہ	محمد سردار خان صاحب ۲۱۵۲/۹۲۵ عہ
میان غلام نبی صاحب ۲۷۷ عہ	

رسید زر

۱۸۱

۵ - مئی ۱۹۱۱ء

عبدالعزیز صاحب ۴ ۱۰۹ للعہ | محمد دین صاحب ۱۲۶۹ للعہ

مورخہ ۶ - مئی ۱۹۱۱ء

محمد فاضل صاحب ۷ ۲۶۱ ۸ر | عبدالعزیز صاحب ۴۰ ۲۷ للعہ
حامد حسین صاحب ۹۱۱ ۶ | علم الدین صاحب ۲۴۷۳ ۸ر
غلام محمد صاحب ۱۹۸۲ للعہ | داداربخش صاحب ۱۵۸۹ ۸ر
علی اکبر خان صاحب ۱۳۱۵ للعہ | قادربخش صاحب ۳۸ ۸ر
محمد سلمان صاحب ۱۳۵۲ عہ | محمد جان صاحب ۴ ۸۵ للعہ
حسین بخش صاحب ۳ ۵۲ للعہ | محمد امین صاحب ۲۲۲۹ للعہ

مورخہ ۸ - مئی ۱۹۱۱ء

وزیر محمد صاحب ۱۵۶۷ ۶ | احمد حسین صاحب ۱۷ ۲۷ ۸ر
امام علی خان صاحب ۲ ۲۷۴ للعہ | احمد دین صاحب ۱۲۰ للعہ
فیض احمد صاحب ۱۶۹ للعہ | میر اکبر صاحب ۵۵۲ للعہ
سردار فضل حق صاحب ۵۷۷ ۸ر | دل محمد صاحب ۶۱۶ للعہ
محمد صدیق صاحب ۱۸۷ للعہ | عبدالرحمان صاحب ۸۸۵ للعہ
غلام حسین صاحب ۹۴۹ للعہ | فیض الرحمان صاحب ۸۱ ۱۱ ۸ر
عمر الدین صاحب ۱۴۱۰ ۸ر | عبدالحمید خان صاحب ۱۵۵۷ للعہ
معراج الدین صاحب ۱۶۹۹ ۸ر | محمد دین صاحب ۲ ۱۷۴ للعہ
خدا داد صاحب ۱۷۵۳ للعہ | محمد عبداللہ صاحب ۳ ۱۹۵ ۸ر
کریم بخش صاحب ۲۰۹۲ للعہ | فتح الدین صاحب ۲۱۴۶ للعہ
عبداللہ صاحب ۲۱۶۸ للعہ | عبدالرحیم صاحب ۲۴۷۰ بے
رحمت اللہ صاحب ۲۴۹۲ بے | عبدالقدوس صاحب ۲۵۱۴ بے
محمد اشرف صاحب ۲۵۲۰ للعہ | عبدالحکیم خان صاحب ۲۶۳۴ ۸ر
چراغ دین صاحب ۹۸۰ ۶

مورخہ ۹ - مئی ۱۹۱۱ء

محمد بشارت صاحب ۳۴ للعہ | منظور علی صاحب ۲۳۹۴ ۸ر
غلام قادر صاحب ۲۴۱۹ ۸ر | جان محمد صاحب ۲۴۷۷ بے
شیخ عبدالکریم صاحب ۲۴۷ للعہ | کریم بخش صاحب ۲۴۵۵ للعہ
میاں دولا یا صاحب ۱۰۱۰ للعہ | کرم الٰہی صاحب ۳۳۰ للعہ

مورخہ ۱۰ - مئی ۱۹۱۱ء

فضل حق صاحب ۴۲۰ ۸ر | محمد حسن صاحب ۸۰۵ للعہ
حکیم احمد دین صاحب ۱۵۶۱ للعہ | خلیل الرحمن صاحب ۱۶۳۶ للعہ
ڈاکٹر چراغ الدین صاحب ۱۹۷ عہ | مرزا رسول بیگ صاحب ۲۲۷۲ ۶
حکیم عبدالصمد صاحب ۲۴۴۴ ۶ | مرزا نیاز بیگ صاحب ۳۲۷ للعہ
احمد حسین صاحب ۲۶۰۴ عہ | عبدالغنی صاحب ۲۷۵۴ عہ
احمد حسن صاحب ۵۸ عہ | محمد شفیع صاحب ۶۷۲ للعہ

نامحمد صاحب ۶۱۳ للعہ | اکبر علی صاحب ۱۳۳۵ للعہ
غلام مرتضیٰ خان صاحب ۱۳۵ للعہ | میراں بخش صاحب ۱۷۶۳ للعہ
سید غلام رسول صاحب ۱۹۴۹ للعہ | طالب علیخان صاحب ۲۰۷ ۸ر
ایس نصیر احمد صاحب ۲۱۹۳ للعہ | دل داد خان صاحب ۲۲۰۵ ۸ر
سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور ۵۳ للعہ | ملک بخش صاحب ۲۲۲۷ ۶

۱۲ - مئی ۱۹۱۱ء

خیرالدین صاحب ۶۹۵ ۶ | عبداللہ صاحب ۱۰۰۴ للعہ
شیراتی صاحب ۱۳۷۶ للعہ | غلام حسین صاحب ۱۳۰۳ ۸ر
محمد احمد علی خان صاحب ۱۳۵ ۸ر | احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ے
محمد محسن صاحب ۱۸۱۶ للعہ | محمد قاسم صاحب ۲۰۷۹ ۸ر
غلام محمد صاحب ۲۱۸ | سلطان محمد بیگ صاحب ۲۱۳۲ عہ

(۱۸۱)

ضرورت نکاح

(۱) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار ڈراٹیکہ ساکن راجیکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم۔ نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سے خط وکتابت کریں۔

مفرّح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیرالمومنین رض۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف وسستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے باداے قیمت نقد للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

العزیز علمی - ادبی - تاریخی ماہوار رسالہ - قیمت بارہ آنے سالانہ - ملنے کا پتہ - بٹالہ ضلع گورداسپور

مبادی الصرف - علامہ نور الدین کی تصنیف - علم صرف سکھانے کے لئے بہت مفید ہے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

ثنائی چکر - ثناءاللہ کے اعتراض - دوبارہ دُعا کا رد قیمت ۱ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

ہیضہ سے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے کر (۲۳)

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے۔ تو اس کے گھر میں پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر ہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی تھوڑا سوچو۔ تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت ایک شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ۔ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں

(۱۸۱)

صابون سازی (۲۴)

صاحبان آپ پر روشن ہے۔ کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ تھی۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپے ۲ر کردی ہے تاکہ غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں۔ شرائط حسب ذیل ہیں صابون نمبر ۱ امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیگی وغیرہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر میں روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ہے (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابون امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت منیجر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال [illegible] والی [illegible]
[illegible] لائل پور

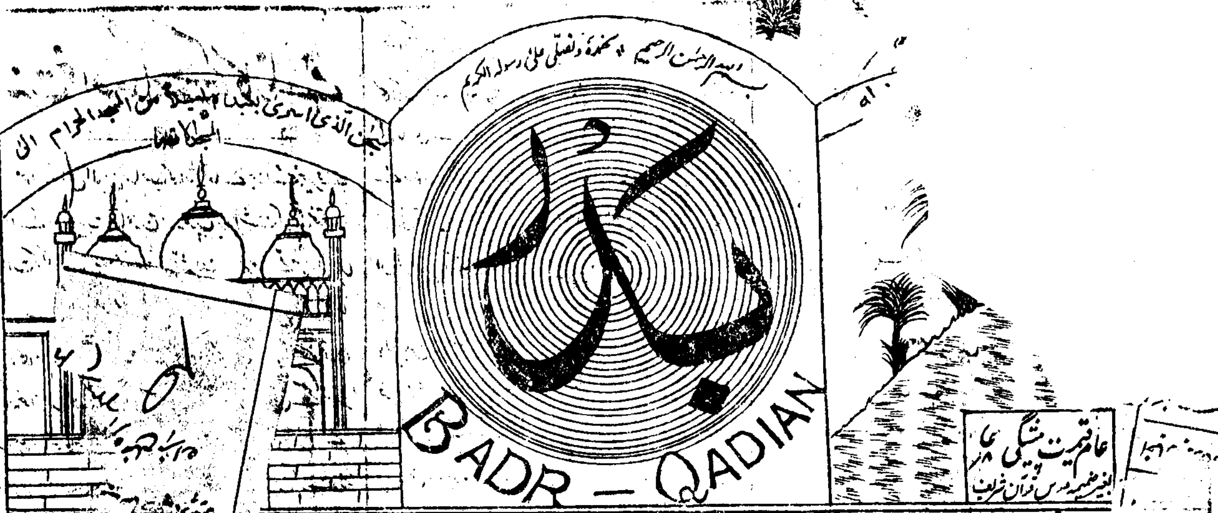

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | مسیح وقت مہدی ہم مجدد ہم سراین

ضمیمہ درس قرآن | نکی چار روپے

۲۴ جمادی الاول ۱۳۲۹؁ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ جون ۱۱؁ء مطابق ۹ ہاڑ ۱۹۶۸

(جلد ۱۰) | (نمبر ۳۴)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے آپ کا آج کل یہ معمول ہے۔ کہ صبح بعد از نماز درس قرآن دیتے ہین۔ پھر بیمارون کو دیکھتے ہین۔ پھر تفسیر جلالین پڑھاتے ہین اس کے بعد ادبیات کا درس ہوتا ہے۔ پھر اصول فقہ کی کتابین پڑھاتے ہین۔ پھر ظہر کے بعد مسلم شریف اس کے بعد کچھ اپنا مطالعہ کتب ہوتا ہے۔ شام کے طب پڑھاتے ہین۔ باوجود اس درجہ ضعف ونقاہت کے یہ ایثار یہ محنت نوجوانان قوم کے لئے سبق آموز ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر و عافیت مین برکت ڈالے اور اس مبارک وجود کے فیوض سے ہم کو متمتع کرے۔

بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے برآمدون کی چھت اور شرقی حصہ ابھی باقی ہے۔ احباب کو عمارت فنڈ کے متعلق اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہان کے دوستون نے بھی ایک ایک مہینے کی تنخواہ یا آمدنی دینے کا انتظام کیا ہے۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب ڈلہوزی سے جلد واپس تشریف لے آئے ہین۔ اور اہل بیت نبوی بخیر و عافیت ہین۔

خطبہ جمعہ

۹۔ جون ۱۱؁ء

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان

مین بڑے ارادے سے آیا ہون۔ بڑے اخلاص کے ساتھ دردمند دل سے کے یہان کھڑا ہون ایک طرف پاؤن مضبوطی سے کھڑا نہین ہوتا۔ دوسری طرف بات کہنے کو جی چاہتا ہے۔ بیماری مین ساتوان مہینہ ختم ہونے کو ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے زبان کو محفوظ رکھا ہے۔ بہکی بہکی باتین کبھی نہین کین۔ ڈاکٹرون سے پوچھا ہے انھون نے شہادت دی ہے کہ کلورا فارم سونگھنے کی حالت مین بھی کوئی بہکی بات میرے مونھ سے نہین نکلی۔ پس اس وقت تک بھی ہوش و حواس نہین چند باتین کہتا ہون جو تم سے مان لیگا۔ اس کا بھلا ہوگا اور جو نہ مانیگا۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

ان اللہ یأمر بالعدل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انصاف کرو تم مین سے کوئی بھی ایسا ہے جو چاہتا ہے یا پسند کرتا ہے کہ مجھے کوئی گالی دے یا میری کوئی ہتک کرے یا میرے ننگ و ناموس مین فرق ڈالے یا نقصان کرے یا بدی سے پیش آئے یا تحقیر کرے میرا ملازم سستی سے کام کرے جب تم نہین چاہتے۔ تو کیا یہ انصاف ہے کہ تم کسی کا مال ضائع کرو یا کسی کی ملازمت مین سستی کرو یا کسی کو نقصان پہنچاؤ۔ یا کسی کے لڑکے یا لڑکی کو بدنظری سے دیکھو۔ تم عدل سے کام لو اور وہ سلوک کسی سے نہ کرو جو خود اپنے آپ سے نہین چاہتے۔ اسی طرح جس سے پانچ دس روپے تنخواہ لیتے ہو اس کی فرمان برداری کرتے ہو پس جس نے آنکھین دین جن سے ہم دیکھتے ہین کان دئے جس سے ہم سنتے ہین۔ زبان دی جن سے ہم بولتے ہین۔ ناک دیا۔ پاؤن دئے جن سے ہم چلتے ہین۔ عقل فہم فراست دی۔ اِتنے بڑے محسن اِتنے بڑے مربی۔ اِتنے بڑے خالق رازق کی نافرمانی کرین تو کیا یہ عدل ہے۔ بس مین تمہین یہی چھوٹا سا فقرہ ان اللہ یأمر بالعدل سنانے آیا ہون۔ اور مین تمہین دوسری دفعہ تیسری دفعہ چوتھی دفعہ تاکید کرتا ہون کہ خدا کے معاملہ مین دنیا کے معاملہ مین اپنے معاملہ مین غیرون کے معاملہ مین عدل سے کام لو پھر اس سے ترقی کرو اور مخلوق الٰہی سے احسان کے ساتھ پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے احسانون کا مطالعہ کرکے اس کی فرمانبرداری مین بڑھو۔ حلال روزی کیا کرو۔ حرام خوری سے نیکی کی توفیق نہین ملتی۔ شاہ عبد القادر صاحب اپنا جوتا جامع مسجد کے باہر اتارا کرتے اور شاہ رفیع الدین اندر لیجاتے پھر بھی ضائع ہو جاتا۔ شاہ عبد القادر صاحب نے بتایا کہ ہم باہر جوتا اتار کر یہ نیت کر لیتے ہین کہ جو اٹھائے اس کیلئے حلال۔ چونکہ چور کم بخت کے نصیب مین رزق حلال نہین اسلئے اسے اٹھانے کا موقعہ ہی نہین ملتا۔ غرض اکل مال بالباطل نہ کرو اور بیویون سے احسان کے ساتھ پیش آؤ۔ بیوی بچون کے جننے اور پالنے مین سخت تکلیف اٹھاتی ہے۔ مرد کو اس کا ہزاروان حصہ بھی اس بارے مین تکلیف نہین ان کے حقوق کی نگہداشت کرو۔ ولھن مثل الذی علیھن ان کے قصورون سے چشم پوشی کرو۔ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر بدلہ دیگا۔

دوسرے خطبہ مین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بےحیائیون سے اور ان امور سے جن سے دوسرے کو تکلیف پہونچے اور وہ منع کرے یا شریعت منع کرے اور بغاوت کی راہون پر چلنے سے منع کرتا ہے وہ سننا کس کام کا جس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ سنو۔ دل کو اس کے ساتھ حاضر کرو (القی السمع وھو شھید) اور پھر اس پر عمل کرو۔ اگر عمل

(بدر پریس قادیان دار الامان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

حضرت خواجہ صاحب کے کارنامے

خواجہ کمال الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ وہ آئے دن بہت سا حرج اور خرچ برداشت کر کے مختلف مقامات کو لکچر دینے کے واسطے تشریف لے جاتے ہیں ان کی فصاحت اور بلاغت کا ایسا سکہ جما ہے اور ان کی امن پھیلانے والی کلام ایسی پُر تاثیر ثابت ہوئی ہے کہ مسلمان کیا ہندو بھی ہر جگہ خواہش کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب کا لکچر ان کے شہر میں ہو۔ عموماً ہر شہر میں احمدیوں کی بات سننا بھی ان کے ہموطن بسبب اندھا پن کے تعصب کے گوارا نہیں کرتے اور اس لئے احمدیوں کی وہ خوبیاں بھی جو دین اسلام کی اشاعت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ان میں رکھی ہیں۔ ایک حد تک مخفی رہتی ہیں۔ مگر چونکہ جناب خواجہ صاحب اپنے لیکچروں کے دورہ میں اشاعت احمدیت کے مقصد سے الگ رہتے ہیں۔ اس واسطے غیر احمدی ان کی بات کو بے تعصبی سے سن سکتے ہیں اور رفتہ رفتہ انہیں اس امر کی طرف راہنمائی ہوتی ہے۔ کہ جو قدرت اور طاقت اسلام کی حمایت کے واسطے اور کلام پاک کے فہم کے لئے اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو دی ہے اس میں ضرور کوئی خاص راز ہے۔ ان دنوں میں خواجہ صاحب موصوف کے لیکچر تین جگہ ہوئے ہیں۔

(۱) آگرہ میں وہاں کی انجمن ہدایت الاسلام نے خواجہ صاحب کو لیکچر دینے کے واسطے بلایا تھا۔ وہاں جو قبولیت خواجہ صاحب کی تقریر کو ہوئی اور جس قدر نیک اثر اہل آگرہ پر ہوا اور اسلام کے متعلق ان کے ایمانوں میں پختگی ہوئی اس کی کیفیت بر موقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی دیکھ اور سن لی ہوگی۔

(۲) اس کے بعد جلسہ یونیورسٹی کی تقریب پر خواجہ صاحب کے لیکچر کپورتھلہ میں بھی ہوئے جن میں سے دوسرے لیکچر میں خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کا بھی تھوڑا سا ذکر کیا۔ اور جو کچھ کہا۔ وہ ایسے عمدہ پیرایہ میں کہ مخالفین ان کے طرز تبلیغ کے ثنا خوان ہوئے۔ چنانچہ ایک صاحب میاں عبد الحمید خان صاحب صدر قانون گوئی نے اس خوشی میں مبلغ ۵ مدرسہ احمدیہ کو دئے جو خواجہ صاحب کی معرفت یہاں وصول ہو گئے ہیں۔

(۳) تیسرا لیکچر امرتسر میں ہوا۔ اسے بھی سامعین نے محویت کے ساتھ سنا۔ کپورتھلہ والے لیکچر کے متعلق جو رپورٹ اخبار زمیندار نے لکھی ہے اس کا اقتباس ہم ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں۔

"اس کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب کا لکچر ہوا۔ خواجہ صاحب کا لکچر معلومات کا ایک گنجینہ ہوتا ہے اور چونکہ وہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی چاشنی سے اپنی فلسفیانہ تقریر کو مسلمانوں کے کام و زبان کے لئے مرغوب بنانے کا فن خوب جانتے ہیں اسلئے سننے والوں کو ان کی تقریروں میں ایک خاص لطف آتا ہے اس موقع پر بھی ان کی تقریر ایک گھنٹہ تک کانوں سے دماغ اور دماغ سے دل میں اترتی رہی۔ قل رب زدنی علما اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اور طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ کی تفسیر و تصریح انہوں نے جس بلیغ طریقے پر کر کے یہ ثابت کیا کہ علم اسلام کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے اور دینی و دنیوی ضروریات کی ہر شق کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ .... وہ انہیں کا حصہ ہے" (زمیندار)

مفت!

میں نے اپنا لکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ جن کو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کریں گے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کریں۔ ان کے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں عیسائی یا غیر عیسائی ان کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بک پیکٹ روانہ کیا جاوے گا۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر۔ قادیان (گورداسپور)

ریویو

اخلاق سکندری یہ کتاب اس غرض سے تصنیف کی گئی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی ضرورت کو صاف اور واضح الفاظ میں عوام کے ذہن نشین کرایا جائے۔ آثار کرم کی تاریخ مدرسوں کی بچ کی ڈیوٹی۔ دلش بھگتی۔ چین کے مسلمان۔ اور بدھ مذہب کی حکومت۔ یہ اس کتاب کے مضامین سے بطور نمونہ ہیں یہ کتاب بالخصوص طلبار کے پڑھنے کے واسطے ازحد مفید ہے۔ عبارت شستہ بامحاورہ اور سلیس ہے۔ ہم بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں کہ محکمہ تعلیم اس کتاب کو سرکاری کورس میں داخل کرے اور سردست اس کا ایک ایک نسخہ ہر ایک مدرسہ شہری و دیہاتی میں رکھا جاوے۔ تاکہ سڈیشن کی جڑ ہند سے اکھڑ جاوے۔ صاحب مدرس ایم۔ بقیمت ۸ ر مل سکتی۔

بھارت برکھش

شیطانی کارناموں سے اسلام کے برخلاف جس گندہ [illegible] ہے۔ شائد کسی نے لیا ہوگا۔ اس پال کی جواب منشی حسین بخش صاحب وسیر انجمن اسلامیہ نے لکھا ہے اور نہایت شائستگی کے ساتھ تحمل پال کی بیہودگی کا اظہار کیا ہے۔ اسلام کی خوبیوں کو بڑی عمدگی سے دکھایا ہے معقول دلائل کے ساتھ آرین پال کے اعتراضات کو رد کیا ہے۔ کتاب بڑی محنت سے لکھی گئی ہے۔ ایک احمدی اخبار اس کتاب کی تعریف میں اس سے بڑھ کر اور کیا لکھ سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے اس کتاب کو پسند فرمایا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸ ر۔ صاحب مصنف سے مل سکتی ہے۔ (دفتر بدر میں نہیں ملتی)

شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہیں جہلم میں پانچ وعظ کرنیکا موقعہ ملا اور عوام الناس نے دلچسپی سے سنا اور تین آدمی جو کہ سخت مخالف تھے۔ حضور کی بیعت میں داخل ہوئے اور چندہ کی بھی معقول رقم وصول ہوئی۔ جو کہ دفتر محاسب میں روانہ کی گئی ہے۔ ۱۰ جون کو جہلم سے میرپور کی طرف روانہ ہوا تھا۔ گرمی نہایت سخت پڑتی ہے اور پونچھ جانے کے لئے سواری بھی بالکل نہیں ملی۔ اس لئے بنجابال سے واپس جہلم ہوکر سہالہ اسٹیشن کے راستے پونچھ کی طرف روانہ ہونگا۔

رسید مبلغ آٹھ روپے آٹھ آنے از جانب ولیداد خان صاحب بنگلہ کوٹ خداداد بار بمد راجپوت فنڈ معرفت حضرت خلیفۃ المسیح دفتر محاسب صدر انجمن میں وصول ہوئے۔

۶ جون ۱۹۱۱ کو غالباً کسی احمدی بھائی کی ملک وال جنکشن پر تین چیزیں (تولیہ۔ رسالہ احمدی اور تفسیر القرآن) رہ گئی ہیں۔ جنہیں برادر ایوب احمد صاحب نے دفتر بدر قادیان میں پہونچا دیا ہے جس کی ہوں منگوالیں

رسیل زر

(۱۳ مئی ۱۹۱۱ء)

عباس علی شاہ صاحب ۲۵۰۰ عا + فیض احمد صاحب ۲۴۴۳ ے ر

علیکم بما صبرتم ۔ یعنی اطاعت ... رہاتی ہیں ۔ ... زندہ عمل بارگاہ ایزدی ... بری سے باوجود بدی کے اسباب بہم پہونچا ... سے رہنا ...

صلوٰۃ ۔ وقت پر ٹھہر کر خشوع و خضوع سے جماعت کے ساتھ پڑھنا ۔ اقامت صلوٰۃ ہے ۔

یدرؤن السیئۃ بالحسنۃ ۔ بدیاں انسان کے اندر ہوں یا بیوی بچوں میں یا محلہ میں یا شہر میں یا ملک میں سب کو کسی عمدہ تدبیر سے دفع کرنے کی کوشش مؤمن کا فرض ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اخلاق کو کہاں تک سنوارا ۔ کہ انک لعلی خلق عظیم اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ پھر انسان کے اندر جھوٹ فریب ۔ دغا ۔ کینہ ۔ بغض ۔ طمع ۔ سستی ۔ تکبر ۔ بڑائی ۔ یہ سب بدیاں ہیں ۔ ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

عورتوں کے بارے میں مردوں کو فرمایا ۔ قوامون علی النساء ۔ پس مردوں کا فرض ہے کہ ان کی تادیب و اصلاح کریں ۔ نیک معاشرت رکھیں ۔ رفق و مدارات سے پیش آئیں ۔ بچوں میں بد عادتیں نہ پڑنے دیں اگر ہوں تو دُور کرنے کی سعی کریں ۔ محلہ میں شہر میں جو بدعادات اور رسومات رواج پذیر ہوں ان کو دُور کرنے کی کوشش کریں اور ان سب کے لئے عمدہ عمدہ تدابیر سوچتے رہیں ۔ ہر مؤمن اپنے نفس سے سوال کرے کہ اس نے کسی بدی کا اپنے نفس یا اپنے گھر میں یا اپنے محلہ یا اپنے شہر یا اپنے ملک سے قلع قمع کیا ہے ؟

بدیاں انسان زیادہ تر حصول رزق کے لئے کرتا ہے ۔ فرمایا بسط رزق تو اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے ۔

فرمایا ۔ میں جوان سے بوڑھا ہُوا ۔ سرد و گرم زمانے کا دیکھا کبھی نیکی کا نتیجہ بُرا نہیں دیکھا بلکہ خدا تعالےٰ تو نیک کی اولاد کو بھی ضائع نہیں کرتا تم جھوٹ نہ بولو ۔ بدظنیاں چھوڑ دو ۔ بُری صحبتوں سے کنارہ کش ہو جاؤ ۔ اونے سے اونے نعمت خدا کی شکریہ کے ساتھ قبول کرو ۔ بدیوں سے بچتے رہو ۔ نیکیوں پر دوام کرو ۔ نمازیں سنوار کر پڑھو ۔ ہم تو چند روز کے مہمان ہیں ۔ روز بروز مرنے کی تیاری ہے ۔ ممکن ہے اگر تم کوشش کرو ۔ تو خدا کے فضل سے ہماری رُوح تمہاری طرف سے خوش جائے ۔ والسلام ۔

۸ جون ۱۹۱۱ء (جمعرات) فرمایا ۔ خوش قسمت اور سعید انسان کے واسطے تو ایک کلمۂ حکمت ہی موجب ہدایت ہو جاتا ہے ایک قوم کی طرف سے ایک شخص دریافت حال و تحقیق کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آیا اس وقت آپ فرما رہے تھے ۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ۔ یہ سنتے ہی اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا اور کہا کہ سب ایمان لاؤ ۔ انھوں نے وجہ پوچھی ۔ تو کہنے لگا پسندیدہ سے پسندیدہ باتوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکتا ہے بس نہیں اور کیا چاہیئے ۔ بدقسمت اور شقی انسان کے لئے سارا قرآن مجید بھی موجب ضلالت ہو جاتا ہے ۔ تعجب آتا ہے کہ لوگ مسلمان ۔ مؤمن ۔ احمدی کہلاتے ہیں پھر فریب ۔ دغا ۔ چوری ۔ جھوٹ ۔ کینہ ۔ بغض ۔ بدظنی ۔ ناجائز کمائی نہیں چھوڑتے ۔ اللہ ہدایت بخشے ۔

فرمایا ۔ سچے کی نشانی یہ ہے کہ جو بات سچی اور بھلی ہو اس کے کرنے کے لئے تاکید کرے اور اللہ کی نصرت شامل حال ہو اور دشمنوں کی تباہی ہوتی جائے ۔

فرمایا ۔ مؤمن ذکر اللہ میں اطمینان پاتا ہے ۔ لا الٰہ الا اللہ الحمد شریف ۔ استغفار ۔ یہ سب ذکر اللہ ہے ۔ فرمایا ۔ قرآن کا پڑھنا پڑھانا ۔ سمجھانا پھر قوم میں ایسی رُوح پیدا کر دینا کہ وہ عمل کر کے مزکی و مطہر بن جاوے ۔ یہ مجدد کا کام ہے ۔

فرمایا ۔ علیہ توکلت ۔ اگر مسلمان صرف اسی آیتہ کے ٹکڑے پر عمل شروع کر دیں تو سب بدیاں ان سے دور ہو جائیں جسے اپنے مولیٰ پر توکل ہو اسے کیا ضرورت ہے ۔ کہ فریب کرے ۔ دغا دے ۔ تکبر کرے ۔ لڑائی کرے ۔ دین میں سست ہو چوری سے مال لے ۔ فرمایا ۔ ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی ۔ بل للہ الامر جمیعا کے معنے بالکل صاف ہیں ۔ لو ان قرآنا جملہ شرط ہے ۔ اور لفعل بھذا القرآن جزا محذوف ہے اور سیرت بہ الجبال کے معنے ہیں سیرت القرآن بالجبال ۔ جیسے مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ کے معنے ہیں کہ اس کے مفاتح سے ایک جماعت تھک جاتی نہ یہ کہ مفاتح تھک جاتیں ۔ جیسا کہ ظاہری ترکیب سے معنے معلوم ہوتے ہیں ۔ اسی طرح ایک شعر ہے ۔ فلما اجزنا ساحۃ الحی وانتحی بنا بطن خبت ذی حقاف عقنقل ۔ وانتحی بنا کے معنے ہیں ایک طرف کر دیا ہم کو ریت کے ٹیلے نے حالانکہ ریت کے ٹیلہ نے برطرف نہیں کیا بلکہ وہ لوگ ریت کے ٹیلہ سے الگ ہو گئے پس قرآن سے پہاڑ چلائے گئے اور زمین کاٹی گئی مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ قرآن پہاڑوں میں چلایا جاوے یعنی پہاڑی لوگوں اور بڑے بڑے امرا تک پہونچ جاوے اور زمین کے دُور دراز علاقوں میں پہونچ جائے اور رُوحانی مُردے کلام کرنے لگیں ۔ بلکہ اللہ کی حکومت ہو جاوے (حصول سلطنت) ۔ لفعل ھذا الامور بقرآن لفعل بھذا القرآن ۔ یعنے مندرجہ بالا امور ۔ اگر کسی قرآن سے ہوتے ہیں تو یہی قرآن ہے ۔ چنانچہ قرآن تمام روئے زمین پر پھیل گیا ۔ رُوحانی مُردے زندہ ہوئے عرب میں بلکہ دور دور تک اسلامی سلطنت ہو گئی ۔

فرمایا ۔ یھدی الناس جمیعا ۔ فرمایا کہ ایک طرف مؤمنوں کو بشارت دی کہ تمام عرب مسلمان ہو جاویگا اور دوسری طرف او تحل قریبا من دارھم سے بتایا کہ کفار مصیبتوں میں گرفتار رہینگے ۔ یہاں تک کہ تو اے نبی ان کے گھروں کے قریب نازل ہوگا چنانچہ فتح مکہ کے دن ایسا ہی ہُوا ۔

فرمایا ۔ جھوٹ نہ بولو ۔ ناجائز کمائی چھوڑ دو ۔ برکت والی غذا حلال کی کمائی سے حاصل ہوگی اس کے کھانے سے برکت ملیگی خدا کی کتاب کا فہم آئیگا نیکیوں کی توفیق ملیگی ۔ حرام خوری سے نیکیوں کی توفیق چھینی جاتی ہے ۔ انبیاء کا مذہب اختیار کرو ۔ یطعمنی ویسقین واذا مرضت فھو یشفین ۔ وہی کھلاتا ہے وہی پلاتا ہے جب اپنی غلطی سے مریض ہوں تو شفا بھی وہی دیتا ہے ۔

اس تذکرہ پر کہ مسلمان درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کے چھاپنے کا حق صرف مسلمانوں کے لئے ہو فرمایا مسلمان اگر ہمت سے کام لینے والے ہوتے اور وہ خدا کے ہو جاتے تو انہیں یہ مشکلات کیوں پیش آتے گورنمنٹ کو کیا پڑی ہے کہ وہ دوسروں کو نہ چھاپنے پر مجبور کرے ۔ پنجاب ۔ ہندوستان میں جو قرآن چھپوائے ہیں پہلے کوئی ان میں سے صحیح تو دکھاؤ ۔ کسی کا کاغذ خراب ہے ۔ کسی کی چھپوائی خراب ہے ۔ کوئی غلطیوں سے پُر ہے ۔ نہ ان کے پاس روپیہ ہے ۔ نہ ہمت نہ استقلال ۔ حضرت مرزا نے کیا سچ کہا ہے ۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

یہ پاک بندے بنتے تو ضائع کیوں ہوتے انہوں نے قرآن کو چھوڑا تو خدا نے اشاعت کی خدمت دوسروں کے سپرد کر دی ۔

درخواست دُعا ۔ سید محمد عبد الحق صاحب ملہرا سے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ بیماری سے شفاء ۔ فارغ البالی توفیق اعمال حسنہ کے واسطے صاحبان دل توجہ دُعا کریں ۔

اسوۂ حسنہ الموسوم بہ زندہ اور کامل نبی ۔ یعنے وہ لیکچر جو محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڈھ میں جناب خواجہ صاحب بی ۔ اے ایل ۔ ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب لاہور نے ۵ ۔ دسمبر ۱۹۱۰ء کو دیا تھا ۔ نہایت اچھے کاغذ پر خوشنما چھپوایا گیا ہے ۔ قیمت صرف ۸ ر آنے ہے ۔ اکٹھا خرید کر مفت تقسیم کرنے والوں کو اور بھی رعایت دیجاوے گی ۔ مذکور بالا پتہ پر خواجہ صاحب سے مل سکتا ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

الہامی کتاب کی غرض و غایت

(ھدًی للمتقین)

مین نے بڑی حیرت و استعجاب سے آریہ صاحبان کو فخر کرتے دیکھا اور سُنا ہے کہ ہمارے ویدون مین سے ہی کل موجودہ سائنس نکلے ہین۔ ہائیڈروجن گیس کا بھی ذکر ہے یا ریل اور تاربرقی کا بھی بیان ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر اسی سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا یہ ان کے الہامی ہونے کی دلیل نہین اور نیز یہ کہ یہ باتین بطور پیشین گوئیون کے نہین ہین بلکہ آریہ قوم مین قدیم الایام مین یہ سب چیزین موجود تھین اور گویا ان سب باتون کے موجد آریہ صاحبان ہی ہین یہ کیسی غلط راہ ہے جو ان لوگون نے اختیار کر رکھی ہے۔ اول تو اس بات کا ثابت کرنا معلوم نہیں کہ آریہ قوم ہی ان باتون کی موجد ہے اتنے بڑے تمدن کے کچھ تو آثار باقی رہتے کسی کتاب کی زبان مُردہ ہو جانے مین ہی تو مزہ ہے کہ جو چاہا اس بات مین سے نکال لیا۔ کسی نے اعتراض کیا تو کہہ دیا اس زبان کی تمہین کیا خبر۔ ہمین تو خبر ہو یا نہو مگر دیانندجی مہاراج سے پہلے کسی سنسکرت دان پنڈت کو بھی خبر نہ ہوئی۔ پھر دیانندجی کو بھی اتنی ہی خبر ہوئی۔ جتنی اس زمانہ مین نئی ایجاد موجود تھین۔ دیانندجی کے بعد مین جو ایجادین ہو رہی ہین ان کی خبر خود دیانندجی کو بھی نہ ہوئی۔ کسی ایجاد کے دُنیا مین شائع ہونے سے پہلے ویدون مین سے نکال کر وہ چیز دنیا کے آگے پیش کی جاتی تو بھلا کچھ بات بھی تھی۔ مگر یہان تو یہ صورت ہے کہ جس جس طرح اس زمانہ کی ترقی یافتہ قومین کوئی نئی ایجاد نکالتی ہین اسی طرح آریہ صاحبان بھی اس ایجاد کے نکلنے کے بعد کوئی بے معنی سا لفظ اگلے پچھلے جملون سے کاٹ کوٹ کر لوگون کو سُنا چھوڑتے ہین۔ پھر اس لفظ مین بھی بڑی پیچیدہ تاویلون سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک سنسکرت کا لفظ پیش کیا اس کے معنے ہین پیمانہ اب چون کہ کیمسٹری مین تمام عناصر کے وزن معلوم کرنے کے لئے ہائیڈروجن گیس بطور پیمانہ کے استعمال ہوتی ہے اسلئے پیمانہ کے لفظ سے شور مچا دیا۔ کہ دیکھو ویدون مین ہائیڈروجن گیس کا ذکر ہے۔ غرض اس طرح پر کاکبوتر بنا دیا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ کچھ بھی نہین اور سب کچھ بنانے کی کوشش کی۔ ان ابلہ فریبیون کو اگر بفرض محال ہم درست بھی مان لین۔ تو پھر حاصل کیا۔ یہی کہ ویدون مین کچھ کچھ ناقص طور پر کیمسٹری یا علم جر ثقیل کی کسی ایجاد کا تذکرہ ہے مگر الہامی کتاب ہونے پر یہ کوئی دلیل نہین۔ بلکہ اگر یہ سچ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ وید انسانی کلام ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ خدا کا علم اور انسانی علم کبھی برابر نہین ہو سکتا انسانی علم کی خدا کے علم کے آگے ہستی ہی کیا ہے کیمسٹری یا علم جر ثقیل یا سائنس کے مسئلون پر جو اس موجودہ زمانہ مین انسان نے بحث کی ہے وہ نہایت اعلیٰ اور مبسوط ہے اور ویدون کے ناقص یا ناتمام پہیلیون کو اس سے کچھ نسبت ہی نہین تو اب مقام غور ہے کہ اگر خدا نے ان علوم پر اپنی کتاب مین بحث کی ہوتی تو ضرور تھا کہ وہ انسانی علم سے خواہ وہ کتنا ہی کیون نہ ترقی کر جاوے۔ بدرجہا بڑھ کر اعلےٰ اور اتم اور اکمل ہوتی۔ کیونکہ انسانی علم خدا کے علم کے کبھی برابر نہین ہو سکتا۔ مگر برعکس اس کے جو کچھ ویدون مین پایا جاتا ہے وہ بحث کیا کھل کر بات بھی کی ہوئی نہین معلوم ہوتی۔ گونگے کے اشارے مین جو مرضی چاہے سمجھ لو۔ اور اگر کچھ باتین ہون بھی تو ایسی ناقص اور ناتمام ہین کہ انسانی علوم سے بھی گئی گذری ہین یہ اظہر من الشمس اور موٹی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جس مضمون پر بحث کرے گا وہ ضرور ہے کہ انسانی علوم سے بہت بڑھ چڑھ کر ہو اور نہایت اعلیٰ اور اکمل اور اتم ہو اور کوئی انسانی علم کبھی بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ چنانچہ اسی لئے قرآن کریم مین اپنے منجانب اللہ ہونے پر یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ وان کنتم

فی ریب مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین ۞

ترجمہ۔ اور اگر تم شک مین ہو اس چیز کی بابت جو ہم نے اتارا اپنے بندے پر۔ پس اُس جیسی ایک سورۃ لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے مددگارون اور گواہون کو بلالو۔ اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تم نہ کر سکے اور ضرور ضرور تم نہین کر سکو گے۔ پس ڈرو اُس آگ سے جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہین۔ انکار کرنے والے کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اب دیکھو یہان کس زور اور تحدی سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ تم لوگ اس ...
اگرچہ تمام ...
اس کتاب کا موضوع ...
بحث کی گئی ہے ...
کے علم تام ...
اپنے محدود علم سے ...
سکیگا۔ میرے پیارے احمد نے کیا

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہان قدرت یہان درماندگی فرق نمایان ہے
ملائک جس کی حضرت مین کرین اقرار لاعلمی
سخن مین اس کے ہمتائی کہان مقدور انسان ہے
بنا سکتا نہین اک پاؤن کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اُس پہ آسان ہے

غرض خدا جس امر پر اپنے علم سے بحث کرے اس پر انسان کی کیا مجال ہے کہ بالمقابل کچھ دم مار سکے۔ آریہ قوم نے تو ابھی ابھی تازہ بتازہ اس گستاخی اور بے سود کوشش کا مزہ چکھا ہے۔ ستیہ دیو اور آریہ مسافر آگرہ کو جو ذلت اور ناکامی اور نامرادی قرآن جدید لکھنے مین نصیب ہوئی ہے وہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ تیرہ سو برس گذر چکے اور صدہا برس گذر جائین گے۔ مگر قرآن کریم کا یہ دعوے قیامت تک ثابت اور برقرار ہے جو اس پتھر پر گرے گیا۔ وہ چکنا چور ہو جاویگا۔

حاصل کلام یہ کہ اگر سائنس کے لئے بھی دنیا کو الہام کی ضرورت ہوتی اور اس پر اللہ تعالےٰ اپنی کسی کتاب مین بحث کرتا۔ تو یہ ضروری تھا کہ وہ ایسی ہوتی کہ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا مقابلہ انسان نہ کر سکتا ویدون مین ناقص طور پر کچھ تھوڑا سا اشارہ یا کسی پہیلی کا ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ یہ کلام خدا کا نہین پس یہ فخر اور دعوے کہ سارے سائنس کے علوم ویدون مین ہین کیسا لغو اور لاحاصل ہے۔ فرض محال کے طور پر مان لینے پر تو ویدون کا کچھ بھی باقی نہین رہتا کیونکہ جو کچھ سائنس کا تذکرہ آریہ قوم اپنے ویدون سے نکالکر دنیا کے آگے پیش کرتی ہے وہ ایسا گول مول اور ناتمام بلکہ مہمل ہے کہ وہ خدا کا کلام ہرگز نہین ہو سکتا خدا کا علم ایسا ناقص کبھی نہین ہو سکتا کہ اس کے ادنےٰ ادنےٰ بندے اس سے ہزارہا درجہ بہتر دری علوم دنیا کے آگے پیش کر دین ایسا ناقص سائنس ان کی کسی کتاب مین جو الہامی ہونے کا دعوے کرتی ہے اگر موجود تھا بھی تو آریہ صاحبان کو چاہیئے تھا کہ اس کو چھپاتے اور پردہ پوشی کرتے مگر بدقسمتی سے وہ اُسپر فخر کرتے اور شیخیان بگھارتے اور نعلین بجاتے ہین اور بعض سادہ

... تم بھی اپنے قرآن کو
... رتے ہین - خدا نہ
... ریم کی شان تو اس سے
... جس امر پر بحث کرتا ہے
... ہے - دوم الہامی
... رتین - الہامی کتاب
... بندے کو اپنے رب سے ملا دے یعنی
... بات درج ہون کہ جن سے بندہ کو اپنے رب
کا صحیح علم نصیب ہو اور جن سے اس تک پہونچنے اور اس کو راضی کرنے کے تمام ذرائع سے پوری واقفیت حاصل ہو تمام انبیاء اور رُسل اور رشی اور منی جو دنیا مین آئے - اور تمام الہامی کتابین جو دنیا مین نازل ہوئی ہین - اُن کا یہی مقصد رہا ہے اور یہی مذہب کی حقیقت ہے - چنانچہ دوسری الہامی کتابون کی طرح قرآن کریم کا بھی یہی مقصد ہے - ہان یہ بات ضرور ہے کہ قرآن کریم چون کہ خاتم الکتب تھی اور تمام صداقتون کی جامع اور اکمل کتاب تھی اس لئے اس مقصد کے پورا کرنے مین جو کمال قرآن کریم نے دکھایا ہے وہ دنیا مین اور کسی کتاب نے نہین دکھایا اپنے مقصد کو قرآن کریم نے خود بیان فرمایا ہے چنانچہ ابتدا ہی مین پہلے انسانی فطرت کا تقاضا ، دُعا کے رنگ مین بتلایا کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ہدایت مانگے - انسان کی محدود عقل اور محدود علم اور محدود زمانہ عمر اس امر کے متقاضی ہین کہ خدا اپنے کامل و اکمل و اتم علم سے الہام کے ذریعہ انسان کو سیدہی راہ بتلاوے - کیون کہ اس معاملہ مین انسانی عقل اور علم پر جو محدود ہین - کامل بھروسہ نہین ہو سکتا - ایک دفعہ ایک دیوسماج کے ممبر سے مجھے گفتگو کا موقعہ ہُوا - کہنے لگا کہ عقل انسانی ترقی کرتے کرتے اب اِس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ مذہب کوئی چیز نہین مین نے کہا کہ کیا ابتدائے آفرنیش سے ابتک عقل دہوکہ دیتی رہی - کہنے لگا کہ ہان - مین نے کہا کہ کیا اب عقل کامل ہو گئی یا ابھی بھی ناقص ہے اور اس نے آیندہ اور ترقی کرنی ہے - کہنے لگا کہ اس نے تو برابر ترقی کرتے ہی جانا ہے - ابھی تو ناقص ہی ہے، تو مین نے کہا کہ ہم پھر کس طرح کہہ سکتے ہین - کہ جس نتیجہ پر عقل آج پہونچی ہے وہ درست ہے اور اسمین کوئی غلطی نہین - جب ہزارہا برس سے بوجہ ناقص ہونے کے عقل نے ہمین غلطی مین ڈالے رکھا تو کس طرح حکم لگا سکتے ہین کہ اب دہوکہ نہین دے رہی بالکل ممکن ہے کہ تھوڑے برس کے بعد وہ کسی اور نتیجہ پر پہنچ جاوے - خود اگنی ہوتری جی پہلے خدا کے قائل تھے اب منکر ہو گئے - جب آپ کے ایک بڑے مسلمہ بزرگ شری دیو بھگوان کی عقل کا یہ حال ہو تو دوسرون کا کیا کہنا - خود شری دیو بھگوان جی یقیناً نہین کہہ سکتے کہ ان کی عقل کا پہلا نتیجہ صحیح تھا یا دوسرا ممکن ہے جس طرح پہلے عقل نے دہوکہ دیا ہے - اب بھی دے رہی ہو - غرض بصیرہ کوئی نہین - سلیم الفطرت انسان تو ایسی راہ تلاش کرتا ہے جس کی بنا بصیرت پر ہو - چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے -

قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ ۔ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی ۔ سبحٰن اللہ و ما انا من المشرکین ۔

ترجمہ - کہدے - یہ ہے میرا رستہ بُلاتا ہون اللہ کی طرف بصیرت پر ہون مین اور جو میری اتباع کرے - اور اللہ ہر ایک عیب اور نقص سے پاک ہے اور مین مشرکون سے نہین یہان یہ بھی بتلایا کہ صرف مین ہی بصیرت پر نہین بلکہ جو میری اتباع کریگا وہ بھی بصیرت پر ہوگا - یہ ہے کامل اور زندہ مذہب جسمین کوئی شک و شبہ نہین - نرا دعوے ہی نہین بلکہ اسی زندگی مین بصیرت عطا فرماتا ہے -

حاصل کلام یہ کہ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ اسکو سیدھا رستہ ملے اور اس بات کا یقینی علم کہ کون سا سیدھا رستہ ہے خدا کو ہی ہے جس کا علم کامل ہے - تو انسانی فطرت پھر اُسی کے آگے گرتی اور گڑگڑاتی ہے اور دُعا کرتی ہے چنانچہ دُعا سکھلائی کہ

اھدنا الصراط المستقیم ۔

ہمین سیدھا رستہ دکھلا اُس پر ہمین چلا اور کامیاب کر دے - اس دُعا کے تقاضے کو پُورا کرنے کے لئے قرآن جیسی کتاب اللہ کریم نے نازل فرمائی - چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی مین فرماتا ہے

الٓمٓ ۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین

یعنے اے وہ انسان جو مجھ سے سیدھی راہ کا طلبگار ہے - اور ہدایت کا خواستگار ہے - مین اللہ جو کامل و اکمل اور اتم علم رکھتا ہون تجھے بتلاتا ہون کہ یہ ہے وہ کتاب جس پر عمل کرنے سے تو کبھی ہلاک نہ ہو گا اور منزل مقصود پر پہونچنے مین کوئی شک و شبہ نہین - یہ ہدایت نامہ متقیون کے لئے - یعنی یہ کتاب اسی لئے اُتاری گئی ہے - کہ جو انسان خدا سے ڈر کر ہدایت کا طلبگار ہُوا - اور عذابون اور دُکھون سے بچنا چاہتا ہے اور سُکھ اور نجات چاہتا ہے اس کے لئے یہ ہدایت نامہ ہو - پس اے انسان اس ہدایت نامہ پر عمل کر - کیونکہ لوگ اس پر چلکر متقی بنے ہین پھر صرف متقی بن کر ثم ننجی الذین اتقوا کے ماتحت دُکھون سے نجات پا گئے بلکہ اس ہدایت نامہ پر عمل کر کے اس سے بھی آگے ترقی کر کے مفلحون کے زمرہ مین داخل ہو گئے - جو اعلےٰ کامیابی کا مقام ہے - چنانچہ آگے جا کر ارشاد ہوتا ہے - کہ

اُولٰئک علی ھدی من ربھم و اولٰئک ھم المفلحون ؕ

یہی لوگ ہین جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہین اور کامیابی کے رستہ پر پڑ چکے ہین اور یہی لوگ ہین جو کامیاب و بامراد ہونگے یہان من ربھم مین جہان یہ اشارہ ہے کہ ربوبیت الٰہی کا تقاضا ہے - کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ہدایت عطا فرماوے وہان یہ بھی بتلایا کہ جس طرح ربوبیت کی صفت لامحدود اور لامتناہی ہے اسی طرح بندہ کی ہدایت اور ترقی اور کامیابیان بھی ربوبیت الٰہی کی صفت کے ماتحت لامتناہی ہین اور ان سب کامیابیون اور ہدایتون کا راز اِسی کتاب پر عمل کرنا ہے جو ہدیٰ ہے اور خود خدا کیطرف سے ہے -

یہ ہے غرض و غائت قرآن مجید کی اور کُل الہامی کتابون کی - اس مقصد کے حصُول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب منیر مین طرح طرح کے ہدایت کے سامان جمع کئے ہین - اس کے ضمن مین اگر کہین دنیوی علوم مین کوئی بات مفید مطلب تھی تو اُس کو آتا ہی لیا ہے اور وہی نتیجہ نکالا ہے جو کتاب کے اصلی مقصد کا تقاضا تھا کسی سائنس کے مسئلہ پر بحث کرنا خدا کی کتاب کا مقصد نہین ہو سکتا - کیون کہ یہ اس کے نزول کی غرض و غائت نہین جو بات کتاب کی اصل غرض مین داخل نہین اس پر بحث کرنا خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کیون کہ وہ حکیم ہے اور اس کا کوئی فعل لغو نہین ہوتا - خدا کا کتاب نازل کرنے سے یہ مقصد نہ تھا کہ وہ کوئی سائنس سکھانا چاہتا تھا - تا وہ کوئی سائنس کی کتاب نازل کرتا بلکہ دنیا کو تو صراط مستقیم پر ہدایت پانے کے لئے الہامی کتاب کی ضرورت تھی اور خدا نے اسی ضرورت کے مطابق کتاب اُتاری دُنیا کے سائنس سے بھی خدمت لی ہے مگر وہین تک جہان تک کہ وہ کتاب کی اصلی غرض کے لئے کارآمد تھا -

پیشگوئی کے طور پر موجودہ زمانہ کا نقشہ بھی اسی حکیم کتاب نے کھینچا ہے - مگر اس کا بھی مقصد وہی ہدایت ہے کیونکہ اس دہریت اور لامذہبی کے زمانہ مین جبکہ باطل نے اپنی پوری قوت کے ساتھ میدان مین آنا تھا اور اللہ تعالےٰ نے اپنے سچے دین کو کل ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا تھا اور ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء کو دنیا مین اسی غرض کے لئے بھیجنا تھا اسلئے اس زمانہ کا نقشہ ایسا ہو بہو کھینچ دیا ہے - کہ جہان ایک طرف مومن کے لئے ازدیاد ایمان و عرفان کا باعث ہوتا ہے وہان دوسری طرف اس زمانہ کے لوگون کے لئے قرآن کریم کے سچے اور منجانب اللہ ہونے پر تین انسان ٹھہرتا ہے - کیون کہ ایسا عجیب و غریب علم غیب سوا خدا کے اور کسی کو حاصل نہین - مُسلمانون کا ضعف - مسیح موعود کی بعثت - یوروپ کی قومون کا تمام دنیا مین پھیل جانا - اخبار - رسالے پرچے تمام دنیا مین پھیل جانے - پہاڑون کا اُڑایا جانا سُرنگون کا نکلنا - پہاڑون کی سیرین - ان مقامون پر جہان کہ سواری کا کام اونٹ دیتے تھے - وہان ریلون کا چلنا اور اونٹون کا

سب کا رہ جانا۔ علیٰ ہذا القیاس حجاز ریلوے کا نکلنا زلزلون اور عذابون کا آنا۔ طاعون کا آنا۔ ایک ماہ (رمضان) مین چاند گرہن اور سورج گرہن کا جمع ہونا۔ وحشی قومون مین تمدن کا آغاز۔ قانون انسداد دختر کشی کا رائج ہونا۔ چڑیا خانے اور مویشیون اور گھوڑون کے بڑے بڑے ڈپو قائم ہونے۔ دریاؤن کو کاٹ کر نہرون کا نکلنا۔ دریاؤن کا خشک ہو جانا۔ سمندرون کا آپس مین مل جانا۔ مثلاً بحیرہ قلزم اور بحیرہ رُوم کا سویز کنال کے ذریعے اور بحر الکاہل بحر ظلمات کا پانامہ کنال کے ذریعے۔ سمندر کا جہازون سے پٹ جانا۔ دور دور کے لوگون کا آپس مین ملنا۔ پرانی قبرون کا اُکھڑنا (مثلاً مصر کی ممی غیرہ) علم ہیئت کی ترقیات۔ لوگون کا فسق و فجور اور عبادت اور نیکی کی کمیابی۔ جملہ مذاہب کا ایک دوسرے پر حملے کرنے اور بالآخر اسلام کا تمام مذاہب پر غالب آنا وغیرہ وغیرہ۔ غرض کہان تک بیان کیا جاوے۔ مُشتے نمونہ از خروارے۔ چند بیان کئے ہین۔ اگر تفصیل سے بیان کئے جاوین تو ایک مبسوط کتاب بنتی ہے۔ اسی طرح ہر زمانہ مین قرآن کریم کی صدہا پیشین گوئیان پوری ہوتین اور اس زندہ کتاب کی صداقت پر مُہر لگا رہی ہین۔ اور اسی طرح قیامت تک پوری ہوتی رہینگی تاکہ ہر زمانہ کے لوگون کے لئے حجّت ہو۔ مگر مقصد ان سب پیشین گوئیون کا بھی وہی ہدایت ہے نہ کچھ اور۔ کسی دنیوی سائنس پر بحث مقصود نہین کیونکہ یہ کتاب کی اصل غرض نہین قرآن کریم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ہدایت ہی ہے اور اس پر اس طرح کامل واکمل اور اتم طریق پر بحث کی ہے اور ہدایت کو اس اعلیٰ کمال پر پہونچایا ہے۔ کہ وہان تک انسان کے علم بعقل۔ فہم۔ فکر کی رسائی تک نہین اور عطائے غیر مجذوذ فرما کے بتلا دیا کہ ایسی ترقی کی طرف لے جاتا ہے جس کی انتہا ہی کوئی نہین۔ اور جو کبھی ختم ہی نہین ہوتی اسکا مقابلہ بشر نہین کر سکتی اور یہ اس کے منجانب اللہ ہونے پر ایک عظیم الشان دلیل ہے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

عاجز بشارت احمدؐ عفی اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

احمدی احباب کی خدمت مین ایک عرض۔ بعض اسباب کے پیدا ہونے سے مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض احباب کا کچھ مختصر سا حال شائع کرون اور انہین یہ دکھایا جاوے کہ وہ لوگ احمدی ہونے سے پہلے کیا تھے۔ اور حضرت مہدی و مسیح کی بیعت کے بعد ان کو کس قدر دینی اور دنیوی آسائش حاصل ہوئی۔ اور دنیا و دین مین انہون نے کتنا عروج پایا۔ لہٰذا اس عریضہ کے ذریعے سے مین آپ سے التماس کرتا ہون کہ آپ اپنا پہلا اور پچھلا حال کم و کاست مختصر سا تحریر فرمادین۔ بندہ ان سب تحریرون کو بصورت رسالہ شائع کردے گا تاکہ لوگون پر ظاہر ہو کہ احمدی فیض کس قدر تہا جس سے لوگ متاثر ہو کر کیا سے کیا بن گئے اور اس تنزّل کے زمانہ مین مسیح کے پیرون نے کس قدر ترقی حاصل کی۔ اگر آپ کی نسبت کوئی کرامت کا صدور ہوا ہو یا کوئی پیشگوئی پوری ہوئی ہو تو وہ بھی جواب مین درج کر دین۔ یا خود تم پر کوئی خاص فضل ہو کر تم سے کوئی کرامت صادر ہوئی ہو یا تمہین کوئی الہام یا کشف ہوا۔ تو وہ بھی لکھین۔ امید کہ اس سے اس رسالہ کے مطالعہ کرنے والون کو انشاء اللہ تعالےٰ فائدہ ہوگا۔ یہ رسالہ دلچسپ بھی ہوگا۔ میرا اس مین زیادہ دخل نہین ہوگا۔ بلکہ احباب کی تحریرون کو ترتیب دیکر چھاپ دیا جاویگا۔ خاصہ ایک رسالہ بن جاوے گا۔ جو علاوہ دلچسپ اور مفید ہونے کے ضعفاء کے لئے تھوڑا سرمایہ پیدا کر دیگا۔

ناصر نواب - قادیان دارالامان - ۹ رجون ۱۱ء

بدر کی لکھائی گنجان نہ ہو

منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے تحریر فرماتے ہین "مین پیشتر عرض کر چکا ہون کہ مین بدر کی پرانی لکھائی کو پسند کرتا ہون اور ابھی تک اسی رائے پر قائم ہون۔ معلوم نہین کہ اس گنجان لکھائی کی تحریک جناب کو کس طرح ہو رہی ہے۔ میرے نزدیک علاوہ دوسرے امتیازون کے جو بدر کو حاصل ہین۔ ایک یہ بھی ہے کہ اس کی لکھوائی اور چھپوائی دلکش ہے۔ یہ امتیاز اُٹھ جائے گا۔

استفسار

مین کسی ملک مثلاً امریکہ۔ افریقہ مین روزگار کے لئے جانا چاہتا ہون۔ کیونکہ پنجاب کے بہت سے لوگ غیر ممالک مین جاکر بہت سا روپیہ لاتے ہین اس لئے کوئی مہربانی کر کے بتلائے کہ (۱) کس ملک مین جانا مفید ہے (۲) کس ذریعہ سے جا سکتے ہین۔ کاروبار کیا کرنا پڑتا ہے (۴) آمدنی کس قدر ہوتی ہے (۵) سفر خرچ کس قدر درکار ہے (۶) دقتین کیا کیا ہین۔ (۷) راستہ کون کھلا ہے۔ (۸) کیا قواعد ہین۔ محمد سلیمان از سمرالہ۔

دُعا مدد

میرا بچہ فضل آلہی دانتون وغیرہ کی تکالیف کے باعث سخت کمزور اور نحیف اور بیمار ہے جملہ احباب سلسلہ کی خدمت مین دعا کے لئے عرض ہے۔ صحت تندرستی کے لئے خاص طور پر ہمدرد ہوا اُٹھ کر سبھی اب دعا ہو سکے ہم آپ

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ۔۔۔ کی ۔۔۔ ساتھ ہی تاکید کرتا ہے۔ جہان تک ہو سکے ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ صدقہ و قربانیان دینا۔ فقط

عطار محمد احمدی از لالہ موسےٰ۔

مسجد احمدیہ

سفر بنارس کے مفصل حالات پچھلے اخبار مین درج ہو چکے ہین اسجگہ اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احمدی برادران کو چاہئیے۔ کہ ہر جگہ اپنے لئے ایک مسجد احمدیہ طیار کرین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جہان کہین مسجد بنتی ہے۔ وہین جماعت کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے مین نے اپنے سفر الف میلہ مین جس کی رپورٹ ۵ رجنوری ۱۱ء کے اخبار بدر مین درج ہوئی تھی یہ ذکر کیا تھا۔ کہ بنارس مین احمدیون کی تین مساجد ہین۔ جن مین سے ایک ریلوے سڑک کے قریب نہائت کھلے میدان مین واقع ہونے کے سبب بہت ہی دلکش ہے۔ یہ مسجد واقع محلہ بدیسر ہے اور جس بنگلہ مین ہم سب ٹھہرے تھے اس کے سامنے ہے زیادہ تر وعظ اور تقریرین اسی مسجد مین ہوئین۔ اس مسجد کو ہمارے مکرم دوست محمد کریم خان صاحب احمدی نے اپنی زمین زرخرید پر اپنے خرچ و نیز چند احباب احمدیہ کے تعمیر کرایا ہے اور منشی عبد الرزاق صاحب احمدی جس کے پیش امام ہین اور عبد الرشید خان صاحب احمدی ولد محمد کریم خان صاحب احمدی مالک مسجد متولی ہین۔ اور ہم لوگ اسی مسجد احمدیہ مین احمدیون کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ مگر تعجب ہے کہ سوائے احمدیون کے غیر احمدیون مین سے کسی کو وہان نماز پڑھتے پہلے دیکھا تھا۔ اور نہ اب دیکھا۔ وجہ دریافت کی۔ تو معلوم ہوا کہ غیر احمدیون کے مولوی اور ان کے پیرون نے ان کو اس مسجد مین نماز پڑھنے سے باز رکھا ہے اور کفر کا فتوےٰ دیا ہے ابھی مسجد مین کچھ پلستر وغیرہ باقی ہے۔ جسکی فکر خان صاحب موصوف کر رہے ہین۔

وفات عاشق الزمان خان

ہر صغیر و کبیر کو مخفی نہ رہے۔ کہ عاشق الزمان خان صاحب احمدی کہ جو ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ لکھنؤ صدر بازار کے اسپتال مین بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۱۱ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح کے

کا ہے۔
لکھنؤ۔

دھولی

ہ کہ جنہین

ت

حب ہیں یہ ... فوت ہو گئے

خالصہ ... شہاب الدین صاحب گٹھالیان

مین۔ احباب سے درخواست دُعائے جنازہ ہے۔

قابل توجہ صاحب پوسٹماسٹر جنرل ڈاکخانجات پنجاب

قادیان کے ڈاکخانے مین ٹکٹ نہین ملتے

۸ رجون کا پرچہ احباب کو دو روز لیٹ ملا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیان کے ڈاکخانہ مین ٹکٹ نہین تھے نہ صرف بدر۔ بلکہ نور اور الحکم اور میگزین بھی کئی دن رُکے رہے۔ یہ معاملہ افسران محکمہ ڈاک کی خاص توجہ کے قابل ہے۔ اگر بٹالہ اور گورداسپور مین پیسے پیسے والے ٹکٹ نہ ملین۔ تو چنداں تکلیف نہین۔ کیونکہ پوسٹ کارڈون پر خطوط لکھے جا سکتے ہین اور کسی اشد ضرورت کے وقت بجائے کارڈ کے لفافے بھیجا سکتے ہین لیکن قادیان مین پیسے والے ٹکٹ نہ ہون تو اس سے صرف قادیان کی پبلک کو تکلیف نہین ہوتی بلکہ چھ سات ہزار بلکہ ایک اعتبار سے ساٹھ ہزار آدم زاد کو سخت تشویش لاحق حال ہو جانی ممکن و اغلب بلکہ یقینی ہے اسلئے ہم بڑے زور کے ساتھ جناب صاحب پوسٹماسٹر جنرل ڈاکخانجات کی توجہ عالیہ کو اس نقص کی طرف منعطف کراتے ہین تاکہ آیندہ کبھی ایسا تشویش افزا موقعہ پیش نہ آئے۔ اگر کبھی ٹکٹون کا سٹاک بوقت اشد ضرورت برچون کے لئے مہیا نہ رہ سکے۔ جو قابل تعجب ضرور ہے۔ تو پھر سب پوسٹماسٹر کو یہ اختیار دینا چاہئیے۔ کہ وہ ضرورت کے وقت سرخ مُہر لگا کر روانہ کر دے یا آدھ آنے کے ٹکٹ پیسے پیسے مین دے سکے۔ کیونکہ رجسٹرڈ اخبار و رسالے تو ایک پیسے کے ٹکٹ مین بھیجنے ضروری ہین۔

انصار بدر کی خدمت مین

ہر خریدار اپنے پر فرض کرلے کہ اپنے ساتھ کم از کم ایک اور خریدار پیشگی قیمت دینے والا مہیا کر دیگا تو عنداللہ ماجور ہو گا۔ اور بدر کی حالت بہت کچھ سُدھر جائے گی اس سے پہلے بھی کئی بار

عرض کیا جا چکا ہے۔ مگر سوائے معدودے چند بزرگان قوم نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔

دوم۔ جن اصحاب نے تا حال سنہ ۱۹۱۱ء بلکہ سنہ ۱۹۱۰ء کا چندہ بھی نہین دیا۔ وہ حقوق العباد کو نگاہ رکھتے ہوئے قومی کارخانہ کو نقصان سے محفوظ رہنے دین ایسے بزرگ اگر ایک روپیہ یا اس سے کم حسب توفیق ماہوار بھیجنا اپنے پر لازم کر لین تو بہت جلد چندہ دہندگی سے عہدہ برآ ہو جاوین۔

نشان آسمانی

حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب کا مضمون "نشان آسمانی" جو رسالہ تشحیذ مین چھپا تھا۔ اُسے احباب فیروز پور نے عام اشاعت کے لئے علیحدہ ۸ صفحہ کے رسالہ پر چھپایا ہے۔ جو عام تقسیم کیواسطے سکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور سے بقیمت عہ۲ فی ۱۵۰ اور ۸ روپیہ فی ۵۰۰ مل سکتا ہے۔

فرزند علی

رسالہ فرزند علی ریویو پہلے اخبار مین لکھے گئے ہین یہ رسالہ منشی فرزند علی صاحب نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے جواب مین نہایت مدلل اور معقول پیرایہ مین لکھا ہے۔ احباب ضرور منگوا کر پڑھین اور دوسرون مین تقسیم کرین۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور قیمت فی نسخہ ۲ر۔ دس نسخہ ۱۸ر۔ ایک سو نسخہ عہ۱۲ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

ناصر کی احمدیون سے ایک التجا

وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

اے میرے احمدی احباب میری آپ سے ایک التجا ہے اور وہ بہت تھوڑی سی ہے۔ امید کہ آپ قبول فرما کر میری دُعاؤن سے فائدہ اٹھاوینگے وہ یہ ہے کہ ہر ایک احمدی کم سے کم ایک پیسہ ماہوار مجھے قادیان کے ضعفاء کے لئے عطا کیا کرے ایک پیسہ بہت تھوڑا ہوتا ہے لیکن اگر التزاماً لوگ یہ قلیل رقم بھیجا کرین۔ تو بہت روپیہ ہو جاوے۔ جو کہ ہمارے ضعفاء کے کام آوے اور انہین آرام ہو جاوے یہ مین نے نہین کہا کہ ہر ذیمقدرت بھی ایک ہی پیسہ ماہوار دے نہین بلکہ غربا ایک پیسہ ماہوار دین اور خوشحال لوگ اپنی استطاعت کے موافق اس سے زیادہ دین۔ امرا اپنے مقدور کے موافق اس سے بھی زیادہ عنایت کرین۔ اگر یہ جاری ہو جاوے تو یہان کے ضعفاء کے بہت سے کام آسانی سے پورے ہو جایا کرین اور مجھے بار بار مانگنے اور آپ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ پڑا کرے۔ یا اللہ تو لوگون کو اس کام کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ (ناصر نواب قادیان)

ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا

خدا تعالےٰ قدوس ہے وہ قدوسون سے پیار کرتا ہے۔ اور یہی چاہتا ہے۔ کہ دنیا مین نیکی اور پاکیزگی پھیلے جب عقائد فاسدہ و اعمال طالحہ کا گند بڑھتا ہے۔ تو وہ ایک مزکی و مطہر وجود کو بھیجتا ہے۔ جو دنیا مین خدا کے نام کی تقدیس پھیلاتا ہے اور اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایسے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے جن سے اس کے مقاصد مین کامیابی ہو۔ جو لوگ ابتدا مین اس کی نہین مانتے۔ انجام کار زمانے کے حالات مجبور کرکے انہین اس راہ پر چلاتے ہین۔ جس پر چلنے سے انکو بوجہ ضد۔ تعصب۔ تکبر۔ حمق۔ انکار تھا۔

اس زمانے مین بھی حسب سنت مستمرہ۔ خدا کا ایک مامور آیا اس نے تمام مذاہب عالم پر اپنی حجت کو قائم کیا۔ ازانجملہ آریہ سماج کو بھی سمجھایا کہ دوسرے مذہب کے پاک مقتداؤن کی بے ادبی نہ کرو۔ ان کی شان مین بے ادبی کرنے سے بچو۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے ٭ غم تو بہت ہے دل مین پر جانگزا یہی ہے
دنیا مین گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی ٭ پاکون کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے

دوم۔ نیوگ کے بارے مین توجہ دلائی کہ یہ فعل شرفاء کی شان سے بعید ہے۔ اور مین کبھی یقین نہین کرتا کہ وید مقدس مین اس کی تعلیم ہو۔ اگر یہ مسئلہ انسانی غیرت و فطرت و شریفانہ سپرٹ کے خلاف نہین۔ تو نیوگ کرانے کرانے والون کی فہرست شائع کرو۔

سوم۔ آپ نے فرمایا۔ کہ عیب بینی و نکتہ چینی سے کچھ فائدہ نہین اپنے اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرو۔

ان پُر مغز نصیحتون کو آریون نے نہین مانا لیکن آخر مُنہ کی کھا کر ان کو ماننا پڑا۔ اور اب ان مین ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہین۔ جو ہمارے سید و مولیٰ مقتدا و پیشوا کی باتون کو مان کر صاف اعلان کرتے ہین کہ نیوگ کا مسئلہ وید مین نہین۔ اور ستیارتھ پرکاش مین سے وہ حصہ نکال دینا چاہیئے۔ جو غیر مذاہب کی مخالفت کے بارے مین ہے اور تمام اس قسم کا لٹریچر جلا دینا چاہیئے۔ جس مین مسلمانون کو بدزبانی کی گئی ہے۔ اور صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیان بیان ہونی چاہئین اور دوسرون کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح چاہیئے۔ مندرجہ ذیل اقتباس رسالہ اندر سے مضمون بالا کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔

یہ آثار مبارک ہین

شری پنڈت شو شنکر جی کاویہ تیرتھ جو کہ آریہ سماج کے ایک بڑے ودوان پنڈت اور آجکل گورو کل کانگڑی مین ویدون کے ایچاریہ کی پدوی پر کام کر رہے ہین۔ ستیہ دھرم پرچارک مین اپنی دستخطی چھٹی شائع کرتے ہین۔ جو کہ منفصلہ ذیل ہے۔

ادم نمہ پرماتما سے۔ میں نے آریہ سماج کی ورتمان حالت دیکھ بھال کر نشچے کیا ہے کہ ابھی ہم آریہ پرشوں میں جنم سے مسلمانوں وغیرہ کو شامل کرنے کی طاقت نہیں اس لئے جو مہاشے یا آریہ سماج ایسی شدھی کرتا ہے وہ انوچت (بُرا) کر رہا ہے۔ ایسی حالت میں شریمان دہرم دیرجی یدی اپنے گھر لوٹ جائیں تو میں اس کو دوش نہیں مانتا۔"

(دستخط) شوشنکر شرما کاویہ تیرتھ

شری کاویہ تیرتھ جی کے مذکورہ بالا خیال کے ساتھ ہم قطعی طور پر اتفاق کرتے ہیں۔ ہم مدت سے واویلا مچاتے چلے آرہے ہیں کہ جس قسم کی ذلت غیر ہندوں کو آریہ سماج میں بلا کر کی جاتی ہے اس سے بہتر ہے کہ اس پاکھنڈ کو اُڑا دیا جاوے۔ پھر یہ فقرہ "بلکہ اس وقت آریہ سماج کی بہ حیثیت مجموعی یہی رائے ہو کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو آریہ سماج میں نہیں لینا چاہیئے۔"

بیخبر چون بیوتہم باید ہیم

چھ ہزار کتابیں جلا دی گئیں

آریہ سماج میں آنے سے پیشتر میں ایک شانتی پسند شخص تھا۔ میں چنداں لکھنا بھی نہیں جانتا تھا۔ آریہ سماج میں آنے کے ساتھ ہی میں نے محمود کی بگڑی اموڑ کے سر کا نظارہ دیکھا۔ میں نے سمجھا کہ شاید ویدک دہرم کا پرچار اسی کا نام ہے۔ چنانچہ جو حرکات آریہ سماج کے تجربہ کار کارکن کر رہے تھے۔ میں نے بھی وہی حرکات شروع کر دیں میں اپنی سادہ لوحی سے یہی خیال کرتا تھا کہ یہ کوئی ثواب کا کام کر رہے ہیں اسلئے میں بھی اس میں شریک ہو گیا۔ مسلمانوں کو میں نے تنگ کیا۔ عیسائیوں کو میں نے دق کیا۔ غریب دیوسماجیوں کو جو میں نے اذیت دی۔ اس کا تو مجھے عمر بھر افسوس رہے گا جب میں نے بالکل نیک نیتی سے آریہ سماج پر نکتہ چینی کر کے ثواب حاصل کرنا چاہا تو میرے اُستاد چیخ پڑے کہ یہ گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ گناہ۔ مجھے سخت تعجب ہوا۔ کہ وہی حرکات جب میں دوسروں کی نسبت کرتا تھا تو وہ اس کو ثواب کا کام بتلاتے تھے لیکن جب اسی پیمانے سے میں نے ان کو ماپا تو وہ گناہ ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اس شتبہ پیمانے کی بغور برداخت کی۔ اور مجھے معلوم ہو گیا کہ واقعی یہ ایک گناہ کی بات ہے کہ ہم کسی بھی مذہب کے بانی یا برگزیدہ انسان کی مٹی پلید کریں۔ ہمیں سب کی عزت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس حقیقت کے سامنے آنے کے ساتھ ہی بلا کسی قسم کی حیل وحجت کے میں نے ترک اسلام سے لیکر اپنی آخری کھنڈن کی کتاب تک جس قدر کتابیں مسلمانوں عیسائیوں۔ دیوسماجیوں وغیرہ کے برخلاف لکھی تھیں۔ ان سب کا چھ ہزار کا ڈھیر لگا کر برسر عام آگ لگوا دی۔ یہاں تک کہ تہذیب الاسلام کا باقیماندہ کئی غیر شائع شدہ جلدوں کا اور دیگر اسی قسم کی کئی غیر شائع شدہ کتابوں کا جو مسودہ میں نے تیار کر چھوڑا تھا۔ وہ بھی جلا دیا۔ اس کے بعد اگر کوئی مہاشے کھنڈن کے بارے میں میری کسی بھی کتاب کو شائع یا فروخت کریگا تو میں اس کے لئے ذمہ دار نہیں ہوں گا۔ میرے نزدیک آریہ سماج کے باقی کارکنوں کو بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے اور آریہ سماج کو اس قسم کے کھنڈن کے تمام لٹریچر سے قطعی پاک کر دینا چاہیئے اور ایسے تمام لٹریچر کو جس میں دیگر مذاہب کے بانیوں یا بزرگوں کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کئے گئے ہوں بالکل جلا دینا چاہیئے۔

جو کمزوریاں دیگر سوسائٹیوں میں دیکھی جاتی ہیں آریہ سماج ان سے پاک نہیں پس ہمیں دوسروں کی اصلاح کی بجائے پہلے اپنے گھر کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ ہمارا گھر زیادہ گندہ ہے بہ نسبت دوسروں کے گھروں کے۔

ستیارتھ پرکاش کی مرمت

سکھوں کو اگر جوش آیا یا آتا ہے۔ تو ستیارتھ پرکاش کے اس مضمون پر آتا ہے۔ جہاں سوامی دیانند نے گورو نانک کو دمبھی یا مکار لکھا ہے۔ جب تک گورو نانک کے بارے میں یہ الفاظ ستیارتھ پرکاش میں موجود ہیں۔ تب تک یہ ناممکن ہے کہ سکھوں اور آریوں میں صلح صفائی ہو سکے کسی زمانے میں آریہ سماج کی دونوں پارٹیوں میں یہ سوال اُٹھایا گیا تھا کہ ستیارتھ پرکاش میں سے ان الفاظ کو اُڑا دیا جاوے لیکن اس بات کی سب سے زیادہ مخالفت ہم عصر ستیہ دھرم پرچارک نے ہی کی تھی۔ ہم عصر موصوف کے مذکورہ بالا لیکھ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب ایسے شخص کو جو دہرم کے نام پر منشوں میں دویش پھیلاتا ہو۔ منش جاتیہ کا شترو خیال کرتے ہیں۔ اگر ان کا یہ خیال آریہ سماج سیالکوٹ کے آریوں کے متعلق کسی خاص "کرودہ" یا "مینو" کے بس میں ہو کر ظاہر نہیں کیا گیا۔ تو ہمیں اُمید کرنی چاہیئے کہ وہ اب ستیارتھ پرکاش میں سے گورو نانک کے بارے میں "دمبھی" وغیرہ کے الفاظ کو خارج کروا دینے کے حق میں ہوں گے۔ کیوں کہ جھگڑے کی بنیاد یہی الفاظ ہیں بلکہ ہم تو یہاں تک کہیں گے۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے بارے میں جو سمولاس ہیں وہ بھی ستیارتھ پرکاش میں سے اُڑا دینے چاہئیں۔ کیوں کہ ان سے بقول پرچارک ہم لوگ خواہ مخواہ "منش سماج کے دشمن بننے کا یتن کر رہے ہیں۔" دوسری بات یہ بھی ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے سب سے پہلے اڈیشن میں یہ سمولاس نہیں تھے اور موجودہ مروجہ اڈیشن سوامی جی کی مرتیو کے بعد چھپا ہے ہم عصر پرچارک ستیارتھ پرکاش میں ملاوٹ تسلیم کر چکا ہے اس لئے اگر ان سمولاسوں کو اُڑا دیں تو یہ بات پردھیان ...

توبہ مرے کرد...

آیا تیرے در پہ ہو کے لاچار / کرتا ...
لرزاں ہے زمیں مجھ سے ہر دم / ایسا ہوں
پیمان پہ رہ سکوں نہ قائم / جاتا رہا اعتبار۔ توبہ
دن رات گناہ کر رہا ہوں / اس واسطے بار بار توبہ
احمدؐ کا غلام ہے الٰہی / اعمال سے شرمسار توبہ
ہے مالکِ مُلکِ مغفرت تو / یا رب بصد اعتذار توبہ
جو داغ ہیں دل پہ وہ مٹائے / کرتا ہوں بہ انکسار توبہ
کنگن جسے ہاتھ کا میں سمجھا / نکلا وہ سیاہ مار توبہ
باز آیا ہوں الفت بتاں سے / ان سے ہو مرا پیار توبہ
دین کے لئے بیقرار ہوتا / دنیا پہ ہو دل نگار توبہ
اب آگیا ہوش مجھ کو اکمل
اترا ہے مرا خمار توبہ

آشیانہ کبیر

شیر حسن دام اقبالہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بدر صلہ ۸ جون ۱۹۱۱ء کو چند گھنٹے لکھنؤ میں آشیانہ کبیر میں پناہ گزیں ہونا ضروری ہوا واللہ اس دلچسپ عجیب عبارت کو کمترین پڑھ کر کنج قفس میں پھڑک اُٹھا۔ لاکھوں دعائیں دل سے نکلیں۔

لطف فرمایا قدم رنجہ کیا شاد کیا
مہربان آپ کا احسان ہمارے سر پر (کبیر از لکھنؤ)

جنازہ غائب۔ برادر پیر اکبر علی صاحب راولپنڈی کی بیوی اور برادر عبد اللہ صاحب پٹیالہ اور میاں احمد الدین شیخ اودمہ کا پڑھ دیا جاوے۔

رسید زر

۲ تا ۸ مئی ۱۹۱۱ء

میاں میراں بخش صاحب ۲۲۴۹ عہ	محمد یعقوب صاحب ۲۲۷۰ عہ
جان محمد صاحب ۲۴۷۳ ۲روپے	سردار بیگ صاحب ۲۵۲۳ عہ
عبدالغفور صاحب ۲۶۴۰ للعہ	محمد حسین صاحب ۲۶۷۳ عہ
فرمان علی صاحب ۲۵۹۶ للعہ	محمد زمان صاحب ۲۵۳۰ عہ

اور ہماری
ایک جماعت
کے
واب
پاگئی تھیں
رضا
ساتھ
جو وہی نکلا جو
وہ گفتگو کے وقت نکلا کرتا

ہے۔ ہمارے مناظر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا ہنوز پہلا ہی پورا پرچہ نہ پڑھا جا چکا تھا کہ مخالفین گھبراگئے اور شور مچانا شروع کیا۔ اور اصرار کیا کہ یہ دلائل لوگوں کو نہ سمجھاؤ۔ صرف عربی عبارت اپنے پرچہ کی پڑھ جاؤ (جسے کوئی سمجھ نہ سکے) اور ترجمہ کر جاؤ اور وہ بھی ساتھ ساتھ نہ کرو اور مطلب تو بالکل ہی بیان نہ کرو۔ جب ادھر سے دکھایا گیا کہ مطلب اور مفہوم کا سُنایا جانا مطابق شرائط مباحثہ ہے تو بے ہودہ شور مچانا شروع کیا اور بڑے بڑے مولوی بآں ریش فش میز پر کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے۔ اور اس طرح اپنی شرمندگی کو چھپا کر اپنے لئے فتح کا نقارہ بجانے لگے۔ سبحان اللہ۔ یہ ہیں آجکل کے مولویوں کے کرتوت۔ اس پر ثالث نے مناظرہ بند کر دیا۔ پھر بھاگل پور تک مولویوں کا تعاقب کیا گیا اور بار بار انہیں کہا گیا کہ لکھے شرائط پر تم عمل نہیں کر سکے۔ تو نئے شرائط طے کر لو اور سیدھی طرح مباحثہ کر لو۔ مگر من حرامی حجتاں ڈھیر۔ جب ان کی نیت ہی صاف نہ تھی۔ تو ان کا رویہ کیوں کر صاف ہوتا۔

ہمارے دوستوں کو اس گرمی کے موسم میں بہت دُور جانے کی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ مگر اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ ان کا سفر خالی نہیں گیا۔ کیوں کہ آٹھ کس نوجوان غیر احمدیوں سے نکلکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور باوجود مناظرہ پورا نہ ہونے کے بھی ہماری ہی فتح رہی۔ کیوں کہ اس مناظرہ کا نتیجہ تو یہی ہوا۔ کہ احمدیوں کی جماعت میں ترقی ہوئی اور غیر احمدیوں کی جماعت میں تنزل۔

اب سُنا گیا ہے کہ غیر احمدی مُلّاؤں نے لوگوں کو سکھایا ہے کہ احمدیوں کا حقہ پانی بند کر دو بلکہ بازار سے ان کو کوئی سودا سلف نہ دے۔ حُقّہ اور سلف تو بے شک بند ہو جائے ہمیں اس کی پرواہ نہیں بلکہ خوشی ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی اس لغو میں گرفتار ہے تو اسے بچنے کا موقعہ مل جائے گا۔ باقی رہا پانی اور سودا۔ سو پانی خدا کا ہے اگر غیر احمدی نہ دیں گے تو خدا ہمارے لئے آسمان سے نازل کرے گا۔ اور سودا اگر دوکاندار نہ دیں گے۔ تو اپنا ہی نقصان کریں گے۔ ہم دو چار روز صبر کے ساتھ گذار لیں گے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مولانگر میں بھی ایسا ہی ہنگامہ برپا کیا گیا ہے اور ہمارے مکرّم دوست سیّد شفیع احمد صاحب کو دُکھ دیا جا رہا ہے۔ ہم اپنے مکرّم احباب کو یقین دلاتے ہیں کہ ان حق کے دشمنوں کی یہ شورش چند روزہ ہے۔ وہ سوڈا واٹر کی جھاگ کی طرح بیٹھ جائیں گے ان کی ہرگز پرواہ نہ کریں۔ صبر کے ساتھ اپنے دن گذار لیں۔ یہ لوگ کچھ چیز نہیں ہاں خداوند تعالےٰ آپ لوگوں کو ثواب دینا چاہتا ہے صحابہ کی جماعت میں آپ لوگوں کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ کیا کبھی صحابہؓ نے کفار کے ساتھ ایسی بدسلوکی کی تھی ہرگز نہیں بلکہ کفار ہمیشہ اصحاب رسُول کو اس قسم کے دُکھ دیتے رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں اصحاب رسول کا مظہر کون ہیں اور کفار و مشرکین کا مظہر کون لوگ ہیں۔ ضرور تھا کہ تم لوگوں کے ساتھ ایسی سختی کی جاتی۔ کیوں کہ یہی سنت اللہ ہے خدا تعالےٰ کے تمام پیارے اور ان کے ساتھی اس طرح دُکھ دئے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے ربّ کے وفادار بندے ثابت ہو جائیں۔ اور اس انعام کے مستحق ہو جائیں۔ جو ان کے واسطے مقدر ہے سو میرے پیارو! گھبراؤ نہیں۔ خدا پر بھروسا کرو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے پہلے انبیاء کے دوستوں نے تو اس راہ میں جانیں بھی دیدی تھیں۔ یہاں تو صرف ظاہری تکالیف ہیں اللہ تعالےٰ کے حضور میں دُعا میں مصروف رہو۔ اپنی حالت کو درست کرتے رہو۔ تقوےٰ کو ہاتھ سے نہ دو۔ باوجود ان تکالیف کے تم اُن لوگوں کے ساتھ نیکی کا سلوک کرو۔

ایک خاص فائدہ جو اس مناظرے سے حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے مخالف بھی اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ وفات و حیات مسیح کا مسئلہ کوئی اہم مسئلہ نہیں اور سلف صالحین میں سے بھی بعض بزرگ وفات مسیح کے قائل تھے اس حرکت اور ترقی کے واسطے ہم مولوی صاحبان کے مشکور ہیں۔ امید ہے۔ کہ وہ اس سے آگے ایک قدم اور ترقی کرکے وفات مسیح کے قائل جلد ہو جائیں گے کیوں کہ وہ دیکھ چکے ہیں کہ اس زمانہ میں کم از کم حیات مسیح کا خوفناک عقیدہ اسلام کے حق میں بہت مضر ثابت ہو رہا ہے۔

لائل پور کے پاسٹر صاحب

لودیانہ کے یسوعی اخبار نور افشاں میں کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ محمد صاحب نے دن کے وقت کہیں انجیل کو سُنا کہ خدا کا بیٹا یسوع خدا کی صورت ہے۔ اُسی سے ساری چیزیں پیدا ہوئیں اور وہ سب سے آگے ہے تو اس انجیل کے فقرے کے سُننے کے سبب محمد صاحب کو رات خواب آگئی کہ لولاك لما خلقت الافلاك

مشن کے ٹکڑے کھانے کی لائٹی (تکلمہ ومکہ) کا جو حق لائلپوری پاسٹر صاحب نے ادا کیا ہے اس کے لئے وہ داد کے لائق ہیں۔ کیوں کہ اسلام کے برخلاف جعلی باتیں بنانے میں بہت مشاق ہونے کے باوجود کسی یورپین پادری کو بھی یہ نکتہ نہ سوجھا تھا جو اس مثلّث ایماندار کے ذہن رسا میں آیا ہے اس بحث کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کن معنوں میں لولاک کے مصداق ہیں ہم کسی دوسرے وقت کیواسطے محفوظ رکھتے ہیں۔ البتہ اس وقت اتنا کہنا ضروری جانتے ہیں کہ لولاک کی شان آنحضرت صلعم میں ایسی جلوہ گر ہے کہ اگر وہ مُقدّس وجود دنیا میں نہ آتا تو یسوع کی نبوت کیا شائد انسانیت بھی آج دنیا میں کوئی ثابت نہ کر سکتا کیا ولایتی اور کیا نیٹو پادریوں کو آجا کر اسی بات پر سہارا لینا پڑتا ہے کہ قرآن مجید میں لفظ مصدقاً آگیا ہے ورنہ یورپ کے محققوں نے ضخیم کتابیں لکھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یسوع درا صل دنیا میں کوئی انسان نہ تھا اس زمانہ میں یہودیوں کو ایسے ناول لکھنے کا شوق تھا کہ ان کے واسطے ایک بادشاہ پیدا ہوگا اس زمانہ میں اس قسم کے ستّر ناول لکھے گئے تھے جنہیں سے چند ایک بعض لوگوں نے جمع کرکے ایک کتاب کی صورت میں جلد کر دئے۔ اور ان کا نام نیا عہد نامہ رکھ دیا۔ پھر ان میں سے بھی یسوع کے کسی اپنے قول سے ثابت نہیں ہوتا کہ وہ خدا تھا بلکہ وہ تو بیچارا ساری عمر اپنے آپ کو ابن آدم ابن آدم کہتا مر گیا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ یہودیوں کی کتاب میں یہ پڑھ کر کہ ان کے لئے ایک بادشاہ پیدا ہوگا۔ یسوع کو خواب آگیا ہو۔ کہ میں ہی بادشاہ ہوں اور یہود کا نجات دہندہ ہوں۔ چنانچہ اسی خیال باطل میں تلواریں بھی خرید کر لیں اور اپنے حواریوں کو بھی تاکید کی کہ کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید کرو۔ مگر آخر نامرادی پر نامرادی کے مُونھ دیکھنے کے بعد گھبرا گئے اور سمجھے۔ کہ یہ سب شیطانی تانا بانا ہے اور خدا نے بھی مجھے چھوڑ دیا ہے تب آپ چلائے کہ اے خدا۔ اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ظاہر ہے کہ خدا سے نا اُمید ہونا شیطان کا کام ہے یہ نیا عہد نامہ تو یسوع کی لائف کو ایسا بھونڈا دکھاتا ہے۔ کہ اگر اسی پر اعتبار کیا جائے تو جو کچھ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ کے متعلق کہتے ہیں وہ سب سچ دکھائی دیتا ہے۔ پر قربان جاؤں اس نجات دہندہ عالم پر جس نے حضرت عیسیٰ کو تمام بد الزاموں سے جو یہود اور نصاریٰ نے اس پر لگائے نجات دی اور کیا اب بھی پاسٹر صاحب کو لولاک کے معنے سمجھ میں نہ آجائیں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے جواب نہین دیا

ذیل کا خط ایک خریدار اہل حدیث نے مولوی ثناء اللہ کو بھیجا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث دام عنایتکم۔ السلام علیکم۔ سوالات مندرجہ ذیل کے جواب اگر آپ مرحمت فرماینگے۔ تو بعید از عنایت نہ ہوگا۔ اور بندہ نہایت شکرگذار ہوگا۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھی ملفوف عریضہ ہذا ہین۔

(۱) اہل حدیث مورخہ ۹ رحال صفحہ ۳ پر "قادیانی موت" کی سرخی سے جو مضمون شائع ہے اس کی نسبت آپ یہ بتا سکتے ہین حضرت اقدس یعنے جناب مرزا صاحب نے کون سی کتاب مین ایسا تحریر فرمایا ہے۔ ہمارا کوئی مُرید طاعون سے نہین مرے گا جیسا کہ آپ ہمیشہ شائع فرماتے رہتے ہین۔ اور پرچہ حال مین بھی یہی فقرے درج ہین۔

(۲) جناب مرزا صاحب کی دُعا جو آپکے متعلق تھی وہ کس طرح آپ کے حق مین مفید ہے۔ جب کہ آپ نے آج تک آیۃ صداقت صادقون کی روشنی۔ ثنائی مکر اور دیگر اخبارات بدر وغیرہ کی معقول پیرایہ مین تردید نہین کی۔ میرے خیال مین آپ کو کوئی حق نہین ہے۔ کہ بار بار محض دفع الوقتی کرنے کی غرض سے عوام کو مغالطہ مین ڈالنے کی وجہ سے آپ ہمیشہ اس دُعا کا ذکر کرین۔ جب کہ پبلک پر اصل معاملہ روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے۔ اُمید ہے کہ آیندہ خیال رکھین گے۔

(۳) ایسا ہی آتھم والی پیشین گوئی سے کوئی ہفتہ شاید ہی خالی جاتا ہو۔ جو آپ سکوت کرتے ہون۔ بندہ سولہ برس سے برابر یہی شور اور واویلا مچا رہے ہین کہ آتھم پندرہ ماہ مین نہین مرا۔ کیون جناب آپ اصل پیشگوئی سے یہ ثابت کر سکتے ہین کہ واقعی آتھم پندرہ ماہ تک مرجاوے گا۔ اگر آپ فرما دین۔ کہ جناب مرزا صاحب نے ایسا ہی فرمایا بھی ہو۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ مرزا صاحب نے قبل از وقت جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ ایک اجتہادی غلطی تھی۔ کیا انبیاء سے ایسی غلطیان نہین ہوئین اور اجتہادی غلطیون مین خدا تعالےٰ کا کوئی راز مخفی ہوتا ہے۔ ورنہ کبھی غلطی نہ ہو۔

(۴) احمدی رسالہ مین جو آپ صاحبان کا کچا چٹھا درج ہے کیا وہ صحیح ہے۔ بخدا ہمین تو ان رسالون کو پڑھ کر سخت افسوس اور رنج ہوتا ہے۔ ہم کبھی آپ کی شان مین ایسے لفظ دیکھنے پسند نہ کرتے۔ اگر جناب کی سابقہ تحریر مرقع قادیانی وغیرہ نظر سے نہ گذری ہون۔ خیر کردنی خویش آمدنی پیش۔ اب بجز صبر اور کچھ نہین ہوسکتا۔ آپکا خیر اندیش خریدار اہل حدیث نمبر ۲۲۳۵
کوہ منصوری

رہی نگفتہ زمانہ مین داستان میری
نہ اس دیار مین سمجھا کوئی زبان میری

کئی دن سے قلب پر قبض کی حالت تھی۔ بسط کے لئے مین کسی تازہ چوٹ کا امیدوار تھا۔ آخر ۱۶ر جون جمعہ کے دن بعض واقعات کا تسلسل مجھے ایک گاؤن کاہلوان مین لے گیا۔ وہان جاکر معلوم ہوا کہ یہ مقام یسوع کے چیلون کی مساعی کا مرکز قرار پاچکا ہے۔ افسوس! پادری صاحب کی ملاقات نہ ہوئی اور نہ کچھ بات چیت ہوئی۔ فطرتاً اس بات کا استفسار ضروری تھا۔ کہ یہان کوئی مسلمان بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ تیس چالیس کے قریب ہین۔ مگر مسجد کوئی نہین یہ سنتے ہی دل پر چوٹ لگی۔ ؎

مارا بس است سلسلہ جنبان اشارہٗ
کافی است بزم سوختگان را شرارہٗ

ایک دو بھائیون سے ملاقات کی۔ ہمین مسجد نہ ہونے کا افسوس تھا۔ ان کی باتون سے مترشح ہوا کہ یہان نماز ہی کوئی نہین۔ وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگے۔ سکھون کا زور ہے اور ہم کمین لوگ۔ مقدور بھر سمجھایا کہ راج سکھون کا نہین۔ گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت ہے۔ جس مین مذہبی فرائض کے ادا کرنے کے لئے ہر ایک مجاز ہے۔ پھر سکھ تو ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ہین ان کے سردار باوا نانک علیہ الرحمۃ خدا کے ولی اور اسلام کے بڑے مبلغ تھے۔ مرور زمانہ سے ان مسلمانون کی غیرت کچھ ایسی مر چکی تھی کہ ایک معمولی تحریک ان کے لئے کافی نہین تھی۔ واپسی پر ہرچند کہ بے تکلف احباب کی ہمراہی تھی۔ مگر ؎

نے تواں غم دل را بخندہ بیرون برد
ز خندہٗ روئی گل غم از گلاب نہ رفت

خیالات کے تسلسل مین کہ اسلام کی حالت کیسی ضعیف ہے اور اس عہد معدلت مہد مین بھی مسلمان اذان تک نہین دے سکتے۔ مسجد بنانے سے ڈرتے ہین۔ پھر یسوع کے مُرید جوش تبلیغ مین کیا کچھ کر گذرتے ہین اور ہم مسیح کے پیرو محمدؐ کا کلمہ پڑھنے والے کیا کرتے ہین۔ آخر اپنے نفس کا محاسبہ شروع ہوا اور یہ شعر حسب حال پڑھا۔ ؎

میرے بُت خانۂ دل مین ہین ہزارون ٹھاکر
کوئی محمود کو غزنی سے بلائے جاکر (اکمل)

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ درثمین اُردو فارسی مجلد	۹ر	عقائد احمدیہ	۲ر
سُنت احمدیہ	۴ر	معیار الصادقین	۴ر

شہادت القرآن		شہرا	۵۰
تفسیر ان لوٹ	۳	حضرت اقدس کی پرانی تحریرین	۱؎
چولہ گورو نانک صاحب		مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر	۴ر
ظہور المسیح		رویائے صالحہ	۴ر
سات پارے		مبادی الصرف	۲ر
صاحب والے بیان		کرامات المہدی۔ حضرت مسیح موعود کی ۳۲۱۲ کرامتین	ار
صحیفہ آصفیہ	۲ر		
البرہان الصریح	۱؎		
شری ہند کلنک بھنجن	۸ر		
فتح الدین	۳ر		
کتاب الصیام	ار		
فرزند علی بجواب ابراہیم	۳ر		
قرآن شریف مجلد بہ جلد چرمی ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب	۱۲ر		

احسن القصص۔ سورہ یوسف کا ترجمہ و تفسیر جسے پڑھ کر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا۔ سورہ یوسف مین چند مقامات ہین ان کو آپنے خوب حل کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ۔ مجھے بہت پسند ہے قیمت ۱۰ر

بہارستان اودھ۔ صوبہ اودھ کے نامور فرمانرواؤ حیرت انگیز واقعات نواب واجد علی شاہ والی لکھنؤ کی مفصل سوانح عمری لکھنؤ کے نامی شعرا تذکرہ۔ قیمت ایک روپیہ

تاریخ الحکماء باتصویر۔ عرب اور یونان ہند فارس اور یونان کے نامور حکماء کے تعجب خیز حالات بند اور نصائح اون کی تمام عمر کے تجربے۔ قیمت ۸ر

تاریخ ہندوستان۔ تمام ہندوستان کے حالات۔ قیمت بارہ آنہ
ایس۔ آر دین احمد اینڈ کمپنی دہلی۔ گلی قاسم جان سے طلب کرین

کاش کہ! اس زمانہ کے مسلمان یہودیون کے حال سے عبرت پکڑین جنھون نے مسیح ناصری کو نہ مانا ان کا کیا حال ہوا۔ بعینہٖ وہی حال اس قوم کا ہونے والا ہے۔ جس نے مسیح قادیانی کا انکار کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین
خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ مسلمانون مین سے جو مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاویگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

مورخہ ۲۔ رجب ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۹ رجون ۱۹۱۱ء ۔ ۱۶ ہاڑ سمت ۶۷

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ رب العالمین کی صحت بفضل تعالیٰ علیٰ روز افزون ہے

جناب صاحبزادہ محمود احمدؐ صاحب مع اپنے برادر خورد میرزا شریف احمدؐ کے ڈلہوزی سے ۲۲رجون کو واپس قادیان دار الامان تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ آپ کی صحت بھی اچھی ہے۔

اہل بیت حضرت مسیح بخیر و عافیت ہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحب دو ایک روز میں انشاء اللہ قادیان آجائیں گے۔

آمین

امۃ الحفیظ بنت حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔ اس مبارک تقریب پر بطور شکرانہ نعمت ۔ دعوت احباب قرار پائی ہے جناب میر ناصر نواب صاحب قبلہ اور مخدوم و مکرم صاحبزادہ محمود احمدؐ صاحب نے حضرت اقدس کی طرز پر آمین لکھی ہے۔ گویا ایک دسترخوان پر روحانی و جسمانی مائدہ سے متمتع ہونا موجب فرحت بیکران و مسرت بے پایان ہوگا۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس خاندان نبوۃ میں قرآن مجید سمجھنے والے اور پھر اس کے مبلغ پیدا کرتا رہے۔ اور وہ ایک دنیا کے لئے ہادی و رہنما و پیشوا بنیں۔ اللّٰھم آمین۔

سوال ۔ بنی اسرائیل کے بچھڑے کے معبود باطل ہونے کی یہ دلیل دی گئی ہے کہ وہ ان سے کلام نہیں کرتا۔ مگر اللہ نے بھی کئی مسلمانوں سے کلام نہیں کیا۔

جواب از حضرت امیر رضؓ ۔ بنی اسرائیل میں بچھڑے کے پوجاری اس بچھڑے کی محبت میں کمال رکھتے تھے اور محبت کی آخری حد تک اپنے آپکو پہنچایا تھا۔ اول اس لئے کہ موسےٰ علیہ السلام کو پس پشت ڈال دیا۔ اور اس کی ذرا پرواہ نہ کی۔ دوم۔ بت پرستوں کے مقابلہ میں جو موسےٰ علیہ السلام کے نشانات تھے۔ ان سب کو نظر انداز کر دیا۔ سوم۔ الہامات الٰہیہ کی پرواہ نہ کی۔ چہارم۔ حضرت ہارون نے کھول کر ان کو منع کیا۔ قرآن کریم میں لکھا ہے۔ ولقد قال لھم ھٰرون من قبل یاقوم انما فتنتم بہٖ۔ اور تورات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یرمیاہ کو جو اس بچھڑے کے مقابلہ میں وعظ کرتے تھے۔ قتل کر دیا۔ اور اپنے ائمہ کے رشتہ داروں کی ذرہ بھی پرواہ نہ کی۔ پنجم۔ اپنے اموال اس پر قربان کر دئیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بقدر طاقت انسانی وہ اس بچھڑے کی محبت میں محو تھے۔ پھر باوجود اس کے وہ بچھڑا اون سے ہمکلام نہ ہوا بلکہ سامری سے بھی نہ ہوا جو ان سب کا امام تھا۔ حضرت حق سبحانہ تعالےٰ کے ایسے پوجاری جواب سے محروم نہیں رہتے۔ انبیاء و رسل ہوں یا ان سے اتر کر محبان جناب الٰہی ہوں۔ یہ دعوے نہیں ہے۔ کہ وہ بچھڑا سب سے ہمکلام نہیں ہوا بلکہ فرمایا۔ الا یرجع الیھم۔ یہم کا مرجع وہ لوگ ہیں جو اس کی محبت میں غرق تھے۔

سوال دوم ۔ قرآن مجید میں ہے۔ من یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ معیشۃ ضنکا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کفار کے پاس مسلمانوں سے بڑھ کر مال و دولت ہے۔

جواب از حضرت امیر رضؓ ۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک شخص کو جو صحیح محنت کرتا بدلہ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاءُ۔ اور فرمایا۔ کلاً نمد ھٰؤلاء وھٰؤلاء من عطاء ربک۔ اور فرمایا۔ من کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا وما لہ فی الاٰخرۃ من نصیب۔ پارہ ۲۵ رکوع ۴

یہ دنیا عاقبت کے مقابلہ میں پھر اس میں سے ہر شخص کی زندگی اس کی عاقبت کی زندگی کے مقابلہ میں۔ پھر اس کے عیش و آرام کے دن عاقبت کی تکلیف کے مقابلہ میں ضنک فرمائے ہیں۔ اس کا ثبوت دوسری جگہ فرمایا ہے۔ کہ متاع الدنیا قلیل اور قلیل ضنک کے معنے رکھتا ہے۔ میرے ایک دوست کے جواب بھی ان سوالوں پر ہیں۔ آپ اون کو بھی دیکھ لیں۔ اگر انشراح صدر نہ ہو۔ تو پھر لکھیں۔

نور الدین

خریدار توجہ فرمادیں

جن صاحبوں نے ۱۹۱۱ء کا چندہ تا حال ادا نہیں کیا وہ خود ہی ادا فرمادیں۔

(۲) خط و کتابت کے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور دیا کریں (۳) جس ہفتہ کا پرچہ نہ پہونچے اسی ہفتے اطلاع دیں بعض احباب تین ماہ بعد شکایت کرتے ہیں

(بدر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

خطبہ جمعہ

(۲۳ جون سنہ ۱۹۱۱ء)

جماعت خصوصیّت سے سُنے!

فرمایا۔ میری حالت یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز بیٹھ کر پڑہتا ہون۔ سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے۔ التحیات مین پاؤن کی حالت بدلانی پڑتی ہے۔ باوجود اس ضعف کے چونکہ درد مند دل رکھتا ہون۔ اسلئے تمہین کچھ سنانا چاہتا ہون۔

زمانہ مین آزادی کی ہوا چل رہی ہے۔ اکثر انگریزی خوان اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء کی بھی ضرورت مین کچھ متامل ہین اور کچھ ہنسی اور نادانی جہالت یقین کرتے ہین۔ پس ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم دردمند دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی دھت ہے۔ وہ رُک نہین سکتا۔ کہے گا کہ شائد کسی کو فائدہ پہونچے۔ پس تمہیں نصیحت کرتا ہون کہ تقوےٰ اختیار کرو۔ تقوےٰ کی راہوں پر چلتے چلتے اس حد تک پہونچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک فرمان بردارون کی موت ہو۔ اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے کہ انسان پہلے ہی تقوٰی کی راہون کو اختیار کرے۔

اس وقت سب سے بڑا مرض جو اسلامیون مین ہے۔ وہ باہمی تفرقہ ہے۔ ہماری آوازین مختلف ہین۔ لباس مختلف کام مختلف۔ کھانا۔ پینا مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے ہم مین وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم سب ملکر

خدا کی خادم جماعت

بن جائین۔ سو لوگون کا اس طرف تو کچھ خیال نہین اور بیہودہ بحثین لے بیٹھتے ہین۔ جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین کہ تفرقہ بڑہے۔

مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ بڑہانے والی باتین چھوڑ دین۔ ایسی لغو بحثون سے جن سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا۔ مونہہ موڑ لو۔ اور سب ملکر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے حبل اللہ۔ قرآن مجید کو محکم پکڑ لو۔ دیکھو۔ لڑکون مین ایک رسے کا کھیل ہے اگر ایک طرف کے لوگ اور باتون مین لگ جاوین تو وہ رسے مین کس طرح جیت سکتے ہین۔ اسی طرح اگر تم اور بحثون مین لگ جاؤ گے۔ تو قرآن مجید تمہارے ہاتھون سے جاتا رہے گا۔

بعض آدمی ایسی باتون مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین کہ مثلاً مسیح کا باپ تھا یا نہ تھا۔ ایسی بحثون سے کوئی دینی دنیوی فائدہ حاصل نہین ہوسکتا۔ ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہین۔ سو تم سُن لو کہ میرے اور صدر انجمن کے تعلقات دنیا اور پیری مُریدی کے رنگ مین ہین مین ان کا پیر ہون اور وہ میرے مرید ہین۔ وہ محبت اور اخلاص کے ساتھ میرے فرمانبردار ہین ہم ان پر حکمران ہین۔ جو چاہین منوا لیتے ہین جو لوگ اس بارے مین کچھ بحث کرتے ہین وہ اپنا وقت ضائع کرتے مین انہین چاہیئے کہ ان باتون کو چھوڑ دین کیونکہ یہ ان کے واسطے کچھ فائدہ مند نہین بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انجمن تمہاری مرید ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے فرمانبردار ہوجاوین گے۔

نیز سُن رکھو۔ دین اسلام مین بہت توسیع ہے صحابہ کرام آمین بالجہر بھی کہہ لیتے۔ آمین بالاخفاء بھی کر لیتے سینہ پر بھی ہاتھ باندھتے اور ناف کے نیچے بھی۔ بسم اللہ جہراً بھی پڑھتے اور سراً بھی اور بعض تابعین ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے رہے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہین۔ صرف ان مباحث سے بیہودہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو۔ بہت بولنے کی عادت کم کرو کہ بہت بولنے سے دل مرجاتا ہے اور سب کے سب ملکر اتحاد و اتفاق سے کام کرو۔ خدا کا شکر کرو کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ آیا اور اس نے مختلف مذاہب والون کو اختلاف کی آگ سے نکالکر بھائی بھائی بنا دیا۔

نوٹ۔ یہ خطبہ قبل از طبع حضرت امیر المؤمنین کو دکھایا گیا آپنے نظر ثانی و مناسب اصلاح فرمائی۔

آسٹریلیا مین تبلیغ

آسٹریلیا مین سب سے پہلے احمدی ہمارے مکرم دوست حسن موسیٰ خان صاحب ہین۔ جو مدت سے وہان رہتے۔ اور اسی ملک مین انہون نے شادی کی۔ اور اخبارون وغیرہ کے ذریعہ سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ دوسرے صاحب ملک محمد بخش ہین جو کہ اصل مین لاہور کے رہنے والے ایک نوجوان ہین۔ مگر مدت سے اس ملک مین تجارت کرتے ہین انہون نے محبت و اخلاص مین اور تقوےٰ مین بہت ترقی کی ہے۔ قرآن شریف کو نہایت تدبر سے ہمیشہ پڑہتے ہین۔ اور اللہ ... ہین۔ ہمارے ... رکھتے تھے ... بھی جانتا ہوا ... حالت اور ... ملک محمد بخش صا... بلکہ ساتھ ساتھ اپنے دوسرے دو... بھی حق کو پہونچانے کی کوشش کرتے ر... خطون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو پہلے بہ سبب ماداں کے حضرت مرزا صاحب کے حق مین سخت کلامی کرتے تھے اب سلسلہ حقہ کے مداح ہین۔ اور ایک صاحب میان عبد الرحمان نامی تو گویا احمدی بن گئے ہین ہم دُعا کرتے ہین کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت ان سب پر ہو۔ جو اس دور کے ملک مین الٰہی پیام کو پہونچانے مین کوشان ہین۔

ایسا اشتہار بے اعتبار ہو

آج ۲۳ تاریخ ماہ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور مین بعد نماز جمعہ یہ عاجز روزانہ ڈاک سُنا رہا تھا کہ ایک خط سے ایسا ظاہر ہوا کہ کوئی صاحب کسی جگہ ایک ایسے مسئلہ مین جس مین انہین جماعت کے بعض دیگر افراد سے اختلاف ہے۔ کوئی اشتہار شائع کرنا چاہتے ہین اس پر حضور نے فرمایا کہ لوگون کو اطلاع کردو کہ جو شخص کوئی ایسا اشتہار ہماری اجازت کے بغیر شائع کرے۔ وہ جماعت مین نہ سمجھا جائے۔ اور جماعت کے لوگ اس کے اشتہار کی طرف کوئی توجہ نہ کرین۔

وفد چندہ تعمیر

عاجز حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح جناب میر صاحب قبلہ کے ہمرکاب چندہ عمارت کے واسطے تحریک کرنے کیلئے۔ بٹالہ۔ امرتسر۔ کپور تھلہ۔ حاجی پورہ جاتا ہے۔ یوم شنبہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو روانگی ہے۔ اور ۳۰ جون تک انشاء اللہ واپسی ہوگی۔

نتیجہ امتحان انٹرنس

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے ۲۶ لڑکون نے امتحان انٹرنس دیا جنمین سے ۱۵ لڑکے خدا کے فضل سے کامیاب ہوئے۔

علی محمد ۳۷۳۔ گور بخش ۳۴۲۔ نواب الدین ۳۴۴۔ چراغ محمد ۳۰۸۔ عبد الحق ۳۰۱۔ عبد الرحمان قاضی ۲۹۲۔ محمد عبد اللہ ۲۷۱۔ ملک عبد الرحمان ۲۴۷۔ عبد اللہ خان ۲۳۹۔ عبد الحکیم ۲۱۸۔ عبد الکریم ۲۱۷۔ فیض محمد ۲۱۳۔ حاکم دین ... نذیر احمد۔ بشیر احمد۔ دُعا ہے کہ جیسے دنیا کے امتحان مین کامیاب ہوئے آخرت کے امتحان مین بھی کامیاب ہون اور جو روحانی و اخلاقی فائدے انھون نے خلیفۃ المسیح اور لائق اُستادون کے ز... کی طرف متوجہ کرنیوالے ہون ٭

رضا

بریان کھلی کھلی ہوتی
ہے - کہ جو مال تم
- اگر تمہارا کوئی آدمی
- مابیجھتے ہو - تو انہون نے
- برا سمجھین بلکہ جان سے مار دین - کیون کہ
- ل مین خیانت کی - اس پر جب یہ پُوچھا کہ پھر تم کیون
محنت سے کمائے ہوئے مال مین ناجائز تصرف کرتے ہو -
تو چپ رہ گئے - -

فرمایا - جو کسی کو حق بات اللہ کے لئے سمجھائے اور وہ اس پر ٹھٹھا کرے تو اس کا انجام اچھا نہین ہوتا -

فرمایا - خدا کے ہر آن مین ہم پر لاکھون کروڑون انعام ہین اگر وہ ہر آن ہر لحظہ ہماری دستگیری نہ کرے تو دم لینا مشکل ہو جاوے -

فرمایا - قرآن مجید سورہ رعد مین ظاہر من القول کے دونون معنے ہین - مضبوط بات - باطل بات - جسکی تہ مین کوئی حقیقت نہ ہو

فرمایا - مسلمانون کے حال پر افسوس آتا ہے - اگر دریافت کیا جائے کہ جیل خانون مین زیادہ کس قوم کے آدمی مین تو یہی نکلین گے ہمارے دیکھتے دیکھتے دس سلطنتین ان کی ہلاک ہوئی ہین - ذلت و ادبار ان پر سوار ہے جیسا کہ یہود پر ہوا - ایک وقت تھا کہ اسلامیون کے مقابل پر جو کھڑا ہوتا - وہ ہلاک ہوتا - یا یہ وقت ہے کہ یہ خود ذلیل ہین اپنی ہی شامت اعمال کی وجہ سے

فرمایا - قرآن مجید مین جنت کی نعمار کا جو ذکر ہے یہ بطور مثال ہے - مثال حقیقت کے مقابل مین کیا چیز ہے دیکھو ایک ستارہ بھی اگر زمین پر گر پڑے - تو ہلاکت یقینی ہے لیکن اس کا تمثل - مُصفا پانی مین کیا بھلا معلوم ہوتا ہے -

فرمایا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین شرک کا بڑا زور تھا - آپ کی ہمت عالیہ و توجہ موجہ کا اکثر حصہ اسی کے ردّ مین خرچ ہوا - حضرت مرزا نے اس زمانے مین مخلوق خدا مین سب سے بڑا مرض یہ پایا کہ دُنیا کو دین پر مقدم کرتے ہین بلکہ دین کی پرواہی نہین اس لئے آپنے بیعت مین یہ اقرار لازم رکھا کہ مین دین کو دنیا پر مُقدّم کرونگا -

فرمایا - قرآن مجید کا نام حکم عربی بھی ہے یعنی فیصلہ کرنے والا - کھول کھول کر سُنانے والا - عربی کے یہی معنے ہین ایک شخص نے معنون پر تعجب کیا تو مین نے اُسے کہا کہ انبیاء کرام کے نزدیک اور کتب الٰہیہ مین اصل الاصول تمام نیکیون کا کیا ہے - اس نے کہا کہ اللہ پر ایمان لانا - مین نے کہا دنیا کی کسی زبان مین اس رب العالمین - الرحمن - الرحیم - مالک یوم الدین ہستی کے لئے ایسا لفظ بتا دو - جو غیر پر استعمال نہ ہوتا - برخلاف اس کے عربی مین ایک اللہ ہے - جو کبھی غیر اللہ پر نہین بولا جاتا - یہان تک کہ تمام دواوین اور لغت عرب کو دیکھو - کسی فاسق سے فاسق ملحد - دہریّہ کے کلام مین بھی یہ لفظ کسی غیر پر نہین بولا جاوے گا - یہ ثبوت ہے اِس بات کا کہ عربی ہی ایک فصیح اور کھول کھول کر بیان کرنے والی زبان ہے -

فرمایا - مین دُعا کرتا ہون - اللہ تمہین قرآن پڑھنے پڑھانے اس پر عمل کرنے پھر آپس مین محبت بڑھانے کی توفیق دے یاد رکھو کہ سب باتین بغیر عمل کے ہیچ ہین -

۱۳ - جون ۱۹۱۱ء - دنیا مین مخلوق کی مختلف طبائع ہین - بعض لوگ افیون - گانجا - بھنگ - شراب - شروع کر دیتے ہین تاکہ وقت آرام سے کٹ جاوے (۲) بعض اپنے آرام اور دل بہلانے کے لئے رنڈیون کی جلبین بھرنا اپنا پیشہ بنا لیتے ہین اور اس ہنسی مخول سے اپنا دل خوش کر لیتے ہین جو وہان اکثر ہوتا رہتا ہے (۳) بعض لوگ وظیفون مین سارا دن رات گذار دیتے ہین اور سخت سے سخت مجاہدے اس راہ مین کرتے ہین - کم خفتن - کم گفتن - کم خوردن ان کا اصُول ہوتا ہے - اور بڑی مشکلات کے بعد وہ اپنی حالت ایسی بنا لیتے ہین - کہ جس سے دل آرام مین رہتا ہے - (۴) بعض لوگ تعلیم و تعلم اپنا پیشہ رکھتے ہین - صبح سے شام تک درس و تدریس مین لگے رہتے ہین - ایک اُستاد تھے ان کے شاگرد بڑے آسودہ حال ان مین کمپیٹشن رہتا - ہم اُستاد جی کو حلوا کھلائین گے - دوسرا کہتا ہم پلاؤ کھلائین گے اور وہ اللہ تعالےٰ رحم کرے الیسی طبعیت کے تھے - کہ تنہائی مین خوب کھاتے اور بھرتے کرکے جو باقی ہوتا وہ بھی چٹ کر جاتے - پُوچھنے پر فرماتے کیا کہون پلاؤ بڑا مزیدار تھا - چھوڑنے کو جی نہین چاہتا - (۵) بعض لوگ ایسے ہین - کہ دل بہلانے کے لئے عمر بھر سیر و سیاحت مین گذار دیتے ہین - آج امرتسر کے ہوٹل مین ہین تو کل پشاور کی سرائے مین -

غرض لوگ کچھ نہ کچھ اپنا شغل ضرور رکھتے ہین جن لوگون کو فقیری کا شوق ہے وہ بھی عجیب عجیب کام کرتے ہین مین نے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ پاؤن مین اڑہائی تین من کی زنجیر ہے اور وہ کھڑے سورج کو دیکھ رہے ہین ان لوگون کی کتابون کو بھی پڑھا ہے - ان مین ایسی ایسی حکائتین بھی دیکھین - کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج کو گئے تو رستے مین ایک پہاڑ آگیا - رستہ مسدود تھا - جبرئیل کے مشورے سے بھنگڑ فقیرون کی امداد کی ضرورت پڑی انھون نے بھنگ گھوٹ کر پہاڑ کو جو اس کا نگدا مارا اور دم شاہ مدار کہا تو رستہ کھل گیا -

ایک بڑے امیر کبیر کو مین نے دیکھا کہ وہ ایک دھات کے سانپ کے آگے ناچا کرتا تھا - ایک دفعہ مین اس کمرے مین چلا گیا اس سانپ کو جو ٹھکرایا - بڑی آواز نکلی وہ دوڑا دوڑا آیا اور رام رام کرنے لگا - اس کی حماقت پہ مجھے بڑا تعجب آیا (۶) کئی دوکاندارون کو دیکھتا ہون کہ دن بھر بیٹھنے کا موقعہ ہی نہین ملتا - دروازے کے ساتھ ایک زنجیر باندھ رکھی ہے اور اُسے پکڑ کر کھڑے ہین اور خوش ہین کہ گاہک بہت آتے ہین -

(۷) کاپی نویس سارا دن اس طرح بیٹھا رہتا ہے - جیسے مُرغی انڈون پر - اور اسی مین خوش ہے - مجھے بھی امام ویردی کی شاگردی کا موقع ملا - مگر میرے ہاتھون مین صنعت کم ہے - صرف ا ب ج د ر یہ چارون حرف سیکھے -

جب انبیاء آتے ہین تو لوگون کو ایسے ایسے شغلون مین پاتے ہین - ان کا کام صرف یہ ہوتا ہے - کہ وہ ان شغلون مین ایک شغل اپنا توجہ الی اللہ و ذکر اللہ کا بتا دیتے ہین وہ کہتے ہین دنیا کے کام بے شک کرو - بیوی بچے رکھو - جیسا کہ انبیاء کے لئے بھی تھے اور سورہ رعد کے آخری رکوع سے معلوم ہوتا ہے لیکن خدا سے غافل نہ ہو جاؤ - یہی رُوحانی تعلیم ہے یہی روحانیت ہے - جو انبیاء کرام اور ان کے جانشین سکھانے آتے ہین - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے - دنیا کے مختلف اشغال تھے - آپنے فرمایا پانچ وقت نماز بھی پڑھ لیا کرو - پاخانہ جانا سب کو ضرور ہے - وہان اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث ہی پڑھ لیا - ایسا ہی بیویون کے پاس سب کوئی جاتا ہے - آپنے ایک دُعا سکھا دی کہ یہ بھی پڑھ لیا کرو غرض روحانیت اور رُوحانی تعلیم یہ ہے کہ انسان فطری کام کرے پاخانہ جائے - کھائے پیئے - احباب کو ملے جلے بیوی نکاح کرے - جماع کرے - کمائے - مگر اللہ سے غافل نہو یہ نہین کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ رہے یہ طریق انبیاء کی سُنّت کے خلاف ہے -

خلیفۃ المسیح کی روحانی تعلیم

جائز کام کرنے سے منع نہین فرمایا - ہان یہ ضرور ارشاد ہے کہ یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر یعنے مضر چیزون سے رُکا ہے - مفید کامون مین لگے - مجھ سے بھی لوگون نے پُوچھا ہے کہ تم کیا رُوحانی تعلیم دیتے ہو - اور اس جماعت

مین کیا روحانیت ہے۔ سو مین کھول کر سناتا ہون۔ کہ روحانیت یہی ہے۔ تمہارا اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ سونا۔ جاگنا۔ پڑھنا تجارت کرنا۔ کوئی اور محنت۔ ملنا جلنا۔ سب کچھ اللہ کے لئے ہو۔ سب مین خدا یاد رہے۔ اپنے سارے کامون مین اللہ کی رضا مدنظر رکھو۔ بس یہی تصوف یہی فقیری یہی روحانیت یہی روحانی تعلیم ہے۔

قرآن مجید کو رحل پر رکھنا اور اوپر ایک کپڑا یہ ظاہری ادب بمنزلہ جسم کے ہے۔ اگر دل کے اندر اس کے احکام کی ایسی ہی عزت ہو تو یہ اس کی رُوح ہے زبان ذکر آلہی کرے یہ جسم ہے اگر اس کے ساتھ اخلاص اور تعظیم اوامر حضرت احدیت ہے تو یہ اس کی رُوح ہے۔ قرآن مجید پڑھنا اور اس کے معنے سیکھنا یہ بمنزلہ جسم ہے اور اس پر عملدر آمد یہ اس کی رُوح ہے وعظ سُننا جسم ہے۔ اور اس پر عمل رُوح ہے۔

اگر مین اپنی روحانی تعلیم سمجھا سکا ہون تو اپنے تئین مبارکباد دیتا ہون اگر تم نہیں سمجھے۔ تو انشاء اللہ پھر خدا توفیق دے گا

فرمایا۔ محض تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہون۔ اللہ نے مجھے تم مین سے ایک کا بھی محتاج نہین کیا۔ مین کسی سے مُفت کام لینا پسند نہیں کرتا۔ سات ماہ سے بیمار ہون۔ تنہائی کا موقعہ بھی نہین ملتا۔ مگر پھر بھی تم سے کوئی میرے رزق کا پتہ نہیں لگا سکا کہ میرا مولیٰ کہان سے بیش از بیش دیتا ہے یہ اس کی غریب نوازی ہے۔

۱۵ - جون سنہ ۱۹۱۱ء۔

فرمایا جو اللہ تعالیٰ دے وہ بندہ شکر گذاری سے لے تو ضرور زیادہ انعام ملتا ہے ایک عورت نے مجھے ایک دفعہ ادھیلہ دیا۔ جو مین نے بڑی شکر گذاری کر لیا کہ اس کے تیل کی روشنی مین نسخے لکھ کر دونگا۔ تو مخلوق کو کس قدر نفع پہونچ سکتا ہے۔ اگر مین فن طبابت سے اسی ادھیلہ کی ایک دوائی بنالون تو وہ کس قدر مخلوق آلہی کے لئے نافع ہو سکتی ہے۔

فرمایا۔ شفاء اللہ تعالےٰ کے ہاتھ مین ہے۔ میرے اس زخم پر دس ڈاکٹرون نے اپنا زور لگایا ہے مگر یہ بات بھی حل نہ کر سکے کہ یہ ہے کیا۔

فرمایا۔ بعض لوگ دُنیا کو ۶-۷ ہزار سال سے جانتے ہین بعض دو ارب۔ بعض سنکھ پر بھی کئی صفرین ایزاد کرتے ہین لیکن خدا کی خدائی اور اس کی صفت خلق کی ازلیت کے مقابل پر یہ ہندسے کیا چیز ہین۔

فرمایا۔ لوگ تجارت کرتے ہین مگر نہ کسی تجربہ کار سے مشورہ لیتے ہین نہ حساب صاف رکھتے ہین۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ پھر نقصان اُٹھاتے ہین۔

فرمایا۔ قرضہ حسنہ بہت اچھی چیز ہے لیکن آجکل وعدہ پر کم ادا کیا جاتا ہے۔ جس سے ایسے لوگ بھی جو دل سے اپنے بھائی کو نفع پہونچانا چاہتے ہین۔ وہ بھی دینے مین تامل کرتے ہین۔

فرمایا۔ جب تم اپنے کار منصبی سے فارغ ہو۔ تو بے ہودہ بحثین جن سے نہ دنیا کا فائدہ ہو نہ دین کا رنہ لے بیٹھو۔ بلکہ خدا کی طرف راغب ہو جاؤ۔ اور لآ الہ الا اللہ کا ذکر کرو۔ درود پڑھو۔ استغفار بار بار کرو۔ الحمد شریف پڑھو۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرو۔

فرمایا۔ فلسفیون کا کسی مسئلہ پر اتفاق نہین۔ رسم و عادت کے کسی مسئلے مین لوگون کا اتفاق نہین۔ حتٰے کہ خوراک اور پوشاک مین ایک ملک کے لوگون کا اتفاق نہین۔ پھر بھی لوگ عام رائے کی پیروی کرتے ہین۔ تعجب کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے اجماعی مسئلے کے ماننے مین تامل ہے وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہین۔

فرمایا۔ نبیؐ کے مقابل جو لوگ ان انتم الّا بشرٌ مثلنا کہتے ہین ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ بادشاہ جسے وہ حاکم اعلےٰ مانتے ہین آخر وہ بھی تو انسان ہی ہوتا ہے۔

فرمایا۔ اللہ پر بھروسہ کے یہ معنے نہین کہ سامان آلہی کو ترک کر دے بلکہ سامان سے کام لے کر پھر نتیجہ کے لئے اللہ پر توکل کرے۔

فرمایا۔ یہ بھی ایک قسم کا کُفر اور کُفران نعمت ہے کہ آدمی بھلی بات سُن لے اور اُس پر عمل نہ کرے۔

۱۷ - جون سنہ ۱۹۱۱ء - ہفتہ

فرمایا جب انسان اللہ سے دُور ہو جاتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے ایسے شخص کو اللہ جلشانہ کی طاقت کی پروا نہین ہوتی اپنے ہی منصوبون پر بھروسہ کرتا ہے۔ اس بلا مین بہت سی خلقت مبتلا ہے یہ بلا اللہ کی غفلت اور اس سے بُعد اختیار کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جن کو غفلت نہین وہ ہر آن مین اپنے تئین زیر تصرف آلہی مانتے ہین۔ جن لوگون نے آلہی عظمت و جبروت کا انکار کیا ہے انہون نے رسُولون کو اپنے جیسے بشر سمجھ کر کہہ دیا کہ جتھا ہمارا۔ زور ہمارا۔ ہمین ان کی کیا پروا۔

فرمایا۔ ایک عجیب نکتہ ہے۔ کفار نے لنخرجنکم فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابل پر لنھلکن الظالمین فرما کر اس ہلاکت کی وجہ بھی بتادی۔ اور لنسکننکم کے انعام کا سبب بھی بتادیا۔ لمن خاف مقامی۔

فرمایا۔ یسقٰی من ماءٍ صدید کا نظارہ آتشک کے بیمارون مین دیکھا ہے جن کے گلون مین زخم ہو جاتے ہین۔ اُنھین کھاتے پیتے وقت [illegible] پڑتا ہے۔

فرمایا۔ انسان [illegible]
[illegible] اسلئے گناہ کرنا عاقبت
اور قبر مین تو اکیلا رہ
[illegible] جنہاں واسطے

فرمایا۔ ایک وقت آتا ہے [illegible] یہ ہماری جگہ اور قوم ہو گی اور نہ یہ مکان نہ یہ مال اس پر قادر ہے۔ بس عاقبت کی فکر کرلو۔

فرمایا۔ ہر کام مین دیکھ لو کہ خدا کی پروانگی ہے یا نہین۔ پھر یہ کہ اس مین مخلوق کی بہتری ہے یا نہین پھر کرو۔

فرمایا۔ مین دُعا کرتا ہون۔ اللہ تمہین عاقبت اندیش بنا دے دین کے معاملہ مین بھی اور دنیا کے معاملہ مین بھی۔

۱۸ - جون سنہ ۱۹۱۱ء - (اتوار)

ہر ایک شریر جو خدا تعالےٰ سے دُور ڈالے وہ شیطان ہے۔

مینے ایک ڈاکو سے پُوچھا تم جو اس قدر خونریزی کرتے ہو۔ کیا تمہارا دل ملامت نہین کرتا۔ کہا تنہائی مین تو ملامت کرتا ہے مگر جب ہم تین چار مل جاوین۔ تو پھر کچھ یاد نہین رہتا اس سے مجھے یہ نکتہ معرفت ملا کہ غافلون کی صحبت مین غفلت بڑھ جاتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین مجلس مین بیٹھتا ہون۔ تو ۷۰ سے ۱۰۰ دفعہ تک استغفار کرتا ہون تاکہ وہ میل جو اس صحبت کا نتیجہ ہو سکتا ہے دُور ہو جاوے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غفلت پیدا کرنے والی صحبتون سے بچنا چاہیئے اور اگر کہین اتفاق سے بیٹھنا ہو جائے تو پھر استغفار کی کثرت چاہیئے تاکہ دل زنگ آلود نہ ہون۔

فرمایا۔ مینے بڑے بڑے بدکارون سے دریافت کیا ہے کبھی کسی نے نہین کہا کہ ہمیں شیطان پکڑ کر بُرے کام کی طرف لے گیا۔ آدمی خود ہی جاتا ہے۔

فرمایا۔ ظالم وہ ہے۔ جو کام کرنے کے ہین انہین نہ کرے اور جو نہ کرنے کے ہین انہین کرے۔ فرمایا۔ لوگ سمجھتے ہین وکہ ایمان الگ اور عمل الگ ہے ایسا ہرگز نہین۔ ایمان کا متقضا عمل صالح ہے۔ جیسا کسی کا ایمان ہو گا۔ ویسا ہی عمل ہوگا۔

فرمایا۔ لوگ اگر سالن مین نمک زیادہ یا کم ہو جائے۔ تو شور محشر بپا کر دیتے ہین لیکن بیوی یا بچہ اگر نماز نہ پڑھے۔ تو کچھ فکر نہین۔ خیالی سکھون کے لئے ہزارون انتظام کرتے ہین۔ مگر اللہ کی نافرمانی سے بے پروا ہین۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

فولادی صندوق

ہمارا کارخانہ اسٹیل بکسون کا عرصہ کئی ماہ سے جاری ہے جن مین حتے الوسع سب عمدہ اور مضبوط بکس طیار ہوتے ہین خصوصاً ٹرنک کا کام بہت خوبی اور تاکید سے ہوتا ہے۔ مال ارزان اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے۔ خاص کر بیوپاریون کی خدمت مین علاوہ جلد تعمیل آرڈر اور ارزانی نرخ کے حتی الوسع پیکنگ وغیرہ مین کفایت شعاری کا انتظام ہے اور کارخانہ بھی ہوڑہ اسٹیشن سے بہت قریب ہے۔ دہوکا وغیرہ سے بالکل پرہیز ہے۔ ایک مرتبہ بطور نمونہ طلب کرین آزمائش کے لئے عمدہ ذریعہ ہے جو صاحب ہم سے خط و کتابت کرین گے انشاء اللہ تعالےٰ فائدہ مین رہین گے۔ جملہ امور بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتے ہین۔

المشتہر۔ عبد الغنی احمدی مینوفیکچرز آف اسٹیل ٹرنکس بالی لیوس روڈ متصل بلی لیوس اسپتال ضلع ہوڑہ

ریویو

مفصلہ ذیل گیارہ کتب منشی افتخار الدین صاحب آفت ساکن شہر لودیانہ سے مل سکتی ہین۔

(۱) **نالۂ آفت** ۔ مؤلفہ آفت صاحب۔ ہندوستان کے بعض مشہور شعراء کی غزلون کا انتخاب۔ ۴۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۲) **حسینون کا ناز** ۔ مؤلفہ آفت صاحب۔ ذوق۔ آتش۔ قیصری۔ اقبال۔ آفت وغیرہ شعراء کی وہ نظمین جو مشاعرون مین پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئین۔ ۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۳) **غنچۂ شگفتہ** ۔ مرتبہ منشی صاحب موصوف۔ داغ۔ نسیم فیاض وغیرہ شعراء کی چیدہ نظمین۔ ۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۴) **عروسِ کلام** ۔ مرتبہ آفت صاحب اس کے ٹائٹل پر جو شعر ہے وہ اس کے اندر کے مضامین کو ان الفاظ مین ظاہر کرتا ہے۔ ع

جلوے ہین برق وطور کے آنکھوں کے سامنے
گھونگٹ اُلٹ دیا ہے عروسِ کلام نے

۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

غنچۂ نوشگفتہ ۔ مرتبہ منشی صاحب موصوف۔ جلال۔ بسمل۔ کامل۔ غالب۔ آغا کی وہ نظمین جو شائقین سخن اپنی بیاضون مین درج کیا کرتے ہین۔ ۲۰ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۶) **نازِ حسینان** ۔ مرتبہ آفت صاحب۔ امیر۔ مسرور۔ مضطر تسمید۔ رقت وغیرہ شعراء کی نظمون کا مجموعہ۔ ۳۲ صفحہ قیمت ۲ر

(۷) **افتخار الاشعار** ۔ جناب آفت صاحب کی نظمون کا مجموعہ چند اشعار بطور نمونہ درج ہین۔

بوریا بہتر ہے مجھ کو تاقم و سنجاب سے
کیا غرض درویش کو ہے اطلس و کمخواب سے

گرم جوشی خوش نہین آتی ہے مجکو ہجر مین
اور جلتا ہون زیادہ کثرت احباب سے

خوب اے آفت لکھی واللہ تم نے یہ غزل
معرکے مین آج کے اچھے رہو احباب سے

قیمت ۸ر

(۸) **غنچۂ تبسم** ۔ مولوی فضل الدین صاحب فیاض کی نظمون کا مجموعہ ہے ٹائٹل پر لکھا ہے۔ ع

یہی جذبات ہین شاعر طبیعت سے مین عاجز ہون
خدا جانے کہان سے شعر کا چسکا لگا لائی

قیمت اصلی ۲ر رعایتی ار

(۹) **چمنستان سخن** ۔ فیاض صاحب نے مختلف شعراء کی نظمون کا مجموعہ ایک جگہ جمع کیا ہے۔ قیمت ۲ر

(۱۰) **گل نوشگفتہ** ۔ فیاض صاحب کی چیدہ نظمون کا مجموعہ قیمت ۲ر

(۱۱) **مخزن قوالی** ۔ مختلف شاعرون کی صوفیانہ نظمون کا مجموعہ قیمت ۴ر۔ چند مصرعے بطور نمونہ درج ذیل ہین۔

اُمید وصل نے جیسے پاس یاس کرتی ہے گھر پہلے
کرون خدمت مین آنکھوں سے بٹھاؤن چشم پر پہلے
رہِ اُلفت کے کوچے مین نفع پیچھے ضرر پہلے
سحر گر یار جائے گا تو ہے اپنا سفر پہلے
تجھے لازم تھی اے ظالم میری لینا خبر پہلے

خمخانۂ عشق

دیوان نایاب۔ نتیجہ طبع منشی نبی بخش صاحب نایاب۔ میونسپل کمشنر قصبہ نکودر ضلع جالندہر

انگریزی مین ایک مثل ہے۔ شاعر پیدا ہوتا ہے۔ تکلف سے نہین بنتا۔ سو منشی نبی بخش صاحب کے اشعار بتلاتے ہین کہ انہین فطرت نے شاعر بنایا ہے۔ ہر مذاق مین عمدہ نظمین لکھی ہین پر مین اپنے مذاق کے مطابق مدح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے چند اشعار درج ذیل کرتا ہون۔

سب سے اشرف تجھ کو دنیا مین بنایا حق نے ٭ کہہ کے محبوب تجھے آپ بلایا حق نے
پاس اپنے شب معراج بٹھایا حق نے ٭ بھید قدرت کا جو تھا تجکو بتایا حق نے
کب کوئی پہونچ سکا رتبے کو تیرے آقا
آئے دنیا مین نبی سینکڑون تیرے آقا
جب ہوا خاک کے پردے مین ترا نور عیان ٭ ہو گیا نور سے اک آن مین معمور جہان
آسمان ہوتا تھا جھک جھک کے زمین پر قربان ٭ گیت گاتے تھے بصد شوق حور و غلمان

آج پیدا ہوا

آ گیا

لکھائی۔ چھپائی اور ... سے مل سکتا ہے۔

جلسۂ تاجپوشی قیصر در قادیان

جلسے ہوئے

سردار وسادا سنگھ (وزیر اعظم ریاست اجے گڈھ) کی سعی سے ان کے دیوان بالاخانہ مین منعقد ہوا جسمین ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ تمام فرقہ کے لوگون کو مدعو کیا گیا تھا۔ سردار صاحب موصوف کی افتتاحی تقریر پھر شیخ یعقوب علی صاحب کی تقریر ماسٹر عبد الرحیم صاحب کی نظم اور ایک سکھ صاحب و لالہ صاحب کے شکریہ کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ بچون مین مٹھائی تقسیم ہوئی۔ سردار صاحب نے پتری پاٹ شالہ کے کھولنے کا اعلان کیا اور ہندو مسلم شرفاء کو ایوننگ پارٹی دی گئی۔

دوسرا جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے بورڈنگ مین ہوا۔ جہان برٹش کی وفاداری کے متعلق کئی ایک تقریرین مختلف احمدی احباب نے کین۔

علاج الطاعون

مصنفہ حکیم سید محمد عبد اللہ صاحب قسام طاعون۔ ٹیکہ وغیرہ طاعون کے متعلق مفید معلومات کا مجموعہ ہے۔ دو بار پہلے چھپ چکا ہے یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ قیمت اصلی ۸ر رعایتی ۲ر۔ ملنے کا پتہ افغان پریس۔ واقع افغان سٹریٹ پشاور شہر

مسئلہ قربانی

اس مسئلہ کے متعلق ایک معروضہ جناب حکیم ابو البرکات عبد الرؤف صاحب گورنمنٹ عالیہ کی خدمت مین لکھا ہے۔ معروضہ کیا ہے گائے کی قربانی پر نہ صرف اسلامی عقائد کے لحاظ سے بلکہ ہندو مذہب کے نکتہ خیال سے بھی ایک مفصل بحث ہے۔ اس مین ثابت کیا گیا ہے کہ گائے کا فساد خواہ مخواہ ہندو لوگ ہمیشہ اُٹھاتے ہین اور مسلمانون کے مذہبی معاملات مین بے جا مداخلت کرتے ہین اس کتاب کی خوب اشاعت کرنی چاہیئے۔

ملنے کا پتہ۔ عبد الرشید ۲۷ رام موہن گھوس لین۔ کلکتہ

ویدک شادی کی فضیلت

مصنفہ سردار سیوا سنگھ صاحب پنڈی گھیب۔ قیمت ۳ر فی کتاب

سردار صاحب موصوف نے آریون کی بدزبانی سے تنگ آکر لکھی ہے معلوم نہین کہ آریون کو کیا شوق ہو کہ جب تک غیر مذاہب کے حقیقی بحث کلام نہ کرلین انہین کہاں ہی ہضم نہین ہوتا کسی جگہ حکم صاحبان ...

...رم صاحبزادہ میرزا
... نے جلسہ تاجپوشی
... پنے فرمایا کہ سلسلہ
... لانے کا ارشاد ہے
... جنے بہت شرم اور
... اس فعل کے خلاف ہو
... یہ ہے کہ دل و زبان ایک ہو
... وعظ سے بہت ڈرتے تھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ
... قول ہمارے فعل کے خلاف ہو ان کے نزدیک یہ بات بہت ناپسندیدہ تھی کہ نصائح تو زیادہ ہوں اور عمل ان کے خلاف

احمدیوں کی طرف سے ہر ایسے موقع پر اظہار وفاداری ہوا کرتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس گورنمنٹ کی ماتحت سب سے بڑا سکھ ہم نے کونسا پایا۔ یونیورسٹیاں۔ مدرسے۔ تجارت کی آزادی۔ ڈاک۔ تار۔ ریل۔ بہت بڑے انعام ہیں۔ مگر یہ سب ہیچ ہیں۔ اگر مذہبی آزادی نہ ہو بلکہ مذہبی آزادی کے مقابلہ میں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ہیرا لے کر پتھر اور تریاق لے کر زہر دیدے۔ پس سب سے بڑی خوبی جو اس زمانہ میں ہے وہ مذہب کے بارے میں کامل آزادی ہے۔ مگر اس آزادی کے یہ معنے نہیں کہ مسلمان آریہ۔ عیسائیوں پر حملہ کریں اور آریہ مسلمانوں پر اور عیسائی آریوں پر اور اس طرح ملک میں فساد پھیلائیں۔ آزادی یہ نہیں کہ ایک دوسرے کی پگڑی اتار سکیں بلکہ آزادی یہ ہے کہ ہم اپنی شریعت پر کھلم کھلا عمل کریں۔ نمازیں پڑھیں روزے رکھیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ ہمیں کوئی اس سے نہیں روکتا۔ اب اس نعمت کا شکریہ کیا ہے یہی کہ اس آزادی سے فائدہ اٹھاویں وہ تقوےٰ وہ اخلاص وہ مودت وہ فرمانبرداری وہ دینداری ہو۔ جو قرآن کریم ہم میں پیدا کرنی چاہتا ہے۔ لیکن اگر قرآن و حدیث پر عمل نہیں وہ تقویٰ وہ طہارت نہیں وہ خشیۃ اللہ نہیں جو مذہب ہم میں پیدا کرنی چاہتا ہے۔ تو پھر یہ آزادی۔ بٹیر بازی کی طرح ایک کھیل ہو جاوے گی جو بہت ہی معیوب امر ہے اس کی مثال یوں ہے۔ جیسے کوئی روٹی بھوک کی حالت میں اور پانی پیاس کی حالت میں دے اور ہم بجائے اس سے کھانے پینے کے ضائع کردیں یہ احسان کی شکرگذاری نہیں بلکہ ناشکری ہے۔

پس گورنمنٹ برطانیہ کی دی ہوئی مذہبی آزادی (جو سب سے بڑی نعمت اس حکومت کی ہے) کا شکریہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے نفوس کا تزکیہ کریں اور اپنی زندگی ایسی طرز میں گزاریں جو مخلوق الٰہی کی ہمدردی سے لبریز ہو۔

اور ہمارا تو رونگٹا رونگٹا اس حکومت کے شکر سے معمور ہے اور کیوں معمور نہ ہو انسان کو سب سے بڑی امید تو اپنے بھائیوں پر ہی ہوتی ہے۔ ہمارے بھائیوں نے جو مسلمان کہلاتے ہیں سب سے پہلے ہم پر کفر کا فتوےٰ لگایا۔ ہمارے قتل کے فتوے دیئے گئے۔ سوروں اور کتوں کے لئے تو رہنے کی اجازت ہے مگر ایک احمدی کا گاؤں میں رہنا پسند نہیں باہر کی اسلامی سلطنتوں کا یہ حال ہے کہ افغانستان میں اس سلسلہ کے دو مخلص جو بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ جو ہم سے پیچھے آئے۔ پر آگے نکل گئے۔ وہ سنگسار کئے گئے گویا ان کو وہ سزا دی گئی جو زنا کی ہے یعنے خدا کے مامور کو ماننا زنا سے بھی برا ہے۔

جو یورپین ٹرکی ہے۔ اسمیں عیسائیت کے خلاف کہنا جرم ہے چنانچہ جو کتابیں چھپتی ہیں۔ وہ بیروت۔ مصر۔ شام میں چھاپی جاتی ہیں ایک ہم ہیں کہ عیسائیت کی تردید کھلے بندوں کر سکتے ہیں پس کس قدر احسان ہیں۔ جن کا شکریہ یہی ہے کہ اس آزادی سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرلیں اور اس سلطنت کے لئے دُعائیں کریں ان کے پاس دنیا تھی انہوں نے ہمیں دنیا دی۔ ہمارے پاس مذہب ہے۔ هل جزاء الاحسان الا الاحسان کے مطابق یہی پیش کرتے ہیں اور میں اللہ سے دُعا کرتا ہوں کہ جیسے اس شہنشاہ کے سر پر آج دنیاوی تاج رکھا ہے وہ دن بھی آوے کہ اسلام کا تاج بھی اس کے سر پر ہو۔ سونے اور جواہرات کا تاج تو مٹی سے نکلا ہے مگر وہ تاج آسمان سے آتا ہے جیسے دنیاوی سلطنت کا دروازہ اس قوم کے لئے کھولا گیا ہے ایسا ہی حقیقی سلطنت کا دروازہ بھی ان پر کھل جائے جس چشمہ نور سے ہم نے پانی پیا ہے یہ بھی سیراب ہوں۔

یاد رکھو کہ گورنمنٹ کی ترقی ہماری اپنی ترقی ہے اسلئے ہم جان و دل سے اس کی ترقی ملک کے خواہاں ہیں۔ وہ وقت ضرور آئے گا کہ یہ قومیں خود بخود اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات اور کشوف ہیں۔

نالۂ اویس

جناب اویس (صوفی تصور حسین) ایک خاص مذاق کے بزرگ ہیں آپکے یہ اشعار دلچسپی سے پڑھے جائیں گے

انسان سے کہنے کو تو کیا ہو نہیں سکتا
بے فضل خدا کچھ بخدا ہو نہیں سکتا

ہر رونگٹے پہ احسان ترے لاکھوں ہیں خدایا
ہم سے سر مو شکر ادا ہو نہیں سکتا

ہے یادِ خدا موجب تنویر دل و جاں
بے مصقلہ آئینہ صفا ہو نہیں سکتا

اک عمر سے میں بھی ہوں گرفتار محبت
اس قید سے دم بھر کو رہا ہو نہیں سکتا

کیا نالۂ و فریاد کروں میں ترے در پر
نالوں سے مرے حشر بپا ہو نہیں سکتا

الفت تری اس درجہ ہے دل میں مرے جاگیر
اک آن ہی میں تجھ سے جدا ہو نہیں سکتا

بگڑی ہوئی اک آن میں میری جو بنا دے
کیا تجھ سے یہ اے میرے خدا ہو نہیں سکتا

قدرت کے تماشے تری ہم دیکھ رہے ہیں
وہ کیا ہے جو تجھ سے نہ ہوا ہو نہیں سکتا

در پیش ہوں گو کتنے ہی دُنیا کے بکھیڑے
میں غیر سے شاغل بخدا ہو نہیں سکتا

ہاں فضل کی اُمید ہے تجھ سے مجھے ہر دم
مایوس تو میں تجھ سے خدا ہو نہیں سکتا

ذرہ کو جو تو چاہے تو خورشید بنا دے
انسان کا کیا عقدہ کشا ہو نہیں سکتا

مدت ہوئی تاریکیٔ غفلت میں پڑا ہوں
اک عہد سے بھی عہدہ برآ ہو نہیں سکتا

گو سب سے سوا ہوں میں گنہگار الٰہی
غفار سے کیا خط بخطا ہو نہیں سکتا

رحمان سے مایوس اویس آہ نہ ہو تو
یہ تیرِ دُعا تیرا خطا ہو نہیں سکتا

مخزن الفوائد سلسلہ اتالیق انگریزی کی پہلی جلد۔ جو صاحب اُردو جانتے ہوں اور انگریزی پڑھنا چاہیں ان کے واسطے نہائت مفید کتاب ہے۔ ہجا۔ تلفظ۔ قواعد صرف و نحو تمام ضروری اُمور کو وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے قیمت صرف ۵ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ مسیں ڈاکٹر حسین صاحب جعفر زمری پروپرائیٹر دفتر اتالیق انگریزی۔ دہلی۔

ساجن موہنی یا تسخیر شوہر مصنفہ مسز سید احمد صاحب لڑکیوں کے پڑھنے کیواسطے نہائت عمدہ کتاب ہے۔ خاوند کو رضامند رکھنے کے گر۔ زمانہ عروسی۔ زمانہ وسطی۔ بڑھاپا۔ تمام کے متعلق مفید معلومات درج ہیں اور اخیر میں ایک فرہنگ ہے۔ سرکار نے اس کتاب کی تصنیف پر مبلغ دو سو روپیہ انعام دیا ہے۔ قیمت ۱۲ ہے

دوسرے خلفا

سے

خلافت

رسول صلعم

اور سنی کہتے ہیں کہ جناب

اس مضمون میں یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ ترتیب خلافت جس طرح کہ واقعہ ہوئی۔ جس کے رو سے جناب علی رضؓ چوتھے نمبر پر خلیفہ ہوئے۔ یہی ترتیب منجانب اللہ اور حسب اقتضائے مشیت ایزدی تھی۔ اور شیعوں کا ادعا محض مفسدہ پردازی و افتراق عصائے امت پر مبنی ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم ذیل ایک معرکتہ الآرا حدیث ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں جس سے یہ امر بڑی صفائی سے ثابت ہو جائیگا کہ بالآخر شیعوں کو بھی جناب مرتضیٰ کے رابع الخلفا رہنے سے انکار نہیں کاش کوئی سعید الفطرت منصف مزاج شیعہ اس پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کرے۔ اصل حدیث عربی میں ہے بخوف طوالت اسکا خلاصہ ترجمہ اردو میں کیا جاتا ہے۔

یحیٰی بن سعید البلخی نے امام رضا سے اور انہوں نے اپنے آبائے کرام سے خو۔ جناب علی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول صلعم کے ساتھ مدینہ کے ایک رستے سے گزر رہے تھے کہ سامنے سے ایک سفید ریش طویل گھنی داڑھی والے بزرگ دوچار ہوئے اور رسول صلعم سے سلام عرض کیا۔ آنحضرت نے مرحبا فرمایا۔ پھر وہ بزرگ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا السلام علیک یا رابع الخلفا ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پھر کہا یا رسول اللہ کیا ایسا نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر وہ تشریف لیگئے۔ میں (علیؓ) نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس بزرگ کے قول کا کیا مطلب ہے۔ جس کی آپنے بھی تصدیق فرمائی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ آپ ایسے ہی ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے (خلیفہ اول آدم علیہ السلام کے حق میں۔ انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ اور (خلیفہ دوم حضرت داؤد کے حق میں) یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض) اور موسیٰ کی زبانی ہارون کو کہا گیا۔ جب انہوں نے قوم میں انکو خلیفہ بنایا تھا (اور خود کوہ طور کو تشریف لیگئے تھے) اخلفنی فی قومی و اصلح (یہ تیرے خلیفے تھے) اور جب خدا تعالےٰ نے فرمایا اذان من اللہ ورسولہٗ الی الناس یوم الحج الاکبر۔ تو اس پیغام الٰہی کو پہنچانیوالے آپ ہی تھے اور آپ وصی ہیں اور آپ سے بمنزلہ ہارون من موسیٰ کے ہیں۔ اور کوئی نبی میرے بعد نہیں ہے پس آپ رابع الخلفا ہیں جیسے کہ اس بزرگ نے فرمایا تھا۔ میں (علی) نے عرض کیا۔ کہ یہ بزرگ تھے کون۔ تو فرمایا یہ تیرے بھائی خضر علیہ السلام تھے۔ پس جان لیں آپ اس کو یعنی آدم و داؤد و ہارون و علی یہ چارون خلیفہ اللہ ہیں"۔ بحوالہ کتاب ینابیع المودۃ دیکھو اخبار اثنا عشری مطبوعہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء

فٹ نوٹ قصیدہ عربی مولوی سید مقرب علیخان صاحب رئیس جگرانوان مؤلف ذریعۃ النجات صفحہ ۵۵و۲ ناظرین میں بزور آپسے التماس کرتا ہوں کہ شیعہ راویوں کی نکتہ آفرینیوں کی داد دی جائے۔ انکی بلا سے اگر جناب مرتضیٰ کی خلافت بلافصل کا دعوےٰ کمزور رہے۔ انکی بلا سے اگر سوائے حضرت آدم اور داؤد و ہارون علیٰ نبینا وعلیہم السلام باقی ہزارہا پیغمبروں کی عظمت پر پانی پھر جائے۔ مگر انکی جدت طرازی اور نکتہ آفرینی کا لوہا بہرحال مانا جائے نکتہ آفرین دارض حدیث مذکور نے جب دیکھا کہ جناب علی کی خلافت بلافصل ثابت کرنا ٹیڑھی کھیر ہے۔ اور انکو خلافت تو چوتھے نمبر پر ہی نصیب ہوئی ہے۔ اور اسکا انکار گویا امر واقعہ کا انکار ہے تو اسنے اسکی کیفیت میں ایک جدت طرازی اور اختراع پردازی کا رنگ جما دیا۔ کہ اچھا جناب علی چوتھے خلیفہ ہی سہی۔ مگر اسکا یہ مطلب تھوڑا ہی ہے کہ وہ خلفائے راشدین رسول صلعم میں سے چوتھے درجہ پر ہیں وہ تو نبی خلیفوں میں سے چوتھے درجہ پر ہیں۔ کیا خوب!

مگر جدت طراز راوی اور اس کے ہم مشرب گروہ کو سوچنا چاہیئے کہ خلافت بلافصل کا عقدہ تو پھر بھی حل نہ ہوسکا پر نہ ہوسکا۔ بلکہ جناب علی کا مطلق خلیفہ ہونا بھی ثابت نہ ہوا کیونکہ یہ اس صورت میں ثابت اور قابل تسلیم ہوتا کہ قرآن مجید میں سے جسطرح آدم و داؤد و ہارون کے لیئے خلیفہ کا لفظ متن آیت سے ہر دفعہ دکھلایا گیا اسی طرح جناب علی کے حق میں بھی کسی آیت سے کسی نہ کسی صیغہ سے مستنبط کیا جاتا۔ دوسری طرف اگر اصحاب ثلاثہ کے حق میں دربارہ خلافت کوئی نص نہ بھی ہو۔ جب بھی کوئی قباحت عاید نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ خلیفہ اور اخلفنی کے الفاظ صرف تین نبیوں کے حق میں قرآن میں مذکور ہوئے ہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ سوائے ان تین نبیوں کے دوسرے ہزارہا اولوالعزم پیغمبر جن میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور خود رسول صلعم خاص قابل غور ہیں۔ خدا کے خلیفے نہ تھے۔ حاشا و کلا۔

ہاں کوئی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ خداوند کریم نے ان دو تین خلفا کا جو نبی تھے۔ خاص بلفظ خلیفہ قرآن میں ذکر فرمایا۔ تو اسکی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ خداوند کریم نے آیت استخلاف میں کما استخلف الذین من قبلھم فرما کر امت محمدیہ کے لیئے یہ وعدہ بلکہ حتمی وعدہ کر دیا تھا۔ کہ جس طرح پہلے خلفا ہو گزرے ہیں۔ انہی کے نقش قدم رسول کریم کے خلیفے بھی بنائے جائینگے۔ سو الحمدللہ کہ ایسا ہی ہوا۔

تمام صحابہ کرام بباعث استفاضہ حضرت رسول کریم ملکوتی صفات اور ملایکہ کے مظہر تھے۔ اور جن میں سے خداوند کریم نے جناب ابوبکر صدیق کو انکا سردار بنا دیا۔ اور اس طرح سے وہ پہلے خلیفۃ اللہ آدم کے مظہر ٹھہرے۔ دوسرے خلیفہ حضرت داؤد صاحب شمشیر و صاحب جہاد اور صاحب فتوحات تھے انکے مظہر جناب عمر فاروق ٹھہرائے گئے۔

باقی رہی حضرت ہارون والی خلافت سو قرآن سے ظاہر ہے۔ کہ وہ امن کی خلافت نہ تھی بلکہ لڑائی جھگڑے والی خلافت تھی۔ ہارون کے مصداق جناب مرتضیٰ کو شیعہ بناتے ہیں۔ تو بسم اللہ چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن یاد رہے کہ ہارون خاص وقت تک تھے۔ دیگر معلوم ہو کہ کوئی صاحب اگر حدیث مذکور کی مزید تائید چاہیں۔ تو وہ سید ابو القاسم مجتہد لاہوری و سید علی الحائری لاہوری کے رسالہ برہان البیان مطبوعہ مطبع احسن المطابع صد۱۳ و صد۲۳ سے اپنی تسلی کرلیں۔ جہاں اصل فارسی عبارت یوں مرقوم ہے یک شخ بحضور پیغمبر بہ علی گفت السلام علیک یا رابع الخلفا پس برآمد غیب شد پیغمبر فرمود این شخص خضر نبی بود۔ تقریر معروضہ بالا سے واضح ہو چکا ہے کہ رابع الخلفا کا جو مفہوم حدیث مذکور میں ہے وہ باوجود تفصیل پھر بھی مجمل ہی رہا۔ اور اس سے خلافت مرتضوی پر عموماً اور خلافت بلافصل کے تنازعہ پر خصوصاً کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ اس واسطے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس قول کی تفسیر کس طرح کی جائے۔ آخر وہ حدیث ہے اور اس کے راوی بھی آئمہ معصومین ہیں۔ لیکن چونکہ تفسیر بالرائے فریقین شیعہ و سنی میں ممنوع ہے۔ البتہ تفسیر قابل قدر وہ ہے جسکو بقول شیعہ و الراسخون فی العلم بیان فرمادیں اور پھر چونکہ یہ معاملہ اہلبیت کے چشم و چراغ جناب علی کے متعلق ہے۔ اسواسطے میں نے بڑی محنت سے

اس قول کی تفسیر کے لیے ایک ایسے بزرگ کو تلاش کیا ہے جو جناب مرتضیٰ کا یار غار اور محرم راز جان نثار بھی ہے - اور علاوہ اس کے اہلبیت بھی ہے اور بقول شیعہ بہ نسبت باہر والوں کے گھر والے گھر کے معاملات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اهل البيت ادرى بما فيه یہ صاحب حضرت سلمان فارسی ہیں جس کے علم کی وسعت کی تعریف بھی کتب شیعہ میں مذکور ہے - کوئی جاہل ناخواندہ عرب نہیں - کہ ان کا بیان اور تفسیر قابل سماعت نہ ہو - اور اس تفسیر کا ذکر بھی ہم خواجہ نصیر الدین مشہور بہ محقق طوسی کی نہایت مشہور و معروف کتاب اخلاق ناصری فارسی سے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - یہ کتاب کئی برسوں سے پنجاب یونیورسٹی مین منشی فاضل کی جماعت کا کورس بھی ہے محقق طوسی کے کلام کی جو عظمت و وقعت شیعوں مین ہے اسکی تشریح کرنا تحصیل حاصل ہے - لہذا اب اس تفسیر کا ذکر ضروری ہے محقق طوسی فرماتے ہیں و امیر المومنین رضی اللہ عنہ مزاح بودے تا بحدے کہ مردمان او را بدان عیب کروند و گفتند لولا دعابة فيه و سلمان فارسی رضی اللہ عنہ او را گفت در مزاح کہ باد بکر دند اخرك الى الرابعة

یعنی جناب علی بہت ظریف الطبع تھے - یہاں تک کہ لوگ انکو اس بارہ میں معیوب کرتے تھے اور کہتے تھے - کاش آپ میں ظرافت کی عادت نہ ہوتی - اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ظرافت کرتے ہوئے دیکھکر جناب علی کو عرض کیا تھا - کہ اس عادت نے ہی آپ کو چوتھے درجہ پر پہنچایا - دیکھو اخلاق ناصری مطبوعہ نول کشور ۱۳۰۹ صفحہ ۲۴۵ کیوں معزز ناظرین اب تو آپ کو رابع الخلفا کی حقیقت و تفسیر واضح ہوگئی یا نہ - مین تہ دل سے محقق طوسی کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھوں نے ایسی فیصلہ کن روایت اپنی اخلاقی کتاب مین زبانی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ درج فرمائی - رباعی کلام خضر کا مطلب کوئی سمجھے تو کیا سمجھے بدلے سمجھائے حضرت کے نہ جب خود مرتضیٰ سمجھے حقیقت رابع الخلفا کی یا مصطفےٰ سمجھے ۔ و یا سلمان فارس راز دار مرتضیٰ سمجھے

دوران خلافت خلفائے راشدین مین ہمارے شیعہ احباب جو نقشہ جناب علی کا کھینچتے ہین - اور جو حسد و رشک و بخل طبعی کے خط و خال اس مین دکہاتے ہین - انکو اس روایت کے مطالعہ کرنے کے بعد شرم کرنا چاہیئے - کیونکہ جناب مرتضیٰ جیسے خوش طبیعت شگفتہ مزاج اور شریف و نجیب بزرگ کی فطرت اور جبلت سے سرے سے انکو واقفیت ہی نہین ہے - کیا اس روایت سے ہم یہ نتیجہ نکال نہیں سکتے کہ جو جو شکر رنجیوں کے واقعات برخلاف اصحاب ثلاثہ جناب علی کی ذات والاصفات سے وہ منسوب کرتے ہین - وہ یا تو سرے سے غلط یا مبالغہ سے بھرے ہوئے ہین اور اگر واقعی وہ واقعات درست بھی ہیں - تو وہ آنجناب کی جبلی ظرافت و خوش طبعی پر محمول کرنے چاہیئن اور اگر سچ پوچھو تو رحماء بينهم الف بين قلوبهم اور لا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا کا مصداق بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے اور اس کے خلاف جناب علی کی طرف سے مخالفت کے طومار ظاہر کرنا میرے نزدیک تو سوء ادب کا مرتکب ہونا ہے - والسلام علی من اتبع الهدیٰ

خاکپائے امیر المومنین خادم حسین خادم بھیروی

نیکی کا جواب بدی

ڈاکٹر عبد الغنی قیدی کابل کے متعلق جو مضمون بدر مین میاں فضل کریم صاحب نے چھپوایا تھا - اسکے جواب مین ڈاکٹر مذکور کے بھائی غلام حیدر نام نے ایک گالیوں کا بھرا ہوا خط میاں فضل کریم کے نام بھیجا ہے

تحفۃ النساء

اس کتاب مین عورتوں کی صحت کے واسطے مفید باتیں اور زنانہ امراض کے علاج کیواسطے ضروری اور جناب ڈاکٹر ح - س حسن صاحب ساکن امرتسر نے نہایت محنت سے طیار کرکے سلیس اردو عبارتوں مین ہندوستانی بیبیوں کیواسطے ایک عمدہ تحفہ طیار کیا ہے ایام حمل کے حالات کو نہایت بسط سے بیان کیا ہے اور نوزائیدہ بچے کی خبرگیری کے حصص بھی مفید معلومات درج کئے ہین - یہ کتاب درسی کتابوں کی تقطیع اور طرز کتابت پر عمدہ طیار کرائی گئی ہے - جو بیبیاں لکھی پڑھی ہیں انہیں چاہیئے کہ منگوا کر پڑھین کتاب ڈاکٹر صاحب موصوف سے بقیمت ایک روپیہ ملسکتی ہے -

ڈاک ولایت

بہ سبب کمی گنجائش ڈاک ولایت عموماً اخبار میں درج نہیں ہوتی رہی - لیکن بہت سے دوستوں کے اصرار پر اس سلسلہ کو پھر جاری کیا جاتا ہے - (ایڈیٹر)

خدائے بائبل

اللہ تعالےٰ رحم کرے یورپ کی اس ناگفتہ بہ حالت پر جو یسوعی مذہب نے اس کی بنا رکھی ہے یسوعی دین کچھ ایسا ہی آگرو واقعہ ہوا ہے کہ آدمی آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے ایک ہاتھ سے پادری صاحب کی جیب مین اپنے پیسے ڈالتا جائے اور دوسرے ہاتھ میں پادری صاحب کی لاٹھی کو پکڑے ... لیواد ... گود ... ثابت ... اور آ ... ہے - سا ... دیکھا - کہ انجیل ... کا منہ مشرق کو ہے - تو کسی کا اختلاف ہے کہ شاید کسی مغدمہ مین جاتا نے ... ہوں اور اسکے ساتھ انہین یہ سنایا جاتا ہے - کہ یہ الہامی کلام ہے تو سرے سے الہام اور ملہم کے الفاظ ان کے واسطے قابل نفرت ہو جاتے ہین - اور ایک حد تک وہ معذور بھی ہین کیونکہ اس کے سامنے جو الہام پیش کیا گیا ہے - وہ ہے ہی ایسا - یسوعیت کے ان نیش زدہ لوگوں مین سے بعض نے ملکر کئی ایک انجمنین بنائی ہین جن مین سے ایک کا نام انٹرنیشنل پارسی فی وسٹ کانگریس ہے - جسکا اجلاس ۱۹۱۰ء مین شہر برلین مین ہوا تہا اور وہاں کے ایک محقق بی - ایچ لیوی صاحب نے ایک لیکچر دیا ہے جسے لنڈن کے کتب فروش لارنس ملنس نے چھاپ کر شائع کیا ہے اس لیکچر میں یہ ثابت کرنیکی کوشش کی گئی ہے کہ بائبل میں جو خدا کا لفظ اور اسکا مفہوم ہے - یہ ان بت پرستوں سے لیا گیا ہے جو بائبل کے زمانہ سے یہ ان بت پرستوں سے لیا گیا ہے جو بائبل کے زمانہ سے قبل اپنے اپنے قومی بزرگوں کو بطور خدا کے مانتے تھے گویا اس رسالہ مین بائبل کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اسلیئے ہم اسکے جواب کے واسطے بائبل کے پہلوان نور افشان کو متوجہ کرتے ہین کہ وہ مسلمانوں کے پیچھے پڑنے اور آئے دن آزاردہ کلمات کے استعمال کرنے کی بجائے پہلے اپنے گہر کی خبر لے کہ وہاں کیا آگ لگ رہی ہے اس میں شک نہین کہ جیسا کہ لیوی صاحب نے بیان کیا ہے بائبل کے مجموعہ پر بہت سے بے احتیاطی کے زمانے گزرے ہیں - پہلے حرکات حروف پر نہ ہوتی تہین - پھر جو لوگ حاشیے لکھتے رہے وہ عبارتیں بھی اندر داخل ہوگئیں - یہ باتیں تو بہت سے محققین بائبل نے پہلے بھی لکھی ہیں لیکن سب سے عجیب انکشاف جو لیوی صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہے - کہ مجموعہ بائبل کی تکمیل صدہا سال میں ہوئی جسکی آخری تاریخ ۱۲۵۰ء یسوعی ہے - گویا ۱۲۵۰ء ہی تک بائبل میں تحریف و تبدیل ہوتی رہی ہے -

اتحاد

لنڈن کا اخبار نیر ایسٹ ۳۱ - مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ مین تاکید کرتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - کیونکہ سیاسی فوائد کے لحاظ سے یہی بات ہر دو اقوام کے واسطے مفید ہے

ا تھی۔ کہ
ے جائیں
۔ وسعت دی اور
ن سلسلہ احمدیہ اپنے اپنے حالات
رہیں جس میں وہ بتائیں۔ کہ بیعت سے پہلے کس حالت میں تھے۔ اور اس کے بعد کیا دینی اور دنیوی ترقی کی۔ آپ کے حالات کیا دلچسپ اور وجد انگیز ہیں۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ نے ضعفاء کی دستگیری اور اس پیرانہ سالی میں چندہ کی وصولی کیواسطے جوانانہ ہمت دکھائی۔ وہ بہت سے نوجوانوں کے لیئے اسوۂ حسنہ ہے۔"

ناصر کیونکر منصور ہُوا

میں عاجز ناصر نواب دلّی کے غدر سے ۹ سال پہلے پیدا ہُوا۔ میر ناصر امیر میرے والد کا نام تھا۔ انکے والد کا نام میر ہاشم علی صاحب اسکے بعد مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔ کیونکہ غدر میں کل کاغذات گم ہوگئے۔ سنا ہے کہ خاندوراں خان صاحب جو نادرشاہ کے مقابلہ میں شہید ہوئے تھے۔ وہ ہمارے جد امجد کی کم از کم چوتھی پشت تھے۔ پیرانکا نسب تو مشہور ہے۔ وہ سید تھے۔ لیکن شاہی خطاب خان تھا میرے والد صاحب کے نانا صاحب محمد نصیر عرف حضرت صاحب تھے۔ جن کے نانا حضرت خواجہ میر درد صاحب علیہ الرحمۃ تھے۔

دلی کے غدر سے ایکسال پیشتر میرے والد صاحب اپنی جائداد کے حصول کے لیئے آرہ ضلع شاہ آباد گئے تھے۔ وہاں ہیضہ سے انکا انتقال ہوگیا۔ میں یتیم رہ گیا میرے ماموں صاحب میر ناصر حسین صاحب میری اور میری والدہ صاحبہ کے متکفل ہوئے۔ اور ۱۹ سال کی عمر میں میر عبدالکریم مرحوم کی لڑکی سے میرا بیاہ ہوا جو مرزا نذر بیگ صاحب المعروف بہ کپتان صاحب کی نواسی ہے۔ پھر ۲۲ سال کی عمر میں اپنے ماموں صاحب مرحوم کی شاگردی کرکے اور پیمائش وغیرہ کا کام ان سے سیکھ کر میں محکمہ نہر ۱۸۶۹ء میں سب اوورسیر ہو گیا۔ اور وہابی تو میں پہلے ہی سے تھا کیونکہ علی بخش المعروف محمد علی صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی کے بڑے بھائی مادہو پور میں فارسی کے میرے استاد تھے۔ انکی صحبت میں میں موحد یا وہابی ہوگیا تھا امرتسر میں مینے مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ پر بیعت توبہ کی۔ پھر ۱۸۷۶ء میں میں حضرت مرزا غلام احمد سے ملا۔ مگر اسوقت نہ انکا کوئی دعوی تھا۔ نہ مجھے کچھ سمجھ تھی۔ مگر یہ ہمیشہ کے ملنے کا پیش خیمہ تھا۔ ۱۸۸۴ء میں حضرت مسیح علیہ السلام سے میری بیٹی نصرت جہان بیگم کا نکاح ہُوا۔ اس کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی کے بہکانے سے یہ عاجز حضرت مسیح و مہدی سے منکر ہُوا۔ اور گستاخی سے بھی پیش آتا رہا۔ پھر خدا تعالےٰ نے میری دستگیری کی اور جلسہ اول جو ۱۸۹۲ء میں ہُوا۔ اس میں مجھپر حق کھلا اور میں دوبارہ احمدی بنا۔ اور جب مینے پنشن لی۔ اور قادیان میں آکر رہا تو زیادہ فائدہ پہونچا۔ مینے خود پہلے بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوتی اپنی آنکھ سے دیکھیں۔ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی عبد اللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق والی پیشگوئی وغیرہ۔ میرے بیٹے محمد اسحاق کو حضرت صاحب کی دعا سے دو دفعہ طاعون سے رہائی ہوئی جس میں سے ایکدفعہ ۳ گھنٹہ میں باوجود ۲ گلٹیوں کے لڑکا دوڑنے لگا۔ اور حضرت صاحب کی دعا فوراً قبول ہوگئی۔ مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صدر انجمن کو جب یقین ہوگیا کہ مجھے طاعون ہے اور میں اب رخصت ہونیوالا ہوں اور وصیت لکھوانے لگے۔ اسوقت انکو حضرت صاحب نے یقین دلایا کہ تمہیں طاعون نہیں اور تم طاعون سے نہیں مروگے۔ ورنہ میں جھوٹا ہوں یہ کہکر حضرت صاحب نے انکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا تمہیں بخار کہاں ہے فوراً ۵۔ ادرجہ کا بخار کافور ہوگیا۔ میں اگر اس خدا کے مہدی اور مسیح سے تعلق پیدا نہ کرتا۔ تو کیا ہوتا۔ ایک معمولی آدمی دلّی میں جس کو کوئی پوچھتا نہیں تھا۔ ایک نامعلوم الاحوال شخص جس کی کچھ قدر و قیمت نہ ہوتی۔ اب میں کئی لاکھ آدمیوں کا محبوب اور پیارا اور مکرم و معظم ہوں میری بیٹی ایک قوم کی ماں ہے جسکو وہ بڑی تعظیم سے ام المومنین لکھتے ہیں میرے بیٹے قوم میں بہت معزز و مکرم ہیں۔ میری بیوی قوم کی نانی صاحبہ ہیں۔ یہ دنیاوی اعزاز ہیں۔ اور مجھے اس پیارے کے قرب کے باعث امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ دونوں جہاں میں فضل کریگا کیونکہ یہاں کا فضل وہاں کے فضل کا نشان ہے یہ میرا مختصر حال ہے اس پیارے سے ملکر دنیا اور دین میں عزت حاصل ہوئی اگر میں اسکا اقرار نہ کروں۔ تو یہ ناشکری قابل مواخذہ ہوگی لہذا مینے اسکا شائع کرنا مناسب سمجھا۔ میرے دوستو تم بھی اپنا پہلا اور پچھلا حال سب مختصر سا لکھدو۔ تاکہ میں اسے شائع کردوں اور جماعت کے لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں اور تمہیں اور مجھے ثواب ہو۔ اور قادیان کے ضعفاء کو کچھ پیسے ملجاوین۔ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

راقم میر ناصر نواب

نہ دعویٰ نہ رنج

بدر مورخہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۱ء صفحہ ۴ میں کسی شیعہ صاحب امروہی نے حضرت ابوبکر صدیق سے حضرت فاطمہ رض کا ناراض ہوکر وفات پانا وغیرہ وغیرہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ میں حیران ہوں کہ معترض نے بلا دیکھنے کتب سیر کے جھٹ پٹ ایسا کیوں خیال کرلیا۔ کہ ابوبکر رض صدیق سے دختر رسول خدا ناراض ہوکر گئیں۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ پیغمبر خدا کی دختر جنکو ہر ایک تعلیم سے یہ یقین تھا۔ کہ پیغمبر ص کا مال کسی کی میراث نہیں ہوتا بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔ جیساکہ بخاری کی حدیث مالک بن اوس حدسان النصیری سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ اول نے تمام صحابیوں کو جمع کرکے اثبات مدعا کی شہرت کو عام و خاص تک پہنچا دیا۔ کہ رسول ص کا مال صدقہ نہین ہوتا اس مجلس مین حضرت علی رض عباس چچا عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور زبیر بن عوام پھوپھی زاد بھائی بھی موجود تھے ان سب صحابیوں نے خلیفہ اول کی درخواست کو قسمیں کھا کھا کر ہر ایک ..... یہ اظہار کردیا۔ کہ انبیاء کا مال صدقہ ہوتا ہے۔ پس اس عظیم الشان شہادت میں ایک شہادت حضرت فاطمہ کے لیئے نہایت زبردست علی علیہ السلام کی بھی تھی۔ جو بمنزلۂ قرآن کے جناب سیدہ کے لیئے بالتسلیم تھی۔ اگر حضرات شیعہ بخاری کی حدیث مذکور کو اس وجہ سے نہ تسلیم کرین کہ اس مین اخیر راوی عمر خطاب ہیں تو ابھی مضمون کو محمد بن یعقوب رازی نے کافی میں ابی البختری ابی عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ کہ بیشک نبیوں کا مال کسی کی میراث نہیں۔ اب اسپر شیعوں کو ایمان بالیقین رکھنا چاہیئے۔ کہ فاطمہ رض کو نہ دعویٰ رہا نہ ابوبکر صدیق سے رنج۔ بلکہ ان سب امور کو یکجائی غور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب فاطمہ رض کو یہ معلوم ہوگیا۔ کہ واقعی نبی کا مال صدقہ ہوتا ہے تو ان کو نہ کوئی دعویٰ رہا۔ نہ کاوش۔ بلکہ حضرت ابوبکر صدیق نے بنظر ازدیاد تقویٰ و صفائی کے خیال کیا کہ مبادا اس مقدمہ

میں جناب زہرہ رضؓ کہیں مجبوری شہادت سے مجبور ہوکر رنجور نہ ہوگئی ہوں۔ تو آپ نصف النہار پر حاضر در دولت خاتون جنت ہوکر رضاجوئی کرنے گئے اور عرض کرنے لگے کہ اے بتول جگر گوشہ رسول غلامان غلام دوپہر کی دہوپ میں آپ کے آستانہ مبارک پر کھڑا ہے اور مجھے قسم ہے خدا کی کہ میں اس تمازت آفتاب سے جب تک نہ ہٹونگا کہ پیغمبرؐ کی بیٹی مجھ سے راضی نہ ہوجاویں یہ رضاجوئی تمامی کتابوں میں بھری پڑی ہے۔ دیکھو مدارج النبوت کتاب الوفا بیہقی مشکوٰۃ وغیرہ وغیرہ قطع نظر کتب مذکورہ بالا ۔۔۔۔۔۔ معراج السالکین میں ہے کہ اے بیٹی رسولؐ کی تمہارا دعوٰی حق پر تہا۔ مگر دیکھا میں نے رسول کو کہ وہ دیتے تھے اس میں سے فقرا اور مساکین کو اور دیتے تھے قوت اس میں سے تمکو پہر قسم کہائی خلیفہ اول نے کہ میں بہی اسی طرح کرونگا اور تا حیات ۔۔۔ زوجہ شیر خدا کو فدک سے اسی طرح دیتے رہے جیسا کہ سید المرسلینؐ عنایت فرماتے تھے اسی الفت و ہمدردی کو حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد علی ابن ابی طالب یاد کرکرکے روتے اور نوحہ کرتے تہے اور اس معصوم کے گریہ وماتم سے تمام مدینہ کانپ رہا تہا۔ چنانچہ اسی موقع کو کتاب الموافق ابن السمان کی وہ روایت جسکو حافظ ابوسعید بن سما وغیرہ محدثوں اور محمد بن عقیل بن ابی طالب نے نقل کیا ہے۔ جسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ بیشک جب حضرت ابوبکر صدیق نے وفات پائی۔ انکو چادر سے چہپا دیا لوگوں کی گریہ وزاری سے مدینہ ہلنے لگا جیسے آنحضرت صلی اللہ کی وفات کے دن پس آئے علیؓ روتے اور انا للہ کہتے اور فرماتے تھے۔ کہ آج خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی۔ پہر کہا رحمت ہو خدا کی تجہپر اے ابوبکرؓ تو ہی تہا ٹھکانہ الفت رسول اللہ کا اور ان کے انس کا اور ان کے آرام و اعتقاد اور بھیدوں کا۔۔ جسقدر ہم تجھکو روئیں تو اس سے برتر ہے۔ کیا اب بہی کوئی خلیفہ اول کو غاصب کہہ سکتا ہے۔ جبکو کہ علی علیہ السلام یہ دعاوے رہے ہوں۔ کہ رحمت ہو خدا کی تجہپر اور غم کر رہے ہوں کہ خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی۔ جس صدیق کے لیئے اسد اللہ غالب رو رو کر رسول کا بھیدی اور جائے انس کہہ رہے ہوں۔ ان سے جناب فاطمہؓ کیونکر ناراض ہوسکتی ہیں اور اگر حضرات شیعہ خواہی نخواہی جناب سیدہ کی ناراضگی سے کوئی نتیجہ پیدا کرلیں تو وہ ہی جناب علی علیہ السلام کی طرف ہی راجع ہوگا کیونکہ بارہا خانگی امور میں جہگڑے ہوئے اور بڑا ملال و ناراضگی اسوقت ہوئی جبکہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کا خطبہ اپنے نام پر کیا۔ جس سے حضرت زہرہؓ روتی اور سر پیٹتی ہوئی اپنے باپ کے پاس تشریف لے گئیں۔ اور کل قصہ حضرت علیؓ کا کہہ سنایا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے فاطمہؓ میرے جگر کے ٹکڑے کو ایذا پہونچائی۔ اس نے مجھکو ایذا پہونچائی +

خاکسار کبیر الدین احمدؐ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکہنؤ

ایک مخلص باپ کی نصیحتیں اپنی پیاری صالحہ اور عزیز بیٹی کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین والخلفاء الراشدین والمہدیین و اٰلہ الطیبین الطاہرینؓ

اما بعد یہ چند پند سودمند درگاہ الٰہی کی طرف سے سعادتمند لڑکی **صالحہ بی بی** عرف عزیز النسا بیگم طال عمرہا (اللّٰھم اجعلہا کاسمہا آمین) کے لیئے ہیں۔ اگر وہ اس تحریر کو مثل **تعویذ** کے نہایت حفاظت سے اپنے پاس رکھکر ہر روز ایک بار پڑھے گی اور اس پر عمل بہی صدقدل سے کریگی۔ تو انشاء اللہ العزیز مجھو کامل یقین ہے کہ وہ سب دین و دنیا کی مرادیں حاصل کرے گی +

۱۔ ہمیشہ سوا عذر شرعی کے وضو کرکے پنجوقتہ **نماز** بلا ناغہ پڑہتی رہے **تہجد** کی نماز بہی زیادہ نہیں تو دو چار ہی رکعت پڑھ لیا کرے +

۲۔ صبح کی نماز کے بعد **قرآن** شریف با ترجمہ جتنا ہوسکے پڑھے +

۳۔ نمازوں کے اندر **دعائیں** بہت کرے اور جس چیز کی اسے ضرورت ہو **خدا** سے مانگ لے +

۴۔ خاوند کی خوشی کے لیئے اپنی خوشی اور آرام کو چہوڑ دے۔ اچھی طرح اطاعت اور خدمت کرے +

۵۔ جب خاوند نوکری کو چلا جائے تو گہر کے کام سے حتی المقدور فارغ ہوکر تہوڑی دیر آرام کرے

۶۔ ہم جماعت احمدیہ ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو متقی بنائے ہمیں ہمیشہ اخبار الحکم و بدر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں علی الخصوص کشتی نوح بہت پڑہنی چاہیئے اور جو جو باتیں سمجھ میں نہ آئیں وہ گہر والوں سے پوچھ لینی چاہیئے۔

۷۔ مشکوٰۃ شریف کا ۔۔۔ فرصت اپنے شوہر ۔۔۔

۸۔ حضرت اقدسؑ ۔۔۔ ہی کچھ مانا نہ بھیجا ۔۔۔

۹۔ بڑوں کی تعظیم ۔۔۔ پر رحم کرے۔ انکی ہمد ۔۔۔ الا وانتم مسلمون ۔۔۔ حقوق العباد ادا کرے)

۱۰۔ مرتے دم تک پارسائی اور ۔۔۔ کے ساتھ رہے۔ اللہ معک اینما کنت والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ +

اے لڑکی اللہ تیرے ساتھ ہو تو جہاں رہے اور سلامتی ہو تجہپر اور اللہ کی رحمت اور برکت

مراد ما نصیحت بود گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

ترجمہ ہماری مراد نصیحت کرنا تہی سو کہہ چکے خدا کے حوالے کرکے ہم چلے۔ الموصی میر محمد سعید احمدیؐ المرقوم ۱۱ اگست ۱۹۰۱ء

مسجد ہردوار + ہندوؤں کے قبضہ میں

ایک سیاح لکہتا ہے۔ ”ہر کی پیڑی“ دہیرہی کے ساتہہ ایک عمارت ہے۔ جو اسیوقت ہندوؤں کے قبضے میں ہے اور ہندو لوگ ہر روز شام کو یہاں بھجن اور گیان وغیرہ کرتے ہیں۔ یہ عمارت مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسیوقت مسجد تہی کیونکہ علاوہ باہر کے دو بڑے بڑے مناروں کے چار چہوٹے چہوٹے منارے موجود ہیں۔ گو اس عمارت کو ہندوؤں نے مندر بنا رکہا ہے لیکن پورے طور پر مندر نہیں بن سکا۔ اب بہی کچھ مسلمانی عمارت کی یادگار باقی ہے۔ یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ کسی زمانہ میں ہردوار مسلمانوں کے قبضے میں تہا۔ آہستہ آہستہ ہندوؤں نے انکے ہاتہہ سے لے لیا ہے۔ اب موجودہ مسلمانوں کے ساتہہ ہندوؤں کا بہت برا سلوک ہو رہا ہے۔ بلکہ ارادہ یہ ہے کہ جو چند دوکاندار یہاں ہیں انکو بہی نکالدیا جاوے اس وقت چند مسلمان رئیس جوالاپور میں آباد ہیں۔ جو ہردوار سے دو کوس کے فاصلہ پر ہیں کہتے ہیں کہ یہ جگہ انکے بزرگوں کے قبضے میں تہی۔ امید ہے کہ سہارنپور اور ڈیرہ دون کے مسلمان اس مضمون پر کچھ روشنی ڈال سکینگے نیز وہاں کی انجمن ہائے اسلامیہ ان باتوں پر مناسب نوٹس لے سکینگی + یہ خاص مسجد ہے اور عمارت بادشاہی وقت کی معلوم ہوتی ہے +

ل اے اللہ اسے کردے جیسا اسکا نام ہے

صلے رسولہ الکریم

/ ماکسبت وعلیہا

رہین؟

الرکسی ماں کو سزا دی جائے کہ وہ اپنے بچہ
ت کیوں کرتی ہے یا کسی کو اس بات کی سزا دیجائے
کہ کسی اپنے عزیز کی موت پر غمگین کیوں ہوتا ہے یا کسی بڑے
نفع پہنچنے پر خوش کیوں ہوتا ہے۔ یا انسان آنکھ سے دیکھتا
کیوں ہے۔ کان سے سنتا کیوں ہے۔ منہ سے کہاتا کیوں
ہے۔ زبان سے بولتا کیوں ہے۔ جاہل سے جاہل اس بات
کو صریح ظلم سمجھتا ہے اگر ان باتوں پر سزا دیجائے وجہ کیا۔
یہی کہ یہ سب باتیں انسانی فطرت میں داخل ہیں۔ اس میں
انسان مجبور ہے۔ اور لازماً اس سے وہ باتیں ظہور میں آئینگی
انسان تو وہیں تک متکلف ہے۔ جہانتک کہ اس کی قدرت
اور وسعت میں فطری قویٰ خدا نے دے رکھے ہیں۔ مثلاً آنکھ
سے دیکھنا ایک نطری بات ہے مگر صرف اتنا انسان کی قدرت
اور وسعت میں ہے کہ وہ اس سے محرم کو دیکھے اور غیر محرم کو
نہ دیکھے۔ چنانچہ اسلامی شریعت نے انسان کو صرف اسی
بات میں متکلف کیا اور حکم دیا کہ غیر محرم کو یا اور ایسی باتیں جن
سے برا اثر پڑتا ہے ان کو نہ دیکھے اسی طرح کان کو صرف یہ
حکم دیا کہ وہ اچھی باتیں سنے کیونکہ یہ اس کی قدرت میں ہے
زبان سے سچ اور اچھی باتیں بولے۔ جھوٹ اور بری باتوں
سے پرہیز کرے کیوں کہ یہ اس کی قدرت اور وسعت میں
ہے۔ غرضیکہ ہر معاملہ میں انسان کو وہیں تک متکلف کیا ہے
جہانتک کہ اسکی طاقت اور وسعت میں ہے چنانچہ اس فلسفہ کو
کیسی لطیف طرز میں فرمایا **لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت** یعنی اللہ نہیں متکلف
کرتا کسی نفس کو مگر جہانتک اس کی وسعت ہے۔ اسی کے
فائدے کے لیئے ہے جو کچھ کہ وہ نیک کام کرتا ہے اور اسی
کے لیئے نقصان وہ ہے جو کچھ کہ وہ برے عمل کرتا ہے اس
میں شریعت نے جہاں یہ زریں پُرحکمت قانون تبلایا ہے کہ
اللہ تعالےٰ نے انسان کو وہیں تک متکلف کیا ہے جہاں تک
کہ اسکی وسعت اور قدرت ہے وہاں یہ بھی تبلایا کہ شریعت
جو قائم کی گئی ہے۔ یہ انسان کے اپنے فائدے کیلیئے
کیگئی ہے عیسائیوں کی طرح شریعت لعنت نہیں بلکہ رحمت
ہے۔ کیونکہ اس پر چل کر انسان فائدہ اٹھاتا ہے اور اگر
خلاف کریگا تو اس کا اپنا نقصان ہے۔ اور اس میں یہ بھی
سچائی سے بہرا ہوا فلسفہ بتایا کہ گناہ انسان خود کرتا ہے اسکی
فطرت میں داخل نہیں۔ اور اس کا وبال بھی اسی پر پڑتا ہے
یہ نہیں کہ گناہ کوئی کرے اور پکڑا کوئی جاوے۔ اب اس
کے خلاف عیسائیوں نے ایک عجیب ڈھکوسلا بنایا ہوا ہے
کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے جیسا کہ اوپر
ثابت کیا گیا کہ جو چیز انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اس پر
انسان کو سزا دیجائے۔ کوئی انسان اسے نہیں مان سکتا
کہ خدا معاذ اللہ اتنا بڑا ظالم ہے کہ وہ خود ہی تو ایک بات
انسانی فطرت میں ڈالدے اور پھر جب انسان اپنی فطرت
کے موافق کام کرے۔ تو اسے سزا دے ایسا دین کبھی خدا
کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ سچا دین وہی ہوتا ہے جو انسان
کی فطرت کے مطابق ہو۔ بلکہ عین فطرت ہو کیونکہ فطرت
خدا کا فعل ہے۔ اور خدا کی کتاب جو دین پیش کرتی ہے
وہ خدا کا قول ہے تو قول اور فعل میں تطبیق نہایت ضروری
ہے۔ سچا دین وہی ہے جو انسانی فطرت کا لحاظ رکھے چنانچہ
قرآن مجید نے دین اسلام کی نسبت فرمایا۔ کہ **فاقم وجہک للدین حنیفاً ۔ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا ۔ لا تبدیل لخلق اللہ ۔ ذٰلک الدین القیّم ۔ ولکن اکثر الناس لا یعلمون** - ترجمہ۔ پس قائم کر اپنا منہ دین
کے لیئے اعتدال پر اللہ کی فطرت جس پر اللہ نے انسان
کی بناوٹ بنائی اللہ کی تجویز کردہ پیدائش میں تبدیلی نہین
ہوتی۔ یہی سیدہا اور پکا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے
اب دیکھو یہاں صاف صاف تبلا دیا۔ کہ چونکہ جو فطرت اللہ
نے بنادی ہے۔ اس میں تبدیلی نہین ہو سکتی اسلیئے دین اسلام
عین فطرت کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اور یہی اس کے سچے اور محکم
ہونیکی دلیل ہے۔

اصل میں عیسائیوں نے یہ ڈھکوسلا اسلیئے گھڑا تھا۔ کہ
کسی طرح یہ ثابت ہوجائے۔ کہ ساری دنیا گناہگار ہے صرف
ایک یسوع بیگناہ ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور بوجہ
بیگناہ ہونے کے وہ صلیب پر چڑھکے کفارہ ہوا۔ اول تو کسی
بیگناہ کا گنہگار کے بدلے پھانسی پانا ایسا بڑا ظلم ہے۔ کہ
انسانی فطرت اور عقل برداشت ہی نہین کرسکتی اور پھر زید
کی تکلیف کو دیکھکر عمر اگر اپنے سر کو پتھر سے پھوڑ کر مرجائے
تو زید کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے اور واقعات نے بہی ایسا ہی
ثابت کیا۔ کہ یسوع کے صلیب پر چڑھنے سے کچھ فائدہ
نہ ہوا کیونکہ عیسائی قوموں میں گناہ کے معدوم ہونے کی
بجائے الٹے گناہ کی ترقی ہی ہوئی۔ اور آدم کے گناہ کی سزا بائبل
میں جو مقرر ہوئی تہی۔ کہ مرد پیشانی کے پسینہ سے روٹی کمائیگا
اور عورت دردزہ سے بچہ جنیگی۔ وہ اب تک خود عیسائیون
میں بہی باقی ہے خیر میرا مطلب یہاں کفارہ پر بحث کرنا
نہیں ہے ہمارے مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے
کفارہ کے رسالہ میں اسکی خوب زور سے تردید کردی ہے
اور اس باطل کا سر کچل دیا ہے ہاں تو اس ڈھکوسلے
سے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یسوع بہی گناہوں سے
بری نہیں ہوتا بن باپ پیدا ہونا کوئی خوبی میں داخل نہیں
یہ بہی محمد رسول اللہ صلعم کا عیسائیوں پر احسان ہے کہ کروڑوں
مسلمانوں کو منوا دیا ہے کہ بن باپ ہی ولادت ہوئی تہی
ورنہ کوئی کنواری لڑکی کیسی ہی عفیفہ کیوں نہ ہو حاملہ ہوجائے
تو کبھی کوئی عیسائی جج بڑے سے بڑا راسخ الاعتقاد پادری
بہی یہ فیصلہ نہ دیگا۔ کہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے قرآن
نے وامّہ صدیقۃ یعنی اسکی ماں صدیقہ تہی کہکر ہمیشہ
کے لیئے کروڑہا مسلمانوں کو تسلیم کرا دیا کہ اسکی ولادت
جائز تہی۔ مگر آہ! اس ناقدرشناس قوم نے اسی پیارے خدا
کے برگزیدہ کو سب سے زیادہ گالیاں دیں جس نے اور **دنیا میں جس نے خدا سے خبر پاکر گواہی دی۔ کیا دنیا میں محمد رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی انسان ہے جس نے گواہی دی ہو کہ مسیح کی ولادت جائز تہی**۔ کیونکہ مریم
کی عصمت کا حال صرف خدا کو معلوم تہا اور خدا سے خبر پاکر
دنیا کے آگے گواہی دینے والے صرف آنحضرت صلعم ہی تہے
مریدوں کی گواہی کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ مسیح کے دامن سے
اس داغ کا مٹانیوالا وہی برگزیدہ تہا۔ جس کے عیسائی سب
سے بڑہ دشمن ہیں کیا دنیا میں اس سے بڑہکر کوئی ناقدرشناسی
اور احسان فراموشی کی مثال ہے

غرض! یسوع کا بن باپ ہونا کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ
سچ پوچھو تو مریم اور یسوع کے لیئے ایک ابتلا تہا اور بڑا
سخت ابتلا تہا۔ خدا نہ کرے کوئی اس قسم کے ابتلا میں مبتلا
ہو۔ یہ خیال باطل کہ اس طرح یسوع بیگناہ ثابت ہوتا ہے
غلط ہے۔ بلکہ اس سے تو الٹا زیادہ گنہگار ثابت ہوتا ہے۔
اول تو خود بائبل میں ہی کتاب ایوب ۲۵ آیت ۴ میں لکہا ہے
کہ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ کیسے پاک ہوسکتا ہے
پھر بائبل کے مطابق سب سے پہلا گناہ جو دنیا میں کیا وہ عورت نے
کیا کیونکہ بائبل میں لکہا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے جو بہکایا

تو حوا کو بہکایا۔ اور اس نے وہ ممنوع پھل پہلے خود کھایا اور پھر آدم کو کھلایا تو حوا نہ صرف سب سے پہلے گناہ کرنیوالی ہو بلکہ آدم کے مقابل میں وہ چند گناہ کرنیوالی ٹھہری آدم نے تو صرف ایک گناہ کیا کہ وہ پھل کھایا۔ مگر حوا نے دو گناہ کیے ایک تو آپ کہا یا دوسرا آدم کو کھلایا۔ لہذا آدم یعنی مرد کے گناہ کو اگر ۱ سے تعبیر کریں تو حوا یعنی عورت کے گناہ کو ۲ سے تعبیر کرنا پڑیگا۔ اب ظاہر ہے کہ مرد اور عورت کے مرکب نطفہ سے انسان بنتا ہے تو جو بچہ بنتا ہے تو مرد عورت کی فطرت سے حصہ لیتا ہے اور گناہ بھی عیسائیوں کے قول کے مطابق فطرت ہے تو بچہ میں ۱ + ۲ = ۳ گناہ فطرتاً داخل ہوا مگر جو بچہ صرف عورت سے بنے جیسے یسوع پیدا ہوا تو جو حصہ مرد کے فطرت سے بچہ لیتا ہے اب وہ حصہ بھی عورت سے ہی حاصل ہوا۔ اسلیئے گناہ فطرتاً اس میں ۲ + ۲ = ۴ داخل ہوا گویا بنی نوع انسان میں جو گناہ کی فطرت بچوں میں ماں باپ کی طرف سے داخل ہوتی ہے اس کے لحاظ سے یسوع میں گناہ کی فطرت زیادہ داخل ہوئی۔ اب اس قاعدہ سے یسوع تو تمام بنی نوع انسان سے زیادہ گنہگار ثابت ہوا مالہم بہ من علم ولا لآبائہم کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا۔ نہ تو انکو اس بات کا علم ہے اور نہ انکے باپ دادوں کو نہایت بڑی سخت بات ہے۔ جو انکے مونہوں سے نکلتی ہے نرا جھوٹ ہی بکتے ہیں غرض یہ ڈھکوسلا کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے انکو خود ملزم ٹھہراتا ہے اب دیکھو قرآن کریم نے اس مسئلہ کو کیسی خوبی اور عمدگی سے حل کر دیا ہے کہ انسان فطرتاً گنہگار نہیں مفصل ذکر اوپر گذر چکا ہے بطریق اجمال یاددہانی کے لیئے پھر ذکر کرتا ہوں

(۱) لا تبدیل لخلق اللہ فرما کر تبلایا کہ جو فطرتی بناوٹ خدا نے بنائی ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی لہذا مذہب ایسا نہ ہونا چاہیئے جو فطرت کے خلاف ہو۔ بلکہ مذہب کو فطرۃ کے مطابق ہونا چاہیئے۔

لہذا اسلام کی نسبت فرمایا

(۲) فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا۔ اللہ کی فطرت جس پر انسان کو فطرتی طور سے بنایا ہے کیا معنی کہ بوجہ کمال مطابقت فطرت انسانی کے رکھنے کے اسلام گویا عین فطرت ہے جب اسلام بالکل فطرت انسانی کے مطابق ہے تو اس کے اوامر اور نواہی بھی عین فطرت کے مطابق ہونے چاہئیں اور انکا دائرہ انسانی وسعت اور طاقت کے اندر ہی ہو" چاہیئے لہذا فرمایا کہ

(۳) لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ اللہ کسی شخص کو مکلف نہیں کرتا۔ مگر جہاں تک اس کی وسعت ہو جو بات اس کی وسعت سے باہر ہو اسکے لیئے مکلف نہیں کرتا۔ گناہ اگر فطرت میں مرکوز تھا۔ تو اس سے بچنا انسان کی قدرت اور قدرت سے باہر تھا۔ پس گناہ سے بچنے کا حکم ہی نہ دیا جاتا مگر جب گناہ سے بچنے کا حکم دیا گیا تو معلوم ہوا کہ گناہ انسانی فطرت نہیں۔ چنانچہ اس کی زیادہ توضیح کے لیئے ساتھ ہی فرمایا کہ

(۴) لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت اسی کے فائدہ کے لیئے جو کچھ وہ نیکی کماتا ہے اور اسی کا نقصان ہے۔ جو کچھ وہ بدی کماتا ہے کسب اور اکتسب کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی کوشش کرنا کمائی کرنا اس میں بتلایا ہے کہ ان باتوں کا فاعل وہ شخص خود آپ ہے اور یہ سب خارجی چیزیں ہیں۔ ان میں سے خواہ کوئی نیکی کمالے اور خواہ کوئی بدی کمالے اور یہ سب کچھ اس کی وسعت اور قدرت کے اندر ہے ورنہ اللہ تعالے کبھی تکلیف نہ کرتا۔

اب ان باتوں کی تائید میں ایک اور آیت بھی پیش کیجاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی پیدائش میں یہی نہیں کہ گنہگار نہیں ہوتا بلکہ صالح ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کی نیکیوں اور ترقیوں کی صلاحیت اسکی روح میں ہوتی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

(۵) فلما اثقلت دعوا اللہ ربہما لئن آتیتنا صالحاً لنکونن من الشاکرین ۔ فلما آتاہما صالحاً جعلا لہٗ شرکاء فیما آتاہما۔ پھر جب عورت حمل کیوجہ سے زیادہ بوجھل ہو جاتی ہے تو دونو (میاں بی بی) اللہ سے جو ان دونوں کا رب ہے دعائیں مانگنے لگتے ہیں، کہ اگر ہمیں صالح اولاد دے تو ہم شکرگزار ہونگے (شکر کرنے سے عربی میں مقصد ہوتا ہے کہ جو چیز جس مقصد کے لیئے پیدا کی گئی ہے اسی میں اُسے لگانا چنانچہ دین کی اور نیکی کی تعلیم دینا شکرگزاری ہی کے ماتحت ہے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی جن اور انس کی پیدائش کا مقصد ہماری عبادت کرنا تھی) پھر جب ہم نے انکو صالح (بچہ) دیا تو اس میں جو اللہ نے انکو دیا تھا۔ اللہ کے شریک بنانے لگے یعنی دنیا کو شریک بنایا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے اللہ تعالے جو بچہ عنایت فرماتا ہے وہ صالح ہوتا ہے۔ اور اس کی روح میں ہر قسم کی صلاحیت نیکی اور ترقی کی ہوتی ہے چنانچہ اس کی تائید حضرت رسول مقبول صلعم کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کل مولود یولد علی

فطرۃ الاسلام فابواہ ہما ا[illegible]
او ینصرانہ۔ یعنی ہر ایک بچہ
ہوتا ہے۔ پھر اس کے والد
یا مجوسی یا عیسائی بناتے ہیں۔
ہے اسی کا مذہب اختیار کرے
تو اسلام یعنے فطرت پر ہی ہوتی۔
تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کو بلیٰ من اسلم وجہہ للہ
محسن۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو اپنے منہ کو اللہ کے لیئے دے اور پھر نیکی کرنیوالا ہو۔ اور خدا کو اس طرح سمجھے گویا یہ اسکو دیکھ رہا ہے زیادہ اسے دیکھ رہا ہے پس اسلام تو عین فطرت ہے یہ والدین کا اثر ہے جو انہیں غلط راہوں پر ڈالتا ہے مگر کیا اس عذر پر انسان چھٹ سکتا ہے کہ یہ سب میرے والدین کا قصور ہے ہرگز نہیں۔ چنانچہ فرمایا

(۶) واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علیٰ انفسہم الست بربکم قالوا بلیٰ شہدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ہذا غافلین ۔ او تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدہم افتہلکنا بما فعل المبطلون ۔ وکذالک نفصل الآیات ولعلہم یرجعون ۔ ترجمہ۔ جب لیا تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے انکی پیٹھوں سے انکی نسلوں کو اور خود انکو گواہ ٹھہرایا اپنے نفسوں پر۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں تو ہمارا رب ہے۔ ہم گواہ ہیں اور یہ اس لیئے کہ تم قیامت کے دن نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر رہے یا کہنے لگو کہ ہمارے بڑے پہلے سے شرک کرتے تھے اور ہم انکے بعد انکی اولاد ہے تو کیا ہمیں ان باطل پر چلنے والوں کے کاموں کے بدلے میں ہلاک کرتا ہے۔ اور اسی طرح ہم نشانوں کو کھول کر دکھاتے ہیں۔ اور یا یہ کہ رجوع کریں مطلب یہ کہ جب تیرا رب بنی آدم کے اولاد پیدا کرتا ہے۔ تو اس کو خود اپنے نفس پر گواہ ٹھہراتا ہے کہ وہ اپنا رب آپ نہیں مخلوق ہے اور دوسرے کی ربوبیت سے وہ موجودہ حالت پر پہنچا ہے۔ ہر ایک انسان اپنے نفس کے اندر غور کر سکتا ہے۔ اور سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ اپنا رب آپ نہیں۔ صاحب عقل وتمیز ہونے کے بعد بھی اس کو یہ علم نہیں ہوتا کہ کھانا جو اندر جاتا ہے وہ کس طرح ہضم ہوتا اور جسم کی پرورش کرتا ہے اور کس طرح روز خود اسی کے جسم میں ایک نیا جسم بنتا اور پرانا ہلاک ہوتا چلا جاتا ہے غرض اسکا ذرہ ذرہ ایک علیم ذات کی ربوبیت کے نیچے زندہ اور قائم ہے اور خود انکا اس میں ذرا دخل نہیں۔ بلکہ تفصیلی علم بھی نہیں

وہ اپنا رب آپ نہیں
... ربوبیت کا یہ ثبوت
ویر آپ گواہ ہے
زا سزا کے دن کوئی
گھڑ پیدا ہوئے ہیں
ین۔ یا باپ دادوں کو
لے پایا۔ ہم بھی وہی کرنے لگے فرمایا۔ ہمنے
...مہی تمہارے نفس پر گواہ رکھدیا ہے۔ کہ خدا ہی
... وہ ایک ہے۔ پھر یہیں تک نہیں۔ بلکہ ہم اس کی تائید کیلیے
اور تمہارے خدا کی طرف رجوع کرنیکے لیے بڑے بڑے نشانات
تفصیل سے دکھایا کرتے ہیں۔ نشانات سے مراد انبیاء و رسل
اور وہ خوارق اور معجزات ہیں جو ان کے ہاتھوں پر ظاہر
ہوتے ہیں۔ ان آیات میں یہ بھی صاف طور پر ظاہر ہوگیا کہ خود
اللہ تعالے نے اس بات کو جائز نہیں رکھا۔ کہ باپ دادوں
کے گناہ کیوجہ سے اولاد پکڑی جائے دوسرے فرمایا کہ نفس
تو فطرتاً اسلام پر ہوتا ہے یعنی اپنے رب کے حضور اظہار
عبودیت کرتا ہے نہ کہ سرکش اور گنہگار رہتا ہے۔ یہاں ساتھ
ہی یہ بات بھی صاف ہو گئی۔ کہ اگر آدم کو عیسائیوں کے
قول کے مطابق گنہگار بھی مان لیا جائے تب بھی اسلام
کے مطابق آدم کے گناہ سے آدم کی اولاد نہیں پکڑی جاسکتی
کیونکہ باپ دادوں کے گناہ سے اولاد کو پکڑنا اللہ تعالے نے
جائز نہیں رکھا۔ پھر قرآن مجید نے آدم کو گناہ سے بھی بری
ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ وہ بھی عرض کیا جاتا ہے۔

(۸) قرآن کریم میں گناہ کی سزا کے متعلق ایک جگہ آتا ہے جزاء بما کسبت نکالاً من اللہ، واللہ عزیز حکیم یعنی بدلہ اسکا جو ان دونوں نے کمائی کی تعزیر (مقرر کردہ) اللہ کی طرف سے اور اللہ عزیز اور حکیم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں ہیں جن کے ماتحت انسان کو احکام ملتے ہیں اور انہی کی صفتوں کے ماتحت وہ عذاب یا تکلیف کا مورد ہوتا ہے۔ جو ان احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہوتا ہے وہ دو صفتیں ہیں عزیز اور حکیم۔ عزیز کے معنے ہیں صاحب عزت اور سب پر غالب چونکہ اللہ تعالے عزیز ہے اس لیے جو شخص عزیز کا حکم نہیں مانتا۔ تو ضرور ہے کہ وہ اسے سزا دے جس طرح کوئی اگر حاکم کا حکم نہ مانے تو وہ حاکم اپنے حکم کی خلاف ورزی کیوجہ سے اُسے سزا دیگا اسی طرح عزیز صفت کا تقاضا ہے کہ اسکا حکم مانا جائے کیونکہ وہ صاحب عزت و غلبہ ہے اسکا حکم نہ ماننے سے اس کی اس صفت کی توہین ہے اسلئے اسکی

ناراضگی اور خفگی اور سزاوار ہوگی۔ اب دوسری صفت ہے حکیم حکیم کے معنے ہیں حکمت والا۔ حکیم جو بات کہتا ہے۔ اس میں حکمت ہوتی ہے اور اگر کوئی اُس کے خلاف کرے تو تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی طبیب اگر کسی کو کہے کہ سنکھیا نہ کھانا ہلاک ہو جاؤگے اگر کوئی شخص کھالے تو وہ ہلاک ہوجائیگا۔ اب اس شخص کے سنکھیا کھا لینے سے طبیب کا کوئی حرج نہیں ہوا اور نہ طبیب نے کوئی سزا دی مگر اس کی بات نہ ماننے کا نتیجہ خود اپنی ذات ہی میں ہلاکت رکھتا تھا۔ اس حالت میں طبیب ناراض نہیں۔ بلکہ متاسف ہوگا اور غالباً ہمدردی کریگا۔ اسی طرح خدا کی حکیم صفت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جب کوئی اسکا کہنا نہ مانے تو وہ اس ممنوع فعل کے کرنے ہی میں نقصان اٹھاوے۔ اس صفت کے ماتحت اس فعل کے کرنے پر خدا کی طرف سے سزا نہیں ملتی بلکہ خود اس فعل کا نتیجہ ہی تکلیف ہوتا ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ عزیز صفت کے ماتحت سزا دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ حکم کی خلاف ورزی ارادتاً کی گئی ہو۔ اس میں ارادہ ضروری ہے اگر سہواً بلا ارادہ حکم کی خلاف ورزی ہوجائے۔ تو وہ قابل مواخذہ نہیں ہوتا۔ مگر حکیم صفت کے ماتحت یہ ضروری نہیں کہ اس فعل میں ارادہ بھی ہو۔ بلکہ اگر وہ بلا ارادہ بھی کوئی فعل حکیم کے کہنے کے خلاف کر بیٹھیگا۔ تو تکلیف اٹھائیگا مثلاً دھوکہ سے اگر کوئی سنکھیا کھاجائے تو وہ ہلاک ہوجائیگا۔ ایک اور بات بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گناہ کے ارتکاب میں ارادہ کا شامل ہونا ضروری ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ فرض کرو کہ ایک شخص نے شراب پی۔ اب اللہ تعالیٰ کی عزیز و حکیم صفات کے ماتحت شراب ممنوع تھی تو اس شخص پر ایک تو حکیم صفت کے ماتحت خود شراب کا زہریلا اثر پڑیگا۔ دوسرے عزیز صفت کے ماتحت خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا بھی دیجائیگی۔ اور خدا ناراض ہوگا۔ یہاں دونوں صفات کے ماتحت وہ گرفتار عذاب ہوا اور اس طرح بالارادہ شراب پینے کا نام گناہ ہوا۔ اب اگر کوئی شخص کسی انگریزی شربت کے دھوکہ میں شراب پی جائے تو اب اسکا نام گناہ نہ ہوگا کیونکہ ارادہ نہ تھا۔ دوسرے اسے عزیز صفت کے ماتحت سزا نہ ملیگی اور خدا ناراض نہ ہوگا۔ کیونکہ اس نے ارادتاً یہ فعل نہیں کیا جس میں حکم کی خلاف ورزی تھی مگر حکیم صفت کے ماتحت تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ کیونکہ شراب سے روکنے میں جو حکمت تھی۔ اس کے خلاف فعل سرزد ہوجانے سے شراب کے زہریلے اثر سے وہ ضرور متاثر ہوگا۔

غرض اسی طرح اللہ تعالے کے ہر ایک حکم میں دونوں صفتیں عزیز اور حکیم کی کام کرتی ہیں۔ اور جب کوئی ارادتاً حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے یعنی دوسرے لفظوں میں گناہ کرتا ہے۔ تو دونوں صفتوں کے ماتحت سزا ملتی ہے۔ اور خدا اس سے ناراض ہوتا ہے مگر جب سہواً بلا ارادہ حکم کی خلاف ورزی ہوجاتی ہے تو اس میں عزیز صفت کی طرف سے سزا نہیں ملتی اور اللہ تعالیٰ ناراض نہیں ہوتا۔ مگر حکیم صفت کے ماتحت وہ اس فعل کے بُرے نتیجہ میں ضرور گرفتار ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے وہ فعل منع کیا گیا تھا۔ تاہم یہ گناہ نہیں ہوتا جیسا کہ اوپر ثابت ہوچکا۔ اب حضرت آدم کا معاملہ لو۔ انکو اللہ نے فرمایا تھا کہ لا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین ؕ تم دونوں اس درخت کے نزدیک نہ جانا۔ ورنہ نقصان اٹھانیوالوں میں سے ہوجاؤگے یہاں اس حکم کی حکمت بھی بتلادی تھی۔ کہ اسکا پھل کھانے میں تمہیں نقصان ہوگا۔ اس حکم کی آدم سے خلاف ورزی ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فعصی اٰدم ربہ فغویٰ پس خلاف ورزی کی آدم نے اپنے رب کے حکم کی پس وہ تکلیف میں پڑگیا۔ یہاں یہ معلوم ہوا کہ آدم سے حکم کی خلاف ورزی ہوئی۔ ابھی یہ نہیں معلوم کہ ارادتاً ہوئی یا بلا ارادہ مگر حکیم صفت کے ماتحت وہ تکلیف میں پڑگیا کیونکہ حکیم صفت نے پہلے ہی بتلادیا تھا کہ خود اس فعل کا نتیجہ انکا اپنا نقصان ہے اب اللہ تعالیٰ حضرت آدم کی نسبت اسی معاملہ کے متعلق فرماتا ہے فنسی ولم نجد لہ عزماً یعنی وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں ارادہ نہیں پایا۔ اب معاملہ بالکل صاف ہوگیا کہ یہ خلاف ورزی حکم کی بھولے سے ہوئی ارادہ سے نہیں ہوئی لہذا یہ گناہ بھی نہوا اور عزیز صفت کے ماتحت خدا کی طرف سے اسکی سزا بھی کوئی نہیں اور ناراضگی بھی نہیں کیونکہ ارادہ شامل نہیں۔ بلکہ جب حضرت آدم و حوا نے دعا کی کہ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین ؕ اے ہمارے رب ہم نے اپنا نقصان کرلیا اور اگر تو نے اسکے بد نتیجہ سے ہماری حفاظت نہ کی اور ہمپر رحم نہ کیا۔ تو ہم ٹوٹا پانیوالوں میں سے ہو جاوینگے تو اس تکلیف سے نجات کی راہ تبلائی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے قلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین ؕ ہم نے کہا کہ یہاں سے (دوسری جگہ) چلے جاؤ۔ تم ایکدوسرے کے دشمن (یعنی تم شیطان کے دشمن اور شیطان تمہارا دشمن ہے) اسلیئے ہوشیار رہنا اور شیطان کے دھوکہ میں پھر نہ آنا) اور تمہارے لیے اس زمین میں (یعنی اس ملک میں جہاں تم رہتے ہو) رہنے کی جگہ اور زندگی کے سازوسامان ہیں موت کے وقت تک۔ غرض اس طرح انکو نجات کی راہ تبلائی اور بلکہ انکی

امشاج
عـ۵

حضرات! آپ صاحبون نے امشاج عـ۴ تک کے ملاحظہ سے اتنا تو ضرور یقین کر لیا ہوگا۔ کہ قائلین قدرت کے آگے ماہرین نیچر کے پاس آج تک کوئی نیچر کی فہرست ایسی نہین ہے۔ جس کی رو سے وہ قائلین قدرت پر کوئی حجت قائم کر سکین بلکہ نیچر پرست قائلین قدرت کے سامنے ہنوز اپنی سادی فہرست ہونے کے سبب سے خود مسکت و ملزم ہوکر شرمندہ ہین۔ کیون کہ وہ روزانہ دیکھتے ہین کہ سائنس و حکمت کے اصولات حرکات فلکی کے چکر مین تبدیل ہوکر ہر زمانہ مین عجوبہ نمائیان دکھلاتے ہین۔ اسیوجہ سے طفلان سائنس کے قواعد و ضوابط ہمیشہ متردک الفال اور مختلف المال ہوا کرتے ہین۔

سبب اس کا یہ ہے کہ سائنس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر ہوا کرتی ہے۔ اور وہ اونہین باتون کو جو کہ کثیر الوقوع اور متواتر الظہور ہین۔ نیچر یا قانون قدرت مانے ہوئے ہین۔ لیکن عقلمندون اور خدا شناسون کے نزدیک یہ اون کا فرزانہ خیال ہے کہ امور نادر الوقوع کو بمقابل کثیر الوقوع کے نہات مشتبہ بلکہ باطل و افسانہ تسلیم کئے ہوئے ہین۔ فرزندان نیچر آنکھین کھولین اور اپنے بزرگون کو دیکھین کہ خود افلاطون اور ارسطو کو بہت سے تجربون کے بعد نادر الوقوع کے انکار سے جبراً قدرت کا اقرار کرنا پڑا۔ اور ان کو بالاتفاق اس امر کو ماننا پڑا۔ کہ حادث چیزون کی سیادی آسمانون کی حرکتین اور ان کی مختلف گردشین ہین۔ اسی جہت سے علوی و سفلی چیزون کے حکم اور حال مختلف اور نرالے ہوا کرتے ہین لیکن حال کے سائنس کا یہ حال ہے کہ وہ ان بزرگون کے بھی مخالف ہوکر نادر الوقوع اور وجود خارجی کا قطعی منکر و دشمن ہوگیا اور وہ اپنے مذہب کے موافق انہین چیزون کو مانتا ہے۔ جو اس کو حواس خمسہ سے محسوس ہون اور جو اس احساس سے خارج ہو وہ اون کے تسلیم کرنے سے عاجز و حیران ہے۔ چنانچہ جب ہم طفلان سائنس کے اس اصول مجربہ کو ٹھہرا کر روشنی کی حقیقت دریافت کرتے ہین۔ تو اون کو اپنے مذہب سے گریز کرکے ایک وجود ناوبدنی کو خواہی نخواہی ماننا پڑتا ہے جس کا نام وہ ایتھر بتاتے ہین اب مین پوچھتا ہون کہ اس مادہ اثیریہ (ایتھر) کو آپنے خلاف اصول کیون کر تسلیم کر لیا۔ جبکہ نہ وہ آنکھ سے دکھائی دیتا ہے نہ ہاتھ سے چھوا جاتا ہے۔ گویا مائیکرا سکوپ اور اصطلاب دونون اس کے مشاہدہ اور معاینہ سے عاجز و قاصر ہین۔ تو اس سوال کا جواب بجز ہٹ دھرمی کے اور کوئی تیز تر نظر نہین آتا۔

اسی طرح اون کے اصول کے موافق ہم دریافت کرنے کی کہ موت و حیات کیا چیز ہے تم اس کے وجود کے کیون قائل ہو۔ کیون کہ اس کا وجود کبھی زحس شترک سے محسوس نہین ہوتا اسی طرح بہ قاعدۂ سائنس حال جب کہ تشکیک پر تمام چیزین و اثرون مرتسم ہوتی ہین تو اس کا کیا جواب ہے کہ عقل اون کو سیدہ کیون دیکھتی ہے۔ صاحبان دیکھا آپ نے کہ سائنس کی عقل کیسی کوتاہ اور طفلانہ ثابت ہوئی۔ جبھی تو عقلاء علماء کے نزدیک اوس کی رائے پر بھروسہ کرنا بے وقوفی مین داخل ہے۔

اب ہم پھر اپنے مدعا پر واپس آکر پاسخ گداز ہین کہ یہ بڑی نادانی کی بات ہے کہ جو یہ وہم کیا جاوے کہ مرد و عورت دونون کا نطفہ خاصیت مین مختلف المزاج ہے پس کیون کر ہو سکتا ہے کہ کسی ایک نطفہ سے تخلیق جنین ہو سکے تو جواب اس کا بہت صاف ہے یعنے یہ کہ جب یون تسلیم کر لیا گیا کہ باپ کا نطفہ رحم مین بجز تاثیر امتزاج کے اور کسی کام کا نہین ہوتا اور اس سے مولود کے جسم کا کوئی حصہ نہین بنتا تو اللہ تعالے کے نزدیک صرف ایک ہی نطفہ مین تاثیر اعتدال کا پیدا کرنا کوئی امر محال نہین جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ ہوا کا پانی اور پانی کی ہوا بن جاتی ہے اب غور فرمائے کہ ہوا جس کا مزاج گرم تر ہے پانی کیون کر بن گیا جس کا مزاج سرد تر ہے پھر جس طرح خاصیت مین تبادلہ ہوگیا اسی طرح توترن بن منی صہ ہوگیا پھر پانی سے مٹی اور مٹی سے پانی کیون کر بن جاتا ہے جیسا کہ ارباب کیمار اجزائے عرلینہ کو چند ادویہ کے ساتھ مختلط کرکے پانی بنا لیتے ہین پس اس حیرت افزا امر پر بھی غور کرنے کا مقام ہے کہ پانی بنا لیتے ہین پس اس حیرت افزا امر پر بھی غور کرنے کا مقام ہے کہ پانی سے مٹی جس کا مزاج سرد خشک ہو کیون کر بن گئی۔ صاحبو! جب تم اس مذکور الذکر کے حقیقی طور پر قائل ہو تو ابن مریم کی پیدائش مین تم کو کیون استعجاب ہے۔ قرآن کریم نے صاف بیان فرما دیا کہ ہمنے تمام اشیاء موجودہ کو صرف پانی سے پیدا کیا ہے جس کا ایک حکیم بلیطلی کو بھی اقبال ہے کہ تمام شے پانی سے بن سکتی ہین جب یہی بات ہے۔ تو اب کسی کو ابن مریم کی پیدائش پر مجال انکار نہین ہو سکتا پس طفلان سائنس کو خیال کرنا چاہیئے کہ نفوس بسبب اختلاف جواہر کے مختلف ہین اور بعض اون سے نورانی ہین کہ اونکو عالم ارواح سے اطلاع ہوتی ہے اور بہ سبب فیض عالم ارواح کی امور عجیبہ کا استفادہ کرنے مین جیسا کہ آنے والے مسیح موعود علیہ السلام سے ظہور پذیر ہوئی اور بعض اون سے کہ دادر مبتلائے شہوات جسمانی ہوتے ہین اون کو عالم قدس کی کچھ خبر نہیں ہوتی جیسا کہ دجال لیکھرام ہوا چنانچہ جب وہ زندہ تھا تو مسیح موعود کی روحانی بارش سے نہایت مستعجل ہوکر اپنی بدزبانی کی خرگاہ مین بھیانک صدائین سنایا کرتا تھا اور وہ نہین جانتا کہ انبیاء علیہم السلام پیشوائے خلق ہوا کرتے ہین اور ان کو طرح طرح کے فضائل عنایت ہوتے ہین تا خلق ان کی اقتدار کرے اور انکو معجزات بھی عطاء ہوئے ہین جس سے تمام مخلوق بھی انکی اطاعت کرے اہل سائنس ملاحظہ فرماوین کہ

ان کے نزدیک یقیناً سنکھیا کا کام
سنکھیا دکار گئے اور مہنت جی
ویسے ہی ہٹے کٹے رہے!
تیغ بُرّان محمدؐ قتل ہو جاو
تسلیم کر لیتی ہرگز نہین ہرگز
کر سکتی ہے ہرگز ہرگز نہین پر
محلات پر نئی نئی قدرتین دیکھتے ہیں

دونون پیدا کر دینا اس قادر اکبر کے نزدیک بعید اور محال نہین۔ بغیر باپ کے تخلیق اولاد کے وقوعات ہر مذہب زمانہ مین ہوتے رہے خود یونانی جو اپنے آپ کو ابن العقل جانتے تھے افلاطون کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کے قائل رہے اور انہون نے اس کو بعینہ حضرت مسیح کی طرح پیدا ہوتے اور بڑھتے دیکھا پھر کیون مرتبہ فرزنہ جوز زردشت سے فلاسفر کا مطیع تھا وہ بھی اس بات کا عینی شاہد ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہونا امور تعجبات سے نہین ہے جیسا کہ وہ ریباش اور قیصر اور نیاذ خیز کی پیدائش کو بغیر مرد کے صرف کیومرث کی خونی عدت سے پیدا ہونا مانتے ہین۔ اور بہت سے مؤرخون نے بہت سے مولود کا بغیر باپ کے پیدا ہونا لکھا ہے چنانچہ اشغوں کے تین بیٹے بغیر صحبت مرد کے پیدا ہوئے اسی طرح مسٹر کاکرن صاحب اپنی کتاب تاریخ چین مین لکھتے ہین کہ ولادت مسیح سے تخمیناً چھ سو برس آگے ایک عورت شعاع آفتاب سے حاملہ ہوئی اور سفید بالون والا لڑکا جنی جس کا نام حکیم لاوزی تھا اہل چین اسکی آج تک اس عجوبہ پیدائش کیوجہ سے عیسائیون کی مانند پرستش کرتے ہین۔ اسی طرح بتیوائل ارامی جو لائن ادامی کی بہن تھی لڑکا ہوا وہ قدرت کاملہ ہی کی تو حکمت تھی۔ ورنہ کیا سائنس کے اصول سے اس کے لڑکا ہو سکتا تھا پھر یوحنا مسیح کے حواری کو ہی ملاحظہ کیجئے کہ وہ خلاف نیچر پیدا ہوا کیونکہ نہ اوس کے باپ کے نطفہ مین کیڑے تھے اور نہ ماں کے نطفہ مین بیضے تھے پھر یہ حضرت کیونکر ہو پڑے سوا بجز قدرت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے چنانچہ آریون مین وید اون کے گمان مین عمر رسیدہ ہے وہ سورج بنسیون اور چندر بنسیون کو پیدا ہونا بتاتا ہے۔ رگوید مین لکھا ہے کہ ایک دہرم آتمارشی کی بیٹی فقط اندر دیوتا کی توجہ ہی سے حاملہ ہوگئی۔ ایسا ہی بہت سے مقامون مین لکھا ہے کہ سورج اور چندرمان سے بھلے مانس آریون کی پاکدامن کنواری کنیاؤن کو حمل ہوتا رہا اب ان تمام اخبارون کو یک قلم مردود اور باطل خیال کرکے انکو پا کر اعتبار ساقط کر دینا عقلمندون اور حکیمون کا فعل نہین یہ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان تمام مذاہب کی شہادتون پر پانی پھیر دیا جائے اور اپنی رائے حال کو پیش کیا جاوے مگر عاقلون کے نزدیک یہ واقعات نادر الوقوع ہونے کے باعث رد و باطل نہین ہو سکتے۔ بھائیو! میری نظر سے گذری کتاب مین گذرا ہے کہ کوئی فلاسفر خوردبین سے پانی کی ایک بوند دیکھ رہا تھا اس نے تین سے زیادہ اس بوند مین جانداز بشکل شمار کئے پانی کو احاطہ قیاس نہ کر سکا پھر دوستو! خیال کرو کہ زمین کے گرداگرد

لمان پر قل للمؤمنین
کر یہ فرض ٹھہرانا
واپنے قابو مین رکھے
اجاتا ہے۔ جو کچھ
لرکسی عورت پر کبھی
میل کرنے والے زمان
ما تھے۔ بیت المقدس کے حال مین لکھا
عمر فاروق جب فتح بیت المقدس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد کی بنیادون پر مسجد کی بنیاد رکھنے گئے (کیون کہ اس جگہ اس وقت سنڈاس کا ڈھیر لگا ہوا تھا) تو دو کاندار عورتون نے جور و ما سلطنت کی وجہ سے بکثرت دو کانون پر جلوہ آرا ہوتی تھین۔ نئے فاتح اور اس کی فوج کے لئے اپنی دو کانون کو خوب آراستہ کیا۔ اور اپنا بناؤ سنگار۔ نکھار بھی بہت تکلف سے کیا۔

امیر المؤمنین کے ساتھ ہزارون مجاہدین شہر مین گئے اور آئے تھے۔ لیکن جب اپنے کیمپ مین واپس آئے۔ تو ان مین سے سینکڑون ایسے تھے جو نہ بتلا سکتے تھے کہ شہر اینٹ کا بنا ہوا ہے یا پتھر کا۔ (وطن)

پنجاب کی آبادی

اہل اسلام کی تعداد ایک کروڑ ۲۲ ½ لاکھ۔ عملی طور پر جون کی نزل رہی ہے۔ اور اب وہ آبادی کا نصف حصہ سے زیادہ ہیں۔ ہندون کی تعداد ۱۵ لاکھ کی تخفیف کے بعد ساڑھے ۸۷ لاکھ رہ گئی ہے اور سکھون کی تعداد بقدر ¼۱ لاکھ کے بڑھ کر تیس لاکھ کے قریب پہونچ گئی ہے عیسائیون کی تعداد سب سے زیادہ بڑھی ہے۔ اور بمقابلہ دس سال گذشتہ کے اب دگنی یعنی ۲ لاکھ پائی جاتی ہے۔

ایک مولوی نے مسلمان کو عیسائی بنا دیا

ایک صاحب پنجہ سے اپنی سرگذشت لکھتے ہین۔ کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے جب مین نے سنا کہ مُردے زندہ کرنا حضرت عیسیٰ سے خاص ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین قرآن مجید سے ثابت نہین ہوتا کہ انھون نے کوئی مُردہ زندہ کیا ہو اور ساتھ یہ بھی سنا۔ کہ آپ اب تک زندہ آسمان پر موجود ہین۔ اور ادھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے ہین اور ایک عیسائی سے مباحثہ مین شکست کھائی تو مین عیسائی ہو گیا۔

ایک گنوار نے مسلمان بنا دیا

پھر مین ہسپتال مین کمپونڈر تھا ایک جہری بٹ بیمار آیا۔ اس نے میرا حال پوچھا۔ مینے بتایا جب اس پر یہ کھلا کہ مین ان وجوہات سے مُرتد ہو چکا ہون۔ تو اسے جوش آیا اور اس نے مجھ سمجھایا۔ کہ عیسے علیہ السلام تو وفات پا چکے ہین۔ اور کوئی مُردہ دوبارہ دنیا مین نہین آتا۔ ہان رُوحانی مُردے سب سے بڑھ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندہ کئے۔ تو مجھے ہوش آیا اور مین احمدی ہو گیا۔ فالحمد للہ علے ذالک

ہم اور بھاگل پور

مونگھیر کی کارروائیون کے بعد ان مولویون نے بھاگل پور آکر بہت ہی شور مچایا۔ اور ہمارے اور ہمارے امام پر بے جا اتہامات وجھوٹے الزامات لگا کر ہمارے خلاف عوام کو ابھارنے مین ناخنون تک زور لگایا۔ لیکن ان کو اس کی خبر ہی نہ تھی کہ سلیم طبیعتین بھی دنیا مین موجود ہین۔ یہان ہمارے تین جلسے جناب اختر علی صاحب احمدی کورٹ انسپکٹر کے مکان پر ہوئے جنمین ہمارے علمار کرام نے ان الزامات کا پورا پورا ازالہ کیا۔ جو ہم پر لگائے گئے تھے۔ عوام کو اگرچہ ہمارے جلسون کی شرکت سے روکا گیا لیکن جب بھی لوگ شریک ہوئے اور جنھون نے شرکت کی۔ ان پر خوب منکشف ہو گیا کہ مولوی صاحبان ناحق احمدیون کے خلاف عوام کو ابھارتے ہین اور صریح دجل سے کام لے رہے ہین۔ ابھی تک یہ حالت ہے کہ مخالفین ہمین گالیان دیتے ہوئے آتے ہین اور جب اُنپر حق ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو بالکل ٹھنڈے ہو جاتے ہین بلکہ بعض تو ان مولویون کی شان مین برا بھلا کہنے لگتے ہین خدا کی ذات سے اُمید ہے کہ بہت جلد ان مولویون کا اثر عوام پر سے جاتا رہے گا۔ بھاگل پور کی مفصل کیفیت عنقریب ایک رسالہ کی صورت مین شائع کی جائے گی۔ ہمارے جناب حافظ سید مختار احمد صاحب از بھاگل پور۔ محمد شریف صاحب شاہجہان پوری ابھی تک یہان ہی موجود ہین۔ چون کہ سارا فتنہ دیوبندیون کا برپا کیا ہوا ہے۔ اس لئے حافظ صاحب موصوف ان کا طلسم توڑنے میں مصروف ہین۔

اقیموا الصلوٰۃ

مولا کریم اپنے فضل عظیم سے بہرہ ور فرمائے ہمارے برادر شیخ عبد الرحیم صاحب کو۔ جنھون نے یہ چالیس صفحے کا رسالہ لکھ کر مسلمانون پر احسان اور اپنے لئے توشۂ آخرت مہیا کیا ہے آپنے اس مین اقامت الصلوٰۃ کے متعلق اکیس باتون کیطرف توجہ دلائی ہے اور نہایت دلاویز طریق سے احادیث صحیحہ وآیات قرآنیہ سے استنباط کر کے وہ آداب صلوٰۃ بتائے ہین جن سے مومن اپنی نماز کو جسمانی و رُوحانی طور پر قائم کر سکتا ہے۔

الذکر آپ کی تصنیف اس سے پہلے مقبولیت عام کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکی ہے۔ اب یہ اقیموا الصلوٰۃ اور اس کے بعد غالباً آتوا الزکوٰۃ اپنی شان مین بے نظیر رسالے ہونگے رسالہ کے متعلق یہ شکائت مجھے ضرور ہے کہ عبارت مشکل ہے جس سے مصنف علیہ الرحمۃ کے تبحر علمی کا ثبوت ملتا ہے اور مین تسلیم کرتا ہون کہ یہ اسالیب مشکلہ وتراکیب معضلہ بغیر کسی تصنع کے عربی لٹریچر کے روز افزون مطالعہ کا نتیجہ مین۔ جن کا ایک نومسلم کے قلم جواہر رقم سے نکلنا موجب سرور وستوجب حیور ہے۔ مصنف نے اس بات کو خود بھی محسوس کیا ہے۔ اور اکثر جگہ ایسے مشکل الفاظ کے معنے لکھ دئے مین ہمارے احمدی برادران طریقت یہ رسالہ منگوا کر اپنے بچون کو سبقاً پڑھائین لکھائی سرکری کتب کی طرز پر۔ کاغذ چکنا۔ چھپوائی ہر سہ سزاوار ستائش و لائق داد۔ اور مضمون فصاحت مشحون قابل صاد۔ بارک اللہ فیہ رب العباد۔ قیمت صرف ایک آنہ (۱) ملنے کا پتہ۔ شیخ عبد الرحمان تاجر کتب قادیان

تین پنجابی منظوم رسالے

(۱) عمدۃ الخطاب فی فضائل الاصحاب حجم ۶۰ صفحے (۲) باغ بہار۔ سیدنا عمر خطاب رضی کے بارے مین۔ (۳) جنگ حضرت عمر فاروق باتانی بادشاہ ترک۔ مولوی محمد نجم الدین صاحب قریشی ساکن شادی وال ضلع گوجرات کے یہ رسالے ردّ شیعہ مین بڑی محنت سے نظم کئے ہین۔ پانچ آنے سے اسی پتہ پر مل سکتے ہین۔

مُبارک باشد

لطیفۃ النساء دختر مولوی امام علی خان صاحب پٹیالہ کا نکاح میان علی احمد صاحب ولد میان نیاز احمد صاحب رئیس شرق پور رجادلی ضلع انبالہ ایکہزار مہر پر قادیان مین حضرت امیر المؤمنین نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس جوڑے کو مبارک کرے۔

استدعاء دعا

مفصلہ ذیل احباب دُعا کے لئے درخواست کرتے ہین۔ (۱) میان محمد رمضان احمدی ساکن محمود پور (پٹیالہ) (۲) عبد المجید خان کلرک محاسب (۳) اللہ داد خان صاحب سابق ڈسٹرکٹ فارسٹر از جھنگ (۴) فاطمہ بی بی اہلیہ چودہری شہاب الدین کٹھالیان۔

جنازہ غائب

احباب پڑھ دین۔ (۱) شہاب الدین ابن سید نظام الدین آصف نگر حیدرآباد دکن۔ (۲) غلام قادر کٹھالیان برادر ایوب خان (۳) احمد الدین درزی۔ کوٹھرہ (گوجرات)

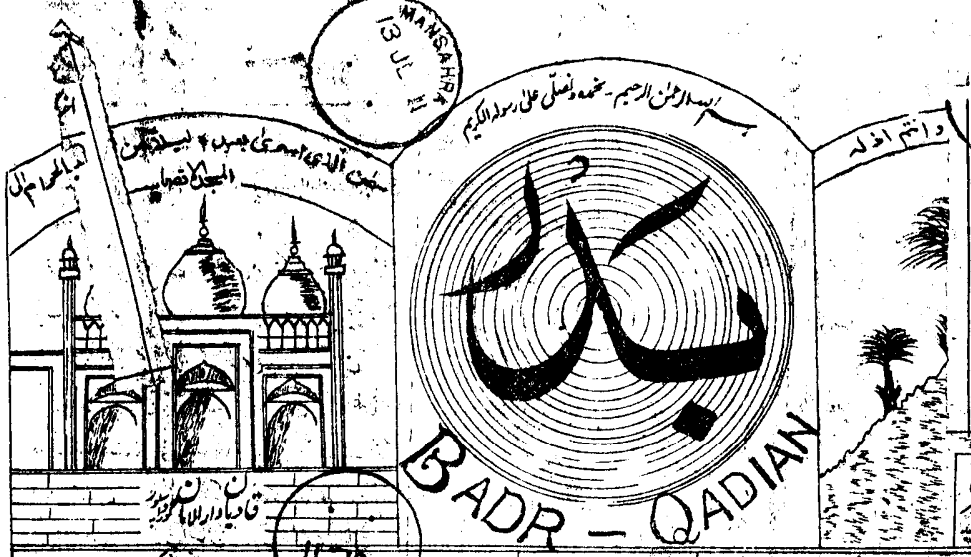

Reg. No. L. CCLXXXVIII

میان ضلع گورداسپور ۔ خریدار

میان محمد یحیی و محمد یعقوب صاحب و دیگران

ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

Mansehra
(Hazara)

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر منیہ درس قرآن مجید

قادیان دار الامان گورداسپور

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | مسیح وقت مہدی امام مجدد ہر اہل صد

مورخہ ۹ ۔ رجب ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ ۔ جولائی ۱۹۱۱ء مطابق ۲۳ ہاڑ سمبت ۱۹۶۷

(جلد ۱۰) | (نمبر ۳۶)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

نصیحت!

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں ۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اسکو دیوانہ کردے ۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے ۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اسکو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے ۔ کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کرے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے ۔ اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے ۔ اور اسکے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بیخبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اسکو بدتر کردے اور وہ جسکی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور باطل نہ ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے ۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالےٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو ۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے ۔ ایک شخص جو دعا کرنیوالے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور و مرسل کی پوری طرح پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے ۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اسکی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے ۔ تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی انسان سے ڈر سکتا ہے ۔ تم اپنے خدا سے ڈرو ۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر ۔ تا تم پر رحم ہو ۔

اطلاع عاجز کیمبلپور کے سفر سے واپس آگیا ہے لیکن خدا کو منظور ہے ۔ تو جلد ایک اور سفر پر جانے والا ہوں ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔

اخبار قادیان حضرت امیر المؤمنین کی طبیعت بفضل رب العالمین اچھی ہے ۔ آپ صبح کے وقت درس قرآن شریف دیتے ہیں ۔

اہل بیت نبوی بخیر و عافیت ہیں ۔ مرزا بشیر احمد صاحب بھی تشریف لے آئے ...... ہیں ۔ ایتوار کے دن امۃ الحفیظ بیگم کی آمین کی تقریب پر احباب قادیان کو ام المؤمنین نے ایک شاندار دعوت دی ۔

اس ہفتہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ انسپکٹر آف سکولز نے مع اپنے اسسٹنٹوں کے کیا ۔

خط و کتابت ۔ میں جو خطوط متعلق تعمیل دفتر ہوں ۔ ان پر میرا نام نہیں ہونا چاہیئے ورنہ تعمیل میں دیر ہو جاتی ہے اور میں خود کا جواب

ایجنٹ پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

کلامِ امیر رضؔ

۱۹ جون ۱۹۱۱ء - فرمایا افسوس ہے ان پر جو ہلاکت کے گڑھے میں خود ہی نہیں گر پڑتے بلکہ اوروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دی ہیں تاکہ قرآن شریف پڑھیں نیک لوگوں کی زیارت کریں۔ زبان دی تا اس کا ذکر کریں۔ مگر لوگ ایسے فضلوں کا انکار کر کے جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ ہی مال دیتا ہے۔ اسی کا احسان جانو۔ نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ دیکھو میں نے اپنے باپ کا روپیہ ترکہ میں نہیں لیا باپ کے مکانات میں بھی نہیں رہتا۔ اللہ کا احسان ہے۔ پس انسان اولاد کی فکر میں ایسا منہمک کیوں ہو۔ مال کی کیا ہستی ہے۔

فرمایا۔ اللہ کی شان میں لوگوں سے کئی قسم کی بے ادبیاں کی ہیں (۱) مخلوق کی بھی ویسی ہی تعظیم مثل سجدہ کرنا۔ جیسی کہ خدا کی کرنی چاہیئے۔ جو تصرف ذات الٰہی کو ہے۔ وہی مخلوق کا خیال کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ (۲) ایک بدبخت گروہ ہے، شرک سے بھی آگے قدم رکھتا ہے۔ وہ جناب الٰہی کے لئے ند قرار دیتا ہے۔ ند کہتے ہیں۔ مد مقابل کو۔ مثلاً ایک طرف اللہ کا حکم ہے۔ حی علی الصلوٰۃ۔ دوسری طرف ایک دوست آشنا بلاتا ہے تو اس طرف دوڑ پڑے۔ (۳) ایک گروہ جو غافل ہے اللہ تعالیٰ کے احکام کی نہ خبر ہے نہ پروا۔

فرمایا۔ نماز مومن کے لئے عجب معراج ہے۔ یعنی اس وقت جب نیند کی وجہ سے سستی کا زور ہو یا کام سے تھک گئے ہوں جیسے عصر و شام تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

فرمایا۔ اقامت الصلوٰۃ تین طریقوں سے ہے (۱) سستی کاہلی و ناوانی۔ بے خبری نماز کو گراتی ہے۔ تم پڑھتے چلے جاؤ (۲) اطمینان کے ساتھ فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات کا لحاظ کرو۔ (۳) جناب الٰہی کے حضور خشوع و خضوع سے ایسے کھڑے ہو جیسے کوئی محسن مربی کے حضور میں کھڑا ہوتا ہو۔

فرمایا۔ نماز کی ابتداء اللہ سے ہے۔ اور انتہا بھی اللہ مقصود بھی اللہ ہی ہے۔

فرمایا۔ لوگوں کے اندر بخل کا مادہ بہت ہے۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ ایک وقت تھا جبکہ موجودہ آمدنی سے بہت کم آمدنی تھی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں سخر لکم الفلک۔ آیا ہے۔ سر سے پیر تک اپنے کپڑوں کو دیکھو۔ استعمال میں آنے والی چیزوں میں اکثر ولایت سے بذریعہ جہاز آئی ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تمہیں محض اپنے فضل سے اپنی غریب نوازی سے توفیق دے۔ اپنے مولا کو ایسا راضی کر لو۔ کہ وہ پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

۲۰ جون ۱۹۱۱ء - انبیاء کو جو اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی توحید کی اشاعت کا جوش ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قرآن مجید پڑھنے والوں سے مخفی نہیں رہنا چاہیئے۔

فرمایا۔ یہ قوم عجیب قوم ہے۔ ہر طرح سے برکت ہی مانگتی ہے۔ دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک شہر میں ہیں تو اس شہر کے لئے امن کی دعائیں مانگتے ہیں کہ وہ مصائب دنیا اور غضب الٰہی سے امن رہے۔

فرمایا۔ میں بھی حضرت ابراہیم کے اتباع میں کہتا ہوں جو بعض باتوں میں میرے تبع ہیں وہی درحقیقت میری جماعت ہیں باقی کہا کریں کہ ہم مرید ہیں۔

فرمایا۔ مومن کوئی مکان بنائے تو سب سے پہلے اس میں مسجد نماز پڑھنے کی جگہ بنائے۔ میری ماں نے گھر میں ایک سردی کے موسم کے لئے اور ایک گرمی کے موسم کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔

فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کا گر ہے موت کو یاد رکھنا اور یہ کہ میرا مولا دیکھتا ہے۔ یعنے مایخفی علی اللہ من شیٔ کا مطالعہ۔

فرمایا۔ میری باتوں کی قدر کرو یا نہ کرو۔ مگر خدا کی بات شکرگزاری اور فرمانبرداری سے قبول کرو۔ اپنے مکانوں کو خدا کے مکان بناؤ۔ انہیں ایک مسجد بناؤ اور اپنی اولاد کے صالح ہونے کے لئے دعا کرتے رہو۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے دعائیں کیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے جہاں تمہاری چارپائیاں ہوں جہاں تمہارے مکان ہوں خدا کی برکات نازل ہوں مکانوں کے بنانے میں خدا کی فرمانبرداری مدنظر ہو صالح اولاد عطا رہو۔

تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات

منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی نے تاریخ اسلام کا دلچسپ سلسلہ رسالوں کی صورت میں شروع کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضؓ کے سوانح میں سے مفصلہ ذیل انتخاب ناظرین کی دلچسپی و ہدایت کا موجب ہوگا۔

وصیت صدیق

یہ ابوبکرؓ بن ابو قحافہ کا آخری عہد نامہ ہے جس کا آخری قدم دنیا میں اور پہلا قدم آخرت میں ہے یہ ایسی گھڑی ہے جبکہ کافر مومن ہو جاتا ہے شریر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور جھوٹا سچ بولتا ہے میں نے اپنا جانشین عمرؓ بن خطاب کو کیا ہے اسلئے اس کا حکم مانو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلا تو میری امید پوری کریگا۔ اگر خلاف کریگا تو اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے روبرو جوابدہ ہوگا۔ میری نیت نیک ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے جو شخص برا عمل کریگا اسکو آخرت میں اسکی سزا بھگتنی پڑیگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو تم پر۔

اپنے جانشین کو نصیحت

میں نے تم کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے اور میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور اچھی طرح سے یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کوئی عمل رات کو قبول کرتا ہے مگر دن کو نہیں کرتا اور کوئی عمل دن کو قبول کرتا ہے لیکن رات کو نہیں کرتا پس ادا کرنے کا سب سے مقدم خیال رکھو۔ جب تک فرض ادا نہ کیا جاوے۔ نفل کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ معزز اور صاحب عزت وہی شخص ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں حق کی پیروی کی اور آخرت کے دن اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری اترا۔ اور وہ شخص سخت بدنصیب ہے جو دنیا میں جہالت کا پیرو بنا رہا اور قیامت کے دن اسکی نیکیوں کا پلہ ہلکا نکلا ثواب اور عذاب دونوں کو اپنی نگاہ میں ہر وقت رکھنا چاہیئے۔ اور سچائی اور حق کو چھوڑ کر برائی اور جھوٹ کی طرف کبھی نہ جانا چاہیئے اپنے آپکو ہمیشہ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچائے رکھو اگر تم نے میری وصیت کے مطابق عمل کیا تو یقین جانو کہ تمہاری موت نہایت خوشگوار ہوگی اور موت کی تلخی تمہارے نزدیک کبھی نہ آئے گی بلکہ حیات جاودانی اور ابدی سرور کے تم مستحق ہو گے لیکن اگر تم نے میری وصیت پر عمل نہ کیا اور اس کے خلاف اپنی روش اختیار کی تو یاد رکھو کہ موت تمہارے لئے سب سے بری چیز ہوگی۔

صدیق کی دُعا

ان کے جانے کے بعد خلیفہ اول نے نہایت تضرع اور درد کے ساتھ اللہ کے حضور دعا مانگی کہ اے پروردگار میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے کیا ہے کیونکہ مجھے خوف تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ان میں فتنہ برپا ہو تا میں جس شخص کو تمام صحابہ میں سے بہتر سمجھا اسکو میں نے خلیفہ نامزد کر دیا ہے تاکہ وہ تیری شریعت کو قائم رکھے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ اے میرے پروردگار تو اسکو نیک عمل خلیفہ اور رعایا کو اس کا تابع فرمان بنائے رکھ

معترضین کو خطاب

[illegible]

میں نے اپنے خیال میں جس شخص کو بہتر سمجھا اسکو تم پر خلیفہ مقرر کیا مگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر ہفت روزہ

حمد سب ثنائیں اس قدوس سبوح قدیم رحمٰن رحیم کے لئے ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں ہر شے ہے۔ منفرد حضر میں وہی قادر توانا حی وقیوم ہے جس کے سہارے سب کی زندگی ہے اور جس پر توکل کرنے سے سب کام درست ہو جاتے ہیں وہ پیارا خدا جس نے پیارا محمدؐ ہمارے لئے مبعوث کیا وہ نبیوں کا سردار جو ہمارا سید ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم۔

میں قربان جاؤں تیرے نام پر اے میرے پیارے اللہ کہ تو نے ہمیں ایسے نبی کے خدام میں شامل کیا۔ جس کی اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہیں پھر کیا درجہ ہے اس اُمت کے اولیاء کا سمجھنے والے خود سمجھیں۔

میں تیرے کس کس احسان کو یاد کروں اے میرے باری کہ تو نے ہمیں احمدؐ کا ایک حقیقی غلام عطا کیا جس نے غلام کا حق ایسا ادا کیا کہ اپنے آقا کا ظل اور نمونہ بن گیا اور آقا اس پر ایسا مہربان ہوا کہ اس نے اپنے اور اس کے درمیان سے دوئی کو اُٹھا دیا یہاں تک کہ وہ پکار اُٹھا۔ انا احمدؐ وانا محمدؐ

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احسان تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطان تیرا
کس زبان سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

پھر اس پاک پروردگار کا احسان عظیم ہے کہ اس نے **احمدؐ** کے بعد ہمیں چاہِ ظلمت میں گرنے سے بچایا اور ہمیں ایک **نور** عطا کیا۔ جو انبیاء کے **دین** کا حامی اور حافظ۔ اپنے وقت میں ہوا۔ اللّٰھم ایدہ وانصرہ۔ آمین یا رب العالمین۔

اسی **نور** کی راہنمائی سے ہمارا یہ سفر شروع ہوا۔ صدر انجمن کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے جب کہ اُمت کے پیر و جوان ہمت حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک ماہ کا سفر اپنے ذمہ لیا تو اس لمبے سفر سے قبل ایک ہفت روزہ سفر اختیار کرنے کا ارادہ انہوں نے ظاہر فرمایا۔ ہمیں فخر قوم اور صدر انجمن کے اعلیٰ کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب نے امرتسر تک جناب میر صاحب کی رفاقت کا ارادہ کیا اور یہ خادم حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اس سارے سفر میں جناب میر صاحب کے ہمرکاب ہوا۔

ابتدائی سفر ۲۴۔ جون ۱۹۱۱ء کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے دُعا کے ساتھ ہم کو رخصت کیا اور فرمایا کہ جمعہ کے خطبہ کا مضمون راستہ میں دوستوں کو پہنچاتے رہیں جس اکہ میں ہم سوار ہوئے اسی میں ہمارے ساتھ شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نومسلم بھی تھے جو آجکل قادیان میں تجارت کرتے ہیں۔ بسکٹ۔ بند بکرم۔ اسٹیشنری۔ لالٹین۔ پالش وغیرہ اشیاء بیچتے ہیں۔ اور نہایت مستعدی سے اپنا کام کرتے ہیں۔ اسجگہ اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ قادیان میں نومسلموں کی جو ایک جماعت رہتی ہے اون میں سے اکثر کے نام عبدالرحمان ہیں۔ اور شناخت کے واسطے عبدالرحمان کے ساتھ کوئی دوسرا لفظ اضافہ لگا دیتے ہیں۔

(۱) عبدالرحمان قادیانی۔ ہمارے اس سفر میں رفیق تا بٹالہ جن کا اوپر ذکر ہوا۔ (۲) ماسٹر عبدالرحمان۔ جو جالندہری بھی کہلاتے ہیں اور کئی ایک عمدہ تصانیف و تالیف کر چکے ہیں اور تبلیغ کا سلسلہ ہمیشہ جوش کے ساتھ جاری رکھتے ہیں۔ (۳) عبدالرحمان لاہوری داماد حافظ حاجی احمد اللہ صاحب ہنوز تعلیم پاتے ہیں اس سال امتحان مولوی عالم دیا ہے۔

(۴) عبدالرحمان سابق کنہا سنگہ۔ کچھ تجارت کر کے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔

ان کے سوا دیگر نومسلموں کے نام یہ ہیں۔ شیخ عبدالرحیم۔ شیخ عبدالرب۔ شیخ محمد یوسف۔ شیخ عبدالستار۔ شیخ عبداللہ۔ شیخ عبدالعزیز۔ شیخ عبدالرسیم پٹیالوی۔ شیخ غلام احمد۔ واعظ

غرض شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی ہمارے ہمراہ ہوئے وہ اپنے تجارتی کام پر لاہور جاتے تھے۔ مگر میر صاحب کی تحریک پر انہوں نے اس دینی خدمت میں شمولیت کے لئے ہمارے ساتھ ایک شب بٹالہ میں ٹھہرنا منظور کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں انہیں جزائے خیر دے۔ اور اون کے کاروبار میں برکت نازل کرے۔

حدیث کا منکر بڑا محروم اکہ پر سوار ہو کر جب ہم سفر کی دعائیں پڑھ چکے۔ تو میں نے اپنے رفقاء سے ذکر کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کتنا بڑا احسان بنی نوع انسان پر ہے کہ ہر ایک موقعہ پر آنحضرتؐ نے انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور ایک بہشت میں داخل کر دیا ہے۔ سفر میں انسان کو دو باتوں کا خیال ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ سفر میں کیا کچھ پیش آوے سو اس کے واسطے دعائیں سکھلائی ہیں۔ اللّٰھم انی اسئلک خیر ھذا السفر واعوذ بک من شرھا۔ وغیرہ۔ دوسرا خیال انسان کو اپنے اہل وعیال اور مال کا ہوتا ہے۔ اس کے واسطے یہ دعا سکھلائی اللّٰھم انت خلیفتی فی الاھل والمال۔ اے خدا اہل اور مال میں پیچھے تو ہی ہے۔

اس پر میر صاحب نے فرمایا کہ بدبخت چکڑالوی اور اس کے ہمخیال کیسے ہی بدنصیب ہیں جو ایسے پاک کلام سے فائدہ اُٹھانے سے محروم ہیں۔

ایک نشان کی یاد حضرت میر صاحب نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) امرتسر میں تھے۔ شب جمعہ کو آپ نے وہاں کے ایک قاری کو خواب میں دیکھا کہ عورتوں کی طرح ہاتھ میں چوڑیاں پہنے ہوئے ہاتھ ہلاتے ہوئے باتیں کر رہا ہے۔ اسی دن جب آپ نماز جمعہ کی طیاری کر کے مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی مسجد میں گئے۔ تو اتفاقاً وہاں جمعہ ہو چکا تھا۔ ایک واقف ہندوستانی وہاں تھے انہوں نے کہا ایک اور مسجد ہے وہاں چلتے ہیں۔ وہاں جا کر جمعہ پڑھا۔ تو دیکھا وہی قاری صاحب جنہیں رات خواب میں دیکھا تھا وعظ کر رہے ہیں اور اسی طرح تکلف کے ساتھ ہاتھ مارتے ہوئے وعظ کر رہے ہیں۔

ایک اور نشان حضور میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ پنڈی لالہ ضلع گجرات میں ایک جاٹ نے بات سنائی کہ میں حج کو گیا تھا وہاں سے مدینہ چلا گیا وہاں میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک جہاز پر ایک نہایت مقبول صورت آدمی بیٹھا ہے اور لوگ ادہر اُدہر سے آ کر اس جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور وہ جہاز مشرق سے مغرب کو جا رہا ہے۔ جب میں ہندوستان میں آیا اور میں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا۔ تو میں نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ تب میں بیعت میں داخل ہوا۔

ایک خدائی کے مدعی کے ساتھ مناسب سلوک حضرت میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ کوئی شخص بے باکی سے دعوے خدائی کرتا تھا اور مومنوں کے دل دکھاتا تھا ایک جاٹ دیندار اس کی دلآزاری سے تنگ تھا ایک دن ... وہ شخص اپنے مکان پر اکیلا مل گیا جاٹ نے کہا۔ کیوں جناب خدا تم ہی ہو۔ اس نے کہا ہاں میں خدا ہوں۔ جاٹ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی اُٹھا کر کہا تو نے میرا باپ مارا ہے یہ کہہ کر اس کی خوب خبر لی اور پھر کہا تو نے میرے بیٹے کو مار دیا ہے اور اُسے خوب مارنے لگا اب وہ سمجھا یہ تو بڑی مشکل ہے۔ بولا کہ میں نے تیرے بیٹے کو نہیں مارا۔ جاٹ نے جواب دیا کہ سارا جہان گواہی دیتا ہے کہ تیرے باپ کو خدا نے مارا ہے صبر کرو۔ میں نے بہت صبر کیا۔ مگر اب تو ہاتھ آ گیا ہے۔ اب صبر کہاں۔ اب تو بدلا لے کر ہی چھوڑونگا یہ کہا اور پھر خوب مارا یہاں تک کہ اس نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ میں خدا نہیں۔ عاجز کمزور ناتوان انسان ہوں۔

بٹالہ

بٹالہ مین ہم شیخ فضل حق صاحب کے مکان پر ٹھہرے۔ حکیم محمد اشرف صاحب کے مکان پر احباب جمع ہوئے اور چندہ ہوا۔ رات وہان ٹھہر کر صبح امرت سر چلے آئے۔ بٹالہ مین چند ایک غریب احمدی ہین دیگر انھون نے اخلاص کے ساتھ جو ہو سکا وہ نقد دے دیا۔ شیخ صاحب اور دیگر احباب بٹالہ کی مہمان نوازی اور خاطر داری کے ہم شکور ہین اللہ تعالےٰ انہین جزائے خیر دے۔ حکیم محمد اشرف صاحب نے کیا عجیب بات سنائی کہ انہون نے مدت ہوئی۔ امرتسر مین ایک خواب دیکھا کہ چند سوار آئے ہین اور مجھے ایک مکان پر لے گئے مین جہان ایک بزرگ کے ساتھ کھانا کھایا اون سوارون نے تبلایا کہ یہ امام مہدی ہے۔ اور چار سال کے بعد ظاہر ہوگا اس خواب کے چار سال بعد براہین احمدیہ چھپنی شروع ہوئی اور جب مینے مرزا صاحب کو دیکھا تو وہی صورت تہی جو کہ مین پہلے خواب مین دیکھ چکا تھا۔

ایک عجیب واقعہ

علاقہ بٹالہ سے کسی شخص نے حضرت صاحب کے نام ایک خط لکھا تھا اس کا جواب جو بھیجا گیا اس پر اس گاؤن کا نام سہواً نہ لکھا گیا۔ خط بٹالہ مین آیا۔ اور اس شخص کے ایک ہمنام صاحب کو یہان ملا اون کو خط کا مطلب سمجھ مین نہ آیا اور انھین معلوم ہُوا کہ یہان قادیان کے کچھ آدمی آئے ہوئے ہین وہ صاحب خط لے کر ہمارے پاس آئے مینے خط دیکھ کر اصلی واقعہ سے انہین اطلاع دی۔ پھر ہمارے دوستون نے انہین ہمارے وفد کے مقصد سے باخبر کیا تو اونھون نے بھی چندہ مین حصہ لیا۔ گویا یہ غلطی اسی لئے ہوئی تہی کہ وہ چندہ کے ثواب مین شامل ہو سکین۔

۲۵ر کی صبح کو ہم امرتسر آئے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اسٹیشن پر ہمین ملے۔

احباب امرتسر کے سامنے تقریر

۲۵ر تاریخ کی شام کو یہان عاجز نے مسجد احمدیہ مین مفصلہ ذیل تقریر کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ۔ نحمدہ۔ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیآت اعمالنا۔

اما بعد۔ احباب من! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کی برکت کہ تم نے اس کے رسول کو اس زمانہ مین پہچانا۔ اور من انصاری الی اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور کسی لائم کی ملامت کی پرواہ نہ کی اور حق کو قبول کر لیا۔ خداوند تعالےٰ کا شکر کرو اور اس کا احسان مانو کہ اس نے تمہین سابقین اولین مین داخل کیا اور مسیح موعودؑ کے صحابہ مین شامل ہونے کا فخر عطا کیا آپ سلسلہ حقہ کے ممبر مین۔ واعظ مین۔ مبلغ ہین اپنے مال اور اپنی جان سے نصرت کرنے والے مین۔

اس وقت جس امداد دینی کی طرف آپکو متوجہ کرنے کے لئے مین کھڑا ہوا ہون وہ مال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ قادیان مین مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت کے واسطے کس قدر روپے کی ضرورت ہے بورڈنگ کا جو شاندار حصہ طیار ہو گیا ہے وہ بورڈرون کے آرام اور دوستون کی راحت کو بڑھا رہا ہے اور دشمنون کے دلون کو جلا رہا ہے مگر اس کی تکمیل اور آگے مدرسہ کی تعمیر کے واسطے ہنوز بہت سا روپیہ درکار ہے یہ ابتدائی عمارتین ہین جو آئندہ آنے والی شاندار عمارت کے واسطے بطور بنیادی پتھر کے ہین۔ مبارک ہین جن کے ہاتھ سے یہ بنیادی پتھر رکھے گئے۔ کیونکہ ان کا ثواب دیرپا ہے اور آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سب مین ان کا حصہ ہے۔ میرے بھائیون احمدیون کی جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر خداوند تعالےٰ کا ارادہ یہی ہُوا ہے کہ وہ اس عالی شان محل کی بنیادی اینٹین غریبون کے ہاتھ سے لگوائے تاکہ اس کے نبی کی رسالت کا ایک نشان ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ابتدائی خدمات کے متعلق فرمایا کہ اگر انہین سے کسی نے مٹھی کے برابر جو اللہ کے راہ مین دئے تھے تو بعد مین آنے والون کا صدقہ اگر سونے کے پہاڑ کے برابر ہو تب بھی اون کا درجہ نہین پا سکتا۔

اللہ تعالےٰ کے راہ مین خرچ کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہین اور دل مین ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم ومغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی مین جب کہ میر صاحب قبلہ زیادہ تر باغ کی درستگی مین مصروف رہتے تھے۔ ایک شب انہین الہام ہُوا۔

کہان تک کرے گا صفائی باغ

جلا میرے بندے تو دل مین چراغ

اس شعر مین اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ آپ باغ کی صفائی کے کام کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے دلون کی صفائی کی طرف متوجہ ہون اور انہین فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی طرف متوجہ کر کے ان کے دلون کو نورانی کر دین۔

میر صاحب کی یہ بھی ایک قربانی ہے کہ انھون نے باغ کے کام کو جس مین کسی قدر اون کا ذاتی تعلق بھی تھا چھوڑ دیا اور محض اللہ تعالےٰ کے کام مین لگ گئے۔ کیونکہ ہمارے شہر جو باغ مین ہم تو اون کو چھوڑ نہین سکتے اور قادیان کے ہر ایک مہاجر کو اپنے فرائض منصبی سے کوئی فرصت نہین کہ اور کام کر سکین۔ یہ تو کچھ خواجہ صاحب ہی کی ہمت ہے جو وہ اپنے دنیوی کاروبار کے ساتھ ساتھ آئے دن مختلف شہرون مین جا کر تائید دین اسلام کا کام کر رہے ہین۔ اللہ تعالےٰ انہین تمام دنیوی کدورتون سے محفوظ رکھے اور اون کے لئے دینی خدمات مین آسانی کے لئے تمام راہین کھول دے۔ ؎

چنان خوش دار اورا اے خدائے قادر مطلق

کہ در ہر کار و بار وحال او جنّت شود پیدا

میرے دوستو! وہ مبارک وقت جس مین اپنا مال اور جان اور عزت نور الدین نے خرچ کیا اور آج قوم کا سردار بن گیا ہے وہ وقت تو گذر گیا اور اب واپس نہین آسکتا۔ وہ رحمت کی گھڑیان اب کہان۔ جب کہ خدا کا مسیح ہمارے درمیان تھا اور ہمین اس کے حضور بیٹھنے اور اس سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل تھا وہ دن گئے۔ لیکن دوستو! اب بھی وقت کو غنیمت جانو **نور الدین** کے زمانہ کی قدر کرو۔ کہ ایسے نور کا ملنا مشکل ہے۔ اور ان بزرگون کی قدر کرو۔ جو نہایت امانت اور دیانت کے ساتھ تمہارے دئے ہوئے روپے کو دینی راہون مین خرچ کرتے ہین۔ صدر انجمن کے تمام کامون کے خود حضرت خلیفۃ المہدی نگران ہین اکثر کام حضور سے پوچھ کر کئے جاتے ہین۔ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب جیسے باخدا انسان اس انجمن کے صدر ہین۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب جیسے متقی رات دن اس خدمت مین محو ہین۔ حضرت خواجہ صاحب حضرت شیخ صاحب۔ حضرت ڈاکٹر مرزا صاحب وحضرت شاہ صاحب کس قدر تکلیف اور ہرج اُٹھا کر اس انتظام کی خاطر ہر اجلاس مین شامل ہوتے ہین۔ کیا خدا ان لوگون کی للّٰہی محنتون کو ضائع کر دیگا۔ ہرگز نہین غرض اس وقت کی قدر کرو اور سب سے زیادہ نور الدین کی قدر کرو۔ نور الدین اس زمانہ مین **ایک انسان ہے** کہ اس جیسا مقرب بارگاہ صمدانی اس وقت دنیا مین ایک نہین اس کے حکم سے ہم تین آدمی قادیان سے اس وقت آپ کے پاس آئے ہین کہ آپکو اس ضرورت کی طرف متوجہ کرین جو قادیان مین محسوس ہو رہی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ مین اس کا ذکر کرون یہ ضروری جانتا ہون۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا گذشتہ جمعہ کا خطبہ آپکو سناؤن۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے مجھے قادیان سے روانگی کے قبل یہ حکم دیا تھا کہ جہان کہین مین جاؤن اس خطبہ کے مضمون سے احباب کو آگاہ کرون وہ خطبہ یہ ہے۔

فرمایا۔ میری حالت یہ ہے کہ پانچون کی نماز بیٹھ کر پڑھتا ہون۔ سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے۔ التحیات مین پاؤن کی حالت بدلانی پڑتی ہے باوجود اس ضعف کے

چونکہ دردمند دل رکھتا ہون اس لئے تمہین کچھہ سنانا چاہتا ہون۔

زمانہ مین آزادی کی ہوا چل رہی ہے۔ اکثر انگریزی خوان اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء کی بھی ضرورت مین کچھہ متامل ہین اور کچھہ ہنسی اور پرانی جہالت یقین کرتے ہین پس ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم دردمند دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی وحشت ہے وہ رک نہین سکتا کہے گا کہ شاید کسی کو فائدہ ہو سو مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تقوےٰ اختیار کرو۔ تقوےٰ کی راہون پر چلتے چلتے اس حد تک پہونچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک فرمان بردارون کی موت ہو اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے تقوےٰ کی راہون کو اختیار کرے۔

اس وقت سب سے بڑا مرض جو اسلامیون مین ہے۔ وہ باہمی تفرقہ ہے ہماری آوازین مختلف ہین۔ لباس مختلف کام مختلف۔ کھانا پینا مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے ہم مین وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب ملکر

خدا کی خادم جماعت

بن جائین۔ سو لوگون کا اس طرف تو کچھ خیال نہین اور بیہودہ بحثین لے بیٹھتے ہین جن سے سوائے اس کے کچھ نہین کہ تفرقہ بڑہے۔

مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ بڑہانے والی باتین چھوڑ دین ایسی لغو بحثون سے جن سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا۔ موہنہ موڑ لو۔ اور سب سے ملکر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے حبل اللہ۔ قرآن مجید محکم پکڑ لو۔ دیکھو۔ لڑکون مین ایک رسے کا کھیل ہے۔ اگر ایک طرف کے لوگ اور باتون مین لگ جاوین تو وہ رسے مین کس طرح جیت سکتے ہین اسی طرح اگر تم اور بحثون مین لگ جاؤ گے تو قرآن مجید تمہارے ہاتھون سے جاتا رہیگا

بعض آدمی ایسی باتون مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین کہ مثلاً مسیح کا باپ تھا یا نہ تھا۔ ایسی بحثون سے کوئی دینی دنیوی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہین۔ سو تم سن لو کہ میرے اور صدر انجمن احمدیہ کے تعلقات دوستانہ اور پیری مریدی کے رنگ مین ہین مین انکا پیر ہون اور وہ میرے مرید ہین۔ ہم ان پر حکمران ہین۔ جو چاہین منوا لیتے ہین۔ جو لوگ ایسا سے بحث کرتے ہین وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین۔ انہین چاہیئے کہ ان باتون کو چھوڑ دین کیونکہ ان کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہین بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انجمن تمہاری مرید ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے فرمان بردار ہو جاوینگے۔

نیز سن رکھو کہ دین اسلام مین بہت توسیع ہے صحابہ کرام آمین بالجہر بھی کہہ لیتے۔ آمین بالاخفاء بھی کر لیتے سینہ پر ہاتھ بھی باندھتے اور ناف کے نیچے بھی۔ بسم اللہ جہراً بھی پڑھتے اور سراً بھی۔ اور بعض تابعین ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز ادا کرتے رہے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہین صرف ان مباحثے سے بیہودہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو۔ بہت بولنے کی عادت کم کرو۔ کہ بہت بولنے سے دل مر جاتا ہے اور سب کے سب ملکر اتحاد واتفاق سے کام کرو۔ خدا کا شکر کرو کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ آیا اور اس نے مختلف مذاہب والون کو اختلاف کی سے نکالکر بھائی بھائی بنا دیا۔

اس کے بعد اب مین پھر اس مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔ جس کے واسطے ہم نے یہ سفر اختیار کیا ہے تعمیر مدرسہ اور بورڈنگ کے واسطے ہمارے احباب نے بہت سے چندے لکھوائے ہین لیکن وہ سب وصول نہین ہوئے اور صدر انجمن کے اراکین نے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح جو تحریک کی تھی کہ سب احمدی احباب کم از کم ایک ماہ کی آمدنی اس چندہ مین دیدین اس کیطرف ہنوز پوری پوری توجہ نہین ہوئی لیکن کام عمارت کا پورے زور سے شروع ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خزانہ صدر انجمن مین روپیہ بہت کم رہ گیا ہے۔ اور عمارت کا پورا کر دینا نہایت ضروری ہے اور اس کے علاوہ ماہواری اخراجات کی ادائگی کے لئے روپیہ درکار ہے۔ اس بات کو معلوم کر کے احباب قادیان مین تحریک ہوئی کہ وصولی چندہ کے واسطے کوشش کی جاوے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نے ایک ماہ اس خدمت کے واسطے سفر کرنا منظور فرمایا اور لمبے سفر سے قبل بٹالہ۔ امرتسر۔ گورداسپور کا سفر چند روزہ مین پورا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس ابتدائی سفر مین حضرت مولوی محمد علی صاحب جو اس سارے انتظام کے اعلےٰ کارکن ہین میر صاحب کے ساتھ امرتسر تک آئے ہین اور اس عاجز کو حضرت خلیفہ صاحب کے حکم سے ان ہر دو بزرگون کی ہمرکابی کا فخر عطا ہوا ہے۔ اس سفر کے شروع کرنے سے قبل اس چندہ کی ابتدا قادیان سے ہی شروع کی گئی۔

میرے دوستو! قادیان مین جو مہاجر رہتے ہین وہ ایسی آمدنیون کو جو باہر رہ کر وہ حاصل کر سکتے تھے۔ پہلے سے ہی چھوڑ چکے ہین اور وہ قادیان رہنے کی خاطر صرف اتنے پر راضی ہوگئے ہین۔ جسمین انکا گذارہ ہو۔ انہون نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے قدمون کے قرب مین رہنے کی خاطر اور ان کے پاک خلیفہ حضرت نور کی روشنی سے مستفید ہونے کیلئے اور اہل بیت مسیح موعود بارک اللہ لہم فی کل امورہم بالخصوص حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب جو اس زمانہ مین علم لدنی سے یکلمہم فی المہد کے مصداق ہین ان بزرگون کی حاشیہ نشینی سے فائدہ اٹھانے کے لئے بیرونی زندگی کے آرامون کو ترک کر دیا ہے۔

قادیان مین جو بڑے بڑے لائق آدمی رہتے ہین وہ اگر باہر کہین ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے۔ تو یہان کی آمدنی کی نسبت دس گنا زیادہ کما سکتے۔ ایک مولوی محمد علی صاحب کو ہی دیکھو کہ اگر پیشۂ وکالت کو اختیار کرتے۔ تو دو ہزار ماہوار سے بھی کیا کم حاصل کرتے بلکہ یہ تو ایسے لائق پلیڈرون کے دو چار برس کی آمدنی ہے سو اس آمدنی کے مقابلہ مین جو کچھہ اب وہ لیتے ہین۔ ایک قوت لایموت ہے اور یہی حال تمام مہاجرین کا ہے سوائے اس نابکار کے جس نے اپنے پیارے مسیح کے قدمون کی خاک کی طفیل نہ صرف دین ہی پایا ہے بلکہ دنیا بھی حاصل کی ہے۔ جو کچھہ اس نالائق کو قادیان مین ملتا ہے۔ اگر یہ عاجز قادیان سے باہر نکلے۔ تو اتنے کے قابل نہین۔

غرض ان مہاجرین نے بھی اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ اس کام کے واسطے دی ہے بعض صاحبان تو پوری تنخواہ دے چکے ہین بعض بہ اقساط ادا کر رہے ہین اور بعض کر چکے ہین۔ ماسٹر محمد دین صاحب اپنی دو تنخواہین دے چکے ہین۔ عبدالمجید خان صاحب ایک غریب آدمی ہین انہون نے اپنی ساری تنخواہ ایک ہی ماہ مین دیدی ہے۔ مولوی صدرالدین صاحب پہلے ایک تنخواہ پوری دے چکے ہین اب پھر ۳۰ روپے دے گئے ہین۔ حالانکہ مدرسہ مین ان کی خدمات جو کام کر رہی ہین اور انکی سعی سے مدرسہ نے جو رونق پکڑی ہے اس کے لحاظ سے تو وہ اس قابل ہین کہ اس چندہ مین سے بھی انکو کچھہ اور دیا جاوے بجائے اس کے کہ ان سے کچھ لیا جاوے اسی طرح تمام مہاجرین نے اپنی ہمت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے اور قریب ۲۰۰۰ کے کل روپیہ قادیان سے ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے علاوہ اس چھ سو کے جو وہ پہلے دے چکے ہین اب پھر مبلغ تیس ۳۰ روپے اپنی جیب خاص سے دئے ہین اور ہماری روانگی سے قبل مبلغ ۶ ہمارے اس سفر کے خرچ کے واسطے بھی دئے ہین۔ ...... بٹالہ مین ہم ایک شب ٹھہرے وہان جو چند مخلص آدمی ہین انہون نے مبلغ .... روپے نقد دئے ہین اور کچھہ اور لکھوانے کا وعدہ کیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے اب ہم یہان پہونچے ہین ؂

برادران! یہ خداوند تعالےٰ کا کام ہے جسکی بنیاد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے وہ تو ہر حال ہو کر رہے گا ہمارے واسطے تو مفت کا ثواب ہے۔ ؎

بمفت این اجر نصرت را ہمیدہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کو کبھی کوئی گھاٹا نہیں ہوتا اس کے لئے دینے میں کوئی نقصان نہیں میںنے ایک دفعہ خواب میں دیکھا۔ کہ میری میز پر کسی پھل کے کچھ دانے پڑے ہیں حضرۃ میر ناصر نواب صاحب تشریف لائے اور انہوں نے ایک دانہ اٹھا کر کھایا۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ پیچھے اتنے ہی دانے رہیں جتنے پہلے تھے انہوں نے پھر ایک اور اٹھا کر کھایا تو پیچھے پھر بھی اتنے ہی تھے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت میر صاحب جو کچھ احباب سے لیتے ہیں وہ سب اللہ کے راہ میں جاتا ہے اسواسطے اس مال میں دراصل کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ؎

ز بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اس شعر میں لفظ ناصر شاید اسی طرف پہلے سے ہی اشارہ کرتا ہے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کو اللہ تعالےٰ اس بات کی ہمت دیگا۔ کہ جماعت کو بذل مال کی طرف ہمیشہ متوجہ کرتے رہیں اس کام کے واسطے جس قدر تکلیف اور صعوبت لمبے سفروں کی میر صاحب موصوف نے اٹھائی ہے اور کسی نے نہیں اٹھائی اور پھر اس ساری محنت کے چندے میں سے اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں لیا بلکہ سب دینی کاموں کے واسطے لیا ہے۔ میر صاحب کا وجود بھی اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ایک نشان ہے کہ ایسے مخلص خداوند تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کے واسطے پیدا کر دیئے ہیں۔ جو رات دن دین کی نصرت میں مصروف ہیں ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا

وہی میر صاحب اب آپکے پاس آئے ہیں اور ان کے ہمراہ علی اور صادق ہے امید ہے کہ اب آپ صاحبان نصرت دین میں اعلےٰ ہمت دکھا کر اپنے صدق کا نمونہ دکھائیں گے۔

امرتسر میں مبلغ ڈیڑھ سو روپے کے قریب نقد چندہ جمع ہوا اور باقی احباب نے یکم جولائی کو روپے بھیجنے کا وعدہ فرمایا امرتسر کے ذکر میں جناب بابو صفدر جنگ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس کا خاص شکریہ ضروری ہے جنہوں نے ہمارے وفد کے ساتھ ہمدردی کی۔ خود بھی چندہ دیا اور بعض دیگر سے بھی دلایا اللہ تعالےٰ بابو صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے نیک ارادوں میں برکات نازل کرے۔

کپورتھلہ

امرتسر سے ہم کپورتھلہ گئے۔ معلوم ہوا کہ اکثر دوست وہاں نہیں ہیں تاہم کچھ چندہ ہو گیا۔ وہاں سے حاجی پورہ جانے کا ارادہ تھا۔ مگر وہاں کے رئیس محبی منشی حبیب الرحمان صاحب وہیں پہونچ گئے۔ اور ہمیں وہاں جانے سے اور اپنے آپکو مہمانداری کی تکلیف سے بچا لیا۔

احباب کپورتھلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خدام میں سے ہیں۔ ان کی مجلس میں حضور علیہ السلام کی باتوں کا کچھ نہ کچھ تذکرہ آہی جاتا ہے۔ محبی مکرمی منشی ظفر احمد صاحب سے میں ذکر کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اصل غرض یہی تھی کہ ایک خدا پرست متقی جماعت طیار ہو جائے۔ ہمارا فرض سب سے پہلا یہ ہے کہ ہم اپنی حالت کو درست کریں۔ منشی صاحب نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت موصوف نے فرمایا تھا۔

"میں تم کو مسیح پرست نہیں بنانا چاہتا۔ بلکہ مسیح بنانا چاہتا ہوں"

سبحان اللہ! خدا کے پیارے کا ارادہ اپنی جماعت کے افراد کے متعلق کیسا اعلےٰ ہے۔ اور کس عالی ہمتی کا نمونہ ہے۔

محاسبہ

امرتسر اور کپورتھلہ کی جماعتیں اپنے حساب کتاب کو اَپ ٹو ڈیٹ اور ستھرا رکھنے میں کمزور پائی گئی ہیں جو کچھ بھی وصول ہو یا نہ ہو۔ حساب کا معاملہ ہر جگہ بہت صفائی چاہتا ہے۔ رجسٹروں میں کاٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ پنسل کا اندراج نامناسب ہے۔

کپورتھلہ سے واپس ہو کر یکم جولائی کو داخل دار الامان ہوئے فالحمد للہ۔

ریویو

ریزہ ذکر خیر

حاجی شاہ میاں محمد شیر صاحب کے مختصر سوانح ان کے عقیدتمند نے تحریر کئے ہیں۔ قیمت ۱ر ملنے کا پتہ۔ جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ چوک بزازہ۔ کانپور

الخاتون

مرزا عرفان علی بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر رئیس اکبرآباد (مصنف آداب الہند۔ عیار۔ سفرنامہ حجاز) کی تصنیف الخاتون ہر سہ حصہ اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے بالخصوص پردہ پر جو دیباچہ ہے وہ یورپین تہذیب کے دلدادہ لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حصہ اول میں دیباچہ اور تین ہندو دیویوں کا تذکرہ ہے۔ حصہ دوم میں اسلامی بیبیوں کا ذکر ہے اور حصہ سوم خواتین ہند کے سوانح تواریخ مستندہ سے لے کر درج کئے گئے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ بہت اعلےٰ ہے قیمت ہر سہ حصہ مبلغ ہے۔ جو مولف کی محنت اور کتاب کی خوشنمائی کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ ملنے کا پتہ۔ جناب ڈپٹی صاحب پیلی بھیت

شورش ہند پر ایک نظر

یہ ایک دوا ہے۔ جو پٹیالہ میں ٹھاکر مختار مہدی صاحب نے عین ضرورت کے وقت پولیٹیکل مریضوں کے لئے تجویز کی۔ برطانیہ راج کے برکات کو ظاہر کرتے ہوئے برادران وطن کو ایک مفید نصیحت کی ہے۔ اس رسالہ کی قیمت پہلے ۲ر تھی۔ مگر علی گڈھ انسٹیٹیوٹ کی سفارش پر کہ گورنمنٹ کی خیر خواہی میں ایسا مفید رسالہ جو لکھا گیا ہے۔ پبلک میں مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ ٹھاکر صاحب نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ صرف ٹکٹ ڈاک بھیجنے سے درخواست کنندوں کو یہ رسالہ اب مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ٹھاکر مختار مہدی صاحب۔ شیر دل والا دروازہ۔ ریاست پٹیالہ۔

رسالہ خفیہ تحریر

قاری محمد حبیب الرحمٰن صاحب متخلص بناقص ترکی دروازہ علی گڈھ نے راز کی باتوں کو ہندسوں میں لکھنے کا ایک طریقہ ایجاد کیا ہے جس پر عمل کرنے سے وہ لوگ جو اپنے راز سے کسی اور کو آگاہ نہیں کرنا چاہتے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۲ر ہے اور قاری صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

آخر نقاب اولٹ گیا

یہ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ ہے اصل ناول میں جو کچھ خوبی یا نقص ہے، وہ تو یورپین مصنف کے ذمہ ہے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں لیکن یورپین خیالات کو جو اردو جامہ ہمارے انڈین ناولسٹ ماسٹر۔ ایم۔ جی۔ حسن صاحب نے پہنایا ہے۔ وہ ایسے ایسا فٹ آیا ہے۔ کہ اگر صاحب موصوف خود ہی نہ بتلا دیتے۔ تو اسے ضرور اردو کے اورجنل ناولوں کی الماری میں جگہ دیجاتی قیمت اصلی فی نسخہ عہ۔ آجکل رعایتی قیمت صرف ۱۲ر ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ماسٹر محمد غلام حسن صاحب آنریری کنٹرکٹر وسٹی انجمن حامی تعلیم نسوان۔ ملتان۔

تذکرہ نجیبیہ

طریقہ سہروردیہ جن مقدس بزرگ شیخ سے تعلق ہے۔ ان کا اسم گرامی حضرت شیخ ابو النجیب عبد القاہر ہے۔ حضرت موصوف علیہ الرحمۃ سہرورد کے رہنے والے تھے۔ ان کے سوانح محققانہ رنگ میں جناب مولوی شاہ حسن میاں صاحب پھلواری نے شائع کر کے اردو دان پبلک پر احسان کیا ہے۔ فرضی قصوں اور بے اعتبار داستانوں سے کتاب کو پاک رکھا ہے اور خوب لیا ہے خدا کے پیارے بندوں کے اصلی اور صحیح واقعات کا

تذکرہ - طلن کی صفائی اور روح کی تازگی کا موجب ہوتا ہے - صاحبان ذوق کے واسطے ضروری ہے کہ ایسی کتابوں سے فائدہ اُٹھائیں - شیخ سہروردی علوم ظاہری اور باطنی ہر دو سے مالا مال تھے - اس کتاب میں حضرت شیخ صاحب کا نسب نامہ آپکے اخلاق آپکے مریدین - آپ کی کرامات - آپ کے معاصرین اور دیگر تمام ضروری باتیں درج کیگئی ہیں - لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اعلےٰ ہیں - قیمت فی نسخہ ایک روپیہ -

ملنے کا پتہ - جناب مولوی شاہ حسن میان صاحب بمقام پھلواری ضلع پٹنہ

الفرقان فی قرأة ام القرآن

یہ ایک ضخیم کتاب ۳۰۰ صفحہ کی مصنفہ مولوی حافظ محمد ناظر حسن ہے - چونکہ جناب حافظ صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ اس کتاب کی اشاعت سے انکی غرض یہ ہے - کہ اہل علم اسے بغور مطالعہ کرکے از روئے انصاف اس پر اپنی رائے لکھیں اسواسطے ہم حافظ صاحب کا رقم کردہ اشتہار سر دست درج اخبار کر دیتے ہیں اُمید ہے کہ کوئی لائق دوست اس کتاب کو پڑھ کر اس پر مناسب ریویو درج اخبار کرنے کے واسطے بھیجیگا -

"نعم الوفاق"

تمام برادران اسلام کی خدمت میں اہل فقہ ہوں یا اہلحدیث معروض ہے کہ میں نے رسالہ الفرقان فی قرأة ام القرآن تالیف کیا ہے نہایت نادر اور جدید تحقیقات پر جو مشتمل ہے مقصود اصلی بندہ کا یہ ہے کہ فریقین کے اغلاط مزمنہ کا ازالہ اور حق نفس الامری مدلل بدلائل ہویدا ہو اور سب کے سب واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً سے متمسک ہوں - سو یہ بات بلا اس رسالہ کے دیکھے حاصل نہیں ہو سکتی ہے اسلئے ہر گروہ کے سنجیدہ حضرات سے اُمید ہے کہ اسکو دیکھ لیں اور اور اپنے مقتداؤں سے مشورہ لیویں اور جو کچھ رائے بروئے انصاف قائم ہو اُسکو بذریعہ اخبارات اسلامی کے عام پبلک پر ظاہر فرماویں تاکہ قبول حق کی ایک تحریک تازہ محققانہ عام ہو والسلام - فقط - المکلف - بندہ ناچیز محمد ناظر حسن نقشبندی صدر مدرس مدرسہ عربیہ چھپاری ضلع بلند شہر

کتب بیرونی

جو کتب متعلق بدر یک ایجنسی والوں کو دوسرے دفتر سے لیکر بک کرنا اور روانہ کرنے پر وقت اور محنت درکار ہوتی ہے اسواسطے آئندہ ایسی کتابوں پر ایک آنہ فی روپیہ کمیشن لگایا جائیگا - اور ایک روپیہ سے کم کی کتابیں ہوں - تب بھی ایک آنہ لیا جائیگا -

ڈاک و لاٹ

تارکان گرجہ

رومی گرجا میں تو تارکان کی کوئی مد نہیں لیکن رسالہ چرچ کوارٹرلی ریویو سے معلوم ہوتا ہے کہ کلیسائے انگلستان میں بھی ایک سو تارک - ور پانچ ہزار تارک ہیں - معلوم نہیں کہ تعداد میں اتنے بڑے فرق کی کیا وجہ ہے - غالباً یہ ہو کہ عورتیں اناجیل کے متعلق نئی تحقیقات سے ہنوز ناآشنا ہوں اور پرانی ہوا تا حال ان کے سروں میں چکر کہا رہی ہے -

پرتگال میں پادری

پرتگال میں بیچارے پادری صاحبان کا برا حال ہو رہا ہے - پکڑے جاتے ہیں - دھمکائے جاتے ہیں - قید کئے جاتے ہیں مارے جاتے ہیں - جلاوطن کئے جاتے ہیں - مگر این ہمہ آورد و لست و الا معاملہ ہے - اصل بات یہ ہے - کہ سلطنت پرتگال نے آئندہ کے واسطے پادریوں کو خزانہ سرکاری سے امداد دینی بند کر دی ہے اور دراصل پادریوں کا کوئی حق بھی نہ تھا مگر پادری صاحبان ایسے بے وقوف ہیں کہ زمانے کے رُخ کو نہیں دیکھتے اور خواہ مخواہ سلطنت کے برخلاف لوگوں کو بھڑکاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے جو رہا ہے - اب تو دن بدن عیسائیت کو زوال ہے اور اسے صبر کے ساتھ انہیں برداشت کرنا چاہیئے -

نئی کتابیں

۱۹۱۰ء میں امریکہ میں تیرہ ہزار پانچ سو ۱۳۵۰۰ کتابیں چھپ کر شائع ہوئی ہیں -

عیسائیت اور فری میسنری

امریکن رسالہ لائف اینڈ ایکشن بابت مارچ اپریل ۱۹۱۱ء کے ایک مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں بعض پادریوں نے فری میسنری کی خفیہ سوسائٹیوں کی مخالفت کی ہے جسپر ایک صاحب نے مضمون لکھا ہے کہ یسوع صاحب نے خود خفیہ سوسائٹیوں کی بنیاد قائم کی ہے - خدا کی سلطنت کو ایک راز بتلایا ہے اور مثلوں میں گفتگو کی ہے تا کہ سب لوگ سمجھ سکیں - پولوس نے بھی اسی کی تائید کی ہے - پہلے پوادری بھی ہی کرتے چلے آئے خود گرجا کے پادریوں سے قسم لی جاتی تھی کہ یہاں کے راز مخفی رکھیں - غرض جب انکی ابتدا ہی عیسائیت سے ہے تو اب عیسائیت کے ترک کے سوائے اس سے کیونکر الگ ہو سکتے ہیں -

بچے کی تندرستی

مولوی محمد حلیم صاحب انصاری منشی فاضل نے کسی ایک عربی کتاب کو اردو زبان میں ترجمہ کرکے اہل ہند پر احسان کیا ہے اس سلسلہ میں انکی تازہ تصنیف بچے کی تندرستی نام ایک خوبصورت چھپی ہوئی چھوٹی سی کتاب ہے - جو ملک مصر کے فاضل ڈاکٹر عبد العزیز نظمی خاص معالج اطفال کی کتاب صحة المولود کا سلیس اردو ترجمہ ہے - نوزاد شیر خوار اور کم عمر بچوں کی تندرستی ان کے رکھ رکھاؤ اور پرورش کے طریقے آسان ہدایتیں اور دیگر موزوں باتیں بمعہ تصاویر اس کتاب میں درج ہے - پڑھی لکھی خواتین کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ضرور مطالعہ فرماویں - قیمت فی نسخہ ۱۰/

ملنے کا پتہ - جناب محمد حلیم انصاری صاحب ردولوی - گوشہ خیر منزل - کوچہ پیسہ اخبار - لاہور -

خداوند یسوع مسیح کا جلال سرکس میں

اورینٹل کا رنیوال شو آجکل پشاور میں وارد ہے - جس کے خیمے کے اندر بڑا بھاری بائیسکوپ ہے - اور جس کے ذریعہ سے تصویریں دکھائی جاتی ہیں - علاوہ پروگرام کے ہر اتوار کی رات کو یسوع مسیح کی زندگی کے حالات بھی بتلائے جاتے ہیں - خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے حالات دیکھنے کی خاطر میں بھی گذشتہ اتوار کو سرکس میں گیا - سب سے پہلے جو تماشہ دکھایا گیا وہ خداوند یسوع مسیح کا مصلوب وغیرہ ہونا تھا - مصلوب ہونے سے پہلے مسیح نے اپنے رفقاء کے ہمراہ شراب کا دور چلایا - پہاڑی وعظ کیا - یہودیوں نے چونکہ مسیح کے وعظ کو اپنے مذہب کے برخلاف سمجھا - ہر چند مسیح کو سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا - آخر کار یہودا اسکریوطی کے ذریعہ سے مسیح گرفتار کیا گیا - گرفتار ہونے پر یہودیوں نے اس کے ساتھ نہایت قبیح سلوک کیا - کوئی اس کو گالیاں دیتا - کوئی کوڑے لگاتا - کوئی تھوکتا وغیرہ وغیرہ - مسیح نے بہتیری کوشش کی کہ یہ موت کا پیالہ اس سے ٹل جاوے - مگر افسوس اِنہ ٹلا - مسیح کی گرفتاری پر مسیح کی ماں روتی پیٹتی تھی - مگر لاچار اور بے بس تھی - آخر کار یہودی سپاہی حاکم کے فیصلہ کے بعد یسوع کو صلیب اٹھوا کر مصلوب ہونے کی جگہ پر لے گئے - جہاں پہنچکر سپاہیوں نے مسیح کے سب کپڑے اتار لئے - فقط اس کے بدن پر ایک لنگوٹی باقی چھوڑی - کپڑے اتارنے کے بعد دو چوروں اور میان مسیح کو مصلوب کیا گیا - مصلوب ہونے کے بعد مسیح کا مُردہ قبر میں رکھا گیا جہاں سے وہ زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا اور اپنے باپ (نعوذ باللہ منہ) کے دائیں گھٹنے پر جا بیٹھا ناظرین کے واسطے مسیح کے جلال کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے خدا ہی ہو تو ایسی ہو - جلال اور بادشاہت ہوں تو ایسے ہوں کیا یہ بھی اشاعت دین عیسوی کا ذریعہ ہے یا کہ مسیح آسمانوں سے اُتر کر اب سرکس میں آگیا ہے معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہے [illegible]

ضمیمہ تفسیر افسوس کہ اس ہفتہ بھی شائع نہ ہوسکا۔ جمعہ کا خطبہ آپ کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھا۔

تصحیح بدر مطبوعہ ۲۹ جون کالم ۲ سوال دوم میں ایک آیۃ غلط چھپ گئی ہے جس کا مجھے افسوس ہے۔ صحیح یوں ہے۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا۔

بلا اطلاع وی پی نہ ہو حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ کیا اچھا ہو کہ جیسے آپ اطلاع دے کر وی پی کرتے ہیں اصحاب بھی اسی طرح اطلاع دے لیا کریں۔ تاکہ مجبوراً واپس کرنے سے طرفین کا نقصان نہ ہو۔

صحابہ کا نمونہ شیخ غلام احمد صاحب واعظ لکھتے ہیں۔ ۸ میل پیدل چلا ہوں اور بعض جگہ بجائے روٹی کے درختوں کے پتے کہائے۔ الحمدللہ رب العالمین۔

ایک حادثہ ہمارے مکرم دوست میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس سوگا کے برادر زادہ میاں غلام مرتضیٰ خان صاحب اپنے مکان کی چھت پر نماز عشاء پڑھ رہے تھے تو ایک پستول کی گولی جو کسی شخص نے سڑک پر سے چھوڑی تھی ان کے ماتھے میں دائیں آنکھ کے اوپر آ لگی۔ گولی نکال دی گئی ہے۔ زخم بہت گہرا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی فضل کیا کہ جان بچ گئی۔ اگر ..... ذرا اور دھنسی تو پھر دماغ قریب تھا آنکھ بھی بچ گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو صحت بخشے۔

جلسہ تاجپوشی بھیرہ میں محمد ظفر صاحب سکرٹری ایسوسی ایشن آف دی سکول ہائی بھیرہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک جلسہ قائم ہوا جس میں کئی اصحاب نے تقریریں کیں۔ مولوی دلپذیر صاحب نے عربی نظم پڑھی۔ اور ریزولیوشنز پاس ہو کر جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اور کمشنر صاحب راولپنڈی اور ڈپٹی کمشنر کی طرف تاریں بھیجی گئیں۔

جلسہ تاجپوشی سٹروعہ (ہوشیارپور) میں چودہری غلام احمد خان صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۲ جون کو جلسہ کیا گیا جس میں چودہری غلام قادر خان صاحب نے گورنمنٹ کے احسانات اور اس کی اطاعت کے متعلق ایک مبسوط تقریر کی۔ اور پھر مٹھائی تقسیم ہوئی۔

مخالفین کا سلوک ہم سے سید شاہ شفیع احمد احمدی موانگر سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے متعلقین سے ایک عورت مر گئی۔ مخالفین نے شرارت سے کوشش کی۔ کوئی قبر نہ کھودے آخر سورج گڑھ کے احمدیوں کے دل میں ہمدردی کا جوش اٹھا انہوں نے خود قبر نکالی۔ اور اس طرح تجہیز و تکفین ہوئی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قرآن شریف معہ انگریزی ترجمہ مولوی مرزا ابوالفضل صاحب نے قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کے جو انہوں نے خود کیا ہے۔ شائع کیا ہے۔ یہ قرآن مجید دو جلدوں میں ہے۔ جس کی پہلی جلد میں نے دیکھی ہے۔ سب سے بڑی پسندیدہ بات جو اس میں ہے وہ یہ ہے کہ برخلاف دیگر انگریزی تراجم کے اس میں صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ اصل قرآن شریف عربی زبان میں لکھ کر ہر صفحے پر نیچے انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ لفظی ہے اور محنت سے کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ انگریزی لٹریچر میں یہ ایک مفید اضافہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ انگریزی کتب خانوں میں اس کی قدر کی جائیگی لیکن افسوس کہ قرآن شریف کی مستند اور الہامی ترتیب کو چھوڑ کر مولوی مرزا صاحب نے راڈول والی ترتیب نزولی کو لیا ہے۔ جو کسی صورت میں صحیح ہو ہی نہیں سکتی۔ ترجمہ میں بھی بہت اصلاح ہوسکتی ہے اور چاہیئے تھا کہ بجائے بائیں کے دائیں طرف سے صفحات شروع کئے جاتے۔ بہرحال اسلامی خدمت میں ایک مفید کوشش ہے۔ قیمت ہر دو جلد مبلغ دس روپے (عـ)

ملنے کا پتہ۔ جی۔ اے اصغر اینڈ کو۔ الہ آباد۔

ناطہ کی ضرورۃ ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک۔ منکسر المزاج۔ دیندار احمدی حاجی۔ عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

محمد امین نفضل کریم کالج اسٹریٹ ۶۸ کلکتہ

خواجہ صاحب کا لیکچر وزیرآباد میں احباب وزیرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ خواجہ صاحب کا لکچر بڑی دہوم دہام اور کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ۲ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کو دوسرا لیکچر انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی مشہور دوائیں ہیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا یہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی کافور ہے یہ دوا ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ محصولڈاک ۲ تک ۵

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق تیار ہے اس کا رنگ تی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا پیٹ کا درد بدہضمی۔ سستی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۲ تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مجربات عجائب فن حکمت میں یہ وہ کتاب ہے جس کے مجرب نسخوں پر عمل کرنے سے مایوس اپنی مراد کو پہونچا۔ اس کتاب کا ہر نسخہ ایک اشرفی کو بھی سستا ہے۔ قیمت عـہ

راز مخفی۔ علم طب کے مخفی راز بطور سوال و جواب ظاہر کیا ہے ۸

بہار زندگی مع رسالہ دستکاری۔ ہر قسم کے لذیذ کھانے مقوی ... کشتہ جات دستکاری کے طریقے نہایت آسان درج ہیں۔ ایک روپیہ

المشتہر ایس آر دین احمد اینڈ کمپنی دہلی گلی قاسم جان سے طلب کرو

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ بالعموم مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار ہذا سے بواسطہ قیمت ... بذریعہ قیمت طلب پارسل ہوسکتی ہے۔

نزول المسیح تمام مصالح جب علم حقائق آگاہ مولوی محمد سرور شاہ صاحب درس قرآن دے رہے تھے ... شدت کے ساتھ

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

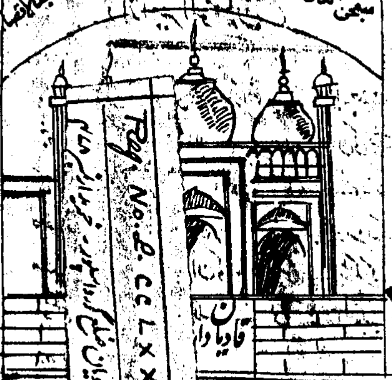

بدر

BADR - QADIAN

قادیان دا

Regd. No. L CCLXXXVIII

آیت پیشگی عہ

درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | مسیح وقت مہدی ہم مجلد دہر سراپا صا

Reg. No. ۸۹۰ CCLXXXVIII

ضمیمہ درس قرآن

(جلد ۱۰) مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ ساون ۱۹۶۸ (نمبر ۳۹)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نوردین مصطفےٰ پاؤ گے تم

مدینۃ المسیح

۱۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر کی صحت اچھی ہے اہلبیت نبوی بھی بخیر و عافیت ہیں۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب مسجد مبارک میں امامت فرماتے اور مسجد اقصیٰ میں جمعہ پڑھاتے ہیں۔ حضرت امیر بھی جمعہ کے دن مسجد اقصیٰ میں تشریف لے جاتے ہیں۔

۲۔ صاحبزادہ صاحب نے اس ہفتہ میں ادعوا ربکم تضرعًا وخفیہ کی تفسیر کرتے ہوئے یہ نکتہ معرفت بتایا کہ چونکہ آواز بلند میں ریا کا خوف تھا۔ اسلئے تضرع کی شرط لگائی پھر فرمایا۔ کہ جب ایک نیک و مقتدر انسان سے تعلق بہت سی برکات کا موجب ہے تو خدا تعالیٰ جو قدوس و علی کل شیٔ قدیر ہے اس سے تعلق کیوں نہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون کے پاک نتیجہ کا مثمر ہو۔ لوگ حاکموں سے تعلقات بڑھانے کے لیے بار بار ان کے پاس جاتے ہیں۔ منتیں اور خوشامدیں کرتے ہیں۔ پھر انکے دربار میں جانے اور ٹھہرنیکے لیئے وقت مقرر ہوتا ہے لیکن خدا کا دربار ہر وقت کھلا ہے۔ نہ دربان کی خوشامد کی ضرورت نہ فیس کورٹ لگانے کی حاجت۔ نہ اس بات کا خوف کہ جس کے آگے دعا کیجاتی ہے وہ سو رہا ہے یا اسے فرصت نہیں یا سنتے سنتے اکتا گیا۔ پس انسان کی کیسی خوش نصیبی ہے اگر وہ ہر وقت اپنے مولیٰ کے حضور میں گر کر دعاؤں میں لگا رہے۔ صاحبزادہ صاحب ظہر کے بعد درس قرآن مجید دیتے ہیں۔

۳۔ مفتی صاحب مخدوم مکرم۔ بدستور سفر میں ہیں۔ (۲۶ جولائی)

۴۔ جناب میر ناصر نواب صاحب دورہ پر ہیں اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے عمارت کے لیئے چندہ جمع کر رہے ہیں مولوی محمد علی صاحب کی تحریک کے مطابق حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بھی میر صاحب کے ساتھ شامل ہیں۔ گوجرانوالہ سے پچاس روپے وزیر آباد سے ایک سو روپیہ پھر گجرات گورالی سے اسی قدر رقم جمع کر کے آپ ۲۱ جولائی لالہ موسیٰ میں پہونچے۔ اللہ تعالیٰ دین میں اخلاص کیساتھ کوشش کرنیوالے بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو۔

ہم قادیانی نہیں احمدی ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ہم الظالمون۔ پس کسیکو اس نام سے پکارنا جسے وہ برا سمجھتا ہے ہرگز جائز نہیں ہمارے عقاید کوئی پوشیدہ نہیں بارہا اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ پس ہم حضرت احمد مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہو کر احمدی کہلاتے ہیں ہمیں قادیانی یا مرزائی کہنا ہماری دل آزاری کرنا ہے کیونکہ ہم نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مرزا ہونے کی حیثیت سے قبول نہیں کیا کہ ہمیں مرزائی کہا جاوے اور نہ ہم قادیان کے پرستار ہیں کہ ہمیں قادیانی کہا جائے بلکہ یہاں کے اصلی باشندوں میں سے تو سوائے ایک دو کے کوئی احمدی بھی نہیں۔

بہت افسوس کی بات ہے۔ کہ جب یہ غلطی کسی سنجیدہ بزرگ یا مدعی تہذیب پارٹی کی طرف سے ہو چنانچہ علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۱۱ جولائی ۱۹۱۱ء میں باوجود اسکے کہ اس سے پیشتر کئی دوستوں کے لیکچر ہو چکے ہیں۔ اڈیٹر کہل لکھا ہے کہ ہم احمدیہ کے جان نثار اور فدائی ہیں۔ اور ہم احمدی کہلاتے ہیں جس قادیانی کہا گیا ہے جسکا منشاء بجز اس کے کچھ نہیں [illegible] ہماری دل آزاری ہو۔

اورنگ زیب ہندوؤں کا محسن

ریاست پڑہنہ کے رئیس راجہ برج نارائن صاحب لکھتے ہیں بنیاد اس ریاست کی ایک شکل میں شہنشاہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر نے ڈالی تھی چنانچہ میرا خاندان زیر بار احسان ہمیشہ انکا ثنا خوان تھا۔ افسوس ایسے اورنگ زیب کو ہندو گنش گہکر مسلمانوں اور ہندوؤں کے تعلقات میں رخنہ اندازی کرتے ہیں جس نے اپنی حکومت کے زمانہ میں ہندوؤں کی ریاستیں قائم کیں اور ذمہ داری کے اعلیٰ عہدے ہندوؤں کو دئے۔ اسکی نسبت یہ روایت صحیح ہو سکتی ہے کہ سومنت جنو توڑ کر روٹی کھاتا تھا۔

مختلف باتیں

سلطان محمد خامس فرمانروائے سلطنت عثمانیہ امسال حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتے ہیں تا کہ نئی حکم پاکر جدہ و مکہ ریلوے طیار ہو جاوے (کلیشن گزٹ) (۲) سابق شاہ ایران روس سے نکل آئے اور انکے بھائی نے پھر انکی شاہی کا اعلان کر دیا گورنمنٹ نے فی الفور محمد علی میرزا اور انکے بھائی کے خلاف مہم بھیجنے کا انتظام کیا ہے (۳) گورنمنٹ نے ایک گشتی چٹھی کے ذریعے مختلف سوسائیٹیوں سے رائے طلب کی ہے کہ کیا مناسب ہے کہ بنگال کی میڈیکل کالج بنگال اور [illegible] کا لائسنس بالکل موقوف کر دیا جاوے (۴) ملک

قادیان پنجاب میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے [illegible] شائع ہوا۔

خطبہ جمعہ

(از امیر المومنین رض)

سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پڑھکر فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلعم جب تشریف لائے۔ تو اس وقت ان کی بعثت کی بڑی ضرورت تھی۔ لوگ نہ اسماء الہیٰ کو جانتے تھے۔ نہ صفات الہیٰ کو نہ افعال سے آگاہ . . . تھے۔ نہ جزاو سزا کے مسئلہ کو مانتے تھے۔ انسان کی بدبختی اس سے بڑھکر کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے مالک اپنے خالق کے نہ اسماء کو جانے نہ صفات کو۔

غرض لوگ اسکی رضامندی سے آگاہ تھے۔ نہ اسکے غضب سے۔ ایسا ہی انسانی حقوق سے بیخبر۔

سب سے بڑا مسئلہ جو انسان کو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ وہ جزاو سزا کا مسئلہ ہے۔ اگر شریف الطبع انسان کو معلوم ہو کہ اس کام کے کرنیسے میری ہتک ہوگی یا مجھے نقصان پہونچیگا۔ تو وہ کبھی اس کے قریب نہیں پھٹکتا۔ بلکہ ہر فعل میں نگرانی کرتا ہے۔ مختلف طبائع کے لوگ اپنے مالک کے اسماء صفات کے علم اور جزاو سزا کے مسئلہ پر یقین کرنیسے نیکیوں کی طرف توجہ کرتے اور بد افعالیوں سے رکتے ہیں۔

چنانچہ ملک عرب میں شراب کثرت سے پی جاتی اور الخمر جماع الاثم صحیح بات ہے پھر فرمایا۔ النساء حبائل الشیطن سوم ملک میں کوئی قانون نہیں تھا۔ ایسا اندھیر پڑا ہوا تھا۔ جن سعادتمندوں نے نبی کریم کے ارشاد پر عمل کیا۔ وہ پہلے بےخانماں تھے۔ پھر بادشاہ ہو گئے۔ خشن پوش تھے۔ حریر پوش بن گئے۔ نہ مفتوح تھے نہ فاتح۔ مگر اس اطاعت کی بدولت دنیا میں فاتح۔ قوموں کے امام خلفائے راشدین اور اعلیٰ مرتبت سلاطین کہلائے۔

یہ سب اس کتاب کی برکت تھی جسے اللہ نے ایسی اندھیری رات میں جسے لیلۃ القدر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اپنے بندے پر نازل کیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ایسے ہی حالات میں ہم میں ایک مجدد کو بھیجا۔ نبی کریم صلعم کے زمانہ میں شرک کا زور تھا۔ سو اسکی تردید میں آپ نے پوری کوشش فرمائی۔ قرآن مجید کا کوئی رکوع شرک کی تردید سے خالی نہیں۔ اس زمانے میں لوگوں میں یہ مرض عام تھا۔ کہ دنیا پرستی غالب ہے۔ دین کی پروا نہیں اسلیئے آپ نے بیعت میں یہ عہد لینا شروع کیا۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ کیونکہ دنیا پرستی کا یہ حال ہے کہ جیسے جانور دونوں پر یکساں چلتا ہے۔ اور عقل حرام حلال کی کمائی کے حصول پر ... ہیں۔ فریب سے ملے دغا سے۔ چوری سے ملے۔ سینہ زوری سے ملے۔ کسی طرح روپیہ ملے سہی۔ ملازم ایکدوسرے سے تنخواہ کا سوال نہیں کرتے۔ بلکہ پوچھتے ہیں۔ بالائی آمدنی کیا ہے۔ گویا اصل تنخواہ آمد میں داخل نہیں۔

مسلمانوں پر ایک تو وہ وقت تھا۔ کہ اپنی ولادت موت تک کی تاریخیں یاد رکھنے کا رواج تھا یا اب یہ حال ہے کہ لین دین شراکت تجارت ہے۔ مگر تحریر کوئی نہیں۔ اگر کوئی تحریر ہے تو ایسی بے ہنگم جسکا کوئی سر پیر نہیں۔ نہ اختلاف کا فیصلہ ہو سکتا ہے نہ اصل بات سمجھ آسکتی ہے ہمارے بہائیوں (احمدیوں) کو چاہیئے کہ وہ امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرو گے پھر وہ دنیا وعظوں میں ہرگز روایت نہ کرو۔ نہ سنو مخلوق الہیٰ کو قرآن مجید سناؤ۔ ہدایت کے لیئے کافی ہے۔

سلیمان کی انگشتری اور بھٹیاری کا بھٹ جھونکنے کا قصہ بالکل لغو اور جھوٹ ہے۔ اگر ایک پتھر میں جو جمادات سے ہے اتنا کمال ہے تو کیا ایک برگزیدہ انسان میں جو اشرف المخلوقات ہے۔ یہ کمال نہیں ہو سکتا۔ انبیاء کی ذات میں کمال ہوتے ہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ انبیاء دنیا میں کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ جیسے کہ سلیمانؑ کی نسبت شیاطین نے دنیا میں مشہور کیا۔ اگر دنیا میں کوئی کسی کی شکل بن سکتا ہے۔ تو امان ہی اٹھجائے۔ مثلاً ایک نبی وعظ کرنے لگے۔ اب کسی کو کیا معلوم کہ یہ نبی ہے۔ یا نعوذ باللہ کوئی بُرا آدمی ہے۔ خدا نے ایسی باتوں کا رد فرما دیا ہے۔ کہ ما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا تم ایسی باتوں سے توبہ کرلو۔ اگر کوئی ایسا وعظ سنائے تو صاف کہدو کہ انبیاء کی ذات جامع کمالات ایسے افتراؤں سے پاک ہے۔

کتابیں منگوانیوالے غور سے پڑھیں

بعض احباب بدر سے ایک آدھ کتاب منگواتے ہیں۔ تو ساتھ ہی ایسی کتابوں کا آرڈر بھی دیتے ہیں۔ جو دوسرے دفتروں میں فروخت ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ایسے آرڈروں کی تعمیل میں ایک ایک دن ضائع جاتا ہے۔ لہذا آیندہ کے لیئے اطلاعاً عرض ہے۔ کہ ایک آنہ فی روپیہ کمیشن لیا جائیگا۔ اگر ایک روپیہ سے کم کی کوئی ایسی کتاب طلب کرے تو ... فی روپیہ کمیشن پر لیکر بھجوا سکتے ہیں۔

مورکھ سیدھ حصہ دوم

مورکھ سیدھ ... ایک آنہ ... پر ملتا ہے۔ اس کے دوسرے حصہ کی تو جلدیں مولوی دلپذیر صاحب بھیروی نے مفت تقسیم کرنے کے لیئے ہماری پاس بھیجی ہیں جو صاحب چاہیں محصول ڈاک بھیجکر منگوالیں

الحق کی ضمانت

یہ خبر بہت افسوس کیساتھ سنی جائیگی کہ اخبار الحق دہلی سے گورنمنٹ پنجاب نے ایکہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی تھی جو اسی ہفتہ میں میر قاسم علی صاحب نے جمع کرا دی امید ہے کہ آئندہ کے لیئے الحق کے متعلق روش اسکے خریداروں سے اس غیر معمولی زیرباری کا معاوضہ دیگی ہمیں گورنمنٹ کے انصاف پر پورا بھروسہ ہے جب

سردار مہر سنگھ کا لیکچر (۲)

ماسٹر عبد الرحمن صاحب نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ سب سے معتبر جنم ساکھی بھائی بالا صاحب اور جپ جی ہے۔ اور گرنتھ میں تو مختلف گرووں کے اقوال ہیں از آنجملہ گرو نانک جی کے ہی ابتدائی اور آخری زندگی کے اشعار ملا دیکھے گئے ہیں۔ تاہم ان کا اسلام ثابت ہے آخر میں ستیارتھ پرکاش کی اصل عبارت نقل کرکے آریوں کا عقیدہ ظاہر کیا ہے اور پھر اپنا عقیدہ درباره باوا نانک لکھکر سکھوں کو جتایا ہے۔ کہ تم سے زیادہ قریب کون ہیں مسلمان یا آریہ فی رسالہ ایک پیسہ کے حساب منگواکر ذی استطاعت احباب مفت تقسیم کریں۔ تاکہ سکھوں میں تبلیغ ہو۔

یہ بالکل صحیح نہیں

روزانہ پیسہ اخبار جس میں ہمارے سلسلہ کے متعلق بھی بدزبانی ضرور ہوتی رہتی ہے۔ یہ چھاپا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کسی جگہ یہ لکھا ہے کہ ہندو مسلمانوں کو اپنا ایک فرقہ سمجھ لیں اور قرآن کریم و احادیث وید کا ترجمہ ہیں یہ بالکل افترا اور بہتان ہے وہ اسلام جو تمام ادیان حقہ کا جامع اور جسکی کتاب تمام صداقتوں پر مشتمل ہے اسکی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ وید کا ترجمہ ہو یا کسی ایسے مذہب کا فرقہ ہو جو اپنی صحیح تعریف بھی نہ کر سکے حضرت اقدس نے ایسا ہرگز ہرگز کہیں نہیں لکھا اور نہ کوئی احمدی ایسا کہہ سکتا ہے

فرق تو بڑا اچھا

ہندوستان بڑی سنجیدگی سے لکھتا ہے کہ ماتا اور گئو ماتا میں کیا فرق ہے جب کہ وہ دودھ سے پرورش اور تمام سامان زندگی مہیا کرتی ہے انسان اور حیوان میں فرق تو ظاہر ہے گو ہندوستان کے فلسفی مزاج اڈیٹر کے نزدیک نہ ہو پھر ایک اور فرق بین ہے کہ مرنیکے بعد کوئی اپنی ماں کے چمڑے کے جوتے نہیں سلواتا۔

تصحیح۔ اقیموا الصلوٰۃ کی قیمت ڈیڑھ آنہ ہے۔

پیچھے پڑگئے

... ب دیتے ہیں۔ نوکمان کرتے ہیں ہیں کوئی وظیفہ یا دہے وہ جن سے تسخیر کرلیا ہے خداتعالے قرآن مجید میں فرماتاہے۔ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعا (۲) وسخر لکم الّیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ جب یہ نعمت قرآن مجید میں پہلے ہی موجود ہے۔ تو اسقدر گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔

دوسرا مرض مسلمانوں میں ناشکری ہے۔ اور وہ حلال وحرام میں تمیز نہیں کرتے۔ حلال رزق سے اولاد نیک صالح پیدا ہوتی ہے۔ اور عبادت میں لذت ملتی ہے۔

فرمایا۔ پہاڑوں کے فائدے ہیں۔ از آنجملہ اللہ تعالیٰ فرماتاہے۔ ان تمید بکم۔ جس کے چار معنے ہیں (۱) تاکہ تم ہلاک نہ ہوجاؤ (۲) پہاڑ تمہارے ساتھ چسکر کرتے ہیں (۳) کہانا دیتے ہیں تمہیں (۴) زمین ایک طرف جھک نہ جائے۔

فرمایا۔ انسان کا ایک ایک بال بھی نعمت ہے دیکھو ایک بانکے جوان پر ایک بال بھی سفید آجائے جب تک موچھنے سے نوچ نہ لے۔ اسے قرار نہیں آتا۔

فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کے لئے اسی بات کا مطالعہ سخت ضروری ہے۔ کہ اللہ چھپی ہوئی باتوں کو جانتاہے

۳ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ ہجرت یہ ہے کہ ایک چیز سے تعلق ہے۔ اور اللہ سے پسند نہیں کرتا۔ بس اس تعلق کو محض اللہ کی رضامندی کے لیے چھوڑ دیا۔ چنانچہ نبی کریم صلعم نے فرمایاہے۔ کہ المہاجر من ہجر مانہی اللہ عنہ۔

فرمایا۔ اللہ کی رضا کے لیے کوئی چیز چھوڑ دیجائے تو اللہ اس سے بہتر بدلہ دیتاہے حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم نے جو کچھ چھوڑا اس کا بہتر سے بہتر بدلہ پایا۔ اسی ہجرت کا اجرہے۔ کہ ابتک ان کی قوم معزز سمجھی جاتی ہے۔

فرمایا۔ قرآن نے جو کچھ بتایاہے جو بکرین تو انسان کا دل اسکا فہم اس کی روح اس کو مانتی ہے معرف بھولی ہوئی بات یاد کرائی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن کا

کے نعوذ باللہ یہ معنے کہ عیسائیوں اور یہودیوں ... ں غلط ہیں۔ انکو کیا معلوم

فرمایا۔ انسان حرامخوری کرتاہے۔ اللہ کی نافرمانی کرتاہے۔ مگر بدنتیجہ نظر نہیں آتا۔ تو وہ دلیر ہوجاتاہے۔ مگر جب پیمانہ لبریز ہوتاہے۔ تو فوراً پکڑا جاتاہے۔

فرمایا۔ ظاہر سے باطن کی طرف جانا مسلمانوں کا معمول بہیر رہا۔ بلکہ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ دل صاف چاہیئے اعمال خواہ کیسے ہوں۔ یہ انکی غلطی ہے۔

فرمایا۔ انگریزوں کی صناعیاں (ریل ہوائی جہاز تار) دیکھ دیکھکر حیرت آتی ہے۔ مگر مجھ اس سے بڑھکر تعجب آتاہے۔ انکے اس عقیدہ پر کہ وہ عاجز وغریب انسان کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ کی کتاب اور نبی کریم کی ارشادات پر جو قوم متمسک ہے اس میں اختلاف کم ہے۔ پھر جن میں خشیۃ اللہ ہے ان میں اور بھی اختلاف کم ہے۔

فرمایا۔ ہر روز اپنے کہانے کا مطالعہ کرو۔ کپڑے کا مطالعہ کرو۔ آمدنی کا مطالعہ کرو۔ کہ حرام تو نہیں مشتبہ مال ہرگز استعمال نہ کرو۔ کیونکہ اس سے دل سیاہ ہوجاتاہے۔

فرمایا۔ ہم سے سوا دعا کے کیا ہوسکتاہے۔ حکومت تھوڑی نہیں۔ کہ زبردستی منوایا جائے۔

۴ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ انبیاء کرام ذات الٰہی کا بہت ادب کرتے ہیں۔ ابو الانبیاء خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم فرماتے ہیں۔ یطعمنی ویسقین فاذا مرضت فھو یشفین۔ کہانا کھلانے اور پانی پلانے کو تو خدا کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور مرض کو اپنی طرف۔ ایسا ہی سورہ کہف میں ایک ولی اللہ کشتی کا عیب ناک کرنا اپنی طرف منسوب کیاہے۔ فاردت ان اعیبھا۔ غرض انبیاء کا مذہب یہ ہے کہ والشر لیس الیک

فرمایا۔ مجھے قرآن مجید سے محبت ہے اور بہت محبت ہے قرآن مجید میری غذا ہے۔ میں سخت کمزور ہوتا ہوں۔ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے مجھ طاقت آجاتی ہے۔

فرمایا۔ بچپن سے خدا نے مجھے اس دین پر چلایا ہے جس پر میں اب ہوں۔ اور میں چاہتاہوں۔ کہ اسی پر میرا خاتمہ ہو۔

فرمایا۔ مجھ خدا ہمیشہ قرآن سے عقلی دلائل سمجھاتا ہے یہ اس کا فضل ہے۔

فرمایا۔ قرآن مجید دنیا میں سے اختلاف دور کرنے کو آیا افسوس ہے کہ بعض بدبخت سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن میں اختلاف ہے حالانکہ قرآن مجید اختلافی مسائل میں ایک فیصلہ بتاتاہے پھر اختلاف مٹاکر اس راہ پر چلاتاہے جس پر چلنے سے خدا راضی ہو۔ پھر اسکا نتیجہ یہ ہوتاہے۔ خدا کی رحمتوں سے انسان مالامال ہوجاتاہے۔

فرمایا۔ عربی میں چارسو نام شہد کا ہے۔

فرمایا۔ جیسے بارش ہو۔ تو زمین سے روئیدگی نکلتی ہے اسی طرح جب وحی آسمانی کا نزول دل پر ہو تو عجیب عجیب معارف وحقایق کھلتے ہیں۔

فرمایا۔ کہ جب مکھی کے پیٹ سے وحی الٰہی کے سبب شہد جیسی نافع چیز نکلتی ہے۔ تو پیر انبیاء کے اندر سے وحی کے نزول سے کیا کیا فوائد مخلوق الٰہی کو پہونچ سکتے ہیں۔

فرمایا۔ جیسے ہوں اور خون میں دودھ موجود ہے مگر اسے سوا الٰہی مشین کے کوئی نکال نہیں سکتا۔ اسی طرح دنیا میں صداقتیں تو موجود ہیں۔ مگر وہ صرف وحی کے ذریعے الگ ہوسکتی ہیں۔

۵ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ فضیلت اگر کہانے سے ہو۔ تو پیر ہاتھی اور دریائی گھوڑے کی زیادہ قدر ہو۔

فرمایا۔ کام کرنیوالا اور نہ کرنیوالا ہرگز برابر نہیں ہوسکتے۔ عرب میں امراء فصحا شعرا موجود تھے۔ لیکن غور کرو۔ کوئی ان میں سے خدا کے لیے بھی کام کرتا تھا۔ ہرگز نہیں برخلاف اسکے حضرت نبی کریم دن رات خدا کے کام میں مصروف رہتے۔ اسکا نمونہ ہم نے اس زمانہ میں بھی دیکھا۔ حضرت صاحب کا حال یہ تہا۔ کہ سر میں چکر اور اسہال مگر پھر بھی بڑا کام کرتے۔ اور اکثر ہمنے آپ کی زبان سے سنا کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور کام زندگی کی نسبت ابھی اور ہونے پڑے ہیں۔

فرمایا۔ تم میں سے کوئی سعادت مند ہو جو لکھوچے کہ خدا نے کیا کیا نعمتیں دی ہیں اور پھر اس نے مخلوق کی بہتری اور خدا کی رضامندی کے لیے کیا کام کیا ہے۔ میز پاگلوں کو دیکھا ہے کہ کبھی کسی نے کتا کاٹا ہے وقت بجائے سنے کے کاٹ لیں نہیں ڈالا۔ بلکہ اپنے مطلب کے لیے خوب دانائی سے کام لیتے ہیں۔ جس انسان کی اس میں کوئی خوبی نہیں کہ وہ اپنے نفس کی لو سطوں کے پورا کرنے میں ہوشیار ہو بلکہ دیکھنا ہے کہ وہ دوسروں ...

(نوٹ - نمبر ... سراج الدین صاحب ... [illegible])

عجب اور تکبر

یہ دونوں لفظ گو ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں لیکن ان میں کسی قدر فرق ہے۔ کیونکہ عجب میں صرف اپنی کسی طاقت یا کسی چیز پر گھمنڈ کرنا اور اترانا داخل ہے۔ اور تکبر میں اس کے ساتھ دوسروں کی تحقیر کرنا بھی شامل ہے۔

جب غور سے دیکھا جاتا ہے۔ تو صاف طور پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ تمام گناہوں کی جڑھ تکبر ہوتا ہے کیونکہ گناہ احکام الٰہی کی نافرمانی سے ہوتے ہیں۔ اور نافرمانی کے لیئے جزو اعظم تکبر ہوتا ہے۔ یعنی کسی حکم کی نافرمانی کا خیال پیدا ہونیکے اسباب یا تو خود اس حکم کی تحقیر یا حکم کرنیوالے کی تحقیر یا اس حکم کو لانیوالے کی تحقیر یا اس حکم پر چلنے والوں کی تحقیر کا ذہن میں سما جانا ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بدبختی ہے۔ کہ جس کیوجہ سے انسان ان برکتوں سے جو کسی کام کے کرنیسے پیدا ہونیکا اسے خود بھی یقین ہوتا ہے۔ محروم رہجاتا ہے۔ جس دماغ میں اپنی بڑائی کا خیال دامنگیر ہے۔ وہ کسی دوسرے کی بات کو سننا تک بھی پسند نہیں کرسکتا۔ متکبر کے لیئے اپنی بڑائی کا فخر ہی ایک دنیا ہے جس سے باہر تمام عالم تاریک پڑا ہوا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے مدنی الطبع بنایا ہے اور اسکی قوتوں اور طاقتوں کے پورے نشوونما اور صحیح استعمال کے لیئے اسکو دوسروں کے نمونے اور اقوال و افعال اور انکے نتائج کے مطالعہ کا محتاج کیا ہوا ہے۔ انسان کی زبان عادت خصلت حرکات و سکنات معاشرت تحصیل وغیرہ سب اپنے اہل نواح سے ماخوذ ہوتی ہیں۔ جیسے لوگوں میں کسی شخص کو رہنے کا موقعہ ملتا ہے۔ انھیں کے سانچے میں اسکے حالات ڈھلتے جاتے ہیں۔ جانور کا بچہ جہاں لیجاؤ اپنی زبان اور جبلت کو نہیں بدل سکتا۔ لیکن انسان کا بچہ بدل سکتا ہے۔ اور یہ خاصیت انسان میں اسی لیئے رکھی ہوئی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ترقیات کرتا جائے۔ اور اس اعلیٰ زینہ پر پہونچ جائے۔ جسپر پہونچانے کے لیئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اور اسی غرض کی تکمیل کے لیئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ انبیاء اور مرسلین کو بھیجتا رہتا ہے۔ اور انکو وہ احکام تبلیغ کرنیکے لیئے تعلیم کرتا رہتا ہے۔ ہر ایک طبقہ سے اٹھکر اعلیٰ مدارج ترقیات پر پہنچا سکتے ہیں۔ اور اسکی ذات شریف ان احکام کی تعمیل کا ایک صحیح عملی نمونہ ہوتی ہے۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو احکام وہ خدا کی طرف سے لائیں۔ انکو لوگوں میں پہونچا۔ انکو قبول کرکے اُنپر عمل کریں۔ تا ترقی پر پہونچ سکیں۔ اور انتہائی گول رضا ... سکیں اور ان احکام پر عملدرآمد کرنیکے لیئے ان انبیاء کی ذات میں نمونہ دیکھیں۔ اور اسکے علاوہ اس بات کو دیکھ لیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلتا ہے اسکی خدا تعالیٰ کن کن راہوں سے نصرت کرتا ہے اور کس طرح انکا کفیل اور وکیل ہوجاتا ہے۔ اور انکی حمایت کے لیئے کیسے کیسے اسباب مہیا کردیتا ہے۔

لیکن جس سر میں یہ بات ہو کہ جو کچھ میرے پاس ہے۔ وہ کسی کو بھی حاصل نہیں۔ میرا حسب و نسب سب سے اعلےٰ اور بلند ہے۔ میرا خاندان بڑا ہے۔ میرا علم بڑا ہے میری طاقت و قوت بڑی ہے۔ اور دوسرے میرے سامنے بالکل ہیچ ہیں۔ ایسا آدمی کب کسی کی بات کو سن سکتا ہے اور کب اسپر عمل کرسکتا ہے۔ اور کب کسی بہتر بات کے فیض اور برکت سے بہرہ اندوز ہوسکتا ہے۔

شیطان کا قصہ مذہبی تواریخ کے صفحات کی ابتدا کرتا ہے۔ یہ کوئی فرضی یا وہمی اور بے بنیاد واقعہ نہیں اس واقعہ کی تواتر سے شہادت مذہبی دائروں میں نہایت مستند طور سے چلی آتی ہے آدم کو پیدا کرنے سے جن برکات اور انعامات کا برسانا اللہ تعالیٰ کو منظور تہا۔ ان سے محروم ہونیکے لیئے شیطان نے سب سے پہلا جرم تکبر ہی کیا تہا۔ اسی تکبر نے اسکو خدا کا حکم ماننے سے باز رکھا۔ اور یہی عذر پیش کیا کہ میں اس سے حسب و نسب میں افضل ہوں۔ میری پیدایش آگ سے ہے۔ اور یہ خاک سے پیدا ہوا ہے۔ میں اسکے لیئے آپکا حکم ہی نہیں مان سکتا۔ اسکے دماغ میں یہ خبط سما گیا تہا۔ کہ آگ مٹی سے افضل ہوتی ہے۔

شیطان کا یہ قصہ بتلا رہا ہے کہ اسے اپنی بڑائی کے خبط نے ان تمام انعامات سے محروم کردیا۔ جو ملائکہ نے حکم مان کر حاصل کر لیئے۔ حالانکہ ملائکہ نے بھی ایک جھگڑا کیا تہا اور خلافت کے لیئے اپنے حقوق پیش کرکے کہا تہا کہ آدم تو دنیا میں فساد اور خونریزی کریگا۔ اور ہم چونکہ ہمیشہ تیرے حمد کے تسبیحات کرتے رہتے ہیں اسلیئے ہمارا حق فائق ہے۔ لیکن انکا یہ کہنا تکبر کیوجہ سے نہ تہا۔ وہ تو الٰہی حکم بجا لاکر آدم کے حقوق کی ترجیح کو شیطان کے مقابلے میں مان گئے تھے۔ اور اس درخواست کے موقعہ پر بھی جب انکا امتحان لیا گیا تو خود بول اٹھے تھے لا علم لنا الا ما علمتنا اور جو فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کیا تہا۔ اس سے انحراف ہوگئی۔

غرض تکبر ... میں ایک خطرناک روک ہے۔ متکبر کے دل میں جو باتیں اپنی بڑائی کی سمائی ہوتی ہیں۔ انکی دراصل وہ حقیقت نہیں ہوتی جو وہ سمجھ بیٹھا ہوتا ہے۔ اسکا اندازہ اپنے متعلق ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ انسان بہت کچھ ترقیات کرسکتا ہے۔ لیکن کوئی ترقی ایسی نہیں ہوتی کہ جس کو انسانی طاقت حاصل نہ کرسکتی ہو۔ ان لوگوں کے سوا جنکو خدا نے خاص طور پر خرق عادت کے اظہار کا شرف بخشا ہے کوئی انسان خارق عادت ترقی نہیں کرسکتا کہ جسکو حاصل کرنا انسانی قوت سے باہر ہو ایک سے ایک بڑھا جا رہا ہے۔ پھر کونسی گنجائش ہے کہ کوئی آدمی اپنی کسی بات پر تکبر کرسکے تکبر ایک جھوٹ پر اڑنا ہوتا ہے۔ یہ ایک غلط فہمی غلط اندازہ اور اپنے آپ کو دہوکہ میں ڈالنا ہوتا ہے۔ تکبر کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ اس کے کان بہرے ہوتے ہیں۔ کہ وہ دوسرونکی خوبیوں کو نہ دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ سن سکتا ہے اسکی حالت ایک دیوانے کی سی ہوتی ہے۔ جس کے اندر سے دوسرونکے جوہر دیکھنے قدر کرنیکی طاقت سلب ہوچکی ہوتی ہے۔ متکبر کی انتہا خدائی کا دعوٰی ہے۔ متکبر جاہل اور بیخبر رہتا ہے۔ اور دوسرونکے محاسن سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا وہ کچھ سیکھ نہیں سکتا اور نہ ہی بھلائی حاصل کرسکتا ہے۔ وہ اپنے معلومات یا موجودات کے خزینہ کو ہمیشہ متعفن کرتا رہتا ہے۔ ہر ایک گناہ کی ابتدا تکبر سے ہی ہوتی ہے۔

متکبر ہمیشہ محروم اور نامراد رہتا ہے۔ اور کبھی فتح و نصرت کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ تکبر کا ذرا سا خیال بھی انسان کو محروم کردیتا ہے انسان جس طاقت پر اتراتا ہے وہی طاقت اسکی محرومی کا موجب ہوتی ہے۔ عجب بھی ایک ایسی ہی چیز ہے۔ گو اس میں دوسرونکی حقارت کا خیال شامل نہیں ہوتا ہے لیکن اسکا نتیجہ بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے۔ انسان کے دوسرے حقوق بھی اس کے لیئے سفارش نہیں کرسکتے۔ بلکہ حقوق باطل ہوجاتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

دعا کرو - پیر غلام غوث محمد قریشی ساکن گولیکے جو اس سال حج کرکے آئے ہیں اسہال و بخار سے بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحت عاجلہ شفاء کاملہ کی دعا کیجائے۔

(۱)

جن لوگون نے مسلمانون کی موجودہ حالت پر دردِ دل اور سچی خیرخواہی سے غور کیا ہے۔ اور انکے زوال اور نکبت کے اسباب کو معلوم کرنیکے لیئے کچھ وقت خرچ کیا ہے۔ اور ان میں سے قومی پژمردگی کے آثار کو دور کرنیکے لیئے ترو تازگی کی خوشگوار ہوا کو ان میں نفوذ کرنیکے ذرایعہ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اسبات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جن مضبوط اصول کی چٹانون پر اسلام کی ترقی کا مدار ہے اور جن پاکیزہ چشموں کے پانی پر اس گلزار شادابی اور سرسبزی کا انحصار ہے۔ وہ بذات خود ایسے مستقل اور دائمی ہین کہ کوئی گردش انکو باطل نہیں کرسکتی۔ اس میں کلام نہین کہ اسلام نے بخل اور تنگ ظرفی سے کام نہین لیا اپنا ہو یا پرایا جو کوئی ان اصول کو اپنا مسلک بناتا ہے وہی کامیابی کا پہل کہالیتا ہے۔ مسلمانون نے یہ برے دن اسلام کو چہوڑ کر دیکھے ہین اور غیرون نے بعض باتیں اسلام کی اختیار کرکے فائدے اٹہائے ہیں۔

اسبات کے تسلیم کرنیمین شک نہین ہوسکتا۔ کہ احکام کی خلاف ورزی کرنیوالے حاکم کی حمایت اور پناہ کے سایئے سے نکلجاتے ہین۔ مسلمان اپنے اندر غور کرکے دیکہین اور اپنی ضمیر کو سچ کرکے اپنے سارے کارنامے اور اپنی روزمرہ کی ڈائری اپنے سامنے رکہکر اسے مطالعہ اور موازنہ کرین اور پہر اپنے متعلق آپ ہی فتوی دین کہ کیا وہ احکام اسلام کی پابندی کرتے ہیں۔ ہرایک انصاف پسند راست گو آدمی خواہ وہ کسی فرقہ اسلامی سے تعلق رکہتا ہو اسکا جواب نفی میں دیگا۔

صرف چہوٹی چہوٹی باتوں میں خلاف ورزی احکام اگرچہ قابل معافی ہی ہوسکتی ہے۔ اور اسکے نتایج اور سزائیں معاف اور نظرانداز ہی ہوسکتے ہیں لیکن وہ اہم امور جو قومی تمدن کے شیرازہ کو درہم برہم کرنیکا موجب ہوتے ہین اگر انکو توڑ دیا جائے۔ اور اس توڑنے پر ایسا اصرار کیا جائے۔ کہ بڑے بڑے بردبار کا صبر ہی تہکجائے۔ تو پہر صاف طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ وہ قوم برباد ہوکر ہی رہیگی۔

ابتداے آفرینش سے دنیا تجربہ کرچکی ہے کہ اندرونی نفاق نمانداِن اور قوموں کے تباہ کرنے میں سب سے موثر اور خطرناک ذریعہ ہوتے ہیں اسی کی طرف قرآن شریف نے ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم اور دوسری جس سے منشا الٰہی یہی ثابت ہوتا ہے (تن)ازع کرنا ایک ایسی بری چیز ہے کہ جس سے بدبختی کی پہوٹ ایک قوم یا خاندان میں پڑجاتی ہے۔ اور قومیت کی عزت سب کی سب ملیامیٹ ہوجاتی ہے۔ یہ مرض مسلمانوں میں ایسا ہاتہ دہو کر پیچھے پڑا ہوا ہے۔ کہ باوجودیکہ وہ سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن پہر بہی باز نہیں آتے پہر تمام نقص جو قومی عمل کی تعمیر میں مہلکات کا کام کررہے ہین سب اسی کا نتیجہ ہیں۔

جب اسلامی قومیت پہلے پہل بنی تہی تو سب سے پہلا اور ضروری کام یہی کیا تہا۔ کہ آپس کے جہگڑے تفرقے تنازعے سب چہوڑ دیئے گئے تہے پس انکا تفرقوں کی تاریکی سے نکلنا تہا کہ محبت اور اخوت کا آفتاب ابہر چڑہ آیا اور انکے اقبال کا ستارہ چمک اٹہا۔ مگر یہاں تو در کنار گہر گہر میں پہوٹ پڑی ہے۔ اور یہ پہوٹ ان میں کچھ ایسا زبردست اثر کرگئی ہے۔ کہ انکو اپنے پنجے سے نکلنے نہیں دیتی یہ بہی مسلمانوں کی بدبختی ہے۔ کہ اپنے لیئے ہمیشہ پیچ در پیچ جدید رستے تجویز کرتے رہتے ہیں۔ انکو یہ سمجھ لینا چاہیئے اسلام نے ترقی کے گر ایسے پائدار اور مختصر اور بے تکلف بنائے ہیں کہ انپر عمل کرنیمیں نہ تو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ کچھ بڑے لمبے چوڑے ایثار کرنے پڑتے ہیں۔

کامیابی کا ایک مستحکم گر یہی ہے۔ کہ مسلمان اپنے عقاید اور اعمال کے لحاظ سے پورے طور پر اور پکے مسلمان ہوجائیں۔ وہ فضول عقاید اور رسم پرستی اور خلاف حق گزینی کے طریقے چہوڑ دین۔ اور اخلاص اور بےنفسی کیساتہ سیدہے سادے مسلمان بن جائیں۔ اور قرآن شریف کے احکام کی تعمیل کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نمونہ کو اپنا مسلک بنائیں۔ تو پہر ہر ایک مراد اور مقصد انکے دروازے پر خود بخود آن کہٹکہٹائیگا۔

بحیثیت ایک مسلمان ہونیکے یہ ماننا ضروری ہے کہ مرادات اور مقاصد کا عطا کرنا اور اپنی امور مین فلاح اور کامیابی دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر کوئی کسی کوشش پر بہروسہ رکہتا ہے۔ تو وہ کوشش ہی خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر برومند نہین ہوسکتی۔ ہرایک کوشش اسکی توفیق عطا کرنیسے ہوسکتی ہے۔ پس جبکہ یہ حال ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس خدا کو راضی نہ کرین اور اسکی رضا جوئی کے بغیر کوئی اور رستے اپنی بہتری کے تجویز کریں۔

یہی اصلاح ترقی اور کامیابی کا زینہ ہے۔ اسکے لیئے سب سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ خیالات صحیح کیئے جائیں۔ باطل اور غلط اور فضول عقیدوں سے دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ اور اوہام پرستی کے گرد و غبار سے اندرون دہو دیا جائے۔ اور دل کو اپنے قابو میں کرلیا جائے یہی ایک بڑا اہم اور ضروری کام ہے جسپر اصلاح کے محل کی بنیاد رکہی جاسکتی ہے۔ اس تنقیہ کیلیئے ضروری ہے کہ کسی حاذق طبیب کی خدمات سے فائدہ اٹہایا جائے

یہ لوگ جو مسلمانوں کے ترقی کے خیال میں سرشار ہو کر مختلف پیرایوں اور راہوں سے کوشش کررہے ہیں کاش اگر وہ اس حقیقت کی تہ تک پہونچیں۔ اور سطحی تجاویز کو چہوڑ کر اس اندرونی اور حقیقی سر کو سمجہیں جو اسلامی اخوت اور قومیت کا الہی آرزو ہے۔ تو انکو جلدی منزل مقصود نصیب ہوسکتی۔

خودغرضی اور خودروی کے استقبال کے لیئے اسلامی ترتیبات طیار نہین اخلاص اور انکساری یہاں مقبول ہوتا ہے۔

دنیا میں تمام محاسن اور فنون اور علوم خاص ماہرین کے ذریعہ سے ترقی پاتے ہیں لیکن اسلام کی ترقی اور بہبودی کیلیئے معلمین کا طیار کرنا خاص طور پر اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھوں میں رکہا ہوا ہے۔ ایسے ماہر انکو خود طیار کرکے اللہ تعالیٰ دنیا میں بہیجتا رہتا ہے۔ انکو وہ سچا علم دیا جاتا ہے جس سے وہ مضرات کو خوب شناخت کرسکتے ہیں اور سچی راہونکو منکشف کرکے انپر چلنے کے راہ عیاں کرسکتے ہیں

یہ زمانہ بہی کمال تنزل کا زمانہ تہا۔ خدا تعالےٰ نے اس میں بہی اس کے مطابق اپنا معلم نازل کیا۔ اسکو مان لینا یا نہ مان لینا ایک جدا مسئلہ ہے لیکن بہی خواہان اور حامیان اسلام کا یہ فرض ضرور ہے کہ وہ ایک جماعت منتخب کرکے ایک اصلاحی لیگ قائم کرین جو مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کے اسباب پر غور کرے اور اس مامور کی باتوں کو سنے اور غور کرے پہر انپر فیصلہ کرکے جو کچھ وہ بہتر سمجہیں اسکو پبلک کے فائدہ کے لیئے شایع کردین اور پبلک کو عمل کرنیکی ترغیب دیں

یوں تو لیگ اور انجمنین بہت اغراض اور مقاصد کے لیئے قائم ہوتی ہیں لیکن کیا کوئی صاحب دل جماعت ایسا مجموعی اور مشترک لیگ قائم کرنیکے لیئے طیار نہین ہوسکتا جو اس اعلیٰ غرض کو پورا کرسکے۔ اصل میں عقلمندوں کے نزدیک اپنی اعلےٰ اغراض کو حاصل کرنا ایک امر مقدم ہے ہمیں اس بات میں مضایقہ نہین ہونا چاہیئے۔ کہ جو بات ہمکو حاصل کرنا ہے۔ وہ کس قسم کے آدمی سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اعلیٰ مقاصد پر ہمیں پہنچا سکتا ہے وہی ہمارا مکرم اور محترم ہے

یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی نیابت سے ایک لیگ قائم کیا جاوے۔ اور اس لیگ میں سلسلہ احمدیہ کی نیابت سے اسکے اصول اور اغراض و مقاصد پر کافی غور کیجاوے۔ اور بعد کامل توجہ اور غور جو نتیجہ حاصل ہو اسکو متفقہ طور پر اعلان کر دیا جائے۔ اور یہ ضروری ہے کہ لیگ مین کارکن ممبر ایسے اصحاب ہوں۔ جنکو مختلف فرقہ اسلامی مسلم طور پہ منتخب کرین اور ان پر انکو اعتبار بھی ہو۔ مین انشاء اللہ اسپر پھر آئندہ بھی لکھونگا۔ لیکن گزارش کرتا ہوں۔ کہ دیگر احباب بھی اس طرف توجہ کرین۔

ہندوستان میں برٹش حکومت کی برکات

حکومت برطانیہ کے گوناگوں فیوض اور برکات سے ہندوستان متمتع ہو رہا ہے۔ نارتھ امریکن ریویو کے ذریعہ سے لارڈ کرزن صاحب اہل امریکہ کو ان برکات سے مطلع کرنیکے لیئے مختلف مضامین لکھ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے پہلے مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی تجارتی اور صنعتی ترقیات پر سوا پانچ ارب روپیہ برٹش سرمایہ کا خرچ ہو رہا ہے۔

ہندوستان کی حکومت دولت برطانیہ کی ملٹری طاقت کیلیئے ایک بڑی زبردست امداد ہے۔ اگرچہ فوجی تعداد آبادی ملک کی نسبت سے بہت ہی کم ہے۔ لیکن بہرحال دولت برطانیہ کے لیئے ایک مضبوط بازو کا کام کرتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ مہم افریقہ مین جب بوئروں سے مقابلہ کی مصیبت پیش آئی تو ۲۰۰ ۱۳ برٹش افسر اور برٹش فوج نو ہزار دیسی فوج ہندوستان سے بھیجی گئی۔ ایسا ہی ۱۳۰۰ برٹش اور بیس ہزار دیسی فوج اور ساڑھے سترہ ہزار خدام جنگ چین میں ہندوستان سے بھیجے گئے اور ان سے بڑی تقویت ہوئی۔

ہندوستان سے بہت سارے لوگ مختلف نوآبادیوں میں جاکر آباد ہوئے ہیں۔ چنانچہ چھیاسی ہزار ہندوستانی ٹرینیڈاڈ میں دس ہزار جمیکا میں ایک لاکھ پانچہزار برٹش گنی میں اور دو لاکھ چھ ہزار ماریشس میں آباد ہو چکے ہین انکے علاوہ دوسری حکومتوں کو بھی ہندوستانی مزدوروں سے بہت امداد ملی ہے۔ چنانچہ فرانس اور ڈچ کو بہت مزدور دیے گئے۔ ہندوستانی لوگ بحرالکاہل کے دور حصص تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ جزائر فجی میں سترہ ہزار لوگ موجود ہین نٹال میں ایک لاکھ پندرہ ہزار ہندوستانی رونق افروز ہین یوگینڈا ریلوے بھی بیس ہزار ہندوستانیوں نے بنائی تھی۔ ہر سال پندرہ بیس آبادیوں کو جاتے ہیں۔

ہندوستان نے برٹش قوم پر ... ہین۔ وہ بھی قابل غور ہین نوجوان فوجی برٹش افسروں کے لیئے ہندوستان سب سے بہتر جوانمردی کا مدرسہ ہے اور یہاں استعمال اسلحہ کے لیئے سب سے بہتر موقعہ ملتا ہے۔ اسی طرح سیران سول سروس کیلیئے بھی برٹش اخلاق کے بنانیکے لیئے یہ ایک نہایت موزون تعلیمگاہ ہے۔ اسکے اثر کا احسان برٹش حکومت اور برٹش قوم دونو پر ہوتا ہے اسی طرح افسران محکمہ نہر۔ انجنیر اور محکمہ جات ڈاک تار جنگلات کے افسران اور منتظمان اور رفتا سیسر تمام دنیا سے بہتر طیار ہوتے ہین جو افسر ہندوستان طیار کرتا ہے وہ ہر طبقہ ملک مین بہت مفید طور پر کام آسکتے ہین یہانتک کہ نائجیریا اور چین وغیرہ میں بھی لوگ مفید ثابت ہوتے ہین یہ لوگ نظم سلطنت کے ... ہوتے ہین ولایت مین ... رہنے والے افسر ایسے کام اس عمدگی ... مین کر سکتے ہندوستان میں رہنے سے ان لوگوں کے دلوں میں ایک فرض منصبی کی معرفت اور ایثار نفس کے خصائل پیدا ہو جاتے ہیں خاموشی سے کام کرنا اور فرض منصبی ادا کرنا اور شیخی نہ بگھارنا اسجگہ سیکھا جاتا ہے اور ملک و خاندان کے لیئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔

دلائی لامہ

بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا دلائی لامہ ہوتا ہے۔ تبت انکی جاگیر ہے۔ اور سب سے بڑے مشہور بدھ مندر بھی اسجگہ ہین چھ سال کا عرصہ گزر رہا ہے کہ بعض پولیٹکل پیچیدگیوں کو حل کرنیکے لیئے لارڈ کرزن نے دلائی لامہ کو دارجلنگ مین لا ڈالا۔ ابھی تک وہ اسی جگہ ہے اسکے متعلق چینی حکومت کوشش کرنا چاہتی ہے کہ وہ پھر تبت مین اپنی جگہ اصلی پر قائم ہو جائے۔ اور انکی اپنی مرضی بھی ایسی ہی ہے لیکن حکومت برطانیہ انکے اس خیال کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتی برٹش اہل الرائے دلائی لامہ کا انگریزی علاقہ میں رہنا انگریزی حکومت کے لیئے بہت مفید بیان کرتے ہیں اور ان کی حکومت ہندوستان کو ہندوستان کی تمدنی اور تجارتی ترقی کے لیئے ایک عجیب اضافہ خیال کرتے ہین انکا خیال ہے کہ چونکہ دلائی لامہ بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا ہے اسلیئے جس جگہ وہ سکونت پذیر ہوگا اسی جگہ بدھ لوگ اسکے پاس کثرت سے آمد و رفت کرینگے۔ اور اس آمد و رفت سے انگریز ... رفت کے سبب ...

چند سوالوں کے جواب

قرآن شریف کی تعلیم جو بچپن میں دیجاتی ہے۔ وہ مضر ہرگز نہین۔ بلکہ ازبس ضروری اور مفید ہے آپ اس فلاسفی پر غور کر لینا۔ جو نومولود کے کان مین اذان دینے کے متعلق ہے۔

بچپن میں بچہ کو جس طرف ڈالا جاوے۔ وہ متوجہ ہو سکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی طرف متوجہ کرنیکا اثر اسکی تمام زندگی پر پڑتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ قرآن مجید بامعنی پڑھانے سے کیا فائدہ۔ سو آپ پر واضح رہے کہ قرآن مجید کے الفاظ پڑھانا یہ بھی اسی بامعنی پڑھانیکی ایک سیڑھی ہے۔ جب بچہ آیات پڑھ سکیگا۔ تو پھر ترجمہ پڑھ لینے پر بھی قادر ہوگا۔ دوم مطلق الفاظ بھی اپنے اندر ایک برکت رکھتے ہیں اور یہ امر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

اگر بچے قرآن مجید کے پڑھنے سے بیزار ہوتے ہیں تو یہ قصور ان کے پڑھانیوالوں کا ہے خود حضرت امیر (ناتے ہین) مینے بچپن میں قرآن مجید پڑھا اور ابتک اس کی محبت دن دونی رات چوگنی ہے۔ ہمارے بچے قرآن مجید بڑے شوق سے پڑھتے ہیں بس یہ خطرہ وہمی ہے۔ اور صرف طرز تعلیم کا قصور ہے۔ اگر قرآن مجید کو اوائل عمر مین نہ پڑھایا جاوے۔ جب کہ بچہ ہر طرح قابو میں ہوتا ہے تو بڑی عمر میں اسکے پڑھنے کی کیا حمایت ہو سکتی ہے۔ ہمارے سامنے ایسی نظیرین موجود ہین۔ جن بچوں کو پہلے قرآن شریف نہین پڑھایا گیا آخر وہ دین سے بالکل کورے رہ گئے اور پھر قرآن مجید کی طرف متوجہ نہین ہوئے۔

(۲) آپ نے پوچھا کہ شیخین رضی اللہ عنہم تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے یا اور جنازہ پڑھا اسکے جواب میں واضح ہو کہ جنازہ تو ابتک تمام مسلمان پڑھتے ہین اللھم صل علی محمد ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ جنازہ کیا ہے ایک دعا ہے جو میت کے لیئے کی جاتی ہے شیخین نمازیں پڑھتے اور اپنی امامت سے پڑھاتے پس یہ سوال ہی ٹھیک نہین اور تجہیز و تکفین کوئی ایسا امر نہین جس مین سب مسلمان شریک ہون نبی کریم صلعم کی وفات پر متفرق کام تھے ایک تجہیز و تکفین دوم آپ کے بعد انتظام خلافت جس پر شیرازۂ وحدت کا دار و مدار تھا۔ گھر کے لوگ جیسا کہ

(۲) جناب فاروقؓ احراق صحابہؓ تہتول کے لئے ہرگز تشریف نہیں لے گئے۔ اور نہ انکی طاقت ایسی زبردست تہی آپ اگر یہ بات تسلیم کرینگے۔ تو جناب علیؓ کی شجاعت اور تلوار پر حرف آئیگا۔

کیا اسوقت باغیرت مسلمان صحابی موجود نہ تہے معاذ اللہ آپ انکو بزدل خیال کرتے ہیں جو مومن کی شان سے بعید ہے اگر آپ یہ مانیں گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر بھی اعتراض ہوگا۔

غزوات میں خدا تعالیٰ کا تہم بنیان مرصوص فرما چکا ہے کبہی تنہا چہوڑ کر حضرات شیخین نہیں گئے اس بات کا خصم کے پاس کیا ثبوت ہے ان لوگوں کا بعد از رسالت مآب خلیفہ مقرر ہونا ان کے اعلیٰ درجہ کے ایمان اور صالح الایمان ہونیکا ثبوت ہے۔

کیونکہ خدا نے فرمایا۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ط

اب تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ شیخین کی خلافت میں خوف کے بعد امن ہوا۔ اور دین میں تمکین ہوئی۔ جس سے ثابت ہوا کہ وہ مومن اور صالح اعمال تہے۔ پس اس آیت سے تمام الزامات کا دفعیہ ہوسکتا ہے

پہر یہ امر بہی قابل غور ہے۔ کہ مرض الموت میں جناب رسالتمآب نے بلا کسی مجبوری کے حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں رہنا پسند فرمایا جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ جناب عائشہ اور اس کے والد بزرگوار حضرت ابوبکرؓ کے تعلقات آنحضرت صلعم کیساتہ کسقدر اخلاص اور محبت کے تہے کیونکہ آخر بیویوں کا حق تو مساوی تہا۔ پس ایسی حالت میں جناب خاتم النبیین اپنی لڑکی کے گہر میں چلے جاتے۔ مگر آپنے ایسا نہیں کیا۔

بقایا دار توجہ فرماویں | جن صاحبوں نے ۱۹۱۱ء کا چندہ سالانہ بلکہ ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء کا تا حال ادا نہیں فرمایا۔ وہ براہ مہربانی جلد ادا کردین۔ ورنہ جو صاحبان چندہ دے چکے ہین انکی حق تلفی ہوتی ہے۔ اور کارخانہ کے کام مین حرج ہے

...نانک صاحب تناسخ کے قائل ہرگز نہ تہے

اگرچہ دیگر بیسیوں شہادتوں سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے۔ کہ گرو نانک جی مہاراج خدا کے برگزیدہ بزرگ یعنی مسلمان تہے۔ مگر اب جو گرنتھ صاحب کا مطالعہ کیا گیا۔ تو انکے اسلام پر اور بیسیوں ہی شہادتیں پیدا ہوگئیں ہیں۔ ان سب کا ذکر کرنا تو ایک الگ رسالہ میں ہوگا۔ مگر کسی قدر یہاں لکہدینا ضروری ہے۔ تاکہ بعض معزز سکہہ صاحبان گرو نانک دیو جی مہاراج کے اصل دہرم سے آگاہی حاصل کریں۔

اس میں کچہہ شک نہیں ہے۔ کہ اہل ہنود اور اہل اسلام میں عام طور سے تناسخ یا آواگون کا ایسا مسئلہ ہے۔ جو دونوں کے درمیان حد فاصل یا ما بہ الامتیاز کا حکم رکہتا ہے اسی بنا پر اکثر اہل ہنود اور بعض سکہہ صاحبان صرف اسی خیال سے کہ گرو نانک علیہ الرحمۃ کا تعلق اور اعتقاد اسلام کیساتہ ثابت نہ ہوجائے۔ اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ گرو نانک علیہ الرحمۃ تناسخ کے قائل تہے گویا وہ مسلمان نہیں تہے مگر اب ہم انشاء اللہ بحوالجات گرنتھ صاحب ثابت کرینگے (بفضلہ) کہ آپ ہرگز تناسخ کے قائل نہ تہے۔ بلکہ تناسخ کی تردید انہوں نے صدہا شدود سے کی ہے جس سے کسی اہل نظر کو بہی انکار نہیں ہوسکتا۔ اور وہ حوالجات حسب ذیل ہیں۔

(۲۳۴) [illegible Gurmukhi]॥
[illegible Gurmukhi]
(۲۳۷) [illegible Gurmukhi]॥
[illegible Gurmukhi]
(۱۴۹) [illegible Gurmukhi]
[illegible Gurmukhi] ॥ [illegible Gurmukhi]
[illegible Gurmukhi] ॥ [illegible Gurmukhi]
[illegible Gurmukhi]
[illegible Gurmukhi] ॥ [illegible Gurmukhi]
[illegible Gurmukhi]
[illegible Gurmukhi] (ਜਪੁ)
[illegible Gurmukhi]॥

تناسخ کا رد گرنتھ صاحب سے

جاں تدھ بہاوے تاں پڑھنہ کتیباں ملاں شیخ کہاوینہ (صفحہ ۳۵)

۱۹۸ جاں تدھ بہاوے تاں ہو وینہ راجے رس کس بہت کماوینہ (وار ماجہ کی تہہ محلہ ۱)

۲۰۱ جیوڑ صاحب تیوڑ داتی دے دے کرے رجائی نانک ندر کرے جس اپنی سچ نام وڈیائی (۱۳۷)

۱۴۹ آپے دات کرے داتار ؛ پوری ست گر سوں لگے پیار (راگ گوڑی محلہ ۳ چوپدے گوڑی گوآریری محلہ ۳)

نانک نظریں کرمیں دات ۔ بہتا کرم لکہیا نہ جائے ؛ وڈا داتا تل نہ تمائے

کیتے لے مکر پا کہنہ ؛ کیتے مورکہ کہائیں کہا ٹہہ
کیتیاں دو کہہ بہوکہہ سد مار ؛ ایہہ بہی دات تیری داتار
نبہر خلاصی بہانے ہوئے ؛ ہور آکہہ نہ سکے کوئے
دیندا دے لیندے تہک پائے ؛ جگا جگنتر کہاہی کہا ئہہ
جو فرمائے تو تو پائیہہ ؛

جپ جی صاحب صفحہ ۵

ترجمہ (اے پروردگار) جب تیری ہی مرضی ہوتی ہے۔ تو لوگ بڑی بڑی کتابوں کو پڑھکر مولوی اور عالم فاضل ودوان بنجایا کرتے ہیں۔ اور اپنی تئیں ملاں اور شیخ کہلاتے ہیں اور تیرا ہی اذن ہوتا ہے تو راجے مہاراجے بنجاتے ہیں۔ اور دولت کما لیتے ہیں یعنی علم و فضل سے سرفراز ہونا اور حکومت جاہ و جلال اور دولت کا حاصل کرلینا کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے اور نہ کوئی اپنے سابقہ جنم کے اعمال کا استحقاق رکھتا ہے۔ کہ وہ ضرور ہی دولت مند اور راجہ بنجاوے بلکہ یہ سب عطیات مالک حقیقی کے قبضہ اقتدار اور رضا پر منحصر ہیں اسکے حضور کسی کو استحقاقاً دم مارنیکی گنجایش نہیں ہے) جب جب وہ بزرگ قادر کرتار چاہتا ہے۔ اپنے بندوں کو عطیات اور انعام و اکرام بار بار دیکر انہیں سیر کر دیتا ہے۔ اے نانک جس بندے پر وہ آپ نظر عنایت کرتا ہے۔ اسکو حقیقی بزرگی اور کمال سے سیراب کر دیتا ہے (یعنی جس پر اسکی پر از لطف و کرم نظر عنایت ہو۔ اسکو باران رحمت سے سیراب کر دیتا ہے اور جس پر نظر عنایت نہو وہ مفلس اور کنگال اور دوسروں کا محتاج رہتا ہے) اس پاک پروردگار سے جو اس کے بندوں کی محبت ہوتی ہے۔ وہ اسلیئے ہوتی ہے کہ بغیر کسی کے استحقاق اور اجرت یا مزدوری کے خود ہی) داتا لوگوں پر انعام و اکرام اور احسان بیکران کرتا رہتا ہے اور اسکو یہ انعام مزدوری یا اجرت کے طور پر نہیں عطا ہوتے ہیں۔ اے نانک وہ منظر عنایت و مہربانی سے ہی کرم کی بخشش کرتا ہے یعنی اسکی عنایات بیحسابات جو انسانوں پر ہیں۔ اسکی صفت رحمانیت کے ظہور کا نتیجہ ہیں اور انسانوں کے سابقہ جنم کے اعمال کی مزدوری اور اجرت کیطور پر نہیں ہیں۔ اسکی بخشش کثیر لکھی نہیں جاسکتی وہ بڑا سخی ہے اسکو ایک تل کے برابر طمع نہیں ہے (خداوند عالم کا جود و کرم اسقدر کثیر ہے کہ احاطہ تحریر اور تقریر سے خارج ہے یعنی یہ جود و کرم انسان کے محدود اعمال کا نتیجہ اور مزدوری نہیں) بہت سے انسان ایسے ہیں کہ باوجودیکہ میشر کا اپر جود و کرم ہمیشہ جاری و ساری رہتا ہے مگر کافر نعمت ہوکر خدا کا شکر و سپاس ادا نہیں کرتے (شکر و سپاس نہ کرنے اور کافر نعمت بننے سے تناسخ کا خوب ہی کھنڈن ہوتا ہے کیونکہ ہندو یا آریہ جو گزشتہ جنم کے اعمال کا پہل اور نتیجہ استحقاقاً حاصل کرتا ہے اسے کیا حاجت پڑی ہے کہ خواہ نخواہ اپنی مزدوری اور تنخواہ کا شکریہ ادا کرے جسکیخاطر اسنے جانکاہ محنت گزشتہ جنم میں اٹھائی تہی (لاحول ولا قوۃ) بہت سے انسان علم و ہنر سے نادان اور جاہل مطلق ہوتے ہیں۔ مگر وہ بھی شب و روز اسکے پرورش پاتے ہیں۔ اور بہت سے میں موجود ہیں کہ باوجود علم و ہنر عذاب میں مبتلا ہوکر نان شبینہ کے بھی محتاج ہیں مگر پھر بھی جو کچھ صحت عمر اور تھوڑا بہت جو جو عطیہ انپر ہو رہا ہے۔ اے قادر کرتار یہ بھی تیری ہی عطیے ہیں اگر تو یہ بھی دات انپر نہ کرتا۔ تو کون تجھپر اعتراض کر سکتا تھا۔ یعنی کوئی بھی اسکے فضل و احسان سے خالی نہیں ہے۔ بند و خلاص تنگی ترشی آسودگی امارت و غربت سب کچھ حکم الٰہی پر مبنی ہے کسی غیر کو اسکی مشیت میں مطلق دخل نہیں ہے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ کسی کو اسکے حضور دم مارنیکی طاقت اور حوصلہ نہیں ہے اور نہ کوئی کلمہ شکایت کا منہ پر لا سکتا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تہا۔ بلکہ یوں ہونا چاہیئے۔ وہ داتا تو ہمیشہ دیتا ہی رہتا ہے۔ مگر لینے والے خود تھک اور اکتا جاتے ہیں کل جہاں ہمیشہ اس کے دستر خوان پر کہاتا رہتا ہے۔ وہاں کوئی کمی نہیں ہے۔

یہ ان شبدوں اور اشعاروں میں سے بطور نمونہ از خروارے ہدیہ ناظرین کئے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ اس امر کے قایل تھے کہ خدا تعالیٰ بغیر اعمال جنم سابقہ کے لوگوں پر اسقدر انعام و اکرام کرتا رہتا ہے کہ حد و شمار سے یہ انعام باہر ہیں۔ لوگوں کے اعمال تو محدود ہی ہوتے ہیں مگر گرو نانک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ خدا کی بخششوں کو کوئی بھی گن نہیں سکتا۔ کہ بند و خلاص یعنی کسی کو گدا گر بنا دینا کسی کی روزی فراخ کرکے اسے دولتمند اور بادشاہ بنا دینا اسی مالک حقیقی اور قادر داتا کے قبضہ قدرت میں ہیں اور کسی کو اسکی مشیت میں دخل انداز ہی جائز نہیں کیونکہ وہ مالک ہے۔ اسلیئے وہ کامل سخی ہے جس طرح چاہتا ہے اپنی حکمت اور علم کامل کو مدنظر رکھکر لوگوں پر نظر عنایت کرتا اور انہیں اپنی احسان بیکران سے مالا مال کرتا رہتا ہے پھر فرماتے ہیں کہ قادر کرتار کی بخشش اسکی مخلوق پر اسقدر ہو رہی ہے کہ وہ لکھنے میں آ نہیں سکتی۔

مگر آریوں اور ہندوؤں کے تناسخ کے سابقہ جنم یا موجودہ جنم کے اعمال تو احاطہ تحریر میں آسکتے ہیں اسلیئے گرو صاحب کا فرمانا کہ خدا کی رحمتیں اور عنایتیں اسقدر لا تعد و لا تحصیٰ یعنی بیحد و حساب ہیں کہ انکا شمار کرنا انسانی علم و فکر سے خارج ہے قابل غور ہے سابقہ یا موجودہ جنم کے اعمال بلکہ خیالات بھی لکھے جاسکتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ دنیا خدا کی مہربانیوں اور لطف و کرم کو لے لے کر تھکجاتی ہے۔ . . . مگر مزدور اور

وہ مسلمان . . . . . . کاملہ سے موصوف اور تمام نقائص سے منزہ سمجھتے تھے۔ . . .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

جناب امیر کا ایک تازہ ارشاد نامہ

سوال۔ غیر احمدی خواہ کوئی کیوں نہو۔ اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ میں نہایت ادب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ صحیح ہے یا نہیں اگر صحیح ہے تو کس حکم قرآنی یا حدیث نبوی کے مطابق یہ حکم دیا گیا ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرمت نامہ ۳۔ جون ۱۹۱۱ء کا لکھا ہوا۔ آج ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۱ء میرے سامنے ہے۔ اس سے آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ کسقدر علیل ہوں ۱۸۔ نومبر ۱۹۱۰ء کو گھوڑی سے گرا۔ اور بیماری کا سلسلہ برابر چلتا ہے ایک زخم ناسور کا رنگ پکڑ گیا ہے۔ غالباً نماز بیٹھکر پڑھتا ہوں۔

ایک وزیر کے اور پھر وزیر اعظم کے آپ فرزند ہو عقلمند ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعیٰ فی خرابھا اولٰئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین ط اس آیت کریمہ پر آپ توجہ کریں۔ اس میں ارشاد ہے کہ مساجد میں خائف ہوکر حاضر ہونا چاہیئے۔ مگر ان علماء کا ایسا حال ہے کہ مسجد کو ان لوگوں نے جنگ گاہ بنایا۔ اور وہاں فتاویٰ کفر کے سوا ان کے پاس کیا رکھا ہے مسلمان کو کافر بناتے ہیں اور بس یہ انکار ہمارے ساتھ نہیں علی العموم ان کے آپس میں ایسے ہی سلوک ہیں جن دنوں میں پونچھ میں تھا۔ ان دنوں . . . . شہر میں نہیں آسکتے تھے مجھے بھی رات کو باہر کوٹھی پر ملے۔ اور ایک مولوی صاحب تھے۔ جنکو پونچھ میں میں نے بہایوں . . . . اور ایک کا نام . . . . یاد نہیں ان تینوں نے تنگ کیا اسکی کتابیں لے لیں۔ آخر ایک بزرگ نے . . . . . . انکو سرکاروں میں ملازم کرکے ایک پہاڑی چوکی پر بھیجدیا۔ ایک نو مسلم غلام احمد بیچارہ پونچھ میں چلا گیا۔ اسکو کیسی تکلیف دی۔ ایک لڑکا . . . . . . وہاں سے

بردیا نارت

ہمارے دو مخلص

ای مہر بی سی مس برچ بیں بلیگڈھ کے سکرٹری نواب صاحب نے اس امر کو خوب سمجھا۔ اور احمدی لڑکوں کے لیے ایک کمرہ نماز کیواسطے الگ کرایا۔ آپ ذرہ عاقبت اندیش دل سے مشورہ لیں کہ ہم نے کیسا امن کا راہ اختیار کیا ہے گورنمنٹ انگریزی کثرت کا لحاظ کرتی ہے اور ہم ہیں کم آپ فنسوا حظاً مما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء پر بھی توجہ فرما دیں کہ یہود و نصاریٰ کے باہم تباغض کی جڑھ اس آیت کریمہ میں کیا ارشاد فرمائی ہے۔

آپ مجھ سے وہ آیت و حدیث دریافت فرماتے ہیں جنکی بنا پر ہم لوگ انکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ مجھے اس دریافت پر خوشی ہوئی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون۔ امام بننے کے لیے اس آیت کریمہ میں ارشاد ہے کہ ائمہ وہ ہیں۔ جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت فرماتے ہیں۔ جب کہ وہ صبر کرتے ہیں۔ اور ہماری باتوں پر یقین کرتے ہیں۔ آپ غور فرما دیں کہ ایک آیت کے اندر تین شرطیں ہیں۔ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ یہ فتویٰ گر قائل کافر کہنے والے زبر دینے والے عورتیں چھیننے والے ان شرائط کے جامع ہیں۔ یہ انصاف آپ پر ہی اور حدیث شریف میں آیا ہے من قال لاخیہ المسلم یا کافر فقد باء بہ احدہما ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہ مانتے ہیں۔ ملائکہ۔ انبیا و رسل۔ کتب الٰہیہ پر ایمان نمازیں پڑھتے زکوٰتیں دیتے حج کرتے روزہ رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے پھر جو ہمیں کافر کہتا ہے اور کافر سے بدتر ہم سے معاملہ کرتا ہے۔ وہ اس حدیث کے مطابق اپنے آپکو کیا فتویٰ دیتا ہے۔ ہم فتوے نہیں دیتے۔ قرآن کریم نے دو شخصوں کو بڑا ظالم ٹھہرایا ہے ایک وہ جو اللہ تعالیٰ پر افترا باندھے دوسرا وہ جو راستباز کو اور اسکی حق تعلیم کا انکار کرے قرآن مجید میں ہے ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذباً او کذب بالحق لما جاءہ۔ اب ظالم تر یا مرزا ہے یا یہ مکفرین۔ مرزا کو تو ہم مفتری نہیں مان سکتے۔ اب انکو کیا کہیں۔ یہ مضمون کسی قدر مفصل لکھنے کے قابل ہے۔ اور بیماری اجازت نہیں دیتی اگر مفید نہ ہوا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر عرض کرونگا۔

(نورالدین) ۱۰۔ جولائی ۱۹۱۱ء

اویس

عالم میں جو مخلوق ہیں کیا انس کیا جن و پری
سب نام سے اللہ کے پاتے ہیں عیش خوشتری
بندے جو ہیں اللہ کے کہتے ہیں تاج و افسری
ہاں خانہ زاد انکی ہوئی ہر مہتری و بہتری
انسان جو انسان ہے رکھتا ہے شان مہتری
اسکے جمال و حسن کے عشاق ہیں حور و پری
کیونکر فدا اسپر نہو ہر خوبی و خوش منظری
اللہ نے بخشا اُسے تاج شہی و سروری
جو حق کا پیارا ہوگیا آنکھوں کا تارا ہوگیا
مخلوق کیا جانے بہا قرب خدا کی برتری
اسکی نرالی شان ہے وہ منظر رحمان ہے
وہ مصدر فیضان ہے باشان بندہ پروری
سر سے قدم تک اس میں ہے شان خدا ہی جلوہ گر
اسکے قدم کی خاک ہے حسن بتان آذری
عقل و خرد فہم و ذکا ہو وے نہ جسجا تک رسا
پاوے کب اسکا مرتبہ انسان کی دانشوری
وہ سرو گل اندام ہے گلرو ہے اور گلفام ہے
نخل تمنا کی سدا اسکی رہیں شاخیں ہری
جو اسکی خاکپا ہوا مقصود کو وہ پا گیا
اکسیر اس نے مول لی دی تو دۂ خاکستری
جس پر خدا ہو مہرباں کیوں اسپہ ہیں دل جان نہ جان
وہ خوبروی دہر رشک جو ہے زنگ بری
وہ نور ایمان و یقین ہے نور جان و نور دین
منہ تکتی ہے اس کا کھڑی ہر روز روئے بہتری
احمد کا منظور نظر محمود کا نور بصر
پیارا محمد کا ہے وہ رکھتا ہے شان دلبری
احمد کا دشمن جو ہے مغضوب حق لاریب ہے
دشمن جو نورالدین کا ہو ہے نور دین اس سے بری
جو دشمن احمد ہوا وہ موت لعنت کی مرا
اسکو نہو گی تا ابد قہر خدا سے جاں بری
دشمن ہے اسکا آسماں بیزار ہے اس سے زمین
دکھلا گئی ہیں زلزلے اپریل ماہ فروری
طاعون و قحط و زلزلے سارے نشان ٹھہرے ہیں
مقصود اسکے خصم ہیں ہے دوستوں کو خوشتری
توبہ کرو اللہ سے آجاؤ راہ راست پہ
ہو جاؤ اسکی خاک پا جو چاہتے ہو بہتری
اسپر فدا ہونگے وہ دل جو حق سے ہونگے مشتعل
جو ڈرتے ہیں اللہ سے رکھتے ہیں دل میں تھرتھری
روتا ہے جب مرد خدا کرتا ہے جب آہ و بکا
آتے ہیں ہر سو زلزلے پڑتی ہے عالم میں مری
تقویٰ کی رہ پر تو چلے اللہ سے ہردم ڈری
فرمان حق پر سر دھری الزام سے وہ ہے بری
شوخی شرارت چھوڑ دو اسلام کے اوپر مرو
اپنی بناؤ نیک خو ظاہر کرو نیک اختری
جابر بنو اللہ کے بندے نہ مال و جاہ کے
ہمدرد ہو مخلوق کے پاؤ گے حق سے برتری
پند اویس اے مہرباں ہاں بشنوید از گوش جاں
یہ راست ہے میرا بیاں سمجھو نہ اسکو سرسری

(صوفی تصور حسین)

میرا سید و مولیٰ جو مسیح موعود کے نام سے آیا

فاش میگویم و از گفتہ خود دلشادم
بندۂ عشقم و از ہر دو جہاں آزادم

اپنا تو یہ عقیدہ ہے کہ اس ورا الوراء غیب الغیب ہمہ قدرت ہمہ علم ہستی کو کسی نے دیکھنا ہو تو سید الرسل خاتم الانبیا حضرت محمد سردار اصفیا علیہ التحیۃ والثنا میں دیکھے۔ اور اگر کسی کو اس خاتم خصص رسالت کی زیارت کرنیکا شوق ہو تو پھر جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود مہدی مسعود ہی کی ذات ستودہ صفات اسکے لیے آئینہ ہو سکتی ہے میرے مرشد کے وجود باجود ذات والا صفات میں مندرجہ ذیل دس خصوصیتیں تھیں جن سے وہ اقران و امثال سے ممتاز اور لیس کمثلہ کی ذات سے ایک خاص الخاص برگزیدگی کا تعلق رکھنے والا ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ آپنے بار بار اسبات کا علی رؤس الاشہاد بڑی تحدی و دعوی کیساتھ اعلان کیا۔ کہ میرے مقابلہ میں کسی کی دعا قبول نہو گی۔ یہانتک کہ اگر مخالف دعا کرتا کرتا مر ہی جائے۔ تو بھی اسکا مقصد حاصل نہوگا۔ جو میری ذلت کا خواہاں ہوگا۔ وہ خود ہی ذلیل اور جو میری ناکامی کا جویاں ہوگا وہ خود ہی ناکام رہیگا اور جو میری ہلاکت کا طلبگار ہوگا۔ وہ خود ہلاک ہوجائیگا۔ مثال کے لیے (لیکھرام، غلام دستگیر لکھو کے والے چراغدین محمد حسین) یہ چند نام ہی کافی ہیں۔

۲۔ آپنے اس زور شور کی طاعون میں جب کہ خدا کے غضب کی کھچی ہوئی تلوار لوگوں کے سر پر اور جیسے سب جاتے

رہے اک حضرت تواب کا عالم تہا۔ اعلان کیا کہ (انی احافظك خاصہ) میں طاعون سے محفوظ رہونگا۔ بلکہ میرے دار کے اندر رہنے والے ہی اور اگر کوئی دشمن بہی دعوی کریگا۔ تو وہ ضرور ہلاک ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳ ۔ جو مجہ سے ان الفاظ میں مباہلہ کریگا۔ جو گمراہی کے اعتقادات رکہتا ہے۔ وہ پہلے مرجائے۔ تو ضرور میرا مخالف پہلے مریگا۔ (فتمنوا الموت ان کنتم صادقین) حقیقۃ الوحی پڑہیں۔ کتنے نادانوں نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری اور ناکامی کی موت کا شکار ہوئے۔

۴ ۔ سو دو سو بیمار قرعہ اندازی کے طور پر تقسیم کردیئے جائیں ایکطرف مسیح موعود ہوں دوسری طرف تمام عالم کے فقراء گدی نشین۔ پہر دیکہیں کس کے بیمار صحتیاب ہوتے ہیں اس مقابلہ پر بھی کوئی نہ آیا۔ اور آپکا دعوی مسیحائی سچا نکلا۔

۵ ۔ آپنے قرآن مجید کے اعجاز کے ماتحت یہ دعوی کیا کہ میری کتابوں کی مثل کتاب لاؤ۔ تمام دنیا کے علماء و فضلاء کو انعامی وعدوں کیساتہ چیلنج دیا۔ مگر کسی کو جرأت نہوئی (لو نشاء لقلنا مثل هذا) کہنے والونکا منہ بند کرنیکے لئے دس ہزار کے انعام کیساتہ سیدان میں نکلے مگر کوئی مرد میدان نہ نکلا۔

۶ ۔ آپ نے دعوی کیا کہ اس زمانہ میں علم قرآن جو مجہے دیا گیا ہے وہ کسی کو نہیں دیا گیا۔ اور جو حقایق و معارف مجہپر کہلے ہیں وہ کسی پر نہیں کہولے گئے۔ اس شک پر آپ کئی دفعہ زرخالص ثابت ہوئے۔ اور لا یمسه الا المطہرون کے رو سے نادان انسان کے منہ پر شکست کا پوڈر پہیرا۔ جلسہ مذاہب میں آپکی تقریر بالا رہی اور لیظہرہ علی الدین کلہ کی قرآنی پیشگوئی پوری ہوئی۔

۷ ۔ آپ پر قبل از وقوع جبکہ حالات و قیاسات سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کئی اخبار غیب کہلے۔ حقیقۃ الوحی میں دو سو سے زیادہ نشانوں کا ذکر ہے۔ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی جن حالات میں کیگئی۔ پہر جس طرح پر باوجود مخالفت شدید پوری ہوئی اسکا تو کوئی عنادی سے عنادی بہی انکار نہیں کرسکتا۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کی ماتحت آپ کی رسالت قائم کی اور بتایا کہ آپ خدا کے دوست ہیں کیونکہ راز کی باتیں خاص الخاص احباب سے ہی ہوا کرتی ہیں۔

۸ ۔ آپ کی تعلیم آپ کی صحبت آپ کی قوت قدسی یہ کوئی ایسی بات نہین کہ ثبوت کی محتاج ہو۔ عیاں را چہ بیاں۔ چار لاکہ احمدی موجود ہیں انکا بحیثیت مجموعی تقوی و طہارت اتباع سنت پاک زندگی اس پر زبردست گواہ ہے۔

۹ ۔ اپنے مریدوں کو عرفان کے اس چشمہ پر پہونچایا۔ جہاں ایمان کا آب زلال پلایا جاتا۔ اسکی کتابوں پر اسکے ملائکہ پر سنی سے۔ چشم دید ایمان لائے۔ شہداء اللہ علی الارض ٹہرے۔

۱۰ ۔ آپ اپنے آنیکا مقصد پورا کرکے اٹہائے گئے۔ مسیح کی زندگی کا پایہ جس پر اسکی خدائی کا مجسمہ قائم تہا۔ توڑ دیا گیا۔ اور ایک جماعت پیدا ہوگئی۔ جس میں وحدت کی روح اور ان پاک عقاید کی تبلیغ کا ایک غیر معمولی جوش ہے۔ اگر آپ صادق نہوتے تو پہر لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین کی ماتحت قطع وتین ہو جاتی۔ غرض ان دس عدیم النظیر خوبیوں کیساتہ میرا محبوب قصر نبوت میں جلوہ افروز ہے۔ اور میں جہوم جہوم کر پڑہ رہا ہوں۔

دیرینہ سال پیرے بروش بہ یک نگاہے
آندل کہ رم نمودے از خوبرو جوانان

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد	۹ر	فتاوی احمدیہ	۲ر
سنت احمدیہ	۴ر	معیار الصادقین	۳ر
شہادۃ القرآن	۲ر	الاستخلاف	۳ر
چولہ گرو نانک صاحب	۰ر	مجموعہ فتاوی احمدیہ	عمر
ظہور المسیح	۲ر	ضرورت زمانہ	۸ر
ثنائی چکر	۱ر	کشف الاسرار	۳ر
صحیفہ آصفیہ	۲ر	مباحثہ رامپوری	۴ر
البرہان الصریح	۱ر	شرایط بیعت ۱۲ عصر ۵۰	۸ر
فرزند علی بجواب ابراہیم	۲ر	خسری بہ کلنک درشن	۸ر
قرآن شریف مجلد جلد جرمی		مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر	۴ر
ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب	۱۲ر عصر	رویائے صالحہ	۴ر
احسن القصص	۲ر	مبادی الصرف	۳ر

مفت

میں نے اپنا لیکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر ایکہزار چہپوایا ہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے عیسائی صاحبان کے بہت سے اڈریس میرے پاس محفوظ ہیں جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کردینگے اور کچہ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کردیں۔ انکے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ عیسائی یا غیر عیسائی کی طرف

ایک احمدی دوست موجہ ... زمیندار روز انچہ ساکن راہو کی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۹ سال تنخواہ ستر روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکہو گرمی کا موسم آیا یہاں ہیضہ کا آنا بہی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی کافور ہے یہ دوا ہمیشہ سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد وغیرہ شفا کے لیئے اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکہو قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۱ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بہی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پہولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی قلت اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۱ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ناطہ کی ضرورت ہمارا ایک بہائی جو خدا کے فضل سے نیک شکر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۹ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اسکے لیئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

محمد امین فضل کریم کالج اسٹریٹ نمبر ۹۹ کلکتہ

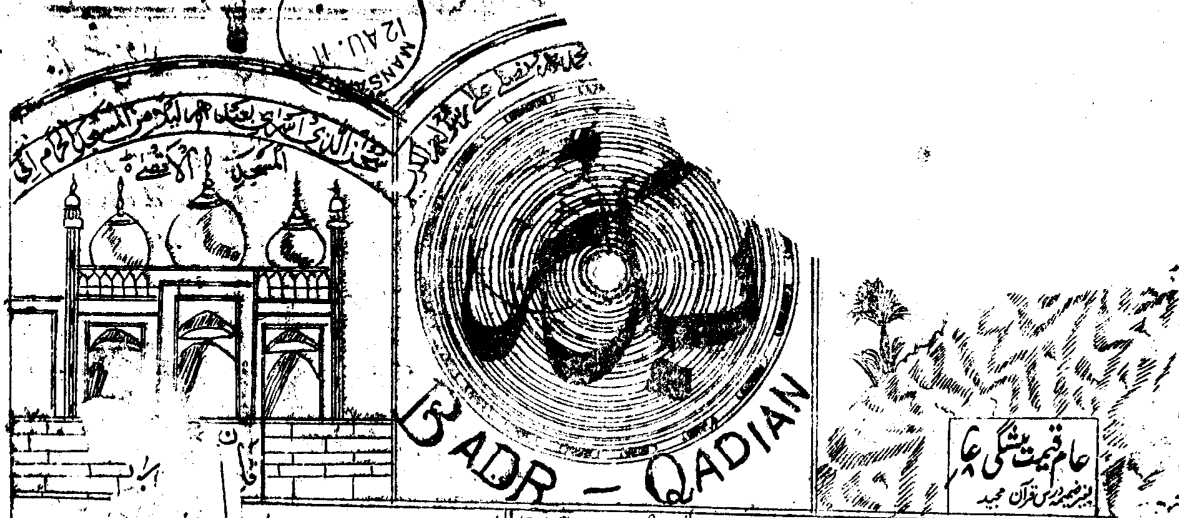

عام قیمت پیشگی ۶/۸ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر ایں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱ | مورخہ ۲۴ ر شعبان ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰/۳ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۲۶ ساون | نمبر ۴۰ و ۴۱

بھائیو اگر قادیان آوگے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤگے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالٰے کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالٰے کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدای قول او در جان ماست
از ملائکہ و ز جزائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں سخن لعنت است
منکر آں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ ۶/۸ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید للعہ/ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاوے گی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو بیعالہ رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے تھے۔ اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲۰ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شایع ہوا

نئی روشنی والے

اس عنوان سے ایڈیٹر اصلاح سخن نے ایک نظم لکھی ہے جسکے ایک دو بند قابل غور ہیں۔

وہ مسلماں ہوں مذہب سے سروکار نہیں۔
ہوں خدا اور نبی سے مجھے انکار نہیں!
بھید کی بات ہے یہ قابل اظہار نہیں
سینکڑوں ایسے مسلماں ہیں دو چار نہیں
ایک میں بھی ہوں از انجملہ اسی سچ دھج کا
کہ ہوں پابند نہیں صوم و صلوٰۃ و حج کا

رمضان آتے ہی بن جاتا ہوں جھوٹا بیمار
سب سے کہہ دیتا ہوں روزے کا ہے رکھنا دشوار
عذر سستی میں تو ہے شبہ ہو جائز افطار!
مجھ سے بڑھ کر نہ جہاں میں کوئی ہوگا مکار
تیس دن تک کی نہیں بیشک یہ مصیبت اچھی
عید کے دن مری ہو جاتی ہے حالت اچھی

دو نئے مجتہد

میرٹھ کا میاں مٹھو جسکا مضمون تو کیسی ہی بیہودہ اصول ہے جیسا ان دنیا مول۔ لکھتا ہے کہ قرآن مجید کے رو سے خنزیر کے چمڑے کا استعمال اور خرید و فروخت جائز ہے۔ اور حدیث بیہ اعتبار سے ساقط ہوتا ہے۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو نا اہمیہ حماقت رسول اللہ صلعم سے بڑھکر قرآن دانی کا دعویٰ کیوں ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ سنت نبوی تو قرآن مجید سے بڑھکر تواتر کیساتھ ہم تک پہونچی ہے ایسے چمڑوں کے استعمال کے متعلق ہم امت قائمہ کے تعامل کو دیکھ سکتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کو سمجھائے کون؟ قرآن مجید میں ایک طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم ہے۔ چنانچہ مفصلہ ذیل آیت جس میں جگہ جگہ الوہی بالکل کا سلسل کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل و علیکم ما حملتم وان تطیعوہ تھتدوا وما علی الرسول الا البلٰغ المبین۔ اور آپ کی خلاف ورزی سے بایں الفاظ ڈرایا ہے فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ دوسری طرف السٰبقون الاولون من المھٰجرین و الانصار کی متابعت کو والذین اتبعوھم باحسان۔ سنا کر اپنی رضامندی سے وابستہ کرتا ہے اور یہ نیا دلیر گروہ ہے کہ اپنے خود ساختہ منگھڑت کی پرستش موجب نجات قرار دیتا ہے۔ فبئس للظٰلمین بدلا۔

ہمیں افسوس ہے کہ شیخ نور الدین سوداگر چرم بھی

ان کے ساتھ مل جائیں

مرزا حیرت کی بکواس

گزرن گزٹ سال کے قابل دیکھنے جاؤ۔ صاف کھلتا ہے کہ مرزا حیرت کیا ہیں۔ اور اپنی تجارت کو کن باتوں سے فروغ دینا چاہتے ہیں مسلمانوں میں معراج جسمانی و روحانی (جو ہمارے نزدیک زیادہ تر نزاع لفظی ہے) پر اختلاف ہے۔ آپ لکھتے ہیں ابھی معراج کیا۔ یہ تو ہمیں بارہا ہو چکی ہے اور آسمانوں ستاروں سیاروں کی سیر میں نے بارہا کی ہے اور جب میں اپنے خالق کیطرف دھیان لگا کے بیٹھتا ہوں۔ تو کل کائنات میرے قدموں کے نیچے ہوتی ہے بلدگاہ صمدی میں قدسی مجھے حاضر کرتے ہیں (۲) کتب قدسی مجھے بیدار کرتا ہے ...... جب میں اسطرح بیدار رہتا ہوں فوراً مجھے معراج نصیب ہوتی ہے اور میں اپنے خالق کے دربار میں جہاں کل انبیاء اور رسل دست بستہ حاضر ہوتے ہیں۔ پہونچ جاتا ہوں"۔ کاش مرزا حیرت کو خیال ہوتا۔ کہ یہاں تجون فلک سیر کے اثر کا ذکر نہ تھا۔ معراج تو اس نظارہ کا نام ہے جو جناب خاتم النبیین کو آئندہ تا قیامت ترقیات کا دکھایا گیا تھا۔ اور پھر پورا ہو رہا ہے اور آئندہ دنیا دیکھیگی۔ کاش مرزا حیرت اور اس قماش کے لوگوں نے اسے بچوں کا کھیل سمجھا۔ میں کہتا ہوں معراج اگر جسد عنصری کیساتھ بھی اور وہ باتیں واقعہ نہ ہوں جو دکھائی گئیں تو کچھ بھی نہیں۔

گلا گھوٹنا

ناگاہ ایک سالہ بیہودہ در تردید حیات المسیح مولفہ حکیم مولوی خدا بخش ساکن رسولپور۔ اس فقیر حقیر کی نظر سے گذرا اکہ جو لکھنؤ اور فیض آبادی لوگوں کے ہاتھ میں بکثرت پایا جاتا ہے مولوی صاحب زیر آیت یٰعیسٰی انی متوفیک (یعنی) عن شھوتک و حظوظ نفسک۔ اور اخذ شی وافیا کے لکھتے ہیں کہ جس سے مولوی خدا بخش صاحب اور اُن کے ہمنواوں نے سمجھ لیا ہو کہ حضرت مسیح چوتھے آسمان پر چڑھ گئے اور یہ نہیں سوچتے کہ اس مجہول فقرہ اخذ شی وافیا سے بھی عیسیٰ علیہ السلام کی جان قالب سے نکلنا ہی ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس لفظ اخذ کے معنے مفسرین ماہرین اور محدثین کاملین نے گلا گھوٹنا اور موت کے ہی کئے ہیں۔ دیکھو ترجمہ مشکوٰۃ کتاب الفتن صفحہ ۴۶ سطر نمبری ۱۵۔ اور اسی طرح شرح کتاب بخاری کا ...... اور امام وھب نے بھی حضرت مسیح کو وفات یافتہ لکھا ہے اور بیان کہ انکے نزدیک ایمان کے مدت دراز تین دن سات ساعت عیسیٰ علیہ السلام کا نعش خاک پر مرے پڑے رہنا اپنی اپنی تجویزوں میں اسی نے بیان بھی کر لیا کہ جس سے کسی مخالف کو شک و تردد نہ رہے۔ کو کے معنے زندہ ہی۔ ...... ابوبکر واسطی نے کس لفظ کا کیا ہے۔ دیکھو اس جگہ بھی ابوبکر واسطی نے لفظ توفی کے معنے صاف مار ڈالنا ہی کئے ہیں۔ اور بیان کے طور پر لکھ دیا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم میں کوئی حالت کم جو ہر ایک انسان کو اس کے زندہ رہنے کیلئے ضروری ہے باقی نہیں رکھی تو حکیم صاحب سچ کہنا کہ پھر اُن کے مردہ ہونے میں کونسی کسر رہ گئی۔ اس کے علاوہ اگر ابوبکر واسطی کی تاویل کو تسلیم بھی کر لیا جاوے تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام میں باوجود نبی ہونے کے اس درجہ قوت شہوانیہ بڑھی ہوئی تھی کہ اللہ تعالےٰ کو اس کے مارنے کی ضرورت پڑی اور جناب عیسیٰ علیہ السلام اسقدر حظوظ نفسانیہ میں مشغول تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کو اس کے مٹانے کی فکر پیدا ہوئی۔ غور کیجئے۔ کہ ابوبکر واسطی رحمہ کی توجیہ سے حضرت مسیح علیہ السلام پر کتنا بڑا الزام حظوظ نفسانیہ کے مبتلا ہونے میں عاید ہوتا ہے۔ بلکہ ایک یہودی نہایت صفائی کے ساتھ ابوبکر واسطی کے اس قول سے استدلال کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام منصب نبوت کے قابل نہ تھے۔ کیونکہ جس انسان میں قوت نفسانیہ ایسی قوی ہو وہ کیونکر نبی ہو سکتا ہے۔ مولوی خدا بخش صاحب خدا کا خوف کیجئے اور ابوبکر واسطی کے واسطے ایک معصوم نبی کو ایسے سخت الزام کا مورد نہ ٹھہرایئے۔ جو کسی ادنےٰ پاک نفس انسان کیلئے بھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔ پس صادق مسلمان وہی ہے کہ جو اپنی موت سے پہلے اس بات پر ایمان لاوے کہ حضرت مسیح عم کو مقدس وفات ہوئی۔ اور اب پھر کے وہ اس غمکدہ میں نہ آویں گے۔ والسلام۔

(خاکسار کمال الدین احمد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ بشیر گنج نمو)

انتقال پر ملال

شیخ علی احمد خان صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب رئیس اعظم گورداسپور نے ۱۸ جولائی ۱۹۰۹ء کو اس جہان فانی سے ملک جاودانی کیطرف انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شیخ صاحب مرحوم خاندانی بارعب صاحب مروت و احسان منکسر المزاج۔ مہمان نواز۔ غریبوں کے مددگار۔ دوستوں کے معین و ہمدرد غمگسار۔ بیواؤں کے خبر گیر یتیموں کے دستگیر۔ امورات مفید پبلک میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے تھے (خاکسار حسین بخش ممبر انجمن اسلامیہ بٹالہ)۔ شیخ صاحب موصوف حضرت مرشدنا مرزا صاحب کے خاندان کی قانونی خدمات

... ح ہیں

فرمایا بعض لوگوں کو دہوکہ ہو ... لم تقولون ما لا تفعلون سے یہ سمجھتے ہیں کہ جس بات پر خود عمل نہ ہوا اُسکو کہنا ہی نہیں چاہیئے۔ اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ جو قول و قرار پورا نہ کرتا ہو۔ وہ کہنا ہی نہیں چاہیئے دوسری آیت علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم سے استدلال غلط کرتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضؓ سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا اذا رایت شحًا مطاعًا وھویً متبعًا۔ اداعجاب کل ذی رای رایہ فعلیکم انفسکم جب تو دیکھے کہ ایک شخص دنیا کا حریص و متبع ہے۔ اور گری ہوئی خواہشوں کا پیرو ہے۔ اور خود پسندی کا یہ حال کہ اپنی ہی رائے پسند ہے تو اس وقت علیکم انفسکم کا موقعہ ہوتا ہے۔

فرمایا۔ میرا یہی دستور ہے کہ ایک حد تک کہتا ہوں پھر میں حضرت ابو بکر رضؓ کے قول پر عمل کرتا ہوں۔

۷ جولائی ۱۹۱۱ء اس سوال کے جواب میں۔ کہ مسجد حرام میں مشرکین کا آنا کیوں منع کیا گیا۔ فرمایا:۔ اس سوال کا پوچھنے والا یہودی یا عیسائی ہے تو اُس کے لئے یہ جواب کافی ہے کہ سات گاؤں تھے۔ جو حضرت موسےٰ نے لیسے ٹھیرائے کہ ان میں کسی قوم کے آدمی کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔

دوسرا جواب اللہ تعالےٰ اُسی رنگ میں سزا دیتا ہے جس میں نافرمانی ہو۔

مثلاً ایک شخص کے پاس ایک گھوڑی ہے۔ پڑوسی چور ہے وہ اُسے چرا لیتا ہے مگر اُسے چرا کر وہ اس سے فایدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ بلکہ دیکھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ سو کوس کے اندر تو رکھ ہی نہیں سکتا۔ گویا جس مطلب کے لئے اس نے چوری کی اس سے محروم رہ گیا۔ ایسا ہی نا سے رونگٹا رونگٹا فایدہ اُٹھاتا ہے۔ تو آتشک سے بال بال دکھ میں ہوتا ہے۔ مشرکین عرب کا جرم تھا۔ کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام میں آنے سے ... منع مساجد اللہ ان ... ب سزا بھی اُسی رنگ میں دی ... ن مسجد حرام کے نزدیک پھٹکنے نہ

تیسرا جواب یہ ہے کہ جب کوئی مذہب پیدا ہوتا ہے تو اُس کی ابتدائی حالت میں بڑے بڑے مخلص لوگ ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ وقت بڑی مصیبتوں کا ہوتا ہے۔ مومن کے جان و مال پر ابتلا آتا ہے۔ اور بعض اوقات تو اس بستی میں رہنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ مخلص لوگ اس صبر کے اجر میں بادشاہ بنائے جاتے ہیں۔ اس وقت منافق اور گندے لوگ بھی طرح طرح کے حیلوں سے بیچ میں آگھستے ہیں۔ اور دین کی اکثر باتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر نصاری کو دیکھو کہ اب اصل انجیل تک ان کے پاس نہیں۔ ایک طرف تو علم طبقات الارض وغیرہ میں یہاں تک ترقی کی ہے کہ سب زمین کو چھان ڈالا۔ دوسری طرف دینی امور کا یہ حال کہ اپنے مذہب کی کتاب کا پتہ نہیں! ہندو یہ نہیں بتا سکتے کہ رام چندر جی اور کرشن مہاراج کا طرز عبادت کیا تھا۔

غرض ایک وقت مذہب پر آتا ہے کہ اس کے پیروؤں میں دنیا پرستی بڑھ جاتی ہے۔ اور اصل مذہب کیطرف توجہ کم ہو جاتی ہے تو قوم خدا کے احکام کو بھول جاتی ہے اور غیر قوموں کے اثر سے متاثر ہو کر انہیں کا رسم و رواج اختیار کر کے بعض اوقات اُنہیں میں ملجاتی ہے۔ اس خطرے سے محفوظ رکھنے کیلئے ضرور تھا کہ مکہ معظمہ غیر قوموں کے دخل سے بالکل پاک رہے تا دین بھی محفوظ رہے۔ اور اگرچہ بعض قسم کی تبدیلیاں پیدا ہونی ایک قدرتی بات ہے۔ مگر پھر بھی دوسری قوموں سے مسلمان نسبتاً بہت محفوظ رہے۔ عیسائیوں کے دو فرقوں کا طریق عبادت ہی نہیں ملتا۔ مسلمانوں میں امر مشترک تو ہے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ والسلام

۹ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا کمانے میں تین باتیں نہ ہوں تو وہ کمانا غفلت کا موجب ہوگا۔

حلال ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ چوہڑے ہی حرام خور ہوتے ہیں بلکہ جو چوری کا مال کماتا ہے وہ بھی حرام خور ہے۔ جو جعلسازی اور دہوکے سے مال جمع کرتا ہے۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ جو کسی دکان میں مال شراکت رکھتا ہو۔ اور اس کا کوئی حساب و کتاب نہیں وہ بھی حرام خور ہے۔ جو اپنے منصبی فرض کو عمدگی سے ادا نہیں کرتا۔ اور ترقی تنخواہ کے لئے ہوشیار ہے وہ بھی حرام خور ہے غرض جو بالباطل مال کھا جاتے ہیں وہ سب حرامخور ہیں۔

دوم یہ کہ کھانا **طیب** ہو۔ یعنے وہ کھائے جو مناسب اور موجب ضرر نہ ہو۔ مثلاً کھانسی والا اگر ترش چیز کھاتا ہے تو وہ طیب نہیں کھاتا۔ فالج والا اگر سرد اشیاء پیتا ہے تو طیب کا استعمال نہیں کرتا۔ غرض جو کھاؤ پہلے دیکھ لو کہ بدن کیلئے مفید و پسندیدہ یا نہیں۔

سوم لقمہ اُٹھاتے وقت اللہ کا نام لے اور شکر ادا کرے۔ روٹی پکانا اور تنور سے نکالنا میرے جیسی طبیعت کے انسان کے لئے تو ایک قسم کا معجزہ ہے۔ تین دفعہ آگ میں جانا پڑتا ہے اور میں آگ سے ایسا نفور کہ سردی میں بھی تاپ نہیں سکتا۔

لوگ حرام و حلال کا خیال نہیں کرتے۔ ایک عورت نے میرے سامنے ذکر کیا کہ ہم شادی کے موقعہ پر گائے کا گوشت کھلائیں گے۔ میں نے پوچھا کہاں سے حاصل ہوگی کہا ہمارے نوجوان بہت ہیں۔ جو ادہر اُدہر سے ... لاتے ہیں۔ پھر کہا کہ اپنے علماء کے لئے تو بکریاں ذبح کرتے ہیں میں نے کہا وہ تو چوری کی نہیں ہونگی۔ کہا نہیں وہ تو گدڑیوں سے لیتے ہیں۔ اور وہ کیوں نہ دیں۔ اگر وہ ذرا بھی انکار کریں تو ہم ان کا ریوڑ نہ غارت کر دیں۔ اور پیر صاحب کی زیادہ خاطر ہے۔ اُن کے لئے مرغ کا گوشت ہوگا۔ میں نے پوچھا وہ کہاں سے لیں گی کہا جولاہوں سے۔ پوچھا قیمتاً۔ کہا نہیں جوتے کے زور۔

غرض آجکل مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ خوب سن لو کہ مردار خور الہیات کے علم سے بالکل کورے رہتے ہیں۔ یوروپ کی قوموں کو ہی دیکھ لو کہ الہیات کے باریک مسایل میں کچھ فہم نہیں۔ ایک انسان کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا ہے۔ فرمایا کہ خون سے تشنج و استرخا پیدا ہوتا ہے۔ اور لحم الخنزیر کا اخلاق و عادات پر برا اثر ہوتا ہے اور غیر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے وہ پاک عقاید کے لئے برا اثر ڈالتا ہے۔ فرمایا بعض بداعمالیوں کیوجہ سے یہود سے رزق حلال چھین لیا گیا۔ مسلمانوں کو بھی یہی سزا ملی ہے۔ حلال طیب رزق تو مال غنیمت ہے ...

امیرنا نور الدین

تعلیم

جس نور کی ضیاء سے ایک عالم کو فیضیاب ہونا تھا۔ اس کی ۱۲۵۸ھ ہجری مطابق ۱۸۴۱ء کے اردگرد شہر بھیرہ میں ولادت ہوئی۔ اور بچپن کے زمانہ میں آپ نے قرآن شریف کا کچھ حصہ اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے اور باقی کل حصہ اور فقہ کی چند کتابیں پنجابی زبان میں اپنی والدہ ماجدہ سے پڑھیں اور سنیں۔ اس کے بعد ۱۲۷۰ھ کے اپنے کسی تعلق کے سبب سے لاہور میں تشریف لائے۔ اور وہاں پر آپ بیمار ہو گئے کچھ عرصہ تک علاج کرایا۔ اور کچھ عرصہ آپ کو فارسی اور خوشخطی پڑھنی اور سیکھنی پڑی۔ اور پھر آپ نے اپنے وطن مالوف کیطرف مراجعت فرمائی۔ اور ایک بزرگ میاں شرف الدین نامی آپ کے فارسی ٹیچر مقرر ہوئے۔ ہر چند آپ کو فارسی پڑھائی جاتی تھی۔ مگر آپ کو فارسی زبان سے کچھ بھی ٹیسٹ نہیں تھا۔ آپ کے ہر دو اساتذہ شیعہ مذہب رکھتے تھے۔ مگر ان کو بحث مباحثہ سے کچھ بھی تعلق نہ تھا۔ لیکن آپ نے ان کے ذریعہ سے شیعہ مذہب کی حقیقت کو خوب معلوم کر لیا۔ اسی اثناء میں آپ کے اخی مکرم و معظم بھیرہ میں تشریف فرما ہوئے اور انہوں نے باقاعدہ تعلیم عربی دینا شروع کی۔ اسی زبان سے آپ کو زیادہ ٹیسٹ تھا۔ اب جناب الٰہی کے فضل و کرم کا باب آپ پر کھولا گیا۔ کہ ایک شخص کلکتہ کے تاجر محمد امین نامی نے آپ کو قرآن کریم کے ترجمہ کے سیکھنے کیطرف متوجہ کیا۔ جو دراصل ہم سب لوگوں پر اللہ تعالےٰ کا فضل عظیم ہے۔ وذالک فضل اللّٰہ علینا وعلی الناس ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ پھر ایک بمبئی کے تاجر نے مشارق الانوار اور تقویت الایمان کے پڑھنے کیطرف توجہ دلائی۔ آپ کو اردو زبان چونکہ نہایت ہی پیاری معلوم ہوتی تھی اس لئے آپ نے ان ہر دو کتب کے تراجم کو خوب پڑھا۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد پھر لاہور تشریف لے آئے۔ لاہور میں آپ بڑی دلچسپی کے ساتھ موجز پڑھتے تھے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ پھر وطن تشریف لائے۔ اور وہاں سے آپ کو کسی خاص تقریب پر راولپنڈی جانا پڑا۔

ملازمت

وہاں پر آپ ایک ورنیکلر سکول میں داخل کرائے گئے۔ اور وہاں سے آپ کچھ عرصہ کے بعد ایسے کامیاب ہوئے کہ پنڈ دادنخاں [illegible] اس ہیڈ ماسٹری کیوقت بھی ... لیکن چار سال کے بعد آپ نے اس ۱۸۵۸ء کے قریب (جبکہ آپ کی عمر ۱۸ سال کا واقعہ ہے)

پھر سلسلہ تعلیم

اپنی عربی تعلیم کا سلسلہ بڑے شوق سے جاری و ساری رکھا اس کے بعد پھر آپ کے والد صاحب بزرگوار علیہ الرحمۃ نے آپ کی باقاعدہ تعلیم شروع کرائی اور ایک نہایت لایق استاد مقرر ہوئے۔ مگر اس وقت جو استاد مقرر ہوئے۔ انکو ایک مسجد کی تعمیر کی تکمیل کے سبب بہت سفر کرنا پڑتا تھا۔ اور آپ بھی حضرت امیر المومنین بھی اُن کے ہمراہ سفر و حضر کی تکالیف کی برداشت حصول علم کے لئے کرتے۔ آخر متواتر ایک سال کی کوفت کے بعد آپ نے اپنے بھائی صاحب مکرم سے اپنی تکالیف کا حال بیان کیا۔ وہ پھر آپ کو اپنے ہمراہ لاہور لائے۔ اور چند ایک اساتذہ کے سپرد کر کے خود اپنے وطن مالوف کی طرف تشریف لے گئے۔ اب حضرت امیر المومنین اپنے بھائی صاحب کے تشریف لیجانے ہی ایک طالبعلم کی ترغیب سے ہندوستان کو تحصیل علم کے لئے روانہ ہوئے۔ اور رامپور پہونچے۔ وہاں پر آپ محنت کرنے سے بیمار ہو گئے۔ تو آپ کو علاج کی فکر پڑی۔ آپ وہاں پر سب سے بڑے عالم طبیب کی تلاش کی تو آپ کو ایک نہایت بزرگ اور اعلےٰ پایہ کے طبیب کا حال معلوم ہوا۔ لیکن آپ وہاں سے مرادآباد پہونچے۔ جب آپ صحتیاب ہو گئے تو پھر مرادآباد سے اُسی حکیم صاحب موصوف کیخدمت میں لکھنؤ حاضر ہونے کے لئے مرادآباد کانپور ہوتے ہوئے لکھنؤ پہونچے چونکہ کچی سڑک تھی اور گاڑی میں آپ سوار تھے۔ گرمی کا موسم تھا گرد و غبار آپ کے چہرہ مبارک اور کپڑوں پر پڑی ہوئی تھی۔ جب آپ لکھنؤ پہونچے تو گاڑی سے اُتر کر حکیم صاحب کا مکان دریافت کرنے سے مکان گاڑی کے ٹھہرنے کی جگہ کے بہت ہی قریب نکلا۔ آپ اُسی حالت میں مکان میں داخل ہوئے۔ تو سامنے ایک بڑا کمرہ نظر آیا۔ اور اسپر ایک فرشتہ خصلت دلربا حسین سفید ریش سفید پوشاک زیب تن کئے چار زانو بیٹھا نظر آیا۔ جسکے پیچھے ایک نہایت نفیس گول تکیہ اور دونوں طرف دو چھوٹے چھوٹے تکئے لگے ہوئے تھے۔ اور ہال کے کنارے کنارے نمازکے ... ہی ایک جانب قرینے سے

مصافحہ کیا۔ بیٹھ گئے۔ اس گرد آلودہ حالت اور نئے طریقے (السلام علیکم نے) جو کہ ہندوستان کے تکلفات سے نرالا تھا اُن سب کو حیرت میں ڈالدیا۔ اور ان میں سے ایک شخص نے جو اراکین لکھنؤ سے تھا۔ آپ کو مخاطب کر کے کہا آپ کس مہذب ملک سے تشریف لائے ہیں تو آپ نے اس طرح سے جواب دیا کہ بے تکلفیاں اور السلام علیکم کی بے تکلف آواز وادی غیر ذی زرع کے اُمّی اور بکریوں کے چرواہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و اُمی۔ اس آپکے جواب نے بجلی کا کام کیا۔ اور حکیم صاحب کو وجد طاری ہو گیا اس حالت وجد میں حکیم صاحب نے ان سایل صاحب موصوف کو کہا کہ بادشاہ کی مجلس میں رہ کر ایسی زک کبھی پیشتر بھی نہ اٹھائی تھی۔ اور آپ سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا مقصد اور کیا کام ہے۔ آپ نے کہا میں طب پڑھنے کیلئے آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں تو بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور اب پڑھانے سے قسم کھائی ہے اس لئے میں خود تو پڑھا نہیں سکتا۔ اس وقت رحم خداوندی نے حضرت امیر المومنین کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلوائے کہ شیرازی شاعر نے بہت ہی غلط کہا۔ جو یہ کہا۔ آزردن دل دوستاں جہل است و کفارہ یمین سہل۔ اس پر ان کو دوبارہ وجد ہوا۔ اور چشم پر آب ہو گئے۔ اور ایک اور شخص عمدہ حکیم اور لائق مولوی کا نام لیکر کہا کہ میں آپ کو ان کے

قسم توڑ دی

سپرد کر دونگا۔ وہ آپ کو بہت اچھی طرح پڑھائیں گے۔ اس پر آپ نے جواباً فرمایا کہ ملک خدا تنگ نیست۔ پائے گدا لنگ نیست۔ اور حکیم صاحب کو پھر تیسری دفعہ وجد ہوا اور فرمایا کہ ہم نے قسم کو توڑ دیا ہے۔ اس کے بعد حکیم صاحب حرم سرا اپنے کو تشریف لیگئے۔ اور باقی ماندہ لوگ بھی اپنے اپنے مکان کو چلے گئے۔ آپ بھی وہاں سے اُٹھ کر اپنے بڑے بھائی صاحب کے ایک دوست کے مکان پر چلے گئے۔ انہوں نے آپ کو ایک علیحدہ مکان رہنے کے لئے دیدیا۔ یہاں آپ کو اپنے کھانے وغیرہ کا بھی خود ہی انتظام کرنا پڑا۔ کھانا پکانا نہیں

دران

تو یہ کام سپرد ... ہوئے رزق کو
خراب کراتا ہے۔ اور میں کس لائق ہوں کہ جو یہ کام میرے سپرد کیا گیا۔"

اس کے بعد آپ پھر حکیم صاحب سے ملنے کو گئے۔ اور اپنی اس قبولیت دعا کا یہ اثر آپ نے دیکھا۔ کہ حکیم صاحب نے آپ کو کہا کہ آپ کل آئے اور پھر خود ہی بغیر اجازت چلے گئے۔ کیا یہ شاگردوں کا کام ہے؟ اور کہا کہ آپ ہمارے ہی یہاں رہا کریں۔ اور یہیں کھانا بھی کھایا کریں۔ پھر فرمایا کہ خیر رہنے کیلئے تو میں آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ خواہ آپ یہاں رہیں یا جہاں آپکی طبیعت چاہے۔ مگر کھانا یہیں آپ کو کھانا پڑے گا۔

اس کے بعد حکیم صاحب نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ کیا پڑھنا چاہتے ہو آپنے کہا "طب"۔ اس پر سوال ہوا کہ کہاں تک۔ آپنے کہا۔ کہ کم از کم افلاطون کے برابر تو ہو جاؤں۔ اس پر حکیم صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور آپ کو پڑھانا شروع کردیا۔ اس کے بعد آپ کا ارادہ ہوا کہ رامپور جانا چاہیئے۔ ادھر یہ خیال دلمیں اٹھتا ہی اور ادھر نواب کلب علیخاں صاحب کا تار حکیم صاحب کے نام اس لئے آتا ہے کہ نواب صاحب کے ہاں ملازمت اختیار کرلیں۔ اور ان کے ایک چہیتے ملازم کا علاج کریں اب ادھر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیں کہ جونہی مولوی صاحب اپنے استاد حکیم صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ وہیں انہوں نے فوراً دریافت کیا۔ کہ بھلا اچھا یہ تو بتلائیں کہ میرے جیسے آدمی کے لئے نوکری بہتر ہے۔ یا آزادی سے طبابت کرنا مجھے اس وقت بیٹھے بٹھائے چار یا پانچسو روپیہ ماہانہ کی آمدنی ہے۔ آپ نے کہا نوکری کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص آپ کے پاس آکر اپنا سر یا نیفا کھجلانے لگے۔ تو فوراً آپ کے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ کہ مجھے کچھ دینے لگا ہے۔ چونکہ حکیم صاحب کے اس سوال سے پیشتر آپ نے حکیم صاحب کو رامپور جانے کی بابت بتلا دیا تھا۔ اور حکیم صاحب نے ان کو یہ نہیں بتلایا کہ وہ کہاں نوکری کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اب حکیم صاحب اس

... پڑھنے اور خیال کیا کہ دراصل اس
... قول و فعل ہی اس کے قبضہ قدرت کا نہیں ...
... خدا تعالے کو بہتر سے بہتر کرنا منظور ہوتا ہے
... یہ شخص کہتا اور عمل کرتا ہے۔ اسکے بعد حکیم صاحب مولوی صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر رامپور پہنچے۔ جس بیمار کے علاج کیلئے حکیم صاحب گئے اسکی صحت و شفا کے لئے آپ کے اُستاد حکیم صاحب نے آپ کو دعا کی فرمائش کی۔ لیکن آپ نے جواب میں معاً یہ فرمایا کہ وہ نہیں بچے گا۔ کیونکہ میری طبیعت اس کے لئے دعا کیطرف راغب نہیں ہوتی۔ خدا کی قدرت کا کیا اندازہ ہے اُس نے آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہر ایک لفظ کو بعینہ پورا کیا۔ اور وہ شخص انتقال کر گیا۔ اب اور خصوصیت سے سنئے کہ ان کے اُستاد حکیم صاحب نے ان سے کہا۔ کہ بھائی اس مریض کے مرنے سے نواب صاحب کے دوسرے حکیم صاحب کو ہمپر ہنسنے کا موقعہ ملگیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ آپ کیوں گھبراتے ہیں۔ انکے ہاتھ سے بھی کوئی ایسا شخص ہی مریض مرجائیگا۔ اب ناظرین قدرت الہی کا تماشا دیکھیں کہ وہ اپنے بندوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو کس طرح سے پورا کرتا ہے۔ چند ایام کے بعد نواب صاحب کا دوسرا ملازم ویسا ہی فیورٹ اسی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ جیسے کہ شہر کا ایک شخص اس جہان فنا سے رحلت کرچکا تھا۔ اور اس کے معالج وہ دوسرے حکیم صاحب مقرر ہوئے۔ اثناء علاج میں اس مریض کو خون کی قے ہوئی۔ جسپر وہ معالج حکیم صاحب بہت خوش ہوئے کہ اب میرا مریض بہت جلد شفایاب ہو جائیگا۔ اور آپ کے استاد حکیم صاحب کو بھی یہ خبر پہنچی۔ انہوں نے حضرت مولوی صاحب موصوف و ممدوح سے اس امر کا ذکر کیا کہ اب وہ مریض بہت جلد تندرست ہو جائیگا۔ کیونکہ اس کو خون کی قے ہو چکی ہے جو کہ کامیابی کی بڑی بھاری علامت ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ "کیا اس کو خون کی قے ہوئی ہے"؟ حکیم صاحب نے جواب دیا۔ "ہاں"۔ تو آپ نے فرمایا۔ آپ یقین فرمائیں کہ وہ مریض بالکل مرچکا۔" اُدھر آپ نے زبان مبارک کو حرکت دی۔ ادھر اس مریض کے لئے قسام ازل نے اس کے رشتہ حیات منقطع فرماکر ملک الموت کو اس کی طلبی کے لئے تعینات کردیا۔ اور وہ بھی اس سرائے بیرفانی کو الوداع کہکر عالم لقا کو سدھار گیا۔

دیکھئے ناظرین ایک طرف اس مریض کی شفا نہ جلد ہونے کی دو حکیم تصدیق کریں اور آپ جو کچھ فرمائیں وہ خدا تعالے فوراً ہی پورا کرے۔ پھر آپ دو سال کے بعد وہاں سے حدیثوں کی تکمیل اور عربی پڑھنے کیلئے کہیں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو حکیم صاحب نے آپ کو نہایت مہربانی و شیریں زبانی سے میرٹھ یا دہلی جانیکا مشورہ دیا۔ اور کہا ہم آپ کو معقول خرچ ان ہر دو شہروں میں بھیجتے رہا کریں۔ لیکن جن اساتذہ سے آپ نے تحصیل علم کا ارادہ کیا تھا۔ کچھ ایسے امور میں گرفتار تھے کہ جس کے سبب سے آپ کو انسے فایدہ حاصل کرنیکا اس وقت بھی کوئی موقعہ نہ مل سکا اس کے بعد آپ بھوپال تشریف لیگئے۔ انہیں ایام میں اپنے پہننے کے لئے دو واسکٹیں بنوا رکھی تھیں جن کو آپ ہمیشہ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ ان میں ایک واسکٹ کسی بندہ خدا نے اٹھالی۔ آپ نے یہ خیال فرماکر کہ ہر ایک صابر کو خدا تعالے اعلے سے اعلے نعم البدل عطا فرماتا ہے۔ دوسرے واسکٹ کو خدا کے لئے کسی کو دیدیا۔ اسکے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہاں پر ایک امیر درویش نوجوان ایک خطرناک مرض میں مبتلا

علاج میں کامیابی

ہوا۔ اس نے اپنے ایک آدمی کو کہا کہ کسی ایسے طبیب کو لاؤ کہ جسکو یہاں کوئی نہ جانے۔ اور وہ ایسی آسان دوا بتلائے کہ جسکے بنانے میں ہمیں اپنے ملازموں کو اطلاع نکرنی پڑے۔ اس پر اس شخص نے اس امیر نوجوان سے کہا کہ ایک نوجوان صالح طالبعلم طبیب ہے اگر آپ کہیں تو اس کو بلالاؤں اس نے کہا۔ کہ ہاں ضرور لاؤ۔ اس پر وہ شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کو اپنے ساتھ لیگیا امیر نوجوان اپنے مکان کے سامنے اپنے باغیچہ میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھتے ہی آپ کے لئے فوراً کرسیں منگوائی گئیں۔ آپ اُن کو دوا بتلاکر تھوڑی دیر کے بعد واپس چلے آئے۔ اور اس کو کہہ آئے کہ شام کو اس علاج کے بعد مجھے خبر کریں۔ شام تک اس کو بہت فایدہ ہوگیا۔ اور بہت ہی جلدی وہ تندرست ہوگیا۔ تو اس نے آپ کو اتنا روپیہ نقد اور خلعت دی کہ آپ پر

حج کعبہ

حج فرض ہوگیا۔ اور آپ وہاں سے مکہ معظمہ کی جانب برائے حج بیت اللہ روانہ ہوئے

[illegible]

آپ مکہ معظمہ میں ڈیڑھ سال رہنے کے بعد مدینہ منوّر کو ایک نہایت ہی بزرگ مسیحا دم کیساتھ روانہ ہوئے - اور پھر وہاں سے اپنے وطن مالوف کو مراجعت فرمائی تو آتے ہی وہاں کے علماء سے مخالفت کا بازار گرم ہوگیا - سچ ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

اس کے بعد اپنے وطن میں طبابت کرنی شروع کی جس میں آپ کو بہت کامیابی ہوئی - پھر آپ کے پاس جو خطرناک مریض آنے شروع ہوئے - اور خدا تعالےٰ نے آپ کے دست مبارک سے سب کو شفا بخشی تو آپ کی بہت شہرت ہوگئی - اس پر ایک شخص اہل ہنود سے مدقوق ہوکر علاج کے لئے حضرت امیرالمؤمنین کی خدمت میں حاضر ہؤا - اس کو بھی خدا تعالےٰ نے بہت جلد شفا عطا فرمائی - اب اس مریض مذکور کے ماموں صاحب اور وزیر اعظم ریاست نے رئیس ... سے حضور کا تذکرہ کیا - ... رئیس نے آپ کو اپنے پاس بڑے عزت و احترام سے جگہ دی - اب آپ ... تشریف لے گئے - وہاں ایک روز رئیس ... کے سامنے باتیں کرتے ہوئے آپ نے فرمایا - کہ خدا تعالےٰ کا میرے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ میں اگر کہیں جنگل بیابان میں بھی ہوں - تب بھی خدا تعالےٰ مجھے رزق پہونچائیگا اور میں کبھی بھوکا نہیں رہونگا - اب بگوش ہوش سننا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیارے دوست کیساتھ کیسی وفا کرتا ہے - ایک عرصہ بعید اور مدّت مدید کے بعد حضور امیرالمؤمنین رئیس ... کیساتھ کہیں جا رہے تھے - جس پڑاؤ پر رئیس ... نے قیام کرنا تھا - اسکے نزدیک اس وقت پہونچے - جبکہ

توکّل علی اللہ

آفتاب کے چہرہ پر شب تار کی فوج کی چڑھائی سے جوکر بڑے زور شور کیساتھ بڑھی چلی آتی تھی - اور جس کی زندگی فوج کے دل جلے لڑوں کے دھوئیں سے دنیا تاریک و تار ہوتی جاتی تھی - مردنی چھائی ہوئی تھی - اور ہوائیاں اُڑ رہی تھیں - کہ اتنے میں رئیس ... نے صاف الفاظ سے اپنے مشیروں اور ہمراہیوں کو حکم دیا کہ سب کے سب آگے چلیں تمام امراء و رفقاء رئیس باگیں پھیر دیں اور بڑی تیز رفتار کیساتھ ہوئے - اب وہ ہر خوف چہرہ نظروں سے غائب ہوگیا - اور شب تاریک کے لشکر نے تمام دنیا پر پھیل کر ہر جگہ تصرف حاصل کرکے ڈیرے جما دیئے - ادھر ہمارے مسافر اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتے گرتے پڑتے ایک بنگلہ میں جا ٹھہرے - جسمیں صرف امراء وزرا اور بڑے بڑے علماء و حکماء اور نواب ہی ٹھہر سکتے ہیں مگر جنکے کھانے پینے کا سامان وہاں پر کچھ نہیں ہوتا - ان کو خود ہی سب کچھ مہیا کرنا ہوتا ہے - رئیس نے اس مکان میں پہونچکر جسکے گرد و جوار میں سوائے جنگل کے اور کچھ نہ تھا - حضرت امیرالمؤمنین سے کہا کہ مولوی صاحب اب آپ اپنے خدا کا وعدہ سچا کرکے دکھلادیں - اور بتلادیں کہ آپ اس وقت بھوکے رہینگے یا نہیں - آپ نے ہنسکر فرمایا - نہیں نہیں میں تو بھوکا ہرگز نہیں رہونگا - کیونکہ میں تو بادشاہ کیساتھ (یعنے اللہ کے ساتھ) یہ کہکر آپ اپنے کمرہ میں تشریف لیگئے - اور آرام کرنے لگے - ناظرین اب آپ خدائے قادر کی طاقت و قدرت کا مطالعہ غور سے فرماویں کہ وہ رئیس جو خود ہی ایک من کا اسطرح امتحان لیتا تھا اس کو خدا نے کہا کہ ... ... تو میرے پیارے بندے کی آزمایش کیا کرتا ہے تو تو میری آزمایش کرتا ہے - دیکھہ میں ... تجھہ سے ہی یہ بات پوری کراؤنگا - رئیس ... نے سمجھا - کہ کہیں نورالدین نے مجھے بادشاہ کہا ہے اب میری کیا بادشاہت رہے گی - اگر میں نے اس کو آج کھانا نہ کھلایا - اس پر رئیس ... نے سوائے مولوی صاحب کے اپنے تمام مصاحبوں کو جمع کرکے کہا - کہ خواہ ہم میں سے چار یا پانچ آدمی جان سے بھی جاتے رہیں تو بلا سے - کوئی پرواہ نہیں - آج جسطرح ہو سکے نورالدین کو کھانا کھلاؤ خواہ کہیں سے ہی کھانا لانا پڑے - تھہر درویش برجان درویش - ان سب لوگوں میں سے خوراک دیہات وغیرہ سے لانے کے لئے چند آدمی روانہ ہوئے - اندھیری رات رات میں پہاڑوں کے اوتار چڑھاؤ کو طے کرتے ٹھوکریں کھاتے اُفتاں و خیزاں ایک گاؤں میں پہونچے - اور بہت سی جھڑکیں ... کھاکر اور بہت سا روپیہ خرچ کرکے کچھ آٹا - کچھ گھی - کچھ انڈے وغیرہ وغیرہ کھلایا گیا -

---

چند سوالوں کے جواب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپکا خط میں نے حضرت امیر کو پیش کیا -

سوال اول کے بارے میں فرمایا -

مدین جو ایمان لایا ہوں تو اللہ کی کتاب پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اجماع امت پر - باقی جو عجائبات قدرت ہیں وہ جسکو سمجھایا ہے وہی بیان کرنیکا اہل ہے - تجلو تجلی عرش و کعبہ کی حقیقت نہیں بتائی گئی وما انا من المتکلفین -

اور نہ یہ عجائبات ضروریات دین میں داخل ہیں و من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ -

سوال دوم :- علم حق در علم صوفی گم شود - کے معنے آپ دریافت کرتے ہیں -

جواب یہ نہ تو قرآن ہے نہ حدیث - یعنی خدا کا کلام ہے نہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا - ایک صوفیانہ خیال ہے آپ ایسا نہ سمجھیں کہ ہر بات ٹالتا ہے - اس لئے سنئے - خدا کا علم اس کی اپنی ذات پاک کے متعلق ہے اور صوفی کا علم صوفی کی ذات سے وابستہ ہے - ایک دوسرے میں یہ علم حلول نہیں کرتے - صوفی کو وہی علم ہو سکتا ہے جو صوفی کے تعلق ہو - اور علم الہی اللہ کی ذات میں ہے وہ صوفی کے علم میں گم ہے یعنی نہیں - یعنی صوفی کے علم سے جناب الہی کا علم نہیں مل جاتا - دوم یہ معنے ہیں کہ علم حق یعنی سچا علم صوفیوں کے علم میں گم رہتا ہے - یعنی تمام سچے علوم صوفیوں کے علم میں آجاتے ہیں -

سوال سوم :- طالب مطلوب میں فانی ہوتا ہے - یا برعکس اور فنا و بقا وجودی ہے یا شہودی ؟

جواب - اس کے جواب میں عرض ہے کہ جو مطلوب ہے وہ طالب بھی ہے - آپ نے سنا ہوگا - ؎

عشق در معشوق از عاشق فزوں دارد اثر

پس طالب و مطلوب ایک نقطہ پر آکر متحد ہو جاتے ہیں

معرفت حقیقی ... ہے ... ات کے حصول کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید میں بھی اِنّ السّمع والبصر و الفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا۔ آیا ہے۔

سوال پنجم:۔ سورہ واقعہ میں ایک جگہ ثلۃ من الاوّلین و ثلۃ من الاٰخرین اور پھر اُسی سورۃ میں قلیل من الاٰخرین بھی فرمایا۔

جواب:۔ آپ غور سے دیکھیں مُقرّبون کے بارے میں ثلۃ من الاوّلین و قلیل من الاٰخرین فرمایا اور اصحٰب الیمین کے لئے ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاٰخرین فرمایا

یعنی ثلۃ من الاٰخرین قلیل من الاٰخرین دو الگ الگ گروہوں کیلئے فرمایا۔

(د) کسی آیت سے سبقت خلق سمٰوٰت اور کسی سے سبقت خلقت ارض ثابت ہوتی ہے۔

(جواب) یہ بھی صحیح نہیں والارض بعد ذٰلک دحٰہا آیا ہے جس سے صرف اتنا معلوم ہوا کہ دحوِ ارض بعد میں ہوئی۔

(ج) انّ المتقین فی ظلٰل وعیون اور ظلّ شی بمقابل ضوءِ قمر و شمس ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید میں ہے۔ لا یرون فیہا شمسًا و لا زمہریرًا۔

(جواب) سایہ تو عرش کا بھی حدیث میں آیا ہے۔ خدا کے فضل کا سایہ بھی ہے صرف سورج سے ہی سایہ کا تعلق نہیں ہے۔ اور دنیا میں پیشگوئی تو جسطرح پوری ہوئی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

سوال ششم:۔ صنارۂ قلندر۔ سزوار بمن نمائی
کہ درازد دور دیدم رہ و رسم پارسائی

(جواب) ایک اور بزرگ نے کہا ہے ؎

روح پدرم شاد کہ گفت بہ اُستاد
فرزند مرا عشق بیاموز دگر ہیچ

انسان کو جب جناب الٰہی کا فضل جذب کر لیتا ہے تو پھر ضرورت مجاہدات نہیں رہتی۔ اسے رہ قلندر سے صوفیاء نے تعبیر کیا ہے۔ مجاہدات سے پہونچنا ایک مشکل راہ ہے۔ اور عشق الٰہی کا جذبہ دم کے دم میں کہیں

م:۔ واہ گورو نے خوب سجھائی۔
سرسوں پھولی آنکھوں میں
نگل گئی پربت کو رائی +
سرسوں پھولی آنکھوں میں

جواب گورو کی کلام سے حیرت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ باتیں جو بہت سی کتابیں پڑھنے سے سمجھ میں نہیں آتیں ایک دم کی صحبت سے حل ہو جاتی ہیں۔ اس وقت پہاڑوں کے پہاڑ تل میں سما جاتے ہیں۔ ایک شخص نے پچھلے دنوں رویا دیکھا کہ پہاڑ اس کی آنکھ میں جذب ہو گیا۔ جسکی تعبیر یہی کہ قرآن کے علوم اُسے آگئے۔ پس جبکہ خدا کا فضل ہو اور مرشد برحق ملجائے۔ اس کا دل وسیع ہو جاتا ہے اور جو باتیں پہاڑوں سے زیادہ سخت اور عظیم ہوتی ہیں۔ وہ اس کے اندر آجاتی ہیں۔

سوال ہشتم:۔ نزد بعض فقیر دو قدم۔ و نزد بعض سہ قدم۔ و نزد حضرت مجدد ہفت قدم۔

(جواب) دو قدم وصول الی اللہ تو یوں ہے کہ فنا نفس ہو گیا۔ پھر فناء عن المخلوق۔ اور اللہ کو مقدّم کر لیا۔ تیسرا یوں کہ پھر عبادت اتباع کے رنگ میں نہ رہے۔ بلکہ لذت کا خیال ہی نہو۔ ہفت قدم یہ کہ پانچ لطائف سلطان الاذکار۔ مراقبہ معیّت کے بعد جذب الٰہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اخیر میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتٰب یتلٰی علیہم ان فی ذالک لرحمۃ و ذکرٰی لقوم یؤمنون۔ پس آپ ایسی باتوں میں نہ پڑیں جو انسان میں کوئی روحانی ترقی پیدا نہیں کر سکتیں۔ بات وہی حق اور پختہ ہے جو یا خدا کا کلام ہے یا خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلّم کا۔ باقی سب ہیچ۔ والسّلام۔

ایک محبّ صادق

جناب میر فضل احمد صاحب حیدر آباد دکن سے لکھتے ہیں۔

بدر صادق۔ اگر آفتاب نبوّتؐ و خلافتؐ سے نور گزیں ہو کر فلک احمدیّت پر ایسی لطیف ٹھنڈک سے درخشاں نہ ہوتا تو صحرائے ظلمت و عصیان کے بھٹکے ہوئے کیسے راہ یاب و منور ہوتے۔ خداوند کریم نے اپنے فضل خاص سے دور افتادوں کے اقتباس انوار نبوّت و خلافت کیلئے آپ جیسے کریم الصفات کو ہمارا ذریعہ اور مخدوم بنا دیا ہے لالحمد للہ علٰی ذٰلک / +

شملہ میں لیکچر

جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب چند دن کے واسطے اپنے ایک کام کے واسطے شملہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعت شملہ نے آپ سے درخواست کی کہ یہاں ٹاؤن ہال میں آپ ایک لیکچر دیں۔ آپ نے اس تجویز کو پسند کیا۔ منشی برکت علی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ شملہ اسسٹنٹ سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی سے ٹاؤن ہال کے واسطے ملے۔ جنہوں نے اپنی فراخدلی سے مورخہ ۲ جولائی ۱۹۱۱ء اتوار کے دن کے واسطے ٹاؤن ہال کا لعم مفت عطا کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بہتر سے بہتر جزا دے۔ آپ نے اپنی اس نیک دلی سے تمام جماعت احمدیہ کو اپنا ممنون احسان کیا۔ پہلے ہی آپ اپنے اس حسن سلوک کے نمونے دکھا چکے ہیں۔ گذشتہ سال آپ نے ٹاؤن ہال مفت دیا تھا۔ اور اگست آئیندہ میں بھی مفت دیا ہے۔ منشی برکت علی صاحب کا وجود جماعت کے لئے بہت بابرکت ہے۔ ایسے موقعوں پر عمدہ سے عمدہ انتظام کرنے کیواسطے اللہ تعالےٰ نے آپ کو خاص ہمّت اور توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آپ نے اس موقعہ کیواسطے اور گذشتہ سال میں اور آئیندہ اگست کے واسطے ٹاؤن ہال کا ایسا عمدہ انتظام کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کا وجود اسم بامسمٰی کرے آپ کی کوششوں کو بارآور کرے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے متمتع کرے۔

ٹاؤن ہال کا انتظام ہو جانیکے بعد ایک اشتہار انگریزی میں چھپوایا گیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اتوار کے دن روم ٹاؤن ہال میں ۱۱ بجے دن کے

"اسلام کے امتیازی نشانات"

پر زیر صدارت جناب میر محمد خاں صاحب پلیڈر چیف کورٹ اردو میں لکچر دیں گے۔ یہ اشتہار ۵۰۰ کی تعداد میں چھاپ کر جمعہ اور ہفتہ کے دن پبلک میں تقسیم کیا گیا۔ اتوار کو ۱۱ بجے کے قریب لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ۱۱½ بجے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنا لکچر شروع کیا۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ جناب میر محمد خانصاحب پلیڈر صدر جلسہ ہوئے۔ آپنے اپنی افتتاحی پریزیڈنشل تقریر میں پبلک کو بتایا کہ ڈاکٹر صاحب "اسلام کے امتیازی نشانات"

پر لکچر دیں گے۔ بعدہٗ ڈاکٹر صاحب نے اپنا لکچر شروع کیا جسکا خلاصہ نیچے درج ہے:۔

اوّل آپنے تشہد۔ اعوذ۔ اور الحمد پڑھا۔ پھر فرمایا:۔کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ایسی اصلاح کریں کہ ہر ایک کے واسطے اصح ثابت ہوں۔ آجکل نفاق کیوجہ مذہب کی ناواقفیت ہے جسکے ذمہ وار ہمارے لیڈر ہیں۔ جو اپنے اندر کی اصلاح نہیں کرتے اور دوسروں کی اصلاح کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ تمام انبیاء اور بزرگان دین پہلے اپنی اصلاح کرکے پھر خلق کی اصلاح کرتے۔ اسلام نے ایسی تعلیم کو پیش کیا ہے جسپر انسان عمل کرنیسے باخدا اور بااخلاق انسان بن سکتا ہے۔

مذہب کی اصلی غرض سچے خدا کی پہچان اور اس کی محبت میں محویت اور مخلوق سے ہمدردی ہے۔ گناہ کی کثرت اس حالت میں ہوتی ہے جب خدا تعالےٰ کی معرفت میں کمی ہو۔ مثلاً یہ ناممکن ہے کہ لوگوں کی موجودگی میں بازار میں لوٹ لی جاوے یا خلاف قانون کوئی کام کیا جاوے۔ کیونکہ اسبات کا یقین ہوتا ہے کہ اگر یہاں ایسا کام کیا تو فوراً اس کا نتیجہ بھگتنا ہوگا یعنے پولیس کے ہاتھوں میں پکڑ کر جیلخانہ جانا ہوگا۔ پس اسوقت جو گناہوں میں اس قدر دلیری بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ دل میں خدا تعالےٰ کی معرفت نہیں۔ اگر دل میں معرفت ہو تو یہ کسطرح ہو سکتا ہے کہ جب انسان دنیا کے جرایم سے اسقدر بچتا ہے تو خدا تعالےٰ سے نہ بچے۔ انسان کا مقصد اعظم یہی ہے کہ گناہوں سے بچے اور خدا تعالےٰ کی محبت اور رضا میں محو ہو جاوے اپنا ہر ایک کام اور اپنی ہر ایک حرکت و سکون کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے ماتحت کردے۔ دوسرے لفظوں میں یہی بہشتی زندگی ہے۔ اس کے بالمقابل ان لوگوں کی زندگی جو گناہوں میں گرے ہوئے ہیں۔ اور اپنی شہوات نفسانی پر چلتے ہیں۔ جہنمی زندگی ہے۔

نجات حاصل کرنے کیلئے کامل معرفت کی ضرورت ہے جب معرفت ہوگی تب قدر دانی خوف اور محبّت پیدا ہوں گے۔ جو کہ ذریعہ نجات ہیں۔ مثلاً جب اس بات کا علم ہوتا ہے کہ فلاں چیز زہر ہے تو کوئی اس کو نہیں کھاتا کیونکہ جب اس زہر کی معرفت ہوگئی۔ تو اس سے خوف پیدا ہوگیا۔ انسان تو انسان حیوانات میں جب کسی چیز کی معرفت ہو جاتی ہے جو موجب خوف ہو تو اس سے بچ جاتے ہیں۔ مثلاً اگر بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا سے مقابلہ کے لئے گذرے

کو اس بات کا علم ہو جائے تو دشمن حملہ کرے۔ یا مثلاً اگر آگ جل رہی ہو۔ اور ایک اور آگ کے دوسری طرف اس شیر کا ایک شکار ہو نکلکر شیر کبھی بھی شکار پر حملہ نہ کریگا۔ کیونکہ اُسے اسبات کا علم ہے۔ کہ اگر آگ میں گھسونگا تو مر جاؤنگا۔ غرضیکہ جسوقت کسی چیز کی معرفت ہوگی تو اگر وہ موجب احسان ہے تو اس کی محبّت دل میں پیدا ہوتی۔ اور اگر وہ موجب خوف ہے تو اسکی طرف سے دل میں خوف پیدا ہوگا۔ اس طرحسے جب انسان کو اللہ تعالےٰ کی کامل معرفت ہو تو وہ ضرور گناہوں سے بچیگا اور کبھی گناہ کے نزدیک تک نہ جاویگا۔ اور جسقدر معرفت میں کمی ہوگی۔ اس قدر گناہ میں دلیری ہوگی اگر معرفت میں کوئی نقص ہو تو وہ پورا فایدہ نہیں دے سکتی۔ کیونکہ ناقص معرفت سے نہ تو پورا خوف اور نہ ہی پوری محبّت پیدا ہوگی جو کہ ذریعہ نجات ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کے احسانات کی انسان کو پوری معرفت ہو۔ تو اس انسان کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ کامل درجہ کی محبّت ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ کامل محبّت اور کامل خوف کیلئے کامل معرفت کیضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ کی کامل معرفت سے انسان اس وقت بہرہ ور ہوتا ہے۔ جب اپنے نفس کی قربانی کرکے اپنے آپ کو کلیۃً طور پر اللہ تعالےٰ کے احکام اور رضا کے نیچے رکھدے نہ اپنی کسی خواہش کو دخل دے نہ کسی حکم کے ماننے میں گریز اور دل کی تنگی ہو اسلام کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لئے اپنی گردن کو رکھدینا کامل درجہ کی فرمانبرداری کرنا اپنے ارادے اور مرضی کو خدا تعالےٰ کے ارادہ اور مرضی کے ماتحت کردینا۔ اسکے لئے ضرورت ہے کامل محبت و عشق کی اور اس کے لئے کامل معرفت کی۔

اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ اس پر عمل کرنیسے انسان باخدا اور بااخلاق انسان بن سکتا ہے اسلام کی تعلیم کے دو حصے ہیں۔ ایک تو خدا تعالےٰ کے متعلق دوسرا مخلوق کے متعلق۔ جو تعلیم خدا تعالےٰ کے متعلق ہے اس میں نہایت عمدگی سے خدا تعالےٰ کو پیارا اور محسن بنا کر دکھایا گیا ہے کیونکہ حسن اور احسان ہی دو ایسی چیزیں ہیں جنسے محبت پیدا ہوتی ہے (یہاں ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کی مختلف آیات جن میں اللہ تعالےٰ کے حسن و احسان کا ذکر ہے پڑھکر سنائیں) اللہ تعالیٰ کی صفات کو عیب تک پورا نہ مانا جاوے۔ توحید قایم نہیں رہ سکتی۔ اللہ

بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے۔ اور بغیر کانوں کے سن لیتا ہے۔ اس کو علم حاصل کرنے کیلئے کسی استاد کیضرورت نہیں بلکہ اس کا علم اس کی ذاتی صفت ہے۔ جو مذہب اللہ تعالےٰ کو جمیع صفات کاملہ کے ساتھ پیش نہیں کرتے وہ اس کی صفت میں نقص روا رکھتے ہیں مثلاً یہ عقیدہ کہ خدا تعالےٰ روح یا مادہ کو پیدا نہیں کر سکتا۔ گویا اس کی صفت میں نقص رکھتا ہے۔ اس عقیدہ کو مان کر اللہ تعالےٰ کی صفات کامل نہیں رہ سکتیں۔ کامل توحید کامل ایمان اور کامل معرفت کا ذریعہ ہے۔ اگر توحید میں کوئی نقص ہوگا تو ایمان اور معرفت میں بھی ضرور نقص ہوگا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کے صفات کو نہایت اعلےٰ بیان کیا گیا ہے۔ (اس جگہ ڈاکٹر صاحب نے ایسی آیات پڑھکر سنائیں)۔ اعمال میں اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ محبّت صدق اور اخلاص سے ہوں ان میں کسی قسم کے شرک کی ملونی نہ ہو پوری ہمّت اور کوشش سے ہوں۔ کہیں اپنی محنت اور کوشش کا ناز نہ ہو۔ بلکہ نتیجہ خدا تعالےٰ پر چھوڑا جاوے۔ اسلام کی تعلیم کا دوسرا حصّہ مخلوق کے متعلق ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُکُمْ بِالعَدْلِ وَالاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی۔ یعنی عمل یا انصاف کرو کہ نیکی کا عوض نیکی ہے پھر اس سے بڑھکر احسان کرو کہ جیسی نیکی کوئی تمسے کرے اس سے بڑھکر اس سے کرو۔ یا ایسے انسان کیساتھ نیکی کا سلوک کرو جسنے تمہارے ساتھ کوئی نیکی کا ثبوت نہیں دیا۔ پھر اس درجہ سے بڑھکر یہ کہ مخلوق خدا کیساتھ طبعی جوش کیساتھ سلوک کرو۔ جس میں نہ معاوضہ کا خیال ہو نہ شکر کا جیسے ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے۔ کہ اس نیکی اور محبت میں کسی معاوضے اور شکر کا خیال نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ محبت طبعی جوش سے ہوتی ہے۔ اس کے موٴید قرآن کریم کی یہ آیات ہے ویطعمون الطّعام علٰی حبّہٖ مسکینا ویتیما واسیرا ۔ کہ حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ فضیلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کیلئے کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں۔ مسکینوں۔ یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ عفو کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد

اورشریروں اور ظالموں و سزا نہ دیجا دے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں اور بنزعاً خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کیجائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے توبہ کرتا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ تورات میں عفو کی تعلیم کے بجائے سختی کی تعلیم تھی۔ جیساکہ اگر کوئی آنکھ نکالے تو آنکھ نکالو دانت نکالے تو دانت نکالو۔ یہ تعلیم صرف بنی اسرائیل کے حال کے مناسب تھی۔ کیونکہ ان کے خیالات اور حوصلے پست ہو چکے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو انہوں نے اس سختی کی تعلیم کو نہایت نرمی کیساتھ تبدیل کر دیا۔ جیساکہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری گال بھی اسکی طرف پھیر دو۔ یہ تعلیم اس وقت کے مناسب حال تھی لیکن یہ دونوں تعلیمیں وقتی تھیں مکمل نہ تھیں۔ مکمل تعلیم صرف قرآن شریف نے ہی پیش کی۔ جیساکہ اوپر بیان ہوا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود فرمایا کہ میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنیکے لئے آیا ہوں۔

قرآن مجید کی تعلیم تمام انسانوں کیلئے ہے۔ جیساکہ اسنے خود دعوہ کیا ہے۔ اس لئے اس کی تعلیم بھی جامع ہے جیساکہ عفو کی تعلیم کو مکمل کرکے پیش کیا ہے۔ اور ہر ایک موقعہ شناسی کو اپنے اندر لیا ہے۔ پھر قرآن شریف میں ارشاد ہے ادفع بالتی ھی احسن فاذ الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ۔ یعنی جو شخص شرارت سے کچھ یاوہ گوئی کرے تو تم نیک طریق سے صلحکاری کا اس کو جواب دو تب اس خصلت سے دشمن بھی دوست ہو جائیگا۔ عام سوسائٹی اور ایک دوسرے کیساتھ سلوک اور غیر اقوام کیساتھ سلوک کے متعلق قرآن شریف میں یہ تعلیم ہے وقولوا للناس حسنا ولا یسخر قوم من قوم الخ یعنے لوگوں کو نیک بات کہو۔ ایکدوسرے [کو عی]ب نہ لگاؤ۔ بُرے نام رکھو۔ بدگمانی [...]مد زیادہ کرنہ پوچھو۔ ایک دوسرے کا [...]کسی پر بہتان یا الزام نہ لگاؤ۔

[قرآ]ن مجید نے کھولکر بیان کر دیا ہے کہ انسان کیلئے اسکے اعمال وعبادت کے کیا نتیجے ہیں۔ دنیا پرستوں کے انجام کو سورۃ التکاثر میں بیان کیا ہے جس میں بتادیا ہے کہ دنیا پرست انسان حرص کی غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ لیکن وہ دنیا میں ہی دوزخ کو محسوس کرتے ہیں یعنی ان کی زندگی دنیاوی الائشوں اور کدورتوں کے سبب دوزخی زندگی ہوتی ہے۔ پھر مر کر اس کو آنکھوں سے دیکھیں گے اور اس میں گر کر یقین کی حالت تک پہونچ جاویں گے ان آیات میں تین حالتوں کا ذکر ہے۔ علم الیقین عین الیقین۔ حق الیقین۔ جسکی مثال آگ کی مثال سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ کہ دور سے دھواں دکھائی دیتا ہو۔ تو یہ گمان ہوتا ہے کہ آگ ہوگی۔ یہ علم الیقین ہے۔ پھر اگر نزدیک جاکر آگ کو دیکھیں تو یہ عین الیقین ہوگا۔ اور اگر آگ میں ہاتھ ڈالکر اس کی گرمی کو محسوس کرکے یقین ہو جاوے کہ یہ آگ ہے۔ تو یہ حق الیقین ہے۔ اس طرح ان آیات میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جہنّم کے وجود کا علم الیقین تو اس دنیا میں ہو سکتا ہے۔ عالم برزخ میں عین الیقین حاصل ہوگا۔ اور عالم حشر اجساد علم حق الیقین کے کامل درجہ تک پہنچا دیگا۔ حقیقی راحت اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کو ملتی ہے۔ جس نے خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق لگایا ہوا ہو۔ اور خدا پرست انسان ہو ایسے لوگوں کے حق میں ارشاد ہے ولمن خاف مقام ربہ جنّتان یعنے خدا سے ڈرنے والے خلقی انسان کی واسطے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جنّت ہے۔ مومن اور کافر کے اعمال کے نتائج کو ان آیات میں بیان فرمایا ہے۔ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا۔ ویسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا انا اعتدنا للکفرین سلسلا واغللا وسعیرا ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضلّ سبیلا۔ یعنے متقیوں کو جو خدا میں محو ہیں ان کو ایسا شربت پلایا جاتا ہے۔ جس سے ان کے دل پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ اس کی ملونی کافوری ہے یعنے دنیا کی محبّت ان کے دلوں میں سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ جیساکہ کافور زہریلے مادے کو دبا دیتا ہے۔ اس کافوری پیالے کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جنکی ملونی زنجبیل ہے۔ زنجبیل کے دو معنے ہیں۔ ایک تو بہاڑ پر چڑھنا۔ دوسرے سونٹھ پہلے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہوا کہ وہ حالی حالت کی پوری قوت پاکر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھوں سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔ اور خدا کی راہ میں حیرتناک جانفشانیاں دکھاتے ہیں دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہوا کہ ان میں حرارت غریزی کو پیدا کرکے ان میں ہر قسم کی سختی کے مقابلے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کے بالمقابل دنیا پرست اس دنیا میں بھی دوزخ میں ہیں اور آخرت میں بھی دوزخ میں ہوں گے۔ مطلب یہ کہ وہ دنیا کی گرفتاریوں میں اس قدر سرگرداں رہتے ہیں کہ گویا پا بزنجیر ہیں۔ ان کے دلوں میں ایک سوزش لگی رہتی ہے۔ کہ یہ کام ہو جائے یہ مال حاصل ہو جائے۔ فلاں جائداد ہاتھ لگ جائے سو دنیا میں بھی ان چیزوں سے ان کی زندگی تلخ ہو کر دوزخ کا نمونہ بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اس کا نتیجہ بھگت کر دوزخ میں جا پڑینگے۔ متقیوں کے بارے میں جو کافوری اور زنجبیل شربت کا ذکر ہے۔ اس سے یہ بھی مطلب ہے کہ برائیوں کو ترک کیا جاوے اور اس کے عوض میں نیکیوں کو اختیار کیا جاوے۔ صرف ترک بدی ہی نیکی نہیں۔ انسان ایسا متقی کسطرح بن سکے اس کا علاج خود قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ اسلام رہبانیّت کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ دنیا کے ساتھ ہی انسان کو متقی بنا دیتا ہے۔ متقی کا ہر ایک دنیوی کام دینی کام بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کچھ خدا تعالےٰ کے لئے کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے قد افلح من زکّھا یعنے متقی بننے کا گر یہی ہے۔ کہ تزکیہ نفس کرو۔ دوسرے یہ کہ انسان کی کوشش کیساتھ خدا تعالےٰ کے فضل کی ضرورت بھی ہے۔ جسکے متعلق فرمایا۔ ادعونی استجب لکم۔ واذا سالك عبادی عنی فانی قریب والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ تیسری شرط کونوا مع الصادقین یعنے اچھے لوگوں کی صحبت میں رہو۔ ان کی کتابیں پڑھو۔ ان کے حالات پڑھو یا سنو۔ یہ ذریعے خدا تعالےٰ تک پہونچنے کے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ ذاتی محبت اس قدر ہو کہ اس کے احکام کو ماننے سے کام ہو بہشت یا دوزخ کی خواہش یا خوف نہ ہو۔ اس وقت انسان پر اللہ تعالےٰ کے فضل کی بارش ہوتی ہے۔ اور اسے بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ اسی توفیق ملتی ہے کہ ہر ایک عضو اور ہر ایک کام خدا تعالےٰ کے [...]

ماتحت ہوکر کام کرے۔ خدا تعالےٰ کے حکم پر اپنی رضا و خواہش و نفسانیت نہیں رہتی۔ جب انسان خواہشات پر موت وارد کر لیتا ہے تو اس وقت خدا تعالےٰ کی رحمت رجوع کرتی ہے۔ اس کے الہام سے مشرف ہوتا ہے۔ معرفت الٰہی کے لئے قوے دیئے جاتے ہیں۔ ایسے فانی انسان کو خدا تعالےٰ مقرب بنا لیتا ہے۔ اس دنیا میں دیدار الٰہی اور ثمار الٰہی سے متمتع ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ یعنے وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور باطل خداؤں سے الگ ہوگئے۔ پھر استقامت اختیار کی ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور غمگین مت ہو۔ اور خوش ہو کہ تم اس خوشی کے وارث ہوگئے۔ جسکا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے والی ہیں۔ یہ باتیں صرف وعدہ ہی وعدہ نہیں بلکہ اپنے ساتھ یقینی ثبوت رکھتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدے ہوئے وہ سب پورے ہوئے چنانچہ وعدہ تھا۔ جاء الحق وزھق الباطل اور وما یبدئ الباطل وما یعید۔ سو عرب سے باطل اس طرح نکلا۔ کہ پھر کبھی واپس نہ ہوا۔ لشکر خزانے وغیرہ جن جن کا وعدہ تھا سب کچھ آپ کو ملا۔ آپ کے فیض سے صحابہ رضٰ اور ہزارہا اہل دل متمتع ہوئے۔ جن کے وجود سے خدا تعالےٰ کی مدد کے آثار ظاہر ہوئے آج تک ایسے لوگ ہوتے رہے ہے۔ اور ہمارا زمانہ بھی خالی نہیں رہا۔ ایسے ہی لوگوں سے ہستی باری تعالےٰ کا یقینی ثبوت ملتا ہے۔ قرآن پاک کا وعدہ ہے کہ انسان کو مکالمہ الٰہیہ تک پہونچاتا ہوں اور اس دنیا میں بہشتی زندگی محسوس کرا دیتا ہوں۔ اور اسلام میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ جن سے اس وعدہ کی تصدیق ہوئی۔ اس قسم کا وعدہ دوسری الہامی کتب میں نہیں۔ اور نہ ہی ایسے لوگ دوسرے مذاہب میں ہوئے فقط ✣

ڈاکٹر صاحب کا لکچر ایک بجکر ۱۰ منٹ پر ختم ہوا۔ لکچر کے خاتمے پر پریذیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ احباب کو چاہیئے کہ ڈاکٹر صاحب کے لکچر پر غور کریں اور نتایج کو سوچیں۔ اپنے پر اثر لکچر سے حاضرین کو محظوظ کر کے ڈاکٹر صاحب تین بجے شام کی گاڑی میں لاہور تشریف لیگئے۔ منشی برکت علی صاحب ہمراہ گئے۔ کیونکہ دو تین دن کیواسطے بہت کام پر جا رہے تھے ✣

کلام امیر

اِس اخبار کے کسی دوسرے مقام پر بھی کلام امیر لکھا جاچکا ہے۔

۱۰ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ سورہ نحل کے آخری رکوع سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ نعمتیں پانچ چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں۔

جو چاہتا ہے کہ دنیا میں سکھ یا آرام پائے۔ آخرت میں زمرہ صالحین میں مبعوث ہو۔ خدا تعالےٰ اُسے اپنا برگزیدہ بنائے اپنی جناب سے دین و دنیا کے امور کی ہدایت کرے۔ صراط مستقیم حصول مقصد کی اقرب راہ پر چلائے تو اُسے چاہیئے کہ حضرت ابراہیم کی مانند سارے جہان کی خوبیاں اپنے اندر جمع کرے۔

اللہ کے تمام اسماء کا فرمانبردار ہو۔ راستباز ہو۔ شرک نہ کرے۔ اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرے۔

فرمایا۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے۔ اگر میں رات غفلت میں گذارتا ہوں۔ تو صبح میرا گدھا بھی میرے کام سے غافل دسست ہوتا ہے۔

فرمایا:۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی کا ذکر ہے۔ کسی نے اُن سے پوچھا کہ جنت میں حوریں ہوں گی۔ تو آپ کا کیا طرز عمل ہوگا۔ فرمایا:۔ میں کہونگا کہ جاؤ بیٹھو قرآن پڑھو۔ یہ اپنا اپنا ذوق ہے

فرمایا:۔ انسان جب اپنی اصلاح کرے تو ضروری ہے کہ دوسروں تک تمام حق پہونچائے۔ وہ بھی لٹھ ماروں کیطرح نہیں بلکہ حکمت اور احسن طریق سے۔ بالتی ھی احسن کا حصول موقوف ہے۔ اس پر کہ انسان مناظرات کی خود خواہش نہ کرے۔ دعا سے بہت کام لے۔ اور خدا کے حضور نہایت منکسر اور متواضع ہو۔ مناظرہ سے کسی انسان پر برتری و بڑائی مقصود نہ ہو۔ بلکہ محض للہ احقاق حق مطلوب ہو۔

فرمایا:۔ مقدمات میں لوگوں کو کئی سہارے ہوتے ہیں کوئی کہتا ہے۔ ہمارا مجسٹریٹ ہے۔ کوئی کہتا ہے ہمارا وکیل ہے۔ مگر اللہ کی معیت انکے ساتھ ہے جو متقی اور محسن ہوں۔

ہزارہا تھی ہے۔ ہم ... ہیں۔ جراب بن خلیفہ نے ایک کاغذ پر الم لکھ بھیجا۔ محمود کو اللہ نے عقل و فراست بخشی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ اشارہ ہے الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل کی طرف۔ پھر جب مسلمانوں میں نافرمانی کاہلی سستی پڑھی دنیا میں منہمک ہوگئے۔ تو باوجودیکہ پانچ لاکھ فوج بغداد کے اندر موجود تھی۔ ہلاکو نے انکا نام و نشان مٹا دیا۔ اور ہزار کے قریب ایسے لوگ جن پر مدعی سلطنت ہونے کا گمان ہوسکتا تھا۔ زندہ دیوار میں چنوا دیئے گئے۔ پھر ہسپانیہ میں کتنی بڑی زبردست سلطنت تھی۔ مگر جب سستی تکبر بڑا آئی۔ اور حرص آئی تو نام و نشان نہ رہا۔ مسلمانوں کی درخواست تھی کہ ہمیں کتابیں تو لیجا نے دو۔ انتخاب کی اجازت ہوئی۔ جب تین لاکھ کتابوں کا انتخاب کر کے جہاز میں لاد چکے۔ تو وہ جہاز ڈبو دیا گیا۔

اب مسلمانوں کے آگے ان باتوں کا ذکر تقریباً ایسا ہے جیسے کسی اندھے کے آگے کسی خوشنما پھول کی تعریف کی جائے۔ ہاں یوں سمجھ میں آسکتا ہے کہ کوئی تمہیں اپنے گھر سے نکالدے پھر دل پر کیا گذرتی ہے۔ یہ مصیبت کا زمانہ مسلمانوں پر کیوں آیا۔ محض اپنی ہی غفلت و کاہلی اور خدا کے احکام کی نافرمانی ہے۔

خدا تمہیں قرآن شریف کا سچا متبع بنائے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع بنائے۔ دنیا کی ہوا و ہوس تمہیں خدا سے غافل نہ کردے۔ تمہارے دل نرم ہوں اور اس غیظ و غضب سے بچو جو انسان کو اندھا کر کے جہنم میں لے جاتا ہے۔ تمہارے دل گندے نہ ہوں تمہاری زبان پر گندے کلمات نہ آویں۔ تم ایسے نہ بنو کہ تجارت کی شراکت میں حساب کتاب کی پرواہ نہ رکھو۔ یا سود لو۔ اللہ سے ڈرو۔

۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ حیوٰۃ طیبہ قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے خدا نے روح فرمایا ہے۔ اگر تم قرآن مجید پر عمل کروگے۔ تو ایک زندہ قوم بن جاؤگے۔ ورنہ مردہ ہو۔

... بغض - خود پسندی - ناجائز طور سے روپیہ کمانا - سستی - کاہلی - حرص - دو شخصوں کو آپس میں لڑوا دینا - تجارت میں حساب و کتاب نہ رکھنا اکثر پایا جاتا ہے - تم سب لوگ ایسی بداخلاقیوں سے بچو -

جن کے گھروں میں ایسی عظیم الشان کتاب موجود ہو ان کے اعمال ایسے خراب ہوں تو افسوس کی بات ہے استغفار - لاحول بہت پڑھو - اور دعاؤں میں لگے رہو - کہ ان فتن سے اس طرح بچ سکو گے -

۲۱ جولائی ۱۹۱۱ء عصر کے بعد ایک دوست کو مخاطب کر کے فرمایا :-

اس وقت مسلمانوں میں مذہب سے ناواقفیت بہت ہے اور اس کا برا اثر یہ ہے کہ ہندو جنکا کوئی مذہب نہیں وہ بھی ان پر اعتراض کرتے ہیں - میں ایک دفعہ ایک رئیس کا علاج کر رہا تھا - دربار میں بیٹھے تھے - اس نے دوائی پینی تھی - میں تاڑ گیا کہ اور تو سب یہیں بیٹھے رہیں گے - مگر مجھے اٹھنا پڑے گا - اس میں ایک مسلمان کی سخت ہتک ہے - اس لئے میں نے سوال کیا کہ ہندو کسے کہتے ہیں کہا جو گائے کا گوشت نہ کھائے میں نے کہا کہ اتفاق ہی ایسا ہوا ہے کہ میں گائے کا گوشت نہیں کھاتا - تو کیا میں آپ کے خیال میں ہندو ہوں - سوچ کر کہنے لگا - جو بودی رکھے - میں نے ایک سنیاسی کو پیش کر دیا نادم ہو کر کہا - جو جنیؤ پہنے ہیں ایک سکھ بیٹھا تھا - اس سے میں نے پوچھا کیوں صاحب آپ جنیؤ پہنتے ہیں - اس نے کہا نہیں - تب وہ رئیس بولا جو وید مانے - ایک حبشی بیٹھا تھا - میں نے پوچھا یہ ہندو ہے یا نہیں اور یہ دوائی پینے کیوقت بیٹھا رہیگا یا نہیں - پھر تناسخ کا فرق بتایا تو میں نے ایک برہمو کو پیش کر دیا - اس پر وہ رئیس کہنے لگا - میں خود ہی اٹھ کر دوسری جگہ دوائی پی لونگا آپ تکلیف نہ کریں -

اب غور کرنے کی بات ہے کہ جن لوگوں کا اپنا مذہب [اس]لام پر اعتراض کریں - بہت [بڑ]ی ہوشیاری کا وقت ہے - چاہئے مضبوط پکڑیں - اور اس سے آگاہی

(۱) پانچ وقت نماز باجماعت ادا کریں -
(۲) قرآن کو ترجمہ کے ساتھ ضرور پڑھو -
(۳) تکبر - برائی - چھوڑ دو -
(۴) بری صحبتوں سے لازمی طور پر کنارہ کش رہو -
(۵) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر بہت کرتے رہو -

ایک پیغام بٹالے والوں کے نام

(بتقریب جلسہ انجمن احمدیہ)

صبا یہ مژدہ سنا دے بٹالیوالوں کو
کہ زیر کر لیا احمدؑ نے گورے کالوں کو

جو نتوی کفر کے دیتے تھے سخت نادم ہیں
ملے قرار کہیں بھی نہ خستہ حالوں کو

ادہر کمال مرے میرزا کا یہ دیکھو!
کہ جمع کر لیا دنیا کے باکمالوں کو

ہمارے ہاتھ سے اک جام پیکے مست ہوئے
بھُلاتے پھرتے تھے واعظ جو اپنے گالوں کو

نظر نہ آتی ہو اسلام کی تصویر
تو کیا ہوا جو سجایا بھی اپنے نالوں کو

نجات کید عدو سے ہوئی ہمیں حاصل
خدا نے روک لیا دشمنوں کی چالوں کو

کسی کلید سے یہ قفل دل نہیں کھلتے
خدا ہی کھولے تو اب کھولے انکے تالوں کو

نہ تو شرارت و شوخی سے کام مذہب میں
کہ دہرم گال بنا دے یہ دہرم پالوں کو

خدا کے پاک ناموں کو گالیاں دینا
ذرا بھی شرم نہیں آتی بدخصالوں کو

جو کملی والے کو دل دے چکے ہیں کمبل پوش!
نہیں دھیان میں لاتے کسی کی شالوں کو

اسی زمانہ کی بابت ہے یقتل الخنزیر
سنبھالو جوش سے توحید حق کے بھالوں کو

صحابہ رضؓ نے تو نثار اپنی جان بھی کر دی
تم اور کچھ نہیں قربان کرو بالوں کو

جو بالحکم تھا ابوجہل بن گیا آخر!
سمجھنے والے سمجھتے ہیں ان مثالوں کو

جو مرغ سدرہ ہو اس کے لئے زمیں پہ عبث
بچھائے پھرتا ہے صیاد اپنے جالوں کو

نمرود و عاد سے فرعون سے جو گذرا تھا
ضرور آئینگا پیش انکے ہمخیالوں کو!

تمہارے پاس معارف کا چشمہ بہتا ہے
بٹالیوالو! اٹھو! بھر لو تم پیالوں کو!

یہ معرفت کا خزانہ ہے اسکی قدر کرو
کہ مفت ملتا ہے سارے نکوخصالوں کو

تمہاری گھر میں مسیحا تمہارے گھر میں نبی
محبب کو ڈھونڈتے پھرتے ہو تم حوالوں کو

تمہارے گھر میں وہ محبوب چلکے خود آیا
اور آکے پیار کیا اپنے چاہ والوں کو

یہ خاکساری نہیں ہے کہ تیل مٹی کا!
لگاؤ اے مرے پیارو تم اپنے بالوں کو

ہے خاکساری کہ مہدی کے خاکپا ہو کر
مٹا دو اپنے تئیں اور ان خیالوں کو

جو شک ہو کوئی تو بیشک نکال لو آ کر!
خدا کے فضل سے کر دینگے حل سوالوں کو

مطیع ہو کے رسول کی نعمتیں لے لو
مخالفت سے کرو جمع مت وبالوں کو

جو نقد جان بھی دیدو تو پھر بھی پا نہ سکو!
لٹا رہے ہیں یہاں مفت ایسے لالوں کو

جو دیکھ پاتے جھلک اک ہی میرے یوسف کی
تو چھوڑتے ابھی آب و خورش جماؤن کو

الٰہی دین ترا پھیل جائے دنیا میں!
سنے گا کون سوا تیرے میرے نالوں کو

شراب شوق اگر جام میں نہیں ملتی!
تو اوک سے ہی پلا دے تو بیخود والوں کو

طفیل امی یثرب یہ فضل ہو تیرا
کہ پھل لگے مرے گلشن کے نونہالوں کو

رشید بندے ترے یاد دیں ہیں اکمل
شکار کرنے رہیں علم کے غزالوں کو

بقایا داران توجہ فرماویں جن صاحبوں نے تا حال ۱۹۱۱ء کا چندہ نہیں دیا - بلکہ ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء کا - وہ ضرور توجہ فرما کر اپنا اپنا ذمگی بقایا صاف کریں -

ریویو

ملیریا یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ۴۰ صفحہ کا مصنفہ میجر بھولانا تھ صاحب انڈین میڈیکل سروس ورنگ آباد مفید معلومات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے - جو میجر صاحب نے غالباً مفت تقسیم کیا ہے اس رسالہ میں موسمی بخارات کے اقسام اسباب - علاج اور عوارض پر محققانہ بحث کیگئی ہے - اور ساتھ ہی علاج بھی لکھا گیا ہے - قابل دید کتاب ہے -

مفصلہ ذیل آٹھ کتابیں جناب حاجی حکیم مولوی ابو المسرور اور عبد الغفور صاحب سے بمقام رمضانپور ڈاک خانہ برگبہ ضلع مونگیر علاقہ بنگال ملسکتی ہیں ؛

(۱) تحفۃ الحاج - مصنفہ حکیم صاحب موصوف قیمت ۲ر اس کتاب میں حج عمرہ وغیرہ کے متعلق تمام ضروری مسایل جنکی حاجیوں کو ضرورت پیش آتی ہے درج ہیں - حاجیوں کو چاہیئے کہ سفر حج سے پہلے ایسی کتاب کا ضرور مطالعہ کریں - سفر میں آسانی ہوگی اور مکہ معظمہ میں پہونچکر تمام شعایر کی عظمت کے مطابق عبادت ادا کرنے میں بہت مدد ملیگی -

(۲) ھدایت الحجاج - مصنفہ حکیم صاحب جو صرف ۴ر قیمت پر حاجیوں کے واسطے عمدہ رفیق سفر ہے - گھر سے چلکر مدینہ تک کے سفر کے ضروریات کا اس میں ذکر ہے - بمبئی سے کیا کچھ ساتھ لینا چاہیئے اور جہاز کی ضروریات کیا ہیں - قافلے کسطرح چلتے ہیں - تمام ضروری باتوں کا اس میں تذکرہ ہے -

(۳) لتسہیل المنہج الی منسک الحج - قیمت ار یہ چھوٹا رسالہ ۱۲ صفحہ کا عربی زبان میں محمد بن اسمٰعیل الامیر الحلایق الصنعانی کے رسالہ کی تلخیص ہے - اس میں حج کے مناسب بیان کئے گئے ہیں -

(۴) مصباح اللغات المصریہ - حصہ اول ۲۴ صفحہ قیمت ۳ر - اس رسالہ میں ملک شام اور مصر کی وہ جدید لغات جمع کی گئی ہیں - جو پورانی کتب لغت میں نہیں ملسکتیں - جو لوگ اخبارات عربیہ پڑھنا چاہیں یا ان ممالک کی سیر کرنا چاہیں - ان کیواسطے یہ کتاب بہت امداد دینے والی ہے - جدید لٹریچر نے عربی میں بہت سے نئے الفاظ داخل کر دیئے ہیں جو عام فہم نہیں ہیں - ان کے سمجھنے کیواسطے اس کتاب سے بہت مدد مل سکتی ہے -

(۵) مصباح اللغا ۲۶ صفحہ قیمت ۲ر اسمیں بھی مذکور سے الفاظ جمع ہیں - لیکن بیان میں ہے - بہر حال پہلے حصہ کیساتھ مفید

(۶) مفید الاحناف مترجم اردو - مصنفہ حکیم موصوف - اس کتاب میں بہت سے فقہی مسایل جو اہل حدیث اور حنفیوں کے درمیان اختلافی ہیں - ان کے جواب مطابق مذہب علمار حنفیہ بمعہ حوالجات دیئے گئے ہیں - قابل قدر کتاب ہے - قیمت کتاب پر درج ہے -

(۷) نافع الاحناف مترجم - مذکورہ بالا کتاب کا دوسرا حصہ قیمت ۶ر - اس کتاب میں علمائے حنفیہ کے حوالہ سے اختلافی مسایل کو حل کیا گیا ہے - کتاب درمختار کے اکثر حوالے لئے گئے ہیں - اہل حدیث اور حنفی علمار ہر دو کے واسطے لازم ہے کہ اس کتاب سے فایدہ حاصل کریں -

(۸) شفاء المتملل فی مسئلہ الطہر المتخلل مصنفہ حکیم صاحب موصوف - یہ ایک عربی رسالہ بقیمت ۲ر فی نسخہ ہے - جس میں طہر کے متعلق فقہا کے مشہور اختلافی مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے - علمار کے دیکھنے کے لایق ہے -

سالانہ رپورٹ

صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۰۹ء بسبب مشکلات مطبع غیر معمولی دیر میں اب چھپکر شایع ہوئی ہے - یہ رپورٹ گذشتہ سالانہ جلسہ پر احباب کو سنائی گئی تھی - اس واسطے اس میں سے کچھ اقتباس کرنے یا اس پر کچھ ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ انجمن کا مالی سال اب قریب الاختتام ہے - اور اگلے سال کا بجٹ عنقریب بیرونی انجمنوں کے پاس جانے والا ہے - اس واسطے اس وقت اس رپورٹ کو دیکھنا رائے دینے والوں کو اپنی رائے قایم کرنے میں مدد دیگا

باوجود اپنی مشہور سیع ... مصنف صاحب نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی - جس پر ہمیں سخت افسوس ہے - اب افسوس کیساتھ ہم اُسے اپنے اخبار میں درج کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اخبار عام اپنی رائے کو واپس لیتا ہے یا نہیں ؟ -

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام لاہور

آپکا اخبار مطبوعہ ۵ - اپریل میری نظر سے گذرا جس میں آپ نے عنوان مذکورہ کے ماتحت احمدی فرقہ کی خصوصیات وضعداری عقاید پر رائے زنی کی ہے - جیسا کہ آپ نے خود اس آرٹیکل میں ظاہر فرمایا ہے - اس خاص مضمون کا محرک آپ کو میرا ایک اعلان ضروری ہوا ہے - جو مورخہ ۲۳ مارچ کے بدر میں شایع ہوا تھا - اس مضمون میں بہت سے امور قابل تشریح ہیں لیکن چند امور کو خلاصۃً پہلے لیکر یہاں پر درج کرنا ضروری جانتا ہوں -

امر اوّل - شروع میں آپ تحریر کرتے ہیں - کہ جسطرح ہندو مسلمان اور عیسائی وجود باری تعالےٰ کے قایل ہیں اُسی طرح تینوں مذاہب میں آئندہ زمانہ کے متعلق بھی ایک خاص بات میں مساویہ اتفاق ہے - وہ یہ کہ ہندؤں میں کلکی اوتار کا انتظار ہے جو دہرم کا جھنڈا اس تت گاڑیں گے - جبکہ تمام زمین پر دھرم قریب قریب نابود ہوگا - اور الحاد اور بیدینی کا دور عالمگیر ہوگا - اس طرح مسلمانوں کو مہدی آخر الزمان کے ظہور کی امید ہے وہ تمام زمین پر دین پھیلا دیں گے - اور کفار کو تہ تیغ بیدریغ کرکے اسلام کی برکت کا جلوہ روشن کریں گے - بجنسہٖ یہی اعتقاد انجیل مقدس کے پیروں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے کہ وہ زمین پر وارد ہوکر سچے دین کو از سر نو تازہ اور زندہ کریں گے - جائے غور ہے کہ ان عظیم اور خاص باتوں میں ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کے بنیادی عقاید کیسے مساوی ہیں -

امر دوم - لیکن قادیانی فرقہ کے مسلمان بھائیوں کا عقیدہ ہے - کہ آنیوالے مہدی آخر الزمان اور عیسیٰ علیہ السلام جنکا شوق سے انتظار تھا وہ آچکے ہیں! وہ

سلی و مہدی
آخر الزمان اور عیسےٰ علیہ السلام کے اعتقاد عظیم کیلئے اتنا ہی کافی نہیں ہے - معمولی باتیں لوگ بھی اب تک (بہت) پیشین گوئیاں کرتے ہیں - وہ ہر چند صحیح ہوتی ہیں - تو بھی وہ مہدی آخر الزمان یا عیسےٰ علیہ السلام ہونے کے دعویدار نہیں ہیں -

امر چہارم :- عیسائی بزرگان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سولی پر لٹکائے جا کر مر گئے - خدا نے پھر زندہ کر کے اُن کو آسمان پر بلا لیا - تمام غیر قادیانی مسلمانوں کا بھی از روئے قرآن شریف کے یہی عقیدہ شروع سے چلا آتا ہے - کہ عیسےٰ علیہ السلام ہلاک کئے جانے کے بعد نہ زندہ کئے گئے - اور چوتھے آسمان پر اب تک موجود ہیں - لیکن مرزا صاحب کا عقیدہ اس کے خلاف ہے - وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچکر "مرہم عیسیٰ" کے لگانے سے اچھے ہو کر یروشلم کی راہ براہ خشکی کشمیر میں آ گئے تھے - اور سری نگر میں محلہ خانیار کے اندر جو عیسےٰ صاحب کی قبر کہلاتی ہے وہیں ان کا اصل مدفن ہے - اس موقعہ پر دلچسپی عامہ کیلئے ظاہر کر دینا خالی از لطف نہ ہوگا - کہ بیشک سری نگر کے محلہ خانیار میں ایک مقبرہ موجود ہے جسکو وہاں کے مسلمان عیسےٰ صاحب کی قبر بتلاتے ہیں - لیکن صرف عیسیٰ صاحب کی قبر کہلانے سے مرزا صاحب کا دعویٰ مقبول نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ دیگر تاریخی ثبوت مصدقہ نہ ہو - کیا عجب کہ یہ مقبرہ کسی خدا رسیدہ بزرگ کا ہو جسکا نام بھی عیسیٰ ہو -

امر پنجم :- میرزا صاحب خلد آشیان خود فرماتے تھے - کہ برٹش گورنمنٹ کا اگر امن ساتھ نہ ہوتا - تو اُنکی زندگی محال تھی - باوجود اس اعتراف کے میرزا صاحب نے عیسیٰ مسیح کو مردہ کہا - انجیلی واقعات کی تردید و تضحیک میں دقیقہ نہ چھوڑا - لیکن برٹش گورنمنٹ باوجود عیسائی ہونے کے اُن مذہبی حملوں کی پرواہ نہیں کرتی -

امر ششم :- برٹش گورنمنٹ کی بہتریں خیر خواہی ہماری رائے ناقص میں یہ ہے - کہ کسی ہمسایہ فرقہ پر زیادتی نہ کی جاوے - جو اس کی دل شکنی اور شورش کا باعث ہو ... شور مچایا جاوے - اور عملی طور ... اختیار کیجاوے - تو گورنمنٹ عالیہ ... کی ہرگز روادار نہ ہوگی -

امر ہفتم :- اخبار بدر میں یہ دکھلانے کی کوشش کیگئی ہے - کہ شیعہ کیسے نالایق ہیں - وہ کیسی غلطی پر ہیں! بیانتک مضایقہ نہیں لیکن اس سے بڑھکر جو بات شدت سے قابل اعتراض معلوم ہوتی ہے - ہماری رائے ناقص میں یہ ہے کہ تمام بزرگان شیعہ کو یزید پلید کی اولاد سے ہونے کا اعلان ڈنکے کی چوٹ کیا گیا ہے - چودہ سو سال کے بعد اس راز کا انکشاف قادیانی بھائیوں کے لئے ہی مقرر تھا - کہ شیعہ لوگوں کا محرمی ماتم محض ریاکاری ہے کہ خود ہی امام حسین کو قتل کیا اور اب آپ ہی اس کا ماتم کرتے ہیں یہ مضمون آپنے برابر چودہ کالموں میں ختم کیا ہے - اور مجھکو امید ہے کہ مفصل جواب باصواب کے واسطے آپ ... اپنی قیمتی اخبار میں کافی گنجایش نکالکر مشکور فرماوینگے - لہذا میں کوشش کرونگا - کہ ہر ایک امر کا جواب مختصر اور مدلل ہو -

انداز تحریر سے ہر چند بعض مواقعہ کے پڑھنے سے بے انصافی مترشح ہوتی ہے - مثلاً حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دعاوی کو چھوٹا منہ بڑی بات - فرمایا اُن کے مشن کو تمام مذاہب کے عقاید کی توہین و تضحیک کرنیوالا تمام اہل مذاہب میں شورش اور دل آزاری پھیلانے والا اور اس عمل سے امن پسند گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے مقاصد میں بھی خلل ڈالنے والا - اور سب سے بڑھکر شیعوں کو قاتلان حسین قرار دیکر بغوبیت کا مرتکب بتلایا ہے - اور ساتھ ہی ساتھ اپنی نیک نیتی کا یقین دلانے کی کوشش بھی کی ہے - تاہم چونکہ آپ نے حضرت مرزا صاحب کو جابجا مؤدبانہ الفاظ سے ذکر فرمایا ہے - میں آپ کا سب سے پہلے شکریہ ادا کروں گا اور پھر ہر ایک امر کا جواب نمبروار عرض کرتا ہوں -

جواب امر اوّل :- آپ ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ وجود باری تعالےٰ میں ساوی قرار دیتے ہیں - لیکن اُن کے عقاید کے لحاظ سے تو صریحاً مختلف ہے - ہندو اگر سناتم ہوں تو برہما - شو - وشن اگر آریہ ہوں تو خدا - مادہ اور روح اور عیسائی باپ بیٹا - روح القدس تینوں کے مجموعہ کو خدا قرار دیتے ہیں - حالانکہ مسلمان بلحاظ ذات اور صفات کے خدا کو وحدہٗ لاشریک لہٗ مانتے ہیں - باقی رہا آیندہ زمانہ میں تینوں مذاہب کے موعودوں کا ظہور - آپ کو تسلیم ہے کہ انکا ظہور اس وقت مقدر ہے - جبکہ زمین پر دہرم قریب نابود ہو جائیگا اور الحاد اور بیدینی کی وبا کا زور عالمگیر ہوگا - اب آپ سے دریافت طلب ہے کہ موجودہ زمانہ سے بڑھکر دہرم کی کمزوری اور الحاد اور بیدینی کا زور کس زمانہ میں ہوا یا آیندہ تصور میں آ سکتا ہے - پس ان موعودوں کے منتظروں اور امیدواروں کے لئے کیا یہ زمانہ قابل غور نہیں ہے - کیا بزرگوں کے نوشتے غلط ہیں - یا کہ اُن کے معتقدوں کو معرفت اور شناخت کی کمی ہو گئی ہے -

جواب امر دوم :- قادیانی فرقہ نے ایک طرف ایسی بیدینی اور لامذہبی کا طوفان عالمگیر دیکھکر اور دوسری طرف عین ضرورت کے مطابق ایک پکارنے والے کی آواز کو سنکر کمال شرح صدر کے ساتھ قادیان کو سرچشمہ ہدایت تسلیم کر لیا - مہدی اور مسیح موعود کے ایک ہی وجود کے متعلق ابن ماجہ میں جو حدیث کی کتاب ہے ایک حدیث سے تسلی ہو سکتی ہے - جسکے یہ معنے ہیں - کہ وہی مسیح ہی مہدی ہوگا - خواجہ حسن بصری صاحب کی نسبت سیوطی نے "تاریخ الخلفاء" میں لکھا ہے کہ انہوں نے خلیفہ عمر بن عبد العزیز کی نسبت فرمایا تھا - کہ اگر مسلمانوں میں کوئی مہدی آنا تھا - تو وہ عمر بن عبد العزیز ہی ہے - ورنہ سوائے مسیح موعود کے کوئی مہدی نہیں ہے پھر دعوی مہدویت و مسیحیت کیساتھ مرزا صاحب نے جو مذہبی خدمات انجام دی ہیں - وہ خود اس کے صادق ہونے کی کافی شہادت ہیں - یہ یاد رہے - کہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ اسی پہلی صدی ہجری میں ہو گذرے ہیں - اور علامہ سیوطی نویں صدی میں - دیکھئے ہم احمدیوں نے کیسا جلدی مہدی کو شناخت کر لیا لیکن دوسرے مسلمانوں کے لئے سخت مشکل کا سامنا ہے سنیوں کا مہدی ابھی پیدا ہی نہیں ہوا - شیعوں کا مزعومہ مہدی ایک ہزار برس سے پیدا ہو چکا ہے - پھر شیعوں میں ایک مہدی نہیں بلکہ بارہ مہدی ہیں -

جواب امر سوم :- مرزا صاحب کے ملہم من اللہ ہونے پر سینکڑوں شواہد موجود ہیں - صرف ایک پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی ہی نہیں ہے - مگر اس میں کیا شک ہے - کہ اس پیشگوئی نے بھی دو عظیم الشان مذاہب حق و باطل کا فیصلہ کر دیا - آپ اس کو معمولی

سائیں لوگوں کی باتوں سے مشابہت دیتے ہیں۔ مگر یہ ثابت کرنا آسان نہیں ہے۔ کہ جو اثر اس پیشگوئی کی تکمیل سے فریق مخالف پر پڑا کیا سائیں لوگوں کی باتوں کا بھی ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔

جواب امر چہارم۔ آپ لکھتے ہیں۔ مسیح کے سولی پر ہلاک ہونیکے جسطرح عیسائی بزرگان قایل ہیں۔ اسیطرح تمام غیر قادیانی مسلمانوں کا بھی از روئے قرآن شریف یہی عقیدہ شروع سے چلا آتا ہے یہ خیال آپکا خصوصًا مسلمانوں کے بارہ میں از روئے قرآن بہت کچھ اصلاح طلب ہے کیونکہ کوئی مسلمان مسیح کو سولی کی موت سے ہلاک شدہ نہیں مانتا۔ اور نہ قرآن میں ایسی کوئی آیت ہے بلکہ قرآن مجید میں تو قتل اور صلیب مسیح دونوں کا انکار ہے۔ چنانچہ آیا ہے کہ مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ۔ جیسا کہ تاریخ کلیسیا کے مطالعہ کرنے والوں سے مخفی نہیں ہے۔ قدیم عیسائیوں میں ایک ایسا فرقہ بھی ہو گذرا ہے۔ جنکا عقیدہ تھا کہ اصل مسیح مصلوب نہیں ہوا۔ بلکہ کوئی اور وجود مصلوب ہوگیا ہے۔ یہی خیال عیسائی نو مسلموں کے ذریعہ اہل اسلام میں بھی شایع ہوگیا۔ لیکن محققین اسلام نے فورًا اس کی تردید بھی فرما دی ہے چنانچہ تفسیر جمل میں زیر آیت اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ ابو حیان رح کا فیصلا اسی بارہ میں نا طق ہے۔ وہ فرماتے ہیں لم نعلم کیفیتہ القتل ولا من القی علیہ التشبیہ ولم یصح بذالک حدیث کہ ہم کو نہ مسیح کے قتل کی کیفیت معلوم ہے۔ نہ یہ کہ کس شخص پر مسیح کی شبیہ کہ مصلوب ہونیکے متعلق کوئی حدیث نہ ہو۔ اور کتب میں مرہم عیسٰے اور مرہم حواریوں کا وجود بھی قدیم سے پایا جاتا ہو۔ تو پھر اس کے سوا اور کون عقیدہ قابل تسلیم ہے۔ کہ مسیح کو دوسرے تمام پیغمبروں کیطرح جنکا ذکر قرآن مجید میں بار بار آیا ہے۔ دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دینے والا اور اُن کی مضبوط گرفت سے نجات پا کر اپنے وطن سے ہجرت کر جانے والا تسلیم نہ کیا جاوے محلہ خان یار میں جو مقبرہ عیسٰی کا ہے۔ اسکی تصدیق مقامی شہادت اور تاریخ کشمیر سے کیجا چکی ہے۔......
جو کہ میرے خیال میں اسکی شہادت سے کم نہیں۔ جو کچھ مدت پہلے مہاتما بدھ کی خاکستر کے متعلق علاقہ پشاور سے برآمد ہوتے پر بہم پہونچائی گئی محلہ خانیار میں آپ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مقبرہ عیسٰی اب تک ہے۔ باوجود اس کے ہم اس کو عیسٰے کا مقبرہ نہ کہیں تو موسیٰ کا مقبرہ مان لیں۔

جواب امر پنجم:۔ بیشک مرزا صاحب تمام عمر برٹش گورنمنٹ کی معدلت گستر

مداح رہے۔ اور اپنی جماعت

دی ہے۔ لیکن یہ تعلیم گورنمنٹ برطا

وقت اور فرمانبردار ہونے کے ہے۔ باقی رہا

اس کا تعلق سلطنت سے نہیں ہے۔ چرچ اور گنبد صدیوں سے علیحدہ علیحدہ ہو چکے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ انجیل اور بائبل اور قرآن و تواریخ سے دلایل لیکر لکھا ہے۔ جو سب کے لئے قابل غور ہے مخالفین اتنا نہیں سوچتے کہ مرزا صاحب اگر مسیح کو ذلیل ثابت کرنیوالے ہوں۔ تو پھر ایسے ذلیل کے مثیل بننے میں خود ان کی کیا رفعت رہ جاتی ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے جو احسانات احمدیہ فرقہ پر ہیں۔ بمقابلہ دوسرے مذاہب کے زیادہ اور سوا نہیں ہیں۔ لیکن یاد رہے۔ کہ احمدیہ فرقہ کی خدمات اس بارہ میں گورنمنٹ کیلئے خاص توجہ کی مستحق ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ آپ خود امر اول میں ظاہر فرما چکے ہیں۔ ہندو اور مسلمان دونوں قومیں ایسے موعود کی منتظر ہیں۔ جو بوقت ظہور تمام دنیا کے غیر مذاہب اور غیر اقوام کو نیست و نابود کردیں گے اور اپنے دہرم اور دین کا از سر نو پرچار کرنے والے ہوں گے۔ ہندوؤں کو چھوڑ کر ہم مسلمانوں کو لیتے ہیں۔ مسلمانوں کے دونوں قدیم فرقوں کے عقاید کے لحاظ سے سنیوں کا مہدی آخر شیعوں کا مہدی اور ہے۔ سُنّی مہدی کی نسبت نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔ جس میں اس خونی مہدی کی نسبت خاص طور پر لکھا ہے کہ نصاریٰ کو قتل کرے گا۔ اور انگریزی حکام ہند کو پابزنجیر کر کے اپنے پاس حاضر کریگا۔ شیعوں کے مہدی کے کارنامے کم تر نہیں ہیں۔

منجملہ اُن کے ملا باقر مجلسی نے حیوٰۃ القلوب میں لکھا ہے کہ اہل فرنگ کی بادشاہت بہت مدت رہے گی۔ یہاں تک کہ مہدی انکی حکومت کو برطرف کریں گے۔ پھر اُسی مصنف نے اپنی کتاب حق الیقین میں لکھا ہے۔ کہ حضرت امام حسین رض خروج فرمادیں گے۔ اور فتوحات ممالک پر حضرت علی رض ان کو مقرر کریں گے۔ جس میں ہند کا نام بھی لکھا ہے۔ ایسے موعودوں پر ایمان رکھتے ہوئے کس فرقہ کا منہ ہے کہ وہ خود کو گورنمنٹ کا خیر خواہ ظاہر کرے۔ اور صرف احمدیہ جماعت کو گورنمنٹ کی امن پسند پالیسی کو لگاڑنیوالا کہے۔ دہ مرزا صاحب سرے سے جنہوں نے ایسے خونی مہدیوں کی تمام معدایات سوا احادیث کی

ان کو خاص الخاص ہوا۔ ... ورنمنٹ ٹھہرایا جاوے یہ کسقدر خلاف توقع انصاف ہے۔ انجیلی واقعات کی تضحیک و تردید جو خود یورپ کے فلاسفروں اور نئی تھنکروں اور مؤرخوں نے کی ہے۔ مرزا صاحب کی تصانیف میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ لیکن آجتک نہیں سنا گیا۔ کہ ایسے گروہ کو گورنمنٹ نے خود یا حضرات پوادر کے کہنے سننے سے مخل امن اور بغاوت پسند گروہ قرار دیا گیا ہو مرزا صاحب نے جو کچھ مسیح کے متعلق لکھا ہے۔ وہ تمام از روئے انجیل صلیب اور وفات اور قبر سے ہے مسیح نے خود موقعہ صلیب و قبر کی کیفیت پر یونس نبی کی تمثیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اگر صلیب پر مسیح کو مردہ مانا جائے تو یونس نبی کی مچھلی والی تمثیل سے مشابہت پوری نہیں ہوتی۔ پس اس میں تضحیک کا کیا شائبہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے تو مسیح کا صادق نبی ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

جواب امر ششم:۔ ہمسایہ فرقوں کی دل آزاری سے احمدیہ مشن کی شان اعلےٰ ارفع ہے۔ دل آزاری اور ہے اور اظہار امر حق اور۔ دل آزاری کا میگزین ستیارتھ پرکاش ہے۔ جس کے مضامین سے آپ ہی شاید بیخبر نہ ہوں گے۔ یا شیعوں کی تصانیف قدیم و حال جنکے ہر صفحہ سے تلخی بغض و دل آزاری کی بو آتی ہے یا اُن کے پرانے تفسیر جس میں تبرا بازی ہوتی ہے۔ یا ان کا نیا تفسیر جواب اہونی کا نمونہ بنایا ہے۔ جسمیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابہ رض کی توہین کر کے عیسائیوں اور ہندوؤں کو دکھائی جاتی ہے۔ مرزا صاحب نے اگر انجیل سے حسب فرمودہ مسیح علیہ السلام یونس نبی کیطرح صلیب سے مسیح کی نجات ثابت کی یا ۱۳۱۱ھ کے کسوف و خسوف سے اپنے دعوے مہدویت پر استدلال کر کے مسلمانوں پر حجت قائم کی۔ یا ڈیرہ بابا نانک سے گرو نانک صاحب کا چولہ نکال دیا۔ تو اس کا نام دل آزاری نہیں ہے یہ تو اظہار امر حق ہے اگر یہ ایک زمانہ میں ہر فرقہ کو اپنے حال پر چھوڑ دینے والا اصول قابل پذیرائی ہوتا۔ تو دنیا میں نہ کوئی پیغمبر آتے نہ کوئی اوتار ظاہر ہوتے۔ نہ کوئی کتاب الہامی نازل ہوتی۔ حضرت عیسٰے

...ری
...ی سمجھکر

...ی اور مارڈوں اور
...ہدیوں اور مسیح کے ابھی ضرورت ہے - جن لوگوں کو امرِ حق سننے کی تاب نہیں - اور ایسے لوگوں کو مجنوں اور مخل امن ظاہر کرتے ہیں - خدا کرے وہ خونی مہدیوں کی وقت امن و امان کی زندگی بسر کر سکیں - اڈیٹر صاحب کیا یہ سب موعود آپ کے زریں اصول ست بچن اور سچ دار ودمر پر عمل کریں گے - یا اس کے مخالف جسطرح ان کو خدا کا حکم ہوگا - اگر عمل کریں گے تو پھر کشت وخون کی ندیاں بہانے کی کیا ضرورت اور عمل نہیں کرینگے تو وہ بھی مخل امن ہوں گے یا نہ ؟ -

جواب امر ہفتم :- اس موقعہ پر تو آکر آپ نے اپنی نیک نیتی کا اظہار خوب کر دیا ہے - آپ تحریر فرماتے ہیں - کہ اس سے ماقبل جو کچھ لکھا گیا تھا - وہ تمہید محض تھی - اصل مطلب کی بات تو اب شروع ہوگی اب میری عرض سنئے وہ یہ ہے :- کہ ۲۳ - مارچ کے بدر میں خاکسار راقم کیطرف سے شیعہ صاحبان کو مخاطب کرکے ایک ضروری اعلان چھپا تھا - جسمیں اصل رسالہ تحقیق واقعات کربلا کے ایک خلاصہ کا ذکر تھا - کہ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قاتلان حسینؓ مظلوم خود شیعہ ہی ہیں - اس سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ میرا مدعا اس اعلان سے یہ تھا کہ نعوذ باللہ شیعہ لوگ یزید کی اولاد سے ہیں - مجھکو معاف فرمایئے گا - اگر میں یہ عرض کروں کہ آپ نے یہ نتیجہ نکالنے میں عجلت سے کام لیا ہے - آپ کو اس مسئلہ کی تحقیقات کا شوق تھا - تو اصل ٹریکٹ کو طلب کرکے اس کو اول سے آخر تک مطالعہ کرتے پھر اس پر تنقید فرماتے - آپ کو اس بارہ میں سخت تعجب ہے کہ شیعہ کسطرح قاتلان حسین رضہ مظلوم ہو سکتے ہیں ؟ کہ چودہ سو سال کے بعد اس راز کا انکشاف کیا قادیانی بھائیوں کیلئے ہی مقرر تھا - آپ کو اور کے جواب سے واضح ہوگیا ہوگا کہ ہر ایک مسئلہ میں ہماری ذاتی رائے اور اختراع کو ذرا دخل نہیں ہے - بلکہ ہر ایک دعوے کی تائید ہر ایک مذہب کے مسلمات اور ان کی اپنی کتابوں سے کی گئی ہے - اس طرح اس خاص مسئلہ میں بھی ہمارے پاس کافی سے زیادہ دلایل موجود ہیں - اور ہمارے کئی ایک مشہور ومعروف محققین بھی اس راز کو معلوم کر چکے ہیں - مثلاً مرحوم نواب محسن الملک جس کی لیاقت علمی - سنجیدگی مزاج خلوص نیت میں کسی صاحب کو شک وشبہ کی گنجایش نہیں ہے

انہوں نے بھی اپنی مشہور تصنیف آیات بینات میں ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا ہے کہ قاتلان حسین رضہ شیعان کوفہ ہی ہوتے ہیں - واقعہ کربلا چونکہ ایک سچا اور تاریخی واقعہ ہے - اس واسطے ہر ایک محقق کا فرض ہے کہ وہ اول سے آخر تک سلسلہ وار واقعات اور ان کے اسباب کی چھان بین کرے - اب مجھے درنیت یا کیجئے کہ مجکو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی سنئے گذشتہ سال کے محرم میں اخبار وکیل امرتسر میں بدعات محرم پر کئی اشاعتوں میں مضمون نکلے جسکے جواب میں شیعہ اخباروں میں اب تک شور واویلا مچا ہوا ہے - منجملہ اُن کے رسالہ اصلاح میں جو ایک فاضل شیعہ کی اڈیٹری سے کھجوہ ضلع سارن سے ماہوار پر شایع ہوتا ہے - نہایت تعجب سے یہ لکھا گیا - کہ قاتلان حسین رضہ مہاجرین والضار کے نام لیوا اور اُن کی ذریت تھی - بلکہ ایک متعصب شیعہ کی تصنیف میں میں نے دیکھا - کہ حضرت عمر فاروق رضہ قاتل حسین رضہ ہیں چنانچہ کسی شیعہ کا شعر بھی لکھا ہے :- ؎

بر عمر باد اکہ آئینِ جفا از پیش اوست
قتلِ مظلومانِ دشتِ کربلا پیش اوست

اسی طرح امروہہ کے ایک شیعہ کی کتاب میں جسکا نام مرقع کربلا ہے دیکھا کہ قاتلان حسین رضہ صحابہ رضہ کے شاگردوں میں سے تھے اس کے ساتھ جیسا کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے - لکھنو - بمبئی وغیرہ شہروں میں کئی دفعہ محرم کے موقعہ پر افسوسناک ہنگامے برپا ہو چکے ہیں اور اتفاق فریقین کے نئے سر تو ڑ کوششیں کی گئی ہیں - مگر سب بیفایدہ ثابت ہوئی ہیں - شیعہ بھائیوں کیحالت ان دنوں میں قابل رحم ہو چکی ہے - گو ضروریات زمانہ سے مجبور ہوکر یہ صاحبان دوسرے مسلمانوں کیساتھ شریک ہوتے رہتے ہیں - مگر پھر بھی اصل بات یہ ہے کہ چند تاریخی غلط فہمیوں کیوجہ سے ان کے دل سُنیوں کی کیطرف سے ہمیشہ مختلف رہے ہیں - چونکہ اس وقت ہماری قوم کو اتفاق اور وحدت کی اشد ضرورت ہے - اس واسطے ہی خواہان قوم وملت مختلف طور پر اپنی اپنی جگہ تجاویز سوچ رہے ہیں - مگر ابھی تک کسی بزرگ نے ان اندرونی کاوشوں کو جو اعتقادی رنگ میں شیعوں کے سینوں میں مخفی ہیں - دور کرنے کی کوشش نہیں فرمائی اور جب تک ان معتقدات کی کمزوری بیان نہ کیجاوے دلوں میں خلوص اور اتحاد کا جوش پیدا ہونا برائے نام کا حکم رکھتا ہے - اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے میری

یہ پہلی کوشش ہے - اور خدا جانتا ہے کہ میری نیت اس سے شیعہ صاحبان کی دل آزاری ہرگز نہیں ہے بلکہ محض اظہار حق ہے - بقول آپ کے عشرہ محرم میں جو تقدیس کا اظہار کیا جاتا ہے - وہ سرے سے اصول اسلام کے خلاف ہے - بلکہ جیسا کہ آنریبل سر امیر علی صاحب نے اپنی مشہور کتاب سپرٹ آف اسلام میں لکھا ہے عشرہ محرم کی یادگار خلیفہ مطیع کے عہد میں معز الدولہ ابن بابویہ کی قایم کردہ بدعت ہے - نہ خدا کا حکم ہے نہ رسول کا نہ کسی امام کا - بلکہ ایک شخص کی خوش اعتقادی کا کرشمہ ہے - قطع نظر اس کے موجودہ زمانہ میں جس بیہودہ طریق پر اس یادگار کو دکھلایا جاتا ہے - علاوہ ہزارہا روپیہ کے بیجا اسراف کے سیدنا حسین رضہ جیسے محترم ومقدس بزرگ کی شان کے سراسر خلاف ہے - چونکہ مضمون بہت طول پکڑ گیا ہے - اس واسطے مناسب ہے کہ میں آپ سے اس طوالت کی معذرت خواہی کرکے سردست قلم کو تھام لوں - اگر ضرورت ہوئی تو پھر حاضر ہو جاؤنگا - آپ کے ملاحظہ کے واسطے اصل ٹریکٹ موسوم بہ "ملئے حسینؓ" ارسال خدمت ہے - آپ خود بھی ملاحظہ فرماویں - اور لاہور کے کسی فاضل شیعہ عالم کو بھی دکھلایئے - اگر کوئی امر اصلاح طلب ہوا تو میں اصل رسالہ تحقیق واقعات کربلا میں اس سے استفادہ کرونگا - فقط

(خاکسار خادم حسین خادم احمدی)

معیار الادیان از علم الابدان

حمایت اسلام میں یہ عمدہ کتاب ہے (اڈیٹر)

یعنی (مذہبوں کی کسوٹی دلایل طب ہے) دنیا میں بے شمار مذاہب ہونے ہوئے انکے منجانب اللہ ہونیکی جانچ و پڑتال کی کسوٹی (جو تسلیم کردہ ہر مذاہب ہو) دنیا میں موجود نہ تھی - چونکہ علم طب کے دلایل اصولی وفروعی ہر اہل مذہب کے تسلیم کردہ ہیں اسواسطے یہ کتاب علم طب کے دلایل سے مذہب منجانب اللہ صحیح ہونے کی جانچ پڑتال کیواسطے طیار کی ہے - طب کے دلایل سے سچے مذہب کے امورات اعتقادی وا عمالی کو تصدیق وسچا کرکے دکھایا گیا ہے - اور منکر و ملحد لامذہبوں کے واسطے طب سے ہی ثبوت مذہبی کے دلایل پیدا کئے ہیں - مثلاً اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود کو نہ ماننے والوں کیواسطے ثبوت کے دلایل اور رسول کیضرورت اور ان کی شناخت کے علامات ودلایل اور فرشتوں وشیطان و دوزخ بہشت

اور قیامت کے وجود۔ مرنے کے بعد آرام یا عذاب ہونے کے دلایل وضوء کی طبّی اسراری تاثیر اور نماز پر اس کا اثر عبادت کی بے نظیر تعریف پنج بنا اسلام کی صداقت بمقابلہ دیگر مذاہب کے تقدیر اور تدبیر کا حد اثر ہر آدمی کے بدن میں خلیفۃ اللہ ہونے کی قدرتی الہی مہر و نشان کے ثبوت کا اظہار۔ ختنہ کرنا و داڑھی رکھنے کے طبّی بدنی فوائد کے دلائل وغیرہ وغیرہ سب مذہبی امورات اعتقادی و اعمالی طب کے دلایل سے ہی تصدیق کئے ہیں۔ علم طب کس کو گمان تھا کہ ایسے ایسے نکات اسراری بر آمد کرے گی کہ جو مذہب منجانب اللہ کو تصدیق کریں گے (ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء) چونکہ یہ کتاب علم طب مسلمہ ہر فرد بشر سے مُصدّق دین الہی ہے لہذا اس کا ملاحظہ ہر فرد و بشر پر فرض عین ہے۔ بالخصوص علمأ دین اور فرقہ اطباء کے نہایت دلچسپ اور علمیّت بڑھانیکا باعث ہے۔ اطباء اس کو دیکھیں گے کہ ان کی غریب طب میں کیسے کیسے عجیب غریب اسراری نکات و دلایل موجود ہیں۔ کہ جو آسمانی کتاب کی صداقت کرنے تک ہاتھ مارتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) طلبی بذریعہ وی پی۔ درخواستیں معہ حوالہ اخبار ہوں۔ بنام حکیم عنایت اللہ خان مقام وڈالہ کھانہ جیند کے راجپوتاں ضلع سیالکوٹ۔

اخبار الحق کی ضمانت

پچھلے اخبار میں ناظرین بدر اس خبر کو پڑھ چکے ہیں کہ گورنمنٹ نے پریس ایکٹ کے ماتحت اخبار الحق دہلی سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے جو کہ داخل کردی گئی ہے !

ہم مسلمان ہیں اور ہمارا کام ہے اطاعت اپنی گورنمنٹ کی فرمانبرداری کرنا۔ اور اس کے مراتب اور قرائن کو بسر و چشم قبول کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب نے فوراً ضمانت داخل کردی اور اس پر کوئی واویلا نہیں مچایا۔ ہندو اخبارات کی طرح کوئی شور و شر نہیں کیا۔ بلکہ قوم سے بھی کوئی چندہ نہیں کیا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ کس تکلیف سے ایک ہزار روپے بہم پہنچا کر فوراً ضمانت داخل کر دی ہے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر جہاں ہم ہر طرح گورنمنٹ کی اطاعت کرنے کو طیار ہیں۔ وہاں ہم کو یہ بھی یقین ہے کہ گورنمنٹ ہمارے معقول عذرات کو ضرور سنیں گی۔ اور اس ضمانت کے سبب مسلمانوں کے دلوں کی تلافی ضرور کرے گی۔ کہا گیا مضامین سخت الفاظ میں لکھے سے یہ ضمانت طلب کیگئی ہے۔ لیکن سخت اضافی الفاظ ہیں۔ ہمیشہ مقابلہ سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ کس کے الفاظ میں زیادہ درشتی ہے۔ اور پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ ابتدا کس کیطرف سے ہوئی ہے۔ اگر الحق میں کوئی لفظ سخت ہے۔ تو وہ ضرور اندفاعی ہے الحق نے کبھی افنسوپارٹ نہیں لیا۔ ہاں ناپاک لوگوں کی گندہ دہنی کا جواب دیا۔ اور وہ بہت مفید ہوا۔ الحق کے مضامین کبھی مفسدہ انگیز نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ ہمیشہ

مفسدہ کو دبانے والے ہوئے

اصل بات یہ ہے کہ آریاؤں نے ہندو اخبار کے لٹریچر کے طرز کو بہت خراب زبان عطاء کی ہے۔ اور پبلک کا مذاق دن بدن بگڑ رہا ہے۔ ہندو اخبارات کی سخت زبانی اور دشنام دہی کو سن سن کر مسلمان سخت تنگ آگئے تھے۔ بلکہ خطرہ تھا کہ وہ بیجینگ آجاتے مسلمانوں کے موجودہ اخبار اپنی متانت کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے۔ پبلک کا مذاق چاہتا تھا کہ جیسے اخبارات ہندوؤں کے ہیں اسی رنگ میں مضامین اسلامی اخباروں میں نکلیں۔ ناچار مسلمانوں کے ایک دو اخباروں نے ایسا طرز اختیار کیا۔ جس سے اسلامی پبلک کے جوش ٹھنڈے ہو جائیں۔ اور مفاسد کا خطرہ جاتا رہے۔

ان میں ایک الحق ہے۔ مگر باوجود اس پالیسی کے الحق نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ اس نے مخالفین کے متعلق جب کبھی کچھ لکھا ہے۔ انہیں کے اپنے الفاظ میں لکھا ہے۔ اپنی طرف سے کبھی کچھ نہیں بڑھایا ان کے الفاظ کو گو کہ اس واسطے دُہرایا ہے۔ کہ انہیں ان الفاظ کے متعلق احساس پیدا ہو کر اپنی زبان بدلنے کی خواہش پیدا ہو۔

الحق ہمیشہ سے گورنمنٹ کا خیرخواہ پرچہ ہے۔ سڈیشن کو جڑھ سے اکھاڑنے کے لئے اس نے ہمیشہ پرزور قلم سے مدد کی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایسے خیرخواہوں کی ہمیشہ دلجوئی کرے۔ اور مخالفین کے شور و شر کو جو سر اپنے ہی خواہوں کی گوشمالی کے پیچھے نہ پڑ جائے۔

ہم اپنے معزز دوست میر قاسم علی صاحب کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ اس حکم کے برخلاف صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے پاس اپیل کریں۔ اور تمام واقعات کو صحیح طور پر صاحب سے امداد

اعلان

تمام احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے اس وقت تک ذیل کے پانچ اصحاب کو وصولی چندہ کی اجازت دی گئی ہے۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ۔ حکیم محمد صالح صاحب۔ چوہدری غلام محمد صاحب قانونگو۔ ڈاکٹر محمد امین صاحب سٹرنری اسسٹنٹ۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب منشی تحصیلداری تحصیلان۔ ان احباب کے علاوہ اگر کسی کے مقرر کرنیکی ضرورت سمجھی جاوے گی۔ تو سرٹیفکیٹ کے علاوہ جو ہر محصل یا واعظ کو دیا جاتا ہے۔ بذریعہ اخبار احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کر دیا جاویگا بغیر اس کے کسی صاحب کو چندہ وصول کرنے کی یا چندہ دینے کی اجازت دفتر ہذا کیطرف سے نہیں ہے۔ غلطی سے بچنے کیخاطر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ ہر محصل کے پاس رسید بکس ہوگی اور چندہ دینے والوں کو رسید باقاعدہ دیجاوے گی جسکی ایک نقل محصل اپنے پاس رکھیگا۔

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ مدرسہ کے لئے جو اجازت طلباء کو چندہ وصول کرنے کی دیجاتی ہے۔ وہ صرف ایام تعطیلات موسم گرما کے لئے ہے جو اس دفعہ ۱۶ اگست ۱۹۱۱ء سے ۳۰ ستمبر تک ہونگی ایسے طالبعلموں کے نام شایع کئے جاویں گے۔ اور ہر ایک طالب علم کو سند دیجاویگی۔ جس کے دکھانے کے بغیر وہ چندہ وصول کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اور رسید بکیں دیجاویں گی۔ اور ہر ایک رقم جو کوئی صاحب دیں مناسب ہوگا کہ رسید بک پر دونوں طرف یعنی مثنی اور اصل پر اپنے سامنے اندراج رقم کرالیں اور رسید لے لیں

جنازہ غائب منشی علم الدین ساکن موضع این ڈی کی جیچھ نہائی میاں غلام علی احمدی فوت ہوگئے ہیں احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ دعا برادر غلام محی الدین اقبال چک ۱۹ اپنے فرزند زینہ کیلئے دعا خیر کی استدعا کرتے ہیں ۔

ہمارے ... یم بخش صاحب نو مسلم دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ قرآن شریف میں بت پرستی کے برخلاف صریح حکم ہے اور تمہارے ہندوستان میں اس طرح کا عملی نمونہ متھرا اور قنوج میں موجود ہے کہ جو پہلے بتخانے تھے اب خدا کی عبادت کے گھر ہیں۔ آپ بھی ویدوں میں سے ایک صریح حکم اور ویدوں کے ماننے والوں سے اس کے صریح عملدرآمد کا ایک نمونہ دکھا دیں۔ پھر ہم مان لیں گے۔ ورنہ خالی باتیں بنانا بیکار ہے۔

ایک عالم و مصنف کی گستاخی اور عام مسلمانوں کی بدمذاقی

ہمارے پاس یہ مراسلت ایک غیور احمدی کیطرف سے پہونچی ہے۔ جس سپرٹ میں اکبر شاہ خان نے مسٹر اقبال پر اظہار رنج و افسوس کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ مگر شیخ صاحب کی مثال شاید اُس بچے کی مانند ہو جو اپنی کمی معلومات سے جب کسی بات پر دق ہوتا ہے۔ تو جھنجلا کر ناگفتنی باتیں بھی کہہ دیتا ہے۔ بزرگان عاقبت اندیش بھی اس نادانی کی حرکت پر چشم پوشی ہی کر لیتے ہیں پس شیخ صاحب کو معافی مانگنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ شعر کو جادو تو کہا ہی گیا ہے۔ پس اگر دوسرے مسلمان سحرزدہ ہو کر اپنا احساس کھو بیٹھے ہوں تو کچھ تعجب کی بات نہیں تاہم حمایت الاسلام بہ حیثیت باڈی کے اس الزام سے بری نہیں ہو سکتی کہ اس کے اجلاس میں ایسی نظمیں پڑھی جاویں۔ جنمیں مذہب اسلام پر صریح حملہ کیا گیا ہے۔ مثلاً منشی احمد حسین خاں صاحب کی نظم جسمیں داڑھی پر بڑی دلیری سے مضحکہ اوڑایا گیا ہے اور یہانتک کہہ دیا گیا۔ مذہب کو بلّی داڑھی سے کچھ واسطہ نہیں۔ خرگوش ہے کہ چھپ رہے جھاڑی میں یہ کہیں" اور پھر یہ نظم کئی اسلامی رسایل میں حتےٰ کہ ہمدنی نے بھی چھاپی اور اس پر کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ افسوس ہے مسلمانوں پر اور ان کی غیرت پر۔ کیا اسی برتے پر گلے ہے۔ کہ ہم سچے مسلمان ہیں۔ اور ہمیں مسیح و مہدی کی کچھ ضرورت نہیں ... صاحب اگر اس بات کو سمجھتے کہ مسلمان اب وہ مسلمان نہیں رہے تو اُنہیں کبھی ایسا شکوہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ جو سراسر گستاخی و بے ادبی سے لبریز نظر آتا ہے ان کے پاس طبیعت کے رنگ و شاعرانہ ترنگ کے لحاظ سے کئی عذر ہوں! بہرحال وہ مراسلت یہ ہے :۔ (اکمل)

ایک چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرے تو اس چھوٹے کو سب ذلیل سمجھتے ہیں۔ ایک شاگرد اپنے استاد کی جناب میں یا ایک بیٹا باپ کی خدمتمیں نامناسب لب و لہجہ استعمال کرے تو عام طور پر لوگوں کو خوشگوار نہیں معلوم ہوتا۔ پھر اگر ایک مرید اپنے مرشد کی شان میں گستاخی کرے تو اور بھی زیادہ ناشدنی سمجھا جاتا ہے۔ ایک اُمتی اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نامناسب الفاظ استعمال کرے تو اَور بھی بڑھکر نالایق اور گردن زدنی قرار دیا جاتا ہے۔ اور کوئی ملک کوئی قوم کوئی مذہب ایسا نہیں جو ایسے گستاخوں کا حامی ہو۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ایک نام کا مسلمان اس معبود حقیقی خالق کائنات حضرت رب العزت کی جناب میں وہ لب و لہجہ اختیار کرتا ہے جو ایک بازاری اپنے بازاری بھائی بند سے بھی استعمال نہیں کرسکتا۔ خدا تعالےٰ پر اپنے احسان جتاتا ہے۔ خداوند تعالےٰ کو اپنا ممنون سنت ٹھہراتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو خدائی کے ناقابل قرار دیکر خدائی کرنا سکھاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو ظالم بدعہد بیوفا قرار دیتا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا محسن ثابت کرتا ہے۔ اور اپنے احسانات کا زیر بار بناتا ہے۔ غرضکہ ذات مجموعۂ کمالات اور موصوف بہ جمیع صفات حسنہ کو مجموعہ عیوب بیان کرتا ہے اور انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں پڑھکر سناتا ہے۔ اور مسلمان پروانہ وار اس بکواس پر فدا ہوتے ہیں۔ مسلمان اخبار اور رسالے بڑے شوق سے شایع کرتے اور خوش ہوتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ہاں یہ سچ ہے کہ کبھی راز و نیاز کے عالم میں انسان خداوند تعالےٰ سے اسطرح دعائیں مانگتا ہے۔ دعا کے الفاظ عام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرسکتا۔ لیکن ایک عام جلسہ میں اور اسلام کی حمایت کے جلسہ میں محض اپنی لفاظی جتانے کے لئے ایسی فضول اور بیہودہ بکواس کہ جسکا نہ کوئی سر ہے نہ پاؤں۔ اور جو دیانند سرستی اور دھرمپال کی بیہودہ سرائی (جو انہوں نے خدا تعالےٰ کی نسبت کی ہے) سے بھی کئی حصہ بڑھی ہوئی ہے اشاعت کسقدر قابل افسوس ہے۔ ممکن ہے کہ اس نظم کی قبولیت کو دیکھکر اب کوئی اَور شاعر خداوند تعالےٰ کی ماں بہن قرار دیکر مغلظات سنائے۔ اور پنجاب کے خوش نوا میاں مٹھو سے بھی بازی لیجانے کی کوشش کرے۔ اے ذات باری سے تعلّق رکھنے والو! اے غیور مسلمانو! اس نظم سے جسکا نام **شکوہ** ہے اور جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں پڑھی گئی تھی۔ اپنی بیزاری ظاہر کرو۔ کیا اب بھی تم تسلیم نہیں کرتے کہ دنیا میں ایک مسیح و مہدی کے آنیکی کس قدر ضرورت تھی۔

(اکبر شاہ خاں)

ایک عجیب ریویو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب چشمہ مسیحی میں ثابت کیا تھا کہ متی مرقس وغیرہ کی انجیلوں کا ماخذ و منبع یہودیوں کی پورانی تصانیف ہیں۔ اس کتاب کو چھپے ہوئے کوئی چھ سال کا عرصہ گذرا ہوگا۔ اب کوئی یسوعی حافظ جان عبداللہ نام لوزافشاں میں اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے ربتے چلاتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے انجیلوں پر حملہ کیا۔ حالانکہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ انجیل خدا کا کلام ہے۔ بیشک مسٹر جان یہ ٹھیک ہے قرآن میں ایسا لکھا ہے۔ مگر قرآن میں یہ نہیں لکھا کہ ہر ایک مجہول الکنہ شخص اٹھکر جو کتاب لکھے اس کو تم انجیل تسلیم کرلو۔ خدا کا کلام خدا کے نبیوں پر اترتا ہے۔ متی مرقس وغیرہ نبی چھوڑ کر ملہم بھی نہ تھے۔ انہوں نے سرسری طور پر ایک قصّہ لکھا یا کسی نے لکھکر انکیطرف منسوب کردیا تم نے اس کو کتاب مقدس بنا لیا۔ معلوم نہیں آپ کس چیز کے حافظ ہیں۔ آنکھوں کے یا کسی انجیل کے۔ بہرحال آپ پڑھ سکتے ہیں۔ تو خود۔ ورنہ تکلیف کرکے کسی پادری صاحب سے پڑھوا کر سنیں کہ یورپ کے محقق یسوعی ان انجیلوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ کتاب انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا۔ انسائیکلوپیڈیا بیبلیکا وغیرہ میں کیا لکھا ہے۔ یسوع مسیح تو وفات پا چکے اور ان کے شاگردوں میں کوئی ایسا پیدا نہیں جو تمہاری آنکھیں کھول سکے۔ مگر امید ہے کہ ان کتابوں کے مطالعہ سے آپ کی آنکھیں کھلجائیں۔ مسٹر جان فرماتے ہیں کہ نیا مسیح نے مسلمان علماء کے دل ہلا دیئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر مسلمان علماء کے دل ہلجاتے تو یورپین پادریوں کو اتنے بڑے سفروں کی صعوبت اٹھاکر شُتر خانوں کی بو سونگھنی

نور افشانی کمیٹی توجہ کرے

جب کبھی ہم یسوعی صاحبان کے متعلق کوئی چھوٹا سا نوٹ اخبار بدر میں لکھ دیتے ہیں۔ اور وہ بھی نور افشاں کے کسی حملہ کے جواب میں ہوتا ہے۔ تو نور افشاں کے ایڈیٹر برخلاف تعلیم یسوع واویلا مچانا شروع کرتے ہیں۔ کہ بدر نے مار لیا کھا لیا۔ یہ کیا وہ کیا۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ کوئی اخبار اس امر سے خالی نہیں جاتا کہ اسلام پر تمسخر ہو اور اناپ شناپ اعتراض نہ کئے جائیں۔ ہم تو نور افشاں کے بیسیوں آرٹیکل پڑھ کر خاموش رہتے ہیں۔ مگر آخر کچھ کہنا ہی پڑتا ہے

۲۹۔ جولائی کے پرچہ میں نور افشان نے اخبار اہل فقہ سے حضرت مرشد صاحب مرحوم علیہ الرحمۃ کے متعلق ایک لمبی عبارت نقل کر کے اپنے تین صفحے سیاہ کئے ہیں۔ اور اخیر میں نوٹ چڑھایا ہے کہ جو شخص بار بار اپنی باتوں کو بدلے وہ قابل اعتبار نہیں۔

اس نور افشانی حیلہ بازی کو دیکھ کر مجھے بنگالہ کی ایک یسوعی لیڈی یاد آئی ہیں۔ جس نے مذہبی گفتگو کے درمیان مجھے کہا کہ اسلام کا مذہب اس واسطے سچا نہیں ہے کہ اس کے مطابق عورتوں میں کوئی روح نہیں۔ اور عورتیں مرنے کے بعد فنا ہو جائیں گی۔ نہ بہشت جائیں گی نہ دوزخ جب میں نے لیڈی صاحب سے اس قول کا حوالہ مانگا۔ تو وہ ایک یسوعی پادری کی ایک کتاب اُٹھا لائیں۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ میں نے کہا لیڈی صاحبہ ہمارے کتب خانوں میں بہت سی ایسی کتابیں ہیں جن کو یہودیوں نے تصنیف کیا ہے۔ اور ان میں لکھا ہے کہ یسوع کی ولادت ناجائز تھی۔ اور وہ مصریوں کا شاگرد تھا۔ ان سے کچھ جادو اور شعبدہ بازیاں سیکھ کر لوگوں کو بہکاتا تھا۔ اور بیگانی عورتیں بہکا کر ساتھ لئے پھرتا تھا۔ کیا آپ پسند کریں گی کہ میں وہ کتابیں آپ کو دوں۔ اور آپ اسکو پڑھیں لیڈی صاحب بولیں۔ یہود کی تصنیف عیسائیوں کیواسطے سند نہیں ہو سکتی۔ میں نے عرض کی کہ اگر یہ قاعدہ درست ہے۔ تو پھر عیسائی کتاب اسلام کیواسطے کسطرح سند ہو سکتی ہے۔ یہ جواب سنکر لیڈی صاحبہ کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے وہ کتاب رکھدی۔ تب میں نے انہیں قرآن شریف کی وہ آیتیں نکالکر دکھلائیں جنکے رو سے مردوں کیطرح عورتیں بھی اپنے نیک اعمال کا ثمرہ جنت میں پائیں گی۔

نور افشاں جانتا ہے کہ اہل فقہ احمدیوں کا دشمن ہے اس کی بات ہمارے حق میں سند پکڑنا کن اصول کے ماتحت جائز ہو سکتا ہے۔

یہ مان لیں۔ اور نور افشان یقین کر لیں کہ جو شخص بار بار اپنی باتوں کو بدلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ تو بھائی نور افشاں یہ رونا تو پرانا ہے۔ خداوند یسوع پہلے تو بادشاہ بننے کی اور جنگ کرنے کی تیاریاں کرتے رہے۔ حواریوں کو تاکید کی۔ کہ پوشاک بیچکر بھی تلواریں خرید کریں۔ (لوقا ۲۲ باب ۳۶ آیت)

لیکن جب دیکھا کہ یہ بات بنتی نہیں نظر آتی۔ تو صلح کے شاہزادے بن بیٹھے۔ اور حکم نازل کیا کہ جو دائیں گال پر طمانچہ مارے اس کے آگے بائیں پھیر دو (متی ۵/۳۹)

پھر پہلے تو فرماتے رہے کہ ان سے مت ڈرو جو جسم کو مار ڈالتے ہیں (لوقا ۱۲/۴)

لیکن جب اپنی باری آئی۔ تو یہ قانون بدل دیا۔ اور یہودیوں سے ڈر کر بھاگتے پھرے۔ (یوحنا ۷/۱)

پہلے تو یسوع نے ایک جگہ یہ عقیدہ قایم کیا کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے (یوحنا ۱۴/۲۸)

پھر دوسری جگہ آپ باپ کے ساتھ ایک ہو بیٹھے۔ (یوحنا ۱۰/۳۰)

ایک جگہ فرمایا کرتے تھے کہ میں کسی پر سزا کا حکم نہیں کرتا (یوحنا ۱۲/۴۷)

دوسری جگہ خود ہی عدالت کے مالک بن بیٹھے (یوحنا ۵/۲۲)

پہلے یہ کہتے رہے کہ میں شریعت کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔ پھر ساری شریعت پر پانی پھیر دیا کہاں تک شمار کیا جائے۔ بلکہ یہ ادل بدل تو یسوعیوں کے خداوند کا اس وقت کے بعد بھی رہا۔ جبکہ وہ بقول اُن کے باپ کے داہنے طرف تخت پر جلوہ گر ہوا۔ کیونکہ اپنی زندگی کے بیسیوں سال بعد جب اُسے خیال ہوا۔ کہ اپنے زمینی سوانح سے لوگوں کو باخبر کرے۔ تو متی کو الہام کیا۔ کہ یوسف یعقوب کا بیٹا تھا (متی ۱/۱۶)

اور لوقا کو القاء کیا کہ نہیں یوسف ہیلی کا بیٹا تھا۔ (لوقا ۳/۲۳)

متی کو کہا میں بچپن میں مصر گیا تھا۔ (متی ۲/۱۴)

اور لوقا کو کہا کہ میں پیدائش کے بعد یروشلم لایا گیا تھا۔ پھر واپس ناصرت کو۔ اور پھر ہر سال یروشلم کو آتے رہے۔ (دیکھو لوقا باب ۲۔ آیت ۲۲ تا ۴۲)

مرقس کو بتلایا کہ بپتسما پانے کے بعد میں فی الفور جنگل چلا گیا۔ اور چالیس دن وہاں رہا (مرقس ۱/۱۲) اور یوحنا کے کان میں جا پھونکا کہ بپتسما پانے کے تیسرے دن ایک شادی کی دعوت میں شامل ہوا تھا (یوحنا ۲/۱)

مدینۃ المسیح

حضرت امیر ماشاء اللہ بخیر و عافیت ہیں آپ نے ایکدن فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے والذین اتبعوہم باحسان۔ اس لئے میں چاہتا ہوں السّٰبقون الاوّلون من المہاجرین والانصار کے فتاوی جمع کئے جائیں۔ اگر خدا تعالے کسی کو توفیق دے۔

اہلبیت مسیحا بخیریت ہے۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے ۴۔۵۔۶۔ اگست تین دن نماز استسقا پڑھائی اللہ تعالے اپنے عاجز بندوں کی دعائیں سن لے۔ ۱۵۔ اگست تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ڈیڑھ ماہ کے لئے موسمی تعطیلیں ہوں گی اسدفعہ رمضان المبارک کی خاطر تعطیلیں دیر سے ہوئی۔

بورڈنگ ہوس کے برآمدوں پر چھت پڑ رہی ہے۔ اور امید ہے کہ تعطیلوں کے درمیان انشاء اللہ مکمل ہو جائیگا۔ عمارت فنڈ کے لئے چندوں کے متعلق خاص طور سے یاددہانی کی جاتی ہے۔ حضرت میر ناصر نواب اسی کام کیواسطے سفر میں ہیں۔ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب بمعیت بعض دیگر احباب ۱۹ و ۲۰۔ اگست کو شملہ میں لیکچر دینے کیواسطے تشریف لیجائیں گے۔ حضرت خواجہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اس ماہ میں ان کے لیکچروں کا پروگرام یہ ہے: وزیر آباد ۸۔ اگست۔ ہوشیار پور ۶۔ اگست۔ امرتسر ۱۳۔ ۱۴۔ اگست اور لکھنؤ مسلم یونیورسٹی کانسٹیٹیوشن کمیٹی ۱۸ و ۱۹۔ ۲۰۔ اگست ۱۹۱۱ء

عینک کی شناخت

چشمہ سے گلاس الگ نکال لیا جائے اور پھر اس کو جس طرح سے کہ روپے کو آدمی انگلی پر بجا کر کھرا کھوٹا پہچانتے ہیں وہی حالت پتھر و شیشی کی ہے۔ یعنی اگر پتھر ہوگا تو صاف آواز آئیگی ورنہ شیشے ہونے سے خواہ کرسٹل ہی کیوں نہ ہو بھدی آواز آئیگی اور معلوم ہوگا کہ خراب روپیہ ہے دوسرے پیبل پتھر کبھی رنگ کسی کا نہیں ہوگا۔ صاف شفاف گلاس ہوگا۔

قسطنطنیہ کے حصہ استنبول میں تباہ کن آتشزدگی سے مدیل رقبہ کے اندر کئی ہزار مکانات خاک سیاہ ہو گئے ایک آتشزدہ مکان ایک شہتیر گرنے سے وزیر جنگ کے سخت ضرب آئی بطالہ میں بھی جو یہودیوں کی آبادی ہے آگ لگ گئی جس سے ہزار مکانات خاکستر ہو گئے آگ کے ایک ساتھ کئی کئی مکانات سے نمودار ہونے سے

میں جمع ہوئے - نماز کے بعد ایک بھر ... حضرت خواجہ وعظ شروع کریں - لوگوں کو بڑی بڑی امیدیں تہیں - کہ حضرت خواجہ آج وعظ میں بڑے معارف وحقایق بیان کریں گے - لیکن آپنے صرف چند ہی لفظوں میں وعظ کا خاتمہ کردیا - چنانچہ فرمایا کہ اے لوگو! تشنہ لبو! استہاء طلبو! اگر دنیا کی نعمتیں حاصل کرنا چاہتے ہو - تو ایسے آدمی کو وعظ کیلئے کیوں کھڑا کرتے ہو جو دنیا اور دنیا کی گوناگون نعمتوں کو پرکاہ سے بھی کم بے حقیقت سمجھتا ہے - اسلئے اگر تم چاہتے ہو کہ مینہ برسے - اگر تم چاہتے ہو اناج سستا ہوجائے - اور تم پیٹ بھر کر کہاؤ - تو حسن کو اس حسن کو جو تارک الدنیا ہے کچھ عرصہ کیلئے بصرہ سے باہر نکالدو - اللہ کی رحمتیں تمپر نازل ہونی شروع ہوجائینگی چنانچہ ایساہی ہؤا - آپ بصرہ سے باہر تشریف لیگئے اور بارش موسلا دھار شروع ہوگئی ＊

عجیب وغریب سوال وجواب

آپسے ایکدفعہ ایک طفل ایک مست مجذوب ایک مخنث اور ایک عورت نے الگ الگ کلام کیا - وہ کلام کیا تہا حسن بیان کا ایک نمونہ تہا - اور معارف وحقایق کا ایک دفتر اہل دل اس کلام کو سنیں اور مزے لیں - اسکی کیفیت اس طرح ہے - کہ ایک لڑکا ہاتہ میں چراغ لئے جاتا تہا - آپ نے پوچہا یہ روشنی کہاں سے لائے - لڑکے نے چراغ بجہادیا - اور کہا - پہلے اب یہ بتائے کہ وہ روشنی اب گئی کہاں - آپ نے ایک مست مجذوب کو دیکھا کہ وہ کیچڑ میں گرتا پڑتا جارہا ہے - آپنے فرمایا اے مست قدم ثابت کرکے رکہہ کہ گرنے سے بچ جائیگا - اس نے کہا میں تو مست مجذوب کیچڑ میں گر پڑا تو کیا ہؤا - اور نہ گرا تو کیا ہؤا - دونوں حالتیں میرے لئے یکساں ہیں - پہلے تو اپنا قدم ثابت رکہہ کہ تو مرد ہوشیار اور صاحب عقل ہے - اگر اس حالت میں گر پڑا تو دعوی عقلمندی ومردی جاتا رہیگا - ایک مخنث کا دامن آپ کے پاؤں سے اڑ گیا - اس نے کہا - اے صاحب مجھے بے پردہ نہ کرو - میرا حال دنیا جانتی ہے لیکن انجام کار کیا ہوگا - اس کا علم صرف خدا ہی کو ہے - ایک مرتبہ ایک خوبصورت عورت برہنہ سر ہاتہ منہ کہولے غصہ میں بہری ہوئی اپنے شوہر کی شکایت لئے فرقان سے

... ا - آپ نے فرمایا کہ اے
... مانپلے - پہر اپنے
... عورت نے کہا اے حسن میں خدا
... میں اسقدر از خود رفتہ ہوگئی ہوں کہ
... کا ہوش نہیں ہے - اگر تو بہی خدا خالق کی دوستی
... کی محویت سے کام لیتا تو میری طرف کبھی دھیان نہی نہ کرتا - اور تجہے معلوم ہی نہ ہوتا - کہ میرے سر پر کپڑا ہے یا نہیں ہے ＊

تین چیزوں کی ممانعت

سعید بن جبیر نے ایک مرتبہ عرض کیا - کہ مجہے کچھ ہدایت فرمایئے - آپ نے فرمایا تین چیزوں کی ممانعت کرتا ہوں - اول یہ کہ بادشاہوں سے بہت خلا ملا نہ کرنا کہ انجام اس کا تیرے حق میں برا ہے - بادشاہوں کی شفقت وعنایت پر زیادہ بہروسہ نہ کرنا کہ ان کو آنکہہ بدلتے کچھہ دیر نہیں لگتی - دوسرے یہ کہ کسی نامحرم عورت سے خلوت میں نہ بیٹھنا - خواہ وہ رابعہ وقت کیوں ہی نہ ہو - اور خواہ تو اسے قرآن شریف کی تعلیم ہی کیوں نہ دیتا ہو - تیسرے یہ کہ مزامیر سے پرہیز کرنا - خواہ تو مردان خدا ہی سے کیوں نہ ہو - کیونکہ مزامیر سے دل قابو میں نہیں رہتا - اور انسان ڈگمگا جاتا ہے -

کلمات طیبات

آپ سے کئی کلمات منسوب ہیں - لیکن یہاں چند خلاصہ کے طور پر لکہے جاتے ہیں -

(۱) بھیڑ آدمی سے زیادہ آگاہ ہی رہتی ہے - کیونکہ چرواہے کی آواز پر فوراً نقل وحرکت کردیتی ہے - لیکن تعجب ہے کہ آدمی خدا کے حکم کی متابعت نہیں کرسکتا -

(۲) بدوں کی صحبت سے گریز کرو - نہیں اپنی تہوڑی بہت نیکیاں بھی گنوا بیٹھوگے -

(۳) جس نے قناعت اختیار کی وہ خلق سے بے نیاز ہؤا - جس نے خلق سے کنارہ کشی اختیار کی وہ سلامت رہا - جس نے شہوت ترک کی وہ آزاد ہوگیا - جس نے چند روزہ صبر اختیار کیا - اس نے ہمیشہ کی سعادتمندی حاصل کرلی -

(۴) ورع کے تین درجے ہیں - ایک یہ کہ جب بولے حق بولے خواہ خوشی میں ہو یا ناخوشی میں - دوسرے یہ کہ جس چیز میں خدا کا غصہ ہو اس سے اپنے تمام اعضاء کو نگاہ رکہے تیسرے یہ کہ اللہ تعالٰے کی رضامندی اور خوشنودی کا ہر وقت خیال رکہے یہ باتیں ہزار سال کی نماز اور روزہ سے افضل ہیں -

(۵) ایک شخص نے کہا - فلاں شخص ستر سال کی عمر میں اب دم توڑ رہا ہے - فرمایا یہ نہ کہو اس طرح کہو کہ وہ ستر سال سے جانکنی کی حالت میں تہا - اب نجات حاصل کررہا ہے -

(۶) عقلمند وہ ہے جو دنیا کو خراب کرے اور آخرت کو سنوارے نہ یہ کہ آخرت کو خراب کرے اور اپنی عاقبت کی خرابی سے دنیا کو بنائے -

(۷) دنیا میں کوئی سرکش گہوڑا تیرے نفس سے زیادہ سخت لگام دینے کے قابل نہیں -

(۸) اگر تو یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تیرے بعد دنیا کا کیا حال ہوگا تو دوسروں کی موت سے عبرت حاصل کر کہ ان کی موت کے بعد دنیا کا کیا حال ہے -

(۹) جو شخص دوسروں کی بات تیرے پاس لاتا ہے - تیرے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ اسی طرح تیری بات اوروں سے جاکر نہ کہتا ہوگا -

(۱۰) جو نماز حضور دل سے نہیں ہے وہ عذاب کا پیش خیمہ ہے -

(۱۱) میرا کلام سنو - کیونکہ میرا علم تمکو فایدہ دیگا - اور میری بدعملی تمکو نقصان نہ پہونچا سکے گی ＊

(۱۲) جس دل میں دنیا کی محبت ہے وہ دل زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے ＊ (صوفی)

بالکل جہوٹ

کسی محمد حسین دہلوی نے روزانہ پیسہ اخبار میں چہپوایا ہے کہ حضرت علامہ نورالدین ایدہ اللہ بنصرہ رب العالمین مولوی سید نذیر حسین دہلوی کے شاگرد اور مرید ہیں - یہ سیاہ جہوٹ ہے بلکہ پیر ومرشد برحق کے حق میں ایک لائبل ہے - نامہ نگار کو اسکی فوراً تردید کرنی چاہیئے - خدا نے نہیں چاہا کہ جو خدا کے برگزیدہ نبی کا اول المکفرین ہو - وہ آپ کا استاد یا مرشد بنے - بلکہ ہمارے میاں نذیر حسین صاحب تو تین چار سوالات کے جواب میں فیل ہوکر اسبات کی شہادت دے چکے ہیں - کہ وہ اس قابل نہ تہے معلوم نہیں پیسہ اخبار کیسے نامہ نگار رکہتے ہیں - جو معاملات عالیہ احمدیہ کی نسبت غلط اطلاعیں دینا اپنا فرض خیال کرتے ہیں ＊

نماز جمعہ کا میموریل

حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے ۲۰ - جولائی کے بدر میں جو میموریل شایع ہؤا ہے اُسے بالعموم تمام اسلامی اخبارات نے پسند کیا ہے مگر علیگڈہ کی پارٹی اور بعض دیگر کی یہ رائے ہے کہ یہ میموریل بعد تاجپوشی گورنمنٹ ہند کے سامنے پیش ہو اور کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کیطرف سے گورنمنٹ میں پیش ہو نہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے - چونکہ اہل اللہ کو تو کام سے غرض ہوتی ہے ان کا یہ مقصود نہیں ہوتا کہ ہمارا نام ہو اس لئے حضور نے فرمادیا اچہا - چنانچہ اب پروونشل مسلم لیگ پنجاب کے بعض ممبروں نے آل انڈیا مسلم لیگ میں تحریک کی ہے کہ یہ معاملہ انکی معرفت گورنمنٹ میں پیش ہو - جہاں کہیں لوگ اسکی متعلق جلسہ کرکے کوئی رزولیوشن پاس کرنا چاہیں احمدی احباب اس معاملہ میں انکی تائید وامداد کریں ＊

وی پی آتے ہیں جن صاحبان نے ۱۹۱۱ء کی قیمت تاحال

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد ۹ر

سیرت احمدیہ	۴ر	معیار الصادقین	۳ر
شہادۃ القرآن	۲ر	الاستخلاف	۲ر
چولہ گرونانک صاحب	۔ر	مجموعہ فتاوی احمدیہ	عہ
ظہور المسیح	۶ر	ضرورت زمانہ	۸ر
ثنائی چکر	ار	کشف الاسرار	۳ر
حقیقہ آصفیہ	۲ر	مباحثہ رامپوری	۲ر
المیزان الصحیح	۱؎	شرائط بیعت ۱۲۵ء ۵۰	۸ر
شری تہ کلنک درشن	۸ر	قرآن شریف مجلد بہ جلد	
احسن القصص	۲ر	چرمی ترجمہ شاہ رفیع الدین	
مبادی الصرف	۲ر	صاحب	عہ ۱۲آر
مکتوبات احمدیہ مجلد ۴ر	۴ر	رویاے صالحہ	۴ر
عقاید احمدیہ	۲ر	فرزند علی	۳ر

مفت

بیتے اپنا لیکچر کفارہ سرکاری کتابوں کی طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے۔ تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کردیں گے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں۔ کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کردیں۔ ان کے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ عیسائی یا غیر عیسائی کیطرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بک پیکٹ روانہ کیا جاویگا۔

(محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور)

کتاب الصیام

:۔ مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب۔ وجہ تسمیہ رمضان۔ روزہ رکھنے کا مقصد۔ دوسرے فواید۔ ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت۔ روزہ کب رکھنا چاہیئے۔ رمضان کیسا مبارک مہینہ۔ روزہ رکھنے والیکا درجہ۔ روزہ کے لئے نیت ضروری۔ روزہ کیحالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔ روزہ رکھنے کا وقت۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ روزہ کے نواقص۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے۔ روزہ کھولتے وقت کیا دعا پڑھیں۔ مقام رمضان اعتکاف۔ عید الفطر۔ امام کے متعلق۔

طریق نماز عید۔ صدقۃ الفطر کس پر۔ آیات و حدیث۔ قیمت صرف

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے اُنیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی+

(۳) ایک احمدی نوجوان عزیب الطبع قوم کا آرائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

(۴) ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۹ سال خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لیے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

(محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ) ۶/۱۰

احسن القصص

یہ سورۃ یوسف کا ترجمہ اور اس کی تفسیر ہے جو قاضی اکمل صاحب نے لکھی ہے ترجمہ تحت اللفظ بڑی توجہ و محنت کیساتھ بطور نمونہ کیا گیا ہے پھر ہر لفظ و آیت کی تشریح نہایت بسط سے کیگئی ہے جسقدر میٹریل ملسکا وہ جمع کردیا گیا ہے اور ان تمام الزاموں کو اُٹھا دیا گیا جو حضرت یوسفؑ کی ذات پر لگائے گئے تھے اور اس بیان کو سیدنا خاتم النبیینؐ کے آیندہ حالات کی نسبت بطور پیشگوئی بتایا گیا ہے اس کے علاوہ جسقدر اخلاقی نتائج نکل سکتے تھے وہ نکالے گئے ہیں آخیر میں اسی قصہ کو تصوف کے رنگ میں اپنے وجود پر وارد کرکے دکھایا گیا ہے۔ لکھوائی چھپوائی کاغذ اعلےٰ ہے قیمت صرف ۲ر رکھی گئی ہے تمام احمدی دوست اسے منگوا کر پڑھیں اور غرباء میں مفت تقسیم کریں یہ کتاب بدر بک ایجنسی سے ملسکتی ہے احسن القصص حضرت امیر المومنین نے پڑھکر فرمایا سورۃ یوسف میں چند مقامات ہیں انکو آپ نے خوب حل کردیا جزاکم اللہ مجھے بہت پسند ہے+

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ یہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے۔ یہ دوا ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمے کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لیے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک تا تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولایتی طریقے سے زردشت نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی یا اختلاج قلب ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک تا تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے ادا ے قیمت لعہ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے+

انصار بدر توجہ فرماویں

معزز ناظرین اس اخبار کو دیکھکر یہ معلوم کرسکتے ہیں کہ کسقدر حقایق و معارف کا خزانہ انکے لئے جمع کرکے نذر کیا جاتا ہے۔ کیا بدر کا اتنا حق نہیں کہ آپ لوگ ایک پر جوش دل لیکر اس کے خریدار بڑھانے کیطرف توجہ فرماویں کئی خریداروں نے تا حال ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ء کا چندہ سالانہ ادا نہیں کیا۔ پھر خریدار بھی اتنے نہیں جتنی کہ امید کی جاسکتی ہے۔ اسلئے سب خریداران بدر کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

کہ خریدار پیدا کریں!

تمام قیمت پیشگی عہ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | مسیح وقت مہدی ہم مجددؑ برسر این صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید چار روپے پیشگی

مورخہ ۲۱۔ شعبان ۱۳۲۹؁ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۱۷ اگست ۱۹۱۱؁ء مطابق ۲ بہادوں ۱۹۶۸؁

(جلد ۱۰) — نمبر ۴۲

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نُورِ دینِ مصطفٰے پاؤ گے تم

افطار غروب آفتاب کے تین منٹ اور احتیاطاً ۵ منٹ بعد تک چاہیئے!

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

اگست ۱۹۱۱؁ء	رمضان المبارک ۱۳۲۹؁ھ	انتہائے وقت سحر گھنٹہ	منٹ	وقت افطار گھنٹہ	منٹ	ستمبر ۱۹۱۱؁ء	رمضان المبارک ۱۳۲۹؁ھ	انتہائے وقت سحر گھنٹہ	منٹ	انتہائے وقت افطار گھنٹہ	منٹ
۲۶	۱	۴	۴۲	۶	۵۸	۱۰	۱۶	۴	۵۶	۶	۴۳
۲۷	۲	۴	۴۳	۶	۵۷	۱۱	۱۷	۴	۵۷	۶	۴۲
۲۸	۳	۴	۴۴	۶	۵۶	۱۲	۱۸	۴	۵۸	۶	۴۱
۲۹	۴	۴	۴۵	۶	۵۵	۱۳	۱۹	۴	۵۹	۶	۴۰
۳۰	۵	۴	۴۶	۶	۵۴	۱۴	۲۰	۴	۶۹	۶	۳۹
۳۱	۶	۴	۴۷	۶	۵۳	۱۵	۲۱	۵	۰	۶	۳۸
یکم ستمبر	۷	۴	۴۸	۶	۵۲	۱۶	۲۲	۵	۱	۶	۳۷
۲	۸	۴	۴۹	۶	۵۱	۱۷	۲۳	۵	۲	۶	۳۶
۳	۹	۴	۵۰	۶	۵۰	۱۸	۲۴	۵	۳	۶	۳۵
۴	۱۰	۴	۵۱	۶	۴۹	۱۹	۲۵	۵	۴	۶	۳۴
۵	۱۱	۴	۵۲	۶	۴۸	۲۰	۲۶	۵	۵	۶	۳۳
۶	۱۲	۴	۵۳	۶	۴۷	۲۱	۲۷	۵	۶	۶	۳۲
۷	۱۳	۴	۵۴	۶	۴۶	۲۲	۲۸	۵	۷	۶	۳۱
۸	۱۴	۴	۵۵	۶	۴۵	۲۳	۲۹	۵	۸	۶	۳۱
۹	۱۵	۴	۵۶	۶	۴۴	۲۴	۳۰	۵	۹	۶	۳۰

عام قاعدہ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سورج کے طلوع سے ایک گھنٹہ بیس منٹ پہلے صبح صادق شروع ہوتی ہے:۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

حقہ نوشی کی بے ہودہ اور مضرت رساں رسم کے خلاف مولوی محمد اسمعیل صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر کسی دوست کے پاس کوئی اور رسالہ اس مضمون پر تماکو نوشی کی تائید میں یا اس کے خلاف ہو وہ مولوی صاحب کو مذکورہ بالا پتہ پر بھیج دے - بعد ملاحظہ وہ رسالہ واپس کرنیکا وعدہ کرتے۔

کتب خانہ احمدیہ سیالکوٹ سلسلہ احمدیہ کے متعلق کتب یا رسالہ جات کی فروخت کا موقعہ نکل آیا شیخ حق علی صاحب ساکن محلہ حاجی پورہ نے جو پہلے امرتسر میں پھر پشاور میڈیکل شاپ کے ذریعہ خدمت مخلوق الہی کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے سیالکوٹ میں ایک دوکان اسی خدمت کیلئے کھولی ہے - ان کا منشاء یہ ہے کہ اس خدمت میں احباب سلسلہ احمدیہ کے ہی خادم بنیں - وہ چاہتے ہیں کہ دار الامان جو جو بزرگ اصحاب فروخت کتب کا خیال بیرونجات میں رکھتے ہیں۔ یا ان کو ضرورت احباب سلسلہ میں یا عام طور پر اشاعت فروخت کتب کی ہے - تو وہ شیخ صاحب سے خط وکتابت کریں اور ان سے کمیشن کا باہمی فیصلہ کر کے ہر ایک قسم کی کتابیں فروخت کے واسطے اُن کے پاس ارسال کریں - وہ خوشی سے اس خدمت کے بجالانے پر تیار ہیں +

حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے رسالہ تاریخ اسلام پر

تاریخ اسلام محنت کیساتھ لکھی گئی ہے اور مصنف نے عمدگی کیساتھ کوشش کی ہے کہ صحابہ رضہ کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالیں - اور آپ نے ثابت کیا ہے کہ خلفاء و دیگر صحابہ رضہ کی نسبت اختلاف رائے صرف نقطہ خیال کے اختلاف کیوجہ سے پیدا ہوا ہے باوجود دلچسپ ہونے کے کتاب کا نفس مضمون تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا - چونکہ صحابہ رضہ کی زندگی ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے رہنما ہے - اس لئے امید ہے کہ تاریخ اسلام کا سلسلہ بہت مفید ہوگا (نور الدین)

نوٹ - ہر ایک رسالہ ۸۰ صفحہ پر مہینہ میں دوبار شایع ہوتا ہے - قیمت سالانہ چار

حضرت خلیفۃ المسیح نے خود اس رسالہ کو بخشا ہے -

ملنے کا پتہ :- غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام

ریویو

محبت رسول حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کے معنے آپ کے اخلاق حسنہ اور درود شریف کے ثواب کا ذکر ہے حجم ۷۶ صفحے قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

مرغوب القلوب شیخ محمد شمس الدین صاحب تبریزی قدس سرہ العزیز کے کلمات طیبات جو تصوف سکھاتے ہیں - قیمت ۱ر حجم ۴۴ صفحے +

دس جنتی عشرہ مبشرہ دس جلیل القدر صحابہ رضہ کے مختصر حالات زندگی حجم ۶۴ صفحے - قیمت ۲ر

بارہ امام جنہیں اہل تشیع معصوم و امام جانتے ہیں حجم ۴۶ صفحے قیمت ۔ ۔ ۔ ۲ر

پنجتن پاک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم - جناب فاطمہ زہراء - جناب علی - جناب حسنین رضہ کے حالات زندگی حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۵ر

مفصلہ ذیل پانچوں رسالے خوشخط سرکاری کتب کی تقطیع وطرز پر لکھوائی وچھپوائی کے لحاظ سے قابل قدر ہیں - اور ایسی کتب کا مطالعہ ایک مومن کیلئے مفید ہے - دو تین روائتیں مصنف نے ایسی لکھدی ہیں جنکا ذکر اگر نہ ہوتا تو بہتر تھا - احمدی احباب منگوا کر پڑہیں

ملنے کا پتہ :- مولوی علی محمد رام دتہ مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

نامہ نگار فنڈ نامہ نگاروں کے مضامین کی طرف میں پہلے ہی ناظرین کو توجہ دلا چکا ہوں - اکثر نامہ نگاروں کے مضامین ایسے عمدہ ہوتے ہیں کہ درج اخبار کرنے سے احمدیہ برادران کو بہت فایدہ ہوسکتا ہے - مگر بہ سبب کمی گنجائش وہ مضامین پڑے پڑے پورانے ہو جاتے ہیں - اور ان کے چھپنے کی باری نہیں آتی - حالانکہ اڈیٹوریل صفحات ہی اکثر نامہ نگاروں کے واسطے وقف کر دیئے جاتے ہیں - لہذا آیندہ کے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ نامہ نگاروں کے مضامین کے واسطے زاید اوراق لگائے جائیں - اور اس کے واسطے علیحدہ فنڈ کھولا جاوے امید

[illegible] اس واسطے [illegible] کے نام وی پی کیا جائیگا - جنکی طرف سے قیمت اخبار سال رواں تا حال وصول نہیں ہوئی - واضح ہو کہ اخبار کا سال ۳۰ - اکتوبر کو ختم ہوا کرتا ہے - اور یکم نومبر سے نیا سال شروع ہوتا ہے - جن صاحبان کا حساب سال کے کسی دوسرے ماہ سے شروع ہوتا ہے - مثلاً جولائی یا اگست - ان کیطرف سال آیندہ کی پیشگی کی قیمت وصول کیواسطے وی پی کیا جاویگا - اخبار کے جاری رکھنے کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے +

خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ آنا چاہیئے - اور ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں - اور نیز اپنا نمبر خریداری دیا کریں -

جلسہ احمدیہ چوہدری غلام احمد صاحب کریام سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں انجمن احمدیہ کا جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا - ایک شخص دوران جلسہ میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا -

نماز جنازہ (۱) ملک عادل شاہ صاحب اپنے فرزند محمود احمد مرحوم کیواسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں - (۲) ڈاکٹر محمد عظیم مرحوم کنٹونمنٹ ہسپتال بریلی بعارضہ بخار تین یوم بیمار رہکر اس دار فانی سے ملک بقا کو کوچ کر گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون -

کون حج کو جانیوالا ہے شیخ میران بخش احمدی صاحب محلہ نلوٹ انبالہ شہر حج پر جانا چاہتے ہیں اور کسی احمدی رفیق راہ کی تلاش میں ہیں اگر کوئی صاحب جانیوالے ہوں تو شیخ صاحب موصوف کیساتھ خط وکتابت کریں -

ضرورت کمپونڈر ہمارے ایک دوست اطلاع دیتے ہیں کہ ایک جگہ ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے درخواستیں معرفت دفتر بدر آویں - ہر درخواست کے ساتھ دو آنہ کے ٹکٹ ہونے چاہئیں - درخواستیں انگریزی میں - نقول سندات ساتھ ہو -

حضرت میر ناصر نواب صاحب اضلاع سرحدہ کا دورہ کرتے ہوئے اور بہت سا روپیہ تعمیر فنڈ کیلئے جمع کرتے ہوئے براہ ایبٹ آباد کشمیر کو جاتے ہیں - اللہ [illegible] (آمین)

(نوٹ) جن صاحبان کی [illegible] صاحب [illegible] یا تبدیلی [illegible] ہوں فوراً اطلاع دیں - (ایڈیٹر)

۲۲ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ میں نے حضرت صاحب کے سامنے ایک دفعہ ایک واقعہ عرض کیا۔ کہ ایک شخص نے ایک رئیس کو نصیحت کی کہ شراب نہ پیا کرے۔ رئیس نے کہا جو شراب پیتا ہے اسی کے دروازے پر شراب نہ پینے والے بھیک مانگنے آتے ہیں۔ جس سے وہ نادم ہؤا۔

اس وقت حضرت صاحب نے فرمایا کہنے والے نے اخلاص سے نہ کہا ہوگا۔ ورنہ ایسا جواب سنتا۔ اتفاق سے ایک دفعہ مجھے اس شہر میں جانا پڑا۔ مجھے حضرت صاحب کی بات یاد تھی۔ میں نے چاہا کہ محض اللہ کے لئے اس رئیس کو کچھ کہوں۔ چنانچہ میں گیا۔ اور بڑی جراءت سے درشتی کے ساتھ میں نے حق کہا۔ اور وہ مجھے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بلکہ بڑی عزت کی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں آیا ہے ونحشرھم یوم القیمۃ علٰی وجوھھم عمیا وبکما وصما اور دوسرے مقام پر یوں بھی فرمایا کہ:۔ (۱) ورا المجرمون النار مجرم لوگ آگ کو دیکھیں گے (۲) سمعوا لھا شھیقا وھی تفور۔ اس کا شور سنینگے (۳) دعوا ھنالک ثبورا۔ موت کو پکاریں گے۔

ان تین آیات سے ثابت ہے کہ دوزخیوں کے کان۔ آنکھ۔ زبان کام دیں گے۔ پس ان میں توفیق یہ ہے کہ اس پہلی آیت میں جو فرمایا کہ وہ بہرے گونگے۔ اندھے۔ ہوں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کوئی حجّت تو یا اپنی نجات کے لئے پیش نہ کر سکینگے اور وہ ایسا نظارا نہ دیکھیں گے جو خوش کن ہو۔ اور ایسی بات نہ سنیں گے جو خوشی پہونچائے +

۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری طرف بھی ایک موسٰی (حضرت سیّدنا محمّد علیہ الصلوٰۃ والسلام) تسع آیات کے ساتھ بھیجا پس جو اُن کے خلاف کرتا ہے۔ وہ بھی فرعون کی طرح مثبور یعنی رسومات اور عادات میں محبوس ہے۔ شرک مت کر۔ ناجائز روپیہ نہ کماؤ نہ ناجائز

... رو۔ زنا نہ کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دکھ نہ دو۔ قتل نہ کرو۔ آکڑبازی سے نہ چلو کسی کو بجا گالی مت دو۔ مقابلہ کے وقت مت بھاگو۔ بیاج نہ کھاؤ۔

فرمایا۔ غضب۔ رسوم۔ عادات کی پابندی چھوڑ دو۔ حرص میں نہ بڑھو۔ غفلت نہ کرو۔ علم حاصل کرو۔ تو اس پر عمل بھی کرو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ آئندہ آنیوالی قومیں تمہارا نمونہ پکڑینگی پس تمہارا فرض نازک ہے۔

۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا جس چیز کا ایمان ہوتا ہے۔ اس کے مطابق عمل بھی ہوتا ہے کسی کا عقیدہ صحیح ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں یہ غیر ممکن بات ہے۔

خدا نے نجات۔ ایمان۔ اعمال صالحہ اور فضل سے فرمائی ہے۔

(۱) تلکما الجنۃ ... اور ثتموھا بما کنتم تعلمون

(۲) بشر الذین امنوا وعملوا الصّٰلحٰت انّ لہم جنّٰت

(۳) الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے مالھم بہ من علم فرما کر عیسائیوں کا جو رُعب دنیوی ساز و سامان کے اعتبار سے بڑھ جاتا ہے اتار دیا ہے۔ کیونکہ وہ علم دین سے بالکل جاہل ہیں۔

۲۵ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ مومن کا کام یہ ہے کہ جس مکان جس لباس۔ جس غذا۔ جس صحبت سے غفلت پیدا ہو اُسے چھوڑ دے۔ ہجرت کی اصل یہی ہے۔

فرمایا:۔ ثنوی قوم دو خدا مانتے ہیں۔ ایک یزدان۔ ایک اہرمن۔ مگر اُن سے بڑھکر آریہ مشرک ہیں۔ جو مادہ۔ روح۔ فضا۔ زمانہ۔ خدا کو غیر مخلوق مانتے ہیں۔ عیسائیوں نے تین خدا کہے ہیں۔ ایک اور قوم ہے جو کسی اور کو بھی ویسا ہی علیم و خبیر متصرف مانتے ہیں۔ جیسے خدا کو اوروں کیلئے بھی سجدے اور قربانیاں اور دعائیں کرتے ہیں۔ پھر بدترین شرک ہے اللہ کا ند بنانا۔ ایک طرف سے آواز آرہی ہے حیّ علی الصّلوٰۃ حیّ علی الفلاح۔ دوسری طرف وہ اپنے کاروبار میں منہمک ہیں اپنے احباب کی مجلس میں سرگرم ہیں۔

فرمایا:۔ اصحاب کہف اُن قوم کا نام ہے۔ ایک تو اُن کا نشان ہے کہ ہر چیز پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوتا ہے۔ دوم وہ پہلے ایسے ملک میں ہجرت کر کے گئے۔ جو ایک کنارہ پر ہے۔ اور سورج اُن سے ہمیشہ دکن کیطرف رہتا ہے۔

فرمایا:۔ میرا دل چاہتا ہے تمہارے معاملات دنیوی بالکل صاف ہوں۔ اور تم خدا کے حکم کی تعمیل میں چھوٹے سے چھوٹا معاملہ بھی ہو تو اسے لکھ لو۔ ان تکتبوہ صغیرًا او کبیرًا۔

ایک سفر میں چند بھائی میرے ساتھ تھے۔ وہ خرچ کرتے تھے۔ میں نے کہا لکھ لو۔ تو انہوں نے میری تحقیر کی اور کہا ہم بھائی بھائی ہیں۔ تم ہم میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہو۔ آخر ایک موقعہ پر جا کر وہ سخت لڑے۔ تب میری بات کی قدر معلوم ہوئی۔

فرمایا۔ جو تم لوگ یہاں رہتے ہو۔ وہ دوسرے کے لئے نمونہ ہو۔ پس تمہارا یہاں رہنا بڑا خطرناک ہے سنبھل کر رہو۔ اور اپنے تئیں قرآن مجید کے سچے متبع بناؤ۔ اللہ تم کو قرآن پر عمل کی توفیق دے۔

۲۷ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت تین علاج حضرت حق سبحانہ نے فرمائے ہیں۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا (۲) و اتل ما اوحی الیک من کتاب ربک قرآن شریف اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) پاک لوگوں کی صحبت میں رہنا جو مستفاد ہے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم ... اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ غافلوں کی صحبت و تعلق سے کنارہ کشی ہو ... غافل وہ ہے جو یاد الٰہی نہ کرے اور گرگی ... خواہشوں کے پیچھے پڑا رہے ...

۲۹ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ لمعہ کا کہف کا ... ہیں واضرب لھم مثلا رجلین میں بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل کا ذکر ہے۔ بنی اسرائیل نبوت۔ سلطنت کے دونوں باغوں کے مالک تھے (بائیبل میں بھی اسکی تمثیل ہے) بنی اسمٰعیل کو حقارت سے دیکھتے۔ خدا نے نبوت بھی چھین لی۔ اور سلطنت بھی۔ عبرت کا مقام ہے یہود دنیا میں بالشت بھر زمین کے مالک نہیں اور نہ کوئی انکا ناصر۔ ولم تکن لہ فئۃ ینصرونہ من دون اللّٰہ وما کان منتصرا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ○

مومنوں کو مژدہ ہو کہ وہ مبارک مہینہ آگیا۔ جس کے برکات کا انتظار گیارہ مہینے سے لگ رہا تھا۔ اس موقعہ پر مفصلہ ذیل تحریر ناظرین بدر کی روحانیت بڑھانے کا موجب ہوگی +

واضح ہو کہ روزہ ایمان کا چہارم ہے۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ اور دوسری میں فرمایا اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ ایمان کے نصف کا نصف ہے۔ یعنے چوتھائی ہے۔ اور چونکہ روزہ کو نسبت خدائے تعالیٰ کیطرف اور سب ارکان اسلام میں سے ہے۔ تو اس خاصیت کے سبب اس کو اوروں پر فوقیت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا قول اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سب نیکیاں دس گنے ثواب سے سات سَو گنے تک ہوں گی۔ مگر روزہ رکھنا کہ وہ خاص میرے واسطے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ یعنے صبر والوں کو ثواب ان کا بے حساب ملیگا۔ اور روزہ صبر کا آدھا ہے تو اس صورت میں اس کا ثواب بھی قانون حساب سے باہر ہوگیا۔ اور اس کی فضیلت میں یہی جاننا کافی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا یَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ لِاَجْلِیْ فَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ اور فرمایا لِلْجَنَّةِ بَابٌ یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ وَهُوَ مَوْعُوْدٌ بِلِقَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ جَزَاءِ صَوْمِهٖ اور فرمایا لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ

اور فرمایا ہر چیز کا دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ اور فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھلجاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اور شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک پکارنیوالا پکارتا ہے کہ اے طالب آگے بڑھ اور اے طالب شر بس کر۔ اور وکیع رضہ اس آیت کی تفسیر میں کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ فرماتے ہیں کہ وہ دن روزے کے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں کھانا اور پینا چھوڑ رکھا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے زہد اور روزہ کو مباہات میں یکجا فرمایا ہے۔ اور ارشاد کرتا ہے کہ اے جوان میرے لئے اپنی خواہش چھوڑ دینے والے اور میری رضا میں اپنی جوانی خرچ کر دینے والے تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کوئی میرا فرشتہ ہو اور روزہ دار کے باب میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے بندے کو دیکھو کہ اپنی شہوت اور لذت اور کھانا اور پینا میرے سبب سے چھوڑ دیا ہے اور بعضوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کہ ان کا عمل روزہ تھا اس لئے کہ صابروں کے حق میں فرمایا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صابر کے لئے ثواب اونڈیل کر ڈھیر لگا دیئے جائیں گے کہ وہم و اندازہ میں نہ آ سکیں۔ اور ایسا ہی ہونا شایاں ہے۔ اس لئے کہ روزہ خدائے تعالےٰ کے لئے ہے۔ اور اسکی طرف منسوب ہونے سے اس کو شرف ہے۔ ہر چند ساری عبادتیں اُسی کے لئے ہیں۔ مگر روزے کو ایسا شرف ہے۔ جیسا خانہ کعبہ کو ہے۔ گو زمین بالکل خدائے تعالےٰ کی ہے۔ اور یہ شرف دو وجہ سے ہے۔ اول یہ کہ روزہ رکھنا۔ چند چیزوں سے باز رہنا اور ترک کرنا بعض افعال کا ہے۔ اور یہ امر باطنی ہے اسمیں کوئی عمل

ظاہری نہیں ہے
روزہ خدائے تعالےٰ کے دشمن پر دباؤ اور غالب ہونا ہے کیونکہ شیطان ملعون کا وسیلہ شہوات ہیں۔ جو کھانے پینے سے قوی ہوتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شیطان آدمی میں خون کے چلنے کی جگہوں میں پھرتا ہے۔ پس اس کی راہوں کو بھوک سے تنگ کرو۔ اور اسی لحاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضہ کو فرمایا۔ **کہ جنت کے دروازے کھٹکھٹایا کر**

اُنہوں نے عرض کیا کہ کس چیز سے۔ آپ نے فرمایا کہ بھوک سے۔ پس چونکہ روزہ خاصکر شیطان کا بیخکن اور اس کی راہوں کو بند کرنیوالا اور اُس کے راستوں کا تنگ کرنیوالا ہے۔ اس وجہ سے مستحق اسکا ہوا کہ خاص خدائے تعالےٰ کیطرف منسوب ہو کیونکہ دشمن خدا کی بیخکنی میں خدا تعالےٰ کی نصرت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا بندے کو مدد کرنا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس کی نصرت کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ غرض کہ شروع کرنا کوشش کا بندے کی جانب سے ہے اور ہدایت کا عوض دینا اللہ تعالےٰ کیطرف سے چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اور شہوات کے تغیر اُن کو توڑنے سے کرتی۔ اسی لئے کہ شہوات شیطانوں کی چراگاہیں ہیں پس جب تک یہ ہری بھری رہیں گی اُن کی آمد و رفت موقوف نہ ہوگی۔ اور جب تک آتے جاتے رہینگے تب تک بندے کو اللہ تعالےٰ کا جلال ظاہر نہ ہوگا۔ اور اسکی لقا سے محجوب رہے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر بنی آدم کے دلوں پر شیاطین دورہ نہ کرتے رہتے تو وہ آسمان کے ملکوت کو دیکھنے لگتے۔ غرضکہ اس جہت سے روزہ عبادت کا دروازہ اور سپر ہوا ہے +

اب جاننا چاہیئے کہ روزے کے تین درجے ہیں

گذری۔ اور خواص کا روزہ یہ ہے کہ آنکھ زبان ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا کو گناہ سے روکا جائے اور اخص خواص کا روزہ اسطرح ہے۔ کہ دل کو بُری ہمتوں اور دنیوی فکروں سے روزہ رکھایا جاوے اور سوائے خدا تعالےٰ کے اور چیزوں سے مطلقًا اس کو روک دیا جاوے۔ اس قسم کا روزہ خدا تعالےٰ اور آخرت کے سوا اور چیزوں میں فکر کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہوتی ہے۔ اس کا فکر اس روزہ کو افطار نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ زاد آخرت ہے۔ دنیا میں سے نہیں یہانتک کہ اہل دل فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کی ہمت دن کو اسباب میں مصروف ہو کہ افطار کی چیز کی فکر کرلینی چاہیئے تو اس پر خطا لکھی جاوے گی۔ اس وجہ سے کہ خدا تعالےٰ کے فضل پر اعتماد کم کیا۔ اور اس کے رزق موعودہ پہ یقین تھوڑا ہوا اور یہ رتبہ انبیاء اور صدیقین اور مقربین کا ہے۔ اور ہم اس مرتبے کی تفصیل میں تقریر قولی کو طول نہیں دیتے۔ مگر عمل کی رو سے اسکی تحقیق بتاتے ہیں۔ کہ وہ روزہ اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ تمام ہمت سے خدا تعالےٰ کی طرف آدمی متوجہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے غیر سے منہ پھیر لے۔ اور اس آیت کا مضمون اس پر چھا جاوے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ہ اور خواص کا روزہ یعنی نیک بخت لوگوں کا جو اعضا کو گناہوں سے باز رکھنے سے ہوتا ہے۔ وہ چھ باتوں سے پورا ہوتا ہے۔ **اوّل** نظر کا نیچے رکھنا اور جو باتیں بُری اور مکروہ ہیں ان کی طرف ان کو نہ جانے دینا اور جن چیزوں کے دیکھنے سے دل بٹتا ہو اور خدا تعالےٰ کی یاد سے غفلت ہوتی ہو اُن سے نظر کو روکنا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ نظر کرنا ایک زہر کا بجھا ہوا تیر ہے شیطان کے تیروں میں سے۔ جو کوئی اس کو خدا تعالےٰ کے خوف سے

ے اس کو ایسا ایمان عنایت ے گا جسکی حلاوت وہ اپنے دل میں ے گا۔ اور حضرت جابر رضؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے فرمایا خَمْسٌ یُفْطِرْنَ الصَّائِمُ الْکِذْبُ وَ الْغِیْبَۃُ وَالنَّمِیْمَۃُ وَالْیَمِیْنُ الْکَاذِبَۃُ وَالنَّظَرَۃُ بِشَھْوَۃٍ **دوم** زبان کا بند رکھنا بیہودہ بات اور جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور فحش اور ظلم اور جھگڑے اور بات کاٹنے سے اور سکوت کو اس پر لازم کرنا اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن میں مصروف رکھنا۔ کہ یہہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوری رحؒ فرماتے ہیں کہ غیبت روزہ کی مفسد ہے۔ اور اس روایت کو اُن سے بشیر بن حارث رحؒ نے روایت کیا ہے۔ اور لیث حضرت مجاہد رضؓ سے راوی ہیں۔ کہ دو خصلتیں روزہ کی مفسد ہیں۔ غیبت اور جھوٹ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ سپر ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے۔ تو فحش نہ بکے نہ جہالت کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو چاہیئے کہ کہدے میں روزہ دار ہوں۔ دو عورتوں نے روزہ رکھا۔ اور بھوک اور پیاس کی اُن کو آخر روز میں اسقدر شدت کہ قریب ہلاکت ہوگئیں۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں افطار کی اجازت کے لئے کسی کو بھیجا۔ آپ نے ان کے پاس ایک پیالہ بھیجا۔ اور آدمی سے ارشاد فرمایا کہ اُن دونوں کو کہنا کہ جو کچھ تم نے کھایا ہو اس کو اس پیالہ میں قے کردو۔ ایک عورت نے نصف پیالہ خون تازہ اور گوشت تازہ سے بھر دیا۔ اور دوسری نے بھی یہی چیزیں قے کیں یہانتک کہ پیالہ لبالب ہوگیا۔ لوگوں نے اس سے تعجب کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں نے جو چیز اللہ تعالےٰ کی حلال کی ہوئی تھی اس سے روزہ رکھا۔ اور جو ان پر خدا تعالےٰ نے حرام کی تھی اس سے افطار کیا ایک ان میں سے دوسرے کے پاس بیٹھ گئی۔ اور دونوں نے لوگوں کی غیبت شروع کی۔

یہ گوشت پیالہ میں وہی ہے جو ان دونوں نے لوگوں کا گوشت کھایا تھا۔ **سوم** بری بات کے سننے سے کانوں کو باز رکھنا۔ اس واسطے کہ جن امور کا کہنا حرام ہے۔ ان کا سننا بھی حرام ہے۔ اور اسیمیں جہت خدا تعالےٰ نے سننے والوں اور حرام خواروں کو برابر ذکر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور فرمایا لَوْلَا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ پس غیبت کو سُن کر خاموش رہنا حرام ہے۔ اور فرمایا اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ اور اسی نظر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُغْتَابُ وَالْمُسْتَمِعُ شَرِیْکَانِ فِی الْاِثْمِ **چہارم** ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو بُری باتوں سے روکنا اور افطار کے وقت شکم کو شبہات سے باز رکھنا کیونکہ اگر حلال سے دن بھر بند رہے اور حرام پر افطار کیا تو روزہ کچھ نہ ہوا۔ اور ایسے روزہ والے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ایک محل بناوے اور ایک شہر کو منہدم کرے۔ اس لئے کہ حلال کھانے کی کثرت مضر ہوتی ہے اور روزہ اس کی کمی کے لئے ہوتا ہے۔ اور جو شخص کہ بہت سی دوا کھانے کے ضرر سے ڈر کر زہر کھانا اختیار کرلے وہ بیوقوف ہے۔ اور حرام کھانا ایک زہر ہے جو دین کو ہلاک کرتا ہے۔ اور حلال ایک دوا ہے کہ اس کا کمتر کھانا مفید اور زیادہ کھانا مضر ہے اور روزے سے غرض حلال کی کمی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صَوْمِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ اس میں بعضوں نے یہ کہا ہے۔ کہ مراد اس شخص سے ہے جو حرام پر افطار کرے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ وہ شخص مراد ہے جو طعام حلال سے رُکا رہے اور افطار لوگوں کے گوشت یعنی غیبت سے کرے جو حرام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ شخص مقصود ہے جو اپنے اعضا کو گناہوں سے نہ بچاوے **پنجم** یہ کہ افطار کے وقت حلال غذا اتنی نہ کھاوے کہ

کہ پیٹ تن جاوے کیونکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک کوئی ظرف اتنا بڑا نہیں جتنا شکم حلال سے پر ہے اور ایک وجہ یہ ہے کہ روزے سے آدمی شیطان کو کس طرح دبا دیگا اور شہوت کو کیسے توڑے گا۔ جس صورت میں کہ تمام دن کی بھوک و پیاس کا تدارک افطار کے وقت کریگا۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانے کے اقسام روزہ میں زیادہ ہی ہوتے ہیں چنانچہ عادت ٹھہر گئی ہے کہ سب کھانوں کو رمضان کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور رمضان میں اتنا کھا جاتے ہیں کہ اور دنوں میں کئی مہینے میں بھی نہ کھاویں۔ اور ظاہر ہے کہ روزہ سے مقصود پیٹ کا خالی رکھنا اور خواہش کا توڑنا ہے بایں غرض کہ نفس تقویٰ پر قوی ہو جاوے اور جس صورت میں کہ صبح سے شام تک تو معدہ کو ٹالا یہاں تک کہ اس کی خواہش جوش میں آئی۔ اور رغبت قوی ہوئی پھر لذیذ چیزیں کھائیں۔ اور خوب سیر کر دیا تو صاف بات ہے کہ اس کی لذت اور قوت دوبالا ہوگی اور وہ خواہشیں ابھریں گی کہ اگر بالفرض بے روزہ رہتا۔ تو نہ ابھرتیں۔ غرضکہ روزہ کی روح اور اصل یہ ہے کہ جو قوتیں کہ برائیوں کیطرف کھینچنے کے وسیلے اور شیطان کے داؤ ہیں وہ ضعیف ہو جاویں۔ اور یہ بات بدوں کم کھانے کے میسر نہیں ہوتی یعنے اتنی ہی غذا کھاوے جتنی بدوں روزہ رکھنے کے ہر شب میں معمول تھا۔ اور جس صورت میں کہ دوپہر کی غذا اور شب کی غذا کو ایک ساتھ کھا لیا۔ تو روزہ سے فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ مستحب یہ ہے کہ دن کو نہ سووے تاکہ بھوک اور پیاس کو معلوم کرے اور قوتوں کے ضعیف ہونے پر آگاہ ہو۔ اور کچھ ایک ضعف رات کو بھی بنا رہے تاکہ تہجد اور وظائف پر آسانی ہو۔ اور کیا عجب ہے کہ اس صورت میں شیطان اس کے دل کے گرد نہ پھٹکے اور وہ آسمان کے ملکوت دیکھ لے۔ اور شب قدر اسی رات کا نام ہے جس میں کچھ ملکوت آدمی پر منکشف ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے قول سے بھی یہی مراد ہے کہ فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور جو شخص اپنے دل اور سینے کے درمیان غذا کی آڑ کرے گا۔ وہ اس سیر ملکوت سے محجوب رہیگا اور جو آدمی اپنا معدہ خالی رکھیگا اس کو بھی حجاب دور ہونے کے لئے اسی قدر کافی نہیں۔ جب تک کہ اپنی ہمت کو غیر اللہ سے خالی نہ کرے کہ تمام باتوں کا یہی ہے۔ اور اس سب کی [illegible] کمی ہے ✝

سشتم: یہ کہ بعد افطار خوف ورجا سے وابستہ اور متردد رہے معلوم نہیں کہ اس کا روزہ مقبول ہو کر مقربین کے زمرہ میں اس کا شمار ہوا یا روزہ نامنظور رہا اور خفگی کے مستحقوں میں منصور ہوا۔ اور ہر عبادت کے فارغ ہونے پر اسی طرح کا حال ہونا چاہیئے چنانچہ حضرت حسن بصری رح سے مروی ہے۔ کہ عید کے روز اُن کا گذر کسی قوم پر ہوا۔ جو ہنس رہی تھی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے رمضان کے مہینے کو اپنی مخلوقات کے لئے دوڑنے کا میدان مقرر فرمایا ہے کہ سب آدمی اس کی اطاعت کیلئے اس کے اندر دوڑیں تو کچھ لوگ تو آگے بڑھ کر اپنے مطلب کو پہونچ گئے اور کچھ پیچھے رہ کر ناامید ہوئے۔ پس جس روز میں کہ جلدی کرنے والے اپنے مطلوب کو پہنچے اور باطل والے محروم رہے۔ اس روز میں ہنسی اور کھیل کرنے والے سے بڑا تعجب ہے۔ بخدا اگر حقیقت حال واضح کر دیجاوے۔ تو مقبول آدمی کو اتنا سرور ہو کہ اس کو کھیل سے باز رکھے۔ اور نامنظور کو اتنا غم ہو کہ اس کو ہنسی سے روک دے۔ اور احنف بن قیس سے کسی نے کہا کہ تم بوڑھے بزرگ شخص ہو اور روزہ تمکو ضعیف کر دیتا ہے بہتر ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی اور سبیل کرو فرمایا کہ میں روزہ کو ایک بڑے لمبے سفر کے لئے تیار کرتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کی طاعت پر صبر کرنا اس کے عذاب پر صبر کرنے کی نسبت کہ بہت آسان ہے۔ بالجملہ روزہ میں چھ باتیں باطنی یہ تھیں جو مذکور ہوئیں۔ اب اگر یہ کہو جو شخص شکم اور شرمگاہ کی شہوت سے باز رہنے پر کفایت کرتا ہے۔ اور ان باتوں کو بجا نہیں لاتا تو فقہا یہ کہتے ہیں کہ اس کا روزہ درست ہے پس اس کے کیا معنے ہیں کہ فقہا تو درست بتا دیں۔ اور تم صحیح نہیں بتاتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ظاہر کے فقہا ظاہر کی شرطوں کا اثبات ایسی دلیلوں سے کرتے ہیں۔ جو باطنی شرطوں میں ہماری بیان کی ہوئی دلیلوں سے نہایت ضعیف ہیں خصوصاً غیبت وغیرہ کے باب میں مگر چونکہ فقہائے ظاہری حکم ایسی ہی چیز پر لگاتے ہیں جسمیں غافل اور دنیا کے متوجہ لوگ بھی داخل ہو سکیں اسلئے ان کو شروط ظاہری کے بموجب صحیح کہنا

ہیں جو [illegible] حق [illegible] ہے یعنے بھوک اور پیاس وغیرہ کا نہ ہونا اس کو اپنی عادت کریں۔ اور شہوات سے رکنے میں حتے الوسع فرشتوں کی اقتدا کریں۔ کہ وہ شہوات سے پاک ہیں اور انسان کا مرتبہ چوپاؤں کے مرتبہ سے تو اوپر ہے اس لئے کہ نور عقل سے اپنی شہوات کے توڑنے پر قادر ہے اور فرشتوں کے مرتبہ سے نیچے ہے۔ بایں وجہ کہ اس پر شہوات غالب ہیں اور ان کے دبانے میں مبتلا کیا گیا ہے۔ اسی لئے جب کبھی یہ شہوات میں ڈوبتا ہے تو اسفل السافلین میں اتر جاتا ہے اور بہائم کے زمرہ میں لاحق ہو جاتا ہے۔ اور جس وقت کہ شہوات کو اکھاڑتا ہے تو اعلےٰ علیین کی طرف ابھر کر فرشتوں کے کنارہ سے جا لگتا ہے۔ اور فرشتے اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہیں اور جو کوئی انکا اقتدا کرتا ہے۔ اور اُن کی سی عادتیں اختیار کرتا ہے۔ وہ بھی ان کیطرح خدا تعالےٰ سے قریب ہو جاتا ہے۔ کہ قریب کا ہمشکل بھی قریب ہی ہو جاتا ہے۔ اور یہ قرب مکان اور فاصلے کے اعتبار سے نہیں بلکہ صفات کے لحاظ سے ہے۔ پس جبکہ روزہ کی اصل ارباب عقل اور اہل دل کے نزدیک یہ ٹھہری تو ایک غذا کے دیر کر دینے اور شام کو دونوں کو ایک ساتھ کھا لینے اور دن بھر اور شہوات میں ڈوبے رہنے سے کونسا فائدہ ہے اور اگر اس جیسے روزہ سے بھی فائدہ ہوتا تو اس حدیث شریف کے کیا معنے ہیں کہ کم مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صَوْمِهٖۤ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ۔ اور اسی وجہ سے حضرت ابو درداء رضی نے فرمایا ہے کہ دانا آدمیوں کا سونا اور افطار کرنا کیا خوب ہے بیوقوفوں کے روزے اور بیداری کو کیسا بُرا جانتے ہیں۔ اہل یقین اور تقویٰ کا ایک ذرہ مغالطہ والوں کی پہاڑوں کے برابر عبادت سے افضل اور غالب ہے اور اسی وجہ

لائٹ

کھانے پینے ہیں۔ اور روزہ ... مرے ... وہ لوگ ہیں کہ بھوکے پیاسے تو رہتے ہیں۔ مگر اپنے اعضا کو مقید نہیں رکھتے۔ اور روزہ کے معنے اور اس کی اصل کے سمجھنے سے یہ معلوم ہوگیا۔ کہ جو کوئی کھانے اور صحبت سے تو بچا رہا اور گناہوں کے ارتکاب سے روزہ کو افطار کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی وضو میں اپنے کسی عضو پر تین بار مسح کرے کہ ظاہر میں تو تین بار ہوگیا۔ مگر اصل مقصود جو ہونا تھا۔ وہ چھوڑ دیا۔ تو اس کی نماز بباعث اس کی جہالت کے اسی پر واپس کی جاوے گی۔ اور جو شخص کہ کھانے پینے سے افطار کرے اور اپنے اعضاء کو برائیوں سے باز رکھے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے کہ وضو میں کوئی اپنے اعضاء کو ایک ایک بار دھووے تو اس کی نماز انشاء اللہ مقبول ہوگی اس لئے اصل فرض کو ادا کیا گو فضیلت کا تارک ہوا۔ اور جو شخص کھانے پینے سے روزہ رکھے اور اعضاء سے روزہ رکھے یعنے ان کو برائیوں سے روکے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ اپنے ہر ایک عضو کو تین بار دھووے تو یہ شخص اصل اور فضیلت دونوں کا جامع ہوگا۔ جو مرتبہ کمال ہے۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ الصَّوْمَ أَمَانَةٌ فَلْيَحْفَظْ أَحَدُكُمْ أَمَانَتَهُ

اور جب کہ آپ نے یہ آیت پڑھی إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا تو اپنے دست مبارک کو اپنے کان اور آنکھ پر رکھکر ارشاد فرمایا۔ کہ کان سے سننا اور آنکھ سے دیکھنا امانت ہے اور اگر سننا دیکھنا روزہ کی امانتوں میں سے نہ ہوتا۔ تو آپ یہ ارشاد نہ فرماتے کہ اگر کوئی لڑائی کرے تو کہدو کہ میں روزہ دار ہوں۔ یعنے میں نے اپنی زبان کو امانت رکھا ہے۔ میں اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ تیرے جواب دینے میں اس کو کیسے چھوڑ دوں۔

اور جبکہ معلوم ہوا۔ کہ ہر ایک عبادت کیلئے ایک ظاہر اور ایک باطن اور ایک پوست ہے اور ایک مغز اور اس کے پوست کے بہت سے درجے ہیں اور ہر درجے کے بہت سے طبقات ہیں۔ کہ اب تم کو اختیار ہے چاہو مغز کو چھوڑ کر پوست پر قناعت کرو۔ یا زمرہ اہل خرد میں داخل ہونا پسند کرو۔

اس شریعت کو بدلو

بائبل کے پڑھنے والوں پر ظاہر ہے۔ کہ بائبل کے دو حصے ہیں۔ ایک پورانا عہدنامہ کہلاتا ہے۔ اور دوسرا نیا عہدنامہ پورانا عہدنامہ وہ ہے۔ جس میں حضرت موسےٰ پر اُتری ہوئی شریعت اور دیگر انبیاء کے صحف اور یہودیوں کی تاریخی کتب شامل ہیں۔ نیا عہدنامہ اُسے کہا جاتا ہے۔ جن میں یسوع کے حالات چند آدمیوں کے لکھے ہوئے اور یسوع کے حواریوں اور غیر حواریوں کے چند خطوط درج ہیں۔ اس قابل قدر مجموعہ میں سب سے زیادہ قابل توجہ موسیٰ کی شریعت ہے۔ اور سب سے اول شمار ہونی چاہئے اور غیر حواری پولوس کے نام کے خطوط ہیں جو سب سے آخر رکھنے چاہئیں۔ موسیٰ خدا کا نبی شریعت کا لانیوالا ہے۔ اور پولوس جو نبی چھوڑ حواری بھی نہ تھا۔ بلکہ یسوع کی زندگی بھر جیسا کہ موجودہ اناجیل سے ظاہر ہے اس کا جانی دشمن رہا۔ اس شریعت کو منسوخ کرنیوالا ہے۔ میں جب کبھی سلسلہ احمدیہ کے آیندہ پر غور کرتا ہوں اور بلحاظ مماثلت مسیحیت پورانی تاریخ کو آنے والے زمانہ کے صفحات میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ تو پولوس کا خیال میرے دل میں زلزلہ ڈال دیتا ہے۔ کہ خدانخواستہ اس قوم میں بھی ایسا شخص پیدا ہو جو شریعت محمدی کو غیر ضروری قرار دے۔ اور صرف مرزا صاحب پر ایمان لانے میں نجات کی بنیاد رکھے۔ ہاں حضرت مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اشعار ضرور تشفی دیتے ہیں۔ کہ وہ فتن جو مسیح اور اس کی جماعت پر پڑے تھے۔ اُن سے خدا ہم کو بچالے گا۔

اور وہ یہ ہیں:۔

کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے
وہ ہمارا ہوگیا اس کے ہوئے ہم جاں نثار
میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اک شجر ہوں جسکو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار
پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جسپہ میرا سب مدار

ہمارا مسیح صرف مسیح ہی نہیں۔ بلکہ وہ احمد بھی ہے اور محمد بھی ہے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے امید واثق رکھتے ہیں۔ کہ پولوس سافتنہ پرداز کوئی ہم میں نہ ہوگا۔ ہاں خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول آیا کریں گے۔ جو ضرورت زمانہ کے مطابق خدا تعالےٰ کے احکام سناتے رہینگے۔ اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کیا ہی شان ہوگی۔ اس نبی اللہ کی جسکے متعلق وحی الٰہی نے خبر دی ہے کہ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ گویا خدا آسمان سے اترا ہے۔ الہامی پیشگوئیوں کی صحیح حقیقت اپنے وقت پر ہی جاکر کھلتی ہے پہلے سے انسان کیا قیاس کرسکتا ہے۔

غرض پولوس نے جسکو خواہ مخواہ رسول کا لقب دیا گیا تھا شریعت کی بالکل صفائی کردی تھی اور اعتقادی اور عملی رنگ میں یسوعی دنیا کسی شریعت کی پابند نہیں۔ تاہم دس احکام موسیٰ جو الواح پر اترے تھے۔ اُن کو اب تک یسوعی لوگ اپنی کتابوں میں لکھتے اور یاد کرتے چلے آتے ہیں۔ لیکن اب جیسا کہ رسالہ کرسچن بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء مطبوعہ شہر ڈنوڈ اطلاع دیتا ہے۔ کہ پادریوں کی ایک انجمن میں پادری صاحب نے دس احکام کی ترمیم کا ایک رزولیوشن پیش کیا ہے۔ جسکے جواب میں ایک رومی پادری کارڈینل گنس صاحب نے سختی سے جواب دیا ہے کہ یہ کفر ہے کہ خدا کے کلام میں ہم کچھ تبدیلی کریں۔ رسالہ کرسچن کا اڈیٹر اس پر نوٹ چڑھاتا ہے کہ گنس صاحب خفا کیوں ہوتے ہیں۔ دس احکام موسوی کے عوض میں تو خداوند یسوع نے خود ترمیم کرکے صرف دو احکام مقرر کردیئے ہوئے ہیں۔ کہ خدا سے محبت کرو اور پڑوسی سے اور بس۔ بائبل تو خود ہی اپنی حالت پر قایم نہیں رہی۔ اور اس میں بہت کچھ کمی بیشی ہوگئی ہے۔ لیکن اب رہی سہی عبارات کی ترمیم تحریف یسوعی محققین کرنے لگے ہیں۔ خدا ہی خیر کرے رسالہ مذکور کا ایڈیٹر اس پر لکھتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مرگیا ہے۔ اگر وہ زندہ ہے تو کیوں نہ براہ راست اس سے دریافت کیا جائے کہ ان احکام میں کہانتک تبدیلی جائز ہے اس زمانہ میں یسوع کی زندگی کا ثبوت دینے کیواسطے ایک بیچارے ڈوئی صاحب اُٹھے تھے۔ اور مدعی ہوئے تھے۔ کہ یسوع زندہ ہے اور مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے سو وہ اسلامی نبی کے مقابلہ میں نہ صرف خود ہی ہلاک ہوگئے۔ بلکہ اپنے الہام کنندہ کی وفات کا بھی ثبوت دے گئے۔

نماز جنازہ

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میری والدہ محترمہ نے گذشتہ پنجشنبہ کو رحلت فرمایا۔ مرحومہ احمدیہ تھیں سب بھائیوں سے درخواست ہے کہ مرحومہ کا جنازہ پڑھکر مجھے ممنون فرمائیں

شیخ غلام احمد صاحب

پونچھ سے واپس خیگا نبگیل سے ہوکر چکوال گئے ہیں۔ وہاں سے گوجرخان۔ سہ کوال۔ جہلم ہوتے ہوتے ہوئے امید ہے کہ ۲۳۔ اگست تک قادیان پہونچ جائیں گے

کنجاہ

شیخ نورالدین صاحب کنجاہی کی درخواست ہے کہ ان کے فرزند ارجمند عزیز القدر محمد نواب الدین پاس یافتہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی تقریب پر چند آدمی یہاں سے بھیجے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز راقم (محمد صادق ایڈیٹر بدر) اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو حکم دیا ہے کہ کنجاہ جائیں۔ تاریخ شادی اس ماہ کے آخر میں ہے۔ راستہ میں بھی بعض ضروری کاموں کیواسطے عاجز کو چند روز ٹھہرنا پڑے گا+

مدینۃ المسیح

حضرت امیرالمومنین کی صحت بفضل اللہ التعال اچھی ہے۔ صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب شملہ لکچر دینے کیلئے تشریف لے جانے والے ہیں۔ گرمی سخت پڑ رہی ہے خدا کی رحمت کے نزول کا انتظار ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ ۱۵۔ اگست ۱۹۱۱ء سے بہ تقریب تعطیلات موسم گرما ۳۰ ستمبر تک بند ہو گئے ہیں۔ طلباء ۱۶۔ اگست کی صبح کو یہاں سے اپنے اپنے وطنوں کو چلے گئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں بخیر عافیت رکھے اور سلامتی کیساتھ واپس لائے۔ ایام رخصت میں اپنے والدین اور اقرباء کیواسطے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوں اور یہاں کی تربیت کا نیک نمونہ اپنے وطن کے سامنے پیش کریں۔

اطلاع

لیکچر کفارہ ایک ہزار مفت تقسیم ہوچکا اب ۲/ قیمت پر جو صاحب چاہیں منگوالیں۔

کتاب الصیام

مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب۔ وجہ تسمیہ رمضان کا روزہ رکھنے کا مقصد۔ دوسرے فوائد۔ ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت۔ روزہ کب رکھنا چاہیئے۔ رمضان کیسا مبارک مہینہ۔ روزہ رکھنے والیکا درجہ۔ روزہ کے لئے نیت ضروری روزہ کیحالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے روزہ رکھنے کا وقت۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ روزہ کے نواقض۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے۔ روزہ کھولتے وقت کیا دعا پڑھیں۔ مقام رمضان۔ اعتکاف۔ عیدالفطر۔ امام کے متعلق طریق نماز عید۔ صدقۃ الفطر کس پر ہے اور کتنا۔ مدلل آیات وحدیث قیمت صرف ۱/

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار روڈا الچہ ساکن راجیکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں۔ اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں ۲ ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

۳۔ ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کریں

۴۔ ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسرالمزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کیضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو۔

(محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ یہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۱/ محصولڈاک ۲ تک ۵/

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی

پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کم ہونا وغیرہ پلچ کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ۲ تک ۵/

(ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ)

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیرالمومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت للعہ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

رسید زر

۹۔ جون ۱۱ء

محمد شریف صاحب ۱۵۵۱ ۲۵ عہ غوث محمد صاحب ۲۵۱۰ عصر
رئیس الدین احمد ۱۳۵۲ للعہ محمد یوسف صاحب ۲۷۵۹ عہ

۱۰۔ ۱۲۔ جون ۱۱ء

علی احمد صاحب ۱۵۹۱ عہ عمرالدین صاحب ۹۳۰ سے
میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ عبدالرحمن صاحب ۲۴۳۰ للعہ

مورخہ ۱۳ جون ۱۱ء

عطار محمد صاحب ۲۷۴۷ عہ

۱۶۔ ۱۴۔ جون ۱۱ء

عمرالدین صاحب ۶۴۵ عہ لعل شاہ برق ۷۷۶ عصر
عبدالرحمان صاحب ۵۹۳ للعہ شمس الدین صاحب ۲۰۹۳ عہ

۱۷۔ ۱۸۔ جون ۱۱ء

شیخ تیمور صاحب ۱۲۰۱ سے حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ عہ

۱۹۔ ۲۰۔ جون ۱۱ء

محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ للعہ برکت علی صاحب ۲۷۰۰ للعہ

۲۳۔ ۲۴ جون ۱۱ء

عبدالکریم صاحب ۲۷۷۳ عہ رحمت اللہ بیگ ۱۸۷۴ عہ
اللہ دتا صاحب ۲۷۵۳ للعہ

یکم جولائی ۱۱ء

عالمگیر خان ۱۳۵۹ عصر سید منظور علی صاحب ۲۳۷۷ عہ
فضل احمد صاحب ۱۰۹۲ عصر

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ ۲/۸ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

Reg. No. L. CCLXXXVIII

ضمیمہ درس قرآن مجید | الیس اللہ | قبیدہ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد | (اللہ) (پیشگی چار روپے)

جلد ۱

مؤرخہ ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۹ بھادوں ۱۹۶۸ء

نمبر ۳۴

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر ملیحہ (؟) مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | نوردین مصطفیٰ پاؤ گے تم

رمضان شریف میں اخبار نہیں نکلیگا بہ سبب بعض وجوہات کے جنکے اظہار کی سردست ضرورت نہیں اخبار بدر ماہ رمضان میں نہیں چھپ سکیگا - اگلا پرچہ ۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو انشاء اللہ تعالےٰ شائع ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت بفضلہ تعالےٰ روز بروز ترقی پر ہے - ہر صبح قرآن شریف کا درس دیتے ہیں۔ مگر ہنوز بہ سبب ضعف تحریر اور مطالعہ کا کام بہت کم کر سکتے ہیں۔

رخصت جمعہ کے میموریل کے متعلق ہر جگہ کی اسلامی انجمنیں اور اخبارات تائید کر رہے ہیں - مگر یہ کام آل انڈیا مسلم لیگ کرے گی۔

امرتسر امرتسر میں جناب خواجہ صاحب کے دو لیکچر باوجود غیر احمدیوں کی مخالفت کے بہت کامیابی کے ساتھ ہوئے۔ افسوس ہے کہ ہمیں جو دشمن ملے وہ بھی نادان دشمن ہیں - خواجہ صاحب کے کئی لیکچر سن چکے ہیں - اور دیکھ چکے ہیں کہ اسلام کی تائید میں ان سے بہتر بولنے والا ان میں کوئی نہیں - پھر ان کے لیکچر تائید اسلام میں جارج ہوتے ہیں - اور دعوےٰ کرتے ہیں کہ ہم اہل اسلام ہیں - انصاف !!!

اڈیٹر جیساکہ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے - مفتی محمد صادق صاحب سفر کنجاہ میں ہیں۔

جواب خط جو صاحب چاہتے ہیں وہ واپسی کارڈ یا واپسی لفافہ بھیجا کریں۔

رسالہ کفارہ جو مفت تقسیم کرنیکے واسطے ایک ہزار چھاپا گیا تھا سب تقسیم ہو چکا ہے - اب پہلے اڈیشن کے چند نسخے برائے فروخت موجود ہیں - جن صاحبان کو مطلوب ہوں منگوا سکتے ہیں - قیمت ۲ر فی نسخہ

بدر بک ڈپو پچھلا حساب پڑتال کرنیکی خاطر ایک ماہ بند رہے گا - اس واسطے کتابوں کے آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

ثنائی ہرزہ درائی اس رسالہ میں اہلحدیث کے اس کورس کو دکھایا گیا ہے۔ جو انہوں نے باایں ہمہ ادعائے اتباع سنت اس زمانہ کے برگزیدہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء - اور اس کی پاک جماعت کی شان میں بطور نصاب تعلیم تیار کیا ہے - میر قاسم علی صاحب کو خدا جزائے خیر بخشے - جذبات کہتے ہیں - ان خرجو کی تحریر سے اس پر دلیل بھی لاتے ہیں - وہ دلیل ایسے کھلے الفاظ میں دی ہے کہ سوائے تسلیم کے چارہ نہیں رہتا - اس رسالہ کے مطالعہ سے یہ بھی واضح ہو جائیگی کہ میر صاحب جو بظاہر سختی کرتے ہیں وہ

کلوخ انداز را پاداش سنگ است۔

کے اصل پر ہے - اور قرآن مجید کی آیت فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم اور حضرت اقدس کے اس شعر کی تصدیق ہے۔

یہ گماں مت کر کہ تیری بدزبانی ہے تلف
قرض ہے واپس ملیگا تجھ کو یہ سارا ادھار

حجم ۴۰ صفحہ لکھوائی چھپوائی عمدہ قیمت صرف ۲ر ایم قاسم علی ایڈیٹر الحق - تیراہا بیرم کا سے طلب کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندر دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفاں ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

دستور العمل

عام قیمت پیشگی ۲/۸ بغیر ضمیمہ عہ مع ضمیمہ درس قرآن مجید للعہ - بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار نہیں جاری ہو سکتا - خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور - رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چند ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے (تمام ترسیل بنام میاں معراج الدین عمر مینیجر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

کلام امیر

۳۰ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا:۔ واضرب لھم مثل الحیوٰۃ الدنیا کماءٍ انزلنٰہ یہ نصاریٰ کا ذکر ہے۔

ایک بزرگ نے کسی کے ہاتھ میں خلاف شرع کوئی چیز دیکھی بزرگ نے اس سے وہ چیز لیکر توڑ دی۔ وہ کسی رئیس کا مصاحب تھا اس کے آگے ذکر کیا۔ اس نے اس بزرگ کو بلایا۔ اور ویسی چیز اپنے ہاتھ میں لیکر پوچھا پوچھا۔ کہ ایسی ہی چیز آپ نے کسی اور کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ کہا ہاں۔ پوچھا پھر کیا۔ اس سے میں تو لی تھا لیکر توڑ دی۔ اب آپ کے مقابلہ کی مجھ میں طاقت نہیں۔ اس لئے دل سے برا مانتا ہوں رئیس نے کہا پھر ہمارا کیا علاج اسپر کہا کہ آپ کے متعلق ایک آیت قرآن مجید میں ہے ویسئلونک عن الجبال قل ینسفھا ربی نسفاً۔ غرض یہ ساز و سامان دنیوی یہ شان و شوکت ایک دن فنا ہونے والا ہے اس پر گھمنڈ نہیں چاہیئے۔ فرمایا شفق کے معنے ہیں ڈریو الا اور ڈرانیوالا ہے ہندوستان میں اور معنے لئے جاتے ہیں۔

۲۔ اگست ۱۹۱۱ء فرمایا:۔ غیر مذاہب کے مقابل میں تم بڑی جرأت و صفائی سے کہہ دو کہ اسلام نے خدا کی مخلوق کے ابتداء کا کوئی زمانہ مقرر نہیں کیا۔ کوئی حدبندی نہیں فرمائی۔

وہ ازل سے خالق ہے۔

فرمایا۔ آگ کو لڑائی سے عجیب تعلق ہے۔ پہلے جب لڑائی کے مشورہ کے لئے دعوت ہوتی تھی تو بھی آگ ہی جلائی جاتی تھی۔ پھر پہاڑ پر الاؤ یہ بھی آگ ہی ہے۔ تیر و تلوار کو درست کرنے کے لئے بھی آگ ہی چاہیئے۔ پھر بندوق توپ یہ سب آگ ہی ہیں۔

فرمایا:۔ خود رائی خود پسندی مسلمانوں میں بہت بڑھ گئی ہے وہ کسی سے مشورہ ہی نہیں کرتے۔ اور اپنے مخالف رائے سننے کی تاب ہی نہیں رکھتے سستی۔ کاہلی۔ باہمی رنجشیں اسقدر بڑھ گئی ہیں کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فرمایا۔ جیسا مجھے ایک اور ایک دو پر یقین ہے اسی طرح مجھے اس بات پر یقین ہے کہ یاجوج ماجوج وہ قومیں ہیں جو کشمیر ایران۔ بخارا کے شمال میں ہیں۔ جیسے کہ دیوار یورال کی آرمینا اور آذربائجان کے درمیان کی دیوار ان قوموں کے حملوں کے روکنے کیلئے بنائی گئی +

فرمایا:۔ تتابع سیبا میں سبب کے تین معنے ہیں (۱) علم (۲) پہاڑ کے رستے (۳) مناظرہ +

۳۔ اگست ۱۹۱۱ء فرمایا:۔ کھیعص میں اسماء الٰہی کیطرف اشارہ ہے۔ کبیر المتعال۔ کافی۔ ہادی۔ یجیر ولا یجار علیہ۔ علیم عزیز۔ صادق۔ اگر صحابہ رض و تابعین ان کے معنے نہ کرتے تو میں کبھی نہ کرتا۔ وما انا من المتکلفین

فرمایا:۔ اولاد کی خواہش بھی کئی وجوہ سے ہوتی ہے۔ بعض عورتیں بانجھ کہلانا پسند نہیں کرتیں (۲) شریکوں کا مال قبضے میں آجائے۔ (۳) ہمارے مال و اسباب کا کوئی وارث ہو (۴) ہمارا نام رکھنے والا کوئی ہو۔ انبیاء کو بھی اس بارہ میں خواہش ہوتی ہے۔ مگر اس لئے کہ کوئی سچے علوم اور نیکیوں کا وارث ہو۔

فرمایا:۔ مجکو بھی خدا تعالےٰ نے ایسی عمر میں اولاد دی ہے کہ جبکہ وھن العظم منی واشتعل الراس شیباً کا زمانہ ہے اور میں خدا کے فضل پر امید رکھتا ہوں کہ میری اولاد اچھی ہوگی!

فرمایا:۔ یہ نسخہ بہت مجرب ہے اور اب بھی نشان ہے کلام نہ کرے اور ذکر الٰہی میں شاغل رہنے سے قوت بڑھ جاتی ہے۔

شیعوں میں تسبیح فاطمہ مشہور ہے۔ اور سنی بھی سر سنوں سمجھتے ہیں خاتون جنت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا کہ مجھے دو تکلیفیں ہیں۔ ایک چکی پیسنی پڑتی ہے دوم پانی کا مشکیزہ بھی خود ہی لانا پڑتا ہے۔ اور اپنے ہاتھ دکھائے۔ اور لونڈی کی التجا کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے اس سے بہتر شے بتلاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۳ بار اور اس کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھ لیا جاوے۔ اور سونے کے وقت بھی۔ جن لوگوں کا میں معتقد ہوں۔ ان میں سے ایک نے لکھا ہے کہ اس میں سر یہ تھا کہ ذکر اللہ سے ضعف گھٹ جائیگا اور پھر یہ شکایت پیدا نہ ہوگی۔

فرمایا:۔ مومن کی خلوت گاہ شیطان سے لڑائی کرنیکا ذریعہ ہے اس لئے اسے محراب کہتے ہیں۔

۵۔ اگست ۱۹۱۱ء سورہ مریم رکوع ۲ کا درس دیتے ہوئے فرمایا۔ پہلے حضرت ذکریا کی دعاؤں کا ذکر کیا۔ پھر مریم کا۔ کہ کسطرح نے انہیں اسامیاں دیں۔ ابھی ہے۔ کہ دین اسلام ان مشکلات سے نکل جانا چاہیئے [illegible] بڑی امیدیں رکھیں کے معنے ہیں [illegible] میں دھوپ ہو نام تجویز کرنا غلط بات ہے۔

فرمایا:۔ مت قبل ھذا۔ موت کی دعا منع ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ میں بے ہوش ہو گئی ہوتی۔ فرمایا:۔ تحتک سریا یعنے تیرے نیچے ایک سردار ہے۔

فرمایا۔ قرآن مجید کوئی تاریخ کی کتاب نہیں کہ مسلسل واقعات کا ذکر کرے جیسے یحییٰ انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ کے بعد یا یحییٰ خذ الکتٰب بقوۃ فرمادیا اور درمیانی واقعات کا ذکر نہیں فرمایا۔ ایسا ہی یہاں فاتت بہ قومھا فرمادیا۔ اور یہاں مصر سے واپس آنیکا ذکر ہے تحملہ کے یہ معنے نہیں کہ گود میں اٹھائے لائی۔ بلکہ سوار کرکے لائی۔ دوسرے مقام پر یہ محاورہ قرآن مجید میں موجود ہے اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ اب اس کے یہ معنے تو نہیں کہ ان لوگوں نے درخواست کی کہ نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمیں اپنی گود میں اٹھالیں بلکہ سواری مہیا کرنے کے معنے ہیں۔

فرمایا جئت شیئاً فریا۔ سے مراد عجیب امر لائی ہو۔ اور کیوں ایسا نہ ہو (وہ کہتے ہیں) تیری ماں بھی نیک پارسا تھی۔ تیرا باپ بھی اچھا آدمی تھا اچھوں کے لیچے ہوتے ہیں۔ اخت ہارون اس لئے فرمایا کہ وہ ہارون کی قوم میں سے تھیں جیسے قریش [illegible] حبیب [illegible]

فرمایا:۔ من کان فی المھد صبیا۔ حقارت سے ان لوگوں نے کہا کہ یہ تو کل کا لونڈا ہے اس سے کیا بات کریں اس کے دودھ کے دانت ہیں

اتانی الکتٰب وجعلنی نبیا۔ اس بات پر قرینہ ہے کہ آپ اس وقت بچے نہ تھے

اختلاف سے بچو

فاختلف الاحزاب من بینھم۔ پر فرمایا:۔ تم میں اگر اس قسم کی بحثیں ہوں۔ کہ خلیفہ اور فلاں کے کیا تعلقات ہیں اور پھر اس پر فیصلہ کرنے لگ جاؤ تو مجھے سخت رنج ہوتا ہے۔ تم مجھے خلیفۃ المسیح کہتے ہو۔ میں تو اس خطاب پر بھی پھولا نہیں۔ بلکہ اپنی قلم سے کبھی لکھا بھی نہیں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس بیہودہ بحثیں کرنیوالے لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا میں تمام جماعت کے

سکا رگھ ...
اگر میری مدد کے حیلہ
ہیں ان کی مدد پر تو کتا ہی نہیں۔ امر محال
ہیں تو وہ خدا سے جا کر کہیں جسنے مجھے خلیفہ بنایا۔ سو
میرا صدیق اکبر کی نسبت ہی عقیدہ ہے۔ کہ سقیفہ بنی
ساعدہ نے خلیفہ نہیں بنایا۔ نہ اس وقت جب ممبر پر لوگوں
نے بیعت کی نہ اجماع نے ان کو خلیفہ بنایا۔ بلکہ خدا نے
بنایا۔ خدا نے چار جگہ قرآن میں خلافت کا ذکر کیا ہے
اور چاروں بار اپنی طرف اس کی نسبت کی ہے۔ حضرت
آدم کے بارے میں فرمایا انی جاعل فی الارض
خلیفہ پھر حضرت داؤد کی نسبت ارشاد کیا یاداوود
انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض۔ پھر صحابہ کرام کے
لئے فرمایا لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین
من قبلہم۔ اور پھر سب کے لئے فرمایا فجعلنکم خلائف
فی الارض۔ پس میں بھی خلیفہ ہوا۔ تو مجھے خدا نے
بنایا۔ اور اللہ کے فضل ہی سے ہوا۔ جو کچھ ہوا اور
اسکی طاقت بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ دیکھو!
میرا یہ زخم ناسور کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ دس
ڈاکٹروں نے اس پر زور مارا مگر کچھ بھی نہ کر سکے ہیں
خود خطرناک سے خطرناک ناسوروں کا علاج صرف
دوائی کھلا کر کیا ہے۔ اور مجھے پورا یقین تھا۔ کہ ناسور
اچھا ہو سکتا ہے۔ ہاں وہ ناسور وقت طلب ہے
جو مقعد کے قریب ہو۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔
تا تم جان لو۔ کہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ تمہیں چاہیئے
دنیا کماتے۔ آپ کھاتے۔ بیوی بچوں کو کھلاتے
اس سے بچتا تو دوسرے کے نفع اور مخلوق کی شفقت
پر خرچ کرتے۔ پھر اس سے وقت بچے تو الحمد پڑھو
لا حول پڑھو۔ استغفار کرو۔ درود پڑھو۔ لا الہ الا اللہ کا
ذکر کرو۔ تمہارے پاس ان لغو کاموں اور باتوں کے
لئے وقت کہاں سے آگیا۔ اپنے اخلاق کی کمزوریوں
کی اصلاح کرو۔ گندی گالیاں تمہارے منہ سے نہ
نکلیں۔ تم میں طمع و حرص نہ ہو۔ تجارت میں حساب
وکتاب رکھو۔ ملازمت میں فرض منصبی کو ایمانداری
سے ادا کرو۔
ایک اور بحث بھی ہے۔ کہ مسیح بے باپ تھا۔

...یں ہزار ...
...ے نہیں اس بات
...یہ ممبروں کے ماہانیوں اور
...ں تبلیغ کرتے پھریں۔ یہ باتیں
روحانیت میں داخل نہیں۔ ہم نے آج جو
سمجھایا وہ درد دل سے سمجھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ
ہی سمجھ دے۔ اُسی کے قبضہ میں سب کے دل ہیں۔
تم شکر کرو۔ کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا
شیرازہ قایم ہے۔ اتفاق بڑی نعمت ہے۔ اور یہ
مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ
تم کو ایسا شخص دیدیا۔ جو شیرازہ وحدت قائم رکھے
جاتا ہے وہ نہ تو جوان ہے اور نہ اس کے علوم میں
اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں چاہیئے۔ لیکن خدا
نے تو موسیٰ کے عصا سے جو بیجان لکڑی تھی اتنا بڑا کام
لے لیا تھا۔ کہ فرعونیت کا قلع قمع ہو گیا۔ اور میں تو
اللہ کے فضل سے انسان ہوں۔ پس کیا عجب ہے کہ
خدا مجھ سے یہ کام لے لے۔ تم اختلافات اور تفرقہ
اندازی سے بچو نکتہ چینی میں سے حد سے بڑھ جانا
بڑا خطرناک ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی توفیق سے
سب کچھ ہوگا۔

۶۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ حضرت ابراہیم
خدا کے بڑے پیارے
بندوں میں تھے۔ اور اپنی ذات میں کمالات کے جامع
تھے۔ ہمیں تو ان کے والد کا نام بھی کسی صحیح روایت
سے معلوم نہیں۔ پھر بھی ان کی مقبولیت کا یہ حال
ہے کہ تمام یوروپ۔ تمام امریکہ۔ تمام مسلمان تمام
عرب یہود مجوسی ان کی عظمت کے قایل ہیں۔ کوئی
بڑا ہی بدبخت ہو جو منکر ہو۔
بعض اولیاء و انبیاء کو عجیب مقبولیت ہے۔ یہ
بھی خدا کی ایک شان ہے۔
سید عبد القادر جیلانی رح کو برا کہنے والے بہت
کم ہیں۔ ہاں رافضی ہوں تو ہوں۔
فرمایا:۔ سچ بولنا بڑا وصف ہے۔ یہ بڑا ہی کٹھن
رستہ ہے۔ آٹھ پہر میں اس کی طرف بھی غور کرو
کہ تم نے کہاں تک سچ بولا ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں
کہ جس نے زبان پر قابو پا لیا اس نے بہت سے
عیوب پر قابو پالیا۔
فرمایا:۔ نبی کے معنے خدا سے خبر پاکر اطلاع دینے والا

اور بہت ہی بڑائی والا۔
فرمایا:۔ جسقدر لوگ اپنے آرام کی فکر کرتے ہیں۔ اگر
کچھ دیر اس بات میں بھی لگائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے
فرمایا:۔ حضرت ابراہیم کے باپ نے دو باتیں
فرمائیں (۱) لارجمنّک (۲) واھجرنی ملیا میں تجھے سخت
سست کہوں گا۔ اور مجھ سے الگ ہو جا۔ چونکہ آپ نے
خدا کے لئے ایسا کیا۔ اس لئے اللہ نے اس کے عوض
میں وھبنا لہ اسحٰق و یعقوب فرمایا۔ یعنے حضرت
اسحٰق و حضرت یعقوب ایسے برگزیدہ بیٹے۔ اور سخت
زبانی کے مقابل پر جعلنا لھم لسان صدق علیا
فرمایا۔ یعنے انکا ذکر جمیل دنیا میں کر دیا۔
فرمایا:۔ مومن میں یہ تین وصف تو ضرور ہوں۔
امر بالمعروف ہو نہی عن المنکر۔ راستباز ہو۔
فرمایا دائیں ہاتھ سے نیک کام کرنے کا حکم ہے اس
کے تین نام ہیں۔ سیدھا ہاتھ۔ راست۔ یمین۔ اس کا
مطلب یہ ہے۔ کہ راستی سے لو اور راستی سے دو۔
سیدھے طور پر کام کرو۔ سیدھے طریق پر لو۔ یمن و
برکت کے طریق پر لو۔ اور یمن و برکت کے طریق سے دو۔
فرمایا:۔ انسان کے لئے تنہائی کبھی یمن و برکت کا موجب
نہیں ہوتی۔
فرمایا خَلف بُرے معنوں میں آتا ہے۔ اور خَلَف
کا اطلاق اچھے پر ہوتا ہے۔
فرمایا حضرت جبرائیل سے ایک دفعہ حضرت نبی کریم
(صلے اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا تم ہر روز کیوں نہیں آتے
تو انہوں نے حسب حال یہ آیت پڑھ دی۔ وما
نتنزل الا بامر ربک۔ اب بعض مفسرین نے اس کو
یہ سمجھکر کہ یہ خاص جبرائیل کے لئے ہی ہے۔ مشکلات
میں پڑے ہیں۔ یہ طریق تفسیر ٹھیک نہیں۔ اس رکوع
میں تو جنتیوں کا ذکر ہے۔ وہی کہتے ہیں کہ ہم جنت
میں اللہ کے حکم سے ہی پہنچے ہیں۔

۷۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ جب انسان کو
صحت ہو۔ اس کے پاس مال ہو۔ جتھا ہو۔ حسن ہو۔ کامیابی
ہو۔ تو وہ خدا اور آخرت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔
فرمایا:۔ تمام تعلیمات حقہ کا مجموعہ قرآن مجید ہے۔ اور
ان تمام کی دلایل بھی اس میں موجود ہیں۔
فرمایا:۔ صحابہ رض۔ تابعین۔ تبع تابعین نے جو مراتب
پائے وہ سب قرآن مجید کے اتباع سے پائے۔

شیر اور ریچھ کا مقابلہ بھی کرے پھر کڑوں کو بھی ہٹکا ...

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی ۲؎ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۰ مورخہ ۱۱ شوال ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء مطابق

بھائیو! اگر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفیٰ پاؤ گے

نمبر ۴۴ و ۴۵

Reg. No. L. CCLXXXVIII

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک جگہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل ربّ العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ ۲؎ مع ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے +

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ ۲ بار۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا دیتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اسپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور

(بدر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

مبارک

۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء کو حضرت نواب محمد علیخاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے مشکوے معلے میں دختر نیک اختر پیدا ہوئی۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں۔ کہ لڑکی کا ہونا خدا تعالے کی ایسی نعمت ہے کہ قرآن شریف میں پہلے اس کا ذکر کیا گیا ہے پیچھے لڑکے کا +

مبارک

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے دوست سردار محمد ایوب خاں صاحب سالدار ۹۷ کیمل کور منٹگمری کو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے چوتھا فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ اللہ تعالے مولود مسعود کی صحت و عافیت کے ساتھ نیک دراز زندگی عطا فرمائے +

دُعا مدد

بندہ کے لئے اخبار میں مندرجہ ذیل شائع کردیں ممنون و مشکور ہونگا کہ سب احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالے پچھلے گناہ معاف کرے اور آیندہ صراط المستقیم پر چلائے اور اعمال صالح کی طاقت عطا فرمائے +

خاکسار عبد الغنی از کنجاہ ضلع گجرات

سفر کنجاہ

عاجز رمضان شریف سے چند روز قبل حضرت کے حکم سے بہمراہی مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی و عرب عبد المحی صاحب ایک نکاح کی تقریب پر کنجاہ گیا تھا۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کیجائے گی +

مفت

از مظفر گڑھ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ میرے پاس مفصلہ ذیل کتب موجود ہیں۔ اگر کسی انجمن میں یا کسی اور شخص کو خاص ضرورت ہو۔ تو میں بھیج سکتا ہوں۔ مگر درخواست کنندہ کو محصول ڈاک ادا کرنا ہوگا۔

رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء
رسالہ ریویو آف ریلیجنز " "
جلد ہائے اخبار بدر " "
و تفسیر القرآن +

خاکسار
عنایت اللہ کورٹ انسپکٹر پولیس
از مظفر گڑھ

تبلیغ عجیب

دوستی بہ بندہ رسالہ

عبد الحکیم مرتد دادہ فرمود کہ در تردید آں ہر چہ آید معروض دارید۔ بندہ بعد از مطالعہ ایں چند سطور بر رسالہ تحریر نمودہ واپس کرد۔ و نیز رسالہ طیبہ حضرت سید محمد احسن صاحب امروہی موسوم بہ حیات الانبیاء فی وفات الانبیاء و ایضاً تحریر حضرت امیر المومنین و ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کہ فاضل محمد علی صاحب اند برائے مطالعہ اوشاں فرستادا امید کہ مفید خواہد افتاد۔ و شکوک او رفع خواہد شد و تحریر بندہ اینست کہ بار دیگر منقول میگردد۔

هوالمستعان +

مخفی مباد کہ مدعیان الہامات منزلہ در حیات جناب مستطاب امام برحق و صادق مصدق حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام دو شخص بودند کہ در شیوہ تکفیر و تکذیب بر جمیع مکفراں و مکذباں مگر گوی سبقت بردہ بودند +

چنانچہ یکے الٰہی بخش صاحب عصا و دوم عبد الحکیم خاں بل ہو خواں میباشد۔ و طرفہ ماجرائیکہ موجب ازدیاد ایمان و پختگی ایقان مومناں و برق بنیاد برباد معاندان و مخالفان طائفہ مبارکہ احمدیہ است۔ آنست کہ عدد اسم عبد الحکیم مطابق با عدد مسیلمہ بر آید +

و ایضاً عدد رسالہ مضاف الیہ الٰہی بخش صاحب عصا موافق با عدد اسود عنسی مے نماید۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ خربت خیبر۔ فتدبر +

و گذارش آنکہ طریق تطبیق عدد اسود عنسی ۲۶۲ با عدد صاحب عصا ۲۶۲ چنین است کہ یائے مشددہ عنسی را باید کہ یازدہ عدد گرفتہ شود۔ چراکہ حرف مشدد در اصل دو حرف اند پس یائے مشددہ را نیز دو حرف شمردہ مجموعہ یی و ہمزہ قرار باید داد کہ بدل یائے آمدہ است در اینصورت جمل اسود عنسی (۲۶۲) میشود کہ ہمیں جمل صاحب عصا ۲۶۲ میباشد +

دوم طریقش آنکہ عدد یائے مشددہ عنسی کہ در اصل دو یا میباشد۔ بیست گرفتہ شود۔ کہ بایں طور جمل اسود عنسی (۲۷۱) دو صد و ہفتاد و یک میگردد و در مقابل آں صاحب عصا را صاحب عصی باید نوشت کہ از رُوئے معنی ہمیں صورت مناسب حال عصیان مآل او و ہم دال بر اسم رسالہ تکفیر و تکذیب اشتمال اوست و دریں صورت کہ الف عصا را بر گردی او بہ حرف یا گرائیدہ مصور بہ عصی میشود۔ جمل صاحب عصا ۲۷۱ نیز دو صد و ہفتاد و یک می برآید نزد بندہ ایں طریق صاف ترمم از طریق اولینہ است۔ فاعتبروا یا اولوا الابصار۔ والسلام۔ بندہ محمد ابراہیم احمدی۔ از خیرپور

اور کسی غیر ملک میں جا آباد ہوتی ہے تو دس ما پُرانے وطن کی محبت فطرتاً جوش مارتی ہوئی کئی طرز سے اپنا اظہار کرتی ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ نو آبادی کی بستیوں کے نام پُرانے وطن کے شہروں کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں۔ دُور جانیکی ضرورت نہیں۔ لائیل پور کی نو آبادی میں جتنے نام نئے گاؤں کے رکھے گئے ہیں وہ اکثر آباد کاروں کے پہلے وطن کے نام پر ہیں۔ ایسا ہی کشمیر کے بہت سے شہر اور گاؤں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے بیت المقدس کے گرد و نواح سے یہاں آئے تھے اور انہیں کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تبلیغ کی خاطر حضرت عیسےٰ کو اتنا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا۔ حضرت عیسےٰ کو ابتدائی عمر میں ملک مصر کا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا اور آخری عمر میں کشمیر آنا پڑا۔ غالباً انہیں لمبے سفروں کے طے کرنے کے سبب اور اس سبب سے بھی کہ وہ اپنے ملک میں نہ ٹکتے تھے بلکہ ہمیشہ سیاحت میں رہتے تھے۔ . . . . ان کا نام مسیح ہو گیا۔ کیونکہ مسیح کے معنے سیاحت کرنے والے کے ہیں۔ جب انگریزوں کا ایک حصہ انگلستان چھوڑ کر امریکہ میں جا آباد ہوا۔ تو وہاں بھی یہی حال ہوا۔ اور آج ملک امریکہ میں بہت سے شہروں کے نام لنڈن اور لورپول اور یارک وغیرہ ہیں جو بتلا رہے ہیں کہ یہ باشندے کس ملک سے آئے ہیں لیکن ایک ہی نام کے بہت شہر ہو جانے کے سبب ڈاک والوں کو خطوط رسانی میں مشکلات پڑتے ہیں اور ماہواری رسالہ فری کامرڈ نام جو کہ شہر ویسٹ فیلڈ سے شائع ہوتا ہے۔ ماہ جون کے پرچہ میں تجویز پیش کرتا تھا کہ ڈاک خانوں کی انجمنیں بین الاقوام کوئی ایسا معاہدہ منظور کرائیں جسکے رو سے ایک شہر کا نام دوسری جگہ نہ رکھا جائے +

خط و کتابت

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ آنا چاہیئے۔ اور ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ اور نیز اپنا نمبر خریداری دیا کریں۔ (ایڈیٹر)

کچھ بدر لئے

کے بعد بدر ناظرین اور خرید ... ی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ خریداروں کے ساتھ ناظرین کا لفظ نہ صرف بڑھایا گیا ہے بلکہ پہلے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اہل وطن اور بالخصوص مسلمانوں کے طرز و طریق کے مطابق آج کل کے بڑے خیرخواہوں کی فہرست میں ان لوگوں کی تعداد بہت بڑھی ہوئی ہے جو اگرچہ اخبار کو خرید تو نہیں کرتے مگر کسی نہ کسی ذریعہ سے اُسے پڑھ ضرور لیتے ہیں۔ ایسے ہی دوستوں کی تعداد ماشاء اللہ ہمارے پاس بہت سی ہے اور گو ہمیں یہ دعوے کرنے کا کبھی موقعہ نہیں ملا کہ ہمارے خریدار دس ہزار ہیں۔ تاہم یہ تو ہمیں بلا مبالغہ کہنے کا فخر حاصل ہے کہ بدر کے پڑھنے والے کم از کم **دس ہزار** اشخاص ضرور ہیں۔ جو نہایت شوق کے ساتھ بدر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور میری رائے میں ایسے ناظرین بعض خریداروں سے اچھے ہیں۔ اس جگہ میرا اشارہ ان خریداروں کی طرف ہے جو سال بھر اخبار اپنے نام منگواتے ہیں۔ اور قیمت کا وی پی سال میں **تین دفعہ** واپس کرتے ہیں۔ ایک اول۔ دوسرے درمیان تیسرے اخیر سال میں۔ اور اس طرح نہ صرف سال بھر اخبار مفت پڑھتے ہیں۔ بلکہ اس پڑھنے کی تکلیف اُٹھانے کے عوض میں کارخانہ کو وی پی کے ٹکٹوں کا زائد جرمانہ کرتے ہیں مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کرنا پڑا ہے کہ ایسی ہی مشکلات کا سامنا بدر فنڈ کو بھی بھگتنا پڑا ہے۔ اور جن وجوہات سے اخبار رمضان شریف میں بند رہا۔ ان میں منجملہ بعض دیگر امور کے یہ **نادہندگان کی مہربانی** بھی شامل ہے۔ بدر کا بقایا جو بعض خریداروں کے نام چلا آتا ہے۔ اُس کی مقدار سینکڑوں سے بڑھ کر ہزاروں میں قدم رکھتی ہے۔ بدر کے ان ایام میں بند رہنے کا جہاں ہم کو دلی رنج ہے وہاں ہمیں اس ناخوشگوار تجربہ نے ایک خوشی بھی دی ہے اور وہ خوشی ان احباب کے خطوط سے حاصل ہوتی ہے جو کہ بدر کے نہ پانے سے بے تاب ہو کر **عاشقانہ خطوط** لکھنے

... ایک مصیبت کا سامنا
... بیانات سے ظاہر ہوتا
... ت احمدیہ کو ایک **روحانی غذا**
... سلسلہ حقہ کی خدمت بجا لا رہا ہے۔ اور

احباب کو اُس کی قدردانی کا احساس ہے مشکل تو یہ ہے کہ خریداروں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اگر تعداد معقول ہو تو چند لوگوں کی نادہندگی کسی دقت میں نہ ڈالے۔ اس واسطے جن امور کو مدنظر رکھ کر میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔ اُن میں سے پہلی بات یہ ہے کہ نہ صرف خریدار بلکہ ناظرین با تمکین بھی بدر کے **خریداروں کے بڑھانے** میں ساعی ہوں۔ اور خریدار بھی وہ جو پیشگی قیمت عطا فرماویں اور پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا یا حد چوتھا پرچہ وی پی کرنیکی اجازت دیں۔ ورنہ مابعد کے وعدے کے خریدار تو بہت مل سکتے ہیں لمبے تجربے نے یقین دلایا ہے کہ ایسے وعدے عموماً پورے نہیں ہوا کرتے امید ہے کہ تمام ناظرین اس کی طرف توجہ کرینگے اور اس مضمون کو بے پرواہی سے بھلا نہ دینگے +

دوسرا امر جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ احباب کو مناسب ہے کہ اخبار کو ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی خریداری کا اصل مطلب یہ ہے کہ اُسے پڑھا جائے۔ اور اس سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ مگر اس عرصہ میں ہم پر یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ بعض دوست اخبار کا مطالعہ تو نہیں کرتے۔ ہاں ہر جمعہ کو اُس کی آمد کا انتظار بڑے شوق سے ضرور کرتے ہیں۔ رمضان شریف سے قبل جو اخبار شائع ہوا تھا۔ اُس میں صاف لفظوں میں چھاپ دیا گیا تھا کہ ماہ رمضان میں اخبار شائع نہوگا باوجود اس اطلاع کے بعض احباب کی طرف سے برابر شکایتی خطوط آرہے ہیں کہ "۲۸۔ اگست کے بعد کوئی پرچہ نہیں آیا" "کیا سبب ہے"۔ "اخبار بند تو نہیں ہوگیا"۔ "ہمارے نام کا پرچہ کیوں نہیں آیا"۔ "کہیں وی پی کی واپسی سے ناراض تو نہیں ہوگئے"۔ جہاں تک ہوسکتا ہے ہم بدر کا کوئی پرچہ ناغہ نہیں کرتے جب تک کہ پہلے سے اطلاع نہ کردیں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اخبار کو ضرور اول سے آخر تک مطالعہ کرلیا کریں۔ تاکہ بے فائدہ خط و کتابت کی تکلیف اُنہیں نہ اُٹھانی پڑے +

ایک اور دقت جو ایسے خط نویسوں کو اس دفعہ اُٹھانی پڑی یہ ہوئی کہ مجھے اچانک کسی کام کے سبب یہاں سے لاہور اور وہاں سے ریاست خیرپور حیدرآباد سندھ اور کراچی جانا پڑا اور اس **سفر کراچی** پر تیئیس ۲۳ روز لگ گئے۔ میرے پیچھے تمام ڈاک بند رہی اور کسی دوست کو کسی خط کا جواب نہ جاسکا۔ پہلے جب کبھی میں کسی سفر پر جاتا تو میرے بعد **قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب آف گولیکی** خطوط کا جواب دیتے تھے اور تمام کاروبار بدر کا طے کرتے تھے۔ مگر اب کے وہ بھی بدر میں نہ تھے کیونکہ وہ یکم ستمبر سے دفتر تشحیذ الاذہان میں چلے گئے ہیں دفتر تشحیذ میں ایک ایسے آدمی کی ضرورت تھی جیسے کہ قاضی صاحب ہیں۔ اور حضرت صاحبزادہ **مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب** کی خواہش کو پورا کرنے کی خاطر پیو پرائٹر صاحب بدر نے اس تکلیف کو گوارا کیا کہ قاضی صاحب کو وہاں جانیکی اجازت دیں +

قاضی صاحب موصوف کا ذکر درمیان میں آگیا ہے تو اس امر کا اظہار فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ قاضی صاحب جتنا عرصہ بدر میں رہے۔ اُن سے مجھے بہت آرام حاصل ہوا جس کے واسطے میں ان کا مشکور ہوں اللہ تعالےٰ اُنہیں جزاء خیر دے۔ علاوہ معمولی سفروں کے میں یہاں سے ایک دفعہ تین ماہ برابر غیر حاضر رہا مگر قاضی صاحب کے یہاں ہونے کے سبب مجھے پیچھے کا کوئی فکر نہ تھا۔ وہ ایک لائق ایڈیٹر اور ہوشیار مینجر ہیں۔ زود نویس اور فہیم منشی اور محرر ہیں تصنیف و تالیف کے وقت ایک قابل فخر عالم فاضل ہیں۔ ادیب ہیں۔ شاعر ہیں۔ کتنا کام ہو اُسے محنت کے ساتھ پورا کر دکھانے والے ہیں۔ اخبار بدر کی مینجری اور ایڈیٹری کا ہر ایک کام وہ خود اس توجہ سے پورا کرتے تھے کہ سوائے نگرانی کے میرے لئے کچھ باقی نہ رہتا تھا۔ اور ایسے محتاط اسسٹنٹ کے ہوتے ہوئے نگرانی کی بھی چنداں احتیاج نہ ہوتی تھی۔ یہ صرف حضرت میاں صاحب کا حکم تھا جس کی عزت ہم پر فرض ہے کہ میں نے ان کو یہاں سے جانے کی اجازت دی۔ اُن پر مجھے اتنا اعتماد تھا۔ کہ میں نے اپنی پرائیویٹ چٹھیوں کے کھولنے اور پڑھنے کی بھی ان کو اجازت دے رکھی تھی مجھے اس

بات کی خوشی ہے کہ تشحیذ کے رسالے نے جسکی ترقی کا میں ہمیشہ دلسے خواہاں ہوں ایک ایسے لائق اور تجربہ کار آدمی کی خدمات کو محفوظ کر لیا ہے۔ اور مَیں امید کرتا ہوں کہ تشحیذ کی ناظم کمیٹی انکی خدمات کی قدر کرے گی ؀

احباب کو یہ اطلاع دیکر کہ سر دست میں بدر میں کام کرنے کے واسطے اکیلا ہوں معمولی محرر جو ہے وہ بھی نیا ہے اور سارا کام مجھے خود دیکھنا پڑتا ہے۔ میں یہ عرض بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ صورت میں مجھے لیکچروں وغیرہ میں شمولیت کے واسطے باہر جانا مشکل ہوگا۔ اگرچہ میرا جانا ہمیشہ حضرت کے حکم کے ماتحت ہُوا کرتا ہے۔ اور اگر حضرت کا حکم ہوگا۔ تو آیندہ بھی بہر حال بسر وچشم اُسکی تعمیل ہوگی۔ لیکن بعض دفعہ احباب بیرونجات سے خود تحریک کر دیتے ہیں اور میرا نام لکھ دیتے ہیں کہ اُس کو بھیجا جائے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے واسطے مَیں نے یہ چند سطور لکھی ہیں +

مسلمانوں کی ترقی کا راز

اخباروں میں صبح و شام شور و پکار ہو رہی ہے کہ یہ قوموں کی بیداری کا زمانہ ہے۔ ہر طرف قوم قوم کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ جو رسالہ اُٹھاؤ اس میں یہی مضمون ہے اور جو اخبار کھولو۔ اس میں یہی قصہ ہے یورپ امریکہ تو پہلے سے ہی بیدار مانا گیا ہے۔ مگر بیداری کا تازہ نمونہ پرتگال کی ری پبلک نے بنا دکھایا ہے اور ایسا کہ ہسپانیہ کے پیٹ میں بھی کھلبلی سی مچ گئی ہے۔ اور جاپان نے اپنی بیداری کے ثبوت میں روس کو ایسا تھپڑ لگایا ہے۔ کہ اُس کی آواز سے یورپ امریکہ کے بھی کان کھڑے ہو گئے ہیں چین میں بھی ہل چل مچ گئی ہے۔ یہ تو غیر اسلامی سلطنتیں ہیں اور ان کے ساتھ ہمیں اس مضمون میں چنداں سروکار نہیں۔ مگر کہتے ہیں کہ ٹرکی بھی انگڑائی لیکر سیدھا ہو گیا ہے کیونکہ باسنیا اور سرویا کے صوبوں کے نکلنے سے ترکی بابا کی توند ہلکی ہو گئی ہے۔ اور ہمسائیوں کی آواز سُنکر ایران بھی گھبرا کر اُٹھ بیٹھا ہے۔ لیکن اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور ہنوز اُسے کچھ سوجھائی نہیں دیتا کہ کیا کرے۔ مصر کے مسلمان بھی سیلف گورنمنٹ کے خواہاں ظاہر ہوتے ہیں اور افغانستان۔

نئی تعلیم کے کالج بننے

منصوبے بھی سر کھجلانے لگ گئے!

سلسلہ الٰہیہ کو چاہ ضلالت کا مژا چاہیے

ہی ہو۔ یہ تو ہندوستان کے باہر کی باتیں ہیں مگر ہمیں ان کے ذکر کو طول دینے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ خود ہمارے ملک اور ہمارے وطن میں بیداری کی ہائے دُہائی دن رات مچائی جا رہی ہے۔ نوجوان آریہ بھائی۔ بلکہ آرین بہنیں بھی پبلک سٹیج پر نکل کھڑی ہوئی ہیں۔ اور جاگو جاگو آریو نیند نہ کرو پیار کا گیت سریلے باجے کے ساتھ بازاروں میں گایا جا رہا ہے۔ مسلمان بھائی بھی قوم قوم کا نعرہ بلند کرنے لگ گئے ہیں۔ ہر امر میں اتفاق و اتحاد کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ بن گئی ہے جس نے سب مسلمانوں کو بلحاظ قوم کے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اُس میں سُنّی شیعہ۔ اہلحدیث۔ احمدی سب ایک جگہ پر بیٹھتے ہیں گویا آل انڈیا مسلم ایک قوم کا نام ہے جس میں مسلم کی غالبًا یہ تعریف ہے کہ جو شخص کہے کہ میں مسلم ہوں وہ مسلم ہے۔ اور بس۔ سب مسلمانوں کے واسطے متحدہ کوشش کے ساتھ ایک ہی تعلیمی مرکز مسلم یونیورسٹی۔ بننے لگا ہے مسلمان اخباروں نے بھی ملکر ایک انجمن اپنے لئے بنا ڈالی ہے۔ جابجا واعظ اور لیکچرار پھر رہے ہیں جو قومی اتحاد کیلحاظ اپنے ذاتی عقائد کے اظہار کو قربان کر دینا ضروری جانتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ سب کی نیک نیت میں برکت دے +

پولٹیکل امور پر بحث کرنا بڑے بڑے مدبرین کا کام ہے۔ ہمارے لئے اس میں دخل شائد جائز نہ سمجھا جائے۔ ہم نہیں جانتے کہ لفظ بیداری سے اُن لوگوں کی کیا مراد ہے۔ اور وہ کیسے اعلےٰ مطالب اس لفظ کے استعمال سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اتنا تو ظاہر ہے کہ اب تک جن ملکوں میں بیچارے مسلمانوں نے یہ پولٹیکل دوڑ حلق اندازی کی ہے ان کی انتڑیاں آرام میں نہیں ہیں۔ ہمارے ملک کے پُرانے بوڑھوں کا خیال ہے کہ فرنگی دوائی دیسیوں کے مزاج کے موافق نہیں۔ یہ غلط ہو یا صحیح مگر اس الاثر دوائی ہے جسنے

اندر جاتے ہی سب۔ یں پھیلا دی ہے۔ یہ تو موجودہ حال ہے۔ آیندہ معلوم نہیں کہ کیا ہو اور کیسی گذرے ؀

یہ سب کچھ جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے موجودہ حالتِ زمانہ کا ایک نقشہ ہے اس پر ہم یہاں اپنی کسی رائے کا اظہار کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہمارا منشاء اس مضمون سے صرف یہ ہے کہ چونکہ اس قدر زلازل جو خیالات اور حالات میں آرہے ہیں۔ انہیں قومی ترقی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم بھی ایک دفعہ پھر حقیقی ترقی کے اُس راز سے پبلک کو آگاہ کر دیں جو ہم پر کھولا گیا ہے۔ کس نشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم +

پولٹیکل بیداریوں کے ذکر کو چھوڑ کر ہم اُس بیداری کی طرف اہلِ وطن و ملت کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں جس کی صدا ایک ربانی انسان نے چار دانگ عالم میں بلند کی ہے۔ وہ کہتا ہے ؎

سونیوالو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے

جو خبر دی وحیِ حق نے اُس سے دِل بیتاب ہے

یہ اُس بشیر و نذیر کی آواز ہے جو خدا سے خبر پاکر ہمیں ہماری نقصان کی راہوں سے ڈراتا اور ہماری نجات حقیقی کی راہ ہمیں دکھاتا ہے۔ فی زمانہ قومی ترقی کے واسطے جس قدر کوششیں کی جا رہی ہیں وہ سب فروعی امور کے متعلق ہیں۔ تعلیم۔ تجارت حرفت۔ صنعت۔ پریس۔ یہ سب فروعی امور ہیں۔ اور ان کے لئے متفردانہ کوششیں بیشک مفید ہیں مگر اسی صورت میں جبکہ اصل اپنی جگہ پر مضبوط اور مستحکم ہو۔ وہ اصل کیا ہے ؟ وہ اصل **ایمان** ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مجلس مبارک میں ایک شخص حاضر ہوا جس نے ڈاڑھی صاف چٹ کرائی ہوئی تھی۔ اُس نے بیعت کی درخواست کی۔ حضور نے اُس کی درخواست قبول فرمائی۔ جب وہ بیعت کر کے ایک طرف ہُوا تو کسی حاضر وقت نے عرض کی کہ حضور یہ شخص ریش

ہیں پائی دیا جاتا ہے

ہیں۔ خالی شاخوں پر [illegible]
خوشنما رہینگی۔ غرض اصل ایمان ہے۔ ایمان کی فکر چاہیئے۔ اگر ایمان حاصل ہوگیا۔ تو سارے بیڑے پار ہیں۔ ورنہ دو چار قدم چلے اور منجدھار ہیں ڈبکوں ڈوں۔ پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوگا۔ ایمان ہی تھا جس نے عرب کے بادیہ نشینوں کو چین سے سپین تک کا بادشاہ بنادیا اور علوم وفلسفہ میں یورپ کا اُستاد بنادیا +

اسی ایمان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے اور اُس کو دلوں میں جانشین کرنے کیلئے اللہ تعالے نے اپنا ایک مامور اس زمانہ میں بھیجا۔ اور اپنے مکالمہ ومخاطبہ سے اُسے مشرف کیا۔ اس کو ہمارے واسطے ایک دردناک دل عطا کیا کہ وہ رات دن ہمارے لئے دُعاؤں میں مصروف ہوا۔ اُس نے ہماری خیرخواہی کے لئے اپنی آواز آسمان تک پہنچائی۔ مگر افسوس کہ دُنیا کے مُسلمانوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اُسے حقیر جانا۔ یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ۔ اگرچہ وہ رسول ہمارے درمیان اب نہیں۔ مگر اُس کی رُوحانی قوت اپنا کام کر رہی ہے اور اُس کے خلیفہ اوّل صدیق ثانی حضرت نور کے پاک انفاس سے فائدہ حاصل کرنے کا ایک عظیم الشان موقعہ موجود ہے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا کی آواز کو سُنا اور اُسے قبول کیا۔ ورنہ یاد رکھو کہ پہلے مسیح کی عداوت کا جو پھل پہلے یہود نے پایا۔ وہی تلخ پیالا تمہارے لئے طیار ہے۔ خدا کے غضب سے ڈرو اور توبہ کرو۔ اپنی حالت کی اصلاح کرو۔ اور اعمال صالح میں کوشاں ہو۔ یہی تمہاری ترقی کا راز ہے۔ تم مانو یا نہ مانو تمہارا اختیار ہے۔ ؎

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

+

سانحہ
زمانہ نماند

نواب میر محبوب علیخان صاحب بہادر بالقابہ

[illegible]

والیئے ریاست حیدرآباد دکن کی وفات کی خبریں اور مرثیئے اور آپ کے محامد ومناقب اخبارونہا میں چھپ چکے ہیں۔ اور ناظرین اُنسے مطلع ہوچکے ہیں۔ حضور نظام صرف تین روز بیمار رہ کر ۲۔ ماہ رمضان کو اس عالم فانی کو چھوڑ گئے۔ حضور نظام کی سخاوت۔ شہ زوری۔ انصاف پروری۔ خوش نظمی۔ رحمدلی اور متانت کے سب مداح ہیں۔ ایسے خوبیوں سے بھرے ہوئے بادشاہ کی وفات کا رنج اہلِ ہند کو عموماً اور اہلِ اسلام کو خصوصاً جسقدر ہوسکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ دنیا رفتنی اور گذاشتنی ہے۔ کون ہے جو اس میں رہا اور کون ہے جو رہے گا۔ اس دنیا میں ہوشیار وہ ہے جو آیندہ کے واسطے اپنا سامان مہیا کرلے۔ اور ہر وقت سفرِ آخرت کی طیاری میں مصروف رہے حضرت مرشد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-

براست آنکہ برموت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا دو دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت وبار

انسان جو نیک اعمال کرتا ہے وہ اُس کے ساتھ جاتے ہیں۔ اور اُس کے لئے توشہ عاقبت بنتے ہیں اور پیچھے بھی اُس کے لئے نیکی کی یادگار چھوڑ جاتے ہیں +

حضور نظام کی عدل گستری کی مداح ان کی تمام رعایا ہے مگر ہم اس لحاظ سے خصوصیت کے ساتھ ان کے شکرگذار اور احسانمند ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے ممبروں کی ایک بڑی تعداد ریاست حیدرآباد کے مختلف شہروں میں حضور نظام کے زیرسایہ بڑے امن کے ساتھ اپنے دن گذار رہی ہے۔ ہاں ہمیں اب تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ جو خاص پیغام بنام صحیفہ آصفیہ (مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب) حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح کے مراسلہ کے ساتھ بحضور نظام بھیجا گیا تھا۔ اُس پر انہوں نے کچھ توجہ بھی فرمائی تھی۔ یا وہ یونہی پڑا رہ گیا اور آپ پینتالیس ۴۵ سال کی چھوٹی سی عمر میں یہاں سے چل بسے۔ صحیفہ آصفیہ میں نہایت مدلل پیرایہ سے اس زمانہ کے عظیم الشان مجدد اور مصلح کی ضرورت اور صداقت کو ثابت کیا گیا تھا منجملہ دیگر عذاب الٰہی کے جو اس زمانہ میں وارد ہوئے ہیں موسٰی ندی کی طغیانی کی تفصیل کرتے ہوئے حضور شاہِ دکن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہامی شعر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی ؎

دبدبۂ خسروی ام شد بلند
زلزلہ در گور نظامی فگند

اور نیز اس الہامِ الٰہی کی طرف متوجہ کیا گیا تھا۔ "دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیری مخالفت کرتے ہیں پکڑے جائیں گے۔ صحن میں ندیاں چلینگی۔ سخت زلزلے آئینگے۔ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دونگا۔ اور اُس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا" ہم نہیں جانتے کہ یہ وحی الٰہی اپنے اندر کیا کچھ پیشگوئیاں ہنوز مخفی رکھتی ہے اور جہاں ہم موجودہ نظام **نواب میر عثمان علیخان صاحب** بہادر بالقابہ کو ان کی مسند نشینی پر مبارکباد کہتے ہیں وہاں ہم اس عرض کے پیش کردینے کو ضروری سمجھتے ہیں کہ حضور اُس تبلیغ کو ایک دفعہ توجہ کے ساتھ پڑھ یا سُن لیں جو دو سال گزرے حضور کے والد ماجد کی خدمت میں پہنچائی گئی تھی۔ اُس پر توجہ کرنا حضور کے واسطے موجب برکات ہوگا کاشکہ کوئی سلطنت کا حقیقی خیرخواہ ہمارے ان کلمات کو جو دردِ دل کا نتیجہ ہیں۔ والیئے دکن تک پہنچادے۔ اُس نیازنامہ کا لکھنے والا حضور نظام سے نہ دولت کا خواہاں تھا اور نہ جاہ کا طالب نہ کسی عزت ورتبہ کا خواہشمند۔ بلکہ اُس نے صرف اس شوق میں اس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور ایک رسالہ لکھ کر اور نہایت خوشخط چھپوا کر اور شاہی تحفہ کے لائق جلد کراکر حضور میں بھیجا تھا کہ ہند کا سب سے بڑا والیئے ریاست اس مقدس پیغام سے بیخبر نہ رہے۔ مبلّغ کا اجر خدا کے ذمہ ہے۔ اور تبلیغ سے فائدہ حاصل کرنے والا اپنے نفس کا اور اپنے اہل وعیال اور لواحقین کا بھلا کرتا ہے۔ ہم تو ہر بہانہ سے خدا کا پیام مخلوقِ خدا کو پہنچانا چاہتے ہیں۔

آگے رہی اپنی قسمت۔ حضرت مرشد مرحوم فرماتے ہیں۔ ؎

دریغ و درد قوم من ندائے من نمے شنود
زہر در مید ہم پندش مگر عبرت شود پیدا

حضرت خلیفۃ المسیح رض کے پُردرد کلمات

جماعت توجہ سے سُنے اور عمل کرے

عید کی نماز حضرت صاحبزادہ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب نے پڑھائی اور انہوں نے ہی نماز کے بعد عید کا خطبہ پڑھا جو اِسی اخبار میں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ خطبہ عید کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے لاٹھی کے سہارے سے کھڑے ہو کر ایک وعظ کیا جو درج ذیل ہے۔ آپ کی آواز بسبب ضعف علالت ان دنوں بہت دھیمی ہو رہی ہے۔ مگر اس وقت خاص خداداد طاقت سے آپ نے بہت بلند آواز میں اپنی جماعت کو یہ دردناک نصیحت سُنائی۔ جس سے سامعین پر رقت طاری ہوئی اور سب طرف سے استغفار اور رونے کی آواز آنے لگی۔ احباب کو لازم ہے کہ اِس نصیحت کو توجہ کے ساتھ کئی بار مطالعہ کریں اور سب چھوٹے بڑے اِس پر عمل کریں۔ خدا نے اپنے فضل سے ہم کو یہ **نور** عطا کیا ہے جس کے ذریعہ سے ہماری قوم کا شیرازہ بندھا ہوا ہے اور ہم دن رات حق و حکمت کی باتیں سُنتے اور ہدایت کی راہ پاتے ہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اِس کی بے قدری کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور میں ملزم ٹھیریں۔ دنیا کی لعن تو ہم بہت سُن چکے ہیں۔ پر اگر خدا کو بھی ہم نے ناراض کیا تو پھر ہم سے بڑھ کر بدنصیب کوئی نہ ہوگا۔ میرے دوستو! دُعاؤں میں لگ جاؤ۔ اپنے گناہوں کی بخشش چاہو۔ ضد کو چھوڑ دو۔ صبر کی عادت ڈالو۔ اور کسی اختلاف میں نہ پڑو۔ یہ خیال نہ کرو کہ میرے بھائی نے اختلاف کی بات کی ہے میں بھی اس سے اختلاف کرونگا۔ بلکہ اختلافات کو مٹا

دو۔ میرے دو

نہیں جنکے سبب ....

پڑی ہے۔ پس ہوشیار ہو جاؤ۔ حضرت

جو "ان تنازعات کو نہ چھوڑے گا میں ا

ہرگز اپنی جماعت میں نہ سمجھونگا"۔ میں نے ذیل کا مسودہ کاپی نویس کو دینے سے پہلے حضرت صاحب کو دکھلایا۔ تب آپ نے اِسکو درست کر کے چھاپنے کے واسطے پاس کیا اور فرمایا۔ **"جو اِن تنازعات کو نہ چھوڑے گا۔ میں اُسے کم از کم اپنی جماعت میں ہرگز نہ سمجھوں گا"** +

(ایڈیٹر)

میاں صاحب نے آج عید کا خطبہ پڑھا ہے اور گزشتہ جمعہ کے دن بھی انہوں نے لطیف سے لطیف وعظ تمہیں سُنایا تھا۔ اور اگر تم لوگ غور کرتے تو وہ بہت ہی الطف بات ہوتی۔ میں نے اُس خطبہ کی بہت قدر کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں۔ وہ اپنے اندر نکاتِ معرفت رکھتا تھا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ بہت سے شریف الطبع لوگوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہوگا۔ مگر بعض بلید الطبع۔ گندے۔ نابکار۔ اور پلید طبع لوگ ہوتے ہیں۔ میں ہنوز اُس خطبہ کی لذت میں تھا۔ اور اس سے مجھے فرصت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ کہ میرے سامنے ایک خبیث طبع شخص نے ایک لمبا تنکا یعنی رقعہ کسی کی غیبت میں پیش کر دیا۔ آہ۔ اُن معرفت کے نکتوں نے اُسے کوئی فائدہ نہ دیا۔ خدا کے کلام کی عجیب در عجیب باتوں سے بھی ایسے لوگ کچھ حاصل نہیں کرتے تو ہم انہیں کیا کہیں۔ یہ گندے بیمار ہیں۔ لطیف غذا بھی انکے مُنہ میں جا کر گندی ہو جاتی ہے +

میں نے تم سے معاہدہ لیا ہے کہ شرک نکرو۔ شرک کی باریک در باریک راہیں ہیں۔ بعض لوگ دُعا کے واسطے مجھے اس طرح سے کہتے ہیں کہ گویا میں خدا کا ایجنٹ ہوں اور بہر حال اُن کا کام کرا دوں گا۔ خوب یاد رکھو۔ میں ایجنٹ نہیں ہوں میں اللہ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ میری ماں اوان قوم کی ایک عورت تھی۔ خدا کے فضل نے اُسے علم

جیسے ....

یا ہے۔ دُعاؤں میں

تڑپنا اور قسم قسم کے الفاظ میں دُعا کرنا مجھے بتایا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ تعلیم دی ہے۔ میں ان دُعاؤں میں کبھی کبھی قبولیت کے اثر بھی دیکھتا ہوں۔ مگر جماعت کے بعض لوگ دُعا کرانے کی درخواست میں بھی شرک کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی تمہارا معبود نہیں۔ کوئی تمہارا کارساز نہیں۔ میں علم غیب نہیں جانتا۔ نہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میرے اندر فرشتہ بولتا ہے۔ اللہ ہی تمہارا معبود ہے۔ اسی کے تم ہم سب محتاج ہیں۔ کیا مخفی اور کیا ظاہر رنگ میں اُس کی طاقت بہت وسیع ہے۔ اور اُس کا تصرف بہت بڑا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کر دیتا ہے۔ اِس کا ایک نظارہ اِس امر میں دیکھو کہ تم بھی مرزا کے مرید ہو۔ اور میں بھی مرزا کا مرید ہوں۔ مگر اُس نے تمہیں پکڑ کر میرے آگے جُھکا دیا اِس میں نہ میری خواہش تھی اور نہ مجھ پر کسی انسان کا احسان ہے۔ میرے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ تھی۔ اور نہ یہ تمہاری کوششوں کا نتیجہ ہے۔ دیکھو میں بیمار ہوا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اِس کے بچنے کی اُمید نہیں۔ مگر میں زندہ بولتا موجود ہوں۔ خدا ہی کا علم کامل ہے۔ اُس کا تصرف کامل ہے۔ اُسی کے آگے سجدہ کرو۔ اُسی سے دُعا مانگو۔ روزہ۔ نماز۔ دُعا وظیفہ۔ طواف۔ سجدہ۔ قربانی۔ اللہ کے سوائے دوسرے کے لئے جائز نہیں۔ بے ایمان شریروں نے لوگوں کے اندر شرک کی باتیں گھسا دی ہیں۔ کہتے ہیں قبروں پر جاؤ۔ اور قبر والے سے کہو کہ تو ہمارے لئے خدا کے آگے عرض کر۔ اِسلام نے ہم کو اس طرح کی دُعا نہیں سکھائی +

سوتم شرک کو چھوڑ دو۔ اور چوری نہ کرو۔ جو شخص نوکر ہے اور اپنے فرائض منصبی کو ادا نہیں کرتا وہ چور ہے۔ جو شخص تجارت کرتا ہے اور اپنے لین دین کا حساب صاف نہیں رکھتا اور اُس کا معاملہ صاف نہیں۔ وہ چور ہے۔ اُس کے مال میں چوری

ہے۔ جعل ساز۔ ٹھگ
اکل بالباطل کرتے ہیں۔

تم شرک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ بدکاری نہ کرو۔ بدکاری آنکھ کی بھی ہوتی ہے۔ بدکاری کان کی بھی ہوتی ہے اور بدکاری زبان کی بھی ہوتی ہے کسی بدکاری کے بھی نزدیک نہ جاؤ۔ کسی پر بہتان نہ باندھو +

ابو داؤد میں ایک حدیث آئی ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہاری طبائع خواہشات۔ چال چلن۔ لباس۔ خوراک۔ تربیت۔ پرورش سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس لئے تم لوگوں میں اختلافات ہوتے ہیں۔ تم ایسے اختلافات کو مجھ تک نہ پہنچایا کرو۔ ان سے میرا دل دُکھی ہوتا ہے۔ پس تم کو میں بھی اسی طرح کہتا ہوں۔ کہ ایسی باتیں مجھ تک نہ پہنچاؤ۔ مگر تم پہنچاتے ہو۔ اور میرا دل دُکھاتے ہو۔ تم میں بعض شریر۔ گندے اور ناپاک لوگ ہیں۔ وہ تمہیں آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ ان میں بغض اور کینہ کا مرض ہے۔ وہ بدقسمت ہیں وہ بہت بد قسمت ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ توبہ کریں اور جلد توبہ کریں۔ تم لوگ تفرقہ کو چھوڑ دو۔ اور جھگڑے سے مُنہ موڑ لو۔ کوئی تمہارا اختلافی مسئلہ نہیں جس کا اللہ تعالےٰ کے محض فضل وکرم اور اس کی تعلیم سے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔ تم اکثر جاہل ہو۔ اور میں کچھ خدا نے مجھے علم دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے نیکی کی راہ پر آگہی دی ہے۔ تم میں گندے باہم لڑانے والے بھی ہیں۔ اور وہ سخت گندے ہیں۔ وہ اس حکم الٰہی سے غافل ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَازَعُوا۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کر۔ فَتَفْشَلُوا پس بودے ہو جاؤ گے۔ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔ اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔ تم نے مجھے دُکھ دیا ہے تمہاری تحریریں میں نے پڑھی ہیں اور ان سے مجھے سخت رنج پہنچا ہے۔ تم میں سے بعض چھوٹے چھوٹے لڑکے مجھ بڈھے کو سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ودنخود بلا اجازت
ور جوش بھرے کلمات
ہیں۔ ان سے میرا دل بہت رنجیدہ
نہوں نے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔

عرس آپس میں لڑائیاں چھوڑ دو۔ کینے چھوڑ دو اگر دوسرا کوئی تمہیں کچھ کہے تو اُس کی باتوں پر صبر کرو۔ ایسا نہ کرو۔ کہ وہ تمہیں ایک ورق لکھے تو تم اُس کے جواب میں چار ورق لکھو۔ صبر کے سوائے کبھی لڑائی ختم نہیں ہوتی۔ میں نہیں جانتا کہ میرا مرید کون ہے۔ میرا مرید وہی ہے۔ جو ان معاہدات پر عمل کرتا ہے جو اس نے میرے ساتھ کئے ہیں۔ میرا مرید وہی ہے جو ان باتوں پر عمل کرے جو حضرت صاحب نے حکم دیئے تھے بعض لوگ صرف تماشا کے طور پر باتیں سُنتے ہیں۔ وہ بدقسمت ہیں +

مجھے کوئی غیب کا علم نہیں۔ میرا زخم باجرے کے دانہ کے برابر ہے۔ میرے گیارہ دوست ڈاکٹروں نے بڑے بڑے زور سے علاج کیا ہے مگر وہ اب تک اچھا نہیں ہوا۔ میں بچپن سے شرک سے بیزار۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا بدل معتقد اور زبان سے قائل ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان پر رحم کرے جس سے میں نے یہ پاک تعلیم پائی۔ محمد رسول اللہ کا اعتقاد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا متمم جزو ہے اس کو بھی میں نے ابتدا سے پایا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ +

کوئی میری باتوں کو پسندیدگی سے لے یا ناپسندیدگی سے۔ مجھے نہ اس کی پرواہ ہے نہ اُکی میرا کام اس وقت تبلیغ ہے۔ ہاں میرے دل میں ایک جوش ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے درمیان جو تنازعات ہیں وہ دُور ہو جائیں۔ تم ان جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تم دنیا سے نہیں جاؤ گے جب تک کہ دُکھ نہ پالو۔ لڑائی تنازع نہ کرو۔ توبہ کرو۔ جو حاضر ہے وہ سُن لے۔ جو نہیں اُس کو حاضرین سُنا دیں۔ جو تم میں ان باتوں پر عمل کرنے والا ہے۔ اُس کا بھلا ہو گا۔ اور جو نہیں مانتا۔ اُس کو میں اللہ کے حوالہ کرتا ہوں +

والسّلام علیکم

مراسلات

توضیح مزید

اوّل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین وجنازہ میں حضرت شیخین رضؓ کی عدم شرکت کے متعلق گذارش ہے کہ یہ اعتراض بھی شیعہ صاحبان سے مخصوص ہے۔ اور اکثر جہلا کیا کرتے ہیں افسوس ہے شیعہ علماء پر کہ وہ اپنے مومنین کو اس واقعہ کی کیفیت سے آگاہ نہیں کرنا چاہتے۔ ورنہ اُن کی کتابوں اور دیگر تواریخ میں نہایت مفصّل طور پر جو مذکور ہے وہ کافی ہے ہر دفعہ ہر اعتراض کی تشریح کیلئے ہفتہ وار اخباروں کے کالم کہاں کفایت کر سکتے ہیں۔ مختصر کیفیت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ عائیشہ صدیقہ رضؓ میں فوت ہوئے اور وہیں مطابق سنت انبیاء دفن ہونا تھا۔ حجرہ کی وسعت اسی قدر تھی کہ ایک وقت میں صرف دس آدمی جنازہ پڑھ سکیں۔ جنازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کسی میدان میں نہیں رکھا گیا تھا۔ کہ ایک ہی وقت میں سب مسلمان جمع ہو کر جنازہ پڑھتے۔ بلکہ اسی تنگ حجرہ میں جنازہ پڑھا گیا۔ اور تین دن تک مدینہ منورہ و مضافات کے پیر و جوان و خورد سال اہل اسلام نے جنازہ پڑھا اور کوئی شخص بھی باقی نہ رہا جسنے جنازہ نہ پڑھا ہو۔ دیکھو روضۃ الصفا و حیوٰۃ القلوب مجلسی جلد دوم و کافی +

اگر کوئی شیعہ صاحب اس تصریح بیان کے بعد ہمکو تمام جنازہ پڑھنے والوں کی فہرست دکھائے ورنہ یہ تصریح غلط ہو گی۔ اور پھر اس میں حضرات شیخین رضؓ کا نام نہ نکلے تو ہم ذمہ وار۔ اعتراض کا دوسرا حصہ غالباً یہ ہوتا ہے۔ کہ عین تجہیز و تکفین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت شیخین بغرض حُب ریاست سقیفہ بنی ساعدہ میں چلے گئے۔ وغیرہ وغیرہ +

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اُنکے جانیکا اصل سبب اسوقت کونسا پیدا ہوا۔ کیا انکے جانے سے انصار وہاں جمع نہیں ہوئے تھے۔ اور ان میں خلافت کے سوال پر بحث نہیں ہو رہی تھی۔ جو الزام حب ریاست کا شیخین پر عائد کیا گیا ہے اسکے پہلے مستحق و مورد از روئے انصاف انصار ہیں۔ اور شیخین کے فضائل کتب شیعہ میں بالفرض نہ سہی لیکن انصار کے فضائل تو بکثرت ہیں۔ پھر ایسے بزرگوں سے ایسا فعل کیوں

سرزد ہُوا؟ شیعہ اس کا جواب دیں۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ ایسا ہی مجمع اس وقت میں جناب سیدہ کے گھر میں بھی ہو رہا تھا۔ ان کو بھی حب ریاست کا الزام دینا چاہیئے۔ اس کی تشریح بجواب احراق خانہ بتول ؓ میں کی جائے گی ۔

انصار کے اجتماع اور سوال خلافت کے چھیڑ بیٹھنے کی خرابی پر ہمارے شیعہ صاحبان توجہ ہی نہیں کرتے۔ کافی میں اتفاق سے مجھ کو ایک ایسی حدیث مِلگئی جس سے اس خرابی کا اندازہ ناظرین کر سکینگے اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ آیت ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی تاویل اس وقت معلوم ہوئی جبکہ انصار نے کہا منا امیر و منکم امیر۔ اب اس فساد کو روکنا لازم تھا یا نہ؟ اور جنہوں نے بروقت روکا۔ انکا ہمکو مشکور ہونا چاہیئے یا نہ؟ وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک طرف تجہیز و تکفین کا کام تھا دوسری طرف دین کی حمایت اور ملت اسلام کی حفاظت۔ ان دونو میں سے دیکھنا چاہیئے کہ کونسا ضروری و مقدم ہے ہمارے خیال میں اس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پُرفتوح کو خورسند کرنیوالا کام جسکا مرنا جینا خدا کے واسطے تھا۔ (مَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) دوسرا کام مقدم تھا۔ خود خداوند کریم فرماتا ہے أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ۔ ان سب کوائف پر نظر ڈالنے سے منصف مزاج معترض خود غور کرلے کہ یہ اعتراض کسقدر رکیک اور بیجا ہے ۔

دوم | احراق خانہ بتول رضی اللہ عنہا کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تشریف لے جانا

یہ روایت اور اسقاط حمل حضرت سیدہ ؓ اور حضرت علی ؓ کے گلوئے مبارک میں رسی ڈالکر مسجد تک کھینچے لئے جانا اور زبردستی بیعت کرانا منجملہ ان روایات کے ہیں جو متعصب شیعوں نے بلا لحاظ حرمت و شجاعت خاندان اہلبیت کرام برخلاف حضرات شیخین ؓ ایجاد کی ہیں۔ خداوند کریم صحابہ ؓ کرام کے حق میں فرماتا ہے كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ جس سے ثابت ہے کہ دشمنی کی باتیں اگر صحابہ ؓ میں مروج تھیں تو زمانہ قبل اسلام میں ہونگی۔ ورنہ بعد اسلام کے خدا نے خود انکے دلوں میں الفت ڈالدی تھی۔ اب ایک راوی یا مورخ کہتا ہے کہ انہیں لوگوں میں فلاں موقعہ پر عداوت کی آگ بھڑکی تھی۔ کسی نے

کرکے گھر کو جلایا۔

دوسرے کو پابہ زنجیر کر

بیعت لی تھی۔ لیکن جس شخص کا ایمان

ہے۔ وہ لامحالہ قرآن کی خبر کو ترجیح دے

روایت کو مہمل خیال کرکے دیوار پر پھینک دے۔ شیعہ معترضین اپنے ایمان بالقرآن کو پہلے ذرا جانچ لیں۔ تو بہتر ہوگا۔ پھر بفرض محال اگر حضرت عمر ؓ نے ایسا فرمایا بھی تو اس کا جواب حسب روایات فریقین وہی ہے کہ خلافت کا قیامت خیز مسئلہ چھڑا ہوا تھا۔ انصار اپنی جگہ کوشاں تھے۔ بنی ہاشم حضرت مرتضیٰ ؓ کو مجبور کر رہے تھے عبداللہ بن زبیر ہاشمی کے علاوہ بابا ابوسفیان بھی باوجود ضعف پیری مصروف کار تھے۔ اس شورش محشر نما کا اندازہ ائمہ کرام کی اس حدیث سے کرلینا چاہیئے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جب حضرت عمر ؓ نے دیکھا ہوگا کہ مجمع سے نکلکر اس فساد کی تحریک جناب مرتضوی کے گھر میں بھی ہو رہی ہے اور نہ صرف بنی ہاشم بلکہ دوسرے لوگ بھی سازش کو مضبوط کر رہے ہیں۔ تو ممکن ہے انہوں نے ایسا فرما دیا ہو۔ لیکن یہ فرمانا محض تنبیہ کے لئے تھا۔ نہ کسی عناد کے لئے۔ اگر عناد کے لئے ہوتا تو بعد میں جو برادرانہ تعلقات مابین جناب مرتضوی کے اور حضرت عمر ؓ کے ہوئے۔ وہ ممکن نہ تھے۔ منجملہ انکے یہ ہے کہ جناب علی ؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کر دیا تھا جس کا ذکر کتاب فروع کافی کتاب الطلاق باب المتوفی عنہا زوجہا صفحہ ۳۱۱ مطبوعہ لکھنؤ میں بدیں الفاظ ہے اِنَّ عَلِيًّا تُوُفِّيَ عُمَرُ ؓ اَتٰى اُمَّ كُلْثُوم فَانْطَلَقَ بِهَا اِلٰى بَيْتِهٖ اور یہ تعلق مصاہرت بحکم آیہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ کے صریح مخالف ہے جو شان مرتضوی سے بالکل بعید ہے کہ اس کے مرتکب ہوئے ہوں۔ لفظ وَلِيٌّ کے معنے کتب لغت میں رفیق و دوست کے علاوہ مصاہرت یعنی خسر و داماد بنانے کے بھی ہیں اور عَدُوٌّ کی ضد ہی میں ولی آیا ہے فتدبروا الخ ۔

پس اگر شیخین برحق خلیفے نہ ہوتے تو بحیثیت جائز خلیفہ الرسول ہونے کے جناب علی کا فرض تھا کہ وہ بھی حفاظت دین کی خاطر برخلاف شیخین ؓ کے ایسی ہی سختی فرماتے۔ لیکن انہوں نے حفاظت

۱ ۔ ے تلوار سے اپنے دشمنوں

کو سیدھا کیا۔ اور سر رد و تامل نہیں فرمایا پھر حضرت عمر نے تو بطور فہمایش صرف زبان سے خانہ بتول کو جلانے کی دھمکی دی ہوگی۔ اور وہ مورد عتاب شیعہ ہو گئے۔ لیکن ان شیعہ قدیم پر کبھی غور نہیں کیا۔ جنہوں نے کربلا میں اہل بیت کے خیموں کو جلاکر راکھ کر دیا!

سوم | غزوات میں جناب شیخین کا بھاگنا۔ اس بارہ میں ہم کو علامہ شبلی کی تحقیق کا شکریہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ جنہوں نے الفاروق میں ہر ایک غزوہ کے متعلق جناب عمر ؓ کی موجودگی و شجاعت کو خاص طور پر دکھلانے کا التزام مدنظر رکھا ہے۔ اس کثرت کے ساتھ کوئی شیعہ کسی منافق کے بارہ میں بھی شمول غزوات نبوی ؐ و غنایم میں بہرہ اندوز ہونے کو ثابت نہیں کر سکتا ۔

شیعہ کی بے انصافی اور نادان دوست اہلبیت نبوی ہونے کا اسی سے اندازہ کرلینا چاہیئے۔ کہ غزوات نبوی ؐ میں تو سب فتوحات کا سہرا جناب مرتضوی کے سر مبارک پر باندھتے ہیں۔ اور جناب شیخین کو سب سے زیادہ بزدل اور بھگوڑے بتاتے ہیں۔ لیکن بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسی شاہ مردان ؓ کو انہی بھگوڑوں اور بزدلوں کا دست بستہ غلام اور دنیا جہان کا ڈرپوک بتا دیتے ہیں۔ اگر غزوات نبوی ؐ میں سب فتوحات جناب مرتضوی کے دم قدم سے حاصل ہوئیں۔ جس سے اہل سنت چشم پوشی کرتے ہیں۔ تو اس چشم پوشی کا سب سے پہلے الزام خود خداوند کریم پر عاید ہوتا ہے۔ جس نے اس امر واقعہ کے بیان کرنے سے اغماض کیا۔ کیا اچھا ہوتا اگر قرآن میں کسی جگہ لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار کی آیت نازل کر دیتا۔ ہم اس موقعہ پر حیران ہیں کہ قرآن کو مقدم رکھیں۔ یا مخالف روایات ضعیفہ کو۔ قرآن میں جہاں تک غور کیا جاتا ہے۔ بدر حنین وغیرہ جیسے نازک اوقات جنگ میں جو فتوحات حاصل ہوئیں۔ زیادہ تر ان کا باعث الٰہی آسمانی تائید اور نزول ہزارہا ملائکہ جتلاتا ہے۔ ذکر بدر

مفصل جناب علی،

پھر وہی خدا جو بدر وغیرہ کے موقعوں پر مقابلہ مشرکین وکفار کمزور مومنین کی کمریں بندھاتا۔ اور جنگ پر آمادہ کرتا ہے۔ خلافت کے موقعہ پر بقول شیعہ سب سے زیادہ دشمنان خدا اور رسول کے مقابلہ میں خلیفہ برحق کی نصرت وتائید سے کیوں ہاتھ اُٹھا لیتا ہے؛ بلکہ اس خلیفہ برحق کے مخالفوں کی تائید کرتا اور ان کی کامیابی کے اسباب تازہ بتازہ مہیا کرتا جاتا ہے جس سے لامحالہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ خلیفہ برحق اس وقت نہ تھا۔ بلکہ کوئی دوسرا اور تھا۔ یا اس کی خلافت اس سنت قدیم سے دوسرے درجہ پر تھی۔ جس کی نسبت اس کا قسمی وعدہ ہے

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا +

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکپائے امیرالمؤمنین خادم حسین خادم۔ بھیروی

اعلان

انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے ماتحت مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب ساکن کھیوا تحصیل پسرور کو ضلع سیالکوٹ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے فراہمی چندہ کی اجازت دیجاتی ہے احباب ہر طرح سے ان کی مدد کریں۔ انکے پاس انجمن احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے رسیدکیں ہونگی۔ ایک رسید انکے پاس رہے گی اور ایک رقم دینے والے کو کاٹ کر دینگے۔ (محمد علی سکرٹری)

ضرورت ملازم

ہمارے ایک معزز احمدی دوست کو جو پنجاب میں فوجی رسالدار ہیں۔ ایک دیانتدار ملازم کی ضرورت ہے جسکے سپرد گھوڑے کی خدمت کے علاوہ گھر کے معمولی کاروبار ہونگے۔ تنخواہ مبلغ دس روپیہ ماہوار خشک یا اس کے قریب مفصل حالات مجھ سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ضرورت اُستاد

جماعت احمدیہ میرٹھ کو ایک اُستاد کی ضرورت ہے جو چھوٹے بچوں کو قرآن شریف پڑھائے اور بڑوں کو ترجمہ قرآن شریف پڑھائے۔ خط وکتابت کے واسطے پتہ۔ منشی حامد حسین خانصاحب احمدی دروازہ خیر نگر۔ میرٹھ +

مسیح موعود

القول الطیّب

پُرانی نوٹ بُک سے کچھ

جب سے مجھے اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں (اور میری پہلی حاضری سنہ ۹۱-۱۸۹۰ء کے موسم سرما میں تھی اور اُسی میں عاجز داخل بعیت ہوا تھا) تب سے میری عادت رہی ہے کہ حضرت کے اقوال کو یاد رکھتا اور دوسرے احباب کو جاکر سُناتا اور اکثر اپنی نوٹ بُک میں لکھ لیتا۔ اِن پُرانی نوٹ بُکوں میں سے کچھ ہدیہ ناظرین ہر اخبار میں آیندہ کیا جائے گا۔ انشاءاللہ +

نوٹ بُک میں عموماً مختصر نوٹ ہوتے ہیں جن سے اصل بات پر آجائے۔ لیکن بعض جگہ پورے الفاظ بھی محفوظ ہوتے ہیں (صادق)

سنہ ۱۸۹۹ء کا ذکر ہے۔ عاجز ان دنوں لاہور میں ملازم تھا۔ کسی رخصت کی تقریب پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا +

فرمایا۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ قد افلح مَنْ زَکّٰہَا۔ اُس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبتِ صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دُور کرنے چاہئیں۔ اور جو راہ پر چل رہا ہے۔ اُس سے راستہ پوچھنا چاہیئے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اُس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے۔ ورنہ بھٹک جاتا ہے +

درخواست جنازہ

(۱) چوہدری اللہ دتا صاحب ساکن داتا زید کا ... انتقال ... احمدی فوت ہو گئے

(۲) سید روشن علی صاحب مرحوم ... بمبئی ... فوت ہو گئے ہیں

کلام امیر

۳- اگست سنہ ۱۹۱۱ء

ایک غیر احمدی کا خط پیش ہوا۔ کہ "مجھے آپ کے میموریل جمعہ کے ساتھ اتفاق ہے۔ میں اپنے خیال کے مطابق کسی مسیح کی آمد کا منتظر نہیں ہوں۔ اور نہ کسی کی ضرورت ہے۔ اور نہ خلیفۃ المسیح کی ضرورت ہے۔ البتہ نیکوکار خدا پرست رہبروں کی ہر زمانے میں ضرورت ہے اور مرزا صاحب مرحوم اور جناب کی مثال جتنے بزرگ دنیا میں پیدا ہوں کم ہیں +

فرمایا۔ یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے فقرات بولنے والے لوگ کیا مطلب اپنے الفاظ کا رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کا دعوےٰ تھا کہ میں مسیح ہوں۔ مہدی ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے وہ برابر اپنے الہام سُناتے رہے۔ اب یا تو ایسا شخص اپنے دعوے میں سچا ہے اور اس قابل ہے کہ اُسے مسیح مان لیا جائے اور یا وہ خدا پر افتراء کرتا ہے اور قرآن شریف میں لکھا ہے کہ مفتری سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ راہیں تو دو ہی ہیں۔ معلوم نہیں یہ تیسری راہ کہاں سے لوگوں نے فرض کر لی ہے +

۶- اگست سنہ ۱۹۱۱ء

روپے کی حرص کو چھوڑو

فرمایا۔ انسان میں روپیہ کی خواہش کم نہیں ہوتی۔ ہر وقت روپیہ چاہتا ہے۔ میں نے ایک رئیس کو دیکھا کہ اسے کیمیا گری کا شوق تھا۔ چاہتا تھا کہ سونا چاندی بنالے۔ جب میں نے اُسے بہت سمجھایا کہ یہ لغوبات ہے اور بدلائل اسے قائل کرکے اس نامعقول حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کی اور اُسے کوئی جواب نہ آیا تو کہنے لگا۔ اچھا مولوی صاحب میں اِس خیال پر پچانوے ہزار روپیہ خرچ کر چکا ہوں۔ اب تو میں بہت تجربہ کار ہوگیا ہوں اور نسخوں کی حقیقت سمجھنے لگا ہوں۔ آپ مجھے پانچہزار روپیہ اور خرچ کر لینے دیں۔ لاکھ تو پورا ہوجائے۔ پھر دیکھا جائے گا۔ جن لوگوں کے دلوں میں روپے کی حرص ہے۔ وہ حرص کبھی کم نہیں ہوتی +

مسلمان محنتی نہیں

فرمایا۔ آج کل کے مسلمان تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ کام کاج کچھ نہ کریں۔ محنت مشقت کوئی نہ اُٹھائیں۔ اور پھر کھانا پینا بھی اچھا ہو۔ اور کپڑا بھی عمدہ پہننے کو ملجائے۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ بغیر دقت اور تکلیف کے دُنیا میں کچھ میسّر نہیں آتا۔ بالمقابل ہندو قوم محنت کرتی ہے۔ ہر ایک مشکل میں سے جس طرح بن پڑتا ہے گذر جاتی ہے۔ اس واسطے مُسلمانوں کے بالمقابل کامیاب ہوتی ہے۔ مُسلمانوں کو چاہیئے کہ سُستی کو چھوڑ دیں ہر بات کو مشکل اور تکلیف دہ کہہ کر گھر میں نہ بیٹھے رہیں۔ بلکہ کام کریں۔ مومن بہادر ہوتا ہے وہ کسی کی بات سے خایف نہیں ہوتا +

مباحثہ تحریری ہونا چاہیئے

میرٹھ میں کسی مولوی صاحب نے احمدی برادران سے مباحثہ کرنا چاہا تھا۔ برادران میرٹھ نے یہاں خط لکھا۔ اور یہاں سے شرائط مباحثہ لکھ کر روانہ کی گئیں جنمیں سے ایک یہ شرط تھی۔ کہ مباحثہ تحریری ہوگا۔ اس شرط کو مولوی صاحب غیر احمدی نے منظور نہ کیا۔ اور جواب میں لکھا کہ تم ۔ی لوگ خایف ہو۔ اس واسطے ایسی شرائط لگاتے ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ عجیب بات ہے کہ وہ ہمیں خائف بتلاتا ہے۔ کیا وہ شخص خایف ہے جو اپنے ہاتھ کی تحریر دشمن کے قبضہ میں دینا چاہتا ہے۔ یا وہ شخص خایف ہے جو اپنی تحریر فریق مخالف کو دینا پسند نہیں کرتا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ہماری تحریر لے لو۔ اور اپنی بھی تحریر دو +

فرمایا۔ زبانی بحث میں آوازیں ہوا میں اُڑ جاتی ہیں۔ ہر فریق پیچھے سے کہہ سکتا ہے کہ میں نے یہ بات کہی تھی یا نہیں کہی تھی۔ ہَوا کے پرندوں کو کَون پکڑے جو اس امر کا ثبوت ہوسکتے ہیں کہ آیا فی الواقعہ اُس نے کیا کہا تھا۔ تحریر میں جو بات آ جاتی ہے وہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اس واسطے ہم ہمیشہ تحریری مباحثات کو پسند کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں تحریر کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے علاوہ جو حاضر ہوں۔ دوسرے لوگ بھی بعد میں اِن تحریروں کو پڑھ کر فائدہ اُٹھا۔ اپنی تعلیم کو کتاب کے ر. فرمایا ہے۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ +

شرائط مباحثہ

اس ضمن میں ر ذکر کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کہیں احمدی احباب کو کسی مخالف فریق سے مباحثہ کی ضرورت پیش آوے۔ وہاں مفصلہ ذیل باتوں کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے

(ایڈیٹر)

(۱) شرائط مباحثہ وہاں کی جماعت کو خود بخود طے نہیں کرلینی چاہئیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کے لوگ عموماً سیدھے سادھے ہیں۔ اور مولویوں کی کارروائیوں سے واقف نہیں ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ شرائط مباحثہ جو ان کے نزدیک ضروری ہوں بمعہ وہاں کے مفصّل حالات کے لکھ کر یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس بھیجدیں۔ اور یہاں سے پھر شرائط مباحثہ جو لکھ کر بھیجی جائیں ان کے مطابق فریق مخالف سے فیصلہ کرلیں +

(۲) تاریخ مباحثہ خود بخود کبھی مقرر نہ کریں۔ کیونکہ بعض دفعہ یہاں سے کوئی صاحب جو اُس مباحثہ میں پیش کرنے کے لایق ہوں۔ عین اُن تاریخوں پر روانہ نہیں ہوسکتے۔ اس واسطے پہلے یہاں سے دریافت کرلینا چاہیئے۔ کہ کونسی تاریخیں مباحثہ کے واسطے موزون ہونگی +

(۳) مباحثہ ہمیشہ تحریری منظور کرنا چاہیئے اس سے مخالفین کو بیہودہ باتیں بنانے اور گالیاں دینے اور بکواس کرنے کا موقعہ نہیں رہتا۔ نیز وہ بعد میں اپنے کہے ہوئے سے انکاری نہیں ہو سکتے۔ اگر تحریر نہ ہو تو آج کل کے مولویوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابھی ایک بات کہتے ہیں۔ پھر ایک منٹ کے بعد مُنکر ہوجاتے ہیں +

(۴) بعض دفعہ مخالفین یہ شرطیں پیش کرتے ہیں کہ کسی کو حَکم اور فیصلہ کنندہ مباحثہ میں مقرر کیا جائے۔ یہ بالکل بیہودہ بات ہے۔ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ کے وقت کسی ثالث یا فیصلہ کنندہ یا حَکم مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ موقعہ پر سُننے والے لوگ خود اپنے واسطے فیصلہ کرسکتے ہیں کہ کس کے دلائل زبردست ... اس کو قبول نہ کرینگے غیر مذہب کے ادمی ... ملامی عقاید کے فیصلہ کے واسطے مقرر کرنا کسی غیرت مند مُسلمان کا کام نہیں ہوسکتا۔ اگر اس طرح مذاہب کا فیصلہ ہوسکتا تو آج تک جسقدر مذاہب ہیں۔ اُن میں کوئی اختلاف نہ ہوسکتا۔ غرض کسی خاص شخص کو کبھی حَکم یا فیصلہ کنندہ نہیں بنانا چاہیئے +

(۵) جس شہر میں مباحثہ ہو اُس شہر کے چند معزز رؤس کو حفظ امن کا ذمہ وار بنا لینا چاہیئے۔ اور نیز گورنمنٹ سے اجازت حاصل کرلینی چاہیئے اور چونکہ فریق غیر احمدیہ کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ اس واسطے یہ دونوں کام اُن کے سُپرد کرنے چاہئیں۔ اور جب تک وہ گورنمنٹ کی اجازت حاصل نہ کرلیں۔ اور کسی رئیس کو حفظ امن کا ذمہ وار نہ بنالیں۔ اور ان ہردو امور کے واسطے تحریری کاغذ نہ لاویں تب تک مباحثہ منظور نہیں کرنا چاہیئے اور نہ دوسری شرائط طے کرنی چاہئیں +

۲۶۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

نو قسم کے مفسد

فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ ایک جماعت بنانے کا ارادہ کرتا ہے۔ اور کوئی مصلح دنیا میں بھیجتا ہے تو انہیں لوگوں میں سے جنکی وہ اصلاح کرنا چاہتا ہے ایک مفسد گروہ پیدا ہوجاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم جیسے شاندار نبی کے زمانہ میں بھی ایسے مفسد کھڑے ہوئے۔ اور وہ نو طرح کے آدمی تھے اور مفسد عموماً نو قسم کے ہی ہوتے ہیں۔ سورہ شعراء میں ان کی تفصیل ہے۔ یہ لوگ آپ کے کاموں میں بڑے حارج اور مفسد ہوئے۔ وہ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ بڑے درجہ کے لوگ تھے۔ اس واسطے آنحضرت صلعم کو اُن کی شرارتوں کے سبب اور ان کے ہدایت کی طرف رجوع نہ کرنے کے سبب بہت غم اور حزن تھا۔ کہ یہ لوگ ہمارے کام میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے

قاضی ومفتی کے سامنے ... دہ اس
نے شراب پی ہے۔ تو وہ گواہ طلب کرینگے۔ ملزم سے جواب طلب کرینگے۔ ممکن ہے وہ اِنکار کرے یا بیماری کا عذر کرے کہ ڈاکٹر نے پلادی۔ یا کسی نے جبراً پلادی۔ سب باتوں کو سُنکر قاضی فیصلہ دیگا۔ اور اُسے بری کرے گا یا سزا دیگا۔ لیکن یہ اُس کا کام نہیں۔ کہ وہ نصیحت شروع کرے۔ برخلاف اس کے ناصح کا یہ کام نہیں کہ وہ تحقیقات کرے کہ آیا جو شخص اُس کے سامنے ہے اُس نے فی الحقیقت کوئی بُرا کام کیا ہے یا نہیں۔ بلکہ اُس کا کام نصیحت ہے وہ نیکی کی خوبیاں ظاہر کرتا ہے اور بُرائی کی بدیاں بتلا دیتا ہے +

فرمایا۔ مجھے قاضی ومفتی بننے کا شوق نہیں میں جو کچھ کہتا ہوں۔ یہ ناصحانہ باتیں ہیں بعض لوگوں کو غلطی لگتی ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے میرے معاملہ میں کوئی تحقیقات نہیں کی اور نصیحت کرتے ہیں۔ لیکن نصیحت کے لئے تحقیقات کی ضرورت نہیں۔ +

خدا کے ملنے کی راہ

فرمایا۔ میں بہت بزرگوں سے جو بزرگ اور عالم اور صوفی مشہور ہیں۔ ہمیشہ دریافت کرتا رہا ہوں کہ خدا کے ملنے کی کونسی راہ ہے +

ایک صاحب نے فرمایا کہ عشق مجازی سے عشق حقیقی حاصل ہوتا ہے۔ پہلے کسی خوبصورت عورت کے عاشق بنو۔ پھر اس عشق سے خدا کا عشق پیدا ہوگا۔ کس قدر لوگ اس طریق سے زناء اور بدنظری میں گرفتار ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح چرس گانجا۔ افیون۔ بھنگ کی عادتیں ایسی بدصحبتوں میں پڑکر لوگوں کے شامل حال ہوگئی ہیں +

بعض لوگ اس گند میں اور بھی آگے بڑھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خوبصورت لڑکوں کا عشق کماؤ +

ایک اور سے ہم نے پوچھا تو وہ فرمانے لگے کہ راگ سے بڑھ کر کوئی شے خدا سے ملانیوالی نہیں میں نے کہا۔ اچھا ہمیں بھی وہ راگ سنوائیے جس سے

...رمایا کہ پانچ سال
...رھیں اما +
...نے کہا کہ حزب البحر کے وظیفہ سے
...بشرطیکہ چلتے ہوئے دریا میں شیخ سے
سُنا چاہیئے۔ اور خود بھی پڑھیں۔ میں نے یہ بھی تجربہ کیا دریا میں حزب البحر کو سُنا۔ خداتعالےٰ نے مجھے جس طرح اُس دریا میں غرق ہونے سے بچایا اُسی طرح غلط راہ پر چلنے سے بھی بچایا۔ اور اپنے ملنے کی حقیقی راہ دکھائی +

ایک صاحب نے فرمایا قصیدہ غوثیہ کے پڑھنے سے خدا ملتا ہے ایک اور کہنے لگے کہ درود مستغاث پڑھو +

زمانہ طالب علمی میں ایک صاحب مجھے ملے تو انہوں نے فرمایا۔ گناہوں سے بچنے کا علاج موت کا یاد رکھنا ہے۔ یہ بات البتہ معقول ہے حدیث میں بھی آیا ہے کہ موت لذتوں کو دُور کرتی ہے اور انسان کو خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے +

بعض لوگ اپنے مریدوں سے غیر شرع کام کراتے ہیں۔ ایک پیر کے پاس ایک مولوی مرید ہونے کو گیا۔ انہوں نے اُسے کہا کہ مولوی تیرے سر میں علم کا کیڑا ہے۔ وہ اس طرح نکل سکتا ہے کہ جس مسجد میں تم نماز پڑھاتے تھے اُس کے محراب میں کُتیا پالو۔ وہیں بچے دے +

غرض بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے خلقت کو جناب الٰہی کی راہ سے روک دیا ہے +

میں نے بہت دنیا دیکھی ہے اور بہت کتابیں پڑھی ہیں۔ مگر کوئی کتاب میں نے دنیا میں ایسی نہ دیکھی نہ پڑھی نہ سُنی ہے۔ جو قرآن شریف کے برابر ہدایت نامہ ہو +

فرمایا۔ پولیس کا محکمہ ایسا ہے جسکی بدظنی ایک حد تک سودمند ہوسکتی ہے +

فرمایا۔ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک مذہبی ایک دنیادار۔ یرید ان یخرجاکم من ارضکم بسحرھما و یذھبا بطریقتکم المثلیٰ کہ کر دونوں کو بھڑکایا ہے +

فرمایا۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی کو اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے۔ روٹی۔ پانی سے منع نہ کرو۔ بہت ظالم ہے جو خدا کی مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے روکے اور پھر یہ فعل لغو ہے کیونکہ جعلت لی الارض مسجداً کا حکم ہے تو پھر تمام زمین سے کوئی کسی کو نکال بھی نہیں سکتا۔ مسجد اوشد ہمہ روئے زمین +

فرمایا۔ اما ان تلقی۔ یہ ایک ادب تھا۔ جو ساحران موسےٰ کے کام میں آیا۔ اور اس برکت میں ان کو ہدایت نصیب ہوئی +

فرمایا۔ فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسےٰ سے یہ نہ سمجھو کہ حضرت موسےٰ ساحروں سے ڈر گئے کیونکہ پیغمبران الٰہی کی شان میں آیا ہے۔ لایخشون احداً الا اللہ۔ پس ان کو خوف تھا۔ کہ لوگ مرتد نہ ہوجاویں +

فرمایا۔ سرپ فرعون اس دوائی کو کہتے ہیں جس کو آگ پر رکھنے سے سانپ بنجاتا ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ رسیوں میں پارہ تھا۔ آگ پر رکھنے سے ہلنے لگے۔ دونوں کا علاج عصا ہے۔ جو حضرت موسےٰ کے ہاتھ میں تھا +

فرمایا۔ اس زمانے کے علماء فالقی السحرۃ سجداً سے سبق لیں کہ جب حق ظاہر ہو جائے تو مان لیں۔ مگر میں نے تو ناقص العلم طالبعلموں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں اور نہیں مانتے +

جب میں رامپور تحصیل علم کے لئے گیا تو میرے دل پر ہندوستانیوں کے علم کا بہت رعب تھا۔ ایک دفعہ شرح جامی کے ایک فقرہ پر بحث ہو رہی تھی۔ میری سمجھ میں ایک جواب آیا۔ تو میں نے پہلے سوال کی تقریر کی پھر اس کا جواب دیا۔ اس پر سب لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ مجھے اس بات کی تلاش تھی کہ کسی سبب سے بڑے عالم کا پتہ لگ جائے۔ اسواسطے میں نے کہا جو آپ کا بڑا عالم ہے اسکے پاس محاکمہ کرالو۔ چنانچہ وہ ایک عالم کے پاس گئے وہاں جاکر میں نے تمام معاملہ عرض کیا۔ تو انہوں نے میری تصدیق کی اور کہا کہ مولوی صاحب آپ کا جواب بالکل صحیح ہے۔ بس اس دن صرف مجھے مولوی کہلانے کی خوشی ہوئی۔ کہ پچھلا پڑھا ہوا صحیح ہوگیا +

فرمایا۔ مسلمانوں کے علماء کا مذاق ایسا خراب ہو رہا ہے کہ وہ کسی کی بات کو ماننا اپنی کسرشان سمجھتے ہیں۔ انکی کتابیں دیکھ جاؤ۔ ان قلت فاقول اعترض علیہ۔ ردعلیہ۔ فیہ سے پُر ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا

ہوں۔کہ جب حق بات ہو۔ تو اُسے فوراً مان لو۔ اور اس پر مباحثہ مت کرو +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تم کو پاک کرے۔ تم گالیاں زبان پر نہ لاؤ۔ نہ غضب میں آؤ۔ نہ حرص کرو۔ ناعاقبت اندیشی سے ڈرو۔ میں دُعا کرتا ہوں۔ تمہیں ایمان نصیب ہو۔ عمل صالح کرو۔ جنّت عدن میں داخل اور خدا کے حضور مومن بن کے جاؤ +

۱۱۔ اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ پکڑ لیتا ہے۔ اِس میں کسی فرعون کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ اگر مرزائی بھی ایسا ہوگا تو وہ بھی پکڑا جائے گا +

ابن ابی لیلیٰ کے پاس ایک مجرم پکڑا آیا۔ آپ نے اُسے سزا دی۔ مگر نرم۔ اس نے عرض کیا کہ پہلی دفعہ کا جرم ہے تخفیف فرمایئے۔ آپ نے دُگنی سزا دی اور فرمایا کہ تم نے جھوٹ بول کر عدالت کی توہین کی +

ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت وہ تو رحم کے قابل تھا۔ آپ نے سزا بڑھا دی۔ فرمایا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے ولیعفو عن کثیر۔ جس سے معلوم ہُوا کہ وہ پہلی دفعہ نہیں پکڑتا۔ پس اس کی گرفتاری اس کو ثابت کرتی ہے کہ یہ جرم کئی دفعہ اِس سے ہو چکا ہے۔ آخر دوستوں نے اس مجرم سے منوا لیا کہ واقعہ میں یہ جرم کئی دفعہ کر چکا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ ستاری فرماتا رہا +

فرمایا۔ علم توجہ کا یہ مسئلہ ہے جب انسان کسی امر پر پورا بھروسہ کر لیتا ہے تو پھر خطرہ نہیں رہتا

فرمایا۔ جب کسی حاکم سے تکلیف پہنچے تو بجائے اس کے کہ اس حاکم کا مقابلہ ہو۔ اپنے اعمال کی اصلاح کرلو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کذالک نولّی بعض الظالمین بعضًا۔ پس جب تک تم خود ظالم نہیں تم پر ظالم حکمرانی نہیں کرے گا +

فرمایا۔ امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں لکھا ہے۔ آپ نے بارش میں ایک لڑکے کو دوڑتے دیکھا فرمایا علیٰ رسلک یا صبی مزلۃ و مذلقۃ لڑکے نے کہا میں گروں گا تو میرا ہی پاؤں ٹوٹے گا آپ سنبھل کر چلیئے کہ آپ کے پھسلنے سے جہان پھسلیگا امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں۔ اِس سے بڑھ کر کوئی نصیحت

مجھے مؤثر نہیں

میں بھی قرآن مجید بڑی

کے ساتھ سُناتا ہوں۔ بہت

اپنے ذوق کے ہیں۔ انکو علی العموم ظاہر ہے

بھی دُعا چاہیئے۔ کیونکہ اگر میں غلطی کروں تو اِس کا اثر بہت وسیع ہے +

فرمایا۔ لوگ کہتے ہیں فلاں زبان محدود ہے محدود کیا ہوتی ہے عقلا و فصحاء قوم خود ہی زبان کو وسعت دے لیتے ہیں۔ طغیان کہتے ہیں مذہبی حد سے باہر نکل جانے کو۔ انبیاء بھی جب آتے ہیں تو حدود اللہ مقرر کرتے ہیں۔ جو قوم اُن سے گذرے اُسے طاغیہ کہتے ہیں +

فرمایا۔ عجلت الیک رب لترضیٰ سے استنباط ہوا۔ کہ نماز میں اوّل وقت جانا چاہیئے +

فرمایا۔ الناس علیٰ دین ملوکھم حاکم قوم کا اثر محکوم پر ضرور ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بال ہی لو۔ سکھوں کے عہد میں لوگ بڑے بڑے بال رکھتے تھے۔ مگر اب قینچی سے ایسے کتراتے ہیں کہ گویا ہیں ہی نہیں۔ پھر بھی بعض برداشت نہیں کرسکتے +

اسی طرح فرعون اور اس کی قوم گائے پرست تھے اسی لئے اس کا تاج گو کہی تھا۔ بنی اسرائیل پر بھی اس کا اثر ہوا۔ اور اس عظمت کو نکالنے کے لئے حضرت موسےٰ کی معرفت حکم آلہی ہوا۔ کہ وہ درشنی گائے ذبح کردو۔ اِنَّ اللّٰہ یامرکم اَنْ تذبحوا بقرۃ اور اللہ حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کردو +

لوگ رسوم کے بہت تابع ہیں جتنی دولت مند قوم ہے ان کے نزدیک گیؤ ہتیا حرام ہے ہزاروں لاکھوں بکرے ذبح ہوتے ہیں۔ اور شور نہیں مچاتے۔ برخلاف اسکے گائے پر شور پڑتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گائے ذبح کرنے کا رواج عام نہیں کیا گیا +

فرمایا۔ چار باتیں ہوں تو اللہ معاف کر دیتا ہے

(۱) آدمی اپنی اصلاح کرے +

(۲) ایمان لائے +

(۳) عمل صالح کرے +

(۴) جو بُری بات چھوڑ دی ہے۔ اسکے بالمقابل اچھی بات اختیار کرے +

ن سے بچو۔ ... لی قدر

ہمارا پکڑ دو +

فہرست مبائعین

پہلے اخبار بدر میں نئے بیعت کنندوں کے نام چھپا کرتے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بہ سبب عدم گنجایش ایک عرصہ سے یہ سلسلہ بند ہے۔ اب پھر اس سلسلہ کو شروع کیا جاتا ہے اور بیعت کنندوں کے نام ہر ہفتہ انشاء اللہ لکھے جایا کرینگے۔ پہلے اُن کے نام لکھے جاتے ہیں جنکے اس عرصہ میں لکھے جانے سے رہ گئے ہیں +

۵۴۷۳

مسمات محبوب بی بی صاحبہ ہمشیرہ میر نثار علی حیدرآباد دکن

حافظ محمد عبدالمجید۔ ڈائرکٹر کارخانہ میراں منشی کریم بخش اینڈ سنز تاجران کوہ منصوری

میاں محمد دین صاحب۔ معرفت خداداد رسائیدار ۳۱ کورز کراچی

ملاں احمد جی صاحب عطار۔ بازار چڑوا کوہاں شہر پشاور

چوہدری دیوان خانصاحب۔ موضع دیدلی تحصیل ظفروال

میاں نور الٰہی صاحب موضع سیدا۔ ڈاکخانہ بزرگوال ضلع !

منشی محبوب الدین صاحب ملازم ڈسٹرکٹ کمشنر آئی سی برٹش ایسٹ افریقہ

مسمات ربیعہ صاحبہ۔ بنوں معرفت عبدالستار صاحب مہاجر

میاں محمد حسن صاحب ملازم بارکماسٹری سرائے ملاں بابا دروازہ چرسیاں کوہاٹ

منشی محمد سیف الدین صاحب صدر قانون گو۔ لورالائی بلوچستان

میاں نور الدین صاحب ہربالی ضلع بلہاری معرفت عبدالقادر

میاں جان خاں۔ سکوٹ۔ توپخانہ ۔ ۔ ۔ میرٹھ

شمشیر علی " " " "

بابو عبدالحق " " "

بابو احمد جی صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر۔ کوہاٹ

چوہدری شیر محمد صاحب۔ کھکھانوالی ضلع سیالکوٹ

مسمات رسول بی بی صاحبہ اہلیہ رحیم بخش۔ ڈرائیور رام ناٹار

مسمات سید بی بی صاحبہ اہلیہ منشی فیض احمد صاحب موضع طالب پور۔ ضلع گورداسپور

امپیریل دہلی دربار ۱۹۱۱ء اور اُس کے کیمپوں کا نقشہ

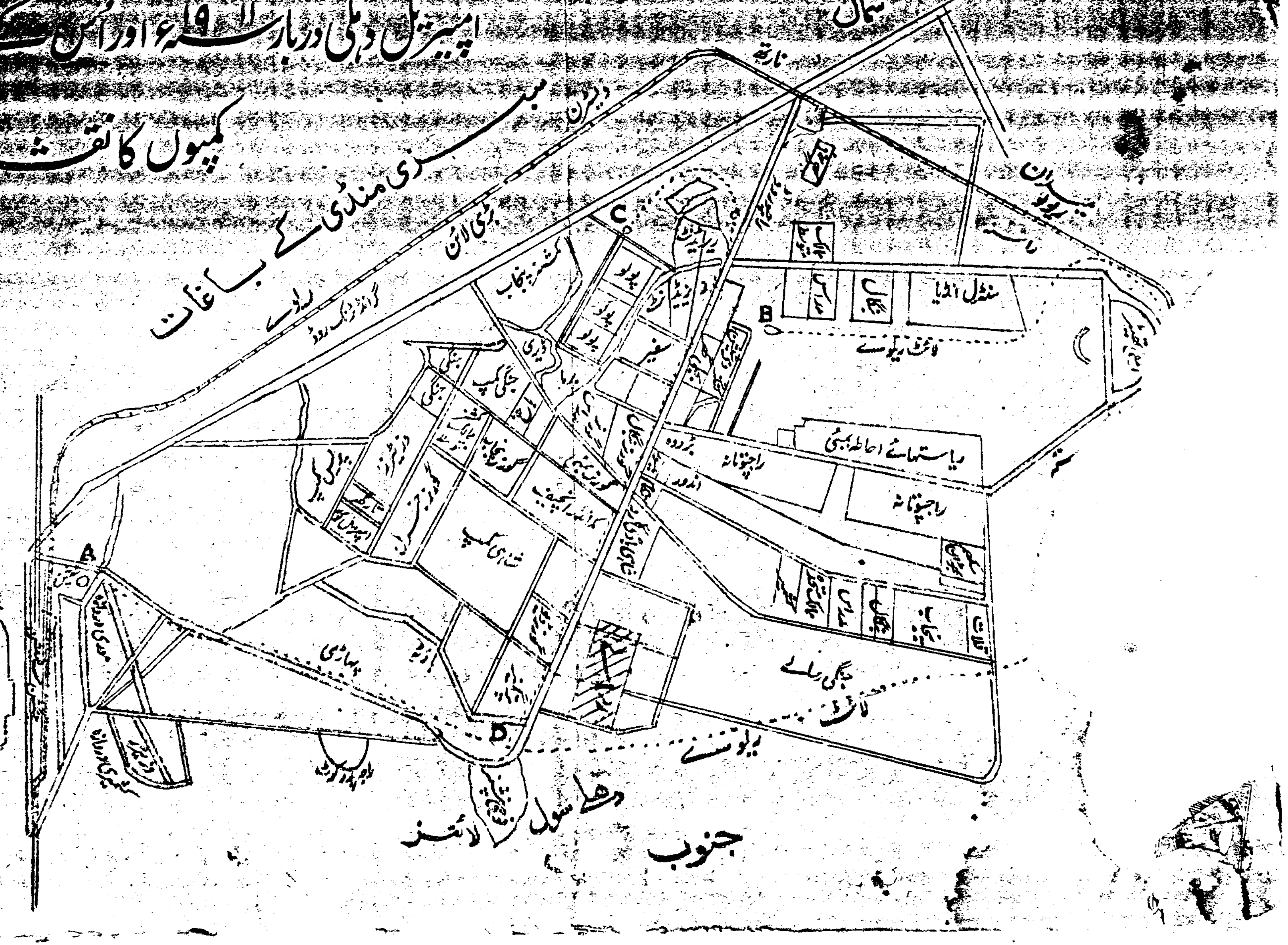

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک ۲۸

دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ جن سے تمام دنیا اب تک حیران اور ششدر چلی آتی ہے۔ اور جن کے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت مفید ہے حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت ۱۲؍ محصول معاف + المشتہر غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

پیغام شفا۔ یا۔ دواء زر

یہ دوا امراض معدہ و اطفال و دیگر متعدد امراض کے دفعیہ کے لئے سفر و حضر میں نعمت الٰہی ہے فی شیشی ۱۲؍۔ حکیم مخدوم محمد اعظم۔ بھیرہ۔ پنجاب +

بیعت نامہ

منکہ حبیب اللہ ولد پیر بخش لیٹ انجن ڈرائیور اودھ روہیل کھنڈ ریلوے ساکن موضع نوار گڈھ ضلع سلطان پور کا ہوں بدل اقرار کرتا ہوں کہ میرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود تھے اور آپ کی آواز اللہ کی آواز تھی۔ اور پختہ یقین رکھتا ہوں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور اب اس وقت سے اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاؤں شرک سے مجتنب رہونگا اور پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہونگا۔ لہذا بحضور حضرت خدا بین نور الدین خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مجھ کمترین حبیب اللہ کی بیعت قبول فرماکر نام میرا درج اخبار بدر فرمایا جاوے تاکہ ہر خاص و عام کو ظاہر و ہویدا ہو جاوے۔ والسلام
حبیب اللہ طالب علم مدرسہ جامع العلوم کانپور +

جلسہ سیالکوٹ

احباب سیالکوٹ نے ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کو جلسہ احمدیہ قرار دیا تھا۔ جو نہایت کامیابی سے ہوا۔ فصلہ ذیل صاحبان نے تقریریں کیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی محمد مبارک علی صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ شیخ تیمور صاحب۔ چوہدری فتح محمد صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ چوہدری نصر اللہ صاحب۔ حاضرین و سامعین کی تعداد اس جلسہ میں بہت بڑی ہوتی تھی۔ انتظام قابل تعریف تھا +

عاجز راقم کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونیکا حکم ہوا تھا۔ اور میری بھی ایک تقریر ہوئی۔ لہذا جمعہ سے پیرتک

تبدیلی

قادیان سے غیر حاضر میری محمود کوٹ پر ہے

میں خواہشمند ہوں کہ میرا یہاں رہنا جماعت مطلع کیا جاوے تاکہ میں کسی بھائی کی جو سفر میں اس طرف آئے خدمت کرسکوں۔ اور اُنکی صحبت سے مستفیض ہوسکوں۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بباعث ناواقفیت اور بے علمی کے ایک اچھے بھائی کی صحبت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اسواسطے عرض ہے کہ بذریعہ اخبار بدر شایع کیا جاوے کہ میں محمود کوٹ اسٹیشن ضلع مظفر گڈھ پر اسٹیشن ماسٹر ہوں۔ اور اگر کسی بھائی کا اس طرف آنیکا اتفاق ہو تو وہ مہربانی کرکے مجھے ملے اور اگر کچھ فرصت ہووے تو میرے پاس ٹھیر کر اپنی صحبت سے فیض مند کرے
الراقم قاسم علی اسٹیشن ماسٹر محمود کوٹ ضلع مظفر گڈھ +

درخواست جنازہ

(۱) حاجی الٰہی بخش صاحب کتب فروش گجرات کے نام نامی سے اکثر احباب واقف ہیں ہم یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ شایع کرتے ہیں کہ حاجی صاحب لاہور میں بمرض ہیضہ گرفتار ہوکر وفات پاگئے۔ برادران احمدیہ لاہور نے ہر طرح سے برادر مرحوم کی عیادت کی اور تجہیز و تکفین و تدفین میں اُس مسافر کی امداد کی۔ برادرم مرحوم ایک مخلص جوشیلے احمدی تھے۔ اپنی ہمت اور سمجھ کے مطابق سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جنّت نصیب کرے ان کے فرزند ارجمند مولوی رحیم بخش صاحب کو اور ان کے دیگر پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور احباب گجرات کو ان کا نعم البدل عطا کرے +

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑہیں۔ مرحوم کی وصیت تھی کہ انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ اسواسطے ان کی لاش بطور امانت سردست لاہور میں دفن کی گئی ہے +

(۲) ہمارے مکرم دوست سردار محمد ایوب صاحب رسالدار مراد آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد بزرگوار بعارضہ مرض اسہال مبتلا ہوکر اس عالم فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعائے مغفرت کرتے ہیں +

عرق پودینہ

[illegible]

مفرح یاقوتی

[illegible]

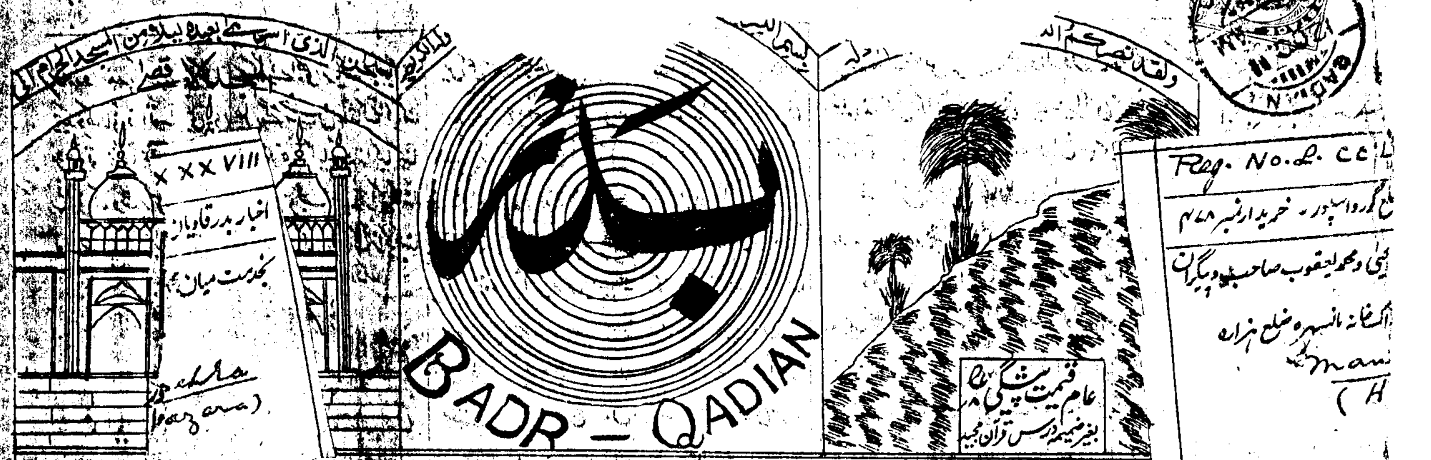

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجبہ سرع

جلد ۱۰ — مع ضمیمہ درس قرآن مجید

مورخہ ۱۸ شوال سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۲۷ اسوج سمت ۱۹۶۸

نمبر [illegible] — پیشگی چار روپیہ

بھائیو! گر قادیاں آؤگے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت۔ عسر اور یسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک جگہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شدہ با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر آں — منکر آں مورد لعن خدا
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ للعہ مع ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہوگا خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب کے معذور رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو ضرور حاکم رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے +

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۲ بار۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اُسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا لیتے ہیں آج میں نورالدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے [illegible]

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا +)

قادر و مقتدر پاک ترا کیا کہنا — سم کو کر دے ابھی تریاک ترا کیا کہنا
جیک دکھلائی ذرا تو نے تجلی اپنی — جل گئے سب خس و خاشاک ترا کیا کہنا
نوح کو تو نے کیا جسم بشر میں افضل — خاک کو خوب کیا پاک ترا کیا کہنا
نار کی آمد و شد پر ہے فقط موت و حیات — یہ بٹھائی ہے عجب ڈاک ترا کیا کہنا
تو نے سب پیدا کئے بہتری انسان کیلئے — آگ ہو ڈھاک ہو یا ناک ترا کیا کہنا

(اشک)

کلام مسیح موعود

۱۸۹۹ء کی نوٹ بک سے کچھ

فرمایا۔ رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں۔ اُسوقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے +

فرمایا۔ جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور عجز و مصیبت کیحالت نہیں رہتی۔ تو جو شخص اسوقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے:

چوں بدولت برسی مست نگردی مردی

عاجز نے اپنا ایک خواب حضرت کے حضور میں عرض کیا تھا جو رات کو دیکھا تھا اور صبح پورا ہوا۔ **فرمایا۔** جس چیز کا وجود نہیں اور وہ چیز موجود نہیں۔ اللہ تعالےٰ پہلے سے اسکی خبر دیتا ہے دہریہ لوگ کیوں اسپر غور نہیں کرتے +

فرمایا۔ مجھے الہام ہوا ہے۔ "گورنر جنرل کی دعاؤں کی قبولیت کا وقت آگیا" +

فرمایا۔ گورنر جنرل سے مراد روحانی عہدہ ہے +

مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک

درس مسجد اقصےٰ میں

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ گزشتہ پیر ۹۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے پھر درس قرآن شریف مسجد اقصےٰ میں شروع کر دیا ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ جن دنوں میں حضور کی طبیعت علیل تھی۔ اور شیطان اپنے دوستوں کے کانوں میں بدخبریں حضور کے متعلق پھونکتا پھرتا تھا۔ اُن دنوں جماعت احمدیہ کے بہت سے مقدس ممبروں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضور پہلے کی کیطرح مسجد اقصےٰ میں درس دے رہے ہیں اگرچہ مسجد اقصےٰ میں آپنے کئی دفعہ وعظ کیا ہے۔ مگر باقاعدہ درس کے شروع کرنے کا یہ پہلا ہی دن ہے حضور کو درس کیواسطے مسجد میں دیکھکر بہت سے احباب اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو یاد کرکے چشم پُرآب ہو رہے تھے اور دل خدا تعالےٰ کے شکریہ میں سجدہ میں تھے۔ درس قرآن شریف میں بھی سجدہ کا موسم ... عجیب بات ہے کہ جہاں سے درس شروع ہوا وہ آیت بھی خدا تعالےٰ کے فضل کا ذکر کرتی ہے۔ پارہ ۱۹۔ رکوع ۱۷۔ ولقد اٰتینا داؤد و سلیمان علماً وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علےٰ کثیر من عبادہ المومنین حضور والا کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنا خاص علم عطا فرمایا ہے اور مومنوں پر اتنی بڑی فضیلت دی ہے کہ انہیں مومنوں کا امام بنا دیا ہے۔ اور جیسا کہ سلیمان کے قابو میں جن۔ انس اور طیر تھے۔ ایسا ہی حضور کے قابو اللہ تعالےٰ نے سخت اور معتدل اور نرم مزاج لوگوں کی ایک جماعت ایسی طرح کر دی ہے جس سے اُسکے خاص فضل کا اظہار ہوتا ہے۔ (فالحمد للہ ثم الحمد للہ)

ضمیمہ کے درس کے متعلق مشورہ

اب جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ حضور نے درس اُنیسویں پارہ سے شروع کیا ہے۔ لیکن اخبار کے ساتھ درس ۲۸ پارہ تک چھپ چکا ہے۔ احباب کا کیا مشورہ ہے۔ آیا پچھلے دو پارے پورے کئے جائیں یا یہیں سے دوبارہ شروع کر دیا جائے۔ جلد مطلع فرما دیں +

انجمنہا احمدیہ

گزشتہ ایام میں انجمنہائے احمدیہ کے جلسے شملہ اور سیالکوٹ میں ہوئے۔ نادون سے خبر آئی ہے۔ کہ تمام احمدی اور غیر احمدیوں نے عید کی نماز وہاں حکیم شہامت خانصاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کے پیچھے ادا کی۔ مونگیر اور بھاگلپور میں مخالفین سلسلہ نے بہت شور مچا رکھا ہے۔ اور احمدی برادران کو ہر طرح سے ایذاء دیتے ہیں بلکہ ایسا ظلم روا رکھا گیا ہے۔ کہ ایک احمدی کو اُسکے گھر میں آکر پیٹا۔ کیا گورنمنٹ توجہ نہ کریگی۔ اور ان ظالموں کا قرار واقعی انسداد نہ کریگی۔ علاقہ سرگودہ کے بعض مولویوں نے ہماری جماعت کے علماء کو چیلنج دیکر خواہ مخواہ کی تکلیف دی جب ہمارے احباب وہاں پہنچے۔ تو کوئی غیر احمدی مولوی بالمقابل نہ آیا۔ سوائے ایک کے جسے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اُس نے بھی مباحثہ سے انکار کیا۔ اور ہمارے علماء لاچار واپس آگئے

۸۔ اکتوبر کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا اجلاس ہوا۔ برہما کی انجمن کے لائق کارکن سکرٹری ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب اپنی حساب کی کتابیں ساتھ لائے تھے۔ محاسب نے ملاحظہ کیا قابل تعریف پایا۔ دیگر انجمنوں کو بھی اس کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے +

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ زخم کے متعلق ... ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ہنوز اسکے اندر کوئی ٹکڑا ہڈی کا باقی ہے۔ میرا بھی یہی خیال ہے زخم ناسور کی طرح نہایت باریک سوراخ ہے +

حضرت مسیح موعود کے اہل بیت میں خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب بخیر و عافیت ہیں +

مونگیر سے سید وزارت حسین صاحب بمعہ اہل بیت اور بھاگلپور سے بابو اختر علی صاحب انسپکٹر پولیس بمعہ اہل بیت تشریف لائے ہیں۔ سید بشارت احمد صاحب اپنے وطن حیدرآباد کو واپس تشریف لیگئے۔ مگر جو لطف حضرت کی صحبت کا انہوں نے یہاں رہکر اٹھایا ہے۔ اُس نے اُنکے دل کا وطن تو اب ہمیشہ کے واسطے قادیان بنا دیا ہے۔ بابو فرزند علی صاحب ایام تعطیلات دسہرہ میں تشریف لائے دو روز قیام فرمایا +

مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء قریباً سب واپس آگئے ہیں۔ مدرسہ اپنے قابل فخر صدر اور اس کے اسسٹنٹس کے ماتحت ترقی کر رہا ہے +

جمعہ

گزشتہ جمعہ کے دن حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبہ میں نعمت دعا کے عجائبات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دنیا میں کسی مطلب کے حصول کیواسطے جسقدر کوشش محنت عقل۔ زر۔ ایک انسان خرچ کر سکتا ہے اُسی قدر دوسرا بھی کر سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ایک جاہل منشی یا جج کے پاس کوئی شخص باوجود سچا ہونے کے اپنی تدابیر سے ناجائز فائدہ اٹھالائے اور اپنے بالمقابل فریق کو نقصان پہنچا سکے لیکن جو شخص ظاہری سامانوں کی بجائے خدا کیطرف جھکتا ہے اور اس سے استقلال سے دعا مانگتا ہے اُسے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی بڑے بڑے اٹل کام دعا کے ذریعہ سے ٹل جاتے ہیں۔ تعجب ہے کہ مسلمانوں نے ایسی عظیم الشان ہتھیار کے استعمال سے غفلت کی اور ایسی ذلت میں گرے +

وعظ حضرت خلیفۃ المسیح

خطبہ جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے تقویٰ کی تاکید پر ایک مختصر تقریر کی۔ فرمایا۔ زخم میں درد کے خوف سے میں سجدہ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک دوست کی خواہش کو پورا کرنیکے واسطے میں کھڑا ہوا ہوں۔ کہ کچھ وعظ کروں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ اس آیت شریف میں دوبار تقوےٰ کا حکم دیا گیا ہے اور پہلی دفعہ تقوےٰ کی حالت کی درستگی کے واسطے یہ چابی دیگئی ہے کہ وہ دیکھے کہ جو کام میں ... کرنے لگا ہوں۔ کل اُسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ اور دوسری چابی یہ بتائی ہے کہ تم جان رکھو کہ اللہ تعالےٰ تمہارے ہر حال سے خبردار ہے۔ جو لوگ باہمی لوگوں میں جنگ کراتے ہیں میرا دل اُنسے دکھتا ہے اور کہا یہ توما ہے

کلام امام

۱۴- اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ ہمارے ملک میں پرانی رسوم کو خوب مضبوط رکھا گیا ہے۔ سامری کو یہ ذلت کی سزا دیگئی تھی۔ کہ وہ جب بازاروں میں چلے تو لا مساس کہتا پھرے مجھے کوئی نہ چھوئے۔ اس ملک میں چوہڑے۔ مینگھ۔ بٹوال۔ دکن کے ملک میں اڈھیڑ بھنگی۔ جب کسی گھسان یا بازار میں چلتے ہیں۔ تو پوش پوش کہتے جاتے ہیں۔ گویا اپنی ذلت کا خود اقرار کرتے ہیں۔ اُن کے کسی بڑے کو یہ سزا دیگئی ہے۔ تو اب قوم میں چلی آتی ہے ✤

پھر رفتہ رفتہ دورِ زمانہ سے یہ ذلت کی بات عزت کی بھی سمجھنے لگے۔ ہندو مسلمانوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور لا مساس کہتے ہوئے چلتے ہیں۔ حالانکہ ذلت ان کی ہے ✤

فرمایا۔ قبر پر طواف۔ سجدہ کسی بزرگ سے التجا۔ کسی کو اللہ کہنے کے یہی معنے ہیں ✤

فرمایا۔ خدا تمہیں حسن ظن دے۔ اعمال بد کی اصلاح کرکے خدا کے ہو جاؤ ✤

۱۵- اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ چوبیس ہزار میل زمین کا محیط ہے کوئی ایسا بادشاہ نہیں گزرا جس کا قبضہ سب پر ہوا ہو پس تھوڑی سی حکومت پر انسان اتنا غرہ کیا کریں ✤

فرمایا۔ قرآن مجید ایسی پاک کتاب مسلمانوں کے گھروں میں ہو۔ اور پھر جرایم پیشہ بھی انہی میں سے زیادہ ہوں۔ تو کیسے افسوس اور قلق کی بات ہے ✤

۱۶- اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اقترب للناس حسابھم جس شخص یا قوم یا جماعت کا حساب ہونا ہوتا ہے وہ چوکس رہتی ہے۔ پس آدمیوں کو اس حساب کے لئے کس قدر سنبھل کر دینا چاہیئے ✤

فرمایا۔ تفسیروں میں جہاں طاعون کا ذکر ہے ستر ہزار موتیں بڑی سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن اب تو ہر سال لاکھوں آدمی اس سے مرتے ہیں۔ مگر جب ذرا افاقہ ہوتا ہے۔ لوگ اپنے میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے۔ جو مشرک ہیں وہ شرک پر جمے ہیں۔ جو چور ہیں وہ چوری سے نہیں ڈرتے۔ جو دغاباز ہیں وہ دغابازی پر قایم۔ ۔۔ تجارت چھوڑ ۔۔۔ ہیں۔ جو ملازم ہیں و ۔۔۔ ۔۔۔ رہنوں میں سُست ✤

فرمایا۔ ذکر محدث کے معنے ہیں نئے نئے پیرایوں میں کلام بھیجتے رہے۔ یہی معنے صحیح ہیں۔ کیونکہ کلام کو میں اللہ تعالےٰ کی صفت مانتا ہوں۔ اور متکلم خدا کی ذات ہے اور میں قرآن مجید کو مخلوق نہیں مانتا ✤

فرمایا۔ مَیں نے کوئی منصوبہ باز ایسا نہیں دیکھا کہ اُسے خدا کا خوف ہو۔ اور موت یاد ہو ✤

فرمایا۔ قرآن مجید تمہیں مومن بنانا چاہتا ہے تمہارے دلوں کی غفلت دُور کرنے کے لئے تمہیں اخلاق فاضلہ سکھانے کے لئے تم میں خشیۃ اللہ پیدا کرنیکے لئے زیادہ آیا ہے۔ دیکھ لو حج۔ زکوٰۃ۔ روزہ وغیرہ کے ایک سو پچاس حکموں سے زیادہ نہیں۔ رکوع بہ رکوع اخلاق کی سنوار چاہتا ہے۔ پس یہ کتنا غلطی ہے کہ پنجگانہ نماز پڑھتے ہیں اور کیا چاہیئے۔ افسوس مسلمانوں نے قرآن کے اُس حصّہ کو جو اخلاق کے متعلق ہے چھوڑ رکھا ہے ✤

فرمایا۔ میری یہ حالت ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں۔ سجدہ کرنا مشکل۔ ایک دن خطبہ لمبا پڑھا تو اَب تک بیٹھے میں درد سے آرام نہیں آیا۔ اور یوں بھی اب عمر کا تقاضا ہے موت کا وقت قریب ہے قریب کیا فتوے لگ چکا ہے۔ میں تمہیں کھول کھولکر احکام الٰہی سُناتا رہتا ہوں۔ اب بھی یہ کہکر سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ تم چالاکیوں سے سُستیوں سے جھوٹوں سے فریبوں سے۔ بدکاریوں سے جھوٹی ترکیبوں سے بڑے آدمی نہیں بن سکتے۔ بلکہ بڑا بننے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ ہے :-

قرآن مجید پر عمل!

خدا تعالےٰ فرماتا ہے انه لذکر لک ولقومک یہ قرآن مجید تیرے اور تیری قوم کے شرف کا موجب ہے۔ پس بناوٹی چیزوں سے بڑائی ڈھونڈکر اپنا نقصان نہ کرو ✤

فرمایا۔ رمضان شریف تو اس واسطے ہوتا ہے کہ لوگ بھوک پیاس کی برداشت کریں۔ اور صابر بننے کی مشق کریں۔ مگر ہمارے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ رمضان میں اُلٹے ان کے خرچ پہلے سے دُگنے چوگنے بڑھ جاتے ہیں ✤

خلاصہ بجٹ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت سال ۱۲-۱۹۱۱ء

آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	اصل آمد ۱۰-۱۹۰۹ء	اصل آمد ششماہی اول ۱۱-۱۹۱۰ء	بجٹ تخمینہ ۱۱-۱۹۱۰ء	بجٹ تخمینہ ۱۲-۱۹۱۱ء	کیفیت
۱	تعلیم	۱۱۴۱۳	۵۸۴۷	۱۴۸۰۰	۲۰۶۹۰	
۲	مدرسہ احمدیہ	۱۱۵۷	۶۹۱	۵۹۰۰	۵۴۰۰	
۳	اشاعت اسلام	۹۳۱۷	۳۳۴۸	۱۴۰۰۰	۲۱۰۰۰	
۴	مقبرہ بہشتی	۱۵۳۷۹	۱۲۶۴۰	۱۵۱۰۰	۹۷۰۰	
۵	جائداد	۱۵۳۹۶	۱۳۰۷۳	۶۸۵۰۰	۴۱۷۹۴	
۶	مساکین	۰	۱۶۵۲	۲۵۰۰	۲۵۰۰	
۷	زکوٰۃ	۱۳۴۵	۸۳۷	۱۵۰۰	۱۵۰۰	
۸	یتامےٰ	۸۱۰	۴۳۲	۱۵۰۰	۱۵۰۰	
۹	بیت المال	۱۱۸۱۵	۶۸۴۹	۱۷۰۰۰	۱۸۵۰۰	
۱۰	متفرقات شفاخانہ	۱۵۱	۴۲۹	۱۴۶۰	۶۵۶۰	
۱۱	بورڈرز	۰	۰	۲۱۰۰۰	۳۴۵۰۰	
۱۲	امانت	۰	۰	۰	۵۰۰۰	
۱۳	مستقل فنڈ	۱۴۱۰	۶۶۴	۳۰۰۰	۳۰۰۰	
	کل میزان	۶۸۱۹۳	۳۴۴۶۲	۱۲۶۲۶۰	۱۷۱۶۴۴	

وبعد منہائی رقوم منتقل شدہ اصل آمد ۱۵۷۲۴۴

خرچ

اصل خرچ ۱۰-۱۹۰۹ء	اصل خرچ ششماہی اول ۱۱-۱۹۱۰ء	بجٹ خرچ ۱۱-۱۹۱۰ء	بجٹ خرچ ۱۲-۱۹۱۱ء	کیفیت
۹۸۷۳	۴۲۷۶	۱۴۱۲۲	۲۱۱۸۹	[illegible]
۲۲۶۷	۱۵۷۴	۴۲۵۴	۸۶۸۸	
۷۵۸۴	۳۸۹۴	۱۲۵۹۰	۱۹۷۱۰	
۲۱۰۷	۱۰۱۲	۴۰۷۲	۵۳۰۷	
۲۲۱۳۰	۳۳۵۹۸	۴۷۲۳۶	۵۲۴۷۲	
۱۰۷۷	۱۰۷۶	۲۳۰۰	۲۳۷۰	
۱۴۶۳	۱۰۱۲	۱۳۳۰	۱۴۴۰	
۷۴۵	۵۲۳	۱۳۰۰	۲۱۲۰	
۱۲۶۰۹	۷۸۶۵	۱۴۴۸۲	۱۸۳۵۰	
۳۴۷۷	۲۷۸۲	۶۱۷۸	۵۱۶۰	
۰	۸۲۸۷	۲۰۰۰۰	۳۳۸۲۶	
۰	۰	۰	۵۰۰۰	
۰	۰	۰	۰	
۴۲۹۲۵	۵۷۸۹۹	۱۵۳۸۶۴	۱۷۸۶۶۳	

ایڈیٹوریل

مرحبا ٹھیرو نہیں۔ آگے بڑھو

سیالکوٹ کا جلسہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و خوبی سرانجام کو پہنچا۔ اور اُسکی مختصر رپورٹ دوسری جگہ درج ہے۔ اسکے مختلف اجلاسوں کے پریزیڈنٹ مختلف اصحاب تھے اور سب سے آخری پریزیڈنٹ جناب چودھری **محمد امین** صاحب وکیل سیالکوٹ تھے۔ چوہدری صاحب موصوف اگرچہ میرے وقت میں صدر جلسہ نہ تھے تاہم میری تقریر نے ان کی طبیعت پر ایک ایسا اثر کیا ہوا تھا۔ کہ وہ میرے مضمون پر ریمارکس کرنے کے بغیر نہ رہ سکے اور میں خوش ہوں کہ انہوں نے ایسا کرکے اپنے عندیہ کو ظاہر کیا اور اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش کی۔ یُوں بھی احمدیوں کے ایک جلسہ کی صدارت کو قبول کرنے کے بعد ضروری تھا کہ وہ اپنے غیر احمدی احباب کے حُسن یا بدظن سے بچنے کے واسطے یہ جتلا دیتے کہ وہ احمدی نہیں ہیں۔ لیکن مولوی سرور شاہ صاحب کے بیانات پر ریمارکس کا حق جو صدارت کی کُرسی نے انہیں عطاء کیا اُس سے انہوں نے کما حقہٗ فائدہ اُٹھایا۔ اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے۔ بلکہ سچ تو یوں ہے کہ اپنے وقت کے لیکچرار کی تقریر پر کچھ کہنا اگر پریزیڈنٹ کے فرائض میں داخل ہے تو اس سارے جلسہ میں یہ حق صرف انہوں نے ہی ادا کیا۔ یا منشی **فرزند علی** صاحب نے پہلے اجلاس میں کیا تھا۔ ورنہ باقی پریزیڈنٹ صاحبان نے اپنے احمدی لیکچراروں کی عزت و تعظیم میں اس قدر خاکساری کو اختیار کیا کہ ان کے اوّل یا آخر میں کوئی کلمہ بھی بولنا گویا اُن کے نزدیک خلافِ ادب تھا +

میرے وقت کے پریزیڈنٹ میرے مکرم اور قدیمی مہربان جناب شیخ **عبد الرحمٰن** صاحب بی۔اے تھے جو سیالکوٹ میں سب ججی کے معزز عہدہ پر ممتاز اور حضرت مسیح موعود کے قدیمی خدام میں سے ہیں مگر ہمارے بیرونی احباب کے درمیان وہ غالباً اس طرح جلد شناخت کئے جاسکینگے کہ وہ ہمارے مکرم معظم دوست حضرت شیخ **رحمت اللہ** صاحب سوداگر گجراتی کے بھائی ہیں اور سلسلہ حقہ کی محبت و خدمت

ہیں

ہیں +

انہوں نے صرف ... ی کہ مجھے پبلک کے سامنے انٹروڈیوس کریں کیونکہ ایڈیٹر خود ہی انٹروڈیوس شدہ ہوتے ہیں۔ اور میرا لیکچر ایسے تنگ وقت میں ختم ہوا کہ وہ اگر کچھ ریمارکس کرنا بھی چاہتے تو شاید سامعین کو بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہرحال انکی صدارت خاموشی سے گزر گئی۔ لیکن چوہدری محمد امین صاحب نے میرے مضمون پر ریمارکس کئے ہیں چوہدری صاحب کا شکرگذار ہوں کہ انہوں نے اپنے بیان میں جتنی دفعہ میرا نام لیا مجھے اپنا دوست کرکے پکارا۔ اور میں نہیں جانتا کہ میں اُن کے اس لُطف و کرم کا حق کہ انہوں نے میرا نام اپنے دوستوں کی فہرست میں تما کیا کس طرح ادا کروں۔ سوائے اسکے کہ اُنکے حق میں دعائے خیر کروں۔ جو میں نے کئی بار کی ہے اور پھر بھی کرونگا۔ وما توفیقی الا باللہ

میرا لیکچر اس مضمون پر تھا کہ احمدیوں کا اسلام اور غیر احمدیوں کا۔ اس لیکچر میں غیر احمدیوں کے اسلام کی جو تصویر میں نے کھینچی تھی۔ وہ چوہدری صاحب موصوف کو بہت مہیب معلوم ہوئی۔ اور اُنہوں نے یہ شکوہ کیا کہ احمدیوں کے اسلام کے بالمقابل جس اسلام کی تصویر کھینچی گئی ہے وہ تو ایسی ہے کہ اب میں ڈرتا ہوں کہ اپنے لئے غیر احمدی کا لفظ استعمال کروں۔ حالانکہ پہلے میرا خیال تھا کہ غیر احمدیوں کے دو اقسام ہیں ایک وہ جو مخالفین سلسلہ احمدیہ ہیں اور مرزا صاحب کے حق میں کفر کا فتوے دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو مثلاً وفات مسیح کے قائل ہیں۔ حضرت مرزا صاحب اور اُن کی جماعت کے مدّاح ہیں۔ گاہے سلسلہ احمدیہ کے چندوں میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور اس کو اپنے لئے کار ثواب جانتے ہیں۔ بعض احمدیہ احباب کے ساتھ اُن کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ اور ہر طرح ان کی مدد کرنے کو طیار ہیں۔ لیکن بیعت مرزا صاحب میں داخل نہیں اور انہیں لوگوں میں سے میں ہوں +

ہم چوہدری صاحب موصوف کے مشکور ہیں اُنکی اُس ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے جو وہ ہمارے احباب کے ساتھ رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اُنہیں جزائے خیر دے۔ کہ انہوں نے سلسلہ کے ساتھ عناد نہیں رکھا اور حق کے مخالفین میں سے نہیں بنے۔ ان کی یہ بات قابل تعریف ہے کہ بہت سے مسائل میں وہ

ئے نہیں ہیں۔ وہ

اُن لوگوں کی طرح ... ح کو آسمان پر زندہ قرار دیکر ختم نبوت کے منکر نہیں بنتے۔ وہ خونی مہدی کے منتظر ہو کر صاحب بہادر کے سامنے منافق بننے کی حاجت نہیں رکھتے۔ اور ان نیکیوں کے عوض میں خداء غفور الرحیم سے ان کو کریڈٹ ... ملیگا وہ لوگ اس نور کو جو آسمان سے نازل ہوا۔ بہانا چاہتے ہیں۔ پر آپ انکے ساتھ شامل نہیں۔ بلکہ آپ اُس نور کو اچھا سمجھتے ہیں +

پر خدا نے جو کہا ہے کہ **دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا**۔ سو چوہدری صاحب اُس قبول نہ کرنے والی دنیا میں شامل ہیں۔ اور اس معاملہ میں وہ اُن کے بھائی بند ہیں۔ نہ کہ ہمارے۔ خدا نے اپنے مسیح کو کہا۔ اصنع الفلك۔ ایک کشتی بنا اور لوگوں کو چڑھا۔ سو چوہدری صاحب اُس کشتی میں سوار نہیں ہوئے۔ وہ اہلِ کشتی کے ساتھی نہیں۔ خدا نے اپنے بندے کو کہا۔ قل عندی شهادة من الله فهل انتم مسلمون۔ قل عندی شهادة من الله فهل انتم مومنون۔ لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا قبول کروگے۔ یا نہیں۔ پھر ان کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤگے یا نہیں۔ سو چوہدری صاحب نے اِس شہادت کو سُنا مگر وہ قبول کرنے والوں اور ماننے والوں میں شامل نہیں +

مرزا صاحب نے آپ کو کہا انی اُمرت من الرحمٰن فاتونی۔ میں خدا کی طرف سے خلیفہ مقرر کیا گیا ہوں۔ پس تم میری طرف آجاؤ۔ چوہدری صاحب نے اس آواز کو سُنا۔ اُسے اچھا جانا پر قبول نکیا۔ پس ان امور کے لحاظ سے وہ اُس جماعت میں شامل ہیں۔ نہ کہ اس میں +

خدا عالم الغیب ہے اور وہ سب دلوں کو جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ کریگا وہ غفور الرحیم ہے اور شدید العقاب بھی ہے۔ پھر اُس کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے میرے لیکچر میں میرے بیان کا مخاطب کوئی خاص شخص نہ تھا۔ میں نے غیر احمدیوں کے اسلام کا فوٹو کھینچا ہے اور فوٹو بھی صرف اختلافی امور کا۔ میرے لیکچر میں آپ کو وہ ایک مہیب اور بدشکل دیو نظر آیا ہے ممکن

ہے کہ آپ ہماری کوئی ٹانگ

ناک کاٹ دکندسے کاٹ چکے ہو ... را سے زخمی اور پژمردہ کر چکے ہوں۔ لیکن جب تک کہ آپ اُسے قطعاً ہلاک نہ کردیں آپ خطرہ سے خالی نہیں +

مَیں جانتا ہوں کہ چوہدری صاحب موصوف کی ہمرنگ ایک جماعت اس زمانہ میں پیدا ہو چلی ہے اور مَیں خوش ہوں۔ کہ ان لوگوں نے ایک قدم بلکہ کئی قدم آگے کو اُٹھائے ہیں۔ اور وہ ترقی کی طرف بڑھے ہیں۔ لیکن انہیں اتنے پر خوش نہیں ہونا چاہیئے اور آپ وہیں اٹک کر اُس کے عوض میں ہمیں پیچھے ہٹا لینے کی امید نہیں رکھنی چاہیئے کیونکہ ہم جس جادۂ مستقیم پر علے البصیرت کھڑے ہیں اس سے ایک قدم بھی ہمارے لئے اِدھر اُدھر جانا گناہ ہے۔ جہانتک انہوں نے قدم مارا ہے وہ اُن کے لئے موجب ثواب ہے پر ہم اُدھر کو جھکیں تو ہمارے لئے گناہ ہوگا۔ سو مَیں عرض کرتا ہوں۔ کہ جوان مردو ہمت کرو۔ اور آگے قدم بڑھاؤ۔ اور عزت کے گھر میں داخل ہو جاؤ۔ اگر تمہاری اس ترقی پر تمہاری ہدایت کے کسی حریص نے تمہارے لئے آفرین و مرحبا کا نعرہ بلند کیا ہے تو وہ اس واسطے نہیں کہ تم وہیں کھڑے ہو کر اُس آفرین و مرحبا کی لذت میں سرشار ہو جاؤ۔ اور مست ہو کر وہیں گر جاؤ۔ اگر تمہیں بے حرکت پا کر ہمارے کسی اولوالعزم نے تمہیں اطلاع کی ہے کہ تمہارے قدموں کے نیچے کی زمین ہنوز کھوکھلی ہے۔ تمہارے خطرہ پر تمہیں آگاہ کیا ہے اور تمہاری غفلت پر تمہیں ملامت کی ہے تو اُسے بُرا نہ مناؤ۔ وہ تمہاری خیر خواہی کی بات کہتا ہے۔ بڑھو۔ ہاں بڑھے چلو۔ یہانتک کہ امن کے مقام پر پہنچ جاؤ۔ ہماری تو یہی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کی اصلاح کرے۔ آمین +

ہمارے پریسیڈنٹ کون ہوں

اِس موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر میں یہ بات بھی کہدینا ضروری جانتا ہوں۔ کہ ہر ایک انسان پر اسکی طاقت کے مطابق بوجھ ڈالنا چاہیئے۔ وہ شخص جو ہمارے عقائد کے ساتھ پورے طور سے متفق نہیں۔ اُس کو اپنے لیکچر کا پریسیڈنٹ بنانا اس کی طبیعت پر ایک ایسا بوجھ ڈالنا ہوگا۔ جو اس کے مناسب حال نہیں

ی سنرل اسلامی

احمدیہ کا ذکر آنے کی ضرورت نہ ہو۔ اور ایسے موقعہ پر کوئی غیر احمدی صدر جلسہ ہو جائے تو چنداں حرج نہیں۔ لیکن جہاں اوّل سے آخر تک لیکچرار کا اور لیکچر کا انتظام کرنے والوں کا منشاء یہ ہو کہ احمدیت کی صداقت کے دلائل بیان کئے جائیں۔ وہاں سوائے ایک مخلص احمدی کے دوسرے کا کام نہیں کہ صدارت کے فرائض کو نبھا سکے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آیندہ جہاں کہیں جلسے ہونگے۔ احباب اس امر کو مدِنظر رکھینگے۔ غیر احمدیوں میں بڑے بڑے لائق آدمی موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر صدارت کی کُرسی کو بڑی عمدگی سے زیب دے سکتے ہیں اور دیتے ہیں۔ لیکن عقائد مذہبی کا معاملہ بالکل جُداگانہ ہے +

ہمارے امام کون ہوسکتے ہیں

پریسیڈنٹی کا معاملہ بھی ایک حد تک امامت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ مگر امامت اور پھر امامت نماز ایک ایسی اعلیٰ خصوصیت اپنے اندر رکھتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب ابتدائے دعوے کے ایام میں ایک مدت غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پورانی طرز کے مطابق پڑھتے رہے لیکن بالآخر اللہ تعالےٰ کی وحی کے ماتحت انہیں یہ حکم دینا پڑا کہ احمدیوں کے واسطے قطعاً حرام ہے کہ کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔ خواہ وہ مکفر ہو یا مکذب یا متردد ہو۔ وہ لوگ جو ہماری تکفیر تکذیب نہیں کرتے مگر بیعت میں بھی داخل نہیں ہوئے۔ وہ متردّدین میں ہیں اور سچ تو یہی ہے کہ جس نے بیعت نہیں کی وہ نہ ماننے والا ہے۔ کوئی بڑا نہ ماننے والا ہوا۔ کوئی چھوٹا نہ ماننے والا ہوا۔ بحیثیت نہ ماننے والا ہونے کے سب کے سب اُس دائرہ سے باہر ہیں جو خدا نے حفاظت و امن کی زمین کے گرد کھینچا ہے گو کوئی بہت دور ہے۔ اور اُس دائرہ کے وجود سے ہی آگاہ نہیں۔ اور کچھ نزدیک ہیں جو محیط دائرہ کے قریب ہیں۔ اور اُن سے امید ہوسکتی ہے کہ رینگتے رینگتے اندر داخل ہو جائیں۔ مگر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو لوگ دائرہ سے باہر ہیں وہ اندر والوں کے امام نماز بنیں۔ اندر والا تو دُعا مانگتا ہے

کہ اے خدا ہم کو ان میں سے نہ بنا جو دائرہ سے باہر رہ گئے۔ پھر کیا وہ باہر والے کو اس واسطے اپنا امام بنائے کہ نماز کے اندر وہ خدا کے سامنے اُن لوگوں کا ایک نمونہ پیش کرسکے۔ جن میں سے وہ بننا نہیں چاہتا۔ فتدبّر +

جلسہ احمدیہ سیالکوٹ

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دیجا چکی ہے سیالکوٹ کا جلسہ دو روز بہت کامیابی کے ساتھ ہوا +

احمدی برادران مفصلات سیالکوٹ کے علاوہ اضلاع گجرات و سیالکوٹ کے مفصلات سے بھی تشریف لائے تھے۔ ایک وسیع پنڈال عقب مسجد کبوتراں والی طیار کیا گیا تھا۔ اگرچہ انہیں ایام میں سیالکوٹ میں عیسائیوں۔ اور ہندوؤں کے جلسے بھی تھے اور مسلمانوں نے بھی ہمارے جلسہ کا اشتہار پڑھ کر ایک جلسہ اپنا بنانے کی کوشش کرلی تھی۔ تاہم غیر احمدی کثرت کے ساتھ ہر اجلاس میں شامل ہوتے رہے۔ اور تمام اجلاس بڑی رونق کے ساتھ ہوئے۔ پنڈال باوجود بہت وسیع ہونے کے بالکل بھر جاتا تھا +

انتظام جلسہ ایسا اعلےٰ تھا جیسا کہ سیالکوٹ کے مدبّرین سے امید تھی۔ ایک خاص خوبی کی بات جو کہ مَیں نے سیالکوٹ کے ناظمین جلسہ میں دیکھی ہے وہ ہر جگہ کے ناظمین کے واسطے قابل تقلید ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص جس کام پر مقرر کیا گیا ہے اُس نے اپنی ڈیوٹی کی سرانجام دہی پر لیکچروں کے سُننے اور جلسوں کی رونق دیکھنے کی لذت کو قربان کر دیا۔ مثلاً ماسٹر غلام محمد صاحب بی اے۔ اور چوہدری مولا بخش صاحب کی ڈیوٹی کھانا طیار کرانے اور احباب کو کھلانے پر تھی۔ یہ ہر دو صاحبان صبح سے عشاء تک اسی کام میں مصروف رہے اور نہایت خوش اسلوبی سے مہمانوں کی ان ضروریات کو پورا کیا۔ اور کبھی یہ خواہش نہ کی کہ لیکچر کے سُننے کے واسطے پنڈال میں جائیں۔ قیام فیما اقام اللہ کے نمونہ پر ان لوگوں نے عمل کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزاء خیر دے۔ اگر لیکچروں کا سُننا صرف لذت سمعی کے واسطے ہے تو وہ کچھ شے نہیں۔ اور اگر حصول ثواب کے واسطے ہے تو مَیں امید کرتا ہوں کہ ان ہر دو صاحبان نے

سامعین سے بہت بڑھ کر ثواب کما لیا ہے +

لیکچروں کے مضامین کی ترتیب بہت اعلےٰ تھی۔ اور ہر ایک لیکچرار نے اپنے مضمون کو نہایت عمدگی سے نبھایا۔ مخدومی چوہدری نصر اللہ صاحب کی بحث **وفات مسیح** پر ایک سیر کُن بحث تھی۔ مولوی صدر الدین صاحب نے **ضرورت زمانہ** پر جس فصاحت اور بلاغت سے پُر معنی تقریر کی اور جس دَرد سے حالتِ زمانہ کا نقشہ کھینچا۔ اس نے سامعین پر رقت طاری کر دی۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اپنے مضمون اور وقت کے **راجا** تھے۔ اپنے صوفیانہ موتیوں کا ذخیرہ جب انہوں نے پبلک کے سامنے پیش کرنا شروع کیا اور ایک سے ایک بڑھ کر معرفت کا نکتہ آگے رکھا تو سامعین پر عجب حالت طاری ہوئی۔ مولوی مبارک علی صاحب نے **عربی قصیدہ** کے ساتھ اپنے مضمون کو شروع کیا اور سلسلہ عالیہ کے بانی پر سے اعتراضات کو ایسی عمدگی سے دُور کر دیا کہ ازالہ اوہام کا مجموعہ سامعین کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے اپنی روانیٔ تقریر میں بجائے دو کے تین گھنٹہ تک سامعین کو محوِ حیرت بنا رکھا۔ جو مقبولیت خدا نے انکے لیکچروں کو عطا کی ہے وہ اُن کے شاملِ حال تھی۔ اور **علوم کے دروازے** جو اُن پر کھلے ہوئے تھے انہوں نے پبلک پر کھول دینے میں کوئی بخل نہ کیا۔ ان کے بعد صادق نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اسلام کا وہ مقابلہ کیا۔ کہ احمدیوں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوا اور غیر احمدیوں کو اپنے ایمان کی فکر پڑ گئی۔ پھر ہمارے نوجوان شیخ تیمور ایم۔ اے نے سیرت مسیح موعود پر ایک ایسی جامع اور لطیف تقریر کی کہ بایدِ و شاید۔ شیخ صاحب غالباً پہلی دفعہ اسٹیج پر آئے تھے۔ پر میرے محبوب کا بیان انہوں نے ایسے دلکش پیرایہ میں کیا کہ وہ خود بھی محبوب بن گئے۔ پھر حضرت سید سرور شاہ صاحب نے احمدیت کے فوائد بیان کرتے ہوئے غیر احمدیوں پر اُن کا **ننگ و عار** کھول دیا۔ سب سے آخر ہمارے نوجوان دوست چوہدری فتح محمد صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کی برکات کو اس عمدگی سے بیان کیا کہ لوگوں کے دل بول اُٹھے کہ خدا گورنمنٹ کی **فتح** ہی رکھے۔ اسکے بعد دعا کرتے ہوئے سید حامد شاہ صاحب نے جلسہ ختم

... عبد الحی صاحب قرآن شریف پڑھا۔ اور ... نوجوان نے درثمین کے اشعار پڑھے +

ان اجلاس میں پریزیڈنٹ منفصلہ ذیل صاحبان تھے۔ منشی فرزند علی صاحب بی۔ اے۔ چوہدری نصر اللہ صاحب وکیل۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب بی اے۔ چوہدری محمد امین صاحب وکیل۔ جو صاحبان صدر جلسہ ہوا کرتے ہوں۔ انکے واسطے تھنکس کے ووٹ جلسہ ہی میں پاس ہوا کرتے ہیں۔ مگر یہاں سیدھے سادھے مسلمانوں کا جلسہ تھا وہ ایسی رسومات کو بیچارے کہاں جانیں۔ لہٰذا اُسکے عوض میں میں اخبار میں صدر صاحبان کے لئے جزاکم اللہ الخیر کا ووٹ پاس کرتا ہوں۔ احباب کہیں۔ آمین +

احباب سیالکوٹ نے تجویز کی ہے کہ ان تمام لیکچروں کو ایک **کتاب** کی صورت میں چھاپ کر شائع کر دیں اور اگر ایسا کیا گیا تو میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ ایک نہایت ہی لطیف مجموعہ ہوگا۔ اسوقت ہر ایک لیکچر میں سے چند سطر کا اقتباس میں بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہوں +

(۱) چوہدری نصر اللہ صاحب اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کے متعلق مَا قَتَلُوْا کو دُہرایا۔ مگر مَا صَلَبُوْہ کو نہیں دہرایا۔ اس کے راز کیطرف توجہ کرو +

(۲) حضرت مولوی صدر الدین صاحب ضرورت زمانہ آج سے تیس سال پہلے خود ہند کے مشہور شاعر **حالی** صاحب بیان کر چکے ہیں اور انکی مسدس کی صداقت اور لطافت کو عام مسلمین قبول قبول کر چکے ہیں۔ ملاحظہ ہوں اُنکے اشعار

بنوت نہ گر ختم ہو تی عرب پر
کوئی ہم پر مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر
ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہی جو کتاب اُس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

(۳) مولوی غلام رسول صاحب مسیح اور مہدی کے آنے کی جو علامات بطور گواہ تھیں وہ تو پُوری ہوگئیں۔ اور مسیح و مہدی کوئی نہیں آیا۔ بھلا

... کو اجازت دیتی ہے کہ دعوے دار ... سے بھی قبل اپنے گواہوں کو پیش کر دے +

(۴) حضرت خواجہ صاحب مصلحین دو قسم کے ہوتے ہیں۔ زمانی اور ربّانی۔ زمانی وہ جنکو ایوولیوشن دینوی امور کی اصلاح کے واسطے پیدا کرتا ہے۔ اور خلقت اِن کا ہم خیال ہونے کو طیار ہوتی ہے اور ربّانی وہ ہیں جنکو خدا ایسے وقت میں لاتا ہے کہ الہام کا زمانہ میں انکار ہو چکا ہوتا ہے وہ خلقت کو خدا کے قرب میں لانا چاہتے ہیں۔ زمانی مصلح اس زمانہ کے دیانند مہاراج تھے اور سر سید اور ربّانی حضرت مرزا صاحب +

(۵) صادق ختم بنوت کے تین ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ آنحضرتؐ آخری نبی تھے۔ اگر عیسےٰ پہلے زندہ موجود تھا۔ آنحضرت کی زندگی میں زندہ موجود رہا۔ اور آپ کے بعد زندہ موجود ہے تو پھر آخری نبی عیسیٰ ہوا۔ آنحضرتؐ پر تمام بنوتوں کا خاتمہ تھا۔ ہر امر پر آپ کو سب سے بڑھ کر کمال حاصل تھا۔ مگر غیر احمدیوں کا اسلام بعض دیگر انبیاء میں ایسی خوبیاں بیان کرتا ہے جو آنحضرت میں ہیں۔ آنحضرتؐ نبیوں کی مُہر تھے۔ مُہر وہ ہے جو کسی پروانے کی تصدیق کرے +

احمدی مانتے ہیں کہ اُس مُہر کی تصدیق نے نبی بنائے اور آیندہ بنائیگی۔ مگر غیر احمدی کہتے ہیں وہ مُہر جب سے بنی ہے۔ بیکار پڑی ہے۔ ہر سہ معنوں کے لحاظ سے احمدیوں کا اسلام ختم بنوت کا قائل ہے اور غیر احمدیوں کا ختم بنوت کا منکر ہے +

(۶) شیخ تیمور صاحب حضرت مرزا صاحب کو باوجود اسقدر مشکلات کے جو مخالفین اُن پر ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور باوجود اس قدر عظیم الشان ذمہ واری کے ہر وقت محبت آلہی اور خدا کی تسبیح میں مصروف رہتے ہوئے ایک فرحت اور خوشی کی حالت حاصل تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ **الجنت حق** +

(۷) مولوی سرور شاہ صاحب قرآن شریف میں ہستی باری کی جو سب سے زیادہ زبردست دلیل تھی

اس کو بھی غیر احمدی علماء نے اپنا ہی دلیل قرار دیا ہے۔ پھر باقی کیا رہا +

(۸) سید حامد شاہ صاحب کی رباعیات بقیہ

ایک آنہ فی جلد۔ انجمن احمدیہ سیالکوٹ سے مل سکتی ہیں ایک آخری رباعی درج ذیل ہے +

سچ بات کفی کہدی ہے حوالہ بخدا ہو
ہم کو تو یہی رنج ہے کیوں ہم سے جُدا ہو
کافر نہیں کہتا کوئی کافر نہ بنو تم
ہم خوش ہیں مسلمان ہمیں بنکے دکھاؤ

خطبہ عید*

(بروزِ عید الفطر۔ ۲۵۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کا وعظ بعد نماز عید۔ در مسجدِ اقصےٰ)

اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اذ قال الحواریون یٰعیسی ابن مریم ھل یستطیع ربك ان ینزّل علینا مآئدۃً من السّمآءِ قال اتقوا اللّٰہ ان کنتم مومنین ○ قالوا نرید ان ناکل منھا و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا و نکون علیھا من الشّٰھدین قال عیسی ابن مریم اللّٰھم ربّنا انزل علینا مآئدۃً من السّمآء تکون لنا عیدا لاوّلنا و اٰخرنا و اٰیۃً منك وارزقنا و انت خیر الرّازقین ○ قال اللّٰہ انی منزلھا علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذّبہٗ عذابًا لّآ اعذّبہٗ احدًا من العالمین ○

انسان اپنے نفس کی خوشی کے لئے بہت سی مختلف خواہشات اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ اُسے آرام ملے۔ سکون حاصل ہو۔ عزّت ہو۔ خوشی ہو۔ راحت ہو۔ فرحت ہو۔ ان خواہشات کو پورا کرنے کے واسطے وہ مختلف طرز کی کوششیں کرتا ہے۔ اور ہر قسم کے سامان مہیا کرتا ہے۔ دانا لوگوں نے جب فطرت انسانی کا مطالعہ کیا اور دیکھا کہ ان خواہشات کا پورا کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے تو انھوں نے ایسی تدابیر سوچیں جن سے یہ فطری تقاضاء بھی پورا ہو اور کوئی مفید مطلب نتیجہ بھی نکل آئے۔ اس کوشش کی سب سے چھوٹی سی مثال گڑیوں کے کھیل میں پائی جاتی ہے۔ جب دیکھا گیا کہ لڑکیوں میں قدرتاً کھیل کی طرف میلان ہے۔ تو انکے واسطے ایک ایسا کھیل ایجاد کیا گیا جو نہ صرف تفریح کا کام دے اور قوے کی نشو و نما میں مدد دے۔ بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کا موجب ہو جائے۔ گڑیوں کا کھیل ایسا ہے کہ اُس میں لڑکیاں سینا۔ پرونا۔ کھانا۔ پکانا۔ اور آئندہ زندگی کے تمام ضروری حالات سے واقف ہو جاتی ہیں کبھی گڑیا کا پاجامہ سیا جا رہا ہے۔ کبھی اُس کا کرتہ بن رہا ہے۔ پھر گڑیا کا بیاہ ہوتا ہے۔ اس طرح کھیل میں ہی اُن کا تمام چال چلن سنوارا جاتا ہے۔ ان کے خیالات میں ترقی ہوتی ہے۔ ان کے نشو و نماء میں مدد ملتی ہے +

یہ تو انسانی تدابیر کا نتیجہ ہے۔ مگر انسان کیا اور اُس کے ذہنی قوے کیا۔ جب اللہ تعالےٰ اس طرح انسان کے فطرتی تقاضاء کو پورا کرنے کے واسطے کوئی مفید حکمت بتلاتا ہے تو وہ بہت ہی اعلیٰ بات ہوتی ہے۔ اور اُس میں بڑے بڑے فوائد نظر آتے ہیں اللہ تعالےٰ چونکہ خود خالق ہے وہ خوب جانتا ہے کہ انسان کی فطرت میں بھی یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ خوشی کی خواہشمند ہو۔ اسواسطے اللہ تعالےٰ نے اسکی خوشی کے لئے عید کا دن مقرر کیا ہے۔ اور اس میں بہت سی باریک حکمتیں رکھ دی ہیں اور انسان کے لئے بڑے بڑے منافع کی باتیں اس میں شامل کر دی ہیں۔ عید یا خوشی کا دن چونکہ فطرت انسانی میں داخل ہے اسواسطے تمام قوموں میں عید منائی جاتی ہے۔ عیسائیوں کی عید عنقریب دسمبر کے آخر میں ہونے والی ہے۔ جسکو کرسمس کہتے ہیں۔ ایک اور عید عیسائیوں کی ایسٹر میں ہوتی ہے۔ ہندو بھی دسہرہ اور ہولی مناتے ہیں۔ سکھ بھی عید کرتے ہیں۔ یہودیوں میں بھی فرعون کی غلامی سے بچنے کے دن سال بسال عید ہوا کرتی ہے اور اس کے سوائے اور بھی ان کے درمیان عیدیں ہیں۔ غرض کل قوموں میں عید منانے کا دستور چلا آتا ہے۔ یہی انسانی فطرت کا تقاضاء ہے۔ اس سے قوے میں نشو و نماء ہوتا ہے۔ لیکن حقیقتاً عید دلکی خوشی سے ہوتی ہے۔ اگر کسی کے گھر میں رات چوری ہو گئی ہو اور اُس کا تمام مال لوٹا گیا ہو تو وہ صبح کیا عید منائیگا۔ یا کسی کے ہاں ماتم ہو گیا تو وہ کیا عید کرے گا جبتک کہ دل میں راحت نہو۔ کوئی عید نہیں۔ صرف کپڑوں کی طیاری اور کھانے پینے کا نام عید نہیں ہے مگر عید دل کی خوشی سے بنتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے واسطے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ اور ہر دو میں بڑی حکمتیں رکھ دی ہیں۔ ہر دو میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ دلکی سچّی راحت جس کو تم تلاش کرتے ہو۔ وہ ہم بتلاتے ہیں کہ کس طرح مل سکتی ہے۔ پہلی عید کے قبل ایک ماہ کا روزہ مقرر کیا ہے۔ کہ جب انسان اپنی خواہشات کو اللہ تعالےٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور اُس کے لئے بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ تو یہ اُس کے واسطے ایک خوشی کا مقام ہے۔ اللہ تعالےٰ کی اس عبادت کے بعد وہ ایک عید مناتا ہے +

دوسری عید میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی طرف اشارہ کرکے ہر مُسلمان کو جسے استطاعت ہو قربانی دینے کا حکم ہے۔ اس میں یہ سِر ہے کہ تم حضرت اسماعیل کی طرح اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دو۔ حقیقی عید یہی ہے۔ مگر یہاں کیسی مشکل ہے کہ برخلاف اسکے آجکل کے مسلمان عید کے دن گندے افعال کرتے ہیں۔ عیش و عشرت میں دن گزارتے ہیں۔ بجائے اسکے کہ دلکی خواہشوں کو قربان کریں۔ زنا اور فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں +

حضرت مسیح کے حواریوں نے خواہش کی کہ ہمیں مائدہ ملے تاکہ ہمارے لئے عید ہو۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ مائدہ تو اُترے گا مگر مال و دولت پاکر انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ اور فرعون بنجاتا ہے۔ اللہ کے پیاروں پر حملے کرنے لگجاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر مائدہ پاکر تم میری مرضی کے خلاف چلوگے۔ تو میں ایسی سزا دوں گا۔ جو کبھی کسی کو نہ ملی ہو۔ جب خدا کی نعمت ملتی ہے تو اُس کے ساتھ ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ خدا کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیئے۔ خدا اندھا کر دے بہرہ کر دے۔ جذام ہو جائے۔ مرگی پڑ جائے۔ پاگل بنجائے۔ ننگ و ناموس جاتا رہے۔ عذاب الٰہی کو کون برداشت کر سکتا ہے۔ عیسائیوں کو دیکھو۔ انہوں نے خدا ہی نیا بنا لیا ہے +

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ ایسا سخت گناہ ہے۔ کہ

* پچھلے اخبار میں اس خطبہ کے چھاپنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر اس میں چھپ نہ سکا۔ اسواسطے اس اخبار میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے +

قریب ہے اِس سے آسمان وزمین پھٹ جائیں۔ پیشگوئیوں سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسا سخت وقت آنیوالا ہے۔ ابتلاء سے بچنے کے واسطے اللہ تعالےٰ نے عید کے دِن جو خوشی کا دِن ہے بجائے پانچ کے چھ نمازیں مقرر کر دی ہیں۔ اس میں اشارہ ہے کہ جب مال و دولت آرام و راحت حاصل ہو تو عبادت زیادہ کرو۔ جب انکی خواہشات بڑہیں تو نماز بھی ایک اور بڑھا دی۔ جب چھ نمازیں پڑہینگے تو ان کی توجہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں اور بھی بڑھ جائیگی +

مسلمانوں نے جب اس کے برخلاف کیا تو اُن پر ہر طرف سے دُکھ کی مار پڑی۔ ملک چھینے جا رہے ہیں۔ عزّت و مال جاتے رہے۔ سب سے زیادہ ذلیل ہوگئے ہیں۔ دیکھو مراکش مُسلمانوں کی سلطنت ہے۔ مگر جرمن اور فرانس اُس پر قبضہ کرنے کے واسطے علانیہ آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ گویا اسلامی بادشاہ کی کوئی ہستی ہی نہیں۔ اور اُس کے ملک کو اپنا حق جانتے ہیں۔ اور اُس کی کوئی عزّت اُنکے دِلوں میں نہیں۔ ہمارے بادشاہ بھی ذلیل ہوگئے۔ اللہ تعالےٰ نے اِن ابتلاؤں سے بچنے کا یہ علاج مقرر کیا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر عبادت کرو۔ صدقہ دو۔ حج کے لئے سفر اختیار کرو۔ قربانیاں دو۔ افسوس ہے کہ مُسلمان خیال کرتے ہیں کہ عید ایک میلہ ہے۔ اور دنیوی راحت کیلئے ہے۔ اصلی راحت تو اللہ تعالےٰ کی رضامندی سے حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حقیقی راحت کو سمجھیں اور پائیں +

پیام اصلاح

انجمن اتحاد و ترقی مسلمانان پنجاب لاہور نے ایک دو ورقہ نصیحت کا چھاپ کر مسلمانوں میں تقسیم کیا ہے جس میں مسلمانوں کو تجارت کی طرف متوجہ ہونے کا بڑے زور سے مشورہ دیا گیا ہے۔ کہتے ہیں:۔

ہندو بھائیوں کے علاوہ ہمارے ملک میں ایک نہایت قلیل التعداد قوم پارسیوں کی بھی آباد ہے جو بوجہ تجارت جیسے گنج بخش پیشہ کے ہاتھ میں رکھنے کے معزز ترین اقوام میں شمار ہوتی ہے +

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے جدّی پیشہ ۲۴ تجارت سے اتنے عرصہ بیگانہ رہنے کے باعث ہمنے اپنے آپکو بام عروج سے قعر تباہی میں گرالیا اور اب اس حالت کو پہنچ گئے ہیں کہ جو قومیں کبھی ہماری قدمبوسی کو باعث افتخار سمجھتی تھیں [illegible] +

ریویو

جنگ بدر سے لے کر جنگ یرموک

تک ۲۸ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۱۴ رسالوں میں شایع ہوئے ہیں جنسے تمام دُنیا اب تک حیران اور ششدر چلی آتی ہے۔ اور جنکے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دُنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہلِ اسلام کیلئے نہایت مفید ہے حجم ۲۸۸ صفحے قیمت عہ محصول معاف۔ المشتہر غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

الرحلۃ الحجازیہ سفرنامۂ حج

مرتبہ جناب مولوی حکیم حاجی محمد عبدالغفور صاحب ساکن موضع رمضان پور پرگنہ بہار ضلع مونگیر متعلق ڈاک خانہ برگبہ۔ یہ کتاب حاجی صاحب کی ڈایری (روزنامچہ) ہے جو کہ انہوں نے اپنے سفرِ حج میں لکھی تھی۔ گھر سے چلنے سے لیکر واپس گھر پہنچنے تک کے تمام حالات روزمرہ درج ہیں۔ عازمانِ حج کے واسطے مفید معلومات کا ذخیرہ ہے۔ اور دوسروں کے واسطے اس کے پڑھنے سے ایک حاجی کے تمام دلچسپ حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔ گویا ایک حاجی صاحب اپنے سفر سے واپس آکر اپنے تمام حالات ہمارے سامنے ذکر کر دیتے ہیں۔ یہ کتاب مذکورہ بالا پتہ پر حاجی صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے +

ایڈورڈ گزٹ

کے چند پرچوں کے دیکھنے کا ہمیں اتفاق ہوا ہے یہ اخبار سات آٹھ ماہ سے ایبٹ آباد ضلع ہزارہ سے شائع ہوتا ہے اسکے ایڈیٹر قومی خیرخواہی میں ایک پرجوش نوجوان منشی قلندر خانصاحب ہیں۔ جو برادرانِ وطن کی ظاہری اور باطنی چوٹوں کے سامنے سینہ سپر کئے ہوئے اپنی قوم اور اپنی گورنمنٹ کی خیرخواہی میں بڑی ہمّت و حوصلہ کے ساتھ مصروف ہیں۔ قوم کو چاہیئے کہ ان کی حوصلہ افزائی کرے۔ قیمت اخبار معزز عہدہ داروں سے مبلغ چھ روپے سالانہ۔ اور عوام سے صرف دو روپیہ سالانہ ہے +

تصدیق کلامِ ربّانی

مطبع الحق کا کیا ہے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کے واسطے کوئی توپ خانہ ہے۔ آئے دِن دشمنانِ اسلام بالخصوص آریوں کے مقابلہ کے واسطے ایک نہ ایک آراستہ پیراستہ قواعد داں رسالہ وہاں سے نکلتا رہتا ہے۔ اسوقت جو نیا رسالہ ہمارے سامنے ہے وہ ۱۹۶ صفحہ کا ہے۔ اور ہمارے مکرم دوست جناب مولوی سید صادق حسین صاحب مختار عدالت فوجداری و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ و ممبر دیانندمت کھنڈن سبھا دہلی کی تازہ تصنیف ہے۔ میر صاحب موصوف کے اکثر مضامین ہمارے احباب دیکھ چکے ہوئے ہیں۔ اسواسطے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ کن پُرزور دلائل سے انہوں نے آریوں کی کتاب مسلمانوں کے بانی کی کہانی کا جواب اِس کتاب میں دیا ہے۔ اِس کتاب میں اُن کتابوں کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔ جو ردِّ آریہ میں علمائے اسلام نے طیار کیا ہے۔ ویدک ایشور کا حُلیہ اور قدیم آریوں کی تہذیب اور ہر طرح کے تحقیقی اور الزامی جواب بہت دلچسپ ہیں یہ کتاب بقیمت ۸ر فی جلد دفتر اخبار الحق دہلی سے مِل سکتی ہے +

عبرت

آجکل کے سُست مزاجوں کے واسطے یورپ نے جو جو سامان مہیا کئے ہیں انمیں سے ایک ناول خوانی ہے۔ انگریزی میں تو کوئی ناولوں کا شمار نہیں۔ پر اُردو میں بھی اِس قدر ناول پھیلے ہیں۔ اور ملک میں اِس کثرت سے پڑھے گئے ہیں کہ بہت نوجوان کیا بوڑھے بھی ناول خوانی کے سوائے اور لٹریچر کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔ ایسے گئے گذروں تک بھی کچھ دینی باتیں پہنچانے کے واسطے بعض محبّانِ قوم نے مذھبی اور اخلاقی ناول لکھنے شروع کئے ہیں۔ جن کا ایک تازہ نمونہ اِس وقت ہماری میز پر ہماری مکرمہ محترمہ مسز کرم الٰہی کی تصنیف بنام عبرت ہے۔ ایک اسم بامسمّی قصّہ ہے اس میں منجملہ دیگر مفید باتوں کے فوائد پردہ پر بھی بحث ہے اور تعلیم نسواں کی خوبیوں کو عمدہ پیرایہ میں جتلایا گیا ہے جابجا صداقت اسلام کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مصنفہ کو جزاءِ خیر دے اور انہیں اِس سے بہتر شغل دینی میں لگنے کی توفیق عطاء کرے۔ آمین۔

یہ کتاب دفتر الحق دہلی سے بقیمت ۸ر فی جلد ملسکتی ہے +

تبلیغی کارڈ

میاں محمد یمین سہارنپوری نے تبلیغی کارڈ چھاپ کر شائع کئے ہیں۔ جنپر ایک طرف حضرت صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ابن مریم مرگیا حق کی قسم کے ۱۲ شعر درج کئے ہیں + فی سینکڑہ ۱۶ ر محمد یمین قادیان

نبی اللہ کے ظہور کا پہلا حصّہ

مصنّف منشی محمد ظہیر الدین صاحب احمدی اروپی مصنف ردّ چکڑالوی و وید کے ظہور میں فتور۔ یہ کتاب بہ قیمت ۵ ر فی نسخہ حاجی آلٰہی بخش رحیم بخش احمدیاں۔ تاجران کتب گجرات پنجاب سے ملسکتی ہے +

ایسے مشیروں سے خدا کی پناہ

بنارس میں کوئی انجمن مشیر المسلمین ہے۔ اُس نے ہمارے بنارس جانیکی کاروائی کو اب چھ ماہ کے بعد چھاپا ہے۔ چھ ماہ شائد اس واسطے لگائے ہیں کہ بدر میں جو رپورٹ لکھی گئی تھی۔ وہ لوگوں کو بھول جائے تو پھر غلط بیانی آسان ہو جائے۔ اللہ رحم کرے مسلمانوں کے حال پر۔ بڑے فخر کے ساتھ جو کارروائی اس مشیر نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ غیر مسلمین کے سامنے جلسہ مذاہب میں خواجہ صاحب نے اسلام کی تائید میں جو لیکچر دیا تھا۔ اُس لیکچر کی تردید کر کے اس مشیر نے چھاپ دی ہے۔ سبحان تیری قدرت۔ اسلام کیوں نہ ترقی کرے۔ کہ اُس کو گھر میں ہی ایسے مشیر مل گئے۔ اور ملے بھی مفت۔ یہ مشیر مسلمانوں کو حکم کرتا ہے کہ جو شخص مرزائیوں کو کافر نہ جانے وہ خود کافر و مرتد ہے۔ اب ہم اپنے اُن دوستوں کو جو سلسلہ حقہ اور اُس کے بانی کو اچھا جانتے ہیں مگر ہنوز داخل بیعت نہیں ہوئے۔ صلاح دیتے ہیں کہ برادران کافر تو تم بن چکے اب اٹک رہنے کا کیا فائدہ۔ آؤ۔ یک سو ہو جاؤ۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ وہ نہ ہو کہ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے +

بدر کامل

مصنفہ بابو محمد حسین صاحب احمدی کلرک لاہور چھاؤنی۔ جنکے زور قلم سے اخباری دُنیا بخوبی واقف ہے۔ ایک آریہ کے ۲۰ بیس سوالات کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اور مذہب کو ناول کی طرز میں پیش کرنیکا جو اضطراری طریق بعض لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ اُس کا ایک نمونہ ہے اور مذہبی ناولوں کا نمبر ۲ ہے بجواب معقول اور مدلل دیئے گئے ہیں۔ جن لوگوں کو آریاؤں سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ فرماویں۔ یہ کتاب بقیمت ۴ ر فی جلد منشی دوست محمد صاحب احمدی مینجر مسلم ٹریکٹ سوسائٹی لاہور سے ملسکتی ہے +

گوشت خوری

پر ایک سیر کن بحث مؤلفہ منشی برکت علی صاحب بقیمت ۳ ر دفتر بدر سے یہ کتاب مل سکتی ہے +

مباحثہ مونگیر حصّہ اوّل

احباب کو معلوم ہے کہ علمائے مونگیر و بنگال کے چیلنج پر یہاں سے چند علماء مباحثہ کے واسطے گئے تھے۔ جو کہ وہاں کے علماء کے فرار کے سبب چل نہ سکا۔ اُس مباحثہ کے تفصیلی حالات مرتبہ حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نے چھپوائے ہیں جو کہ بقیمت ۴ ر دفتر اخبار الحق دہلی سے مل سکتا ہے۔ اس میں دیگر حالات کے علاوہ وہ عربی عبارت بھی بمعہ ترجمہ درج کی گئی ہے جو مطابق شرائط مباحثہ ہمارے علماء نے مخالفین کے سامنے پیش کی تھی۔ اور جس کے ڈر سے وہ بھاگ کھڑے ہوئے +

بیس ۲۰ سوالات کے معقول جوابات

آریوں کے مشہور سرکردہ درشن نند کے اعتراضوں کے جواب جناب آغا رفیق بلند شہری نے بہت عمدگی سے دیئے ہیں۔ قابل دید کتاب ہے اور قابل قدر انجمن نور علیٰ نور حامی اسلام کیمپ میرٹھ نے اس کتاب کو شائع کیا ہے +

چشمۂ آریہ

یہ کتاب ایک مسیحی صاحب بنام ایس۔ ایم۔ پی۔ کی تصنیف ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ موجودہ آریہ مذہب کہاں سے نکلا ہے۔ اور عجیب در عجیب انکشاف آریوں اور اُنکے بزرگوں کے مذہب کے متعلق اس کتاب میں درج ہیں۔ جنکا لطف کتاب کے پڑھنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے +

ایس۔ ایم۔ پی صاحب۔ منصف مزاج آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں صفائی سے اقرار کیا ہے کہ جو توحید اسلام میں ہے وہ عیسائی مذہب میں نہیں۔ لکھتے ہیں :-

"خدا کی وحدانیت میں کسی دوسرے اور تیسرے کا شریک ہونا اسلام ایک لمحہ کے واسطے روا نہیں کرتا خواہ وہ کسی قسم کا کیوں نہو۔ آریوں کا یہ قول کہ تین وجود ازلی ہیں ایک طور سے تثلیث کی حمایت ہے"۔

یہ کتاب بقیمت ۳ ر فی جلد پادری گلزاری لال صاحب پاسٹر ایم۔ اے چرچ ۵۹ سول لین کانپور سے ملسکتی ہے +

ملازمین مطبع

مطبع بدر میں ایک پریس مین اور دو کل کشوں کی ضرورت ہے +

دُعا مدد

قاضی غلام حسن صاحب حصار سے اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کی پہلی بیوی بیمار ہیں۔ گھر میں بہت بے چینی اور تکلیف ہے احباب سے التجاء دُعا ہے +

روزوں کی فلاسفی

اس میں حنفی مذہب کے مطابق روزوں کے متعلق تمام مسائل ہیں۔ یہ کتاب مالک و ایڈیٹر رسالہ ضیاء الاسلام مراد آباد سے مل سکتی ہیں +

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر چالیس سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس ۱۲۵ روپے ماہوار۔ کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان آدمی غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرماویں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح ہو گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقا۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ۔ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اردو خواندہ مطیع فرمانبردار۔ بخت پر قطع برید۔ دوختنے سے واقف ہے

احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۲۵ سے ۳۰ برس تک ہو۔ اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ یا کم سے کم ۲۵ روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ یا ۲۵ روپیہ ماہوار جائیداد کی آمدنی۔ یا اور کوئی ذریعہ ۲۵ روپیہ ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر نگر۔ سہارنپور۔ وغیرہ کے باشندگان کو ترجیح ہوگی ؛

خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ درخواست کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں ؛

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں۔ اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے اُنیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں ؛

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی ؛

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کریں ؛

(۷) ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو ؛

(محمد آمین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ)

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ بدر کے کالموں میں گنجائش کم ہے اور مضامین باہر سے بہت آتے ہیں۔ خود یہاں کے مضامین ایڈیٹوریل نوٹس۔ خطبہ۔ کلام امیر۔ وغیرہ کے واسطے پوری جگہ نہیں ملتی۔ اگر بیرونی صاحبان کچھ امداد کرکے ایسے مفید مضامین کے واسطے زائد اوراق لگوا دیا کریں تو خوب ہو ؛

مبایعین

(جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

عائشہ بی بی ہمشیرہ فیض احمد۔ موضع طالب پور ضلع گورداسپور
گوہر بی بی والدہ فیض احمد " " "
بابو فضل الٰہی صاحب میڈیکل اسسٹنٹ کومو برٹش ایسٹ افریقہ ؛
میاں محمد ابراہیم صاحب۔ قاضی ولی چک بھاگل پور ؛
سید مہر علی صاحب۔ مولود۔ ضلع لدھیانہ ؛
ہمشیرہ ولی داد رحمت بی بی۔ بنگلہ کوٹ خدا یار ضلع لائلپور۔
سید محمد صاحب۔ گھالیاں۔ سنترہ۔ سیالکوٹ ؛
عبدالرحمٰن صاحب خانسامان ساکن جھانسی۔ حال نوشہرہ ضلع پشاور بنگلہ
حیات محمد صاحب گھالیاں۔ سنترہ۔ سیالکوٹ ؛
میاں غلام محمد صاحب پسر غلام قادر۔ دوالمیال ؛
چوہدری غلام محی الدین ٹھیکدار نوشہرہ ضلع پشاور ؛
گلاب دین صاحب میانوالی مہاراں ڈاکخانہ گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ
پیر احمد صاحب رالی لوبک تحصیل رعیہ ؛
سید فیض علی شاہ صاحب معرفت عطاء اللہ وٹرنیری دفعدار سیول کور ۲۷ کسولی۔ انبالہ ؛
نور دین صاحب دکاندار جرمن بازار۔ نروبی۔ برٹش ایسٹ افریقہ ؛
میاں اللہ دتا صاحب۔ اوجہ۔ سنترہ۔ سیالکوٹ ؛
میاں رحیم بخش صاحب زمیندار " "
شیخ فرزند علی صاحب سیمل باڑہ۔ صالحپور۔ کٹک ؛
اہلیہ الہ داد صاحب بھاگاں صاحبہ۔ اللہ داد کنسٹیبل ۳۶۵ پولیس گجرات ؛
امام بی بی صاحبہ معرفت الہ داد کنسٹیبل ۳۶۵ "
جناب سیف الرحمٰن صاحبزادہ۔ موضع عبدگاہ۔ مازید خیل ڈاکخانہ بڑہ بیر۔ ضلع پشاور
منشی محمد سلطان صاحب ٹھیکداراں۔ گوبند پور۔ نہراپر جہلم سیکنڈ ڈویژن ؛
کرم داد صاحب موضع سرشارہ ضلع میرپور تحصیل کوٹلی ریاست جموں ؛
چوہدری عنایت علی صاحب وڑائچ۔ ڈرافسمین سروے ڈیپارٹمنٹ نروبی برٹش ایسٹ افریقہ ؛

منشی محمد فاضل صاحب میونسپل سرویر الہ آباد۔ کوٹھی شیروالی ؛
امانت بی بی صاحبہ بنت نظام الدین
علی بخش صاحب دبخواں کی اہلیہ صاحبہ
نور گل صاحب معرفت ڈاکٹر محمد دین بازار جہانگیر پورہ پشاور
سید محمد حسین شاہ صاحب گھالیاں۔ سنترہ۔ سیالکوٹ ؛
شیخ خدا بخش صاحب ٹالی والہ متصل مسجد سماۃ جیونا۔ ویکفیلڈ گنج لدھیانہ ؛
محمد بخش صاحب۔ نازکہ۔ ضلع جالندھر ؛
منشی عثمان پٹواری۔ چوک پولیس۔ شہر ملتان ؛
میاں احمد بخش صاحب کلاہ فروش۔ بازار کالا منڈی۔ اندرون حرم دروازہ۔ ملتان ؛
شاہ محمد صاحب ولد میاں لنگر صاحب احمدی۔ موضع ڈھو تحصیل کھاریاں۔ ضلع گجرات ؛
سمات امام بی بی صاحبہ زوجہ میاں لنگر احمدی " "
الہ بخش صاحب چٹھی رساں۔ وزیر آباد ؛
عبداللہ خان صاحب محرر۔ دفتر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ خیبر
ثناء اللہ صاحب۔ فیروز والہ تحصیل گوجرانوالہ ؛
عبدالرحمٰن صاحب۔ رسالہ پولیس فورٹ سنڈیمن بلوچستان ؛
والدہ محمد صدیق صاحب راج بی بی صاحبہ معرفت منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک۔ قلعہ میگزین ؛
فتح خاں صاحب۔ بھوچال کلاں۔ ضلع جہلم ؛
مولوی جلال الدین صاحب مدرس اول۔ قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
سید کاکا شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و ۲ دختران معرفت عطاء الٰہی جنڈانوالہ۔ ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ لائلپور ؛
منشی سعید الدین صاحب ولد محمد رحیم الدین صاحب کوہ چکرودہ چوہدری نظام الدین آبادکار۔ دیہہ ۲۴۲ ڈاکخانہ راوتیالی ضلع حیدرآباد سندھ
منشی رحیم الدین صاحب سوال نویس۔
شیخ عبدالرحمٰن صاحب طالب علم
احمد خان صاحب خانساماں۔ معرفت حافظ عبدالعزیز صدر سیالکوٹ
محبوب علی صاحب۔ محلہ جلال نگر۔ پرگنہ سورجگڈھ۔ ضلع مونگیر
چوہدری اکبر خان صاحب پٹواری۔ معرفت منشی مولا بخش صاحب بھٹی احمدی سیالکوٹی ؛
فیض احمد صاحب ولد خدا بخش۔ موضع بھوڈی للیاں۔ بدوملہی۔ سیالکوٹ ؛

اخبار عالم پر ایک سرسری نگاہ

آہ! ایک وہ وقت تھا کہ اگر دس مسلمان کہیں چلے جاتے تو سینکڑوں کیا ہزاروں ان کے رعب کے سبب کانپتے تھے۔ آج وہ وقت ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے شہر پر شہر اور ملک پر ملک نکلا جا رہا ہے۔ سلطان مراکو زندہ موجود ہے اور جرمن اور فرانس میں اسکے حصوں کی بابت تنازع ہو رہا ہے۔ ایران مسلمانوں کا ہے مگر اُس کے تجارتی انفلوانس کے حصول کا عہد و پیمان یورپ میں ہو رہا ہے۔ **طرابلس** مسلمانوں کا۔ ترکوں کا۔ یورپ کے اخبار بھی کہتے ہیں ترکوں کا۔ پر اٹلی کہتا ہے نہیں میرا۔ اس پر ترکوں اور اطالیوں میں اعلانِ جنگ ہو گیا۔ اطالی بیڑا جنگی جہازوں کا طرابلس میں پہنچ گیا۔ طرابلس پر قبضہ کر لیا ہے اور ترک اندر کی طرف چلے گئے ہیں اور جنگ کی طیاریاں کرتے ہیں۔ کیسی بے رعبی چھا گئی ہے۔ کاشکہ مسلمان اب بھی سمجھیں کہ ع شامتِ اعمالِ ماں صورتِ نادر گرفت (شامتِ اعمالِ شاں آورد ایامے چنیں)

ہمعصر وطن فرماتے ہیں یہ **قرب قیامت** کی علامت ہے۔ بالکل درست ہے۔ بجا ہے۔ ہم تو مدت سے یہی پکار رہے ہیں۔ شکر ہے کہ اب اہلِ وطن کی بھی آنکھیں کھلیں۔ فرماتے ہیں "آثار قیامت میں سے ایک علامت مدتوں یہ بتائی جا رہی ہے کہ اسلامی سیاسی اثر کا تقریباً نابود ہو جانا قرب قیامت کی نشانی ہے" اور "دوسری نشانی اخلاق کا عام انحطاط ہے"۔ سو دونوں باتیں پوری ہو گئیں۔ اب ذرا اُس کی بھی تلاش کیجئے جو قرب قیامت میں آنے والا ہے۔ کلکتہ اور لاہور کے مسلمانوں نے بڑے بڑے **جلسے** کئے ہیں۔ اٹلی کی اس زبردستی پر نفرین کی ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کو توجہ دلائی ہے کہ ترکوں کو انصاف دلائے۔ اطاکیہ میں والنیٹر جوق در جوق اُٹھ رہے ہیں۔ جوش جنگ بڑھ رہا ہے۔ سُنا جاتا ہے **شاہِ ایران** گرفتار ہو گئے۔ ایک انگریزی سیاح یورپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ اب ایران پر قبضہ کر لیا جائے۔ امن عامہ کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ کیوں نہو۔ ہمارے ایک دوست نے ایران اور ٹرکی کے انقلاب کو مسلمانوں کے استحکام پر **مینار بلند** کی نشانی بتلایا تھا۔ وہ ذرا غور فرماویں۔ اخباروں والے چاہتے ہیں بادشاہ سلامت کی آمد پر

پریس ایکٹ ۔۔ اُٹھایا جائے۔

مگر کہیں جنگ اٹلی و ٹرکی بادشاہ کی ۔۔ نہو جائے۔ ہماری مسلم **پریس** ایسوسی ایشن کو بھی اسپر توجہ کرنی چاہیئے بشرطیکہ مسلمانوں کی مشترکہ قسمت میں سے حصہ لینے سے وہ بچ نکلے۔ کیونکہ اخباروں میں اُس پر کچھ حسن ظن کیا جا رہا ہے۔ اللہ خیر کرے +

نواب وقار نواز جنگ نے تسلیم کیا ہے کہ فی زمانہ **نبی** ہو سکتا ہے۔ مگر لغوی نبی۔ اچھا بابا۔ کچھ تو مانو شکر ہے کہ جو نبی کے لفظ کی دہشت تھی وہ تو تم سے دور ہوئی خدا چاہے گا تو اور آگے ترقی کرو گے۔ **اہل حدیث** فرماتے ہیں "مسلمان وہ ہے جو آنحضرت کو اپنا امام رہنما جانکر ان کی الہامی کتاب قرآن شریف کو واجب العمل جانے"۔ اس تعریف سے بھلا حضرت مرزا صاحب کیونکر باہر رہ گئے۔ غور کیجئے؟ سہارنپور میں **چماروں** نے بھی کانفرنس کی ہے۔ خوب کیا۔ **ہندو** لفظ کی کیا تعریف ہے؟ اخبار ہندوستان کے نامہ نگار لکھتے لکھتے تھک گئے۔ کوئی جامع مانع تعریف ہی بننے میں نہیں آتی۔ وزیگاپٹم کے پرنسپل سری نواس صاحب نے جھگڑا مکایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہندو وہ ہے جو ہندوستان میں پیدا ہوا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ پھر مسلمانوں سے کیوں جنگ ہے؟ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نے قادیان کے اسکول سے علیحدہ ہو کر **بٹالہ** کے مشن اسکول میں نوکری کر لی ہے۔ اچھا ہے بٹالہ کے احمدیوں کو ایک سابق مہاجر مل گیا۔ **رنگون** سے مولوی ابو سعید عربی اطلاع دیتے ہیں کہ مرزا حیرت برہما سے نامراد لوٹے اور رنگون میں مولویوں میں عید کے دن کاغذی جنگ ہوئی۔ ایک کہے میرے پیچھے پڑھو۔ دوسرا کہے میرے پیچھے پڑھو۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں برطانیہ میں ۴۳۰۶ **دوالئے** نکلے + ہندوستان میں ہندو و مسلمانوں میں **کشیدگی** بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اسکے ذمہ وار زیادہ تر اخبار نویس ہیں۔ ہمعصر اخبار عام نے بھی اپنا طرز بدل لیا ہے۔ شاید پہلے طرز کو ہندو خریداروں نے پسند نہیں کیا۔ یا مسلمان خریداروں کی تعداد کچھ کم ہو گئی ہے۔ اخبار **ملت** اخبار ہندوستان کی حقارت کرتا ہے کہ اُسکے پڑھنے والے چھوٹے اور کم فہم لوگ ہیں۔ یہ ٹھیک ہے مگر برادرمن ہندؤں نے جو مطلب حاصل کیا ہے وہ عام فہم زبان اور ارزانی قیمت کے

... تک پہنچکر حاصل کیا ہے۔ آپ لٹریچر کی اعلیٰ پروازیوں میں رہیں اور وہ اپنا مقصد پورا کر جائیں +

*

مامور کو مانو

یا حسرۃً علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون

خاکسار نے مدت سے بذریعہ خط کے بیعت قبول کر لی ہوئی ہے۔ اور وفات مسیح علیہ السلام پر ایمان بالیقین لایا ہوا ہے کہ کوئی مسیح نہیں آئے گا۔ جو پہلا مسیح ہے وہ مر چکا ہے۔ جسکے مرنے کی ثبوت میں حضرت صاحب نے تیس آیات قرآنیہ و اکثر احادیث نبویہ دی ہوئی ہیں۔ اے مومنو مسیح کی موت پر ایمان لاؤ۔ اور افسوس اوپر بندوں کے جو آئے اُن کے پاس رسول مگر تھے اُنکے ساتھ مسخریاں کرتے۔ ایسا ہی مخالفوں ہمارے نے حضرت فداہ ابی و امی کے جھٹلانے پر زور باندھا۔ مگر اللہ جل جلالہ نے اُن کی برکت عطا کئے لوگوں اور دنیا و مافیہا کو سے معمور کیا۔ اور خدا اپنے بندوں کو ہمیشہ اسی طرح برگزیدہ کرتا ہے +

پس ہر ایک مخالف کو اللہ جل جلالہ اپنی سیدھی راہ پر چلاوے۔ آمین۔ ثم آمین۔ اِنَّ ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ۔ والسلام۔ خاکسار عبدالعزیز (مولوی) +

حضرت میر صاحب قبلہ فرماتے ہیں

از ناصر نواب بہ مکرمی اخویم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض ہے کہ آپ بدر میں شائع فرما دیں کہ یہ عاجز سفر کشمیر سے واپس قادیان میں آگیا ہے تاکہ احباب مطلع رہیں۔ اور مجھ سے خط و کتابت قادیان کے پتہ سے کریں۔ خصوصاً چند اشخاص زیادہ توجہ فرما دیں محمد اللہ دتا بھٹی سدہ نی۔ علاقہ ملتان۔ ذوالفقار علیخان صاحب افسر محکمہ آبکاری ریاست رام پور۔ محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافسمین محکمہ ریل الہ آباد۔ میر مردان علی صاحب نائب صدر محاسب حیدرآباد دکن +

ناصر نواب از قادیان ۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء +

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

کی اعلیٰ قابلیت کی قدردانی میں گورنمنٹ نے مناسب جانا کہ بغیر امتحان لئے اُن کو فرسٹ گریڈ کا ڈاکٹر بنایا جائے۔ ڈاکٹر صاحب کو مبارک ہو۔

عیسائی مشنری

اخبار خواں پبلک کو یاد ہوگا کہ اعلےٰ حضرت امیر عبدالرحمن خان مرحوم فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کے حضور میں عیسائی پادریوں کی طرف سے ایکدفعہ یہ درخواست پیش ہوئی تھی کہ مسیحی مشنریوں کو افغانستان میں وعظ کرنے اور تہذیب پھیلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے بیدار مغز امیر کیجانب سے اس کا یہ جواب ملا تھا کہ "جو تہذیب آپ نے چین میں پھیلائی ہے اسکا نتیجہ یورپ کی تمام طاقتوں کا متفقہ حملہ ہوا ہے یہی تہذیب آپ یہاں بھی پھیلائینگے۔ افغان عموماً جاہل ہیں۔ اگر کسی نے غصہ میں آکر کسی پادری کو مار ڈالا تو ہم ذمہ دار نہونگے"۔ اس جواب کا یہ نتیجہ ہوا کہ آجتک پادریصاحبان نے اس طرف رُخ کرنیکا ارادہ بھی نہیں کیا +

امیر مرحوم نے جو بات آجسے ایک مدت پہلے کہی تھی۔ اُسے انگریز مدبرین کے تجربہ نے بھی صحیح تسلیم کیا ہے۔ وزیر خارجیہ انگلستان کو متعدد بیہ واطنہ دادنہ) کے معاملات میں دو دفعہ کہنا پڑا کہ "قصور وار خود عیسائی ہوئے"۔ حال ہی میں لوگوس واقعہ مغربی افریقہ کے پادری صاحب نے شکایت کی کہ جنوبی نائیجیریا میں عیسائیوں پر تشدد ہو رہا ہے۔ اس کا جو معقول جواب گورنر نائیجیریا نے دیا ہے اُس سے واضح ہوتا ہے کہ انگریز حکام اس مقدس گروہ کے نبض شناس ہوگئے ہیں۔ سروالٹر ایجرٹن فرماتے ہیں "مغربی افریقہ کے کسی ملک میں مشنریوں کو اسقدر رعائتیں اور آسانیاں نہیں حاصل ہیں جسقدر کہ جنوبی نائیجیریا میں ہیں۔ اور نہ کسی دوسرے ملک میں مشنریوں کی اتنی کثرت ہی ہے افسوس ہے کہ) دیرینہ شکایتوں کو نئے لباس میں ظاہر کیا جاتا ہے بات اصل میں یہ ہے کہ مسیحی مشنری اور نئے بپتسمہ پائے ہوئے دیسی اپنے رؤسا کی اطاعت نہیں کرتے اور انہیں اُلٹا ناراض ہونیکا موقع دیتے ہیں۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ قیصر کے ملک میں رہکر قیصر کی حکومت کا جوا گردن سے اُتار دیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں کو اپنی حرکات کا خمیازہ اُٹھانا پڑتا ہے دیسی رئیسوں کو شکایت ہے کہ جو آدمی عیسائی ہوتا ہے وہ ہماری حکم عدولی کرتا اور بات بات کی شکایت اپنے پادری کے پاس لے جاتا ہے +

مذکورہ بالا عبارت سے حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں۔ (اول) عیسائی پادریوں کو بے بنیاد شکایت کی عادت ہو ہی گئی ہے (دوم) باوجود کثیر التعداد مشنری افواج کے اُنکو وہاں فتوحات حاصل نہیں حالانکہ اسلام اس ملک میں بسرعت تمام پھیل رہا ہے (سوم) رعایا کو حکمرانوں سے گستاخی کا برتاؤ کرنا سکھایا جاتا اور اعلیٰ حکومت کی راہ میں رکاوٹیں اور مشکلیں پیدا کیجاتی ہیں +

ان آثار و نتائج کے ہوتے ہوئے کچھ عجب نہیں اگر پادریوں کا یہ قیاس پورا ہو کہ وہ دن قریب ہے جب تمام نائیجیریا مسلمان ہو جائیگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس کے پورا کرنے والے بھی وہی مسلمان ہونگے جنکی نسبت اصولاً ع "ہزار خندہ کفر است بر مسلمانی" کی مصداق بنی ہوئی ہیں + (ا۔ وکیل)

ضرورت نکاح

ایک صالح نوجوان حافظ قاری سید اور دستکار کو عمر ٢٢ سال کنوارے کے لئے جن کی آمدنی ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ہے۔ ایک احمدی خواندہ خوبصورت پندرہ سولہ سالہ کنواری کی ضرورت ہے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ سید یا امیرزادی ضروری ہو۔ بلکہ خواندہ ضرور ہو۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار الاسلام لاہور ہو +

ضرورت

ایک سب اسسٹنٹ سرجن مسلمان کی شمالی نینڈ سول میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ ایکسو پچیس روپیہ ماہوار۔ مکان و پانی سرکاری ملے گا۔ درخواستیں بہت جلد ایجنٹ جنرل صاحب بمبئی کے نام پر بھیجدیں۔ پہلے تین سال کا اقرار نامہ دینا پڑے گا۔ اسکے بعد استعفا دے سکتے ہیں

The agenh general for
The c.limnis Aprica
Rughbay buildings
appro street
Bambay

٩۔ جون ١٩١١ء

رسید زر

محمد شریف صاحب ٢٥٥١ ١٢ رئیس الدین احمد صاحب ١٥٣٠ للعہ
غوث محمد صاحب ٢٥١٠ ۔ محمد یوسف صاحب ٢٧٥٩ ١٢/٨

١٠۔ جون ١٩١١ء

علی احمد صاحب ١٥٩١ عہ

١٢۔ جون ١٩١١ء

میر مراد علی صاحب ١٠٥٥ للعہ عبدالرحمن ٢٤٣٠ للعہ

١٣۔ جون ١٩١١ء

عطا محمد صاحب ٢٧٤٧ ١٢/٨

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

گرمی کا موسم آ پہنچا ہے ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ٢٦ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست ہیضہ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ١٠ محصولڈاک ١ سے ٥ ٫۔

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ٨ ٫ محصولڈاک ٢ تک ٥ ٫

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت سٹریٹ ٥ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یعنی مفرح اور مقوی ہے ... ضعف دماغ سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت للعہ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل منگا سکتی ہے +

درخواست جنازہ

... کی والدہ صاحبہ ... انتقال فرما ... ہے ... سے بسرعت جاودانی رحلت فرما ئیں انا للہ وانا الیہ راجعون لہذا خدمت میں عرض پرداز ہوں ... بذریعہ اخبار بدر احمدی احباب سے دعائے مغفرت فرمائی جائے

خاکسار

عبدالرحمن فرزند حاجی ... احمد ... +

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ | سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

Reg. No. L. CCCXXVIII

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر این صد

۲۴ - ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۱۱ء

(جلد ۱۱) (نمبر ۴ و ۵)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائطِ بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت ۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر ۔ اور یسر ۔ اور نعمت و بلا ء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موُنھ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست ۔ بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامنِ پاکش بدست ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن ۔ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیّت است ۔ منکر آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است ۔ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزاتِ انبیاءِ سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب ۔ نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ لے بخیریت ہیں۔ روزانہ درس قرآن شریف ہوتا ہے + حضرت ام المومنین جناب بیوی صاحبہ بمعہ فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ صاحب و میر محمد اسحٰق صاحب و والدہ میر صاحب موصوف لدھیانہ میں ہیں سنا گیا ہے کہ وہاں حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایک لیکچر ہوگا۔ احباب لدھیانہ کو چاہیئے کہ ضرور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں + گذشتہ جمعہ کی صبح کو ارشاد انگریزی کا جلسہ لائبریری ہال میں ہوا + بابو محمد عثمان صاحب اپنے قبایل کے ہمراہ یہاں آئے ہوئے ہیں + اس ہفتہ میں حکیم غلام محی الدین صاحب کوٹ رحیم یار خان سے اور دیگر کئی ایک دوست متفرق مقامات سے تشریف لائے + حکیم محمد عمر صاحب فیروزپور سے واپس قادیان آگئے ہیں + ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب چند روز کے واسطے میانوالی تشریف لے گئے ہیں + گذشتہ جمعہ کا خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح نے خود ہی پڑھا۔ خود ہی پیش امام نماز ہوئے + منشی محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب اپنی رخصت پوری کرکے واپس آگئے ہیں + ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نومسلم سابق مہر سنگھ بخیر و عافیت یہاں موجود ہیں اور اپنی خدمات میں مصروف ہیں مگر ان کی نسبت کوئی صاحب ننکانہ کے میلے سے کہتے ہیں کہ وہ پھر سکھ ہو کر اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔ ایسی خبریں اڑانے والے صاحبان کو سن رکھنا چاہیئے کہ ماسٹر صاحب تو گرو نانک صاحب کے پکے اور اصلی شاگرد ہیں۔ ان کو کیا ضرورت ہے کہ گرو صاحب کے احکام کو چھوڑ کر کسی اور کے پیچھے لگیں +

غلطی صفحات پچھلے اخبار ۹ نومبر کے پرچے کے آخری دو صفحات پر غلطی سے ۱۹-۲۰ نمبر صفحہ لگایا گیا۔ چاہیئے تھا ۱۵-۱۶۔ کیونکہ ضمیمہ کے صفحات الگ ہیں۔ ناظرین درست کرلیں +

ضرورت نکاح ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

اخبار احمدیہ

لکھنؤ میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی تحریک سے احمدیوں کی نماز جمعہ برادر کبیر الدین کے مکان پر ہونے لگی۔ ایک جمعہ حضرت مولوی صاحب موصوف نے پڑھایا دوسرے میں مولوی رونق علی صاحب نے زکوٰۃ و خیرات کے بامحل مصرف کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جتلایا کہ زمانہ صحابہ کی طرح اب بھی تحصیل صدقات کا محکمہ ایک مرکز میں قائم ہوا ہے جو قادیان ہے + **منصوری** سے بابو فخر الدین احمدی لکھتے ہیں کہ عیسائیوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے مگر ان کا عجیب حال ہے۔ عقل سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ ہماری انجیل اور بائبل میں یہ لکھا ہے اور وہ لکھا ہے۔ ثبوت مانگا۔ تو خداوند یسوع کو مانو۔ روح القدس ملے گا۔ اس کا ثبوت پوچھو۔ تو اب ٹفن کا وقت ہے۔ پھر ملینگے + **بھاگلپور** سے خبر آئی ہے کہ عیدگاہ کا مقدمہ احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے واسطے عید کا وقت مقرر ہوا۔ ہر دو وہاں نماز پڑھیں گے + **ڈبرو گڈھ ملک آسام** میں بھی مسجد کا جھگڑا تھا۔ جو احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ فالحمد للہ۔ وہاں کے غیر احمدیوں نے احمدی برادران کی بہت ہتک عزت کی تھی۔ اور احمدی برادران کا اب حق تھا کہ ان پر نالش کرتے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ ان کو جانے دیں اور حوالہ بخدا کریں +

دعا مدد (۱) محمد فیروز الدین صاحب قریشی خواستگار ہیں کہ احباب انکے بیمار والد حکیم چراغ علی صاحب کے واسطے دعا کریں +

(۲) برادر عبد الرحمٰن صاحب مدرس احمدی بوتالہ بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں +

ریویو حکیم محمد سعید الرحمٰن صاحب دہلوی ساکن کوچہ پنڈت متصل جنگلی کنواں کرشتان والی گلی دہلی نے ایک رسالہ بنام **معراج ترقی** چھاپ کر شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کو بدلائل عقلی و نقلی اپنی تجارت کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کے عظیم الشان فوائد جتلائے ہیں حکیم صاحب کی خواہش ہے کہ یہ رسالہ متمول مسلمانوں کی امداد سے ایک لاکھ مفت دربار دہلی کے موقعہ پر تقسیم ہو۔ تمام خط و کتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہونی چاہیئے +

خطبہ جمعہ

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قرآن شریف اللہ تعالےٰ کا کلام ہے جس طرح خدا تعالےٰ کی کوئی حد و بسط نہیں۔ اسی طرح اس کے کلام کی بھی کوئی حد و بسط نہیں لہٰذا کلام الٰہی کی تفسیر کو ہم کسی خاص معنی میں محدود نہیں کرسکتے۔ قرآن شریف اللہ تعالےٰ کا کلام تھا۔ بظاہر چاہیئے تھا کہ خدا ہی اس کی کوئی تفسیر کر دیتا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنی کتاب کی کوئی تفسیر نازل نہیں فرمائی پھر نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی قرآن شریف کی کوئی تفسیر نہیں کی۔ ان کے بعد خلفائے راشدین کا حق تھا۔ انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں کی۔ پھر فقہ کے ائمہ اربعہ گزرے ہیں۔ حضرت امام حنیفہ ۸۰ ہجری میں ہوئے بہت قریب وقت میں تھے۔ صحابہ کو دیکھا۔ مگر کوئی تفسیر قرآن شریف کی نہ لکھی۔ پھر امام شافعی ہوئے امام مالک ہوئے امام احمد حنبل ہوئے۔ مگر کسی نے قرآن شریف کی تفسیر لکھی نہیں پھر محدثین۔ بخاری۔ ترمذی۔ ابو داؤد بڑے شاندار لوگ گزرے ہیں۔ پر انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں لکھی۔ صوفیائے کرام میں خواجہ معین الدین۔ شہاب الدین سہروردی۔ حضرت مجدد صاحب شاہ نقشبند۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی بڑے عظیم الشان لوگ ہوئے علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی رکھتے تھے۔ مگر کسی نے کوئی تفسیر نہیں لکھی حضرت شیخ شہاب الدین کی ایک تفسیر ہے۔ مگر اس میں انہوں نے اپنی کوئی تحقیقات نہیں لکھی [illegible] بھی ایک تفسیر لکھی تھی [illegible] نے اصرار کیا کہ جلد چھپواؤ۔ مگر میں نے سوچا کہ میری تفسیر کو دیکھ کر بعد میں آنیوالے لوگ ان معنوں پر حصر کرنے لگ جائیں گے [illegible] معنے مراد ربانی ہوں اور اس طرح قرآن شریف کے متعلق [illegible] کا دروازہ بند ہو جائیگا [illegible] کیلئے اور [illegible] ہر زمانہ کے مباحثات کا اس میں جواب ہے۔ [illegible] لما فی الصدور ہے۔ اسکو محدود نہیں کر دینا چاہیئے [illegible] چاہیئے کہ تفسیر کے [illegible] قرآن شریف میں [illegible] ضروریات اسلام ہیں۔ کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج [illegible] عن المنکر۔ یہ سات ہوئے۔ ایسا ہی سات [illegible] ایمان۔ فرشتوں پر کتب الٰہیہ پر انبیاء پر [illegible] جنہیں جنت [illegible] شامل ہیں یہ کل چودہ باتیں ہیں جو تمام [illegible] میں مشترک ہیں اور ان کا منکر اسلام سے باہر ہے [illegible]

القول الطیّب

(*)

(پُرانی نوٹ بک سے کچھ)

میری فروری ۱۸۹۸ء کی نوٹ بک کے ایک صفحہ پر ذیل کا نوٹ لکھا ہے۔ اُسوقت میں لاہور میں تھا +

الہامات حضرت (مرزا) صاحب (منقول از) خط مولوی عبدالکریم صاحب (مرحوم) یکم فروری ۱۸۹۸ء

(۱) اِنَّ اللّٰہ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ +

(۲) انہ اوی القریہ +

(۳) انی مع الرحمٰن اتیک بغتۃً +

(۴) ان اللہ موھن کید الکافرین +

فرمایا۔ لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کہہ جاتے ہیں۔ کہ دین کو دُنیا پر ترجیح دونگا۔ لیکن یہاں سے جاکر اِس بات کو بھول جاتے ہیں۔ وہ کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اگر وہ یہاں نہ آوینگے۔ دنیا نے ان کو پکڑ رکھا ہے۔ اگر دین کو دُنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دُنیا سے فرصت پاکر یہاں آتے۔ (منقول از) خط خواجہ کمال الدین صاحب۔ یکم فروری ۹۸ء

کلامِ امیر

(*)

مُسلمان مومن

ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ قرآن شریف میں اسلام کو ایمان بھی کہا گیا ہے +

انشورنس

ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ میں اپنی زندگی کو انشیور کرا لوں۔ تاکہ میرے بال بچے کے واسطے بعد میں روپیہ جمع ہو۔ فرمایا۔ کیا تم اپنے بچوں کے رازق ہو۔ خدا کے پاس اُن کے لئے چندہ جمع کراؤ +

نعمت کی قدر کرو

فرمایا۔ انسان تندرستی کی حالت میں بیمار کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسی طرح حسین جمیل۔ بدشکل کو حقارت سے دیکھتا ہے۔ اُمراء غربا کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ بعض آسودہ حال لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو خشیت اللہ بہت ہوتی ہے اور اِس غرض سے کہ ہماری راحت قائم رہے۔ ضرورتمندوں کی دستگیری کرتے ہیں۔ جس طرح دُنیا کے مفلس ہوتے ہیں۔ اسی طرح دین کے بھی مفلس ہوتے ہیں۔ ان کی بھی دستگیری ضروری ہے +

فرمایا۔ آدمی جب مصیبت میں پڑتا ہے تو پھر سوچنے لگتا ہے۔ لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو پہلے ہی سے سمجھ سوچکر کام کرتے ہیں اور مخلوق کی ہمدردی میں مصروف رہتے ہیں۔ تاریخ پر لوگ غور نہیں کرتے اور صحابہ کرام کے حالات پر تدبر نہیں کرتے۔ یہود کے حالات کو دیکھو اور اپنے ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات کی طرف توجہ کرو۔ انسان جب حد سے بڑھ جاتا ہے اور طغیانی کرنے لگتا ہے تو اُس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا +

عمل کرو

فرمایا۔ مرزائی بننے یا احمدی کہلانے سے نجات نہیں حاصل ہوتی ہے۔ کام کرنا چاہیئے +

تکبّر نہ کرو

فرمایا۔ انسان منی سے بنا ہے۔ منی کے بھی ایک کیڑے سے۔ کیڑے کو پھر چوسنے اور حرکت کرنے کی طاقت ہے اور آگے چلو تو انسان صرف مٹی سے بنایا گیا ہے۔ جس میں حرکت بھی نہیں۔ وہ نزابی حالت بھی اس پر آچکی ہے پھر جب یہ جوان ہوتا ہے۔ کیسی کیسی پھرتیاں دکھلاتا ہے کبھی قطب جنوبی کو جاتا ہے۔ کبھی قطب شمالی کو۔ پھر جوانی کے دن بھی گزر جاتے ہیں۔ انسان کہتا ہے چٹا پٹ گزر گئے۔ حالانکہ چٹا پٹ کہاں گزرے۔ سالہا سال لگتے ہیں۔ تب جوانی کے دن گزرتے ہیں۔ صحت اور طاقت کے دنوں۔ کی قدر نہیں کی جاتی۔ کھیل کے وقت لڑکے خیال کرتے ہیں۔ کہ دین دُنیا کیا چیز ہے۔ وہی کھیل کا میدان اور ہا ہو ان کا مقصد ہوتا ہے +

سلطان محمود کی غلطی

فرمایا۔ سلطان محمود پر اللہ تعالےٰ رحم کرے۔ اُس نے عربی کی بجائے فارسی دفتر جاری کئے۔ اِس لئے مسلمانوں کا عربی کے ساتھ تعلق کم ہوگیا۔ فارسی کے لئے بہت کوششیں کی گئی تھیں۔ اب اُس نے بھی ہندوستان سے ڈیرہ ڈنڈا اُٹھا لیا ہے۔ عرب کی زبان سے تعلق گیا۔ تو اہلِ عرب اور قرآن شریف سے دلچسپی گئی۔ دین میں ضعف آگیا۔ قرآن شریف کا شغل دن بدن گھٹتا چلا گیا +

سادگی اختیار کرو

فرمایا۔ آج کل مُسلمان سادگی کو نہیں جانتے خواہ مخواہ اپنے اخراجات بڑھا لیتے ہیں۔ جس مسلمان کو دیکھو۔ ہزاروں کا مقروض ہے۔ محنت کے وقت عذر کر دیتے ہیں کہ ہم سے محنت نہیں ہوسکتی اور چاہتے ہیں کہ کھانا پینا اچھا ملجائے۔ دیکھو میں باوجود اِس پیرانہ سالی اور ضعف کے اپنی دوکان چلاتا ہوں۔ بہت سی بیماروں کو روز دیکھتا ہوں۔ گویہ رزق کے لئے ایک پردہ ہی ہے +

یہ آیت حدیث نہیں ہے

فرمایا۔ بعض فقرات اِس طرح مشہور ہوجاتے ہیں کہ ناواقف انہیں قرآن شریف کی آیت یا کوئی حدیث خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ کلمہ نہ قرآن شریف میں ہوتا ہے نہ کسی حدیث میں۔ اسی قسم کے کلمات میں سے ایک ہے۔ لا عفو فی الکبائر۔ اور ایسا ہی ایک اور کلمہ کسی اور کا بنایا ہوا ہے۔ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللّٰہ +

مذہب محدّثین

فرمایا۔ نیل الاوطار۔ محلّی بن حزم فتوحات مکیہ۔ ان کتابوں کے دیکھنے سے محدّثین کے مذہب کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔ یہی اعلےٰ درجہ کی کتابیں ہیں۔ جو محدّثین کے مذہب کو ظاہر کرتی ہیں +

حادث

فرمایا۔ کل موجودات۔ محسوسات جن کا ہم کو علم ہے۔ وہ تو سب حادث ہیں۔ باقی وہ چیزیں جو ہمارے مشاہدہ سے باہر ہیں۔ انکی نسبت بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ جو اعیان و عوارض ہم نے دیکھے ہیں وہ سب حادث ہیں +

خدا تعالےٰ کی ذات غنی ہے

فرمایا۔ مولوی محمد اسمٰعیل شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لکھنؤ میں ایک فلسفی سے مباحثہ ہوا۔ مولویصاحب نے اُسے کہا کہ ہم تمہارے فلسفہ کے اصول کے مطابق بحث نہیں کرتے۔ ہم تو اِس طرح سے فیصلہ کرنے کو طیار

ہیں کہ تو اور ہم ایک کوٹھڑی میں بند ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالےٰ خود ہی اصل بات کو کس طرح ظاہر کر دیتا ہے۔ اِس بات کو سُنکر حضرت (مرزا صاحب۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا۔ کہ اگرچہ اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی شخص مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے مقابلہ پر نہیں آیا۔ تاہم یہ ایک خطرناک بات ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی ذات تو غنی ہے +

کربلا کیوں متبرک

فرمایا۔ تعجب ہے کہ اہلِ شیعہ کربلا کو متبرک سمجھتے ہیں۔ اور وہاں اپنے مُردوں کی لاشیں لے جاتے ہیں۔ اور اُسی جگہ دفن کرتے ہیں۔ حالانکہ کربلا تو وہ مقام ہے۔ جہاں حضرت امام حسین پر ایسی سخت مصیبت اور تکلیف وارد ہوئی تھی +

عناصر میں تمیز

فرمایا۔ مثنوی میں لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عناصر میں تمیز اور ادراک نہیں ہوتا۔ مگر دیکھو۔ پانی نے نوح کو اور اُن کے دشمنوں کو پہچان لیا۔ اور اسی طرح پانی نے موسےٰ اور فرعون کو پہچان لیا۔ اور ہر ایک کے ساتھ اس کے مناسب حال سلوک کیا۔ اور آگ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پہچان لیا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ کلر زمین میں گناہ بہت ہوتے ہیں۔ اور باغ والی زمین نیکیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیونکہ سبزہ زار کے درخت بھی تسبیح کرتے ہیں +

بیڑا غرق کرنے والے وظیفے

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے ایک صاحب نے یہ وظیفہ بتایا ہے کہ تم ہر روز یا خضر یا خضر پڑھتے رہا کرو۔ روزانہ تین روپے تم کو ملجایا کرینگے۔ فرمایا۔ جب سے کہ مُسلمانوں نے یہ وظیفے شروع کئے ہیں۔ تب ہی سے ان کا بیڑا غرق ہونے لگا ہے +

اذان پر کیوں ناراض ہوتے ہیں

فرمایا۔ تعجب ہے کہ ہندو اور سکھ آپس میں ایکدوسرے کو گندی گالیاں بلند آواز سے دیتے ہوئے سُنتے ہیں۔ اور بُرا نہیں مناتے۔ لیکن جب اذان سُنتے ہیں تو سخت ناراض ہوتے ہیں۔ حالانکہ اذان میں خدا تعالےٰ کی تعریف اور

اچھی باتیں ہیں۔ اور کیا ہی پیارے کلمات ہیں۔ ذٰلك بانّهم قوم لا يعقلون +

شہید

فرمایا۔ شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ مطعون۔ جو طاعون سے مرے۔ مبطون۔ جو دستوں کی بیماری سے مرے جس پر دیوار گرے اور وہ مرجائے۔ جو پانی میں ڈوبکر مرجائے۔ شہید فی سبیل اللہ۔ جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں لڑکر مرجائے۔ شہادت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایمان بھی ہو۔ ورنہ ابوجہل بھی تلوار سے مارا گیا تھا +

قیامت میں سایہ کس کو ملے گا

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے عرش کے سوائے کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ اور وہ سایہ سات شخصوں کو ملیگا (۱) امامِ عادل منصف بادشاہ۔ (۲) جوان جو اپنی جوانی میں خدا تعالےٰ کی عبادت میں لگا رہا ہے۔ (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں ہی لگا رہتا ہے۔ ہر وقت اس خیال اور انتظار میں ہے کہ کب نماز کا وقت ہوتا ہے کہ مسجد کو جائے۔ (۴) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جسے کوئی بڑے رتبہ والی خوبصورت عورت بلائے مگر وہ اللہ تعالےٰ کے ڈر کے سبب نہ جائے۔ (۶) وہ شخص جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں اس طرح خرچ کرے کہ ایک ہاتھ سے دے تو دوسرے کو خبر نہ ہو۔ (۷) وہ جو اللہ تعالےٰ کی شاہنشاہی کے خوف سے ڈر کر علیحدگی میں بیٹھ کر روئے +

بدعت

فرمایا۔ باوجود حاجت کے جو کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہُوا ہو۔ اُس کو بدعت کہتے ہیں +

خدا تعالےٰ کی ناراضگی کی ایک علامت

فرمایا۔ جب خدا تعالےٰ کسی پر ناراض ہوتا ہے تو اُسے جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہو جاتی ہے +

یہ تفریق کیوں

فرمایا۔ اس ملک میں عورتیں نماز کے وقت سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ اور مرد نیچے۔ معلوم نہیں یہ فرق کس طرح پیدا ہُوا۔ قرآن شریف اور حدیث میں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا +

قرض سے بچو

فرمایا۔ قرضدار آدمی جھوٹا ہو جاتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ اور بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے +

عبودیت

فرمایا۔ ہر حال میں اللہ تعالےٰ اپنے بندے کو عبودیت سکھاتا ہے مثلاً زبان کو حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولے۔ یہ بھی عبودیت ہے پھر سچ بولنے کے متعلق فرمایا۔ کہ غیبت نہ کرو۔ گو بات سچی ہی ہو۔ پھر فرمایا۔ کہ لنگڑے کو لنگڑا نہ کہو۔ گو وہ ہے اور سچ ہے۔ مگر ایسا کہنے سے بھی منع فرمایا۔ ایسا ہی بعض مجاز کے بولنے سے بھی منع فرمایا ہے +

تراویح

فرمایا۔ رمضان شریف میں تراویح کا پڑھنا ضروری ہے اور با جماعت پڑھنی چاہئیں۔ کیونکہ اب فرضیت کا ڈر نہیں رہا۔ تراویح میں محدثین اور فقہاء کا بڑا اختلاف ہے۔ مالکیوں کے ہاں ۳۶ رکعت ہیں۔ اور حنفیوں میں بیس رکعت ہیں۔ محدثین میں گیارہ رکعت سے زیادہ ثابت نہیں میں خود بھی گیارہ رکعت کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن مخالف کسی کا نہیں ہوں +

تجارت سے بہتر

فرمایا۔ میں نے ایک دفعہ سورۂ جمعہ پر خطبہ پڑھا اور ارادہ یہ کیا کہ اِس کو (سورۂ جمعہ کی تفسیر کو) طبع کرا کر ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے فروخت کرینگے۔ اس زمانہ میں کالج بنانے کا خیال تھا۔ اور چندہ کی ضرورت تھی۔ خیال ہُوا کہ اِس کا روپیہ اِس چندہ میں لگائینگے۔ جو وقت نماز میں سجدہ میں گیا تو الہام ہُوا کہ قل ما عند الله خيرٌ من اللهو ومن التجارة والله خير الرازقين +

پہلے ہی میدان صاف ہُوا

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر عرب میں ایک عظیم الشان جنگ ہوئی تھی۔ جس میں بڑے بڑے سرداران قوم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بظاہر ہرگز ماننے والے نہ تھے۔ آپس میں لڑکر قتل ہوگئے تھے۔ بڑے بڑے سردار اُس میں مارے گئے تھے +

نغمۂ اکمل ۲/ + مجربات نور الدین حصہ دوم ۱۰/

حجاج

ایک شخص نے حجاج شاہِ اسلام پر کچھ اعتراض کئے تھے۔ جنکے جواب حضرت امیر کے حکم سے مولانا مولوی فضل دین صاحب مختار نے لکھے ہیں۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مکرم مخدوم جناب حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ آپ کے سوال کا جواب آپ کو تحریر کرکے ارسال کروں۔ سو عرض ہے ✦

(۱) حجاج کے دل میں بیت الحرام کی کیسی عظمت اور حرمت تھی۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ اُس نے خود حج بیت اللہ کیا۔ عقد الفرید کی دوسری جلد میں جہاں حجاج کے خطبات نقل کئے گئے ہیں۔ اُسکے حج کا تذکرہ لکھا ہُوا موجود ہے ✦

(۲) پھر خانہ کعبہ کے حملہ کا تذکرہ جو آپ نے کیا ہے اُس کی بابت یہ عرض ہے۔ کہ حجاج عبد الملک کا نوکر تھا۔ اس لئے اُس کی ذات اس میں کہاں تک ملزم اور قصور وار ٹھیرائی جا سکتی ہے۔ آپ خود غور فرما سکتے ہیں ✦

(۳) اگر حجاج نے از روئے مذہب دو سلطنتوں کے ایک وقت میں ہونے کو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے جو دھڑ ہونی چاہیئے۔ اُس کے معانی سمجھا۔ اور عبد اللہ بن زبیر کا دعویٰ اُس کے خلاف سمجھکر اس کو باغی تصور کیا۔ تو وہ کہاں تک متہم ہو سکتا ہے۔ حکیم صاحب! کسی شخص پر کوئی الزام لگانے اور بُرا کہنے تو کوئی کسی کی زبان کو بند نہیں کر سکتا مگر مسلمان کو کسی کے متہم کرنے میں احتیاط چاہیئے اور خدا سے خوف۔ حجاج مرگیا اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہو گیا۔ اُس کی عیب شماری سے کیا فائدہ ✦

(۴) جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ اکثر مورخین بنو امیہ کے دشمن گزرے ہیں اور بعض دوسرے خوف کی وجہ سے اپنا مافی الضمیر پورے طور پر ظاہر نہیں کر سکے ✦

(۵) حجاج کے جو کچھ اپنے کلمات منقول ہیں اور تاریخوں میں موجود ہیں۔ اُن سے تو ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے غافل نہ تھا۔ فکر معاد اور اللہ تعالےٰ کے ذکر اور خوف کا جو بیان اُس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ اُن کو پڑھ کر دل جرأت نہیں کرتا کہ اُسکی زندگی کو ایک ظالمانہ زندگی اور اُس کے افعال کو ظلم پر مبنی قرار دیا جاوے۔ جو شخص محاسبہ کا خوف رکھتا ہو اور دُنیا کو ایک گذشتنی چیز سمجھتا ہو۔ اور اتباع شریعت کو نجات کا ایک وسیلہ یقین کرتا ہو۔ اس سے انحراف اللہ تعالےٰ کی نافرمانی۔ اُس کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ بہت بیباک تھا۔ اور اپنے اعمال میں اتنا جری تھا جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ایک قسم کا اعتداء معلوم ہوتا ہے ✦

(۶) حجاج کیا حیثیت رکھتا تھا اور کس وضع کا انسان تھا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے چند خطبات اس غرض کے لئے آپ کے پیش کروں۔ ان میں آپ غور فرماویں ✦

(۷) حجاج کو ضرورت نہ تھی اگر وہ واقع میں بُرا تھا کہ اپنے کلام اور گفتگو میں خشیت الٰہی کے امور بیان کرتا جو کچھ وہ کرتا تھا اُس کو اُس سے کوئی مانع نہ تھا کہ وہ نفاق اختیار کرتا۔ اگر اُس کے دل میں یہ امور نہ تھے اور نہ وہ ان کا عامل تھا۔ تو معلوم نہیں ہوتا کہ اس قسم کے لاحاصل بیانوں سے اُس کو کیا فائدہ تھا۔ اور اس قسم کی باتوں کے بیان کرنے کی اس کو کیا ضرورت تھی۔ حجاج نے محمد قاسم کے نام جبکہ اُس کو ہند کی مہم پر متعین کیا گیا تھا بہت سے مکتوب لکھے تھے۔ اُن میں سے ایک خط میں جو حجاج نے لکھا تھا یہ مضمون ہے۔ محمد قاسم کو لکھا ہے۔ ہمیشہ تلاوت قرآن میں مصروف رہا کرو۔ دعائیں پڑھتے رہا کرو خدا تعالےٰ کا ذکر ہر وقت زبان پر ہو۔ توفیق الٰہی سے نصرت کے خواہاں رہو۔ خدا عزوجل تجھ کو نصرت دیگا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو اپنا مددگار بناؤ۔ اور ایک خط میں محمد قاسم کو حجاج لکھتا ہے پانچ وقت کی نماز پڑھا کرو۔ اور تکبیر و قرأت و قیام و رکوع و سجود و تعوذ میں تضرع و زاری خدا کے روبرو کیا کرو۔ ہر وقت زبان پر ذکر الٰہی جاری رکھو تاکہ کام کا انجام بخوبی ہو کسی کو قوت و شوکت بے عنایت الٰہی کے میسر نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھوگے تو امید قوی ہے کہ فتح و نصرت قرین و معین ہوگی ✦

حکیم صاحب! جس شخص کے ایسے خیالات پاکیزہ ہوں اس کی نسبت بے دھڑک یہ کہدینا کہ وہ بیباک تھا مومن کی شان سے بعید معلوم ہوتا ہے کیا اُس کو۔ ان باتوں کا جو اُس کے خطبات اور مکتوبات میں منقول ہیں کچھ بھی پاس نہ تھا۔ اگر حجاج مسلمان تھا تو ضرور اُس کو کچھ خوف خدا بھی دل میں ہوگا۔ اور اُن امور کا پاس بھی کرتا ہوگا ✦

(۸) موعودہ خطبات ذیل میں مندرج ہیں:۔

پہلا خطبہ

اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر کہا کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کے گذارہ کا آپ ذمہ لیا ہے اور آخرۃ کے طلب کرنیکا حکم دیا ہے اگر آخرۃ کا آپ ذمہ لے لیتا۔ اور اُس کی مشقتوں سے ہم کو سبکدوش کرتا اور دُنیا کی طلب کا ہم کو حکم دیتا تو کیسے ہم خوش قسمت ہوتے۔ تمہارے علماء تو مرتے جاتے ہیں اور جاہل لوگ علم سیکھتے نہیں۔ تمہارے شریر انسان تو بر نہیں کرتے۔ مَیں تمہیں بہت حریص پاتا ہوں اس چیز میں جس میں اللہ تعالےٰ کافی ہے اور جس چیز کا تمہیں حکم ہُوا ہے اس کو ضائع کر رہے ہو۔ قریب ہے کہ علم اُٹھا لیا جاوے۔ اور علم کا اُٹھنا علماء کے چلا جانے سے ہوگا۔ خبردار میں تمہیں ایسا پہچانتا ہوں کہ بیطار کا علم گھوڑے کے بارے میں ممکن ہے کہ ناقص رہے مگر میرا علم تمہارے بارے میں خطا کر ہی نہیں سکتا۔ قرآن نہیں پڑھتے مگر کو اس کے لئے۔ نمازیں آخر وقت میں پڑھتے ہیں۔ دُنیا نقد اسباب ہے جس سے نیک و بد ہر روز نفع اُٹھاتے ہیں اور آخرۃ ایک مقررہ وقت میں آئے گی۔ جس میں قادر مقتدر مالک حکم کرے گا۔ خبردار اللہ سے بچے رہو۔ اسکی فرمانبرداری میں لگے رہو اور جان رکھو کہ تم اُس سے ملنے والے ہو تو کہ نیک اپنی نیکی کا بدلہ پائیں۔ اور بدکار اپنی بدی کی سزا اُٹھائیں۔ خبردار نیکی تمام کی تمام جنت کا سامان ہے اور بُرائی سب کی سب دوزخ کا سامان ہے جو ذرہ بھر نیکی کرے گا۔ اُس کا بدلہ پائیگا۔ اور جو بُرائی ذرہ بھر ہوگی۔ اُس کا بھی بدلہ ملے گا میں تمہارے لئے اور اپنے لئے گناہوں کی سزا کا اللہ تعالےٰ سے بچاؤ چاہتا ہوں ✦

دوسرا خطبہ

اے اللہ تعالےٰ۔ گمراہی میری نظر

میں گمراہی کی شکل میں کر کے دکھا۔ تو کہ میں اُس سے بچوں اور ہدایت بھی ہدایت کے رنگ میں میرے پیش کر تاکہ اسکی میں اتباع کروں۔ اور مجھے میری اپنی جان کے سپرد نہ کر کیونکہ اس طرح تو میں گمراہ ہو جاؤنگا۔ اللہ کی قسم میں نہیں پسند کرتا کہ جسقدر دنیا گذر چکی ہے میں اس کو اپنی پگڑی کے ساتھ خرید دوں۔ اور جو باقی رہا۔ دنیا سے فانی ہے۔

تیسرا خطبہ

مالک بن دینار نے کہا کہ میں جمعہ پڑھنے کو نکلا اور منبر کے قریب بیٹھا تو حجاج منبر پر چڑھا اور کہا۔ ایک انسان ہے کہ اپنی جان کا ہر وقت حساب کرتا رہتا ہے اور ایک ایسا آدمی ہے جو اپنے رب کا ہر وقت خیال رکھتا ہے اور ایک ایسا آدمی ہے جو اپنے اعمال میں دغا رکھتا ہے اور ایک ایسا انسان ہے جو اپنے اُس کاغذ میں جو اپنی میزان میں بیٹھ کے پیچھے پاکر پڑھے گا ہر وقت فکر میں لگا رہتا ہے اور ایک ایسا انسان ہے جو اپنی ہمت کے ساتھ امر بالمعروف میں لگا رہتا ہے۔ اور اپنی خواہش کے وقت بری بات سے ڈانٹ دیتا ہے اور ایک ایسا انسان ہوتا ہے جو اپنے دل کی لگام ویسے ہی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے جیسے کہ اپنے اونٹ کی مہار ہاتھ میں رکھتا ہے۔ پھر اگر حق کی طرف بُلایا تو اُسکی اتباع کی اور اگر باطل کیطرف کھینچا تو اُسے روک لیا +

حجاج بن یوسف منبر پر کھڑا ہوا کہہ رہا تھا اے لوگو اپنے نفسوں کو روکو۔ کیونکہ جب ان کو ہر ایک چیز دیتے رہیں۔ جو ان کی خواہش ہو تو ہر ایک چیز کے مانگنے کی عادت ہو جائے گی۔ اور اگر نفس سے کوئی چیز مانگی جائے تو نفس دینے سے انکار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ایسے انسان پر رحم فرماوے کہ جس نے اپنے نفس کے ایک مہار ڈالدی۔ جب نیکی کا موقعہ پایا تو اس کو اس میں لگا دیا اور اللہ کی نافرمانی سے روکے رکھا۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جو صبر اللہ تعالےٰ کے محرمات سے رکھنے میں ہوتا ہے وہ بہت آسان ہے۔ بہ نسبت اُس صبر کے جو اللہ کے عذاب پر انسان کرتا ہے +

حجاج کہتا تھا کہ جس انسان پر ایسا وقت بھی آتا ہے جو اُس وقت میں نہ تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور نہ اُس وقت میں اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اور نہ اپنی آخرت کا فکر کرتا ہے۔ ایسا انسان بہت مستحق ہے اس بات کا کہ قیامت میں اس کا افسوس لمبا ہوا اور اُس کا پچھتانا غیر منتہی ہو +

ڈبل اخبار

یہ اخبار بھی پچھلے اخبار کی طرح ڈبل نکالا گیا ہے۔ اسی طرح انشاء اللہ دو اخبار اور ڈبل نکالے جائیں گے +

(ایڈیٹر)

مفصلہ ذیل کتب کارخانہ بدر قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ سے مِلسکتی ہیں:-

سنت احمدیہ نماز روزے کے متعلق تمام فقہی مسائل آیات و احادیث سے دلائل دئے گئے ہیں: ۴ر

(۲) معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اُصول۔ مسیح موعودؑ کے دعاوی کے ثبوت ۳ر

(۳) شہادۃ الفرقان۔ ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن حصہ اوّل کا جواب۔ ۲/۰ + (۴) ظہور المسیح وفات مسیح کا ثبوت۔ تمام مخالف کتابوں کے جواب ہیں۔ آیۃ استخلاف کی عجیب وغریب تفسیر ۶ر (۵) عقاید احمدیہ وہ عقاید جن میں ہم احمدی دوسرے غیر احمدی مسلمانوں سے ممتاز ہیں۔ مدلل بہ آیات و احادیث ۳ر + (۶) احسن القصص سورۂ یوسف کا ترجمہ و تفسیر قابل دید بطور نمونہ ۲/۰ + (۷) الاستخلاف آیات قرآنی سے شیعہ کے تمام اعتراضوں کا دندان شکن جواب ہے ۳ر + (۸) مجموعہ فتاویٰ احمدیہ۔ حضرت اقدسؑ نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دئے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں۔ ہر سہ جلد ۲ر

المفتی

۳۳۸

ناجائز تجارت

ایک شخص کا سوال پیش ہوا "بعض آدمی ایسا کرتے ہیں۔ کہ کوئی سرمہ یا دوائی یا کوئی اور ایسی کار آمد چیز مثلاً جرابوں کے جوڑے۔ یا گھڑیوں کے زنجیر وغیرہ غرض کوئی ایسی چیز لے کر۔ فرضاً جرابوں کے ۵۰۰ جوڑہ لے کر ہر ایک جوڑہ کو ایک ایک کاغذ میں باندھکر ۵۰۰ پیکٹیں تیار کرتے ہیں۔ اور ان پانچسو پیکٹوں میں سے ایک پیکٹ میں دس روپیہ کا نوٹ ہے اور دو پیکٹوں میں پانچ پانچ روپیہ کے دو نوٹ ڈال دیتے ہیں۔ اور سب پیکٹوں کو خوب ملا دیتے ہیں۔ یعنی اپنے آپ کو بھی یہ خبر نہیں رہتی کہ نوٹ کس کس پیکٹ میں ہیں پھر ہر ایک پیکٹ کی کچھ قیمت رکھ دیتے ہیں۔ مثلاً ہر ایک پیکٹ کی قیمت ۴ر رکھ دی۔ اب جو جو آدمی اُن کو خریدنا چاہتے۔ وہ ۴ر آنے مالک کو دیدے۔ تو اُس کا نام رجسٹر میں درج کر لیا جاتا ہے۔ پھر ایک تاریخ مقررہ کو (جو کہ پہلے سے مقرر کر لی جاتی ہے) سب پیکٹیں خریداروں کو تقسیم کر دیجاتی ہیں اور انہی میں وہ نوٹ والی پیکٹیں بھی تقسیم ہو جاتی ہیں یہ ایک مال کو جلدی فروخت کرنے کا ڈھنگ ہے۔ وہ جراب جسکی قیمت ۴ر رکھی گئی ہے۔ وہ قریباً بازار سے بھی پرچون اتنے ہی کو ملتی ہے۔ کوئی دو چار پیسے کا فرق ہو۔ تو ہو سکتا ہے۔ اب یہ خاکسار بڑے ادب سے آپ سے دریافت کرتا ہے کہ یہ ڈھنگ شرعاً جائز ہے یا نہیں +

فرمایا۔ یہ جوا بازی ہے اور شرعاً جائز نہیں +

۳۳۹

قرأت نماز میں سورتوں کی ترتیب

فرمایا۔ یہ جائز ہے کہ نماز کے اندر کی پہلی رکعت میں کوئی آخری سورۃ پڑھی جائے۔ اور دوسری رکعت میں اُس سے قبل کی سورۃ پڑھی جائے +

۳۴۰

دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ

فرمایا۔ جائز ہے کہ دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ پڑھی جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ صبح کی نماز میں ہر دو رکعت میں سورۂ اِذَا زُلزِلَت پڑھی تھی +

ایڈیٹوریل ریمارکس

پہاڑی وعظ

یسوعی اخبار نورافشاں بہت خفا ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی جو گفتگو ڈلہوزی کے پہاڑ پر ایک پادری صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور اب رسالہ تشحیذ میں چھپتی ہے۔ اس کا نام صاحبزادہ صاحب موصوف نے پہاڑی وعظ کیوں رکھا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ پہاڑی وعظ کے مقابل دنیا کی کوئی تحریر اور نوشتہ نہیں ٹھیر سکتا اور مسیحی ۱۹ سو سال سے اب تک اسے پڑھتے ہیں+ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یسوعی لوگ ۱۹ سو سال سے اُسے پڑھتے ہیں۔ بلکہ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہودی لوگ حضرت مسیح سے بھی کئی سو سال قبل اُسے پڑھتے تھے کیونکہ یہ وعظ انہیں الفاظ میں یہودیوں کی کتب مذہبی میں موجود ہے۔ اور حضرت عیسےٰ نے وہیں سے یاد کرکے اسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ اور بہت اچھا کیا۔ لیکن کیا اس سے یہ لازم آئے گا کہ اور کسی تعلیم کا نام پہاڑی وعظ نہیں ہو سکتا؟ ہرگز نہیں۔ انجیل کا پہاڑی وعظ ایک اخلاقی تعلیم کا نمونہ ہے۔ کمزور یا طاقتور۔ ناقص یا کامل۔ ادنےٰ یا اعلےٰ۔ اس بحث میں پڑنے کی سردست ضرورت نہیں۔ اگر معزز ہمعصر نے خواہش ظاہر کی تو اس پر پھر کچھ لکھا جائے گا۔ لیکن جو نتیجہ صاحبزادہ صاحب اور پادری صاحب کی گفتگو سے پیدا ہوتا ہے وہ بہر حال اس سے بہت اعلےٰ درجہ رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کفارہ ایک باطل مسئلہ ہے جس کے واسطے کوئی دلیل عقلی یا نقلی یسوعی صاحبان کے پاس نہیں ہے۔ پس جو شخص اس گفتگو سے فائدہ حاصل کرکے کفارے کے بھروسے کو چھوڑ کر اپنے ایمان کی درستگی کی طرف مائل ہوگا اور خدا کے فضل کو تلاش کرے گا وہ یقیناً اُن اعلیٰ اخلاق تک پہنچے گا۔ جو اُس کے واسطے نجات کا موجب ہوں ابطال کفارہ کا خیال انسان کو ایسے عمدہ اخلاق پر پہنچاتا ہے کہ اگر صاحبزادہ صاحب اپنے مضمون کا نام آسمانی وعظ رکھتے تو زیادہ موزون ہوتا۔ کیونکہ اس سے انسان میں علو ہمتی پیدا ہو کر آسمانی لوگوں سے ایک نیک تعلق پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح خدا کی محبت میں ترقی کرتا ہوا وہ روح القدس کے نزول کا مستحق ٹھیرتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارے عیسائی بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور ان کو ہدایت کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین +

الحکم بند نہ ہو

الحکم سلسلہ حقہ کا سب سے پہلا اور پرانا اخبار ہے۔ وہ ایسے وقت میں جاری ہوا تھا۔ جبکہ قوم کو اسکی سخت ضرورت تھی۔ مگر ایک اخبار کے جاری کرنے کا کام مدبرین زمانہ کی نگاہ میں قمار بازی سے بڑھ کر نہ تھا۔ کیونکہ جماعت قلیل تھی۔ اور اخبار خوانی کا مذاق کم تھا۔ ایسے وقت میں ایک اخبار جاری ہوا۔ اور اب تک وہ قوم کی خدمت میں مصروف ہے۔ ہر ایک چیز کی خوبیاں اور نقائص اُس کے شامل حال ہیں۔ دُنیا میں کوئی شئے قدوس۔ سبوح ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتی۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ الحکم کی خدمات قابل قدر ہیں اور قوم کا فرض ہے کہ اُسے بند نہ ہونے دے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ **الحکم** اور **بدر** ہمارے دو بازو ہیں ان کے ذریعہ ہمارے الہامات۔ فوراً تمام ملک میں شائع ہو جاتے ہیں۔ بعض مالی مشکلات کے سبب جن کی تفصیل اخبار الحکم میں کیجاتی رہی ہے۔ کارخانہ الحکم سخت مقروض ہے۔ اسی کے سبب سے اخبار مشکلات میں ہے۔ اور اس کی اشاعت میں بے ترتیبی واقعہ ہو رہی ہے۔ پھر بھی اُس کے مالک کی ہمت ہی کہ وہ اب تک اُسے نکالے چلے جاتے ہیں اور بالکل بند نہیں ہونے دیا۔ اب تازہ اخبار میں انہوں نے ایک اپیل قوم کے آگے رکھی ہے کہ اس قرضہ کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے۔ جو تجویز انہوں نے پیش کی ہے۔ میرے خیال میں قوم کے متمول احباب کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ بلحاظ الحکم کا ایک پرانا خریدار ہونے کے میں نے خود بھی اس امداد میں حصہ لیا ہے۔ اور بدر کی طرف سے بھی اس مالی امداد میں شمولیت ہوئی۔ گو موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ بہت ہی قلیل ہے۔ میں اس تحریک کا اقتباس درج ذیل کرتا ہوں :-

"میں پھر تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ اپنے اس خادم کی خبر لو میں یہ تحریک کبھی نہ کرتا۔ مگر اس تحریک کا محرک دراصل وہ مبارک وجود ہے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنی پاک وحی میں اولوالعزم کہا جسکو فضل عمر کہا اور اس کے عجیب عجیب نام رکھے جو ہمارے لئے برکت اور فضل ہے یعنی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد انہوں نے الحکم کی ضرورتوں اور مشکلات سے متاثر ہو کر

دس روپیہ مجھے بھیجے ہیں

اور تحریک کی ہے کہ میں تحریک کروں۔ میں اس دس روپیہ کی رقم کو دس کروڑ سے بھی زیادہ قیمتی سمجھتا ہوں اس لئے کہ یہ اس ہاتھ سے ملے ہیں جو آیۃ اللہ ہے۔ یہ اس دل سے نکلی ہوئی تحریک ہے جو مظہر انوار سماوی ہے خدا کے فضل سے یہ ضرور بابرکت ہوگی اور نتیجہ خیز۔ پس میں احباب اور سرپرستان الحکم میں سے چارسو ایسے احباب کو بلاتا ہوں جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس مبارک سنت کی تقلید کریں اور الحکم کی مشکلات میں اس کے ناصر ہوں۔ بعض ایسے احباب ہیں جو اکیلے سو سو روپیہ دے سکتے ہیں۔ الحکم کے خریداروں میں سے چارسو ایسے آدمیوں کا نکلنا کچھ بھی مشکل نہیں اور یہ رقوم کم از کم دسمبر ۱۹۱۱ء تک آجانی چاہئیں تاکہ جنوری ۱۹۱۲ء خدا تعالےٰ چاہے تو الحکم پہلی سی شان سے نکل سکے" +

آجکل کے صوفی

پیر جماعت علیشاہ صاحب کی تیز زبانی

بلکہ بدزبانی تو مشہور ہی ہے۔ کئی جگہ انہوں نے خواہ مخواہ اپنے مخالف خیال کے لوگوں کو مار اپیٹا۔ دنگہ فساد ہوا۔ اور عدالت تک نوبت پہنچی۔ پیر صاحب کے متعلق ایسی ہی خبروں کا ایک مجموعہ اخبار برق سخن میگزین بنگلور نے شائع کیا ہے۔ جس میں پیر صاحب کی بعض حرکات بیجا سے مشتعل ہو کر مضمون نویس نے نثر و نظم میں بہت سی گالیاں پیر صاحب موصوف کے حق میں برملا لکھی ہیں۔ ان کو چھوڑ کر کیوں کہ اُن سے ہمیں سروکار نہیں۔ واقعات کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ گو پیر صاحب ہمیں اور ہمارے مرشد کو گالیاں دینے میں مشاق ہیں۔ مگر ہم پیر صاحب موصوف کے پیرو نہیں ہیں۔ الغرض اخبار مذکور لکھتا ہے :-

تین چار سال کے پیشتر جماعت علیشاہ صاحب بنگلور آئے تھے اور چند مذہبی امورات میں اُن سے بیجا حرکات وقوع میں آئے تو علمائے کرام بنگلور نے اُن سے استفتاء کیا اور خوب اڑے ہاتھوں لیا۔ ... جہلا اور عوام الناس شاہ صاحب کی تائید کرنے لگے ... بڑی قباحت یہ ہوئی کہ اُن جہلا اور عوام الناس کی عورتیں اور بہو بیٹیاں۔ شاہ صاحب کے حلقۂ مریدی میں پھنس گئیں۔ یہ حلقہ ایسا تھا کہ اس میں شرعی پردہ کی بھی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ صدہا خوب رو مرید عورتیں اور جوان لڑکیاں بناؤ سنگار کے ساتھ شاہ صاحب کے فرودگاہ پر رات دن موجود رہتی تھیں ... ان عورات کے پدر و برادر و شوہروں کو دیکھو تو باہر دروازہ پر تمام رات انتظار میں اونگھتے بیٹھے ہوئے ہیں[1]۔ یہ تمام حالات اُس وقت لوگوں نے پرچوں میں چھپوا کر شائع کر دیا۔ ... تین چار سال کے بعد شاہ صاحب کے مرید و مریدن کو اپنے پیر کا اشتیاق و شوق پیدا ہو گیا ہوگا تو انہوں نے تجویز کر کے شاہ صاحب کو علی پور سے بلالانے کے لئے ایک دو حواریوں کو روانہ کر دیا۔ جب ہم نے یہ کیفیت سُنی تو اُسی وقت پیشگوئی کی تھی کہ " اب کے بار جماعت علیشاہ صاحب کی کچھ وقعت بنگلور میں نہ ہوگی " یہ ہماری پیشگوئی ٹھیک نکلی ... ہمیں یہ کیفیت پہنچی کہ عید الفطر سے پہلی جمعہ کو شاہ صاحب نے اپنے وعظ میں جناب سر قاضی صاحب کی شان میں اپنی زبان سے بہت کچھ کرفتی جھاڑی تو ان کی اس سخت کلامی پر سرکار نے ان سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت لی تاکہ بار دیگر زبان سے کرفتی نہ جھاڑیں۔ ہم نے بھی ہر کس و ناکس کی زبان سے یہی کیفیت سنی۔ معلوم نہیں کہ یہ واقعہ کہاں تک سچ ہے ... ہمیں معتبر لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ ۵ر شوال المکرم بروز جمعہ بکر قصابوں کی مسجد میں شاہ صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ صاحبو! اتنے روز میں نے وعظ کیا۔ مگر آجکا روز میں نفسانیت کا بیان کرتا ہوں میرا دل جلتا ہے۔ میرا دل بھر کر ہے۔ میرے دل کا بخار نکال کر بعد اللہ و رسول کی باتیں بولونگا۔ میں تمام انڈیا پھرا۔ ہر ایک قریہ دیکھا۔ مگر بنگلور کے مردود آدمیوں کے مانند کہیں نہیں دیکھا۔ دوسرے ملکوں کے مسلمان لوگ کافروں کو مسلمان بناتے ہیں۔ مگر بنگلور کا مردود قاضی غفار مسلمانوں کو کافر بناتا ہے ... صاحبو! اس مردود لعنتی غفار پر لعنت بھیجو۔ حواریوں نے لعنت بھیجدی تو سید محمود صاحب نے اُٹھ کر کہا۔ شاہ صاحب! خانہ خدا میں قاضی صاحب کی غیر حاضری پر کس لئے لعنت و ملامت کرتے ہو ... سید محمود صاحب اتنا کہتے ہی شاہ صاحب نے نہایت غصہ ہو کر کہا۔ مارو اس کافر ملعون کو۔ شاہ صاحب کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی ... سید محمود صاحب کی کمر میں ہاتھ دیکر زمین پر پٹک مارا ... غرض ان تینوں کی زدوکوب سے سید محمود صاحب بیہوش ہو گئے ... اور سید محمود صاحب نے عالیجناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کی عدالت میں فوجداری نالش مندرجۂ ذیل لوگوں پر دائر کر دی ہے ... نالش کی کیفیت جماعت علیشاہ کو معلوم ہوئی تو یکایک انہوں نے کعبۃ اللہ جانے کی افواہ اڑادی اور فوراً بنگلور سے فرار ہو گئے ... افسوس ہے ان مولویوں پر جنکو ہم ہادی۔ رہبر۔ ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ اُن میں یہ نفسانیت۔

سکھ معذور ہیں

جناب باوا نانک صاحب کے جنم دن سکھوں نے ہر جگہ پنجاب میں جلسے کئے ہیں اور باوا صاحب موصوف کی سوانح اور تعلیم پر تقریریں کی ہیں۔ اور لیکچر دیئے ہیں۔ جنکے ضمن میں بعض جگہ سکھوں نے آریوں کے حق میں سخت کلامی کا برتاؤ کیا ہے۔ اس پر آرین اخبارات شور مچاتے ہیں۔ مگر ہماری رائے میں جبتک دیانند کی ستیارتھ پرکاش دنیا میں موجود ہے۔ سکھوں کو اس سخت کلامی کے لئے ایک حد تک معذور سمجھنا چاہیئے۔ کس کا دل گردہ ہے کہ اپنے پیشوا مذہبی کے حق میں ایسے ناپاک الفاظ سُنے جو دیانند مہاراج نے باوا نانک اور حضرت عیسےٰ اور آنحضرت کے حق میں استعمال کئے ہیں اور خاموش رہے۔ ہماری رائے میں آریہ صاحبان کے واسطے لازم ہے کہ بجائے سکھوں پر ناراض ہونے کے وہ ستیارتھ پرکاش کی اصلاح کر لیں۔ آخر اُن کے نزدیک بھی دیانند معصوم نہ تھا۔ غلطی سے پاک نہ تھا۔ ستیارتھ پرکاش پہلے بھی اصلاح کے کئی ایک چولے پہن چکی ہے۔ ایک اور بھی سہی یہ نیا جنم جو محض نیک نیتی پر مبنی ہے آریوں کی کتاب کے واسطے مبارک ہوگا۔ کوئی حرج کی بات نہیں ◆

ماتا کو بچاؤ

آجکل ہمارے ہندو اہل وطن اس بات پر بڑا زور دے رہے ہیں کہ گائے کا ذبح کرنا اور کھانا ہندوستان میں سے بند کیا جائے۔ کیونکہ ہندو اُسکی پرستش کرتے ہیں اور وہ اُنکی ماتا ہے۔ اگر صرف کسی جانور کا دودھ پینے سے وہ ہماری ماں بن سکتی ہے تو بھینس ماتا۔ بکری ماتا۔ اونٹنی ماتا۔ غرض بہت سی ماتائیں نکل آئینگی۔ اور تمام انسان چارپایوں کی اولاد بن جائینگے۔ ہمارے اہل وطن کا یہ غلط خیال ہے کہ انکے ہاں گائے کی عظمت سوائے اسکے کہ وہ دودھ دیتی ہے کسی اور وجہ سے بھی ہے۔ کوئی ہندو گائے کو ایشور کا اوتار نہیں مانتا۔ بلکہ اُسکی عزت صرف ایک مفید دودھ دینے والا جانور ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور اُس کے اس فائدہ کو قائم رکھنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ عمدہ اور وسیع پیمانہ پر کیٹل فارم یا گئو شالے بشرطیکہ یہ لفظ صحیح ہو۔ بنائے جائیں۔ اور عمدہ گایوں کی نسل بڑھانے کی تجویز کی جائے۔ نہ یہ کہ مسلمان یا عیسائی اپنے مذہب کے کسی جائز امر کو ناجائز قرار دیں۔ ہاں اگر ہندو صاحبان اُس تجویز کو قبول کریں۔ جو اس زمانہ کے اوتار نے انکے سامنے پیش کی ہے۔ تو ممکن ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس معاملہ میں انکے ساتھ ہم زبان ہو جائے۔ ہم اُس تجویز کو پھر ایک دفعہ پبلک تک پہنچانے کے لئے پیغام صلح سے اس جگہ نقل کر دیتے ہیں:۔

اگر اس قسم کی صلح کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے

جنگ بدر سے لیکر جنگ نوک تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۴ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں جنسے تمام دنیا ابتک حیران اور ششدر چلی آتی ہے اور جنکے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت مفید ہے حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت ۱۲ر محصولڈاک معاف ◆ المشتہر

غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

[1] یہ تین سال کی بات ہے نیز اس سے خواہ مخواہ بدظنی کرنا درست نہیں - ایڈیٹر

اور وید اور اسکے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے اور اگر ایسا نہ کرینگے۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا کرینگے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا۔ کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے +

پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور اُن پر ایمان لادیں تو یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اُٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں +

حکم پچھلے اخبار میں ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ "صدر انجمن کا ماہواری جلسہ ہوا۔ . . . عاجز راقم کو عہدہ محاسبیت سے سبکدوش کرنے کا حکم ہوا" ان فقرات میں لفظ حکم پر ہمارے ایک مکرم معظم بزرگ شاکی ہیں۔ کہ یہ استعمال لفظ حکم کا صحیح نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ انجمن نے میری مرضی کے خلاف مجھے اس عہدہ سے سبکدوش کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ یوں نہیں ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ بسبب کثرت کار کے مدت سے میں خود خواہشمند تھا۔ اور انجمن نے میری درخواست پر یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ یہ درست ہے لیکن بہرحال صدر انجمن کے حکم کے سوائے کوئی ایسی تبدیلی ہو نہ سکتی تھی اور اگر صدر انجمن جیسے معزز و ممتاز انسٹیٹیوشن کے رزولیوشن ہمارے واسطے احکام و ارشادات نہیں کہلا سکتے تو پھر کونسی مجلس دنیا میں ہوگی جس کے واسطے یہ الفاظ زیبا ہو سکیں گے +

دفتر بدر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل کی تعمیل میں دقت ہوگی +
مینجر

رسید زر

۳۰۔ اگست ۱۹۱۱ء

غلام حیدر صاحب ۲۱۶۴ عار محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ عا
ولی محمد صاحب ۲۲۶۵ للعہ ولی محمد صاحب ۱۵۷۲ عا
مراد بخش صاحب ۱۹۸۸ للعہ محمد دین صاحب ۲۲۱۸ عا
رحمت اللہ صاحب ۲۱۹۲ للعہ بدر الدین صاحب ۲۵۵۹ سے
مولا بخش صاحب ۱۸۰۷ للعہ حکیم محمد حسین صاحب ۲۵۵ صہ
کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۳ للعہ حاکم بیگ صاحب ۲۷۶۰ ہر
غلام احمد صاحب ۳۷۶ للعہ الٰہی بخش صاحب ۲۷۵۱ ہر
صاحبدین صاحب ۳۷۳۱ للعہ شفیع احمد صاحب ۲۱۲۳ ہر
پرانداتا صاحب ۲۱۷۷ سے شیخ جھنڈو صاحب ۲۵۵۳ ہر
فیروز علی صاحب ۲۹۶ عا ضیاء الدین صاحب ۲۶۶۴ ہر
محمد دین صاحب ۲۷۸۶ عا غلام نبی صاحب ۳۷۷

۳۱۔ اگست ۱۹۱۱ء

شیخ نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ سے شیخ عطا محمد صاحب ۲۱۵۹ للعہ
حافظ محمد یوسف صاحب ۹۲۴ سے جان محمد صاحب ۱۱۷۸ للعہ
امام الدین صاحب ۱۶۹۲ سے محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہ
اللہ رکھا صاحب ۲۵۶۳ عہ محمد شریف صاحب ۲۵۵۴ ہر
فضل الرحمن صاحب ۱۵۷۴ عار نادر علیشاہ صاحب ۱۶۵۰ عا
میرزا ظہور علی بیگ صاحب احسان الغنی صاحب ۲۷۸۵ ہر
۲۶۰۷ عار حافظ عبدالمجید صاحب ۲۵۸۰ عا
تاج الدین شاہ صاحب ۱۷۸ للعہ عمر الدین صاحب ۲۷۶۳ عہ
حافظ غلام رسول صاحب ۱۴۵ للعہ غلام جبار صاحب }
غلام قادر صاحب ۲۰۶۸ للعہ ۲۵۵۷ } عا

یکم ستمبر ۱۹۱۱ء

چوہدری نتھو خان صاحب ۹۹۱ سے مرزا عبدالکریم صاحب ۲۲۵ عا
میاں حبیب اللہ صاحب ۶۶۰ سے مولوی محمد عبداللہ صاحب ۱۹۴ عا
منشی عطا محمد صاحب ۲۷۴۵ ہر شیر زمان صاحب ۲۵۰۷ عہ
منشی عبدالعزیز صاحب ۲۵۷۵ ہر غلام رسول صاحب ۸۰۱ عار
خانزادہ عبداللہ خانصاحب } عنایت علی صاحب ۲۲۱۱ للعہ
۲۵۷۰ } عا عبدالحق صاحب ۲۱۳۰ للعہ
میاں محمد رمضان صاحب ۱۱۸۲ عا کرم داد صاحب ۲۱۵۶ للعہ
چوہدری فضل قادر صاحب ۲۷۵۰ عا سربلند صاحب ۸۱۷ للعہ

۲۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم صدر الدین صاحب ۲۴۸ للعہ محمد حسین صاحب ۱۳۱۴ عار
عبدالعزیز صاحب ۱۹۳۱ للعہ محمد جان صاحب ۲۵۶۱ عا

میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸۷ عا بابو عمر بخش صاحب ۲۵۵۲ عا
عزیز الدین صاحب ۱۷۷۶ عا مولوی غلام رسول صاحب ۱۳۲ سے

۴۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

جی کے قصبہ سیالکوٹ سے شاہ سرن صاحب ۲۳۹۵ عار
منشی عبدالرحیم صاحب ۲۶۶۶ عار ملاں موتی صاحب ۲۷۶۲ عا
بابو محمد عبداللہ صاحب ۱۵۴۱ للعہ میاں محمد بخش صاحب ۱۷ للعہ
ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ
بابو وزیر محمد صاحب ۱۵۶۷ عا مرزا عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ سے
شیخ محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ للعہ منشی ظفر حسین صاحب ۱۵۳۵ للعہ
بابو غلام محمد صاحب ۲۳۷۴ للعہ بابو عطا محمد صاحب ۱۶۴۵ للعہ
بابو محمد نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ ہر منشی اعجاز حسین صاحب ۲۴۷ عار
محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۷۷ عا غلام سرور صاحب ۲۴۸۵ سے
محمد حسین طالبعلم ۲۶۰۴ ہر احمد رضا صاحب ۲۵۴۶ عا
نواب علی صاحب ۲۵۶۵ عا بابو عبدالغفور صاحب ۲۳۲۲ للعہ
سلطان علی خان صاحب ۲۳۷۷ عا علم الدین صاحب ۲۸۱۴ للعہ
محمد حافظ صاحب ۲۷۴۸ عا بابو امام الدین صاحب ۹۷۵ للعہ
اللہ دتا صاحب ۲۷۷۷ عا شیخ نظام الدین صاحب ۲۵۸۴ عہ
منشی غلام محمد صاحب ۲۷۳۵ عار عبداللہ صاحب ۱۵۴۴ عا

۵۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

سید محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۳۲ عا علی احمد صاحب ۲۷۷۶ ہر
منشی عنایت علی صاحب ۲۲۱۴ للعہ سید محمد علیشاہ صاحب ۲۵۲۶ عا
محمد بخش صاحب ۲۷۹۱ عا نور محمد صاحب ۲۷۲۵ عا
مولوی عبدالرحمن صاحب ۱۴۸۷ عا

۶۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم محمد حسین صاحب ۱۰۷۳ للعہ شیخ علی بخش صاحب ۱۱۹ سے
منشی عبدالحق صاحب ۲۷۱۳ عہ اصغر علی صاحب ۹ للعہ
نصیر خان صاحب ۱۴۴۱ للعہ جیون بخش صاحب ۲۴۳۱ سے
مستری اروڑا صاحب ۲۵۸۷ ہر محمد سلطان صاحب ۱۹۴۲ للعہ
میر حامد شاہ صاحب ۱۲۳۲ للعہ محمد بخش صاحب ۲۸۲۰ للعہ

۷۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

میاں ولی محمد صاحب ۷۶۹ عار فضل کریم صاحب ۷۴۵ سے
نظام الدین صاحب ۲۱۰۲ للعہ عمر الدین صاحب ۱۶۵۷ للعہ

۸۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

محمد اسمٰعیل صاحب عار سردار خان صاحب ۲۴۷۴ عار
قائم علی صاحب ۲۰۷۸ عہ مولوی عبدالمجید صاحب ۲۴۳۶ عار
شیخ جان محمد صاحب ۲۴۰۷ ہر غلام حسین صاحب ۲۷۹۷ عا
غلام محمد صاحب ۲۷۶۹ عا سلطان احمد صاحب ۱۴۳۳ للعہ

نظم اکمل

احباب کو اطلاع ہے کہ اکمل صاحب اپنے قدیمی وطن گولیکی میں ہیں۔ وہاں سے انہوں نے ایک نظم بھیجی ہے جسکی سرخی انہوں نے رکھی ہے "ہوا سے باتیں" اور درس قرآن کے سننے والوں سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالے اکمل صاحب کو اور روحانی ترقی عطا کرے تاکہ وہ "خدا سے باتیں کرنے لگیں" بہرحال نظم ہدیہ ناظرین ہے

(ایڈیٹر)

ہوا سے باتیں

گولیکی سے اکمل کا پیام + درس سننے والونکے نام

اس میں شک نہیں کہ ہوا سے باتیں دیوانوں کا کام ہے۔ مگر جب سے اپنے محبوب کا یہ شعر پڑھا ہے ؎ اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار + میں تو دیوانگی ہی کو فرزانگی سمجھتا ہوں ؎ کیا ہے گوہرِ عقل و ذکا نذرِ شہ خوباں - میری فرزانگی ہے یہ کہ دیوانوں میں رہتا ہے۔ خیر میں دیوانہ ہی سہی۔ مگر مثل مشہور ہے۔ دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ اپنا کام نکال ہی لیتا ہوں۔ اور جو کچھ کہنا ہو کہہ جاتا ہوں +

پیام میرا انہیں دے جو درس سنتے ہیں
بوقتِ عصر ہیں بزمِ امام میں شامل
عرب کے خوست کے کابل کے الاباد کے لوگ
ہر ایک ملک کے ہر صوبے ہر دیار کے لوگ
سیالکوٹ کے گجرات و شاہپور کے ہیں
ہزاروں چاند کے ٹکڑے بشکلِ نورانی
ہزاروں عاشق صادق ہزاروں شیدائی
ہزاروں کشتۂ تیغِ اداءِ دلبر ہیں
نگاہِ یار کے زخمی نثار ہونے والے ہیں
یہ بھانت بھانت کی بولی کے بولنے والے
کوئی ہے ایم اے تو کوئی ہے مولوی فاضل
حکیم و منشی و حاجی و مفتی و قاضی
عدو کے واسطے میکسم کی توپ ہیں گویا
نہیں ہے اور کو اٹلی کے ٹوپ کی کچھ قدر
ہزاروں حاکمِ اعلےٰ بنے ہوئے محکوم
ہزاروں ایسے کہ محمود سے ایاز ہوئے
کسی کے نور کا ایسا ظہور ہے ہر وقت
امیر ایسا کہ یتلوا علیہم آیاتہ
ترانے بلبلِ باغ حجاز کے سن لو
ہزار نغمے سنائیں گے گو طیور یہاں
پلا رہا ہے جو ساقی اسے چڑھا جاؤ

ریاضِ قوم کا گلہائے نوشگفتہ ہیں
گروہِ پاک صحابہ کرامؓ میں شامل
دکن کے سندھ کے کشمیر کے بہار کے لوگ
ہر ایک ذات ہر اک درجہ ہر قطار کے لوگ
بتاؤں نام میں کس کس کا پتلے نور کے ہیں
متاعِ حسن کی کر دی جنہوں نے ارزانی
قتیلِ خنجرِ ناز و اداءِ ہر زائی
نثارِ کوچۂ جاناں فدائے دلبر ہیں
طرازِ لبس کے شہید ان کے سامنے کیا ہیں
زباں ستائشِ باری میں کھولنے والے
غرض کسی نہ کسی بات میں ہیں ہر اک کامل
خدا تو آپ ہے راضی خدا سے وہ راضی
وہ اپنی قوم کی امید و ہوپ ہیں گویا
اسی طرح سے نہیں ان کو یورپ کی کچھ قدر
جو پہلے شان تھی ان کی کسی کو کیا معلوم
سراپا ناز تھے آکر ہمہ نیاز ہوئے
کہ بلدۂ طیبہ رب غفور ہے ہر وقت
مرید ایسے کہ مشہور فی اطاعتہ
فسانے غور سے راز و نیاز کے سن لو
مگر یہ درد یہ رقت کہاں یہ سوز کہاں
پیاس ہو کہ نہ ہو خم کے خم اڑا جاؤ

یہ مومنوں کی شراب طہور ہے واللہ
یہ وقت پھر نہ ملے گا ضرور قدر کرو
تمہارے سینے منور ہوں نور سے اسکے
تمام گلشنِ احمدؑ کی آبیاری کرو
دلوں پہ سکہ تمہارا بیٹھے جہاں جاؤ
جو کچھ زبان سے بولو وہی عمل ہووے
غلام احمدؑ مختار بن کے پھیلو تم
دکھاؤ اٹھ کے زمانے کو تم کمال اپنا
مگر خیال تمہارا ذرا ادھر بھی ہے ؟
تڑپ رہا ہے کسی کے فراق میں کوئی
کسی کی یاد میں بے تاب ہوتا جاتا ہے
ہوئی ہے آشتیِ چشم و گوش کیوں ایسی
غرض یہ بھول نہ جانا ضرور یاد رہے
کہ تم سوار ہو۔ پا مردی تو لے بھی ہے
چبھے ہیں پاؤں میں کانٹے وہ چل نہیں سکتا
کہیں نہ پیچھے سر رہگذار رہ جائے
غریب بھائی ہے للہ کچھ مدد کرنا
حضورِ باری میں اس کے لئے دعا کرنا
جو اس سے میل کرے واصلِ الٰہی ہوا

نشے میں ان کے ابد کا سرور ہے واللہ
ہلالِ الفتِ قرآن کو دل میں بدر کرو
اندھیرے میں جو ہو شیطان کوئی وہ کھٹکے
جہاں میں چشمۂ کوثر کی نہریں جاری کرو
نمونہ نیک بنو دشمنوں کو شرماؤ
تمہاری زندگی عالم میں بے خلل ہووے
فرنگیوں سے بھی سن لو ندائے "ہیلو" تم
ہر اک دکان میں پہنچا کے چھوڑو مال اپنا
بلاکشانِ محبت کی کچھ خبر بھی ہے ؟
ہے بے قرار کسی اشتیاق میں کوئی
تڑپ تڑپ کے وہ سیماب ہوتا جاتا ہے
نہ دیکھنا ہو نہ سننا تو زندگی کیسی
"ہمیں جو یاد رکھے یا الٰہی شاد رہے"
تمہارے ساتھ ہیں اکمل برہنہ پا بھی ہیں
مہیب دیو سے آگے نکل نہیں سکتا
کسی شکاری کا ہو کر شکار رہ جائے
کہ سارے پھولوں میں ہی پھول خوشنما کرنا
مراد اپنی وہ پائے یہ التجا کرنا
اور انکشافِ حقائق اسے کماہی ہو

ایک عورت کی بہادری

ہمعصر تفریح لکھتا ہے کہ جگدیش سوانہ (سلطان پور) کی ایک جوان عورت تنہا ایک گاؤں میں روانہ ہوئی۔ اور اس کا گزر گاؤنکے اندر سے ہوا۔ یہاں عموماً ڈاکو مخفی رہتے ہیں اور اکثر وارداتیں کرتے رہتے ہیں اور ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ یہاں سے کسی شخص کا بھی بغیر کپڑے حوالہ کئے سلامت نکل جانا مشکل ہے۔ غرض یہ کہ اس عورت کو ایک موذی ڈاکو نے آ گھیرا جسکے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔ ڈاکو نے حکم دیا کہ کل زیور اپنا اتار دے ورنہ دیکھ لے یہ تلوار۔ عورت ہر چند دلیر تھی۔ مگر چمکتی ہوئی تلوار نے اس کے ہوش باختہ کر دئے۔ اپنے سب زیور اتار رکھ دیئے۔ پھر ڈاکو نے اسکے کانوں کو دیکھا کہ ان میں بھی کچھ ہے ڈاکو نے کہا کہ یہ بھی اتار دے۔ ورنہ کان کاٹ لونگا۔ بیچاری عورت نے ڈنڈیاں بھی اتار دیں۔ مگر اسپر بھی ڈاکو کی ہوس نہ بجھی اور پھر ڈاکو نے حکم دیا کہ بدن کے کل کپڑے اتار دے۔ اسمیں عورت نے اپنی بیعزتی سمجھی اور جان دینے پر طیار ہو گئی عورت نہایت عقلمند تھی کہ ایسے نازک وقت میں اس کو داؤ سوجھ گیا۔ عورت نے ہاتھ جوڑے اور ڈاکو کے قدموں پر سر رکھ کر یہ التجا کی کہ تو صرف اپنا کرتہ مجھے اتار دے تاکہ اسے پہن کر اپنے گھر چلی جاؤں اور سب کپڑے تجھے دیدوں۔ ڈاکو کو اسکی التجا پر رحم آگیا۔ اس نے تلوار ہاتھ سے رکھی اور کرتہ اتارنے لگا۔ جیسے ہی کرتہ اسکے گلے میں پہنچا اور منہ کرتہ کے اندر ہوا۔ عورت نے تلوار اٹھا کر اسکی گردن پر ایسی ضرب لگائی کہ اسکا سر تن سے جدا ہو گیا۔ عورت تمام زیور اور سر کو بغل میں دبو چکر پولیس کی چونکی میں پہنچی اور وہ تحفہ تھانیدار کی نذر کیا اور تمام ماجرا سنایا۔ تھانیدار...

اور نہ لے سکا۔ ... پیدا ... نئی خلے ...

ایک میموریل بادشاہ سلامت کے حضور میں پیش کرنے کو طیار کیا ہے کہ ہمیں اس بے نوائی کے عالم سے نکالا جائے۔ ضرور ہے کہ قیصر کا رحم ان کے متعلق حرکت میں آئے جن کے باپ دادا بہت عرصہ نہیں ہوا کہ شاہ ہند کہلاتے تھے + چین میں بغاوت کا زور بڑھتا جاتا ہے باغی چاہتے ہیں کہ ملک میں جمہوری حکومت قائم کی جائے بادشاہ کوئی نہ ہو۔ انتخاب سے پریزیڈنٹ مقرر کیا جائے خطرہ ہے کہ پیکن پر باغی قبضہ کر لیں + ایران میں روس کی چھیڑ چھاڑ روز افزوں ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر پارلیمنٹ کو دبایا جاتا ہے۔ اور مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور کیفیتیں طلب کی جاتی ہیں + افغانستان سے بھی ایک اخبار نکلنا شروع ہوا ہے۔ نام سراج الاخبار رکھا گیا ہے + جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے۔ اٹلی والوں نے پہلا جرنیل موقوف کر دیا ہے۔ نیا مقرر کیا ہے نئے جرنیل نے جوش میں پھر آگے بڑھنے کی کوشش کی ہے اور ساحل کے اندر تھوڑی دور تک جانے میں کامیاب ہوا ہے۔ روٹر کے نامہ نگار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس جنگ میں اٹلی بہت نقصان اٹھا چکا ہے۔ اور اٹلی کا روزانہ خرچ ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہے۔ جس سے امید ہے جلد جلد افلاس کو پہنچے گی۔ اٹلی کی رعایا بھی اس جنگ پر ناراض ہے کئی ایک تاجروں کا دیوالہ نکل گیا ہے۔ ایک نے خودکشی بھی کر لی ہے + ترک پر جوش ہیں اور آخر تک جنگ کرنے کو طیار ہیں۔ مصر کے لوگوں نے بہت بڑی مالی امداد دی اور بہت سے والنٹیر روانہ ہوئے۔ ہندوستان سے بھی کچھ والنٹیر جانے والے سنے گئے ہیں + لاہور میں ہلال احمر کی انجمن قائم ہوئی۔ اور ترک مجروحین کے واسطے بہت سا چندہ دیا ہے۔ امیر کابل بھی جنگ کی خبروں کو بڑے شوق سے روزانہ سنتے ہیں۔ قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام مستعفی ہوئے۔ ان کی جگہ نئے مقرر ہوئے + شیخ محمد حسن صاحب ریاست پٹیالہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں ۸- نومبر کو سخت ژالہ باری ہوئی۔ جو ۲۰ منٹ تک جاری رہی۔ اس آفت ناگہانی میں لڑکے لڑکیاں اور بڈھے جو باہر تھے۔ ان کی جانیں تلف ہو گئیں۔ ژالہ بیضہ کبوتر سے بڑا تھا خدا کی پناہ +

مضمون ... ... زندہ الحسنہ ... بی ایل ایل +

اس سے پتہ ملتا ہے کہ ہر قسم کی جاندار مخلوق اپنی اپنی جنس کے ساتھ اپنی خواہشوں اور ضروریات وغیرہ کے اظہار کے لئے پیدایشی اور طبعی طور پر کچھ نہ کچھ ایسے اشارے کرنے ؛ ور آوازیں نکالنے کی قابلیت رکھتی ہے کہ جسے وہ اپنا مطلب نکال سکے یا اپنے ہمجنسوں کو اپنے یا ان کے مفید مطلب کچھ کہہ سن سکے۔ مثلاً ایک چیونٹی کو جب کسی میٹھی یا اپنے کھانے کے قابل چیز کی اپنی غیر معمولی قوت شامہ کے ذریعہ خبر ملتی ہے تو پھر وہ اپنی ہمجنسوں کو اس کی اطلاع دے کر اور ان کی رہبری کر کے وہاں تک پہنچاتی ہے۔ نیز شہد کی مکھی بھی رسدار پھولوں کی تلاش کر کے اپنی ہمجنسوں کو ان سے خبردار کر دیتی ہے +

محقق اور ریسارشیل انسان جس جس لائن میں کام کر کے کچھ نئی معلومات دریافت اور ظاہر کرتے ہیں وہ ایک گونہ حیرانی میں ڈالنے والی ہونے کے علاوہ سوچنے اور سمجھنے والوں کے لئے ہر پہلو سے مہان پربھو کی پر از حکمت رچنا کو ظاہر کرتی ہیں اور جس طرح پر بیرونی ہر قسم کی معلومات کے محقق اپنی اس قسم کی نئی نئی تحقیقاتوں کے ذریعہ دنیا کو حیرانی میں ڈالتے اور دنیاوی علوم کی دنیا میں نسلاً بعد نسلاً اضافہ پر اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں اسی طرح روحانی دنیا کے محقق بھی نسلاً بعد نسلاً مہان ایشور کے پاک سوکھشم گنوں اور آتما ذ پرماتما کے سمبند اور اس سمبند کے سوتر کی پوترتا اور استحکام کے متعلق نئے سے نئے سادھن اور روحانی ترقی کے وسائل معلوم کرتے اور انہیں اپنے ہمجنسوں پر ظاہر کرتے رہتے ہیں + برہم پرچارک

سمرنا

از بیروت میں ترکی گورنمنٹ نے بیس اطالین جہاز گرفتار کر لئے۔ اس وقت ٹریپولی میں ترک خشکی پر اطالیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں بیس ہزار سنوسی اور ایک لاکھ عرب ان کے ساتھ ہیں۔ اگرچہ بحری لڑائی میں ترک کسی طرح اٹلی کا مقابلہ نہیں کر سکتے تاہم یہ حالت دیر تک قائم نہیں رہے گی خشکی کی لڑائی میں ترکوں اور عربوں کی فتح یقینی ہے مطابق بیان ترکی اخبارات

ترکی ... فتح معلوم ہوتی ... ... الحمد للہ

واصف نے اخبار "محروسہ" میں حسب ذیل چٹھی چھپوائی ہے +

"آج ہمارے چند دوست قسطنطنیہ سے قاہرہ پہنچے اور بیان کیا کہ شیخ الاسلام نے پارلیمنٹ کے ایک جلسہ میں دول یورپ کے دولت علیہ عثمانیہ کے خلاف اتحاد کرنے اور طرابلس کے متعلق اٹلی کے ساتھ ان کی خفیہ اور علانیہ تائید کا ذکر کر کے صدر اعظم کو زور سے مشورہ دیا کہ وہ اس رویہ سے مسلمانوں کے دلوں کو جو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے اس کی جانب دول کو متوجہ کریں چنانچہ صدر اعظم ممدوح نے دول کو ہز ایکسیلنسی شیخ الاسلام کے خیالات سے مطلع کیا۔ اس پر سوائے انگلستان کے جملہ دول نے سکوت اختیار کیا۔ انگلستان نے یہ جواب دیا کہ ٹرکی کے خلاف اٹلی کی مدد سے اس کو کچھ سروکار نہیں۔ اور وہ ٹرکی فوجوں کے مصر سے گزرنے دینے سے مطلق تعارض نہیں کرے گا۔ بنا بریں مصری گورنمنٹ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عثمانی فوج کو طرابلس کے لئے مصر کے راستے سے گزر جانے دے۔ " فرید واصف +

رسید زر

۸- ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ ۱۲/ — مولوی ... ...
میاں پیر محمد صاحب ۹۹۳ ۱/ — مولوی فضل کریم صاحب ۲۵۶ ...
قاضی نذیر حسین صاحب ۱۷۰۶ ۱/ — منشی کبیر الدین صاحب ۱۸۲۴ ...
مرزا محمد احسن بیگ صاحب ۵۰ للعہ — محمد لطف صاحب ۲۶۲۲ ...
محمد عبد اللطیف ۲۷۴۹ ۱/ — ملک محمد مبارک صاحب ۱۵۵۱ ...
قاضی فیض الٰہی صاحب ۱۴۸ ۱۲/ — میاں نور احمد شاہ صاحب ۲۱۳۸ ...

۹- ستمبر ۱۹۱۱ء

مولوی غلام محی الدین صاحب ۲۵۱ ...
قاضی زین الدین صاحب ۲۸۹ للعہ

۱۱- ستمبر ۱۹۱۱ء

مولوی الٰہی بخش صاحب ۲۱۱ ... — حافظ محمد اسحاق صاحب ... للعہ
حکیم علی احمد صاحب ... — منشی محمد اشرف بیگ صاحب ...
منشی محمد الدین صاحب ۳ ... — ... ۱۵۴۳ للعہ
میاں ... خاں صاحب ۲۷۶۸ ۱/ — محمد خاں صاحب ۲۷۹۶ ...

فہرست مبائعین

(نومریدین جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

محمد اکرم الٰہی صاحب پشاوری۔ قلعہ پھلور۔ ضلع جالندھر
میاں محمد بخش صاحب۔ شیخپور۔ ضلع گوجرات
غلام محمد صاحب۔ پنشنر۔ ڈاک خانہ جہلم
محمد نثار الحق صاحب۔ پورب سرائے ضلع مونگھیر
سندا صاحب۔ فرید آباد۔ سیدوالہ۔ منٹگمری
اہلیہ میاں رحیم بخش صاحب۔ گورنمنٹ ہائی سکول۔ میانوالی
ہمشیرہ مولوی عبد الحق صاحب چک ۹۵۔ ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ
دلاور خان صاحب معرفت شیخ عبد الوحید انصاری معرفت مولوی
غلام حسن صاحب۔ سب رجسٹرار۔ پشاور۔
رحمت اللہ صاحب۔ نلکیرہ۔ ڈاک خانہ سیدوالہ
عبد الحمید صاحب۔ بادگیری۔ معرفت مولوی بشارت احمد صاحب
اہلیہ " " " بشارت منزل۔ حیدرآباد دکن
حافظ محمد احمد صاحب " " " " " "
اہلیہ " " " " " " "
عبد القادر صاحب فرزند " " " " "
عبد الصمد صاحب " " " " " "
عبد الباری صاحب " " " " " "

عید کارڈ۔ عید رومال

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جس قدر مقبول ہوئے ہیں اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں انہیں وقت پر بذریعہ تار منگانا پڑتے ہیں چونکہ عید آنے والی ہے اسلئے آپ ابھی سے فرمائش بھیجدیں تاکہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں۔

رومال ریشمی موزون اشعار و احادیث سے مزین فی ۲ر درجن ۱۸ر
رومال پارچہ " " " " ۲ار " ۱۲ر
رومال کاغذی " " " " " ۱ر
عید کارڈ لفافوں میں جانیوالے مقامات متبرکہ کے نقشوں سے مزین ار
عید کارڈ سنہری پیسے میں پوسٹ ہونیوالے۔ فی ۲ر درجن ۱۲ر
عید کارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشوں کے علاوہ اشعار سے مزین فی ۔ر درجن ۳ر

المشتہر مینیجر عید کارڈ و عید رومال۔ لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرمادیں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دی جاوے گی۔

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہوکر اپنی لڑکی کا جس کی عمر ۲۲ سال گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اُردو خواندہ مطیع و فرمانبردار۔ سخت دیر قطع و برید دوخت سے واقف۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ دہلی مظفر گڑھ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔ درخواست کے ساتھ ۲ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۸ سال قوم زمیندار اوپراج ساکن راجکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح۔ خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیویں۔

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ۶ عہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین ڈیسٹرکٹ اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی

عمر ۴۰ سال خواندہ۔ اصل ... ضلع جہلم ... کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔
محمد امین ... کالج سٹریٹ کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہیضہ گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور متلی کے واسطے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک شیشی سے لے کر ۴ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کا کم ہونا ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصول ایک سے ۴ تک ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت اسٹریٹ نمبرہ ۵ ... سٹریٹ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہت مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور طبائی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے یا دوائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ۔ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

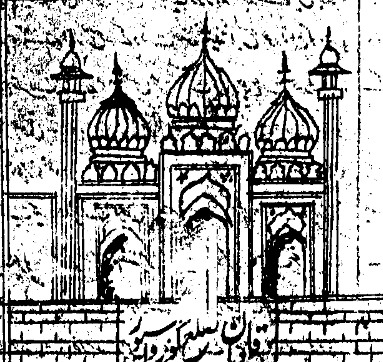

البدر
BADR
QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہ مرزا غلام احمد | مسیح وقت مہدی ہم مجدد

جلد ۱۱ | یوم نوم ذوالحجہ سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ۸ مگھر سمبت

کس بچھا ہے اگر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام او | بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن | جاں شود با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ما | ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ما
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است | منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست | منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاءِ سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ اہل بیت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں درس قرآن شریف روزانہ مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عصر ہوتا ہے اور صبح کے وقت حضور خلیفۃ المسیح عورتوں کو درس قرآن شریف دیتے ہیں۔ جس میں ایک بڑی جماعت عورتوں کی حاضر ہوتی ہے۔ حضرت اُمّ المؤمنین بمعیت حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب و جناب مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب بخیر و عافیت واپس قادیان پہونچ گئی ہیں حضرت صاحبزادہ کا ایک لکچر لودیانہ میں ہوا اس ہفتہ میں حاجی نذر محمد صاحب غزنی سے بابو عبد الحمید صاحب لاہور سے و دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رعب صاحب مولوی فاضل عبد الحی ایک کتاب بنام احمدیہ پاکٹ بک تالیف کرکے چھپوانے کی فکر میں ہیں۔ جس میں انھوں نے سلسلہ حقہ کے دلائل کو جمع کیا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کسی پرائیویٹ کام پھگواڑہ تشریف لے گئے ہیں۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب میانوالی سے بخیریت واپس آ گئے ہیں اور خبر لائے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اب بفضلہ تعالےٰ تندرست ہیں۔ **مہمان خانہ** قادیان کے ہوشیار اور لائق کارکن امیر احمد صاحب قریشی صاحب آنیوالے مہمانوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ سب جاڑے کا بستر لحاف وغیرہ ساتھ لایا کریں۔ یہاں اتنا سامان نہیں کہ مہیا کیا جا سکے۔ گذشتہ اتوار کو بٹالہ سے ایک ٹیم یہاں میچ کے واسطے آئی یہاں کے بچوں نے اُن سے آکی کا میدان جیتا۔ مولوی حافظ روشن علی صاحب کی بیوی لڑکا پیدا ہونے کے چند روز بعد فوت ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا ہے۔ سیالکوٹ سے خبر آئی ہے۔ حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹی جن کا نکاح یہیں قادیان ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ دُعا ہے کہ مولود مسعود نیک ہو اور صحت کے ساتھ لمبی عمر پائے۔

میاں محمد یوسف صاحب ایک احمدی رفیق خان صاحب کے ہمراہ مردان ضلع پشاور سے تشریف لائے اور دو دن یہاں مقیم رہے۔ لکھنؤ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی احمدی جماعت نے ایک مسجد میں بہ اجازت اس کے متولی کے بامامت مولوی رونق علی صاحب احمدی رودلوی نماز جمعہ ۱۰ نومبر کو ادا کی۔ اس جمعہ میں چند غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ مولوی صاحب موصوف نے خطبہ میں من جملہ اور لطائف کے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ اسلام اپنی انتہائی تنزل کو پہونچ چکا تو پھر اس کو اس کی اصلی حالت پر لانے کے لئے ایک عظیم الشان مجدد مبعوث کیا گیا ہے۔ جس نے دین محمدی کو زندہ کر دیا اور اسلام کے قالب میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔ اس مامور من اللہ کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسبت ہے۔ اس کی تمثیل ایسی ہے۔ جیسے بانسری بجانے والے کے ہونٹوں سے اتصال رکھتی ہے۔ اور بجانے والا اپنے نغمہ کو بذریعہ بانسری کے لوگوں کے کانوں میں پہونچاتا ہے اور بظاہر وہ آواز بانسری کی آواز کہی جاتی ہے مگر فی الحقیقت بجانے والے کی آواز ہوتی ہے۔ اسی طرح اس مامور من اللہ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس رُوح کے ساتھ ایسا کامل اتصال ہے۔ کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی رُوح اقدس اس مامور من اللہ کے ذریعہ سے سب کام کرتی ہے۔ اور اس مامور کی آواز آنحضرت صلعم ہی کی آواز ہے اسلئے اس مامور من اللہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز کہا جاتا ہے۔

اطلاع جس بھائی کو کاغانی لوئیاں یا میرانی تولہ سے یا میسے کا سرمہ فی تولہ ۶ مطلوب ہو درخواست یا قیمت بھیجدے۔ راقم محمد یمین احمدی از مقام دانہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

سالانہ جلسہ ۔ احمدیہ قادیان میں ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ دسمبر کو ہوگا۔ بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ۔

درخواست جنازہ۔ برادر علی احمد اپنے بھائی امانت خان کی اہلیہ مرحومہ کے واسطے درخواست جنازہ احباب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

ضرورت ملازمت۔ ایک لڑکا جو روٹی پکانا جانتا ہو کسی احمدی کے پاس اس کام پر نوکری کرنا چاہتا ہے۔

قیصر معظم جارج کی عزت میں جبرالٹر کی رونق افروزی بسبب تندی موسم منسوخ رہی۔

گورنمنٹ نے جنگ طرابلس کے متعلق جو اعلان غیر جانب داری کا شائع کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی لڑنے والی سلطنت کی فوج میں بھرتی نہ ہو نہ ان کے لئے کوئی جہاز بنایا جائے۔ جرمنی میں سخت زلزلہ ۱۷۔ نومبر کو محسوس ہوا۔

طرابلس میں بارش سخت ہو رہی ہے اس سے بھی اٹلی کا نقصان ہے۔ آج ایک خبر آئی ہے کہ اٹلی والوں نے طرابلس کو بالکل خالی کر دیا ہے۔ خبر ہنوز تصدیق طلب ہے۔

چین میں بغاوت جاری ہے۔ یورپین فوجیں بھی وہاں اپنے جہازوں میں چلی گئی

ڈاک ولایت

اس سے بڑھکر خودغرضی کا نمونہ کہاں ملیگا؟ امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۹ ستمبر ۱۱ء کے پرچے میں لکھتا ہے۔ عیسائی یسوع کو کیوں مانتے ہیں؟ کیا اس لئے کہ اس نے کوئی اخلاقی تعلیم دی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا اس لئے کہ اُس نے کوئی نیک کام کیا؟ ہرگز نہیں پھر کیا۔ اس لئے کہ اُس نے عمر بھر غریبوں کے ساتھ بسر کیا اور اسیروں کو برا کہا؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا اس لئے کہ اس نے لعزر سے پیار کیا اور دولتمندوں سے نفرت کی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کس واسطے عیسائی لوگ یسوع کو مانتے ہیں۔ صرف اس واسطے کہ وہ صلیب پر مر گیا اور ان کے گناہوں کا کفارہ ہوا (بخیال ان کے) کیا خالص خودغرضی کی کوئی مثال اس سے بڑھکر دنیا میں ہو سکتی ہے؟

پوپی دیانت کوئی صاحب جیمز ایف مارٹن نام مذکورہ اخبار کے پرچے مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۱ء رقمطراز ہے۔ "پوپ اپنے پہلے پوپوں کی طرح جرم کو جرم نہیں سمجھتا۔ اٹلی کے طرابلس پر مجرمانہ حملے کو صرف اس واسطے جائز قرار دیتا ہے۔ کہ اس طرح مشن کے کام میں سہولت حاصل ہو گی۔ اس لئے پوپ نے حکم دیا ہے کہ اٹلی کی کامیابی کے واسطے دُعائیں مانگی جاویں تعجب ہے۔ کہ تمام دنیا میں ایک واحد دیانت دار رومن کیتھلک عیسائی نہیں ہے۔

عیسائی سیاحوں کے معلومات کا نمونہ ایک عیسائی سیاح ہیں روڈمس والیس نام بیت المقدس کی سیر کرکے واپس اپنے وطن کو گئے ہیں جو ملک امریکہ میں ہے۔ اور انھوں نے وہاں کے ایک رسالہ نام نائی لس میں اپنا سفرنامہ شائع کیا ہے۔ رسالہ مذکور کے ماہ نومبر ۱۱ء کے پرچہ میں ان کے سفرنامے کا دوسرا نمبر شائع ہوا ہے۔ اس میں من جملہ اپنے دیگر معلومات کے وہ مذہب بابی اور بہائی کے متعلق بھی اپنی تحقیقات لکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اس فرقے کے بانی کا نام عبد البہا تھا۔ عبدل کے معنے ہیں خدا اور بہاء کے معنے ہیں ط...

نظاو کی ... قوم کی ... کی نگارہ ... حضرت ... [illegible]

کلامِ مسیح موعودؑ

(پورانی نوٹ بک سے کچھ)

(۱۸۹۶ء) فرمایا حضرت مسیح کی آمد کے واسطے جو لفظ آیا ہے وہ نزول ہے اور رجوع نہیں ہے۔ اوّل تو واپس آنے والے کی نسبت جو لفظ آتا ہے وہ رجوع ہے اور رجوع کا لفظ حضرت عیسٰی کی نسبت کہیں نہیں بولا گیا۔ دوم۔ نزول کے معنے آسمان سے آنے کے نہیں ہیں۔ نزیل مسافر کو کہتے ہیں +

فرمایا ہم نے جو مخالفین پر بعض جگہ سختی کی ہے۔ وہ ان کے تکبّر کو دُور کرنے کے واسطے ہے۔ وہ سخت باتوں کا جواب نہیں۔ بلکہ علاج کے طور پر کڑوی دوائی ہے۔ الحق مُرٌّ۔ لیکن ہر شخص کے واسطے جائز نہیں کہ وہ ایسی تحریر کو استعمال کرے۔ جماعت کو احتیاط چاہئے ہر ایک شخص اپنے دل کو پہلے ٹٹول کر دیکھ لے کہ صرف ضد اور دشمنی کے طور پر ایسے لفظ لکھ رہا ہے یا کسی نیک نیت پر یہ کام مبنی ہے +

فرمایا۔ مخالفین کے ساتھ دشمنی سے پیش نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ زیادہ تر دعا سے کام لینا چاہیئے۔ اور دیگر وسائل سے کوشش کرنی چاہیئے +

کلامِ امیر

مجتبی مکرمی سید بشارت احمد صاحب جو چند روز قادیان میں رہے۔ تو وہ ایک عاشقِ صادق کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے اور حضور کی باتوں کو اکثر قلمبند کرتے رہتے۔ اُنہوں نے ازراہِ عنایت ایک ڈائری بھیجی ہے۔ اِس اخبار میں سب سے اوّل اُسی کو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

فرمایا۔ کہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ مکان میں رہنا چاہیئے ورنہ بڑے بڑے نقصانات ہوتے ہیں۔ اور ہم نے خود دیکھا ہے کہ انسانی شرم حیا جاتی رہتی ہے +

فرمایا۔ ولن اکلم الیوم۔ لفظ لن مدت دراز کے لئے نہیں کہا جاتا ہے اور لفظ لا چونکہ اونچا جاتا ہے یہ دوام کے لئے آسکتا ہے۔ جو لوگ کہ سترا رتا روت کے قائل نہیں ان کا اس سے رد ہوسکتا ہے کہ وہاں لن فرمایا ہے نہ کہ لا +

فرمایا۔ میں ابتدا سے غور کرتا آیا اور اب بھی غور کرتا ہوں۔ اگرچہ کہ بوڑھا ہوگیا ہوں۔ مگر اب بھی فرصت کے اوقات میں سوچتا رہتا ہوں لیکن پھر بھی ابتک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا بات ہوجاتی ہے کہ جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے اسی قدر لوگوں کی بیباکی بڑھتی جاتی ہے +

فرمایا۔ کہ السلام علیکم کو رواج دیں۔ اسکی یہانتک تاکید ہے کہ اگر خالی مکان میں بھی کبھی جانا ہو تو السلام علینا وعلےٰ عباد اللّٰہ الصالحین کہیں +

فرمایا۔ امراء کا فرقہ اباحی ہوتا ہے اِلّا ماشاء اللّٰہ +

فرمایا۔ ہندو۔ چینی۔ جاپانی۔ یہ ایرانی مذہب کی ہی گویا شاخ ہیں +

فرمایا۔ عیسائیوں کی دیکھا دیکھی سکھوں نے بھی گرو صاحب کی نسبت یہ معجزہ مشہور کر رکھا ہے کہ انہوں نے مرا ہوا ہاتھی زندہ کیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ خیال کیا کہ انسان تو چھوٹی چیز ہے البتہ ہاتھی عظیم الشان چیز ہے اس میں معجزہ کی اور بھی شان ہے +

فرمایا۔ مسیح کے دو کاندھوں والے فرشتوں کے جواب میں فرمایا کہ ہر ایک شخص کے دونوں بازوؤں پر ہی کراماً کاتبین رہتے ہیں۔ اور اس بات کو سب جانتے ہیں اور پھر یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جمعہ کی نمازیں جو لوگ آتے ہیں تو مسجد کے دروازہ پر بھی دو فرشتے ہر ایک کا نام لکھنے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن آجتک ان ہر دو کو بھی کسی نے نہ دیکھا تو پھر مسیح کے کاندھوں والے فرشتے کیوں دکھلائی دیں +

فرمایا۔ حقیقت و مجاز کا تفرقہ تیسری صدی میں ہوا ہے ورنہ اس سے پہلے حقیقت و مجاز تھا ہی نہیں +

فرمایا۔ وُحِیٌ قبر کے کتبہ کو کہتے ہیں اور وحی بھی اس ہی لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی انسان کے دل میں مثل پتھر کے کندہ کے گڑ جاتی ہے +

فرمایا۔ ایک بزرگ محی الدین ابن عربی کے شیخ تھے وہ اپنا گذارہ اس قسم سے کیا کرتے اور کچھ ایسے تکلف سے رہتے جیسے کوئی بادشاہ کا مہمان ہو۔ تو تکلف کرتا ہے۔ ایک مولوی نے پوچھا کہ حضرت نہ تو آپ پکاتے ہیں اور نہ کوئی کاروبار معیشت مہیا کرتے ہیں۔ پھر آپ کیونکر اس طرح گزارہ کرتے ہیں۔ تو فرمایا۔ خبردار۔ خاموش رہیو۔ کیا تم کو خبر نہیں۔ کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر مہمان ہو۔ تو وہ خود ہی اپنی ضروریات کے لئے کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ میزبان تمام ضروریات کا کفیل ہوتا ہے تو پھر میں جبکہ خدا کا مہمان ہوں کہ جس کا گھر تمام جہان ہے تو پھر مجھ کو اپنے ضروریات کے لئے کیسے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ چونکہ مولوی ہوتے ہیں ہشیار۔ وہ ایک کتاب اُٹھا لائے اور سامنے پیش کر دی۔ کہ دیکھئے حضرت حدیث میں تو لکھا ہے کہ انسان کسی کے گھر جاوے تو تین دن سے زائد مہمان نہ رہے۔ محی الدین ابن عربی کہتے ہیں کہ یہاں تو میں بھی حیران ہوگیا۔ اور سمجھ گیا کہ اس سوال پر تو شیخ بھی لاجواب ہونگے۔ لیکن تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد شیخ نے مجھے فرمایا کہ دیکھو جی ان کی حدیث کی قرآن سے مطابقت کر کر جواب دیدو۔ قرآن میں چونکہ لکھا ہے کہ (یوما عند ربّک کالف سنۃ) تو پس اس لحاظ سے ہم تین ہزار سال تک بھی مہمان رہ سکتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ایمانی حالت ہے اور بسا اوقات ہم نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے +

فرمایا۔ کُن پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ خطاب کس کی جانب ہے۔ اگر کہو کہ مخلوقات و اشیاء کے جانب تو یہ اعتراض ہوگا کہ پھر کُن کے کہنے کے پہلے جب یہ موجود تھے تو کُن کے بعد کیا پیدا ہوا۔ فرمایا۔ جواب یہ ہے کہ کن کا اطلاق علم الٰہی پر ہے۔ چونکہ اس کا مخاطب علم الٰہی

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۱۴ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دُنیا ابتک حیران اور ششدر چلی آتی ہے اور جن کے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دلپر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہلِ اسلام کے لئے نہایت مفید ہے۔ حجم ۲۰۸ صفحے قیمت عہ محصولڈاک معاف +

المشتہر غلام نبی فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ +

ہی ہے- یورپ کے بعض نو مسلم انگریزوں کی یہ خواہش پیش کی گئی کہ نماز کا ترجمہ انگریزی زبان میں کرواکر بھیجدیا جائے- فرمایا کہ الحمد اور قل ھو اللہ تو عربی زبان میں پڑھنا ضرور ہے- باقی دُعائیں اپنی زبان میں پڑھ لیا کریں اگر اس قدر عربی بھی نہیں آسکتی- تو پھر ایسوں کی ضرورت بھی نہیں +

فرمایا- حضرت صاحبؑ تو ترجمہ کے بہت مخالف تھے فرمایا کرتے تھے کہ یہ جو حدیثوں کا ترجمہ ہوا ہے تو اصل الفاظ سے روک دیتا ہے +

فرمایا- ایک بزرگ حج کو جا رہے تھے اور ایک دُنیادار مرید بھی ساتھ تھا- اُس نے ایک وقت کہا کہ شیخ ریت میں نعلین کے تسمہ ٹوٹ جایا کرتے ہیں چند تسمہ ہمراہ رکھ لینا چاہیئے- انہوں نے تو انکار کر دیا لیکن ہشیار مرید نے ساتھ رکھ لیا- جب دونوں چلے تو اتفاقاً راستہ میں شیخ کی نعلین کا تسمہ ٹوٹ گیا- مرید سے کہا کہ ہمارا تسمہ ٹوٹ گیا ہے- ذرا دیکھنا کہ یہاں کہیں تسمہ تو نہیں چونکہ حج کے لئے بہت سے قافلہ جاتے ہیں ممکن ہے کہ کسی کا تسمہ گر گیا ہو- جب مرید نے تلاش کیا تو ایک تسمہ مل ہی گیا اور پھر آگے بڑھے- اتفاقاً دوسرے وقت پھر تسمہ ٹوٹ گیا پھر بھی مرید کو تلاش کرنے کو کہا- چونکہ کوشش انبیاء کی سنت ہے پس پھر تلاش پر اور ایک تسمہ مل گیا- مرید نے عرض کیا- شیخ میں تو ناحق بوجھ اُٹھا کر اپنے ساتھ تسمہ لایا- یہاں تو ضرورت پر خود ہی تسمے ملتے ہیں +

مکہ معظمہ کا ذکر تھا- فرمایا- کہ نہر زبیدہ خاتون فرات و دجلہ سے نہیں لائی گئی- بلکہ بہت سے چشموں کو جمع کر کر نکالی گئی ہے- اور جبکہ اُس کا حساب انجینیروں نے پیش کیا تو اس وقت وہ دجلہ کے محل پر بیٹھی ہوئی تھی- اُس وقت کئی کروڑ کی برآورد بھی پیش کی گئی تو وہ کاغذات دریا میں پھینک کر کہا کہ جو کام خدا کے لئے ہو- اُس کا حساب کیا- فرمایا- پہلے مُسلمان بڑے اولوالعزم تھے اب وہ بات نہیں رہی- بدوؤں کی مسافر نوازی وصلہ رحمی پر فرمایا- چند ہندوستانی راستہ بھٹک کر جنگل میں یکایک ایک قزاق بدوی کے مکان پر چلے گئے- اُس نے دریافت کیا کہ کیسے یہاں پر پہنچ گئے تو سبھوں نے کہا کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں پھر اس نے پوچھا کہ سچ سچ کہو کہ تمہارے ہاں کچھ پیسے بھی ہیں یا نہیں- چونکہ وہ سب قلاش ہو گئے تھے سبھوں نے صاف صاف کہدیا کہ ٹکا بھی پاس نہیں- جب اُن کے کہنے پر اُسے یقین آگیا- تو تب اُس نے کہا کہ اچھا یہ جو تربوز کا کھیت ہے اُس کو لوٹ لو- وہ لوگ خوشی خوشی تمام کھیت صاف کرنے لگے اور خوب خوب کھایا ... ... جب وہ اچھی طرح سُستا لئے تو دوسرے روز بدوی نے کہا کہ اب چلو- میں تم لوگوں کو راستہ پر چھوڑ دیتا ہوں- چنانچہ اُس نے اپنے نئے مہمانوں کو لیکر بڑی بڑی پیچدار گھاٹیاں طے کراتے ہوئے راستہ پر لا کھڑا کر دیا- اور پھر پوچھا کہ سچ کہو تمہارے ہاں کوئی پیسہ وغیرہ تو نہیں- لہذا اُس نے اپنے مزید اطمینان کے لئے جامہ تلاشی لی اور کہا کہ اگر تمہارے نزدیک سے کچھ نکلتا تو میں تم سب کو مار ڈالتا- اور پھر کہنے لگا کہ دیکھو یہ کھیت جو تم نے لوٹ لیا اور اُجاڑ دیا- یہ میرے تمام سال کا آذوقہ اور کمائی تھی لیکن تم کو مفلس دیکھکر میں نے اُسے لُٹا دیا- اب کہو کہ تم لوگ رکھ کر بھی ہم کو نہیں دیا کرتے تو پھر ہمارا لے لینا ظلم کیسے ہُوا- ہم کبھی ظلم نہیں کرتے مجھے یہی تبلانا مقصود تھا-

سید بشارت احمدؐ

خدا تعالیٰ کی معیت

فرمایا- ہمارا خیال ہمارے دماغ میں بھی ہوتا ہے- اور دوسری جگہ بھی چلا جاتا ہے- اِسی طرح خدا تعالےٰ کے نزول کو سمجھو- اِس سے نہ تو استوأ علی العرش میں فرق آتا ہے- اور نہ تبدیل مکانی کی ضرورت ہے- پھر خواب کے عجائبات پر نگاہ کرو- ظاہر ہے کہ نزول کے واسطے جسم کی ضرورت نہیں- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا- ان اللہ معنا- پس معلوم ہُوا- کہ خدا تعالےٰ کا ساتھ ہونا اور ہر جگہ موجود ہونا یکساں نہیں ہوتا- کسی نہ کسی رنگ کا فرق ضرور ہوتا ہے- ورنہ ماننا پڑے گا کہ جس طرح اللہ تعالےٰ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا اسی قسم سے فرعون کے ساتھ بھی تھا +

فرمایا- ہم مانتے ہیں کہ معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہُوا- بیداری بھی تھی اور جسم بھی تھا مگر اُس کی کیفیت کیا تھی- یہ جُدا بات ہے- معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو جنت میں اپنے آگے آگے چلتے پایا- بلال کے پاؤں کی جوتوں کی آہٹ سُنی- یہ قابل غور بات ہے +

فرمایا- دیکھو ایک لفظ ہے بیٹھنا- پھر اس کے کس قدر معانی ہیں- دیوار بیٹھ گئی- تخت پر بادشاہ بیٹھا- کسی کی محبت دل میں بیٹھ گئی- ساہوکار بیٹھ گیا- (دیوالہ نکل گیا) کسی کی بات ہمارے دل میں بیٹھ گئی +

ظاہر ہے کہ سب بیٹھنے ایک طرح کے نہیں ہیں- اللہ تعالےٰ کی ذات چونکہ وراء الورا- اور لیس کمثلہ ہے اس لئے اس کا بیٹھنا بھی اور اسکی معیت بھی جدا کیفیت کی ہے- اللہ تعالےٰ کو کسی پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے- خدا تعالےٰ کی ذات پر جس قدر شبہات پیدا ہوتے ہیں وہ اسی وجہ سے ہوتے ہیں- کہ خدا تعالےٰ کی ذات کو لوگ قیاس کر لیتے ہیں اور کسی نہ کسی چیز سے اُسکی تشبیہ دے لیتے ہیں +

اقرار کو پورا کرو

فرمایا- جو سُنتے ہیں- وہ تُمیں اور جن تک آواز نہیں پہنچتی- ان کو سُنا دیں- کہ تم کو بیعت کرنے پر کوئی مجبور نہیں کرتا- کوئی مارتا نہیں کہ ضرور بیعت کرو- ہم کسی کو بلاتے نہیں- کسی پر زور نہیں دیتے- یہاں بعض عورتیں ہیں جو بیعت میں داخل نہیں- حالانکہ ان کے مرد ہیں- ان عورتوں پر کوئی زور نہیں ڈالا جاتا- پس جب بیعت اپنے ارادے اور خوشی سے ہے تو اُس پر پکے رہو- اپنے عہد کو پورا کرو- بعض آدمی بڑے مضبوط اور راستباز ہوتے ہیں- جب اقرار کرتے ہیں- اُس پر قائم رہتے ہیں- اور اُسے پورا کرتے ہیں- لیکن بعض لوگ اِس خیال میں رہتے ہیں- کہ اگر بیعت کرنے کے بعد کوئی نفع دنیوی حاصل ہو گیا- تب تو پیر صاحب بڑے اچھے اور سلسلہ عمدہ- اور اگر ذرا ابتلاء آگیا تو پھر کچھ بھی نہیں-

واقعات انبیاء سے سبق

فرمایا- انبیاء کا جو بیان قرآن شریف میں ہے اس میں ہمارا حصہ یہ ہے کہ ہم غور کریں کہ مومن پر کیسے ہی مصائب آجاویں- اور بظاہر ہلاکت نظر آوے- اور بڑے مشکلات دکھلائی دیں- اور نفس کمزوری دکھلائے کہ تو تباہ ہو جائے گا تو نفس کو جواب دینا چاہیئے کہ تو جھوٹ کہتا ہے- اِس سے بڑھ کر سخت ابتلاء انبیاء پر آئے- مگر وہ تباہ نہ ہوئے بہ سبب اپنے ایمان کے اور راستبازی کے وہ ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے- اِس طرح ہم بھی انشاء اللہ کامیاب

ہونگے۔ خدا تعالےٰ ہماری نصرت کرے گا +

فرمایا۔ تکالیف۔ مصائب کا آنا ضروری ہے۔ مقدمات ہوتے ہیں۔ عداوتیں کی جاتی ہیں لیکن یہ سب تھوڑے وقت کے واسطے ہے۔ آخر فتح مومن کی ہے +

قرآن نعمت الٰہی ہے

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے موسےٰ کو کتاب دی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتاب دی۔ ہاں۔ مجھے بھی کتاب دی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا انعام سب مومنین پر ہے +

بہادر سپاہی

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے بہادر سپاہی بنو۔ بنی اسرائیل کے معنے ہیں۔ بہادر سپاہی کے بیٹے۔ بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے جو احکام ہیں۔ وہ تمہارے لئے بھی ہیں +

لفظ ام المومنین کا غلط استعمال

فرمایا۔ کسی شخص نے میری بیوی کو ام المومنین لکھا ہے۔ مجھے یہ ناگوار ہے۔ ہمارے دوستوں کو سوچ سمجھ کر لفظ بولنا چاہیئے۔ میری بیوی تمہاری ماں نہیں۔ ہاں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ماں فرمایا ہے۔ دوسروں کو ماں نہیں کہا۔ ہاں ان معنوں میں ہوسکتا ہے کہ خدا تعالےٰ ہمارے بچوں کو ایماندار بنائے۔ اور ان کی ماں اُن مومنین کی اُم ہے +

المفتی

۳۴۱

ہاتھ دھو کر کھانا

ایک شخص کا تحریری سوال پیش ہوا کہ مجالس طعام میں دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر تولیہ یا رومال سے صاف نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ شریعت کا حکم ہے۔ آپ براہ بندہ نوازی اطلاع فرماویں۔ کہ کوئی صحیح حکم اس بارہ میں موجود ہے یا نہیں +

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ السّلام علیکم۔ ہرگز قرآن کریم اور حدیث نبی رؤف رحیم میں ہاتھ دھو کر سکھانے کی مخالفت نہیں۔ ہاں ایک بار سرور کائنات فخر موجودات خاتم النّبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرمایا۔ تو کسی نے رومال دیا تو آپنے اسوقت رُومال لیا نہیں جس سے معلوم ہوتا کہ رومال حسب عادت دیا گیا۔ اور اسوقت نہیں لیا۔ مگر مخالفت نکالنا غلط ہے + نورالدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ

سال گذشتہ میں بعض احباب کی تحریک پر یہ سوال کہ آیا سالانہ جلسہ ایام تعطیلات کرسمس ماہ دسمبر میں ہوا کرے یا ایام تعطیلات ایسٹر ماہ اپریل میں انجمنہائے احمدیہ کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اس وقت اس تفصیل کی ضرورت نہیں کہ کن انجمنوں نے ایک کو ترجیح دی اور کن نے دوسرے کو اور کیا وجوہات ترجیح کی تھیں۔ اس سوال کا آخری فیصلہ ۵- نومبر کے جلسہ معتمدین میں ہوگیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی استصواب کرکے آیندہ سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۷- ۲۸- ۲۹- دسمبر قرار دی گئی ہیں۔ سال گزشتہ میں ۲۵- دسمبر سے جلسہ شروع کیا گیا تھا۔ مگر بہت سے احباب جنہوں نے دُور سے آنا تھا پہلے اجلاسوں میں شامل نہ ہوسکے۔ اسلئے تعطیلات کی درمیانی تاریخیں تجویز کی گئی ہیں۔ تاکہ دُور و نزدیک سے احباب کم از کم پورے تین یوم کے لئے جلسہ میں شامل ہوسکیں۔ یہ خیال کہ ملک معظم کی تاجپوشی کے متعلّق جو جلسہ دہلی میں ہونے والا ہے وہ ہمارے احباب کے اپنے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے میں مانع ہوگا۔ صحیح نہیں ہے۔ جلسہ تاجپوشی ۱۲- دسمبر کو ختم ہوجاوے گا۔ اور پورے دو ہفتہ بعد ہمارا سالانہ جلسہ شروع ہوگا اور یہ وقت ان احباب کے لئے جنہیں جلسۂ دہلی میں حصّہ لینے کی ضرورت پڑی ہے۔ وہاں سے فراغت پاکر اپنے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے کافی ہے +

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر گزشتہ دو تین سال میں جو رعایت تخفیف کرایہ کی مل جایا کرتی تھی وہ اس سال حاصل نہیں ہوسکی۔ اور محکمہ ریلوے نے ان رعایتوں کے علاوہ جو معمولی طور پر تعطیلات کرسمس کے موقعہ پر ہوا کرتی ہیں کسی مزید رعایت کے دینے سے انکار کیا ہے۔ اس لئے کسی درخواست کے کانسشن سرٹیفکیٹوں کے لئے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ مَیں اپنے دوستوں پر یہ حسن ظن رکھتا ہوں کہ ریل کے کرایہ میں ایک خفیف سی رعایت کا نہ ملنا خدا کی راہ میں قدم اُٹھانے میں ان کے لئے روک نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ کس قدر احسان ہے کہ سفر کے لئے اس نے ایسی آسان راہیں پیدا کر دی ہیں۔ ورنہ ہمارے زمانہ سے پہلے کس قدر صعوبتیں اُٹھا کر لوگ سفر کیا کرتے تھے۔ کامیابی اور ترقی کی یہ علامت ہے کہ ہر ایک مشکل کے وقت قوم کی ہمت اور بھی بڑھے۔ اور ایک عظیم الشان غرض اور مقصد کے بالمقابل مشکلات ایسی ہی معلوم ہوں جیسے ایک پہاڑ کی بلندی پر چڑھنے کے لئے رستہ کے چھوٹے چھوٹے پتھر یا چھوٹی چھوٹی خار دار جھاڑیاں۔ پس اس سالانہ اجماع میں شمولیت کے لئے میں اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اسپر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ہیں جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہجاتے ہیں میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو جب تک اس گر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کروگے۔ کامیابی کا مُنہ دیکھنا مشکل ہے۔ یاد رکھو کہ دُنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے۔ کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کرسکتے؟ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کرکے دکھاؤ۔ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی ملجائے گا۔ پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرو کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے +

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ یہ بات احباب سے پوشیدہ نہیں۔ کہ لنگر خانہ خود اسوقت دو ہزار روپے کا مقروض ہے۔ اور مزید براں مہمانخانہ کی توسیع کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ ان ضرورتوں پر اب تیسری ضرورت اس مد کی جلسہ سالانہ کے اخراجات ہیں۔ مَیں نے گزشتہ ماہ میں احباب کو ان تینوں ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور میں امید

کرتا ہوں کہ ہمارے دوست ان ضروریات کے لئے فکر میں ہونگے۔ مگر سر دست اخراجات جلسہ سالانہ کا سوال مجھے دوبارہ پیش کرنے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ ۳۰ نومبر تک کافی روپیہ اخراجات کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیئے تاکہ اطمینان سے ضروری اشیاء مہیا کر لی جاویں۔ اخراجات جلسہ کا تخمینہ تین ہزار روپے سے کم کسی صورت میں نہیں۔ کیونکہ تین دن خاص جلسہ کے اور ایک ایک دن آنے جانے کا۔ کل پانچ دن یہ ہیں اور علاوہ بریں احباب کی آمد در اصل ۲۲۔ دسمبر سے شروع ہو جاتی ہے اور یکم جنوری تک اچھا مجمع رہتا ہے۔ اس طرح پر جلسہ سالانہ در اصل قریباً گیارہ دن رہتا ہے۔ جن ایام میں سے پانچ یوم فی وقت دو ہزار آدمی کی اوسط ہو گی اور چھ یوم ایک ہزار کے۔ اس طرح پر گویا سولہ ہزار آدمی کا انتظام ایک دن کے لئے کرنا ہے۔ اور ادنےٰ خرچ ۳؍ یومیہ فی کس لگائے ہے بھی جس میں کھانے کے علاوہ دیگر ضروریات بھی شامل ہونگی۔ تین ہزار روپے خرچ ہوتا ہے۔ اگر یہ خرچ پورا سالانہ جلسہ کے اخراجات کے بلوں میں نظر نہیں آتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً پانچ یوم سالانہ جلسہ کے رکھ کر باقی خرچ لنگر خانہ میں ڈالدیا جاتا ہے اور ان مہینوں میں لنگر خانہ کا خرچ اس وجہ سے بڑھا رہتا ہے۔ بہر حال اگر جلسہ ضروری ہے۔ تو اس کے اخراجات کے لئے تین ہزار روپے کی ضرورت بھی ہے۔ اور یہ اٹل ضرورت ہے اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے نام خدا کے دفتر میں ہی لکھے جاتے ہیں۔ اور نام بنام ان کا شکریہ ہم لوگ ادا نہیں کر سکتے مگر ایسا کرنا ممکن بھی نہیں ہے +

اور یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ امور فرائض میں داخل ہیں۔ جو شخص دیتا ہے وہ اپنے فرض کو ادا کرتا ہے اور یہی دینے والے کے لئے زیادہ برکت کا بھی موجب ہے۔ کیونکہ اس سے قربانی کی روح نشوونما پاتی ہے۔ پس میں یہ کہوں گا کہ یہ ضرورت اب سب ضرورتوں پر مقدم ہے۔ بحیثیت قوم احمدی قوم کا یہ فرض ہے کہ پہلے اس خرچ کو پورا کرکے پھر دوسری ضروریات کی طرف توجہ کرے۔ خدا کی راہ میں دینے کی بہت سی راہیں ہیں مگر ایک وقت ہوتا ہے کہ بعض ضرورتوں کو دوسری ضرورتوں پر مقدم کرنا پڑتا ہے میں یہ بھی سب احباب کو اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی وقت گنوایا نہ جاوے۔ اور ہر جگہ فوری کارروائی کیجاوے۔ اس سے پہلے یہ تجویز کی گئی تھی کہ سب احباب ایک ایک روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے دیں۔ مگر چونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس طرح پر چندہ فراہم کرنیکا کا نہ ہی موقعہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس وقت ایسا انتظام ہو سکتا ہے۔ اور علاوہ بریں اس وقت سب فنڈوں میں روپے کے کم ہونے کی وجہ سے بدوں روپیہ جمع ہوئے اخراجات جلسہ کا انتظام پہلے سے ہو نہیں سکتا لہذا سب انجمنیں اس تجویز پر فوری عملدرآمد کریں۔ ایک روپیہ فی کس کم از کم چندہ وصول کیا جاوے۔ اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں وہ زیادہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر ساری جماعت میں چار سو آدمی پانچ پانچ روپے دینے والے کھڑے ہو جاویں اور ایک ہزار آدمی ایک ایک روپیہ۔ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر مخلص احباب توجہ فرماویں تو یہ تعداد جو اوپر لکھی ہے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کانفرنسوں وغیرہ جلسوں میں شمولیت کے لئے پانچ پانچ روپے صرف ٹکٹ داخلہ کے بھی لوگ خوشی سے دے دیتے ہیں +

انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے اجلاس اس تحریک کے پہنچتے ہی فی الفور کریں۔ اور فی الفور فہرستیں مرتب کرکے اور روپیہ وصول کرکے اطلاع دیں۔ ۳۰۔ نومبر تک جسقدر چندے وصول ہونگے ان کی اطلاع انشاء اللہ تعالیٰ سب احباب کو دیجاویگی۔ مکرر التماس ہے کہ اس تحریک پر فوری کارروائی ہو +

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
۸- نومبر ۱۹۱۱ء

ڈبل اخبار

حسب وعدہ یہ تیسرا ڈبل اخبار ہے جو معہ ضمیمہ ۲۰ صفحہ پر شایع کیا جاتا ہے +

ایڈیٹر

رسید زر

[illegible] ۱۹۱۱ء

منشی عبد العزیز صاحب [illegible] پیر بانا شاہ صاحب [illegible]

محمد سیف الدین صاحب [illegible] بابو محمد علی صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

منشی محمد اردو ٹا صاحب [illegible] میاں محمد دین صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

منشی غلام محمد صاحب [illegible] شفیع الدین صاحب [illegible]

جان محمد صاحب [illegible] ڈاکٹر [illegible] خان صاحب

چوہدری [illegible] صاحب [illegible]

۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible] سید محمد صادق صاحب [illegible]

بابو محمد حسین صاحب [illegible] منشی [illegible] الدین صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

میر شجاعت علی خان صاحب [illegible] شیخ محمد بخش صاحب [illegible]

۱۸ ستمبر ۱۹۱۱ء

نعمت اللہ خان صاحب [illegible] منشی عبد اللہ صاحب [illegible]

منشی واحد حسین صاحب [illegible] چوہدری باغ الدین صاحب

محمد شفیع صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

چوہدری حسین بخش صاحب [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء

ماسٹر قادر بخش صاحب [illegible] مرزا محمد [illegible] بیگ صاحب [illegible]

۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible] منشی محبوب عالم صاحب [illegible]

مولوی محمد صدیق صاحب [illegible] محمد جعفر خان صاحب [illegible]

۲۳ ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

عبد الحکیم صاحب [illegible] منشی عبد الغنی [illegible]

دین محمد صاحب [illegible]

مولوی عبد الرحیم [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

مولوی غلام رسول صاحب [illegible] میاں [illegible] صاحب [illegible]

ایڈیٹوریل

اصلاح شدہ انجیل

مسٹر نتھو مل صاحب نورافشاں میں لکھتے ہیں "ہمارا دین محبت کا دین ہے اور محبت کی بنیاد پر سب کچھ بنا ہے۔" اور پھر کلام کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں "پر محبت نہ رکھوں تو میں کچھ نہیں" وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے اور عمدہ ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سب ہاتھی کے دانت نہیں۔ جو صرف دکھانے کے ہیں۔ اور جو کھانے کے ہیں وہ اگرچہ تعداد میں بتیس ۳۲ ہوں گے مگر مسٹر نتھو کا دعوےٰ ہے کہ میں ان میں سے چالیس گالیاں نکالوں گا پس کیوں ایسا نہیں کیا جاتا کہ ایک کانفرنس کر کے مسٹر نتھو انجیل میں یہ اصلاح پیش کریں کہ "یہ ہمارا دین گالیوں کا دینا ہے۔ بیس گالیاں۔ چالیس گالیاں۔ سو گالیاں۔" انجیل میں نئے دن اصلاح تو ہوتی ہی رہتی ہے پہلے جو بائبل ہند میں شائع کی گئی تھی اس میں اور آج والی میں بہت جگہ الفاظ کا فرق ہے۔ ولایت میں بھی اصلاح شدہ بائبل شائع ہوئی ہے اگر ایک اصلاح ہمارے خوشابی مہربان کی بھی مان لی جائے گی تو پادری صاحبان کا کیا حرج ہے

اکلوتے کی اکلوتی دعا

وارث دین یسوعی صاحب نے اپنی دعاؤں کے ذریعہ سے بیماروں کو اچھا کرنے کی چوتھی کتاب شائع کی ہے ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ بیمار کے لئے دعا کرتا ہوں اور وہ اچھا ہو جاتا ہے اس کتاب میں صرف تصدیق نامے ہیں اور کچھ نہیں بات تو اچھی ہے کہ کسی کو فائدہ ہو لیکن ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ یسوع کی اپنی دعا تو بقول مورخین متی مرقس وغیرہ قبول نہ ہوئی حالانکہ جہاں تک تاریخ نویسوں سے پتہ لگتا ہے اس غریب نے ساری عمر میں ایک ہی دعا مانگی تھی کہ صلیبی موت کا پیالا ٹل جائے اور دعا مانگتا مانگتا زمین پر گر گیا اپنے دوستوں سے بھی التجا کی کہ دعا کرو۔ اسی میں ساری رات گذر گئی مگر دعا قبول نہ ہوئی۔ بیمار دن کو جو اس نے اچھا کیا وہاں اس نے کوئی دعا نہیں کی بلکہ صرف حکم کرتا تھا جس طرح مسٹر نکولا کے تماشہ میں لاہور میں لوگوں نے دیکھا ہے کہ وہ جس کو حکم دیتا وہ سو جاتا۔ جس کو حکم دیتا جاگ وہ جاگتا غرض ویسے کام مسمریزم اور ہپنوٹزم اس زمانہ میں بہت دکھا رہے ہیں۔ اور اگر اس کا نیک استعمال کیا جاوے تو یہ عمدہ کام ہے اور اگر ایسی قوت سے کسی کے مال مویشی کو ضائع کر دیا جاوے تو وہ اچھا نہیں بہرحال قبولیت دعا کے متعلق ہم سننا چاہتے ہیں کہ کیا کبھی یسوع کی کوئی دعا بھی قبول ہوئی تھی؟ کیونکہ خداوند کے اکلوتے کی اکلوتی دعا جو ہمیں معلوم ہے وہ اس کے برخلاف گواہی دیتی ہے۔

ویدک مت کی توحید

لائل گزٹ ۱۲۔ نومبر کے پرچہ میں رائے زن ہے کہ "مسلمان مت ویدک دھرم کو ہی آہستہ آہستہ نگل رہا ہے" ہمارے خیال میں معزز ہمعصر نے اپنے مطلب کے اظہار کے واسطے جو پیرایہ اختیار کیا ہے وہ درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی کوشش سے ویدک دھرم کے ماننے والے رفتہ رفتہ اپنے اصلی مذہب پر قائم ہوتے چلے جاتے ہیں جناب گورو نانک مہاراج جب حج سے مشرف ہو کر وطن میں تشریف لائے تو انہوں نے ہزاروں ہندوؤں کو بت پرستی سے چھوڑا کر توحید اسلامی پر قائم کر دیا۔ ایسا ہی دیانند جی مہاراج نے اپنی قوم کو جتلا دیا کہ وید توحید کا مذہب رکھتے ہیں۔ بتوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ویدک مت پر چلنے کے مدعیوں کی ایک بڑی جماعت توحید کی طرف قدم بڑھانے لگی ہے اور ہم حسن ظن رکھتے ہیں کہ ویدوں کا اصلی مذہب توحید ہی ہے اور امید کرتے ہیں۔ کہ رفتہ رفتہ سب توحید اسلامی پر پورے طور سے کاربند ہو جاوینگے

سکھ کیوں گرتے جاتے ہیں

معزز ہمعصر لائل گزٹ قمطراز ہے کہ سکھ دن بدن گرتے جاتے ہیں "ٹھاکر دوارے بت خانے ان سے نہیں چھوٹے شرادھ وہ کرتے ہیں چھوت چھات کے بندھنوں میں وہ بندھے ہوئے ہیں اوتاروں کو وہ مانتے ہیں بلکہ اپنے ست گوروں سے بھی وہ کئی دیوی دیوتاؤں کو بڑھ چڑھ کر رتبہ دیتے ہیں۔ جنیو ہر وقت وہ زیب تن رکھتے ہیں۔ غرضیکہ دھوبی کے کتے نہ گھر کے نہ گھاٹ کے ہو رہے ہیں" اور ہندوازم کہا جاتا ہے۔ ہمعصر مذکور اس کا یہ علاج بتاتا ہے۔ کہ سکھ صاحبان اپنی تہذیب جداگانہ قائم کریں ان کے رسم و رواج بالکل علیحدہ ہوں اور اپنے ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ علاج کسی حد تک مفید ہو لیکن ہماری رائے میں سکھ صاحبان کو یہ ادبار صرف اس واسطے حاصل ہو رہا ہے کہ وہ اپنے بزرگ پیشوا باوا نانک صاحب مہاراج کے ست بچنوں پر عامل نہیں رہے۔ اور بعض پولیٹکل غلط فہمیاں اور پیچیدگیاں جو مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان واقع ہوئیں۔ ان کو انھوں نے اپنے مذہب کی بناء سمجھ رکھا ہے حالانکہ سچ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی بناء ان اقوال پر ہے جو باوا نانک صاحب نے فرمائے اور سکھائے اور وہ خود ان پر عامل رہے سکھوں کو چاہیئے کہ اب جب کہ اہل اسلام کے ساتھ ان معرکے پولیٹکل جھگڑوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ ان تعلقات کو قائم کریں جو باوا صاحب نے رکھے ہوئے تھے۔ اسلامی فقرا کو ملیں ان کی روحانیت سے فیضان حاصل کریں اسلامی متبرک مقامات پر جایا کریں اور حقیقت اسلام سے آگاہی حاصل کر کے حقیقی نجات کے وارث بن جائیں۔

جلسہ کی طیاری

جلسہ کے متعلق ایک اعلان صدر انجمن کے سکرٹری صاحب نے شائع کیا ہے جو اسی اخبار میں ہدیہ ناظرین ہوتا ہے جس فراخدلی کے ساتھ سکرٹری صاحب نے احباب احمدیہ کی گذشتہ دینی خدمات کا اعتراف کیا ہے اور جس درد دل کے ساتھ انہوں نے موجودہ مالی ضروریات کی امداد کی طرف انہیں توجہ دلائی ہے اس پر کچھ زیادہ کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ قادیان میں آنا ہر موسم اور ہر وقت میں مفید ہے اور جو آتے ہیں اور یہاں رہتے ہیں وہ اس فائدے کو محسوس کرتے ہیں لیکن جلسہ کی برکات ایک جداگانہ رنگ رکھتی ہیں۔ بہت سے مقدس انفاس کا اجتماع اور ان پر حضرت امیر ایدہ اللہ کی دعائیں جلسہ میں شامل ہونے والوں پر ایک خاص رنگ چڑھاتی ہیں جس سے ان کے منازل سلوک بآسانی طے ہو جاتے ہیں۔ مگر جہاں یہ رنگ خاص ہے وہاں اس کی طیاری کے واسطے اخراجات بھی خاص ہیں اور جگہ تو دیکھا گیا ہے۔ کہ اکثر گدی نشین اور سجادہ نشین سالانہ جلسہ یا بالفاظ دیگر عرس شریف صرف اس واسطے کرتے ہیں یا کم از کم اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کے تمام قسم کے سال بھر کے اخراجات کیواسطے کافی رقم ان کے پاس جمع ہو جاتی ہے یہاں کا جلسہ اس غرض کے لئے ہے کہ روپیہ جمع ہو اور نہ اور کوئی دنیوی ملونی اس میں ملانا مقصود ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ان خاص اخراجات کا بوجھ آخر قوم کے ہی سر پر ہے اور اس کے نبھانے کی سب سے عمدہ صورت یہی ہے کہ جلسہ سے قبل اخراجات جلسہ کے واسطے خاص طور پر چندہ کیا جاوے بیرونی احباب کے نام سکرٹری صاحب نے یہ اعلان بھیج دیا ہے امید ہے کہ احباب قادیان بھی اس میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیں گے۔ اگر کوئی اور شخص ان سے مانگنے نہ جاوے تو اپنے ثواب کو اس طرح زیادہ کر سکتے ہیں کہ خود ہی صدر انجمن کے دفتر محاسب میں جا کر اپنا چندہ جمع کرا دیں۔ دفتر محاسب

مسجد مبارک (چھوٹی مسجد) کے نیچے ہے۔

عید الضحیٰ عید قریب آتی جاتی ہے ۔ چندہ عید فنڈ اور یہاں کے ساکین کے واسطے رقم کہال قربانی کے بھیجنے میں احباب مستعد رہیں ان مدات سے ہر سال خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو خاص امداد حاصل ہوتی ہے ۔ امید ہے کہ پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی احباب کی نظر توجہ خصوصیت سے اسطرف رہے گی اور عید کے موقعہ پر جو چندہ ہوگا وہ جلد یہاں روانہ کر دیا جاوے گا۔

علماء کی ضرورۃ اس زمانہ میں جب کہ ہر طرف یوروپین تعلیم ۔ یوروپین لباس اور یوروپین خیالات کا سیلاب قدیمی علوم کو بہائے لے جا رہا ہے وہاں اہل اسلام میں ایسے علماء کا بھی قحط ہوتا جاتا ہے ۔ جو دینی علوم کے اس کی تمام شاخوں میں پورے طور سے ماہر ہوں اور مذہبی ضروریات میں قوم کی راہنمائی کر سکیں ۔ احمدیہ قوم کو خاص ضرورۃ ہے کہ اس طرف توجہ رکھیں مسلمانوں کی تعلیم یافتہ پارٹی کی نگاہ اس معاملہ میں اسی فرقہ کی طرف اپنی امیدیں لگائے ہوئے ہے اور ایسے علماء کے طیار کرنے میں حضرت خلیفۃ المسیح خصوصیت سے متوجہ ہیں اور بہت سا وقت اسی کار خیر میں گزرتا ہے اس کے بعد مدرسہ احمدیہ میں ہمارے معززہ علماء کے زیر تعلیم ایسے علماء کی جماعت طیار ہو رہی ہے ۔ قوم کو چاہیئے کہ اپنے مستعد بچوں کو بھیج کر اس اصلی اور ضروری کام میں مدد دیں اسکے علاوہ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ جہاں کی جماعتیں اس امر کو برداشت کر سکتی ہیں وہاں ایک ایک عالم لوگوں کے دین سکھلانے کے واسطے متعین کیا جاوے ۔ جو احباب کو قرآن و حدیث پڑھائے اور غیروں کیواسطے مبلغ ہو۔

سرحد کی علیحدگی تقسیم بنگالہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار عام نے رائے دی ہے کہ صوبہ سرحدی کی پنجاب سے علیحدگی کا اثر برا ہوا ہے کیونکہ تب سے ڈاکے بہت پڑتے ہیں ۔ ہماری رائے میں معزز ہمعصر کا یہ خیال درست نہیں ڈاکوں کے اسباب اور ہیں اور موجودہ سرحدی قانون ان کے روکنے کی بہترین ترکیب ہے۔

آج کل کے مسلمان مسلمانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ ایڈیٹر صاحب وکیل ان الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

"وہ ہم ہیں کہ روز بروز قعر تنزل میں گرتے جاتے ہیں تعلیم کی ہم میں کمی ہے ۔ جاہلانہ زندگی سے ہم کو عار نہیں خدا کے احکام ہم بھولے ہوئے ہیں قرآن کریم کی مقدس تعلیمات کو ہم نے پس پشت ڈال رکھا ہے ۔ اخلاق ہمارے تباہ ہو رہے ہیں ۔ معاشرت ہماری بگڑی ہوئی ہے سوسائٹی کو ہم نے اخلاقی کمزوریوں کا مخزن بنا رکھا ہے ۔ جائدادیں ہماری رہن و بیع ہوتی جاتی ہیں فسق و فجور میں ہم مبتلا ہیں بزرگوں کا اندوختہ ہماری وجہ سے تباہ ہو رہا ہے ۔ عزت کا احساس ہم کو نہیں ہے ۔ خود غرضی کی بلائیں ہم پر مسلط ہیں ۔ قومی کاموں میں ہم دلچسپی نہیں لیتے ذاتیات کا ہم میں زور ہے تباہ کاریوں سے ہم کو الفت ہے ۔ قوم کی عظمت و سربلندی کا ہم کو خیال تک نہیں آتا ۔ انسانیت و شرافت ہمارے نزدیک بے معنی الفاظ ہیں ۔ برتری و بزرگی کے جذبات ہم سے مسلوب ہو رہے ہیں ۔ فلاح و بہبود کا کوئی کام بھی کرتے ہیں تو اس کو ناکارہ محض کی صورت میں چھوڑ دیتے ہیں ۔ مسلم یونیورسٹی بناتے ہیں تو قومی آزادی اور قومیت کے پاک جذبات کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں چندے کے وعدے کرتے ہیں ۔ تو ان کو ہمیشہ کے لئے بھول جاتے ہیں ۔ الی غیر ذالک من المخزیات ...... کیا ایسے شرمناک تنزل کی زندگی کے ہوتے ہوئے ہم مسلمان کہے جا سکتے ہیں ؟"

یہ نقشہ بالکل درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو آخری زمانہ مسیح موعود کے وقت اہل اسلام کی حالت کے متعلق کی جا چکی ہے ۔ فتدبروا ۔

درست کر لیں اس اخبار کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر تاریخ بجائے ۲۳ ۔ نومبر کے ۲۶ ۔ نومبر غلطی سے چھپ گئی ہے ۔ ناظرین درست کر لیں ۔

وی پی جیسا کہ ۹ ۔ نومبر سے اطلاع کی جا رہی ہے یکم دسمبر کا پرچہ سب خریداروں کے نام بابت قیمت سال ۱۹۱۲ء وی پی ہوپنچیگا امید ہے کہ سب صاحبان وصول کر کے مشکور فرماویں ۔ لکھا گیا تھا کہ جو صاحب نہ لے سکتے ہوں وہ ۲۵ ۔ نومبر سے قبل اطلاع دیں ورنہ بعد میں وی پی واپس کر کے نقصان نہ پہنچائیں ۔ اسیواسطے یہ اخبار ایک دن پہلے روانہ کیا جاتا ہے ۔ بجائے جمعہ کے جمعرات کے دن ہوپنچیگا ۔ جن صاحبان کے خط ممانعت کے آ گئے ہیں ۔ یا جن کے ۵ نومبر تک ہوپنچ جائیں گے ان کے نام اخبار وی پی نہ کیا جاویگا ۔

دندان سازی کی تلاش ہمارے ایک احمدی دوست دندان سازی کا کام سیکھنا چاہتے ہیں کیا کوئی صاحب احمدی دندان ساز ہیں یا کسی احمدی بھائی کے کوئی ایسے شناسا دندان ساز ہیں جو خیر خواہی اور محبت کے ساتھ دوسرے کو کام سکھلانے میں بخل نہ کریں ۔

انصار بدر احباب بدر کے واسطے خریدار بنانے میں ساعی ہوں اور مالی امداد سے مشکور فرماویں ۔ کیونکہ بدر کی مالی حالت اچھی نہیں ہے اس وقت قیمت کی ادائگی بھی ایک نصرۃ ہے ۔ منشی قدرت اللہ صاحب ریاست پٹیالہ سے تحریر فرماتے ہیں "وی پی اخبار بدر موصول ہوا ۔ وصول کر لیا گیا ۔ عاشقان بدر میرے خیال میں وی پی کو واپس کرنا درست نہیں سمجھتے ۔"

رخصت جمعہ رخصت جمعہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے جو میموریل لکھا تھا اس کی تائید ہر طرف سے ہو رہی ہے ۔ اس ہفتہ میں انجمن اسلامیہ ہوشیارپور نے اس کی تائید میں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے ۔

رسید زر

۸ ۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء ۔ محمد شعبان صاحب ۲۳۲۶ للعہ

۹ " " " فتحداد صاحب کلرک ۲۷۰۶ عہ

۱۰ ۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء ۔ غلام مجتبےٰ صاحب احمدی از افریقہ بابت قیمت فتح داد و فتح محمد ۔ غلام مجتبےٰ ۔ [illegible]

۱۴ ۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء

عبد المجید خان صاحب کمپونڈر عہ ۔ مکرم پیربخش صاحب عا

۱۱ ۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء شیخ کلن صاحب احمدی ۲۴۲۲ عا

۱۸ " " " امیرحسن صاحب گنز ۱۴۶۷ صمہ

۲۴ " " " شیخ عبد الرشید خان صاحب ۹۵۴ عہ

۲۶ ۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء

جہانگیر خان صاحب سگنیلر عا ۔ میاں احمد صاحب ۳۵۱ عا

۳۱ ۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء

خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب ۔ بنگلور لشکر ...... للعہ

ابو عبد اللہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآباد عہ

یکم نومبر ۱۹۱۱ء ۔ منشی غلام رسول صاحب ۲۱۸۲ عا

۴ ۔ نومبر ۱۹۱۱ء

میاں میران بخش صاحب ۱۶۷ عا ۔ حکیم محمد قاسم صاحب ۲۱۳ للعہ

شیخ غلام نبی صاحب ۱۰۳ للعہ ۔ منشی نواب دین صاحب ۹۳ عا

منشی عبد الرحمان صاحب ۱۹۸ للعہ ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عا

منشی گلاب خان صاحب ۸۶۲ للعہ ۔ شیخ غلام حیدر صاحب ۱۲۶۵ للعہ

شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۷ للعہ ۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۱۴۴ للعہ

بدر خواتین

ہمارے اخبار کے ناظرین مسز اکمل یا بالفاظ دیگر اہلیہ اکمل کے نام سے بخوبی آگاہ ہین کیونکہ اس معزز خاتون کے متعدد مضامین اخبار بدر مین چھپ چکے ہین - اکمل کی بی بی صاحبہ اُن معدودے چند خواتین مین سے ہین جو احمدیہ جماعت مین نوشت و خواند کی اچھی قابلیت حاصل کئے ہوئے ہین وہ اپنی استعداد اور لیاقت کے سبب ایک ممتاز بی بی ہین اور شامت اعمال سے مسلمانون کے درمیان عورتون کا نام لینا ہتک سمجھا جاتا ہے ورنہ ایسی لائق عورتون کیواسطے دراصل ضروری نہین کہ وہ شناخت کے واسطے انگریزی طرز کے موافق اپنے خاوند کے نام کے ساتھ مسز کا لفظ لگائین یا اُردو مین اس کا ترجمہ اہلیہ کے لفظ سے کرین - اسلام نے عیسائیت کی طرح عورتونکی ہستی کو مٹا نہین دیا کہ نہ ان کا نام ہو، نہ انکا ورثہ ہو نہ انکا کوئی مال ہو بلکہ اسلامی عورت بہت سے حقوق رکھتی ہے جن کے ذکر کا یہ موقعہ نہین بہرحال مسز اکمل کے نام خاص کیضرورت نہین اور اس واسطے بھی نہین کہ وہ اکیلی مسز اکمل ہین خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ہماری ملک مین تعدد ازدواج کا چندان دستور نہین کہ کوئی گڑبڑ ہوجانے کا اندیشہ ہو اور اگر دستور ہوتا بھی تو برادر اکمل میری طرح ایسے کمزور جسم کے ہین کہ شاید ہم جیسون کے واسطے شرعاً بھی جائز نہ ہو کہ ایک سے زیادہ کا خیال کرین غرض کہ انکا نام تو مین لکھ نہین سکتا اور اگر لکھنا چاہون تو مجھے ٹھیک یاد بھی نہین کہ ان کا نام کیا ہے - ان میری رائے مین عورتون کیواسطے جائز ہے کہ وہ اپنا نام ظاہر کرین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے نام کتابون مین لکھے جاتے حدیثون مین پڑھے جاتے اور اخبارون مین چھاپے جاتے ہین تو پھر کیا وہ بیعزتی کے لئے ہین یا انکی عزت بڑھانے کے لئے ہین - میری اہلیہ اپنے خاندان کے پورانے دستور کے مطابق لکھنا پڑھنا نہین جانتی سوائے اس کے کہ وہ قرآن شریف اور چند فقہی پنجابی کتب کو پڑھنا پڑھانا جانتی ہے یا مثلاً دھوبی کو کپڑے دینے کے وقت کپڑون کے نام لکھ لیتی ہے مگر اس مین شک نہین کہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے ساتھ اُسے بہت اخلاص ہے اور سلسلہ احمدیہ کے واسطے وہ غیور اور پرجوش ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرۃ ام المومنین کے حضور مین حاضر ہونے اور حضور کے مقدس کلام سے مستفیض ہونیکا اُسے بہت موقعہ ملا ہے اور قدرت خداوندی سے پہلے ہی اس کے والدین نے اسکا نام **امام بی بی** رکھا تھا کیونکہ اُسے امام زمان کی بیعت سے مشرف ہونے کی توفیق ملنے والی تھی لیکن اسمین اتنی طاقت نہین کہ وہ مضمون لکھ سکے اور جو فیض اسے حاصل ہوا ہے اُسے وہ قلمبند کر سکے اور جو خواتین قلمبند کر سکتی ہین وہ بھی اسطرف کم متوجہ ہوتی ہین کہ اپنی اس استعداد سے دیگرون کو فائدہ پہنچائین حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے گھر سے والدہ عزیز عبدالحی نے ایک دو بار مضامین دئے ہین اور وہ نہائت ہی لطیف مضامین تھے مگر کسی کے ناجائز اعتراض سے ڈر کر یا کم فرصتی کے سبب اُنھون نے پھر کبھی بدر کے حال پر وہ مہربانی نہین فرمائی اللہ تعالےٰ انکو خوش وخورم رکھے ان کا نام **صغریٰ بی بی** ہے اور چونکہ مین جانتا ہون کہ اس نام کے اظہار کو وہ برا نہ منائین گی اسواسطے مین نے لکھدیا ہے میری ایک ہی بہن ہے اور اس کا نام بھی صغریٰ بی بی ہے خیر یہ نامون کے اظہار کی بحث بطور جملہ معترضہ ہے اصل مطلب یہ ہے کہ اہلیہ صاحبہ اکمل اپنی بیرونی بہنون کے ساتھ خط وکتابت کرکے انکو یہان کے مفید حالات سے مطلع کرتی رہتی ہین اور یہ ایک بڑی خوبی کی بات ہے اللہ تعالےٰ انہین جزائے خیر دے (گویہ کام بدر کے ذریعہ سے لیا جائے اور مستورات کے مفید مطلب معلومات جو حضرت خلیفۃ المسیح فرمادین - بدر کے ذریعہ سے شائع کئے جادین تو ہماری معزز خاتون کی محنت کم ہوجادے اور ثواب زیادہ ہو) قاعدہ ہے کہ خط وکتابت سے جو غائبانہ ملاقات ہوتی ہے وہ ظاہری ملاقات کا طرفین کو شائق بنادیتی ہے اسواسطے باہر سے آنیوالی خواتین انہین تلاش کرتی رہتی ہین اور اب انھون نے ان خواتین کو ایک نصیحت آمیز خط لکھا ہے جسکی اشاعت انشاء اللہ بہت مفید ہوگی جو خواتین پڑھ نہ سکتی ہون ان کے اقربا انہین سنادین ہم بڑی خوشی سے اُسے درج ذیل کرتے ہین - (ایڈیٹر)

قادیان مین آکر میری بہنون کو کیا دیکھنا چاہیئے

قریباً دو سال ہورہے مجھ یہان قادیان شریف مین آئے جو کہ خدا تعالےٰ کے ایک نبی کا مسکن ہے اور جس کی خاردار جھاڑیان اہل بصیرت کو خوشنما پھولون سے زیادہ معطر دکھلائی دیتی ہین جس کی خاک نے خاک پاک کا معزز نام پایا جس کے اجڈ اکھڑ باشندون سے نادر قوم وبزرگ شعراء نے کہین کے کمینون کا فقرہ سُنا جس کی کچی بستی نے مدینۃ المسیح سا بامسرت اور بیش قیمت نام حاصل کیا جس کے بظاہر غفور تنگ لباسون نے مہذب ممالک کے لباسون کو مات کردیا جسمین شاہ کہلانے والے گدائی کرنے کو فخر سمجھتے ہین کئی سید قوم اور سچے ولی اللہ جھاڑو دینا اپنا افتخار جانتے میری بعض بہنین مجھ سے تقاضا کرتی ہین کہ تم کچھ لکھتین کہ "تم نے قادیان مین کیا دیکھا" وہ بہنین کوئی احمدی ہی نہین بلکہ بعض غیر احمدی - حتے کہ سخت مخالفون مین رہنے والی بہنین بھی ہین جو اس عاجزہ سے حسن ظن رکھتی ہین اور میری بات کو سچ مان لیتی ہین سو مین عرض کرتی ہون مین جو لکھونگی بالکل سچ اور حق بات لکھون گی ان چند لفظون مین مین ذرا بھر بھی رنگ آمیزی یا نمائش نہین کرتی بلکہ بعض بہنون کے شوق نے مجھ مجبور کر دیا کہ کچھ لکھون مین حضور مسیح علیہ السلام کے وقتون کی تو تقریر اور جواہرات کے خزانے جو روزانہ لٹتے تھے نہین لکھ سکتی کیونکہ حضور علیہ السلام کی پاک محفل مین اتنی دیر رہنا میری قسمت مین نہ تھا البتہ مین حضور خلیفۃ المسیح کے زمانہ کی باتین لکھتی ہون سو میری بہنین اس میری تحریر مین غلطی دیکھ کر چشم پوشی فرمادین کہ انسان اور پھر عورۃ نہائت ناقص اور مجموعہ خطا ہے۔

آہ! کیا مبارک وقت تھا کہ مین اپنی پیاری والدہ مغفورہ سے اجازت لے کے یہان آئی جس کا میرے دل مین آرزو وشوق اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اسی فکر مین شبانہ روز گزرتا اور روز روز دعا مین مانگتی کہ بار الٰہی کب تیرے پیارےؐ کا کلام پاک سنونگی اور کب یہ آرزو پوری ہوگی کہ میرا انجام بخیر ہو مگر آئی صرف چار دن کے لئے تھی مگر حضرت استاذی ومرشدی مولا خلیفۃ المسیح کی بیش قیمت نصائح اور پیاری دل مین اثر کرنے والی باتون نے خدا کی قسم مجھے یہین کا کر دیا - آہ! میری والدہ مغفورہ کو میری جدائی کا بے حد صدمہ پہونچا - جو مرتے دم تک ان کی زبان پہ جاری تھا - مگر مین نے دین کو دنیا پر مقدم کیا - حضرت خلیفۃ المسیح اگرچہ کئی لاکھ کے پیر ہین اور ہم لوگ ان کے ایک اشارہ پر اپنا خون بہانے کو تیار ہین - مگر مینے ان کی مزاج مین دو چار باتین خاص طور سے دیکھی ہین اور بالکل سچی ہین چاہے کوئی پوشیدہ طور سے دریافت کرلے -

غریبون کی بھلائی اُن کی خاص عادت ہے غرباء کا لباس سادگی کوئی غریب عورت دیکھین گے ضرور اس کا حال دریافت فرمادینگے - امداد کرینگے - یتامیٰ مساکین مسافرون پر خاص رحم کی نظر ہے اور مذکورہ بالا عاجزون کی خبر گیری اپنا خاص فرض جانتے ہین -

غمی اور خوشی اللہ کی طرف سے جانتے ہین بڑے رسم سے دریافت حال کرنے مین بری باتون کو دور کرنے مین خوب ظاہر و باطن کوشش فرماتے ہین - بچون پر رحم وعفو کی وہ مثال دیکھی - جو کبھی نظر نہ آئی اور حضور کا ایک ہی پر اثر اور موتیون کے تولنے قابل قول ہے - جو اکثر بچون کی نسبت فرمایا کرتے ہین کہ بچون مین تمہاری جتنی عقل نہین تم نے تو پچیس - چالیس - پچاس ساٹھ سال مین اتنی عقل سیکھی کہ فلان چیز نہ بگاڑنی چاہیئے - تو بچون مین ایک دو سال یا پانچ سات سال مین کہان سے اتنی عقل پیدا ہو - معاشرت مین حضور ایسی مثال بے مثل فرمایا کرتے ہین - عورت کی پیدائش ہی ٹیڑھی پسلی سے ہے تو ٹیڑھا پن اس کی قدرتی

عادت ہی اسلئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ عورت کو رحم سے آہستہ آہستہ چشم پوشیون سے سیدھا کرنا چاہیئے اگر اسے سختی سے سمجھایا یا سیدھا کیا جاوے تو جس طرح ٹیڑہی ہڈی سختی سے ٹوٹ جاتی ہے یہ بھی ٹوٹ جاوے گی۔ غرض کہ مختصر بات یہ کہ ان کے قول فعل اُٹھنے بیٹھنے سونے کھانے پینے سے شان رسول یاد آتی ہے۔ عادات حضور کی صحابہ کرام سے ملتی ہین۔ اگر واقف حدیث انسان حضور کی طرز زندگی دیکھے تو عجیب لطف و سرور کہ بھرپور ہو جاوے۔

اوہو! مین کہان چلی گئی۔ حضور پرنور کی صفتین تو کہین تک کرتی چلی جاؤن ختم نہین ہونے لگین اب اتنے شاندار انسان کا گھر دیکھنا چاہیئے۔ مین نے حضور کے گھر مین کوئی نمائشی بات لے اعلےٰ قسم کے دنیاوی عیش و عشرت کے سامان نہین دیکھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے گھر مین کوئی عیش و عشرت کا سامان نہین دیکھا۔ مینے سنا ہوا تھا کہ حضرت صاحب کی بیوی کی سونے کی پازیب ہے۔ اور وہ بیرسا کی واسکٹ پہنتی ہین مگر غلط دو سال مین مینے ایک دن بھی حضرۃ ام المومنین کو ایسے زیور پہنے نہین دیکھا۔ نمائشی کپڑا پہنے نہین دیکھا وہ بہت سادگی پسند ہین ان کے مزاج مین بہت کچھ رنگ مسیح علیہ السلام کا ہے۔ وہ غریبون کی امداد زکوٰۃ خیرات دینے مین قابل رشک ہین۔ مین نے کئی دفعہ دیکھ کر بے اختیار سبحان اللہ پڑہا کہ دور دور سے فقیرنیان مثلاً کوئی ملتان کی سیدانی زلفین گلے مین ڈالے یا کوئی زیارت اُٹھانے والی آئی۔ حضرت ام المومنین نے اُسے چپ چاپ روپیہ دے کر رخصت کیا یہ بھی نہیں کہا کہ لے۔ چپ چاپ اس کی مٹھی مین دیدیا اور خود وہان سے آگے پیچھے ہوگئین اس کی خوشامدانہ دعاؤن کو سنا نہین اور وہ غریبون کی امداد ایسے استقلال سے کرتی ہین کہ مینے ایسی مثالین خاصکر عورتون مین کم دیکھی ہین۔ ہمارے ہی مکان کے نیچے ایک غریب اندھا بوڑھا رہتا ہے مین دیکھتی ہون۔ بارش ہو یا آندھی وقت بے وقت برابر اُسے روٹی خود پہنچانے کا انتظام کرتی ہین۔ اسی طرح کئی غربا کی پرورش کرتی ہین۔ عورتون کو مردون کی تابعداری کرنے کی ایسی نصائح کرتی ہین کہ نظیر ملنی مشکل ہے۔ مین نے انکے گھرون مین کوئی جائداد جو نمائش اور دنیاوی زندگی کی فضول ہو نہین دیکھی۔ مگر سوائے ضروریات زندگی کے۔ وہ نماز کو ایسی سنوار کر پڑھتی ہین کہ قابل رشک۔ اور ان کی خوئین شریفانہ اور مؤنسانہ ہین ان کا اپنی بہوؤن سے ایسا عمدہ اور قابل تقلید و پیروی سلوک ہے کہ بیٹیون سے ایسا دیکھنے مین کم آیا ہے اور سب سے ایسا ہی ہے۔ رہی باقی مہاجرین کی حالت سو یہان جو لوگ ہجرت کرکے آئے ہوئے ہین۔ اُن کی حالتین اللہ تعالی بہتر جانتا ہے وہ کوئی دنیاوی طمع کے لئے یہین نہین آئے۔ وہ اپنے وطنون مین اپنے عالی شان مکان چھوڑ کر یہان صرف اللہ کا نام سننے آئے۔ وہ بڑی بڑی عزتین رکھتے تھے۔ مال۔ دولتین ذات۔ کنبہ۔ برادریان چھوڑ کر آئے اور یہان کے لوگون سے کمینو اور رذیل لوگ کہلایا۔ مگر کیون! اس لئے کہ انھون نے جان و مال دین پر قربان کر دیا۔ چنانچہ میرے مکان کے پاس ایک ذلیل قوم کی عورت رہتی ہے وہ اکثر کہا کرتی ہے۔ کہ خدا جانے کس کس ملک کے گنوار آکر یہان مولوی بن بیٹھے ہین کہ تمام مکان ان کے ہو گئے۔ یہان بعض آنے والی بہنین بھائی جانتے ہون گے یا شائد بعض نے اصل معاشرت مہاجرین کی طرف توجہ نہ کی ہو۔ کہ کیسے کیسے گندے اور خراب مکانون مین کیسے کیسے نادر اور پاکیزہ مزاج لوگ دو۔ دو۔ تین۔ تین روپے ماہوار کرایہ لے کر رہتے ہین مگر یہ کس لئے۔ صرف دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے۔

میری بہنو! اگر آپ قادیان مین آؤ تو دل مین یہ خیال نہین چاہیئے کہ اوہو روٹی خراب ملتی ہے وہان مکان ستھرا نہین ملتا وہان کی بیبیان بھڑک دار لباس نہین پہنتین۔ وہان عیش راحت کی زندگی کے سامان نہین وہان سجے ہوئے کمرے نہین بستر اعلےٰ نہین بلکہ آپکے دلون مین یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جائیں اللہ کے لوگون کی زیارت کرین۔ دینداری کے اصول سیکھین دین رسول اللہ کا اصل نقشہ دیکھین اور خاص کر صحابہ کرام کے زمانہ کو دیکھین۔ اگلے دن میری ایک معزز نوازش فرما نے مجھے فرمایا تھا جو مہمان بی بی آتی ہے۔ وہ تمہین پوچھتی ہے کہ ہم نے اسے ملنا ہے۔ اصل مین تم خط و کتابت رکھتی ہو اسلئے خاتونان احمدی تم کو ملتی ہین۔ پھر ان کی شاندار دعوت نہ ہو یا تمہارے سجے ہوئے کمرے نہ دیکھین یا تمہارا بھڑک دار لباس نہ دیکھین تو پھر شاید وہ قدر تمہاری ان کے دل مین نہ رہے۔ سو میری پیاری بہنو! مین آپ کو نہائت زور سے عرض کرتی ہون کہ اگر آپ ہمارے عمدہ کپڑے عمدہ زیور دیکھنا چاہتی ہو اگر ہمارے شاندار کمرہ دیکھنا چاہتی ہو اگر ہماری نمائشی دعوتین کھانا چاہتی ہو تو خدا کی قسم ہم اس سے معذور ہین۔ ہم یہان لباس دکھانے مکانون کی سجاوٹ دکھانے نہین آئے بلکہ محض اللہ کے لئے آئے ہین اور محض گودڑی پوش فقیر ہو کر بیٹھے ہین دعوتین نمائشی ہم ہرگز نہین کرنے آئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانم فداہ کی عادت تھی کہ کوئی مہمان آتا محض سوکھی روٹی بعض وقت نمک مرچ اس کے آگے رکھدیتے جو بڑی خوشی اور دلی مسرت سے قبول کی جاتی۔ سو میری بھی دلی آرزو ہے کہ ہم بھی دنیا کے تکلفات چھوڑ کر سادہ زندگی بسر کرین اور فقیرانہ زندگی طے کرین۔ ہم اپنی نمائشین تمام پیچھے چھوڑ آئے ہین۔ اب ہم گودڑیون مین رہنا بڑا فخر اور بہت بڑی عزت جانتے ہین یہ تو وہی بات ہوئی کہ حضرت سیدنا عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ معمولی طور پر مسجد مین بیٹھے سفیران روم حیرت زدہ ہو گئے تھے کہ یہ فقیرانہ طرز کا انسان امیر المومنین ہے اس حالت وجدانہ سے وہ متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اللہ اللہ کیا شان کبریائی ہے کہ جلال الدین اکبر اعظم شاہنشاہ کے لئے شاہ سلیم چشتی فقیر سے دعا کرواتا ہے۔ اور پھر بیگم کو اسکے گھر مین ولادت ہونے کو بھیجتا ہے تو پھر جہانگیر سے شہزادہ کا نام شاہ صاحب کے نام پر سلیم رکھا جاتا ہے تو پیاری بہنو! اگر آپ غریبون کی طرز سے متنفر ہو تو خدا کی قسم ہمین کوئی پرواہ نہین ہونی چاہیئے بس اپنے مولیٰ کریم کی رضامندی کا خیال ہے کہ میرا زبردست حکمتون والا رحمٰن مجھ سے ایسا راضی ہو جائے کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو اور ہمین انہین گودڑیون اور پھٹے کمبلون دوشالے کا مزا نصیب ہو اور وہ مبارک زمانہ آئے کہ ہم گودڑیون کے لعل کہلائین۔ آمین۔ والسلام

خاکسار عاجزہ اہلیہ اکمل از قادیان ۲۱ نومبر ۱۱ء

ردّ افتراء

بجواب

رافع الافترا

رافع افتراء ایک چھ سات ورقہ رسالہ پادری ٹامس ہاول بشیر نے حال مین تصنیف کیا ہے جسمین اس نے ہمارے سلسلہ کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد ہم احمدیون پر الزام لگایا ہے کہ ہم یسوع پر افترا باندھتے ہین چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ جس عورت نے مسیح کو تیل ملا اس کی نسبت احمدی جماعت اور ان کے امام کاہن اور بازاری عورت لکھنا ایک افترا ہے۔ اس کے رد مین ایک رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔ جس مین محقق پادریون اور فاضل مفسران اناجیل کی سند پر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ عورت کیسی تھی اس کے علاوہ کفارہ یسوع کا مُردون مین سے زندہ اُٹھنا۔ مسیح کی آخری دُعا اور اسکے قبول ہونے پر لطیف بحث کی گئی ہے۔ یہ رسالہ مفت تقسیم کرایا ہے۔ دو پیسے کے ٹکٹ بغرض محصولڈاک پر مفت ملسکتا ہے۔ البتہ مصنف کی خواہش ہے کہ اگر بعض بھائی کچھ ٹکٹ بھیجدیون تو عیسائی قوم مین اس کی اشاعت ہو جاوے۔

عاجز نور احمد۔ ایجنٹ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیفکورٹ لاہور

دربار دہلی مین آنیوالے احمدی احباب

مطلع رہین کہ دہلی مین نہ تو مقامی جماعت کا کوئی مہمانخانہ ہے نہ موجودہ قلیل التعداد احمدیون کے پاس کوئی ایسی جگہ ہے جسمین احباب کو ٹھہرا سکین لہذا جو صاحب بتقریب دربار دہلی آئین وہ اپنے رہنے اور سونے وغیرہ کا قابل اطمینان بندوبست بطور خود کرکے آئین ورنہ اس نازک موقعہ پر تکالیف اور مشکلات کا پیش آنا یقینی ہے وما علینا الا البلاغ۔ والسلام۔

خاکسار سکرٹری باتفاق ممبران جماعت احمدیہ دہلی

مراسلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دلکے اندھو دیں کے گُن گانے کے دن

موسیقی پر ایک نظر

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے موسیقی پر ایک محققانہ - عالمانہ - مورخانہ بحث کی ہے جسے ہم فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں +

(ایڈیٹر)

جہاں تک مجھے یاد ہے - ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں - کہ آٹھ قوموں نے موسیقی کو لیا ہے مگر یہ سچی بات ہے کہ نفع کسی کو نہیں پہنچا - آٹھ قوموں میں سے چار تو نہایت ادنےٰ درجہ پر ہیں اور چار کچھ اچھے طبقہ میں ہیں - مگر نفع کسی کو بھی نہیں پہنچا - ادنےٰ درجہ میں

(۱) پہلا گروہ جو ارذل تریں ہے وہ راس دھاریوں - ناٹک کمپنی والوں کنتھک کا وغیرہم +

(۲) دوسرا گروہ ہے کنچنیوں اور کئی قسم کی اور ناچنے والی عورتوں کا - وغیرہ - وغیرہ +

(۳) تیسرا گروہ بھانڈوں - نقالوں کا - وغیرہ وغیرہ +

(۴) چوتھا گروہ - مراسیوں - ڈوموں کا ہے وغیرہم +

اس طبقہ میں راگ کا جو بُرا نتیجہ ہے - وہ اظہر من الشمس ہے - پرلے درجہ کی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کا منبع و مرجع ہے - یہ قومیں ہیں - زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہر ایک شخص خود واقف ہے +

دوسرا طبقہ جو اس سے بہتر ہے - ان میں (۱) پہلا گروہ ربابیوں کا ہے - (۲) دوسرا قوالوں کا - (۳) تیسرا گروہ مرثیہ خوانوں اور شاعروں کا - جنہوں نے اپنا پیشہ شاعری بنا چھوڑا ہے (۴) چوتھا گروہ قاریوں کا +

ربابیوں کو دیکھو کہ صبح اٹھکر دو گھنٹے تک بازار میں چارپائی بچھا کر گلا پھاڑتے ہیں - تو لالہ جی ایک پیسہ عنایت فرماتے ہیں - قوالوں کا یہ حال ہے کہ کیسی ہی معرفت اور فنائیت دُنیا کی غزل گاتے رہیں - مگر خود اُن پر کوئی اثر نہیں ہوتا آپ اُسی طرح گندگیوں میں گرفتار رہتے ہیں - مرثیہ خوان اور شاعر پیشہ لوگ سوائے اسکے کہ امیروں کے دروازے کی خاک اُڑایا کریں - اور جھوٹ سچ اُن کی خوشامد میں کیا کریں - اسکے سوائے اُنہیں کیا حاصل ہے - قاری بھی اکثر محروم رہا کرتے ہیں - کوئی بزرگ کیسے ہی قرآن مجید کے معارف اور حقائق بیان کرے اُن کی نظر ہمیشہ حرفوں کے مخارج ہی پر رہا کرتی ہے - وہ یہی کہے جاتے ہیں - کہ اُس نے تو قرآن کی آیت ہی صحیح قرأت سے نہیں پڑھی - یہ کیا معارف بیان کرے گا - چنانچہ ایک قاری کا حال لکھا ہے - وہ ایک بہت بڑے ولی اللہ سے ملنے چلا - جب اُن کے مکان پر پہنچا - تو اس وقت وہ صبح کے فرضوں کی جماعت کرا رہے تھے - اس نے بھی نماز پڑھنی تھی پیچھے جا کھڑا ہوا - وہ بیچارے سیدھے سادھے طور پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے - قاری صاحب نے جو سُنا - تو نیت توڑ کر چلتے بنے کہنے لگے کہ اسے تو قرآن بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا یہ کس طرح ولی اللہ ہوسکتا ہے - واپس چلا گیا - تو رویا میں اُسے بتایا گیا - کہ اگر یہ دو رکعت اُس شخص کے پیچھے پڑھ لیتا تو نجات پا جاتا - مگر تو اپنے ہاتھ سے خود ہی محروم رہ گیا - غرض موسیقی نے نقصان ہی پہنچایا - نفع نہیں دیا - اسی لئے اسلام نے جو خدا کی طرف سے سچا اور حکیمانہ مذہب تھا اس کو پسند نہیں کیا - ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی گا بجا کر خدا کا مقرب بن گیا ہو - ایک دفعہ ایک بزرگ سے جو بھیرہ میں رہتے تھے - ایک مولوی بحث کرنے لگا - کہ حضرت سبحان اللہ راگ تو بس انسان کو پانی کی طرح بہا کر خدا تک پہنچا دیتا ہے - اور راگ کی بہت سی فضیلتیں سُنائیں اور اس کو کارِ ثواب بتلایا - وہ بزرگ اُس مولوی کو لیکر چل کھڑے ہوئے - شہر میں ایک نامی گرامی طوائف رہتی تھی - اُس کے مکان پر جا پہنچے - وہاں وہ کنچنی اپنے مراثی اُستادوں سے تعلیم لے رہی تھی - یہ بزرگ بمعہ اُس مولوی صاحب کے اُس کنچنی کے سامنے جا کھڑے ہوئے - وہ انہیں جانتی تھی - کہ بڑے خدا رسیدہ ہیں - حیران ہوگئی - یہ اُس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے - اور کہنے لگے کہ آپ بڑے بزرگ ہیں - خدا رسیدہ ہیں - ولی ہیں - وہ کنچنی توبہ توبہ کرنے لگی - کہنے لگی - آج مجھ سے کیا خطا ہوئی جو مجھکو اس طرح خطاب ہے - فرمایا - نہیں - آپ بڑی ولی ہو ایک میری درخواست ہے - وہ شرما گئی - کہنے لگی حضور فرماؤ - انہوں نے کہا - یہ ہمارے مولویصاحب ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ ان کی بیوی اور بیٹیاں بہن کو بھی تم گانے بجانے کی تعلیم دو - تاکہ وہ بھی تمہاری طرح اس کی برکت سے خدا رسیدہ ہو جائیں - غرض مولویصاحب بڑے نادم ہوئے اور مبہوت رہ گئے +

بعض دفعہ اس عاجز سے بھی بعض شخصوں نے یہ سوال کیا کہ اگر راگ سے کچھ بھی نفع نہیں - تو بعض صوفیا نے جنکی بزرگی مسلمہ ہے کیوں راگ سُنا ہے - اس کے جواب میں کچھ گزارش کرتا ہوں +

اصل میں بات یہ ہے کہ موسیقی کا اور دل کے جذبات اور ولولوں کا آپس میں ایک خاص تعلق ہے - مثل مشہور ہے کہ گانا اور رونا کسے نہیں آتا - جیسے رونا ایک دِلی جذبہ کا اظہار ہے - اسی طرح گانا بھی دلی جذبات کا اظہار ہے - اسی لئے دیکھو جنگلی سے جنگلی وحشی سے وحشی اقوام میں بھی گانا موجود ہے - اور اس قوم کے خیالات اُن الفاظ میں جو گائے جاتے ہیں صاف جھلکتے ہیں - پھر جس جس طرح جوانی کی مستی سر پر چڑھتی ہے اُسی طرح گانے بجانے کا جوش بھی ترقی کرتا جاتا ہے - اب جس طرح دلی جذبات سے گانا پیدا ہوتا ہے - اُسی طرح گانے کا اثر دلی جذبات پر پڑتا ہے - اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ گانے کا اثر دِل پر ضرور پڑتا ہے اور یہ دل کے ولولوں اور جذبات میں جوش اور ہیجان پیدا کر دیتا ہے اور اُن کو ابھارتا ہے - مگر مشکل یہ ہے کہ جو بھی جذبات دِل میں موجود ہوں - وہی جوش میں آتے ہیں - یہ دل کو صاف نہیں کرتا - بلکہ صرف دِل کے موجودہ جذبات کو جوش میں لاتا ہے - اگر محفل بزم میں شہوت کے جذبات کو ابھارتا ہے اور بدمست کر دیتا ہے تو میدان رزم میں غضب کے جذبات کو ایسا تیز کرتا ہے کہ انسان کشت و خون کے لئے دیوانہ ہو جاتا ہے - اسی لئے فوجوں میں بھی آج کل باجا رکھا گیا ہے - اسلام نے اسی لئے اسے اچھا نہیں سمجھا - کیونکہ دُنیا میں ایسے انسان بہت ہی کم ہیں جو نفس امارہ کے ہاتھ سے بکلی آزاد ہو گئے ہوں - اور اُن کے دِل ہر ایک قسم کے نفسانی جذبات سے بکلی پاک ہو گئے ہوں - کثرت کے ساتھ حالت یہی ہے کہ دل جذبات نفسانی سے لبریز ہوتا ہے - بعض دفعہ ایک شخص خود اپنے قلب کی حالت کو سمجھ نہیں سکتا - اس کے قلب میں بعض کمزوریاں بعض جذبات کچھ ایسے مخفی ہوتے ہیں کہ وہ خود

اِس سے بے خبر ہوتا ہے اور اُس طرح اُس کے اثر سے بچا رہتا ہے۔ مگر جب دلی جذبات میں جوش پیدا ہوتا ہے تو چھپے ڈھکے سوتے جاگتے سارے ہی جذبات اُبل پڑتے ہیں۔ اور انسان طرح طرح کے گناہوں میں گرفتار ہو جاتا ہے گانے کی مثال ایک آگ کی ہے۔ اور قلب کی مثال ایک برتن کی ہے۔ جس میں کچھ پانی بھرا ہے۔ اگر اُس برتن کو آنچ دیجائے۔ تو پانی میں اگر خوشبو ہے تو وہ خوشبو دے گا۔ مگر اس پانی میں اگر کچھ بھی پیشاب یا گندگی کی ملاوٹ ہے۔ تو خطرناک بدبُو پھیلے گی۔ یہی حال قلب کا ہے۔ بڑے بڑے صوفی لوگوں میں سے اگر بعض نے راگ سُن لیا۔ تو بوجہ قلب نہایت صاف اور ہر ایک قسم کی گندگی سے پاک ہونے کے اُن کو ایک وجد کی حالت میسر ہوگئی۔ اُن کے جذبات پاک تھے۔ اُن سے تو خوشبو ہی اُٹھنی تھی۔ اور در اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے راگ سُنا ہی کب وہ تو پہلے سے ایسی حالت میں بیٹھے تھے کہ ایک ندا اُسکے کان میں پڑتے ہی اُسکی حقیقت کو پاکر حالتِ وجد میں چلے گئے۔ پھر گانے والے بکتے رہے انہیں خبر ہی نہیں۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں بن سکتا۔ دوسرے لوگ جن میں مخفی در مخفی گندگیاں بھری ہوئی ہیں۔ وہ سوائے اس کے کہ بدبُو پھیلے کبھی فایدہ نہیں اُٹھا سکتے چنانچہ آجکل لوگوں میں تو ہم نے یہی دیکھا کہ شہوت کے جذبات کو ہی تحریک ہوتی ہے۔ راگ محبّت کو جگاتا تو ضرور ہے۔ مگر سب سے پہلے محبت کا آماج گاہ اکثر وہ گانے والا یا گانے والی بنجاتی ہے۔ اربابِ نشاط اور تھیٹروں اور سوسائیٹیوں میں جنہوں نے گانا بجانا اپنا مسلک بنا رکھا ہے یہ گند تھا سو تھا۔ اب تو بعض دفعہ یہ بھی غضب سُنا گیا کہ فلاں خوش آواز واعظ ایک عورت بھگالے گئے۔ کیونکہ وہ اُن کے گانے پر لٹو ہو گئی تھی۔ یا یہ سُنا گیا کہ کوئی پیر صاحب کسی مراسن یا امرد قوال پر عاشق ہوگئے۔ پردہ پوشی کے لئے یہ افترا بازی کی کہ کہدیا کہ عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ ہے۔ معاذ اللہ۔ اور گرجوں میں باجا اور گانا جو اثر یورپ میں پھیلا رہا ہے وہ خود ظاہر ہے۔ اسلام تو ایسا مذہب تھا کہ وہ انسان کو گندگی سے نکالتا اور خدا کی طرف لیجانا چاہتا تھا۔ اِس لئے اُس نے تو ایسے عامہ اصول قایم کرنے تھے جس سے سب فائدہ اُٹھائیں۔ خاص خاص شخص مستثنیات میں ہوتے ہیں۔ اُن پر قاعدہ نہیں بنا کرتا۔ مانا کہ موسیقی اپنی ذات میں بُری چیز نہیں۔ جس طرح خدا نے حُسن اور تناسب اعضا ایک نعمت بخشی ہے اسی طرح خوش آوازی اور اُس کی ترتیب ایک نعمت ہے۔ مگر جوان کا اثر قلب پر جاکر پڑتا ہے وہ سوائے خاص حالتوں کے بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے حُسن کے بُرے اثر سے بچنے کے لئے جہاں پردہ اور نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا۔ وہاں خوش آوازی کے بُرے اثر سے بچنے کے لئے گانے بجانے سے روکدیا۔ اسلام تو پاکیزگی سکھاتا ہے اور پاکیزگی کے لئے ضروری ہے کہ ایک سالک راہ طریقت اپنے نفسانی جذبات کو دبائے نہ کہ اُن کو اُبھارے۔ لہذا یہ بات غلط ہے کہ گانا طریقت کی راہ پر چلنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ لوگ جو فنائیت کے رتبہ پر پہنچ گئے اور اُن کے کل نفسانی جذبات پر موت طاری ہوچکی۔ اُس حالت میں اگر اُن میں سے بعض نے گانا سُن لیا۔ تو ایک وجدانی کیفیّت پیدا کرنے کے لئے تھا۔ نہ کہ طریقت کی راہ کو طے کرنے کے لئے۔ پھر یہ ایک شخصی حالت تھی۔ انبیاء جو دُنیا کے لئے نمونہ ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے حضرت نبی کریم صلعم جن کو خدا نے اپنے کلام پاک میں اسوۂ حسنہ فرمایا۔ انہوں نے یہ طریقہ نہیں اختیار کیا۔ بلکہ وہاں تو وجدانی کیفیت بھی پیدا کرنے کے لئے خدا کے کلام سے ہی کام لیا گیا۔ اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم۔ جب اللہ کا ذکر کیا گیا دل تڑپ اُٹھے۔ راگ کا تکلف یہاں کوئی نہیں رکھا۔ محبت کا انتہائی مرتبہ تو یہی ہے کہ یار کے نام سے ہی دل گرما جائے۔ کسی تکلف کی حاجت نہو۔

راقم عاجز

بشارت احمد عفے عنہ

فہرست کتب منقسلہ دفتر بدر

[illegible]

مُلّانوں کی کرتوت کا ایک نمونہ

بڑے بڑے ملّاں تو شہروں میں پھر کر لوگوں کو لوٹتے ہیں اور چھوٹے ملّاں کسی گاؤں میں ڈیرہ جماکر اپنا حلوا مانڈہ اُڑاتے ہیں۔ قسم ثانی کے ملانوں میں سے ایک کے حالات ہمارے ایک دوست نے لکھے ہیں جو تفریح ناظرین کے واسطے درج ذیل ہیں +

(ایڈیٹر)

۱۷۔ دن ہوئے۔ ہمارے گاؤں چک نمبر ۱۹۵ جنڈانوالہ رکھ برنچہ میں ضلع گوجرانوالہ کے ایک مشہور قصبہ ایمن آباد سے قصاب قوم کے ایک مولویصاحب جو مہر علی گولڑی والے کے خادم اور جنکا نام نامی خدا بخش ہے آئے ہوئے ہیں۔ علم تو چنداں نہیں رکھتے۔ مگر جس روز کے یہاں آئے ہیں۔ اُسی دن سے اس قدر شور مچا رکھا ہے کہ لفظ لفظ پر ہمیں کافر کافر کہتے ہیں آواز میں تھوڑی بہت خوش الحانی بھی ہے۔ وعظ وکلام میں مرغوب حکایات قصے کہانیاں اور کالمن مولوی شیخ احمد کے بنائے ہوئے بہت پڑھتے ہیں۔ تھوڑے بہت اِرد گرد کے لوگ بھی آ جمع ہوتے ہیں ہر وقت ان کے پاس ہجوم اور میلہ لگا رہتا ہے۔ زیادہ تر مجھول مخالفوں میں بھی اس کا تذکرہ ہے کہ احمدیوں کا مال لوٹ لو۔ اِن کو نکال دو۔ یہ کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ خدا اور رسول کے مُنکر چہار یار کے دشمن ہیں۔ اِن کو اور ان کے مولویوں کو پکڑ لاؤ۔ یہ اور ان کے مولوی ہمارا ایک ہی لقمہ ہیں۔ گھر گھر۔ ہر گلی کوچہ۔ جا بجا جہاں وہ پہنچتا اُٹھتے اور جہاں بیٹھتا ہے۔ ہر فرد بشر سے کہتا پھرتا ہے کہ ہم قادیان میں وہاں کے رہنے والے مولویوں کو زیر کرنے کے لئے چند بار گئے ہیں۔ پر وہ سب مولوی بھی اور ان کا مدار المہام خلیفہ نورالدین صاحب بھی ہمارے جانے پر لُک چھپ جاتے ہیں۔ ہم پانچ پانچ چھ چھ دن تک وہاں اُن کی جستجو میں رہا کرتے ہیں۔ پر وہ کسی ایسی جگہ میں جا چھپتے ہیں کہ ہمیں ان کا کچھ پتہ نہیں ملتا۔ آخر ہم ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر رہ جاتے ہیں تو لاچار آجاتے ہیں۔ پر ہم کیا کریں۔ ہائے۔ اے لوگو۔ اُن مولویوں میں سے کوئی بھی ہمارے رُوبرو نہیں آتا۔ ورنہ ہم ایک نہ ایک تو ضرور کر ڈالیں۔ اگر وہ مِلجائیں تو اُمید ہے بفضل خدا آپ کا یہ سلسلہ جہان سے اُٹھ جاتا کہ اس کی

بیخکنی ہوجاتی۔ اور مدت سے نابود ہوا ہوتا کہ اس کا نام و نشان بھی ڈھونڈھنے سے نہ ملتا۔ غرض بدزبانی۔ بیہودہ گوئی وغیرہ جو کچھ اُن کے مُنہ میں آتا ہے بے تحاشا بکواس کرتا ہے +

(۲) اور چونکہ پہلے ہم کبھی کسی کو کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرنی مناسب نہیں سمجھتے۔ نہ کبھی ہمارے خیال میں ہی آتا ہے کہ چھیڑ چھاڑ کریں۔ پر جب مخالف جبراً سینہ زوری سے مجبور کرتے ہیں۔ تو لاچار مقابلہ کرنا بھی ضرور پڑتا ہے اور تنگ آکر مخالفوں کی روک اور تدارک کی تجویز کیجاتی ہے +

مخالف مولوی خواہ مخواہ اس شرط پر آمادہ ہوا۔ کہ میں دو ہزار روپیہ رکھتا ہوں۔ احمدی بھی کسی دوسرے کے پاس رکھیں اور مقابلہ کریں جو فریق غالب آئے اسکو روپیہ بھی دیا جاوے۔ اور شکست خوردہ سب اس کی بیعت میں داخل ہو جائیں +

ہم نے اس شرط کو قبول کیا۔ اور عرض کی کہ ہمارے جناب مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف شدہ انعامی کتابوں میں سے آپ کسی کتاب کا بلحاظ اُن شرائط تحریر شدہ کے جو آپ نے کی ہیں ردّ کر دیں۔ تو دو ہزار کیا۔ بلکہ دس ہزار کے مستحق ہو جاؤ گے۔ مگر قلم اُٹھانے سے پہلے آپ جملہ اخباروں میں شایع کرا دیں۔ کہ ہم جناب مرزا صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا ردّ کرنے پر آج سے قلم اُٹھاتے ہیں۔ اِدھر سے ہم احمدی بھی شایع کراتے ہیں کہ فلاں شخص ردّ کرنے کو تیار ہوا ہے اور ہم اس کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کے ذمہ وار ہیں۔ بشرطیکہ ہر مذاہب کے انصاف پسند عالم فاضلوں میں تیار کردہ ردّ ہر امر میں حضرت صاحب کی تقریر سے غالب ہو +

مولویصاحب نے گپ ماری کہ ایک کتاب کیا ہم تو جسقدر کتابیں حضرت مرزا صاحب کی ہیں۔ دو منٹ میں سب کا ردّ تیار کر دیتے ہیں۔ پر ہمارا پختہ اور مصمم ارادہ اب یہی ہے کہ یہاں کی بحث فائدہ نہیں دیتی۔ عید الفطر پڑھ کر قادیان ہی میں چل پھریں۔ وہاں خلیفہ کے ساتھ مقابلہ اور اُس کے پس و پیش کرنے کے بعد میں یک لخت جملہ کتابوں کا ردّ کر کے فوراً چلا آؤں۔ ہم احمدیوں نے منظور کیا۔ عید پڑھ کر مولوی صاحب کی انتظاری میں ہمراہ لیجانے کو تیار ہوئے۔ مگر دیر تک انتظاری کی۔ پھر مولویصاحب تو انکار کر گئے۔ کہ۔ ہم نہیں جاتے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ مقابلہ فریقین میں اسی جگہ ہوتا کہ سب لوگ سچ کا جھوٹ ہوتا دیکھیں۔ احمدیوں کو واضح ہو کہ قادیان سے مولوی منگا لیں۔ ہم سب کے سوالات کا جواب یک آن دینگے انجا۔ ہم احمدیوں نے یہ بھی منظور کر لیا۔ اور بہلولپور سے چوہدری عبد اللہ خاں نمبردار کو بُلا بھیجا۔ تا کہ وہ آکر نمبرداروں اور باشندگان جنڈانوالہ سے حفظ امن کا وعدہ لیں۔ اور باقی شرط اشراط بھی جو لائق مقرر کرنے کے ہوں اُن سے کر کرالیں +

چوہدری عبد اللہ خاں صاحب معہ چند اشخاص احمدیوں کے بوقت صبح سات بجے سے اوّل اوّل جنڈانوالہ میں پہنچ گئے۔ آتے ہی جنڈانوالہ کے ہرسہ نمبرداراں۔ ہیرا نمبردار {فتا نمبردار۔ عمرا نمبردار محمد بخش سرپنچ} اور دو ایک اور بھی بُلا لئے۔ اور اُن سے مقابلہ کی نسبت ذکر اذکار شروع کیا۔ اور اجازت طلب کی کہ اگر آپ سب کا ارادہ حق دریافت کرنے کا ہو۔ اور نیت نیک حق طلبی اور خدا جوئی کی ہو۔ تو تاریخ مقرر کر لو۔ ہم بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں وہ تاریخ مقررہ پر مناسب سمجھکر جس جس کو چاہیں گے مقابلہ کے لئے بھیجدینگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ بغض و عناد اور تعصب کسی دل میں نہو۔ دونو طرف سے حق طلبی کی خواہش ہو نہ جھگڑے فساد کی۔ دونو طرف سے آپس میں مولوی لوگ ہی گفتگو کلام کریں کوئی دوسرا نہ بولے اور نہ کوئی شرط روپیہ رکھنے کی بحث پر ہو۔ تو ہم لوگ احمدی عالموں کا منگانا اور مقابلہ کرنا منظور کرتے ہیں کہ علاوہ اشراط مذکورہ کے آپ حفظ امن کے بھی ذمہ وار ہوں۔ ورنہ نہیں۔ کیونکہ ہم احکام الٰہیہ کو محض للہ ہی سُنانا چاہتے ہیں۔ جس دل کو اللہ چاہے گا۔ ہدایت دے گا۔ دل ہی دل منصف رہے۔ فریقین میں کوئی دوسرے منصف مقرر کئے نہیں جائیں گے اس طرح پر اگر آپ سب کو منظور ہو تو ہم بھی تیار ہیں۔ یہ بات قرار پاکر چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے بمعہ چار اشخاص احمدیوں کے فریق مخالف میں جاکر مولویصاحب کی خدمت میں اذکار مذکورہ بالا کی منظور کرنے کی التجا کی۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا۔ کہ ہم تو خدا کے واسطے سُننے سُنانے کی کچھ خواہش نہیں رکھتے۔ جاؤ۔ ہمارے پاس بیجا درخواست مت کرو۔ تم تو کافر ہو۔ تمہارا مال اسباب لوٹ لینا فرض ہے۔ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے کہ جزاک اللہ۔ ہم تم کو کافر نہیں کہتے اور چلے آئے +

(۳) دس منٹ کے بعد مولویصاحب نے دو پیغام رسانوں کے ہاتھ کہلا بھیجا۔ کہ اگر منظور ہو تو مباہلہ اس قسم کا ہم کرنے پر تیار ہیں کہ چار آدمی احمدیوں کے اور چار ہمارے الگ الگ کوٹھڑیوں میں دروازے بند کر کے دیئے جائیں۔ تین دن کے بعد جنکی صورت و شکل بدل جائے۔ وہ جھوٹے سمجھے جائیں۔ اس پر احمدیوں کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ ہم بلا اجازت حضرت خلیفۃ المسیح کے کچھ کہہ نہیں سکتے اگر وہ اجازت بخشیں تو ہم مطابق قرآن کریم کے مباہلہ منظور کر لینگے۔ مولویصاحب کی قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کرنے کی مرضی ہو تو ہم اپنے ہادی دینا خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ جواب آنے پر مباہلہ کیا جاوے گا۔ مولویصاحب کو چاہیئے کہ اپنے اہل و عیال کو بھی میدان مباہلہ میں کھڑے ہونے کے لئے بُلا لیں۔ اہل و عیال کا نام سُنتے ہی مولویصاحب بدل گئے۔ کہ ہم نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے پردہ ہے کرنا ہے تو ہم اکیلے ہی کرینگے جس طرح ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کرنے کو ہم نہیں جانتے +

(۴) مولویصاحب موصوف نے پھر مکرر کہلا بھیجا کہ ہم حضرت صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی کسی انعامی کتاب کا ردّ کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ احمدی دس ہزار روپیہ نقد پہلے جمع کر دیں +

چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے تین کتابیں حضرت صاحب کی تصنیف میں سے انعامی پیش کیں (براہین احمدیہ و اعجاز احمدی وغیرہ) اور دس ہزار روپیہ گرہ سے دینے کا اقرارنامہ تحریر کر دیا کہ جملہ اخباروں میں قلم پکڑنے سے پہلے شایع کر دو کہ ہم آج کی تاریخ سے حضرت صاحب کی فلاں کتاب کا ردّ کرنے کے لئے قلم اُٹھاتے ہیں۔ اور فلاں شخص دس ہزار روپیہ ردّ تیار ہونے پر ادائے کرنے کا ذمہ وار ہے۔ ہم بھی اِدھر سے جملہ اخباروں میں شایع کراتے ہیں۔ کہ مولوی خدا بخش صاحب ایمناآبادی حضرت صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا ردّ تیار کرنے پر قائم ہوئے ہیں۔ اور ہم دس ہزار روپیہ ادا کرینگے۔ بشرطیکہ تمام مذاہب کے عالموں میں بلحاظ اُن شرائط کے جو خود حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر

کردی ہوئی ہیں۔ اگر رد ہر امر میں افضل ہو۔ اور کوئی نمبر بھی نہ ٹوٹے۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلےٰ ہو۔ تو دس ہزار روپیہ دیا جاوے گا۔ ورنہ رد کنندہ سے اُسی قدر لیا جاوے گا۔ مولوی صاحب یہاں سے بھی فرنٹ ہوئے۔ اور کسی بات پر قایم نہ ہوئے۔ آخر چوہدری عبد اللہ خانصاحب چار بجے کی گاڑی پر چلے گئے۔ اور شام کو مولویصاحب نے نمبرداران کی معرفت چوکیداروں سے گاؤں میں منادی کرادی کہ احمدی کافر ہیں حقہ پانی بند۔ ان سے کوئی لین دین نکرے نہ پاس بیٹھے۔ ورنہ اُس پر تعزیر لازم آئے گی۔ مولویصاحب نے مشہور کر رکھا ہے کہ ہم کو چھ ماہ قید کر دینے کا سرکار سے اختیار حاصل ہے اور ہم کو ماہوار تین سو روپیہ تنخواہ ملتی ہے ہم حمایت اسلامیہ لاہور کے اعلےٰ ممبر کمیٹی ہیں مولویصاحب یہ بھی گپ چھڑپ مارتے ہیں کہ ہمارا دس ہزار مرید ہے ایسی ایسی باتیں مولویصاحب ہر جگہ کہتے رہتے ہیں۔ اور احمدیوں کے تنگ کرنے میں اپنے گزارے کی صورت نکالتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے اور راہ حق پر لاوے +

یکے از احمدیاں
چک ۱۹۵ جنڈانوالہ۔ رکھ برنچہ

انجم کا ستارہ بنارس میں کیوں ٹوٹا

ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے لائق ہمعصر ایڈیٹر انجم کہاں بنارس کے بخشیوں کے قابو میں آگئے ہیں۔ ایک نے تو انہیں مکان پر رکھ کر اپنا مطیع بنایا۔ اور دوسرے انہیں کے قرابت دار اب ان کی حقیقت کھولتے ہیں۔ جو درج ذیل ہے +

(ایڈیٹر)

مجبی مکرمی قبلہ مفتی صاحب دام ظلکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مولوی اندھا پل والے اور اُسکے معین و مددگار حاجی قادر بخش کیحالت تو آپ لوگوں پر بخوبی روشن ہے اُن سے جہانتک ہوسکا ہمارے سلسلہ کی مخالفت بلکہ انہوں سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ اب جب ہر طرح سے عاجز ہوگئے تو دوسرا پہلو اختیار کیا۔ یعنی غریب الوطن مسافروں اور نو واردوں کے بہکانے اور دھوکہ دینے کی ڈیوٹی اپنے سر پر مڑھ لی۔ چنانچہ جب کوئی مسافر بنارس میں آجاتا ہے تو اوّل سے شیشہ میں اُتارا جاتا ہے بعدہ اسبات پر آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ جاکر ہم سے اس غرض سے بحث مباحثہ کرے تاکہ کسی قسم کا جھگڑا فساد ہو۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ع من خوب می شناسم پیران پارسا را یا اُنکی دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنی امت میں مشہور کریں۔ کہ ہم نے فلاں مولوی بھیجا تھا جسنے احمدیوں کو لاجواب کر دیا۔ المختصر عرصہ قریب ڈیڑھ ماہ کا ہوتا ہے کہ ایک شخص عبد الشکور نامی بنارس میں وارد ہوا بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مولوی کے خطاب سے مشہور ہے اور اخبار النجم کا اڈیٹر بھی ہے کسی طرح سے انہوں نے جناب قبلہ مولوی الٰہی بخش صاحب کا نام سُنا اس لئے آپ سے ملاقات کیلئے شہر سے چل پڑے۔ راستہ میں عبد الحمید صاحب احمدی ولد حاجی قادر بخش مذکور سے ملاقات ہوئی۔ بنارس کے ایک وکیل بھی عبد الشکور کے ہمراہ تھے انہوں نے کہا کہ مولوی عبد الشکور صاحب کو جناب مولوی الٰہی بخش صاحب سے ملنے کا اشتیاق ہے اُن سے ملاقات کیا چاہتے ہیں۔ اسپر عبد الحمید صاحب نے وعدہ کیا کہ بعد مغرب آپ کو لے چلونگا۔ اس وقت کسی کام کیلئے جاتا ہوں۔ یہ کہکر عبد الحمید تو آگے بڑھ گئے اور وہ وکیل اور مولوی عبد الشکور حاجی قادر بخش کے مکان پر نازل ہوئے پھر کیا تھا۔ بہار آمد کہ از گلبن ہمی بانگ ہزار آید۔ ہمارے مخالف پہلوانوں کی باچھیں کھل گئیں اور اس موقع کو نعمت عید سے بڑھ کر سمجھا۔ القصہ مولوی عبد الشکور کو ایسی پٹی پڑھائی گئی کہ "ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد" کا مصرع اُنپر صادق آگیا۔ اور اُن کا چند منٹوں کا اشتیاق ملاقات تعصب و بغض سے بدل گیا۔ ممکن ہو کہ وہ اس سلسلہ عالیہ سے عداوت پہلے سے رکھتے ہوں۔ مگر اسوقت تو سونے میں سوہاگہ ملگیا۔ معتبر ذریعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان حضرت مولویصاحب سے یہ کہا گیا کہ اگر مباحثہ کی نوبت پہنچ جائے تو حیات مسیح پر گفتگو نہ کیجئے گا۔ شائد یہ خوف تھا کہ حیات ثابت کرنے میں انہیں کی وفات نہو جائے۔ الغرض مولوی عبد الشکور بعد مغرب ہمارے یہاں پہنچے اُسدن انجمن کا روز تھا کل احمدی احباب جمع تھے پہلے اُنہوں نے اِدھر اُدھر کی باتیں کیں چلتے وقت حضرت مولانا صاحب سے دو ایک سوالات کرنیکی اجازت مانگی۔ اُنکو اجازت دیگئی مگر اُنہوں نے اُن جوابوں کے لکھنے میں دیانتداری و ایمانداری سے کام نہیں لیا۔ اپنی ایسی بہت کچھ بک گئے اور جو کاری چوٹ اُنپر بیٹھی اُسکو بڑے تحمل سے برداشت کرلیا اور درج اخبار نہیں کیا جناب والا ذیل میں چند ضروری نوٹس اُس مضمون کے متعلق جو انجم میں چھپا ہے درج کئے جاتے ہیں +

تین بیٹے لنگے قادیانی ہوگئے ہیں۔ کیا خوب اگر مولوی عبد الشکور صاحب ایڈیٹری چھوڑ کر محکمہ پولیس وغیرہ میں مامور ہو جاتے تو اُنکی خدمتیں نہایت کارآمد و قابل قدر ہوتیں۔ کیونکہ یہ اپنی تحقیقات میں ایک نمبر زیادہ ہی رکھتے۔ حاجی مولویصاحب اگر آپ تاجر ہی سے پوچھتے تو وہ بتلادیتے کہ میری کے بیٹے احمدی ہوگئے اور اس طرح آپ غلط تحقیقات کے الزام سے بچ جاتے معلوم ہوتا ہو کہ سوالوں کے دندان شکن جواب سے آپ بالکل گھبرا گئے۔ (حاجی قادر بخش کے دو بیٹے احمدی ہیں) بیٹے باپ کے جانی دشمن الخ۔ مولویصاحب اگر آپ دیانتداری اور ایمانداری سے کام لیتے تو جھوٹے الزام لگانے کے گناہ سے بچ جاتے۔ آپ اسبات کا ثبوت دیں کہ باپ بیٹوں میں اسوجہ سے دشمنی ہو گئی کہ بیٹے احمدی ہوگئے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہو کہ آپ ہرگز ہرگز نہ دے سکینگے (اصل واقعہ نفاق یہ ہو کہ حاجی قادر بخش نے اپنی کل جائداد اپنی زوجہ ثالث اور اُسکی اولاد کے نام کردی ہو۔ دو بیٹے جو احمدی ہیں وہ پہلی بی بی سے ہیں۔ جائداد کا جھگڑا ۱½ سال سے ہے یہ لوگ احمدی چار ماہ سے ہوئے ہیں) چند قادیانی اصحاب الخ آپنے بالکل افترا سے کام لیا ہے کہ چند احمدی آپکے پاس بغرض ازالہ شکوک گئے۔ آپ ایک کا بھی نام نہیں بتلا سکینگے۔ مولویصاحب اگر کچھ ایمان ہو تو کہو کیا تم نے اثناء گفتگو میں یہ نہیں کہا تھا کہ میں مباحثہ کرنے نہیں آیا ہوں بلکہ میرے چند شکوک ہیں اُنکو رفع کرادیجئے۔ پھر اخبار میں لکھتے ہو کہ میں مباحثہ کرنے گیا تھا مگر مولوی الٰہی بخش صاحب راضی نہیں ہوئے۔ !!!

ایک صاحب انہیں کی جماعت . . . . . مصروف کردونگا عبد الحمید صاحب احمدی کے ہمراہ مولوی عبد الشکور اور وکیل دونوں آئے اور اُنسے یہ کہا گیا کہ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب سے ملاقات کرونگا۔ بحث مباحثہ کا بالکل ذکر نہیں تھا۔ مولویصاحب یہ آپکی بالکل من گھڑت ہے شائد احمدیوں کے خلاف جھوٹ بولنا آپ نے جائز رکھا ہو۔ متوسط صاحب نے جنکو یہ معلوم تھا . . . . ملتوی رکھیے۔ ہرگز انہوں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ کل آپ میرے یہاں دعوت کھاکر تشریف لیجایئے آپنے قطعی انکار کیا۔ پہلا سوال۔ جسوقت یہ سوال پیش ہوا حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ مہدی کا ماننا ضروری۔ کیونکہ ضروری کی نسبت پیشگوئی حدیثوں اور خدا کی کتاب سے بھی ثابت ہو۔ مولوی عبد الشکور صاحب نے کہا کہ حدیث نہیں بلکہ قرآن شریف سے ثبوت دیجئے۔ اسپر جناب مولانا صاحب نے آیۃ وعد اللہ الذین اٰمنوا الخ پڑھی۔ عبد الشکور نے کہا منکم سے مراد وہی لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھے۔ تب حضرت مولویصاحب نے آیۃ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ پڑھی اُس نے جوابدیا کہ یہاں منکم کا لفظ عام ہی اور پہلی آیت میں خاص۔ اسپر ایک دوسرے شخص نے کہا کہ منکم کے معنے آپ دونوں جگہ عام لیجئے یا دونوں جگہ خاص۔ اگر خاص لیتے ہیں تو آپ لوگ تمام دقتوں سے بچ جائینگے اور کلام شریف صرف عرب ہی کے لئے یا یوں کہئے کہ مکہ اور مدینہ کے لئے ہے اسپر مولوی عبد الشکور صاحب بہت چیخے اور جھنجلائے۔ اثناء گفتگو میں اُنہوں نے یہ بھی کہدیا کہ مہدی کا ماننا نہ ماننا مدار نجات نہیں۔ چلتے وقت جناب مولوی الٰہی بخش صاحب نے فرمایا کہ مولویصاحب اپنے اخبار میں یہ ضرور لکھیئے گا کہ مہدی کا ماننا نہ ماننا مدار نجات نہیں۔ اسپر مولوی عبد الشکور صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور یہ کہا کہ خیر اسکو میں اخبار میں تحریر کرونگا۔ اور چلتے ہوئے۔

خاکسار۔ بخشی خلیل الرحمٰن +

جدید پروگرام دربار دہلی

دربار دہلی کا ایک جدید پروگرام سرکاری طور پر شائع کیا گیا ہے جس کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

پنجشنبہ ۔ ۷ دسمبر ۱۹۱۱ء ۔ ۱۰ بجے دن کے ورود مسعود شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ ۲ بجے سے ۵ بجے سہ پہر تک ملاقات مہاراجگان و نوابان ۔

جمعہ ۔ ۸ دسمبر ۱۹۱۱ء ۔ ساڑھے گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ملاقات مہاراجگان و نوابان شہنشاہ ایڈورڈ آنجہانی کی یادگار کا پتھر نصب کرنے کی رسم سہ پہر کو ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر ڈنر پارٹی رات کے آٹھ بجے ۔

شنبہ ۔ ۹ دسمبر ۱۹۱۱ء ۔ ساڑھے گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ملاقات راجگان و نوابان ۔ ساڑھے تین بجے سے پولو اور فٹ بال کے معرکوں کے سیمی فائنل میچ ۔

یکشنبہ ۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۱ء ۔ ساڑھے ۱۰ بجے ادائے نماز ملٹری کمپونین

دوشنبہ ۔ ۱۱ دسمبر ۔ پولو کے میدان میں پلٹنوں کو جھنڈے عطا کرنے کی رسم ساڑھے گیارہ بجے ۔ پولو کا آخری میچ ۔ ۴ بجے ۔

سہ شنبہ ۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء ۔ دربار شاہی ۱۲ بجے دن کے سرکاری ضیافت اور ریسپشن ۸ بجے رات کے ۔

چہار شنبہ ۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۱۱ء ۔ ۱۰ بج کر ۴۰ منٹ پر والنٹیر افسران و ہندوستانی افسران فوج کی باریابی شہنشاہ معظم کے کیمپ میں ۔ ساڑھے تین بجے ۔ اور بادشاہی میلہ رات کے آٹھ بجے ڈنر پارٹی

پنجشنبہ ۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء ۔ ساڑھے دس بجے فوج کا ریویو ۔ ساڑھے تین بجے ہاکی میچ تمغون کا دربار ساڑھے ۹ بجے رات کے

جمعہ ۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء ۔ ۱۱ بجے دن کے معائنہ پولیس میدان پولو میں ۳ بجے سے فوجی ٹورنامنٹ اور ڈوریں ۹ بجے شب کے مکہ بازی کا کھیل معرکہ ۔

شنبہ ۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء ایک بجے دوپہر شہنشاہ و ملکہ معظمہ کی رخصت دہلی سے ۔

ریلوے سروس

دربار میں شامل ہونے والوں کی سہولت کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ۱۰ نومبر سے ایک نئی ٹرین چلانی شروع کی ہے جو لاہور سے ۷ بجے شام کو روانہ ہو کر براہ فیروزپور ۔ بھٹنڈہ ۸ بجے صبح دہلی (کنگوے سٹیشن) میں پہنچا کرے گی ۔ دس بجے واپس ہو کر دوسری صبح کے دس بجے لاہور میں پہنچیگی ۔

سٹرائک بند کرنے کی صحیح ترکیب

کچھ عرصہ ہوا کہ ڈیرہ بابا نانک صاحب اور اس کے گرد و نواح کے دھوبیوں نے ایکا کرکے قرار دیا کہ دھلائی کی شرح بڑھا دی جاوے ۔ آئندہ دو تہی کی دھلائی دو آنے ۔ قمیص کی دو آنے استری شدہ کپڑا دو پیسے ۔ بچوں کا کپڑا ایک پیسہ لیا جاوے ۔ اور اگر کسی دھوبی سے کوئی کپڑا گم ہو جائے تو وہ اس کا ذمہ دار نہ ہوگا ۔

لیکن شہر والوں کو بھی خوب ہی سوجھی انھوں نے بھی اتفاق رائے سے یہ قرار دیا کہ بزاز دھوبیوں کو مردے کا کفن نہ دیں ۔ اور بنیا کھانے پینے کی چیزیں نہ دے یہ جواب سنتے ہی دھوبیوں کو ہوش آگئی اور چپ چاپ بدستور سابق کام کرنا شروع کر دیا ۔ (نال گزٹ)

اٹلی میں ایک سپاہی کی ماں اپنے بیٹے کو خط میں لکھتی ہے "میرے بیٹے افسوس ہے کہ تجھے اپنی خواہش کے خلاف گورنمنٹ کا حکم ماننا پڑے گا ...... میرے بیٹے میری بات کو سن اور میری نصیحت کو سن ۔ فوج میں تجھے آگے بڑھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے ہمیشہ پچھلی صف میں رہنا اور سامان رسد کے خصوصاً پانی کے نزدیک رہنا" یہ خط اس سپاہی نے اپنے ایک مسلمان دوست احمد رفیق کو فرانس بھیجا ہے اور انھوں نے اخبار میں چھپوایا ہے ۔

طرابلس کی قاضی کی بیوی اپنے بیٹے کو خط میں لکھتی ہے "تمہارے والد جو کل شہید ہو چکے ہیں ۔ انھوں نے تجھے اسماء بنت ابی بکر کی داستان سنائی تھی ۔ اسماء نے اپنے بیٹے عبداللہ کو جو نصیحت کی تھی ۔ تو وہ تمہیں یاد ہو گی ۔ میں تم سے اتنی بات کہتی ہوں کہ تم بھی انہیں کی اولاد ہو جاؤ اللہ کی راہ میں اپنے خاندان کا نام روشن کرو ۔ اسماء کی نصیحت یہ ہے ۔ بیٹا جاؤ حق کے لئے جان دے دو تمہارے ساتھی شہید ہو چکے ۔ دنیا میں آخر کب تک رہنا ہے ۔"

اخبار عالم پر ایک نظر

ہمارے قیصر جارج مدینہ میں سوار ہند کو آ رہے ہیں ان کی خاطر ترکوں نے اپنے مینار روشن کر دیئے ہیں ۔ دربار دہلی کی طیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں دہلی میں ملٹری پولیس کو بلا وارنٹ گرفتاری کا اختیار دیا گیا ہے ۔ دربار کے سبب محمڈن کانفرنس کا اجلاس ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ دسمبر کو مقرر ہوا اور مسلم لیگ کا اجلاس مارچ ۱۹۱۲ء میں ہوگا ۔ خبر ہے کہ بہار اڑیسہ اور چھوٹا ناگپور کی ایک علیحدہ لفٹنٹی قائم کرنے کی تحریک ہوئی ہے ۔ جے پور کی ایک لیڈی ڈاکٹر بسم اللہ خانم صاحبہ نے ٹریپولی جانے کا عزم کیا ہے ایک اخبار کی تجویز ہے کہ ریل میں سفری گرد اور ہوں جو مسافروں کے آرام کا خیال رکھیں ۔ بات تو عمدہ ہے بشرطیکہ مسافروں پر اس سے کوئی نیا ٹیکس نہ لگ جائے ۔ لارڈ کچنر نے مصر کا اخبار بند کرا دیا ہے ۔ پٹواریوں نے بھی گورنمنٹ میں میموریل دیا ہے کہ تنخواہ کم ہے اور کام بہت ہے ۔ دادا بھائی نے تجویز پیش کی ہے کہ سول سروس کا امتحان آئندہ انڈیا میں ہوا کرے اور یہ بادشاہ کے آنے کی یادگار رہو ۔ مسٹر گزٹ نام ایک اخبار لاہور سے نکلتا تھا معلوم ہوا ہے کہ اب پھر جاری ہے ۔ ہمارے ایک دوست بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ امسال حاجیوں کو سخت تکلیف پہونچی اس قدر کثیر التعداد میں آ گئے کہ جہاز والوں نے کرایہ چوگن کر دیا جن کے پاس تھا وہ چلے گئے ۔ باقی بیچارے اب تک پریشان بھیک مانگتے پھرتے ہیں بخارہ کے حاجی جو سال گذشتہ میں آئے تھے ان میں سے اکثر اب تک بوجہ نہ ہونے کافی روپے کے سڑکوں پر پڑے ہیں دن کی دھوپ رات کی شبنم میں گذارہ کرتے ہیں بارش میں ایک کپڑا تان لیتے ہیں اور بڑے میلے رہتے ہیں جب ان کو دیکھو ۔ جوئیں ان پر رہتے ہیں ۔ بری حالت ہے اللہ ان پر رحم کرے ۔ زنجبار کے سلطان لنڈن چلے گئے اور تخت سے دست بردار ہوئے ۔ انتظام سلطنت برٹش کے سپرد کیا ۔ کنانور کے موپلا مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ والنٹیر فوج کو اپنی مسجد کے آگے سے گذرنے نہ دینگے الہ آباد کے وکیل پنڈت سندر لال نے ہندو یونیورسٹی کو دس لاکھ روپیہ دیا ۔

جنگ ٹریپولی برابر جاری ہے ۔ جو خبریں مصر اور قسطنطنیہ سے آتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ اٹلی کا قافیہ تنگ ہو رہا ہے اٹلی فوج اپنی جہازی توپوں کی حفاظت میں کنارے پر پڑی ہے باقی سب ترکوں کا قبضہ ہے ترک برابر حملے کرتے ہیں اور ہزاروں اٹالین گرفتار قتل اور مجروح ہو گئے ہیں ۔ ریوٹر کمپنی کی خبروں کے بھیجنے میں شست ہو ۔ روزانہ اخبار عموماً خالی جاتے تھے ۔ ۱۲ نومبر کو قلعہ میں سخت جنگ ہوئی ترک پسپا ہوتے مگر اطالین لوگوں کا سخت نقصان ہوا ۔ ۱۰ نومبر کو بھی سخت جنگ ہوئی تھی ۔

رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی کی چھٹی

رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی سی ۔ آئی ۔ ای کی جو چھٹی اخبار ٹائمز میں شائع ہوئی تھی اور جس کا حوالہ ریوٹر نے اپنے تار میں دیا تھا اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں بابت سلطنت برطانیہ یا عالمگیر امن کی اغراض کے لئے مفید نہیں ہو سکتی کہ ٹرکی کے ساتھ اٹلی کی جنگ سے مشرق میں جو نتائج پیدا ہو رہے ہیں ان پر پردہ ڈالا جائے اس خیال کی بناء پر میں آپ کی توجہ دو باتوں کی طرف منعطف کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے خاص طور پر معنی خیز ہیں ۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جنگ سے تمام اسلامی دنیا میں بہت بڑا جوش اور رنج اور غصہ کے اظہار میں اس وقت تک مسلمانوں کا ضبط قابل تعریف ہو برٹش انڈیا جنوبی افریقہ اور دیگر مقامات میں اٹلی کے غاصبانہ فعل کے خلاف جو عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے ہیں ان کی خبر اس ملک کے ان بڑے بڑے اخبارات تک نہیں پہونچی جو عام رائے کا آئینہ خیال کئے جاتے ہیں ۔ تاہم یہ امر واقعی ہے کہ اسلامی دنیا میں جوش اور غصہ نہ صرف عالمگیر ہے بلکہ اس کا اثر اسلامی دلوں پر گہرا پڑا ہے دوسری بات جو اور بھی زیادہ تشویش اور خطرہ کا پہلو لئے ہوئی ہے یہ ہے کہ اطالوی اس عجیب جنگ پر ایک مذہبی رنگ چڑھانے کے خواہش مند نظر آتے ہیں کچھ عرصہ ہوا کہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ پاپائے روم نے اطالوی امیر البحر کو ایک مقدس تسبیح اس غرض سے بھیجی تھی کہ اسے علم بردار جہاز میں اس نیت سے لٹکایا جاوے کہ یہ ترکوں پر فتح پانے کی علامت ثابت ہوگی اور اب پاپا کو ان کے ڈیلیگیٹ (امیر البحر) نے اپنے ایک عریضہ میں یہ اطلاع دی ہے کہ طرابلس میں صلیب کا جھنڈا کھڑا کر دیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ بیان کیا جاتا ہے کہ چند دن ہوئے ۔ لنڈن میں ایک اطالوی نے ایک بڑے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ترکوں کو یورپ سے خارج کر دیا جاوے اور روئے زمین پر انہیں یہودیوں کی طرح منتشر کر دیا جاوے اسی قسم کی امیدیں اور خواہشیں دوسرے مقامات میں بھی ظاہر کی گئی ہیں ۔

اب میں ان تمام حضرات سے جو عارضی موقع شناسی یا ہنگامی مصلحت پروری پر سلطنت برطانیہ کے دیرپا اغراض و مقاصد کو ترجیح دیتے ہیں یہ دریافت کرنیکی جرأت کرتا ہوں کہ ان دونوں باتوں کا جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کیا انجام ہوگا ؟ مشرقی دنیا میں قیام امن کے لئے بلاشبہ سب سے بڑی ذمہ داری انگلستان پر عاید ہوتی ہے چالیس کروڑ انسانوں کی فلاح و بہبود کی باگ انگلستان کے ہاتھ میں ہے اس چالیس کروڑ آبادی میں جتنے مسلمان ہیں پورے دس کروڑ ہیں بحیثیت ایک برطانوی رعایا کے میں نے سالہا سال تک مشرق اور مغرب کے درمیان ہمدردی اور اخوت کا رشتہ قائم کرنیکے لئے محنت کی ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ انگلستان کے لئے یہ اہم اور ضروری ہے کہ وہ اپنی اس بڑی امانت کی خاطر جو اس کے سپرد ہے حتے الامکان اس بیک طرفہ جنگ کا خاتمہ جلد ایک ایسے ڈھنگ سے کرایا جاوے جو کہ منصفانہ اصول پر مبنی ہو کوئی شخص یہ نہیں کہتا کہ انگلستان بین الاقوامی قانون کی حفاظت کے لئے تنہا جنگ کرے لیکن میرا یہ خیال یقینا نہیں ہے کہ جو آواز ظلم اور بے انصافی کے خلاف کامیابی کے ساتھ اکثر بلند ہوتی رہی ہے اب بھی بغیر جابرانہ کارروائی کے اپنی شنوائی کا راستہ نکال

فہرست مبایعین

(نو مریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

میاں قاسم صاحب معہ اہلیہ معرفت محمد اسمٰعیل مدرس امریکن مشن سکول سیالکوٹ +

میر سید لدار علی صاحب برادر میر بشارت علی - بشارت منزل حیدر آباد دکن +

عمر صاحب
مرزا عمر صاحب } معرفت محمد رمضان صاحب اسسٹنٹ سرجن ظفروال

اہلیہ حسین خاں صاحب - کاٹھ گڑھ ہوشیارپور +

احمد خاں صاحب کنسٹیبل - پولیس لائن فیروزپور +

شاہ قاسم علی صاحب - محلہ جلال الدین چک +

محمد علی صاحب اختر قریشی - طالبعلم سکنڈ کلاس مونگیر بنگال +

سید نذیر حسین صاحب وٹرنیری دفعدار - رسالہ شتران ۵۴ چھاونی لاہور +

محمد منیر الدین صاحب - کلکتہ - ڈاک خانہ مٹیا برج +

مولوی ابو الفضل منظر حسین صاحب - نونی ہاٹ سنتال پرگنہ +

سردار ولد محمد بخش صاحب - گھالیاں - ستراہ - سیالکوٹ +

سید عمر الدین صاحب دوست محمد راج مستری - سارا گھاٹ ایسٹ بنگال

عیدکارڈ و عید رومال

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جسقدر مقبول ہوئے ہیں - اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے - انہیں وقت پر بذریعہ تار منگانے پڑتے ہیں چونکہ عید آنیوالی ہے اسلئے آپ ابھی سے فرمائش بھیجدیجئے تاکہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں +

رومال ریشمی مسنون اشعار و احادیث سے مزین فی ۶ر درجن للعہ

رومال پارچہ " " " " ۲ر " ۸ر

رومال کاغذی " " " " " ۶ر

عیدکارڈ لفافہ بین جانیوالے متعلقات متبرکہ کے نقشوں سے مزین فی ا ر درجن ۱۲ر

عیدکارڈ سنہری پیسے میں پوسٹ ہونے والے فی ۰ر درجن ۶ر

عیدکارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشوں کے علاوہ اشعار سے مزین فی - ر درجن ۳ر

المشتہر

منیجر عیدکارڈ و عید رومال - لاہور اندرون دہلی دروازہ

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے - اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں - مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں - باشندگان میرٹھ دہلی - مظفر گڈھ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جکی عمر ۲۳ سال - گندم رنگ جسم اور قد میانہ - ظاہری ہر ایک عیب سے پاک - قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار بخت و پز قطع و برید و دوخت سے واقف ہے - احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو - اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو - کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو - یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو - اضلاع - میرٹھ - دہلی - مظفر گڈھ - سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - درخواست کے ساتھ ۴ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال قوم زمیندار وڑائچ - ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری کے اُنیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں - دفتر بدر میں اطلاع دیویں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر بیس سال - تنخواہ ستر روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو + محمد امین - فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک لکے زئی شریف لڑکی کی عمر سولہ سال کے واسطے جو جوانی کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو - خط کے ساتھ ۱ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

ڈاکٹر ایس - کے - برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جان تمام ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے - اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے - یہ دوا ۲۴ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے - یہ عرق گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور متلی کیلئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے - ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک شیشی سے لیکر ۴ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - پیٹ کا درد - بدہضمی - متلی - اشتہا کم ہونا - ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۴ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس - کے - برمن - تارا چند دت سٹریٹ نمبر ۵ و ۶ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - مصدقہ حضرت امیر المومنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - یہی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - مختصر اخبار بدر سے یا دہانے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا ہندسہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے +

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ + | بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

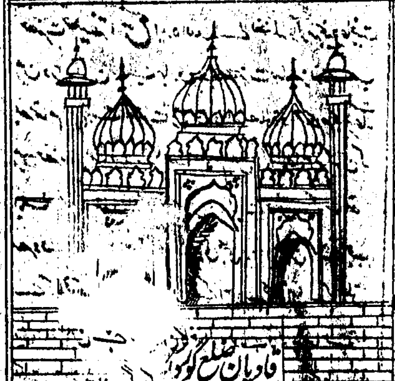

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ... ضمیمہ درس قرآن شریف

المسیح اللّٰہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg No. L CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی زمان ... اصد

ضمیمہ درس قرآن شریف

جلد ۱۱ | ۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ... ۶۸ | نمبر ۸ و ۹

پیشگی چار روپے

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دین مصطفیٰ ... گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا + دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے + سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا + چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے + پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا + ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہَوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا + ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا + ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا + نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا + دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم | هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست | باده عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام | هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست | زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود | آن نه از خود از همان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | هرچه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرهائے معاد | هرچه گفت آن مرسل رب العباد
آن همه از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او همه حق اندر است | منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچه در قرآن بیامد بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ماست | هر که انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ وکرمہ بخیر و عافیت ہیں درس قرآن شریف جاری ہے حضرت صاحبزادہ صاحب بمعہ تمام اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام بخیر و عافیت ہیں حضرت میر ناصر نواب صاحب معلوم نہیں کہ کس جگہ ہیں کیونکہ ایک دینی خدمت کی انجام دہی میں وہ ایسے جوش کے ساتھ مصروف ہیں کہ کبھی کوئی خط لکھنے کی بھی پرواہ نہیں کرتے تعجب ہے کہ ... ان کے احباب بھی ان کے متعلق کوئی خط نہیں ... ن کا خیال ہوتا ہو گا کہ میر صاحب خود لکھتے رہتے ہوں گے ایک ... سے سنا گیا ہے کہ ضلع لائلپور میں آپ دورہ لگا رہے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یوم عید الضحیٰ تک یہاں تشریف لے آویں۔ ایک نو وارد مہمان جناب ظہیر بدایونی کی خاطر ایک بزم مشاعرہ گذشتہ جمعرات کو منعقد ہوئی جس کی تفصیلی کیفیت اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کی جاویگی انشاء اللہ۔ جیسا کہ پہلے سے اطلاع کی جا چکی ہے جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر کو ہو گا۔ بدھ - جمعرات اور جمعہ کے دن ہوں گے۔ ہفتہ گذشتہ میں بابو امیر الدین صاحب چینوٹ سے - ڈاکٹر صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ گذشتہ اتوار کو صدر انجمن احمدیہ کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ شیخ نور احمد صاحب احمدی کھاریاں والے اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ ماہ رمضان المبارک میں ان کی صاحبزادی فاطمہ بی بی کا نکاح شیر محمد دوکاندار قادیان کے ساتھ مبلغ دو سو روپیہ مہر پر ہوا حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نکاح خوان تھے۔

عید الضحیٰ قریب ہے امید ہے کہ احباب کہاں قربانی کی قیمت اور چندہ عید فنڈ حسب معمول بھیجکر ثواب دارین حاصل کرنے کا خیال رکھیں گے۔

دعا مد نظر میان والی سے خبر آئی ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پھر علیل ہیں اللہ تعالےٰ شفا دیوے۔ احباب توجہ سے دعا کر کے مشکور کریں۔

سید محمد حبیب شاہ صاحب بنارس پر مخالفین نے یورش کی ہوئی ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالےٰ سید صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔

درخواست جنازہ میان امام دین صاحب جبو کے سے اپنی ہمشیرہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست واسطے جنازہ کرتے ہیں۔

بڑی جنتری سنہ ۱۹۱۲ء تحفۂ رعد جس آب و تاب سے ہمیشہ چھپتی ہے۔ اب بھی چھپ کر طیار ہو گئی ہے دربار کے متعلق بہت سی مفید باتیں درج کی گئی ہیں دربار کا نقشہ بھی ہے۔ قیصر و ملکہ کی تصاویر۔ ان کے شجرۂ نسب چغتائی سلاطین کے حالات۔ عیسوی۔ ہجری۔ ہندی سنوں کے علاوہ سنہ الٰہی بھی درج ہے ان تمام خوبیوں کے علاوہ قیمت صرف ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔ نامی پریس شہر کانپور۔ قابل دید اور قابل رکھنے کے یہ جنتری ہے۔

دافع البلاء والطاعون والوباء ایک مختصر رسالہ انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن نے چھاپ کر مفت تقسیم کیا ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور لوگوں کو بالخصوص حیدرآبادیوں کو اس کے پڑھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔

الخطبہ ایک صاحب جو سندھ کی طرف محکمہ ڈاک میں ملازم ہیں اور مبلغ ۳۰ ماہوار مشاہرہ پاتے ہیں نوجوان احمدی ہیں اور نکاح کے خواہان ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

کون صاحب ہیں؟ کوئی صاحب کارڈ لکھتے ہیں۔ کہ میرا وی پی فروری میں ہوا اور چونکہ شیخ محمد شفیع مبلغ ۔ ع۔ روپے سالانہ دیتے ہیں اس واسطے میں مبلغ سے سالانہ دونگا۔ اپنا نام نمبر پتہ اور مقام کچھ نہیں لکھا۔ تعمیل کیونکر ہو۔

شکریہ شیخ محمد افضل صاحب احمدی سب انسپکٹر پولیس کی ہمشیرہ کا نکاح شیخ سلامت علی صاحب رئیس جہال پور سے ہوا۔ شیخ سلامت علی صاحب نے اس مبارک تقریب پر مبلغ ... لائبریری احمدیہ پٹیالہ کو عطا فرمائے ہم شیخ صاحب کو مبارکباد کہتے ہوئے ان کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ شیخ صاحب موصوف کی شادی الٰہی برکات کا موجب ہو۔

خاکسار محمد مرتضیٰ خان سکرٹری انجمن احمدیہ۔ پٹیالہ ۲۲/۱۱

ضرورت ملازمت خاکسار پرائمری پاس شدہ اور لیاقت دار آدمی ہے اور علم عربی سے بھی کچھ واقف ہے اور خاکسار کو نوکری کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے اخبار وغیرہ کے دفتر میں خواندہ آدمی کی ضرورت ہو یعنے ڈاک وغیرہ روانہ کرنے والا منشی کی جگہ خالی ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت کرے یا کسی دیگر جگہ کوئی خواندہ آدمی درکار ہو۔ تو بذریعہ خط پتہ کر لیوے۔

منشی نور محمد احمدی از موضع میانی ڈاکی۔ جاری ضلع جہلم

اعلان منجانب انجمن ترقی اردو ایک عرصہ سے انجمن کا کام بند تھا اب میز ... شروع کر دیا ہے اور امید ہے کہ وقتاً فوقتاً انجمن کا کام جاری رہے گا اس وقت تک رجسٹر ارکان اعانت کا مرتب ہوا اس کے لحاظ سے ۱۰۴ ارکان نے اعانت میں شراکت فرمائی ہے۔ ارکان اعانت وہ ارکان ہیں جن صاحبوں نے براہ ہمدردی ان شرائط سے اعانت فرمائی ہے کہ انجمن کی نگرانی میں جو کتابیں تیار ہوں گی دبشرطیکہ ان کی قیمت یک سال میں پانچ روپیہ سے زیادہ نہ ہو) وہ خرید فرمائیں گے یا اس کام میں مدد دیں گے اور کم از کم دس ایسے خریدار بہم پہونچائیں گے۔ چونکہ اس کی منظوری کو عرصہ گذر چکا ہے اور عجب نہیں ہے کہ اس مدت میں صاحبان موصوف کے قیام اور عہدہ میں تغیر عظیم پیدا ہو گیا ہو اسلئے اس کی ضرورت ہے کہ صاحبان موصوف اپنے اپنے اسمائے گرامی سے بقید مقام سکن و عہدہ منظوری اعانت سے مطلع فرمائیں گے۔ تاکہ خط و کتابت اور روانگی کتب مستندہ میں آسانی ہو۔

۲ - ان صاحبان سے بھی استدعا ہے کہ جن صاحبوں نے حسب ایما انجمن ترجمہ یا کتابیں تیار کیں اور کسی خاص وجہ یا انجمن کے کام بند ہونے کی وجہ سے ان کی اشاعت نہ ہو سکی یا نامکمل رہ گئی ہیں ان کی تفصیلی حالت سے بھی مطلع فرما دیں تاکہ ان کی اشاعت کے لئے انجمن سے توجہ کی جاوے۔ یہ قواعد انجمن حسب طلب ادا کئے جاویں گے۔

محمد عزیز مرزا آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو آل انڈیا لکھنو

اٹلی کے مہمان آج کل سات ستارے دمدار آسمان پر نمودار ہیں کہتے ہیں یہ تو نحوست کی نشانی ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر یہ نحوست کس کے واسطے ہے۔ ظاہر ہے کہ سب سے بڑی نحوست تو آج کل اٹلی والوں پر گر رہی ہے (۱) خزانے خالی ہو گئے (۲) کروڑوں روپیہ کی زیرباری ہوئی (۳) ہزاروں جوان مرد قتل ہوئے (۴) ملک میں بدامنی ہر طرف پھیلی ہوئی (۵) تجارت خاک میں مل گئی اور تاجر خودکشی کر رہے ہیں (۶) ایشیا تو ادھر رہا خود یورپ کے تمام ممالک کے اخبارات لعنت و نفرین بھیج رہے ہیں (۷) تھوڑی عزت جو قائم تھی۔ وہ بزدل سپاہ نے غارت کر دی۔ سب میں ہنسی ہو گئی۔ آئندہ کے واسطے رعب گیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سب دکھ جن لقمے کی طمع میں اٹھائے تھے۔ وہ بھی ہاتھ آیا اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساتوں ستارے اپنی نحوستوں سمیت اٹلی کے مہمان ہیں۔

خواجہ صاحب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا لیکچر اسلام اور علوم جدیدہ پر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں آئندہ ۲۸ دسمبر کو ہو گا۔ اس کے لئے ... صاحب کی معرفت کانفرنس نے خاص طور پر مدعو کیا ہے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب ... ۲۸ نومبر ... قادیان ... تشریف لے آئے ہیں

کلامِ مسیح موعودؑ

(پُرانی نوٹ بُک سے)

فرمایا۔ یہ آسمانی کام ہے۔ اور آسمانی کام رُک نہیں سکتا۔ اس معاملہ میں ہمارا قدم ایک ذرہ بھی درمیان میں نہیں +

فرمایا۔ لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا +

فرمایا۔ دولت مندوں میں نخوت ہے۔ مگر آجکل کے علماء میں اس سے بڑھ کر ہے۔ ان کا تکبّر ایک دیوار کیطرح اُن کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ میں اس دیوار کو توڑنا چاہتا ہوں۔ جب یہ دیوار ٹوٹ جائے گی تو وہ انکسار کے ساتھ آوینگے +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی عظمت کو یاد کرکے سب ترساں رہو۔ اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندا ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو۔ تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے +

کلامِ امیر

ہر حال میں خدا کو یاد رکھو

فرمایا۔ نوکری پر جاؤ۔ بازار جاؤ۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ کروٹ لیتے سفر میں۔ حضر میں۔ صحت میں بیماری میں۔ غرض ہر حال میں اپنے رب کو یاد رکھو +

قرب کی علامت دکھاؤ

ذکر ہوا۔ کہ ایک جگہ بعض مخالفین نے احمدیوں کا پانی کنوئیں سے بند کر دیا ہے۔ فرمایا۔ اس پانی کو کون بند کر سکتا ہے۔ ایک جگہ نہ پیا۔ دوسری جگہ چلے گئے۔ اگر ان مخالفین کو خدا تعالےٰ کے حضور میں احمدیوں سے بڑھ کر اپنے قرب کا فخر ہے تو خدا سے دُعا کرکے احمدیوں کے گلے بند کرا دیں کہ کوئی پانی بھی ان کے اندر نہ جاسکے +

خدا پر توکل

ایک شخص کی تجویز پیش ہوئی کہ آسے دن کے مشکلات کو رفع کرنے کے واسطے حضور تمام جماعت پر آٹھ آنہ فی کس چندہ لگا دیں +

فرمایا۔ مَیں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس طرح چندہ مقرر کرنا میرا کام نہیں۔ یہ مامور کی شان ہے +

ایک حدیث ایک بچّے کے مُنہ سے

فرمایا۔ مجھے وہ لذّت اب تک نہیں بھولتی جبکہ بہت مدّت کی بات ہے ایک دفعہ دہلی گیا۔ مَیں نے ایک دوست کے پاس جانا تھا۔ اُس کا مکان تلاش کرتے ہوئے میں ایک محلہ میں گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا بچّہ سات آٹھ سال کی عمر کا مَیں نے دیکھا۔ مجھے اُسکے ساتھ اُنس محسوس ہُوا۔ قلب قلب کو پہچانتا ہے۔ مَیں نے اُسسے اُس مکان کے متعلق پُوچھا۔ اُس نے تبلایا۔ پھر مَیں نے اُس سے دریافت کیا کہ کچھ پڑھے ہوئے ہو۔ اُس نے کہا ہاں۔ قرآن پڑھے ہیں۔ حدیث پڑھے۔ مَیں نے کہا اچھا کوئی حدیث سُناؤ۔ اُس نے نہایت سنجیدگی اور فصاحت سے کہا۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم المسلم مراٰۃ المسلم۔ ایک مُسلمان دوسرے مُسلمان کے لئے آئینہ ہوتا ہے۔ سامنے تو اُس کا عیب بتا دے پھر پیچھے دل صاف رکھے۔ اس بچّے کے مُنہ سے اس حدیث کو سُنکر مجھے وجد آگیا +

غیب

فرمایا۔ جو بندے کو معلوم نہ ہو۔ وہ غیب ہے۔ جو موجود نہیں وہ بھی غیب ہے جو معدوم ہو چکا ہے وہ بھی غیب ہے +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کو بھی غیب کہتے ہیں +

فرمایا۔ ایمان بالغیب کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ انسان جب بالکل علیحدہ ہو۔ کوئی اس کو نہ دیکھتا ہو۔ اُس وقت بھی خدا تعالےٰ سے ڈرے +

سورج گرہن سے سبق

فرمایا۔ سورج گرہن کو دیکھ کر یہ فائدہ اُٹھانا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے رسولوں کو سُورج بھی کہا ہے۔ اور قمر بھی کہا ہے۔ آدمی کو چاہیئے کہ ظاہر سے باطن کیطرف جائے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ سُورج کی روشنی جو دنیا کو پہنچتی ہے وہ رُک گئی تو آپ گھبرا اُٹھے کہ کہیں ہماری روشنی اور ہمارا فیضان اس طرح کم نہ ہو جائے۔ اور رُک نہ جائے۔ گھبراہٹ کے وقت دُعا اور تضرّع اور خیرات وصدقہ سے کام لینا چاہیئے۔ لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا۔ تضرع۔ خیرات اور صدقہ سب سے کام لیا۔ اور دُعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی دُعاؤں کو قبول فرمایا۔ اور آپؐ کی روشنی بلا انقطاع قیامت تک دنیا میں رہنے والی ہے۔ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے اُس کی تجدید ہمیشہ ہوتی رہتی ہے +

فرمایا۔ کسوف خسوف خدا تعالےٰ کے نشانات میں سے ہے۔ جو بندوں کو دکھایا جاتا ہے اور سمجھایا جاتا ہے کہ بڑی بڑی روشن چیزیں جو ہیں۔ ان کو بھی خدا تعالےٰ تاریک کر سکتا ہے +

علم حدیث کے پڑھنے کے فوائد

فرمایا۔ احادیث کے پڑھنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کا بہت موقعہ ملتا ہے۔ اور یہ کہ انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب کس قدر پھیلا تھا اور یہ کہ اس سے انسان کی عقل بڑی تیز ہو جاتی ہے کیونکہ مختلف اقوال سُنتا ہے۔ کسی کو ترجیح دیتا ہے۔ کسی کو ضعیف ٹھیراتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرنے والا آدمی اللہ تعالےٰ کو رضامند کرہی لیتا ہے۔ ابن عباس کی طرح ایک رکعت صلوٰۃ الخوف پڑھنے والے بھی خدا رسیدہ ہوگئے۔ اور دو رکعت پڑھنے والے بھی خدا رسیدہ ہوگئے ایسا ہی اَور بھی فوائد ہیں +

خدا معطل نہیں

فرمایا۔ مُسلمانوں کا یہ مذہب نہیں ہے کہ کوئی ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ سب چیزیں بالکل نیست نابود ہو جائینگی۔ اور خدا تعالےٰ اپنی صفات سے معطل ہو جائیگا +

اسلامی تلوار کے کارنامے!

جس نے تمام دُنیا کو عاجز۔ حیران اور مبہوت کرکے کروڑہا بندگانِ خدا کو ظالم حکمرانوں کے پنجہ سے نجات دی اور اس طرح اپنے آپ کو رحمت الہٰی کا نشان اور اسلام کا ایک زبردست اور زندہ معجزہ ثابت کیا۔ مطالعہ کرنے کا شوق ہو۔ اور کس مُسلمان کو نہ ہوگا۔ تو تاریخ اسلام کے ۷ رسالے منگالو جن میں جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک واقعات درج ہیں۔ حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت ۱۲ر + ملنے کا پتہ

منشی غلام قادر فصیح۔ اڈیٹر۔ تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ +

کہانے کے متعلق آداب

فرمایا۔ اسلام نے کہانے کے متعلق جو آداب سکھائے ہین۔ ان مین سے ایک یہ بات ہے کہ کہانے کے پکنے کے انتظار مین میزبان کے گھر نہین جانا چاہیئے وہان بیٹھ کر کہانے کا انتظار کرنا ٹہیک نہین اس مین میزبان کے واسطے تکلیف ہے وہ کہانے کا انتظام کرے یا میزبان کی خاطر کے لئے اس کے پاس بیٹھ دوسری بات یہ ہے کہانا کہاکر باتین کرنے کے لئے بیٹھ نہین رہنا چاہیئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اپنے آگے سے کھانا کھائے۔ اِدہر اُدہر ہاتھ نہین مارنا چاہیئے۔ چوتھی یہ بات ہے کہ جو کھانا پسند نہ ہو اس کی مذمت نہین کرنی چاہیئے ہان اُسے چپ چاپ الگ رہنے دین۔ افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے گھر مین اسی واسطے لڑائی لگائے رکھتے ہین کہ کہانا ان کو پسند نہین آیا۔ بورڈنگ مین بچے اس پر لڑ پڑتے ہین یہ ٹھیک نہین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تہی کہ جو کچھ میسّر آئے اُسے کہا لیتے اعلیٰ درجہ کی چیز ملتی وہ بھی کہا لیتے ادنےٰ درجہ کی شے ملتی وہ بھی کہا لیتے کسی خاص شے کی پابندی نہ کرتے یہ سادگی اور بے تکلفی کی عادت آپ کی لباس کے معاملہ مین بھی تھی جیسا مل گیا ویسا ہی پہن لیا۔ کوئی تکلف نہ تہا۔ دعوتون کے عجائبات مین سے ایک واقعہ ہے ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی کہ پانچ آدمی آدین۔ اور پانچوین آپ ہون آپنے اس کی دعوت قبول فرمائی۔ اسکے مکان پر جاتے ہوئے راستہ مین ایک چھٹا آدمی ساتھ ہولیا جیسا کہ لوگون کی عادت ہے۔ کہ بزرگون کے ساتھ ہو جاتے ہین۔ جب حضور علیہ السلام میزبان کے دروازے پر پہونچے تو آپ کھڑے ہوگئے اور میزبان کو کہا کہ یہ آدمی زائد آیا ہے اسکو ہم نے ساتھ نہین لیا ہے تمہارا اختیار ہے کہ اسے اندر جانے کی اجازت دو یا واپس کر دو۔ کیسی سادگی اور صفائی ہے آجکل کوئی مہمان سے پوچھے کہ کتنے آدمی ہونگے۔ تو ہتک سمجھی جاتی ہے۔ غرض دعوت کے آداب مین سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی کے گھر بلا اجازت نہ جاؤ۔

سوراخ مین سے نہ جھانکو

فرمایا۔ بعض لوگون کی عادت ہوتی ہے۔ کہ دوسرون کے گھرون مین سوراخ مین سے جھانکتے ہین۔ یہ منع ہے اور اس کے دو نقصان ظاہر ہین ایک گناہ اور دوسرا حیران کا مرض۔

ایک ضروری مسئلہ

فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیون کے سوانح مین انسان کو بے دھڑک کوئی بات نہین کرنی چاہیئے اس سے گناہ گار ہو جانے کا اندیشہ ہے مورّخ کو چاہیئے کہ اس معاملہ مین بہت احتیاط کرے اور سوچ لے کہ ایسے معاملات مین بات کرنے کی شریعت نے کہان تک اُسے اجازت دی ہے۔

خدا سے کچھ مخفی نہین

فرمایا۔ کوئی کام کرو ظاہر یا چھپ کر۔ خداوند تعالےٰ سے کوئی مخفی نہین ہے۔

ہر عورت کو گھر مین نہ آنے دو

فرمایا۔ شریعت نے اجازت نہین دی کہ ہر قسم کی عورت ہمارے گھرون مین اس واسطے چلی آیا کرے کہ وہ عورت ہے بلکہ صرف اپنے طرز کی عورتون کے واسطے گھر مین آنے کی اجازت ہے۔

آنحضرت کے احسان

فرمایا۔ ہم نے طب کی کتابون مین پڑہا ہے ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام لقفطی نومی۔ جس مین انسان ماں کے پیٹ مین سُنی ہوئی یا اس کی گودی لین سُنی ہوئی بچپن کی باتین بڑا ہوکر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے۔ کہ ایک عورت جرمن زبان مین ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تہی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تہی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات مین لگا۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہُوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھوٹی ماں کی گود مین تہی تو جس گھر مین وہ رہتی تھی وہان ایک جرمن پادری تھا۔ جو اپنی سرمن طیار کرکے گرجے مین جانے سے قبل بطور مشق کے اپنے گھر مین علیحدہ کھڑے ہوکر وہ سرمن دیا کرتا تہا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان مین پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا۔ دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہین کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان مین سب سے اول اذان کی آواز پہونچانے کا حکم دیا ہے جسمین توحید نماز اور نجاۃ انسانی سب کچھ آجاتا ہے۔ معلوم نہین کہ قیامت مین کیا تغیرات ہون اور اس وقت کا سُنا ہُوا کام آجائے۔

کسی قوم کے لیڈر نے اپنی اُمت کے واسطے ایسی نیکیون کا سامان نہین کیا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے۔

میرے دل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی محبّت کا بڑا بڑا جوش آتا ہے۔ کہ آپ کے ہم پر کس قدر احسانات ہین۔

ہر کام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو استخارہ کرنا سکھایا ہے۔ یہ کتنا بڑا اکرم اور غریب نوازی ہے۔

مُصیبت کے وقت اِنّا للّٰہ سکھلایا ہے جس سے تمام مصیبتون کے پہاڑ اُڑ جاتے ہین۔

ہر نصیحت کے وقت شکر کرنا سکھلایا ہے۔

کتاب وہ دی ہے کہ کسی کی طاقت نہین کہ ایسی کتاب پیش کر سکے کتنے بڑے احسان ہین مسلمانون کو چاہیے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود پڑہا کرین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

قبر کا معاملہ

فرمایا۔ یہ کیا فقرہ مشہور ہوگیا ہے۔ کہ قبر کا عذاب برحق ہے۔ کیا قبر مین عذاب ہی عذاب ہے۔ اور راحت کچھ نہین یون کہنا چاہیئے۔ کہ قبر کا معاملہ برحق ہے۔ صرف عذاب کی تخصیص کرنا درست نہین

فجر کی سنتین خفیف کرو

فرمایا۔ صبح کی دو سنتین بہت خفیف پڑہنی چاہئین بعض لوگ غلطی سے فجر کی سنتین بہت لمبی پڑھتے ہین۔ حالانکہ حدیث شریف مین تو مذکور ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی سنتین پڑھتے تھے۔ تو لوگون کو شبہ ہوتا تھا کہ الحمد شریف بھی پڑہی یا نہین۔

المفتی

داماد سے کچھ لینا جائز ہے ۳۴۳

ایک شخص کا سوال پیش ہُوا کہ بعض لوگ ناطہ کے وقت داماد سے کچھ روپیہ لیتے ہین کیا یہ شرعاً جائز ہے۔

فرمایا۔ جائز ہے۔

گم شدہ خاوند ۳۴۴

ایک شخص کے سوال کے جواب مین حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے فرمایا کہ خاوند کے نامعلوم الخبر ہونے کی صورت مین اگر عورت کے واسطے گزارے کی صورت موجود ہو تو چار سال تک انتظار کرے ورنہ ایک سال کے بعد دوسری جگہ نکاح جائز ہے۔

غیر احمدی کا جنازہ ۳۴۵

ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا ہم غیر احمدی کے ورثاء کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑہن

لیا کریں۔

فرمایا۔ یہ خطرناک بات ہے ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اسکے لئے کیا دعا کرینگے کہ اسے خدا اس شخص نے تیرے مامور کو نہیں مانا اسواسطے اسکو جنت نصیب کر۔

رسید زر

(۶ - نومبر ۱۹۱۱ء)

منشی قدرت اللہ صاحب ۲۶۳ ۸ | میاں میران بخش صاحب ۲۹۱ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۳۲۱ للعہ | منشی گلزار محمد صاحب ۳۸
ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب ۳۹۱ للعہ | منشی منصب علی صاحب ۴۲۴ للعہ
میاں الٰہی بخش صاحب ۴۵۰ للعہ | بابو عبدالرحمان صاحب ۵۲۷ للعہ
شیخ خدا بخش صاحب ۷۰۴ للعہ | منشی ہمزار خان صاحب ۷۰۵ للعہ
سکرٹری انجمن احمدیہ مردان ۶۸۶ للعہ | منشی کلن خان صاحب ۷۲۴ للعہ
میاں خیرالدین خان صاحب ۷۴۳ للعہ | شیخ سخاوت علی صاحب ۷۶
منشی عبدالرحمان صاحب ۸۵۵ للعہ
بابو برکت علی صاحب ۹۷ للعہ
چراغ الدین صاحب ۹۸
خواجہ جمال الدین صاحب ۱۱۲۱ للعہ
منشی غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
شیخ فضل کریم صاحب ۱۲۸۹ للعہ
میاں عبدالعزیز صاحب ۱۳۲۴ للعہ
چودہری محمد حیات خان صاحب ۱۵۶۱
منشی فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ للعہ | عبدالکریم خان صاحب ۲۳۰۲ للعہ
محمد اشرف صاحب ۲۵۲۰ للعہ

۷ - نومبر ۱۹۱۱ء

مولوی عزیز بخش صاحب ۵۴ للعہ | چودہری محمد حسین صاحب ۲۲۷ للعہ
بابو محمد اکبر صاحب ۶۱۷ للعہ | شیخ عبدالواحد صاحب خان صاحب ۷۱۲
قاضی محبوب عالم صاحب ۸۲۴ للعہ | ڈاکٹر ظفر حسین صاحب ۱۱۱۵ للعہ
بابو روشن دین صاحب ۱۲۹۴ للعہ | منشی یوسف علی صاحب ۲۰۶۲ للعہ

۸ - نومبر ۱۹۱۱ء

منشی عبدالعزیز صاحب ۱۷۶ للعہ | چودہری اللہ داد خان صاحب ۲۷۵ للعہ
مولوی کرم داد صاحب ۳۲۹ للعہ | چودہری عبداللہ خان صاحب ۳۶۲ للعہ
ذوالفقار علی خان صاحب ۳۲۵ للعہ | منشی عبدالعزیز صاحب ۱۳۰۷
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۲ للعہ | منشی محمد حسین خان صاحب ۱۸۵۵ للعہ
مرزا رسول بیگ ۲۲۷۳ للعہ | بابو قاسم علی صاحب ۲۳۷۸

۹ - نومبر ۱۹۱۱ء

چودہری محمد نواب خان صاحب ۴ للعہ | سید اسداللہ شاہ صاحب ۵۹۲ للعہ

ڈبل اخبار

یہ چوتھا ڈبل اخبار ہے۔ جو کہ بمعہ ضمیمہ بیس صفحہ پر شائع کیا جاتا ہے آیندہ اخبار معمولی اوراق پر شائع ہوا کریگا۔

(ایڈیٹر)

منشی نبی بخش صاحب ۹۱۳ للعہ | بابو محمد حسین صاحب ۱۰۱۲
شیخ فتح محمد صاحب ۳۰ للعہ | غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ للعہ
بابو عطا محمد صاحب ۶۴۵ للعہ | منشی علی بخش صاحب ۱۷۱۲

۱۰ - نومبر ۱۹۱۱ء

بابو جمال الدین صاحب ۵۲ للعہ | ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب ۵۳ للعہ
بابو فخرالدین صاحب ۶۲ للعہ | منشی فضل الٰہی صاحب ۱۹۴ للعہ
ماسٹر غلام محمد صاحب ۳۰۲ للعہ | مرزا رحم علی صاحب ۳۸۸ للعہ
منشی احمد دین صاحب ۶۷۴ | مولوی جلال الدین صاحب ۷۲۳ للعہ
منشی شاہ محمد صاحب ۸۱۳ للعہ | چودہری غلام حسین صاحب ۱۳۰۳
منشی عبدالرزاق صاحب ۱۴۱۸ للعہ | منشی غلام مصطفٰے صاحب ۱۵۸۷ للعہ
چودہری عبدالحی خان صاحب ۱۲۷۸ | منشی امیرالدین صاحب ۱۶۰۵ للعہ
خان محمد خان صاحب ۳۰۲ (۲۱۹۸) للعہ | بابو محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ
شیخ نظام الدین صاحب ۳۵۸۴ للعہ | محمد شریف خان صاحب ۲۶۱ للعہ

۱۱ - نومبر ۱۹۱۱ء

محمد جمال الدین صاحب شوپیاں
ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب ۱۴۵۷ للعہ
محمد صدیق صاحب سکوٹ دہرا
بابو سردار احمد صاحب ۲۵ للعہ
حافظ نور احمد صاحب ۴
سید حاجی یوسف صاحب ۱۱۷
مولوی میر محمد سعید صاحب ۱۳۵ للعہ
چودہری نواب الدین صاحب ۲۶۷ للعہ
میاں وزیر محمد صاحب ۲۹۰ للعہ
بابو صالح محمد صاحب ۵۹ للعہ | بابو خیرالدین صاحب ۶۹۵ للعہ
چودہری نواب علی صاحب ۲۵۶۵ للعہ

۱۳ - نومبر ۱۹۱۱ء

سید ناصر شاہ صاحب ۳۵ للعہ | سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب ۶ للعہ
محمد عبدالحمید صاحب ۱۲۸ للعہ | میاں صدرالدین صاحب ۲۴۳ للعہ
چودہری غلام احمد خان صاحب ۲۷۶ | منشی فضل حق صاحب ۳۴۰
چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹ للعہ | چودہری عمرالدین صاحب ۶۴۵
سید محمد عبدالواحد صاحب ۷۶ للعہ | بابو عبدالرحمان صاحب ۸۲۲ للعہ
بابو محمد حیات صاحب ۹۲۳ للعہ | منشی محمد اشفاق صاحب ۹۵۷
سیٹھ موسٰے صاحب ۱۲۰۷ للعہ | چودہری محمد شریف صاحب ۱۳۸۱ للعہ
منشی احمد دین صاحب ۲۱۵۳ (۹۵۷) للعہ | شیخ نظام الدین صاحب

۱۴ - نومبر ۱۹۱۱ء

میاں محمد صاحب ۲۱۹ للعہ | ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۱۳۳۳
ملک زمیندار شیر محمد خان صاحب ۲۴۳ للعہ | بابو محمد شفیع صاحب ۶۷۲ للعہ
چودہری غلام حسین صاحب ۶۸ | چودہری غلام محمد صاحب ۹ للعہ

تنباکو

(از محمد یوسف حسن صاحب لاہور)

تنباکو نہ تو ہندوستانی زبان کا لفظ ہے اور نہ ہی ہندوستان کی پیداوار ہے۔ بلکہ آج سے پانچسو برس پیشتر ہندوستان میں کوئی شخص تنباکو کی شکل یا نام تک سے بھی واقف نہ تھا۔ چنانچہ لفظ "تنباکو" ٹوبیکو سے نکلا ہے۔ ٹوبیکو امریکہ کی پیداوار اور امریکن زبان کا لفظ ہے۔ جب نئی دنیا دریافت کی گئی تھی تو اسوقت کم بخت تنباکو کا بھی پرانی دنیا کو علم ہوا۔ ملکہ الزبتھ کے عہد حکومت میں ایک مشہور و معروف جہازران سر رالے نامی اول اول تنباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہوکر اس کو اپنے ہمراہ انگلستان لایا تھا۔ شروع شروع میں سر رالے تنباکو پوشیدہ طور سے تنہائی میں پیا کرتا تھا مگر ایک دن اس کے ایک ملازم نے خلاف معمول صاحب بہادر کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھ کر سمجھا کہ اس کے جسم میں آگ لگ گئی ہے۔ دوڑتا ہوا گیا۔ اور پانی کا گھڑا لیکر آیا۔ قبل ازیں کہ سر رالے اسے روکیں اس نے تمام پانی ان پر انڈیل دیا۔ یہ واقعہ عام طور پر مشہور ہوگیا۔ اور اس دن سے سر رالے علانیہ تنباکو پینے لگے جس سے اور لوگوں کو بھی اس کا شوق چرایا۔ اور لوگ دن بدن اس عادت بد میں مبتلا ہوتے گئے۔ مگر شاہ جیمس اول تخت حکومت پر جلوس فرما ہوتے ہی اس کے مضر اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ اس کے حکم سے پادریوں نے ملک میں جابجا تنباکو نوشی کے خلاف وعظ و نصیحت شروع کردی۔ اور اس کی روک تھام میں سر توڑ کوشش عمل میں لائے۔ ادھر ہندوستان میں شہنشاہ اکبر اعظم کے عہد حکومت میں چند یورپین نوآبادیوں میں اس کا رواج ہوا۔ جہاں سے اس عادت بد کے جراثیم ہندوستانیوں کے دل و دماغ پر بھی چھا گئے۔ اکبر اعظم کے بعد جہانگیر نے اس کے امتناع کا قانون کیا اور تنباکو پینے والوں کے لئے سزا مقرر کی۔ بہت سے مذہبی پیشواؤں نے بھی مقدور بھر اس کے انسداد کی کوشش کی چنانچہ حضرت باوا نانک صاحب نے اس کے برخلاف نہایت زبردست پرچار شروع کیا۔ اگر ملک کے دوسرے فرقے بھی آپ کی تقلید پر کمر بستہ ہوکر مذہباً اسے ممنوع قرار دیتے تو شائد آج یہ اس قدر شائع و ذائع نہ ہوتا۔ پس اکیلا چنا کس طرح پہاڑ پھوڑ سکتا تھا۔ تنباکو نوشی بڑھتے بڑھتے حد کمال کو پہنچ گئی۔ اور اس کے استعمال کرنے کے عجیب و غریب ڈھنگ اختراع کئے گئے۔ اور صرف حقہ پر اکتفا نہ کرکے عوام

الناس نے اس کو تین درجوں - اوّل پینا - دوم کھانا - سوم سونگھنے پر تقسیم کیا - ادھر پینے والوں نے ایک ہی طرز پر قناعت نہ کر کے خشک اور راب ملا کر دو طریقوں پر اس کا استعمال شروع کیا +

برخلاف اسکے نئی روشنی سے منور جنٹلمینوں نے اس کو سگرٹ چرٹ اور سگار کی شکل میں تبدیل کر کے حقے کے بھاری بھرکم بوجھ اور اسکی صفائی کی ذمہ واری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا پُرانی روشنی کے امیروں کیلحاظ بفکروں نے خمیرہ - دوسیرا چوسیرا - لالہ شاہی - بنارسی - لکھنوی - مٹیا - کڑا - دو رسا وغیرہ چونہ - ریہہ - سجی وغیرہ کی آمیزش سے تیار کر ڈالے - جو دس روپے سے لیکر چالیس روپے سیر تک کے نرخ سے فروخت ہوتے ہیں - دوم تمباکو کھانے کا رواج زیادہ تر طبقہ اُمراء میں ہے - جو سیپاری اور چونہ میں ملا کر یا پان میں رکھ کر دن بھر جگالی کیا کرتے ہیں - اور ان نازک مزاج احباب کیلحاظ جو جبڑوں کو دیر تک ہلانے کی طاقت نہیں رکھتے - لکھنو اور بنارس کے استادوں نے گولیاں ایجاد کر ڈالیں - جو منشی اشیا کی ملاوٹ سے مبرا نہیں - سوم - نسوار قوت شامہ کو بالکل تباہ کر ڈالتی ہے اور تمباکو سونگھنے والوں کے رومال کی کثافت ناقابل بیان ہے +

ناظرین آپ تمباکو کی اسقدر شہرت و غلبہ دیکھ کر یہ نہ خیال فرمائیں کہ شروع ہی سے قوموں نے اسے قبول کر لیا تھا نہیں بلکہ چند تاریخی مثالیں پیش کر کے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ پیشتر بھی لوگوں نے حتے المقدور اسکے انسداد میں بہت کچھ سعی کی - جو کچھ عرصہ مؤثر رہی - مگر چند روز کے بعد یہ روک ٹوک اُٹھ گئی +

سب سے پہلے جیمز اوّل تمباکو کا جانی دشمن تھا - (۲) ہندوستان میں جہانگیر نے قانوناً اس کا امتناع کیا - (۳) شاہ ایران عباس صفوی جو جہانگیر کا ہمعصر تھا اس کا مخالف تھا - (۴) سکھوں کے مقتدا حضرت بابا نانک صاحب نے اس کے برخلاف وعظ کئے - (۵) روس میں پیٹر دی گریٹ (پیٹر اعظم) تمباکو پینے والوں کو پہلے سزائے تازیانہ - بعدہ ناک کی صفائی - اور تیسری مرتبہ اس کا ارتکاب کرنے پر سزائے قتل کا مستوجب قرار دیتا تھا - (۶) روما - (دار الخلافہ اٹلی) میں پوپ کے حکم سے تمباکو پینے والے گرجے میں داخل نہ ہو سکتے تھے - بلکہ اسے پاس بٹھانا بھی گناہ عظیم سمجھتے تھے - ایسی بہت سی تمثیلیں پیش کی جاسکتی ہیں جن سے عیاں ہوتا ہے کہ اگرچہ بہت سی کوششیں اس رسم قبیح کے انسداد کے واسطے عمل میں لائی گئیں - مگر لوگوں میں یہ عادت بدبھیڑ چال کے طور پر ترقی کرتی گئی - عوام الناس کا قاعدہ ہے کہ جو کچھ کسی کو کرتے دیکھتے ہیں فوراً اس کی نقل کرنے لگجاتے ہیں بشرطیکہ وہ یاروں کا مشغلہ ہو - یہی جوئے کی کیفیت ہے - کیونکہ قمار بازی بھی صرف دیکھا دیکھی اختیار کر لیجاتی ہے اور اگر گورنمنٹ قانوناً قمار بازی کو جرم نہ قرار دیتی تو یہ وبا حقہ سے بھی زیادہ اطراف عالم میں پھیل جاتی اگرچہ جوئے کے نتائج خوفناک ہیں مگر لوگ صرف ایکدوسرے کی تقلید سے اس کے عادی ہو جاتے ہیں - مہذب قومیں زیادہ جوا کھیلتی ہیں - اسی طرح لوگ سمجھتے جانتے اور دیکھتے ہیں کہ تمباکو عوارض کا گھر ہے - مگر پھر بھی پیئے جاتے ہیں اسکے نقصانات کو برائے افادۂ ناظرین ہم ذیل میں درج کرتے ہیں - اوّل قوت شامہ کو جبراً ایک بدبودار غلیظ - زہریلی ہوا کے سونگھنے پر مجبور کیا جاتا ہے - جو آہستہ آہستہ اس قوت کو ضعیف اور کمزور کرنے کا باعث ہوتا ہے - یہاں تک ہی نہیں - بلکہ اس کا دھوآں دماغ کے نازک پردوں کو سیاہ کر دیتا ہے - جس سے حواس میں فرق آجاتا ہے - اور عقل کند ہو جاتی ہے - دماغ کی رگیں مُردہ اور ڈھیلی پڑ جاتی ہیں - آخر کار نسیان کا مرض ان لوگوں کے دماغ پر مسلط ہو کر بعض اوقات سخت سے سخت نقصان کا موجب بنتا ہے - دماغ اور قوت شامہ کے بعد حلق - زبان اور دانتوں پر جو مضر اثر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے - اور مشاہدہ میں بھی زیادہ آتا ہے - زبان کا ذائقہ رخصت ہو جاتا ہے - اسی لئے تمباکو پینے والے ہمیشہ ذائقہ کے خراب ہونے کی شکایت کیا کرتے ہیں - دانتوں پر میل جم جاتی ہے اور ان کی رنگت زرد ہو جاتی ہے - مسوڑوں کی جڑیں کمزور اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں - سینہ اور معدہ جو انسانی کل کے دو نہایت کارآمد و نازک پُرزے ہیں - جن پر انسانی صحت و تندرستی کا دار و مدار ہے - تمباکو سے دوسرے اعضا کی نسبت زیادہ نقصان اُٹھاتے ہیں - چنانچہ اس کے حلقہ بگوش اکثر ضیق النفس اور قبض جیسی ام الامراض کے پنجہ میں گرفتار ہوتے ہیں - بلکہ اس کا ہاتھ تو اس قدر دراز و خوفناک ہے کہ وہ انسان کو **غلامی کی کڑی زنجیر** سے جکڑ لیتا ہے یُوں تو انسان بظاہر زنجیر کی کھڑکھڑاہٹ ہی سُنکر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جاتا ہے - مگر شاید وہ نہیں سمجھتا کہ بیچارے تمباکو نوش اس زنجیر کے دائمی قیدی اور اس کے حلقہ بگوش غلام ہیں - جو نہ تو اس کے بغیر دفتر جاسکتے ہیں اور نہ ہی کچھ لکھ پڑھ سکتے ہیں - سوتے ہوں یا جاگتے - بستر پر ہوں یا گاڑی میں ہر وقت اس کے بن داموں غلام ہیں - کھانا کھانے بیٹھیں یا رفع حاجت کو جائیں - اس عادت کی زنجیر کو کسی صورت سے بھی اُتار پھینکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے - اُمراء کے گھروں میں تو تیس تیس روپیہ سے لیکر سینکڑوں روپیہ ماہوار تک تمباکو پر صرف کر دیئے جاتے ہیں - اگر وہ لوگ اپنے تمباکو کا خرچ ہی قومی درس گاہوں اور رفاہِ عام کے کاموں پر صرف کیا کریں - تو کامیابی اور اصلی راحت کا منظر جلدی ہی اہل ہند کی آنکھوں کے سامنے چمکتا ہوا نظر آنے لگے اور وہ متمدن و مہذب قوموں کے پہلو میں کھڑے ہونے کی عزت حاصل کریں - حقہ پینے کی وجہ سے نصف سے زیادہ آتشزدگی کی وارداتیں ہوتی ہیں یہ بالکل سچ ہے کہ تمباکو کی چھوٹی مگر دراصل خوفناک چنگاری سے بارہا بہت سی قیمتی جانیں اور سر بفلک عمارات جلکر تودۂ خاک ہوگئیں -

مضر رسم و رواج کو دور کرنے والے لیڈروں اور قومی لیکچراروں کو اس طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے کم از کم ملک کی آیندہ نسلوں اور ان نوجوانوں کو تو خصوصاً اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے جن سے ہندوستان کی اُمیدیں وابستہ ہیں - قوم کے چھوٹے چھوٹے بچے ابھی سے اس کی دست بُرد اور خوفناک جھپٹ میں آکر تباہی کے گڑھے میں مُنہ کے بل گرنے کو ہیں ان کو بچانے کے لئے سرگرمی سے سعی لازم ہے - چنانچہ صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے حال ہی میں مدارس میں لڑکوں کی سگرٹ نوشی کے خلاف سرکلر نافذ کیا ہے اور پنجاب کے مدارس کے متعلق بھی غالباً ایسا ہی حکم پہلے سے صادر ہو چکا ہے -

آخر میں تمباکو کھانے - پینے اور سونگھنے والے اصحاب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حتے المقدور ان عادتوں کو ترک کرنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر اپنے بچوں کی نگرانی فرماویں اور ہمیشہ ان کو تنبیہ کرتے رہیں کہ وہ اس خوفناک اور مضر صحت عادت میں مبتلا نہ ہونے پاویں - (وقت)

رسید زر

۶ - نومبر ۱۹۱۱ء

میان عبدالرشید صاحب ۱۲ تجار	شیخ عبدالرحیم و محمد اسمعیل ۲ للعہ
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب	حاجی امیرالدین صاحب ۸،۷ للعہ
غلام محی الدین صاحب ۲۶ للعہ	شیخ رحمت اللہ صاحب ۹۰ للعہ
خانصاحب غلام حیدر خان ۴،۷ للعہ	مولوی محمد طفیل احمد صاحب ۱۹ للعہ
خادم علی صاحب ۲۱۵ للعہ	مرزا سلطان احمد صاحب ۲۷۰ للعہ

اڈیٹوریل

اٹلی کی منافقت

ٹریپولی کے جنگ میں یسوعی اٹلی نے عجیب منافقت سے کام لیا ہے۔ ایک طرف تو پاپائے اعظم کی تسبیح جھنڈے والے جہاز میں لٹکائی ہے۔ اور طرابلس پر قبضہ کر کے پوپ کو خط لکھا ہے کہ صلیب کا جھنڈا طرابلس میں گاڑ دیا گیا۔ دوسری طرف عربی زبان میں جھوٹے رسالے چھپوا کر ساتھ لے گئے اور انہیں طرابلس میں شائع کیا ہے کہ ہم اہل اسلام کے مذہب کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھیں گے۔ عام مذہبی آزادی ہوگی اور شریعت پر فیصلہ کرنے والی عدالتیں قائم کیجائینگی۔ ہرچند ہم اس امر کے قائل نہیں۔ کہ طرابلس کا جنگ کوئی مذہبی جنگ۔ یا جہاد کہلا سکتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اٹلی والوں نے جو کارروائی کی ہے۔ اس سے انہوں نے اس کو ایک مذہبی رنگ دینے کی کوشش کی ہے تاکہ عیسائی دُنیا ان کے ساتھ ہمدردی کرے۔ اور وہ پوپ جس کے پُرانے اختیارات چھین کر شاہ اٹلی تخت نشین ہے۔ وہ بھی اٹلی والوں کا اس معاملہ میں یار غمگسار اور دُعاگو بنا ہے +

عُلماء دربار شاہی کو جائیں

لاہور کے نواب قزلباش صاحب بالقابہ نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ علماء اسلام بھی دربار میں شاہی باریابی کے حصول کے واسطے ایک درخواست دیں۔ قیصر کی زیارت کا فخر علماء کو ہو۔ تو ممکن ہے کہ اس سے نیک نتائج پیدا ہوں۔ بعض اخبار نویسوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ یہ علماء کی شان کے خلاف ہے مگر ہمارے خیال میں اس زمانہ کے علماء کی شان کے کچھ بھی خلاف نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی درخواست کریں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس سے علماء کی کچھ اصلاح ہو جائے گی۔ سو اصلاح کے اگر یہ معنے ہیں کہ وہ دُنیا کے بڑے لوگوں میں شمار ہونے لگیں تب تو مقصد حاصل ہے اور اگر اصلاح کے یہ معنے ہیں کہ علماء حقیقی معنوں میں علماء بنجائیں تو یہ اصلاح علماء کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ایسی اصلاح گوشہ گزینی سے حاصل ہوگی۔ نہ کہ دربار نشینی سے۔ لیکن ایسے علماء اب کہاں ہیں جو یہ کہہ سکیں ؎

سخن نزدم مراں از شہر یارے
کہ ہستم بر درے امیدوارے

کچھ حرج نہیں

ہمارے دوست محمد خان حجام شاکی ہیں کہ بعض اخبار والے بدر کے مضامین کو اپنے اخبارات میں نقل کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے ایسے الفاظ نکال دیتے ہیں جنمیں حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت خلیفۃ المسیح کا نام ہو۔ یا سلسلہ احمدیہ کی طرف کوئی اشارہ ہو۔ اسپر ہمارے دوست نے ایک آرٹیکل لکھ کر بھیجا ہے کہ ہم بدر میں شائع کر دیں۔ اور ایسے بعض اخبارات کے نام بھی لکھے ہیں۔ ہمارے دوست کا فرمانا سچ ہے۔ مگر دُنیا دار جسے اپنی اخبار کی اشاعت مقصد اول ہے۔ وہ ایسا نہ کرے تو اور کیا کرے۔ سنت اللہ کے مطابق پبلک ہنوز سلسلہ حقہ سے متنفر ہے۔ اور مسیح موعود کے نام سے وہ بھاگتی ہے۔ حضرت نوحؑ نے حضور باریتعالے میں شکوہ کیا تھا۔ کہ لم یزدھم دعائی الا فرارا۔ وہاں تو بلانے سے بھاگتے تھے۔ مگر اب کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا کے برگزیدہ کے نام سے بھی بھاگتے ہیں۔ حضرت صاحب کے اشعار سناؤ۔ لطیف عبارتیں ان کے سامنے پڑھو تو حالت وجد میں آجاتے ہیں۔ مگر جب حضرت کا نام لو تو ان کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اخباروں والے جانتے ہیں کہ یہ مضمون لطیف ہے اور پُرتاثیر ہے۔ اسواسطے اُسے نقل کر دیتے ہیں۔ مگر سلسلہ کے ذکر کے الفاظ سے ڈرتے ہیں۔ ہم بھی خاموش ہیں۔ کیونکہ ہمارا مطلب ہے کہ نیک باتیں لوگوں تک پہنچ جائیں۔ پوری نہیں تو ادھوری ہی سہی۔ اس میں بھی ہمارے ثواب کا حصہ ہے۔ انشاء اللہ تعالے۔ ہم تو ان اخبار نویسوں کا بھی مشکور ہوں۔ جو باوجود اس تغیر و تبدل کے کم از کم اخیر میں لفظ "بدر" تو لکھ ہی دیتے ہیں۔ توفیق ان کی یاور ہو اور ان کی اخلاقی جرأت اور ترقی کرے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے لئے کوئی رنج اور شکایت نہیں ہے۔ وہ لوگ احمدی نہیں ہیں۔ اور پھر احمدیوں میں سے بھی ہمارے کرم دوست **ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب** کی طرح ایک پُرجوش اور غیور احمدی۔ جنہوں نے ایکدفعہ ایک شہر کے معززین کے سامنے جو ایک لطیف تقریر کی۔ تو ان صاحبان نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ایسی تقریریں پھر بھی ہمیں سُنایا کریں لیکن مرزا صاحب کا درمیان میں ذکر نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے کس مومنانہ اخلاقی جرأت کے ساتھ جواب دیا کہ

یہ بے ایمانوں کا کام ہے کہ جس سے انسان فائدہ اُٹھائے اسکا ذکر نہ کرے

یہ بالکل حق ہے۔ آجکل کے اخبار نویس اگر دوسرے اخبار سے ایک سطر بھی نقل کریں اور اخبار کا حوالہ نہ دیں۔ تو وہ شاکی ہوتا ہے +

لیکن ہماری رائے میں تو ڈاکٹر صاحب اُن خواہش مندوں کیخاطر حضرت کے ذکر کے بغیر بھی چند تقریریں کر دیتے تو کوئی حرج کی بات نہ تھی۔ ڈاکٹر مرزا صاحب کی شکل ان کے سامنے کھڑی ہوتی۔ تو حضرت مرزا صاحب کی شکل خود بخود ان کے سامنے آجاتی۔ نئی روشنی کے لوگوں کو ہر نولی کے تیل سے نفرت ہے تو ہمارے لائق ڈاکٹر اُن کے لئے کسٹرائل کا نسخہ لکھدیتے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کی غیور طبیعت کو یہ کب برداشت تھی۔ ممکن ہے کہ ایک احمدی حالات وقتی کے لحاظ سے ایک ایسی تقریر کرے جس میں مرزا صاحب کا ذکر نہ آوے لیکن ایسا اقرار نامہ لکھدینا عاشقانِ یار سے ناممکن۔ ؎

من نہ آنم کہ ترک او گویم
جان من ہست یار مہ رویم

غرض سب لوگ یکساں نہیں۔ اور غیر احمدی احباب کو اس معاملہ میں اُن کے حال پر چھوڑنا چاہیئے۔ اس بارے میں کوئی جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں وہ چاہیں اخیر میں بدر کا لفظ بھی نہ لکھیں۔ ہم شہرت کے خواہاں نہیں۔ اور ہمارا اجر خدا کے پاس ہے +

عسل مصفّٰی ہو رہا ہے

مذکورہ بالا دوست عسل مصفّٰی کی تعریف میں ایک مراسلت بھیجتے ہیں لیکن اُس کے چھاپنے سے کیا حاصل جبکہ عسل مصفّٰی کسی خریدار کو ہزار تلاش کے بعد بھی نہیں ملتا۔ وہ مکھی جس نے عسل طیار کیا تھا۔ اس فکر میں ہے۔ کہ اُس عسل کو جتبک زیادہ مصفّٰی نہ کرلے۔ اب پبلک کے سامنے پیش نہ کرے نہ کسی اور کو کرنے دے۔ اور خود وہ اپنے روزانہ و شبینہ عسل خوری کے فکر میں ایسی مستغرق ہے۔ کہ اس عسل کی صفائی کا وقت ہی نہیں آتا۔ خدا اُسے توفیق بخشے کہ وہ جلد اس دینی خدمت کو پورا کر سکے +

سفر ریل میں عورتوں کو مشکلات

جب زمانہ ترقی کرتا ہے۔ شرارتوں کو روکنے کے نئے قانون بنائے جاتے ہیں تو شریر اپنی شرارت کے واسطے ایک نئی راہ نکال لیتا ہے ابتداء سے آدم اور شیطان کی جنگ چلی آتی ہے۔ ہمارے عیسائی مہربان تو کہتے ہیں کہ یسوع نے شیطان کا سر کچل دیا ہے۔ مگر تعجب وہ سر جتنا موٹا اور موذی یسوعی دنیا میں ہے اتنا اور کہیں کہائی نہیں دیتا۔ پورانے زمانے میں سفر کرنا کیسا مشکل تھا۔ قدم قدم ڈاکوؤں کا خوف ہوتا تھا۔ خدا خدا کر کے ریل بنی ان صعوبتوں سے آدمی بچا تو اب ریل میں ڈاکے پڑنے شروع ہوئے ہیں اور بیچاری عورتوں پر حملے ہوتے ہیں۔ جن کی گاڑی مردوں سے علیحدہ تو اس واسطے رکھی گئی ہے۔ کہ وہ آرام میں رہیں اور یہی آرام کی صورت دکھ کی مورت بن گئی۔ ڈاکو زن جب ریل اسٹیشن پر سے نکلتی ہے۔ رات کی سیاہی کے پردہ میں دروازہ گاڑی کے ساتھ پائدان پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب ریل تیز ہوئی جھٹ اندر گھس گئے۔ اب غریب کس بے بس عورتوں کا مجمع ہے اور تلوار ہاتھ میں لئے ڈاکو کھڑا ہے کیسا خوفناک نظارہ ہے۔ جان کا خوف دلا کر سب کا زیور اتروا لیا۔ اور چلتی ریل سے اتر کر بھاگ گئے اور جنگل میں پنہان ہو گئے۔ ریل کی ہر گاڑی میں ایلارم کا زنجیر ہوتا ہے مگر دیسی عورتوں کی جہالت کسی کو کیا خبر کہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اگر خبر بھی ہو تو ڈاکو کے خوف سے ہاتھ اوپر اٹھنا مشکل۔ سب سہمی ہوئی بیٹھی رہتی ہیں آئے دن اس قسم کی وارداتوں کی خبریں سنی جاتی ہیں۔ اب تازہ واقعہ علاقہ سندھ میں ہوا ہے جہاں کئی عورتیں اسی طرح قزاقوں نے لوٹ لی ہیں۔ محکمہ ریل کو چاہیئے کہ اس کے واسطے مناسب انتظام سوچے۔

لارڈ کرزن و ایران

۱۵ - نومبر ۱۹۱۱ء کو پرشین سوسائٹی کا جلسہ ضیافت لنڈن میں منعقد ہوا لارڈ ولینگٹن نے صدارت فرمائی۔ وزیر ایران۔ لارڈ کرزن مسٹر امیر علی اور اینگلو پرشین معززین کی ایک کثیر جماعت نے اس میں شمولیت فرمائی

لارڈ ولینگٹن نے شاہ ایران کا جام صحت تجویز کیا۔ وزیر ایران نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ سوسائٹی کا مقصد انگلستان اور ایران کے درمیان ہمدردانہ تعلقات کو وسعت دینا ہے۔ مسٹر امیر علی نے مہمانوں کا جام صحت تجویز کیا کہ تمام مسلمانان عموماً اور مسلمانان ہند خصوصیت سے ایران کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اسلئے برطانیہ عظمےٰ سے امید ہے۔ کہ وہ ایران میں نئی جان ڈالنے کی کوششوں کو دوبالا کر دیں گے۔ لارڈ کرزن نے جواب دیتے ہوئے ایران کی سابقہ عظمت کا بیان کیا اور کہا کہ ایران میں اب بھی ایسے عنصر موجود ہیں۔ جو اس کی سابقہ شان و شوکت کو واپس لا سکتے ہیں اس نے اس قومی سپرٹ کی طاقت کا ذکر کیا جو خود مختاری کے احساس کی صورت میں نمودار ہو رہی ہے چونکہ اہل ایران نے نئے عہد کو خوشی سے قبول کر لیا ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے انکی حوصلہ افزائی کریں۔ گورنمنٹ ایران کی موجودہ مشکلات کا بخوبی ہمیں احساس ہے۔ روسیوں کے متعلق انہوں نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روسی مدبران نے غالباً جائز احساس سے بڑھ کر کام لیا ہے۔ لیکن ویل کی ڈپلومیسی کسی طرح بھی دانشمندانہ نہیں ہے۔ یہ ایران کا کام ہے کہ وہ اپنے بچاؤ کے طریقے تجویز کرے ایران کی پہلی شرط اعتماد اور سکون ہے ایران کی مالی حالت کی تجدید کی کوششوں کو میں اسلئے نہایت شوق سے دیکھتا رہا۔ اگر لوگوں کو یہ خیال ہے کہ انگلستان ایران کے برخلاف ہے۔ ہر انگلشمین یہ چاہتا تھا کہ نظام مملکت باقاعدہ طریقہ سے ہو اور وہاں کی اپنی گورنمنٹ خوب طاقتور ہو۔ دنیا کے مسلمان ملک قوانین اقوام پر پورا حق رکھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ عہد و پیمان قائم رکھا جانا نہایت ضروری ہے۔ جب انہیں اپنی نجات کے متعلق خیال ہوا ہے تو ہمارا فرض ہو کہ ہم اس کی مدد کریں۔ مسلمانوں کی وفاداری اور قناعت ہماری حکومت ہند کے زبردست ستون ہیں سو ہر ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ یقین رکھے کہ انگلینڈ میں ان کے سچے دوست موجود ہیں جو ان کے لئے ایثار اور کوشش کرنے کو لئے ہر وقت تیار ہیں جن کے ساتھ انہیں ہمدردی ہونی چاہیئے۔

کیا حیدرآباد کے وزیر اعظم مسلمان ہیں

آجکل اخبارات میں یہ خبر گشت ہو رہی ہے۔ کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد وزیر اعظم حیدرآباد دکن نے حضور نظام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی اور یہ کہ آپ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں النعتیہ اشعار فرمائے ہیں اور اپنی نواسی کی شادی حیدرآباد دکن کے ایک نواب سے کر دی ہے۔ اس خبر پر اکثر مختلف خیالات قائم ہو رہے ہیں اور زیادہ تر تعجب ہندو اخبارات کو ہو رہا ہے کہ یہ کیا معمہ ہے مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ مہاراجہ بہادر کو جو قدیمی گہرا تعلق ریاست حیدرآباد سے ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ راز نہیں ہے اس خبر سے پہلے جبکہ غوثیہ بیگم صاحبہ سے انہوں نے نکاح کیا تھا اسوقت یہ سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ کسی مسلمان عورت کا تعلق ایک ہندو سے کیونکر ہو سکتا ہے۔

اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو اسوقت اکثر ہندو اخبارات کے چہرہ پر مسکراہٹ پائی جاتی تھی اور اکثر یہ بھی کہتے سنا تھا کہ "شاہنشاہ اکبر کا جواب ہے"

خیر۔ ایسے خوش فہم حضرات کو اسی وقت یہ غور کر لینا لازم تھا تو آج ان کو یہ دقت اور پریشانی نہ ہوتی۔ رہا یہ کہ بقول "آبزرور" مہاراجہ بہادر اس کا اعلان کیوں نہیں کرتے۔ "آیا وہ مسلمان ہیں"

اس کے لئے لوگوں کو یہ سمجھنا کافی ہو گا کہ جو تمدنی پالیسی سارے ہندوستان میں چل رہی ہے اور مذہبی قیود کی زنجیریں ٹوٹتی جاتی ہیں اس سے حیدرآباد کی سرزمین بھی خالی نہیں ہے سینکڑوں کیا ہزاروں مثالیں ہم کو حیدرآباد سے باہر انگریزی راج میں دکھائی دیتی ہیں۔

سرکین السلطنۃ مہاراجہ کا مذہب جو کچھ ہو وہ خود کو موحد کہتے ہیں۔ باقی امور جاننے والے جانتے ہیں۔ (دولین)

رسید زر

مورخہ ۱۴ - نومبر ۱۹۱۱ء

بابو محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸۶ للعہ چودہری دولت خان صاحب ۱۶۶۴ للعہ

بابو محمد ایوب صاحب ۲۳۲۶ للعہ

مورخہ ۱۵ - نومبر ۱۹۱۱ء

مفتی فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر عہ منشی کرم الٰہی صاحب ۲۸۳۰ عہ

ملک عطاء محمد صاحب ۲۸۳۱ عہ بابو غلام حسین صاحب ۲۴۴۵ عہ

حافظ عبد المجید صاحب ۲۴۵۸ عہ چودہری حاکم علی صاحب ۹۸ صہ

عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴ ہے ملک مولا بخش صاحب ۲۷۷ للعہ

میاں خدا بخش صاحب ۵۹ عہ میاں غلام حسین صاحب ۹۴۹ للعہ

امیر احمد صاحب تاجر کتب راولپنڈی عہ

مورخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۱۱ء

صاحب خان بزریا صاحب ۲۸۳۳ عہ شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ للعہ

خواجہ کمال الدین صاحب ۱۰۹ للعہ بابو حیدر علی صاحب ۲۴۹ للعہ

منشی عبد العظیم صاحب ۶۰۴ عہ

مورخہ ۱۷ - نومبر ۱۹۱۱ء

سید حیات علی شاہ صاحب ۱۹۲ للعہ منشی محمد الٰہی صاحب ۴۱۳ للعہ

منشی قدرت اللہ صاحب ۷۱۸ للعہ منشی ولی محمد صاحب ۶۷۹ عہ

مولوی غلام مرتضےٰ صاحب ۱۳۵۰ للعہ میاں غلام امام صاحب ۱۵۴۵ للعہ

چودہری عنایت صاحب ۱۷۱ للعہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲ للعہ

ایچ۔ ای۔ منصور صاحب ۲۸۳۴ للعہ

جنگ طرابلس کے متعلق

عربی - ترکی اور فارسی اخبارات کا ترجمہ

(منقول از زمانہ پیسہ اخبار)

یورپین اخبارات کو پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اس جنگ نے یورپ بھر کی تجارت پر جو تزلزل ڈالنا شروع کیا ہے اس سے یورپ کی اقتصادی دنیا ہو کھلا گئی ہے۔ ٹرکی نے آبنائے باب المندب تک ساحل کی روشنیاں بجھادی ہیں۔ اسی طرح اٹلی نے تمام اپنی ساحلی روشنیاں بجھادیں جس سے تمام آنے جانے والی تجارتی کشتیاں گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہیں چنانچہ ہر گوشہ سے اس کی شکایتیں آرہی ہیں یہ بھی واضح رہے کہ ٹرکی نے تمام حیوانات اور غلہ جات کی برآمد قانوناً ممنوع قرار دی ہے اور اس پر خصوصاً ان ایام میں بڑی شدت سے عمل کیا جا رہا ہے جس کا اثر یہ ہوا ہے کہ ادھر روس چلا رہا ہے اور ادھر کوئی اور سلطنت سر پیٹ رہی ہے۔ علاوہ ازیں کمپنیوں کے حصص کی قیمت گرتی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مالی حلقوں میں ماتم برپا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ان مصائب میں سے ٹرکی کو بھی حصہ ملیگا۔ مگر اس کو کم۔ اور باقی دول یورپ کو بہت زیادہ ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین سرمایہ دار جنھوں نے بلاد مشرق میں میں کروڑوں اربوں پونڈ کی بازیاں لگا رکھی ہیں۔ ان کے دل اضطراب و تردد سے بلیوں اچھل رہے ہیں۔ اور وہ اس جنگ کے محرکوں کو سنا رہے ہیں۔ بحری خطرات کے لحاظ سے جہازات کی بیمہ کمپنیوں نے بیمہ کی رقم بہت بڑھا دی ہے اسی طرح جہازات کے کرایوں میں سنگین اضافہ ہو گیا ہے تاجروں نے اموال کی قیمت دگنی تگنی کر دی ہے اور جنگ کے ایام تک یہی حالت رہے گی جن سلطنتوں نے بیچ بچاؤ کرنے سے انکار کیا ہے انشاء اللہ زیادہ نقصان انہیں کو اٹھانا ہوگا اور یقین ہے کہ اب وہ اپنے انکار پر دست تاسف ملتی ہونگی اور خدا نخواستہ بلقان میں فساد ہو گیا۔ تو تمام دول کو حدر عافیت معلوم ہو جاویگی۔

یورپین اخبارات کا اعتراف - ترکان شہامت نشان نے بنی غازی کے معرکہ میں جو دل کھولکر داد مردانگی دی ہے اسپر یورپین اخبارات بھی احسنت و مرحبا کے نعرے لگا رہے ہیں خبار طان لکھتا ہے کہ بنی غازی کے معرکہ میں اٹلی والوں نے ترکوں سے وہ مار کھائی جو آغاز معرکہ سے لیکر شدید ترین تھی۔ اور ہمارا خیال ہے کہ روما کی سلطنت اس سے بدحواس ہو گئی ہوگی اٹلی والوں کے نقصانات کی صحیح تعداد نہیں بتائی گئی۔ مگر یہ بات یقینی ہے کہ یہ نقصانات معمول سے کہیں زیادہ ہیں۔ کیونکہ ترکوں اور عربوں نے بڑی تیزی اور شجاعت سے مقابلہ کیا تھا۔

خود اٹلی کا اخبار کوریرا دی طالیہ لکھتا ہے۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ بنی غازی کے معرکہ میں ہمارا وہ نقصان ہوا ہے کہ رونا آتا ہے مگر قوم کو پریشان نہ ہونا چاہیئے کیونکہ فتوحات جان کی قربانی دینے کے بعد حاصل ہوا کرتی ہیں۔

اخبار سیرل دی طالیہ لکھتا ہے۔ اطالین فوج بڑی مشکل میں اٹھنسی ہے ایک طرف سمندر ہے۔ دوسری طرف دشمن کی آگ برس رہی ہے۔ اطالین قوم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اطالین خون آجکل بڑی فیاضی سے طرابلس کی اراضی کو سیراب کر رہا ہے۔

اطالین نسل کا فساد خون - آجکل نہ صرف گورنمنٹ اٹلی ہی فتوحات کے سودائے خام میں مبتلا ہو گئی ہے۔ بلکہ اٹلی کے ہر فرد کے سر پر خواہ دنیا کے کسی حصے میں ہو حماقت و جہالت کا بھوت سوار ہو رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اطالین نسل ہی کا خون فاسد ہو گیا ہے۔

مصر کا واقعہ ہے کہ ایک اطالین نے محکمہ ریلوے سے پتھر توڑنے کا آلہ کرایہ پر لیا کام ہو چکنے کے بعد محکمہ نے آلہ مذکور کا مطالبہ کیا تو اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ عدالت میں چارہ جوئی کی گئی۔ فیصلہ ہوا کہ آلہ مذکور محکمہ ریلوے کو دلایا جاوے جب پولیس کے سپاہی آلہ مذکور اس سے لینے کے لئے گئے تو اس نے اس کے حوالہ کرنے سے صاف انکار کر دیا اور اطالین جھنڈی لاکر اس آلہ پر گاڑ دی جس سے مطلب یہ تھا کہ اسکو چھیڑنا گورنمنٹ اٹلی کی ہتک سمجھا جائیگا۔ سپاہیوں نے کچھ پروا نہ کی۔ جھنڈی اکھاڑ پھینکی اور آلہ اٹھا کر لے گئے اطالین حکمدار نے اس شخص کی حماقت پر غضبناک ہوکر تنبیہ کی کہ خبردار پھر ایسا کروگے تو سزا پاؤگے۔

المؤید کا خاص تار - مقام بک ادعلی ۲۱ - اکتوبر۔ صبح کے ۸ بجے مصر پہونچا۔ المؤید مصر۔ کل کی خبروں کی تائید آج اس خبر کی ہوتی ہے کہ شہر طرابلس ایک بہت ہی خوفناک خونخوار جنگ کے بعد جو ہر طرح اس بغاوت کا خاتمہ کر دینے والی تھی پھر واپس کر لیا گیا اس ہیبت ناک معرکہ میں چار یا پانچ ہزار سو اطالین مقتول و مجروح ہوئے اب شہر کے سارے راستے مقتولوں اور انسانی اعضا سے بھرے پڑے ہیں جب اٹالی کو اپنے بیڑے تک بھی پہونچنا نہ ہو سکا۔ تو مجبوراً امن کا جھنڈا اڑا کر اس کے خواہاں ہوئے۔ اور بلا کسی شرط کے اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کر دیا قیدیوں کا عدد ۹۰۰۰ ہے۔ غنیمت میں ۱۰۰ اکری توپیں اور ۱۰۰ سٹراپیونز توپیں اور ۱۵۰۰ بارود کے صندوق اور ۳۰۰۰ بندوقیں ترکی اور عرب بہادروں کے ہاتھ آئیں۔ ہنوز یہ تحقیق نہیں کہ اطالین سپہ سالار میدان جنگ میں مارا گیا یا قیدیوں میں موجود ہے اب یقین ہو گیا کہ دشمنوں کی بخوبی بربادی ہو گئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ اہل اطالیہ نے فوج معینہ سیدی مصری کی کمک کے لئے توپخانہ اور پیدل فوج کے لوگ بھیجے ہیں اور کچھ روشنیوں کے گولے بھی وہاں پہونچائے جن کے ذریعے غنیم کی فوج کا پتہ معلوم ہو لیکن غنیم نے کل سہ پہر کو پھر حملہ کیا۔

ترپولی میں موسلا دھار مینہ برس رہا ہے۔

نامہ نگار مقطم آستانہ سے اپنے اخبار کو لکھتا ہے کہ امیر محمد پاشا حسنی جزائری خلف امیر عبد القادر مرحوم الجزائری نے باوجود کبر سنی سلطان المعظم سے درخواست کی ہے کہ مجھے طرابلس الغرب جانے اور اطالوی فوجوں سے معرکہ آرا ہونے کی اجازت دی جاوے میرا باپ فرانس جیسی سلطنت کے ساتھ بیس برس برابر لڑا ہے میں انشاء اللہ تعالے اٹلی سے تیس سال برابر لڑائی جاری رکھ سکونگا اور ایک آدمی باب عالی سے کمک کے لئے نہیں مانگونگا خود میرے اور میرے باپ کے طرفدار قبائل جن کی ابھی افریقہ میں کچھ کمی نہیں ہے اسی سی سالہ جنگ کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہونگی۔

البلاغ مطبوعہ ۳ ذیقعدہ میں لکھا ہے کہ اٹالین سپہ سالار نے دو جنگی کشتیاں درنہ کی طرف روانہ کیں اور دونوں کشتیوں کا دو اور اٹالین کشتیوں کے ساتھ تصادم ہو گیا۔ جو اس سے پہلے اٹالین بیڑہ میں سے اس مقام پر بھیجی گئی تھیں اور چاروں کشتیاں غرق ہو گئیں۔

اخبار المؤید کا وکیل اسکندریہ تار دیتا ہے کہ یہاں ایک شخص آج کے روز مصری سرحد سے آیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اطالیوں کی پہلے آمد کے وقت طرابلس کے ایک عرب شیخ البری یا سینی نامی نے جو یہاں کے قبیلہ الحرابی کا سردار ہے۔ مقام تبروک میں اطالیون کی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا کہ ہم آپ لوگوں کی آمد سے بڑے خوش ہوئے ہیں اس چاپلوسی پر اطالوی دھوکہ کھا گئے۔ اور جنگی جہازوں سے اتر کر ساحل پر قدم رکھے یہاں کے عربوں نے سرسبز و شاداب اراضی دکھانے کے لئے انہیں صحرا تک لا پہنچایا یہاں پہلے ہی سے شیخ صاحب کا قبیلہ اور ایک دوسرا قبیلہ جس کا نام الشوابر ہے۔ مقامات دفنہ اور عین غزالہ میں تاک لگائے ہوا تھا جب اطالین دونوں مقامات کے بیچوں بیچ آ گئے تو عرب اپنے اپنے کمین گاہوں سے نکل پڑے اور ان کا کام تمام کرنے لگے جس سے بہت کم اطالین بھاگ کر بیڑے میں اپنی جان بچا کر لائے شاید یہ عرب وہی ہوں جنکو دیکھ کر اطالوی خوش ہوکر لکھ مارتے تھے کہ انہوں نے ترکوں [illegible] (الہلال)

طاعون

طاعون ہندوستان میں اس قدر زور پکڑے ہوئے ہے جو کہنا ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹری تحقیقات اور اور یونانی تحقیقات سے مرض ثابت ہے۔ لیکن شرعی تحقیقات سے عذاب الٰہی ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ عذاب الٰہی ہے لیکن صورت مرض میں ہے۔ اس لئے ڈاکٹری اور یونانی تحقیقات کو غلط نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ما علاج اس کا تو علاج بغیر حکم الٰہی اثر پذیر نہیں ہوتا ہے جب کہ حدیث سے عذاب الٰہی ثابت ہے تو عذاب الٰہی کا دفع کرنا دوا سے کیونکر مستحسن کہا جا سکتا ہے۔ استغفار اور ذکر الٰہی سے عذاب کا دور کرنا خوب اور بہت خوب ہے۔ اور حقیقت میں اگر علاج اثر پذیر ہے تو یہی علاج ہے۔ طاعون کا وجود حرام کاری۔ زناکاری وغیرہ ہے تو بجز توبہ اور ذکر الٰہی کے کونسا علاج ہو سکتا ہے۔ دوسرے لوگ کسی طرح علاج کریں۔ اہل اسلام حضرات کو یہ شیوہ رکھنا خلاف دین و ایمان ہے۔ جڑی بوٹی سے بھی علاج کرنے کو منع نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن جڑی بوٹی کو جبکہ نفع دہندہ مثل ذات الٰہی کے سمجھا جاتا ہے تو اس قسم کا علاج کفر اور شرک ہوتا ہے۔ جو چیز عالم میں ہے وہ محکوم احکم الحاکمین کی ہے۔ جڑی بوٹی بغیر حکم ربی کیونکر اپنا اثر خاص دکھا سکتی ہے۔ اور جبکہ طاعون کو عذاب الٰہی سمجھ لیا جائے تو پھر مثل دیگر امراض جڑی بوٹی سے علاج کرنا درست ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر بعد توبہ اور ذکر الٰہی کے دل نہ مانے تو حکم خدا اور رسول کے ساتھ جڑی بوٹی کو کام میں لایا جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ اور اس صورت میں بھی اللہ سے دعا کرنا چاہیئے کہ وہ جڑی بوٹی میں اثر بخشے جس سے دکھ درد دور ہو۔ اگر جڑی بوٹی ہی سے آرام ہو گیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موت ٹل گئی۔ موت تو بجز ایک وقت مقررہ کے ہرگز نہیں آسکتی۔ جب آئے گی ہرگز نہ ٹل سکے گی۔ جب یہ ایمان ہو گیا ہے کہ جڑی بوٹی موت کو ٹال دینے والی ہے۔ تو ایمان اور دین کہاں رہا ہرچند گناہوں کی کثرت ہو۔ خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنا چاہیئے وہ رحیم و کریم ہے اور ایسا رحیم و کریم ہے جسکی مثال کسی سے نہیں دیجا سکتی ہے اور قہر سے اس کی رحمت کئی حصے زیادہ ہے۔ سراسر اس کا رحم ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ طاعون کی موت شہادت ہے تو شہادت مسلمان کے لئے ہے جو تابع حکم خدا اور رسول کا ہی غیر مسلمان کے لئے شہادت نہیں ہے اس لئے کہ نافرمانی خدا اور رسول کی اس درجہ سے محروم کرتی ہے جن کفار شیاطین کی پابندی کر کے گناہ کئے جاتے ہیں انہیں کے ہاتھ سے اللہ عذاب پہنچاتا ہے جسکی صورت طاعون کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جو مسلمان طاعون کی جگہ سے بھاگ کر نہیں جاتا ہے وہ خدا اور رسول کے حکم پر قائم رہتا ہے اور شیاطین وغیرہ سے لڑا کرتا ہے۔ توبہ اور ذکر الٰہی اس کو شیاطین وغیرہ کے شر سے بچائے رکھتا اور اس کو جان دینا پڑتی ہے تو شہادت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور زندگی رہتی ہے تو ایک غازی کی زندگی ہوتی ہے۔ جو ثواب لئے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اظہار طاعون کے وقت بجز دوا دارو کے توبہ اور ذکر الٰہی کی طرف مطلق خیال نہیں کرتے ہیں اور جو اچھے ہوتے ہیں وہ طاعون کی جگہ سے فرار ہو کر دوسری جگہ قیام کرتے ہیں اور موت تو وہ چیز ہے جس سے ان کو کہیں بھی نجات نہیں مل سکتی ہے لیکن ان کے خیال میں بصورت زندہ رہنے کے فرار ہو جانا موت سے نجات حاصل کرنا ہے۔ حالانکہ یہ خیال فاسد ہے۔ جس سے ایمان ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ بعض شرک و بدعت کی حالت میں بھی اس طاعون سے محفوظ رہتے ہیں۔ تو یہ خداوند کریم کی قدرت ہے کہ وہ جس پر چاہے عذاب پہنچائے۔ جس پر نہ چاہے نہ پہنچائے اس میں بشر کی عقل کا دخل نہیں ہے اپنی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کوئی کام اس کا حکمت سے خالی نہیں ہے۔ ہندوستان میں جو اسلامی ریاستیں ہیں ان کو احکام خدا اور رسولؐ کا پابند ہونا ضروری ہے۔ اور اس حالت میں کہ سلطنت انگریزی ان کو منع نہیں کرتی ہے تو پھر کونسی ایسی وجہ ہے جس سے ان کی مجبوری تصور کر لیجائے۔ سلطنت انگریزی نے جن احکام شرعی کو جیسے چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹ دینا زناکاری وغیرہ کی سزا میں جان سے مار ڈالنا درست نہیں رکھا ہے ان کی تعمیل مجبوری لئے ہوئے ہی اس کے علاوہ جن احکام شرعی کو روکا نہیں ہے انکی بجا آوری کیوں نہیں ہوتی ہے ٹیکا لگایا جانا اکثر علماء دین خلاف شرع خیال کرتے ہیں اور اسلامی ریاستیں حفاظت طاعون کے لئے ٹیکا لگایا جانا مناسب سمجھ کر احکام جاری کر دیتی ہیں اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب پر چلنا اسلامی ریاستوں کے حق میں اچھا نہیں ہے اسلام کو ضعیف کرنا کیا ہے بلکہ اپنے حق میں کانٹے بونا ہے۔ اسلام تو قیامت تک رہیگا لیکن ایسی اسلامی ریاستیں اپنی سزا کو بھگتینگی۔ اسلامی ریاستوں میں طاعون کا ظاہر ہونا کھلم کھلا اس بات کا ثبوت ہے کہ ان میں زناکاری وغیرہ انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور آئین و احکام اسلام کی بجا آوری میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ اسلامی ریاستوں کو خواب غفلت سے چونکنا چاہیئے اور ان کو حکم خدا اور رسول صلعم کے موافق اپنا فرض منصبی ادا کرنا چاہیئے ✤

(آگرہ اخبار)

دربار دہلی میں آریہ سماج

اخبار عام راوی ہے کہ "آریہ سماج نے زمین خریدی تھی کہ وہاں اپنا خاص مکان تعمیر کیا جاوے اور ممبران آریہ سماج وغیرہ کو وہاں رہنے اور ٹھیرنے کا آرام ملے ✤ زمین خریدنے پر بھی دربار کمیٹی نے آریہ سماج کیمپ بنانے کی اجازت نہیں دی۔ وجوہات یہ بتلائی گئی ہیں کہ وہاں حفاظت صحت اور دیگر صفائی وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک جلسہ اس معاملہ پر مزید غور کرنے کے لئے ۲۵- ماہ حال کو بموقعہ جلسہ آریہ سماج لاہور میں کرینگے اور وچار کرینگے اب کیا انتظام کرنا چاہیئے ✤

اس میں شبہ نہیں کہ وقت تنگ اور بالکل ناکافی ہے لیکن بقول ہمت مرداں مدد خدا۔ اب بھی سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حکام کو اگر اس بات کا خاطر خواہ یقین دلایا جاوے کہ دربار کیمپ میں لیکچر بازی یا کوئی اور جلسہ وغیرہ نہ ہوگا۔ تو عجب نہیں۔ اب بھی آریہ سماج کو اپنے مشن میں کامیابی ہو۔ بہر حال جو کچھ ہوگا ۲۵- نومبر کے جلسے میں معلوم ہو جاوے گا۔ دہلی کی رونق اور بہار آجکل دن بدن بروز بڑھ رہی ہے" ✤

آریہ سماج کے نام نے جو شہرت حاصل کی ہے اسکے لحاظ سے مشکل ہے کہ گورنمنٹ ایسا کیمپ بنانے کی اجازت دے ✤

سیرت مسیح موعودؑ

شیخ تیمور ایم اے صاحب کے فاضلانہ لیکچر سے اقتباس

آپ کا تبتل الی اللہ

ہم قادیان سے سیالکوٹ کی طرف آرہے تھے تو ایک شخص ہمیں گاڑی میں ملا۔ پہلے تو ہم نے اس کی خاموشی اور اجنبیت کے سبب سے اسکے ساتھ گفتگو نہ کی مگر بعد میں وہ ہم میں سے ایک کا واقف نکل آیا اس نے بیان کیا کہ میں ان قدیم ایام میں مرزا صاحب کو ملا ہوں اور آپ کے پاس متعدد بار پانچ پانچ چھ چھ دن ٹھہرا ہوں اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی خوراک چند لقمے روٹی کے ہوتی تھی اور آپ سارا دن تصنیف میں لگے رہتے تھے۔ روٹی لانے والی عورت آتی تھی آپ دروازہ کھولدیتے اور وہ روٹی رکھ کر چلی جاتی اور جب دیکھتی کہ کھایا کچھ بھی نہیں تو ان کے عجیب طرز پر ان کو کوستی ہوئی باہر نکل جاتی مگر آپ کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا کہ یہ کون بول رہا ہے پھر اس شخص نے بیان کیا کہ مرزا صاحب کی وہ حالت تھی کہ اگر خدا اُن سے بھی نہ بولتا تو ہم سمجھتے خدا ہے ہی نہیں اس محنت سے بُلانے والے کے لئے اگر اس نے توجہ نہیں کی تو کس کے لئے کرتا۔ اور عام لوگوں کا قاعدہ تو یہ ہے کہ عمر بھر میں ایک دفعہ بھی خدا کو توجہ سے نہیں بُلاتے پھر خدا اُن سے کیوں بولنے لگا۔

اِس زمانے کی حالت پر محمد حسین بٹالوی کی شہادت بھی موجود ہے جو اس نے براہین احمدیہ پر نظر کرتے ہوئے اشاعۃ السنہ میں لکھی۔

نورالدین سا انسان

اب مولوی لوگوں نے ان اہم مسائل پر غور کرنا چھوڑ دیا ہے حالانکہ سارا قرآن شریف انہیں باتوں کے ثبوت کے لئے آیا ہے اور جب تک کوئی شخص علے بصیرۃ اِن باتوں کا دعوےٰ کرنے والا نہ ہو لوگ کب جان سکتے ہیں اور پھر جب تک وہ عظیم الشان شوکت کی پیشگوئیوں سے اپنے دعوے کو قوی نہ کرے یہ سب باتیں خیالی نظر آتی ہیں مرزا صاحب نے خود مشاہدہ کرکے ہمیں گواہی دی کہ خدا ہے ہم نے اس کی زندگی پر نظر کرکے جب دیکھا۔ تو وہ راست باز تھا۔ اِس لئے ہم نے اس کی گواہی کو قبول کر لیا۔ ورنہ ہم کب ماننے والے تھے۔ لم یکن الّذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتے تاتیھم البینۃ رسولٌ من اللہ یتلوا صحفاً مطھرۃً۔ واقعی ان عقدوں کے حل کرنے کے لئے ایک رسُول کی ضرورت تھی۔ پھر اُس نے ہمارے لئے راہ کھولدی کہ اگر چاہیں تو ہم بھی خدا کا روئی ثبوت حاصل کر سکتے ہیں اور بہت سے ایسے وجود پیدا کر دئے جو دنیا کے لئے خدا پر ایسے ہی شاہد ہوں جیسا وہ خود تھا۔ ان میں ایک میرا استاد بھی ہے (حضرت مولوی نور الدین صاحب) جس کی زندگی کے حالات کا میں خود ایک سال سے تجربہ کر رہا ہوں میں نے اُسے سچائی کا سچا اور بے نظیر خادم پایا ہے دنیا کا سچا خیرخواہ اور ہمدرد محمد رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سچا عاشق قرآن کا دلدادہ خدا کا ذریفتہ میں نے اُسے دیکھا ہے۔ کوئی اسلامی شعار نہیں کوئی اسلامی اعتقاد نہیں جس کا عملی نمونہ اسمیں نہیں دیکھا اور میں نے دن رات جاگ کر اس کی زندگی کے ہر ایک فعل پر نظر کی ہے۔ رات کو دن کو صبح کو شام کو میں نے اسے خدا کا ذاکر معلوم کیا ہے۔ سُکھ میں دُکھ میں بیماری اور صحت میں میں نے اُسے کبھی گھبراتے یا مایوس ہوتے نہیں دیکھا میں نے اُسے ایسی حالتوں میں بھی دیکھا ہے جب انسان کے لئے دنیا سرد ہو جاتی ہے اور اگلا جہان نظر آنے لگتا ہے مگر اسکی یہی وصیت تھی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مضبوط رہو اگر دس دفعہ پوچھا ہے۔ تو دس دفعہ یہی کہا ہے نہ اُسے اپنی اولاد کا فکر ہوا اور کنبہ کی پرورش کا غم۔ بینظیر آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر۔ بس وہی ایک شخص تجربہ میں آیا ہے۔ اور پھر ایسا بہادر کہ خدا کے لئے اپنی صحت کی بھی کبھی پرواہ نہیں کرتا۔ پھر اس کے گھر کے اس کی بیوی بچوں کے دلی خیالات معلوم کئے ہیں تو سب کے دل میں اسکی بڑی عزت نظر آتی اور سب اُس کی نیکی اور محبت اسلام کے مقر ہیں۔ یہ بھی میرے لئے مرزا صاحب کی سچائی ایک بڑی دلیل ہے۔ اور میں اپنے لئے خود بھی دلیل ہوں کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ میں نے بڑی تفتیش اور غور اور سچائی کے ساتھ حضرۃ مرزا صاحب کو مانا ہے۔

بچوں پر شفقت

آپ کی وسیع انسانی ہمدردی جماعتوں کے ساتھ ہی معلق نہیں رہتی تھی۔ بلکہ ہر فرد انسان کی ذات کے لئے بھی آپ کے دل میں جوش تھا مدرسہ کے غریب سے غریب طالب علم کی بیماری پر بھی آپ کا وہ جوش ہمدردی مشاہدہ کیا ہے جو کم لوگوں کو اپنی اولاد کے لئے بھی نصیب ہوتا ہوگا۔ آپ بار بار اضطراب سے پھرتے اور دعا مانگتے تھے اور بار بار حالات پوچھتے تھے۔ اور اس کی صحت پر آپ کو ایسی خوشی ہوتی تھی جیسے کسی اپنے بچہ کی صحت پر۔ ہمارے دوست اِس بات کے تجربہ کار ہیں۔

٭ ٭ ٭ ٭

دوستوں سے سلوک

دوستوں کے ساتھ آپکا جو تعلق تھا۔ وہ بہت ہمدردانہ تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری میں ہم نے دیکھا ہے کہ آپنے جان مال وقت کسی چیز کی پرواہ نہیں کی اور اس قدر اضطراب سے دعائیں مانگیں کہ شائد کسی نے کم مانگی ہونگی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہمارا دوست شراب پی کر کہیں نالی میں گرا ہوا بھی مل جائے۔ تو ہم اس کو اٹھا لیں اور گھر لا کر اس کو رکھیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کا جب کبھی ذکر آجاتا تو باوجود اس قدر مخالفت کے آپ کو قدیم تعلق کی وجہ سے رقت آجاتی تھی ایک بار مولوی نور الدین صاحب قادیان میں جب نئے نئے آئے تھے تو آپ کو کچھ روپے کی ضرورۃ پیش آئی آپ نے حضرت مرزا صاحب سے تین سو روپیہ منگوایا اور پھر چند روز بعد جب آپکے پاس روپیہ آگیا تو واپس کر دیا۔ مرزا صاحب کو جب پتہ لگا تو آپ نے وہ روپیہ واپس کر دیا۔ لکھا کہ میں ساہوکار نہیں ہوں جو ادہار روپے قرض دوں میں تو یہ سمجھا تھا کہ میرا مال آپ کا مال ہے اور آپ کا مال میرا ہے آپ اپنے خاص دوستوں کو ہمیشہ اپنے گھر کے اندر رکھتے تھے اور اپنے لنگر سے کھانا کھانے کی تاکید کرتے تھے۔ مگر آپکی ہمدردی ایک حد سے تجاوز نہ کرتی تھی اور وہ قضاء الٰہی ہے

خادموں سے سلوک

نوکروں کا تعلق ایک ایسا تعلق ہے۔ جس میں بڑوں بڑوں کی آزمائش ہو جاتی ہے آپ کے قدیم ملازم حامد علی جس کو اب ہماری ساری جماعت کے با اخلاق لوگ خوش نہیں رکھ سکتے اس کا بیان ہے کہ مجھے کبھی مرزا صاحب نے کسی کام کے نہ کرنے پر نہیں جھڑکا اور حالاں کہ میں کام میں بہت سست بھی تھا اور اکثر دیر بھی کر دیتا تھا پھر باوجود اس کے جب کبھی باہر جاتے تھے۔ تو مجھے ہی ساتھ لے جاتے حالاں کہ بیوی صاحب شکائت بھی کرتیں کہ یہ سست ہے مگر آپ فرماتے ہم تو حامد علی کو ہی لے جائیں گے آپ چاہیں تو کسی اور نوکر کو ساتھ لے لیں بعینہ انس بن مالک کا واقعہ ہے اور یہ شخص جس قدر مرزا صاحب کا قدیم واقف اور ہر وقت پاس رہنے والا اور ان کی ہر بات سے آگاہ ہے۔ شائد اور کوئی نہ ہوگا۔ مگر بڑا مداح اور آپ کی سچائی کا مقر اور آپ کو بے نظیر یقین کرتا ہے اور آپکے الہامات پر پورا ایمان اور مشاہدہ رکھتا ہے۔ اور اب اسکو دنیا میں کوئی اور انسان پسند ہی نہیں آتا۔

دشمنوں سے سلوک

آپکی جو لوگ مخالفت کرتے تھے ان سے بھی آپ ایسا سلوک کرتے تھے کہ گویا وہ آپکے دوست ہوتے ہیں قادیان کے [illegible] کی بُرائی کی تو آپ سینہ [illegible] رہتے تھے اور ذرا ذرا باتوں [illegible]

جو آپ کو بدنام کرنا چاہتے تھے چنانچہ ان کا ایک اشتہار شبھ چنتک ہی نکلتا تھا جس نے ٹھیکہ اٹھا رکھا تھا کہ ہر قسم کی تہمت اور افترا کو آپ کی ذات پر لگا کر شائع کرتے اور یہ لوگ مالی اور جانی نقصان کے بھی درپے رہتے تھے مگر وہ ان کی مہربان طبیعت کو بھی خوب سمجھتے تھے اس لئے جب کبھی کسی کو مصیبت آتی تھی تو آپ کے پاس آتے اور آپ روپے سے علاج سے دوائی کر سفارش سے ہر طرح سے مدد دیتے اور ان کے دل آپ کی ہمدردی اور نیکی کے قائل ہیں ہماری جماعت کے ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں کہ کس قدر قادیان کے آریوں کا انہوں نے حضرت صاحب کے فرمانے پر مفت علاج کیا ہے۔ ایک بار ایک آریہ نے جس کا نام بڈہامل ہے انکم ٹیکس کے لئے مخبری کی۔ جب تحصیلدار تحقیقات کے لئے آیا اور بڈہامل ہی ساتھ تھا اور مرزا صاحب کو بلایا گیا تو آپنے اس تحصیلدار کے سامنے بڈہامل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بڈہامل تم بچپن سے ہمیں جانتے ہو ہم نے کبھی بچپن سے لے کر اب تک تمہارے ساتھ کوئی برائی کی ہے اس نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا مگر تم ایسے ہو کہ تم کوئی موقعہ میری برائی کرنے کا خالی نہیں جانے دیتے۔ شرمندہ ہو کر اس نے سر نیچے کر لیا۔

مرزا نظام الدین امام الدین جو ہر طرح سے آپکو ایذا دیتے تھے ایک دفعہ انہوں نے آپکے مکان کے دروازہ کے آگے دیوار دے دی اور راستہ بند کر دیا۔ مقدمہ ہوا تو مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ ہوا اور خرچہ کی ڈگری نظام الدین کے خلاف ہوئی نظام الدین آیا اور اس نے منت کی کہ ہم ادا نہیں کر سکتے آپنے معاف کر دیا۔

ایک بار ملا محمد بخش جعفر زٹلی جو ایسا گندہ مخالف تھا مجھے ملا اور میں نے پوچھا۔ سناؤ جی آجکل کیا کام کرتے ہو کہنے لگا ہم تو غلطی پر رہے ہم خواہ مخواہ مرزا صاحب کو تنگ کرتے رہے اب ہمیں سمجھ آئی ہے کہ مرزا صاحب بڑے حوصلے کے آدمی تھے اور ہم اس کو سخت سے سخت لکھ دیتے تھے مگر اس نے کبھی نالش کرنے کا نام ہی نہیں لیا تھا مگر اب ذرا سی بات کسی آریہ کے خلاف لکھیں تو نالش کرنے کی دھمکی دیتے ہیں ان دنوں اس کو ہنسر اخبار کے متعلق ڈپٹی کمشنر کی طرف سے تنبیہ ہوئی تھی۔

دشمنوں کے ساتھ ایسا نیک سلوک کرنے کے ساتھ آپ غیرت بھی بڑی رکھتے تھے ایک دفعہ آپ لاہور میں کسی مسجد میں بیٹھے تھے کہ لیکھرام آیا اور اس نے سلام کیا آپنے منہ پھیر لیا اس نے سمجھا کہ دیکھا نہیں دوسری طرف سے ہو کر پھر اسنے کہا کہ مرزا صاحب سلام۔ کسی شخص نے کہا کہ حضور لیکھرام سلام کہتا ہے پھر بھی آپنے اس کی طرف منہ نہ کیا اور فرمایا بڑا بیحیا ہے ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہے

آپ اپنے دشمنوں پر بھی فحش حملہ نہیں کرتے تھے خواہ وہ کریں۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک مولوی صاحب سے مرزا صاحب کے وکیل نے اس کی ماں کی نسبت پوچھنا چاہا کہ وہ کون تھی تو آپنے روک دیا کہ ایسا سوال کرنے کی ہم اجازت نہیں دیتے دشمنی میں بھی آپ حیا اور شرم کو مدنظر رکھتے تھے۔

آپ کی استقامت

آپ کبھی وفات مسیح کے مسئلہ کے بیان کرنے سے نہیں تھکے ہر مجلس میں ہر کتاب میں اس کا ذکر ضرور کر دیتے تھے اور آخر دنیا کو منوا کر چھوڑا یہ سچائی کا بڑا ثبوت ہے۔ وہی الہام جس کے متعلق پرانی تحریروں میں اگنی ہوتری کے ساتھ بحث کی ہے اسی الہام کو مرتے دم تک قائم رکھا اور دلائل کو بھی نہیں بدلا اور اگنی ہوتری کا یہ حال ہے کہ اس وقت برہموؤں کی طرف سے مرزا صاحب کے ساتھ مباحثہ کرتا رہا تھا اور پیچھے خدا کا ہی منکر ہو گیا اگر سچائی نہ ہو تو ایک بات کو انسان اتنی بار دھرانے سے تنگ آجاتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر آپ کی ثابت قدمی کا یہ ثبوت ہے کہ جس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بچپن میں خود مانا تھا صرف اسی کو ساری عمر دنیا میں اعلان کرتے چلے گئے ورنہ لوگ کئی کئی خیالات بدلتے ہیں اور ایک وقت بھی آپ پر ایسا تو نہیں آیا جب آپ اس کلمہ کے پہنچانے میں متزلزل ہوئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ایک بات کو بار بار کتاب میں دہراتے تھے یہ سچ ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ جو بات بیان کرتے تھے وہ سچائی اور یقین سے بیان کرتے تھے اور اس کو دوبارہ کہنے سے نہیں گھبراتے تھے اور لوگوں کی مخالفت سے اس عقیدہ سے متزلزل نہیں ہوتے تھے۔

آپ کی شجاعت

جو لوگ آپ کی زندگی پر غور کریں گے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب بڑے شجاع تھے زمانے بھر کی مخالفت کی پرواہ نہیں کی جب کبھی آپ پر کوئی مصیبت آتی تھی تو آپکے چہرہ پر ایک خاص رونق پیدا ہو جاتی تھی اور بڑی خوشی سے باتیں کرنے لگ جاتے تھے اور چہرہ بشاش نظر آتا تھا اور سب تفکرات دور ہو جاتے تھے۔ گویا وہ بہادر سپاہی کی طرح کمر کس کر مصائب الہیہ کے لئے تیار ہو جاتے تھے گورداسپور کے مقدمہ کو دیکھنے والے لوگ بتاتے ہیں کہ ہمارے وکلاء گھبرا جاتے تھے اور مرزا صاحب ان کو تسلی دیتے تھے۔

آپ کا عفو

آپ کا عفو اس قدر تھا کہ جب کبھی کسی سے کوئی خطا ہو جاتی تھی تو پیشتر اس کے کہ اس کے بالا افسروں تک خبر پہنچے وہ حضرت مرزا صاحب تک پہنچنے کی کوشش کرتے تھے تاکہ آپ کے فرمانے سے سزا سے بچ جائیں بلکہ خطائیں معاف کروا لینے کا یہ ذریعہ سمجھا ہوا تھا۔

آپ کی سخاوت

سائل کو آپ حتے المقدور رد نہیں کرتے تھے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی نہ نہیں کرتے تھے مگر یہ سخاوت بڑی جانچ پڑتال اور موقعہ اور محل پر ہوتی تھی اور اکثر تالیف قلوب کے لئے کی جاتی تھی۔ مانگنے والے عرب اور دیسی اکثر آجاتے تو آپ ہمیشہ ان کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرتے تھے ایک دفعہ دہلی کا واقعہ ہے کہ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ باہر کھنڈرات کی طرف چلے تو کسی نے بیان کیا کہ حضور اس طرف راستے میں اتنے گداگر ہوتے ہیں کہ گذرنا مشکل ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا آج ہم چلتے ہیں ہم سب کو دیں گے جب گذرے تو کسی ایک نے ہی آپ سے کچھ نہ مانگا۔

اپنی اولاد کی تربیت

اپنی اولاد کے ساتھ آپنے وہ سلوک کیا جو کسی کو ہم نے کرتے نہیں دیکھا۔ آپ کبھی کسی خوشی پر جھڑکتے نہیں تھے اور کس قدر ضروری دماغی کام میں مصروف ہوں بچوں کی حاجتوں کو پورا کر دیتے تھے۔ اور اُف تک نہیں کہتے تھے۔ آپ چھوٹے بچوں کو مارنا بالکل پسند نہیں کرتے تھے اور بعض دفعہ وہ آپ کی دماغی عرق ریزی کے نتائج کو تلف بھی کر دیتے تھے مگر آپکے ماتھے پر بل بھی نہیں آتا تھا دروازہ بند کر کے اندر لکھ رہے ہوں تو جتنی بار بچہ دروازہ کھٹکھٹائے اتنی بار کھولتے اور پھر جب وہ رخصت ہو جاتا تو بند کر لیتے۔ اور پھر آتا تو پھر کھول دیتے اور ایک دفعہ بھی اسکو نہ کہتے کہ تو بار بار کیوں تکلیف دیتا ہے۔ ایک دفعہ کسی بچہ نے آپ کی جیب میں پتھر ڈالدیئے اور جب آپ سوئے تو معلوم ہوا کہ کچھ چبھتا ہے۔ ساری رات تکلیف اٹھاتے رہے دن کو معلوم ہوا کہ کسی بچے نے جیب میں پتھر ڈالے ہیں آپنے فرمایا کہ نکالو نہیں یہ اس بچے نے رکھوائے ہیں کہ میں پھر لونگا غرضیکہ آپ عجیب عمل اور شفقت پدرانہ کا نمونہ تھے اور آپ کی اولاد گواہی دے سکتی ہے کہ اب وہ اپنے باپ کو کس محبت سے یاد کرتے ہیں۔ مگر خدا

خدا کیلئے کیسے غیور تھے

کا معاملہ جب آجاتا تھا تو پھر بچوں کی کوئی حقیقت آپکے سامنے نہ رہتی تھی چنانچہ سب سے بڑے لڑکے کو بالکل الگ کر دیا اور باوجود اس کی درخواست کے ملنے تک کی اجازت نہیں دی۔ ایک دفعہ مرحوم میاں مبارک احمد نے جب آپ بہت چھوٹے تھے۔ قرآن شریف کو نیچے پھینکدیا یا شاید سر پاؤں رکھدیا تو آپکا چہرہ سرخ ہو گیا اور ایسے زور سے اسکو ایک طمانچہ مارا کہ انگلیوں کے نشان اس کے چہرہ پر پڑ گئے اور فرمایا کہ اسکو میری آنکھوں کے آگے سے ہٹا لو یہ اب ہی قرآن شریف کی بے ادبی کرنے لگا ہے تو پھر کیا ہوگا۔ فقط

منشی برکت علی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ شملہ کے مختصر حالات زندگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین بستی ضلع جالندہر کا رہنے والا ہون۔ بزرگون کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مین ۱۸۷۲ء مین پیدا ہوا تھا اور قریباً ڈہائی سال کا تھا کہ میرے والد بزرگوار فوت ہو گئے۔ چھ سات سال کی عمر مین والدہ ماجدہ نے ایک مُلّان کے پاس قرآن شریف پڑھنے کے لئے بٹھایا مگر اکثر کھیل وکود مین مصروف رہتا تہا اور والدہ پیار کے باعث کچھ دباؤ نہین ڈالتی تھین ایک دن اسی طرح لڑکون کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ مولوی عمر الدین صاحب ساکن صریح جو وہان کے مدرس تھے اور میرے قریبی رشتہ دار ہین والدہ کی اجازت سے مجھے ساتھ لے گئے اور مدرسہ مین داخل کر لیا چنانچہ مین نے اپر پرائمری وہان پاس کی۔ ۱۸۸۶ء مین گورنمنٹ ہائی سکول جالندہر مین داخل ہوا اور ۱۸۹۰ء مین وہان انگریزی مڈل پاس کیا طبیعت خدا کے فضل سے ذہین تہی چنانچہ مڈل اور انٹرنس مین وظیفہ حاصل کیا۔ مگر عمر ۱۹ سال سے متجاوز ہو جانے کے باعث انٹرنس مین وظیفہ نہ ملا اُسوقت تک تو عادات کچھ اچھی رہین مگر اس کے بعد طبیعت مین آوارگی پیدا ہو گئی۔ پونے دو سال کے عرصہ مین جو انٹرنس مین رہا۔ تعلیم کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی اکثر انگریزی ناولین پڑھتا رہا اور آوارگی مین وقت ضائع کرتا رہا دل مین جانتا تہا کہ ہرگز امتحان مین کامیاب نہین ہونگا اسلئے پہلے ہی سکول چھوڑ دیا اور عزیزی فرزند علی کی وساطت سے جو اسوقت دفتر قلعہ میگزین فیروزپور مین ہیڈ کلرک ہین شملہ مین آیا اور دفتر آب دہوا مین مبلغ پچیس روپے ماہوار مشاہرہ پر ملازم ہو گیا اس کے بعد سنٹری کمشنر صاحب بہادر گورنمنٹ آف انڈیا کے دفتر مین تبدیلی ہو گئی چنانچہ اب تک اسی دفتر مین ہون اور خدا کے فضل اور حکام کی مہربانی سے مبلغ ما صہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہون اور علاوہ ازین موسم سرما کے پانچ ماہ مین مبلغ صہ ۔ ماہوار بھتہ پاتا ہون۔

شملہ مین اکیلا تہا اور کوئی رشتہ دار نگران حال نہین تہا جس کا خوف ہوتا اس لئے طبیعت آوارہ ہی رہی۔ زمانہ آوارگی کے حالات قابل شرم ہین اور ان کا بیان کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا مگر طبیعت مین رشد کا مادہ تھا اس لئے دوستون سے اکثر شرم حیا تہی بعض اوقات دین کی طرف بھی توجہ ہو جاتی تہی اور نماز پڑھ لیتا تھا مگر اس کے معانی اور مطلب۔ ۔ ۔ ۔ ایک دفعہ سید ۔۔۔ مرحوم ۔۔ کے چند مضامین مطالعہ کئے اور ان کے پارہ اول کی ۔۔ ہی پڑہی اس سے کچھ ۔نفیت پیدا ہوئی مگر حقیقی طور پر دل مین کچھ اثر نہ ہوا اور نہ احکام اللہ اور رسُول کی عظمت جاگزین ہوئی۔ اسی کشمکش مین میری دوسری شادی ہوئی (پہلی بیوی فوت ہو چکی تہی) جہان تک یاد پڑتا ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی آواز ۱۸۹۹ء مین میرے کان مین پڑی اس کے اگلے سال مجہ ان کے بعض مریدین کے قریب رہنے کا اتفاق ہوا چنانچہ الکران سے بحث مباحثہ رہتا مگر زیادہ تر گفتگو حیات و وفات مسیح کے متعلق ہوتی تہی۔ میرے طرف دار غیر احمدی احباب میری بڑی تعریف کیا کرتے تہے کہ نہایت مستحکم دلائل پیش کرتا ہے اور اس مین شک نہین کہ بعض اوقات احمدی دوست گھبرا جاتے تہے مگر مجھے دل مین تسلی نہین تہی اس لئے ایک دوست مسمی شیخ امیر الدین صاحب اسسٹنٹ دفتر اگزیمنر ملٹری ورکس نے کے ساتھ مل کر قرآن شریف با معنے پڑھنا شروع کیا جہان تک غور کیا۔ مسیح علیہ السلام کی وفات کی طرف اشارہ ملتا تہا انہین ایام مین پیر مہر علیشاہ صاحب یا اُن کے کسی مُرید کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس مین حوالجات کتب دے کر لکھا تہا کہ مرزا صاحب فلان فلان (غالباً چوبیس) اعتقادات ایسے رکھتے ہین جو تعلیم اسلام کے خلاف ہین اور صریح کفر ہین انہین سے بعض تو غالباً صحیح تھے مگر اصلی کتابین دیکھین تو اکثر ان مین کے غلط نکلے یعنے چند درمیانی الفاظ نقل کر کے مُصنّف کے مدعا کو غلط بیانی کرنے کی کوشش کی گئی تہی اس سے خیال ہوا کہ مخالفین محض تعصب کی وجہ سے ارادتاً حق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہین۔ علاوہ ازین مین نے محسوس کیا کہ اس جماعت مین ہمیشہ دین و مذہب کا ذکر ہوتا رہتا ہے اور ان مین اُنس ہے اور کوئی مجلس ایسی نہین جسمین ذکر الٰہی ہوتا ہو اور باہمی اُلفت ہو مین نے خیال کیا کہ یہ سلسلہ ضرور حق پر ہے اور اشاعت اسلام کی مد مین ایک روپیہ ماہوار چندہ دینے لگ گیا انہین ایام مین ۱۹۰۱ء کی مردم شماری آ گئی۔ چونکہ مین حضرت امام علیہ السلام کا اشتہار دیکھ چکا تہا کہ جو شخص مجھ سے حسن ظن رکھتا ہو گو وہ باقاعدہ طور پر میری جماعت مین اور بیعت مین داخل نہ ہو وہ اپنے آپ کو احمدی لکھا سکتا ہے۔ مین نے مردم شماری کے کاغذات مین اپنے آپکو احمدی لکھوا دیا۔

انہی دنون مین ایک دفعہ مین نے خواب مین دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام احمدیوں کے ڈیرے مین میرے ساتھ والے مکان مین تشریف رکھتے ہین مجھے ۔۔۔ لگے کہ برکت علی تم ہمارے پاس کیون نہین آتے مین نے عرض کی کہ جناب ۔۔ گا۔ چنانچہ تھوڑے دنون مین نے بیعت کا خط لکھدیا۔ اسوقت تک مین نے حضرت صاحب کی شکل مبارک نہین دیکھی تہی۔ اور نہ ہی ان کی تصویر کوئی میری نظر سے گزری تھی۔ خواب مین مجھے ایسے شخص کی شکل دکھائی گئی جو میرا قریبی رشتہ دار تہا یعنے مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار۔ مگر مفہوم دل مین یہ ڈالا گیا کہ یہ مرزا صاحب ہین کچھ عرصہ کے بعد جب حضور کی زیارت کا موقعہ ملا۔ تو مین نے دیکھا کہ آپ کی شکل مبارک مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار حکیم غلام محی الدین صاحب سے بہت مشابہ تہی چنانچہ ایک دفعہ مولوی عمر الدین صاحب نے بہی مجھ سے پُوچھا کہ حضرت صاحب کی شکل میان جی سے بہت ملتی تہی اور اسطرح گویا میری تصدیق ہو گئی۔

عموماً وہ خوابات جو کسی بیماری کی وجہ سے یا پریشان خیالات کا نتیجہ ہوتے ہین وہ مبہم سے ہوتے ہین اور یاد نہین رہتے بہرحال میرا یہی تجربہ ہے حضرت صاحب کی بیعت مین داخل ہونے کے بعد ایک سلسلہ خوابات کا شروع ہوا۔ جو دل پر نقش ہو جاتے اور بیداری کی حالت کی طرح یاد رہے منجملہ ان کے ایک خواب جو مجھے اب تک یاد ہے یہ ہے کہ ایک مرتبہ مین نے حضرت صاحب کو ایک جگہ دیکھا جو غالباً قادیان ہی تھی مگر وہان ایک عظیم الشان قلعہ تہا۔ جو حضرت صاحب کا رہائشی مکان تہا۔ آپ شاہانہ ایک نفیس گھوڑے پر سوار تھے اور قلعہ مذکور کی پشت کی طرف ہو کر کہین جا رہے تہے ایک جانب مہمانون کے لئے بہت سے مکانات تھے۔ اور لوگ ان مین دینی مشاغل مین مصروف تھے۔ میرے ساتھ میرے ہمنام ایک غیر احمدی دوست تھے۔ ہم دونون حضرت صاحب کے نزدیک ہوئے تو مین نے انکو کہا کہ اب عمدہ موقع ہے بیعت کر لو۔ انہون نے دو الفاظ مین جواب دیا۔ ہرگز نہین یہ الفاظ مجھے اب تک بخوبی یاد ہین اس خواب کی تعبیر خواہ کچھ بھی ہو مگر یہ عجیب بات ہے کہ باوجود یکہ وہ دوست اکثر احمدی احباب سے ملاقات رکھتے ہین۔ مگر ابھی تک انہین کچھ اثر نہین ہوا اور سلسلہ احمدیہ مین داخل نہین ہوئے۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہین ہوگی کہ میرے تھوڑے عرصہ بعد شیخ امیر الدین صاحب نے بہی بیعت کر لی۔ مین نے مولوی عمر الدین صاحب کو اخبار الحکم بھیجنا شروع کر دیا۔ اور عزیزی فرزند علی کو لکھا کر ریویو آف ریلیجنز منگوایا۔ وہ علاوہ

اس کے بعض موقعوں پر زبانی بحث مباحثہ ہی رہا۔ بلکہ ایک دفعہ شام کے کہانے کے بعد سلسلہ کلام شروع ہوا اور اسی مین صبح ہوگئی۔ مولوی صاحب نے تو جلدی حق کو پالیا۔ عزیزی فرزند علی نے بڑی طول طویل تحقیقات کی۔ مگر الحمد للہ کہ آخر اس کو بہی جب خواجہ کمال الدین صاحب نے فیروزپور مین لیکچر دیا۔ یقین ہوگیا کہ حضرت صاحب کا دعوے حق پر مبنی تہا چنانچہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہوگئے مگر اس کو حقیقت حضرت صاحب کی وصال کے بعد کہلی۔

مولوی عمر الدین صاحب نے موضع صریح مین ایک جماعت بہم پہنچالی ہے اور عزیزی فرزند علی بہی بڑے جوش اور صدق کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت مین مصروف رہتے ہین چنانچہ جب سے وہ بیعت مین داخل ہوئے ہین انہون نے چند ایک نئے مرید بہی پیدا کر لئے ہین ہم تینون بفضلہ تعالے اپنی اپنی جگہ لوکل انجمنوں مین سکرٹری کا کام انجام دے رہے ہین میرے ایک لنگوٹئے دوست منشی عبد الرشید صاحب ملازم ریلوے بورڈ مین وہ بہی خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہوگئے ہین میری والدہ ماجدہ اور گھر سے بیوی نے بہی حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے غرض بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ چند خویش و اقارب اور گہرے دوست جن سے مجہ خاص طور پر تعلق تھا سب کے سب میرے بیعت کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ مین شامل ہوچکے ہین۔

جس وقت مین بیعت مین داخل ہوا اسوقت صرف چند احباب تھے اور چندہ کا کوئی خاص انتظام نہ تہا۔ مینے اس کو اپنے ہاتھ مین لیا بعد ازآن ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جس کا مین ہی سکرٹری قرار دیا گیا۔ اس کی کل کارروائی خدا کے فضل سے اب تک عمدہ طور پر چل رہی ہے جماعت نے خاصی ترقی کی ہے اور اوسط چندہ مبلغ لعماً (نو سو روپیہ) سالانہ ہو جاتا ہے۔

۱۹۱۰ء کے آخر مین لوکل آریہ سماج سے جماعت کی بحث چھڑ گئی اور چند ایک مضامین پر طبع آزمائیان ہوئین جن مین سے مین نے گوشت خوری اور تناسخ کو خاص طور پر اپنے ذمہ لیا اول الذکر کو مین نے رسالہ کی شکل مین چھپوا دیا ہے اور ارادہ ہے کہ دوسرے کو بہی شائع کرا دیا جائے۔ علاوہ ازین مسئلہ تقدیر حقیقت معجزہ۔ موت۔ اور ایسا ہی کئی ایک مضامین پر اپنی کمیٹی مین لیکچر دینے کا موقع ملا جو سب اخبارات مین چہپ چکے ہین بعض مضامین مثلاً ضرورت نجات۔ ضرورت امام۔ ہم کیونکر ترقی کر سکتے ہین۔ کیا اسلام تبلیغ سے پھیلا یا تلوار سے۔ وغیرہ وغیرہ پڑہے ہوئے مین ارادہ ہے۔ کہ انکو رسائل کی شکل مین چھپوا دیا جاوے۔ وباللہ التوفیق۔

میری زندگی مین دو اور واقعے بہی قابل ذکر ہین اول تو یہ کہ مین ابہی سلسلہ احمدیہ مین داخل نہین ہوا تہا کہ ہمارے دفتر مین ایک کلب قائم ہوا اس کے ممبرون کو آٹھ آنے چندہ ماہوار دینا پڑتا تہا۔ جو انواع و اقسام کی لاٹری مین لگایا جاتا تہا۔ مین بہی اس کلب کا ممبر ہوگیا اور بیعت کر چکنے کے بعد بہی مین شامل رہا اور اس بات کا کبہی خیال نہ آیا کہ یہ ایک قسم کا جوا ہے اور ناجائز ہے ۱۹۰۳ء مین ہمارے نام لاٹری آئی اور فی کس قریباً ساڑھے سات روپے ملا۔ اس وقت مجہے خیال پیدا ہوا کہ یہ تو جوا ہے۔ حضرت صاحب سے فتوے دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ اس قسم کا روپیہ جائز نہین۔ اسوقت تشویش تو ہوئی اور دل نے کہا کہ سارا راہ مولیٰ دے دو مگر حوصلہ نہ پڑا۔ اور گو دل جانتا تہا کہ یہ روپیہ اچہا نہین مگر خواہش دامنگیر تہی کہ کسی طرح جائز ہو جاوے تہوڑا سا روپیہ خیرات کے کامون مین صرف کیا اور باقی رکہہ چہوڑا اس روپیہ سے مجہے دو طرح کی تکلیف ہوئی ایک یہ کہ ہر وقت دل مین کھٹکتا تہا کہ یہ ناجائز ہے اور اپنے استعمال مین لانا مناسب نہین دوسرے یہ کہ خویش و اقارب مین یہ بات مشہور ہوگئی تو بعض حسد کرنے لگ گئے اور بعض خویشون اور دوستون نے بطور قرض مانگنا شروع کیا اب جس کو نہ دیا وہ تو اس واسطے ناراض ہوگیا کہ دیا کیون نہ اور جس کو دیا اس سے اس طرح رنجش پیدا ہوگئی کہ بعضون سے مانگا تو انہون نے دیا ہی نہ۔ اور بعض سے ملاقاتین ہی عاری ہوگئے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد مین نے ڈاکخانہ مین جو سلسلہ بیمہ گورنمنٹ کی طرف سے ہے اپنی زندگی کا بیمہ کرا دیا۔ مگر بعد مین خیال ہوا کہ کہین ناجائز نہ ہو اس کے بعد میری لڑکی جس کی عمر قریباً ½ ۷ سال کی تہی بقضائے الٰہی فوت ہوگئی یہی میری ایک لڑکی تہی اور اس کے سوا کوئی اولاد نہین تہی چونکہ اس سے محبت زیادہ تہی اس لئے اس کے مرنے سے سخت قلق ہوا بلکہ اب تک بہی جب وہ یاد آتی ہے تو دل گہل جاتا ہے اس حادثہ سے دنیا کیطرف سے دل ٹھنڈا پڑ گیا اور ارادہ کیا کہ حضرت صاحب سے زبانی مفصل ذکر کر کے لاٹری اور بیمہ دونون کا فیصلہ کر دیا جاوے چنانچہ دار الامان جا کر خدمت عالی مین حاضر ہو کر تمام کیفیت سنا دی۔ آپنے فرمایا۔ کہ لاٹری کا روپیہ قطعی ناجائز ہے۔ نہ اپنے کامون مین لاؤ اور صدقہ اور خیرات کے کامون مین صرف کرو۔ البتہ اشاعت اسلام مین خرچ کر دیا جاوے بدین وجہ کہ اول تو اللہ تعالے کے لئے کوئی چیز حرام نہین ہے۔ اور دوم اسلام اس وقت ایک غربت اور اضطراری کی حالت مین ہے چنانچہ مین نے رفتہ رفتہ وہ سب روپیہ راہ مولا مین صرف کر دیا۔

بیمہ کے متعلق آپنے فرمایا کہ میرے نزدیک گورنمنٹ کا بیمہ جائز ہے اگر گورنمنٹ اصل سے زیادہ دے تو ہمین اس کو عطیہ سمجہنا چاہیئے۔ مثلاً گورنمنٹ ایک وقت ہم سے ایک ہزار روپیہ لے کر بعد مین اس کے عوض مین پانچ ہزار روپیہ عنایت فرما دے تو ہم اس کو عطیہ تصور کرین گے اور خوشی سے لے لین گے اور یہی حال بیمہ کا ہے۔ البتہ شخصی یا بنک کے بیمون کو مین درست نہین سمجہتا۔

یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ میری لڑکی بہی اسی مرض سے اور دن کو اسی وقت فوت ہوئی جس سے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا وصال ہوا میری لڑکی ۱۰ - ۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب مرض اسہال سے جان بحق ہوئی اور حضرت صاحب کے پورے چھ ماہ بعد ۲۶ - مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب ہی مرض اسہال سے وصال الٰہی ہوا۔

یہ بات بہی بیان کرنے کے قابل ہے کہ مجہ چند موقعون پر پبلک جلسون مین حصہ لینا پڑا جنمین سے ذیل کے دو زیادہ اہم تھے۔

اول ۱۹۰۷ء مین تقسیم بنگال کے متعلق ہماری طرف سے ایک عام جلسہ کیا گیا جس مین مینے حقوق انسانی کے عنوان سے ایک تقریر کی اور مختلف پہلوؤن سے بتایا کہ گورنمنٹ کے اس فعل پر ہمین ناراضگی کا کوئی حق نہین چنانچہ اس کی مختصر کیفیت اخبار بدر اور سول ملٹری گزٹ مین چھپ چکی ہے۔

دوم۔ اس سال لندن مین حضور ملک معظم کی تاج پوشی کے موقعہ پر عام مسلمانون کی طرف سے جامع مسجد مین ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور غرض یہ تہی کہ اظہار خوشی کے بعد حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے حق مین نیک دعا کی جاوے اور مبارکباد بھیجی جاوے مگر ایک مولوی نے مخالفت کی کہ اس قسم کے جلسے مسجد مین نہین ہونے چاہیئین۔ اس پر بتوفیق ایزدی مینے ایک مختصر سی تقریر کی اور حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سنت کی رو سے واضح کیا کہ مسجد مین شاہ وقت کے لئے دعا کرنا ناجائز نہین اس تقریر کو سامعین نے پسند کیا۔ چنانچہ اس جلسہ کی کیفیت بہی اخبارات مین شائع ہو چکی ہے۔

یہ مین مختصر طور پر میری زندگی کے سوانح۔ انمین عجائب پسند طبیعتوں کے واسطے کوئی نادر واقعات نہین مگر غور کن دماغ رکھنے والے شاید اس سے فائدہ اٹہا دین۔ خاکسار برکت علی عفی اللہ عنہ

اخبار عالم پر ایک نظر

قیصر ہند اب عدن کے قریب ہون گے۔ پورٹ سعید مین خدیو لارڈ کچنر۔ صاحبزادہ سلطان روم اور عمائد مصر نے آپ سے ملاقات کی۔ جلوس دہلی مین آپ گھوڑے پر سوار ہون گے۔ **دربار دہلی** کی طیاریان بڑی سرگرمی سے جاری ہین۔ ۳۰ میل مین ایک شہر خیام بن گیا ہے۔ کثرت باران کے سبب پچھلے دنون ذرا تکلیف ہوئی۔ **سر آغا خان** واپس ہندوستان پہونچ گئے۔ لندن سے ہند کو آتی ہوئی **ڈاک** ولائت مہذب ملک فرانس مین چلتی گاڑی مین سے لوٹی گئی۔ مگر نقصان بہت نہین ہوا۔ **چین** مین باغی بڑھتے چلے جاتے ہین۔ فغفور چین معذرت کرتے ہین باغی سنتے نہین وہ جمہوری سلطنت قائم کرنا چاہتے ہین۔

پلیگ حیدرآباد دکن مین جاری ہے۔ راول پنڈی مین اب پلیگ کا زور کم ہے۔

ترکی ٹوپیان اب امرتسر مین بننے لگی ہین۔ بہت عمدہ بات ہے۔ **شاہجہانپور** مین ایک بوچڑ کے لڑکے کی شادی پر طرفین نے ایک لاکھ پر خرچ کیا۔ نکاح کا وقت آیا تو کچھ جھگڑا پڑ گیا۔ اور نکاح ہی نہ ہوا۔ مسلمانون کا روپیہ آج کل اس طرح **ضائع** ہوتا ہے روس نے **ایران** کے بعض صوبجات مین اپنی فوج روانہ کر دی ہے۔ **جرمن** پارلیمنٹ کے بعض ممبران نے سلطنت انگلستان کے ساتھ دشمنی کا اظہار کیا۔

جنگ طرابلس کے متعلق تو ریوٹر ہفتہ بھر سے خاموش ہے۔ غالباً اس واسطے کہ اب ترک فتح پا رہے ہین۔ مصری اخبارون کے ذریعہ سے جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ درج ذیل ہے

آستانہ کے تازہ ترین تار۔ ذیل مین وہ تازہ بتازہ تار ہین جو آستانہ علیہ سے مصری اخبارات کو موصول ہوئے ہین۔

العلم کے نامہ نگار آستانہ نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ ایک بجے رات کے طرابلس کا تار بدین مضمون موصول ہوا کہ ہم نے اطالین سپاہ پر کامل فتح پائی۔ اٹلی والون کے پانچ ہزار سپاہی قتل اور سات ہزار اسیر ہوئے۔ شہر طرابلس کو ہم نے فتح کر لیا اور حسب ذیل مال غنیمت ہمارے ہاتھ آیا۔ اناج کی بوریان ۱۵۰۰ مترالیوز کی ساخت کی توپین۔ ۳۵ جلد چلنے والی توپین۔ ۱۵ بندوقین ماسر کی قسم کی ۱۷۰۰۰ اطالین سپہ سالار بھاگ کر جہازات مین پناہ گزین ہو گیا۔ روما مین اس اندوہ خیز خبر نے تہلکہ برپا کر دیا ہے اسلئے گورنمنٹ اٹلی نے مارشل لا جاری کیا ہے آستانہ مین اس فتحیابی پر عام خوشیان منائین اور مبارکبادین دی جا رہی ہین۔

المؤید کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ ۳۱۔ اکتوبر کو آٹھ بجے صبح کے طرابلس کا تار موصول ہوا ہے کہ ہم نے ایک خونریز جنگ کے بعد شہر طرابلس کو فتح کر لیا ہے جس مین پانچ ہزار چار سو اطالین قتل ہوئے جن کی لاشون کے گلی کوچون مین انبار لگ گئے اطالین سپاہ کو ہم نے ہر طرف سے گھیر لیا جس نے مجبور ہو کر امن کا جھنڈا کھڑا کیا اور اپنے آپکو بغیر کسی شرط کے ہمارے حوالہ کر دیا ہمنے سب کو قید کر لیا جن کی تعداد سات ہزار تھی ترکون اور عربون نے حسب ذیل مال غنیمت لوٹا۔ توپین ۱۰۰ ذخائر کی پیٹیان ۱۵۰۰۔ بندوقین ۲۰۰۰۰۔ اطالین سپہ سالار مفقود الخبر ہے۔ معلوم نہین کہ قتل یا اسیرون مین ہے غرض اٹلی کی فوج بہت برا حشر ہوا ہے اس خبر پر آستانہ مین گھی کے چراغ جلائے جا رہے ہین۔

یکم نومبر کو وزارت جنگ کو سرکاری تار موصول ہوا ہے کہ طرابلس کے تمام قلعہ جات جو اٹلی والون کے ہاتھ آ گئے تھے ہماری فوج نے از سر نو فتح کر لئے ہین اطالین لوگون مین بھاگڑ پڑ گئی اور وہ نہائت قلق و اضطراب کی حالت مین چھپتے پھرتے ہین باہر نکلنے کی انکو جرأت نہین ہے اخبارات یقین دلاتے ہین۔ کہ شہر بالکل فتح ہو گیا ہے۔ اٹلی والونکو اب سر اٹھانے کی تاب نہین ہے۔

مصر کے عثمانی کمشنر کو ۳۱۔ اکتوبر کو اطلاع ملی ہے کہ ہماری ترکی فوج اور عرب والنیئرون کی متفقہ طاقت نے ۲۶۔ اکتوبر کو دشمن کے مورچون پر دھاوا کیا۔ ترکی فوج کا قلب لشکر نخلستان سے گزرتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا گیا اور دائین طرف کی فوج نے قلب لشکر کا ساتھ دے دشمن کی مورچہ بندی درہم برہم کر ڈالی اور اس کو پسپا کیا۔

۲۸۔ اکتوبر تک دو قلعے مصیکی اور ہانی اطالین سپاہ کے ہاتھ مین تھے۔ لیکن اہل قلعہ اس شدید حملہ سے مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلے۔ ترکون اور عربون نے ان کا تعاقب کیا مفرورین نے اپنی توپون کی آتشباری کے نیچے پناہ لی۔ مگر ترکون اور عربون کی گولیون کی بارش نے اطالین توپچیون کا بھی منہ پھیر دیا۔ شہر ترکون کے ہاتھ آ گیا۔ اور اٹلی والون کا بہت نقصان ہوا۔

پریسیڈنٹ حزب الوطنی نے آستانہ سے تار بھیجا ہے۔ کہ تین دن پیشتر تک ترکی فوج ۱۱ قلعہ جات فتح کر چکی تھی۔ صرف دو قلعے اٹلی والون کے ہاتھ مین تھے آج کے تازہ تار سے اطلاع ملی ہے کہ ترکان شہامت نشان اور عربان بسالت توامان نے باقی قلعے بھی فتح کر لئے جنگ ابھی جاری ہے مگر عربون اور ترکون کا دلون پر سکہ بیٹھ گیا ہے اور اٹلی والے ان کا نام سن کر گھبرا جاتے ہین۔

[column continues:] نام سنکر گھبرا جاتے ہین۔ آستانہ مین اس فتح عظیم پر لوگ پھولے نہین سماتے

۴۔ نومبر کا تار مظہر ہے کہ بنی غازی سے ہم نے اٹلی والون کو مار مار کر نکال دیا ہے اور ان کا دور تک تعاقب کر کے ایک بڑی تعداد کو سمندر ڈبو دیا۔ درنہ مین جنگ ہو رہی ہے ہماری فوج فتح پر فتح پا رہی ہے دشمنون کی ایک بڑی جماعت نے ہتھیار ڈال دئے جن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

قبائل خوارج کا اعلان جنگ۔ گورنر طرابلس نے اطلاع دی ہے کہ قبائل خوارج کو شیخ نے ایک ممبر پارلیمنٹ کی زبانی جو شیخ مذکور کیطرف بھیجا گیا تھا۔ پیغام دیا ہے۔ کہ شیخ سنوسی نے اٹلی والون کے خلاف جو اعلان جنگ دیا ہے اس مین شریک ہونے کو ہم بھی تیار ہین۔ ہماری فوج کا ایک حصہ جس کی تعداد دس ہزار ہے میدان جنگ مین شریک ہونے کے روانہ ہو گیا ہے باقی فوج بھی تمام سامان مہیا ہونے کے بعد چند دنون مین روانہ کی جاوے گی۔ ممبر موصوف جو شیخ کا پیغام لائے ہین کہتے ہین کہ ان لوگون کے پاس جدید ساخت کے اسلحہ ہین اور اناج کے ذخیرے اور مال نقد اس قدر موجود ہے کہ برسون تک جنگ جاری رکھنے کے لئے کافی ہے

اٹلی کے مصائب۔ اٹلی کے شہر ترابوتیلا مین ایک گندھک کی کان مین آگ لگ گئی جس کے اندر بہت سے مزدور کام کر رہے تھے۔ دو مردہ لاشین اور دو زخمی نکال لئے گئے ہین باقی لوگون کے نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جن کے دم گھٹ کر مر جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

آجکل اٹلی پر شامت اعمال کی گھٹا چھا رہی ہے پچھلے سال سینا کے زلزلے نے لاکھون جانین لین اب کہین ہیضہ صفایا کر رہا ہے کہین کانون مین آگ لگ رہی ہے۔ ادہر طرابلس مین جدا ہنگامہ کارزار گرم ہے جہان ہر روز ہزارہا اطالین لقمۂ تیغ ہو رہے ہین اگر اس اثناء مین اِٹنا کا آتش فشان اژدہا اپنی قدیمی عادت کے موافق کروٹ بدلے تو اٹلی کی مصائب کی انتہا نہ رہے۔

اطالین مقتولین۔ عثمانی اخبارات نے ان شمار و اعداد سے جو انکو معتبر ذرائع سے موصول ہوئے ہین اندازہ لگایا ہے کہ اعلان جنگ سے لیکر ۲۳ تاریخ تک طرابلس بنغازی اور درنہ کی نواح مین ترکون نے آٹھ ہزار اطالین قتل کئے۔ ۲۰۰ اسیر ہوئے ترکون کا نقصان بہت کم ہوا۔ (پیسہ)

نمک حلیہ ہمارے مخلص دوست منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگو ریاست پٹیالہ سے سکرٹری صاحب صدر انجمن کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ جلسہ سالانہ پر جس قدر نمک خرچ ہو وہ ...

فہرست مبائعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

قاضی فتح محمد صاحب محلہ نیاریاں۔ راولپنڈی +
بابو سراج الدین صاحب
بابو محمد عبد العزیز صاحب ملازم ڈاک خانہ کھوہار۔ گجرات +
امیر حسین صاحب
قاضی فیض طلب صاحب۔ پونچھ معرفت مرزا عبد الکریم کا
محمد فرید خانصاحب کوٹ دفعدار رسالہ ۵۴ کیبل کور چھاؤنی لاکو
کا مدار خانصاحب۔ احمد بخش صاحب۔ عبد الرحمن۔ اہرانہ
ڈاک راجے پور۔ ضلع ہوشیارپور +
عبد اللہ صاحب کانسٹیبل نمبر ۱۷ پولیس لائن فیروزپور
اہلیہ ثانی سید علی کریم صاحب مونگیر۔ ڈاک خانہ سورجگڈھ
مولوی شیخ عالم صاحب معہ اہلیہ و دختر ملک برار ضلع امراوتی
سردار گوندل صاحب ولد اللہ دتا صاحب آباد کار چک نمبر ۹۹
شمالی علاقہ سرگودہ +
محمد بخش صاحب مراسی۔ شیخپور پور۔ گجرات +
منشی فضل کریم صاحب۔ موضع دہرم۔ ضلع سیالکوٹ +
محمد عبد العزیز صاحب۔ محلہ پورب سرائے۔ مونگیر +
سید عبد الغفار صاحب تاجر کتب۔ دلاور پور۔ مونگیر
ڈاکٹر عبد الغفار صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ
شفاخانہ لشکر درہ ضلع کوہاٹ +
مولوی جلیل خاں صاحب ورابعہ معرفت مولوی عبد الماجد
صاحب پروفیسر کالج۔ بھاگلپور +
حافظ عبید وصاحب۔ محمد سمیع خاں صاحب معرفت
مولوی الٰہی بخش صاحب۔ محلہ ندیسر بنارس +
اشراق الدین احمد صاحب۔ بنگال۔ ضلع میمن سنگھ +
والدہ فتح علی و اہلیہ فتح علی صاحب۔ اگووال ضلع گجرات +
موج الدین صاحب ارائیں موضع بہبیاں ضلع ہوشیارپور +
عنایت اللہ صاحب پٹواری حلقہ ۱۲ معہ اہلیہ و فرزندان
محمد مستقیم و عبد العزیز۔ ضلع بہالیاں سرہند۔ پٹیالہ +
نبی بخش صاحب علماء امام مسجد۔ شیخ پور۔ گجرات +
کریم اللہ ساکن پایل ... پٹیالہ +
محمد قمر اللہ صاحب۔ نمبر ۲۷ بیٹھک خانہ روڈ۔ کلکتہ
مولوی فتح محمد صاحب ولد وعظ چنگی۔ ہریانہ۔ ریاست پٹیالہ +

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہوسکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڈھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوۃ۔ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہوکر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک۔ قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار بخت و پز قطع و برید و دوخت سے واقف ہے۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو۔ اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی مظفر گڈھ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔ درخواست کے ہمراہ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صلح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری کے اُنیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیویں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان۔ غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے عمر بیس سال تنخواہ ستترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین وٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ان کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔ محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک گگے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے۔ ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے۔ اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کیلئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴/ محصولڈاک ایک شیشی سے ۲ کرہ تک ۵/ +

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک دو تک ۵/ +

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت نمبر ۵ و ۶۔ سٹریٹ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے باداشتی قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی

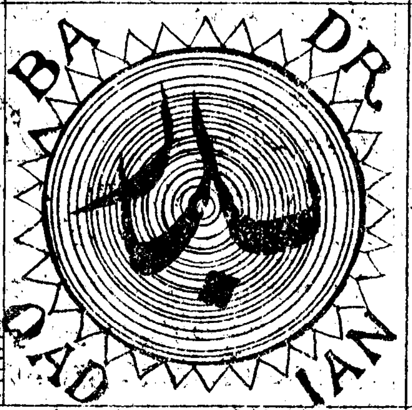

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد | مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید | پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | ۴ صفر ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق [illegible] ۱۹۱۲ء مطابق ۱۲ ماگھ سمت ۶۸ | نمبر ۱۷

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا + دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا + اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے + سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا + چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے + پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا + ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا + ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا + ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا + نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا + دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام او | بادۂ عرفان ما از جام او
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اوفتد لئے قول او در جان ما | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ما
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرتش حدیث ما | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر ماست | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما | ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر سپرنٹنڈنٹ پرائیٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ درس قرآن شریف ہوتے ہیں + اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے + حضرت نواب صاحب مالیرکوٹلہ گئے ہوئے ہیں + گزشتہ دنوں میں یہاں چند ایک نکاح ہوئے + حافظ محمد جمال صاحب کا نکاح دختر حافظ سید تصور حسین صاحب مہاجر سے + میاں محمد جی صاحب مولوی فاضل کا نکاح دختر ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی کے ساتھ۔ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کا نکاح ایک نومسلمہ کے ساتھ جو پہلے عیسائی رومن کیتھلک تھی اور اس وقت اس کا نام لسبن تھا۔ اس ہفتہ میں یہاں خوب بارش ہوئی گزشتہ جمعہ کا خطبہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھا +

تحفۂ بنارس چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ یکم فروری ۱۹۱۲ء کو شائع ہوگا +

قیمت مجلد قسم اول ۷ر قسم دوم ۵ ربے جلد ۴ر فی نسخہ +

کاتب ہمارے پاس دو کاتب بہت اعلےٰ لکھنے والے ہیں۔ کوئی صاحب کچھ لکھوانا چاہیں تو اپنا مضمون یہاں بھیج کر لکھوا سکتے ہیں اُجرت لکھوائی لاہور کی نسبت ارزاں ہوگی +

درخواست جنازہ اکبر علیخاں صاحب شاہجہانپور سے اپنے والد مرحوم جناب حسن علیخاں صاحب احمدی کے واسطے احباب سے درخواست دُعائے جنازہ کرتے ہیں +

ایک نیک رُوح شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کی اہلیہ مرحومہ الفنت صاحبہ کس صدق و ثبات کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے قادیان میں فوت ہوئی تھیں۔ ان کی والدہ جو اب تک عیسائی ہیں ایک خط میں شیخ صاحب موصوف کو اطلاع کرتی ہیں کہ میں نے اکثر مرحومہ کو خواب میں بہشت میں خوبصورت لباس پہنے سُرخ رو دیکھا ہے۔ سچ ہے۔ نیک روحیں بعد وفات بھی اپنے اقرباء اور دیگر لوگوں کو نیکی کی راہ کی طرف تحریک کرتی ہیں +

بیعت قاضی سید مہدی حسین صاحب زمیندار کرانواں حضرت صاحب کی بیعت میں داخل ہو چکے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کا نام جلد درج اخبار کیا جاوے +

گل صدبرگ اعنی صد رباعیات از تراوش فکر جناب شمس العلماء مولوی محمد یوسف جعفری صادق پوری عظیم آبادی۔ المتخلص بہ رنجور کا ایک نسخہ ہمارے پاس برائے **ریویو** آیا ہے۔ نہ میں شاعر ہوں اور نہ میرے پاس شاعرانہ داد و دہش کا سامان۔ ریویو کیا۔ ویو بھی کارے دارد والا معاملہ ہے لہٰذا دو رباعیوں کے درج کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔ ناظرین خود ملاحظہ فرماویں۔ اور غور کریں تو سُن لیں۔ میرے بولنے کی ضرورت نہیں +

صد حیف دلوں میں نورِ ایمان نہ رہا ۔ اور ہاتھوں میں توحید کا داماں نہ رہا
خندق میں شرک کے مسلمان گرے ۔ جب انکے گھروں میں درس قرآں نہ رہا

نادار سمجھتے ہیں امیروں کو خوش ۔ زر دار سمجھتے ہیں فقیروں کو خوش
لیکن رنجور میں نہیں کہہ سکتا ۔ ہرگز قفسِ تن کے اسیروں کو خوش

اس میں شک نہیں کہ دردِ دل کے بغیر اعلےٰ مطالب خوشنما لڑیوں میں نہیں پروئے جا سکتے۔ مگر تعجب ہے کہ جس نے پرو لئے وہ بھی پھر رنجور کیوں ہے؟ یہ قیمتی تحفہ اعلےٰ کاغذ پر نہایت خوشخط چھپا ہوا جناب مولوی صاحب موصوف سے کونسل ہوس اسٹریٹ بورڈ آف ایگزامنرس آفس کے پتہ پر بقیمت ۸ر مل سکتا ہے +

تحفۃ النساء میں ضروری قواعد شادی۔ لڑکیوں کے پلنے۔ جوانی اور خوبصورتی کے قیام کے طریقہ۔ زوجہ اور ماں کے فرائض۔ حمل و وضع حمل کا بیان۔ حاملہ کی حفظِ صحت کی ہدایات۔ دائی کے فرائض بچوں کی قدرتی اور مصنوعی غذا۔ بچوں کا طریقہ پرورش عورات کے امراض مخصوصہ مع علاج درج ہیں۔ ہر قابل اور بالغ مرد اور عورات کا اسکو پڑھنا ضروری ہے +

خلیفۃ المسلمین مولانا حکیم نورالدین صاحب دام برکاتہم رقم فرماتے ہیں۔ اکثر حمل کی بیماریاں اسمیں بیان کر دی ہیں۔ بعد وضع حمل کی بیماریوں پر بہت کچھ روشنی ڈالی ہے۔ بچہ کے متعلق بہت ہدایات مفیدہ دی ہیں تحفۃ النساء کو شائع کرنا بہت مفید ہے + **قیمت** ۱۲ ملنے کا پتہ ڈاکٹر ح۔ س۔ حسین صاحبہ ۔ امرتسر ڈہاب کھٹیکاں

فتوح الرحمٰن ملبار کے فاضل اجل مولوی احمد بن علی الحاجی کی تازہ تصنیف سلسلہ احمدیہ کی تائید میں عمدہ نظم کا ایک عربی مختصر مجموعہ ہے۔ خدا کی قدرت کہ عقاب نے کہاں آشیانہ بنایا ہے؟ ایسے ملک میں جہاں کہ لوگ اردو فارسی ہندی زبان سے بالکل ناآشنا ہیں۔ بدر ایجنسی قادیان سے یہ کتاب مل سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کو ملک ملبار میں دیکھ کر بے اختیار زبان سے یہ شعر نکلتا ہے۔ ؎

حسن ز بصرہ۔ بلال از حبش صُہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبیست

قیمت کتاب صرف ۱ر +

مختصر فہرست کتب دوکان محمد یٰمین تاجر کتب قادیان۔ ضلع گورداسپور

نور القرآن ۔ حصہ اول مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ	۲ر
اعجاز احمدی " "	۳ر
شہادت القرآن علیٰ نزول المسیح " "	۴ر
محمود کی آمین	ـ/
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب "	۲ر
نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم " "	۱ر
ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب	۶ر
کرامات المہدی	۱ر
تعلیم المہدی	۱ر
تبلیغی کارڈ۔ نظم مسیح موعود۔ فی سیکڑہ	۶ر

بنگال کی دلجوئی دوستوں کے خطوط گزشتہ دو ہفتہ سے آرہے ہیں لیکن چونکہ مطبع والے نے طبع میں تاخیر کردی۔ اس لئے میں تعمیل نہ کر سکا اب تین دن تک میں بھیجنے کے قابل ہو جاوے گا۔ احباب مجھے جلدی اطلاع دیں۔ جنکو اس رسالہ کی بغرض اشاعت ضرورت ہو۔ انگریزی ترجمہ فروری میں شائع ہو جاوے گا۔ بنگالی کا چھاپنے کا انتظام بھی بنگال میں ہی کیا گیا ہے۔ اس لئے شاید تاخیر ہو۔ لیکن آخر فروری تک بنگالی ترجمہ بھی نکل جاوے گا۔ اس کار خیر میں احباب میرے ساتھ امداد کے لئے شریک ہوں +

کمال الدین وکیل ۲۲ جنوری ۱۹۱۲ء

ضرورت ملازم ایک صاحب حیات محمد نام ساکن سنگرور ریاست جیند [illegible] ملازمت [illegible] ہیں +

لفظوں کو مقدم کر لیا کرو۔ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے اول
قرآن شریف ہی کو پڑھو۔ اس کی آیات دوسری جگہ متواتر معنے ۱
بیان کرتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید جب ایک بات
کہتا ہے تو بیس مقامات تک بھی اسکی تشریح کرتا ہے۔ دس
جگہ اور سات جگہ تو عام ہے کیونکہ **سات کا عدد** بھی کامل
ہے بعض آیات ایسی بھی ہیں کہ میں ان پر سالہا سال غور کرتا
رہا کہ قرآن شریف میں کہاں تشریح کی ہے اور پتہ نہ ملا مگر
جب خدا تعالےٰ نے وہ پردہ اُٹھایا تو دیکھا کہ سو جگہ تک
بیان کیا ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ آنحضرت ۲
صلے اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد ہیں۔ دیکھو وہاں بھی قرآن کریم
کی تفسیر ملے گی۔ مثلاً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے الفاظ قرآن مجید
میں آئے ہیں۔ اب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد تمہیں
بتائے گا کہ ان الفاظ کا کیا مفہوم ہے۔ ہمارے بعض دوستوں
کو بھی اس قسم کا ابتلا آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن شریف میں
نماز۔ حج وغیرہ دکھاؤ۔ میں نے کہا کہ پہلے گھوڑے اور خچر
میں امتیاز بتاؤ۔ پھر البغال والحمیر میں تفرقہ کر کے
دکھاؤ۔ میں نے ان کے لئے بہت دُعا کی۔ اور خدا تعالےٰ
نے ان کو سمجھ دی اور یہ ابتلا جاتا رہا۔ میں نے ان دوستوں سے
کہا کہ جب تم بغال اور حمیر میں فرق کرنے کے لئے انکو دیکھتے
ہو تو کیوں تم اس شخص کی نماز نہیں دیکھتے جس پر قرآن نازل
ہوًا۔ ایک بات ابھی میری سمجھ میں آئی ہے کہ اگر قرآن مجید
میں صلوٰۃ کی تفسیر ہوتی۔ تو وہ بھی عربی میں ہوتی۔ پھر ان
لفظوں کے کئی کئی معنے کرتے اور کس قدر مشکلات پیدا
ہوتیں پھر ایک اور نکتہ ہے۔ جب میں رامپور میں طالبعلم
تھا کسی مقلد نے غیر مقلد کو کہا کہ نذیر حسین کے کیا معنے ہیں
تو غیر مقلد طالبعلم نے کہا۔ اصل میں نذیر عدو حسین ہے لفظ
عدو محذوف ہو گیا ہے۔ حالانکہ نذیر ان کا نام تھا اور حسین
کا لفظ باظہار قومیت شامل کیا گیا۔ والّا اسی طرح حذف
مضاف سے عبد النبی بھی جائز ہو جاوے۔ کیونکہ بحذف مضاف
عبد رب النبی ہو سکتا ہے۔ اور کہیں کنایۃ وغیرہ نکالکر خدا
جانے کیا کیا معنے کرتے ٭ پس ہمارے مولیٰ نے کامل رحم
فضل سے نماز پڑھوا کر دکھا دی۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار
صحابی نے دیکھ لی۔ حتیٰ کہ یہود و نصاریٰ اور مجوس نے بھی نماز
پڑھتے ہوئے دیکھ لیا۔ اب کسی اور معنے کی ضرورت نہیں۔ نہ
تقدیم تاخیر۔ نہ کنایہ نہ حذف محذوف کی ٭ گجرات کے ضلع
میں دنہ شاہی ایک قوم ہے وہ کام (شہوت) کرودہ
(غضب) لوبھ (حرص) موہ (بیجا محبت) ہنکار (غرور)

کو چھوڑنے کا نام ہی نماز رکھتے ہیں یہاں ایک گلو سنگھ ہے جب وہ جماعت میں نہ تھا تو کہتا تھا کہ یہ ہاتھ خود منارہ ہیں سر گنبد ہے اور آپ نماز ہیں۔ غرض اس قسم کی بیہودہ توجیہیں پیدا کر لیجاتی ہیں۔ مسلمانوں پر یہ دُکھ اور مصیبت کا وقت ہے ایسے وقت میں یاد رکھو کہ قرآن کریم کی تفسیر قرآن شریف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد سے کرو۔ اور پھر تمام امت میں مشترکہ رنگ کو دیکھ لو۔ پھر **احادیث صحیحہ** کو پڑھو۔ ایک بڑی گندی قوم گزری ہے جو **احادیث کا انکار** کرتی ہے ایک نے یہ گندہ لفظ کل کہا اور بڑی جرأت سے کہا روات احادیث **شیاطین ہیں۔ وہ نہیں مرے گا جب تک خود شیطان نہ بن لے** ٭

وہ لوگ بڑے ہی محروم ہیں جو اس علم حدیث سے محروم ہیں۔ میں بچپن سے ۷۵، ۷۶ سال کی عمر تک پہنچا ہوں اور میرا یہ تجربہ ہے کہ

علم حدیث کے بغیر دین آتا ہی نہیں

تم ہی بتاؤ جس نے علم حدیث پڑھا ہے اس کی گواہی حدیث کے متعلق ماننی چاہیئے یا اس کی جس نے یہ علم پڑھا ہی نہیں۔ پھر ایک اور طریقہ قرآن کریم کے فہم کا ہے جو میرے **ہادی** نے مجھے سمجھایا ہے میں نے ایک بار حضرت مرزا صاحب سے حضور عرض کیا کہ آپ کے طریق میں **مجاہدات کیا ہیں؟** فرمایا اگر شوق ہو ان مجاہدات کا جو ہمارے طریق میں ہیں تو ایک کتاب عیسائی مذہب کے رد میں لکھو میں نے جب اس کتاب کے لکھنے کا ارادہ کر لیا تو ایک مسیحی کو مقرر کیا کہ وہ جو اعتراض قرآن شریف پر رکھتا ہے لکھے اس نے ایک ہزار کے قریب اعتراض لکھ کر بھیجدیا۔ میں نے اس کے اعتراضوں کو پڑھ کر ساری بائبل کو کئی مرتبہ پڑھا اور نوٹ کرتا گیا (وہ بائبل کسی نے اب چرالی ہے) میں نے کل اعتراضات کے الزامی جواب نوٹ کر لئے اور پھر حقیقی جوابات کی طرف متوجہ ہوًا۔ تو بعض اعتراضوں کے جواب سمجھ میں نہ آئے میں نے مرزا صاحب سے عرض کیا کہ بعض اعتراضوں کے جواب حقیقی نہیں ہو سکتے تو یا تو ان اعتراضات کا ذکر ہی نکریں یا الزامی جواب دیکر خاموش ہو جائیں۔ میرا ایک دوست تھا۔ اللہم اغفرہ ورحمہ۔ مولوی عبدالکریم نام انہوں نے کہا کہ الزامی جواب پسند نہیں۔ میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا۔ آپ کی عادت تھی کہ ہنستے ہنستے کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے۔ یہ سُنکر فرمایا کہ **بڑی بے انصافی کی بات**

ہے کہ جس بات کو آپ کا قلب نہیں مانتا دشمن کو وہ آپ کیونکر منوائیں گے۔ اس بات کو سُنکر میرا اعتقاد آپ کی نسبت بہت بڑھ گیا۔ کہ جب تک اس کا قلب مطمئن نہیں ہوتا۔ بات کرتا ہی نہیں اور مجھے بزور کہا کہ یہ بے انصافی ہے کہ جس بات کو خود نہ سمجھو دوسروں کو منواؤ۔ میں نے سمجھا کہ اس کا **ایمان** بڑا عجیب ہے اور یہی وجہ ہے جو ایک بات کو بیسیوں مرتبہ بیان کرتا ہے میں یہ سُنکر خاموش ہو گیا اور دل میں آیا کہ پھر کیا کریں ٭

جب اُٹھنے کے قریب ہوئے تو فرمایا کہ جو مقامات حل نہیں ہوتے ان کو خوشخط لکھ کر سامنے لٹکا لو جب آمدورفت کے وقت ان پر نظر پڑے تو دُعا کرو۔ چند روز کے بعد انشاء اللہ وہ حل ہو جائیں گے۔ میں ان ایام میں **صوفیت** سیکھتا تھا میں نے سوچا کہ خوشخط لکھنا اور پھر سامنے لٹکانا تو مشکل کام ہے اس لئے دل ہی میں لٹکا دو۔ یہ میرا اپنا ذوق تھا۔ اب بھی یہ گُر یاد رکھنے کے قابل ہے جو آیت سمجھ میں نہ آوے اس کو خوشخط لکھ کر سامنے لٹکا دو۔ اور دُعا کرتے رہو اللہ تعالےٰ کے فضل سے حل ہو جائے گی۔ غرض میں نے ان سوالات میں سے بعض کو اپنے دل پر لٹکا دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں حل کر دیا۔ انہیں سوالوں میں سے **والفجر** اور **والنجم** کی تفسیر ہے جو میں نے لکھی ہے اگر کوئی چاہے تو وہ سوال موجود ہیں میں اس کے حوالہ کر سکتا ہوں ٭ غرض تم کو کوئی آیت سمجھ میں نہ آوے تو اس طریق سے کام لو اور جناب الٰہی میں گر پڑو۔ کہ تیری کتاب ہے میرے فہم میں یہ آیت نہیں آتی۔ دعاؤں میں لگے رہو اور منتظر رہو کہ کب اللہ تعالےٰ سے انکشاف ہو جاتا ہے۔ کیا میں نے اس موقعہ پر اپنے معانی کو ترجیح دی ہے یا کسی تفسیر کی سپارش کی ہے بلکہ یہ چوتھا مرتبہ بتایا ہے کہ قلب مطہر لیکر جناب الٰہی میں گر جاؤ۔ یہ اصول ہیں فہم قرآن کریم کے۔ بات کچھ اور شروع کی تھی اور ذوق میں کہاں تک چلی گئی۔ میں نے یہ آیت پڑھی ہے۔ **یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہٖ ولا تموتن الّا وانتم مسلمون**۔ یاد رکھ آج کا دن کل کے دن کی آمد کی طیاری کر رہا ہے اس وقت شام کی طیاری ہو رہی ہے یہ وقت جب تک نہ گزر جائے شام نہ ہوگی۔ مرتے وقت غشی بھی ہوتی ہے طب والے کہتے ہیں کہ اُسوقت غشی کی حالت ہوتی ہے جبکہ گھر والے پکارتے ہیں کہ تم نے مجھے پہچانا

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

گزشتہ اشاعت سے آگے

*

ناسخ منسوخ کے مسئلہ کا حل

اسی طرح پر جب میں مدینہ طیبہ میں گیا۔ تو ایک ترک کو مجھ سے محبت تھی اس نے کہا کہ اگر کوئی کتاب آپ کو پسند ہو تو ہمارے کتب خانہ سے لے جایا کریں گو ہمارا قانون نہیں ہے مگر آپ کے اس عشق و محبت کی وجہ سے جو آپ کو قرآن کریم سے ہے آپ کو اجازت ہے۔ میں نے کہا کہ مسئلہ ناسخ و منسوخ کے متعلق کوئی کتاب دو۔ انہوں نے مجھ کو ایک کتاب دی جس میں ۶۰۰ آیتہ منسوخ لکھی تھی مجھ کو یہ بات پسند نہ آئی۔ ساری کتاب کو پڑھا اور مزا نہ آیا۔ میں اس کتاب کو واپس لے گیا اور کہا کہ میں جوان آدمی ہوں اور خدا کے فضل سے یہ چھ سو آیت یاد کر سکتا ہوں۔ مگر مجھ کو یہ کتاب پسند نہیں۔ وہ بڑا بڈھا اور ماہر تھا۔ اس نے ایک اور کتاب دی اس کا نام اتقان ہے اور ایک مقام اس میں بتا دیا۔ جہاں ناسخ و منسوخ کی بحث ہے۔ خوشی ایسی چیز ہے کہ میں نے ابھی پچاس والی کو پڑھا بھی نہیں مگر اسے لایا اور اس کو پڑھنا شروع کیا۔ اس میں لکھا تھا کہ ۱۹۔ آئتیں منسوخ ہیں میں اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ گویا بادشاہ ہو گیا۔ میں نے سمجھا کہ ۱۹ یا ۲۱۔ آئتیں تو فوراً یاد کر لونگا۔ مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی مگر مجھے کچھ ایسا قلب اور علم دیا گیا تھا کہ اس پر بھی وہ کتاب مجھے پسند نہ آوے۔ آخر میں نے کہا کہ یہ بھی کوئی خوشی کا موجب نہیں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ پچاس روپیہ والی کتاب بھی تو پڑھ دیکھیں۔ اس کو پڑھا تو انہوں نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو علم مجھے دیا ہے اس میں ۵۔ آئتیں منسوخ ہیں۔ یہ پڑھ کر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی۔ کہ اب کیا مشکل ہے۔ میں نے جب ان پانچ پر غور کی تو خدا تعالےٰ نے مجھے سمجھ دی کہ

ناسخ منسوخ کا جھگڑا ہی غلط ہے

کوئی پانچسو چھ سو بتاتا تھا۔ کوئی انیس اکیس کوئی پانچ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تو صرف فہم کی بات ہے اور میں نے یہ قطعی فیصلہ خدا کے فضل سے کر لیا کہ ناسخ منسوخ کا علم صرف بندوں کے فہم پر ہے ان پانچ نے سب پر پانی پھیر دیا۔ یہ فہم جب مجھے دیا گیا۔ تو اس کے بعد ایک زمانہ میں میں لاہور کے اسٹیشن پر شام کو اترا۔ بعض اسباب ایسے تھے کہ چینیاں والی مسجد میں گیا۔ میں شام کی نماز کیلئے وضو کر رہا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھائی علی محمد نے مجھ سے کہا کہ جب عمل قرآن اور حدیث پر ہوتا ہے تو ناسخ منسوخ کیا بات ہے میں نے کہا کچھ نہیں اگرچہ وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے (عالم مراد ہے ایڈیٹر) گو میر ناصر کے استاد تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی سے ذکر کیا ہوگا یہ اُن دنوں جیران تھے اور بڑا جوش تھا۔ میں نماز میں تھا اور وہ جوش سے ادھر اُدھر ٹہلتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کہا ادھر آؤ تم نے میرے بھائی کو کہدیا کہ **قرآن میں ناسخ منسوخ نہیں** ہاں نہیں ہے۔ تب بڑے جوش سے کہا کہ تم نے ابو مسلم اصفہانی کی کتاب پڑھی ہے وہ احمق بھی قائل نہ تھا۔ میں نے کہا۔ پھر تو ہم دو ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ سید احمد کو جانتے ہو مراد آباد میں صدر الصدور ہے۔ میں نے جوابدیا کہ میں رامپور لکھنو اور بھوپال کے عالموں کو جانتا ہوں۔ ان کو نہیں جانتا۔ اس پر کہا کہ وہ بھی قائل نہیں۔ تب میں نے کہا بہت اچھا ہم اب تین ہو گئے کہنے لگا کہ یہ سب بدعتی ہیں۔ امام شوکانی نے لکھا ہے کہ جو نسخ کا قائل نہیں وہ بدعتی ہے میں نے کہا تم دو ہو گئے۔ میں ناسخ منسوخ کا ایک آسان فیصلہ آپ کو بتاتا ہوں تم کوئی آیت پڑھ دو۔ جو منسوخ ہو۔ اس کے ساتھ ہی میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ ان پانچ آیتوں میں سے کوئی پڑھ دے تو کیا جواب دوں۔ خدا تعالےٰ ہی سمجھائے تو بات بنے اس نے ایک آیت پڑھ دی میں نے کہا کہ فلاں کتاب جسکے تم بھی قائل ہو اس کا جواب دیدیا ہے کہنے لگا ہاں۔ پھر میں نے کہا اور پڑھو تو خاموش ہی ہو گیا۔ علما کو یہ وہم رہتا ہے ایسا نہو ہتک ہو اس لئے اس نے یہی غنیمت سمجھا کہ چپ رہے ۔

بھیرہ میں ایک شخص نے نسخ کا مسئلہ پوچھا۔ میں نے اپنے فہم کے مناسب جواب دیا کہ پانچ کے متعلق میری تحقیق نہیں تو اس دوست نے کہا آپ ان پانچ پر نظر ڈال لیں میں نے تفسیر کبیر رازی میں بتفصیل ان مقامات کو دیکھا تو تین مقام مجھے خوب سمجھ میں آ گئے۔ اور دو سمجھ میں آئیں۔ تفسیر کبیر میں اتنا تو لکھا ہے کہ شدت اور خفت کا فرق ہو گیا۔ غرض میں ان کتابوں کو پڑھتا ہوں مگر تعاون علی البر کے لئے۔ نہ اس محبت اور جوش سے جو **مجھے پیارے کی پیاری کتاب سے ہے**۔ پھر میں انگریزی ریل میں بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا جیسے بجلی کوند جاتی ہے میں نے پڑھا کہ فلاں آیت منسوخ نہیں ہے میں بڑا خوش ہوا کہ اب تو چار حل ہو گئیں صرف ایک ہی رہ گئی۔ بڑی بڑی کتابوں کا تو کیا ذکر میں چھوٹی چھوٹی کی بھی پڑھ لیتا ہوں مگر اسی غرض تعاون علی البر کے لئے۔ اس طرح پر ایک ان میں وہ پانچویں بھی حل ہو گئی اور اس طرح پر

خدا کے فضل سے مسئلہ ناسخ منسوخ حل ہو گیا

میرے دماغ کو اللہ تعالےٰ نے ترتیب کو محفوظ رکھنے والا بنایا ہے اگرچہ مجھے اب بھی زخم ہے مگر دماغ پر اس کے سبب صدمہ نہیں اسلئے میں اصل مطلب کی طرف آ کر کہتا ہوں کہ میں تفسیروں اور کتابوں سے تعاون علی البر کر لیا کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ تھی کہ ہر چہ گیرد علتی علت شود کے موافق الفاظ کے معانی بگڑ گئے ہیں انہیں سے **کلمہ** کے معنے سنائے جو درسی کتابوں کے نصاب میں بھی بگڑ گئے اور گورنمنٹ نے بھی غلط ہی رہنے دیا۔ اس طرح پر ایک لفظ **الہام** کا ہے عجوب لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ جو دل میں آجاوے وہ الہام ہے ان معنوں کو اتنا وسیع کیا کہ برہم ازم کے ماننے والوں نے تمام انبیاء علیہم السلام کو نعوذ باللہ جھوٹا کہدیا کیونکہ وہ الہام کی حقیقت ہی نہیں سمجھے اور اسکے اسی مفہوم کو ایسا لگایا کہ نبی انہیں جھوٹے معلوم ہوئے۔ اور کہدیا کہ نعوذ باللہ انبیاء علیہم السلام نے صرف لوگوں کو ڈرانے کے لئے الہام کی عظمت بیان کی ہے ورنہ یہ بہت معمولی بات ہے جو دل میں آجاتی ہے وہی الہام ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بڑے آدمی کی میں نے کتاب پڑھی وہ بات بات پر کہتا ہے ھذا ما الھمنی ربی اور پھر لکھ کہ

زجبرئیل امین قرآن بہ پیغامے نمے خواہم

یہ **برہمووں کا مذہب** ہے۔ پرسوں ایک شخص نے ایک ترجمہ دیا۔ لکھا تھا نعوذ باللہ **الہامی** ترجمہ ہے ایک ہزار نسخہ چھپا ہے خرید جاوے میں نے محض اس خیال پر کہ ایک دوست لایا ہے (میرے خیال میں وہ درست ہے) اس کو پڑھ لیا۔ **میں اپنے کسی دوست کو اجازت نہیں دیتا کہ کوئی اسے پڑھے** میرا پڑھنا تعاون علی البر کے طور پر ہے اس میں ما انزل علی الملکین میں **ملکین** کے معنے **شیطان** کیا ہے اور دلیل یہ دی ہے جیسے ہماری زبان میں لچے کو **حضرت** کہتے ہیں یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور خطرناک غلط ہیں اگر **ملک** کا یہی ترجمہ ہے تو امنوا باللہ وملائکتہ کے کیا معنے ہونگے ہمارا وہ دوست اس مجلس میں ہے تو اس پر غور کرے کہ اس **الہامی** ترجمہ والے نے خدا سے ذرا بھی خوف نہ کر کے ہاروت ماروت کو **شیاطین** کہا ہے اور پھر اس کا نام الہام رکھا ہے میں نے جب اس ترجمہ میں یہ پڑھا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پیچھے میں نے سمجھا کہ اسکے متعلق **تبلیغ** کر دوں۔ اس لئے میں کھول کر کہتا ہوں کہ اس ترجمہ کو ہرگز ہرگز نہ پڑھو **ملک** کا ترجمہ فرشتہ ہی ہے۔ اور حضرت کا ترجمہ بے ایمان کرنا یہ بھی جہالت کی بات ہے پس تم کو چاہیئے کہ الفاظ کے معانی کرنے میں خدا تعالےٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ اور قرآن شریف کے

الفاظ کے معانی میں لحاظ رہے

اور قرآن کریم کے فہم کے بعض گر

امر بالمعروف اسی قرآن مجید کے ارشاد کے نیچے ہے پس میں ان نوجوانوں کو اب بھی کہوں گا کہ

لڑانے کا فکر نہ کرو ہماری بددعا نہ لو۔ دعائیں لو

کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالو جس سے جھگڑا پیدا ہو اور تفرقہ بڑھے۔ یاد رکھو میں پھر کہتا ہوں۔ باہم جھگڑا کروگے تو قرآن مجید کے اس فتوے کے نیچے آجاؤ گے۔ فتفشلوا و تذھب ریحکم تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائے گی۔ اس لئے توبہ کرلو۔ اس میں تمہارا بھلا ہے +

بعض لوگ نکمے جھگڑے کرتے ہیں۔ ایک نے آکر سنایا کہ سیالکوٹ کی جماعت نے کہا کہ نور دین نے اتنے مسئلے اڑا دیئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی کہ نور دین جہراً بسم اللہ نماز میں نہیں پڑھتا۔ ایسا ہی کل میرا ایک دوست آیا کہ جہراً بسم اللہ پڑھی تو پشاور کے قاضی نے کہا کہ احمدیوں کی نمازیں تو ٹھیک ہوتی ہیں مگر جہراً بسم اللہ درست نہیں۔ یہ نکمے جھگڑے ہیں۔ سیالکوٹ کا اگر کوئی بیٹھا ہے تو وہ اب توبہ کرلے اور استغفار کرلے یہ مسئلے جھگڑے کے نہیں ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بسم اللہ جہراً اور خفاءً پڑھتے تھے میری اپنی تحقیق میں جہراً پڑھنے والے تھوڑے ہیں۔ خفاءً پڑھنے والے بہت ہیں۔ میں عبدالکریم مرحوم سے خدا کے لئے محبت رکھتا تھا اور اس کے پیچھے نہایت ذوق سے نماز پڑھتا تھا اور میں اس کے جہر پر بھی فدا تھا۔ اور میں نے حضرت صاحب کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے تم میں سے بھی بعض نے پڑھی ہوگی کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت صاحب جہراً بسم اللہ پڑھا کرتے تھے؟ پھر میں نے حضرت صاحب کے سامنے بھی نمازیں پڑھائی ہیں اور بہت پڑھائی ہیں اور تم میں سے بہتوں نے پڑھی ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں اسوقت بھی اسی طرح نماز نہ پڑھاتا تھا؟ اب ان کے بعد بسم اللہ کے جہراً پڑھنے یا نہ پڑھنے پر بحث کرتے ہو۔ اور پھر اس بحث میں بڑھتے بڑھتے ایسے لفظ بول دیتے ہو۔ دیکھو

میں خلیفۃ المسیح ہوں اور خدا نے مجھے بنایا ہے

میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی۔ اب جب خدا تعالےٰ نے مجھے یہ ردا پہنا دی ہے میں ان جھگڑوں کو ناپسند کرتا ہوں اور سخت ناپسند کرتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم میں ایسی باتیں پیدا ہوں جو تنازع کا موجب ہوں۔ اس لئے میں اس خیال سے کہ

حریشہ شاید گرفتن بہ بیل ٭ چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل

اس قسم کے نکمے جھگڑوں کو روکنا چاہتا ہوں۔ تم کو کیا معلوم ہے کہ قوم میں تفرقہ کے خیال سے بھی **میرے دل پر کیا گزرتی ہے**؟ تم اس درد سے واقف نہیں تم اس تکلیف کا احساس نہیں رکھتے جو مجھے ہوتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں اور خدا ہی کے فضل سے یہ ہوگا کہ میں **تمہارے اندر کسی قسم کے تنازعہ اور تفرقہ کی بات نہ سنوں** بلکہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ تم اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کا عملی نمونہ ہو۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا دیکھو ایسے چھوٹے چھوٹے مسئلوں پر یقین کے ساتھ پہنچنا تم میں سے بہتوں کو نصیب نہیں ہوسکتا۔ صحابہ کے آثار پڑھو۔ کم از کم موطا امام محمد اور آثار امام محمد ہی کو پڑھ لو۔ صحابہ ایسے مسائل جزویہ میں اپنے ذوق کے موافق ترجیح دیتے تھے مگر یہ مسائل ان میں اختلاف کا باعث نہ ہوتے تھے۔ میں پھر تمہیں کہتا ہوں جو سنتا ہے وہ سن لے اور دوسروں کو پہنچا دے کہ

جھگڑا مت کرو ہم مرجائینگے پھر تمہیں بہت سے موقعہ جھگڑنے کے ہیں !!!

تم سمجھتے ہو میں حضرت ابوبکرؓ کی طرح آسانی سے **خلیفہ** ہوگیا ہوں؟ تم اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے اور نہ اس دکھ کا اندازہ کرسکتے ہو اور نہ اس بوجھ کو سمجھ سکتے ہو جو مجھ پر رکھا گیا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ میں اس بوجھ کو برداشت کرسکا۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں جو اس کو برداشت تو ایک طرف محسوس بھی کرسکے۔ کیا وہ شخص جس کے ساتھ لاکھوں انسانوں کا تعلق ہو آرام کی نیند سوسکتا ہے؟ اتنے بڑے کنبہ کے آدمی کی جو حالت ہوسکتی ہے اس کا قیاس تو کرو۔ پھر میری حالت کو دیکھو اور سمجھ لو کہ مجھے تمہاری بھلائی کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے

حضرت صاحب توبہ کی بیعت لیتے تھے میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ بیعت ارشاد کیوں نہیں لیتے فرمایا

میں شکر کرتا ہوں کہ توبہ ہی کر لیتے ہیں

پس تم میری اس نصیحت کو یاد رکھو میں تمہارے بھلے کیلئے کہتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے ذرا بھی **تفرقہ** کا احتمال ہوسکے میری توجہ اور **عقد ہمت** کو اسی میں لگا رہنے دو۔ دوسری طرف متوجہ ہونے دو اس میں تمہارا **بھلا ہوگا**

عبداللہ تیماپوری کا ایک ابتلا ہے مجھے دکھایا گیا اور وہ مجنون ہے۔ میں نے اس کو یہ کہدیا۔ اس نے کہا پھر توجہ کرو۔ تب میں نے اس کو کہا کہ یہ اللہ تعالےٰ کے حضور بے ادبی ہے۔ مجھے اب توجہ کرنے کی ضرورت نہیں اس پر اس نے کہا کہ **ہاں اگر میں روزہ رکھوں جنون ہوجاتا ہے**۔ پھر اس نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا میں نے اس سے **بیعت ارشاد** لے لی اور اس نے بیعت ارشاد کرلی۔ اس کے بعد اس نے ایک کتاب لکھی اور میرے پاس لایا۔ اور کہا کہ یہ مجھ کو براہ راست ملا ہے۔ میں نے کہا تم نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور کیا وہ بیعت ارشاد نہیں ہے؟ آخر اس نے اقرار کیا تب میں نے کہا اب تم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے حجت پوری ہوگئی۔ اب وہ لکھتا ہے کہ میں تمہیں **خلافت سے معزول کرتا ہوں**۔ پھر یہاں تک ہی بس نہیں کی بلکہ کہتا ہے کہ حضرت صاحب نے بھی مجھے شناخت نہیں کیا۔ اور اسی وجہ سے ان کی عمر میں ۱۵ سال کی کمی ہوگئی۔ پھر یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت صاحب کی تعلیم کمزور تھی۔ پھر اپنے دعوےٰ کے ثبوت میں کہا کہ مجھ میں چالیس آدمی کی قوت ہے اور جو کوئی میری بیعت کرے اس میں پندرہ آدمی کی قوت آجاتی ہے۔ حافظ روشن علی نے ہاتھ پکڑا تو چلا اٹھا اور کہا کہ میری غلطی تھی۔ اس قوت سے مراد روحانی قوت تھی۔ +

یہ ایک ابتلا ہے مجھے خدا تعالیٰ نے اسکو مجنون دکھایا ہے ان دعاوی کے ساتھ وہ اپنے آپ کو پیش کرتا ہے بعض لوگ معذور ہیں جیسے شیخ نور احمد وہ رات کو کچھ لکھتا ہے تو شیخ نور احمد کہدیتے ہیں کہ اسکو چھاپ دو۔ میں دوستوں کو چوکس کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں سے پرہیز کرو۔ اس قسم کے لوگوں کی ایک جماعت ہے جو ایسے دعوے کرتے پھرتے ہیں۔ ایک نے مجھے لکھا کہ اگر تم راستباز ہو تو مجھے اپنے جلسہ میں تقریر کرنیکی اجازت دو جب تک چاہوں بولتا رہوں۔ اور یہ بھی لکھا کہ تمہارا اسراس لئے کھلا گیا کہ اور کتابیں پڑھتے ہو۔ قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ میں نے اسکو لکھا کہ جب **قرآن مجید کے سوا کچھ نہیں اور ہر شخص کو اس کا فہم دیا جاتا ہے تو تم کیا سمجھانے آؤ گے؟ پھر مجھے** ...

نوٹ :- شیخ نور احمد مالک ریاض ہند پریس امرتسر اور مولوی غلام رسول امرتسری نے تحریری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور توبہ کرلی ہے۔ ایڈیٹر +

ہے مرنے والا دیکھتا ہے مگر کہتا کچھ نہیں اس وقت وہ اسی غشی کی سی حالت میں ہوتا ہے پس جبکہ انسانی زندگی کا ہر لمحہ موت کے قریب کر رہا ہے تو انسان کو چاہیئے کہ اس کی طیاری کرے۔ اس لئے اس آیت میں یہ ہدایت کی ہے کہ **تقوےٰ اختیار کرو**۔ اور ایسا تقوےٰ جو تقوٰی اللہ کا حق ہے۔ اور یاد رکھو کہ تمہیں ایسی حالت میں موت آوے کہ تم مسلمان ہو۔ چونکہ انسان کو معلوم نہیں کہ موت کی گھڑی کس وقت آجاوے اس لئے اس آیت پر عملدرآمد اسی حالت اور صورت میں ہو سکتا ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار رہے۔ اور کامل متقی ہو۔ **تقوی اللہ کیا ہے؟** عقاید صحیح ہوں اور انکے عقاید کے موافق اعمال صالحہ ہوں تقوےٰ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان دکھوں سے بچ جاتا ہے اور سکھوں کو پالیتا ہے متقی اللہ تعالےٰ کا محب ہوتا ہے متقی کو تمام تنگیوں سے نجات ملتی ہے اس کو من حیث لا یحتسب رزق ملتا ہے متقی کی دعائیں قبول ہوتی ہیں متقی کے دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ اور وہ مقابلہ دشمن میں ممتاز ہوتا ہے متقی پر الٰہی علوم کھولے جاتے ہیں۔ پس میں بھی پہلی نصیحت یہی کرتا ہوں کہ **متقی بنو۔ متقی بنو** ہاں اللہ تعالےٰ کے لئے متقی بنو۔ اور تم اللہ تعالےٰ کے سچے فرمانبردار بنجاؤ۔ اور اسی **فرمانبرداری** پر تمہارا خاتمہ ہو۔ یہ فرمانبرداری عجیب **نعمت** ہے۔ ابو الملۃ ابراہیم علیہ السلام پر تمام برکتیں اسی فرمانبرداری کی وجہ سے نازل ہوئیں۔ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔ اس لئے تم بھی اگر برکات **سماوی** سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہو تو متقی بنو اور تقوےٰ کی حقیقت سچے **مسلمان** میں پیدا ہوتی ہے پس تم بھی **مسلم** بنو۔ اور مرتے وقت تمہارا خاتمہ **اسلام** پر ہو +

دوسری نصیحت۔ جبل اللہ کو مضبوط پکڑو اور تفرقہ نہ کرو

پھر فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو اور سب کے سب ملکر مجموعی طاقت سے حبل اللہ کو پکڑو۔ اور تفرقہ نہ کرو۔ یہ **آیت** میں آج تم پر تلاوت کرتا ہوں اور پھر سناتا ہوں واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ تم خدا کی حبل کو ملکر مضبوط پکڑے رکھو۔ اسے چھوڑو نہیں اور اس سے جدا نہو اور نہ باہم تفرقہ کرو۔ ایک مرتبہ مجھے ایک مدرسہ میں لڑکوں کو وعظ کرنے کے لئے کسی نے کہا میں نے اس سے پہلے رسہ کشی کی کھیل نہ دیکھی تھی اس روز لڑکے رسہ کشی کا کھیل کھیل رہے تھے ہر ایک طرف کے لڑکوں نے بڑا زور لگایا اور وہ کہتے تھے ملکر زور لگاؤ جس طرف کے لڑکوں نے کمزوری دکھائی وہ ہار گئے۔ اس وقت مجھے اس آیۃ کی تفسیر معلوم ہوئی۔ دین اسلام میں یہ رسہ جس کو حبل اللہ کہا گیا ہے۔ **قرآن مجید** ہے۔ آریہ۔ برھمو۔ سناتن۔ مسیحی۔ دہریہ ملحد بھی اس رسہ کو زور سے کھینچ رہے ہیں اور زور لگا کر اپنی طرف لیجانا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف تم نے اس **حبل اللہ** کو پکڑنے کا دعوےٰ کیا ہے پس تم اس دعوےٰ کو بلا دلیل نہ رہنے دو۔ اور **پوری طاقت** و ہمت اور یک جہتی سے اس کو مضبوط پکڑ کر زور لگاؤ۔ ایسا نہو کہ وہ مخالفین اسلام اس رسہ کو لیجائیں (خدا نہ کرے ایسا ہو) اس رسہ کو مضبوطی سے پکڑے رہنا کا مطلب یہ ہے کہ **قرآن مجید** تمہارا دستور العمل اور ہدایت نامہ ہو۔ تمہاری زندگی کے تمام مرحلے اس کی ہدایتوں کے ماتحت طے ہوں تمہارے ہر ایک کام ہر حرکت و سکون میں جو چیز تم پر حکمران ہو وہ خدا تعالےٰ کی یہ **پاک کتاب** ہو جو شفا اور نور ہے +

یاد رکھو۔ دنیا ایک مدرسہ ہے اس مدرسہ میں وہی کامیاب ہونگے جو **حبل اللہ** کو ہاتھ سے نہ دینگے اور مل کر زور لگائیں گے۔ اس وقت بہت بڑی ضرورت ہے۔ کہ مسلمانوں میں **عملی زندگی** پیدا ہو۔ اور ان کے تفرقہ مٹ جاویں۔ میں پھر تمہیں اللہ کا حکم پہنچاتا ہوں سنو اور غور سے سنو!

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

تیسری نصیحت

دیکھو! تفرقہ نہ کرو۔ اگر تفرقہ کروگے تو جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہ حبل اللہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائیگی اور اس کے ساتھ ہی تم بھی بودے ہو جاؤگے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ **ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم**۔ تنازع کروگے تو بودے ہو جاؤگے اور تمہاری ہوا نکل جائیگی۔ پھر تمہارا جمع جتھا ٹوٹ کر قوت منتشر ہو جائے گی اور دشمن تم پر قابو پالینگے۔ ہاں اگر تنازعہ پیدا ہی ہو تو اس وقت تمہیں صبر سے کام لینا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے یہی ارشاد کیا ہے کیونکہ جب جھگڑا پیدا ہوتا ہے تو ایک طرف غضب آتا ہے۔ اگر دوسری طرف بھی اسی غضب سے کام لیا جاوے تو نتیجہ اس کے سوا نہیں ہوگا۔ کہ پھر اللہ تعالےٰ کے غضب کے نیچے آکر ہلاک ہو جاؤگے۔ پس ایسے موقعہ کے لئے محض اپنے کرم اور غریب نوازی سے یہ تعلیم دی کہ صبر کرو۔ اگر صبر سے کام لوگے تو نتیجہ کیا ہوگا۔ ان اللہ مع الصابرین تنازع کے باطل کرنے کا یہی طریق ہے کہ صبر سے کام لو۔ انسان جب صبر کرتا ہے تو ایک **نور** اس کے قلب پر اترتا ہے جس سے اس کو سکینت اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے اور وہ جوش کی آگ جو اس کے اندر بھڑکنے والی تھی بالکل ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ یہ ظہور ہوتا ہے۔ ان اللہ مع الصابرین کا۔ خدا تعالےٰ کی محبت اس طرح پر اپنا کام کرتی ہے اور پھر جس کے ساتھ خدا ہو اس کی **کامیابی** اور فتح میں کیا کلام

خدا داری چہ غم داری

انسان خدا کی محبت اگر چاہتا ہے تو اس کے لئے لازمی شرط یہی ہے کہ متقی بنو۔ اور پھر صبر کرے۔ مگر تم دیکھو کہ تم میں ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں تنازع ہو جاتا ہے۔ یہاں ہمارا بازار ہی کتنی دکانیں ہیں۔ ان میں کتنا سودا ہے۔ میں تو جانتا ہوں اس کا نام بازار رکھنا بھی شرم ہے بہرحال جو کچھ بھی ہے ہے ان گنتی کے دوکانداروں میں ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ جو سودا اس نے رکھا ہے کوئی دوسرا وہ نہ رکھے اور اسے ہی سارا نفع ہو۔ پھر جگہ پر جھگڑا ہوتا ہے ایک کہتا ہے مجھے یہ جگہ ملے دوسرا کہتا ہے مجھے دو۔ میں حیران ہو جاتا ہوں کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ کیا ان کی غرض اتنی ہی ہے۔ وہ مجھ سے پوچھتے تو میں انہیں بتاتا۔ کہ اگر تم نفع چاہتے ہو تو خدا پر بھروسہ کرو کسی دوکان یا کسی سودے کو اپنا خدا نہ بناؤ۔ ان پر بھروسہ کروگے تو ہلاک ہو جاؤگے۔ نہ دنیا ہی کا فائدہ ہوگا اور دین بھی ہاتھ سے جائیگا۔ **نفع دنیا** اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے اور یہ اس کے فضل سے ملتا ہے ہاں تدبیر کرو۔ مگر اپنی تدبیروں کو خدا نہ سمجھ لو اور ان پر بھروسہ نکرو۔ تمہاری تجارتیں تمہارے لئے موجب برکت دین ہوں۔ وہ دنیا کسی کام کی نہیں جو دین کو بگاڑ دے۔ کیا دنیا میں پہلے سے ایسے تاجر موجود نہیں جنکو دین سے واسطہ نہیں۔ تم کوشش کرو اور خدا تعالےٰ سے توفیق چاہو کہ تمہاری تجارتیں بھی تمہارے لئے **دین** ہو جائیں +

پھر **بعض نوجوان** ہیں وہ جھٹ **تصنیف** کر دیتے ہیں حالانکہ ان میں وہ فہم وہ **فراست** نہیں ہوتی جو ایک کتاب کے لکھنے والے میں ہونی چاہیئے محض خیالات سے کچھ نہیں بنتا جب تک سچے علوم سے واقفیت نہو۔ اور پھر ایسی تصنیفیں ایک تفرقہ کا موجب ہو جاتی ہیں۔ تم کو اگر مشکلات پڑتے ہیں تو **خدا تعالےٰ سے توفیق** مانگو اور دعاؤں سے کام لو ایک نے کہا کہ ہم سے **امر بالمعروف** میں اطاعت کی بیعت لی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بیعت میری ایجاد تو نہیں قرآن مجید بھی تو **تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر** کہتا ہے

ایڈیٹوریل

مسلمان دکھلاؤ صاحب ایڈورڈ گرنٹ سال نو کے اپنے پہلے مضمون کے سرے پر لکھتے ہیں یہ

غوغا تو ہو رہا ہے کہ مسلم ہیں خستہ حال
دکھلاؤ تو سہی کہ مسلماں ہیں کس طرف

ہم تو مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کوئی ایسا لفظ لکھ یا کہہ بیٹھیں تو ہمارے خواجہ صاحب کے لکچر بند کرانے کی کوشش کی جاتی ہے اب دیکھئے ایڈورڈ گرنٹ کا کیا حال ہوتا ہے یا ہمارے اور ان کے کہنے میں کچھ فرق ہے تو امید ہے کہ اس کا اظہار بھی کوئی صاحب کر ہی دینگے۔

امریکہ میں توحید خدا کا جب کوئی پیارا دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو جن مقاصد کو لے کر وہ آتا ہے۔ ان کے پورا کرنے کے واسطے زمین و آسمان کے فرشتے اس کے معاون بنتے ہیں اور پہلے سے ہی ایک ہوا ایسی چلنے لگتی ہے۔ جو اس باران رحمت کے قرب کی خبر دینے لگتی ہے۔ حال میں ہمارے پاس امریکہ سے ایک کتاب بنام

The Message of
New Thought

دی میسج آف نیو تھاٹ آئی ہے۔ جسے ولیم واکر اٹکنسن
William Walker Atkinson
نے تصنیف کیا ہے۔ اور امریکہ کی ایک کمپنی الیزبتھ ٹون نے بقیمت ۱۲ ۰/ فی نسخہ (25 ¢) شائع کیا ہے۔

Elizabeth Towne Co.
Holyoke, Mass. U.S.A.

اس کتاب میں لکھا ہے کہ امریکہ میں موجودہ عیسائیت سے متنفر ہو کر ایک **خدا** کے عقیدہ کی بناء کے واسطے سنہ ۴۰-۱۸۳۰ء کے درمیان انجمنیں اور مجلسیں قائم کی گئیں۔ ظاہر ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے بھی وہی ایام تھے۔ پھر اس کتاب میں لکھا ہے۔ کہ انہیں ایام میں یورپ امریکہ میں مسئلہ رفع روحانی پر بحث شروع ہوئی۔ کہ ہر ایک انسان کو روحانی رفع ہو سکتی ہے اس کتاب کے مصنف کا خیال ہے کہ امریکہ میں جو توحید کا خیال پیدا ہوا ہے۔ وہ ایک **ہندی** خیال ہے۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو اس سے اس نیک منظر کی قبل از وقت خوشبو آتی ہے جب کہ **نبی ہندی** کے غلام توحید کا ڈنکا امریکہ میں جا بجائیں گے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں کہ ایسا ہوگا مصنف موصوف اسباب پر ہی زور دیتا ہے اور وہ سچ کہتا ہے کہ ابتدائی عیسویت کے بعض فرقوں کی تاریخ کا جب ہم ملاحظہ کرتے ہیں۔ تو وہ بھی ہمارے ہمخیال ہے۔

بے پردگی کا نتیجہ اخبار آبزرور راوی ہے۔ کہ لنڈن کے ایک رسالہ میں ایک پادری صاحب شاکی ہیں کہ وہاں کی لڑکیاں ہندوستانی لڑکوں پر پہلی ہی نگاہ میں عاشق ہو جاتی ہیں اور پھر کوئی بات انہیں ان کے مشرقی دوست سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔

پادری صاحب کو سوچنا چاہیئے کہ یہ سب بے پردگی کی خرابیوں کا نتیجہ ہے۔ اسمیں ہندی طلباء کا قصور نہیں بلکہ یورپین تہذیب کا یہ منشاء ہے۔

ڈاک ولایت

پوپ صاحب آجکل یسوعیت کے صدر مقام روما کے صدر نشین پوپ صاحب کا نام پائس دہم ہے۔ پائس دہم کے متعلق ایک نامہ نگار نے رسالہ امریکن ریویو آف ریویوز میں ایک مضمون لکھا ہے اور پوپ نے زمانہ حال کی خرابیوں پر جو ملامت مہذب دنیاء کو کی ہے اس کا جواب دیا ہے لیکن دیگر معاملات میں پوپ کی تعریف کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ پوپی احاطہ کے اندر مقفل رہنا بڑا ہے پوپ پر ایک مشقت ہے۔ اور اگر اسے اجازت ہو تو وہ بخوشی اپنے عہدے اور مقام پر جانے کو طیار ہو گا جہاں وہ پوپ بننے سے قبل آزادی کے ساتھ زندگی گذارتا تھا۔ جب پوپ اپنے پُرانے مقام سے پوپی مقام کو گیا۔ تو اس نے ریل کا ٹکٹ واپسی کا لیا تھا۔ اور جب اسے پوپ بن جانے کے سبب مجبوراً آئندہ وہیں رہنا پڑا تو کتنے دن واپسی ٹکٹ کو نکال نکال کر حسرت سے دیکھا کرتا تھا امید ہے کہ اب پوپ صاحب کا وہاں دل لگ گیا ہو گا۔ مگر اسطرح زبردستی سے کسی کو مقدس بنانے کا نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ اسطرح کوئی مقدس بن سکتا ہے۔ شاید اٹلی والے ہر بات میں خواہ مخواہ کا جبر ہی جانتے ہیں انھوں نے پوپ بھی جبر سے بنایا اور ملک طرابلس بھی جبر سے چھیننا چاہتے ہیں۔

جاہل فرانس یسوعی اخبار سنڈے ایٹ ہوم میں ایک صاحب یسوعی ملک فرانس کی حکومت پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں وہاں کی گورنمنٹ کو جاہل تبلاتے ہیں جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہاں کی حکومت نے ان کتابوں کو سرکاری مدارس سے خارج کر دیا ہے جن سے دین یسوعی کی تعلیم ہوتی تھی وہ الہی کلام پورا ہو رہا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں دجال خود بخود پگھلنے لگے گا۔ اب پادری صاحبان ہزار رنڈیمیں اور سر پیٹیں یہ صلیب کا منار تو اندر سے کھوکھلا ہو ہی گیا اور ہر وقت گرنے کو طیار ہے۔ یہ سچ ہے کہ حکومت فرانس نے مذہب کی سخت مخالفت کی ہے مگر جو مذہب ان کے ملک میں تھا وہ تھا ہی اس قابل کہ اُسے ملک بدر کیا جاوے۔ تثلیث اور کفارہ کے بے معنے الفاظ کو کون عقلمند قبول کر سکتا ہے۔

نامہ نگار کی یہ بھی شکایت ہے۔ کہ خداوند یسوع کے لفظ کو نکال کر صرف خدا کا لفظ رہنے دیا گیا ہے اور دراصل بڑی شکایت اس کی یہی ہے کہ اس کے معبود کو چھوڑ کر خالص توحید کا ذکر کیوں کیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے کلام شریف میں جن لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ کہ اذا ذکر اللّٰہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یؤمنون بالاخرۃ ط واذا ذکر الذین من دونہٖ اذا ھم یستبشرون۔ ترجمہ۔ جب صرف اللہ ہی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو وہ لوگ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اور جب اللہ کو چھوڑ کر اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تب وہ خوش ہوتے ہیں۔ یہ نامہ نگار بھی ایسے ہی لوگوں کی ایک مثال ہیں۔ آجکل کے واعظین کی عادت ہے۔ کہ سامعین کو خوش کرنا ان کا مقصد ہوتا ہے (الا ماشاء اللہ) وہ طریق اختیار کرتے ہیں۔ جس میں سامعین خوش ہو جائیں۔ خالص توحید کا وعظ کیا جاوے اور ان باتوں کو چھوڑ دیا جاوے۔ جنہیں پہلے سے سامعین پسند کئے ہوئے ہوتے ہیں تو پھر وعظ سننا تو درکنار اُلٹا ناراضگی کا اظہار ہو۔

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ پیرایہ نہایت ہی دلکش اور دلچسپ ہے۔ مسلمانوں کا قومی فرض ہے کہ ان کا مطالعہ کرکے اپنے بزرگوں کے نام کی قدر کریں اور ان سے مفید سبق حاصل کریں۔ کیونکہ ان کی آیندہ ترقی کا راز اسی میں مرکوز ہے۔ حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت عہ/

ملنے کا پتہ

منشی غلام قادر حکیم۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

[illegible]

مراسلت

خلافت راشدہ

رسول کریم صلعم کے دو خطبے

فریقین شیعہ و سنی میں ویسے تو بڑے بڑے اختلاف پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن سب سے منہم بالشان اختلاف مسئلہ خلافت کے متعلق ہے۔ اس موضوع پر علمائے فریقین نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ جن کے مطالب پر حاوی ہونا بھی مشکل ہے۔ خاکسار نے بھی اپنی سمجھ کے مطابق اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ اور کئی دفعہ بنظر انصاف غور کیا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ایسے دلائل بینہ پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ جن سے خلافت راشدہ کی حقانیت اور آخر کار عقیدہ شیعہ کی کمزوری ہی ثابت ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ شیعہ صاحبان نے اپنی کتب معتبرہ کو بغور مطالعہ کرنا شاید عرصہ مدید سے ترک کر دیا ہے۔ اور چند روایات رکیکہ پر ایسے ایمان لائے ہوئے ہیں کہ اسکے سوا وہ کسی ناصح مشفق کی آواز کو سننا ہی پسند نہیں کرتے۔ جو صاحب آبائی تقلید میں مرمٹے ہیں اُن کا تو ذکر نہیں لیکن جنہوں نے خدا کے فضل سے علم و عقل سے کافی حصہ لیا ہے۔ تعجب ہے کہ وہ بھی حق و باطل کی تمیز کی طرف توجہ نہیں فرماتے ہیں۔ منجملہ بہت سے دلایل و شواہد کے جو خاکسار نے اس اختلاف عظیم کو مٹانے کے واسطے کتب شیعہ سے تلاش کئے ہیں۔ بطور نمونہ ذیل میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو خطبیات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اگر انصاف سے مطالعہ کیا جائے تو عجب نہیں کسی سعید الفطرۃ کو نور ہدایت نصیب ہو جائے +

پہلا خطبہ۔ یہ درحقیقت وہ پہلا خطبہ ہے جو آنحضرت صلعم نے خدا کے پہلے گھر یعنے مکہ میں سب سے پہلے مکہ والوں کو خاص طور پر متوجہ کر کے علی الاعلان ارشاد فرمایا +

اے گروہ قریش و اے طوائف عرب شمارا میخوانم بسوئے شہادت بہ وحدانیت خدا۔ و ایمان آوردن بہ پیغمبری من۔ و امر میکنم شمارا بآن میخوانم۔ تا پادشاہاں عرب گردید و گروہ عجم شمارا فرمانبرداران گردند و در بہشت پادشاہاں باشید۔ پس قریش استہزا کردند۔ الخ حیٰوۃ القلوب جلد ۲ باب ۲۳

داجابت نمائید مرا در اپنے شمار

بیان مبعوث گردیدن آنحضرت صـ ۲۵۵ روایت معروضہ کے ابتدا میں یہ عبارت ہے ودر حدیث صحیح از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول است +

ترجمہ خطبہ۔ اے قریش کے گروہ اور اے عرب کے قبیلو۔ میں تم کو دعوت کرتا ہوں طرف گواہی دینے اوپر خدا کے واحد ہونے اور میری پیغمبری پر ایمان لانے کے۔ اور حکم دیتا ہوں تم کو کہ ترک کرو بُت پرستی کو۔ اور قبول کرو میری ہدایت کو جسکی طرف تم کو دعوت کرتا ہوں۔ تاکہ تم عرب کے بادشاہ بن جاؤ۔ اور عجم کے گروہ تمہارے تابعدار بن جائیں اور بہشت میں بادشاہ بن جاؤ پس قریش نے ہنسی اُڑائی +

ناظرین باتمکین۔ حضرت سرور عالم ہادی اُمم خاتم النبیینؐ (فداہ روحنا) کی یہ پہلی آواز ہے۔ جو عرب کے جہالت پرست اور قریش کے مغرور سرداروں کو آپنے اُسوقت سُنائی جب آپ کا کوئی یاور و مددگار نہ تھا۔ آپ مُرسل من اللہ اور مخبر صادق اور بشیر و نذیر نبی ہونیکی حیثیت میں اپنی قوم کو بُت پرستی جیسی قدیم اور مرغوب عادت کو ترک کرنے اور جدید تعلیم توحید باری تعالےٰ و رسالت کے قبول کرنے کی دعوت و ہدایت فرماتے ہیں۔ اور اس کا اجر و ثواب یہ فرماتے ہیں۔ کہ تم عرب و عجم کے مالک بن جاؤ گے اور نہ صرف یہ دنیوی جاہ و جلال ہی تمہارے نصیب ہوگا۔ بلکہ آخرت کی بادشاہت بھی تم کو ملیگی۔ اب غور طلب یہ امور ہیں۔ کہ کیا آپ کی یہ بشارت قوم کے حق میں منجانب اللہ تھی۔ یا محض نفسانی خواہش یا دماغی تخیل یا سحر البیانی کا ایک کرشمہ تھا۔ جو شخص آنحضرت صلعم کی صداقت پر دل سے ایمان لائے ہوئے ہیں۔ وہ کبھی ایسی نسبت آنحضرتؐ کو نہیں دے سکتا۔ اور پھر جب واقعات نے اپنے وقت پر آپ کی اس مقتدرانہ پیشگوئی کی تصدیق بھی فرما دی۔ تو اب کسی کو مجال انکار نہیں ہو سکتی +

پھر یہ کہ آیا ہم کو تواتر معلوم ہو چکا ہے یا نہ کہ آپکے فرمانبرداروں میں سے بعض خصوصاً اور عام عموماً پادشاہ عرب و مالک عجم ہوئے۔ یہانتک کہ ابتک وہ مفتوحہ ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں +

اب جھگڑا ہے تو یہ ہے کہ یہ فتوحات محض دنیوی تھیں اور جن بزرگان دین و حامیان ملت کی خلافت میں وہ حاصل ہوئیں۔ وہ بھی بطور دیگر فاتحاں اقوام عالم مثل نپولین بونا پارٹ تیمور۔ کوئین وکٹوریہ وغیرہ سلاطین دنیا کے ٹھیرتے ہیں

اس وہم کا ازالہ بھی دُور ہو سکتا ہے کیونکہ اس خطبہ مبارکہ کے آخر میں یہ بشارت بھی موجود ہے کہ تم بہشت کے پادشاہ بھی بنوگے۔ تاکہ صحابہ کرام کو یہاں کی خلافت تو سقیفہ بنی ساعدہ کی برکت سے نصیب ہو گئی کیا بہشت کی بادشاہت عطا ہونیکے لئے بھی کسی سقیفہ کا گمان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو یہودیوں اور نجومیوں نے قبل از بعثت رسول صلعم اپنی کتابوں سے دیکھ دیکھ کر بتلایا ہوا تھا کہ تم لوگ ایمان لے آنا تمکو خلافت ملجائیگی۔ یہ انوکھی توجیہ اور تعریض حضرت مہدی کی طرف منسوب کیگئی ہے۔ لیکن جیسا کہ مضمون ہدایت مشحون خطبہ سے ظاہر ہے خلافت و پادشاہت کے لالچ دلانے والا نجومی کوئی اور نہ تھا۔ خود آنحضرت صلعم تھے جنکے ارشاد پر انہوں نے آبائی مذہب کو ترک کر دیا۔ اور توحید و رسالت پر ایمان لے آئے۔ اور پھر ان کا ایمان ایسا خالص اور ایسا راسخ تھا کہ سب ہمسروں میں انکو ہی امتیاز نصیب ہوا۔ پھر یہ امتیاز نہ صرف انکے اپنے مخلص مومن ہونے پر شاہد ہے۔ بلکہ خود حضرت رسول کریم کے مخبر صادق اور سچے رسول خدا ہونے پر ایک بینظیر دلیل ہے۔ آیتہ استخلاف بھی اسی امر کے حق بجانب ہونے پر نص صریح ہے + دو تین سال پیشتر ایڈیٹر صاحب اصلاح نے آیتہ استخلاف پر حسب عقیدہ اہل سنت جو اعتراض اُٹھایا تھا کہ اگر مطابق مومن اور باعمل صالح صرف اصحاب ثلاثہ ثابت ہوئے اور باقی سب مہاجرین و انصار غیر مومن۔ کیونکہ اگر مومن اور اعمال صالح والے ہوتے تو سب خلیفے بنائے جاتے اس کا ازالہ بھی مضمون خطبہ سے بخوبی ہو جاتا ہے +

پس بہرصورت یہ خطبہ جو بقول علامہ مجلسی باقر علوم حضرت امام باقرؑ کی روایت سے حدیث صحیح کے طور پر منقول ہے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مخلص مومن اور خلیفہ برحق ہونیکی کافی تائید کرتا ہے۔ ائمہ کرام اہلبیت سے اور آیتہ استخلاف کی بہترین تفسیر ہے۔ اور اسکے سوائے جو کچھ روایات و مزعومات مخالفین ہیں سب مخالف قرآن و مخالف مذہب ائمہ کرام ہیں۔ اگر طوالت کا خوف نہو تو اسکی تائید میں بفضلہ تعالیٰ چند اور روایات و احادیث معتبر بھی عرض کر سکتا ہوں۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ +

دوسرا خطبہ۔ یوں تو آنحضرتؐ نے بیسیوں خطبے مختلف مواقعہ پر ارشاد فرمائے ہونگے۔ لیکن اس دوسرے خطبے سے ہماری مُراد وہ خطبہ ہے جو آپنے اپنی وفات سے پہلے فرمایا۔ اور اسکے بعد اور کوئی خطبہ نہیں فرمایا۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کا یہ خطبہ جو آپنے پورے ۲۳۔ برس کے واقعات مختلفہ اور صحابہ کرام کی کثیر جماعت میں سے پے در پے مومن و منافق کے

امتحان و تجارب کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس کا معلوم کرنا مسلمانوں کے لئے خاص طور پر دلچسپ ہوگا۔ آنحضرت صلعم جیسے عظیم الشان مصلح دین و دنیا کی سب سے پہلی آرزو تو آپ نے بھی سُن لی۔ اب اُنکی آخری ہدایت بھی گوش ہوش سے سنیئے +

کلینی نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ جبرئیل امین خدا کیطرف سے حضرت رسول کریم کی وفات کی خبر لائے اسوقت جبکہ آنحضرتؐ کو کوئی درد و الم نہ تھا۔ پس حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگوں کو عام منادی کیجائے۔ کہ جمع ہوں۔ و مہاجران و انصار را حکم فرمود کہ اسلحہ خود را بپوشند۔ چوں مردم جمع شدند حضرت بر منبر برآمد و خبر فوت خود را باوشاں گفت و فرمود کہ خدا را بیاد کسے مے آورم کہ بعد از من والی شد بر امت من کہ البتہ رحم کند بر جماعت مسلماناں و ضرر بایشاں نرساند کہ باعث مذلت ایشاں گردد۔ و فقیر نہ گرداند ایشانرا کہ مورث کفر ایشاں شود و در خود را بر روئے ایشاں نہ بندد کہ اقویاء ایشاں بر ضعیفاں مسلط شوند و ایشانرا در سرحد ہائے کافراں بسیار حبس نماید کہ باعث قطع نسل امت من گردد۔ پس فرمود کہ تبلیغ رسالت کردم و خیر خواہی شمارا بجا آوردم۔ پس ہمہ گواہ باشید۔ حضرت صادق فرمود کہ ایں آخر سخنے بود کہ آنحضرت بر منبر خود گفت" حیوٰۃ القلوب جلد ۲ باب ۶۳ در وصیت رسول خدا ص۶۴۹ و اصول کافی ص۲۵۷ + یعنے مہاجرینؓ و انصارؓ کو حکم فرمایا کہ اپنے ہتھیار لگا کر آئیں۔ جب سب جمع ہوگئے تو حضرت منبر پر گئے اور اپنے فوت ہوجانیکی بابت انکو بتلایا۔ اور فرمایا کہ میں اُس شخص کو خدا کی یاد دلاتا ہوں جو کہ میرے بعد میری امت کا امیر اور حاکم بنے کہ مسلمانوں پر ضرور ترحم کرے اور انکو تکلیف نہ دے جو اُن کی ذلت کا باعث ہو اور انکو محتاج نہ بنائے تاکہ پھر وہ کُفر کی طرف عود کر نہ جائیں اور اپنا دروازہ اُن پر بند نہ رکھے تاکہ زبردست لوگ کمزوروں پر ظلم کرنے لگیں اور انکو (مسلمانوں کو) کفار کی سرحدوں پر زیادہ عرصہ تک نہ رہنے دے تاکہ (انکے اپنی عورتوں سے دور رہنے سے) میری امت کی نسل قطع نہ ہو جائے۔ پھر فرمایا۔ مَیں نے رسالت کی تبلیغ کردی اور تمہاری خیر خواہی کا حق ادا کردیا۔ پس سب گواہ رہو۔ حضرت صادق نے فرمایا۔ یہ آخری کلام تھا جو آنحضرتؐ نے اپنے منبر پر فرمایا +

اس خطبہ مبارکہ سے کئی ایک فائدے حاصل ہوئے۔ اوّل یہ کہ اس سے خطبہ اوّل آنحضرتؐ کی تصدیق و توفیق ہوتی ہے۔ یعنے یہ کہ آنحضرت صلعم کا مشن عظیم الشان مشن تھا۔ جس کا آغاز آنحضرت سے ہوا۔ اور حسب مضمون آیۃ۔ وانی ہدایۃ۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ بعض وعدے آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات سے پورے ہوں اور بعض آپکی برگزیدہ جماعت اصحابؓ سے تاکہ انکے خلفائے برحق ہونے پر کافی دلیل ہو۔ اور ان وعدوں کا نمایاں پہلو وہی دشمنان دین کی بربادی اور مومنین کاملین کی کامیابی اور فتح و نصرت ہے جو بفضلہ تعالےٰ مثل روز روشن پورے طور پر پوری ہوکر رہی اور سب مخالف اور موافق دنیا نے دیکھ لی۔ دوم یہ کہ رسول صلعم نے آخر وقت تک کسی خاص شخص کو خلافت کیلئے مخصوص و نامزد نہیں فرمایا تھا۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ رسول صلعم امت کو اور اہتمام حفاظت دین کو مہمل و معطل چھوڑ کر دنیا سے کوچ فرما گئے واقعات سے بکلّی ناواقف ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ کسی ایک شخص کو خلیفہ نامزد کرنیکا تو کیا ذکر۔ آنحضرت صلعم نے تو خدا کی ساری برگزیدہ و پسندیدہ جماعت یعنی مہاجرینؓ و انصارؓ کو حالت صحت میں اپنے حضور بلوا کر خاص طور پر اہل اسلام اور اسلام کی حفاظت کا کام سُپرد فرمادیا بلکہ جیسا کہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح صاحب اعلیٰ اللہ درجاتہ فرمایا کرتے ہیں۔ تقرر خلافت کسی خاص شخص کے نام خداوند کریم نے حسب مضمون آیۃ استخلاف اپنے ذمہ کر رکھا تھا اور جس کا کہ ابھی وقت نہیں پورا ہوا تھا۔ آنحضرت صلعم نے بھی کسی خاص شخص کو نامزد نہ فرمایا۔ خلافت کی خلعت فاخرہ کیلئے ہر ایک شخص کے اعمال و خدمات دین کافی قراین تھی۔ عدم تقرر کی تائید میں ایک اور روایت بھی شیخ مفید جیسے عالم اجل امامیہ سے حیات القلوب میں مروی ہے جسمیں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ صلعم سب مسلمانوں کو تمسک بالقرآن و رعایت اہلبیت کرام کے ارشاد کے بعد انصارؓ کے ساتھ حُسن سلوک کرنے کی بہت سفارش فرمائی۔ اصل الفاظ روایت یہ ہیں + پس کسے کہ والی امرے شود در میان مسلمانان باید کہ نیکوکار انصار را بنوازد و از بدکردار ایشاں عفو نماید۔ حیات القلوب باب ۶۳ وصیت رسولؐ ص۶۵۲ + ان فقرات کے مقابلہ میں خم غدیر و قصہ قرطاس وغیرہ کی روایات کی حقیقت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے پس یا تو اُن روایات کو بکلی منسوخ ماننا پڑیگا یا انکی کوئی اور تاویل کرنی پڑے گی۔ سوم یہ کہ بعد آنحضرت صلعم جن خلفاء کو خدا نے مسلمانوں میں عدل و انصاف قائم کرنے اور دشمنان اسلام کو دائرہ اسلام میں لانے کیلئے جہاد کی توفیق عطا فرمائی تھی وہ واقعی سچے خلیفے تھے۔ اور انکی خلافت بھی منجانب اللہ اور دین کی خلافت تھی۔ ورنہ آنحضرتؐ صلعم آیندہ والی امت کو ہدایت نہ فرماتے کہ مسلمان مجاہدین کو کافروں کی سرحدوں پر عرصہ تک نہ رہنے دے تاکہ قطع نسل امت کا باعث نہ ہو + چہارم یہ کہ حسب الارشاد آنحضرت صلعم بعد وفات آنحضرتؐ کے مسلمانوں اور اسلام کا استقبال جیسا کہ بظاہر گمان ہو سکتا ہے بکمال عروج و اقبال کا استقبال ثابت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم نے چمن اسلام کو دن رات کی محنت شاقہ سے اپنے پسینہ بلکہ اپنے پاک خون سے سیراب کیا تھا۔ بعد آپ کی وفات کے حسب وعدہ خداوندی یدخلون فی دین اللہ افواجًا۔ اس چمن کے پھولنے پھلنے کے ایام آئے تھے نہ کہ مطابق خیال بعض اسکے مرجھانے اور کملا جانے کے رسول کریم جیسے سرپرست کی وفات کے بعد اب خود خداوند کریم کا فضل حامیان دین کا زور بازو اور مجاہدین اسلام کی سپر ہونا تھا۔ اور ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسا ہی ہُوا۔ اور اس کی تصدیق شیخ مفید کی روایت جو بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے حیات القلوب میں مروی ہے جسمیں لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ جبرئیل امین نازل ہوئے اور دریافت کیا کہ آیا آپ پھر دُنیا میں دوبارہ آنا چاہتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں چاہتے۔ جو کچھ میرے ذمہ رسالت الٰہی کی تبلیغ کا فرض تھا میں نے اسکو ادا کردیا۔ پھر جبرئیل نے پوچھا کہ آپ دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں آپنے فرمایا نہیں بلکہ رفیق اعلیٰ کو چاہتا ہوں یعنی موافقت انبیاءؑ و اولیاء اور دوستان خدا کی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وصیت فرمائی۔ اور فرمایا۔ اے لوگو میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور نہ کوئی سنت میرے بعد ہے جو کوئی میرے بعد پیغمبری کا دعوے کرے یا میرے دین میں بدعت جاری کرے۔ اس کا دعویٰ اور اس کی بدعت آگ میں ہے اور جو کوئی ایسا دعویٰ کرے اس کو قتل کردو۔ اور جو کوئی اسکی پیروی کرے وہ آگ میں ہے +

ایہا الناس احیا کنید قصاص را۔ و زندہ بدارید حق را و پراگندہ مشوید۔ و مسلمان باشید و انقیاد کنید پیشوایاں دین را تا از عذاب دنیا و آخرت سالم گردید۔ پس ایں آیت را خواند کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیز۔ حیات القلوب ص۶۵۲ جلد دوم۔ یعنے اے لوگو احیا کرو قصاص کو اور زندہ رکھو حق کو۔ اور پراگندہ نہ ہونا اور مسلمان رہنا۔ اور پیشوایان دین کی اطاعت کرنا۔ تاکہ دُنیا و آخرت کے عذاب سے بچے رہو۔ پھر یہ آیت پڑھی کتب اللہ لاغلبن الخ یعنے اللہ نے اپنے پر فرض و لازم کرلیا ہے کہ ہم غالب رہینگے اور ہمارے فرستادے۔ بیشک اللہ قوت والا اور غالب و زبردست ہے +

اب منصف مزاج خود انصاف کریں اور فرمائیں کہ بعد وفات آنحضرتؐ جس گروہ کو احیائے قصاص و احیائے حق و مدعیان نبوت کاذبہ مثل مسیلمہ کذاب کا قتل اور مسلمانوں کو متفق رکھنے اور متفرق ہونے دینے کی توفیقات عطا ہوئی اور جو دشمنان دین کے مقابلہ میں غالب رہے وہ کون بزرگوار تھے۔ اور پھر خود ہی یہ نتیجہ بھی نکال لیں کہ یا یں ہمہ مساعدت فضل پروردگار وہ رسول کریم کے حسب دلخواہ قائم تمام تھے یا نعوذ باللہ منافق و دشمنان اسلام و غاصبان خلافت حقہ +

مسلم یونیورسٹی

نواب وقار الملک صاحب نے نہایت افسوس کے ساتھ ایک چھٹی شائع کرکے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ ۳۵ لاکھ کا چندہ جمع نہ ہوسکنے کے بعد چارٹر کے ملنے میں غیر معمولی التواء ہوجانے کا خوف ہے اب تک ۲۳½ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے۔ ہمارے خیال میں جس قدر وعدے گئے ہیں وہ اگر سب پورے ہوجاویں تو ۳۵ لاکھ کا جمع ہوجانا کوئی مشکل بات نہیں ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہمت سے کام لیں صرف جلوس اور جلسے کچھ چیز نہیں جب تک عملی نمونہ اپنے حُبّ کا نہ دکھایا جائے۔ ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ احمدی برادران اپنے وعدوں کو جلد پورا کرنے کی کوشش کرینگے وہ چھٹی عام اطلاع کیواسطے درج ذیل کیجاتی ہے۔

مسلمان پبلک کو بذریعہ اخبارات معلوم ہوا ہوگا۔ کہ بتاریخ ۴۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں آنریبل سر ہنری بٹلر صاحب بہادر بالقابہ ممبر تعلیمات گورنمنٹ آف انڈیا خود تشریف لائے تھے اور حضور ممدوح کے مواجہہ میں مسلم یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت اور اس کے متعلق ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی متفقہ اور دیرینہ آرزو اور خواہشات کا ذکر کیا گیا۔ حضور ممدوح نے ان تقریروں کو نہایت غور سے سُنا اور جس وقت خود تقریر فرمائی تو دوران تقریر میں نہایت خندہ پیشانی اور کشادہ دلی کے ساتھ صاف صاف الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ مسلمانوں کو یونیورسٹی حاصل ہونے کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کو جس قدر مدد کرنی تھی وہ کرچکی۔ اور کاغذات صاحب بہادر وزیر ہند بالقابہ کی منظوری کے لئے انگلستان بھیجے ہوئے ہیں۔ جنکی واپسی کا انتظار ہے اب یونیورسٹی کے ملنے کا دارومدار محض کافی روپیہ جمع کرنے پر ہے۔ جو خود مسلمانوں کی اپنی کوششوں پر منحصر ہے

یعنی روپیہ جمع کرلو اور یونیورسٹی کا چارٹر لے لو

یہ امر اس موقعہ پر عرض کردینا ضروری ہے کہ یونیورسٹی کے آغاز کے لئے بیس اور پچیس لاکھ روپیہ کا جو ابتدائی تخمینہ کیا گیا تھا وہ محض قیاسی تھا۔ ہز ہائینس سر آغا خاں بہادر بالقابہ نے اسی عرصہ میں اسکو بہت کم تبلایا تھا اس کے بعد جس وقت گورنمنٹ نے آغاز کارروائی کا واقعی تخمینہ طلب کیا اور تفصیلی تخمینہ مرتب کیا گیا اسوقت انتہا درجہ کی کفایت شعاری کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی بمشکل تمام ۳۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت قرار پائی۔ یہ تخمینہ بھی آنریبل سر ہنری بٹلر بہادر بالقابہ نے ناکافی قرار دیا۔ اور جس وقت اس مسودہ کانسٹیٹوشن کے متعلق جو کانسٹیٹوشن کمیٹی نے اپنے دوسرے اجلاس بتاریخ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اگست سنہ ۱۱ء بمقام لکھنؤ مرتب کیا تھا۔ شملہ میں ڈیپوٹیشن سرکردگی آنریبل سر راجہ صاحب بہادر محمود آباد آنریبل سر ہنری بٹلر سے گفتگو کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ اسموقعہ پر بعد غور و بحث یہ طے ہوا کہ کم سے کم پینتیس ۳۵ لاکھ روپیہ اسوقت مسلمانوں کو جمع کرلینا چاہیئے۔ قبل اس کے کہ وہ چارٹر کی درخواست کریں چنانچہ ڈیپوٹیشن کو اس وقت اسکے سوا چارہ نہ تھا کہ اس رقم کی فراہمی کا وعدہ کریں اسطرح پینتیس لاکھ روپے کا نقد جمع کرنا حصول چارٹر کی لازمی شرط سمجھنا چاہیئے۔ منجملہ اس رقوم کے تقریباً ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپے وصول ہوچکے ہیں اور پانچ لاکھ حضور نظام خلد اللہ ملکہ کا شاہانہ عطیہ عنقریب حاصل ہوجانے کی توقع ہے۔ اسطرح گویا ۲۳½ لاکھ روپے وصول ہوکر ۱۱½ لاکھ روپے کی وصولی کی اور ضرورۃ باقی رہتی ہے۔ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء میں صوبہ وار وصول کا نقشہ لغایت ۳۱۔ دسمبر سنہ ۱۱ء شائع ہوتا ہے جس سے آسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ کس صوبہ میں موعودہ چندہ کے وصول کے لئے زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ ہر چند کوشش کی گئی اور پراونشل کمیٹیوں کے توسط سے نیز براہ راست صدر دفتر سے موعودہ چندوں کے مرحمت ہونے کے متعلق عرض کیا گیا۔ مگر نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ باوجود ان سب کی کوششوں کے دربار کے وقت تک تمام مسلمان مطلوبہ رقم جمع نہ کرسکے اور حامیان تحریک دہلی میں حضور ملک معظم قیصر ہند کے ورود مسعود کی مبارک تقریب پر اپنے ذمہ کی شرط پوری کرکے یونیورسٹی چارٹر کا مطالبہ کرنے کے قابل نہ بن سکے اور آنریبل سر ہنری بٹلر بہادر بالقابہ کو از سر نو مسلمانوں کو یہ جتلانا پڑا کہ اگر یونیورسٹی کی خواہش ہے تو جیسا کہ حضور ممدوح اس سے پیشتر دوبار جتلا چکے ہیں۔

اوّل کافی روپے جمع کراؤ تب اس کا مطالبہ کرو

بہرحال دربار کا وقت تو گذر گیا اب جبکہ مسودہ کانسٹیٹوشن انگلستان سے واپس ہوگا اس وقت کس قدر شرمندگی اُٹھانی پڑیگی کہ روپے جمع نہ ہوچکنے کی وجہ سے مسلمان گورنمنٹ سے اس مسودہ کو قانونی کونسل میں باضابطہ پیش کرنے کی فوراً درخواست نہ کرسکیں گے اور یہ تمام کیا کرایا کام ایک غیر معیّن وقت تک اسلئے ملتوی رہ جائیگا کہ مطلوبہ رقم ہم جمع نہ کرسکے اور یہ زرّین موقعہ ہم نے ہاتھ سے جانے نہ دیا اب بھی گو قابل الزام غفلت ہوگئی ہے مگر ایک موقعہ باقی ہے۔ اگر اہل ہمت لوگ باقیماندہ رقم جمع کردینے کا اہتمام کرلیں تو پھر یونیورسٹی چارٹر کے حصول میں کوئی امر مزاحم اور مانع نہیں رہتا۔ تمام مسلمانوں سے عموماً اور صوبوں کی پراونشل کمیٹیوں کے عہدہ داروں کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے۔ کہ موقع اور وقت کو غنیمت سمجھ کر ایکبارگی تازہ کوشش فرمائیں اور کم سے کم اپنے حلقہ کی موعودہ رقموں کو وصول فرماکر اس مالی مزاحمت کو رفع فرمائیں۔ مبادا گذشتہ سال کی مسلسل کوششوں کی بدولت پبلک میں اس اہم ترین قومی ضرورت کی تکمیل کے لئے جو کچھ آمادگی پیدا ہوچکی ہے۔ وہ سرد ہوجائے اور یہ زرّین موقعہ ہاتھ سے نکل جائے۔ امید ہے کہ پراونشل کمیٹیاں اور پبلک بہ اکرم اس معروضہ کا لحاظ کرکے مسلم یونیورسٹی فنڈ کیطرف متوجہ ہوں گے۔ آخر میں یہ اطلاع کردینا بھی مناسب ہوگا کہ بمقام دہلی ۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو آنریبل راجہ صاحب بہادر کے کیمپ میں یونیورسٹی فنڈ کے متعلق ایک جلسہ بصدارت ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ منعقد ہوا تھا۔ اس میں قریب قریب ہر صوبہ کے قائم مقام مسلمان لیڈر موجود تھے۔ ہز ہائینس سر آغا خاں بہادر نے نہایت مؤثر الفاظ میں ہر ہر صوبہ کے بزرگوں سے گذارش کیا۔ کہ وہ اپنے اپنے صوبہ کی باقیماندہ رقوم جس قدر جلد ممکن ہو وصول فرماکر داخل بنک فرمائیں اور ان ہمدرد بزرگوں نے بطیب خاطر اس کا وعدہ فرمالیا ہے۔ لیکن ایک اور صاف مانع امر یہ ہے کہ بعض حضرات نے جن کا نام میں اس وقت زبان پر لانا نہیں چاہتا اور جن کو اپنے اپنے صوبوں میں دوسروں پر کچھ اثر نہیں ہوتا میرے معزز دوست مولوی ادریس احمد صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ مسلم یونیورسٹی فنڈ نے کچھ عرصہ ہوا۔ اسی قسم کا ایک مضمون لکھکر میرے سامنے پیش کیا تھا تاکہ میں اس کو اپنے دستخطوں سے چھاپوں اور خود انہوں نے اپنے اوپر تنگی ترشی برداشت کرکے اپنی ایک پوری تنخواہ کا چندہ نقد ادا کردیا تھا۔ لیکن چونکہ میں اس وقت تک اپنا ذاتی چندہ ادا نہیں کرسکا تھا مجھکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ میں اس مضمون کو اپنے دستخطوں سے چھاپ سکتا اور جب تک میں نے خود اپنا چندہ ادا نہ کردیا میں نے تقاضوں کا کوئی مضمون نہیں چھاپا۔

خاکسار مشتاق حسین آنریری سکرٹری۔

تبلیغ کے چھوٹے رسائل۔ بذا شرائط بیعت ۔ ۲/۱ حضرت مرزا صاحب کا مذہب ایک روپیہ کے ۸۰ ۸ کے ۳۵ اور ۴ کے ۱۷ جلد منگوالیں اس سے کم روانہ نہونگے **تبلیغی کارڈ** ۔ لکھلے درجہ کے کاغذ پر فیصدی ۸ تمام تبلیغ مختصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دردِ دلِ ناصر کا بیان ہے اسمین

پیارے صادق - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔
ایک نظم ارسال کرتا ہوں اسے اپنے اخبار گوہربار میں کسی عمدہ جگہ درج فرمادیں اور روشن قلم سے لکھوادیں - حضرت خلیفۃ المسیح کو سنائی گئی تہی - انھوں نے سُن کر ۲ روپے عطاء فرمائے لہذا اُمید ہے کہ تمام احباب اہل وسعت ضرور حسب مقدور عنایت فرماویں گے - حضرت خلیفۃ المسیح ؑ ہمیشہ میرے کاموں میں مدد فرماتے رہتے ہیں - چنانچہ چھ سو روپے کے قریب مسجد ہسپتال و دور الضعفاء کے لئے عطاء فرما چکے ہیں ایک دفعہ مسجد میں آپ نے فرمایا کہ میر صاحب عطر دین پاس ہوگیا ہے - میں نے عرض کی کہ مجھے نہیں معلوم - کیونکہ میرے ضعفاء کے لئے کچھ نہیں دیا - فوراً حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے اپنی جیب سے ایکروپیہ نکالکر عطر دین کو دیا کہ میر صاحب کو دیدے - جب میں حیدرآباد دکن گیا ہوا تھا تو خلیفہ صاحب نے مولوی میر محمد سعید صاحب کو لکھا کہ تمہارے پاس میر صاحب آتے ہیں انکی خاطر کرنا - میر محمد سعید صاحب نے اِس خط کے پہنچنے سے پہلے مجھے چندہ وغیرہ دے دیا تھا لیکن اِس خط کی تعمیل کے لئے پہر دعوت کی اور مبلغ ۱۲-۱۳ روپے مکرر دئے - جب میں سیالکوٹ سے ناکام واپس آیا - تو یہ امر بہی حضرت خلیفۃ المسیح کو ناگوار گزرا - جب میں نے ایک شعر سنایا - کہ ؎

کیا ہُوا ایک در ہُوا گر بند
کھولدے گا مرا خدا دہ چند

تب حضرت صاحب نے میرے اِس شعر کی اصلاح کی اور کہا لکھو - کھولدے گا مرا خدا صد چند۔

ایک دفعہ میں نے عرض کی کہ ہمارے مدرسہ قادیان کے ایک لڑکے نے مجھے دو روپے بھیجے ہیں - فرمایا کہ تمہیں خدا نے بھیجا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی توجہ ادہر ہے - مخلص احباب توجہ فرمادیں - و ما علینا الا البلاغ ناصر نواب

نظم

سخت ہوں بے چین اور لاچار میں
کیونکہ مطلب کا کروں اظہار میں
کس طرح دل کی تڑپ ظاہر کروں
کس طرح لوگوں کو میں ماہر کروں
طرز ایسی کس طرح سے لاؤں میں
کس طرح احباب کو گرماؤں میں
اے مرے مولا مری امداد کر
اس دلِ غمگین کو تو شاد کر

گر قلم کو تو مری معجز رقم
ہاتھ اور دل جس کا باعث ہے کہ لیز
جنہیں خست ہے سخاوت انہیں آئو
مہرباں ہوں جو کہ ہیں نامہرباں
کر مری تحریر کو آہن ربا
ہو مری تحریر کا ایسا اثر
ہے ضعیفوں کے لئے دل بیقرار
اک تلاطم آکے وہ برپا کریں
ہوں مری تحریر سے دل بیقرار
لہو ہر اک بہائیگا دل بس دردمند
ہوں مری امداد پر آمادہ سب
خوابِ غفلت سے ہر اک بیدار ہو
دل میں سب کے درد کا خنجر لگے
مجھ پہ برسا زر کی بارش اے کریم
جو مجھے دے اسکو تو دے اے خدا
دستگیروں کا میرے ہو دستگیر
کر مددگاروں کی تو میرے مدد
صاحبِ اولاد اور اموال کر
کر انہیں دینا و دیں میں سرفراز
دور رکھ تو ان سے آفات و بلا
ہیضہ و طاعون سے محفوظ ہوں
رنج و غم ان کے خوشی سے دے بدل
جو دعا تجھ سے کریں کرلے قبول
تو شفا دے انکو ہر آزار سے
ہر طرح کی انکو ذلت سے بچا
اُنپہ وارد ہو نہ ذلت او زوال
از دیادِ عمر اور اقبال ہو
محسنوں پر میرے ہو احسان کر
ناصرِ دلگیر کو دل شاد کر
تو غنی ہے میں ہوں اک عاجز فقیر
جو مجھے مطلوب ہے کردے عطا
مجھ کو دے مولا عطا سامان کر
فضل کی اپنے لگا دے تو جھڑی
جلد پیدا تو مرے انصار کر
بیقراری دور کر دیدے قرار
میں اندھیرا ہوں مجھے پُر نور کر
بخش قوت میں ہوں اک مورِ ضعیف

ایسے مضمون اِس سے نکلیں دم بدم
دل کی سیلیں جسکے باعث سے دُھلیں
جو کہ ہیں بزدل شجاعت انمیں آئے
نیک ظن ہوں جو ہیں مجھپر بدگماں
ہو اگر فرضاً کوئی دل لوہے کا
میرے کاموں کے لئے وے مجھ کو زر
واسطے میرے فرشتوں کو اُتار
تنگ جو دل ہیں اُنہیں وہ وا کریں
سیم و زر قرباں کریں بے اختیار
خود پسندی چھوڑدے ہر خود پسند
ہوں مری فریاد پر استادہ سب
میری نصرت کے لئے طیار ہو
چار جانب سے برسنے زر لگے
رحم فرما مجھپہ اے میرے رحیم
کھول اُن پر فضل سے بابِ عطا
دُور رکھنا آفتوں کے اُن سے تیر
اُنپہ جو آئے بلا کر اس کو رد
فضل سے تو اُن کو مالا مال کر
انکی پوری کر ہر اک امید و آز
اُنپہ کوئی بھی نہ نازل کر بلا
شاد و خورم ہوں سدا محفوظ ہوں
باغ رحمت کے عطا کر انکو پھل
درد و غم سے تو نہ کر انکو ملول
تو بچا ان کو عذابِ نار سے
دین اور دنیا کی عزت کر عطا
ہوں نہ آفات و بلا کے پائمال
ایک بھی انکا نہ بینکا بال ہو
اور دوبالا انکی عزّ و شان کر
تو ضعیفوں کو میرے آباد کر
اس فقیرِ بے نوا کو کر امیر
تو درِ رحمت کو کردے مجھپہ وا
میرے ہر اک درد کا درمان کر
کوئی مشکل بھی نہ رکھ میری اڑی
مجھپہ آساں یہ رہِ دشوار کر
بندۂ ناکام کو کر کامگار
اے مرے ناصر مجھے منصور کر
تو قوی ہے میں ہوں عاجز و نحیف

تو دعاؤں کو مری کرلے قبول
کر مجھے مسکین اور مسکیں نواز
سرکشوں کی گردنوں کو تو مروڑ
جو ضعیفوں پر نظر کرتے نہیں
جن کو اپنے مال و زر پر ناز ہے
جو منافق طبع ہیں اور کینہ ور
جو نظر کرتے نہیں میری طرف
تو انہیں سمجھا کہ اس سے باز آئیں
کھول آنکھیں کان کی میلیں نکال
ایک دیگا جو مجھے دے گا ہزار
جو نہ دیگا مجھ کو دولت کھوئیگا
دس کے دینے میں ہے پیش و پیر
مجھ کو سو دیتا نہیں جو نابکار
با دلِ ناخواستہ دیوے گا وہ
چور لیجائیں گے یا دیکر نقب
رنڈیوں کو یا کہ دیگا نور عین
یا کہ بیماری میں اُٹھ جائیگا مال
گھاٹا پڑ جائیگا یا دوکان میں
دل کے اندھے سوچتے ہرگز نہیں
جاوے جا کا ذرا کرلیں خیال
گر بڑھوتی چاہیئے دو حق کے نام
چار دن کی زندگی ہے اے عزیز
کر ضعیفوں کی مدد اے بوالہوس
کل یہ زر تیرا نہیں رہنے کا بھائی
غیر کے قبضے میں جائیگا یہ مال
دوسرے تیرا اڑا لیوین گے مال
کس قدر غفلت ہے کیا اندھیر ہے
ناصحِ مشفق کی سُن لے آج بات
کچھ مجھے دے تا تجھے دیوے خدا
دو جہاں میں فتح و نصرت سے رہو
خود غرض ہرگز نہیں ہوں میں فتا
خیر خواہی سے ہے میری گفتگو
لگ رہی ہے موت تیری گھات میں
قدر میری عرض کی کرتا نہیں
چھوڑ جلدی تو یہ سب بادمنی
بن کے عاجز حق کے فرمانوں پہ چل
زر کو مٹی کیطرح سے پھینکدے

ہوں ترے مرد دل کی مرادیں سب حصول
کر مجھے اغیار سے تو بے نیاز
جو کہ ہیں مغرور ان کے سر کو توڑ
جو کہ تیرے قہر سے ڈرتے نہیں
جن کی عزت ان کی خانہ ساز ہو
کچھ نہیں جن کے دلوں میں تیرا ڈر
ہے مری فریاد بس تیری طرف
کشتیٔ زر رو بروے میرے وہ لائیں
ٹھیک کردے جلد انکا حال و قال
فضل ہوگا اُسکے اوپر بے شمار
آخرش دنیا و دین میں رد ہیگا
کھو کے سو پچھتائیگا بوالہوس
خرچ ہونگے اُسکے بیجا اک ہزار
اور وبالِ آخرت لیوے گا وہ
اسپہ نازل ہوگا یوں قہر و غضب
دور ہوگا اس کا اطمینان و چین
آپ ہوگا رنج و غم کا پائمال
فرق آجائیگا اطمینان میں
خرچ ہوگا مال و زر بیشک کہیں
تا نہ ہووے دین و دنیا میں ملال
جس کا ہے دو جہاں میں فضل عام
کھول آنکھیں کیوں بنا ہے بے تمیز
آج اپنا سوچ لے تو پیش و پس
ہاتھ میں تیرے نہ ہوگی ایک پائی
تجھپہ رہ جائیگا بس اسکا وبال
تجھ سے ذرہ ذرہ کا ہوگا سوال
بس نصیبوں کا یہ تیرے پھیر ہے
دُور کر دل سے خیال واہیات
آفتوں میں تو نہ ہووے مبتلا
دُور تو ہر اک مصیبت سے رہے
وسوسہ شیطان کا دل میں نہ لا
خواہ سمجھے یا نہ سمجھے اس کو تو
تو پھنسا ہے کیسے واہیات میں
تو خدائے پاک سے ڈرتا نہیں
دلمیں تا پیدا ہو تیرے روشنی
تو نہ دولت کے لئے ایسا مچل
اور ثواب آخرت دامن میں ڈالے

قبر میں اور حشر میں جو آئے کام — یاد رکھو میرا سخن لے ناتمام
میری باتوں کو برا مانو نہ تم — مجھ کو اے یارو برا جانو نہ تم
تم ہو بگڑے بن بناتا ہوں تمہیں — تم ہو سوتے میں جگاتا ہوں تمہیں
غمزدوں کے غم میں ہو دل کی شتاب — عاجزوں کے واسطے دو مجکو بھیک
بے ٹھکانوں کا ٹھکانا تم بناؤ — دین اور دنیا میں تا آرام پاؤ
دو ضعیفوں کے مکانوں کے لئے — مانگتا ہوں خستہ جانوں کیلئے
مجھکو زر دو حق سے لو اس کا ثواب — تاکہ ہو دونوں جہانیں کامیاب
اپنی قدرت کے موافق دو مدد — در سے سائل کو کرو اپنے نہ رد
عشق زر چھوڑو خدا سے لو لگاؤ — ایک کے بدلے ہزار لعل انکے پاؤ
کس طرح سے تم کو میں سمجھاؤں آہ — چیر کر دل کس طرح دکھلاؤں آہ
سوزِ دل کیوں کر کروں تم پر عیاں — ہو رہا ہوں غم کے مارے نیم جاں
دل مرا بیتاب ہے جاں بیقرار — اس لئے لکھتا ہوں عرضی بار بار
سر میں سوزش ہے مرے اس کام کی — فکر تم ہی کچھ کرو انجام کی
ذرہ ذرہ سے بنے ہیں کوہسار — قطرہ قطرہ سے بہے ہیں یہ بحار
تم ہی مجکو تھوڑا تھوڑا مال دو — بات کو میری نہ یونہی ٹال دو
اس قدر آئیں مِنی آڈر یہاں — جس سے قاصر ہے مرا وہم و گماں
اے خدا کر دوستوں کو چاق چست — جلد تر ہو جائے سب سامان درست
اک ضعیفوں کا محلہ جائے بس — چین و راحت سے مرے دلکو آئے بس
ناصرِ بیکس کی ہے یہ آرزو — اب نظر آتا ہے اسکو تو ہی تو
تو ہی دیگا اور دلائے گا تو ہی — اس محلہ کو بسائے گا تو ہی
تیری قدرت سے نہیں ہے کچھ بعید — تجھ سے میں ہرگز نہیں ہوں ناامید
حالِ دل تجھ سے بیاں کرتا ہوں میں — اپنی سوزش کو عیاں کرتا ہوں میں

تیرے دروازے تلک ہے میری دوڑ
تو مدد کر ورنہ ہے - سب کام چوڑ

رسید زر

مورخہ ۲۴ - نومبر ۱۹۱۱ء

میاں عیسیٰ خان صاحب ۲۹ للعہ | حکیم ولی محمد صاحب ۴۷۷ عہ

۲۷ - نومبر ۱۹۱۱ء - خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ للعہ

مورخہ ۲۸ - نومبر ۱۹۱۱ء

منشی حاکم بیگ صاحب ۶۰ عہ | منشی عبدالرحیم صاحب ۱۸۵۵ عہ

مورخہ ۲۹ - نومبر ۱۱ء

حاجی نواب خان صاحب ۲۶۰۳ عہ | غلام احمد صاحب ۔ عہ

۳۰ - نومبر ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر عبدالستار صاحب ۱۳۱ للعہ | خان شیر بہادر خان صاحب ۱۵۹۵ للعہ
منشی محمد دین صاحب ۲۸۳۸ عہ | میاں سراج دین صاحب ۲۸۳۹ للعہ

مورخہ ۶ - دسمبر ۱۹۱۱ء

شیخ چراغ الدین صاحب عہ | منشی فضل احمد صاحب ۱۲۲ عہ
بابو مرزا حسین بیگ صاحب ۲۶۲۹ للعہ | منشی غلام قادر صاحب ۱۴۲۹ عہ
ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب ۳۲۰ للعہ | منشی علاؤ الدین خان صاحب عہ
شیخ عطاء اللہ صاحب ۱۲۸۲ عہ | سید عظیم الدین صاحب ۵۸۳ عہ
محمد عبدالرحمٰن صاحب ۲۲۱۹ للعہ | میاں امام الدین صاحب ۲۴۸ للعہ
میاں قادر بخش صاحب ۱۶۱۷ للعہ | منشی محمد رضوی صاحب ۱۳۶ للعہ
مولوی کریم الدین صاحب ۱۵۱۴ للعہ | بابو خدا بخش صاحب ۱۴۰۴ للعہ
منشی امام الدین صاحب ۱۱۸ للعہ | چودھری مولا بخش صاحب ۲۹۴ للعہ
بابو عبدالعزیز صاحب ۱۷۵۲ للعہ | منشی عبدالحق صاحب ۱۶۰۹ للعہ
میاں محمد امیر صاحب ۵۷۶ للعہ | منشی غلام محمد صاحب ۱۸۷۹ للعہ
منشی غلام علی صاحب ۲۶۲۴ عہ | منشی عبدالکریم صاحب ۱۶۵۳ عہ
میاں نظیر محمد صاحب ۱۱۸۳ عہ | میاں قمر الدین صاحب ۲۰۵۱ عہ
خان عبدالحکیم صاحب ۲۶۳۴ عہ | منشی غلام علی صاحب ۲۲۴۱ عہ
منشی محمد دین صاحب ۵۰۱ عہ

۷ - دسمبر ۱۱ء

بابو محمد عبدالرشید خان صاحب ۹۵۴ عہ | قاضی حبیب اللہ صاحب ۷۵ للعہ
حامد حسین خان صاحب ۹۱۱ عہ | بابو کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ للعہ
بابو علی گوہر صاحب ۱۳۲۵ للعہ | ماسٹر برکت علی خان صاحب ۱۴۹۸ للعہ
حکیم احمد الدین صاحب ۱۵۶ للعہ | میاں عبدالمجید صاحب ۱۵۸ للعہ
چودھری رکن الدین صاحب ۱۷۴۱ عہ | میاں صدارداد صاحب ۱۷۵۳ للعہ
سید محمد قاسم صاحب ۲۰۷۹ عہ | میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸۷ عہ
منشی محمد رحیم الدین صاحب ۲۱۱۸ عہ | منشی محمد عمر الدین صاحب ۲۱۱۸ للعہ
منشی غلام محمد صاحب ۲۲۷۴ للعہ | قاضی ثناء اللہ صاحب ۲۴۲۵ للعہ
شیخ محمد حسین صاحب ۲۴۳۲ للعہ | شیخ عبدالکریم صاحب ۲۴۷۵ للعہ
شیخ جھنڈو - عبدالرحیم صاحبان ۲۵۵۳ عہ
حاجی غلام جبار صاحب ۲۵۵۷ للعہ | شیخ عبدالرحیم صاحب ۲۵۷۴ عہ
چودھری نصر اللہ خاں ۲۵۹۵ للعہ | منشی عبدالستار صاحب ۲۵۹۷ عہ
شیخ محمد شفیع صاحب ۲۶۰۹ للعہ | بابو فضل الٰہی صاحب ۵۹ للعہ
منشی عابد حسین صاحب ۲۶۹۱ عہ | منشی علی محمد صاحب ۲۴۳۹ عہ
منشی گلاب الدین صاحب ۵۳۵ عہ

۸ - دسمبر ۱۹۱۱ء

بابو جلال الدین صاحب ۲۶۳۸ للعہ | بابو محمد رشید خان صاحب ۱۱۱۹ للعہ
میاں محمد رمضان صاحب ۱۱۸۲ عہ | چودھری محمد رمضان صاحب ۱۲۹۶ للعہ
ڈاکٹر نعمت خان صاحب ۱۲۸۷ للعہ | منشی اکبر علی صاحب ۱۳۳۵ للعہ
محمد سلیمان صاحب ۱۳۵۲ عہ | کرم محمد احمد صاحب ۱۳۵۷ عہ
منشی کرم علی صاحب ۱۴۰۰ للعہ | مستری فضل بیگ صاحب ۱۴۵۷ للعہ
مسٹر علی احمد صاحب ۱۵۹۱ للعہ | منشی کبیر الدین احمد صاحب ۱۸۲۴ للعہ
میاں حاجی محمد صاحب ۱۷۵ عہ | میاں محمد عبداللہ صاحب ۱۹۵۳ عہ
خواجہ عبدالرشید صاحب ۱۹۷۳ للعہ | منشی خوشی محمد صاحب ۲۰۰۹ للعہ
شیخ عبدالکریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ | منشی چراغ دین صاحب ۲۴۱ عہ
منشی غلام حسین صاحب ۲۱۴۷ عہ | منشی الٰہ بخش صاحب ۲۱۴۸ عہ
اہلیہ شیخ نور احمد صاحب ۲۱۷/۱۵۱ للعہ | محمد ابراہیم صاحب ۲۲۳۴ للعہ
منشی غلام محی الدین صاحب ۲۳۵۳ عہ | منشی محمد صادق صاحب ۲۴۱۲ للعہ
شیخ کریم اللہ صاحب ۲۴۵۵ للعہ | منشی محمد شریف صاحب ۲۵۵۴ عہ
میاں محمد بخش صاحب ۱۶۱ عہ | منشی محمد ابراہیم صاحب ۹۶ للعہ
منشی غلام حسین صاحب ۱۰۸ عہ | شیخ نور بخش صاحب ۴۹ عہ
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۲۱۳ للعہ | منشی محمد حسین صاحب ۴۰۰ للعہ
سردار فضل حق صاحب ۷۷ عہ | ایم موسیٰ اینڈ سنز ۵۹۵ للعہ

۹ - دسمبر ۱۹۱۱ء

میاں بوٹے خان صاحب ۷۴۶ للعہ | میاں غلام نبی صاحب ۷۷۳ عہ
مولوی غلام رسول صاحب ۹۶۳ عہ | حاجی احمد صاحب ۱۲۶۷ عہ
چودھری غلام محمد صاحب ۱۵۰۵ للعہ | چودھری غلام حسین صاحب ۱۵۲۴ للعہ
میاں معراج الدین صاحب ۱۶۹۹ عہ | منشی عبدالغنی خان صاحب ۱۷۹۰ للعہ
منشی عبدالوالی صاحب ۱۸۵۴ للعہ | چودھری عبدالعزیز صاحب ۱۹۳۹ للعہ

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری سنین عیسوی - ہجری - فصلی - بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل دئے گئے ہیں - ہر ایک - کاروباری انسان - صاحب جائداد - رئیس - جج - مجسٹریٹ - رجسٹرار منصف - مورخ - ایڈیٹر - وکیل - مختار - مہاجن - ساہوکار عرضی نویس ایجنٹ - پٹواری - نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے - انصاف اور امن اور عدل قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے اس کے بغیر بہی کھاتے - وثیقے - پرانے دستاویز - مورخانہ مضمون - گواہوں کے بیانات لکھنے میں صحت رائے قائم کرنا مشکل ہے - پرانی جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے - قیمت اصلی عہ - رعایتی اخیر فروری تک ۱ محصولڈاک - المشتہر - بدر - ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحیی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا عہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے - بدر ایجنسی قادیان

اخبار عالم پر ایک نظر

مصری اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ ۲۲ دسمبر کے معرکہ طبروق مین ۱۲ گھنٹے لڑائی رہی۔ بیشمار اطالوی تہ تیغ ہوئے۔ مگر مسلمان صرف سات شہید ہوئے اور ترکون کو فتح ہوئی۔ مقام عزیزہ مین ۱۸ ہزار عربون نے اطالیہ کو شکست دی ایساہی مقام ابورات مین اطالیہ شکست کہا کر جہازون مین سوار ہوکر رخصت ہؤا۔ اٹلی کی راہ سے جو خبرین آتی ہین اون سے معلوم ہؤا کہ ترکون نے اٹالین پر حملہ کیا وہ مرتّت نہر مین گھر تھے۔ ترک اٹالین دیوارون کے نیچے جم گئے تھے۔ ہرچند اٹالین خبردار تھے۔ روشنی کا انتظام تہا۔ کتے پہرہ دار تھے تو بھی ترکون کا آنا معلوم نہ ہوسکا تھا۔ آس پاس کی بلندیون پر بھی ترک قابض تہر۔ اٹالین نے کوہی توپ خانہ منگوا کر نہایت پُراثر کام لیا۔ دھاوا کرکے ترکون کا ایک قلعہ چھین لیا۔ چار گھنٹہ کی لڑائی کے بعد تمام بلندیان ترکون سے خالی کرائیں سات گھنٹہ کی جنگ کے بعد ترک و عرب اپنے ہتھیار سامان گولہ بارود وغیرہ چھوڑکر مجبوراً فرار ہوگئے۔ ترکون اور عربون کے ایک سو سے اوپر مُردے تہے صرف چند اٹالین کام آئے۔ یہ خبر لندن سے دیگئی ہے۔ اُسی روز جمعرات کو ٹریپولی مین ایک اور سخت جنگ کی گئی یہ صبح سے شام تک رہی جوش نمایان تھا۔ ترکون نے اطالین پر حملہ کیا۔ جو مقام گارگادیش مین دو قلعے تعمیر کرنے مین معروف تہر از لندن ہے۔ اطالین نے ترکون کو بھگا دیا لیکن رات ہوتے پر خود ہی ہٹ آئے اسلئے کہ حفاظتین مکمل نہین تھین۔ اس لڑائی مین اطالین کو پچاس سپاہی کام آئے لیکن ترکون کا نقصان بہاری تبلایا گیا ہے۔ اس کے بعد کی خبر ہے۔ کہ اطالین جنگی جہازون نے زنانہ پر گولہ باری کی ہے۔ سلسلہ جاری ہے۔ چین مین انقلاب حکومت کے باعث بے آئینی ہے۔ کشت و خون اور لوٹ مار کا عالم طاری پیکن کی خبر خاندان شاہی کے تمام شاہزادون نے جمہور پارٹی کی شرطین منظور کرلی ہین۔ پیکن میں یوانشیکائی پر بم کے گولے کے وار کرنے والے ملزمون سے چالیس آدمی پکڑے گئے تین مجرمون کے سر کاٹے گئے ہین۔ صوبجات شنسی وھونان میں حد درجہ کی اراجکتا پھیل رہی ہے۔ شہر اور قصبے اُجاڑ ہیں باشندے پہاڑون اور غارون مین جا چھپے۔ تباہی بدرجہ کمال ہے۔ سیانفو کے دروازے چار روز سے بند ہین۔ یہان دس ہزار منچو رہایہ دردانہ قتل کئے گئے ہین۔

جاپان مین آتشزدگی سے تیس لاکھ اشرفی کا نقصان ہؤا۔ خدا کے غضب سے وہی بچا وے۔ ماوراے ایران ریلوے کے واسطے سرمایہ کی تجویز مکمل ہوئی۔ آخری نوز کے متعلق نبوتین پوری ہو رہی ہین۔ پیسہ اخبار رائے زن ہے کہ مسلمان سلطنتون ٹرکی و ایران مین دستوی حکومت کا اجراء خاطر خواہ کامیاب نہ ہوسکا۔ ہم نے تو پہلے ہی لکھا تھا۔ کہ یورپین ڈوس اسلامی مزاج کے موافق نہ پڑیگی کاش کہ مسلمان تقلید فرنگ کی بجائے شعار اسلام کو اختیار کرتے۔ نیک دل بادشاہ قیصر ہند نے اپنی رخصتی تقریر مین کس نیک خواہش کا اظہار کیا۔ بادشاہ کے الفاظ یہ ہین "اس امر کا احساس نہایت طمانیت بخش ہے کہ کس طرح ہر مذہب و ملت کے آدمیون نے متفق ہوکر ہمارا خیر مقدم کیا ہے لیکن یہ ممکن نہین کہ یہ اتحاد و الفت انکی آیندہ زندگی مین ان کے روزمرہ کے خوانگی تعلقات مین قائم رہے اگر یہ حاصل ہوجاوے تو ہم اسے اپنی سیاحت کا ایک نہایت مبارک نتیجہ خیال کرینگے"۔ **طاعون** کا اصلی علاج تو توبہ و استغفار اور ماموراِلٰہی کا اقرار ہے اسکے ماتحت ہر شے مفید ہے۔ حکیم سید محمد شہید صاحب نے ایک نسخہ چھپوایا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ چرائتہ۔ شاہترہ۔ برگ نیم خشک ہون یا سبز ہموزن لیکر ہموزن پانی مین رات کو جُدا جُدا بھگو دی جاوین۔ پانی اس قدر ہونا چاہیئے۔ جو دوا کے ایک دو انگل اوپر آ جاوے صبح کو نیم کا پانی پھینک دیا جاوے۔ اور چرائتہ اور شاہترہ کے زلال میں بھگوے ہوئے نیم کے پتے پیس کر چھان لئے جاوین اور آگ پر پکائے جاوین۔ جب مثل معجون کے گاڑھے ہوجاوین تو آگ پر سے اتار کر فی ایک سیر دوا تیار شدہ جس سے مراد یہی معجون ہے نہ خشک دوائین۔ تین تولہ چار ماشہ زعفران حل کر دیجاوے۔ دوا طیار ہوگئی۔ ایک آدمی ۳ ماشہ روز کھاوے (خواہ دوا معجون کی شکل مین رہنے دیجاوے یا تین تین ماشہ کی گولیان بنائی جاوین اور اوپر سے شکر کا شربت چھٹانک یا آدھ پاؤ کے قریب پی لیا جاوے۔ تین روز اس کا استعمال قبل از بیماری کرنا بقول حکیم صاحب موقوت قائم مقام ٹیکہ ہے۔ **سکھون کی خبر** ضلع گوجرانوالہ کے موضع چوہڑکانہ مین مسلمان ایک تہائی سے زیادہ آباد ہین۔ مگر وہان کے سکھ ایسے بے خوف اور نڈر ہین کہ مسلمانون کو آپ اذان نہین کہنے دیتے۔ گذشتہ دنون کا ایک واقعہ ہے۔ کہ مسلمانون کے نماز پڑھتے وقت سکھ جوتیون سمیت مسجد مین گھس آئے اور نمازیون کو زدوکوب کرکے مسجد کی بے حرمتی کی۔ جسپر مسلمانون نے عدالت مین رجوع کیا۔ اور ایک درجن سکھون کے نام سمن جاری ہوئے۔ مقدمہ سب ڈویژنل افسر شیخو پورہ کی عدالت مین دائر ہے لیکن صاحب افسر رائے دیتے ہین کہ فریقین کو صلح کرلینی چاہیئے اور مسلمان آہستہ اذان کہہ لیا کرین۔ مگر جب کہ ایک سکھ ریاست کے والی اذان کہنے کا علانیہ حکم دے چکے ہین۔ تو انگریزی علاقہ مین سکھون کا یہ دباؤ ضرور افسوسناک ہے صلح سے بڑھکر تو کوئی عمدہ بات نہیں۔ مگر جب اذان کا اصل مطلب ہی پورا نہ ہو تو صلح بے کار ہے صلح اس طریق پر کرانی چاہیئے کہ فریقین مین اتفاق ہوجاوے۔ اور مسلمانون کو اذان کہنے مین کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ ہمارے خیال مین سکھ لیڈرون کو اسطرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے

امیر کابل سے ایران کی درخواست امداد۔ یہ خبر معتبر ذرائع سے معلوم کی گئی ہے۔ کہ گرفتار بلا ایران امیر صاحب افغانستان سے امداد کا خواستگار رہا ہے۔ امیر صاحب نے اسوقت تک ایران کی درخواست کا کوئی جواب نہین دیا ہے گو خبرون سے ظاہر ہے کہ امیر صاحب کو اپنی ہمقوم سلطنتون کے ساتھ نہایت ہمدردی ہے مگر صورت معاملات سے یہ بات قریباً ناممکن ہے کہ امیر صاحب ایران کو کوئی فوجی امداد دین۔ البتہ مالی امداد سے دستگیری کرین۔ تو تعجب نہیں۔ **وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہائی اسکول وزیر آباد** مین ہندو مسلمانون کی متحدہ کوشش سے قائم کیا گیا ہے۔ اور اس کے ناظم نے صاحب انسپکٹر کے معائنہ کی جو نقل ہمارے پاس بھیجی ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ طلباء کی اخلاقی تربیت اور ان کے درمیان باہمی پسندیدہ تعلقات قائم کرنے کے واسطے بہت کوشش کیجاتی ہے۔ جس کے واسطے انسپکٹر صاحب نے ہیڈ ماسٹر اور دیگر اساتذہ کو سزاوار تحسین کیا ہے اور اپنے حلقہ کے تمام مدارس مین سے سب سے بڑھ کر اس مدرسہ مین علمی زندگی کا نظر آنا ظاہر فرمایا ہے۔ مسافر آگرہ لکھتا ہے کہ آریہ سماج برباد کی شاہراہ پر ہے۔ ضرور۔

خوش خبری

سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپ کر شائع ہورہے ہیں احباب جلد منگوا کر مفت تقسیم کرین۔

۱ شرائط بیعت۔ ۲ حضرت مرزا صاحب کا ذہبان کے اپنے الفاظ مین اقتباس از اردو نثر۔ ۳ حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس اردو نظم۔ ۴ اب یا رب۔ مرقومہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عیسائیون کے لفظ باپ کی حقیقت اور اسکی اسلامی اصطلاح۔ قیمت فی پیسہ فی ٹریکٹ - ۱۰۰ مین ۸۰ ۵۰ مین ۲۵ - ملنے کا پتہ - بدر ایجنسی - قادیان - گورداسپور

اطلاع - [illegible]

فہرست مبائعین

(نومریدین جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

چودھری خدابخش صاحب لکھانوالی ضلع سیالکوٹ
اللہ دتا ” ” ”
قادر بخش ” ” ”
غلام نبی ” ” ”
سوبا ” ” ”
کالو ” ” ”
حاکم معہ اہلیہ موضع ڈھرانوالی تحصیل حافظ آباد
حاکم بی بی ” ” ” ”
نور محمد ” ” ” ”
پیر محمد ” ” ” ”
رحمت ” ” ” ”
حسن بی بی ” ” ”
محمدا - مانگٹ اونچے تحصیل حافظ آباد
گھولا ” ” ” ”
مسماۃ حسین بی بی ” ” ” ”
مریم بی بی ” ” ” ”
مسماۃ روشنائی ” ” ” ”
غلام فاطمہ ” ” ” ”
شیرا ماچھی ” ” ”
وریام ” ” ”
حسین ” ” ”
فتح دین ” ” ”
حسن محمد ” ” ”
گنا معہ اہلیہ ” ” ”
نور بھری ” ” ”
رحیم بخش ” ” ”
ست بھرائی اہلیہ عزیز احمد - موضع چھن گھولا حافظ آباد
مسماۃ عمر بی بی معہ دختر کوٹ جیوہ حافظ آباد
علی محمد معرفت فضلدین مانگٹ اونچے
ودھایا حافظ آباد - گوجرانوالہ
محمد آمین ” ”
علی محمد دوسلر ” ”
سردارا ” ”
تاجا حافظ آباد - گوجرانوالہ
گاما ” ”
نواب بی بی ” ”

المخطب

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۴ سال ملازم سرکار بمشاہرہ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال زمیندار وڑائچ ساکن راجکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان کنوارا۔ غریب الطبع۔ قوم کا ارائیں ضلع گوجرانوالہ کا باشندہ ہے۔ عمر بیس سال تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین وٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۲۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو + محمد امین۔ فضل کریم۔ کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک سکھے زئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کیواسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو خط کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں عزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال نوشت وخواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱/ کے ٹکٹ آنی چاہئیں + ۱۹

(۱۱) مسمی جیون قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال شکل شباہت عمدہ صحیح وسالم۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ساکن موضع گھنونکے۔ ڈاکخانہ ستراہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ کام ہیپا خراس۔ معمار۔ نکاح کا خواہاں ہے +

ست بچن

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن سہ بارہ چھپکر تیار ہے جس میں سکھوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو قیمت ۱۱ر اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں +

آئینہ کمالات اسلام -	۵ر	انوار الاسلام -	۴ر
کتاب البریہ -	عہ ر	ایام الصلح فارسی -	۸ر
روئداد جلسہ دعا -	۳ر	استفتاء - لیکھرام -	۱۰ر
کرامات الصادقین -	۸ر	نور الحق ہر دو حصہ -	۱۴ر
حقیقت المہدی -	۱ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
شحنہ حق -	۶ر	فتح اسلام -	۲ر
توضیح مرام -	۳ر	انجام آتھم	۴ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر	حقیقت الوحی	للعہ
حجۃ اللہ	۶ر	ضیاء الحق	۲ر
نشان آسمانی -	۲ر	سر الخلافہ	۸ر
رسالہ جہاد	۱ر	کشتی نوح	۲ر
تریاق القلوب	۱۲ر	مسیح ہندوستان میں	۳ر
نجم الہدی	۱ر	چشمہ معرفت	عہ
لجۃ النور	۳ر		

المشتہر
مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ قادیان۔ گورداسپور

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بلا قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل منگا سکتی ہو۔

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR QADIAN

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

Registered No L. CCXXXVIII

مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر صد

موضع درس قرآن مجید

پیشگی چار روپے

جلد ۱۱

۱۳ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۱ پوہ سمت ۶۸

نمبر ۱۳ و ۱۴

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ٭ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ٭ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللّٰہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا ٭ چہارم یہ کہ عام خلق اللّٰہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ٭ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللّٰہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ٭ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ٭ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ٭ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ٭ نہم یہ کہ عام خلق اللّٰہ کی ہمدردی میں محض للّٰہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ٭ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للّٰہ باقرار اطاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہے گا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کتب بدر ایجنسی

رعایتی قیمت کتب

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
براہین احمدیہ مجلد ہر چہار حصہ	صہ ر	سہآر
درثمین اُردو بے جلد	۳ر	۲ر
درثمین فارسی "	۵ر	۴ر
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں ✦	۱۲	عہ ر

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
درثمین اردو مجلد	۴ر	۳ر
درثمین فارسی مجلد	۶ر	۴ر
درثمین اردو وفارسی یکمشت مجلد	۹ر	۸ر
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم - اے ✦	۸ر	۳ر
مضمون بر عصمت انبیاءؑ مولوی محمد علی صاحب ایم - اے	۱۰ر	۷

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستوں کے واسطے یہ رعایت ۱۵- فروری تک رہے گی- لیکن ان کی طرف سے پوری قیمت بمعہ محصولڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے ✦

مفصلہ ذیل کتب اصلی قیمت پر ملینگی

عربی بول چال عبدالحی عرب صاحب اردو عربی- عربی بولی سیکھنے کیلئے عمدہ طرز- ۳ر

چولہ گرونانک صاحب- باوا نانک علیہ الرحمت کے مسلمان ہونے کا ثبوت- ۱ر

لیکچر دھرم سنگھ- ماسٹر عبدالرحمن صاحب کا لیکچر- باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر- ۰ر

حضرت اقدس کی پُرانی تحریریں اُردو ۱ر

اربعین اردو و حضرت اقدسؑ کی تصنیف دعویٰ مسیح موعود پر دلائل- ۵ر

اسماء الحسنٰے- اللہ تعالے کے ناموں کے معانی لطیف بیان ہیں- ۵ر

رد افترا- مصنفہ خواجہ صاحب- ایک عیسائی پادری کے جواب میں- مفت

مکتوبات احمدیہ اردو- حضرت میرزا صاحب کے خطوط کا مجموعہ- ۸ر

نغمۂ اکمل- اردو نظم از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم سلسلہ کی خدمت میں- ۲۰ر

موعظۃ الحسنٰے- مصنفہ حضرت سید محمد احسن صاحب .. ۲ر

خطبات کریمیہ- حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے خطبے- ۴ر

سلک مروارید ۲- اردو- عورتوں کے لئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ ✦ ۴ر

سلک مروارید ۲- اردو- عورتوں کیلئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ ۴ر

تحفۃ العرب عربی- عبدالحی صاحب کی تصنیف- ائمہ سلف کے عقائد مسیح کی وفات- قرآنی اور احادیثی دلائل- ۳ر

تفسیر القرآن پارہ-۲۹-اردو- مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اقتباس از کتب و تقریرات حضرت اقدسؑ- و خلیفۃ المسیح ۱۲ر

تفسیر القرآن پارہ-۲۸- اردو " " " عہ ر

تفسیر القرآن پارہ-۲۷- اردو " " " عہ ر

سنت احمدیہ اردو نماز روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان ۴ر

عقائد احمدیہ اُردو- احمدی اور غیر احمدی کے عقائد آیات و حدیث سے احمدیت کے دلائل ۲ر

ثنائی چکر اردو- مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت و مرمت .. ۲ر

احسن القصص اردو- سورۂ یوسف کا ترجمہ مع تفسیر مصنفہ اکمل صاحب - ۲۰ر

سفرنامۂ ناصر ۲- نظم اُردو حضرۃ میر ناصر نواب صاحب .. ۳ر

شدھی کی اشدھی اردو- میر قاسم علی صاحب .. رد آریہ - ۶ر

گلدستہ حمد- نظم حضرت میر صاحب .. ۱ر

فرزند علی- اردو- بابو فرزند علی صاحب- ابراہیم سیالکوٹی کے اعتراضوں کا جواب- ۳ر

مجربات نوردین حصہ اول- حضرت خلیفۃ المسیح کے مجرب طبی نسخہ جات- ۱۰ر

مجربات " حصہ دوم " " ۱۰ر

سری نہہ کلنک اوتار کرشن اردو- حضرت اقدسؑ کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت ہندو کتابوں سے ۸ر

فتح دین- پنجابی نظم وفات مسیح کے ثبوت میں معہ حوالجات .. ۳ر

کرشن لیلا- ایک ہندی نظم- لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر .. ۱ر

مورکہ سدھ- پنجابی نظم سلسلہ کی صداقت میں .. ۱ر

الاستخلاف- آیات قرآنی شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب .. ۴ر

غلامی- اردو- مولوی محمد علی صاحب ایم اے- غلامی پر جو بیجا اعتراض کئے گئے اسکا جواب ۳ر

القول الصحیح اُردو نظم سلسلہ کی تائید میں .. ۱ر

نظم مستورات- پنجابی نظم- عورتوں اور بچوں لئے سلسلہ تائید میں مفید ہے - ۰ر

شہادت آسمانی حصہ اول- ایک شدید مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب - ۵ر

" " حصہ دوم " .. ۲ر

معیار الصادقین- راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت ۳ر

کامن احمدی- اللہ داد خاں- پنجابی نظم سلسلہ کی تعلیم میں نہایت مفید ۰ر

کامن احمدی- غلام رسول " " ۰ر

باقی کتابیں دیکھو صفحہ ۱۵.

سبحان الذی اسریٰ | مسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[لقد نصرکم اللہ] ببدر و انتم اذلۃ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

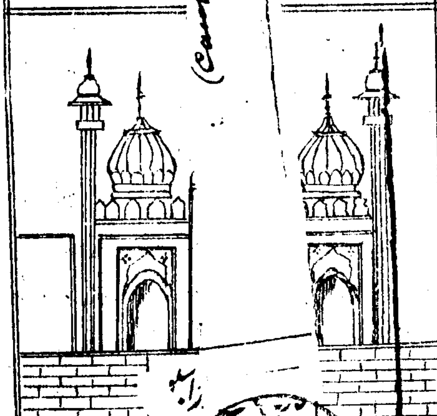

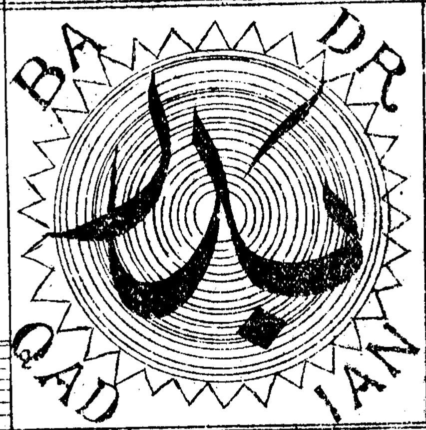

قیمت سالانہ ... مع ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت و مہدی و ہم مجدد

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۱ | ۲۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ... | نمبر ۱۶

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے ۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا ء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا ۔ اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبّت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا ۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوّت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیا[ید] ...
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند ...

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

خطبہ جمعہ

از میان صاحب صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب
(۵ جنوری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۴ محرم)

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔

اما بعد ـ فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل اعوذ برب الفلق ـ من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفثٰت فی العقد ـ ومن شر حاسد اذا حسد؟

قرآن شریف کو جن لوگون نے غور اور تدبر سے پڑھا ہے وہ جانتے ہین کہ تمام قرآن شریف کا لب لباب الحمد شریف یعنی سورہ فاتحہ ہے گویا کہ سارا قرآن شریف مجملاً بطور فہرست کے سورہ فاتحہ ہے۔ اور جن لوگون نے اس سے بھی اور زیادہ غور وفکر کیا ہے انہون نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو سورہ فاتحہ کا خلاصہ قرار دیا ہے۔ بہرحال اسکے یہ ایک صاف بات ہے۔ کہ سورہ فاتحہ مین صراط مستقیم والی دعا کے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی دعا سکھلا کر افراط اور تفریط سے بچنے کی طرف ترغیب دلائی ہے۔ صراط مستقیم کے جادہ سے اِدھر اُدھر ہونا یہ ایک اندرونی فتنہ ہے۔ اور مغضوب علیہم یا ضالین کی راہ اختیار کرنا گویا بیرونی فتنہ مین مبتلا ہونا ہے۔ اندرونی فتنے کے بالمقابل سب سے بڑا بیرونی فتنہ ضالین والا فتنہ ہے۔ یہ تو قرآن مجید کی ابتداء کی سورۃ ہے اب قرآن شریف کے اخیر مین بھی سورہ فاتحہ کے مضمون کے بالمقابل دو فتنون کا ذکر الگ الگ دو سورتون مین بیان فرما کر ان سے بچنے کے لئے خدا تعالے ہی کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ ولا الضالین کو سورۃ فاتحہ کے اخیر مین رکھا ہے اسی طرح سے سورۃ الناس کو جسمین عیسائیون کے فتنہ کا ذکر ہے قرآن شریف کے اخیر مین رکھا ہے اس سے ماقبل سورۃ الفلق کو سورہ فاتحہ کے اندرونی [illegible] رکھا ہے اور سورہ فاتحہ مین اندرونی فتنہ کا [illegible] کسی قدر آثار زیادہ بیان کرکے اس کی [illegible]

[illegible]ا ہے۔ من شر ما خلق کہہ کر تمام [illegible] ہونگے فتنے جب تھوڑے ہون۔ تو [illegible] جب حد سے بڑھ جاوین تو کہان تک اسکو شمار کیا جاوے۔ ما خلق مین ہمارے اس زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ فتنہ اور فسادون کی کوئی حد ہی نہ رہی ـ ومن شر غاسق اذا وقب ـ مین غاسق چاند کو کہا ہے ـ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کیطرف دیکھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ استعیذی من ھذا فانہٗ غاسقٌ اذا وقب جس قوم مین ہلاکت آتی ہے تو پہلے اس ہلاکت کا پیش خیمہ آپس ہی کی اندرونی پھوٹ اور آپس ہی کی اندرونی مخالفتین ہوتی ہین ـ امراء ـ امراء کے ـ علماء علماء کے مخالف ہو جاتے ہین اور ایک دوسرے کے سخت جانی دشمن ہو جاتے ہین پھر بعد میں بیرونی فتنہ کو اندرونی فتنہ پھیلنے کی راہ کھل جاتی ہے۔ گویا جب کوئی قلعہ اندر یا باہر دونون طرف سے مضبوط ہوتا ہے تو دشمن دفعۃً اس پر حملہ آور نہین ہوتا ہے جب قلعہ کی اندرونی حالت خراب ہو جاتی ہے تو پھر دشمن کو بھی ہمت ملجاتی ہے خدا کسی قوم کو نہین بگاڑتا ـ جب تک وہ بگڑنے کے سامان اپنے ہاتھون سے پہلے آپ ہی نہ کرلین ـ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم ـ

ومن شر النفثٰت فی العقد مین شاعرون کیطرف بھی اشارہ کیا ہے ـ کیونکہ پھونک مارنے والے کیطرح شاعر بھی اپنے منہ مین اندر ہی اندر اشعار کی پھونک پھانک لگاتار رہتا ہے ـ اور یون اللہ تعالے اور بندے کے درمیان جو عقد اور رشتہ ہوتا ہے اسکو توڑنا چاہتا ہے ـ

ومن شر حاسد اذا حسد ـ حسد کا بازار اسقدر گرم ہو گیا ہے کہ ایک سلطنت دشمن کے حملہ سے تباہ ہو جاتی ہے تو دوسری سلطنت اسکے پہلو مین بولتی تک نہین بالکل خاموش بیٹھی دیکھتی ہے کہ اچھا ہے کمزور ہو رہے مسلمانون کو چاہیئے ـ کہ اس سورۃ کو کثرت سے پڑھین اور اللہ تعالے سے ان الفاظ مین دعا کرین

بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالذکر الحکیم

دعا مدد ـ یادگیر علاقہ حیدرآباد دکن مین مخالفون نے احمدی برادران کو سخت دکھ دینا شروع کیا ہے اللہ تعالے ہمارے مظلوم بھائیون کا حامی وناصر ہو ـ احباب درد دل سے ان کے لئے استقامت اور فتح کی دعا کرین ۔

درخواست جنازہ ـ مستری الہ دین احمد صاحب جہلم سے لکھتے ہین کہ ان کے والد بزرگوار ۱۱۵ سال کی عمر پاکر ۳۰ ـ دسمبر کو فوت ہو گئے ـ اللہ تعالے مغفرت کرے ـ

۲ ـ سید ارادت حسین صاحب اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے مغفرت کرتے ہین جب ۱۹۰۸ء مین سید صاحب مرحوم بسبب احمدیت دکھ دئے جاکر کے وطن چھوڑ کر قادیان چلے آئے تھے تو مرحومہ بھی ان کے ساتھ آئی تھی اللہ تعالے مرحومہ کو جنت نصیب کرے ـ

۳ ـ سید امیر احمد شاہ صاحب احمدی کتب فروش راولپنڈی مین فوت ہو گئے ہین ـ اللہ تعالے مغفرت کرے ـ

تبلیغی ٹریکٹ ـ تبلیغ کے چھوٹے چھوٹے رسالے احباب خریدین ـ ریلون ـ بازارون اور میلون اور انجمنون کے جلسون اور دیگر جلسون مین تقسیم کردین ۱ ـ شرائط بیعت ۲ ـ حضرت مرزا صاحب کا مذہب ـ قیمت عہ ـ ۸۰ ـ آٹھ آنے کے ۵ ـ ۱۳ اور ۲ ـ کے ۱۷ ـ جلد منگوالین ـ اس سے کم باہر روانہ نہ ہونگے ـ

تبلیغی کارڈ ـ اعلے درجہ کے کاغذ پر فیصدی ۸ ـ تمام تبلیغ مختصر عبارت مین اور نظم فارسی مین ـ

قصیدہ مہدویہ ـ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا عجیب وغریب عربی قصیدہ معہ ترجمہ ـ قیمت فیصد عہ ۲ ـ کے ۴۵ ـ ۴ کے ۲۰ ـ اس سے کم باہر روانہ نہ ہون گے ۔

آپ ـ ہاں آپ کی خدمت مین جو اس اخبار کو پڑھ رہے ہین یہ التماس ہے اور پھر عرض ہے کہ آپ ہی کی خدمت مین یہ التماس ہے کہ آپ بدر کے واسطے اور خریدار بنائین مگر قیمت دینے والے خریدار (ایڈیٹر)

ایک مشورہ ـ بعض دوستون کی رائے ہے ـ کہ بدر کا سال نومبر مین نہ شروع ہو بلکہ کسی اور ماہ مین ـ آپکی کیا رائے ہے ۔

ایک اور مشورہ ـ ایک دوست دیتے ہین کہ بدر کے ساتھ ایک ورق دنیوی خبرون کیواسطے بڑھایا جاوے اور اسی کے مطابق تھوڑی سی قیمت زیادہ کیجاوے ۔

مدینۃ المسیح ـ حضرت امیر المومنین خدا کے فضل سے بخیر وعافیت ہین ـ صبح مستورات مین درس قرآن فرماتے ہین اور عصر کے وقت مردون مین اور شام کے بعد صاحبزادہ عبد الحی صاحب معہ چند دیگر احباب کے قرآن شریف پڑھتے ہین ایسا ہی ایک درس دوپہر کے قریب بھی ہوتا ہے ـ ظہر وعصر کے درمیان صحیح البخاری کا درس ہوتا ہے جو اسی مہینے مین از سر نو شروع ہوئی ہے ـ اہل بیت نبوی بخیریت ہین حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد چند روز کے لئے اس ہفتہ سفر پر تشریف لے گئے ـ دار العلوم کے بورڈنگ ہوس مین پانی پہنچانے کے لئے بہت عمدہ تدبیر کی گئی ہے کنوئین کے پاس ایک حوض بنایا گیا ہے اور وہان سے بذریعہ زمین دوز نلکے

موجب ہوئے۔

آیت ۱۶۔ حضرت نوح نے آخر تنگ آکر اپنی قوم کے حق مین بد دُعا کی۔ انبیاء کی بدُدعا سے ڈرنا چاہیئے۔ یہ بہت خوفناک بات ہے۔

حضرت نوح نے اپنی قوم کے حق مین بد دعا کی۔ مگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود سخت تکالیف اٹھانے کے کبھی اپنی قوم کے حق مین بدُعا نہین کی بلکہ یہی دعا کرتے رہے۔ کہ ربِّ اھد قومي فانہم لا یعلمون۔ اے میرے رب میری قوم کو ہدایت کر۔ کیونکہ وہ نہین جانتے۔ حضرت نوح کے مقابلہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا صبر۔ حوصلہ۔ رحم اور ہمدردی بہت بڑہی ہوئی ہے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آخر ساری قوم عرب ہدایت یافتہ ہوگئی۔

اِس جگہ سُورہ نوح کے نوٹ ختم ہوئے

پارہ ۲۹ رکوع ۱۱۔ سُورۂ جنّ رکوع ۱

آیت ۱۔ استمع نفرٌ من الجنّ۔ جنّ اللہ تعالےٰ کی ایک مخلوق ہے جیسے ملائک وغیرہ اور اس کی مخلوق ہین۔ مین ہرگز ہرگز اس بات کا قائل نہین۔ کہ جنّ اور ملائکہ کوئی چیز نہین ہین۔ مین دونون کا قائل ہون۔ لیکن ہر جگہ جنّ کے لفظ کے وہی ایک ہی معنے نہیں اور جو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بعض عورتون بچوں کو جنّ چمٹ جاتے ہین مین اس کا قائل نہیں ہون۔ لغت کے رو سے جنّ ان باریک اور چھوٹے چھوٹے موذی حیوانات کو بھی کہتے ہیں جو غیر مرئی ہین اور صرف خورد بینون سے ہی دکھائی دیسکتے ہین۔ طاعون کے باریک باریک کیڑے بھی جنّ کے نام سے موسوم ہین۔ اسی لئے حدیث شریف مین طاعون کو وخزاعدائکم من الجنّ فرمایا ہے (احمد عن ابو موسیٰ اشعری۔ طبرانی فی الاسط عن ابن عمرؓ) وخز کے معنے نیش زنی اور طعن کے ہین۔ جنّ۔ لغت مین بڑے آدمیونکو بھی کہتے ہین۔ جنّ الناس مُعظّمہُم۔ شاید بڑے پیسے والے ساہوکارون کو بھی مہاجنّ اسی واسطے کہا گیا ہے۔ کبوتر کے پیچھے دوڑنے والے انسان کو بھی "جنّ" کہا ہے۔

سورہ احقاف رکوع ۴ مین ایک قوم کا ذکر ہے۔ واذ صرفنا الیك نفراً من الجنّ یستمعون القرآن۔ اس قوم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن شریف سُن کر انا سمعنا کتاباً انزل من بعد موسیٰ۔ کہا جنّ کے مدمقابل انسان ہین انس غریب لوگ۔ جنّ بڑے لوگ۔ سورہ الحجر ۱۴/۲ ۸ مین انسان اور "جان" دونون کی پیدائش کا ذکر ایک ساتھ ایک ہی آیۃ مین یکے بعد دیگرے آیا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من صلصالٍ من حمإٍ مسنون۔ والجانّ خلقناہ من قبلُ من نار السّموم۔ آدمؑ سے پہلے جان اور اسکی ذرّیت تھی اس سے کسی طرح انکار نہین ہوسکتا۔ اور اب بھی جنّات غیر مرئی طور پر موجود ہین۔

کارخانۂ قدرت کا انتظام اور انحصار محسوسات اور مرئیات تک ہی محدود نہین مشہود وغیر مرئی عالم کا انکار محض حماقت اور نادانی ہے

اِسلئے کہ جوں جوں سائنس ترقی کرتا جاتا ہے۔ بہت سی باتین ایسی معلوم ہوتی ہیں پہلے مانی نہ جاتی تھین۔ دُوربین اور خوردبین کی ایجاد نے بتا دیا ہے کہ کرّہ ہوا مین کس قدر جانور بکھر رہے ہین۔ ایسے ہی پانی کے ایک قطرے مین لاانتہا جانور پائے جاتے ہین۔ حیوانات منویہ۔ ایک قطرہ منی مین دیکھے جاتے ہیں اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی مخلوق اور انواع مخلوق کی حدبندی محض ناممکن ہے اور صرف اپنے محدود علم کی بنا پر انکار محض نادانی ہے۔ اِس لئے اوّلاً جنّات کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم کسی ایسی مخلوق کا جو انسانی نوع سے نرالی ہو انکار کرنے کا کوئی حق نہین رکھتے۔ اور ہم یہ کہ وجوہات رکھتے ہین۔ کہ جنّ اللہ تعالےٰ کی ایسی قسم کی مخلوق ہے جن کو انسان کی آنکھین نہین دیکھ سکتین۔ اِس لئے کہ ان کی مادی ترکیب نہائت ہی لطیف اور ان کی بناوٹ غایت درجہ کی شفاف ہوتی ہے۔ جس کیوجہ سے انسان اِن ظاہری آنکھون سے اونہین نہین دیکھ سکتے۔ ان کے دیکھنے کے لئے ایک دوسری حس یعنے روحانی آنکھ کیضرورۃ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اور مومنین صادقین ملائکہ وغیرہ غیر مرئی مخلوق کو بھی دیکھ لیتے ہین نہ صرف دیکھ لیتے ہین بلکہ ان سے باتین بھی کر لیتے ہین۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کی کسی ایسی مخلوق کو جس کو ہم دیکھ نہین سکتے۔ انکار کرنا دانشمندی نہین۔ ہم اسبات پر ایمان رکھتے ہین کہ خدا کی ایسی مخلوق دنیا مین موجود ہے۔ جو انسانی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ اور اسی وجہ سے اسے جنّ کہتے ہین۔ کیوں کہ عربی مین جنّ اسے کہتے ہین۔ جسمین خفا اور نہان ہونا پایا جاتا ہے۔ جنّت۔ انسانی نظر سے پوشیدہ ہے۔ جنّہ۔ (ڈھال) جو انسان کو چھپا کر تلوار کے حملہ سے محفوظ رکھتی ہے۔

جنین۔ وہ بچّہ جو ماں کے پیٹ مین ہے پوشیدہ ہے۔ جنون۔ عقل کو چھپانے والا مرض جنّ۔ انسانی نظر سے چھپی ہوئی مخلوق۔ پس جنّ وہی مخلوق ہے جو عام انسانی نظر سے پوشیدہ ہو۔ خواہ وہ کسی قسم کی مخلوق ہو۔ غرض۔ جنّ ایک مخلوق ہے ایک اور بات بھی یہان بیان کردینے کے قابل ہے۔ کہ احادیث مین جنّ کا لفظ۔ سانپ۔ کالے کتّے۔ مکھی۔ بھوری چیونٹی وبائی جرم۔ بجلی۔ کبوتر بازہ۔ زقوم۔ بائین ہاتھ سے کھانے والا۔ گدھا۔ بال پراگندہ رکھنے والا۔ غراب۔ ناک یا کان کٹا۔ شریر۔ سردار وغیرہ پر بھی بولا گیا ہے ان توجیہات پر غور کرنے سے ان مفاسد اور مضار کی حقیقت بھی معلوم ہوجاتی ہے جو جنون سے منسوب کی جاتی ہے اب اس بیان کے بعد۔ یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ قرآن کریم مین یہان جو ذکر کیا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ نصیبین ایک بڑا آباد شہر تھا۔ اور وہان کے یہود جنّ کہلاتے تھے۔ اور سوق عکاظ (ایک تجارتی منڈی کا نام ہے) مین آیا کرتے تھے جب آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکّہ سے نا اُمید ہو کر طائف تشریف لے گئے اور وہان کے شریرون نے آپکو دکھ دیا۔ آپ عکاظ کو آرہے تھے۔ راستہ مین بمقام نخلہ یہ لوگ آپ سے ملے۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ قرآن مجید کو سنکر وہ رقیق القلب ہوگئے سب کے سب ایمان لے آئے اور جاکر اپنی قوم کو بھی ہدایت کی

آیت ۲۔ اب جنات نے اس قرآن کو قبول کرنے اور ایمان لانے کے دلائل بیان کئے۔ جنمین سے پہلی دلیل یہی ہے کہ وہ توحید کا مذہب ہے۔

آیت ۳۔ ما اتخذ صاحبةً ولا ولداً۔ یہ دوسری دلیل ہے اور عیسائیون کے اس صاحبہ اور ولداوالے ناپاک عقیدہ کی نفی کرتے ہوئے قرآن شریف سے ماقبل

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق ایڈیٹر بدر

پارہ ۲۹ رکوع ۹ بقیہ سورۃ نوح

(رکوع اوّل)

گذشتہ اشاعت سے آگے

روایت ہے کہ ایک دن حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص گیا اور قحط کی شکایت کی۔ آپ نے اُسے فرمایا کہ استغفار کرو۔ پھر ایک اور شخص گیا اس نے کہا یا حضرت میں محتاج ہوں۔ فرمایا۔ استغفار کرو۔ ایک تیسرے نے کہا کہ میرے اولاد نہین ہوتی۔ اُسے بھی استغفار کرنے کا حکم دیا۔ چوتھے نے پیداوار زمین کی کمی کا گلہ کیا اُسے بھی استغفار کی تاکید فرمائی۔ حاضر مجلس ربیع بن صبیح نے عرض کی کہ آپ کے پاس مختلف لوگ آئے اور مختلف چیزون کے سائل ہوئے۔ مگر آپ نے جواب سب کو ایک ہی دیا۔ اسکے جواب میں حسن بصری نے قرآن شریف کی یہی آیات پڑہین۔

جماعت احمدیہ کو بھی استغفار کی تاکید ہر روز بار بار کیجاتی ہے۔

آیت ۱۳۔ ترجون۔ تخافون۔ ع

اذا لسعۃ النحل لم یرج لسعہا (ھذلے)

خدا تعالےٰ کی بڑائی سے کیون نہین ڈرتے۔

آیت ۱۴۔ اطوارا۔ انسان کو پیدائش کے وقت مختلف صورتون مین سے گذارا کہ نطفہ۔ علقہ۔ مضغہ۔ وغیرہ۔ کیا یہ تفرقہ اور امتیاز کسی علیم و قدیر ہستی کا کام نہین؟ یہی خدا تعالےٰ کی ہستی کی ایک دلیل ہے۔

آیت ۱۵۔ اس آیت مین آسمان کے سات طبقون کا ذکر کیا ہے۔

جس طرح ایک گاؤں سے دوسرے گاؤن تک پہونچنے کے لئے رستے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے بھی راستون کیضرورت ہے، جو بنے ہوئے ہین۔

آیت ۱۶۔ جس طرح کہ انسان چراغ اور روشنی کا محتاج ہے اور چاند اور سورج کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی۔ انبیاء اور کتب الہیہ کا محتاج ہے۔

آیت ۱۷۔ نباتاً۔ اللہ تعالےٰ نے نباتات کو پیدا کیا ہے زمین کی روئیدگی انسان کے نشوونما کا موجب ہے اور یہی اغذیہ بالآخر نطفہ کی صورت مین متشکل ہو کر انسان بنتا ہے۔

اسی طرح انعامات آلہیہ بتلا کر حضرت نوح ع نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ کیا

آیت ۱۹۔ بساطاً۔ آرام گاہ۔ پھیلا ہوا۔

آیت ۲۰۔ سبلاً۔ ایسا ہی دل کے واسطے بھی راستے ہین۔

پارہ ۲۹ رکوع ۱۰ سورہ نوح رکوع دوم

اپنے خیر خواہوں پر جب ہم نظر کرتے ہیں تو سب سے اوّل یہ خیر خواہی ماں یا دودھ پلائی سے شروع ہوتی ہے۔ دودھ پلانے والی کو بھی بچہ ماں کہکر پکارتا ہے۔ اسی وجہ سے بچے تکلیف کے وقت ماں کہہ کر پکارتے ہین پھر بڑے ہو کر باپ کو خیر خواہ سمجھتے ہیں پھر جوانی مین دوست پیدا ہو جاتے ہین اور خیر خواہ ہوتے ہین یہ انسان کے خیر خواہ ہوتے ہین اور ان کے سوا اور بھی خیر خواہ ہین لیکن یہ سب خیر خواہ غلطی کر سکتے ہین اور کرتے ہین۔ ان سب سے اعلےٰ مخلوق کا خیر خواہ انبیاء کا گروہ ہے (علیہم الصلوٰۃ والسلام) جو کبھی غلطی نہین کرتے اور ان کو مخلوق کے ساتھ بہت محبت ہوتی ہے۔ تعجب ہے کہ لوگ انبیاء کی باتوں کو نہین مانتے۔ ان آیات مین حضرت نوح علیہ السلام درد دل کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور مین شکوہ کرتے ہین کہ مین نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا پر وہ میری بات نہین مانتی۔

اس زمانہ مین لوگ بہ سبب امن عامہ کے عیش و عشرت کی غفلت مین گرے ہوئے تھے زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی تھی اور اس کے دل کے تصوّر اور خیال روز بروز صرف بدی ہوتے تھے۔ تب خدا نے چاہا کہ انسان کو اس زمین مین سے مٹا ڈالے۔ پر خدا نے ایک دفعہ پھر ان پر رحم کیا اور اپنے بندے نوح کو جو صادق اور کامل تھا اور خدا کی راہ پر چلتا تھا اور اس واسطے اس پر خدا کی مہربانی کی نظر تھی ان لوگونکی طرف بھیجا کہ انہین آنیوالے عذاب سے ڈرائے۔ حضرت نوح ع نے خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کی مگر قوم نے نہ مانا اور مورد عذاب الٰہی ہوئی۔

آیت ۲۳۔ یہ ان کے بتوں کے نام ہیں۔

۱۔ ودّ۔ محبت اور خواہش کا دیوتا۔ جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ اپنے ارادے سے ایجاد عالم کا باعث ہوا۔ اس کو مرد کی صورت پر بنایا جاتا ہے۔ ہندوؤن مین اسکے بالمقابل برہما ہے۔

۲۔ سواع۔ بقائے عالم کا بُت جو عورت کی شکل مین ہوتا ہے اسکے مقابل ہندو میتھالوجی مین بِشن ہے۔

۳۔ یغوث۔ حاجت روائی اور فریاد رسی کا دیوتا۔ اس کی شکل گھوڑے کی تھی شاید اس واسطے کہ فریاد رسی کے لئے تیز رفتاری کیضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح ہندوؤن مین اندر دیوتا ہے۔

۴۔ یعوق۔ عوق سے مشتق ہے۔ یعنے روکنا اور دفع کرنا۔ یہ مصیبتوں اور دشمنوں کے روکنے کا بُت تھا۔ بشکل شیر۔ ہندوؤن مین اس کے بالمقابل شنگھ ... ہے۔

۵۔ نسر۔ طول عمر کا دیوتا۔ بشکل باز بنا ہوا ...

ایڈیٹوریل

حضرت عیسیٰ کی عمر

بٹالہ کے مشہور ماہواری رسالہ العزیز میں انبیا علیہم السلام کی عمروں کی ایک فہرست دیگئی ہے۔ جس میں درج کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو تیس سال تھی۔ یہ بات تو قریباً درست معلوم ہوتی ہے۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر صلیب کا واقعہ اُسوقت ہُوا تھا جبکہ آپکی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ یہ بات کتب تاریخ سے ثابت ہوتی ہے تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۳۳ سے ۱۳۰ سال کی عمر تک حضرت عیسےٰ کہاں رہے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ واقعہ صلیب کے دنوں ہی آسمان پر اُٹھائے گئے۔ وہ اسکے متعلق کیا فرماتے ہیں +

ناول نویسی کے نتائج

ایم اے بی۔ کتابوں کے متعلق ایک ماہوار رسالہ لنڈن سے شایع ہوتا ہے جس میں ایک انعامی مضمون "موجودہ ناولوں کے رجحان" پر شایع ہُوا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فی زمانہ ناول نویس کے سامنے سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ وہ زندگی کے حقایق کو ہمارے سامنے پیش کرے۔ آجکل کے ناول نویس پُرانے قصہ نویسوں کے طولا دینا کے قصوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ کر اپنے قصوں کو ایسے رنگ میں بیان کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ کہ پڑھنے والے کو اگر معلوم نہو کہ یہ کوئی ناول ہے تو وہ یقین کرلے کہ یہ کوئی سچا واقعہ ہے اور اُس سے اپنی زندگی کی راہ نمائی کے واسطے نتائج پیدا کرنے لگے ہماری رائے میں موجودہ طریق پُرانے طریق سے بہت زیادہ خطرناک غلطیوں میں ڈالنے والا ہے۔ کیونکہ پُرانا طریقہ اپنے رنگ میں ایک اخلاقی سبق سکھاتا ہُوا صفائی سے یہ بھی پڑھنے والے کو یقین دلاتا تھا کہ یہ ایک فرضی قصہ بطور تمثیل کے بتلایا گیا ہے۔ اور اُس طریق سے جہاں کہیں اب بھی فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ وہ کامیاب ثابت ہُوا ہے۔ جیسا کہ علوم حیوانات کے مشہور ماہر انڈمنڈ سیلس نے Endmund Selus اپنی کتاب The Zoo Conversation Book دی زُو کانورسیشن بک میں ایک چڑیا گھر کے جانوروں کے ساتھ لمبی گفتگو کا دلچسپ قصہ لکھا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے حیوانات کے حالات نہایت عمدہ پیرایہ میں اُنکے اپنے مُنہ سے گفتگو کے رنگ میں بیان کرائے گئے ہیں۔ یہ کتاب لنڈن میں Mills & Boon, Ltd. 49 Rupert St London W. نے شائع کی ہے مگر ہندوستان کے انگریزی کتب فروشوں سے بقیمت ۱۲/ (= -/ ۳ی) مِل سکتی ہے۔ غرض نیا طریق ناول نویسی کا ضرور بہت اصلاح طلب ہے۔ کیونکہ اس سے مغالطوں کا اندیشہ ہے ۱۸۹۹ء میں یا اسکے قریب ہمارے ایک دوست نے ایک کتاب پڑھی جس میں لکھا تھا کہ تبت میں ایک دیوتا ہے جس کا نام عیسیٰ ہے اور اس کی پرستش کیجاتی ہے۔ ہمارے ایک دوست نے اس کتاب کو سلسلہ احمدیہ کی تائید میں ایک ہتھیار سمجھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا حضرت نے مجھے فرمایا کہ اسکے متعلق تحقیقات کیجائے مَیں نے جب اُس کتاب کو غور سے دیکھا کہ مجھے ہُوا کہ یہ صرف ایک ناول ہے۔ مگر اس خیال پر کہ ممکن ہے کہ اسکی کچھ اصلیت بھی ہو مَیں نے اُسکے مصنّف کو لنڈن خط لکھا اُس نے مجھے جواب دیا کہ تیس سال ہوئے جب مَیں نے یہ قصہ بچوں کا دل بہلانے کے واسطے اختراع کیا تھا۔ ایسے ہی ناول نویسی کا نتیجہ ہے کہ یورپ کے بعض لوگوں نے یہ یقین کر لیا ہے کہ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا بھی ناول نویس تھے۔ انہوں نے ایک نمونہ زندگی کو مدنظر رکھ کر جو اُسوقت کے مناسب حال تھا۔ ناول لکھے تھے۔ ناواقفوں نے انہیں کتب الٰہی سمجھ لیا ✦

نوٹ۔ جن انگریزی رسالوں۔ اخباروں اور کتابوں کا حوالہ ہم اپنے مضامین میں دیا کرتے ہیں۔ ان کا پورا نام پتہ ماہ۔ اشاعت بلکہ قیمت تک بھی درج کر دیتے ہیں تا کہ کسی پادری صاحب کو یہ کہنے کا اب موقعہ نہ ہے کہ یہ دل (فرضی) باتیں اپنے پاس سے بنا کر لکھ دیتا ہے اور مزید تصدیق کے واسطے ہم یہ بھی عرض کر دیتے ہیں کہ محولہ کتب رسایل وغیرہ اگر کوئی صاحب بجنسہ دیکھنا چاہیں تو ہمارے پاس آکر دیکھ سکتے ہیں۔ اگر منگوانا چاہیں تو ہماری معرفت ولایت سے منگوا سکتے ہیں ✦

Batala-Qadian Road

سڑک بٹالہ قادیان

وہ مضمون جس کا وعدہ پچھلے اخبار میں کیا گیا تھا اب درج کیا جاتا ہے۔ پختہ سڑک کی جس قدر ضرورت اس راستہ کے واسطے ہے وہ خود اس کے ٹریفک سے ظاہر ہے یہانتک کہ ایک دفعہ یہاں ریل بنانے کی بھی تجویز کی گئی تھی۔ امید کرتے ہیں کہ اس سڑک پر چلنے والی ہزاروں مخلوق حکام کی سرپرستی سے محروم نہ رکھی جائے گی بہرحال وہ مضمون یہ ہے:-

یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ایک خصوصیت کے ساتھ ممتاز ہے۔ اور یہ امتیاز قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی وجہ سے حاصل ہُوا ہے۔ ایک وقت قادیان پر ایسا گزرا ہے وہ ایک گمنام گاؤں تھا اور دنیا میں کوئی اس سے واقف نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے جب اپنے بندہ کو اس بستی میں برگزیدہ کیا تو اسے مخاطب کرکے کہا فحان ان تعان وتعرف بین الناس یعنی وقت آگیا ہے کہ تو دنیا میں شناخت کیا جاوے اور تیری مدد کیجاوے۔ ایسا ہی اس گمنامی اور گوشہ گزینی کی حالت میں اسے خطاب کرکے فرمایا یاتون من کل فج عمیق۔ لوگ دور و دراز راستوں سے تیرے پاس آئینگے۔ یہ اور اس قسم کے تمام مکالمات اس مرد خدا نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع کر دیئے۔ پھر وہ وقت آگیا کہ قادیان اور اس کا برگزیدہ سردار دُنیا میں شہرت پاگیا۔ اور دُنیا کے تمام حصّوں سے لوگ نیاز مندی اور ارادت کے ساتھ اس کے حضور آنے لگے۔ اور قادیان کی ضرورتیں یوماً فیوماً بڑھنے لگیں + ہمارے مقامی حکام اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ قادیان ان کے علاقہ میں اکیلا قصبہ ہے جو تعلیمی اور رفاہ عام کے کاموں کی وجہ سے ضلع گورداسپور میں ممتاز ہے +

کل ضلع بھر میں قادیان ہی سے تین اخبار اور تین رسالے شائع ہوتے ہیں۔ اور تین پریس جاری ہیں۔ قادیان میں جو تعلیمی کوششیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے بارور ہوئیں وہ بھی ضلع بھر میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں قادیان کا تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنی تعلیم اور تربیت اور اخلاقی نگہداشت کے لئے ضلع ہی نہیں بلکہ صوبہ بھر میں ممتاز ہے۔ اور اس کا پتہ اس ایک امر سے لگ سکتا ہے کہ جس قدر بورڈر قادیان کے سکول میں ہیں وہ ضلع کے کسی

سکول میں تھیں۔ اور صوبہ کے بھی کسی ہی سکول میں ہونگے اور آنے والے طالب علم پنجاب اور ہند کے مختلف علاقو سے آئے ہیں۔ اور یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں کہ اس وقت کشمیر سے لیکر راس کماری تک کے بنگال اور بہار سے لیکر پشاور تک کے طالب علم موجود ہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ ایک بڑے پیمانہ پر دینیات کا کالج جاری ہے جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ اور لڑکوں کی تعلیم ہی پر اکتفانہ کرکے ایک لڑکیوں کا مدرسہ بھی کھولا گیا ہے۔ غرض تعلیمی کوششوں کو ہر طرح مفید بنانے کے لئے خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے وسیع کیا گیا ہے۔ ان تعلیمی انسٹی ٹیوشنز کے علاوہ مذہبی رنگ میں قادیان کو جو اہمیت اور عزت حاصل ہے وہ ایک ایسا امر ہے کہ سب جانتے ہیں نہ صرف پنجاب و ہندوستان سے بلکہ افغانستان اور عرب سے بھی اکثر لوگ ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور ان آنے والوں کی تعداد سال بھر میں کسی صورت سے چالیس پچاس ہزار سے کم نہیں ہوتی۔ پھر اس وقت سلسلہ کا جو **امام** اور **پیشوا** ہے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب قبلہ۔ وہ ایک شاہی طبیب ہونے کی وجہ سے اور اپنے طبی تجربہ اور ایک محقق اور ذی علم بزرگ ہونے کے ہندوستان بھر میں شہرت یافتہ ہیں۔ ان کے پاس طبی استفادہ کے لئے دور دراز سے لوگ کثرت سے آتے ہیں اور یہ سلسلہ آج جاری نہیں ہوا۔ بلکہ جب سے وہ قادیان آئے ہیں اسوقت سے جاری ہے۔ ان مریضوں کی تعداد بھی سال میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں تک پہنچتی ہے +

ان آنے والے لوگوں اور ان تعلیمی انسٹی ٹیوشنز و پریس و اخبارات کی ضروریات کے لئے تجارتی سامانوں کی آمد و رفت میں جو ترقی ہوسکتی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ قادیان میں پہلے ایک معمولی برانچ آفس ڈاک خانہ کا تھا جو مدرسہ کے ایک مدرس کو کچھ الاؤنس دیکر چلایا جاتا تھا۔ پھر اس کو مدرسہ سے الگ کیا گیا اور بالآخر محکمہ ڈاک نے بیس روپیہ ماہوار کا ایک سب آفس جاری کیا۔ اب اس وقت پچاس روپیہ کا ایک سب پوسٹ ماسٹر اور اس کے ساتھ ایک کلرک اور دو چیٹھی رسان کام کرتے ہیں اور ایک پیکر صرف چٹھیاں چھاپنے کا کام کرتا ہے۔ یہ میں نے اس عملہ کا ذکر کیا ہے جو صرف قادیان کی لوکل ڈاک کے متعلق ہے اور قادیان کی ڈاک کی کثرت کی وجہ سے محکمہ ڈاک خانہ نے پبلک کی آسایش و آرام کے لئے ڈاک کی روانگی اور رسیدگی کو ڈبل کردیا۔ اب دو مرتبہ ڈاک آتی اور دو ہی مرتبہ قادیان سے جاتی ہے۔ اور قادیان کی ڈاک کی آمد و رفت ہرکاروں کے ذریعہ ناقابل برداشت عمل سمجھ کر ڈاک کے لانے اور لیجانے کا کام بذریعہ یکہ کے کیا گیا۔ جس کے لئے ۵۲ روپیہ ماہوار محکمہ ڈاک خانہ کو دینے پڑتے ہیں۔ کل ضلع گورداسپور میں ڈلہوزی اور شکر گڑھ لائن کے سوا قادیان ہی ایسی جگہ ہے جہاں ڈاک بذریعہ یکہ کے پہنچائی جاتی ہے۔ ان تمام امور کے بیان کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ میں قادیان کی اہمیت کو پیش کرکے اپنے ضلع کے بیدار مغز **صاحب ڈپٹی کمشنر** بہادر کو ایک امر خاص پر توجہ دلاؤں اور وہ

بٹالہ سے قادیان تک کی سڑک ہے

جس حال میں کہ قادیان میں اس قدر آمد و رفت ہوتی ہے اور تجارتی سامان بھی کثرت سے آتا اور جاتا ہے کیونکہ بٹالہ بوجہ اناج کی منڈی ہونے کے **ریاڑکی** سے تمام سامان وہاں جاتا ہے۔ پھر اس سڑک کا نہایت ردی حالت میں ہونا ضلع گورداسپور کے لئے نہایت قابل افسوس امر ہے +

اس سے پہلے بھی متعدد مرتبہ اس سڑک کے متعلق مجھی اپنے ضلع کے افسروں کو توجہ دلانے کا موقعہ بذریعہ اخبار اور زبانی بھی ہوا ہے۔ اور اس سڑک کے پختہ کئے جانے کے متعلق بعض تجاویز بھی زیر غور رہیں۔ جن کا خاتمہ ایک ریلوے لائن کی تجویز کے ساتھ ہوگیا۔ تجویز کی گئی تھی کہ بٹالہ سے ایک ریلوے لائن ہوشیار پور کی طرف نکالی جاوے۔ محکمہ ریلوے کے ایک افسر نے آکر ٹریفک کا اندازہ بھی کیا اور کچھ حصص بھی فروخت ہوئے۔ مگر یہ تجویز عملی رنگ میں نہ آسکی۔ اس لئے اب میں پھر اس تجویز کو اپنے ضلع کے نیکدل اور رعایا کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ ڈپٹی کمشنر میجر **ایلیٹ صاحب بہادر** کے حضور کہتا ہوں صاحب موصوف کو رفاہ عام کاموں کے ساتھ بڑی دلچسپی اور رعایا کو آرام پہنچانے کا خاص خیال رہتا ہے۔ اور ایسے نیک دل آفیسر کی موجودگی میں اگر **قادیان** اور **بٹالہ** کی سڑک کا انتظام نہ ہوا تو یہ افسوسناک امر ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ اس سے پہلے یہ معاملہ صاحب موصوف کے نوٹس میں نہیں آیا۔ اور نہ اس کے پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس لئے کہ خیال تھا کہ ریلوے لائن ان تمام تکلیفوں کا خاتمہ کردیگی۔ مگر ریلوے لائن کی تجویز نہیں معلوم کہاں چلی گئی۔ اس لئے یہ غلطی ہوگی اگر ہم ریلوے لائن کی خیالی امید پر **سڑک کے پختہ کئے جانے** کی تجویز کو چھوڑ بیٹھیں +

پس نہایت ادب سے صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ وہ **سڑک** کے پختہ کئے جانے کے احکام دسٹرکٹ بورڈ کے ذریعہ صادر فرماکر اپنی کثیر تعداد رعایا کی دعائیں لیں۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ ہمارے مجسٹریٹ علاقہ جناب خان صاحب محمد ظفر خان صاحب بہادر بالقابہ نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ارشاد اور حکم کے ماتحت ضلع کے بدمعاشوں کا خاص انتظام کیا۔ اور مقدمات زیر دفعہ ۱۰۹ میں ایسا انصاف کیا کہ اب تو ضلع گورداسپور میں ان کی کچہری ضرب المثل ہوگئی ہے۔ باوجودیکہ بٹالہ میں رہتے ہیں اور انہیں متعدد مرتبہ بتقریب دورہ یا ملاحظہ موقعہ قادیان کی طرف آنے کا اتفاق بھی ہوا ہے اور بٹالہ اور قادیان کی سڑک کی حالت زار بھی انہوں نے ملاحظہ فرمائی۔ مگر اب تک انہیں توجہ نہیں ہوئی ورنہ کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ کہ اس معاملہ کو خود صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور تک نہ پہنچائیں۔ اس لئے آخر میں میں اپنے علاقہ کے مجسٹریٹ کو جو اپنی بیدار مغزی کے لئے مشہور ہو رہا ہے اور جس کے انصاف اور توجہ فرمائی کا شہرہ ہو رہا ہے) اس سڑک کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ کثرت آمد و رفت کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی جان کا نقصان ہو۔ یکوں اور گڈوں اور عام مسافروں کی جو کثرت ہے۔ وہ ظاہر امر ہے۔ اس سڑک کو جب تک پختہ نہ کیا جاوے آمد و رفت میں سہولت نہیں ہوسکتی۔ کیا ہم امید کریں کہ جناب میجر **ایلیٹ صاحب بہادر کے عہد کی یہ عمدہ یادگار رہو کہ قادیان اور بٹالہ کی درمیانی سڑک** پختہ کیجاوے۔ اگر ہمارے مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو کچھ شک نہیں کہ وہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور ہماری اس جائز درخواست کو عمدگی سے پیش کرسکینگے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مدارج تقویٰ

تقریر حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

نماز فرض ہے۔ بہت سے احمدی نمازوں کو باجماعت ادا کرنے میں کمزور ہیں۔ نماز۔ دین کا ستون ہے اور مجھ سے کوئی پوچھے تو قرآن شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ نماز بغیر جماعت کے ہوتی ہی نہیں۔ سوا اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو۔

زکوٰۃ دوسرے درجے پر زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ میں کئی بھائی کمزوری دکھاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر کے زمانہ میں جب فتنہ ارتداد پھیل گیا۔ اور صرف تین گاؤں میں نماز باجماعت رہ گئی اور لشکر بھی شام کو بھیجدیا گیا۔ تو بھی آپ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے نام ارشاد بھیجا۔ کہ رسول اللہ کے زمانے میں اگر کوئی رسہ دیتا تھا اور اب نہیں دیتا تو میں تلوار کے زور سے لونگا۔ حضرت عمر ایسے جری و بہادر نے بھی رائے دی۔ کہ اسوقت مصلحت وقت نہیں کہ زکوٰۃ پر زور دیا جائے۔ مگر آپ نے ان کی ایک نہ مانی۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ زکوٰۃ کسقدر ضروری ہے۔ اگر احمدی اپنی زکوٰۃ کا باقاعدہ انتظام کریں۔ اور اسے امام کے حضور بھیجدیا کریں۔ تو بہت سے قومی کام پورے ہو سکتے ہیں۔

روزہ تیسرا رکن روزے ہیں۔ یہ ایسی پاک عبادت ہے کہ حدیث میں آیا ہے۔ ہر نیکی کا ایک اجر ہے۔ مگر روزوں کا اجر میں ہوں۔ روزہ داروں کے لئے بہشت کے تمام دروازے کھولدیئے جائینگے۔ کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو۔ بلکہ ایک دروازہ اور ہوگا۔ جس کا نام ریان ہوگا۔

حج پھر حج ہے۔ غیر احمدی کہتے ہیں۔ احمدی حج نہیں کرتے۔ تم میں سے جو ذی استطاعت ہیں وہ حج کرکے دکھاویں کہ ہم لوگ مکہ معظمہ کی کسقدر تعظیم کرتے ہیں۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر پھر وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر پر عمل کرو۔ دنیا میں نیک باتیں پھیلانے والے بنو۔ اور بری باتوں سے روکو۔ اصلاح اپنے گھروں سے شروع کرو۔ آپس میں محبت رکھو۔ الفت بڑھاؤ۔ میل جول کو ترقی پر کردو۔ تعلقات کو مستحکم کرو۔ یہ سب باتیں تقویٰ کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے ان کا بیان کیا۔

للذین احسنوا فی ھٰذہ الدنیا حسنۃ ایسے محسنوں کی نسبت فرماتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں نیکی کرتے ہیں۔ اسی دنیا میں انکو نیکی ملیگی۔ کیا پاک معیار ہے۔ جو لوگ خدا کے پیارے ہیں وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ کوئی ہے جو کھڑا ہو کر کہہ سکے کہ متقی ذلیل ہو کر مرا۔ جذامی ہو کر مرا۔ مجنون ہو کر مرا۔ یا کوئی خدا کا صدیق۔ خدا کا متقی۔ خدا کا پرہیزگار مرگی زدہ ہو کر مرا۔ کوئی ہے جو یہ گواہی دے سکے کہ متقی ایسا بوڑھا ہوگیا کہ وہ ارذل العمر کو پہنچ گیا ہو۔ ہاں اس کے خلاف میں شہادت دے سکتا ہوں۔ کہ بڑے بڑے ذی سطوت وصاحب حکومت بادشاہ۔ باوجود اتنے اقتدار و وقار کے مجذوم ہوگئے۔ ان کو مرگیاں پڑیں۔ دیوانے ہوگئے۔ پس دوستو! تقوےٰ اختیار کرو۔ کیونکہ تقوےٰ وہ دولت لازوال ہے جو ختم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔ اور تقوےٰ ہی وہ تریاق ہے جس سے انسان تمام قسم کے زہروں سے محفوظ رہتا ہے۔ محسن متقی کے لئے یہ انعام دنیا میں ہیں اور آخرت میں اس سے بھی بڑھ کر پائے گا۔

وارض اللہ واسعۃ متقی کو ابتلاء بھی آتے ہیں۔ مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ اگر تمہیں ایک جگہ تکلیف ہے تو خدا کی زمین کھلی ہے۔ دوسرے مقام پر ہجرت ہوسکتی ہے۔ اور صبر سے کام لینے والوں کو بغیر حساب کے دیا جاتا ہے۔

صابر کو بلا حساب رزق ملتا ہے بادشاہ کے پاس بہت نعمتیں ہیں۔ مگر پھر بھی اس کو کئی دکھ ہیں لیکن صابر پر اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے اس سے وعدہ فرماتا ہے کہ میں تجھے بے حساب دونگا۔ اور یہ سب اجر ہے اس بات کا کہ صابر خدا کے حضور اپنی اطاعت کی گردن ڈال دیتا ہے۔ اسکے فرمانوں کی بجا آوری پر ثابت قدم رہتا ہے اور ہر ابتلا کے وقت آگے قدم بڑھاتا۔ اور مخلوق کو بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ اب ان آیات کو پڑھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ احکام لوگوں کے لئے ہی ہیں یا خود رسول اللہ کو بھی یہ حکم دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ۔ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ مجھے حکم دیا گیا۔ کہ میں اللہ کی عبادت کروں۔ دین کو اس کے لئے خالص کرکے۔ اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں فرمانبرداروں میں اول نمبر پر رہوں۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ حکم رسول کریم کے لئے بھی یکساں ہیں۔ اس کے بعد یہ سوال ہے کہ آیا رسول کریم نے اس حکم پر عمل بھی کیا یا نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ قل اللہ اعبد مخلصًا لہ الدین۔ کہہ کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے عذاب عظیم سے ڈرتا ہوں اور کہہ کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اسکی اطاعت میں شریک نہیں کرتا۔ ان آیات میں نبی کریم نے اپنی پاک زندگی کو پیش کیا ہے اور ڈنکے کی چوٹ کہا ہے کہ میرا خدا سے تعلق ہے۔ کوئی ہے جو میری زندگی پر عیب لگائے۔ آریہ زینب کے نکاح کے بارے میں شور ڈالتے ہیں۔ اور عیسائی آپ کو ڈاکو وغیرہ کہتے ہیں حالانکہ یہ اسوقت موجود نہ تھے اور نہ ان کے پاس معتبر ذرائع سے کوئی خبر پہنچی ہے۔ جو لوگ اس وقت زندہ گواہ تھے ان کو تو اس زور سے چیلنج دیا گیا کہ میری زندگی پاک ہے کوئی ہے جو عیب لگائے۔ میں تو اللہ کی مخلصانہ فرمانبرداری کرتا ہوں۔ فاعبدوا ما شئتم من دونہ تم اس کے سوا کسی اور کی کرکے دیکھ لو کوئی سکھ ملتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ اسکی نافرمانی کرنے والے کیسے ٹوٹے میں پڑتے ہیں۔

ابوجہل کی مثال صاف ہے کہ وہ اپنی عزت وجاہت شوکت وقسمت پر کس قدر گھمنڈ رکھتا تھا۔ حتیٰ کہ مرنے کے وقت بھی اس نے کہا۔ میری گردن ذرا لمبی کرکے کاٹنا۔ "تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ میں سردار ہوں۔ مگر ابن مسعود نے کہا میں تیری آخری خواہش بھی پوری نہیں ہونے دونگا اور خوب رگڑ کر گردن کاٹی۔ اچھا یہ تو کئی سو سال کا واقعہ ہے اسی زمانے میں دیکھ لو۔ خدا کا ایک مامور آیا۔ اسکے مقابلہ میں ایک لاٹ مولوی اٹھا۔ اسوقت اس کی یہ حالت تھی کہ جب کبھی لاہور میں جاتا اور انارکلی سے گزرتا۔ تو اس کے استقبال و ملاقات کے لئے بے شمار آدم اکٹھا ہوجاتا یہاں تک کہ ہندو بھی اپنی دکانیں چھوڑ کر باہر نکل کھڑے ہوتے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت اقدس جنھوں نے شاکر و محسن طبیعت پائی تھی۔ تحدیث بالنعمت کے طور پر اپنا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سرائے میں جاکر میں ٹھیرا۔ چارپائی نہ ملی۔ اصطبل میں ایک جگہ ملی جہاں

نیچے فرش پر رات کاٹنی پڑی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ایک سکھ جو وہاں موجود تھا۔ ساری رات بڑبڑاتا رہا۔ کہ یہہ کہاں سے آگیا۔ میں آگے ہی تنگ تھا۔ ایک وقت تو یہ تھا۔ یا اب یہ وقت بھی آیا کہ بغیر اس کے کہ پہلے اطلاع دی جائے۔ ہر سٹیشن پر آدمیوں کے پرے کے پرے جم جاتے تھے۔ موافق لوگوں نے تو خیر آنا ہی تھا۔ مخالف کیا ہندوستانی کیا پنجابی کیا انگریز ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے اور جگہ نہ ملتی تھی۔ ہر ایک کی یہی خواہش تھی۔ کہ میں کسی طرح چہرہ دیکھ لوں خلاف اس کے وہ مولوی جو کسی وقت ان زوروں پر تھا میں نے اُسے دیکھا ہے کہ ایک سٹیشن پر ایک گٹھڑی اٹھائے ہاتھوں میں کھانا پکڑے ریل کیطرف اکیلا دوڑا جاتا تھا اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گھاٹے میں کون ہے وہ جو راستی پر ہے یا وہ جو خدا کے ماموروں کے مقابلہ کے لئے اُٹھا۔ خدا نے تمہارے لئے یہ فرقان چھوڑ دیا ہے اب بھی اگر تم اپنے ایمانوں کو بچا پاؤ۔ یا غفلت سے اپنی اولاد کو۔ پھر غیر احمدیوں میں شامل ہونے دو۔ تو تم گویا قتل اولاد کے مرتکب ہوتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں جن کے باپوں کو حضرت اقدس سے بڑا اخلاص تھا اور بڑا تعلق تھا۔ اب ان کے بعض بیٹوں میں وہ شوق نہیں۔ اپنی اولاد کا فکر کرو۔ انہیں دین کیطرف لگاؤ۔ کیا تمہارا بیٹا تمہارے سامنے زہر کھانے لگے۔ یا کنوئیں میں چھلانگ مارنے لگے تو تم اسے اجازت دیدو گے۔ ہرگز نہیں۔ پس کیا خدا کی نافرمانی چھوٹی سی بات ہے۔ جس سے تم منع نہیں کرتے اور کیا جب تمہارا کوئی بچہ کنوئیں میں گرنے لگے تو ایک بار منع کر کے چپ ہو جاؤ گے۔ ہرگز نہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ گناہ سے جو زہر سے بڑھ کر ہلاک کرنے والی چیز ہے صرف ایک دوبار کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ بار بار منع کرو۔ اور اپنی اولاد کو نماز قائم کرنے اور شعائر اللہ کی عظمت کی تاکید کرو۔ اور تقوےٰ اختیار کرنے کی ہدایت کرو۔ اور خود بھی تقوے مدار نجات سمجھو۔ کیونکہ جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا آگ ہی آگ[1] ہے ان کے لئے سکھ کی کوئی صورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ بڑا رحمن ہے قبل از وقت اپنے عذاب سے خوف دلاتا ہے

اور فرماتا ہے۔ میرے بندو۔ عذاب سے بچاؤ ڈھونڈ لو۔ فرمانبرداری کا طریقہ اختیار کرلو۔ اور جو لوگ جھوٹی باتوں[2] (طاغوت کے معنے ہیں) سے بچتے ہیں انہیں بشارت دیدو۔ ایک معمولی حاکم سے کوئی بشارت ملے تو انسان پھولا نہیں سماتا۔ پھر اس انسان کی خوشی کا ٹھکانا کیا ہو سکتا ہے جسے وہ احکم الحاکمین بشارت دے۔ زمینی گورنمنٹوں کے معمولی انعام کے وعدے بلکہ تنخواہ پانے کی امید پر سپاہی اپنا سر دینے کو تیار ہیں۔ حالانکہ اس گورنمنٹ کے ملازم کو یقین نہیں کہ یہ روپیہ مجھے ملے گا بھی یا نہیں۔ شاید اس کے پانے سے پہلے ہی مر جاؤں۔ اور اگر مل بھی گیا۔ تو خدا جانے سکھ ملے یا نہ ملے۔ لیکن خدا تعالےٰ تو ابد الآباد زندہ ہے اور اپنے وعدوں کی وفا پر قادر ہے۔ اگر اس شخص کے (جس سے وعدہ کیا گیا ہے) حیات کے دن دنیا سے پورے ہو گئے ہیں۔ تو آیندہ زندگی میں بیش از بیش دینے کو تیار ہے۔ غرض یہ بشارت خداوندی تو ایسی ہے کہ مر جاؤ تو بھی اس سے مستفید ہو۔ زندہ رہو۔ تو اسی دنیا میں بدلا پالو۔ ان بندوں کا سب سے اعلےٰ وصف جن کو خدا سے بشارت ملتی ہے یہ کہ وہ اچھی سے[3] اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں یتبعون احسنہ کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہیں کیونکہ دوسرے مقام پر اللہ نزل احسن الحدیث کتاباً فرما کر اللہ نے بتا دیا کہ احسن القول قرآن مجید ہے دوم یہ کہ قرآن شریف میں جو مختلف مدارج تقویٰ بیان ہیں ان میں سے بڑے سے بڑے درجے کے لئے کوشش کرتے ہیں مثلاً ابھی جو مدارج میں نے بیان کئے ہیں انکے مطابق اس آیت کا وہ مصداق ہو سکتا ہے جو صرف صبر و شکر پر کفایت نہ کرے بلکہ احسان کی طلب کرے یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنی جناب سے ہدایت بخشی اور یہی درحقیقت اولوا الالباب ہیں۔ دنیا میں یوں تو بڑے بڑے فلسفی اور دانشمندی کا دم بھرنے والے ہو گزرے ہیں اور اب بھی ہیں۔ مگر دانا وہی ہے جسے خدا خود ہدایت دے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنی جناب سے ہدایت کی راہیں سمجھائے۔ ان پر چلائے۔ پھر منزل مقصود پر پہنچائے۔ عمل صالح کرنے باہمی رشتہ محبت بڑھانے اور حق پھیلانے کی توفیق دے۔ کوئی ہم میں سے کسی دوسرے بھائی کی ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ ہماری حالتیں ایسی خراب نہ ہو جائیں۔ کہ لوگ سمجھیں وہ رسول سچا نہ تھا۔ جس کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی۔ بلکہ ہمارے عملوں سے لوگوں کو یقین ہو جائے۔ کہ یہ ایک صادق نبی کے پیرو ہیں +

(آمین)

[1] لھم من فوقھم ظلل من النار ومن تحتھم ظلل۔ ذالك یخوف اللہ بہ عبادہ یٰعباد فاتقون +

[2] والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا و انابوا الی اللہ لھم البشریٰ فبشر عبادہ +

[3] الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئك الذین ھداھم اللہ واولئك ھم اولوا الالباب

ایک سفارش

تاریخ اسلام جس کا اشتہار اس اخبار میں ہر ہفتہ درج ہوتا ہے اسکے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے جلسہ کے موقعہ پر سفارش فرمائی تھی۔ کہ احباب اس کو خرید کریں +

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک

۲۸ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ پیرایہ نہایت ہی دلکش اور دلچسپ ہے۔ مسلمانوں کا **قومی فرض** ہے کہ ان کا مطالعہ کر کے اپنے بزرگوں کے نام کی قدر کریں۔ اور ان سے مفید سبق حاصل کریں۔ کیونکہ ان کی آیندہ ترقی کا راز اسی میں مرکوز ہے۔ حجم ۲۸۸ صفحے + قیمت عمہ ر

ملنے کا پتہ

منشی غلام قادر حکیم۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری۔ سنہ عیسوی ہجری بالمقابل فصلی۔ بکرمی۔ سنین مروجہ کی تاریخیں۔ صاحب جائیداد۔ رئیس۔ سرجج۔ وکیل۔ مختار۔ ساہوکار۔ بیوپاری ہر ایک کے پاس ہونی چاہیئے۔ **قیمت** اصلی عہ ر اخیر فروری تک رعایتی ۔ے ر معہ محصول ڈاک +

المشتہر

بدر ایجنسی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دماغ کی کیسی حفاظت فرمائی جو لوگ میری صحبت میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے زیادہ مجھے کوئی کتاب عزیز نہیں اور میری **غذا** جس سے میں زندہ رہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی **کتاب ہے** خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور محض فضل سے مجھے اس کتاب کی **محبت** اور اس کا فہم دیا ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ اس کا رحم ہے کہ اس **کتاب کا فہم کرنے والا پاگل نہیں دیکھا**۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری دماغی قوتوں کی خود حفاظت فرمائی ہے یہ اس احمق کو غلطی لگی جو وہ سمجھتا ہے کہ میرا سر کُھلا گیا

دوسری کتابیں کیوں پڑھی ہیں

مَیں نے دوسری کتابیں پڑھی ہیں اور بہت پڑھی ہیں۔ مگر اس لئے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ مجھے پیاری نہیں بلکہ محض اسی نیت اور غرض سے کہ

قرآن کریم کے فہم میں معاون ہوں

قرآن شریف ہی میں یہ ارشاد ہے تعاونوا علی البر والتقوےٰ پس مَیں نے اگر ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں یا پڑھتا ہوں اور پڑھاتا ہوں۔ تو قرآن مجید کی اس آیت پر عمل کرنے کے لئے اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عجیب عجیب انعام کئے ہیں جو دوسروں کو سمجھ بھی نہیں آسکتے۔ کل ہی مجھے ایک کتاب ملی ہے اُسکی نسبت مجھے الہام ہُوا تھا کہ وہ ہند میں نہیں ہے میں اللہ تعالیٰ کو تو مالک السموٰت والارض سمجھتا ہوں اس نے میرے لئے کیا کچھ نہیں کیا جو ایک کتاب مہیا نہ کر دیتا۔ ایک سیاح اتفاقاً یہاں آ گیا مجھے بُرا سمجھتا ہے میری نسبت پیشگوئیاں کی ہیں میں تو اپنے عشق میں پورا ہوں (یاد رکھو عشق کا لفظ عادتاً بولتا ہوں اس لئے کہ پچھلے بولتے ہیں ورنہ قرآن مجید میں یہ لفظ نہیں آیا۔ ہاں ابی نعیم سے ایک حدیث نکالی ہے کہ اس میں عشق کا لفظ آیا ہے مگر راوی روایت بالمعنے کرتا ہے) غرض میں نے اسی عشق کیوجہ سے جو مجھ کو قرآن کریم کی خدمت اور فہم کے لئے کتابوں سے ہے اس کتاب کا ذکر اس سے کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھے الہام ہُوا ہے کہ ہند میں یہ کتاب نہیں اس نے کہا ہاں ہند میں تو نہیں مگر سندھ میں ہے مَیں تمہیں پہنچا دونگا۔ کل وہ کتاب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عہ کے وی پی میں میرے پاس پہنچ گئی اور مَیں نے اسکو پڑھ بھی لیا۔ یہ سچ ہے کہ مجھے کتابوں کا شوق ہوتا ہے مگر

تعاونوا علی البر والتقویٰ کے رنگ میں

پس میں نیکی کے طور پر کتابیں پڑھتا ہوں اور تفسیریں بھی پڑھ لیتا ہوں اور اس قدر پڑھتا ہوں کہ علی العموم دوسرے نہیں پڑھ سکتے الّاماشاء اللہ۔ پرسوں ایک شخص نے مجھے قرآن مجید کا ایک ترجمہ دیا۔ اسپر لکھا تھا۔ الہامی ترجمہ۔ مجھے یہ دیکھ

الہامی ترجمہ کا ضمناً ذکر

کر بڑا دُکھ ہُوا۔ اور مجھ کو ہمیشہ دُکھ ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ پاک لفظ کو گندے معنوں میں لے لیتے ہیں۔ مثلاً کلمہ تمام لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ کی یہ تعریف قرآن مجید کے خلاف ہے فرمایا ہے تمت کلمت ربك صدقا وعدلا۔ پھر کیا صداقت۔ عدل ہے۔ کلمہ کی تعریف ہو سکتی

کلمہ کے معنی

ہے؟ کبھی نہیں

ا صدق کلمۃ قال لبید الا کل شیءٍ ما خلا اللہ باطل

یہاں غالباً مسلمان بھی بیٹھے ہیں۔ ابھی ایک نام دھاری مرید بھی بیٹھے ہیں۔ انہیں حضرت صاحب سے اور ہم سے اور ہمارے سلسلہ کے ساتھ بڑی نسبت ہے۔

غرض سب مسلمان جانتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ مگر اب اس لفظ کے معنے بگاڑ کر لفظ مفرد کا نام **کلمہ** رکھدیا جو صحیح نہیں۔ اسی طرح پر بہت سے لفظ بگڑ گئے اور ان کے شرعی معنے چھوڑ دیئے گئے اور انکی بجائے اور معنے تجویز کر لئے گئے۔ جنکو سُنکر اور دیکھ کر مجھے بڑا دُکھ ہوتا ہے یہ مشکلات ہر زمانہ میں آئی ہیں اور ہم پر بھی آئی ہیں۔ ان مشکلات کو زیر نظر رکھ کر محض تعاونوا علی البر کے لئے میں کتابوں اور تفاسیر کو پڑھتا ہوں اور تفاسیر میں ان کو مقدم کرتا ہوں جو مجھے قرآن کریم کا تذکرہ کرادیں۔ اور انہیں اس طرح پر تفسیر کی ہو کہ ایک آیۃ کی تفسیر دوسری آیۃ سے ہو۔ اور پھر اسکے بعد میں اس تفسیر کو مقدم کرتا ہوں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کلمات سے لی گئی ہو۔ ایک زمانہ مجھ پر ایسا بھی گذرا ہے کہ ایک تفسیر کے شوق میں مَیں بمبئی گیا اور ایک دوست سے اس کے متعلق پوچھا اس نے کہا ہاں مل سکتی ہے۔ میں دوسرے دن جب اس دوست کے پاس گیا تو گو میں طالب علم تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے مجھے طالب علمی کے زمانہ میں بھی مالدار رکھا ہے جیب میں کچھ روپیہ ڈالکر لے گیا۔ مَیں نے اس دوست سے کہا کہ وہ کتاب آئی ہے تو عطا کرو۔ انہوں نے کہا ہاں کتاب تو آگئی ہے مگر اس کی قیمت **پچاس روپیہ** ہے اس کتاب کے ۶۰ صفحہ ہیں۔ اور ایک اس کا ضمیمہ ہے اسکے ۵۸ صفحہ ہیں مَیں نے کہا بہت اچھا لائیے۔ اور مَیں نے پچاس روپیہ کا نوٹ انکے ہاتھ میں دیدیا۔ وہ بولے کہ وہ کتاب طبع شدہ ہے اور اسی شہر بمبئی میں چھپی ہے۔ مَیں نے کہا اچھا ہے اسپر اُنہوں نے وہ کتاب مجھے دی اور میں اس کو لیکر فوراً اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اور تھوڑی دیر کے لئے باہر چلا گیا۔ وہاں نیلی گلی مشہور ہے۔ اس کا یہ واقعہ ہے پھر میں اندر گیا۔ تو وہ حیران ہُوا اور پوچھا کہ آپ باہر کیوں چلے گئے تھے میں نے کہا فقہی بحث ہے کہ تکمیل بیع کے لئے تفارق جسمی بھی قول کے ساتھ ضروری ہے یا نہیں۔ محدثین اور شوافع کا قول ہے کہ تفارق جسمی بھی چاہیئے۔ میں نے اسپر عمل کر لیا۔ اس لئے باہر گیا تھا تاکہ بالاتفاق کتاب میری ہو جاوے میری پشتوں پشت میں میرے ایک دادا نے اس مسئلہ پر عمل کیا تھا میں نے اسکی سنّت ادا کرلی۔

پھر آپ نے پوچھا کہ کتاب کو بھی دیکھا دیں نے کہا۔

جمادے چند دادم جاں خریدم

اس کتاب کا نام مجھے قدرت ہی نے سکھا دیا تھا۔ میں جب اس دوست کے پاس سے اُٹھنے لگا تو اس نے کہا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں میں نے جواب دیا کہ آپ کی مہربانی ہے تب اس نے کہا کہ اظہار محبت میں یہ پچاس روپیہ نذر کرتا ہوں مَیں نے کہا کہ میں ہوں تو طالب علم مگر میری جیب میں اب بھی روپیہ موجود ہے۔ اس نے بہرحال وہ پچاس روپیہ واپس کر دیا۔

(باقی آیندہ)

رسید زر

۲۰- نومبر ۱۹۱۱ء

میاں امیر اللہ صاحب ۴۵۳ للعه میاں محمد امیر صاحب ۹۳۷ عہ
منشی نور محمد صاحب افریقہ ۔۔۔ عہ

۲۱- نومبر ۱۹۱۱ء

شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ للعه منشی نظیر الدین صاحب ۹۳ للعه
پیر عابد حسین شاہ صاحب ۱۷۵ للعه میاں غلام احمد صاحب ۳۳۲ للعه
منشی امیر اکبر صاحب ۵۵۲ للعه منشی عبدالرزاق صاحب ۸۵ عہ
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۱۵۴۶ ۔۔ للعه

۲۲- نومبر ۱۹۱۱ء

میاں امام الدین صاحب ۵۴۷ عار سیٹھ فتح محمد علیشاہ صاحب
مولوی غلام رسول صاحب ۱۳ ایس ایم نور
سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب معرفت حاجی
عبدالقادر صاحب

۲۳- نومبر ۱۹۱۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

(نوشتہ ایڈیٹر صاحب الحکم)

(جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے شائع ہونے سے پہلے درست کیا)

اشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهدان محمداً عبده ورسوله + اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

مجھے کل یہ کسی نے کہا اور شاید درد سے تمہارے فائدے کے لئے کہا ہو یا عادتاً کہا ہو کہ "تم کوئی تقریر کرو" میرا ارادہ تھا کہ میں ہر روز درس دیتا ہی ہوں۔ ان ایام میں اس درس ہی میں کچھ وسعت کرلونگا۔ اور اسے معمول سے زیادہ وسیع کرکے سناؤں گا۔ جیسا کہ حکم ہے کہ مہمان کے لئے اپنے ... نے میں اضافہ کرلو۔ اور اسے کسی قدر زائد۔ اچھا اور ... نے اس حکم کی تعمیل میں مناسب سمجھا تھا کہ جو غذا ... ہوں اور جسکے بغیر میری زندگی محال ہے ... تو کو زیادہ کرکے پیش کروں۔ مگر ہر شخص ... غذا تو تمہیں رہتا ہے اگر کسی کو میٹھا پسند اور یہاں بھی اس نے دیکھا کہ جسمانی میں تمہیں وہ غذا دو ... سکتی ہو۔ اور ... لے ہو

ہوسکتی ہے اگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہو۔ اس خیال میں آج صبح میں نے سوچا کہ تقریر کیا ہوتی ہے؟ اس پر بہت سے معانی میرے دل میں آئے اگر میں انہیں ہی بیان کروں تو شام تک شاید وہ ختم نہ ہوں + مجھے ایک عرب کا شعر یاد آگیا اگرچہ مجھے شعر کہنے کی عادت نہیں کبھی کہتا ہوں تو دقت سے کہہ سکتا ہوں۔ ہاں میں شعر کو سمجھ خوب سکتا ہوں اور یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے اور وہ شعر یہ ہے ؎

قالوا اقترح شيئاً نجد لك طبخه
فقلت اطبخوا لي جبة وقميصا

ایک عرب سردی کے دنوں میں کسی کے گھر گیا اس پر گرم کپڑا کوئی نہ تھا موسم تھا سرما کا۔ میزبان نے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو آپ کے لئے ویسا ہی کھانا پکوائیں جو آپ پسند کرتے ہیں تو اس نے جواب دیا۔ ہاں میرے لئے گرم کپڑے پکوا دو +

ایک میرا پیارا بچہ ہے اور وہ مجھے بہت ہی عزیز ہے اس سے ذکر آیا کہ کوئی پیارا ہو اور گول چہرہ کی تعریف کرے تو کس سے تشبیہ دے۔ کبھی چودھویں کے چاند سے اور کبھی سورج سے تشبیہ دے۔ ایک بڑے آدمی نے ایک مرتبہ شعرا کو حکم دیا کہ وہ گول چہرہ کی تعریف کریں۔ سب شعراء نے طبع آزمائیاں کیں مگر ایک نے کہا کہ جیسے گول خوبصورت روٹی ہوتی ہے۔ اس رئیس نے فوراً سمجھ لیا کہ اسکو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا گیا اُس نے فوراً اپنے آدمی کو اشارہ کیا اور ملامت کی کہ ان کو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا۔ تب اس نے کہا کہ حضرت کھانا تیار ہے پہلے کھانا کھالیں۔ غرض مجھے بھی عجیب عجیب جوش اٹھتے ہیں۔ میں اس بچہ کو وہ ساری ذوق کی باتیں نہیں سناتا اسوقت مجھے جب تقریر کے لئے کسی نے کہا تو پھر عجیب عجیب جوش اُٹھنے لگے۔ تو میں نے دل سے پوچھا کہ **کونسی تقریر کروگے**؟ تو اس نے جواب دیا کہ:-

اپنے پیارے کی پیاری کتاب قرآن ہی پڑھ دو

اللہ تعالیٰ نے ہی یہ بات میرے دل میں ڈالی اور مجھے یہی پیاری لگی کہ اسے ہی تقریر میں بھی بیان کروں +

انگلش لیکچراروں کی حالت

دنیا کے عجائبات ہیں۔ اسوقت یورپ کی ہوا چلی ہوئی ہے اور اللہ تعالےٰ کے ارادے سے یا ہمارے اعمال کے سبب سے چلی ہے اس لئے لوگ یورپ کی ہر بات اور ہر ادا کو پسند کرتے ہیں۔ تقریریں بھی اسی یوروپین طرز کو پسند کرنے لگے ہیں۔ لیکچرار اپنے لکچروں میں کئی امر مدنظر رکھتے ہیں کبھی تو بہت سی ضرب المثلیں یاد ہوتی ہیں اور لیکچرار اپنے لیکچر میں انہیں ادا کرتا ہے۔ اور بڑے زور سے اپنے لیکچر کے دوران میں کہتا ہے۔ جرمن میں یہ ضرب المثل ہے۔ فرانس میں یوں ہے قدیم سیکسن لوگوں میں یہ ضرب المثل ہے۔ انگریزی میں یہ فارسی میں وہ۔ اور عربی لٹریچر میں فلاں اردو میں اس طرح پر ہے۔ جب لیکچرار مختلف زبانوں کی ضرب المثلیں بیان کرتا ہے تو لوگ عش عش کر اُٹھتے ہیں اور حیران رہ جاتے ہیں لیکچرار سمجھتا ہے کہ میری زبان کا سکہ سُننے والوں کے دل پر بیٹھ گیا ہے میں بھی کبھی ایسے لیکچر کو پسند تو کرتا مگر.

قلب پر اس کا کچھ اثر نہ تھا

اس لئے کہ بولنے والا صرف **دلربائی** کرنا چاہتا تھا نہ کچھ اور غرض بعض بولنے والے تو اس قسم کے ہوتے ہیں اور بعض لطیف اشعار یاد رکھتے ہیں اور موقعہ بموقعہ انہیں ایک ترتیب کے ساتھ پڑھتے جاتے ہیں۔ ہر شخص کو اسکی نیت کے موافق پھل ملجاتا ہے اس میں شک نہیں شعر میں ایک طاقت ہوتی ہے جو قلوب پر اثر ڈالتی ہے اس لئے کہ شاعر بھی اللہ تعالیٰ کا تلمیذ ہوتا ہے بعض وقت اسے ایسی بات سمجھاتا ہے کہ اسے سُنکر صوفی کو وجد ہوجاتا ہے مگر خود شاعر کو اس کے سننے سے وجد نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اسے براہ راست ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات ملہمین کو بھی شعرا کے مصرعے اور اشعار ایک جگہ الہام ہوجاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق سبحانہ تعالےٰ کی وہ مراد ہوتی ہے۔ میں دور چلا گیا۔ میں سُنانا چاہتا ہوں کہ مجھے کہا گیا کہ

مجھے کیا پسند ہے؟ خدا کی کتاب

تقریر کرو۔ مگر **مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی**۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں ان سب میں مجھے خدا ہی کی کتاب پسند آئی۔ بایں ایک احمق نے پڑھ کر ایک بات کہی ہے وہ مجھے لکھتا ہے کہ تم جانتے ہو تمہارے سر کو چوٹ کیوں لگی؟ اور کیوں وہ کچلا گیا؟ بعض لوگ میرے سامنے بہت اونچی باتیں کرتے ہیں کہ شاید میں بہرا ہوگیا ہوں۔ وہ احمق اس چوٹ کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ تم نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں مگر قرآن شریف کو چھوڑ دیا اس واسطے **جزاء سيئة سيئة مثلها** کے موافق تمہیں بدلہ دیا اور سر کچلا گیا۔ وہ احمق نہیں جانتا کہ میرا سر خدا ہی کے فضل سے بالکل محفوظ ہے باوجودیکہ تم نے دیکھا کہ چوٹ لگی اور سال گذشتہ کے انہیں دنوں میں بچنے کی امید نہ تھی۔ کلورا فارم کے ذریعہ اور کلورا فارم کے بدوں بھی اس زخم پر جراحی عمل ہوا۔ مگر ڈاکٹر دوسرے لوگ

ریویو

یہ ریویو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ایک کتاب پر لکھا ہے۔ میننے البرہان علیٰ امتناع کون النار من الارکان۔ مع اردو رسائل کے پڑھا۔ میننے مصنف کو رسید دی ہے اور ان رسائل کے پڑھنے سے مجھے کئی وجوہ سے خوشی ہوئی ہے۔ کبھی اسلئے کہ ہمارے ملک کے اطباء اور علماء معقول۔ یونانی ترجمہ در ترجمہ علوم کے ایسے گرویدہ ہو گئے ہیں جیسے ہمیں الٰہی کتاب اور اقوال حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا چاہیئے تہا بلکہ انکی اس بے اعتنائی پر کہ جتنا وقت ان تراجم در تراجم پر خرچ کرتے ہیں اس کا دسواں حصہ بہی قرآن و حدیث کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبًا للہ۔ کسی پہلو میں یاد آجاتی ہے اور کبھی اسلئے کہ مصنف نے تقلید جامدہ اور امر بے دلیل کے اظہار میں اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے اور کبھی اسلئے کہ مصنف صاحب وسیع النظر ہیں اور کبھی اس لئے کہ موجودہ فلسفہ کیطرف منصفانہ نگاہ کی ہے یہ رسائل مجھے بہت پسند آئے۔ ہاں معاصرین کا نام لے کر ان کو رد کرنا یہ شیوہ مجھے پسند نہیں۔ بہرحال یہ رسائل مجھے بہت پسند ہیں جناب ابوالحذق سید مظفر علی شہسوانی سے مل سکتے ہیں۔

نور الدین

بنارس میں خوشی

بنارس میں متفرق مقامات پر جشن تاجپوشی کی خوشی میں جلسے ہوئے اور چراغاں کیا گیا جنمیں سے ایک وہ مکان ہے۔ جہاں سید محمد حبیب شاہ صاحب احمدی نے مسجد بنوائی تہی۔ اس مسجد کی بناء کا قصہ بہی قابل ذکر ہے ایک پرانی مسجد تہی جسے محمد حبیب شاہ صاحب کے مورث اعلےٰ نے بنوائی تہی اس مسجد کی جگہ بعض سرکاری ضرورتوں کے سبب گورنمنٹ نے لے لی اور اس کا کچھ معاوضہ انہوں نے دیا۔ اسپر ۱۹۰۶ء میں شاہ صاحب نے ڈہائی ہزار روپیہ اور اپنی جیب سے ڈالکر مسجد اور اس کے اردگرد مکانات بنائے اور اس طرح اپنے بزرگوں کے ثواب کا سلسلہ جاری رکھا یہ مسجد ہم نے بہی دیکہی ہے بہت خوش نما ہے۔ اس مسجد مکانات کے پھاٹک وغیرہ پر بادشاہ کی خوشی میں روشنی کیگئی اور جھنڈیاں لگائی گئیں۔

نامہ نگاروں کے واسطے دستور العمل

مضمون ہاف مارجن پر یعنی کاغذ کے نصف پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے۔ کھلا کھلا لکھا ہوا ہو۔ صاف خوشخط ہو مضمون نگار کا نام نیچے درج ہو ورنہ کوئی نوٹس نہ لیا جائیگا۔ مضمونوں کی رسید نہ دی جاوے گی اور نہ واپس کئے جاوینگے بشرطیکہ پسند کی ساری ان کا خلاصہ درج اخبار ہوگا۔ اور جو انجمنیں لمبی رپورٹیں درج اخبار کروانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کروا سکتی ہیں۔ اخبار کی موجودہ قیمت میں اتنی گنجائش نہیں کہ لمبے مضمون چھپ سکیں۔

کس کا روپیہ ہے؟

کوئی صاحب ریاست جموں و کشمیر سے بذریعہ منی آرڈر للعہ روانہ کرتے ہیں اور کوپن میں تفصیل نہیں۔ کہاں جمع کئے جاویں۔ ایڈیٹر بدر

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کی خبریں بدستور بند ہیں سوا اس کے کہ اطالیون نے ترکوں کا ایک جہاز گرفتار کر لیا ہے یہ خبر روما سے آئی ہے صلح کے متعلق جو خبر شائع ہوئی تہی۔ وہ غلط ثابت ہوئی **ایران** بدستور مصیبت زدہ ہے۔ روسی فوجیں ڈیرہ لگائے پڑی ہیں۔ اصفہان کے مجتہد نے فتوئے جہاد دیا ہے مگر اب ان فتووں سے کیا ہوتا ہے۔ جہاد میں فتح پانیوالے متقی اور ہی لوگ تہے۔ پچھلے ہفتے ہند میں **طاعون** سے ۹۱۱۴ موتیں ہوئیں ہیں سے صوبجات متحدہ میں ۲۵۳۳ اور پنجاب میں ۲۹۹ ہیں۔ بنگالہ کے اخبار **تقسیم بنگالہ** پر خوشیوں کے اظہار کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ پیسہ اخبار کے نامہ نگار کو حسب معمول کہاں سے جھوٹی گپ مل گئی۔ کہ بنگال سخت ناراض ہے۔ ایک روسی جہاز بحیرہ اسود میں **غرق** ہوا۔ ولایت میں **سٹرائکوں کا جوش** ہے۔ کارخانے بند ہو رہے ہیں۔ قیصر ہند کا **عطیہ** پچاس لاکھ برائے تعلیم انڈین گرانٹ کے علاوہ ہے۔ آریہ مسافر روتا ہے کہ چھ کروڑ ہندو۔ عیسائیت کے موٹھ میں۔ اور اگر ہندوؤں کی کچھ روز اور یہی حالت رہی تو جلد ہی **ویدک دھرم** کے انویائیوں کی تعداد میں چھ کروڑ کی اور کمی ہو جاوے گی۔ بادشاہ سلامت سے **ملاقات** کرنے کے لئے **خدیو مصر** ۲۰ جنوری کو پورٹ سعید آئیں گے۔ بادشاہ سلامت ۴ فروری کو انگلستان پہنچیں گے۔ علیگڈہ کالج کے **نواب وقار الملک** بہادر مستعفی ہوا چاہتے ہیں۔ ریاست جیند میں **اذان** دینے کی اجازت ہو گئی۔ تعجب ہے۔ کہ یہ ریاست اتنی دیر کے بعد اس ضروری امر کیطرف متوجہ ہوئی۔ قیصر و قیصرہ ہندوستان میں **چالیس روز** امن و امان سے خوشی کے جلسے منا کر اور رعایا کو اپنی فیاضیوں سے خوش کر کے ولایت تشریف لے گئے۔ چیفکورٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۱۴ء میں صرف تیس وکلا لئے جائیں گے اور ایسا ہی وکلاء کی تعداد ہر سال مقرر ہوتی رہا کرے گی۔ **ٹرکی پارلیمنٹ** میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ سلطان کے **اختیارات بڑھائے** جائیں۔ **عربی** زبان بلاد عرب میں۔ انجمن اتحاد و ترقی کے ایک مقتدر اور نامور ممبر اور بعوث حلب نے حلبی اخبار بنام "تقدم" کو بدیں مضمون تار روانہ کیا ہے کہ اس بات کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ ابتدائی مدارس میں عربی تعلیم دیجائے اور اس کی ترقی کے وسائل عمل میں لائے جائیں۔ **ترکی و ایرانی سرحد** پر ترکی فوج اور روسی سپاہ میں مٹھ بھیڑ ہو جانے کا ہر دم احتمال ہے طہران میں یقین کیا جاتا ہے کہ جنرل سگانوف کے سینٹ پیٹرز برگ میں واپس جانے پر روسی پالیسی پر سکون کا اثر پڑے گا۔ ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان والئی دولت افغانستان نے اس پر آشوب و خطرناک وقت میں سلطنت عثمانیہ کی امانت کے متعلق نہایت پر درد لہجہ میں ایک تقریر فرمائی ہے جسمیں انھوں نے مذہبی حمیت اور انسانی ہمدردی سے محسوس ہوکر اپنی رعایا کے ہر ایک طبقہ کو سلطنت عثمانیہ کی امانت پر توجہ دلائی ہے۔ **دولہائے غیر کا قبضہ**۔ دولہائے غیر سلطنت نے پیکن سے سمندر تک جولان ہی۔ اس پر حسب تجویز مقررہ قبضہ کر لیا ہے اور غیر چینی باشندے اس پر اظہار خوشی کر رہے ہیں۔ **ایک مہلک حملہ**۔ بمبئی میں ایک شخص مسمی تلسی رام کو نوروز کی شب کو بعض گورہ سپاہیوں نے مارا تہا۔ ضربیں اس قدر شدید تھیں کہ بیچارہ جانبر نہ ہو سکا۔ ملزمین کا کوئی پتہ اب تک نہیں چلا۔ ایک انگریزی خاتون نے چند سپاہیوں کے نام تبلائے ہیں۔ جو متوفی کو ٹھوکروں سے مار رہے تہے ۸۔ جنوری کا تار کلکتہ سے مظہر ہے۔ کہ چند بنگالی شہنشاہ معظم کی گاڑی میں عرضیاں ڈالنے سے گرفتار کئے گئے تہے وہ بعد میں رہا کئے گئے۔ شہنشاہ معظم نے ۱۲۔ دسمبر کو تاجپوشی کے وقت جو **تاج** سر مبارک پر پہنا تہا۔ اس میں ۶۱۴۸ ہیرے ۲۲ زمرد۔ ۲ لال اور ۴ نیلم جڑے ہوئے تہے اسکے علاوہ ۲ ہزار گلابی ہیرے بہی اس میں لگائے گئے تہے۔ بنگال میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لیکن تعلیم میں پیچھے پڑے رہنے سے وہ اپنے حقوق سے بہی محروم رہتے ہیں میونسپلٹی لوکل اور ڈسٹرکٹ بورڈ پر نظر ڈالنے سے ہم کو اس امر کا بخوبی ثبوت ملتا ہے۔ نیز بورڈ وغیرہ میں کافی و وافی قائم مقام نہ ہونے کی وجہ سے جو نقصان پہونچ رہا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔

فہرست مبائعین

(ذیل کے مریدین جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ بیعت کی ؛)

مستری محمد رمضان صاحب ۔ بھیرہ ۔ ضلع شاہ پور
وارث خان صاحب ۔ چھچھ ڈھوک داخلی ڈاکخانہ چونترہ (اٹک)
نور محمد صاحب ۔ تلونڈی موسے خان براستہ گوجرانوالہ
محمد یعقوب صاحب فورتھ ہائی کلاس بورڈ سکول پشاور
محمد دین صاحب مذکوری ۔ تحصیل ہنگو ضلع کوہاٹ
مرزا عدالت بیگ صاحب شہر جہلم محلہ کھوکھراں معرفت جواہراں بی بی
شیخ محمد عیسیٰ صاحب معرفت عبد الرزاق صاحب انجمن احمدیہ بارس
شیخ عیدو صاحب " " " " "
عبد الرحمٰن صاحب " " " " "
شیخ عالم صاحب " " " " "
محمد منظور صاحب " " " " "
محمد عثمان صاحب " " " " "
نور محمد صاحب " " " " "
فدا حسین صاحب " " " " "
عبد الواحد خان صاحب " " " " "
عبداللہ حسین صاحب " " " " "
شیخ عبد الکریم صاحب " " " " "
اہلیہ عبد الرزاق صاحب " " " " "
رحمت علی صاحب طالب علم فورتھ ہائی کلاس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ
منشی محمد اسماعیل صاحب ۔ کلرک ہائی سکول بابل
غلام احمد صاحب ملازم عمر دار ۔ ناسنور ۔ ڈاکخانہ شوپیان کشمیر
نبی بخش صاحب ملازم محمد عظیم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن صدر ہسپتال ۔ بریلی
قاضی جلال الدین صاحب چک ۳۶ شالی جنوبی ڈاکخانہ مٹھہ ٹوانہ سرگودھا ۔ شاہ پور
فیروز الدین معہ اہلیہ ۔ اہرانہ ۔ ڈاکخانہ راجپورہ ۔ ہوشیارپور
احمد بخش معہ اہلیہ " " " "
سندھی خان صاحب " " " "
غلام ۔ معرفت احمد الدین ۔ ایلینویس ۔ گجرانوالہ
الف دین " "
غلام محمد صاحب ۔ کھتو والی چک ۳۶۲ ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائل پور
" " ایلینویس ۔ گجرانوالہ

الخطبۃ

ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار مشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی ہو گئی ہے ۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں ۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں ؛

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح ۔ خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۵ روپے ماہوار آمد ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں ۔ دفتر میں اطلاع دیں ؛

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ؛

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی زمیندار حاجی عمر ۱۸ ۔ سال خواندہ ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو
محمد امین ۔ فضل کریم کالج سٹریٹ ۔ کلکتہ

(۸) ایک گکھڑ زئی شریف لڑکی عمر ۱۲ ۔ سال کے واسطے جو نابالغ ہے ان کے قریب ہے ۔ ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔ خط کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں ؛

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال ۔ نوشت و خواند سے ہر دو صفات حسنہ موصوفہ کیواسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپیہ ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو ۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱/ کے ٹکٹ آنی چاہئیں ؛

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری ۔ سنین عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی ۔ بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل دئے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان ۔ صاحب جائداد ۔ رئیس ۔ جج ۔ مجسٹریٹ رجسٹرار ۔ مصنف ۔ مورخ ۔ ایڈیٹر ۔ وکیل ۔ مختار ۔ مہاجن ساہوکار ۔ عرضی نویس ۔ ایجنٹ ۔ پٹواری ۔ نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے ۔ انصاف اور امن اور

عدل قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور صحت پر ہے اس کے بغیر ۔ بہی ۔ کھاتے ۔ دستاویز ۔ براتے و دستاویز ۔ مورخانہ مضمون ۔ گواہوں کے بیانات لکھنے میں صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے ۔ پرانی جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے ۔ قیمت اصلی عمہ/ ۔ رعایتی اخیر فروری تک صرف ۱۰/ معہ محصولڈاک

المشتہر ۔ بدر ایجنسی ۔ قادیان ؛

ست بچن

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن دوبارہ چھپ کر تیار ہے جس میں سکھوں کو بتایا گیا ہے ۔ کہ تمہارا اصل دین " اسلام " ہے ۔ تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو ۔ قیمت ۱/ ۔ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں :۔

آئینہ کمالات اسلام ۶ ۔ انوار الاسلام ۔ ۴۰
کتاب البریہ ۔ عہ ۔ ایام الصلح فارسی ۔ ۸
روئداد جلسہ دعا ۔ ۳/ ۔ استفتاء ۔ لیکھرام ۔ ۱/
کرامات الصادقین ۔ ۸/ ۔ نور الحق ہر دو حصہ ۔ ۱۴/
حقیقت المہدی ۔ ۱۰/ ۔ ازالۂ اوہام حصہ اول ۔ ۱۲/
شحنۂ حق ۔ ۶/ ۔ فتح اسلام ۔ ۳/
توضیح مرام ۔ ۳/ ۔ انجام آتھم ۔ عہ
قادیان کے آریہ اور ہم ۔ ۳/ ۔ حقیقت الوحی ۔ للعہ
حجۃ اللہ ۔ ۶/ ۔ ضیاء الحق ۔ ۲/
نشان آسمانی ۔ ۲/ ۔ سر الخلافہ ۔ ۸/
رسالہ جہاد ۔ ۱/ ۔ کشتی نوح ۔ ۲/
تریاق القلوب ۔ ۱۲/ ۔ مسیح ہندوستان میں ۔ ۳/
نجم الہدیٰ ۔ ۱۲/ ۔ چشمۂ معرفت ۔ ۸/
لجۃ النور ۳/

المشتہر ۔ مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس مسیح موعود ۔ قادیان گورداسپور

اکسیر البدن عرب صاحب کا ایک عجیب نسخہ ۔ مقوی باہ ۔ عطر اور جمیع اعضائے رئیسہ ۔ قیمت فی پانچ خوراک ۱۰/ معہ محصولڈاک ؛
میں نے بھی اس دوائی کو آزمایا ہے بہت مفید پایا ۔ ایڈیٹر بدر
بدر ایجنسی ۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور ۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ۔ مسہل اور مقوی مفرح ہے ہر قسم کے ضعف اور

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ | بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

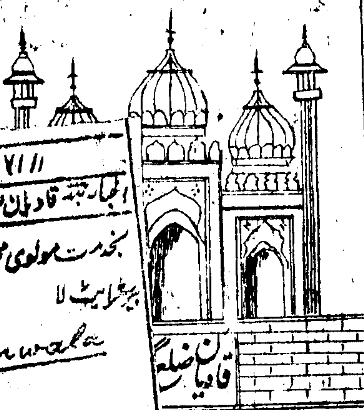

عام قیمت پیشگی دو روپے
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

قادیان ضلع گ[urdaspur]

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد

Reg. No. L.
C.L.XXXVIII

مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد

۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۱۴ء مطابق ۲۸ پوہ ۱۹۶۸

نمبر ۱۵

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللّٰہ عنہٗ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم ـ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہرایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ـ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجاویگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہرایک راہ مین دستورالعمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم ـ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزۃ اور اپنی اولاد اور اپنے ہرایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ـ نہم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے ـ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ ... در طاعت در معروف باندھ ... مرگ ... قائم رہے گا اور اس عقد اخو... ہوگا کہ اسکی نظیر دنیا... دمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ؎

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن در و لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بجمع از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

... ازان عالیجناب
نزد ما ہر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ؎

Reg. L. ...
XXXVIII
اخبار ... قادیان ... ضلع گورداسپور
بخدمت مولوی محبوب ...

ایڈیٹوریل

ہمارے نومسلم

سب حمد وثنا اس سلام کے لئے ہے۔ جس نے ہمین اسلام عطاء کیا ہے۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُس اوّل المسلمین پر ہوں جس کے ذریعہ سے ہمیں اسلام ملا۔ اسلام کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسُول کی فرمانبرداری۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ البرکات کو حکم ہُوا

اسلم - قال اسلمت لرب العالمین

مسلمان ہونے کے واسطے کوئی رسم و رسوم کی پابندی ضروری نہین اسلام قبول کرنے کے لئے نہ فرضی یا نقلی پردن مین غوطے لگانے کی حاجت ہے نہ سر پر پانی چھڑکنے کی ضرورت اور نہ چوہل لینے کی حاجت اور گنگا جل پینا لازم۔ سچے دل سے خداتعالیٰ کی وحدانیّت۔ اُسکے فرشتے۔ رُسل۔ کتب۔ آخرۃ۔ اندازۂ خیر و شر پر ایمان لاؤ اس ایمان کے مطابق اعمال صالح مین سعی کرو۔ بس تم مسلمان ہو۔ کسی مولوی مُلاں کی حاجت نہین کہ وہ تم کو مسلمان کرے اور نہ وہ کرسکتا ہے۔ ہان صلحاء کی صحبت انسان کو صالح بناتی ہے اور متقی کے ساتھ تعلق آدمی کو متقی بنا دیتا ہے انسان جب مسلمان ہوتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ مسلمانون کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے اور کفار سے ان کے کفر و شرک کی بے زاری کا اظہار ان پر کردے تاکہ یہ انہین سے نہ سمجھا جاوے اسی لئے نومسلم کے واسطے نیا اسلامی نام تجویز کیا جاتا ہے گو اس کا پہلا خاندانی نام بھی رہے تو ہرج نہین بشرطیکہ وہ کوئی مشرکانہ معنے نہ رکھتا ہو۔ ایک بنگالی جناب خلیفہ رشید الدین صاحب کی چند ساعت ریل کی صحبت پاکر مشرف با اسلام ہُوا حضرۃ خلیفۃ المسیح نے اس کا نام احمد چیٹرجی رکھا۔ چیٹرجی اُس کا پہلا خاندانی نام تہا۔

نومسلم ایک بہت ہی قابل قدر وجود ہے کیونکہ وُہ بہت بڑے مشکلات کو برداشت کرکے اسلام قبول کرتا ہے اور اس معاملہ مین ایک گونہ صحابہ اولین کے رنگ مین رنگین ہوتا ہے کیونکہ جیسا اس وقت اصحاب رسُول کو دُکھ دیا جاتا تھا ایسا ہی اکثر یہ بھی دُکھ [illegible] دئے جاتے ہیں ہماری جماعت کے مکرم نومسلم دوست اس کا نمونہ ہیں۔ شیخ عبدالرحیم [illegible] شیخ عبدالرحمان قادیانی قید کئے گئے۔ شیخ فضل الٰہی گھر میں قید رہے۔ شیخ محمّد یوسف کو ایسا سخت مارا گیا کہ بچنے کی اُمید نہ رہی شیخ عبداللہ کو مارا ہی گیا اور نوکری سے موقوف کرایا گیا ایسا ہی نومسلمون کی جماعت جو ہمارے سلسلہ مین داخل ہوئی ہے وہ سب اپنے اپنے وجود مین ایک نشان ہین اور اسلام کی خاطر تکالیف کے برداشت کرنے مین صحابہ کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہین ہندو اور سکھون مین سے جو اسلام قبول کرتے ہین وہ خویش و اقارب سے دُکھ پاتے ہین اپنی جدّی جائداد سے محروم رکھے جاتے ہین بہن بھائی ماں باپ تمام رشتہ دارون سے جُدا ہوتے ہین۔ اور یہ سب کچھ صرف خدا کی خاطر ہے وہی جانتا ہے جو سب پر وارد ہوتی ہے دوسرے کو کیا خبر۔ اہل اسلام کو چاہیئے کہ ان معززین کی قدر کرین اور انکی عزت افزائی کرین اور انکو دنیوی حیثیت مین بھی اچھی راہ پر لگا دین یہ بہت بیہودہ بات ہے جو بعض نومسلموں کو قبول اسلام کرنے کے بعد یہ عادت ڈالدی جاتی ہے کہ وہ کسی مسجد کے مولوی سے ایک کاغذ قبول اسلام کی تصدیق مین لکھوالین اور جگہ بجگہ لئے پھرین اور سوال کرتے ہوئے جو کچھ ملے اسپر گزارہ کرین۔ اس طریق نے ہمارے ملک کے نومسلمون کو بے عزت بنا دیا ہے مجھے یاد ہے مین چھوٹا سا تھا میرے شہر کے بزرگ لوگ ایک جگہ جمع تھے وہان تبدیلی مذہب کے متعلق کچھ تذکرہ تھا ایک صاحب جو قاضی کہلاتے تھے اور شہر کے مشہور مُلّان اور اکثر جنازون کے پیش امام ہُوا کرتے تھے۔ فرمانے لگے۔ تبدیل مذہب ایک بے عزتی کی بات ہے۔ دیکھو۔ [illegible] جو مسلمان ہوتے ہین اور دیندار ہوتے وہ کیسے بے عزت ہوتے ہین اُن کی ساری عمر بھیک مانگتے گزرتی ہے جب یہ خیال ہمارے علماء کہلانے والون کا ہے تو پھر کس طرح اشاعت اسلام ہوسکتی ہے اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ جس قدر برادران نومسلم سلسلہ احمدیہ کی تحریک سے ہُوئے ہین وہ سب باہمت جوان ہین جو اپنے گزارے کے واسطے خود ساعی ہوتے ہین بلکہ دینی خدمات مین بھی معتد بہ حصّہ لیتے ہین۔ اللہ تعالےٰ انہین جزائے خیر دے اور انکے نیک ارادون مین روز افزون ترقی اور استقامت عطاء کرے۔ آمین حضرۃ خلیفۃ المسیح نومسلمون کا بہت خیال رکھتے ہین اور صدر انجمن احمدیہ نومسلمون کی امداد مین احتیاط کے ساتھ ایک معقول رقم ہرسال خرچ کرتی ہے اس معاملہ مین پوری احتیاط کی ضرورت اسواسطے بھی ہے۔ کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ [illegible] کے ناکارہ اور سست لوگون کا ایک مجمع ہمارے پاس [illegible] ین کی جماعت [illegible] بنانا چاہتے ہین اور خدا [illegible] اعت ہمارے [illegible] پاس ہے۔ جو خو[illegible] ستون کو [illegible] کررہے ہین [illegible] ن احمدیہ کے اراکین مناسب جانین تو ان [illegible] بجٹ [illegible] نومسلمون کی مد جُدا ہونی چاہیئے ممکن ہو کہ بعض [illegible] اس مین خصوصیت کے ساتھ دلچسپی لین یُون تو [illegible] کے ہاتھ پر توبہ کرکر [illegible] بھی اسلامی زندگی مین داخل ہوتے ہین مگر میری مراد اس جگہ نومسلمون سے وہی احباب ہین جو مثلاً ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ مذاہب کو چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہین تو مسلمون کا ذکر آیا ہے۔ تو اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ غیر مذاہب بالخصوص سکھون کے مسلمان بنانے مین نہائت جوش اور کوشش کے ساتھ ماسٹر عبدالرحمان صاحب مصروف رہتے ہین انکی خدمات اس معاملہ مین قابل قدر ہین آئے دن وہ ایک نہ ایک آدمی کو راہ ہدایت پر لانے کی فکر مین لگے رہتے ہین اللہ تعالےٰ انکا حامی و ناصر ہو۔

ڈاک ولائیت

جنگ طرابلس

انگلستان کے مشہور اخبار نویس مسٹر اسٹیڈ اپنے ماہواری رسالہ ریویو آف ریویوز بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۱ء مین ایک چھٹی اپنے تمام دوستون اور نامہ نگارون کے نام شائع کرتے ہین جس کا مطلب یہ ہے کہ اٹلی نے جو غاصبا حملہ طرابلس پر کیا ہے اس کے برخلاف سارے یوروپ کو ملکر آواز اُٹھانی چاہیئے وہ لکھتے ہین کہ یوروپ کی سلطنتون کی یہ خاموشی ایسی ہے جیسا کہ لنڈن کی پولیس اور اس کے جج چورون اور لیٹرون کو روکنے اور گرفتار کرنے اور سزا دینے سے انکار کردیوے مسٹر اسٹیڈ نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمین انہون نے دکھایا ہے کہ جنگ طرابلس نے یوروپ کے صلحنامون کو توڑ دیا ہے اور یہ بہت خوفناک بات ہے وہ لکھتے ہین کہ کرسمس کے بڑے دن گانے بجانے مین نہین گزارنے چاہیئں بلکہ دنیا مین امن پھیلانے والے وعظون کے کرنے مین صرف کرنے چاہیئن ؛

مسیح نے کیا سبق دیا

امریکہ کی مشہور عالمہ لیڈی ولکاکس اس ملک کے ماہواری رسالہ نارتھ امریکن ریویو ماہ نومبر مین لکھتی ہے کہ مسیحی حکمت اخلاق کو سمجھا نہین گیا اس سے مطلب شخصی نجات کا نہین بلکہ وہ ایک نمونہ ہے اس بات کا کہ ہر شخص اعلیٰ مقاصد کے حصول کے واسطے ادنےٰ اغراض کو قربان کرے یسوع نے بھی دراصل یہی فرمایا ہے کہ ہر شخص کو اپنی صلیب آپ اُٹھانی چاہیئے معلوم نہین نادان لوگون نے یہ مسئلہ کہان سے گھڑ لیا ہے کہ ہماری صلیب بھی اُسنے اُٹھالی ہے وہ تو غریب ساری عمر یہی منادی کرتا گیا کہ [illegible] سب آپ اُٹھاؤ

سچی انجیل

ولایت کا [illegible] ہندو سیٹ ماہ نومبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ سچی انجیل یہ ہے کہ ہمارے روحون کی نجات اپنے اخلاق کی تکمیل سے حاصل ہوسکتی ہے شاید

اسی لئے قرآن شریف جو ہر قسم و ہر طبیعت کے لوگوں کے لئے ہدایت سکھانے آیا ہے۔ دونو طریقوں سے کام لیتا ہے۔ احسان بھی جتاتا ہے۔ اور خوف بھی۔ یعنی اگر احسان نہ مانوگے۔ تو اللہ دکھوں میں بھی ڈال سکتا ہے اگر مانوگے تو انعام پاؤگے۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ پھر ایسا کیوں کرتا ہے۔ طاعون کیوں بھیجا۔ ایسی لوگ احمق ہیں۔ وہ طبائع کا علم نہیں رکھتے۔ اگر بچہ پیسہ لے کر اپنی تعلیم کی تکمیل کے لئے مدرسے میں نہیں جاتا۔ تو اب اسے مار کر بھیجنا باپ کا ظلم نہیں۔ اگر کوئی شخص کنوئیں میں چھلانگ مارنے لگے اور ایک دوسرا آدمی اُس کے ہاتھ پاؤں باندھ دے۔ تو وہ ظالم نہیں بلکہ رحیم ہے۔ جب دونو قسم کی طبیعتیں ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈر نہ دلائے۔ اگر دس آدمی جنت میں جائینگے تو غالباً پانچ ایسے ہونگے جو خوف الٰہی کی وجہ سے نیک ہوئے اور اس لئے دوزخ سے بچ گئے پس اگر تخویف کا پہلا درجہ ترک کر دیا جاتا تو شاید نصف جنتی جنت حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے۔ رسول کریم کے بارے میں لَسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ آیا ہے۔ مگر میں تو کہا کرتا ہوں۔ کہ کاش رسول اللہ ہم پر داروغہ ہوتے تو لوگوں کا اکثر حصہ جہنم میں پڑ جانے سے بچ جاتا +

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا

اس قدر تمہید کے بعد میں ان آیات کے معنے کرتا ہوں۔ کہ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا۔ اے میرے پیارے رسول کہدو۔ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو۔ يٰعِبَادِ کہنے میں جو لطف ہے۔ اسپر میں زور دیتا ہوں۔ کیونکہ شاید سب لوگ نہ سمجھیں لیکن چونکہ مجھے بچپن سے شاعرانہ مذاق رہا ہے۔ اس لئے میں اس کا خوب مزا حاصل کرتا ہوں۔ جن میں ذرا بھی محبت کا مادہ ہے۔ وہ اس طرز خطاب کی لذت سے خوب آشنا ہیں۔ اس دُنیا کے فانی محبوبوں کی طرف سے عشاق آرزو کیا کرتے ہیں کہ کاش وہ ہمیں اپنی گلی کا کتا ہی کہدے کوئی گالی ہی دیدے۔ تو اس محبوب حقیقی سے جو حسن و احسان کا سرچشمہ ہے۔ **یا عباد** میں جو محبت کی چاشنی ملی ہوئی ہے۔ اسے کچھ وہی دل سمجھ سکتے ہیں۔ جو اس کوچے سے آشنا ہیں +

الذین امنوا

پھر صرف یا عباد ہی نہیں کہا بلکہ فرمایا الَّذِينَ آمَنُوا۔ یعنے اے وہ بندو جو کہ اس بات کے مدعی ہو کہ مجھ پر ایمان رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ صرف دعوےٰ کرو۔

کوئی چیز نہیں۔ پس ایمان ایک دعوےٰ ہے اس کے عمل بھی چاہیئے۔ اور جو زبانی دعوے کرتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔ اس میں اور پاگل میں کچھ فرق نہیں۔ آپ ایک پاگل خانہ میں جاکر دیکھیں۔ وہاں بھی وہی نظارا نظر آئے گا۔ میں گیا۔ تو ایک پاگل کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میں بادشاہ ہوں۔ مہدی ہوں۔ میں ساری دُنیا کو فتح کر لونگا۔ پھر ایک اور پاگل جسے خلیفۃ المسیح نے دیکھا کہ کنکروں کا ڈھیر آگے لگا کر بیٹھا ہے اور اپنے تئیں خزانوں کا مالک سمجھ کر کہہ رہا ہے کہ تم لاکھ لے جاؤ۔ تم دس لاکھ لے جاؤ۔ اب ان پاگلوں اور اس شخص میں کیا فرق ہے جو مومن ہونے کا مدعی ہے مگر عمل مومنوں والے نہیں کرتا۔ غرض جو زبانی باتیں کہنے والا ہے وہ پاگل ہے۔ جس طرح پاگل کہتا ہے میں بادشاہ ہوں۔ حکیم ہوں۔ طبیب ہوں۔ مہندس ہوں۔ سلطان ہوں۔ اور اس سے وہ سچ مچ بن نہیں جاتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص محض زبان سے کہتا ہے میں مومن ہوں اور اس کے مطابق اس کے اعمال نہیں۔ تو وہ ان انعامات کا وارث نہیں ہو سکتا جو مومن کے لئے مقرر ہیں۔ پس میرے دوستو۔ تمہیں پاگل خانہ دیکھنے کے لئے لاہور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ خود تمہارے گھر میں پاگل خانہ کا نظارہ موجود ہے جو شخص کہتا ہے کہ میں مومن ہوں اور عمل ویسے نہیں کرتا وہ پاگل کی طرح ہی ہے کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو ایک ایسا درجہ دیتا ہے۔ جس کا حقیقتاً وارث نہیں +

اتقوا ربکم

اپنے رب کا تقوےٰ اختیار کرو۔ یہاں احسان و خوف دونو یاد دلا دیئے ہیں۔ کس کا تقویٰ کرو۔ اپنے رب کا۔ زمین جسپر سوتے ہو وہ کس کی ہے؟ اسی رب کی۔ آسمان کو کس نے بنایا۔ خدا نے۔ آنکھوں میں نور کس نے بخشا۔ خدا نے۔ جس کے ذریعے ایک دوسرے کو پہچانتے۔ رستہ دیکھتے اور کتابیں پڑھتے ہو۔ پھر ہاتھ پیر۔ دماغ۔ دل بھی اسی نے بخشے جن چیزوں کا ہم استعمال کرتے ہیں۔ جن قوتوں سے ان کو استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ سب اسی رب کی دی ہوئی ہیں۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس کے فرمانبردار رہیں۔ کہتے ہیں چور جس کے گھر پر کھانا کھا لے وہاں چوری نہیں کرتا۔ حالانکہ چور ایسا ذلیل ... شریف آدمی اس کے ساتھ بیٹھنا گوارا نہیں ... کا تم روز کھاتے ہو۔ اسی کی نمک ... کہدو تم ... یا نہیں + آنکھیں۔ کان۔ حلق

زبان۔ مُنہ۔ پانی سب کچھ خدا کا دیا ہُوا۔ مگر محبت کریں اوروں سے اور اپنے حقیقی محسن کو بھول جائیں۔ کس قدر شرم اور افسوس کی بات ہے۔ کیا لطیف نکتہ معرفت ہے اس حکایت میں جو میں نے پچھلے دنوں پڑھی۔ کہ ابراہیم ادہم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہا کہ مجھ سے گناہ نہیں چھوٹ سکتے۔ آپ نے فرمایا چھ باتیں بتاتا ہوں ان پر عمل کرو۔ پھر بے شک گناہ کیا کرو۔ (۱) جب تو خدا کا گناہ کرے تو خدا کا بنایا ہُوا رزق نہ کھائیو۔ (۲) دوسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے۔ تو خدا کی ملک میں نہ رہیو۔ (۳) تیسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو خدا سے چھپ کر کیجیو۔ (۴) چہارم یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو ملک الموت جب آوے تو کہنا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں توبہ کر لوں۔ (۵) پنجم یہ کہ اگر وہ نہ مانے تو پھر منکر نکیر جب سوال کریں۔ تو اُن سے انکار کر دینا کہ میں تمہارے سوالوں کا جواب نہیں دیتا۔ (۶) ششم یہ کہ جب تجھے دوزخ میں ڈالنے لگیں تو اڑ بیٹھنا کہ میں تو یہاں نہیں جاتا۔ اس نے عرض کیا کہ حضور یہ تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا۔ پھر کیسی بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ تو اسی کا رزق کھاتا ہے اسی کی زمین پر رہتا ہے پھر موت کا مالک نہیں اور پھر اس کے سامنے اس کے احکام کو ٹالتا ہے +

یاد رکھو۔ کہ بڑی بڑی مشکلوں اور مصیبتوں میں صرف ایک ربّ ہی ہے جو کام آتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں انسان کو کون رزق دیتا ہے۔ جب پیٹ سے باہر آتا ہے تو ہوا کھانے کو کس نے مہیا کی۔ روشنی کے لئے سورج چاند کس نے بنائے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ماں باپ کے دل میں وہ محبت جو تیری پرورش کا موجب ہوئی کس نے پیدا کی۔ اگر بجائے محبت کے نفرت ڈالدیتا۔ تو تیرا کیا بس چلتا۔ اور کیا حال ہوتا۔ باوجود اس احسان اس شفقت اس پیار کے پھر بھی انسان ہیں۔ کہ اس سے بے تعلقی

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے۔ بدن میں تکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے پانچ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے

ملنے کا پتہ **بدر ایجنسی۔ قادیان** + (یعنے خود اس کا

کرتے ہیں۔ وہ چوروں سے بدتر ہیں۔ یہ تو احسان ہے جس کی طرف اللہ نے متوجہ کیا۔ لیکن جو محبت سے نہیں مانتے۔ ان کے لئے دوسرے معنے خوف کے بھی بیان کئے ہیں ٭

خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ سنائے یہ زمین یہ بیوی بچے یہ طاقتیں یہ قویٰ یہ مال یہ دولت یہ چاند یہ سورج یہ تجارت یہ حرفت کے اسباب ہمارے بنائے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اپنی ربوبیت کا تعلق قطع کر لیں۔ تو بتاؤ کون ہے جو ربوبیت کرے۔ اگر ہم اندھا کر دیں۔ تو کون ہے جو آنکھیں دے۔ اگر ہم ہاتھ توڑ دیں۔ تو کون ہے جو ہاتھ دے پھر زبان دی۔ اگر گونگا کر دیں۔ تو کون ہے جو گویا کرے ہم نے کان دیئے۔ اگر بہرہ کر دیں۔ تو کون ہے جو کان دے۔ احسان سے نہ مانو گے۔ تو ہم اپنے قہر سے منوائینگے کیونکہ سب خزانے ہمارے قبضۂ اقتدار میں ہیں ٭

اسی کے آثار میں سے طاعون۔ زلزلے اور وبائی بیماریاں ہیں لیکن لوگ ہیں کہ باوجود اس تباہی کے نہیں مانتے۔ تعجب کی بات ہے کہ نمبردار تحصیلدار دھمکا دے۔ تو زمیندار کی جان نکلتی ہے۔ ہوش اڑ جاتے ہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے مامور آکر سناتے ہیں کہ فرمانبرداری کرو گے تو انعام پاؤ گے۔ اور اگر نافرمانی کرو گے تو نقصان اُٹھاؤ گے۔ مگر اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ ایک تحصیل کے چپڑاسی کا رعب تو ہے لیکن خدا کے فرستادوں۔ اور پھر حضرت موسےٰ۔ حضرت عیسےٰ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم جیسے فرستادوں کا رعب نہیں۔ یہ بے ایمانی کا نشان ہے۔ طاعون سے گھروں کے گھر ویران ہو گئے۔ اگر اب بھی نہیں جاگو گے۔ تو پھر کونسی آفت ہے جو تمہیں جگائے گی کیا خدا تعالےٰ اپنی بات کو چھوڑ دے گا۔ بال ہٹ تریا ہٹ۔ راج ہٹ۔ یہ تین ہٹیں بہت مشہور ہیں مگر خدا کی ہٹ کے مقابلہ میں یہ کیا چیز ہیں۔ اگر طاعون اور زلزلوں سے لوگ نہیں مانیں گے۔ تو وہ اپنی اور آفتیں نازل کر دے گا۔ کیا اس کے خزانوں میں عذابوں کی کچھ کمی ہے وہ سب کو ایک دم میں بکر کوڑا کرکٹ بنا سکتا ہے٭ وہ بچہ جو اپنے آپ کو سنبھال ہی نہیں سکتا۔ وہ تو اپنی ہٹ نہیں چھوڑتا۔ وہ عورت جو خاوند کی محکوم ہے وہ اپنی ہٹ نہیں چھوڑتی۔ وہ راجہ جو مخلوق کا بنایا ہوا راجہ ہے۔ وہ بھی جب بول اُٹھتا ہے کہ میں یہ کام کر...

تو کر کے رہتا ہے۔ تو پھر وہ جوان سب کا رب ہے۔ کیا اسکے آگے ہماری ہٹ چل سکتی ہے۔ پس سن رکھو کہ جو نافرمانیوں اور خدا کے ماموروں سے شوخیاں کرنے سے باز نہیں آتے ان کو منوایا جائے گا۔ دیکھو عرب کے لوگوں نے کم ہٹیں نہیں کیں۔ مگر رسول اللہ کے مقابلہ میں ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ وہی لوگ جو باعزت کہلاتے تھے۔ آخر ذلیل و حقیر ہوئے اور ایسے کاٹ دیئے گئے کہ بے نام و نشان رہ گئے۔ ابو جہل سید العرب تھا۔ محمد رسول اللہ کے مقابلہ میں کیا وہ اڑ سکا۔ پھر یہاں تک خدا کے پاک بندے کو کامیابی ہوئی۔ کہ ہر ایک بستی میں سید کہلانے والا کوئی نہ کوئی موجود ہے۔ مگر ابو جہل کی نسل سے کوئی نہیں بنتا۔ باوجودیکہ نسل اس کی موجود ہے۔ مگر اس کی طرف منسوب ہونا عار کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ سید کیا ہیں۔ رسول اللہ کے لڑکے کی نہیں بلکہ لڑکی کی اولاد ہیں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کچھ بھی ہو کسی طرح رسول اللہ صلعم سے ہمارا تعلق تو بنا رہے۔ گو قرآن مجید میں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم آیا ہے اور ابو جہل کی اولاد ہونا کوئی بُری بات نہیں۔ مگر پھر بھی لوگ پسند نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا کے مامور کا مقابلہ کیا۔ پس وہ ذلیل و حقیر ہوا ٭

اب میں بتاتا ہوں کہ وہ تقویٰ کیا ہے۔ جس کے حصول کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔ تقوے کے تین مراتب ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے مجھے سمجھائے (اور بھی ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے اس وقت بیان کرنے کے لئے یہی دل میں ڈالے ہیں) اور میں انہیں ایسی طرز میں سنانے کی کوشش کروں گا کہ زمیندار بھی سمجھ جائیں۔ لیکن انکے بیان کرنے سے پہلے میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ تقویٰ ایک ایسی نعمت ہے کہ جس شخص کو حاصل ہو پھر وہ اس کے مقابل میں دنیا کی کسی چیز کی پروا نہیں کرتا۔ چنانچہ ایک بات حضرت اقدس کی مجھے یاد آگئی۔ آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ کو سنائی جائے۔ کیونکہ اگرچہ میرا حضرت سے دُہرا یعنی جسمانی و رُوحانی تعلق ہے۔ مگر رُوحانی لحاظ سے آپ بھی انہی کے بیٹے ہیں۔ آپ کی نوٹ بک میں نے دیکھی۔ آپ کا معمول تھا کہ جب کوئی پاک خیال پاک جذبہ دل میں آتا۔ تو آپ لکھ لیتے۔ اس نوٹ بک میں خدا کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔ اُس سے

"میرے پیارے مالک میرے محبوب ... خدا۔ دنیا کہتی ہے تو کافر ... مگر کیا ... اے مجھے

کوئی اور مل سکتا ہے۔ اگر ہو تو اس کی خاطر تجھے چھوڑ دوں۔ لیکن میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ جب لوگ دُنیا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حال میں ہوں۔ اس وقت تو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو پھر اے میرے مولےٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے پھر میں تجھے چھوڑ دوں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ لیکن تقوےٰ ایک دم میں حاصل نہیں ہوتا۔ یہ نہ سمجھو کہ ایک دم میں تم کو اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج مل جائیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اِدھر بیعت کی اور اِدھر علم رُوحانی کے دروازہ کھُل جائیں لیکن اللہ تعالےٰ کے سب کام وقت پر ہوتے ہیں چنانچہ قرآن شریف میں اس بات کو عجیب طور سے بیان کیا ہے لیکن چونکہ اکثر لوگ آیات قرآنی کے ربط کی طرف توجہ نہیں کرتے اِس لئے ناواقف رہتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ ولقد خلقنا السموٰت والارض وما بینہما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب فاصبر علےٰ ما یقولون بظاہر خلق السموٰت والارض اور پھر فاصبر علےٰ ما یقولون۔ میں کچھ ربط نہیں معلوم ہوتا ہے مگر تدبر کرنے سے صاف کھُلتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے میں نے خدا ہو کر زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور اس عرصہ کی وجہ سے میں تھکا نہیں۔ تو تم نے اے نبی خدا کا بندہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے نہ خدا ہونے کا۔ پس تم کیوں گھبراتے ہو۔ خدا تعالےٰ کے سارے کام صبر کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ۹۔ ماہ میں نطفہ سے بچہ بنتا ہے پھر بچہ سے جوان اور جوان سے بوڑھا ہوتا ہے۔ اب تمہارے ساتھ جو وعدے ہیں وہ بھی ضرور پورے ہونگے تم تسبیح میں لگے رہو۔ یعنی خدا تعالےٰ کی قدوسیت اور اپنی احتیاج کا اقرار اور وعظ کرتے رہو۔ کامیاب ہو جاؤ گے اچھی سوچنے کی بات ہے کہ جب خدا تعالےٰ تمام نقصوں اور عیبوں سے پاک ہے۔ جب وہ اپنے کام آہستہ آہستہ کرتا ہے تو تم جو پاک نہیں۔ تمہیں کیا جلدی ہے۔ اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ اسی جلد بازی کی وجہ سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ کہ آتے ہی کہدیا۔ ہم نے بیعت تو کر لی۔ مگر ہمیں رسول کی زیارت کیوں نہیں ہوئی۔ ہم کو اولیاء کے مدارج کیوں نہیں مل گئے۔ ہمیں تجارت میں کیوں گھاٹا ہوا۔ یہ سب فاسد خیالات ہیں۔ خدا تعالےٰ نے جب نبی کریم صلعم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"مدارج تقویٰ"

تقریر حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد

(مرتبہ اکمل صاحب اف تشحیذ)

قادیان کے جلسہ کی تقریروں کے رپورٹر کے لئے چند ایک مشکلات ہیں جنہیں باہر کے لوگ نہیں سمجھ سکتے +

لیکچرار یا تو اپنی تقریروں کو پہلے لکھ لیتے ہیں۔ اور لیکچر سنانے سے پہلے وہ اخبار والوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یا اپنی تقریر کے نوٹ کرلاتے ہیں جس سے ایک رپورٹر کو خوب مدد مل سکتی ہے۔ یا بعد میں خود اپنی تقریروں کو قلم بند کر دیتے ہیں۔ یا رپورٹر مختصر نوٹ کرلیتا ہے اور بعض اوقات اپنے الفاظ میں انہیں بیان کر دیتا ہے۔ مگر قادیان میں بالخصوص حضرت امیر المومنین و حضرت صاحبزادہ صاحب جنکی تقریریں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ اپنی تقریروں کو نہ تو پہلے لکھ لاتے ہیں۔ نہ بعد میں لکھ کر دینے کی پروا رکھتے ہیں۔ نہ نوٹ کرلاتے ہیں۔ بلکہ میں تو یہاں تک بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ پہلے خصوصیت سے سوچکر بھی نہیں لاتے۔ کیونکہ اہل اللہ ایسے تکلفات سے مستغنی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعد میں خود ان کو بھی پورا یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کیا کچھ کہا تھا۔ ادھر رپورٹر بیچارہ ہے کہ تین گھنٹے برابر لکھے جاتا ہے اپنے قلم کی حرکت کو اس زبان گوہر افشاں کی حرکت کے ساتھ ملانا پڑتا ہے۔ اور اب اس بات سے بھی مانع ہے کہ کوئی لفظ اپنی طرف سے ملائے۔ حتی الوسع یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہی الفاظ ہوں جو مبارک منہ سے نکلے۔ باوجود پوری کوشش کے پھر بھی انسان کمزور ہے۔ اس لئے قابل معافی ہے +

اس کے علاوہ میں یہ کہنے کی بھی جرأت کرتا ہوں کہ اور زبان کا مقابلہ قلم سے شاید ہو سکے۔ مگر محمود کی زبان میں جو طلاقت ہے اور بیان میں جو شوکت و آمد ہے۔ وہ ایک خاص شان رکھتی ہے اس لئے رپورٹر کو اپنی کم استطاعتی کا عذر پیش کرنا پڑتا ہے۔

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (الزمر رکوع ۱۶۔ پارہ ۲۳) +

(درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے)

حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا بے نظیر اور ایسا پاک کلمہ ہے کہ اس میں زمانے کے تغیرات۔ ملکوں، حکومتوں، علموں اور سائینسوں کے تغیرات نے ذرا بھی تبدیلی نہیں پیدا کی۔ ۱۹۰۰ برس گذر گئے لیکن اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہ فقرہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے" بالکل صحیح ہے +

جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو اسی جملہ میں مرکوز دیکھتا ہوں۔ تو یہ فقرہ مجھے بڑا مزا دیتا ہے واقعی درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے +

دیکھو۔ آم کا درخت ہے اس میں اگر ایسے پھل نہیں لگتے جس سے لوگ نفع اٹھائیں تو وہ آم کس کام کا۔ اگر وہ شیریں پھل دیتا ہے تو آم ہے ورنہ ایک لکڑی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اسی طرح اگر انگور کی بیل میں انگور عمدہ لگتے ہیں تو وہ انگور ہے ورنہ محض ایک گھاس ہے +

(رسول کریم کی زندگی کا معیار)

ہمارے رسول اللہ صلعم کی ذات پر بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں اور بعض بے باک شریر آپ کو بدیوں میں لوث بتا کر اس سورج پر اندھیری چھانا چاہتے ہیں جس سے تمام جہان روشن ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہی فقرہ۔ آپ کے چال چلن کی برتیت کے لئے کافی ہے کیونکہ انسان جس قسم کا ہو اسی قسم کی باتیں کرتا ہے اس کے متعلق مجھے ایک قصہ یاد آیا ہے۔ رابعہ بصری مشہور بزرگ عورت گزری ہے۔ ان کے سامنے چند آدمیوں نے مسجد میں دنیا کی مذمت کی۔ اور اس قدر مذمت کی کہ عصر کا وقت آگیا۔ عصر کے بعد پھر اس طائفہ نے دنیا کی مذمت شروع کر دی۔ آپ نے غضبناک ہو کر کہا کہ یقیناً تم دنیا کے طالب ہو اسی لئے۔ دنیا کا ذکر کرتے ہو کیونکہ انسان کو جو چیز پسند ہو اسی کا ذکر کرتا ہے۔ بعض اوقات محبوب کے شکوہ میں وہ مزا آتا ہے جو [illegible] تعریف [illegible] آیا کرتا ہے۔ غرض انسان [illegible] ہو [illegible] اکثر ذکر کرتا ہے۔ اسی [illegible] اصل [illegible] کریم صلعم کی زندگی کو پاک ثابت [illegible] یہ قرآن مجید کا [illegible] ہے

(قرآن شریف)

یوں تو عیسائیوں نے آپ کے خلاف کتابیں لکھی ہیں اور مسلمانوں نے محامد النبی میں جو کچھ لکھا ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے لیکن ایک معترض کہے گا۔ یہ دونو صورتیں ناقابل اعتبار ہیں ایک مسلمان نے خوش عقیدگی سے کہنا ہی ہوا کہ آپ کی توجہ ہر وقت خدا کی طرف لگی رہتی تھی۔ اور ایک عیسائی کا مذہبی فرض ہے کہ اسکے خلاف کہے۔ پس تاریخ معیار نہیں ہاں قرآن شریف ضرور ہے جو تبدیل نہیں ہوا۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے خیال میں نبی کریم صلعم کا اپنا بنا ہوا ہو۔ اور ایک مسلمان کے نزدیک خدا کا کلام۔ دونو صورتوں میں نبی کریم صلعم کی زندگی پاک اور مطہر ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان پاک خیالات کا منبع وہی قلب ہوسکتا ہے جو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو۔ اگر کوئی قلب اس قسم کے پاک و جامع کلام کا اہل ہوتا تو آدم سے لیکر آپ کے زمانہ تک کسی اور نبی پر یہ القا ہوتا ابراہیم بھی خدا کو بہت پیارا تھا۔ موسیٰ بھی بہت پیارا تھا عیسےٰ بھی۔ مگر ان پیاروں میں سے کسی کو وہ کلام نہ دیا بلکہ اپنے پیارے نبی کو دیا۔ انسان کی فطرت میں بھی یہ امر ہے۔ کہ وہ اعلےٰ سے اعلےٰ۔ عمدہ سے عمدہ چیز اپنے پیارے بچے کے لئے رکھتا ہے پس خدا نے بھی اپنا لاثانی کلام اپنے اسی بندے کو دینا تھا۔ جو سب پیاروں سے زیادہ پیارا تھا۔ نہ کہ کسی گندوں سے بھرے ہوئے انسان کو۔ جیسا کہ نعوذ باللہ مخالفین کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گمان ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ قرآن مجید کا کوئی رکوع بلکہ کوئی آیت عظمت و جبروت الٰہی کے ذکر سے خالی نہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کو کس قدر تعلق و اخلاص اللہ تعالےٰ سے تھا۔ پھر مختلف حالات و اوقات کے متعلق جو احکام ہیں ان پر غور کریں تو بھی آپ کی پاک و مطہر زندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ جب ہم کھانا کھانے بیٹھتے ہیں۔ تو ارشاد ہوتا ہے۔ دیکھو کیا کرنے لگے ہو۔ پہلے بسم اللہ کر لو۔ جب کھانا کھا چکتے ہیں۔ تو حکم ہوتا ہے۔ الحمد للہ کہہ لو۔ ورنہ ناشکری ہوگی اس ذات کا شکر ضروری ہے جس نے رزق بخشا۔ [illegible] بخشی معدہ دیا۔ دانت دیئے۔ اسی طرح جب ہم کوئی کام شروع کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ [illegible] راہ ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ تمہارا علم ناقص ہے۔ تمہاری قوت میں کمزوری ہے پس اس پاک و قدوس قادر و مقتدر سے مدد مانگ کر شروع کرو۔ [illegible] نکاح کے لئے۔ یا ایھا [illegible] اتقوا ربکم الذی خلقکم سنا کر۔ خدا کا ڈر یاد دلا دیا۔ اسی طرح جب

ہم صبح کے وقت نیند سے اُٹھتے ہیں۔ تو ہم کو حکم ہوتا ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے خدا کی تسبیح و تحمید و تقدیس کر لو۔ پھر جب سورج ڈھلنے لگتا ہے تو یاد خدا کا حکم ہوتا ہے تاکہ تمہاری روحانیت کا آفتاب اسی طرح زائل نہ ہو جائے پھر عصر کے وقت جب آفتاب کی حدت بہت کچھ کم ہو جاتی ہے تو پھر خدا کے حضور گڑگڑانے کا حکم دیا۔ پھر جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ تو اُس وقت بھی دُعا کا حکم ہے کہ الٰہی جس طرح یہ جسمانی سُورج ڈوب گیا ہے۔ رُوحانی سورج نہ ڈوب جائے اور ہم انوار خداوندی سے محروم نہ رہ جائیں۔ پھر جب بالکل اندھیرا پڑ جاتا ہے۔ تو پھر اس نور السموات والارض کے حضور کھڑا ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ تا ہم طرح طرح کی ظلمات میں رہکر تباہ ہو جائیں۔ یہ تعلیم۔ یہ پاک تعلیم کیا کسی گندے انسان کے دل سے نکل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اسی شخص کے پاک قلب سے نکل سکتی ہے۔ جس کی زندگی نہایت مطہر اور سارے جہان کے لئے نمونہ ہو۔ یاد رکھو۔ جو شخص دنیا کو جسقدر دین کی طرف متوجہ کرتا ہے یقیناً وہ اسی قدر خدا کا دالہ و شیدا ہے +

پس یہ تعلیم کہ اٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے۔ چلتے پھرتے ہر وقت خدا کو یاد رکھو۔ اس اخلاص اس محبت اس عشق اس پیار اس متوالگی کا پتہ دیتے ہیں جو نبی کریم صلعم کو خدا سے تھی۔ پھر اسی تعلیم کا اثر دیکھو۔ کہ مسلمانوں کے بچے بوڑھے۔ جوان۔ عورتیں۔ اسی رنگ میں رنگیں ہیں یا کوئی بچہ گرتا ہے۔ تو فوراً مُنہ سے نکلتا ہے حسبک اللہ جب کوئی خوشی ہوتی ہے تو زبانیں پکار اُٹھتی ہیں۔ الحمد للہ آخر یہ بات کس نے ان کے دل میں ڈالی۔ رسول کریم صلعم نے۔ انسان اپنے پیارے کا نام کسی نہ کسی بہانے سے ضرور سُننا چاہتا ہے۔ پس نبی کریم صلعم کا پیارا تو خدا تھا۔ آپ نے ہر حرکت و سکون قول و فعل سے پہلے اپنے پیارے کا نام بتا دیا۔ سب سے نازک و خطرناک موقعہ تو انسان کے لئے وہ ہے جب شہوت کا بھوت اس کے سر پر سوار ہو جس وقت انسان سب کچھ بھول کر صرف اسی خیال میں محو ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ دنیا اور دنیا کے پیاروں سے الگ ہو کر ایک پیارے میں منہمک رہ جاتا ہے تو ایسے جوش کے وقت بھی نبی کریمؐ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پڑھ لیا کرو + غرض کسی دلیل کی ضرورت نہیں ... شہادت کی حاجت نہیں۔ صرف قرآن مجید ثابت کرتا ہے کہ نبی کریم صلعم کا قول و فعل خدا کے لئے تھا۔ اور آپ کی زندگی پاک و مطہر تھی +

لوگ مذاہب بناتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ گدی بنجائے کسی کو حکومت کا شوق ہوتا ہے کسی کو دولت جمع کرنے کا خیال۔ غرض مختلف وجوہات ہیں جن سے لوگ دین اختیار کرتے ہونگے۔ کوئی عیسائی بنتا ہے تو اسے یہ خیال بھی آتا ہوگا کہ میرے ضلع کے ڈپٹی یا میرے صوبہ کے لفٹنٹ گورنر یا میرے ملک کے ویسرائے خوش ہو جائینگے۔ مگر محمدؐ رسول اللہ وہی تعلیم دیتا ہے جس سے خدا کا قرب خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ وہ اپنے پیرووں کو تعلیم دیتے وقت ارشاد فرماتا ہے کہ شاید تمہارے دل میں کوئی وسوسہ آ جائے۔ اس لئے اعوذ اور بسم اللہ پڑھ لینی چاہیئے۔ جن کو محض اپنا مذہب پھیلانے کا شوق ہوتا ہے وہ تو کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں داخل ہو خواہ کسی طرح۔ مگر یہاں خدا سے ارشاد ہے کہ یہ دروازہ عشق الٰہی کا ہے۔ اس میں شیطانی ملونی سے نہ آؤ۔ بلکہ شیطان پر لعنت بھیجکر۔ اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگ کر۔ پھر یہ اعوذ نہ صرف ابتداء میں ہے بلکہ انتہاً میں بھی یہی ارشاد ہوتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس پڑھ لو۔ جس سے یہ مراد ہے کہ الٰہی میں نے تیری کتاب کو پڑھا ہے۔ ممکن ہے کہ کئی قسم کے قصور سرزد ہوئے۔ اپنی عظمت کا خیال آگیا ہو کہ میں صوفی بنجاؤں۔ لوگ مجھے بزرگ کہیں۔ میرے پاؤں کو چومیں۔ پس اپنے رب کی پناہ میں آکر عرض کرتا ہوں۔ کہ محض اسی کی محبت ہو جس کی خاطر میں لوگوں کو اس کی تلقین کروں +

یُوں تو سارا قرآن مجید تقوےٰ کی تعلیم سے لبریز ہے مگر یہ رکوع جو میں نے آپ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سُنایا ہے۔ اس میں بھی ایک خاص رنگ میں تقوےٰ کی تعلیم دی ہے۔ جس سے اس بات کا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم کی زندگی کیسی پاک اور تقوےٰ سے لبریز تھی۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ قرآن شریف رسول کریمؐ کا کلام ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ پاک تعلیم اسی ... مل سکتی تھی کہ جو خود تقوےٰ سے معمور ہو۔ اس لئے اس کتاب ... قلبی ... کیفیت ہم معلوم کرسکتے ہیں ... اگر جنھوں نے یہ ... منہ سے سُنا۔ دیکھو دہلی میں دربار ہُوا۔ بادشاہ نے جو کچھ فرمایا وہ اخباروں کے ذریعے کئی کانوں تک پہنچ گیا مگر جو لذت اُن لوگوں کو آئی جنھوں نے خود بادشاہ کے منہ سُنا۔ وہ اُن لوگوں کو نہیں آسکتی جنھوں نے اخباروں میں پڑھا۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ قرآن مجید ایسا پاک اور مؤثر کلام ہے کہ تیرہ سو برس گزر جانے پر بھی اپنے اندر ایک ایسی لذت رکھتا ہے کہ پاک دل مومن تو متوالے ہو جاتے ہیں +

قرآن مجید کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تین باتوں پر بہت زور ہے۔ اوّل تو یہ کہ اللہ ایک جامع جمیع صفات کاملہ۔ کل عیبوں و نقصوں سے منزہ ہستی ہے اور وہی وہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ (۲) اس کے مقابلہ میں تمام مخلوقات اور اشرف المخلوقات انسان ہیچ ہے اور ناکارہ۔ اور حاجتمند۔ اسی کی مہربانیوں کا محتاج ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اسی کا ہو کر رہے۔ اسی سے پیار اسی سے محبت رکھے۔ (۳) چونکہ سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہو۔ اس لئے آپس میں محبت کرو۔ جن چیزوں میں ذرا بھی مشابہت یا مناسبت ہو۔ ان کی آپس میں الفت ہو جاتی ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے دیکھا کہ ایک کوّا اور کبوتر اکٹھے بیٹھے ہیں۔ وہ حیران ہوئے کہ ان کا کیا جوڑ ہے۔ کوئی ہم سے ہوتا تو یہ خیال بھی نہ آتا۔ اور آتا بھی تو یہ کہتے ہوئے آگے گزر جاتا کہ کون اپنا وقت ضائع کرے مگر وہ بھی اپنی نظیر آپ تھے وہیں ٹھہر گئے اور دیکھتے رہے آخر معلوم ہُوا کہ ان دونو کے پر ٹوٹے ہوئے اور اس مناسبت سے اکٹھے بیٹھے ہیں۔ پس ہم لوگ بھی جب سب خدا کے ہیں۔ تو کیوں لڑیں جھگڑیں۔ کیوں نہ آپس میں محبت رکھیں۔ ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہو کر لڑائی کیسی +

اللہ کی عظمت۔ جلال۔ جبروت اور تعلق ہو۔ اپنے نفس کی اصلاح۔ آپس میں بنی نوع انسان کا محبت و پیار نچوڑ ہے تعلیم قرآنی کا۔ اور اسی کو اعلےٰ سے اعلےٰ مختلف پیرایوں میں ذکر فرمایا ہے +

ہدایت کے دو طریق ہیں احسان یا عتاب

اور اس نصیحت و ہدایت پر عمل کرانے کے لئے دو طریق ہیں۔ انعام و عتاب۔ باپ اپنے کو پہلے تو کہتا ہے کہ لو یہ پیسہ لو اور مدرسے لیکر اگر پیسہ لیکر نہیں جاتا۔ تو پھر اسے باوجود پیار کے تھپیڑ مارتا ہے۔ یہ دو طریق اس لئے ہیں کہ بعض طبائع احسان سے مانتی ہیں اور بعض خوف سے

کی خاطر اپنے قواعد نہیں توڑتا- تو تم کماں کے تیس اسخان ہو- کہ تم جو کہو- وہ فوراً ہو جائے- غرض ہر بات صبر کے ساتھ ہوتی ہے- اور تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے- ایک مفسر نے تقوے کی تعریف کی ہے جو مجھے بہت پسند ہے مگر مفسر سے میری مراد کشاف- خازن- کبیر- جلالین کے مفسر نہیں- بلکہ وہ جو قرآن پڑھایا کرتے تھے- وہ لکھتا ہے- کہ تقوے کی یہ مثال ہے کہ ایک تنگ رستہ جس کے ارد گرد کانٹے دار جھاڑیاں ہوں جنکی شاخیں راستہ کے ارد گرد پھیلی ہوئی ہوں- اور اس میں کسی ایسے انسان کو گزرنا پڑے- جس نے بڑا کھلا چغہ پہنا ہوا ہو- تو جس طرح یہ آدمی اپنے کپڑے سنبھال کر گزرتا ہے اور چاروں طرف احتیاط کی نگاہ ڈالتا جاتا ہے- اسی طرح چاہیئے کہ انسان اپنے نفس کو دنیا کی آلائشوں سے جو اسے کئی کئی طریقوں سے اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہیں بچاتا جائے تب وہ متقی ہو سکتا ہے- غرضکہ تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے +

مگر صبر کے یہ معنے نہیں کہ کوئی مرگیا تو خموش رہیں بلکہ صبر کے تین معنے ہیں (۱) انسان جزع فزع سے پرہیز کرے- مصیبت پڑے تو کہدے مولی کی چیز تھی لے گیا- (۲) بدیوں سے پرہیز کرے- نفس کو لگام چڑھائے رکھے- ایسے متقی کی مثال یہ ہے- کہ کوئی سوار ہو اور اس کا گھوڑا بھوکا ہو- اور جس راستہ پر وہ چل رہا ہو- اس کے اردگرد کھیت ہوں- اور گھوڑا ان میں منہ ڈالنا چاہے- اور وہ سوار اس کی لگام کھینچے رکھے تا ایسا نہ ہو کہ غیر کی کھیت کا نقصان ہو کر اس کے لئے مصیبت کا باعث ہو- اسی طرح اس درجہ کے متقی کا کام ہے کہ نفس کے سرکش گھوڑے کو لگام دیئے رکھے اور اسے محارم میں پڑنے سے بچائے رکھے- (۳) پھر صبر کے معنے قناعت کے ہیں یعنی جو احسانات اور انعامات اللہ تعالےٰ کے انسان پر ہوں تو اس سے بڑھ کر کوئی حرص نہ کرے +

ہر قسم کی بدیوں سے رُکنے والے کا نام صابر متقی ہے اور یہ سب سے گھٹیا درجہ ہے- اسکی مثال یوں ہے کہ کسی کے ہاں کوئی مہمان جائے تو اب جو کچھ میزبان دے وہی لینا ہے- اسی طرح ہم اللہ کے مہمان ہیں- جن چیزوں کے استعمال کی اجازت دی ہے وہی استعمال کرنیکے ہم حقدار ہیں- یہ درجہ کوئی اتنا بڑا نہیں- جب ایک معمولی شریف مہمان کے گھر سے خود کھانا نہیں اُٹھا لاتا- اور نہ اسکی کوئی چیز لے کر چمپت ہوتا ہے تو پھر ایک مومن کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ خدا کا مہمان ہو کر بغیر اسکی اجازت کے اسکے حکم کے خلاف اسکی چیزوں میں دست اندازی کرے- اگر میزبان اپنے مہمان کے سامنے کوئی کھانا لا رکھے اور مہمان کہے کہ نہیں مجھے پلاؤ لادو- فلاں مٹھائی مجھے لادو- یا میزبان اپنے مہمان کے آگے کوئی چیز رکھ کر پھر کسی مصلحت سے اُٹھا لے اور مہمان چیخنا شروع کردے تو وہ مہمان بہت بُرا سمجھا جائیگا- اسی طرح اللہ تعالےٰ کوئی نعمت دیکر پھر کسی اپنی حکمت سے واپس لے لے- تو جزع فزع نہیں کرنی چاہیئے- کیونکہ یہ جزع فزع محض بیوقوفی ہے- پس تقوے کا پہلا درجہ تو حبس نفس ہے یعنی نفس کو نافرمانی حضرت رب العزت سے روکے رکھے اور اگر وہ اپنی حکمت سے اس کا کوئی بیٹا مار دے- تو جزع فزع نہ کرے- ایسے متقی کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذی اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم تم کو آزمائینگے کچھ ڈرائینگے کچھ بھوکا رکھینگے پھر مال کا نقصان ہوگا- پھر جان کا نقصان- پھر پیداوار کا نقصان- جو ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہے گا- تو اسے بشارت ہو- کہ وہ صابر کا درجہ پا گیا- کیونکہ جب اس پر کوئی مصیبت آئی- مثلاً بیٹا مر گیا- تو اس نے کہا کہ میرا کیا ہے یہ تو خدا ہی کا تھا خدا نے ہی اپنے پاس بُلا لیا- اور میں کیوں گھبراؤں میں بھی تو اُسی کا ہوں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والا ہوں (یہ صابر متقی کے نقطۂ خیال سے اِنّا للّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون کے معنے ہیں) گھبراہٹ تو تب ہوتی کہ کوئی چیز کھوئی جاتی- جب انسان سمجھے کہ میں بھی وہیں جا رہا ہوں جہاں وہ بلایا گیا ہے تو کیوں گھبراؤں اور کیوں جزع فزع کروں- دیکھو کسی قادیان آنے والے کا اسباب ہو- اور وہ بٹالہ کے سٹیشن پر چھکڑے پر رکھ دیا جائے اور اس سے پہلے روانہ کر دیا جائے تو وہ مہمان بہت بیوقوف ہوگا اگر جزع فزع شروع کردے کیونکہ آخر اُس نے بھی وہیں جانا ہے جہاں وہ اسباب پہنچے گا +

صبر کے دوسرے معنے اس آیت سے حل ہوتے ہیں- جو یہودیوں کے بارے میں ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا- یاموسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد الآیۃ- دیکھئے انہوں نے خدا کے دیئے پر قناعت نہ کی- یہ خلاف صبر کیا پھر صبر نام ہے بدیوں سے بچنے اور عمل صالح پر قائم رہنے کا- یہ معنے سورہ والعصر سے حل ہوتے ہیں- جہاں اِلّا الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے مقابلہ میں وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر- رکھا گیا ہے جس میں حق ایمان کے مقابلہ میں رکھا گیا ہے اور صبر عملوا الصالحات کے مقابلہ میں پس صبر کے معنے قرآن شریف نے بھی عمل صالح کے کئے ہیں +

دوسرا درجہ تقوے کا شکر ہے- اس درجے کا متقی شاکر کہلاتا ہے- قرآن شریف میں صبار شکور آیا ہے- شاکر اور صابر میں یہ فرق ہے کہ شاکر انسان پر جب دُکھ آتا ہے تو وہ صابر کی طرح صرف اتنا ہی نہیں کہتا- کہ خدا کا مال تھا وہ لے گیا- بلکہ وہ ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہے- اور کہتا ہے کہ کچھ گھبرانے کی بات نہیں- ایک چیز وہ لے گیا ہے تو کیا ہوا- فلاں فلاں نعمت بھی تو اُسی کی دی ہوئی ہے- میرا کیا حق تھا کہ وہ یہ نعمتیں مجھے دیتا- پس اس کی جناب میں شکر کا سجدہ بجا لاتا ہے- صابر گئی ہوئی چیز کی طرف خیال رکھتا ہے اور صرف اسی کے متعلق اپنا صبر ظاہر کرتا ہے- مگر شاکر کہتا ہے- جو اب میرے پاس ہے وہ بھی تو میرا حق نہیں- شاکر بھی اِنّا للّٰہ پڑھتا ہے مگر وہ اس کے اور معنے لے لیتا ہے یعنی وہ صرف یہ نہیں کہتا کہ جہاں وہ چیز گئی ہے میں بھی وہیں جانے والا ہوں بلکہ وہ کہتا ہے کہ یہ سب چیزیں جو میرے پاس موجود ہیں یہ سب بھی تو خدا ہی کی ہیں + تقوے ایک پہاڑی ہے- ایک شخص وہ ہے جو اس پر چڑھتے ہوئے آنے والی مصیبتوں بلاؤں چیتوں بھیڑیوں کا مقابلہ کرتا ہے اور پیچھے نہیں ہٹتا- اسے صابر کہینگے- اور ایک وہ جو نہ صرف ان کا مقابلہ کرتا ہے بلکہ ہر مصیبت پر ایک قدم آگے بڑھتا ہے- یہ شاکر ہے شاکر کا جب کوئی مال نقصان ہوتا ہے تو اسے ضائع شدہ کی فکر نہیں ہوتی بلکہ موجود پر شکر کرتا ہے- اور کہتا ہے کہ یہ بھی میرا حق نہ تھا- محض خدا کا فضل ہے اور اس طرح پر وہ محبت الٰہی میں بڑھ جاتا ہے- صابر نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ایک حکم تھا جو میں نے ادا کر دیا- مگر شاکر نماز کے بعد پھر سجدے میں گرتا ہے کہ میرے مولیٰ تیرا احسان تیرا فضل تیرا انعام ہے کہ تو نے مجھے توفیق دی کہ میں تیری عبادت بجا لایا- صابر تو صرف صدقہ [illegible] شاکر کہتا ہے شکر ہے کہ میرے مولیٰ نے [illegible] سے [illegible] لی- صابر فرض کے ادا کرنے کو اپنا کمال سمجھتا ہے شاکر شکر کرتا ہے کہ کروڑوں ہیں جو تیری درگاہ سے دُور ہیں- تیرا فضل ہوا کہ میں حکم بجا لانے کے قابل ہوا- صابر کسی نقصان جان پر سمجھتا ہے کہ خدا

کی چیز بھی لے گیا۔ شاکر کہتا ہے کہ الٰہی لاکھوں ہیں جن کی بیوی نہیں۔ بچہ نہیں۔ بھائی نہیں۔ بہن نہیں۔ اور مجھے تونے یہ سب کچھ بخشا ہے۔ تیرے احسانوں کا کہاں تک شکریہ ادا کروں۔ پس وہ کسی مصیبت کے وقت کسی جان و مال کے نقصان کے وقت اور بھی آستانہ الوہیت پر گرتا اور اپنے مولیٰ کے احسانوں پر فدا ہوتا ہے ؛

دو مثالیں

دو مثالیں صابر اور شاکر کے فرق کو ظاہر کرنیکے لئے سُناتا ہوں۔ ایک تو قصہ اسلام کے پہلے کا ہے جو مثنوی میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مولانا روم کا معمول ہے کہ حق سکھانے کیلئے کوئی نہ کوئی تمثیل ضرور پیش کر دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت لقمان ایک شخص کے ملازم تھے۔ آقا بوجہ ان کی مخلصانہ خدمات کے ان سے بہت پیار کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے پاس خربوزہ آیا جو بے بہا کا تھا۔ اس نے تحفہ یہ چیز سمجھ کر اسکی ایک پھانگ ازراہِ محبت لقمان کو دی۔ آپ نے اسے چٹخارے لے لیکر کھانا شروع کیا۔ حالانکہ درحصل وہ خربوزہ بہت تلخ اور بدمزہ تھا۔ آقا نے اپنے وفادار مخلص غلام کو چٹخارے لیتے دیکھ کر ایک پھانگ اور دیدی۔ جو آپ نے بڑے مزے سے کھائی۔ یہ حالت دیکھکر آقا کو شوق آیا کہ میں بھی خربوزہ کھاؤں۔ کیونکہ بڑا مزیدار معلوم ہوتا ہے جب اس نے چکھا تو معلوم ہوا سخت کڑوا اور بدمزہ ہے۔ اس نے حضرت لقمان سے پوچھا کہ یہ خربوزہ تو سخت کڑوا ہے۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ میں اس خیال سے کہ آپ کو پسند ہے بار بار پھانگیں دیتا رہا۔ حضرت لقمان نے جواب دیا۔ کہ اتنی مدت آپ کے ہاتھ سے میٹھی اور خوشگوار چیزیں کھاتا رہا ہوں میں بڑا ہی ناشکر گزار ہوتا۔ کہ جس ہاتھ سے اس قدر میٹھی چیزیں کھائیں اس سے ایک کڑوی ملنے پر ناک بھوں چڑھاتا۔ پس اسی طرح شاکر متقی کہتا ہے۔ اللہ کے مجھ پر ہزاروں احسان ہیں۔ اگر ایک مصیبت ہی آگئی تو کیا ہوا۔ یہ بھی شکریہ کا مقام ہے۔ گویا شاکر کو تکلیف کے وقت اللہ کے احسان یاد آنے لگتے ہیں ؛

دوسرا قصہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کا ہے۔ اُحد کی لڑائی میں یہ خبر اُڑ گئی۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم شہید ہو گئے۔ میدان جنگ میں تو اس غلط فہمی کی تردید ہو گئی لیکن دوسرے لوگوں میں یہ خبر ابھی پھیل رہی تھی جب لشکر اسلام واپس لوٹا تو ایک صحابیہ دیوانہ وار بڑھی اور پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے جس شخص سے سوال کیا وہ چونکہ جانتا تھا کہ آپ بفضل الٰہی بخیریت ہیں اس لئے اُسے تو کچھ فکر نہ تھی۔ اس نے اس سوال کی طرف توجہ نہ کی اور جواب میں اس عورت کو کہا کہ تمہارا خاوند مارا گیا۔ مگر نبی کی محبت میں متوالی ہو رہی تھی۔ اس نے پھر یہ سوال کیا۔ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ جواب ملا۔ تیرا باپ مارا گیا۔ اس نے کہا۔ مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت ہیں۔ جواب ملا۔ تیرا بھائی بھی مارا گیا۔ اس پر پھر وہ بولی کہ مجھے رسول اللہ کا حال بتاؤ۔ جواب دینے والے نے کہا کہ وہ ہر طرح سلامت ہیں مگر اسے اس پر بھی تسلّی نہوئی اور اس نے کہا کہ مجھے دکھاؤ۔ وہ کہاں ہیں اتنے میں رسول اللہ صلعم بھی آگئے۔ اس نے کہا کہ جب تو زندہ ہے تو ہر مصیبت میرے لئے آسان ہے۔ میرے دوستو یہ شاکر صحابیہ تھی۔ دیکھو رسول اللہ کے مقابلہ میں باپ بیٹا اسکی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ کیا اس زمانے میں بھی کوئی ایسی مومنہ عورت ہے۔ عورت تو درکنار۔ کوئی ایسا مرد بھی تم میں موجود ہے ؟ غرض شاکر وہ ہے جو فرض ادا کرنے پر پھولتا نہیں بلکہ وہ خدا کے حضور سجدہ میں گر جاتا ہے۔ چندہ دینے والوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جو چندہ دیکر صدر انجمن یا خلیفۃ المسیح پر احسان کرتے ہیں بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں فرض ادا ہو گیا۔ مگر ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں۔ ہم پر خدا کا احسان ہے کہ اس نے ہم سے یہ خدمت لی۔ مجھے اس زمانے کا ایک واقعہ یاد ہے کہ منی آرڈروں کے سے جو حضرت صاحب کے نام آئے ایک کوپن پر لکھا تھا کہ یہ ۱۵ روپیہ ارسال ہیں۔ ایک روپیہ لنگر کیلئے۔ اور باقی آپ خدا کیلئے اپنے نفس پر خرچ کریں اور مجھ پر احسان فرمائیں ؛

پھر جب زلزلہ آیا اور حضرت اقدس باہر باغ میں تشریف لے گئے اور مہمانوں کی زیادہ آمد و رفت وغیر ذلک وجوہات سے لنگر کا خرچ بڑھ گیا۔ تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ قرض لے لیں فرماتے ہیں میں اسی خیال میں آرہا تھا کہ ایک شخص ملا جس نے پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دیدی اور پھر الگ ہو گیا۔ اس کی حالت سے میں ہرگز نہ سمجھ سکا۔ کہ اس میں کوئی قیمتی چیز ہو گی۔ لیکن جب گھر آ کر دیکھا تو دو سو روپیہ تھا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اسکی حالت سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی ساری عمر کا اندوختہ لے آیا۔ پھر اُس نے اپنے لئے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ میں پہچانا جاؤں ؛ یہ شاکر کا مقام ہے ؛

متقی محسن

ایک اور بندہ ہے۔ اس کا نام محسن ہے وہ شاکر سے ایک درجہ آگے بڑھتا ہے مُحسِن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو معًا اسے خیال آتا ہے کہ میرے اور بھائی بھی ہیں انکو بھی بڑی تکلیف ہوتی ہو گی۔ اور میں بڑا غافل ہوں کہ انکی خبر نہیں لیتا۔ پس وہ جب انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے تو اسکے یہ معنے لیتا ہے کہ ہم سب لوگ خدا کے بندے ہیں یہ مصیبت مجھ ہی پر نہیں آئی بلکہ اور بھی خدا کے بندے ہیں پس وہ انکی ہمدردی کے لئے اُٹھتا ہے اور کمر ہمت چست کر کے ایک ایک کی غمخواری میں کوشش کرتا ہے۔ جب اس کا کوئی عزیز مرتا ہے تو اسے دوسرے لوگوں کی تکلیف کا غایت درجہ احساس ہونے لگتا ہے اور وہ کہتا ہے میرے بھائیوں میں سے جس کا کوئی عزیز مرا ہے اسے بھی بہت دُکھ پہنچا ہو گا پس وہ ہر طرح سے انکی نصرت کیطرف متوجہ ہو جاتا ہے محسن صرف آپ ہی صبر نہیں کرتا اور نہ صرف خدا کے حضور موجود نعمتوں پر شکر بجالاتا ہے بلکہ وہ دوسروں سے ہمدردی کرتا ہے۔ حضرت صاحب کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ گو ماموروں اور مرسلوں کا درجہ محسنوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ مگر اس واقعہ سے محسن کا مقام ظاہر ہو جائیگا۔ مبارک احمد جب بیمار پڑا تو آپ کی محویت کا یہ عالم تھا کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ اپنے ہاتھ سے اس کو دوائی پلاتے اور دن کو آرام تو درکنار کئی راتیں جاگتے گذار دیں۔ مگر جونہی اسکی جان نکلی۔ آپ نے قلم دوات منگوائی اور لوگوں کو خط لکھنے شروع کر دیئے کہ اس ابتلا میں صبر و شکر سے کام لو۔ بجائے اسکے جس کا بیٹا مرا وہ خود صبر کی تلقین کا محتاج ہوتا۔ یا شکر کرنا کافی سمجھتا اسے دوسروں کی فکر پڑ گئی۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ خوش ہو رہے ہیں کہ خدا تعالے کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ کیونکہ پہلے ہی خدا نے فرما دیا۔ یہ چھوٹی عمر میں اسکے حضور واپس بلا لیا جائیگا۔ یہ صبر و شکر آپ کا ؛ بلکہ دوسروں کو صبر و شکر کی تعلیم کوئی سنگدلی کی وجہ سے نہیں تھی۔ نرم دلی کا تو یہ عالم ہے کہ آپ بچہ کی تکلیف دیکھ کر رات کو بھی نہیں سو سکتے۔ یہاں تک کہ اسکی بیماری میں خدمت کرتے خود بیمار ہو گئے۔ مگر جب وہ وفات پاتا ہے تو آپ خوش ہوتے ہیں کہ خدا کی امانت تھی خدا کے پاس پہنچ گئی۔ اور پھر اس سرور کا اثر آپ کے چہرۂ مبارک سے بھی ظاہر ہے اور آپ خط پر خط لکھ رہے ہیں اور تقریر پر تقریر کئے جا رہے ہیں۔ کہ خدا کا بڑا فضل بڑا احسان ہوا۔ تم لوگوں کو بھی شکر بجالانا چاہیئے۔ آپ کو اپنے بیٹے کی فکر نہیں پڑی بلکہ لوگوں کی فکر پڑی کہ شاید اسی راہ سے میرے مولیٰ کا جلال دُنیا پر ظاہر ہو ؛ یہ درجہ محسن کا ہے ؛

ان تینوں مرتبوں کا ذکر اس آیت میں ہے:۔ لَیۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اَحۡسَنُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ + پہلا درجہ اتقاء کا تو ایمان و عمل صالح ہے جو صابر متقی کی شان ہے پھر تقوے کریں۔ اور ایمان پر ثابت قدم ہوں۔ یہ شاکر متقی کا ذکر ہے۔ پھر تقوے کریں اور احسان میں بڑھیں۔ یہ محسن متقی کی شان ہے اور اللہ محسنوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اس جگہ پہلے دو درجوں کا نام نہیں۔ لیکن قرآن شریف کے دوسرے مقاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ محسن سے پہلے صابر و شاکر ہی کا درجہ ہے +

خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو تینوں درجوں کا متقی بنائے۔ تقوےٰ کوئی آسان بات نہیں۔ کہنا تو آسان ہے پر کرنا مشکل۔ دیکھو تم وعدہ کر چکے ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ضروری ہے کہ اس پر ثابت قدم رہو۔ اور اعمال صالح میں ترقی کرو +

(باقی آیندہ)

لِلّٰہِ الحمد ٹھکانے لگی محنت مری

اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا موقعہ خوشی کا ہو سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے پہلے ردّ افترا اور بعد میں بنگال کی دلجوئی کو از حد پسند فرمایا۔ اور اپنی خاص دعاؤں میں مجھے یاد کیا۔ اس کا اجر جزیل خدا تعالےٰ ہی انہیں عطا کرے۔ حضرت والا نے مجھے ارشاد کیا ہے کہ بالضرور انگریزی اور بنگلہ ترجمہ بنگال کی دلجوئی کا شائع کیا جاوے۔ اور اس میں اشد تاکید فرمائی انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ بنگالی کا انتظام کر رہا ہوں۔ جو جلد نکل جاوے گا۔ میں نے یہ رسالہ دو ہزار چھاپا تھا۔ اس میں سے کوئی سولہ صد کے قریب مختلف شہروں میں بغرض تقسیم مفت جا چکا ہے۔ اب پانچہزار اردو کا آرڈر اور دیدیا ہے انگریزی اور بنگالی بھی اسی قدر شائع ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کار ثواب میں میرے ساتھ اور بھی شریک ہوں لیکن نشاط خاطر سے مجھے اطلاع دیں اور ویسے برائے تقسیم مفت جو چاہے۔ مجھے محصولڈاک بھیجکر منگوا لے۔ ردّ افترا ابھی محصولڈاک بھیجنے پر بغرض تقسیم روانہ ہو سکتا ہے سخت ضرورت ہے کہ عیسائی سرکل میں ردّ افترا شائع کیا جاوے +

خواجہ کمال الدین وکیل۔ احمدیہ بلڈنگس۔ نولکھا لاہور

ادعیۃ الاحادیث

اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے جناب قاضی اکمل صاحب کو کہ وہ ہمیشہ نہایت مفید رسالے تالیف کر کے شائع کرتے ہیں۔ حال میں انہوں نے اُن دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ جو احادیث میں آئی ہیں۔ ساتھ ہی ان کا اُردو میں ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ یہ کتاب نہایت عجیب نعمت ہے ہر مسلمان کو چاہیئے اسے خرید کرے۔ دعاؤں کو یاد کرے اور کتاب کسی اور کو دیدے۔ یہ کتاب دفتر تشحیذ الاذہان سے مل سکتی ہے اور اس کی قیمت ۱/ ہے +

شیخ سنوسی اور ظہور حضرت امام مہدی آخر الزمان

یہ رسالہ ہندوستان کے مشہور لٹریری صوفی خواجہ حسن نظامی صاحب کی تازہ تصنیف ہے۔ اس میں جناب خواجہ صاحب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ شاہ انگلستان بمعہ قوم انگریز مسلمان ہونے والے ہیں۔ اور مہدی کا ظہور جلد ہونے والا ہے اور خبر کی بناء اُن بزرگ صوفیاء کے اقوال پر ہے۔ جو انہیں سفر بلاد اسلامی کے دوران میں ملی + قیمت رسالہ ۴/ علاوہ محصولڈاک ہے۔ اور ملنے کا پتہ دفتر رسالہ نظام المشائخ دہلی ہے + مہدی تو آ چکا ہے۔ مگر ممکن ہو ظہور سے مراد کچھ اور ہو۔ اس پر مفصّل انشاء اللہ پھر کبھی بدر میں لکھا جائے گا +

ضروری بات ۔ ادعیۃ الاحادیث کی تین جلدوں کے واسطے ۳/ کے ٹکٹ آنے چاہیئیں زائد وی پی منگوائیں +

افغانستان میں احمدیت

افغانستان کے علاقہ سے ہر سال احمدی برادران آتے ہیں۔ ان کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہے جو صاحبان آتے ہیں وہ اوروں کے نام کی درخواست بیعت لے آتے ہیں۔ جو خود نہیں آسکتے۔ اس سال جو فہرست آئی ہے۔ وہ درج ذیل ہے +

عبدالرحیم خاں ولد عمرا خاں ۔ خواجہ محمد + پیر محمد + محمد عارف
عبدالمجید خان ولد ،، عبدالغنی + عبدالواحد ثانی +
عبدالحکیم خان ،، ،، میر محبوب + محمد علی + محمد اسحٰق
محمد جلال + سید جلال ۔ ملاں سید محمد + عبدالرحمٰن + محمد [illegible]
محمد نادر خان + میر افضل۔ محمد احسن + میراں جان ۔ میر بحر الدین
سید عرب + عبدالجبار خان جیب اللہ خاں + محمد نعیم +
شمس الدین خاں + عبدالواحد خاں + ثانی عبدالمجید خاں +

میر احمد خان + غلام محی الدین + عبدالرحمٰن + عبدالحلیم +

ضرورت ملازم

ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو زمینوں کا کام جانتا ہو۔ اور انتظامی معاملات کا خاص تجربہ رکھتا ہو۔ حساب اُردو لکھنے پڑھنے سے واقف ہو۔ جوان محنتی دیانتدار چلنے پھرنے والا ہو + خط و کتابت م۔م معرفت قاضی اکمل صاحب قادیان۔ ضلع گورداسپور +

اصلی سلاجیت گلگتی

یہ موميائی جو ہمارے ایک معزز متقیم بھائی گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں۔ جسم کی تمام طاقتوں کے واسطے عجیب گُن رکھتی ہے۔ یہ ایک مفرح دوائی ہے۔ بیدک اور طب کی کتابیں اس اکسیر کی تعریف سے بھری پڑی ہیں۔ جریان منی۔ کمی قوت۔ سانس بلغم بواسیر۔ فساد خون۔ درد کمر۔ کثرت پیشاب۔ جوڑوں کے درد۔ پیٹ کے کیڑے سب بیماریوں کو دور کرتی ہے تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے۔ آپ خود کتابیں پڑھ کر دیکھ لیں قیمت فی تولہ اصلی ایک روپیہ ۲۰ جنوری تک ۱۲/ ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان

ست بچن

الحمد للہ۔ پھر تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام یعنی ست بچن چھپکر شائع ہو گیا۔ یہ کتاب تین چار سال سے بالکل ختم ہو چکی ہوئی تھی۔ چونکہ اکثر احباب کو اس کی تڑپ اور انتظار ہی تھی کہ کب چھپکر شائع ہوگی۔ خدا کے فضل سے اب حضرت صاحبزادہ صاحب میرزا میاں محمود احمد صاحب نے چھپوایا ہے۔ جو اسکے طالب ہیں انکو مژدہ ہو۔ جلد منگوا کر مطالعہ فرما دیں۔ یہ کتاب خصوصیت سے سکھ مذہب کی حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمایاں کاموں سے ہے۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ۱۱/ صفحات حجم ۱۷۶ + ملنے کا پتہ محمد یامین تاجر کتب و مہتمم کتبخانہ حضرت اقدسؑ۔ قادیان۔ گورداسپور

یک صد روپیہ

ایام جلسہ میں کوئی صاحب دفتر محاسب میں اپنے چندوں کے درمیان ایک نوٹ مبلغ یک صد روپیہ کا دو ٹکڑوں میں دے گئے ہیں۔ کلرک بسبب کثرت کام ہر دو ٹکڑوں کے نمبر ملانے [illegible] قاصر رہا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ لہٰذا احباب اپنی اپنی جگہ غور کریں۔ جو جو صاحب اپنے چندوں کے درمیان سو روپے کے نوٹ کے ٹکڑے دے گئے ہیں۔ وہ اپنے ہاں کے باقی نوٹوں کو بغور دیکھیں۔ ایک ٹکڑے کا [illegible]

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں روزانہ درس قرآن شریف ہوتا ہے۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اڑھائی ماہ کی رخصت پر قادیان آگئے ہیں حضرۃ میر ناصر نواب صاحب یہیں تشریف فرما ہیں اور دور الضعفا بنانے کی کوشش میں ہیں احباب سے کافی چندے کے منتظر ہیں مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ ۵ جنوری کو کھل گئے ہیں طلبائے مدرسہ کی ٹیم ٹورنمنٹ پر گورداسپور گئی ہے ہمارے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مولوی صدر الدین صاحب کے والد ماجد فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ایدہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء کرے آج ۹ جنوری کو یہاں خوب بارش ہو رہی ہے۔ منشی سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام عطاء اللہ رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود مسعود کے لئے صلاحیت۔ تندرستی اور طوالت عمر کی دعا کریں ؂

بٹالہ قادیان روڈ

بٹالہ سے قادیان تک خام سڑک پر جو تکلیف مسافروں کو اٹھانی پڑتی ہے اسکے متعلق بعض احباب کہا کرتے ہیں کہ کلکتہ سے بٹالہ تک سفر کی اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی بٹالہ سے قادیان تک ہے اس کے متعلق کئی دفعہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے۔ اور حکام کو اسطرف توجہ دیجا چکی ہے۔ مگر حال میں ضلع کے نیک دل اور بیدار مغز حکام بالخصوص میجر ایلیٹ صاحب کو اس طرف توجہ دلانے کے واسطے معزز ہمعصر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا ہے جس کی ہم بڑے زور سے تائید کرتے ہیں اور انشاء اللہ اگلے اشیو میں اس تحریک کی پوری نقل کرکے اخبار حکام بالا دست کی خدمت میں ارسال کیا جاویگا ؂

الخطبہ عـــ۱۱

مسمی جیون۔ قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال۔ شکل شباہت عمدہ صحیح و سالم۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے ساکن موضع گھنو کے۔ ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ کام سیب خراس معمار۔ نکاح کا خواہاں ہے ؂

چیٹین ملاحظہ فرماوین

پتوں کی چیٹین نئی چھاپی گئی ہیں۔ سب صاحبان اپنی اپنی چیٹ کو بغور ملاحظہ فرماوین اور اگر کوئی غلطی ہو تو مطلع کریں ؂

العصر

علمی۔ ادبی۔ اسلامی۔ مضامین کا ماہوار رسالہ گوجرانوالہ سے نکلتا ہے قیمت سالانہ معہ محصول عـــ ر

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کی خبریں بدستور قریباً بند ہیں اٹلی سواحل پر قابض ہو اور کچھ اندرونے تک بھی پہونچ چکی ہے لیکن طرابلس کا لینا جیسا آسان اس نے سمجھا تھا ویسا آسان ثابت نہیں ہوا۔ آخری تار جو آیا ہے وہ یہ ہے کہ ترکی و اٹلی نے شرائط کا فیصلہ کر لیا ہے اور جنگ قریب الاختتام ہے۔ اس خبر کی تفصیل ہنوز نہیں کھلی ؂

ایران میں مسلمانوں کا سخت کشت و خون ہو رہا ہے روسی فوجیں بھری پڑی ہیں جن کا نکلنا اب کارے دارد۔ جو قتل ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر مذہبی پیشوا ہیں۔ آجکل مسلمانوں میں نہ شیعوں کو امن ہے نہ خارجیوں کو اور نہ سنیوں کو۔ سب پر ایک ہی چھرا چل رہا ہے۔ اللہ امان دیوے ؂

چینی جھگڑا۔ دفساد کے بعد جمہوری سلطنت قائم ہوئی اور سن یات سین وہاں کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا ؂

آئرلینڈ کے ہوم رول پر انگلستان میں جنگ شروع ہو گئی تقریروں کی جنگ۔ انگلستان میں پارچہ بافی کے ملازموں کو مرض سٹرائک لاحق ہو گیا ہے۔ ہزاروں بیکار پھرتے ہیں یہ بھی من جملہ فرنگی امراض کے ایک ہے۔ امریکہ کی پریسیڈنٹی کے انتخاب کا وقت قریب آیا۔ روسولٹ پھر امیدوار بنا ہے۔ کیوں ایک لائق آدمی کو عمر بھر کے واسطے پریسیڈنٹ نہیں بنا دیتے کہ آئے دن کا جھگڑا ہی مٹ جاوے۔ ملیلہ میں مسلمانوں اور اہل ہسپانیہ کے درمیان جنگ ہو رہی ہے ہر جگہ مسلمان قتل کئے جا رہے ہیں اللہ ہی رحم کرے۔ مسجد لنڈن کے واسطے بیگم صاحبہ بھوپال نے سات ہزار اشرفی عنایت کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ یہ روایت برگردن پرکاش ہے کہ دہرم پال نے ایڈیٹر لائل گزٹ سے مبلغ یک صد روپیہ دیدہ دن کی مٹی خراب کرنے کے اقرار پر لیا ہے۔ ایک ایسا آلہ طیار کیا گیا ہے جو جہازوں کو غرق ہونے سے بچائیگا۔ مگر جنہوں نے غرق ہونا ہے وہ پھر بھی ہوتے ہی رہینگے۔ بنگالی دماغ سڈیشن کیڑے سے ہنوز فارغ نہیں ہوا۔ ایک بنگالی انہیں دنوں میں جب کہ حضور ملک معظم کلکتہ میں تشریف رکھتے تھے ایک مغویانہ پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ ایک لڑکی جو نیاں سے اغوا کی گئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد آریہ سماج دچھووالی میں جب اس کا بیاہ کسی سے کیا جا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑلی مقدمہ چل رہا ہے۔ ریلوے کے صاحب بہادر نے حکم دیا ہے۔ کہ اہل ہند کو نیٹو نہ لکھا جاوے۔ انڈین لکھا جاوے۔ تعطیل جمعہ کا میموریل کو بادشاہ کے حضور پیش ہونے سے اس بناء پر رد کیا گیا تھا کہ یونیورسٹی کے چارٹر کے ملنے میں فرق نہ آوے مگر مسلمانوں کی قسمت ہی کچھ ایسی ہے کہ تعطیل کا معاملہ پیش نہ ہوا اور چارٹر سر دست مل نہ سکا۔ اڈیسن نے ایک نئی ایجاد کی ہے کہ دہات کے کاغذ بنا کریں گے۔ مسافر آگرہ لکھتا ہے اگر کوئی شخص ارتکاب جرم کرنے کے بعد سزا سے بچنا چاہے تو اس کے لئے منجملہ دیگر ذرائع کے ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ بپتسمہ لیکر مشن کے احاطہ میں داخل ہو جاوے پھر پادری صاحب معاملہ کو خود سنبھال لیں گے۔ ہمیں یہ فقرہ پڑھ کر خیال ہوا۔ کہ یہ سنبھالنا شاید کفارہ سے ہوگا۔ مگر جو مسافر نے مثال دی ہے وہ کفارہ سے بچنے کی نہیں بلکہ کسی ناجائز ذریعہ کے اظہار سے ہے۔ تاہم صرف ایک مثال سے کوئی بات بپایۂ ثبوت نہیں پہنچ سکتی۔ مسافر اگر اس معاملہ میں سچا ہے تو اسے بہت سی مثالیں پیش کرنی چاہئیں۔ دہلی پایہ تخت ہونے کے سبب ولایتی ڈاک براہ کراچی آیا کرے گی۔ دہلی میں فوائد اہل ہند کو مدنظر رکھ کر ایک نیا اخبار نکالنے کی تجویز ہے۔ جرمن میں ایک نئی توپ بنائی گئی ہے جو پہلی توپوں سے بھی زبردست ہے۔ شامت ایشیاء اور افریقہ جو خالی ہاتھ بیٹھا ہے۔ دہلی دربار کے موقعہ پر ۷۶۳ فوجداری قیدی رہا ہوئے ؂

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف شائع نہیں ہو سکا ؂

رسید زر

مورخہ ۱۸ - نومبر ۱۹۱۱ء

قاضی فضل الٰہی صاحب ۱۹۶ للعہ عبد الوہاب صاحب ۳۷۹ للعہ
محمد یعقوب محمد یحییٰ صاحب ۴۲۹ عہ منشی انوار حسین صاحب ۳۷۶ للعہ
میاں عمر الدین صاحب ۸۳۶ للعہ
سکرٹری انجمن خادم الاسلام صاحب ۸۵۹ للعہ
محمد اشرف بیگ صاحب ۸۶۳ للعہ سید امیر علی شاہ صاحب ۱۴۱۷ للعہ
منشی عبد الرزاق صاحب ۱۶۷۷ للعہ منشی عبد العزیز صاحب ۲۸۳۵ عہ

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۱۱ء

منشی غلام رسول صاحب ۱۴۶۹ عہ بابو محمد عثمان صاحب ۱۴۳۲ للعہ

مورخہ ۲۰ - نومبر ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر حسن علی صاحب ۲۴۳۳ للعہ مولوی محمد امین صاحب ۲۸۳۶ عہ
چودھری محمد سرفراز خان صاحب ۱۷۹ صہ
خریدار نمبر ۴۰۴ للعہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۱۴۹ للعہ

کتب بدر ایجنسی

رعایتی قیمت کتب

یہ رعایت ۲۰ جنوری تک رہیگی

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
براہین احمدیہ ہر چہار حصہ مجلد	صر	عہ ۱۲ آر
در ثمین اردو بے جلد	۳ر	۰۲ر
در ثمین فارسی "	۵ر	۴ر
فتاوے احمدیہ - ہر سہ جلد مکمل - حضرۃ اقدس نے اپنی زندگی مین جن مسائل پر فتوے دئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہین	عا	عہ

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
در ثمین اردو مجلد	۴ر	۰۳ر
در ثمین فارسی مجلد	۶ر	۴ر
در ثمین فارسی اردو مکمل مجلد	۹ر	۸ر
مضمون بر غلامی - مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم - اے	۸ر	۳ر
مضمون بر عصمت انبیاء مولوی محمد علی صاحب	۱۰ر	۷ر

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستون کے واسطے یہ رعایت ۱۵ - فروری تک رہیگی لیکن ان کیطرف سے پوری قیمت بمعہ محصولڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے ؛

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت ۲۰ جنوری تک نصف کر دی گئی ہے

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
اربعین اردو	۵ر	۰۲ر
مکتوبات احمدیہ	۱ر	۴ر
سلک مروارید حصہ اول	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۷	عہ	۸ر
پارہ ۲۹ "	عہ	۸ر
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
اسماء الحسنیٰ	۵ر	۰۳ر
موعظۃ الحسنیٰ	۲ر	۱ر
سلک مروارید حصہ دوم	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۸	عہ	۸ر
"	"	"
مجربات نور الدین حصہ دوم	۱۰ر	۵ر

مفصلہ ذیل کتب اصلی قیمت پر دی جاینگی

مباحثہ مونگھیر ۴ر - تصدیق کلام ربانی ۸ر - عبرت ۴ر - ثنائی ہرزہ درائی ۰۲ر
چودھوین صدی کا یہودی ۰۲ر - ثنائی فرار - ۰۳ر - واقعات بھاگلپور ۴ر
علمائے خلف - ۸ر - ثنائی چکر ۰ر - نور دل ۰ر - حق کا پرچار ۴ر
یرمیاہ نبی کی پیشنگوئی ۰ر - بائبل کا پرچار ۱۰ر - اسلام کا گرنجات کی حقیقت ۱ر
نیر اسلام - مؤلفہ شیخ رحیم بخش صاحب - نومسلم واعظ - ۰۵ر
محمد رسول اللہ - بجواب "رسالہ مسیح یا محمد" - مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم .. ۱ر
اسلام کی پہلی کتاب - ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے ۰۴ر
قصیدۂ مہدویہ - حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ پنجابی نظم از فاضل جلیل حضرت مولوی

امام الدین صاحب آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب - .. .. .. ر
احمدی پاکٹ بک - مولفہ سید عبد الحی عرب - مولوی فاضل - ہر دو حصہ ۴ر
عربی بول چال - " " " - اردو عربی - عربی بولی سیکھنے کے لئے مفید طرز ۲ر
چولہ گرو بابا نانک صاحب - بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونیکا ثبوت - ۱ر
لکچر مہر سنگھ - ماسٹر عبد الرحمن صاحب کا لکچر - بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر - .. ..
حضرت اقدس کی پرانی تحریرین - اردو - ۱ر
نغمۂ اکمل - اردو نظم - از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم سلسلہ کی خدمت مین - ۰۲ر
ردّ افتراء - مصنفہ خواجہ صاحب - ایک عیسائی پادری کے جواب مین محصولڈاک آنے پر مفت
تحفۃ العرب - عربی - عرب عبد الحی کی تصنیف - ائمہ سلف کے عقائد مسیح کی وفات - قرآنی اور احادیثی دلائل - ۳ر
سنت احمدیہ - نماز روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان - ۴ر
عقائد احمدیہ - اردو - احمدی اور غیر احمدی کے عقائد - آیات و احادیث سے احمدیت کے دلائل ۲ر
ثنائی چکر - اردو - مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت دو مرتبہ - ۲ر
احسن القصص - اردو - سورۂ یوسف کا ترجمہ معہ تفسیر - مصنفہ اکمل صاحب - .. ۰۲ر
سفر نامۂ ناصر - اردو نظم - از حضرت میر ناصر نواب صاحب - ۳ر
شدھی کی اندھی - اردو - میر قاسم علی صاحب - ردّ آریہ - ۶ر
گلدستۂ حمد - نظم حضرت میر صاحب - ۱ر
سری نہکلنک درشن - اردو - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت - ہندو کتابون سے - ۸ر
فتح دین - پنجابی نظم - وفات مسیح کے ثبوت مین - ۳ر
کرشن لیلا - ایک ہندی نظم - لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر - ۱ر
مورکھ سیدھ - پنجابی نظم - سلسلہ کی صداقت مین - ۱ر
الاستخلاف - آیات قرآنی - شیعہ کے تمام اعتراضون کا جواب - ۴ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح - اردو نظم - سلسلہ کی تائید مین ۱ر
نظم مستورات - پنجابی نظم - عورتون اور بچون کے لئے سلسلہ کی تائید مین مفید ہے ۰ر
شہادت آسمانی حصہ اول - ایک سخت مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب - .. ۵۰ر
" " " حصہ دوم - " " " " .. ۲ر
معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - ۳ر
کامن احمدی - الٰہ داد خان صاحب والے پنجابی نظم سلسلہ کی تعلیم مین نہایت مفید ۰ر
کامن احمدی - مولوی غلام رسول صاحب والا " " " " ..
صحیفۂ آصفیہ - اردو - تحفہ نظام حیدر آباد دکن بالقابہ کے لئے تبلیغ - ۳ر
کتاب الصیام - روزون کے متعلق تمام احکام اور انکی اصل - ۱ر
اسوۂ حسنہ - لکچر خواجہ کمال الدین صاحب - ۸ر
نور القرآن - حصہ اول - ردّ عیسائی و آریہ ۲ر
" " حصہ دوم - " " " " .. ۴ر
دینیات کا پہلا رسالہ - ۱ر
رویائے صالحہ - مسیح موعود کے لئے جو نشانات ضروری ہین - ان کا ذکر - ۴ر

فہرست مبایعین

(نومبایعین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

حاجی امام الدین صاحب ۔ دیہہ ۳۹ ڈاکخانہ راوتیانی مالک سندھ
چودھری لال خان صاحب نمبردار حکیم پور ڈاکخانہ کھمن وال گجرات
پیر محمد یوسف شاہ صاحب معرفت یار محمد خان صاحب تحصیل کشتوار
منشی برکت علی صاحب کلرک پلٹن نمبر ۵ د ۔ موک رائفل
سلیمان صاحب بہرہ ۔ جناب فیجی صاحب بہادر کپتان
نور الدین صاحب ۔ جعفر آباد ۔ رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ مبارک علی صاحب ۔ نائب مدرس اردو سکول چاندا ممالک متوسط
پسر 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
محی الدین صاحب ۔ کھرک جانان متصل کھیمی تحصیل گوہانہ رہتک
اہلیہ محمد خان صاحب ۔ سگنیلر ۔ قصور
احمد الدین صاحب ملازم پولیس ۔ لدھیانہ
دولت خان صاحب ۔ سٹرد عہ ضلع ہوشیار پور
مشہود الحق صاحب ۔ سب انسپکٹر ۔ تھانہ شاہ کنڈ ضلع بھاگلپور
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃
عاطفہ خوشدامن 〃 〃 〃 〃
برکت بی بی اہلیہ مستری نظام الدین صاحب جانگریان ڈاکخانہ پھلوڑ
منشی امام الدین صاحب سب اورسیر ۔ سمندری ضلع لائل پور
اللہ دتا صاحب ۔ غلہ منڈی دوکان شیخ امراء الدین صاحب
ودوست محمد ۔ لائل پور ۔ واہلیہ دتا بھنے ۔
لکھو صاحب ۔ زیرہ ۔ ضلع فیروزپور
نامدار صاحب ۔ گھٹالیاں ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
حاکم صاحب معہ اہلیہ حاکم بی بی 〃 〃 〃
نظام الدین صاحب معرفت اکبر علی صاحب ۔ داتہ زید کا ستراہ سیالکوٹ
شاہ دین صاحب 〃 〃 〃 〃
بہاول صاحب 〃 〃 〃 〃
مسماۃ نعمت صاحبہ دختر احمد دین صاحب ۔ چک اسکندر ۔ گجرات
اہلیہ نعمت صاحب 〃 〃 〃
جنت دختر حافظ محمد صاحب 〃 〃 〃
عبد اللہ وکرم دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
احمد دین صاحب والٰہی بخش صاحب جوہان موضع کلاں گجرات
کاکا صاحب دختر و اہلیہ معرفت رحیم بخش صاحب عرائض نویس
رعیہ سیالکوٹ
بادشاہ گل صاحب خوبہ کتہ ہائی ۔ ایم بی ہائی سکول پشاور
میر خورد ارصاحب معرفت امام الدین صاحب کشمیری مونگ گجرات

مولا بخش صاحب ۔ گھٹالیان ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
محمد علی صاحب ۔ 〃 〃 〃 〃
چودہری فتح دین صاحب لادیان ڈاکخانہ تھلتیہ ڈاکخانہ پہلور سیالکوٹ
چودھری رکن الدین صاحب 〃 〃 〃 〃
چودھری الٰہی بخش صاحب 〃 〃 〃 〃
چودھری فوج دین صاحب 〃 〃 〃 〃
الٰہی بخش صاحب معہ عیال 〃 〃 〃 〃
نور بخش صاحب 〃 〃 〃 〃
محمد بخش صاحب ۔ شیخپور ۔ گوجرات
سردار خان صاحب ۔ پاگو وال ۔ تحصیل ۔ ضلع سیالکوٹ
مہرداد صاحب 〃 〃 〃 〃
چودھری نواب صاحب 〃 〃 〃 〃
چودھری کریم بخش صاحب لادیاں گجراں ڈاکخانہ تھلتیہ جالندھر
دین محمد صاحب 〃 〃 〃 〃
نور محمد صاحب 〃 〃 〃
نبی بخش صاحب ۔ سدیار صابو ۔ تحصیل پسرور (سیالکوٹ)
غلام رسول صاحب 〃 〃 〃 〃
فضل صاحب 〃 〃 〃 〃
جلال الدین صاحب 〃 〃 〃 〃
غلام حیدر صاحب 〃 〃 〃
حسین صاحب ۔ گھٹالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
مہندا صاحب ۔ 〃 〃 〃
فضل الدین چوکیدار ۔ مگولہ ۔ ضلع سیالکوٹ ۔

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار پشاور مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں ۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر کو معلوم ہو سکتے ہیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال زمیندار ڈرائج ساکن راجکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح ۔ خلیق اور شریف آدمی ہیں اور ان کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ جو صاحب پسند فرماویں ۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان کنوارا غریب الطبع ۔ قوم کا ارائین ضلع گجرات کا باشندہ ہے ۔ عمر بیس سال ۔ تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار و ایک روپیہ سالانہ ترقی ۔ مستقل سرکاری ملازم ۔ نکاح کا خواہاں ہے ۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ جھنگ سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار ہے عمر ۱۸ سال ۔ خواندہ ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو ۔
محمد امین ۔ نفضل کریم ۔ کالج سٹریٹ کلکتہ ۔

(۸) ایک سگے زئی شریف لڑکی عمر ۱۲ ۔ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔ خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۱۰) ہمارے ایک مرزا احمدی دوست جو بنگال میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں ۔ اپنی ہمشیر عمر سولہ سال ۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں ۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو ۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ مہر کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

اکسیر البدن

عرب صاحب کا ایک عجیب نسخہ ۔ مقوی باہ ۔ عظام و جمیع اعضائے رئیسہ ۔ قیمت فی پانچ خوراک دس روپے معہ محصولڈاک ؎
میں نے بھی اس دوائی کو آزمایا ہے بہت مفید پایا ہے
ایڈیٹر بدر ؎ ملنے کا پتہ ۔
بدر ایجنسی ۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ۔ مبہی اور مقوی مفرح ہے ۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر بدر سے یہ دوائی قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ؎

مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی ان کو شاید یہ الہام اس لئے ہوا تھا کہ لبرل گورنمنٹ طاقت میں آگئی تھی۔ لیکن انہیں کیا خیال تھا کہ ان کے سر پر جلدی آفت نازل ہوگی۔ اور انہیں دنیا کے سامنے رُو سیاہ ہونا پڑے گا۔ گورنمنٹ نے تقسیم بنگال کے متعلق اتنی دلجوئی ضرور کی ہے کہ ان کی پولیٹیکل امیدوں کا ہی بالکل خاتمہ کر دیا ہے +

۲۸۔ فروری کو سر ولیم ویڈربرن نے پارلیمنٹ کے چند ممبروں کو کھانے پر بلایا۔ جہاں فیصلہ ہوا کہ انڈین پارلیمنٹری کمیٹی جلد بنائی جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو نیشنل کانگریس کے کام کی طرز کی پیروی کی جائے۔ دیکھیئے اس کمیٹی کی کوششوں کا نتیجہ کیا نکلتا ہے" +

اپنے ان الفاظ کو پڑھکر آپ پر یہ تو ثابت ہو گیا ہوگا کہ اس زمانہ میں ایسی پیشگوئی کا کرنا کسی انسانی فکر و غور کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ سوائے عالم الغیب قادر مطلق کے کوئی دوسرا ایسا بول اس وقت بول نہ سکتا تھا۔ اب آپکے ہی اختیار میں ہے کہ آپ اس پیشگوئی کی صداقت کو قبول کرکے اسلام کے پاک دین میں داخل ہوں۔ اور آپکے واسطے خوشی اور ہنسی کا موجب اپنی نیکیاں ہوں۔ یا آپ اس کی تکذیب کرکے اپنے لئے رونے اور دانت پیسنے کا سامان بنائیں + ×

بنگالیوں کی دلجوئی

اس زبردست پیشگوئی کے پورا ہونے پر جناب خواجہ صاحب نے رسالہ جس کا ذکر پچھلے اخبار میں کیا گیا تھا چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ اس میں علاوہ پیشگوئی بنگال کے وہ پیشگوئیاں بھی درج ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود نے جاپان۔ ایران۔ ٹرکی۔ جنگ طرابلس وغیرہ کے متعلق موجودہ انقلابات زمانہ سے بہت پہلے فرمائیں اور اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اس رسالہ میں سے کچھ اقتباس درج ذیل ہے۔

"اس مادہ پرستی کے زمانہ میں جب تقریباً کل کی کل دنیا اسباب دنیا کی تلاش میں منہمک ہو کر خدا کی یاد دلون سے عملاً بھلا ہی ہے۔ عجیب نہ تھا کہ خداوند عالم اصلاح عالم کی خاطر اپنی سنت قدیمہ کے مطابق از سر نو دنیا کو اپنی ہستی کا ثبوت دیکر اپنی یاد دنیا میں پیدا کرے۔ ...... مدبران سلطنت کو تقسیم بنگال کے متعلق جب کبھی ان عالی مرتبت عمال سلطنت سے رائے ظاہر کرنے کا موقعہ ملا تو انھوں نے اس حکم تقسیم کو پتھر پر لکیر ہی تبلایا عین ایسے وقت جب اس حکم نے قطعیت کا رنگ اختیار کر لیا اور اہل بنگال کو اس کی ترمیم سے ہمیشہ کے لئے مایوس کرکے انگو [illegible] پر لا [illegible] خدائے علیم و قدیر کی [illegible] ذیل کے [illegible] الفاظ میں خدا کے ایک [illegible] نازل ہوئی "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی" اور کیا شان ربی ہے آج تقریباً چھ برس کے بعد یہ الفاظ لفظاً لفظاً اور معناً معناً پورے ہو گئے ...... اور یہ دلجوئی کا کام بالادست کی نگاہ میں کچھ ایسی اہم بھی باقی ہے کہ ایک سرکاری دستاویز میں مختلف پیرایوں میں اس دلجوئی کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے.... ...... کیا ان الفاظ میں [illegible] اقتدار اور شوکت [illegible] آئے ہوئے [illegible] کہ ان الفاظ کو اور اسی مقتدر بادشاہ کے [illegible] کرایا جاتا ہے ...... کیا یہ پیشگوئی کسی نجوم [illegible] ہے کہ [illegible] کی ایک مصلحت [illegible] الٰہی پیشگوئی کے پورا ہونے پر اس ملہم ربانی کی [illegible] ثابت کر دیا کہ [illegible] بالکل صاف تھا ...... [illegible] حضرت اقدس مرزا صاحب [illegible] کی کل پیشگوئیوں کا یہی حال ہوا ہے ...... [illegible] پولیٹکل پیشگوئیاں [illegible] ہی اور ہے۔ کیا آج سے چند سال پہلے [illegible] میں کوئی ایسی قوم یا ایک شخص [illegible] صحیح معنوں میں ہو سکے ...... [illegible]

اسلامی تلوار کے کرشمے!!!

جس نے تمام دنیا کو عاجز۔ حیران اور [illegible] کرکے کروڑہا بندگان خدا کو ظالم حکمرانوں کے پنجہ سے نجات دی اور اس طرح اپنے آپکو رحمت الٰہی کا نشان اور اسلام کا ایک زبردست اور زندہ معجزہ ثابت کیا ہے۔ مطالعہ کرنے کا شوق ہو اور کس مسلمان کو نہ ہوگا۔ تو تاریخ اسلام کے ۶ رسالے منگالو۔ جن میں جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک واقعات درج ہیں۔ حجم ۲۸۸ صفحہ۔ قیمت عہ ر

ملنے کا پتہ

منشی غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام سیالکوٹ شہر

پس اے دوستو! سوچو اور غور کرو۔ خواہ تمہارا کوئی بھی مذہب ہو۔ آخر دیانت امانت اور انصاف تم سب کا مشترک مذہب ہے۔ میں بھی اسی دیانت امانت اور انصاف کو اپیل کرتا ہوں فیصلہ کرنے کو تو یہ چند پیشگوئیاں ہی کافی ہیں لیکن اگر تم چاہو۔ تو میں تم کو ہزاروں ہزار پیشگوئیاں سنا سکتا ہوں جو اس مرسل یزدانی کے منہ سے نکلیں اور وقت پر پوری ہوئیں۔

× بالآخر ہم اپنے دوست پادری ٹامس ہاول بشپ آف لاہور کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس رسالہ کو پڑھے۔ وہ اپنے رسالہ رافع الافتراء میں حضرت مرزا صاحب کی نبوتوں کا ثبوت مانگتے ہیں۔ وہ ان نبوتوں پر غور کرے۔ جو جاپان۔ ایران ٹرکی۔ جنگ اٹلی و ٹرکی اور بالآخر بنگال کے متعلق اس کے خداوند کے مثیل اور ہمسر نے کہیں اور پھر ان نبوتوں پر بھی غور کرے۔ جو دنیا کے زبردست مخبر صادق نے فرمائیں اور ہم اس کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ یسوع کی نبوتوں میں سے ایک بھی نبوت ہمیں بتلائے [illegible] کا رنگ نہ ہو۔ اور جس میں ایسی صفائی۔ ایسی تمیز ہو جیسے کہ ان پیشگوئیوں میں ہے جو ہم نے مسیح موعود کی آمد کے متعلق [illegible] یاد رکھئے۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔ الآیۃ ما علینا الا البلاغ المبین۔ +

نوائے محمود

صاحبزادہ حضرت صاحبزادہ کی نظم جو جلسہ پر پڑھی گئی تھی اس میں سے چند اشعار ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ پوری نظم [illegible] سے بقیمت [illegible] مل سکتی ہے۔

کیا سبب میں ہو گیا ہوں اس طرح زار و نزار
کس مصیبت نے بنا یا ہے مجھے تصویر [illegible]
کیوں ہمیشہ تا [illegible] سینہ عاشق کی مثال
روز و شب صبح و مسا رہتا ہوں میں کیوں دلفگار
کیوں تسلی اس دل بے تاب کو ہوتی نہیں
کیا سبب اس کا کہ رہتا ہے یہ ہر دم بیقرار
صحبت عیش و طرب اس کو نہیں ہوتی نصیب
درد و غم۔ رنج و الم یاس و قلق سے ہر دو چار
کیا قصور ایسا ہوا جس سے ہوا معتوب میں
کیا کیا جس پر ہوئے چاروں طرف سے مجھ پہ وار
اک رخ تابان کی الفت میں پھنسا بیٹھا ہوں دل
اپنے دل سے اور جاں سے میں رکھتا ہوں پیار
وہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے دل کا نور ہے
ہے فدا اس شعلہ رُو پر میری جاں پروانہ وار
اس کا اک اک لفظ میرے واسطے ہے جاں فزا

ایڈیٹوریل

جلسہ سالانہ جلسہ اللہ تعالےٰ کے تفضل و کرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہُوا۔ اسی کی رپورٹ سے زیادہ تر یہ اخبار پُر ہُوا ہے۔ اگر احباب جلسہ کے متعلق اپنے اپنے تجارب اور مفید تجاویز سے مطلع فرماویں تو وقتاً فوقتاً درج اخبار ہو کر سال آئیندہ کے جلسہ کو اور بھی بارونق اور کامیاب کرنے کا موجب ہو سکیں گی ✤

مسیح ہند میں بھارت ایک نیا اخبار ہے جو کہ جالندھر شہر سے نکلتا ہے اس کے ایڈیٹر محنت سے دلچسپ مضامین درج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نمبر ۲ میں اُنہوں نے ایک مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت مسیح ہندوستان میں آئے تھے اور انہوں نے کرشن کی تعلیم سے فائدہ اُٹھایا۔ اس پر انہوں نے یورپ مین محققین کی سندات بھی پیش کی ہیں۔ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کہ ایسا ہُوا ہو۔ کرشن بھی خدا تعالےٰ کے ایک نبی تھے۔ اور انبیاء دیگر انبیاء کے کلام سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ حال میں امریکہ میں ایک نئی انجیل بنام ایکویرین گاسپل شائع ہوئی ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ مسیح ہندوستان اور دیگر ممالک میں ایک عرصہ پھرتے رہے۔ باوا نانک صاحب کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی ایک بڑے سیاح تھے ✤

حق کی مخالفت نکرو ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ سُنا ہے کہ بعض معزز بہنوں نے سکینۃ النساء کو تعدد ازدواج پر مضمون لکھنے کے سبب سے نشانہ ملامت بنایا ہے شریعت نے جس امر کو جائز رکھا ہے اس کی مخالفت کرنا کیسا ہے۔ معزز بہنیں خود ہی سوچ لیں۔ سکینۃ النساء نے جو کچھ لکھا ہے وہ حق ہے اور کلام الٰہی پر مبنی ہے اور اس مضمون کے واسطے وہ قابلِ شکریہ ہیں ✤

اس ضمن میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس مضمون میں کاتب نے ایک جگہ برائے مونث کے مذکر کا صیغہ غلطی سے استعمال کیا ہے۔ مسودہ میں صاف مونث کا صیغہ ہے مگر لکھتے وقت شائد کاتب نے حالتِ محویت میں اپنے ہی مناسب حال صیغہ لکھ دیا۔ اور پروف ریڈر کی نظر سے بھی یہ غلطی چوک گئی۔ جس کا افسوس ہے ✤

احمدیہ کلب اس بات کا معلوم کرنا مسرت افزا ہے کہ لاہور کے احمدی برادران نے ایک دعوت کا جلسہ کیا۔ جس پر سب نے خفیف رقم حصہ رسدی کے مطابق اداء کی۔ مل کر کھانا کھایا۔ اور بعد میں معزز دوستوں نے تقریریں کیں۔ ہمارے خیال میں یہ تجویز بہت مبارک ہے اور ایسے جلسے ہمیشہ ہوتے رہنے چاہئیں۔ بلکہ اگر مستقل طور پر ایک کلب کی صورت میں ایک انسٹیٹیوشن قائم کیا جائے جس میں مسافر دوست بھی ٹھیر سکا کریں تو لاہور جیسے صدر مقام کے واسطے یہ تجویز ضرور مفید اور ہونہار ثابت ہوگی ✤

آپ کے اختیار میں ہے اخبار پرکاش اس اشتہار کا ذکر کرتے ہوئے جو کہ احباب لاہور نے ترمیم تقسیم بنگالہ کے متعلق حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی کے پُورا ہونے پر شائع کیا ہے رقمطراز ہے کہ احمدیوں کے دماغ پر کوئی روئے یا ہنسے۔ ہم کہتے ہیں۔ مہاشہ صاحب۔ رونا یا ہنسنا ہر دو آپ کے اختیار میں ہیں۔ آپ چاہیں روئیں اور چاہیں ہنسیں۔ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے خبر پاکر آریاؤں کے متعلق متعدد پیشگوئیاں کیں تاکہ انہیں خدا تعالےٰ کی قادر مطلق اور علام الغیوب ہستی کا پتہ لگے۔ لیکھرام کا واقعہ آپ کو نہ بھولا ہے۔ نہ بھولے گا۔ اور نہ بھولنا چاہئیے جب تک آپ آریہ رہیں۔ تب تک اُس کو بھولنا مناسب نہیں کیونکہ لیکھرام نے بالمقابل پیشگوئی کرنے کے بعد ثابت کر دیا ہے کہ فی زمانہ ویدوں پر ایمان ایک بے اثر اور بے کار چیز ہے۔ اور قرآن کا تابعدار ہمیشہ فتح پانے والا ہے۔ اور اگر خدا آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے تب بھی اُسے بھولنا جائز نہیں کیونکہ وہی ایک نشان آپ کے لئے قبولیت اسلام کا ایک ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اُس کے علاوہ آریوں کے متعلق پچاس سالہ پیشگوئی اپنی صداقت کے مرکز کو کس سرعت کے ساتھ دوڑ رہی ہے خود آپ کے کالم گواہ ہیں۔ ہاں بنگالہ کے متعلق بھی آپ کے ہی کالم شاہد ہیں۔ اگر یاد نہو۔ تو ہم یاد دلاتے ہیں۔ آپ نے اس پیشگوئی کے وقت فروری ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں اور پھر ۶ مارچ ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں کیا لکھا تھا ✤

"تقسیم بنگال منسوخ ہو جائے گی" ناظرین اس نوٹ کی سُرخی کو دیکھ کر حیران ہونگے اور پوچھینگے کہ کیا مسٹر جان مارلے وزیر ہند نے کوئی تار بھیجا ہے کہ یہ تقسیم منسوخ کر دیجائیگی ہم ان کے جواب میں صرف اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے اپنے عمل سے کوئی ایسی امید نہیں دلائی۔ بلکہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کو الہام ہُوا ہے کہ تقسیم بنگال کے متعلق لوگوں کی دلجوئی کی جائے گی۔ سوال پیدا ہوگا کہ جب بنگالی گورنمنٹ کی خدمت میں پروٹسٹ بھیج چکے۔ کوئی نہ سُنی گئی۔ جلسے کر چکے۔ تقریریں کر چکے۔ کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ بطور دھمکی کے وہ انگریزی اشیاء کا استعمال بھی قطعاً ناجائز قرار دے چکے پھر بھی کچھ نہ بنا تو مرزا صاحبؐ کے اس ڈھونگ سے کچھ بنجائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ مرزا صاحب کا الہام اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اور یہ الہام نازل بھی صرف اس واسطے ہُوا ہے۔ کہ بنگالیوں میں بھی مرزا صاحب کا چرچا ہو جائے۔ مرزا صاحب کا اگر یہ منورتھ سدھ ہو جائے تو تعجب نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ کئی خوش اعتقاد بنگالی اس الہام کو درست مانکر خوش ہو جائیں لیکن اس سے زیادہ یہ کوئی وقعت نہیں رکھتا" ✤

"ہندوستان کی پولٹیکل امیدوں کا خاتمہ ہوگیا پچھلے منگل وار کو مسٹر ہربرٹ رابرٹس نے تقسیم بنگال کے سوال پر ترمیم پیش کی۔ مسٹر مارلے وزیر ہند نے سوال کو ازسرِنو چھیڑنے سے انکار کر دیا۔ وجہ جو دی ہے اس کو پڑھ کر تو ایک بچہ بھی ہنس دے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ گو تقسیم بنگال کی تجویز لوگوں کی خلاف مرضی پاس کیگئی ہے۔ لیکن چونکہ اب جوش کم ہو جانے لگا ہے اس لئے اس سوال کو میں چھیڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ملک کو اب آرام اور چین کی ضرورت ہے حیرت ہے کہ جب جوش کی وجہ دُور نہ ہوئی تو جوش کیسے ٹھنڈا پڑ جائے گا" "مسٹر مارلے کے جواب کے ساتھ ایک اور معاملہ کا تعلق ہے اور وہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کی پیشگوئی بابت بنگال ہے۔ اس جواب نے مرزا صاحبؐ کی پیشگوئی کو قطعی طور پر غلط ثابت کر دیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مختصر حالات جلسہ سالانہ

کامیاب جلسہ

اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ جلسہ سالانہ مطابق پروگرام ۲۶ دسمبر ۱۹۱۱ء دوپہر کو شروع ہو کر ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء کو بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائے رخصتانہ کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پر پہنچا۔ ہر چہار روز مطلع صاف رہا۔ اور سب جلسے مسجد اقصےٰ میں ہوئے۔ مسجد کے کمرے اور صحن جلسوں کے واسطے بہت ہی موزون ثابت ہوئے مگر نماز کے وقت باوجود اس وسعت کے صحن کافی نہ ہوا حالانکہ بعض صفوف ایسی ایک دوسری کے قریب تھیں کہ ایک دوسرے کی پشت پر نمازیوں کو سجدہ ادا کرنا پڑا۔ اس واسطے قریب کے مکانات کے کوٹھوں پر چڑھ کر احباب نے نمازیں ادا کیں۔ یہ جلسہ بہت ہی کامیابی کا جلسہ تھا۔ کیا بلحاظ اُن نیک تاثیرات کے جو مفید اور موثر تقریروں اور وعظوں کے ذریعہ سے سامعین پر ہوئیں اور کیا بلحاظ وصولی چندہ کے اور کیا بلحاظ اُس انتظام کے جو احباب کے استقبال۔ مکان اور خوراک کے متعلق کیا گیا تھا +

آمدِ احباب

احباب کی آمد جلسہ سے بہت پہلے شروع ہو گئی تھی۔ مگر زیادہ تر آمد ۲۵ اور ۲۶ کی شام کو ہوئی۔ سرحد کی طرف سے بھی لوگ آئے۔ پشاور۔ ڈیرہ غازی خاں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاوہ علاقہ افغانستان سے۔ شمال سے کشمیر سے حاجی عمر ڈار صاحب بمعہ رفقاء۔ حیدر آباد دکن سے جناب غلام اکبر خان صاحب وکیل بمبئی سے برادر علی محمد صاحب۔ کلکتہ سے شیخ محکم الدین صاحب تاجر اور ایسا ہی دیگر دُور دُور کے مختلف مقامات سے کثیر التعداد احباب تشریف لائے۔ شاہ جہان پور۔ شاہ آباد۔ علیگڈہ۔ دہلی۔ سہارنپور منصوری شملہ۔ لدھیانہ۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ پٹیالہ نابھہ۔ فیروزپور۔ ملتان بہاولپور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ دوالمیال۔ گجرات۔ پنڈدادنخان۔ بھیرہ۔ شاہ پور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ وزیرآباد۔ جموں۔ غرض ہر طرف سے احباب بکثرت آئے۔ صرف باہر سے آنے والے دوست جن کا انتظام رہائش وغیرہ صدر انجمن نے کیا۔ دو ہزار کے قریب تھے۔ اور وہ صاحبان ان کے علاوہ تھے جنہوں نے قادیان میں اپنی رہائش وغیرہ کا انتظام علیحدہ کیا۔ یا کسی دوست عزیز کے ہاں قیام ان کا تھا۔ کپورتھلہ سے بہت تھوڑے دوست آئے۔ حاجی پور سے حسب معمول کوئی نہ آیا۔ بوقت جلسہ سامعین کی تعداد عموماً تین ہزار کے قریب ہوتی تھی +

افتتاح جلسہ فتح محمد

۲۶۔ کی دوپہر کو قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ افتتاح جلسہ ہُوا۔ کیونکہ سب سے پہلی تقریر جو ہمارے عزیز نوجوان دوست چوہدری فتح محمد صاحب۔ بی۔ اے متعلم ایم۔ اے کلاس علیگڈہ کالج کی قرآن شریف کی خوبیوں پر تھی اور ایک اعلےٰ درجہ کی عالمانہ تقریر تھی۔ اُس کو چوہدری صاحب موصوف نے قرآن شریف کے ساتھ شروع کیا۔ مگر افسوس ہے کہ جس وسعت کا مضمون تھا اس قدر وقت میں وسعت نہ تھی۔ چوہدری صاحب نے قرآن شریف کے بے نظیر ہونے۔ عربی زبان کے بے مثل ہونے۔ اُس کے پر حکمت ہونے اس قانون کے مکمل ہونے اور دیگر اوصاف قرآن شریف پر مختصر ریمارکس کئے۔ کیا لطیف بات چوہدری صاحب موصوف نے فرمائی۔ کہ قرآن شریف کی خوبیاں ایسی نہیں کہ وہ صرف بحیثیت مجموعی قرآن کا معجزہ ہوں۔ بلکہ ہر ایک خوبی بجائے خود ایک مستقل نشان اس کی صداقت کا ہے۔ چوہدری صاحب نے قرآن شریف کی پُر معرفت فصاحت و بلاغت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے نوٹوں میں ایک عجیب انگریزی فقرہ لکھا ہے۔ جسے میں انگریزی میں ہی لکھ دینا پسند کرتا ہوں +

The Reading of the Book of God was a charmed circle which the Arabs avoided

اس کا مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب قرآن شریف کے پرزور کلام کی تاثیر کے ایسے قائل تھے اور اُن پر اس کا ایسا رعب پڑا ہُوا تھا۔ کہ جہاں کہیں وہ پڑھا جاتا ہو۔ جہاں تک اُس کی آواز جا سکتی ہو۔ اُسے ایک جادوگر کا حلقہ تسخیر یقین کر کے اُس سے بھاگتے تھے +

الحمد للہ

بعد نماز عصر حضرت میر صاحب ناصر نواب نے الحمد پر ایک مضمون پڑھا جس کے لکھنے میں ان پر خاص نصرت الٰہی کا اظہار ہو رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے جو نعمتیں انسان کو دی ہیں۔ اور پھر وہ نعمتیں جو اہلِ اسلام کو عطا ہوئی ہیں۔ اور بالخصوص جماعت احمدیہ جن سے متمتع ہو رہی ہے ان کا ذکر نہایت عمدگی سے کیا اور ہر ایک نعمت کے ذکر کے بعد الحمد کے لفظ کو دُہرانا ایک خاص لطف پیدا کرنے والا ہُوا۔ الحمد کے مضمون کے ملحق حضرت موصوف نے اپنی جماعت کو نہایت ضروری نصائح سے متمتع کیا جو ممکن ہے کہ الحق مُرٌّ کا درجہ رکھتی ہوں۔ مگر نانا جان کے مُنہ سے وہ ہر طرح زیبا اور پُراثر تھیں۔ بعد اس مضمون کے جناب میر صاحب نے اپنی ایک نظم سنائی +

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب

ہمارے مکرم معظم مخدوم فخر علماء حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بہ سبب علالت طبع جلسہ پر تشریف نہیں لا سکے مگر جناب نے اپنے ایک خطبہ کا مضمون مختصر الفاظ میں لکھوا کر بھیجا تھا۔ کہ پڑھ دیا جائے۔ چونکہ حضرت موصوف نے وہ مضمون میرے نام بھیجا تھا۔ اس واسطے ناظمین جلسہ نے یہ فخر بھی اسی عاجز کو عطا فرمایا کہ میں وہ مضمون احباب کو پڑھ کر سناؤں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب نے اس مضمون کو انٹروڈیوس کرنے کے وقت حضرت سید صاحب موصوف کے واسطے احباب کو تحریک دعا کی۔ اس کے بعد عاجز راقم نے مضمون پڑھا جس سے احباب بہت ہی محظوظ ہوئے +

حضرت مولوی صاحب نے آیۃ کریمہ الیوم اکملت الخ سے استدلال کر کے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی صداقت کو نہایت خوبی سے ثابت کر دیا ہے اور احباب کو توجہ دلائی ہے کہ نہایت زور کے ساتھ سلسلہ کی صداقت کے اظہار میں کوشاں رہیں۔ سید صاحب موصوف انگریزی نہیں جانتے مگر ان کے مضمون کے درمیان ایک انگریزی فقرہ احباب کے خاص انبساط کا موجب ہُوا۔ اور وہ یہ ہے۔

Try, try try again.

درس قرآن شریف

بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے روزانہ درس قرآن شریف دیا۔ آپ نے وہی رکوع پڑھا جو روزانہ درس کی ترتیب میں آتا تھا۔ مگر کثرت احباب

ایک کُن کہنے سے پیدا کر دئے اس نے تمام
یہ چمن یہ باغ یہ بستاں یہ گل یہ پھول سب
ذرہ ذرہ مین نظر آتی ہیں اس کی طاقتین
حسین کو حسن بخشا ہے اسی دلدار نے
ہر نگاہِ فتنہ گر نے اس سے پائی ہے جلا
نور اس کا جلوہ گر ہے ہر در و دیوار میں
اس کی اُلفت نے بنایا ہے مکاں ہر نفس میں
بلبلیں بھی سر پٹکتی ہیں اسی کی یاد میں
سرو بھی سرو قد رہتے اسی کے سامنے
سب حسینان جہان اسکے مقابل ہیچ ہیں
اب تو سمجھے کس کے پیچھے ہے مجھے یہ اضطرار
کس کی فرقت مین ہُوا ہوں میں سراپا سوگوار
کس کے لعلِ لب نے چھینا سب شکیب و اصطبار
کس کے نازون نے بنایا ہے مجھے اپنا شکار
ہائے پر اس کے مقابل مین نہیں میں کوئی چیز
اسکی شان کو عقل انسانی سمجھ سکتی نہیں
وہ اگر خالق ہے میں ناچیز سی مخلوق ہوں
پاک ہے ہر قسم کی کمزوریوں سے اس کی ذات
کہتے ہین پیاروں کا جو کچھ ہو وہ آتا ہے پسند

یہ زمین یہ آسماں یہ دورۂ لیل و نہار
کرتے ہین اس ماہرو کی قدرتوں کو آشکار
ہر مکان و ہر زماں ہین جلوہ گاہِ حسنِ یار
ہر گل و گلزار نے پائی اسی سے ہے بہار
ورنہ ہوتی بختِ عاشق کی طرح تاریک و تار
ہے جہاں کے آئینہ مین منعکس تصویرِ یار
ہر دلِ دیندار اس کے رُخ پہ ہوتا ہے نثار
گل بھی رہتے ہین اسی کی چاہ میں سینہ فگار
قمریاں بھی ہین محبت مین اسی کی بیقرار
ساری دنیا سے نرالا ہے وہ میرا شہریار
یاد میں کس ماہرو کی ہوں میں رہتا اشکبار
ہجر مین کس کے تڑپتا رہتا ہوں لیل و نہار
کس کی دزدیدہ نگہ نے لے لیا میرا قرار
کس کے غمزہ نے کیا ہے مثلِ باراں اشکبار
وہ سراپا نور ہے لیکن ہوں میں تاریک و تار
ذرہ ذرہ پر ہے اسکو مالکانہ اقتدار
ہر گھڑی محتاج ہوں اسکا وہ ہے پروردگار
اور مجھ مین پائے جاتے ہیں نقائص صد ہزار
اس لئے جو کوئی اس کا ہو کرو تم اس کو پیار

ایسے عالم کو ایک جاہل پر — شرف کیا ہے کہ مین اب فاضل
عالم با عمل ستارہ ہے — دور سے اس کا گو نظارہ ہے
✗ نور دین چشمۂ ہدایت ہے — جس نے علم و عمل سنوارا ہے
قادیان مین ہے چشمہ برکات — جس سے حاصل ہیں دین کے درجات
دین و دنیا پہ گر مقدم ہو — کیوں نہ بن جائے پھر یہ بگڑی بات ✗

مرد با خدا

ہر اک مومن کو لازم ہے کہ مرد با خدا ہووے — یہ ہے بے نفسی خود عمل مین بے ریا ہووے
ہر اک حالت مین مومن کا تعلق حق سے ہو قائم — نہ یہ اس سے جدا ہو نہ وہ اس سے جدا ہووے
اگر مشغول دنیا ہو نہ بھولے عاقبت ہر گز — مبارک ہو یہ شغل اسکو جو حق سے التجا ہووے
اگر اُلفت ہو بی بی کی نتیجہ ہو رضا حق — محبت مین بسر کی ہی وہی حق رونما ہووے
محبت یا عداوت ہو غرض جو کچھ ہو للہ ہو — ہو خلوت یا کہ جلوت ہو خدا جلوہ نما ہووے
مطیع حق قوے سب ہوں خلاف حق نہ ہو کوئی — امانت یہ خدا کی ہین نہ ان مین کچھ خطا ہووے
تمیز نیک و بد پیدا ہو ظاہر حق و باطل ہو — دل طالب و حب غالب خدا کا اتقا ہووے
صراط مستقیم حق سے کب لغزش ہو قدموں کو — اگر یہ نفس سید زیر فرمان خدا ہووے
خدا کی جب اطاعت زیر تعلیم محمدؐ ہو — تو پھر مومن بھلا کیوں کر نہ محبوب خدا ہووے
جسے حق سے محبت ہے محمدؐ اسکو پیارا ہے — محمدؐ جس کو پیارا ہے وہی حق مین فنا ہووے
فنا دنیا کو ہر دم ہے یہاں مت دل لگا غافل — تو اس دنیا سے عقبے لے کہ پھر تجھ کو بقا ہووے

اللہ کی عبادت

اللہ کی کیوں لوگ عبادت نہیں کرتے — ہر ایک سے کیوں نیکی کی عادت نہین کرتے
کیوں حمد خدا ان کی زباں پر نہیں آتی — اس ذات کی کیوں دل سے وہ عزت نہیں کرتے
کہلاتے مسلمان ہیں تو بن جائیں مسلمان — کیوں حکم خدا کی یہ اطاعت نہیں .. کرتے
جس کلمہ کا اقرار یہ کرتے ہین زباں سے — کیوں فعل سے اظہار صداقت نہین کرتے
دکھلائیں وہ جوہر کہ جو پہلوں نے دکھائے — کیوں پہلوں کی یہ قدر اصالت نہین کرتے
مسکینوں کے ہمدرد تو دکھیوں کے ہوں غمخوار — بیماروں کی کیوں مل کے عیادت نہیں کرتے
بیواؤں کے پُرساں ہوں یتیموں کے محافظ — حق ان کا ہے جو اس کی رعایت نہیں کرتے
بادی کو خدا نے تو کیا رحمتِ عالم — مخلوق الٰہی پہ یہ رحمت .. نہین کرتے
روٹھوں کو مناتے تھے وہ بچھڑوں کو ملاتے — کیوں اپنوں سے یہ ان کی سی اُلفت نہیں کرتے
ہر نیکی مین بڑھ بڑھ کے وہ لیجاتے تھے بازی — ہر خیر میں یہ ان کی سی سبقت نہین کرتے
مل جاتے تھے ہر ایک سے وہ نام خدا پر — کیوں نام خدا کی ہیں وہ عظمت نہین کرتے
گراں کے خزانے تھے زر صدق و صفا کے — اس مال کے لینے کی یہ ہمت نہین کرتے
جب خُلقِ محمدؐ سے تھی اسلام کی رونق — اس خلق سے کیوں دین کی خدمت نہیں کرتے

ہم ان کے لئے حق سے دعا کرتے ہیں حامد
اسلام مین جو انس و محبت نہیں کرتے

✗ ٹریکٹ سیریز - تبلیغ کے واسطے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا نہائت مفید اور عجیب سلسلہ - دو رسالے چھپ کر طیار ہو چکے ہین - نمبر ۱ شرائط بیعت اور نمبر ۲ حضرت مرزا صاحب کا مذہب نظم اردو کر

رباعیات

حضرت سید حامد شاہ صاحب کی رباعیات مین سے اب کچھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

۱ علم بہتر ہے یا عمل بہتر — سب سے پہلے ہے اس کا حل بہتر
بے عمل عالم عامل جاہل — کون ان سے ہے آجکل بہتر

۲ علم گویا ہے اک زبان عمل — جس سے کھلتا ہے سب بیان عمل
علم کامل کو ہے عمل لازم — واقف اس سے ہے رازدان عمل

۳ علم سے جب نہیں عمل پیدا — فخر اور ناز اس پہ ہے بیجا
علم گر ہو تو پھر عمل بھی ہو — ایسے عالم پہ ہم تو ہیں شیدا

۴ عالم بے عمل تو ہے نقّال — جو بہ میدان نفس ہے پامال
ایسا عالم کہیں ہو کوئی ہو — ہر طرح سے ہے وہ شامت اعمال

۵ زیور علم جب عمل میں نہیں — وہ عمل کب ہے قابل تحسین
ایسے عامل سے چاہئے پرہیز — جہل پر ہو جس کا مدار و یقین

۶ علم وہ جس مین ہو خدا کی شناخت — حق کی خاطر ہو غور اور پرداخت
ایسا عالم ہو جس مین خوف خدا — اس سے طرز عمل کرو دریافت

۷ نہیں جاہل مین خوبی تدبیر — مکر شیطان کا ہے وہ نخچیر
اسکو حاصل نہین ہے حسن عمل — اسکی تو ہے بگڑ چکی تقدیر

۸ علم جس سے نہ ہو ادب حاصل — علم اور جہل مین جو ہے فاصل

کے درمیان ترقی کے لوگوں نے سمجھے ہیں۔ ایک وہ جو علیگڈھ میں ہے اس کے بانی سرسید انگریزی خوان نہ تھے۔ سرسید کے نائب محسن الملک بھی انگریزی خواں نہ تھے اور اب اُن کے جانشین نواب وقار الملک انگریزی خواں نہیں بلکہ یہ سب عربی خواں ہیں۔ اس جگہ کا سلسلہ احمدیہ جو ہے اس کے بانی بھی انگریزی خواں نہ تھے۔ اور نہ اب انکے خلیفہ انگریزی خواں ہیں +

طلبائے مدرسہ احمدیہ

اس کے بعد طلبائے مدرسہ عبدالرحمٰن پشاوری نے اردو میں۔ اور عبدالقدوس ہزاروی نے عربی زبان میں اپنے مضامین پڑھے۔ جن سے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی لیاقت کا عمدہ نمونہ پیش ہوا +

آداب جلسہ

اس کے بعد عاجز راقم نے آداب جلسہ پر ایک تقریر کی۔ جس میں غرض جلسہ۔ نیت سفر جلسہ۔ دعائے سفر۔ دعائے استخارہ شہر میں داخل ہونے کی دعا۔ قادیان میں آکر کیا کرنا چاہیئے مرشد سے کس طرح ملنا چاہیئے۔ یہاں سے واپس جاکر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ ان سب باتوں پر مختصر ریمارکس تھے میرا ارادہ ہے کہ اگر خدا نے توفیق دی۔ تو اس کو علیحدہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا جائے گا +

رپورٹ صدر انجمن

اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سیکرٹری انجمن مذکور نے پڑھی۔ کہتے ہیں کہ رپورٹیں خشک ہوا کرتی ہیں اور لوگ سُننا بھی گوارا نہیں کیا کرتے مگر مولویصاحب نے رپورٹ کو ایسی طرز پر سُنایا۔ کہ وہ سامعین کیواسطے موجب دلچسپی ہوئی اور نیز ضروری اور مفید معلومات کا ذریعہ بنی۔ فرمایا۔ یہ رپورٹ سلسلہ کی زندگی کا ایک ورق ہے اِسے غور سے سُنیں۔ دوسری قوموں نے اور پہلو اختیار کرلئے ہیں۔ مگر تمہارے لئے دین کا پہلو خالی چھوڑا گیا ہے۔ ہر سال کمر ہمت از سر نو باندھو۔ ۱۹۰۶ء میں صدر انجمن کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ پہلے اس کی آمد اور خرچ پچیس ہزار روپے کے قریب تھا۔ مگر سال گزشتہ کا آمد و خرچ ایک لاکھ چار ہزار روپے ہوا ہے۔ یہ ترقی چھ سال کی ہے۔ اور اسی سے سلسلہ کی ترقی کا ثبوت ملتا ہے۔ انجمن کی جائداد اس وقت غیر منقولہ ایک لاکھ بتیس ۳۲ ہزار روپے اور منقولہ چھبیس ۲۶ ہزار ہے۔ اگر یہ ترقی نصرت الٰہی سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے +

صیغۂ اشاعتِ اسلام کی آمد میں تین سال سے کمی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خریداری رسالہ کی کم ہوگئی ہے۔ (یہاں مولوی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کے وہ الفاظ حضور کے اشتہار سے پڑھ کر سُنائے جن میں رسالہ ریویو کے واسطے دس ہزار خریدار کم از کم بنانے کے لئے حضور نے تاکید فرمائی تھی) آنحضرت کے حسن ظن کو سچا کر دکھاؤ۔ چاہیے کہ ہر ایک شخص کم از کم چار خریدار بنائے۔ اور خریدار وہ ہوں جو قیمت پیشگی ادا کریں امیر ہو یا غریب سب کے واسطے ایک ہی قاعدہ متعلق قیمت پیشگی ہونا چاہیئے۔ ہائی اسکول نے مولوی صدرالدین صاحب کی مخلصانہ کوششوں سے بہت ترقی کی ہے۔ مولوی صاحب پہلے رخصت پر تھے۔ مگر چونکہ انہیں زیادہ رخصت مل نہ سکتی تھی۔ اس واسطے بعد استصواب حضرت خلیفۃ المسیح انہوں نے آیندہ سرکاری ملازمت میں ترقی کے خیالات کو خیرباد کہہ کر استعفےٰ دیدیا ہے۔ اس وقت مدرسہ ایسا نیک نام ہے کہ ۵۰ غیر احمدی اس وقت بورڈر ہیں۔ مدرسہ احمدیہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی توجہ سے بہت ترقی کر رہا ہے۔ ایک سال میں ۳۹ سے ۶۸ لڑکوں کی تعداد ہوگئی ہے۔ لیکن ایسے لڑکوں کی تعداد بہت ہونی چاہیئے جو اپنے خرچ سے پڑھیں۔ بعض لوگ مقامی چندوں کا بوجھ اُس حصہ پر ڈال دیتے ہیں جو یہاں آنے چاہیئے۔ مقامی چندہ کے واسطے عمدہ تجویزیں وہ ہیں جو احباب سیالکوٹ اور احباب فیروز پور نے کی ہوئی ہیں۔ احباب سیالکوٹ کا یہ طریقہ ہے کہ انہوں نے ہر گھر میں ایک برتن رکھا ہوا ہے جس میں صاحبہ خانہ گھر کے آدمیوں کے واسطے آٹا نکالنے کے وقت ایک مٹھی آٹا ڈال دیتی ہے۔ اِس سے گھر والوں کا نقصان نہیں اور انجمن کے واسطے مبلغ پچاس روپے ماہوار جمع ہوجاتے ہیں۔ فیروز پور کے دوستوں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ بجائے دو پیسہ فی روپیہ کے اڑھائی پیسہ فی روپیہ احباب سے وصول کرتے ہیں اور نصف پیسہ مقامی ضروریات میں صرف کرتے ہیں +

نظم

بعد جمع نماز ظہر و عصر میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے پر درد لہجہ میں ایک نظم پڑھی۔ جس کا ایک حصہ اِسی اخبار میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے +

اپیل

اس کے بعد حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مشہور احمدی لکچرار نے اپیل پیش کی۔ خواجہ صاحب موصوف نے قرآن شریف کی آیات۔ واذ قال موسیٰ لقومه اذكروا نعمة الله عليكم اذ انجٰكم من اٰل فرعون يسومونكم سوء العذاب ويذبحون ابناءكم ويستحيون نساءكم وفي ذالكم بلاء من ربكم عظيم۔ واذ تاذن ربكم لئن شكرتم لازيدنكم ولئن كفرتم ان عذابي لشديد۔ پڑھ کر فرمایا۔ تین ہزار برس ہوئے۔ جب جناب موسےٰ نے اپنی قوم کو اس امر کی اطلاع دی تھی۔ کہ اِس نعمت الٰہی کا اگر تم شکر نہ کروگے تو عذاب سخت آئے گا۔ یہ کوئی قصے نہیں بلکہ خود مسلمانوں کو ان کی آیندہ آنے والی حالتوں کے متعلق سمجھایا گیا ہے۔ ہمارا امام بھی موسےٰ تھا۔ اِس کے مقابل بھی فراعین عیسائی اور فراعین آریہ اور فراعین دیگر اقوام کھڑے ہوئے۔ ان فراعین نے مسلمانوں کو دُکھ دیا۔ اور اپنی بدزبانی سے اور قسما قسم کی شرارتوں سے ذبح کیا۔ کن کو؟ مسلمانوں کو۔ جو بہ سبب اپنی کمزوری کے مثل عورتوں اور بچوں کے ہو رہے ہیں۔ اِس امام ذی شان نے تمہیں ان کے ہاتھوں سے بچایا۔ اس کا شکریہ ادا کرنا تم پر ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ لوگوں کا ایمان تازہ کرنے آئے ہیں۔ ۱۳۰۰ سو برس قبل جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ گم شدہ ایمان کو دوبارہ زمین پر لانے والا آئیگا وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم نے اس کی کیا قدر کی۔ تم اپنے مالوں کو اپنی جیب سے نکال کر خدا کے صندوقچے میں ڈالدو۔ لنگر جو مقروض ہے۔ اُس کے قرضے کو ادا کردو + اس کے بعد چندہ شروع ہوا۔ اور قریب ۱۲۰۰ نقد اور ۸۰۰ سو کے وعدے ہوئے یہ چندہ صرف لنگر کے قرضہ کی ادائیگی کے واسطے تھا دوسرے چندے جو دفتر محاسب میں جمع ہوتے رہے وہ الگ ہیں +

درس قرآن شریف

اس چندے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کا درس ہوا +

۲۹ - دسمبر ۱۹۱۱ء

آج پہلے طلبائے مدرسہ احمدیہ کی تقریریں ہوئیں۔ ان کے بعد مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے مدرسہ کے تمام امور پر ایک لمبی تقریر

کے سبب اُس میں ایک خاص رنگ پیدا ہُوا۔ فرمایا۔ جس طرح ایک شخص روزانہ اپنے گھر میں کھانا کھاتا ہے لیکن ایک مہمان کے آنے پر اُس کے کھانے میں ایک اور رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح میں بھی تمہاری خاطر اِس درس کے بیان کو کسی قدر بڑھاتا ہوں +

فرمایا۔ یہ قرآن شریف کی صفت ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔ زمانہ سائنس اور دیگر علوم میں کتنا ہی ترقی کرتا جائے کبھی ایسا نہ ہوگا کہ کوئی علم جدید قرآن شریف کی کسی بات کو غلط ثابت کر سکے۔ نہ پہلے ایسا ہُوا اور نہ آیندہ ایسا ہوگا +

۲۷۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

ایک نومسلم آج صبح شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ کا پرجوش اور پر اثر لیکچر مسجد مبارک میں ہُوا +

ایک اور نومسلم آج سب سے اوّل شیخ عبدالقدیر صاحب نومسلم (لالہ چوہڑ مل سابق سیکرٹری آریہ سماج) نے اپنے اسلام قبول کرنے کے دلائل بیان کئے اور تمام غیر مذاہب پر مدلل ریویو کیا۔ شیخ صاحب موصوف کا ذکر کسی پچھلے اخبار میں بھی آچکا ہے +

نظم ثاقب ان کے بعد جناب ثاقب صاحب مالیر کوٹلوی نے اپنی دلربا نظم سُنا کر احباب کو نہایت ہی خوش کیا۔ اس نظم میں علاوہ ان تمام خوبیوں کے جو ایک شاعرانہ مذاق والے آدمی کو خوش کر سکتی ہیں۔ ایک روحانی تاثیر تھی۔ جس نے بے اختیار احباب کے دل سے ثاقب صاحب موصوف کے واسطے نیک دُعا نکلوائی۔ یہ نظم انشاء اللہ درج اخبار کی جائے گی +

اسلام اِس کے بعد شیخ تیمور صاحب ایم اے کی تقریر ہوئی۔ یہ تو سُنا ہُوا تھا کہ شیخ صاحب انگریزی کے ایم اے ہیں۔ مگر اس مضمون میں معلوم ہوتا تھا کہ آپ علوم عربیہ کے بھی بڑے ماہر ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اُن کے کلام میں ایک دَرد دل تھا جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے دَردِ دل کا رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ کیا عمدہ بات شیخ صاحب موصوف نے فرمائی۔ کہ اسلام پر کیا مصیبت ہے کہ لوگ پہلے یورپ کا ایک کلام لاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ چونکہ قرآن شریف میں ایک بات اِس کے مطابق ہے اس واسطے قرآن سچا ہے۔ گویا کہ یورپ اسلام اور قرآن پر حکم ہے۔ یہ ایک غلط راہ ہے + شیخ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو جو جسم اور اعضاء عطا کئے ہیں۔ وہ اُس نے ہمارے کہنے سے نہیں کئے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قانون اور ضابطہ جو اُس نے ہمارے جسم کے متعلق مقرر فرمایا ہے وہ کس کامیابی سے اپنا کام کر رہا ہے اور کیسا عظیم الشان فائدہ ہم نے اُس سے اُٹھایا ہے۔ اِسی طرح اپنے روحانی امور کے واسطے بھی ہمیں اُسی حکیم کے پُرحکمت قانون اور ضابطہ سے ہدایت حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے +

فرمایا میں نے انگریزی اور عربی ہر دو پڑھی ہیں اب مجھے معلوم ہُوا ہے کہ عربی زبان کا سیکھنا انگریزی کی نسبت بہت ہی آسان ہے۔ کیونکہ عربی ایک باقاعدہ زبان ہے +

نظمیں اِس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر تھی۔ حضور کے انتظار میں جو وقفہ ہُوا اس سے اوّل ایک لڑکے بنام عبدالعزیز ساکن دوالمیال نے درثمین کی ایک نظم پڑھی۔ اُس کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کے لڑکے سراج الحق نام نے درثمین سُنائی۔ اُس کے بعد منشی سراج الدین صاحب تاجر چرم بریلی نے اپنی خوش الحانی کے ساتھ ایک پُر درد نظم پڑھ کر سب کو خوش وقت کیا۔ اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے۔ زاں بعد ابو عبیداللہ غلام رسول صاحب اور حافظ جمال احمد صاحب نے قرآن شریف کی چند آیات سُنائیں۔ اور اُسکے بعد :-

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر پونے بارہ بجے شروع ہوئی اور قریب اڑھائی گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ جس میں معرفت و حکمت کے نکتے اور دَرد دل کی نصائح سامعین کے دلوں کو پاک کرنے کا موجب ہوئے۔ یہ تقریر انشاء اللہ تعالےٰ بتمام و کمال درج اخبار کی جائے گی +

حضرت صاحبزادہ صاحب اس کے بعد ظہر اور عصر ہر دو نمازیں جمع کی گئیں۔ اور زاں بعد حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تقریر دلپذیر شروع ہوئی۔ جو نماز مغرب کے قریب ختم کی گئی۔ صاحبزادہ صاحب نے نہایت لطیف اور دلنشین پیرایہ میں تقوےٰ کے مدارج بیان کئے۔ اور اس کے حصول کے ذرائع بتلائے۔ یہ تقریر بھی انشاء اللہ تعالےٰ ہدیہ ناظرین ہوگی +

میاں صاحب کی تقریر کے بعد سائیں فضلکریم نے اپنی شہادت حقہ میں چند پُرجوش کلمات بولے +

۲۸۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

مدرسہ احمدیّہ آج سب سے اوّل طلبائے مدرسہ احمدیّہ کی تقریریں ہوئیں۔ تقریروں سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب جو افسر مدرسہ احمدیّہ ہیں۔ اس مدرسہ کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مدرسہ کی بنا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر رکھی گئی تھی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے وصال پر اسے آپ کی یادگار میں از سرِ نو تازہ کیا گیا۔ اور ایک سال سے اِس کا انتظام میرے سپُرد ہے۔ علمأ اسلام کے باغ کے درخت ہیں۔ اور ہماری بدقسمتی ہوگی اگر یہ درخت گھٹتے جائیں اور ان کی جگہ نئے درخت پیدا نہ ہوں۔ انہیں علمائے کے بنانے کے واسطے یہ مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ جس قوم میں علماء نہیں۔ وہ قوم اندھی ہے۔ کیا اندھوں کی ایک جماعت یہ اشتہار دے سکتی ہے۔ کہ آؤ ہم تمہیں دنیا کی سیر کرائیں۔ میں اس مدرسہ کا ناظم اپنی مرضی سے نہیں بنا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بنا ہوں۔ اور یہ میرے سر پر ایک بڑا بھاری بوجھ ہے کیونکہ بچّوں کا بلانا آسان ہے۔ لیکن ان کی غور و پرداخت بڑا مشکل کام ہے۔ میں ڈرتا رہتا ہوں۔ اور دُعا کرتا رہتا ہوں۔ اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے واسطے خصوصیت سے دُعا کیا کرتا ہوں۔ لیکن میں افسوس کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کہ سات میں سے چھ طالب علم مدرسہ احمدیہ میں ایسے آتے ہیں جو بسبب مسکین ہونے کے اپنا خرچ آپ برداشت نہیں کر سکتے۔ ذی ثروت لوگوں نے اِس طرف تا حال بہت ہی کم توجّہ کی ہے اُمراء میں سے صرف مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اور محمد ذوالفقار علی خاں صاحب رامپوری نے اپنے بچّوں کو یہاں بھیجا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ انتظامی کام صرف انگریزی خواں ہی کر سکتے ہیں گناہ ہے اور ذلت ہے اس سے توبہ کرو۔ اسوقت وہی سلسلے مسلمانوں

ریویو

چودھویں صدی کا یہودی

مؤلفہ میر قاسم علی

صاحب ایڈیٹر اخبار الحق دہلی۔ ناظرین یہ کوئی ناول نہیں بلکہ واقعات صحیحہ کا ایک مجموعہ ہے۔ ہاں جن لوگوں کو ناولوں کے پڑھنے میں دلچسپی ہے۔ وہ اسے پڑھ کر ضرور شہادت دینگے کہ یہ ناول سے زیادہ دلچسپ ہے۔ میر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ امرت سر کے مولوی فاضل ابن خزر جو مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریروں کے حوالے دیکر لکھا ہے۔ مخالفین سلسلہ حقہ تو سب بموجب حدیث یہودی ہی ہیں۔ مگر اس رسالے نے جس صفائی کے ساتھ کسی کے مُنہ سے یہودی ہونے کا اقرار کرادیا ہے وہ اسی کا کام تھا۔ اخیر میں حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ثبوت بھی انہیں اصول کی بنا پر ظاہر کردیا گیا ہے۔ جو دشمن کی تسلیم کردہ ہے۔ قابل دید رسالہ ہے اور قیمت بھی صرف ۲۰ر دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتا ہے۔

نیّر اسلام

مؤلفہ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم راجپوت جوکہ انہوں نے بیادگار اپنی زوجہ مرحومہ لکھی ہے۔ کتاب کیا ہے۔ عیسوی مذہب کو جڑھ سے اکھاڑنے کے واسطے ایک کاری حربہ ہے اس میں یہ بیان ہے کہ کس طرح مسٹر رحیم بخش اور اُنکی بیوی کو جب کہ وہ ہر دو عیسائی تھے۔ بائبل کا ہی پڑھنا مسلمان ہوجانے کا موجب ہوا۔ اس میں بائبل کی اُن پیشگوئیوں کی تفصیل درج ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہیں۔ حضرت **خلیفۃ المسیح** نے سفارش فرمائی ہے کہ احباب شیخ صاحب کی کتاب خرید کرکے ان کی امداد فرماویں۔ کیونکہ وہ اس کتاب کے چھپوانے کے سبب کسی قدر مقروض ہوگئے ہیں۔ کتاب کی قیمت ۵ر فی نسخہ ہے اور بدر ایجنسی سے مل سکتی ہے۔

محمد رسول اللہ

بجواب "رسالہ مسیح یا محمد" اللہ تعالےٰ کی رحمت ہو ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب پر۔ کہ وہ اپنی فرصت کے اوقات کو ہمیشہ دین کی خدمت میں خرچ کرنے کے لئے مفید اور دلچسپ رسالے چھاپ کر شائع کرتے رہتے ہیں۔ تبلیغ حق کا ماسٹر صاحب کو خاص جوش ہے۔ کئی لوگ ان کے ذریعہ سے حق کو قبول کرچکے ہیں۔ حال میں انہوں نے ایک رسالہ عیسائیوں کے ردّ میں شائع فرمایا۔ جس میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی متابعت سے انسان نجات حقیقی حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۰ر ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی۔ قادیان۔

اسلام کی پہلی کتاب

یہ کتاب بھی ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کی تصنیف ہے اور ایسی مقبول ہوئی ہے کہ پہلا ایڈیشن ختم ہوکر اب دوبارہ چھپی ہے۔ سرکاری تقطیع کی طرز پر عمدہ خوشخط چھپوائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر ۲ پائی ہے ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی قادیان۔

رسالہ نیچری

اس رسالہ میں بدلائل اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ انسان نیچر کے قوانین پر احاطہ نہیں کرسکتا۔ اور ہمیشہ سے نیچر کے شیدائی آئے دن اپنے خیالات کی تبدیلی کرتے رہے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ اسواسطے اُن کی بناء پر ہم کسی حقیقت اور حق کا انکار نہیں کرسکتے قیمت رسالہ فی نسخہ صرف ۲ر ہے یہ رسالہ دراصل مولوی سید جمال افندی نے فارسی میں لکھا تھا جسے منشی محمد باقر نے ترجمہ کیا ہے اور منشی صاحب موصوف سے جو مقیم ٹیمکر محلہ نیا ناگپاڑہ بمبئی میں مل سکتا ہے۔

رسالہ ثبوت کثرت ازدواج

اس مضمون پر مکرمہ سکینۃ النساء کی تحریر احباب پڑھ چکے ہیں اس رسالہ میں کثرت ازدواج کا ثبوت عقلی دلائل سے دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی مؤلفہ منشی محمد باقر صاحب ہے اور مذکورہ بالا پتہ پر بقیمت ۲ر مل سکتا ہے۔ قابل دید کتاب ہے معترضین کو مسکت جواب دیئے گئے ہیں۔ منشی صاحب موصوف نے ایک کتاب بنام منتخبات باقری بھی تالیف کی ہے جسکی اہل الرائے اصحاب نے بہت تعریف کی ہے۔ اس کی قیمت ہر دو جلد ۱۲ر علاوہ محصولڈاک ہے۔

نور فرقان

یہ رسالہ بابو محمد نظام الدین صاحب ساکن احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور نے دینی خدمات کی شوق میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی تائید میں تصنیف کیا ہے اور خوب کیا ہے اس میں ثابت کیا ہے کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو حضرت مرزا صاحب نے سکھایا ہے قیمت فی نسخہ ۲ر اور مصنف سے مل سکتا ہے (یہ کتاب بدر ایجنسی میں نہیں ہے)۔

ردّ شیعہ

مولوی نجم الدین صاحب ساکن شادیوال ضلع گجرات نے اہل التشیع کے ردّ میں پنجابی زبان میں تین رسالے بہت عمدہ شائع کئے ہیں۔ قیمت ہر سہ ۴ر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے سفارش کی ہے کہ احباب ان کتابوں کو خرید کریں۔ یہ کتابیں مولوی صاحب موصوف سے بھی مل سکتی ہیں۔ (بدر ایجنسی میں نہیں ہیں)

ٹرنک

سیالکوٹ میں ہمارے ایک احمدی بھائی ٹی۔ ایم۔ دین کا کارخانہ ٹرنک بنانے کا ہے۔ بعض اسباب ایسے پیش آئے کہ برادر موصوف کو کارخانہ میں کچھ حرج واقعہ ہوا۔ اور وہ مقروض ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت جب اس کے متعلق عرض ہوئی تو حضور نے صرف برادر موصوف کی امداد کیواسطے ایک ٹرنک اپنے لئے بذریعہ وی پی منگوایا ہے اور حکم دیا کہ ضرور وی پی آوے۔ اور نیز حضور کے فرمانے سے عاجز نے جلسہ میں احباب کی خدمت میں سفارش کی کہ صاحبان استطاعت اس بھائی کے کارخانہ کی امداد کریں۔ قیمت ٹرنکوں کی پانچروپے سے لیکر دس روپے تک مختلف ہے۔ چادر بہت عمدہ لگائی جاتی ہے اور رنگ بھی خوب ہوتا ہے۔ صفائی اور خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے ٹرنک قابل تعریف ہیں+ تالے برنجی لگائے جاتے ہیں۔

قصیدہ مہدویّہ

حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ پنجابی نظم از فاضل جلیل حضرت مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی۔ عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود کا لکھا ہُوا ہے۔ اُس کے متعلق بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ باقی رہا ترجمہ وہ ایسے ایک اعلےٰ قابلیت کے عالم کا لکھا ہُوا ہے جو نہ صرف عربی کے زباندان ہیں بلکہ پنجابی کے بھی اعلےٰ شاعر ہیں۔ اور پھر صوفی مزاج ہیں۔ پہلا شعر اور اس کا ترجمہ میں درج ذیل کرتا ہوں۔

لقد اُرسِلتُ من ربّ کریم
رحیم عِند طوفانِ الضّلالِ

کرم کر بھیجیا مینوں خدا نے
جدوں طوفان کفر آنا جہاں نے

قیمت ایک پیسہ۔ ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی۔ قادیان۔

فرمائی۔ مدرسہ احمدیہ کی ضرورت اہمیت اور فوقیت کے بیان کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور موجودہ ترقی کا بیان کیا۔ فرمایا۔ زبان انگریزی دینی ضروریات کے پورا کرنے کے واسطے ہمیں سواری کا کام دیتی ہے اور اس سے مدد ملتی ہے اس واسطے اس کی طرف توجہ ضروری ہے۔ اس کے بعد میر صاحب نے اپنی نظم پڑہی حضرت صاحبزادہ صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے دعا کے ساتھ احباب کو رخصت کیا۔ اکثر دوست نماز جمعہ پڑھ کر رخصت ہوگئے۔ باقی ۳۰۔ دسمبر کو تشریف لے گئے +

ایک لاکھ روپے

ایک لاکھ روپے کا مستقل فنڈ قایم کرنے کی جو تجویز ہوئی ہے اُس میں پچیس ہزار روپے جماعت سیالکوٹ نے دینے کا وعدہ کیا ہے +

امداد لنگر کے وعدے

امداد لنگر میں مزید چندے دینے کے وعدے جن دوستوں نے کئے ہیں۔ اُن کے اسماء درج ذیل ہیں +

محمد عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکہ دار مڑہ بلوچاں للعہ جماعت مانگٹ للعہ + جماعت ناہیہ .. عہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عہ + رحمت اللہ بنگہ عسہ حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ عسہ + میر قاسم علی صاحب و اہلیہ عسہ + شیخ محمد جان نیاز احمد صاحبان ایکسو روپے جماعت کوہاٹ عسہ + پیر برکت علی صاحب رنمل عسہ اکبر خاں صاحب موضع دیوی عہ + مولوی محمد مبارک علی صاحب معہ بیوی عہ + سید محمد اشرف صاحب جماعت پنڈی عہ + بدر بخش صاحب جالندھر عہ + عبدالحق صاحب جماعت جہلم عہ + مبارک اسمٰعیل عہ +

شکریہ

اس جلسہ کے ناظمین بہ سبب خوبی انتظام کے خاص شکریہ کے مستحق ہیں سب سے اوّل حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے جن کی کوشش دستی سے تمام انتظام ہوا۔ خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب جو اس جلسہ کے جنرل ناظم تھے اور رات دن خدمات جلسہ میں مصروف رہے۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ ماسٹر ماموں خاں صاحب۔ قاضی امیر حسن صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ میاں میر احمد صاحب قریشی۔ منشی برکت علی صاحب۔ شیخ محمد نصیب صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ منشی سکندر علی صاحب۔ طلبائے مدرسہ احمدیہ۔ ودیگر برادران مہاجراں و انصار نے نہایت محنت کے ساتھ جلسہ کا انتظام کیا +

بیعت

امسال جس طرز سے کثیر التعداد لوگوں نے بیعت کی۔ اُسکے سبب صحیح شمار نہیں ہوسکتا ہے۔ مسجد اقصےٰ کے صحن میں حضرت صاحب ممبر پر بیٹھے تھے۔ جبکہ چاروں طرف لوگوں نے اپنے عمامے پھیلا دیئے۔ جن کا ایک سرا حضرت کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے علاوہ حضرت کے مکان پر اور مسجد میں متفرق اوقات پر بیعت میں شامل ہونے کا سلسلہ جاری رہا +

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

نے بھی مسجد مبارک میں وعظ کیا۔ اور مولوی حافظ ابو عبید اللہ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے بھی وعظ کئے +

ضرورت ملازمت

ایک صاحب حیات محمد نام سنگرور۔ دیال پور کے رہنے والے کسی احمدی بھائی کی خدمت گذاری پسند کرتے ہیں۔ دفتر بدر میں جوابی کارڈ آوے +

بنگال کی دلجوئی

حضور مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلق بہ تقسیم بنگالہ پر مَیں نے جو ایک مفصّل رسالہ موسومہ بہ بنگال کی دلجوئی لکھ کر شائع کی ہے اور جس میں حضور علیہ السلام کی دیگر پیشگوئیاں متعلق ایران۔ جاپان۔ روم۔ جنگ طرابلس وغیرہ کے پورا ہونے کا ذکر کرکے اہل ہند کو اس امام وقت کے قبول کرنے کی تبلیغ کی ہے۔ یہ رسالہ سالانہ جلسہ میں پڑھا گیا۔ اور اس پر احباب نے پسند کیا کہ یہ رسالہ اردو کے سوا انگریزی اور بنگالی زبان میں بھی ترجمہ ہوکر کئی ہزار ملک میں شائع کیا جاوے۔ چنانچہ مَیں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس رسالہ کی دس ہزار کاپیاں اُردو انگریزی اور بنگالی میں مفت شائع ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ جو احباب عنداللہ اس کار خیر میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہیں وہ مجھے اطلاع بخشیں + خواجہ کمال الدین

ردّ افترا

یہ رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ایک پادری کے جواب میں لکھا گیا۔ خدا تعالیٰ نے اسے ایسی مقبولیت دی کہ اس کے ذریعہ سات کس عیسائی سہارنپور میں مسلمان ہوئے۔ وہ رسالہ مفت تقسیم ہوا۔ صرف محصولڈاک مجھے بھیجدیا جاوے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ رسالہ کثرت سے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کیا جاوے + خواجہ کمال الدین وکیل

احمدیہ بلڈنگس۔ عزیز منزل۔ لاہور

یہ ہر دو کتب مفت اور نیز اسوۂ حسنہ قیمت ۸؍ دفتر بدر سے بھی مل سکتی ہیں +

احمدی پاکٹ بُک

مؤلفہ سید عبدالحی صاحب مولوی فاضل اس مختصر رسالہ میں عرب صاحب نے دلائل حقانیت سلسلہ احمدیہ کا خلاصہ مختصر عبارت میں جمع کرنے کے علاوہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے ہیں۔ اور عیسائی عقائد کی تردید بھی کی ہے۔ عمدہ کتاب ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ میں احباب کے آگے سفارش کی ہے کہ علاوہ دیگر دوستوں کے تمام انجمنوں کے سکرٹری کم از کم دس دس نسخہ فی سکرٹری خرید کرے۔ غرض سب دوستوں کے واسطے لازم ہے کہ اس کتاب کو خرید کریں۔ لیکن اب تو اس کتاب کے خرید کرنے میں دُہرا ثواب ہے۔ کیونکہ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے عرب صاحب کی ضروریات کو خیال کرکے تمام کتاب اِن سے خرید کرکے بدر ایجنسی میں رکھوا دی ہے۔ اور اب اس کی آمد بمد ضعفاء فنڈ جمع ہوگی۔ امید ہے کہ احباب بہت جلد اس کتاب کی خریداری کی طرف متوجہ ہونگے۔

ملنے کا پتہ۔ **بدر ایجنسی۔ قادیان**

نامہ نگاروں کی خدمتمیں معذرت

جلسہ کی رپورٹ اور آیندہ تقریروں کے سبب نامہ نگار صاحبان کے مضامین درج اخبار نہ ہوسکیں گے تاہم کوشش کی جاوے گی۔ کہ مضامین کا خلاصہ یا اقتباس جلد درج ہوجائے +

مشتہرین

اپنے اشتہارات کی عبارت کے واسطے آپ ذمہ وار ہوتے ہیں ہمیں کیا معلوم کہ آپکی چیز کیسی ہے اور کیسی نہیں +

بیعت

سید محبوب علی صاحب ساکن حسین گنج و منشی محمود حسن صاحب چیف کنسٹیبل تھانہ کلیانپور حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت سے بذریعہ تحریر کے مشرف ہوئے

فہرست مبائعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

عبدالرحیم صاحب ایجی۔ بلہاری ہریال۔
صاحب گل صاحب موضع شیخ محمدی۔ ضلع پشاور۔ ڈاکخانہ بڈہ بیر
اہلیہ عبدالحکیم صاحب .. ناہیہ
اللہ دتا صاحب خوشی محمد آباد کار زمیندار ۹۹ شمالی } سرگودہ
امام الدین صاحب موچی }
عبدالجبار صاحب معرفت منشی عطا محمد صاحب افیسر زمنشی صدر بازار۔ لاہور چھاونی۔
عبدالرؤف صاحب محلہ گل بادشاہ۔ شہر پشاور
مولوی شمس الدین صاحب اوّل مدرس فارسی۔ ڈی۔ بی ڈیوس مڈل سکول صدر پشاور۔
نور عالم صاحب ہمیڑاں۔ ضلع لدہانہ۔
ڈاکٹر حسین بخش صاحب سب اسسٹنٹ سرجن الموڑہ پلٹن گورکھا ۱/۲
اللہ دتا صاحب معرفت مولوی امام الدین صاحب گولیکی گجرات۔
منشی نعمان شاہ صاحب پٹواری معرفت دلاور خاں سیکنڈ کلرک۔ ہسپتال۔ پشاور۔
الہ بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ۔ موضع انبا۔ تحصیل شرقپور ضلع گوجرانوالہ۔
فتح دین صاحب امام بخش صاحب۔ شادیوال۔ گجرات
میاں عیسا صاحب ارائیں موضع ۲۶۲ ڈچکوٹ ضلع لائل پور
برکت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسین۔ ڈھلون۔ ضلع لدھیانہ۔
سربلند صاحب زمیندار۔ علی پور۔ کبیر والہ۔ ملتان۔
جان محمد گھالیاں۔ ستراہ۔ سیالکوٹ۔
غلام محمد نبی صاحب " "
نیے خاں صاحب۔ رانہ
عیدا شاہ صاحب فقیر گھالیاں۔ ستراہ۔ سیالکوٹ
عبداللہ خاں صاحب ٹیلر گھوڑ لدہ گورداسپورہ
محمد دین صاحب۔ شادیوال۔ گجرات۔
والدہ جبرئیل صاحب .. قادیاں
عبدالجلیل صاحب برادر جبرئیل "
نور بیگم صاحبہ ہمشیرہ " "
میاں نور احمد قاضی۔ پٹواری تبہ راجیاں۔ تحصیل ظفروال

حسن بی بی اہلیہ عمر الدین میانوالی۔ ستراہ۔ تحصیل پسرور
قاضی محمد عبداللطیف صاحب۔ منڈہالہ۔ تحصیل ظفروال
عبداللہ خان صاحب نائب۔ روزنامچہ نویس دفتر پولیس فیروزپور
محمد دین صاحب مہتہ۔ تحصیل رعیہ۔ سیالکوٹ۔
منشی قمر الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس سٹیشن مکندر۔ افریقہ
قاضی ریاض الحسن صاحب عبدالخالق سکرٹری انجمن احمدیہ مظفرنگر
عبدالرحمٰن صاحب چک ۹۱
فضل دین صاحب باجوہ چک میرو۔ شیخپور۔ گجرات
مستری یعقوب علی صاحب۔ معرفت احمد حسن مدرس تسہ مظفرنگر۔
عالم دین صاحب درزی۔ رسول۔ ضلع گجرات
عبدالغنی صاحب ولد عبدالحلیم صاحب سلوارہ۔ جہنڈا
عبدالکریم " " " "
حافظ محمد صاحب چوناگلی کلکتہ گلی ۵۰
اہلیہ عبدالعزیز صاحب پورینی۔ ضلع بھاگل پور۔
امام الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب رنگریز۔ دوکان
قاضی عزیز الدین درزی۔ چونڈہ۔ سیالکوٹ۔
والدہ ابراہیم صاحب زمیندار مونڈہا بکے ضلع سیالکوٹ
اہلیہ ابراہیم صاحب " "
عطاء اللہ صاحب مہتہ لدہ تحصیل رعیہ
الہ دین صاحب کھوکر۔ ہیل عوان۔ علاقہ ضلع سیالکوٹ
شیخ حسین بخش صاحب گوجرہ۔ ضلع لائل پور
محمد دین صاحب کرم دین صاحب گوجرہ۔ "
غنیم طاہر صاحب معرفت عبدالحی مقام شیخاں ڈاکخانہ ٹیری کوہاٹ۔
الٰہی بخش صاحب گدو پنڈی۔ شکر گڈہ گورداسپور۔
والدہ صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب بڈہ بنیر موضع بازدخیل۔ پشاور۔
ہمشیرہ " " " " "
منشی فتح محمد صاحب نائب مدرس۔ صریح۔ تحصیل نکودر جالندھر
اللہ ودہایہ صاحب نمبردار۔ چک ۱۵/۴ جنید کے لائلپور
غلام نبی صاحب۔ دھرم کوٹ بگہ۔ ضلع گورداسپور۔
محمد ایوب صاحب سیکنڈ ایئر مشن کالج پشاور۔
فقیر محمد صاحب طالب علم جماعت فسٹ مڈل پشاور
شیر افضل صاحب مشن ہاسپٹل پشاور۔

اعلیٰحضرت ملک معظم جارج پنجم و علیا حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہما
کی تشریف آوری و تاجپوشی کی خوشی میں
دیش اپکارک اور سندھالیہ کی تمام ادویات و کتب
معہ مشہور و معروف دوائی
(رجسٹری شدہ) "امرت دھارا" (رجسٹرڈ)
۳۱۔ جنوری ۱۹۱۲ء تک ۳/۴ قیمت پر ملینگی گویا روپیہ میں ۴/ کی رعایت ہوگی
اس حساب سے امرت دھارا کی بڑی شیشی کا دام ۱۲/ اور نمونہ کا ۶/ رہوگا +
ایک پیسہ کا کارڈ بھیجکر مکمل فہرست ادویات جلدی طلب فرماویں
یاد رہے کہ رسالہ کام ورتی شاستر جس کے اندر ۲۴۵ دستی اور ۵۰ فوٹو بلاک کی تصاویر ہیں بجائے پانچ روپے کے چار روپے میں ملیگا۔ اور اخبار دیش اپکارک ہندی و اردو کی قیمتوں میں کوئی رعایت نہوگی +
خط و کتابت و تار کا پتہ اتنا کافی ہے } "امرت دھارا" ۹۱ برانچ لاہور
المشتہر
ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر اردو و ہندی دیش اپکارک و مصنف متعدد رسالہ جات طبی و موجد امرت دھارا لاہور

نئی اطالوی انجیل

مسٹر اسٹیڈ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریویوز کے ایڈیٹر اطالوی جنگ کے متعلق امن پسند دنیا کے سامنے اپنی اپیل رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب عیسائی قومیں کسی ہمسایہ علاقہ پر آگ اور تلوار کا حملہ کرتی ہیں تاکہ اُسپر قبضہ کرلیں تو عیسائی گرجے خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ عیسائی گرجے کیوں گونگے ہوگئے۔ کیا عیسائیت مرگئی ہی؟ اگر آج مسیح یورپ میں آوے تو اُسے صلح کے شہزادے مُرید کیا ملیں گے +

ایڈیٹر۔ کہیں نہیں ملینگے۔ یہی عیسائیت فی الواقع انجیل کے اصلی اور صحیح نسخوں کی طرح جنمیں کوئی شبہ نہ پڑسکے دنیا سے مفقود ہے کتنے ہیں۔ پُرانی انجیل میں لکھا ہی کہ جو تیری ایک گال پر طمانچہ ملے اس کے آگے دوسری کردے۔ مگر اٹالوی عیسائیوں نے اپنے طریق عمل سے یہ

احمدی

جلد اول نمبر ۱۰-۱۱-۱۲ میر قاسم علی صاحب کا رسالہ ماہواری بابت ماہ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر شائع ہوگیا ہے۔ ابن خزرج کی اچھی مرمت کی گئی ہے اور اس کی ہرزہ درائیوں کا مزہ مزیدار رنگ میں اُسے چکھایا گیا ہے۔ قیمت فی رسالہ صرف ۲ر جو صاحبان باقاعدہ خریدار نہیں ہیں وہ بھی منگوا کر پڑہیں +

ملنے کا پتہ۔ دفتر الحق۔ دہلی +

ایک کتبخانہ فروخت ہوتا ہے۔

ہمارے پیارے دوست منشی اللہ داد صاحب مرحوم (اللہ تعالیٰ اُنکی مغفرت کرے) کی بیوہ نے برادر مرحوم کا کتب خانہ ہمارے پاس بھیجا ہے تاکہ اُس کو فروخت کر کے روپیہ ان کو بھیج دیا جائے۔ اڑہائی سو کے قریب کتابیں۔ حضرت مسیح موعود کی اکثر کتابیں ہیں ایک نسخہ عسل مصفےٰ مجلد ہے۔ جو للعہ روپے میں دیا جائے گا۔ ازالہ اوہام پرانے چھاپے کا جو اوّل دفعہ چھپا تھا۔ ہر دو حصہ مجلد بقیمت للعہ روپے دیا جائے گا۔ جن صاحبان کو کتابیں مطلوب ہوں جلد مطلع فرماویں۔ کیونکہ ہر ایک کتاب کا ایک ایک نسخہ ہے +

چار یار کی دھوم

محرم کے دنوں میں رافضی لوگ اصحاب رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔ لکھنو کے سنی مسلمانوں نے یہ تجویز کی ہے کہ ان ایام میں پاک اصحاب رسول کی مدح میں اشعار پڑھا کریں۔ اور ان کے مناقب بیان کیا کریں اور اس واسطے انہوں نے مناقب چار یار میں چند نظمیں لکھی ہیں۔ جن میں ایک چار یار کی دھوم ہے جو بقیمت ۱ر فی کتاب محمد بشیر الدین صاحب مہتمم انجمن صدیقیہ پردہ کا ن محمد حافظ خاں صاحب تاجر کتب چوک لکھنو سے مل سکتی ہے چند اشعار ہدیہ ناظرین ہیں +

پھر حضرت عمر کا مبارک ہوا جو دور۔ دنیا میں نام کو نہ رہا کفر و ظلم و جور
شان تمدنی میں ہوا سب کا رنگ اور۔ سب مومنین آمیں کریں بے کسی غور
ایران و روم و مصر میں کس کا علم گیا۔ شہر دمشق و شام میں کس کا قدم گیا

سی حرفی آثار مسیح

لاہور کے مشہور شاعر ہدایت اللہ کے نام سے پنجاب کا کونسا علاقہ واقف نہیں۔ انہوں نے یہ سی حرفی لکھی ہے پنجابی زبان میں ایک لطیف نظم ہے قیمت دو پیسہ فی نسخہ

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان +

ایک بے نظیر کتاب

مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جو عشق و محبت حاصل تھی اُس سے حضرت کے پُرانے خدام بخوبی واقف ہیں حضرتؑ جب مجلس میں کسی آیت کا ماسبق یا مابعد دریافت کرتے اور حفاظ کو بھی اس میں ذرا دیر لگتی تو مرحوم کے دل میں یہ جوش پیدا ہوتا کہ ایک ایسی کتاب تخریج الآیات کی طیار کی جاوے۔ جس سے ہر ایک آیت حسب ضرورت فوراً نکل آیا کرے۔ چنانچہ اس کام کو شروع کیا۔ اور تخریج الآیات کے واسطے قرآن مجید کے الفاظ کو بلحاظ حروف تہجی جتنی دفعہ ہر ایک حرف آیا ہو۔ تیرہ سال کی محنت اور جانفشانی سے اس طرح ترتیب دیا۔ کہ نمبر سپارہ۔ رکوع سپارہ۔ نمبر رکوع سورہ نام سورہ و نمبر آیت قرآن کریم کا حوالہ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالےٰ نے اس بے مثل کتاب کو بہت ہی پسند فرمایا۔ مگر اس کار خیر کے اختتام پر جلدی مرحوم کا بھی خاتمہ بالخیر ہُوا۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون +

اب مرحوم کے پس ماندگاں کو اس قدر استطاعت نہیں کہ اس بے بہا کتاب کو اپنے خرچ سے شائع کریں اس واسطے بمشورہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے فرزند ارجمند بابو محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب صدر انجمن قادیان نے اس کتاب کو شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے اور یہ قرار پایا ہے کہ مبلغ تین ہزار روپیہ کے حصص جمع کئے جاویں۔ اور ہر ایک حصہ پانچ روپے کا ہو۔ ہر ایک حصہ دار کتاب کے اُٹھ جانے پر انشاء اللہ تعالےٰ حسب رسد حصص نصف منافع دیا جاوے گا یا جو احباب پسند فرماویں گے کہ وہ اپنے حصص کی کتابیں خرید لیں ان کو کتابیں دیدی جاوینگی۔ اور ہر ایک حصہ دار کو ایک جلد کتاب خریدنی ضروری ہوگی +

دو ہزار روپیہ جمع ہونے پر انشاء اللہ تعالےٰ کام شروع کردینگے۔ روپیہ صدر انجمن کے دفتر میں یا کسی کا منشاء ہو تو خلیفۃ المسیح کے پاس جمع رہے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جمع خرچ کا حساب باقاعدہ رکھا جاوے گا +

مبارک

خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے محمد نورالدین آف گوجر کو لڑکا عنایت فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اسے صالح عمر عنایت فرماوے حضرت نے نام احمد نور رکھا +

از ناصر نواب

بخدمت جمیع احباب۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ عرض ہے کہ اس عاجز کے پاس کچھ کتابیں ہیں جو ضعفا کے لئے ہیں بعض احمدی احباب نے ضعفاء کی امداد کے لئے عنایت فرمائی ہیں اور وہ بدر ایجنسی میں ملتی ہیں۔ اور کچھ محمد یمین کتب فروش کی دوکان پر رکھی ہیں۔ جنکی فہرست ذیل میں درج ہوگی نیز عبدالحی عرب کی احمدی پاکٹ بک بھی اس عاجز نے جس قدر باقی تھی ضعفا کے روپے سے خرید لی ہے انجمنوں کے سکرٹری صاحبان و دیگر احمدی احباب وہ بھی دفتر بدر سے طلب فرماویں اور جلد طلب کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پاکٹ کی خریداری کی سفارش فرمائی ہے نیز سفرنامہ ناصر بھی ہنوز پوری فروخت نہیں ہوئی۔ لہذا وہ بھی احباب طلب فرماویں۔ ہماری کتابیں ہماری ذات کی نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا مال ہیں اور اس کے ضعیف بندوں کے حصے کے لئے ہیں گویا خریداری کتب نہیں ہے۔ بلکہ ضعفاء قادیان کی اعانت ہے۔ اس لئے اس عرض کو گوش ہوش سے سُنیں۔ اور ان کتب کو منگا کر ثواب حاصل کریں اور اس بدلے بابا کی دُعا مفت میں لیں وما علینا الا البلاغ + اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں اور ہاتھوں کو اس کام کے لئے کھولے۔ اور جو تڑپ مجھے قادیان کے ضعفاء کے لئے ہے وہ آپ صاحبوں کو بھی عطا فرماوے آمین +

سفرنامہ ناصر پنجاب	۳ر	سفرنامہ ناصر ہندوستان	۳ر
تحفۃ العرب	۳ر	دعوۃ الحق	۱ر
شہد کی اشہدی	۵ر	گلدستہ حمد	۱ر
عربی بول چال	۲ر	احمدی پاکٹ بک	۴ر

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت ۱۵ جنوری تک نصف کردیگئی ہے

	اصلی	رعایتی		اصلی	رعایتی
اربعین اردو	۵ر	۲ر	انعام الجنۃ	۵ر	۲ر
مکتوبات احمدیہ	۸ر	۴ر	موعظۃ الحسنی	۲ر	۱ر
سلک مروارید حصہ اول	۴ر	۲ر	سلک مروارید حصہ دوم	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۷	عہ	۸ر	تفسیر القرآن پارہ ۲۸	عہ	۸ر
ایضاً پارہ ۲۹	عہ	۸ر	..	..	
مجربات نورالدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر	مجربات نورالدین حصہ دوم	۱۰ر	۵ر

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان +

اخبارِ عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کے متعلق نہ کوئی خبر اٹلی کے راستہ سے آتی ہے اور نہ قسطنطنیہ سے۔ مصر کی خبرین بہت مبالغہ آمیز ترکون کے حق میں ہوتی ہین اور قابل اعتبار نہین۔ بہرحال ساحل طرابلس پر چند میل اندر تک اٹلی کا قبضہ ضرور ہے۔ اندرون ترک اور عرب پھیلے ہوئے ہین تھوڑی بہت مٹ بھیڑ ہوتی رہتی ہے + **زنجبار** کے مسلمانون مین بھی اٹلی کے خلاف جوش پھیلا ہوا ہے + **چین** مین کئی جگہ سلطنت جمہوری کا اعلان ہو گیا ہے۔ خاندان شاہی بہت کچھ نرمی اختیار کرتا ہے مگر صفائی شکل نظر آتی ہے + **ایران** مین روس سخت ظالمانہ طریق سے مردون عورتون اور بچون کو قتل کر رہا ہے فرعون نے یہودیون کو سزا دی تھی جس کا قرآن مین ذکر ہے۔ مگر وہ مردون کو مارتا تھا عورتون کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ ہمارے زمانہ میں مسلمانون پر ایسا عذاب شدید ہے۔ کہ عورتین بھی ذبح کی جاتی ہین سینکڑون ایرانی تہ تیغ ہو چکے ہین ایرانی پارلیمنٹ بالکل بے دست وپا ہے اور روس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جنوبی ایران مین انگریزی سپاہ پر بعض ایرانیون نے حملہ کیا ہے اسواسطے تعجب نہین کہ اب انگریزی فوج بھی روانہ کی جائے گی + ہندوستان کے مسلمان جابجا جلسے کر کے اپنی گورنمنٹ کو اٹلی اور روس کے مظالم کے مقابلہ میں **امداد** کے واسطے تارین دے رہے ہین مگر جب قہر الٰہی خود ان کی شامت اعمال سے نازل ہوا ہے۔ تو گورنمنٹ کیا کرے گی + ایک صاحب **دہلی اسلامیہ کالج** کی ضرورت ظاہر کرتے ہین بات تو معقول ہے۔ قیصر معظم نے **اجمیر شریف** کی بھی سیر کی اور دیوان درگاہ کو ۱۵۰۰ نذرانہ دیا + ہمعصر **نور افشاں** بدر کے مضامین کو یسوع کے حق مین گندے اور سخت بتلاتا ہے مگر اسے یاد نہین کہ وہ ہمارے سردار فخر عالم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کس قدر گندہ دہانی کیا کرتا ہے۔ کاش ! نور افشاں اپنی آنکھ کے شہتیر کو دیکھتا اور ناپاک مضامین لکھ کر مسلمانون کے جذبات کو جوش مین لانے کی کوشش نہ کرتا۔ ہم تو جو کچھ لکھتے ہین یورپ کے یسوعی محققین کی عبارتون کی نقل ہوتی ہے۔ اور آپ تو اناپ شناپ ہمارے پیارے رسول کے حق مین بجا اس کہتے رہتے ہین شرم کرو + **نیپال** کے مہاراجہ نے قیصر اعظم کے وہان جانے سے قبل وفات پائی۔ دیانند کالج کے لالہ **ہنسراج** پرنسپل سے مستعفی ہوئے + امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز کے مالکان نے یہ تجربہ کیا ہے کہ تمام دنیا کے گرد اگرد تار کتنے عرصہ مین پھر کر اپنی روانگی کی جگہ پر آجاتی ہے چنانچہ ایک تار نو الفاظ کی نیویارک ٹائمز کے دفتر سے ارسال کی گئی۔ جو کہ براستہ ہانولولو۔ منیلا۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور۔ بمبئی۔ سویز۔ جبرالٹر۔ فیال اور مس سے ہوتی ہوئی پھر نیویارک مین آپہونچی۔ تار نے دنیا کا کل چکر ایک سو چھ منٹ مین طے کیا گویا کل دنیا مین پیغام ڈیڑھ گھنٹے کے اندر پہونچ سکتا ہے۔ اب دیس اور پردیس کی کوئی خاص جگہ نہیں ہے + مہاراجہ صاحب کشمیر نے وہ منقش خوبصورت لکڑی کا **پھاٹک** جو کشمیر کیمپ کے دروازہ پر لگا ہوا تھا۔ حضور شہنشاہ معظم کے نذر کر دیا ہے اور حضور شہنشاہ معظم نے نذر قبول فرما کر اس کو لندن بھیجنے کا حکم دیا ہے + **دہلی** مین جدید پایہ تخت کے لئے قریب سوا لاکھ ایکڑ اراضی کا رقبہ حاصل کرنا منظور ہے پایہ تخت دہلی کا ایکٹ پارلیمنٹ بہت جلدی پاس کرین گے نومبر ۱۹۱۲ء سے گورنمنٹ کا قیام ہوگا + اخبار سنیہ دھرم قیصر ہند کی خدمت مین درخواست کرتا ہے کہ مہاراج جارج ہمیں رہو۔ **خیالی مورتون** سے ہم کو فائدہ نہین ہو سکتا۔ معلوم نہین خیالی مورتون سے کون لوگ مراد ہین + اخبار جھنگ سیال مین ایک ہندو لیڈی کا مضمون **پردے** کی خرابیون پر چھپا ہے۔ ہندوؤن کے ان پہلے ہی کونسا پردہ ہے۔ جو معزز لیڈی کو یہ تکلیف اٹھانی پڑی + اخبار اہل فقہ کا خیال ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب **دعوی نبوۃ** کی دھن مین ہین۔ اس پر مولوی صاحب کی کتب سے کچھ حوالہ بھی دیا گیا مگر ہمارے خیال مین مولوی صاحب ایسے آدمی نہین ہین گو وہ سلسلہ حقہ کے سخت دشمن ہین۔ ہر طرح لوگون کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہین مگر وہ محض مجنون نہیں ہین چنانچہ بنگال والی **پیشگوئی** کا ظہور کے زمانہ مین ہی پورا ہونا انہون نے تسلیم کر لیا ہے + **مہاراجہ بڑودہ** پر ولایت مین نالش ہوئی ہے کہ انھون نے کسی میڈم سے ..... کیا + لاہور کو دہلی بازار مین ریلوے والون نے **ٹکٹ گھر** کھولا خوب کیا مسلمان کثرت سے راجپوت ہین کیون ایک **مسلمان راجپوت اخبار** نہین نکلنا چاہیئے؟ ہماری رائے مین ضروری ہے + جہاز کا **ملازم راجہ بن گیا**۔ مسٹر جان بوئیس جو آجکل ولایت مین آیا ہوا ہے ایک وقت مین وہان کا غریب انگریز تھا مگر آجکل ایک علاقہ کا راجہ ہے۔ اور ایک قوم پر حکومت کرتا ہے اس کی بہت سی جائداد ہے کہا جاتا ہے کہ مسٹر جان بوئیس پہلے جہاز مین معمولی ملازم تھا ایک دفعہ وہ جہاز پر افریقہ کیطرف گیا یوگنڈا (افریقہ) پہنچنے پر اس کو معلوم ہوا کہ یہان سے کچھ فاصلہ پر چند وحشی اقوام کا علاقہ ہے اس کو بتایا گیا کہ وہ لوگ بڑے ظالم ہین۔ مگر اس نے یہ نیت کر لی کہ وہان ضرور جاؤن گا اور انکی خبر لاؤنگا۔ اس نے وہان سے کئی قسم کی نئی چیزین خرید کر لین اور کشتی پر سوار ہو کر اس طرف کو چلا اور کسی نے بھی اس کا ساتھ دینا منظور نہ کیا۔ لوگون کا خیال تھا کہ وہ جان بوجھ کر موت کے منہ مین جاتا ہے کیونکہ وحشی لوگ انسان کو مار کر کھا جانے سے بھی دریغ نہیں کرتے مگر اس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا اسلئے کوئی خوف اسکو اپنے ارادہ سے باز نہ رکھ سکا۔ آخر سفر کرتا ہوا ان وحشی لوگون کے علاقہ مین پہونچا۔ ناؤ پر ایک آدمی کو سدراہ دیکھا۔ انھون نے اسکے مار ڈالنے کی ٹھانی۔ مگر اس نے انکو قسم قسم کے تحفے دکھا کر اشارہ کیا کہ یہ مین تمہارے لئے لایا ہون۔ اسطرح چالاکی سے انکو اسوقت ٹالا۔ پھر انکو فونوگراف بجا کر سنانا شروع کیا۔ وحشی تو اسنے توہمات کے بموجب اس کو جنون وغیرہ کا عامل خیال کر کے اس سے ڈرنے اور اس کی عزت کرنے لگے۔ تھوڑے دن گزرنے پائے تھے کہ اس قوم کی ہمسایہ قومون سے جنگ چھڑ گئی اس جنگ مین مسٹر جان بوئیس نے جدید اسلحہ سے دشمنون پر فتح پائی اس سے اس کی عزت اور بھی بڑھی اور مسٹر جان بوئیس اس قوم اور اس دیش کا راجہ بن گیا اسنے راجہ بنتے ہی اس علاقہ کی خام پیداوار باہر بھیجنے کا انتظام کیا اور اسطرح خزانہ مین کافی روپیہ جمع کر لیا وہ اسوقت پانچ لاکھ آدمیون کا بادشاہ ہے اور بے شمار دولت کا مالک ہے +

بھوپال مین سخت طاعون - عرصہ چھ ماہ سے طاعون نے بھوپال کو صاف کر دیا ہے ایسا طاعون کسی تواریخ مین نہین دیکھا گیا۔ بھوپال کی آبادی ۵۵ ہزار ہے اس مین سے اب تک ۱۵ ہزار آدمی فوت ہو گئے۔ الامان والحفیظ۔ حضور نواب ولیعہد صاحب نے بڑے رحم اور انتظام سے کام لیا ورنہ گھرون مین مردے سڑ جاتے باشندگان شہر چھوڑ کر گاؤن مین بھاگ رہے ہین۔ لیکن وہان بھی طاعون پھیل گیا۔ پروردگار اپنے عاجز بندون پر رحم فرما کر اس سے نجات بخشے + یہ معلوم کر نا طمانیت بخش و مسرت انگیز ہے کہ روپے مین ایک **ناگوار تصویر** کا جو اشتباہ بعض نادان لوگون نے کیا تھا۔ اس پر مستند حلقون مین پورا نوٹس لیا گیا اور نئے سکے کے روپیوں کو میگنیفائنگ گلاس یعنی خوردبین سے دیکھنے پر یہ امر بخوبی پایہ ثبوت کو پہونچ گیا کہ جس چیز پر بعض توہم پرست اشخاص ناگوار تصویر کا شبہ ظاہر کرتے تھے وہ حقیقت مین ہاتھی کی تصویر ہے۔ جو ہندوستان کی رعایا سے بنائی گئی ہے اور اس مین ہاتھی کی سونڈ۔ دم اور تمام اعضاء صاف نظر آتے ہین پس ان تمام اشخاص کو جنھین اس اشتباہ نے ایک قسم کی تشویش مین مبتلا کر رکھا تھا اب بخوبی مطمئن ہو جانا چاہیئے اور اس کا پختہ یقین رکھنا چاہیئے کہ برٹش جیسی عادل و مہربان گورنمنٹ کسی ایسی بات کو ایک لمحہ کے لئے بھی روا نہیں رکھ سکتی جس مین کسی فرقہ رعایا کی دل آزاری متصور ہو + رسالہ **النجم** - پہنچا۔ تبادلہ بخوشی منظور ہے لیکن مباحثہ کے متعلق جو تجویز ایڈیٹر صاحب النجم تحریر فرماتے ہین کہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک مباحثہ النجم مین شائع ہو اور اس کے سوال و جواب بدر مین بھی چھپتے رہین اس کے ساتھ ہمیں اتفاق نہین۔ ناظرین بدر اس قسم کے بہت سے مباحثات دیکھ اور سن چکے ہین اور موجودہ ضروریات کے لحاظ سے بدر کے کالمون مین اتنی گنجائش بھی نہین۔ ہان النجم کے جن پرچون مین مباحثات شائع ہوتے رہینگے ہم ان کا اعلان کر دیا کرین گے اور جو شائقین ہون گے وہ خود النجم منگوا لیا کرین گے + اخبار اہل فقہ میں **مسلمانون کی موجودہ حالت** کے متعلق لکھا ہے یہ ضلالت۔ بطالت۔ ضد۔ تعصب۔ کذب۔ افترا۔ نقض عہد۔ بغض۔ کینہ۔ عداوت۔ حسد۔ غیظ۔ غضب۔ بخل۔ امساک۔ جبر۔ تعدی۔ تحکم۔ تکبر۔ غرور۔ نخوۃ اسراف۔ تساہل۔ تغافل۔ بے غیرتی۔ بے ہمتی۔ سب و شتم۔ استہزا۔ استخفاف کی سیاہ رات مین ہے یہ سب کچھ درست ہے۔ مگر کیا ایسے وقت میں اسلام مین کسی مصلح کی ضرورت نہین؟ + ماہ دسمبر کی ۲۶ تاریخ کو چھبیسوین **انڈین نیشنل کانگریس** کا اجلاس کلکتہ مین بڑی رونق اور دھوم دھام سے منعقد ہوا۔ پنڈت بشن نارائن صاحب در پریسیڈنٹ کا استقبال دلی تپاک کے ساتھ کیا گیا تقسیم بنگال کی ترمیم کے لئے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ مسٹر **تلک** کی رہائی کی خبر جو مشہور ہوئی تھی وہ غلط نکلی +

براھین احمدیہ - اصلی قیمت صہ رعایتی عہ تھوڑی نسخہ ہین
حضرت مرزا صاحب کی عربی کی نظمین - قیمت صرف ۶

نظم

حضرت میر ناصر نواب صاحب کی جو جلسہ پر پڑھی گئی

کیا حسن دلنشین ہے وہ دلستاں ہمارا
تعریف کیا کریں ہم کیا ہے دہاں ہمارا

ہر مہرباں سے بہتر ہے مہرباں ہمارا
ہے اس کی حمد گاتا خورد و کلاں ہمارا

کیا شان ہے ہماری کتنی ہماری عزت
وہ سائبان عالم ہے سائباں ہمارا

گردش سے آسمان کی کیا فکر ہے عزیزو
ہے آسمان کا مالک جب مہرباں ہمارا

ہم اُسکے گھر میں رہتے وہ ہے ہمارے دلبر
ہم میہماں ہیں اُس کے وہ میہماں ہمارا

گر پڑتے ہیں صنم بھی سجدہ میں اسکے آگے
دیتا ہے جب مؤذن اُٹھ کر اذاں ہمارا

باز آ شرارتوں سے اے نفس دوں سنبھل جا
نزدیک ہے ہمارے وہ رازداں ہمارا

پوشیدہ کچھ نہیں ہے اس غیب داں سے ہرگز
جو ہے عیاں ہمارا یا ہے نہاں ہمارا

ہر احمدی پہ اس کے بے انتہا کرم ہیں
فرقہ نہیں ہے ہرگز یہ رائگاں ہمارا

داخل ہو اس میں آکر تا ہو امان تم کو
ہر وقت ہے کشادہ دارالاماں ہمارا

یہ شہر قادیاں کا کیوں کر نہ ہو منوّر
جب نورِ دین یاور ہے حکمراں ہمارا

کوشش کرو عزیزو قسمت کے پھل ملینگے
ہوگا ذلیل و رسوا ہر بدگماں ہمارا

حاسد تباہ ہونگے دشمن ذلیل و خستہ
اب دن بدن بڑھے گا یہ خانداں ہمارا

دشمن کا وار سہکر یارو نہ تنگ ہونا
دُکھ چند روز کے ہیں ہے امتحاں ہمارا

یہ پیر اور ملّا ہوجائیں گے فقیر وا
دل سے ادب کرینگے شاہِ جہاں ہمارا

ہوگی ہماری عزت اور دشمنوں کی ذلت
سارے جہاں میں ہوگا سکہ رواں ہمارا

ہم ہوں گے سب پہ غالب برآئیں گے مطالب
یہ دے گیا ہے مژدہ مژدہ رساں ہمارا

ہم دیں گے جب کہ لیکچر سب ہونگے مثل بیچر
مبہوت ہوں گے سُن کر دشمن بیاں ہمارا

تقسیم ہم کرینگے ہر اک طرح کی نعمت
کھُلا رہے گا ہر دم دستر خواں ہمارا

دشمن جلیں گے دل میں دب جائینگے وہ گل میں
حد سے زیادہ ہوگا جب عزّ و شاں ہمارا

فضل خدا سے ناصر ہوگی ہماری نصرت
ہاجی ہمارا ہوگا بس مدح خواں ہمارا

باقی نہیں ہے کوئی اب قدرداں ہمارا
ہم سے خفا ہوا ہے وہ جانِ جاں ہمارا

تیر قضا نے مارا باقی نہیں سہارا
قد ہوگیا ہے غم سے مثلِ کماں ہمارا

گھوڑا رہا نہ ہاتھی سنگی رہا نہ ساتھی
اب بن گیا جولاہا ہر ایک خاں ہمارا

ہر پیر کر رہا ہے شیطان کی نیابت
ہر مولوی بنا ہے گندہ دہاں ہمارا

پھولوں کو روندتا ہے پیروں میں اپنے مالی
پیڑوں کو کاٹتا ہے ہر باغباں ہمارا

صوبے ہوئے ہیں سرکش تحصیلدار راشی
غافل ہے مملکت سے ہر حکمراں ہمارا

دوزخ کی طرح ہیں اب چنگاریاں نکلتیں
تھا باغ ہائے پہلے مثل جناں ہمارا

آیا ہے ہم پہ یارو ادبار کا زمانہ
ناکام ہوگیا ہے ہر کامراں ہمارا

آئی ہے ہم میں سستی جاتی رہی ہے چستی
ہے پیر سے بھی بدتر ہر اک جواں ہمارا

شاید کہ مر گیا ہے یا کوچ کر گیا ہے
مشغول خواب ہے یا بخت جواں ہمارا

قسمت نے مُنہ کو پھیرا ادبار نے ہے گھیرا
اقبال چھپ گیا ہے یارب کہاں ہمارا

کیا جانے دم زدن ہے جز صبر کیا ہے چارہ
دے غیر کو حکومت جب حکمراں ہمارا

تھے پاسبان عالم ہم بھی کبھی جہاں میں
خشنود ہم سے تھا جب وہ پاسباں ہمارا

کرنے لگے شرارت بڑھنے لگیں خطائیں
قہر و غضب میں آیا وہ مہرباں ہمارا

جس کی چمک سے سب کی ہوتی تھی آنکھ خیرہ
اقبال کا وہ سورج اب ہے نہاں ہمارا

آزاد ہوگئے ہم برباد ہوگئے ہم
اب کفر ہوگیا ہے بالکل عیاں ہمارا

کیا مار پڑ گئی ہے پھٹکار پڑ گئی ہے
اب نغمہ خواں ہمارا ہے نوحہ خواں ہمارا

یہ چور اور ڈاکو کیوں کر نہ ہم کو لوٹیں
غفلت میں سو رہا ہے ہر پاسباں ہمارا

کاہل وجود ہیں ہم۔ اہل نمود ہیں ہم
کل جائداد کھوئی ہے لامکاں۔ ہمارا

مردود ہوگئے ہیں۔ محدود ہوگئے ہیں
اب جھیل بن گیا ہے آبِ رواں ہمارا

ناصر خوشی سے ہنس تو اور قادیاں میں بس تو
رونا نہ جائیگا بس یہ رائگاں ہمارا

پھر مہرباں ہوا ہے وہ مہرباں ہمارا
بیدار پھر ہوا ہے بخت جواں۔ ہمارا

نعرے خوشی کے مارو اے میری دوستو تم
پہونچا خدا کے در تک آہ و فغاں ہمارا

عیسیٰ مسیح آئے قرآن ساتھ لائے
پہونچا یقین کی حد تک جو تھا گماں ہمارا }

مہدی جہاں آیا اور نور ساتھ لایا
اب نوحہ خواں ہمارا ہے نغمہ خواں ہمارا

منظور اس کو کر لو سینہ میں نور بھر لو
اُسکے طفیل ہوگا پھر عزّ و شاں ہمارا

توبہ کی دل میں ٹھانو تم میری بات مانو
سایہ میں اسکے آؤ ہے سائباں ہمارا

دجّال ڈر رہا ہے ڈر سے وہ مر رہا ہے
اقبال ہوگیا ہے ایسا عیاں ہمارا

حکمت کی ہے لڑائی موقوف ہاتھا پائی
غالب ہے دشمنوں پہ ہر ناتواں ہمارا

ہے رحم آنے والا اور قہر جانیوالا
مفتوح اب تو سمجھو سارا جہاں ہمارا

آوے گی ہمپہ رحمت کل دور ہوگی زحمت
ہوویگا کل زمانہ اب مدح خواں ہمارا

کر شکر اس کا ناصر گو ہے زبان قاصر
نامہرباں نہ ہووے نا مہرباں ہمارا

ہم اس کے ہیں فدائی۔ وہ جانِ جاں ہمارا
وہ جانِ جان ہمارا وہ دلستاں ہمارا

انعام و فضل اس کے بے انتہا ہیں ہم پر
محمودؐ سے ہے بنایا یہ عزّ و شاں ہمارا

مخلوق جس قدر ہے خادم ہے سب ہماری
کیا ہے زمیں بچاری ہے آسماں ہمارا

سارے خزانے اپنے بخشے ہیں اُسنے ہمکو
کیسا سخی ہے یارو روزی رساں ہمارا

ہیں فرش میں ہمارے لاکھوں خزانے مخفی
تاروں بھرا بنایا یہ سائباں ہمارا

جو کچھ دیا ہے اس نے ہے بے نظیر بیشک
بیفائدہ ہے سارا۔ شور و فغاں ہمارا

گن سکتے ہم نہیں ہیں سب اس کی نعمتوں کو
حد سے کیا ہے افزوں اُس نے مکاں ہمارا

کرتے ہیں ہم کو سجدہ اللہ کے فرشتے
یہ قرب ہے ہمارا یہ عزّ و شاں ہمارا

ہر چیز ہے مہیا ہر بات ہے میسّر
جو ہے چمن جہاں میں ہے گلستاں ہمارا

ہم ہر گھڑی ہیں لیتے ہر دم وہ ہمکو دیتا
کھاتا ہے بس اُسی کا کل خانداں ہمارا

کس مُنہ سے حمد اُس کی ناصر ادا کریں ہم
جھوٹی زبان ہماری گندہ دہاں ہمارا

تبلیغ کے واسطے عجیب موقعہ

سلسلہ احمدیہ کے چھوٹے رسائل۔ عام تقسیم کے واسطے شرائط بیعت ایک روپیہ میں ۸۰۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب ایک روپے میں ۸۰۔ بدر ایجنسی۔ قادیان

فہرست مبائعین

(نو مریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

میاں عمر الدین نظام الدین۔ نوہارانوالی۔ ڈاکخانہ ستراہ سیالکوٹ
ماسٹر محمد سعد اللہ صاحب معرفت منشی ظفر حسن صاحب ہیڈ کنسٹیبل جیل برنالہ

والدہ محمد ابراہیم صاحب بقالوزی
حید علیصاحب ولد فضل الٰہی صاحب میانوالی۔ ستراہ سیالکوٹ

ڈاکٹر جلال الدین صاحب پرائیویٹ پریکٹیشنر
منشی برکت علی صاحب ممبر کمیٹی
شیخ غلام محی الدین صاحب دوکاندار بساطی
شیخ تاجدین صاحب دوکاندار بساطی
} [illegible]

شیخ جلال دین صاحب چوہٹہ بھگت۔ کوچہ کنگھی سازاں۔ لاہور
سید احمد صاحب قاضی قصبہ اتیجن۔ علاقہ انگریزی۔ حیدرآباد دکن
محمد علیصاحب گجو چک۔ ڈاکخانہ گکھڑ۔ تحصیل گوجرانوالہ
مراد علیصاحب ” ” ”
رحمت علی صاحب ” ” ”
مساۃ اللہ جوائی صاحبہ ” ” ”
چوہدری قدر داد صاحب چک ۵۳ نہر جہلم
حسن علیخاں صاحب ولد محمد حیات خاں صاحب شاہجہانپور۔
رستم علیخاں صاحب فرزند ”
مساۃ کریم بی بی صاحبہ . . . . .
اہلیہ نواب خاں صاحب ہوشیارپور۔
چوہدری فتح خاں صاحب نمبردار چک ۸۷ جنوبی
چوہدری صوبہ خاں صاحب آبادکار تحصیل سرگودھا
چوہدری بہاول بخش صاحب ضلع شاہ پور۔
چوہدری نبی بخش صاحب آبادکار ” ”
” محمد خاں صاحب ” ”
” خوشی محمد صاحب ” ”
” سردار خاں صاحب ” ”
رحمت اللہ خاں صاحب ”

خدا بخش صاحب معہ ہمشیرہ و اہلیہ
غلام محمد صاحب
علی محمد صاحب
} رعیہ۔ سیالکوٹ

گوہر محمد صاحب جھنگ گمیانہ دفتر آب رہنوا
غلام نبی صاحب پٹواری رعیہ۔ سیالکوٹ

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر چالیس سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڑھ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دی جاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ۔ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک۔ قرآن شریف اور اردو خواندہ۔ مطیع و فرمانبردار۔ بخت و پز۔ قطع و برید و دوخت سے واقف ہے احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایک ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس ہو۔ اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار کی آمدنی کا ہو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڑھ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ درخواست کے ہمراہ ۲/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن رابیکے۔ ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر رہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان۔ غریب الطبع۔ قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر بیس سال۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار [illegible] عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن ضلع جہلم۔ اُن کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو +
محمد امین۔ فضل کریم سکالج سٹریٹ کلکتہ

(۸) ایک نیک نژاد شریف لڑکی عمر ۱۴ سال کے واسطے [illegible] کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر رہو۔ خط کے ساتھ جواب کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۹) ایک احمدی۔ نیک طینت۔ حافظ قرآن۔ عالم شخص دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں [illegible] احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں۔ کوئی نابینا عورت ہو یا [illegible] کوئی نقص ہو جسکے باعث بینا انسان کرنا ہوا کراہت کرے لیکن متعدی امراض سے بری ہو نکاح کے خواہشمند ہیں احباب توجہ فرماویں۔ خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی +
خط و کتابت معرفت محمد یامین تاجر کتب قادیان ہو +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ملازم عہدہ [illegible] پر ممتاز ہیں۔ اپنی ہمشیرہ عمر سولہ سال نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۲/ کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

اکسیر البدن عرب کا ایک عجیب نسخہ مقوی باہ۔ عظام و جمیع اعضائے رئیسہ۔ قیمت فی پانچ خوراک دس روپے بمعہ محصولڈاک۔ عبدالحی عرب قادیان۔ ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین [illegible] رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مسہی اور مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر بدر سے مل سکتی ہے قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے

اطلاع یہ اخبار ۱۶ صفحہ پر چھپتا ہے مگر اس الحاق کے ساتھ درس ضمیمہ نہیں چھپ سکا۔ ایڈیٹر

صحیفہ آصفیہ۔ اُردو۔ تحفہ نظام دکن بالقابہ کے لئے تبلیغ ... ۳ ر
شہادۃ فرقان۔ ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن حصہ اوّل کا جواب۔ ۲ ر
رویاء صالحہ۔ مسیح موعود کے لئے جو نشانات ضروری ہیں۔ ان کا ذکر۔ ۴ ر
البرہان الصریح۔ مسیح موعود کی صداقت میں۔ معہ حوالجات۔ ۲ ر
[illegible] روزوں کے متعلق تمام احکام اور ان کی فلاسفی۔ ۱ ر
[illegible] مرزا حیرت دہلوی کے اعتراضوں کا جواب۔ ۴ ر
سر الشہادتین مکمل بلا ٹائیٹل۔ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کی تصنیف
مولوی عبد اللطیف شہید مرحوم کے واقعات کی پیشگوئی سورہ یاسین سے۔ ۱ ر
[illegible] لیکچر خواجہ کمال الدین صاحب ... ۸ ر
[illegible] المکتوم۔ توراۃ و انجیل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت میں۔ ۶ ر
تعلیم المہدی۔ مرتبہ اکمل صاحب اُردو ... ۱۰ ر
نور القرآن۔ حصہ اوّل۔ ردّ عیسائی و آریہ ... ۲ ر
" " " حصہ دوم ... ۴ ر
دینیات کا پہلا رسالہ ... ۱ ر
لیکچر اسلام سیالکوٹ اردو (از حضرت مرزا صاحب) ۱۰ ر
لیکچر اسلام لاہور اُردو ... ۱۰ ر
فضل حق۔ (ایک نومسلم کی تقریر مسلمان ہونے پر) ... ۱ ر
راز حقیقت۔ اردو۔ ثبوت قبر حضرت عیسیٰ (تصنیف حضرت مسیح موعود) ۱ ر
سناتن دھرم۔ اُردو۔ ردّ آریہ (از حضرت اقدسؑ) [illegible]
الذکر۔ اسمائے الٰہی کی تفسیر ... ۲ ر
اعجاز احمدیہ۔ مباحثہ موضع مُد کا ذکر۔ مولوی ثناء اللہ کی لاف و گزاف کا رد۔ عربی اُردو مترجم ... ۳ ر
الحق لدھیانہ۔ اُردو۔ بحث مابین مولوی محمد حسین بٹالوی از حضرت اقدس لدھیانہ میں ۶ ر
نسیم دعوت اُردو ردّ آریہ از حضرت اقدسؑ ... ۳ ر
الحق دہلی۔ اُردو۔ مباحثہ حضرت اقدسؑ مابین مولوی محمد بشیر بھوپالی۔ ۸ ر
خلافت راشدہ۔ اردو۔ حصہ اوّل مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب ردّ شیعہ ۸ ر
" " " حصہ دوم ۴ ر
مواہب الرحمٰن۔ عربی مترجم فارسی۔ نشانات صداقت حضرت اقدسؑ و چند پیشگوئیوں کا پورا ہونا۔ ۴ ر
برکات الدعا۔ اردو۔ حضرت اقدسؑ کی تصنیف دعا کی برکتوں کا ثبوت ۱۰ ر
سرمہ چشم آریہ۔ اُردو۔ مرلی دھر آریہ کا حضرت اقدس سے مباحثہ پرانی تصنیف ۱۲ ر
اوامر و نواہی۔ عبد الحی عرب صاحب اُردو عربی۔ اس کتاب پر حضرت امیر المومنین کی تقریظ ہے ... ۹ ر

کشف الغطاء۔ تصنیف حضرت اقدسؑ۔ اعلیٰ حکام کو اپنی نسبت واقفیت کرانا ۲ ر
الہدیٰ۔ اخبار المنار کا جواب اور رئیس کو تحدی ۶ ر
ضرورت امام۔ اُردو حضرت اقدسؑ کی تصنیف مسئلہ امام پر سیر کی بحث ۳ ر
سراج الدین عیسائی کے سوالات کے جواب۔ اُردو۔ ۳ ر
دعوت وصلی۔ اردو۔ از حضرت اقدسؑ ... ۱ ر
نماز مترجم منظوم ...
سیرت ابدال۔ عربی۔ روح تصوف از حضرت اقدسؑ۔ مقربین کی علامات ۱ ر
قائد مسیح برہان الصریح۔ تائید سلسلہ میں ... ۲ ر
مسلمانوں کا خدا۔ اُردو ... ۲ ر
مجموعہ آمین۔ اُردو ... ۲ ر
آسمانی فیصلہ اُردو ... ۳ ر
دعوت ندوہ اُردو ندوۃ العلماء کو تبلیغ ... ۱ ر
ستارہ قیصرہ اردو ... ر
نزول مسیح اُردو ... ۴ ر
اسلامی فلسفہ اُردو ... ۴ ر
قاعدہ مکمل ... ر
رپورٹ جلسہ اعظم اُردو ... ۸ ر
شہادت القرآن۔ اردو۔ حضرت اقدسؑ کے دعویٰ مسیح موعود کا ثبوت قرآن شریف سے ۴ ر
حجۃ الاسلام۔ اُردو حضرت اقدسؑ۔ ردّ عیسائیت میں ... ۱ ر
دافع البلاء۔ اردو۔ طاعون سے بچنے کے طریق ... ۱ ر
سیرۃ مسیح موعود۔ اُردو ... ۸ ر
لغات القرآن۔ عبد الحی عرب صاحب حصہ اوّل۔ اردو عربی ... ۸ ر
" " " حصہ دوم ... ر
خزینۃ المعارف۔ حصہ اوّل تفسیر قرآن شریف از حضرت مسیح موعود ۴ ر
" " " حصہ دوم ... ۸ ر
خطبہ الہامیہ۔ عربی فارسی۔ اردو۔ از حضرت اقدسؑ۔ قربانی کی اصل حقیقت ... ۸ ر
ٹیچنگ آف اسلام۔ انگریزی۔ حضرت مسیح موعودؑ کا وہ مضمون جو جلسہ مہوتسو میں پڑھا گیا اور سب مضامین پر غالب رہا ۴ ر
مجموعہ عربی نظم۔ حضرت مسیح موعودؑ ... ۶ ر

ملنے کا پتہ: بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

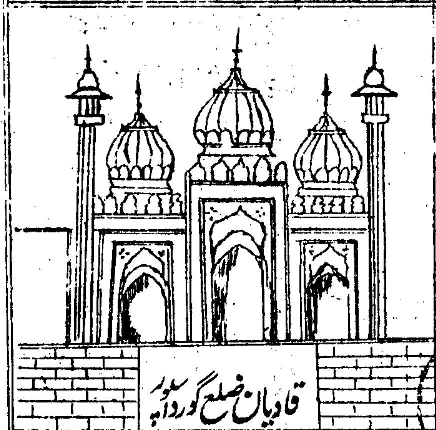

BADR بدر QADIAN

Reg. No. L. CCLX
24303 خریدار نمبر
Dr. Hasan Ally

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید | پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | ۱۱ صفر ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۹ ماگھ سمت ۶۸ | نمبر ۱۸ و ۱۹

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفے پاؤ گے تم

کتب بدر ایجنسی

بمعہ قیمت کتب

براہین احمدیہ مجلد عہ ۔ درثمین اردو مجلد ۴ر
درثمین بے جلد اردو ۳ر ۔ درثمین فارسی مجلد
فتاوے احمدیہ ہر سہ مکمل .. .. ۔ عہ
درثمین اردو و فارسی مکمل مجلد ۔ ۔ ۹ر

عربی بول چال ۔ ۲ر ۔ چولہ گرو باوا نانک صاحب ار
لیکچر مہرسنگھ ۔ ر ۔ حضرت اقدس کی پرانی تحریریں لددو ار
اربعین اردو ۵ر ۔ اسماء الحسنےٰ ۔ ۵ر ۔ ردّ افتراء مفت
مکتوبات احمدیہ ۸ر ۔ نغمۂ اکمل ۲ر ۔ موعظۃ الحسنےٰ ۲ر
خطبات کریمیہ ۴ر ۔ سلک مروارید ۴ر سلک مروارید ۲
۴ر ۔ تحفۃ العرب ۳ر ۔ تفسیر القرآن پارہ ۲۹ ۔ عہ ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۸ اردو عہ ر ۔ تفسیر القرآن پارہ ۲۷ عہ

سنّت احمدیہ ۴ر ۔ عقائد احمدیہ ۲ر ۔ ثنائی چکر ۲ر
احسن القصص ۲ر ۔ سفرنامۂ ناصر ۳ر ۔ شدھی کی اشدھی ۶ر
گلدستۂ حمد ار ۔ فرزند علی ۳ر ۔ مجربات نور دین حصہ اول ار
حصہ دوم ار ۔ سری ہنہ کلنک درشن ۸ر ۔ فتح دین ۳ر
کرشن لیلا ار ۔ مورکھ بدھ ار ۔ الاستخلاف ۴ر ۔ غلامی ۳ر
القول الصحیح ار ۔ نظم سنورات ر ۔ شہادت آسمانی ۵ر
شہادت آسمانی حصہ دوم ۲ر ۔ معیار الصادقین ۳ر
کامن احمدی ر احمدی کامن ر ۔ صحیفہ آصفیہ ۳ر
شہادت القرآن ۲ر ۔ رویائے صالحہ ۴ر ۔ البرہان الصریح
۲ر ۔ کتاب الصوم ار ۔ حیرت کی حیرانی ۴ر ۔ سر الشہادتین
ار ۔ اسوۂ حسنہ ۸ر ۔ السر المکتوم ۲ر ۔ تعلیم المہدی ار
نور القرآن حصہ اول ۲ر ۔ نور القرآن حصہ دوم ۴ر
دینیات کا پہلا رسالہ ار ۔ لیکچر اسلام ار ۔ فصل حق ار
راز حقیقت ار ۔ سناتن دھرم ر ۔ الذکر ۲ر انجام احمد
۳ر ۔ الحق لودہانہ ۲ر ۔ نسیم دعوت ۳ر ۔ الحق دہلی ۸ر
خلافت راشدہ حصہ اول ۸ر ۔ حصہ دوم ۴ر مواہب الرحمٰن
۴ر ۔ برکات الدعا ار ۔ سرمہ چشم آریہ ۱۲ر
ادام د نواہی قرآن کریم ۹ر ۔ کشف الغطاء ۲ر الہدیٰ ۶ر
ضرورت امام ۳ر ۔ سراج الدین عیسائی کے سوالات کے

جواب ۲ر ۔ دعوت دہلی ار ۔ نماز مترجم منظوم ر
سیرت ابدال ار ۔ قائد مسیح برہان الصریح ۲ر
مسلمانوں کا خدا ۲ر ۔ مجموعہ آمین ر ۔ آسمانی فیصلہ
دعوت ندوہ ار ۔ ستارہ قیصرہ ر ۔ نزول مسیح ۴ر
اسلامی فلسفہ ۴ر ۔ قاعدہ کمل ۔ ر ۔ حجۃ الاسلام ار
رپورٹ جلسہ اعظم ۸ر ۔ شہادت الفرقان ۴ر دافع البلاء
ار ۔ سیرت مسیح موعود ۸ر ۔ لغات القرآن حصہ اول
لغات القرآن حصہ دوم عہ ر ۔ خزینۃ المعارف ۴ر
خزینۃ المعارف حصہ دوم ۴ر ۔ خطبہ الہامیہ ۔ عہ ر
ٹیچنگز آف اسلام عہ ۔ مجموعہ عربی نظم ۲ر
مباحثہ مونگھیر ۴ر ۔ تصدیق کلام ربانی ۸ر عجیب ۲ر
ثنائی ہرزہ درائی ۲ر ۔ چودہویں صدی کا یہودی ۲ر
ثنائی فرار ۳ر ۔ واقعات بھاگل پور ۴ر ۔ علمائے خلف ۳ر
ثنائی چکر ر ۔ نور دل ر ۔ حق کا پرچار ۴ر
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ر ۔ بائبل کا پرچار ار
اسلام کا گر رنجات کی حقیقت ار ۔ نیر اسلام ۵ر
محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ار
اسلام کی پہلی کتاب ۴ر ۔ قصیدہ مہدویہ ر
احمدی پاکٹ بک ہر دو حصہ ۴ر

بدر پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

قابل توجہ مبایعین مخلصین

حضرت اقدس مغفور مرحوم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین بیعت کنندون کو وصیت کے لئے بڑا تاکیدی حکم ارقام فرماتے ہیں ہر بیعت کرنے والا جو کچھ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ رکھتا ہے۔ کم سے کم اس کے دسویں حصہ کی تعمیلاً وصیت ضرور ہی کردے۔ لہذا ذیل میں اصل حکم بغرض یاد دہانی درج کیا جاتا ہے بغور پڑھ لین اور تعمیل کرین۔

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ یاد رہے کہ خدائے تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن مین تمیز کردے اور ہم خود محسوس کرتے ہین۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر مین پڑے ہین کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ مین دین بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہین اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں صحابہ کا امتحان جانون کے مطالبہ پر کیا گیا اور انھون نے اپنے سر خدا کی راہ مین دئے خدائے تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی بنا ڈالی ہے تاکہ خبیث اور طیّب مین فرق کرکے دکھلاوے اس لئے اس نے اب بھی ایسا ہی کیا۔ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہون نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جاوین گے اور ثابت ہو جاویگا کہ بیعت کا اقرار انہون نے سچا کرکے دکھلا دیا ہے اور صدق ظاہر کر دیا ہے۔ بے شک یہ انتظام منافقون پر بہت گران گذرے گا اور اس سے انکی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہین ہو سکین گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً لیکن اس کام مین سبقت دکھلانے والے راستبازون میں شمار کئے جاوینگے اور ابد تک خدائے تعالیٰ کی ان پر رحمتین ہون گی امیں سچ سچ کہتا ہون جنھون میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر مین سابقین اولین لکھے جاوین گے وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا وہ آہ مار کر کہے گا کاش کہ مین تمام جائداد منقولہ کیا اور غیر منقولہ کیا خدا کی راہ مین دیدیتا۔ اور عذاب سے بچ جاتا۔ مین بہت قریب عذاب کی تمہین اطلاع دیتا ہون اپنے لئے وہ زاد راہ جلد ترجمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہین چاہتا کہ تم سے کوئی مال لون اور اپنے قبضے مین کرلون بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کروگے اور بہشتی زندگی پاؤگے۔ بہتیرے ایسے مین کہ وہ دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دین گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائین گے تب آخری وقت میں یہ کہین گے۔ ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔"

چو کار حیات است کار نہاں ٭ ہماں بہ کہ دل بگسلی زیں مکاں

پیپرمنٹ کی ٹکیاں

ہمارے ایک بھائی نے پیپرمنٹ کی ٹکیون کا کارخانہ کھولا ہے مگر ان ٹکیون کو زیادہ خوش نما اور مفید اور ارزان بنانے کے واسطے وہ اس کام کے کسی ماہر دوست سے مشورہ طلب کرتے ہین کوئی ہے جو اس کام مین ان کی امداد کرے۔

کھوئی ہوئی قوّت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرّب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہین۔ جو بدر ایجنسی سے ملسکتی ہے۔

مبارک

میاں بانع دین صاحب کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند ارجمند عطا کیا ہے۔ احباب مولود مسعود کے محمود ہونے کی دعا کرین۔

چونہ

ہمارے مکرم دوست بابو امام الدین صاحب پنشنر اورسیر نے چونے کا کارخانہ بمقام اسٹیشن گرلپورہ بنایا ہے کسی دوست کو چونہ کی ضرورت ہو تو عمدہ اور ارزان بابو صاحب موصوف سے مل سکیگا ٭

دُعا مدد

برادرم میاں حاجی احمد صاحب از پریم کوٹ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے معافی گناہ اور توفیق اعمال صالح کی دعا کرین ٭

ضرورت کاتب

ڈیرہ دون کے اخبار انوار عالم کے دفتر مین ایک ایسے کاتب کی ضرورت ہے۔ جو عربی خط بھی لکھ سکتا ہو۔

اطلاع

اگلے اخبار کے دونون نمبر اکٹھے ۱۵ فروری کو شائع ہون گے۔ صفحات زیادہ ہونے کے سبب کچھ کام دوسرے مطبع مین دینا پڑا ہے اسواسطے ۸ فروری کا اخبار شائع نہ ہوسکیگا۔

کسان

زراعت کا ماہوار رسالہ۔ بابت ماہ جنوری ۱۲ء اسوقت ہمارے سامنے ہے مضامین عمدہ اور مفید ضروریات زمانہ کے مطابق اور نئی ایجادات کے معلومات سے پُر کاغذ اعلےٰ خط نفیس۔ ایڈیٹر جناب سردار احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر جن کو صنعتی و زراعتی نمائش کے وقت سرکاری سند مل چکی ہوئی ہے۔ نامہ نگار سب لائق ہین رسالہ کو ہر طرح سے دلچسپ اور خوبصورت بنایا گیا ہے۔ چندہ تین روپیہ سالانہ ہے۔ رسالہ پر سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کا دفتر اشاعت کہاں ہے۔ مگر چھپا ہوا لاہور کا ہے اور غالباً اس کا دفتر بھی لاہور مین ہی ہوگا تمام زمینداروں کے واسطے اس رسالہ کی خریداری مفید ہوگی اور امداد مناسب ہوگی۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہین٭ درس قرآن شریف روزانہ ہوتا ہے ٭

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہین ٭

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میجر ای سی ایلیٹ دورے پر ہفتہ گذشتہ مین یہان تشریف لائے۔ منگل اور بدھ دو روز یہان قیام رہا۔ صاحب بہادر نے مدرسہ بورڈنگ اور مہمانخانہ سب دیکھے اور بہت خوش ہوئے۔

سڑک کے سروست درست کرانے اور پھر کسی وقت پختہ کرا دینے کا وعدہ کیا ہے۔

رسید زر ٭

مورخہ ۹ - دسمبر ۱۲ء

سید راجن شاہ صاحب ۱۹۴ للعہ	منشی مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ
منشی گوہر علی صاحب ۲۱۹۷ عہ	میاں فتح محمد صاحب ۲۳۷۶ عہ
منشی خادم حسین صاحب ۲۴۱۸ عہ	میاں احمد دین صاحب ۲۵۱۱ عہ
حکیم محمد نیر الدین صاحب ۲۵۳۳ عہ	مولوی محمد حسین صاحب ۵ ۱۵۲۶۵
چودھری ضیاء الدین صاحب ۲۶۶۴ عہ	ڈاکٹر فضل کریم صاحب ۲۶۶۹ للعہ

مورخہ ۱۱ - دسمبر ۱۲ء

منشی علی بخش صاحب ۲۶۲۷ عہ	میاں احمد علی صاحب ۴۷ للعہ
شیخ محمد حسن صاحب ۵۴۴ للعہ	منشی غلام رسول صاحب ۱۱۱۱ للعہ
شیخ محمد حسین صاحب ۱۳۹۶ عہ	منشی شمس الدین صاحب ۱۴۱۴ للعہ
سید محمد نذیر صاحب ۱۵۲۷ للعہ	حکیم علی احمد صاحب ۱۶۱۴ عہ
مولوی کرم الٰہی صاحب ۱۶۳۵ عہ	منشی غلام محمد صاحب ۱۷۵۸ عہ
مولوی عثمان غنی صاحب ۲۶۲۵ للعہ	منشی عبد القادر صاحب ۲۱۳۹ عہ
میاں رحمت اللہ صاحب ۲۲۶۷ عہ	سلطان محمد ذیلدار ۲۳۷۲ للعہ
منشی الٰہی بخش صاحب ۲۴۰۲ للعہ	محمد ابراہیم صاحب ۲۶۲۲ عہ
مولوی عبد اللہ صاحب ۲۴۳۶ عہ	مولوی عطر دین صاحب ۲۴۵ عہ

میاں فدا حسین صاحب ۱۵۲۸ عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

اسلام میں پورے داخل ہو

یاأیہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین۰

یہ قرآن شریف کی ایک آیت ہے + اے مسلمانو داخل ہو اسلام میں سب کے سب۔ اور نہ پیروی کرو قدموں شیطان کی۔ بیشک وہ تمہارا دشمن ہے کھلا +

جب تک کسی قومی کام کو کوئی قوم اختیار نہیں کرتی وہ کسی تنہا آدمی یا دو چار شخصوں سے نہیں ہو سکتا۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا مضبوط پکڑو اللہ کی رسّی کو اکٹھے یعنے قرآن شریف اور اسلام پر کل مسلمان مضبوطی سے اور ملکر عمل کریں تب پورا پورا فائدہ مترتب ہوگا۔ یہ دو چار آدمیوں کا کام نہیں ہے بلکہ کل قوم کا کام ہے کیونکہ تمام جہان کی اصلاح کے لئے اسلام اور قرآن شریف اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے اسکے لئے قومی کوشش درکار ہے نہ کہ شخصی + اب احمدی جماعت کو غور کرنا چاہیئے کہ یہ جماعت بھی صحابہؓ کے نمونہ پر چودھویں صدی میں قائم ہوئی ہے سوچیں کہ کس طرح صحابہؓ نے اکٹھے ہوکر اسلام کو پھیلایا۔ اور تمام دنیا میں پہنچایا۔ کل صحابہؓ کو تبلیغ اسلام کی دھن تھی۔ بُت پرستی کے دور کرنے کا شوق تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کی توحید پھیلانے کا جوش۔ تب اسلام دنیا میں آج نظر آتا ہے ورنہ عرب ہی میں چند روز زندہ رہکر مر جاتا۔ یورپ سے چین تک نہ پھیلتا۔ اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں پر غالب نہ آتا۔ ایک زمانہ تک اسلام بڑھتا رہا۔ چونکہ اس کے بڑھانے والے اکٹھی کوشش کرتے تھے اور سب ملکر دل وجان سے اسلام کو پھیلاتے رہے پھر جب اسلام کا جھنڈا ٹوٹ گیا اور مسلمانوں نے اتفاق چھوڑ دیا۔ اور بجائے ایک خلیفہ کے چند بادشاہ بنگئے اور ایک سلطنت چند بادشاہوں میں بٹ گئی اور آپس میں بغض وحسد شروع ہوگیا۔ سلوک نہ رہا۔ ایک دوسرے کا مخالف بنگیا اور بادشاہ آرام طلب اور عیش پسند ہوگئے۔ قرآن شریف کی تلاوت اور تعلیم کے بجائے راگ رنگ شروع ہوگئے اور نماز کی جگہ شراب نے لے لی۔ زنا ودیگر معایب بادشاہوں اور امراء میں پیدا ہوگئے اور شریعت اسلام کی عزت معزز لوگوں نے چھوڑ دی۔ رفتہ رفتہ مسلمان پاک مسلمان نہ رہے تو تاتار کے کفار مسلمانوں پر غالب آگئے اور انہوں نے مسلمانوں کا نہس نہس کر دیا۔ اور عرب کی سلطنت کو بیخ وبنیاد سے اکھیڑ ڈالا۔ لیکن پھر خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی فریاد سُنی۔ ایک صدی کے اندر ہی تاتاری کفار مسلمان ہو کر حامی اسلام بنگئے۔ اور انہوں نے پہلے سے بھی زیادہ ترقی کی۔ ان کی ایک شاخ روم تک پہنچی اور دوسرے ہندوستان میں بادشاہ بنگئے۔ اور بھی متفرق طور پر مسلمان ترقیاں کرتے تھے اور تمام ایشیا میں چاروں طرف مسلمانوں ہی کا زور تھا۔ اگر ایک قوم پست ہوجاتی تھی تو دوسری مسلمان قوم ہی برسر حکومت آجاتی تھی۔ آخر کار مسلمانوں میں ہر طرف تفرقہ پیدا ہوگیا۔ اور سستی اور عیش پسندی آگئی۔ جابجا وہ برباد ہونے لگے۔ ترکوں کی ایک شاخ کا ہندوستان میں بیڑا غرق ہوگیا اور بقیۃ السیف مثل یہود سور وبندر بن گئے اگر کسی نے ان کا برا حال دیکھنا ہو تو دلّی چلا جاوے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اسے میرے کلام کی تصدیق ہوجاوے گی۔ چند مفلوک اور نامدار صاحب عالم کہلانے والے کوئی اسے نظر پڑینگے اور ضرور اسے عبرت ہوگی۔ جب وہ معلوم کرے گا کہ یہ شہنشاہانِ دلّی کی نسل ہے اور اب تمام دلّی کے باشندوں سے ان کا حال بدتر ہے اور بدعملیاں ہنوز ان سے جدا نہیں ہوتیں الا ماشاء اللہ۔ دوسری شاخ ترکوں کی جو یورپ تک فتح کرتی چلی گئی تھی۔ جب ان میں بھی اتفاق اور اسلام کا جوش نہ رہا۔ اور سوائے اتفاق کے اور باتوں میں یورپ کے رنگ میں رنگے گئے۔ فسق وفجور میں مبتلا ہوگئے اور ان میں سرکشی آگئی اور مدبر ومنتظم نہ رہے اور ہر ایک خود غرض بن گیا۔ اور ہمچو من دیگرے نیست ہر ایک کا پیشہ ہوگیا قوم کی خیر خواہی اور دین کی پشت پناہی مفقود ہوگئی تو آہستہ آہستہ مغضوب الٰہی ہونے لگے اب ان کا بھی حال ابتر ہے۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے صوبہ پر صوبہ جن سے لیا تھا۔ ان کو مشل امانت واپس کر رہے ہیں اور آیندہ نہیں معلوم کہ انکی سلطنت کے کتنے سال باقی ہیں جن کو پورا کرکے وہ بھی سینکڑوں سال کی یورپ اور ایشیا کی سلطنت کو تباہ کر دینگے اور تھوڑے بہت مقابلہ کے بعد ایران کی طرح کسی یورپ کی سلطنت کے زیر سایہ آجاوینگے اور سپین کیطرح انکے محل اور قلعے بھی یورپ کے سیاحوں کی زیارت گاہ بنیں گے اور سیاح ان کو دور دور سے آکر دیکھا کرینگے اور ان میں بوم وچغد اپنے آشیانے بنائیں گے اور تاریخوں کے صفحوں میں ان کا ذکر باقی رہ جاوے گا۔ اور وہ بہادر قوم ترک محنت مزدوری۔ سوداگری اور زمیندار کا پیشہ اختیار کرکے اپنا پیٹ بھرا کرے گی۔ جس کے شاہوں سے بلکہ وزراء وامراء سے شاہانِ یورپ کانپتے تھے۔ اللہ تعالےٰ ایسا نکرے آمین +

تیسری ایک اور سلطنت اسلامی جسکو اسلامی کہنا بھی مجھے پسند نہیں۔ ایران میں تھی جو آجکل عالم نزع میں ہے اور دم توڑ رہی ہے وہاں کے باشندے بھی ایک زمانہ میں بڑے بہادر تھے اور دنیا انکے اقبال کا سکہ مانتی تھی۔ اسلام سے پہلے ان کا ایک بادشاہ بڑا عادل تھا جسے لوگ نوشیروان کہتے ہیں جسکے اوصاف حمیدہ اب تک مشہور ہیں اور فارس میں پچھلے زمانے میں ایک نامی گرامی پہلوان تھا جس کا نام رستم تھا۔ اسکی بہادری بھی ضرب المثل ہے۔ ابتدائے اسلام میں حضرت عمرؓ عنہ کی خلافت میں فارس آتش پرستوں سے فتح کیا گیا تھا۔ چند صدیوں کے بعد حضرت عمرؓ عنہ کے دشمن برائے نام شیعان علی ایران پر قابض ہوگئے اور سنی فرقہ کے مسلمانوں کو آہستہ آہستہ نکالتے گئے یا اپنے میں ملاتے گئے اور آجکل گویا خالص تبرائی فرقہ چند صدیوں سے وہاں کے حکام اور رعایا کا ہے سنی کوئی اطراف ملک میں شاید ہو تو ہو۔ یہ اسلام کا فرقہ ہر طرح کے نکرات میں مبتلا ہے۔ قید شریعت سے آزاد ہے۔ صحابہؓ عنہ کا دشمن علی پرست حسین پرست ہر وقت حسین کو رونے پیٹنے والا اس قدر گناہوں میں غرق ہے کہ ان کو دیکھ کر تعجب آتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں؟ خود غرض ڈھیرا بند دنیا کے لالچی سست الوجود مشرک اور بدعتی۔ بجائے پانچ وقت کے تین وقت نماز پڑھنے والے تقیہ باز۔ متعہ پر عامل گناہوں میں مبتلا۔ گندم نما جو فروش۔ رعیت کو ستانیوالے غریبوں سے بتشدد رشوت وصول کرنے والے۔ حسینؓ کے کفارہ پر صدق دل سے یقین کرنے والے۔ اور اب دینی حس بھی ان میں سے ماری گئی ہے قرآن شریف سے انہیں مطلق محبت نہیں رہی۔ نہ رسول مقبول سے انہیں کچھ واسطہ رہا ہے۔ یا علی و یا حسین کے سوا انہیں کچھ یاد ہی نہیں۔ فارس میں فسق وفجور کے دریا بہہ رہے تھے اور شرک

بدعت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا کہ ناگہاں قہرالٰہی جوش میں آیا۔ اور غار والے مہدی کے منتظرین کو آپکڑا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم فرما کر فارس کی سلطنت کو اتنا کمزور کردیا کہ دوسری سلطنتوں کو لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے دخل دینا پڑا۔ اور سلطنت کے ٹکڑے ہوگئے ہم تو چاہتے تھے کہ تمام فارس ہماری سرکار دولتمدار کے زیرسایہ آجاتا۔ تو اس کے حق میں بہتر ہوتا مگر اسکی بدنصیبی کہ ایک بڑا حصہ فارس کا روس کے قبضے میں چلاگیا جو انشاء اللہ تعالیٰ ایرانیوں کو ذلیل بنا کر چھوڑے گا اور صحابہؓ پر تبرے بازی کا زوال ان پر بخوبی پڑے گا۔ اب امام حسینؓ اور علی مرتضیٰؓ کو کیوں نہیں پکارتے اور جنکی نذر و نیاز پر ایران کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ کیوں ان کی امداد کو نہیں تشریف لاتے۔ وما دعاء الکافرین الا فی ضلال۔ کاش کہ ایران کے مسلمان اب بھی جناب الٰہی میں توبہ کریں اور گناہ ترک کرکے سچے مسلمان بنجائیں اور آپس کے نفاق چھوڑ دیں۔ اور اصحاب رسول اللہؐ کی عداوت سے باز آئیں تاکہ دین و دنیا میں آرام پائیں اور بالکل تباہ نہوں اور قہرالٰہی سے امان پاویں۔ بظاہر شیعہ کا شرارتوں سے اور تبرے بازیوں سے باز آنا ناممکن معلوم ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ وہی معاملہ کرے گا جو ایسے لوگوں کے ساتھ اسکی عادت ہے اے میرے احمدی بھائیو! میں قصہ گو نہیں ہوں۔ تمہیں نصیحت کیلئے یہ ذکر سنایا ہے۔ تمہارے قبضہ میں نہ تو اکبر اور شاہجہان جیسی حکومت ہے نہ ترکوں جیسی سلطنت ہے نہ ایران کی طرح بادشاہی۔ تم تو اُس شاخ کی طرح ہو جو زمین سے نکلتی ہے اور اس کے درخت عالیشان بننے میں ہنوز عرصہ ہوتا ہے۔ اور اقسام آفات زمانہ سے اس کو اندیشہ ہوتا ہے۔ ایک گھوڑا یا گائے یا بھینس اس کو تباہ کر سکتی ہے تم بموجب حکم الٰہی واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا کے پورے پورے متفق ہو اور ایک جان و یک زبان بنو۔ آپس میں اختلاف نہ کرو۔ تباغض و تحاسد سے بچو۔ محبت و پیار سے مل جل کر کام کرو۔ اپنے حصہ سے زیادہ لینے کی آرزو نہ کرو۔ جتنا جتنا خدا تعالیٰ نے تمہیں رتبہ بخشا ہے۔ اس پر راضی رہو۔ ایک بھائی دوسرے بھائی پر چیرہ دستی نہ کرے کوئی کسی کو ناحق دبائے نہیں۔ کوئی اپنے چھوٹے بھائی کو ستائے نہیں ممکن

ہے کہ چھوٹے کو خدا بڑا بنادے اور بڑے کو چھوٹا کردے دھڑہ بندی سے قوم میں تفرقہ پڑ جاتا ہے۔ کچھ عرصہ تو اس ذریعہ سے آدمی ممتاز بنجاتا ہے لیکن آخر مشکل ہوتی ہے ممکن ہے یار موافق متفرق ہوجاویں اور جتھا ٹوٹ جاوے اور آپس میں محبت نہ رہے نفرت پیدا ہوجاوے اور ایک آدمی جس طرح پہلے اوروں کو ستاتا تھا خود ستایا جائے اور چھٹی کا دودھ یاد آجائے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کے یار موافق چند روز میں ایک ایک کر مرجائیں اور یہ تنہا اپنے دشمنوں میں گھر جائے اور جس طرح اس نے اوروں پر وار کئے تھے لوگ اس پر بھی اسی طرح وار کریں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی پر بھروسہ نہ کرو کیونکہ سوائے اس کے کوئی قائم بالذات نہیں ہے اور وہ دل کے خیالات سے واقف ہے اس سے کوئی چھپ نہیں سکتا۔ لوگوں سے چھپنے کا کچھ فایدہ نہیں جب خدا دیکھ رہا ہے اور گناہوں پر سزا دینا اس کا کام ہے پھر چھپ کر لوگوں کی بداندیشی سے حاصل کیا۔ بڑے سے بڑے احمدی کو بسبب اس کی دنیاوی وجاہت کے برا نہ سمجھو۔ اور چھوٹے سے چھوٹے بھائی کو اس کی غریبی کے باعث سے حقیر نہ جانو اللہ تعالیٰ جسموں کی بڑائی اور صفائی کو نہیں دیکھتا۔ نہ چہروں کی خوبصورتی کی اس کے ہاں کچھ قدر ہے نہ وہ جنٹلمینوں سے الفت رکھتا ہے نہ عمدہ بولنے والوں اور لیکچراروں سے پیار رکھتا ہے نہ فقط علم والوں سے اسے محبت ہے نہ بڑے چالاکوں سے اسے انس ہے بلکہ متقی اور پرہیزگار صالح اور نیک زمرہ سے وہ التفات کرتا ہے اور سیدھے سادے اور سچوں سے اسے محبت ہے زبان کے نرم اور دل کے سخت اس کے ہاں مردود ہیں اور ریاکاروں سے وہ بیزار ہے بناوٹ اسے پسند نہیں اور تکلف سے اسے نفرت ہے فریب بازی اور تقیہ سے وہ ناخوش ہوتا ہے زبانی جمع خرچ اس کے ہاں مقبول نہیں جو لوگ مصرعہ ذیل کے عامل ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا کچھ علاقہ نہیں **مصرعہ** ستم درپردہ کرتے ہیں بظاہر پیار کرتے ہیں

احمدیہ فرقہ کی بنیاد تقوے اور پرہیزگاری پر ہے اور ہونی چاہیئے۔ علم و عمل اور حلم و حیا سے آدمی قوم کا سردار بنتا ہے نہ چالاکی اور کثرت مال و جوڑ توڑ و قیل و قال سے جو شخص اپنے اطوار درست کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی

طرف جھکے تم بھی اسکی طرف جھکو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سرکشی کرے تم بھی اس کو ذلیل و حقیر جانو۔ تمہارے عہدیدار ہوشیار اور متقی ہوں۔ تمہارے اہلکار نیک مزاج اور پرہیزگار ہوں۔ ایک دوسرے کی تذلیل کے درپے ہوگے تو خود تم ذلیل ہوجاؤ گے۔ قومی مکان متفرق اینٹوں سے بنتا ہے اگر تم کسی جگہ سے ایک اینٹ نکالو گے تو دوسری اینٹیں خود بخود ڈھیلی پڑ جائیں گی۔ اور تمہاری تقلید سے اگر اوروں نے بھی کہیں کہیں سے اینٹیں نکالنی شروع کردیں تو مکان آخر کل کا کل گر جاوے گا۔ نیز قومی باغ ہر قسم کے درختوں سے طیار ہوتا ہے اگر تم چند درخت جو تمہیں ناپسند ہیں کاٹ ڈالو گے تو اور لوگ اٹھ کر تمہارے پسندیدہ درخت کاٹنے شروع کریں گے اور انجام کار باغ برباد ہوجاوے گا مناسب ہے کہ آپس میں نہایت خلوص اور محبت سے گزارا کرو۔ غرباء مسلمین اور ضعفاء مومنین کو اپنا پشت پناہ اور اپنے قلعہ کی چاردیواری سمجھو اور اپنے باغ کے گرد کی باڑ تسلیم کرو اگر قلعہ کی چاردیواری گر جاویگی۔ تو دشمن قلعہ کو تباہ کردیں گے اور باغ کی باڑ نہ ہوگی تو مخالفوں کے مویشی گل و گلزار کو پامال کردیں گے۔ اُمراء کا روپیہ اس قدر فائدہ نہیں دیتا جس قدر غربا اور ضعفاء کی دعائیں کام آتی ہیں یہ سچی باتیں ہیں اور سچے دل سے نکلی ہیں انہیں قبول کرلو تاکہ دنیا و دین میں تمہارے کام آویں۔ ایک خلیفہ کے ماتحت رہو اور اپنی حکومت اس پر قائم نہ کرو اور اس کو حقیر نہ سمجھو بلکہ دل و جان سے اسے معزز جانو اسکی رائے پر اپنی رائے کو غالب کرنیکی کوشش نہ ظاہر میں کرو نہ باطن میں۔ اپنے دلوں میں سوچو اور خوب خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر سمجھو کہ اگر خلیفہ تمہارا محکوم ہوا تو خلیفہ کاہے کو ہوا۔ شاہ شطرنج ہوا۔ حکومت کی باگ اپنے ہاتھ نہ لو بلکہ اس کے ہاتھ میں دو۔ اور خود تمام خورد و کلاں محکوم و خدام بنکر رہو تاکہ دنیا و دین کے فیوض تم پر مثل بارش کے نازل ہوں خلیفہ کے معاملات میں اپنا دخل نہ دو۔ اور یہ نہ چاہو کہ خلیفہ کے تمام احکام تمہارے ہی حق میں ہوں۔ اگر کوئی حکم تمہارے حق میں نہو تو بھی خوشی سے قبول کرو اور اگر تمہارے مخالف ہو تو اسے زیادہ خوشی سے منظور کرو نہ خدا کے کل فیصلہ تمہارے حق میں ہوتے ہیں نہ رسول کے نہ خلیفہ کے نہ کسی جج کے تم ناممکن و محال کے پیچھے نہ پڑو۔ زیادہ تنگ نہ کیا کرو۔

رلے سامنے لگاکر نہیں جاسکتے۔ اب اس کی بیوی میرے گھر میں برتن دھونے پر ملازم ہے۔ میں نے جب اس نظارہ کو دیکھا۔ تو وجد آگیا میں نے کہا میں اب جاتا ہوں اور اسی جوش میں وہاں سے رئیس کے پاس چلاگیا۔ وہاں بھی کچہری ہورہی تھی۔ جب اس کے کھانے کا وقت آیا سب چلے گئے میں بیٹھا رہا۔ اس نے بھی دربار برخاست کیا مگر میں پھر بھی بیٹھا رہا۔ میں یہ قصہ نہیں سُناتا۔ میں جس غرض کے لئے سُناتا ہوں وہی غرض اب بھی ہے ✤

میرے گھر میں اتنی روٹی نہیں پکتی جو تم سب کا پیٹ بھردوں۔ اس لئے میں تم کو یہ دعوت کرتا ہوں اور یہ باتیں سُناتا ہوں تاکہ تمہیں فائدہ پہنچے۔ غرض اس رئیس کو بھی وہی تقریر سُنائی۔ اس نے کہا میرے سامنے آؤ۔ اس کے سامنے پہاڑ تھا اس نے کہا یہاں ایک شہر تھا جو پہاڑ کو کرید کر بنایا گیا تھا اس کا نام دھارانگر تھا۔ ہمارے بزرگ اس شہر کے رئیس کے ماتحت تھے خدا تعالےٰ نے یہ واعظ میرے سامنے رکھا ہے اور یہ مجھے بتاتا رہتا ہے وہ مشرق میں تھا۔ پھر جنوب کی طرف رُخ کیا۔ اور وہاں ایک قلعہ دکھایا اور کہا کہ یہ قلعہ بڑے زبردست بادشاہ کا قلعہ ہے اور یہ اس غرض کے لئے ہے کہ کوئی وبائی بیماری ہو تو وہاں جا رہتے ہیں۔ اس نے اس کے متعلق تاریخی واقعہ سُنایا کہ ظلم کے سبب سے وہ سب ہلاک ہوگئے۔ میں وہاں سے اُٹھ کر اپنی جگہ آگیا۔ مگر وہ رئیس وہیں رہا۔ میں نے ادب کے خلاف سمجھا کہ یہ اُٹھا نہیں اور میں اپنی جگہ پر آگیا ہوں پر اس نے خیال کیا اور کہا کہ جہاں ہم کو کمر بند ریاست دیا جاتا ہے اور جہاں گدی نشینی ہوتی ہے وہ ان بادشاہوں کا ہے جن کی غلامی پر فخر کرتے تھے اور آج ان کی نسل کو کھانا نہیں ملتا۔ اس نے کہا آج یہ نکتہ سمجھ میں آیا کہ یہ ہمارے سمجھانے کے لئے ہے۔ میں تم کو سمجھاتا ہوں کہ ہمارے گاؤں میں بھی اُجڑے ہوئے مکان ہیں ان سے عبرت پکڑو۔ ہمیں بھی کوچ کرنا پڑے گا۔ میرے پاس سیالکوٹ کا ایک شخص بیٹھا ہے میں وہاں کی تاریخ خوب جانتا ہوں وہ سالیا ہن کہاں ہے اور اس کے بیوی بچے کہاں۔ کیا اتنا بڑا ڈھیر خاک کا آسانی سے بنگیا ہوگا؟ پس تم اپنی غلطیوں سے اپنے آپ کو برباد نہ کرو۔ لوگوں نے تمہارے خلاف کفر کے فتوے دیئے۔ لیکن اگر تم نے خدا تعالےٰ کو ناراض کرلیا تو پھر تو کچھ بھی نہ رہے گا۔ نمک سے کھانا اچھا ہوتا ہے

لیکن اگر نمک ہی گندا ہو جاوے تو کھانا کہاں اچھا رہیگا تم میری باتیں سُننے آئے ہو۔ اس لئے میں جو تمہارے مفید سمجھتا ہوں کہتا ہوں تمہیں خواہ پسند آوے یا نہ آوے! میں یہ ادھورا کرتا ہوں میں کہاں تک کہتا رہوں گا۔ جو سُنتے ہیں وہ یاد کرلیں اور جو نہیں سُنتے اُن کو پہنچا دیں کہ

اللہ تعالےٰ کو ناراض مت کرو جو اسکو ناراض کروگے تو پھر کہیں ٹھکانا نہوگا۔

ہر شخص اس واعظ کو یاد رکھے اس کے پاس گھرانے اور مکان اُجڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ میں نے صحت اور بیماری کی حالت بھی دیکھی ہے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو کہتے تھے کہ ہمارے پاس روپیہ آوے تو ہم یوں کریں روپیہ آتا ہے مگر وہ نہیں کرسکتے۔ اس لئے جو کرنا ہے آج کرو ✤

میں نے ان عورتوں کو درس میں سُنایا کہ عورتوں میں یہ برائیاں ہوتی ہیں جو غیبت کرتی ہیں۔ دوسروں پر تہمت لگانے کی عادت رکھتی ہیں۔ اگر خاوند کسی حسین۔ جوان عورت سے للّٰہ فی اللہ بات بھی کرے تو عورت اس پر بدظنی کرتی ہے سوکن اگر ہو تو اُسے نفرت سے دیکھتی ہیں میں نے ان کو کہا کہ ان برائیوں کو اپنے اندر رکھ کر مت سمجھو کہ احمدی ہوگئی ہیں۔ نہیں بھی سُناتا ہوں احمدی صرف زبان سے کہدینے کا نام نہیں۔ خدا کی کتاب پر عمل درآمد کرو تاکہ وہ راضی ہو۔ میں نے مریدوں میں جان نثار بھی دیکھے ہیں جنہوں نے میری بیماری میں دُعا کی کہ ہم مرجاویں اور یہ زندہ رہے / بعض ایسے بھی ہیں کہ کہتے کہتے تھک گیا وہ نہیں سُنتے۔ میں ہمیشہ ایسی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ گویا آخری نصیحت ہے۔ مجھے اس کی پروا نہیں کہ کسی کو پسند آتی ہے یا نہیں میں تمہاری پسند کے لئے نہیں کہتا بلکہ خدا کے لئے کہتا ہوں اگر کہو کہ سائینس کے مضامین میرے پاس نہیں تو میں انکی قدر نہیں کرتا۔ اب قبل اس کے کہ میں تمہیں رخصت کرتا ہوں یہ نصیحت کرتا ہوں ✤

ایک قومی بیماری کا علاج

ایک بدی ہے جو لوگوں میں عام طور پر پھیلی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی بدی کرتے ہیں تو اسے تقدیر کے حوالے کردیتے ہیں۔ اور اگر نیکی کرتے ہیں تو اپنی کوشش کی توفی[illegible] جتاتے ہیں۔ اس بیماری میں طبیب بہت مبتلا ہوتے ہیں کوئی مریض اگر بچ جاوے تو کہتے ہیں کہ ہم نے ایسی تشخیص کی اور ایسا نسخہ تجویز کیا کہ اکسیر کی طرح مفید ثابت ہوا۔ وہاں وہ شافی مطلق بنجاتے ہیں۔ لیکن اگر مریض مرجاوے تو پھر کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو بڑی کوشش کی مگر کیا کریں تقدیر ہی ایسی تھی۔ یہ قرآن مجید کے خلاف ہے اللہ تعالےٰ کی ذات پاک ہے اس مسئلہ میں تدبر نہ کرنے سے غلطی لگی ہے ایسی بارہ آیتیں ہیں جن میں قرآن مجید نے فیصلہ کردیا ہے ✤

شرعی اور کونی امور

یاد رکھو۔ دو قسم کے امور ہوتے ہیں ایک کونی ہوتے ہیں۔ ان کونی امور میں انسان کا اپنا دخل و تصرف کچھ نہیں ہوتا اور نہ ان امور کے لئے وہ مکلف ہے اور نہ جزا و سزا کے لئے مامور۔ جو امور شرعی ہوتے ہیں وہ انسان کے دخل و تصرف کے نیچے ہوتے ہیں اس لئے وہ ان کے کرنے یا نہ کرنے پر جزا و سزا کا مستحق ہوتا ہے اس کی چند مثالیں قرآن مجید سے سُن لو۔ قرآن مجید میں ایک لفظ قضٰی ہے یہ ایک تو کونی رنگ میں بولا گیا ہے جیسے فرمایا فقضٰھن سبع سمٰوٰت فی یومین (سورہ حم سجدہ) اب سات آسمانوں کا دو وقتوں میں بنجانا اس سے انسان کو کوئی تعلق نہیں یہ اللہ تعالےٰ کے امر کے نیچے بنگیا۔ پھر یہی لفظ دوسری جگہ شرعی رنگ میں فرمایا وقضٰی ربک الّا تعبدوا الّا ایاہ یہاں حکم دیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اب یہ فعل انسان کے دخل و تصرف کے نیچے ہے اس لئے اگر وہ اس کی تعمیل نہ کرے گا تو مستوجب سزا ہوگا۔ اسی طرح پر ایک کتب کا لفظ ہے کتب اللہ لاغلبنّ انا ورسلی اس میں کونی کیفیت ہے کتب علیکم الصیام میں شرعی صورت ہے ✤

اسی طرح پر ایتاں کا لفظ ہے اٰتینٰھم ملکاً عظیماً میں ایتان کونی رنگ رکھتا ہے اور ما اٰتاکم الرسول فخذوہ میں شرعی حالت ہے ✤

اسی طرح ارسل کا لفظ ہے ارسل الریاح میں تو کونی ہے۔ اور ارسل رسولہ بالھدیٰ میں شرعی ہے۔ حرّمنا علیہ المراضع من قبل میں حرمت کونی ہے اور حرّمت علیکم امھاتکم الآیۃ میں شرعی ہے ✤

اسی طرح کلمہ کا لفظ ہے حقّت کلمۃ ربک میں کونی ہے۔ اذا ابتلی ربہ بکلمات شرعی ہے۔ اسی طرح پر ارادہ کا لفظ ہے۔ ایک جگہ فرمایا فعال لما یرید۔ دوسری جگہ شرعی رنگ میں یرید اللہ بکم الیسر فرمایا ہے +

غرض جب تک انسان ان الفاظ کے استعمال میں تفرقہ اور امتیاز نہیں کرتا وہ غلطی کھاتا ہے اور حدود اللہ کو توڑ کر بھی اپنے آپ کو بری ٹھیرا کر اللہ تعالےٰ کیطرف منسوب کر دیتا ہے۔ یہ سخت غلطی اور گستاخی ہے اس کو چھوڑ دو۔ اور توبہ کرو +

اب میں اپنی تقریر کو اس خیال پر کہ نماز کا وقت تنگ نہو جاوے اور کبھی اس خیال پر کہ تم میں سے کوئی اکتا نہ جاوے اور کبھی اس لحاظ سے کہ کوئی دوسرا نہ کہے کہ میرا وقت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ میں نے تمہیں جو کچھ کہا ہے تمہاری بھلائی کے لئے کہا ہے تم میں بعض نوجوان نکچے ہیں جو کہتے ہیں زبان کا لائسنس لینے کا حکم نہیں ہے میں نے کہا اخباروں کے لٹریچر کو بدل دو۔ اور کہا کہ دوسرے مذہب کے متعلق اپنی تحریروں کو نرم کرو۔ تو کہا کہ آہن با آہن نوال کوفتن۔ میں نے کہا یہی چال چلو مگر اب سرکار کی قانون نے ان سے وہی کرایا جو میں قانون سے پہلے چاہتا تھا۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے مولوی عبد الکریم کو ایک مرتبہ کہا کہ نور الدین بہت نرم لکھتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہم بھی ان کی نرمی پر حیران ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ فطرتیں الگ ہیں بہرحال تم ہماری بات کو سنو اور عاقبت اندیشی سے کام لو۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں اوصیکم بتقوی اللہ تقوی اللہ اختیار کرو۔ میں اسی کو وصیت کرتا ہوں متقی بنجاؤ گے تو دنیا میں بامراد اور کامیاب ہوجاؤ گے اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔ تمکو ہر قسم کی تنگیوں سے نجات دے گا۔ من حیث لا یحتسب تم کو رزق ملے گا۔ تمہارے دشمن ہلاک ہونگے اور بالآخر علوم حقہ تم پر کھولے جاوینگے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور بہت استغفار کرو تاکہ گناہوں کے برے نتائج سے تم محفوظ رہو اور آیندہ گناہوں کے جذبات دبائے جاویں۔ استغفار بہت ہی ضروری چیز ہے اور تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرو جو اس کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے اس پر کھولا جاتا ہے تم میں سے بعض کمزور ہیں۔ قوت فیصلہ نہیں رکھتے اور تاب مقابلہ ان میں نہیں انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور گر جائیں اور بہت دعا کریں الحمد شریف پڑھ کر دعا کریں۔ الحمد شریف۔ درود شریف۔ استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھا کرو۔ میرا اعتقاد ہے لیکچر دیتے ہیں۔ کلام کرتے ہیں مسایل کا جواب دیتے ہیں دعاؤں سے کام لو۔ اور الحمد شریف کو ضرور پڑھو۔ تم اس کی عادت ڈالو۔ نامرادی اور ناکامی کو دیکھوگے بھی نہیں۔ تمہارا کام دعا کرنا ہو۔ اور سب سے ضروری مسئلہ لا الہ الا اللہ پر ایمان رکھو بندہ کمزور ہے وہ اللہ ہر آن میں تمہیں کروڑوں نعمتیں عطا فرماتا ہے پھر ایک اور ضروری مسئلہ کہہ کر ختم کر دیتا ہوں ہمارا سردار ہمارا ہادی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے غور کرو۔ اُنہوں نے کس طرح دین پھیلایا اگر وہ بھی ہماری طرح ہوتے تو یہ دین ہم تک نہ آتا۔ آپ کی ان مشقتوں میں سے جو تبلیغ دین کے لئے اٹھائیں۔ ایک ادنی سی بات ہے کہ طایف میں عبد یالیل کے پاس گئے اور اس کو خدا کا کلام سنانا چاہا۔ اس نے کہا کہ میں آوردں کو بلا لوں یہ کہہ کر وہ گیا اور تمام لچوں اور شہدوں کو جمع کر کے لے آیا۔ ان کے حرامزادوں کے ہاتھ میں پتھر تھے انہیں کہا کہ جاتا ہے لو آنحضرت صلے اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۱۲ کوس تک بھاگتا گیا اور مجھے نہیں معلوم کدھر جاتا ہوں۔ سر سے لیکر پاؤں کے تلوے تک زخمی اور لہولہان ہوگئے۔ ایک فرشتہ نے اس حالت میں کہا کہ میں پہاڑ کا ملک ہوں اگر حکم ہو تو ان پر پہاڑ ڈالدوں آپ نے فرمایا نہیں ان کی اولاد اچھی ہو جائے گی۔ یہ ناواقف لوگ ہیں انہوں نے مقابلہ کیا ہے۔ تمہارا دل پھر نہیں آتا۔ یہ ادنیٰ سی مشقت ہے جو آپ نے تبلیغ دین کے لئے اٹھائی۔ پس کثرت سے ایسے ہادی پر درود شریف پڑھو۔ آپ کے حسن۔ احسان۔ بردباری اور مصائب کو دیکھ کر جو اس دین کے پہنچانے میں اٹھائے درود شریف پڑھو کہ آپ کے مدارج بلند ہوں اور آپ کو کامیابیاں نصیب ہوں پس اپنے گناہوں سے استغفار کرو۔ باہم محبت بڑھاؤ۔ بغض کو چھوڑ دو۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہیں اور انہوں نے خدا کے فضل سے الہام کا فیض پایا ہے وہ اس نعمت کی قدر کریں خرمستیاں چھوڑ دیں ایسا نہو یہ نعمت ان کیلئے وبال جان ہو جاوے۔ خدا سے ڈرو کہ اس سے ڈرنے والے ضائع نہیں ہوتے +

صدائے گدا بدر حبیب خدا

۲۰-۲۱ نومبر کی درمیانی رات کو چار بجے میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ دربار پر انوار میں حاضر ہوں اور گھٹنے ٹیک کر اپنا دایاں ہاتھ بڑھائے۔ ایک نظم پڑھ رہا ہوں جس کا پہلا اور دوسرا شعر تو یقیناً یہی ہے اس کے بعد کے بعض مصرعوں کی نسبت مجھے خیال گزرتا ہے کہ وہی ہیں۔ اس سے پہلے اس ردیف و قافیہ کی کوئی نظم میری نظر سے نہیں گزری اور نہ جب سے میں شعر کہنے لگا ہوں کبھی یہ ردیف و قافیہ میرے واہمہ میں گزرا۔ الٰہی تحریک سمجھ کر یہ نظم صبح تک پوری کی۔ میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض سقم بھی ہیں مگر

محتسب معذور دارد مست را (اکمل)

جام دیتا مجھے ساقی۔ تری میخانہ کی خیر ‖ حرص رہجائے نہ باقی۔ تری میخانہ کی خیر

[illegible] ‖ کردے دلبر سے ملاقی۔ تری میخانہ کی خیر

ایسا اک جام ملے کوئی ہوس [illegible] ‖ پیارے ساقی مرے ساقی۔ تری میخانہ کی خیر

ایسا عالم ہو کہ مشہور ہو اک عالم میں ‖ یہ میری حسن و چالاقی۔ تری میخانہ کی خیر

[illegible] کی تمنا نہیں پنجابی کو ‖ ہو حجازی نہ عراقی۔ تری میخانہ کی خیر

جلد تدبیر ہو محبوب سے جا ملنے کی ‖ ہوا جاتا ہوں مراقی۔ تری میخانہ کی خیر

ایسی پلوا کہ نکل جائیں ہماری تن سے ‖ سبھی امراض نفاقی۔ تری میخانہ کی خیر

جستجو میں تری کانٹوں پہ ملی جنگل میں ‖ راحت خواب رواقی۔ تری میخانہ کی خیر

ایک دن مرجع عالم یہی چوکھٹ ہوگی ‖ پیشگوئی ہے سیاقی۔ تری میخانہ کی خیر

دیدے اک جام کہ دم لیکے سناؤنگا تجھے ‖ قصۂ لیل فراقی۔ تری میخانہ کی خیر

دلربائی ہے کہ دل لیکے ہو دلداری بھی ‖ یہ تو قزاقی ہو ساقی۔ تری میخانہ کی خیر

اس لئے کہتا ہوں دلدار فقط اللہ ہے ‖ تا ابد ہے وہی باقی۔ تری میخانہ کی خیر

حلق میں ڈال مرے قطرۂ آب حیواں ‖ کہ ہوں بیمار فواقی۔ تری میخانہ کی خیر

عرش تک کی میں خبر لاکے سناؤنگا تجھے ‖ دیکھنا میری براقی۔ تری میخانہ کی خیر

یہ تو پیغام ہے اکمل کا بحال فرقت ‖ باقی پھر عند تلاقی۔ تری میخانہ کی خیر

ضرورت واعظ

کلکتہ میں ایک احمدی واعظ کی ضرورت ہے جس کے ذمہ [illegible] احباب [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

خلیفۃ المسیح کا اعلان خلافت

میں اس مسجد میں قرآن مجید ہاتھ میں لیکر اور خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے پیر بننے کی ہرگز خواہش نہیں اور نہ تھی اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالےٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اُس نے آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے **خلافت کا کُرتہ پہنا دیا۔ میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں**۔ باوجود اس کے میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی روادار نہیں اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں۔ تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا۔ اس سے پہلے اپریل تک میں اسے مولوی محمد علی کو دے دیا کرتا تھا۔ مگر کسی کو غلطی **میں ڈالا اور اس نے کہا کہ یہ ہمارا روپیہ ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں**۔ تب میں نے محض خدا کی رضا کے لئے اس روپیہ کو دینا بند کر دیا۔ کہ میں دیکھوں یہ کیا کر سکتے ہیں؟ ایسا کہنے والے نے **غلطی** کی نہیں **بے ادبی** کی اسے چاہیئے کہ وہ **توبہ کرلے** میں پھر کہتا ہوں کہ وہ توبہ کرلے۔ اب بھی **توبہ کرلیں**۔ ایسے لوگ اگر توبہ نہ کرینگے تو ان کے لئے اچھا نہ ہوگا +

ایک وقت کسی نے مجھ سے جھگڑا کیا۔ اس وقت کے بعد سے میں ایسے **اموال** ان کو دیتا نہیں جو بخصوص مجھے ہی دیئے جاتے ہیں۔ ہاں میں اُنہیں ایک مد میں رکھتا ہوں اور اسے ایسی جگہ خرچ کرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ کی رضا کی راہ ہو۔ میں اپنی ذات اور اپنے متعلقین کے لئے تمہارے کسی روپیہ کا محتاج نہیں ہوں اور کبھی بھی خدا تعالےٰ نے مجھے کسی کا محتاج نہیں کیا۔ وہ اپنے غیب کے خزانوں سے مجھے دیتا ہے اور بہت دیتا ہے اور میں اب تک وہ کسب کر لیتا ہوں جو خدا تعالےٰ نے مجھے دیا ہے یاد رکھو

میں پھر کہتا ہوں کہ میں تمہارے اموال کا محتاج نہیں ہوں اور نہ تم سے مانگتا ہوں + تم میرے پاس اگر کچھ بھیجتے ہو تو اسے اپنے فہم کے موافق خدا کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہوں پھر وہ کونسی بات ہو سکتی تھی کہ میں **پیر بننے کی خواہش کرتا**۔ اب خدا تعالےٰ نے جو چاہا کیا اس میں نہ تمہارا کچھ بس چلتا ہے اور نہ کسی اور کا۔ اس لئے تم ادب سیکھو۔ کیونکہ یہی تمہارے لئے **بابرکت راہ** ہے۔ تم اس **حبل اللہ** کو آپ مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی **خدا ہی کی رسن ہے**۔ جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو کہ

معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں

تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو۔ مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو + خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کا اپنا کام ہے اللہ تعالےٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ **آدم** کو۔ داؤد کو اور ایک وہ **خلیفہ** ہوتا ہے جو **لیستخلفنّھم فی الارض** میں موعود ہے اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا۔ پس مجھے اگر خلیفہ **بنایا** ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالحہ سے بنایا ہاں تمہاری بھلائی کے لئے **بنایا** ہے۔ خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت **معزول** نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے **معزول کرنے کی قدرت اور طاقت** نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ **مجھے موت دیدے گا** (اللھم اید الاسلام والمسلمین ببقائہ وطول حیاتہ۔ ایڈیٹر) تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے میں **تم میں سے کسی کا بھی شکر گزار نہیں ہوں**۔ جھوٹا ہے وہ شخص

جو کہتا ہے کہ ہم نے **خلیفہ بنایا**۔ مجھے یہ لفظ ہی دُکھ دیتا ہے جو کسی نے کہا کہ **پارلیمنٹوں کا زمانہ** ہے **دستوری** حکومت ہے۔ ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہو گئی ہے۔ ٹرکی میں پارلیمنٹ مل گیا۔ میں کہتا ہوں **وہ بھی توبہ کرلے** جو اس سلسلہ کو **پارلیمنٹ** اور دستوری سمجھتا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ **ایران** کو پارلیمنٹ نے کیا سُکھ دیا اور دوسروں کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ ترکوں کو پارلیمنٹ کے بعد کیا نیند آتی ہے؟ ایرانیوں نے کیا فائدہ اُٹھایا۔ محمد علی شاہ کے سامنے کتنوں کو غارت کرایا۔ اور اب پچھلوں کو **الٹی میٹم** آتے ہیں۔ اِدھر انجمن **ترقی واتحاد** جو دکھ اُٹھا رہی ہے اس کا اندازہ ان خبروں سے کرلو جو **طرابلس** سے آئی ہیں۔ تم **دستوری** کو کیا سمجھتے ہو۔ خدا ہی کے فضل اور اسی کے **رسن** کو مضبوط پکڑے رہنے سے کچھ بنتا ہے اس لئے میں پھر کہتا ہوں **واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا** میں تمہیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اللہ ہی **خلیفے بنایا کرتا ہے**۔ یاد رکھو آدم کو خلیفہ بنایا تو کہا انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ۔ فرشتے اس پر اعتراض کرکے **کیا خمیازہ اُٹھائے** تم قرآن میں پڑھو جب فرشتوں کی یہ حالت ہے اور انہیں بھی **سبحانک لا علم لنا** کہنا پڑا۔ تو تم جو مجھ پر اعتراض **کرتے ہو اپنا منہ دیکھ لو**۔ مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں۔ کہ ایران میں پارلیمنٹ ہو گئی۔ اور دستوری کا زمانہ ہے اُنہوں نے اس قسم کے الفاظ بولکر **جھوٹ بولا۔ بے ادبی کی**۔ خدا تعالےٰ کی غیرت نے انہیں دستوری کے نتیجے ایران ہی میں دکھا دی۔ میں پھر کہتا ہوں **وہ اب بھی توبہ کرلیں**۔ میں دوستوں کو کہتا ہوں **ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللّٰہ**۔ میرا مولےٰ مجھے سب کچھ دیتا ہے اگر وہ نہ چاہتا تو جب میں گھوڑے سے گرا تھا تو اس صدمہ سے مر جاتا مگر اسی نے میری حفاظت کی۔ اور جہاں پچھلے سال مجھے بولنے کی طاقت نہ تھی آج **خدا کے فضل سے میں اس سے بھی بلند آواز سے بول سکتا ہوں**

(الحمد للّٰہ علی ذٰلک ایڈیٹر) پس ایسے خیالات کو چھوڑ دو پھر جو اخباروں میں بعض مضامین دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے آگے ڈرو۔ ورنہ تم پر الزام قائم ہوگا۔ خوب یاد رکھو اور رسن رکھو۔ میری **امانت دیانت** کی حفاظت تم سے نہیں ہو سکتی اور کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ کل ایک بیوی نے مجھے سورہ

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ پیرایہ نہایت ہی دلکش اور دلچسپ ہے مسلمانوں کا قومی فرض ہے کہ ان کا مطالعہ کرکے اپنے بزرگوں کے نام کی قدر کریں۔ اور ان سے مفید سبق حاصل کریں۔ کیونکہ ان کی آیندہ ترقی کا راز اسی میں مرکوز ہے۔ حجم ۸۸ صفحے + قیمت ۸/

ملنے کا پتہ

منشی غلام قادر حکیم۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

دیا اسکے بیٹے نے ایک مصیبت سے خلصی پائی۔ اس نے نذرانی کھی مجھے وہ روپیہ دیا۔ کیا کوئی جان سکتا تھا میری بیوی میرے پاس بیٹھی تھی۔ میں نے سمجھا کہ شاید اس کا دل للچایا ہو اسواسطے میں نے اس دینے والی سے پوچھا کہ کہاں خرچ کریں وہ بولی کہ کسی اچھی جگہ خرچ کردو۔ میں نے وہ جمع کرکے گھر بھی نہیں دیکھے میرے پاس تین قسم کی رقوم آتی ہیں۔ کچھ کپڑے آتے ہیں یتامیٰ اور مساکین کیلئے اور ایسا ہی روپیہ بھی آتا ہے کوئی روپیہ دیتا ہے کہ جہاں آپ چاہیں خرچ کردیں ایک کہتا ہے جہاں میرے مرشد کو ثواب پہنچے وہاں خرچ کردو۔ اور کچھ خیرات بھی آتی ہے بعض لوگ مخصوص کر دیتے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہ خداتعالےٰ کے خاص منشاء کے ماتحت ہوتا ہے کہ یہ تمہاری ذات کیلئے ہے۔ ان تمام اموال میں سے یتامیٰ کے اموال کو تو میں لا تقربوا مال الیتیم پر عمل کرنیکے لئے مولوی محمد علی صاحب کے حوالہ کردیتا ہوں اور ایسا ہی انکے کپڑے بھی + جو اموال میرے پاس آتے ہیں میری حفاظت کرنے والوں کو تو میرے گوہ کی بھی خبر نہیں تو اموال کی کیا خبر ہو؟ (یہ گندہ لفظ میں نے ایک خاص وجہ سے بولا ہے) پھر جو کپڑے ہوتے ہیں بعض وقت ان میں قیمتی کپڑے ہوتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ اپنی بیوی کو کہا کہ ان کو بیچکر اوسط درجہ کے کپڑے بنادیا کرو تاکہ وہ زیادہ کے کام آسکیں۔ اس نے کہا کہ اگر میں خود لینا چاہوں تو میں نے اسے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔ **اگر کوئی اور بیوی ہو جو تمہاری رشتہ دار نہ ہو وہ چاہے تو لے سکتی** ہے۔ تو ایسے کپڑے بعض وقت ہم بیچ دیتے ہیں گو بہت ہی کم موقعہ ملتا ہے مجھے یہاں شادیاں کرانی پڑتی ہیں اور وہ مسکین ہوتے ہیں۔ ابھی آٹھ دس نکاح ان دنوں میں ہوئے ہیں اور بجز میری ایک نواسی کے سب مساکین تھے ان کو کپڑے اور تھوڑے سے زیور دینے پڑتے ہیں ایسے اموال سے جو مساکین کے لئے آتے ہیں اس قسم کی ضرورتیں پوری کیجاتی ہیں +

میں یہ واقعات **اپنی برأت کیلئے نہیں کہتا** اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے میں تمہاری مدح۔ مذمت انکار کی پروا نہیں کرتا بلکہ اس لئے سناتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بدگمانی کرکے گنہگار نہ ہوجائے۔ ایک عورت نے ایک مرتبہ کہا کہ کپڑوں کے کوٹھے بھر لئے ہیں کوئی حساب تو نہیں لیتا۔ مجھے خیال ہوا کہ ممکن ہے اس قسم کا وہم مرد دل میں بھی ہو۔ پس ایسے لوگ اگر دل میں ہوں تو توبہ کرلیں

عشق است و ہزار بدگمانی

میں تمہارے روپیہ کا محتاج نہیں۔ حضرت صاحب کے وقت میں بھی ایسے اموال میرے پاس آتے تھے اور میں لے لیتا تھا۔ میں تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ **مجھے تم میں سے کسی کا خوف نہیں اور بالکل نہیں ہاں میں صرف خدا ہی کا خوف رکھتا ہوں۔** پس تم ایسی بدگمانی نہ کرو۔ اور **توبہ کرو اگر ہمارا گناہ ہے ہمارے ہی ذمہ رہنے دو**

اگر میں غلطی کرتا ہوں اس بڑھاپے اور اس عمر میں قرآن مجید نے نہیں سمجھایا تو پھر تم کیا سمجھاؤ گے؟ میری حالت یہ ہے کہ بیٹھتا ہوں تو پیر دکھی ہوتے ہیں **کھڑا ہوتا ہوں تو محض اس نیت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے تھے**

میں نہیں جانتا میرا کتنا وقت ہے میں اس راہ سے واقف ہوں نحن امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب میں نے ملازمت بھی کی ہے مگر اس میں بھی گھڑی نہیں رکھی۔ میں نے روٹی بھی نہیں کھائی۔ اور اگر چاء کی پیالی بھی نہ آتی تو اس کا بھی محتاج نہ تھا+ تمہاری بھلائی کے جوش میں میں ان چیزوں کی پروا نہیں کرتا مجھے کیا معلوم ہے کہ پھر کہنے کا موقع ملے گا یا نہیں موقعہ ہوا تو توفیق ہو یا نہو۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ تم کو سمجھا دوں پس میری سنو اور خدا کے لئے سنو۔ اسی کی بات ہے جو میں سناتا ہوں میری نہیں کہ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا

اتحاد و اتفاق

غرض تفرقہ نہ کرو۔ واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ الآیۃ۔ اللہ کا فضل یاد کرو جبکہ تم باہم اعدا تھے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کردی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تم باہم بھائی بھائی ہوگئے۔ تم خود غور کرو تم جو یہاں موجود ہو سب کے مذاق مذاق سب کی طرز کلام اور طریق بیان جدا شکلیں الگ اور زبانیں الگ ہیں تمہارے لباس ایک دوسرے سے نہیں ملتے پگڑیوں کے رنگ۔ ان کے باندھنے کے طریق سب جدا جدا ہیں۔ اکبر کے زمانہ میں بڑی خوبصورت پگڑیاں باندھنے کا طریق تھا۔ ایک کی پگڑی سیدھی سادھی **نورالدین** کی سی تھی دربار میں اس سے کہا گیا کہ تم کو پگڑی باندھنی نہیں آتی؟ اس نے کہا مجھے تو آتی ہے یہ باقی عورتوں سے بندھوا کر لاتے ہیں اگر انہوں نے آپ باندھی ہیں تو پھر بندھوا کر دیکھ لو۔ چنانچہ جب ان کو حکم دیا گیا تو نہ باندھ سکے کیونکہ گھروں میں تو بڑے تکلف اور آئینہ سامنے رکھکر باندھا کرتے تھے۔ عورتوں سے مراد نفس ہی لے لو۔ غرض اسوقت بھی پگڑیوں کی بندش ان کے رنگ اور ململوں اور لمبائی چوڑائی سب باتوں میں فرق ہے۔ یہ اختلاف اور فرق دور تک چلتا ہے **ایک خالق ہے ہم سب مخلوق ہیں۔** پھر اختلاف ہے ایک مرد ہے ایک عورت دونوں کے کام الگ الگ ہیں ہر ایک کے اعضا میں فرق ہے باوجود اس اختلاف کے پھر وہ اتحاد چاہتے ہیں جب ان کا اختلاط ہوتا ہے تو پھر وہ کسی اور کے خواہشمند ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کوئی بچہ ہو جاوے ہمیں کبھی خطوط آتے ہیں کہ دعائیں کرو کسی نے اپنے بچہ کا نام **غلام** مرزا رکھا مگر وہ زندہ نہ رہا+ غرض اکیلا ہوکر بیوی چاہتا ہے اس کے آنے پر پھر اولاد چاہتا ہے۔ پھر اولاد کی شادی پھر ان کی اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ اختلاف ہے تو کتنا۔ اور اتحاد ہے تو کس حد تک یہ تمام اختلاف **اللہ تعالےٰ کی ہستی کے دلائل ہیں** +

خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اختلاف السنتکم الآیۃ فی الحقیقت اگر ایک ہی قسم کے چہرہ ہوتے اور ایک ہی قسم کی آرزوئیں قد و قامت ہوتے تو کیسا دکھ اور مصیبت ہوتی۔

اختلاف جو وحدة کے ماتحت ہو

دوست دشمن۔ بیوی۔ بہن میں تمیز نہ ہوسکتی۔ پس یہ اختلاف جہاں بہت ہی مفید ہے وہاں باوجود اختلاف کے **وحدة** کے نظام کو چاہتا ہے تب یہ نتیجہ خیز اور مثمر ہوسکتا ہے میں دیکھتا ہوں ایک دوات ہے وہ آسٹریا۔ جاپان یا انگلینڈ یا امریکہ سے بنکر آتی ہے وہ الگ ہے پھر سیاہی اور اس کے اجزا کو دیکھو جب تک باہم ملکر متحد نہیں ہوگئے اس سیاہی میں لکھنے اور نقش پذیر ہونے کی طاقت نہیں۔ پھر قلم ہے اس میں آج کل کے قلم کو مدنظر رکھکر دو تین چیزیں ہیں کچھ لکڑی ہے کچھ لوہا ہے یہ اجزا اگر باہم نہ ملیں تو قلم نہیں بن سکتا۔ پھر قلم بھی ہو لیکن اگر سیاہی کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ قلم کسی شخص کے ہاتھ میں ہو اور وہ ہاتھ اس کو اس دوات تک لیجاوے اور پھر اس سیاہی سے کاغذ پر کچھ لکھے۔ کاغذ کے

مختلف اجزا کو دیکھو اور غور کرو۔ پھر لکھنے کیلئے ہاتھ کی جنبش اور آنکھ کی بصارت اور دماغ کی قوت متفکرہ سے کام نہ لیا جاوے تو کچھ بھی نہیں۔ اب تمام پراگندہ صورتوں پر غور کرو پھر ان کے اتحاد کو دیکھو وہ حالت منتشرہ میں کیا کچھ مفید ہو سکتی تھیں؟ کچھ بھی نہیں لیکن جب ان میں **اتحاد** اور اختلاط ہؤا اور ایک مرکز پر جمع ہوگئیں تو اس سے **کتابیں** اور نہایت قیمتی **تحریریں** پیدا ہوگئیں۔ یہ مضمون بجائے خود بڑا وسیع مضمون ہے اور اس پر غور کرکے نہایت مختصر الفاظ میں یُوں کہہ سکتے ہیں کہ

نظام عالم کی رونق اختلاف سے ہے جب وہ اختلاف ایک مرکز پر متحد ہو

اپنے وجود پر غور کرو کس قدر مختلف چیزوں کا مجموعہ ہے لیکن ان مختلف چیزوں کا اجتماع کیسا خوبصورت بنگیا ہے اب تم سوچو کہ باوجودیکہ تمہارے رنگ و روپ تمہاری شکلیں۔ علوم عقول۔ تعلیم۔ تربیت۔ سوسائٹی۔ مطالعہ کی کتابیں اور خواہشیں جُدا جُدا ہیں۔ پھر تم دیکھو کہ کیوں اکٹھے ہو کر باہم ایک جگہ جکڑے گئے۔ تناسخ والوں کو اس اختلاف نے غلطی میں ڈالا اور وہ اس اختلاف کو تناسخ کا نتیجہ سمجھ بیٹھے۔ کاش وہ اس اختلاف کی حقیقت پر غور کرتے تو

اس کثرت میں وحدۃ کا مزہ پاتے

یہ خوب یاد رکھو کہ کثرت میں وحدۃ کی ضرورت ہے جبتک وحدۃ نہ ہو کثرت مفید ہی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو کلکتہ سے لیکر پشاور تک ایک شاہی سڑک ہے جسپر ریلیں دوڑتی ہیں۔ اب تم غور کرو کہ یہ مختلف قطعات زمین مختلف لوگوں کے قبضہ میں تھے۔ ایک طاقت جسکو **گورنمنٹ** کہتے ہیں آئی اور اس نے ان قطعات کو مختلف مالکوں سے لیکر ایک کی ملکیت میں شامل کر دیا۔ تب اس کثرت میں وحدۃ پیدا ہوگئی پھر اینٹوں پتھروں اور مٹی کو مختلف جگہوں سے لاکر اس پر جمع کیا۔ بظاہر مختلف چیزیں جمع کر دیں۔ مگر ان کو ایک سطح اور ایک ترتیب میں رکھ کر ایک سڑک کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ پھر لکڑی اور لوہے کو بچھا کر اور ایک خاص صورت سے انہیں ملا کر لائن بچھا دی۔ اور سکتہ الحدید بنگئی۔ پھر اس لائن پر گاڑیوں کو جمع کیا جن میں مختلف **عقلوں** اور ہاتھوں کے ذریعہ مختلف چیزوں۔ لکڑی لوہا۔ رنگ وغیرہ کو ایک خاص شکل میں بنایا گیا وہ اختلاف بجائے خود قایم رہ کر وحدت کا رنگ پیدا ہوگیا۔ پھر ایک اور چیز جسکو **انجن** کہتے ہیں ان کے آگے لگا دیا۔ پھر اس انجن میں آگ۔ پانی کوئلہ وغیرہ اکٹھا کیا گیا سب کی سب مختلف اور متضاد چیزیں تھیں۔ مگر ایک خاص ترکیب سے ان کو ملایا تب ان سے بھاپ پیدا ہو کر حرکت کا موجب ہوگئی اب کلکتہ اور پشاور کے درمیان ریل گاڑی دوڑنے لگی جو فوائد اور آرام اس سے ملتے ہیں وہ ظاہر ہیں مگر یہ سب کچھ

کثرت فی الوحدۃ کا نتیجہ ہے

اسی طرح پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ **اختلاف** کو رہنے دو مگر اس اختلاف کو **وحدۃ** کے **مرکز** کے نیچے لاؤ کہ یہ مفید اور کارآمد شے بنجاوے۔ ہمارے لوگ اختلاف کو تو ترقی دیتے ہیں مگر مرکز وحدۃ سے الگ ہو کر اس صورت میں یہ مفید نہیں بلکہ مضر ہوگا۔ **سنو!** میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں قرآن کریم میں لکھا ہے **هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا**۔ انسان کی ہستی ہی کیا تھی کچھ بھی نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ایک **قطرہ** سے ہاں ایک تھوڑی سی چیز سے بنا کر سمیع و بصیر بنا دیا ہے۔ میں نے جب اس پر غور کیا ہے تو معلوم ہؤا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو تیرہ **علوم** پہلے ہی بتا دیئے ہیں۔ ابھی کہتے کہتے معلوم ہؤا کہ تیرہ نہیں بلکہ ۱۴ **علوم**۔ نہ ماں سکھاتی ہے نہ باپ نہ کوئی اور۔ ان میں سے بعض علوم یہ ہیں۔ اوّل دودھ کو چوسنے اور نگلنے کا علم ہے غور کرو کہ اگر کوئی بچے کو یہ علم سکھاتا تو کس طرح اور کس بولی میں سکھاتا۔ (۲) پھر ایک اور علم ہے جو بدیہات کہلاتی ہیں (۳) بچہ کل اور جزو کو سمجھتا ہے ماں ایک چھاتی سے دودھ پلا رہی ہو اور ابھی اس میں باقی ہو جب وہ دوسری چھاتی پر لیجانا چاہے تو روتا ہے گویا کل اور جزو کو سمجھتا ہے۔ ایسا ہی بچوں کو مٹھائی دیکر دیکھا ہے اگر سارے ٹکڑے میں سے آدھی **کاٹ** لیجاوے تو رو پڑتا ہے (۴) طول اور عرض کو بھی سمجھتا ہے (۵) اس بات کو سمجھتا ہے کہ دو مکان میں ایک جسم نہیں ہو سکتا۔ ایک لڑکا اگر آجاوے تو اسے دھکا دیتا ہے اور ایک پستان جو آپ پی رہا ہے دوسرے کو نہیں لینے دیتا۔ (۶) دو ضدوں کو خوب سمجھتا ہے کھڑا ہونے کو جی نہ چاہے تو نہیں اُٹھتا بیٹھنے کو نہ چاہے تو کھڑا ہو جائیگا (۷) صدق و کذب کو خوب سمجھتا ہے مٹھائی نہ دو۔ اور یونہی کہدو کہ تمہارے ہاتھ میں ہے کبھی نہ مانے گا (۸ و ۹) مکان اور **زمان** کو بھی سمجھتا ہے (۱۰) **سمعیات** کی سچائی کو جانتا ہے جو نہیں کہتے سنتا ہے اسی کو یقین کرکے ان چیزوں کو اسی نام سے پکارتا ہے جس سے تم پکارتے ہو۔ (۱۱) یہ بھی مانتا ہے کہ علم **غیب** نہیں۔ (۱۲) یہ بھی مانتا ہے کہ فعل بدوں فاعل کے نہیں ہوتا۔ غرض اس قسم کے بہت سے علوم فطرتاً دیئے جاتے ہیں پس تم اگر ان **فطرتی علوم** سے کام لو۔ تو اللہ تعالےٰ پھر نفس مطہرہ دیکر خود **قرآن مجید** سکھا دیتا ہے۔ غرض تم اللہ تعالےٰ کے اس فضل کو یاد کرو کہ تم باہم اعدا تھے اس نے تمہیں **بھائی بنا دیا**۔ اس **اخوت** کی قدر کرو۔ اور سچے دل سے قدر کرو +

(حاشیہ: انسان کی ابتدائی حالت کے علوم)

ہمارے اصول پھر میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ ہماری اصول مشکل نہیں ہیں بلکہ بہت آسان ہیں۔ اوّل **ایمان باللہ** ایمان باللہ کیا چیز ہے۔ اللہ تعالےٰ کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام محامد اور اسماءِ حسنیٰ کا مجموعہ اور تمام بدیوں اور **نقائص** سے منزہ یقین کرنا ہے اور اللہ کے سوا کسی وجود اور ہستی سے امید و بیم نہ رکھنا اور کسی کو اس کا **ند** اور **شریک** نہ ماننا۔ وہ اپنی ذات میں یکتا اپنی صفات میں بے ہمتا اپنے اسماء اور افعال میں **لیس کمثله شئ** ہے **پھر ملائکہ** پر ایمان ضروری ہے جو تمام نیک تحریکوں کے محرک ہیں اور ان پر ایمان لانے کی یہی غرض ہے کہ انسان ان پاک **تحریکوں پر عمل** کرے +

ایمان کے ارکان یہ **ملائکہ نزول** بھی کرتے ہیں اور ان پاک بندوں پر جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھاتے ہیں اور **استقامت** کے درجہ پر پہنچتے ہیں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے یہ قرآن مجید سے ثابت ہے پھر اللہ تعالےٰ کی **کتابوں** پر ایمان لانا ضروری ہے۔ پھر اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ نے **وقتاً فوقتاً** دنیا کی **اصلاح** اور بھلائی کیلئے اپنے پاک **نبیوں** کو بھیجا۔ اور ہم ان تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا نہیں۔ اور ان انبیاء کی بعثت و نبوت میں ہم کوئی فرق نہیں کرتے۔ اس پاک گروہ نے خدا کا کلام مخلوق کو پہنچایا ہے۔ ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ تمام **نبوتیں** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئیں بلکہ میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں اور **بصیرۃ** اور **شرح صدر** کے ساتھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف تمام نبوتوں کے **جامع** اور **خاتم** تھے بلکہ میں کہتا ہوں کہ آپؐ **خاتم النبیین۔ خاتم الرسل** اور **خاتم کمالات انسان** تھے +

اب آپکے بعد کوئی شخص آپ کی **نبوت** اور **اتباع** میں فنا ہوئے بغیر کوئی **فیض** نہیں پاسکتا۔ اور کوئی **نبوت موثر** اور **مستند** نہیں ہوسکتی

جس پر نبوّت محمّدیہ کی مُہر نہو

سب **نبی** برحق ہیں۔ پھر **تقدیر** کا مسئلہ ہے یہ حق ہے جزا و سزا حق ہے۔ حشر نشر پل صراط۔ جنت و نار سب حق ہیں یہ **عقائد** ہیں اور عقائد کے بعد **اعمال** ہیں کیونکہ **زندہ** اور مثمر ایمان وہی ہے جسکے ساتھ اعمال صالح ہوں

اعمال

ان میں **نماز** ہے **زکوٰۃ** ہے **حج** ہے **روزہ** ہے **اخلاق فاضلہ** ہیں اور رزائل سے بچنا ہے۔ یہ سب فرض ہیں +

نماز کی سترہ رکعت پانچ اوقات میں فرض ہیں اور وتر کو فرض اور سنن کے درمیان رکھیں تو یہ بیس رکعت ہوتی ہیں اور بیس رکعت اس کی متمم ہیں اور پھر خدا توفیق دے تو ۴۰ یا ۶۰ رکعت تک بھی نوبت پہنچتی ہے

ایک مہینے کے روزے فرض ہیں۔ اور استطاعت ہونے اور راستہ میں امن کی صُورت میں عمر بھر میں ایک بار حج فرض ہے اور زکوٰۃ فرض ہے۔ اخلاق فاضلہ کا حاصل کرنا اور رزائل کا چھوڑنا فرض ہے۔ یہ **اعمال** ہیں +

پھر یاد رکھو۔ **قرآن مجید** کامل کتاب ہے **لا یاتیہ الباطل** من بین یدیہ ولا من خلفہ اسکی شان ہے باطل اس پر اثر نہیں کرسکتا جو لوگ آجکل کے علوم جدیدہ اور سائنس سے ڈرتے ہیں اُنہوں نے **قرآن مجید** کی **عظمت** اور **شوکت** کو سمجھا ہی نہیں۔ **قرآن مجید** پر باطل کا اثر نہیں ہوسکتا وہ تمام صداقتوں کی **جامع کتاب** ہے اور **خاتم الکتب** ہے اس کے فہم کے لئے اوّل وہ کتاب خود ذریعہ ہے پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا **عملدرآمد** ہے پھر **احادیث** صحیحہ ہیں پھر **لغت** ہے پھر اللہ تعالےٰ کے حضور سے **مدد** اور **دُعا** ذرائع ہیں۔ یہ میرے اصول ہیں۔ یہاں رہو تب اور چلے جاؤ تب ان کو یاد رکھو +

ہم صحابہ کرام کو اور تابعین عظام کو رضوان اللہ علیہم اجمعین ابوبکرؓ و عمرؓ سے لیکر معاویہ مغیرہ تک۔ اویس قرنی و حسن بصری سے لیکر ابراہیم نخعی و نافع عکرمہ تک۔ اور اہل بیت میں خدیجہؓ و عائشہؓ سے لیکر علی المرتضےٰ اور تمام اہل بیت علیہم السلام کو اپنا پیارا یقین کرتے ہیں ہم ائمہ حدیث۔ فقہ۔ اور تصوف کی تعظیم **ضروری سمجھتے** ہیں اور انہیں **امام سمجھتے** ہیں اس لئے **امام اعظم**۔ شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ امام بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی اور امام محمد رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی جائز تکریم کرتے ہیں۔ اسی طرح تصوف میں حضرت سید **عبدالقادر جیلانی**۔ خواجہ **معین الدین چشتی**۔ قطب الدین بختیار کاکی۔ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء۔ **ابن عم** حضرت فریدالدین گنج شکر۔ **چراغ دہلوی** خواجہ نقشبند۔ خواجہ احمد سرہندی۔ زکریا ملتانی۔ شاہ بہاءالحق ملتانی رحمہم اللہ اجمعین کو دل سے پیار کرتا ہوں۔ اور ایسا ہی ابن حزم ابن تیمیہ اور ابن حجر اور ابن ہمام۔ ذہبی اور شوکانی کو بھی بہت محبت کرتا ہوں۔ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں اور ہادیوں میں گذرے ہیں۔ پھر اس قریب زمانہ میں **شاہ ولی اللہ** صاحب کو میں ممتاز انسان یقین کرتا ہوں اور سید احمد **بریلوی** کو خدا کے مخلص بندوں میں سمجھتا ہوں اور **حضرت مسیح موعود** اور **مہدی** بھی آچکے جس کا خدا نے اپنے فضل سے مجھ کو **خلیفہ** بنایا۔ **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء** +

تاریخ

اب جبکہ ہمارے عقائد آپ کو معلوم ہوگئے میں ایک اور مسئلہ تمہیں بتاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ تاریخ میں **جھوٹ** اور **سچ** میں فرق کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ اب تازہ واقعہ تمہارے سامنے موجود ہے طرابلس کی جنگ کی خبریں آرہی ہیں اور وہ شائع ہوتی ہیں اب اگر کوئی شخص ان اخبارات جنگ سے کوئی تاریخ مرتب کرے تو تم ہی بتاؤ کہ اس کتاب کی حقیقت کیا ہوگی ؟ صوفیوں میں سید عبدالقادر۔ امام قشیری اور صاحب **عوارف** کی باتیں آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہیں۔ مگر صاحب فتوحات کی تصانیف مشکل ہیں۔ فصوص اور منازل السائرین آسان نہیں +

پس تم کو میں پھر کہتا ہوں پھر کہتا ہوں۔ پھر کہتا ہوں

اختلافات کو مٹا دو۔ توبہ کرلو۔ جسکے کان ہوں سُن لے جسقدر غلطی کسی سے ہوئی ہے اس سے توبہ کرلو

۔ اس میں تمہارا بھلا ہے + آج مَیںنے عورتوں کے درس میں اس نکتہ کو سنایا ہے اور میں اس تقریر کو ختم نہیں کرسکتا جب تک تمہیں نہ سُنالوں۔

(اختلافات)

بہت سی بستیاں آباد تھیں ان بستی والوں نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے عذاب نے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔ اُنہوں نے اپنی کرتوتوں کا بدلہ پالیا۔ یہ بات کیوں سُنائی ہے ؟ **کان والو** سن لو! **عقل والو** ! سمجھ لو! **اگر میری آواز تم تک نہیں پہنچی** تو کہوں میں اور **اونچا** کروں +

سنو ! ہر شخص جو بڑا بنایا جاتا ہے اس کے پڑوس میں اجڑا ہوا کوئی گھر ضرور ہوتا ہے ہر شہر میں ہر بستی میں اس کے نظائر موجود ہیں میں ایک بستی میں رہتا تھا۔ وہاں کا ایک امیر مجھ سے حد درجہ کی دشمنی رکھتا تھا وہ میرے قتل کو چاہتا تو میں بھی اسکی زندگی کا خواہاں تھا۔ غرض میرے ساتھ اس کو سخت عداوت تھی۔ ایک دن میرے دل میں آیا کہ اتنے بڑے آدمی کو کون نصیحت کرسکتا ہے۔ یہ سوچکر میں باوجود عداوت کے اس کے گھر چلا گیا میں نے بڑی جرأت کی۔ وہ اسوقت کچہری کر رہا تھا میں بیٹھ گیا وہ حکم احکام لکھتا رہا۔ جوں جوں جگہ خالی ہوتی گئی میں بھی آگے ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ سب لوگ چلے گئے اور صرف وہ اور میں اور اس کا میر منشی اور چند پہرہ کے سپاہی رہ گئے۔ پھر اس نے میری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ کس طرح تشریف لائے۔ میں نے کہا بڑا ضروری کام ہے مگر تنہائی میں کہنا چاہتا ہوں۔ جب مَیںنے یہ کہا تو اس کا میر منشی جو میرا معتقد تھا فوراً چلا گیا اور اس کے پہرہ کے ایک قریبی سپاہی کے باقی سپاہی بھی الگ ہوگئے تب میں نے اس کو کہا کہ جو بڑے آدمی ہوتے ہیں ان کے لئے ایک **واعظ** ہوتا ہے کیا آپ کے لئے بھی کوئی ہے ؟ کہنے لگا **مولوی صاحب** (اسی دن مولوی صاحب کہا) ذرا کھول کر بتاؤ۔ اس پر میں نے کہا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جو بڑے آدمی ہوتے ہیں ان کے پڑوس میں کوئی نہ کوئی اُجڑا ہوا گھر ہوتا ہے۔ جو اس کو نصیحت کرتا رہتا ہے کہ

سنبھل کر چلو ایسا نہو تمہیں بھی عذاب میں گرفتار ہونا پڑے

یہ سُنکر مجھے کہا کہ مولوی صاحب آگے آؤ۔ آگے جگہ تو نہ تھی ایک کھڑکی تھی جس کے آگے وہ بیٹھا ہُوا تھا۔ میں گھٹنوں کے بل کھڑا ہو گیا۔ پھر کہا ذرا اور آگے ہوجاؤ آخر میں اور آگے ہُوا۔ اُس نے کہا میری گدی تو وہ پڑی ہے مگر میں کبھی وہاں نہیں بیٹھا یہاں بیٹھتا ہوں مگر آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ میں یہاں کیوں بیٹھتا ہوں۔ سامنے ایک محراب دار دروازہ تھا مجھے کہنے لگا کہ کیا سارے شہر میں اتنا بڑا دروازہ آپ نے دیکھا ہے مَیں نے کہا کہ نہیں پھر اس نے کہا کہ اس گھر کا مالک اتنا بڑا آدمی تھا کہ جس قسم کا چھاتہ یہاں کا رئیس رکھتا ہے وہ رکھ سکتا تھا۔ اور ہم ولایت کی سیاہ چھتری بھی رئیس

تفریق بین المسلمین کے باعث تم ہوگے۔ اور اللہ تعالےٰ کا غضب تم پر نازل ہوگا۔ اور تمہاری خانہ ساز عزت خاک میں ملجاوے گی۔ اگر کسی امر میں اختلاف ہو تو مقدمہ کو خلیفہ کے حضور میں پیش کردو۔ اور جو وہ حکم دیں۔ اسے کل جماعت بہ طیب خاطر منظور کرلے اور پھر کدورت دل میں نہ رکھے اور جمع ہوکر اسلام اور احمدیت کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ جس قوم کو کچھ کام نہیں ہوتا وہ آپس میں لڑتی مرتی ہے لیکن جس نے تمام دُنیا کو احمدیت کی تعلیم دینی ہے اسے آپس کے جھگڑوں سے کیا تعلق جب جنگل میں نت نیا شکار موجود ہے تو گھر کی گائے بکریوں کو ذبح کرنا صریح نادانی نہیں تو اور کیا ہے یہ تو دُودھ دہنے کے لئے ہیں نہ ذبح کرکے کھانے کے لئے بھائی تو قوت بازو ہوتے ہیں۔ اگر بھائیوں سے لڑوگے تو آرام وچین مفقود ہوجائے گا۔ اور جو آج مقبول ہے وہ کل مردود ہوجانے گا۔ کیا عمدہ مثال کسی فارسی والے نے کہی ہے۔ ہر کہ زن ندارد۔ آرام تن ندارد۔ ہر کہ پسر ندارد نور بصر ندارد۔ ہر کہ برادر ندارد۔ قوت بازو ندارد۔ جو نکما ہوتا ہی وہ ہزاروں غلطیوں میں پڑتا ہے۔ اور کسی احسن کام میں اگر انسان لگا ہے تو ہزاروں غلطیوں سے محفوظ رہتا ہے تم اکٹھے ہوکر تبلیغ میں لگ جاؤ تاکہ اور بلاؤں اور اختلافو سے بچو۔ اپنی نیک اطواری اور صلحکاری سے لوگوں کو اپنے میں شامل کرو۔ زبردستی سے کوئی نہیں مانتا۔ رفق و نرمی سے مذہب پھیلتا ہے۔ بُری بات بھی نرمی اور آشتی سے لوگ قبول کرلیتے ہیں۔ اور اچھی بات بھی زبردستی اور سختی سے دُنیا نہیں مانتی۔ دین کو دُنیا پر مقدم کرو تاکہ دُنیا بھی تمہارے پیروں میں آگرے اور خدا تعالےٰ تم پر مہربان ہو۔ اور جب وہ مہربان ہوگا۔ تو کل جہان تم پر مہربان ہوجاوے گا۔ مصرعہ خدا مہربان ہو تو کل مہربان + کسی بزرگ کا الہام ہے گویا خدا تعالےٰ اپنے کسی پرستار کو فرماتا ہے۔ تو میرا ہو رہے تو کل جگ تیرا ہو۔ تم خدا کے ہو جاؤ۔ تاکہ جو کچھ تمہارے گردوپیش ہے سب تمہارا ہوجاوے۔ اے میرے پیارے بھائیو۔ یہ باتیں نفاق سے نہیں کہی گئیں۔ بلکہ محبت و وفاق والے دل سے نکلی ہیں انہیں تسلیم کرلو تاکہ سلامت رہو۔ سلامت رہو۔ باکرامت رہو۔ اے مولیٰ تو ہمیں نفاق سے بچا۔ اور اتفاق کی توفیق عنایت کر۔ آمین +

ناصر نواب

قادیان ۱۶ - جنوری ۱۹۱۲ء

اخبار عالم پر ایک نظر

بحیرہ قلزم میں بندش (لندن ۲۴ - جنوری) اٹلی نے دول خارجیہ کو اطلاع دی ہے کہ اس نے بحیرہ قلزم میں عثمانی ساحل پر ایک پختہ بلاکیڈ (حالت محاصرہ بحری) ۱۵ درجہ ۱۱ - دقیقہ اور ۱۴ درجہ ۳۰ دقیقہ عرض بلد کے درمیان قائم کرلی ہے اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو جہاز اس بندش کو توڑنے یا آنکھ بچاکر نکلنے کی کوشش کریگو اس سے بین الاقوامی قوانین و عہدنامجات کے موافق سلوک کیا جائیگا

مسلمانان بنگال کا میموریل (کلکتہ ۲۴ - جنوری) سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن نے ایک عرضداشت ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی خدمت میں مسلمانان بنگال کی حالت کے متعلق جو تنسیخ تقسیم بنگال کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے۔ ارسال کی ہے۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی محافظت کے متعلق حسب ذیل عرض کی ہے۔ اوّلاً بنگال لیجس لیٹو کونسل کے نصف ہندوستانی ممبران مسلمان ہوں اور اگر یہ نہ ہوسکے تو اس عہدہ پر باری باری مسلمان اور ہنود کا تقرر عمل میں آوے۔ سوم کہ ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈوں میں تعلیمی گرانٹ اور ممبروں کا تقرر بہ اعتبار تناسب تعداد آبادی کے ہو کہ سرکاری ملازمتیں بلحاظ تناسب آبادی کے دی جاویں +

نیا روپیہ - ہیسیہ اخبار کا خاص نامہ نگار مدراس سے خبر دیتا ہے کہ بنک آف مدراس کو ایک گشتی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ کہ نئے روپے کو روانی سے واپس لے لیا جاوے + اجافہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک اطالین جنگی جہاز نے ۱۹ - جنوری کو مصری سرحد کے متصل یونس (شام) پر گولہ باری کی + **جنگ ٹریپولی** کی خبر روما سے آئی ہے وہ مسوآ کے پیغام کے مطابق ہے اٹالین کی زیادتی جاری ہے۔ والٹرنو نام اٹالین اگنبوٹ ساحل مسوا پر وارد ہوا وہاں ۲۶ ترک قیدی اُتارے گئے۔ یہ ترکی ملٹری آدمی ہیں۔ ازیلقہ و برگنزنام دخانی جہازوں سے گرفتار کئے گئے تھے۔ آخر الذکر دخانی جہاز سے جو قیدی پکڑے گئے ان میں ایک فوجی میجر بھی ہے وہ یمن کے قلعہ حدیدہ کی ترکی فوج کا کمانڈر تھا۔ اسی قلعہ سے اطالین اگنبوٹ پر گولے فیر کئے گئے تھے۔ پیرس کی خبر کہ فرنچ جہاز منوبہ سے جو ترک پکڑے گئے تھے ان کی مخلصی کی بابت خط وکتابت جاری ہے یہ خط وکتابت دوستانہ ہے اور امید ہے کہ فیصلہ مصالحت خاطر خواہ ہوگا بدمزگی ہونے نہ پائے گی۔ بعد کی خبر کہ اٹلی نے بذریعہ تحقیقات معلوم کیا ہے کہ جہاز منوبہ کے ترک پکڑے گئے تھے ان میں بعض ڈاکٹر اور خادمان ہسپتال تھے اور باقی لوگ خزانہ کے کلارک تھے۔ وہ مجروحان کے علاج کے لئے ٹریپولی جاتے تھے۔ یہ خیال غلط ہے کہ وہ ترک جنگ ٹریپولی کے لئے تھے ان کی مخلصی کے رقعہ کا مضمون زیر غور اٹلی ہے۔ طہران سے ایک سرکاری خبر موصول ہوئی کہ جنوب ایران میں وہاں کی گورنمنٹ نے امن وامان قائم کردیا ہے۔ گورنر صوبہ فارس اور سویڈش افسران بدیں فہمائش بھیجے گئے ہیں کہ امن قائم کرنے کی مؤثر تدابیر اختیار کریں تاکہ جنوبی ایران میں تجارتی رستے بخوبی محفوظ کئے جاویں اس سے تسلی ہوتی ہے + **جنگ ٹریپولی** کا سلسلہ جاری ہے اور اٹلی کی کوشش یہ ہے کہ بحیرہ قلزم میں ترکی سواحل کا بزور محاصرہ کیا جاوے مطلب یہ ہے کہ ترکی تنگ آکر آن مانے لیکن آثار ظاہر ہیں ٹرکی اپنے منصوبہ ٹریپولی کے چھوڑنے پر تیار نہیں ہے۔ اٹلی کا نیم سرکاری اخبار میلپو رو مسو لکھتا ہے کہ آخر دسمبر تک اس لڑائی پر اٹلی کا ۳۶ لاکھ پونڈ خرچ ہوچکا ہے یعنے پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ۔ اس میں سے تین کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ پچھلے بجٹ کے فاضلات سے پورا کیا گیا ہے اور باقی روپیہ خزانہ کی ہنڈیوں سے حاصل کیا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ اطالین گورنمنٹ بغیر کسی جدید قرضہ یا مزید ٹیکسوں کے دو کروڑ ۱۴ لاکھ پونڈ یا ۳۲ کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ اسی طریق بہم پہونچا سکتی ہے یہ بیان سرکاری ہے اور ممکن ہے کہ خاص مصلحت سے شائع کیا گیا ہو حق یہ ہے کہ اٹلی کو ہرگز امید نہ تھی کہ جنگ ٹریپولی میں ایسی طوالت ہوگی۔ اگر فرانس سے بحری تعلقات کی پیچیدگی بڑھ جاویگی تو مشکلات زیادہ ہوں گی لیکن پیغامات سے ظاہر ہے کہ اندیشہ نہ ہوگا + **سویڈن میں عورتوں کو رائے دینے کا بل** اگرچہ انگلستان کی عورتیں کئی سالوں سے پارلیمنٹ میں رائے دینے کے حقوق مانگ رہی ہیں اور اس کے لئے سخت جدوجہد کررہی ہیں لیکن تاحال ان کی اس جدوجہد کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا۔ لیکن سویڈن کی گورنمنٹ نے اس بارہ میں گورنمنٹ انگلستان سے پہل کی ہے اور حال ہی میں سویڈن کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ جلد ہی پارلیمنٹ میں ایک مسودہ داخل کرنے والی ہے جس کی رُو سے عورتوں کو پارلیمنٹ میں رائے دینے اور اپنے ممبر منتخب کرنے کے حقوق دئے جاوینگے + ہمیں لائق وثوق ذریعہ سے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ ایک جاپانی بیرن اور اس کی لڑکی اور داماد مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں یقین ہے کہ یہ خبر سچے اسلامی جوش اور دلی مسرت کے ساتھ سُنی جاویگی + **ایران** - لندن مسلم لیگ نے ایک عرضداشت ایران کے متعلق صاحب وزیر ہند کی خدمت میں بھیجی تھی اسکے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ یقین کرتی ہے کہ بات چیت ہورہی ہے اور جس کے جلدی طے کرنے میں گورنمنٹ

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپے ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات ایڈیٹر بدر سے دریافت کر سکتے ہیں :

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں۔ تو وہ ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفرگڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاویگی۔

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی جس کی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اردو خواندہ۔ مطیع و فرمانبردار سینا پرونا قطع و برید و دوخت سے واقف ہے۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایک ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو۔ اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپے ماہوار کا ملازم ہو۔ یا بیس روپے ماہوار جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار کی آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی مظفرگڑھ اور سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہو گی خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو اور درخواست کے ہمراہ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گوجرات۔ جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں وہ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال اور نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

(۶) ایک احمدی نوجوان۔ کنوارا۔ غریب الطبع۔ قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۱۸ سال۔ تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار بوعدہ ۱/ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین ویٹرنری اسسٹنٹ سے خط و کتابت کریں۔

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج۔ احمدی دیندار حاجی عمر ۴۰ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو :

محمد امین و فضل کریم۔ کالج سٹریٹ کلکتہ

(۸) ایک گکھڑ زئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کے واسطے جو کہ قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

(۹) ایک احمدی۔ نیک طینت۔ حافظ قرآن۔ عالم شخص دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں احباب کی خدمت میں عرض ہے کوئی نابینا عورت ہو یا اور کوئی نقص ہو جس کے باعث بینا انسان کراہت کرے لیکن متعدی امراض سے بری ہو۔ نکاح کے خواہشمند ہیں۔ احباب توجہ فرماویں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی :

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱/ کے ٹکٹ آنی چاہئیں :

(۱۱) مسمی جیون قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال شکل و شباہت عمدہ صحیح و سالم۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ساکن موضع گھنوکے ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ کام سیپ۔ خراس۔ معمار۔ نکاح کا خواہاں ہے :

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری۔ سنین مروجہ عیسوی ہجری فصلی بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل درج کئے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائداد۔ رئیس۔ جج مجسٹریٹ رجسٹرار مصنف۔ مورخ۔ ایڈیٹر۔ وکیل۔ مختار اور مہاجن ساہوکار اور عرضی نویس۔ ایجنٹ۔ پٹواری۔ نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے انصاف اور امن اور عدل قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے۔ اس کے بغیر بہی کھاتے۔ وثیقے۔ پرانے دستاویز۔ مورخانہ مضمون۔ گواہ کے بیانات لکھنے میں صحیح رائے قائم کرنا مشکل

جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے قیمت اصلی عمر رعایتی آخر فروری تک صرف تین روپے (۳/)

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی صاحب عرب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۶/ خوراک کا مقرر کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان۔ گورداسپور میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر بدر

ست بچن ۲/

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن چھپکر طیار ہے جسمیں سکھوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا اصل دین اسلام ہے تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو۔ قیمت ۱۱/ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں۔

آئینہ کمالات اسلام	۶/	انوار الاسلام	۳/
کتاب البریہ	۱۲/	ایام الصلح فارسی	۱/
روئداد جلسہ دعا	۲/	استفتاء لیکھرام	۱/
کرامات الصادقین	۸/	فتح الحق ہر دو حصہ	۱۲/
حقیقت المہدی	۱/	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲/
شحنہ حق	۶/	فتح اسلام	۲/
توضیح مرام	۲/	انجام آتھم	۱/
قادیان کے آریہ اور ہم	۳/	حقیقت الوحی	۱/
حجۃ اللہ	۶/	ضیاء الحق	۴/
نشان آسمانی	۳/	سر الخلافہ	۸/
رسالہ جہاد	۱/	کشتی نوح	۲/
تریاق القلوب	۱۲/	مسیح ہندوستان میں	۳/
نجم الہدیٰ	۱/	چشمہ معرفت	۱/
لجۃ النور	۳/		

المشتہر۔ مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ۔ قادیان

خوش خبری سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپکر طیار ہو رہے ہیں احباب منگوا کر مفت تقسیم کریں۔

دس شرائط بیعت ۱/ حضرت مرزا صاحب کا مذہب انکے اپنے الفاظ میں اقتباس از اردو نثر ۱/ حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس از اردو نظم ۱/ آپ یا رب۔ مرقومہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب یہودیوں کے لفظ باپ کی حقیقت اور اسکی اسلامی اصطلاح بیٹا۔ ملنے کا پتہ بدر ایجنسی قادیان

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ ۔ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

BADR QADIAN

بدر

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید | مسیح الدین بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. CCLXXXVIII | مسیح وقت و مہدی ... بدر | للعہ پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | ۵ صفر ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۴ پھاگن سمت ۱۹۶۸ | نمبر ۲۰ و ۲۱

کبھی اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

کتب بدر ایجنسی

بمعہ قیمت کتب

پارہ الم سیقول تقطیع کلاں ۳ ؍ پارہ الم سیقول خورد ا ؍ ۔ ضرورت الامام ۱۰ ؍ نور القرآن حصہ دوم ۴ ؍ خلافت راشدہ ۲ ؍ ۴ ؍ جام شہادت ۰ ؍ یادگار کریم ۰ ؍ التبیان ۱۰ ؍ شہادت القرآن ۴ ؍ حمامۃ البشریٰ ۸ ؍ اوامر و نواہی قرآن ۹ ؍ لیکچر لاہور ۱۰ ؍ ۔ دعوۃ الندوہ ا ؍ دافع البلاء ا ؍ نور القرآن علے ۲ ؍ اعجاز احمدی ۱ ؍ ۔ آسمانی فیصلہ ۲ ؍ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء ۳ ؍ ۔ مجمع آئین ۔ کشف الغطاء ۲ ؍ ۔ اربعین ا ؍ ستارہ قیصرہ ۰ ؍ سناتن دھرم ۰ ؍ ۔ مسک العارف ۱۰ ؍ حقیقت ا ؍ مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دعا ۰۰۰ ۲ ؍ فضل حق ۲ ؍ تحفۃ الندوہ ۰ جواب سراج الدین عیسائی ۱۰ ؍ چیٹھی مسیح ای حرفی عبد القدوس احمدی کا من مولوی محمد علی ا ؍ بلاء القوم عابدین ۱۰ ؍ تحفۃ المشتاقین ۔ ؍ کرشن اوتار گلدستہ احمدی ۔ ؍

سیف حق ا ؍ سی حرفی الہداد خان ۔ ؍ صدقے جاواں ۔ ؍ جام وحدت ۔ ؍ گل موتیا ۔ ؍ کامن احمدی الہداد خان ۰ ؍ اظہار حق ۔ ؍ سی حرفی فضل دین ۰ ؍ کلمۃ الفصل ا ؍ گلدستہ رسالت ۲ ؍ مسیح بیان ۲ ؍ تعلیم القرآن ا ؍ مسیح موعود دی سچائی تے اسدی تصدیق ۔ ؍ نیر کی فریاد ۔ ؍ تحفۃ العرب ۳ ؍ نظم متعلق خوف موت ۔ ؍ مسیح دا سدا ۔ ؍ گلدستہ حمدار فرزند علی ۳ ؍ مجربات نور دین حصہ اول ۱۰ ؍ حصہ دوم ۱۰ ؍ ۔ سری نہہ کلنک درشن ۸ ؍ فتح دین ۳ ؍ کرشن لیلا ا ؍ مور کھ سدھ ا ؍ الاستخلاف ۴ ؍ غلامی ۳ ؍ القول الصحیح ا ؍ نظم مستورات ۰ ؍ شہادت آسمانی ۵ ؍ شہادت آسمانی حصہ دوم ۲ ؍ معیار الصادقین ۳ ؍ الحق لدھیانہ ۶ ؍ الحق دہلی ۸ ؍ لغات القرآن حصہ دوم ۶ ؍ خزینۃ المعارف ۴ ؍ خزینۃ المعارف حصہ دوم ۴ ؍ خطبہ الہامیہ ۶ ؍ ٹیچنگز آف اسلام ۰۰ ۴ ؍ مجموعہ عربی نظم ۶ ؍ مباحثہ مونگیر ۴ ؍ تصدیق کلام ربانی ۸ ؍ عبرت ۴ ؍ ثنائی ہرزہ درائی ۲ ؍ چودہویں صدی کا یہودی ۲ ؍ ثنائی فرار ۳ ؍ واقعات بھاگلپور ۴ ؍

علمائے فلف ۶ ؍ نور دل ۰ ؍ حق کا پرچار ۴ ؍ یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ۰ ؍ بائبل کا پرچار ۱۰ ؍ اسلام کا گر (نجات کی حقیقت) ا ؍ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ۱۰ ؍ اسلام کی پہلی کتاب ۲ ؍ قصیدہ موعودیہ ۔ ؍ احمدی پاکٹ بک ہر دو حصہ براہین احمدیہ بے جلد ۱۲ ؍ در ثمین مجلد اردو ۳ ؍ فتاوے احمدیہ ہر سہ حصہ مکمل ۱۲ ؍ در ثمین اردو فارسی مکمل مجلد ۹ ؍ در ثمین اردو مجلد ۴ ؍ در ثمین فارسی مجلد ۶ ؍ عربی بول چال ۲ ؍ لیکچر مہر سنگھ ۱ ؍

خوشخبری

سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپکر طیار ہو رہے ہیں احباب منگوا کر مفت تقسیم کریں ؎

دس شرائط بیعت ۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب ان کے اپنے الفاظ میں اقتباس از اردو نثر ۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس از اردو نظم ۔ آپ بارے مرقومہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عیسائیوں کے لفظ باپ کی حقیقت اور اس کی اسلامی اصطلاح قیمت فی ٹریکٹ ایک پیسہ ۔ ملنے کا پتہ ۔ بدر ایجنسی قادیان ؎

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

قادیان اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں۔ ناسور کی حالت بدستور ہے اور آپ کے دائیں شانے میں درد رہا۔ صبح شام اور بعد مغرب کے درس قرآن شریف درس حدیث وغیرہ سب بدستور جاری ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں خیریت ہے۔ پچھلے جمعہ کا خطبہ حسب معمول حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب بغرض چندہ ضعفاء کے واسطے سفر پر جانے والے ہیں۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت خود مالیر کوٹلہ میں ہیں۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب یہیں رونق افروز ہیں +

مبارک ایک عرصہ ہوا۔ حضرت صوفی غلام رسول صاحب نے مجھے اپنا ایک خواب سنایا تھا کہ حضرت عیسیٰ میری بیوی کے پیٹ کے اندر گھس گئے ہیں۔ مَیں نے تعبیر عرض کی تھی کہ اللہ تعالےٰ آپ کو عیسوی صفت والا لڑکا عطا کریگا۔ اب مولوی صاحب نے یہ بشارت سنائی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں ایک مولود مسعود عطا فرمایا ہے جس کا نام انہوں نے بعض الہامات کی بنا پر مصلح الدین مسیح احمد رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور مولود کو مسعود اور جیسا اس کا نام رکھا گیا ہے۔ واقعی مظہر مسیح معین الدین اور مصلح الدین بنائے۔ آمین +

ایک اور مبارک ایسا ہی ہمارے مکرم دوست ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری نومسلم کو بھی اللہ تعالےٰ نے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکی خبر بھی ماسٹر صاحب کو پہلے سے دیگئی تھی اور انہوں نے اپنے ہندو مسلمان دوستوں کو اس کی خبر کی تھی۔ اس مولود مسعود کا نام شریف احمد رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ ہمارے ہمعصر مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن پھر سکھ ہو گیا ہے۔ حالانکہ عبدالرحمٰن نے اس کے جواب میں ایک اور عبدالرحمٰن بھی پیش کر دکھایا ہے۔ اللھم زد فزد +

نیک تحریک پر عمل ہمارے دوست برادر ولیداد خانصاحب نے تحریک کی تھی کہ جلسہ تاجپوشی پر ملازمان اپنی نصف تنخواہ جو انہیں زائد ملے گی صدر انجمن میں دیدیں۔ اس کو اُنہوں نے سب سے اول عملی رنگ دیا ہے اور اپنا حصہ مبلغ ۵ صدر انجمن کے خزانہ میں بھیج دیئے ہیں +

وی پی اُن تمام صاحبان کی خدمت میں جن کی طرف سے قیمت اخبار تاحال وصول نہیں ہوئی۔ ۸ مارچ ۱۹۱۲ء کا پرچہ بذریعہ وی پی کیا جائے گا۔ کارخانہ میں روپے کی اشد ضرورت ہے اگر اب بھی خریداران نے قیمت نہ دی تو مشکلات کا سامنا ہوگا +

دُعا مدد ہمارے مکرم عزیز دوست سید وزارت حسین کی بیماری کا تار آیا ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ اس پیارے بھائی کی صحت کے واسطے درد دل سے دُعا کریں +

صوفی غلام محمد صاحب بی اے کے امتحان میں جانے والے ہیں احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں +

کون صاحب ہیں کوئی صاحب شاکی ہیں کہ انہیں ماہ دسمبر کے پرچے نہیں ملے۔ نیز ضمیمہ درس صفحہ ۲۸۱ لغایت ۲۸۴ نہیں ملا۔ شکایت بڑے زور سے کی ہے مگر اپنا نام پتہ نہیں لکھا۔ مہر ڈاک پر ایک حصہ نام کوٹ اور حروف [illegible] پڑھا جاتا ہے۔ اور بس +

تصحیح برادر برکت علیصاحب مالاکنڈ سے لکھتے ہیں کہ یہاں سے خان صاحب سعداللہ خانصاحب صوبیدار میجر نے بیعت کا خط لکھا تھا۔ مگر ان کا نام غلطی سے اخبار میں مظہر احمد چھپا ہے۔ اچھا۔ خانصاحب سعداللہ تو ہیں خدا انہیں مظہر احمد ہی بنا دے۔ فال نیکو ہے +

کھوئی ہوئی قوت کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ جو بدر ایجنسی سے ملسکتی ہے +

مختار انجمن سیکرٹری صاحب صدر انجمن اطلاع دیتے ہیں کہ یکم نومبر ۱۹۱۱ء سے ماسٹر فقیر اللہ صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ دفاتر و مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مختار عام کے فرائض کے بجالانے کی خدمت سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ اس تاریخ سے منشی امیر محمد صاحب چوہدری سکندر خانصاحب قوم راجپوت ساکن رہرانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور کو مختار عام کی آسامی پر متقرر کیا گیا ہے +

مصافحہ حکیم محمد عمر صاحب نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم اخبار کے ذریعہ سے ناظرین کو اس امر سے باخبر کردیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کرنے کے واسطے ہاتھ اور بازو کو جھٹکا نہ دیا کریں۔ اس سے حضرت کو تکلیف ہوتی ہے۔ انگریزی شیک ہینڈ کی یہاں ضرورت نہیں یا ادب مصافحہ کا چاہیئے +

ضروری اطلاع اس سے پہلے بھی احباب کو اطلاع دیگئی تھی کہ جلسہ سالانہ یا مباحثہ کے لئے پہلے یہاں سے دریافت کرکے انتظام ہونا چاہیئے مگر اب تک وہی طریق برتا جاتا ہے کہ احباب بجائے خود ایک فیصلہ کرکے سب کچھ کر لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ مباحثات میں شرائط بھی خود طے کر لیتے ہیں۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست بھیجدیتے ہیں کہ فلاں تاریخ اس قدر واعظ یا لیکچرار یا مباحثہ کرنیوالے پہنچ جانے چاہئیں۔ پس سب احباب کو دوبارہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جہاں احباب جلسہ کی ضرورت سمجھیں تو پہلے بوساطت دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح سے لیا کریں۔ دفتر سکرٹری کی معرفت ایسی درخواستیں آنے سے یہ فائدہ رہے گا کہ اوقات مقررہ پر ضروری آدمی فارغ ہو سکینگے +

الحق الیقین راولپنڈی میں کسی مقلد صاحب نے ایک رسالہ بدین مضمون لکھا ہے کہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا۔ رفع یدین کرنا۔ اور بلند آواز سے آمین کہنا یہ چاروں باتیں ناجائز ہیں۔ اس کتاب کا نام تحفہ امین ہے ہم نے اس کتاب کو نہیں دیکھا۔ مگر اس کے جواب میں ایک کتاب الحق الیقین نام ہمارے پاس برائے ریویو آئی ہے۔ جس کے مصنف جناب مولوی محمد شفیع ابوالحسن العباسی صاحب سکندرآبادی ضلع بلندشہر ہیں اس کتاب میں بروایات صحیحہ ان چاروں باتوں کو جائز ثابت کیا گیا ہے اور فریق مخالف کے دلائل کو توڑا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس قسم کے اکثر جھگڑے بیفائدہ ہوتے ہیں۔ اس میں کسی کو انکار نہیں کہ قرآن شریف سب سے مقدم ہے اس کے بعد احادیث رسول اور آثار صحابہؓ ہیں۔ پھر بزرگان دین کے اقوال اور استدلال قابل قدر و عزت ہیں۔ اس رسالہ کے مندرجہ دلائل معقول ہیں مگر زبان تیز ہے جو ممکن ہے کہ ایسی ہی ضرورت پر استعمال کی گئی ہو جیسی ضرورت ہمارے مکرم دوست ابوالقاسم کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں پیش آئی اور رسالہ احمدی لکھنا پڑا۔ رسالہ قابل دید ہے قیمت بمعہ محصولڈاک و خرچ وی پی صرف ۶ ہے اور ملنے کا پتہ یہ ہے منشی سید محمد شفیع صاحب ٹھیکدار روستے تالاب گنگنی سکل لکھنو + ان صاحب نے

گوشت کھاتے ہیں۔ ہندو مذہب کی تعریف میں ہندؤں نے بہت : رلگائے ہیں۔ مگر اب تک کوئی جامع مانع تعریف نہیں ہوسکی اور نہ ہوسکتی ہے کیونکہ ہندو ایک بلا غور مذہب ہے۔ گوشت نہ کھانے والے بھی ہندو اور آدمی کو کھا جانے والے بھی ہندو۔ ویدوں کے آگے سجدہ کرنے والے بھی ہندو۔ اور ویدوں کا انکار کرنے والے بھی ہندو۔ ۲۶ کروڑ خدا ماننے والے بھی ہندو اور خدا کو گالیاں دینے والے دیوسماجی بھی ہندو سب ایک ہی ہندو ہوٹل میں بیٹھ کر بھوجن کرتے ہیں۔

غلط فہمیاں نہ پھیلاؤ

تعجب ہے کہ بعض اخبار نویسوں کو خواہ مخواہ غلط باتیں شائع کرنیکا شوق ہوتا ہے جس سے ملک میں غلط فہمی پھیلتی ہے۔ اور گورنمنٹ کو اس کا ازالہ کرنا پڑتا ہے۔ ذیل کی مراسلت جو گورنمنٹ نے ہمارے پاس بھیجی ہے قابل توجہ ہے۔

اخبار ٹربیون نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ دسمبر گزشتہ میں لاہور میں چیچک کے پھیلنے کے باعث زیادتی شرح اموات پر توجہ دلاتے ہوئے لکھا تھا کہ "حیرت کی بات ہے کہ لاہور میں افسر صحت نے ٹیکہ چیچک کے کام کی نگرانی نہیں کی"۔

اِس بیان میں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ افسر صحت نے میونسپلٹی میں تمام عملہائے ٹیکہ چیچک کا اہتمام ماہ جون ۱۹۱۱ء میں لیا تھا۔

ان عملہائے ٹیکہ کے نتیجہ کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ ۸۱۱۶ ٹیکے یکم اپریل ۱۹۱۱ء اور ۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کے مابین لگائے گئے اور ۱۲ ماہ مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۱ء کی مجموعی تعداد ۲۵۰۶ تھی۔ شروع اکتوبر گزشتہ میں یہ بیماری نمودار ہوئی اور فی الفور ایسی تدابیر اختیار کی گئیں کہ عام لوگ ٹیکہ کے لگانے کے بھاری فائدہ سے ناواقف نہ رہیں۔ اخبارات میں اشتہار دیئے گئے کئی ہزار چھوٹے چھوٹے اشتہار تقسیم کئے گئے۔ نیز ٹیکہ چیچک کی ضرورت کو بذریعہ منادی مشتہر کیا گیا۔ ڈاکٹر نیول صاحب اس بیماری کے پھیلنے کا یہ باعث ظاہر کرتے ہیں کہ لوگ بہ سبب جہالت مریضوں کو چھپاتے اور چیچک کی دیوی کی پوجا کرتے ہیں اور دوبارہ ٹیکہ کرانے کی طرف عام طور پر توجہ نہیں کرتے اور کثیر التعداد ابتدائی ٹیکہ ہائے چیچک میں کامیابی نہیں ہونے دیتے۔

دستخط۔ راؤ بہادر۔ پنڈت گردھاری لعل
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی
گورنمنٹ پنجاب

طاعون

ہندوستان میں وبائے طاعون سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے مگر لوگ ہیں کہ اس نشان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ طاعونی اموات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہ ڈسمبر کے آغاز پر ۶۵۰۰ موتیں ہفتہ وار واقعہ ہوتی ہیں مگر اب اس کی اوسط بارہ ہزار ہفتہ وار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق دے۔ اور اس ارضی عذاب سے بچائے۔

لارڈ کچنر

معلوم نہیں سرکار برطانیہ نے مصر میں ایک ایسا حاکم کیوں بھیجا ہے جس کی ساری عمر صرف جنگی خدمات میں گذری ہے لارڈ کچنر کے تقرر پر مصری اخبارات نے بہت شور مچایا تھا۔ اب اس قسم کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں کہ خدیو اور لارڈ کچنر کے باہمی تعلقات اچھے نہیں ہیں پہلے انگریزی ایجنٹ بھی دوسرے پولٹیکل ایجنٹوں کے ساتھ دربار عید کے موقعہ پر خدیو کی ملاقات کو جایا کرتا تھا۔ مگر اس دفعہ لارڈ کچنر دوسرے ایجنٹوں سے علیحدہ تشریف لے گئے اور وجہ یہ بیان کی کہ انگریزی ایجنٹ کی پوزیشن دوسرے یورپین ایجنٹوں سے جداگانہ اور خاص قسم کی ہے۔ اور خدیو نے اس امر کو اپنی توہین سمجھا ہے اور جشن سالگرہ کے موقعہ پر دربار منعقد نہیں کیا۔ اس میں تو شک نہیں کہ برٹش ایجنٹ کی پوزیشن خاص ہے۔ اور صرف اتنی بات کشیدگی کا باعث نہیں ہوسکتی۔

وعظ کا اثر

مرزا حاکم بیگ صاحب کی تحریک سے جلالپور۔ ضلع گجرات میں ایک احمدیہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ صوفی غلام رسول صاحب راجیکی اور حافظ ابوعبیداللہ صاحب وزیرآبادی وعظ کے واسطے تشریف لیگئے تھے۔ جلالپور میں سخت مخالفت تھی اُسے اِن وعظوں کے اثر نے مٹا دیا۔ غیر احمدی مولوی صاحبان مباحثہ کے واسطے تشریف لائے تھے اور فریقین کے واسطے تقریروں کا وقت مقرر ہوگیا تھا مگر مرزا حاکم بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی غلام رسول صاحب نے اپنے وقت میں صرف لفظ الحمد سے دیگر مذاہب عیسائی آریہ وغیرہ کی ایسی تردید کی کہ مخالف بھی عش عش کرنے لگے۔ ایسی پُر اثر تقریر تھی کہ تمام حاضرین جلسہ کو ایک صوفیائے کرام کی مجلس بنا دیا۔ سامعین نہایت مسرور تھے اور جب مولوی صاحب کا وقت ختم ہُوا۔ تو بالمقابل کے مولوی حیدراللہ خاں صاحب بے اختیار بول اُٹھے کہ مرحبا مولوی صاحب۔ میں اِس سے زیادہ بول نہیں سکتا۔ میں نہایت ہی خوش ہوں اور اِس خوشی میں اپنا وقت مقررہ بھی آپ کو دیتا ہوں میرا وقت بھی آپ کو مبارک ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور مولوی حیدراللہ خاں صاحب اخیر میں بول اُٹھے کہ آپ مسلمان ہیں ہم آپ کو کافر نہیں کہتے اور السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا" جلالپور میں مرزا صاحب موصوف کا گھر ہی احمدی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمت اور کوشش میں برکت دے۔

بچپن کا گواہ

فخر ملتانی نے اپنا ایک مکالمہ جو کہ قادیان کے ایک معزز ہندو صاحب کے ساتھ سفر میں ہُوا تھا ہمیں بھیجا ہے جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے اور بچپن کے واقف بھی ان پر کوئی عیب نہیں لگا سکتے۔

فخر۔ حضرت مرزا صاحب کے کم سنی حالات کیسے تھے۔

لالہ۔ مجھ سے وہ تقریباً اٹھارہ اُنیس سال بڑے تھے بارہ سال کا تھا۔ اس وقت کے یاد ہیں۔ بہت نیک تھے علم دوست تھے کسی قسم کی شکایت ہم نے اُنکے چال چلن کے متعلق نہیں سُنی۔ اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے میرا اُستاد ان سے اصلاح لیا کرتا تھا۔ میں نے خود ان سے دُنیا کی بے ثباتی پر نظم لکھوائی تھی۔ جو مجھے ساری یاد تو نہیں۔ ہاں ایک آدھ تو یاد ہے۔

فخر۔ وہی سُنا دیجئے۔

لالہ۔ دو شعر سُنائے۔

فخر۔ کوئی عشقیہ نظم لکھا کرتے تھے۔

لالہ۔ ہاں۔ بہت اعلیٰ درجہ کی لکھتے تھے۔

فخر۔ کوئی ایک آدھ شعر یاد ہو تو وہ بھی سُنا دیجئے۔

لالہ۔ تم تو منہ دیکھنے سے ہو بیزار ۔ داغ سینے کے کِسکو دکھلاؤں

لالہ۔ مرزا صاحب اور میرا صرف دو باتوں میں اختلاف رہا ہے۔ ایک یہ کہ مرزا صاحب کہا کرتے کہ نجات محض اسلام میں ہے۔ میں کہتا کہ نہیں۔ اور مذاہب[۱] میں بھی ہو سکتی ہے۔ دوم الہام کے بارے میں میں کہتا کہ خواب ہوتے ہیں۔ الہام نہیں ہوتے۔ الہام کبھی جھوٹے نہیں ہُوا کرتے۔ مرزا صاحب کے الہام جھوٹے بھی[۲] ہوتے تھے۔ خواب میرے بھی بعض سچے ہوتے تھے۔ جس کی تصدیق خود مرزا صاحب فرماتے تھے۔ محمدی بیگم والا الہام جھوٹا ہُوا۔

فخر۔ یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق کے آپ شاہد ہیں۔ کیا اس الہام کے وقت حضرت صاحب کے پاس لوگ آتے تھے؟ کیا یہ لفظ لفظ پورا نہیں ہُوا؟

لالہ۔ یہ خواب میں ہی اُنہوں نے دیکھا ہوگا۔ اس الہام کے وقت تو لوگ بالکل نہیں آتے تھے۔ چونکہ ان دنوں سوامی دیانند جی کا چرچا ہو رہا تھا۔ مرزا صاحب نے بھی اس کے برخلاف کچھ لکھا تو اس پر چند ایک لوگ آنے شروع ہو گئے تھے۔ فی الواقعہ اب بالکل پُورا ہو رہا ہے مگر اس کو میں خواب کہتا ہوں الہام نہیں۔

فخر۔ پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی الہامی پوری ہوئی یا نہیں۔

لالہ۔ نہیں پیشگوئی تو تھی کہ سخت غیر معمولی تکلیف اور دُکھ پیش آئے گا۔ وہ تو مر گئے۔

فخر۔ اگر معمولی طور پر میعاد کے اندر مر جاتے تب آپ کا یہ اعتراض کسی قدر قائم رہ سکتا تھا۔ مگر وہ بھی چھری کے ذریعہ قتل کئے گئے۔ زخم کاری لگنے کے بعد وہ کچھ عرصہ زندہ بھی رہے تاکہ تکلیف اور دُکھ والی پیشگوئی کی صداقت پر مُہر لگا دے۔ آخر وہ اس قدر دُکھ اُٹھاتے ہوئے اور اسلام کی فتح اور اپنی ناکامی کو اپنی زندگی میں دیکھتے ہوئے راہی ملکِ عدم ہوئے۔ خیر اچھا یہ فرمائیے کہ حضرت مرزا صاحب سے ملازمت ہی کی اور سُنا جاتا ہے کہ مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے تھے یہ بات کیسے ہے۔

لالہ۔ پہلے پندرہ روپے کے ملازم تھے پھر پچیس کے ہوئے۔ مختاری کے امتحان میں کامیاب ہوئے مگر اس سال چند ایک امیدواروں کے پرچے گم ہو گئے اس لئے اس سال کا امتحان موقوف کیا گیا۔ آخر ان کے والد صاحب نے یہاں کی زمین کے مقدموں کیلئے بُلا لیا۔

فخر۔ خدا جانے اگر مختاری پاس کرتے یا ملازمت میں رہتے تو یہ سلسلہ حقہ کیسے بُنیاد پکڑتا۔

لالہ۔ یہ کام تو ہر طرح ہونا تھا۔ کیونکہ تقدیر میں تھا۔

لالہ شرم پت ہر ایک جواب میں بے اختیار بے ساختہ حضرت صاحب کی نیکی اور علم کی تعریف کرتے جاتے تھے۔

اس گفتگو کے ضمن میں میں نے کہا کہ مسافر آگرہ اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ نے جو گالیاں اور فحش زبانی کا شیوہ اختیار کیا ہے۔ یہ بہت ہی بھدا اور بُرا ہے۔ اس پر لالہ جی نے بڑے زور سے صاد کیا۔

نوٹ ۱ بھی کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے ویدک دھرم کے اور دھرم میں بھی نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

۲ بھی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض الہام سچے بھی تھے تو معلوم ہُوا کہ الہام ضرور ہوتے ہیں۔

۱ وہ غیر احمدی معترض جو حضرت صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ وہاں سے فیل ہو کر یہ سلسلہ پیسہ کمانے کے لئے جمایا۔ اس مخالف آریہ کے لفظوں پر غور فرماویں۔

تعدد ازدواج

آریہ مسافر نے اپنے فروری کے رسالے میں جابجا بیجا حملے مکرمہ سکینۃ النساء کے مضمون متعلق تعدد ازدواج پر کئے ہیں۔ تعجب ہے کہ بقول دھرم پال آریہ لیڈر نیوگ سے نہیں شرماتے اور نکاح ثانی پر غضبناک ہوتے ہیں۔ قرآن پاک اور رسول کریم پر بھی سخت کلامی کرتے ہیں۔ مگر کوئی معقول دلیل تعدد ازدواج کے خلاف نہیں دے سکتے۔ یہ سچ ہے کہ رسمِ نیوگ جاری ہو جائے۔ تو پھر نکاح ثانی کی ضرورت ایک حد تک نہیں۔ ایک ہی مرد اور ایک ہی بیوی کو لازمی قرار دینے سے جو نقائص پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تمام آریہ مسافر بلکہ مقیم بھی اس کے قائل ہیں۔ اب رہا یہ امر کہ اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ سو اس کے علاج مختلف زمانوں میں مختلف سوچے اور بتائے اور برتے گئے ہیں۔

(۱) بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ ایک عورت ایک ہی وقت میں کئی خاوند رکھ سکتی ہے اسکو انگریزی میں ...

(۲) یسُوعی دُنیا نے خلاف شریعت توریت و عمل انبیاء یہ قرار دیا کہ ایک ہی مرد ایک ہی عورت جو کبھی ایک دوسرے سے قطع تعلق نہیں کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ فرنگستان میں کثرت سے زنا خانے بنے۔ جہاں ایسی عورتیں ایک جگہ رکھی جاتی ہیں جن کا کوئی مقرر خاوند نہ ہو۔ اور جو فیس دے وہ وقتی ضرورت پوری کر کے چلا جائے۔ اِسکو انگریزی میں پراس ٹی ٹیوشن کہتے ہیں۔

(۳) آریاؤں نے اِس خیال میں یہ اصلاح کی کہ صرف مردوں کا ہی حق نہیں کہ وہ اپنی ضروریات کو پُورا کریں بلکہ عورتوں کا بھی حق ہے۔ کہ جس طرح مرد بعض ضرورتوں کے واسطے غیر عورتوں کے پاس جا سکتے ہیں اس طرح ان کی عورتیں بھی ضرورتوں کے وقت غیر مردوں کے پاس جا سکیں۔ بغیر اس کے کہ ان کا تعلق ٹوٹے اور اس کے قواعد منضبط کر کے اس کا نام نیوگ رکھا گیا۔ اس کے واسطے انگریزی میں کوئی لفظ نہیں۔ اس کے مطابق ایک عورت اپنے خاوند سے علیحدہ نہیں ہوتی بلکہ اُس کے ہوتے ہوئے اور اُس کو دکھا کر اور غالباً اُس کے ذریعہ سے غیر مردوں کے پاس جا سکتی ہے۔ اور ایسا ہی مرد بھی دوسری بیاہی ہوئی عورتوں کے پاس جاتے ہیں۔ مگر فرق اتنا ہے کہ عورتوں کیواسطے گیارہ کی تعداد مقرر ہے اور مرد کے واسطے حد بندی نہیں کہ وہ کتنی عورتوں کے ساتھ نیوگ کر سکتا ہے۔

(۴) اسلام نے فطرت انسانی میں اس امر کو نگاہ رکھ کر کہ یہ ضروری نہیں کہ ایک مرد اور ایک ہی عورت سے جو علیحدہ نہ ہو سکیں وہ تمام لوازمات ہمیشہ پورے ہو سکیں جو مرد و عورت کے واسطے ضروری ہے ان مذکورہ بالا قواعد میں اصلاح کر کے ان کو عین فطرت و نیچر انسان کے مطابق کر دیا کہ مرد بلحاظ اپنی ضرورت طاقت مالی و جسمی و قوت اخلاقی متعلق عدل کے ایک سے زائد بیویاں کر سکتا ہے مگر عورت کی فطرت ہی ایسی ہے کہ ایک خاوند کی ہو کر رہے۔ اور اگر معاشرت کے اصول کے مطابق وہ اُسکی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا تو وہ علیحدگی حاصل کر سکتی ہے اور اپنے لئے دوسرا خاوند تلاش کر سکتی ہے۔ اس طرح نہ مردوں کو ضرورت ہے کہ غیر جگہ تلاش کریں اور نہ عورتوں کو ضرورت ہے کہ کہلائیں کسی اور کی اور جائیں کسی اور کے پاس۔ تعدد ازدواج اور طلاق ان تمام خرابیوں کا علاج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ نبیہ الکریم

کلام الملوک ملوک الکلام

نوٹ۔ سید صاحب نے اس کلام کے ترتیب دینے میں دکنی اردو زبان کا استعمال کیا ہے جو کہ ان کی مادری زبان ہے ہمنے بھی اس میں تغیر نہیں کیا کیونکہ اسمیں بھی ایک خاص لطف ہے۔ (ایڈیٹر)

کلام امیر رضہ
مکتوبہ سید بشارت احمد صاحب دکنی

فرمایا۔ ایک وقت امام بخاری علیہ السلام جہاز میں سفر کر رہے تھے اور ان کے ہاں ایک ہزار دینار بھی تھے اچانک کسی بدمعاش نے جو دیکھ پایا تو غل مچانے لگا کہ میرے ایک ہزار دینار کسی نے چرا لیا۔ حضرت نے جو سنا تو ذرا آہستگی سے دینار دریا میں ڈالدیا جب سبکی تلاشی لیگئی تو ان کی بھی تلاشی لی گئی لیکن ان کے ہاں سے بھی نہ نکلے۔ اس بدمعاش نے بعد میں پوچھا کہ حضرت آپکے ہاں تو ایک ہزار دینار مینے اپنی آنکھوں خود دیکھ چکا تھا پھر آپنے اُسے کہاں غائب کیا۔ فرمایا او کمبخت میں نے اپنی تمام عمر حدیث میں صرف کیا اور تو چاہتا تھا کہ مجھے متہم کر دیوے اسلئے میں نے انہیں دریا میں ڈالدیا تاکہ متہم نہو جاؤں ورنہ میری تمام عمر کی خدمت خاک میں مل جاتی۔

فرمایا۔ دیکھو اس کے بعد امام صاحب کبھی کسی کے آگے ہاتھ تو نہیں پسارے۔ خدا تعالیٰ انہیں خود ہی دیتا رہا۔

فرمایا۔ ہر وقت خدائی فضل میرے شامل حال رہا ہے چنانچہ ایک واقعہ بیان فرمایا کہ مکہ معظمہ جاتے وقت بمبئی میں میرے ایک عزیز دوست ملگئے جو وہ بھی مکہ جاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرا صندوق خالی ہے آپ اپنی کتابیں و سامان بھی اسی میں رکھ دیں میں نے بے تکلف رکھ دیا۔ اتفاقاً جدہ میں وہ جب ضرورتاً اپنی کونجی دیکھے تو نہ پایا۔ پس وہ کہنے لگے کہ آپ کا سامان رکھنے سے میری کونجی کھوئی گئی ہے لہذا اب آپکو دینا ہوگا میں حیران کہ میں کیا جانوں۔ پھر وہ تو لڑنا شروع کیا اتنے میں ایک شخص نے کہا کہ اسقدر کیوں ... کرتے ہو مکہ چلو میں لوہار ہوں اُس سے عمدہ کونجی بنا دونگا۔ وہ تھے ضدی کہنے لگے مجھے دوسری کونجی سے کوئی سروکار نہیں مجھے تو اپنی وہی کونجی چاہیئے۔ خیر میں نے کہا کہ صبر کرو اگر خدا چاہے تو آپکو وہی کونجی مل جائے گی لیکن وہ نہ مانتا تھا نہ ملنے اور اسقدر روز مصر ہوتے کہ جو خور میرا تلخ کر دیتے اور کوئی کام بھی مجھے کرنے نہ دیتے اور بالکل ناک میں دم کر دیا۔ بالآخر مینے دعا کیا کہ یا الٰہی تو ہی ہر بات پر قادر ہے تو فضل کر اور انکی کونجی دلا دے۔ چنانچہ اسکے بعد صبح کو اتفاقاً ترکوں کے کیمپ میں چوری ہوئی اور چور فرار ہو گئے۔ ایک ترک جو چوروں کے پیچھے دوڑا تو صرف ایک کنجیوں کا گچھا کہ جسمیں بہت سی کنجیاں تھیں ہاتھ آگیا جس کو چوروں نے غفلت سے جلدی میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہ اس گچھے کو لیے غصے سے ہماری طرف آیا۔ مین جو دیکھا تو اُس گچھے میں وہ کونجی بھی موجود تھی۔ چونکہ ترک عربی نہیں جانتے میں نے ایک مترجم سے کہا کہ اسکو کہو کہ اسمیں ایک کونجی میری بھی ہے اگر مجھکو آپ چور سمجھتے ہیں تو بے دریغ پکڑ لیں۔ لیکن براہ کرم وہ کونجی تو مجھے دیدیں وہ یہ سنکر بہت غصہ ہوا۔ اگرچہ میں نہیں سمجھ سکتا تھا۔ لیکن بشرہ و طرز گفتگو سے سمجھ گیا کہ وہ بہت غصے میں ہے۔ مگر پھر بھی میں نے یہی کہوایا تو وہ بالآخر ہنس پڑا اور کہنے لگا کبھی چور اپنے منہ سے بھی اقبال کیا ہے لہذا وہ گچھا پھینک دیا۔ مینے جھٹ وہ کونجی نکال لی اور پھر وہ صاحب کو دیدی وہ بہت ہی نادم اور خفیف ہوئے اور بڑی ہی معذرت چاہی +

کلام امیر

فرمایا۔ جب تک ہادی نہیں آتا اس وقت تک بڑی بڑی قسمیں کھا کر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ہمارے وقت میں ہادی آجاوے تو ہم اور قوموں سے بڑھ کر اس کی فرمانبرداری کرینگے۔ مگر جب ہادی آتا ہے تو اس سے دشمنی کرتے ہیں گھر سے نکالتے ہیں یہ سب بوجہ استکبار کرتے ہیں پھر یہ برائی کے مکر آخر کار انہیں پر لوٹ پڑتے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی سنت قدیم سے ہے اس میں کوئی تبدل نہیں ہوتا اور نہ آیا ہوا عذاب لوٹ جاتا ہے۔ انبیاء آتے ہیں اور اپنا کام کر ہی جاتے ہیں اس زمانہ میں اس کی نظیر ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔

فرمایا۔ اگر اللہ تعالےٰ بندوں کو ان کے اعمال بد پر پکڑنے لگے تو کوئی ایک جاندار بھی زمین پر باقی نہ رہے۔ کل چرند و پرند جو انسان ہی کے لئے خادم پیدا کئے گئے تھے وہ بھی ساتھ ہی نیست کر دئے جاویں۔ یہ اس کا بڑا فضل ہے کہ ایک وقت معین تک مہلت دی گئی ہے اس کی قدر کرو جب اجل مقدرہ آپہونچے گی تو کیا معلوم کہاں پہنچائے جاؤ گے۔ اللہ تعالےٰ ہی خبیر و بصیر ہے کہ کیا معاملہ اسکے ساتھ ہوگا۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی وحی مہبط وحی پر اس کے حسب استعداد نازل ہوتی ہے۔ خاتم انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعداد معلوم کرنا ہو تو سارے قرآن کریم پر نظر کرے۔ حضرت عائشہ رض سے کسی نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خُلق کی نسبت سوال کیا تھا حضرت عائشہ نے جواب ایک ایسا ممتاز فقرہ فرمایا کہ جتنی تاریخیں جس قدر سوانح آپکے حالات میں لکھی گئی ہیں۔ وہ سب اس ایک چھوٹے سے فقرے کے برابر نہیں۔ رضی اللہ عنہا نے خلقہ القرآن فرما کر یہ سمجھایا۔ کہ آپ کی ۲۳ سالہ سوانح عمری قرآن ہے کیسا خوش قسمت ہے وہ انسان جو قرآن شریف کو اس غرض سے پڑھتا ہے کہ اس کی اپنی لائف قرآن شریف کی آیات سے کہاں تک مطابقت رکھتی ہے۔ مومن اگرچہ کہنے کے لئے ایک نفس واحد ہے مگر باعتبار اپنے جمیع اعضاء کے وہ ایک جماعت کا حکم رکھتا ہے عربی میں سر کے درمیانی خط کو مفرق بھی کہتے ہیں اور مفارق بھی کہتے ہیں۔ عاقل بالغ انسان کے اعضا ایسے ہیں جیسے جوارح اللہ ملائکۃ اللہ ہیں۔ یس ای انسان کامل قسم ہے اس قرآن حکمت والے قرآن محکم کی کہ بے شک تو رسول ہے۔ رسول نمونہ ہوتا ہے دنیا کے لئے۔

فرمایا۔ اس وقت لوگ سخت غفلت میں ہیں اسباب تنعم اسباب غفلت بہت بڑھ گئے ہیں۔ طالب علموں کو اپنے اپنے کورس (نصاب) کے پورا کرنے کی ہی فرصت نہیں ان کو کب موقعہ ملتا ہے کہ قرآن شریف پر کچھ غور و فکر کریں ان کے والدین کا بھی یوں ہی حال ہے نہ تو اپنے بچوں کو قرآن شریف کیطرف متوجہ کرنے کی فرصت ہے نہ خود ان کے اپنے لئے۔ بعد سکول کی چھٹی کے ورزش کا شغل ہے۔ قرآن شریف کی طرف توجہ ہو تو کیونکر ہو۔ بورڈنگ کے مہتمم اپنے بورڈنگ کے انتظام کو ہی اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ قرآن شریف کی طرف غور و فکر کرنے اور کرانے کی طرف ان کو بھی کم فرصتی اور غفلت ہے گدی نشینوں میں غفلت ہے۔ علماء میں بھی غفلت ہے طالب علموں میں بھی غفلت ہے۔ فقراء اور ان کے معتقدین بھی غفلت ہے امراء میں تو سب سے بڑھ کر غفلت ہے۔

خط و کتابت

کرتے وقت سب صاحبان اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر کیا کریں کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ (منیجر)

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

خاکسارہ نے اپنی پیاری انصاف پسند اور معزز ہمشیرہ سکینہ بیگم صاحبہ کا مضمون بڑے غور سے پڑھا تو خاکسارہ نے اس پرچاہا کہ کچھ اپنی بہنوں کی خدمت میں لکھوں۔ لہذا اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ واقعی ان کا مضمون قابل دید ہے بہت اچھا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ بہت کو فائدہ پہونچا ہوگا واقعی عورتوں میں حد سے باہر کمزوری ہے۔ مولا کریم اس ہماری کمزوری کو دور کرنے کی دلی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین۔ عاجزہ اپنی بہن کے مضمون پر بڑی خوش ہوئی مگر وہ جواب تک حضرۃ خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ تر مردوں کو نصیحت فرماتے رہتے ہیں ان کیطرف ہی تو ہماری معزز بہن خیال فرماویں عورتیں واقعی بہت کمزور ہیں مگر جب ان کو سمجھایا جاوے تو چونکہ وہ کمزور ہوتی ہیں اسلئے کمزور دل جلدی پھر آتی ہیں بعض مرد ایسے بے انصاف اور سخت دل ہوتے ہیں کہ ان کے دلوں میں خیال ہی نہیں آتا کہ آیا یہ بیوی ہے۔ بیویوں کے ساتھ ہمدردی ہی کوئی چیز ہوتی ہے چونکہ مرد بیویوں سے طاقت میں زیادہ ہوکر کمزور ہوگئے تو بیوی جو عورت کا لفظ اپنے اوپر رکھتی ہے اس سے تو کمزور ہونا ہی تھا۔ دعا ہے کہ مولا کریم مرد عورت دونوں کی حالت پر رحم فرماوے اور کمزوریاں دور فرماکر عاجزوں کو شکر یہ کی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین

عورتوں میں یہی ایک کمزوری نہیں کہ وہ میاں کے نکاح ثانی کو برداشت نہیں کرسکتی۔ بلکہ اور بہت قسم کی کمزوریاں بھی ہیں مجھے ایک بات یاد آگیا۔ ہماری معزز بہنیں غور فرماویں خاص کر قادیان شریف کی بہنوں کی خدمت میں اپیل کرتی ہوں کہ وہ اس پر غور فرمادیں۔ جو ذیل میں درج ہے عاجزہ پہلی دفعہ قادیان شریف گئی تو ساتھ خاکسارہ کی والدہ صاحبہ یعنی میرے میاں کی اماں بھی تھیں وہ تو آگے ہماری معزز بہنوں سے واقف تھیں لیکن خاکسارہ کی پہلی دفعہ تھی۔

قسم خدا کی وہ ہماری بہنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دولت خانہ کے نیچے قیام رکھتی ہیں۔ وہ بیٹھنے کے واسطے جگہ دینی بھی ناپسند کرتی تھیں حالانکہ ان کو یاد بھی ہوگا کہ اگر ام المومنین صاحبہ کی خدمت اقدس میں کوئی اس تنگی کو پیش کرے تو ناراض ہوں گے مگر افسوس کہ جس احمدی بہن سے ملاقات ہوتی ہے وہ سوا حضرت مسیح موعود کے اور خلیفۃ المسیح کے دولت خانے کے سب کی شکایت کرتی ہیں چار دن کی بات ہے کہ ایک سلیم الطبع احمدی بہن سے ملاقات ہوئی۔ تو باتیں کرتے کرتے اس نے کہا کہ قادیان کی ہماری بہنیں شاید ہمیں انسان نہیں جانتی۔ اگر چاہیے تو وہ بولنے سے بھی نفرت کرتی ہیں اسکے جواب میں خاکسارہ نے کہا کہ واقفیت کم ہوتی ہے اسلئے ہی کچھ کمی ہوتی ہے۔ تو اُسنے کہا کہ خیر تمہارے ساتھ ہماری واقفیت تھی اسکے اس جواب نے لاجواب کردیا۔

سو اپنی پیاری بہنوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ باہر کی بہنوں کے ساتھ برائے مہربانی ذرا خلق سے پیش آیا کریں کیونکہ باہر کی عورتیں بے چاری اکثر کمزور ایمان ہوتی ہیں ان کے پاس وہ درس کی باتیں نہیں ہوتیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے آپکو سرفراز کیا ہوا ہے۔ وہ مولا کریم اس سرفرازی میں ہم عاجزوں کو بھی حصہ دار کرے اور ہر طرح کی کمزوریاں دور فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

اپنی معزز بہنوں کی غلام۔ اہلیہ ایوب احمدؐ۔ خوشاب۔

ایک تبلیغی خط

پیاری بہن!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ و رضوانہ۔ آپ کا خط آپ کا محبت سے بھرا ہوا خط ابھی ابھی مجھے ملا اور میں نے اسے خوب توجہ سے پڑھا۔ آپ کو اس بات کا بڑا فکر ہے کہ میری چِٹھی کوئی مرد نہ دیکھ لیتا ہو۔ سو اس کی نسبت آپ یقین رکھیں کہ میری ڈاک کا انتظام علیحدہ ہے پھر آپ نے اس پر حیرت ظاہر کی ہے کہ آنیوالے مسیح کی تمام خبریں کتابوں میں مذکور ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ان کتابوں کے پڑھنے والے اور درس دینے والے بھول گئے اور وہ مسیح و مہدی کو پہچان نہ سکے ؟

میری پیاری بہن! اوّل تو یہ بات ہی غلط ہے کہ ان کتابوں کے پڑھنے والے پہچان نہ سکے آخر چار پانچ لاکھ احمدی جماعت ہے اور یہاں قادیان میں بہت سے عالم و فاضل رہتے ہیں انہوں نے پہچانا یا نہیں ہاں جنھوں نے نہیں پہچانا ان کی مثال ایک لکھتی ہوں جو میں نے کچھ دن ہوئے سنی ہے ؟

سنو! ایک سال سے شہنشاہ ہند کی لنڈن سے آمد آمد لگ رہی تھی۔ پھر جب وہ جہاز پر سوار ہوئے تو ساتھ ساتھ خبریں آتی رہیں۔ پھر جب آپ دہلی رونق افروز ہوئے تو سلامی کی توپوں نے اطلاع دی کہ بادشاہ سلامت آگئے پھر ایک پروگرام بھی شائع ہوگیا جسمیں صاف صاف لکھا تھا کہ بادشاہ سلامت کی سواری ہوگی اور یوں اعیان مملکت ہمراہ ہونگے۔ باوجود اس کے آپ نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ اس روز جلوس میں بہت کم لوگوں نے بادشاہ سلامت کو بھی پہچانا۔ حالانکہ وہ ایک بار پہلے بھی تشریف لاچکے تھے ان کی تصویریں بھی عام ہیں پھر بھی دھوکا لگا اور لوگ باوجود سُجاکے ہونے کے اندھے ہوگئے اور جب سواری گزر گئی تو ہاتھ ملتے رہ گئے کہ افسوس ہم روپے خرچ کرکے باہر سے آئے اور دیدار نہ کیا۔ اب سنو میری بہن! علماء کا حال کہ وہ بیشک مہدی کے منتظر تھے۔ لیکن کچھ ایسا بے ڈھب نقشہ ذہن میں جمائے بیٹھے تھے کہ مسیح کو نہ پہچان سکے اور افسوس ہے کہ پہچاننے کی کوشش بھی نہ کی۔ انجیل میں سچ لکھا تھا کہ ابن آدم اس طرح آئیگا جس طرح پورب سے پچھم کو بجلی کوندجاتی ہے۔ سو ہمشیرہ من سنو! اصل میں شوکت اسلام و شان و شکوہ اسلام جس کا حال اسلامی تاریخوں میں پڑھا جاتا ہے وہیں نظر آسکتا ہے جہاں پاک رحمٰن مولا کا نام لیا جاوے۔ ہمارے بعض کیا بلکہ اکثر مخالفین تو کچھ ایسے نفس امارہ کے فریب میں آکر نہ صرف خود بدظنی سے کام لیتے ہیں بلکہ اوروں کو بدظن بنانا اپنا فرض اوّلین سمجھتے ہیں اور مرزائی کافر کہنے کے علاوہ بہت کچھ گندے عقیدے لوگوں کے دلوں میں جماتے ہیں۔ کہ الاماں۔ چنانچہ اکثر میں نے سُنا ہے کہ بچاری بعض حسن ظنی کا خیال احمدیت کی طرف رکھنے والی (کیونکہ کامل احمدی بننا ذرا مشکل امر ہے) بیویوں سے ان کے نیک بخت خاوندوں نے جنھوں نے کبھی نماز تک نہیں پڑھی علاوہ ممنوعیت احمدیت کے یہاں تک کہدیا کہ مرزائیوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں رہتا جیسا کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر مجھے بعض بچاری نیک بخت خاتونوں کی زبانی معلوم ہوا۔ اب وہ تو اور بیوی (خواہ بہانہ ہی سہی) کرکے اپنے آرام میں ہیں اور ان کو الگ بٹھا دیا غضب تو یہ کہ پھر نہ طلاق ہے نہ نان نفقہ۔ چنانچہ کئی ایک ایسی ایسے ناقابل برداشت دکھوں میں مبتلا ہیں اور خدا جانے کب تک رہیں (یقیناً مرتے دم تک) کاش کہ وہ لوگ قادیان آکر ظاہر و باطن طور سے معلوم تو کریں اور آنکھوں سے دیکھیں کہ قادیان "مرکز اسلام ہے" یا کفرستان

بخدا جب جمعہ کی نماز مسجد اقصےٰ میں ہونے لگتی ہے اور زور سے اللّٰہُ اَکْبَرُ کی آواز آتی ہے۔ تو میرے دل میں نور رقت پیدا ہو جاتی اور شان و شوکت اسلام کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور دل سے خود بخود دُعا نکلتی اور سجدہ میں گر پڑنے کو جی چاہتا ہے کہ اے میرے رب العالمین میرے محسن و پیارے مولا تیرے دین کی شوکت تیرے پاک اسلام کی شان تیرے کلام پاک کا لُطف خیز بیان کیسا مسرت انگیز ہے اور تو نے اپنے پاک بندے کو اس بستی کے لئے (جسے کوئی نہیں جانتا تھا) چُن لیا۔ تو نے دُنیا جہان کے متقی مومن جمع کر دیئے۔ پیارے واحد لاشریک مولیٰ جیسے یہ اس وقت جسمانی طور پر تیری جناب پاک میں حاضر ہیں اسی طرح انکو آپس میں ہمدردی۔ اخلاص محبت بخشیو اور دائمی وحدت قائم رکھیو؟ +

بہن عزیز! میں اتنا لمبا محض اپنے ذوق میں آکر لکھ رہی ہوں جو شاید آپ کا وقت ضایع کرنے والا سمجھا جاوے مگر اسوقت میرا دل جوش سے بھر گیا ہے اور بے اختیار لمبا مضمون لکھوا رہا ہے کہ شائد کسی سعید رُوح کی تسکین کا باعث ہو+ میں بعض وقت حیران رہ جاتی ہوں کہ بے شک ہمارے خاندان میں دینداری شروع سے ہی تھی میرے دادا مغفور بھی بڑے عابد زاہد صالح۔ صوفی منش بزرگ تھے اور والد صاحب مرحوم مغفور بھی صوفی طبیعت والے تھے یہ اسی فردوس مکان خلد آشیاں وجود کا فیض ہے کہ عاجزہ سکینہ کو کچھ ذوق دین اسلام ہے اور رشد یدہ لکھنے پڑھنے کی مہارت پیدا ہوئی ہے ورنہ ہمارے پنجاب کے دیہاتوں میں تو لڑکوں کے پڑھانے کا بھی رواج کم ہے۔ کجا لڑکیوں کو پڑھانا لکھوانا+ میرے نانا۔ اللہم اغفرلہٗ۔ بہت بڑے عالم فاضل شخص تھے ان کا حلقہ درس بڑا وسیع تھا تیس چالیس درویش مختلف علاقوں سے آکر ان کی خدمت میں رہتے اور علم معقول و منقول پڑھتے تھے+ ماموں صاحب بھی (اکمل قاضی کے ابا جان) ایک عالم بے بدل فقیر دوست آدمی ہیں مگر ایسا دین ایسا اسلام ایسا روحانیت کی موجیں مارنے والا دریائے معرفت نہیں دیکھا قرآن حمید کے ایسے نکات وجد انگیز واللہ ہم نے کبھی نہیں سُنے تھے خوش قسمت ہیں وہ جو گلشن اسلام کے باغبان حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مولانا نور الدین سلمہ القدیر کے مُنہ سے کلام رحمٰن کی تفسیر سُنتے ہیں۔ مرد تو خیر مرد ہیں وہ

اپنے تئیں پہلے ہی بڑے تجربہ کار لائق فائق سخن سنج سخن فہم نکتہ رس خیال کرتے ہیں۔ مگر عورتوں میں جو بیچاریاں ناقصات العقل والدین مشہور ہیں مشکل مسائل کو با دلائل کچھ ایسی آسان عبارت میں طرز میں سمجھاتے ہیں کہ سمجھدار خواتین بے شک بہت بڑا فیض حاصل کرتی ہیں۔ اور خود بخود قرآن حمید کے پڑھنے سمجھنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔ میں عاجزہ ناچیز کیا ہوں کہ تین چار سال سے حضرت کی فیض مجلس سے بہت ساری برکات حاصل کیں اور قرآن کریم کے ایسے ایسے نکتے سُنے کہ کانوں سُنے نہ آنکھوں دیکھے۔ چنانچہ بعض مقامات قرآن کریم کے مثلاً حضرت یونس حضرت ایوب حضرت داؤد حضرت سلیمان کے واقعات کی کچھ ایسی عبارت تھی کہ قرآن مجید کے موجودہ اردو تراجم اور تفسیروں سے کچھ معلوم نہ ہو سکتا کہ یہ کیا بات ہے تفسیر اکسیر اعظم جو مراد آباد کے کسی مطبع کی بڑی شدومد سے چھپی ہے میں نے اس میں ہاروت ماروت فرشتوں کا ذکر پڑھا جو لمبی کہانی عجائب ہی طور سے لکھی ہے جس میں غضب یہ ڈھایا ہے کہ زہرہ ستارہ کو ایک بدکار عورت ثابت کیا ایسا ہی اور بھی بہت سی غلطیاں ہیں جن میں زیادہ تر غلط روایات کے طومار ہیں کہ انسان کی عقل ماری جاتی ہے مگر حضرت امیر سلمہٗ نے ان مشکلات کو کچھ ایسی سادگی اور پاکیزہ طرز سے ادا کیا کہ سمجھ بھی آگئی اور کوئی اعتراض یا مہمل بات بھی باقی نہ رہی۔ سو میری پیاری بہن؟ یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ ہم لوگ اپنے اپنے وطنوں میں گھر وغیرہ شادی بیاہ ہونیکے موقعہ پر (اگرچہ کتنے متقی نہیں) کوئی نہ کوئی بدعت کرا لیتی ہیں (زیادہ گنوارانہ نہ سہی مہذبانہ بدعت) کیونکہ کرنا پڑتی ہیں ضرور کوئی نہ کوئی مجبوری پیش آجاتی ہے لیکن اگر کوئی بچہ قرآن شریف ختم کرے یا بسم اللہ شروع کرے روزہ رکھے یا اور کوئی دینی کام پہلے پہلے کرے۔ تو خوشی کرنے میں کمال سُستی ہے مگر یہاں اس کے برخلاف ہے چنانچہ نکاح تو بڑی سادگی سے مسجد میں چھوہارے وغیرہ خطبہ نکاح کے بعد بانٹ کر پڑھائے جاتے ہیں اور غریب امیر کا یہی حال ہے پھر ہر ایک دینی کام میں خاص خوشی ظاہر کیجاتی ہے مثلاً چند دنوں کی بات سنو اکرامۃ الحفیظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی صاحبزادی نے قرآن حمید ختم کیا تو بیوی صاحبہ نے سب احمدی بھائیوں کو پُر تکلف دعوت دی تھی اسیطرح بفضل خداوند کریم احمدی خواتین میں جو درس قرآن پر صبح ہوتا تھا۔ اسکا ایک دَور ختم ہُوا تو حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ ہماری بعض بچیوں کا تو منشاء ہے کہ اس خوشی میں مٹھائی بانٹ دیجاوے مگر قرآن کریم میں کئی بار ذکر آیا ہے کہ کھانا کھلانا بہت بہتر ہے اسمیں یتامیٰ مساکین وغیرہ سب آجاوینگے۔

اسلئے جتنی درس میں بیبیاں بیٹھی ہیں کل ہی انکی دعوت کرتا ہوں جب بیبیاں گنی گئیں تو اکیسو بیس ہوئیں۔ دوسرے دن جمعہ کی صبحکو حضرت نے درد دل خاص رقت قلب سے دُعا مانگی اور لمبی دُعا مانگی پھر بیویوں نے کھانا کھایا+ افسوس کہ میں دُعا کی سعادت سے محروم رہی اور اس قابل قدر دعوت میں شامل نہو سکی مگر سُنا کہ کھاتے وقت کوئی دو ڈھائی سو بیبیاں جمع ہو گئی تھیں گو بعض بیویوں کو شکایت رہی کیونکہ بے انتظامی کی باعث بعض خواتین کو ملال پیدا ہوا جسے خود حضرت بیوی صاحبہ نے ان کی دلشکنی محسوس کر کے دلدہی سے رفع ملال کر دیا اور خود انتظام میں مصروف ہوئیں۔ مگر ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ اس سعادت کو حاصل کرنے کے واسطے خود کوشش کریں ورنہ پھر ایسی نعمت عظمیٰ کہاں نصیب ہو گی۔ اب جبکہ پھر قرآن شریف شروع ہوا ہے اور ساتھ ہی حدیث شریف کی ایک کتاب چند معزز بہنوں نے شروع کی ہے جنمیں یہ ناچیز عاجزہ راقمہ بھی شامل ہے۔ خداوند کریم رحیم سے دُعا ہے کہ حضرت اُستاذنا کو صحت و عافیت بخشے اور بخیریت تمام یہ دَور بھی ختم ہو۔ میں انشاء اللہ کوشش کرونگی کہ جستہ جستہ نوٹ بدریں دیتی رہوں +

والسلام

عاجزہ سکینۃ النساء از قادیان

مژدہ ہدیہ پیغمبری یعنی تفسیر مظہری مصنفہ حافظ قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی

یہ امر تو مسلمہ ہے کہ بہترین مفسر معانی اسرار قرآنی نبی صلعم ہیں جبکہ اس تفسیر میں ہر آیت کی تفسیر آیات و احادیث و آثار سے ہی کی گئی ہے تو یہی تفسیر بہترین تفسیر ہے قاضی صاحب کو بوجہ اُنکے کمال تبحر کے اُن کے پیر صاحب علیہ الرحمتہ ملقب علم الہدیٰ اور شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی ملقب بیہقی ثانی فرمایا کرتے تھے ۱۳۰۵ء میں مولوی رکن الدین صاحب حصاری نے ابتدائی چار سورتیں چھپوائیں اسلئے اب پانچویں سورۃ مائدہ سے چھپائی جا رہی ہے اور سورۃ والناس تک مسلسل چھپوا کر انشاء اللہ ابتدائی چار سورتیں چھپوائی جائینگی یہ تفسیر بے نظیر اب تک اس لئے طبع نہ ہوئی کہ اس کے صرف پانچ ہی نسخہ جات قلمی ہند و بیرون ہند میں ہیں مختصر مضامین تفسیر یہ ہیں شان نزول آیات تفسیر ہر آیت با حادیث مع تنقید روات تطبیق آیات با آیات مذاہب قراء سبعہ بیان مقطعات و محکمات بیان ناسخ و منسوخ تفقہ صحابہ کرام سرایا و غزوات و قصص احسنہ نکات و تصوف تردید مذاہب معتزلہ وغیرہ معجزات انبیاء کرام مذاہب آئمہ حنفی شافعی حنبلی مالکی فقہی مسائل عبادات و معاملات و ظایف با دعیہ آیات و احادیث و بیان کہانت و نجوم و فلسفہ وغیرہ فضائل علوم ظاہری و باطنی مع ترجیح علوم باطنی و ذکر خفی مذمت منافقت و بدعت ثبوت خلافت با یات و احادیث و اسماء الٰہی و انبیاء و سور و ضاحت اشارات و خفیات قرآنی ابحاث صرفی و نحوی و لغوی تضعیف روایات رطب و یابس فہرست مضامین جداگانہ جلد ہائے - قیمت سورہ مائدہ و انعام و اعراف ۱۲ دو روپیہ - پتہ - سید محمد یامین میرٹھ - کمبوہ دروازہ

واقعات

ایک آدمی کا گردہ دوسرے آدمی میں لگا دیا گیا۔ صوبجات متحدہ امریکہ کے شہر فلاڈلفیا میں میتھوڈسٹ ہسپتال کے ڈاکٹر ہمینڈ صاحب نے حال میں ایک نہایت حیرت انگیز اور طبی دنیا میں ہلچل مچا دینے والا عمل جراحی کیا ہے اس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ ایک مریض کا گردہ اس قدر خراب ہو گیا تھا کہ اس کی جان کے لالے پڑ گئے۔ مگر اتفاق سے مریض کے ہسپتال میں زیر علاج ہونے کے وقت ایک تندرست آدمی ایک حادثہ سے فوت ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس شخص کا گردہ نکال کر مریض کے خراب گردہ کی جگہ داخل کر دیا اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ مریض چند روز میں بالکل تندرست ہو گیا اور اب وہ اپنا تمام کاروبار کرتا ہے۔

طلباء امتحان کے بعد اپنے پرچے دیکھ سکیں گے۔ پنجاب یونیورسٹی نے اپنے ایک تازہ اجلاس میں قرار دیا ہے کہ اگر کوئی امیدوار نتیجہ امتحان کے بعد اپنے نمبروں کی مفصل کیفیت دریافت کرنا چاہے تو وہ پانچ روپے داخل کرنے پر کیفیت معلوم کر سکتا ہے۔ صرف میڈیکل امتحانات میں شامل ہونیوالوں طالب علموں کو یہ رعائت نہیں دی گئی۔ تجویز بلاشک و شبہ بہت معقول اور اعلےٰ ہے جس سے ایک تو یونیورسٹی کی آمدنی میں اضافہ ہو گا۔ دوسرے ناکامیاب امیدوار کو موقعہ ہو گا کہ صرف پانچ روپے خرچ کر کے اپنی تسلی کر لے کہ کس مضمون میں کتنے نمبروں کی کمی سے فیل ہوا تاکہ وہ اس کمی کو آئندہ دور کر سکے۔ کامیاب امیدواروں کے لئے بھی اگر وہ پانچ روپے آسانی سے خرچ کر سکتے ہوں اپنی اصلی قابلیت معلوم کرنے کے لئے یہ سودا مہنگا نہ ہو گا اور ممتحن صاحبان بھی ذرا ہوشیار ہو کر نمبر لگایا کریں گے۔

امریکہ میں حبشیوں کی مخالفت۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں جو عیسائی حبشی آباد ہیں وہاں کی گوری آبادی میں ان کی مخالفت زوروں پر ہے چنانچہ بسا اوقات ان کے قصور کی سزا عدالت سے دلوانے کی بجائے گوری آبادی خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ٹرنر نامی حبشی واعظ نے جس کا اپنی قوم میں بڑا رسوخ تھا ایک ہنگامہ میں ایک امریکن کو قتل کر دیا عدالت سے حبشی واعظ اور اس کے تین بیٹوں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا تجویز یہی کہ اُسے قیدخانہ کے اندر پھانسی دیجاوے اتفاق سے اس روز زور کی بارش ہونے لگی اس لئے مجبوراً ٹرنر کا قتل دوسرے دن کرنا پڑتا لیکن مقتول کے وارثوں نے اصرار کیا کہ اسے آج ہی پھانسی دیجاوے۔

تکمیل مشرقی علوم کے وظائف۔ گورنمنٹ ہند نے عربی اور سنسکرت زبانوں کی تکمیل کے لئے۔ ۱۵۰ پونڈ سالانہ کے دو وظیفے منظور کئے ہیں جو ان اعلےٰ قابلیت کے طلباء یا پروفیسروں کو دئے جاویں گے جو ممالک یورپ میں جا کر عربی یا سنسکرت کی تکمیل کرنا چاہیں انگریزی زبان یا یورپ کی کسی دوسری زبان کا جاننا ضروری ہے یہ وظیفے دو سال کے لئے ہیں اور آنے جانے کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ بھی دیا جاوے گا۔ خواہ انگلستان میں یا جرمنی میں یا کسی اور ملک میں جا کر تعلیم حاصل کریں لیکن ان ضوابط کی پابندی لازمی ہو گی جو وزیر ہند مقرر کریں درخواستیں یکم مارچ ۱۹۱۲ء تک ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب کے نام آنی چاہئیں جن کے ساتھ سول سرجن کا سارٹیفکیٹ جسمانی صحت کے متعلق ہونا ضروری ہے۔

مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاہیئے

بسرپرستی انجمن احمدیہ لاہور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مذکورہ بالا مضمون پر احمدیہ بلڈنگز متصل اسلامیہ کالج میں لکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جن میں فاضل لکچرار صاحب ان تقریروں کے دوران میں مندرجہ ذیل مضامین پر خاص طور سے روشنی ڈالیں گے:۔ (۱) مشکلات میں ہمارا کون رہنما ہو۔ (۲) ایسے وقت میں ہمارے لیڈروں کو کیا کرنا چاہیئے (۳) ہمارے تعلقات ہندو اور دیگر غیر مسلم اصحاب سے کیسے ہونے چاہئیں (۴) لازمی ایجوکیشن بل کے متعلق ہم کو کیا کرنا چاہیئے اور (۵) آخیر پر یہ بھی ثابت کرینگے کہ ہم مسلمانوں کو مذہبی زندگی بسر کرنے کی کیوں ضرورت ہے۔ انجمن نے ہر مذہب و ملت کے اصحاب کو شمولیت کے لئے مدعو کیا ہے۔ اس لیکچر کے بعد بھی اور کئی لکچروں کا سلسلہ جاری رہے گا جو کہ ہفتہ وار ہوا کرینگے اور ہمیں کامل امید ہے کہ یہ سلسلہ تقریروں کا نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہندوؤں کے لئے بھی باہمی میل جول اور محبت کے بڑھانے کا ذریعہ ہو گا اور اس کے ذریعہ ملک میں امن پھیلے گا اور گورنمنٹ کو بھی جو تکلیف ہندو اور مسلمانوں کے باہمی نزاع کے باعث آئے دن اٹھانی پڑتی ہے وہ کسی حد تک دور ہو جاویگی۔ (قومی خادم)

اسلام پر ایک جرمن فاضل کی رائے

سٹوڈنیٹ والنٹیر مشنری یونین کی کانفرنس منعقدہ لورپول میں ۵ جنوری گزشتہ کو ہیر کے ایکسنیفیلڈ رکن برلن مشنری سوسائٹی نے "مسئلہ اسلام" پر ایک دقیع ایڈریس دیا جس میں اگرچہ مشنری جماعتوں کو اہل اسلام میں تبلیغ دین عیسوی کی سرگرم کوشش کرنیکی معمولی ترغیب دی گئی تھی۔ لیکن دین اسلام کے محاسن اور عیسائیت کے مقابلہ میں اس کے فتحمند ہونیکا بھی کھلے دل سے اعتراف کیا گیا تھا۔ ہیر ایکسنیفیلڈ نے دکھایا کہ "غیر مسیحی دنیا کا ایک پانچویں سے زیادہ حصہ مسلمان ہے اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے سامنے تاریخ عالم کے عظیم الشان معرکوں میں عیسائیت نے شکست کھائی ہے اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے آپکو یہ فریب دینا چھوڑ دیں کہ اسلام کی فتوحات تلوار کی وحشیانہ طاقت کے ذریعہ سے حاصل کیگئی ہیں"۔ فاضل لیکچرار نے یہ بات تسلیم کی کہ انجیل کو مسلمانوں تک پہنچانے کی مسرت آمیز مستعدی کی بجائے مسیحیت پر صدیوں سے یہ خوف چھایا ہوا ہے کہ کہیں اسلام کے یلغار سے وہ خود مغلوب نہ ہو جائے۔ آج کے دن اسلام میں عیسائیوں کے تبدیل مذہب سے جتنا اضافہ ہوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جو مسیحی مشنوں کی کوششوں سے عیسائیت میں اہل اسلام کے تبدیل مذہب سے ہوتا ہے گو اسلامی دنیا متعدد فرقوں میں منقسم ہے لیکن پھر بھی یہ صحیح ہے کہ اسلام ایک نہایت طاقتور اتحاد و اخوت ہے جو دنیا نے کبھی دیکھی ہے"۔ لیکچرار" اس اتحاد کا نہایت دقیع عنصر" یہ سمجھتے ہیں کہ "مسلمانوں کے لئے مذہب ایک نہایت بے بہا چیز ہے اور وہ کسی حالت میں اسے ترک نہیں کرنا چاہتے"۔

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک

۲۸ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ پیرایہ نہایت ہی دلکش اور دلچسپ ہے مسلمانوں کا قومی فرض ہے کہ ان کا مطالعہ کر کے اپنے بزرگوں کے نام کی قدر کریں اور اُنسے مفید سبق حاصل کریں۔ کیونکہ انکی آئندہ ترقی کا راز اسی میں مرکوز ہے حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت عہ ملنے کا پتہ

منشی غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسلام میں سچے دل سے داخل ہو

آج صبح کے وقت مجھے آیات ذیل یاد آئیں ۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعو خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین ۔ فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینات فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ۔

یہ قرآن شریف کی دو آیتیں ہیں ۔ اسکے معنے ہیں اے لوگو جو مسلمان ہوئے ہو داخل ہو اسلام میں پورے اور نہ پیروی کرو قدموں شیطان کی ۔ بے شک وہ تمہارا دشمن ہے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دینے والا ۔ پس اگر پھسل جاؤ تم بعد اس کے کہ آئیں تمہارے پاس کھلی دلیلیں پس جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ عزت والا حکمت والا ہے ۔

جب تک آدمی ہمہ تن کسی کام میں مصروف نہ ہو اور ادہورے طور پر کسی کام کو اختیار کرے تو وہ کام کبھی پورا نہیں ہوتا لیکن اگر ہمہ تن مصروف ہو کر کوئی کیسا ہی سخت کام اختیار کیا جاوے تو وہ بھی آسان ہو جاتا ہے اور جب تک کسی کام میں دل و جان کوشش نہ کی جاوے پورا فائدہ مترتب نہیں ہوتا ۔ اور جب تک اپنی سعی کو انجام تک نہ پہونچایا جاوے ۔ ثمرۂ نیک پیدا ہونا محال ہے ۔ والنازعات غرقا والناشطات نشطا والسابحات سبحا فالسابقات سبقا کی آیۃ کریمہ صاف ظاہر فرماتی ہے ۔ جب کبھی کام کرو ہر طرف سے سمٹ کر اسی کام میں ڈوب جاؤ اور پورے جوش سے وہ کام کرو ۔ اور اس کام میں تیر و ردک کوئی درمیان نہ آوے اور ہمجنسوں سے آگے بڑہو ۔ بلکہ اس کام کے استاد و مدبر بن جاؤ ۔ مثلاً تم تحصیل علم ہی کیطرف خیال کرو ۔ پچھلی چند صدیوں میں استادوں کی خودغرضی سے لوگوں کو علم بہت ہی کم حاصل ہوتا تھا ۔ استادوں کی خدمت میں ہی وقت گذر جاتا تھا ۔ اور اکثر آدمی بڈہے ہو کر بھی عالم نہیں بنتے تھے ۔ مسلمانوں اور اہل ہنود میں مولویوں اور پنڈتوں کی شرارت نے بہت کم لوگوں نے اصل علم سے فیض حاصل کیا ۔ اکثر ادہورے ہی رہتے تھے ۔ پورا پاس کم ہی لوگ کرتے تھے ۔ چونکہ جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا وہ خود عالم و عامل نہیں ہوتے تھے ۔ ان کے شاگرد بھی ویسے ہی ادہورے رہتے تھے ۔ لہذا یہ مثل زبان زد خلق ہو گئی ۔ نیم ملاں خطرہ ایمان چونکہ حکماء میں ہی بخل آ گیا تھا اور وہ بھی بخوبی سمجھا کر کشادہ دلی سے شاگردوں کو نہیں پڑہاتے تھے اور ان سے عمدہ راز کی باتیں پوشیدہ رکھتے تھے یوں ہی شاگردوں کو بطور خدام بہتر سمجھتے تھے اس لئے حکیم بھی عمدہ اور حاذق پیدا ہونے مشکل تھے ۔ اور جو نیم تر نظر آتے تھے وہ لوگوں کو بغیر موت کے اپنی نالیاقتی اور ناتجربہ کاری سے مارتے تھے اسواسطے مشہور ہو گیا کہ نیم حکیم خطرۂ جان ۔ کوئی کوشش ہو اگر اس کو انتہا تک نہ پہونچایا جائے ۔ تو وہ مفید نہیں ہوتی بلکہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے ۔ اگر تم ایک کنواں کھدواؤ ۔ اور پانی تک جب کھدائی پہونچے اسے چھوڑ دو تو اس سے فائدہ نہیں حاصل ہو گا ۔ جب تک کہ پانی کا چشمہ نہ پھوٹے اور اس کو صاف نہ کیا جاوے اور پختہ نہ بنایا جاوے اور زمین سے اوپر تک منڈھیر نہ بنائی جاوے ۔ پھر اگر کنواں پانی پینے کے لئے ہے تو اس کا گھاٹ بنایا جاوے ۔ اور ڈول رسی بہم پہونچائے جائیں پھر بھی اگر ڈول پانی کی قریب تک پہونچے اور اس میں پانی نہ بھرے تب بھی یہ سب محنت رائگان ہے ۔ جب تک کہ ڈول پانی میں نہ ڈوبے اور پانی اوپر نہ آوے پھر کل محنت گویا ٹھکانے لگی اور فائدہ حاصل ہوا ۔ اور اگر وہ کنواں کھیت کو پانی دینے کے لئے ہے تو اسپر چرس چڑہایا جاوے یا رہٹ لگایا جاوے اس سے پہلے بیکار ہے کیونکہ کھیت میں پانی آپ سے آپ نہیں جا سکتا ۔ جب تک کہ کھیت میں پانی پہونچانے کا سامان نہ ہو ۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی شخص روٹی یا چاول پکانے کا سامان کرے اشیاء خرید کر برتن بہم پہونچاوے آگ جلاوے آٹا گوندہے ۔ چاول پکانے کے لئے چڑھائے روٹی توے پر ڈالے اور اسے الٹے پلٹے لیکن ذرا کچی اتار لے وہ روٹی بجائے فائدہ کے نقصان کرے گی اس سے پیٹ میں درد ہو گا اور ممکن ہے سخت نقصان ہو اور ہلاکت تک نوبت پہونچے ۔ چاول قریب طیار ہونے کے پہنچ جاویں ۔ فقط ایک دو کنیاں باقی ہوں ۔ کہ کوئی جلد باز نادان انہیں چولھے سے اوتار کر کھا لیوے اور مبتلائے مرض ہو جاوے اور سخت تکلیف اوٹھائے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس سبب سے کوئی مر جاوے ۔ اسی طرح فقط مسلمان ہونا ایسا مفید نہیں ہے جب تک کہ پورا اور پکا مسلمان انسان نہ بنے ۔ کچا اسلام کچے اناج کی طرح ہے ۔ جس طرح کچا اناج انسانی جسم کے لئے مفید نہیں ہے ۔ اسی طرح کچا اسلام روح کے واسطے فائدہ مند نہیں ہو سکتا ۔ اور جس طرح ناتمام کنواں پانی نہیں دیتا اور خطرناک ہوتا ہے ممکن ہے کہ کوئی اسمیں گر کر ہلاک ہو جاوے اسی طرح ناتمام ایمان اور ناتمام اسلام خطرناک اور غیر مفید ہوتا ہے ہر ایک مسلمان کو مناسب ہے اپنے اسلام کی تکمیل کرے اور اس کو انتہا تک پہونچادے تا وہ اس کے لئے مفید اور بابرکت ہو اور اس کا انجام بخیر ہو ہر مسلمان کو لازم ہے کہ قرآن شریف کے اوامر کو بجا لاوے اور نواہی سے حتے الوسع پرہیز کرے مسلمان کے تمام دنیوی اور دینی کام قرآن شریف کے تابع ہونے چاہئیں ۔ کھانا پہننا ۔ سونا جاگنا ہنسنا روتنا ۔ عورتوں سے معاشرت ۔ بچوں سے محبت ۔ دوستوں سے پیار ۔ دشمنوں سے عداوت ۔ لینا دینا بیچنا کھوچنا ۔ پڑھنا ۔ پڑہانا ۔ سفر حضر ۔ صلح ۔ جنگ ۔ صحت بیماری ۔ غرضیکہ کل امور میں مسلمان تعلیم قرآن سے باہر نہ جاوے سخاوت بھی اسلام کے طریق پر ہو اور امساک بھی اس کے حکم کے تابع ۔ عبادت بھی حکم کے ماتحت ہو اور عیش و عشرت بھی فرمان برداری کے طریق پر ہو ۔ رحم بھی رضائے الٰہی کے واسطے ہو اور خشم بھی اسی کے خوش کرنے کے لئے ہو ۔ خدا ہی کے لئے کسی کی جان لے لے اور اسی کے واسطے اپنی جان اس کے راستہ میں دیدے ۔ فنا فی الاسلام انسان ہو جاوے کلوا واشربو کے ماتحت کھائے پیئے اور عاشروھن بالمعروف کے تابع ہو کر اپنی بیوی سے محبت کرے ۔ چور یار سے اس لئے عداوت ہو کہ وہ خدا تعالے کے نافرمان ہیں اور صلحاء سے اس واسطے الفت ہو کہ وہ اللہ تعالے کے فرمانبردار ہیں سچے عقائد دل میں ہوں اور نیک اعمال ظہور میں آویں اور بدعملیوں سے اجتناب ہو ۔ سوائے اللہ تعالے کے کسی کو مالک کارساز اور حاجت روا نہ سمجھیں جس طرح بدعتی اور مشرک سمجھتے ہیں نہ اسمیں یہودیت اور رفض کا کوئی حصہ ہو نہ نصرانیت اور شیعہ پن کا کوئی شائبہ ہو ۔ نہ تو علی کو خدا کی خدائی میں دخل ہو ۔ نہ حسین کو نہ عبدالقادر جیلانی کو نہ جنید بغدادی کو نہ کسی فرشتے کو نہ کسی جن کو ۔ اور نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقابل میں کسی دوسرے کی بات مانی نہ جاوے خواہ وہ باپ دادا ہوں یا پیر و استاد ہوں ۔ حکام ہوں یا محکوم خادم ہوں یا مخدوم امام اعظم ہوں یا امام شافعی و امام مالک ہوں یا امام احمد بن حنبل ۔ کوئی صوفی ہو یا خواب بین ہو ۔ مجدد ہو ۔ فاضل ہو کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقابل میں کسی اور کی بات ماننی گناہ ہے ۔ اسکی سزا ہی جہنم ہے ۔ رسوم کفار میں بھی ہرگز شریک نہیں ہونا چاہیئے ۔ گو وہ بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہو ۔ جیسا جمعہ اور ہفتہ کا بالخصوص روزہ رکھنا کہ رسم یہود و نصاریٰ ہے ۔ ہندوؤں کے تہواروں اور میلوں میں بھی شریک ہونا اچھا نہیں ہے نوروز کی خوشی منانا بھی ایک بدعت ہے ۔ جو شیعہ نے مجوسیوں سے لی ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ محرم کی تعزیہ داری وغیرہ خرافات

سے بہی مسلمانون کو پرہیز کرنا لازم ہے۔ تعزیہ داری۔ مرثیہ خوانی۔ سبیلین اور محرم کی دیگر نذر و نیاز بالکل مخالف اسلام ہین۔ امام حسین سے ان کا کوئی تعلق نہین ہے۔ صابرون سے بے صبرون کا اور پاکون سے ناپاکون کا۔ کیا علاقہ ورخت اپنے پہلون سے پہچانا جاتا ہے ان اعمال کی تاثیر سوائے فسق وفجور کے اور کچہ بہی نہین۔ اگر ان اعمال مین کچہ برکت ہوتی تو تمام جہان کی رنڈیان رابعہ بصری بن جاتین اور کل میراثی اور بھڑوے حسن بصری ہوجاتے۔ تبرا بازی پاکون کا طریق نہین ہے۔ نہ تقیہ (نفاق) نیکون کا شیوہ ہوسکتا ہے۔ آجکل کے ملّان (علماء) بہی خطرناک ہین۔ انکی شر سے اللہ تعالےٰ کل اُمّت محمدیہ کو محفوظ رکھے ان کے اقوال واعمال مین مطابقت کرنا ناممکن ہے۔ کہتے کچہ ہین کہتے کچہ ہین۔ یہودیت ان مین آگئی ہے اور اسلام کو انہون نے اپنے اختلاف اور بد اعمالیون سے الوداع کردیا ہے۔ اگر اون کے فتوے معیار اسلام ہون۔ تو دنیا مین کوئی مسلمان ہی نہین۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اُوپر بموجب حکم محمد رسول اللہؐ کے علماء سے بدتر آج کل کوئی فرقہ نہین الّا ماشاء اللہ ان کے وعظ باعث تخریب اُمت ہین اور ان کی تصنیف سرا مین حمام گرم کرنے کے لئے مفید ہوسکتی ہے ورنہ اور کسی کام کی نہین۔ صوفی ان سے بدتر ہین نہ علم ہے نہ عمل نہ شرم ہے نہ حیا ہے اس کا پیشہ سراسر دغا ہے۔ ملحد سنا کرتے تہے۔ اگر دیکھنا ہو تو کسی قبر پرست صوفی کو دیکھ لو۔ کیا کیا سوانگ بھرتے ہین۔ تب کہین پیٹ بہرتے ہین اور کوئی خوبی آجکل کے صوفیون مین نہین سوائے اس کے کہ ناچ ان کو آتا ہے۔ مگر اس مین بہی انہون نے کمال نہین پیدا کیا انکے ناچ سے رنڈیون کا ناچ بہتر ہے کیونکہ وہ گناہ بالذت ہے اور ان کا ناچ گنہ بے لذت امیرون اور نوابون کا حال پُر ملال مسلمانون کے لئے باعث ماتم ہے۔ کاش شیعان علی امام حسین کے ماتم کے بدلے چونکہ وہ واقعہ پرانا ہوگیا ہے۔ اپنے امراء کا ماتم کیا کرین اور ان کے حال کے موافق مرثیہ بنا دین اور پڑہین شاید کہ شور وغل سن کر یہ مُردہ قوم اُٹھ کھڑی ہو۔ امراء مین اسلام کا بہت کم حصہ ہے۔ عقاید ان کے خراب اعمال ان کے گندے نماز روزہ سے انہین کام نہیں۔ حج وزکوٰۃ سے ان کا تعلق نہیں۔ زبان سے لاالٰہ الا اللہ بوقت ضرورت ضرور کہتے ہین دل سے بُتان کشمیر وشیراز وخرگہ کو پوجتے ہین۔ اور جہوٹے وعدون کے وقت۔ واللہ باللہ تاللہ زبان گوہر فشان سے فرماتے ہین۔ بزرگون کے مرنے کی آرزو ہمیشہ ان کے دل مین رہتی ہے تاکہ روپیہ ملے اور جائداد فروخت کرنے کا موقعہ ہاتھ آوے اور روکنے ٹوکنے والا کوئی نہ رہے۔ باپ کے مرنے کے بعد اس طرح شادیان ہوتین۔ کہ اگر کسی غریب کا باپ مکرر زندہ ہوجاوے۔ یا جانکاہ بیماری سے صحت یاب تو ہون عورتون کو بموجب حکم الٰہی ماں باپ کی جائداد مین حصہ نہین دیتے اور خود سب کچہ ہضم کرجاتے ہین۔ سودی روپیہ تو جائداد پر لیتے لیتے جائداد تو تباہ کردیتے ہین اور آخر کار کھانے کو ٹکڑا اور رہنے کو ٹھیکرا بہی نہین چھوڑتے۔ پھر بعض دوسرے امراء سے بھیک مانگ کر پیٹ بہرتے ہین اور اسی طرح ذلیل ہو کر مرجاتے ہین۔ اگر ان سے کہا جاوے کہ قرض بہت ہوگیا ہے اس کے اُتارنے کا فکر کرو۔ تو فرماتے ہین کہ قرضہ زیادہ ہو گیا ہے اس کا اُترنا مشکل ہے۔ ہم اپنا عیش کیون منغص کرین ہمارے لئے بہت کچہ ہے۔ بہت ہوگا تو سرکار کورٹ آف وارڈ کرلے گی اور ہمین تنخواہ ملا کرے گی۔ ہمارا حال تو اس طرح ہے۔ چو آب از سر گذشت ٭ چہ یک نیزہ وچہ یکدست ہے قرضہ ورضہ نہیں اُترتا۔ اس کو سرکار ہی اتارے گی اسلئے مناسب ہے کہ ایسے علماء۔ اور ان صوفیاء اور اس قسم کے امراء سے مسلمان بے ضرورت ہرگز نہ ملا کرین۔ ان کے دل کی سیاہی اور بدبختی خدانخواستہ ان مین بہی اثر نہ کرے۔ وقت کے امام کو پہچاننا بہی ضروری ہے۔ جو امام الزمان کو نہیں پہچانتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اسلئے حضرت مسیحؑ ومہدی میرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کی شناخت ہی لازمی ہے۔ اب کل سلسلے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتے تہے ختم ہوگئے۔ گویا کہ وہ سارے چراغ بجھ کر یہ نیا چاند اُمّت محمدی کے لئے چڑھا ہے۔ اسپر ایمان لانا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ ورنہ خداوند تعالےٰ تک پہنچنا محال ہے۔ ان ملاؤن صوفیون اور امراء نے بموجب سنت قدیمہ یہود ونصاریٰ کے اس امام عالی مقام کو نہین پہچانا۔ بلکہ اس پر طرح طرح کے بنیا الزام اور اتہام وافتراء بنائے اور اس کو بدنام کیا لہذا سمجھدار آدمیون کو مناسب ہے۔ کہ ہمارے امام کی کتابون کو جو اُردو فارسی اور عربی مین انہون تصنیف فرماکر اور چھپوا کر عام کردین اور قادیان سے بقیمت ملسکتی ہین لے کر خود غور سے پڑہین اور سوچین ایسا نہو کہ قیامت کو مواخذہ مین گرفتار ہون۔ اور انجام خراب ہوجاوے ہر شخص سے اس کے معاملہ مین پرسش ہوگی یہ نہین سنا جاویگا کہ فلانے مولوی صاحب نے مرزا صاحب کو نہین مانا تھا اس لئے ہم نے بہی نہین مانا نہ یہ شنوائی ہوگی کہ فلان پیر صاحب نے جو ہمارے باپ دادا کے پیر تہے مسیح موعودؑ ومہدی معہود کو تسلیم نہین کیا تھا۔ لہذا مجبوراً ہم نے بہی تسلیم نہین کیا ہر شخص کو خداتعالےٰ نے آنکھ۔ کان زبان دل وغیرہ اعضاء جدا جدا دئے ہین ایک کے اعضاء دوسرے کے کام نہین آتے۔ اسی طرح عقل بہی سب کو علیحدہ علیحدہ عطا کی ہے۔ تھوڑا بہت علم بہی سب کو بخشا ہے۔ کسی کا فعل کسی کے لئے حجت نہیں سوائے انبیاء کے افعال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین بہی بڑے بڑے علماء یہود ونصاریٰ اور سرداران قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین مانا تھا اور ان کی پیروی سے بہت سے چھوٹے لوگون نے بہی تسلیم نہین کیا تھا۔ کیا وہ کفار اور ان کے پیرو نجات پا جاوینگے جو اس زمانے لوگون کا عذر مسموع ہوگا تو ان کا عذر بہی سنا جاویگا یہ دین کا معاملہ ہے۔ ہر شخص خود مکلّف ہے۔ یہان کسی کے اتباع بجز اللہ اور رسول کے منظور نہین۔ اس امام کو آزماؤ۔ اور اس کا دروازہ چھوڑ کر کہین نہ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کے ہان پکڑے جاؤگے اور سزا پاؤگے ابہی زندون کے لئے وقت ہے اپنے معاملے مین سوچ بچار کرلین۔ جب مرجاوین گے تو وقت ہاتھ سے جاتا رہے گا اوس وقت پچہتاوے سے کچہ ہاتھ نہین آئے گا وہ امام دنیا سے گذر گیا ہے اب اسکا نائب اور خلیفہ مولوی نورالدین صاحب موجود ہین اس سے ملکر یا خط وکتابت کرکے تصفیہ کرلو۔ وقت کو ہاتھ سے نہ گنواؤ۔ ہمارے امام علیہ السلام سے ہزارون ہی کرامات کا صدور ہوا ہے اور انکی ہزارون ہی پیشگوئیان پوری ہوئی ہین۔ لیکن مخالفون نے اپنی ضد کو نہین چھوڑا اور باز نہیں آئے۔ اے لوگو! تم باز آؤ اور ہمارے امام کے حال کی چھان بین کرو اور بعد حق ثابت ہونے کے اسے قبول کرلو جس قدر نشانات قرآن وحدیث مین مسیح ومہدی کے آنے کے مقرر تھے وہ پورے ہوگئے نہ تو تمہارا مسیح آسمان سے اترا نہ تمہارا مہدی کسی غار سے نکلا۔ چودہوین صدی کا سرا خالی ہی گذر گیا۔ معاذ اللہ۔ رسول اللہ کی بات تیرہ صدی تک تو سچ نکلی مگر چودہوین صدی مین آکر جہوٹی ہوگئی۔ کوئی معمولی مجدد بہی تشریف نہ لائے۔ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ذرا غور کرین۔ کہ ان کی شرارتون سے مرزا صاحب کو نقصان نہین پہنچا۔ بلکہ اسلام کو نقصان پہنچا ہے۔ کسی بدبخت عورت نے اپنی سوکن کے بیٹے کے بیاہ مین اپنی ناک خود کاٹ لی تہی تاکہ بدشگونی ہوجاوے اے اندہو! سوچو اور غور کرو۔ زمینین آباد ہوگئین اور جنگل کٹ گئے۔ دریا نہرون مین منتقل ہوگئے۔ نصاریٰ کا حد سے زیادہ زور ہوگیا مسلمان مغلوب ہوگئے۔ پہاڑ چیرے گئے۔ حج بند ہوا ریل جاری ہوگئی۔ اونٹ بیکار ہوگئے۔ ماہ رمضان مین

تاریخ مقررہ پر چاند اور سورج کو گہن لگا۔ زلزلے آئے طاعون پڑی۔ قتال ہوئے اور ان مین لاکھون مارے گئے چودہوین صدی مین سے تیس سال ہو چکے۔ ایک دعویدار پیدا ہوا اس سے صد در کرامات ہُوا اس کی پیشگوئیان پوری ہوئین۔ انبیاءؑ کی طرح اس کے دعوے تصدیق کو پہونچے۔ اس کے مخالف اس کے روبرو کئی مرے کئی ذلیل ہوئے۔ بجلی کی طرح شرق سے غرب تک اس کی عزت اور شہرت پھیل گئی اسکے روبرو تمام اسکے مخالف بول نہ سکے۔ اسکے مقابل قلمین ٹوٹ گئین۔ زبانین بند ہو گئین۔ جو اُٹھا وہ گرا جس نے چون وچرا کی وہ مرا۔ پھر بھی اندہوں نے اسے نہ پہچانا اور ضدیون نے نہ مانا۔ ایران جہان مہدی چھپا ہُوا ہے وہان روس پہنچ گیا اور شیعان علی کو عین عاشورہ کے دن پھانسیون پر لٹکایا۔ تبھی وہ مہدی غار سے نہ نکلا اور نہ خدا تعالےٰ نے تم پر رحم فرما کر آسمان سے مسیح کو بموجب تمہارے زعم باطل کے نازل کیا۔ مسیح و مہدی کے آنے کے قصّے ناول کیطرح ثابت ہوئے پھر تم اصلی مسیح اور سچے مہدی مرزا غلام احمدؑ صاحب کو نہیں مانتے۔ اپنی جانون پر رحم کرو اور عقلی نقلی طریق سے ہمارے امام مسیح موعود و مہدی مسعود کو آزماؤ۔ اور اس کے ساتھ ہو کر پورے پورے اسلام مین داخل ہو اور اسلام کے طریق سے نہ پھسلو۔ ورنہ اللہ تعالےٰ عزیز و حکیم ہے۔ وہ تمہین تمہارے انکار کے سبب سے محروم کر دیگا۔ اور تمہارا قائم مقام کسی اور جماعت کو بنا دے گا۔ جیسا کہ مکہ شریف کے بعض کفار کی جگہ مدینہ منورہ کے انصار کو اس نے دین اسلام کا حامی اور مددگار بنا کر بڑے بڑے درجے عطاء کئے اور مکہ شریف کے ان بڑے بڑے سردارون کو بدر کے کنوون مین ڈالکر داخل جہنّم کرادیا اور بغداد کے فساق کو تہ تیغ بے دریغ کرا کر ترکستان کے مغلوں کو مسلمانون کا حامی اور مددگار بنادیا۔ اب کیا تعجب ہے کہ کسی یوروپ کی قوم کو بجائے تمہارے چُن لے۔ ہوشیار ہو اور خبردار ہو۔ کہین یہ نعمت حمایت اسلام تم سے چھین کر کسی اور قوم کو نہ مل جاوے اور تم محروم رہ جاؤ۔

بر رسولان بلاغ باشد و بس

ناصر نواب - ۱۸ر جنوری ۱۲ء

خط و کتابت
کرتے وقت خریدار صاحبان
اپنی خریداری نمبر کا حوالہ ضرور
دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل
کی شکایت معاف
منیجر

یسوعین اور فلسفہ

۱۶۰۰ سولہ سو سال سے آج تک تو تمام پوپ۔ بشپ۔ ڈیکن کارڈنیل۔ پادری قیس راہب لسن شیٹ پاسٹر منک کاٹی کسٹ گورے اور کالے۔ یوروپین اور دیسی سب کے سب بالاتفاق یہی فرماتے چلے آئے تھے کہ یسوعی تثلیث کو منطق۔ فلسفہ۔ سائنس۔ حساب۔ بلکہ عقل سے کوئی تعلق نہیں۔ بابا۔ یہ عقل کی بات نہین یہ خداوند کی نہاں در نہاں حکمت کا مخفی در مخفی ایک راز ہے جو کسی کی سمجھ میں نہ آیا اور نہ آئے گا اور نہ آسکتا ہے۔ صرف ایمان لانے کی بات ہے اور نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ مگر آج ایک صاحب جو جوالا سنگھ نام رکھتے ہیں مگر سکھ یا ہندو راجپوت نہین ہین بلکہ یسوعی دین کے پیروکار ہیں بڑے زور سے للکارتے ہین کہ تثلیث منطق و فلسفہ سے ثابت ہے ان کا ایک نوٹ یسوعی اخبار نور افشان میں نکلا ہے جس کا جواب ہمارے فاضل اجل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ لیکن اس کے اندراج سے قبل ہم یہ ظاہر کر دینا ضروری جانتے ہین کہ ہمنے اس ریمارکس کو ۱۶۰۰ کے الفاظ سے کیوں شروع کیا ہے حالانکہ دین یسوعی کہا جاتا ہے کہ ۱۹۰۰ سال سے دنیا مین رائج ہے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائی عیسائیون مین تثلیث کا مسئلہ رائج نہ تھا بلکہ یہ مسئلہ کونسل نیس کی ایجاد ہے جو تیسری صدی مین قائم ہوئی تھی۔ ایڈیٹر

پادری جوالا سنگھ اور حقیقت مسیح

ایک پادری مسمّیٰ جوالا سنگھ نے جنھین منطق و فلسفہ دانی کا بڑا گھمنڈ ہے۔ اپنے مردہ خدا کی خدائی ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تین اصول کی بنا پر اس سچے اور حقیقی خدا کی خدائی سے انکار کیا ہے۔ جو رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ہے۔ یہ اصول کسی الہامی کتاب سے تعلق نہین رکھتے۔ بلکہ تمام انبیاء اللہ اور کتب الٰہی کے سخت مخالف اور سچے فلسفہ سے کوسوں دور ہیں پادری جوالا سنگھ صاحب ان اصولوں کو مسیح کی خدائی کی صرف دلیل ہی قرار نہیں دیتے بلکہ اس کی بنیاد و مدار و مدار انہین اصول پر بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ مسیحی باعتبار مسئلہ تثلیث مقدس ہر سہ اقنوم رب تعالیٰ و ابن اللہ و روح القدس کو الوہیت مین شریک مانتے ہین اور یہی امر حق ہے تا وقتیکہ ہر سہ اصول فلسفہ کی تردید نہ ہو" یعنے جب تک ان اصول کی تردید نہ کیجاوے تب تک تو مسیحی مذہب حق ہو گا اور جب ان کا ابطال ہو جاویگا تو مسیحی مذہب کا بطلان خود بخود ثابت ہو جاوے گا۔ جوالا سنگھ صاحب کے اصول ثلاثہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) واجب بالذات و احد حقیقی سے سوائے واحد کے صدور کثیر کا محال ہے ہرچند کہ یہ بات بالکل بے ہودہ ہے۔ تاہم قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پادری صاحب کا یہ مطلب ہے کہ واجب بالذات واحد حقیقی (خداوند تعالےٰ) سے صرف ایک چیز صادر ہو سکتی ہے اس سے زائد وہ بالکل کسی طرح سے کچھ صادر نہین کر سکتا۔ یعنے ممکن نہین کہ خداوند تعالےٰ نے ایک چیز کے سوا کچھ بھی پیدا کیا ہو نہ تو آج تک سوائے صرف ایک چیز کے کچھ اس نے پیدا کیا ہے اور نہ آیندہ کچھ پیدا کر سکتا ہے۔

(۲) علّت تامہ (خداوند تعالےٰ) سے (اسکے) معلول (جو چیز اس نے پیدا کی ہے یعنے ابن) کا تخلف (کہ خداوند تعالیٰ تو موجود ہو مگر وہ چیز جو اسے پیدا کرنی چاہیئے تھی وہ موجود نہ ہو) محال ہے یعنے خداوند تعالےٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے اُسے پیدا کرنے کے لئے وہ مجبور و مقہور تھا اور قطعاً اس کے امکان میں نہ تھا کہ جو کچھ اس سے پیدا ہُوا ہے اسے پیدا ہونے سے اپنی مرضی و قدرت و اختیار کے ساتھ ایک سیکنڈ کے لئے بھی روک سکتا بلکہ یہ سب کچھ اسکی قدرت و اختیار سے پورا پورا باہر تھا۔ اور اگر اس امر کو تسلیم نہ کیا جاوے تو خداوند تعالےٰ کی ہستی کسی طرح سے ثابت نہین ہو سکتی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ " عدم مصدر اوّل کے ماننے سے وجہ اثبات واجب بالذات کا عدم ہو جاتی ہے۔

(۳) تقدم و تاخر یا (نہین پڑھا گیا) مین تکافو وجود لازم نہ ہونا محال ہے۔ یہ عبارت بھی بالکل بے ہودہ ہے مگر سیاق سباق سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادری صاحب کا اس سے یہ مطلب ہے کہ جس ایک چیز کو پیدا کرنا خداوند تعالےٰ کو لابد تھا۔ اس کے وجود مین آنے سے پہلے خود خداوند تعالےٰ کی ہستی ہی نہ تھی۔ اور جب سے اس کی پیدا کردہ ہستی پذیر ہے۔ اسیوقت سے ہی خود خداوند تعالےٰ بھی ہستی پذیر ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ چیز خداوند تعالےٰ کی مصدور یعنی پیدا کردہ ہے۔

ان اُصول کی بے ہودگی اور لغویت کچھ محتاج بیان نہیں

بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ آج دنیا میں کوئی عیسائی بھی مذہباً بھی نہیں بلکہ کسی طرح سے بھی انکو مسیح تسلیم نہ کرے گا۔ باوجودیکہ وہ ایک مُردہ انسان کو خدا بنانے والی قوم ہے۔ چہ جائیکہ کوئی لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر سچے دل سے ایمان لائے والا ان کی حقیقت کا معتقد ہو۔ یہ اصول پادری صاحب نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مندرجہ ذیل اعتراض کے جواب میں اختیار کئے ہیں "جناب مسیح (علیہ السلام) کی ماہیت جس کو آپ واجب جانتے ہیں واجب بالذات ہے یا واجب بالغیر واجب بالذات ہے تو شرک لازم آئے گا۔ واجب بالغیر ہے تو ممکن ذاتی ہونے کی وجہ سے مخلوق ہوگی۔"

اس سوال کا جواب پادری صاحب نے یہ دیا ہے کہ شرکت باری تعالےٰ سے کچھ قباحت لازم نہیں آتی۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ ابن اللہ جز و مسیح رب تعالےٰ کا معلول و مصدور تو ہے اور اس اعتبار سے وہ واجب بالغیر ہی ہے۔ مگر چونکہ حسب اصول ۱ رب تعالےٰ اس سے پیشتر موجود نہ تھا اور اپنے وجود میں وہ دونوں مساوی ہیں اور رب تعالےٰ واجب بالذات ہے اس لئے (حسب اصول متعارفہ اقلیدس) ابن اللہ اور رب تعالیٰ دونوں کو مساوی ماننے کے یعنے ابن اللہ کو بھی واجب بالذات ماننے میں کوئی قباحت نہیں (بلکہ ضروری ہونا چاہیئے) پس ابن اللہ شرعی مخلوق نہیں ہے یعنے اگرچہ وہ فلسفہ کے رو سے اور واقع میں تو مخلوق ہی ہے۔ مگر شرع کے رو سے یعنے اس حیثیت سے کہ ہم مسیحی ہیں اسے مخلوق نہیں کہتے بلکہ واجب بالذات یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ دیگر مخلوق کو پیدا کرنے میں خالق کا شریک ہے اور شرکت باری تعالےٰ سے کچھ قباحت لازم نہیں آتی چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ تعجب ہے کہ پادری صاحب صاف الفاظ میں جواز تعدد الٰہیہ کے قائل ہو کر باوجود اس کے کہ اس کا نام واحد حقیقی رکھتے ہیں۔ فطرۃ سلیمہ اور بوجود قواعد حسابیہ تو اسے محال قرار دیتے ہیں۔ البتہ ممکن ہے کہ جس طرح اس زمانہ میں یورپ نے عجیب و غریب چیزیں ایجاد کی ہیں۔ کوئی حساب کا بھی ایک قاعدہ ایجاد کر لیا ہو جس سے تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کا مسئلہ حل ہو جاتا ہو۔

اس جواب میں پادری صاحب نے کئی طرح سے اپنے اصول مسلمہ کا خلاف کیا ہے۔ اوّل یہ کہ جو چیز معلول و مصدور غیر ہو وہ کبھی کسی طرح سے کسی جہت سے واجب بالذات نہیں کہلا سکتی اور نہ ہی تکافو فی الوجود سے (جو فی نفسہ خود باطل اور مستحیل ہے) معلولیت کا داغ رفع ہو سکتا ہے اور جب تک اس سے معلولیت کا داغ نہ اٹھایا جاوے۔ تب تک وجوب ذاتی سے انصاف مستحیل ہے مگر پادری صاحب اپنے فرضی ابن اللہ کو باوجود معلول و مصدور تسلیم کرنے کے واجب بالذات قرار دیتے ہیں۔ دوم۔ یہ کہ پادری صاحب کے اصول ۲ کا تقاضاء ہے کہ رب تعالیٰ کا مصدور و معلول ایک سے زائد نہیں ہو سکتا۔ مگر باوجود اس کے پادری صاحب تمام خلائق کا خالق رب تعالیٰ بشارکت ابن اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ بھلا اگر ایک سے زائد چیز وہ پیدا کر ہی نہیں سکتا تو اس کے ساتھ ملکر پیدا کرنے میں ابن اللہ کی شراکت کیسی اور خلائق کو پیدا کرنے کے کیا معنے۔ اس جگہ پادری صاحب کو یہ ظاہر کر دینا ضروری تھا کہ باپ بیٹے کو خلائق کے پیدا کرنے میں مشارکت کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ آیا باپ اپنے بیٹے کو پیدا کرنے میں تھک گیا اور بلا امداد اپنے بیٹے کے وہ اب خلائق کو پیدا کرنے سے عاجز آگیا تھا۔ اس لئے مجبوراً اسے بیٹے کو شامل کرنا پڑا۔ یا کہ بیٹا ناتجربہ کاری اور کمزوری کے باعث باپ کی شمولیت و امداد کا محتاج تھا۔ سوم یہ کہ باوجودیکہ پادری صاحب اپنے اصول ۱ میں تسلیم کر چکے ہیں کہ واجب بالذات واحد حقیقی ہے۔ ابن کو بھی واجب بالذات کہہ کر تعدد کے قائل ہو گئے ہیں اور اگر پادری صاحب یہ عذر پیش کریں کہ رب تعالےٰ اور ابن اللہ میں اتحاد ہے۔ تو یہ بات خود ان کے اصول ثلاثہ مسلمہ کے مذکورہ بالا خلاف ہے۔ کیونکہ وہ تسلیم کر چکے ہیں۔ رب تعالیٰ علّۃ تامہ اور ابن اس کا معلول و مصدور ہے اور علّت و معلول میں اتحاد محال ہے۔ لاستلزامہ الدور او التسلسل وھما باطلان والمستلزم للباطل باطل البتۃ۔

چہارم یہ کہ پادری صاحب ایک معلول و محتاج غیر چیز کو واجب بالذات بنانے کے لئے اسے علّت تامہ سے مساوی قرار دیتے ہیں حالاں کہ خود ایک کو انہیں سے علّت تامہ اور دوسرے کو معلول و محتاج بنا چکے ہیں۔

مجھ پادری صاحب کے فہم و فراست پر سخت تعجب ہے کہ وہ ان اصول سے مسیح کی خدائی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالاں کہ خود یہ اصول بدیہی طور پر مسیح کی خدائی کو خاک میں ملا رہے ہیں۔

اخیر میں پادری صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ چاہے وہ تنہا یا بمدد تمام پادریان روئے زمین ہمارے ان اعتراضات کا جواب دیں جو ہم نے انکی انقریب استدلال پر کئے ہیں۔ ورنہ مسیح کی خدائی کو خیرباد کہہ کر سچے رب العالمین الرحمٰن الرحیم پر صدق دل سے ایمان لادیں ؎

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی۔ مولوی فاضل و منشی فاضل از قادیان

کلامِ امیر

فرمایا۔ یہ کتاب اللہ جلشانہٗ جس کو اس کا وارث کرتا۔ پہلے اس کو اپنے نفس پر کچھ ظلم و زبردستی کر کے کتاب پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ صبح کے وقت سردیوں میں کیسا ٹھنڈا پانی ہوتا ہے نفس پر ظلم کر کے وضو غسل کرنا پڑتا ہے۔ پھر طبیعت خوگیر ہو جاتی ہے۔ تو نیکی سے مزا آنے لگتا ہے۔ پھر اور زیادہ ترقی کرتا ہے۔ تو انسان کے لئے نیکی کرنا اور خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری میں قدم مارنا جزو طبیعت ہو جاتا ہے۔ پہلی حد مکلّف ہونے کی ۱۸ سال کی عمر سے ہے۔ حدیث شریف میں سات خصلتیں بیان ہوئی ہیں جن کے لئے اللہ تعالےٰ کے عرش کا سایہ اس دن ملے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا ۱امام عادل۔ ۲جوان صالح جس نے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میں عمر گذاری۔ ۳وہ شخص جس کا قلب مسجد میں انتظار میں معلق ہو ۴دو مرد باہم محبت کئے تو اللہ تعالےٰ کے لئے۔ اکٹھے ہوئے تو اسی کے لئے۔ اور جدا ہوئے تو اللہ کے لئے۔ ۵وہ مرد کہ بلایا اس کو ایسی عورت نے جو منصب اور جمال رکھتی ہے۔ پس کہا اس نے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اور ۶وہ مرد کہ صدقہ کیا اللہ کے راہ میں ایسا مخفی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی۔ ساتواں وہ شخص۔ کہ ذکر کیا اللہ تعالےٰ کا تخلیہ میں۔ پس خوف خدا سے جاری ہوئی اسکی آنکھیں۔

فرمایا۔ انسان بالطبع سکھ اور آرام کی تلاش میں لگا رہتا ہے۔ کوئی نوکری کرتا ہے تو اپنے آرام کو نوکری کے متعلق سوچ لیتا ہے۔ نکاح کرتا ہے تو نکاح میں ہی سکھ آرام کو سوچ لیتا ہے۔ لڑکے مڈل تک ہی تعلیم میں جب پہونچتے ہیں تو دل میں کیا کیا خیال کر لیتے ہیں کہ ہم کیا کیا ہو جاوینگے کوئی تو یوں سمجھ لیتا ہے کہ میں ڈپٹی کمشنر ہو جاؤں گا۔ یہ سب خیالی خوشیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ عالم الغیب ہے معلوم نہیں کہ کس کام میں ہمیں سکھ ملے گا اور کس کام میں دُکھ۔ پس چاہیئے کہ کثرت سے دُعاؤں اور استخارات کو کیا کرو مت بلاز کرو تو کثرت سے استخارات پہلے کرلو۔ تجارت کرو۔ تو پہلے استخارات کرلو حقیقی سکھ اور دکھ کا علم اللہ تعالےٰ ہی کو ہے

فرمایا۔ بعض آدمی بظاہر دیکھنے میں بڑا ہی نیک معلوم ہوتا ہے مگر اسکے درون سینہ کا علم اللہ ہی کو ہے کہ کیسا ہے جتنے تم یہاں بیٹھے ہو سب کا حال مستتر ہے معلوم نہیں کہ کون کیسا نکلے گا۔ اور کون کیسا۔ میں تم کو قرآن شریف سناتا ہوں میرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصلّی و نسلم علیٰ نبیہ الکریم

کلام الملوک ملوک الکلام

نوٹ۔ سیّد صاحب نے اس کلام کے ترتیب دینے میں دکنی اُردو زبان کا استعمال کیا ہے جو کہ انکی مادری زبان ہے ہمنے بھی اسمیں تغیّر نہیں کیا کیونکہ اسمیں بھی ایک لطف ہے۔ (ایڈیٹر)

کلام امیر رضہ

مکتوبہ سیّد بشارت احمد صاحب دکنی

فرمایا۔ مومن کو چاہیئے کہ ہر وقت کلیات خمسہ کا پابند رہے۔ ایمان[۱] کی حفاظت نفس[۲] کی حفاظت۔ مال[۳] کی حفاظت۔ عزّت[۴] کی حفاظت۔ عقل[۵] کی حفاظت۔

فرمایا۔ بعض لوگوں کو نصیحت کیجاتی ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہمکو یہ بدکار سمجھتے ہیں ایک وقت مجھے خیال ہُوا کہ کسی شخص کو بہت نصیحت کروں۔ مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا معلوم ہُوا کہ اسکو نصیحت نہ کی جائے اگر یہ نہ مانے گا تو مجھے جوش آجائیگا اور اسکی ندامت ہوگی۔ البتہ دُعا کرنا ہمارا اختیار ہے چاہیں تو قبول کرینگے یا نہیں

ایک حج کو جانیوالے صاحب نے دریافت کیا کہ ایام حج وغیرہ میں نماز غیر احمدی کے پیچھے پڑھیں یا نہیں۔

فرمایا۔ وہاں کے لوگوں کو روپیہ اور دنیا سے غرض ہے نیک لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ بعض امام وہاں کے نیک ہی ہیں نیک عالم یا امام کو دیکھو اگر داڑھی وغیرہ ہو اور اچھا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

فرمایا۔ بدوؤں کا خاصہ ہے کہ اگر انہیں کوئی چیز دی جاوے تو وہ سب ملکر کھائیں گے۔ چاہے تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اسلئے سب کے سب بھوکے رہتے ہیں اور پھر ہندوستانی بولی ہی انہیں نہیں آتی۔ دو وجوہات سے اکثر خرابیاں باہم پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن جب رات ہو جاتی ہے تو ہر ایک بدو اپنے اپنے اونٹ کے پاس آجاتا ہے اور دوسرے کے قریب نہیں جاتا کہ کہیں دوسرے کو یہ شبہ نہ پڑ جائے کہ قریب اونٹ والے کو چرانے یا ستانے گیا تھا چونکہ میری جوانی تھی اور چوبیس پچیس سال کا سن تھا اور قوے مضبوط تھے میں ہی صرف کھجور رکھ لیا کرتا تھا اور پھر وہی کھا کر پانی یا دودھ پی لیا کرتا۔ لہذا میں اپنے اونٹ والے کو رات کیوقت پیٹ بھر کر کھجور دیدیتا۔ چونکہ رات کو ایک دوسرے سے تو مل نہیں سکتے۔ پس وہ تنہا خوشی کھا کر شکم سیر ہو جاتا اور پھر میرا از حد شکر گذار رہ کر بہت فرمانبرداری کرتا اور دوسرے یہ کہ میں عربی ہی خوب بات کرتا تھا اس سے بھی آسانی تھی۔ مجھے جوانی میں بہت پیاس ہُوا کرتی تھی بالخصوص علی الصباح پیاس سے بے تاب ہو جاتا تھا چنانچہ حسب عادت ایک وقت مجھے آخر شب میں پیاس ہوئی دیکھا تو پانی نہیں بالآخر بدوی سے کہا کہ مجھے پیاس ہو رہی ہے کہیں سے ایک گلاس پانی لا۔ وہ فوراً چلا گیا اور خلاف قاعدہ میری مروّت سے وہ ایک دوسرے کے اونٹ کے قریب چلا گیا کہ جس پر ایک ہندوستانی معزز بہت سا پانی مشکیزہ میں رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ باادب کہا کہ ایک مولویصاحب جو آپکے ہی وطن کے ہیں اون کو ایک گلاس پانی چاہیئے وہ زبان نہیں جانتے تھے پکارنے لگے حرامی حرامی یعنے چور چور۔ پس لفظ حرامی منہ سے نکلنا تھا کہ اس تیزی سے وہ میرے اونٹ کے پاس آگیا کہ گویا وہ یہیں تھا لیکن بہت غصہ میں بھرا ہُوا اور کچھ بڑبڑاتا تھا میں نے پوچھا۔ این الماء کہا بخلوہ۔ اور طیش سے کہنے لگا سین کودن انشاء اللہ۔ پھر مجھ سے کہا کہ دو میل پر ایک میٹھا چشمہ آتا ہے وہاں پانی پی لینا۔ جب صبح ہوئی تو قافلہ میں ایک شور ہُوا اور ایک صاحب بہت کچھ چیخنے لگے دریافت کرنے سے معلوم ہُوا کہ ایک چور نے رات کو اُنکے مشکیزہ میں ایک بڑا سُوا گھسیڑ دیا جس سے ہولے ہولے پانی سب نکل گیا میں نے اون سے کہا کہ آپکو چاہیئے تھا کہ ایک گلاس پانی اُس غریب کو دیدیتے۔ اونہوں نے کہا حضرت میں تو زبان ہی نہیں جانتا ہوں میں اُسے چور ہی سمجھا۔ خیر میں بعد اسکو نرمی سے جب نصیحت کی تو کہنے لگا یا شیخ ایک گلاس پانی کے لئے اُس نے بخیلی کی اب معلوم ہو جائے گا۔ کہ مکہ تک اسکو کیسے پانی ملیگا آپ فرماتے ہیں کہ کسی کی تکلیف یا مصیبت کا ذرا ہی انہیں احساس نہیں ہوتا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ اسکو وہ صاحب کی تکلیف پر ذرا ہی رنج نہ ہُوا۔

فرمایا۔ بدوی اسلام مطلق نہیں جانتے بالکل جاہل ہیں دکھاوم سے حیدرآباد کی نسبت گفتگو ہو رہی تھی کہ فرمایا ہمیں حیدرآباد کی چھپی ہوئی کتابیں بہت پسند آئیں پھر فرمایا کہ بالخصوص مطبع دائرۃ المعارف میں کنز العمال کی کل جلدیں نہایت عمدگی سے چھپی ہیں۔ مرحوم نظام کی بخشائش کے لئے یہ بھی ایک بڑا ذریعہ ہیں کہ ان کے عہد میں حدیث کی خدمت ہوئی ہے۔

حیدرآباد کے تکلفات و مراسم آداب و سلام کا تذکرہ تھا۔ فرمایا میں تمام ہندوستان طلب علم وغیرہ کے لئے پھرا لیکن حیدرآباد جانا نہ ہُوا اور نہ کبھی طبیعت چاہی جہاں اس مولا کریم کا مجھ پر بے حد احسان ہے یہ بھی احسان ہے کہ جو مجھ جیسے بے تکلف کو وہاں نہ لے گیا ورنہ وہاں کے امراء و علماء کو میری سادگی اور بے تکلفی سے رنج پہنچتا اور مجھے حد التکلیف رہتی۔

مرحوم نظام کی فیاضی و ہمدردی ہر قوم و ملت کے ساتھ فیاضی و خیرات کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نہایت مخیّر تھے۔

فرمایا۔ مکہ مدینہ کے لوگوں پر پورا پورا اعتماد نہ کیا جاوے۔ چنانچہ اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ مکہ میں جب میں گیا تو ایک ہم مکتب ہمیں کا رہنے والا ہمیں اتفاقاً مل گیا پس اُسنے ایسے ایسے آرام دئے اور ایسا ساتھ دیا کہ جو میں سفر میں اس کے بغیر کبھی نہیں حاصل کر سکتا تھا۔ لہذا میں جب مدینہ طیبہ جانے لگا تو اسکو کہا کہ میرا یہ سامان اور یہ روپیہ ہے سامان تو امانتاً رکھنا اور البتہ روپیہ ہے اسکو تم تجارۃ میں لگا کر نفع کمانا میں بہت دنوں میں آونگا اگر زندہ رہا اور واپس آیا تو پھر تم میرے آنے کے بعد اس روپیہ کو اکٹھا کر دینا میں لے لونگا۔ چنانچہ میں روپیہ اور سامان دیکر چلا گیا جب بہت دنوں کے بعد واپس آیا تو جب بھی اُسنے مجھے بہت آرام و آسائش سے رکھا پھر چند دنوں کے بعد میں نے کہا کہ اب میں وطن روانہ ہو جاؤنگا میرا روپیہ اور سامان اکٹھا کردو کہا بہتر آپ مطمئن رہیں چار روز انتظار کیا لیکن کچھ بھی انتظام نکیا تو پھر اور ایک دفعہ کہا مگر تب بھی کوئی اثر نہ ہُوا بالآخر تیسری دفعہ جب میں تشدد کیا تو کہا کہ آپ مطمئن رہیں وہ آپکا سامان و روپیہ ایک بہت بڑے امیر کے ہاں رکھوایا ہوں اب میں جا کر لاتا ہوں میں نے کہا کہ اچھا چلو میں بھی چلتا ہوں لہذا میں ساتھ ہو گیا وہ مجھے لئے ہوئے ایک مکان پر گیا۔ جو کہ بہت بڑا عالیشان محل تھا لیکن اس کا دروازہ بند تھا کہا کہ دیکھئے گھر کا دروازہ بند ہے اتنے میں ایک عرب اتفاقاً اُدھر سے نکل آیا اور کہا کہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اتنا بڑا مکان اور دروازہ بند اُس نے کہا کہ مطلب کیا ہے کہو میں نے کہا کہ اس مکان میں ہمارا سامان ہے۔ معاً وہ سمجھ گیا اور کہا کہ مولویصاحب یہ بہت بڑے امیر کا مکان ہے وہ اپنے مہمانوں کو جدہ تک پہنچانے معہ زنانہ کے گئے ہوئے ہیں اسلئے بند ہے۔ وہ کسی کا سامان امانت نہیں رکھا کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بدمعاش جن کو میں خوب پہچانتا ہوں آپ کو دھوکا دیا اور سب مال کھا گیا ہے پھر اسکے بعد اسکو بہت گالی گلوچ دیا اور مجھ سے کہا کہ مولویصاحب بہتر یہ ہے کہ آپ صبر کرکے چُپ چاپ چلو جاوین یہ نہ دیگا بلکہ دھوکہ میں رکھیگا۔ خیر میں چلا آیا کئی سال کے بعد پھر اتفاقاً ایک وقت ہندوستان میں اسی شخص سے ملاقات ہوئی۔ دیکھا کہ نہایت افلاس میں ہے اور میں اس زمانہ میں نہایت متموّل تھا مجھ سے کہا اب آپ بہت جلیل القدر ہو گئے ہیں اور میں اپنے شامت اعمال سے ان حالوں پہنچا ہوں لہذا میرے ساتھ کچھ سلوک کیجئے +

مراسلات

میں حضرت مسیح موعود پر کس طرح ایمان لایا!

جون ۱۹۰۵ء میں جب ہمارے ہاں پرائمری سکول کھلنا منظور ہوا۔ اور جس کی ابتدا ایک شخص مسمی نیک عالم سکنہ خانپور نے آکر کی۔ میں یہاں کا برانچ پوسٹماسٹر تھا ڈاک خانہ میں اُن کے نام خط تیز آتے۔ اس لئے مجھے اُن سے ملنے کا اتفاق ہوتا۔ یہ صاحب تسخیر قلوب میں کچھ ایسے ماہر تھے کہ چند ہی دنوں میں انہوں نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پھر تو بیٹھے بیٹھے اُنہی کے پاس سارا دن گذار دیتا۔ ایک دن ایک بڑا سا پیکٹ اُن کے نام ڈاک سے برآمد ہوا۔ میں لیکر اُن کے پاس گیا۔ کھولا۔ تو اخبار الحکم کے متعدد پرچے پائے۔ جو کسی سلطان احمد نام احمدی المذہب (خدا کی شان یہ صاحب حضرت صاحب کی وفات پر مرتد ہوگئے) اُن کے کلاس فیلو نے راولپنڈی سے اُن کے نام بھیجے تھے۔ آں مہربان نے اُلٹ پلٹ کر سرسری نظر سے دیکھ کر اخبار رکھ دیئے اور تعلیم کے کام میں لگ گئے۔ اور میں اُن کے مطالعہ میں مشغول ہوگیا۔ انکے مضامین کچھ ایسے دلکش اور میرے مذاق کے موافق تھے کہ چھوڑنے کو دل نہ کرتا تھا۔ آخر منشی صاحب کی اجازت سے میں وہ سب پرچے گھر ہی میں لے آیا۔ اور کئی بار کے بغور مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ اگر یہ (مسیح موعودؑ) وہی شخص ہے جس کی ایک دنیا کو عرصہ تیرہ سو سال سے انتظار لگ رہی ہے اور کروڑہا مخلوق الٰہی اس حسرت کو کہ وہ اُس کے مبارک زمانہ کو پائیں۔ قبروں میں لیگئے اور جس کا اُنہیں دعوے ہے تو پھر اس کا انکار سیدھا جہنم میں لے جائے گا۔ اگر اس کا ماننا اور نہ ماننا برابر ہوتا۔ تو اتنی صدیوں سے اس کی انتظار میں لوگوں کا چشم براہ ہونا چہ معنے دارد۔ ہو نہ ہو یہ وہی معلوم دیتا ہے۔ اِس سے پیشتر میں اگر اس سلسلہ کے وجود سے بے خبر نہ تھا۔ تو کم از کم حضرت کی تعلیم سے مطلقاً ناآشنا تھا۔ جب میں نے اِن اخباروں کو پڑھا۔ خصوصاً مرزا صاحب کی وہ تقریر دلپذیر جو "ملفوظات احمدیہ یا کلماتِ طیبات امام الزمان سلمہ الرحمان" کے عنوان کے نیچے الحکم ۱۹۰۵ء کے کئی ایک پرچوں میں مسلسل درج تھی۔ تو مجھے ایک گونہ مقاصد مرزا جی سے بھی واقفیت ہوگئی اسی طرح جب "ثناء اللہ امرتسری کی پردہ دری" کے عنوان کی ذیل میں جو کتاب انجام آتھم کے حوالہ سے ایک لمبی عبارت مباہلہ کے متعلق درج اخبار تھی پڑھتے پڑھتے جب اس موقعہ پر پہنچا۔ جہاں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں "یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دُعا کا اثر اس صورت میں سمجھا جاوے۔ کہ جب وہ تمام لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں۔ ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا۔ **تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار۔** اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔ اور اگر میں مرگیا۔ تو ایک خبیث کے مرنے سے دُنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔" تو ان کی نسبت اعلےٰ درجہ کی حسن ظنی میرے دل میں پیدا ہوگئی اگر تقلید آبائی سد راہ نہ ہوتی۔ تو میں اُسی دم داخل بعیت مرزا ہو جاتا۔ مگر اس میں چند در چند الٰہی حکمتیں تھیں جو بعد میں مجھ پر ظاہر ہوئیں۔ مگر تاہم میرے صدق و راستی کے طلبگار دل کو ان پرجوش الفاظ نے جو یقین سے بھرے ہوئے دل کے سوائے کسی دل سے نکلنے ممکن نہیں۔ اس معاملہ میں غور کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ اگرچہ رسمی طور پر نماز روزہ کا میں شروع ہی سے پابند تھا اور لکھنا پڑھنا بھی کچھ جانتا ہی تھا۔ مگر اصلاً دینیات کی تعلیم سے بالکل کورا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے عقل و علم پر کچھ بھروسہ نہ کرکے ملانوں کی طرف رجوع کیا۔ مگر وہ تو مرزا کا نام ہی سُننے سے نیلے پیلے ہو ہو جاتے اور ایسی لاعلمی کی حالت میں اس سلسلہ کے آدمیوں سے ملنا بھی مناسب نہ جانا۔ بالآخر بہت سوچ بچار کے بعد حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ کہ اخبار الحکم کے مطالعہ سے میری توجہ آپ کے متعلق تحقیقات کرنے کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ مگر لاعلمی سد راہ ہے۔ آپ کو چونکہ ایک بڑا دعوے ہے۔ اگر فی الواقعہ آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو میں یقین کرتا ہوں۔ کہ آپ کی دُعا خطا نہ جائے گی۔ لہٰذا نہایت ادب سے گذارش ہے کہ میرے حق میں دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا صدق مجھ پر ظاہر فرماوے تاکہ آپ کو قبول کرکے سعادت عظمیٰ حاصل کروں۔ اس کا جواب حضرت اقدسؑ کی طرف سے کسی شخص افتخار احمد کی قلم سے لکھا ہوا بدیں مضمون پہنچا۔ کہ آپ کا خط حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ تم بھی دُعا کرتے رہو۔ ہفتہ عشرہ دُعائیں کرتے ہوا ہوگا۔ کہ ایک رات رویاء میں دیکھا۔ کہ ڈاک سے میرے نام ایک کارڈ نکلا ہے جس پر جامن رنگ کی سیاہی سے ایڈریس کی جانب خوشخط حروف میں ذیل کا فقرہ لکھا ہوا پایا۔ "**مرزا صاحب آپکو یاد کرتے ہیں۔ راز مخفی رکھیئے۔**" دوسری طرف بھی پنجابی اشعار میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ مگر ابھی پڑھنے نہیں پایا تھا۔ کہ فرط انبساط سے آنکھیں کھل گئیں۔ اس خواب کی تعبیر اس وقت جو میری سمجھ میں آئی یہ تھی۔ کہ یاد کرنے کا مطلب عام طور پر طلب ملاقات ہوا کرتا ہے۔ مگر ایسے عظیم الشان شخص کی طلب ملاقات بحیثیت ایک امام کے بلاشبہ اُن کا بعیت کے واسطے بلانا ہے راز مخفی رکھیئے کا ارشاد الٰہی بھی ساتھ ہی تھا۔ مگر جوش انبساط میں اس کا خیال نہ کرکے جن احباب کو اس کارروائی کے مشورہ میں شریک کیا گیا تھا۔ واقعہ خواب اُنکے آگے بیان کر دیا۔ اور بعیت کے لئے مستعدی ظاہر کی۔ اس پر اُنہوں نے مہدی کے متعلق جو غلط روایات زبان زد عوام کالانعام ہیں بیان کرکے مجھے تذبذب میں ڈالدیا۔ اس حالت تذبذب میں جو کئی مہینوں تک رہی مجھے کئی ایک عجیب در عجیب خواب بھی آئے۔ جو فرداً فرداً اظہار صداقت مرزا جی کے لئے کافی تھے مگر اللہ تعالےٰ آپ کی صداقت کو مجھ پر اِس طرح ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ کہ آیندہ سخت سے سخت ابتلاؤں میں بھی میرے ایمان میں تزلزل پیدا نہ ہو۔ اس لئے میں اُن سے پورے طور پر مطمئن نہ ہوسکا۔ اور دُعاؤں میں لگا رہا۔ اگرچہ شیطان احباب کے ذریعہ میرے دل میں مختلف طریقوں سے وسوسے ڈال رہا تھا۔ مگر میرے دِل میں خوف الٰہی جاگزیں تھا۔ اس لئے جلدی سے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی غفلت شعاری پسند کی۔ بلکہ دوبارہ حضرت جی کی خدمت میں لکھا کہ آپ کے متعلق میں نے ایک خواب تو دیکھا تھا۔ مگر تسلّی خاطر نہیں ہوئی۔ لہٰذا پھر دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا صدق اس طرح مجھ پر ظاہر کرے کہ تمام شک وشبہے مٹ جاویں۔ میرے اس خط کا جواب بھی

...یں سابق یہ دیا گیا۔ کہ حضرت جی نے دُعا فرمائی۔ تم بھی دُعا کرتے رہو۔ اور راتوں کو اُٹھ کر دعائیں کرو۔ میں حضرت کے ارشاد کے موافق درود و استغفار کے ساتھ دُعاؤں میں لگ گیا۔ تین ہفتہ سے زائد عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میری زاری درگاہِ باری میں سُنی گئی۔ چنانچہ عالمِ خواب میں آسمان سے آواز سُنی۔ "**مرزا صاحب سچے ہیں**" ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ پے در پے۔ پھر صرف آسمان سے ہی نہیں۔ بلکہ زمین اور اُس میں کے ذرّے ذرّے سے دلکش انداز سے بارم بار یہی ندا آئی تھی "مرزا صاحب سچے ہیں" ...... الخ یہ آواز کچھ ایسی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ کہ دل چاہتا تھا۔ ہر دم سُنا کروں۔ مگر آواز کی کثرت اور اُس کی بتدریج بلندی سے اس قدر شور برپا ہُوا۔ کہ میں جاگ اُٹھا۔ جاگنے کے ساتھ ہی تمام شک و شبہے جو احباب کے ورغلانے سے پیدا ہوئے تھے کافور ہو گئے۔ اور مرزا جی کی صداقت میخ آہنی کی طرح دل میں دھس گئی۔ چنانچہ اُسی دن بیعت کے لئے خط لکھ دیا۔ اور تھوڑے عرصہ کے بعد قادیان میں پہنچکر حضرت جی کے پیارے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کی اور شرف بہ زیارت ہوا۔ الحمد للہ۔

خاکسار سلطان عالم احمدی۔ گوڑیالہ۔ ضلع گجرات

اخبار پرکاش کی غلط بیانی

پرکاش اپنے پرچہ ۶ بہادون سمت ۶۸ کے صفحہ ۶۔ مولوی نورالدین صاحب پیشوائے جماعت احمدی پر بیجا حملہ کرتے ہوئے اُنکی عبارت والفاظ کو اپنے ذہن کے مطابق غلط سمجھ کر عوام کو دھوکا دیا ہے کہ مولوی صاحب کی رائے میں گوشت خور مردار خور ہیں۔ اور ۱۰۔ اگست کے پرچے بدر کا حوالہ دیا ہے۔ افسوس کہ ہندو اخبار پہلے خود حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور جب واجبی جواب دیا جاتا ہے۔ تو پھر نالش پر تیار ہو جاتے اور واویلا مچاتے ہیں۔ مولویصاحب کی عبارت مندرجہ بدر مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۱۱ء جس کا حوالہ دیا گیا ہے نیچے لکھی جاتی ہے تاکہ پبلک کو پرکاش کی خوش فہمی اور علمی لیاقت کے موازنہ کا موقعہ ملے۔ و هو ہذا۔ کمانے میں تین باتیں نہ ہوں۔ تو وہ کمانا غفلت کا موجب ہے۔

(۱) حلال ہو یہ نہ سمجھ لو کہ چوہڑے ہی حرام خور ہوتے ہیں۔ بلکہ جو چوری کا مال کہتا ہے۔ وہ بھی ۔۔ جو جعلسازی اور دھوکہ سے مال جمع کرتا ہے وہ بھی حرام خور ہے۔ جو کسی دوکان میں مال شراکت رکھتا ہے اور اُس کا کوئی حساب کتاب نہیں۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ جو اپنے منصبی فرض کو عمدگی سے ادا نہیں کرتا اور ترقی تنخواہ کے لئے ہوشیار ہے۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ غرض جو بالباطل مال کھانے والے ہیں وہ سب حرام خور ہیں۔ اسی ضمن میں اُنہوں نے کہا ہے۔ غرض مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ خوب سُن لو کہ مردار خور اس بات کے علم سے بالکل ناواقف رہتے ہیں۔ یورپ کی قوموں کو بھی دیکھ لو۔ کہ اس بات کے باریک مسائل میں کچھ فہم نہیں ایک انسان کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا ہے۔

یہ عبارت کہیں ظاہر نہیں کرتی کہ گوشت خور کو حرام خور کہا ہے۔ پرکاش نے جو یہ عبارت لکھی ہے کہ کہ ایک گوشت خور چاہے کوئی الفاظ استعمال کرے لیکن درحقیقت گوشت خوری اور مردار خوری میں کوئی فرق نہیں۔ اور آخیر میں ان کی ہتک کی ہے اور لکھا ہے کہ مولوی صاحب جہاں خود مردار خوری کو ترک کرینگے وہاں اپنے پیروؤں کو بھی ایسا کرنے کی ہدایت کرینگے۔ اب جب احمدی جماعت کے لوگ یا مسلمان اس کا جواب دینگے تو تمام ہندو نعل بر آتش ہو کر گالیاں دینا شروع کرینگے۔ مولویصاحب کا صرف یہ مطلب تھا کہ انسان کو روزی حلال کھانی چاہیئے۔ اور وہ روزی حلال نہیں ہے جو کہ دغا و فریب یا بے ایمانی سے حاصل کیجاوے۔ اس قسم کی روزی حاصل کردہ میں اور مردار میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اور ایسی روزی کے کھانے والے چوہڑوں کے برابر ہیں حرام خوری میں۔ ہم پرکاش سے دریافت کرتے ہیں کہ مولوی صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ گوشت خور مردار خور ہیں۔ اور مولوی صاحب گوشت خوری کو ترک کر دینگے۔ پرکاش کو چاہیئے کہ وہ لغت کی کتاب جس سے اُس نے مردار خور سے گوشت خور معنے لئے ہیں پیش کرے۔ ورنہ اپنی بے جا حرکت پر پشیمان ہو کر تردید چھاپے اور اپنی غلطی کا اقرار کرے۔

(ایک غیر احمدی)

رد تناسخ

جب انسان کو سزا دیجاتی ہے۔ تو ... بری عادتوں سے جو اس میں ہیں۔ افاقہ ہو جاوے۔ اور پھر وہ ترقی کر کے عمدہ عادات اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں ترقی اور تنزل کا مادہ ہے۔ انسان کی اوّل حالت اور موجودہ حالت خود اس امر کی شاہد ہے کہ وہ ترقی کر سکتا ہے۔ اہلِ ہنود کہتے ہیں۔ کہ انسانی رُوح بہ سبب اعمال جونوں میں جاتی ہے .... اگر یہ سچ ہے۔ تو حیوانی جونوں میں بھی ترقی ہونی چاہیئے۔ تا یہ اس بات کا ثبوت ہو۔ کہ حیوانات بھی عمدہ اور بدعادات وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ بدعادت کو چھوڑ کر عمدہ اختیار کر سکتے ہیں۔ تاکہ کسی اعلےٰ جون میں جانے کے مستحق ہو سکیں مگر ان کی عادات ہمیشہ ہمیشہ ایک ہی روش پر رہتی ہیں۔ ایک ابابیل کا گھونسلا جس طرح حضرت نوح کی کشتی کی کڑیوں میں تھا۔ اسی طرح کا آج بھی وہ بناتی ہے۔ اس کے کھانے میں ترقی نہیں ہوئی۔ بولی نہیں بدلی۔ تو عقل سلیم کس طرح یقین کر سکے کہ حیوانات وغیرہ انسان ہیں جو جون پلٹ کر سزا بھوگ رہے ہیں۔ کیا کوئی ہے جو اس معمّہ کو حل کر دے گا۔

(خاکسار سید محمد فتح علی شاہ احمدی خوشاب)

رعایتی قیمت کتب

نام کتاب (برائے افریقہ فقط)	اصلی	رعایتی
براہین احمدیہ بے جلد ہر چہار حصہ	صہ	[illegible]
درثمین اردو بے جلد ..	۴ر	۰۲ر
درثمین فارسی ״	۵ر	۴ر
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں		[illegible]
درثمین اردو مجلد ..	۴ر	۰۳ر
درثمین فارسی مجلد ..	۶ر	۴ر
درثمین اردو و فارسی مکمل مجلد	۹ر	۸ر
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے	۸ر	۳ر
مضمون بر عصمت انبیاء مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے	۱۰ر	۷ر

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستوں کیواسطے یہ رعایت اخیر فروری تک رہیگی۔ لیکن ان کی طرف سے پوری قیمت بمعہ محصول ڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے۔ بدر ایجنسی۔ قادیان

منطق الطیر

قرآن شریف میں منطق الطیر کا لفظ آتا ہے۔ تو نادان اور کوتاہ نگاہ نیچری گھبرا اٹھتا ہے۔ مگر اس علم کے اہل بصیرت جانتے ہیں کہ پرند بھی آپس میں اظہار خیالات کے واسطے ایک طاقتِ نطق رکھتے ہیں۔ کشمیری میگزین میں ایک پُر درد مضمون نواب احمد یار خان نے چھپوایا ہے جسکی سرخی ہے "دو مہجور طائروں کا وصال"۔ ہم اس مضمون کو ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ نیچری کا لفظ آج کل علیگڈہ اسکول کے طلباء کے ساتھ ہم معنی ہو رہا ہے۔ اس واسطے ہم اس لفظ کو استعمال کرتے ہوئے اس بات کا اظہار ضروری جانتے ہیں۔ کہ ہماری مراد نیچری سے وہ لوگ ہیں۔ جو کسی ایسے امر کے جو ان کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ صرف اس واسطے منکر ہو جاتے ہیں۔ کہ ... کو معلوم ہے وہ بات قانون نیچر ... ہے۔ ایسے لوگ کوتاہ نگاہ ہیں اور نادانی سے اپنی نگاہ پر حقیقت سے زیادہ اعتبار کرتے ہیں:-

سنہ ۱۸۶۹ء کے قریب مدرسہ کی تعلیم کے بعد میں معظم آباد تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں پٹواری مقرر ہوا یہ علاقہ نشیب اور چھنب کا ہے۔ جہاں شالی فصل کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور موسم سرما میں اس علاقہ میں جانور مُنگ۔ مرغابی۔ کونج۔ اس کثرت سے آتے ہیں کہ اُنکی چیخ و پکار سے ایک عجیب قسم کا سماں رہتا ہے لوگ کثرت سے دام بچھا کر ان جانوروں کا شکار کرتے اور شب و روز اُن کو کھاتے رہتے ہیں۔ میرے جانے سے قریب دو سال پہلے کا ذکر ہے کہ ایک نو وارد فقیر سائیں کیسر شاہ نام نے ایک چھنب کے کنارہ پر ایک تکیہ تعمیر کیا۔ جس میں ایک کنواں بنا کر مختصر سا باغیچہ بھی بنایا۔ اور سایہ دار درخت لگائے۔ یہ تکیہ ایسے موقعہ پر ہے۔ جس کے چاروں طرف چھ سات گاؤں ایک ایک میل کے فاصلہ پر آباد ہیں۔ ان دنوں پلٹن چھاونی سیالکوٹ کے چند فوجی سپاہی شکار کے لئے اس طرف آنکلے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ کونجوں کی ایک ڈار آرہی تھی۔ کہ ایک سپاہی سینہ پر بندوق رکھ کر لیٹ گیا۔ اور جب وہ ڈار اپنے درد آمیز آواز سے پرواز کرتی ہوئی اس کے سینہ کے مقابل آئی۔ تو اس بیدرد نے بندوق داغدی۔ جس کے صدمہ سے ایک کونج زخمی ہو کر ڈار سے علیحدہ ہو گئی۔ اور اضطراب میں اس قدر پیچھے پلٹ گئی۔ کہ قریباً ایک میل کے فاصلہ پر چراگاہ میں بیدم ہو کر گر پڑی۔ گوال یعنے چرواہے لڑکوں نے اس کو پکڑ لیا اور سائیں کیسر شاہ کی خدمت میں لے آئے۔ بے زبان جانور کا ایک پر ٹوٹ گیا تھا۔ سائیں صاحب نے اس کو تکیہ کے صحن میں چھوڑ دیا۔ جہاں وہ دن بھر پھرتی رہتی تھی سائیں جی نے اس کی رات کی حفاظت کے واسطے بھی ایک چھوٹا سا خانہ ہوادار بنا دیا تھا۔ اور بڑی محبت سے اُس کی پرورش کرتے تھے۔ اسی طرح سال گذر گیا۔ اور وہی موسم برفانی مقیمان وطن کو جلاوطن اور بیچارے پہاڑی جانوروں کو آشیانوں سے بے خانمان کرنے والا آگیا۔ ایک قواعدوان فوج کی طرح آبی و صحرائی جانوروں کی خوبصورت قطاریں جدھر جاتی تھیں۔ ایک دم جاتی تھیں۔ اور جدھر مڑتی تھیں۔ ایک دم مڑتی تھیں۔ ایک عجیب ادا سے ... و صفائی کے ساتھ مڑتی تھیں۔ پرواز کے ساتھ دلکش آواز کیا تھی مہجور مسافروں کو وطن مالوفہ کی یاد کے علاوہ تکالیف غربت کی فریاد کا طریق بھی سکھاتی تھی۔ وہ پرشکستہ و دلخستہ کونج سائیں صاحب کی آغوش شفقت میں ظالم صیاد کی پرہیبت نگاہوں سے گو بچی ہوئی تھی۔ اور اپنی قابل افسوس زندگی خوشی و آرام سے بسر کر رہی تھی۔ لیکن جب رُت بدلی اور جانور بمجبوری مسافرت کے لئے اپنے آشیانوں سے بیگانہ ہوکر باہر نکلے۔ اور قطار در قطار آسمان اور زمین کے درمیان خوشی و مسرت کے چکر لگانے لگے۔ تو وہ حسرت خیز سین بیان نہیں ہو سکتا۔ جو ہم جنسوں کی اس آمد اور حسرت پرواز کی اس ہوس میں اس کی زبان بے زبانی سے ظاہر ہو رہا تھا۔ وہ کونج اپنے ساتھیوں کی پرواز دیکھتی۔ مگر خاموشی سے اور پرواز کی آواز سنتی مگر صبر کے ساتھ یہ خاموشی و صبر کی دردناک کیفیت کئی دن تک جاری رہی آخر جب صبر و ضبط کا پیالہ چھلک گیا۔ اور دامانِ تحمل دستِ استقلال سے چھوٹ گیا۔ تو ایک دن اُس نے کونجوں کی ایک ڈار سے جو اس کے سر پر سے گذر رہی تھی۔ ایک دردناک آواز سُنکر خود بھی صدا دی۔ وہ صدا کیا تھی ہم اُسکے مطلب و معنے سے مطلق ناآشنا ہیں۔ لیکن اس بے معنی صدا کا جو نتیجہ نکلا۔ اس کو مولانا روم کی زبان میں اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے ؎

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش ٭ باز جوید روزگار وصل خویش

پرشکستہ کونج مصیبت زدہ کونج کی آواز میں خدا جانے کس بلا کا اثر تھا۔ اور کس قدر سحر انگیز طاقت تھی کہ آواز درد بھری آواز صدا و لرزش صدا کے ساتھ ہی اس کی ہم جنس قطار سے جو شور و غل بلند ہوا۔ اس کو بیسویں صدی کے مسلم الثبوت شاعر مرزا داغ نے اپنی پیاری زبان میں اس طرح ظاہر کیا۔ ؎

کمبخت وہی داغ نہ ہو دیکھو تو کوئی ٭ بے چین کئے دیتی ہے فریاد کسی کی

یہ صدا جب اس ڈار کی ایک کونج کے پردۂ گوش تک پہنچی تو وہ فوراً قطار سے علیحدہ ہو کر اس بچھڑے ہوئے ساتھی کی طرف آئی۔ جس کا بال بال کہہ رہا تھا ؎ بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر۔ یہ شکستہ کونج نے اپنے ہمدرد ساتھی کی گردن پر کچھ اس انداز سے اپنی گردن رکھی جس سے سراسر شکوہ مراد تھا۔ بقول مولانا روم ؎ از جدائی باز میرانی سخن ٭ ہر چہ خواہی کن ولیکن ایں مکن یعنی جو کچھ تو چاہے کر مگر آیندہ جدائی کا تذکرہ زبان پر نہ لا۔ سائیں جی یہ عبرت انگیز نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ ایک ساعت سے زیادہ عرصہ اُن دونوں جانوروں کو گردنیں ملائے ہو چکا ہے۔ مگر لاجنب نہ پرواز ہے نہ آواز ہے تو کیا ہے ؎ بولتی تصویر ہے شہر خموشاں کی ہر اک ٭ اس طرح چپ سنتے ہیں سب ساکنان کوئے دوست۔ آخر سائیں جی انتظار کے بعد خود اُٹھے۔ جب نزدیک گئے تو قدم آہستہ آہستہ اُٹھایا۔ تاکہ وہ صاحب پرواز جانور پاؤں کی آہٹ سے اُڑ نہ جائے۔ لیکن جب پاس جا کر ہاتھ لگایا۔ تو دیکھا کہ سوز و گداز کے ان دونوں پتلوں کے رُوح قفس عنصری سے پرواز کر چکے تھے ٭

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت اخیر فروری تک نصف کر دی گئی ہے

(صرف احباب ایڈ فرنیقہ کے لئے)

نام کتاب	اصلی	رعایتی	نام کتاب	اصلی	رعایتی
اربعین اردو	۵/	۲/	اسماء الحسنیٰ	۵/	۲/
مکتوبات احمدیہ	۸/	۴/	موعظۃ الحسنیٰ	۲/	۱/
سلک مروارید حصہ اول	۴/	۲/	تفسیر القرآن پارہ ۲۷	ـمر	۸/
〃 〃 دوم	۴/	۲/	〃 ۲۸	ـمر	۸/
..	..		〃 ۲۹	ـمر	۸/
مجربات نورالدین حصہ اول	۱۰/	۵/	مجربات نورالدین حصہ دوم	۱۰/	۵/

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

منقولات

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور شمس العلما مولوی عبدالحکیم صاحب

مخدومی حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا مضمون جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حکم سے لکھ کر پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے۔ اخبار مذکور سے نقل کیا جاتا ہے +

(ایڈیٹر)

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار مسیح موعود جناب مرزا صاحب کے متعلق شمس العلما مولوی عبدالحکیم صاحب کے جو استفسارات روزانہ پیسہ اخبار میں درج ہوئے ہیں۔ ان کی نسبت میں اول یہ عرض کرنا چاہتا ہوں +

پندرہ سال سے اوپر ہوا جب شمس العلما مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری نے مرشدنا حضرت مرزا صاحب قدس اللہ سرہ کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہم پر ظاہر فرمایا تھا مگر اس دن سے آجتک بجز تکرار اظہار ارادہ مولوی صاحب نے ہم کو اپنے جوہر لیاقت سے مستفید ہونے کا کوئی موقعہ نہیں دیا۔ اگرچہ اس اثناء میں مولوی صاحب شمس العلماء بھی ہو گئے لیکن جہاں تک ہمیں علم ہے اس شمس کی شعاعیں اورنیٹل کالج کی دیواروں ہی پر محدود رہیں معلوم نہیں مولوی صاحب نے باوجود اس تبحر علمی کے جس کا وہ ادعا رکھتے ہیں۔ آجتک کیوں کوئی مذھبی اور دینی خدمت انجام دینے کی قابلیت ظاہر نہ کی۔ ہمیں آپ کی کوئی ایسی تصنیف معلوم نہیں لیکن ۸ جنوری کے پیسہ اخبار میں آپ کی چند سطروں نے ہمیں آپ کی مذھبی معلومات کے متعلق کچھ متامل سا کردیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اورنیٹل کالج کی درسی کتب کے سنگلاخ میدان نے آپ کے اشہب قلم کو کچھ کند سا کردیا ہے۔ اور آپ کے لئے موقعہ نہیں چھوڑا کہ آپ آثار۔ حدیث۔ اور سلف صالحین کی تصانیف سے مزاولت رکھیں۔ آپ استفسار فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب مدعی کی حیثیت کیا ہے۔ آیا وہ مسیح موعود ہیں یا نبی ہیں۔ اور اس الہام کے الہامات کو ہم کس حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اور جناب مرزا صاحب کی تصانیف کو ہم کیا رتبہ [illegible] ہیں۔

ایک شمس العلما اور یہ استفسار! اور یہ دلوہات! العجب ثم العجب!!! اگر جناب مرزا صاحب کا کوئی دعوے نرالا ہوتا جسکی بنا حدیث نبوی نہ ہوتی۔ اگر مسلمان کسی آنیوالے نبی کے منتظر نہ ہوتے اور اس آنے والے مسیح کی حیثیت کے متعلق ان کا کوئی خاص عقیدہ برنبأ اقوال نبوی نہ ہوتا۔ اگر اس امت میں حضرت مرزا صاحب سے پہلے کوئی صاحب الہام نہ ہوتے اور وہ صاحب تصنیف بھی نہ ہوتے۔ تو پھر مولوی صاحب کو ان استفسارات کا حق تھا۔ والا یا تو مولوی صاحب کو مذھبی واقفیت نہیں یا آپنے اپنے زعم میں ایک منطقی اشکال ہمارے سامنے رکھدی ہے۔ جو در اصل بالکل ہیچ اور بے حقیقت ہے اور کوئی اشکال اپنے اندر نہیں رکھتی۔ جناب مرزا صاحب اپنے دعوے کی رو سے وہی مسیح موعود اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ جس کا ذکر امام بخاری نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اور جس کے مسلمان منتظر ہیں اور مولوی عبدالحکیم صاحب کے ان سوالات سے مجھے شک سا پڑ گیا ہے۔ کہ وہ خود بھی کسی ایسے آنے والے پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں۔ اس لئے پیشتر ازیں کہ میں مولوی صاحب کے استفسارات کا جواب دوں + میں آپ سے مفصلہ ذیل سوال پوچھتا ہوں۔

(۱) کیا آپ ان حدیثوں پر ایمان رکھتے ہیں جن میں امت کے ایک امام مسیح نام کے آنے کا وعدہ ہے؟

(۲) کیا وہ نبی اللہ ہوگا؟

(۳) بخاری کی حدیث میں جو آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا گیا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ اگر وہ نبی اللہ ہے تو اس حدیث کی آپ لا نبی بعدی سے کس طرح تطبیق کرتے ہیں؟

(۴) اگر وہ آنے والا بالفاظ نبوی۔ نبی اللہ ہے۔ تو خاتم النبیین سے کیا مراد ہے؟

باقی رہا حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور انکی تصانیف۔ اس کے متعلق میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جناب مرزا صاحب سے پہلے کوئی آجتک امت مرحومہ میں صاحب الہام پیدا ہوا ہے یا نہیں۔ کسی بزرگ نے اپنی ذات سے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا وعدہ پورا کیا ہے یا نہیں۔ یہ تو میں مانتا ہوں کہ آپ ان علماء ربانی میں سے نہیں۔ لیکن کیا حضرت محبوب سبحانی حضرت شیخ المشائخ حضرت سید عبدالقادر گیلانی علیہ السلام حضرت شیخ الاکبر حضرت محی [illegible] علیہ السلام حضرت قبلہ مجدد الف ثانی احمد سرہندی علیہ السلام حضرت قبلہ شاہ ولی احمد صاحب علیہ السلام سلطان الہند حضرت قبلہ معین الدین صاحب چشتی علیہ السلام اور کئی ایک اور اکابر اسلام علیہم السلام خداتعالے کے مکالمہ سے مشرف ہوئے ہیں۔ وہ عالی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی طرح صاحب تصنیف بھی ہیں۔ ان کی تصانیف میں انکے الہامات بھی درج ہیں۔ وہ ان تصانیف میں اپنے الہام دنیا کو سناتے ہیں۔ زبردست پیشگوئیاں بھی کرتے ہیں۔ جو ان کی تصانیف کی اشاعت سے بہت دیر بعد پوری بھی ہوئی ہیں ممکن ہے آپ کی نگاہ سے ایسی تصانیف نہ گزری ہوں لیکن اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو ان تصانیف کا پتہ بتا دیتے ہیں مثلاً فتوحات مکیہ۔ فصوص الحکم۔ فتوح الغیب وغیرہ وغیرہ اب آپ فرماویں +

(۱) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ شیخ عبدالقادر گیلانی حضرت مجدد الف ثانی وغیرہ کے الہامات اور تصانیف کو آپ کیا حیثیت دیتے ہیں؟

(۲) ان بزرگوں کی آپ کے نزدیک کیا حیثیت ہے شمس العلماء عبدالحکیم یاد رکھیں۔ کہ میں نے یہ سوالات تحریر کر کے ان کی بنا ان کے گلے نہیں ڈالی۔ بلکہ انکے سوالات کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھ کر ان کی خدمت میں بھیجا جاوے گا۔ لیکن میں سردست ان کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ سوالات لکھ کر اپنی فضیلت کا کوئی چنداں ثبوت نہیں دیا۔ بلکہ یہ تو بہت سطحی باتیں ہیں۔ اور جو منطقی اشکال وہ بزعم خود ہمارے لئے طیار کر رہے ہیں۔ وہی مصیبت انکے راستے میں ہے۔ بشرطیکہ وہ کسی آنے والے مسیح پر ایمان رکھتے ہوں۔ اور جن اکابران اسلام کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ انہوں نے جو کچھ اپنے متعلق اپنی تصنیف میں لکھا ہے ان پر مولوی صاحب کو ایمان ہو؟

شمس العلماء عبدالحکیم کے سوالات کا جواب دینے سے پہلے ضروری تھا کہ ہمیں اس بات کا علم ہو جاوے۔ کہ آیا وہ کسی آنے والے مسیح پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں اور ان کا عقیدہ ہمارے اکابران اسلام کے متعلق کیا ہے۔ اگر وہ اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ کوئی مسیح آئے گا۔ اور مندرجہ بالا اکابران اسلام کے دعاوی متعلق الہام صحیح اور درست ہیں تو ہمیں جواب دینے میں ایک راہ اختیار کرنی ہوگی۔ اور اگر وہ آنے والے موعود سے بالکل ہی منکر ہیں اور اس طرح دیگر اکابر اسلام سے الگ عقیدہ رکھتے ہیں۔ پھر ہم دوسری

راہ اختیار کریں گے۔ ایک دہریہ کے مقابل وہ ہتھیار کام نہیں آتے جو ایک خدا پرست غیر مسلم کے مقابل کسی کو استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ ایسا ہی ایک عیسائی کے مقابل ہم وہ دلائل نہیں استعمال کرینگے جو ہمیں آریہ کے مقابل برتنے پڑینگے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے مولوی صاحب کے مستفسرہ امور کے جواب دینے سے پہلے یہ دریافت کر لینا ضروری سمجھا ہے۔ کہ آپ پہلے اپنی حیثیت اور عقیدہ سے ہمیں اطلاع دیں۔ اگر بعض امور میں ہمارے آپ کے مسلمات ایک ہوں تو پھر بہت حد تک معاملہ صاف ہو جاوے گا۔ میں ان سوالات کے جواب پر مولانا عبدالحکیم کلانوری مدرس مدرسہ نادرہ سابق ایڈیٹر واحشی کادیانی کے استفسار کا جواب مفصل دونگا ۔

احمدیہ بلڈنگس خواجہ کمال الدین وکیل (بحکم حضرت
۱۷ جنوری ۱۹۱۲ء خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب

مرزا صاحب قادیانی کے الہام پر ایک منصفانہ نظر

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار روزانہ تسلیم۔ پیسہ اخبار روزانہ مطبوعہ ۶ جنوری ۱۹۱۲ء میری نظر سے گذرا۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی کے متعلق ایک مضمون اس میں دیکھا۔ اگرچہ میں نہ مرزائی کی جماعت میں سے ہوں نہ ان جیسا میرا عقیدہ ہے نہ انکے الہامات کا مصدق۔ لیکن پھر بھی اس خاص الہام کی بابت تو میں لایق نامہ نگار صاحب کی مخالفت کا مخالف ہوں۔ انصافاً ضرور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر پیشگوئی کی گئی ہے۔ تو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ کیونکہ اس مضمون کے دیکھنے سے قبل مجھ کو اس پیشگوئی کے متعلق یا مرزا صاحب کی کسی اور پیشگوئی کی بابت قطعی واقفیت نہ تھی۔ کسی مسلمان سے اس سوال کو دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے۔ کہ " الہامات کیوں ایسے مبہم ہوتے ہیں۔ خداوند کریم عالم الغیب ہے۔ الہام صاف لفظوں میں اچھا ہوتا " ارے جناب قرآن شریف و احادیث صحیحہ میں تو بکثرت ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں مثلاً قیامت کے متعلق نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام و فتنہ دجال وغیرہ وغیرہ اور بہت سی۔ تو کیا یہ سب صاف و عیاں و مشرح و مفصل ہیں؟ اگر ہیں تو پھر اختلاف کیسا (تقسیم بنگال منسوخ ہو گی الخ) پر اعتراض تو بہت دور پہنچا ہے۔ اور گویا خود اپنے ہی او پر وارد ہوتا ہے فافہم مراسلہ نویس صاحب کا یہ خیال کہ ترمیم و تنسیخ بنگال سے اہل بنگال کی دلجوئی قطعاً نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی اور دلشکنی کی گئی ہے سو اس کے متعلق شاید مراسلہ نویس صاحب نے بابو سریندر ناتھ صاحب بنرجی کی تقریر پر جو انہوں نے انڈین نیشنل کانگرس منعقدہ کلکتہ کے چھبیسویں اجلاس میں سنائی تھی۔ غور نہیں فرمایا۔ اور نہ بابو بپن چندر پال جیسے انتہا پسند اشخاص کے خیال سے واقفیت حاصل کی۔ اخبار بین حضرات سے اہل الرائے بنگال کے خیالات پوشیدہ نہیں۔ کانگرس کا پہلا رزولیوشن تنسیخ کے شکریہ کا ہے اور اس میں دلجوئی و ملاپ مسلم ہے۔ غرضیکہ اکثر اہل بنگال اس کے قایل ہیں۔ کہ تقسیم بنگال سے جو زخم لگا تھا وہ تنسیخ سے مندمل ہو گیا۔ زیادہ سے زیادہ قابل مضمون نگار صاحب یہ ثابت کر سکینگے کہ تبادلہ دارالسلطنت دہلی سے اہل بنگال خوش نہیں۔ اس کو ہم بھی تسلیم کئے لیتے ہیں لیکن پھر بھی پیشنگوئی پوری ہو گئی۔ اس لئے کہ پیشنگوئی میں صرف یہی تو ہے۔ کہ اب ان لوگوں کی دلجوئی کی جائیگی۔ چنانچہ ترمیم و تنسیخ سے ظہور میں آگئی اب رہا تبادلہ سے ناخوش ہونا۔ ہوا کرے۔ پیشنگوئی میں بھی تو یہ نہیں کہ آیندہ ناخوش نہ کئے جا دینگے یا ہمیشہ خوش رکھے جاوینگے۔ ان امورات میں پیشگوئی ساکت ہے کچھ ہوا کرے۔ پیشگوئی کا مطلب صرف اہل بنگال کی دلجوئی کی جانی ہے۔ جو کہ لائق مراسلہ نویس صاحب کے خود مضمون سے مسلم ہے۔ ملاحظہ ہو (۲) قول بنگالی وکیل۔ بنگالیوں کے ایک پھوڑا تھا کہ جس کو اچھا کر دیا گیا (۳) کٹی ہوئی طرف جوڑ دی گئی۔ دلجوئی نہیں کی گئی تو اور کیا ہے۔ پھر کچھ ہوا کرے۔ اس خاص الہام کی بابت تو میری سمجھ میں یہی آتا ہے ۔

(راقم حکیم سید شبر علی از نجیب آباد)

(پیسہ اخبار)

کیا سچ مچ گوروکل کا یہی حال ہے؟

ذیل میں پنڈت آتما رام جی ویدی کا بیان درج کیا جاتا ہے۔ جو آپ نے اخبار اندر میں درج کروایا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ گوروکل میں تعلیم پاکر کیسے رشی۔ مہرشی پیدا ہونگے ۔

" میں آتمارام ویدی ولد بھگوان [illegible] بہبیال ضلع انبالہ سابق سب ڈویژنل آفیسر آپکے حضور میں عرض پرداز ہوں۔ کہ میں نے کیول آپ کے پریم سے پریرت ہو کر آریہ سماج کی سیوا اور وید دھرم کی انتی کے لئے اپنے چار لڑکے مسمیان برہمچاری چرنجیو شوبت کیتو چرنجیو ویدویاس۔ چرنجیو ستیہ یگیہ اور چرنجیو یاگر ملک اس وقت گوروکل کے ارپن کئے تھے۔ جبکہ سادھارن آدمی گوروکل میں اپنی سنتان کو بھیجنے کے لئے تیار نہیں تھے اور جبکہ گوروکل میں لڑکوں کو بھیجنا ان کو دیدہ دانستہ اندھے کنوئیں میں گرانا تصور کیا جاتا تھا۔ پرنتو ہے بھگوان! آپکے پریم نے درحقیقت اس قدر متوالا کر رکھا تھا۔ کہ میں نے اپنے بچوں کو اپنے خاندان کی تمام مخالفت برداشت کرتے ہوئے بھی گوروکل میں بھیجدیا ہے بھگوان! میرے خاندان نے میری اس کام میں اس لئے مخالفت کی تھی۔ کہ میں کوٹر برہمن ہوں۔ اور برہمنوں کے دستور کے مطابق میرے بچوں کی سگائی اور ملنی ہو چکی تھی۔ چونکہ گوروکل میں بھیجنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ ان کی سگائی توڑی جاتی۔ اس لئے میں نے ان کی سگائی تک بھی توڑ ڈالی۔ حالانکہ کئی آریہ سماجیوں نے مجھے اس وقت کہا بھی تھا کہ سگائی توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب برہمچاری گوروکل سے ودیا سماپت کر کے آئینگے۔ تب ان ہی لڑکیوں سے ان کی شادی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ خود لڑکیوں کے والدین بھی سویکار کرتے ہیں۔ پرنتو ہے بھگوان! میں نے اس قسم کی ڈبل کارروائی سے نفرت کھاتے ہوئے سگائی تک توڑ ڈالی اور نہ صرف اپنے خاندان کو بلکہ اپنی تمام قوم کے ایک حصے کو اپنا دشمن بنا لیا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ لڑکے اس وقت گورنمنٹ سکول کی چوتھی جماعت میں تعلیم پاتے تھے۔ میں نے بھی وہاں سے ان کو ہٹا کر گوروکل کے ارپن کر دیا۔ پرنتو ہے بھگوان! آج گیارہ سال کے بعد ان کی جو حالت گوروکل میں رہکر ہوئی ہے وہ اس قدر قابل رحم اور دردناک ہے کہ جس سے دیکھ کر میں ہنوز بھی سر پیٹ رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ کہ یہ سب بچوں کا ناش ہو گیا۔ اور وہ دین و دنیا میں کسی کام کے نہ رہے۔ چنانچہ میرے برہمچاری ستیہ یگیہ کی عمر اس وقت تقریباً بائیس ۲۲ برس کی ہو گئی ہے۔ مگر وہ دس گیارہ سال تک گوروکل میں رہکر جو کچھ بنا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اس کی صحت بالکل خراب ہو چکی ہے اور وہ ایک ٹوٹی ہوئی صحت کے ساتھ گھر آیا ہے۔ اس کی تعلیم کا یہ حال ہے کہ وہ گوروکل [illegible] تعلیم پانے کے باوجود اس وقت وہ

چوتھی پرائمری کی کلاس میں بھی داخل ہونے کے لائق نہیں ہے۔ حالانکہ آج سے دس سال پیشتر وہ اسی جماعت سے گوروکل میں بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ کے لڑکے آج بی اے تک پاس کر چکے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ آج سے دس سال پہلے جو اُردو فارسی سیکھا تھا وہ تو اسے اس وقت تک یاد ہے مگر گوروکل کی سنسکرت نیل دھارا میں ہی چھوڑ آیا ہے۔ صحت کے علاوہ اس کو بات چیت کرنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے۔ نہ ہی وہ بازار سے کوئی معمولی سودا لا سکتا ہے۔ نہ ہی وہ سندھیا ہوں میں شامل ہوتا ہے۔ حالانکہ میرے گھر میں روز ہی ہون ہوتا ہے۔ مگر وہ باوجود تاکید کئے جانے کے بھی اس میں شامل نہیں ہوتا اور معمولی معمولی باتوں میں شرماتا ہے۔ یہی حالت برہمچاری وید دیاس کی ہے۔ اس کی صحت ستیہ پگیہ کی نسبت زیادہ خراب ہے۔ اور وہ بھی اتنی لمبے عرصے کے بعد گوروکل سے واپس گھر آگیا ہے اور گھر اور گھاٹ دونوں طرف سے مارا گیا ہے۔ مَیں حیران ہوں کہ اس کو اتنی بڑی عمر میں کہاں بھیجوں اور اس کا کیا بناؤں۔ میرے برہمچاری شویت کیتو کی گوروکل میں جو حالت ہو رہی ہے اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس کی قسمت میں بھی اپنے دوسرے بھائیوں کا سا ہی فیصلہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے بارے میں گورنر گوروکل کی طرف سے مجھے خط آچکا ہے۔ کہ اس کو بھی گوروکل کی کلاس سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور ایک زبانی پیغام کے ذریعہ مجھے بتایا گیا ہے کہ برہمچاری یاگیہ دگیہ بھی شویت کیتو کے ساتھ ہی واپس گھر آجائے گا۔ گویا اس طرح سے میرے تمام لڑکوں کا فیصلہ ہو گیا۔ یہ دونوں برہمچاری بھی عمر میں بائیس برس کے لگ بھگ ہو چکے ہیں۔ ہے بھگوان! یہ درد شا تو میری سنتان کی گوروکل میں رہ کر ہوئی۔ میں نے تو ان کو گوروکل میں آپ کے مشن کی پورتی کے لئے بھیجا تھا پرنتو آپ کے مشن کی پورتی تو ایک طرف رہی۔ وہ تو اس قابل بھی نہ ہوئے کہ اپنی پیٹ پورتی ہی کر سکیں۔ میری اپنی حالت یہ ہو رہی ہے۔ کہ ایک طرح پر باوجود اس قدر بچے رکھنے کے بھی گوروکل کی طفیل سے اپنے آپ کو بے اولاد اور بیچارہ سمجھ رہا ہوں۔ بتلایئے! میرا بڑھاپے میں کیا حال ہوگا۔ اور میری لڑکھڑاتی ہوئی ہڈیوں کو کون سہارا دے گا" ✤

اخبار اندر نے جو حال میں ماہواری ہفتہ وار چھپنے لگا ہے۔ آریہ سماجیوں پر بڑا احسان کیا ہے جو گوروکل کے تیار کردہ برہمچاریوں کے صحیح حالات چھاپ دیئے ہیں۔ کہ جنکی نسبت مشہور کیا جاتا تھا۔ کہ ایسے عالم و فاضل ہونگے۔ کہ ویدک دھرم کا جھنڈا چین۔ جاپان۔ عرب۔ ایران۔ یورپ اور امریکہ تک میں جا گاڑیں گے ✤

ہماری حالت

اس سرخی سے معزز ہمعصر ملت نے اپنی حالت کا سچا فوٹو کھینچتے ہوئے کیسا ٹھیک لکھا ہے۔ کہ نہ ہماری دوستی کسی اصول پر مبنی ہے۔ نہ ہماری دشمنی کی معقول وجوہات ہیں۔ جب کسی سے مطلب نکالنا منظور ہوا۔ تو شرم و حیا کی آنکھ پر پٹی باندھ ہم انہی لوگوں کے پاؤں پر جا سر رکھتے ہیں۔ جنکے برخلاف ایک گھنٹہ پہلے ہم نے زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہوئے تھے۔ مگر ہمارا یہ عجز بھی ایسا بدڈھنگے طور پر ہوتا ہے۔ کہ مطلب تو حاصل ہوتا نہیں۔ مگر ذلت و تحقیر کا طوق گلے میں پڑ جاتا ہے۔ اور عام پبلک میں ہمارا کوئی اعتبار نہیں رہتا۔ دوسری طرف جب ہم کسی دوست یا بھائی کی مخالفت میں کسی فایدہ کا شائبہ تک بھی پاتے ہیں تو مروت و اخلاق کو طاق نسیان پر رکھ دشمنی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ابنائے ملت اپنے باہمی تعلقات پر ایک معائرانہ نظر ڈالیں۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں ہماری دوستی و دشمنی کا راز نامعقول اغراض و نفسانی خواہشات سے سربستہ ہے۔ کیرکٹر کی پاکیزگی۔ خیالات کی عظمت قوم یا بنی نوع انسان کی بہبود کا کوئی تعلق ہماری دوستی و دشمنی سے نہیں ہے۔ مگر ظلم یہ ہے کہ عامۃ الناس کو دھوکا دینے اور اپنی اغراض کا سادہ لوح لوگوں کو تختہ مشق بنانے کے لئے ہم اپنی دوستی یا دشمنی کو ہمیشہ قومی رنگ میں ظاہر کرتے ہیں۔ اب ہم میں بعض لوگوں کا پیشہ ہی یہی ہے۔ کہ بڑے آدمیوں کے رازدان بنکر دوستی و دشمنی کے اجارے بزعم خود اپنے قبضہ و تصرف میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس چالاکی اور ابلہ فریبی سے وہ اپنا اُلّو سیدھا کرتے ہیں۔ اور بہت سی صورتوں میں قومی ترقی کی چلتی گاڑی میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ ضرورت ہے اس امر کی۔ کہ ہم سب اپنے طریق عمل پر نظر ثانی کر کے اسمیں ایسی اصلاح کریں۔ کہ ہمارا کیرکٹر خالص اسلامی کیرکٹر بنجائے۔ وگرنہ ہماری موجودہ روش ہم کو دن بدن صراط المستقیم سے دُور دُور کرتی جائے گی۔ وما علینا الا البلاغ ✤

(المنیر)

لائل پور میں آریوں کی کرتوت

ہمیں یہ سُنکر کچھ تعجب نہیں ہوا کہ لائلپور کے آریہ سماجی حضرات نے ۲۷ دسمبر کو جبکہ لائلپوری اصحاب اس دن شری گورو گوبند سنگھ مہاراج کا جنم دن منا رہے تھے۔ سماج مندر میں حد درجہ کا مفسدانہ اور اشتعال انگیز لیکچر کروا دیا۔ جس میں سکھ دھرم کے پاک اصولوں اور شری گورو صاحبان کے سرشیشٹ جیون پر دل کھولکر کمینہ اور مفسدانہ حملے کئے گئے۔ لائلپور آریہ سماج کے کارکنوں کو شرم آنی چاہیئے تھی۔ کہ کس موقعہ پر ان کی طرف سے چھیڑ چھاڑ شروع کی گئی۔ اگر وہ گورو گوبند سنگھ مہاراج کی مہمان اور جس ہوتا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ تو بھی انسانیت اور شرافت اس امر کی مقتضی تھی کہ ایک دن آگے پیچھے ایسی بکواس کی جاتی۔ سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت جبکہ ملک میں ہر طرف اتفاق کے لئے ہاتھ پسارے جا رہے ہیں۔ آریہ سماجی اپنی جبلی عادات سے باز نہیں آتے۔ جو ملک کیلئے سخت بدقسمتی کا باعث ہے۔ ہم صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائلپور کی خاص توجہ اس طرف مبذول کرواتے ہیں۔ کہ وہ ایسی مفسدانہ تقریروں کا انسداد فرمائیں ✤

(المنیر)

خبر کہ شد مشرق و مغرب خراب

وقت آگیا ہے کہ مسلمان اب اپنی حالت کو محسوس کریں اور سوچیں کہ باد مخالف انہیں کدھر اڑائے لئے جا رہی ہے۔ جو تبدیلیاں زمانہ میں ہوئیں ہیں یا ہوتی رہی ہیں یا آیندہ ہونے والی ہیں۔ اب ان سے زیادہ دیر تک چشم پوشی نہیں کیجا سکتی۔ وہ نعرہ اللہ اکبر جس کی صدائیں بحر عرب سے پار جا کر دریائے چین و بحر اقیانوس تک میں تموج پیدا کر رہی تھیں۔ اور اس محیط کی ساری مخلوق فرزندان لا الٰہ الا اللہ کی زیر حکومت تھی۔ اب ان کی شکست و ریخت سے جو عمارت تعمیر ہونے کو ہے اس کے ہر گوشہ میں بھی کلمہ کے نقش و نگار کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ہر برس تک تو ہم اس حالت میں تھے کہ عرب و ترک و کرد و ہندی و سندھی و ایرانی و افغان و مغل و تاتاری و ازبک و قلماق و قرغز و چینی و مراکشی و بربر و سوڈانی سب کے سب آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک کا درد دوسرے کے دلوں میں تھا۔ فتح سومنات پر بغداد میں خوشی منائی جاتی تھی۔ اور خوارزم و خجند کی تباہی پر دہلی۔ جون پور ملتان۔ واجودھن کی خانقاہوں اور مدرسوں میں ماتم ہوتا تھا۔ خانہ کعبہ ہمارا مرکز تھا۔ اور حرم رسول اللہ ہمارے مذہب و معاشرت کی نشستگاہ تھی ہمارے قائم مقام

ہر ملک سے ہر سال میں ایک مرتبہ اس پاک مرکز میں جمع ہوتے تھے۔ اور ہر سال اسلامی برادری کی تقویت توثیق کا عہد تازہ کر کے دنیا کے جس حصہ میں واپس جاتے تھے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کی روشنی پھیلاتے تھے دیوار وائنا سے لیکر دیوار چین تک جہاں گئے کتاب اللہ کو ساتھ لے گئے اور براعظم افریقہ اور ایشیا کے علاوہ آجکل کی علمی دنیا میں قوم گاتھ کی سلطنت قسطنطین و ہرقل کی دار السلطنت اطالیہ و اٹیریا کے صوبہ ہنگری و فرانس کے علاقے بھی کلمہ توحید کے ماتحت ہو گئے لیکن آن سبو بشکست و آن پیمانہ ریخت۔ اب تو یہ کیفیت ہے کہ مسلمان روز بروز بے غیرت ہوتے جاتے ہیں۔ اور آیندہ خدا معلوم کیا ہوگا +

۸۶۸ سنہ میں یورپ لا الہ الا اللہ کی حکومت سے آزاد ہو گیا۔ مسجد میں کلیسیا بنائی گئیں اور قرآن کریم کے اوراق سے خنزیر کا گوشت پکایا گیا۔ ۱۰۳۱ سنہ ہجری میں آل عثمان جو ہاتھ میں قرآن لئے ہوئے وائنا کے دروازے تک پہنچ گئے تھے پیچھے ہٹا دیئے گئے۔ اسی دن سے اللہ نور السموات والارض کی روشنی خسوف میں پڑ گئی اور آفتاب اسلام میں گرہن لگتا گیا +

(۱)	۱۱۳۱ سنہ ہجری	میں	پلونہ سرویہ	نکل گئے
(۲)	۱۱۸۸ سنہ ہجری	"	کریمیا تاتارسائبریا	"
(۳)	۱۲۴۵ سنہ ہجری	"	یونان و ایران کے ۱۸ شہر	"
(۴)	۱۲۵۷ سنہ ہجری	"	الجزائر	"
(۵)	۱۲۷۴ سنہ ہجری	"	ہندوستان	"
(۶)	۱۲۸۰ سنہ ہجری	"	فروطاغ	"
(۷)	۱۲۸۱ سنہ ہجری	"	علاقہ قات	"
(۸)	۱۲۹۰ سنہ ہجری	"	خیوہ بخارا۔ خوارزم	"
(۹)	۱۲۹۹ سنہ ہجری	"	مصر تونس	"
(۱۰)	۱۳۰۲ سنہ ہجری	"	مرو شروان بادکوبہ	"
(۱۱)	۱۳۲۶ سنہ ہجری	"	بوسنیا ہرزیگوینا بلگیریا	"
(۱۲)	۱۳۲۸ و ۲۹ سنہ ہجری	"	مراکش	"
(۱۳)	۱۳۲۹ سنہ ہجری	"	طرابلس و ایران سے نکالنے کی کوشش کی +	

(وقائع زنگون)

کتب بدر ایجنسی

نام کتاب	قیمت
براہین احمدیہ بے جلد ہر چار حصہ	۵ر
در ثمین اردو بے جلد	۳ر
در ثمین فارسی بے جلد	۵ر
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے۔ وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں + ...	۶ر
در ثمین اردو مجلد	۴ر
در ثمین فارسی مجلد	۶ر
در ثمین اردو فارسی مکمل	۹ر
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے	۸ر
مضمون بر عصمت انبیاء " "	۱۰ر
عربی بول چال۔ عبد الحی عرب صاحب اردو عربی عربی بولی سیکھنے کے لئے عمدہ طرز۔ ..	۲ر
چولہ بابا نانک صاحب۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے کا ثبوت . .	۱ر
لیکچر مہر سنگھ } ماسٹر عبد الرحمن صاحب کا لیکچر۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر	۰ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں اردو . . .	۱ر
اربعین اردو } حضرت اقدسؑ کی تصنیف دعوے مسیح موعود پر دلائل . . .	۵ر
اسماء الحسنےٰ اللہ تعالے کے ناموں کے معانی لطیف پیرایہ میں	۵ر
ردِّ افترا مصنفہ خواجہ صاحب۔ ایک عیسائی پادری کے جواب میں + ...	مفت
مکتوبات احمدیہ اردو } حضرت میرزا صاحب کے خطوط کا مجموعہ . .	۸ر
نغمۂ اکمل اردو نظم از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم سلسلہ کی خدمت میں	۰۲ر
موعظۃ الحسنےٰ مصنفہ حضرت سید محمد احسن صاحب	۲ر
خطبات کریمیہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کے خطبے . . .	۴ر
سلک مروارید ۱ اردو۔ عورتوں کے لئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ ..	۴ر
کاسر احمدی } غلام رسول . . .	۰ر

سلک مروارید ۲ اردو۔ عورتوں کے لئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ .. ۴ر

تحفۃ العرب عربی۔ عبد الحی صاحب کی تصنیف۔ ائمہ سلف کے عقاید مسیح کی وفات قرانی اور احادیثی دلائل۔ ۳ر

تفسیر القرآن پارہ ۲۹ اردو مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ اقتباس از کتب و تقریرات حضرت اقدسؑ و خلیفۃ المسیح ۸ر

تفسیر القرآن پارہ ۲۸ اردو " " " ۸ر

" " ۲۷ اردو " ۸ر

عقائد احمدیہ اردو۔ احمدی اور غیر احمدی کے عقاید۔ آیات و احادیث سے احمدیت کے دلائل۔ . . . ۲ر

سنت احمدیہ اردو نماز روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان ۴ر

ثنائی چکر اردو۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت و مرمت ۲ر

احسن القصص اردو۔ سورۂ یوسف کا ترجمہ مع تفسیر مصنفہ اکمل صاحب . . . ۰۲ر

سفرنامہ ناصر ۲ نظم اردو حضرت میر ناصر نواب صاحب ۳ر

شہیدی کی اشتہی اردو۔ میر قاسم علی صاحب ردآریہ ۶ر

گلدستہ حمد نظم حضرت میر صاحب .. ۱ر

فرزند علی اردو۔ بابو فرزند علی صاحب۔ ابراہیم سیالکوٹی کے اعتراضوں کا جواب . . . ۳ر

مجربات نور دین حصہ اول۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مجرب طبی نسخہ جات ۱۰ر

مجربات نور دین حصہ دوم " " " ۱۰ر

سری نہہ کلنگ درشن اردو۔ حضرت اقدسؑ کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت ہندو کتابوں سے .. ۴ر

فتح دین پنجابی نظم وفات مسیح کے ثبوت میں مع حوالجات ۳ر

کرشن لیلہ ایک ہندی نظم۔ لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر . . . ۱ر

مور کھ سدہ پنجابی نظم سلسلہ کی صداقت میں . ۱ر

الاستخلاف آیات قرانی شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب ۴ر

القول الصحیح اردو نظم سلسلہ کی تائید میں ۱ر

نظم مستورات پنجابی نظم۔ عورتوں اور بچوں کے لئے سلسلہ تائید میں مفید ہے . . ۲ر

شہادت آسمانی حصہ اول۔ ایک شدید مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب ۵ر حصہ دوم ۲ر

بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

معیار الصادقین — استبدادوں کی پہچان — اصول مسیح موعود — دعاوی کے ثبوت

اخبار عالم پر ایک نظر

قسطنطنیہ اور مصر کی خبریں تبلاتی ہیں کہ ۱۸- دسمبر کے جنگ میں اٹلی والوں کے چھ افسر قتل ہوئے - امیر علی پاشا اپنی فوج لے کر درنہ پہنچ گئے ہیں - مصر کے والنٹیروں نے بڑی شجاعت لڑائی میں دکھائی - ۲- جنوری کو جو درنہ میں معرکہ ہوا اُس میں ۲۰۰ اطالین ہلاک ہوئے مسلمانوں کے صرف چھ شہید - برطانیہ سے چار ڈاکٹر اور تین ڈریسر ترکوں کی امداد کے واسطے روانہ ہوئے - ۲۸ دسمبر کے درنہ کے جنگ میں مسلمانوں نے اطالیوں سے دو توپیں اور بہت سے اسلحہ چھین لئے - اور دو سو فوجی افسر ہلاک ہوئے - طبروق میں مجاہدین کو شاندار فتح حاصل ہوئی - تین سو اطالی سپاہی مارے گئے - پندرہ افسر ہلاک ہوئے - ۱۶- جنوری کو طرابلس میں سخت جنگ ہوئی ترکوں نے فتح پائی ۵۰۰ کارتوس اور ۳۰ خچریں ہاتھ لگیں + **ایران** میں روسی فوج کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے - روس مصر ہے کہ ایران گورنمنٹ معزول شاہ کو وظیفہ دے + پونہ میں سخت **طاعون** کا زور ہے + سُنا گیا ہے کہ افغانستان میں ریل بنانے کی تیاریاں ہیں + ایک عجیب خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے کہ سردار نصر اللہ خان نے تمام ڈاکوؤں اور لیٹروں کے نام فرمان نافذ کیا ہے کہ وہ جلال آباد میں حاضر ہوں ضروری معاملات پر بحث ہوگی - ہم اس خبر کی سنجیدگی کے سمجھنے سے قاصر ہیں - ڈاکو اور لیٹرے کیا امیر کے زیر فرمان چلنے والے ہیں کیا وہ ملک کے خیر خواہ مدبر ہیں جو ان سے معاملات پر بحث ہوگی - امید ہے کوئی صاحب اس خبر کی حقیقت پر مزید روشنی ڈالیں گے + ہندوستان میں **ملتی فوج** کی ایک عظیم نو آبادی قایم کرینگے + ایک صاحب نے بیس ہزار ایکڑ کا رقبہ حاصل کر کے جنرل بوتھ کو بستی کے لئے پیشکش کیا ہے +

دھرم پال کی قسمت دھرم پال کا اخبار اندر آجکل کیا ہے ہ لالہ منشی رام اور انکے گورو کل کی اندرونی خرابیوں کا دو ہے تازہ پرچے میں لالہ صاحب کے سولہ جھوٹ گنے گئے ہیں - ممکن ہے منشی رام ایسا ہی خراب دل ہوں اور گورو کل ایسا ہی تباہ کن نہ ہو جیسا اندر پال ظاہر کر رہا ہے مگر بیچارے دھرم پال کی قسمت بھی ہے کہ اس غریب کو جو محسن علاوہ بالآخر ایسا خراب کار ثابت ہوا کہ دھرم پال کو انکے برخلاف برملا سر بازار چیخنے پکارنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ ہوا +

اسٹیشن لکھی سرائے پر مال گاڑی پر ڈاکہ پڑا + طرابلس میں [illegible]اروں کے نامہ نگار تھے وہ اٹلی کے سخت قواعد سے تنگ آ کر ترکی کیمپ میں آ گئے ہیں + **چین** میں جمہوری سلطنت قایم ہوئی - فغفور نے تخت سے دست برداری کی جمہوری کا سب سے پہلا بیہودہ کام یہ ہے کہ ایک جرمن کمپنی سے کئی کروڑ روپے قرض لینا منظور کیا ہے + گورنمنٹ مدراس نے ایک کمیٹی قایم کی ہے جس میں ۷ امبر ہیں ایک مسلمان بھی ہے یہ کمیٹی اس امر پر غور کرے گی کہ مدراس میں اخلاقی و مذہبی تعلیم کس طرح دیجا سکتی ہے + پانی کے نیچے تیرنے والا ایک برٹش جہاز بنام اے ہنری ایک دوسرے جہاز سے ٹکرا کر معہ چار لفٹنٹوں اور دس سواروں کے سمندر میں غرق ہو کر دوسرے جہاز کے مسافروں کے واسطے موجب خوف و دہشت ہوا - کیا ہی دردناک وقت ڈوبنے والوں پر گذرا ہوگا - اللہ بچائے + بادشاہ سلامت کے بخیریت ولایت پہنچنے پر پیغام وفاداری کا تار ویسرائے نے بھیجا ہے جو تمام والیان ریاست اور تمام رعایائے برٹش انڈیا کی طرف سے ہے + پنجاب میں ہر جگہ ہندو مسلمان **مخلوط** جلسے کر کے قیصر ہند کے بخیریت مراجعت وطن پر مبارک بادی کی تاریں روانہ کر رہے ہیں + تجویز ہے کہ ڈھاکہ میں ایک سرکاری نئی **یونیورسٹی** ہو - جو اگرچہ جنرل ہوگی - مگر امید کیجاتی ہے کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں اس سے امداد ملے گی + سُنا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ایورویدک اور یونانی حکمت کی امداد بند کیجائے اگر یہ سچ ہے تو اس سے **مشرقی علوم** کو بہت صدمہ پہنچے گا + پاؤنیر ایک عجیب آدمی کی خبر دیتا ہے جس کے چھونے سے **گھڑی** بند ہو جاتی ہے - وہ ریلوے گارڈ ہے اور اب اپنی گھڑی کو صندوق میں ڈالکر لے جاتا ہے معلوم نہیں اس میں کونسی قوت مخفی ہے جس کا یہ نتیجہ ہے سائینسدانوں کی توجہ کے لایق ہے + مولوی ممتاز علی صاحب مدرسہ نسوان علیگڈھ کی مخالفت کر رہے ہیں - چاہتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے اسکول مختلف شہروں میں ہوں - بیشک ہوں لیکن ایک مرکزی اسکول کا قیام ازبس مفید ہوگا + سُنا گیا ہے کہ ریاست بہاولپور میں ایک عالیشان **گرجا** تعمیر ہونے والا ہے + **جنگ طرابلس** کا ہنگامہ برابر جاری ہے روما سے جو خبریں آتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے - ۳۰ جنوری کو ترکوں نے بنگازی پر حملہ کیا لیکن پسپا ہوئے - چار اطالین قتل ہوئے اطالیہ کا جنگ پر پہلے ۸ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے - اب اطالین کا ارادہ ہے کہ کنارہ عرب پر جدہ پر قبضہ کریں - جو حاجیوں کا بندرگاہ ہے - یہ ارادے بحری طاقت کے گھمنڈ پر کئے جا رہے ہیں + ہسپانیہ و پرتگال میں کئی جگہ خوفناک **سیلاب** آئے ہیں ہزاروں لوگ بیکار و قحط زدہ پھر رہے ہیں + میکسیکو میں **انقلابی** فسادات ہو رہے ہیں + ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ پڑھا تھا کہ ایڈورڈ گزٹ ایبٹ آباد کے مالک سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے - اب ۵- فروری کے پرچہ گزٹ سے معلوم ہوا کہ مالک اخبار نے **اپیل** کی ہے - امید ہے کہ حکام بالادست اس اپیل کو بنظر ترحم دیکھینگے - جہاں تک ہم نے ایڈورڈ گزٹ کو پڑھا ہے اور اُس کے ایڈیٹر سے ملاقات کی ہے - ہم اس کی نیک نیتی اور وفاداری گورنمنٹ میں کوئی فرق نہیں پاتے اور ہماری دلی خواہش ہے کہ مسٹر قلندر سے یہ بلا ٹل جائے + مسلمانوں کے مشہور اخبار **وکیل امرتسر** کے بانی شیخ غلام محمد صاحب ۳- فروری ۱۹۱۲ء کو لاہور میں **فوت** ہوئے جہاں وہ علاج کیواسطے گئے تھے میت امرتسر لائی گئی اور ایک بڑی جماعت نماز جنازہ میں شامل ہوئی شیخ صاحب ایک خلیق آدمی تھے اور اخباری دنیا میں عمدہ شستہ لٹریچر کا مذاق پیدا کرنیکی کوشش میں انہوں نے کبھی طاقت و فہم کے مطابق دریغ نہیں کیا تھا - انہوں نے بہت ہی اچھا کیا جو اپنی زندگی میں ہی وکیل ایک کمپنی کے سپرد کر دیا اور اُسے ایک قومی اخبار کی صورت میں مرتب کر دیا +

مختصر فہرست کتب دوکان محمد یٰسین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

نور القرآن حصہ اول مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ	۲/
اعجاز احمدی "	۳/
شہادت القرآن علیٰ نزول المسیح "	۴/
محمود کی آمین ـ / کرامات المہدی	۱/
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۲/
نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱/
ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب	۶/
تعلیم المہدی ـ ۱/ اسلام اور بدھ مذہب	۳/
حمایل شریف مترجم مجلد	۱۱/

فہرست مبائعین

(جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

بھاگن بی بی معرفت فضلدین مانگٹ اونچے حافظ آباد گوجرانوالہ

مریم بی بی ״ ״ ״ ״ ״

سجاول ״ ״ ״ ״

والدہ احمد دین طبیب شہر سیالکوٹ محلہ کمہاراں متصل شوالہ

محمد اسمٰعیل۔ ״ ״ ״

محمد عالم۔ امام الدین ״ ״ ״

چوہدری شرف دین معرفت چوہدری نظام الدین احمدی

برخوردار علی محمد .. مخدوم رشید۔ ضلع ملتان

کرم دین کمپونڈر شفاخانہ ظفروال +

منشی علی محمد بٹی رایاں تحصیل زیرہ +

محمد ولد قطب الدین چک اسکندر متصل کھاریاں

دین محمد تاجر چوب موچی دروازہ لاہور

محمد عثمان غنی کلکتہ ۸۴ ڈاک خانہ بالی گنج +

ہمشیرہ شیخ جلال الدین دھرم کوٹ بگہ +

کریم بخش مکند پور۔

راجہ زمیندار سلار کے ضلع گجرات +

سبحان خان فارسٹ گارڈ حلقہ بکواہا

نبی بخش داتہ زید کا۔ پسرور

غلام قادر ״ ״ ״ ״

محمد علی ״ ״ ״ ״

سمند خان . . . . . .

مسماۃ حیات بیگم بھاوج محمد مبارک علی تاجر چوب موری دروازہ۔ لاہور

کرامت اللہ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول جموطہ سیالکوٹ

حیات محمد زمیندار معہ اہلیہ ملونڈی ہنڈراں تحصیل زیرہ

فتح علی امیدوار پٹواری۔ کھوڑہ۔ ضلع ہوشیارپور

مسماۃ خان بی بی موضع روشن پور ڈاک خانہ سٹیشن عبدالحکیم۔ ضلع ملتان +

غلام محی الدین لنگے ضلع گجرات +

مرزا وزیر بیگ معرفت سید حامد حسن صاحب تحصیلدار بکسواہا +

فضا کہ ورم +

علی محمد نمبردار۔ علی پور دیہہ ۲۵ تعلقہ سنجورا

فضلدین معراجکے ضلع سیالکوٹ +

پیر محمد ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور مقام قاضی بہاڑ

فیروز الدین زمیندار چک ۱۵۱ ڈاک خانہ ڈگری ضلع حیدرآباد سندھ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی صاحب عرب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں نقصان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا عہ روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری سنین مروجہ۔ عیسوی ہجری فصلی۔ بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل دیئے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائیداد۔ رئیس جج مجسٹریٹ رجسٹرار مصنف۔ مورخ۔ ایڈیٹر۔ وکیل۔ مختار اور مہاجن ساہوکار اور عرضی نویس۔ ایجنٹ۔ پٹواری نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے انصاف اور امن و عدل قائم رکھنے کا مدار و مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے اسکے بغیر ہی کھاتے۔ وثیقے۔ پرانے دستاویز۔ مورخانہ مضمون۔ گواہوں کے بیانات لکھنے میں صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے پرانی جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے قیمت اصلی سے رعایتی اخیر فروری تک صرف تین روپے +

ست بچن ۳/۴

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن چھپکر طیار ہے جسمیں سکھوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو قیمت ۱۱ر اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں +

آئینہ کمالات اسلام	عہ	انوار الاسلام	۴ر
کتاب البریہ	عہ ر	ایام الصلح فارسی	۸ر
روئیداد جلسہ دعا	۳ر	استفتاء۔ لیکھرام	۱۰ر
کرامات الصادقین	۸ر	نور الحق ہر دو حصہ	۱۴ر
حقیقت المہدی	۱۰ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
شحنہ حق	۶ر	فتح اسلام	۳ر
توضیح مرام	۳ر	انجام آتھم	۴ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۲ر	حقیقت الوحی	للعہ
حجۃ اللہ	۶ر	ضیاء الحق	۲ر
نشان آسمانی	۲ر	سر الخلافہ	۸ر
رسالہ جہاد	۱ر	کشتی نوح	۲ر
تریاق القلوب	۱۲ر	مسیح ہندوستان میں	۳ر
نجم الہدیٰ	۸ر	چشمہ معرفت	۸ر

لجۃ النور ۳ر

المشتہر مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس مسیح موعود۔ قادیان

مسلمانوں کا مشیر

اخبار "المشیر" ہے۔ جو انکے ملکی اور قومی حقوق کا محافظ انکی تمدنی برائیوں کا مصلح انکی تعلیم کا حامی۔ انمیں اتحادی زندگی اور علمی۔ اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنیوالا ملک بھر میں اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے قیمت صرف تین روپے سالانہ۔ المعلن منیجر اخبار المشیر مرادآباد

ضیاء الاسلام

صوبہ متحدہ میں اپنی طرز کا واحد علمی و مذہبی ماہوار رسالہ ہے جسمیں علمی تمدنی۔ اخلاقی تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے متین دندان شکن جواب ہوتے ہیں قیمت سالانہ عہ لیکن آخر فروری سنہ ۱۹۱۲ء تک نصف قیمت عہ روپیہ دینے کا اعلان کیا جاتا ہے +

المشتہر منیجر ضیاء الاسلام مرادآباد

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

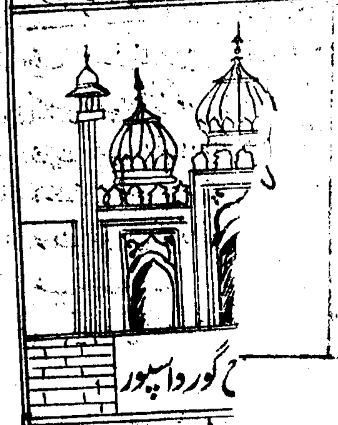

BADR بدر QADIAN

Reg. No. L. CCLXXXVIII

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

Reg. No. CCLXXXVIII

درس قرآن مجید

۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ فروری سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۱۱ پھاگن

جلد | نمبر ۲۲

بھائیو اگر قادیان آؤگے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤگے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن شریف ہوتے ہیں۔ اور ایک درس بخاری شریف کا + اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب روجہان کے ایک رئیس کے بلانے پر اس کے علاج کے واسطے تشریف لے گئے ہیں مولوی فاضل عبد الحی صاحب ڈاکٹر صاحب موصوف کے رفیق سفر بنے ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ ضعفاء کے واسطے سفر پر گئے ہیں اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ امید ہے کہ احباب ان کی امداد میں کسی طرح دریغ نہ کرینگے

ہائی سکول قادیان کا جو نقشہ منشی عبد اللہ صاحب سپروائیزر نے بنایا ہے وہ صدر انجمن کو پسند آیا ہے۔ اس پر ایک لاکھ روپے کے خرچ کا تخمینہ ہے۔ تعمیر کا کام عنقریب شروع ہوگا۔ چندہ عمارت کی طرف احباب کو توجہ کرنی چاہیئے۔ جیسا شاندار بورڈنگ ہوس طیار ہو گیا ہے۔ ویسا ہی مدرسہ بھی بنجائے +

تقسیم بنگال کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے پر جو رسالہ انگریزی میں لکھا گیا ہے وہ صدر انجمن نے مفت تقسیم کیا ہے۔ ٹکٹ ڈاک آنے پر دفتر بدر سے مل سکتا ہے احباب کو چاہیئے کہ ایسے انگریزوں اور انگریزی خوانوں بالخصوص بنگالیوں میں تقسیم کریں جن سے امید ہو سکے کہ وہ اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں گے +

نماز جنازہ ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ سُنا ہے کہ منشی ابو عبد اللہ غلام محمد بھلوری صاحب کا پیارا لڑکا عنایت اللہ فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب سے دعائے جنازہ کی درخواست ہے +

درس قرآن شریف چند اخباروں میں نہیں دیا جاسکا۔ اس کی تلافی انشاء اللہ عنقریب کی جائے گی۔ اور درس ڈبل نکلا کریگا۔

چشمۂ زندگی انسانی زندگی کی صحت کے قیام کے واسطے تمام ضروری امور کا ذکر اس ضخیم کتاب (۳۳۶ صفحات) میں نہایت محنت سے کیا گیا ہے۔ انسانی جسم کی تشریحی تصاویر رنگدار رنگی گئی ہیں۔ ہر ایک مرض کا بیان اور اس کا علاج یونانی ویدک اور جدید مشرح و مفصل دیا گیا ہے اخلاقی مضامین [illegible] قیام کے واسطے انسانی فرائض کی طرف متوجہ کیا گیا ہے بلکہ شرعی دلایل سے بھی انسانی فرائض متعلق جسم کی تائید اور تاکید کی گئی ہے۔ عبارت سلیس اور عام فہم ہے طبیب اور غیر طبیب سب فائدہ اُٹھا سکتے ہیں:-

کتاب کی قیمت ۲ہ ہے جو مفید معلومات مندرجہ کتاب کے مقابلہ میں بہت نہیں۔ اور مصنف کتاب جناب مہتہ سیتا رام جی دت کویراج آدتیہ اوشدھالہ صدر بازار راولپنڈی سے مل سکتی ہے +

عجائبات قدرت پیسہ اخبار نے اپنے نامہ نگاروں سے عجیب خبریں پائی ہیں۔ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس ایک کتیا ہے جو ہر روز ایک بچہ دیتی ہے۔ اسوقت ۰۰ ۸ بچے اس کے پیٹ سے پیدا ہو چکے ہیں + دوسری خبر یہ ہے کہ مقام درجانہ ضلع رہتک میں ایک شخص کے گھر ایک بچہ بشکل مُرغ ہوا۔ جو چند منٹ زندہ رہ کر مر گیا۔ یہ خارق عادت امور بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے قوانین قدرت پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ایسا ہی کسی جانور کے ہاں بغیر نر کے پاس جانیکے بچہ پیدا ہونا کیا عجیب ہے +

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر [illegible] کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا)

تحفہ بنارس

ایڈیٹر صاحب ملت فرماتے ہیں۔ یہ ایک لیکچر ہے جو احمدی فرقہ کے ایک عالم نے بنارس میں دیا تھا۔ اور جس کو اب بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور نے شائع کیا ہے۔ لیکچر نہایت دلچسپ مفید اور قیمتی معلومات سے مملو ہے اور اعلےٰ مذہبی سپرٹ میں تیار کیا گیا ہے اس کا مطالعہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں کے لئے بھی مفید ہو سکتا ہے +

قیمت فی نسخہ مجلد قسم اول ۷ر

" " قسم دوم ۵ر

" " بلا جلد ۴ر

ایک اخبار مفت

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی اپنے مولود مسعود در مصلح الدین احمد مسیح کے تولد کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی مسکین کے نام جاری کرانا چاہتے ہیں۔ درخواستیں دفتر بدر میں آنی چاہئیں +

دیسی کلنڈر

امرت سر کے تاجر کتب نیاز علیخانصاحب ہال بازار نے جو دیسی کلنڈر چھاپا ہے اس میں انگریزی۔ عربی۔ بکرمی۔ شدھی ہر چہار تاریخیں نہایت تحقیقات سے لکھی گئی ہیں۔ آجتک کوئی ایسا کلنڈر پہلے دیکھنے میں نہیں آیا۔ قابل دید اور کمرے میں لٹکانے کے قابل ہے۔ قیمت صرف دو پیسہ فی کلنڈر ہے اسکے علاوہ اور کتب بھی ہر قسم خانصاحب موصوف سے مل سکتی ہیں جنکی فہرست ان سے طلب کرنے پر مل سکتی ہے +

درخواست جنازہ

(۱) منشی محبوب عالم صاحب مدرس بھٹی بھنگو اپنی زوجہ مرحومہ مسماۃ غلام فاطمہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں +

(۲) برادر برکت علی صاحب سٹروعہ اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں +

اطلاع

کتابوں کے شمار اور حساب کے سبب ۲۴۔ تاریخ تک بدر ایجنسی بند رہیگی اس واسطے خطوط درخواست کتب کی تعمیل میں اتنے دن کا التوا ہوگا۔ اور وی پی ذرا دیر میں بھیجے جائینگے اطلاعاً لکھا گیا ہے +

عبداللہ تیماپوری کا جھوٹ

عرصہ کئی ماہ کا گذرا کہ ایک غزل حافظ احمداللہ صاحب کی معرفت میرے پاس آئی تھی اُس پر اصلاح حافظ صاحب موصوف نے کی تھی بعض جگہ اس میں میرے نزدیک غلطی تھی اس کو میں نے حافظ صاحب کے فرمانے کے بموجب درست کر دیا تھا اُس وقت میرا یہ خیال نہ ہوا۔ کہ یہ غزل کتاب میں شائع کرنیکی غرض سے تیار کی گئی ہے کیونکہ اور بھی کئی مرتبہ مولوی عبداللہ نے اپنی بیاض میں مجھسے اصلاح کیواسطے کہا ہے اور میں نے بعض جگہ درست کیا ہے میرا خیال تھا کہ اس قسم کی نظم چھاپنے کے قابل کب ہوتی ہے اس وجہ سے تفریح طبع کے طور پر کیا گیا تھا۔ اب ماہ دسمبر میں میں نے ان کی ایک کتاب مسمی بہ قدرت ثانی دیکھی جس میں وہ نظم جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

آسماں سے اے زمین والو اُتر آئے ہیں ہم

لکھا ہے اور کس قدر دلیری سے لکھدیا ہے کہ از نتائج فکر صوفی تصور حسین مہاجر۔ یہ دیکھ کر بہت بڑا افسوس ہوا اور دل میں ارادہ کیا کہ میں ضرور اس بات کی نالش عدالت سرکاری میں کرونگا کہ مولوی عبداللہ نے ایسا جھوٹ لکھا ہے بڑی اصلاح تو اس پر حافظ احمداللہ صاحب کی تھی اگر اصلاح دینے سے غزل مصلح کی ہوجایا کرتی تو حافظ احمداللہ کا نام لکھنا چاہیئے تھا۔ باوجود اس قدر بڑے دعوے کے ایسا سفید جھوٹ میں تو کوئی ان کا معتقد یا مرید نہ تھا بلکہ میں نے ان کو خوب عرصہ دراز تک تحقیق کیا ہے ان کی استعداد تو اس قدر بھی نہیں ہے کہ کوئی ان کو مرید ہی بنا سکے نہ کہ پیر بنانا۔ اور ایسے پیروں کی دُنیا میں کیا عزت ہو سکتی ہے جو ایسے راستباز ہوں کہ اپنے مضمون کو دوسروں کے نام سے چھاپنے سے اپنی عزت اور ثبوت دعویٰ کا موجب جانتے ہوں۔ میں خوب صاف ظاہر کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ کبھی مولوی عبداللہ کے مرید ہونے کی طرف منتقل نہ ہوا بلکہ یہ خیال تھا کہ آدمی نیک ہے اگر اسکا جنون کم ہو جائے اور سہولت سے کام کرے تو اشاعت اسلام کا کام کر سکتا ہے بارہا میں نے ان سے کہا ہے کہ آپ کے الہامات اور آپکی صحبت کے فوائد میں نے کچھ نہیں دیکھے ہرگز آپ کے ساتھ اس قسم کے انوار نہیں ہیں جو ماموران خدا کے ساتھ ہوتے ہیں۔ میں نے حضرت اقدس امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشر عشیر بلکہ کچھ بھی مناسبت ان سے آپکی نہیں ہو سکتی۔ اس وقت ان کا دعویٰ بہت دھیما تھا۔ اب تو بڑھتے بڑھتے وہ حضرت اقدس کو بھی گویا معذول کر بیٹھے اور خود ہی سب کچھ بن بیٹھے۔ نعوذ باللہ من ہذا الخرافات مجھے ان کی کتابیں دیکھنے سے بہت تنفر ہو گیا اس قدر بیہودہ اور بے سروپا مضامین لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ بالکل اب جنون اُن کا اس تصنیف سے ثابت ہو گیا۔ میں اپنی تحقیقات کے موافق قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہرگز میں مولوی عبداللہ کو کسی درجہ کا مامور کیا بلکہ مولوی بھی نہیں جانتا ہوں ہاں اگر وہ توبہ کر لیں تو مومن مسلمان ضرور جان لونگا +

خاکسار تصور حسین از قادیان

ایک پُر لطف خط

ہمارے سیاح بلکہ رہنمائے سیاح دوست مسٹر محمد علی خان ولایتی سیاحوں کو سیر کراتے ہوئے مدراس پہنچے تو وہاں سے انہوں نے ہمیں ایک خط لکھا ہے جس کے لُطف کو ہم اپنے تک محدود نہیں رکھنا چاہتے اور ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومنا جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ قبل ازیں ایک عریضہ بنارس سے روانہ کیا تھا۔ امید ہے کہ آپنے بدر جاری کر دیا ہوگا۔ آج خیریت سے مدراس پہنچا۔ اسٹیشن پر اسباب رکھ کر سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کے مکان پر آیا۔ آپ نہایت اخلاق سے ملے۔ چونکہ عرصہ سے بدر کی زیارت بھی نہیں ہوئی تھی۔ عرصہ تک بدر پڑھتا رہا بعد میں سیٹھ صاحب موصوف نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خطوں کی زیارت کرائی۔ بس آج کا دن میرے لئے عید تھا۔ بڑے ذوق و محبت سے خطوط پڑھتا رہا۔ کوئی خط ایسا نہ تھا جسمیں دُعا کا ذکر مبارک نہ ہو۔ حضرت صاحب کو سیٹھ صاحب موصوف سے خاص اُنس تھا اور نہایت پیار سے آپ خط لکھا کرتے تھے ایک خط جو غالباً سنہ ۱۹۰۶ء کا ہے جس کا مضمون یہ ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔ نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آنمکرم کا عنایت نامہ پہنچا۔ الاخر میں ان دنوں میں ضعیف اور علیل ہوں اور موت اپنا چہرہ دکھا رہی ہے۔ پھر ایک

حضرت صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو۔

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی فروخت بہت کم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اسکی وجہ یہ ہو کہ ان کے متعلق اشتہار نہیں دیا جاتا۔ پرانے احباب سب خرید چکے ہوں اور نئے بیعت کنندے ان کی فہرست سے ناواقف ہوں۔ بہرحال ان کتابوں کی کثرت اشاعت کیطرف احباب کو توجہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ حضرت میر صاحب نے اس پر دو مضمون لکھے ہیں۔ ایک نظم میں اور ایک نثر میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مضمون کو سنکر فرمایا ہے "میں توجہ میں اتنا ضرور کہوں گا کہ توجہ دو طرف مشکل ہوتی ہے۔ جب تک احباب ان کتب اور ریویو پر توجہ نہ فرمائینگے کام نہیں چلے گا"۔ ہم انشاء اللہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی فہرست اخبار بدر میں شائع کرتے رہیں گے۔ بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہیں + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

احمدیوں سے ناصر کی اپیل

ہر احمدی کے سامنے میرا اپیل ہے
کیا دلربا کلام ہے کیسا نفیس و پاک
بعضی عبارتوں میں ہے کافور کا مزا
انگور جنتی ہیں بہشتی انار و سیب
ہیں نخل با حلاوت و کیلے ہیں با مزا
حور و قصور ہیں کہیں غلمان ہیں کہیں
دوزخ سے باز رکھتی ہے جنت کی رہنما
شہباز علم و فضل ہے مہدی کا ہر کلام
عیسےٰ کا ہے کلام بہت عز و شان کا
مہدی کا ہے کلام خدا کی طرف سے بس
سلطان ہے قلم کا ہمارا وہ پیشوا
اس کی ہر اک کتاب میں ہے نور و معرفت
اے دوستو تم اس کی کتب سے اٹھاؤ فیض
میرے پیارو چھوڑ دو تم قصہ خوانیاں
پہچانو اس امام کو اس کا پڑھو کلام
کیوں اس کی ہر کتاب کو لیتے نہیں ہو تم
ناصر کا ہے کلام عزیزوں کو مثل گل

کیوں احمدی کتب کی اشاعت قلیل ہے
دعوےٰ نہیں ہے کوئی کہ جو بے دلیل ہے
اور بعض میں ملی ہوئی کچھ زنجبیل ہے
ہے نہر شیر و شہد کی یا سلسبیل ہے
آب رواں کہیں ہے کسی جا پہ جھیل ہے
ہر اک طرح کی رحمت رب جلیل ہے
ہر اک کتاب گویا کہ زندہ خلیل ہے
اعدا کی جو کتاب ہے وہ مثل چیل ہے
اس کے مقابلہ میں جو ہے وہ ذلیل ہے
گویا زبان سے بول رہا جبرئیل ہے
عیسےٰ کا اور رسول خدا کا مثیل ہے
عارف وہ تھا خدا کا یہ اس پر دلیل ہے
اب زندگی کا عرصہ عزیزو قلیل ہے
پڑھ پڑھ کے قصے ہوتی طبیعت علیل ہے
جو راہ وہ بتاتا ہے حق کی سبیل ہے
کس واسطے تمہاری طرف سے یہ ڈھیل ہے
اور دشمنوں کی آنکھ میں مانند کیل ہے

حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کی کتابیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نور و برکت ہے اور جو قریباً اللہ تعالیٰ کی تحریک سے لکھی گئی ہیں اور جنمیں اکثر عبارتیں بالکل الہامی ہیں جنکے پڑھنے سے ایمان بڑھتا ہے اور دل منور ہوتا ہے علم میں ترقی ہوتی ہے اور قوت استدلال زیادہ ہو جاتی ہے اور جنکا خریدنا اور پڑھنا یا مخالفین میں تقسیم کرنا سراسر کار ثواب ہے آجکل انکا خریدنا احباب نے چھوڑ رکھا ہے اور کتابوں کا ذخیرہ ردی کیطرح کوٹھڑیوں میں جمع پڑا ہے جسکو چوہے اور دیمک کا اندیشہ ہے اس کا زیادہ تجربہ گزشتہ جلسہ پر ہوا کہ مثل سابق کتابیں نہیں بکیں بلکہ کسی نے آکر پوچھا بھی نہیں اور دوسرے لوگوں کے رسالہ جو مثل حشرات الارض آجکل شائع ہو رہے ہیں جنکا شمار شاید کہ سو تک پہنچ چکا ہے وہ دست بدست فروخت ہونے رہے مکھن کے شایق کم تھے اور لسی کے خریدار بہت۔ روحانی حلوا کم بکا اور پکوڑے زیادہ۔ ایسی کم توجہی حضرت صاحب کی کتابوں کی خریداری میں احمدیوں کو مناسب نہیں ہے شمع کے مقابلہ میں جسطرح کرمک شب چراغ کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور وہ روشنی کا پورا فائدہ نہیں بخشتا اسی طرح حضرت صاحب کی کتابوں کے مقابلہ میں اور کتب و رسائل کا حال ہے جسقدر ان میں روشنی ہے وہ تو حضرت صاحب ہی کی کتب سے اخذ کیگئی ہے اور جو کچھ ان مصنفین کا ہے وہ مغشوش ہے کسی کا شعر ہے جب اصل ملے تو نقل کیا ہے۔ یہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے لیکن میرے خیال میں کچھ گرانی قیمت کتب حضرت صاحب ہی مانع خریداری ہے اور دیگر کتب و رسائل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی قیمت پر بکتے ہیں لہذا لوگ انہیں بآسانی شوق سے خرید لیتے ہیں انہیں گراں نہیں گزرتا لیکن یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو گویا اصلی چاندی ہے اور دوسری کتابیں جرمن سلور یا جیسا کہ اصلی اور نقلی اشیاء کا فرق ہوتا کجا اصلی اور کجا نقلی۔ دونوں میں جب چیز کا فرق ہو تو قیمت کا فرق بھی ضروری اور لازمی ہے۔ نیز حضرت صاحب کی کتابیں اکثر بڑی بڑی ہوتی ہیں اور دوسروں کی چند ورقی کتابیں ہوتی ہیں پھر قیمت کیونکر برابر ہو۔ اصل مطلب یہ ہے کہ احمدی احباب چشم بصیرت وا کریں اور عقل و خرد کی رہنمائی سے غور و تامل فرماویں کہ یہ جو کچھ کہ ہو رہا ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے یا یہ انکی غلطی ہے مجھے امید ہے کہ آیندہ احباب تلافی مافات کرینگے اور خرید کتب حضرت صاحب میں سستی اور تغافل نہ فرمائینگے اس ذخیرہ سے جو قادیان میں مثل ردی کے پڑا ہوا ہے دنیا کو متمتع ہونیکا موقع دینگے زندگی کا اعتبار نہیں موسم بہار ہمیشہ نہیں رہتا جب خود حضرت صاحب انتقال فرما گئے تو کیا ان کے دیکھنے والے یہیں بیٹھے رہینگے آخر یہ موجودہ لوگ بھی ایکدن کوچ کر جائینگے حضرت صاحب تو اپنا کام کر گئے۔ کتابیں تصنیف کیں ان کو چھپوایا۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ ان کتابوں کو خریدو اور پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ اے یارو تم لو اور اغیار کو دو تاکہ تمہاری طرح انکی بھی آنکھیں کھلیں اور تمہاری طرح وہ بھی اس پاک جماعت میں داخل ہوں اور یہ جماعت بڑھے پھولے اور پھلے اور تمہیں اشاعت اور اعانت کا اجر ملے اور خدا کی جناب میں تم سرخرو اور سرفراز ہو اور تمہارا انجام بخیر ہو۔ اور نیز یہ بھی عرض ہے کہ علاوہ حضرت صاحب کی کتابوں کے رسالہ ریویو بھی کونے گمنامی میں پڑا ہوا ہے اسکے خریدار بھی بہت کم ہو گئے ہیں اور رسالوں اور اخباروں کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ریویو کی اشاعت رو بکمی ہے یہ کیسا ظلم ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجز جماعت کی دینی سستی کے اور کیا سمجھا جاوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون + حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں ریویو کی خریداری کی سفارش فرمائی تھی اور لکھا تھا کہ دس ہزار اسکے خریدار ہوں لیکن ہماری جماعت ترقی معکوس فرمائی اب مجھے امید نہیں کہ ریویو کے پورے دو ہزار خریدار بھی ہوں یہ نہایت درجہ کی غفلت ہے اس غفلت اور سستی کے دور کرنیکے لئے افسوس ہے کہ کوئی تدبیر نہیں کیگئی نہ حضرت صاحب کی کتب کی فروخت کے لئے کوئی توجہ احباب کو کبھی دلائی گئی ہے۔ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا۔ لہذا میں نے احباب کی خدمت میں تحریک کر دی اب اس کا قبول فرمانا یا نہ فرمانا احباب کے اختیار میں ہے اور دراصل میں ہر کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے وہ چاہے گا تو یہ میری تحریک کارگر ہو جاویگی اور سب احمدی بھائی بکشادہ دلی اسے منظور فرمالینگے۔ کتابیں بکنی شروع ہو جاوینگی اور ریویو کیلئے درخواستیں آنے لگینگی

د۔ غرض آخر الٰہ اللہ [illegible]

ایڈیٹوریل

پنجاب اور اسکی سرحد پر ڈاکے

بعض ہندی اخباروں کو شوق ہے کہ ہر ایک معاملہ کو ہندو محمڈن کو سیشن بنا دیں۔ اور باہمی قوموں کے درمیان نفاق بڑھانے کی کوشش کریں۔ پنجاب کے اندر اور اُسکی سرحد پر جو ڈاکے پڑتے ہیں اُنکی فہرست دیکر ہندوستان اخبار کہتا ہے کہ یہ سب ظلم ہندوؤں پر ہی ہوتے ہیں اور مسلمان لوٹتے ہیں۔ حالانکہ ڈاکے مسلمانوں پر بھی پڑتے ہیں اور جہاں ہندوؤں پر پڑتے ہیں وہاں مسلمانوں کی ہمدردی کے ثبوت میں ہندوستان خود ایک واقعہ لکھتا ہے کہ ریمل داس ساہوکار کی مدد میں ایک بہادر نیک مسلمان نے اپنی جان دیدی۔ اصل بات یہ ہے کہ نیک اور بد ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ سرحد کے اُس پار کی آبادی ہی سب مسلمانوں کی ہے۔ وہاں اگر پیر ہیں تو مسلمان۔ مرید ہیں تو مسلمان۔ نیک ہیں تو مسلمان اور بد ہیں تو مسلمان۔ وہاں سے تاجر آتے ہیں۔ اہل ہند کے ہندوؤں سے ہزارہا روپے کا مال خرید کر لیجاتے ہیں وہ سب مسلمان ہی ہوتے ہیں جو اہل ہند کے تجار کا گھر روپے سے بھر جاتے ہیں پھر وہاں سے لیٹرے آتے ہیں تو وہ بھی لامحالہ مسلمان کہلانے والے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن پنجاب میں جتنے ڈاکے پڑتے ہیں وہ ڈاکے والے کبھی مسلمان نہیں ہوتے۔ حالانکہ پنجاب میں اسلامی آبادی ہندوؤں سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ وہ سب کے سب ہندو ہوتے ہیں۔ ڈاکہ زن بھی ہندو ہوتے ہیں اور جنپر ڈاکہ پڑتا ہے وہ بھی اکثر ہندو ہوتے ہیں۔ بنگال میں جتنے ڈاکہ زن پڑتے ہیں وہ سب ہندو ہوتے ہیں غرض ڈاکہ زن سوائے سرحد کے سب ہندو ہی ہوتے ہیں۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ ڈاکوؤں میں جو لوگ لوٹے جاتے ہیں وہ زیادہ تر ہندو ہوتے ہیں اور مسلمان کم سو اسکی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ ڈاکہ زنوں کو مسلمانوں کے ساتھ کوئی محبت ہے اور وہ مسلمانوں کو لوٹنا نہیں چاہتے جس نے لوٹ مار پر کمر باندھی اُسکے سامنے ہندو مسلمان عیسائی سب برابر ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان فی زمانہ ایسے مفلس ہو چکے ہیں کہ ڈاکہ زنوں کو ان کے گھروں میں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تو وہ ڈاکہ کس پر ڈالیں وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی دولت کا زمانہ جا چکا اور ساہوکار مسلمانوں کا روپیہ بٹور بٹار کر اپنے گھر میں ڈال چکے ہیں تو اب وہ کس چیز پر ڈاکہ ماریں۔ ڈاکہ زن کو روپے چاہیئے زیور چاہیئے قیمتی اسباب چاہیئے۔ مگر یہ اشیاء مسلمانوں کے گھر میں کہاں۔ غرض اگر مسلمانوں پر ڈاکے نہیں پڑتے تو اس کی وجہ اُنکی مفلسی ہے۔ اس کو ہندو مسلمان کا سوال بنانا ہمارے ہمعصروں کیواسطے زیبا نہیں۔ ایک تو مسلمانوں نے اپنی دولت ہندوؤں کے گھر دے ڈالی۔ دوسرا اب یہ بھی ان کا قصور گردانا جائے کہ تمہارے گھر ڈاکے کیوں نہیں پڑتے تو یہ عجیب بے انصافی ہوگی۔ یہ تو ظاہری ڈاکہ زن ہوئے پر ایک ڈاکہ زن باطنی ہے جو مسلمانوں کو رات دن اس طرح غارت کر رہا ہے جسطرح آوارہ گرد بھیڑوں کو بھیڑیا کھا جاتا ہے کاشکہ مسلمان اس سے بچیں تو پھر کبھی بھر پایا +

[illegible]

ہمعصر آریہ گزٹ نے اخبار الحکم کی کسی روایت کی بنا پر یہ غلط استدلال کیا ہے کہ قادیانی مرزا کی گدی پر جھگڑا ہو رہا ہے یہ محض جھوٹ ہے الحکم نے کوئی ایسی بات نہیں لکھی اور نہ کوئی جھگڑا ہے مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری جنکا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک نیک آدمی ہیں جنپر فوق الطاقت زہد کی خشکی کے سبب کچھ خلل دماغ کا ابتلاء وارد ہوا ہے۔ اور کچھ کلمات جوش و جنون کے انکے مُنہ سے نکلتے رہتے ہیں ایسے لوگ ہر جگہ ہوا کرتے ہیں اور قوم انہیں نظر ترحم سے دیکھتی انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا کرتی ہے نہ اُن سے کوئی جھگڑا تنازع برپا ہوتا ہے اور نہ اب ہوا ہے +

[illegible]

ناظرین یہ ان خطابات کی فہرست نہیں جو گورنمنٹ نے اپنے معزز کارکنوں کو دیئے ہیں۔ بلکہ یہ وہ خطابات ہیں جو دیانند مہاراج کے دربار سے آریہ بھائیوں کو ملے ہیں اور آریہ مسافر کے ذریعہ سے شائع ہوئے ہیں۔ فروری کے رسالہ آریہ مسافر میں رشی دیانند کا ایک پیغام چھپا ہے جس میں دیانند مہاراج موجودہ آریوں کو گمراہ کرنیوالے۔ سماج کے پکے دشمن۔ ویدک دھرم کی جڑ پر کلہاڑا رکھنے والے جھوٹ بولنے والے شریر۔ مار آستین۔ مکروہ چالوں والے وغیرہ وغیرہ فرماتے ہیں فہرست لمبی ہے۔ ہم سب درج نہیں کر سکتے اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس ذکر سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ہمعصر ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر سے دریافت کریں کہ یہ پیغام انکو کس ذریعہ سے پہنچا ہے۔ الہام کشف رُوحوں کی ملاقات کے تو آریہ صاحبان قائل نہیں۔ نہ رویائے صالحہ کو وہ مانتے ہیں۔ اور اگر تناسخ صحیح ہوتا تو دوسری صورت یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب کو دیانند مہاراج کا وہ جسم مل گیا ہو جس میں وہ اب بذریعہ تناسخ ہیں۔ بہر حال اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس ذریعہ پیام پر روشنی ڈالینگے +

پانچ پیسہ والا ٹکٹ

اس ملک کے اکثر دیسی اخباروں کی قیمت سالانہ ایسی ہے یا اس طرز سے وصول کی جاتی ہے کہ جب اخبار وصولی قیمت کیواسطے وی پی کیا جاتا ہے تو اس پر اکثر پانچ پیسہ کے ٹکٹ لگتے ہیں۔ ایک پیسہ محصول اخبار اور ایک آنہ فیس وی پی۔ اگر ایک ہی ٹکٹ پانچ پیسہ کا محکمہ ڈاک بنا دے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے ٹکٹ سال بھر میں خرچ ہوں اور ڈاک خانہ میں مہر پر لگانے کا کام بھی ہلکا ہو جائے۔ امید ہے کہ افسران محکمہ ڈاک ہماری اس تجویز پر غور فرماوینگے +

[illegible]

اب جبکہ دہلی دار السلطنت ہند مقرر ہوا ہے تو یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مُسلمانوں کے لیڈر اور متمول اور لٹریری مذاق کے اصحاب ملکر دہلی سے دو پُرزور اور شاندار روزانہ اخبارات نکالنے کی اسکیم بنائیں جن میں سے ایک انگریزی میں ہو اور ایک اُردو میں۔ لیکن ہر دو اخبار ایسے ہونے چاہئیں جو مختلف اسلامی فرقوں کے مذہبی احساس کی نگہداشت پر قادر ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ پیسہ اخبار کیطرح خواہ مخواہ احمدیوں کے پیچھے ہی پڑے رہیں۔ یا کرزن گزٹ کیطرح ہر پرچہ میں حکیم اجمل خانصاحب اور انکی پارٹی کو ہی کوستے رہیں۔ گو پیسہ کے مضامین سے کچھ احمدیوں کے پیسے کم نہیں ہوگئے اور کرزن گزٹ کی ہائے ہوسے کچھ حکیم صاحب کی عزت میں فرق نہیں آگیا۔ تاہم اس قسم کی زبان قوم کے درمیان کبھی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ ہمیں تو اس بات کی بھی چنداں پروا نہیں کہ کوئی ہماری مخالفت کرے یا نکرے۔ بہر حال ہم خیر خواہی سے یہ امر پیش کرتے ہیں کہ جدید تغیرات پر مسلمانوں کو جو کچھ کرنا چاہیئے۔ ان میں انگریزی و اردو روزانہ دہلی کے اخبار بھی ہمارے خیال میں شامل ہونیکے قابل ہیں +

حضرت صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو۔

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کی فروخت بہت کم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اسکی وجہ یہ ہو کہ ان کے متعلق اشتہار نہیں دیا جاتا۔ پُرانے احباب سب خرید چکے ہوں اور نئے بیعت کنندے ان کی فہرست سے ناواقف ہوں۔ بہرحال ان کتابوں کی کثرت اشاعت کیطرف احباب کو توجہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ حضرت میر صاحب نے اس پر دو مضمون لکھے ہیں۔ ایک نظم میں اور ایک نثر میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مضمون کو سنکر فرمایا ہے "میں توجہ میں اتنا ضرور رکھوں گا کہ توجہ دو طرف مشکل ہوتی ہے۔ جب تک احباب ان کتب اور ریویو پر توجہ نہ فرمائینگے کام نہیں چلے گا" ہم انشاء اللہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی فہرست اخبار بدر میں شائع کرتے رہیں گے۔ بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہیں + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

احمدیوں سے ناصر کی اپیل

ہر احمدی کے سامنے میرا اپیل ہے — کیوں احمدی کتب کی اشاعت قلیل ہے
کیا دلرُبا کلام ہے کیسا نفیس و پاک — دعوےٰ نہیں ہے کوئی کہ جو بے دلیل ہے
بعضی عبارتوں میں ہے کافور کا مزا — اور بعض میں ملی ہوئی کچھ زنجبیل ہے
انگور جنتی ہیں بہشتی انار و سیب — ہے نہر شیر و شہد کی یا سلسبیل ہے
ہیں نخل با حلاوت و کیلے ہیں با مزا — آب رواں کہیں ہے کسی جا پہ جھیل ہے
حور و قصور ہیں کہیں غلمان ہیں کہیں — ہر اک طرح کی رحمت رب جلیل ہے
دوزخ سے باز رکھتی ہے جنت کی رہنما — ہر اک کتاب گویا کہ زندہ خلیل ہے
شہباز علم و فضل ہے مہدی کا ہر کلام — اعدا کی جو کتاب ہے وہ مثل چیل ہے
عیسےٰ کا ہے کلام بہت عز و شان کا — اس کے مقابلہ میں جو ہے وہ ذلیل ہے
مہدی کا ہے کلام خدا کی طرف سے بس — گویا زبان سے بول رہا جبرئیل ہے
سلطان ہے قلم کا ہمارا وہ پیشوا — عیسےٰ کا اور رسول خدا کا مثیل ہے
اس کی ہر اک کتاب میں ہے نور و معرفت — عارف وہ تھا خدا کا یہ اس پر دلیل ہے
اے دوستو تم اس کی کتب سے اُٹھاؤ فیض — اب زندگی کا عرصہ عزیزو قلیل ہے
میرے پیارو چھوڑ دو تم قصہ خوانیاں — پڑھ پڑھ کے قصے ہوتی طبیعت علیل ہے
پہچانو اس امام کو اس کا پڑھو کلام — جو راہ وہ بتاتا ہے حق کی سبیل ہے
کیوں اس کی ہر کتاب کو لیتے نہیں ہو تم — کس واسطے تمہاری طرف سے یہ ڈھیل ہے
ناصر کا ہے کلام عزیزوں کو مثل گل — اور دشمنوں کی آنکھ میں مانند کیل ہے

حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کی کتابیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نور و برکت ہے اور جو قریباً اللہ تعالیٰ کی تحریک سے لکھی گئی ہیں اور جنمیں اکثر عبارتیں بالکل الہامی ہیں جنکے پڑھنے سے ایمان بڑھتا ہے اور دل منور ہوتا ہے علم میں ترقی ہوتی ہے اور قوت استدلال زیادہ ہو جاتی ہے اور جنکا خریدنا اور پڑھنا یا مخالفین میں تقسیم کرنا سراسر کار ثواب ہے آجکل انکا خریدنا احباب نے چھوڑ رکھا ہے اور کتابوں کا ذخیرہ ردی کیطرح کوٹھڑیوں میں جمع پڑا ہے جسکو چوہے اور دیمک کا اندیشہ ہے اس کا زیادہ تجربہ گزشتہ جلسہ پر ہوا کہ مثل سابق کتابیں نہیں بکیں بلکہ کسی نے آکر پوچھا بھی نہیں اور دوسرے لوگوں کے رسالہ جو مثل حشرات الارض آجکل شائع ہو رہے ہیں جنکا شمار شاید کہ سَو تک پہنچ چکا ہے وہ دست بدست فروخت ہوتے رہے مکھن کے شایق کم تھے اور لسی کے خریدار بہت۔ روحانی حلوا کم بکا اور پکوڑے زیادہ۔ ایسی کم توجہی حضرت صاحب کی کتابوں کی خریداری میں احمدیوں کو مناسب نہیں ہے شمع کے مقابلہ میں جسطرح کرمک شب چراغ کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور وہ روشنی کا پورا فائدہ نہیں بخشتا اسی طرح حضرت صاحب کی کتابوں کے مقابلہ میں اور کتب و رسائل کا حال ہے جسقدر انمیں روشنی ہے وہ تو حضرت صاحب ہی کی کتب سے اخذ کیگئی ہے اور جو کچھ ان مصنفین کا ہے وہ مغشوش ہے کسی کا شعر ہے حب اصل ملے تو نقل کیا ہے۔ یہاں وہم خطا کا دخل کیا ہے لیکن میرے خیال میں کچھ گرانی قیمت کتب حضرت صاحب ہی مانع خریداری ہے اور دیگر کتب و رسائل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی قیمت پر بکتے ہیں لہذا لوگ انہیں بآسانی شوق سے خرید لیتے ہیں انہیں گراں نہیں گزرتا لیکن یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو گویا اصلی چاندی ہے اور دوسری کتابیں جرمن سلور یا جیسا کہ اصلی اور نقلی اشیاء کا فرق ہوتا کجا اصلی اور کجا نقلی۔ دونوں میں جب چیز کا فرق ہے تو قیمت کا فرق بھی ضروری اور لازمی ہے۔ نیز حضرت صاحب کی کتابیں اکثر بڑی بڑی ہوتی ہیں اور دوسروں کی چند ورقی کتابیں ہوتی ہیں پھر قیمت کیونکر برابر ہو۔ اصل مطلب یہ ہے کہ احمدی احباب چشم بصیرت وا کریں اور عقل و خرد کی رہنمائی سے غور و تامل فرماویں کہ یہ جو کچھ کہ ہو رہا ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے یا یہ انکی غلطی ہے مجھے امید ہے کہ آیندہ احباب تلافی مافات کرینگے اور خرید کتب حضرت صاحب میں سستی اور تغافل نہ فرمائینگے اس ذخیرہ سے جو قادیان میں مثل ردی کے پڑا ہوا ہے دُنیا کو متمتع ہونیکا موقع دینگے زندگی کا اعتبار نہیں۔ موسم بہار ہمیشہ نہیں رہتا جب خود حضرت صاحب انتقال فرما گئے تو کیا ان کے دیکھنے والے یہیں بیٹھے رہینگے آخر یہ موجودہ لوگ بھی ایکدن کوچ کر جائینگے حضرت صاحب تو اپنا کام کر گئے۔ کتابیں تصنیف کیں ان کو چھپوایا۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ ان کتابوں کو خریدو اور پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ اے یارو تم لو اور اغیار کو دو تاکہ تمہاری طرح انکی بھی آنکھیں کھلیں اور تمہاری طرح وہ بھی اس پاک جماعت میں داخل ہوں اور یہ جماعت بڑھے پھولے اور پھلے اور تمہیں اشاعت اور اعانت کا اجر ملے اور خدا کی جناب میں تم سرخرو اور سرفراز ہو اور تمہارا انجام بخیر ہو۔ اور نیز یہ بھی عرض ہے کہ علاوہ حضرت صاحب کی کتابوں کے رسالہ ریویو بھی کونے گمنامی میں پڑا ہوا ہے اسکے خریدار بھی بہت کم ہو گئے ہیں اور رسالوں اور اخباروں کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ریویو کی اشاعت رد بھی ہے یہ کیسا ظلم ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجز جماعت کی دینی سستی کے اور کیا سمجھا جاوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون + حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں ریویو کی خریداری کی سفارش فرمائی تھی اور لکھا تھا کہ دس ہزار اسکے خریدار ہوں لیکن ہماری جماعت ترقی معکوس فرمائی اب مجھے امید نہیں کہ ریویو کے پورے دو ہزار خریدار بھی ہوں یہ نہایت درجہ کی غفلت ہے اس غفلت اور سستی کے دُور کرنیکے لئے افسوس ہے کہ کوئی تدبیر نہیں کیگئی نہ حضرت صاحب کی کتب کی فروخت کے لئے کوئی توجہ احباب کو کبھی دلائی گئی ہے۔ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا۔ لہذا میں نے احباب کی خدمت میں تحریک کر دی اب اس کا قبول فرمانا یا نہ فرمانا احباب کے اختیار میں ہے اور در اصل میں ہر کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے وہ چاہے گا تو یہ میری تحریک کارگر ہو جاویگی اور سب احمدی بھائی بکشادہ دلی اسے منظور فرما لینگے۔ کتابیں بکنی شروع ہو جاوینگی اور ریویو کیلئے درخواستیں آنے لگینگی

وافوض امری الی اللہ [illegible]

خاکسار [illegible] ۱۰ فروری ۱۹۱۲ء

ایڈیٹوریل

پنجاب اور سرحد میں ڈاکے

بعض ہندی اخباروں کو شوق ہے کہ ہر ایک معاملہ کو ہندو محمڈن کوسچن بنا دیں۔ اور باہمی قوموں کے درمیان نقار بڑھانے کی کوشش کریں۔ پنجاب کے اندر اور اُسکی سرحد پر جو ڈاکے پڑتے ہیں اُنکی فہرست دیکر ہندوستان اخبار کہتا ہے کہ یہ سب ظلم ہندوؤں پر ہی ہوتے ہیں اور مسلمان لوٹتے ہیں۔ حالانکہ ڈاکے مسلمانوں پر بھی پڑتے ہیں اور جہاں ہندوؤں پر پڑتے ہیں وہاں مسلمانوں کی ہمدردی کے ثبوت میں ہندوستان خود ایک واقعہ لکھتا ہے کہ ریمل داس ساہوکار کی مدد میں ایک بہادر نیک مسلمان نے اپنی جان دیدی۔ اصل بات یہ ہے کہ نیک اور بد ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ سرحد کے اُس پار کی آبادی ہی سب مسلمانوں کی ہے۔ وہاں اگر پیر ہیں تو مسلمان۔ مرید ہیں تو مسلمان۔ نیک ہیں تو مسلمان اور بد ہیں تو مسلمان۔ وہاں سے تاجر آتے ہیں۔ اہل ہند کے ہندوؤں سے ہزارہا روپے کا مال خرید کر لیجاتے ہیں وہ سب مسلمان ہی ہوتے ہیں جو اہل ہند کے تجار کا گھر روپے سے بھر جاتے ہیں پھر وہاں سے لیٹرے آتے ہیں تو وہ بھی لامحالہ مسلمان کہلانے والے ہی ہوتے ہیں لیکن پنجاب میں جتنے ڈاکے پڑتے ہیں وہ ڈاکے والے سب ہی مسلمان نہیں ہوتے۔ حالانکہ پنجاب میں اسلامی آبادی ہندوؤں سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ دوست سب ہندو ہوتے ہیں ڈاکہ زن بھی ہندو ہوتے ہیں اور جنپر ڈاکہ پڑتا ہے وہ بھی اکثر ہندو ہوتے ہیں بنگال میں جتنے ڈاکہ زن پڑتے ہیں وہ سب ہندو ہوتے ہیں غرض ڈاکہ زن سوائے سرحد کے سب ہندو ہی ہوتے ہیں۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ ڈاکوؤں میں جو لوگ لوٹے جاتے ہیں وہ زیادہ تر ہندو ہوتے ہیں اور مسلمان کم سو اسکی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ ڈاکہ زنوں کو مسلمانوں کے ساتھ کوئی محبت ہے ۔ ۔ ۔ وہ مسلمانوں کو لوٹنا نہیں چاہتے جس نے لوٹ مار پر کمر باندھی اُسکے سامنے ہندو مسلمان عیسائی سب برابر ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان فی زمانہ ایسے مفلس ہو چکے ہیں کہ ڈاکہ زنوں کو ان کے گھروں میں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تو وہ ڈاکہ کس پر ڈالیں وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی دولت کا زمانہ جا چکا اور ساہوکار مسلمانوں کا روپیہ بٹور بٹار کر اپنے گھر میں ڈال چکے ہیں تو اب وہ کس چیز پر ڈاکہ ماریں۔ ڈاکہ زن کو روپے چاہیئے زیور چاہیئے قیمتی اسباب چاہیئے۔ مگر یہ اشیاء مسلمانوں کے گھر میں کہاں۔ غرض اگر مسلمانوں پر ڈاکے نہیں پڑتے تو اس کی وجہ اُنکی مفلسی ہے۔ اس کو ہندو مسلمان کا سوال بنانا ہمارے ہمعصروں کیواسطے زیبا نہیں۔ ایک تو مسلمانوں نے اپنی دولت ہندوؤں کے گھر دے ڈالی۔ دوسرا اب یہ بھی ان کا قصور گردانا جائے کہ تمہارے گھر ڈاکے کیوں نہیں پڑتے تو یہ عجیب بے انصافی ہوگی۔ یہ تو ظاہری ڈاکہ زن ہوئے پر ایک ڈاکہ زن باطنی ہے جو مسلمانوں کو رات دن اس طرح غارت کر رہا ہے جسطرح آوارہ گرد بھیڑوں کو بھیڑیا کھا جاتا ہے کاشکہ مسلمان اس سے بچیں تو پھر کبھی بھر پایا +

کوئی جھگڑا نہیں

ہمعصر آریہ گزٹ نے اخبار الحکم کی کسی روایت کی بنا پر یہ غلط استدلال کیا ہے کہ قادیانی مرزا کی گدی پر جھگڑا ہو رہا ہے یہ محض جھوٹ ہے الحکم نے کوئی ایسی بات نہیں لکھی اور نہ کوئی جھگڑا ہے مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری جنکا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک نیک آدمی ہیں جنپر فوق الطاقت زہد کی خشکی کے سبب کچھ خلل دماغ کا ابتلاء وارد ہوا ہے۔ اور کچھ کلمات جوش و جنون کے انکے مُنہ سے نکلتے رہتی ہیں ایسے لوگ ہر جگہ ہوا کرتے ہیں اور قوم انہیں نظر ترحم سے دیکھتی انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا کرتی ہے نہ اُن سے کوئی جھگڑا تنازع برپا ہوتا ہے اور نہ اب ہوا ہے +

آریہ خطابات

ناظرین یہ ان خطابات کی فہرست نہیں جو گورنمنٹ نے اپنے معزز کارکنوں کو دیئے ہیں۔ بلکہ یہ وہ خطابات ہیں جو دیانند مہاراج کے دربار سے آریہ بھائیوں کو ملے ہیں اور آریہ مسافر کے ذریعہ سے شایع ہوئے ہیں۔ فروری کے رسالہ آریہ مسافر میں رشی دیانند کا ایک پیغام چھپا ہے جس میں دیانند مہاراج موجودہ آریوں کو گمراہ کرنیوالے۔ سماج کے پکے دشمن۔ ویدک دھرم کی جڑ پر کلہاڑا رکھنے والے جھوٹ بولنے والے شریر۔ مار آستین۔ مکروہ چالوں والے وغیرہ وغیرہ فرماتے ہیں فہرست لمبی ہے۔ ہم سب درج نہیں کر سکتے اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس ذکر سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ہمعصر ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر سے دریافت کریں کہ یہ پیغام انکو کس ذریعہ سے پہنچا ہے۔ الہام کشف رُوحوں کی ملاقات کے تو آریہ صاحبان قائل نہیں۔ نہ رویائے صالحہ کو وہ مانتے ہیں۔ اور اگر تناسخ صحیح ہوتا تو دوسری صورت یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب کو دیانند مہاراج کا وہ جسم مل گیا ہو جس میں وہ اب بذریعہ تناسخ ہیں۔ بہرحال اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس ذریعہ پیام پر روشنی ڈالینگے +

پانچ پیسہ والا ٹکٹ

اس ملک کے اکثر دیسی اخباروں کی قیمت سالانہ ایسی ہے یا اس طرز سے وصول کی جاتی ہے کہ جب اخبار وصولی قیمت کیواسطے وی پی کیا جاتا ہے تو اس پر اکثر پانچ پیسہ کے ٹکٹ لگتے ہیں۔ ایک پیسہ محصول اخبار اور ایک آنہ فیس وی پی۔ اگر ایک ہی ٹکٹ پانچ پیسہ کا محکمہ ڈاک بنا دے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے ٹکٹ سال بھر میں خرچ ہوں اور ڈاک خانہ میں مہریں لگانے کا کام بھی ہلکا ہو جائے۔ امید ہے کہ افسران محکمہ ڈاک ہماری اس تجویز پر غور فرماوینگے +

دہلی میں مسلمانوں کا روزانہ

اب جبکہ دہلی دار السلطنت ہند مقرر ہوا ہے تو یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لیڈر اور متمول اور لٹریری مذاق کے اصحاب ملکر دہلی سے دو پُرزور اور شاندار روزانہ اخبارات نکالنے کی اسکیم بنائیں۔ جن میں سے ایک انگریزی میں ہو اور ایک اُردو میں۔ لیکن ہر دو اخبار ایسے ہونے چاہئیں جو مختلف اسلامی فرقوں کے مذہبی احساس کی نگہداشت پر قادر ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ پیسہ اخبار کیطرح خواہ مخواہ احمدیوں کے پیچھے ہی پڑے رہیں۔ یا کرزن گزٹ کیطرح ہر پرچہ میں حکیم اجمل خانصاحب اور انکی پارٹی کو ہی کوستے رہیں۔ گو پیسہ کے مضامین سے کچھ احمدیوں کے پیسے کم نہیں ہوگئے اور کرزن گزٹ کی ہائے ہوسے کچھ حکیم صاحب کی عزت میں فرق نہیں آگیا۔ تاہم اس قسم کی زبان قوم کے درمیان کبھی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ ہمیں تو اس بات کی بھی چنداں پروا نہیں کہ کوئی ہماری مخالفت کرے یا نکرے۔ بہرحال ہم خیر خواہی سے یہ امر پیش کرتے ہیں کہ جدید تغیرات پر مسلمانوں کو جو کچھ کرنا چاہیئے۔ ان میں انگریزی و اردو روزانہ دہلی کے اخبار بھی ہمارے خیال میں شامل ہونیکے قابل ہیں +

مچھلیاں زندہ ہوگئیں

ولایت سے ایک سائنٹفک پرچہ نیچر نام شائع ہوتا ہے اسکی تازہ اشاعت میں مسٹر بکونین لکھتے ہیں کہ ایک تالاب کا میں نے نظارہ کیا ہے کہ جس میں بہت سی مچھلیاں رہتی تھیں۔ وہ تالاب جب خشک ہوا تو پانی کے ساتھ رفتہ رفتہ تمام مچھلیاں غائب ہوگئیں اور پانی کے بالکل خشک ہوجانے اور مٹی کے نظر آنے پر کوئی مچھلی مٹی پر مری ہوئی نظر نہ آئی۔ جب برسات کا موسم آیا اور پانی سے تالاب پر ہونے لگا۔ تو نیچے سے خاک میں ایک جنبش ہوئی اور بہت سی مچھلیاں خاک میں سے نکل کر پانی میں تیرنے لگیں اور زندہ ہوگئیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیم مردگی کی حالت میں کیچڑ کے اندر پڑی رہی تھیں ✤

اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین میں ایک خاصیت ہے جو وہ ایسے جاندار کو جس میں رمق جان باقی ہو ایک نیم مردگی کی حالت میں ایک عرصہ تک رکھ سکتی ہے۔ اور غالباً ایسی ہی خاصیت سے نیم مردہ بیہوش یسوع مسیح کو تیسرے دن قبر کی غار سے باہر کی نکلنے کی طاقت عود کر آئی ہو۔ گو اُس میں دوستوں کے علاج معالجہ اور مرہم پٹی کا اضافہ بھی ممد ہوا ✤

اشتہاری دوائیں

لنڈن کی طبی انجمن کے ممبروں نے نہایت محنت کے ساتھ وہاں کی پیٹنٹ اشتہاری دواؤں کے اجزاء کیمیاوی ترکیب سے معلوم کرکے ایک کتاب میں چھاپ دی ہے جس کا نام سیکرٹ ریمیڈیز یعنی خفیہ دوائیں۔ اس کتاب کے ذریعہ سے بہت سے راز طشت از بام کئے گئے ہیں۔ اکثر دوائیں ایسی ہیں جنکی اصل لاگت ۱/۲ پائی ثابت ہوتی ہے اور وہ ایک شلنگ پر بیچی جاتی ہیں۔ مگر اس میں زیادہ تر اُجرت اشتہارات شامل ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ دواؤں کی تاثیر میں کچھ خیال کا اثر بھی ضرور ہوتا ہے۔ جو اشتہار کے ذریعے ایک نسخہ کو دور ملکوں تک پہنچاتا ہے اس کو بھی حق ہے کہ اپنی کوشش اور محنت کا معاوضہ حاصل کرے۔ جو راز اس کتاب نے کھولے ہیں وہ ان لوگوں کی آنکھیں کھول دینگی جو یورپ کی تہذیب کی ہر شے آسمانی وحی کی مانند یقین کرتے ہیں۔ آل انڈیا طبی کانفرنس کو چاہیئے کہ ہندوستان کے اشتہاری اطباء کے رازوں کو اسی طرح طشت از بام کردے ✤

پیشگوئیاں

امرت سر کے مولوی فاضل ثناءاللہ صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے جسکی قیمت صرف تین آنہ ہے اور دفتر اہل حدیث سے مل سکتا ہے۔ اس کتاب میں مولوی صاحب نے ویدوں کے منتر نقل کرکے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آریہ اخبار اس کے خلاف شور مچا رہے ہیں کہ ویدوں میں جہاد کوئی نہیں۔ ہم اس اختلاف میں آریوں کے ساتھ ہی متفق ہیں۔ جہاد ایک نہایت پاک اصطلاح ہے جس کا مقصد ہے دین کی راہ میں سعی کرنا۔ خواہ وہ سعی علمی ہو عملی ہو مالی ہو یا جانی ہو جن ادھیاؤں اور شلوکوں کا حوالہ مولوی صاحب نے دیا ہے اُن سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ویدوں نے قومی مخالفوں کے ساتھ جنگ و جدال کرنے اور جا و بیجا حملے کرنے اور ان کے مٹانے کے واسطے تلوار اُٹھانے کا حکم دیا ہے سو اس کا نام جہاد نہیں رکھا جاسکتا۔ ہم مولوی صاحب کی محنت کی داد دیتے ہیں کہ اُنہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کے ثبوت میں آریوں کی مسلمہ کتب کے حوالے برابر نقل کر دیئے ہیں اور بہت محنت اُٹھائی ہے لیکن ہمارا اختلاف ان کو ناگوار نہ ہوگا کیونکہ ان کے ہمارے درمیان کئی ایک معاملات میں اختلاف چلا آتا ہے۔ ایک یہ بھی سہی ✤ بہرحال کتاب دلچسپ اور مذہبی گفتگو کے وقت کام آنے والی ہے ✤

اللہ دتا کو جواب

اخبار اہل حدیث امرتسر میں کسی صاحب اللہ دتا نام نے چند ایک سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق کئے ہیں جو ان کے خیال میں پوری نہیں ہوئیں۔ ان سوالات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں اللہ دتا نے حضرت صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ انہی کتابوں میں اور بھی بہت سی پیشگوئیاں درج ہیں جنکے ذکر سے آپ ساکت ہیں کیونکہ آپ کو بھی ان کا پورا ہونا ماننا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں ہم آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے پورا ہونے سے آپ نے کیا فائدہ اُٹھایا جب ہمیں یہ معلوم ہوجائے گا کہ آپ کی طبیعت ایسی سعید ہے کہ کسی نشان کے پورا ہونے سے فائدہ اُٹھا سکتی ہے اور مخالفین انبیاء کی طرح اپنی ضد پر اڑا رہنے والی نہیں تو انشاءاللہ ہم آپ کو یہ پیشگوئیاں بھی سمجھا دینگے۔ ورنہ اپنے وقت کے لئے فائدہ ضائع کرنا ہم پسند نہیں کرتے۔ باقی رہا اللہ کا نہ مرنا۔ سو انہوں نے خود ہی ایک معیار قائم کیا تھا کہ جھوٹا لمبی عمر پاتا ہے۔ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے۔ سو وہ سمجھ لیں کہ خدا نے ان کا معیار ان کے پیش کیا ہے۔ کردنی خویش آمدنی پیش ✤

سکھوں کا گورو کون ہے

سول ملٹری گزٹ کو اس کی غلطی پر متنبہ کرتے ہوئے لائل گزٹ لکھتا ہے کہ سکھوں کا گورو صرف سری گرو گرنتھ جی ہے اور بس۔ یہ بات جو کسی نے کہی ہے کہ باوا گورو بخش سنگھ ان کا گرو ہے یہ غلط ہے۔ ہم کہتے ہیں سکھ صاحبان کو ایک درجہ اور معرفت کی طرف ترقی کرنی چاہیئے کہ ان کا گورو صرف باوا نانک ہے یا پھر وہ جس کی طرف باوا صاحب موصوف نے ان کو رہنمائی کی ✤

قرآن شریف کا ترجمہ گورمکھی زبان میں

کہتے ہیں کسی سکھ نے قرآن شریف کا ترجمہ گورمکھی زبان میں کیا ہے۔ اور ساتھ ایک زہریلا دیباچہ بھی اُسی زبان میں لگایا ہے۔ سکھ بیچارے نے ترجمہ کیا کرنا ہے اتنی عربی سکھوں کو کہاں آئی۔ ہاں کسی اردو یا پنجابی ترجمے کو لے کر اور اس کے ساتھ پادری سیل کے ترجمے کے ترجمے اور دیباچے کی شر شامل کرکے گورمکھی جامہ پہنا دیا ہے۔ اس کا خطرہ ظاہر ہے اور ہمارے معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب نور نے جو گورمکھی زبان اور لٹریچر کے بہت بڑے فاضل ہیں اس کے ازالے کے واسطے گورمکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ کرنے اور چھاپنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ صاحب نور کی اس مناسب خدمت کی قوم کو قدر کرنی چاہیئے اور اتنی بڑی کتاب کے چھاپنے کے واسطے کافی سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے سعی ہونی چاہیئے ✤

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۱۸ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جنسے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اسکو ضرور خریدیں۔ امید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجائیگی۔ احباب جلد توجہ فرماویں۔ حجم ۸۰۰ صفحے قیمت للعہ

ملنے کا پتہ } منشی غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ازدواج ثانی اور آریہ مسافر کی کہانی

میں نے کچھ مدت گذری اپنی مسلمان بہنوں کیلئے تعدد ازدواج پر ایک مضمون لکھا تھا اور صرف ان سے خطاب تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کا یہ اثر نہیں ہونا چاہیئے کہ تم ہمسایہ قوموں کی ریس سے ایک فرض بات کی مخالفت محض اپنے نفس کے خوش کرنیکے لئے کرو۔ بلکہ ضروری حالتوں میں ازدواج ثانی کے بارے میں خود امداد دے کر اپنے ایثار نفس کا ثبوت دو۔ مگر آریہ مسافر کے اڈیٹر نے خواہ مخواہ اس میں دخل دیا اور اس مضمون کو گناہ کی تعلیم پھیلانا لکھا۔ حیرت تو مجھے یہ ہے کہ آریوں کے بزرگوں کے حالات میں نے بہت پڑھے ہیں ان میں سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی بزرگوں کے ہاں تو دو دو سے زیادہ بیبیاں تھیں۔ پس پہلے اس کے کہ آریہ معترض صاحب میرے مضمون پر اعتراض کرتے یہ دیکھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ رامچندر جی کو بن باس جو دلایا تھا تو کس نے اور کیکئی۔ کوسلیا۔ سومترا کس کی بیویاں تھیں۔ راجہ جسرتھ کی یا کسی اور کی۔ اور یاگیہ ولکہ رشی کی دو بیویاں تھیں یا نہیں۔ کرشن جی مہاراج کی گوپیاں مشہور ہیں۔ انکے راستباز اور خدا کے مقرب ہونے کا ہمیں یقین ہے تو پھر ہم کس طرح مان لیں کہ وہ بیگانہ عورتوں سے اس طرح بے تکلف تھے پھر اس موجودہ زمانے میں کئی مثالیں دیکھا سکتی ہیں۔ خیر میں نے لکھدیا تھا کہ تعدد ازدواج پر جو اعتراض ہیں پیش کئے جائیں تاکہ ان پر غور ہو + دوم یہ کہ جن مشکلات کے لئے ایک سے زیادہ بیویاں جائز ہیں وہ تو ہر مذہب والے کو پیش آئی ہیں۔ انکے حل کرنے کے لئے جو طریقے دوسرے مذہب والوں نے خصوصاً آریہ سماج نے نکالے ہیں وہ قابل شرم ہیں۔ مگر ان دونوں مطالبوں پر ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر نے کچھ نہیں لکھا نہ اعتراض پیش کئے ہیں نہ اپنے طریقے کو جو ایسی مشکلات میں آریہ کا دھرم ہے اسے اسلام سے بہتر بتایا بلکہ اپنے رسالہ میں دو چار گرما گرم دل آزار فقرے حسب عادت لکھ کر اور رسول کریم کی جناب میں گستاخیاں کرکے بات کو ٹالدیا اور کہدیا کہ ویدک سوہانت کی مطابق بواہ کی غرض کچھ اور ہی ہے اب خدا جانے وہ غرض کیا ہے جب وہ ظاہر ہوگی تو پھر اس بارے میں کچھ لکھا جاوے گا فی الحال اتنا معلوم ہوتا ہے کہ عام ہندو بیاہ کی غرض اولاد ہی سمجھتے ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ وہ بہشت یعنی سرگ میں نہیں جاویگا جو بے اولاد ہے شاید اس لئے حیا و شرم کے خلاف مسئلے پر بھی عمل کیا گیا ہے اور اسی واسطے متبنٰی بنانے کا رواج ہے +

مگر ہاں قرآن کریم نے بیاہ کی غرض صرف اولاد ہی نہیں رکھی۔ بلکہ اصل غرض تو تقوےٰ فرمائی ہے اور تقویٰ پر نجات کا دار و مدار ہے۔ جیسا کہ سورہ نساء کے شروع میں ہے یا ایہا الناس اتقوا ربکم۔ اے لوگو اپنے رب کا تقوےٰ کرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ اسی کی ایک جنس سے بی بی بنائی۔ پھر اس سے مرد عورتیں پھیلائیں۔ اور ایک جگہ پر قرآن حمید میں یہ آیت فرمائی خلق لکم من انفسکم ازواجًا لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔ یعنی تمہاری جنس سے تمہاری بیبیاں بنائیں تاکہ تم ان سے چین پکڑو اور تمہاری آپس میں رفاقت و رحمت بڑھے۔ بس یہ غرضیں ہیں جو نکاح سے مقصود ہیں +

بس اب مجھے اس بات کا انتظار ہے کہ ویدوں سے ان سے بڑھ کر کیا دکھلایا جاتا ہے مجھے پھر پھر تاسف آتا ہے کہ آریہ مسافر نے دل آزاری کی کوشش کی۔ زبان درازی سے فقرے چست کئے مگر معقول اور مہذب طرز اختیار نہیں کی۔ بلکہ یہ حملے بھی کردیئے +

(۱) عورتوں کی خراب حالت کا ذمہ وار اسلام ہے +

(۲) جو مشکلات نکاح ثانی ہیں میں نے لکھیں نہیں گری ہوئی خواہشیں سمجھا۔ برین عقل و دانش بباید گریست گویا عورت صرف اولاد پیدا کرنے کے واسطے اور روٹی پکانے کے واسطے ہے اور بس۔ مرد کے لئے موجب سکون و رحمت و مودۃ ہونے سے کوئی سروکار نہیں۔ بڑی قدر دانی ہو رہی ہے +

(۳) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت لکھا کہ حضرت محمدؐ (اللہم صل علی محمد وسلم علیہ) اسی مسئلہ کی بدولت آرام سے زندگی بسر نہ کرسکے +

(۴) حضرت محمدؐ (فداہ ابی و امی) کو بار بار الہامات کے ذریعے ان استریوں کو راہ راست پر لانا پڑا +

(۵) عورت کے اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہونے کی صورت میں مرد تو دوسری شادی کرسکتا ہے مگر مرد کے ناقابل ہونے کی صورت میں قابل عورت کو کیا کرنا چاہیئے

(۶) ایک آیت پیش کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلعم کو اپنی بیویوں کی تیز زبانی سے اور ناشایستہ الفاظ سے تکلیف پہنچی تو حضور نے ان کو بذریعہ الہام روکا سو اب ترتیب وار جواب سنیئے۔ پہلی بات کی نسبت گذارش ہے کہ اسلام عورتوں کے لئے ابر رحمت ہے۔ زمانہ جاہلیت میں انکی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ مگر قرآن کریم نے ان کے حقوق قائم کئے۔ یہ مضمون تفصیل چاہتا ہے۔ اور میرا مضمون لمبا ہو رہا ہے۔ دوسرا یہ کسی عالم فاضل مرد کا کام ہے مجھ نہ اتنی لیاقت نہ دعوےٰ لیاقت۔ مگر یہ کہدینا برمحل معلوم ہوتا ہے کہ آجکل یورپ نے اور آپ کے وید یا ستیارتھ پرکاش نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ لکھو میں انشاء اللہ جواب بتا دونگی (گو ایک بات سے ہی معلوم ہوجاتا ہے جو حقوق دیئے ہیں۔ یعنی بیچاری عورت تمہارے ساتھ ایک برتن میں کھانا بھی نہیں کھا سکتی (ادھر قرآن مجید کے فرمودہ حقوق سُنیئے کہ اسلام نے عورتوں کو لباس کی مانند ضروری جُز مردوں کا تجویز فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا۔ وھن لباس لکم۔ اور پھر لہن مثل الذی علیہن کی بشارت سے ظاہر فرمایا کہ عورتوں کے بھی مردوں پر حق ہیں اور حضور سرور کائنات صلعم نے اپنی آخری وصیت میں عورتوں سے نیک سلوک کی ہدایت فرمائی اور کسی کے اچھے ہونے کا جو معیار مقرر کیا۔ وہ بھی یہی کہ خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی اچھا وہی ہے جو تم میں سے اپنے اہل سے نیک برتاؤ کرتا ہے۔ اسلام نے تو یہ بھی کہا کہ عورتیں اپنی شادی میں رائے دینے کا حق رکھتی ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ وہ الگ تجارت کرسکتی ہیں۔ اپنے مال کی مالک ہیں۔ اگر ان کا خاوند یا باپ مرجائے تو اس کی جائداد میں ان کا بھی حق ہے پس بہت غلط ہے۔ یہ بات کہدیا جاوے کہ عورتوں کی خراب حالت کی ذمہ وار اسلام کی تعلیم ہے۔ اسلام کی تعلیم جہاں جہاں پھیلی۔ عورتوں کو بھی معلوم ہوا کہ ہم بھی انسان ہیں کسی کے پاؤں کی جوتی نہیں +

دوسرے امر کی نسبت پہلے لکھا جا چکا ہے کہ اولاد کا حاصل کرنا یہ گری ہوئی خواہش نہیں ورنہ سوامی دیانند جی مہاراج وہ طریقہ ایجاد نہ کرتے جس سے صحیح فطرتیں کراہت کرتی ہیں کہ ذرا مرد بیمار ہوا یا باہر گیا اور کچھ سال

گزرے تو عورت پر فرض ہوگیا کہ اولاد پیدا کرے خواہ سولی پر چڑھے یا آگ میں پڑے ؛

تیسری بات بالکل جھوٹ ہے کہ حضرت سیدنا خاتم الانبیاء کی زندگی بہشتی زندگی نہ تھی ان کی سچائی کا سب سے بڑا نشان تو یہی ہے کہ انکی بیویاں ان پر ایمان لائیں کیونکہ مرد خواہ کیسا ہی ہو۔ مگر اندر آکر اس کے اخلاق اس کے دلی خیالات دلی ارادے اور وہ امور جن کی طرف وہ مائل ہے۔ ضرور ظاہر ہو جاتے ہیں۔ پس نبی صلعم کی بیبیوں کا آپ پر ایمان لانا۔ تو ان کی صداقت کا نشان ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں کہ کبھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیوں نے آپکی جناب میں گستاخی کی۔ ہاں چونکہ وہ نبیؐ کی بیویاں تھیں اور انہیں کے پاک نمونہ اور بے عیب زندگی سے لوگوں نے نصیحت پکڑنی تھی اس لئے انہیں معمولی بات پر بھی فوراً متنبہ کیا جاتا تھا تاکہ ان کا پاک نمونہ ہو۔ اسی لئے اُن کو جتایا گیا کہ اگر تم میں سے کوئی ایسا کام کرے گی جس کا بُرا ہونا ظاہر ہو (فاحشہ کے یہی معنے ہیں نبیؐ کو ناشائستہ الفاظ کہنا اس کے معنے نہیں یہ ترجمہ غلط ہے) تو دُگنی سزا خدا کے حضور ہوگی۔ کیونکہ جب تم دوسری عورتوں کی معلمہ ہو تو اگر تم میں کوئی قصور ہُوا تو دوسری عورتیں اس کی ریس کرینگی۔ یہ بات تو نبیؐ کی صداقت بتاتی ہے کہ آپ دُنیا پرستی سے اپنے خاندان کو کس طرح پاک کرنا چاہتے تھے اور لستن کاحدٍ من النساء فرماکر یہ بھی بتادیا۔ کہ نبیؐ کی عورتیں نسبتاً تو تمام جہان کی عورتوں سے اچھی تھیں۔ اس آیت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کی مذمت میں پیش کرنا بے سمجھی اور غلطی ہے سورۂ نور میں (الطیّبات للطیّبین) فرماکر اللہ تعالیٰ نے گواہی دیدی کہ آنحضرتؐ کی عورتیں پاکیزہ خو۔ پاکیزہ اطوار۔ پاکیزہ کردار۔ پاکیزہ گفتار رکھتی تھیں۔ اصل میں ایسے اعتراض اس لئے اُٹھتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ سچا امام اور لیڈر اور پیشوا وہ ہو سکتا ہے جس کی زندگی میں اچھی باتوں کا نمونہ ملے۔ خود متاہلانہ زندگی سے دور رہ کر دوسروں کو اس کی ہدایت کرنے والا اپنا اثر نہیں ڈال سکتا بلکہ اثر اُس کا ہے جو اپنے نمونے سے بتلائے کہ دیکھو یُوں اپنی بیویوں سے نیک معاشرت کیجاتی ہے اور یہ جو قرآن مجید میں نبی کریم صلعم کو مخاطب کیا جاتا ہے سو اس کی یہ وجہ ہے کہ آپ پیشوا تھے۔ اور سارے جہان کے ہادی تھے سو جب حکم دیا جاتا ہے تو سب سے بڑے اور سردار کو ملتا ہے وہ پھر اپنے ماتحتوں کو سُناتا ہے۔ اس میں نمبر ۴ و ۶ کا جواب بھی آگیا ؛

اعتراض نمبر ۵ کی نسبت عرض ہے کہ اولاد تمام قوموں میں مرد کیطرف منسوب ہوتی ہے۔ عورت کا فرض نہیں کہ جس طرح بن پڑے اولاد پیدا کرے۔ پھر شریعت اسلامی نے عورت کو بھی یہ حق دیا ہے کہ وہ خلع کر سکے۔ یعنی اگر باہمی موافقت نہ ہو یا حسن معاشرت میں خلل ڈالنے والی کوئی بات ہو تو عورت اپنا پلّا چھڑا سکتی ہے قرآن حمید کے دوسرے پارے میں اس کا ذکر ہے فلا جناح علیھما فیما افتدت بہٖ یعنی کوئی حرج نہیں اگر عورت خاوند سے اپنا پلّا پاک کرالیوے۔ شرح وقایہ فقہ کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے لا باس بالخلع عند وقوع الحاجۃ وھی وقوع المخالفۃ بین الزوجین بحیث لا یرجی التوفیق وحسن المعاشرۃ یعنے خلع کا کوئی حرج نہیں جب ضرورت پڑے اور وہ ضرورت یہ ہے کہ میاں بیوی میں اختلاف پڑ جائے۔ اور موافقت کی امید نہ ہو اور حُسن معاشرت نہ ہو۔ یہ تو معمولی جھگڑوں کے دفع کرنے کے لئے حکم ہے اور اگر خاوند عنّین (نامرد) ہو تو ایک سال کی مہلت دیجائے پھر قاضی انمیں تفریق کردے۔ اصل عبارت یہ ہے فان لم یصل فیھا فرّق القاضی بینھما ان طلبتہ اور یہاں تک لکھا ہے اگر خاوند کو جنون یا جذام یا برص ہو تو عورت کو خلع کا اختیار ہے۔ اصل عبارت یہ ہے ان کان بالزوج جنون او جذام او برص فالمرأۃ بالخیار بس یہ علاج بہت پاکیزہ ہے بہ نسبت ناپاک اور حیا و غیرت سوز علاج کے جو کسی دوسرے مذہب کے بانی نے بتایا ؛

باقی رہا وہ اعتراض جو مسلمان بیویوں کی رہو کے عنوان میں ہے۔ میرے خیال میں تو یہ بہت گندہ اور رذیل فقرہ اور بازاری محاورہ ہے۔ اگر ہماری ایک دو بہنوں نے ازدواج ثانی پر اپنی مخالف رائے کا اظہار کیا تو بہت ساری نیک نفس بہنوں نے خوشنودی بھی ظاہر فرمائی سو یہ تو زمانہ کا دستور ہے کہ جہاں نیک بات پھیلائی جاوے وہاں مخالفت ضرور ہونی چاہئے کہ سچ جھوٹ کا امتیاز پیدا ہو۔ یہ کوئی نئی بات نہیں جب کبھی کسی سچے آدمی نے سچ بتایا اُسے ایسی مشکلیں ضرور پیش آئیں سو ہمیں اس کی پروا نہیں ؛

خدا تعالےٰ کے فضل سے اعتراضوں کا جواب تو ہو گیا۔ الحمد للہ رب العالمین ؛ اب ایک عرض ضروری ہے ہمارے مہربان بھائیوں کو چاہیئے کہ نرمی سے لکھیں۔ معقول اور مہذب جواب دینے کی بجائے چھوٹے ہتھیاروں پر اُتر آنا کہاں کی تہذیب اور شائستگی ہے ؛

میں تو اپنی بہنوں (اور بہنیں بھی کون جو حقیقی اور اصلی اسلام کے زیر سایۂ تربیت پا رہی ہیں) سے مخاطب تھی۔ مگر آریہ نے خواہ مخواہ دخل در معقول دے کر اپنی عادت کا ثبوت دیا۔ خیر اسلام کے ہادی نبی اکرم صلعم کی ایک ادنےٰ خادمہ کو اس کی کچھ پروا نہ ہونی چاہیئے ؛

والسلام سکینۃ النساء

از قادیان شریف

مفصلہ ذیل کتب مصنفہ حضرت مسیح موعود مہتمم کتبخانہ مسیح موعود سے مل سکتی ہیں !

براہین احمدیہ حصہ اوّل اشتہار انعامی دس ہزار روپیہ ۵ر
〃 حصہ دوم ۴ر حصہ سوم ۱۰ر حصہ چہارم ۱۲ر
دلائل حقیت اسلام معہ تفسیر چند آیات ورد آریہ و عیسائی و برہمو و دہریہ وغیرہ ۔ کل مجموعہ ۵ر
سرمہ چشم آریہ۔ آریوں کے رد میں ۱۲ر
برکات الدعا۔ دُعا کے فوائد اور ضرورت ۲ر
آئینہ کمالات اسلام مع تبلیغ حقیقت اسلام و تبلیغ رسالت حقہ اُردو۔ عربی مترجم فارسی ۱۲ر
انوار الاسلام۔ عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونے کی تفصیل ورد عیسائیت اُردو ۴ر
نسیم دعوت ۳ر سناتن دھرم ۰ر رد آریہ اردو ۳ر
کتاب البریہ۔ سوانح حضرت اقدسؑ و چند پیشگوئیوں کا پورا ہونا ۱۰ر
ایام الصلح۔ دعویٰ معہ دلائل و پیشگوئی طاعون ۸ر
〃 فارسی ۸ر
اربعین نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ نشان صداقت مرسلین اور لوگوں کو ایک نعمت کی طرف دعوت اُردو ۴ر
حضرت اقدس علیہ السلام کا ریویو۔ عبد اللہ چکڑالوی و محمد حسین بٹالوی کے مباحثہ پر ۔ر

اخبار عالم پر ایک نظر

سر آغا خان کے مریدوں نے اخباروں میں اشتہار دیدیئے ہیں کہ ہم کو آئندہ کوئی ہندو نہ کہے۔ بلکہ ہم خاص شیعہ امامی **اسمعیلی** فرقہ کے ممبر ہیں۔ بہتر ہو کہ وہ ہندوانہ نام چھوڑ کر اسلامی نام اختیار کریں تاکہ آئندہ کے واسطے یہ شبہ اٹھ جائے + نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سُنی گئی ہے کہ ریاست میواڑ میں ایک جگہ چند مسلمان اپنی مسجد میں اذان کہنے کے سبب قید کئے گئے ہیں کیا میواڑ میں مذہبی تعصب کا حال اس قدر بے جا جوش میں ہے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ مناسب دخل دیکر اس ظلم کو دُور کرے + اخبار سول ملٹری گزٹ نے ایک بہت عمدہ تحریک کی ہے کہ سود کے متعلق ایک قانون بنایا جائے۔ سود خوار نہ ہاتھ ہلاتے ہیں نہ پاؤں۔ دکان پر ہی بیٹھے بیٹھے غرباء کا خون چوس چوس کر کپتے بنتے جاتے ہیں۔ ضرور ان کا کچھ علاج ہونا چاہیئے + اطلاع آئی ہے کہ انجمن نعمانیہ لاہور کا جو بیسواں سالانہ جلسہ اُس کے اپنے مکان واقع ٹکسالی دروازہ مقابل تحصیل لاہور میں تواریخ ۲۶-۲۷-۲۸- اپریل ۱۹۱۲ء ہونے والا ہے + ہمعصر مسلم گزٹ نے گورنمنٹ اور اسلامی پریس کو ایک کتاب بنام خواب وخیال کے **خوفناک فقرات** کیطرف توجہ دلائی ہے۔ اس کتاب میں لکھا ہے "ہندوستانی مسلمان ہمیشہ اس خیال سے اپنا جی خوش کرتے رہتے ہیں کہ ہم ہندوستان کو فرنگیوں سے فتح کر لینگے .... سرکار مسلمانوں پر ہرگز اعتماد نہ کرے .... وہ سرکار سے دل میں کینہ رکھتے ہیں مسلمان سانپ ہے مسلمانوں کا مذہب سکھاتا ہے جیکو وہ کافر سمجھیں مار ڈالیں"۔ امید ہے گورنمنٹ جلد اس کتاب کی اشاعت کو حکماً بند کر دے گی + مولوی ثناء اللہ اور مولوی حائری صاحب کی کوشش سے معزز ایڈیٹران لاہور کو جو گلے ملایا گیا تھا اس کے نتیجہ میں بالفاظ افغان "اتفاق ہوا مگر نا اتفاقی بڑھ گئی"۔ اللہ رحم کرے مسلمانوں کے حال پر + بنگالہ میں بھی ایک **شدھی سبھا** قائم کی گئی ہے جو لوگوں کو ہندو بنانے کی کوشش کریگی + **دربار دہلی** پر ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے + خان صاحب ہوتی۔ جن پر دو یوروپین لڑکیوں کو اغوا کرنے میں مدد دینے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ بمبئی ہائی کورٹ سے عزت کے ساتھ بری کئے گئے ہیں + جنگی سپاہیوں کے تیز کوچ کے واسطے ایک قسم کی لکڑی کے تختے ایجاد کئے گئے ہیں جو پاؤں سے باندھے جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے سپاہی ریل کے برابر تیز چلتے ہیں + **جنگ طرابلس** برابر جاری ہے۔ کنارے کے شہروں پر اطالیہ قابض ہیں اندرون عرب اور ترک ڈیرے جمائے ہوئے ہیں۔ اگر اطالیہ آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو عرب سختی سے حملہ کر کے پیچھے ہٹا دیتے ہیں اور اگر عرب شہروں پر حملہ کرتے ہیں تو اطالیہ ان کو پسپا کر دیتے ہیں طرفین کا نقصان ہوتا ہے۔ جو خبریں روما کے ذریعہ سے آرہی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۳- فروری کو عربوں نے درنہ پر تین شدید حملے کئے مگر پسپا ہوئے تین اطالیہ اور ساٹھ ترکی قتل ہوئے + جو خبریں اسلامی اخبارات کے ذریعہ سے آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ اطالیہ نے بحیرہ قلزم کے بنادر پر جو گولہ باریاں کی ہیں اس کے جواب میں ٹرکی کے اٹالین بنک بند کئے جائیں اور اٹلی والوں کو ٹرکی سے خارج کر دیا جائے + پیرس کا رسالہ ریویو دا موند مسلمان لکھتا ہے کہ جنوبی اور وسطی امریکہ کی کل اڑھائی کروڑ آبادی میں سے ۱۷ لاکھ کے قریب مسلمان ہیں جسکی تفصیل یہ ہے :-

جمہوریہ ارجنٹائن ۲۰۷۵۰۰- برازیل ۱۰۰۶۰۰- چلی ۱۵۰- کیوبا ۲۵۰۰- میکسیکو ۱۰۵۰- پیراگوئے ۳۰۰- پیرو ۵۰۰- یوراگوئے ۵۰۰- برٹش گنی ۲۱۱۳۰۰- جمیکا ۳۰۰۰- ٹرینیڈاڈ ۱۰۵۰۰- فرنچ گنی ۱۵۰۰- ڈچ گنی ۳۰۰۰- باقی تعداد دوسرے چھوٹے چھوٹے رقبوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ برازیل کے تمام باشندے حبشی ہیں۔ لیکن ان کا مذہب اسلام ہے۔ برازیل سے ۶ عربی اخبار باقاعدہ طور پر شائع ہوتے ہیں +

جنوبی اور وسطی امریکہ کی اس مسلمان آبادی کا بہت تھوڑا حصہ ایسے آدمی ہیں جو کہ دوسرے اسلامی ممالک سے وہاں آباد ہوئے ہیں کثیر تعداد ان حبشیوں کی ہے جنھوں نے اسلام اختیار کیا ہے + سیالکوٹ سے ایک رسالہ دربار نام نکلتا ہے اُس میں ایک مضمون "**رام راون کا مقابلہ**" کے عنوان سے شائع ہوا ہے مضمون نویس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ راون پر جو دوش لگائے جاتے ہیں وہ سب جھوٹ ہیں۔ بلکہ اس تمام خونریزی کی جو مابین رام راون واقعہ ہوئی تھی۔ ابتدا سری رام چندر جی کی طرف سے ہی ہوئی تھی۔ اور دربار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے بھی تحریک کی تھی کہ جو اصحاب اس کے برخلاف یا حق میں لکھنا چاہیں ان کے لئے دربار کے کالم کھلے ہیں +

ست بچن ۳/۴

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن چھپکر طیار ہے جس میں سکھوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو قیمت ۱۱ر اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں +

آئینہ کمالات اسلام	۲	انوار الاسلام	۴ر
کتاب البریہ	۱ر	ایام الصلح فارسی	۸ر
روئیداد جلسہ دعا	۳ر	استفتاء لیکھرام	۱۰ر
کرامات الصادقین	۸ر	نور الحق ہر دو حصہ	۱۴ر
حقیقت المہدی	۱۰ر	ازالہ اوہام حصہ اوّل	۱۲ر
شحنہ حق	۶	فتح اسلام	۳ر
توضیح مرام	۳ر	انجام آتھم	۱۲ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۲ر	حقیقت الوحی	للعہ
حجۃ اللہ	۶ر	ضیاء الحق	۲ر
نشان آسمانی	۲ر	سر الخلافہ	۸ر
رسالہ جہاد	ار	کشتی نوح	۲ر
تریاق القلوب	۱۲ر	مسیح ہندوستان میں	۳ر
نجم الہدی	۱۰ر	چشمہ معرفت	۸ر

لجۃ النور ۳ر

المشتہر مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس مسیح موعود قادیان

مسلمانوں کا مشیر ۳/۴

اخبار "المشیر" ہے۔ جو انکے ملکی اور قومی حقوق کا محافظ۔ انکی تمدنی برائیوں کا مصلح۔ انکی تعلیم کا حامی۔ انہیں اتحادی زندگی اور علمی۔ اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنیوالا تاہم بہمہ میں اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے قیمت صرف تین روپے سالانہ۔ المعلن منیجر اخبار المشیر مراد آباد +

ضیاء الاسلام

صوبہ متحدہ میں اپنی طرز کا واحد علمی و مذہبی ماہوار رسالہ ہے جسمیں علمی تمدنی۔ اخلاقی تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے متین دندان شکن جواب ہوتے ہیں قیمت سالانہ ۱ر لیکن آخر فروری ۱۹۱۲ء تک نصف قیمت ۸ر پر دینے کا اعلان کیا جاتا ہے +

المشتہر منیجر ضیاء الاسلام مراد آباد۔

نصر من اللہ و فتح قریب ۔ لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

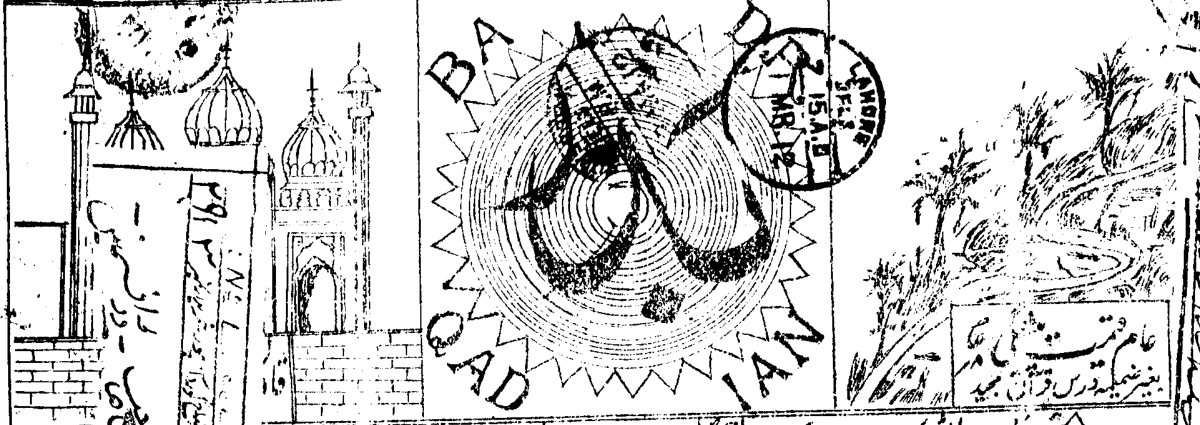

عام قیمت ۔۔۔ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید
ضمیمہ درس قرآن مجید
الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ مرزا غلام احمد
۔۔۔ وقت و مہدی ۔۔۔ غلام احمد ۔۔۔ No. CCXXXVIII
مورخہ ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ ھ علی صاحبہا ۔۔۔ مطابق ۱۸ ۔۔۔
جلد ۱۱
بھاگو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین ۔۔۔ پاؤ گے تم
نمبر ۲۱

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُمّۃً واحدۃً

دنیا میں تمام انسان بلحاظ انسانیت کے ایک ہی گروہ ہیں۔ ایک ہی جماعت ہیں اسی کے متعلق اللہ تعالےٰ جلشانہ نے اپنی پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ کان الناس امۃ واحدۃ (ترجمہ تمام انسان ایک ہی گروہ ہیں) لیکن پھر اس گروہ نے کئی اقسام ہیں۔ ان میں امرا ہیں جن کو علے العموم خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں کوئی دینی کاموں۔ دینی اعمال۔ دینی شوق و ذوق سے زیادہ سروکار نہیں۔ الّا من شاء اللہ ۔۔۔ ہی واسطے قرآن کریم میں آیا ہے۔ وکذٰلک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیہا پھر ہر ایک مذہب میں گدی نشین ہوتے ہیں انکو بھی شرعی پابندی کی چنداں حاجت نہیں ہوتی۔ خاص کر مسئلہ زکوٰۃ سے تو ان کے کان بالکل ناآشنا ہوتے ہیں۔ پھر کچھ گروہ علماء کا ہوتا ہے پہلے علماء کا حال اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر آج کل کے علماء بہ سبب غربت کے رات دن آنر کھانے کمانے کی فکر میں ہیں اور اپنے دیگر محلہ داروں کی طرح دنیوی دھندوں میں مصروف ہیں گو اس مول کے عوض میں جو انہیں محلہ داروں سے ملتا ہے۔ نماز بھی پڑھا دیتے ہیں۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے مصداق کم ہوتے ہیں۔ امراء کا خوف۔ محلہ داروں کا ڈر ان کو ہر وقت رہتا ہے۔ خوشامدی میں کرتا دیلات بے جا سے کام لیتے ہیں۔ کچھ عوام کا گروہ ہے۔ جن کو اپنی دنیاداری سے فرصت ہی نہیں کہ دین کی بات کو سوچ سکیں۔ نیز ان میں اہل فہم کی کمی ہے۔ ایک گروہ اخبار نویسوں کا ہے۔ جن میں سے اکثر اخبار کی اشاعت کی فکر میں ہیں خواہ وہ قوموں کو آپس میں لڑانے سے حاصل ہو۔ خواہ قوت باہ اور جوانمردی کے اشتہار چھاپنے سے ہو خواہ تیز زبانی سے ہو خواہ کسی بڑے آدمی کے برخلاف شور و شغب اُٹھانے سے ہو۔ غرض اصل فکر ان کو ترقی اشاعت کا ہوتا ہے اور مستثنیات تو ہر قوم میں ہوتے ہی ہیں یہاں گفتگو اکثر کے متعلق ہے۔ مثلاً میاں اہلحدیث ہیں کہ نام تو انہوں نے اہلحدیث رکھوایا ہے۔ مگر جو لوگ حدیث کی مخالفت میں سخت سے سخت دریدہ دہنی کر رہے ہیں۔ انکی طرف توجہ نہیں کرتے۔ البتہ ہر اخبار میں احمدیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ رکھتے ہیں اور اسی میں اخبار کی اشاعۃ اور ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور ایسا ہی پیسہ اخبار ہیں جو اگرچہ مذہبی اخبار ہونے کے مدعی نہیں مگر مذہبی لوگوں کی طرح۔ ہمارے متعلق دینی رنگ کے مضامین کو پسند فرماتے ہیں۔ انا للہ۔ غرض ہمارے سلسلہ کے خلاف وہ مضمون اور اس فرض کے ادا میں اوّل نمبر کے نہیں تو کسی سے کم بھی نہیں۔ ایسا ہی آریہ صاحبان کے اخبار ہی کچھ نہ کچھ اناپ شناپ احمدیوں پر حملے کرتے رہنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کبھی لکھ دیتے ہیں ان میں اختلاف ہو گیا کبھی چھاپ دیتے کہ خلافت پر جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ ایک آریہ ایک نوٹ لکھ دیتا ہے دوسرے اس پر مزید در مزید حاشیے چڑھاتے ہوئے نقل در نقل کرتے چلے جاتے ہیں اور بے سوچے سمجھے اخباروں کے صفحے کے صفحے سیاہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

غرض یہ سب گروہ ہیں۔ مگر ان کے علاوہ قدرت الٰہی سے ایک ایسی مخلوق بھی ہے۔ جو کچھ خوابیں دیکھتے رہتے ہیں اور اپنے کشف اور الہام کے ذریعہ سے عجیب در عجیب خبریں اپنے اور دوسروں کے متعلق اُڑاتے رہتے ہیں ان میں سے کچھ خاموش ہوتے ہیں اور ایک وقت تک خاموش رہتے ہیں پھر جوش انہیں اُٹھتا ہے۔ یہ جوش کبھی اُبھرتا ہے کبھی دبتا ہے ممکن ہے کہ ان میں سے بعض مرفوع القلم بھی ہوں مگر بعض ایسے ہوتے ہیں جو انبیاء کا بھی مقابلہ کرتے ہیں اور ہر نبی کے زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ بائبل میں ان کا نام فالگیر اور جادوگر رکھا گیا ہے۔ اور اُمت محمدیہ میں مثلاً ابن صیاد جو ہمارے نبی کریمؐ کے عہد مبارک میں مدعی رسالت ہوا اور آپ سے اس نے خود مدینہ میں گفتگو کی اور اُن سے ایک مسیلمہ بھی تھا۔ اُمت موسویہ میں بلعم باعور کا قصہ توریت و قرآن کریم دونوں میں ہے بلکہ قرآن کریم میں تو فرماتا ہے۔ اتیناہ اٰیٰتنا۔ اور ہمیشہ ہر ایک مجدد کے وقت بھی ایسے لوگوں نے ضرور اپنا جوش دکھلایا ایسے لوگوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ کسی جماعت اور گروہ میں اختلاف ڈالیں۔ کچھ بے شغلے کم فہم ان کی ہاں میں ہاں ملا کر انکو اُبھارتے رہتے ہیں مگر یہ گروہ ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔

اس زمانہ ہو ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ الدین جمونی ہے۔ جو مسیح ہونے کا دعوے کرتا تھا۔ مگر مرض طاعون سے نامراد مرا۔ فقیر مرزا جس کو حضرت مسیح موعود کی ذلت اور موت کے متعلق الہام ہوا تھا اور چند روز کے بعد خود ہی مر گیا۔ ایسا ہی ڈاکٹر عبدالحکیم بھی مسیح ہونیکا دعوے کرتے ہیں۔ تیماپور کے مولوی عبداللہ مہدی بنتے ہیں اور بھی کوئی کوئی فصلی ملہم کبھی کبھی ایک ہانک لگا دیتا ہے اور ایک مجنون قادیان میں بھی پھرتا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ یہ لوگ ایک حد تک قابل رحم ہوتے ہیں اور ان کو چھیڑنا مناسب نہیں ہوتا۔ اسی واسطے ہم ان کے متعلق چنداں اخبار میں کچھ ذکر نہیں کیا کرتے۔ مگر دوسرے اخباروں کے ایڈیٹر۔ ریفارمر اور ان کے کارسپانڈنٹ ان لوگوں کے وجود کو بھی ہماری مخالفت کا معتدبہ ہتھیار دکھلاتے ہیں۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنے ایمان کو استغفار اور دُعاؤں کے ساتھ محفوظ رکھے

(ایڈیٹر)

مصلح الدین مسیح احمدؐ کے تولد روزِ بدر (چاند کی چودھویں) کی یادگار میں جو اخبار کسی مسکین کے نام جاری ہونا تھا وہ ہو چکا اب درخواستیں نہ آدیں۔

دیانندی تعلیم مصنفہ بھائی دت سنگھ جی گیانی۔ اس دلچسپ کتاب میں گیانی صاحب نے آریوں کی مستند کتاب ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے حوالجات صفحات سے یہ ثابت کیا ہے کہ آریہ مذہب آتش پرستی کے مذہب کی ایک شاخ ہے جس کا بقیہ اگنی ہوتر اور ہون اب تک موجود ہے۔ دیانند نے آریوں کے واسطے جو ٹائم ٹیبل بنایا ہے وہ ایسا عجیب ہے کہ اگر اس پر آریہ لوگ عمل کرتے تو دین سے تو پہلے ہی خالی ہیں دنیا سے گئے گذرے ہوتے نیوگ کے متعلق جو ذکر ہے اسکو ہم اس وقت دُہرانا نہیں چاہتے ایسا ہی دنیا کی پیدائش میں انسانوں کا آسمان سے گرنا اور دیانند کا نجات کے مسئلہ میں بھٹکنا مگر سب سے زیادہ دلچسپ دیانند مہاراج کی جغرافیہ و تاریخ دانی ہے جہاں دیانند ہندوں کو مسلمانوں کے برخلاف بھڑکانے کے واسطے ایک خیالی علم تاریخ ایجاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ محمود غزنوی مندر سے اٹھارہ کروڑ کا مال اور دو ہزار ہندو گلام بنا کر غزنی کو روانہ ہُوا مگر راستہ میں جب مکہ پہنچا تو ہندوؤں کو قتل کر ڈالا

ابن خزرجو اور اصطلاح

چوں خدا خواہد کہ پردۂ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں کند

۹۔ فروری ۱۹۱۲ء کے پرچہ اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ امرتسری نے حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ وعلی من اتبعہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر پر جو ۱۸ و ۲۵ جنوری ۱۹۱۲ء کے بدر میں چھپی ہے حسب عادت کچھ نکتہ چینیاں کی ہیں (افسوس کہ نکتہ چین کو ان چیدہ نکات نے کچھ فائدہ نہ دیا) اگرچہ ان کے اعتراض کچھ قابل التفات نہیں ہیں تاہم اس خیال سے کہ عوام الناس دھوکہ میں نہ رہیں۔ مندرجہ ذیل سطور میں ان کا جواب تحریر کیا جاتا ہے۔ حضور ممدوح نے اپنی تقریر کے ضمن میں فرمایا تھا کہ تمام لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ کی یہ تعریف قرآن مجید کے خلاف ہے **تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا** پھر کیا صداقت۔ عدل سے کلمہ کی تعریف ہو سکتی ہے غرض سب مسلمان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کلمہ کہتے ہیں مگر اب اس لفظ کے معنے بگاڑ کر لفظ مفرد کا نام کلمہ رکھدیا جو صحیح نہیں الخ اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے طرز کلام میں عذر کرتے ہیں کہ "لا مناقشۃ فی الاصطلاح" یہ ایک ایسا عذر ہے کہ خود معتذر (مولویصاحب) کو بھی کلیۃً اس کی صحت میں کلام ہے کیونکہ جب کوئی احمدی ان کی زباندرازیوں سے تنگ آکر انہیں ابن خزرجو کے الفاظ سے مخاطب کرے تو اس سے سخت گھبراتے ہیں حالانکہ اگر ان کا باپ واقعی خزرجو ہی ہے اور ان کا اقرار حلفی ہے کہ ہے۔ تو احمدی آپ کو ابن خزرجو کہنے میں حق بجانب ہیں اور اس پر آپ کو ناراض نہیں ہونا چاہیئے اور اگر بالفرض مولوی ثناء اللہ صاحب کے باپ کا نام خزرجو نہیں ہے یا یہ کہ خزرجو ان کا باپ نہیں ہے تو بھی ان کے لئے گھبرانے کا کوئی موقع نہیں کیونکہ ان کا پیشکردہ اصول لا مناقشۃ فی الاصطلاح اسے جائز قرار دیتا ہے یعنے کم از کم اگر وہ اسے احمدیوں کی اصطلاح ہی سمجھ لیں تو بھی انکی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اسکی کلیت کا دعویٰ صحیح نہیں۔ کیونکہ علاوہ دیگر مفاسد کے بعض اوقات اس سے نصوص کے سمجھنے میں دقت ہی نہیں بلکہ غلطی واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے متاخرین نے کئی جگہ سخت سخت غلطیاں کھائیں اس کے لئے ہم مولوی صاحب کو اعلام الموقعین ہی کی جلد اول صفحہ ۳۲ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ حافظ ابن قیم مقام مذکور میں فرماتے ہیں " ولا تجرفی الاصطلاح مالم یتضمن حمل کلام اللہ ورسولہ علیہ فیقع بذلک الغلط فی فہم النصوص وحملہا علی غیر مراد المتکلم منہا وقد حصل بذلک للمتاخرین اغلاط شدیدۃ فی فہم النصوص "

اب میں مولوی صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ آپ کو بھی کلمہ کی تعریف "لفظ مفرد" صحیح سمجھنے کے باعث خود آیۃ مذکورہ بالا اعنی وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا کے سمجھنے میں سخت غلطی لگی ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس اصطلاح کے باعث آپ کو مذکورہ بالا آیت میں کلمہ کے معنے لفظ مفرد کرنے پڑے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں "مرکب ہے تو آیت میں اس کا ثبوت کیا ہے" جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کلمہ کا مدلول اس آیت میں آپ مفرد قرار دیتے ہیں حالانکہ الفاظ صدقا وعدلا صاف صاف بتا رہے ہیں کہ آپ کے معنے صحیح نہیں ہیں چنانچہ تفسیر بیضاوی میں "کلمت ربک" کے نیچے (جسے قرأت کلمات میں ادا کیا ہے) لکھتے ہیں " اخبار: واحکامہ و مواعیدہ "

آپ کے الفاظ "کلمۃ ربک مرکب اضافی بحکم مفرد ہے کلام نہیں" بڑی صفائی سے ظاہر کر رہے ہیں کہ آپکے خیال میں کلمۃ ربک کا مدلول خود لفظ کلمۃ ربک ہی ہے لاغیر اور یہ ایک ایسی فاش غلطی ہے جس کی توقع کسی تین چار سال کے نادان بچے سے ... بھی خیال میں نہیں آسکتا۔ فضلا عن مدعی فضلا۔ اس کی مثال بعینہ ایسی ہے کہ جب کوئی ایسا کاغذ جس پر مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام لکھا ہوا ہو جل جائے یا پانی میں ڈوب جائے یا ہوا میں اڑ جائے یا کہیں مٹی میں دب جائے تو اسوقت کوئی مولوی صاحب جیسا خوش فہم یہ سمجھ لے کہ خود مولوی صاحب ہی جل گئے یا ڈوب گئے یا ہوا میں اڑ گئے یا مٹی میں دفن ہو گئے

مولوی صاحب کے اس اعتراض کا جواب کہ "مفرد ہے تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو دو جملے ہیں کلمہ نہوا" کا جواب بھی بیضاوی نے ہی دیدیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کلمۃ ربک اے ما تکلم بہ او القرآن۔ کیونکہ نہ تو جمیع کلمات الہیہ ایک جملہ میں محصور ہیں اور نہ ہی قرآن صرف ایک نحوی جملہ ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے ایک اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کلام الٰہی میں اللہ تعالےٰ کو نحویوں کا اور اُن کے تخمینی قواعد کا تابع تسلیم نہیں کرتے اور خدا کی کلام میں صیغہ مذکر کی جگہ صیغہ مؤنث کا آجانا اور صیغہ مؤنث کے محل پر صیغہ مذکر لانا جائز قرار دیتے ہیں۔ افسوس کہ مولوی صاحب اتنا بھی [illegible] فصحاء و بلغاء اپنے کلام میں قواعد لغۃ کے تابع نہیں ہوا کرتے بلکہ قواعد لغۃ کلام فصحاء کے تابع ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ کے کلام کو جو ابلغ البلغاء اور ملہم [illegible] ہے نحویوں کے تخمینی قواعد کا تابع اور ماتحت قرار دینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اسی اصول کو فراموش کرنے کے باعث آپ جیسے خوش فہم لوگ ان ھذان لساحران وغیرہ آیات کو غیر صحیح قرار دیتے رہے ہیں [illegible] فضیلت۔ اصل بات یہ ہے کہ گاہے کسی خاص امر پر متنبہ کرنے کے لئے بلغاء کی کلام میں ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ عمداً سنن طبعیہ کی مخالفت کی جاتی ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ اپنی کتاب فوز الکبیر میں فرماتے ہیں "وگاہی سنن طبیعی کلام تذکیر ضمیر است یا تانیث آں یا افراد آں پس از سنن طبیعی برآرند و مذکر را مونث کنند و مونث را مذکر سازند و مفرد را جمع کنند بسبب میل معنے (پارہ۔ رکوع ۱۵)

فلما رای الشمس بازغۃ قال ھذا ربی ھذا اکبر
استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہ۔ چنانچہ جس الہام پر مولوی صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے وہ الہام مع اصل عبارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام درج ذیل ہے " رب اخر وقت ھذا " یعنے اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اس کا وقت کچھ پیچھے

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۱۴ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جنسے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اس کو ضرور خریدیں۔ امید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجائیگی۔ احباب جلد توجہ فرمادیں حجم ۲۸۸ صفحے قیمت عمر

ملنے کا پتہ } منشی غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

ڈالدے۔ قاعدہ نحو کے مطابق ہذا کی جگہ ہذہ چاہیئے تھا مگر اس جگہ ہذا سے مراد ھذا العذاب ہے کیونکہ اصل غرض تو عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے بھی آچکے ہیں" دیکھو ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ ۶؁ صفحہ ۱۶۲ ✦

اس کے بعد مولوی صاحب نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسول اللہ و نبی اللہ ہونے پر غم و غصہ ظاہر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو جو ان کے زعم میں دوبارہ دُنیا میں واپس آنیوالے ہیں دعوٰی رسالت و نبوت میں سچا نہیں مانتے اور وہ انکی تکذیب میں اسی نمبر پر ہیں جسپر یہود تھے اور ہیں۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ انہیں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسول اللہ و نبی اللہ ہونے میں ذرہ بھی استبعاد یا تردد ہوتا۔ اگر مولوی صاحب سچے دل سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین سید الاولین والآخرین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وخلفائہ اجمعین کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں تو ہم ان کو وہ احادیث یاد دلاتے ہیں جن میں ہماری سرکار نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اللہ فرمایا ہے۔ بل عجبوا ان جاءھم منذر منھم فقال الکٰفرون ھذا شیء عجیب۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ اور نبی اللہ شرعی الفاظ ہیں ان کے معنے وہی ہیں جو شریعت میں آئے ہیں جنکی بابت ارشاد ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ اس لئے رسول اللہ یا نبی اللہ بولکر اس سے مجازی رسول یا بروزی نبی مراد لینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اس کا جواب جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے ✦

"اے نادانوں بھلا بتلاؤ کہ جو بھیجا گیا ہے اس کو عربی میں مرسل یا رسول ہی کہینگے یا کچھ اور کہینگے۔ مگر یاد رکھو کہ خدا کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنے مُراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ جو مامور کیا جاتا ہے وہ مرسل ہی ہوتا ہے" یعنے مجازی رسول ہونیسے صرف یہ مراد ہے ایسا رسول ہونا جس کو نسخ و رفع شریعۃ و وضع آخری مکانہا سے تعلق نہو نہ کہ مطلقاً رسول و نبی نہ ہونا۔ پھر فرمایا ہے کہ یہ خدا کی اصطلاح جو اس نے ایسے الفاظ استعمال کئے (دیکھو سراج منیر صفحہ ۳) ✦

اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنی فاضلیت کا ایک ثبوت دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولویصاحب کو عربی زبان سے اتنی بھی واقفیت نہیں کہ ایک بالکل صاف اور سادہ عربی عبارت کا صحیح مطلب سمجھ سکیں یا یہ کہ وہ دانستہ لوگوں کو صرف اس غرض سے غلطی میں پھنسانا چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہما الصلوٰۃ والسلام کے انوار ساطعہ کو جنھوں نے مولوی صاحب کی آنکھوں کو چندھیا دیا ہے۔ اپنے پراگندہ خیالات کے ھباءً منثورًا کے ذریعہ سے چھپا دیں۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ حضرت ممدوح نے جو بتائید الٰہی بڑی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی آیۃ منسوخ نہیں اس سے مولوی صاحب کو بہت رنج پہنچا ہے (خدا تعالےٰ انہیں راہ راست پر لاکر اس رنج و غم سے سبکدوش فرمائے) انہوں نے اس موقعہ پر اپنے دلکو ٹھنڈا کرنے کے لئے لکھا ہے کہ "حافظ ابن قیم کی اعلام الموقعین دیکھ لیتے تو اُن کو تکلیف اور اظہار تکلیف کی حاجت نہوتی"۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحقیق کتاب مذکور میں موجود ہے یا یہ کہ کتاب مذکور میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی آیۃ منسوخ نہیں۔ حالانکہ یہ مولویصاحب کا سفید جھوٹ نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہے۔ مولوی صاحب کتاب مذکور کی جلد اوّل صفحہ ۱۲ کا حوالہ دیکر لکھتے ہیں کہ وہاں حافظ ممدوح نے نسخ کی اصطلاحات جدیدہ و قدیمہ بتلائی ہیں منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ سلف کی اصطلاح میں کسی ایسی آیت کو بھی منسوخ کہ دیا کرتے تھے جسکی تفسیر دوسرے مقام پر دوسرے طریق سے آئی ہے" مولوی صاحب اس عبارت سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ متقدمین نے جسقدر آیات کو منسوخ بتایا ہے۔ اور جنکی تعداد قریبًا چھ سو ہے وہ سب کی سب اسی معنٰی سے انکے نزدیک منسوخ کہلاتی تھیں کہ ان کی تفسیر کسی اور موقع پر آچکی ہے ورنہ ان کے نزدیک کوئی آیت حقیقۃً منسوخ نہ تھی حالانکہ اوپر کی عبارت سے یہ مطلب ہرگز ہرگز کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مولوی صاحب اپنے انہی الفاظ میں غور کریں "کسی ایسی آیت کو بھی منسوخ کہ دیا کرتے تھے" اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ اس عبارت سے انکے نزدیک قرآن کریم میں منسوخات کے ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ کس حد تک حل ہو سکتا ہے ؎

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کتاب مذکور کی اصل عبارت بھی یہاں نقل کر دیجائے تاکہ مولوی کا جھوٹ اچھی طرح سے کھل جاوے۔ اصل عبارت یہ ہے "قلت مرادہ و مراد عامۃ السلف بالناسخ والمنسوخ رفع الحکم بجملتہ تارۃً وھو اصطلاح المتاخرین و رفع دلالۃ العام والمطلق والظاہر وغیرہا تارۃً الخ ✦

اخیر میں ہم خود مولوی صاحب کے کلام ہی سے ظاہر کرتے ہیں کہ مولوی صاحب کا دعوٰی غلط ہے۔ و ما احسن ما قیل دروغ گو را حافظہ نباشد۔ آپ لکھتے ہیں۔ حالانکہ اصطلاح جدید کے مطابق یہ آیت منسوخ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نہ امر ہے نہ نہی بلکہ جملہ خبریہ ہے" اس جگہ خود مولوی صاحب کے بیان سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اصطلاح جدید کے رو سے اخبار تو دایرہ منسوخیت سے خارج ہو جاتی ہیں مگر اوامر و نواہی داخل ہی رہتے ہیں یعنے اوامر و نواہی میں تو متاخرین کے نزدیک بھی نسخ متحقق ہے البتہ اخبار سے نسخ کا تعلق ان کے نزدیک نہیں ✦

خاکسار

محمد اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل

از قادیان

ناصح المسلمین تحفۃ الواعظین

پنجابی زبان کے مشہور شاعر ہمارے دوست مولوی محمد دلپذیر صاحب کی یہ ایک تازہ تصنیف ہے۔ جس میں بد رسومات رایج در مسلمانان پنجاب کا ذکر کر کے دلچسپ سلیس نظم میں ان کے دفعیہ کی ترغیب دی گئی ہے۔ تمہید میں مسلمانوں کی مالی حالت کے دن بدن تنزل کے پانچ سبب لکھے ہیں۔ آپس کی بے اتفاقی بے علمی۔ بے روزگاری۔ فضولخرچی۔ سودی قرضہ۔ فی زمانہ واعظین کو چاہیے کہ اس قسم کی باتیں عوام کو سُنایا کریں۔ ایک شعر جو کیمیاگروں کے متعلق لکھا ہے ہدیہ ناظرین ہے ؎

کیمیا والے ٹھرک انہانوں بوٹیاں پھرن ڈھونڈیندے
جو کجھ گھر دا ترک ہووے ساڑ سواہ کریندے

یہ کتاب عمدہ کاغذ پر بہت خوشخط لکھی ہوئی ہے اور بقیمت ۶ر فی نسخہ جناب مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیرہ۔ ضلع شاہ پور سے مل سکتی ہے۔ اس کتاب کا رواج پنجاب میں دینا مفید ہوگا ✦

"پھر بہار آئی چمن میں"

(۸- ربیع الاول ۱۳۳۰ھ)

رُت بدلی- پر میں نہ بدلا- خزاں کے بعد بہار آئی اور کیوں نہ آتی- درختوں کے پھولنے پھلنے کا وقت مقرر ہے- مگر آہ! نہیں مقرر تو انسان کے پھولنے پھلنے کا وقت آجکل آڑو اور آلوچہ کی سوکھی ہوئی شاخوں پر جو سفید اور گلابی پھول بہار دے رہے ہیں وہ کچھ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں- ان کو دیکھ کر میرے دل میں کیا کیا اُمنگیں پیدا ہوئیں- کیا کیا خیالات اٹھے- یہ نظم پڑھ لیجئے- جو میں نے صبح لکھی ہے +

پھر مرے دل میں خیالِ ماہ رو پیدا ہوا
پھر کسی کوچے میں شوقِ جستجو پیدا ہوا
پھر مرے سینے کے داغوں میں بہار آنے لگی
پھر ہوا پیمان شکن کی یاد میں توبہ شکن
پھر چمک اُٹھے محبت کے شرارے قلب میں
پھر دلِ ایذا طلب کو چھیڑ کی عادت ہوئی
پھر لگی ٹانکے لگانے سوزنِ فکر و خیال
پھر کسی کی نوکِ مژگاں کی خلش ہونے لگی
پھر دلِ درماں طلب کو اِک مسیحائے حضور
پھر نمک پاش جراحت دلربا کی یاد ہے
مدتوں سے دلکی بستی ہو چکی تھی اِک اُجاڑ
بڑھ گئی جب حد سے بڑھ کے میکشوں کی تشنگی
جب خزاں آئی ہمارے گلشنِ امید میں
پھر وہی ختم الرسل کی بعثت ثانی ہوئی
آ گئی فی الفور آڑے رحمتِ پروردگار
پھر وہی ہے جلوۂ احمد وہی مشتاق ہیں
چودھویں کے چاند سے مجھ کو محبت ہو گئی
ٹھوکریں کھا کھا کے رہ جائیگا راہِ عشق میں
پہلی بعثت میں نبی کا مدح گو حسان تھا

پھر لبِ جُو سبزۂ بیگانہ خو پیدا ہوا
پھر کسی سے مجھ کو ذوقِ گفتگو پیدا ہوا
پھر کوئی بلبل بہ شاخِ آرزو پیدا ہوا
پھر وہی سودائے زلفِ مشکبو پیدا ہوا
پھر وُہی آتش فشانِ شعلہ رو پیدا ہوا
شوقِ دشنامِ زبانِ تند خو پیدا ہوا
پھر مرے چاکِ گریباں میں رفو پیدا ہوا
درد دل میں اور اشکوں میں لہو پیدا ہوا
حاضری کا شوق با صد آرزو پیدا ہوا
پھر مرے بستانِ دل میں لالہ رو پیدا ہوا
جانے کیوں اس بن میں نخلِ آرزو پیدا ہوا
غیب سے اِک جامِ صہبا و سبو پیدا ہوا
ابرِ رحمت سے گلِ لاتقنطوا پیدا ہوا
جب گروہِ پاک لَمَّا یَلْحَقُوا پیدا ہوا
جب کبھی اسلام کا کوئی عدو پیدا ہوا
غلغلہ صلِّ علیٰ کا چار سو پیدا ہوا
اس صدی میں جب سے تو لے ماہ رو پیدا ہوا
جس کو فکرِ مال و جان و آبرو پیدا ہوا
دوسری میں کہتے ہیں اکمل کہ ....

چھوٹا مُنہ بڑی بات

جو کی تقلیدِ خسرو کی تو کارِ کوہکن بگڑا
چلا کوا جو چالِ ہنس خود اُسکا چلن بگڑا

معزز ناظرین- آپ نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۲ء کو ضرور ملاحظہ کیا ہوگا- جس میں ایک شخص مسمی عبدالرؤف ساکن محلہ مہولی وہابیوں کا حقِ نمک ادا کرتا ہوا زیر سُرخی قادیانی خلیفہ سے مخاطبہ- ایک مضمون شائع کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت

کے ایک مرید نے بدر ۱۹- نومبر ۱۹۱۱ء میں ایک مغالطہ جس دریدہ دہنی و گنوارپن سے شائع کیا ہے آپ نے دیکھا ہوگا +

ناظرین- الحمدللہ کہ جس مغالطہ کو ہم نے ثنائی مغالطہ قرار دیا تھا اُس نے بھی اس کو مغالطہ ہی تسلیم کیا- آگے چلکر پھر اس طرح رقمطراز ہے کہ میں اس کی حقیقت سے خوب واقف ہوں اس کو نہ تو صحیح اُردو لکھنی آتی ہے نہ بولنی- بہرکیف حقیقت کا پتہ تو اُسے اس وقت معلوم ہوگا جب اس کی اُردو دانی پبلک پر روز روشن کی طرح نمایاں ہوگی- لہذا بپاس خاطر ناظرین اُس کا اصلی فوٹو بھی پیش نظر کرتے ہیں + یہ شخص ایک مدت تک ایک وہابی مولوی کا شاگرد بنا رہا- لیکن جب اُس نے دیکھا کہ وہابی کے شاگرد بننے میں مجھے لوگوں سے خفت اُٹھانی و شرمندہ ہو جانا پڑتا ہے اور ساتھ ہی اس کے پبلک کی نظر میں بھی حقیر و ذلیل بنا رہا کرتا ہوں- فوراً مُلّاجی کی شاگردی سے مستعفی ہو ایک اسکول میں جا داخل ہوا- وہاں اُس کی جیسی علمی لیاقت رہی وہ اظہر من الشمس ہے- یہ ہائی اسکول کے تیسرے درجہ میں برابر دو سال تک صرف اُردو فارسی میں ہی ناکامیاب ہوتا رہا- پس جب اُس نے دیکھا کہ ناکامیابی ہی ناکامیابی ہے مجبور ہو کر دوسرے اسکول میں داخل ہونا چاہا- وہاں بھی وہ اُردو ہی میں ناکامیاب ہوا ناچار قسمت کا رونا روتا ہوا پھر اپنی اصلی جگہ واپس آیا- یہاں بھی امسال کے سالانہ امتحان میں ناکام رہا- آخر کار ٹرائیل پر ترقی ملی کہ اگر ایک ماہ میں کچھ ترقی کر گیا تو کر گیا ورنہ پھر اُسے اُسی درجہ میں واپس جانا ہوگا جہاں سے آیا ہے- اب تو ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین نے اُس کی اُردو و فارسی کی لیاقت کا پورا پورا اندازہ کر لیا ہوگا- پھر آگے چلکر یہ لکھتا ہے کہ یہ مرید ہر ایک بات میں دہلوی نقال کی نقلیں کرتا ہے- بہت خوب ہم نے تو ابھی تک کوئی نقل نہیں کی مگر اُس نے تو از خود کر دکھایا- سچ ہے- ڈالے جو کوئی خاک اگر آفتاب پر + پڑتی ہے آکے اُس کے رُخِ بے حجاب پر- یہی نہیں بلکہ وہ تو دہلوی نقال کے نقال کی نقلیں کرتا ہے- کیونکہ وہ خود ایک وہابی مُلّا کا شاگرد ہے جس سے اُس کو کسیطرح انکار نہیں ہو سکتا- اور اُس کا اُستاد میاں نذیر حسین کا روحانی فرزند ہی نہیں بلکہ شاگرد بھی ہے +

لہذا اگر اُس کو نذیر حسین کے نقال ہونے میں شک ہو تو وہ نقالی سرٹیفکیٹ جسکو اُسی کے رُوحانی بھائیوں نے آٹھ صفحہ کا منجانب ایک صادق القول خاکپائے علماء باعمل برخلاف ایک غیر مقلد کے شائع کیا- جس میں میاں نذیر حسین کا فوٹو بھی اچھی طرح کھینچے جاتا ہے اور اس طرح شروع ہوتا ہے یورپ سے ایک لہری آیا (ہم بنظر تہذیب اسکو چھوڑ دیتے ہیں) اب اُسے لازم ہے کہ اپنا نقال ہونا تسلیم کرے ورنہ اس داغ ندامت کو مٹانے کیلئے اس کا جواب دے کہ یہ سرٹیفکیٹ اسکے رُوحانی بھائیوں کی دی ہوئی ہے یا نہیں- کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس کے دل میں کبھی نامہ نگاری کا خیال بھی نہ گزرا ہوگا- لیکن ہم نے اپنے ناظرین کو بدر ۱۹- نومبر ۱۹۱۱ء میں بتلا دیا ہے کہ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں- مگر ہنوز آنکھوں کو انتظار ہی انتظار ہے کہ دیکھیے کب چہرہ سے نقاب اُٹھتی ہے- اس لئے اس کو لازم ہے کہ پہلے اپنا پوزیشن صاف کرے کہ وہ حنفی ہے یا وہابی- اہلحدیث اگر حنفی ہے تو اُسے کیا پڑی ہے کہ ابن خزرج کے دامن کا دھبا مٹانے کی کوشش کرتا ہے کیا وہ نہیں جانتا ہے کہ اس کے رُوحانی باپ محبوب احمد المعروف خیر شاہ نقشبندی مجددی امرتسری نے ثناء اللہ کے ہوا خواہوں کو کیا کہا ہے + اور اگر وہابی ہونیکے مُ

اہلِ دل کون ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک دفعہ فرمایا کہ اہلِ دل کے واسطے تھیٹر دیکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ اہلِ دل کون ہوتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اہلِ دل وہ ہیں جنکے متعلق ایک شاعر کہتا ہے ؎

نہ خوانند از سرِ بازیچہ حرفے
کزاں پندے نگیرد صاحبِ ہوش

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

تحفہ بنارس پر ریویو

ایڈیٹر صاحب پرکاش لکھتے ہیں تحفہ بنارس بزبان اُردو ضخامت ۴۰ صفحے مصنفہ مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان۔ کتاب کا نام گمراہ کرنے والا ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بنارس کے حالات درج ہونگے لیکن کتاب کو کھولنے پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک لیکچر ہے جو مفتی صاحب نے اپریل ۱۹۱۱ء کو بنارس میں دیا تھا۔ پہلے حضرت محمدؐ کو پیغمبر ثابت کرکے پھر مرزا غلام احمدؐ صاحب کو "اوتار" ثابت کیا گیا ہے۔ کتاب کو پڑھ کر بہت سا دلچسپ مصالحہ ملتا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ رہے +

بدر۔ اُردو لٹریچر سے نفرت اور نیا سنسکرت نما ہندی الفاظ فارسی لباس لٹریچر ایجاد کرنے کے شوق میں ہمارے آریہ ہموطن ایسے مستغرق ہوئے کہ فارسی اردو ترکیب لفظی کے معنے سمجھنا ان کے واسطے ایسا مشکل ہوگیا ہے کہ ہر بات کو ان کو گمراہ کر رہی ہے منجملہ انکے تحفہ بنارس کی ترکیب بھی ان کو گمراہ کرنے والی نظر آتی ہے حالانکہ اس قسم کے ناموں کی کئی کتابیں پہلے سے اُن کی خدمت کے واسطے موجود ہیں۔ مثلاً تحفۃ الہند اللہ اس کے مصنف پر رحم کرے +

مدارج اسلام

اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسو چھتیس فضائل اور حقوق کی فہرست دیگئی ہے۔ جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ کی امت کو عطاً ہوئے ہیں۔ کتاب مؤلفہ مولوی قاری عبدالعلی صاحب ہی ملنے کا پتہ یہ ہے +

[illegible] صاحب سوداگر کتب۔ امرتسر

بدرِ خواتین

عورتو شرک سے بچو

مجھے خیال آیا ہے کہ ہم عورتیں کیسی کمزور یا دوسرے لفظوں میں بے پروا ہیں کہ اگر کسی نے بُری سے بُری مثال دینی ہو تو وہ عورتوں پر دیتا ہے۔ اگر بے صبری کی مثال ہو تو عورت پر۔ ناشکری کی عورت پر۔ شرک عورت پھر کرنے والے بھی تو بیچے ہوتے ہیں۔ آجکل کی عورتوں نے شرک کو ایسی طرز سے پاس کیا ہوا ہے کہ الاماں +

خوشاب میں شرک کے بارے میں خاکسار نے وہ بات سُنی جسکو میری بہنوں میں سے کوئی بھی سچ خیال نہ فرمائینگی۔ یہاں کسی سیّد کا بچہ فوت ہوگیا تھا اور وہ اپنے بچے کو قبرستان میں دفن کر آئے۔ اب ایک بے اولاد عورت رات کے وقت اکیلی قبرستان میں جاکر اس بیچارے بچے کو قبر سے نکال کر لوریاں دیتی رہی کہ اولاد ہو۔ ہاں ایک اور بات یاد آگئی کہ اپنے سر کے بال گردن میں کھُلے چھوڑ دیئے اور مُردہ بچے کو لوریاں دیتی رہی۔ بعد میں اُسی عورت کے خاوند نے (شاید کہاں سے آیا ہوگا) دیکھا اور وہ آگے بڑھا تو اس عورت نے اپنے سر کو ہلایا۔ بال کھولے ہوئے تھے عورت نے خیال کیا کہ یہ ڈر کر چلا جاوے گا مگر وہ اور آگے بڑھا پھر اس نے ویسا ہی کیا۔ مگر وہ پھر بھی مرد تھا اس نے کہا خواہ میری اپنی جان جائے تیرا پتہ لے لونگا کہ تم کون ہو بعد میں اس نے اپنا نام بتا دیا۔ خاکسار نے اکثر کو شرک سے منع کیا۔ مگر وہ شرک گویا ہر ایک کی روٹی ہے اور اس کے سوا عام عورتوں کا رہنا مشکل ہے خدا ہمیں محفوظ رکھے آج تک کبھی ایسا نہیں سُنا تھا +

اہلیہ ایوب احمد خوشاب

قدر دانی

کل بروز جمعۃ المبارک۔ آپ کا اخبار "بدر" مورخہ ۱۵۔ فروری بعد انتظار بسیار پہنچا۔ لیکن بندہ بوجہ زکام شدید کے (جو کہ برابر دو دن سے تھا۔ اور جسکی وجہ سے آنکھ نہ لگتی تھی) اسکو پڑھنے سے اس وقت محروم رہا۔ آج خدا کے فضل سے کچھ آرام ہوا۔ تو نماز فجر اور کلام مجید کی منزل وغیرہ سے فراغت حاصل کرکے سب سے اول اپنا پیارا اخبار کھولکر نہایت شوق سے پڑھنا شروع کیا یوں تو آپ کا سارے کا سارا اخبار۔ ایک قسم کے نور سے منور ہوتا ہے۔ اور اسم بامسمّٰی "بدر" ہے۔ (گو کبھی صاحب مکرم دوست کی رائے ہو کہ وہ کوئی مفید کام نہیں کر رہا۔ ایڈیٹر) لیکن جس خاص مضمون نے میرے دل کو اس وقت ایک قسم کے جوش۔ خوشی۔ حیرت۔ مسرت تعجب اور اُمید سے بھر دیا۔ وہ "بدرِ خواتین" کی سرخی میں بعنوان "ایک تبلیغی خط" کے تھا۔ اس خط کے اعلےٰ مضمون۔ دلکش طرزِ تحریر۔ اور سادہ لیکن پُرمعنے الفاظ شستہ عبارت۔ نرمئی کلام۔ اور معقولیت جواب۔ ان سب نے ملکر مجھ پر ایک وجد کی حالت طاری کردی مضمون کے ختم ہونے پر بے اختیار کاتبِ مضمون کے واسطے صدائے مرحبا اور جزاک اللہ احسن الجزاء نکل گئی۔ اس لئے میں اپنی معزز بہنوں کو مبارکباد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء +

مبارکباد عرض کرنے کے بعد میں اپنی مکرمہ و معزمہ بہن (جنہوں نے اپنے خط کے اختتام پر اپنا نام نامی "سکینۃ النساء" تحریر فرمایا ہے اور جو فی الواقعہ اسم بامسمّٰی ہیں) کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ آیندہ بھی اپنے مؤثر قلم سے ضرور عمدہ عمدہ مضامین سے مستفیض فرماتی رہیں۔ تاکہ دوسری بہنوں کو بھی اس طرح شوق پیدا ہو۔ بالآخر میں خدائے علیم کی درگاہ میں دُعا کرتا ہوں کہ وہ قادر قدیم۔ آپ کی ہمت ولیاقت۔ جرأت اور علم میں برکت دے۔ اور آپ جیسی بہت سی بہنیں پیدا کرے۔ آمین

والسّلام

راقم الحروف۔ عاجز یوسف احمدی

ایک دُعا

ایک پٹھان نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دُعا کیواسطے ایک تحریری درخواست دی حضرت نے اُسکے الفاظِ دُعا کو بہت پسند کیا۔ اِس واسطے وہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

منظہر الجود والکرم مخزن العلم والحکم نوردین اللہ الکرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس۔ امابعد التماس بندہ اینست کہ بسیار دُعا کنید کہ خداوند کریم مرا اول ایمان بعدہ عرفان وہد بعدہ ہر حاجت شرعی حاصل شود۔ بعدہ از جمیع حاسداں واز جمیع غمازاں و از حرکت جمیع شیطانان مرا و برادران مرا و جمیع جمعیت احمدیاں [illegible] محفوظ دارد و بفضل خود [illegible] + [illegible]

اخبارِ عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے وزیر اعظم اطالیہ نے الحاق طرابلس کا مسودہ اپنی پارلیمنٹ میں پیش کردیا ہے اطالین جہاز جدہ اور محنہ یعنی مکہ و مدینہ کے راہ کو جہازوں سے بند کر رہے ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار متعینہ عدن ایک تار میں لکھتا ہے کہ حدیدہ سے آئی ہوئی خبریں ظاہر کرتی ہیں کہ اطالوی جہاز کلاپیریا اور تین یا چار اور جنگی جہاز حدیدہ راس الغالبہ اور القطیب کی ناکہ بندی کر رہے ہیں جو بندرگاہ مذکور سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ بیڑہ کے باقی جہازات بحیرۂ قلزم میں گشت لگانے اور ترکی بندروں کو جانیوالے جہازوں اور کشتیوں کی پڑتال کرتے ہیں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ ناکہ بندی حدیدہ سے جو ۱۴ درجہ ۷ ۴ دقیقہ عرض البلد اور ۴۲ درجہ ۱۴ دقیقہ طول البلد پر واقع ہے۔ راس میلے تک جو ۱۵ درجہ ۱۳ دقیقہ عرض البلد سے ۴۲ درجہ ۳۲ دقیقہ طول البلد پر واقع ہے کی جاوے گی۔ حدیدہ راس القطیب العنانہ اور لبرٹ خوار کے ترکی مقامات کے تمام تعلقات سمندر عملاً مسدود کردئے جاوینگے۔ ترکی بندروں اور عرب کے درمیان تجارت بند ہے اور جن سوداگروں کے تعلقات ان مقامات سے ہیں ان کا سخت نقصان ہو رہا ہے۔

حدیدہ سے عدن کے سوداگروں کے پاس جو تار بدین درخواست موصول ہوتے تھے کہ ایک جہاز روانہ کیا جاوے اس کے بموجب میسرز کاؤس جی ڈنشا برادر کے جہاز ٹیونا کو چند یورپین سوداگروں نے کرایہ پر لے کر اطالین کونسل متعینہ عدن کی اجازت سے ہفتہ کے روز حدیدہ روانہ کیا ہے۔

جہاز ٹیونا۔ یہاں سے جرمن قونصل کو لے کر روانہ ہوا۔ اور اطالین جہازوں نے اس کی تلاشی لے کر بندرگاہ میں داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ جہاز مذکور جرمن قونصل کو سوار کرائے ہوئے واپس آگیا ہے مگر کوئی مال یا مسافر نہیں لایا ہے

جہاز ڈڈ کاک۔ یہاں سے ہفتہ کے روز ترکی بندرگاہ لوہیہ اور مخنہ کے واسطے آٹا اور دوسرا مال لے کر روانہ ہوا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کو اطالوی جنگی جہازوں نے مخنہ کے پاس روک کر آٹا اور دیگر سامان خوراک جو عدن کے سوداگروں نے مخنہ کو روانہ کیا تھا گرفتار کرلیا اور اطالی بندرگاہ متودع کو روانہ کردیا ہے۔ خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی حکام متعینہ یمن نے شمالی یمن کے ترکی فوجوں کو جنگی جمعیت ۲۰ بٹالین پر مشتمل ہے سواحل کی طرف روانہ ہونے کا حکم دیا ہے یہ بھی رپورٹ آئی ہے کہ اطالوی جنگی جہازوں کے راس القبطین پر ۵۰ گولے برسائے لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا + مشرقی بنگال کے ایک زمیندار آنریبل چودہری محمد اسمٰعیل نے اپنی تمام زمینداری کا علاقہ جس کی کل آمدنی چون ہزار روپیہ سالانہ کے قریب ہے۔ بنگال کے مسلمانوں کی تعلیم کے واسطے **وقف** کردی ہے اور گورنمنٹ کو اس امر کی اطلاع دی ہے اللہ تعالےٰ چودہری صاحب موصوف کو جزائے خیر دیوے +

کلکتہ میں نواب سراج الاسلام صاحب کی تحریک سے ایک ہندو **محمڈن ایسوسی ایشن** قائم ہوئی ہے۔ جس کے مقاصد یہ ہیں کہ ہر دو گروہوں میں قیام صلح کی عملی کارروائی ہو۔ باہمی پرخاش و عناد دور ہو۔ اور دوستانہ تعلقات قائم ہوں اگر آریاؤں کا وجود ہندوؤں میں نہ ہوتا جو بزرگان اسلام کو گالیاں دینا اپنے عملی مذہب کا جزو اعلےٰ بنائے ہوئے ہیں تو ایسی انجمن جلد کامیاب ہوجاتی + لالہ سائیں داس ایم۔ اے دیانند کالج کے نئے پرنسپل مقرر ہوئے سب آریہ ہندو اخبار **دہرمپال** کے خلاف ہوگئے ہیں سوائے اخبار شانتی کے + گجرات بمبئی کا ایک ہندو وکیل ایک کتاب بنام نیشن پتی نام کی اشاعت کے سبب گرفتار کیا گیا ہے یہ حد درجہ کی مغویانہ اور **غدارانہ کتاب** بتلائی گئی ہے اس کتاب میں لوگوں کو تحریک کی گئی ہے کہ انگریزوں کو ہندوستان سے نکالدیں اور عنان سلطنت اپنے ہاتھ میں لے لیں + یمن کے دو امام یحییٰ اور ودصیانی آپس میں لڑ پڑے ہیں کشت و خون ہو رہے ہیں یہ اور نئی مصیبت مسلمانوں پر ہے + روس میں بعض مقامات میں فصل نہیں ہوا سخت قحط کا اندیشہ ہو رہا ہے۔ نہایت افسوس کے ساتھ سنا گیا ہے کہ سید احمد صاحب دہلوی مؤلف فرہنگ آصفیہ کے مکان کو آگ لگی اور تمام اسباب بیت اور ذخیرہ کتب سب **طعمۂ آتش** ہوئے۔ کیا سید صاحب کے قدیمی مہربان خاندان شاہی سے الخواص مصیبت کے وقت میں مدد نہ ملے گی +

بغداد ریلوے کا کویت تک بناٹے پایا ہے + ریلوے ورکشاپ لاہور کے لوگوں کے کام بند کردیا + الٰہ آباد کی میونسپلٹی میں ایک دیسی لیڈی ممبری کی امیدوار ہے۔

احمدیت نے کیسا تقویٰ پیدا کردیا ہے

ایک صاحب حضرۃ خلیفۃ المسیح ع کی خدمت میں خط لکھتے کہ میرے ماموں کے مجھ پر بڑے احسان ہیں اس نے مجھے پالا۔ میری شادی کی۔ اب مجھے اپنی جائداد کا وارث بنانا چاہتا ہے کیا شرعاً میرے واسطے جائز ہے کہ میں اسے قبول کرلوں۔ سبحان اللہ کیا تقوےٰ ہے؟ کیا آجکل کے دنیادار ایک جائداد کے ملنے کے وقت فتوے پوچھتے ہیں یہ مسیح موعود کی غلامی کی شان ہے حضرت نے جواب میں دریافت کیا ہے کہ آیا تمہارے ماموں کے وارث شرعی اور ہیں یا نہیں۔

کیا نیک دل ہے

برادر منشی ہاشم علی صاحب احمدی گرداور ریاست پٹیالہ بدر میں تعمیر مدرسہ کی خبر پڑھ کر اپنی وسعت کے مطابق تعمیر مدرسہ کیواسطے کچھ نقد ارسال کرتے ہیں اور کچھ ماہواری چندہ مقرر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں میری استطاعت بہت تھوڑی ہے ورنہ دل تو چاہتا ہے کہ لاکھ کا لاکھ میں ہی دیدوں۔ روپیہ یاؤ مل جائے تو یہ حالت شاید قلب کی نہ رہے اس واسطے یہی حالت موجودہ ہی اچھی ہے۔

بابِ قادیان مفتوح ہے

ہمیں بعض احباب کے ذریعہ سے یہ بات معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ بعض جگہ مخالفین سلسلہ احمدیہ جہاں اور بہت سی غلط افواہیں اڑانے کے عادی ہیں وہاں یہ بھی مشہور کیا کرتے ہیں کہ قادیانی لوگ نہ کسی کو اپنا اخبار دکھاتے ہیں اور نہ اپنی کتب پڑھنے دیتے ہیں سو ایسے لوگوں کی اطلاع کے واسطے شائع کیا جاتا ہے کہ جو صاحب چاہیں خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں ہمارے ہاں کی کتب اور اخبارات معرفت دفتر بدر بذریعہ وی پی یا نقد قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ زیادہ تشفی کے واسطے خود قادیان آسکتے ہیں ہمارا دروازہ ہر آنے والے کے واسطے کھلا ہے۔ جو صاحب چاہیں یہاں آکر تمام حال دریافت کرلیں۔

مُبارک

برادر محمد بخش صاحب جن کا اشتہار متعلق خطبہ اخبار بدر میں شائع ہوا کرتا تھا یہاں تشریف لائے اور ان کا نکاح دختر منشی علی گوہر صاحب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح نے گذشتہ ۲۲ فروری ۱۲ء کی شام کو پڑھا۔ مہر مبلغ تین سو روپے مقرر ہوا اللہ تعالےٰ جانبین کے واسطے موجب نزول برکات کرے [illegible]

پارے کا گلاس

اس گلاس کے متعلق بہت [illegible] مشہور ہیں۔ دودھ [illegible] جسم میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جریان منی [illegible] جسم وغیرہ خطرناک امراض دور ہوتی ہیں نشان یہ ہے کہ [illegible] اندر پارا ڈالو تو نیچے سے نکل جاوے تب تو اصلی گلاس [illegible]

الخطبۃ

(۱) انتظام ہوگیا ہے اب کوئی درخواست نہ بھیجے۔
(۲) انتظام ہوگیا ہے اب کوئی درخواست نہ بھیجے۔
(۳) انتظام ہوگیا ہے اب کوئی درخواست نہ بھیجے۔
(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۴ سال زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صلح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں وہ دفتر بدر میں اطلاع دیں ؂

(۵) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج ـ احمدی ـ دیندار حاجی عمر ۱۸ سال ـ خواندہ ـ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ـ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ـ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ؂

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر و مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت عـہ روپے ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے ؂

مختصر فہرست کتب دوکان محمد یامین تاجر کتب
قادیان ضلع گورداسپور

نور القرآن حصہ اول ـ مصنفہ حضرت مسیح موعود ؑ	۲ر
اعجاز احمدی ـ 〃 〃 〃	۳ر
شہادت القرآن علی نزول المسیح 〃 〃	۴ر
محمود کی آمین ـہ کرامات المہدی	۱ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۲ر
نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱ر
ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب	۶ر
تعلیم المہدی ـلہر اسلام اور بدھ مذہب	۳ر
حمائل شریف مترجم مجلد	۱۱ر
تبلیغی کارڈ نظم مسیح موعود ؑ فی سینکڑہ	۶ر

العزیز علمی ـ ادبی ـ اسلامی ـ مضامین کا ماہوار رسالہ ـ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے ـ قیمت سالانہ محصولڈاک عـہ

ست بچن

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن چھپکر طیار ہے جسمیں سکھوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو ـ قیمت ۱۱ر ـ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی ملسکتی ہیں ؂

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
آئینہ کمالات اسلام	عـہ	انوار الاسلام	۴ر
کتاب البریہ	عـہ	ایام الصلح فارسی	۸ر
روئداد جلسہ دعا	۳ر	استفتاء لیکھرام	۱۰ر
کرامات الصادقین	۸ر	نور الحق ہر دو حصہ	۱۴ر
حقیقت المہدی	۱۰ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
شحنہ حق	۶ر	فتح اسلام	۳ر
توضیح مرام	۳ر	انجام آتھم	۴ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۲ر	حقیقت الوحی	للعہ
حجۃ اللہ	۶ر	ضیاء الحق	۲ر
نشان آسمانی	۲ر	سر الخلافہ	۸ر
رسالہ جہاد	۱ر	کشتی نوح	۴ر
تریاق القلوب	۱۲ر	مسیح ہندوستان میں	۳ر
نجم الہدیٰ	۱۸ر	چشمہ معرفت	۱ر

لجۃ النور ۳ر

المشتہر ـ مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس مسیح موعود ـ قادیان

مسلمانوں کا مشیر

اخبار "المشیر" ہے جو ان کے ملکی اور قومی حقوق کا محافظ انکی تمدنی برائیوں کا مصلح ـ انکی تعلیم کا حامی ـ انمیں اتحادی زندگی اور علمی ـ اخلاقی ـ مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنیوالا ـ ملک بھر میں اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے ـ قیمت صرف تین روپے سالانہ ـ المعلن ـ مینجر اخبار المشیر ـ مراد آباد ؂

ضیاء الاسلام

صوبہ متحدہ میں اپنی طرز کا واحد علمی و مذہبی ماہوار رسالہ ہے جس میں علمی تمدنی ـ اخلاقی ـ تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے متین و دندان شکن جواب ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ ۱۲ر ـ لیکن آخر فروری ۱۹۱۲ء تک نصف قیمت عـہ پر دینے کا اعلان کیا جاتا ہے ؂

المشتہر ـ مینجر ضیاء الاسلام ـ مراد آباد

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست ـ پیٹ کا درد اور متلی کے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو ـ قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک سے لیکر ۲ تک ۵ر

عرق پودینہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی آتی ہے ـ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ـ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ـ ڈکار آنا ـ پیٹ کا درد ـ بدہضمی ـ متلی ـ اشتہا کم ہونا ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں ـ قیمت فی شیشی مع محصول دو تک عـہ

ڈاکٹر ایس کے برمن ـ تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی صاحب عرب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اسکے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے ـ بدن میں نقصان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی ـ مگر آجکل عرب صاحب نے ۶ر عوام کا کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے ـ ملنے کا پتہ ـ بدر ایجنسی قادیان میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ـ ایڈیٹر بدر

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسے لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین ـ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے ـ ہر قسم کے ضعف اور سستی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے ؂

موسم آگیا ہے **عرق بید مشک** جن دوستوں نے لینا ہو تو بہت جلد برتن اور آرڈر بھیجدیں ـ نہایت [illegible] جاویگا ـ پتہ ـ حکیم غلام غوث ـ رام باغ [illegible]

اخبار قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں+ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے+ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت تاحال مالیر کوٹلہ میں ہیں+ حضرت میر ناصر نواب صاحب دار الضعفاء کے واسطے چندہ کرنے گئے ہوئے ہیں منشی محمد دین صاحب اپیل نویس کے خط سے میر صاحب موصوف کے سیالکوٹ چھاونی میں مقام کرنے اور نصرت کے ساتھ وہاں سے تشریف لے جانے کی خبر ملی ہے+ اخویم مفتی فضل الرحمن صاحب (داماد حضرت خلیفۃ المسیح) کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے چوتھا فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ حضرت نے نام مولود مسعود کا عبد المالک رکھا ہے۔ پہلے ہر سہ فرزندوں کے نام فضل کریم۔ حفیظ الرحمن اور عبد اللہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہر چہار کو سعادت وعافیت کے ساتھ طول عمر عطاء کرے اور خادم دین اسلام بنائے۔ آمین ثم آمین+ شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے علیگڈہ کالج میں انگریزی کے پروفیسر ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے+ ہماری دعا ہے کہ ان کا یہ تعلق اُن کے واسطے اور جنکے درمیان میں وہ کام کرتے ہیں۔ اُن کے واسطے موجب حصول رضائے الٰہی ہو۔ آمین+ صدر انجمن نے طلباء بورڈنگ کیخاطر ایک ڈسپنسری دار العلوم کھولدی ہے جو ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن کے چارج میں رکھی گئی ہے+ جمعہ گزشتہ میں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو اتفاق و اتحاد کی تاکید کی۔ فرمایا۔ جس قوم کے ممبران آپس میں لڑنے جھگڑنے میں مصروف رہیں وہ دشمن کا مقابلہ کیونکر کرسکیں گے۔ اندرونی امن باہمی محبت اخوت اور ہمدردی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ حاصل ہو تو انسان پوری طاقت اور اطمینان کے ساتھ بیرونی حملوں کی رکاوٹ کے لئے طیاری کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس نیک نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء کرے+

مشورہ بعض احباب کی رائے ہے کہ جو صاحبان قیمت وقت پر نہیں دیتے ان کے نام اخبار بند کردیا جائے۔ نہ دینے والے کی بدولت دینے والے صاحبان کے اخبار بھی وقت پر نہیں پہنچتے۔ اور آئے دن فنڈ مشکلات میں رہتا ہے۔ کبھی ملازمین کے واسطے تنخواہ نہیں۔ کبھی کاغذ ختم ہوگیا ہے۔ جیسا کہ آجکل۔ اس معاملہ میں احباب کی کیا رائے ہے+

وی پی یہ پرچہ برائے وصولی قیمت اخبار بابت سنہ رواں ان تمام صاحبان کی خدمت میں وی پی ہوگا۔ جنکی قیمت تاحال وصول نہیں ہوئی۔ ایسے تمام صاحبان کو ۱۵ روز قبل خط لکھے گئے تھے اور اطلاع کی گئی تھی۔ ان میں سے جن صاحبان کے خطوط ۵ تاریخ ماہ مارچ تک وصول ہوگئے ہیں کہ ہمارے نام کسی وجہ سے وی پی نکیا جائے۔ ان کے نام وی پی نہیں کیا گیا۔ ۵ کے بعد جو خطوط آئیں ان کی تعمیل نہیں ہوسکتی لیکن جو صاحبان بہرحال وی پی وصول نہ کرسکینگے۔ اُنکی خدمت میں پرچہ وی پی جب واپس آئے گا۔ نیا ٹکٹ لگا کر دوبارہ روانہ کردیا جائے گا+

سرحد پر جو اسامیاں خالی تھیں وہ پُر ہوچکی ہیں اب کوئی صاحب ان کے متعلق خط وکتابت نہ کریں+

دعا بدد جناب مولوی احمد دین صاحب کے فرزند محمد عبد اللطیف بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے+

درخواستِ دُعا شیخ عبد الغفور صاحب احمدی فیروزپور کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ احباب سے درخواست دُعا درازی عمر وسعادت مولود مسعود کرتے ہیں+

شکریہ حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی ان تمام احباب کی مہربانی کا شکریہ اداء کرتے جنھوں ان کے مولود مسعود کی خوشی میں مبارک باد کے خطوط لکھے اور عزیز کے واسطے دعائیں کیں+ (جزاہم اللہ احسن الجزا)

دعا مدد برادرم ملک غلام محمد صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں+

ایک نیک تحریک کی یاددہانی

جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قبل ازیں ہمیں نے اخبار بدر میں بماہ دسمبر ۱۹۱۱ء یہ تحریک کی تھی۔ کہ دربار تاجپوشی کی خوشی میں جو انعام ملازمان سرکاری کو عطاء ہو۔ وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کردینا مناسب ہے اور خود بھی اس امر کا وعدہ کرکے پیش قدمی کی تھی۔ سو اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے اس وعدہ کے ایفاء کی توفیق بخشی۔ اور مجھے جو اپنی تنخواہ کا نصف مبلغ نو روپے بونس سرکار سے عطاء ہوا تھا۔ وہ میں نے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کردیا۔ مگر دیگر بھائیوں کیطرف سے بجز ایک بھائی کے جس نے اسی قسم کا بونس مبلغ عہ داخل خزانہ انجمن کردیا ہے۔ اور کسی کے اس کار خیر میں حصہ لینے کا حال مجھے معلوم نہیں ہوا۔ یہ کوئی نیا چندہ یا نیا بوجھ تو نہ تھا۔ کہ جس کو برداشت کرنا محال تھا بلکہ یہ رقم تو تھوڑا سا دل کو سمجھانے سے ہی باآسانی اُدا ہوسکتی تھی۔ صرف یونہی خیال کرلیا جاتا۔ کہ ہم اپنی موجودہ آمدنی سے کچھ نہیں دیتے۔ بلکہ یہ زائد رقم جو خدا نے دی ہے۔ اس کو اپنے مصرف میں لانے کی بجائے اُسی کے مصرف میں لگاتے ہیں۔ کہ جس نے یہ دی ہے۔ یہ تحریک تو اس عاجز نے ایسے وقت پر کی تھی۔ کہ ابھی یہ بونس ملا ہوا نہ تھا۔ اور اس رقم کو اپنے مال میں شامل کرنے سے پہلے ہی علیحدہ کرلینا اور فی سبیل اللہ بھیج دینا آسان تھا مگر تاہم اگر اب بھی بونس پانے والے احباب دل کرکے اگر اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں تو کچھ مشکل نہیں ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ+

الراقم خاکسار محمد عبد اللہ عفی عنہ
منشی ضلعدار نہر۔ حال وارد قادیان۔ ۲۔ مارچ ۱۲ء

کتب بدر ایجنسی
بمعہ قیمت کتب

مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دُعا			۲ر
فضل حق	۱ر	تحفۃ الندوہ	۰ر
جواب سراج الدین عیسائی	۲ر	چھٹی مسیح	۱ر
سی حرفی عبد القدوس	ـر	احمدی کامن مولوی محمد علی	۱ر
بلاغ لقوم عابدین	۰۱ر	تحفۃ المشتاقین	ـر
کرشن اوتار	ـر	گلدستہ احمدی	ـر
سیف حق	۲ر	سی حرفی اللہ داد خان	ـر
صدقے جاواں	ـر	جام وحدت	ـر
گل مونیا	ـر	کامن احمدی اللہ داد خان	۰ر
اظہار حق	ـر	سی حرفی فضلدین	۰ر
کلمۃ الفصل	۱ر	گلدستہ رسالت	۲ر
سچ بیان	ـر	تعلیم القرآن	۱ر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR
QADIAN

الیس اللہ بکاف عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ — پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ — ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء ۵ پھاگن سمت ۶۸ — نمبر ۲۴

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت ۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجاویگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔

اخبار قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں + اہل بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت نواب صاحب معہ اہل بیت تا حال مالیرکوٹلہ میں ہیں + حضرت میر ناصر نواب صاحب دار الضعفاء کے واسطے چندہ کرنے گئے ہوئے ہیں منشی محمد دین صاحب اپیل نویس کے خط سے میر صاحب موصوف کے سیالکوٹ چھاؤنی میں مقام کرنے اور نصرت کے ساتھ وہاں سے تشریف لے جانے کی خبر ملی ہے + اخویم مفتی فضل الرحمن صاحب (دامادِ حضرت خلیفۃ المسیح) کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے چوتھا فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ حضرت نے نام مولود مسعود کا **عبد المالک** رکھا ہے۔ پہلے ہر سہ فرزندوں کے نام فضل کریم۔ حفیظ الرحمٰن اور عبد اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چہار کو سعادت وعافیت کے ساتھ طول عمر عطاء کرے اور خادم دین اسلام بنائے۔ آمین ثم آمین + شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے علیگڑھ کالج میں انگریزی کے پروفیسر ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے وہماری دُعا ہے کہ ان کا یہ تعلق اُن کے واسطے اور جنکے درمیان میں وہ کام کرتے ہیں۔ اُن کے واسطے موجب حصول رضائے الٰہی ہو۔ آمین + صدر انجمن نے طلباء بورڈنگ کیلحاظ ایک ڈسپنسری دار العلوم کھولدی ہے جو ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن کے چارج میں رکھی گئی ہے + جمعہ گزشتہ میں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو اتفاق واتحاد کی تاکید کی۔ فرمایا۔ جس قوم کے ممبران آپس میں لڑنے جھگڑنے میں مصروف رہیں وہ دشمن کا مقابلہ کیونکر کر سکیں گے۔ اندرونی امن باہمی محبت اخوت اور ہمدردی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ حاصل ہو تو انسان پوری طاقت اور اطمینان کے ساتھ بیرونی حملوں کی رکاوٹ کے لئے طیاری کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس نیک نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء کرے +

مشورہ بعض احباب کی رائے ہے کہ جو صاحبان قیمت وقت پر نہیں دیتے ان کے نام اخبار بند کر دیا جائے۔ نہ دینے والے کی بدولت دینے والے صاحبان کے اخبار بھی وقت پر نہیں پہنچتے۔ اور آئے دن فنڈ مشکلات میں رہتا ہے۔ کبھی ملازمین کے واسطے تنخواہ نہیں کبھی کاغذ ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ آجکل۔ اس معاملہ میں احباب کی کیا رائے ہے +

وی پی یہ پرچہ برائے وصولی قیمت اخبار بابت سنہ رواں ان تمام صاحبان کی خدمت میں وی پی ہوگا۔ جنکی قیمت تا حال وصول نہیں ہوئی۔ ایسے تمام صاحبان کو ۱۵۔ روز قبل خط لکھے گئے تھے اور اطلاع کی گئی تھی۔ ان میں سے جن صاحبان کے خطوط ۵ تاریخ ماہِ مارچ تک وصول ہو گئے ہیں کہ ہمارے نام کسی وجہ سے وی پی نکیا جائے۔ ان کے نام وی پی نہیں کیا گیا۔ ۵ کے بعد جو خطوط آئیں ان کی تعمیل نہیں ہو سکتی لیکن جو صاحبان بہر حال وی پی وصول نہ کر سکینگے۔ اُنکی خدمت میں پرچہ وی پی جب واپس آئے گا۔ نیا ٹکٹ لگا کر دوبارہ روانہ کر دیا جائے گا +

سرمد پر جو اسامیاں خالی تھیں وہ پُر ہو چکی ہیں اب کوئی صاحب ان کے متعلق خط وکتابت نہ کریں +

دعا بدد جناب مولوی احمد دین صاحب کے فرزند محمد عبد اللطیف بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے +

درخواستِ دُعا شیخ عبد الغفور صاحب احمدی فیروزپور کو اللہ تعالیٰ نے فرزند رینہ عطا کیا ہے۔ احباب سے درخواست دُعا درازی عمر وسعادت مولود مسعود کرتے ہیں +

شکریہ حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی ان تمام احباب کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتے جنہوں ان کے مولود مسعود کی خوشی میں مبارک باد کے خطوط لکھے اور عزیز کے واسطے دعائیں کیں +
(جزاہم اللہ احسن الجزا)

دعا مدد برادرم ملک غلام محمد صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں +

ایک نیک تحریک کی یاددہانی
جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ قبل ازیں ہم نے اخبار بدر میں بماہِ دسمبر ۱۹۱۱ء یہ تحریک کی تھی۔ کہ دربارِ تاجپوشی کی خوشی میں جو انعام ملازمان سرکاری کو عطاء ہو۔ وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دینا مناسب ہے اور خود بھی اس امر کا وعدہ کرکے پیش قدمی کی تھی۔ سو اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے اس وعدہ کے ایفاء کی توفیق بخشی۔ اور مجھے جو اپنی تنخواہ کا نصف مبلغ ۱۵ بونس سرکار سے عطاء ہوا تھا۔ وہ میں نے خزانہ انجمن احمدیہ میں داخل کر دیا۔ مگر دیگر بھائیوں کیطرف سے بجز ایک بھائی کے جس نے اسی قسم کا بونس مبلغ ۵ داخل خزانہ انجمن کر دیا ہے۔ اور کسی کے اس کارِ خیر میں حصہ لینے کا حال مجھے معلوم نہیں ہوا۔ یہ کوئی نیا چندہ یا نیا بوجھ تو نہ تھا۔ کہ جس کو برداشت کرنا محال تھا بلکہ یہ رقم تو تھوڑا سا دِل کو سمجھانے سے ہی بآسانی ادا ہو سکتی تھی۔ صرف یونہی خیال کر لیا جاتا۔ کہ ہم اپنی موجودہ آمدنی سے کچھ نہیں دیتے۔ بلکہ یہ زائد رقم جو خدا نے دی ہے۔ اس کو اپنے مصرف میں لانے کی بجائے اُسی کے مصرف میں لگاتے ہیں۔ کہ جس نے یہ دی ہے۔ یہ تحریک تو اس عاجز نے ایسے وقت پر کی تھی۔ کہ ابھی یہ بونس ملا ہوا نہ تھا۔ اور اس رقم کو اپنے مال میں شامل کرنے سے پہلے ہی علیحدہ کر لینا اور فی سبیل اللہ بھیجدینا آسان تھا مگر تاہم اگر اب بھی بونس پانے والے احباب دل کڑا کر کے اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہیں تو کچھ مشکل نہیں ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ +

الراقم خاکسار محمد عبد اللہ عفی عنہ
منشی ضلعدار نہر۔ حال وارد قادیان۔ ۲۔ مارچ ۱۹۱۲ء

کتب بدر ایجنسی
بمعہ قیمت کتب

مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دُعا	۲/		
فصل حق	۱/	تحفۃ الندوہ	۰/
جواب سراج الدین عیسائی	۲/	چِٹھی مسیح	۱/
سی حرفی عبد القدوس	–/	احمدی کا من مولوی محمد علی	۱/
بلاغ لقوم عابدین	۱۰/	تحفۃ المشتاقین	–/
کرشن اوتار	–/	گلدستہ احمدی	–/
سیف حق	۲/	سی حرفی اللہ داد خان	–/
صدقے جاواں	–/	جام وحدت	–/
گل مونیا	–/	کا من احمدی اللہ داد خان	۰/
اظہار حق	–/	سی حرفی فضلدین	۰/
کلمۃ الفصل	۱/	گلدستہ رسالت	۲/
سچ بیان	–/	تعلیم القرآن	۱/

گلگت میں احمدیت

ہمارے مکرم دوست منشی نور محمد صاحب گلگت شہر
... تے ہیں کہ وہاں احمدی جماعت کے سب ۱۶ ... یا۔ اللہ تعالےٰ ترقی دے اور ان کو نیکیوں کی توفیق دے ✤

تحفہ بنارس کیسی کتاب ہے؟

ہمارے مکرم دوست منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ تحفہ بنارس کے متعلق لکھتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم و قبلہ جناب مفتی صاحب مدظلہ العالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تحفہ بنارس عطیۃً موصول ہُوا بجان مشکور ہوں۔ کل صبح ملا تھا۔ کل ہی جلد بندھوائی اور کل ہی پڑھا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ جس خوبی سے جناب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے وجود باجود کی تعریف ضرورت کمالات کرامات اور حالات بیان فرمائے ہیں اُنکے مخالفین کا ذکر اور نتائج مخالفت ظاہر کئے ہیں اور پیشگوئیوں کی عظمت اور صداقت ثابت کی ہے اور القصہ جس اسلوب سے تمام مشن کا ذکر اور تبلیغ کا حق اُدا کیا ہے۔ بےریب وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ بنارس میں ڈنکے کی چوٹ ایسا واضح بیان آپکی ایمانی جرأت کا شاہد ہے۔ مضمون کا پیرایہ۔ انداز۔ سلاست خوبی اور محبوبی۔ العظمت اللہ میری تو رُوح وجد میں ہے اور رہے گی۔ سلسلہ میں ایسے مقدس اور قابل بزرگوں کا وجود سلسلہ کے منجانب اللہ ہونے کا بیّن ثبوت ہے ✤

میں کہاں تک بیان کروں۔ اِس مضمون کی خوبیوں کا احصا میرے احاطہ امکان سے باہر ہے۔ قصہ مختصر یہ مضمون اللہ تعالےٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ خداوند کریم اس کتاب کو زیور قبول عطا فرماوے اور اس تحفہ کو قبول کرے اور دُنیا و عاقبت میں آپ پر برکتیں اور بےشمار برکتیں نازل کرے آمین ✤

بدر ممکن ہے کہ منشی صاحب موصوف کو اس عاجز کے ساتھ جو ذاتی محبت کا تعلق ہے۔ اس کا اثر بھی اِس ریویو میں ہو ✤

تحفہ بنارس پر ریویو

اڈیٹر صاحب ریواڑی فرماتے ہیں۔ "تحفہ بنارس" یہ اُس لیکچر کا مجموعہ ہے جو جناب مولوی محمد صادق صاحب احمدی ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نے ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۱ء کو بہ مجمع اہل ہنود بعد نماز مغرب ٹون ہال بنارس میں دیا تھا۔ اور جسے اب کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے جناب موصوف نے نہایت ہی سیمپل اور عام فہم مثالیں دیکر خدا کے سچے مذہب (دین اسلام) کو سچا اور خدا تعالےٰ کو قادر مطلق اور واحد ثابت کر دکھایا ہے ممکن نہیں بغیر ختم کئے چھوڑ دیا جائے ایک مثال بطور نمونہ لیکچر میں سے یہاں نقل کیجاتی ہے۔ جس سے عاقل و فہمیدہ اصحاب خود اندازہ لگا لینگے کہ یہ لیکچر کا مجموعہ کیسا ہے ✤

سوال۔ ہندو "آپ کے نزدیک اوتار کی کیا تعریف ہے؟"

جواب:۔ "صادق"۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اوتاروں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بجلی بعض ذرائع سے ایک تار کے اندر ڈال دیجاتی ہے تو وہ تار کا ٹکڑا معمولی تاروں کی طرح نہیں رہتا بلکہ ایسے عجیب کام اس سے ظاہر ہوتے ہیں جو دوسرے تاروں سے نہیں ہو سکتے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے دوسرے ٹکڑوں کی طرح یہ بھی ایک تار ہے لیکن ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ تار بجلی بنگیا ہے اور دُنیا میں جو بجلی پیدا ہوئی ہے وہ سب اس کے اندر گھس گئی ہے بلکہ سچ بات یُوں ہے کہ بجلی بجائے خود اپنی جگہ قایم ہے اور اس کی طرف سے ایک خاصیت اس ٹکڑے کو عطا ہوئی ہے۔ ایسا ہی خدا کے پیارے بندوں پر ایک چادر ڈالی جاتی ہے اور وہ ایسے کام کر دکھاتے ہیں جو دوسرے انسان نہیں کر سکتے۔ وہ دوسرے انسانوں سے ممتاز ہیں۔ اعلےٰ ہیں۔ برتر ہیں لیکن وہ خدا نہیں بنجاتے بلکہ خداوند تعالےٰ اپنی ذات میں دائم قائم ازلی ابدی ہے" ✤

دیکھئے ناظرین کیا عام فہم مثال دی ہے ✤

الغرض یہ لیکچر نہایت دلچسپ ہے شائقین ضرور ملاحظہ فرماویں۔ قیمت صرف ۴؍ ناظرین بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کریں ✤

حضرت خلیفۃ المسیح کا ریویو کتاب چشمہ زندگی

"سوجیوں سرودر" کیا معنے "چشمہ زندگی" جناب کی تصنیف کو مَیں نے ۱۵۔ جنوری جوقت ڈاک میں آئی پڑھا اور دلچسپی سے پڑھا۔ فزیکل کانگریس نام کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ جناب الٰہی کا فضل ہر ایک ملک پر ہوتا ہے اور ہوتا ہے ہماری پاک کتاب میں ہمارے خالق و مالک کا نام رب العلمین ہے۔ اگر یونان کی زمین نے مخلوق کے لئے مفید روحوں کو پیدا کیا ہے تو وسط ایشیا کو بھی ایسے پاک ارواح سے محروم نہیں رکھا۔ اگر ملک عرب و ایران راحت بخش قطعہ دُنیا کا ہے جس میں قلب و قالب کیلئے مفید سامان مہیا ہیں۔ تو ہندوستان بھی اس کی ربوبیت وفضل عام سے سیراب ملک تھی۔ جالینوس دیقوریدوس وغیرہ پر فضل محدود نہیں۔ بوعلی و زکریا رازی وغیرہ بھی اس کے کرم وفضل کے نیچے تھے ✤

چرک۔ شسرت۔ باگ بھٹ وغیرہ کی محنتیں بےریب قابل قدر ہیں۔ آجکل یورپ کی مفید عام محنتوں کا کون انکار کر سکتا ہے۔ تار۔ ڈاک۔ ریلوے۔ کاغذ۔ مطبع۔ سلطنت وسیع وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر ان کے ڈاکٹروں کی محنت سے نادان ہی منکر ہو سکتا ہے۔ اس وقت ایک مجموعہ طب کی ہماری ضرورت ہے جس پر ملک کی بہبودی منحصر ہے ✤

مہتہ سیتا رام جی دت کو پراج کویرنجن۔ ادیتہ اوشد ہالہ۔ صدر بازار۔ راولپنڈی کی محنت بہت ہی قابل قدر ہے۔ ہندو مُسلمانوں کی کشیدگی خدا کرے ملک کی ترقی کا موجب ہو۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے ✤

دستخط نورالدین از قادیان

نوٹ۔ یہ کتاب صاحب مصنف سے بقیمت ۱۲؍ فی نسخہ مندرجہ بالا پتہ سے مل سکتی ہے ✤

ضرورت

شیخ عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گجرات کو ایک شخص احمدی کی ضرورت ہے جو انکے بچوں کو قرآن شریف پڑھا دے۔ شیخ صاحب علاوہ خوراک اور مکان کے انتظام کے مبلغ **چھ روپے** ماہوار اُستاد صاحب کی نذر کیا کرینگے ✤

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرت ناک واقعات تاریخ اسلام کے ۱۲ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دُنیا حیران وششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اسکو ضرور خریدیں۔ امید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجائیگی۔ احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحے قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ } منشی غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشگوئی دجّال اور ہمارا سوال

میں ان تمام غیر احمدی علماء کی خدمت میں (جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض اس وجہ سے مسیح موعود نہیں مانتے کہ انھوں نے بعض حدیثوں کو انکے ظاہر پر نہیں محمول کیا اور تاویل سے کام لیا ہے) ایک سوال پیش کر کے اس کا حل چاہتا ہوں امید کہ ہمارے مولوی صاحبان ضرور اس طرف توجہ فرما دیں گے۔ سوال یہ ہے کہ مدت سے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہر جگہ شہر ہوں یا دیہات بحث مباحثے ہو رہے ہیں۔ جہانتک دیکھا گیا۔ احمدیوں کے برخلاف یہی اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ کہ دجال وغیرہ کے متعلق جو پیش گوئیاں ہیں احمدی انہیں تاویلیں کرتے ہیں اس جھگڑے کو طے کرنے کے لئے ذیل میں چند اختلافات درج کرتا ہوں جو دجّال کی پیشگوئی میں ہیں آپ مہربانی فرما کر بموجب حکم النصوص تحمل علےٰ ظواھرھا کے ان روایات میں بغیر کسی قسم کی تاویل کے باہم تطبیق کر دکھائیں اور جس اخبار یا رسالہ میں یہ مضمون شائع ہو وہ میرے نام بھی بھیجدیں خدا آپکو اجر دیگا۔ اگر آپ اپنے دعوے کے مطابق جواب دینے سے عاجز ہیں تو یاد رکھو جن ناواقف مسلمانوں کو آپنے یہ کہہ کر کہ حدیث میں یوں آیا ہے اور مرزائی یوں کہتے ہیں۔ فتنہ دجّال میں مبتلا کر رکھا ہے ان سب کا گناہ آپ کی گردن پر ہے کیونکہ نواس بن سمعان کی حدیث میں جس کو آپ اکثر پیش کیا کرتے ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال غیر الدجّال اخوفنی علیکم۔ جس کا ترجمہ آپنے یہ کیا۔ فرمایا دجّال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے جیسے گمراہ کرنے والے مولویوں اور درویشوں اور حاکموں کا"۔ پس اس فرمودہ نبوی پر غور کرو کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر دجّال میں اس خوف کا بیان فرمانا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں نے خواہ وہ مولوی ہوں یا گدی نشین بوقت ظاہر ہونے دجّالی فتنہ کے اُسکے دُور کرنے اور مخلوق خدا کو اس سے بچانے کے لئے کوشش نہ کی بلکہ اپنی غلطی یا ضد سے اس زہر کو تریاق سمجھ کر کھانا شروع کر دیا تو بے شک حسب فرمودہ آپکے یہ فتنہ دجال کے فتنے سے بھی بڑھ کر ہے لہٰذا میرے اس سوال کو ڈرنے والے دل کے ساتھ سوچو اگر احمدیوں نے مسلمانوں کو دجالی فتنہ سے ڈرانا اور ہوشیار کرنا چاہا ہے اور آپ تاویل کا عذر پیش کرتے ہیں تو اب میں دیکھونگا کہ بغیر تاویل یا چھوڑنے بعض حدیثوں کے مسلمان کو بے خوف یا غافل کرنے کا آپکے پاس کیا ثبوت ہے۔ سنئے۔

پہلا اختلاف تمیم داری کی حدیث میں ہے کہ دجّال جزیرہ میں جکڑا ہوا ہے اور اخیر زمانہ میں وہ کھولا جاوے گا۔ فدخلوا علیہ فاذا ھم بشیخ موثوق شدید الوثاق (ابن ماجہ) اور ابی بکرہ کی حدیث میں ہے کہ دجّال کے ماں باپ تیس برس تک اس حالت پر رہینگے۔ کہ ان کے ہاں اولاد پیدا نہ ہوگی پھر ان کے واسطے کانا لڑکا ہوگا۔ عن ابی عبدالرحمان بن ابی بکرۃ عن ابیہ۔ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ یمکث ابو الدجال وامہ ثلاثین عاما لا یولد لھما ولد ثم یولد لھما غلام اعور الخ (ترمذی)

دوسرا اختلاف۔ مشہور تو یہ ہے کہ وہ ایک شخص ہوگا حالانکہ ایک حدیث میں اس کے لئے جمع کے صیغے آئے ہیں جن سے ثابت ہوا کہ وہ ایک گروہ ہے وہ حدیث یہ ہے یخرج فی اٰخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من الدین السنتہم احلی من العسل وقلوبھم قلوب الذیاب یقول للہ عزّ وجل ابی یغترون ام علی یجترؤن حتی حلفت لابعثن علےٰ اولئک منھم فتنۃ الخ

تیسرا اختلاف۔ حلیہ میں ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ الدجال اعور عین الیسریٰ (ابن ماجہ) دوسری میں ہے کہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا وان مسیح الدجال اعور عین الیمنی (بخاری وغیرہ) ایک جگہ ہے اس کی آنکھ گویا ایک انگور ہے اُبھرا۔ دوسری جگہ اوسے ممسوح العین یعنے اندھا لکھا ہے کہیں تو ہے۔ فانی ساصفہ لکم صفۃ لم یصفھا ایاہ نبی قبلی (ابن ماجہ) وانہ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأ کل مؤمن کاتب او غیر کاتب۔ یعنے ہر شخص خواہ پڑھا ہوا ہو یا نہ اُسکو پہچان لے گا اور کہیں یہ ذکر ہے۔ فیقراہ من کرہ عملہ (ترمذی) یعنے اس کو وہی پڑھ کر پہچانے گا جو اس کے عملوں کو بُرا جانتا ہے پھر اسی پر بس نہیں بخاری میں ہے کہ ابن صیاد کو جب حضرت عمرؓ نے قتل کرنا چاہا تو آپنے فرمایا۔ ان یکن ھو ولا تسلط علیہ۔ عن محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال قلت تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علےٰ ذٰلک عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلعم۔ یہاں آپ ہی سے شک بھی منقول ہے نہ آپ کافر لکھا ہوا پڑھ سکے نہ صحابی۔ پھر تمیم داری کی حدیث میں ہے کہ وہ بوڑھا ہے۔ فاذا ھم بشیخ۔ اور نواس کی حدیث میں ہے۔ انہ شاب۔ وہ جوان ہے عبادہ کی حدیث میں ہے کہ دجّال ٹھگنا ہے اس کے دونوں ... میں فاصلہ بہت ہے اور ابو ہریرہ کی حد... ... کے گدھے کے دونوں کانوں کے بیچ ستر باع کا فاصلہ ہے

چوتھا اختلاف۔ جائے خروج میں ہے۔ تمیم داری کی حدیث میں ہے وہ دَیر (گرجا) سے نکلے گا۔ ولکن ہذا الدیر قدر مفتوح فاتو۔ مسلم میں ہے۔ الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لابل قبل المشرق ما ھو وا وما بیدہ الی المشرق۔ ترمذی میں ہے، قال ابوبکرہ .. .. .. فذھبت انا والزبیر ابن العوام حتی دخلنا علےٰ ابویہ۔ یعنے تم مدینہ میں الدجّال کے ماں باپ کے گھر گئے جو یہودی تھے۔ ابن صیاد جس کو الدجال سمجھا گیا وہ کبھی نہ شام سے آیا نہ سمندر سے۔

پانچواں اختلاف۔ اس کی علامتوں میں ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے۔ معہ ماء ونارا۔ ابن ماجہ میں ہے۔ معہ جنۃ ونار۔ گدہے کا ذکر بھی حدیثوں میں ہے۔ یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعا۔ بجائے گدھے کی رفتار کے بعض جگہ اس کی رفتار کا بیان ہے۔ قلنا فما اسرعہ فے الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح۔ باوجود ان علامتوں کے ابن صیاد کو بھی الدجال قرار دیا گیا جس کے پاس نہ ایسا گدہا نہ ہی دوزخ۔

چھٹا اختلاف۔ اس کے زمانہ خروج میں ہے۔ بعض حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نکلے گا۔ لیکن برخلاف اس کے ایسی حدیثیں بھی ہیں جن سے اس کا اسی زمانہ میں ظاہر ہونا پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اول تو نواس کی حدیث میں ہے۔ ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرءٌ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علےٰ کل مسلم۔ یعنے دجّال اگر میری موجودگی میں نکلے تو میں اس سے حجت کرونگا اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہوں تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کر لیوے۔ دوم ابن صیاد کے بارہ میں آپ کا شک کرنا اور خاموش رہنا۔ سوم۔ بعض جلیل القدر صحابی حضرت عمرؓ جیسے قلم اٹھا کر اسی زمانہ میں الدجال کا ظہور مان چکے بعض اُسکی پیدائش سُن کر اس کے والدین کے گھر گئے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ ابوسعید کہتے تھے۔ واللہ ماکنا نری ذٰلک الرجل الا عمر بن الخطاب۔ یعنے دجّال جس شخص کو قتل کر کے پوچھیگا۔ کہ تیرا کون ربّ ہے وہ کہے گا۔ ربی اللہ۔ ہمارا گمان تھا کہ وہ ایسا جواب دینے والا عمرؓ بن خطاب ہے، جس سے معلوم ہوا اصحابہ اسی زمانہ میں خروج دجّال کے منتظر تھے۔

ساتواں اختلاف - اس کے ساتھ مقابلہ کرنے میں ہے کہ کون اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا اور مقابلہ کس چیز سے ہوگا سنان سے یا حجت برہان سے - سو ایک جگہ تو ہے کہ عیسیٰ اس کو قتل کریں گے۔ فیدرکہ عند باب اللد الشرقی فیقتلہ - اور ایک جگہ ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ کو فرمایا - ثم تقاتلون الدجال فیفتحہا (ابن ماجہ) نواس بن سمعان کی حدیث میں ہے۔ فانا حجیجہ دونکم - فامرء حجیج نفسہ - یعنے مقابلہ حجت سے ہوگا۔ لکھا ہے کہ دجال حضرت عیسیٰ کی ریح سے پگھل جانے گا۔ فاذا نظر الیہ الدجال ذاب کما یذوب الملح فی الماء جب دجال اور یہود مسیح علیہ السلام کے دیکھنے سے ہلاک ہو گئے تو پھر ان کے بھاگنے اور قتل کرنے کے کیا معنے۔

آٹھواں اختلاف - اس کے زمانہ اقامت میں ہے نواس بن سمعان کی حدیث میں ہے۔ قلنا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مالبثہ فی الارض قال اربعون یوما (۴۰ دن) اسماء کی حدیث میں ہے کہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وان ایامہ اربعون سنۃ (۴۰ برس)

نواں اختلاف - اس کے دنوں میں ہے نواس کی حدیث میں ہے - یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم اسماء کی حدیث میں ہے۔ السنۃ کنصف السنۃ والسنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وآخر ایامہ کالشررۃ یصبح احدکم علی باب المدینۃ فلا یبلغ بابہا الآخر حتی یمسی یعنے دن ایسے چھوٹے ہونگے جیسے چنگاری اڑجاتی ہے۔ مدینہ کے ایک دروازہ سے کوئی صبح کے وقت چلے تو دوسرے دروازہ تک پہونچنے سے پہلے شام ہوجاوے گی۔

دسواں اختلاف یہ ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا - فسالت من ہذا فقالوا ہذا المسیح الدجال - دوسری حدیث میں ہے لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال (بخاری) تلک عشرۃ کاملۃ۔

ان اختلافات میں باہم تطبیق دینے کے علاوہ ہمارے مولوی صاحبان یہ بھی بتائیں کہ فتن دجالیہ کو اپنے ظاہر پر محمول کرنے سے قرآنی تعلیم کے مطابق آلہی توحید میں کچھ فرق آتا ہے یا نہیں۔ مثلاً دجال کا اپنے حکم سے مینہہ برسانا یامر السماء ان تمطر فتمطر - کھیتی پیدا کرنا یامر الارض ان تنبت فتنبت - خدا کے پیدا کردہ جانور تو اپنی مدت میں بڑے ہوں مگر اس کے جانور ایک ہی دن میں شام کو نہایت موٹے اور بڑے ہوکر واپس آویں گے۔ اس کی شرح میں ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں ایک ہی دن میں یہ سب باتیں ہوجاویں گی پانی برسنا چارہ پیدا ہونا جانوروں کا اس کو کھاکر طیار ہوجانا ان کے تھن دودھ سے بھرجانا تروح مواشیہم من موہم - قحط وبا کا اپنے حکم سے پیدا کرنا۔ تلا تبقی لہم سائمۃ الا ہلکت - مارکر زندہ کرنا - فیقتلہا ...... و یقول لہ الخبیث من ربک - زمین کے خزائن کا اس کے پیچھے چلنا فیقول لہا اخرجی کنوزک فینطلق - سورج چاند وغیرہ بھی اپنی رفتار چھوڑ دیں گے - وآخر ایامہ کالشررۃ وغیرہ وغیرہ - بینوا توجروا۔

کرم داد از دوالمیال ضلع جہلم -

حضرت مرزا صاحب کا حج

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا خط متضمن استفسار بابت اعتراض حج موصول ہوا - جواباً ملتمس ہے کہ :-

(۱) یہ امر کچھ محتاج اثبات نہیں کہ فرضیت حج بیت اللہ شرط استطاعت السبیل الیہ سے مشروط ہے چنانچہ ارشاد الہی - و حج البیت من استطاع الیہ سبیلا - نص صریح اس پر شاہد ہے اور جب تک امن حاصل نہ ہو یہ استطاعت سبیل حاصل نہیں ہوسکتی۔

(۲) آج دنیا میں سلطنت برطانیہ دنیا بھر کی سلطنتوں میں بلا استثناء عدل گستری اور امن پسندی کے لحاظ سے یقیناً بے نظیر سلطنت ہے اور جسقدر امن اس کے زیر سایہ ممالک کو حاصل ہے وہ آج دنیا بھر میں کسی کو نصیب نہیں۔

(۳) حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین نے آپکی مخالفت میں - واذ یمکربک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک کا مصداق بننے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا اور جہاں تک ان کے امکان میں تھا انہوں نے آپکے اور آپکی جماعت کے استیصال کے لئے ناخن تک زور مارا - اگر خداوند تعالےٰ کی نصرت آپکے شامل حال نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ آپ انکی زد سے بچ سکتے۔

(۴) گورنمنٹ انگلشیہ کی امن پسندی اور عدل گستری خدا کے فضل وکرم سے حضرت اقدسؑ کے لئے ان دشمنوں کے حملوں سے بچنے کا ایک نہایت اعلےٰ ذریعہ تھی - اگر یہ فضل خداوندی آپکے ساتھ نہ ہوتا تو یہ درندے ان کو پھاڑ کھاتے۔

(۵) امن نہ ہونے کے باعث ہی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خداتعالےٰ کیطرف سے حکم ملا کہ مکہ سے جہاں بیت اللہ الحرام اور حج کا مقام ہے ہجرت اختیار کریں۔ پس جبکہ حضرت اقدسؑ کے دشمن بھی ویسے ہی آپکی جان کے پیاسے تھے جیسے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظالم دشمن آپ کے خون کے پیاسے تھے اور ان سے امن میں رہنے کے لئے سایہ سلطنت برطانیہ ظاہری اسباب میں ایک بے نظیر سپر ہے اور ساتھ ہی ایسے امن کے مقام کو چھوڑ کر جانا خدا کے احکام کی مخالفت کرنا ہے۔ تو آپ کا بذاتِ خود حج کے لئے نہ جانا کسی مومن کے لئے ذرہ بھر اعتراض کی گنجائش نہیں دیتا بلکہ موجودہ صورت میں تو ایسی امن کی جگہ کو چھوڑ کر جانا اعتراض پیدا کرتا ہے کیونکہ امن نہ ہونے کیوجہ سے ہی تو ہماری سرکار کو حکم ملا تھا کہ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں قیام اختیار کریں پس جو شخص آپکی سنت کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حج کو نہ جانے کی وجہ سے اعتراض کرتا ہے وہ سنت نبوی ہی کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ قرآن کریم کے صریح حکم کی مخالفت کرتا ہے۔

نیز جب کہ حضرت اقدس کیطرف سے ایک شخص بحکم حضرت خلیفۃ المسیح وامّ المومنین حج کر آیا تھا اور احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ اس طرح سے بھی فریضہ حج ادا ہو جاتا ہے - تو آپکی نسبت یہ کہنا کہ آپ نے حج نہ کیا ارشاد نبوی کی صریح مخالفت کرتا ہے - واللہ اعلم

خاکسار محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ

حسب حکم مفتی محمد صادق صاحب مکرم -

مساکین مدرسہ احمدیہ

ہمارے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ایسے لڑکے بہت ہی تھوڑے ہیں - جو کہ اپنے اخراجات پر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں رہتے ہیں اور مدرسہ احمدیہ میں دینی علوم حاصل کرتے ہیں۔ اکثر لڑکے ایسے ہیں کہ جن کو صدر انجمن احمدیہ وظائف دیتی ہے - جس پر کافی تعداد میں انجمن کا روپیہ صرف ہوتا ہے اور یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے - محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔

اگر ہمارے قومی بھائی کچھ تھوڑی سی توجہ اس طرف مبذول فرماویں کہ اپنے پرانے کپڑے ہمارے بورڈنگ میں بھیجدیا کریں توکسیقدر ہمارے بچوں کو مزید مدد ہوسکتی ہے بلکہ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اکثر ہمارے بھائی بفضلہ تعالےٰ ایسے بھی ہیں جو چند چند نئے جوڑے کپڑوں کے بنوا کر بھیج سکتے ہیں انکی خدمت میں خاص طور سے عرض ہے کہ وہ ضرور اس طرف توجہ فرماویں

اور بذریعہ پارسل ڈاک جو نہ کپڑے نئے ہوں یا پرانے ہوں ہمارے بچوں۔ کے لئے بھیجدیں اور اس امر کا ہمیشہ ہمیشہ خیال رکھیں۔ والسلام

قوم کا خادم۔ عبدالمجید خاں
اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مدرسہ احمدیہ قادیان

ردّ افتراء

ہمارے مہربان ایڈیٹر صاحب نورافشاں حضرت خواجہ صاحب کی تصنیف ردّ افتراء پر ریویو کرتے ہیں اور ایک کالم سے زائد اس پر خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ مگر خلاصہ سارے ریویو کا صرف یہ ہے کہ خواجہ صاحب نے کتاب کا نام ردّ افتراء کیوں رکھا ہے۔ سو ہم عرض کر دیتے ہیں کہ پادری بشیر صاحب نے ایک افتراء کیا تھا کہ احمدی صاحبان ناحق یسوع کی ایک رفیقہ کو بدکار کہتے ہیں۔ پر بشیر صاحب کا قول صحیح نہ تھا۔ احمدی صاحبان نے کوئی افتراء نہیں کیا خواجہ صاحب نے تحقیق کر دیا اور جنہوں نے صادق کو مفتری قرار دیا ان کا اندفاع ہوا اور ردّ ہو گیا اس واسطے کتاب کا نام ردّ افتراء رکھا گیا۔ باقی جو خوشخبری دیگئی ہے کہ کتاب کا جواب پادری صاحب دینگے۔ سو جب وہ چھپے گا ملاحظہ کیا جاوے گا۔ جو اس میں حق ہو گا قبول کیا جاوے گا باقی پادری صاحب کی خدمت میں بمعہ تحائف جدید واپس کیا جاوے گا۔

خواجہ صاحب کی کتاب ردّ افتراء پہلی ایڈیشن سب تقسیم ہو گئی ہے دوبارہ چھپ رہی ہے۔ درخواست کنندگان انتظار کریں ؎

جنتری بیوپار سنہ ۱۹۱۲ء

جو مطبع نولکشور لکھنؤ میں چھپی ہے۔ علاوہ دیگر ضروریات جنتری کے بیوپاریوں کے واسطے ہر ماہ کے متعلق مناسب ہدایات درج کیگئی ہیں۔

تحفہ بنارس پر ریویو

۳؎ ایڈیٹر صاحب اخبار میونسپل گزٹ صدائے ہند لاہور لکھتے ہیں:۔ یہ وہ لکچر ہے جو ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو مولوی محمد صادق صاحب نے ٹون ہال بنارس میں اہل بنارس کو بطور پیام توحید سُنایا تھا۔ حال میں صاحب موصوف نے اس لکچر کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع کرایا ہے جو ۴ صفحوں پر ہے۔ عمدہ کاغذ اور لکھائی چھپائی کے ساتھ چھپا ہے۔ لکچر کی عبارت نہایت سلیس ہے۔ جسمیں توحید باری تعالےٰ اور وحدانیت حق تعالےٰ کو بہت عمدہ پیرایہ اور مناسب الفاظ میں بیان کیا گیا۔ بُت پرستی سے پرہیز کرنے اور خدا کو واحد جان کر اسلام کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیگئی ہے۔ چوں کہ لکچر کے الفاظ نہایت ملائم اور سنجیدہ ہیں) اسلئے ہر مذہب وملّت و فرقہ افراد کو اسے ملاحظہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں سوائے حق بات کے اور کچھ نہیں دکھایا گیا۔ لکچر مذکور دفتر اخبار بدر قادیان سے ملسکتا ہے۔ قیمت فی نسخہ چار آنہ (۴ر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باوا نانک کی پیشگوئی

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے باوا نانک صاحب کی ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود کے بارہ میں اخبار بدر جلد ۹ نمبر ۱۴ میں شائع کی تھی چند روز سے مجھے ایک جنم ساکھی گورمکھی میں لکھی ہوئی ملی ہے۔ جس کا حجم غالباً ٹائپ والی سے زیادہ ہے اور بہت ہی خوشخط لکھی ہوئی ہے اور اس میں باوا نانک صاحب کا مُسلمان ہونا نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں لکھا ہے اور اسکے اختتام میں یُوں لکھا ہے "سمت ۱۸۵۵ بکرماجیتی پھاگن سُدھی اشٹمی۔ منگلوار پوتھی سپورن ہوئی ہے" اگرچہ بندہ پرائیویٹ انٹرنس کی طیاری کر رہا ہے دُعا کریں اللہ تعالےٰ کامیابی بخشے۔ تاہم جوش صداقت طبیعت میں موجزن ہے اسلئے تھوڑے سے مطالعہ سے مجھے آپ کی شائع شدہ پیشگوئی سے بھی زیادہ زبردست پیشگوئیاں اس میں سے ملی ہیں۔ جو آپکی خدمت اقدس میں برائے اشاعت لکھی جاتی ہیں اُمید کہ بہت سی سعید روحیں راہِ راست پر آئیں گی اور آپ اخبار بدر میں شائع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

پیشگوئی اوّل

اک اساتھوں پچھے ہو دیگا اوہ اساتھوں ودھ ہو دیگا۔ تے مردانیاں اوہ پیدا ہو دیگا اوہ اساڈے نیڑے ہی ہو دیگا تاں پھیر مردانے پچھیا۔ گوروجی اوہ کون ہو دیگا تاں گورو نانک جی آکھیا ورن (جنم) جٹ دے گھر ہو دیگا تاں پھیر مردانے آکھیا کچھ اوہ بھی بھلا جہیا ہو دیگا تاں گورو نانک جی کہیا اساتھوں بھی ودھ دور چنگا ہو دیگا۔ پر بانی اُچرےگا ناہیں تاں پھیر مردانے پچھیا گوروجی اُسدی بھی سکھ سنگت ہو ویگی تاں گورو نانک جی کہیا مردانیاں اوہ تاں آپ ہو دیگا اُسدی سنگت بیان کرتا ہو رس نوں جانیگی ناہیں اُسدا اڈا اپنا چلیگا (جنم ساکھی مذکورہ بالا ورقہ ۳۱۲ یاد رہے کہ مصنف نے صفحے نہیں لکھے بلکہ ورقے ہی لکھے ہیں۔)

پیشگوئی دوم

تاں پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی اک الیسا ۔۔۔ ہو دیگا اوہ اتھے پہنچیگا ہور کوئی ناہیں ہور وڈی وڈی بھگت ہوئے اتے ہونگے تے پہنچیا کوئی ناہیں اتے نا کوئی پہنچیگا تاں پھیر مردانے پچھیا اجی اوہ کد ہوسی تے کیہڑے جگ وچ ہو دیگا تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی کل جگ وچ ہو دیگا اتے جد نانک تپا دہ چھڈیگا تس تھوں پچھے سو دہے ہو دیگا پر وڈا بھگت ہوسی اتے نانک تپے نالوں بھی وڈا ہو دیگا اتے انہاں ترہیاں دے تُل (برابر یا ثانی) ہور کوئی بھگت ناہیں تاں مردانے آکھیا جی ترے کیہڑے تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی۔ اک کبیر بھگت ہویا ہے اتے نانک تپا ہویا ہے اتے پچھوں اُدس بھگت ہونا ہے تاں پھیر مردانے پچھیا جی کبیر تاں جولاہ ہویا ہے نانک تپا کھتری ہویا دیکھاں جی اوہ بھگت کس ورن وچ (جنم) ہوسی اتے کیہڑی دھرتی کیہڑے ملک وچ ہو دیگا تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی۔ دھرتی پنجاب دی ہو دیگا اتے شہر وٹالے وچ اتے ورن جٹ دا ہو دیگا تاں پھیر مردانے آکھیا اجی کہیا جیہا ہوسی تاں پھیر پہلاد بھگت کہیا سُن بھائی بھادیں کوئی رنج ہووے اتے بھادیں کوئی راجی۔ اوہ بھگت کبیر اتے نانک تپے تھوں ودھ ہوسی تاں گورو نانک جی بولیا کیوں مردانیاں اساڈا آکھیا جھوٹھا جانا آہا؟ تاں مرداناں گورو نانک جی دے پیراں تے ڈھے پیا جی گرو میں بھلا مینوں بخشو تاں گورو نانک جی کہیا سُن مرداناں جو پورن پُرکھ ہیں سو باج نہیں رکھدے اوہ جیوں دی تیوں آکھدے ہیں تاں پہلاد بھگت آکھیا ہاں بابا جی اینویں ہی جو ہے اوہ جو ست پُرکھ ہیں اپنی وڈیائی نہیں کردے اوہ جیوں دی تیوں کہندے ہیں تاں گورو نانک جی کو مردانے صدیں (عاجزی کرکے) کہیا ست گرو جی ست۔ نسیں جو کہندے ہو سو سچ ہی کہندے ہو (ورق از ۳۵۲ تا ۳۵۴)

اپنے گاؤں کے چند معزز خواندہ اہل ہنود کی شہادتین۔

پیشگوئیاں مندرجہ بالا ہمارے روبرو شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی نے قلمی جنم ساکھی بھائی بالے و گرد انگد صاحب والی گورمکھی سے اُردو میں لکھی ہیں اور جہانتک ہمیں تحقیقات کی ہے تاریخ زمانہ گورو نانک صاحب کے بعد سوائے مرزا صاحب غلام احمد رئیس قادیان کے ان صفات ممدوح کا موصوف بتلانے سے ساکت و خاموش ہے اور گورو صاحب اور پہلاد بھگت جیسوں کی پیشگوئیوں کو ذہنی خیال کرنا گویا ایک تو جھوٹا سمجھنا اور دوسرے موجودہ گورو کا خون کرنا ہے تیسرے اس عالیجاہ موعود کی تکذیب کرنا ہے تو پیارو سب سے بڑھ کر پرمیشور کے قہر کے نیچے آنا ہے گورو صاحب کی بات کو ماننا گویا پرمیشور کو راضی کرنا ہے۔ لہذا تکذیب سے تصدیق اچھی ہے ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

چودھویں صدی کا یہودی

ایک مضمون بعنوان "تقسیم بنگال کا نسخ اور قادیانی مشن کا مسخ" اہلحدیث مورخہ ۲۳-فروری ۱۹۱۲ء میں نظر سے گزرا۔ اگرچہ مضمون نویس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا تاہم مضمون پر غور کرنیسے اتنا پتہ لگتا ہے کہ مضمون نویس صاحب چودھویں صدی کے یہودی ہیں اور مسیح زمان کی مخالفت میں یہانتک حد سے تجاوز کر گئے ہیں کہ پیشگوئی جو الہام الہی ہے اُسکی نسبت ایسے سخت اور کریہہ الفاظ استعمال کئے ہیں جن سے ایک مومن کا دل لرزہ میں آجاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ایسی ہی باتوں سے اصل یہود دھتکارے گئے۔ انشاءاللہ اسی طرح مسیح زمان کی مخالفت سے یہ نئے یہودی بھی دھتکارے جائینگے (بلکہ دھتکارے گئے) قابل نامہ نگار صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنی زندگی میں سر فلر کے مستعفی ہونے پر پُورا کر چکے ہیں۔ لہذا قادیانی مشن کا کوئی حق نہیں ہے کہ اب نسوخی بنگال کو اس پیشگوئی کے ماتحت سمجھیں۔ چنانچہ نامہ نگار صاحب نے اپنی تائید میں چند حوالہ ریویو آف ریلیجنز اور حقیقت الوحی کے بھی لکھے ہیں جنکو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے کہ خدا جانے نامہ نگار کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل بھی ہے کہ نہیں غالباً نہیں ہوگی جب ہی تو اس قدر بیہودہ لاف زنی کی ہے کہ "کوئی ہے جو ہمارے سامنے آوے یا ہمارے سوال کا جواب دے"۔ ہمیں ایڈیٹر اہلحدیث پر تعجب آتا ہے کہ وہ ایسے لچر اور نامعقول نامہ نگاروں کے مضمون سے اپنا اخبار کیوں گندہ کیا کرتا ہے ہم ہرگز اس بات کو ماننے کیلئے طیار نہیں کہ یہ بیہودہ مضمون فاضل امرتسری کا خاص اپنا ہے اگرچہ یہ ہم جانتے ہیں کہ ایسی حرکتیں وقتاً فوقتاً اُن سے بھی ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ خیر کسے باشد جواب مندرجہ ذیل پر غور کریں۔ غالباً نامہ نگار صاحب کو (بشرطیکہ کچھ معلومات ہوں) یہ تو معلوم ہوگا کہ ملہم ربانی جو ہُوا کرتے ہیں وہ انسان ہی ہوتے اور نفسانی کمزوریوں سے وہ اپنی عبودیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور جیسا کہ عام خیال ہے وہ عالم بالغیب نہیں ہوتے جب کسی پیشگوئی کے متعلق الہام ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ خدا کی طرف سے عموماً کوئی تفسیر نہیں آتی۔ ملہم اپنے اجتہاد سے جو کچھ اُس پیشگوئی کا قبل از وقت مطلب سمجھتا ہے وہ فوراً شایع کر دیتا ہے کبھی ملہم کے اجتہاد کے مطابق بات ظہور میں آجاتی ہے جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لیکھرام والی پیشگوئی جو لفظاً اور معناً پوری ہوئی اور کبھی اجتہاد کے برخلاف پیشگوئی کا ظہور ہوتا ہے جیسا کہ عبداللہ آتھم والی پیشگوئی جس کو قبل از وقت جماعت احمدیہ کے اکثر افراد نے اپنے اجتہاد سے اس طرح سمجھ لیا کہ آتھم پندرہ ماہ میں ہی مر جائیگا۔ اور حق کیطرف رجوع کا خیال گویا ان کو بھول گیا۔ حالانکہ یہ اجتہاد ہی غلط نہ تھا خدا کے فضل سے اس اجتہاد کی رو سے بھی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور شرط رجوع ہونے سے مخالفوں کو کسی طرح انکار کی گنجایش نہیں۔ ورنہ الہام کی رو سے تو معاملہ بالکل صاف ہے جس پر واقعات زمانہ نے مُہر کر دی۔ اور وہ یہ کہ الہام الہی میں کہیں مرنے کا ذکر نہیں۔ چنانچہ الہامی الفاظ یہ ہیں "پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" یہاں ہاویہ سے مُراد رنج وغم وجان کا خوف ہے نہ کہ دوزخ سب جانتے ہیں کہ دوزخ اور بہشت میں قیامت سے پہلے کوئی نہیں جا سکتا۔ پھر بیچارہ آتھم قبل از وقت دوزخ میں کیوں جانے لگا تھا۔ ہاں رنج وغم کے ہاویہ میں وہ لگاتار پندرہ ماہ تک بموجب الفاظ پیشگوئی پڑا رہا۔ اس عرصہ میں اگر وہ مُسلمان ہو جاتا تو یقیناً وعدہ الہی کے مطابق اس ہاویہ سے اُس کو نجات ملجاتی مگر چونکہ وہ مُسلمان نہیں ہوا اس لئے پندرہ ماہ تک اُس کی زندگی ایک جہنمی زندگی رہی جس کا ثبوت اُس کی اُس خوشی سے ملتا ہے جو اُس نے اور اُس کے رفیقوں نے میعاد مقررہ کے گزرنے پر کی۔ گویا وہ اُس وقت ہاویہ سے نجات پاکر بہشت میں آگیا تھا۔ آمدم بر سرِ مطلب۔ جبکہ الہام کے ساتھ تفسیر نہیں آتی تو جو کچھ ملہم اور اس کے متبعین کہتے ہیں اُسی کے مطابق وہ پورا ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اُن کو نہایت اشتیاق لگا رہتا ہے کہ دیکھئے کب پیارے خداوند کی باتیں پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب کبھی وہ اپنے خیال کے مطابق کوئی بات پوری ہوتی دیکھتے ہیں تو فوراً اپنی نوع کے سامنے خدا کی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے طیار ہو جاتے ہیں (نہ کہ تم منکروں کیطرح کہ صریح نشان پر نشان دیکھتے ہو اور انکار پر انکار کرتے ہو) اس کے بعد اگر وہ پیشگوئی اپنے لفظوں کے ماتحت پورے طور سے صفائی کے ساتھ پوری ہو جاوے تو پھر ملہم اور اس کے متبعین اپنی پہلی رائے کو چھوڑ کر اُس موجودہ بات پر ایمان لے آتے ہیں دیکھو سوچنے کا مقام ہے اگر ملہم اور اس کے متبعین نفسانی بندے ہوتے تو جو کچھ وہ اپنے پہلے اجتہاد سے بات قایم کر چکے تھے (تمہاری طرح) اُسی پر قایم رہتے مگر سبحان اللہ مومن اور متقی کی تو یہی شان ہے اور یہی پہچان ہے اور تقویٰ اسی کا نام ہے کہ جہاں اپنی غلطی معلوم ہو فوراً اُس کو تسلیم کر کے حق کو قبول کر لیتے ہیں یاد رکھو۔ متقی اور مومن بندہ وہی ہے جو ہر طرح خدا کی باتوں کی تصدیق کرتا رہے (نہ کہ تم جیسے مکذب) دیکھو قرآن شریف میں کہیں ویلٌ یومئذ للمصدّقین نہیں آتا۔ بلکہ بجائے مصدّقین کے مکذّبین آیا ہے اسی طرح تم لوگ ہمیشہ خطبہ میں پڑھتے ہو الصدقُ ینجی والکذبُ یہلک۔ فاعتبروا یا اولی الابصار +

اب بھی اگر تمہاری ان عقلی دلائل سے تسلی نہیں ہوئی تو لو اب ہم اِس مضمون کی تائید میں قرآن شریف پیش کرتے ہیں جس سے تم اچھی طرح سمجھ جاؤگے اور انشاءاللہ تا قیامت بھی تم اس بات کو رد نہ کر سکوگے غور سے پڑھو وہ یہ ہے۔ قرآن شریف میں ایک پیشگوئی فرعون کے متعلق تھی اور وہ یہ ہے فالیوم ننجّیك ببدنك لتكون لمن خلفك آیۃ ترجمہ۔ پس آج ہم تیرے بدن کو نجات دینگے تا وہ پچھلوں کے لئے ایک نشان ہو۔ اب دیکھو تمام بزرگانِ سلف اور مفسّرین علیہ الرحمۃ اِس پیشگوئی کا مطلب اور نتیجہ یہ ہی نکالتے چلے آئے کہ "جو وقت فرعون دریا میں غرق ہُوا ہے جان نکلنے کے بعد اُس کا لاشہ دریائے نیل نے ایک کنارہ پر ڈال دیا تھا۔ جو اُس وقت کے لوگوں کے لئے ایک نشان ہو کر موجب عبرت ہُوا تھا" مگر اللہ اللہ تین ہزار برس کے بعد یہ پیشگوئی لفظاً ومعناً پوری ہوئی چنانچہ چند سال ہوئے مصر میں بذریعہ کمیٹی آثار قدیمہ ایک تابوت ملا جس میں سے فرعون کا لاشہ بر آمد ہُوا۔ اور اصل الفاظ پیشگوئی کے مطابق وہ اِس زمانہ کے لوگوں کے لئے ایک نشان بنا چنانچہ تم کو یاد ہوگا کہ ہر فرقہ اور طبقہ کے مُسلمانوں نے اس پیشگوئی کی تصدیق کی اور بڑی خوشی سے اِس کو صداقت اسلام اور قرآن مانا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا تم میں سے کسی نے اسوقت یہ کہا تھا کہ ہم اس کو نہیں مانتے کیونکہ یہ تو (نعوذ باللہ) ایک بہت پُرانی سڑی گلی پیشگوئی ہے جسکو تین ہزار برس کا عرصہ گزر چکا ہے یا کسی نے یہ کہا تھا

کہ چونکہ بزرگانِ سلف اور تمام مفسّرین علیہ الرحمۃ اس پیشگوئی کا تصفیہ پہلے کرچکے ہیں۔ لہٰذا اب ہم ان کے خلاف یہ بات نہیں مانتے جہاں تک مجھے یاد ہے کسی نے بھی اس وقت اس کی قبولیت سے انکار نہیں کیا۔ مگر میں اب یہ کہتا ہوں کہ جس طرح تم اس وقت منسوخی بنگال کو اس پیشگوئی کے ماتحت نہیں مانتے۔ حالانکہ اس کو تو دس برس بھی نہیں گزرے۔ یہ توپیشگوئی بالکل تازی ہے۔ پھر کیا وجہ کہ فرعون والی پیشگوئی جو تین ہزار برس کی پرانی ہوچکی اور تمہارے مفسّر اور بزرگ اس کا فیصلہ بھی کرچکے اب انکے برخلاف ایک نئی بات مانتے ہو اگر ماننے ہو تو دونوں کو مانو ورنہ دونوں سے انکار کرو اور نؤمن ببعضٍ ونکفر ببعضٍ کے مصداق مت بنو۔ الحمد اللہ مجھے اس وقت ایک عجیب نکتہ یاد آیا۔ دیکھو تم لوگ ہر بات میں بزرگانِ سلف کی نظیر پیش کیا کرتے ہو خواہ وہ غلط ہی کیوں نہو کہ اس حدیث کا اور اس آیت کا یہ مطلب بزرگانِ سلف نے بیان کیا ہے۔ اب ہم اُن کے خلاف کس طرح کریں۔ دیکھو تم کو فرعون کی پیشگوئی سے بزرگان سلف کی غلطی تسلیم کرنی پڑی یا نہیں۔ پس اسی معیار پر ہم کہتے ہیں کہ اس زمانہ کے متعلق جو جو پیشگویاں قرآن مجید اور احادیث شریف میں ہیں مثلاً حضرت مسیح کا نزول ثانی۔ دجّال کا خروج۔ یاجوج ماجوج کا عروج وغیرہ وغیرہ۔ ان کا مطلب جو کچھ بزرگان سلف نے بیان کیا ہے وہ صرف اُن کا قبل از وقت اجتہاد ہے جو زمانہ کے طرزِ عمل سے ٹھیک پیشگویوں کے پورا ہونے کے وقت پر غلط ثابت ہوا۔ ہم خدا تعالےٰ کی جناب میں شکر کرتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں بہت پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہمارے ہی زمانہ میں وہ خدا کا پیارا مسیح محمدی دنیا میں تشریف لایا۔ اُس نے ہم کو ایمان کی دعوت دی۔ الحمد اللہ ہم نے اُس کی دعوۃ کو قبول کیا۔ کیا کوئی سعید رُوح ہے جو ان باتوں پر دھیان کرے +

خاکسار سیکے از غلامانِ غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ایچ۔ ایم۔ عبد المجید احمدی۔ کوہِ منصوری۔ ۲۸۔ فروری ۱۹۱۲ء +

بدر بدنِ فرعون کے متعلق پیشگوئی تو ہمارے دوست نے خوب یاد دلائی ہے۔ مگر خوف ہے کہ ہمارے مُلّاں بعض مسیح میں کہیں اس کا بھی انکار نہ کردیں جیسا کہ سب کہا کرتے تھے کہ مہدی چودہویں صدی کے شروع میں آئے گا۔ لیکن اب تو وعظوں میں سے اس مضمون کا ہی رفع ہوگیا ہے۔ خطبوں میں فرمایا کرتے تھے کہاں موسیٰ کہاں عیسیٰ اس بات کا ہے سب کو غم۔ اب اُس غم کو دبایا جاتا ہے اور اس خطبے کو مثل نسخہ انجیل منسوخ سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ ہمیں تو یہ بھی خوف ہے کہ رفتہ رفتہ یہ لوگ کہینگے کہ مسیح کوئی آنے کا ہی نہیں۔ ان لوگوں کو اپنے سب عقائد چھوڑنے پڑیں گے کیونکہ ولی اللہ کی دشمنی سے ایمان رفتہ رفتہ سلب ہوجاتا ہے۔ پیشگوئیوں کا وقوع کئی رنگ میں ہوتا ہے۔ سرفلر کے وقت میں بھی اس کا ایک جزو ہوگیا۔ اب اس کا پورا ظہور ہوگیا۔ اس میں کونسا نقص وارد ہوتا ہے۔ مگر جن کی قسمت میں شقاوت ہو ان کا کیا علاج۔ انہوں نے نہ اُس سے فائدہ اُٹھایا۔ نہ اِس سے۔ وہ بات پیش ہوئی تو کہنے لگے۔ یہ کچھ دلجوئی نہیں۔ یہ وقت آیا۔ تو کہنے لگے تم تو پہلے کہہ چکے تھے کہ یہ پوری ہوگئی خدا اس بدبختی سے بچائے۔ اور مسلمانوں کو راہِ راست پر لائے۔ آمین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک صالح لڑکی کا خواب

جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو شاید معلوم ہوگا کہ میں آجکل لکھنؤ میں ہوں اور معلوم نہیں۔ یہاں کب تک رہنا ہو یہاں میں جن لوگوں میں ہوں۔ وہ جماعت احمدیہ کے سخت معاند ہیں۔ میرے تمام رشتہ دار دشمن ہیں۔ اور یہ بات میں نے یہاں خصوصیت کے ساتھ دیکھی ہے کہ ان کی مخالفت اپنے اندر عناد کا رنگ رکھتی ہے۔ کوئی دقیقہ یہ لوگ میری تکلیف دینے کے لئے اُٹھا نہیں رکھتے اور اگر یہ ملک ہندوستان نہ ہوتا تو اس میں شک نہیں یہ مجھے مروا ڈالتے خدا ان کو ہدایت دے +

انھیں مخالفوں میں ایک لڑکی ہے جس کو سلسلہ کیطرف توجہ ہوئی۔ اُس نے اکثر کتابیں ہمارے سلسلہ کی پڑھیں اور میری گفتگو بغیر کسی تعصب کے سُنی جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اُس کے دل میں حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت گھر کرگئی۔ باوجود اپنے اُس یقین کے جو اُسے حاصل ہے صرف عین الیقین کے درجہ تک پہنچنے کے لئے اُس نے ۲۰ جنوری ۱۹۱۲ء کا دن ختم کرکے عشا کے وقت نماز کے اندر یہ دُعا کی کہ اے عالم الغیب خدا تو مجھ پر حضرت مرزا صاحب کی صداقت بذریعہ خواب کھولدے تاکہ میرا قلب بالکل اطمینان پا جائے چنانچہ اُسی شب ایک خواب نظر آیا جو معزز بھائیوں کی خدمت میں اُن کے ازدیادِ ایمان کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے +

"میں نے رات کو عشا کی نماز میں یہ دعا مانگی کہ اے میرے اللہ اگر حضرت مرزا صاحب صادق ہوں تو اور (نعوذ باللہ) اگر کاذب ہوں تو مجھے بذریعہ خواب معلوم ہو جائے۔ یہ دعا مانگ کر میں سو گئی رات کو ۱۲ بجے کے بعد دیکھا کہ ایک معمر بزرگ جو رنگ کے سانولے ہیں آئے ہیں انکے ہاتھ میں ایک بہت موٹی کتاب ہے وہ کتاب انہوں نے مجھے دی اور کہا کہ اسکو پڑھو۔ اسکے حرف ایسے موٹے تھے جیسے کہ آپ (یعنی راقم آثم محمد عثمان) اپنی بیوی کو موٹے قلم سے الف۔ بے لکھدیتے ہیں۔ حروف بخط عربی تھے مگر اس میں اعراب نہ تھے اُسکو جو میں نے پڑھا تو اُسمیں لکھا تھا "**مرزا صاحب سچے مسیح اور مہدی تھے** پھر انکے ارشاد کے موافق دوسرا ورق اُلٹا اُسمیں قسم کے ساتھ لکھا تھا "**کہ عیسےٰ علیہ السّلام آسمان سے ہرگز ہرگز نہ آئینگے**۔ جب میں یہ پڑھ چکی تو اُن بزرگ نے وہ کتاب لے لی میں نے وہ کتاب اس لئے پھر مانگی تاکہ میں اُسکو ان لوگوں کو دکھلاؤں کہ جنکو میری طرح اطمینان قلب نہیں ہے اسپر انہوں نے یہ جوابدیا کہ جسطرح تم نے آج نماز کے اندر دُعا مانگی ہے اسی طرح اگر کسی اور کو مانگنا ہو اور وہ مانگے تو ہم انشاء اللہ اُس کو بھی دکھائینگے۔ یہ زبانی کہا کہ جن لوگوں کو یہ شبہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام ہی آئینگے وہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم شہیدا کیوں نہیں پڑھ لیتے۔ اُسمیں مجھے جواب دیکھنے کے قبل کنت انت الرقیب علیہم شہیدًا یاد نہ تھا۔ یہ اُن کا ہی بتلایا ہُوا یاد ہے۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ تم ایک لفظ پڑھنا بھول گئیں۔ چنانچہ جب میں نے کھولکر پھر پڑھا تو اُس میں لکھا تھا کہ جو لوگ **مرزا صاحب اور محمد میں فرق کرتے ہیں وہ کافر ہیں** +

اور بڑے بڑے موٹے حرفوں میں یہ بھی لکھا تھا کہ جب رسول خدا صلعم سے خدا نے یہ کہا کہ اگر تم اپنی طرف سے وحی کا دعویٰ کرتے یا کرو تو تمہارا قطع الوتین کردیا جاتا۔ تو گیا اگر مرزا صاحب جھوٹا الہام کا دعویٰ کرتے تو انہیں یہ سزا نہ ملتی" افترا سے ہو محمد کیلئے قطع الوتین + اور راحمد کی مدد آ کیلئے کچھ بھی نہیں"

یہ خواب اُسنے قسم کھا کر بیان کیا ہے اور میں اُسکو راستباز خیال کرتا ہوں + راقم محمد عثمان احمدی لکھنؤ
۲۲ جنوری ۱۹۱۲ء

اخبارِ عالم پر ایک نظر

ایک سنسنی خیز حکم

لاہور پبلک اس خبر کو سنکر بہت حیران اور پریشان ہو رہی ہے کہ میڈیکل کالج کے بعض پروفیسروں کو پرنسپل صاحب نے پرائیویٹ پریکٹس سے روک دیا ہے۔ انہیں میں ایک ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی ہیں جن کی پریکٹس کا اکثر حصہ خیراتی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مرزا صاحب اپنے فرایض منصبی کو نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے پورا کرنے کے بعد اپنے فارغ اوقات میں ان بیماروں کو نہایت ہمدردی سے دیکھتے ہیں جو انکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا کہ اس سے پرنسپل صاحب یا ان کے کالج کا کیا حرج ہو جاتا ہے۔ صاحب پیسہ اخبار کی رائے ہے کہ انگریز ڈاکٹروں کی پریکٹس کو فروغ دینے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ ممکن ہے ایسا ہو۔ مگر دیسی غرباء جس اعتماد اور بے تکلفی اور آسانی کے ساتھ ڈاکٹر مرزا صاحب جیسے خلیق۔ شریف۔ رقیق القلب ہمدرد انسان سے علاج کرا سکتے ہیں۔ اس کے بالمقابل کسی انگریز کے پاس پہنچنا ان کے واسطے محال بلکہ بعض صورتوں میں ناممکن ہے اور بالفاظ دیگر ایسا حکم یہ معنے رکھتا ہے کہ دیسی لوگوں کے واسطے ان کی بیماری کے ایام میں عمدہ معالجہ کا دروازہ بند ہے ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ پنجاب اس پبلک کو سخت تکلیف میں ڈالنے والے حکم کو منسوخ کرنے کے واسطے مناسب ہدایات نافذ فرمائے گی +

مسلم جاپان مشن

لاہور میں ایک ڈیپوٹیشن طیار ہوا ہے کہ جاپان جاکر وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنائے بہت عمدہ تجویز ہے گر مشنری ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو خود بھی اسلام کا عملی جامہ پہنے ہوئے ہوں۔ آجتک جسقدر اسلام پھیلانے والے گذرے ہیں وہ کسی سے تنخواہ کے خواہشمند نہ تھے اور اسی واسطے ان کے کام میں خدا تعالےٰ نے برکتیں دیں۔ اب بھی ایسے ہی لوگ اسلام کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اس میں حرج نہیں کہ قوم ان کی خدمت اور مدد کرے مگر وہ ایسے دل ہونے چاہئیں کہ انہیں کسی کی خدمت اور مدد کی پروا نہ ہو +

روسی سپاہ ایران سے واپس ہوئی مگر یہ راہ جو انہوں نے ایک دفعہ دیکھ لی ہے اور یہ لہو جوان کے مُنہ کو لگ چکا ہے یہ کب آرام لینے دے گا + ٹرکی سلطنت سے سب اطالین نکالے جائینگے سوائے **پادریوں** کے (جو سب سے زیادہ مفسد ہیں) + سید محمد ظفر ہاشمی رُوح اور ہَوا کے مضمونِ خاص میں کہتے ہیں۔ انسان کے مصفّے خون میں ایک ہوائی جوہر ضرور شامل ہوتا ہے جو بذریعہ مسامات اور تنفّس کے بدن میں پہنچکر خون میں جذب ہو جاتا ہے اس ہَوائی جوہر کے ملنے سے خون صاف اور شفاف ہو جاتا ہے۔ یہی ہَوائی جوہر خون کو جزو بدن کے قابل کرتا ہے اور بدن کی اصلی حرارت کو قائم رکھتا ہے + مسٹر راس مسعود ۲۳- فروری کو بمبئی پہنچے + مسٹر جسٹس کرامت حسین صاحب نے تعلیم نسوان کے واسطے ایک لاکھ اسّی ہزار روپیہ عطا کیا + لالہ لال چند کی یادگار میں آریہ صاحبان لاہور میں سنسکرت اور ہندی کا کتب خانہ تیس ہزار کی لاگت سے بنانے والے ہیں۔ خوب سوجھی + گورمکھی کے اخبار خالصہ سیوک امرتسر سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے + آل انڈیا مسلم لیگ کے سکرٹری مولوی عزیز مرزا صاحب تین چار روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے + مسٹر سید وزیر حسین ان کی جگہ سکرٹری مقرر ہوئے + ہمارے بادشاہ جارج پنجم کے اعلان دربار دہلی کو سُنکر قیصر جرمن رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ جارج نے اس کارروائی سے یورپ کے ہر ایک خاندان شاہی کی بُنیاد کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ اور اُنکی تباہی کا سامان بہم پہنچایا ہے + طرابلس میں جنگ کا سلسلہ جاری ہے اس کے علاوہ اہل اطالیہ نے مکّہ مدینہ کے راہ میں اپنے جہاز کھڑے کردیئے ہیں۔ تاکہ نہ کوئی جاسکے نہ آسکے۔ اور بیروت پر گولہ باری کی ہے۔ ساٹھ آدمی ہلاک ہوئے۔ بہت مکانات کا نقصان ہوا + چینی پریسیڈنٹ نے مذہبی آزادی کا ارادہ ظاہر کیا + آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ ۶- مارچ کا پوتّر دن آگیا ہے جسدن لیکھرام مطابق پیشگوئی راہی عالم ثانی ہوکر صداقت اسلام کا نشان آریہ جاتی کو دے گیا + یہ خبر کسی نے غلط اُڑادی تھی کہ اللواء مصری اخبار بند کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب ملّت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ بند ہونے والا اخبار العلم تھا نہ کہ اللواء + میرٹھ سے ایک نامہ نگار وہاں کے مشہور خلیق۔ مہمان نواز زمیندار جناب منشی محمد خلیل صاحب کی فیاضی کی تعریف کرتے ہوئے یہ خبر لکھتے ہیں کہ منشی صاحب موصوف نے اپنے فرزند ارجمند سعید اختر کی رسم **عقیقہ** پر دوست احباب کے علاوہ غرباء مساکین کو پُر تکلف دعوت دی اور اقربا اور خدماء کو قابل تعریف تحائف عطاء کئے اللہ تعالےٰ ان کے بچے کو اسم بامسمیٰ حامی دین اسلام بنائے + مولوی حافظ ابوسعید عربی صاحب قومی خدمات کے شوق میں جہاز تنا سرم پر ۲- مارچ کو مصر تشریف لے گئے + **ندوہ** کا سالانہ اجلاس اپریل کی پہلی تاریخوں میں منعقد ہونا قرار پایا ہے + ندوہ کے مشہور عالم مولوی شبلی صاحب نے ارادہ کیا ہے کہ **سیرتِ نبوی** پر ایک مفصّل کتاب تصنیف فرماویں جو اردو۔ انگریزی اور عربی زبانوں میں ہو۔ اس تالیف کے واسطے وسیع پیمانہ پر ایک سکیم پیش کیگئی ہے + سید سلیمان نے ایک دلچسپ مضمون ندوہ میں چھپوایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سائینس کی موجودہ تحقیقات اس نتیجہ پر پہنچ گئی ہے کہ مادہ کا ہر ذرّہ فناء کی طرف جا رہا ہے۔ سائینس کے عقلی قیاسات تو دن بدن بدلتے رہتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جنھوں نے سائینس کو دین کا خادم بنایا نہ کہ اس کا حکم + حاجیوں کی تعداد کے نقشے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ تعداد حجاج کی رعایا حکومت ٹرکی سے ہوتی ہے کیونکہ وہ قریب ہیں۔ ان سے کم ہندوستان۔ ان سے کم ممالک مغرب سے آنے والے۔ ان سے کم روسی مسلمان اور پھر ان سے کم ایرانی مسلمان۔ ایرانی حاجیوں کی کمی کا سبب غالباً یہ ہے کہ اہل تشیع کربلا ہی کی زیارت پر اکتفاء کرتے ہیں۔ ورنہ ایران عرب کے بالکل قریب ہے۔ مگر دلی قرب نہ ہو تو جسمانی قرب کس کام +

کتب بدر ایجنسی بمعہ قیمت کتب

مسیح موعود دی سچائی تے اُسدی تصدیق —/

تحفۃ العرب ۳/ نظم متعلق خوف موت —/

سچ دا سدّا —/ گلدستہ حمد ا/

فرزند علی ۳/ تجربات نوردین حصہ اوّل ۱۰/

حصہ دوم ۱۰/ سری نہہ کلنگ درشن ۸/ الاستخلاف ۳/

غلامی ۳/ فتح دین ۳/ کرشن لیلا ا/ مورکھ سدھ ا/

عصمت انبیاء ۷/ القول الصحیح ا/ نظم مستورات ۰/

شہادت آسمانی ۵/ شہادت آسمانی حصہ دوم ۲/

سلسلۂ تبلیغ حق

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر محمد حسین صاحب ایل-ایم-ایس-سرجن اینڈ فزیشن میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹرز ہاسپٹل امرتسر تحریر فرماتے ہیں:-

یہ آپ کو معلوم ہوگا کہ مجھے قریباً سوا سال اس سلسلہ میں داخل ہوئے گذرا ہے جس سے اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے میں بہ نسبت سابقہ ہر طرح سے آسودہ حال ہونے کے علاوہ روحانی طور پر بھی اپنے اندر اصلاحی تبدیلی پاتا ہوں۔ چنانچہ میری لگاتار محنت آج ٹھکانے لگی اور میں آج اللہ تعالےٰ کا شکر کرتے ہوئے آپکو خوشخبری سُناتا ہوں کہ میرے اُستاد حکیم فیروز الدین احمدؐ صاحب فیروز طغرائی امرتسر جنھوں نے میری بیعت پر تاریخ بیعت لکھی تھی - جو بدر اور الحکم میں شائع ہوئی - آج اپنی دستخطی چٹھی کے ذریعے سے بیعت کا مصمم ارادہ ظاہر فرماتے ہیں اور ان کے ساتھ میرے مہربان ملک محی الدین احمد صاحب قرخلعت ملک احمد اللہ صاحب رئیس امرتسر بھی اپنے خط کے ذریعہ وہی مبارک ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ (اللہ تعالےٰ انکو استقامت عطا کرے)

ہر دو صاحبان کے خطوط درج ذیل ہیں:-

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میرے دل میں کمال شوق ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوکر اپنے گذشتہ گناہوں کی تلافی کرنے کی توفیق کے لئے جناب آلہی سے التجا کروں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دُعائے مستجاب سے بھی استمداد کروں اس لئے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں میری رہنمائی فرمائی جاوے کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

خاکسار ملک محی الدین احمدؐ - قمر - ۲۴ فروری ۱۲ء

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ایک عرصہ سے میرے دل میں یہ شوق موجزن ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوکر صفائی قلب اور نور ایمان سے بہرہ مندی حاصل کروں - بنا بریں علیہ اب ارادہ بیعت مصمم کر چکا ہوں اور اس عریضہ کے ذریعے سے دریافت کرتا ہوں کہ مجھے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے کس طرح عملدرآمد کرنا چاہیئے - واضح ہو کہ میرا ارادہ یہ بھی ہے - کہ بقیہ حیات مستعار کو دارالامان میں رہ کر مشاغل دینیہ میں بسر کروں اور یہاں سے ہجرت کر کے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فیضان صحبت سے مستفیض ہوں۔

والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ

راقم آثم - فیروز الدین احمدؐ - ۲۶ - فروری ۱۲ء

مختصر فہرست کتب دکان محمد یٰسین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نور القرآن حصہ اول - مصنفہ حضرت مسیح موعود	۲ر
اعجاز احمدی - " " "	۳ر
شہادت القرآن علےٰ نزول المسیح	۴ر
محمود کی آمین ۔ر کرامات المہدی	۱ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۲ر
نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم -	۱ر
ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب	۶ر
تعلیم المہدی ۔ر اسلام اور بدھ مذہب	۳ر
حمائل شریف مترجم مجلد	۱۱ر
تبلیغی کارڈ نظم مسیح موعود فی سینکڑہ	۶ر

العزیز علمی - ادبی - اسلامی - مضامین کا ماہوار رسالہ - بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے قیمت سالانہ معہ محصولڈاک - عہ

کتب بدر ایجنسی

پارہ الم سیقول تقطیع کلاں ۲ر - پارہ الم سیقول خورد ۱ر ضرورت الامام ۳ر - نور القرآن حصہ دوم ۴ر خلافت راشدہ ۱۲ ۴ر - جام شہادت ۰ر یادگار کریم ۰ر - التبیان ۱۰ر - شہادت القرآن ۴ر - حمامۃ البشرےٰ ۸ر - اوامر و نواہی قرآن کریم ۹ر - لیکچر لاہور ۱ر دعوت الندوہ ۱ر - دافع البلاء ۱ر - نور القرآن ۱ ۲ر - اعجاز احمدی ۳ر - آسمانی فیصلہ ۲ر - رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء ۳ر - مجموعہ آمین ۰ر کشف الغطاء ۲ر اربعین ۵ر - ستارہ قیصرہ ۱ر ستن دہرم ۰ر - مسک العارف ۴ر - راز حقیقت ۱ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا - جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک شیشی سے لے کر چار تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - پیٹ کا درد - بدہضمی - متلی - اشتہا کم ہونا - ریاح کی علامتیں سب دُور ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ۸ر - محصولڈاک ایک شیشی سے دو تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرّب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب یہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی - کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا عہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے - ملنے کا پتہ - بدر ایجنسی - قادیان

میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر بدر

مفرّح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المؤمنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سُستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے

موسم آگیا ہے **عرق بید مشک** جن دوستوں نے طیار کرانا ہو وہ بہت جلد برتن اور آڈر بھیجدیں نہایت احتیاط سے طیار کیا جاویگا۔

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

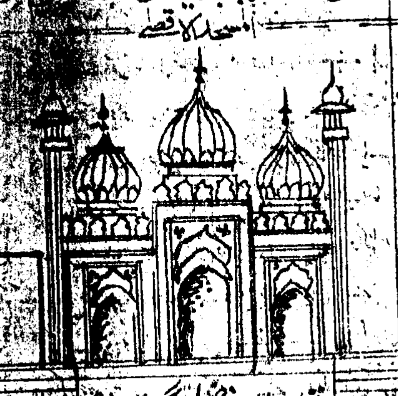

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۴ ؍ ۸
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید | الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L XXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر صد | (للعہ) پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء ۱۰ چیت سنہ ۱۹۶۸ | نمبر ۲۵

بھائیو اگر قادیاں آؤگے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نوردین مصطفےٰ پاؤگے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا + دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت. فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و مقتدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست | منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہٖ بخیر و عافیت ہیں۔ قرآن شریف کے چار درس اور ایک درس بخاری شریف کا روزانہ ہوتا ہے۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود ہر طرح سے خیریت سے ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب تاحال دورے پر ہیں ان کا خط آیا ہے۔ کہ دس روز تک قادیان آجادینگے۔ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت بخیریت واپس قادیان آگئے ہیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب روجہان سے بخیریت واپس آگئے ہیں۔ عنقریب اپنی نوکری پر واپس جانے والے ہیں۔ کیونکہ ان کی رخصت قریب الاختتام ہے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بیمار ہیں احباب ان کے واسطے دعا کریں۔ عاجز راقم (اڈیٹر بدر) ایک شخص کو عیسائیوں کے پھندے سے نکالنے کی کوشش کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے عنقریب انشاء اللہ باہر جانے والا ہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بعد امتحان سالانہ چند یوم کے واسطے بند ہوا۔ ۱۶ اپریل کو جماعت بندی ہوگی۔ اور نئے سال کی تعلیم شروع ہوگی یہاں کے طلباء گورداسپور سے سلور کپ جیت کر لائے تھے۔ اب لاہور سرکل ٹورنمنٹ میں شمولیت کے واسطے گئے ہیں۔ پنجم ہائی کے امتحان میں جانے والے طلباء احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

احمدی برادران

حیدرآباد دکن میں ۱۱ ربیع الاول سنہ ۳۰ھ بروز جمعہ انجمن احمدیہ کا پبلک سالانہ جلسہ بصدارت جناب مولوی غلام اکبر خاں صاحب احمدی وکیل ہائیکورٹ منعقد ہوا بہت سے غیر احمدی معزز و شرفاء بھی شامل جلسہ ہوئے + لاہور میں جناب مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا ایک لیکچر انگریزی زبان میں مضمون الہام پر ہوا۔ مشہور فلاسفر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب صدر جلسہ تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے واقعات کی بناء پر فلسفہ الہام کا ثبوت دیا + چودھری غلام احمد صاحب احمدی حج سے واپس بخیریت اپنے وطن کریام پہنچ گئے ہیں۔ نزد جہ حاجی مستری موسیٰ صاحب بھی حج سے واپس آگئی ہیں + برادر محمد زمان احمد قاضی خیل تحصیل چارسدہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں غیر احمدیوں نے ایک جلسہ کیا جو بظاہر اسلامی جلسہ تھا۔ مگر اس کا مطلب سوائے احمدیوں کی مخالفت کے اور کچھ نہ تھا۔ مولوی محمد الیاس صاحب نے انہیں کہا کہ امن کا باضابطہ انتظام کر کے مباحثہ کر سکتے ہیں۔ مگر اس طرف کون آتا تھا + ہمارے دوست ملک عامل شاہ صاحب نے جو حال وہاں کے احمدیوں پر مصائب کا لکھا ہے اُسے پڑھ کر وہاں کے غیر احمدیوں کی سخت دلی پر تعجب ہوتا ہے امید کہ حکام وقت اس کا مناسب تدارک فرما دینگے۔ احباب کلکتہ نے وہاں ایک احمدیہ لائبریری کھولنے اور بزرگان دین کے لکچر کرانے کے واسطے چندہ کیا ہے + گجرات پنجاب میں جناب خواجہ صاحب موصوف کا لکچر ۱۵ مارچ کو بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ہزاروں آدمی جمع تھے۔ جن پر اسلام کی حقیقت اور اہل اسلام کی موجودہ حالت کی اصلاح کی ضرورت بدلائل ثابت کیگئی۔ حضرت مولوی صدرالدین صاحب نے لاہور محمڈن ہال میں الہام پر انگریزی زبان میں لکچر دیا۔ لائق لیکچرار نے ضرورت الہام کو واقعات سے ثابت کیا۔ شائقین سامعین سے تمام ہال پُر تھا۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب صدر جلسہ تھے + ہمارے مکرم دوست مستری محمد موسیٰ کی پوتی فوت ہوگئی ہے احباب سے درخواست دُعائے جنازہ کرتے ہیں + ہمیں اس خبر کے سننے سے بہت افسوس ہوا کہ ہمارے عزیز دوست منشی محبوب عالم صاحب احمدی لاہور کے مکان کو آگ لگنے سے ان کا تمام سامان جل گیا۔ منشی صاحب موصوف ایک نیک دل آدمی ہیں ہم اُمید کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اس نقصان کو صبر سے برداشت کیا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کیطرف سے اپنے بندوں پر امتحان پڑتے ہیں تاکہ وہ صبر اور استقامت کا ثواب حاصل کر کے درجات میں ترقی پاویں۔ احباب لاہور نے خوب کیا۔ جو مبلغ ۵۰ روپے نقد کی امداد منشی صاحب سے باصرار تمام قبول کروائی۔ اللہ تعالےٰ کے حضور میں دُعا ہے کہ وہ منشی صاحب موصوف کو پہلے سے زیادہ اپنی رحمت اور برکت سے مالا مال کرے۔ آمین + صوفی غلام رسول صاحب نے علاقہ پھالیہ۔ ہیلاں۔ لکھنا نوالی۔ رجوعہ۔ سعد اللہ پور وغیرہ مقامات پر وعظ کر کے احمدیوں سے ایمان تازہ کئے اور غیر احمدیوں پر حجت تمام کی + شیخ غلام احمد صاحب وعظ و تبلیغ کے واسطے سفر پر جانیوالے ہیں اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

مبارک

عزیز محمد عطاء اللہ خاں پسر بابو غلام محمد خان صاحب سب انسپکٹر پولیس راجوری ریاست جموں کا نکاح دو ہزار روپیہ حق مہر پر فاطمہ بنت منشی عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر سکنہ سیالکوٹ حال وارد میرٹھ کے ساتھ فریقین کی درخواست اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے مسجد مبارک میں حضرت کے سامنے خطبہ پڑھ کر اعلان کیا۔ لڑکی کے ولی حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب تھے اور لڑکے کیطرف سے ماجرنے ایجاب قبول کیا ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتے کو بابرکت کرے اور فریقین کے واسطے موجب حصول رضائے الٰہی ہو۔

گوروصاحبان ویدوں کے پیرو تھے

اس نام کی ایک کتاب کسی سکھ صاحب سردار ارجن سنگھ نامی نے طیار کی ہے ہم گورمکھی زبان اور لٹریچر چنداں واقف نہیں اس واسطے ہم اس پر بہت رائے زنی نہیں کر سکتے لیکن جو شبد اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں ان پر سرسری نگاہ کرنے سے ایک شبد گرنتھ صاحب کا ہماری نظر میں پڑا ہے جو مصنف کتاب کے دعوے کی بیّن تردید کرتا ہے اور وہ یہ ہے۔

"وید کتیب افطرا بھائی دل کا فکر نہ جائے"

یعنی یہ وید جو بتلائی جاتے ہیں یہ کوئی کتاب مقدس نہیں ہے بلکہ کسی کا افترا ہے انسان کی بناوٹی شے ہے اس سے دل کا فکر نہیں جا سکتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ گرنتھ کے مذہب میں وید قابل اعتبار کتاب نہیں غالباً یہ عقیدہ موجودہ ویدوں کے متعلق جن میں توریت اور انجیل سے بھی بڑھ کر تحریف اور تبدیل ہو چکی ہے اور اگر کبھی زمانہ میں یہ مقدس کتاب تھی تو بھی اب وہ اصلی حالت پر نہیں رہی کتاب مذکور لالہ پنڈی داس مالک پستک بھنڈار سے بقیمت ۲ر فی نسخہ ملسکتی ہے۔

رفیق رسوع

رد افتراء کے متعلق ہمارے نوٹ میں لفظ رفیقہ کے جو معنے ایڈیٹر صاحب لمعہ افشاں نے لیئے ہیں وہ تو ہمارے وہم و خیال میں بھی نہ تھے اور پھر اس پر جو گالیاں ہمیں سنائی ہیں وہ شاید نزول روح القدس کا ثبوت ہے جو دیسی بھائیوں پر اترا کرتا ہے الفاظ رفیق رفیقہ ہرگز کسی بدمعنی میں اردو لٹریچر میں استعمال نہیں ہوتے اور ہمارا کبھی منشاء تھا کہ ہم ان کو کسی بُرے معنے میں استعمال کریں مفصل پھر انشاء اللہ۔

نخلہ محبت کے تازہ خرمے

نہایت مضطرب میرا دل رنجور رہتا ہے ۔۔۔ مگر پھر بھی خدا کے فضل سے مسرور رہتا ہے

نظر آتے ہیں اسکے حسن دل افروز جلوے ۔۔۔ خدا جانے وہ ظاہر ہو کے کیوں مستور رہتا ہے

کیا کچھ بھی نہ پاس افتخار سینہ ظالم نے ۔۔۔ وہ میرے پاس ہے گو آنکھ سے مجھ سے دور رہتا ہے

شریک قسمت موسیٰ نبی کا اُمتی ہوں میں ۔۔۔ کہ میرے طُورِ دل پر اک سراپا نور رہتا ہے

نشانہائے قیامت اور تو سب ہو چکے پورے ۔۔۔ جو کچھ باقی بھی رہتا ہے وہ نفخ صور رہتا ہے

فدا کر دے جو اپنا مال و جان و آبرو دیں کو ۔۔۔ وہی دنیا میں سچی بات ہے منصور رہتا ہے

نکات معرفت سُن سُن کے یہ حالت ہوئی میری ۔۔۔ کہ گویا مینے پی افشردہ انگور رہتا ہے

سُنا ہرگز نہ قصہ ہائے محمود و ایاز ہمکو ۔۔۔ مجھے ہر دم خیال حضرت محمود رہتا ہے

ڈاکخانہ قادیان

اتوار کے روز ناکسی ڈاک وقت دن لیے کھٹا

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

(مرقومہ محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی)

مسلمانوں کی حالت !

فرمایا - مسلمانوں میں آیات الکتاب کا کفر بہت ہے اسی وجہ سے مسلمان تباہ ہو رہے ہیں - کنجر اور کنچنیاں اور بھڑوے سب مسلمان کہلانے والے ہیں - جیل میں بھی مسلمان زیادہ جاتے ہیں - میں نے ایک جیل کی بابت دریافت کیا ۳۳۵ قیدیوں میں سے ۳۲۲ مسلمان تھے - ایک نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے - میں نے کہا کہ چلو ذرا مدرسہ کا حال بھی معلوم کریں وہاں چودہ سو میں سے ۱۴ طالب علم مسلمان تھے - زانی اور لونڈے باز اکثر مسلمان حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لواطت کا ذکر قرآن مجید میں نہ ہوتا - تو مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ یہ بھی بدکاری ہوتی ہے میری فطرت بھی اس بات کو تسلیم نہ کرتی تھی - ایک دفعہ میں نے جب طب کی کتاب میں مرض اُبنہ کا حال پڑھا تو میں نے نہ مانا کہ ایسے اُلٹے فعل کا وجود بھی دنیا میں موجود ہے اور کہ یہ کام انسان کر سکتا ہے پھر ڈاکہ مارنے والے اکثر یہی لوگ ہیں - پھر عورتوں کو جائداد کا حصہ دینے سے مسلمانان پنجاب نے انکار کر دیا ہے یہ کتنا ظلم اور قرآن شریف کی خلاف ورزی ہے ہمارے ایک دوست رئیس تھے - میں اس وقت جوان تھا - ہمارے ساتھ مذہبی لڑائیاں ہوتی رہیں وہ ہمارا ساتھ دیتے تھے ایک اور رئیس ان کے مقابلہ کا تھا - جب وہ ملا تو اس نے کہا کہ تم نور الدین کے پاس کیا جاتے ہو - وہ تو وہابی ہے - وہ دونوں رئیس ضلع کی کمیٹی میں شریک تھے - جب وہ دونوں کمیٹی پر چھا دنی گئے - تو ہیڈ کلارک کو کہا کہ بندوبست کی مسل لاؤ - وہ امیر بھی آگیا - اس کو مسل کا وہ مقام نکال کر دکھایا - کہ جہاں پر عورتوں کو حصہ جائداد دینے کا فیصلہ درج تھا - مہتمم بندوبست نے لڑکیوں کے بارے میں سوال کیا ہوا تھا اور اس امیر نے جواب لکھایا ہوا تھا کہ ہم ان کو حصہ نہیں دینگے - پھر مہتمم نے سوال کیا کہ تمہارا رسُول تو دیتا تھا مگر اس نے پھر یہی لکھایا - کہ ہمارا رواج نہیں ہے - اس پر اس نے پوچھا کہ رفع یدین کو تم جلنے دو یہاں تم نے کیا کیا ہے وہ نادم ہو کر لاجواب ہو گیا -

فرمایا یہ مسلمانوں میں کسل بہت ہے - خودپسندی اور خودغرضی بہت ہے - میرے دیکھتے دیکھتے گیارہ ریاستیں برباد ہو گئیں - سمرقند - بخارا - یارقند - دہلی اودھ - زنجبار - مصر - ٹیونس - اب ایران بھی جاتی ہے اور عرب کا سارا کنارہ جاتا ہے - طرابلس پر لڑائی ہے - مراکش بلا لڑائی کے لے لیا ہے یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر مسلمانوں کے کانوں پر جوں نہیں چلتی - ما اصابکم من مصیبة فیما کسبت ایدایکم -

حالتِ طلباء

پانچ گروہ ہیں - علماء صوفیا - امرا طلبة العلوم - اور عوام الناس امیر یہ چاہتے ہیں - کہ ہمیں کوئی دُکھ نہ دے اور ہم مزے اڑاتے رہیں - علماء شرعی احکام پر عامل نہیں رہے گدی نشینوں کو یہ خواہش ہے کہ ہماری طرف لوگوں کا رجوعات ہو - اور بس - خدا اور رسُول کی فرمان برداری سے نہ خود ان کو غرض ہے نہ دوسروں کو چلانا چاہتے ہیں - طالب علموں پر بہت مُصیبتیں ہیں - لڑکوں کے اصلی نگران نہیں رہے - حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ المرء علےٰ مذهب خلیلہ آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے - لڑکے ایک دوسرے کی صحبت میں وہ وہ باتیں سیکھتے ہیں - جوان کے شیطان کو بھی معلوم نہیں ہوتیں - خشیۃ اللہ کا کوئی علم ان کو نہیں پڑھایا جاتا - پندرہ برس انگریزی پڑھتے رہیں - اوس میں خشیۃ اللہ کا ایک مضمون کبھی نہ آویگا - جو عربی پڑھائی جاتی ہے - وہ بھی خشیۃ اللہ کے خلاف کہتی ہے - تصوف اور اسلامی تاریخ درس میں سے نکال دی گئی ہیں - کیا مصیبت کا وقت ہے - اُنکے تفسیر پڑھنے کا یہ حال ہے کہ ایک شخص جو میرا ہم جماعت تھا - اور تفسیر بیضاوی پڑھا کرتا تھا - اس نے ایک دن فضل الدین صاحب سے کہا کہ حکیم جی تفسیر بیضاوی کا جو متن ہے - یہ بڑا عجیب معلوم ہوتا ہے - یہ کہیں سے مل جاوے تو بہت عجیب ہو - حکیم صاحب نے ہنس کر کہا کہ اس کا ملنا تو دنیا بھر میں مشکل ہے - پھر باوجود علم سے اس قدر بے خبری کہ میں دیکھتا ہوں کہ بعض طالب علم مڈل میں پہنچ کر مذاہب پر ریویو کرنے لگ جاتے ہیں - ایک شخص نے اپنے باپ کو تو حضرت صاحب کا مُرید کیا - اور پھر خود کچھ عرصہ کے بعد دہریہ ہو گیا ایک دن مجھے قادیان میں کہا کہ کوئی طاقت آپ کے پاس ہے کہ میری تسلی کرا دیوے - میں نے کہا کہ میں چپ کرا دونگا میں نے کہا کہ تم کوئی اعلےٰ سے اعلےٰ دلیل سناؤ - جو دلیل اُس نے سنائی اس کا جواب مجھے اچھا سوجھا میں نے اس کو رد کر دیا اور کہا کہ یہ دلیل تو تمہاری لغو ہے وُہ چپ ہو گیا اور کہا کہ میری ابھی تسلی نہیں ہوئی میں نے کہا کہ یہ اللہ کے اختیار میں ہے -

(۹ - مارچ ۱۹۱۲ء)

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۲ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اس کو ضرور خریدیں - اُمید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجاویگی احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحے -

قیمت ایک صرف ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ - منشی غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام - شہر سیالکوٹ

تحفہ بنارس پر ریویو

ایڈیٹر صاحب وقائع رنگون فرماتے ہیں:

"مولوی محمد صادق صاحب احمدی اڈیٹر بدر قادیان نے ۳۰ - اپریل ۱۹۱۱ء کو جو اپنا ٹاؤن ہال بنارس میں دیا تھا - اس کو کتاب کی صورت میں چھپوا کر شائع کیا ہے - فاضل لکچرار نے ہندؤں کی مذہبی مقدس کتابوں سے نہایت سنجیدگی و متانت کے ساتھ مورتی کھنڈن کرتے ہوئے انھیں توحید کا پیام پہنچایا ہے - اور اصنام پرستی کے وہمی خیالات کو زمانہ حال کے یادگاری مجسمے سے تطبیق دے کر ان کے خیالات کو خاص اغراض کیطرف منعطف کر کے دعوت اسلام دیا ہے - لکچر نہایت ہی دلچسپ صاف اور سلیس اُردو میں ہے اس کا مطالعہ مذہبی واقفیت پیدا کرنے والوں اور سچے مذہب کے طلبگاروں کے لئے خضر کامل ہے کاغذ نفیس لکھائی چھپائی صاف و خوشخط ہے - درخواست پر بدر ایجنسی قادیان سے ۱؎ میں مل سکتا ہے"

آریہ مسافر

ماہ مارچ کا آریہ مسافر کیا ہے۔ پنڈت لیکھرام مقتول کے سوانح کا ایک خلاصہ ہے۔ پنڈت صاحب کے اوائل عمر کے حالات کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اُس سے ہم کو سروکار نہیں ہمارے لئے وہ حصہ خاص دلچسپی کا ہے جہاں سے پنڈت صاحب کی خط وکتابت حضرت مرشدنا مرزا صاحب کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام والبرکات کے متعلق جس قسم کے الفاظ اور جس ٹون میں استعمال کئے گئے وہ آریاوں کا ہی خاص حصہ ہے۔ ہم اُس سے بھی درگذر کرتے ہیں۔ مولف نے اِس خط وکتابت سے یہ بات ثابت کرنی چاہی ہے کہ پنڈت صاحب مرزا صاحب سے نشان مانگتے تھے مگر مرزا صاحب کسی حیلہ بہانہ سے ٹالدیتے تھے۔ جہاں تک ہم ان خطوں کو پڑھتے ہیں۔ ہم اِن میں کوئی ایسی بات نہیں پاتے۔ بلکہ باوجود پنڈت صاحب کی بدزبانی اور تمسخر آمیز تحریر اور سخت الفاظی کے حضرت مرحوم نے ہر ایک خط کا نرمی سے جواب دیا ہے پہلے اس امر پر بحث تھی کہ پنڈت صاحب اپنا لیڈر قوم ہونا کم از کم پانچ سماجوں سے تسلیم کرا دیں۔ مگر اس امر کو پنڈت صاحب نہ کرا سکے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ تم ہم سے پیشگی روپیہ طلب کرتے ہو۔ اِسی طرح تم بھی پیشگی روپے کہیں جمع کراؤ جو بصورت مغلوب ہونے کے تمہارے مسلم ہوجانے کی گارنٹی ہو۔ لیکن ہماری رائے میں اس بحث میں پڑنا اب فضول ہے۔ جبکہ مرزا صاحب نے پنڈت کو نشان خود ان کے اپنے وجود کے متعلق نہ صرف ان کو بلکہ انکی ساری قوم کو بلکہ تمام لوگوں کو دکھا دیا۔ انہوں نے دیکھ لیا۔ اور آریہ قوم آج تک اُس نشان کی برسیاں منا رہی ہے۔ تو پھر اُس پُرانے قصے کا ذکر کس مطلب کے لئے؟ کیا لیکھرام نے مرزا صاحب کے متعلق پیشگوئی نہ کی تھی۔ جو تین سال کی تھی؟ اور پھر کیا مرزا صاحب نے لیکھرام کے متعلق پیشگوئی نہ کی تھی۔ اور اُس میں وقت اور دن بھی بتلایا گیا تھا؟ کیا لیکھرام کی بات غلط نہ ہوئی۔ اور کیا حضرت مرزا صاحب کی بات سچ نہ ہوئی۔ آرین بھائیو! خواہ مخواہ غضب ناک نہ بنو لیکھرام اگر مقتول ہوا تو بار بار نشان طلب کرکے اپنی ہی بدزبانی کی چھری سے ہلاک ہوا۔ اب تم سوچو اور خدا کی باتوں کا انکار نہ کرو۔ حق کو قبول کرو۔ آپس کے جھگڑوں کو چھوڑو۔ اور اپنے وِشن کے اوتار کو مان لو تا تمہارا بھلا ہو اور تم دُنیا و دین میں بہبودی اور فلاح حاصل کرو۔ منشائے ایزدی کو دیکھو اور اُلٹی راہ اختیار نہ کرو۔ خدا چاہتا ہے کہ دُنیا اس مقدس انسان کی پاک جماعت سے بھر جاوے۔ پس تم پیچھے رہنے والے نہ بنو۔ تم آریہ کہلا کر ہنود و یہود کا طریق اختیار کرکے کسی انسان کو معبود نہ بناؤ۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا کے نشانوں کے آگے سر جھکایا اور شوخی سے باز آئے ✣

ملانوں کا کام

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے چار لیکچر لدھیانہ میں ہوئے ہیں۔ قرآن شریف۔ اسلام کے محاسن۔ سیرت نبوی دُعا اور اُس کی قبولیت۔ یہ لیکچروں کے مضامین تھے اہل اسلام کو اتحاد کے واسطے قرآن شریف کی طرف بلایا گیا۔ جو ان کی ایک کتاب ہے۔ مگر آفرین کہیں یا نفرین ملانوں کی ہمت پر کہ ایسی پُر اثر اسلامی خدمت کو دیکھ کر بڑبڑانے سے رہ نہ سکے گویہ بڑبڑاہٹ ان پوستیوں کی طرح ہو جو پوست کے نشے میں گھر بیٹھے ہی ہانک لگا دیتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی انہوں نے اُس کے جواب میں حضرت مرزا صاحب کو گالیاں کا اشتہار دیکر جی خوش کرلیا۔ کیا اب مُسلمانوں کے پاس اُن کے نبی کی تعریف کرنے والے کے لئے یہی انعام باقی رہ گیا ہے اور انہی کرتوتوں پر مُسلمان ہونے کا دعوےٰ کیا جاتا ہے؟ لدھیانہ کے کوئی حافظ ولی اللہ خلف مولوی عبداللہ ہیں جنہوں نے یہ اشتہار شائع کیا ہے جو مخالفین سلسلہ حقہ کی حرکت مذبوحی کا ایک نمونہ ہے ✣

اِبطالِ کفارہ کا عملی ثبوت

لاہور کے مشن کمپونڈ باغ مہاں سنگھ میں کوئی عیسائی بھائی اسحٰق خان نام تھے۔ جنہوں نے پادری وڈ صاحب کی میم پر چھری سے حملہ کیا اور مقدمہ میں گرفتار ہوکر بارہ سال قید ہوئے۔ خوب ہوا۔ اپنے کیفر کردار کو پہنچے اور دوسرے عیسائی بھائیوں کو اپنے ماجرا سے نصیحت کر گئے۔ کہ کفارہ مفارہ کچھ شے نہیں۔ جو کرو گے۔ سو پاؤ گے یسوع پر ہزار ایمان لاؤ۔ جب بد کرو گے سزا تم ہی کو ملے گی ہر شخص کو اپنی صلیب آپ ہی اُٹھانی پڑے گی۔ یہی یسوع نے فرمایا۔ اور یہی سچ نکلا۔ نتیجہ سے جو لوگوں نے کہانیاں گھڑیں وہ سب باطل ہیں۔ یسوعی بنکر نہ پچھلے گناہوں کی سزا سے آدمی بچتا ہے۔ اور نہ اگلوں کی سزا سے بچتا ہے۔ اور اگر کہا جائے کہ یسوعی بنکر آدمی گناہ ہی نہیں کرتا۔ تو بے گناہ کو کفارے کی ضرورت نہیں۔ اسحٰق خان مرتد تھا۔ ہم اس کی سفارش نہیں کرتے لیکن اتنا تو ضرور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یسوعی بھائیوں کو چاہیئے تھا کہ کفارے کی لاج رکھنے کے واسطے کم از کم مشن کمپونڈ کے پناہ گزین کے قصور پر تو پردہ ڈالتے ✣

مُہرِ سکوت

انجمن ہدایت الاسلام پانی پت نے مہاشہ ستیہ دیو سابق منشی غلام حیدر کے سوالات کے جوابات میں ایک کتاب شائع کی تھی۔ نیز اُن سے زبانی اور بذریعہ خطوط کے جواب طلب کئے تھے۔ مگر مہاشہ صاحب آج تک کچھ بول نہیں سکے۔ اس خط وکتابت کو انجمن مذکور نے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کرکے دروغگو را تا بخانہ بائد رسانید والے مقولہ پر عمل کیا ہے۔ اس میں مہاشہ موصوف کے خطوط میں سے اردو املا وانشا کی غلطیاں نوٹ کی گئی ہیں۔ جو بے شک قابل افسوس ہیں لیکن ممکن ہے کہ مہاشہ صاحب کو بقول ان کے بغداد شریف میں ایک عرصہ دراز رہنے کے سبب اُردو زبان پر مہارت پوری نہ رہی ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ بغداد میں رہ کر انہیں عربی بھی نہیں آئی۔ سو یہ بھی کچھ تعجب کی بات نہیں اور اس کے واسطے مہاشہ مذکور کو طعن دینا مناسب نہیں کیونکہ بغداد میں عام لوگ علمی زبان نہیں بولتے اور بازاری زبان ہر جگہ کی ناقص ہوتی ہے اور مہاشہ مذکور کو نہ علماء کی صحبت کا اتفاق ہوا۔ اور نہ کسی علمی مشغلہ میں پڑنے کا موقعہ ملا۔ بازاری لوگوں سے بات چیت میں چند کلمات غلط یا صحیح انہیں یاد رہ گئے تو اِس میں اب ان کا کیا قصور ہے۔ مجھے یاد ہے ایک ریل کے اسٹیشن پر میں نے ایک شخص عربی لباس میں دیکھا۔ اُس محبت کے سبب جو مسلمانوں کو خاتم النبیین حضرت نبی عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وطن اور ہموطنوں

سے کے ساتھ ہونی چاہیئے ۔مَینے چاہا کہ اُس عرب کے ساتھ کچھ باتیں کروں۔ سلام و دعا کے بعد مَینے پوچھا۔کیا آپ کے والدین زندہ ہیں ؟ تو فرمانے لگے اَبُوكْ ماتْ اُمّكْ مات - تیرا باپ مرگیا تیری ماں مرگئی بس معلوم شد کہ آپ بناوٹی عرب ہیں۔صیغہ متکلّم اور مخاطب میں فرق نہیں کرسکتے چندسال عرب میں رہ آئے اور عرب بن بیٹھے ہیں۔ان کے اس فقرے سے دل میں رنج تو ہُوا کیونکہ اگرچہ والد مرحوم مدت سے اس دار فانی کو چھوڑ چکے ہیں اللہ تعالےٰ اُن کی مغفرت کرے اور جنت میں اچھی جگہ دے مگر والدہ مکرمہ کا سایہ عاطفت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تا حال عاجز پر قایم ہے مگر مناسب نہ سمجھا کہ انہیں کچھ کہوں حُسن اتفاق سے ایک عرب سید میرے رفیق سفر تھے جو خاموش کھڑے اس کیفیت کو دیکھ رہے تھے ۔اُنہوں نے مصنوعی عرب صاحب کو بہت سمجھایا۔ مگر وہ کب ماننے تھے ۔کہنے لگے اصل عربی یہی ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میری ماں اور باپ ہر دو فوت شدہ ہیں۔ اور یہی تمہارے سوال کا جواب ہے ۔غرض مہاشہ مذکور اگر بالفرض بغداد کو گئے بھی ہوں۔ تو ان کی عربی ویسی ہی ہونی چاہیئے۔ اور میں اِس معاملہ میں بھی ان کی اس نیکی کا قائل ہوں کہ گو انہوں نے جاہل ہوکر عالم ہونے کا دعوےٰ کیا تاہم ہندی ہوکر عربی ہونے کا دعوےٰ تو نہیں کیا۔ہمیں مناسب نہیں کہ ہم کسی شخص کی عیب شماری ہی کریں اور اُس کی خوبی بیان نہ کریں ؛

گو ریویو کے مقصد سے یہ امر باہر ہے تاہم اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہوگا کہ موجودہ بول چال کی عربی کتابی زبان سے جس قدر دُور جا پڑی ہے اس سلسلہ میں بغداد کی زبان تمام دیگر علاقوں کی زبانوں سے زیادہ خراب ہے ۔یہ قرآن شریف کا معجزہ ہے کہ عرب روم مصر غرب میں ہر جگہ کتابی زبان اور علماء کی زبان آج تک وہی فصیح عربی محفوظ چلی آتی ہے ۔اور سب اس کو سمجھتے ہیں لیکن عام گفتگو کی زبان میں بہت فرق پڑگیا ہے ۔مثلاً کسی سے پوچھنا ہو کہ آپ کا نام کیا ہے تو کہتے ہیں۔ شِنْسْمَكْ اور یہ بگاڑ ہے ان الفاظ کا اَیُّ شَیءٍ اِسْمُكَ ۔ہمارے سیاح دوست مولوی غلام نبی صاحب احمدی فرماتے ہیں کہ ایک جگہ میں نے چند آدمیوں کو اپنے حالات دیرتک سنائے تو ان میں سے ایک لڑکی غانٹے پر بولی ۔طَفَرْ تو نا منها الحجا یا۔مطلب یہ تھا کہ اِس شخص کی حکایات سے ہمارا سر پھر گیا ہے۔ اب ان الفاظ کو کوئی کس لغت میں تلاش کرے یہی حال ہے بیچارے مہاشہ کا ہے ۔مسلمانوں کو ان کی عربی سمجھ میں آوے تو کیونکر۔ ہاں آریہ صاحبان کے واسطے ضرور ہے کہ ان کی قدر کریں۔کیونکہ اندھوں میں اندھا راجا۔ ناظرین معاف فرماویں اگر مَیں نے مشہور مثل میں کچھ تغیر کیا ہے کیونکہ جس پر یہ مثل عائد کرنی ہے اس کے حقیقتِ حال سے مجبوری ۔اور اس کے واسطے موزون یہی ہے جو مَینے کہا۔

غرض رسالۂ ریویو دلچسپ ہے ۔اور غالبًا مفت دفتر انجمن مذکور سے مِل سکتا ہے ؛

کس کی عقل میں پھیر ہے

صاحبِ نور افشاں اپنے اڈیٹوریل میں خواجہ کمال الدین صاحب کے عقل کے پھیر پر ایک نوٹس درج کرتے ہیں اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے اپنی کتاب ردّ افتراء میں کہیں مسیح کی تعریف کی ہے اور کہیں اُسے کمزور دکھایا ہے ۔افسوس ہے کہ ہمارے معزز ہمعصر نے خواجہ صاحب کی پرحکمت کلام پر بے فائدہ حجت بازی کی ہے ۔خواجہ صاحب نے اپنی تحریر میں اِس اصل کو مدِنظر رکھا ہے کہ اگر ہم یسوع مسیح کی اس تصویر کو دیکھیں جو موجودہ یسوعی پیش کرتے ہیں اور موجودہ اناجیل نے بنائی ہے تو دعوٰی تو خدائی کا ہے مگر افعال اور اعمال معمولی اخلاق سے بھی گرے ہوئے اور کمزور ہیں ۔ہاں اگر ہم آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مومنین میں داخل ہوکر آں حضور کی باتوں کو سچا مان کر حضرت عیسٰی کے حالات کو آپ کی زبان سے سنیں تو بے شک وہ ایک خدا کے نبی نظر آتے ہیں جیسا بہت سے نبی دُنیا میں ہوئے ۔بعض حضرت عیسٰے کے برابر اور بعض ان سے افضل ۔اب ایڈیٹر غور فرماویں کہ کس کے عقل میں پھیر ہے ؟ باتیں بنانا آسان ہے ۔ اور یوروپ کی خیرات سے مشن کمپونڈ کو مفت خوروں سے بھر لینا سہل ہے مگر ردِّ افتراء نے جو دین یسوعی کی حقیقت کو کھولدیا ہے اُس کا اخفاء اب مشکل ہے ؛

مولوی ثناء اللہ کو انعام

ہمارا خیال ہے کہ مولوی صاحب امرت سری دل سے مانتے ہیں کہ یہ پیشگوئی (متعلق بنگال) سچی ہے اور اس پر کوئی اعتراض علمی یا عقلی وارد نہیں ہوسکتا۔ اگر ہمارے خیال کو وہ غلط سمجھتے ہیں تو اس کا آسان فیصلہ یہ ہے کہ وہ حلفیہ یہ اقرار شائع کردیں کہ " بنگال کی دلجوئی والی پیشینگوئی منجانب اللہ نہ تھی بلکہ مرزا صاحب نے محض اٹکل اور قیافہ اور موقعہ شناسی سے گھڑ کر اپنے دِل سے بنائی تھی تو ہم

پچیس ۲۵ روپیہ انعام

بلاکسی شرط وغیرہ کے فوراً ان کے حوالہ کردیں گے بلکہ جس اخبار اہل حدیث میں وہ اپنی حلفی شہادت حسب ذیل شائع کریں۔ اس پرچہ کو ۲۵ روپیہ کا وی پی کرکے ہمارے نام روانہ کردیں۔ہم فوراً وصول کرلینگے اور وہ حلفی شہادت بلاکسی ترمیم و تحریف کے اس طرح ہونی چاہیئے کہ

میں مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث اس اللہ تعالےٰ کی جو الحی القیوم ہے قسم کھاکر کہتا ہوں کہ بنگال کی دلجوئی والی پیشگوئی خدا عزوجل کی طرف سے نہ تھی بلکہ مرزا صاحب نے موقعہ شناسی اور قیافہ کی بنا پر دل سے بنا کر افتراً خدائے کریم کی طرف منسوب کردی تھی اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں

تو لعنة اللہ علی الکاذبین کی وعید میں خدا مجھ کو داخل کرے آمین۔ اب اگر انہوں نے اس سچی قسم سے انحراف کیا تو تمام دنیا جان لے گی کہ ان کا دل اور زبان مرزا صاحب کی تکذیب پر متفق نہیں اور وہ ایسے اعتراض کرنے میں کاذب ہیں ۔کیا امرت سری مکذب قسم کھائے گا ؟ ہرگز نہیں ! (الحق دہلی)

پچاس روپیہ انعام

ہمارے شاہجہانپوری دوست مسٹر محمد علیخاں

بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں :-

آپ نے اخبار بدر نمبر ۲۳ مورخہ ۲۹- فروری ۱۹۱۲ء زیر سرخی (باب قادیان مفتوح ہے) جو مضمون میری تحریک سے چھاپا ہے۔ اس میں چند خاص باتیں چھپنے سے رہ گئیں ہیں۔ امید کہ دوبارہ کسی کونہ اخبار میں چھاپ کر مشکور کرینگے + بنارس میں ایک غلط افواہ کی تردید۔ اُنہیں غلط افواہوں میں یہ بھی مشہور کر دیا ہے۔ جہاں یہ کہتے پھرتے ہیں کہ قادیانی لوگ نہ کسی کو اخبار دکھاتے ہیں اور نہ اپنی کتابیں +

ایک صاحب فرمانے لگے کہ مرزا صاحب کی کتابیں بھی دیکھنے کو نہیں دیتے اور احمدی نہایت متعصب ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کو کونسی کتابیں درکار ہیں + آپ فرماویں میں یہاں کے احمدیوں سے آپ کو دلا دوں گا تو کہنے لگے کہ میں وہ کتابیں چاہتا ہوں جو مرزا صاحب کے سامنے کی چھپی ہوئی ہوں + میں نے کہا کہ کیا حضرت مرزا صاحب کے سامنے کی کتابوں میں اور دوسرے اڈیشن کی کتابوں میں کوئی فرق ہے تو کہنے لگے بہت بڑا فرق ہے۔ بہت سے مضمون تم لوگوں نے بدل ڈالے ہیں۔ ہم نے کتابوں کا مقابلہ کیا ہے اس لئے یہ لوگ کتابیں نہیں دکھاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں ایک غریب آدمی ہوں اگر آپ کوئی ایسا لفظ یا بدلا ہوا مضمون دکھاویں جو پہلے اڈیشن میں چھپا تھا اور دوسرے اڈیشن میں وہ مضمون نہو فی لفظ پچاس روپیہ جرمانہ دونگا آپ مہربانی فرماکر وہ کتابیں دکھاویں کہنے لگے تلاش کرکے دکھاؤنگا۔ چونکہ میرا قیام زیادہ نہوا۔ اس لئے وہ دکھا نہ سکے ہاں اگر آپ مناسب سمجھیں جس میں اس غلط فہمی کا ازالہ ہوسکے اخبار میں دیدیں تاکہ ان پر ہر قسم کی حجت ہو جاوے +

بدر۔ یہ بالکل جھوٹی خبر کسی خبیث نے اڑائی ہے حضرت کی کتب اس امر کی محتاج نہیں کہ ستیارتھ پرکاش اور اردو۔ انگریزی۔ اناجیل کی طرح آئے دن اُن میں تغیر و تبدل کرنا پڑے۔ بلکہ اگر دوسرے اڈیشن کی کتاب کی تقطیع جدا کی جائے تو پہلے اڈیشن کے صفحات ساتھ دے دیئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ازالہ اوہام۔

نماز جنازہ

برادر عبدالرحمن صاحب لورالائی سے اپنے والد مرحوم محمد موتخاں کے جنازے کے واسطے درخواست کرتے ہیں +

نیز منشی عثمان غنی پٹواری صاحب مرحوم کے واسطے درخواست دعائے جنازہ ہے +

فیصلہ الہی اور ثنائی روسیاہی

رسالہ احمدی نمبر ۳-۴-۵ کا مجموعہ مولفہ جناب میر محمد قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار الحق تراہا بیرام خاں دہلی قیمت ۳/ مولف موصوف سے مل سکتا ہے +

اس رسالہ نے تو ثناء اللہ کا فیصلہ ہی کر دیا ہے دُعا والا معاملہ جو بار بار مولوی ثناء اللہ صاحب یاد کیا کرتے ہیں اس پر ایسی مفصل مدلل بحث کی گئی ہے کہ ثناء اللہ صاحب بھی یاد ہی کرینگے۔ تمام احمدی براداران کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو خریدیں پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ بالخصوص وہ جنہیں پرچہ اہل حدیث پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ وہ اسے ضرور دیکھیں اور مولف کی حق بیانی صاف گوئی اور دنگلو کو تابخانہ رسانی کی داد دیں +

جہاز بخیریت ہانگ کانگ پہنچ گیا ہے

مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ پلٹن نمبر ۲۶ پنجابیز کی جو بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۹۱۲ء جہاز ڈفرن میں ہانگ کانگ جانے کے لئے کراچی سے روانہ ہوئی تھی یہ افواہ عام ہو گئی ہے کہ پلٹن مذکور کا جہاز ڈوب گیا ہے جس کے باعث ان خاندانوں میں جن کے رشتہ دار عزیز پلٹن مذکور کے ہمراہ تھے سخت تشویش اور رنج پھیل گئی ہے اور اس کے متعلق اتنے خطوط ہر روز دریافت کے لئے موصول ہوتے ہیں کہ جنکی تعمیل بوجہ فرائض منصبی ناممکن ہے اس لئے التماس ہے کہ اس غلط افواہ کی تلافی کے لئے از راہ ہمدردی بنی نوع آپ اپنے اخبار گوہر بار میں یہ خبر شائع فرماکر کہ پلٹن بخیریت ہانگ کانگ پہنچ گئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ فقط

خاکسار ملک عطاء اللہ احمدی کلارک
ڈپو پلٹن ۲۶ مقیم کراچی

مبارک

بابو محمد رشید خانصاحب ازم گوجرہ کو اللہ تعالے نے اپنے فضل سے فرزند ارجمند عطاء کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام عبدالرشید خاں رکھا ہے۔ اللہ تعالے نیک بنائے اور عمر دراز با صحت و عافیت ہو +

البشریٰ

للشیعۃ واھل العناء مصنفہ مولوی مرزا نذر علیخاں صاحب احمدی ساکن کوچہ چڑوہ کوبان شہر پشاور + یہ کتاب اہل تشیعہ کی خیر خواہی میں مرزا صاحب موصوف نے بزبان فارسی نہایت درد دل سے اور پوری تحقیقات کے ساتھ لکھی ہے زیادہ تر قرآن شریف سے استدلال کیا ہے اور نیز احادیث سے جن کو اہل تشیع تسلیم کرتے ہیں کوئی بات بغیر حوالہ کتاب درج نہیں کی گئی۔ اہل شیعہ کے واسطے عجیب تحفہ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ خرید کر خود پڑھیں اور مفت تقسیم کریں۔ مذکورہ بالا پتہ پر مرزا صاحب موصوف سے یہ کتاب مل سکتی ہے +

اڈیٹر صاحب وطن کے خط کا جواب

جناب مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا ایک کارڈ کئی دنوں سے میرے پاس آیا پڑا ہے۔ جس میں آپ نے زمیندار کے بعض مضامین کیطرف توجہ دلاکر مشورہ طلب کیا ہے۔ کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے۔ یہ کارڈ آپ کا سب اڈیٹروں کے نام بھیجا گیا معلوم ہوتا ہے۔ اور امید کہ۔ آپ کو بہت سے مفید مشورے مل چکے ہونگے۔ جن کے ساتھ آپ کو اتفاق ہوگا۔ یا آپ اُن سے نتیجہ نکال چکے ہونگے۔ اور میرے جیسے گوشہ نشین کی ضرورت باقی نہ رہی ہوگی۔ تاہم آپ کے خط کا جواب دینا ضروری ہے۔ لہذا باادب عرض کرتا ہوں۔ کہ میرے پاس نہ روزانہ وطن آتا ہے۔ اور نہ روزانہ زمیندار۔ اس واسطے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کے کن الفاظ کے تبادلہ میں زمیندار نے وہ لفظ استعمال کئے۔ لیکن اسمیں شک نہیں۔ کہ بہرحال وہ الفاظ حد اعتدال سے بڑھے ہوئے کیا بلکہ ایک مسلمان کی شان کے شایاں نہیں۔ لیکن میرے کرم فرما۔ آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ اس بات کے کہنے کے واسطے کہ یہ مضامین اس قلم سے نکلے ہیں جن کے مضامین زیر اسم نقاش آپ وطن کے کالموں میں فخر کے ساتھ چھاپتے تھے۔ اور چار لاکھ جماعت احمدیہ کے

[illegible]

منقولات

دُنیا کا سب سے بڑا انسان

اخبار زمیندار کے سیپمبر نمبر میں ایک مضمون حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کا بعنوان بالا شائع ہوا ہے جو قلّ و دلّ کلام کا نمونہ ہے۔ محمد علی کا نام ہی خوبیٔ مضمون کی گارنٹی ہے۔ مگر صادق سچ کہتا ہے کہ یہ شانِ محمّدی ہے جس نے چند سطروں میں دنیا بھر کے کمالات جمع کر دینے کی راقم مضمون کو توفیق دی ہے + ایڈیٹر

دُنیا میں جس قدر بڑے بڑے اور صاحب کمال انسان گزرے ہیں ان سب میں نبی عربی محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دو خاص امتیاز حاصل ہیں۔ **ایک** یہ کہ جہاں ہر ایک صاحب کمال کا کمال فطرت یا حالات انسانی کے کسی خاص حصہ سے تعلق رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات فطرت انسانی اور حالات انسانی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہیں۔ **دوسرے** یہ کہ جہاں ہر ایک صاحب کمال نے اُسی پہلو میں کمال دکھایا ہے جسے اُس کے زمانہ یا اُسکی قوم یا اُس کی ملک کی حالت پیدا کرنے کی قابلیت رکھتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات ایسے ہیں کہ آپ کے زمانہ اور آپ کے ملک اور آپ کی قوم کی حالت اُن کے پیدا کرنے کی قابلیت اپنے اندر نہ رکھتی تھی +

اگر کوئی شخص دُنیا میں اس لئے بڑا کہلاتا ہے کہ اُس نے اپنی قوم کو پستی سے نکال کر بلندی پر پہنچا دیا تو یہ بڑائی سب سے زیادہ اُس شخص میں پائی جاتی ہے جس نے ایک نہایت ہی گری ہوئی قوم کو جو نہ کبھی اپنے ملک سے باہر نکلی تھی نہ تہذیب اور علم ہی کا اُس میں کوئی چرچا تھا چند سال کے اندر نہ صرف دنیا کے ایک بڑے حصے کا فاتح بلکہ فتوحات کے ساتھ ساتھ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی روشنی کو تاریک سے تاریک کونوں تک پہنچانے والا بنا دیا +

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلا سکتا ہے کہ اُس نے اپنی قوم کے بکھرے ہوئے اجزاء کو اکٹھا کر دیا تو اہلِ عرب جیسی بکھری ہوئی قوم کو جس کا ایک ایک قبیلہ پُشتہا پُشت کی خانہ جنگیوں سے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جُدا ہو چکا تھا ایک کرنے والے سے بڑھ کر کون شخص بڑا کہلا سکتا ہے جس نے ریت کے ذرّوں کو جمع کر کے ایک مضبوط پہاڑ بنا دیا۔ وہ پہاڑ جو حوادث روزگار کی خطرناک سے خطرناک ٹکروں کے مقابلہ کے بعد آج بھی ویسا ہی مستحکم ہے جیسا پہلے روز تھا +

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا ہے کہ اُس نے خدائے واحد کے نام کو دُنیا میں بلند کیا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بڑا دُنیا میں اور کون ہو سکتا ہے جس کی بعثت کا منشا ہی اعلائے کلمتہ اللہ تھا اور جس نے اس منشا کو ایسے مکمل انداز میں پُورا کیا کہ بت پرستی اور شرک کے چہرہ پر جو نقاب پڑی ہوئی تھی وہ ہمیشہ کے لئے اُٹھ گئی اور توحید کے نور سے دُنیا جگمگا اُٹھی +

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلا سکتا ہے کہ اُس نے اعلےٰ درجے کے اخلاق کی تعلیم دُنیا میں پھیلائی تو اُس سے بڑا آدمی دنیا میں اور کون ہوگا جو اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ کا مصداق اعظم ہے جس کے اخلاق کی شمیم سے فضائے عالم معطر و معنبر ہے اور جس کا احسان اس لحاظ سے دُنیا پر ابدالآباد تک رہے گا۔ یہ خوشبو جسے سونگھنی ہو وہ قرآن کریم کے اوراق کی ورق گردانی کرے +

اگر کوئی شخص فاتح اور کشور کشا ہو کر بڑا ہو سکتا ہے تو کون شخص بڑا ہے اُس جہاں کشا سے جس نے یتیمی کے عالم میں پرورش پائی اور باوجود بے یار و مددگار ہونے کے نہ صرف فاتح بلکہ شہنشاہ بلکہ **شہنشاہ گر** بن گیا اور اس عظیم الشان سلطنت کا بانی ہوا جو آج تیرہ سو سال کے بعد بھی دُنیا کی متفقہ کوششوں کا جو اُس کے بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے کی جا رہی ہیں کامیابی سے مقابلہ کر رہی ہے +

اگر امانت یا دیانت یا راست کرداری بڑائی کا کوئی معیار ہے جس کا مہذب دنیا کو آجکل نظری طور پر اقرار مگر عملی طور پر انکار ہے تو اس سے بڑا اور کون ہو گا جو مہد سے لیکر لحد تک اپنے ہم چشموں اور ہمعصروں میں **الامین** کے سعادت آفرین کے لقب سے ملقب ہے +

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلا سکتا ہے کہ اس کا نام ایک بڑی قوم کے لئے ایک زندہ طاقت کا کام دیتا ہے تو یاد رکھو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام میں جو طاقت ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی طاقت نہیں اس لئے کہ یہ نام شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کے تیس کروڑ مسلمانوں کو بلا تفریق رنگ بلا امتیاز ملک **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا** کی ربانی رسی میں باندھنے والا ثابت ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا +

اب دوسرے پہلو کو لو۔ جب کسی قوم یا ملک میں توحید کا چرچا ہو تو ایک بڑے موحد کا پیدا ہو جانا۔ جب فلسفیانہ تحقیق کا عام رواج ہو تو ایک بڑے فلسفی کا پیدا ہو جانا جب قوم یا ملک کی حالت بیرونی حملوں کے باعث قوم کے اندر جنگ کا جوش پیدا کر رہی ہو تو ایک بڑے فاتح کا پیدا ہو جانا جب قوم کی توجہ عام طور پر اخلاق کیطرف ہو تو اخلاق کے ایک بڑے معلّم کا پیدا ہو جانا جب قوم میں شعر و شاعری کا شوق بڑھ رہا ہو تو ایک بڑے شاعر کا پیدا ہو جانا عین اُن حالات انسانی کے مطابق ہے جن کا مشاہدہ تاریخ ہمیں کراتی ہے۔ مگر ایک سخت بُت پرست قوم کے اندر جو شرک کی نجاست میں لتھڑی ہوئی ہو اور توحید سے مطلقاً نا آشنا ہو ایک ایسے شخص کا پیدا ہو جانا جس کی فطرت کے اندر ہی بتوں سے تنفر ہو اور پندرہ سولہ سال کی عمر ہی میں لات و عزیٰ کا واسطہ دیئے جانے پر نہایت جرأت سے یہ کہہ دے کہ مجھے دنیا میں کسی چیز سے اس قدر نفرت نہیں جتنی ان پتھریلے معبودوں سے ہے اور جو **خالص توحید کا معلّم واحد ہو**۔ ایک ایسی قوم کے اندر جو توہم پرستی میں حد سے گزری ہوئی ہو ایک اعلےٰ درجے کے فلسفیانہ دماغ رکھنے والے دشمن توہم پرستی کا پیدا ہو جانا ایک ایسی قوم کے اندر جس پر علم کی روشنی کی ایک کرن بھی نہ پڑی ہو اس روشنی کو دنیا کے تاریک سے تاریک کونوں تک پہنچانے والے انسان کا پیدا ہو جانا۔ ایک ایسی قوم کے اندر جو شیرازہ جمعیت کے بکھر جانے کے باعث اس بات کے سمجھنے سے بھی عاری ہو چکی ہو کہ قومی وحدت بھی کوئی چیز ہے **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا** کی ندا کے بلند کرنے والے کا پیدا ہو جانا۔ ایک ایسی قوم کے اندر جو اخلاق فاضلہ سے اس قدر دُور جا پڑی ہو کہ اخلاق رذیلہ پر فخر کرنا اُس کا شیوہ ہو چکا ہو "خُلُقِ عظیم" کا سبق دینے والے اور "تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ" کا نعرہ مارنے والے کا پیدا ہو جانا۔ ہاں اس قوم کے اندر جو شراب نوشی اور قمار بازی میں دُنیا کی کل قوموں پر فوقیت لے جا چکی ہو دنیا سے شراب نوشی اور قمار بازی کے استیصال

کے ایک ہی کوشش کرنے والے کا پیدا ہو جانا۔ پھر اُس قوم کے اندر جو عورت کو اس قدر ذلیل سمجھتی ہو کہ زندہ لڑکی کو گاڑ دینا اس کے بڑے آدمیوں کا فخر ہو۔ عورتوں کی عزت اور عورتوں کے اُن حقوق کے قائم کرنے والے کا پیدا ہو جانا جو آجکل کی تہذیب بھی طبقہ نسواں کو نہیں عطا کر سکی اور بالآخر اُس قوم کے اندر جس میں صدیوں کی باہمی لڑائیوں سے جنگجوئی کو فخر انسانیت سمجھا جاتا ہے۔ ایک ایسے شخص کا پیدا ہو جانا جو جنگ کے نام سے متنفر ہو یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے تاریخ کسی دوسرے آدمی کا نمونہ نہیں دکھا سکتی اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ظلمتوں اور نجاستوں کے اندر اس نور اس لطافت کو تیار کرنے والا اللہ تعالے کے سوا اور کوئی نہ تھا +

ہم نے کہا ہے کہ رسول اللہ جنگ کے نام تک سے کارہ تھے۔ یہ قول کسی قدر تشریح کا محتاج ہے گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کی جانیں بچانے کے لئے آخر لڑائیاں کرنی پڑیں۔ لیکن یہ ایک مجبوری تھی۔ آپ نے لڑائیوں سے بچنے کے لئے جو ممکن تدبیر تھی اختیار کی۔ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت کو غیر ملک میں بھیجدیا۔ ہر قسم کی تکالیف بغیر مقابلہ کرنے کے سہیں۔ آخر خود بھی باقی صحابہؓ کے ساتھ شہر کو چھوڑا املاک کو چھوڑا۔ گھر بار کو چھوڑا۔ مگر جب کسی طرح دشمن آپ کے تعاقب سے باز نہ آئے۔ اور ٹھٹی بھر مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے سب متفق ہو گئے تو آخر آپ کو جنگ کرنی پڑی۔ لیکن اس حالت میں بھی آپ کو جنگ سے اُنس نہ تھا چنانچہ انہی ایام میں جب آپ کا پہلا نواسا پیدا ہوا تو آپ نے حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے۔ چونکہ عرب ایک جنگجو قوم تھی۔ اور ان میں ایسے نام بکثرت رکھے جاتے تھے جو اُن کی اس افتاد طبیعت پر دلالت کریں۔ حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا کہ ہم نے بچے کا نام حرب رکھا ہے جس کے معنے ہیں جنگ۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام حسن رکھو۔ اسی طرح دوسرے نواسے کی پیدائش پر جب آپ نے پھر نام دریافت فرمایا تو جواب ملا کہ حرب۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اس کا نام حسین رکھو۔ حرب کے نام کو حسن اور حسین سے بدلوانا۔ آپ کی دلی کیفیات اور قلبی احساسات کا اصلی مرقع ہے +

مسلم تو صلح کرنے والا ہے۔ جنگ زبردستی لوگ اس کے گلے منڈھ دیتے ہیں۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو جنگ کرنی پڑی ہے تو بدرجہ مجبوری۔ یعنی جب اُن کی قومیت اور ہستی کو مٹانے کی کوشش کیجاتی ہے تو آخر انہیں انہی ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جن سے اُن پر حملہ کیا جاتا ہے +

یورپ کی ہوشیاری کا ایک نمونہ

کارخانہ کرپ

جرمنی میں کرپ کا کارخانہ بہت مشہور ہے۔ جہاں کے چاقو چھریاں وغیرہ تمام دنیا میں پسند کیگئی ہیں اور جرمن گورنمنٹ اس سے بھاری بھاری توپیں اور بندوقیں بنواتی ہے جو "کرپ" کے نام سے مشہور ہیں وہ اسی جگہ تیار ہوتی ہے حال ہی میں وہاں سے پندرہ انچ قطر کی توپ بن کر نکلی ہے جسکی مار میلوں تک ہے +

سنہ ۱۹۰۶ء میں اس کا بانی اور مالک کرپ مرگیا۔ تو اسکی بیٹی برتھا اسکی وارثہ بنی۔ جس نے تھوڑے ہی عرصے کے بعد ایک شخص باخ سے شادی کر لی۔ شادی سے پیشتر مس برتھا کرپ تمام دنیا میں متمول عورت سمجھی جاتی تھی۔ کیونکہ اس کے موروثی کارخانہ سے اسے ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ کارخانہ کرپ ایسن میں ہے جسکی آبادی ڈھائی لاکھ ہے اس کارخانہ میں چالیس ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ ساڑھے تین ہزار اسٹیم انجن پندرہ سو کھٹے پانچسو اسٹیم کرین (بھاری بوجھ اُٹھانے کی کلیں) دوسو دخانی ہیمر (ہتھوڑے) اور کئی دیگر کلیں ہیں۔ کئی سو لوہے اور کوئلے کی کانیں (ویسٹ فالیہ میں) بہت سی پتھر کی کانیں اور جہازوں کا ایک بیڑہ بھی اسی کی ملکیت ہے جو ہسپانیہ سے تمام لوہا لاتا ہے۔ کارخانہ کے اندر پچاس میل ریلوے اور ایک سو میل تار۔ دو سو میل ٹیلیفون کا سلسلہ ہے +

شاید اتنا بڑا کوئی اور کارخانہ دنیا میں نہیں ہے۔ اسکے کئی صیغے ہیں۔ گورنمنٹ کا سلح خانہ اس کے اندر ہے وہاں پرائیویٹ تاجروں کا سا کاروبار چلتا ہے۔ انڈسٹریل کارپوریشن۔ آئرن ادرکس یہ جہاز سازی کا کارخانہ اور بندوقیں توپیں وغیرہ اسلحہ بنتا ہے۔ باوجود اس کے بھی وہ اپنا ہر ایک بڑا کارخانہ ہے۔ بہت سے کارخانوں کا مجموعہ نہیں ہے۔ یہ کارخانہ ہر قسم کا بیج و بیوپار کرنے کو تیار رہتا ہے اس کا سلسلہ نصف سلطنت جرمنی کے اندر پھیلا ہوا ہے اور اسکی شاخیں ہسپانیہ تک پھیلتی ہیں۔ کارخانہ کا انتظام نہایت اعلےٰ درجہ کا ہے۔ خبر رسانی کا انتظام ایسا اچھا ہے کہ محکمہ جات جنگ و بحر اس پر بہت بھروسہ کرتے ہیں اس کا محکمہ خبر رسانی ایک بڑی عمارت کے اندر ہے۔ ایک بڑا منیجر اور دس اس کے مددگار اس کے منتظم ہیں۔ ہر ایک مددگار منیجر انجنیری کے ایک خاص صیغہ کا انچارج ہے وہاں دنیا کے سب اخبارات پڑھے جاتے ہیں۔ ان کو چھانٹا اور ان پر بحث چینی کیجاتی ہے۔ ہر مہینہ اس محکمہ کیطرف سے ایک اخبار پرائیویٹ اشاعت کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں انجنیری۔ فزکس کیمسٹری اور دیگر علوم و فنون کے نئے سے نئے خیالات اختراعات ایجادات اور کشافات کا ذکر ہوتا ہے اور اسی عمارت کے اندر دنیا کے اُن معاملات کی خبریں بھی مسلسل پہنچتی ہیں۔ جو ہر کس و ناکس کے علم سے بالکل بعید اور پوشیدہ رہتے ہیں یہ صیغہ خبر رسانی بہت عجیب و غریب ہے قیصر جرمنی اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اور اس سلطنت کے اندرونی اہم معاملات کا اس سے بہت گہرا علاقہ ہے۔ جرمن سفراء غیر ملکوں میں اس کارخانہ کے فوائد کی خاص نگرانی کرتے ہیں۔ پھر وہ کیوں پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں کا علم حاصل نہ کرے اور اطلاع حاصل کرنا اس کا کام ہے۔ چاہے اس کے لئے کچھ ہی کیوں نہ کرنا پڑے +

جتنے ملازم ہیں۔ ان کی بڑی سختی سے نگرانی کی جاتی ہے انہیں کارخانہ کی اندرونی حالت کا اسی قدر علم ہے جس قدر جاننا اس کے لئے لازم ہے۔ کوئی آدمی بلا خاص اجازت حاصل کئے۔ دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں نہیں جا سکتا۔ وقت کے تمام کاغذات رات کے وقت بھاری بھاری آہنی صندوقوں کے اندر بند کئے جاتے ہیں چوکیدار مقرر ہیں۔ جو کاریگروں اور مزدوروں کے جانے آنے کے وقت کو لکھتے رہتے ہیں۔ ذمہ دار افسروں کو اتنی بھاری بھاری تنخواہیں دیجاتی ہیں کہ وہ رشوت سے مستغنی رہتے ہیں اور وہ کارخانہ کے بھیدوں سے واقف کار ہوتے ہیں گو کام کرنے والوں کو ہلکی اُجرت ملتی ہے مگر ان کی بہبودی کے لئے خاطر خواہ انتظام ہے۔ کارخانہ کی طرف سے سینکڑوں مکانات کاریگروں کے لئے بنے ہوئے ہیں۔ جن کا برائے نام کرایہ لیا جاتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں مکان بنانے کے لئے ان کو روپیہ قرض دیدیا جاتا ہے۔ پچھتر ہزار روپیہ تک اس کی کمائی کا کارخانہ اپنے ہاں جمع کر لیتا ہے۔ اور

پانچ فیصدی سود دیتا ہے۔ کارخانہ کیطرف سے ایک کوآپریٹیو اسٹور بھی ہے۔ جہاں ارزاں اشیاء خوردنی اور نوشیدنی و پوشیدنی کا اہتمام ہے۔ اور ہر سال کے اختتام پر اس کو کچھ منافع دیا جاتا ہے۔ کارخانہ کیطرف سے ڈاکٹر اور دوا کا انتظام بھی ہے۔ کھیلنے کے لئے کلب۔ پڑھنے کے لئے لائبریری۔ اسکول کانسرٹ وغیرہ وغیرہ کا اچھا بندوبست ہے۔ الغرض انکی آسایش کا معقول انتظام ہے۔ کارخانہ کیا ہے۔ گویا ہے پاک کی پارک ہے جتنے گلاس شراب کے کوئی آدمی پیتا ہے۔ وہ بھی لکھے جاتے ہیں تاکہ دیکھا جائے کہ کون آدمی زیادہ خرچ کرتا ہے اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں آدمی جو اتنا روپیہ شراب پر خرچ کرتا ہے کہاں سے لاتا ہے +

سو سال ہوئے جب اس کارخانہ کی بنیاد ایک دیہاتی لوہار نے ڈالی تھی۔ جو مسٹر ہنٹا (کرپ) باخ کا پڑدادا تھا۔ دنیا کا کوئی کارخانہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ جس نے اپنا اس قدر رسوخ اور اقتدار پیدا کر رکھا ہے + (از روزانہ پیسہ اخبار)

اسلام میں مساوات

جس نے کلمہ پڑھا وہ پہلے مسلمان ہو گیا اور بلا کسی تعصب تمیز کے مل گیا۔ نہ قوم رہی اور نہ قومیت نہ ملک رہا اور نہ ملکی قومیت۔ مسلمان بن گیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔ قوم بھی مسلمان اور وطن بھی مسلمان۔ عبادت ریاضت۔ زہد و اتقا کی تمام منزلوں میں سو برس کے مسلمان اور ایک روز کا مسلمان دونوں برابر ہیں۔ رشتہ میں ناطہ میں۔ خطاب میں عتاب میں۔ ثواب میں۔ عذاب میں سب یکساں ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ غالباً ۱۸۹۰ء میں نواب صادق محمد خان مرحوم والئے بہاولپور مسجد شاہی لاہور میں جمعہ کی نماز پڑھنے آئے۔ تو صف اول میں ایک چوہڑہ نو مسلم بیٹھا ہوا تھا۔ جس کے کپڑے کسی قدر میلے کچیلے تھے۔ نواب مرحوم کے چوبدار نے نزدیک آکر کہا کہ حضرت نواب صاحب تشریف لائے ہیں ذرا ادھر ہو جاؤ +

الله اکبر۔ کل کے ایک چوہڑے مسلمان میں کیسی جرأت ہے جواب دیا کہ آیا خدا کے گھر میں بھی نوابی اور غربت میں کوئی نسبت ہے۔ کوئی نہیں ہٹ سکتا یہ خانہ خدا ہے + نواب صاحب نے یہ سنکر چوبدار کو کہا کہ سچ کہتا ہے۔ میں اس کے ساتھ ہی بیٹھوں گا۔ اللہ اکبر یہ نو مسلم ہتین بول رہا تھا +

"یہ چوہڑہ نہیں بول رہا تھا +

"یہ کسی غریب کی آواز نہ تھی +

"یہ کسی قلاش کی صدا نہ تھی +

"یہ کسی عامی کا حوصلہ نہ تھا +

"یہ احمدؐ کی صدائے مبارک تھی +

"یہ رسول عربی کی آواز تھی +

"یہ محمدؐ کی جبروت تھی

"یہ رسالت مآب کی تعلیم تھی +

"یہ عرب ریگزار کی تربیت تھی +

یہ وہ حق تھا۔ یہ وہ دعوے تھا۔ کہ جو محمدؐ کی تعلیم نے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کیا تھا۔ یہ وہ جوش تھا کہ جو کلمہ کے چار حروف کے پڑھنے سے خون کی طرح ساری رگوں میں دورہ کرنے لگتا ہے +

یہ وہ جبروت تھی جو اسلام کی شان اور اسلام کی کرشمہ ہے یہ وہ پیغام تھا جو اسلام نے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک صداقت کے ساتھ پہنچایا ہے یہ وہ برکت تھی کہ جسکی وجہ سے مسلمان صدیوں تک با اقبال باشان باحشمت مسلمان رہے یہ وہ یمن تھا جسکی بدولت دنیا کے بہتیرے حصص میں مسلمانوں کے سروں پر حکومت کا تاج رکھا گیا۔ یہ وہ شان تھی جو اسلام کی عظمت اور اسلام کی وقعت کا سرتاج تھی۔ یہ وہ تعلیم تھی کہ جو اسلام کے سوائے کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ یہ وہ مساوات کا فلسفہ تھا کہ جس سے یونان اور یوروپ کے فلاسفر آخر تک نا آشنا رہے۔ یہ وہ تلوار اور وہ شمشیر تھی کہ جس کا ساری دنیا میں کوئی مقابلہ نہ کرسکا۔ یہ وہ دھار تھی جو کسی سے نہ کٹ سکی۔ یہ وہ نشانہ تھا جو کبھی خالی نہ گیا + (وطن)

رسید زر

(۱۳- دسمبر ۱۹۱۱ء)

منشی غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ للعہ ملک حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ للعہ
بابو محمد افضل صاحب ۱۲۰۰ للعہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۱۱۹۲ للعہ
منشی عبداللہ صاحب ۱۲۴۲ للعہ منشی فضل الٰہی صاحب ۱۲۴۲ للعہ
سید محمد شاہ صاحب ۱۱۷۱ ۸عہ میاں نور محمد صاحب ۱۱۷۵۹ للعہ
مولوی عبدالرحمان صاحب ۱۲۰۴۲ عہ منشی طالب جان صاحب ۲۰۷۷ عہ

مشن سکول اور مسلمان لڑکیاں

ہم متعدد آرٹیکلوں میں دکھا چکے کہ مسیحی مشنری مسلمانان عالم کو کس طرح جا و بیجا طریقوں سے عیسائی بنانے میں مصروف ہیں۔ ان کی حکومتوں کا جال اتنا وسیع ہے کہ اس سے بچ نکلنا معجزہ سے کم نہیں۔ تاہم اپنی کمزور طاقت کے مطابق جس قدر بھی کوشش ہو سکے اس سے دریغ نہیں کرنا چاہئیے مسلمان لڑکوں اور خصوصاً مسلمان لڑکیوں پر جو برباد کن اثر مشن سکولوں کی تعلیم نے ڈالا ہے اس سے کوئی باخبر مسلمان ناواقف نہیں ہے مگر با اینہمہ یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ ہم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی وہی کرتے ہیں جسکو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاک و برگزیدہ مذہب ہی نہیں بلکہ ہماری ہستی کے لئے بھی مہلک ہے۔ حال ہی میں عیسائی عورتوں کی عالمگیر ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ بمقام لنڈن منعقد ہوا۔ مسز جے۔ ایچ ٹرین پریزیڈنٹ ایسوسی ایشن ہذا نے بیان کیا +

ایسوسی ایشن کے لئے اسوقت ٹرکی میں بیش بہا مواقع موجود ہیں جہاں گورنمنٹ پہلی مرتبہ باقاعدہ طور پر مسلمان لڑکیوں کو مسیحی سکولوں میں بھیج رہی ہے"

ہم نہیں سمجھتے یہ افسوسناک حالت کب تک قائم رہیگی مسز موصوف کے بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ٹرکی میں مسلمان لڑکیوں کے لئے جال پھیلا رکھا ہے جس میں اب پہلی مرتبہ گورنمنٹ کی عنایت سے مسلمان لڑکیاں باقاعدہ طور پر پھنسنے لگی ہیں۔ واقعہ میں یہ شکار کا بہت اچھا موقع ہے اور مشنری عورتوں کو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئیے +

ہم مسلمانان ہند کو اس طرف خاص توجہ دلاتے ہیں اور انہیں ان نتائج سے متنبہ کرتے ہیں جو لڑکیوں کو مشنری سکولوں میں بھیجنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ امرتسر میں ایک مسلمان استانی کو ایک مشنری لیڈی اغوا کرکے لے گئیں اور جب اس عورت کے ورثاء اسے چھڑا کر واپس لے آئے تو لیڈی صاحبہ نے ان پر نالش دائر کردی۔ مقدمہ عدالت میں پیش ہے۔ جب مشنری استانیوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے دریغ نہیں کرتے تو کم سن لڑکیوں کا تو خدا ہی حافظ ہے +

(وکیل)

مراسلت

شیعوں کے مہدی موعودؑ

جب سے حضرت مرزا صاحب مغفور و مبرور نے مہدویت کا دعوے فرمایا ہے۔ ہزارہا در ہزارہا بلکہ لاکھوں اہل اسلام حلقہ ارادت میں داخل ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اس کے ساتھ ہی ناحق شناس علماء برابر مخالفت کر رہے ہیں اور لوگوں کو اس چشمہ ہدایت سے سیراب ہونے نہیں دیتے نہ اقتضائے زمانہ کا ان کو خیال ہے نہ ظہور علامات و آیات متعلقہ مثلاً خروج دجال - خر دجال - فتنہ یاجوج ماجوج وغیرہ کی حقیقت پر ان کو نظر - ؎

از خود نہیں تو کہے سے تو سوچا کرو کبھی
کیا کر رہے ہو چاہ رہا ہے زمانہ کیا؟

کاش! سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اس عقیدہ میں باہم متفق الرائے ہی ہوتے لیکن حقیقت حال یہ ہے - کہ اہل سنت ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جس پر اہلسنت کو اتفاق نہیں ایک دفعہ میرے آقائے نامدار سردار محمد اسماعیل خان صاحب نے بھری مجلس میں دریافت فرمایا تھا کہ مرزا صاحب کے حق میں تمہارا کیا عقیدہ ہے میں نے عرض کیا کہ ہم ان کو امام زمان اور مہدی معہود اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ حاضرین مجلس جو سنی تھے - فرمانے لگے کہ مہدی مسعود تو بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے تھا اور میرزا صاحب تو غالباً بنی فاطمہ سے نہیں ہیں میں نے کہا کاش! کہ اسی پر فریقین شیعہ و سنی کا اتفاق ہو جاوے مثلاً آپ خود فرماتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے اور شیعوں کے جو مہدی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں انہی کو وہ بارھویں امام مانتے ہیں جن کی پیدائش ۲۵۵ھ میں ہو چکی ہے ان سے بڑھ کر اور کون بنی فاطمہ سے مہدی ظاہر ہوگا پھر اہل سنت کو دوسرے مہدی کا کیوں انتظار ہے - جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اس پر وہ معترض صاحب خاموش ہو گئے۔

آمدم بر سر مطلب! ظہور مہدی کا چرچا اگرچہ پہلے سے بھی ہند و پنجاب میں ہو رہا تھا لیکن عوام نے جو اپنے متعصب علماء کے زیر اثر تھے وہ مرعوب جیسے نظر آتے تھے - اس سال میں جب سے حسن نظامی صاحب دہلوی نے شیخ سنوسی اور ظہور مہدی کا رسالہ اردو زبان میں شائع کیا اور اسمیں لکھ دیا کہ حضرت امام اس سال یعنی ۱۳۳۰ھ میں ظہور فرماوینگے - پھر اسی رسالہ کا اشتہار اکثر اخبارات میں بھی دیکھا جاتا ہے یہ خیال ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دلوں میں موجزن ہو رہا ہے لیکن اہلحدیث امرتسر کے اڈیٹر صاحب کو تردید کی ضرورت محسوس ہوئی اور اپنے مذاق کے مطابق انھوں نے دو چار حدیثیں ایسی لکھ دیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قدر جلدی مہدی کا ظہور کسی طرح پر ممکن نہیں بلکہ ابھی اور بہت مدت مدید تک امت کو انتظار کرنا چاہیئے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ حسن نظامی صاحب کا رسالہ ایک قابل قدر تحفہ ہے رسالہ کیا ہے گویا بلاد اسلامیہ کے علماء کا عموماً اور علے الخصوص صوفیاء و فقرائے عظام حال کے خیالات کا ایک مرقع ہے - ظہور مہدی کے لیئے تمام مسلمانوں کی نگاہیں خطہ عرب کی طرف لگی ہوئی ہیں خصوصاً ہمارے ہند و پنجاب کے مسلمانوں کی - اور سرزمین ہند کے ایک معمولی گاؤں کو یعنی قادیان کو بھول کر بھی ظہور مہدی کے لائق نہیں جانتے اس رسالہ سے ہم کو اور ہمارے مخالفوں کو اس قدر تو ضرور معلوم ہو گیا کہ مہدی کے متعلق خود وہاں کے بزرگان ملت کے کیا خیالات ہیں

اکثر مخالف احباب نے مجھ سے کہا کہ کیوں جی اگر اس سال اصلی مہدی عرب سے پیدا ہو گیا تو تم کیا کروگے - میں نے کہا خدا کرے کہ ایسا ہو جائے تو چشم ما روشن و دل ما شاد ہم رجوع کر لیں گے لیکن آپ فرمائیں اگر کوئی پیدا نہ ہوا تو آپ کا کیا حال؟ نہ ادھر کے رہوگے نہ ادھر کے۔

یہ مختصر کوائف تو اہل سنت کے مہدی کے متعلق ہیں اب رہا شیعوں کا مہدی۔

قبل اس کے شیعوں کے مہدی کے متعلق عرض کیا جاوے میں اس مضمون کیطرف قوم کو توجہ دلانے کے بغیر نہیں رہ سکتا جو ماہ جنوری کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں حضرت اکمل نے زیر عنوان "احمدیوں کا عقیدہ امام مہدی کے متعلق" نہایت قابلیت سے شائع فرمایا ہے مضمون کیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ وخیر الکلام ما قل و دل - اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ احمدیوں کا عقیدہ دوسرے لوگوں کی طرح محض روایات پر مبنی نہیں ہے بلکہ بہت سے واقعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

الغرض! واضح ہو کہ شیعہ ایک خاص گروہ کا نام نہیں ہے - بلکہ ان کے بہت سے فرقے ہیں اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ سے مختلف ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ زیادہ تر اختلاف مسئلہ امامت کے متعلق ہی ہے جو تشیع کا بنیادی اصول کہنا چاہیئے یہی وجہ ہے کہ ایک گروہ دوسرے کو کافر کہتا ہے - ہند و پنجاب میں اکثر شیعہ آباد ہیں یہ بھی ایک فرقہ منجملہ فرق شیعہ کے ہے اس میں شک نہیں کہ سب فرقے حضرت علیؓ اور حسینؓ علیہم السلام کی امامت تک تو متفق ہیں لیکن امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ہی فرقہ کیسانیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ کو امام مفترض الطاعۃ مانا جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے تھے اور امام زین العابدین ابن امام حسین کی امامت سے انکار کر دیا - یہ کیسانیہ گروہ اس قدر زبردست تھا کہ انہی کی نظر عنایت سے بنی عباس کو خلافت نصیب ہوئی تھی - ان کا عقیدہ ہے - کہ محمد بن حنفیہ ایک پہاڑ جس کا نام کوہ رضوی ہے اور مدینہ منورہ کے نزدیک ہے اس میں غائب ہو گئے - اور ایک زمانہ میں مہدی موعود بن کر وہی ظہور فرماویں گے اور دنیا میں عدل و انصاف قائم کریں گے۔

دوسرا گروہ زیدیہ شیعوں کا ہے جو حضرت زید شہید ابن حضرت امام زین العابدین علیہما السلام سے منسوب ہے - برخلاف دوسرے شیعوں کے وہ اپنے امام کو ہی امام زمان جانتے ہیں - ملک یمن زیدیہ شیعوں کا قدیم مسکن ہے - آجکل ان کے امام حضرت یحیٰی ہیں - علیٰ ہذا القیاس شیعوں کے کئی فرقے ہیں اور اہلبیت کرام کے بارہ اماموں میں سے کسی نہ کسی امام سے ہر فرقہ منسوب ہے، اور ہر ایک اپنے ہی امام کو مہدی موعود قرار دیتے ہیں۔

پھر امام حسن کی اولاد سے اور بعض نے آئمہ اثنیٰ عشر کی اولاد سے بھی مہدی الزمان ہونے کے دعوے کیئے - جن کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ہے اور یہ سب بنی فاطمہ سے تھے باوجود اس کے ہمارے آجکل کے مخالفین بباعث ناواقفیت تاریخ اسلام کے برابر کہے جاتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے - جو شیعہ ہمارے ملک ہند و پنجاب میں ہیں - یا ایران میں آباد ہیں یہ اثنیٰ عشریہ فرقہ کے ہیں یہ لوگ حضرت علی سے لے کر حضرت مہدی تک جو بارہ امام ہیں - ان سب کو امام برحق مانتے ہیں اور ساتھ ہی بارھویں امام یعنی مہدی

مہدی کو جو ۲۵۵ سنہ ہجری میں سامرہ میں پیدا ہوئے تھے انہی کو ابتک زندہ مان کر مہدی موعود مانتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ بباعث کثرت اعداء و قلت انصار کے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں۔ چنانچہ جعفر قمی نے اپنی مایۂ ناز کتاب (اکمال الدین) میں لکھا ہے۔ لئلا یکون لاحد فی عنقہ بیعتہ اذا خرج۔ و یبعث القائم ولیس فی عنقہ بیعتہ لاحد۔ لابدّ للقائم من غیبۃ قلت ولم قال یخاف علی نفسہ وا می بیدہٖ علی بطنہٖ۔ یہ سب کلمات ائمہ اہل بیت کی احادیث کے ٹکڑے ہیں جن کے مختصر معنے بہ ترتیب یہ ہیں کہ امام اس واسطے غائب رہیں گے تاکہ بوقت خروج ان کی گردن میں کسی کی بیعت کا جوا نہ ہو۔ حضرت مہدی کے لئے غائب رہنا ضروری ہے۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ تو امام نے فرمایا کہ اپنی جان کے خوف کے باعث اور یہ کہہ کر اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا دیکھو کتاب اکمال الدین باب ۴۴ فی علۃ الغیبۃ صفحہ ۲۷۵ مطبوعہ ایران۔ اسی طرح کتاب مذکور کے صفحہ ۱۷ پر ایک روایت ہو۔ کہ انّ غیبتہ فی صاحب زمانہا و تحدث من جہتہ الطواغیت۔ یعنے امام مہدی کی غیبت کی وجہ ظالموں کے غلبہ کی وجہ سے ہوگی۔

اسی طرح صفحہ ۲۴۲ میں عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے محمدؐ بن عثمان سے دریافت کیا یہ محمدؐ بن عثمان امام مہدی کے نائب تھے کہ مجھ کو فرمایئے کہ آپ نے کبھی امام مہدی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا۔ قال نعم و لہ رقبتہ مثل ذی واشاد بیدہٖ الی عنقہٖ۔ یعنی کہ ہاں دیکھا ہے لیکن ان کی بھی گردن ہے جیسے کہ یہ میری گردن ہے اور یہ کہہ کر اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

معزز ناظرین! ایک طرف تو یہ مایوسی بخش منظر ہے کہ باوجود لاکھوں کروڑوں اثنا عشریوں کے ہوتے ہوئے امام زمان خوف جان سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں ایک ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا۔ انصار و مددگاروں کی قلت کا عذر پیش کر کے امید واروں کی اشک شوئی کی جاتی ہے لیکن دوسری طرف کتب معتبرہ شیعہ سے ایسی روایات کا بھی پتہ چلا ہے۔ کہ امام علیہ السلام کئی شہروں اور کئی جزیروں کے مالک ہیں جن میں وُہ اور ان کی اولاد حکومت کرتے ہیں جن کا مفصل حال کسی دوسرے مضمون میں انشاء اللہ لکھا جائیگا۔ سر دست ایک شہر کا حال ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہو علامہ مجلسی کی کتاب عین الحیات میں ہشام بن سالم سے روایت ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سمندروں کے پیچھے ایک شہر ہے۔ آفتاب کی چالیس روزہ مسافت کے برابر اس کی وسعت ہو اور وہاں کے لوگ شیطان سے واقف نہیں کبھی گناہ نہیں کرتے اور وہ ہمیشہ مہدی آخر الزمان کے منتظر ہیں ان کے شہر کے بہت سے دروازے ہیں کہ ایک سے دوسرا دروازہ سو فرسخ ہے۔ امام آخر الزمان کی نُصرت کے انتظار میں سلاح جنگ لگائے رہتے ہیں اور ہر وقت دُعا کرتے ہیں کہ جلد ظہور ہو۔ ہر ایک کی عمر ہزار برس ہے ہر وقت قرب الٰہی کے طالب ہیں اور ہماری ملاقات کے شوق میں اگر ہمارے جانے میں دیر ہو جاوے تو ان کے لئے غضب ہو ہماری قدر جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کیا کیا نعمتیں ہمارے وجود سے ان کو حاصل ہیں سب سے بہتر ہماری اطاعت کرتے ہیں ہمارے حکم کو پورے طور سے بجالاتے ہیں۔ وہی لوگ ضرور آخر الزمان کے ساتھ ہوں گے اور جہاد میں سب سے آگے ہوں گے ایسے بہادر ہیں کہ اگر امام حکم دے ایک گھڑی میں مشرق سے مغرب تک روئے زمین کو دشمنان دین سے صاف کر دیں۔ ان کے خود اور تلواریں ایسے لوہے کی ہیں کہ پہاڑ کو توڑ دیں امام الزمان انہی لوگوں کے لشکر سے تمام روئے زمین کو کفار سے سے صاف کر دینگے۔ ملخصاً

دیکھو۔ ترجمہ اُردو کتاب عین الحیات مطبوعہ لاہور صفحہ ۱

یہ کیفیت صرف ایک شہر کی ہے اور اس وقت کی جبکہ امام جعفر صادق زندہ تھے۔ مہدی تو ان کے بعد پیدا ہوئے اور ان کو بھی تقریباً گیارہ سو برس ہو گئے اس قدر عرصہ میں ظاہر ہے کہ ایسے سراپا برکت امام کی ایسی نیکوکار رعیّت اور لاؤ لشکر کا شمار لاکھوں بلکہ کروڑوں تک پہنچ گیا ہوگا یورپ اور ایشیاء کی کوئی دولت اسقدر جان نثار اور جرّار لشکر میدان جنگ میں مہیّا نہیں کر سکتی اس صورت میں تو خوف اور تقیہ ہی مانع ظہور نہیں ہو سکتا اگر ہوگا بھی تو کہیں شروع شروع میں ہوگا۔ شاید اس سمندر پار کے شہر اور اِدھر کی دنیا کے درمیان ریل وتار اور ڈاک کے ذرائعہ مسدود ہیں ورنہ مراکش طرابلس کی عموماً اور خطۂ ایران کی موجودہ خوفناک اور قابل رحم حالت کو خصوصاً معلوم کر کے اس قدر لاؤ لشکر اور جری اور جان نثار سلح انصار کے ہوتے ہوئے امید نہیں کہ حضرت امام مثل سابق قلت انصار کا عذر رکھ کر اپنے اثنا عشریہ مومنین کی بروقت امداد کرنے سے دریغ فرماتے۔ عجب نہیں ہے کہ ان کو اتفاق ہو جو خاتم المحدثین علامہ مجلسی نے بطور حدیث امام جعفر صادق زیب ارقام فرمائے ہیں مطالعہ کر کے ایک ستم رسیدہ ایرانی کے منہ سے بے اختیار نکل جائے۔

برلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

ہمارے ہند و پنجاب کے شیعوں کو تو خلافت اور عزاداری کے مباحثوں سے فرصت ہی نہیں کہ وہ بیچارے ایرانیوں کی کسی قسم کی ہمدردی و امداد کر سکیں۔ آخر آفرین ہے ایران کے ہی ایک عالم فاضل بے بدل شیخ علامہ عبد العلی ہروی کو جن کی نسبت روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۱۔ فروری کے درمیانی کالم صفحہ ۳ میں لکھا گیا ہے کہ آپ نے دہلی اور سونی پت کے ثقہ علماء کے سامنے ظہور امام مہدی کی بشارت بہت جلدی بعد بیان فرمائی۔ جو حسن نظامی دہلوی کی روایت کردہ میعاد کے لگ بھگ ہے۔ یعنے یہ کہ علامہ ہروی صاحب نے فرمایا کہ شیعوں کے امام ثانی عشر اسی سنہ رواں کے ماہ مبارک رمضان کی ۲۳ کو ظہور فرماویں گے لیجئے صاحب یک نہ شد دو شد۔ ہم تو حسن نظامی کا شکریہ ادا کر رہے تھے علامہ ہروی صاحب نے تو کمال فرمایا۔ وُہ ہمارے ڈبل شکریہ کو قبول فرماویں۔ مومنین شیعہ کو اب لازم ہے کہ بحث مباحثے بالائے طاق رکھ کر کم از کم رمضان شریف کی ۲۳ تک ہی سہی صدق دل سے ظہور امام کی دُعائیں مانگیں کیونکہ اگر امام ظاہر ہو گئے تو پھر سب جھگڑے آپ سے آپ یک قلم موقوف ہو جاویں گے۔

کاش کہ ان دل خوش کن روایات اور علامہ ہروی کی بشارت سے ستم رسیدہ ایرانی کی کچھ دل جمعی ہو جاوے وہ تو تبریز کے قیامت خیز نظاروں اور ظالم روسیہ کے مظالم کو دیکھ دیکھ کر سخت بے قرار ہے اور سمندر پار کے شہر کی طرف منہ کر کے بار بار یہی کہتا ہے۔ ؎

برلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم ؛ پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی

مجلس علم کلام

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - نقل ایک چھٹی جو کہ اخبار زمیندار کے اڈیٹر کے نام تحریر کی گئی - ارسال خدمت ہے اپنے اخبار میں اسی ہفتہ اس کو جگہ دے کر مشکور فرما دیں -

خاکسار سید محمد حسین

مشفقی مکرمی جناب خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جناب کے اخبار میں چند ماہ سے ایک سلسلہ مضامین ندوۃ العلماء کیطرف سے نکل رہا ہے جس کا منشاء مسلمانوں کو ان تحریکوں سے آگاہ کرنا ہے - جو کہ ندوہ مذکور میں زیر تجویز ہیں - اُسی کے ضمن میں آج ایک مضمون ۵ - مارچ کے پرچے میں زیر عنوان "مجلس علم کلام" شائع ہوا ہے ان سب میں مضمون نگاروں نے چند ایک نئی تحریکیں مثلاً مذہبی درسگاہ کا قائم کرنا جس میں انگریزی بھی پڑہائی جاوے - قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی اور مجلس علم کلام کی بنیاد کا رکھنا کا رکن مسلمانوں کے پیش کی ہیں - لیکن ان کے پیش کرتے ہوئے ضروری تو یہ تھا کہ وہ ان کیضرورت اور اہمیّت کو قوم پر دلائل بیّنہ سے ثابت کرتے - انھوں نے اس سے بڑھ کر قدم مارا ہے اور مسلمانانِ ہند کو یہ دکھانا چاہا ہے - کہ اس قسم کی تحریکیں عملی رنگ میں اسلامی دنیا میں ان سے پہلے اور کہیں موجود نہیں ہیں - ایسا کرنے میں انھوں نے ایک بڑی بے انصافی اور تنگ دلی سے کام لیا ہے - جس کی وجہ سے ڈر ہے کہ نہ صرف ناظرین کے دل ہی مایوس ہوتے ہوں گے بلکہ خیال ہے کہ کہیں ان کو اسلام سے ہی بدظنی پیدا نہ ہوگئی ہو - کیونکہ وہ قوم جس کو پہلے ہی سے باہر سے صدائیں آ رہی ہوں کہ وہ اب دنیا میں اپاہج ہے اس کو گھر سے ایسے اخبار کا ملنا جو ظاہر کریں کہ درحقیقت وہ مُردہ ہی ہے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے - چنانچہ اس میں مضمون نگاروں نے مسلمانوں سے ایک گروہ خادمانِ اسلام کے حالات کو مخفی رکھنا چاہا ہے - جو کہ ایک بڑا مفید کام علم کلام کی خدمت کے لئے کر رہے ہیں - اور جنھوں نے موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق دینی اور دنیاوی مدارس ایک ہی جگہ بڑے اعلےٰ درجہ پر کھولے ہوئے ہیں -

چوں کہ جناب کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور ہر ایک اسلامی معاملہ میں صفاگوئی میں لاثانی ہے اس لئے ذیل کی چند سطور عرض خدمت کرتا ہوں کہ شائع فرما کر ممنون فرما دیں - عرض ہے کہ مجلس علم کلام کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے مولانا مولوی شبلی صاحب نے ارقام فرمایا ہے - (۱) کہ آج علماء میں سے ایک بھی ایسا موجود نہیں ہے جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہو - دوم - اور کہ جدید علم کلام بالکل نامکمل اور ناقص ہے - اور اگرچہ اس کا پُورا علاج تو اس وقت ہوگا جب ہمارے علماء خود یورپ کے علوم و فنون میں کمال پیدا کرینگے - لیکن چوں کہ ابھی اس میں دیر ہے وغیرہ وغیرہ - اس لئے ضروری ہے کہ مجلس علم کلام قائم کی جاوے - اس تحریر کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہُوا - اوّل تو اس لئے کہ حضرت مولانا شبلی جیسے علامۂ دہر اور مسلمہ تاریخ دان جو کہ ہزار ہا سال گذشتہ کے حالات سے واقف بتائے جاتے ہیں - اس زمانہ کے حالات سے بالکل ناواقف ہیں - جس میں وہ زندہ موجود ہیں - اور دوسرے اس لئے کہ حضرت مولانا جیسے علامہ کی قلم سے نکلی ہوئی یہ تجویز کہ کوئی مولوی نہیں کوئی علم کلام نہیں مسلمانوں کے لئے ایک نہایت ہی مایوس کُن ہے - اور ایک اسلام کے لئے دردمند دل کے زخموں پر جو آجکل اس پر ہر طرف سے لگ رہے ہیں - نمک چھڑکنے کا کام دیتی ہے - اور عام مسلمانوں کو بجائے فائدہ مند ہونے کے دُکھ دینے کا موجب ہوتے ہیں -

میں حضرت مولوی صاحب کی اطلاع اور تمام مُسلمانوں کو خوشخبری سُنانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جناب مولانا صاحب اس قسم کی کمیٹی بنا دیں اور دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب کرے - لیکن واضح رہے - کہ آج سے تیس سال پہلے اس اللہ تعالےٰ نے جو ہمارا سب کا خدا ہے اور ہمارے قرآن کا محافظ ہے اور ہمارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فداہٗ ابی و امی کا سچا خدا ہے اور جس نے اسلام سے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون - کا کیا ہوا ہے سو خدا تعالےٰ نے پیشتر اس کے کہ فلسفہ یورپ اس دین متین پر حملہ آور ہوتا اس کی حفاظت کرنی شروع کر دی ہوئی ہے تاکہ اسلام کو کسی انسان کی طاقتوں کا ممنون احسان نہ ہونا پڑے - اللہ تعالےٰ نے ایک گاؤں کے رہنے والے کو جس کو نہ اپنے علم اور نہ اپنے فضل پر کوئی گھمنڈ تھا اپنے علم لدّنی سے حصہ دے کر اور اپنی روح القدس کی تائید کے ساتھ اسلام کی مدد کے لئے کھڑا کیا اور اس کے ذریعے ایک ایسے علم کلام کی جو موجودہ فلسفہ کو جس کا رُعب فلسفی دلوں کو کھا رہا ہے - پاش پاش کر دے - براہین احمدیّہ کے رنگ میں سنہ ۱۸۸۲ء میں بنیاد رکھی اُس نے اس کتاب کے صفحہ ۱۶ پر ارقام فرمایا ہے -

"مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراہین الاحمدیہ علےٰ حقیقت القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جاویں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طور سے ملزم اور لاجواب کیا جاوے جو آیندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ نہ رہے اس کتاب کے شائع ہونے پر سارے ہندوستان میں اس کتاب کو موجودہ زمانے کے علم کلام کا بنیادی پتھر مانا گیا اور سب علماء اور انگریزی تعلیم یافتہ احباب نے اس کو اس زمانہ کی مرض کا علاج یقین کیا - اسکے شائع ہونے کے بعد اس علم کلام کے موجد نے دہریوں - فلسفیوں - سوفسطائیوں - برہموؤں نیچریوں - آریوں - عیسائیوں اور یہودیوں کے مختلف اعتراضوں کا جواب مختلف کتابوں رسالوں اخبارات تقریروں کے ذریعے پُورے تیس سال تک دیا اور انگریزی میں ایک رسالہ اپنے علامہ مُرید حضرت مولوی محمدؐ علی صاحب ایم - اے کی زیر ایڈیٹری نکلوا کر اس خداداد علم کلام کو یورپ امریکہ - افریقہ اور ایشیا اور آسٹریلیا کے مختلف طبقات تک پہونچایا اور بادشاہوں تک تبلیغیں کیں اور پھر اسی عرصہ میں آپ کے مخلص مُرید حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو حال میں خلیفۃ المسیح ہیں اور زمانہ کے مانے ہوئے عالم اور فاضل ہیں اور جنھوں نے جدید فلسفہ کو اور حکمت کو مصر کی ترجمہ شدہ کتابوں اور رسالوں کے ذریعہ اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہُوا ہے - اس علم کلام میں

بہت سے دُرِّ بے بہا کے ساتھ اضافہ فرمایا ہے۔ اور اب تک آپکا درس قرآن کریم اور درس حدیث اور فقہ وغیرہ جوکہ قادیان میں جاری ہے۔ اس علم کلام کے لئے بہت سا سامان پیچھے چھوڑ رہا ہے اور ان تیس سال کی لگا تار کوششوں سے اب یہ علم کلام ایسا مکمل ہو گیا ہے کہ کیا آریہ۔ کیا عیسائی۔ کیا دہریہ۔ کیا برہمو ونیچری اس سکہ کو مان چکے ہیں۔ ہر ایک نئے اعتراض کا اس میں مدلل قاطع جواب موجود ہے اس کے موجود ہوتے ہوئے مولوی صاحب مسلمانان ہند کو اگر یہ کہیں کہ ان میں کوئی علم کلام موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہیں ہے تو میرے خیال میں بہت بڑا گناہ ہے مولوی صاحب اپنا علم کلام طیار کریں۔ خدا مبارک کرے لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ اسلام نرا مادی مذہب ہی نہیں ہے۔ اس کی اصل بنیاد تقوے ہے وہ علم کلام جس میں تقویٰ مدنظر نہ ہو۔ اسلام کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس سے پہلے جو سوانح حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وغیرہ علیہ السلام کی مولوی صاحب نے لکھی ہے۔ ان میں صرف دنیوی پہلو بھی زیادہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ روحانی اور باطنی پہلو پر جوکہ مدعا ان بزرگوں کی زندگی کا تھا۔ کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ اس لئے مولوی صاحب ضرور کوئی روحانی آدمی بھی داخل کریں۔ صاف موٹے موٹے نام داخل کرنے سے ایسا علم کلام کبھی طیار نہ ہو سکیگا

پھر مولوی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ آج علماء میں سے ایک شخص بھی اب موجود نہیں جس نے یوروپ کا فلسفہ اور سائینس حاصل کیا ہو۔ اس امر کے اظہار سے بھی مولوی صاحب نے اپنی اس ناواقفی کا جو ان کو موجودہ زمانہ کے حال سے ہے ایک ثبوت دیا ہے کیوں کہ ہر شخص ہندوستان کا جانتا ہے کہ علامہ دہر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب جوکہ اسم با مسمےٰ نور ہی نور ہیں۔ اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ اور اپنی روحانی کرنوں سے دنیا کو منور فرمارہے ہیں۔ آپ نہ صرف مذہبی طور پر ہی واقفیت کا انتہائی درجہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ موجودہ فلسفہ کے علوم میں بھی بے مثل ماہر ہیں۔ پھر یہ امر کس سے مخفی ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے اسلام کی محبت میں سب کچھ چھوڑ پندرہ سال سے قادیان کے گاؤں میں گوشہ تنہائی اختیار کئے ہوئے خدمت اسلام میں مصروف ہیں جن کے علم کلام نے یورپ میں ایک تھلکہ مچا دیا ہوا ہے۔ اور آج کل قرآن کریم کا ترجمہ بائیس سیپارہ تک ختم کر چکے ہیں اور ایک بسیط مقدمہ کا جس میں سب ان اعتراضات کا جواب دیا جاوے گا۔ جو دہریوں عیسائیوں اور فلسفیوں وغیرہ نے قرآن کریم یا اسلام پر کئے ہیں۔ مسالح جمع کر چکے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے جو آجکل اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ہیں اور نہ صرف گریجوایٹ موجودہ فلسفہ کے ہی ہیں بلکہ قرآن اور حدیث کے بھی خوب ماہر ہیں جو اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کر کے قادیان میں فقیرانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسلام کی خدمت میں رات دن مصروف ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ اور پھر اسی طرح مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیں۔ جوکہ بی۔ اے بی ٹی تک مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک معقول نوکری سرکاری کو چھوڑ دین کی خدمت میں مصروف ہے۔ اور قرآن اور حدیث کو خوب پڑھا اور اب ہیڈ ماسٹر قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیں اور رات دن قلمی اور قومی خدمت دین کی کرتے ہیں اور پھر مولوی محمد تیمور صاحب ایم اے ہیں جو کہ ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ مذہبی درس قرآن اور مذہب وغیرہ کا حضرت مولوی نور الدین صاحب سے دو سال تک پڑھتے رہے اور جب مولوی صاحب نے مذہب میں بھی آپ کو ایم اے کی ڈگری دیدی۔ تو اب علی گڈھ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ اور ہردم خدمت اسلام کی دل میں امنگ رکھتے ہیں۔ پھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ ہیں۔ کون شخص ہے۔ جو ان کے نام نامی سے ناواقف ہے۔ آپ صرف ظاہری علوم میں ہی گریجوایٹ نہیں ہیں۔ بلکہ مذہبی علوم میں بھی بہت بڑے پایہ کی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور حقیقی وکیل اسلام کا خطاب ان کے شایان حال ہے انھوں نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنا مال اور جان وقف کر کے ہندوستان کے مشرق اور مغرب کو ایک کر دیا ہے غرض کہاں تک گنتا جاؤں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور برکت سے مرزا صاحب مغفور اور مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اسلام کے خادم مولوی ڈاکٹر موجود مولوی حکیم موجود۔ مولوی وکیل موجود۔ مولوی گریجوایٹ اور انڈر گریجوایٹ موجود اور پھر پرانی طرز کے مولوی علامہ حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب امروہی حضرت مولوی قاضی امیر حسین صاحب۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرۃ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وغیرہ جیسے بے مثل انسان موجود اور ان سب کا مشترکہ طور پر صرف ایک کام یعنے جدید فلسفہ کے مقابلہ میں ایک جدید علم کلام طیار کرنا اور حضرت مولانا مولوی شبلی صاحب ہیں کہ فرماتے ہیں۔ مسلمانوں میں اب ایک بھی شخص موجود نہیں۔ جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہوا ہو۔

خدا مولوی صاحب کو توفیق عطا کرے کہ وہ اس جماعت سے ہی ایک بڑی جماعت علم کلام کی خدمت کے لئے طیار کریں۔ اسلام کی خدمت کے لئے کروڑ ہا انسانوں کی ضرورت ہے لیکن خدا کے لئے ہمیں یہ سنا کر مایوس نہ فرمادیں کہ پہلے کوئی انسان مسلمانوں میں موجود ہی نہیں حضرت مولوی صاحب کی مزید واقفیت کے لئے میں یہ عرض کرنی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس مذکورہ بالا جماعت نے ایک دینی تعلیم کے لئے مدرسہ جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ جسمیں سوائے مذہبی تعلیم کے انگریزی بھی لازمی ہے۔ جاری کیا ہوا ہے۔ جو بہ فضل خدا بہت ترقی کر رہا ہے۔ ماسوائے اس کے ایک انگریزی ہائی سکول بھی ہے۔ جس کے طلباء امتحان انٹرنس میں آنے سے پہلے ہی قرآن اور حدیث میں خاص طور پر ماہر کئے جاتے ہیں۔ اور کہ رسالہ اور اخبار یں موجود ہیں جو موجودہ علم کلام کی رات دن خدمت کرتے ہیں اور ایک بڑا بھاری ذخیرہ علم کلام کا موجودہ زمانہ کی ضرورۃ کے لئے بہ فضل خدا مکتفی ہے۔ دیر سے طیار کیا ہوا وہاں موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ آپکو توفیق عطاء کرے کہ آپ بھی اس سے فائدہ اٹھاویں۔ آمین

سید محمد حسین ایل۔ ایم ایس احمدیہ بلڈنگ لاہور

کون صاحب ہیں؟ (۱) ایک صاحب مفرح یاقوتی کے خواص دریافت کرتے ہیں اپنا نام نہیں لکھتے مہر ڈاکخانہ آگرہ کی ہے انکی خدمت میں التماس ہے کہ اس مفرح کے موجد حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ۔ لنڈا بازار۔ نولکھا لاہور ہیں انکے ساتھ خط و کتابت کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار ضروری

مجھے اس بات کو معلوم کر کے بہت افسوس ہوا ہے کہ فنڈ یتامیٰ اس وقت پانچ چھ سو روپیہ کا مقروض ہے اور جہاں اس کے اخراجات دو سو روپیہ ماہوار کے قریب یا اس سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ آمدنی پچاس روپیہ ماہوار بلکہ اس سے بھی کم ہے اس لئے میں جماعت کے مخلصوں کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔

مذہب کے دو ہی بڑے جزو ہیں۔ ایک طاعت لامر اللہ اور دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ اس دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف میں یتامیٰ کی خبرگیری کے لئے سخت تاکید فرمائی ہے چنانچہ قرآن کریم میں جہاں صدقات کا ذکر آیا ہے وہاں یتامیٰ کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ پارہ دوم میں قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

لکن البرّ من اٰمن باللہ والیوم الاخر والملٰئکۃ والکتٰب والنّبیین واٰتی المال علیٰ حبّہٖ ذوی القربیٰ والیتامیٰ والمسٰکین وابن السبیل والسآئلین وفی الرّقاب۔ اس آیت میں حقیقی نیکی کو انہی دو حصوں پر منقسم فرمایا ہے۔ جن میں سے پہلے حصہ میں ایمان یا طاعت لامر اللہ کا ذکر ہے اور دوسرے میں مال کے خرچ کرنے یا شفقت علیٰ خلق اللہ کا حکم ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ میں ذوی القربیٰ کے بعد دوسرے درجہ پر مستحق امداد یتامیٰ کو قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائیوں پر رحم کرنے کے متعلق جو تاکید فرمائی ہے اس سے حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا ہے:- تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکیٰ عضوا تداعیٰ لہ سائر الجسد بالسھر والحمّی۔ یعنے مومن باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کے حکم میں ہیں۔ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو اس کی خاطر سارا جسم تکلیف اُٹھاتا ہے اور پھر خصوصیت سے ان بے کس بچوں پر رحم کے لئے جنہیں یتیم کہتے ہیں فرمایا۔ انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھٰکذا یعنے میں اور وہ شخص جو یتیم کی خبرگیری کرتا ہے جنت میں اس طرح سے ملے ہوئے ہوں گے۔ جس طرح دو انگلیاں باہم ملی ہوئی ہیں۔ ایک سچے مومن کی آرزو اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ نہ صرف جنّت میں ہو بلکہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو۔ اس کے لئے فرمایا کہ یہ جو چاہتا ہے یتیم کا کفیل بن جاوے۔ خواہ وہ یتیم کوئی اس کا اپنا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو۔ میرے دوستو! تم میں سے کون ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں ہو پس تم علیحدہ علیحدہ تو یتیموں کے کفیل بن نہیں سکتے۔ اگر تم اس ثواب میں شریک ہونا چاہو تو یتیم فنڈ کے لئے کچھ اپنے ذمہ لگا لو۔ خواہ وہ تھوڑی رقم ہی ہو یہاں انجمن کی زیر نگرانی تمہاری قوم کے بہت سے یتیم بچے پرورش پا رہے ہیں اور بہت سے ہیں۔ جن کی درخواستیں آتی ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے ان کی پرورش کے لئے چندہ دیتا ہے وہ یتیم کی کفالت کرتا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلص جلد اس طرف توجہ کر کے یتیم فنڈ کی موجودہ حالت کو ایسا بنانے کی کوشش کریں گے کہ اس کے لئے دوبارہ مجھے کہنے کی ضرورت نہ ہو۔

نور الدین رضؓ

ایک پیشگوئی

پایونیر کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ خدیو مصر کے کتب خانہ سے ایک قلمی کتاب بہلول ہندی کی تصنیف سنہ ۱۱۹۰ھ کی لکھی ہوئی ملی ہے۔ جس میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ سنہ ۱۳۳۰ھ میں آتش فشاں ملک (اٹلی) والے طرابلس پر حکومت کریں گے اور زمانہ موسیٰ تک وہاں رہیں گے اور پھر مصائب اُٹھا کر چلے جاویں گے۔ نامہ نگار نے زمانہ موسیٰ سے مراد وہ چالیس لئے ہیں جو بنی اسرائیل نے جنگلات میں فتح کنعان سے قبل بسر کئے تھے اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ کے نیک بندوں پر قبل از وقت آئندہ کے حالات کھولے جاتے ہیں۔ مگر کہیں اس کا اثر مسلمانان طرابلس پر یہ نہ ہو کہ اس پیشگوئی کے سہارے سُست ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاویں کہ خود اپنے وقت پر طرابلس خود بخود فتح ہو جاوے گا۔

شہادت زمانہ

لاہور سے مرزا برکت علی صاحب حضرت مسیح موعود کی فی زمانہ ضرورت کے متعلق حق کی جستجو کرنے والوں کو حضور کی کتاب ایام الصلح کی طرف متوجہ کرتے ہیں جس میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اس زمانہ میں دو قسم کی برکتیں اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں ایک دنیوی جو ظاہر ہیں۔ دوسری رُوحانی جیسے اشاعت علوم حقہ۔ اظہار حقایق و معارف قرآنی۔ یہ انعامات امام موعود کے ذریعہ سے یا اور ذرائعہ سے اس کے زمانہ میں ظاہر ہو کر اس کے ایّام کے متبرک ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں اور اس طرح ان کے نزول کا باعث دراصل وہی وجود پاک ہے۔ مگر اس کو وہی سمجھتے ہیں۔ جو توجہ کرتے ہیں۔

نیز مرزا صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ اسلامیہ کالج میں حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس کی طیاری میں بڑا جلسہ ہوا ہزار آدمی جمع ہوا۔ چاہا گیا کہ تلاوت قرآن سے جلسہ شروع ہو مگر قرآن پڑھنے والا نہ ملا۔ اور ایک معزز صاحب نے کھڑے ہو کر افسوس کیا کہ کوئی قرآن پڑھنے والا نہیں جلسہ شروع ہو تب ایک صاحب نے مجمع میں سے نکل کر سورۂ یٰسٓ کی چند آیات پڑھیں یا بے اختیار ان کے موبھ سے نکلیں تا قوم کو معلوم ہو کہ یہ اس پر کونسا وقت ہے۔

ضرورت معلّمین

ناظمان اسلامیہ مڈل اسکول دسوھہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ ان کے واسطے لائق ہیڈ ماسٹر اور دیگر مدرسین تلاش کئے جاویں ۔

بیعت

منشی بہادر علی صاحب سکنہ راجپور ریاست پٹیالہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی بیعت کا اعلان جلد اخبار میں کر دیا جاوے اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماوے

مُبارک

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہمارے مکرم دوست زین الدین محمد ابراہیم صاحب کو اس ضعف پیری میں اپنے دو صاحبزادوں میاں ابراہیم و میاں احمدؐ اور اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ ان شادیوں کو مبارک کرے۔

دُعا مدد

مولوی عنایت اللہ صاحب پٹواری جسمانی اور روحانی کمزوریوں کی دوری کیواسطے احباب سے امداد دُعا

شجرہ نسب حضرت خلیفۃ المسیح

مولوی حکیم نور الدین صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب حاصل کر کے ہم واقفیت عامہ کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ آج سے ۱۳ صدیاں قبل حضرت عمر خلافت نبوی کے مالک ہوئے تھے۔ آج اُن کے ایک بیٹے کو خدا نے ایک نبی کا خلیفہ اوّل بنایا ہے۔ فالحمد علیٰ ذلک

اڈیٹر

حضرت امیر المومنین عمر رضؓ

حضرت سلطان المشائخ شیخ عبداللہ

حضرت نصیر الدین

حضرت سلطان ابراہیم

حضرت شیخ اسحٰق

حضرت شیخ فتح محمد خاں

حضرت واعظ اکبر

حضرت واعظ اصغر

حضرت عبداللہ

حضرت شیخ مسعود

حضرت عبدالسامع

شیخ محمود

حضرت نصیر الدین

فضیلت پناہ حافظ فخر الدین

کمالات دستگاہ حافظ عبدالرب

معارف دستگاہ حافظ یار محمد

حقائق مآب حافظ عبدالعزیز مغفور

حافظ نصر اللہ

حافظ عبدالنصیر

حافظ عبدالغنی

حضرت شریعت پناہ قاضی عبدالرحمٰن

حضرت شیخ بدر الدین

حضرت شیخ بہاؤ الدین مخزن اسرار

حضرت شیخ سلیمان

حضرت شیخ جمال الدین

حضرت شعیب

حضرت احمد

حضرت شیخ یوسف

حضرت شیخ محمد

حضرت شیخ شہاب الدین

حضرت شیخ احمد المعروف حافظ محمود

حضرت شیخ فرخ شاہ کابلی قدس سرہ العزیز

حافظ معز الدین

غفران پناہ حافظ غلام محمد

حفاظت پناہ حافظ غلام رسول

امیر المومنین خلیفۃ المسیح نور الدین

عبدالحی ۔ عبدالسلام ۔ عبدالوہاب ۔ عبدالمنان ۔ امامہ ۔ حفصہ ۔ امۃ الحی

اقتباس از کلام

حضرت خلیفۃ المسیح

اب اس وقت ہم سب کا ایک خدا ایک کتاب۔ ایک رسول ایک ہی قبلہ اور ایک ہی امام ہے ان وحدتوں کو غنیمت جانو اور جو فضل ان پر نازل ہوتا ہے اُسے حاصل کرو۔ اگر خدا نے کسی کو ایسے اسباب عطا کئے ہیں جس سے فخر کر سکتا ہے تو اس سے دوسرے کو حقیر نہ جانے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اسلام صرف چند ایک باتوں کا نام ہے جن پر عمل درآمد کر کے نجات حاصل ہو جاتی ہے یہ خیال غلط ہے یہ تیس پارے ہیں۔ اور ان میں صرف اُصول بتلائے ہیں۔ اگر چند باتوں پر ہی نجات ہوتی تو پھر اس قدر بڑی کتاب کی کیا ضرورت تھی وہ تو نصف صفحہ پر بھی آسکتی ہیں۔

کتب برائے فروخت

منشی الله داد صاحب مرحوم سابق ہیڈ کلرک دفتر میگزین کا کتب خانہ بدر ایجنسی میں برائے فروخت آیا ہؤا ہے۔ جو صاحب کوئی کتاب منگوانا چاہیں۔ جلدی منگوالیں۔ جن کتابوں کے آگے بریکٹ ہے وہ ایک جگہ مجلد ہیں۔ کتاب کا نمبر بھی خط کے ساتھ لکھنا چاہیئے؛

۱۷ - معراج
جلد اوّل
۲ سرالشہادتین
۳ ایقاظ النائمین
۴ اعجاز مسیح
۵ انسان کی اخلاقی حالتیں
۶ لغات القرآن حصہ دوم
۷ بوستان
۸ السرالمکتوم
۹ تحفہ رپورٹ سالانہ جلسہ
۱۰ ملفوظات محمد چٹو لاہور
۱۱ میں مسلمان ہوگیا ہوں
۱۲ حق کی چمک
۱۳ مسائل تعدیل ارکان وغیرہ
۱۴ الفاظ المفرقہ
۱۵ تفصیل الکلام
۱۶ مجموعہ کتب فارسی
کریما وغیرہ
۱ تکذیب براہین
۱۸ امہات المومنین
۱۹ آریہ دھرم
۱۰ نغمہ داؤدی
۴۵ ارشاد الطالبین
۲۲ اشتہار ضمیمہ ریویو
۲۳ گلدستہ معراج النبی
۱۰۲ سفرالسعادت اردو
۱۱۸ نذر شاہجہانی

۲۶ فتحدن
۲۷ ہڑکاپن کا علاج
۲۸ نسیم دعوت
۱۲۹ عصائے موسےٰ
۱۳۰ حضرت کے خط و تقریریں
۳۱ کرشن اوتار
۳۲ گلدستہ حدیقہ
۳۳ یوسف زلیخا فارسی
۳۴ توبتہ النصوح
۳۵ الحق جلد اوّل
۳۶ رسالہ برہان الحق
سراج الدین
۳۷ الحق نمبر ۸
۳۸ اختیار الاسلام حصہ اوّل
۳۹ مسک العارف
۴۰ مراۃ الحق
۴۱ ذکر ممدوح
۴۲ صداقت دھرم آریہ
۴۳ عقائد محمدی
۴۴ سلک مروارید
۴۵ واقعات صحیحہ
۴۶ مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ
۴۷ لیکچر سیالکوٹ
۴۸ تبصرت العقلاء
۵۰ حقیقت مہدی

۵۱ القرآن
۵۲ یادداشت
۵۳ لیکچر لاہور
۵۴ احوال الصادقین
ترجمہ حکایت الصالحین
۵۵ تحفہ اسلامیہ
۵۶ محامد المسیح
۵۷ مشکل کشا
۵۸ میزان طب
۵۹ قانونچہ
۶۰ گلستان
۶۱ اختیار الاسلام حصہ اوّل سوم و چہارم
۶۲ خطبات مکتوبات محمدیہ
۶۳ حسان القرآن
۶۵ رسائل حق
سراج المعرفت اردو
تحقیق الحق
الحق نمبر ۱ تا ۴ تک
الحق نمبر ۵ تا ۱۰ تک
کلمات طیبات ۱ تا ۶
۶۷ مثنوی معنوی
ظفر جلیل حصن حصین
۶۸ مسیحی دین کی اصولی باتیں
۶۹ فتح اسلام حصہ اوّل
القول الفصیح
مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا
القول الجمیل
قصیدہ الہامیہ
آسمانی فیصلہ
حجتہ الاسلام
۷۰ - اشتہار ضروری تبلیغی
حقانی تقریر واقعات وفات بشیر
ضیاء الحق
قصیدہ

درجماعت مخلصین کی
اطلاع کے لئے
مولوی نورالدین الاعلام
انما الاعمال بالنیات
مجموعہ اشتہارات
راز حقیقت
کشف الغطاء
مسک العارف
سراج المنیر
حقیقت مہدی
ضرورت امام
سراج الحق
سراج الدین عیسائی کے جواب
الموعظتہ الحسنہ
نورالقرآن حصہ اوّل
〃 〃 دوم
۷۱ دین اسلام
الاخوت
سرمہ چشم آریہ
دینیات کا پہلا رسالہ
〃 〃 دوسرا رسالہ
آخر سیپارہ کا ترجمہ
لیکچر حیدرآباد
ابطال الوہیت مسیح
تناسخ
۷۲ انوار الازکیا
۷۳ حل برمارڈ سمتھ
۷۴ ترجمۃ المشکوٰۃ
۷۵ مخمس سلیم
چہل اسرار
معراجنامہ بافندگان
اردو کی پہلی کتاب
〃 دوسری 〃
〃 تیسری 〃

۷۵ دینیات کی چوتھی کتاب
مجموعہ نظم
ثبوت واجب الوجود
سواء السبیل
ماہواری رسالہ جلد ۱ نمبر ۱۱
〃 جلد ۲ نمبر ۷
دوسرا جنگ مقدس
۷۶ ریاض الصالحین حصہ اوّل
〃 〃 حصہ دوم
۷۷ بہار خلد
فتوح الغیب
نان حلوا
الدلیل المبین
دیوان غوث اعظم
دیوان خواجہ معین الدین صاحب
پندنامہ فریدالدین عطار
نماز حضوری
تعبیرنامہ و خواب نامہ
نجات المسلمین
ابراہیم بن ادھم
۷۸ مثنوی شاہ بوعلی قلندر
ائینہ کمالات اسلام
۸۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء
۸۱ بلاغ المبین
سیف اللہ
گلزار حسین
۸۲ عصمت انبیا
لیکچر خطبہ
۸۳ رسالہ آتشک
مجرب امراض
رسالہ قارورہ
تریاق سموم
درطب احمد باری
وترطب جمالی
تشریح منصوری
رسالہ اعضاء مخصوصہ

۸۴ انگریزی انجیل
۸۵ تعزیرات ہند
۸۶ لیکچر مسیح موعود
لیکچر مولوی عبدالکریم
اتمام الحجۃ
خلق الانسان علیٰ ما فی القرآن
انشائے بے نقاط
اردو کی تیسری کتاب
تفسیر سورہ الحمد
۸۷ انجیل مقدس
۸۸ غنیۃ الطالبین
۸۹ ترجمان القرآن
۹۰ ترجمۃ المشکوٰۃ
۹۱ میں مسلمان ہوگیا ہوں حصہ اوّل
〃 〃 حصہ دوم
〃 〃 حصہ سوم
۹۲ احوال الآخرت
زینت الاسلام حصہ اوّل
〃 〃 حصہ دوم
دلیل الاحسان
احسان الاعمال
شرع محمدی
نجم الہدےٰ
الکلام المبین
تحفہ رسولیہ
وصیت نامہ
رسالہ یاجوج و ماجوج
پکی روٹی کلاں
۹۳ شفاء الامراض
طب یوسفی
طب نبوی
۹۴ درالمختار جلد سوم
۹۵ 〃 جلد اوّل
۹۶ 〃 جلد دوم
۹۷ 〃 جلد چہارم

تصدیق انجیل

ایک صاحب جلال الدین نام دریافت کرتے ہیں کہ قرآن انجیل کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر انجیل کو کیوں نہ مانا جاوے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اناجیل تو دنیا میں ستر کے قریب ہیں۔ قرآن نے کسی انجیل کو لے کر اس کے نیچے یہ لفظ نہیں لکھ دئیے۔ کہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ انجیل نام ہے بشارت کا۔ مسیح نے ایک بشارت دی تھی کہ نبی آخر زمان پیدا ہو گا۔ قرآن نے اسکی تصدیق کی یعنے وہ نبی لوگوں کو دکھا دیا کہ جو مسیح نے کہا تھا وہ سچ تھا۔ اسی کا نام تصدیق ہے اگر قرآن کو نہ مانا جاوے تو انجیل اور تورات ہر دو کی تکذیب ہوتی ہے۔ جو بات انجیل توریت نے فرمائی تھی جب اس کا سچا کرنے والا پیدا ہو گیا۔ تو وہ اس کا مصدق کہلایا۔

معاویہ کیسا تھا

ایک شیعہ صاحب سوال کرتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ برحق تھے۔ معاویہ نے انکار کیا پھر معاویہ کون ہوا۔ ہم کہتے ہیں اس زمانہ میں نہ جناب علی ہیں اور نہ معاویہ۔ ان کے زمانہ میں انہوں نے آپس میں کوئی مصالحت کر لی تھی اور باہمی جنگ کا خاتمہ کر دیا تھا پس جب اس جنگ کا خاتمہ جناب امیر نے کر دیا اس پر ہم کیوں بحث چھیڑیں ایسا کرنا خلاف ادب ہو گا۔ ہاں شیعہ صاحب کے سوال سے ایک بات متحقق ہوتی ہے کہ خلیفہ برحق ہی کی بیعت ضروری اور مناسب ہے دوسرے کی نہیں۔ پھر جناب علی مرتضےٰ نے حضرت ابوبکر عمر عثمان کی خلافت کو قبول کیا اور ان کی بیعت کی۔ وہ شیر خدا تھے۔ منافق نہ تھے بزدل نہ تھے۔ حق گوئی میں کسی سے ڈرنے والے نہ تھے۔ انھوں نے ضرور خلفائے ثلاثہ کو حق پر سمجھ کر ان کی بیعت کی۔ شیعہ صاحبان حضرت علیؓ کے ساختہ پرداختہ پر اعتبار کریں تو تمام جھگڑوں کا خاتمہ ہو جاوے۔

نعمت اللہ ولی

کے اکثر قصائد اخباروں میں چھپ رہے اور بعض احباب ان کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ ولی اللہ کے اکثر قصائد جدا الفاظ میں ہیں سب سے زیادہ قابل اعتبار جو ہے وہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب میں درج کر دیا ہے ایک قصیدہ بعض اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ ظہور مہدی کا وقت ۱۲۰۹ھ سنہ ہجری لکھا ہے۔ جس کو گذرے اہم سال ہوئے ہیں۔ اور وہ ایام قریب تحریر براہین احمدیہ کے ہیں بہر حال باوجود اختلاف کے مہدی کے دن یہی ہیں۔ لفظ [illegible]

مراد بعض وقت خاص نعبہ بھی ہوتا ہے۔ جب کہ اکثر لوگ اسے قبول کر لیں۔

اب کس دن کا انتظار ہے؟

منشی عبد اللہ خان صاحب لکھتے ہیں۔

میرے دل میں ایک جوش ہے کہ میں یہ بھی دریافت کروں کہ کیا غیر احمدی احباب کو اس سے زیادہ اور بھی ذلت بکار ہے کہ انہوں نے ہمارے پیارے اور جان کے مالک میرے سردار معظم پیشوا حضرت مرزا صاحب کا انکار کر کے سر آغاخاں بالقابہ کو جو ان کے عقائد سے بدرجہا دور ہیں اپنا لیڈر اور آئے دن وہ ایسے لوگوں کو اپنا رہنما سمجھتے ہیں جو دین کے ساتھ چنداں تعلق نہیں رکھتے جس نے خدا کو چھوڑا اس نے بتوں کی پوجا کی اور اپنا آپ بھول گیا جس نے امام الزمان کو نہ مانا اس کو دنیا کے مادی لوگوں کا آستانہ جھانکنا پڑا۔ جن لوگوں نے راستبازوں کو گالیاں دیں۔ ان میں نیوگ سا حیا سوز مسئلہ رواج پا گیا جنھوں نے صحابہ کو برا بھلا کہا۔ ان میں توحید کی بو نہ رہی اور ذلت اور رسوائی کا سامنا کیا۔

غرض راہ حق کو چھوڑ کر کسی نے سکھ نہیں پایا کاش کہ زمانہ میں انقلاب عظیم ایسا آوے کہ یہ لوگ راہ راست پر آجاویں۔

محمد اشرف علی صاحب

جو اپنے ایک عیسائی دوست کو قادیان بھیجنا چاہتے ہیں حضرت ان کو اجازت دیتے ہیں۔ خط میں پتہ و مقام درج نہیں ہے ✦

اخبار عالم پر ایک نظر

روس صاحب ترکوں اور اطالیوں کے درمیان صلح کرانے کو اٹھے ہیں + جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے یورپ کے راہ سے جو خبریں آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یکم مارچ کو مرغیب پر جنگ ہوئی۔ ۵۰۰ عرب شہید ہوئے اور اطالوی صرف بارہ مارے گئے ابتدائے جنگ سے آج تک اٹلی والوں کے بقول ان کے ۷۳۶ مقتول اور ۲۲۴ مجروح ہوئے + مراکو میں عربوں اور فرانس کی جنگ چھڑی ہوئی ہے + سابق شاہ ایران باکو تشریف لے [illegible] ایران نے ۷۵۰۰ پونڈ سالانہ دینا منظور کیا ہے + بنارس کے مشنریوں نے ان کے مدرسہ میں پڑھنے والی ایک لڑکی کو بہکا کر کہیں چھپا دیا ہے۔ اسکے والدین روتے چلاتے پولیس کی مدد چاہتے ہیں + جزیرہ سکاٹرہ پر ایک انگریزی جہاز ٹوٹ گیا تھا اس کا مال اسباب جن کے ہاتھ آیا وہ لے گیا اب تجویز ہے کہ سلطان سکاٹرہ پر دو جنگی جہاز چڑھائی کر کے اس سے معاوضہ طلب کریں مولوی عبد الحلیم شرر ایڈیٹر دلگداز راہی عالم ثانی ہو گئے لنڈن کے جنگی اخراجات میں ہوائی جہازات کیلئے ۲۵½ لاکھ کا اضافہ ہوا + ولایت میں کوئلہ والوں نے سٹرائک کیا۔ ۱½ لاکھ آدمی بے کار پھرتا ہے + حکیم امین الدین صاحب کو سزائے قید و جرمانہ سنائی گئی تھی مگر پانچ ہزار کی ضمانت تا فیصلہ اپیل منظور ہو گئی تھی + امرتا میں ایک بنگالی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ صغر سنی کی شادی اہل ہند کے اخلاق کی درستگی اور امن وامان کے واسطے ایک بھاری اور ضروری عنصر ہے + لال گزٹ لکھتے ہیں کہ پالیٹکس سے کنارہ کشی خودکشی ہے + سرحد پشاور پر جنگی چھیڑ چھاڑ کا خوف ہے سرکار نے فوج بڑھا دی ہے اس واسطے سرحد کے چیف کمشنر صاحب ڈیرہ جات کی سرحد کو روانہ ہو گئے ہیں + سر آغاخاں نے مسلم لیگ کی صدارت سے استعفےٰ دیا تھا ایسے وقت میں جب کہ لیگ کے تجربے ٹوٹ گئے ہیں؟ تجویز ہے کہ حاجیوں کے واسطے کراچی کا بندر گاہ بھی کھولا جاوے۔ اہل پنجاب کے واسطے قریب ہو گا ۱۴۔ مارچ کو شاہ اٹلی پر کسی انارکسٹ نے فائر کیا مگر بچاؤ ہو گیا ۱۶۔ مارچ کا پیسہ اخبار راوی ہے کہ موہن پور ضلع مونگھیر میں ایک گائے کا بچہ دو منہ اور چار آنکھوں والا پیدا ہو کر تھوڑی دیر میں مر گیا + بمبئی سے ایک نیا اخبار حبیب الاحباب نکلنے والا ہے + الہ آباد سے پرواز میں استعمال کرنے کے واسطے بھی ایک توپ ایجاد کی گئی ہے + ایک انگریزی جہاز اوشیانا نام تباہ ہوا۔ بہت سی جانیں تلف ہوئیں + خدیو مصر نے ایک آسٹرین شہزادی سے شادی کی ہوئی ہے جس کے سبب سے ان کے خاندانی معاملات میں سخت الجھن پڑ کر خدیو کی زندگی تلخ ہو رہی ہے نئی دلھن اپنے حقوق چاہتی ہے اور ولیعہد کے حقوق تلف کرنا چاہتی ہے + بھائی جوالا سنگھ نے اپنے خرچ پر اہل ہند کو برائے تعلیم امریکہ بلانے کی خواہش ظاہر کی ہے + سر آغاخان نے بمبئی کے اخبار الاسلام کو ابھرا [illegible] روپیہ دیا تا وہ اپنی حالت درست کر سکے + طبیبوں کا قانون بمبئی میں پاس ہوا۔ سب اطباء کو اپنا نام رجسٹری کرانا پڑیگا + لاہو[illegible]

مسلمانوں کی دولت

ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا کہ بعض ہندو اخبارات ڈاکوؤں پر ملامت زنی کرتے ہوئے خواہ مخواہ مسلمانوں کو چھیڑتے ہیں کہ ہندوں پر ڈاکے پڑتے ہیں مسلمانوں پر کیوں نہیں پڑتے + اور مسلمانوں پر ڈاکے نہ پڑنے کی وجوہات میں سے ہم نے ایک یہ لکھی تھی کہ مسلمان غریب ہیں۔ اب ان کے پاس دولت ہی کہاں ہے۔ جو ان پر ڈاکے پڑیں۔ اس پر ہمعصر اخبار عام نے ایک بے فائدہ لمبا آرٹیکل لکھ مارا ہے اور بدر کے کہیں بیہودہ طعنے شروع کئے ہیں۔ کہتے ہیں بدر میں عیسائیوں کے خداوند کی شان پر حملے ہوتے ہیں۔ بھلا اس بات کو ڈاکوؤں کی لوٹ سے کیا تعلق ہے۔ غالباً ہمعصر کا اس سے یہ منشا ہے کہ گورنمنٹ کو ہمارے برخلاف بھڑکائے۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ گورنمنٹ کسی مذہب کی طرفدار نہیں۔ عیسائیوں کے خداوند ہوں یا ہندوؤں کے رام چند ہوں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ مگر کسی کو معبود نہیں جانتے۔ اور ہم بادب سب کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ وہ ایک خدائے واحد کی پرستش کریں۔ پتھر پرستی اور بت پرستی کو چھوڑ دیں۔ ہمارے معزز دوست پنڈت عام صاحب جب سے آرین خاص لوگوں کے متعلد بنے ہیں وہ مسلمانوں کے حق میں بیجا کلمات لکھنے میں مشغول ہوتے جاتے ہیں۔ وہ شائستگی بزرگی مبدل بہ آرین لڑکپن ہوتی جاتی ہے۔ خدا خیر کرے پھر لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ نے تمہاری سلطنت لے لی۔ یہودی بڑے مالدار ہیں۔ حالانکہ انکی کوئی سلطنت نہیں پنڈت صاحب ہم نے مسلمانوں کے اس افلاس کا موجب گورنمنٹ کو نہیں ٹھیرایا۔ ہم نے تو ہندو بھائیوں کی بھی کوئی شکایت نہیں کی۔ ہم تو یہی کہتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے افلاس کے واسطے آپ ذمہ وار ہیں۔ ان کے شامت اعمال نے انہیں غریب کر دیا۔ نادار کر دیا۔ بے زر کر دیا۔ وہ یہودی بنے پر افسوس جن یہودیوں کا آپ حوالہ دیتے ہیں۔ وہ تو بیشک دولتمند ہیں۔ مگر ہمارے یہودی بیچارے دولت ظاہری سے بھی عاری ہیں خدا ان پر رحم کرے اور آپکو بھی راہِ حق دکھائے کہ آپ چند اخباروں کے خریدار بڑھ جانے کے سبب اپنی قدیم چالیس سالہ بزرگانہ روش کو ترک کر کے زمانہ کی خراب ہوا سے متاثر ہو رہے ہیں +

الخطبہ

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج۔ احمدی دیندار۔ حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت دفتر بدر +

(۹) ایک احمدی۔ نیک طبیعت۔ حافظ قرآن۔ عامل شخص دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں۔ احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں کوئی نابینا عورت ہو یا اور کوئی نقص ہو۔ جس کے باعث بینا انسان کرتا ہوا کراہت کرے لیکن متعدد دی امراض سے بری ہو۔ نکاح کے خواہشمند ہیں۔ احباب توجہ فرماویں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ اپنی ہمشیرہ عمر ۱۴ سال نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انٹر گریجوایٹ ہوا اور ۱۰۰ روپیہ ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر۔ ہمراہ ۲/ آنے کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۲/ آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

مفرّح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد سالم چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

العزیز علمی۔ ادبی۔ اسلامی۔ مضامین کا ماہوار رسالہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ ۱۲/

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں نہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴/ محصولڈاک ایک شیشی سے لے کر چار تک ۵/ +

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا پیٹ کا درد بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک شیشی سے دو تک ۵/ +

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۴ خوراک کا عمر کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔ ملنے کا پتہ۔

بدر ایجنسی۔ قادیان - گورداسپور

میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر بدر

موسم آگیا ہے عرق بیدمشک جن دوستوں نے طیار کرانا ہو وہ بہت جلد برتن اور آرڈر بھیجدیں نہایت احتیاط سے طیار کیا جاوے گا

محمد غوث۔ رامباغ - امرتسر +

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

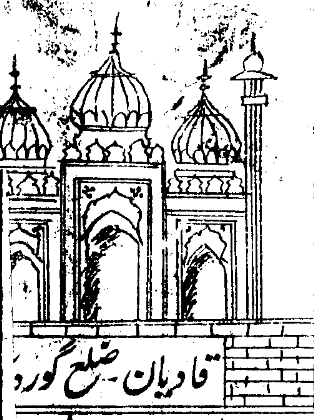

BADR QADIAN

بدر

قادیان ۔ ضلع گورداسپور

پیشگی چار روپیہ | قرآن مجید

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ | مرزا غلام احمد | RCg. No. C CCLXXVIII | مسیح وقت ہی ہم مجدد بر سرِ صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد | ۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۳۰ چیت ۱۹۶۹ سمت | نمبر

بھائیو! اگر قادیاں آوگے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤگے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت ۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للّٰہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامنِ پاکش بدست ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصلِ دلدارِ ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت ا
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں موردِ لعن خ
معجزاتِ انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیا
برہمہ از جان و دل ایمانِ ماست — ہر کہ انکارے کن
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزدِ ما کفر است

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

دارالامان

حضرت خلیفۃ المسیح خداتعالیٰ کے فضل و احسان سے بخیریت و عافیت روزانہ درس وتدریس فرماتے ہیں + حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے - بمعیت حضرت خواجہ صاحب لکھنؤ ندوۃ العلماء کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں +

حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب بمعیت مولوی محمد سرور شاہ صاحب - حافظ روشن علیصاحب عرب عبدالمحی صاحب مولوی فاضل - قاضی امیر حسین صاحب شیخ یعقوب علی صاحب ہندوستان کے مختلف عربی مدارس کا طرز تعلیم ونصاب ودیگر انتظامی امور کو دیکھنے کے لئے ۳ - اپریل سے سفر پر ہیں - پہلے آپ لکھنؤ گئے ہیں جہاں الاستفتاء وغیرہ عربی کتب علماء میں بطور تبلیغ تقسیم فرمائینگے + جناب مفتی محمد صادق صاحب بھی حسب الارشاد حضرت امیر دوالمیال (ضلع جہلم) تشریف لے گئے ہیں + دونوں سکولوں میں ۱۶ - اپریل تک رخصتیں ہیں اسکے بعد جماعتیں بدلی جاکر باقاعدہ پڑھائی شروع ہوگی +

خطبہ جمعہ

۲۹ - مارچ سنہ ۱۲ء کو حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ موقعہ شناسی ایک ضروری اور مفید امر ہے - بچے جوان بوڑھے مقدمہ والے ملازم سب اپنے کاموں اور غرضوں کے پورا کرنے کے لئے موقعہ کا لحاظ رکھتے ہیں جس کے ساتھ گفتگو کرنی ہو اس کی حالت دیکھ کر اس کے مطابق کام کیا جاتا ہے اور مناسب موقعہ بات کی جاتی ہے اور حاکم کے غضب کے وقت احتیاط کیجاتی ہے تو اللہ تعالے کے غضب سے ڈرنا کس قدر ضروری ہے جس وقت خدا کسی قوم پر ناراض ہوتا ہے اس وقت اس قوم کے لوگوں کو کس قدر ہوشیاری اور احتیاط مطلوب ہے جو ایسے وقت میں بے پرواہی کرتا ہے اس پر عذاب سخت آتا ہے یہ زمانہ بھی ایسا ہی ہے اللہ تعالے کے غضب کے نشان ظاہر ہیں - لڑائیاں - زلازل - طوفان - وباء ہر طرح کے ابتلاء نمودار ہیں اللہ تعالے چاہتا ہے شریروں کی جڑ کاٹ دیجائے یہ خدا تعالے کی رحمت علامات نہیں بلکہ اسی ناراضگی کا اظہار ہے جو کھوٹے سے کو الگ کرنا چاہتا ہے - جب خدا کی نصیحت کو بھلا دیتا ہے تو اسے ڈھیل دیجاتی ہے اور وہ دجانا ہے کہ میں مزے میں ہوں مگر اس کے واسطے نزدیک ہے حقیقی حکومت دنیا میں خدا ہی کی ہے اور سب کچھ اسی کے قبضہ قدرۃ میں ہے - فالحمد للہ رب العالمین اللہ تعالے کے غضب کو بجھانے کے چار راہ ہیں ترک گناہ نیکیوں کا زیادہ اختیار کرنا - صدقہ - دعا - اپنی حالت میں تغیر کرو اور نیکی اختیار کرو تاکہ خدا تم پر راضی ہو +

المفتی

جس نے بیوی کو تین دفعہ حرام کیا

سوال ہوا کہ ایک شخص نے غصے میں آکر اپنی بیوی کو تین دفعہ کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اب پوچھتا ہے اسکی نسبت کیا حکم ہے - حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا یہ طلاق نہیں ہے بلکہ قسم ہے اُس نے اپنی بیوی کو اپنے واسطے حرام کہا ہے اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے :-
یا ایھا الذین آمنوا لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا - اور فرمایا ہے لم تحرم ما احل اللہ لک جو شے اللہ تعالے نے تجھ پر حلال کی ہے تو اُسے اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے پھر اللہ تعالے نے فرمایا ہے - قد فرض لکم - تحلۃ ایمانکم - اللہ تعالے نے فرض کیا ہے کہ قسموں کو کھول دو پس اُس شخص پر لازم ہے کہ اپنی قسم کا کفارہ دیوے تاکہ اس کی بیوی اس پر حلال ہو جاوے +

غیر احمدی کے پیچھے نماز

ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک غیر احمدی نیک طینت پنجوقتہ نماز گذار حضرت مرزا صاحب کا مدح خوان ان کے دعوے پر غور کر رہا ہے کیا ایسے شخص کے پیچھے احمدی نماز پڑھ لے :-

فرمایا - یہ سب ترکیبیں ہیں جو لوگ بناتے ہیں - میں ایسی ترکیب کو پسند نہیں کرتا -

مسیح موعود اور علم کلام

اخباروں کے مشہور نامہ نگار منشی محمد حسین صاحب احمدی تحریک کرتے ہیں کہ کوئی صاحب "حضرت مسیح موعود اور علم کلام" کے موضوع پر اخبار میں ایک مبسوط مضمون لکھیں - فرماتے ہیں - مقدس اسلام کی خدمتیں جن اعلیٰ پہلوؤں کو زیر نظر رکھ کر حضرت صاحب نے کی ہیں اُن سے کوئی عاقل بالغ اور حقیقی مبصر انکار نہیں کر سکتا - ضرورت ہے - کہ ایک جامع مگر مختصر اور نتیجہ خیز مضمون جناب اقدس کے کارناموں کے متعلق لکھا جاوے -

شکریہ

جلالپور جٹاں کے جلسہ احمدیہ میں چودہری پیر محمد صاحب ذیلدار نے اپنے مکان دائرہ میں احمدی علماء کا وعظ کرایا اور ان کے زیر اہتمام تمام انتظام اور حفظ امن قابل تعریف رہا اور علماء کی دعوت بھی کی - اللہ تعالے انہیں اس ہمدردی کے واسطے جزائے خیر دے - ہمیں افسوس ہے کہ رپورٹ جلسہ میں چودہری صاحب کے شکریہ کا ذکر سہواً رہ گیا - (اڈیٹر)

احباب کو اطلاع ہو

(جواب خط کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ جس پر پتہ لکھا ہوا ہو آنا چاہیئے -

مشتاق حسین صاحب - عرب عبدالمحی صاحب نے کوئی رسالہ نجوم القرآن نام تصنیف نہیں فرمایا ان کی تصنیف لغاۃ القرآن عربی و اُردو ایک ضخیم کتاب قیمتی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) ہے جو بدر ایجنسی سے ملسکتی ہے -

عبدالواحد صاحب - مسیح بیان کا ایک ہی حصّہ ہے دو نہیں
منشی مظفر الدین صاحب - منیجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور اطلاع دیتے ہیں - کہ ان کے والد صاحب مولوی محمد غوث ۸۲ سال کی عمر پاکر ۲۹ - مارچ سنہ ۱۲ء بروز جمعہ اس دار فانی کو چھوڑ گئے اور اپنے پس ماندگان کو ناپائداری دنیا کا ثبوت دے گئے مولویصاحب موصوف مسجد چینیاں لاہور کے متوّلی تھے اور چار لڑکے اپنی نرینہ اولاد سے منشی مظفر الدین صاحب مالک اسلامیہ سٹیم پریس لاہور - مولوی عبد الحق صاحب مالک رفاہ عام پریس لاہور - عبد الرشید صاحب - عبد اللطیف صاحب *

عسل مصفیٰ

مرزا خدا بخش صاحب نے نظر ثانی کر لی ہے حجم بڑھ گیا ہے - شائقین کی قدردانی کے منتظر ہیں - کتاب کی چھپوائی کے واسطے روپیہ درکار ہے مبلغ ۔۔ روپے فی خریدار اُنھوں نے پیشگی مانگے ہیں ابتک صرف تین آدمیوں نے روپیہ بھیجا ہے - پیشگی دینے والے اصحاب کو قیمت میں رعایت دیجاوے گی اصلی قیمت تاحال مقرر نہیں ہوئی - کتاب ایک نظر کیواسطے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاچکی ہے -

تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۲۸ - مارچ صفحہ ۲ کے آخری کالم میں جو میری نظم شائع ہوئی ہے اس کا آخری مصرعہ یوں ہے :-

سُنا ہرگز نہ قصہ ہائے محمود و ایاز اکمل
(اکمل)

بیعت

ہمارے مکرم دوست سید عابد حسین صاحب بی - اے سلسلہ حقہ کی اشاعت میں اور اپنے اقارب کو اس جنت میں داخل کرنے کی سعی میں دل وجان سے مصروف رہتے ہیں حال میں انھوں نے اپنی خوشدامن صاحبہ کی بیعت کا خط بھجوایا ہے اللہ تعالے استقامت عطا فرماوے +

کلامِ امیر

(رقمزدہ منشی محمد عبداللہ صاحب)

اللہ تعالےٰ خود قرآن شریف کی تفہیم کر دیتا ہے

فرمایا۔ کہ میں چھوٹی مسجد میں نماز پڑھتا تھا۔ بین السجدتین دل میں خیال اُٹھا۔ اور مَیں نے دُعا کی کہ خدایا! دھرم پال نے جو ترک اسلام میں مقطعات قرآنی پر سوال کیا ہے اُس کا صحیح صحیح جواب مجھے سمجھا دے۔ نیز وعدہ ہے کہ ہم تم کو قرآن شریف کے معانی بتائیں گے۔ اور مشکلات سمجھائیں گے معاً دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے مجھے جواب سمجھایا گیا۔ جس کو مَیں نے کتاب **نور الدین** میں درج کر دیا ہے +

الہام کے اقسام

فرمایا۔ کہ (۱) یا تو زبان بے اختیار ہو جاتی ہے اور کلام جاری ہو جاتا ہے۔ (۲) یا ایسی آواز ہوتی ہے جس طرح کٹورے کو چھنکایا جاوے تو بعد میں ایک سُر سی پیدا ہو جاتی ہے (۳) یا کسی آدمی کی شکل سامنے آجاتی ہے اور وہ بولنے لگ جاتا ہے اور دل میں القاٗ ہو جاتا ہے۔ کہ یہ وحی ہے (۴) یا اس طرح سے آواز آتی ہے۔ جس طرح دُور سے کسی کا سَد سُنائی دیتا ہے + اور بھی اقسام ہیں۔ مگر یہ صورتیں میرے دیکھنے میں آئی ہیں +

جھوٹ کا دخل بے جا

ایک صاحب کا سوال تھا۔ کہ سچے سلسلہ میں جھوٹ بھی دخل دینے لگ جاتا ہے اس میں کیا حکمت الٰہی ہے +

فرمایا۔ ہر ایک سچائی کے ساتھ جھوٹ لگا ہُوا ہے۔ حتّٰی کہ گورنمنٹ کا جو رائج الوقت **سکہ** ہے۔ اُس میں بھی جھوٹ اور جعلسازی کا دخل موجود ہے۔ ہم نے بعض ایسے روپے دیکھے ہیں۔ جن پر ایک باریک سا نقطہ ہوتا ہے۔ پھر کسی پر دو۔ کسی پر تین۔ یہ روپے جعلی ہوتے ہیں۔ اور اس نقطہ کی تعداد اس بات کے اظہار کے واسطے ہوتی ہے۔ کہ اب اتنے لاکھ روپیہ اس قسم کا نکل چکا ہے۔ ایک لاکھ بنتا ہے۔ تو ایک نقطہ دیدیتا ہے اور جب دو لاکھ بنتا ہے۔ تو دو نقطے دیدیتا ہے دُنیا کے سارے ہی کارخانے میں سکھ کے ساتھ دکھ موجود ہے۔ **حدیث** ہے۔ تو وہاں بھی جھوٹی اور وضعی حدیثیں موجود ہیں۔ پھر **ریل** کیا آرام کی چیز ہے۔ مگر ساتھ ہی کبھی کبھی کولیس (ٹکریں) بھی ہو جاتی ہیں جس سے بڑا بڑا نقصان ہو جاتا ہے۔ آگ لگ جاتی ہے غرق ہو جاتے ہیں۔ **رویا** کیسی مفید چیز ہے۔ مگر اُس کی بھی تعبیر کبھی سمجھ میں آتی ہے۔ کبھی نہیں آتی۔ پھر اُنکی تفہیم میں طرح طرح کے مشکلات ہوتے ہیں **تجارت** کا بھی یہی حال ہے۔ ایک خبر آتی ہے کہ فلاں مال کی یہاں بہت طلب ہے۔ پھر لوگ اپنے گھر کا مال اسباب فروخت کر کے وہ مال خرید کر وہاں پہنچاتے ہیں۔ چونکہ کئی جگہ ایسی چھٹیاں جاتی ہیں اس واسطے وہ مال بہت جمع ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح بعض دفعہ سب کو بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے۔ **زراعت** میں بھی کبھی بیج بھی واپس نہیں آتا۔ **مقدمات** میں ہر ایک آدمی یقین کرتا ہے کہ میں ہی کامیاب ہونگا۔ پھر بھی کبھی نتیجہ اُلٹا ہو جاتا ہے۔ آپ (مخاطب شیخ محمد حسین خاں صاحب دسٹرکٹ جج تھے) خواہ کتنا ہی سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں پھر بھی اپیل میں کبھی الٹ جاتا ہے +

میرے دل میں اس بات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مفید اور بابرکت چیز بابرکت ہی رہتی ہے۔ حدیث کو لو۔ جھوٹی حدیثیں بھی ہیں مگر سچی بھی ہیں۔ خدا کے فضل سے میرے پاس ایسے مصالحے موجود ہیں کہ میں اُنکے ذریعہ سے جھوٹی حدیث کو معلوم کر لیتا ہوں۔ یہ ایک ملکہ ہو جاتا ہے۔ ہاں غلطی بھی لگجاتی ہے۔ مگر آخر پتہ لگ ہی جاتا ہے۔ ان باتوں میں کثرت اور قلت کا لحاظ کر لیا جاتا ہے۔ قوت اور ضعف کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے۔ جناب الٰہی کی باریک در باریک حکمتیں جس طرح اُس کے افعال میں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح اُس کے اقوال میں بھی پایا جاتا ہے۔ چونکہ افعال میں ایسی باتیں دیکھنے کے لوگ عادی ہو گئے ہیں۔ اس واسطے ان اختلافات کو محسوس نہیں کرتے۔ دیکھو ہوائی جہازوں سے بہت نقصان بھی ہوئے۔ مگر لوگ اُن کو مفید ہی خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح الٰہی سلسلہ میں بھی کثرت کا خیال رکھ کر اُس کے مفید ہونے کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

آسمان پر تیر

فرمایا۔ حدیث میں ہے۔ کہ یاجوج ماجوج جب چڑھائی کرینگے۔ اور اہل زمین پر فتح پالینگے۔ تو کہینگے۔ کہ اب ہم نے زمین کے لوگوں کو تو قتل کر لیا ہے۔ آسمان میں بھی تیر چلائینگے میں اس کے یہ معنے لیا کرتا تھا۔ کہ اہل اللہ لوگوں کو جو آسمانی ہوتے ہیں۔ تیر چلائینگے۔ اب ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان کی بلند پروازی ظاہر ہو رہی۔ میرے خیال میں اب یہ لوگ ان جہازوں کے مقابلہ کی کوئی چیز تیار کرینگے +

دجال کی حدیثیں

فرمایا۔ یہاں ایک مولویصاحب آئے تھے۔ مَیں نے اُن کو دکھلایا۔ کہ دجّال کی حدیث میں کس قدر اشکال لوگوں کو پیدا ہوئی ہیں **ایک** حدیث میں ہے۔ کہ جوان ہوگا۔ **ایک** حدیث میں ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں موجود تھا۔ اس حساب سے وہ ابتک بڈھا کیوں نہ ہُوا ہوگا۔ **ایک حدیث** میں ہے کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالےٰ ہے۔ **دوسری** حدیث میں ہے کہ دجّال بہت سی مخلوق بنائے گا۔ باپ۔ بہن اور بھائی بھی بنائے گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ مغرب میں ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ مشرق میں ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے۔ کہ عراق اور شام کے درمیان ہوگا ایک حدیث میں ہے۔ کہ روٹیوں اور پانیوں کے پہاڑ اس کے ساتھ ہونگے۔ اور جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ کیا خدا کے دشمنوں کو ایسی عزت مل سکتی ہے + مَیں نے اُن کو یہ سنایا۔ کہ اب یہاں کوئی کیا کر سکتا ہے۔ اور ایک آدمی میں یہ سب باتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں۔ دراصل یہ سب باتیں قوت قدسیہ درست ہو سکتی ہیں۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی باریک در باریک حکمتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک بچہ اگر مدرسہ میں نہیں جاتا۔ تو اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ اگر تم جاؤ گے۔ تو ہم تم کو ایک چیز دینگے۔ پھر جب وہ چیز اُس کو دیجاتی ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے۔ کہ یہی کچھ ہے۔ جو مجھ کو دیا جا چکا ہے۔ مگر جب وہ بڑا ہوتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ اس چیز کی کیا ہستی ہے

ہم کو تو ایم اے تک تعلیم دلادو تب ہم خوش ہونگے۔ ہر ایک بات کی حقیقت ایک وقت مقررہ سے پہلے نہیں معلوم ہو سکتی +

کیسے آدمیوں کی ضرورت ہے

فرمایا۔ کہ ایک شخص بڑا انگریزی خوان اور لسان تھا۔ وہ یہاں قادیان میں آیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ اب ایک جلسہ کرکے آپس میں لیکچر بازی کرکے معلوم کریں۔ کہ اسلام کے واسطے فی زمانہ کیا مفید بات ہے وہ شخص بڑا مدلل تھا۔ اُس نے اپنے لیکچر میں اس بات پر بڑا زور دیا۔ کہ ہم کو اس وقت بڑے سائینسدانوں اور لیکچراروں کی ضرورت ہے۔ اب سوائے انگریزی خوانوں کے دوسرے پر امید رکھنے سے بڑھ کر کوئی اور جہالت ہی نہیں غرض اُس کی تقریر کا بڑا اثر لوگوں پر پڑا۔ جب وہ تقریر ختم کرکے بیٹھا۔ تو مَیں نے اُس سے پوچھا۔ کہ کیا مرزا صاحب انگریزی جانتے ہیں۔ اُس نے کہا نہیں مگر اُن کا فلاں مرید انگریزی خوان ہے ہم نے کہا۔ کہ تم خود بھی بڑے انگریزی خوان ہو۔ مگر تمہارا ابھی کوئی معتقد ہے۔ اُس نے کہا۔ ہم کو تو لوگ بُرا ہی سمجھتے ہیں۔ مَیں نے کہا۔ کہ تم نے تو یہ زور دیا ہے۔ کہ اسلام کو انگریزی خوانوں کی ہی ضرورت ہے اب آپ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا کوئی معتقد نہیں ہے۔ سو آپ لوگ کسی کام کے نہیں۔ یہی لوگ کام کے ہیں۔ پھر مَیں نے کہا۔ کہ آپ لوگوں کے باوا آدم سر سید صاحب انگریزی پڑھے ہوئے ہیں۔ کہا۔ کہ وہ تو بولنا بھی نہیں جانتے۔ مَیں نے کہا۔ کہ تم سب لوگ اُس کے پیچھے ہو۔ اور اُس جیسا کسی کو عظمت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ یہ دوسرا ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ پھر اس نے کہہ دیا۔ کہ خدائی لوگوں سے ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ ہم لوگوں میں نمونہ نہیں ہوتا +

جلد بازی اچھی نہیں

ایک صاحب جنہوں نے رات کو حضرت خلیفۃ المسیح سے یوکلڈ (اقلیدس) شروع کی۔ اور دن کو یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ مجھے صرف فلاں فلاں مقالہ سمجھا دیا جاوے تو کافی ہے۔ اس پر فرمایا۔ کہ دیکھو انکا معہ حواشی میدرہ مقالہ اقلیدس دُنیا بھر میں کسی کے پاس ہی پاؤ گے۔ میں بڈھا آدمی ہوں۔ اس پر بھی میرا خیال تھا۔ کہ میں ہفتہ عشرہ تک پڑھا دونگا۔ رات کو صرف اصول موضوعہ ہی پڑھے۔ اور اب جلدی ختم کرنے کی پڑ گئی۔ ایک ہفتہ ہی صبر کرتے۔ کہ میں تمہیں یوکلڈ کا عالم بنا دیتا۔ مَیں نے تمہارے سبق کی خاطر وہ وقت دیا ہے۔ کہ جب میں عشاء کے بعد کسی سے بات نہیں کرتا۔

اسی طرح ایک مولوی عبد القادر رام پور میں ہوتے تھے ڈپٹی تھے۔ بڑے ہوشیار تھے۔ وہ طالب علموں کو بھی پڑھایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے جا کر کہا۔ کہ میرا بیٹا تحصیل کر چکا ہے۔ اب آپ اس کو صرف شرح چغمینی جلدی پڑھا دیویں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ پڑھا دیں گے۔ پھر اُس نے کہا۔ کہ میں اس کو لینے آیا ہوں۔ آپ جلدی پڑھا دیویں۔ اُنہوں نے کہا کہ جلدی پڑھا دونگا۔ پھر اُس نے کہا کہ میں یہاں بیٹھا ہوں آپ ابھی پڑھا دیویں۔ اُنہوں نے لڑکے کو بُلایا۔ اور کاغذ پر لفظ "شرح چغمینی" لکھ کر لڑکے کو ہجا کرا دیا اور کہا۔ کہ لو بابا۔ رخصت +

اگر آپ خط کا جواب چاہتے ہیں تو جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ جس پر آپ کا پتہ لکھا ہُوا ہو۔ روانہ کیا کریں +
ایڈیٹر

حکمت سے سمجھاؤ

فرمایا اُنہیں مولوی عبد القادر صاحب کے پاس ایک بڑا پیچیدہ مقدمہ آیا۔ اُنہوں نے اُس کی چھان بین میں بہت محنت کی۔ اور فیصلہ کر دیا۔ جسکے برخلاف فیصلہ ہُوا۔ وہ نواب صاحب کا آدمی تھا۔ اُس نے جا کر نواب صاحب سے کہا۔ نواب صاحب نے اُس سے اپیل لے لی۔ اور برخلاف فیصلہ کر دیا۔ مولوی صاحب نے جب یہ حال سُنا۔ تو اُن کو بہت حیرانی ہوئی کئی دن سوچتے رہے۔ مگر کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی۔ کہ کس طرح نواب صاحب نے فیصلہ کو توڑا ہے۔ آخر نواب صاحب کے پاس گئے۔ اور جا کر پوچھا۔ کہ میں نے اس مقدمہ پر بہت محنت کی تھی۔ اور اپنی طرف سے تحقیقات کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا تھا۔ مجھے اب تک یہ معلوم نہیں ہُوا کہ آپ نے کن وجوہات پر برخلاف فیصلہ دیا ہے۔ نواب صاحب نے سرسری کہدیا۔ کہ تقدیر ہی ایسی تھی۔ یہ بات سُن کر مولوی صاحب نہایت ادب سے واپس چلے آئے اور ذرہ بھی ملال کا اظہار نہ کیا۔ آکر اجلاس لگایا۔ اور منشی سے پوچھا۔ کہ ہمارے پاس کس قدر مثلیں دائر ہیں اُس نے بہت سی تعداد بتائی۔ کل مثلیں منگوالیں۔ اور ہوشیار منشی ادھر اُدھر بٹھا لئے۔ اور حکم لکھوانے شروع کئے۔ کسی پر ڈسمس۔ کسی پر ڈگری۔ کسی پر کچھ کسی پر کچھ لکھوانا شروع کیا۔ منشی نے پوچھا وجوہ بھی لکھواؤ۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ لکھدو "تقدیر" جب کل مثلوں کا فیصلہ ہو گیا۔ تو اُن منشیوں کو حکم دیا۔ کہ یہ سب انبار لدوا کر فلاں راستہ سے گذر کر دفتر میں لے جاؤ۔ وہ راستہ نواب صاحب کی نشستگاہ کے پاس سے گزرتا تھا۔ نواب صاحب نے دیکھ کر پوچھا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مولوی صاحب نے آج کل مندائرہ مثلوں کا آناً فاناً فیصلہ کر دیا ہے۔ اور اب داخل دفتر کرنے کے واسطے بھیجدی ہیں۔ نواب صاحب تاڑ گئے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ مثلیں واپس لے جاؤ۔ اور مولوی صاحب کو بلاؤ۔ جب مولوی صاحب آئے تو پوچھا۔ کہ آپ نے یہ کیا فیصلہ کیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ حضور کی رعایا ہے۔ اور حضور کا ہی قانون ہے۔ اور حضور کا ہی یہ فیصلہ ہے۔ آپ مجھ سے قسم لے لیں۔ کہ مَیں نے مثل کو دیکھا بھی نہیں۔ آنکھ بند کرکے تقدیر کا فیصلہ لکھتا رہا ہوں۔ نواب صاحب نے کہا۔ کہ یہ تو ہمارا خدمت گذار تھا۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ میں بھی آیندہ خدمت گذار کے واسطے ڈگری لکھا کرونگا اور باقیوں کو تقدیر پر چھوڑا کرونگا۔ غرضیکہ نواب صاحب نے تنگ آکر وہ مثل واپس نظر ثانی کے واسطے مولوی صاحب کے پاس بھیجی۔ تو مولوی صاحب نے پھر بھی اپنا ہی فیصلہ بحال رکھا۔ اور نواب صاحب کے منشاء کی پروا نہ کی +

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دُنیا حیران وششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اس کو ضرور خریدیں۔ امید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجاے گی احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)
ملنے کا پتہ منشی غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

ذریعہ تحریکات فرمایا۔ مسلمانوں میں ایک بات ترقی کرنے کی ہے کہ مکہ معظمہ میں ہر سال دُنیا کے سب حصوں سے مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں۔ اگر وہاں کوئی تحریکیں کرتا رہے۔ تو ان کے دن بدل سکتے ہیں +

قومیت فرمایا۔ دراصل مسلمانوں میں قومیت کی رُوح نہیں رہی۔ مَیں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی نالی سے فرانسیسی لڑکے کُود رہے تھے۔ مدرسہ کے لڑکے سب کُودنے لگے ایک لڑکا انگریز تھا۔ اس کو ہرنیا کی بیماری تھی۔ جس کے سبب اُس کے خصیوں میں سے انتڑیاں نکل جاتی تھیں۔ ایک نے اُس کو منع کیا۔ کہ تم چھال نہ مارو۔ اُس نے کہا۔ کہ میں کیوں فرانسیسی قوم سے پیچھے رہوں۔ غرضیکہ اُس نے چھال ماری اور مرگیا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اُسمیں قومیت کی رُوح تھی +

محکمات فرمایا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ جب قرآن اور حدیث پڑھنے لگے۔ تو محکمات اور متشابہات کا خیال رکھے۔ اگر قرآن سے کسی بات کا پتہ لگے۔ تو اس کو مان لے۔ اگر نہیں لگتا۔ تو اس کو محکم سے حل کرے۔ پھر اللہ سے دُعائیں کرے۔ وہ راہ اور حقیقت کھولدے گا۔ قرآن شریف کو پڑھتے ہوئے اور قصّے کہانیوں کا خیال دل سے دُور کرلینا چاہیئے۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہے کہ جب متشابہ آیت پڑھتے ہیں۔ تو محکم کا نام نہیں لیتے +

فرمایا۔ مَیں نے دنیا میں جسقدر مذہب دیکھے ہیں۔ وہ دوسرے مذہب کی تعریف نہیں کرتے۔ قرآن کا ہر مذہب پر احسان ہے۔ **مشرک** پر احسان ہے۔ کہ لاتسبّوا الذین یدعون من دون اللہ۔ یعنے کسی بُت کو گالیاں نہ دیا کرو۔ **عیسائیوں** پر یہ احسان ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش پر جو الزام تھا۔ وہ دُور کیا۔ اگر عیسائیوں کو خدا کا خوف ہوتا۔ تو وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں دھو دھو کر پیتے +

بدر کا مفید کام محمد شمس الدین صاحب مقام احمد پور ضلع حیدر آباد سے لکھتے ہیں کہ مینے کچھ عرصہ اخبار بدر سُنا ہے جس سے مجھ پر یہ حق کُھل گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود تھے اور میں اب درخواست بیعت کرتا ہوں +

ایک عاشق بدر برادر نیاز محمد صاحب پاک پٹن سے لکھتے ہیں کہ "بدر میری جان کی غذا ہے" +

تحفۂ بنارس ایک صاحب ڈگاہی لال نام ریاست پٹیالہ سے لکھتے ہیں "آپ کی کتاب موسومہ تحفۂ بنارس کا مطالعہ کیا۔ بہت درست معلوم ہوتی ہے" قیمت ۴ر دفتر بدر۔ ایجنسی قادیان +

وہ تمام کتب جو قادیان میں کہیں فروخت ہوتی ہوں۔ معرفت دفتر بدر ایجنسی قادیان منگوائی جاسکتی ہیں +

جن صاحبان کی طرف سے قیمت اخبار بدر بابت ۱۹۱۲ء اور نیز بقایا گذشتہ جلد وصول نہ ہوجائے گا اُن کے نام کے اخبار مجبورًا بند کردیئے جائینگے۔ اِس سے زیادہ انتظار نہیں کیا جاسکتا +

رسید زر

۱۳۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی مہرالدین صاحب گرداور ۲۱۱۳ ع۸ر منشی محمد الدین صاحب ۲۱۲۷ للعہ
میاں نیاز محمد صاحب ۲۱۴۴ للعہر میاں محمد سلیمان صاحب ۳۰۵ ع۸ر
ای۔ کویا کٹی صاحب ۲۵۷ للعہر شیخ زمان علی صاحب ۲۵۹۶ للعہ
مولوی شیخ عالم صاحب ۲۶۱۱ عہ میاں زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ للعہ

۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر یعقوب خان ۲۸۱ للعہ سید رسول بخش صاحب ۴۸۲ عہر
میاں نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ للعہر سید محمد امین صاحب ۱۹۵۰ للعہ
حکیم سردار خاں صاحب ۲۱۰۹ للعہ چوہدری خدا بخش صاحب ۲۱۵۴ للعہ
منشی عثمان خاں صاحب ۲۱۷ ع۸ر محمد نصیر صاحب ۲۲۵۰ للعہ
محمد بخش صاحب ۲۳۸۲ للعہر شیخ علی احمد صاحب ۲۶۰۱ للعہ

۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

مولوی محبوب عالم صاحب ۲۵۱۶ ع۸ر بابو اختر علی صاحب ۲۶۲۱ للعہ

۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی غلام حسین صاحب ۴۶ للعہر مرزا عبدالکریم صاحب ۲۱ للعہ
ایم۔ ایس۔ انعام رسول صاحب ۱۰۲۲ للعہر منشی فضلدین صاحب ۱۰۲۲ للعہ
سید حسن محمد صاحب ۱۱۳۹ للعہر منشی عبدالحکیم صاحب ۱۲۱۰ للعہ

حکیم مخدوم محمد اعظم صاحب ۱۴۱۵ للعہ منشی عبدالمجید صاحب ۱۵۵۷ للعہ
میاں اللہ دیا صاحب ۱۶۰۷ للعہ مولوی نور حسن صاحب ۱۸ للعہر
حکیم سراج دین مولا بخش صاحب ۲۱۲۹ للعہر منشی اصر اللہ خاں صاحب ۲۱۵۵ للعہ
غلام محمد ٹھیکیدار صاحب ۲۲۳۱ .. . . ع۸ر
۱۷۔ دسمبر ۱۹۱۱ء سید فخر الاسلام صاحب ۲۴۸۱ للعہ

۱۸ دسمبر ۱۹۱۱ء

شیخ سلیمان صاحب ۲۷۱۱ ع۸ر شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ عہر
مولوی غلام رسول صاحب ۹۱۵ للعہر پنڈت کنج لال صاحب ۲۶۳ عہ
سید احمد حسین صاحب ۱۱۷۵ للعہر چوہدری غلام احمد خاں ۱۴۷۱ للعہ
منشی فضلکریم صاحب ۱۴۸ ع۸ر بابو نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ سے
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۸۳ للعہر شیخ عبدالعزیز صاحب ۱۷۱۳ للعہر
شیخ محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ للعہر سید غلام صفدر صاحب ۱۸۹ ع۸ر
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ للعہر حاجی محمد صاحب ۲۰۱۱ للعہ
مولوی غلام اکبر خانصاحب ۲۰۹۴ للعہر اللہ بخش صاحب ۱۳۹۷ ع۸ر
کے۔ ایم۔ ابراہیم ۲۵۷ للعہر حکیم شاہ عبدالحی صاحب ۲۶۲۲ للعہ
میاں غلام علی۔ غلام دین صاحب ۲۴۰۷ سے منشی شاہ نواز صاحب ۲۶۴ ع۸ر
میاں محمد امیر صاحب ۲۶۵۹ ع۸ر چوہدری علی گوہر صاحب ۲۸۴۶ للعہر
منشی علی بخش صاحب ۱۷۱۲ ع۸ر مستری امیر دین صاحب ۱۲۰ ۱۲ر
عبدالصمد صاحب ۱۹۱ ع۸ر محمد اسماعیل صاحب ۱۹۵۱ ۱۰عہ
احمد دین صاحب نشیر لاہو ۱۴۴۰ سے ۱۲ر محمد یوسف صاحب ۷۱۹ ۱۲ر
دی حسن از افریقہ سے ر منشی زین الدین صاحب ۶۱ للعہ
منشی کرم الہی صاحب ۱۲۵۲ للعہ میاں محمد موسیٰ صاحب ۱۴۲۴ للعہر
سردار امام بخش خانصاحب ۱۴۴۸ للعہ مولوی محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ للعہر
بابو عبدالغنی صاحب ۲۲ للعہر شیخ ظہور الدین صاحب ۲۵۸۲ ع۸ر
چوہدری خیرالدین صاحب ۲۶۵۰ .. . . . ع۸ر

۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی عبدالحکیم صاحب ۲۳۵۵ للعہ غلام محمد صاحب ۱۷۹۷ للعہ
مولوی عمرالدین صاحب ۱۹۲۵ عہ منشی محمد رفیق صاحب ۲۴۷۸ للعہر
حکیم محمد حسین صاحب قریشی .. للعہ

۲۱۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی الٰہی بخش صاحب ۱۱۸ للعہ منشی عبداللہ خاں صاحب ۲۰۴۱ للعہ
بابو آغا محمد صاحب ۲۸۶ ع۸ر بابو محمد اکبر صاحب ۲۱۹ للعہ
بابو محمد رفیق صاحب ۲۳۹۲ للعہ منشی عنایت اللہ صاحب ۲۶۱۲ للعہ

۲۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

سید محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہر میاں غلام محی الدین صاحب ۱۴۷۶ للعہ
منشی نوردین صاحب ۲۰۸۳ للعہ سید دولت شاہ صاحب ۲۱۳۳ ع۸ر

اڈیٹوریل

اِس حوصلے پر مباحثے کی خواہش

جناب ایڈیٹر صاحب النجم احمدیوں کے ساتھ مباحثہ تحریری کرنا چاہتے ہیں۔ اِس کے متعلق بدر میں پہلے نوٹ نکل چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے چند بزرگان سلسلہ کو اجازت دی ہے کہ وہ باہم مشورہ کرکے ایک شخص کو اس مباحثہ کے واسطے مقرر کریں۔ لیکن ۲۱ صفر کے النجم میں ہمارے دوست مرزا اکبرالدین صاحب کے خط پر جو نوٹ اڈیٹر صاحب النجم نے دیا ہے اس سے خوف پیدا ہوتا ہے کہ یہ مباحثہ چلنا مشکل ہے۔ اوّل تو صاحب النجم وفات مسیح پر گفتگو نہیں کرنا چاہتے۔ فرماتے ہیں۔ اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم لوگ کوئی کام فضول نہیں کرنا چاہتے۔ لیاقت آزمائی ہماری غرض نہیں۔ ہماری خواہش تو صرف یہ ہے کوئی شخص راہِ حق پر آجائے۔ چونکہ مسئلہ حیاتِ مسیح اِس زمانہ میں اسلام کی راہ میں ایک بڑی بھاری ٹھوکر ہے۔ پادری حیات یسوع کے منار پر کھڑا ہوکر ہمارے نبی کی توہین کرتا ہے کہ دیکھو میرا آقا آسمان پر تمہارا نبی زیر زمین۔ اس واسطے اس منار کا گرانا بہت ضروری ہے۔ پھر اگر مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور اسی ضرورت کے واسطے آجتک انہیں کسی گوشۂ آسمان میں محفوظ رکھا گیا ہے کہ وقت زوال اسلام جلدی سے انہیں نیچے بھیجا جاوے تاکہ خراب شدہ امت محمدؐ کا حال درست کریں تو پھر مرزا صاحب کے دعوے پر گفتگو کرنا لاحاصل ہوگا اگر صرف حضرت مرزا صاحب کے اوصاف پاکیزہ اخلاق حمیدہ۔ الہامات صادقہ کے ذریعہ سے آپ کی ولایت یا نبوت ثابت بھی ہوگئی تو فریق مخالف کو اُن کو ماننے سے قبل پھر اس امر کیطرف رجوع کرنا پڑے گا کہ مسیح ناصری علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں پہلی سیڑھی کو چھوڑ دینا اور دوسری پر چڑھنے کی کوشش کرنا۔ یہ کونسی معرفت کا نکتہ ہو سکتا ہے۔ لہذا ہماری رائے میں وفات مسیح پر پہلے گفتگو ہو جانا بہت ضروری ہے۔ اسواسطے بھی کہ اگر کسی وجہ سے مباحثہ آگے نہ چلے تو کم ازکم ایک بُت تو ٹوٹے۔ جس میں تمام اہل اسلام کا مشترکہ فائدہ فی زمانہ ہے ✦ دوسری مشکل یہ ہے کہ صاحب النجم ہمیں احمدی نہیں کہنا چاہتے۔ اقرار کرتے ہیں۔ میں تمہیں مرزائی کرکے بلاؤں گا یا قادیانی کہوں گا۔ تیسری سب سے بڑی مشکل جو اس تازہ رسالے سے ظاہر ہوئی یہ ہے کہ جہاں مرزا اکبرالدین صاحب نے مسیح محمدی کے مسیح موسوی سے افضل ہونے کی طرف اشارہ کیا۔ اس کو صاحب النجم خلاف تہذیب اور محض بے وجہ حملہ قرار دیتے ہیں۔ اس کو اپنے واسطے سخت دل آزار سمجھتے ہیں اور آیندہ کے واسطے ہدایت کرتے ہیں کہ ایسے کلمات نہ لکھے جائیں۔ ہمیں صاحب موصوف کی یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کیا ہم اُن سے مباحثہ کے وقت اپنے عقائد کو چھوڑ کر مباحثہ کرینگے پھر تو مباحثہ کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ بات تو صاحب النجم نے ایسی پیش کی ہے۔ جیسے کوئی عیسائی کہے کہ میں تب علمائے اسلام سے مباحثہ کروں گا۔ جو وہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق لفظ نبی کا اپنے مُنہ سے نہ نکالیں۔ کیونکہ خداوند یسوع کے بعد کوئی نبی نہیں اور کسی کو نبی کہنے میں ہماری ہتک ہے یا کوئی یہودی کہے کہ ہم عیسائیوں سے تب مباحثہ کریں گے جب وہ حضرت عیسٰی کو خدا کا پیارا نہ کہیں۔ کیونکہ ہمارے عقیدہ میں یسوع صلیب پر مرکر ملعون ہُوا۔ ملعون نبی نہیں ہوسکتا۔ اگر اُس کو نبی کہا جائے۔ تو ہماری پاک کتاب توریت پر حملہ ہوتا ہے۔ باقی رہا احدکم والاسئلہ سو فخر تکبر اور تفاخر سے منع فرمایا ہے۔ ورنہ جب ہم سید المرسلین کہتے ہیں تو آنحضرتؐ کو سب سے افضل قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علٰی بعض۔ ہاں یہ جائز نہیں کہ دوسری قوموں کی حقارت کی جائے۔ اور اُن کے نبی کو جھوٹا قرار دیا جائے۔ الغرض صاحب النجم کو مباحثہ کے وقت بہت سی فراخدلی سے کام لینا چاہیئے ✦

شیخ غلام احمد صاحب

۱۲ - اپریل ۱۹۱۲ء کو دعظ کے واسطے باہر تشریف لے گئے۔ پہلے مفصلہ ذیل مقامات پر جائینگے ✦ اوچ - ملتان - گوجرہ - لدھیانہ - نابھہ - پٹیالہ - سہارنپور - مظفرنگر - بریلی - اِس کے بعد اَور مقامات پر جائینگے - جہاں مناسب ہوگا - اللہ تعالیٰ ان کا حافظ ہو - آمین ✦

تفسیر پنجابی

سورۃ الفاتحہ وسورۃ البقرہ۔ ترجمہ وتفسیر نظم پنجابی مصنفہ مولوی محمد عبداللہ صاحب احمدی کھرل چک ۲۷۸ شیر کا یوسف والا سلیس پنجابی زبان میں عمدہ مفید نوٹ دیئے گئے ہیں سلسلہ حقہ احمدیہ کی جابجا تائید ہے۔ مینیجر میگزین نے یہ کتب چھپوا کر شائع کی ہیں۔ قیمت سورہ فاتحہ ۱ر سورہ البقرہ ۳ر ترجمہ سورہ بقرہ اردو میں ہے ✦

ٹیچنگز آف اسلام

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے مضمون جلسہ مہوتسو کا انگریزی ترجمہ جس کو ولایت میں چھپوایا گیا ہے۔ خوش خط اور نفیس جلد۔ یہ کتاب حضرت کی تصنیف اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا ترجمہ ہے میں اِس پر کیا ریویو کروں۔ ہاں میں نے اس کی چند کاپیاں بعض لائق آدمیوں کو امریکہ روانہ کی تھیں جن کی رسید میں ایک خط میں اِس کتاب کی تعریف میں لکھا ہے کہ "اِس کتاب کے پڑھنے سے ثابت ہُوا کہ یورپ امریکہ کے انسکلوپیڈیا جو کچھ اسلام کے متعلق لکھا کرتے تھے وہ سب غلط ہے" قیمت مبلغ ۱۲ر دفتر میگزین بک ڈپو سے مل سکتی ہے ✦

(مذکورہ بالا ہرسہ کتب دفتر بدر ایجنسی سے بھی مل سکتی ہیں) ✦

نمازجنازہ

برادر گلاب خان صاحب درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم میاں عمربخش احمدی گجراتی مخلص آدمی تھے۔ احباب اِن کے واسطے جنازہ پڑھیں ✦

دُعامدد

نیز برادر موصوف اپنی بیمار خوشدامن کے واسطے احباب سے امداد دُعا چاہتے ہیں ✦

الحمد

طبائع تین قسم کی ہیں۔ حسن کی عاشق۔ احسان کی گرویدہ۔ ڈنڈے کے زور سے ماننے والی اوّل تو خود ہی الحمدللہ کہتی ہے۔ دوسری رب العٰلمین رحمٰن الرحیم کی طرف نگاہ کرکے اور تیسری مالک یوم الدین کے خوف سے اسکی حمد کیا کرتی ہے۔ جب ہرطرح حمد کے لائق وہی ہے تو پھر اُسی کی عبادت اور عبادت کے لئے اسی کی مدد۔ وہی رب ہے اُسی

اسلام کا پہلا زمانہ

مخدومی حضرت سیّد حامد شاہ صاحب کی نظم جو جلسہ سالانہ پر پڑھی گئی تھی اُسکے چند اشعار پہلے درج رپورٹ کئے گئے تھے - اب پوری نظم ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے - اڈیٹر

آتا ہے یاد پہلا اسلام کا زمانہ
وہ ہادیٔ عرب کا مبعوث ہو کے آنا
پرواز کر کے آیا قدسی چمن کا طاہر
سدرہ کی ڈالیوں میں ہے جس کا آشیانہ
قلب محمدی میں نغمہ سرا ہُوا وہ
توحید حق کا گایا اُس نے وہاں ترانہ
غار حرا کی چوٹی باد صبا کے جھونکے
وقت صبح اور اس میں وہ نیاز بندگانہ
دل درد قوم لے کر پہلو میں مضطرب ہے
حق ناشناس ہے قوم اُسکو ہے حق دکھانا
روح الامین کی صورت احمد کی پاک سیرۃ
شان محمدی کا اوپر وہ شامیانہ
جبریل وہ کھڑے ہیں روح القدس ہے نازل
اُترا کلام حق ہے یاد آمد دلبرانہ
یوں خلعت نبوت زیب بدن ہُوا ہے
جلوہ نما ہُوا یوں وہ دلبر یگانہ
یہ منصب نبوت وہ خاتم النبیینؐ
پیدا ہے جس سے ہر دم اک شان مرلانہ

منشور وحدت حق جاری ہُوا زمین پر
مُہر محمدی کا ہے نقش اس نگین پر

بار امانت حق کا کندھوں پہ لیکے آنا
اور درد دل کا دُکھڑا پھر قوم کو سُنانا
توحید حق کی لذت وحی خدا سے پاکر
اس نعمت خدا کا اس کو مزا چکھانا
اس ذات حق کو پاکر دل غیر سے ہٹاکر
کس شان سے پکارے باصوت ہادیانہ
تم ان بُتوں کو توڑو اور ان سے منہ کو موڑو
یہ سب ہیں بے حقیقت یہ سب ہیں بے ٹھکانہ
نفع و ضرر کے مالک ہرگز نہیں یہ پتھر
ہیرے نہیں ہیں کنکر کیا اُن کا ہے بنانا
تم کیا یہ کر رہے ہو کیوں انپہ مر رہے ہو
تم کو یہ کس نے دی ہے تعلیم جاہلانہ
حق نے مجھے بلا کر پیغام جو دیا ہے
میں نے تمہیں سُنایا بہ طریق مخلصانہ
کچھ حق سے ڈرنے والے فہم و ذکا تھا جنمیں
وہ پاس آکے بیٹھے باطلب عارفانہ
چمکا جو نور ایمان ظاہر ہُوا حق ان پر
سمجھے کہ زندگی تھی سب اپنی باطلانہ
صحبت سے فیض پایا حق سے ہوئی محبت
حامی ہوئے وہ حق کے بہ طریق خادمانہ
نور خدا جو دیکھا ظلمت سے دور بھاگے
توحید نے اُٹھایا وہ حجاب مشرکانہ

ضرب المثل جہان میں ہے انکی جان نثاری
توحید کے چمن میں کی خون سے آبیاری

توحید حق کا گلشن احمدؐ نے جو لگایا
پھولا پھلا وہ کیسا کیا برگ و بار لایا
وہ بہار اس کی پہلی وہ شاندار رونق
سارے جہان کو جس نے شیدا حق بنایا
اصحاب کے وہ جلسے وہ ان کا آنا جانا
وہ رسول حق کی مجلس اور آپ کا وہ سایہ
آیات کا اُترنا جبریل کا وہ آنا
وحدت کا جس نے نقشہ آنکھوں میں تھا جمایا
تعلیم و تربیت کا قرآن کی روش پر
دن رات ہوتے جانا آخر تھا رنگ لایا
ہر دم خیال رکھنا اصلاح نفس خود کا
چرچا بھی تھا ہر سو کیا ہمنے ہے بنایا
اظہار حق کی خاطر ترک وطن تھا منظور
گھر بار چھوڑ بیٹھے سب مال و زر لٹایا
پرواہ نہ کی انھوں نے حق کے سوا کسی کی
جسمیں خلاف دیکھا اس کو وہیں ہٹایا
وہ طالبان مولا جو یار حق رہے یوں
اسلام کو انھوں نے آگے یونہی بڑھایا

جب تک تھے جیتے یونہی آزاد وہ رہے ہیں
خدمتیں دین حق کی کیا شاد وہ رہے ہیں

اب ہم ہیں اور اسلام دیکھو تو حال کیا ہے
ان کے خیال کیا تھے اپنا خیال کیا ہے
اسلام وہ کہاں ہے جس کو ترس رہے ہیں
آغاز جس کا وہ تھا اس کا مآل کیا ہے
چھوٹا ہے وطن اسلام حیران ہو رہے ہیں
شکوہ گلہ بھی کرلیں اتنی مجال کیا ہے
ہر سمت ہیں بہاریں اپنا ہے باغ ویران
کس کو سنائیں رو کر اپنا مآل کیا ہے
آباد تھا یہ کل باغ خوشیاں منا رہے تھے
اب سوچتے ہیں بیٹھے وجہ زوال کیا ہے

قید نفس کے دُکھ سے ہر دم ہے آہ و زاری
بیٹھے ہیں منتظر ہم کب ہوگی غمگساری

خواہش یہی ہے ہر دم آباد یہ چمن ہو
پہلی سی انجمن ہو وہ صدر انجمن ہو
آزادیاں وہی ہوں اور شادیاں وہی ہوں
تاریک گھر ہوں روشن اور دور یہ گہن ہو
وحدت کا جام پی کر ہم بھی تو گیت گائیں
توحید کی ہمیں بھی ایسی ہی پر لگن ... ہو
اصحاب جو تھے پہلے ویسے ہی پھر ہوں احباب
احباب احمدی کی ایسی ہی اب پھبن ہو
پھر جائیں دن ہمارے یہ ہے آرزو ہماری
اصحاب کی روش پر اپنا بھی اب چلن ہو

احباب سلسلہ کی ہمت کو دیکھتے ہیں
ہم دین کے خادموں کی خدمت کو دیکھتے ہیں

اسلام کی وہی ہم باغ و بہار دیکھیں
غم دُور ہو دے پھر لیل و نہار دیکھیں
خون جگر نہ کھائے غم مفت میں ہمارا
اسلام ہم بھی تیرا کچھ تو وقار دیکھیں
موعود کا ہے وعدہ پورا ہو یا الٰہی
دین محمدی کا عالی منار دیکھیں +
تعلیم احمدی کا گر قوم میں اثر ہو
پھر کیوں نہ قوم تیرا ہم اعتبار دیکھیں
میرا کلام سُن کر احباب خوش نہ ہو دیر
پہلو میں میرے دل کو وہ بے قرار دیکھیں
میدان میں بڑھ کے نکلو نصرت کا وقت ہے یہ
اس سلسلہ میں ہم بھی مردان کار دیکھیں
جاگو تو پیارو جاگو غفلت کی نیند کب تک
اللہ کرے کہ تم کو ہم ہوشیار دیکھیں
پُرجوش زندہ دل ہوں گر احمدی تو پھر کیوں
ہر سال سلسلہ کو ہم زیر بار دیکھیں
ہمت کرو تو بھر دو دست سوال اٹھ کر
جب تم ہی تم ہو کس کا پھر انتظار دیکھیں
خواجہ کرینگے تم سے جو اپیل آخر کار
ایسا نہ ہو تمہارا مُونھ بار بار دیکھیں

آزاد ان کو کردو امداد کرنے والو
سب کی دعائیں لے لو دامن کو بھرنے والو

خاکسار حامد سیالکوٹی

اخبار کو نمبروں کے لحاظ سے دیکھو

بعض احباب دریافت کرتے ہیں - کہ ۱۴ - مارچ کا پرچہ نہیں ملا - ۲۱ مارچ کا پرچہ نہیں ملا - ۴ - اپریل کا پرچہ نہیں ملا - اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے فائل میں سے اخبار کے نمبر ملا کر دیکھیں - بعض تاریخوں کو اخبار نہیں چھپ سکتا - مگر نمبر متواتر چلتا ہے - جو اخبار ڈبل نکالے گئے تھے - اُن پر دو نمبر دئے گئے تھے + جس تاریخ کو اخبار نہیں چھپتا وہ خالی رہتی ہے مگر نمبر بہر حال پورے

ایک تبلیغی خط

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - معاف فرمائیے۔ بلا تعارف سابقہ خط لکھتا ہوں - جسکی تحریک مجھے اس خط کے دیکھنے سے ہوئی - جوکہ آپنے میرے ایک دوست کو لکھا - چند ایک فقرے آپ نے دارالامان کے بارے میں بھی چست کئے ہیں میں افسوس کرتا ہوں کہ آپ قادیان کے حالات سے مطلق بے خبر ہیں اور آپ نے اس کی تحقیق کے لئے اس قدر پرواہ بھی نہیں کی جتنی کہ ایک معمولی ٹکٹ کے لئے ناظر کو کرنی پڑتی ہے میں حیران رہ جاتا ہوں - کہ لوگ اس دنیا کی فانی چیزوں کے حصول کے لئے کس قدر محنت ومشقت اُٹھاتے ہیں - اور جیساکہ ان کی ایک سوئی یا ہولڈر کا نب گم ہو جاوے تو ان کو کس قدر پریشانی ہوتی ہے - مگر دین کے لئے کچھ فکر نہیں - ایمان کا کچھ خیال نہیں - کاش کہ وہ اپنی اس گم شدہ متاع کے لئے ذرا بھی متفکر ہوتے کاش ان کو معلوم ہوتا - کہ انسان کی زندگی کا خاتمہ اسی چندروزہ عمر پر نہیں ہو جاتا - بلکہ وہ ہمیشہ کی زندگی اگلے عالم میں ہے جہاں ایک شخص کو ضرور جانا پڑتا اور پڑیگا اور بعد اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا ہوگا - اور وہاں ہر ایک قول وفعل کے بارے میں بازپرس ہو گی کہ تو نے یہ جو کہا یا کیا - تو کس بناء پر - آپ ایک مقدس بزرگ اور اس کے مقام کے بارے میں کچھ ارشاد فرماتے ہیں مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے - کیا آپ خدا کے روبرو حاضر نہ ہوں گے اور وہاں اگر آپ سے پوچھا جاوے گا کہ منشی صاحب آپ نے جو ایک احمدی سے یہ کہا تھا کہ "تم قادیان پاپ جھڑانے گئے ہو جیساکہ رومن کیتھلک والوں کا طریقہ ہے" آیا اس کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو کیا اس سلسلہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے کلام یا کتب سے جن کی تعداد ۸۰ تک پہنچتی ہے اور جن کے جواب سے باوجود مہذبانہ دعاوی کے ساری دنیا کے مذہبی عالم عاجز آکر ان کی صداقت پر مہر لگا چکے ہیں - کوئی ایسا فقرہ یا عبارت دکھا سکتے ہو جس میں لکھا ہو - کہ قادیان میں لوگ رومن کیتھلک کی طرح پاپ جھڑوانے آتے ہیں - کیا آپ کسی احمدی یا اس کے امام کے کلام یا کتاب سے یہ دکھا سکتے ہیں کہ یہاں کوئی ایسا مقبرہ ہے - جس کی مٹی کا اثر یہ ہے کہ انسان جنتی ہو سکتا ہے - اگر نہیں تو آپ کو اپنے اس قلم پر افسوس کرنا چاہیئے جس نے بلا سوچے ایک فقرہ لکھ کر اپنے اوپر بہت سی بھاری ذمہ واری لے لی ہے اگر یہ باتیں وہ انسان کرتا جس کا خدا یا روز جزا پر ایمان نہ ہوتا - تو مجھے کوئی افسوس نہ تھا لیکن وہ شخص جس کے نام سے کم از کم یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمان اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے خدام ہونے کا مدعی ہے - اگر ایسا کہے تو واقعی میں قابل افسوس ہے میں آپ کی سچی ہمدردی کے لئے کہتا ہوں کہ آپ خدا کے لئے مذہب کی قدر ووقعت کریں - جو بات منہ سے نکالیں - سوچ سمجھ کر نکالیں۔

سورۃ قٓ میں ایک آیت ہے جو ایک مومن کے بدن پر لرزہ ڈال دیتی ہے وہ یہ کہ مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ - انسان کوئی کام نہیں کرتا - اور کوئی لفظ نہیں بولتا نہ زبان جرم سے نہ زبان قلم سے - مگر اس پر ایک نگہبان ہے - جو فونوگراف کی طرح اس کام وکلام کو اپنے اندر لے لیتا ہے اور پھر یہ صدائے بازگشت بن کر قیامت کے دن اس کے مونہہ پر ماری جاوے گی - مجھے آپکے مذہبی عقائد سے چنداں واقفیت نہیں - مگر آپ اسلام کے خواہ کسی ایک فرقہ سے ہوں یہ تو فرمائیے کہ کیا لوگ نہیں جاتے مدینہ نہیں جاتے - کیا لوگوں کا یہ عقیدہ نہیں کہ وہاں جانے سے اس لئے کہ یہ سفر دین کے لئے اور دین کے حصول کے لئے ہے گناہ معاف ہوتے ہیں کیا اس پر بھی آپ یہ فقرہ چست کریں گے کہ لوگ رومن کیتھلکوں کی طرح پاپ جھڑانے جاتے ہیں یہ دوسرا سوال ہے کہ قادیان مکہ نہیں - سوال صرف اصول کا ہے - کہ کیا کہیں جانا اسلام میں ممنوع ہے - کیا یہ امر ثابت شدہ نہیں - کہ عالم کی زیارت سے گناہ معاف ہوتے ہیں - کیا قادیان میں بہت سے علماء ربانی اور ان کے سردار حضرت مولوی نورالدین صاحب موجود نہیں - کیا اس پایہ کے کسی عالم کا آپ مجھے پتہ دے سکتے ہیں - کہ وہ دن میں پانچ دفعہ قرآن مجید کا درس دیتے ہیں - کیا قرآن مجید سننا اور اس کا ترجمہ سمجھنا گناہ معاف ہونے کا ذریعہ نہیں ہے - کیا نیک صحبت میں رہنا گناہ معاف نہیں کراتا کیا آپ اسلامی فرقوں کے متفرق لوگ اپنے پیر مرشد کے حضور حاضر نہیں ہوتے بلکہ کیا بعض مسلمان کہلانے والے عُرس نہیں کرتے اپنے پیروں کی قبروں پر سجدہ کرنے کا مشرکانہ فعل نہیں بجالاتے آپ مجھے بتائیں - کہ آپ کہاں تک ان کو سمجھانے کے فرض سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں کیا آپ کوئی ثبوت دے سکتے ہیں کہ یہاں حضرۃ مرزا صاحب کی قبر پر کوئی پھول چڑھاتا یا سجدہ کرتا یا اپنی مرادیں مانگتا ہے؟ ہرگز نہیں - پھر آپنے کس بنا پر کہا کہ وہاں کوئی رومن کیتھلک پادریوں کا سا دستور ہے

پھر میں پوچھتا ہوں ایک خداترس دل لے کر اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ ارکان اسلام نماز روزہ - حج - زکوٰۃ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر آپ خود کہاں تک عمل پیرا ہیں - کہ آپ کو دوسروں پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہو گیا - اب میں آپ کو جنتی مقبرہ کا حال سناؤں - آپ کو معلوم ہے - کہ پاکپٹن میں ایک دروازہ ہے - جس کی نسبت مشہور ہے کہ جو اس دروازہ سے گزرا جنتی ہوا - سرہند میں ایک گلی ہے - سخی سرور کا مقبرہ ہے وغیر ذالک خود جنت البقیع مدینہ میں ہے - اس کی نسبت آپکا کیا خیال ہے لیکن باوجود اس کے کہ قادیان میں ایک مقبرہ تو ضرور ہے - جہاں مومنین دفن ہوتے ہیں - مگر کسی کا یہ خیال نہیں کہ یہ مٹی بہشتی بنا دیتی ہے - بلکہ حضرت مغفور علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت میں جو کہ آپنے اپنی وفات سے ۳ سال پہلے لکھا - اور جس میں بتایا کہ میری موت قریب ہے - یہ جتا دیا کہ ہرگز نہ سمجھو کہ اس مقبرہ کی زمین کسی کو بہشتی بنا دے گی - بلکہ میں نے دعا کی ہے اور اللہ تعالے اسے قبول کرنے والا ہے کہ اس میں ایسے لوگ مدفون ہوں جو کہ خدا کے حضور جنتی ہوں - جو ایسا نہ ہو گا اس کو موقعہ ہی نہ ملے گا - کہ وہ یہاں دفن ہو سکے اب اس پر عقلی وشرعی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا - کیا خدا کے برگزیدوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں -

بس میرے دوست! قادیان خاک شفا تو ضرور ہے اور اس راہ کا گرد وغبار ہم اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانے کو طیار - اسلئے کہ اس میں خدا کا برگزیدہ تھا - اور ہم جو روحانی بیمار تھے ایک مسیحا نے ہمیں شفا دی مگر یہ کہنا کہ اکی مٹی میں کوئی خاص تاثیر ہے - بالکل غلط ہے آپ خدا کے لئے مرزا صاحب کے معاملہ میں اگر آپ کو دین وایمان

مہدی کو جو ۲۵۵ھ ہجری میں سامرہ میں پیدا ہوئے تھے انہی کو اب تک زندہ مان کر مہدی موعود مانتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ بباعث کثرت اعداء و قلت انصار کے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں۔ چنانچہ جعفر قمی نے اپنی مایۂ ناز کتاب (اکمال الدین) میں لکھا ہے۔ لئلا یکون لاحدٍ فی عنقہ بیعۃ اذا خرج۔ و یبعث القائم ولیس فی عنقہ بیعۃ لاحدٍ۔ لابدّ للقائم من غیبۃ قلت ولم قال یخاف علی نفسہ واومی بیدہ علی بطنہ۔

یہ سب کلمات ائمہ اہل بیت کی احادیث کے ٹکڑے ہیں جن کے مختصر معنے بہ ترتیب یہ ہیں کہ امام اس واسطے غائب رہیں گے تا کہ بوقت خروج ان کی گردن میں کسی کی بیعت کا جوا نہ ہو۔ حضرت مہدی کے لئے غائب رہنا ضروری ہے۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ تو امام نے فرمایا کہ اپنی جان کے خوف کے باعث اور یہ کہہ کر اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا دیکھو کتاب اکمال الدین باب ۴۸ فی علّۃ الغیبۃ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ ایران۔ اسی طرح کتاب مذکور کے صفحہ ۱۷ پر ایک روایت ہے۔ کہ انّ غیبۃ فی صاحب زمانہ وفخصۃ من جہۃ الطواغیت۔ یعنے امام مہدی کی غیبت کی وجہ ظالموں کے غلبہ کی وجہ سے ہوگی۔

اسی طرح صفحہ ۲۴۲ میں عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عثمان سے دریافت کیا یہ محمدؒ بن عثمان امام مہدی کے نائب تھے کہ مجھ کو فرمائیے کہ آپ نے کبھی امام مہدی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا۔ قال نعم ولہ رقبتہ مثل ذی واشار بیدہ الی عنقہ۔ یعنی کہ ہاں دیکھا ہے لیکن ان کی بھی گردن ہے جیسے کہ یہ میری گردن ہے اور یہ کہہ کر اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

معزز ناظرین! ایک طرف تو یہ مایوسی بخش منظر ہے کہ باوجود لاکھوں کروڑوں اثنا عشریوں کے ہوتے ہوئے امام زمان خوف جان سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں ایک ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا۔ انصار و مددگاروں کی قلت کا عذر پیش کر کے امید واروں کی اشک شوئی کی جاتی ہے لیکن دوسری طرف کتب معتبرہ شیعہ سے ایسی روایات کا بھی پتہ چلا ہے۔ کہ امام علیہ السلام کئی شہروں اور کئی جزیروں کے مالک ہیں جن میں وہ اور ان کی اولاد حکومت کرتے ہیں جن کا مفصل حال کسی دوسرے مضمون میں انشاء اللہ لکھا جائیگا۔ سردست ایک شہر کا حال ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

علامہ مجلسی کی کتاب عین الحیات میں ہشام بن سالم سے روایت ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سمندروں کے پیچھے ایک شہر ہے۔ آفتاب کی چالیس روزہ مسافت کے برابر اس کی وسعت ہے اور وہاں کے لوگ شیطان سے واقف نہیں کبھی گناہ نہیں کرتے اور وہ ہمیشہ مہدی آخر الزمان کے منتظر ہیں ان کے شہر کے بہت سے دروازے ہیں کہ ایک سے دوسرا دروازہ سو فرسخ ہے۔ امام آخر الزمان کی نصرت کے انتظار میں سلاح جنگ لگائے رہتے ہیں اور ہر وقت دعا کرتے ہیں کہ جلد ظہور ہو۔ ہر ایک کی عمر ہزار برس ہے ہر وقت قرب الٰہی کے طالب ہیں اور ہماری ملاقات کے شوق میں اگر ہمارے جانے میں دیر ہو جاوے تو ان کے لئے غضب ہی ہماری قدر جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کیا کیا نعمتیں ہمارے وجود سے ان کو حاصل ہیں سب سے بہتر ہماری اطاعت کرتے ہیں ہمارے حکم کو پورے طور سے بجا لاتے ہیں۔ وہی لوگ ضرور آخر الزمان کے ساتھ ہوں گے اور جہاد میں سب سے آگے ہوں گے ایسے بہادر ہیں کہ اگر امام حکم دے ایک گھڑی میں مشرق سے مغرب تک روئے زمین کو دشمنان دین سے صاف کر دیں۔ ان کے خود اور تلواریں ایسے لوہے کی ہیں کہ پہاڑ کو توڑ دیں امام آخر الزمان انہی لوگوں کے لشکر سے تمام روئے زمین کو کفار سے صاف کر دیںگے۔ ملخصاً

دیکھو۔ ترجمہ اردو کتاب عین الحیات مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۰۷

یہ کیفیت صرف ایک شہر کی ہے اور اس وقت کی جبکہ امام جعفر صادق زندہ تھے۔ مہدی تو ان کے بعد پیدا ہوئے اور ان کو بھی تقریباً گیارہ سو برس ہو گئے اس قدر عرصہ میں ظاہر ہے کہ ایسے سراپا برکت امام کی ایسی نیکو کار رعیت اور لاؤ لشکر کا شمار لاکھوں بلکہ کروڑوں تک پہنچ گیا ہوگا یورپ اور ایشیاء کی کوئی دولت اسقدر جان نثار اور جرّار لشکر میدان جنگ میں مہیا نہیں کر سکتی اس صورت میں تو خوف اور تقیہ ہی مانع ظہور نہیں ہو سکتا اگر ہوگا بھی تو کہیں شروع شروع میں ہوگا۔ شاید اس سمندر پار کے شہر اور ادھر کی دنیا کے درمیان ریل و تار اور ڈاک کے ذرائع مسدود ہیں ورنہ مراکش طرابلس کی عموماً اور خطّہ ایران کی موجودہ خوفناک اور قابل رحم حالت کو خصوصاً معلوم کر کے اس قدر لاؤ لشکر اور جری اور جان نثار مسلح انصار کے ہوتے ہوئے امید نہیں کہ حضرت امام مثل سابق قلت انصار کا عذر رکھ کر اپنے اثنا عشریہ مومنین کی بروقت امداد کرنے سے دریغ فرماتے۔ عجب نہیں ہے کہ ان کو ان الفاظ کو جو خاتم المحدثین علامہ مجلسی نے بطور حدیث امام جعفر صادق زیب ارقام فرمائے ہیں مطالعہ کر کے ایک ستم رسیدہ ایرانی کے منہ سے بے اختیار نکل جائے۔

برلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

ہمارے ہند و پنجاب کے شیعوں کو تو خلافت اور عزاداری کے مباحثوں سے فرصت ہی نہیں کہ وہ بیچارے ایرانیوں کی کسی قسم کی ہمدردی و امداد کر سکیں۔ آخر آفرین ہے ایران کے ہی ایک عالم فاضل بے بدل شیخ علامہ عبد العلی ہروی کو جن کی نسبت روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۱۔ فروری کے درمیانی کالم صدا میں لکھا گیا ہے کہ آپ نے دہلی اور سونی پت کے ثقہ علماء کے سامنے ظہور امام مہدی کی بشارت بہت جلدی بعد بیان فرمائی۔ جو حسن نظامی دہلوی کی روایت کردہ میواڑ کے لگ بھگ ہے۔ یعنے یہ کہ علامہ ہروی صاحب نے فرمایا کہ شیعوں کے امام ثانی عشر اسی سنہ رواں کے ماہ مبارک رمضان کی ۲۳ کو ظہور فرماویں گے لیجئے صاحب یک نہ شد دو شد۔ ہم تو حسن نظامی کا شکریہ ادا کر رہے تھے علامہ ہروی صاحب نے تو کمال فرمایا۔ وہ ہمارے ڈبل شکریہ کو قبول فرماویں۔ مومنین شیعہ کو اب لازم ہے کہ بحث مباحثے بالائے طاق رکھ کر کم از کم رمضان شریف کی ۲۳ تک ہی سہی صدق دل سے ظہور امام کی دعائیں مانگیں کیونکہ اگر امام ظاہر ہو گئے تو پھر سب جھگڑے آپ سے آپ یک قلم موقوف ہو جاویں گے۔

کاش کہ ان دل خوش کن روایات اور علامہ ہروی کی بشارت سے ستم رسیدہ ایرانی کی کچھ دل جمعی ہو جاوے وہ تو تبریز کے قیامت خیز نظاروں اور ظالم روس کے مظالم کو دیکھ دیکھ کر سخت بے قرار ہے اور سمندر پار کے شہر کی طرف منہ کر کے بار بار یہی کہتا ہے۔ ؎

برلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم ؛؛ پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی

مجلس علم کلام

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نقل ایک چٹھی جو کہ اخبار زمیندار کے اڈیٹر کے نام تحریر کی گئی۔ ارسال خدمت ہے اپنے اخبار میں اِسی ہفتہ اس کو جگہ دے کر مشکور فرمادیں۔

خاکسار سیّد محمدؐ حسین

مشفقی مکرمی جناب خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کے اخبار میں چند ماہ سے ایک سلسلہ مضامین ندوۃ العلماء کیطرف سے نکل رہا ہے جس کا منشاء مسلمانوں کو ان تحریکوں سے آگاہ کرنا ہے۔ جو کہ ندوہ مذکور میں زیر تجویز ہیں۔ اُسی کے ضمن میں آج ایک مضمون ۵۔ مارچ کے پرچے میں زیر عنوان "مجلس علم کلام" شائع ہوا ہے ان سب میں مضمون نگاروں نے چند ایک نئی تحریکیں مثلاً مذہبی درسگاہ کا قائم کرنا جس میں انگریزی بھی پڑہائی جاوے۔ قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی اور مجلس علم کلام کی بنیاد کا رکھنا کا رکن مسلمانوں کے پیش کی ہیں۔ لیکن ان کے پیش کرتے ہوئے ضروری تو یہ تھا کہ وہ ان کی ضرورت اور اہمیت کو قوم پر دلائل بیّنہ سے ثابت کرتے۔ انھوں نے اس سے بڑھ کر قدم مارا ہے اور مسلمانان ہند کو یہ دکھانا چاہا ہے۔ کہ اس قسم کی تحریکیں عملی رنگ میں اسلامی دنیا میں ان سے پہلے اور کہیں موجود نہیں ہیں۔ ایسا کرنے میں انھوں نے ایک بڑی بے انصافی اور تنگ دلی سے کام لیا ہے۔ جس کیوجہ سے ڈر ہے کہ نہ صرف ناظرین کے دل ہی مایوس ہوئے ہوں گے بلکہ خیال ہے کہ کہیں ان کو اسلام سے ہی بدظنی پیدا نہ ہوگئی ہو۔ کیونکہ وہ قوم جس کو پہلے ہی سے باہر سے صدائیں آرہی ہیں کہ وہ اب دنیا میں اپاہج ہے اس کو گھر سے ایسے اخبار کا ملنا جو ظاہر کریں کہ درحقیقت وُہ مُردہ ہی ہے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ اس میں مضمون نگاروں نے مسلمانوں سے ایک گروہ خادمان اسلام کے حالات کو مخفی رکھنا چاہا ہے۔ جو کہ ایک بڑا مفید کام علم کلام کی خدمت کے لئے کر رہے ہیں۔ اور جنھوں نے موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق دینی اور دنیاوی مدارس ایک ہی جگہ بڑے اعلےٰ درجہ پر کھولے ہوئے ہیں۔

چوں کہ جناب کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور ہر ایک اسلامی معاملہ میں صفاگوئی میں لاثانی ہے۔ اس لئے ذیل کی چند سطور عرض خدمت کرتا ہوں کہ شائع فرما کر ممنون فرمادیں۔ عرض ہے کہ مجلس علم کلام کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے مولانا مولوی شبلی صاحب نے ارقام فرمایا ہے۔ (۱) کہ آج علماء میں سے ایک بھی ایسا موجود نہیں ہے جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہو۔ دوم۔ اور کہ جدید علم کلام بالکل نامکمل اور ناقص ہے۔ اور اگرچہ اس کا پُورا علاج تو اس وقت ہو گا جب ہمارے علماء خود یورپ کے علوم و فنون میں کمال پیدا کرینگے۔ لیکن چوں کہ ابھی اس میں دیر ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ضروری ہے کہ مجلس علم کلام قائم کی جاوے۔ اس تحریر کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہُوا۔ اوّل تو اس لئے کہ حضرت مولانا شبلی جیسے علامۂ دہر اور مسلّمہ تاریخ دان جو کہ ہزارہا سال گذشتہ کے حالات سے واقف بتائے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کے حالات سے بالکل ناواقف ہیں۔ جس میں وہ زندہ موجود ہیں۔ اور دوسرے اس لئے کہ حضرت مولانا جیسے علامہ کی قلم سے نکلی ہوئی یہ تجویز کہ کوئی مولوی نہیں کوئی علم کلام نہیں مسلمانوں کے لئے ایک نہایت ہی مایوس کن ہے۔ اور ایک اسلام کے لئے دردمند دل کے زخموں پر جو آجکل اس پر ہر طرف سے لگ رہے ہیں۔ نمک چھڑکنے کا کام دیتی ہے۔ اور عام مسلمانوں کو بجائے فائدہ مند ہونے کے دُکھ دینے کا موجب ہوئے ہیں۔

میں حضرت مولوی صاحب کی اطلاع اور عام مُسلمانوں کو خوشخبری سُنانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جناب مولانا صاحب اس قسم کی کمیٹی بنادیں اور دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب کرے۔ لیکن واضح رہے کہ آج سے تیس سال پہلے اس اللہ تعالےٰ نے جو ہمارا سب کا خدا ہے اور ہمارے قرآن کا محافظ ہے اور ہمارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی کا سچا خدا ہے اور جس نے اسلام سے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کا کیا ہُوا ہے۔ اس خدا تعالےٰ نے پیشتر اس کے کہ فلسفہ یورپ اس دین متین پر حملہ آور ہوتا اس کی حفاظت کرنی شروع کر دی ہوئی ہے تاکہ اسلام کو کسی انسان کی طاقتوں کا ممنون احسان نہ ہونا پڑے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک گاؤں کے رہنے والے کو جس کو نہ اپنے علم اور نہ اپنے فضل پر کوئی گھمنڈ تھا اپنے علم لدّنی سے حصہ دے کر اور اپنی روح القدس کی تائید کے ساتھ اسلام کی مدد کے لئے کھڑا کیا اور اس کے ذریعے ایک ایسے علم کلام کی جو موجودہ فلسفہ کو جس کا رُعب فلسفی دلوں کو کھا رہا ہے۔ پاش پاش کر دے۔ براہین احمدؐیہ کے رنگ میں سنہ ۱۸۸۲ء میں بنیاد رکھی اُس نے اس کتاب کے صفحہ ۱۶ پر ارقام فرمایا ہے۔

"مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراہین الاحمدیہ علےٰ حقیقت القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جاویں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طور سے ملزم اور لاجواب کیا جاوے جو آئندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ نہ رہے اس کتاب کے شائع ہونے پر سارے ہندوستان میں اس کتاب کو موجودہ زمانے کے علم کلام کا بنیادی پتھر مانا گیا اور سب علماء اور انگریزی تعلیم یافتوں احباب نے اس کو اس زمانہ کی مرض کا علاج یقین کیا۔ اسکے شائع ہونے کے بعد اس علم کلام کے موجد نے دہریوں۔ فلسفیوں۔ سوفسطائیوں۔ برہموؤں نیچریوں۔ آریوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے مختلف اعتراضوں کا جواب مختلف کتابوں رسالوں اخبارات تقریروں کے ذریعے پُورے تیس سال تک دیا اور انگریزی میں ایک رسالہ اپنے علامہ مُرید حضرت مولوی محمدؐ علی صاحب ایم۔ اے کی زیر ایڈیٹری نکلوا کر اس خداداد علم کلام کو یورپ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا اور آسٹریلیا کے مختلف طبقات تک پہونچایا اور بادشاہوں تک تبلیغیں کیں اور پھر اسی عرصہ میں آپ کے مخلص مُرید حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو حال میں خلیفۃ المسیح ہیں اور زمانہ کے مانے ہوئے عالم اور فاضل ہیں اور جنھوں نے جدید فلسفہ کو اور حکمت کو مصر کی ترجمہ شدہ کتابوں اور رسالوں کے ذریعہ اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہوا ہے۔ اس علم کلام میں

بہت سے دُرِ بے بہا کے ساتھ اضافہ فرمایا ہے۔ اور اب تک آپ کا درس قرآن کریم اور درس حدیث اور فقہ وغیرہ جو کہ قادیان میں جاری ہے۔ اس علم کلام کے لئے بہت سا سامان پیچھے چھوڑ رہا ہے اور ان تیس سال کی لگاتار کوششوں سے اب یہ علم کلام ایسا مکمل ہو گیا ہے کہ کیا آریہ۔ کیا عیسائی۔ کیا دہریہ۔ کیا برہمو و نیچری اس سکہ کو مان چکے ہیں۔ ہر ایک نئے اعتراض کا اس میں بدلائل قاطع جواب موجود ہے اس کے موجود ہوتے ہوئے مولوی صاحب مسلمانان ہند کو اگر یہ کہیں کہ ان میں کوئی علم کلام موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہیں ہے تو میرے خیال میں بہت بڑا گناہ ہے مولوی صاحب اپنا علم کلام طیار کریں۔ خدا مبارک کرے لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ اسلام نرا مادی مذہب ہی نہیں ہے۔ اس کی اصل بنیاد تقوے ہے وہ علم کلام جس میں تقوی مدنظر نہ ہو۔ اسلام کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس سے پہلے جو سوانح حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ وغیرہ علیہ السلام کی مولوی صاحب نے لکھی ہے۔ ان میں صرف دنیوی پہلو بھی زیادہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ روحانی اور باطنی پہلو پر جو کہ مدعا ان بزرگوں کی زندگی کا تھا۔ کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ اس لئے مولوی صاحب ضرور کوئی روحانی آدمی بھی داخل کریں۔ صاف موٹے موٹے نام داخل کرنے سے ایسا علم کلام کبھی طیار نہ ہو سکیگا

پھر مولوی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ آج علماء میں سے ایک شخص بھی اب موجود نہیں جس نے یوروپ کا فلسفہ اور سائینس حاصل کیا ہو۔ اس امر کے اظہار سے بھی مولوی صاحب نے اپنی اس ناواقفی کا جو ان کو موجودہ زمانہ کے حال سے ہے ایک ثبوت دیا ہے کیوں کہ ہر شخص ہندوستان کا جانتا ہے کہ علامہ وہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب جو کہ اسم بامسمٰے نور ہی نور ہیں۔ اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ اور اپنی روحانی کرنوں سے دنیا کو منور فرما رہے ہیں۔ آپ نہ صرف مذہبی طور پر ہی واقفیت کا انتہائی درجہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ موجودہ فلسفہ کے علوم میں بھی بے مثل ماہر ہیں۔ پھر یہ امر کس سے مخفی ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اسلام کی محبت میں سب کچھ چھوڑ پندرہ سال سے قادیان کے گاؤں میں گوشہ تنہائی اختیار کئے ہوئے خدمت اسلام میں مصروف ہیں جن کے علم کلام نے یورپ میں ایک تہلکہ مچا دیا ہوا ہے۔ اور آج کل قرآن کریم کا ترجمہ بائیں سیپارہ تک ختم کر چکے ہیں اور ایک بسیط مقدمہ کا جس میں سب ان اعتراضات کا جواب دیا جاوے گا۔ جو دہریوں عیسائیوں اور فلسفیوں وغیرہ نے قرآن کریم یا اسلام پر کئے ہیں۔ مصالح جمع کر چکے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے جو آجکل اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ہیں اور نہ صرف گریجوایٹ موجودہ فلسفہ کے ہی ہیں بلکہ قرآن اور حدیث کے بھی خوب ماہر ہیں جو اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کر کے قادیان میں فقیرانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسلام کی خدمت میں رات دن مصروف ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ اور پھر اسی طرح مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیں۔ جو کہ بی۔ اے بی ٹی تک مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک معقول نوکری سرکاری کو چھوڑ دین کی خدمت میں مصروف ہے۔ اور قرآن اور حدیث کو خوب پڑھا اور اب ہیڈ ماسٹر قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیں اور رات دن قلمی اور قومی خدمت دین کی کرتے ہیں اور پھر مولوی محمد تیمور صاحب ایم اے ہیں جو کہ ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ مذہبی درس قرآن اور مذہب وغیرہ کا حضرت مولوی نور الدین صاحب سے دو سال تک پڑھتے رہے اور جب مولوی صاحب نے مذہب میں بھی آپ کو ایم اے کی ڈگری دیدی۔ تو اب علی گڈھ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ اور ہر دم خدمت اسلام کی دل میں امنگ رکھتے ہیں۔ پھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ ہیں۔ کون شخص ہے۔ جو ان کے نام نامی سے ناواقف ہے۔ آپ صرف ظاہری علوم میں ہی گریجوایٹ نہیں ہیں۔ بلکہ مذہبی علوم میں بھی بہت بڑے پایہ کی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور حقیقی وکیل اسلام کا خطاب ان کے شایان حال ہے انھوں نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنا مال اور جان وقف کر کے ہندوستان کے مشرق اور مغرب کو ایک کر دیا ہے

غرض کہاں تک گنتا جاؤں۔ اللہ تعالے کے فضل اور برکت سے مرزا صاحب مغفور اور مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اسلام کے خادم مولوی ڈاکٹر موجود مولوی حکیم موجود۔ مولوی وکیل موجود۔ مولوی گریجوایٹ اور انڈر گریجوایٹ موجود اور پھر پرانی طرز کے مولوی علامہ حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب امروہی حضرت مولوی قاضی امیر حسین صاحب۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرۃ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وغیرہ جیسے بے مثل انسان موجود اور ان سب کا مشترکہ طور پر صرف ایک کام یعنے جدید فلسفہ کے مقابلہ میں ایک جدید علم کلام طیار کرنا اور حضرت مولانا مولوی شبلی صاحب ہیں کہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں اب ایک بھی شخص موجود نہیں۔ جس نے یوروپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہوا ہو۔

خدا مولوی صاحب کو توفیق عطا کرے کہ وہ اس جماعت سے ہی ایک بڑی جماعت علم کلام کی خدمت کے لئے طیار کریں۔ اسلام کی خدمت کے لئے کروڑ ہا انسانوں کی ضرورت ہے لیکن خدا کے لئے ہمیں یہ سنا کر مایوس نہ فرماویں کہ پہلے کوئی انسان مسلمانوں میں موجود ہی نہیں حضرت مولوی صاحب کی مزید واقفیت کے لئے میں یہ عرض کرنی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس مذکورہ بالا جماعت نے ایک دینی تعلیم کے لئے مدرسہ جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ جس میں سوائے مذہبی تعلیم کے انگریزی بھی لازمی ہے۔ جاری کیا ہوا ہے۔ جو بفضل خدا بہت ترقی کر رہا ہے۔ ماسوائے اس کے ایک انگریزی ہائی سکول بھی ہے۔ جس کے طلباء امتحان انٹرنس میں آنے سے پہلے ہی قرآن اور حدیث میں خاص طور پر ماہر کئے جاتے ہیں۔ اور کہ رسالہ اور اخبارین موجود ہیں جو موجودہ علم کلام کی رات دن خدمت کرتے ہیں اور ایک بڑا بھاری ذخیرہ علم کلام کا موجودہ زمانہ کی ضرورۃ کے لئے بفضل خدا مکتفی ہے۔ دیر سے طیار کیا ہوا وہاں موجود ہے۔ اللہ تعالے آپکو توفیق عطاء کرے کہ آپ بھی اس سے فائدہ اٹھادیں۔ آمین

سید محمد حسین ایل۔ ایم ایس احمدیہ بلڈنگ لاہور

کون صاحب ہیں؟ (۱) ایک صاحب مفرح یاقوتی کے خواص دریافت کرتے ہیں اپنا نام نہیں لکھتے مہر ڈاکخانہ آگرہ کی ہے انکی خدمت میں التماس ہے کہ اس مفرح کے موجد حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسٰی۔ لنڈا بازار۔ نولکھا لاہور ہیں انسے ساتھ خط و کتابت کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار ضروری

مجھے اس بات کو معلوم کر کے بہت افسوس ہوا ہے کہ فنڈ یتامیٰ اس وقت پانچ چھ سو روپیہ کا مقروض ہے اور جہاں اس کے اخراجات دو سو روپیہ ماہوار کے قریب یا اس سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ آمدنی پچاس روپیہ ماہوار بلکہ اس سے بھی کم ہے اس لئے میں جماعت کے مخلصوں کو اسطرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔

مذہب کے دو ہی بڑے جزو ہیں۔ ایک طاعت لامر اللہ اور دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ اس دوسرے حصہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف میں یتامیٰ کی خبرگیری کے لئے سخت تاکید فرمائی ہے چنانچہ قرآن کریم میں جہاں صدقات کا ذکر آیا ہے وہاں یتامیٰ کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ پارہ دوم میں قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

لکن البرّ من اٰمن باللہ و الیوم الاخر والملئکۃ والکتب والنّبیین واتی المال علیٰ حُبّہٖ ذوی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل والسّائلین وفی الرّقاب۔ اس آیت میں حقیقی نیکی کو انہی دو حصوں پر منقسم فرمایا ہے۔ جن میں سے پہلے حصہ میں ایمان یا طاعت لامر اللہ کا ذکر ہے اور دوسرے میں مال کے خرچ کرنے یا شفقت علیٰ خلق اللہ کا حکم ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ میں ذوی القربیٰ کے بعد دوسرے درجہ پر مستحق امداد یتامیٰ کو قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائیوں پر رحم کرنے کے متعلق جو تاکید فرمائی ہے اس سے حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا ہے:۔ تری المؤمنین فی تراحمہم وتوادھم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکے عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی۔ یعنے مومن باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کے حکم میں ہیں۔ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو اس کی خاطر سارا جسم تکلیف اٹھاتا ہے۔ اور بعہ خصوصیت سے ان بے کس بچوں پر رحم کے لئے جنہیں یتیم کہتے ہیں فرمایا۔ انا وکافل یتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھٰکذا یعنے میں اور وہ شخص جو یتیم کی خبرگیری کرتا ہے جنت میں اس طرح سے ملے ہوئے ہوں گے۔ جس طرح دو انگلیاں باہم ملی ہوئی ہیں۔ ایک سچے مؤمن کی آرزو اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ نہ صرف جنت میں ہو بلکہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو۔ اس کے لئے فرمایا کہ یہ جو چاہتا ہے یتیم کا کفیل بن جاوے۔ خواہ وہ یتیم کوئی اس کا اپنا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو۔ میرے دوستو! تم میں سے کون ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں ہو پس تم علیحدہ علیحدہ تو یتیموں کے کفیل بن نہیں سکتے۔ اگر تم اس ثواب میں شریک ہونا چاہو تو یتیم فنڈ کے لئے کچھ اپنے ذمہ لگالو۔ خواہ وہ تھوڑی رقم ہی ہو یہاں انجمن کی زیر نگرانی تمہاری قوم کے بہت سے یتیم بچے پرورش پا رہے ہیں اور بہت سے ہیں۔ جن کی درخواستیں آتی ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے ان کی پرورش کے لئے چندہ دیتا ہے وہ یتیم کی کفالت کرتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلص جلد اس طرف توجہ کر کے یتیم فنڈ کی موجودہ حالت کو ایسا بنانے کی کوشش کرینگے کہ اس کے لئے دوبارہ مجھے کہنے کی ضرورت نہ ہو۔

نور الدین رضؓ

ایک پیشگوئی پائینیر کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ خدیو مصر کے کتب خانہ سے ایک قلمی کتاب بہلول ہندی کی تصنیف سنہ ۹ الہ کی لکھی ہوئی ملی ہے جس میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ سنہ ۱۳۰الہ میں آتش فشاں ملک (اٹلی) والے طرابلس پر حکومت کریں گے اور زمانہ موسیٰ تک وہاں رہیں گے اور پھر مصائب اٹھا کر چلے جاویں گے۔ نامہ نگار نے زمانہ موسے سے مراد وہ چالیس سال لئے ہیں جو بنی اسرائیل نے جنگلات میں فتح کنعان سے قبل بسر کئے تھے اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ کے نیک بندوں پر قبل از وقت آئندہ کے حالات کھولے جاتے ہیں۔ مگر کہیں اس کا اثر مسلمانان طرابلس پر یہ نہ ہو کہ اس پیشگوئی کے سہارے سے سُست ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاویں کہ خیر اپنے وقت پر طرابلس خود بخود فتح ہو جاوے گا۔

شہادت زمانہ لاہور سے مرزا برکت علی صاحب حضرت مسیح موعود کی نی زمانہ ضرورت کے متعلق حق کی جستجو کرنے والوں کو حضور کی کتاب ایام الصلح کی طرف متوجہ کرتے ہیں جن میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اس زمانہ میں دو قسم کی برکتیں اللہ تعالےٰ نے نازل کی ہیں ایک دنیوی جو ظاہر ہیں۔ دوسری روحانی جیسے اشاعت علوم حقہ۔ اظہار حقایق و معارف قرآنی۔ یہ انعامات امام موعود کے ذریعہ سے یا اور ذرائعہ سے اس کے زمانہ میں ظاہر ہو کر اس کے ایام کے متبرک ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں اور اس طرح ان کے نزول کا باعث دراصل وہی وجود پاک ہے۔ گر اس کو وہی سمجھتے ہیں۔ جو توجہ کرتے ہیں۔

نیز مرزا صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ اسلامیہ کالج میں حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس کی طیاری میں بڑا جلسہ ہوا ہزار آدمی جمع ہوا۔ چاہا گیا کہ تلاوت قرآن سے جلسہ شروع ہو مگر قرآن پڑھنے والا نہ ملا۔ اور ایک معزز صاحب نے کھڑے ہو کر افسوس کیا کہ کوئی قرآن پڑھنے والا نہیں جلسہ شروع ہو تب ایک صاحب نے مجمع میں سے نکل کر سورۃ یٰس کی چند آیات پڑھیں یا بے اختیار ان کے موہنہ سے نکلیں تا قوم کو معلوم ہو کہ یہ اس پر کونسا وقت ہے۔

ضرورت معلّمین ناظمان اسلامیہ مڈل اسکول دسوحہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ ان کے واسطے لائق ہیڈ ماسٹر اور دیگر مدرسین تلاش کئے جاویں۔

بیعت منشی بہادر علی صاحب سکنہ راجپور ریاست پٹیالہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی بیعت کا اعلان جلد اخبار میں کر دیا جاوے اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرماوے

مُبارک اللہ تعالےٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہمارے مکرم دوست زین الدین محمد ابراہیم صاحب کو اس ضعف پیری میں اپنے دو صاحبزادوں میاں ابراہیم و میاں احمدؐ اور اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ ان شادیوں کو مبارک کرے۔

دُعا مدد مولوی عنایت اللہ صاحب پٹواری جسمانی اور روحانی کمزوریوں کی دوری کیواسطے احباب سے امداد دُعا

پیارا ہے۔ غور کریں۔ اس نے اگر سب کچھ دنیا کے واسطے کے لئے کیا۔ تو آخر اس کا کوئی نشان بھی ہونا چاہیئے تھا۔ لاکھ مرید۔ آمد کا یہ حال کہ ڈاکخانہ کے رجسٹر گواہ ہیں مگر آپ مجھے دکھا دیں کہ اس نے کوئی عمارت اپنے لئے بنائی۔ کوئی جائداد خریدی۔ یا کم از کم اپنے پسماندوں کے لئے کچھ چھوڑا۔ یا ان کے لئے آمدنی کی بنیاد ڈالی اور باوجودیکہ اپنی وفات کی خبر انکو تین سال پہلے تھی۔ اپنے لائق بیٹے کو اپنا جانشین بنانے کا ارشاد کیا؟ ہرگز نہیں۔ یہ کیوں؟ اسلئے کہ آپکو دنیا مقصود نہ تھی اس لئے اب ان کا خلیفہ ایک غیر شخص ہے۔ جو باہر سے آیا۔ آپ کی جو اپنی جدی جائداد تھی وہ بھی دین کی اشاعت میں لگا دی۔ کیونکہ آپ کا مقصود یہ تھا کہ خدا کا جلال ظاہر ہو اس کے پیارے نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بزرگی کا اظہار ہو۔ چنانچہ وہ مرتے دم تک اس پر قائم رہا خدا اور اس کے نبی کے مخالفوں کے ساتھ قلمی جنگ کرتا رہا اور اسی میں شہید ہوا۔ کیا کبھی آپنے ان کی کوئی کتاب دیکھی؟ نہیں دیکھی۔ اور پھر اس پر رائے دیتے ہو تو افسوس! اگر دیکھی ہے تو مجھے بتاؤ یہ درد یہ سوز اور یہ ہمت اس زمانہ میں اور کس کو ہے۔ ایک ہی مثال مجھے دکھا دو۔ کوئی اعتراض ہے۔ تو پیش کرو مگر خدا کے لئے اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھو۔ کہ جو اپنی زبان کو اپنے قابو میں نہیں رکھتا وہ تو نا پانیوالوں میں سے ہے۔ مبارک وہ جو سوچتا ہے قبل اس کے کہ بولتا ہے مبارک وہ جو اپنے انجام سے بے فکر نہیں اور پہلے اس کے کہ کوئی اس پر مصیبت آوے وہ اس سے بچنے کا سامان کرتا ہے۔ مبارک وہ جو خدا کے برگزیدوں کا دل سے ادب کرتا ہے اور اس کی شان میں کوئی گستاخی کا کلمہ نہیں بولتا۔ مبارک وہ جو کسی مامور کے معاملہ میں جلدبازی سے کام نہیں لیتا بلکہ خدا کے حضور رو رو کر اور چیخ چیخ کر دعائیں کرتا اور ایسے اہم معاملہ میں روشنی کا خواستگار ہوتا ہے۔ مبارک وہ جو کسی پر عیب لگانے سے پہلے اپنے عیبوں کا مطالعہ کر لیتا ہے۔ مبارک وہ جو تمسخر نہیں کرتا۔ کیونکہ تمسخر کرنے والے کبھی فلاح نہیں پاتے۔ مبارک وہ جو حلیم اور بردبار ہے مبارک وہ جو فہیم اور خاکسار ہے۔ مبارک وہ جو تابع فرمان پرودگار ہے۔ مبارک وہ جو خاک راہ احمدؐ مختار ہے مبارک وہ جو دین کے لئے اپنا مال اپنی جان اور اپنی آبرو فدا کرتا ہے اور ہر وقت اپنے نبیؐ کی الفت کا دم بھرتا ہے۔ مبارک وہ جو تمام قسم کے برے خیالات برے معاملات برے مقامات کو چھوڑتا اور گندے دوستوں اور ہمنشینوں سے منہ موڑتا ہے اور قدوس خدا، قدوس نبی۔ قدوس امام سے رشتہ تعلق جوڑتا ہے۔

مبارک وہ جو ایک خدا ترس دل لے کر اس خالص خیرخواہی سے لکھے ہوئے رقعہ کو پڑھتا۔ اور اس گھاٹی پر چڑھتا ہے جس کی بلندی پر دنیا کا نشیب و فراز معلوم ہو جاتا ہے مبارک وہ جو خدا کا ہے اور خدا اس کا۔ اللہ تعالےٰ آپکو توفیق دیوے کہ میرے اس درد بھرے رقعہ کو غور سے پڑھیں۔ فقط

والسلام علے من اتبع الھدیٰ

جلسہ انعام

یکم اپریل ۱۹۱۲ء کو مدرسہ احمدیہ کے طلبا میں سالانہ امتحان کی کامیابی پر تقسیم انعام ہوا۔ افتتاح جلسہ پر عبید اللہ طالب علم مدرسہ احمدیہ نے چند آیات قرآن خوش الحانی سے پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب افسر مدرسہ احمدیہ نے ایک تقریر کی۔

فرمایا:۔ قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ انبیاء کے ہر ایک کام میں اپنے اور غیر کے فائدے کی نیت ہوتی ہے حضرت موسےٰ نے کہا کہ میرا عصاء اپنے سہارے اور جانوروں اور غیروں کے فائدے کے واسطے ہے۔ اس جلسہ میں بچوں کو انعام دینا اور ضروریات مدرسہ کے اظہار کی نیت سے ہے۔ طالب علم کی مثال درخت کی ہے۔ جیسا بیج اور اس کی پرورش اور پیوند زمین پر ہوگا ویسا ہی درخت ہوگا۔ اسی طرح جیسی ابتدائی تعلیم و تربیت یا جیسے استاد۔ کتابیں بچے کو میسر آویں گی ویسا ہی وہ بنے گا۔ اسلام نے ہر دو قسم کے آدمی بنائے ہیں ایک وہ جو دنیوی کاروبار کے ساتھ دین کو قائم رکھیں وہ رجال لا تلھیھم التجارۃ۔ دوسرے وہ جو صرف دینی علوم کے سیکھنے سکھانے کی طرف متوجہ رہیں یہ علماء کا گروہ ہے اور اسی کے متعلق قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ ولتکن منکم امۃ الآیۃ یہ گروہ دنیا کو دین پر قربان کرنے والا ہے۔ اسلام نے یہ دونوں اسکول قائم کئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس زمانہ میں یہ دونوں اسکول مدرسہ انگریزی اور مدرسہ احمدیہ کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں۔ مدرسہ اول کے طلباء دنیا پر ثابت کر دیں گے کہ تمام دنیوی کاروبار میں اعلےٰ ترقی کر کے بھی وہ خدا کو پانے والے ہیں۔ اور مدرسہ دوم کے طلباء یہ ثابت کر دکھائیں گے۔ کہ کس طرح ایک انسان دنیا کی زینت اور زیبائش کو بالکل ترک کر کے خالص دینی خدمت کے واسطے اپنی زندگی قربان کر سکتا ہے۔ ہر ایک دنیوی چیز سے حقارت کریں۔ پھر اپنے تقوےٰ کے سبب معظم و مکرم ہوں۔ اپنی اعلیٰ واقفیت کے سبب تمام معاملات میں ہوشیار ہوں صاحب وقار اور خدا سے موید و منصور ہوں۔ اسلامی اسکول میں پہلوں کی مثال میں عمرؓ بن عبد العزیز اسلامی بادشاہ ہیں اور دوسرے کی مثال اسلام میں معین الدین چشتی۔ ابراہیم ادہمؒ۔ شہاب الدین سہروردی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بھی ہر دو نمونے موجود ہیں۔ مکی زندگی میں آپ کی زندگی درویشانہ تھی۔ مدنی زندگی میں آپ بادشاہ تھے۔ پھر بھی خدا ہی آپ کا معشوق تھا اور دنیا آپکی نظروں میں حقیر و ذلیل تھی۔ ہماری قوم میں بھی دونوں قسم کے آدمی ہونے چاہئیں ہمارے ہاں ایک دفعہ مدرسہ انگریزی کے اڑانے کی تجویز ہوئی تھی اس وقت صرف حضرت مولوی صاحب اور میں اس امر کے مخالف تھے اور مدرسہ قائم رہا اسکے بعد ایک دفعہ مدرسہ احمدیہ اڑانے کی تجویز پیش ہوئی تھی اس وقت بھی میں نے ہی اس امر کی مخالفت کی اور ہر دو مدرسے قائم رہے ان دو مدرسوں میں سے جس ایک کو کوئی فضول سمجھتا ہے وہ احمق ہے اور چاہتا ہے کہ احمدیت یک چشم رہ جاوے مگر ہمیں دونوں آنکھوں کی ضرورت ہے۔ جماعت کے لوگوں کو اپنے بچوں کو یہاں کے مدارس میں بھیجنے کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے، ہر دو مدارس میں لڑکوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ تعلیم علم کی خاطر ضروری ہے۔ علم خود ایک زینت ہے۔ علم کو علم کی خاطر حاصل کرو نہ کسی لالچ اور نوکری کے واسطے۔ اگر ایسا کرو گے تو یہ گندہ ارادہ ہوگا۔ دین کی خاطر علم سیکھنے والے کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ عالم۔ متقی۔ پرہیزگار عالم کا خود خدا مددگار ہوتا ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ روپیہ کہاں سے لیں

تو ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اگر بدہے تو ایم اے ہو جانا بھی اس کے واسطے مفید نہیں اس کے بعد خصوصیت سے اس مدرسہ احمدیہ کی ضروریات کا میں ذکر کرتا ہوں ہر ایک شے غیر جنس سے مل کر تغیر پکڑتی ہے اس میں زنگ میل اور خرابی پیدا ہوتی ہے یہی حال دنیوی کاروبار میں پڑنے والوں کا ہے اسواسطے ایک پاک گروہ چاہئے جو ایسے لوگوں کے زنگ کو اُتارتا رہے اتنی بڑی جماعت کے واسطے کس قدر گروہ علماء کا ہمارے پاس ہونا چاہئے جو احمدیت کے باغ کی درستگی کرتا رہے۔ پھر علماء کا گروہ اختلاف کو مٹاتا ہے کیوں کہ لوگ مذہبی اُمور میں عموماً اپنی اٹکل سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں اور اٹکل ہر ایک کی جُدا۔ ایک صورت تفرقہ پیدا ہو جاتی ہے۔ علماء کا کام ہے کہ قرآن و حدیث کو خوب یاد رکھیں اور تبلیغ کرتے رہیں تاکہ قوم بڑھتی رہے۔ قوم کو چاہیئے کہ اس مدرسہ کیطرف توجہ کریں اس مدرسہ کا فنڈ مقروض ہے اور اپنا خرچ برداشت کرنے والے لڑکوں کی تعداد بہت کم ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ کے ۸۰ فیصدی نمبر لینے والے لڑکوں کے واسطے انعام مقرر کئے ہیں تاکہ لڑکوں میں مسابق بننے کی ترغیب ہو۔ انعام خوشی اور رضامندی کا اظہار ہے۔

سب سے پہلا انعام قرآن شریف میں اول رہنے کا جماعت چہارم میں عبدالقدوس کو دیا گیا۔ مبلغ ... ... ملے

دوسرا انعام قرآن شریف میں اوّل رہنے کا جماعت دوم میں عبدالسبوح کو دیا گیا۔ مبلغ ... ... ۶ لے

تیسرا انعام جماعت اوّل میں عبدالجبار کو دیا گیا مبلغ صمہ

چوتھا انعام جماعت سپیشل - محمد مالاباری کو دیا گیا مبلغ ے

ہر جماعت میں اوّل دوم کا انعام جماعت دوم عبدالسبوح کو دیا گیا۔ مبلغ ... ... سے

جماعت اوّل میں عبدالعزیز کو دیا گیا ... ... مبلغ صمہ

محمد حسن ... ... للعہ - محمد علی ... ... سے

سپشل عبداللہ مالاباری ... ... سے - محمدؐ ۶ا

پیر منظور محمد کی طرف سے ایک چاقو۔ عبدالسبوح کو جس کی سب اُستادوں نے تعریف کی۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے قریباً پچاس روپے کی کتب لڑکوں کے واسطے دی ہیں۔ جو تقسیم کی گئیں۔ تمام انعامات حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمائے۔ اخیر میں صادق سیالکوٹی نے ایک نظم پڑھی۔ جو نیچے درج ذیل ہے اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب نے اگلے سال اول رہنے والے کے واسطے ایک انعام ایک اشرفی کا اپنی طرف سے مقرر فرمایا۔

۱ منعقد جلسہ ہوا ہے آج دینیات کا
سلسلہ کیا خوب نکلا ہے یہ انعامات کا
۲ میرزا محمود۔ صاحبزادۂ والا تبار
خود خدا ہی اجر ہو گا آپ کی خدمات کا
۳ احمدیہ مدرسہ پر جان بھی کر دو نثار
۴ دین ہے جس کا سلامت اُسکی دنیا بھی دُرست
قرنِ اوّل شاہد صادق ہے میری بات کا
۵ متقی کے رزق کا اللہ ہوتا ہے کفیل
فکر کیوں ہے طالبانِ علم کی اوقات کا
۶ آریوں۔ عیسائیوں کے اعتراضوں کے جواب
چاہتے ہیں علم کچھ قرآن کی آیات کا
۷ علم دین حاصل کرو تا ہو سکے کچھ انتظام
اے میرے پیارے رفیقو بندشِ آفات کا
۸ دیکھنا ہے نہ دینا۔ دین کی قطع و بُرید
ہم نے مانا یہ زمانہ بھی ہے اصلاحات کا
۹ علم کی کیا قدر ہے معلوم ہو جاتی تمہیں
پڑھ لیا ہوتا جو باب العلم ہی مشکواۃ کا
۱۰ کچھ پتہ چلتا نہیں دین سے غفلت کیشیاں
شوق ہے دل میں مگر ہر امر واہیات کا
۱۱ مال و دولت پر بڑا ہی ناز ہے اغیار کو
ہے بھروسہ ہم کو مولا ایک تیری ذات کا
۱۲ دین کا خادم بنا دے دین کا شیدا بنا
جوش ہو ہر وقت دل میں تیرے احکامات کا
۱۳ ہاتھ اُٹھاؤ اب دُعا کیواسطے اے مومنو!
بول بالا ہو الٰہی شاخ دینیات کا

پہلوں کا کفارہ کیوں کر ہوا

مختلف زمانہ اور مختلف فرقوں کے یسوعی صاحبان نے نجات کی تھیوری کو ہمیشہ مختلف صورتوں میں دیکھا ہے اور آئے دن یسوعی مذہب کی تشریح نئے رنگ میں کیجاتی ہے اور ان مختلف قیاسات میں بعض دفعہ اتنا فرق ہوتا ہے۔ کہ اگر اُسے مشرق مغرب کا فرق کہا جاوے تو بے جا نہ ہو گا۔ تازہ ڈاک سے ظاہر ہے کہ بیکونل صاحب بہادر نے دین یسوعی کی تشریح میں ایک نئی کتاب تصنیف کی ہے۔ لیکن اسی ڈاک میں ایک کتاب بنام پری ہسٹارک مین کی خبر آئی ہے جس کو کیمبرج یونی ورسٹی نے شائع کیا ہے اور جس میں انسانی ہستی کے موجودہ تاریخی حالات سے بہت قبل زمین پر موجود ہونے کی شہادت دی گئی معلوم ہوتی ہے اس قسم کی کئی کتب پہلے بھی یورپ کے محققین شائع کر چکے ہیں اور ان کی رائے میں بائبل کے باوا آدم جن کو ۵ ہزار سال گذرے ہیں اور جن کے بہشت سے اخراج پر ساری بنیاد کفارے کی ہے ان سے ہزارہا سال قبل انسان زمین پر موجود تھا۔ اس تحقیقات نے یسوعی دنیا کے سامنے ایک نئی بحث کا میدان کھولا ہے اور وہ یہ ہے کہ قبل آدم والے انسان آیا معصوم تھے یا گناہ گار۔ اور اگر گنہگار تھے تو یسوع کا کفارہ ان کے کام آسکے گا یا نہیں ہر چند اس کفارے نے آج تک آدم کی اولاد کو بھی کوئی فائدہ نہیں دیا اور اخراج بہشت کے وقت جو سزا آدم اور اس کی بی بی اور ان کی اولاد کو ملی تھی اس سے یسوعی دنیا آزاد نہیں۔ مرد کا پیشانی کا پسینہ اور عورت کا درد سب کے لئے یکساں ہے۔ تاہم اس وقت کسی تھیوری کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث نہیں۔ بلکہ سوال صرف یہ ہے۔ کہ قبل آدم انسانوں کے واسطے کیا تھیوری قائم ہو سکتی ہے۔ قرآن شریف نے پیدائش انسان کیواسطے کوئی تاریخ مقرر نہیں فرمائی بلکہ حضرت آدم کو بھی خلیفہ کیا ہے اور خلیفہ کسی کا جانشین ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت آدم سے قبل بھی انسانی مخلوق موجود تھی۔ اور یہ امر کہ حضرت آدم کی پیدائش کا ذکر ہے سو قرآن شریف میں تو ہر انسان کی پیدائش کا ذکر ہے۔ حضرت آدم کی خصوصیت نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ خلق الانسان من صلصال کالفخار۔ (الرحمن) تمام انسان مٹی سے پیدا ہوئے۔ لیکن اگر آدم کی خصوصیت سمجھی جاوے۔ تب بھی کوئی تعجب کی بات نہیں۔ چوں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ایک بڑی شاندار جماعت کا مورث اعلےٰ بنایا تھا۔ اس واسطے کیا تعجب ہے کہ اس کو بے باپ اور بے ماں کے پیدا کیا گیا ہو۔ جیسا کہ اس کی اولاد میں سے بعض کو بے ماں اور بے باپ کے پیدا کیا گیا۔ مثال کے طور پر دیکھو ملک صدق جس کا نہ باپ تھا اور نہ ماں۔ اور حضرت عیسےٰ جن کا باپ نہ تھا۔ اور چوں کہ ان پر نبوت اسرائیلی کا خاتمہ تھا۔ اس واسطے آگے ان کی اولاد بھی مذکور نہیں ہوئی *

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفی اللہ عنہ

بقیہ سورہ الدہر رکوع ۱

پارہ ۲۹۔ تبارک الذی

گذشتہ اشاعت سے آگے

ایک اور روایت میں ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اتقوا اللہ فی النساء فانھن عندکم عوان۔ یعنے عورتوں کے حق میں خدا سے ڈرتے رہو۔ کہ وہ تمھارے ہاتھوں میں قیدیوں کی طرح ہیں۔ یتیم کے حق میں بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب گھروں میں بہتر گھر وہ ہے۔ جس میں یتیم کے ساتھ نیک سلوک کیا جاتا ہے اور سب گھروں میں بدتر وہ گھر ہے۔ جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کیجاتی ہے۔

آیت ۱۰۔ یوماً عبوساً قمطریرا۔ **عبوس الوجہ** اُس آدمی کو کہتے ہیں۔ جس کی پیشانی پر ہمیشہ بل پڑے ہوئے ہوں۔ **قمطریر**۔ سخت سلوٹیں اور بل چہرے کے عذاب الٰہی کی شدت کو دیکھ کر چہروں کی ایسی حالت ہو گی کہ جیسے سخت گریہ وزاری کے وقت رونے والے چہرے کی کیفیت عین حالت گریہ کے وقت ہوتی ہے۔

آیت ۱۳۔ زمھریراً۔ زمہریر ایسی سخت سردی کو کہتے ہیں جس سے ہاتھ پیر گلنے لگیں۔ بخلاف بَرد کے کہ اس میں معمولی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

آیت ۱۵۔ یطاف علیھم اٰنیۃ من فضۃ۔ کسی صوفی نے ایک مقام پر لکھا ہے اور جس نے یہ بات لکھی ہے وہ ایک بڑا آدمی ہے وہ کہتا ہے میں نے انبیاء کے مقام کو **چاندی** کا مقام دیکھا اور اولیاء کے مقام کو سونے کا مقام دیکھا۔ ہمارے مولویوں نے اس وجہ سے اس کو بھی کافر کہا ہے۔ سائنس والے جانتے ہیں کہ کُل رنگوں کا جامع سفید رنگ ہے۔ ان کا منشاء یہ ہے کہ جو سفید رنگ نظر آیا وہ سارے کمالات کا جامع ہے۔

آیت ۱۷۔ کان مزاجھا زنجبیلاً۔ زنجبیل دو لفظوں سے مرکب ہے زنا اور جبل سے۔ زنا لغت میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل بمعنی پہاڑ۔ سونٹ کی گرمی انسان میں بڑی قوت پیدا کرتی ہے۔ جب تک کہ عاشقانہ گرمی سالک راہ محبت کے دل میں نہ ہو وہ مشکلات کی بلند گھاٹیوں کو طے نہیں کر سکتا۔ جب یہ زنجبیل عشق اور محبت کی شراب پی لیتا ہے تو خدا کی راہ میں عملی قوت کا ایسا حیرتناک اثر دکھاتا ہے کہ دوسرا ہرگز دل سے ایسی جانفشانیاں نہیں دکھلا سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے بھی ایسے سالک کی جزا کاسۂ وصال رکھا ہے۔ جس کے مزاج کی طرف زنجبیل کے لفظ سے اشارہ کرتے ہوئے جزاءً وفاقاً کی موافقت کو تبلایا ہے۔

آیت ۱۸۔ تسمّی سلسبیلا۔ سلسبیل میں سَل سبیل کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یعنی پوچھ راستہ۔ دنیا میں عشق اور محبت کا زنجبیلی کاسہ اپنے مرشد کے ہاتھ سے جب سالک پی لیتا ہے۔ تو اس میں خصوصیت کے ساتھ اپنے محبوب حقیقی تک پہنچنے کی ایک تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر وہ راہ طریقہ کے پوچھنے اور اس پر قدم مارنے میں عار نہیں کرتا۔ خواہ کیسی ہی دشوار گھاٹیاں راستے میں حائل ہوں ہمارے موجودہ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فرمودہ جو سلسبیل کے لفظ سے بہت ہی مناسبت رکھتا ہے۔ یہ ہے۔ ؎

ابن مریم ہُوا کرے کوئی ؛ مرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

آیت ۱۹۔ ولدان مخلدون۔ مخلدون کے معنوں میں کئی قول ہیں۔ مخلّد بوڑھے کو بھی کہا ہے۔ مخلد اس کو بھی کہا ہے جس کے زلف سفید ہوں۔ مخلد کے ایک معنے یہ بھی کئے ہیں کہ کانوں میں بندے بالے پہنے ہوئے۔ مگر ان تمام معنوں سے انسب وہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ جس کی مناسبت **ولد** کے لفظ کے ساتھ ہو۔ یعنے دنیا کے ولدان کی طرح جنتیوں کے خادمین ولدان پر مرور زمانہ کی وجہ سے کبھی معمّر ہونے کا زمانہ نہیں آئے گا بلکہ باوجود مرورِ زمانہ کے وہ **ہمیشہ** ولدان ہی ولدان رہیں گے۔ جو کام خدمت گذاری کا پھرتیلی حرکتوں سے چھوٹے بچے کیا کرتے ہیں وہ معمّر نہیں کیا کرتے اور کاربراری میں ان کی خدمات بھی معلوم ہوتی ہیں۔ اسی لئے الخ

لؤلؤاً منثورا۔ (یعنے) بکھرے ہوئے موتیوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے

آیت ۲۰۔ ملکاً کبیرا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو دوزخی دوزخ سے سب سے آخر میں نکالا جائے گا۔ اس کو اللہ تعالےٰ اس قدر جنت عطا فرمادیگا۔ کہ دنیا وما فیہا اور اس سے دوچند کے مقابلہ کی ہوگی۔

آیت ۲۳۔ نزلنا علیک القراٰن تنزیلا۔ ہمنے اُتارا ہے تم پر قرآن مجید کو وقتاً فوقتاً۔ اس کی وجہ سورہ الفرقان میں کفّ کے سوال **لولا نزّل علیہ القراٰن جملۃً واحدۃ** ۔ آیت ۳۲ میں یوں فرمایا ہے۔ کذالک لنثبّت بہٖ فوادک ورتّلناہ ترتیلا۔ یعنے ضرورت پیش آمدہ کے وقت خدا وند تعالےٰ کی ہمکلامی سے آپکے دل کو تسکین ملتی رہی۔ اس کے ۵ اور بھی کوئی وجوہ وقتاً فوقتاً ٹھیر ٹھیر کر نازل فرمانے کے قرآن شریف میں مختلف مقام میں بیان فرمائے ہیں۔

توریت میں پہلے سے یہ پیش گوئی تھی کہ وہ کتاب آہستہ آہستہ نازل ہوگی دیکھو یسعیاہ ۲۸

آیت ۲۷۔ یحبون العاجلۃ۔ عاجلہ اور لی زندگی دنیا کو فرمایا جس کا آرام دم نقد موجود نظر آتا ہے۔

آیت ۲۸۔ شددنا اسرھم۔ ہم نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے۔

آیت ۳۰۔ تشاءون الا ان یشاء اللہ۔ حال تمہارا ایسا ہونا چاہیئے

کرنہ چاہو تم وہ بات جو اللہ تعالےٰ نہ چاہے مگر حال تمہارا یہ ہے کہ وہ چاہتے ہو۔ جو اللہ تعالےٰ نہیں چاہتا۔

پارہ ۲۹۔ تبارک الّذی

سورۃ المرسلات رکوع اوّل

آیت ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ۔ والمرسلات عرفاً۔ فالعاصفات عصفاً والناشرات نشراً۔ فالفارقات فرقاً۔ فالملقیات ذکراً۔

مرسلات عرفاً۔ وہ معمولی رفتار سے چلنے والی ہوائیں جو ہلکی ہوتی ہیں اور نرمی سے چلتی ہیں اور حیوانات و نباتات کے لئے ممد حیات ہیں۔

عاصفات و ناشرات وہ تیز ہوائیں جو بادلوں کو چاروں طرف پھیلاتی ہیں اور جن سے دنیا میں بڑے بڑے انقلاب پیدا ہوتے ہیں۔

فارقات۔ وہ ہوائیں جو بادلوں کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہیں۔ جو اس دنیا میں تفریق و انفصال کا کام کر رہی ہیں۔

ملقیات۔ وہ ہوائیں جو ملہمین اور واعظین کے نصائح کانوں تک اور دلوں تک پہنچاتی ہیں۔

قدرت کا یہ کرشمہ اور نظارہ بڑا ہے کہ انسان کے خلق کی کوئی علت غائی ہے اس نظام ظاہری کو پیش کر کے بتایا ہے کہ جس طرح پر نظام ظاہری کے لئے موثرات خارجی ہیں اسی طرح نظام رُوحانی کے لئے بھی موثرات باطنی ہیں۔ ہوا کے مختلف اثیھروں کی قسم میں ہوا کے مختلف شعبوں کی طرف توجہ دلا کر اس نظارہ سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آیندہ آنے والی کامیابیوں اور واقعات کے دکھلانے کے علاوہ حشر اجساد پر اس کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ جیساکہ فرمایا۔

آیت ۷ ۔ انما توعدون لواقع۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے جو وعدے تم کو دئے گئے ہیں خواہ وہ اس دنیا کے متعلق ہوں یا آخرت کے متعلق وہ پورے ہو کر رہیں گے

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہوائیں اور ذرات عالم خود ہی مدبر و مختار علیم و قادر نہیں ہیں جو کہ ضروریات عالم محسوس و موقعہ اور محل شناسی کے بعد انتظام کریں بلکہ ان تمام واقعات ظاہری۔ تحت میں مدبرات اور مقسمات ہیں جن کو بلفظ دیگر ملائکہ کہتے ہیں اور ان کو ظاہری افعال کے لحاظ سے مرسلات عاصفات۔ ناشرات۔ فارقات ملقیات کہا گیا ہے اور یہ الفاظ اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہیں۔ جو ہر طرح بیرونی و اندرونی۔ آفاقی و انفسی۔ روحانی اور جسمانی امور پر دلالت کرتے ہیں۔ اور اس طرح بہ[?] قیامت پر ہزاروں دلیلیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر مرسلات عرفاً [...]لوں کا آنا برسنا۔ دن رات کا آنا جانا۔ سونا۔ جاگنا۔ گاڑیوں وغیرہ کا چلنا پھرنا داخل ہیں۔ اسی طرح پر باقی چار کو بھی قیاس کر لو۔ جسقدر واقعات ظاہری یا باطنی ظاہر ہو رہے ہیں وہ انھیں پنج اقسام میں محصور ہیں اور یہ سب کے سب بالاجماع دلالت کرتے ہیں کہ انما توعدون۔

ہواؤں کو دیکھو عام حالت میں کہ کیسی صاف وصحت بخش اور جانفزا ہوتی ہیں۔ مگر دوسرے وقت میں بھی ہوائیں تند اور تیز ہو کر دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہیں اور ایک عجیب امتیاز کے ساتھ بعض کو حوادث سے بچاتی اور بعض کو تباہ کرتی ہیں اور ایسے حوادث اتمام حجت کا باعث ہو جاتے ہیں۔

الغرض یہ نظام ظاہری کی تقسیم خمسہ ہزاروں دلائل کا لشکر ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وعدے دئے ہیں۔ وہ پورے ہو کر رہیں گے۔ جس طرح ہوا صحت بخش اور جان افزاء ہے اسی طرح امر رسالت بھی جان فزا تو ہے۔ مگر اس کی قدر نہ کیگئی۔ تو بالآخر اس میں ہوا کی طرح اشتداد پیدا ہو گا۔ یہ رسالت دنیا میں منتشر ہو جاوے گی اور اس کے ذریعے کاذبوں اور صادقوں میں امتیاز ہو گا اور منکروں پر اتمام حجت اور باعث عذاب ہو گا یہی ہوا ہے جس نے قوم عاد کو ہلاک کیا تھا۔ ے

لطفِ حق با تو مواسا ہا کند ❊ چوں کہ از حد بگذرد رسوا کند

آیت ۸ ۔ اذا النجوم طمست۔ جب چھوٹے چھوٹے ستارے ماند پڑ جاوینگے یا ان کا نور مٹ جاوے گا۔ نجم عربی میں چھوٹے ستاروں اور چھوٹے چھوٹے بوٹوں کو کہتے ہیں جیسے فرمایا۔ والنجم والشجر یسجدان۔ اور بڑے ستاروں کو کواکب کہتے ہیں۔ چوں کہ قرآن شریف کے لئے ظہر اور بطن ہے اسلئے علامات قیامت سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ ایسے علماء جو نجوم کی طرح ہیں ان کی نور فراست جاتی رہیگی دوسری جگہ فرمایا۔

واذا النجوم انکدرت۔ علماء کا نورانی چشمہ مکدر ہو جائے گا۔ بیچارے کیا کریں تفسیروں پر تفسیریں لکھی گئی ہیں اور حاشیوں پر حاشیے چڑھائے گئے یہ تو حال علماء کا ہوا جو راہ یابی کے لئے بطور نجم کے نشان دہ تھے۔ باقی رہے حقانی علماء ان کے لئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ یقبض العلم بقبض العلماء۔ یعنے حقانی علماء کے مرنے سے علم دنیا سے جاتا رہے گا۔ قرآن شریف میں بھی اذا الکواکب انتثرت یعنی بڑے ستارے جھڑ پڑیں گے کہہ کر علماء ربّانی کی وفات اور قبض علم کی طرف اشارہ کیا ہے۔

آیت ۹ ۔ اذا السّماءُ فرجت۔ جب آسمان شگافتہ ہو جاوے گا۔ اور دوسری جگہ قرآن شریف میں اذا السّماء انشقت۔ فرمایا ہے۔ آسمان کا شگافتہ ہونا یا پھٹ پڑنا سماوی بلیات وکثرت حوادث سے مراد ہے۔ جیساکہ شدت مصائب کے وقت کہتے ہیں کہ آسمان ٹوٹ پڑا۔ تباہ کن بارشوں کے وقت بھی یوں ہی کہتے ہیں۔ کہ آسمان ٹوٹ پڑا یا پھٹ پڑا۔

آیت ۱۰ ۔ واذا الجبال نسفت۔ جس وقت پہاڑ اُڑا دئے جاویں۔ یعنے بڑی بڑی قومیں نیست و نابود کر دی جاویں گی۔ تاریخوں میں تو بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر آنکھوں کے سامنے ہی کا معاملہ ہے کہ وہ شوکت اور قوت سکھوں کی جو پنجاب میں تھی کہاں

گئی۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں یہی لفظ اس ترتیب سے آیا ہے۔ یسئلونک عن الجبال فقل ینسفہا ربی نسفا الایۃ۔

آیت ۱۱۔ واذا الرسل اُقّتت۔ جب رسول وقت مقررہ پر جمع کئے جائینگے قیامت کے روز وقت مقررہ پر اپنی اپنی امتوں کا حال بتانے کے لئے رسول تو اکٹھے کئے ہی جائیں گے۔ مگر دنیا میں بھی تحقیق المذاہب کے بڑے بڑے جلسے جنہیں ہر مذہب کے لیڈروں کو اپنے اپنے بیان کے لئے وقت دیا جاتا ہے یہ بھی توقیت رسل کا ایک نظارہ ہے۔

آیت ۱۲ و ۱۳۔ لای یوم اُجّلت ۝ لیوم الفصل ۝ یہ وعدے کب پورے ہوں گے؟ فیصلے کے دن پورے ہوں گے۔ آخرت میں یہ وعدے پورے ہونگے ہمارا ایمان ہے۔ مگر علامات کبرا اشراط الساعۃ کے طور پر یہ وعدے دنیا میں اس وقت بھی پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ بہت سارے مباحث جن کا فیصلہ مولوی ملّاؤں کے ہاتھوں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کا فیصلہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ہو گیا۔ عیسائیوں کا فیصلہ ڈوئی اور آتھم کے ذریعہ سے ہوئی۔ آریوں کا فیصلہ لیکھرام کے ذریعے سے ہو گیا۔ سکھوں کا فیصلہ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے ذریعے سے ہو گیا۔

آیت ۱۵۔ ویلٌ یومئذٍ للمکذبین۔ جہاں قرآن شریف میں تکرار لفظی کے ساتھ کئی بار اس جملہ کو دہرایا ہے۔ وہاں خصوصیت کے ساتھ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ الفاظ مطابقت کے لئے اشارہ کر رہے ہیں۔ جس میں مسیح موعود کے کافر کش دم کی نسبت فرمایا ہے کہ :۔

لا یحلُّ لکافرٍ ان یجد ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ

یہ مکذبین کے لئے ویل کا دن اور یوم الفصل ثبوت ہے اس بات کا کہ اس کے بعد یوم القیامہ جزا سزا کا بڑا دن بھی آنے والا ہے۔

حدیث شریف میں جو مسیح موعود کے انفاس کا ذکر ہے اس سے مراد آپ کے دلائل قاطعہ اور پیشین گوئیاں ہیں۔ چنانچہ انفاس کو اس شعر میں ملفوظات نبوی کہا ہے۔

اہل الحدیث ہم اصحاب النبیّ وان ✦ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اس آیت شریفہ کو اس سورۃ میں بار بار لا کر یہ یقین دلایا ہے کہ منکرین و مکذبین رسالت ہرگز ہرگز فوز و فلاح کے وارث نہ ہوں گے۔

آیت ۲۰۔ من ماءٍ مھین۔ حقیر پانی سے تھوڑے ناقدرے پانی سے بنی ولی۔ رسول۔ بادشاہ۔ امیر۔ فقیر سب ہی اس ماء مہین سے بنے ہیں۔

آیت ۲۱۔ قرارٍ مکین۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ محفوظ جگہ۔ عورت کے رحم میں۔

آیت ۲۵ و ۲۶۔ الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتا۔ کیا نہ بنایا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی زندوں کی اور مُردوں کی۔ کفاتاً کے معنے سمیٹنے والی اپنی طرف کھینچنے والی۔ ایک حدیث میں یہ لفظ اس طرح آیا ہے۔ اکفتوا صبیانکم عند انتشار الظلام۔ فان فی ھذہ الساعۃ للشیطٰن خطفۃً۔ یعنے سمیٹ لو اپنے بچوں کو شام کے اندھیرے کے وقت۔ کیوں کہ اس وقت شیطان جھپٹا مار لیا کرتا ہے

یوں بھی دیکھا گیا ہے کہ شام کے اندھیرے کے قریب اکثر مویشی وغیرہ بڑی سرعت اور تیزی کے ساتھ چراگاہوں سے دوڑتے ہوئے مکانوں کیطرف آتے ہیں۔ ایسے وقت میں بچوں کا درمیان آ پڑنا ضرر اٹھانے کا باعث ہوتا ہے والدین یا سرپرستوں کو ہدایت فرمائی کہ ایسے وقت میں بچوں کو اپنی طرف کھینچ لو۔ باہر نہ نکلنے دو غرض کہ کفاتاً کے معنے کھینچنے اور سمٹنے کے ہیں۔ خواہ مُردہ ہوں یا زندہ تر ہو یا خشک۔ نباتات۔ جمادات۔ حیوانات سب کو زمین اپنی قوّت جاذبہ اور قوّت کشش سے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ مسیح کی موت حیات کا مسئلہ اس آیۃ سے بخوبی حل ہوتا ہے۔ آیۃ شریفہ بتلا رہی ہے کہ مسیح ہوں یا اور کوئی دوسرا جاندار۔ مُردہ ہو یا زندہ۔ کسی کو بھی زمین نہیں چھوڑتی کہ اس سے جدا ہو کر نکل جاویں۔ اگر پرندے اُڑتے ہیں تو تھوڑے عرصہ بعد پھر زمین ہی کی کشش سے اس کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں۔ اگر پتھر اُوپر کو پھینکا جاوے تو زمین ہی کی کشش ہے کہ اسکو نیچے لا گراتی ہے۔ زمین کی اس قوت کشش کو سائنس کی تحقیقات میں گراوٹیشن یاد رکھتے ہیں جس کو اس آیت میں کفاتاً کہا ہے۔ کفاتاً۔ کفت لغت سے نکلا ہے۔ نہ کہ کفٰی یکفی سے۔ کفٰی یکفی کے معنے کافی ہونا اور اکفات کے معنے اپنی قوت کشش سے چیزوں کو اپنی طرف کھینچنا اور سمیٹنا۔

آیت ۳۰۔ ظلٍّ ذی ثلاث شعب۔ کسی سایہ کے تین ہی فائدے ہو سکتے ہیں۔ (۱) اُوپر کی تپش سے بچائے (۲) گرد و پیش کی لپٹ سے بچائے (۳) شرارے اور چنگاریوں سے امن حاصل ہو۔ دوزخ کے دھوئیں کا سایہ اس میں یہ صفتیں کہاں؟ قرآن شریف کی باہمی آیات میں کچھ نہ کچھ ربط مطالب کے لحاظ کو ضرور رہتا ہے۔ دجّالی فتنوں کا ثبوت قرآن شریف کی اس آیت سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا ہے۔ جو سورۃ الدخان میں ہے۔

یوم تاتی السماء بدخانٍ مبین

عیسائیوں کی نجات کا اعتقاد باپ[1]۔ بیٹا[2]۔ روح القدس[3]۔ ان تینوں کی معجون مرکب پر ہے۔ ان تینوں کا جزو اعظم بیٹا ہے جو زمین اس کشش پر جس کا ذکر ما قبل آیت میں ہے۔ غالب اگر زندہ آسمان پر چڑھ گیا (خدا کا بیٹا جو ہوا اس کو گراوی ٹیشن کی کیا پروا) آیت باب میں اسی معجون مرکب ثلاث شعب سے تعبیر کیا ہے ربط آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نجات کے۔ نہ باپ[1] کا سایہ ہوگا نہ بیٹے[2] کا نہ روح القدس[3] کا۔ ہونگے اس وقت سبھی موجود مگر جس سایہ کی طرف جاویں گے آرام یا نجات نہ ہوگی۔ اللہ اعلم وعلمہ اتم۔ جزا اور اعمال میں مناسبت کا ہونا ضروری ہے۔ جو ان دو آیتوں سے ثابت ہے۔

آیت ۳۹۔ فان کان لکم کیدٌ فکیدون۔ کتنا بڑا کید ہے کہ ایک[1] دو[2] تین[3] کو جمع کرنے سے تین نہیں ہوتے بلکہ ایک ہی ہوتا ہے۔ ۱+۱+۱ = ۱

آیت ۴۶۔ کلوا وتمتعوا قلیلاً انکم مجرمون۔ سورۃ کا اکثر حصہ مذہب عیسوی کے اوپر مشتمل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گرجا کے خادموں کو کھانے پینے کے لئے بافراغت ملتا ہے۔

آیت ۴۸۔ واذا قیل لھم ارکعوا لا یرکعون۔ نماز میں عیسائیوں کی

رکوع نہیں صرف (نیل ڈون) گھٹنے ٹیکنا ہے وبس۔

آیت ۵۰ ۔ فبایّ حدیثٍ بعدہٗ یؤمنون ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیثوں کو بھی نہ مانو۔ واذا سرّ النبیّ الٰی بعض ازواجہ حدیثاً ۲۸/۱۹ میں بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہی کا ذکر ہے وہاں بھی ان تتوبا الے اللہ فقد صغت قلوبکما ۲۸/۱۹ آیا ہے۔ ایسے اعتقاد سے توبہ کرنا لازم ہے۔

پارہ ۳۰ عمّ

سُورۃ النبأ رکوع ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت ۲ ۔ النّبا العظیم ۔ نبأِ عظیم قیامہ کے وقوع کا دن ہے جس میں ادن کو اختلاف تھا۔ نبأِ عظیم الشان بات ۔ پھر اس کے ساتھ عظیم کے لفظ کو اہمیت کے اظہار کے لئے اور بھی بڑھا دیا۔ ہو سکتا ہے کہ نبأِ عظیم سے مراد **قرآن مجید** اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا دعوے بھی مُراد ہو۔

آیت ۴ ۔ کلاّ سیعلمون ۔ کلاّ زجر اور توبیخ کا کلمہ ہے بیان ماقبل کے ردّ کے لئے آتا ہے ۔ سوف نہیں فرمایا "س" جو شتابی اور بیدرنگی پر دلالت کرتا ہے لاکر اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ قیامت کُبریٰ کے ثبوت کے لئے اس سے پیشتر ایک اور قیامت صغرٰ واقع فتح مکّہ وغیرہ کا بھی ہوگا۔ جیساکہ دوسری جگہ فرمایا۔ ولنذیقنّھم من العذاب الادنےٰ دون العذاب الاکبر ۲۱/۱۵

یہ سورہ شریف مکّی ہے ایسے وقت کی نازل شدہ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم تنہا تھے ۔ اس وقت یہ عظیم الشان پیشگوئیاں دنیا کو سنائی گئیں ۔ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نبوت کی صداقت اور قیامت کے ثبوت کے واسطے بیّن دلائل ہوئیں اس زمانہ کے مادہ پرست لوگ غور کریں۔ کہ کیا کوئی انسان اپنی تدبیر اور فکر سے ایسی تحدی کے ساتھ اتنا بڑا دعوےٰ خلق کے سامنے پیش کر سکتا ہے ۔ کیا ایسی شاندار بات کوئی شخص صرف اٹکل بازی سے کہہ سکتا ہے۔

قیامت کے منکرین کے لئے یہ دلائل نہایت ہی فائدہ بخش ہو سکتے ہیں۔ بشرط آں کہ کوئی غور کرے۔

آیت ۶ ۔ الم نجعل الارض مھٰداً ۔ جَعَلَ پہلے پہل پیدا کیا۔ مہاد بمعنی ممھود ۔ اسم مصدر ۔ مفعول کے معنے میں ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ جعل لکم الارض فراشاً سو معلوم ہوا کہ مہاد ہونا بھی زمین کی ایک صفت ہے ۔ اور فراش ہونا بھی ایک صفت ہے ۔ چوں کہ قیامت کے وقوع میں استبعاد عقلی ظاہر کیا گیا تھا اس لئے اپنی قدرت کاملہ سطوۃ اور جبروت کے چند ایک نظارہ قدرت کو پیش کیا مثلاً جبال ۔ خلق ازواج ۔ نوم سبات ۔ سبع شداد ۔ سراج وہاج وغیرہ کئی ایک عظیم الشان مشہود قدرتوں کو پیش کیا تاکہ عجز کا وہم دور ہو۔

مھد ۔ گہوارے کو کہتے ہیں زمین بھی ایک گہوارے کی طرح ہے سورج کے گرد گردش کرتی ہے ۔ انسان کا یہ گہوارہ ہے ۔ مٹی سے وہ پیدا ہوتا ہے ۔ پھر مٹی میں مل جاتا ہے پھر مٹی سے اٹھایا جاوے گا۔ اس زمین پر جزا و سزا کے اعمال کا ایک نقشہ اپنے سامنے دیکھتا ہے۔

آیت ۷ ۔ والجبال اوتاداً ۔ اوتاد وتد کی جمع ۔ وتد بمعنے کھونٹی ۔ جس سے اس جگہ مضبوطی جبال کا اظہار بھی مقصود ہے۔

پہاڑ ثقل ارض کو ایک اندازہ پر رکھنے والے ہیں ۔ آج کل کے سائنس دانوں نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ اگر زمین پر پہاڑ نہ ہوتے تو وہ جنبش کرتی رہتی ۔ اس میں زمین کی پیدائش اور بناوٹ کی طرف اشارہ ہے اور اُن فوائد کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ جو پہاڑوں سے اہل زمین کو حاصل ہیں ۔ چنانچہ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے ۔ والقیٰ فے الارض رواسی ان تمید بکم ۔ رکھے ہیں زمین میں پہاڑ تاکہ وہ تمہیں کھا نا دیویں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے نور الدّین میں اس کی فلسفی یُوں بیان کی ہے ۔ جو ایک معترض کے جواب میں آپ نے لکھی ہے۔

سوال ۔ زمین پر پہاڑ اِس لئے رکھے کہ وہ آدمیوں کے بوجھ سے ہل نہ جاوے

الجواب ۔ قرآن کریم میں اس مضمون کی کوئی آیت نہیں ۔ البتّہ یہ آیت ہے ۔ والقیٰ فی الارض رواسی ان تمید بکم وانہاراً وسُبلاً لعلکم تھتدون (پ۱۴ نحل) اس آیت میں اَنْ تمید بکم کا لفظ ہے جس کے معنے تمہیں ہلاتے ہیں ۔ اور دوسری آیت اسی مضمون کی یہ ہے ۔ وجعلنا فے الارض رواسی ان تمید بھم وجعلنا فیھا فجاجاً سُبلاً لعلّھم یھتدون ۔ (پ۱۷ انبیاء) ان دونوں آیتوں میں تمید کا لفظ ہے ۔ جو جہالت کے سبب سے دشمنان اسلام کی سمجھ میں نہیں آیا ۔ سنو لغت عرب میں ہے :۔ مادنی ۔ یمیدنی ۔ اطعمنی (مفردات القران للراغب) اور مَید کے معنے ہلنا۔ دیکھو مادیمید میدا ومیداناً تحرّک (قاموس اللغۃ) مادھم اعطاھم ودار (قاموس) والمائدۃ الدّائرۃ من الارض قاموس ان معنوں کے لحاظ سے جو مادنی یمیدنی کے کئے گئے ہیں ۔ اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ رکھے زمین میں پہاڑ اس لئے ہیں کہ کھانا دیں تمہیں ۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ پہاڑوں کو اللہ تعالےٰ نے اِس لئے بنایا ہے کہ ان میں سے برفیں پگھلیں ۔ چشمے جاری ہوں ندیاں نکلیں ۔ پھر ان کے سیل پر اس سطح سے جس میں ریگ ہوتی ہے ۔ پانی مصفا ہو کر کنوئیں میں آتا ہے ۔ پھر اس سے کھیت سرسبز ہوتے ہیں یہ بھی ایک علاوہ اس رحمت کے سلسلے کے ہے جو باران رحمت الٰہیّہ سے ہے ۔ جس کا ذکر اس کلمہ طیبّہ میں ہے۔ وانزل من السّماء ماءً فاخرج بہٖ من الثمرات رزقاً لکم (پ۱ بقرہ) اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے آیت کے یہ معنے ہوئے ۔ کہ ہمنے زمین پر پہاڑ رکھے ۔ کہ چکر کھاتے ہیں ۔ ساتھ تمہارے یہ الٰہی طاقت کا ذکر ہے کہ اس نے ایک بڑے مستحکم مضبوط پہاڑوں کو بھی زمین کے ساتھ چکر دے رکھا ہے اور نظام ارضی میں کوئی خلل نہیں آتا ۔ اب کوئی انصاف کرے کہ کن معانی پر اعتراض کی جگہ ہے ۔ ہمنے تصدیق براہین احمدیّہ کی جلد دوم میں اس مضمون پر لبسط سے کلام کیا تھا ۔ اس مسودے سے بھی یہاں مختصراً کچھ نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے ۔ تکذیب براہین احمدیّہ

کتب برائے فروخت

منشی اللہ داد صاحب مرحوم سابق ہیڈ کلرک دفتر میگزین کا کتب خانہ بدر ایجنسی میں برائے فروخت آیا ہوا ہے جو صاحب کوئی کتاب منگوانا چاہیں جلدی منگوالیں۔ جن کتابوں کے آگے بریکٹ ہے وہ ایک جگہ مجلد ہیں۔ کتاب کا نمبر بھی خط کے ساتھ لکھنا چاہیئے +

۹۸ پیراہن یوسفی ترجمہ دفتر اول دوم سیوم مجلد مثنوی معنوی
۹۹- پیراہن یوسفی ترجمہ دفتر چہارم پنجم و ششم مجلد مثنوی معنوی

۱۰۰- جراح فراح مجلد — ۱۲۵- مفتاح القرآن
۱۰۱- اختیار الاسلام — ۱۲۶- ڈاکٹر رحمت علی
۱۰۲- کلیلہ دمنہ — ۱۲۷- سورۃ فاتحہ
۱۰۳- سوال و جواب مشن عیسائی — ۱۲۸- روئداد جلسہ انیسواں سالانہ- جلد ۲۱- ۶
۱۰۴- پنج ارکان اسلام
۱۰۵- شہادت آسمانی حصہ دوم — ۱۲۹- طب اکبر فارسی
۱۰۶- شہادت آسمانی حصہ اول — ۱۳۰- تفسیر القرآن اول
۱۰۷- چشمہ مسیح — ″ دوم
۱۰۸- نیاز نامہ — ″ سوم
۱۰۹- صراط مستقیم — ۱۳۱- تفسیر القرآن جزو اول
۱۱۰- ایشیا و یورپ کی ضرب المثل — ۱۳۲- تفسیر القرآن جزو ثانی
۱۱۱- تحفہ شروان — ۱۳۳- واقعات ناگزیر
۱۱۲- ایکٹ عیسائی مشن — ۱۳۴- اعجاز احمدی
۱۱۳- دعوت ندوہ — ۱۳۵- تحفہ احمدیہ سلسلہ
۱۱۴- اشاعۃ القرآن — ۱۳۶- وفات مسیح
۱۱۵- کتاب تفتیش اولیاء — ۱۳۷- تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم
۱۱۷- تحفہ احمدیہ — ۱۳۸- تحفہ احمدی نظم
۱۱۸- قرآن السعدین — ۱۳۹- تذکرۃ الشہادتین
۱۱۹- انٹرودکشن — ۱۴۰- شرح طب یوسفی
۱۲۰- بفرقان بین الحق والبطلان — ۱۴۱- سلک مروارید حصہ دوم
۱۲۱- احمدی کا من — ۱۴۲- ہدایت نامہ
۱۲۲- مسلمانوں کا خدا — ۱۴۳- رسالہ فدک
۱۲۳- کریما و گلستاں — ۱۴۴- میں مسلمان ہوگیا حصہ دوم
۱۲۴- اشتہارات الہامیہ — ۱۴۵- جواب المہدی

۱۴۶- ستیارتھ دھرم — ۱۵۶- رپورٹ متعلق اجلاس بستم
۱۴۷- شرح رقعات عالمگیری
۱۴۸- گل شگفت — ۱۵۷- گلدستہ معرفت فارسی
۱۴۹- شجرہ چشتیاں — اسرار اسلام
۱۵۰- تجدید لیکچر مسیح موعود — الہام فطرت
۱۵۱- اصلاح النظر — تحفہ بے نظیر
۱۵۲- دافع البلاء — مجموعہ وظائف
۱۵۳- دعوۃ الحق — دلائل خیرات
۱۵۴- روئداد جلسہ دعا — فہرست مجموعہ قصائد
۱۵۵- مجموعہ ست رسائل — ۱۵۸- الفاظ النائمین و تنبیہ الغافلین ۱۶ اول

مختصر فہرست کتب دوکان

محمد یامین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ مکمل پانچوں جلدیں . . .	۱۲ر
حقیقت الوحی بے جلد	للعہ ر
آئینہ کمالات اسلام	۳ر
چشمہ معرفت	۸ر
انجام آتھم	۱ہ ر
کتاب البریت	عہ ر
خطبہ الہامیہ	عہ ر
مجموعہ فتاوے احمدیہ ہر سہ حصہ . . .	عہ ر
لغات القرآن مکمل	۸ر
ترجمۃ القرآن پارہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹-	
فی پارہ . .	عہ ر
اسرار شریعت حصہ اول	۸ر
تاریخ اسلام مکمل	عہ ر

عمل مصفّٰی کے شایقین کو مژدہ

کتاب عمل مصفّٰی کی نظر ثانی ہو چکی ہے کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہو چکی- اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے شایقین اس کے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہونگے بلکہ ایک جہت بڑے پایہ کے عالم ہو جائینگے- اس میں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے حضرت امیر المومنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرما لیا ہے- اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے- مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے کاغذ بھی اول درجہ کا پسند کیا گیا ہے- کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے- اب اگر دیر ہے- تو آپ صاحبان کی- ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے پیشگی بھیجنے میں دو فایدے ہیں- ایک تو کتاب جلد شائع ہونے کے قابل ہو جائیگی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دی جاویگی- نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی- مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جائے گا اب اگر اس کتاب کو جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کر کے بذریعہ منی آرڈر فی الفور روانہ کر دیں توقف نہ فرماویں- جن صاحبان نے اول ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے- ان کو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہوگی- ورنہ ان کو افسوس رہے گا- سردست ہر شخص تین تین روپیہ بھیجدے +

المعلن مرزا خدابخش- قادیان- ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۳- دسمبر ۱۹۱۲ء

منشی مہرالدین صاحب گرداور ۲۱۱۳ ۸ر — منشی محمد دین صاحب ۲۱۲۷ للعہ
میاں نیاز محمد صاحب ۲۱۴۴ للعہ — میاں محمد سلمان صاحب ۲۳۰۵ ۳ر
ای- کو- یاکٹی صاحب ۲۵۰۲ للعہ — شیخ فرزان علی صاحب ۲۵۹۶ للعہ
مولوی شیخ عالم صاحب ۲۶۱۱ ۳ر — میاں زمان شاہ صاحب ۲۱۶۵ ۳ر

۱۴- دسمبر ۱۹۱۲ء

ڈاکٹر یعقوب خان ۲۸۱ للعہ — سید رسول بخش صاحب ۲۸۲ عہ
میاں نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ للعہ — سید محمد امین صاحب ۱۹۵۰ للعہ
حکیم سردار خاں صاحب ۲۱۰۹ للعہ — چوہدری خدابخش صاحب ۲۱۵۴ للعہ
منشی عثمان خاں صاحب ۲۱۶۷ ۱ر — محمد نصیر صاحب ۲۲۵۰ للعہ
محمد بخش صاحب ۲۳۸۲ للعہ — شیخ علی احمد صاحب ۲۶۰۱ للعہ

الخطبۃ

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار- حاجی عمر ۱۸ سال- خواندہ- اصل وطن چکوال ضلع جہلم- اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے- خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۹) ایک احمدی- نیک طینت- حافظ قرآن- عالم شخص- دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں- احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں کوئی نابینا عورت ہو یا اور کوئی نقص ہو جس کے باعث بینا انسان کرتا ہوا کراہت کرے- لیکن متعدی امراض سے بری ہو- نکاح کے خواہشمند ہیں- احباب توجہ فرماویں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں- اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو- درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۲ر کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک احمدی زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں +

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو- خط کے ساتھ ۲ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین- اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے- یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے- دفتر بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ للعہ فی تولہ طلب پارسل ملسکتی ہے +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور ۵ ۱/۲

دیکھو گرمی کا موسم آیا- جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے- یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست- پیٹ کا درد- اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو- قیمت فی شیشی ۴ر +

محصولڈاک ایک شیشی سے لے کر چار تک ۵ر +

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا- ڈکار آنا- پیٹ کا درد- بدہضمی- متلی- اشتہا کم ہونا- ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں- قیمت فی شیشی ۸ر

محصولڈاک ایک شیشی سے ۲ تک ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالمحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اسکے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی- مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا عہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے- ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی- قادیان- گورداسپور

مینے بھی تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے- ایڈیٹر بدر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند- جالا- پھولا- پڑوال- ببل اور سرخی) اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۲ قسم دوم عہ ۸ر قسم سوم

اصلی ممیرا جسکی اصلی قیمت عہ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ۳ روپیہ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا- ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھسکر یا سرمہ کیطرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے +

یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم میں جسکی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے +

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء نافع صرع- مشتہی طعام- قاطع بلغم و ریاح- دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ عہ ر

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی- سیاہ اور سفید ماشی- ریشمی اور سوتی- نسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی ملسکتی ہیں +

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور- پنجاب

[illegible]

بدر پریس قادیان

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(بقیہ رکوع ۱۱)

واللہ یعلم المفسد من المصلح - امام محمدؒ کے پاس کسی یتیم کے کپڑے تھے آپ نے انہیں بیچ ڈالا کسی نے کہا یتیم کے مال مین کیون تصرف کرتے ہو تو آپ نے یہی آیت پڑہی اور اسے سمجھایا کہ کپڑے تو پرانے ہوکر ان کی قیمت گھٹتی جاتی ہے ... بھی اسی لئے ان کو بیچدیا تا مال محفوظ رہے۔

لا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن - لڑائی مین کفار کی عورتین قیدی بن کر آتی تھین اس لئے صحابہ نے ان سے نکاح کا مسئلہ پوچھا کیونکہ وہ ان کی رشتہ دار تھین آپنے حکمدیا کہ مشرکہ سے نکاح جائز نہین اس مین بہت بڑی حکمتین تھین - ایک تو یہ کہ عورتون مین شرک بہت ہوتا ہے - اگر مشرکہ عورتین مسلمانون کے گھرون مین آجاتین تو ان کی اولاد پر برا اثر پڑتا ہے - مین نے ایک عورت کو ایسے شرک مین مبتلا دیکھا جس کا میرا واہمہ تجویز نہین کرسکتا وہ یہ کہ ایک عورت ہر صبح پاخانہ کو سجدہ کرتی اور کہتی کہ سے قدیم مائی - میرے بیٹا ملے - تو مین اپنا بیٹا تجھی پر ہگایا کرون گی۔

ولا تنکحوا المشرکین - یعنے اپنی لڑکیون کی شادیان مشرکون کو مت کرو - اسی بنا پر ہمارے امام نے حکمدیا کہ غیر احمدیون کو اپنی لڑکیان نہ دو - کیونکہ ان مین بھی شرک ہے اور اس طرح میل جول سے شرک بڑھ جائیگا - شرک مین نے بلا تحقیق نہین کہا - مسیح کے مسئلہ ہی مین جو خوفناک گمراہی ان مین ہے وہ کم نہین وہ کون سی اللہ کی صفت ہے جو اس کی طرف منسوب نہین کرتے خالق کمخلق اللہ اسے مانتے ہین - احیاء موتی اس کی طرف منسوب کرتے ہین عالم الغیب اُسی جانتے ہین - حرام و حلال کا اختیار اسے دے رکھا ہے۔

پھر ختم نبوت کے بھی وہ قائل نہین پس ایسے مشرک لوگون سے ہمین تعلق ازدواج قائم کرنے مین سراسر نقصان ہے اس لئے امام نے منع فرمایا جن احمدیون نے حضرت امام کی اس نصیحت پر عمل نہین کیا سکھ اونھون نے ہی نہین پایا۔

۲۵ - مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

ویسئلونک عن المحیض - عرب کا دستور تھا کہ وہ جنگ مین اپنی عورتون کو بھی ساتھ لیجاتے تھے اس رسم کا فائدہ یہ تہا کہ وہ بڑے جوش سے جنگ کرتے تھے اور جان توڑ کر لڑتے تہے کیونکہ اون کو خیال ہوتا کہ اگر ہم نے پیٹھ پھیری اور بزدلی دکھائی تو ہماری عورتون کی عصمت محفوظ نہین رہے گی اور سب بال بچہ دشمنون کے قبضے مین آجائے گا اس واسطے جنگ کا نام بھی اونھون نے حفیظہ رکھا تھا - کیونکہ جنگ ان کے ننگ و ناموس کی حفاظت کا موجب تھی۔

اب جنگون مین جب عورتین ان کے ساتھ نہین تو بعض وقت اون کو حیض بھی جاتا ... حالت مین اونھون نے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا حکم ہے - اسلام مین حیض کے متعلق عورتون ... کئی حکم ہین - مثلاً یہ کہ وہ روزہ نہ رکھے (کیونکہ پہلے ہی سے بہت ضعیف ہوتی ہے ... طرح بیماری بڑہتی ہے) نماز نہ پڑہے وضو نہ کرے کیونکہ ٹھنڈے پانی سے استنجا ... نقصان پہونچاتا ہے۔

کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث وجدھا ... اسی ماتحت مین ہندو ... طریق کو بہت اچھا سمجھتا ہون کہ وہ اپنی عورتون کو آٹا تک نہین گوندھنے دیتے ... پانی نقصان نہ پہونچا - مگر وہ اس احتیاط مین حد سے بڑھ گئے ہین ہماری ایک ... چونکہ انسان کے جان و مال کی محافظت ہے اس واسطے اللہ نے تمام عبادتین معاف کر دی ہین - اور ادہر مردون کو روک دیا۔

ھو اذی - بدبو دار چیز ہے اس حالت مین انسان جماع کرے تو دکھ کا موجب ہے ... سے معلوم ہوا کہ خلاف وضع فطرت بھی حرام ہے ایک پاک فطرت کا انسان حضرت علیؓ ... ہے کہ اگر قرآن مین اس کا ذکر نہ ہوتا تو میرا واہمہ تجویز ہی نہین کرسکتا - کہ یہ بدکار بھی ہے۔

ولا تقربوھن - بالکل نزدیک نہ جاؤ - اس سے لواطت کی حرمت بھی ظاہر ہے۔

یطہرن - پاک ہو جاوین ہمارے ملک کی عورتین بہت ناواقف ہین خوشبو وغیرہ کا استعمال نہین جانتین۔

یحب المتطہرین - اس کے معنے اللہ نے پارہ ۱۹ سورہ نمل رکوع ۴ مین بتلائے ہین - اخرجوا آل لوط من قریتکم انہم اناس یتطہرون - گویا جو شخص لواطت سے اجتناب کرے اسے متطہر کہتے ہین۔

حرث - کھیتی وہ ہے جہان بونے سے کچھ فائدہ ہو اس سے بھی اس خلاف وضع فطرت کی ممانعت نکلتی ہے۔

عرضۃ - اللہ کے نام کو نیکی کرنے مین روک نہ بناؤ مثلاً خدا کی قسم کھا کر یہ کہدیا - مین فلان کے ساتھ نیکی نہ کرون گا - فلان کے گھر نہ جاؤن گا وغیرہ۔

باللغو فی ایمانکم - مختلف مذاہب کے رو سے پانچ طرح کی قسمین ناجائز ہین (۱) غضب کے وقت (۲) عادت کے طور پر واللہ باللہ کہنا (۳) اپنی جگہ تحقیق سے کہتا ہے مگر دراصل وہ بات غلط ہے (۴) قسم کھا کر بھول جائے اور ارتکاب اس فعل کا کرے جسکے نہ کرنے کی قسم کھا چکا ہو - (۵) حلال چیز کو کہہ دے کہ یہ میرے لئے حرام ہے۔

یؤلون - ایلاء کرتے ہین - اپنی بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا۔

ان عزموا الطلاق - یہان مین تم لوگون کو نصیحت کرتا ہون کہ اسلام مین کئی مسئلے موجود ہین تاکہ انسان کی جان و مال و عزت کا نقصان نہ ہو - کوئی کسی کو دکھ نہ پہنچائے مگر خود مسلمانون ہی نے ایک مسئلہ کو تمام دکھون کی جڑ بنا دیا ہے حالانکہ نکاح - آرام - دوستی و رحمت کے لئے تھا - چنانچہ فرمایا - لتسکنوا الیھا۔

گر بعض ایسے لوگ ہین کہ نکاح کر کے نہ تو بساتے ہین نہ طلاق دیتے ہین۔ طلاق کی اجازت پر اگر یہ عمل کرتے تو عورتون پر یہ ظلم وستم نہ ہوتا۔ مین نے دنیا بھر مین کہ ایک ایسا شہر دیکھا جہان عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو تو وہ قاضی کی عدالت مین چلی جاتی ہے اس وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ یا تو ابھی طلاق دو یا آئندہ نیک سلوک کی ضمانت دو۔ دیکھو مین تمہین تاکید کرتا ہون کہ عورتین بہت ہی کمزور ہین تم ان مظلومون پر رحم کرو۔ ان سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو۔ لھن مثل الذی علیھن کو یاد رکھو۔ اگر نشوز کا خوف ہو کوئی لڑائی ہو۔ تو ایک اپنے قبیلے سے ایک اسکے قبیلے سے حکم مقرر کر کے جلد فیصلہ کرو و حتی الوسع عفو ودرگذر چشم پوشی سے کام لو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے۔ استوصوا بالنساء خیرا۔ اسے مت بھولو۔

ثلثة قروء۔ یہ عدت کی مدت ہے۔ قرء کہتے ہین حیض کو اور طہر کو بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص حکمت سے ایسے ذو معنی الفاظ قرآن مجید مین لاتا ہے تاکہ جنہین قرآن کا عشق ہے ان کے لئے تدبر کا میدان وسیع ہو ایک بڑے بزرگ گذرے ہین جو کہتے ہین۔ مین نے بخاری رسول علیہ السلام سے سبقاً سبقاً پڑھی ہے۔ جب قرء کی بحث آئی۔ تو مین نے عرض کیا۔ یہ حیض ہے یا رسول اللہ؟ تو فرمایا۔ اذا فرغت من قرء۔ مکرر سہ کرر عرض کیا۔ پھر بھی آپنے یہی قرء کا لفظ فرمایا۔

۲۷۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۳)

والطلاق۔ ایک اسلامی حکم ہے جو شریعت نے ضرورتاً جائز رکھا ہے۔ کیونکہ بعض وقت جو حقیقی تعلق میان بی بی کا ہے وہ قائم نہین رہ سکتا اس لئے اس کو قطع کرنا پڑتا ہے وہ حقیقی تعلق لتسکنوا الیھا مین مذکور ہے کہ تسکین ہوتی ہے (۲) مودت و دوستانہ پڑھانے کا ذریعہ ہے (۳) وجہ (۴) خانہ داری کا انتظام۔

عورت ایک بہت نازک صنف ہے اور ہر طرح مرد کی محتاج ہے وہ تعلیم مین مرد کی برابری نہین کر سکتی۔ کیونکہ حمل اور بچہ کی پرورش اور منتقل کورس کی کمزوری اس کے لاحق حال ہوتے اس کے اعضار مین ایک قسم کی نزاکت ہوتی ہے۔ پھر لوجہ پردہ عام طور سے اکو تجربہ کا موقعہ نہین ملتا۔ پس جب ہم دیکھتے ہین کہ آنکھ کو اگر ذرا بھی دکھ پہنچے تو ڈاکٹری کے تجربہ سے اس کی زیادہ غور و پرداخت کیجاتی ہے تو پھر عورت کے جو ایسے نازک کو ... نہ ... واقع جائے۔ بعض وقت میان بی بی کے تعلقات مین اس قسم کی باتین آجاتی ہین کہ ان مین کسی طرح اصلاح نہین ہو سکتی تو اس صورت مین بجائے اس کے کہ اسے بیکار کر دیا جائے۔ طلاق دینے کا ارشاد ہے مگر یکدم طلاق دینے کی اجازت نہین۔

الطلاق مرتن۔ طلاق دوبار ہے پھر اس کے بعد۔

امساک بمعروف۔ رکھے تو پسندیدہ طور پر۔

تسریح باحسان۔ یا رخصت کرے بہت سلوک سے۔ افسوس مسلمان اس پر عمل نہین کرتے اور یکدم سو طلاق دیتے ہین حالانکہ طلاق متفرق طہرون سے دینی چاہیئے۔

شیئاً۔ یہ تاکید کے لئے ہے کہ کچھ بھی واپس لینا جائز نہین۔

فیما افتدت بہ۔ عورت کچھ روپیہ دے کر مرد سے طلاق لے سکتی ہے۔ اسکا نام خلع ہے۔

فان طلقھا۔ یہ تیسری طلاق کا ثبوت ہے۔

فلا تحل لہ۔ اس سے جو حلالہ کی بدرسم جاری ہوئی وہ اسلام کے لئے ننگ ہے۔ حلالہ اس چیز کا نام ہے کہ موقت نکاح کرتے ہین۔ ادھر نکاح و جماع اور صبح طلاق۔ پھر پہلا شوہر نکاح کر لیتا ہے۔ یہ بہت بری رسم ہے۔

ولا تتخذوا آیات اللہ ھزوا۔ مسلمانون کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیئے۔ جو لوگ نہ عورتون کو بساتے ہین نہ چھوڑتے ہین وہ اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین اور خدا کے عذاب کے نیچے ہین۔

۲۸۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

واذا طلقتم النساء۔ چونکہ جنگ مین بہت ہی قریب کے رشتہ دار مرد اور عورتین موجود ہین اور طرف مخالف مین ان مسلمان عورتون کے رشتہ دار بھی تھے اس لئے بعض وقت یہ عورتین نشوز بھی کر لیتی تھین۔ کیونکہ رشتہ داری کا معاملہ تھا۔ اس لئے اور پھر نا شوئی کے تعلقات پر اس کا اثر پڑتا تھا اس لئے مجبوراً طلاق دینا پڑتا تھا۔ اس لئے جہاد کے بیان مین طلاق کے مسائل بیان ہو رہے ہین۔

فلا تعضلوھن۔ یہ آیت ایک واقعہ کے بیان سے صاف ہو جائے گی وہ یہ ہے کہ ایک شخص کی حقیقی بہن نے کسی کے ساتھ نکاح کیا۔ میان بی بی مین ناموافقت ہوئی۔ تو میان نے طلاق دیدی مگر عدت گذرنے سے پیشتر اس نے پھر رجوع کر لیا۔ اسی طرح کئی بار ہوا کہ جب وہ وقت گذرنے کو آتا۔ تو پھر وہ باہمی تعلقات کو جائز کر لیتا۔ آخر جب ایک دفعہ اس نے رجوع کرنا چاہا تو چونکہ قانون الٰہی کے مطابق پانچ جگہون کی رضامندی حاصل کرنی پڑتی تھی اول قرآن اس سے یہ دیکھا جاتا کہ یہ تعلق جائز ہے یا نہین۔ دوم۔ رسول کا فیصلہ ۔ سوم عورت کی رضامندی۔ چہارم مرد کی رضامندی۔ پنجم۔ عورت کے گارڈین کی۔ یعنی جو عورت کا ولی ہے اس کی رضامندی اس آخری شرط کے مطابق میان نے اپنی بی بی سے مصالحت کے بعد پیغام بھیجا کہ چونکہ آپ کی رضامندی ضروری ہے اس لئے آپ چاہین تو یہ معاملہ طے ہو جائے اس پر اس نے اپنے بہنوئی کو سخت سست کہلا بھیجا اور کہا کہ مین ہرگز اپنی بہن کو اب تجھ سے نکاح نہ کرنے دونگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب میان بی بی راضی ہین تو تمہین روکنا نہین چاہیئے۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ نفی ولی ... نکاح۔ یا عرفی زبان مین عورتون سے نکاح کرانا۔ شریعت نے جائز نہین رکھا۔

والوالدات یرضعن اولادھن۔ چونکہ اکثر ایسی مطلقہ بھی ہوتی تھین جن کی گود مین بچہ دودھ پینے والا ہوتا۔ اس لئے دودھ پلانے کے متعلق بھی فیصلہ ہونا چاہیئے تھا۔ جو یہان بیان کر دیا۔ کہ دو سال تو مائین ہی دودھ پلائین۔

لا تکلف نفس الا وسعھا۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ اسلام جو قانون سکھائے گا وہ انسان کے قوی روحانیہ وعقلیہ ومشاہدہ وتجربہ کے خلاف ہرگز نہ ہوگا۔ جس چیز کی برداشت انسان کی قوت نہین کر سکتی اس قوت کے متعلق کوئی حکم نہ ہوگا۔ رمضان کا روزہ ہے۔ تو بیمار و مسافر کے لئے حکم ہے کسی اور دن مین رکھ لین۔ ایسا ہی دودھ پلانے والی اور حاملہ اور بوڑھے آدمی کے لئے اجازت ہے کہ وہ کھانا دیدیا کرے۔ کیونکہ اسے پھر رکھنے کی امید نہین۔ پھر نماز ہے اس کے لئے اجازت ہے۔ وضو کر کے نہین پڑھ سکتے تو تیمم کر کے اٹھ کے نہین پڑھ سکتے تو بیٹھ کے پڑھ لین۔ بیٹھ کر نہین تو لیٹ کر۔ ان سب باتون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ نے احکام شریعت مین انسان کی برداشت کو مد نظر رکھا ہے

اسلام مین کوئی مسئلہ تثلیث کی مانند نہین۔ کہ ایک + ایک + ایک کو ایک ماننا پڑتا ہو۔ نہ کفارہ کا مسئلہ ہے کہ بدی کا ارتکاب کرے زید اور سزا دی جائے بکر کو۔ نہ اس مین یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ انگور کا پانی اور روٹی واقعی مسیح کا لہو بن جاتا ہے۔ نہ اس مین بت پرستی ہے جو بہت ہی بودا عقیدہ ہے۔ کیونکہ جب کل چیزین انسان کی خادم ہین اور وہ مخدوم نہین بن سکتین۔ تو معبود کس طرح بن سکتی ہین۔ باوجود اس تعلیم کے۔ مین نے اکثر بدمعاش شریر النفس لوگون کو دیکھا ہے کہ وہ بدکاری کے بعد یہ عذر کرتے ہین کہ خدا نے مجھ سے ایسا کروایا۔ سہ

درکوئے نیکنامی مارا گزر نداوند + گر تو نمی پسندی تغییر کن قضارا۔

اگر یہ جواب صحیح ہو۔ تو پھر تمام رسالتین باطل ٹھہرتی ہین۔ اسی واسطے فرماتا ہے۔ لایکلف اللہ نفسًا الا وسعہا۔

عن تراضٍ منہما وتشاور۔ اگر دونون باہمی رضامندی اور باہمی مشورہ سے دودھ چھڑا دین۔ تو کوئی گناہ نہین۔

واتقوا اللہ۔ بس اصل حقیقت تو یہ ہے کہ خواہ جہاد کے مسئلے ہون یا تمدن و معاشرت کے ان مین بہرحال تقوےٰ مدنظر رکھو۔ اب متقی بننے کا ایک گر بتاتا ہے

واعلموا ان اللہ بما تعملون بصیر۔ جب تم کوئی کام کرو۔ کوئی بھی ہو۔ اصولاً تین قوتین کام کر سکتی ہین۔ غضب وانتقام ایک۔ نوعِ دنیوی۔ حرص و شہوت۔ شجاعت تین سب مین یہ بات یاد رکھو۔ کہ تم پر کوئی حکمران اور نگران ہے تمام افعال و اقوال مین انسان اس دستور العمل کو زندگی کا دستور بنالے تو متقی بن جاوے۔

والذین یتوفون منکم۔ تین صورتین ہین ایک تو یہ کہ حاملہ ہو۔ اس صورت مین دوسرا نکاح نہ کرے جب تک بچہ نہ جن لے۔ دوم۔ یہ کہ حاملہ نہ ہو۔ اس صورت مین چار ماہ دس دن انتظار کرے [illegible] بصورت فوتیدگی شوہر۔ اور بصورت طلاق دینے کے تین قروء [illegible] اس [illegible] مدت مین پتہ لگ جاتا ہے یا پچھلے تعلقات [illegible]

[illegible]

[illegible] نکاح ثانی کے متعلق [illegible] رسول کے [illegible] عورت [illegible] سادات کو [illegible] ایمان سے شروع [illegible] عقد و مرد کے [illegible] اگر مرد مین ہے۔ تو [illegible] عورت [illegible] نکاح کی فکر پڑ جاتی [illegible] مرد نہین [illegible] نکاح نہین کرتی [illegible] نکاح ثانی سے مرد کی [illegible] تو عورت کی [illegible]

[illegible] ہین۔

[illegible] عقدۃ النکاح۔ اس حکم کی عدم تعمیل مین بڑی بدذاتی سے کام لیا گیا ہے اور [illegible] اس نص صریح کے ایام عدت مین نکاح پڑھ دیتے ہین۔ پوچھو تو کہتے ہین [illegible] کہیں کسی اور جگہ نکاح نہ کرلے۔ دیکھو کیا بیہودہ عذر ہے بہرحال اللہ

فرماتا ہے۔ تم ان حیلون سے خلقت کے سامنے شاید عہدہ برآ ہو جاؤ۔ مگر خدا تمہارے دلی ارادون اور منصوبون کو خوب جانتا ہے اس کے غضب سے ڈرتے رہو وہ اگرچہ بردبار ہے مگر اس کی بردباری یہ معنے نہین رکھتی۔ کہ وہ اپنے قانون کی خلاف ورزی پر بازپرس نہ کرے گا۔

۲۹۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۵)

او یعفوا الذی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ سارے کا سارا ہو یدے۔

بیدہٖ عقدۃ النکاح۔ شوہر

حافظوا علی الصلوات۔ جہاد کا مسئلہ تھا۔ اس مین نماز کا ذکر ابتداءً برخلاف ترتیب معلوم ہوتا ہے لیکن میرے نزدیک اصل ترتیب تو یہی تھی۔ کہ جہاد کا ذکر ہو کیونکہ اول سے آخر تک یہی بیان چلا جاتا ہے۔ درمیان مین طلاق وغیرہ کے مسائل۔ تو ضرورتاً آگئے تھے اور صلوۃ وسطیٰ کی تاکید اس لئے فرمائی کہ جنگ دوپہر ڈھلنے کے وقت شروع ہوتا تھا اور ظہر و عصر کی نماز جمع کرنی پڑتی تھی اس لئے اس نماز کی خصوصیت سے تاکید فرمائی۔ کہ جنگی اشغال تمہین نماز سے نہ روکین۔

ایک صوفی نے اس آیۃ پر ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے جہاد کے بیان مین خانہ داری کے امور کا بیان کرتے کرتے۔ نماز کا بھی ذکر کر دیا۔ گویا یہ سمجھایا کہ جیسا ہم نے ان جہاد کے مسئلون کے درمیان طلاق وغیرہ کے ضروری مسئلے بیان کر دئے اسی طرح تم بڑے بڑے ضروری کامون مین نماز کو درمیان رکھ لیا کرو اور اسے قضا نہ کر دینا۔

والذین یتوفون منکم۔ یہ بھی جہاد ہی کی بات ہے۔ کیونکہ آخر مسلمان بھی مقتول ہوتے تھے ان کی بیبیان پیچھے رہ جاتین ان کے لئے وصیت فرمائی کہ ایک سال تک نہ نکالی جاوین۔ یہ آیت چار ماہ دس دن کے حکم کے خلاف نہین بلکہ وہ عدت کی مدت [illegible] صورت [illegible] بطور وصیت اس متوفی کے وارثون کو حکم ہے کہ ایک سال [illegible]

وللمطلقٰت متاع [illegible] نکاح کے بارے مین کہتے ہین۔ ہمارا [illegible] اس لئے فرمایا [illegible] مین سب سے زیادہ عزت والا ہون مین یہ حکم دیتا ہون اور [illegible] دوبارہ نکاح نامناسب ہے اس لئے فرمایا ہم حکیم ہین ہر قسم کی حکمت کو خوب سمجھتے ہین۔ اس لئے یہ حکم دیا جو نامناسب نہین۔

۳۰۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۵)

الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم۔ اس آیت کے متعلق بہت سے اختلافات ہین مگر مین [illegible] گا جو کامل یقین اور پورے انشراح صدر کے ساتھ ہین۔

اسی آیت کے اخیر مین فرمایا ہے ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون۔ اللہ کے آدمی پر بڑے بڑے احسان ہین۔ پہلے ہم کو انسان پیدا کیا۔ اگر گدھے اور سور بنا دیتا تو ہم کیا دخل دے سکتے تھے۔ پھر چوہے چمار بنا دیتا تو ہم کیا دخل دے سکتے۔ پھر کمزور تو مون میں پیدا کر دیتا۔ تو ہمارا کیا بس تھا۔ پھر ماں کے

سے نکل کر ہم پاگل ہو جاتے یا اندھے یا بہرے یا گونگے یا اپاہج تو ہمارا کیا زور تھا۔ دیکھو اس کا ہم پر کیسا فضل ہے کہ معدوم سے موجود کیا۔ موجود ہونے پر آدمی بنایا۔ میرے ایک دوست ذلیل قوم سے تھے۔ اون کو اس بات کا رنج تھا وہ مجھے کہتے۔ جب ہم وہ پیشہ چھوڑ چکے جو ذلت کا موجب تھا۔ تو پھر لوگ ہمیں کیوں حقارت سے دیکھتے ہیں۔ میں نے کہا میرے نزدیک تمہارا ہی قصور ہے۔ یہ لقب تمہارا کسی تمہاری مخفی بدکاری کا نتیجہ ہے جو اس زمین میں تم لوگوں نے کی۔ اگر تم اس لعنتی زمین کو چھوڑ کر سو میل دور چلے جاتے۔ تو کم از کم لوگ تمہیں شیخ تو کہتے اس پر وہ بولا کہ یہاں ہماری حویلیاں ہیں یہ سب وہ ہے۔ میں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تمہیں ان بدکاریوں سے کچھ تعلق ہے۔

یوسفؑ کے ساتھ اللہ تعالے کا ایک معاملہ تھا جس ملک میں وہ رہتا ان کیلئے ترقی کے سامان نہ تھے۔ اللہ نے انہیں ایک عجیب تدبیر سے مصر پہنچایا۔ وہاں جب پہنچے تو ان کی نیکی۔ نیک نیتی۔ عاقبت اندیشی۔ علم و دیانت۔ شجاعت ایسی تھی کہ مقربان بارگاہ بادشاہی سے بنادیا۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اب بھی جو بچہ ان خصلتوں کو لازم پکڑے گا ان مدارج کو پہنچے گا۔ جن پہ یوسف پہنچا۔ چنانچہ سورہ یوسفؑ میں فرماتا ہے۔ فلما بلغ اشدہ اتیناہ حکما و علما وکذلک نجزی المحسنین۔

پس انہی حضرت یوسف کی طفیل بنی اسرائیل مصر میں آباد ہو گئے۔ میں بارہا بتا چکا ہوں کہ جب خدا کے فضل سے کوئی قوم مالدار اور آسودہ حال ہوتی ہے اور اسے عزت، مکان، اولاد و صحت و عافیت۔ حکومت مل جاتا ہے تو وہ خدا کو بھلا دیتی ہے کبھی تو اس کے افراد علموں پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک نے کہا۔ انما اوتیتہ علی علم عندی۔ ہم مولوی فاضل ہیں یا حکیم ہیں یا مدبر ہیں۔ اس لئے ہم کو یہ کامیابی ہوئی اور کبھی مال، مکان، جاہ و جلال پر غرہ کرتے ہیں۔ جب قوم کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس کا تنزل شروع ہوتا ہے۔ پھر بعض کی تو قطع نسل ہو جاتی ہے اور وہ بالکل بے نام و نشان ہو جاتے ہیں اور بعض حاکم سے محکوم بن جاتے ہیں اور ان کا نام عزت سے نہیں لیا جاتا۔

بنی اسرائیل پر جب یہ زمانہ آیا۔ تو وہ خدا کے احکام کو بھول گئے اور خدا نے ان پر ذلت و مسکنت لپس دی۔ بیگاروں میں پکڑے جاتے۔ پتھر ڈھونے پکانے کا کام ان کے سپرد ہوا۔ ایک صوفی لکھتا ہے انسان کا قاعدہ ہے۔ کہ جب اس کے پیٹ میں درد ہو تو پہلے وہ اپنی تدبیروں سے کام لیتا ہے۔ مثلاً فاقہ کرنا۔ پھر گھر میں جو سیانا ہو اس کی رائے پر چلنا۔ پھر اپنے محلہ کے حکیم سے مشورہ لیتا ہے۔ پھر اس طبیب سے جو بڑا ہو یہاں تک کہ پھر کسی اور مشہور طبیب کی طرف رجوع کرتا ہے جو کسی دوسرے شہر میں ہوتا۔ یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ پھر وہ اس ملک کو چھوڑ کر محض علاج کی خاطر دوسرے ملک میں چلا جاتا ہے۔ جب وہاں بھی کچھ نہیں بنتا۔ تو پھر کسی خدا رسیدہ کے قدمین پر گرتا ہے۔ جب وہاں سے بھی مایوسی ہو تو پھر پکار اٹھتا ہے۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ تب خدا کی رحمت کا دریا جوش مارتا ہے اور وہ اسے شفا دیتا ہے۔ اسی طرح بنی اسرائیل کی حالت جب یہاں تک پہنچی۔ تو اونھوں نے خدا کے حضور تضرع کیا اور موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے وہ انہیں اس ملک سے نکال لائے۔ وہاں ان کے لئے کیا تھا؟ یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم۔ اولاد کو ذبح کرنے اور عورتوں کو بے پردہ کرنے کی تجویزیں تھیں

پس یہ عذاب موت تھا جس سے ہزاروں ہزار اس ملک سے نکلے۔

اب موسیٰ نے ان کو حکم دیا۔ یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم مگر انہوں نے بے ادبی سے کہا کہ وہ زورآور ہیں ہم سے تو مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ جاؤ تم اور تمہارا خدا لڑو۔ اس پر اللہ نے فرمایا ہم نے تمہیں زندہ قوم بنانے کے لئے اپنے [illegible] نہیں مانتے تو جاؤ۔

[illegible] پر وہ حالت طاری ہوئی۔ جو ۶ پارہ سورۃ مائدہ کے رکوع [illegible] میں [illegible] کی دعا کا اثر تھا۔ جو انہوں نے ان الفاظ میں کی۔ فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین۔ فرمایا۔ فانها محرمة علیهم اربعین سنة یتیہون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین۔ کہ چالیس سال خراب خستہ حال مارے مارے جنگلوں میں پھرتے رہیں۔ چنانچہ جب یہ لوگ جو بے ادبی میں شامل تھے۔ ہلاک ہو چکے اور چالیس سال میں ان کے بچے جوان ہو گئے یا وہ لوگ رہ گئے جو بے ادبی میں شریک نہ تھے۔ تو پھر

ثم احییناکم۔ ان کو زندہ قوم بنا دیا۔ ثم سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ادنیٰ مر کر زندہ ہوئے بلکہ متکلم۔ مخاطب۔ غائب کا ضمیر اس کے مثیل کی طرف بھی پھرتا ہے۔ متکلم کی مثال [illegible] ما قتلنا ههنا۔ ہم اس جگہ مقتول نہ ہوتے۔ حالانکہ جو قتل ہو چکے ہیں وہ کس طرح بول سکتے تھے۔ مراد ان کے مثیل ہیں۔ مخاطب کی مثال۔ واذ قلتم یموسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ۔ غائب کی مثال۔ ما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ۔ جس کی عمر بڑھائی گئی اسی کی گھٹانے کا ذکر بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ مراد اس کا مثیل ہے۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ۔ دشمن کا مقابلہ کرو۔ مگر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نفسانی غرض شامل نہ ہو۔

یقرض اللہ قرضا حسنا۔ قرض کے لفظ پر بعض نادانوں نے اعتراض کیا کہ مسلمانوں کا خدا مفلس ہے جو اپنی مخلوق سے قرض مانگتا ہے ایسے لوگوں کو کہنا چاہیئے گورنمنٹ بھی بینک میں روپیہ لیتی ہے تو کیا وہ غریب ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر چیز کی دماغی علت مشہور کی ماتحت اس لفظ کے معنے بھی ہمارے ملک میں آکر بگڑ گئے قرض کے معنے ہیں۔ مال کا حصہ کاٹ کر دینا۔ مقراض اسی سے نکلا ہے پس اب ان معنوں پر کوئی اعتراض نہیں

یقبض۔ اللہ لیتا ہے۔

یبصط۔ پھر اسے بڑھاتا ہے۔

من بعد موسیٰ۔ من بعد لانے سے صاف ظاہر ہے کہ پہلا واقعہ موسیٰ کے زمانہ کا ہے

قالوا لنبی لہم۔ اس زمانہ میں جو روحانی بادشاہ ہوتا اسے نبی کہتے۔ اس قصہ میں اللہ مسلمانوں کو سمجھاتا ہے کہ ایک وقت آئے گا۔ تم میں بھی روحانی بادشاہ الگ ہو جاوینگے اور جسمانی الگ۔ چنانچہ ابوبکر و عمر مدینہ کی خلافت تک روحانی و جسمانی بادشاہ جمع رہے۔ پھر ملک الگ منتخب ہوتے رہے۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالی)

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق ایڈیٹر بدر

بقیہ سورۃ المدثر رکوع ۱

پارہ ۲۹ - تبارک الذی

آیت ۳۸ - کلّ نفسٍ بما کسبت رھینۃ - ہر شخص کو اس دنیا میں بھی اپنے اعمال کے موافق جزا سزا مل رہتی ہے دیکھا ایک شخص ناجائز کمائی سے ایک مکان تعمیر کرایا ... آخر نہ خود اس کو اُس مکان میں رہنا نصیب ہوا اور نہ کی اولاد بھی ایسے مکان میں نہیں رہتی - بخلاف صالح انسان کے کہ خدا اس کی اولاد کا بھی متکفل رہتا ہے - یتیم بچوں کا کوئی نیک عمل نہ تھا مگر کان ابوھما صالحا - فرمایا اور باپ کی صلاحیت بیٹوں تک کو مفید ہوئی - یہی ہر شخص کا اپنے اعمال میں مرہون رہنا ہے ۔

ایک شخص کے اگر آتشک ہوتی ہے تو کئی پشت تک یہ موذی مرض اس کی اولاد میں چلا جاتا ہے ۔

آیت ۵۰ - کانّھم حُمر - حُمر جمع ہے حمار کی - حمار کو حمار اس مناسبت سے کہتے ہیں کہ اس کی چیخ پکار کے وقت اسکی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں - اسی طرح ہر صادق کے مقابلہ میں گدھوں کی طرح مخالفوں کا سخت غیظ و غضب ہوتا ہے جہاں سخت مخالفت ہوتی ہے اُس کے بالمقابل حق ضرور ہوتا ہے - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :- زاوّل چنیں بجوشش بہیں تا آخرم ۔

آیت ۵۱ - قسورہ - قسورہ قسر سے مشتق ہے جس کے معنے قہر اور غلبہ کے ہیں - اہل عرب بولا کرتے ہیں - لُیوث قساورہ - لیوث جمع لیث کی ہے لیث بمعنے شیر - حضرت ابن عباس فرماتے ہیں القسورہ ھی الاسد - قسورہ ان تیر اندازوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں - جو جنگلی گدھوں کا شکار کرتی ہیں ۔

آیت ۵۲ - یُرید کلّ امریٔ منھم ان یوتیٰ صُحُفًا منشّرہ - شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن حاشیہ میں فرماتے ہیں

”ہر کوئی نبی ہوا چاہتا ہے کہ کھلی کتاب پاوے آسمان سے“

آیت ۵۶ - ھو اھل التقویٰ واھل المغفرۃ - ھُوَ کو مقدم اس لئے رکھا کہ سوائے ذات اللہ تبارک وتعالےٰ کے دوسرا کوئی اہل نہیں کہ اس پر جان فدائی کی جاوے - جیسے فرمایا - ھوالحیّ لا الٰہ الّا ھو - تقوےٰ کے ساتھ مغفرت کو اس لئے قرین رکھا کہ ہر نبی و ولی نے تقوےٰ کی تیز اور خونخوار راہوں میں اپنی بشری کمزوریوں کا اعتراف کیا ہے - حضرت اقدس مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

در کوئے تو اگر سر عشاق را زنند ۔ اوّل کسے کہ لاف تعشق زند منم ۔

اسجگہ سورہ المدثر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ القیامہ رکوع ۱

پارہ ۲۹ - تبارک الذی

اس سورہ شریف میں قیامت کے حق ہونے پر دلائل ہیں مکّی سورتوں میں جو عظیم الشان پیشگوئیاں کی ہیں - وہ دراصل قیامت کے دلائل ہیں - کیونکہ وہ وعدے جو عالم آخرت سے متعلق ہیں - اس دنیا میں بھی ایک رنگ اور صورت میں پورے ہوئے تاکہ عالم آخرت کے وعدوں پر بطور دلیل ٹھیریں قرآن کریم کا یہ مضبوط قاعدہ ہے اور اس کی درحقیقت یہ یگانہ صنعت ہے کہ اپنے ہر ایک دعوے کے ساتھ دلائل بھی رکھتا ہے مگر ثبوت توحید اور اثبات الوہیت کے بعد بڑا بھاری مسئلہ جو سب مسائل کی رُوح رواں ہے - معاد اور وعدو وعید معاد کا مسئلہ ہے دراصل آخرت کا یقین ہی تمام نیکیوں کا سچا محرک اور انکار آخرت تمام مفاسد کا باعث ہے دنیا کی تمام مذہبی کتابیں اس حقیقت کو بیان کرنے سے عاری ہیں یہ موقعہ نہیں کہ ان میں موازنہ کر کے دکھایا جاوے قرآن کریم نے مسئلہ لا الٰہ الّا اللہ کے بعد سب سے زیادہ اسی مسئلہ کو مدنظر رکھا ہے اور اس سورۃ میں خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ہے - قرآن مجید کی قسموں کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے میں نے بتایا تھا کہ بدیہی امور کو نظریات کے ثبوت کے لئے پیش کیا ہے یہاں یوم القیامۃ ہی کو قیامت کے ثبوت میں پیش کیا - گویا قیامت اور جزاو سزا کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے کہ انسان اس کا انکار ہی نہیں کر سکتا - اس پر پہلی دلیل انسان کے نفس لوامہ کی ہے جب کبھی شریف الطبع انسان سے کسی بدی کا صدور یا ارتکاب ہوتا ہے تو نفس لوامہ فوراً اسے متنبہ اور آگاہ کرتا ہے اور صدور سے پہلے بھی دل میں ایک کھٹکا اور خوف پیدا ہوتا ہے یہ ایک فطرتی امر ہے اس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا - انسانی فطرت میں یہ خوف کیوں ہے ؟ اس کی جڑ یہی ہے کہ جزائے اعمال کا یقین کرتی ہے اور انسان پکار اٹھتا ہے کہ جزائے اعمال کا مسئلہ حق ہے - پس یہ فطرت جو نفس لوّامہ کی صورت میں انسان کو دیگئی ہے جزا و سزا کی یہ بھی مثبت اور شاہد ہے اس فطرتی دلیل کے بعد منکرین قیامت کا اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب انسان مرگیا اور گل سڑ گیا تو اس کے ذرات الگ ہوگئے اب وہ کہاں جمع ہونگے اور قیامت کیونکر ہوگی ؟ اس اعتراض کا جواب اس طرح پر دیا بلیٰ قادرین الآیۃ - اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ایسا کرے گا ایک دعوے ہے اس کے دلائل آگے چلکر اللہ تعالےٰ نے فرمائے ہیں پہلے یہ بتایا کہ انسان انکار قیامت کرتا کیوں ہے ؟ اس کی جڑ یہ ہے کہ وہ بدیوں اور بدکاریوں میں منہمک رہنا چاہتا ہے اور اسی سبب باک نہ ہو کر پھر پوچھتا ہے ایّان یوم القیامۃ یعنی وہ قیامت کا دن کب آئیگا ۹ ا سے آثار اور علامات بتائے کہ آنکھیں چندھیا جائینگی - اس سے مطلب یہ ہے کہ وہ دن ایسا روشن اور صاف ہوگا جیسے آفتاب کی تیز روشنی ہو اس میں کسی قسم کا خفا اور تاریکی نہیں رہ سکتی وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یہ آیات اپنے ظاہر پر دلالت کرتی ہیں اور

ہمارا ایمان ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ بلکہ ایک رنگ میں ہو بھی چکا تاہم میرے فہم میں اس آیت میں ایک پیشگوئی اور بھی ہے اور وہ عرب اور ایرانی قوموں کے فتح ہونے کے متعلق ہے اہل عرب اور شامی قومیں اپنا تعلق چاند سے بتاتی ہیں اور دوسری سورج سے گویا یہ ایک واقعہ ہے کہ اسلام ان مذاہب پر غالب آجائے گا اور یہ مذاہب گہنا جائیں گے۔ اور اس سے حجت نیرہ اور واضح قایم ہوجائیگی کہ پھر بھاگنے کی جگہ نہ ہوگی۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ ہی طرف پناہ لینی پڑے گی یہ واقعات دُنیا جانتی ہے ہوئے اور دوسرے ادیان مغلوب ہوئے اور اسلام کامیاب ہوا۔ باوجود اس کے ہم یقین رکھتے ہیں کہ قیامت کو اللہ تعالےٰ کی قہری تجلّی دوسرے رنگ میں بھی جلوہ گری کرے گی اور اس دُنیا کے واقعات اس قیامت کیلئے بطور دلیل اور ثبوت ٹھیرینگے۔ پھر اللہ تعالےٰ انسان کو اسی فطرتی دلیل کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ انسان اپنے اعمال کی پاداش کے لئے خود اپنی ذات میں دلائل رکھتا ہے اور وہ آگاہ ہے اس کا نفس جانتا ہے کہ پاداش اعمال حق ہے اور یوں بے جا عذر و حیلے الگ امر ہے اس کے بعد اللہ تعالےٰ قرآن مجید کی حقانیت پر ایک دلیل پیش کرتا جو بجائے خود قیامت کی بھی دلیل ہے اس لئے کہ وجود قیامت کو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اب بتایا کہ قرآن کریم کو محفوظ رکھنا اور اس کا جمع کرنا اور اس کو کھول کھول کر بیان کرنا یہ سب کام ہمارے ذمہ ہیں قرآن مجید کی ترتیب میں کوئی تحریف نہ ہوسکے گی۔ کوئی امر اس کی اشاعت و حفاظت میں سدِ راہ نہ ہوگو اب دیکھ لو یہ عظیم الشان پیشگوئی کس طرح پر پوری ہوئی۔ ۲۳ سال کا متفرق کلام کس طرح باترتیب جمع ہوا۔ اور اب تک اس پر ۱۳ سو سے زیادہ سال گزر چکے کوئی کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوا۔ اور پھر اس کے بیان کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ بھی کس شان سے پوری ہوئی۔ اس خصوصیت میں دُنیا کی کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اس کے بعد پھر انسانی فطرت کا نقشہ کھینچ کر بتایا کہ جلد باز انسان دُنیا سے پیار کرتا اور آخرت کو چھوڑتا ہے۔ اپنے اعمال کے نتائج سے غفلت کرتا ہے مکہ والو! یاد رکھو ایک دن آتا ہے بہت سے چہرہ خوش ہونگے اور اس وقت بھی ان کا مقصود اور قبلہ حاجات جب اللہ ہوگا اس خوشی کی حالت میں بھی خدا کو بھول نہ جائینگے۔ اور بعض اداس اور غمگین ہونگے پوری پوری تجلی اور ظہور اس کا قیامت میں ہوگا مگر دنیا میں ہوا۔ کس طرح بدر میں ہوا اور بالآخر فتح مکہ کا نظارہ کیا دل خوش کن تھا اس کے بتایا کہ انسان جب مرض الموت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی اور اس کے ساتھ والوں کیا حالت ہوتی ہے اس وقت کا اضطراب اور موت سے بچنے کی آرزو اور خواہش بھی دراصل قیامت ہی کی دلیل ہے اندر ہی اندر قلب اپنے افعال پر نادم کرے اور جزا کا خیال ایک ہول اور غم دلپر ڈال دیتا ہے پھر بتایا کہ جلد باز اور مخمنسان کس طرح خدا سے دُور جا پڑتا ہے آخر میں قیامت کے حق ہونے پر ایک زبردست دلیل پیش کی میںنے پہلے بتایا ہے کہ قرآن کریم نے بعد لا الٰہ الا اللہ کے سب سے زیادہ مسئلہ قیامت یا حشر اجساد کو نصب العین رکھا ہے اور اس کے دلائل میں اس نے انفسی اور آفاقی شہادتوں کو مقدم کیا یعنی انسان کی خلقت اور اس کے اعمال کے بیلان اور قانون الٰہی (فطرۃ اللہ (قانونِ قدرت) سے اثبات قیامت اور ثبوت حشر اجساد اور یوم الدین

پر جا بجا بحث کی ہے چنانچہ اس جگہ فرمایا ایحسب الانسان ان یترک سدًی الآیۃ اس آیت سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ انسان کی بناوٹ اور اس کی خلقت اور اس کا تسویہ اور اس کا دو مختلف نتیجوں اور کارروائیوں کی مخلوق یعنی نر و مادہ ہونا چاہتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ جواب دہ ہستی ہے وہ اپنے اعمال اور افعال کی ذمہ وار ہستی ہے ایسا ہی آسمان سے پانی برسنے اور زمین پر نباتات اُگنے سے جا بجا استدلال کیا ہے اب ان واقعات کو پیش کرکے کس طرح خدا تعالےٰ نے اسے پیدا کیا پھر آخر میں سوال فرماتا ہے اور اس بلیٰ قادرین کے دعوے کے جواب میں یہ تمام دلائل پیش کرکے پوچھتا ہے الیس ذٰلک بقادرٍ علےٰ ان یحیی الموتےٰ اس مقام پر بے اختیار ہو کر انسانی فطرت اس امر کا اقرار کر اٹھتی ہے۔ بلیٰ انہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیر" + (ترجمۃ القرآن مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب)

آیت ۱ - لا اُقسِمُ بیوم القیامۃ الخ لا کو اکثروں نے زائد بتایا ہے اور حدیث شریف میں ہر ہر حرف پر دس دس نیکیوں کا ثواب مذکور ہے۔ ...جب بات سمجھ میں نہ آئی تو وہ زائد ہی ہوئی۔ کفار کو جس قدر بعث بعد الموت کے مسئلہ پر انکار و اصرار تھا۔ ایسا کسی دوسرے مسئلہ پر شاید شرک کے نہیں تھا۔ چنانچہ نہایت ہی تعجب سے کفار نے کہا۔ ھل ندلکم علیٰ رجلٍ ینبئکم اذا مزّقتم کلّ ممزّقٍ انکم لفی خلقٍ جدید $\frac{22}{7}$ ادھر سے انکار پر اس قدر اصرار تھا اور ادھر اثبات بعث بعد الموت پر جگہ جگہ زور دیا گیا ہے۔ اس ردّ و کدّ کو مدنظر رکھ کر مخاطب کے مافی الضمیر پر انکاری طریق سے کلام کا افتتاح "لا" کے لفظ سے فرمایا ہے یعنے قولہ تعالیٰ زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا $\frac{28}{15}$ میں جو زعم کہ منکران بعث بعد الموت کے ضمیر میں رچا ہوا تھا۔ اس کی **نفی لا کے لفظ** سے کرتے ہوئے کلام کو شروع کیا۔ اس قسم کا محاورہ ہر زبان میں ہوا کرتا ہے جس کو مخاطب سخن بلا شک و شبہ پہچان لیتا ہے کہ یہ لا میرے مافی الضمیر کا ردّ ہے۔ اس کے یوم القیامۃ۔ اور نفس لوّامہ کو بعث بعد الموت پر اس طور سے گواہ ٹھیرایا ہے کہ یوم القیام سے جنگ کی مصیبت کا دن اور اپنے نفس پر کفار کی ملامت کا اعتراف ثبوت دعوے بنگیا۔ دنیا میں جنگ کے لئے محشور ہونا آخرۃ کے حشر کے لئے اور دُنیا کی شکستوں پر اپنے نفسوں کو ملامت کرنا آخرۃ کے جزا و سزا کے لئے ثبوت ٹھیرا +

قیامۃ - کھڑا ہونا +

(۱) **من مات فقد قام قیامتہ**

(۲) قوم کی قیامت۔ جیسا کہ بنو امیہ پر سو سال کے بعد قیامت آئی اور وہ زبان عربی بولنے

(۳) ان یومًا عند ربک کالف سنۃ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کیا میری امت آدھا دن نہ کاٹے گی۔ اہل اسلام کا عروج قریب پانچ سو سال رہا +

(۴) ہزار سال کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بہت رولا پڑ گیا یہ بھی ایک قیامت ہے +

(۵) یوم الساعۃ

(۶) یوم القیامۃ مصیبت کے وقت کو بھی کہتے ہیں +

آیت ۶ - ایّان یوم القیٰمۃ - ایّان کے لفظ میں بھی استعجاب و استبعاد

شدید کفار کی طرف سے بیان ہوا ہے یعنے کہاں ہوگی قیامۃ ؟ ہوتی ہواتی کچھ نہیں ✤

آیت ۷ سے ۱۰ تک - فاذا برق البصر - وخسف القمر - وجمع الشمس والقمر

برق بصر سے مراد تحیر و نزع ہے جو انسان مصیبت کے وقت آنکھیں پھاڑ دیتا ہے - مصیبت کا وقت آئے تو ساری تدبیریں الٹ پڑتی ہیں ✤ عقل ہوتے ہوئے عقل کام نہیں دیتی - گویا کہ نور فراست کو بھی گرہن لگ جاتا ہے - گرہن کی اصل بھی اقتران شمس و قمر ہے - یعنے ایک کا وجود دوسرے کے بالمقابل حائل ہو جاتا ہے جو نور کے ہوتے ہوئے نور نظر نہیں آتا ✤

یوم بدر ظاہری طور پر بھی بجلی کوندی مینہ برسا - تدبیریں کفار کی ان پر اُلٹ پڑیں - این المفر کہنے سے بھی کام نہ چلا - قرآن کریم چونکہ ذو المعارف ہے لا تنقضی عجائبہ اس کی شان حدیث شریف میں بیان ہوئی ہے اس لئے یہ پیشگوئی اجتماع شمس و قمر کی گرہن کے ساتھ ہمارے اس زمانہ میں بھی مطابق حدیث دار قطنی جس میں لم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض ہے رمضان کے مہینے میں ۱۳۱۱ھ میں بڑی شان و شوکت سے مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدق دعوے کی علامت میں پوری ہوئی - اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر جس طرح بدر کے شکست خوردوں کو این المفر کتنا فائدہ نہ دیا اسی طرح اس وقت کے مخالفوں کو باوجود حدیث شریف کی نقلی شہادت کے ضعف حدیث کو اپنا فرضی مفر قرار دینا پڑا ✤

آیت ۱۳ - ینبّؤ الانسان یومئذٍ بما قدّم واخّر - متنبہ کیا جائے گا انسان اُس دن اُن کاموں سے جو اُس نے نہ کرنے تھے اور کئے ✤ اور نیز متنبہ کیا جائے گا اُن کاموں سے جو اُس نے کرنے تھے اور نہ کئے ✤

قدّم - وہ کام جو نہ کرنے کے تھے کر لئے ✤
اخّر - وہ کام جو کرنے کے تھے نہ کئے ✤

آیت ۱۴ - علیٰ نفسہٖ بصیرۃ - دوسرے کی ملامت پر انسان عذر بناتا ہے مگر خود اپنی حالت کو بہتر جانتا ہے ✤

آیت ۱۶ - لا تحرّک بہٖ لسانک لتعجل بہٖ - آیۃ باب ذوالمعارف ہے اس کے دو ترجمے ہیں ربطِ ماقبل کے لحاظ سے ایک معنے یہ ہیں کہ "اے عذرات کنندہ عذر بیان کرنے میں تیز زبانی نہ کر" اس صورت میں جمعہٗ میں ہٗ کی ضمیر انسان کے اعمال کی طرف ہے - دوسرے معنے یہ ہیں کہ پڑھنے والا جب قرآن شریف پڑھے تو جلدی نہ کرے ✤

لوگ حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ کو جامع القرآن بتاتے ہیں - یہ بات غلط ہے صرف عثمان کے لفظ کے ساتھ قافیہ ملایا ہے - ہاں شائع کنندہ قرآن اگر کہیں تو کسی حد تک بجا ہے آپ کی خلافت کے زمانہ میں اسلام دور دور تک پھیل گیا تھا اور جمع تو اللہ تعالیٰ کی پسند کی ہوئی ترتیب کے ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی نے فرمایا تھا اور اسی پسندیدہ ترتیب کے ساتھ ہم تک پہنچایا گیا - اس کا پڑھنا اور جمع کرنا ہم سب کے ذمہ ہے ✤

آیت ۱۸ - فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہٗ - ہمارے ایک دوست حافظ محمد اسحاق صاحب کی الہامی دلیل ہے جو ان کو بذریعہ الہام کے بتلائی گئی کہ بدلیل اس آیت کے **سورۃ الفاتحہ خلف امام** سات آیتوں کے ہر ہر وقفے کے درمیان امام کے سکتے کے وقت مقتدی بھی اپنے مُنہ میں چُپکے چُپکے پڑھ لیا کرے حدیث شریف میں سورہ فاتحہ کو **ھی السبع المثانی والقرآن العظیم** فرمایا ہے ✤

آیت ۲۰ - العاجلۃ - جلدی کی بات جس کا نفع دمِ نقد موجود معلوم ہوتا ہے - یعنے دنیا ✤

آیت ۲۳ - الیٰ ربّھا ناظرۃ - جمہور اہلِ علم کے نزدیک اس آیۃ سے دیدار الٰہی بلا حجاب ثابت ہے حدیث شریف میں ہے **انکم سترون ربکم** کما ترون القمر لیلۃ البدر - لیس دونہ حجاب ✤

ویرونہ سبحانہ من فوقھم ✤ نظر العیان کما یری القمران
ھذا تواتر عن رسول اللہ لم ✤ ینکرہ الا فاسد الایمان

آیت ۲۴ - باسرۃ - گھبراتے بھرے ہوئے - حواس باختہ ✤

آیت ۲۵ - فاقرۃ - کمر توڑ مصیبت - فقرات الظہر - ان ہڈیوں کے منکوں کو کہتے ہیں جو پشت کی وسط میں اوپر سے نیچے تک ہوتے ہیں - فقر - اور فقیر بھی اسی سے مشتق ہے - اس کا حال مسکین سے بدتر ہوتا ہے - اسی واسطے مصارف صدقات میں فقیر کو مسکین پر مقدم رکھا - انما الصدقات للفقراء والمساکین ۹/۶۰ فقیر کی ایک صفت ایک جگہ **بائس الفقیر** فرمایا ہے ۲۲/۲۹

آیت ۲۶ - گلے کی ہنسلی کی جگہ - رقی - یرقی - رقیا سے ماخوذ ہے ✤

آیت ۲۸ - وقیل من راقٍ - اس کے کئی معانی ہیں - ایک تو یہ کہ رقیہ سے مشتق ہے - جیسے بسم اللہ ارقیک اس صورت میں **جھاڑ پھونک** کے معنے ہونگے - دوسرے یہ کہ رقی - یرقی - رقیا سے اس صورت میں **راق** کے معنے اوپر لے جانے کے ہونگے اور اس کے کہنے والے فرشتہ ہونگے نہ میت کے پاس والے فرشتہ عذاب کے اور رحمت کے آپس میں پوچھینگے - کہ رحمت کے فرشتے رُوح کو آسمان پر لے چڑھینگے یا عذاب کے ✤

آیت ۲۹ - والتفت الساق بالساق - حضرت عباس رضی فرماتے ہیں نزع رُوح کے وقت دُنیا کا آخر اور آخرۃ کا اول وقت ملتا ہے یہی لف ساقین ہے ✤ حسن کہتے ہیں لف ساقین سے مراد کفن کا پنڈلیوں میں لپٹنا مُراد ہے - ایک قول یہ بھی ہے کہ لفِّ ساق اصطلاح میں شدۃ مصیبت سے کنایہ ہے - دنیا کی مفارقت کا غم اور آخرہ کے حساب و کتاب کا جھگڑا - یہ دونوں ملکر لفِ ساقین ہے ✤

آیت ۳۱ - فلا صدّق ولا صلّی - تصدیقِ رسول کو نماز پر بھی مقدم رکھا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں - ؎

نماز سے کنی ذنبدار اسے داز ندامت چہ غرض زیں نماز ہا باشد

جماعت میں جن احباب کو غیر احمدی کی امامت کے مسئلہ میں تحقیق منظور ہو وہ اس آیت میں صلاۃ پر تصدیق کے مقدم ہونے پر غور کریں - بعد تصدیق رسول یا امام زمان کے پہلی بات جس کا یوم القیامۃ حساب ہوگا - وہ نماز ہے - حدیث شریف میں ہے

اوّل ما یحاسب بہ العبد من اعمالہ الصلوٰۃ ؎

روزِ محشر کہ جاں گداز بود ✣ اوّلیں پرسش نماز بود

نماز کے محافظ کے لئے اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ دین و دنیا کے مشکلات میں اللہ تعالےٰ اس کا ساتھی و نصیر ہوگا۔ کما قال تعالیٰ

وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ الآیۃ

آیت ۳۳۔ ذھب الی اھلہ یتمطّٰی۔ یتمطّٰی مطّ سے مشتق ہے مطّ کے معنے اکڑبازی کے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ اذا مشت امتی المطیطاً۔ موٹا ہو جانا اردو زبان میں غالباً مطّ ہی سے بنایا گیا ہے اکڑباز انسان کو کہتے بھی ہیں کہ بہت مُٹیا گیا ہے ✣

آیت ۳۴ و ۳۵۔ اولیٰ بمعنے وَیل اور وا ویلا کے ہیں سورہ محمد رکوع ۳ میں ہے۔ فاولیٰ لھم۔ چار مرتبہ اولیٰ اس لئے فرمایا کہ ترکِ تصدیق و ترکِ صلوٰۃ کے دو عذاب قبر ہیں اور انہیں دو قسم کے دو عذاب یوم القیامہ ✣

آیت ۴۰۔ الیس ذٰلک بقٰدرٍ الآیۃ۔ حدیث شریف میں اس آیۃ کے ختم پر ایک روایت میں سبحانک اللھم بلیٰ۔ اور دوسری روایت۔ بلیٰ انہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیر۔ جواباً فرمایا ہے ✣

پارہ ۲۹۔ سورہ الدھر رکوع ۱

آیت ۱۔ ھل اتیٰ انسان کا اپنی عمر کے پہلے قطعاً مذکور نہیں ہوا یا انسان کا ذکر تو اس وقت ہونا جب وہ ہمارے سامنے آیا اس میں کچھ سائنس کے ثبوت کی ضرورت نہیں۔

آیت ۲۔ من نطفۃٍ امشاجٍ نبتلیہ۔ من نطفۃ تھوڑی سی چیز سے۔ نبتلیہ بڑھاتے ہیں اس کو نطفہ سے علقہ پھر مضغہ پھر خلقِ آخر پھر طرح طرح کے انعامات کرتے ہیں۔ مشج کے لغوی معنے ملے کے ہیں۔ غذاؤں کا خلط۔ مرد اور عورت کی منی کا خلط ✣

آیت ۳۔ اما شاکراً و اما کفوراً۔ کسی شخص کے انعامات کو یاد کرتے ہیں تو اس کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ بڑی گھبراہٹ کے موقعہ پر ایک دعا اس طرح سے پڑھی ہے:۔

دعا

”اے میرے محسن اور میرے خدا ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر۔ اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ نہیں۔ آمین ثم آمین“ ✣

سلاسل۔ جو لوگ سچے دل سے خدا کی طرف توجہ ہو کر اس کی تلاش نہیں کرتے۔ ان پر خدا کی طرف سے ایک ایسی بلا پڑتی ہے کہ وہ دنیا کے دھندوں میں گرفتار ہو کر پابہ زنجیر ہو جاتے ہیں۔ اور سفلی کاموں میں ایسے سرنگون ہو جاتے ہیں۔ کہ گویا ان کی گردن میں ایک طوق ہے جو ان کو علوی زندگی کی طرف سر اٹھانے ہی نہیں دیتا۔ اور ان کے دلوں پر حرص و ہوا کی ایک سوزش لگی ہوئی ہوتی ہے کہ مال مل جائے۔ جائیداد حاصل ہو جائے۔ دنیوی عزت و رتبہ مل جائے۔ قیامت کے دن یہی امور ان کے لئے طوق و زنجیر کی شکل میں متمثل ہو جائیں گے ✣

آیت ۵ و ۶۔ ان الابرار یشربون من کاسٍ کان مزاجھا کافوراً۔ ابرار کی دو حالتیں دنیا اور آخرۃ کی اس آیۃ شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے بتلائی ہیں۔ دنیا کی یہ کہ ابرار کے دلوں پر حرص و ہوا کی سوزش سرد ہو جاتی ہے۔ دنیا کی طرف سے خنک چشم و خنک دل رہتے ہیں یہ سوزش ان کے دلوں پر نہیں رہتی کہ ہائے فلاں چیز ہمیں میسر نہیں۔ ہائے فلاں چیز ہمارے پاس نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ؎

از طمع جستیم ہر چیزے کہ آں بیکار بود ✣ خود فزوں کردیم ورنہ اندکے آزار بود

اس طمع و حرص کی آگ کو قرآن شریف میں یوں فرمایا ہے:۔

نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ ○ انھا علیھم مؤصدۃ ○ فی عمدٍ ممدّدۃ ○

حرص و طمع کی ایک آگ ہے جو دلوں پر جھپٹے مار رہی ہے۔ جس نے ان کو حق کی شنوائی سے ڈھانک لیا ہے۔ عمدٍ ممدّدۃ کی طرح لمبی لمبی امیدوں میں محبوس و لا الحواس ہیں۔ اس قسم کی آگ سے فرمایا کہ ابرار خنک چشم و خنک دل رہتے ہیں۔ یہی ان کا کافوری پیالہ ہے جیسی حالت دنیا سے یہ لوگ ساتھ لے جاوینگے۔ جزاءً وفاقاً کے طور پر ویسی ہی نعمت ان کو آخرت میں خداوند کریم عطا فرماوے گا ✣

آیت ۷۔ عیناً یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیراً۔ دنیا میں ان ابرار کی یہ سیرت رہی کہ جس رشد و ہدایت کو کافوری ٹھنڈک کی طرح انہوں نے آپ حاصل کیا تھا اس کی نہریں اور چشمے دور دراز ملکوں میں تبلیغی رنگ میں چیر چیر کر لے گئے۔ چین میں لے گئے۔ افریقہ میں لے گئے۔ روم شام اور ملک ہندوستان تک پہنچایا۔ اسی طرح آخرت میں جزاءً وفاقاً کے طور پر اللہ تعالےٰ نے بھی ان کو ہر قسم کی نعمتوں سے سیراب کیا۔ ہماری جماعت کی انجمنوں کو چاہئیے کہ یفجرونھا تفجیراً پر پوری توجہ اور جانفشانی سے مگر ٹھنڈے دل سے کوشش کریں ✣

آیت ۸۔ مسکیناً و یتیماً و اسیراً۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی قیدی کو اصحاب میں سے کسی کے سپرد کرتے تو آقا کو حکماً فرماتے ”احسن الیہ“ اس کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یہ بھی ایک روایت میں آیا ہے کہ غریمک اسیرک فاحسن الی اسیرک۔ تیرا مقروض تیرا قیدی ہے۔ اس کے ساتھ نیک سلوک کر ✣

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

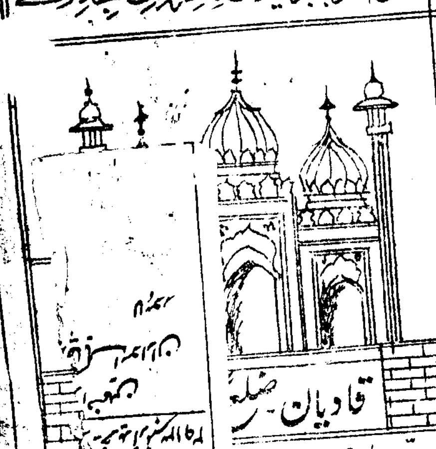

BADR QADIAN

عام قیمت پیشگی ۔۔۔

بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

قادیان ۔ ضلع ۔۔۔

مسیح وقت ومہدی ہم مجدد برسر اِس صدی

Q C G. No. L. X X X VIII

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ مرزا غلام احمد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۱

۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا والتحیۃ والسلام مطابق ۲ مئی سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۱ بیساکھ سمت ۱۹۶۹

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نوردین مصطفٰے پاؤ گے تم

نمبر ۲۸ و ۲۹

سفر سے واپسی | عاجز بہمراہی شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم علاقہ جہلم میں چند جگہوں پر وعظ کرکے واپس بخیریت قادیان پہنچا۔ روانگی سے قبل میں اپنے پیچھے اخبار کی اشاعت کا انتظام کر گیا تھا۔ اور میرے بعد پرچہ چھپتا رہا اور شائع ہوا۔ مگر افسوس واپسی پر مجھے لاہور میں ایک ضروری کام کے سبب چند روز امید سے زیادہ لگ گئے۔ اس واسطے بعد کی اخبار کی اشاعت میں دیر ہوئی۔ نیز ضمیمہ درس اس اخبار کے ساتھ شائع نہیں ہو سکا۔ میری غیر حاضری میں ڈاک بہت جمع ہو گئی۔ اور اکثر احباب کے خطوط بلا جواب پڑے ہیں۔ انشاء اللہ سب کے جواب جلد لکھے جائیں گے اور سفر دوالمیال کے حالات کسی اگلے پرچے میں ہدیہ ناظرین کئے جائینگے ✤

شیخ غلام احمد صاحب | اوچ ۔ ملتان ۔ گوجرہ لدھیانہ وغیرہ مقامات میں وعظ کرکے تابہہ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالےٰ اُن کا حافظ و ناصر ہو ✤

نیک مثال | برادر زین الدین محمد ابراہیم صاحب بمبئی نے اپنے بچوں کی شادی کی تقریب پر جسکا ذکر پہلے اخبار میں کیا جا چکا ہے۔ مبلغ یکصد روپے بمدِ تبلیغ خزانہ صدر انجمن میں بھیجا ہے۔ اللہ تعالےٰ انھیں جزائے خیر دے ✤

اخبار الحق دہلی | اب بالکل سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت کے مضامین سے پر ہوتا ہے۔ اڈیٹر صاحب کو یہہ تبدیلی مبارک ہو۔ موجودہ صورت میں غیر احمدی لوگ اس اخبار کو کہاں پسند کر سکتے ہیں۔ احباب کو اس کی امداد کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ کم از کم جب تک پشاوری تحریک کامیاب نہ ہو لے ✤

دُعا مدد | ہمارے عزیز بھائی صوفی غلام محمد صاحب (ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام) بی اے کے امتحان کے واسطے لاہور گئے ہوئے ہیں۔ ایسا ہی یہاں انٹرنس کے طلبائے اور طلبائے احمدیہ علیگڈھ کالج احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں ✤ برادر امیر اللہ صاحب احمدی موضع اسماعیلہ سے اور برادر الیاس الدین صاحب مدرس بہلولپور احباب سے روحانی جسمانی صحت کے واسطے دعا کے طالب ہیں۔ برادر قادر بخش صاحب کپورتھلہ سے اپنے واسطے شفاء مرض کے لئے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں ✤

میلاد رسول | آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کو چراغان کرنے اور جلسہ میں نعتیہ نظمیں پڑھنے کا رواج کم و بیش ہندوستان میں چلا آتا ہے۔ بلکہ ایک اور بدعت عید میلاد کی بھی شروع ہوئی ہے۔ ایسے موقعہ پر جو کچھ پڑھایا سنایا جاتا ہے اس کو مفید اور بابرکت بنانے کے واسطے جناب مولوی صوفی شاہ محمد حسن صاحب پھلواروی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات۔ آپ کے متعلق بشارات توریت و انجیل۔ عربی و انگریزی مورخین کی شہادت۔ دو تحریر دلچسپ مضامین کے ساتھ جا بجا نعتیہ نظمیں بھی درج کی ہیں لکھائی چھپائی کاغذ سب رسالے کی شان کے مطابق اعلیٰ ہیں قیمت آٹھ آنے فی نسخہ۔ اور شاہ صاحب موصوف سے پھلواری ضلع پٹنہ کے پتہ پر مل سکتی ہے ✤

ایک براہین | ایک نسخہ براہین احمدیہ میاں معراج الدین صاحب کا چھپوایا ہوا۔ عمدہ کاغذ پر۔ مجلد۔ جس کی پشت پر سنہری حروف میں براہین احمدیہ لکھا ہے۔ ایک صاحب مبلغ چار روپے پر فروخت کرتے ہیں جسے ضرورت ہو جلد منگوا لے ✤

✱

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان و برادران احمدیہ | حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ ایک شخص کو اپنی طبیعت کے متعلق حضور نے ۲۹۔ اپریل کو مفصلہ ذیل الفاظ لکھوائے ہیں "میں جب سے گھوڑے سے گرا ہوں اور چوٹ لگی ہے تب سے اُسکے اثر سے دائیں طرف کچھ نہ کچھ نقصان چلا آتا ہے"

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بمعہ دیگر ممبران وفد احمدیہ در ہندوستان کامیاب و بامراد بخیریت داخل دار الامان ہو گئے ہیں۔ دہلی۔سہارنپور۔ دیوبند میں بھی یہ مبارک وفد گیا تھا ہر جگہ کے حالات مفصل دریافت کر کے مدرسہ احمدیہ کے واسطے مفید معلومات کا ذخیرہ جمع کیا ہے اور ساتھ ہی سلسلہ حقہ کی تبلیغ بھی کی ہے ۔سُنا گیا ہے کہ شیخ یعقوب علی صاحب اس سفرنامہ کے مفصل حالات ایک کتاب کی صورت میں شائع فرماویں گے + شیخ غلام احمد صاحب وعظ کرتے ہوئے پٹیالہ پہنچے اور سامانہ محمود پور جانے والے ہیں صوفی غلام رسول راجیکی صاحب ملتان۔گوجرہ۔لائلپور میں وعظ کر کے واپس لاہور پہنچے + صوفی صاحب کے وعظ کا خاص طور پر پاک اثر سامعین کے دلوں میں ہوتا ہے۔جہاں سے وہ ایکدفعہ ہو آتے ہیں لوگ بار بار انکو بلانے کی خواہش رکھتے ہیں مکرمہ سکینۃ النساء واپس قادیان آگئی ہیں۔ان کا ایک ضروری مضمون اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج ہوگا + مولوی محمد عثمان صاحب قریشی جو الہ آباد میں تھے تبدیل ہو کر بمبئی چلے گئے۔ان کا موجودہ پتہ یہ ہے۔ دفتر ڈسٹرکٹ انجینیر جی آئی پی ریلوے +

مبارک | ہم اس خبر کو نہایت خوشی کے ساتھ شائع کرتے ہیں کہ ہمارے مکرم دوست ملک مبارک علی صاحب احمدی لاہوری کا نکاح مرحوم میاں قطب الدین صاحب مسگر احمدی امرتسری کی دختر نیک اختر ہاجرہ بیگم کے ساتھ ۱۵۔اپریل ۱۲ء کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح اعلان فرمایا۔لڑکی کی طرف سے اسکے برادران میاں ابراہیم و محمد اسمٰعیل و محمد اسحٰق خان صاحبان نے ایجاب قبول کیا + مہر مبلغ دو ہزار روپیہ۔

المخطبہ ۱۲ | ایک لڑکی خاندان معلیہ عمر سولہ سالہ کے نکاح کے واسطے ایک نوجوان صالح کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معرفت بدر ہمراہ آنے کے ٹکٹ کے ساتھ آئیں۔ جو مشتہر کو بھیج دی جائیں گی +

ضرورت اُستاد | ہمکو ایک معمر نیک چلن اُستاد کی بہت ضرورت ہے جو انگریزی میں انٹرنس پاس ہو۔ اور عربی بھی جانتا ہو۔ اور لڑکے پڑھانے کا سلیقہ رکھتا ہو۔ اور بچوں کے چال چلن کو بھی سنبھالنے کے قابل ہو۔ تنخواہ بیس ۲۰ یا پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار۔ اور خوراک معہ مکان رہائشی کے دیجاویگی۔ عیال بھی اگر ساتھ رکھنا چاہے تو صرف اُسکے خرچ کی حیثیت کے مطابق غلہ دیا جاویگا۔ ایسے آدمی کی سخت ضرورت ہے بلکہ ہماری جماعت کا بھی فائدہ ہے۔کیونکہ درس تدریس کی صورت میں اشاعت اور دعوت کا اثر یقینی ہے۔اگر کوئی احمدی بھائی خواہش کرے تو ملک نہ صرف پہاڑی بلکہ میدان بھی ہے۔آب و ہوا معتدل برلب دریائے سندھ۔پانی موسم گرما سخت سرد اور برفانی گویا پنجاب اور ہندوستان کے آدمی کے واسطے نمونہ بہشت ہے۔لوگ بھی اچھے ہیں۔جو صاحب تشریف لائیں۔کرایہ صرف انکی ذات کا یہاں پیشگی خط آنے پر بھیجدیا جاوے گا۔ سکندر خاں۔گڑھی حبیب اللہ خان ضلع ہزارہ

دیگر | ہمارے مکرم دوست سید عادلشاہ صاحب بھی ترنگ زئی ضلع پشاور سے ضرورت اُستاد ظاہر کرتے ہیں۔سید صاحب سے براہ راست خط و کتابت کی جا سکتی ہے +

جنازہ | برادر الٰہی بخش صاحب کالا خطائی سے اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست نماز جنازہ کرتے ہیں +

پشتو میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ | اللہ جزائے خیر دے انجمن احمدیہ پشاور کو جنھوں نے ابلاغ حق نامی مجموعہ میں وفات المسیح۔آثار قیامت۔نزول المسیح۔عقائد احمدیہ۔خروج دابۃ الارض۔خروج یاجوج ماجوج۔خروج الدجال۔ تحفۃ النبوۃ بمعہ ضمیمہ شائع کئے ہیں۔ایک رسالہ الاسلام نامی بزبان پشتو ہے ایک رسالہ البشریٰ بزبان فارسی ہے سرحد کے اکثر احمدی احباب نے عموماً اور جماعت احمدیہ پشاور نے خصوصاً انکے طبع کرانے میں بڑی محنت سے کام لیا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔پشتو زبان میں یہ پہلی کتابیں ہیں جو اس سلسلہ کے حالات کے متعلق شائع ہوئی ہیں اور میرزا اندر علی صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور کی معرفت مل سکتی ہیں۔ دس رسالے ۔۔۰ صفحات کے ہیں اور قیمت صرف ایک روپیہ ہے + انجمن مذکور نے حقیقۃ المہدی نامی ایک کتاب بزبان پشتو شائع کرنیکا انتظام کیا ہے کل کتاب قریباً ۴۵۰ صفحہ کی ہے۔ اور عنقریب شائع ہوگی جنکو ضرورت ہو۔ ایجنسی مذکور سے منگوائے +

کلام امیر | فرمایا۔ دینی معاملات میں غیر مذہب کے لوگونکو حکم بنانا بالکل غلط اور گناہ ہے۔اور قرآن شریف کے خلاف ہے + اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ۔

فرمایا۔ایک شخص نے حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کے سامنے تجویز کی تھی کہ لنگر کا کھانا بہت اعلیٰ ہونا چاہیئے حضرت نے لنگر خانہ کے مہتمم کو بُلا کر کہا کہ دال کو بہت پتلا کیا کرو۔ لوگ یہاں اعلیٰ کھانوں کیخاطر نہیں آتے۔ بلکہ دین سیکھنے اور مجاہدہ و ریاضت کے لئے آتے ہیں +

فرمایا۔کھانے اعلیٰ ہوں تو پھر اسکے دیگر لوازمات عشرت بھی طلب ہونگے۔یہ ایک خرابی کی راہ ہے۔جو طالب علم عمدہ کھانے مانگتا ہے وہ اچھا نہیں +

ایک غلطی کی اصلاح | ایڈیٹر صاحب نور افشان ۲۶ اپریل کے پرچے میں ہماری ایک غلطی کا اظہار کرتے ہیں فرماتے ہیں آپ نے جو (بدر میں) یہ لکھا ہے کہ یورپ کی خیرات سے مشن کیپونڈ کو مفت خوروں سے بھر لینا آسان ہے آپ کو اتنا علم نہیں کہ ہمارا تعلق یورپ سے بالکل نہیں ہے ہم تو امریکن مشن والے ہیں۔آپکی عقل کہاں کہاں چکر کھا رہی ہے +

اس کے جواب میں ایڈیٹر صاحب نور افشاں کیخدمت میں عرض ہے کہ ہم بے فائدہ جھگڑا کرنیوالے نہیں۔ہم اس معاملہ میں اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے مذکورہ بالا فقرہ میں بجائے یورپ کے لفظ امریکہ سمجھا جائے +

جاپانی مشین کہاں ملتی ہے | کیا کوئی بھائی مجھے بذریعہ بدر مطلع فرما کر مشکور کر سکتے ہیں کہ کپڑا بُننے کی دستی جاپانی مشین کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے یا کوئی اور مشین جو قدرے آسان ہو + (ایک خریدار۔)

بڑے آدمی | ہمعصر پرکاش نے پبلک کے سامنے ایک سوال پیش کیا ہے کہ اسوقت ہندوستان کے چھ بڑے آدمی کونسے ہیں۔ اور جسکے بتلائے ہوئے آدمی کثرت رائے سے بڑے ثابت ہوں۔ اُسکو مبلغ پچاس روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ بات تو دلچسپ ہے مگر حقیقی معنوں میں بڑے آدمیوں کی قدر اُسکے زمانے کے لوگوں میں کم ہی تسلیم ہوتی ہے۔ اور اگر کثرت رائے پر فیصلہ ہے تو اپنے زمانے میں کبھی کوئی صادق بڑا نہیں کہلا سکتا کیونکہ بڑا وہ ہے جو خلقت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے۔ خیر خواہ اصلاح چاہتا ہے اور اصلاح لوگوں کو بُری لگتی ہے +

مبارک ۔ سید عبدالحی عرب صاحب مولوی فاضل کا نکاح عائشہ بنت میاں احمد دین [illegible]

انفاق فی سبیل اللہ کا نادر موقعہ

احباب کو یہ خبر پہنچ چکی ہوئی ہے۔ کہ مدرسہ کی تعمیر کا کام جاری ہونے والا ہے۔ اور اُس کے واسطے مبلغ ایک لاکھ روپیہ درکار ہے + سو کام شروع ہو گیا ہے اور اس چندہ کے واسطے حضرت مولوی محمد علی صاحب نے ایک اپیل قوم کی خدمت میں پیش کی ہے جس کی نقل درج اخبار کی جاتی ہے۔ جس محبت اور درد کے ساتھ مولوی صاحب نے یہ تحریک پیش کی ہے اُس پر کچھ بڑھانے کی نہ مجھے ضرورت ہے اور نہ مجھ میں طاقت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ قوم اِس پر پوری توجہ کر کے صحابہ کا نمونہ دکھائے گی۔ لاہور میں اس تحریک پر قریب سات ہزار روپے کے چندہ لکھا جا چکا ہے۔ جس میں شیخ رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب و ڈاکٹر مرزا صاحب نے ایک ایک ہزار روپے دیا ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ (ایڈیٹر)

ہر ایک احمدی ایک دفعہ اس اشتہار کو پورا پڑھ لے +
ہر ایک احمدی کوشش کرے کہ جس احمدی تک یہ اشتہار نہیں پہنچا۔ اُسے پہنچا دے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تعمیر مدرسہ کیلئے ایک لاکھ روپے کی فراہمی کی تحریک

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس طرح ہر انسان کی زندگی میں بعض اوقات ایسے آجاتے ہیں کہ اُسے اپنی آسائش یا اپنی عزت یا اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے ساری ہمت صرف کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح ہر قوموں کی زندگی میں بھی لازمًا ایسے اوقات آجاتے ہیں کہ ساری قوم کو اکٹھے ہو کر اپنی کل ہمت کو ایک طرف لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسی ہی ایک ضرورت کو لے کر میں صدر انجمن احمدیہ یا خود سلسلہ احمدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں +

جس قدر کوئی مقصد بلند ہوتا ہے اُس کے حصول کے لئے ایک فرد یا قوم کو ہمت بلند کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے سلسلہ کے نصب العین جو عظیم الشان کام ہیں ان میں ایک کام اور نہایت ضروری کام اگر اسلام کی اشاعت غیر مسلموں میں ہے۔ تو اسی اشاعت اسلام کا ہی ایک پہلو مسلمان بچوں کی تعلیم بھی ہے۔ اس تعلیم کی بنیاد مدرسہ تعلیم الاسلام کے رنگ میں خود حضرت مسیح موعودؑ نے آج سے کوئی پندرہ سال پیشتر رکھی۔ اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہی تھا جس نے اس بنیاد پر ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کر دی۔ مگر بھائیو جو کچھ ہم نے کر لیا ہے اب صرف اُسی کی طرف نہ دیکھو بلکہ جو کچھ کیا ہے اس کو اس عظیم الشان کام کے سامنے رکھ کر دیکھو جو ابھی ہم نے کرنا ہے۔ کیا وہ غرض جو تمہارے برگزیدہ امام کے مدنظر تھی وہ ایک ہائی سکول کے مکمل ہو جانے سے پوری ہو سکتی ہے ؟ یقینًا آپ سب اس کے جواب میں یک زبان ہو کر بول اُٹھینگے کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ تو ایک بنیاد تھی جو آپ نے اپنے دست مبارک سے رکھدی دنیا کا دستور ہے کہ بڑے لوگوں سے عظیم الشان کاموں کے بنیادی پتھر رکھواتے ہیں تمہارا مسیح موعودؑ بھی تمہاری قوم کی تعلیم کے لئے ایک بنیادی پتھر رکھ گیا ہے۔ اب اِس پر عمارت بنانا تمہارا اپنا کام ہے۔ آیندہ نسلیں اس پر کیا کیا بنائیں گی اس کا علم تو اللہ تعالےٰ ہی کو ہے مگر سردست ایک کالج کی ضرورت کا احساس ان زبردست احساسات قومی میں داخل ہو چکا ہے۔ جن کی طرف سے ہم کسی وقت خالی الذہن نہیں ہو سکتے۔ اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح تو اُس کے لئے عملی کوشش بھی کئی دفعہ فرما چکے ہیں۔ مگر جہاں یہ سچ ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یہ بھی سچ ہے کہ جب تک بنیاد یعنی سکول کی تکمیل نہ ہو جائے۔ یہ بنیاد اس قابل نہیں کہ اس پر ہم اور عمارت بنا سکیں۔ سردست تعلیم کے ایک دوسرے پہلو کو جس کا حکم بالتصریح قرآن کریم میں ہے **فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم** یعنی مبلغین واعظ اور علمائے تیار کرنے کے سلسلہ تعلیم کو مدرسہ احمدیہ کی صورت میں شروع کر دیا گیا ہے مگر انکی ضروریات کا ابھی ہمیں ویسا ہی فکر ہونا چاہیئے جس طرح اپنے اہل و عیال کی ضروریات کا فکر ہے۔ خدا کے محض فضل سے ہائی سکول کی امداد اور فیس ملا کر چندوں کی بہت تھوڑی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ اور اس لئے جو اپیلیں مدرسہ کی کمی آمد کے متعلق کرنی پڑا کرتی تھیں اب وہ ضرورت باقی نہیں رہی۔ لیکن عمارت کی ضرورت ابھی تک پوری نہیں ہوئی اور زیادہ تر اس کے پورا نہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ توسیع عمارت کی ضرورت صرف ایک مدرسہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے نہیں بلکہ دو مدرسوں کے لئے ہے +

میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن میں مکان کی مشکلات کو آپ کے سامنے رکھ سکوں۔ جہاں ایک مدرسہ اور نشتر اسی بورڈر رہا کرتے تھے۔ وہاں اب علاوہ اسی قدر بورڈروں اور ایک مدرسہ کے پورا ایک مدرسہ اور رکھنا پڑتا ہے۔ اور اس قدر دقت آکر واقع ہوئی ہے کہ کوئی جماعت ہائی سکول کی مسجد میں بٹھائی جاتی ہے اور کچھ جماعتوں کو باہر دارالعلوم میں بورڈنگ کے ایک طرف لے جانا پڑا ہے لیکن اگر بیس پچیس بورڈر بھی اور آگئے تو وہ جگہ بھی نہ رہے گی شہر میں کوئی جگہ نہیں جو کرایہ پر مل سکے۔ مدرسہ احمدیہ کے بورڈر بمشکل تمام گذارہ کر رہے ہیں اور نئے بورڈر آجاویں تو اُن کے لئے جگہ نہیں۔ باوجود مکانات کی اس قدر تنگی کے قوم پر چندوں کے بوجھ کا خیال کر کے ایک ہی بورڈنگ ہوس بنا کر آئندہ سلسلہ تعمیر

کو جاری رکھنے کا ارادہ بہت کچھ بدل چکا تھا مگر ارادہ الٰہی یہ نہ تھا کہ ہم اتنی جلد اپنی ہمتوں کو پست اور اپنی طاقتوں کو کمزور کر دیں۔ اس لئے خود اس نے حکام کے دل میں یہ ڈالا کہ انہوں نے ہمیں بہت سی امداد کا وعدہ دیا۔ جو بورڈنگ ہوس قریبًا پچپن یا ساٹھ ہزار کی لاگت سے بن چکا ہے۔ اس میں بھی چھبیس ہزار روپیہ گورنمنٹ نے بطور امداد دیا ہے۔ جس میں سے بیس ہزار وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے اور چھ ہزار عنقریب ملنے والا ہے۔ اب تعمیر مدرسہ کے لئے جب نقشہ کی تجویز ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جس طرح بورڈنگ ہوس کی عمارت ممتاز ہے۔ ہمارے ہائی سکول کی عمارت بھی دوسرے مدرسوں میں ایک ممتاز عمارت ہونی چاہیئے۔ چنانچہ پہلا نقشہ جو تیار کرایا گیا وہ قریبًا اسّی ہزار روپے تخمینہ کا تھا۔ مگر پھر قومی چندوں کے بوجھ کا خیال کر کے یہ ارادہ کر لیا گیا تھا کہ اسے اور بھی کم کر کے صرف پچاس ساٹھ ہزار روپے کے تخمینہ کی عمارت بنوائی جاوے جس میں سے نصف کے قریب گورنمنٹ نے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے اسے پسند نہیں کیا۔ بلکہ آپ کی ہمت بلند اس امر کی مقتضی ہوئی کہ اس سے بھی عظیم الشان عمارت ہو۔ چنانچہ آخری نقشہ جو منظور ہو چکا ہے ایک لاکھ روپے کے تخمینہ کا ہے۔ اس روپے میں سے تیس ہزار گورنمنٹ نے منظور کیا ہے۔ جو اسی سال کے اختتام سے پہلے مل سکتا ہے بشرطیکہ ہم ساٹھ ہزار روپیہ تعمیر مدرسہ پر خرچ شدہ دکھا دیں۔

تو خلاصہ یہ ہے کہ اسوقت ستر ہزار روپے کی ضرورت ہے جس میں سے چالیس ہزار روپیہ چار ماہ کے اندر اندر وصول ہو جانا ضروری ہے۔ بلکہ اس کا بہت حصہ بہت ہی جلد وصول ہو جانا ضروری ہے تاکہ دسمبر تک عمارت مدرسہ کی نیچے کی منزل تیار ہو کر امداد کا پورا تیس ہزار روپیہ جو منظور ہو چکا ہے گورنمنٹ سے ہم لے سکیں۔ ورنہ اگر خدانخواستہ ہم ساٹھ ہزار خرچ نہ دکھا سکے تو اس میں نہ صرف اس روپے کا ہی نقصان ہے جو کہ گورنمنٹ ہمیں دینا منظور کر چکی ہے بلکہ اتنی بڑی قوم کیلئے یہ بڑی ہتک ہے کہ وہ اپنا ارادہ ظاہر کر کے پھر اس کام کو وقت پر نہ کر سکے ہماری غیرت قومی۔ نہیں ہمارا وہ عہد جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ہم کر چکے ہیں۔ وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اسوقت کسی قسم کی بھی سستی ہم سے ہو۔ میں نے اپنے مطالبہ کو نہایت صفائی سے اور ٹھیک ٹھیک پیش کیا ہے یعنی آپ لوگوں سے سال کے اختتام سے پہلے صرف چالیس ہزار روپے کا مطالبہ کیا ہے ورنہ ضرورت تو ساٹھ ہزار کی ہے کیونکہ جب تک پہلے اپنے گھر سے ہم ساٹھ ہزار روپیہ خرچ شدہ نہ دکھا دیں۔ اسوقت تک گورنمنٹ کا موعودہ روپیہ نہیں مل سکتا۔ مگر اس دقت کی ایک راہ سوچ لی گئی ہے اور حتی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ قوم پر بوجھ ہلکا اور تدریجًا رہے۔ اور چالیس ہزار روپیہ اس سال کے اندر اور بقیہ تیس ہزار اگلے سال میں وصول ہو جاوے۔

آپ صاحبان میں سے اکثر کو یاد ہوگا کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک تجویز ایک لاکھ روپے کے مستقل سرمایہ کی مخدومی مکرمی جناب میر حامد شاہ صاحب نے پیش کی تھی۔ جس میں سے ایک چوتھائی کے جماعت سیالکوٹ کی طرف سے پورا کر دینے کا وعدہ انھوں نے فرمایا تھا۔ اور بقیہ تین چوتھائی کو دوسری انجمنوں کیطرف سے پورا کرنے کا وعدہ میں نے کیا تھا۔ اس وقت عمارت مدرسہ کے بنانے کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور نہ ایک لاکھ کا تخمینہ کسی کے ذہن میں تھا اُدھر ایک لاکھ کی فراہمی کی تجویز کا جلسہ سالانہ میں پیش ہو کر پسند کیا جانا اور اِدھر پورے ایک لاکھ کا تخمینہ عمارت مدرسہ کا ہونا۔ یہ خود بتا رہا ہے کہ وہ تحریک بھی اللہ تعالےٰ کے خاص ارادہ کے ماتحت تھی باقی رہا مستقل سرمایہ کا سوال۔ سو ہمارا مستقل سرمایہ تو اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہے جب تک اس کا ہاتھ ہماری تائید میں ہے ہماری ایک ایک پائی جو چندہ سے وصول ہوتی اور ملکر کئی ہزار روپے تک پہنچ جاتی ہے بنک کے سرمایہ سے بہت زیادہ مستقل ہے۔ دوسرے جو روپیہ عمارت پر لگتا ہے وہ تو خود مستقل سرمایہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس طرح پر ایک ہی کام سے دونوں مقصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء ہے کہ یہ کام پورا ہو کیونکہ قبل اسکے کہ ہم میں سے ایک شخص بھی ایک پیسہ دے تیس ہزار روپے یا قریبًا ایک تہائی کا انتظام محض اُس نے اپنے فضل سے کر دیا۔ اور جہاں ہم اس کے اِس فضل کا شکریہ ادا کرتے ہیں ساتھ ہی لئن شکرتم لازیدنکم کے خدائی وعدہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

پس اے قوم کے جوان ہمت بزرگو! اور اے بزرگ ہمت جوانو! اُٹھو اور کوشش کرو۔ تمہارے مقصد کے تہائی حصہ کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے پورا کر دیا۔ اب تم کوشش اور ہمت کر کے اور بڑے بڑے فضلوں کے جاذب بنو جس کام کے لئے اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہو اس کے لئے وہ خود ہی اسباب بھی پیدا کر دیتا ہے پس اس کے اس فضل پر غور کرو کہ قبل اسکے کہ تم نے ایک قدم بھی اٹھایا ہو اس نے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر چشم زدن میں تمہیں منزل کی ایک تہائی طے کرا دی۔ اس کے اس فضل کا عملی شکریہ یہی ہے کہ تم اس کے ارادہ میں معاون بنو۔ اور انصار اللہ میں داخل ہو جاؤ۔ اور تم آرام نہ کرو اور نہ تھکو جب تک کہ اس منزل کو طے نہ کر لو۔ کام تو آخر ہو ہی جاتا ہے اور یہ تو فیصلہ ہو چکا ہے کہ بلا کسی مزید انتظار کے فی الفور کام شروع کر دیا جاوے اب تم چاہو تو خود ہمت کر کے مجھے تعمیر کے کام کی طرف پوری توجہ کے لئے فارغ کر دو اور اگر چاہو تو اپنے دروازوں پر میری حاضری کو ضروری قرار دیدو۔ آٹھ ماہ کے اندر اندر پہلی منزل عمارت کی جو ساٹھ ہزار روپے خرچ کو چاہتی ہے کھڑا کر دینا ضروری ہے اور مَیں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعائیں ساتھ ہیں اور آپ کا یہ ارشاد ہے کہ پورے زور اور توجہ سے اس کام کو فی الفور شروع کر دیا جاوے اور کسی قسم کا انتظار نہ کیا جاوے۔

آپ میں سے جو صاحب جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہونگے یا جنکو اور کوئی موقعہ یہاں آنے کا ملتا ہے انھوں نے دیکھا ہوگا کہ کسقدر عظیم الشان عمارت بورڈنگ ہوس کی آپ ہی لوگوں کی ہمت سے۔ ہاں اللہ کے فضل سے کھڑی ہوگئی۔ اس عمارت کے لئے بہت سے احباب نے خوب دل کھولکر چندہ دیا بعض نے بے توجہی کی لیکن کیا جنھوں نے چندہ دیا تھا وہ آج اس چندہ کے دینے کی وجہ سے اپنے آپ کو مالی مشکلات میں پاتے ہیں؟ کیا وہ چندہ دے کر تنگدست ہو گئے ہیں؟ میں آپ لوگوں میں سے سب کے چھوڑ کر کسی کے بھی ذاتی حالات سے واقفیت نہیں

رکھتا مگر بہت ہی قلیل تعداد سے۔ لیکن اس کلام پر ایمان لاکر جو ہماری روحوں کی غذا ہے۔ میں یہ قسم کھاکر کہتا ہوں کہ کوئی شخص چندہ دینے سے غریب اور مفلس نہیں ہوجاتا بلکہ میرا جہاں تک تجربہ ہے میں تو انہی لوگوں کو مالی مشکلات میں دیکھتا ہوں جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے وقت اپنے دلوں میں تنگی پاتے ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ خدا سچا اور اُس کا کلام سچا ہے وہ فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر و یأمرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلاً۔ واللہ واسع علیم۔ یہ تو شیطان ہے جو تمہیں ڈراتا ہے کہ تم کہاں سے خدا کی راہ میں دو یا ایسا نہ ہو کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کردو تو تنگدست ہوجاؤ اور شیطان ہی بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا پاک وعدہ تو یہ ہے کہ وہ تمہاری حفاظت کریگا اور بہت کچھ تمہیں عطا فرمائے گا۔ اللہ بڑی وسعت والا۔ علم والا ہے +

یہاں دو باتوں کو اکٹھا کیا کہ شیطان تمہیں تنگدستی سے ڈراتا اور بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے یعنی جب خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہوتا ہے تو اسوقت شیطان یا رحمت الٰہی سے مایوس ہستی ڈراتی ہے کہ تم خدا کی راہ میں دیکر غریب اور تنگدست ہوجاؤ گے لیکن جب دوسرا موقعہ آتا ہے تو وہی مال جس کو خدا کی راہ میں دینے سے تم نے بخل کیا تھا شیطان تم سے بُرے کاموں پر خرچ کرادیتا ہے +

پس میرے دوستو! ہاں خدا کی کلام پر زندہ ایمان رکھنے والی قوم! فقر سے مت ڈرو۔ ایسا ڈر پیدا کرنے والا شیطان ہے اور وہ نیکی کے موقعہ سے تمہیں ڈراکر وہی تمہارا مال بُرے کاموں پر خرچ کرادیتا ہے۔ ہاں اگر کوئی خدا کی راہ میں خرچ کرکے تنگدست ہوگیا ہے تو مَیں اُس سے کچھ نہیں مانگتا۔ مگر خدا کے لئے غور کرو کہ جب تم سے خدا کی راہ میں مانگا جاتا ہے تو کیوں تمہاری طبیعتوں میں مضائقہ پیدا ہوتا ہے۔ کیوں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہائے اتنے بڑے مطالبہ کو ہم کس طرح پورا کریں۔ تم اپنے ذاتی کاموں میں بڑے بڑے مطالبات کو پورا کردیتے ہو تم میں سے ایک ایک آدمی ہزارہا روپوں کے مکانات بناسکتا ہے۔ سینکڑوں روپوں کے دوسرے اخراجات پورے کرسکتا ہے۔ کیا مالی مشکلات کا خیال اسی وقت کے لئے باقی رکھ چھوڑا ہے جب خدا کی راہ میں مطالبہ کیا جاوے دنیا کے لوگ اس مادی زمانہ میں سمجھیں یا نہ سمجھیں پر مَیں خوب جانتا ہوں کہ تم میں سے بڑا حصہ خوب سمجھتا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا کیا چیز ہے۔ لیکن جو اس مرتبہ کو نہیں پہنچا وہ یہی غور کرے کہ یہ جو کچھ اس روپے سے بنے گا دنیا میں احمدی قوم کی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان ہی نہیں بلکہ قوم کی عزت وشوکت کا بھی ایک نشان ہے۔ جب تم اپنے لئے اپنے ایک بھائی سے ملکر مکان بناتے ہو تو تمہیں کیا پتہ ہوتا ہے کہ وہ مکان تمہارے کس کام آئے گا یا کل کو تمہارے جانشین اُسکی کیا گت بنائینگے اسکو کسی بُرے مصرف میں لائینگے یا کوڑیوں کے مول فروخت کرینگے۔ اب اپنی نظر کی تنگی کو دُور کرو اور ذرہ دائرہ نظر کو وسیع کرو تو دیکھو کہ یہ جو ایک قومی عمارت بنے گی۔ اسے تم سب بھائی ملکر بناؤگے ہاں گو رسمی معنوں میں تم حقیقی بھائی نہ ہو مگر حقیقی بھائی تم ہی ہو۔ تو یہ عمارت تم سب بھائیوں کا مشترکہ گھر ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ بڑھے گا پھلے گا اور پھولے گا۔ نیک اغراض کے لئے استعمال ہوگا۔ اور اس کی ایک ایک اینٹ اگر آج مٹی کی اینٹ ہے تو جو نسلیں تمہارے پیچھے آئینگی وہ اسی اینٹ کو سونے کی اینٹ سمجھیں گی۔ تم اگر اپنے بزرگوں کے کارناموں پر فخر کرتے ہو تو کچھ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لئے فخر کرنے کے واسطے بھی چھوڑ جاؤ۔ تو اس اپنی قوم کے گھر کو۔ ہاں اپنی سچی اور مخلصانہ قربانیوں کے ظاہری نشان کو۔ اکٹھے ہوکر ایک ہوکر بناؤ۔ اور اگر تم میں ایک ایک اتنی ہمت بھی اس گھر کے بنانے کے لئے کرے جتنی تم اپنے ذاتی مکانوں کے بنانے کے لئے کرتے ہو۔ تو سکول کیا کالج بھی چند دنوں میں کھڑا ہوسکتا ہے +

اب اس سے زیادہ میں کیا لکھوں۔ تمہاری ضروریات کو (یاد رکھو کہ سلسلہ کی ضروریات تمہاری ہی ضروریات ہیں اور جب تم اس کو اچھی طرح سمجھ لوگے تو تمہارے کاموں کی رکاوٹیں بھی دُور ہوجاوینگی) ہاں تمہاری اپنی ضروریات کو مَینے تمہارے سامنے پیش کردیا ہے۔ کوئی مبالغہ نہیں صاف صاف ضرورت ہے پھر تمہیں خدا کا حکم بھی سُنادیا ہے۔ اب یہ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے جس طرح چاہے ان الفاظ کا جو خدا جانتا ہے مَینے بڑے دردِ دل سے لکھے ہیں نیک اثر آپ لوگوں کے دلوں پر ڈالے اور یہ فہم عطا فرماوے کہ یہ مالی قربانی تمہارے اپنے فایدہ کے لئے ہے۔ میری تجویز اس رقم کی فراہمی کے لئے یہ ہے کہ ہم سب ایک اصل پر کاربند ہوں اور کم از کم اس کی تعمیل ہم سب اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے فرض کرلیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لینفق ذو سعۃ من سعتہ ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما اٰتٰہ اللہ۔ لا یکلف اللہ نفساً الا ما اٰتٰھا۔ سیجعل اللہ بعد عسر یسراً۔ جسکو اللہ تعالےٰ نے فراخی دی ہے چاہیئے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر رزق کی تنگی ہے وہ جو کچھ خدا نے اسے دیا ہے اسی میں سے خرچ کرے (اللہ کسی شخص پر اس سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا جس قدر اسے دیا ہے)۔ ہاں اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد فراخی کردے گا + اس آیت کریمہ میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ جسکو اللہ تعالےٰ نے فراخی دی ہے وہ فراخدلی سے دے اور جو نسبتاً تنگدست ہے وہ بھی جو کچھ خدا نے اُسے دیا ہے اُس میں سے دے۔ خواہ ایک انسان تنگدست ہی ہو مگر اللہ تعالےٰ نے اسکو رزق پہنچانے کا کوئی سامان تو آخر کر ہی رکھا ہے۔ پس جس طرح اسے پہنچتا ہے اسی طرح دے تھوڑا پہنچتا ہے تو تھوڑا دے زیادہ پہنچتا ہے تو زیادہ دے۔ فراخی والے کو تو کوئی فکر ہونا چاہیئے ہی نہیں۔ تنگی والے کو اگر فکر ہے تو وہ یہ سمجھ لے کہ اگر باوجود تنگی کے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرے گا تو اللہ تعالےٰ تنگی کے بعد اسے فراخی عطا فرماوے گا +

پس میرے بھائیو! اُٹھو اور اس اصل قربانی پر کاربند ہوجاؤ۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے بہت دیا ہے وہ خدا کی راہ میں دینے میں یہ خیال نہ کرے کہ میری جیب سے بہت سا روپیہ نکل جائے گا۔ اور جسے تھوڑا دیا ہے وہ یہ خیال نہ کرے کہ یہ تھوڑا دیکر میں اور بھی تنگدست ہوجاؤنگا۔ پس گو ایک دفعہ بورڈنگ ہوس کی تعمیر کے وقت پہلے بھی مَینے یہ عرض کیا تھا کہ سب احباب اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ یا آمدنی دیدیں اور بہت سے احباب نے دی بھی جس سے بورڈنگ ہوس بنگیا ہے۔ اب دوبارہ اس ایک

لاکھ کے سرمایہ کو پورا کرنے کیلئے میں یہی تجویز آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ ایک ایک ماہ کی آمدنی اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیدو۔ یہ کم از کم مطالبہ ہے جو شخص شرح صدر سے اس سے زیادہ دیتا ہے وہ زیادہ پاوے گا۔ ایک یہ بھی ضروری گذارش ہے کہ بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ ہم شرح صدر سے اتنا نہیں دے سکتے جتنا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ پھر اپنے اندر شرح صدر زیادہ دینے کے لئے پیدا کرو۔ اگر اس قوم کا جس نے زندہ خدا کو اس زمانہ میں دیکھا جس نے آیات اللہ کو دیکھا اور انہیں قبول کیا۔ جس نے دیکھ لیا کہ ہمارا خدا آج بھی وہی خدا ہے جو حضرت ابراہیم موسیٰ عیسےٰ علیہ السلام اور بالآخر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا تھا۔ اگر اس قوم کا ایمان بھی خدا کی راہ میں دل کھولکر دینے کے لئے شرح صدر پیدا نہیں کرسکتا تو یہ ڈر ہے کہ خدا کسی دوسری قوم کو اس کی جگہ نہ لے آوے۔ دیکھو تم اس سلسلہ کی بُنیادی اینٹیں ہو اور حکیم علیم خدا جو یہ عمارت بنانا چاہتا ہے اس کی حکمت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ بنیادی اینٹیں بہت مضبوط ہوں اگر تم اپنے آپ کو بُنیادوں میں لگنے کے قابل نہ بناؤ گے اگر تم اپنے اندر ایمان کی مضبوطی اور انفاق فی سبیل اللہ میں شرح صدر پیدا نہ کروگے تو پھر ان بُنیادوں سے اکھیڑ کر پھینک دیئے جاؤ گے خدا کے ہاں کمی نہیں۔ دیکھو اللہ تعالےٰ کے اس پاک کلام پر غور کرو جو مومنوں کو مخاطب کرکے فرمایا ہے ھا انتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ واللہ الغنی وانتم الفقراء وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔ یہ وہ آیت ہے جس پر سورہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) ختم ہوتی ہے۔ اور اس کا لفظی ترجمہ میں تمہیں سناتا ہوں۔ دیکھو سُن لو اور اچھی طرح سُن لو تم۔ ہاں تم۔ وہ لوگ ہو جن کو بلایا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (اپنے مالوں کو) خرچ کرو پھر تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ صرف اپنی جان سے ہی بخل کرتا ہے اللہ تمہارا محتاج نہیں ہاں تم ہی اس کے محتاج ہو۔ پس اگر تم (اس حکم کی تعمیل سے) پھر جاؤ تو وہ (جو ہر احتیاج سے بالاتر ہے اور تمہارا محتاج نہیں) تمہاری جگہ ایک اور قوم کو لے آوے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہونگے ✠

پس میرے دوستو! سنبھل جاؤ اپنے ایمانوں کو ان نشانہائے الہٰی کو یاد کرکے جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر تمہیں دکھائے گئے مضبوط کرو اپنے اندر اللہ کی راہ میں دل کھولکر خرچ کرنے کے لئے شرح صدر پیدا کرو اور اگر تم اپنے وعدوں پر قائم ہو تو اس شرح صدر کا پیدا ہونا کچھ بھی مشکل نہیں بلکہ تمہارے دلوں میں یہ شرح صدر پہلے سے پیدا ہوچکی ہے اس آیت پر غور کرو۔ تم خصوصیت سے آج تیرہ سو سال بعد اسکے اسی طرح مخاطب ہو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اسکے مخاطب تھے۔ تم کو خدا کی راہ میں۔ ہاں اس راہ میں جسے تمہارا مسیح خدا کی راہ قرار دے چکا ہے اور جسے تم خدا کی راہ یقین کرتے ہو خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ پس دیکھنا بخل نہ کرنا کیونکہ تمہارا خدا جس طرح رحیم و کریم ہے غیور بھی ہے ✠

آخیر میں میں اسقدر اور کہنا چاہتا ہوں کہ جو احباب یکمشت اپنے سارے ماہ کی آمد نہیں دے سکتے وہ نصف آمد کو تین برابر اقساط میں دیدیں۔ اور باقی نصف کو خواہ بارہ اقساط میں پورا کردیں۔ پہلی قسط بہر حال یکم مئی کو ادا ہوجانی چاہیئے

اس کے لئے میں ساتھ ہی ایک نمونہ کا فارم بھی تجویز کرتا ہوں جسکی خانہ پُری کرکے ایک حصہ مقامی انجمن کے سکرٹری کو دیدیا جاوے اور ایک حصہ ایفائے وعدہ کی یاددہانی کیلئے اپنے پاس بطور یادداشت رکھ لیا جاوے۔ جہاں مقامی انجمن نہیں ہے۔ لازم ہے کہ پہلا حصہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجدیں۔ یہ اشتہار ایک ایک احمدی کے ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ اور جسقدر خواندہ احباب ہیں وہ اپنے ہاتھوں سے اسکی خانہ پُری کریں اور جو خواندہ نہیں وہ اپنے احباب سے کرادیں۔ اسقدر اور بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ وقت ہے کہ سب جماعت کی ہمت ایک طرف اکٹھی ہو۔ یہ ایسا وقت ہے جیسے فرضوں کی جماعت کا وقت ہوتا ہے کہ اسوقت سب کا اس جماعت میں شامل ہونا فرض ہے اور نوافل ایسے وقت میں ادا نہیں ہوسکتے۔ ہاں اس کو پورا کرکے پھر نوافل کی طرف متوجہ ہو جاؤ ✠

بالآخر میر حامد شاہ صاحب اور اُنکی وساطت سے جماعت سیالکوٹ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی ایک چوتھائی والے وعدہ کو پورا کریں۔ والسلام

خاکسار **محمد علی** سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان - ۱۶- اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

نام ۔ پتہ مع سکونت ۔ ضلع ۔ اوسط آمدنی ماہوار

میں وعدہ کرتا ہوں کہ مبلغ ۔ روپے چندہ تعمیر مدرسہ حسب ذیل اقساط سے ادا کرونگا

وعدہ

قسط اول ۔ یکم مئی سنہ ۱۹۱۲ء ۔ روپے

قسط دویم ۔ یکم جون سنہ ۱۹۱۲ء ۔ روپے

قسط سویم ۔ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۲ء ۔ روپے

ایفائے وعدہ

تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم

بقیہ ۔ روپے ۔ برابر ماہوار اقساط میں ادا کرتا رہونگا جبتک کہ کل رقم پوری ہو جاوے

نام ۔ پتہ مع سکونت ۔ ضلع ۔ اوسط آمدنی ماہوار

میں وعدہ کرتا ہوں کہ مبلغ ۔ روپے چندہ تعمیر مدرسہ حسب ذیل اقساط سے ادا کرونگا

وعدہ

قسط اول ۔ یکم مئی سنہ ۱۹۱۲ء ۔ روپے

قسط دویم ۔ یکم جون سنہ ۱۹۱۲ء ۔ روپے

قسط سویم ۔ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۲ء ۔ روپے

ایفائے وعدہ

تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم

بقیہ ۔ روپے ۔ برابر ماہوار اقساط میں ادا کرتا رہونگا جبتک کہ کل رقم پوری ہو جاوے

بعض برادرانِ احمدیہ لاہور کا چندہ موعودہ درج ذیل ہے :- مستری موسیٰ صاحب تین سو روپیہ

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

(مرتبہ محمد عبداللہ صاحب بوتالوی)

حضرت خلیفۃ المسیح کا خاص درس

مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۲ء نماز مغرب کے بعد حسب معمول صاحبزادہ حضرت خلیفۃ المسیح میاں عبدالحی صاحب قرآن شریف کا سبق پڑھ رہے تھے۔ اور ایک کثیر تعداد دیگر طالب علموں کی بھی موجود تھی۔ جو کہ روزانہ اس درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ اثنائے درس میں میاں شریف احمد صاحب صاحبزادہ خورد حضرت مسیح موعود صاحب علیہ السلام کسی ضرورت کے واسطے باہر جانے لگے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ جلدی واپس آنا۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک شاہ عبدالرحیم بزرگ تھے۔ ان کو خدا تعالےٰ نے توجہ دلائی۔ کہ گنو اس وقت کتنے آدمی موجود ہیں۔ انھوں نے گن لئے پھر الہام ہوا۔ کہ آج عصر کی نماز جسقدر لوگ تمہارے پیچھے پڑھیں گے سب جنتی ہونگے۔ ایک آدمی سے وہ خوش نہ تھے۔ جب انھوں نے نماز شروع کی۔ تو وہ آدمی موجود تھا۔ جب نماز ختم کی۔ تو دیکھا۔ کہ وہ آدمی پیچھے نہیں ہے۔ آدمی گنے تو پورے تھے۔ پوچھا کہ ان میں کوئی اجنبی آدمی آکر شامل ہوا ہے؟ آخر ایک اجنبی آدمی پایا گیا۔ اُس سے پوچھا۔ کہ تم کس طرح شامل ہوگئے۔ اُس نے کہا۔ کہ میں جارہا تھا۔ اور میرا وضو تھا۔ جماعت کھڑی ہوئی دیکھی۔ میں نے کہا۔ کہ میں بھی شامل ہو جاؤں۔ پھر وہ دوسرا آدمی آگیا۔ اُس سے پوچھا کہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ اُس نے کہا کہ میرا وضو ٹوٹ گیا تھا۔ اور میں وضو کرنے گیا تھا۔ مجھے وہاں دیر ہوگئی۔ اتنے میں نماز ختم ہوگئی۔ یہ معاملہ ہمارے درس سے بھی کبھی کبھی ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے ہم نے آج ایک دُعا کرنی ہے۔ وہ دُعا بڑی لمبی ہے مگر سب دُعا اسوقت نہیں کرینگے۔ ہمارا دل چاہتا ہے کہ جسقدر لوگ اسوقت درس سن رہے اللہ تعالےٰ ایسا کرم کرے۔ کہ اس دُعا سے کوئی محروم نہ رہے۔ خوب یاد رکھو کہ اللہ ایک ہے۔ اور وہ سب صفات کاملہ سے موصوف اور سب برائیوں سے منزہ ہے۔ اُس کا نام اللہ ہے۔ رب ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ ان اسماء کاملہ سے وہ موسوم ہے۔ عبادت کے لایق صرف وہی ہے بندگی صرف اُسی کی چاہیئے۔ اور ملائکہ پر ایمان لاویں وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ وہ مومنوں کو نیک تحریکیں دیا کرتے ہیں۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ اُن کی نیک تحریک کو مانا کریں۔ شیاطین بدی کی تحریک کرتے ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی شریعت حق کے اوپر حملہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم کو اُس کے داؤ سے محفوظ رکھے۔ اللہ کی کتاب پر ہمارا خاتمہ ہو۔ نبی سب سچے ہیں۔ جزا و سزا کا معاملہ سچا ہے۔ ہمیں اپنا مال خدا کی راہ میں لگانا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ نماز پڑھیں۔ روزے رکھیں بدیوں سے بچتے رہیں۔ دین کے خادم ہوں۔ اللہ کی تعظیم میں ہم چست ہوں۔ اور اُسکی مخلوق کا اکرام کرنے اور بھلائی کرنے میں چست ہوں۔ ہم کسی کے ساتھ عداوت کرکے گمراہ نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالےٰ تم کو توفیق دے۔ کہ اللہ کی باتیں اور اُس کے دین کو دُنیاوی لالچ سے خراب نہ کرو۔ اور اللہ پر توکل کرو۔ میرا وہ مطلب حاصل ہوگیا ہے۔ (الحمد للہ کہ راقم الحروف حسن اتفاق سے اس درس میں شامل تھا اللہ تعالےٰ عاجز کے حق میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعا کو منظور فرماوے۔ آمین)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ۔ اس آیت کے ضمن میں فرمایا۔ کہ یہ بڑی پہچان ہے شریر اور پاکباز کی۔ شریر لوگ اپنی بڑائی کا بہت اظہار کرتے ہیں پاکوں کے مُنہ سے کونوا عبادا لی نہ نکلے گا۔ حاتم کا بیٹا عدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور کہا۔ کہ ہم اپنے پادریوں کو رب تو نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جسکو وہ حلال کہتے ہیں۔ تم اُس کو حلال۔ اور جسکو وہ حرام کہتے ہیں تم اُس کو حرام نہیں سمجھتے؟۔ غرض کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں تم وہی کچھ مان لیتے ہو۔ وہ کتاب اللہ کا حوالہ تو نہیں دیتے۔ یہی رب بنانا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے علماء کا بھی یہی حال ہوگیا ہے۔ سہارنپور میں کوے کی حلت اور حرمت کا جھگڑا عرصہ تک چھڑا رہا۔ تین کتابیں چھپیں۔ غدر سے پہلے اُلو کی حلت اور حرمت کا جھگڑا برپا رہا۔ اور اس پر خوب فتوے بازی ہوتی رہی۔ ایک نے لکھا ؎

اُلو ہے وہ جو کہتا ہے اُلو حلال ہے۔

دوسرے نے یہ لکھا۔ کہ ؎

اُلو ہے وہ جو کہتا ہے اُلو حرام ہے۔

ایک نے "بال کی کھال" کتاب بنائی۔ دوسرے نے اُس کا جواب بنایا۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

رلہد اس نے جو کھال نکالی ہے بال کی
مزدوری دینا چاہیے اس خستہ حال کی

۱۱ - مارچ ۱۹۱۲ء

قرآن سیکھنا آسان ہے

فرمایا۔ میں ایک دفعہ وزیرآباد کے اسٹیشن پر تھا۔ ایک آدمی کا جموں میں ہمارے ساتھ تعلق تھا۔ اُس نے کہا۔ کہ آپ کہتے ہو کہ ہم قرآن پڑھیں۔ مگر اب ہم اس عمر میں صرف کس طرح پڑھ سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ صرف آسان ہے۔ صرف کہتی ہے۔ کہ قَالَ قَوَلَ سے بنا۔ قرآن شریف میں پہلے ہی قَالَ بنا ہوا ہے قَوَلَ سے نہیں بنانا پڑتا۔ پھر کہا۔ کہ نحو کی تو ضرورت ہے۔ میں نے کہا۔ کہ اس کا بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ سامان ہوچکا ہے۔ کہ اب نحو سے مدد لینے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ یعنے موجودہ

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۷ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جنسے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اس کو ضرور خریدیں۔ اُمید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجائے گی احباب جلد توجہ فرماویں

حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ منشی غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

قرآن شریفوں پر زبر زیر پڑے ہوئے ہیں۔ پھر کہا کہ لغت کی تو ضرورت ہے۔ میں نے کہا۔ کہ کوئی مثال دو۔ اُس نے جھٹ پڑھ دیا۔ کہ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا میں نے اس کا ترجمہ یہ سُنا دیا۔ کہ گلا ڈ گل سدھی۔ بات کہنے کو اس طرف گلا بھی کہتے ہیں۔ یہ ترجمہ آیت کے الفاظ سے ایسا مطابق تھا۔ کہ گویا عربی سے ہی بگاڑا گیا ہے +

۲۴۔ مارچ ۱۹۱۲ء

(درس حدیث شریف)

فرمایا۔ تجارت کی راہ یہ ہے۔ کہ جنس کو چالیس چالیس دن تک رکھ کر بیچ دیا کرے۔ اتنا حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ عرصہ رکھنا نہیں چاہیئے۔ تھوڑا عرصہ رکھنے میں اگر گھاٹا ہوگا تو بھی کم ہی ہوگا۔ یہ تجارت کی بڑی عمدہ راہ ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر قسم کے غلے رکھے۔ کیونکہ عموماً تمام غلے یکدم گراں نہیں ہوجاتے +

فرمایا۔ ایک دفعہ بصیرہ میں غلہ اتنا مہنگا تو نہ تھا۔ مگر مجھے معلوم ہوُا۔ کہ یہ گراں ہو جاوے گا۔ دل میں آیا کہ غلہ کافی خرید لوں۔ پھر خیال آیا۔ کہ ہمہ یاراں دوزخ ہمہ یاراں بہشت۔ جو دوسروں کا حال ہوگا۔ ہم بھی گذر لینگے۔ چنانچہ غلہ سات سیر فی روپیہ ہوگیا۔ مگر خدا نے وہ فضل کیا۔ کہ میری آمدنی اس قدر بڑھادی۔ کہ مجھے اس سات سیر کے نرخ میں ذرا بھی بوجھ معلوم نہ ہوُا +

فرمایا۔ ایک بزرگ تھے۔ اُن کو الہام ہوُا۔ کہ اس دفعہ چنے بہت گراں ہو جاوینگے۔ اُنھوں نے یہ الہام عام لوگوں کو بھی بتا دیا۔ مگر خود صرف سو روپیہ کے چنے خریدے۔ حالانکہ وہ ہزارہا روپیہ کے مالک تھے۔ اُن کو اُس سو روپیہ کے چنوں میں کافی نفع ہوُا میں نے اُن کو کہا۔ کہ آپ نے زیادہ روپیوں کے چنے کیوں نہ خرید لئے۔ اُنھوں نے کہا۔ اس واسطے کہ میں اس الہام کو دُنیا طلبی کا ذریعہ نہ بنالوں۔ پھر پوچھا کہ سو روپیہ کے چنے کیوں خریدے۔ فرمایا۔ اسواسطے کہ خدا کے فضل کو قبول کرلوں۔ جو اُس نے خود مجھے اطلاع دی ہے۔ اگر ایسا نہ کرتا۔ تو کفرانِ نعمت تھا۔ اور الہام الٰہی کی بے ادبی تھی +

احمدیہ جماعتوں کے سکرٹری صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے کہ جماعت پشاور نے جو تحریک سلسلہ کے اخباروں کے متعلق کی ہے جس کی کوئی نقل یہاں کی مقامی انجمن میں نہیں بھیجی گئی۔ مگر اُس کو ہم نے لاہور کی جماعت میں خانہ بخانہ گشت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے جواب میں جو کچھ احمدی برادران جماعت پشاور کو تحریر کریں اُنکی ایک نقل دفتر بدر میں بھی ارسال کرکے مشکور فرماویں کیونکہ ممکن ہے کہ ان راؤں سے ہم لوگ عمدہ معلومات حاصل کرکے نیک فوائد پاسکیں +

وفد ہندوستان میں

۲۳۔ اپریل تک جو خبریں آچکی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہاں سے جو وفد ہندوستان کے مدرسے دیکھنے کے لئے روانہ ہوُا تھا۔ وہ لکھنو۔ کانپور۔ بنارس۔ شاہجہان پور اور رام پور میں اپنا کام کرچکا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب و دیگر برادران سب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت رہے۔ شیخ یعقوبعلی صاحب کو کچھ زکام اور بخار کی شکایت ہوئی تھی۔ مگر اب آرام ہے۔ اور اپنے کام میں تن دہی سے مصروف ہیں۔ اس وفد نے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اشاعت سلسلہ حقہ احمدیہ کا کام بھی اپنے سفر میں کیا ہے۔ ہر جگہ تائید سلسلہ میں وعظ کئے ہیں۔ اور اس بات کا خوف نہیں کیا کہ کوئی مخالفت کرے گا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ حق کی مخالفت ہو۔ مامور من اللہ کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ جن باتوں کو لوگ پہلے سے مانتے چلے آتے ہیں۔ ان کا وہ ماننا بھی صرف رسمی ہوتا ہے نہ کہ صداقت کی خاطر۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے رسمی ایمان کی باتوں کو سُنکر خوش ہوتے۔ لیکن مامور من اللہ کے مُنہ سے جب وہ حق ظاہر ہوتا ہے جو اُن کی رسمی اور خیالی شریعت میں داخل نہیں ہوتا تو پھر وہ مخالفت پر آمادہ ہوجاتے ہیں لیکن ساری دُنیا یکساں نہیں۔ اور آخر خدا نے اپنا مرسل دُنیا میں بھیجا ہے۔ تو اسی واسطے کہ لوگ اُسے قبول کریں۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس تبلیغ کا حق ادا کرتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب کے لیکچر جو لوگ سُنتے رہے ان میں سے کئی ایک بعد میں آپ کے پاس حاضر ہوتے رہے۔ اور افسوس کا اظہار کیا کہ وہ قبل ازیں سلسلہ کے حالات سے باخبر نہ تھے۔ اس وفد کا یہہ تجربہ ہے کہ عام طور پر لوگ سلسلہ کے حالات کو سُننا اور ان پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے بلکہ ضرور ہے کہ ایسی تبلیغ میں مخالفت بھی پیدا ہو۔ اور لیکچروں میں کسی جگہ رکاوٹ بھی پیش آوے۔ لیکن اسکی پروا ہمیں نہیں کرنا چاہیئے۔ انشاء اللہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور یہ اُسی کا کام ہے۔ ہاں ہر شخص اپنے مذاق کے مطابق سلسلہ کی اشاعت میں کوشش کرتا رہے۔ کوئی ڈائرکٹ کوشش کرسکتا ہے اور کوئی انڈائرکٹ + بنی آدم اعضائے یکدیگر اند + انما الاعمال بالنیات +

اسی وفد کے کام کے متعلق برادر کبیر الدین صاحب لکھنو سے تحریر فرماتے ہیں :۔

جناب مفتی محمد صادق کبیر دام اقبالہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ بہجت تضمین ایک مدت بعد موصول ہو کر کاشف مرام ہوُا۔ اللہ تعالےٰ کا رحم و فضل اور کرم پہاڑوں پہاڑیوں اور اٹاریوں میں آپ کے شامل حال رہے۔ حفظکم اللہ۔ آپ کا خط اچھا سیاہی اچھی۔ آپ کی تبلیغ اچھی ہزاروں ہندو تحفہ بنارس سے خوش ہیں اور اس کو پڑھ کر سوم رس کا مزہ لیتے ہیں +

وفد مقدس من قادیان۔ ندوہ میں خواجہ کمال الدین صاحب و قبلہ مولوی محمد علی صاحب سے جمیع بھلے آدمی راضی و خوش رہے اور سبکو ان بزرگوں کی دستار گفتار رفتار پسند آئی کوئی شکایت نہ تھی۔ ایک اخلاق خواجہ صاحب کا دل لبھانے والا یہ تھا کہ پلیٹ فارم پر مولنا شبلی نعمانی کے واسطے کرسی اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر رکھی۔ یہ وفد امینا آباد پارک کمرہ ۲۴ میں مقیم رہا۔ کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ اللہ تعالےٰ وقت پر دیتا رہا۔ قاضی محمد اکرم صاحب اور یہ عاجز کھانے کے انتظام میں شریک اور یکدل تھے + اس کے بعد عاجز نے ایک ہزار اشتہار بغرض اشاعت خصوصیت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے

شیخ نور محمد صاحب یکصد روپیہ + میاں چراغ الدین صاحب تین سو روپیہ + قاضی فضل کریم صاحب تیس روپیہ + بابو عبد الحمید صاحب ایکسو تیس روپیہ + بابو منظور الٰہی صاحب یکصد روپیہ + میاں غلام محمد صاحب جلد ساز پندرہ روپیہ + خواجہ شمس الدین صاحب یکصد روپیہ + ملک مبارک علی صاحب پچھتر + محمد علی خاں اشرف صاحب تیس روپیہ میاں اللہ بخش صاحب بیس روپیہ + حیات محمد طالب علم - پانچ روپیہ + حیات محمد کمہا تین روپیہ + حکیم نور محمد صاحب پچاس روپیہ + میاں عبد اللہ صاحب سولہ روپیہ + میاں محمد امین صاحب دوصد روپیہ + میاں عبد الرحیم صاحب تیں روپیہ + میاں نذیر حسین صاحب تین روپیہ + میاں نبی بخش صاحب یکصد روپیہ + میاں محمد حسن صاحب دس روپیہ میاں معراج الدین عمر صاحب یکصد روپے + میاں محبوب علی صاحب دس روپیہ + میاں غلام محمد صاحب ٹھیکدار پچاس روپیہ + میاں عبد السبحان صاحب پچاس روپیہ + میاں محمد اقبال صاحب پچاس روپیہ + ماسٹر عبد الحق صاحب پچہتر روپے + ملازمان ریلوے کی فہرست اس میں شامل نہیں ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقبرہ بہشتی کی فاختہ اور اکمل کا ساختہ

اے فاختہ ! نہ بول مزاجی خراب ہے
دل سخت بے قرار عجب پیچ و تاب ہے
تیری صدا میں درد ہے سوز و گداز ہے
تیرے گلے میں کس کا ہے یہ طوقِ بندگی
یوسف گرا تھا چاہ میں آخر نکل گیا
میں بھی ہوں ایک چاہ میں جا کر سُنا خبر
یہ آرزو ہے راہ میں مولیٰ کی میں بکوں
ایسا غلام جو ہے وفادار و جاں نثار
میں بھی عزیزِ مصرِ مسیحا بنوں کبھی
ہو دسترس خزائنِ قرآنِ پاک پر
اس قحط میں لٹا کے نہادوں جہاں کو
جن بھائیوں نے مجھ سے کیا ہے سلوکِ بد
محتاج ہو کے آئیں تو دُوں اُن کو اسقدر
ہم عذر خواہ ہوں تو لگا لوں میں سینہ سے
الزام تم پہ کچھ نہیں - تم میرے بھائی ہو
تم جب گلے سے لگ گئے جتا رہا گلا

نارِ فراقِ یار سے سینہ کباب ہے
کوکو سے تیری بڑھتا مرا اضطراب ہے
گویا کسی کے عشق میں جان در عذاب ہے
اے فاختہ وہ کونسی عالی جناب ہے
تیری زباں پہ اُسکی حکایت کا باب ہے
کوئی مجھے نکال لے - کارِ ثواب ہے
سارے کہیں غلامِ رسالتمآب ہے
جیسا مرا امام معلّےٰ خطاب ہے
میرے بھی دن پھریں کہ بحالت خراب ہے
اک اک گہر میں جسکے بڑی آب و تاب ہے
بخشا خدا نے رزق مجھے بے حساب ہے
جنکو مری تباہی کا اب آتا خواب ہے
خود بول اُٹھیں کہ یہ تو سخاوت مآب ہے
کہدوں کہ آؤ! اب تمہیں کیسا حجاب ہے
یوسف نے جو دیا وہی میرا جواب ہے
اُن گالیوں کی یاد نہایت خراب ہے

ماں باپ کو میں تخت پہ یارب بٹھا سکوں
بچھڑے ہوئے ملا کے تجھے قدرتیں ہیں سب
عزت مسافرت میں خدا کے حضور ہو
باتیں ہیں اک پرند سے اکمل تو ہوش کر
اے فاختہ نہ گا کہ یہ گانا فضول ہے

احسان ان کا جان پہ میری بحساب ہے
رُوٹھے ہوئے منانا کہ بڑا اضطراب ہے
دُنیا کی زندگی تو مثالِ سراب ہے
کچھ سوچ تو سہی کہ یہ کس سے خطاب ہے
آنکھ کے دو نور روئیں کہ رونا ثواب ہے

کُو کُو سے یادِ یوسفِ کنعاں دہیں کریں
جو مصرِ حُسن و عشق کا اک ماہتاب ہے

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس برابر جاری ہے اطالیہ والے ساحل سے آگے نہیں بڑھ سکتے - ترک و عرب انہیں دھکیل کر غرق آب نہیں کر سکتے - بعض شاہانِ یورپ نے صلح کی کوشش کی مگر اطالیہ کے مطالبات ہتک آمیز پائے گئے + امریکہ کا ایک بڑا جہاز غرق ہو گیا - ایک ہزار سے زائد مسافر غرق آب ہوئے + ریاست خیرپور میرس کے وزیر و امیر شیخ صادق علی صاحب مرض لقوہ میں گرفتار ہوئے - معالجہ کے واسطے لاہور آئے تھے وہاں جانبر نہ ہو سکے - وزیر صاحب کو جماعت احمدیہ کے معزز ممبران پر طعن و تشنیع کرنے اور بیجا اعتراضات اُٹھانے کا خاص شوق تھا - حضرت مرحوم کی وفات پر طعنہ کرتے تھے کہ دیکھو مرزا غربت میں مر گیا - سبحان اللہ وہی قول خود وزیر صاحب کو پیش آیا - تازہ واقعہ انکی مخالفت کا یہ تھا کہ ہمارے مکرم برادر محمد ابراہیم خانصاحب کی زوجہ مکرمہ کی میت جو وہاں بطور امانت دفن ہوئی تھی اُسکے قادیان لانے میں سخت حارج ہو رہے تھے - اور اس کا غم ہمارے بھائی پر سخت تھا - مگر یہ حسرت بھی وزیر صاحب کے دل ہی میں رہ گئی - کاش کہ پچھلے ان عبرتناک واقعات سے کچھ سبق حاصل کریں - ہمیں کسی کی موت میں کوئی خوشی نہیں - ہم تو چاہتے ہیں کہ سب لوگ راہِ حق کو پائیں اور دائمی زندگی کے وارث بنیں + برادر جلال الدین صاحب چک ۴۳ جنوبی شاد پور سے ایک پُر ہیبت زلزلے کے نشان کی خبر دیتے ہیں +

تحفہ بنارس یہ ایک لیکچر ہے جو ایک سچے احمدی مولوی محمد صادق صاحب کی زبان معجز بیان سے بنارس میں بعد نماز مغرب ۳۰- اپریل ۱۹۱۱ء کو ٹون ہال میں نکلا ہے جسکی نسبت احمدی جماعت کے خلیفہ اعظم جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب نے "جزاک اللہ احسن الجزا" پڑھ لیا ہے بہت عمدہ ہے" ارشاد فرمایا ہے - خوبی اس رسالہ کی دیکھنے پر منحصر ہے اہل اسلام اس کو ضرور بالضرور مطالعہ میں لائیں اور دیکھیں کہ حضور سرور کائنات باعث کل موجودات کے پیام توحید کو کس خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ قرآن شریف اور احادیث کے حوالوں سے حضرت مسیح موعود امام الزمان مرزا صاحب کے قول و اقوال سُنا کر اپنا کام انجام کو پہنچایا ہے - رسالہ کے آخر میں شرائط بیعت اور تعلیم حضرت مرزا صاحب درج ہے - شائقین جلد طلب فرمائیں - تقطیع اسکی ۱۸×۲۲ - لکھائی چھپائی قابل تعریف ہے کاغذ نہایت اعلیٰ استعمال کیا گیا ہے کمی صرف اتنی ہے کہ اس نے تحفہ کی قیمت نہیں بتلائی گئی - تاہم انمول موتی - بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے دستیاب ہے

عسل مصفٰے کے شائقین کو مژدہ

کتاب عسل مصفٰی کی نظر ثانی ہو چکی ہے کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہو چکی۔ اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے شائقین اسکے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہونگے بلکہ ایک بہت بڑے پایہ کے عالم ہو جائینگے اسمیں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے حضرت امیر المومنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرما لیا ہے اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے کاغذ بھی اوّل درجہ کا پسند کیا گیا ہے کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے اب اگر دیر ہے تو آپ صاحبان کی۔ ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے پیشگی بھیجنے میں دو فائدے ہیں۔ ایک تو کتاب جلد شائع ہونیکے قابل ہو جائیگی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دیجاویگی۔ نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی۔ مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جائیگا۔ اب اگر اس کتاب کو جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کرکے بذریعہ منی آرڈر فی الفور روانہ کر دیں توقف نفرماویں۔ جن صاحبان نے اوّل ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے انکو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہوگی ورنہ انکو افسوس رہیگا۔ سردست ہر شخص تین تین روپیہ بھیجدے

المعلن مرزا خدا بخش قادیان ضلع گورداسپور

فہرست کتب دوکان محمد یمین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

قرآن شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب . . . ۱۰ر

حمایل شریف جیبی مجلد ۸ر حمایل شریف مجلد مترجم ۱۲ر

ازالہ اوہام حصہ اوّل ۱۲ر نور الحق عربی مترجم اردو ہر دو حصہ ۱۴ر

سرمہ چشم آریہ رد آریہ ۱۲ر ست بچن حقیقت سکھ صاحبان ۱۱ر

تریاق القلوب پیشگوئیوں کا پورا ہونا . . . ۱۲ر

رپورٹ جلسہ سنہ ۱۸۹۷ء تقریریں . . . ۱۰ر

حقیقت نماز۔ ضروری مسایل . . . ۱۰

خزینۃ المعارف چاروں حصہ . . . ۱۲ر

خلافت راشدہ کمل رد شیعہ ۱۲ر اوامر نواہی ۹ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور ۵/۵

دیکھو گرمی کا موسم آیا ہے یہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے۔ یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک شیشی سے لیکر چار تک ۵ر +

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے ۲ تک ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۱۴ سٹریٹ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسٰی لاہور مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر بدر سے یہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی گئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی۔ مگر آج کل عرب صاحب نے سولہ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور میں نے بھی تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کیلئے مفید ہے قیمت سرمہ اوّل فی تولہ ۲ر قسم دوم ۸ر قسم سوم ۱ر اصلی ممیرا جسکی اصلی قیمت ۲ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اسکی رعایتی قیمت ۱ر فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھسکر یا سرمہ کیطرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے + یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے +

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ ۱ر +

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید۔ ساشی ریشمی اور سوتی۔ لسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں +

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

العزیز

علمی۔ ادبی۔ اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱ر +

ایام الصلح دعوٰی معہ دلائل فارسی ۸ر کرامات الصادقین تفسیر سورہ فاتحہ عربی ۸ر حمامۃ البشریٰ عربی مترجم اردو ۸ر سر الخلافہ رد شیعہ عربی ۸ر

الحق مباحثہ دہلی ۸ر مکتوبات احمدیہ۔ مکتوبات حضرت ۸ر دین الحق خلاصہ کتب حضرت ۸ر سیرت مسیح موعود ۸ر اسوۂ حسنہ ۸ر مجربات نورالدین دونوں حصہ عہ +

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

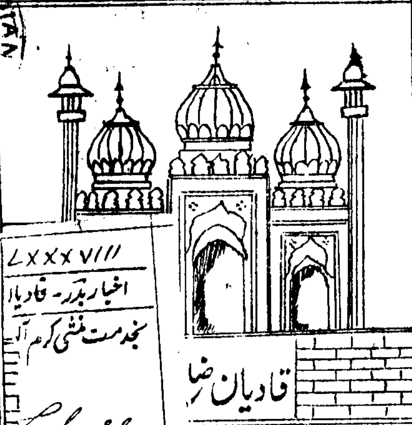

BADR بدر QADIAN

قادیان ضلع

عام قیمت پیشگی عہ / ۸ر
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ این صد

جلد ۱۱ — ۲۷ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ مئی سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۴ جیٹھ ۶۸ — نمبر ۳۰

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

Reg. No. L.
ضلع گورداسپور ۔ خریدار نمبر ۲۵۱۳
صاحب ... ڈرافسمین
کوچہ چابک سواران
لاہور

LXXXVIII
اخبار بدر ۔ قادیان
بخدمت منشی کرم الٰہ
Lahore

دس شرائط بعیت

اوّل یہ کہ بعیت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۞ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر ۔ یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۞

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ۔۔۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔۔۔ ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست ۔۔۔ بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔۔۔ دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔۔۔ جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔۔۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔۔۔ وصلِ دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔۔۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست ۔۔۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
آں ہمہ از حضرت احدیّت است ۔۔۔ منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست ۔۔۔ منکرِ آں موردِ لعنِ خداست
معجزاتِ انبیاءِ سابقیں ۔۔۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
برہمہ از جان و دل ایمانِ ماست ۔۔۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دُوری ازاں عالی جناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ قرآن شریف کا درس جو کہ آپ نے بیماری کے بعد شروع کیا تھا اور بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں ہوا کرتا تھا۔ گذشتہ شنبہ کے دن اس کا دور ختم ہوا۔ فالحمد للہ۔ حضرت نے بعد ختم درس تمام جماعت کے ساتھ سب کے واسطے بہت دعائیں کیں۔ اور دعائے ختم قرآن پڑھی۔ نیا دور درس قرآن شریف کا گذشتہ دوشنبہ کی عصر کو ہوا ہے۔ اس کے نوٹ بھی رکھے جاتے ہیں ان میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو پہلے نوٹوں میں نہیں آئیں۔ اس واسطے موجودہ نوٹوں کے ختم ہوے پر یہ نئے نوٹ اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ شروع کئے جائیں گے اور ناظرین کے واسطے یہ بالکل نئے معلومات ہونگے جو پہلے نوٹوں میں نہیں چھپے۔ اور اس طرح ضمیمہ درس کا سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیرالدین محمود احمدؐ و دیگر اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سب بخیر و عافیت ہیں حضرت میر ناصر نواب صاحب پھر دارالضعفاء کے واسطے کسی سفر پر جانے کے خیال میں ہیں ٭

چلے گئے سیدرشید رضاء ہندوستان سے رخصت ہوگئے۔ ہمارے پاس کوئی تار تو نہیں آیا۔ مگر تار سے بڑھ کر ہمارے پاس اس امر کا ثبوت روزانہ پیسہ اخبار ۱۳ - مئی کے کارٹون میں آگیا ہے جس میں اسلامی اخبارات زمیندار۔ مسلم گزٹ اور کامریڈ کی مضحکہ آمیز شکلیں بنا کر انہیں ایک دوسرے کا ناجائز مداحی ٹھیکیدار قرار دیا ہے ہمیں اس امر سے غرض نہیں کہ کارٹون درست ہے یا غلط لیکن جیسا کہ ہمارے مسلمانوں کی صلحیں ہوا کرتی ہیں ویسا وہ مصری ایڈیٹر صاحب نے لاہور کے اسلامی اخبار نویسوں میں جو صلح کرائی تھی وہ مصری صاحب کے پیٹھ دکھانے کے ساتھ ہی ہوا میں اڑ گئی ہے اور اس کا ثبوت سب سے اول صاحب پیسہ نے دیا ہے۔ تعجب ہے کہ صاحب پیسہ ہمارے معزز مکرم صاحبزادہ محمود احمدؐ صاحب نے لکچر متعلق احمدؐ کو تو مخل امن قومی قرار دیتے ہیں اور خود اپنے ہم پیشہ اصحاب کی ترقی یا اتفاق کو بھی اچھی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے ۴۴

ضرور خریدیں شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم واعظ اسلامی جو قادیان میں رہتے ہیں انکی چند ایک بہت عمدہ تصانیف دین عیسوی کے ردّ میں ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ سفارش فرماتے ہیں کہ احباب ان کتابوں کو خرید کریں۔ اس میں شیخصاحب کی بھی امداد ہے۔ بہتر ہو کہ ایسی کتابیں خرید کر کے عیسائیوں کے درمیان تقسیم کی جاویں ٭

کتاب تیر اسلام قیمت ۵ / فی نسخہ۔ کتاب مسیح کی آمد ثانی قیمت فی نسخہ ۴ / ملنے کا پتہ :۔ بدر ایجنسی - قادیان

دعا مدد میاں غلام غوث محمدؐ صاحب گولیکی سے احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔

عمارت مدرسہ ٹھیکہ پر بنے برادر علی بخش صاحب احمدؐی رسب اوورسیر کانپور پرزور تحریر تحریک کرتے ہیں کہ عمارت مدرسہ بجائے امانی کام کے ٹھیکہ پر بنوائی جاوے اور اس کے بہت سے فوائد بتلائے ہیں۔ اُمید ہے کہ سکرٹری صاحب صدر انجمن اس کے متعلق ایسے امور کے واقف کار احباب سے مشورہ کر کے فائدہ اٹھائیں گے ٭

تبادلہ ڈاکٹر میر محمدؐ اسماعیل صاحب سیالکوٹ سے سرسہ ضلع حصار کو بدل گئے ہیں۔

کاشتکاروں کو خوشخبری علاقہ تحصیل سمرالہ ضلع لودیانہ میں موضع ٹانڈہ جال (جو مشہور قصبہ ماچھی واڑہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقعہ ہے) میں آباد کرنے کے لئے ۱۶ اہل کاشتکاروں کی ضرورت ہے۔ کاشتکاروں کو آبادی اور سکونت کے لئے ہر طرح کی مناسب اور جائز امداد اور رعایت کیجاویگی احمدؐی کاشتکاروں کو ترجیح دی جاوے گی۔ خط و کتابت جلد بنام ع ۳۱۵ معرفت ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے ٭

۴۴ اپنے مذہبی عقائد جن کو انسان نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ خلقت کی خیرخواہی کے واسطے محبت اور نرمی سے دوسروں کے سامنے پیش کرنا ممکن ہے کہ پیسہ کی نگاہ میں جائز ہو۔ کیونکہ انبیاء اور اولیاء اور مجددین کے طریق پر چلنا فی زمانہ مسلمانوں کے شیوہ میں نہیں رہا مگر تعجب ہے کہ جو بات ایک مقدس مقصد کے واسطے جائز نہیں سمجھی جاتی اُسے ناپاک

خطبۂ جمعہ

(اختصاراً)

آنحضرتؐ کے احسانات ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء کو حضرت صاحبزادہ صاحب میاں بشیرالدین محمود احمدؐ نے مسجد اقصےٰ میں خطبہ جمعہ میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر فرمایا۔ کہ بعض وجود ایسے بابرکت۔ ہمدرد اور محسن ہوتے ہیں کہ ان کیواسطے دل بے اختیار محبت سے بھر جاتا ہے ماں اور باپ بچے کے ساتھ کس کس رنگ میں محبت کرتے اور اس کی حفاظت کرتے ہیں بادشاہ اپنی رعایا کو ظالموں دغابازوں۔ فریب کرنیوالوں اور چوروں سے بچاتے ہیں نتیجہ ایسی شفقت کا یہ ہوتا ہے کہ شاگرد اپنے اُستاد کے لئے۔ بیٹا اپنے باپ کے لئے اور رعایا اپنے بادشاہ کے لئے جان تک بیدریغ قربان کردیتے ہیں یہ سب احسان کا کرشمہ ہے لیکن ایک انسان دنیا میں ایسا گذرا ہے۔ جسکی شفقت پیار اور احسان والدین دوست۔ اُستاد و بادشاہ سب سے بڑھ کر ہم پر ہیں۔ اُس مبارک انسان کا نام ہے محمدؐ (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہم موجود بھی نہ تھے جبکہ اُس مقدس انسان نے ہمارے لئے اور ان آنے والی نسلوں کے واسطے دعائیں کیں اور ان کے واسطے تمام بھلائیوں کا قانون عطاء کیا۔ بے اختیار دل سے اُس کے واسطے درود نکلتا ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین اگر اُس کے حکموں کو مانا جاتا۔ تو کوئی قیدی نہ ہوتا۔ کوئی دُکھ نہ پاتا۔ کوئی شراب پی کر گلی کوچوں میں ذلیل نہ ہوتا میں نے اس سفر میں بہت سے نظارے دیکھے ہیں جنھوں نے مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے لئے بے اختیار کردیا۔ ہندوں کے مندروں میں فحش تصاویر امریکہ تک کے لوگ آکر دیکھتے اور ہنستے ہیں لیکن مسلمانوں کی مساجد میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان کو شرمندہ کرے۔ گنگا وجمنا کے کنارے جو کچھ ہندو کر رہے ہوتے ہیں اس حالت میں گرنے سے ہمیں اُسی پاک رسولؐ نے بچایا جس نے بڑے دُکھ اُٹھا کر پاک تعلیم کو دنیا میں قائم کردیا لیکن وہ تو پاک ہدایت بڑی شفقت اُٹھا کر ہمارے سامنے رکھ چکا ہے اب ہمارا کام ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھاویں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور سُرخرو ہو کر جاویں۔ اللہ تعالےٰ ہماری مدد فرماوے اور ہمیں ایسا ہی بنا دے۔ اور اپنے فضل و کرم سے اس پاک تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دیوے ٭ آمین ثم آمین

۴۴۔ نفسانی خواہشات کے لئے کیوں ضروری اور لابدی قرار دیا جاتا ہے گو اول امر پر بھی پیسہ کا اصولی عمل نہیں کیونکہ وہ ہمیشہ سلسلہ حقہ کے خلاف خواہ مخواہ ناجائز مضامین چھاپنے اور احمدیوں کا دل دکھانے میں دلیری سے کام لیتا رہتا ہے ٭

نوٹ۔ اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ شائع نہیں ہوسکا۔

کلامِ امیرؓ

خدیو نمازی بناتا — ایک شخص نے ذکر کیا کہ اخبار میں لکھا ہے کہ خدیو مصر نے ایک کروڑ روپیہ لگا کر ایک مسجد بنوائی ہے۔ فرمایا۔ کاش کہ وہ ایک کروڑ روپیہ نمازیوں کے طیار کرنے میں لگاتا ایسی مساجد تو پہلے بھی موجود ہیں اب تو نمازیوں کی ضرورت ہے۔ لاہور کی شاہی مسجد پر ایک کروڑ روپیہ لگا ہوگا اور مسجد وزیر خاں پر تو اس سے بھی زیادہ لگا ہے۔ اس کی کاریگری کی آج تک کوئی نقل نہیں کر سکا۔

ہماری دولت — ایک دوست کا خط پیش ہوا۔ کہ میں مبلغ تین سو روپے کا مقروض ہوں۔ اور قرضہ کے سبب لاچار ہوں میری امداد فرمائی جاوے اور ایک کا نام لکھا کہ اس سے مجھے قرضہ لے کر دیا جاوے۔ حضور نے اس کا خط لے کر اپنے دست مبارک سے اس پر ایک دعا لکھی اور فرمایا اس کو لکھ دو کہ ہمارے پاس تو یہ دولت ہے اس کو لے لو اور اس کے ساتھ خود خط و کتابت کرو۔ وہ دُعا بمعہ ترجمہ فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ
اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔ اَللّٰھُمَّ
اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ
بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

ترجمہ۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل اور نامردی سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں میں قرض کے غلبے سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔ الٰہی کفایت کر مجھ کو اپنی حلال روزی سے بچا کر اپنی حرام روزی سے اور بے پرواہ کر مجھ کو ساتھ اپنے فضل کے اپنے ماسوا سے۔

گناہ سے نفرت کس طرح ہو — ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا طریق بتلائیں جس سے گناہ سے قطعی نفرت ہو جاوے۔

فرمایا **نیکوں کی صحبت اختیار کرو**
اور
موت کو یاد رکھو

المفتی

ایک دوست کے چند سوالات اور اُن کے جواب
از حضرت خلیفۃ المسیحؑ

پوسٹل لائف انشورنس ۳۵۰ — سوال۔ زندگی کا بیمہ ڈاکخانہ میں کرانا کیسا ہے؟

جواب:۔ یہ ایک جُوا بازی ہے اور منع ہے مسلمان ان باتوں سے ترقی نہیں پکڑ سکتے۔

کُشتی ۳۵۱ — سوال۔ کُشتی دیکھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ جن لوگوں کو خدا کی یاد کے واسطے وقت اور توفیق نہیں وہ ایسے کاموں میں لگتے ہیں۔

عمدہ غذا ۳۵۲ — سوال۔ میں چاہتا ہوں۔ عمدہ غذا کھاؤں تا خوب عبادت کر سکوں۔

جواب۔ انبیاء اور اولیا جو سب سے زیادہ عابد و زاہد گزرے ہیں وہ عمدہ غذا کے شائق نہ تھے۔ عمدہ غذاؤں کے پیچھے پڑنے والوں کو کم ہی یہ توفیق ملتی ہے کہ عبادتوں میں مصروف ہوں۔

ورزش ۳۵۳ — سوال۔ ورزش میں وقت صرف کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ورزش کرتے تھے۔

تھیئیٹر۔ سرکس ۳۵۴ — سوال۔ تھیئیٹر۔ سرکس اور مسمریزم کے تماشے دیکھنے کیسے ہیں؟

جواب:۔ اہلِ دل کے واسطے جائز ہیں۔

غیر احمدی کا سلام ۳۵۵ — سوال۔ غیر احمدی السلام علیکم کہے تو اُسے کیا جواب دیں۔

جواب۔ جس طرح وہ سلام کرے اُسی طرح تم جواب دو۔ جو سلام کہے اس کو سلام کہو۔

چائے۔ قہوہ ۳۵۶ — سوال۔ چائے قہوہ کا استعمال کیسا ہے؟

جواب:۔ جائز ہے کثرت مضر ہے۔

تمباکو پینا ۳۵۷ — سوال۔ تمباکو پینا کیسا ہے؟

جواب۔ فضول خرچی میں داخل ہے کم از کم ۸ ماہوار کا تمباکو جو شخص پیئے۔ سال میں سے اور سولہ سترہ سال میں یک صد روپیہ ضائع کرتا ہے ابتدا تمباکو نوشی کی عموماً بُری مجلس سے ہوتی ہے

پان ۳۵۸ — سوال۔ پان کا استعمال کیسا ہے؟

جواب:۔ بعض طبائع کے واسطے ہاضم اور مفرح ہوتا ہے زیادتی فضول ہے۔

مسمریزم ۳۵۹ — ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ کیا علم مسمریزم کا سیکھنا بدیں نیت جائز ہے کہ انسان اس کے ذریعہ سے بیماروں کا علاج کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔ ۱۹۔ جنوری ۱۹۱۲ء

امدادِ ضعفاء — یہ عاجز ہر وقت ان تجاویز میں لگا رہتا ہے۔ کہ کسی طرح قادیان کے ضعفاء کو آرام پہنچے اور کسی مہاجر کو سکھ نصیب ہو پچھلے دنوں میں سے تمام انجمنہائے احمدیہ کو نیز بعض معزز اشخاص کو تحریک کی تھی کہ قادیان کے ضعفاء کے لئے تھوڑا بہت چندہ ماہوار مقرر کرو اکثر احباب کے جواب اثبات میں آئے اور اُمید ہے وہ اپنے وعدوں کو وفا بھی فرمائیں گے ایک دو دوستوں نے یکمشت بھی کچھ بھیجا ہے چنانچہ سندھ حیدر آباد سے اور بمبئی سے دو احباب نے ارسال کئے ہیں نیز اور کئی بھائیوں نے متفرق مقامات سے تھوڑا تھوڑا بھیجا ہے اُمید ہے کہ کل احباب متوجہ ہوں گے اور اس کارِ ثواب

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام ۶ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرت **خلیفۃ المسیح** صاحب اور حضرت صاحبزادہ **مرزا محمود احمد** صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اس کو ضرور خریدیں امید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کی جاوے گی احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحہ قیمت عمر ملنے کا پتہ: منشی غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

نغمۂ دلپذیر

بزبان پنجابی

اگرچہ اخبار کے خریدار اکثر پنجابی یا پنجابی سمجھ سکنے والے اصحاب ہیں لیکن اخبار کی زبان اُردو ہے اور ضرور ہے کہ اس میں سارے مضمون اُردو ہوں۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے لیکن چونکہ ایڈیٹر کی مادری زبان پنجابی ہے اور اخبار کی جائے اشاعت بھی پنجابی ہے اسواسطے اُمید ہے کہ ہندوستانی ناظرین بدر ناراض نہ ہوں گے اگر گاہے کوئی عبارت پنجابی زبان میں چھپ جائے۔ بہرحال میں اپنے ہندوستانی بھائیوں سے معافی مانگتا ہُوا آج ایک پنجابی نظم درج اخبار کرتا ہوں جس کی لذّت سے ایک پنجابی ہی آگاہ ہوسکتا ہے کیونکہ وہ ٹھیٹھ پنجابی زبان میں ہے۔ دلپذیر میرے ایک ہم وطن پنجابی شاعر ہیں۔ حضرت اکمل کی فرمائش پر اُنھوں نے ایک نظم لکھی ہے۔ جو ناظم کے تخلص کو اسم بامسمیٰ ثابت کرتی ہے اور ایسی دلچسپ ہے کہ میں نے اُسے کئی بار پڑھا ہے۔ اور لُطف اُٹھایا ہے۔ ایڈیٹر۔

در اشتیاق حضرت امام آخر الزمان مسیح دوران الف آخر علیہ الصلوٰۃ والسلام

آ دے جانی قادیانی کر اساڈیاں کاریاں
جگر جلیا ہجر تلیا سینہ سلیا درد نے
عشق پھٹیاں مارسٹیاں بنھ پٹیاں دلبرا
توں مسیحا توں ذکیا میں ذبیحہ نیریاں
تیرا مکھڑا میرا اُسکھڑا جاوے دکھڑا دیکھ کے
اکھیں ترن ہنجوں برن دیویں درس احمدا
ماراں آہیں بلن بھاہیں کر نگاہیں یار وے
سینہ ٹھارین دساریں توڑ جاریں انگ نوں
لڑہی جاواں غوطے کھاواں ہاڑے پاواں تدھ نوں
میرا اچھا مکھ مٹھا میں نہ ڈٹھا رنج کے
ساک چھوڑے سین چھوڑے مگر توری لگ کے
انگ ناہیں سنگ ناہیں رنگ ناہیں روپ نا
لوک دُدتی کر کسوتی لان توتی کفر دی
بین جھلیاں بھلیاں بھلیاں ہویاں جھلیاں تیتے
آجیبا تے طبیبا خوش نصیبا دوستا
لُٹی گیاں ماری پیاں تاڑلیاں تاڑواں
دیکھ بندی سخت گندی کر کے مندی نارلا

مار کانی میں دیوانی کیوں نمانی ماریاں
دے دوایاں میرے سایاں ورکر بیماریاں
میں بیچاری زخماں ماری جھڑی دکھیاریاں
لائیں مرہماں اُد پروہاں تینوں تنرل ساریاں
میں سوالی دے دکھالی آپ کر دلداریاں
ہاں میں بردی تیرے دردی ردر کردی اریاں
لا کے پیتاں انگ میتاں ہن نہ توڑ ویاریاں
دکھیں پھڑیاں ناں جھڑیاں کانگاں چڑیاں بھاریاں
بن موہاں کنڈی لاناں ہین جانا تاریاں
پا کے پھاہی ہویوں راہی پھیر نہ اکھیں ٹھاریاں
طعنے جھلاں سہہ گلاں گھول تیتھوں لریاں
ہاں ہیملی جھلی کملی سخت ادگنہاریاں
کافر ہویاں سیخیں ڈہویاں آپ کر غمخواریاں
مار جھاتی ٹھار چھاتی رحم کر بیچاریاں
ویکھ مرضاں سُنیں عرضاں کیوں بیمار وریاں
نام رب دے بوہے جھبدے جان سہہ لاچاریاں
جیہی کہیاں تینوں ڈھیماں بھاویں بہت تکاریاں

یا الٰہی میل ماہی دیویں آس پذیر نوں
میں مُنہ کالی عیبا نوالی توں کریں ستاریاں

ریویو

القرض اِس زمانہ میں بالخصوص مُسلمانوں کے درمیان قرض لینے کی عادت نے جو خرابیاں پیدا کی ہیں وہ ظاہر ہیں۔ محمدؐ مقتدی خاں شروانی بلونوی صاحب نے اس مضمون پر ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جو بقیمت دو آنے جناب مینجر صاحب علیگڈھ انسٹیٹوٹ گزٹ سے ملسکتا ہے۔ اس رسالہ میں آیات قرآنی احادیث نبوی۔ اقوال علماء اور تجارب زمانہ سے قرض لینے پر دلیری کرنے کی خرابیوں کو ظاہر کر کے قرض سے بچنے کی تدابیر لکھی گئی ہیں۔ چوں کہ کسی مصیبت سے بچنے کے واسطے تدابیر میں سے ایک بڑی تدبیر دُعا ہے۔ اور اس رسالہ کے اخیر میں بھی مُسلمانوں کی بہتری کے واسطے ایک دُعا نظم میں لکھی گئی ہے اسواسطے ہم یہاں قرض سے بچنے کے لئے ایک دُعا جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلائی ہے لکھ دیتے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ
عَنْ مَّنْ سِوَاکَ +

اے خدا بخش کہ مجھے کافی ہو تیرا حلال کا دیا ہُوا رزق کہ مجھ حرام میں نہ گرنا پڑے اور اپنے فضل سے مجھے غنی کر دے کہ تیرے سوائے میں کسی کا محتاج نہ رہوں

المقبول علمی۔ سیاسی۔ تاریخی اور مذہبی مضامین کا مجموعہ جو محمدؐ مقتدی خاں شروانی نے اُردو کے مختلف اخبارات اور رسالوں وقتاً فوقتاً لکھے اور جمع کر کے ایک کتاب کی صورت میں چھاپے گئے ہیں اور بقیمت ۱۲ ار فی نسخہ جناب مینجر صاحب علیگڈھ انسٹیٹوٹ گزٹ سے مل سکتے ہیں۔ قابل دید مجموعہ ہے۔ لٹریچر کی عمدگی کے علاوہ مضامین مفید معلومات کو بڑہانے والے ہیں اپنے اخبار کے مذاق کے مطابق ہم ایک مضمون بطور نمونہ نقل کرتے ہیں

منطق الطیر قرآن شریف سے حضرت سلیمان کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ آپ جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے ایک مقام پر ہُدہُد کے ساتھ آپ کا مکالمہ درج ہے ایک جگہ لکھا ہے کہ "آپ چیونٹیوں کی آپس میں باتیں سنکر کھل کھلا کر ہنس پڑے"۔ ایک آیت میں آپ کا یہ قول موجود ہے کہ "ہمیں منطق الطیر (چڑیوں کی بولی) سکھادی گئی ہے"۔

ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اکثر مفسرین تو بوجہ اپنی خوش اعتقادی کے (رحمتہ اللہ علیہم) محض سرسری طور پر گذر گئے ہیں اور انھوں نے یہ سمجھانے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ ان آیات کے الفاظ کا حمل اصلی معنوں پر ہے یا یہ صرف استعارات ہیں۔ اور جو مفسر نقل وعقل کی تطبیق کا التزام کرتے ہیں۔ انہوں نے تاویل کر کے "منطق" سے مراد زبان حال لی ہے کیونکہ اب تک عام خیال یہ تھا کہ سلسل موضوع آوازوں کے ذریعہ سے ادائے خیالات پر صرف انسان قادر ہے۔ لیکن اب سائنس دانوں نے جانوروں کی بولیاں سمجھنے کی باقاعدہ کوشش شروع کر دی ہے اور وہ وقت قریب آگیا ہے کہ آیات مذکورہ کی صحیح تفسیر ہو سکے۔

علمائے حیوانیات کا قول ہے کہ جانور باہم اسی طرح بات چیت کرتے ہیں

جس طرح انسان ۔ مگر ہر نوع کے جانوروں کی بولیاں جُدا ہیں ۔ پھر ممکن ہے ۔ کہ جس طرح آب و ہوا اور گردوپیش کے حالات کے اختلاف کے لحاظ سے مختلف ممالک کے انسانوں کی بولیاں جدا ہیں ۔ اسی طرح مختلف ملکوں کے ہم نوع جانوروں کی بولیوں میں بھی کچھ اختلاف ہو ۔ ان بولیوں میں گو سب کی سب بالکل ابتدائی اور بہت ہی بھونڈی شکل میں ہیں ۔ مگر جانوروں کے مقاصد کے لئے یہ بخوبی مکمل ہیں ۔ علماء کا خیال ہے کہ ادنےٰ طبقہ کے جانور بھی اپنی خاص بولیاں رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جس جانور کے حلقوم ہے ۔ وہ اس کا استعمال کرتا ہے گو بہت سے جانوروں مثلاً چیونٹیوں اور دیمک وغیرہ کی آواز ہنوز متحقق نہیں ہوئی ۔ اگرچہ بلبل کی چہک اور گیدڑ کی ہوک ہمارے لئے بے معنی آوازیں ہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ کوئی زبانیں ہی نہیں ہیں ۔ کیونکہ ایک فصیح سے فصیح مقرر کی زبان نہ سمجھنے والے کے لئے اس کی تقریر ایسی ہی بے معنی ہو سکتی ہے ۔

بولنے کے وقت جانوروں کی حرکات پر غور کرنے سے ان کے خیالات کا کچھ کچھ پتہ ضرور لگ سکتا ہے ۔ مثلاً جس طرح انسان آواز دے کر اور پھر سر کا اشارہ کر کے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں اسی طرح گنگلیں بھی کرتی ہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ مینا (جو گلگل ہی کی نوع ہے) آواز دے کر سر سے بعینہ اسی قسم کا اشارہ کرتی ہے جیسا گلگل کرتی ہے اسی طرح اگر ہم غور کریں تو یہ بھی معلوم ہو گا کہ جن جانوروں کی بولیاں ہم سنتے رہتے ہیں ان میں خوف ۔ غصہ ۔ شدت مرض ۔ بھوک ۔ محبت ۔ غرض مختلف جذبات کے اظہار کے لئے مختلف آوازیں ہیں ۔

مگر جانوروں کی بولی سمجھنے کی کوشش کے لئے صرف مشاہدہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ آنکھ اور کان کو خارجی مدد کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ کسی بولی کے سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُسے ہم بار بار سُنیں ۔ لیکن اس میں یہ دقت ہے کہ ہم کسی جانور سے ایک ہی آواز مطلوبہ مدت تک نہیں نکلوا سکتے ۔ اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے محققین نے فونوگراف کا استعمال شروع کیا ہے یعنی کسی آواز کو فونوگراف میں بھر کر جی چاہے جتنی دیر تک سُن سکتے ہیں لیکن اس میں بھی دقت ہے اور وہ یہ کہ جانوروں کی آواز بھرنا کوئی سہل کام نہیں ہے دوسرے یہ کہ جب بہت جانور بول رہے ہوں تو ایک کی آواز کو لینا باقی کو چھوڑنا محال ہے اور آوازوں پر جُدا جُدا غور کئے بغیر کام نہیں چل سکتا اس شکل کو یوں حل کیا گیا ہے کہ کسی خاص جانور کو سدھا کر اس کی آواز بھری جاوے گو اس کام میں چند در چند رکاوٹیں اور دشواریاں موجود ہیں مگر دھن کے پورے لوگ ان سب کو اپنے سامنے سے ہٹاتے جاتے ہیں اور منزل مقصود کے لگ بگ پہنچ چکے ہیں

جانوروں میں چونکہ بندر کو سب سے زیادہ ترقی یافتہ سمجھا گیا ہے اس لئے جانوروں کی بولی کا معلّم اسی کو بنایا گیا ہے ۔ یعنی اول بندر کی بولی سیکھنے کی کوشش شروع کی گئی ہے ۔ اس تحقیقات میں شکاگو (امریکہ) یونیورسٹی کے پروفیسر آر ۔ ایل گارنر کا قدم سب سے آگے ہے اس نے عرصہ دراز تک افریقہ کے سنسان اور گنجان جنگلوں میں رہ کر اور بڑی بڑی مصیبتیں جھیل کر بندروں کی بولی پر غور کیا ہے اس نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ بندروں کی زبان صرف ۲۰ لفظوں سے مرکب ہے ۔ انہی ۲۰ لفظوں سے وہ اپنی تمام ضروریات پوری کر لیتے ہیں ۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ان کا ایک ایک لفظ بہت سے متقارب خیالات کو ظاہر کرتا ہے ۔ مثلاً کھانے کی جتنی چیزیں ہیں ان سب کا ایک نام ہو گا ۔ خطرہ کی مختلف صورتوں کے ظاہر کرنے کے لئے ایک ہی قسم کی آواز ہو گی ۔ علیٰ ہذا القیاس

پروفیسر گارنر نے اس بولی میں یہاں تک ترقی کر لی ہے کہ وہ بندروں کی بہت سی باتیں سمجھ سکتا ہے اور چند الفاظ وہ ایسی صفائی سے بول سکتا ہے کہ بندر اسکی اور اپنے ہمجنسوں کی آواز میں کوئی تمیز نہیں کر سکتے مثلاً بہت سے بندر جمع ہوں اور پروفیسر ان کو انہی کی زبان میں خطرہ سے مطلع کرے ۔ تو یقیناً تمام بندر بھاگ کر چھپ جائیں گے اور اگر ان کو کچھ کھانے کے لئے بلائے تو سب کے سب بھاگے آویںگے ۔ غرض کہ جانوروں کے ساتھ گفتگو کا آغاز ہو گیا ہے ۔ انجام کا علم خدا کو ہے ۔

بیعت | برادران سیّد امداد علی صاحب و محمد مشتاق صاحب ساکن موضع کرانواں ضلع مین پوری کی خواہش کے مطابق ان کی بیعت کا اعلان فہرست کے اندراج کا نام آنے سے قبل اخبار میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ برادران کے احباب کو جلد اطلاع ہو جاوے ۔

خواجہ صاحب کی تقریر کیسی تھی

مولوی عبدالاحد صاحب رئیس دہلی اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں :۔

" جو لوگ امرتسر جلسہ ترقی تعلیم مسلمانان میں یہاں سے گئے تھے انہوں نے خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریر کی بہت تعریف کی مجھ کو بے حد مسرت ہوئی ۔ خواجہ صاحب موصوف سے میں لکھنو بھی ملا تھا راجہ صاحب محمود آباد کے ہاں کئی جلسوں میں اُن کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا میں نے ان کو بہمہ صفت موصوف پایا ۔ خدا تعالیٰ انکی عمر میں برکت عطاء فرمائے ۔"

درخواست جنازہ | برادرم محمد نظام الدین صاحب کلرک دفتر ریلوے لاہور تحریر فرماتے ہیں :۔

۱۔ بندہ کے والد صاحب بنام جان دین المعروف جان شاہ احمدی ساکن ماہل پور ضلع ہوشیار پور مورخہ ۲۵ اپریل ۱۲ء کو فوت ہو گئے ہیں ۔ سو اخبار بدر کے ذریعے اُن کے لئے دُعائے مغفرت اور نماز جنازہ کے لئے سب احمدی احباب کی خدمت میں عرض کر دیا جاوے ۔

۲ ۔ شیخ الٰہی بخش صاحب اپنی مرحومہ زوجہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں ۔

دُعا مدد | برادر برکت علی صاحب احمدی موضع چک سادھو سے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اُن کے واسطے کشادگی رزق اور دینی دنیوی حسنات کے لئے دُعا کی جاوے ۔

دریافت طلب | بات ہے کہ ڈاکٹر پادری عماد الدین نے جو کتابیں ۔ تواریخ محمدیہ اور تعلیم محمدی ۔ برخلاف اسلام تالیف کی ہیں ان کے جواب میں کوئی کتاب تصنیف ہوئی ہے تو اس کتاب کا نام کیا ہے اور کس جگہ سے مل سکتی ہے ۔

خاکسار منظور علی مختار چک ۳۳ مکرم سر ڈاکخانہ کاہنہ لاہور

تحفہ بنارس | مخدومی اخویم حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں ۔

بحضرت سیدنا المکرم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک

تحفہ بنارس کی مقبولیت کے شہرۂ آفاق ہونے اور اس کی روز افزوں عزت اور اس کا دوست و دشمن کثرت کے ساتھ تذکرہ پایا جانے سے نہایت ہی راحت اور مسرت ہوتی ہے یہ مقبولیت لاریب آپ کے صدق اور اخلاص کا نتیجہ ہے اور اسی صدق و اخلاص کی وجہ سے حضرت

رب العزّت نے آپ کو ایسے پاک مضمون لکھنے کی توفیق دی کہ جو مقبولیت کے سمندر کا اس وقت قیمتی موتی ثابت ہو رہا ہے۔ باوجودیکہ اس میں احمدیت کی بھی کھلی تبلیغ ہے پھر بھی احمدی اور غیر احمدی کی نگاہ میں اپنی عزّت اور وقعت کے لحاظ سے یکساں ہے۔ دوست تو دوست دشمن بھی اس کی خوبی کی شہادت دے رہے ہیں۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ دوسرے احباب کے مقابل مجھے اس کی مقبولیت کا نظارہ دیکھ کر دوچند خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ بحمد اللہ میں کر بنارسی کشف کی مصدق ہے اللہ تعالےٰ آپ پر بہت بہت رحمت فرماوے آمین

قیمت فی نسخہ ۴ر

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپورہ۔

اوقات ریلوے

اب بٹالہ ریلوے اسٹیشن پر بجائے تین دفعہ کے چار دفعہ ریل امرتسر سے آتی ہے اور چار ہی دفعہ جاتی ہے۔

اوقات روانگی از بٹالہ بطرف امرتسر

(۱) صبح - آٹھ بج کر اٹھارہ منٹ

(۲) ظہر - ایک بج کر باون منٹ

(۳) عصر - چار بج کر ستائیس منٹ

(۴) مغرب - سات بج کر سات منٹ

اوقات رسید در بٹالہ از جانب امرتسر

(۱) صبح - دس بجے ایک منٹ

(۲) ظہر - ایک بجے اکاون منٹ

(۳) عصر - پانچ بجے اٹھاون منٹ

(۴) آدھی رات بارہ بجے چھ منٹ

جھگی والا مقدمہ خارج

نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بعض ہندو اہل وطن بعض معاملات کو خواہ مخواہ ایک مذہبی رنگ دیکر اہل ملک کے باہمی تعلقات میں رخنہ اندازی کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ بھیرہ میں جھگی کا مقدمہ ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ سرکاری فیصلہ کی تعمیل پر جب زبردستی بنایا ہوا مکان گرایا گیا تو سرکاری حکام صاحب ضلع اور کپتان پولیس تک موجود تھے مگر کمیٹی کے دو ممبر مسلمان بھی موجود تھے۔ انگریزوں کو تو کوئی کیا کہتا۔ یاران وطن نے غریب مسلمانوں پر ہی نالش ٹھونک دی کہ انھوں نے ہماری مورتیوں کی ہتک کی۔ محمد علی جعفری صاحب ایک نیک دل آدمی ہیں۔ خلقت کی خیر خواہی میں کوشاں رہتے ہیں۔ خواجہ فضل کریم سیٹھی پبلک کاموں میں دلچسپی سے محنت کرتے ہیں ہر دو کو آگے رکھ لیا کہ ان سے ہم کو گیارہ سو روپیہ دلایا جاوے۔ تعجب ہے کہ بھیرہ کے ہندو وہاں کے مسلمانوں کی زمینیں لے چکے ہیں ان کے مکانات سود میں کھاتے جاتے ہیں۔ تجارت اپنے قبضہ میں کر لی ہے اب بھی رحم نہیں آتا اور مورتیوں کی ہتک کے بہانہ سے روپیہ مانگا جاتا ہے۔ خدا رحم کرے اور ہمارے ہمسائیوں کو ہم پر رحم کرنا سکھائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی وقت کے واسطے یہ دُعا سکھلائی تھی کہ ربّنا لا تسلط علینا من لا یرحمنا۔ تعجب ہے کہ ایسے وقت میں آریہ بھی بُت پرست بن جاتے ہیں اور بُتوں کی حمایت کرتے ہیں اور دیانند کے فرمان کو پاؤں کے نیچے روندنے لگ جاتے ہیں جیسا کہ امرت سر کے سنہری مندر کے موقعہ پر ہوا۔ بہرحال یہ مقدمہ ڈسٹرکٹ جج صاحب نے ڈسمس کیا۔ ہندو صاحبان نے اپیل کی تو مسٹر ہیرس ڈویژنل جج صاحب لکھتے ہیں کہ مدعا علیہم نے مورتیوں کو نہیں ہٹایا بلکہ ایک برہمن انہیں چارپائی پر اُٹھا کر ایک مندر میں لے گیا۔ شہادت مدعی سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں ہو سکتی اس لئے میں اپیل خارج کرتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ صاحب ضلع جیسے معزز اصحاب موقعہ پر موجود تھے ورنہ معلوم نہیں بیچارے مسلمانوں پر کیا مصیبت ڈھانے کے منصوبے گانٹھے جاتے۔ ہم پھر اہل وطن کو نصیحت کرتے ہیں کہ ایسی کارروائیوں سے کچھ فائدہ نہیں خدا سے ڈرو۔ مسلمان تو شامت اعمال سے خود ہی ذلیل ہو رہے ہیں انھوں نے اپنے رسول کے احکام کی نافرمانی کی۔ قرآن سے بے پرواہی کی۔ خدا کو بھلا دیا اس واسطے ان پر رحمت کے جو وعدے تھے وہ مبدل بعذاب ہوتے جاتے ہیں۔ ع

جو خود ہی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا

بلکہ ہمارے ہندو بھائی سمجھیں اور سوچیں اور غور کریں تو ان کے واسطے جگہ خالی ہو رہی ہے دنیوی مال تو اُنھوں نے لیا۔ ایک قدم آگے بڑھیں۔ تو روحانی مال سے بھی مالا مال ہو جاویں۔

لنکا میں تبلیغ

جناب مکرم بندہ زاد لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت ہے۔ ان دنوں مخدومی جناب منشی محمد حیدر خاں صاحب مع الخیر والعافیت ملک سیلون جزیرہ لنکا سے بنگلور واپس ہوئے ہیں۔ مسموع ہوا کہ مخدومی منشی صاحب نے دوران قیام شہر کلمبو اور کنڈے وغیرہ میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی تبلیغ میں نہایت درجہ کوشش فرمائی۔ اکثر معزز انگریزی اعلےٰ تعلیم یافتہ اہل اسلام کو تشویق دار کر مبایعین میں داخل فرما دیا ہے حتےٰ کہ شہر کلمبو کے moors union نامی انجمن کے جملہ سرپرستوں اور سپرنٹنڈنٹ جناب ایم اے عزیز اور سکرٹری عبد الجبار وعبد المجید وغیرہ صاحبوں کو سلسلہ احمدیہ میں حضرت اقدس مرحوم ومغفور سے تحریری بیعت دلوا کر توسیع سلسلہ حقہ کی اشاعت بذریعہ رسالجات تامل مقامی زبان میں جاری کرا دئے ہیں۔ مبائعین کی تعداد قریب ۳۰ نفوس کے پہنچ گئی ہے سلسلہ احمدیہ اور جماعت کا چرچا یہاں اکثر کافۂ اہل اسلام میں حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے پہل یہ حقانی سلسلہ احمدی کی تحریک اور ترغیب ہمارے معسکر بنگلور میں مخدومی جناب منشی صاحب کی تحریک پر یہ حقیر وغیرہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود۔ مہدی مسعود امام زمان میرزا غلام احمد صاحب مرحوم ومغفور سے تحریری بیعت کا اعزاز وشرف حاصل کر لیا ہے۔ ویسا ہی ملک سیلون کو مخدومی جناب منشی صاحب کے قدم رنجہ فرمانے سے شرف حاصل ہو گیا ہے۔ چونکہ مخدومی منشی صاحب انگریزی وعلوم سائنس وغیرہ کے لایق وفائق مشہور ہیں۔ علاوہ اردو انگریزی کے تامل کی زبان وغیرہ میں بخوبی مہارت رکھتے ہیں اور انکی گفتگو میں ایک انوکھی کیمیائے کشش ہونے سے ان کو احباب واغیار خواہ ہندو مسلمان عیسائی بلکہ انگریز بھی نہایت درجہ کا اعزازی تمغہ دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگرچہ کہ ان کی طرز معاشرت بہت سادہ اور بے لوث ہے خدا صاحب انکی مساعی جمیلہ میں برکت دے۔

آیندہ ہفتہ میں ہمارے زمرہ کی احمدی جماعت کی عاجزانہ درخواست پر مخدومی منشی صاحب اپنے پانچ سالہ سفر جزیرہ لنکا وغیرہ کے حالات اور تبلیغ سلسلہ حقہ کی توسیع کے مفصل بیان میں معزز فرمائیں گے جو من وعن آپکے اخبار گہربار کے ذریعہ ہدیہ ناظرین ہو کر . . . . جماعت احمدی کی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ الراقم الاثم خلیفہ محمد عبد اللہ سکرٹری

ڈاک ولایت

سُنہری قاعدہ

قصص نئی میں یسوع مسیح کی طرف منسوب کرکے ایک فقرہ لکھا ہے کہ جو تو چاہتا ہے کہ لوگ تیرے ساتھ کریں ویسا ہی تو اُنکے ساتھ کر۔ یسوعی صاحبان اس فقرے پر بہت فخر کیا کرتے ہیں اور اسے گولڈن رول یعنے سُنہری قانون کہا کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا کلام کسی اور کے مونھ سے نہیں نکلا۔ تازہ ڈاک ولایت میں ہمارے پاس ایک اشتہار آیا ہے۔ جو ایک صاحب بنام ڈبوڈ مکان ۲۲۶ ڈبلیو ۸ وسٹریٹ نیویارک نے شائع کیا ہے اس پرچہ پر لکھا ہے۔ کہ یہ فقرہ یسوع سے ۱۶۰۰ سال قبل کی مصری کتب مقدسہ میں موجود ہے پھر یسوع سے ۱۵۰۰ سال قبل کی ہندی کتب میں موجود ہے پھر یسوع سے ۶۰۰ سال قبل لاؤ زد کی کتاب میں موجود ہے۔ یسوع سے ۱۰۷۰ سال قبل کی یونانی کتب میں موجود ہے۔ یہودیوں کی کتب جو یسوع سے قبل ہیں انہیں موجود ہے۔ کان فیوشس کی کتاب میں موجود ہے۔ بُدھ کی کتاب میں موجود ہے ایرانیوں کی کتاب میں موجود ہے۔ یسوعی لوگوں کی عادت ہے۔ کہ قرآن شریف کا جو مضمون بائبل میں موجود ہو اُسے کہا کرتے ہیں کہ یہ چرایا گیا ہے۔ جو نہ ہو اُسے کہتے ہیں یہ غلط ہے۔ کیونکہ بائبل میں نہیں کیا یسوعی منطق کے مطابق ہم بھی ایسا نہیں کہہ سکتے کہ یسوع نے یہ قاعدہ پہلے لوگوں سے چرایا۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ یسوع نے مصر میں علم رواجی حاصل کئے تھے اور عبرانی علوم بھی پڑھے تھے۔ لیکن ہم پسند نہیں کرتے۔ کہ یسوعی طرز کو اختیار کریں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ حق ہمیشہ مشترک ہے۔ خدا تعالےٰ کے تمام مقدس لوگوں کے اصول حقانیت و وحدانیت ایک ہی ہیں پچھلے لوگ ان میں تغیّر و تبدل کرتے ہیں جیسا کہ یسوعی لوگوں نے اسے جو ساری عمر اپنے آپ کو ابن آدم کہتا رہا ابن خدا بنا دیا۔ کاش کہ یسوعی لوگ اس پرچہ سے جو یورپ سے نہیں بلکہ نور افشانی امریکہ سے آیا ہے نصیحت پکڑیں کہ دوسروں پر الزام لگانا اچھا نہیں اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ مختلف کتابوں میں قاعدہ مختلف طرز اور مختلف الفاظ میں آیا ہے۔ مگر سب سے زیادہ صحیح اور قابل تعمیل الفاظ وہ ہیں۔ جو مصلح اولین و آخرین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استعمال کئے ہیں آپ فرماتے ہیں۔ لَا یُؤمِنُ احدکم حتّٰی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ۔ کوئی تم میں سے مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

ریلوں کی کثرت

کلیپ ہم کے اسٹیشن پر سے روزانہ اڑہائی ہزار ریلیں گذرتی ہیں (ریلوے میگزین)

عیسائی مذہب کا بدل

اپریل کے فورٹ نائٹلی ریویو میں ایک مضمون نکلا ہے۔ کہ مہذب دنیا کو چاہیئے۔ کہ دین عیسوی کے عوض میں اب کوئی اور دین اختیار کیا جاوے ایک مضمون نویس للی صاحب نے یہ رائے دی ہے کہ خدا کا ماننا ضروری ہے (نہ کہ یسوع کا) اور ایک اور نامہ نگار کی رائے ہے کہ عیسائیت کی بجائے بابی مذہب اختیار کیا جاوے۔ کیونکہ اس میں آزادی زیادہ ہے (جو چاہو کرو۔ کوئی شریعت مقرر نہیں۔)

دراصل یسوعی لوگوں کو یہ سزا مل رہی ہے کہ انھوں نے اصلی عیسائیت کو جو ایک قسم کی اصلاح شدہ یہودیت تھی چھوڑ دیا۔ انبیاء کی حقارت کی اور آزاد بن گئے اب آئے دن آزادی کے نئے کرشمے پیدا ہوتے ہیں۔

ابی سینیا میں عیسائیت

رسالہ مسلم ورلڈ میں یسوعی صاحبان شاکی ہیں۔ کہ ملک ابی سینیا میں باوجود سلطنت برطانیہ کے اقتدار کے عیسائیت نہیں پھیلتی اور اسلام بڑھتا جاتا ہے۔ گویا برطانیہ اشاعتِ اسلام میں مدد دے رہی ہے (اگر دیتی ہے تو یہ اُس کے اقبال کی ترقی کا موجب ہوگا ایڈیٹر) اس کا بڑا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ دیسی عیسائیوں کو گورے عیسائی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ یہ سبب ٹھیک ہو مگر ہمارے خیال میں اس میں گوروں کا کچھ قصور نہیں۔ جہاں تک ہمارے ملک کا تجربہ ہے دیسی عیسائیوں کی اکثر تعداد رذیل قوموں میں سے ہوتی ہے جن کے اخلاق بہت گرے ہوئے ہوتے ہیں یا وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو بے کار رہ کر خوش پوش خوش خوراک بننا چاہتے ہیں ایسے آدمیوں سے یورپ کے جفاکش محنتی لوگ جو اپنے وطن چھوڑ کر یہاں آتے ہیں۔ کس طرح پیار کریں۔ بہرحال اسلام کا پھیلانے والا اور اُس کا حامی تو خدا ہے۔ مشنری جو چاہیں۔ سو کریں۔

قانونِ طلاق

حضرت عیسٰی علیہ السلام کوئی صاحب شریعت نبی نہ تھے بلکہ موسٰی شریعت کے صرف ایک خادم نبی تھے اس واسطے انھوں نے کوئی شریعت کا قانون نہیں دیا لیکن ملکی اور وقتی حالات کے لحاظ سے انھوں نے چند باتیں شرعی رنگ کی بھی کہی ہیں۔ مثلاً طلاق کو سوائے زنا کے ناجائز قرار دیا ہے۔ اور یسوعی دنیا میں اسی پر عمل ہوتا چلا آیا ہے لیکن آخر یورپ امریکہ کے مدبّرین نے اس قانون کو غلط اور ناجائز دیکھ کر اپنے اپنے ملکوں میں باوجود پادریوں کی ہائی دہائی مچانے کے اس کے خلاف قانون بنا دیا ہے اور طلاق کو جائز رکھا ہے۔ کئی ملکوں میں یہ قانون جاری ہو گیا ہے اور رسالہ لیڈی ریلم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک ناروے میں بھی یہ قانون جاری کیا گیا ہے۔ آخر دانا لوگوں کو اسلامی قوانین ہی قابل عمل اور مفید دنیا میں نظر آتے ہیں اور یہ بھی ایک قدم اسلام کی طرف اور ہے۔

مرد گرجا نہیں جاتے

امریکہ کے لوگوں نے یہ دیکھا کہ اول تو کوئی گرجوں میں جانا ہی پسند نہیں کرتا اور جو جاتے بھی ہیں۔ ان میں ایک حصہ مرد اور تین حصہ عورتیں ہوتی ہیں۔ مردوں کے درمیان گرجا جانے کی تحریص و ترغیب دینے والی ایک انجمن بنائی ہے۔ اسی انجمن کے اجلاس میں شامل ہونے کے واسطے مسٹر اسٹیڈ امریکہ جاتے تھے اور راہ میں غرق ہو گئے اس انجمن کا پورا نام یہ ہے۔ "دی مین اینڈ ریلیجن فارورڈ موومنٹ"

بزمِ خواتین

حیاسوز تحریر کی تردید

کسی دشمن اسلام اور پرلے درجے کے متعصب پادری یا کسی بدباطن خبیث دہریّہ نے ایک ترکی خاتون کے نام سے فرانس کے کسی اخبار میں ایک چٹھی شائع کروائی ہے۔ خدا جانے اس پاک باطن اعلےٰ درجہ کے پاکیزہ اور طاہر انسان کو محض اپنے خبیث باطن کی وجہ سے بعض لوگ کیوں عظیم بہتان لگاتے ہیں جس کا نہ سر نہ پیر۔ حالانکہ اس سے ایک بڑی جماعت کا دل دکھتا ہے۔ اور فائدہ کچھ میں نہیں سمجھتی کہ ایک شریف نیکو سیرت حیادار بی بی کا جی چاہے۔

کہ نکلے بندوں آزادی یعنے وہ آزادی جو یورپ کی آوارہ مزاج بہنوں میں ہے کی خواہش ظاہر کرکے پھر کمال بے شرمی سے اپنے سردار ہادی پر بہتان عظیم اخبارات میں لکھ کر آزادی چاہے اور جس پاک سیرت نبی کا اس قدر احسان ہو کہ جو پاکیزہ اخلاق اور اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کے اخلاق اپنے ماں باپ پر رشتہ دار آشنا نہیں سکھا سکتے اس کے قول و فعل سے ملتے ہوں اور میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ ایسی عمدہ سیرت کی کسی بھی مذہب میں نظیر نہیں ملے گی۔ مگر افسوس کہ مسلمان زندہ نہیں کہ اسلام زندہ تھیں غور کون کرے اور سیرت نبوی کون پڑھے۔ خیر اس لایعنی تحریر کو دیکھ کر جو کیفیت میرے دل کی ہوئی اُسے تو میرا مولا کریم ہی جانتا ہے مگر یقین رکھتی ہوں کہ کئی پاک دل اسے پڑھ کر تڑپیں گے۔ اب سنئے اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ہم گھر کی چار دیواری میں قید ہیں ہمیں نجات دلوائی جائے یہ بہت گندی اور بے ہودہ خواہش ہے۔ میں کہتی ہوں یہ ناپاک خواہش کسی صاحب شرم و حیا پاکدامن و پاکیزہ خو خاتون کے وہم و گمان میں بھی نہیں آئی۔ کیونکہ لوگ خود بخود اپنے پاس سے پیدا کرکے اخباروں میں ظاہر کرتے ہیں یہ غلط کہ ہم مردوں کی صحبت سے محروم ہیں اور ہم تبادلہ خیالات نہیں کرسکتیں۔ آخر ہمارے خاوند ہمارے بھائی ہمارے اور محرم پڑھے لکھے ہیں ان سے ہم بے تکلف باتیں کرسکتی ہیں۔ سارے جہان کے عالم مردوں کو تو دوسرے مرد بھی نہیں مل سکتے۔ دوم یہ کہ خدا تعالیٰ نے گھر کی چار دیواری کے اندر ہمارے لئے تمام کائنات عالم کا نقشہ رکھا ہے۔ ہم کو کیا ضرورت کہ تفریحوں اور ناچ گھروں میں اگر یورپ کے مرد جاکر سر پر خاک ڈالتے ہیں تو ہم بھی ضرور ان کی تقلید کرکے اپنا گھر دوزخ بنائیں جیسا کہ اس ترکی خاتون کے نام سے اس ناپاک خواہش کو ان لفظوں میں لکھا ہے۔

وہ تفریحوں اور ضیافتوں اور ناچ گھروں یا تماشوں میں جاتے ہیں جن کا نام ہی فقط ہمنے سُنا ہے اور جن کی پُرتکلف ضیافتوں کا حال پڑھ کر ہم سرد آہ کھینچتی ہیں۔

مجھے تو یہ بات پڑھ کر ہنسی آئی۔ کہ نیک بخت اگر تو ذاتی عورت ہے تو کیا گھر میں ایسے عمدہ اور اعلےٰ سے اعلےٰ کھانے نہیں پکوا سکتی۔ آہ کھینچنے کی کیا ضرورت تھی یہ تو ندیدہ پن ہے۔ مگر اس سے آگے تو وہ رنجیدہ الفاظ لکھے ہیں کہ جو اس مضمون کے شروع میں ... پرکاش لاہور نے چھاپ کر مسلمانوں کا دل دُکھایا ہے وہ یہ کہ ایک دن محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک دوست کی بیوی کو دیکھ کر اس کی خوبصورتی سے اُس کا دل بے قابو ہوگیا اور اُس کے لئے ایسا ازخود رفتہ ہوا کہ اُس نے اس بات پر اسے آمادہ کیا کہ اپنے خاوند کو چھوڑ کر اس کا ساتھ دے مگر اس کے دل میں خیال آیا × × × × یہ سخت خطرناک بات ہوگی اگر ہر ایک شخص اس غضب کی حسینہ کو دیکھ کر اس کی داد دے سکے گا۔ پھر اس نے پابندی کردی۔ کہ مومنوں کی عورتیں جب کبھی باہر نکلا کریں تو برقعہ پہن کر نکلا کریں تاکہ جب یہ قاعدہ عام ہوجاویگا۔ تو وہ اپنی دلربا کا چہرہ دوسرے لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھ سکے گا۔ نبیوں کے سردار پاکوں کے امام احمدؐ مختار کیطرف یہ ناپاک بات منسوب کرنی کس قدر خوفناک بے ایمانی ہے وہ جس نے تمام جہان کے بہت بڑے حصّے کو پاکباز بنادیا جس نے عرب جیسے جزیرہ میں واحد خدا کی پرستاروں اور فرمانبرداروں کی ایک جماعت پیدا کردی جس نے دُنیا میں پاکیزگی کو ازسرِنو قائم کیا اس کے بارے میں یہ بکواس۔ کہ ایک دوست کی بیوی کو دیکھ کر اس کا دل بے قابو ہوگیا۔ بڑا افتراء اور سخت بے حیائی ہے اگر کوئی کہدے کہ اسی طرح پردہ نہ کرنے والی قوموں کے رہنماؤں نے لوگوں کی بہو بیٹیوں کو دیکھنے کے لئے پردہ کا رواج اُٹھا دیا تو کیا یہ جائز ہوگا۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ پس پردہ کا باعث پاکیزگی اور طہارۃ کا سبق ہے نہ کہ بقول پرکاش یا ترکی خاتون "محمدؐ کی بدگمانی" جیسا کہ سورہ نور میں لکھا ہے۔ اور پردے کے اصولی حکم غض بصر مرد و عورت کے لئے یکساں ہیں۔ چونکہ عورت میں زینت کا حصّہ زیادہ ہے اس لئے اسے چھپانے کا حکم ان کے بارے میں زیادہ ہے باقی مساوی بات ہے۔

اس سے آگے شادی کی حلقہ بگوشی پر خامہ فرسائی کی ہے کہ ہمیں انتخاب شوہر کا موقعہ حاصل نہیں یہ جھوٹ ہے۔ اسلام میں عورت کو اجازت ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنے ماں باپ کے مشورے کے مطابق نکاح کرے یہ جو لکھا ہے۔ کہ جسمانی شکل تو جھانک کر دیکھ لے مگر اخلاق وغیرہ کا علم نہیں ہوسکتا جب تک اسکے ساتھ پہلے ایک مدت نہ رہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ اور غلط بات ہے۔ اخلاق وغیرہ کا اندازہ ایک ناتجربہ کار نوجوان لڑکی کیا کرسکتی ہے اس کے لئے بہترین ناظر ہمارے ولی ہوسکتے ہیں پس اسلام نے جو قاعدہ رکھا ہے۔ وہ بہت عمدہ ہے۔ اور یہ جو ترکی مرام خاتون کے نام سے لکھا ہے میں عورت کی فطرت اور اُس کی خلقی پاکیزگی کا خیال کرکے بڑے یقین کے ساتھ کہتی ہوں کہ صرف مستورات کو بدنام کرنے کے لئے کسی نے لکھ دیا ہے۔ آیندہ واللہ اعلم

سکینۃ النساء۔ قادیان

زمانے کی ہوا

جب کوئی مامور مرسل دُنیا کی اصلاح کے واسطے آتا ہے تو اس کی توجہ سے تمام دنیا میں کچھ نہ کچھ اصلاح کی طرف لوگ متوجہ ہو ہی جاتے ہیں۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے پر یورپ اگر مُسلمان نہ ہوا تو لوتھر کے ذریعے سے بہت سی بدعات اور قیدوں سے عیسوی مذہب آزاد ہوگیا۔ اس زمانہ میں بھی ہر طرف اصلاح کی طرف قدم آگے ہورہا ہے۔ یورپ امریکہ کے لوگ کفارے اور حیات یسوع۔ الوہیت یسوع اور صلیبی موت کے خلاف کتابیں لکھ رہے ہیں۔ ہندو بُت توڑ رہے ہیں۔ ایسا ہی ایک سکھ سردار جن کا نام نامی سردار سمندر سنگھ صاحب ہے اور کوٹ کلغی کے رہنے والے ہیں جو برلب دریائے بیاس ضلع ہوشیارپور میں بڑے جوش کے ساتھ اس امر کو اشاعت کرتے پھرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے نبی ہیں اور سب سکھوں کو چاہیئے کہ انکو مان لیویں۔ سردار صاحب گئو ماتا کے بڑے ہمدرد ہیں۔ کاش کہ ہمارے ہندو بھائی گئو ماتا کے متعلق حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کردہ تجویز کو قبول کرتے تو ہند سے یہ جھگڑا اُٹھ جاتا اور امن پھیل جاتا اب ہم سردار صاحب کی تحریروں میں سے کچھ اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔

"وعدہ انجیل کا پُورا کتنے سالوں کا ہوچکا ہے واقعی حضرت مرزا احمدؐ پیغمبر راست باز تھے۔ پیغامبری اوتاری ایک لفظ جنم ساکھی گورو صاحب میں بھی لکھا ہے"
"دین احمدی راست راست حال سب کو سمجھاتا ہے"
"گئو ماتا کا پاپ تمام ہندوں پر اور سکھوں پر اور راجاؤں پر ہے" "بارہ سال سے لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے اُن پر پاپ ہے"

سردار صاحب اپنے کام میں بڑی ... ے ساتھ مصروف ہیں۔ مہاراج جموں۔ تھانہ داراں۔ کپتان پولیس جو ملا ہے یا جہاں وہ جاسکے وہاں اپنا کام کر دیا ہے۔

اخبار کے قدر دان

اگر کہا ہے اخبار دیر سے چھپتا ہے یا نہیں چھپ سکتا تو یہ اس واسطے نہیں کہ ناظرین اخبار کے شوق کو آزمایا جاوے لیکن اس سے جس بے چینی اور اضطراب کے خطوط احباب سے آتے ہیں ان سے اخبار کی ضرورت اور اس کے فائدہ مند ہونے کا ثبوت ضرور ملتا ہے۔ گذشتہ ایام میں اخبار نہ پہنچنے پر منشی برکت علی صاحب لاہور نے جس محبت کا خط لکھا اس سے ظاہر ہے کہ سارا لاہور ہمارے کسی دوست کا ہنجال نہیں اور ایسا ہی سید پیر احمد شاہ صاحب ہشیارپور سے تحریر فرماتے ہیں :۔

"اخبار کے انتظار میں آنکھیں ڈاک والے کی طرف ٹکٹکی لگائے رکھتی ہیں ...... اخبار کے بغیر ایک منٹ بھی آرام نہیں ملتا"

فہرست کتب

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ بے جلد ۶ عہ خطبہ الہامیہ ۔ عہ
سیرت ابدال ۔ ۱ر رپورٹ جلسہ اعظم ۔ ۸ر
الحق ۔ دھلے ۔ ۸ر الحق ۔ لودیانہ ۔ ۶ر
دعوت ندوہ ۔ ۱ر لکچر لاہور ۔ ۱ر
لکچر سیالکوٹ ۔ ۱ر رسالہ الوصیت ۔ ار
قصائد احمدیہ ۔ ۶ر خزینۃ المعارف حصہ اول ۴ر
سرمہ چشم آریہ ۔ ۱۲ر " " " دوم ۸ر
سیرت مسیح موعود ۔ ۸ر الذکر ۔ ۲ر
ٹیچنگز آف اسلام ۔ عہ بنگال کی دلجوئی اردو مفت
بفتوح الرحمن ۔ ار ثنائی فرار ۔ ۳ر
مباحثہ مونگھیر ۔ ۴ر حق کا پرچار ۔ ۴ر
تصدیق کلام ربانی ۸ر واقعات بھاگل پور ۴ر
ثنائی ہرزہ درائی ۲ر نیر اسلام ۔ ۵ر
نور فرقان چودہویں صدی کا یہودی ۲ر

علمائے خلف ۔ ۸ر صحیفہ آصفیہ ۳ر
مجربات نوردین حصہ اول ۱ر خطبات کریمیہ ۴ر
" " " دوم ۱ر اسماء الحسنیٰ ۵ر
" " حصہ سوم ۱ر تحفۃ العرب ۳ر
شدھی کی اشدھی ۶ر عصمت انبیاء ۷ر
نصیحۃ المسلمین ۔ر خط و تقریر
البرہان الصریح ۲ر رپورٹ سالانہ ۳ر
کتاب الصیام ار گلدستہ حمد ار
غلامی ۳ر رویائے صالحہ ۴ر
حیرت کی حیرانی حصہ اول ۴ر تفسیر پارہ ۲۷ عہ
" " حصہ دوم ۴ر " " ۲۸ عہ
پہلا دوسرا پارہ ۲ر " " ۲۹ عہ
اسلام اور بدھ مذہب ۔ر احسن القصص ۲ر
چشمہ مسیح ۴ر اسوۂ حسنہ ۸ر
مباحثہ رامپوری ۲ر فرزند علے ۳ر
سلک مروارید حصہ اول ۴ر نعمۃ الکحل ۴ر
" " دوم ۴ر سندت احمدیہ ۴ر
عقائد احمدیہ ۲ر سفرنامہ ناصر حصہ اول
دعوت الحق ۔ر " " دوم
اربعین ار نور دل ۔ر
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ۔ر اسلام کا گر ار
بائبل کا پرچار ۱ر کشف الاسرار ۲ر
معیار الصادقین ۳ر السر المکتوم ۶ر
محامد المسیح مورکھہ سیدھ ار
موعظۃ الحسنیٰ ۲ر کرشن لیلا ار
سری نہہ کلنک اوتار ۸ر مبادی الصرف ۱ر
عربی بول چال ۲ر سر الشہادتین ار
شہادت آسمانی حصہ اول ۵ر معیار حق ار
" " دوم ۲ر لیکچر مہرسنگھ ۔ر
جام شہادت ۔ ۔ر چولہ گورو نانک صاحب ار
جنگ مقدس ۶ر ضرورت زمانہ ۔ ۸ر
الاستخلاف ۴ر تعلیم المہدی ۱ر
سناتن دہرم ۔ر خلافت راشدہ حصہ اول ۸ر
مواہب الرحمٰن ۴ر " " دوم ۴ر
اوامر و نواہی ۹ر نزول المسیح ۔ ۴ر
شہادت القرآن ۲ر دینیات کا پہلا رسالہ ار
فضل حق ار حجۃ الاسلام ار

الہدیٰ ۶ر راز حقیقت
برکات الدعا ار اعجاز احمدی ار
اسلام کی فلاسفی ۴ر مجموعہ فتاوے احمدیہ حصہ اول
ایکسو پچیس سال کی جنتری ۔ر " " حصہ دوم عہ
نظم مستورات ۔ر " " حصہ سوم
مجموعہ آمین ۔ر تحفہ قیصرہ ار
آسمانی فیصلہ ۔ر مسلمانوں کا خدا ۲ر
ضرورت الامام ۱ر حمامۃ البشریٰ ۸ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۲ر
دافع البلاء ۔ ار کشف الغطاء ۲ر
ثنائی چکر ۔ ۲ر لغات القرآن حصہ اول عہ
محمد رسول اللہ ۱ر " " دوم عہ
اسلام کی پہلی کتاب ۴ر وچھوڑا کو بج ۔ر
شرائط بیعت ۔ر درثمین اردو بجلد ۳ر
یسرنا القرآن ۱ر " " مجلد ۴ر
ضمیمہ یسرنا القرآن ۔ر " فارسی بجلد ۴ر
قاعدہ حصہ دوم ار " " مجلد ۶ر
قاعدہ حصہ سوم ار رد افتراء مفت
آئینہ صداقت ۲ر مرزا صاحب کا مذہب ۔ر
احمدی پاکٹ بک ہر دو حصہ ۔۔ ۴ر
رسالہ ۶ ۔ر قصیدہ مہدویہ ۔ر
آب یا رب رسالہ ۸ ۔ر تحفہ عید ۔ر
القول الصحیح ار انجیل کروسی فیکشن ۔ر
تحفہ بنارس بے جلد ۴ر
تحفہ بنارس مجلد پختہ ۶ر مکتوبات احمدیہ ۔ ۸ر
سیف حق ار کرشن اوتار ۔ر
احمدی کا من ۔ر نیر کی فریاد ۔ر
صدقے جاواں ۔ر پیغام موت ۔ر
سچ دا سدا ۔ر التبیان ۱ر
آقیمو الصلوٰۃ ۱ر تعلیم القرآن ار
سی حرفی احمدی ۔ر اظہار حق ۔ر
سی حرفی چوہڑمل ۔ر چٹھی مسیح ار
گل موتیا ۔ر جام وحدت ۔ر
سی حرفی اللہ داد ۔ر کلمۃ الفصل ار
تحفۃ المشتاقین ۔ر بلاغ لقوم عابدین ۔
گلدستہ رسالت ۲ر حقیقت نماز عہ
مسیح موعود کی سچائی ۔ر یادگار کریمیہ ۔ر

تحفۃ الندوہ - مسک العارف ۱۰/
ستارہ قیصریہ /۰ نور القرآن ۴/
کامن الٰہ داد خان والے /۰ پارہ پہلا ۲/
گلدستہ احمدی /۲ سی حرفی آثار مسیح /۰
کفارہ - .. ۳/ پرانی تحریریں ۱/۵
شہادت القرآن ۴/ کامن غلام رسول والے /۰
انگریزی بنگال کی دلجوئی مفت سابقہ دررثمین حصہ دوم
ہائے حسین مظلوم /۰ مجموعہ ازالہ وسواس
مورکھ سیدھ حصہ دوم مفت دعوت ہلے ۱/
نسیم دعوت ۳/ نماز منظوم مترجم ۱/
مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس مسیح موعود ۴ ۱۰/
نماز مترجم ۱/۵ مذہب منصور - ۶/

رسید زر

۱۵ - مارچ ۱۲ء

منشی نور محمد صاحب ۲۷ عہ رخانزادہ امیر اللہ خان صاحب ۱۹۱۳ للعہ

۱۷ - مارچ ۱۲ء

ابراہیم صاحب ۲۳۶۱ صمہ ر منشی عبد الخالق صاحب ۶۱۵ للعہ
منشی محمد دین صاحب ۱۲۶۹ للعہ سید محمد حسن صاحب ۱۳۱۴ عہ
منشی محمد دین صاحب ۱۳۵۷ عہ میاں اللہ دتا صاحب ۱۷۹۴ عہ
مولوی محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عہ منشی عبد الغنی صاحب ۲۸۰۵ عہ
منشی محمد شعبان صاحب ۲۳۶۷ للعہ مولوی محمد بخش صاحب ۲۴۸۲ للعہ
ملک سردار خان صاحب ۲۴۷۵ ر منشی غلام محی الدین صاحب ۲۵۱۲ عہ
منشی عطاء محمد صاحب ۲۲۴۷ ر منشی گلاب الدین صاحب ۲۷۸۲ عہ
ملک عطاء اللہ صاحب ۲۸۳۲ عہ میاں محمد حسین صاحب ۲۹۲۵ للعہ
سید جلال الدین صاحب ۲ صمہ

۱۸ - مارچ ۱۲ء

چودہری میر باز صاحب ۲۱۳۶ عہ منشی خدا بخش صاحب ۱۹۶۹ عہ
محمد عمر خان صاحب ۱۵۷ عہ بابو خیر الدین صاحب ۶۹۵ للعہ
منشی محمد محسن صاحب ۱۸۱۶ للعہ ڈاکٹر محمد بخش صاحب ۱۹۸۸ للعہ
چودہری دلیداد صاحب ۲۲۰۵ عہ ڈاکٹر محمد امین صاحب ۲۵۵۱ عہ
منشی سلطان محمد صاحب ۲۳۲۷ عہ جیون بخش صاحب ۲۴۳۱ ہے
بابو محمد شفیع صاحب ۲۵۶۲ عہ ملا شیر زمان صاحب ۲۵۶۷ عہ
مرزا ظہور علی بیگ صاحب ۲۶۲۷ عہ منشی عبد الحق صاحب ۲۷۱۳ عہ
منشی بدر الدین صاحب ۱۹۱۸ ہے

۱۹ - مارچ ۱۲ء

میاں عبد الغفور صاحب ۲۸۱۰ عہ مکرم مظفر خان صاحب ۴۸ للعہ
منشی امام خان صاحب ۷۷ عہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۱۲۲ للعہ
ملاں موسےٰ صاحب ۲۷۶۲ للعہ بابو عبد الرحیم صاحب ۲۹۳ للعہ
محمد علی خان صاحب للعہ

۲۰ - مارچ ۱۲ء

میاں محمد دین صاحب ۲۸۵۶ عہ بابو رحمت خان صاحب ۲۱۸۶ عہ
حافظ عبد المجید صاحب ۱۲/ بابو عبد اللہ خان صاحب ۲۴۷۱ عہ

۲۱ - مارچ ۱۲ء

منشی اکبر علی خان صاحب ۲۶۱۸ صر مرزا عزیز بیگ صاحب ۱۷۹۸ عہ
حکیم صدر الدین صاحب ۱۸۴۳ للعہ سید عادل شاہ صاحب ۲۱۳۳ عہ
منشی عبد الخالق صاحب ۲۹۴۱ للعہ میاں محمد بخش صاحب ۱۱ عہ

۲۲ - مارچ ۱۲ء

میاں عبد الرحیم صاحب ۲۶۶۶ عہ چودہری علی بخش صاحب ۸ للعہ
منشی عزیز الدین صاحب ۱۷۷۶ عہ حکیم خلیل احمد صاحب ۲۰۷ للعہ
ڈاکٹر مہر دل خان صاحب ۲۶۱۶ عہ چودہری حسین بخش صاحب ۲۷۵۸ للعہ
۲۹۲۷ عہ منشی برکت علی صاحب ۲۹۲۴ للعہ
منشی برکت علی صاحب للعہ عبد الجبار خان صاحب ۲۹۴۲ للعہ
منشی سکندر علی صاحب ہے

۲۳ - مارچ ۱۹۱۲ء

منشی نور دین صاحب ۵۸۹ عہ منشی عبد اللہ خان صاحب ۸۸۲ عہ
منشی عبد الواحد صاحب للعہ

۲۵ - مارچ ۱۲ء

شیخ علی بخش صاحب ۱۱۹ عہ منشی محمد عالمگیر خان صاحب ۱۳۵۹ للعہ
سید غلام صفدر صاحب ۱۷۸۹ عہ نواب محمد علی خان صاحب عنہ

۲۶ - مارچ ۱۲ء

منشی اکبر علی صاحب ۲۴۹۳ عہ مکرم شاہ سرن صاحب ۲۳۹۵ ہے
آئی ایل ایم بلے صاحب ۲۶۴ عہ

۲۷ - مارچ ۱۲ء

محمد جعفر خان صاحب ۱۴۹ ہے ر چودہری غلام حیدر صاحب ۱۶۸۷ للعہ
حکیم عمر الدین صاحب ۲۷۳ عہ ر چودہری جلال الدین صاحب ۲۵۴۸ ہے

ماہ - اپریل ۱۲ء

بابو محمد حسین صاحب ۱۴۴۳ عہ ایم عبد اللہ صاحب ۲۷۶۵ عہ
عبد الرحمن صاحب ۱۶۸۹ للعہ غزن خان صاحب ۲۹۵۰ عہ
چودہری ظفر اللہ خان صاحب ۲۸۲۴ ہے نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ
مرزا خدا بخش صاحب عہ سید محبوب عالم صاحب ۸/
مرزا رحیم بیگ صاحب للعہ دادار علی صاحب ۱۵۸۹ عہ
شیخ خان محمد صاحب عہ فتح محمد صاحب ۲۳۷۶ عہ

ڈاکٹر محمد علی صاحب .. وصمہ ر حکیم محمد دین صاحب گجرانوالہ عہ
محمد دین صاحب ریمونٹ ڈپو - سہارنپور - عہ
کریم الدین صاحب قلندر دان راد ہارام ۱۳۴۶ عہ
عبد الغفور صاحب عہ عمر بخش صاحب ہنگو ۲۵۵۲ للعہ
منشی غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ عہ منشی احمد دین صاحب ۵۸۰ عہ
منشی احمد دین صاحب للعہ شیخ الٰہی بخش صاحب ۲۷۵۱ عہ
محمد شفیع صاحب ۷۳۰ للعہ محمد علی صاحب ۴۰۴ للعہ
محمد عبد اللہ صاحب ۳۰۴ للعہ محمد عبد الواحد صاحب عہ
عبد الاحد صاحب شحنہ للعہ ایم نور الدین صاحب ۲۰۸۳ للعہ
ایم کرم الٰہی صاحب للعہ خوشی محمد صاحب ۲۳۵۸ عہ
عبد الغنی صاحب کڈال للعہ فیروز الدین صاحب عہ
سردار خان صاحب بھامو عہ شیخ محمد صاحب لاڈہووال عہ
رئیس الدین صاحب احمد ۱۵۲۲ للعہ بابو عمر دین صاحب صمہ
منشی فضل الٰہی صاحب ۲۵۰۹ عہ منشی بقاء محمد صاحب ۲۴۴۸ للعہ
ملک عبد العزیز صاحب ۲۵۰۳ عہ منشی یار محمد خان صاحب ۱۴۷۵ للعہ
حکیم سید عابد علی شاہ صاحب ۲۹۱۶ ہے محمد اسحق صاحب ۲۹۵۳ للعہ
شیخ محمد ابراہیم صاحب ۲۹۵۴ للعہ غلام دستگیر صاحب ۹۷۳ للعہ

المفتی

عمر قیدی کی عورت ۳۴۸

سوال ہوا کہ ایک شخص بیس سال کے واسطے قید ہو گیا ہے اور عورت کو طلاق نہیں دے گیا اسکی عورت کیا کرے - فرمایا وہ نکاح کر سکتی ہے - عدالت سرکاری میں درخواست دیکر فیصلہ کرا لینا چاہیئے -

ناجائز تجارت ۳۴۹

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مجھے ایک صاحب اپنی تجارت میں شریک کرنا چاہتے ہیں - بدیں شرط کہ نقصان میں میرا حصہ نہ ہو گا صرف منافع میں ہو گا - فرمایا - ایسی تجارت ناجائز ہے -

ایک غلطی کی اصلاح

رپورٹ سالانہ ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ء میں انجمن احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ کی رپورٹ کے خلاصہ میں غلطی سے یہ نوٹ ہو گیا تھا کہ انجمن کا ایک عام جلسہ مقامی ہوا - جس پر لیکچرار دار الامان سے طلب کئے گئے - حالانکہ جلسہ سالانہ کرنے کی تجویز ہی تھی لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے

مگر سہواً لکھا تھا - صدر الدین سکرٹری ۲۵/۴

اخبار عالم پر ایک نظر

اہل اطالیہ نے جزیرہ رودس کے کنارے پر قبضہ کر لیا ہے تاکہ ترک ڈر کر طرابلس کا پیچھا چھوڑ دیں مگر یہ کیونکر ہو سکتا ہے + دہلی کے ڈپٹی نذیر احمد صاحب مشہور مصنف اس دار فانی کو چھوڑ گئے ان کے واسطے فالج مرض الموت ثابت ہوا + لودیانہ کے مولوی محمد حسن صاحب مشہور مخالف سلسلہ احمدیہ بھی مر گئے ہیں کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے + حکیم محمد الدین صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کے یار غار بھی بمرض دق ۴ مئی کو اس جہان سے رخصت ہوئے سلسلہ حقہ کو گالیاں دینے میں حکیم صاحب ثناء اللہ کے بڑے بھائی تھے + سلطنت مراکش کا خاتمہ ہوا مولا حفیظ نے اس کے فرنچ پروٹکٹریٹ بن جانے کے معاہدہ پر دستخط کئے + خوست علاقہ افغانستان امیر سے باغی ہو گیا۔ کشت و خون جاری ہے۔ ہمارے ایک دوست کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیڑھ سو آدمی قتل ہو چکا ہے + کراچی میں بے شغلے ملانوں نے سنی وہابیوں کو آپس میں لڑوا کر آجکل اپنے واسطے روٹی کمانے کا بہت برا ذریعہ پیدا کیا ہوا ہے۔ بروایت الحق اس فساد کے بانی کلکتہ والے مشہور مولوی ہدایت رسول صاحب ہیں اب حاجی کراچی بندر سے بھی عرب جا سکیں گے + جدہ میں آٹھ سو غریب ہندی حاجی بے خرچ پڑے تھے بمبئی کی اسلامی کمپنی نے انہیں مفت واپس لانے کے واسطے ایک جہاز بھیجا ہے۔

باوا نانک کے شلوک پر ایڈیٹر لائل گزٹ کا اپنا حاشیہ

ہمارا تو خیال تھا کہ سکھ صاحبان اپنے بزرگوں اور ان کے بچنوں کی بہت عزت کرتے ہیں۔ مگر ہمعصر لائل گزٹ تو اس معاملہ میں کچھ لائلٹی سے ہٹتے نظر آتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب "نور" نے باوا صاحب کے ایک شبد "نیچہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائے" کے ترجمہ کا مطالبہ اڈیٹر صاحب لائل گزٹ سے کیا تھا۔ جناب ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ نے اس کا حسب ذیل ترجمہ کیا ہے "وہی مقبول ہیں جنھوں نے ایک کی عبادت کی۔ تیس روزے رکھتے ہیں اور پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں" مگر اسکے ایڈیٹر صاحب اپنی طرف سے یہ ایزاد فرماتے ہیں مطلب یہ کہ نفس امارہ روزوں کے رکھنے اور نمازوں کے پڑھنے سے بھی قابو نہیں آتا" اب ہم حیران ہیں کہ باوا صاحب کا شبد صاف الفاظ میں ہے۔ ترجمہ جو خود ایڈیٹر صاحب نے لکھا صاف الفاظ میں ہے۔ پھر یہ حاشیہ افزائی کیا معنے رکھتی ہے باوا صاحب تو صاف فرماتے ہیں کہ وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول ہیں۔ جو کہ پانچ وقت کی نماز پڑھتے اور تیس روزے رکھتے ہیں مگر اس پر ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ یہ اضافہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ کہ نفس امارہ روزوں کے رکھنے اور نماز کے پڑھنے سے قابو میں نہیں ہوتا۔ اب ہم باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد مبارک کو صحیح سمجھیں۔ یا ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کی اپنی ایجاد کردہ تحریر کو۔

سخت زمین

آریہ مسافر آگرہ اسلام قرآن اور بانی اسلام کا گندہ دہن دشمن ہے۔ اور جھوٹی باتیں بنانے پر بہت دلیر ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ ہم اس کی ہر ایک بات کی تکذیب کریں کہتے ہیں۔ شیطان بھی کبھی سچ بولتا ہے اور مسافر تو پھر انسان ہے اور ہماری رائے میں اس نے اپنے اخبار مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء میں یہ سچ لکھا ہے "وہ آریہ سماج ایک ایسی سخت زمین ہے۔ کہ جس میں نبوت کے بیج کا نشوونما پانا صرف امر محال ہی نہیں بلکہ قطعی ناممکن ہے" ہم مسافر کے اس قول کی سچائی کے واسطے اسی جماعت انبیاء کے شاندار ممبر کی ایک پیشگوئی پڑھ چکے ہیں جن کی تکذیب پر وہ آمادہ رہتا ہے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے اگر موجودہ مذہبی فرقوں میں سے کسی فرقہ کی جلد تر تباہی اور نیستی کی خبر دی ہے۔ تو وہ فرقہ آریہ ہے۔ اور اس کی نسبت ایسا حکم اس کی زمین کی سختی ہی کے سبب ہے۔ جو نہ پچھلوں کا ادب کر سکتی ہے اور نہ اگلوں کو مان سکتی ہے۔ اگر انبیاء کی قبولیت کا مادہ اس میں ہوتا تو ایسا سخت حکم قضا و قدر سے اس کے واسطے صادر نہ ہوتا۔

بنگال کی دلجوئی

بنگالے کا اخبار بنگالی لکھتا ہے کہ اس سے زیادہ غلط فہمی پھیلانے والی رائے اور کیا ہو سکتی ہے۔ جو ابھی ایک دیسی ہمعصر نے بدیں مضمون اپنے ناظرین سے ظاہر کی ہے کہ بنگال کی ترمیم تقسیم نے بنگالیوں کو خوش کرنے کی بجائے ان کے خیالات کو اور زیادہ بگاڑ دیا ہے۔ کیونکہ تقسیم بنگال کو تو تمام بنگالی زبان بولنے والی جماعت نے نہایت مشکوری کے ساتھ اور تمام ہندوستان کی تعلیم یافتہ جماعت نے محکومانہ طرز سے پسند کیا ہے"

پیسہ اخبار جس نے خود یہ مضمون نقل کیا ہے غور کرے کہ کیا دلجوئی والی پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں؟

عینک کی شناخت

شیشے و پتھر کی پہچان تو ٹیننگ گلاس ایک اوزار ہے جو کہ چشمہ والے رکھتے ہیں مگر میں ایک اعلیٰ پہچان ایسی جو کبھی خطا نہیں کرتی اور آزمودہ ہے پیش کرتا ہوں چشمہ سے اسکو جھول کر گلاس الگ نکال لیا جائے اور پھر اسکو جس طور سے کہ روپے کو آدھی انگلی سے بجا کر کھرا کھوٹا پہچانتے ہیں وہی حالت پتھر و شیشے کی ہے یعنی اگر پتھر ہوگا تو صاف آواز آئیگی ورنہ شیشے ہونیسے خواہ کرسٹل ہی کیوں نہ ہو بھدی آواز آئیگی اور معلوم ہوگا کہ خراب روپیہ ہے دوسرے پیبل پتھر

مختصر فہرست کتب کا دو کان محمد یامین تاجر کتب قادیان

نور الدین ۔ بجواب ترک اسلام ۔ رد آریہ ۸/

ضرورت زمانہ ۔ مخالفین کے اعتراضوں کا جواب ۔ ۸/

میں مسلمان ہو گیا حصہ دوم و سوم ایک نومسلم کے ہاتھ سے ۱/

آریہ سماج پر اتمام حجت ۱۴/

علمائے خلف ۔ امرتسری کی عکسی تصویر ۸/

اوامر نواہی قرآن کریم ۹/

شہادت آسمانی ۔ ایک شدید مخالف کی کتاب فصل رحمانی کا جواب ۱/

باوا نانک کی سوانح عمری ۔ باوا نانک کے دلچسپ مضامین ۸/

سلک مروارید ۔ ناول کے پیرایہ میں عورتوں کے لئے تعلیم ۸/

تصدیق کلام ربانی ۔ بجواب مسلمانوں کے بانی کی کہانی ۸/

حیرت کی حیرانی ہر دو حصہ ۔ مرزا حیرت کے اعتراضوں کا جواب ۹/

رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب ۸/

نور القرآن ہر دو حصہ ۔ رد آریہ عیسائی و دیگر مذاہب باطلہ ۶/

الہدیٰ ۔ اخبار المنار کا جواب ۶/

جنگ مقدس ۔ مباحثہ عبد اللہ آتھم ۶/

الحق ۔ بحث لدھیانہ ۶/

قصائد احمدیہ عربی اشعار و قصائد ۶/

شحنہ حق ۔ رد آریہ ۔ ۶/ ۔ حجۃ اللہ عربی مترجم اردو رد شیعہ ۶/

تعلیم الاسلام ۔ دھرمپال کے رسالہ تہذیب الاسلام کا جواب ۶/

ظہور المسیح ۔ مخالفوں کی حالت اور مسیح موعود کی صداقت ۶/

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سُرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا پھولا پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اوّل فی تولہ ۲ قسم دوم ۸ سوم ۴۔ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ۵ روپیہ فیتولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ۴ فی تولہ کردی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھس کر یا سُرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی وغیرہ کے موسم میں جن کی آنکھیں دُکھتی ہوں بہت مجرب ہے۔

سرت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے،

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر وجذام واستسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ۱۲

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی ریشمی اور سُوتی۔ تُرکی صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ۞

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان۔ ضلع گورداسپور

الغریز علمی۔ ادبی۔ اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ مع محصولڈاک ۱۲

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوا

اصلی عرق کافور دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ محصولڈاک ایک شیشی سے لے کر چار تک ۵

عرق پودینہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے۔ اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولائیت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہار کا کم ہونا۔ ریاح کی علامتیں سب دُور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک سے ۲ شیشی تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

عسل مصفّٰی کے شائقین کو مژدہ

کتاب عسل مصفّٰی کی نظر ثانی ہو چکی ہے۔ کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہو چکی اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے۔ شائقین اس کے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہوں گے بلکہ ایک بہت بڑے پایہ کے عالم ہو جاوینگے۔ اس میں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ ہو گیا حضرت امیر المؤمنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرمالیا ہے اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ کاغذ بھی اول درجہ کا پسند کیا گیا ہے۔ کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے اب اگر دیر ہے تو آپ صاحبان کی۔ ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے پیشگی بھیجنے میں دو فائدے ہیں ایک تو کتاب جلد شائع ہونے کے قابل ہو جائے گی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دی جاوے گی۔ نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جاوے گا اب اگر اس کتاب کو جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کر کے بذریعہ منی آرڈر فی الفور روانہ کر دیں توقف نہ فرماویں جن صاحبان نے اول ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے ان کو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہو گی ورنہ ان کو افسوس رہے گا۔ سردست ہر شخص تین تین روپے بھیجدے ۞

المعلن مرزا خدا بخش۔ قادیان ضلع گورداسپور

الخطبۃ

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۴ کے ٹکٹ آنی چاہیں ۞

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک احمدی زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو خط کے ساتھ ۴ کے ٹکٹ آنے چاہئیں ۞

(۱۴) ایک لڑکی خاندان مغلیہ عمر سولہ سالہ کے نکاح کے واسطے ایک نوجوان صالح کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معرفت بدر ۴ کے ٹکٹ کے ساتھ آویں۔ جو مشتہر کو بھیجدی جاوینگی

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح ۲۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دُور کرتی ہے۔ دفتر بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ۞

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

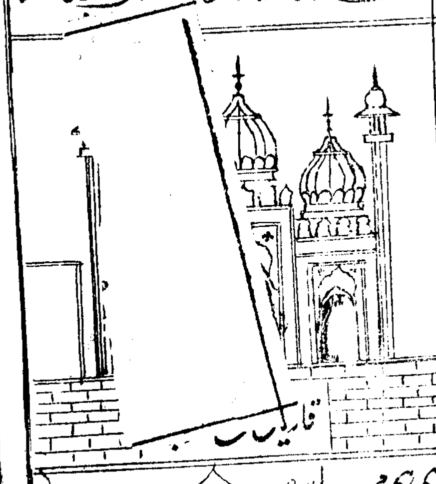

قادیان

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

Reg. No. L. CCLXXXVIII

ضمیمہ درس قرآن شریف معہ تفسیر | الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر راس صد | پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | ۵- جمادی الثانی ۱۳۳۰ سنہ ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء مطابق اسیٹھ | نمبر ۳۲

کہہ دیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

خطبہ جمعہ

(اختصاراً)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ادام اللہ مجدہ نے ۱۷ مئی ۱۹۱۲ء کو مسجد اقصےٰ میں خطبہ جمعہ میں آیات ان اللہ لا یغفران یشرک بہٖ ...... ومن اصدق من اللہ قیلا۔ پارہ پانچ رکوع پندرہ پڑھ کر فرمایا۔ انسانی دماغ ایسا ہے کہ جو اس کے ہاتھ میں آوے۔ اس میں اختراع ایجاد کرتا ہے۔ شیر۔ کبوتر۔ مینا وغیرہ جس طرح قدیم الایام میں رہتے تھے وہی حال آج ان کا ہے۔ مگر انسان دن بدن ترقی کرتا ہے پہلے درختوں کے سایہ میں رہتا تھا پھر محلات بنائے پہلے پیدل چلتا تھا۔ پھر جانور قابو کئے اب ریل گاڑی اور ہوائی جہاز بنائے پہلے درختوں کی چھال اس کا لباس تھا اب اعلےٰ درجہ کے نئے قسم کے کپڑے بنتے رہتے ہیں اسی طرح ہر معاملہ میں ایجاد و اختراع انسان کا روزانہ کام ہے جو اس کے قبضے میں آیا اس کو اس نے اپنی اصلی حالت پر رہنے نہ دیا مگر یہ ایجادات جہاں مفید ہیں مضر بھی ہیں۔ ایجادوں نے طبی فوائد کے ساتھ لڑائی اور جنگ کے ذرائع بھی پیدا کر دیئے یہ ایجاد تو دنیوی رنگ کے ہیں مگر سب سے عجیب ایجادات انسانی وہ ہیں۔ جو اس نے مذہب کے متعلق کئے۔ ذراسی بات مذہبی لے کر بال کی کھال کھینچتے ہوئے بات کو کہیں کا کہیں تک لیجانا۔ ہر ایک مذہب میں ایجادیں ہوئیں۔ اور مذاہب کی شکل کچھ کی کچھ بنتی چلی گئی یہاں تک کہ قرآن شریف کے گو الفاظ محفوظ رہے مگر اس کے معانی اور مطلب کے متعلق عجیب در عجیب ایجادات کی گئی ہیں قرآن شریف تو گویا چھوٹ ہی گیا حدیث شریف پڑھائی جاتی ہے مگر ایسے رنگ میں جو حقیقت سے دُور ہے۔ ہر ایک امر میں اتنے پہلو نکالے جاتے ہیں کہ دین ایک پہیلی بن گیا ہے۔ جو گویا کہ صرف فلسفی لوگوں کے واسطے ہے ان لوگوں کے دین کا وہ حال ہے کہ پاؤ بھر دودھ میں دس سیر نجاست ملا دی جاوے اب مذہب وبالِ جان ہو گئے ہیں ہزاروں قیود لگ گئے ہیں۔ مذہبی ایجادات ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ خوفناک ایجاد یہ ہے کہ خدا بھی نئے بنائے گئے ہیں۔ رام مسیح۔ عبد القادر۔ حسین جو جس کو پسند آیا اس کو خدا بنایا گیا۔ ان کے بھروسے پر گندے سے گندے اعمال کئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ ہمارے شفیع ہیں ان کی قربانی ہمارے واسطے کافی ہے۔ اس میں ایسا غلو ہوا ہے کہ عمل اُٹھ گیا یہ شرک کا نتیجہ ہے اور خدا گویا ان کے نزدیک محض بے کار ہے اور اس کا ضرر رساں نتیجہ یہ ہے کہ بعض لوگ ایسی حالت دیکھ کر بالکل دہریہ ہو گئے جتنے خدا بنائے ہوئے محض محتاج اور ناکارہ ثابت ہوئے تو لوگوں کی طبیعت کا میلان دہریت کی طرف ہوا۔ میں سُنا کرتا تھا کہ لوگ قبر پر سجدہ کرتے ہیں۔ مگر اس سفر میں میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا اور مجھے سخت حیرت ہوئی کہ خدا کے واسطے جو جو خاص عبادت کے نشان تھے وہ سب مخلوق کو دیئے گئے۔ بہت سی گندی ایجادات ہیں مگر سب سے بد تر ایجاد شرک ہے اسی واسطے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ شرک معاف نہیں ہوتا ہر ایک گناہ کرنے والا ایک گناہ کرتا ہے

۳۰ - مئی کا اخبار اُن تمام صاحبان کے نام وی پی کیا جاوے گا۔ جن کی طرف سے قیمت تا حال نہیں آئی۔ یا جن کے نام بقایا ہے۔

جو صاحب ۳۰ مئی کا وی پی وصول نہ کرینگے ان کا اخبار فوراً بند کیا جائیگا اگر وی پی کی واپسی کی یہ وجہ ہو کہ حساب میں کچھ غلطی ہے تو فوراً مطلع فرمائیں۔

❊ ❊ ❊ ❊ بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

مگر بغاوت کرنے والا تمام گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ وہ خود بادشاہ کا انکار کرتا ہے نجاست میں گر کر آدمی بچ سکتا ہے مگر آگ میں گر کر کون زندہ رہ سکتا ہے۔ شرک ایک آگ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو بچاوے۔ آمین۔

درخواست جنازہ

برادر گلاب خان صاحب پوسٹماسٹر اپنی مرحومہ خوشدامن کیواسطے احباب سے درخواست دُعائے جنازہ کرتے ہیں۔

ایک براہین

ایک نسخہ براہین احمدیہ میاں معراج الدین صاحب کا چھپوایا ہوا۔ عمدہ کاغذ پر مجلد جس کی پشت پر سُنہری حروف میں براہین احمدیہ لکھا ہے ایک صاحب مبلغ چار روپے پر فروخت کرتے ہیں جسے ضرورت ہو جلد منگوا لے۔

اخبار کو نمبروں کے لحاظ سے دیکھو

بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ ۱۴ مارچ کا پرچہ نہیں ملا۔ ۲۱ مارچ کا پرچہ نہیں ملا۔ ۴ اپریل کا پرچہ نہیں ملا۔ اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے فائل میں سے اخبار کے نمبر ملا کر دیکھیں بعض تاریخوں کو اخبار نہیں چھپ سکتا مگر نمبر متواتر چلتا ہے جو اخبار ڈبل نکالے گئے تھے اُن پر دو نمبر دئے گئے تھے جس تاریخ کو اخبار نہیں چھپتا وہ خالی رہتی ہے۔ مگر نمبر بہر حال پورے دئے جاتے رہے ہیں۔

منصب مذہب جابر

اللہ تعالیٰ کی ہستی اور رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۲۲۴ دلائل اس کتاب میں درج کئے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵ ر۔ ملنے کا پتہ:۔

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

نماز مترجم

نہایت خوشنما عمدہ کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے قیمت ۱ر فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی

تبلیغی کارڈ

میاں محمد یمین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور تبلیغی کارڈ مختلف عبارتوں پر چھپوائے ہیں دعوۃ الحق۔ شرائط بیعت۔ ظہور المسیح۔ الوصیت وفات ابن مریم وغیرہ مختلف مضامین ہر کارڈ پر۔ قابل دید اور قابل استعمال ایک آنہ کے چار کارڈ۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں تمام درس حسب دستور جاری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت میں ہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت نواب صاحب اسی جگہ ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب سفر کی طیاریوں میں ہیں۔ جناب اکمل صاحب اپنے وطن گولیکی تشریف لے گئے تھے بخیریت واپس آ گئے ہیں۔ مکرمہ سکینۃ النساء کو صدر انجمن نے لڑکیوں کے مدرسہ کی اُستانی مقرر کیا ہے بعض بزرگان کی دینی خدمات نہایت ہی قابل رشک ہیں حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کے سپرد مدرسہ احمدیہ کا اہتمام ہے اور آپ اس میں بڑی محنت سے حصہ لیتے ہیں چنانچہ آجکل ایک اُستاد کی رخصت کے سلسلہ میں آپ باقاعدہ طور پر خود بعض جماعتوں کو عربی پڑھاتے ہیں اور آپ طلباء کو سبق عربی زبان ہی میں سمجھاتے ہیں اسطرح پر اس مشہور نقص کی اصلاح مقصود ہے کہ عربی کے طلباء بہت سی کتابیں پڑھ جاتے مگر وہ عربی میں گفتگو نہیں کر سکتے۔ آپ اپنے وقت عزیز کو باوجود بہت سے ضروری شغلوں کے مدرسہ احمدیہ پر خرچ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر بخشے ایسا ہی جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب محاسب صدر انجمن نے اپنے دفتر محاسبت کے ہیڈ کلرک منشی محمد اشرف صاحب کی رخصت کے سلسلہ میں قریباً تمام کام اپنے ہی سر پر لیا ہوا ہے جسے وہ نہایت جانفشانی اور عمدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ جزاہ اللہ الخیر فی الدنیا والآخرۃ۔ اس ہفتہ میں حیدرآباد دکن سے احمدی احباب کی ایک جماعت یہاں تشریف فرما ہے جن کے اسمائے مبارک یہ ہیں:۔ مولوی میر محمد سعید صاحب ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب۔ شیخ حسن صاحب۔ سید نعیم اللہ صاحب۔ محمد غوث صاحب گلبرگی۔ مومن حسن صاحب۔ عبد الکریم صاحب۔ شیخ عبد الحمید صاحب۔ شیخ محمد یوسف غوری صاحب شیخ عبد العزیز صاحب۔ شیخ محبوب شیر صاحب۔ ص م

بندہ سفر پر جاتا ہے اور ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ میرے پیچھے اخبار انشاء اللہ وقت پر شائع ہو گا۔ لیکن خط وکتابت پر پُوری توجہ نہ ہو سکے گی۔ اس واسطے تمام صاحبان ۳۰۔ مئی والا وی پی ضرور وصول فرمالیویں اگر حساب میں کچھ کمی بیشی ہو تو بعد میں طے ہو جاوے گی وی پی واپس نہ فرماویں۔ ورنہ جیسا قاعدہ بنایا گیا ہے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ ایڈیٹر

یسوعی لیکچرار

یسوعی صاحبان چرچ مشن کے زیر انتظام اور عموماً امریکن مشن کے مکانات میں سال بسال چند لکچر دیا کرتے ہیں جن کے مضمون عموماً ہر سال ایک ہی ہوتے ہیں اور ان کے جواب بھی اہل اسلام و دیگر جانب کیطرف سے دیئے جاتے ہیں مگر تعجب ہے کہ یسوعی صاحبان بجائے اُن جواب کی طرف متوجہ ہونے کے سال کے بعد پھر وہی پورانا راگ گانے لگ جاتے ہیں گو وہ اس معاملہ میں ایک حد تک معذور ہیں کیونکہ جس ڈیوٹی کے جوئے کو وہ اپنی گردن میں ڈال چکے ہیں وہ اچھی ہو یا بُری جب تک وہ مشن کی روٹی کھاتے ہیں ضرور ہے کہ وہ مسیح کے گُن گائیں لیکن سوچنا چاہیئے کہ دنیا رفتنی گذاشتنی ہے۔ کب تک کسی نے یہاں رہنا ہے آخر خدا کے سامنے پیش ہونا ہے سچ کو اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اِس سال کے لیکچروں کے جواب غالباً کسی اسلامی انجمن نے پہلے بھی دیئے ہیں اور اب شاید ہمارے احمدی دوست لاہوری بھی اس فکر میں ہیں اور اسپر ہم کچھ مفصل لکھنا نہیں چاہتے۔ مگر لاہور کے ایک دوست کے ذریعہ سے ہمیں ان لکچروں کے نوٹ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جو بہت احتیاط اور دیانت و امانت کے ساتھ لکھے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پادری صاحب اپنے مقصد میں دراصل کامیاب نہیں ہوئے اگرچہ مضامین کے عنوان سب کے واسطے مختلف ہیں مگر سب بالآخر کفارہ کی طرف جھکے ہیں اور گناہ کی تعریف میں بہت سی متضاد باتیں کی ہیں اور باوجود متضاد تعریفوں کے سب کا زور اسپر ہے کہ گناہ (خواہ کتنا ہی ادنےٰ اور چھوٹا ہو) وہ لعنتی ہے اور خدا سے قطع تعلق کرا دیتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے خود دنیا میں ہم ملاحظہ کرتے ہیں کہ بادشاہ۔ حاکم۔ مالک افسر کے سامنے ہماری ہر ایک غلطی ہمیں خارج اور موقوف نہیں کرا دیتی بلکہ بالمقابل کی نیکیاں غلطیوں پر پردہ ڈالتی رہتی ہیں اور حاکم کا رحم ہمیں دکھ میں گرنے سے بچاتا رہتا ہے جب یہ حال دنیوی حاکم کا ہے کہ وہ ہمارے امتحان کے وقت ہمیں ۲۵ فیصدی نمبر پانے پر بھی پاس کر دیتا ہے تو وہ جو احکم الحاکمین اور ارحم الراحمین ہے اسپر ایسی بدظنی کیوں

کلامِ امیر رض

جہراً ۱۵ - مئی سنہ ۱۹۱۲ء - فرمایا :- بسم اللہ جہراً اور آہستہ پڑھنا ہر دو طرح جائز ہے - ہمارے حضرة مولوی عبدالکریم صاحب (اللھم اغفرہ وارحمہ) جوشیلی طبیعت رکھتے تھے - بسم اللہ جہراً پڑھا کرتے تھے - حضرت مرزا صاحب ع جہراً نہ پڑھتے تھے ایسا ہی میں بھی آہستہ پڑھتا ہوں - صحابہ میں ہر دو قسم کے گروہ ہیں - میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی طرح کوئی پڑھے اس پر جھگڑا نہ کرو - ایسا ہی آمین کا معاملہ ہے ہر دو طرح جائز ہے بعض جگہ یہود و عیسائیوں کو مسلمانوں کا آمین پڑھنا بُرا لگتا تھا - تو صحابہ خوب اونچی پڑھتے تھے - مجھے ہر دو طرح مزہ آتا ہے - کوئی اونچی پڑھے یا آہستہ پڑھے ؛

سُورة فاتحہ فرمایا - سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے خواہ آدمی کے پیچھے ہو - دن کی نمازوں میں یا رات کی نمازوں میں - قرآن شریف کی کوئی آیت اس کے مخالف نہیں نہ کوئی حدیث اس کے مخالف ہے -

ترتیب فرمایا :- ہم نے تین دعائیں الحمد میں کی ہیں منعم علیہ بنیں - مغضوب علیہم اور ضال نہ بنیں - ہر سہ خدا نے قبول کی ہیں - انعام ان پر ہوا جو متقی ہیں - مغضوب بے ایمان منکر ہیں - جن کو وعظ کرنا نہ کرنا برابر ہو - ضالین منافق لوگ ہیں ہر سہ کا ذکر الحمد میں ہے پھر ترتیب وار ہر سہ کا ذکر سورہ بقرہ کے ابتدار میں ہے یہ قرآن شریف کی ترتیب کا ایک نمونہ ہے -

منافق فرمایا :- منافق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک اعتقادی اور دوسرے عملی - عملی منافق وہ ہیں جو غداری کرتے - جھوٹ بولتے - عشا و فجر کی نماز کے چور - اس قسم کے لوگ عملی منافق ہیں -

تین نصیحتیں مسجد اقصےٰ میں جہاں سب لوگ جمع تھے - جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا اسوقت میں تین نصیحتیں کرتا ہوں - اوّل پڑوسیوں کو دُکھ دینا ہماری شریعت میں جائز نہیں کسی ہمسایہ کو کبھی دُکھ نہ دو بلکہ اُسے آرام پہنچاؤ میں نے سُنا ہے کہ کوئی دو لڑکے مسجد میں کھیلتے تھے اور انھوں نے جوتا پھینکا جو ہندوؤں کے گھر میں جا پڑا - اور انھیں تکلیف ہوئی - ایسا نہیں ہونا چاہیئے ؛

(ایڈیٹر :- جو احباب قادیان میں کبھی آئے ہیں - وہ دیکھ چکے ہیں کہ مسجد اقصےٰ کے جنوب مشرق کیطرف بعض کچے مکانات ہیں جو ہندوؤں کے ہیں وہ مکانات پست زمین پر ہیں ان کی چھت مسجد کی سطح زمین کے برابر ہے پہلے بعض دفعہ بچے کھیلتے ہوئے یا ناواقف لوگ بے تکلف اس چھت پر چلے جاتے تھے - اِسبات کو روکنے کے ... ... واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے حکم سے وہاں لوہے کی تاریں لگا دی گئی تھیں - مگر اس کے اندر سے بھی بعض بچے نکل جاتے تھے - اسواسطے حضرت خلیفة المسیح ع نے وہاں دیوار بنوا دی ہے اور اب کوئی ان کوٹھوں کی طرف نہیں جاتا لیکن بعض بچوں کے باہمی کھیلنے کے سبب اگر کوئی چیز ادھر گر جاتی ہے تو حضرت خلیفة المسیح ع نے اس کو بھی ناپسند فرمایا ہے اور بچوں کے نگران احباب کو تاکید فرمائی ہے کہ ہمسایوں کو کوئی تکلیف کسی طرح کی نہ پہونچے)

(۲) میری دوسری عرض یہ ہے کہ بچوں کو پٹینا چھوڑ دو - مدرسہ کے بعض اُستاد بچوں کو مارتے ہیں - مجھے یہ خبر بہت دکھ دیتی ہے گورنمنٹ نے بھی اِسبات سے منع کیا ہے - صدر انجمن نے بھی قاعدہ بنایا ہوا ہے کہ کوئی اُستاد بچوں کو نہ مارا کرے میں بھی اِسبات کو بہت بُرا سمجھتا ہوں اور بارہا کہہ چکا ہوں - حضرت مرزا صاحب نے بھی سخت ممانعت کی تھی - اس بدعادت کو چھوڑ دو تم بچوں کو مار کر بہشت میں نہیں پہنچا دوگے (ایڈیٹر - فی الواقعہ یہ امر نہایت ہی قابل افسوس ہے اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے شاندار حُسنِ انتظام پر ایک نہایت ہی بدنما داغ ہے کہ اُس کے بعض اُستاد بچوں کو مارتے ہیں اور بہت بُری طرح مارتے ہیں - مدرسہ کے نیک دل ہیڈ ماسٹر ان اُستادوں کو ہر طرح سمجھا چکے ہیں - انجمن کئی دفعہ تنبیہ کر چکی ہے مگر جن مستقل مزاج بہادروں کو حضرت مسیح موعود کے حکم کی پرواہ نہیں خلیفة المسیح کے بار بار دلی درد کے اظہار کو حقارت کی نگاہ سے انھوں نے دیکھا جن سے تنخواہ پاتے ہیں ان کے احکام کو پاؤں کے نیچے روندتے ہیں - وہ ہیڈ ماسٹر کیا سمجھتے ہیں چونکہ میرا دفتر مدرسہ کے پاس ہے اور مجھے اکثر مدرسہ میں سے گزرنے کا اتفاق ہوتا ہے اس واسطے مجھے بہت سے دردناک نظارے اس کے متعلق دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے - جس کی ہیڈ ماسٹر صاحب کو میں کئی دفعہ اطلاع کر چکا ہوں اور وہ میری اطلاع کے بغیر بھی اس خرابی کو روکنے کی کوشش میں رہتے ہیں - اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے اور قادیان کی رہائش کے مطابق انہیں نیک نمونہ بنا دے - آمین)

تیسری بات یہ ہے کہ باہمی بدظنی نہ کیا کرو - بدظنی سے ہمارے دل کو دُکھ پہنچتا ہے - جو بدظنی کو نہیں چھوڑ سکتا وہ اِس شہر کو چھوڑ دے ؛

ضرورت دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے - جس کا انگریزی اور اُردو ہر دو خط اچھے ہوں اور دفتر کے کام سے بخوبی واقف ہو - قادیان میں رہائش کا خواہشمند ہو - احمدی ہو - تنخواہ پندرہ روپے ماہوار - (۱۵ ما)

مُسلمان یہودی لکھنؤ کے سقوں نے ایک اچھی گانے والی طوائف سے کہا کہ ہمارے ہاں شادی ہے تم اس میں ناچنے کے لئے چلو - ناچ گانے کا جو معاوضہ مانگو تم کو دیا جاویگا - طوائف نے سقوں کی درخواست منظور نہیں کی - اس پر تمام سقوں نے طوائفوں کا بائیکاٹ کر دیا اور ان کے ہاں پانی بھرنے سے انکار کر دیا - اب طوائفیں اور ان کے حالی موالی سقوں کے آگے ہاتھ جوڑتے پھرتے ہیں - مگر بائیکاٹ بدستور زوروں پر ہے بائے کاٹ کرنے والے اور جن کو بائے کاٹ کیا گیا ہے ہر دو مُسلمان ہیں - سبحان اللہ ! کیا اسلام ہے ؟ جس کا نمونہ ایک قدیم اسلامی سلطنت کے دارالخلافہ میں قائم ہو رہا ہے - کیا اب بھی مُسلمان یہودی نہیں بن گئے ؛

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۷ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرة خلیفة المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اس کو ضرور خریدیں - اُمید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجاوے گی - احباب جلد توجہ فرمادیں ؛
حجم ۲۸۸ صفحے - قیمت صرف ایک روپیہ - (عہ ماط)
ملنے کا پتہ :- منشی غلام قادر فصیح - ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

ارشاد المسیح

مخدومی ایڈیٹر صاحب سلمہٗ ... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میں ایک دن تعلیمات طیبہ ... کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کہ بحر خیالات میں ایک تموج پیدا ہوا اور حسب ذیل سوتی دامن فکر کو نصیب ہوئے۔ جن کو آویزۂ گوش سماعت کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

جو بندوں میں ہے کوئی بندہ خدا کا | تو ہر حال میں ہو وہ طالب رضا کا
گلہ اور شکوہ نہ ہو کچھ قضا کا | جفا میں بھی آگے قدم ہو وفا کا

ترقی کے آثار پنہاں ہیں اس میں
تجلی کے انوار پنہاں ہیں اس میں

جہاں میں بشر خیر پھیلائے جائے | اگر اس میں غم ہو تو غم کھائے جائے
مروت کے اسلوب دکھلائے جائے | تکبر سے ہر وقت شرمائے جائے

کرے منہ نہ ناپاک دشنام دے کر
نہ ملزم ہو غیروں کو الزام دے کر

مجلد ہو آئینۂ حسن نیت | ہر آدم کے بیٹے سے ہو اک اخوت
یہی بندہ ہونے کی ہے اک علامت | نہیں یہ عمل تو عمل کی ہے شامت

سوائے عمل کچھ نہ مقبول ہوگا
سخن اس سے کیا اور معقول ہوگا

بہت گرگ ظاہر میں چوپاں بنے ہیں | بہت سانپ ہم شکل انسان بنے ہیں
احبا بہت دشمن جاں بنے ہیں | بہت خار گلبرگ خنداں بنے ہیں

اگر دل سے ہر دم زبان مختلف ہے
تو مقبولیت اور بیان مختلف ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک مسلمان کی روز و شب کی ڈیوٹی

صبح کو جب مسلمان جاگے تو ہوشیار ہونے کے لئے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو ملے تاکہ بخوبی اس کے حواس قائم ہو جاویں اور یہ دعا پڑھے۔ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔ سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے ہمیں زندہ کیا بعد اس کے کہ ہمیں مارا اور اسی کی طرف بعد موت کے ہمارا حشر ہوگا موت سے مراد نوم ہے اور زندگی سے جاگنا۔ پھر پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو۔ پیشاب پاخانہ کے آداب یہ ہیں۔ اگر جنگل میں جاوے تو دور جا کر بیٹھے تاکہ آدمیوں کی نظر سے پوشیدہ ہو اور قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے۔ بعد فراغت ... ڈھیلوں سے پاخانہ کی جگہ کو صاف کرے اور پھر پانی سے اگر پانی میسر ہو تو آبدست ... اور بعد اس کے وضو کرے۔ وضو کا طریق معروف ہے۔ اسکے بعد دو رکعت نماز سنت فجر ادا کرے۔ پھر مسجد میں امام کے پیچھے دو رکعت فرض پڑھے۔ بعد نماز کے ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ ۳۴ دفعہ اللہ اکبر یا ۳۴ اللہ اکبر اور ایک دفعہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ پڑھے اور ایک دفعہ آیت الکرسی پڑھے اور بھی چند دعائیں ہیں جو حدیث کی کتابوں میں درج ہیں وہ بھی ہو سکے تو پڑھے اور مسلمانوں میں مشہور ہیں اس کے بعد جسقدر ہو سکے قرآن شریف کی تلاوت کرے اور سمجھ کر پڑھے۔ نافہموں کیطرح گھاس کی طرح نہ کاٹے۔ پھر اپنے امور دنیاوی میں رزق کمانے کے لئے مصروف ہو جاوے اور جب اپنے حلال پیشہ کا کام شروع کرے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اُسے شروع کرے خواہ نوکر ہو یا کوئی پیشہ کرتا ہو اپنے کام میں دغا فریب کو دخل نہ دے اور فریب بازی سے دور رہے۔ رزق حلال وجہ سے پیدا کرے۔ دھوکہ دہی اور جھوٹ سے پرہیز کرے اگر نوکر ہو تو رشوت نہ لے نہ کام میں سستی کرے جس قدر دفتر یا مدرسہ کا وقت ہے۔ اس میں سرگرمی سے کام کرے۔ گپیں نہ اڑاوے نہ ادھر ادھر پھر کر وقت گذار دے۔ جب ظہر کا وقت ہو تو پھر نماز ظہر ادا کرے اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو جاوے۔ جب عصر کا وقت آوے عصر کی نماز ادا کرے اور اس کے بعد اگرچہ کام کی اجازت ہے لیکن دست بکار و دل بیار والا معاملہ یاد رکھے۔ اگرچہ ہر وقت خدا تعالےٰ کی یاد مسلمان کے دل میں آنی چاہیئے۔ لیکن خصوصاً بعد عصر قبل مغرب تک ذکر الٰہی سے زبان کو تر رکھے۔ اور کسی نیک صحبت میں بیٹھے۔ نہ تو آوارہ پھرے نہ بازاروں کے نظارہ میں آنکھوں کو خراب کرے کیونکہ اس وقت کوٹھے شیطانیوں پر ہوتے ہیں اور جن کے دل میں چور ہوتا ہے۔ ان کی آنکھیں چوری چوری کوٹھوں کے نظارہ میں مشغول ہو جاتی ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ کوٹھوں پر جانے کے لئے پاؤں بھی مستعد ہو جاتے ہیں۔ اور آخر وہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی مسلمان کو وہ نصیب نہ کرے۔ آمین۔ غروب آفتاب سے کچھ پہلے وضو کر کے مسلمان کو لازم ہے کہ مسجد میں جا بیٹھے۔ اور دعا و ذکر میں مشغول ہو جاوے اور جب اذان ہو تو اذان کے الفاظ موذن کے ساتھ ساتھ دہراتا جاوے اور بعد ختم ہونے ان کے دعا ماثورہ پڑھے اور پھر جماعت سے نماز ادا کرے۔ بعد نماز فرائض کے دو رکعت سنت پڑھے اور شام کی دعائیں جو احادیث میں آئی ہیں۔ وہ پڑھ کر اپنے گھر کو جاوے۔ کھانا کھاوے۔ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے۔ اور بعد طعام الحمد للہ بصدق دل بجا لاوے پھر عشاء کی نماز پڑھ کر سو رہے۔ قبل از نماز عشا سونا منع ہے۔ اور بعد از نماز عشاء بے ہودہ دنیا کی باتیں کرنی منع ہیں۔ سوتے وقت تسبیح فاطمہ پڑھنا مسنون ہے۔ سورہ تبارک الذی جس کا نام سورہ ملک ہے اس کا پڑھنا بھی عذاب قبر سے بچاتا ہے اور ہر سہ قل ۳-۳ دفعہ یا اقل ایک مرتبہ پڑھنے کا حکم ہے پھر یہ پڑھ کر سو رہنا چاہیئے۔ اللھم باسمک احیا و اموت سیدھی کروٹ پر سونا بہتر ہے۔ اگر رات کو اللہ تعالےٰ اُٹھنے کی توفیق دے۔ تو اُٹھ کر دعائے مسنونہ پڑھے پھر وضو کر کے دو رکعت سے لے کر بارہ رکعت تک حسب توفیق نماز پڑھے اور ان میں نہایت شوق سے مشغول ہو۔ قرأت دراز پڑھے۔ رکوع و سجود بخوبی ادا کرے۔ قومہ جلسہ میں خوب ٹھہرے اور درد دل سے دعائیں پڑھے

م جب کھانے کا وقت آوے کھانے کے آداب کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا نام لیکر کھانا کھاوے اور بعد ختم طعام الحمد للہ کہے اگر اللہ تعالےٰ وسعت اور توفیق عطا کرے تو فقراء کو اپنے کھانے میں سے کچھ ...

[illegible]

نواب معین الدین خاں بہادر جاگیر دار حیدر آباد نے حضور نظام الملک کو ایک مرغ نذر گذرانا جس کی چار ٹانگیں تھیں۔ سنہ ۱۹۰۹ء کو حیدر آباد دکن کے کوتوال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی۔ جس کے دو مُنہ چار ہاتھ چار پاؤں چار آنکھیں تھیں۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر کے ہاں لڑکا ہوا جس کی جائے براز ندارد تھی ڈاکٹروں نے شگاف دیا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ضلع حصار کے موضع گنگا تھانہ ڈالوالی کے ایک چڑیمار نے ایک کنوا پکڑا جس کی چار ٹانگیں اور چار دں ہی پنجے تھے۔ موضع کرم آباد تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک زمیندار کے ہاں ایک بکری نے چھ بچے دئے۔ کالیفورنیا سے ایک شخص بریگیڈ رد ڈ میسور میں زندہ لکڑی لایا جس کا سر انسانی تھا اور حرکت کر سکتا تھا۔ نیویارک امریکہ میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت ہیں اور اس کی بناوٹ بھی کسی قدر عجیب ہے۔ اس کی چونچ چپٹی بلکہ بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں مُرغی کی زبان بھی ہے دیگر چوپائے جانوروں کی طرح دانہ وغیرہ چبا کر کھاتی ہے اور پھر نگل جاتی ہے۔ اس کی بدولت اس کے مالک نے نمائش سے خوب روپیہ کمایا ہے۔ سنہ ۱۹۱۲ء کو الہ آباد میں ایک وکیل کی بکری نے ایسا بچہ دیا کہ جس کا سر انسان کی مانند اور دھڑ بکرے جیسا تھا یہ بچہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر مرگیا۔ اس سال موضع سلطان پور ضلع اوناؤ میں لچھمن سنگھ زمیندار کے باغ میں ایک خندق کھودی جا رہی تھی کہ اس میں سے ایک سیاہ بچھو نکلا جس کے دونوں طرف دو دو موجود تھے یہ قدرت کے کرشمے ہیں جن پر مندرجہ بالا شعر صادق آتا ہے ٭

جو تنگ آمد بہ بند آمد

میں نے جب سے بدر کا چارج لیا ہے۔ حتے الوسع یہ کوشش کی ہے کہ اخبار پابندی کے ساتھ اپنے وقت پر نکلے۔ اور اس کے واسطے جو جو دقتیں مجھے اٹھانی پڑی ہیں وہ میں ہی جانتا ہوں یا بعض محرم راز۔ میں انہیں دُہرانے کی یہاں ضرورت نہیں خیال کرتا۔ مگر اتنا ظاہر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انہیں میں سے ایک دقت کی ہے بدر عمدہ کاغذ [illegible] کے ساتھ جسقدر خرچ برداشت کرتا ہے۔ اس کے بالمقابل آمدنی بہت کم ہے۔ عام اخباروں کی آمدنی کے ذرائعہ اشتہارات کتب فروشی اور دوائی فروشی وغیرہ سے حتے الوسع پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس واسطے سارا بوجھ اخبار کی خریداری پر پڑتا ہے اخبار کا سارا سامان باہر سے منگوانا پڑتا ہے اور نسبتاً گراں پڑتا ہے پھر خریدار ہیں کہ وقت پر قیمت نہیں دیتے۔ بعض کے نام کئی کئی سال کا بقایا ہو گیا ہے جب کسی کے نام جاری ہوتا ہے تو سب پر حسن ظن کیا جاتا ہے بعض جگہ وہ حسن ظن پورا اُترتا ہے۔ بعض جگہ اُسے مبدل بہ بدظنی ہونا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ اخبار کے نکلنے میں دقتیں واقع ہوتی ہیں۔ احباب کو رنج ہوتا ہے سب طبائع یکساں نہیں۔ کچھ صبر کرتے ہیں۔ کچھ محبت آمیز شکایت نامہ لکھتے ہیں بعض سختی اور گالیوں پر اُتر آتے ہیں اور اُن کا حق ہے کہ وہ ایسا کریں۔ پروپرائٹر صاحب سینکڑوں روپے اخبار پر خرچ کر چکے ہیں اور اب وہ نہ کچھ لیتے ہیں اور نہ کچھ دیتے ہیں۔ اور اگر کسی وقت فنڈ میں سے اُنھوں نے کچھ لیا ہے اور واپس نہیں کر سکے۔ تو اُنھوں نے اپنا خرچ کیا ہُوا روپیہ لیا ہے ان پر بھی الزام نہیں۔ ملازمین کو تنخواہ وقت پر ملنی چاہیئے۔ فنڈ میں کچھ ہو یا نہ ہو۔ اخبار وقت پر نکلنا چاہیئے۔ ٹکٹوں کیواسطے پیسہ ہو یا نہ ہو۔ غرض سب طرف سے نشانۂ الزام۔ اگر ہے تو ناظم اخبار ہے۔ جو دیسی اخبارات کے طرز کے مطابق ایڈیٹر بھی ہے بلکہ حسب ضرورت کلرک بھی۔ خیر اسوقت میرا مقصد یہ ہے۔ بعض احباب کے مشورے اور حضرۃ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے اشارے سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ اخبار بغیر وصولی قیمت پیشگی کے کسی کے نام جاری نہ رکھا جاوے اس واسطے ۳۰ مئی کا پرچہ ان تمام صاحبان کے نام جن کی قیمت تاحال نہیں آئی۔ وی پی کیا جاوے گا اور جو صاحب وی پی وصول نہ کریں گے ان کے نام اخبار بند کیا جائیگا ممکن ہے کہ اس سے اخبار کی خریداری کی تعداد بہت کم ہو جائے مگر گذشتہ دس سال کا تجربہ یہی بتلاتا ہے کہ اخبار اور خریداران کی بہتری کے واسطے یہی سب سے عمدہ تجویز ہے اور خریداری کے کم ہو جانے کیصورت میں یہ بھی ضروری ہے کہ جن صاحبان کو رعایتی قیمت پر پرچے دئے جاتے ہیں ان کی رعایت موقوف کی جاوے اور آئندہ پوری قیمت لگائی جاوے ٭

گوشت خوری

مسٹر دت ایک ہندو عالم رسالہ ایسٹ و ویسٹ میں لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ اخلاقی لحاظ سے بعض بعض حالات میں نبات اور سبزی خوری کا اثر نہایت مفید اثر ہے تاہم آدمی کی ہستی اور افزودگی نسل کی طرف پہلے دیکھنا چاہیئے۔ تب پھر اخلاق کی طرف نظر کرنی لازم ہے چنانچہ ہربرٹ سپنسر کہتا ہے۔ زندگی کا پہلا فریضہ اچھا حیوان بننا ہے۔ ہمارے شعراء بھی کہہ گئے ہیں "شریرم ادیا م کہلو دہرما سادہانم"۔ ہمارے متقدمین کی رائے میں وہ کونسی غذا ہے کہ جو اکثر لوگوں کی طویل زندگی اور تزاید تناسل کا بہترین وسیلہ ہو۔ وید جو ہندوں کے اعتقاد میں نہایت معتبر کتاب ہے۔ ہم اسی سے اس کا جواب دیتے ہیں۔ "برہد ارا ینا ک" جسے ستا پتھ برہمن کے بجائے سانیہ برہمن اپنشد بھی کہتے ہیں اور جو اپنشدوں میں سب سے زیادہ معزز ہے اس میں مذکور ہے "جو چاہے کہ میرا ایک عالم ہمہ دان۔ انجمنوں میں درخشاں۔ شیریں گفتار۔ ویدوں میں پنڈت طویل العمر لڑکا پیدا ہو تو اس کو چاہیئے کہ میاں بی بی دونوں گھی آمیختہ چاول اور گوشت کھاویں اور وہ گوشت گاؤ نر کا ہونا چاہیئے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ (دیکھو ۱۱ براہمن ۴ سلوک ۶ باب) اس زمانہ کے پلاؤ سے مناسبت ہے۔ اسی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اچھے فاضل کامل الصفات محنت کش طویل العمر لڑکے حاصل کرنے کے لئے ہمارے قدیم ویدک آبا و اجداد گاؤ کے گوشت خصوصاً گاؤ نر کے گوشت کو نہایت مفید سمجھتے تھے"۔

کاشت کاروں کو خوشخبری

علاقہ تحصیل سمرالہ ضلع لودیانہ میں موضع ٹانڈہ جال (جو مشہور قصبہ ماچھی واڑہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے) میں آباد کرنے کے لئے ۱۶ ہل کاشتکاروں کی ضرورت ہے۔ کاشتکاروں کو آبادی اور سکونت کے لئے ہر طرح کی مناسب اور جائز امداد اور رعایت کی جاوے گی۔ احمدی کاشتکاروں کو ترجیح دی جاوے گی۔

خط و کتابت جلد بنام ۳۱۵ معرفت ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے

جو صاحب ۳ مئی کا وی پی وصول نہ کرینگے اُن کے نام اخبار بند کر دیا جائے گا ٭

واقعاتِ عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس برابر جاری ہے اٹلی والوں نے علاوہ طرابلس کے ترکوں کے کئی ایک جزیروں پر بھی قبضہ کر لیا ہے ترک بحری طاقت میں ایسے کمزور ہیں کہ جس جزیرے پر اطالیہ چاہتے ہیں قبضہ کر لیتے ہیں۔ ایک خاص تار آمدہ مصر سے معلوم ہوا ہے کہ حال میں ترکی عساکر نے جزیرہ روڈس میں اطالوی لیٹروں کو کچل ڈالا ہے اور جو اطالوی سپاہ جزیرہ میں جنون ملک گیری میں اتری تھی اس کی وہاں بُری گت بنی ہے پہلے تو ترکی جنرل معہ اپنی سپاہ کے مصلحتاً ساحل سمندر سے دور اندرون ملک کی طرف چلا گیا اور اطالوی ساحل پر بلاخوف اُتر آئے۔ شہر پر بھی قابض ہو گئے۔ چار دانگ عالم میں میاں ریوٹر نے تار دیدیئے۔ کہ روڈس لے لیا۔ میدان مار لیا مگر بدقسمتی سے یہاں بھی اطالویوں کو وہی حالات پیش آئے۔ جو آغاز جنگ کے وقت طرابلس میں پیش آئے جب اطالوی سپاہ نے ہر طرف ڈیرے ڈالدیئے۔ کیمپ درست کر لیا تو ترک شیروں کی مانند ان پر آ پڑے۔ ایک ہزار اطالوی ڈاکو زندہ گرفتار کئے گئے۔ اور باقی تمام سپاہ جو جزیرہ میں اُتری تھی تہ تیغ ہوئی۔ اب وہاں دوبارہ ترکی جھنڈا لہرا رہا ہے اور ہلال کا اسلامی پھریرا بلند ہے۔

ایران کی حالت دن بدن ابتر ہے۔ بندر عباس پر قیام امن کے واسطے انگریزی جنگی جہاز بھیجا گیا۔

چین کو یورپ کی چھ طاقتوں نے ملکر قرضہ دیا۔

افغانستان کا علاقہ خوست تاحال امیر سے باغی ہے امیر اس طرف فوج روانہ کرنیکے انتظام میں ہے اور رعایا کو ساتھ امداد کے واسطے بلایا جا رہا ہے۔

بنوں کے قریب ایک سرحدی شورش کی خبر آئی ہے سات آدمیوں نے خاکی وردیاں پہنے ہوئے شب گذشتہ کو موضع ڈوڈیال پر حملہ کیا اور چار ہندوؤں کو پکڑ کر لے گئے رات ایسی اندھیری تھی کہ تعاقب کرنے والی پارٹی مفسدوں کو گرفتار نہ کر سکی (۱۳ - مئی شملہ)

ٹوچی ویلی میں بدمعاشوں اور شمالی وزیرستان کی ملیشیا میں خفیف مقابلہ کی اطلاع ملی ہے۔ ملیشیا کے پانچ سوار ایک افسر کی ماتحتی میں میران شاہ کو آ رہے تھے کہ چوکی سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر مسلح بدمعاشوں کی ایک ٹولی سے ان کی مڈبھیڑ ہو گئی مقابلہ میں دو ملیشیا کے سوار مارے گئے اور ایک بدمعاش قتل ہوا اور اس کی بندوق ہاتھ آئی۔ باقی بدمعاش بھاگ گئے مگر آس پاس کے دوست دیہاتیوں کو الارم دیا گیا جنھوں نے ملکر مفروروں کا تعاقب کر کے ان تین سے ایک آدمی کو گرفتار کر لیا اور خود ان کے بھی دو آدمی مارے گئے۔

انور بے کا ایک پیام بدیں مضمون بذریعہ تار موصول ہونے پر کہ تمام ترکان مقیم طرابلس نے آخر دم تک مقابلہ کرنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے مجلس نائبین نے نعرہائے خوشی بلند کئے۔

لالہ دینا ناتھ اخبار ہندوستان کی ایڈیٹری سے علیحدہ ہوئے کہتے ہیں اس کا اثر اخبار کی فروخت پر پڑ رہا ہے + مہاراجہ بڑودہ نے اپنی جیب خاص سے دو لاکھ روپیہ اس امر کے واسطے عطا کیا ہے کہ یورپین زبانوں کی علمی ادبی اور فنونی کتابوں کا ترجمہ گجراتی یا دیسی زبانوں میں کیا جاوے + پیرس میں ڈاکے بہت پڑ رہے ہیں + عازمان حج کی آسانی کے واسطے لاہور کے اورینٹ بنک آف انڈیا لیمیٹڈ متصل نیلہ گنبد انارکلی سے جہاز کا ٹکٹ آیندہ مل سکے گا + مدرسہ صولیتہ مکہ معظمہ کے مہتمم صاحب ہندوستان میں آئے ہوئے ہیں اور مدرسہ کی ضروریات کے واسطے پچاس ہزار روپے کی ضرورت کا اظہار کرتے ہیں + شاہ سیام کے خلاف سازش ہوئی۔ مجرم گرفتار ہو گئے + مدرسہ کی فیس میں اضافہ دیکھ کر بٹالہ کے مسلمان طلباء غریب لڑکوں کی امداد کے واسطے ایک فیاض سوسائٹی بنائی ہے بہت عمدہ تجویز ہے اور مدارس کے طلباء کو بھی ایسا کرنا چاہیئے + امرتا بازار پتر کا کہنا ہے کہ جس طرح آئرلینڈ کو ہوم رول ملنے والا ہے اور سکاٹ لینڈ کو بھی ملنے کی اُمید ہے ایسا ہی اہل ہند کو بھی ملنا چاہیئے یا کم از کم بنگالیوں کو + ہمعصر راجپوت گزٹ رائے زن ہے کہ اگر ہندوستان کو حکومت خود اختیاری سے محروم کیا گیا۔ تو ہندوستان اور برٹش گورنمنٹ دونوں کے حق میں نقصان دہ نتائج کا ظہور ہو گا۔ معلوم نہیں نقصان سے ہمعصر کی کیا مراد ہے غالباً ایسی دہمکیاں دینے کا طریق ہمارے ہمعصروں کی شان کے شایاں نہیں + مراد آباد کے بابو کنج بہاری لال صاحب نے تجربہ کیا ہے کہ کیسر کی زراعت صرف کشمیر میں نہیں بلکہ اور جگہ بھی ہو سکتی ہے + امریکہ میں سخت سیلاب آیا۔ ایک ہزار مربع میل غرق آب ہے + سماچار لاہور ... ہے کہ ہندوؤں کو سبھاؤں کی کثرت ... ہندوؤں کو نقصان پہنچا رہی ہے + بہار وکیل سے ... انتظام کے سبب ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے + ... اخبار نائل گزٹ لاہور باوا صاحب کے ایک شبد کی تشریح کے متعلق ہم پر جھوٹ کا الزام لگاتا ہے چونکہ اسی مضمون پر اخبار نور میں مفصل بحث ہو رہی ہے اسواسطے ہمیں اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں + شاہ ڈنمارک نے وفات پائی۔ ولیعہد کرسچن شاہ ہوئے + معزز ہمعصر ملت کی رائے ہے کہ پولیٹکل غلط کاروں سے ضمانت کا مانگنا انکو پبلک میں زیادہ بارسوخ بناتا ہے ضمانت سے ان کا چرچا ہو جاتا ہے اور لوگ ضمانت کی رقم سے کہیں بڑھ کر روپیہ دیدیتے ہیں + صاحب اخبار بھارت رائے زن ہے کہ دنیا کے آرام کی چابی اسبات میں ہے کہ اصولوں کی روشنی سے شخصی مذاہب کی تاریکی کو دور کیا جاوے۔ مگر کیا جن کے طفیل ہمنے روشنی پائی۔ انہیں کے نام کو درمیان سے کاٹنے کی کوشش کرنا نسل انسانی میں بے نظیر بدفطرتی کی مثال نہ ہو گی + تھیاسوفیکل سوسائٹی کے لوگ ایک نئے پیغمبر کی آمد کے منتظر ہیں + سی گمبا کے بیر پادری صاحب گھبرا رہے ہیں کہ عیسائیت نہیں پھیلتی اور اسلام دن بدن ترقی پکڑ رہا ہے + قیصر جارج کی سالگرہ انگلینڈ میں ۱۴ رجون کو اور ہندوستان میں ۳ رجون کو منائی جائیگی

مرزا صاحب مسیح موعودؑ

ایک خاتون امرتسر سے ایک مضمون بھیجتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض احمدیوں کا اب یہ مذہب ہو گیا ہے۔ کہ مرزا صاحب مرحوم کو صرف اسلام کو روشن کرنے کا شوق تھا ورنہ انھیں خود مسیح موعود ہونے کا کوئی دعوے نہ تھا معزز خاتون کو معلوم ہو کہ اس فقرہ میں آدھا سچ ہے اور آدھا جھوٹ حضرت صاحب مسیح موعود تھے اور اسلام کو روشن کرنا ان کا کام تھا شدید تاریکی کے زمانہ میں سوائے مسیح موعود کے دوسرے کا کام نہ تھا کہ اسلام کو روشن کرتا اور وہی اب اسلام کا دروازہ ہے۔ جو اس دروازہ سے داخل ہونیسے انکار کرے وہ اللہ تعالے کے حضور مقبول نہیں ہو سکتا خدا نے اپنی حکمت کاملہ سے اسلام کی دوبارہ جڑ قائم کرنے کے

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا تبایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول ... تولہ قسم دوم ... اور قسم سوم ... اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ... فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ... فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر گھس کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی وغیرہ کے موسم میں جن کی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح دافع بواسیر وجذام واستسقار وزردی رنگ وتنگی نفس ودق شیخوخیت فساد بلغم وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول وسیلان منی و یبوست ودرد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ عہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی۔ تسری صلے نے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر وقت ہر قیمت کی ملسکتی ہیں۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپورہ

العزیز علمی۔ ادبی۔ اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ بٹالہ ضلع گورداسپورہ سے نکلتا ہے قیمت سالانہ مع محصولڈاک ایک روپیہ (عہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ہے

اصلی عرق کافور دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید ہے اپیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے ۲ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

عسل مصفّٰے کے شائقین کو مژدہ

کتاب عسل مصفّٰے کی نظر ثانی ہو چکی ہے کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہو چکی اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے۔ شائقین اس کے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہوں گے۔ بلکہ ایک بہت بڑے پایہ کے عالم ہو جائیں گے۔ اس میں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ ہو گیا۔ حضرت امیر المؤمنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرمالیا ہے اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ کاغذ بھی اوّل درجہ کا پسند کیا گیا ہے۔ کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے۔ اب اگر دیر ہے تو صرف آپ صاحبان کی۔ ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے۔ پیشگی بھیجنے میں دو فائدے ہیں ایک تو کتاب جلد شائع ہونے کے قابل ہو جائیگی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دیجاوگی۔ نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جاوے گا۔ اگر اس کتاب کو آپ جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کر کے فی الفور روانہ کر دیں توقف نفرمادیں جن صاحبان نے اول ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے انکو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہوگی ورنہ ان کو افسوس رہے گا۔ ہر شخص سر دست تین تین روپے بھیجدے ۔

المعلن مرزا خدا بخش۔ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد المحیی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آج کل عرب صاحب نے سولہ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے۔

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

میں نے بھی تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

الخطبۃ

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اُس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سالہ۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱ر کے ٹکٹ آنی چاہئیں

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک احمدی زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو خط کیساتھ ۱ر کے ٹکٹ آویں ۔

(۱۴) ایک لڑکی خاندان مغلیہ عمر سولہ سالہ کے نکاح کے واسطے ایک نوجوان صالح کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱ر کے ٹکٹ آنی چاہئیں جو کہ مشتہر کو بھیجدی جاوینگی ۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

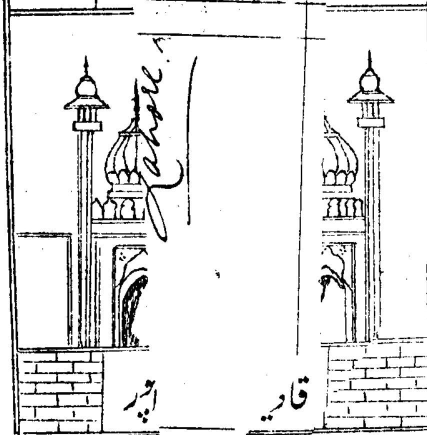

قادیان

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی ۴
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید | عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد | پیشگی چار روپے

جلد ۱۱

۱۲۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰۔ مئی سنہ ۱۲ء مطابق ۱۸ جیٹھ

نمبر ۳۳

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح مع اپنے متعلقین کے خدا کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ آپ بڑی توجہ و عنایت مربیانہ سے درس قرآن مجید دیتے ہیں اللہ تعالےٰ آپ کے مواعظ و نصائح پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین

مکرم مفتی محمد صادق صاحب بمعیت حضرت مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر آگرہ انجمن ہدایت الاسلام کے جلسہ پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے ہیں حضرت خواجہ صاحب بوجہ انتقال اپنی زوجہ محترمہ کے ان کے ہمراہ تشریف نہیں لے جا سکے اور صدر انجمن کا اجلاس بھی نہیں ہو سکا۔

بورڈنگ ہوس کی عمارت کا بالائی حصہ تیار ہونے والا ہے اور اب یہ شاندار عمارت عنقریب مکمل ہو جائے گی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے جن طلباء نے انٹرنس کا امتحان دیا۔ ان میں سے بعض بچے قرآن مجید پڑھنے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی فیض صحبت سے مستفیض ہونے کے لئے یہیں رہتے ہیں اور اپنے وطن نہیں گئے یہ اس مدرسہ کی ہردلعزیزی اور اس دینی سپرٹ کے پیدا ہونے کا ثبوت ہے۔ جو یہاں کی تعلیم سے مخصوص ہے عام طور پر طلباء امتحان اور نتیجہ کا درمیانی وقت یونہی آوارہ گردی میں بسر کر دیتے ہیں کیا اچھا ہو کہ اس وقفہ میں دین کی تعلیم حاصل کیا کریں یہ سب طلباء اور شیخ غلام حسین جس نے پرائیویٹ امتحان انٹرنس دیا ہے احباب کے دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب فرما دیوے۔ آمین ؂

خواجہ کمال الدین صاحب کی اہلیہ عفیفہ فوت ہو گئیں

۲۳ تاریخ ماہ رواں بوقت نماز مغرب خواجہ کمال الدین صاحب احمدی کی اہلیہ بعارضہ دردِ شکم معدہ دو روز بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہیں مرحومہ ایک مخلص احمدی خاتون تھیں اور نظم و نسق امور خانہ داری میں غیر معمولی قابلیت کی مالکہ تھیں خواجہ صاحب جس آزادی سے خدمت اسلام کرتے رہتے تھے اس میں مرحومہ ثواب لینے کی بہت بڑی حصہ دار تھی۔ احباب سے التجا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرما دیں اور یہ بھی دعا کریں کہ جس بیقدری ...

صاحبزادہ صاحب میاں محمود احمد صاحب لکھنؤ میں

بعد تلاوت سورۃ فاتحہ فرمایا کہ ہر شے کو فنا لگی ہوئی ہے کل وہ قلعہ جس پر آہنی دروازے لگے ہوئے تھے اور اس پر پہرہ بھی تعینات تھا دیواروں پر لڑائی کا سامان بھی بنا ہوا تھا جس سے مخالف کو اندر جانا مشکل تھا۔ لیکن آج جو اُن کو دیکھا جاتا ہے تو اُن کی دیواریں ٹوٹی پڑی ہیں بلکہ بعض جگہ تو دو چار پتھر آپس میں ملے ہوئے پڑے دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ بھی کسی دیوار کا نشان ہے یہاں پر بھی کوئی دیوار ہوگی۔ اس جگہ اب پہرہ بھی نہیں ہوتا جس سے آدمی آسانی سے اندر جا آ سکتا ہے اسی طرح لکھنؤ بھی بڑا عیش پسند تھا۔ اس میں بڑے بڑے عیاش تھے۔ مگر آج اُن عیش پسند نوابوں کا پتہ بھی نہیں ملتا۔ بلکہ اُن کی بجائے دوسرے لوگ اُن کے خاندانوں سے نسبت دے کر اپنے کو نواب بنائے ہوئے ہیں پس فنا ہر شے کے ساتھ ساتھ لگی ہوئی ہے دیکھو بابل اور مدین یہ دو بڑے زبردست شہر تھے۔ جن کو آج کوئی نہیں جانتا۔ لیکن لنڈن کو جو ایک چھوٹی سی بستی تھی اس کو بچہ بچہ جانتا ہے۔ غرض فنا ہر شے کے ساتھ ساتھ لگی ہوئی ہے

مدت ہوئی کہ ہم حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے سنا کرتے تھے۔ کہ لکھنؤ میں بھی ہماری کچھ جماعت ہے مگر ہم اسقدر مدت کے بعد بھی اس کو بڑھتا ہوا نہیں دیکھتے جتنی سنتے تھے اتنی ہے اگر کوئی باہر کا آگیا تو آگیا ورنہ سلسلہ بڑھتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اس کا بظاہر سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت میں کوئی اندرونی کمزوری ایسی ہے جس سے وہ ترقی نہیں کرتی۔ کیونکہ جب کسی لیمپ کی روشنی صاف نہیں ہوتی تو معلوم کرتے ہیں۔ کہ لیمپ کی چمنی خراب ہے تو پھر ایسی حالت میں چمنی کی درستی سے تیز روشنی کی کوشش کرتے ہیں۔ پس تم بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ دعائیں کیا کرو تا تمہاری وہ اندرونی کمزوری تم سے دور ہو جاوے کیونکہ جب ہم آسمان سے دھوپ آتے ہوئے نہیں دیکھتے تو جانتے ہیں کہ آسمان پر ابر یا خسوف کسوف یعنے سورج گرہن اور چاند گرہن ہے اسی واسطے گرہن کی نماز رکھی گئی ہے۔ کہ تا تم اس میں دعا کرو۔ کہ الٰہی آسمان سے یہ ظلمت دور کر اور ہم کو وہی روشنی پہونچا۔ جو تو ہم کو سورج اور چاند سے پہنچایا کرتا ہے۔ اگر تم ایسی کوشش نہ کرو گے تو تمام ہو جاؤ گے۔ کیونکہ فنا ہر شے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ دیکھو جب کسی مکان کی کوئی اینٹ گر جاتی ہے تو بجائے اُس کے دوسری اینٹ اس خیال سے لگا دیتے ہیں کہ تا وہ عمارت گر کر منہدم نہ ہو جاوے اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر اسی طرح اگر تمہاری سلسلہ کی اشاعت نہ ہوگی تو ایک ایک دو دو ہو کر ایک نہ ایک دن تم سب مر جاؤ گے اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔ یعنے یہی ایک بڑا کام ہے کہ تم ہر ایک لوگوں کو نیک راستہ کی طرف بلایا کرو۔ تاکہ خدا کی مرضی کے موافق تم میں ترقی ہوتی رہے۔ کیونکہ ہم میں فنا لگی ہوئی ہے۔ ہاں تم دیکھتے ہو کہ پانی کتنی اچھی چیز ہے۔ جو ہمیں پیاس میں ٹھنڈک دیتا ہے اور اگر ہمارے پاخانہ لگ جاتا تو اس نجاست کو ہمارے کپڑے سے دور کر دیتا ہے لیکن جب بھی پانی کسی کنوئیں میں بند ہوتا ہے اور اس میں نیا پانی نہیں آتا اور اس کے سوتے بند ہو جاتے ہیں۔ تو وہی پانی سڑ کر خراب اور بدبودار ہو جاتا ہے۔ پس اگر تم ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کی طرف کوشش نہ کرو گے اور اپنے میں دوسروں کو نہ ملاؤ گے۔ تو ایک نہ ایک دن تم سب کے سب تمام ہو جاؤ گے غرض ہر شخص تم میں کا دعا اور تبلیغ میں لگا رہے تاکہ برکت ہو۔ والسلام

خاکسار کبیر الدین احمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیرت گنج۔ لکھنؤ۔ متوطن اکبر آباد ۱۳۳۰ھ

مسٹر نور افشاں صاحب

خبر دیتے ہیں کہ ازالہ افترا نام ایک رسالہ پادری ٹامس ہاول صاحب نے لکھا ہے اور کہ یہ رسالہ احمدی صاحبان کے خاص غور کے لائق ہے اور کہ اس میں پادری صاحب نے الزامی پہلو بالکل نہیں لیا۔ خوب احمدی صاحبان غور کریں گے اور غور کا نتیجہ انشاءاللہ آپ پڑھیں گے۔ جو حق ہوگا ہم تسلیم کرینگے۔ اور جو ناحق ہوگا اس سے آپکو اطلاع دی جاوے گی مگر

پہلے ہم بادب یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے جو اس رسالہ پر ریویو لکھا ہے تو یہ ریویو رسالے کو پڑھ کر لکھا ہے یا بے پڑھے لکھ دیا ہے امید ہے کہ آپ جواب سے ضرور مشکور فرماویں گے ۔

اسلام گم ہو گیا اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۷ مئی میں لکھا ہے :-

"ہائے اب دینِ منور کا پتہ لگتا نہیں
حیف اب اسلامِ انور کا پتہ لگتا نہیں
حق کو ناحق کہہ دیا جب آ گئے دس پانچ ہاتھ
واعظانِ دین پرور کا پتہ لگتا نہیں"

پھر لکھتے ہیں "اس آخر زمانہ کے اہل اسلام کی جو حالت ہے، نہ تو وہ لکھنے سے ختم ہو سکتی ہے اور نہ زبان سے بیان ہو سکتی ہے۔"

پھر صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ آجکل اکثر مسلمانوں کے حالات پر غور کرتا ہوں تو ہزاروں قسم کی باتیں منافقوں کی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔"

"رات دن لڑائی جھگڑے جھوٹ موٹ دغابازی چوری ۔ مکر ۔ ریا ۔ حسد ۔ بغض ۔ فریب یہ سب کچھ موجود ہے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

حضرت امیر المومنین سیدنا مولانا مولوی نور الدین کی سوانح عمری

ابی المکرم واستاذی المعظم مرشدی و مطاعی سیدنا و مہدینا حضرت نور الدین صاحب کی سوانح عمری ایک ایسی شاندار نعمت ہے کہ اس کے قوم تک پہنچانے کے واسطے جو کوشش مخدومی اکبر شاہ خاں صاحب اول پرشین ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے کی ہے اس کے واسطے جتنا شکریہ ان کا کیا جاوے وہ تھوڑا ہے ۔ اللہ ہی ہے ۔ جو انکو اس اعلےٰ دینی خدمت کے واسطے جزائے خیر دیگا ۔ جتنا بڑا یہ کام ہے خدا انھیں اتنا ہی اکبر شاہ بنا دیوے انھوں نے قوم کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سب صاحبان اس کتاب کی قیمت کے واسطے ایک ایک روپیہ پیشگی ان کے نام روانہ کردیں ۔ ایک روپیہ کیا شے ہے ایک روپیہ تو ان کے اس خیال پر قربان کر دیا جا سکتا ہے چہ جائے کہ وہ روپیہ قیمت کتاب میں محسوب ہو جاوے ممکن ہے کہ پیشگی قیمت کا ادا کرنا عام طور پر مقبول بات نہ ہو بالخصوص اس صورت میں جب کہ ہمارے مکرم دوست اکبر شاہ خاں صاحب کی دیانت امانت ۔ اخلاص ۔ محبت سے سب ناظرین اخبار پورے طور پر آگاہ نہیں ہیں اسواسطے میں ایک روپیہ والی تجویز پر یہ امر زائد کرتا ہوں کہ بعض صاحب مقدرت احباب کچھ روپیہ اس بنک کے بطور دستگرداں کے خاں صاحب کو بھیجدیں جو بعد انطباع کتاب ان کو واپس مل جائے گا انشاء اللہ اور جو ثواب انہیں حاصل ہوگا وہ امر زائد ہے

ایڈیٹر۔

چونکہ ایک خاص ضرورت نے مجھ کو اس اعلان کی تحریک کی ہے لہذا بلا کسی تمہید کے مختصر اور صاف لفظوں میں برادران ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ جنوری سنہ حال سے میں اس کوشش میں تھا کہ حضور امیر علیہ السلام کی سوانحعمری کسی طرح جلد شائع ہو یہ خیال میرے دل میں پوری طاقت کے ساتھ اس وجہ سے پیدا ہوا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے موجودہ امام کی لائف نہ صرف ہم لوگوں ہی کے لئے اکسیر ہدایت اور کیمیائے سعادت سے بڑھ کر ہے بلکہ دوسروں کے لئے تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے ۔ میں نے اول پندرہ روزے رکھے اور روزانہ دعا کرتا رہا اس کے بعد میں نے اپنی چھ سال کی درس کی کاپیاں اور نوٹ بکیں نکالکر مطالعہ کیں ۔ تو انمیں حضور کی لائف کے متعلق بڑی کثرت سے جواہرات کے خزائن موجود پائے (جو احباب میری قادیانی زندگی سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مجھ کو ابتدا ہی سے حضور کی ایک ایک بات کے محفوظ کر لینے کا کس قدر شوق ہے) چنانچہ میں نے آپکی خاص تعلیمات اور مذہب و اعتقاد اقوال تجارب علمی نکات اور لطائف عمدہ نکالے ۔ پھر آپکی مصنفہ کتابوں خطبوں اور مفصل لکچروں سے جو طبع ہو چکے ہیں آپکے اقوال عمدہ جمع کئے ۔ یہیں تک کام ہونے پایا تھا کہ مخدومی مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ کو وہ مسودہ دیا جو کہ حکیم فیروز الدین صاحب لاہوری کی فرمائش سے حضور نے اپنی طبی سوانح عمری کے متعلق خود لکھوایا تھا جو شاید سنہ ۰۸ء کے الحکم میں بھی شائع ہوا ہے ۔ میں نے اس مسودہ کو بھی اپنی کتاب میں شامل کرنے کا قصد کیا ۔ لیکن معاً میرے دل میں خیال آیا کہ اگر حضور اسی طرح اپنی ساری سوانح عمری خود ہی لکھوا دیں تو اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہے لیکن حضور کے اشغال کی کثرت ایک طرف ڈراتی تھی ۔ دوسری طرف یہ خیال اور بھی مایوس کرنے والا تھا کہ بہت سے لوگوں نے اس بات کی خواہش ظاہر کی ہے اور بعض نے کوششیں بھی کی ہیں کہ حضور اپنی سوانح عمری لکھیں لیکن ابتک کوئی کامیاب نہیں ہو سکا تو کس قطار شمار میں ہے لیکن الحمد للہ مجھ کو جو دعاؤں پر اعتماد ہے اس نے مجھ کو مایوس ہونے نہیں دیا میں نے بھرپور جوش کے ساتھ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرنی شروع کیں چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے جب ڈرتے ڈرتے عرض کیا ۔ تو منظور فرمالیا اور اب آخر ماہ فروری سے لے کر اتنک دستور رہا کہ جس دن کوئی خاص سبب مانع نہ ہو ۔ تو میں روزانہ پنسل اور کاغذ لے کر خدمت میں حاضر ہوتا ہوں ۔ آپ مجھ کو کبھی پانچ چھ کبھی سات آٹھ ورق لکھوا دیتے ۔ میں اپنے مقام پر پہونچ کر شام تک یا رات کے پچھلے حصہ تک اس کو صاف کر لیتا ہوں ۔ اس طرح حضور کی خود لکھوائی ہوئی سوانح عمری ایک مفصل و بسوط کتاب بن گئی ہے زمانہ پیدائش سے لے کر ایام طفولیت ۔ لاہور ۔ رامپور لکھنو ۔ بھوپال ۔ بمبئی ۔ عدن ۔ جدہ ۔ مکہ معظمہ ۔ مدینہ منورہ بھیرہ کشمیر وغیرہ کے تمام حالات آج تک تحریر ہو چکے ہیں ۔ اور اب انشاء اللہ تعالےٰ چندہی روز میں قادیان تک پہنچنے کی امید ہے ۔ چونکہ میں روزمرہ کے روز صاف کر لیا کرتا ہوں اور حضور نے ترتیب اور عبارت کی چستی و درستی کو خود خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے (جس کا مفصل بیان میں انشاء اللہ تعالےٰ اپنے دیباچہ میں کرونگا) اسلئے کتاب قریباً طیار ہے اور اب عزم یہ ہے ۔ کہ حضور کی اس خود لکھوائی ہوئی سوانح عمری کو ایک مستقل کتاب کی حیثیت سے شائع کر دیا جاوے جس پر ایک دیباچہ اور خاتمہ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں باقی وہ مصالحہ جو میں نے اپنی نوٹ بکوں اور حضور کی کتابوں اور مطبوعہ لکچروں سے جمع کیا ہے اس کے بعد دوسرے حصہ کی [illegible]

کی یہ سوانح عمری اعلےٰ سے اعلےٰ کاغذ اور اعلیٰ سے اعلیٰ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہو - اور قیمت بھی اس کی صرف اس قدر ہو جو لاگت کے قریب قریب ہو تاکہ کتاب کی اشاعت میں روک واقع نہ ہو میرا ارادہ ہے کہ یہ کتاب آگرہ یا کانپور میں چھپوائی جاوے چنانچہ خط وکتابت شروع کرتا ہوں - میں خدائے تعالیٰ کی ذات سے قوی اُمید رکھتا ہوں کہ اس نے اس وقت تک جس طرح میری مدد فرمائی ہے آیندہ بھی مجھ کو بے نصیب نہ رکھیگا اور یہ کام چونکہ اسی کی رضامندی کے لئے کیا ہے - اسلئے مجھ کو یقین ہے کہ انشاء اللہ میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا - دنیا چونکہ عالم اسباب ہے لہذا گذارش ہے - کہ سردست میرے پاس روپیہ موجود نہیں - اور کتاب کی اشاعت کے لئے اگر صرف پانسو چھپوائی جاویں - تو تین سو چار سو تک تخمینہ ہے کتاب کی قیمت جو لاگت کے قریب قریب ہوگی - ایک روپیہ سے ضرور زیادہ ہوگی احباب سے ... اس امداد کا خواہاں ہوں کہ وہ ایک ایک روپیہ پیشگی قیمت کتاب کا بھیجدیں کتاب چھپنے پر پیشگی قیمت دینے والوں کو ضرور انشاء اللہ رعایت دی جاویگی یعنے اگر سوا روپیہ تک کتاب کی قیمت ہو وے - تو ان کی ایک روپیہ میں بھیجدی جائے گی - اس طرح پیشگی قیمت مانگنے کی رسم کچھ معیوب ہی سمجھی جاتی ہے اور میں اپنے دل میں بہت شرمندہ ہوں لیکن دوستوں سے فرمائش کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے بہت دُعا کریں - کہ خدا تعالےٰ اس کام میں مجھ کو سرخرو کرے اور کسی کو مجھ سے شکایت کا موقع نہ ہو - آمین - میرے بعض احباب اس بات کے خواہاں ہیں کہ میں مسودہ ان کو دیدوں اور وہ کتاب کو خود شائع کریں - لیکن یہ مجھ کو گوارا نہیں ہوا - میں چاہتا ہوں کہ اس کام کو میں خود ہی کروں - اے میرے اللہ تعالےٰ میری مدد کر - آمین - جو لوگ میری اس گذارش پر توجہ فرما کر پیشگی بھیجنے سے مدد فرمائیں گے - وہ ضرور انشاء اللہ تعالےٰ عند اللہ ماجور ہوں گے - اگرچہ میں بھی سپاس گذار ہونگا - والسّلام -

عاجز اکبر شاہ خاں نجیب آبادی - مقیم دار العلوم قادیان ضلع گورداسپورہ - ۱۶ - مئی سنہ ۱۲ء

خط وکتابت کرتے تمام صاحبان اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ؛

کلامِ امیر رض

بنی اسرائیل کون ہے؟ فرمایا :- قرآن شریف میں جہاں اس قسم کے الفاظ آتے ہیں کہ مثلاً یٰبنی اسرائیل - اے بنی اسرائیل - وہاں مخاطب کون ہے ؟ کیا ہمارے قرآن سنانے کے وقت کوئی یہودی سامنے ہے یا کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہود جمع رہتے تھے نہیں بلکہ وہاں تو اکثر صحابہ ہی جمع رہتے تھے - بس ان الفاظ کے مخاطب بھی ہم ہی ہیں یہ بھی عرب میں بیان کا ایک طریقہ تھا - شاعر کسی پڑدن کا نام لے کر کچھ بات کرتا اور اصل مطلب محبوبہ کو مخاطب کرنا ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صاف روایت ہے کہ مضوا - وہ قوم چلی گئی اب تم مراد رکھے گئے ہو - اسرائیل کے معنے ہیں - خدا کے بہادر سپاہی - تم بہادر سپاہی کی اولاد ہو بہادر بنو - ان نعمتوں کو یاد کرو - جو خدا نے تم پر کیں خدا کے عہد کو پورا کرو - مجھے تو ان آیات کو پڑھ کر بہت حیرانی اور دُکھ ہوتا ہے کہ مسلمان ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ؛

منکر کہو فرمایا :- ہمارے ملک میں کافر کا لفظ گالی بن گیا ہے اور لوگ اس سے بہت گھبراتے ہیں اگر منکر کا لفظ رکھو - تو لوگوں کو دو بھر نہیں ہونا -

علماء پر زکوٰۃ فرمایا :- علماء پر بھی زکوٰۃ واجب ہے - جب ان کے پاس مال ہو مگر میں نے سوائے ایک کے کبھی کسی کو زکوٰۃ دیتے نہیں دیکھا -

فرمایا - لکھنؤ میں ایک نکلین الدولہ ہوئے ہیں - اُنھوں نے ظرافت پر ایک کتاب لکھی ہے - ہمارے گھر میں بھی وہ کتاب تھی - میں چھوٹی عمر میں ایک دفعہ اس کتاب کو لے کر اپنی مسجد میں چلا گیا - وہاں ایک واعظ آئے ہوئے تھے جب اُنھوں نے وہ کتاب دیکھی تو بہت منت سماجت کی کہ یہ کتاب مجھے دیدو میں حیران ہوا کہ یہ تو واعظ ہیں - یہ ایسی کتاب کیا کرینگے - وہ کہنے لگے کہ وعظ کے واسطے دو باتیں ضروری ہیں مضحکات اور مبکیات - کچھ ہنسانے والی باتیں کچھ رُلانے والی باتیں - سو ایک بات اس کتاب سے حاصل ہو جاوے گی - اب تک میرے دل پر اثر کی بات کا اثر ہے کہ ہمارے واعظین کا یہ حال ہے کہ خشیۃ اللہ - خوف الٰہی - دنیا کی بے ثباتی - کسل و کاہلی کو دور کرنے کی تجاویز - وحدت واتحاد وہ نہیں پیش کرتے - بلکہ صرف ہنسانے اور رُلانے کی طرف متوجہ رہتے ہیں - میں خوف کرتا ہوں کہ واعظوں کا وہ حال ہو جو کہا گیا ہے کہ بلاد - بلاد - بلاد - بلاد و ذہبا الی دار البوار - لوگوں کو تو کہیں کہ خبردار ہوشیار ہو جاؤ - یہ کرو وہ نہ کرو اور خود جہنم کو چلے جاویں ؛

فہرست بیعت کنندگان ملک حیدرآباد دکن

مولوی میر محمد سعید صاحب و دیگر برادران کی توجہ اور سعی سے حیدرآباد دکن میں احمدیوں کی ایک بڑی جماعت طیار ہو گئی ہے جس کی فہرست جناب مولوی صاحب موصوف اور برادر سید فضل احمد صاحب نے ہم کو دی ہے - اور ہم اسے بخوشی درج اخبار کرتے ہیں - اگرچہ اس میں بعض پرانے نام بھی ہیں لیکن اکثر حصہ وہ ہے - جو حال میں داخل سلسلہ ہوا ہے - اللہ تعالےٰ کے خاص فضل کی بات ہے کہ گذشتہ سال طاعون کا جو حیدرآباد پر ہوا اس میں احمدی برادران ہر طرح سے محفوظ رہے بلکہ ان کے متعلقین میں سے اگر کوئی مبتلا ہوا تو خدا تعالےٰ نے اس کے حق میں بھی اپنے بندوں کی دُعاؤں کو قبول کیا - فالحمد للہ - ایڈیٹر

میر فضل علی صاحب معہ اہلیہ و دختر - حیدرآباد دکن
محمد عبد الرزاق صاحب - محمد ناصر صاحب - محمد عبد القادر صاحب صدیقی - نوازش حسین صاحب - حافظ محمد شبیر صاحب نابینا - محمد حسین صاحب شرار - شیخ داؤد صاحب جیا گوڑہ
شیخ ابراہیم صاحب معہ اہلیہ و فرزند - مظفر علی صاحب
امیر علی صاحب - معراج صاحب - سید ابراہیم صاحب و عبد الحی صاحب - نور الدین خاں صاحب وکیل - احمد علی صاحب - شیخ حسن صاحب احمدی - یادگیر
اہلیہ شیخ حسن صاحب - احمدی - یادگیر حیدرآباد دکن
عبد الحی احمدی فرزند شیخ حسن احمدی " " "
احمد حی - دختر شیخ حسن صاحب احمدی " " "
عبد النبی صاحب احمدی عرف کوتوال " " "
منشی محمد ابراہیم صاحب احمدی " " "
اہلیہ منشی محمد ابراہیم صاحب احمدی " " "

والدہ محمد ابراہیم صاحب احمدی یادگیر ۔ حیدرآباد دکن
شیخ چاند عرف لاڈجی احمدی ″ ″ ″
عبدالعزیز صاحب احمدی ″ ″ ″
اہلیہ عبدالعزیز صاحب احمدی ″ ″ ″
عبدالرسول صاحب احمدی ″ ″ ″
پیر محمد صاحب احمدی ″ ″ ″
عبدالقادر صاحب احمدی ″ ″ ″
اہلیہ عبدالقادر صاحب احمدی ″ ″ ″
حبیب الرحمٰن فرزند عبدالقادر صاحب احمدی ″ ″ ″
کلاں عبدالقادر صاحب احمدی ″ ″ ″
محمد حسین صاحب عرف رڈگور احمدی ″ ″ ″
عبدالرحمٰن صاحب عرف چھپیہ احمدی ″ ″ ″
عبدالواحد صاحب عرف بیفکر احمدی ″ ″ ″
مولا علی صاحب عرف سنپل احمدی ″ ″ ″
عبدالکریم صاحب عرف نیکلی احمدی ″ ″ ″
عبدالقادر صاحب احمدی مولوی نارائن پیٹھ ″ ″ ″
عبدالرحمٰن صاحب عرف شحنہ احمدی یادگیر ″ ″ ″
اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب ″ ″ ″
پیر محمد صاحب عرف شحنہ احمدی ″ ″ ″
اہلیہ پیر محمد صاحب ″ ″ ″
عبدالرفیق صاحب فرزند پیر محمد شحنہ احمدی ″ ″ ″
خواجہ دختر پیر محمد صاحب شحنہ احمدی ″ ″ ″
غلام احمد صاحب حافظ نابینا احمدی ″ ″ ″
اہلیہ حافظ صاحب احمدی ″ ″ ″
نور محمد صاحب فرزند حافظ صاحب احمدی ″ ″ ″
عبدالقادر صاحب فرزند حافظ صاحب احمدی ″ ″ ″
عبدالباری فرزند حافظ صاحب احمدی ″ ″ ″
عبدالحمید صاحب گلبرگہ احمدی ″ ″ ″
اہلیہ عبدالحمید صاحب ″ ″ ″
عبدالقادر صاحب عرف سگری احمدی ″ ″ ″
محمد غوث صاحب عرف گلبرگی احمدی ″ ″ ″
اہلیہ ″ ″ ″
محمد اعظم فرزند محمد غوث صاحب احمدی ″ ″ ″
معین الدین فرزند محمد غوث صاحب احمدی ″ ″ ″
خواجہ بی دختر ″ ″ ″
احمد بی ″ ″ ″
عبدالقادر صاحب عرف گڈہ احمدی ″ ″ ″

عبدالرحمٰن حافظ عرف موسے احمدی یادگیر حیدرآباد دکن
عبدالکریم صاحب عرف شحنہ احمدی ″ ″ ″
اہلیہ عبدالکریم صاحب ″ ″ ″
زینب بی بی دختر عبدالکریم صاحب احمدی ″ ″ ″
محمد احسن فرزند عبدالکریم احمدی ″ ″ ″
والدہ صاحبہ عبدالکریم صاحب احمدی ″ ″ ″
ہمشیرہ مخدوم بی بی عبدالکریم صاحب احمدی ″ ″ ″
عبدالکریم عرف گولکھنڈی احمدی یادگیر ″ ″ ″
محمد جلال کوربو حال مقیم حیدرآباد احمدی ″ ″ ″
عبداللہ عرف جمعدار احمدی ″ ″ ″
عبدالقادر صاحب مولوی فرائضی ″ ″ ″
عبدالرشید صاحب فرزند مولوی صاحب موصوف ″ ″ ″
جان محمد صاحب گولکھنڈی احمدی یادگیر ″ ″ ″
عبدالقیوم فرزند جان محمد احمدی ″ ″ ″
عبدالرحمٰن فرزند جان محمد احمدی ″ ″ ″
سید حسین صاحب سپروائزر ۔ سکنہ حیدرآبادی ″ ″ ″
باگو بھائی سگری احمدی ۔ یادگیر ″ ″ ″
اہلیہ باگو بھائی سگری احمدی ″ ″ ″
جان محمد فرزند باگو بھائی سگری احمدی ″ ″ ″
زہرا بی بی دختر ″ ″ ″
عبدالرشید فرزند ″ ″ ″
سید حسین صاحب ایجنٹ مخبر دکن احمدی ″ ″ ″
خواجہ خاں ولد محمد خاں احمدی ″ ″ ″
عبدالنبی عرف خوط احمدی ″ ″ ″
عبدالرسول صاحب صیقل گر احمدی ″ ″ ″
شیخ چاند عرف فراش احمدی ″ ″ ″
فقیر حسین عرف گلبرگی سکنہ سکندرآباد احمدی
عبدالرزاق عرف قلعی گر ۔ یادگیر ۔ حیدرآباد دکن
عبدالرحمان ولد امام صاحب عرف تڑسالی
پیر محمد عرف منڈرگہ ″
عبدالقادر صاحب عرف مقدم احمدی یادگیر ″
محمد قاسم صاحب عرف نٹی احمدی ″ ″ ″
نقیر محمد عرف رائے چوری احمدی ″ ″ ″
خواجہ پیراں عرف راچوری احمدی ″ ″ ″
غالب صاحب عرف مقدم احمدی ″ ″ ″
مومن حسین صاحب احمدی سکنہ حیدرآباد
اہلیہ مومن حسین صاحب ″ ″

احمد حسین صاحب احمدی یادگیر ۔
بشیر احمد فرزند مومن حسین صاحب ″ ″ ″
امۃ الحفیظ دختر مومن حسین صاحب احمدی ″ ″ ″
محمد فاضل احمدی حال مقام حیدرآباد ″ ″ ″
عزیز النساء دختر مومن حسین احمدی ″ ″ ″
عبدالغنی عرف ... احمدی ۔ یادگیر ″ ″ ″
غلام حسین عرف رائچوری احمدی ″ ″ ″
زوجہ غالب صاحب مقدم احمدی ″ ″ ″
محمد شمشیر علی صاحب آغائی احمدی ″ ″ ″
اہلیہ محمد شمشیر علی صاحب ″ ″ ″
محمد یوسف غوری حال مقام پربھنی احمدی ″ ″ ″
خورشید علی احمدی داروغہ لوکل فنڈ حال مقام عالم پور
مولانا بی دختر محمد شمشیر علی احمدی ″ ″ ″
محمد میراں صاحب احمدی حال مقام کہم میٹھ
محمد عمر صاحب احمدی حال مقام گنتور علاقہ انگریزی
سید صاحب احمدی ایلور
حیات بیگ صاحب احمدی ایلور
عبدالرحیم صاحب احمدی عرف لڈوجی یادگیر
پیر محمد صاحب ولد شیخ داؤد صاحب یادگیر

جدید بیعت کنندہ تیماپور

کلثوم بی بی زوجہ عبدالکریم تیماپور ۔ خواجہ حسین احمدی
مخدوم بی بی بنت حسین صاحب احمدی تیماپور ۔ سرمد الدین ″
اسماعیل صاحب بوڑھے احمدی تیماپور ۔ رسول بی بی زوجہ ″
حلیم بی بی دختر سرمد الدین احمدی ۔ کریم بی بی زوجہ رسول صاحب
خیر النساء ″ ″ ۔ عبداللطیف فرزند ″ ″
زینب بی بی ″ ″ ۔ غلام احمد فرزند ″ ″
عبدالرزاق صاحب ... ۔ محمد حسین ولد مشائخ صاحب گوگج
اسمٰعیل صاحب حاجی مانک احمدی ۔ محمد حمزہ احمدی
محبوب صاحب ″ ″ ۔ قاسم بی بی والدہ محمد حمزہ
محمد حسن صاحب ″ ″ ۔ رسول بی بی زوجہ محبوب صاحب
حسین بی بی زوجہ محمد حسن ۔ حسین بی بی زوجہ حمزہ صاحب
رسول بی بی ″ ″ ۔ فاطمہ بی بی ″ ″
محمد صوفی بیش امام شورا پور ۔ احمد حسین فرزند محبوب صاحب
محمد سلطان فرزند محبوب صاحب ۔ چاند بی بی دختر محمد حسین صاحب
خدیجہ بی بی والدہ ابراہیم صاحب ۔ زینب بی بی زوجہ عبدالوہاب
عائشہ ...

حلیم بی بی بنت عبداللہ صاحب عبدالوہاب صاحب ابن ابراہیم صاحب
خدیجہ بی بی " " " عبدالحی " " "
سکینہ بی بی " " احمدؐ ابن ابراہیم صاحب
محمدؐ حسین ابن عبداللہ صاحب نعمت بی بی بنت عبدالرحمان
ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمدؐ صاحب احمدی معہ اہلیہ سہ کس ۲ دختران
و پسران - سید نعیم اللہ احمدؐ و سید اسد اللہ احمد
حسین بی بی ملازمہ ڈاکٹر صاحب -

جدید بیعت کنندہ دیودرگ

بجنو میاں ملازم ڈاکٹر صاحب محمدؐ ابراہیم ملازم ڈاکٹر صاحب
زوجہ " " " زوجہ " " "
محمدؐ مرتضےٰ مددگار مدرسہ دیودرگ صدر مدرس مدرسہ دیودرگ
زوجہ صدر مدرس مدرسہ دیودرگ - عبدالسبحان صاحب منشی ٹپخانہ

بیعت کنندگان مقام عالم پلی

شیخ بڑے احمدی - معروف علی صاحب - میراں صاحب
محی الدین صاحب - سید احمد صاحب - سید عالم صاحب
حسن محمد صاحب - محی الدین صاحب - محمد یٰسین صاحب
نظام الدین صاحب - کلثوم بی بی - مرتضےٰ بی بی
محبوب بی بی - عائشہ بی بی - قتال بی بی
حسین بی بی - پیر محمدؐ - مخدوم بی بی

بیعت کنندہ کوٹ پلی

قاسم بی بی معہ چار فرزنداں سید محی الدین صاحب احمدی
سید علی صاحب سید عالم فرزند " " "
میراں بی بی - مخدوم بی بی کلاں - مخدوم بی بی خورد
فاطمہ بی بی - لعل بی بی - عالم بی بی کلاں - عالم بی بی خورد
امام بی معہ دو فرزنداں - امتہ اللہ بی بی - اسمٰعیل بی بی کلاں
اسمٰعیل بی بی خورد - راجن بی بی - عالم صاحب - میراں صاحب
غلام رسول صاحب - شیخ حسین - محمدؐ سلطان داد صاحب

سوار یڈی پیٹھ

عبدالکریم - محمد عبدالرحیم قاضی معہ زوجہ - مرتضیٰ بی صاحبہ
محمدؐ ابراہیم صاحب احمدی قدیم - میاں شیخ داد صاحب
محمد معروف صاحب معہ اہلیہ و دختراں سہ کس و فرزنداں ۳
پیر محمدؐ صاحب -
عبدالسبحان صاحب مددگار مدرسہ لہوچانا مڈل رائچور
اہلیہ " " " "

بقیہ نام حیدر آباد دکن

محمد عبداللہ ... صاحب ... محلہ ... [illegible]

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ ۵/۵

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ' بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی بند امراض چشم کے لئے مفید ہے - قیمت سرمہ اول فی تولہ عہ - قسم دوم عہ - قسم سوم عہ - اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ۱۰ روپے فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ... فی تولہ ... دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے -

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے -

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر و جذام و استقساء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق تبخرخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت دو تولہ عہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی - ترکی - صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر
احمدؐ نور - کابلی - مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

العزیز
علمی - ادبی - اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ
بٹالہ ضلع گورداسپورہ سے نکلتا ہے قیمت

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور ۵/۵

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا پچیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی چار آنے - محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے - تریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - پیٹ کا درد بدہضمی - متلی - اشتہاء کا کم ہونا - تریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک سے دو تک ۵/

ڈاکٹر ایس کے برمن - تاراچند دت اسٹریٹ نمبر ۵ و ۶ کلکتہ

الخطبة

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو -

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اپنی ہمشیرہ ۱۶ سالہ - نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں - جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو - درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ہر کے ٹکٹ ہونی چاہئیں -

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک احمدی زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ہر کے ٹکٹ -

(۱۴) ایک لڑکی خاندان مغلیہ عمر ۱۶ سالہ کے نکاح کیواسطے

[illegible]

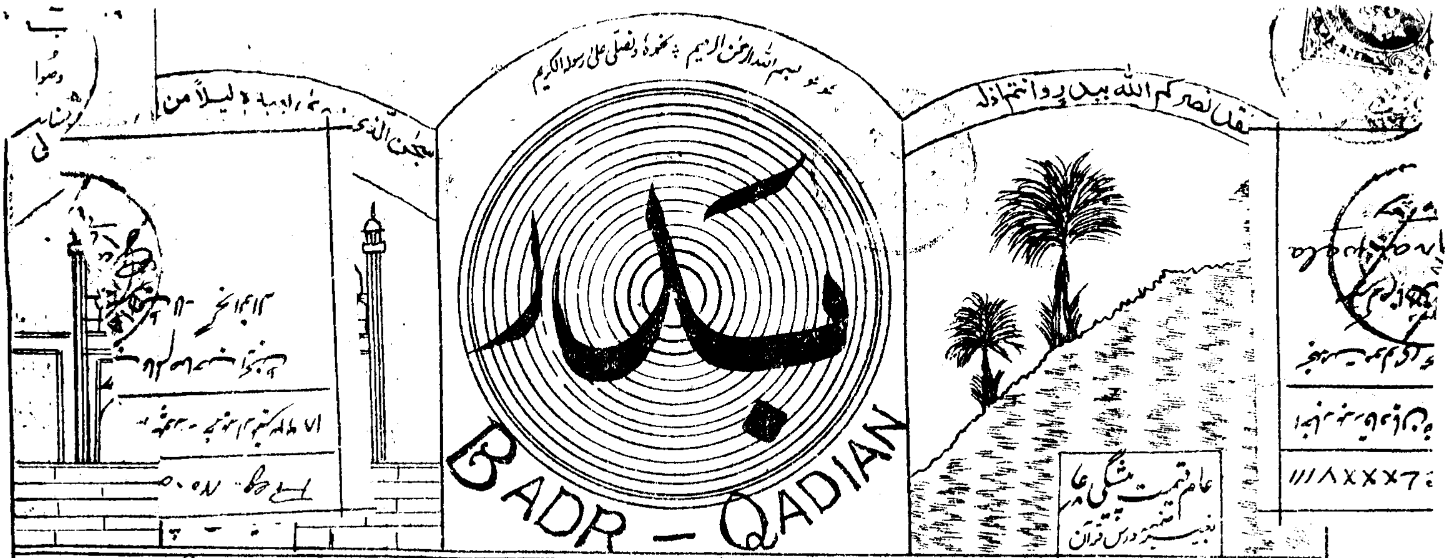

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

جلد ۱۰ | ۲ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم جون ۱۹۱۱ء مطابق ۱۹ جیٹھ سمت ۶۹ | نمبر ۳۱

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق رضی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی ... یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق ... ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز ... نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ... استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ... سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے ... کی حمد ... کو ہر ... وردِ ... بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہرحالت راضی بقضاء ... ہوگا اور ہر ایک ... کے قبول ... کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجاوے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للّٰہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ◆

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالی جناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بلا ضمیمہ عہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا ۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے جواب ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی ۔ علیحدہ رسید نہ ہوگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر ۔ قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ۔

مینجر اخبار بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس ... بیعت لیتے تھے ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر ... جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ... جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ... استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہٗ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے ... سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح المہدی مذکورہ بالا الفاظ کیساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور دین کے ہاتھ پر ان ... بیعہ ... تا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں ۔ کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور حدیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں ... اپنے بقدر وسعت و طاقت کمر بستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ ...

(بدر پریس ... میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعودؑ اور ماہ مئی

مخدوم صادق حضرت مفتی صاحب سلمہ ربہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مضمون بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ اور ماہ مئی ۱۹۱۱ء" مرسل خدمت ہے۔ احمدی کتب۔ اشتہارات۔ اخبارات کے پرانے فائلوں سے جس قدر کہ ہو سکا۔ مذکورۂ ذیل واقعات جمع کر دیئے گئے ہیں اور بعض غیر اہم متعدد واقعات بوجہ طوالت عمداً ترک کر دیئے گئے۔

اس مضمون میں مندرجہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱) حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تائیدی تصانیف۔ اشتہارات اور خطوط اور واقعات بلحاظ کثرت اور اہمیت کے جس قدر کہ ماہ مئی میں وقوع میں آئے ہیں انکی نظیر غالباً کسی اور مہینے میں نہیں پائی جاتی۔

(۲) منجملہ تمام واقعات کے تخمیناً ⅔ حصہ صرف آخر ماہ مئی میں وقوع میں آئے۔

(۳) حضرت اقدس علیہ السلام کی تاریخ وفات ۲۶ مئی ہے۔ اسی تاریخ کئی متعدد تصانیف اور واقعات خصوصاً وقوع میں آئے ہیں۔ اور ۲۴ تاریخ بھی خصوصیت سے قابل توجہ ہے

دیگر گذارش یہ ہے کہ باوجود عدیم الفرصتی کے جس قدر کہ ممکن ہو سکا۔ مندرجہ ذیل واقعات ماہ مئی جمع کر دیتا ہوں۔ چونکہ یہاں پر احمدی کتب و اخبارات کا کافی ذخیرہ موجود نہیں ہے اسلئے اس مضمون میں غالباً بہت سے ضروری داخلی فروگذاشت ہو گئے ہیں۔

(الف) جو جو حضرات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی حالات وواقعات سے واقف ہونے کا شرف رکھتے ہوں اس مضمون کے شائع ہونے پر وہ غور فرما کر ماہ مئی کے متعلق جتنے واقعات کہ ہوئے ہیں۔ وقتاً فوقتاً اس مضمون کے ماتحت اخبار میں شائع فرماتے رہیں۔

(ب) انگریزی خوان احمدی احباب سے التماس ہے کہ ماہ مئی کے متعلقہ حالات اور واقعات خصوصیات۔ انسائیکلوپیڈیا یا کسی اور تاریخی کتاب سے استنباط کر کے روانہ اخبار فرماویں تاکہ یہ مضمون ہر طرح سے مکمل ہو جائے۔ ممکن ہے کہ اس ماہ مئی میں اس قدر کثیر اور اہم واقعات کا وقوع میں آنا یقیناً اس میں کوئی الٰہی راز ہو۔ جو ضرور اپنے وقت پر کھلیگا۔ یا یہ کہ حضرت مسیح ناصری کو بھی اس مہینے سے بھی خاص مناسبت ہے؟

(۴) اس مضمون کو اسی حالت کے ساتھ اسی ماہ مئی کے کسی ایک نمبر میں شائع فرما دیجئے۔

فقط۔ والسلام۔ آپکا خادم نیازمند قدیم۔ سید فضل احمدؐ احمدی۔ حیدرآباد دکن

تصانیف حضرت اقدسؑ

نمبر شمار	نام کتاب	مورخہ	مطبوعہ	کیفیت
۱	سراج المنیر	مئی ۱۸۹۷ء	الاسلام قادیان	
۲	حقیقۃ الوحی	۱۵ مئی ۱۹۰۷ء		
۳	نور الحق حصہ ثانیہ	۱۸ مئی [illegible]	لاہور	
۴	چشمۂ معرفت	۲۰ مئی [illegible]	[illegible]	
۵	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	۲۲ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس قادیان	یہ تاریخ زمانہ تصنیف کی ہے
۶	پیغام صلح	مئی ۱۹۰۸ء		
۷	تحفہ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۸	حجۃ اللہ (عربی)	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	" "	
۹	حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۳۰ مئی ۱۸۹۹ء	انوار احمدیہ پریس	
۱۰	ضیاء الحق	مئی ۱۸۹۵ء	ضیاء الاسلام پریس	

اشتہارات حضرت اقدسؑ

نمبر شمار	نام	مورخہ	مطبوعہ	کیفیت
۱۱	اشتہار واجب الاظہار	یکم مئی ۱۸۹۷ء		
۱۲	محمد حسین گنگا بشن اشتہار قطعی فیصلہ کے لئے	۱۹ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۱۳	اشتہار اوّل	۱۵ مئی ۱۹۰۸ء		
۱۴	الاشتہار لتبکیت النصاریٰ وتبکیت کلمن بارا (عربی)	۱۸ مئی ۱۸۹۳ء	مصطفائی پریس لاہور	منسلکہ نور الحق حصہ ثانیہ
۱۵	استفتار	۱۲ مئی ۱۸۹۷ء		
۱۶	ٹائٹل پیج ایضاً	۱۷ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۱۷	اشتہار انگریزی	مئی ۱۸۹۷ء		ضمیمہ استفتار
۱۸	شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت پیشگوئی	۴ مئی ۱۸۹۳ء		
۱۹	ضروری گزارش بعنوان برادران بخوشید و برائے حق بجوشید	۲۸ مئی ۱۸۹۲ء	ضیاء الاسلام پریس	ضمیمہ نشان آسمانی ص ۲۸ س ۷
۲۰	تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خارج از بیعت	۳ مئی ۱۹۰۶ء	بدر پریس قادیان	اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۱۸
۲۱	احمد مسیح واعظ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی کی درخواست مباہلہ منظور	۵ مئی ۱۹۰۶ء	ایضاً	بدر نمبر ۱۹ جلد ۲
۲۲	احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور	۱۱ مئی ۱۹۰۶ء	ایضاً	بدر نمبر ۲۰ جلد ۲
۲۳	اشتہار بعنوان اپنی جماعت کو تنبیہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار	۹ مئی ۱۸۹۸ء	ضیاء الاسلام	
۲۴	الاعلان فاستمعوا یا اہل العدوان	۲۶ مئی [illegible]	ایضاً	[illegible]
۲۵	قتل الانسان ما اکفرہ	[illegible] مئی ۱۸۹۷ء	"	
۲۶	مرزا امام الدین کی استدعا پر ایک پیشگوئی بطور نشان نمائی	۱۰ مئی ۱۸۸۸ء	اخبار نور افشاں	حجۃ الاسلام ص ۱-۲ و ۳ و ۴
۲۷	مضمون حضرت اقدس بجواب مضمون مندرجہ اخبار عام دربارہ نبوت خود	۲۳ مئی ۱۹۰۸ء	اخبار عام ۲۳ مئی	بدر جلد ۷ از ۲۲-۲۳
۲۸	اشتہار ضروری گذارش توجہ گورنمنٹ	۱۱ مئی ۱۹۰۵ء	بدر پریس قادیان	بدر [illegible] نمبر ۱
۲۹	رومی سلطنت کے ایک معزز عہدہ دار حسین کامی کی نسبت پیشگوئی کا اظہار	۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	تریاق القلوب ص
۳۰	ضروری اشتہار	۲۲ مئی ۱۸۹۲ء	"	ضمیمہ نشان آسمانی
۳۱	اشتہار۔ اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت	[illegible] مئی ۱۹۰۶ء	بدر پریس	بدر ج ۲ نمبر 19

حضرت اقدس کی تقریریں و خطوط

۳۲	تقریر حضرت اقدس ع در جلسہ طاعون	۲ مئی سنہ ۱۸۹۸ء		منسلکہ رسالۃ الانذار
۳۳	میموریل بحضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ	۴ مئی سنہ ۱۸۹۸ء		”
۳۴	خط از جانب حضرت اقدس بنام بابو الٰہی بخش صاحب	۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۰ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ اشتہار معیار الاخیار
۳۵	حضرت اقدس ع کی طرف سے خط جو میاں جنڈ بالہ کی طرف رجسٹری کر کے بھیجا گیا	۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۳ء	”	ضمیمہ حجۃ الاسلام صفحہ ۱۴
۳۶	حضرت اقدس ع کی جانب سے خط بنام عبد الحکیم	۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء		بدر - جلد ۱۰ - نمبر ۱۹

تائیدی تصانیف اشتہار خطوط وغیرہ

۳۷	اشتہار واجب الاظہار بمقام فاطمہ بنت محمد خان نمبردار سکنہ خانہ شہر لیہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان زبانی برادر حقیقی خود شیخ محمد نمبردار	۱۴ مئی سنہ ۱۸۹۷ء	مطبوعہ روز بازار جنرل بکس امرتسر	
۳۸	ایک گواہی - اشتہار واجب الاظہار - فقیر محمد سیالکوٹ ریلوے ایک باغ لبتی والا	۲۸ مئی سنہ ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ حجۃ اللہ
۳۹	جلسہ طاعون کی کارروائی - شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی ہوس - لاہور	۴ مئی سنہ ۱۸۹۸ء	.	منسلکہ رسالہ الانذار
۴۰	اشتہار - خدا کے لئے ایک گواہی تشتہرہ سید امیر علی شاہ صاحب ولد بہار شاہ صاحب ساکن سیرانوالی تحصیل وضلع سیالکوٹ الفاظ تصدیق جو جناب رسول اللہ صلعم نے فرمائے - مسیح موعود ع	۲ مئی سنہ ۱۸۹۹ء	.	.
۴[illegible]	[illegible]	۱۹ مئی سنہ ۱۸۹۹ء		
	...الٰہی بخش میانوالی بجدمت	۲۴ ” ”		منسلکہ نشان آسمانی
	حریہ ... رنت - جلد اول ... محمد فضل صاحب گوی -	۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء	ضیاء الاسلام	
۴۳	حقیقت نماز - مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم	۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء	انوار احمدیہ پریس	
۴۴	احمدی قوم کو ... افزا بشارت ... حضرت مولوی ... کریم صاحب مرحوم	۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ء	انوار احمدیہ	غیر معمولی الحکم مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ء
۴[illegible]	رقیمۃ الوداد نمبر ۴ بجواب خط ... ابو المنیٰ مدنشی حسن علی صاحب	۵ مئی سنہ ۱۹۰۲ء		الحکم جلد ۶ - نمبر ۱۸
۴[illegible]	رقیمۃ الوداد نمبر ۵ بجواب ... محمد عجب خان صاحب نائب تحصیلدار	۲۴ ”	”	الحکم نمبر ۱۹ - جلد ۶
	صحیفۂ آصفیہ المعروف تحفۂ حضور نظام - مصنفہ خواجہ کمال صاحب بی اے ایل ایل بی	۲۲ مئی سنہ ۱۹۰۸ء	رفاہ عام پریس	

۴۸	اقرار نامہ مستری محمد موسیٰ صاحب جماعت بھڈیارہ - بخدمت حضرت اقدس ع	مئی سنہ ۱۹۰۸ء		بدر

واقعات

۴۹	حضرت اقدس کی دوبارہ تفتیش میاں کریم بخش صاحب سے دوبارہ پیشگوئی مجذوب گلاب شاہ بمقام لودیانہ	مئی سنہ ۱۸۹۲ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ نشان آسمانی بار دوم صفحہ ۱۰ - ۸ - ۱۰
۵۰	پیشگوئی - زلزلہ آیا - زلزلہ آیا - مورخہ ۱۵ - اپریل کا پورا ہونا	۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء	بدر پریس	بدر جلد ۲ - نمبر ۲۱
۵۱	ولادت صاحبزادہ حضرت شریف احمد صاحب سلمہ اللہ	۲۴ مئی سنہ ۱۸۹۵ء	.	.
۵۲	ولادت صاحبزادہ حضرت نصیر احمد صاحب سلمہ اللہ نبیرہ حضرت اقدس ع	۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۶ء	بدر پریس	بدر جلد ۲ - نمبر ۲۲
۵۳	ولادت بنت حضرت خلیفۃ المسیح - تقریب شادی صاحبزادہ حضرت بشیر احمد صاحب سلمہ - تاریخ روانگی - تاریخ پہنچنے کی - تاریخ داخلہ قادیان شریف	۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء ۱۷ ” ” ۲۶ ” ”		بدر مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء
۵۴	جنگ مقدس - بمقام امرتسر	۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۳ء	ریاض ہند	
۵۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری وحی - (۱) سرنگ (۲) الرحیل ثم الرحیل	۹ مئی سنہ ۱۹۰۸ء	.	.
۵۶	ڈرو مت مومنو ! إنّي مع الرسول أقوم	۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء ۱۷ ” ”	.	.
۵۷	وفات شریف	۲۶ ” ”	.	.

جھوٹ ہو تو ایسا ہو

جناب ایڈیٹر صاحب المحدیث دام ظلہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کے اہل حدیث نمبر ۳۴ جلد ۸ مورخہ ۱۴ - ربیع الثانی میں زیر عنوان "ایک احمدی تائب ہوا" آپ کے کسی صداقت کش نامہ نگار نے مٹنی ضلع پوری میں ایک احمدی مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کی تاثیر وعظ سے تائب ہونے کا حال لکھا ہے - جن کا نام اور پتہ پورا پورا میرا ہی ہے اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ میرے متعلق ہی واقعہ نامہ نگاری کی داد دی گئی ہے اس کے جواب میں اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں - اور آپ کو آپکے ناظرین کے شان سمیت اپنے احمدیت کا گواہ بناتا ہوں - اور پھر عرض کرتا ہوں کہ جس طرح آپنے اس چٹھی کو شائع فرمایا ہے - اسی طرح میرے اس نیاز نامہ کو بھی کسی گوشہ اخبار میں جگہ دے کر اپنی نصفت پسندی - صداقت اور بے لوثی کا ثبوت دیں گے - اور میری امید اور بھی پختہ ہوگی - جبکہ میں انجمن صادقین کا ایک رکن رکین پاتا ہوں اور ساتھ ہی یہی خواہانہ منشور ... اسقدر کہتا ہوں - کہ اکثر و بیشتر شاید کار پردازان دفتر اہل حدیث کی سہل نگاری کیوجہ سے غلطیاں ... ہو جاتی ہیں - جو ایک ایسے اخبار کی شان سے بعید ہے جس کا ایڈیٹر آپ جیسا لائق ... جیسا مولوی اور پھر آپ سا انجمن صادقین کا رکن ہو - چنانچہ اس سے پہلے مختار احمد صاحب ... احمدی ہونے ... خبر بھی آپ ہی نے

شائع کی تھی جس پر الحکم نے نوٹس بھی لیا۔

اس کے بعد میں آپ کے نامہ نگار صاحب سے خطاب کر کے کہتا ہون کہ معلوم بزرگوار نے کس سبزی کی عینک میں میرا تائب ہونا مشاہدہ فرمایا۔ ہمارے صداقت کیش نامہ نگار نے جھوٹ کی ناک اور سچ کے پیر کاٹ دئے۔ پناہ بخدا۔ نہ مجھ سے اور مولوی غلام مصطفےٰ سے اس سلسلہ مبارکہ کے بارے مین کوئی مذاکرہ ہوا اور نہ مولوی غلام مصطفےٰ کے وعظ مین بجز چند دور از کار قصون کے اس سلسلہ کا ذکر تھا۔ لیکن ہمارے نامہ نگار صاحب عالم مراقبہ سے سر اٹھاتے ہین۔ تو ان کو یہ بھی سجھائی دیتا ہے اور وہ بھی۔ ہمارے نامعلوم الاسم پردہ نشین نامہ نگار صاحب کو معلوم رہنا چاہیئے کہ یہ جھوٹ افترا اور تہمت ہے جو مسلمان کی شان کو زیبا نہین۔

سو بالفرض اگر میرا تائب ہونا مطابق واقعہ ہو۔ تو اس سے مولوی غلام مصطفےٰ کی فضیلت مین کون سی زیادتی آ سکتی ہے اور ایک فرد کی کمی سے سلسلہ احمدیہ مین کون سا نقص وارد ہو سکتا ہے۔ بیت

سنگ بدگوہر اگر کاسہ زرین بشکند ٭ قیمت سنگ نیفزاید و زرکم نشود

راقم سبط احمدؐ ساکن سونگھڑہ حال وارد ضبی ضلع .... ل

ایسے کو تیسا

ابن خزرجو (مولوی ثناء اللہ امرتسری) نے اپنے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۱۹ مئی ۱۱ء مین ایک نظم قادیانی شاعرہ کی سُرخی سے شائع کی ہے جس مین سلسلہ احمدیہ کے لیڈر اور دیگر بزرگوں کے حق مین بہت گندہ دہانی سے کام لیا ہے۔ ایک شعر حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق بطور نمونہ درج ہے۔ ع

وہ جیسے چھپکلی شہتیر سے ہوتی ہے آویزاں
نہ اس کے دل مین تھا اللہ کا خوف و رجا باقی

کیا غیر احمدیون مین کوئی ایسا آدمی نہین رہا جو اس بدکردار کو سمجھائے۔ کہ اگر میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق نے تیرا سر پھیلایا ہے تو اس کے عوض مین میر صاحب کے مرشد اور بزرگون کو کوسنا کون سی عقل کی بات ہے۔ ہم تو پھر بھی کچھ نہین کہتے۔ البتہ ابن خزرج کے ایک ہم وطن اس کے اندرونی حالات کے آگاہ مولوی صاحب جناب محبوب احمدؐ المعروف صاحب نے اپنے اعلان نمبر ۲ مطبوعہ مطبع خادم پنجاب امرتسر میں ... اس مین سے صرف تھوڑا سا اقتباس بطور نمونہ دیتے ہین۔ کسی کو پورے اشتہار کی ضرورت ہو تو شاہ صاحب سے براہ راست منگوا لے۔

واضح ہو کہ جب عبدالحکیم سوفسطائی اور ثناء اللہ وہابی نے اپنی اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ سے سادہ لوح مسلمانون کو اپنے دام فریب مین لانے کی کوشش شروع کی۔ اور اس کوشش کو حد سے زیادہ ترقی دی۔ تو ہم نے ایک اعلان دیا جسمین ان دونون (ملحدون کے) عقیدون سے اپنے ناواقف بھائیون کو مطلع کیا تا ہمارے بھائیون مین سے کوئی دہوکہ نہ کھاوے اور ان ملحدون کی چکنی چپڑی باتون پر پھسل نہ جاوے۔ الحمدللہ کہ اس اعلان نے بڑا اثر کیا جس نے پڑھا یا سنا وہ ان بدمذہبون کے نام سے بیزار ہو گیا۔ .... بلکہ خود ثناء اللہ نے اپنے مطبع اہل حدیث مین چھپوا لیا ہے تو اس کا ذکر بیکار اس کا کیا اعتبار اس لئے کہ جب ثناء اللہ سینکڑون عالمون کے فتوؤن کے رو سے نہ صرف بدمذہب بیدین ملحد کافر بلکہ پرلے سرے کا فریبی مکار اور حد درجہ کا جھوٹا اور عیار بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو کیون کر مانا جا سکتا ہے کہ جو فیصلہ ایسے مشہور عالم اور ثابت شدہ و مسلم جھوٹے اور فریبی نے خود اپنے مطبع مین چھپوا لیا ہے وہ درست و بجا ہو .... ہم خود اپنے مسلمان بھائیون کو اطلاع دیتے ہین۔ کہ ثناء اللہ پر کفر کا فتوے لگانے والے سو کے قریب مین اور فیصلہ کرنے والے فقط تین فتوے دینے والے اور ہین۔ فیصلہ کرنیوالے اور جنھون نے فیصلہ کیا ہے انہون نے فتویٰ نہین دیا تھا اور جنھون نے فتویٰ دیا تھا انہون نے فیصلہ سے اتفاق نہیں کیا .... اب ناظرین خود فیصلہ کر لین کہ سو عالمون کے اس فتوے کو کہ ثناء فریبی ہے۔ مکار ہے جھوٹا ہے عیار ہے بیدین ہے۔ بدمذہب ہے۔ ملحد ہے کافر ہے دجال ہے شیطان ہے اس سے دُور بھاگو اسے اپنے سے دُور رکھو اس کی تحریر نہ دیکھو تقریر نہ سنو اس کے سایہ سے بچو اس کے نام پر لاحول پڑھو۔ قبول نہ کرنا .... غرض مسلمانون کو چاہیئے کہ بالخصوص ثناء اللہ اور اس کے دوستون سے بچین کہ اس کے معاون بھی شیطان کے سگے ہین اور دجال کے بال کے گدھے ہین گتون مرے بلکہ کتون اور سورون سے بھی پرے۔ زندیق ہین بے تحقیق ہین شیطان کے کفش بردار ہین۔ دجال کے فضلہ خوار ہین جب ان خناسون کو دیکھتے ہی جھڑکے خدا اس کا دل رحمت سے بھرے اور محشر مین بڑی گھبراہٹ سے پناہ دے۔ اب خاص ثناء اللہ کے متعلق علماء کی راؤن کا خلاصہ اسی اشتہار سے مختصاً درج کیا جاتا ہے۔ بدعتی۔ گمراہ۔ گمراہ کرنے والا۔ بڑا فریبی۔ بہت جھوٹا ثناء اللہ ولیون نبیون کا مخالف۔ ملحد۔ معتزلی۔ یہودی۔ نصرانی مغالطہ ساز افترا پرداز۔ خبیث۔ زندیق۔ دجال۔ شیطان محرف قرآن۔ ثناء اللہ مسلمانون کو دہوکہ دیتا ہے۔ اسی طرح اس کے پورانے بوڑھے شیطان نے حضرت آدمؑ کو بھی دہوکہ دیا تھا۔ پس بچو بچو ایسے گمراہ کرنے والے سے جو دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہو کر بلاتا ہے جو شخص ثناء اللہ کا کہنا مانیگا دوزخ مین جائیگا۔ ثناء اللہ دجالون مین سے ایک دجال ہے مسلمان اس سے بالکل ہی پرہیز کرین۔

فقیر محبوب احمدؐ المعروف بہ خیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری

مطبع خادم پنجاب امرتسر

اعلان اگر کوئی صاحب قادیان مین خراس چلانا چاہین۔ تو ایک دوست اس کے واسطے روپیہ دینے کو طیار ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

برائے مہربانی حسب ذیل خط کو بعینہٖ لفظ بلفظ اپنے اخبار مین کسی کالم مین جگہ دیکر اور شائع کر کے مشکور فرما دین۔ کار خیر ہے۔ اس مین جہان تک جلد ہو سکے حصہ لیجئے اور شائع کرنے مین تساہل سے کام نہ لیجئے۔ جب سے ڈاکٹر عبدالغنی و مولوی نجف علی صاحبان وغیرہ فیل خانہ کابل مین اسیر و نظر بند کئے گئے ہین۔ تب سے لیکر آج تک بڑے بڑے اخبارات و انجمن ہائے اسیر افغانستان کی خدمت مین ان بیکس و مجرم خطاکار انسانون کی رہائی کے لئے عربی کے کالم کے کالم سیاہ کئے ہین اور میموریل بھی گورنمنٹ عالیہ پنجاب کی معرفت کابل کو روانہ کئے ہین۔ لیکن وہان تو صدائے نہ برخاست ”و زمین جنبد نہ جنبد گل محمدؐ“ والا معاملہ ہے کوئی ان کی خبر تک نہین لیتا لیکن اب اس عاجز کی عرض کو بھی کوئی ان کا خیرخواہ ان .... ایک دفعہ پہونچا کر .... انشاء اللہ تعالیٰ .... عمدہ ظہور مین آئے گا۔ مین بوجہ ان کی برائے تحفہ حمیدہ کو مدنظر .... علاقہ اس خط کو .... ہوا ہون۔ بہتر ہے کہ دیگر اخبارات .... حسد۔ تعصب و بالائے طاق رکھ .... اپنے اخبارون .... اس خط کی بعینہٖ نقل .... کے سلطنت افغانستان مین کسی نہ کسی طرح پہونچا دین۔ زیادہ والسلام

نقل مطابق اصل حسب ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

میان غلام حسد .... محمد دسوند خان صاحب

.... جہلال پور جٹان تحصیل و ضلع .... پنجاب .... ہے چون کہ ڈاکٹر عبدالغنی و مولوی نجف علی صاحبان کا یہ فقیر مدت .... احسان .... آپ کو بخوبی .... ہے۔ جب کہ آپ اور .... ہم پیالہ و .... لاہور مین دو سال تک .... ہے اور ویسے بھی آپ کے خاندان سے تعلق و اتحاد عرصہ سے والدین کے ساتھ تھا کہ جس .... کا مین نہایت .... ممنون ہون۔ بندہ دائرہ اسلام سے

خارج ہوکر مرتد۔ دہریہ و عیسائی ہوگیا تھا۔ لیکن خداوند تعالیٰ کا ہزار صد ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے صادق اسلام کا رستہ دکھلا کر قرآن شریف سے کہ جس کے علم سے یہ بندہ کماحقہٗ ناواقف و جاہل تھا۔ حتےٰ کہ ایک آیت کریمہ بھی صحیح اور واضح طور پر پڑھ نہیں سکتا تھا یہ ثابت کرادیا ہے۔ کہ جناب مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی مسعود تھے۔ کہ جن کا عرصہ ۱۳۰۰ برس سے انتظار تھا کہ اس اُمّت محمدیہ میں مسیح و مہدی ثانی اُمّت موسویہ کی طرح نزول فرمائیگا۔ اور یہی ایک سلسلہ حقہ ہے جو واقعی صراط مستقیم پر ہے اور اسی سلسلہ حقہ میں سے آیندہ انعمت علیہم کے زیر منعم علیہم کا گروہ تا روز یوم الحساب وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتا رہے گا اور یہ بھی قرآن شریف سے ہی ثبوت ملا ہے۔ کہ جناب مولوی عبدالرحمان و مولوی صاحبزادہ عبداللطیف خان صاحبان مرحوم و مغفور و شہیدان باصفا ہیں کو کہ کابل کی سرزمین اُن ناعاقبت اندیش و حق کے نابینا مولویوں نے جن میں آپکے برادران رشید بھی شامل تھے۔ نہایت بے رحمی سے قتل و سنگسار کرادیا وہ حق اور راستی پر تھے۔ چونکہ میں ابھی پورے طور پر اظہار حق کے لئے طیار نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالےٰ بغیر کسی فرد بشر کی مدد و مطالعہ کتب وغیرہ کے محض خداوند کریم کے فضل و کرم سے یہ دنیا پر علانیہ اور واضح طور پر ظاہر کرنے کے لئے کھڑا ہونیوالا ہوں کہ دنیا میں صادق و حق مذہب اسلام ہی ہے اور اسلام کے تمام فرقہ جات متفرقہ میں (جو دراصل یہود اور نصاریٰ کی مثل میں) [illegible] اپنے آپ کو مسلمان [illegible] بیٹھے [illegible] ان سب میں حق سبحانہ تعالیٰ [illegible] صرف جناب مرزا صاحب علیہ السلام کا [illegible] سلسلہ حقہ [illegible] ہے جس کی بنیاد [illegible] اوند تعالےٰ [illegible] اپنے [illegible] قدرت [illegible] سے ہے۔ باقی سب برائے نام مرز [illegible] میرے نزدیک [illegible] مسلمان سے بھی [illegible] ہیں۔ جو جو پیشگوئیاں اس مامور من اللہ کی پوری [illegible] ہوئیں یا تاخیر یا التوا رہوری ہیں وہ بھی انشاء اللہ روز روشن [illegible] ہو جاوینگی۔ بلکہ ایک عظیم الشان نشان کرامت یا معجزہ جناب مرزا صاحب علیہ السلام کا دنیا پر ظاہر ہو [illegible] کہ دنیا کانپ اٹھیگی۔ اور وہ درحقیقت [illegible] اس کے تمام مخالف و دشمن مُنہ کے بل گر کر [illegible] اور رو دینگے بالآخر میں یہ تحریر کئے بغیر [illegible] رہ سکتا کہ میں نے بوجہ ان مذکورہ بالا [illegible] صاحبان اور آپ [illegible] خاندان کے حسن سلوک کے احسان کے زیر بار رہنے کے خداوند تعالیٰ کی درگاہ معلّیٰ میں بہت بہت دعائیں درد [illegible] سے کی ہیں۔ اور مجھے محض [illegible] خداوند تعالیٰ کی ذات بابرکات کے فضل و کرم سے دُعا کے قبول ہونے کا فخر

ہے۔ ورنہ میں ایک کرم خاکی سے بھی بدتر و نالائق ہوں جیسا کہ میرے آشنا و احباب وغیرہ پر اظہر من الشمس ہے۔ اس لئے ان صاحبان کے لئے جو مجھے بار بار جواب مل رہے یا عالم کشف میں ان کا حال زار بتلایا جارہا ہے۔ اور آخر کار آج اس تحریر پر خداوند تعالیٰ کے ارشاد عالی سے نہایت مجبور و لاچار کیا گیا ہوں تحریر کرتا ہوں۔ کہ خداوند کریم کے لئے ایک دفعہ القاء الٰہی والہام مندرجہ خط ہذا ان تک ضرور بالضرور کسی نہ کسی ذریعہ سے پہونچادیں اور ان کی خدمت میں عرض کریں کہ رو رو کر جناب باری میں عرض کریں اور دُعائیں نہایت خشوع و تضرع سے دن رات کریں انشاء اللہ تعالیٰ وہ پاک و اطہر ذات باری جوش پر رحمت میں آکر ان پر رحم کرے گی اور ان کی رہائی کا آسان راہ نکال دے گی اس کی جناب میں مشکل نہیں ہے بلکہ آسان تر ہے بشرطیکہ انسان نادان اُن کا ہو جاوے اور نیز اس آیۃ کریمہ نے اور بھی مجبور کیا ہے۔ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ۔ یعنے نیکی کا بدلہ نیکی ہے اس لئے میں اون کا اور آپ کا نمک خوردہ و پروردہ ہوں۔ نمک حرامی نہیں کرنی چاہتا بلکہ نمک حلالی کرنی چاہتا ہوں۔ بہتر اور افضل تو یہی ہے۔ کہ سب اہل و عیال اُن کے اور آپ جناب مرزا صاحب علیہ السلام پر ایمان بالصدق و یقین بالعین لے آویں ورنہ خاص کر اون کے لئے تو بہت ہی نازک موقعہ نظر آرہا ہے میرا کام ارشاد عالی خداتعالےٰ کا پہونچا دینا ہے۔ آگے ماننا یا نہ ماننا اون کے اختیار اور منوانا قبضہ ربوبیت رب العالمین ہے۔ بہتر ہے کہ صدق دل سے ان چند حروف کو قبول کرکے آمنا و صدقنا کہہ کر مولیٰ حقیقی پر قربان ہوکر جان دے دیں یہ دنیا مقام فنا فی النار و العذاب ہے۔ والسّلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء بوقت ۱۰ بجے صبح القاء الٰہی

حسب ذیل ہوا۔ عبدالغنی و نجف علی کو خط لکھو یا اطلاع دو کہ تم لوگ تب تک رہا نہیں ہوسکتے۔ جب تک مرزا صاحب علیہ السلام مامور من اللہ برحق مان کر اس پر صدق دل سے یقین لاکر قربان نہ ہوجاویں یہ جو کچھ مصائب و ابتلاء آرہے ہیں یا خمیازہ اُٹھارہے ہیں یہ اون ناکردنیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ جو ناحق دو خداوند تعالیٰ کے خالص عبدوں پر کفر کا فتوےٰ دیکر قتل و سنگسار کرایا۔ یہ تاخیر اسی لئے ہورہی ہے ورنہ آج تک تمہارا فیصلہ ہوگیا ہوتا۔ تمہارا نام و نشان بھی نظر نہ آتا چونکہ ہماری ذات پاک غفور رحیم ہے ہم کسی بشر کو ضائع کرنا نہیں چاہتے سچے دل سے توبہ ہماری جناب میں کرو اور ہمارے مامور کو برحق مان لو۔ ہم رہا کرادینگے۔ اگر رہا ہونے کے بعد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں آکر بیعت ہمارے خلیفۃ اللہ کے خلیفہ اوّل مولوی نورالدین صاحب رضؓ کے ہاتھ پر کرکے دل و جان سے اس کے تابعدار بن جاؤگے۔ تو دین و دنیا میں کامیاب ہوجاؤگے ورنہ بصورت دیگر ہر دو جہان میں جہنم کے قابل ہو۔ اوّل تو اس سلطنت میں ہی اعلان کردو کہ مرزا صاحب علیہ السلام قادیانی برحق مسیح موعود و مہدی مسعود تھا ورنہ اپنے وطن پہونچ کر کھلے کھلے طور پر اعلان شائع کردو۔ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء بروز جمعہ بوقت ۳ بجے بعد دوپہر حسب ذیل بار بار الہام آلٰہی ہوا۔

فِی نَارِ جَهَنَّمَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔ یعنے وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

تفہیم الٰہیہ۔ دربارہ عبدالغنی و نجف علی یعنی ہردو کے لئے اس جہان میں بھی جہنم ہے۔ جیسا کہ بھگت رہے ہیں۔ اور آخرۃ میں بھی جہنم ہے۔ اگر مامور من اللہ آخر زمان کو صدق دل سے قبول کرلیں تو بہتر۔ اور توبہ و زاری درگاہ معلّیٰ میں کریں ورنہ انجام بُرا ہے۔ فقط۔

المشتہر۔ فضل کریم احمدی۔ المتوطن شادیوال خورد۔ ضلع گوجرات حال مقیم قادیان دار الشفاء۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

قابل توجہ سکھ صاحبان

کچھ دنوں سے سکھ صاحبان آریوں کی تحریک سے ہمارے خلاف اشتہار اور ٹریکٹ نکال رہے ہیں۔ اور طرز تحریر سے اور بعض دیگر تحریروں سے جن پر لکھنے والوں کے پورے نام درج نہیں ہوتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک اور جوش کے اصل محرک آریہ صاحبان ہی ہیں۔ مثلاً ایڈیٹر پرکاش۔ آریہ مسافر۔ ہند دیکوک سبھا وغیرہ۔ اور نتیجہ اسکا یہ ہورہا ہے کہ مجھے ہر ایک طرح کی گالی اور سبّ و شتم سے یاد کیا ہے بابا۔ خالصہ سیوک امرتسر کے معزز ایڈیٹر صاحب نے مجھے بُرا بھلا کہہ کر ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں لکھا ہے کہ یہ شخص بوٹیوں کا محتاج اور پیسے پیسے کی سُرمکی پڑیاں بیچتا ہے …… اسی طرح کتھا سنگھ اور خالصہ ست سنگ سبھا کے سکرٹری وغیرہ نے یہاں تک بھلا بُرا کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی آریوں کی طرح بدزبانی کی ہے اور بعض کی طرف سے مقدمہ اور دیگر تکالیف کی دہمکی دی جاتی ہے۔ اور وجہ صرف یہ تبلائی جاتی ہے کہ گورو نانک صاحب کو مسلمان کیوں کہا جاتا ہے [illegible] ان بزرگوں کی خدمت میں ان کی تمام گا [illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شان [illegible] [illegible] عرض کرتے ہیں [illegible] اگر [illegible] ہے۔ تو گورو نانک [illegible] بھگت یا [illegible] اور [illegible]

...ریب ۔ ورنہ ہم نے تو وہی باتیں پیش کی ہوئی ہیں ۔ جو عرصہ سو سال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئی میں تفصیل تحریر فرما چکے ہیں ۔ بھلا یہ کہ ہم ان گورو نانک جی کو نعوذ باللہ کافر جیسے سخت اور ناگوار لفظ سے یاد کرتے تھے ۔ مگر ہم نے اس گندے لفظ کو ایسے گورو اور مرشد گورو نانک جی کی شان میں برداشت نہ کر کے پرمیشور کا بھگت رشی (مسلمان ۔ خدا کا فرمان بردار) تجویز کیا ہے اور عقائد کی بنا پر ایسا لفظ اس بزرگ گورو کی شان میں بولا ہے ۔ ورنہ یہ لفظ کسی صورت میں بھی دل آزاری پر مبنی نہیں ہو سکتا ۔ سو گورو نانک جی کے متعلق ہمارا یہی عقیدہ ہے ۔ ہم اس عقیدہ کو کیونکر اخفا رکھ سکتے ہیں ۔ اگر اس عقیدہ سے آج سکھ صاحبان ناراض ہوتے ہیں تو کل عیسائی صاحبان ہمیں یہ کہہ کر دہمکیاں دینے لگیں گے ۔ کہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کو جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے ۔ اس کو ایک عاجز انسان اور نبی کیوں مانتے ہو ۔ کیا ہم ان کی اس دہمکیوں اور دل آزارانہ کلمات سے اپنا عقیدہ تبدیل کر دیں گے ۔ اور بجائے نبی اور انسان کے انہیں خدا یا کچھہ اور سمجھہ لیں گے ۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ ہم گورو نانک جی کی شان میں کوئی گندہ لفظ بولنا کبیرہ گناہ سمجھتے ہیں ۔ افسوس ہے کہ آریہ صاحبان نے ہمدردی کی راہ سے سکھوں کو ہمارے خلاف ابھارا ہے ۔ مگر سکھ صاحبان کو یہ خبر نہیں کہ آریہ صاحبان کے پنڈت دیانند جی کیا کچھہ گورو نانک جی کی شان میں ہتک آمیز دل خراش کلمات ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ میں تحریر کر گئے ہیں ۔ کہ جن کو سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل پاش پاش ہوتا ہے ۔ پس مناسب ہے کہ سکھ صاحبان آریوں کو دوست نہ سمجھیں ۔ یہ بڑی خطرناک راہ پر چل رہے ہیں سخت افسوس ہے کہ گورو نانک جی جس کی مدح و ثنا میں ہر مذہب و ملت کے افراد رطب اللسان ہیں وہ پنڈت دیانند اور آریوں کی گالیوں سے گورو نانک جی مہاراج بھی نہ بچ سکے ۔ ذیل میں ہم بتاتے ہیں کہ ہمارا اور آریوں کا گورو نانک جی کے متعلق کیا عقیدہ ہے ۔

آریہ صاحبان کا عقیدہ دربارہ گورو نانک جی مہاراج

نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا ۔ لیکن علمیت کچھ بھی نہ تھی ۔ گاؤں کی زبان جانتے تھے ۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور چاہتے تھے ۔ کہ سنسکرت دان مشہور ہو جاؤں گاؤں گنواروں کے سامنے سنسکرتی بن کر سنسکرت کے پنڈت بن گئے ہوں گے ۔ ان کو شہرت و بڑائی کی خواہش ضرور تھی ۔ جب ہی پنڈ بنتے تو عزت و شہرت کے لئے کچھہ دمبھ بھی کیا ہوگا ۔ اس لئے جا بجا گرنتھ میں وید کی تعریف و مذمت بھی ہے ۔ ان کی زندگی میں ان کے چیلے نہیں بڑھے کیوں کہ جاہلوں میں یہ طریق ہے ۔ کہ مرنے کے بعد ان کو سدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں ۔ نانک جی بڑے دولتمند نہ تھے جنم ساکھی میں ان کی بڑائیاں بہت کی گئی ہیں ۔ کہ آپ بڑا ... کو ملے ۔ سب نے ان کی عزت کی ۔ نانک جی کے ہاں بہت سے گھوڑے رتھ سونے چاندی وغیرہ کے تھے ۔ بھلا یہ گپ

اہل اسلام کا عقیدہ دربارہ گورو نانک دیو جی

گورو نانک جی مہاراج اعلےٰ درجہ کے بزرگ مہارشی صاحب کرامت پرمیشور کے پیارے اور گناہوں سے پاک ولی اللہ ہوئے ہیں آپ بڑے عالم و فاضل اور رشی اور منی ہوئے ہیں ۔ اپنے زمانہ کے ریفارمر ہادی پنجاب و ہندوستان کے ہوئے ہیں آپ ایسے بزرگ اور سچے گورو ہوئے ہیں کہ پرمیشور ان سے باتیں کیا کرتا تھا ۔ آپ ایشور کو خوش کرنے کے لئے ایسے گرویدہ ہو گئے تھے ۔ کہ انہوں نے خدا کی خاطر دنیا کی ہر ایک چیز سے منہ موڑ لیا ۔ اسی کا جپ کیا اور دنیا اور ماسوی اللہ کو ترک کر کے محض خدا کے ہی ہو گئے تھے ۔ قصہ کوتاہ وہ پاک [illegible] گ ایسا تھا ۔ کہ ہندوستان کے مقدس [illegible] میں سے ہو گزرا ہے ۔ جو کوئی ایسے [illegible] شان میں گندے الفاظ [illegible] ان کرتا ہے حقیقت وہی کور باطن اور سیاہ کار ہے [illegible] دیکھ آئینہ میں وہ ظالم

نہیں تو کیا ہیں ۔ کتنے ہی گدی والوں نے ان کے بعد گرنتھ میں اپنی عبارتیں بنا کر ملا دیں ۔ گورو گوبند سنگھ تک ایسا ہی ہوتا رہا ۔ بت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اس سے بڑھ کر گرنتھ کی پرستش کرتے ہیں ۔ کیا یہ بت پرستی نہیں ہے ۔ کہ کسی بے جان چیز کے آگے سر جھکانا جیسے کہ مورتی پوجا کرنے والے بت پرستوں نے اپنی دوکان جما کر روزی کی صورت نکال لی ہے ویسے ہی ان لوگوں نے بھی کر لی ہے ۔

وید پڑھت برہما مرے چاروں بید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے برہم گیانی آپ پرمیشور

اگر وید پڑھنے والے مر گئے تو نانک جی نہیں مر گئے ۔ لیکن جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے اس کی سب باتیں کہانی ہیں ۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہے ۔ تو تو وے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے ۔ اگر عزت کرتے ۔ تو ان کا فرقہ کسی طرح چل سکتا ۔ گورو کس طرح بنتے ۔ کیوں کہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہ تھے ۔
ستیارتھ پرکاش مستند مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء
صفحہ ۴۰۳ - ۴۰۵

یہ ہے جو آریوں کے پنڈت دیانند جی گورو نانک مہاراج کو پیٹ بھر کر گالیاں دی ہیں جو گورو نانک کو برا کہے خدا کے نزدیک وہ کسی طرح نیک ٹھہر سکتا ہے ۔

اپنی شکل آپ ہی دیکھتا ہے ہمارے نزدیک وہ نہائت ہی گمراہ اور ذلیل ہیں ۔ جو پنڈت دیانند کی ستیارتھ کو مان کر اور آریہ کہلا کر گورو نانک جی مہاراج کو جاہل گنوار بے علم قرار دیتے ہیں ۔ آریہ صاحبان گورو نانک جی کو مذکورہ بالا گالیوں سے آئندہ یاد نہ کریں ۔ اور ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ کے گندے صفحات ۴۰۳ ۔ ۴۰۵ کاٹ کر نکال دیں ورنہ وہ دل آزار کتاب بدامنی اور بغاوت کی موجب ہوگی ۔ گورو نانک جی نہ صرف ہمارے گورو ہیں بلکہ سکھ صاحبان کے بھی گورو ہیں ۔ گو اہل اسلام کا فرقہ جو سکھ کہلاتا ہے اس سے دور جا پڑا ہے ۔ آخر وہ ہمارے ہی بھائی ہیں ۔ اس لئے تو ہم گورو نانک جی مہاراج کی بڑے درجہ کی عزت کرتے ہیں اگر وہ ہمارے بزرگ اور گورو نہ ہوں ۔ تو ہم عزت کیوں کریں ۔ ہاں آریہ صاحبان گورو نانک جی کے جانی دشمن ہیں کہ یہ ان کی عزت نہیں کرتے ۔ جنہیں ہر مذہب و ملت کے افراد نیک جانتے ہیں ۔

راقم ۔ عبد الرحمن نومسلم (مہر سنگھ)
از قادیان ۱۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

مولوی غلام امام صاحب

عزیز الواعظین سکرٹری انجمن احمدیہ منی پور ملکا [illegible] م انجمن کے کام [illegible] اور کوشش سے کام لیتے ہیں [illegible] بہت مخلص ہیں اس لئے آسام کی دیگر انجمنوں اور احباب کو اس طرف توجہ د[illegible] تی ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف سے مل کر کام کیا کریں اور دلچسپی حاصل کر کے مشکور فرماویں اور کہ وہ اپنے چندے انجمن احمدیہ منی پور کی وساطت سے یہاں بھجوائیں ۔ اس کا یہ بھی فائدہ ہوگا کہ باہم تعلقات بڑھیں گے ۔ سکرٹری محمد علی ۔ ۵/۱۱ ۶۱۹

گشتی چٹھی از جانب اسسٹنٹ صاحب صدر انجمن قادیان

۴۸۶

مخدومی [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے دفتر میں ایک جدید [illegible] کار داخل [illegible] یں مقرر کیا گیا ہے جس کا کام ہے وہ ہر قسم کے موعودہ عطیہ جات کے رجسٹر تیار کرے جس میں کہ ہر ایک معطی کا نام درج ہو اور جس قدر رقم ہر ایک معطی کی طرف سے

ں ہواس کے محاذ درج کرے تاکہ صدر انجمن احمدیہ جب
سب سمجھے۔ انجمن ہائے مقامی (یا بصورت عدم موجودگی
بن سرگروہ جماعت یا معطی) کو بقایا رقم موعودہ کی ادائگی
کیطرف توجہ دلا سکے یا اگر سال کے اخیر پر بقایا زیادہ رہ جاوے
تو پھر اس بقایا کی وصولی کی مناسب تجاویز سوچ سکے۔ ہر نئے
کام کے شروع میں مشکلات پیش آتی ہیں لیکن اگر آپ خاص توجہ
اور مستعدی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کی
جاتی ہے کہ ان رجسٹروں کا ایک ہی ماہ کے اندر تیار ہو جانا کوئی
مشکل امر نہیں ہے۔ جن پُر اثر الفاظ میں اس تجویز کے مفید
ہونے کے متعلق سکرٹری صاحب متواتر آپ کی خدمت میں
اپیل کر چکے ہیں۔ اُن پر کچھ اضافہ نہیں کر سکتا۔ صرف دُعا پر اکتفا
کرتا ہوں اور چاہتا ہوں۔ کہ آپ پھر ان کو غور سے پڑھیں اور
مستعدی سے اس کام کو کرنے کی کوشش کریں۔

اِس وقت تین رجسٹر کھولے گئے ہیں۔ ایک ماہواری چندہ
موعودہ کا۔ اس کی تکمیل کے لئے فہرست نمونہ ذیل مطلوب ہے۔
نمبر شمار - نام معطی - آمدنی ماہوار - رقم مقررہ - یہ فہرست
انجمن ہائے یا جماعتہائے ذیل کی طرف سے وصول ہو چکی ہے
جماعت دہرم کوٹ - جماعت دبخوان - جماعت ادجلہ - جماعت
تلونڈی - جماعت نیا پنڈ سید الوالی - جماعت بگول - جماعت
ننگل باغبانان - جماعت پھیری چیچی - جماعت سکھواں - جماعت
ہرسیاں - جماعت تنگار اچھیاں - جماعت وڈالہ بانگر - جماعت
اٹھوال - ضلع گورداس پور - جماعت ٹولیکی ضلع گجرات - جماعت
انجمن ڈیرہ اسمٰعیل خان - انجمن [illegible] - انجمن [illegible]
انجمن سمرالہ ضلع لودیانہ - انجمن
[illegible] پور (غیر مکمل) انجمن

[illegible] دل پور - [illegible]
[illegible] دآباد - [illegible] کرانچی [illegible] سہارنپور -
[illegible] الہ آباد - انجمن بنارس [illegible] انجمن میرٹھ - جماعت کاٹھا ملک [illegible]
[illegible] نک چین - انجمن ریاست پٹیالہ [illegible]
پٹیالہ - جماعت رائے چور ریاست حیدرآباد دکن -
ان کے علاوہ بہت سے دوست [illegible] جو سب حسب تجویز
فرداً فرداً چندہ بھیجتے ہیں۔ اور ان کو [illegible]
وہ ان احباب کے [illegible] صاحبان [illegible] ہیں۔ جو چندہ
لیکن اس امر کی انہوں نے [illegible] نہیں دی کہ
[illegible] ماہوار دیا کریں گے [illegible] کل احباب کو
[illegible] جو وہ آئندہ دینا چاہتے ہیں اطلاع دینی چاہیئے
[illegible] میں درج کر لیا جاوے۔ اکثر احباب نے
[illegible] خیر مقدم کیا ہے لیکن انہوں نے

اسموار فہرست نہیں بھیجی اس لئے ان صاحبان کا نام بھی درج
نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اسموار فہرست طیار کر کے نہ بھیجیں۔

دوسرا رجسٹر تعمیر فنڈ کا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے حسب
ذیل نمونہ کی فہرست مطلوب ہے۔
نمبر شمار - نام معطی - آمدنی ماہوار - رقم وصول شدہ - بقایا
کیفیت -

تیسرا رجسٹر بجیس فنڈ کا ہے اسکی تکمیل کیلئے بھی حسب ذیل نمونہ
کی فہرست مطلوب ہے۔
نمبر شمار - نام معطی - رقم موعودہ - وصول - بقایا - کیفیت

وہ احباب جنہوں نے اس سے پہلے بجیس فنڈ کے متعلق
کوئی وعدہ نہیں کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کو اب حصہ لینے کی توفیق
عطا فرماوے تو ان کا نام بھی درج رجسٹر کر لیا جاوے رجسٹر
ماہواری چندہ میں آمدنی کا خانہ اس غرض سے رکھا گیا ہے
کہ جو تجویز کانفرنس میں [illegible] فی روپیہ آمدنی کے حساب سے عطیہ
لینے کی کوشش کے بارے میں پیش ہو کر پاس ہوئی تھی اس
کی کامیابی کے متعلق علم ہو سکے اور ایسا ہی عمارت مدرسہ میں
سالم ماہ کی آمدنی لینے کی تجویز تھی ان تجاویز کی پوری کامیابی
کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب احباب ان میں یکساں حصہ لیں
لیکن چونکہ ایسے کار خیر میں کسی کو مجبور کرنا ٹھیک نہیں اس
لئے جو کچھ کوئی اخلاص سے دے وہی بابرکت ہوگا اور چونکہ
اخلاص اور قوت ایمانی کے لحاظ سے بھی سب یکساں نہیں
ہوتے اِسلئے ہمارے مخلص احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے نمونہ سے
اور نیک [illegible] سے دوسروں کے اندر وہ اخلاص اور قوت
ایمانی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور سر دست جو کچھ بھی کوئی اخلاص
و انشراح صدر کے ساتھ دینا قبول کرے وہ منظور کرنا چاہیئے
اللہ تعالیٰ چاہے گا تو یہ سلسلہ آہستہ آہستہ وسیع ہو کر سب احباب
ان تجاویز پر کار [illegible] ہو جاویں گے۔

اکثر احباب جنہوں نے عدم موجودگی انجمن یا جماعت کے باعث
فرداً فرداً چندہ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے اور جن کا ذکر اوپر ہو چکا
ہے حسب وعدہ ماہوار باقاعدہ اپنا موعودہ عطیہ بھیجتے ہیں
اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے لیکن انجمنہائے میں سے
خاص شکریہ کے قابل بابو برکت علی صاحب چودہری غلام حسن
[illegible] بہاول پور - ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب حصار - بابو
عبد العزیز صاحب میرٹھ - ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب
سول سرجن حیدر آباد دکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ان کی [illegible] ہو
اور دیگر انجمنوں کے کارکنوں کو بھی ہمت اور توفیق عطا فرماوے
آمین یا رب العالمین - فقیر اللہ احمدی
اسسٹنٹ محاسب صدر انجمن احمدیہ - قادیان دار الامان

رسیدِ زر

(۲۶)

۲۵ سے ۳۱ - مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

میاں محمد شفیع صاحب ۲۶۰۹ عہ	یونین کلب لائبریری ۲۹۲۶ عہ
جناب جمید اعظم صاحب ۲۷۰۲ عہ	جناب محمد رفیق صاحب ۲۳۹۲ عہ
جناب میر محمد شاہ صاحب ۲۷۱۶ للعہ	

۱ - ۴ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

جناب سلیمان صاحب ۲۷۱۱ عہ	میاں محمد رمضان صاحب ۸۲ ۱۱ عہ

۵ تا ۱۰ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

سید جلال شاہ صاحب للعہ	احمد دین صاحب ۲۵۱۱ عہ
میاں فضل الٰہی صاحب ۲۷۵ للعہ	مولوی محمد اسماعیل صاحب ۲۲۷۳
میاں رحمت خان صاحب ۲۷۲۱ للعہ	جعفر خان صاحب ۱۴۹۰ عہ
میاں الہ دین صاحب ۱۸۳۶ عہ	نور احمد صاحب ۲۲۶۲ عہ
الٰہی بخش محمد حسین صاحب ۲۷۳۰ للعہ	غلام محمد صاحب ۲۷۹۱ عہ
بقار محمد صاحب ۲۴۴۸ للعہ	خلیل احمد صاحب ۲۰۰۷ عہ
میاں نصل حق صاحب ۲۴۵۴ عہ	

(۱۲ تا ۲۱ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء)

گلاب الدین صاحب ۲۷۵ عہ	میاں محمد دین صاحب ۲۲۱۵ عہ
میاں بدر الدین صاحب ۱۹۱۸ عہ	احمد علی صاحب ۲۵۷۵ عہ
غلام نبی صاحب ۲۲۴۱ عہ	محمد حسن صاحب ۲۷۳۲ عہ
میاں عبد العزیز صاحب ۱۷ للعہ	فیروز علی صاحب ۲۹۹ عہ
غلام محی الدین صاحب ۲۶۸۵ عہ	عبد المجید احمد صاحب ۹۲۴ عہ
میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸۶ عہ	محمد فضل خان صاحب ۲۱۵ عہ
حفیظ اللہ صاحب ۲۳۷۵ ۱۲	

۲۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

میاں محمد عبد اللہ صاحب ۲۹ عہ	محمد دین صاحب ۵۰۱ عہ
محمد فیروز الدین صاحب ۲۲۹۳ عہ	فضل الٰہی صاحب ۲۵۰۹ عہ
عالم دین صاحب ۲۷۳۵ للعہ	محمد سلیمان صاحب ۲۷۳۴ للعہ

۲۴ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

محمد ایوب خان صاحب ۵۷۱ للعہ	نور الٰہی صاحب ۲۷۳۶ عہ
محمد بخش صاحب آسٹریلیا ۲۰۴۷ للعہ	نور محمد صاحب ۱۹۹۷ عہ

۲۷ تا ۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

میاں غلام حیدر صاحب ۲۰۵۵	شیخ ظہور الدین صاحب ۲۵۸۲ عہ
انجمن راہوں ۱۲۹۱	

یکم مئی تا [illegible] سنہ ۱۹۱۱ء

میاں رحمت [illegible]	پیر اندتا صاحب ۲۱۷۷/۱۰۹۱ عہ
رحیم [illegible]	محمد سراج [illegible] ۲۱۵۲/۹۲۵ عہ
	[illegible] ۲۷۷ عہ

رسید زر

۵ - مئی ۱۹۱۱ء

عبدالعزیز صاحب ۴۵۹۴ للعہ
محمد دین صاحب ۱۲۶۹ للعہ

مورخہ ۶ - مئی ۱۹۱۱ء

محمد فاضل صاحب ۲۶۱۷ عہ
عبدالعزیز صاحب ۲۷۴۰ للعہ
حامد حسین صاحب ۹۱۱ عہ
علم الدین صاحب ۲۴۷۳ عہ
غلام محمد صاحب ۱۹۸۲ للعہ
دادا بخش صاحب ۱۵۸۹ عہ
علی اکبر خان صاحب ۱۳۱۵ للعہ
قادر بخش صاحب ۳۸ عہ
محمد سلطان صاحب ۱۳۵۲ عہ
محمد جان صاحب ۸۵۴ للعہ
حسین بخش صاحب ۵۲۳ للعہ
محمد امین صاحب ۲۲۲۹ للعہ

مورخہ ۸ - مئی ۱۹۱۱ء

وزیر محمد صاحب ۱۵۷۷ عہ
اسد حسین صاحب ۲۸۱۷ عہ
امام علی خان صاحب ۲۷۴۲ للعہ
احمد دین صاحب ۱۱۰ للعہ
فیض احمد صاحب ۱۷۹ للعہ
میر اکبر صاحب ۲۵۵ للعہ
سردار فضل حق صاحب ۷۷۵ عہ
دل محمد صاحب ۶۱۶ للعہ
محمد صدیق صاحب ۱۸۷ للعہ
عبدالرحمان صاحب ۸۸۵ للعہ
غلام جیسلم صاحب ۹۴۹ للعہ
فیض الرحمان صاحب ۱۱۸۱ عہ
عمر الدین صاحب ۱۴۱۰ عہ
عبدالحمید خان صاحب ۱۵۵۷ للعہ
معراج الدین صاحب ۱۹۹۹ عہ
محمد دین صاحب ۱۷۴۲ للعہ
خداداد صاحب ۱۷۵۳ للعہ
محمد عبداللہ صاحب ۱۹۵۳ عہ
کریم بخش صاحب ۲۰۹۲ للعہ
فتح الدین صاحب ۲۱۴۶/۲۴۳۸ للعہ
عبداللہ صاحب ۲۱۶۸ للعہ
عبدالرحیم صاحب ۲۴۶۰ عہ
رحمت اللہ صاحب ۲۴۹۲ عہ
عبدالقدوس صاحب ۲۵۱۴ عہ
محمد اشرف صاحب ۲۵۲۰ للعہ
عبدالحکیم خان صاحب ۲۶۳۴ عہ
چراغ دین صاحب ۹۸۰ عہ

مورخہ ۵ - مئی ۱۹۱۱ء

محمد بشارت صاحب ۳۴ للعہ
منظور علی صاحب ۲۳۹۴ عہ
غلام قادر صاحب ۲۴۱۹ عہ
جان محمد صاحب ۲۴۷۷ عہ
شیخ عبدالکریم صاحب ۲۴۷ للعہ
کریم بخش صاحب ۲۴۵۵ للعہ
میاں ودوا صاحب ۱۰۱۰ للعہ
کرم الٰہی صاحب ۳۳۰ للعہ

مورخہ ۱۰ - مئی ۱۹۱۱ء

فضل حق صاحب ۲۰۴ عہ
محمد حسن صاحب ۸۰۵ للعہ
حکیم احمد دین صاحب ۱۵۶۱ للعہ
خلیل الرحمٰن صاحب ۱۶۳۶ للعہ
ڈاکٹر چراغ الدین صاحب ۱۹۱۷ عہ
مرزا رسول ... صاحب ۲۲۷۲ عہ
حکیم عبدالصمد صاحب ۲۶۴۴ عہ
مرزا ... ۳۲۷ للعہ
احمد حسین صاحب ۲۶۰۴ عہ
عبدالغنی ... ۲۷۵ عہ
احمد حسن صاحب ۵۸ عہ
محمد شفیع صاحب

شاہ محمد صاحب ۸۱۳ للعہ
اکبر علی صاحب ۱۳۳۵ للعہ
غلام مرتضیٰ خان صاحب ۱۳۵ للعہ
میراں بخش صاحب ۱۷۶۳ للعہ
سید امام رسول صاحب ۹۴۹ للعہ
طالب علیخان صاحب ۲۰۷ عہ
الیس نصیر احمد صاحب ۲۱۹۳ للعہ
ولی داد خان صاحب ۲۲۰۵ عہ
سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور ۲۳۹ للعہ
علی بخش صاحب ۲۶۲۷ عہ

۱۲ - مئی ۱۹۱۱ء

خیر الدین صاحب ۶۹۵ عہ
عبداللہ صاحب ۱۰۰۴ للعہ
شبراتی صاحب ۱۲۷۶ للعہ
غلام حسین صاحب ۱۳۰۳ عہ
محمد احمد علی خان صاحب ۱۳۰۵ عہ
احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ے
محمد حسن صاحب ۱۸۱۶ للعہ
محمد قاسم صاحب ۲۰۷۹ عہ
غلام محمد صاحب ۲۱۸ للعہ
سلطان محمد بیگ صاحب ۱۳۲۱ عہ

ضرورت نکاح

(۱) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت بمعرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار ... ایک روپیہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم۔ نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سے خط وکتابت کریں۔

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین رضہ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ بہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

العزیز علمی - ادبی - تاریخی ماہوار رسالہ - قیمت بارہ آنے سالانہ۔ ملنے کا پتہ - بٹالہ ضلع گورداسپور

مبادی الصرف - علامہ نور الدین کی تصنیف - علم صرف سکھانے کے لئے بہت مفید ہے۔ چند نسخہ باقی ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

ثنائی حکمہ - ثناء اللہ کے اعتراض - دوبارہ دعا کا رد قیمت ار

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہیضے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ ۸/۱۲

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے۔ تو اس کے گھر میں پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی تھوڑا سوچو۔ تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی کافور ۲۰ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصل دوائی ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت ایک شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں

... سازی ۱۲/۸

صاحبان آپ پرورش ہے ... فارت کارانہ دیا تھا فیس ... ارت ... فیہ ...

غریب بھائی بھی فائدہ ... الدین شیر الطاعت امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ ... وجو ... منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ میں روانہ ... (۲) پتہ صاف - جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ... جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابون امرتسری ... اعلیٰ طیار ... ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جاوے ... گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار ... جائز ... یہ ترکیب کسی ... نہ بتلائی جاوے روانہ کرنا ضروری ہوگا

المشتہر

... غلام محی الدین اقبال۔ ضلع جھنگ ڈالی ... ب ... (ضلع لائل پور)

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

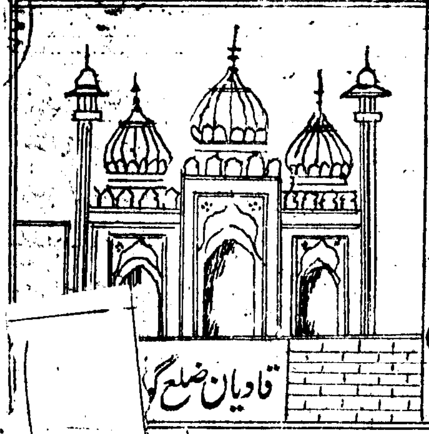

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گو[رداسپور]

عام قیمت پیشگی چار بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

معہ ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ این صد

چار روپے

جلد ۱۱

۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ جون سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۵ جیٹھ

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ و کرمہ بخیریت ہیں۔ تمام درس حسب معمول جاری ہیں۔ مخدومی شیخ رحمت اللہ کی درخواست پر حضرت نے منظور فرمایا کہ شیخ صاحب موصوف کی جو کوٹھی لاہور میں بننے لگی ہے اُس کا سنگ بنیاد رکھنے کے واسطے بمعہ چند خدام لاہور تشریف لے جاویں۔ ۱۵ جون یوم ہفتہ کی صبح یہاں سے روانگی قرار پائی ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب میاں محمود احمد صاحب بھی حضرت کے ہمراہ ہوں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اہل بیت میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب امتحان سے فارغ ہو کر یہاں تشریف لائے ہیں اللہ تعالےٰ کامیاب و بامراد کرے۔ شیخ فضل کریم صاحب کوہاٹ سے اور صوفی غلام رسول صاحب راجیکی یہاں تشریف لائے ہیں جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ عاجز آگرہ وعظ کے واسطے گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس سفر میں بہت کامیابی ہوئی۔ مفصل حالات انشاء اللہ اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین ہوں گے اور اس سے اگلے اخبار میں جناب ڈاکٹر شاہ صاحب کا مدلل [...] اریہ مت کُش مضمون درج کیا جائیگا۔ انشاء اللہ حکیم محمد عمر صاحب اپنے سفر سے واپس بخیریت اور کامیاب داخل دار الامان ہو گئے ہیں انکی کامیابی نہ صرف ان کے تجارتی منافع کے لحاظ سے ہے بلکہ اسواسطے بھی کہ وہ ہر جگہ بلکہ ایسی جگہ جہاں دیگر احمدی واعظان نہیں پہنچ سکتے نہایت دلیری اور معقولیت سے سلسلہ حقہ کی تبلیغ پہنچاتے رہتے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دیوے۔ داتہ میں جو مسجد کا مقدمہ تھا وہ احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ جموں میں مسجد احمدیہ کی تعمیر شروع ہو گئی اللہ تعالےٰ موجب برکات و رحمت کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتب خانہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک خاص آدمی مقرر کیا ہے تمام خطوط بنام مہتمم کتب خانہ حضرۃ مسیح موعود آنے چاہئیں کسی خاص آدمی کا نام نہ ہو + برادر امیر اللہ صاحب احمدی تحصیل صوابی لکھتے ہیں کہ یہاں ۲۹ مئی کی رات کو سخت زلزلہ آیا۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ مظفر نگر سے میرٹھ گئے اور وہاں سے ۸ جون کو سہارنپور پہنچیں گے۔ علاوہ اپنے دلچسپ اور مفید وعظوں کے دینی کاموں کے واسطے چندہ بھی جمع کر رہے ہیں اور اب تک مبلغ دو سو چونتیس روپے دفتر محاسب کو بھیج چکے ہیں +

بدریعہ قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شایع ہوا +

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے۔ اطالیہ والے کنارہ بحر پر قابض ہیں ترک اور عرب اندرونی مسلمان خوش ہیں کہ اطالیہ کھلے میدان میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں اطالیہ خیال کرتے ہیں ترک ہمارے حملے سے بھاگ گئے ہم رفتہ رفتہ اندرونے پر قابض ہو جاوینگے۔ ایران میں گشت و خون کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ شاہ کا بھائی طہران کے قریب فوج لئے پڑا ہے اور تخت کا دعویدار ہے۔ افغانستان میں امیر کی فوج خوست پہنچی۔ باغیوں نے سخت مقابلہ کیا۔ فوج علاقہ خوست میں داخل نہیں ہو سکی۔ نیز فوج کے پاس کافی سامان نہیں ہے۔ بنارس میں ایک مسلمان لڑکی مشنریوں کے ہسپتالی جال میں پھنس کر عیسائی ہو گئی اس کے والی وارث رونے پیٹنے پر ہیں۔ فیض میں مسلمانوں کی بڑی جماعت فرانس کے مقابلہ پر کھڑی ہو گئی ہے جس سے سخت جنگ کا خوف ہے + لاہور کے معززین نے آتشبازی کے خلاف گورنمنٹ میں ڈیپوٹیشن دیا کہ اسے روکا جاوے۔ خلاف شرع ہے خوب کیا + منشی برکت علی صاحب لکھتے ہیں کہ چک ۔۔ ضلع ہوشیارپور میں آتشزدگی سے ایک سو گھر جل گئے چار جانیں ضائع ہوئیں ۔۔ مویشی مر گئے اور ایسا ہی موضع ہیجوریں ۸۰ گھر جل گئے عبرتناک بات ہے کاش کہ لوگ نیکی کی طرف متوجہ ہوں +

برادر کبیر الدین لکھنؤ سے اہلیہ خواجہ صاحب کی وفات پر صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے اس امر میں تسکین پکڑتے ہیں کہ اللہ کی امتہ اپنے رحمٰن غفور ودود رب کے پاس چلی گئی جس کی صفات میں خالق الموت والحیاۃ اسی واسطے آیا ہے کہ مومن کو اس موت کے بعد بڑے بڑے انعامات ملنے والے ہیں + لکھتے ہیں لکھنؤ میں چندہ تعمیر مدرسہ ہوا ماسٹر عبد العزیز صاحب نے پہلی قسط مبلغ ۔۔ عطا کی اللہ تعالیٰ انکی کمائی میں برکت دے +

بہنوں سے اپیل

ذیل کی مراسلت میں احمدی بہنوں کو تعمیر مدرسہ کے چندہ میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی ہے - میں اسپر کچھ زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا - سوائے اس کے کہ ایک دو قابل تقلید نمونے پیش کر دوں اور وہ یہ ہیں - کہ جب میں گذشتہ ماہ میں راولپنڈی گیا تھا اور وہاں اس مطلب کے واسطے تحریک کی گئی تھی تو اہلیہ بابو محمد اشرف صاحب (ساکن راہوں) حال ہیڈ کلرک محکمہ انسپکٹر تعلیم نے اپنی سونے کی ڈنڈیاں قیمتی مبلغ لـہ اتار کر دیدیں - اور ایسا ہی اہلیہ سید حسن صاحب (بنت سید امیر احمد صاحب مرحوم) نے مبلغ لـہ کی طلائی ڈنڈیاں اس کام کے واسطے عطاء کیں اور اہلیہ سید امیر احمد صاحب مرحوم نے مبلغ صہ روپے اس چندے میں لکھائے - اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور دوسری بہنوں کو اس نمونے سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے -

ایڈیٹر

ہماری بہنوں نے اخبار بدر میں پڑھا ہو گا کہ تعمیر اسکول کے لئے ایک لاکھ روپے کی ضرورت ہے - میں چاہتی ہوں کہ ہم مستورات بھی اس کار خیر میں شریک ہو کر ثواب حاصل کریں - خداوند کریم نے مرد عورت کو ایک دوسرے کا مددگار و معاون بنایا ہے - گویا ان دونوں کی متفقہ کوشش سے سب کام انجام کو پہنچتے ہیں - چنانچہ ہمارے نبی کریم ؐ کے عہد مبارک میں اکثر بیبیاں مردوں کے پہلو بہ پہلو کام کرتی تھیں - یہانتک کہ وہ بہادر بیبیاں جنگوں میں بھی حصہ لے کر داد مردانگی دیتی تھیں -

چونکہ اب وہ زمانہ نہیں ہے اور اب ہمیں مالی قربانی کی ضرورت ہے اُمید ہے کہ ہماری بہنیں عالی حوصلگی دکھا کر یہ ثابت کر دینگی کہ اب بھی ان میں سے ایسی ایسی بیبیاں موجود ہیں جو دین کی خاطر جان و مال قربان کرنے کو تیار ہیں - مستورات کو خود ہر ایک نیکی میں حصہ لینا چاہیئے - جس طرح کسی مرد کے نماز پڑھنے سے عورت کو نماز معاف نہیں ہو سکتی - اسی طرح مردوں کے چندہ دینے سے عورتوں کو ثواب نہیں پہونچ سکتا - سب سے بڑھ کر قرآن کریم میں ہر ایک نیکی میں مرد عورت کا نام برابر ہے

پیاری بہنو! کیا آپ اپنی شوقیہ چیزوں میں سے کچھ روپیہ بچا کر اس مفید کام میں نہیں دے سکتیں - اور جب تک اسکول قائم رہے گا اس کا ثواب پہنچتا رہیگا اور بہت سی بہنیں تو ایسی بھی ہیں جو کہ خدا کے فضل سے بہت کچھ دے سکتی ہیں -

بلکہ میں تو چاہتی ہوں کہ آپ بیاہ - شادی وغیرہ تقریبوں میں اور جگہ خرچ کرتے ہوئے اس کو نہ بھولیں اور قوم کی مدد کے لئے بھی جو کہ اپنی مدد ہے کچھ صرف کریں -

انسان کو اپنی زندگی میں بعض اہم کام بھی آپڑتے ہیں اسی طرح اس کو بھی آپ فرض سمجھ کر ادا کریں - میں مستورات سے فراہمی چندہ کا کام اپنے ذمہ لیتی ہوں اور منتظر ہوں کہ کون کون سی بہنیں پیشقدمی کرتی ہیں - یہ ضروری نہیں کہ ضرور روپے ہی دیئے جاویں بلکہ حسب توفیق دینا چاہیئے ہم تو پیسہ بھی شکر گزاری سے لینے کو تیار ہیں -

ہر ایک شہر میں اگر ایک ایک بہن اس کام کو اپنے ذمہ لیں - تو بہت بڑی مدد پہنچ سکتی ہے - میانوالی جہاں کہ احمدی جماعت برائے نام ہے - صرف دو چار گھر ہونگے وہاں پر تحریک کرنے سے تیس روپیہ کے قریب چندہ جمع ہو گیا ہے - اور ابھی اور وعدے بھی ہیں - اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بڑے بڑے شہر مثلاً امرتسر لاہور سیالکوٹ جہاں کہ احمدیوں کی معقول تعداد موجود ہے اگر کوشش کی جاوے - تو سینکڑوں روپے جمع ہو سکتے ہیں - مردوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس تحریک کو اپنی مستورات تک پہنچا دیں اور ہر ایک خواندہ بہن کو چاہیئے کہ وہ یہ اپیل ناخواندہ بہنوں کو پڑھ کر سنا دیں اور اپنے رشتہ داروں - سہیلیوں اور ہمسایوں سے چندہ جمع کر کے بھیجدیں - رسید باقاعدہ اخبار بدر میں چھپتی رہے گی - خدا کرے ہمارا چندہ جلد ہزاروں کی تعداد کو پہنچ جاوے - اور یہ بہنوں کی ہمت اور اللہ کے فضل پر منحصر ہے -

میانوالی سے جو چندہ جمع ہؤا ہے اسکی فہرست حسب ذیل ہے

اہلیہ نظام الدین صاحب انسپکٹر میانوالی	لـہ
اہلیہ غلام محمد خاں صاحب - ہیڈ ماسٹر میانوالی	صمہ
اہلیہ ماسٹر رحیم بخش صاحب - میانوالی	عمہ
خاکسار اہلیہ محمد علی ایم - اے - قادیان	صمہ
ہمشیرہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب میانوالی	عمہ
میزان کل	لـلـہ

خاکسار اہلیہ محمد علی ایم - اے دار العلوم قادیان

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

مرقومہ خاکسار محمد عبد اللہ بوتالوی

۱۲ - اپریل ۱۹۱۲ء - سوال ہؤا کہ نبی کی حالت الہام کے وقت کیا ہوتی ہے - فرمایا - یہ ذوق کی حالت ہے نہ یہ تقریر سے بیان ہو سکتی ہے - اور نہ کسی کی سمجھ میں آسکتی ہے - شہد اور گُڑ دونوں میٹھے ہیں - مگر کوئی ان کے فرق کو تقریر سے بیان نہیں کر سکتا - ہیر کو رانجھا کے متعلق ایک ذوق تھا جو دوسرے کو نہیں ہو سکتا - حالانکہ اس کو اور بھی ہزاروں نے دیکھا ہو گا -

۲۴ - مارچ ۱۹۱۲ء - فرمایا - اسلام بڑا سہل مذہب ہے - ایک قرآن اور ایک بخاری پاس ہو - تو پھر کسی قسم کی حاجت باقی نہیں رہتی - اور میرے جیسا اگر قرآن آتا ہو - تو پھر بخاری کی بھی کم ہی ضرورت پڑتی ہے -

پھر فرمایا :- کہ مجھے خدا کے فضل سے قرآن خوب آتا ہے بلکہ مجھے تو بعض وقت قرآن میں سے عجیب عجیب انوار صداقت کے نظر آتے ہیں جن کو میں دوسروں کے آگے بیان نہیں کر سکتا -

فرمایا :- لکھا ہے کہ حضرت علی رضؓ اور ایک یہودی کا آپس میں مقدمہ تھا جو حضرت عمر رضؓ کے پاس دائر ہؤا - حضرت عمر رضؓ نے حضرت علی رضؓ کو فرمایا کہ ابو الحسن اُٹھو اور بیان دو - غرضیکہ وہ اُٹھے اور اُنھوں نے بیان دیا - جب فیصلہ ہو چکا - تو حضرت عمر رضؓ نے حضرت علی کو پوچھا - کہ آپ کو بُرا تو نہیں لگا - آپ نے فرمایا کہ ہاں بُرا تو لگا ہے حضرت عمر رضؓ نے خیال کیا کہ شاید کھڑا ہونے کو بُرا مانا ہو مگر حضرت علی رضؓ نے جوابدیا کہ مجھے یہ بُرا لگا ہے کہ آپ نے مجھے تو ابو الحسن کر کے پکارا اور اعزاز دیا اور میرے مدعی کو یہودی نام لے کر پکارا یہ عدل نہیں ہے -

فرمایا :- انّی یکون لہٗ ولدٌ ولم تکن لہ صاحبۃ یعنے کس طرح ہو سکتا ہے - اللہ کا بیٹا جبکہ اُس کی کوئی بیوی نہیں ہے - یہ ایک دلیل ہے عیسائیوں کے مقابلہ پر - کیونکہ عیسائی مریم کو خدا کی جورو تو نہیں مانتے اور بیٹے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نتیجہ ہو - دو چیزوں کا

ایک اباجی ہوں - اور ایک اماں جی - جب تم مریم کو بیوی نہیں مانتے - تو بیٹا جو ان دونوں کا نتیجہ ہوتا ہے - کس طرح پیدا ہو سکتا ہے - جس طرح ایک کیڑا ہوتا ہے - جب دوسرا وجود اس کے اثر کو جذب کرنے والا ہو تب مرض پیدا ہو سکتا ہے - ایک طرف تعدیہ ہو اور دوسری طرف انفعال ہو - تب کچھ نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے -

۲۷ - مارچ ۱۹۱۲ء - فرمایا - سید عبد القادر جیلانی رح بلحاظ تصنیف کے میں کہہ سکتا ہوں کہ بڑے عظیم الشان آدمی تھے - اوروں کے کلام تو سمجھ میں ہی مشکل سے آتے ہیں میرا منشاء تھا کہ "فصوص الحکم" تم کو (مخاطبین مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور دیگر چند شاگردان حضرت خلیفۃ المسیح تھے) پڑھاؤں - مگر وہ مجلس میں پڑھانے کے لائق نہیں ہے -

---

خوشخبری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات کو ہم نے ایک جگہ جمع کرکے چھاپنے کا ارادہ کیا ہے - جس کا پہلا جزو چھپ کر طیار ہو گیا ہے اور بقیمت ۱۰/ فی نسخہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے - محصولڈاک اس کے علاوہ ہو گا - دوسرا اور تیسرا جزو زیر طبع ہیں - چوتھا کاتب لکھ رہا ہے - بہت تھوڑے نسخے چھاپے گئے ہیں - جو صاحب منگوانا چاہیں - جلد منگوالیں - ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جو صاحب چاہیں مبلغ ۳/ روپے پیشگی بھیج دیں - ان کے مجموعے دفتر میں جمع ہوتے رہیں اور سارا چھپ جانے پر ان کو باقی رقم کا وی پی کر دیا جاوے یا وہ دستی لے جاویں

انشاء اللہ اگلے اخبار میں سفر آگرہ کے دلچسپ حالات درج ہوں گے ؛

تبلیغی کارڈ میاں محمد یمین صاحب تاجر کتب قادیان نے سولہ قسم کے تبلیغی کارڈ چھپوائے ہیں - اور ہر ایک کا مضمون جدا ہے ان کا ذکر پچھلے اخبار میں کیا گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ قیمت کے لکھنے میں غلطی ہوئی - ان کی قیمت ہے - ایک پیسہ کے چار ایک آنہ کے سولہ (۱۶) اور ۶/ کے ایک سو (۱۰۰)

اطلاع یہ اخبار صرف چار صفحوں کا ہے - اور اس کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف چار صفحوں کا ہے

انصار بدر برادر عابد علی شاہ صاحب احمدی کھنڈوالی

سے لکھتے ہیں - بدر ایک ایسا دلربا پرچہ ہے - جو اپنی خوبی اور لطافت میں یکتا ہے - حتی الوسع ہر ایک احمدی کے ہاتھ میں ہو تو میرے دل کی خوشی ہے - خدا تعالےٰ ایسے احباب پیدا کرے جو اس کی اشاعت میں مدد کریں آمین ثم آمین -

فیصلہ آسمانی بنگال کی طرف کسی مولوی نے سلسلہ کے خلاف ایک کتاب اس نام کی تصنیف کی ہے حضرت مولوی عبد الماجد صاحب نے حضرۃ خلیفۃ المسیح کی اجازت سے اس کتاب کا ردّ لکھنے کی طرف توجہ کی ہے اللّٰہم ایدہ بروح القدس آمین -

بیعت برادر علی محمد خان صاحب گرداور ملک بندھیل کھنڈ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکی والدہ اور بیوی نے سلسلہ حقہ کی صداقت کو سمجھ لیا ہے اور درخواست بیعت حضرت کی خدمت میں روانہ کر دی ہے اللہ تعالےٰ اُنہیں جزائے خیر دے یہ ہمارے بھائی اپنے مکرم دوست سیّد عابد حسین کی طرح اپنے خویش و اقارب کو اس مقدس سلسلہ میں شامل کرنے کے واسطے ہمیشہ ساعی رہتے ہیں - اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دیوے - آمین

سکول بلڈنگ تعمیر عمارت مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے چندہ کی تحریک کے لئے مخدومان قوم جناب خواجہ صاحب - شیخصاحب و ڈاکٹر صاحبان بہاولپور تشریف لے گئے تھے - دو ہزار پچاسی روپے چندہ لکھا گیا - جس میں سے ایکہزار دو پچاسی روپیہ نقد وصول ہوا - یہ چندہ عموماً ایسے اصحاب سے وصول ہوا جو احمدی نہیں ہیں اللہ تعالےٰ دینے والوں کو اور انکو تحریک کرنے کی تکلیف اُٹھانے والوں کو جزائے خیر دے ؛

بابو عبد الحکیم صاحب راولپنڈی سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اپنی ایک ماہ کی تنخواہ اس کام کے واسطے تین اقساط میں ادا کریں گے ؛

نکاح پر نکاح چنیوٹ سے ایک صاحب مسمّی امام کمہار چند آدمیوں کی شہادت کے ساتھ ایک مضمون بھیجتے ہیں - جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انکا ایک لڑکی کے ساتھ نکاح ہوا تھا اور لڑکی کے باپ نے رخصتانہ نہ دیا تھا کہ جھگڑا پڑ گیا جس پر عدالت تک نوبت پہنچی - مگر امام کو کامیابی نہ ہوئی - تاہم تمام علماء نے اس لڑکی کو کسی دوسری جگہ نکاح کر دینے سے اعراض کیا لیکن اب ایک مولوی صاحب اسی لڑکی کے کسی اور جگہ نکاح کر دینے کے واسطے طیار ہیں - ہمارے خیال میں اگر یہ بات درست ہے تب بھی کوئی عجیب بات نہیں کیونکہ اس زمانہ کے علماء یہودیوں کے ساتھ بہت مناسبت رکھتے ہیں ان سے ایسی باتوں کا ہونا مشکل نہیں -

---

اعلےٰ درجہ کی صاف شدہ

سرت سلاجیت

دفتر بدر ایجنسی سے طلب کریں قیمت مبلغ عہ/ روپے فی تولہ

ایک براہین ایک نسخہ براہین احمدیہ میاں معراج الدین صاحب کا چھپوایا ہوا - عمدہ کاغذ پر مجلد جس کی پشت پر سنہری حروف میں براہین احمدیہ لکھا ہے ایک صاحب مبلغ چار روپے پر فروخت کرتے ہیں جسے ضرورت ہو جلد منگوا لے ؛

مذہب منصور اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب دار ۲۲۴ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں قابل دید کتاب ہے قیمت فی نسخہ ۵/ - ملنے کا پتہ - بدر ایجنسی قادیان (گورداسپور)

نماز مترجم نہایت عمدہ خوشنما کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے - قیمت ۱/ فی نسخہ ہے - ملنے کا پتہ -

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے جس کا انگریزی اور اردو ہر دو خط اچھے ہوں اور دفتر کے کام سے بخوبی واقف ہو قادیان میں رہائش کا خواہشمند ہو - احمدی ہو تنخواہ پندرہ روپے ماہوار

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو کہ عبد الحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے - بدن میں تھکان نہیں ہوتی - کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی - مگر آج کل عرب صاحب نے سولہ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی قادیان

میں نے بھی تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے اڈیٹر بدر

مامیرہ اور ممیرے کا سرمہ ۷/

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ ۷/۔ قسم دوم ۸/ر قسم سوم ۴/ر۔ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت روپے [illegible] ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے [illegible] کی رعایتی قیمت سے [illegible] تولہ کر دی ہے۔ [illegible] دریا نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب [illegible] ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہوں تو اون کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس۔ و دق شیخوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ۱۲/ر

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی و رپشاوری بادامی سیاہ اور سفید ہاشمی ریشمی اور سوتی ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم کی مل سکتی ہیں المشتہر احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ سوداگر قادیان (گورداسپورہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۹/

اصلی عرق کافور - دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴/ر۔ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵/ر

عرق پودینہ - یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید ہوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اشتہاء کا کم ہونا ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۸/ر محصول ۵/ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ امہرسٹ کلکتہ

کتاب چشمۂ زندگی پر اہل ملک کی متفقہ آواز ۱/۱۲

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ جناب کی تصنیف چشمۂ زندگی کو میں نے دلچسپی سے پڑھا۔ فزیکل کانگریس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہنتہ سیتارام دت۔ کویرنجن صدر بازار راولپنڈی۔ کی محنت بہت ہی قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر ۷ مارچ ۱۲ء۔ خانبہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر سرا زخان باخان صاحب پشاور "چشمۂ زندگی واقعی چشمۂ زندگی ہے پبلک کیواسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جسکی قدر بہت ضروری ہے"۔

مشہور علامہ جناب پیر مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں "آپ کی کتاب چشمۂ زندگی واقعی اسم بامسمی ہے رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ہی مفید اور ضروری تھے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرماکر نعم الرفیق وحبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ حمد بیحد اور ثنا بے عد اسی وحدہ لاشریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیرخواہ قرار دیا۔ خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل قدر ہدایات سے لیا"۔ نوٹ۔ عدم گنجائش ۔

ہندوستان کی ایک غیر معمولی طبی شخصیت حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خانصاحب رئیس اعظم دہلی "میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی۔ لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے"۔ آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج بی اے سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور "فی الواقع میں آپکی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں"۔ آنریبل خانبہادر سیٹھ اموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ "اردو علم ادب میں کتاب چشمۂ زندگی قابل قدر اضافہ ہے"۔

نوٹ - یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین ۱۸×۲۲/۸ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے قیمت فی مجلد عگ محصول ۳/ر دو جلد پر محصول معاف

فہرست مضامین مختصراً

منی کی پیدائش جائے رہائش باتصویر رنگین۔ شرح۔ خطرناک آگ تیز زہر۔ زنانہ تناسلی اعضاء بالقدیر رنگین مشرح۔ منی اور رج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت۔ ویدک و یونانی خیالات۔ شادی کے متعلق ویدک۔ مغربی اور اسلامی خیالات۔ حمل بالتشریح۔ مکمل ہدایات قابل دید۔ حاملہ۔ زچہ بچہ کے متعلق مفصلاً۔ عام جسمانی اعضائے باتصویر رنگین مختصراً۔ ذرائع صحت اسباب الامراض۔ ویدک اصول صحت۔ اصول علاج۔ اصول تشخیص۔ بیانی سے تمام امراض کا علاج با تصویر۔ مشرح مدلل۔ خواص الاشیاء بمعہ مرکبات۔ امراض منی کا مکمل علاج بمعہ نسخہ جات۔ وغیرہ وغیرہ

پتہ - سیتارام دت - وید کوی رنجن آدتیہ اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

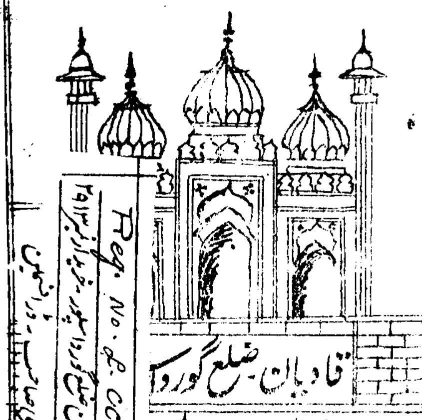

BADR QADIAN

قادیان - ضلع گورداسپور

ضمیمہ درس قرآن شریف

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بریں صد

چار روپے

جلد ۱۱ - ۲۶ - جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ - جون ۱۹۱۲ء مطابق ۳۲ جیٹھ

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ بخیریت ہیں۔ رات دن قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے اور درس تدریس وعظ نصیحت میں آپ کا گذر تا ہے۔ جماعت بٹالہ کی درخواست حضرت کی خدمت میں پیش ہوئی کہ حضور لاہور جاتے ہوئے ایک دن بٹالہ قیام کریں۔ فرمایا مجھے سفر میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور میرا جانا اپنی خوشی سے نہیں بلکہ حضرت مرزا صاحب کا ایک وعدہ پورا کرنے کے واسطے ہے اور ابھی میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ جاؤنگا یا میاں صاحب کو ہی بھیجدونگا + اہل بیت حضرت خلیفۃ المسیح میں خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیرالدین کی طبیعت بسبب بخار ایک روز علیل رہی اب آرام ہے لنگرخانہ کا انتظام بھی اب صاحبزادہ صاحب محمود احمد صاحب کے سپرد ہے + حضرت نواب محمد علی خانصاحب مالیر کوٹلہ تشریف لیجاتے ہیں۔ تین ماہ کے قریب وہاں قیام رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں + حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ کے واسطے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ پہلے ضلع گورداسپور میں پھرینگے + شیخ غلام احمد صاحب کے وعظوں کی تاثیر کی تعریف جناب جج صاحب شیخ محمد حسین میرٹھ سے کرتے ہیں۔ شیخ غلام احمد صاحب ۲۲ - جون کو قادیان پہنچنے کی خبر دیتے ہیں +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندانی حالات ہم نے دوسرے صفحہ پر درج کئے ہیں۔ ان کے پڑھنے کے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ حالات ایک غیر شخص کے لکھے ہوئے ہیں جس نے غالباً نیم سرکاری طور پر ایک کتاب تالیف کی ہے اور ایسے شخص سے ہم اس سے بہتر الفاظ کی امید نہیں کر سکتے۔ اس کتاب میں حضرت کی خدمات متعلق ممانعت جہاد کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اس طرح یہ خاندان ہر رنگ میں گورنمنٹ کا وفادار اور معاون و مددگار ثابت ہوا ہے۔ چھاپہ خانہ یہاں ایک نہیں بلکہ کئی ہیں اور حضرت صاحب کے بعض رشتہ دار بھی آپ کے مریدین میں شامل ہیں۔ اس طرح کی اور بھی ایک دو غلطیاں اس مضمون میں نکالی جاسکتی ہیں۔ مگر کچھ وہ دیر کا لکھا ہوا ہے اور کچھ ایک بالکل اجنبی کے واسطے ہر امر میں پوری صحت کی امید بھی نہیں ہو سکتی۔ بہرحال بحیثیت مجموعی اس مضمون سے کئی ایک فوائد حاصل ہو سکتے ہیں +

اصلاح بدر کے واسطے تجاویز

افسوس ہے کہ بسبب مشکلات فنڈ گزشتہ دو ماہ کے بعض پرچہ بدر بے قاعدہ شائع ہوتے رہے ہیں۔ بقائیوں کے سبب ایک بڑی رقم بعض خریداروں کیطرف رہتی ہے جس کے وصول ہونے کی بھی چنداں امید نہیں۔ اور روپے کے بغیر کام چلنا بھی مشکل۔ ایسے وقت میں ناظرین کا فرض ہے کہ وہ اخبار کی مدد کریں۔ کوئی بڑی امداد نہیں۔ بلکہ ایک آسان راہ پیش کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ سال کے آخر میں عموماً دوستوں کو بسبب جلسہ وغیرہ بہت سے اخراجات کا برداشت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسواسطے اگر بدر کا سال بجائے یکم نومبر کے یکم جولائی سے شروع ہوا کرے تو غالباً یہ زیادہ موزون ہوگا۔ اور اس سال ایسا کریں جیسے خریدار تین ماہ کا چندہ جولائی۔ اگست۔ ستمبر جو وہ پہلے دے چکے ہیں۔ اپنے پیارے بدر کو بطور ڈونیشن کے دیا جا چکا سمجھیں۔ اور یکم جولائی ۱۲ء سے نیا سال شروع ہو۔ امید ہے کہ ناظرین اس تجویز کی پسندیدگی سے مطلع فرماویں گے اس طرح انشاءاللہ اخبار موجودہ مشکلات سے نکل کر باقاعدہ ہو جائے گا۔ میں اس کے متعلق کوئی لمبی عبارت نہیں لکھتا۔ والسلام +

معذرت مولوی مرزا اکبرالدین احمد۔ احمدی صاحب شاکی ہیں کہ بدر ۱۳ جون اور اس سے پہلے بدر میں انکے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

تذکرہ خاندان حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود
علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

مُصنّفہ جناب گرفن صاحب و کرنل میسی صاحب و مؤلفہ کریک صاحب بہادر و مترجمہ سید نوازش علی صاحب ہم ناظرین کی واقفیت اور دلچسپی کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔

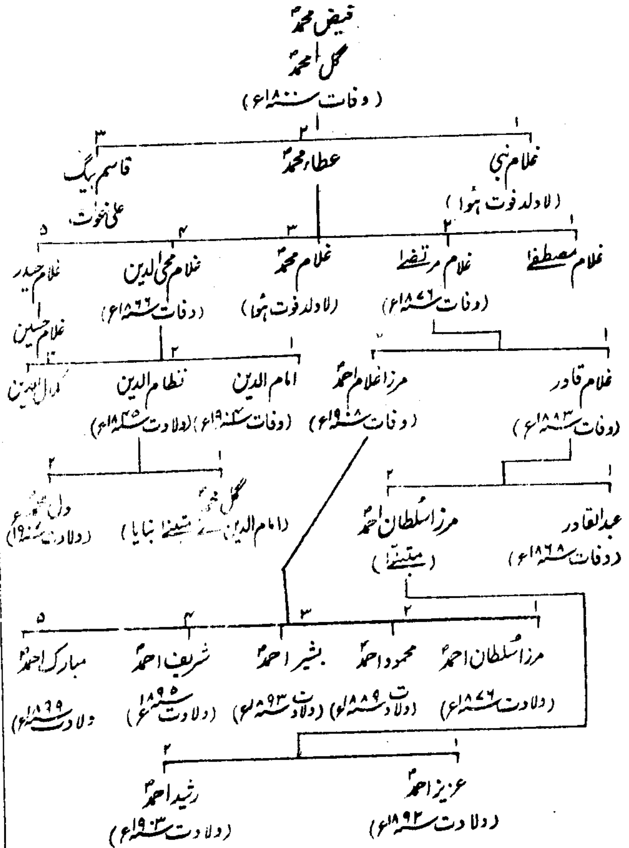

شہنشاہ بابر کی عہد حکومت کے آخری سال یعنے سنہ ۱۵۳۰ء میں ایک مغل مسمّی ہادی بیگ باشندہ سمرقند اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا اور ضلع گورداسپور میں بود و باش اختیار کی۔ یہ کسی قدر پڑھا لکھا آدمی تھا اور قادیان کے گرد و نواح کے ۔۷ مواضعات کا قاضی یا مجسٹریٹ مقرر کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ قادیان اس نے آباد کیا اور اس کا نام اسلام پور قاضی رکھا۔ جو بدلتے بدلتے قادیاں[1] ہو گیا۔ کئی پشتوں تک یہ خاندان شاہی عہد حکومت ... معزز عہدوں پر ممتاز رہا اور محض سکھوں کے عروج کے زمانہ میں یہ افلاس کی حالت میں ہو گیا تھا گل محمد اور اس کا بیٹا عطاء محمدؐ رام گڑھیہ اور کنھیا مسلوں سے جن کے قبضے میں قادیاں کے گرد و نواح کا علاقہ تھا۔ ہمیشہ لڑتے رہے اور آخر کار اپنی تمام جاگیر کو کھو کر عطاء محمدؐ بیگووال میں سردار فتح سنگھ اہلو والیا کی پناہ میں چلا گیا اور ۱۲ سال تک امن و امان سے زندگی بسر کی۔ اس کی وفات پر رنجیت سنگھ نے جو رام گڑھیہ مسل کی تمام جاگیر پر قابض ہو گیا تھا غلام مرتضےٰ کو واپس قادیان بُلا لیا اور اس کی جدّی جاگیر کا ایک بہت بڑا حصّہ اسے واپس دیدیا۔ اس پر غلام مرتضےٰ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں داخل ہوا۔ اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات انجام دیں ؛

[1] پنجابی زبان میں جسے ضاد بولتے ہیں۔ اکثر عربی زبان میں د سے بدل جاتا ہے چنانچہ گنبض۔گنبد + اُستاد۔استاض۔

نونہال سنگھ شیر سنگھ اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام مرتضےٰ ہمیشہ فوجی خدمت پر مامور رہا۔ سنہ ۱۸۴۱ء میں ایک پیادہ فوج کا کیدان بنا کر پشاور روانہ کیا گیا۔ ہزارے کے مفسدے میں اس نے کارہائے نمایاں کئے اور جب سنہ ۱۸۴۸ء کی بغاوت ہوئی تو یہ اپنی سرکار کا نمک حلال رہا اور اس کیطرف سے لڑا۔ اس موقع پر اس کے بھائی غلام محی الدین نے اچھی خدمات کیں۔ جب بھائی مہاراج سنگھ اپنی فوج لئے دیوان مولراج کی امداد کے لئے ملتان کی طرف جا رہا تھا تو غلام محی الدین اور دوسرے جاگیرداراں لنگر خاں۔ ساہی وال اور صاحب خاں ٹوانہ نے مسلمانوں کو بھڑکایا اور مصر صاحبدیال کی فوج کے ساتھ باغیوں سے مقابلہ کیا۔ اور ان کو شکست فاش دی۔ ان کو سوائے دریائے چناب کے کسی اور طرف بھاگنے کا راستہ نہ تھا جہاں چھ سو سے زیادہ آدمی ڈوب کر مر گئے۔

الحاق کے موقع پر اس خاندان کی جاگیر ضبط ہو گئی مگر ... روپے کی ایک پنشن غلام مرتضےٰ اور اس کے بھائیوں کو عطا کی گئی اور قادیاں اور اس کے گرد و نواح کے مواضعات پر ان کے حقوق مالکانہ رہے۔ اس خاندان نے غدر سنہ ۱۸۵۷ء کے دوران میں بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام مرتضےٰ نے بہت سے آدمی بھرتی کئے اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلسن صاحب بہادر کی فوج میں اسوقت تھا جبکہ افسر موصوف نے تریموگھاٹ پر نمبر ۴۶ نیو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے تہ تیغ کیا جنرل نکلسن صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی جس میں یہ لکھا ہے کہ سنہ ۱۸۵۷ء میں خاندان قادیان ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا ؛

غلام مرتضےٰ جو ایک لائق حکیم تھا سنہ ۱۸۷۶ء میں فوت ہوا اور اُس کا بیٹا غلام قادر اس کا جانشین ہوا۔ غلام قادر حکام مقامی کی امداد کے لئے ہمیشہ تیار رہتا تھا اور اس کے پاس اُن افسران کے جن کا انتظامی اُمور سے تعلق تھا بہت سے سرٹیفکیٹ تھے یہ کچھ عرصے تک گورداسپور میں دفتر ضلع کا سپرنٹنڈنٹ رہا اس کا اکلوتا بیٹا کم سنی میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بھتیجے سلطان احمدؐ کو متبنّےٰ کر لیا جو غلام قادر کی وفات یعنے سنہ ۱۸۸۳ء سے خاندان کا بزرگ خیال کیا جاتا ہے۔ مرزا سُلطان احمدؐ نے نائب تحصیلداری سے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی۔ اور اب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہے یہ قادیاں کا نمبردار بھی ہے مگر اس نمبرداری کا کام بجائے اس کے اس کا چچا زاد بھائی نظام الدین جو غلام محی الدین کا سب سے بڑا بیٹا ہے کرتا ہے۔ نظام الدین کا بھائی امام الدین جو سنہ ۱۹۰۴ء میں فوت ہوا دہلی کے محاصرے کے وقت ہاڈسن ہورس (رسالہ) میں رسالدار تھا۔ اس کا باپ غلام محی الدین تحصیلدار تھا۔

یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ غلام احمدؐ جو غلام مرتضےٰ کا چھوٹا بیٹا تھا مُسلمانوں کے ایک مشہور مذہبی فرقہ احمدیہ کا بانی ہوا۔ یہ شخص سنہ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا اور اس کو تعلیم نہایت اچھی ملی سنہ ۱۸۹۱ء میں اس نے بموجب مذہب اسلام مہدی یا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ چوں کہ یہ ایک عالم اور منطقی تھا اس لئے دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ اس کے معتقد ہو گئے اور اب احمدیہ جماعت کی تعداد پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے حصّوں میں تین لاکھ کے قریب بیان کیجاتی ہے۔ مرزا عربی فارسی اور اُردو کی بہت سی کتابوں کا مصنف تھا جن میں اس نے جہاد کے مسئلہ کی تردید کی اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ ان کتابوں نے مُسلمانوں پر اچھا اثر کیا ہے۔ مدت تک یہ بڑی مصیبت میں رہا کیونکہ مخالفین مذہب سے اس کے اکثر مباحثے اور مقدمے رہے لیکن اپنی وفات سے پہلے جو سنہ ۱۹۰۸ء میں ہوئی اس نے ایک ایسا رتبہ حاصل کر لیا کہ وہ لوگ جو اس کے خیالات کے مخالف تھے اس کی عزت کرنے لگے اس فرقہ کا صدر مقام قادیان ہے جہاں انجمن احمدیہ نے ایک بڑا اسکول کھولا ہے اور ایک چھاپہ خانہ بھی ہے جس کے ذریعے سے اس فرقہ کے متعلق خبروں کا اعلان کیا جاتا ہے۔ مرزا غلام احمدؐ کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نورالدین جو چند سال مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے غلام احمدؐ کا اپنا رشتہ دار ایک بھی اس کا پیرو نہیں۔

اس خاندان کے سالم موضع قادیان پر جو ایک بڑا موضع ہے حقوق مالکانہ ہیں اور نیز تین ملحقہ مواضعات پر بشرح پانچ فیصدی حقوق تعلقداری حاصل ہیں ؛

سفرِ آگرہ

تحریک ناظرین! گذشتہ پرچوں میں یہ خبر معلوم کر چکے ہیں کہ عاجز حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ لکچر دینے کے واسطے آگرہ گیا تھا۔ آگرہ میں ایک انجمن بنام ہدایت الاسلام ہے۔ جسکی درخواست پر مخدومی خواجہ صاحب نے حضرت کی خدمت میں تحریک کر کے اپنے لئے اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب اور راقم کے واسطے یہ اجازت حاصل کی تھی۔ کہ ہم پانچوں آگرہ جا کر انجمن مذکور کے اجلاس سالانہ میں لکچر دیویں۔ اس تحریک کا باعث زیادہ تر خواجہ صاحب کا وہ مقبول اور موثر لکچر تھا۔ جو کہ انھوں نے سال گذشتہ انہی ایام میں آگرہ میں دیا تھا۔

افسوسناک خبر اس حکم کی تعمیل میں عاجز بمراہی مولوی صدر الدین صاحب ۲۳۔ مئی ۱۹۱۲ء کو بعد دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ سے رخصت ہو کر اِکے میں سوار ہو کر بٹالہ گئے اور وہاں سے مغرب کی گاڑی میں امرتسر پہونچ کر ڈاک گاڑی کا انتظار کرنے لگے جس میں ہر سہ صاحبان کے لاہور سے آنے کی اُمید تھی مگر ریل کے آنے پر یہ خبر پا کر بہت صدمہ ہوا کہ جناب خواجہ صاحب کی اہلیہ مکرمہ اسی شام کو فوت ہو گئی تھیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس واسطے خواجہ صاحب نہ آسکے لیکن اُنھوں نے اپنے دوستوں کو باصرار تمام اُسی وقت رخصت کیا۔ اور اپنے لکچر کا مسودہ پیچھے ڈاک میں بھیجدیا تھا تاکہ انجمن آگرہ کے پروگرام میں فرق نہ آوے۔

خواجہ صاحب کا صبر اس جگہ اس امر کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کی اہلیہ مرحومہ ہمارے مکرم دوست خلیفہ رجب الدین صاحب احمدی کی لڑکی تہی اور سلسلہ عالیہ کی ایک مخلصہ خاتون تھی مرحومہ کے حالات کے متعلق میں جناب خواجہ صاحب موصوف کے اس خط کا اقتباس یہاں درج کر دیتا ہوں جو کہ انہوں نے میرے ماتم پرسی کے خط کے جواب میں مجھے آگرہ بھیجا تھا۔ اس خط سے یہ بھی ظاہر ہو گا کہ حضرت امام علیہ السلام کی صحبت کے اثر نے خواجہ صاحب کو دینی خدمات میں ایسا محو کر دیا ہے کہ کوئی مُصیبت اُن کے لئے مُصیبت نہیں رہی۔ اور یہ صرف لفاظی نہیں۔ بلکہ ان کی دل کی حالت اور ان کا طریق عمل اس موقعہ پر ان کے ایمان کو ثابت کر رہا تھا۔ دوسرے روتے تھے اور وہ انھیں صبر کی تلقین کرتے تھے اور مرحومہ کی وفات کے تھوڑے ہی وقت بعد اُنھوں نے ایک آریہ رسالہ کا جواب جو پہلے کچھ لکھ رہے تھے مکمل کرنا شروع کیا تاکہ آگرہ میں سُنایا جاسکے۔ اور اپنے ان پیارے دوستوں کو جو کہ اُن کے ہمسائے اور سچے غمگسار ہیں۔ مرحومہ کی وفات کے ایک دو گھنٹہ بعد آگرہ بھیجدیا تاکہ دینی خدمات میں حرج نہ ہو۔ اور آگرہ سے واپس جا کر جس سکینت قلب میں میں نے اُن کو پایا ہے اُس کے لحاظ سے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ لیکچر آگرہ کی دینی خدمت کا جوش ان کے دل میں اتنا تھا کہ اگر خلقت کے موںھ کی باتوں کا ڈر اُنہیں نہ ہوتا۔ تو وہ مرحومہ کے جنازے کو دوسروں کے سپرد کر کے ضرور آگرے پہنچ جاتے۔ اب میں ان کے خط کا اقتباس درج کرتا ہوں۔

خواجہ صاحب کا خط برادرم سلمہ! السلام علیکم۔ تعزیت نامہ ملا۔ مرحومہ کیلئے غم و فکر کرنا اُسی وقت تک جائز تھا۔ جب تک اس کے زندہ رکھنے کی انسانی تدابیر ہو سکتی تھیں۔ جب حکم ربّی وارد ہوگیا۔ تو پھر مؤمن وہی ہے۔ جو مرنے کے وقت ہی اس نتیجہ اور سکینت کو حاصل کرے۔ جو لوگوں نے ہفتہ عشرہ مہینہ۔ برس یا اس سے زیادہ مدت میں حاصل کرنی ہو اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اشاعت اسلام اور خدمت اسلام کی محبت کس طرح میرے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے۔ میں خدا تعالےٰ کا خاص شکرگذار ہوں۔ اور خصوصاً اس رُوحانی تربیت کا احسانمند ہوں جو میرے آقا مسیح موعود کے ہاتھ سے میری ہوئی کہ میں نے عین وقت انتقال مرحومہ کے بیس پچیس منٹ بعد اپنے آپ کو اس قابل پالیا کہ میں سوامی درشنانند کے سوالات کا جواب لکھ کر آگرہ کے جلسہ میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوں میں حیران تھا کہ بجائے اس کے کہ یہ واقعہ جو ایک دنیادار کی نگاہ میں مختلف پہلوؤں سے تکلیف دہ ہے۔ مجھے آہ و بکا میں مصروف کراتا۔ خدا کے فضل نے جو مجھ سے پہلا کام کرایا وہ ایک دشمنِ اسلام کے جواب لکھنے کا تھا۔ میں نے جواب لکھے اور ریل پر بھیجے۔ لیکن ریل روانہ ہوگئی۔

مرحومہ کا شدید تعلق جو سلسلہ احمدیہ سے تھا۔ وہی اس بات کا بڑا بھاری سبب ہے کہ میں کُل ہندوستان میں بے فکری سے آئے دن پھرتا رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کا اگر میں بقول بعض لاڈلا مُرید تھا۔ تو مرحومہ پر بھی ان کی خاص ہی نظر عنایت تھی۔ حتےٰ کہ حضرت کی زندگی میں اُنہیں کے ایام بیماری میں بسا اوقات ان کی دل بھلائی کے لئے حضرت صاحب مرحومہ کو ہی طلب کرتے تھے کیونکہ مرحومہ پر اماں صاحبہ کی ہمیشہ نظر محبت و عنایت رہی ہے

مرحومہ کے انتقال سے ایک رات پہلے میری مشکلات جو اس وفات کے بعد بظاہر مجھے نظر آتی ہیں میری آنکھوں کے سامنے پھرتی تھیں۔ لیکن مجھے بار بار یا ایّھا الناس اعبدوا ربکم الّذی خلق کم یاد آئی۔ مکرّم آپ کو شاید علم نہ ہو۔ کہ میں اس مرحومہ کے طفیل کس قدر آزاد اور بے فکر تھا۔ مرحومہ کے ہاتھ میں کل گھر کا انتظام تھا۔ حتےٰ کہ بچوں کی تعلیم کی غور و پرداخت بھی اسی کے ہاتھ میں تہی۔ میں تو صرف عدالت میں جاتا یا قادیان آتا۔ یا سٹیج پر کھڑے ہو کر تقریر کرنا جانتا تھا۔ اور باقی تمام اُمور خانہ داری سے مجھے فارغ البالی تھی۔ اور یہی بڑا سر تھا کہ میں آج کلکتہ تو کل پشاور آج کوئٹہ اور کل بنارس تھا۔ مرحومہ میری نگاہ میں اگر قابل عزّت ہے تو اس لئے کہ اس نے مجھے دینی کاموں میں کبھی نہیں روکا۔ یہ کون نہیں جانتا کہ میرے اس طرح اکثر دینی مشاغل میں رہنے سے میرے کاروبار وکالت پر اثر ہوتا ہے۔ میری غیر حاضری میں اہل مقدمات آتے ہیں۔ اور مجھے نہ پا کر مقدمات دوسرے وکلاء کو دے جاتے ہیں۔ اکثر مواقعہ پر مرحومہ نے مقدمات کی فیس منشی کی معرفت میری غیر حاضری کے باعث واپس کرائیں اور یہ غیر حاضریاں عموماً دینی مشاغل کی تھیں۔ لیکن اُس نے مجھے نہیں روکا اور یہی کہا کہ جب آپ اسے دینی کام سمجھتے ہیں۔ تو یہ مقدم ہے۔ مجھے ایک واقعہ مرحومہ کی اس ایثار کا نہیں بھول سکتا۔

۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ مجھے گورداسپور میں کسی پیشی پر حاضر ہونا تھا حضرت مرحوم مغفور کا خط آچکا تھا۔ کہ تم ضرور پہونچنا۔ پیشی کا دن پیر تھا۔ ہفتہ کو خط آیا۔ نذیر احمد جو میرا بچہ ہے۔ وہ شاید اس وقت پانچ سالہ تھا اُسے اُسی دن نمونیا ہوگیا اور بڑے زور کا ہو گیا۔ میں نے مرحومہ کو حضرت کا حکم دکھایا اُس نے یہی جواب دیا کہ بچہ تو خدا کا مال ہے لیکن حضرت کا حکم افضل ہے۔ تم جاؤ۔ میں بچّہ کو سخت

حالت خطرہ میں چھوڑ گیا۔ لیکن مرحومہ نے نہایت صبر و استقلال سے مجھے رخصت کیا میرے گورداسپور کے قیام میں میرا ایک اور بچہ بیمار ہو کر میری عدم حاضری میں ہی فوت ہو گیا۔ لیکن مرحومہ نے صرف اس قدر چاہا کہ کسی کو پشاور میں بھیجدیا جاوے۔ بہرحال مجھے اگر کوئی تکلیف اس کے نہ ہونے سے محسوس ہو رہی ہے تو صرف یہ کہ در گلویم سنت پیمبر است کا مفہوم میں نے اس کی زندگی میں مطلق مطلق نہیں سمجھا لیکن اگر اس مفہوم پر میں کبھی آیا ہوں تو آج اس کی موت پر۔

آپ دُعائے مغفرت کریں۔ میں خدا کو منظور ہوا۔ تو مرحومہ کے لئے صدقہ جاریہ کے فکر میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سفر میں کامیاب کرے۔ اہل جلسہ کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کر دیں۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ میرا دل اس وقت آپ کے ساتھ آگرہ میں ہے۔

کمال الدین - لاہور

درخواست جنازہ

میں نے تو ریل میں مرحومہ کے واسطے نماز پڑھ کر دُعائے مغفرۃ کی تھی اور احباب سے اب درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ غائب ادا کر کے اس کے لئے دُعائے مغفرت کریں ٭ اللّٰھم اغفرھا وارحمھا۔ آمین۔

دہلی

چونکہ ہمارے اس سفر کے ٹھیک وقت کی احباب کو اطلاع نہ تھی۔ اس واسطے راستہ میں کسی بھائی سے ملاقات نہ ہوئی۔ لیکن جب نماز فجر کے بعد ہماری گاڑی دہلی پہونچی۔ تو ہمارے مکرم دوست بابو محمد شفیع صاحب۔ افسر محکمہ ڈاکخانجات اور ان کے ساتھ میر قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار الحق جن کو حُسنِ اتفاق سے یہ معلوم تھا کہ ہم اس دن دہلی سے گذریں گے۔ ہماری خاطر صبح کی ہوا کھاتے ہوئے ہمارے پاس پہونچے۔ اور اپنی ملاقات سے خوش وقت کیا۔ میر صاحب موصوف جس شوق محبت اور اخلاص و جوش کے ساتھ دینی خدمات میں رات دن مصروف رہتے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ قوم انکی قدر کرے اور ان کے معاملات میں ان کی امداد اور ان کے ساتھ ہمدردی ہم پر واجب ہے۔ میں پہلے بھی کسی پرچہ میں لکھ چکا ہوں اور پھر بھی یہ ظاہر کرتا ہوں کہ ان کا اخبار **ایک خالص** احمدی پرچہ بن گیا ہے اور احمدی احباب کا اس کیطرف متوجہ ہونا ضروری ہے۔ کم از کم اس وقت تک کے پشاوری تحریک کو عملی جامہ پہنا نصیب ہو ٭

آگرہ پہنچے

جمعہ کے دن گیارہ بجے کے قریب ہماری گاڑی آگرہ اسٹیشن پر پہونچی پلیٹ فارم پر ایک جماعت اراکین انجمن و معززین آگرہ کی موجود تھی۔ جن کے ساتھ ہم اسلامی بے تکلفی سے خود ہی انٹروڈیوس ہوئے اور اب میں سے بعض کو ناظرین اخبار سے انٹروڈیوس کراتا ہوں۔ خانصاحب نبی احمد خاں۔ وکیل سکرٹری انجمن مذکور۔ خانصاحب واحدیار خاں۔ اسسٹنٹ انجنیئر۔ جن کے مکان پر ہمارے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ خانصاحب غلام صفدر خاں مختار بابو محمد نبی داد خاں صاحب۔ مولوی محمد شعیب صاحب عمر دراز خاں صاحب۔ علیم خاں صاحب۔ منشی اشفاق علی صاحب۔ خادم علی خان صاحب۔ فیاض علی صاحب۔ عبدالحی صاحب۔ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب۔ ان کے سوائے دو اور نوجوان تھے۔ جو نہ صرف استقبالیہ کمیٹی میں شامل تھے بلکہ رات دن ہمارے ساتھ رہے اور ہماری مشایعت کے واسطے بھی وہی مامور تھے۔ اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔ خان صاحب محمد عنایت اللہ خان و منشی احمد حسین صاحب۔ اللہ تعالےٰ ان سب صاحبان کو جزائے خیر دے کہ اُنھوں نے ایسی گرمی کے وقت میں ہمارے لئے اسٹیشن پر آنے کی تکلیف اُٹھائی۔ دن بھر ہم نے خانصاحب غلام صفدر خاں کے مکان پر آرام کیا۔ شام کو روضۂ تاج محل دیکھا اور بعد نماز مغرب کالی مسجد میں لیکچر شروع ہوئے لیکچر گاہ بہت وسیع تھا۔ مختلف اوقات میں تین ہزار تک آدمی جمع ہو جاتے تھے۔ شامیانے لگائے ہوئے تھے اور دریوں کے فرش بچھائے ہوئے تھے۔

ہمارے لیکچر

لیکچروں میں سے سب سے پہلا لکچر جناب **ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب** کا تھا جو نہ صرف سب سے پہلا تھا بلکہ میری رائے میں سب سے اعلیٰ بھی تھا۔ شاہ صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ اپنے مضمون کو طیار کیا ہوا تھا اور دیانتداری مت پر ایک ایسا کاری حربہ ہے کہ اگر بعض دیانندیوں کے ڈھیٹ پنے پر مجھے یقین نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ اس لکچر کے بعد مسافر آگرہ ضرور آگرہ سے مسافرت اختیار کر لیگا۔ چونکہ میں نے ارادہ کیا ہے اور شاہ صاحب نے منظور کیا ہے۔ کہ یہ لکچر انشاء اللہ بتمام و کمال ہدیہ ناظرین بدر کیا جاوے اسواسطے میں اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اس کے بعد دوسرا لکچر جناب **ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ** صاحب کا تھا جس کا مضمون تھا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں اور معجزات مرزا صاحب نے اوحی الی النحل کی آیت سے قرآن شریف کی مضبوطی اور شفا بخشی کی تمہید باندھتے ہوئے جب پیش گوئیوں کی فہرست ترتیب وار شروع کی تو سامعین کے سامنے صداقت قرآنی کی تین دلائل نے ایک سے ایک بڑھ کر وہ سماں باندھ دیا کہ کبھی اہل آگرہ نے عمر بھر ایسا نہ دیکھا ہو گا۔ فرمایا۔ ذھق الباطل کی پیشگوئی نے بُت پرستی کو ایسا مٹایا کہ آج تیرہ سو سال سے مُلکِ عرب کو روئے زمین کے واسطے ایک معجزہ بنا دیا۔ موسیٰ کے دشمنوں کی مانند مخالفینِ خاتم النبیین کا جو حال ہونیوالا تھا۔ اُس کی پیشگوئی کیسے کھُلے الفاظ میں تھی۔ کن مصائب کے ایام میں آں حضرت ؐ کو کہا گیا تھا کہ کوئی تجھے قتل نہ کر سکے گا۔ پس کوئی نہ کر سکا۔ حالانکہ کرنے والوں نے حضرت عمر رضؓ جیسے بادشاہ کو اسلامی ہیبت کے زمانہ میں شہید کر ہی دیا۔ مرزا صاحب کا لیکچر رات کو ختم نہ ہو سکا۔ اس واسطے صبح پھر آپ کی تقریر ہوئی جس میں آپ نے قرآن شریف کے معجزات بیان کئے۔ اور بالخصوص حفاظت قرآنی کا معجزہ بالمقابل دیگر کتب مُقدسہ کے حوالہ سے اس خوبی کے ساتھ بیان کیا کہ حاضرین کے قوت ایمانی کے ازدیاد کا موجب ہوا اس کے بعد مرزا صاحب نے سامعین کو نصیحت کی۔ کہ وہ خود قرآن شریف کا ترجمہ پڑھیں اور اُس پر عمل کریں۔ تقوےٰ اختیار کریں۔ خدا خود انھیں قرآن شریف سکھلا دیگا۔ ان دونوں لیکچروں کے بعد ڈاکٹر صاحبان یوم سبت کی شام کو ڈاک گاڑی میں واپس تشریف لے آئے۔ کیونکہ اس سے زیادہ اُن کو رخصت و فرصت نہ تھی یہ بھی انہی کا کام ہے۔ کہ اپنی ملازمت اور دنیوی مشاغل کے ہاتھوں فرصت چھین کر دینی خدمات میں محو ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُنہیں جزائے خیر دے۔ اور دینی و دنیوی حسنات سے مالا مال کرے۔ ہفتہ کو بعد نماز مغرب میرا لکچر بر مضمون **کفارہ** تھا۔ جس میں میں نے عیسائیت کی تردید میں عام فہم باتیں پیش کیں۔ اور بائبل میں سے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دکھلایا لیکن میرے اتنے بیان سے سامعین کو سیری نہ ہوئی اور اتوار کی صبح کو میرا لکچر ہوا۔ جس میں میں نے مسلمانوں کو باہمی اتفاق کرنے اور مخالفین کے بالمقابل یکجائی کوشش کے ساتھ

سینہ سپر ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ اور کفارہ کی تردید میں مزید دلائل پیش کئے۔ اس کے بعد جناب خواجہ صاحب کا مضمون مولوی صدرالدین صاحب نے پڑھ کر سنایا جس سے سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ اسی شام کو مولوی صدرالدین صاحب کا مضمون وحی والہام پر تھا جس کے واسطے وقت مقرر تو ایک ہی گھنٹہ تھا۔ مگر اس مضمون کی خوبی نے سامعین کا دل ایسا اپنی طرف کھینچا کہ جب ایک مولوی صاحب کے اسرار پر سکرٹری صاحب نے مولوی صدرالدین صاحب کو اُن کے وقت کے ختم ہونے کی طرف متوجہ کیا۔ تو سامعین نے پکارا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ مولوی صدرالدین صاحب اپنے لیکچر کو ختم کریں اور ایک صاحب نے کھڑے ہو کر سامعین کی طرف سے بزور یہ بات پیش کی کہ لوگ اسی مضمون کو سننا چاہتے ہیں۔ غرض مولوی صاحب موصوف کا بیان تین گھنٹہ تک جاری رہا مولوی صاحب موصوف نے وحی والہام کی ضرورت اور قرآن شریف کی الہامی کتاب ہونے اور اُمت مرحومہ میں سلسلہ الہام کے جاری رہنے۔ اور ابتک اولیاء اللہ کے پیدا ہوتے رہنے پر نہایت پُرزور تقریر کی۔ جس کا سامعین پر بہت ہی نیک اثر ہوا اور یہ ہمارے دوستوں کی تقریروں میں سے آخری اور جامع اور نہایت ہی مقبول اور مؤثر تقریر تھی۔

دوسرے لیکچر مولوی صاحبان کا تو وہاں قحط ہی تھا اور ناظمین جلسہ نے جو قرب وجوار سے واعظین بلوانے کی کوشش کی تھی۔ اس میں ان کو بہت مایوسی ہو رہی تھی۔ کیونکہ بعض جگہ سے تو صاف انکار آیا اور بعض مولوی صاحبان نے حد ہی کر دی کہ سفرخرچ کا منی آرڈر تو وصول کر لیا مگر خود نہ آئے اور نہ اپنے نہ آسکنے کی معذرت کا کوئی خط لکھا۔ ایک صوفی نما مولوی صاحب کو دہلی تک کا سفرخرچ دیا گیا تھا کہ وہاں سے ایک مولوی صاحب کو لے آویں مگر ناظمین شاکی تھے کہ صوفی صاحب نے سفرخرچ کو حضرخرچ بنایا اور اخیر جلسہ تک آگرہ میں بلکہ پنڈال میں ہی دندناتے رہے۔ اس صورت میں قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اور لیکچر کتنے اور کس طرز کے ہوئے ہوں گے۔ اور ہم دوسرے وقتوں میں پورے طور پر شامل بھی نہیں ہو سکے تاہم جن واعظین کی تقریریں کو ہم سن سکے۔ اُن میں سے سب سے زیادہ قابل ذکر جناب مولوی عبدالغنی صاحب ہیں۔ مولوی صاحب کسی مدرسہ میں ملازم ہیں اور تجارت بھی کرتے ہیں۔ آپکے دو بیٹے دو کانوں کا انتظام کرتے ہیں پس آپ دنیوی حیثیت سے ایک مالدار آدمی ہیں۔ لیکن نہایت ہی سادہ مزاج۔ سادہ لباس۔ علوم عربیہ سے خوب واقف۔ قرآن شریف کی آیات اور احادیث آپ کو خوب یاد ہیں۔ نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھ آپ وعظ فرماتے ہیں اور اپنے وعظ میں ان معائب اور معاصی کو جو ان کے وطن کے امراء اور عوام میں پائی جاتی ہیں بافصاحت دلیری کے ساتھ ذکر کرتے اور لوگوں کو نیکی کے اختیار کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہیں اُنھوں نے تقوے کی طرف نہایت زور سے لوگوں کو بلایا۔ اور ان کے دو وعظ ہوئے۔ ایک مختصر وعظ مولوی رمضان صاحب کا بھی ہمنے سنا جو خاص آگرہ کے مولوی صاحب ہیں۔ ایک صاحب مولوی عبدالواجد نام باہر سے تشریف لائے تھے۔ جنھوں نے سنسکرت کے شلوک پڑھنے اور بھجن بنانے اور گانے اور اس طرز میں آریوں کا رد کرنے میں خاص مشق حاصل کی ہوئی ہے اُن کے بھجن سامعین کو بہت خوش کرنے والے ہوئے۔

نظمیں چند شاعران فصیح اللسان نے اپنی نظموں سے سامعین کو خوش وقت کیا۔ جن میں سے ایک نظم بعنوان **فغان** جو کہ ہمیں صاحب فغان جناب اخضر کی مہربانی سے دستیاب ہوئی۔ درج ذیل کرتے ہیں:-

اب جہاں دُکھ درد کہنے کے لئے جاتے ہیں ہم
دِل کے ٹکڑوں کو زبان پر رکھ کے دکھلاتے ہیں ہم
المدد اے حاضر وغائب ہمارے .. .. المدد
بیکسی پر اپنی آزردہ ہوئے جاتے ہیں ہم
ناز پروردہ ہیں یارب ہم ترے محبوب کے
اور دِل خون گشتہ اپنا تجھ کو دکھلاتے ہیں ہم
تیرے ہو کر یہ ہمارا حال اے فخرِ اُمم
بات ایسی ہے جسے کہتے بھی شرماتے ہیں ہم
اِک زمانہ تھا تسلّی غیر کو دیتے تھے ہم
اِک زمانہ ہے کہ اپنے دم سے گھبراتے ہیں ہم
بوجھ غیروں کا اُٹھا لیتے تھے ہم سر پر کبھی
ابتو اپنا بوجھ بھی غیروں سے اُٹھواتے ہیں ہم
تہلکہ تھا کل ہماری تیغ عالمگیر .. .. کا
آج اپنی قوم ہی کو ہاتھ دکھلاتے ہیں ہم
دینے والے تھے ہمیں پہلے خدا کی راہ میں
اب خدا کی راہ میں ملجائے تو کھاتے ہیں ہم
اِک زمانہ تھا کہ ہم دُنیا کو دیتے تھے سبق
کُندی ابتو ہر اک مکتب میں کہلاتے ہیں ہم
کل ہمارا ذکرِ حُسن شاہدِ مقصود تھا
آج اپنا حال بھی کہنے سے شرماتے ہیں ہم
پڑھتے ہیں دن رات بیٹھے قصۂ اصحاب فیل
اور مورِ ناتواں سے بھی دبے جاتے ہیں ہم
ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ اُٹھ سکتے نہیں
زورِ بازوئے یداللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم
اب نہ وُہ اخلاق باقی ہیں نہ وہ ایثار نفس
اور شیدائے رسُول اللہ کہلاتے ہیں ہم
دوسروں کی کیا سُنیں اپنا ہی وہ قصہ ہے اب
ہوش میں کہتے ہیں اور بے ہوش ہو جاتے ہیں ہم
فکرِ لاحاصل ہماری خواب سے بڑھ کر نہیں
نیند آنکھوں میں ہے اور بیدار کہلاتے ہیں ہم
رہنمائے غیر تھے نقش قدم اپنے کبھی
رہنمائی کس کی اب خود ہی مٹے جاتے ہیں ہم
اور بڑھ کچھ اور بڑھ للہ اے بانگ جرس
کیا غضب ہے کارروان بنکر لُٹے جاتے ہیں ہم
رحم کر اے ابرِ رحمت دیکھ تو کیا حال ہے
آنسوؤں سے داغِ دل دھوتے ہیں دہلواتے ہیں ہم
ہم بھی کیا خواب پریشاں ہیں کسی مخمور کے
ذہن میں سو بار آآکر اُڑے جاتے ہیں ہم
یاالٰہ العالمین یا رحمۃ للعالمین
سب سے خالی ابتو اپنی جھولیاں پاتے ہیں ہم
لیکن اس پر بھی ہماری تو قناعت دیکھ لے
فاقے کرتے ہیں تری نعمت پہ اتراتے ہیں ہم
کیا نہیں اب بھی ہماری بھوک کا تجھ کو خیال
ایک در کے مانگنے والے تو کہلاتے ہیں ہم
تو نے جو احسان کئے ہیں ہم پہ وہ بھی یاد ہیں
تو جو پہلے تھا وہی اب بھی تجھے پاتے ہیں ہم
کیوں نہیں جھکتا ہے ہم پر اب ترا دستِ کرم
دن بدن کیوں تیری نظروں سے گرے جاتے ہیں ہم
تیری رحمت کی تو یارب اور ہی کچھ شان ہے
جس کے بوتہ پر اپاہج ہو کر اتراتے ہیں ہم

ہم نے مانا سب ہمارے حوصلے جاتے رہے
ہم نے مانا اپنی غفلت کی سزا پاتے ہیں ہم
ہم کو اپنے پاؤں کی لغزش سے کب انکار ہے
پستی ہمت سے اپنے خود ہی شرماتے ہیں ہم
رہ کر مالک ہے تو مختار کہلاتا ہے تو
پھر بھی ہم بندے ہیں اور مجبور کہلاتے ہیں ہم
تجھ سے کچھ کہنے کے لائق تو ہمارا منہ نہیں
یارب اتنا عرض کرکے چُپ ہوئے جاتے ہیں ہم
اب جو باقی ہے مسلمانوں کی ہستی دیکھ لے
صاحب معراج کی پیاروں کی پستی دیکھ لے

خادم علی خاں اخضر ابن کرڑہ آگرہ

شہر آگرہ علی گڈھ کے سفر میں کبھی میں اور مولوی صدرالدین صاحب آگرہ گئے تھے اور روضۂ تاج محل دیکھا تھا۔ اور تاج کے کچھ حالات بھی اس وقت درج اخبار کئے تھے۔ اسواسطے اب اس کے متعلق کچھ لکھنا ضروری نہیں معلوم ہوتا۔ سوائے اس کے کہ آگرہ جانے سے قبل ہمارے مکرم دوست مولوی مرزا کبیرالدین صاحب کا جو خط آیا تھا اس میں سے چند الفاظ یہاں درج کر دوں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"معلوم ہوا کہ آپ بحکم حضرت قبلہ خلیفۃ المسیح دارالسلطنت اکبرآباد مورخہ ۲۴ مئی سنہ ۱۲ء کو تشریف لے جانیوالے ہیں۔ بڑی خوشی میں ہوں کہ آپ تاج گنج رونق افروز ہوکر مقابر ممتاز محل اور شاہ جہان ملاحظہ فرماوینگے اور تماشا قدرت دیکھیں گے۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے ایسی بستی نہ دیکھی ہوگی۔ جس کے سب دروازوں پر قرآن شریف لکھا ہوا ہے۔ اور گ لڈنگ۔ اِسٹون۔ اور عقیق و لاجورد پیتونیا وغوری و بادل وکہربا وابری و تامراء کہ سب سنگ ہیں اور شاہ جہان کی قبر سے جہاں ہیں۔ کنارے دریائے جمن کے متصل کبیر کا بھی جھونپڑا ہے۔ مگر اس میں آجکل سرکاری ہسپتال عورتوں کا ہے کرڑہ پھولیل میں واقع ہے ایک مدت ہوئی کہ میں نے موڑ کے بھی اپنے وطن کو نہیں دیکھا میں تو اپنا وطن قادیان کو جانتا ہوں اور بقول صادق اس آرزو میں کبیر کی جان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدموں کی خاک میں آخری نیند نصیب ہوجاوے دیکھئے یہ تمنا کب تک پوری ہو اور دُعا کرتا رہتا ہوں دابۃ الارض پر اور زمین پر کہ الٰہی مفتی محمد صادق صاحب کو قیامت تک زندہ رکھ اور انکی اولاد پھولے اور پھلے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں خلیفہ نور الدین صاحب نظر آتے ہیں۔ اور محمد صادق کی شکل میں میاں محمود احمد صاحب و میاں خواجہ کمال الدین صاحب۔ اور سب کو ہم نفس واحد کی طرح یقین کرتے ہیں آپ آگرہ پہونچکر حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس دتاولی کہ یہ صاحب گھٹیا اعظم خاں متصل چھلی اینٹ شہر آگرہ میں رہتے ہیں۔ خلیفہ رشید الدین صاحب کے ملنے والے ہیں۔ عاجز کو بھی جانتے ہیں ضرور ملئے گا۔ میرا پتہ اُن سے اسی قدر کہ کبیرالدین احمد گارڈ کہ جو آپ کو لکھنو اسٹیشن پر ملا تھا اور آپنے اس کو اور اس نے آپکو تحفہ نبارس بھیجا تھا۔

آگرہ میں ڈپٹی امداد علی صاحب مرحوم کا کتب خانہ ہے اور یہ ایک لائق مذہبی انسان تھے۔ پنجہ پر مکان ہے ہوسکے تو کتب خانہ ملاحظہ فرمالیجئے گا۔ والسّلام"

برادر کبیر کے خط کی تعمیل میں حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ کتب خانہ کو تلاش کیا گیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ فروخت ہوکر حیدرآباد دکن چلا گیا ہے روضۂ تاج محل کے علاوہ آگرہ میں قابل دید وہاں کا قلعہ ہے۔ جسے اور اس موجودہ شہر کو حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ علیہ الرحمۃ نے ۱۵۵۸ء میں بنایا تھا اور اسی واسطے اس شہر کا اصلی نام اکبرآباد ہے۔ آگرہ دراصل ایک اور بستی کا نام ہے۔ جو دریا کے اُس پار اب تک موجود ہے اور کرشن مہاراج کے زمانہ میں بھی تھی۔ لیکن اب اس سارے شہر کو آگرہ ہی کہتے ہیں۔ یہ قلعہ اکبر نے بنایا اور جہانگیر اور شاہجہان نے اس پر شاندار عمارتیں بنائیں سب سے زیادہ دلچسپ قلعہ کی شاندار موتی مسجد ہے جو نہ صرف اسلامی شان و شوکت کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے بلکہ اُس محبت اور اخلاص کا بھی پتہ بتلاتی ہے۔ جو کہ مسلمان بادشاہوں کو اپنے دین قویم کے ساتھ تھا۔ دیوان عام کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی خوشنما مسجد بنی ہوئی ہے۔ جو نگینہ مسجد کہلاتی ہے۔ بیگمات کے واسطے الگ ایک مسجد ہے۔ روضہ تاج محل کے پاس بھی مسجد اور مدرسہ موجود ہے اور تمام عمارت پر چاروں طرف اور دروازہ پر قرآن شریف کی سورتوں کی سورتیں لکھی ہوئی ہیں۔ شہر آگرہ میں اب بھی تین سو کے قریب مساجد ہیں مگر اکثر غیر آباد ہیں۔ تعجب اور حیرت سے یہ بات سُنی گئی۔ کہ ایک مسجد ایسی غیر آباد تھی۔ کہ اس میں سُورنی نے بچے دیئے اُمراء دین سے اور دینی کاموں سے بالکل بے پرواہ اور غافل ہیں۔ غربا بھی دینی اُمور سے بہت کم واقف ہیں۔

عیسائیت آگرہ میں عیسائیت حضرت اکبر بادشاہ کے زمانے سے ہے۔ سُنا گیا ہے۔ کہ اکبر کی ایک بی بی عیسائی تھی۔ جیسا کہ آپ کی بعض بی بی ہندو راجاؤں میں سے تھیں۔ حضرت اکبر نے غیر مذاہب اہل کتاب کی لڑکیاں اسلامی شریعت کے مطابق بیاہ کر کر اس سے بہت سے دینی اور دنیوی فوائد مدنظر رکھے تھے غرض اسی زمانہ میں عیسائیوں کے رومن کیتھلک فرقہ کے بڑے بڑے گرجے اور کوٹھیاں اب تک موجود ہیں اور ان کے علاوہ پراٹسٹنٹ عیسائیوں نے انگریزی راج کے زمانہ میں وہاں کئی ایک کالج اور اسکول اور مشن قائم کئے ہیں۔ ایک دن دوپہر کے وقت جبکہ میرے رفیق ایک بوٹ فیکٹری کا ملاحظہ کرنے کے واسطے تشریف لے گئے تھے میں ایک مشن کمپونڈ کے ملاحظہ کے واسطے چلا گیا جہاں رومن کیتھلک گرجہ کے دو پادری صاحب فادر جیمز اور فادر نارمن سے چند باتیں ہوئیں جن کو خلاصتہً درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

صادق۔ کیا پراٹسٹنٹ آپ لوگوں کے نزدیک عیسائی ہیں؟

پادری۔ وہ عیسائی کہلاتے ہیں مگر اصلی عیسائی نہیں ہیں

صادق۔ کیا انکو نجات حاصل ہوگی۔

پادری۔ جب کہ وہ خداوند کی کلیسیا سے جان بوجھ کر علیحدہ ہیں تو ان کو کیونکر نجات ہوسکتی ہے۔

(نوٹ۔ ناظرین کی اطلاع کے واسطے اسجگہ اس بات کا لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا اصلی اور پورا فرقہ جس کی بنا یسوع کے سب سے بڑے حواری پطرس نے شہر روما میں رکھی تھی وہ رومن کیتھلک فرقہ کہلاتا ہے اسی فرقہ کے مقدسین سے بگڑ کر اور بغاوت کرکے عیسائیوں میں ایک نیا فرقہ بنا تھا جس کی آگے بہت سی شاخیں ہیں اور اس کا نام پراٹسٹنٹ فرقہ ہے۔ پراٹسٹنٹ کے معنے ہیں **معترض**۔ لودیانہ کا نورافشاں۔ بٹالہ کا بیرنگ اسکول لاہور کے پادری ہادل صاحب۔ راولپنڈی کے مسٹر جمیل یہ سب فرقہ معترضین کے ممبر ہیں۔ مسٹر جمیل کا ذکر بالخصوص اسواسطے یہاں آگیا ہے۔ کہ وہ خیمہ کٹاس پر مولوی کرم داد صاحب

کرم داد صاحب کے ساتھ گفتگو مذہبی نہ کرسکنے کی کمزوری پر یوں پردہ ڈالتے تھے کہ چونکہ بعض (جاہل اور نام کے) مسلمان احمدیوں کو مسلمان نہیں جانتے اسواسطے ہم تمہارے ساتھ گفتگو نہیں کرتے۔ اس کا معقول اور مدلل جواب ہمارے دوست شیخ رحیم بخش صاحب نے اسی وقت دے دیا تھا جو کہ سفر دوالمیال میں ذکر کیا جائے گا۔ لیکن اسجگہ اتنا کہنا کافی ہے کہ مسٹر جمیل اور اون کے پادرا اور وہ مرکین اصحاب جن کی خیرات کے روپیہ میں سے مسٹر جمیل کا نان ونفقہ مہیا کیا جاتا ہے۔ اُن سب پر یسوعیین کا ایک جم غفیر کفر کا فتوے لگا کر انہیں دین عیسویت سے خارج کرچکا ہے۔ ایڈیٹر)

صادق - آپ میں اور پراٹسٹنٹ عیسائیوں میں بڑے بڑے فرق کون سے ہیں۔

پادری - پہلا فرق تو ہماری بائبل اور ان کی بائبل کے درمیان ہے ہماری بائبل میں کتابیں کی کتابیں ایسی ہیں۔ جن کو پراٹسٹنٹ لوگوں نے بے اعتبار قرار دے کر اپنی کتاب میں سے نکال دیا ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ ہم سب ایک سلسلہ میں منسلک ہیں اور ہم سب کا اعلے مذہبی حاکم پاپائے اعظم ہے وہ لوگ اپنا اپنا موکھ لئے پھرتے ہیں۔

تیسرا فرق یہ ہے کہ وہ صرف کفارے کو ضروری سمجھتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اعمال بھی ضروری ہیں۔

صادق - آپ کے ہاں ایک اتحاد والی بات بہت عمدہ ہے اور بائبل میں جو فرق ہے یہ قابل افسوس ہے لیکن کفارے اور اعمال کے متعلق جو آپنے فرمایا ہے اس معاملہ میں پراٹسٹنٹ شاید معذور ہوں کیونکہ جب کفارے سے نجات ہوگئی۔ تو پھر اعمال کی ضرورت ہی کیا ہے۔

پادری - اعمال کیضرورت ہے۔ یعقوب رسول نے ایسا ہی ظاہر کیا ہے کہ اعمال کے سوائے نجات نہیں اور کفارے کی ضرورت یہ ہے کہ آدم اور حوا کا ابتدائی گناہ جو انسان کی نسل میں چلا آتا ہے اس سے ہم کو نجات حاصل ہو۔

صادق - اگر کفارہ اس گناہ سے نجات دلاتا ہے۔ تو اس گناہ کی جو سزا لکھی ہے کہ مرد پیشانی کے پسینہ سے روٹی کھائے گا اور عورت درد سے بچہ جنے گی۔ یہ سزا اُن لوگوں سے کیوں دُور نہیں ہوئی۔ جو کفارے پر ایمان لاتے ہیں۔ آپ کی پیشانی پر بھی پسینہ آیا ہوا ہے۔

پادری - اوہ! یہ سزا تو نہیں ٹل سکتی یہ تو ہمیشہ قائم رہے گی

صادق - پھر کفارے کا ثبوت کیا ہوا؟

پادری - ثبوت یہ ہے کہ خداوند کا کلام کہتا ہے۔

صادق - پھر یہ سوال ہوگا کہ خداوند کا کلام ہونے کا کیا ثبوت ہے اور بھی کتب دنیا میں ہیں۔ جو کلام آلہی کہلاتی ہیں۔

پادری - ثبوت یہ ہے کہ بائبل میں پاکیزگی ہے جو ان میں نہیں

صادق - مثلاً میں نے قرآن شریف پڑھا ہے وہ بہت پاکیزہ کتاب ہے۔

پادری - قرآن میں ایک سے زیادہ شادی جائز لکھی ہے اسواسطے وہ پاک نہیں ہوسکتی۔

صادق - بائبل میں اس کا عملی ثبوت موجود ہے کہ خدا کے نبیوں نے اور پیاروں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں حضرت ابراہیم۔ حضرت داؤد وغیرہ۔ بائبل نے ان نبیوں کی بڑی تعریف کی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ شادی کرنا پاکیزگی کے خلاف ہوتا تو وہ کیوں کرتے۔

پادری - ہاں اُن نبیوں نے کی مگر مسیح نے نہیں کی۔

صادق - مسیح نے تو ایک بھی نہ کی مگر اُن نبیوں کی تعریف اور ذکر بھی اسی بائبل میں موجود ہے اور اگر پاکیزگی کا معیار یہی ہے جو آپنے بیان کیا ہے تو پھر ساری بائبل میں ان نبیوں کا ذکر اور انکی مثال موجود ہے ایک شخص کا معاملہ بطور شاذ کے ہے ایسا ہی کسی ایک شادی نہ کرنے والا کا ذکر قرآن شریف سے بھی نکل سکتا ہے۔ مگر یہاں سوال کسی خاص شخص کے متعلق نہیں بلکہ ساری کتاب کے متعلق ہے۔

پادری - ذادر لوگ سو رہے ہیں میں ڈرتا ہوں کوئی جاگ نہ پڑے اس واسطے میں زیادہ گفتگو نہیں کرسکتا۔

شکریّہ

سفر آگرہ کے حالات ختم ہوئے اور ضروری ہے کہ اب میں ان صاحبان کا شکریہ ادا کروں جن کی مہربانی سے ہمیں اس سفر کے ثواب کا موقعہ ملا ہے اور ان کے ذریعہ سے ہمیں آگرہ میں ہر طرح کا آرام پہونچا۔ استقبالیہ کمیٹی کا میں پہلے شکریہ ادا کرچکا ہوں۔ انجمن کے معزز سکرٹری علی احمد خاں صاحب اور ان کے عزیز غلام صفدر خاں صاحب جنہوں نے یہ سارا انتظام اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ عنایت اللہ خاں صاحب اور احمد حسین صاحب جو رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے اور نہایت جوش کے ساتھ اپنے دینی کام میں مشغول رہے۔ اور جن کے دلوں میں اسلامی خدمت کے لئے ایک خاص جوش ہے۔ بہت شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہمارے مکرم دوست میرے ہمعصر جناب واحد یار خاں صاحب اڈیٹر رسالہ العزیز ایک علم دوست فہیم آدمی ہیں انہی کے مکان پر ہم پناہ گزین تھے محمد عنایت اللہ خاں صاحب کے چچا بزرگوار جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ انھوں نے اپنے ہاں ایک شادی کی تقریب پر ایک بڑی عمدہ مثال قائم کرنی چاہی تھی کہ تمام رسوم کو توڑ کر ایک ہزار روپیہ دینی خدمات کے واسطے انجمن اسلامیہ میں دیدیا جاوے مگر عمائد آگرہ پر افسوس ہے کہ انھوں نے خانصاحب موصوف کے ساتھ اس کام میں امداد نہ کی اور اگر دوسرے لوگ صرف اقرار ہی کردیتے کہ وہ بھی آیندہ ایسا ہی کرینگے تو خانصاحب نیک نمونہ قائم کر دکھاتے پھر بھی انھوں نے پچاس روپے انجمن کے حوالہ کیا۔ جزاہ اللہ الخیر۔ مولوی محمد شعیب صاحب جنھوں نے قلعہ کی سیر کرائی یہ سب صاحبان شکریہ کے مستحق ہیں بلکہ آگرہ کی وہ پبلک بھی جنھوں نے ہمارے لیکچر سُنے اور جلسوں کو رونق دی اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے

آگرہ میں احمدیّت

سفر آگرہ کی رپورٹ بلحاظ اُن لکچروں کے جن کے واسطے ہم بُلائے گئے تھے۔ ختم ہوگئی ہے اور یہ پرچہ بدر اسی رپورٹ کے سبب آگرہ میں بہت دلچسپی کے ساتھ دیکھا اور پڑھا جائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اخبار در آگرہ میری اس آخری سُرخی سے متعجب نہ ہوں گے کیونکہ وہ سب جانتے ہیں کہ میں احمدی ہوں اور میرے رفقاء جو آگرہ میں گئے سب احمدی تھے یہ اخبار احمدی ہے اور اس کے خریدار قریباً سب احمدی ہیں یہ احمدیت ہی کی برکت ہے جس نے ہمارے لیکچروں کو سامعین کے سامنے ایسا مقبول اور موثر بنایا پس یہ قدرتی بات ہے کہ ہم اس نعمت کو چھپا نہیں سکتے اور اس کے آثار ہمارے اقوال افعال حرکات میں ہر جگہ نمایاں رہتے ہیں۔ خواجہ صاحب کا وہ مقبول عام لکچر جو سال گذشتہ میں ہوا گو اس میں احمدیت کا کوئی ذکر مطلقاً نہ ہوا ہو تاہم خواجہ صاحب کی شکل کا سامنے کھڑا ہونا ناظرین کے خیالات کو اگر احمدیت کے ایک نمونے پر غور کرنے کی طرف کشاں کشاں لے گیا ہو تو یہ ایک قدرتی بات ہے جس کو نہ خواجہ صاحب روک سکتے ہیں اور نہ سامعین میں سے کوئی شریف آدمی ایسا بد فطرت ہوسکتا ہے کہ لیکچرار کی شخصیت پر حاسدانہ اور مفسدانہ منہ مارے۔ غرض خواجہ صاحب کے لکچر کی قبولیت کے ساتھ آگرہ کے فہیم لوگوں کے دلوں میں احمدی علماء کی ایک عزت و وقعت پیدا ہوئی۔ جو اس سال ہم لوگوں کو بُلانے کی محرک تھی اور اگر سکرٹری صاحب کو اور جگہ سے علماء مل جاتے تو شاید ہم سب کے جانے کی ضرورت بھی نہ ہوتی لیکن جب انھیں سب طرف سے مایوسی ہوئی اور بعض مولوی صاحبان نے خرچ لے کر بھی نہ آئے اور خواجہ صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ خود بمعہ رفقاء تشریف لے جائیں گے۔ اور خرچ بھی اپنا آپ کریں گے۔ انجمن آگرہ پر بوجھ نہ ہوگا اور اس وعدہ کو انھوں نے بخوبی پورا کیا۔ تو وہاں ہمارے سات لیکچر ہوئے اور اس پہلی قبولیت کا یہ اثر تھا کہ سامعین نے نہایت شوق کے ساتھ ہمارے لیکچروں کو سُنا اور ہمارے لیکچر عام اسلامی مضامین پر تھے لیکن بے تکلف طور پر اگر مضامین کے اندر کہیں حضرت مرزا صاحب کا نام یا کچھ ذکر ہوا اور اتفاقاً ایسا ہر ایک لیکچر میں ہوتا رہا تو سامعین نے اس پر کسی کورانہ تعصب کا اظہار نہ کیا اور خوشی سے ان سب مفید اور معقول باتوں کو سنا بلکہ بعض احباب نے درخواست کی کہ وہ ہمارے سلسلہ کے مفصل حالات سننا چاہتے ہیں۔ جو کہ ایک خاص جلسہ میں جو ہمارے قیام گاہ پر ہوا۔ قریباً چار گھنٹہ تک سنائے گئے اور لوگوں کے اعتراضات کے جواب دئے گئے جس سے بہتوں کے دلوں میں جو غلط فہمیاں اس سلسلہ کے متعلق تھیں دور ہوگئیں اور ایک نیک اثر پھیلا اور ہمیں اس امر کی خوشی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی یہ خواہش کہ آگرہ جیسی ویران (بلحاظ روحانیت) جگہیں بھی وعظ ہونے چاہئیں اس رنگ میں بالآخر پوری ہوئی۔ آگرہ میں خاص وہاں کا رہنے والا تاحال کوئی احمدی نہیں مگر باہر کے تین آدمی وہاں احمدی ہیں۔ وہ میڈیکل اسکول کے طالب علم ہیں ایک میاں فتحدین صاحب دوسرے مسٹر فیاض الدین صاحب بھاگلپوری تیسرے ڈاکٹر صاحب جو چھاؤنی میں رہتے ہیں چوتھے صاحب ایک نئے احمدی ہوئے مگر وہ بھی آگرہ کے نہیں ہیں جس دن میں پادری صاحب کو ملنے گیا تھا اس دن پادری صاحبان سے فارغ ہوکر میں کسی ضرورت کے سبب ایک سرائے میں گیا وہاں ایک حاجی صاحب فیض آباد کے رہنے والے ملے کوئی دس پندرہ منٹ ان کے ساتھ سلسلہ کی گفتگو رہی نتیجہ یہ ہوا کہ میں ان کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لایا ہوں کہ انھیں حضور کے خدام میں داخل کیا جاوے ان کا اسم گرامی حاجی [illegible] علی صاحب ہے

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۵/

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند - جالا پھولا - پڑوال - سُبل - سرخی اور ابتدائی موتیا بند کیلئے مفید ہے - قیمت سرمہ اول فی تولہ ۱۲ - قسم دوم ۸ - قسم سوم ۴ - اصلی ممیرہ جسکی قیمت اصلی ۵ روپے فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے ۲ آنے قیمت سے فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات سے پیچھے اب رہے ۔ کر دیا ۔

ترکیب استعمال: - ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے -

یہ سرمہ خاصکر گرمی کے موسم میں جسکی آنکھیں دکھتی ہوں تو اُن کے لئے بہت مفید و مجرب ہے ۔ (احمد نور)

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت دو تولہ ۱۲/ ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ہانشی ریشمی اور سوتی ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں + المشتہر احمد نور - کابلی مہاجر (سوداگر قادیان ضلع گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۴/ محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہرا اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار آنا پیٹ کا درد - بدہضمی - متلی - اشتہا کا کم ہونا ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں - قیمت ۸/ محصول ۵/

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت نمبر ۵-۶ اسٹریٹ کلکتہ

کتاب چشمہ زندگی پر اہل ملک کی متفقہ آواز ۲/۱۳

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں - جناب کی تصنیف چشمہ زندگی کو مینے دلچسپی سے پڑھا نیز کل کانگریس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے مہتہ سیتارام دت - کویرنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت ہی قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر ۹ مارچ ۱۲ء

خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر سردار خان - بابا خان صاحب پشاور چشمہ زندگی واقعی چشمہ زندگی ہے پبلک کیواسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جسکی قدر بہت ضروری ہے "

مشہور علامہ جناب پیر مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں "آپکی کتاب چشمہ زندگی واقعی اسم بامسمیٰ رفاہ خلق کیلئے یہ ہدایات نہایت ہی ضروری اور مفید تھے جنکی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرماکر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا - حمد بیحد اور ثنا بے حد اسی وحدہٗ لاشریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کیلئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیر خواہ قرار دیا خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل قدر ہدایات سے لیا" نوٹ - عدم گنجایش مانع طوالت ہے

ہندوستان کی ایک غیر معمولی طبی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خانصاحب رئیس اعظم دہلی میںنے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی - لائق مولف نے اسکے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے + آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج بی اے سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور فرماتے ہیں آپکی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں +

آنریبل خان بہادر سیٹھ ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ اُردو علم ادب میں کتاب چشمۂ زندگی قابل قدر اضافہ ہے +"

نوٹ - یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین ۱۸×۲۲/۸ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے قیمت فی جلد ۲/ محصول ۳/ - دو جلد پر محصول معاف

فہرست مضامین مختصراً

منی کی پیدائش جائے رہایش باتصویر رنگین مشرح - خطرناک آگ تیز زہر - زنانہ تناسلی اعضاء بالقدیر رنگین مشرح - منی اور رج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت - ویدک و یونانی خیالات - شادی کے متعلق ویدک - مغربی اور اسلامی خیالات - حمل بالتشریح - مکمل ہدایات قابل دید - حاملہ زچہ - بچہ کے متعلق مفصلاً عام جسمانی اعضائے باتصویر رنگین مختصراً ذرائع صحت اسباب الامراض - ویدک اصول صحت - اصول علاج - اصول تشخیص - بیانی سے تمام امراض کا علاج باتصویر مشرح مدلل - خواص الاشیاء بمعہ مرکبات - امراض منی کا مکمل علاج بمعہ نسخہ جات - وغیرہ وغیرہ +

پتہ: - سیتارام دت - ویدکویرنجن

آدتیہ اوشدھالیہ صدر بازار - راولپنڈی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR QADIAN

عام قیمت پیشگی ۸ عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

قادیان ضلع گورداسپور

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر راس صد

چار روپے پیشگی

جلد ۱۱

۷ رجب ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ جون ۱۹۱۲ء مطابق ۷ ہاڑ سمت ۱۹۶۹

نمبر ۳۴

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

سفر لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ خدام جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ۱۵ جون یوم السبت کی صبح کو قادیان سے لاہور تشریف لے گئے۔ اور اسی دن شام کو ۵ بجے کے قریب حضرت نے ایک مختصر خطبہ کے بعد مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کی بنیاد کی پہلی اینٹ رکھی اور آپ کے بعد صاحبزادگان حضرت محمود احمد صاحب۔ بشیر احمدؐ صاحب۔ شریف احمدؐ صاحب اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے ایک ایک اینٹ اپنے دست مبارک سے دعا کرتے ہوئے رکھی۔ اور تمام جماعت نے مکان کے بابرکت ہونے کے لئے دعائیں کیں۔ ۱۶ جون کی صبح کو مسجد احمدیہ میں ۹ بجے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب نے ایک تقریر کی۔ آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت احمدیہ کو ضروری نصائح اور ہدایات دیں۔ شام کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک تقریر کی۔ اور ۱۷ جون کی صبح کو بھی حضور کی ایک تقریر ہوئی۔ ان تقریروں کا مناسب اقتباس و اختصار انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کیا جائیگا ۱۷ جون تین بجے لاہور سے امرتسر آئے۔ جہاں چند گھنٹے آرام کرنے کے بعد رات کو بارہ بجے بٹالہ پہونچے۔ اور رات وہاں ٹھہرے۔ اور احباب بٹالہ نے باصرار تمام منگل کا دن بھی حضرت کو بٹالہ میں ٹھہرا لیا۔ لیکن بعض احباب حضور کی اجازت سے قادیان چلے آئے۔ حضور نے امرتسر میں بھی ایک مختصر وعظ کیا۔ حضور کے ساتھ اس سفر میں یہ احباب تھے۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ میاں بشیر احمد صاحب۔ میاں شریف احمد صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے اہل بیت اور صاحبزادگان۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ عاجز راقم۔ مولوی سید عبد الستار صاحب افغان۔ مولوی ابو الحمید صاحب سب رجسٹرار حیدر آباد دکن۔ مولانا مولوی سعید احمد صاحب مدرس دینیات حیدر آباد دکن۔ میاں غلام حسین صاحب کلرک دفتر نظارت صدر انجمن۔ بعض دیگر دوست قادیان علاوہ ان کے امرتسر سیالکوٹ۔ وزیر آباد مقامات سے بھی بہت سے دوست حضرت کی زیارت کے واسطے لاہور پہنچے امرتسر میں بھی حضرت نے ایک مختصر وعظ کیا۔ حضرت ام المومنین حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب و نواب صاحب بمعہ اہل بیت لاہور میں ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب علاقہ گورداسپور کے ایک حصہ میں دورہ کر کے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں

تحفہ نور

ہمارے مکرم دوست اکبر شاہ خاں صاحب نے جو بے نظیر تحفہ حضرت خلیفۃ المسیح کی سوانح کا جمع کیا ہے اس کے چھپانے میں خانصاحب کی امداد کی طرف احباب کو بہت جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ یہ بیش قیمت نسخہ جلد احباب کے ہاتھوں میں پہنچ جاوے پیشگی قیمت کے طور پر علی الحساب ایک روپیہ فی خریدار سر دست مانگتے ہیں۔

ضرورت ملازمت

ہمارے ایک دوست ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ بیکار ہیں کیا کوئی صاحب انکی امداد کر سکتے ہیں تاکہ وہ ملازم ہو جاویں۔

پاس

امتحان انٹرنس میں مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۹ میں سے دس لڑکے پاس ہوئے۔ پاس ہونے والوں کے نام یہ ہیں عبد الستار خاں۔ گل محمد خاں۔ فضل احمدؐ۔ حفیظ اللہ۔ عبد الرحیم۔ محمد یعقوب۔ لال دین۔ عبد الحی۔ عبد اللطیف محمد اسماعیل۔ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی اور نتیجہ ناظمین مدرسہ کو مبارک کرے۔

صراط المستقیم

جناب مفتی محمد دین صاحب وکیل گجرات کا لکچر جو وکیل صاحب موصوف نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں ۵۔ اپریل ۱۹۱۲ء کو دیا تھا صرف آیات قرآنی سے ترتیب وار یہ دکھایا ہے کہ صراط مستقیم کیا ہے اور وہ کس طرح سے حاصل ہو سکتا ہے اور اس کے کیا فوائد ہیں۔ بالآخر خلافت کو صراط مستقیم کا نتیجہ ثابت ...

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیانندی مت اور فلسفہ جدید

حضرت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا لیکچر جو شاہ صاحب نے آگرہ کی انجمن ہدایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں ایک بڑے مجمع کے سامنے پڑھا۔

دیباچہ

الم - تلک ایت الکتاب الحکیم - ھدیً و رحمۃً للمحسنین - الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ و ھم بالاخرۃ ھم یوقنون - اولئک علیٰ ھدیً من ربھم و اولئک ھم المفلحون - و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین - و اذا تتلیٰ علیہ آیتنا ولیٰ مستکبرا کان لم یسمعھا کان فی اذنیہ وقرا فبشرہ بعذاب الیم - ان الذین امنوا و عملوا الصالحات لھم جنت النعیم - خالدین فیھا وعد اللہ حقاً و ھو العزیز الحکیم -

ترجمہ - (الم) یعنے اللہ ہی اصل حقائق کا جاننے والا ہے اس لئے اس کی کتاب ہی انکشاف حقیقت کا موجب ہو سکتی ہے - یہ ذیل کی باتیں حکیم کتاب سے ہیں یعنے اعلےٰ سے اعلےٰ فلسفہ اور حکمت اور دانائی کی باتیں جس کتاب میں ہو سکتی ہیں - یہ آیات اسی کتاب کی ہیں اور وہ مسائل جو اس میں بیان کئے گئے اون سے وہ لوگ ہی جو محسن ہیں فائدہ اٹھا سکتے ہیں - محسن وہ ہوتے ہیں - جو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر ہر ایک کام میں اور ہر وقت اللہ کے حضور دست بدعا رہتے ہیں اور اس کے فرمان کے ماتحت اپنے مال جیسی عزیز چیز کو بھی قربان کر دیتے ہیں اور آخرۃ پر بھی یقین رکھتے ہیں ایسی طبعیتیں جو محسن ہوتی ہیں ان مسائل سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں - اور اس کتاب حکیم کی بتائی ہوئی باتوں پر عملدرآمد کر کے اللہ تعالےٰ سے انعام حاصل کرتی ہیں اور یہی وہ انسان ہوتے ہیں جو فلاح یافتہ اور کامیاب کہلا سکتے ہیں وہ لوگ جو کہ محسن نہیں ہوتے یعنے اللہ پر ایمان نہیں رکھتے نہ اس کے لئے وقت اور مال خرچ کرتے ہیں - وہ بجائے ان مسائل میں غور کرنے کے فضول اور لغو اور ناقابل اعتبار باتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور بغیر علم کے اور بغیر سمجھنے کے ان کو بجائے ان معقول اور اعلےٰ حکمت اور فلسفہ سے بھری ہوئی باتوں کے صرف اللہ کی راہوں سے روکنے اور ان پر ہنسی اور مذاق اڑانے کی خاطر قبول کر لیتے ہیں وہ اصل راہوں سے بھٹک جاتے ہیں اس لئے دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں افسوس جب یہ حق اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں جن میں باطنی اور ظاہری علوم کی حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے - تو تکبر اور غرور سے لاپرواہ ہو کر ان پر سے گزر جاتے ہیں گویا کہ انھوں نے انکو سنا ہی نہیں اور ان کے کانوں پر . . . . محکم اور مضبوط حقیقتوں کی طرف سے پردے پڑے ہوئے ہیں - بس اے نبی اور اے مسلمانوں ان لوگوں کو اطلاع دیدو کہ ان کے لئے عذاب دردناک اس دنیا اور آئندہ زندگی میں ہوگا - ہاں ان لوگوں کے لئے جو ان حقائق پر ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالحہ سے اس کی آبپاشی کرتے ہیں ہمارا یہ قانون ہے کہ ہر ایک قسم کی نعمتوں کے باغ ہم انہیں عطا کیا کرتے ہیں وہ ان میں رہیں گے - یہ اللہ کا وعدہ ان دوگردہوں کی نسبت بالکل حق اور سچا ہے کیونکہ وہی سب سے زیادہ طاقتور اور غالب حکیم اور فلسفی ہے اس لئے جو وہ بتاوے وہی ضرور ہے کہ درست ہو - پھر فرمایا -

الم - ذالک الکتاب لاریب فیہ - یہ کتاب قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر ایک قسم کی ظاہری اور باطنی حقائق پر روشنی ڈالتی ہے اور جو کچھ یہ امور دنیا و معاد کے متعلق تعلیم کرتی ہے - وہ سب حق ہی حق ہوتا ہے ذرہ بھر بھی اس میں گنجائش غلطی یا سہو یا شک کی کسی زمانہ یا کسی وقت میں موجود نہیں ہوتی - ماسوائے اس کے جتنی کتابیں ہیں وہ غلطیوں اور شکوک سے پاک نہیں دیکھیں -

ان ہر دو آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حق ہی ہمیشہ غالب آتا ہے اور وہ قرآن مجید میں ہے - اس لئے جو ماسوائے قرآن کے اور کسی کتاب کو رہنما بناتا ہے وہ باطل کا پرستار ہے اسلئے اس کا انجام کبھی درست ثابت نہیں ہوتا - ذیل کا ہمارا مضمون اس کی عملی تائید کریگا -

دیانندی مذہب کی غرض و غایت

آریہ سماج ہندوازم کا ایک نیا فرقہ ہے - جس کی بنیاد سوامی دیانند صاحب نے عرصہ تقریباً چالیس سال کا گذرا ہندوستان میں ڈالی - اس فرقہ کے حالات اور تعلیم میں اگر غور کیا جاوے تو پایا جاتا ہے کہ بانی آریہ سماج کا اصل مدعا اس میں صرف یہ تھا کہ وہ ہندوازم کو ان خطرات سے بچائے - جس میں کہ موجودہ تعلیم آزادی خیالات اور مذاہب کے آپس میں میل جول نے ہندوازم کو ڈال رکھا تھا اور جس سے ڈر تھا کہ نوجوان - تعلیمیافتہ ہندو - ہندوازم کو خیرباد کہہ کر عیسائیت - دہریت وغیرہ فرقوں میں جا شامل ہوں اور اس طرح ہمیشہ کے لئے ہندوازم کا دنیا سے خاتمہ ہو جاوے -

ویدوں کے نئے معنے

اس درد کو دل میں لئے ہوئے پنڈت صاحب نے اس سماج کی بنیاد رکھی اور ایسے اصول شاستروں اور ویدوں کی مختلف شرحوں سے نکال کر دنیا کے سامنے پیش کئے اور اس کی تعلیم میں شامل کئے جو ہزارہا سال گذشتہ میں کبھی کسی وید بھاشکر یعنے شارح وید کے وہم و گمان میں بھی نہ آئے تھے - انکی بنا پر پنڈت صاحب موصوف نے ہزار سال کی بت پرست قوم کو جو اب تک بھی کروڑوں بتوں کی پوجا کرتی ہے اور جنھوں نے کبھی ایک خدا کے پجاری ہونے کا دعوےٰ نہ کیا تھا - ایک طرف تو اسلام کی توحید سے متاثر ہو کر وحدانیت کا اور دوسری طرف عیسائیت سے بچانے کے لئے تثلیث کا سبق سکھایا تا اگر اہل اسلام سے نوجوان تعلیم یافتہ ہندو احباب کو مقابلہ پڑے تو یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ خود موحد ہیں ان میں شامل ہونے سے بچ جاویں اور اگر عیسائیوں سے مقابلہ پڑے تو اپنے میں تثلیث کے اصول موجود پا کر ان سے بھی علیحدہ رہ سکیں اور اپنے مذہب کو اپنے لئے ہر طرح کافی سمجھیں -

ویدوں میں ایجادات

پھر پنڈت صاحب کی دوربین نظر نے معاملہ کو یہیں تک نہیں چھوڑا - بلکہ اس خطرہ عظیمہ کو محسوس کرتے ہوئے جو کہ موجودہ زمانہ کا فلسفہ ہر ایک مذہب کے لئے پیش کر رہا تھا نہایت عقلمندی سے اپنے عقائد کو اس طرح ترتیب دیا کہ موجودہ فلسفہ اور تعلیم کے خلاف بھی نہ پڑے تا جیسا کہ ضروری تھا تعلیم یافتہ نوجوانوں کے دماغ کو اگر کبھی اس فلسفہ کے اصول سے مقابلہ کرنا پڑ جاوے - تو وہاں بھی ان کو اپنے مذہب میں کوئی کمی نظر نہ آوے - اس پہلو میں پنڈت صاحب نے اپنی تعلیم میں یہاں تک زور دیا کہ سارے آج کل کی ایجادوں اور ترقیات کو بھی ویدوں سے نکال کر دکھانے کا دعوےٰ کیا اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ یہ ریلیں - تاریں - بیلون - ہوائی جہاز - توپیں - واسمات وغیرہ سب کچھ انہیں موجود ہے ماسوائے ان کے پنڈت صاحب نے اور طرح طرح کی دور از قیاس تاویلیں پیش کر کے ثابت کرنا چاہا کہ وید صرف مذہبی گائڈ ہی ہیں بلکہ علمی طور پر بھی ایک مکمل کتاب ہیں -

چونکہ غیر مذہب والے تو کیا خود ہندو بھی ویدوں کو نہیں پڑھ سکتے اور ان سے اکثر بالکل ناواقف ہیں - اس لئے جو کچھ پنڈت صاحب کے جی میں آیا - ان کی طرف منسوب کر دیا یہاں تک کہ عام لفظ پاتال جس کے معنے بہت ہی گہری جگہ کے سنا کرتے تھے اس کے معنے امریکہ سکھا کر دنیا کو یہ بتایا کہ ہندوؤں کے بزرگ ایسے امیر البحر تھے - جو امریکہ تک بھی ہو آتے تھے - اس بات کی کہ آیا واقعات - مشاہدات تاریخ یا کوئی اور قرائن ہی ان امور کو ثابت کرتے ہیں یا نہیں اس درد اور جوش میں پنڈت صاحب نے کچھ پرواہ نہ کی - اس کوشش میں پنڈت صاحب کو نقصان کی اس کمزوری نے جس کو بےجا تعصب کہتے ہیں اور جو مذہب کے سوال پر ہر ایک انسان کے دل میں (سوائے خدا پرست دل کے) اکثر پرانے عقیدہ کے متعلق پیدا ہو جاتا ہے - بہت فائدہ دیا - چنانچہ جو بات پنڈت صاحب نے اس طرح پیش کی - ہندو بھائیوں نے اس کو مذہب کی ایک خوبی سمجھ کر بغیر اس کی جانچ پڑتال کرنے کے قبول کی اور حقیقت یقین کر کے دنیا میں اس کی تبلیغ شروع کر دی اور ایسے جوش سے کام شروع کیا کہ ایک دفعہ تو دنیا کو اپنا عقیدہ ہیچ کر دکھایا - اگرچہ یہ کوشش پنڈت صاحب کی ہندوازم کو کچھ عرصہ تک ہر ایک قسم کے خطرہ سے بچانے کے لئے کافی تھی لیکن اس محبت نے جو پنڈت صاحب کو اپنے مذہب سے تھی آپ کو اسی پر قناعت کرنے نہ دی بلکہ اس خیال سے کہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے مذاہب کی خوبیاں ہی کسی غور کرنے والے دل کو اپنی طرف مائل کر لیں - آپ نے باوجود دوسرے مذاہب سے ناواقف ہونے کے ان پر ایسی بیدردی سے جا و بیجا حملے کئے اور ان کی صورت دنیا کو ایسی قبیح کر کے دکھائی کہ کوئی ذرا سی عقل رکھنے والا انسان بھی ان کی طرف متوجہ نہ ہو سکے اور یہ وہ حربہ تھا کہ جو عیسائی پادری صاحبان شروع سے اسلام کے خلاف چلا کر یورپ میں اپنے آپکو کامیاب سمجھتے ہیں - یعنے پنڈت صاحب نے انھیں ان کی تقلید کی -

خیر جو کچھ بھی ہوا اور جس طرح بھی ہوا - جیسا کہ ہم نے

اور عرض کیا ہے۔ لیکن ایک آریہ لٹریچر پڑھنے والا منصف مزاج انسان اس نتیجہ پر آئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس فرقہ کے بانی کی اصل غرض صرف ہندو نوجوانوں کو تبدیلی مذہب سے بچانا تھا اور اپنی گری ہوئی قوم میں قومیت کا جذبہ پیدا کرنا تھا مجھے اُمید ہے کہ ہمارے اس خیال سے ہندو بھائی بھی متفق ہوں گے۔

دیانند اللہ والوں سے نہ تھا

ہمارے اس خیال کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ باوجود مذہبی لیڈر ہونے کا دعوے رکھنے کے پنڈت صاحب نے کبھی اپنا کوئی خاص تعلق خدا سے نہیں ظاہر کیا۔ حالانکہ اس امر سے کوئی بھی انسان انکار نہیں کرسکتا۔ کہ خدا سے تعلق جوڑنا اور اس کی رضاء کو حاصل کرنا ہی اصل مدعا کسی مذہب کی پیروی میں انسان کے مدّ نظر ہوتا ہے لیکن یہ علامت پنڈت صاحب میں موجود نہ تھی اور ضروری ہے کہ جب خود ایک قوم کے مذہبی لیڈر یا مصلح کے ہی پیش نظر یہ بات نہ ہو تو اس کے پیروؤں کے پیش نظر وہ بات کس طرح ہوسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ آریہ قوم کے سامنے صرف ملکی اور قومی اصلاح ہی ہے۔ ذاتی یا اخلاقی اصلاح نہیں اور وہ روحانیات پر روشنی ڈال بھی کیسے سکتے تھے۔ وید میں تو مظاہر قدرت کو سامنے رکھ کر صرف اُس ادنےٰ معرفت کا ذکر ہے کہ جو عناصر پر معمولی غور کرنے سے پیدا ہوسکتی ہے اور جس سے عناصر پرستی کا امکان لازم تھا جیسے کہ ہوا۔

دیانند نے بُت شکنی کی

اگرچہ اس تحریک سے مسلمانوں کو تھوڑا بہت نقصان پہنچا لیکن ایک باریک بین انسان یہ ماننے بغیر نہیں رہ سکتا کہ درحقیقت اس سے اسلام کو بہت فائدہ ہوا اور وہ مشکل کام جس کے حل کے لئے بہت سے اہل دل اپنے دل کی اُمنگیں دل میں لئے ہوئے اس دار فانی سے گذر گئے۔ اور جس کے لئے نادانی سے محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے پاک دل انسانوں پر آج بھی سخت سے سخت توہین آمیز کلمات بولے جاتے ہیں۔ وہ مشکل اور کٹھن کام اسلام کی طرف راہنمائی کرنے کے پنڈت صاحب کی اس کوشش سے بغیر کسی تکلیف کے حل ہوگیا اس وقت جلال کا زمانہ تھا۔ پس گھر سے ہی بھیدیوں نے بغیر کسی جنگ کے بُت شکنی کی۔ چنانچہ اس جوش سے بھرے گھر کے بھیدی نے لاکھوں گھروں سے بُت پرستی کی بنیاد ہمیشہ کے لئے اکھاڑ دی اور اصل وجہ اس تھوڑی بہت کامیابی کی جو پنڈت صاحب کو اپنی اصلاح میں ہوئی۔ آپ کا یہی نیک کام تھا جس کے لئے ہم سب ان کی قدر کرتے ہیں۔ ماسوائے اس کے جو کچھ آپ نے کیا اوّل تو میرا خیال ہے کہ وہ آپ نے نہیں کیا بلکہ بعد کی آمیزش ہے لیکن خیر اگر مان لیا جاوے کہ آپ نے ہی کیا، تو وہ ملک کے لئے مفید ثابت نہیں ہوا لیکن بے عیب اور کمزوریوں سے پاک بہت تھوڑے انسان ہوتے ہیں اس لئے اس کے متعلق پنڈت صاحب قابل درگذر اور معافی ہوسکتے ہیں۔

دیانند کی بڑی غلطی

اس جد وجہد میں جو اپنے مذہب کی حفاظت کے لئے پنڈت صاحب نے کیا۔ اگرچہ توحید کی تعلیم پیش کرکے ہمارے روشن دماغ ہندو بھائیوں کو ایک وقت تو ضرور اسلام کی حقیقی برکات سے مستفیض ہونے سے روک لیا اور تعلیم اُنیت کے پنجہ سے مخلصی دیدی لیکن جہاں تک فلسفہ موجودہ کا تعلق تھا۔ مذہب کو اس کے مطابق کرنے میں پنڈت صاحب نے بہت بڑی غلطی کھائی۔ کیونکہ یہ کم بخت ایسا بے اعتبار واقعہ ہوا ہے کہ خود فلسفی بھی اس سے شاکی ہی رہتے ہیں اور بار بار دنیا کو کہتے ہیں کہ فلسفہ کے ذریعہ انسان کبھی اصل حقیقت سے آگاہ نہیں ہوسکتا اور کہ اس دنیا و مافیہا کے باطنی رازوں کے متعلق ایک فلسفی کا علم کبھی خیال کے درجہ سے آگے ترقی نہیں کرسکتا۔ جو آج کچھ ہوتا ہے کل کچھ ہو جاتا ہے اور چونکہ فلسفہ کسی زمانہ کا اس زمانہ کے عالم وفاضل انسانوں کے دماغوں کا تجویز ہوتا ہے اس لئے یہ امر ثابت ہوگیا کہ دنیا و مافیہا کی اصل حقیقت سمجھنے کے لئے جس کی پیاس ہر ایک انسان کے دل میں پائی جاتی ہے انسانی عقل صرف کافی نہیں ہے ضروری ہے کہ اس کی دستگیری اس جگہ کوئی بیرونی طاقت کرے اور وہ طاقت وہی سکتی ہے جو اس ساری کائنات کی خالق ہے اور اس لئے اس کے ہر ایک راز سے واقف ہے اس لئے ضروری ہوا کہ حقیقت کو اور حق کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے انسان مدد حاصل کرے اور الٰہی علم ان کی دستگیری کرے اور وہ طریق جس سے ایسا کیا جاتا ہے الہام الٰہی کہلاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا شروع ہوئی حقیقت کے انکشاف کا حصر اللہ تعالےٰ نے الہام پر رکھا۔ جو دنیا پر انبیاء کے ذریعہ نازل ہوتا رہا۔ اور اب بھی جب کبھی حق زمانہ سے اُٹھ جاتا ہے۔ ضرور ہے کہ حقیقت کو سمجھنے کے لئے الہام الٰہی کی بارش دنیا پر پھر ہو۔ اور یہی وہ امر ہے جس کے لئے حدیث میں آیا ہے۔ اور اہل اسلام کا ہر ایک فرقہ جس پر متفق ہے کہ صدی کے سر پر ایک مجدد آ کر الہام الٰہی کے ذریعہ دنیا کو مروجہ غلطیوں سے نکال دیتا ہے۔

فلسفہ کی پیروی کا نتیجہ

الغرض فلسفہ کے پیچھے لگنے سے پنڈت صاحب نے بہت بڑی غلطی کھائی اور باوجود اس علم کے کہ انسانی فلسفہ ناقص ہے اور اصل حقیقت بغیر الہام الٰہی کے کبھی انسان نہیں سیکھ سکتا۔ پنڈت صاحب نے الہام سے تو انکار کیا اور فلسفہ موجودہ کے مطابق ہندو ازم کو ثابت کرنے میں بہت کوشش کی اور اگرچہ اپنے مذہب کو اسلام کے حملوں سے بچانے کے لئے توحید کی تعلیم تو پیش کی لیکن اس فلسفہ کی رضاء کی خاطر خدا کو نہ مادہ اور نہ ہی روحوں کے پیدا کرنے والا اور نہ ہی جزا وسزا پر کسی قسم کا خود اختیار رکھنے والا بتایا بلکہ سکھایا کہ یہ جو کچھ کائنات میں ہمیں نظر آتا ہے یہ انسان کے اپنے اعمال کا ہی نتیجہ ہے۔ خدا کی طرف سے نہیں۔ غرض اس کے پیچھے لگنے سے ایسا خدا تجویز کیا کہ خدا کا ماننا نہ ماننا برابر ہوگیا۔ کیونکہ جو شکل خدا کی آپ نے پیش کی وہ نہایت ہی کمزور تھی۔ اور خدا کی خدائی کے شایان حال نہ تھی۔ اور ایسی خلاف عقل تھی کہ عام مشاہدہ سے بھی ٹکر نہ کھا سکی۔ مثلاً نہ اس کو خالقیت کے پورے اختیار دیئے نہ ایک کو رہائی اپنی مرضی سے بخشنے کی اجازت دی نہ اس کی ابدیت کو ہی اس تک محدود رہنے دیا نہ اس کو غاصب اور ظالم ہونے کی بدخلقی سے ہی پاک سمجھا غرضیکہ جیسا مانا جیسا نہ مانا۔ نام کو خدا۔ مگر بے اختیار اور معزول خدا۔

پھر یہ دیکھتے ہوئے کہ دنیا کی ساری چیزیں کیا زمین کیا سورج۔ کیا چاند۔ کیا ستارے۔ کیا بارشیں۔ کیا میوے۔ کیا اناج۔ کیا حیوانات اور کیا نباتات وغیرہ کس طرح بغیر ہمارے کسی حق کے ہماری خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ جو ایک رحمٰن خدا کی ہستی کا بین ثبوت ہیں یعنے ایسے خدا کی ہستی ثابت کرتی ہیں جو اپنے فضل سے بغیر ہماری کسی محنت اور مشقت کے ہمیں سب کچھ عطا کر رہا ہے باوجود اس زبردست مشاہدہ کے اس فلسفہ کی خاطر پنڈت صاحب نے کوئی ایسی صفات خدا کی طرف منسوب نہ کیں۔ جو کہ اس کی عنایت اور مہربانی اور رحم سمجھا جا کر انسان کے دل میں اس کی محبت کو جگہ دے سکتیں تا وہ سچے عاشق کی طرح اس کے احکام کی فرمانبرداری اور رضاء جوئی میں لگ جاتا اور وہ اعلےٰ سے اعلےٰ ترقیات اور انعامات رُوحانی وجسمانی حاصل کرسکتا جو انسان کے لئے مقدر ہیں۔ ہاں ایک خدا تو پیش کیا اور بُت شکنی بھی کی۔ لیکن اس بیوفا فلسفہ کے لئے بجائے کروڑوں بُتوں کے خلاف مشاہدہ اور عقل اور مادہ کو انسان کا محسن اور خدا کی طرح انادی مان لیا۔ اور اس طرح مادہ پرستی کی بنیاد ڈالی اور سنکھ در سنکھ بتوں کی اس طرح پرستش شروع کر دی جن کا داروغہ اور وہ بھی ایسا داروغہ جو بغیر کسی حق کے ان پر مسلط ہوگیا ہو۔ خدا کو ٹھہرایا۔

چونکہ اس وقت کا معلومہ فلسفہ سکھاتا کہ مادہ غیر فانی ہے اس لئے پنڈت صاحب نے بھی اُسے غیر فانی ہی تسلیم کرلیا جس کے ماننے سے ضروری ہوگیا کہ کسی چیز کو مخلوق ہی نہ مانا جاوے اور اس لئے خدا خالق بھی نہ ہوا۔ قوم کو بچانا اور اس میں قومیت پیدا کرنا اصل مدعا تھا اور عیسائیت کے متعلق بھی اپنا مطلب سیدھا ہوسکتا تھا اس فلسفہ کے مسئلہ کو حقیقت یقین کرتے ہوئے مختلف مسائل کو اس طرح تطبیق دے لی کہ خدا اور مادہ اور روح انادی ہیں۔ خدا کو باقی دو پر کچھ تھوڑے سے اختیار دیدینے خدا بھی مانا گیا۔ قوم کو موحد ہونے کا فخر بھی ہوگیا۔ کم از کم مسلمانوں کے طعنوں سے تو چھٹی مل گئی اور موجودہ فلسفہ کے مطابق مذہب بھی ہوگیا۔

دیانندی تثلیث

ایک سطحی خیال کے انسان کے لئے جو دنیا میں ہی منہمک ہو اور دین سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو یہ توحید کا خیال تسلی وتشفی کا موجب ہوگیا رُوح کی سمجھ نہ آئی اُسے بھی انادی مان لیا۔ خدا۔ مادہ۔ رُوح کو ساری دنیا کی حقیقت یقین کرتے ہوئے تثلیث میں بھی قدم رکھ اب سب کچھ تو گھر میں موجود ہوگیا۔ باہر جا کر کوئی کیا کرنے گا تو کیا رہا یہ امر کہ خدا کو ماننے سے اور پھر خاص صفات والا خدا ماننے سے جو فوائد انسان کو عملیات کے متعلق یا دنیا میں امن قائم رکھنے کے متعلق ہوتے ہیں وہ آیا یہ عقیدہ رکھتے ہوئے حاصل ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ ان جھگڑوں میں تو وہی پڑے جس کو مذہب سے کچھ فائدہ اٹھانا مقصود ہو یا دنیا کو اعمال صالحہ کا پابند بنا کر آیندہ کی زندگی کے لئے طیار کرنا ہو۔ غرض تو صرف قوم کو بچانا تھا۔

اور ان میں قومی زندگی کو پیدا کرنا۔ کیا ضرورت پڑی تھی کہ ان باتوں میں غور کریں۔ اس کی پرواہ نہ کی۔

غرض پنڈت صاحب نے اس اصلاح میں جہاں تک انسانی دماغ کی طاقت مدد کر سکتی تھی اپنے اعلےٰ فہم کو ایسی دانشمندی سے استعمال کیا کہ ایک دفعہ تو اپنی قوم کے اکھڑے ہوئے پاؤں کو پھر جما دیا۔ بعد کا علم خدا کو ہوتا ہے۔ پنڈت صاحب نے ایک دفعہ حق کو باطل اور باطل کو حق کر دکھایا اور بغیر اس امر کی پرواہ کرنے کے کہ فلسفہ ایسی حجت ہے کہ کج زید کی تو کل بکر کی۔ یہ کسی سے دل لگانا ہی نہیں جانتی۔ اس باطل کی آڑ میں یہاں تک اپنے مذہب کو چمکایا کہ ایک دفعہ تو اسلام سے ناواقف تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی سوچ میں ڈال دیا اور ہمارے آریہ بھائیوں کو ایک شغل مل گیا۔

کسی نے کہا کہ مادہ انادی ہے۔ خدا خالق کس طرح ہو سکتا ہے کسی نے کہا کہ خدا مادہ پیدا نہیں کر سکتا۔ پھر کُن کے کہنے سے دنیا کس طرح ہست ہو گئی۔ کسی نے کہا کہ خدا کا حق ہی کیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جو چاہے کسی کو دیدے۔ اور کسی کو امیر کسی کو غریب۔ کسی کو بادشاہ کسی کو گدا۔ کسی کو خوبصورت کسی کو بدصورت کسی کو عالم کسی کو جاہل کسی کو گدھا کسی کو کتا بنا دے۔ ضروری ہے کہ اپنے اپنے اعمال کا ہی نتیجہ ہو۔ جو کہ ہم نے اپنے کسی پچھلے جنم میں کئے۔ چونکہ نہ وہ خالق ہے اور نہ ہی وہ مالک ہے اس لئے اپنی مرضی اور ارادے کا مالک بھی نہیں ہو سکتا کسی نے کہا کہ قرآن مجید میں فلسفہ نہیں ہے۔ وید میں ہر ایک علم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسلئے مکمل ہے اور مادہ کی طرح انادی ہے اس لئے سب کتابوں سے افضل ہے۔ اس میں ریلیں ہیں۔ تاریں ہیں۔ اس میں انجن ہیں۔ اس میں گاڑیاں ہیں۔ اس میں ہی کمسٹری ہے۔ اس میں ہی حکمت ہے۔ غرض وید کیا ایک مکمل ڈکشنری علوم طب۔ کیمیا۔ ہیئت حساب۔ انجنیری اور کیا کچھ بنا لی۔

لیکن اب اگر ہم کوئی ترجمہ وید کا پڑھتے ہیں تو ہمیں تو سوائے مظاہر قدرت یا ان کے کرشموں کی تعریف کے اور کچھ نظر نہیں آتا اور نہ ہی آگ کی پوجا اور کچھ کچھ کی پرستش کے اور اس میں کچھ نظر آتا ہے۔ خیال بھی رہتا ہے۔ کہ کوئی اور وید ہو گا۔ جو کسی مہاشہ کے گھر میں محفوظ پڑا ہے۔

اس وقت کے فلسفہ کی شہ میں ہمارے آریہ بھائیوں نے یہاں تک ہی معاملہ کو نہ رہنے دیا بلکہ قرآن کریم جیسی پاک کتاب اور بے عیب کتاب میں سے (جو الٰہی عرفان اور انکشاف حقیقت کے لئے ایک ہی مکمل کتاب ہے، اور جو اللہ تعالےٰ نے خود دین و دنیا کے باطنی رازوں کی حقیقت سکھانے کے لئے ہمارے پاک نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی فرمائی) اس فلسفہ کی بنا پر غلطیاں نکالنی شروع کیں اور بعضوں نے اس شوخی میں یہاں تک سونٹا مارا کہ کلام خدا کی شکل و ماتند بنانے کی عبث کوشش کی اور ناکام رہے۔ اگر کسی نے کہا کہ بھائیو! یہ فلسفہ بے بنیاد ہوتا ہے اس پر زیادہ بھروسہ نہ کرو۔ تو جواب ہوا کہ ان کا مذہب عقل کو معطل رکھنا سکھاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

لیکن سچ کہتے ہیں دیر آید درست آید

قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی

قرآن کریم کا وعدہ

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً (حق آیا اور باطل بھاگ گیا تحقیق باطل بھاگ جانے والی چیز ہے) تو ایک دفعہ نہیں بلکہ دوسری بار بھی اس زمانہ میں اپنے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود مغفور و مرحوم پر نازل ہو چکا تھا۔ ہم انتظار میں تھے کہ دیکھئے کیا یہ وعدہ پورا ہوتا ہے۔ اور یہ باطل جو اس طرح کھڑا کیا ہے کب تباہ ہوتا ہے اور ہمیں تاب نہیں۔ بلکہ حضرت امام وقت و مجدد زمان کو تو اللہ تعالےٰ نے اس امر کی اطلاع دے کر کہ یہ باطل اب کوئی دن کا مہمان ہے اور بہت سے ہم میں سے زندہ ہوں گے کہ اس کا نام و نشان مٹ جاوے گا۔ اور حق ظاہر ہو جاوے گا۔ اس وعدہ کی تشریح بھی کھولکر بیان کر دی تھی کہ عنقریب اس باطل کی قلعی کھل جاوے گی اور ہم کو بتا دیا ہوا تھا کہ اس کی بنیادیں ریت کے ٹیلوں پر ہیں جو حق کی ہواؤں کا مقابلہ نہ کر سکیں گی۔

دیانندی فلسفہ ٹوٹ گیا

ہم اس انتظار میں ہی تھے کہ دیکھئے وہ وقت کب آتا ہے کہ فلسفی دنیا میں شور اُٹھا کہ مادہ فانی ہے اور ہماری نظر سے ایک جدید فلسفہ کی کتاب موسومہ ایوولیوشن دی مادٹر کی (یعنی مسئلہ ارتقاء ہی ہر ایک سربستہ راز دنیا کی حقیقت کے انکشاف کی سب سے بڑی کنجی ہے) مصنفہ سی ڈبلیو سلیبی صاحب گزری جس کہ کیسی بُری طرح اس باطل کے قلعہ پر گولہ باری کی ہوئی تھی کہ اس کی مٹی کے غبار کا بھی کہیں پتہ نہ لگ سکے۔

مبارک ہو اے مسلمانو۔ مذکورہ بالا وعدہ کے پورا ہونے کے دن آگئے۔ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم اُفتاد کے مسیح زمان و مہدی دوران و وحی الہام کی سچائی کی شعاعیں افق پر نمودار ہو گئیں۔ اور اس فلسفہ نے ہی جس پر کہ آریہ سماج کو ناز تھا۔ ہاں اس فلسفہ نے ہی ان کے عقائد کی جڑ کو کاٹ دیا اور آریہ سماج کے محل کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا وہ ہل چکی ہیں۔ اور یہ عمارت کسی دن ایک دم نیچے آ گرے گی صرف مسلمانوں کا فرض اتنا ہے کہ وہ اس جدید فلسفہ سے آگاہ ہوں اور اس کو آریہ سماج کے سامنے ہارجیت کے رنگ میں نہیں صرف ہمدردی کے رنگ اور محض ہمدردی کی غرض سے پیش کریں تا خداوند تعالےٰ ان کو اس غلطی سے نکالے اور نجات عطا کرے۔ اور اب وقت ہے کہ ہم اپنے ان برادران وطن کو (جو پہلے ہی اپنے آبائی مذہب کو جواب دیکر آریہ ہونے میں اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دے چکے ہیں) حق کی طرف جو اسلام میں تعلیم کیا گیا ہے۔ متوجہ کریں اُمید ہے کہ وہ خدائے اسلام اور کتاب خدائے اسلام اور رسول خدا کی قدر کرنے لگ جاویں گے اور اسلام کے لئے بجائے نکتہ چین بننے کے درخشندہ گوہر ثابت ہوں گے اور دین حق کے لئے ایک طاقتور ریشہ بنیں گے۔ خدا ایسا ہی کرے آمین۔ ہمارا جو مسلمان ہیں کام یہ ہے کہ محبت سے اور دیانت اور امانت سے اعلےٰ اخلاق پر اپنے آپکو قائم کر کے اعلےٰ نمونہ او صبر و تحمل سے اون کے دلوں پر اسلام کی خوبیوں کو منقش کر دیں اور اللہ تعالےٰ سے اس کی نصرتوں کے منتظر رہیں جو کہ وعدہ کی جا چکی ہیں اور جن کے نزول کے علامات اب نظر آنے لگ گئے ہیں۔

فلسفہ کا اثر عیسائیت پر

اس فلسفہ نے یہی نہیں کیا بلکہ باقی سب مذاہب کو بھی سوائے اسلام کے ایک ناقابل برداشت صدمہ پہنچایا ہے اور عیسائیت کے مذہب کو بھی اپنے رو میں بہا کرلے گیا ہے اور یورپ میں عیسائیت کی عملی رنگ میں اور اعتقادی رنگ میں بیخ و بنیاد اکھاڑ دی ہے اور جو کوئی وہاں عیسائی نظر آتے ہیں وہ باستثنائے چند جاہل لوگوں کے سب دہریت کے رنگ میں رنگین ہو چکے اور اپنے آپ کو فیشن کے طور پر عیسائی کہتے ہیں۔ یہیں تک نہیں اس موجودہ فلسفہ نے اس فلسفہ کو جو گذشتہ ایک سو سال تک دنیا میں حکمران رہا۔ غلط ثابت کر کے دہریت کے خیالات کا بھی جو کہ فلسفہ پر اعتبار کرنے کی وجہ سے دنیا میں نو تعلیم یافتہ لوگوں میں پیدا ہو رہا تھا۔ قلع قمع کر دیا ہے کیونکہ اس نے دکھا دیا کہ یہ قابل اعتبار نہیں اور ہر وقت بدلتا رہتا ہے۔

بکوشید اے مسلمانان

غرض رستہ بہت حد تک صاف ہو چکا ہے صرف تھوڑی کوشش اور قربانی ہماری طرف سے حق کے انکشاف کے لئے درکار ہے پھر فتح ہی فتح ہے۔ مذاہب باطلہ کی عمارات گرانے کا کام قریب الاختتام ہے۔ اب نئی حق کی عمارتوں کو کھڑا کر دینا ہی ہم مسلمانوں کا فرض ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ اشاعت اسلام میں لگ جاویں اور ہر ایک ہم مسلمانوں میں سے واعظ کی زندگی اختیار کر لے اور اپنے مال کو۔ وقت کو۔ قلم کو۔ زبان کو اور جان کو اس غرض میں لگا دیں۔ مسلمان ہونے کی وجہ سے یہ ہمارا فرض ہو چکا۔ جس کی نسبت کہ اگر ہم نے کوتاہی کی تو دربار الٰہی میں پوچھے جاویں گے۔ پس بھائیو! اُٹھو اُٹھنے کا وقت ہے بہت سو چکے۔ جاگنے کا وقت ہے۔ منزل مقصود نزدیک ہے، اور آسان ہو چکی ہے وہ جو اس پر چلیں گے الٰہی برکات اور الٰہی نصرتوں کے وارث ٹھہرینگے ان نصرتوں پر یقین رکھنے ہوئے جو اسلام پر آنیوالی ہیں۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے تیس سال پہلے قوم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے :-

بکوشید اے جواناں تا بدیں ہمت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
باصحاب نبی بنگر کہ چوں شد کار نادانی
کہ از تائید حق سرچشمۂ نصرت شود پیدا
بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

سو واضح رہے کہ یہ سب آسانیاں اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ نے فلسفہ جدیدہ کے ذریعہ سے پیدا کر دی ہیں جو کہ باقی خیالات و مذاہب کا تو کھنڈن کرتا ہے لیکن اسلام کی غلامی میں دست بستہ کھڑا ہو گیا ہے۔

وہ فلسفہ جدیدہ کیا ہے۔ اور اس نے آریہ سماج پر کیا اثر ڈالا

اور اسلام کی کس طرح تائید کی ہم ذیل میں عرض کرینگے۔

گذشتہ فلسفہ کا اثر سماج پر

لیکن فلسفہ جدیدہ پر مفصل بحث کرنے سے پہلے اس امر کے سمجھانے کے لئے کہ اس نے گذشتہ فلسفیوں کے خیالات میں جن پر آریہ سماج کے معتقدات کا بہت سا حصہ منحصر تھا کیا تبدیلی واقع کی۔ ضروری ہے کہ اس گذشتہ فلسفہ اور اس کے اثرات کو جو سماجی اعتقاد پر پڑے مختصراً بیان کیا جاوے۔

آج سے قریباً دس سال تک پہلے اس دنیا کی ظاہری بناوٹ کے متعلق سب سائنس دانوں اور فلسفیوں کو اس امر پر اتفاق تھا کہ یہ ساری کائنات مادہ اور خلو سے بنی ہوئی ہے اور کہ مادہ اپنی جگہ نہایت ہی چھوٹے چھوٹے نہ تقسیم ہو سکنے والے ذرات سے مرکب ہے جو کہ ۹۲ قسم کے پائے جاتے ہیں اور عنصر کہلاتے ہیں ہر ایک عنصر اپنی جگہ ایک علیحدہ ہستی ہے جس کے ذرات یا اٹیم ایک خاص شکل اور خاص اوصاف اپنے اندر رکھتے ہیں نیز یہ بھی مانا گیا تھا کہ یہ ذرات ہمیشہ سے اسی شکل میں اپنی صفات کے ساتھ جو انہیں آج پائی جاتی ہیں موجود چلے آتے ہیں یعنے وہ ذرات مادہ جن سے یہ ساری دنیا مرکب ہے غیر فانی اور غیر متبدل ہیں اور ہمیشہ سے اسی طرح موجود ہیں اور ہمیشہ تک اسی طرح موجود رہینگے۔

مذکورہ بالا خیال تھا کہ جو آج سے دس سال پہلے ساری علمی دنیا میں مانا جاتا تھا اور جو کہ ایکسو سال تک فلسفی دنیا میں حکمران رہا۔ اس خیال کو حقیقت یقین کر کے پنڈت صاحب کو ویدوں کی تعلیم سے بُت پرستی کی جگہ مادہ پرستی کی تعلیم ثابت کرنے کی کی کوشش کرنی پڑی۔ اور اس کی بناء پر روح کو آواگون کے چکر میں ڈال کر ہندوازم کے اعتقاد تناسخ کو ایک نئے رنگ میں پیش کر کے اس کی تائید شروع کی۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ انسان کے لئے زندگی کا بڑے سے بڑا مدعا اور بڑے سے بڑا انعام اس دنیاوی زندگی کو ہی مانا جاوے اور مرنے کے بعد انسان ہر ایک قسم کی راحتوں اور نعمتوں سے مایوس ہو جاوے یہ اعتقاد سکھا کر پنڈت صاحب نے ہر ایک انسان کو اس دنیا کی فانی زندگی کے عیش و آرام میں منہمک ہونے کی ترغیب دی اور اس اعلےٰ ترقی سے جو روحانی اور باطنی اصلاح کے ذریعہ انسان کو مل سکتی ہے اور جس میں ابدی نجات کا یہ وارث ٹھہر سکتا ہے اس کو محروم کر دیا۔ جناب پنڈت صاحب نے بتایا کہ مادہ چونکہ غیر فانی ہے۔ اس لئے جتنا مادہ آج موجود ہے اس سے زیادہ مادہ اور بنایا نہیں جا سکتا۔ پس جب خدا کے پاس جسمانیات کی بناوٹ کے لئے ایک خاص مقدار مادہ کی موجود ہوئی۔ جس میں سے ہی کہ بار بار اس نے چیزوں کو بنانا ہے۔ ضروری ہوا کہ روحوں کی تعداد بھی محدود ہی مانی جاوے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ خدا بھی کوئی ایسا ہی تجویز کیا جاوے جو نہ مادہ اور نہ روح کا خالق ہو۔ خدا کو ماننے کی کوئی خاص ضرورت تو نہ تھی جیسے روح اور مادہ خود بخود تھے۔ وہ خود بخود جوڑ توڑ بھی کر سکتے تھے لیکن نظام قدرت ایک ارادہ والی ہستی کو ثابت کرتا تھا اور فطرت انسانی بھی خدا کو ماننا چاہتی تھی۔ خدا تو ماننا تھا ایسا خدا مان لیا جو کہ معماروں کی طرح جوڑ توڑ کرنے کا ہی عمل بجا لا سکتا ہو اور خالق نہ ہو چونکہ خدا خالق نہیں اس لئے لازمی ہے کہ وہ کسی قسم کی خود مختار روحوں اور مادے پر نہ برت سکے اس لئے ضروری ہوا کہ یہ تفرقہ درجات کا جو ہمیں نظر آتا ہے روحوں کی اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہی مانا جاوے اور خدا کی ضرورت صرف اُن کے لئے اتنی ہی ہو جیسے ایک معمار یا کوتوال کی تا جوڑ توڑ کرنے کے بعد دنیا کے شہر میں امن قائم کر سکے غرض اس مادے کے غیر فانی ہونے کے مسئلے نے اس ساری تعلیم پر اثر کیا۔ جو پنڈت صاحب نے آریہ سماج کے لئے چھوڑی ؛

اس ریتلی چٹان پر اتنی بڑی عمارت کی بنیاد رکھتے ہوئے پنڈت صاحب نے یہ خیال نہ کیا کہ اگر غلط نکلا تو پھر اس کا کیا حشر ہو گا۔ چنانچہ مکروا ومکراللہ واللہ خیرالماکرین اُنھوں نے اللہ تعالےٰ کے دین حق کو شکست دینے کا منصوبہ گانٹھا۔ اللہ تعالےٰ نے اُسی منصوبہ کو اُن کے دین کے لئے تباہی کا موجب بنا دیا یعنے آج یہ ثابت ہو گیا کہ مادہ فانی ہے اور حادث ہے اور کسی وقت یہ موجود نہ تھا اور پھر ایک وقت آوے گا کہ یہ موجود نہ رہے گا اور اس کی وجود اس کے صانع کی ہستی کا ثبوت ہونے کے سوائے اور کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

اس گذشتہ فلسفہ کے بیان کرنے کے بعد ہم اب ذیل میں اُس تحقیقات کا نتیجہ تحریر کرینگے۔ جو کہ ان گذشتہ چند سالوں میں سائنس دانوں نے کی ہے اور اس حقیقت کو جو مادہ کے متعلق حال کے فلسفیوں اور سائنس دانوں کے خیال میں پایہ یقین تک درست ثابت ہو چکی ہے۔ مفصل طور پر بتائینگے وما توفیقی الا باللہ۔

مصنف کتاب موسومہ ایوولیوشن دی ماسٹر کی اس کتاب کے صفحہ ۳۸ پر ارقام فرماتے ہیں :- کہ فلسفیوں اور عقلمندوں کے دنیا میں دو بڑے کام ہوتے ہیں۔

اوّل :- دُنیا اور دُنیا کی چیزوں کے حالات میں غور کر کے اُن کی اصل حقیقت اور ماہیت کو معلوم کرنا اور یہ سمجھنا کہ ان کی پیدائش کا اصل مُدعا کیا ہے۔

دوم۔ ان واقعات سے جو ان کے مشاہدہ سے گذریں ایسے ایسے نتائج نکالنے کی کوشش کرنا جو انسان کے لئے عملی رنگ میں مفید ثابت ہوں اور دنیا میں امن اور صلح قائم کر کے اس کی ترقی کا موجب ہو سکیں۔

اس تحقیقات میں ہر ایک فلسفی کو کچھ نہ کچھ باتیں اُصول موضوعی کے طور پر مان لینی پڑتی ہیں۔ اور ہمیں اسی طرح جس طرح حساب میں فرض کر لیا جاتا ہے کہ نقطہ ایک ایسی چیز ہے جس کی نہ کوئی لمبائی ہو اور نہ چوڑائی اور نہ موٹائی اور اس سے آگے علم حساب کے مشکل سے مشکل مسائل کو حل کیا جاتا ہے اسی طرح فلاسفر چند امور اُصول موضوعی کے رنگ میں مان کر ان پر اپنی تحقیقات کی بنیاد رکھتے ہیں۔

یہ معلوم کرنے کی خواہش کہ یہ دنیا کیوں پیدا کی گئی۔ کس طرح پیدا کی گئی۔ اس کی فلاں چیز کی پیدائش کا کیا مُدعا ہے اس کی کس طرح آغاز ہوتا ہے اور اس کا انجام کیا ہو گا انسان کیوں بنایا گیا۔ اس کا کیا انجام ہو گا۔ یہ مختلف اشیاء کی حقیقت کو معلوم کرنے کی خواہش ہر ایک انسان میں پائی جاتی ہے۔ جب سے یہ دنیا چلی یہ خواہش انسان کے اندر کام کر رہی اور جب تک دنیا رہے گی یہ کام کرتی رہے گی اس لئے کچھ نہ کچھ روشنی ان اُمور پر ہر زمانہ میں غلط یا درست موجود پائی جاتی رہی ہے۔

اُس علم کو جو اس طرح کسی زمانہ میں موجود ہوتا ہے اُصول موضوعی کے طور پر مان کر ہر ایک اپنے زمانہ میں دنیا و مافیہا کے متعلق تحقیقات شروع کرتا ہے اور ان معلومہ مسائل کو مان کر اپنی تحقیقات کو آگے چلاتا ہے۔

پھر یہی حال مذاہب میں بھی نظر آتا ہے کیونکہ مذہب کی اصل غرض اور مُدعا بھی صرف انسان کی مذکورہ بالا پیاس کو بجھانا ہوتا ہے اور دنیا کی اصل حقیقت کا انسان کے لئے انکشاف کرنا تا ٹھیک اور درست نتائج نکال کر یہ اپنے اعمال کو ایسی ترتیب دے سکے کہ اس کو کبھی نقصان اور تکلیف اپنی غلطیوں کی وجہ سے نہ ہو۔ مذہب کا سرچشمہ چونکہ خداوند تعالےٰ ہوتا ہے جو کہ بسبب ہر ایک چیز کا خالق ہونے کے ان کے خواص اور حقیقت کا پورا علم رکھتا ہے اس لئے جو حقیقت مذہب بتاتا ہے وہی حق ہوتی ہے اور اس لئے وہ عام فلسفوں کی طرح جو آئے دن بدلتے رہتے ہیں بدل نہیں سکتی اور یہی وجہ ہے کہ بغیر الہام الٰہی کے انسان ظلمت اور اندھیروں سے کبھی نکل نہیں سکتا۔

فلسفہ کو اپنا غلام بناؤ

چونکہ وہ علم جو انسانی تحقیقات کا نتیجہ ہوتا ہے وہ بدلتا رہتا ہے اس لئے وہ عملی نتائج جو اس سے نکالے جاویں ضرور ہے کہ وہ بھی آئے دن غلط ہو کر بدلے جائیں اور انسان کو ہر دم اپنی زندگی کی راہ میں گمراہی اور کانٹے درپیش ہوں۔ اور وہ اطمینان کی زندگی نہ بسر کر سکے جیسا کہ اُوپر عرض کیا گیا ہے۔ مذہب کا مدعا بھی حقیقت اشیاء کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ اور فلسفہ کا بھی مختلف اشیاء کی حقیقت کا علم حاصل کرنا ہے۔ اس لئے ہر زمانہ میں فلسفہ اور مذہب کا مقابلہ لگا رہتا ہے۔ وہ لوگ جو مذہب سے پورے طور پر واقف نہیں ہوتے یا مذاہب باطلہ کے پیرو ہوتے ہیں یا اُن مذاہب کے ماننے والے ہوتے ہیں۔ جو محرف مبدل ہو چکا ہے۔ ان کی حقیقت کو معلوم کرنے کی پیاس چونکہ اُن کا اپنا مذہب نہیں بجھا سکتا وہ اس زمانہ کے فلسفہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس کے پیرو بن جاتے ہیں اور اپنی کتاب سے اس فلسفہ معلومہ کے مطابق مسئلہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں یعنے مذہب کو اس فلسفہ کا جو آج کچھ ہے اور کل کچھ۔ غلام بنا لیتے ہیں (جیسا کہ پنڈت صاحب نے کیا۔ اور بعض ہمارے تعلیم یافتہ ناواقف مسلمان کرتے ہیں) لیکن وہ جو سچے مذہب کے پیرو ہوتے ہیں اور اپنے مذہب سے ہر ایک سوال کا جو دل میں اُٹھے تسلی بخش جواب پاتے ہیں۔ وہ اس فلسفہ کو اپنا غلام بنا لیتے ہیں اور اس میں سے جو درست ہو اُس کو علیحدہ اور جو غلط ہو اس کو علیحدہ کر کے دنیا کو بتاتے رہتے ہیں۔

تبدیل فلسفہ کے شر سے کیوں کر بچیں!

چوں کہ زمانے کے اثر سے مذہب کو اصل رنگ میں سمجھنے کے لئے بعض اوقات دقت ہوتی ہے اس لئے اس فلسفہ کے مقابلہ

ہیں ہر ایک مذہب کے لئے ضروری ہے کہ وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ نے اس کے مسائل کو حقیقی رنگ میں سمجھانے کا کچھ انتظام کیا ہوا ہو۔ جس مذہب میں یہ انتظام نہیں وہ کبھی دنیا کی تشفی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ مگر ہر ایک مذہب کے ساتھ مقابلہ میں ثابت کیا جاوے اور واضح ہے یہ انتظام صرف اسلام میں ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے پاک کلام سے دنیا کو اصل حقیقت سے آگاہ کرتا رہتا ہے۔ تا وہ غلطیاں دور ہو جاویں۔ جن میں زمانہ کے اثر سے مذہب میں پڑ جاتی ہیں۔ مسٹر سلیبی صاحب چونکہ عیسائی مذہب کے پیرو ہیں۔ جو مذہب کہ اب اصل حقیقت کو نہیں بتا سکتا کیونکہ اول تو وہ محرف و مبدل ہے۔ دوسرے الہام الٰہی کا دروازہ اس کے پیرواں میں بند پایا جاتا ہے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہر مذہب کو انکشاف حقیقت کے لئے ہر زمانہ کے فلسفہ معلومہ سے مدد لینی پڑتی ہے اور ہر زمانہ میں مذہبی لوگوں کو ایک خاص تکلیف اپنے مذہبی مسائل کو اس زمانہ کے فلسفہ کے ساتھ مطابقت دینے میں کرنی پڑتی ہے۔ خواہ وہ عیسائی ہوں یا مسلمان یا اور کوئی۔

(نوٹ) اس جگہ اتنا عرض کر دینا بے جا نہ ہوگا کہ جہاں عیسائیت یا ہندو مذہب کا تعلق ہے۔ یہ فرمان مسٹر سلیبی صاحب کا بالکل درست ہے۔ لیکن اسلام پر اس کا اطلاق کسی صورت میں نہیں ہو سکتا کیونکہ اول تو سب مذاہب میں یہی ایک مذہب ہے جو کہ اسی رنگ میں آج موجود ہے۔ جس طرح جس وقت کہ دنیا میں نازل ہوا۔ موجود تھا۔ یہاں تک کہ وہ مذاہب جو بعد میں آئے مثلاً حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پنتھ وہ بھی اس کلام کو جو باوا کی زبان سے جاری ہوئی محفوظ نہ رکھ سکے۔ لیکن اسلام کو اس خصوصیت کے لئے خاص فخر ہے پھر یہی نہیں کہ بموجب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اس دین کی عبادت ہی محفوظ رکھی گئی۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان اثرات کا علم رکھتے ہوئے جو فطرتاً انسان پر اور ان عبارتوں کے معنے سمجھنے پر ہر زمانہ اور زمانہ کے حالات سے نئے کرنے تھے معنوی حفاظت کے لئے اصل حقیقت کو سمجھنے کے لئے جو الہام کے ذریعہ دنیا پر ظاہر کی گئی تھی۔ ہر صدی کے شروع میں مجدد بھیجنے کا وعدہ فرما کر الہام الٰہی کے ذریعہ ہی سمجھانے کی بنیاد رکھی جس کے ذریعہ سے وہ پیاس جو دنیا کو انکشاف حقیقت کی بسبب تبدیلی خیالات اور حالات زمانہ واقعہ ہو جاتی ہے۔ بجھایا جاتا ہے۔ تاکہ جب مذہب اور فلسفہ کا جنگ ہو وہ اصل اس حقیقت کو جو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائی ہے۔ اللہ سے سمجھ کر دنیا پر ظاہر کر دیں۔ یہ مجدد مختلف ازمنہ میں بڑے بڑے بزرگ اسلام گذر چکے ہیں اور ان میں حضرات امام ابو حنیفہ۔ امام حنبل۔ امام مالک علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما علیہ الصلوٰۃ والسلام ہزاروں کی تعداد میں مختلف ملکوں اور زمانوں میں آئے۔ اور اللہ سے خبر پا کر دنیا میں حقیقت کا انکشاف کرتے رہے اور اس زمانہ میں جب کہ فلسفہ نے بہت زور سے مذاہب پر حملہ کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور آپ نے براہین احمدیہ آئینہ کمالات اسلام۔ ازالہ اوہام۔ حقیقۃ الوحی۔ تعلیم الاسلام وغیرہ اسی قسم کی کتابیں لکھ کر اصل حقیقت کا انکشاف فرمایا۔ اور اصل تعلیم الاسلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور جدید فلسفہ کے نظریات کو غلط اور تعلیم قرآنی کو درست ثابت کر دکھایا اور ان باتوں کو جو حقیقت کے لئے سمجھایا جاوے چونکہ وہ مجدد اسلام کو کھول کر بتا دیتے ہیں اس لئے وہ جو ان کے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔ اصل حقیقت سے محروم رہتے ہیں اور زمانہ کے فلسفہ کے زد سے کسی وقت کبھی محفوظ نہیں ہو سکتے۔)

پھر مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ جیسے اور فلسفی اپنے زمانہ کے معلومہ مسائل کو مان کر آگے تحقیقات شروع کرتے ہیں۔ اسی طرح سپنسر نے بھی کیا۔ جو کہ اپنے زمانہ کا بڑا بھاری فلاسفر مانا گیا ہے۔ اور جس کے پیچھے لگ کر ہمارے بہت سے نوجوان اپنے مذاہب سے دست بردار ہو بیٹھے ہیں۔ سپنسر نے اپنی کتاب موسومہ فرسٹ پرنسپلز میں ایک باب باندھا ہے جس میں اس نے ثابت کیا ہے۔ کہ مادہ انادی ہے اور غیر فانی ہے اور لازوال ہے۔ مصنف آگے لکھتا ہے کہ سپنسر صاحب کا یہ خیال کہ مادہ غیر فانی ہے آج تک پچاس سال کے سخت عقلی جد و جہد کا مقابلہ نہیں کر سکا اور آخر بالکل غلط ثابت ہوا ہے اور دنیا کو یہ ماننا پڑا ہے کہ مادہ فانی ہے اور اس کو بقا نہیں۔

لیکن اس خیال کی نسبت جو تقریباً سو سال تک دنیا میں حکمران رہا ہو۔ بغیر اس کے نشیب و فراز میں ذکر کرنے کے یہ کہہ کر گزر جانا کہ وہ اب متروک ہو گیا ہے۔ بالکل نامناسب ہے۔ اسلئے ہم ذیل میں اس امر پر بحث کریں گے اور دکھائیں گے کہ کس طرح اس خیال کی غلطی کا انکشاف ریڈیم کی دھات کی ایجاد سے ہوا۔

تازہ فلسفہ

آجکل یہ امر یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے اور مشاہدہ اور تجربہ نے بتا دیا ہے کہ اس تدریجی ترقی کی راہ میں جو ہم اس کائنات کے ہر شعبہ میں دیکھتے ہیں اور جس کی وجہ سے جو دنیا کی حالت آج نظر آتی ہے وہ اس سے ہزار سال پہلے نہ تھی۔ اس ترقی کی راہ میں مادہ صرف ایک منزل ہے۔ جو کہ دنیا کو طے کرنی پڑتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ مادہ جو ہم دیکھتے ہیں موجود نہ تھا۔ اور پھر ایک زمانہ ہوگا کہ وہ موجود نہ ہوگا یعنے مادہ فانی ہے اور اس کو بقا نہیں۔

ان خیالات کی بناء ریڈیم کی ایجاد نے رکھی۔ اس نے چند ایک خواص ظاہر کئے جن کو انسان مشاہدہ کر سکتا ہے۔ چونکہ یہ بھی باقی عناصر مادہ کی طرح ایک عنصر ہے یعنے سونے چاندی تانبا وغیرہ دھاتوں کی طرح یہ بھی ایک دھات ہے۔ اس لئے یہ ماننا پڑا کہ جو حقیقت یہ مادہ کی ثابت کرتی ہے وہ اصل ہے۔

اس لئے مادہ کی حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لئے ہم ان کیفیات کو پیش کریں گے۔ جو کہ ہم ریڈیم کی دھات میں [illegible] دیکھتے ہیں تا ہم ساری مادی دنیا کی حقیقت کو خیال میں لا سکیں۔

واضح رہے کہ ریڈیم دھات اگر اس آلہ میں رکھ کر دیکھا جاوے جس کو سپنتھرسکوپ کہتے ہیں۔ تو اس میں ریڈیم سے روشنی کی کرنیں باہر کو اڑتی نظر آئیں گی اور یہ حالت ریڈیم میں رات دن جاری رہتی ہے۔ یہ روشنی کی کرنیں کیا ہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ بجلی کی چنگاریاں ہیں۔ جو کہ متواتر ریڈیم سے پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور جن کی اسطرح نکلتے رہنے سے ریڈیم کے ایک حصہ کو جو کہ مادہ کا ایک عنصر ہے۔ ہر آن ایک فنا سے گذرنا پڑتا ہے یعنے وہ جو مادہ تھا آہستہ آہستہ بجلی کی چنگاریاں بن جاتا ہے۔ اور فنا ہو کر بجلی کی شکل اختیار کرتا ہوا کسی نامعلوم حالت میں چلا جاتا ہے۔ یعنے فنا ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا نظارہ حال میں مادہ اور دو دھاتوں میں بھی نظر آیا ہے جن کو تھوریم اور یورینیم کہتے ہیں۔

یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ مادہ کی اصل حقیقت بھی ہے کہ اس کا ہر ایک عنصر نہایت ہی چھوٹی چھوٹی بجلی کی چنگاریوں سے بنا ہوا ہے جن کا نام سائنس والوں نے الیکٹران رکھا ہے۔ بالفاظ دیگر ریڈیم۔ تھوریم۔ یورینیم سونا۔ چاندی۔ سکہ۔ تانبا وغیرہ کیا ہیں۔ صرف ان کروڑہا بلکہ بے انتہا چھوٹے چھوٹے بجلی کے ذرات کا مجموعہ ہیں جن کو مختلف طرز پر ترتیب دینے سے ہر ایک عنصر پیدا کیا گیا ہے یعنے ان ذرات بجلی کو ایک ترتیب سے باندھنے سے ریڈیم بنائی گئی۔ اور دوسری طرز سے باندھنے سے سونا بنایا گیا۔ اور علیٰ ہذا القیاس۔ اور کہ ان سب میں سے یہ ذرات بجلی ہر دم علیحدہ ہوتے رہتے ہیں۔ کسی میں سے زیادہ تیزی کے ساتھ اور کسی میں سے کم رفتار کے ساتھ۔ اور اس طرح ہر آن ان کے فنا کا موجب ہوتے رہتے ہیں یعنے یہ ذرات بھی جن سے مادہ مرکب ہے ہر دم منتشر ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مادہ مادہ نہیں رہتا بلکہ بجلی کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو کہ مادہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک طاقت ہے۔ پس مادہ کیا ہوا۔ بجلی کے ذرات کا مجموعہ جب تک ان ذرات کا آپس میں رشتہ اور تعلق موجود۔ مادہ موجود۔ جونہی کہ وہ تعلق ٹوٹ گیا۔ مادہ کا فنا ہو گیا اور یہ فنا جیسا کہ ریڈیم کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہر ہزارویں حصہ سکینڈ میں مادہ پر واقع ہوتا رہتا ہے اور یہ بجلی کے ذرات کروڑہا میل فی سکینڈ کی رفتار سے بھی زیادہ مادہ سے جدا ہو کر کسی نامعلوم حالت کو چلے جاتے ہیں۔ اور مادہ کے فنا کا باعث ٹھہرتے ہیں۔

انتہائی ذرات کیا ہیں؟

اگرچہ ان واقعات سے مادے کا فنا تو ثابت ہو گیا۔ لیکن اس کے انادی ماننے والے اسی جگہ یہ سوال پیش کر سکتے ہیں۔ کہ ہم ان چھوٹے چھوٹے ذرات کو ہی جو باہر کو اڑتے ہیں۔ اور جن سے آج یہ سارا مادہ مرکب مانا جاتا ہے بجائے گذشتہ زمانے کے ایٹم کے لاتبدیل خیال کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح مادہ پھر بھی غیر فانی ہی ٹھہرتا ہے۔ اور

اور اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر مزید تحقیقات کچھ اور نہ ثابت کر دیتی۔ تو صرف مذکورہ بالا دلائل کی بنا پر مادے کے فانی ہونے کا مسئلہ پورے طور پر غلط نہ ٹھہرتا۔ لیکن موجودہ تجربے نے کھلے کھلے طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ الیکٹران بجلی کے ذرات جو انتہائی حصہ مادے کا یقین کئے جاتے ہیں۔ مادے کی تعریف میں نہیں آسکتے اور وہ مادہ نہیں ہیں بلکہ طاقت ہیں۔

پس موجودہ تحقیقات نے ثابت کر دیا کہ یہ ساری کائنات مادی جس سے یہ سورج۔ زمین۔ چاند۔ سیارے۔ معدنیات نباتات۔ حیوانات اور انسان بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ حقیقت میں سوائے بجلی کی مختلف صورتوں کے اور کچھ نہیں یعنے یہ سارے کا سارا نظارہ ایک برقی منظر ہے جس کے ذرات کو مختلف طور پر ترکیب دینے سے مختلف شکلیں پیدا ہوتی ہیں۔ کہیں وہ سونا ہے کہیں انسان جیسا ہم سب یہاں موجود نظر آتے ہیں۔ یعنے ہم سارے کا سارا گرد جو یہاں موجود ہیں۔ اور یہ ساری کائنات جس میں ہم موجود نظر آتے ہیں۔ کیا ہیں ذرات بجلی کا ایک مجموعہ جن کا اجتماع ہمارے بقار کا موجب ہوتا ہے۔ اور جن کا انتشار ہمارے فناء کا۔

اور اب جب مادہ کی ایک صورت مان لیا گیا۔ تو پھر ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ اچھا مادہ کا فنا تو مان لیا۔ لیکن اس بجلی کو تو بقا ہے جس سے یہ مادہ بنا۔ اس اعتراض کا جواب اصل تو یہی ہے کہ مادہ اور بجلی دو مختلف مانی ہوئی چیزیں ہیں۔ جب مادہ مادہ نہ رہا۔ پھر خواہ وہ کچھ ہے اس کو تو فناء ہو گیا۔ وہ موجودہ شکل میں جس میں روحوں کا ادخال اس میں مانا جاتا ہے۔ تو موجود نہ رہا۔ اور اس کا انادی ہونا غلط ثابت ہو گیا۔ وہ تو اس قابل نہ رہا کہ اس صورت اور ہیئت میں اسے انادی مان لیا جاوے۔ انادی ہونا تو کجا وہ رہ سہا میں بھی ایک فناء سے گزرتا ہے۔

دوسرا جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ ان بجلی کے ذرات کو بھی آخر بقا نہیں کیونکہ مشاہدہ بتاتا ہے کہ وہ اپنے مرکز سے جدا ہو کر کسی نامعلوم حالت کو جاتے ہیں۔ جہاں جا کر وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر بھی اس طرح فنا طاری ہو جاتی ہے۔

اس امر کو سمجھنے کے لئے کہ وہ نامعلوم حالت کیا ہے اور کس طرح وہاں ان کو فنا ہوتی ہے ضروری ہے کہ ہم سرسری طور پر ان قوانین کو سمجھ لیں جو بجلی میں کام کرتے ہیں کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان اور ثابت کیا گیا ہے وہ ذرات جن سے مادہ بنا ہے بجلی کے ذرات ہیں۔

سو واضح رہے کہ اگر ہم ایک ریشمی رومال اور ایک شیشے کا رول لیں اور اس میں ملاحظہ کریں۔ تو وہاں ہم کو کوئی بجلی نظر نہیں آتی۔ لیکن اگر ان ہر دو کو آپس میں زور سے رگڑیں اور پھر ملاحظہ کریں۔ تو ہر دو پر ہم کو بجلی معلوم ہوتی ہے یعنے وہ طاقت جو ان کو آپس میں رگڑنے سے خرچ ہوئی بجلی بن جاتی ہے۔ اور پھر وہ بجلی گلاس پر ایک قسم کی ہوتی ہے۔ اور ریشمی رومال پر دوسری قسم کی۔ ایک قسم کی بجلی کو مثبت اور دوسری قسم کو منفی کہا جاتا ہے۔ بغیر نے

بتایا ہے۔ کہ مثبت قسم کی بجلی کے ذرات ایک دوسرے سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور منفی قسم کے ذرات منفی قسم کی بجلی کے ذرات سے علیحدہ رہنے کی لیکن یہ ہر دو مخالف قسم کی بجلیوں کے ذرات آپس میں ہمیشہ ملنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور جب کبھی مثبت قسم کے بجلی کے ذرات منفی قسم کی بجلی کے ذرات سے ملتے ہیں تو پھر وہ بجلی نہیں رہتے۔ بلکہ وہ طاقت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جو کہ ان کی پیدائش کی وجہ ہوئی تھی۔

اس قانون کے سمجھنے کے بعد واضح ہووے۔ کہ یہی حالت ان بجلی کے ذرات کی ہے جن سے مادہ مرکب ہے، بعض ذرات مادہ کو اگر منفی جسم کے مانا جاوے اور بعض کو مثبت کے۔ تو یہ جانتے ہوئے کہ ریڈیم ایک ہی قسم کے ذرات بجلی سے بنی ہوئی ہونی چاہیئے۔ یہ سمجھنا کہ کیوں اس کے ذرات ہمیشہ باہر کو اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں) کوئی مشکل امر نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ ذرات ایک ہی قسم کے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہمعصروں سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور چونکہ مخالف قسم کے ذرات بجلی ہر دم ان کو اپنی طرف کھینچتے رہتے ہیں اس لئے یہی ضروری ہے کہ وہ باہر کو اڑتے ہوئے نظر آویں۔

اور یہ جو پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے مرکز سے علیحدہ ہو کر کوئی نامعلوم حالت اختیار کر لیتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ جب وہ اپنے ہمعصروں یا اپنی قسم کے ذرات بجلی سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر مخالف قسم کے ذرات بجلی سے جا ملتے ہیں اور خود بھی فنا ہو جاتے ہیں اور اپنے مخالف قسم کے ذرات بجلی کو بھی فنا کر دیتے ہیں یعنے دونوں بجلی نہیں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں اور ایک اور نامعلوم چیز میں جاتے ہیں جو نہ مادہ ہوتی ہے اور نہ بجلی بلکہ ایک نئی چیز۔ وہ نامعلوم چیز وہ طاقت ہے۔ جو ان کی پیدائش کا موجب ہوئی تھی۔

پس اس تحقیقات نے ثابت کر دیا کہ مادہ کو ہر دم فنا ہے اور کہ مادہ کے فنار کا نتیجہ بجلی ہوتا ہے۔ اور پھر بجلی کو بھی بقا نہیں بلکہ وہ بھی فنار ہو جاتی ہے۔

پس مادہ کیا ہے عارضی رشتہ ہے ذرات بجلی کا۔ جو کہ ارادہ الٰہیہ کے ماتحت اسی دست قدرت کی طاقتوں کے ذریعہ پیدا کیا جاتا ہے۔ جوں ہی کہ وہ رشتے ذرات بجلی کے قطع ہو جاتے ہیں۔ مادہ کا فنا ہو جاتا ہے۔ غرض جہاں تک مادہ کا تعلق تھا اس کا فنا ثابت ہو گیا

فلسفہ جدیدہ کے مذکورہ بالا فیصلہ کے بعد اس امر کا تصفیہ کہ اس سے آریہ سماجی معتقدات پر کیا اثر ہو گا۔ ہم اپنے منصف مزاج آریہ بھائیوں کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ مختصراً مشتے نمونہ از خروارے ہم ذیل میں ذکر کر کے اپنے مضمون کو ختم کرینگے۔

تازہ تحقیقات کا اثر آریہ مت پر

مادے کو انادی مان کر ہمارے آریہ بھائیوں کو ماننا پڑتا تھا کہ مادہ اپنی ذات سے آپ قائم ہے۔ اس کو اپنی پیدائش اور بعد پیدائش قیام کے لئے کسی بیرونی مدد کی ضرورت نہیں اور اس لئے خدا جو ہے وہ مادے کا نہ خالق ہے نہ قیام کا موجب۔ مادے کے فانی ثابت ہونے سے یہ ماننا پڑا کہ یہ حادث ہے۔ اور بعد پیدائش کے خود بخود قائم نہیں رہ سکتا اس لئے اس کی پیدائش اور قیام کے لئے کسی بیرونی طاقت کی مدد کی ضرورت ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا خالق ہے اور مادہ مخلوق ؛

دوم۔ مادے کو انادی مان کر یہ ماننا پڑتا تھا کہ انادی ہونے اور حی و قیوم ہونے کی صفات میں مادہ خدا کا شریک ہے۔ مادے کے فانی ثابت ہونے سے یہ کھل گیا۔ کہ خدا ہمیشگی کی صفت میں اکیلا ہے اور وحدہ لاشریک ہے اور لا الٰہ الا اللّٰہ ہو الحیّ القیوم سوائے اللہ کے اور کوئی چیز حیّ (یعنے ہمیشہ زندہ) اور قیوم (اپنی ذات سے آپ قائم اور دوسروں کے قیام کا موجب) نہیں ہے۔

سوم۔ جدید فلسفہ نے ثابت کیا کہ مادہ مخلوق ہے اس لئے خداوند تعالےٰ اس کا ہر طرح مالک ہے۔ اور بحیثیت مالک جو کچھ وہ کسی چیز کو بنا وے بنا سکتا ہے اور جو کچھ بخشے بخش سکتا ہے۔ اس لئے اس تفرقہ و بقا کو پیدا کرنے کے لئے اس کو تناسخ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو کچھ وہ کسی چیز کو بنا دیتا ہے۔ اس کا فضل اور رحمت ہی ہے۔ اور نیست کی حالت کے مقابل جیسی ہے کہ وہ ہست کی گئی ہے۔ بہر حالت بہتر ہی ہے۔ اس کا ارادہ اور علم ایسا کرنے کے ایک کافی دلیل ہے۔

چہارم۔ جدید فلسفہ بتاتا ہے کہ مادہ کا فنار اور خلق ہر دم ہوتا رہتا ہے۔ اور دنیا کی ہر ایک چیز بسبب اس عمل کے ہر آن ایک نئی اور اعلےٰ صورت اختیار کرتی رہتی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا ہم سب کا خالق ہے۔ صرف خلق کر کے ہی ہم کو نہیں چھوڑ دیتا بلکہ ہر دم ہماری پرورش اور ترقی کے سامان بھی کرتا رہتا ہے۔ ایسی ذات کو عربی میں ربّ کہتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ خدا صرف خالق ہی نہیں ہے بلکہ ربّ بھی ہے۔

پنجم۔ مادہ جب فانی ہے۔ اور ایک وقت ہو گا۔ کہ مادہ نہ رہے گا۔ تو پھر روحیں بندر۔ سور اور کتے کس طرح بنائے جا سکیں پس مسئلہ تناسخ غلط ثابت ہوا اور یہ ماننا پڑا کہ اگر روحوں کو کسی وقت تک بقا ہے تو ضرور ہے کہ ان کے لئے جزا سزا کا طریق کسی اور رنگ میں ہو نہ کہ جیسا تناسخ سکھاتا ہے۔

ششم۔ یہ امر کہ دنیا کی ہر ایک چیز اعلےٰ سے اعلےٰ نئی حالت کی طرف ہر دم ترقی کر رہی ہے ثابت کرتا ہے کہ کوئی چیز ادنےٰ حالت کی طرف عود نہیں کر سکتی۔ اسلئے بھی مسئلہ تناسخ غلط ثابت ہوتا ہے۔

پس جب آریہ سماج کا پیش کردہ خدا غلط نکلا۔ مادے کا غیر فانی اور انادی ہونا غلط ثابت ہوا۔ اور دداواگون کا چکر جس میں روحیں ڈالی جا سکتی ہیں وہ بے حقیقت اور خدا ماننا پڑا۔ اور یہی تینوں اعتقاد ہیں۔ بنیاد آریہ سماج کے۔ تو اب ہم عقلمند منصف مزاج طالب حق آریہ بھائیوں کے

انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ کہ وہ خود ہی فیصلہ دیں۔ کہ پھر آریہ سماج کا رہ کیا گیا۔

دوسرا مطالبہ جو اب ہم آریہ سماج سے کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ان کا بڑا دعوےٰ ہے کہ ان کے ویدوں میں سب علوم بھرے پڑے ہیں۔ لیکن باقی سب مذاہب ان سے خالی ہیں۔ اب نہایت ادب سے التماس ہے۔ کہ یا تو وہ اپنے اس دعوے کو واپس لے لیں۔ ورنہ یہ علوم جو اس طرح آج ان کے مذہب کی بنیاد کو کھوکھلا کر رہے ہیں انکو غلط ثابت کرکے دکھا دیں۔ اور ان کی تردید ویدوں کی شرتیوں سے ہی کریں۔ زمانہ دلائل کا ہے۔ اب مذہبی تعصبات انسان کی آنکھوں پر پٹی نہیں باندھ سکتے دلائل پیش کریں۔ ہم سب ماننے کو طیار ہیں۔

تیسرے عرض جو ہم آریہ احباب سے کرنا چاہتے ہیں اور جس کو پیش کرنے کی جرأت ہمیں اُن کے اس توحید کی محبت نے دلائی ہے۔ جس کی وجہ سے انھوں نے بہت سی بُت شکنی ہندوستان میں کی ہے وُہ یہ ہے کہ قرآنکریم میں غیر اقوام کو اپنے ساتھ شامل کرتے اور ملک میں امن اور آرام قائم کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کی گئی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا و بینکم۔ کہ اچھا اختلافات کو علیحدہ رہنے دو۔ آؤ ایک بات کی وجہ سے جو تم میں اور ہم میں دونوں میں موجود ہے ہم آپس میں مل کر کام کریں۔ اور وہ امر یہ ہے کہ خدا کو تم بھی ایک مانتے ہو۔ اور ہم بھی ایک ہی مانتے ہیں جو جھگڑا صفات باری تعالےٰ کا تھا اس کا جدید فلسفہ نے فیصلہ کر دیا۔ ہمارا مدعا بھی دنیا میں توحید قائم کرنا باقی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر آؤ اس بات کے وعظ کرنے میں تو آپس میں مل کر کام کریں۔ اور اس کے لئے ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آخری پیغام صلح میں کام کرنے کے اصول بتا دئے ہوئے ہیں۔ آؤ ان پر کاربند ہوکر دنیا سے بُت پرستی کو اُڑانے کی کوشش کریں تا خدا ہمیں کامیاب کرے۔

اسلام

بالآخر دنیا کے لوگوں کو یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ اسلام نے کبھی کسی دنیوی فلسفہ پر اعتبار نہیں کیا۔ اور میں تو سمجھتا ہوں کہ ہر ایک ذیعقل انسان کو ایسا ماننا پڑے گا کہ اسی نتیجہ پر آنا سب کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ ایک وقت تھا کہ یہ فلسفہ سکھاتا تھا کہ ساری دنیا چار عناصر سے بنی ہوئی ہے۔ پھر اس نے بتایا کہ ہو دو عناصر

اور اب بتاتا ہے۔ کہ بجلی ہی بجلی کا ایک نظارہ ہے اب اس پر اگر کوئی تعلیم یافتہ اعتبار کرکے اپنے مذہب کو چھوڑتا ہے۔ تو اس سے زیادہ ناعاقبت اندیش اور کون ہو سکتا ہے۔ غرض اسلام نے کبھی اس پر اعتبار نہیں کیا۔ آج سے تیرہ سو سال پہلے اللہ تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ ساری رُوحانی اور باطنی حقیقتوں کا انکشاف فرمایا۔ اور اپنے پیارے حبیب فداہ ابی وامی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے دنیا کو وہ کتاب دی جس کا سب سے پہلا دعوےٰ یہ ہے کہ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ۔ کہ اس کتاب میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جو ذرا بھی حقیقت سے دُور ہو اور اسلئے اس میں شک کی گنجائش ہو سکے۔ اور اس پاک کتاب میں وہ وہ حقائق بتائے کہ باوجود اس لاف وگزاف ترقی کے اس زمانہ کے فلسفیوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتے۔ اور پھر اُن حقائق کو ہر زمانے میں سمجھانے کے لئے مجددوں کا سلسلہ رکھ کر بعد ہر سو سال کے انکو ازسرنو سمجھانے کی بنیاد رکھی تا انسان کو فلسفہ کی محتاجی نہ رہے اور اس کی وجہ سے جو دُکھ اس کو پہنچ سکتے ہیں اُن سے وہ بچ جاوے۔ لیکن اتفاق سے کھو یا ان مادہ پرست منکر انسانوں کی خوش قسمتی اُس پاک ذات کے خاص ارادہ کے ماتحت یہ جدید فلسفہ بھی آج بہت حد تک اس تعلیم قرآنی کی غلامی کو اپنا فخر سمجھ رہا ہے اور اس کی تائید میں کھڑا ہے۔ جس پر کہ ہمارے آریہ بھائی اور ان کی پرتھی ندی سبھاؤں کے بڑے بڑے علامہ اور پنڈت ہنسی۔ مذاق کیا کرتے تھے۔ اور نوجوان تعلیم یافتہ فلسفہ کے شراب کے نشہ میں سرشار اور لاپرواہی سے جس کے پاس سے گذر جایا کرتے تھے۔ ذیل میں ہم چند اُن مسائل اسلامی کا ذکر کرینگے۔ جن کی تائید اب بعد اتنی مخالفتوں کے آخر فلسفہ جدیدہ کو کرنی پڑی ہے اور پھر اس مضمون کو ختم کرینگے۔

اس سوال کے جواب میں کہ یہ دنیا کس طرح پیدا ہوئی فلسفہ جدیدہ سکھاتا ہے کہ دنیا میں ایک لاانتہا طاقت ہے جو ابدی ہے۔ وہ طاقت خودبخود بغیر مدد مادہ وغیرہ بجلی کو پیدا کرتی ہے۔ اور پھر اس کو مادہ کی شکل دیتی ہے۔ اور اس طرح یہ دنیا جس کو ہم دیکھ رہے ہیں خلق ہوتی ہے۔ قرآن شریف اس سوال کے جواب میں فرماتا ہے :-

کذٰلک اللہ یخلق ما یشاء اذا قضی امراً فانما یقول لہ کن فیکون۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے بغیر اسباب کے پیدا کر دیتا ہے اور نیست سے ہست کر دیتا ہے۔ اس دنیا و مافیہا کی پیدائش کے لئے اس ذات باری تعالےٰ کا ارادہ کرنا۔ اور پھر اس کو حکم کرنا کہ ہو کافی ہے کسی مادہ یا رُوح کی مدد کی اس کو ضرورت نہیں ہوتی جب وہ لاانتہا طاقتوں والی ہستی ارادہ کسی چیز کو پیدا کرنے کا کرتی ہے تو کہدیتی ہے کہ ہو۔ پس وہ ہو جاتی ہے اسی طرح یہ دنیا پیدا کی گئی۔ یعنے اس دنیا کی پیدائش کی کیا حقیقت ہے۔ اول ارادہ الٰہی۔ دوم حکم الٰہی۔ یہ دونوں باتیں ہمیشہ سے خلق کا موجب ہوتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ اور تیسری کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔

پھر اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا :- لا الٰہ الا ھو خالق کل شیٔ۔ یعنے اللہ جو ذات مجمع جمیع صفات کاملہ ہے اور ہر ایک کمزوری سے منزہ ہے۔ وہی معبود ہو سکتا ہے۔ سوائے اس کے اور کسی چیز کا احسان دنیا و مافیہا پر نہیں۔ کیوں اور چیز سوائے اسکے قابل پرستش نہیں۔ اِس لئے کہ وہی صرف ان سب دنیا کی چیزوں کا خالق ہے۔ خواہ بجلی بناکر یا کسی اور طرح وہی مادہ کا وہی رُوحوں کا وہی خلا کا۔ غرض ہر چیز کا خالق ہے پس جب سب چیزوں کا خالق وہ ہُوا تو ثابت ہُوا کہ اس دنیا کو نیست سے ہست کیا گیا۔

پھر فرمایا :- کہ اے مومن ان دنیا کی حقیقت میں چہ میگوئیاں کرنے والے کو کہہ۔ قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد کہہ دے آپ کو کہ یہ مادہ رُوح وغیرہ ہیچ اور فانی ہیں اللہ ہی کی ذات اصل زندہ اور قائم ہے۔ اور وحدہ لا شریک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کو خلق کرنے میں نہ رُوح کی اور نہ مادہ کی احتیاج ہے۔ مادہ کو رُوح کی اور رُوح کو مادے کی احتیاج ثابت کرتی ہے۔ کہ یہ خود خدا نہیں ہو سکتے۔ خدا اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہی ہے۔ جو اس احتیاجوں سے پاک ہو۔

پھر فرمایا :-

اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ۔ ثم الیہ ترجعون

کہ اللہ نے ہی اوّل بار اپنی خلق کو نیست سے ہست کیا اور وہی بار بار ایسا کرتا رہتا ہے اور کہ ان سب کا انجام یہ ہوتا ہے کہ انھوں نے فنا ہو جانا ہے اور اللہ کیطرف لوٹ جاتا ہے یعنے اپنی ذات کو جو ہمیں نظر آتی ہے۔ چھوڑ کر اس میں فنا ہو جاتا ہے۔ پھر اس سوال کے جواب میں

کہ آیندہ اس دنیا کا کیا انجام ہوگا۔ فلسفہ جدیدہ بتاتا ہے۔ کہ سب چیز کو فنا ہوجانا ہے۔ اور ایک ہی طاقت باقی رہ جاتی ہے اس خیال میں بھی یہ اسلام کی اس تعلیم کی تائید کرتا ہے۔ جو ان آیات میں سکھائی گئی ہے۔ کُلّ من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ہر ایک چیز جو ہمیں نظر آتی ہے۔ خواہ مادہ ہے خواہ رُوح ہے۔ سب فانی ہے اور سب نے آخر فنا ہوجانا ہے اور صرف ایک ہی ذات غیر فانی ہے اور باقی ہے اور وہ وہ ذات ہے۔ جو ہم سب کی اور دنیا و مافیہا کی رب ہے۔ یعنے پیدا کرنے اور پرورش کرنے والی ہے وہ ہر ایک چیز کو ہستی بخشتی ہے اور اس کے لئے علیٰ سے اعلیٰ لگاتار ترقیات کے سلسلہ میں سے گذار کر کسی بلند مرتبہ تک جو کہ اس نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہوا ہے پہنچاتی ہے وہ اعلےٰ مرتبہ جو کہ ہمارے خیال میں نہیں آسکتا اور جو اس ذات پاک نے اپنی الوہیت کے ماتحت ہر ایک چیز کے لئے رکھا ہوا ہوتا ہے جس سے زیادہ وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ اُسکی تقدیر کہلاتا ہے (بالفاظ دیگر تقدیر کیا ہے ہر ایک چیز کے لئے اس کی انتہائی درجہ جو خدا نے اس کے لئے تجویز کیا ہوا ہے) پھر دنیا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہو الاول والآخر۔ کہ وہی پہلے تھا اور وہی بعد میں رہے گا اور وہ رب ہے۔

غرض اس لائم کی جو ایک اُمّی اَن پڑھ یتیم نے جاہلیت کے زمانہ میں سکھائی تھی اور جس کا سرچشمہ کہ وہ ذات باری تعالےٰ کو بتاتا تھا یہ فلسفہ جدیدہ تائید میں کھڑا ہوگیا ہے اور ان تعلیم یافتہ احباب کو آج شرمندہ کر رہا ہے۔ جو اس فلسفہ کے اعتبار پر اس میں غلطیاں نکالا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ معاذ اللہ یہ سوائے عرب کے جاہلوں کے اور کسی کے لئے قابل پیروی نہیں ہے۔

غرض یہ وہ تعلیم ہے جو کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے اسلام نے دنیا کو سکھلائی تھی اور جس پر کہ ہمارے آریہ بھائی ہنسی اور مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ اور اس کو خلاف عقل بیان کیا کرتے تھے لیکن آج جس کی تائید میں نہ صرف عقل بلکہ ساری عقلوں کا نچوڑ یعنے فلسفہ جدیدہ میں کھڑا ہوگیا ہے وہی فلسفہ جدیدہ جو ہمارے آریہ بھائیوں کے خیالات کے لئے سم قاتل کا اثر رکھتا ہے۔ امید ہے ہمارے منصف مزاج جنھوں نے فلسفہ کو ہی کسی مذہب کی صداقت کے لئے کسوٹی خیال کیا ہوا تھا۔ اب جدید فلسفہ کی کسوٹی پر اپنے مذہب کو پرکھ کر کھرے اور کھوٹے میں شناخت کرینگے۔ اور تعصب کو چھوڑ کر انصاف کو کام لائیں گے اور حق اور باطل میں تمیز کریں گے اور اللہ تعالےٰ سے جزا پائیں گے۔ وما علی الرسول الا البلاغ۔

آخر میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب مسلمانوں کو اور ہمارے ہندو اور عیسائی بھائیوں کو اس پاک ہدایت کی طرف جو قرآن مجید میں تعلیم کی گئی ہے۔ رہنمائی فرماوے اور اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرماوے۔ آمین

۱۷۔ جون ۱۹۱۲ء

ہے گلستاں تو وہی پر کیوں گلوں میں بُو نہیں
میں گلوں کو کیا کروں جب وہ مرا گلرو نہیں
لے گئی لو کونسی شمع نبوّت کی بجھے
ضعفِ پیری۔ شدّتِ گرما نہیں یا[redacted]
فاختہ سرباختہ کوئل نہایت مضمحل
کس نشیمن سے صدا آتی مجھے کو کو نہیں
کیوں نہ ہو زخمی دلِ دارفتہ حُسنِ بتاں
تیر سے مژگان نہیں۔ مثل کماں ابرو نہیں؟
قمریاں۔ خمرے تو ہیں لیکن یہ کیا؟ گلزار میں
نغمۂ مستانہ حق سرّہٗ۔ یا ہو نہیں
حق نے دکھلائے نشاں حق ہو گیا ثابت مگر
بدگمانی کی کسی نے سچ کہا دارو نہیں
کیوں فراقِ یار سے کہتے ہیں فارغ ہم کو لوگ
دل میں سُوز و درد ہے لب پر مگر ہا ہُو نہیں
مثل پروانہ سبھی گرتے ہیں شمعِ حُسن پر
نور پر نوٹی سوالِ مُسلم و ہندو نہیں
ہے سبھی کچھ کوثر و تسنیم جنات النعیم
پر وہاں کیا ہے جہاں جانِ جہاں تو نہیں
(اکمل)

سبحان اللہ کیا پاک لوگ تھے!

جناب ابو عبیدہ رضؓ عامر بن جراح عامل شام نے حضرت عُمرؓ فاروق کو خط لکھا کہ اللہ تعالےٰ نے انطاکیہ کو مُسلمانوں کے لئے مفتوح کیا اور میں نے انطاکیہ [illegible] کی کہ اس کی خوش کن وحشت بخش ہوا ہمیں اعلاء کلمۃ اللہ میں سستی نہ کردے۔ اور ایسا نہ ہو کہ لشکریوں پر دنیا کی محبت غالب نہ ہوجاوے۔ اور پھر وہ خدا تعالےٰ کی عبادت اور اطاعت میں سُست ہوجاویں۔

یہ خط زید بن وہب کو دیا۔ اور وہ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ مدینہ منورہ میں پہنچا۔ حضرت عمر اس وقت حج بیت اللہ کو جارہے تھے۔ بایں طور کہ پیچھے پیچھے سواری کا اونٹ ہے آگے آگے آپ ہیں اور دائیں بائیں حضرت علی اور حضرت عباس ہیں۔ زید نے بڑھ کر سلام علیکم کہا اور مبارکباد دی آپ سنتے ہی سجدہ میں گر گئے۔ جب سر اٹھایا۔ تو چہرہ و ریش مُبارک خاک سے آلودہ تھے اور آپ پڑھ رہے تھے۔ الحمد للہ۔ پھر خط پڑھ کر آپکے آنسو جاری ہوگئے۔

حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ خوشی کے موقعے پر رونا کیسا ہے فرمایا۔ ابو عبیدہ مسلمانوں کے نفوس پر سختی کی۔ اس کے بعد وہیں زمین پر بیٹھ کر خط کا جواب لکھا۔ اور زید کے حوالہ کیا وہ لے کر اسی وقت چل پڑے۔ بعد ازاں آپ نے اُسے واپس بلایا اور فرمایا کہ ٹھہرو۔ غلام کو حکم دیا۔ میرا توشہ لاؤ اس نے دو تھیلیاں لاکر حاضر کیں آپ نے ایک تھیلی سے چار سیر کھجوریں اور ایک سے چار سیر ستو نکالے اس کے آگے رکھے اور کہا کہ یہ عمر کیطرف سے تمہاری دعوت ہے اور مجھے معذور سمجھئے کہ میرے مقدور و امکان میں یہی کچھ تھا۔ زید فرط جوش سے آبدیدہ ہوگیا اور نہایت شکر و امتنان کے ساتھ چلدیا

اس تاریخی واقعہ نے میرے دل پر بڑا گہرا اثر کیا۔ اول تو یہ دیکھئے کہ ان لوگوں نے اپنے فرض کو کیا خوب شناخت کیا تھا وہ جانتے تھے کہ ہماری کامیابی کا راز خشن پوشی اور جفا کشی میں مضمر ہے۔ اور آرام طلبی سے ہمارے وجود بے پرواہ ہیں۔ دوم ہر فتح و ظفر کو وہ خدا کا فضل جانتے۔ اور کبھی اپنے کام پر نازاں نہ ہوتے جیسا کہ خط سے ظاہر ہے سوم بے نفس و بے غرض تھے۔ ایک شخص اتنی منزلیں طے کرکے آتا ہے بغیر دم لینے کے فوراً واپس جانے کو چل کھڑا اُسے یہ بھی شکایت نہ ہوئی کہ مجھے کسی نے کھانا نہیں پوچھا چہارم حضرت خلیفہ کی سادہ زندگی۔ اس شہنشاہ عرب و عجم کا زادراہ ملاحظہ ہو اور پھر زمین پر بیٹھ کر خط لکھوانا۔ اب تو صیغہ کا کلرک بھی اپنی ایک پوزیشن رکھتا ہے اور رستے میں بیٹھ کر دستخط کر دینا اپنی ہتک خیال کرتا ہے پھر خدا کے حضور کیسے اداب کہ فتح کی خبر سُنتے ہی بجائے اہا کرنے اور تالیاں پیٹنے

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ ۵۰

اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے جس سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت حکیم مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے جس کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - بل - سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لئے مفید ہے - قیمت سرمہ اصل ممیرہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم ملہ - اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ۵ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت ... مقرر کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ترکیب استعمال - ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

... موسم میں جسکی آنکھیں دکھتی ہوں - تو ان کے لئے بہت مجرب و مفید ... احمد نور

ست سلاجیت

محیط اعظم - سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء - نفع صرع - مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست - و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت فی تولہ عہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں شہدی اور ... سیاہ اور سفید ریشمی اور سوتی - تُری صافے سفید اور ... قیمت کی ملسکتی ہیں ۔

المشتہر

احمد نور - کابلی مہاجر - سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا ... کا آنا بھی ممکن ... کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق ... پچیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ... ڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتی سے طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی ڈاکٹروں نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے، پیٹ پھولنا پیٹ کا درد - بدہضمی - متلی اشتہا کا کم ہونا - ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں قیمت ... محصول ۵/ ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت اسٹریٹ نمبر ۵ ۔ ۶ کلکتہ

P. CCLXXXVIII
اخبار بدر - قادیان ضلع گورداسپور
بخدمت منشی کرم الٰہی صاحب
Lahore

Reg.
رجسٹرڈ نمبر ۲۹۱۳

کتاب چشمہ زندگی پر اہل ملک کی متفقہ آواز

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب

تحریر فرماتے ہیں - جناب کی تصنیف چشمہ زندگی کو میں نے دلچسپی سے پڑھا - فزیکل کالگریس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے - مہتہ سیتا رام دت - کوبرنجن صدر بازار - راولپنڈی کی محنت بہت ہی قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر - ۹ مارچ ۱۹۱۲ء - خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر سردار خاں بابا خانصاحب پشاور - چشمہ زندگی واقعی چشمہ زندگی ہے پبلک کے واسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جس کی قدر بہت ضروری ہے۔

مشہور علامہ جناب مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ

سے رقم فرماتے ہیں - آپ کی کتاب چشمہ زندگی واقعی اسم با مسمی ... رفاہ خلق کیلئے یہ ہدایات نہایت ہی ضروری اور مفید تھے - جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذا الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا - حمد بے حد اور ثنا بے عد اسی وحدہ لا شریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیرخواہ قرار دیا - خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ما تقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل دید ہدایات سے حصہ لیا۔

نوٹ - عدم گنجائش مانع طوالت ہے۔

ہندوستان کی ایک غیر معمولی طبی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خان صاحب رئیس اعظم - میں نے چشمہ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی - لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے

آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنس راج بی اے - سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور فی الواقعہ آپ کی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں۔

آنریبل خان بہادر سیٹھ ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں کہ اردو علم طب میں کتاب چشمہ زندگی قابل قدر اضافہ ہے۔

نوٹ - یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد با تصویر رنگین ۲۲x۱۸/۸ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے - قیمت فی جلد عہ محصول ... دو جلد پر محصول معاف

فہرست مضامین مختصراً - منی کی پیدائش جائے رہائش باتصویر رنگین شرح - خطرناک تیز زہر - زنانہ تناسلی اعضاء بالقدر رنگین مشرح - منی اور سرج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت - ویدک و یونانی خیالات - شادی کے متعلق ویدک مغربی اور اسلامی خیالات - حمل بالتشریح - مکمل ہدایات قابل دید - حاملہ زچہ و بچہ کے متعلق مفصلاً عام جسمانی اعضائے باتصویر رنگین مختصراً - ذرائع صحت اسباب الامراض - اصول علاج - اصول صحت - ویدک اصول تشخیص پانی سے تمام امراض کا

پتہ: سیتا رام دت - وید کوبرنجن
آدستہ اوشدھالہ صدر بازار راولپنڈی

نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

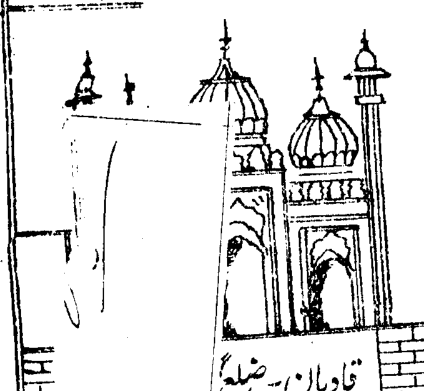

BADR QADIAN

قادیان - ضلع

عام قیمت ششماہی ...
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

Reg. No. L. CCLXXXVIII
۱۹۱۲ء

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۱

۱۱ رجب ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ جون ۱۹۱۲ء مطابق ۱۴ ہاڑ سمت ۶۹

نمبر ۳۷

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

(۱)

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دھم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک دم از دوری اطلال علیم — ... دور از کجراست خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا | محمد حسین کاتب

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ حضرت صاحبزادہ [illegible] محمود احمد صاحب لاہور سے واپس آگئے ہیں۔ حضرت ام المومنین جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے [illegible] تشریف لے گئی ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب [illegible] کے واسطے پھر دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت [illegible] سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی دینی مشاغل میں معروف ہیں۔

کتب خانہ حضرت مسیح موعود | احباب جس قدر کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طلب فرماویں۔ اُن پر یہ پتہ لکھا کریں۔

[illegible] کتب خانہ حضرت اقدس قادیان ضلع گورداسپور [illegible] کا نام نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے پہلے [illegible] صاحب کے یہ انتظام سپرد تھا۔ مگر اب صاحبزادہ [illegible] محمود احمد صاحب کے اپنے ایک ملازم کے متعلق [illegible] رست کی گئی ہے۔ نام لکھنے میں حرج واقع ہوتا ہے۔ اور تمام احمدیوں کو حضور مغفور کی کتب کی اشاعت [illegible] کوشش کرنی چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] زندگی

[illegible] موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] - قول و فعل - حرکت و سکون [illegible] ہو اور یہی شبانہ روز حضرت [illegible] مومنین حضرت خلیفۃ المسیح کی تعلیمات [illegible] تمہارا ہر ایک کام اپنے مولا کی رضا کے لئے ہو [illegible] کیا پاکیزہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مبارک [illegible] عمل کرے

[illegible] ق و ایمان کا علم ان وقتوں [illegible] (۲) غصہ میں ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت برادر مکرم معظم خواجہ [illegible] صاحب مشہور واعظ و لکچرار ہیں جو کچھ وہ عام مجلسوں میں وعظ کرتے رہتے ہیں۔ وہ تو سب کو معلوم ہے مگر ایک ماتمی تقریب پیش آنے پر ان کی پرائیویٹ چٹھی سے ان کے صبر و استقلال کا ثبوت [illegible] ملتا ہے۔ ان کی غمگسار رفیقہ دنیا کے [illegible] بعد اُن سے جدا ہوگئی ہے۔ انہیں [illegible] مصر و فیتوں کا علم ہوگا۔ جو عورت

ذات سے متعلق ہیں اور مجھے اُمید کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے لیکچروں میں اپنی بہنوں کے حقوق اور ان قدر و منزلت کا ذکر کیا کریں گے۔ جو اسلام نے مقرر کی اور جسے مسلمانوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے صبر کا اجر عطا کرکے موت کے وقت عورتوں نے بھی بڑا بڑا صبر کیا اور دکھلایا ہے جسے میں کسی علیحدہ مضمون میں بیان کرونگی۔ انشاء اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمہ محترمہ - خدا کی صلوٰۃ اور سلام آپ پر ہو۔ ربّانی مشیّت کے ماتحت جو کچھ وقوع میں آیا ہے۔ وہ دُنیا کی اصطلاح میں خواہ شادی کہلائے یا ماتم۔ وہ سب انسان کی ربوبیّت ہی ہوتا ہے۔ پھر ایسی صورت میں جو کچھ ہوگا وہ رحمت ہی ہوگا۔ مرحومہ ۲۳ - مئی ۱۲ء کو بعد از دوپہر سکرات موت میں ہے۔ اور عصر کا وقت آجاتا ہے۔ اور مجھے چار رکعت میں سب سے پہلے چار دفعہ الحمد للہ ربّ العالمین کہنا پڑتا ہے۔ ہم نماز مغرب میں فرض ختم کرتے اور قضاء ربّی ناطق ہوجاتی ہے اور ہمیں اپنی سنتوں و نوافل میں اور اسی طرح بعد میں بوقت عشاء اور فجر میں کئی کئی دفعہ الحمد للہ ربّ العالمین کہنا پڑتا ہے۔ اور ہم ایک چوبیس سال کی رفیقہ کو ہمیشہ کے لئے اپنے سے جُدا کرتے ہیں اور ادھر نماز ظہر میں پھر الحمد للہ ربّ العالمین کا تکرار ہے۔ اب یہ الحمد کثیر۔ شکر کس بات کا اس امر کا کہ ایک گھر کی منتظم سچے ہمدرد اور خادم رفیقہ۔ میری فارغ البالیوں اور بیفکریوں کا بظاہر موجب مجھ سے جُدا ہو رہی ہے۔

نادان لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعود سے کیا حاصل کیا۔ کاش وہ دیکھتے اور بعض نے دیکھا کہ میں نے اس وقت جب بڑے بڑے حوصلے والے تلخ کام ہو جاتے ہیں کس طرح بظاہر تلخ پھل کو اپنے لئے ثمر شیریں سمجھا اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔ آمین

کمال الدین

نوٹ :- چوں کہ خواجہ صاحب کے صبر و استقلال کے متعلق اسی مضمون کا ایک خط پہلے درج ہوچکا ہے اسواسطے اس خط کا صرف اقتباس درج کرنا کافی سمجھا گیا۔ اڈیٹر)

سُبحان اللہ! کیا پاک جملہ ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کے اور اسی کیطرف جانیوالے جب ہماری ہستی ہمارے متعلقین کی اپنے لئے نہیں بلکہ اللہ کے لئے ہے۔ اور پھر ایک روز اس کے حضور جانیوالے ہیں۔ اور وہیں ابد الآباد تک رہیں گے۔ تو پھر کسی کی جدائی کیسی اور کس چیز کے عارضی طور پر جدا ہونے کا غم کیوں ہو۔ یہی اصلی و حقیقی بہشتی زندگی ہے کہ ہر ایک قول و فعل حرکت و سکون محبّت و عداوت اللہ کے لئے ہو۔ اور یہ فقرہ زبان پر - ع

راضی ہیں ہم اُسی پہ جس میں رضائے مولا

عاجزہ - سکینۃ النساء - از قادیان - ۳ جون ۱۲ء

بیعت | مکرم جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بذریعہ منظہر میرا بھائی مسمی احمد علی سکنہ ترپئی ضلع امرتسر واقعہ ۱۲ جون ۱۲ء کو سلسلہ بیعت حضرت خلیفۃ المسیح میں داخل ہوا ہے۔ مہربانی فرماکر درج اخبار کرکے مشتہر کرادیں۔ والسلام علیکم۔

حکیم چراغ علی - احمدی سکونتی علی پور - ملتان

۲ - بندہ کا نام اپنی اخبار کے [illegible] سلسلہ بیعت کنندگان میں شائع فرماویں۔ میں نے خود خلیفہ صاحب کی خدمت میں قادیان حاضر ہوکر مورخہ ۳ جون ۱۲ء کو ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے

نیازمند۔ فضل الدین نقشہ نویس۔ ملٹری ورکس - مردان

گیارہ پنجابی کتابیں سلسلہ حقّہ کی تائید میں گیارہ اکٹھی فروخت ہوتی ہیں۔ قیمت مجموعہ ۱ر

(۱) سچ بیان۔ مصنّفہ محمد اسماعیل صاحب ساکن پنڈال۔ منکرانِ وفاتِ مسیح پر درشت اعتراض کئے گئے ہیں۔

سُن لو بھائی سچ بیان ٭ عیسیٰ نہیں گیا آسمان

(۲) گُل موتیا۔ تصنیف رعایت اللہ صاحب۔
(۳) تحفۃ المشتاقین۔ مصنّفہ غلام رسول صاحب راجیکی
(۴) جام وحدت۔ " " " " "
(۵) چٹھی مسیح تے اُسدا جواب۔ (۶) سی حرفی
(۷) سی حرفی احمدی (۸) اظہار الحق (۹) احمدی کامن
(۱۰) صدقے جاواں (۱۱) گلدستہ احمدی

مُبارک | اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے اپنے فضل و کرم سے مولوی محمد عبد العزیز صاحب احمدی خریدار ۲۷۴۵ ملازم ڈاکخانہ ترکی ریلوے اسٹیشن کے گھر فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے اور نام اس کا محمد عبد الرشید رکھا گیا ہے اور پہلے لڑکے اُن کے کا نام عبد المنان ہے ہر دو کے لئے دُعائے خیر فرماویں کہ خداوند کریم طویل عمر اور نیک خصال [illegible] آمین ثم آمین - والسلام - خاکسار [illegible] محمد عبد العزیز [illegible] ملتان ٭

قصیدہ درمدح جناب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح

خوش آں کسے کہ کُند احترام نورالدین — بشوق و ذوق کند استلام نورالدین
بفضل خویش خدائے سلام نورالدین — زقُربِ خاص فزود احتشام نورالدین
برپائے گاہ رفیع مقام محمودی — زاتباع مطاعش مقام نورالدین
حکیم حاذق اُمّت خلیفۂ مہدی — لقب زحضرت اقدس بنام نورالدین
زقُرب غط چو درجسم صبغۃ اللہ زد — فروخت صبغۂ احسن زفام نورالدین
بشغل درس نکاتِ حقائق قرآں — مدام روز وشب وصبح وشام نورالدین
چو داد درسِ کلام مجید صبح ومسا — ہماں غذا وہماں شد طعام نورالدین
پئے اشاعتِ اسلام باختمال وجاں — نظام گلشن ایمان مرام نورالدین
پُراز حقائق وز اسرار معرفت دائم — کلام نغز کہ آید زکام نورالدین
شد از کمال حصول فضائل درجت — بجائے حضرتِ مہدی قیام نورالدین
مجال قال ندارد مخالفِ اسلام — شنیدہ حُجّت و بُرہانِ تام نورالدین
بکنج خانہ نہ گشت تارک اسلام — چو جلوہ کرد شعاع حسام نورالدین
اگر تو تشنہ لبی از فراقِ یارِ ازل — بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین
ضعیف دمُردہ دلی گر بقا دیان درآ — کہ ہست محیِ موتے کلام نورالدین
بعاجزاں سبیل دارامل وایتام — رسید بخشش واحسانِ عام نورالدین

توسیف حمد وثناگو بحضرت منان
کہ کرد است از کرم خود غلام نورالدین

خاکسار سیف اللہ شاہ دیوسکنہ بیج بیاڑہ کشمیر

سفر لاہور کے حالات

سفر لاہور کے کچھ اجمالی حالات پچھلے اخبار میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ انکی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ خدام یوم السبت ۱۵ جون ۱۲ء دس بجے لاہور پہونچے۔ یہاں ایک بڑی جماعت اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے واسطے موجود تھی۔ بعض خدام جو بٹالہ ریلوے اسٹیشن پر بروقت نہیں پہونچ سکے تھے۔ وہ دوسری گاڑی میں لاہور پہنچے۔ انھیں میں عاجز راقم اور جناب خلیفہ رشید الدین صاحب بھی تھے جن کا اسم گرامی پچھلے اخبار میں لکھنا رہ گیا تھا۔ لاہور میں احباب کے فروکش ہونے کے واسطے احمدیہ بلڈنگ تجویز ہو چکی تھی۔ جو سب سے زیادہ اس امر کے واسطے موزون تھی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب نے مہمانوں کے واسطے کھانے کا انتظام بھی اسی جگہ کیا ہوا تھا اور مسجد کے وسیع دالان اور صحن لیکچروں کے واسطے بہت موزون تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا قیام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی کوٹھی پر تھا جو اسی احاطہ کے اندر ہے۔ چونکہ شیخ صاحب کے فرمانے پر اخبار میں دو ہفتہ قبل اعلان ہو چکا تھا اس واسطے بیرونجات سے بہت سے دوست تشریف لائے اور ایک بڑا مجمع ہو گیا۔ کھانے پینے اور رہائش کا انتظام تشفی آمیز تھا۔ لاہور پہونچ کر سب سے پہلی بات حضرت خلیفۃ المسیح کو خوش کرنے والی ہوئی وہ **مسجد احمدیہ** ہے۔ جو احمدیہ بلڈنگس کے وسط میں بنی ہوئی ہے۔ حضرت سب سے اول مسجد میں داخل ہوئے۔ دو نفل نماز ادا کر کے بانیان مسجد اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد کے واسطے بہت دُعائیں کیں۔ ایسی دعائیں کیں کہ فرمایا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ میری وُہ دعائیں عرش تک پہنچ گئیں۔ ہم جماعت لاہور کو اس خوش قسمتی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ اس مسجد کی طیاری میں حسب توفیق تمام جماعت لاہور کا حصہ ہے۔ مگر جن دنوں میں وہ بن رہی تھی ہم دیکھتے تھے کہ اس کے بنانے کا خاص اہتمام اور جوش سب سے زیادہ ہمارے مکرم دوست جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کو تھا اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ حضرت نے اس مسجد کی خوشی کا اظہار واپسی پر قادیان کے پہلے درس میں بھی کیا۔ مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد حضرت نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مجھے لکھ کر دی تھی اور وُہ درج ذیل ہے

چھوٹی بات سے بڑی بن جاتی ہے۔ ہمیشہ کوشش کرو کہ اختلاف نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک بات میں اتفاق اور وحدت کا رنگ رکھا ہے۔ پیمبر صاحب نے ہر ایک بات میں چاہا ہے کہ ہم ایک ہوں۔ آج اگر مسلمان ایک ہوتے۔ تو کوئی قوم مقابلہ نہ کر سکتی۔ فلما نسوا ما ذکروا بہٖ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضآء۔ قرآن کو جب چھوڑا۔ عداوت اور بغض آگیا۔ اسی طرح سے یہود تباہ ہوئے اسی سے مسلمان تباہ ہو رہے ہیں۔ جب اٹکل بازیوں پر بات آگئی تو سب کے خیالات جُدا اس لئے خدا۔ بہشت۔ دوزخ وغیرہ سب جُدا۔ نیو فیشن کے لوگ پُرانے لوگوں کو اولڈ فیشن کہتے ہیں وہ ان کو مُلحد کہتے ہیں۔ جھگڑے کی بنار قرآن کو چھوڑنا ہی ہے منجملہ اِن باتوں کے جو ایک کرنے والی ہیں۔ نماز۔ فرائض۔ خدا کو ماننا۔ سب میں اب تک اتحاد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو تم سیدھی کرو۔ اگر تمہاری صفیں ٹیڑہی ہوں گی تو تمہارے دل بھی ٹیڑہے ہونگے اس لئے صفوں کو سیدھا کرنے کی ہمیشہ کوشش کرو۔

امیر

۱۱۔ جون ۱۲ء۔ ساڑھے گیارہ بجے کے ایک مریض سے فرمایا کہ ہر پیشہ میں میعاد کو دخل ہے۔ ایک معمار کہہ سکتا ہے کہ میں مکان اتنے دنوں میں طیار کر دوں گا ایک کاتب کہہ سکتا ہے کہ میں اتنے دنوں میں کتاب پوری کر دونگا۔ ایک درزی کہہ سکتا ہے کہ میں اتنے دنوں میں کپڑا سی دوں گا لیکن ایک طبیب یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اتنے دنوں میں مرض کو اچھا کر دوں گا۔ جاہل طبیب ایسا کہہ دیتے ہیں۔ لیکن جس قدر اعلےٰ درجہ کا طبیب ہو گا اسی قدر وہ اس قسم کے دعوے سے ڈرے گا۔ ہم شوقین بھی اتنے ہیں کہ چین سے بھی دوائیاں منگوا لیتے ہیں اور محتاط بھی اسقدر ہیں کہ بعض وہ دوائیاں جو بڑی مجرب ہوں اور صرف زر کثیر کے بعد میسّر ہوئیں۔ ان کو آج تک کسی مریض پر تجربہ نہیں کیا۔ صرف اس لئے کہ کوئی طبیب ایسا نہیں ملا۔ جو اُن کے متعلق کوئی اپنا ذاتی تجربہ اور طریق استعمال بیان کر سکے۔ بُوٹیاں اور ایسی دوائیاں جو سہل الوصول نہ ہوں ہم کبھی استعمال نہیں کرتے ؛

(اکبر)

حبیب اللہ صاحب کی درخواست۔ عوت پران سے شام کے وقت چاہئے ہی ؛

یہ مسجد مجھے بہت پیاری معلوم ہوتی ہے۔ جب میں اس مسجد میں آیا ہوں۔ مجھے دُعا کی بڑی تحریک ہوئی ہے۔ بنانے والوں کی نسبت مجھے بہت راحت ہوئی ہے صف بندی کا ذکر چاہیئے۔ چھوٹی باتوں سے بڑی بات بنجاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ تم کو اتفاق کی توفیق دے۔ میں خدا کی تحریک سے کھڑا ہُوا تھا۔ بناوٹ سے نہیں کھڑا ہُوا"

بنیادی اینٹ کے متعلق پہلے خیال تو یہ تھا کہ یکم رجب کو رکھی جاوے گی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کے قلب میں یہ تحریک ہوئی کہ اسی دن یہ کام کیا جاوے۔ اس واسطے ۶ بجے شام کے سب دوست شیخ رحمت اللہ صاحب کی زمین پر جمع ہوئے اور خشت بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت دُعا کا جو سماں تھا۔ وہ ایک خاص کیفیت اپنے اندر رکھتا تھا جو بیان سے باہر ہے۔ اینٹ رکھنے سے قبل حضرت نے ایک مختصر خطبہ پڑھا جسے مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب نے ترتیب دے کر حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کو دکھلالیا ہے اور وُہ درج ذیل ہے:-

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح بہ تقریب سنگ بنیاد

(مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم)

۱۵ ؍جون ۱۹۱۲ء قریب ۶ بجے شام

بعد اصلاح حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام شائع کیجاتی ہے۔ اڈیٹر

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہ

امّا بعد - فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم -

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

افمن اسس بنیانہٗ علی التقویٰ - الاٰیۃ -
(سُورۃ توبہ)

تاریخ عالم کا ابتدا معلوم نہیں

عمارتیں دنیا میں بہت بن رہی ہیں۔ بنتی رہی ہیں اور بنتی رہینگی اور اسقدر عرصہ سے بنتی آئی ہیں کہ میرے نزدیک اسپر زمانہ دراز گذر گیا ہے۔ اتنا بڑا زمانہ کہ اگر ارب کھرب سنکھ مہاں سنکھ بھی کوئی تجویز کرے اور اس کو سنکھ مہاں سنکھ کے غیر نہایت عدد سے ضرب دے پھر بھی وہ اس وقت تو احمق و نادان ہے۔ جو تجویز کرے کہ دنیا کب سے آباد ہے اللہ تعالےٰ ہی اس حقیقت اور زمانہ کو سمجھتا ہے۔ تورات میں بھی تاریخ لکھی ہے دیدوں سے بھی تاریخ کا پتہ دیا جاتا ہے۔ ژند و ستا اور گاتھ سے بھی زمانہ کی تاریخ ظاہر ہوتی ہے۔ دساتیر میں تاریخ عالم ہے مگر قربان جاؤں اس کامل کتاب قرآن کریم کے جس نے اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی حدبندی نہیں کی۔ قرآن مجید نے نہیں بتایا کہ دنیا کب سے ہے اور یہی سچی بات ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے ربّ۔ رحمٰن۔ رحیم۔ داتا۔ بخشنہار ہے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کہ اسقدر عرصہ سے ہے۔ پس قرآن کریم کو پڑھ کر اور سمجھ کر میرا ایمان یہی ہے۔ کہ معلوم نہیں کہ **دنیا کب سے قائم ہوئی ہے؟** میں اس کتاب پر دل و جان سے قربان ہوں جس نے ہر امر میں ایسی راہ بتائی ہے۔ جو نہایت محفوظ اور مامون ہے اور اسپر کوئی زد یا اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔

شیخصاحب سے حضرۃ اقدس ؑ کا وعدہ

پس جب ہمیں قطعاً معلوم نہیں کہ دنیا کب سے ہے تو یہ امر صاف ہے کہ کسی غیر معلوم زمانہ دراز سے دنیا میں عمارتیں بن رہی ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں اس کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں۔ میرے آقا۔ میرے محسن (حضرۃ مسیح موعودؑ) نے شیخصاحب (شیخ رحمت اللہ صاحب) سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی عمارت کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھینگے اللہ تعالےٰ کا منشا ایسا ہی ہُوا کہ آپ کے اس وعدہ کی تعمیل آپ کا ایک خادم کرے۔ شیخصاحب نے لکھا کہ تم آؤ۔ میں بیمار ہوں اور بعض اعضاء میں درد کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے مگر میرے دل میں جوش ہے۔

کہ اپنے پیارے کے مُنہ سے نکلی ہوئی بات پُوری کرنی چاہتا ہوں۔ مجھے رسُومات اور بدعات سے نفرت ہے اور سنت سے محبت۔ آج نہیں بچپن سے میری فطرت میں یہ ایک جوش ہے کہ وحدہٗ لاشریک کا فدا ہوں اور شرک سے کلی بیزار ہوں اور ایسے اُمور سے نفرت کرتا ہوں جن میں کوئی رسم و بدعت ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مجھ پر کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ میں نے شرک و بدعت کو پسند کیا ہو

غرض عمارات جیسا کہ میں نے کہا کہ لا انتہا زمانہ سے بنتی چلی آئی ہیں اور بنتی چلی جائیں گی۔ لاہور ایک ایسا شہر ہے کہ بہت پُرانی تاریخ میں اس کا پتہ ملتا ہے۔

سفینۃ الاولیاء میں دارا شکوہ کا قول میں نے پڑھا ہے کہ تیس ہزار قرآن کریم کے حافظ اسوقت یہاں تھے جب وُہ یہاں اُترے ہوئے تھے یہ لمبا زمانہ نہیں ایک ہزار ہجری کے بعد کا زمانہ ہے بلکہ بہت ہی قریب کا زمانہ ہے۔ اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ تیس ہزار کے بدلہ میں تین ہزار بھی ہوں اسوقت تو ۳۰ ہزار وہ تھے۔ جو بادشاہ کے سامنے نبوۃ دے سکتے تھے اب ایسے نہ ملینگے۔

چوں کہ ان کو میاں میر صاحب سے ارادت تھی اس لئے ان کے حرم سرا سے وہاں تک جانے کے لئے ایک پردہ دار سڑک بنی ہوئی تھی۔

پھر اس سے بھی پیچھے جائیں تو محمود غزنوی کے زمانہ میں بھی لاہور کی تاریخ عمارت کے عجائبات معلوم ہوتے ہیں محمود بڑا عاقبت اندیش تھا اُن سے غلطیاں بھی ہوئیں نیکیاں بھی ہوئیں۔ فارسی کا رواج اسی نے ڈالا۔ اُس کے بیٹے ابراہیم نے لاہور میں دار السلطنت تجویز کیا تھا۔

رنگ محل کے ادہر ایاز کی قبر ہے۔ جو ایک کشمیری پنڈت تھا اور مُسلمان ہوگیا تھا محمود غزنوی کو اس سے بہت محبت تھی اور اُنکی محبت کے بڑے اسباب لکھے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جب محمود قنوج پر حملہ آور ہُوا تو بعض لوگوں کو تعجب ہُوا۔ کہ ایک کشمیری پنڈت سے جو نومسلم ہے اس قدر محبت کیوں ہے محمود کو یہ بات پہونچی۔ راستہ میں محمود نے ایک پہاڑی کی طرف جھک کر دیکھا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ قدرت کا نظارہ کرتے ہونگے۔ مگر ایاز فوراً اپنی فوج کا دستہ لے کر پہاڑی پر چڑھ گیا۔ تب محمود نے کہا کہ ایاز سے پوچھ
کیوں چڑھ گیا اُس نے کہا کہ میں جانتا
ہے۔ بیوجہ یکے حرکات نہیں اس
محمود نے جب پہاڑی کو دیکھا تو میں
ہے اس پر محمود نے ان لوگوں کو کہا کہ ایاز ہمارا مزاج شناس ہے اور خدمت کرتا ہے۔ اس ایاز ہی کی قبر کو لاہ[illegible] ہیں۔ میں تو عبرت کے لئے وہاں چلا گیا اس
کے حملہ کے وقت بھی آباد تھا۔ غرض میرا مد
بیان کرنا نہیں۔ یہ ایک تاریخی مقام ہے۔ سب
پس میں اصل غرض بیان کرتا ہوں۔ عمارتیں ہمیشہ
میں بنی ہیں۔ بنتی رہینگی۔

اِس عمارت سے ہمارا شخصی اور قومی تعلق

اس عمارت کے اردگرد بھی تازہ عمارتیں بنی ہوئی ہیں اور بن رہی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہمارا ایک خاص تعلق ہے اور یہ تعلق شخصی بھی ہے اور قومی بھی۔ شخصی تو یہ کہ حضرت صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ اس عمارت کی بنیاد رکھیں۔ اور

حضرت صاحب کا ایک خادم اس وعدہ کو پورا کرد - یہ قومی* تعلق - ہے کہ اس عمارت میں ہماری قوم کا بھی ایک حصہ ہے اس لئے قوم کو چاہئیے کہ درد دل سے دعا کرے کہ انجام بخیر ہو اور ا ن میں جو بسنے والے ہوں جو اس کے مہتمم ہوں وہ راستباز ہوں - اور نیکی - سے پیار کریں -

اگر اس مکان کے رہنے والے سچے - راستباز اور متقی و مومن ہوں گے - اللہ تعالےٰ انہیں بڑھائے گا اور پھیلائے گا اور جس قدر یہ عمارت بڑھے گی - اسی قدر ہماری قوم متمتع ہو گی - کیونکہ اس کا اس سے تعلق ہے -

بنیادی پتھر کی اصل قرآن میں

میں نے کہا ہے کہ میں ہمیشہ سنت کو پسند کرتا رہا ہوں - اسلئے میں نے قرآن کریم میں غور کیا ہے کہ کیا قرآن مجید میں کسی عمارت کا پتھر رکھنا ہے یا نہیں یا یونہی ایک بات بنالی ہے تو میری توجہ اس آیت کی طرف ہوئی جو میں نے پڑہی ہے کہ بعض عمارتوں کی بنیادیں تقوے پر ہوتی ہیں اور اس سے اللہ [illegible] رضا [illegible] مقصود ہوتی ہے - یہ آیت مسجد نبوی کے متعلق ہے - اس مسجد نبوی کے مقابلہ میں بھی ایک بنیادی پتھر رکھا گیا تھا مگر انجام کیا ہوا اوس کو جڑھ سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا اور وہ جگہ نجاست پھینکنے کا میدان تہا یہ لمبا قصہ ہے - وقت اجازت نہیں دیتا - کہ اس کو بیان کروں -

یہ تو ہماری سرکار - ہمارے مقتدا نبی کریم صلے اللہ [illegible] کے بنیاد رکھنے کا ذکر ہے اس سے بھی بہت [illegible] اگیا تھا اور وہ وا د غیر ذی زرع جو ابو الملّۃ ابراہیم نے رکھا تھا - اس پتھر کے متعلق بہت وسیع باتیں ہیں - وہ بنیادی پتھر اب تک موجود ہے اور حاجیوں کو تاکید ہے کہ وہاں چکر لگا کر ابراہیمی [illegible] کریں - حضرت ابراہیمؑ نے سات عظیم الشان عائیں [illegible] - اور سات دفعہ چکر لگانے کا حکم ہے - ہاجرہ [illegible] سات دفعہ چلی ہے اور سات ہی وہاں نشان آیات ہیں - اس عمارت کی بنیاد اس تقوے اور رضا الٰہی پر رکھی گئی - آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کیسی بابرکت ہے - اور مدینہ طیبہ کی وہ عمارت جس کا پہلے ذکر کیا ہے - آج دنیا پر اس کی وسعت پھیلی ہوئی ہے اور وہ بڑی ہی بابرکت ہے - غرض کہ مکہ معظمہ کی عمارت بھی تقوے پر رکھی گئی اور مدینہ منورہ کی عمارت بھی -

میں اس عمارت کی بنیاد اسی نیت اور غرض سے رکھتا ہوں ہم اس وقت حضرت صاحب کے خاندان کے پانچ آدمی موجود ہیں (خلیفۃ المسیح - صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ - صاحبزادہ بشیر احمدؐ - صاحبزادہ شریف احمدؐ نواب محمد علی خاں صاحب)

اور میں نے کہا ہے کہ ساری قوم کا اس عمارت میں حصہ ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ لوگ دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کو بابرکت کرے اور شخص صاحب جن کو ہم سے محبت ہے انکی اولاد کو بھی ہمارے ساتھ ویسی ہی محبت بخشے - میں شکایت نہیں کرتا بلکہ دُعا کے رنگ میں چاہتا ہوں کہ وہ ایسے ہی ہوں وہ بڑے سفروں میں جاتے ہیں مگر ہم سے اِسطرح پر نہیں ملتے جس طرح ان کے والد ملتے ہیں - اب میں دُعا کرکے ایک اینٹ رکھ دیتا ہوں پھر میرے بعد صاحبزادہ مرزا محمود احمدؐ اور بشیر اور شریف اور نواب صاحب دعا کرکے ایک ایک اینٹ رکھدیں -

یہ فرما کر آپ نے ایک اینٹ لی اور نہایت توجہ الی اللہ کے ساتھ دُعا کرکے اُسے ایک مقام پر رکھدیا - اور پھر صاحبزادہ صاحبان نے ارشاد کے موافق اینٹ رکھی اور بالآخر نواب صاحب نے رکھی - اس موقعہ پر نواب صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ :-

دامادوں کے متعلق تو بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں - اس لئے آپ ضرور دُعا کرکے اینٹ رکھیں میں دُعاؤں کا بڑا معتقد ہوں - یہ کلمہ میاں شریف احمدؐ صاحب کے اینٹ رکھنے پر فرمایا

اِس کے بعد آپنے اور حاضرین نے دُعا فرمائی بعد دُعا فرمایا - جس غرض کے لئے ہم آئے تھے - خدا کے فضل سے ہم اس سے فارغ ہو چکے ہیں اب ہم آزاد ہیں ؛

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ۱۶ جون کی صبح کو ۹ بجے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے خاص جلسہ میں ایک تقریر کی - اور آپکی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح مسجد میں تشریف لائے اور حضور نے بھی ایک تقریر کی - عجیب بات یہ ہے کہ جن آیات پر صاحبزادہ صاحب نے تقریر کی تھی - انہیں پر حضرت صاحب نے ہی تقریر فرمائی - گو رنگ جُدا تھا - مگر یہ توارد بھی کسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے - جس وقت صاحبزادہ صاحب تقریر کررہے تھے - اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح عورتوں میں وعظ فرمارہے تھے - والدہ عزیز عبد الحی نے بھی اس سفر میں عورتوں کے درمیان تبلیغ کا مفید اور مؤثر کام کیا -

حضرت خلیفۃ المسیح کے دو پبلک لیکچر ہوئے یا یوں کہنا چاہئیے کہ ایک ہی لکچر دو دفعوں میں پورا ہوا - پہلا [illegible] بروایت وارکا شام کو ہوا - نماز مغرب کا وقت آجانے کے سبب اس وقت پورا نہ ہوا اور پیر کی صبح کو پورا ہوا - ان لکچروں میں سامعین کی تعداد خاصی تھی - مگر اتنی نہ تھی جتنی لاہور جیسے شہر میں ہونی چاہیئے تھی - طبی مشورہ کے واسطے بہت سے لوگ اکثر حضرت کے گرد جمع رہتے - امرتسر میں بابو صفدر جنگ صاحب پنشنر کے مکان پر چند گھنٹے قیام رہا - حضرت نے سورہ والعصر کی ایک لطیف مختصر تفسیر کی - ۱۸ جون کا دن حضرت احباب بٹالہ کے اصرار سے بٹالہ میں مقیم رہے اور ۱۹ کی صبح قادیان واپس تشریف لائے اور باوجود سفر کی تکالیف کے اُسی دن درس کا سلسلہ پھر شروع کردیا کیونکہ یہی آپکی رُوحانی غذا ہے - کیا خوب کہا ہے سیف کشمیری نے - ؎

چو داد درسِ کلامِ مجید صبح و مسا
ہماں غذا و ہماں شد طعام نورالدین

لکچر انشاء اللہ بعض اگلے اخباروں میں ہدیہ ناظرین ہوں گے بعض عاشق مزاج جو لاہور نہیں جا سکتے تھے - حضرت کی مشایعت اور استقبال کے واسطے بٹالہ تک دوڑتے ہوئے گئے اور انکی روزانہ ڈاک لاہور بھی پہنچتی رہی ایسے مُحبّان کے سردار اکبر شاہ خان صاحب کا ایک خط میں درج ذیل کرتا ہوں جو لاہور بھیجا گیا تھا :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

بجناب اقدس حضرت مفتی صاحب رضی مدظلہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میرا اسلام آپ نے بارگاہ امیر علیہ السلام میں پہنچایا یا نہیں ؟ آپکے خط کا بڑی بیتابی سے انتظار ہے -

(پہونچا دیا تھا - صادق -)

کون ہے اُس بزم سے جو دُور ہے
میں نہیں ہوں پر مرا مذکور ہے
شیشۂ دل طاقِ ابرو سے تری
گر گرا گرنے ہی چکنا چور ہے
اللہ اللہ زُلفِ شبگوں کا اسیر
کِس قدر مُضطر شبِ دیجور ہے
تم ہی نورالدینؓ سے اے صادق کہو
سخت بیکل - اکبرِ رنجور ہے -

* (فٹ نوٹ از ایڈیٹر) حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کا اشارہ اس وصیت کی طرف ہے جو شیخ صاحب نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہوئی ہے کہ اسکا تیسرا حصہ قومی خدمات کے لئے ہوگا

ملہ تبلیغ

ہر ایک مقدس جماعت کے ابتدائی ممبر عموماً اس کے مبلغ ہوتے ہیں اور پاک قربانیوں سے دوسرے لوگوں کو اپنے سلسلہ میں داخل کرنے کے واسطے کوشاں رہتے ہیں۔ کم و بیش ہر شخص میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ مگر بعض احباب کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کام میں بڑھ کر حصہ لینے کی خاص توفیق حاصل ہوتی ہے اور انھیں میں سے ہمارے مکرم دوست سردار محمد عجب خاں صاحب ہیں جن کے نیک نمونہ سے ان کے اقربا اور احباب کی ایک بڑی جماعت اب تک سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکی ہے اور ہنوز سلسلہ جاری ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی توجہ سے انصار اللہ کے ممبر بالخصوص اس طرف بڑے جوش سے متوجہ ہیں اور آئے دن ان کے ذریعہ سے ہدایت یافتوں کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ اس ضروری اور اہم کام کیواسطے انصار اللہ کی طرح کوشاں رہیں۔ ذیل میں ہم سردار صاحب کا ایک تازہ خط درج کرتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ میرے خاندان میں خدا کے فضل سے ذیل کے اشخاص نے بیعت کی ہے ازراہ مہربانی بدر میں اس کا اعلان فرما کر مشکور فرماویں۔

نام	ولدیت	سکونت
خانزادہ محمد یوسف خاں	خادی خاں	زیدہ ضلع پشاور
خانزادہ سمندر خاں	حاتم خاں	" " "
خانزادہ حبیب اللہ خاں	سید خاں	" " "
خانزادہ علی بہادر خاں	عبدالقادر خاں	" " "
خانزادہ محمد یوسف خاں	محمد عجب خاں	" " "
جانس ملازم	امیر اللہ	" " "
خانزادہ محمد نجف خاں برادر عبدالغفور خاں سشن جج		" " "

کاروبار لائقہ سے یاد و شاد فرماتے رہیں۔

آپکا تابعدار - محمد عجب - از ہری پور ضلع ہزارہ

عسلِ مُصفّٰی

بعض کام ایسے ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں شروع کئے جاتے ہیں کہ ان سے انسان بہت سی برکتیں حاصل کرتے ہیں کتاب عسل مصفّٰی بھی میں سمجھتا ہوں کہ ایسے نیک ارادہ سے اور مبارک وقت میں لکھی گئی ہے کہ سینکڑوں ہزاروں

لوگوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ مرزا خدا بخش صاحب نے ایسی محنت اور کوشش سے اس کتاب میں سلسلہ احمدیہ کے ضروری مباحث کو خود ان کتابوں سے درج کیا ہے کہ جن کے ماننے سے خود غیر احمدیوں کو انکار نہیں ہو سکتا اس لئے اس کو دیکھ کر ان سے کچھ جواب بن نہیں پڑتا۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے۔ جو اس کتاب کو دیکھ کر سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں اور نتیجہ سے ہی ایک کام کا حسن و قبح معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح ؑ نے فرمایا ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور یہ کتاب اپنے پھلوں کے لحاظ سے نہایت شیریں اور مفید ثابت ہوئی ہے۔ میرے خیال میں ہر ایک احمدی کو اسے پاس رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ مخالفین کے اعتراضات کے وقت ایک بے نظیر یار و مددگار ثابت ہوگی انشاء اللہ واللہ اعلم بالصواب۔

مرزا محمود احمدؐ

ملاقات احباب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا ارادہ اسی ہفتہ میں قادیان آنے کا ہے تاکہ وہاں کچھ دنوں قیام کروں اور اپنے لڑکے کو بھی بورڈنگ میں داخل کردوں مگر میری خواہش ہے کہ راستہ میں مقامات ذیل کے احباب سے از طرف انجمن احمدیہ مونگھیر ملتا ہوا اور ان لوگوں کی دعاؤں سے بھی مستفیض ہوتا ہوا قادیان جاؤں اس لئے امیدوار ہوں کہ اس عریضہ کو آپ ان مقامات کے احباب کی اطلاع کے لئے اپنے اخبار میں جگہ دے کر مشکور فرما دیں گے:۔

بنارس - الہ آباد - لکھنؤ - شاہجہانپور - چندوسی

جنگ بدر سے جنگ موک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ اور حضرۃ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اسکو ضرور خریدیں امید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجاوے گی۔ احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحے قیمت صرف عمر ملنے کا پتہ:۔
منشی غلام قادر فصیح - اڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

امروہہ - دہلی - میرٹھ - مظفرنگر - سہارنپور - انبالہ چھاؤنی - انبالہ شہر - جالندھر - امرتسر - بٹالہ۔
خاکسار - سید ارادت حسین احمدی - از مقام اوڑین

تلاش

عرصہ ایک سال کا ہوا - میرا بھائی ہیرو لی عمر ۱۵ سال - رنگ گندمی - پنچھ - یہاں سے قادیان شریف میں گیا تھا - سنا جاتا ہے کہ قادیان شریف میں نہیں گیا - اگر کسی صاحب کو ملے تو للہ مجھے اطلاع بخشیں۔ والسلام

میاں مانا احمدی از پونچھ

وی پی

اس تحریک کے مطابق جو ۱۴ جون کے پرچے میں شائع ہوئی ہے پر بعض احباب نے اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ اور بعض خاموشی سے اپنی رضامندی ظاہر کر رہے ہیں اور جس کو کسی نے بھی ناپسند نہیں کیا۔ ۴ - جولائی سنہ ۱۲ء کا پرچہ وی پی کیا جاویگا ؛

اعلےٰ درجہ کی صاف شدہ

ست سلاجیت

دفتر بدر ایجنسی سے طلب کریں - قیمت مبلغ عا روپے فی تولہ

مذہب منصور

اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب ۴۲۲ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں
قیمت فی نسخہ ۸ر - ملنے کا پتہ :- بدر

نماز مترجم

نہایت عمدہ - خوشنما جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے - قیمت ۱ر فی نسخہ ہے - ملنے کا پتہ - بدر ایجنسی - قادیان - ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو کہ عبدالمحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے - اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے - بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے سولہ خوراک کا ۸ر کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔
ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی - قادیان - میں نے بھی تجربہ کیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفے اللہ عنہ

بقیہ سورۃ البروج

پارہ تیسواں رکوع ا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آخر میں قرآن مجید کی حفاظت کی زبردست پیش گوئی کی ہے۔ بل ھو قراٰنٌ مجید فی لوحٍ محفوظ۔ لو[ح] [مح]فوظ کے متعلق مسلمانوں نے جو کچھ مان رکھا ہے۔ اس کو بجا[ئے] [خود رکھ] کر اس سے یہ بھی مراد ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالٰے نے ہمیشہ ہمیشہ [کے] [لئے] تختیوں میں رکھا ہؤا ہے۔ یعنی کبھی زمانہ کا امتداد اسے انسانی دستبرد سے نیچے نہیں آنے دیگا۔ اور اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیل نہ ہوسکیگی چنانچہ دوسری جگہ اس کی تائید میں فرمایا:۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ؂

قرآن مجید کی حفاظت کے اسباب کی توضیح اور تشریح یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں [ک]ہ کس طرح پر اللہ تعالٰے نے اس کی حفاظت کا انتظام فرمایا ہے بلکہ صرف اتنا ہی [کہنا کافی] ہے کہ اللہ تعالٰے نے یہ پیشگوئی کے طور پر فرما دیا ہے کہ قرآن مجید فی [لوح محفوظ ہے اور و]اقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ فی الواقع وہ محفوظ ہے۔ یہاں تک [کہ] [ا]ب تک اب تک برابر محفوظ چلا آتا ہے۔ غرض یہ سورۃ بھی پیشگوئیوں [سے بھری ہوئی] ہے اور مختصر طور پر اسے درج کیا جاتا ہے۔

یوم الموعود سے مراد بدر کا دن ہے۔ جس دن بڑے بڑے اشرار اور [دشم]ن حق ابوجہل وغیرہ ہلاک ہوئے اس دن کا نام یوم الفرقان بھی ہے۔ [اس] [دن] اللہ تعالٰے نے ان آیات میں اس دن کی آمد کو قسموں کے پیرایہ میں [بیان کیا] ہے۔

[و]السّماء ذات البروج والیوم الموعود وشاھدٍ ومشہود

[ی]ہ [سورۃ] [اس و]قت اتری جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب مسلمان جو آپ پر ایمان لائے تھے مصائب اور تکالیف کا نشانہ بن رہے تھے۔ کفار مسلمانوں کو سخت ایذائیں پہونچاتے۔ انہیں طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ مسلمان ہونے کیوجہ سے جلتی ریت پر لٹایا جاتا اور بت پرستی کے لئے مجبور کیا جاتا۔ کسی کو سولی پر لٹکا دیا جاتا۔ کسی کو جان سے ہی مار دیا جاتا۔ مسلمانوں کے لئے یہ سخت مصیبت اور ابتلاء کا وقت تھا۔ دنیا ان پر تنگ ہو رہی تھی۔ اسلام اور توحید کی خاطر جان دینا گوارا کرتے مگر ایمان دینا گوارا نہ کرتے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالٰے نے یہ سورۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی اور نظیراً اصحاب خندق کا واقعہ فرما کر مسلمانوں کو تسلی دی۔ اور کفار کو تنبیہ کی۔ اور اس بات کی پیشین گوئی کی۔ کہ جس طرح کھائی والے کافر اپنی کرتوتوں کی وجہ سے آخر کار خود ہی طعمہ نار ہوئے اُسی طرح کفار مکہ بھی آخر کار یقیناً اور لاریب طعمۂ نار حرب ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔ اور قیامت کے دن یہ بڑا خوفناک اور پُرعبرت موقعہ ہوگا۔ جبکہ یہی خدا کے مامور و مرسل جو دنیا میں ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ عزت کے تخت پر جلوہ افروز ہونگے اور انکی اُمت کے سرکش اور شریر لوگ جو دنیا میں بڑے بڑے معزز اور رئیس خیال کئے جاتے ہیں اور تضحیک و استہزاء سے پیش آتے ہیں وہاں ذلت کے گڑھے میں گرائے جائیں گے۔ اور سخت نادم اور رسوا ہوں گے۔ پس ان کفار مکہ کو اس دن کے مصائب اور تکالیف سے ڈرنا چاہئیے۔ جبکہ دنیا میں وہ انقلاب عظیم واقع ہو۔ یوم الجزاء قائم ہو۔ سب کے سامنے مالک عرش بریں کے حضور کھڑے ہوں اور اپنے اعمال کی جوابدہی کریں۔ پیغمبروں کو جھٹلانے والے ذلت اور رسوائی کے گڑھے میں گرائے جائیں گے۔ اور اُن کے ماننے والے تختِ عزت پر جلوہ افروز ہوں گے۔ اس سُورۃ کے شروع میں اللہ تعالٰے نے قیامت کا ثبوت دیا ہے۔ اور قسم کے پیرایہ میں قدرت الٰہی کا ایک زبردست نشان (تغیر و انقلاب موسم کو) پیش کر کے اس بڑے انقلاب (قیام قیامت) کے وقوع پر استدلال فرمایا ہے اللہ تعالٰے نے آسمان کی اس جہت سے کہ اس میں بارہ [۱۲] برج[1] تصور کئے گئے ہیں جن کے اندر آفتاب سال بھر میں دورہ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ہر ایک برج میں آفتاب کے داخل ہونے سے عالم اور اہل عالم پر ایک انقلاب جدید واقعہ ہو جاتا ہے کبھی سردی ہے کبھی گرمی۔ کبھی برسات۔ کبھی خزاں۔ قسم کھا کر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جس طرح ان برجوں کے اندر آفتاب کے داخل ہونے سے ایک نیا انقلاب زمانہ پر وارد ہوتا رہتا ہے اور ان انقلابات کا نظارہ اور مختلف موسموں کی تبدیلی ہر سال آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اسی طرح قریب ہے کہ وہ انقلاب عظیم بھی دنیا میں واقع ہو۔ آفتاب یکایک حکم الٰہی سے ٹھہر جاوے۔ نظام عالم کی کل درہم برہم ہو جاوے

---

[1] ۔ برج سے مراد کوئی گنبد یا عمارت نہیں ہے۔ بلکہ ستاروں کے اجتماع سے کوئی بیل کی شکل ہو گئی ہے۔ اس کا نام برج ثور رکھدیا گیا۔ کوئی شیر کی اُسے برج اسد کہدیا گیا۔ غرضیکہ ستاروں کے اجتماع سے اہل ہیئت نے ایسی شکلیں فرض کر لی ہیں۔ انہیں میں آفتاب کا ظاہری دورہ تصور کیا گیا ہے اور آفتاب ہر برج میں داخل ہو کر ایک انقلاب جدید پیدا کرتا ہے۔ کتاب ایوب ۲۸ باب ۳۲ میں ہے۔ کیا تجھ میں قدرت ہے کہ منطقہ البروج کو ایک ایک اس کے موسم میں پیش کرے گا کیا تو افلاک کے قانونوں کو جانتا یا انکا اقتدار زمین پر جاری کر سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں وہی دلیل قسم کی صورت میں اسجگہ ذکر کی گئی ہے۔ یعنے خداوند تعالٰے اپنے وقت اور اپنے موسم پر ان کفار کو ہلاک کریگا ہر ایک امر کا ایک وقت اور پیمانہ ہے۔ جب پیمانہ بھر جاوے پھر ایک منٹ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ ان اجل اللہ اذا جاء لایؤخر ۔۔

وزائیں یوم موعود کا نظارہ آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہو۔ جو ذاتِ انقلاب مجوؤ
پر قدرت رکھتی ہے اور ہر روز نیا انقلاب کرتی ہے۔ اس کے آگے وہ انقلاب
عظیم بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ قریب ہے کہ وہ یوم موعود یعنی قیامت کا دن بھی
نمایاں ہو۔ اور تمام دنیا جی اُٹھے۔ محاسبہ اعمال کے لئے سب خدا کے حضور
میں حاضر ہو جائیں گے اور ہر ایک گواہی دینے والا۔ یعنی نبی اپنی اُمّت کی حالت
پر گواہی دے کہ انھوں نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پیغاماتِ الٰہی کو کہاں
تک مانا اور کیسے کیسے دُکھ دئے۔ برجوں والے آسمان کی قسم قریب ہے کہ آفتاب
دورہ کرتے ہوئے وہ دن بھی آجاوے۔ جب کہ کفارِ مکّہ (اصحاب خندق کی
طرح) ذلّت اور ہلاکت کے گڑھے میں گرے ہوئے ہوں اور پھر اس یوم موعود
کی قسم ہے۔ جس دن جلالِ الٰہی کا نظارہ لوگوں کی نظر میں جلوہ گر ہو۔ اور پھر اس
شخص کی قسم ہے۔ جو اس روز شاہد (حاضر) ہو اور یہ نظارہ جلالت الٰہی کا اپنی
نظرِ دل سے دیکھے۔ اور مشہود (یعنی حاضر کئے گئے) کی قسم جن لوگوں کا نظارہ اہل
بصیرت اُسی دن مشاہدہ کریں گے۔ یہ وہ دن ہو گا۔ کہ لوگ خدا تعالےٰ کی قدرۃ
کو سمجھیں گے۔ اور اس کے وعدوں کو سچا پائیں گے۔ کفّار ناہنجار اسی طرح ہلاک ہو
جائیں گے۔ جس طرح پر اصحاب اخدود۔ یعنی کھائی والے ہلاک کئے گئے۔ اور خدا
کی عجیب قدرت نمایاں ہو گئی۔ مختصر حال اصحاب خندق کا یہ ہے کہ ایک عیسائی لڑکا
بڑا خدا پرست اور صاحب کرامت تھا۔ چنانچہ کئی آدمی اس کی کرامتیں دیکھ کر اور
وعظ سُن کر ایمان لے آئے۔ اسوقت کا بادشاہ جو بہت بڑا بُت پرست تھا لوگوں کو
جبراً بُت پرستی کرایا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے جب ان لوگوں کا حال سُنا۔ تو سخت برافروختہ
ہُوا۔ اور ان لوگوں کو زجر و توبیخ کے بعد بُت پرستی کے لئے مجبور کیا۔ جب انھوں
نے نہ مانا تو زمین میں ایک لمبا چوڑا گڑھا کھُدوایا۔ اور اُسے آگ سے بھروا کر اُن
آدمیوں کو وہاں ڈلوا دیا۔ وہ یہ ظلم کر ہی رہا تھا کہ دفعتہً وہ آگ اس شدت سے
مشتعل ہوئی۔ کہ اس کی لپٹ بادشاہ اور اُمرا تک جا پہنچی۔ سب کے سب قہرِ الٰہی
کی آگ میں بھسم ہو گئے۔ یہ قصّہ ایک عبرتناک واقعہ اور زبردست پیشگوئی تھی
کفارِ مکہ کے لئے جو مسلمانوں کو سخت دُکھ دے رہے تھے۔ انہیں ایمان لانے
سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے۔ کئی کو صلیب پر چڑھا دیا۔ زندوں
کو تپتی ہوئی ریت میں ڈالدیتے تھے۔ کئی صحابہ کو جان سے مار ڈالا۔ خدا تعالیٰ
نے ان کو اس مُصیبت سے نجات دیدی اور ڈرایا کہ انّ بطش ربّک لشدید۔
(اے نبی) بے شک تیرے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ چنانچہ آخر کار اللہ تعالےٰ
اُن کفار کو ایسا پکڑا کہ سب کے سب فنا و نیست و نابود ہو گئے۔ اور جس طرح اصحاب خندق
اسی نار میں جل مرے۔ جس سے مؤمنوں کو جلا رہے تھے۔ اسی طرح کفار مکہ بھی ہی
تلوار سے مارے گئے۔ جو مُسلمانوں کی ایذا اور قتل کے لئے انھوں نے نکالی۔
خیال کرنا چاہیئے کہ جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی ہے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلّم کے پاس کوئی سامان تھا؟ جس کے بھروسے پر آپ نے یہ پیشگوئی
فرمائی۔ ہرگز نہیں۔ آپ بالکل بے زر۔ بے زور۔ بے سامان تھے۔ اور خود
اذیت و بلیات کا نشانہ بن رہے تھے۔ اور سلامت بچنے کی امید نہیں تھی۔

لیکن آپؐ نے قطعیّت اور وثوق کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ ضرور ضرور کفار ہلاک
ہوں گے اور مُسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نُصرت اور فیروزی عطاء فرمائے گا۔ پس ایسا کلام
بجُز ملک العلّام کے اور کسی کا نہیں ہو سکتا اور یہ بات دنیا کے تمام کفار۔ آریہ۔ برہمو
اور عیسائی وغیرہ کے لئے حجّت ہے۔ (ترجمۃ القرآن)

آیت ۱ ۔ والسّماءِ ذات البروج۔

آیت ۲ ۔ والیوم الموعود ۔

آیت ۳ ۔ وشاھدٍ ومشھود۔

بُروج عربی زبان میں روشن ستاروں کو کہتے ہیں۔ بُرج کے لغوی معنے ظاہر کرنے
کے ہیں۔ سماءِ ذات البُروج سے مراد معروف بارہ بُرج۔ حمل۔ ثور۔ جوزا
سرطان وغیرہ لئے ہیں۔ مگر اسی قدر پر ٹھہر جانے سے آگے مطلب نہیں چلتا اور نہ آیات
ماسبق کی آیاتِ مالحق سے کوئی مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی
ہے کہ چونکہ بالاتفاق یہ سُورۃ مکّی ہے۔ اور اُس وقت نازل ہوئی ہے جبکہ نومسلم صحابہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہم کفار کا شکار ہو رہے تھے۔ کوئی گرم تپتی ہوئی ریت پہ لٹایا جاتا
تھا۔ اور کوئی بڑی بڑی بے رحمیوں سے قتل کیا جاتا تھا کہ گویا کہ آسمانی
جبروت کا مقابلہ زمینی حکومت سے کیا جا رہا تھا۔ اور یہ جانکاہ چیزیں پیغمبر صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی حضوری میں درپیش تھی۔ جن سے آپ کو اور نومسلم کمزور اصحاب کو
صدمہ عظیم تھا۔ اس لئے ان مظالم کے جواب میں جو زمینی حکومت کے ذریعہ سے کیجاتی
تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے بھی ملکوتی تین سطوت اور جبروت کو پیش کیا ہے۔ جو سماءِ ذات
بُروج ۔ یومِ موعود ۔ شاہد و مشہود ہیں۔

سماءِ ذات بروج سے سارا ملکوتی اقتدار مراد ہے نہ صرف روشن ستارے
اسد۔ سنبلہ۔ میزان ۔ عقرب ۔ وغیرہ بُروج معروفہ یا یوں تصوّر
برطانیہ کہنے کو تو ایک لفظ ہے ۔ مگر اس ایک لفظ کے
آئرلینڈ۔ سکاٹ لینڈ اور ولش اور ان کے تمامی مختلف ڈیپارٹمنٹ
اور حکومتیں ہیں۔ جن پر سے رات اور دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے کسی
ساعت میں بھی آفتاب کا زوال نہیں ہوتا۔ زمینی حکومت کے ذریعہ سے
تعذیب کیجا رہی تھی۔ اس کے بالمقابل ۔ سماءِ ذات بُروج ۔ یوم موعو
مشہود کو رکھا ہے۔

یومِ موعود میں دس بارہ قول بیان ہوئے ہیں۔ اس توجیہ سے جو اُوپر
سارے ہی قول صحیح ہو جاتے ہیں۔ علےٰ ہذا القیاس۔

شاھد و مشھود بھی۔ یوم موعود کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ بدر کا دن ۔ فتح مکہ کا
کا دن ۔ جمعہ کا دن ۔ قیامت کا دن ۔ عاشورہ کا دن ۔ فرعون کے غرق ہونے کا دن
غرض کہ ہر جزا سزا کے ملنے کا دن ۔ یہ سارے ہی دن ٹھیک اور دُرست ہیں اسی
طور پر شاہد و مشہود یعنے عرفہ کا دن لیشھدوا منافع لھم ۔ قیامت کا دن
ذٰلک یوم مجموعٌ لہ الناس و ذٰلک یوم مشہود۔ کراماً کاتبین اور مخلوق ۔ پیغمبر صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور آپکی اُمّت ۔ تمامی انبیاء اور انکی اُمّتیں ۔ کل فرشتہ اور مخلوق ۔
جاءت کل نفسٍ معھا سائقٌ و شھیدا حتےٰ کہ کفٰی باللہ شھیدا ۔

ذات باری تعالےٰ اور تمامی مخلوق سالم بن عبداللہ نے مُراد لیا ہے۔ غرض کہ یہ تین آئتیں پیغمبر [illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کے نومسلم اور مظلوم اصحاب کی تسلّی وتشفی کے لئے نازل فرمائیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ کی سطوت اور جبروت اور ملکوتی اقتدار کا بیان ہے۔ جو کفار سے انتقام کے لئے کافی ووافی ہیں۔ اس کے بعد نظیراً اصحاب اُخدود کے واقعہ کو تین ہی آیتوں میں بالمقابل بیان فرمایا ہے:۔

آیت ۵ و ۶ و ۷ ۔ النار ذات الوقود۔
اذا ھم علیھا قعود۔
وھم علےٰ مایفعلون بالمؤمنین شھود

زمینی حکومت کے ذریعہ سے آگ کی خندقوں کا تیار کرنا اور ان پر تماشہ بینی کے لئے کرسیٔں بچھا کر بیٹھنا اور بالآخر اس وقت کے مؤمنین کو (جو غالباً عیسائی موحّد تھے) اُن خندقوں میں جھونکنا یہ ایک ایسا نظارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے پیش کیا تھا کہ جس سے انکی اپنی تکلیفوں کا اندازہ مع اللمنۃ ان کو معلوم ہوگیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر صلےٰ اللہ علیہ وآلہ [illegible] ان آیا [illegible] کو پڑھتے تو فرماتے ؛۔

[illegible] ذبا [illegible] من جھد البلاءِ و درك الشقاءِ و سوءِ القضاءِ و

شما [illegible] الاعداء [illegible]

اصحاب الاُخدود کے قصہ کو امام مسلم۔ احمدؒ ترمذی نے حضرت صہیب رُومی سے نقل کیا ہے:۔

النار ذاتِ الوقود ۔ کے مقابلہ میں = سماءِ ذات البروج تھا
اذھم علیھا قعود ۔ کے مقابلہ میں = الیوم الموعود تھا
[illegible] المؤمنین شھود کے مقابلہ میں = وشاھدٍ ومشھود تھا

۔ انّ الّذین فتنوا المؤمنین والمؤمنٰت ثمّ لم یتوبوا الآیۃ
کہ خاص واقعات کا بیان تھا۔ اس لئے اس آیۃ شریفہ میں اسی قسم [illegible] اِن کے انتقام کو عام کر دیا۔ فتنہ کا لفظ ہر چھوٹے بڑے ابتلاء اور [illegible] حان کے ہیں۔ آگ میں ڈالنا یہ بھی فتنہ ہے۔ یوم ھم علےٰ النار یفتنون۔

آیت ۱۷ و ۱۸ ۔ ھل اتاك حدیث الجنود ۔ فرعون وثمود۔
[illegible] ن۔ ثمود اور ان کے علاوہ اور جنود کفار کے اپنے وقت کے پیغمبروں اور کے ساتھیوں کے ساتھ جو مظالم برت کر مورد انتقام ہوئے۔ اصحاب اخدود [illegible] ساتھ میں انکو بھی بطور ضمیمہ کے یاد کرلو۔

[illegible] ت ۲۰ ۔ واللہ من ورائھم محیط ۔ وراء ۔ لغت میں اس چیز [illegible] ہتے، جسے کوئی پوشیدہ کرلے یا کسی چیز کی اوٹ میں آجاوے۔ اور اس کا اطلاق پس وپیش دونوں پر آتا ہے۔ اور اس آیت میں بطور اشتراک معنوی دونوں معنوں کو شامل ہے۔ معنے آیت کے یہ ہیں آگے پیچھے گھیر رہا ہے۔

آیت ۲۱ و ۲۲ ۔ بل ھو قرآن مجید ۔ فے لوحٍ محفوظ۔
جو کوشش کہ قرآن شریف اور اسلام کے مٹانے کے لئے کی گئی تھی اس کا اضراب بل کے لفظ سے کیا۔ اور قرآن کے لفظ میں فرمایا کہ یہ ہمیشہ پڑھنے پڑھانے اور درس تدریس میں آتا رہے گا۔ تختیوں۔ کاغذوں پر لکھا جایا کرے گا اور محفوظ ومصئون رہے گا۔ فالحمد للہ۔ کہ ایسا ہی ظہور میں آرہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ ۳۰ ۔ سورۃ الطّارق رکوع ۱

آیت ۱ ۔ والسّماءِ والطّارق ۔ طرق کے لغوی معنے ٹھوکنے کے ہیں۔ اس سورۃ شریفہ میں نجم ثاقب کو اس لئے طارق فرمایا کہ وہ شیاطین کو ٹھوک پیٹ کر کھدیڑتے ہیں اور آسمان کے لئے محافظ ہیں۔ جب کہ ہر نفس کے محافظ ہیں تو پیغمبر صلےٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیافت وحفاظت بالاولیٰ ضروری ہے۔ راستہ ٹھوکنے پیٹنے سے اور اقدام کی رفتار سے مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس لئے طریق کہلاتا ہے۔ مُسافر لوگوں کے رات کو سو رہنے کے بعد جو دروازہ کو کھٹکھٹائے وہ بھی طارق ہے۔ ایک شاعر کا قول ہے۔

طرقتُ الباب حتّےٰ کلمتنی ۔ فلما کلمتنی ۔ کلمتنی ۔

غرض کہ سورۃ شریف کا موضوع پیغمبر صلےٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم ضیانت اور حفاظت اور آپکے اعداء کو آپ پر حملہ کرنے سے ٹھوک پیٹ کر دفع کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ حفاظت وذب ودفاع ظاہری اور باطنی دونوں طور سے متصوّر ہے۔

آیت ۲ ۔ النجم الثاقب ۔ ثاقب دور کا ستارہ ۔ ثریا ۔ اور تمامی ستارے بھی مُراد ہو سکتے ہیں۔ کل اصحاب رضؓ آپکی حفاظت کے لئے نجم ثاقب تھے۔ بعض ستاروں کے طلوع کے وقت بیماریوں کے اجرام ان ستاروں کی تاثیر سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ سب سے بڑا شیطانوں کو ٹھوک پیٹ کر کھدیڑنے والا وجود نبی ہی کا ہوتا ہے۔ ہمارے ایک دوست نے اس بات کو ایک شعر میں ادا کیا ہے۔

آسماں سے نجم ثاقب اس شبِ تاریک میں
سر پہ شیطانوں کے پڑنے کے لئے نازل ہُوا

آیت ۶ ۔ خلق من ماءٍ دافق ۔ دافق سیّال پانی ۔ یکے بعد دیگرے متواتر گرنے والے قطرے۔ دافق مدفوق کے معنوں میں ہے۔ عرب کی بولی میں فاعل مفعول کے معنوں میں کثرت سے بولا جاتا ہے۔ جیسے سرٌ کاتمٌ ای مکتومٌ ۔ وفی قولہ ۔ فے عیشۃ راضیۃ ای مرضیۃ
حضرت صاحب کی ایک نظم میں دفق کا لفظ اسطرح آیا ہے۔ ؎

ہرکہ بر دفقِ حکم مشغول است
بر سرِ اُجرت است ومقبول است (براہین احمدیہ)

دفق کے معنے اس شعر میں حکم کے ساتھ ہی کودتے پھاندتے فوراً چلے جانے کے ہیں۔ قرآن شریف کی ماسبق آیات کا ربط آیات ملحق سے یہ ہے کہ کفار جنھوں نے پیغمبر صلےٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل اور ایذاء اور مقابلہ کی ٹھان رکھی تھی اُنکو توجہ دلائی اسطرف کہ غرور تکبّر نبی کے مقابلہ میں چھوڑ دیں ۔ اور اپنی پیدائش کو

وہیں کہ کس حقیر اور ناچیز قطرہ سے ... ئی ہے۔

آیت ۷۔ یخرج من بین الصّلب و التّرائب۔ ترائب کے معنے پسلیوں کے صحیح نہیں ہیں۔ اگر پستان مُراد ہوتے۔ تو کوئی صیغہ تنبیہہ کا ہوتا۔ ترائب تریبہ کی جمع ہے۔ ترائب سینہ کے دائیں بائیں دونوں طرف کی پسلیوں کی ہڈیوں کو کہتے ہیں۔ دل چوں کہ صلب اور ترائب کے درمیان واقع ہے اور دل سے شریانی عروق پیوستہ ہیں اور انھیں شریانی خون سے منی پیدا ہوتی ہے (گو اوعیہ منی بیضین ہوں جو فلٹر کا کام دیتے ہیں مگر یہاں تو ذکر مخرج کا ہے نہ کہ فلٹر کا) اس لئے انسان کی حقیر پیدائش کا ذکر نہایت تہذیب کے ساتھ کیا۔

کلام الملوك ملوك الكلام

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اس آیت قرآنی پر جس میں انسان کی فطرت کا بیان مشاہدے کے طور پر بتایا گیا ہے پادری صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ کبھی قرآن مجید کے اصلی لٹریچر سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ عوام کی سُنی سنائی باتوں کو دل میں رکھ کر اعتراض جمانے لگتے ہیں کسی کتاب پر اعتراض کرنے سے پہلے اس کے اصلی ادب سے بلا واسطہ واقف ہونا فرض ہے۔

اعتراض۔ نیچرل فلاسفی کے ڈاکٹر صاف صاف دکھلا سکتے ہیں کہ منی خُصیے میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ کہ منی باپ کی پیٹھ اور ماں کے سینے میں جیسے قرآن مجید میں ہے۔

جواب:۔ ہم کو نہایت تعجب آتا ہے۔ جب ہم پادریوں کو نیچرل فلاسفی وغیرہ سائنٹفک مصطلحات بولتے سنتے ہیں۔ انجیل اور فلاسفی انجیلی تعلیم سخت ہچکچاتی ہے کہ میدان میں نکل کر سائنس سے مقابلہ کرے۔ پادری ڈی ڈبلیو ٹامس (تشریح التثلیث صفحہ ۲۲) معمّا تثلیث کے حل سے عاجز ہو کے بے اختیار کہہ اٹھے ہیں "خلقت (نیچر۔ قانون الٰہی) کے احوال سے استدلال اور عقلی دلائل اس میں چل نہیں سکتے۔ اس کا ثبوت ہمہ جہت کلام الٰہی پر موقوف ہے"۔ نیچرل فلاسفی بڑا لفظ بولا۔ دوسرے مذہب پر اعتراض کرنے کے لئے تو بے اختیار یہ لفظ زبان سے نکلے گا۔ اندرون خانہ تو اُمید ہے۔ کم ہی استعمال کرنے کا موقع آتا ہوگا پادری صاحب! نیچرل فلاسفی کے ڈاکٹر یوشع بن نون کی خاطر سُورج کا کھڑا ہونا۔ مُردوں کا زندہ کرنا۔ مجسّم شخص کا آسمان پر چڑھ جانا۔ بے باپ کے لڑکا پیدا ہونا کب تسلیم کرتے ہیں۔ پہلے انھیں ہی نیچرل فلاسفی کی کسوٹی پر گھس لیا ہوتا۔ اب حقیقی جواب دینے سے پہلے ایک دو باتوں کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ قرآن مجید کی عظمت بخوبی واضح ہو جاوے۔

شیخ سعدی۔ ملک ایران میں پیدا ہُوئے جس ملک کی نسبت مؤرخوں نے لکھا ہے۔ کہ یونان اور عرب کے علوم مصر سے اور مصر کے علوم ہند یا ایران سے اور بہتوں کا خیال ہے کہ ہند کے علوم بھی ایران سے لائے گئے۔ پھر اسلام کے ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ جبکہ مسلمانوں کے علوم اپنے اوج پر پہونچے ہوئے تھے۔ مزید برآں حضرت شیخ نے اپنے علوم کو سیاحت اور تجربہ زمانہ سے ... ی جلا دی تھی۔ بایں ہمہ شیخ کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے "زصلب آورد نطفۂ در شکم"۔ جس پر آج کل کی علمی دنیا ہنسی اڑاتی ہے۔ ملک عرب میں بھی بالخصوص صلب و اصلاب ہی کا محاورہ دائر و سائر تھا۔ اور یہیں تک ان کے محدود ذہن کی رسائی تھی۔ مگر قرآن کریم پر قربان جائیے۔ جو ہمیشہ ہر زمانہ میں اپنی راستی اور صداقت دکھانے کو طیار ہے اور ابد تک رہے گا۔ یہیں سے انسانی کلام اور الٰہی کلام کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ لیجئے اب قرآن مجید کا مطلب سنیئے۔

جواب حقیقی۔ فلینظر الانسان ممّ خلق۔ خلق من مّاءٍ دافقٍ یخرج من بین الصّلب و التّرائب۔ کیا معنے کہ نطفہ صلب اور ترائب کے بیچوں بیچ سے آتا ہے۔ صلب پیٹھ کی ہڈی کو کہتے ہیں۔ ترائب جمع ہے تریبہ کی۔ سینے کی ہڈی۔ اب غور کرو کہ نطفہ اور منی شریانی خون سے بنتی ہے۔ اور ... شریان دل سے نکلتا ہے۔ اور دل صلب و ترائب کے بیچوں بیچ ہے اور طرح پر ا... ہے کہ باری تعالےٰ متکبر انسان کی گردن عجُب توڑنے کو اُسے اس ... منبع کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور چوں کہ قرآن مجید کلام الٰہی ہے اور ہر ... میں جوانوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں میں پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ انسانی اصلاح کے ہر قسم کے مطالب و اشارات اعلےٰ درجہ کی پاکیزگی اور تہذیب سے ادا کرے۔ یہاں دانا سمجھ گئے ہوں گے۔ اور حق شناس تو سمجھتے ہی ہیں کہ گردن کش انسان کو نصیحت کرنا قرآن کریم کو منظور ہے اور کس جگہ کی طرف اشارہ اُسے مقصود ہے۔ مگر اللہ اللہ کس خوبی اور لطافت سے اس مضمون کو نبھایا ہے۔ یہ ... کا اصلی اور سچا معجزہ ہے۔

معترضو! خواہ مخواہ کی طعنہ زنی کے عاشقو! ترائب سے جاؤ۔ اور صلب کی طرف چلے جاؤ۔ عین بیچوں بیچ میں تم کو وہ ... نظر آوے گا۔ جس میں سے وہ اچھلتا پانی نکلتا ہے۔ جو انسان کی پیدائش کا سبب یا مبدا ہے۔ غور کرو۔ سوچو! ایمان اور انصاف سے کام لو۔ کیا مقصود تھا کیا مطلب تھا کس طرز پر ادا کیا۔ اس سے بڑھ کر فصیح اور پاک کلام کوئی د... میں ہے۔ علم ادب اور عربی سے آگاہی حاصل کرو۔ فصحائے عرب عضو ... کا نام جب بتقاضائے وقت لازم ہو ایسے ہی نہج سے لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ افصح العرب و العجم ایک حدیث میں فرماتے ہیں۔

مَن یضمن لی ما بین لحیتیہ و ما بین رجلیہ فاضمن لہ الجنّۃ [1] یعنے جو شخص اپنی زبان اور شرم گاہ کو فواحش اور منکرات سے روکے۔ میں اُسے جنت دلوا دونگا۔

الحمد للہ علےٰ ذلك ان ھو الا ما الھنی بہ ربّی۔

---

[1] یعنے جو شخص مجھے ضمانت دے اس چیز کی جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے، یعنے زبان اور اس چیز کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے، (عضو تناسل) میں اس کے واسطے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک لڑائی میں اطالیہ کی فتح ترک بھی تسلیم کرتے ہیں۔ پانچسو ترک قید ہوئے۔ مگر اطالیہ ہنوز ساحل پر ہے۔ یورپ کی طاقتیں ایک کانفرنس میں صلح کا انتظام کرنا چاہتی ہیں۔ جب تک کانفرنس ہوتی رہے گی اور جنگ نہ ہوگی موجودہ قبضہ قایم رہے گا مگر اطالیہ جزائر کا قبضہ چھوڑ دیگا + ایران کی حالت بھی تاحال پوری طرح قابل تشفی نہیں ہے + فساد خوست ختم ہوا۔ اہل خوست نے اطاعت قبول کی + فرانس کے ایک اخبار نویس نے دماغی کام کرنے والوں سے سوال کیا ہے کہ دماغی کاموں میں شراب کہاں تک امداد دینے والی انکے واسطے ثابت ہوئی ہے ایک سائنیس دان کہتا ہے مجھے شراب کی سودمندی پر بھروسہ نہیں۔ جول کلارتی ایک مصنف کہتا ہے کہ بالکل خالی پیٹ سے دماغی کام اچھا ہو سکتا ہے اور شراب زہر ہے ایسا ہی اکثر مصنفین نے شراب کو ضرر رساں قرار دیا ہے (ملخص از پرہیزگار) + ہمارے دیسی جراح کہا کرتے ہیں کہ سرطان کو چیرنا نہیں چاہیئے اور ہمارے ڈاکٹر اس پر ہنسا کرتے ہیں۔ مگر اب ولایت کے ایک ڈاکٹر نے رائے قایم کی ہے کہ سرطان کے پھوڑے کو چیرا دینا مضر ہے۔ صرف دوائی سے علاج چاہیئے۔ اس پر بحث جاری ہے + خدیو مصر لنڈن جاتے ہیں + یورپ کی سلطنتیں اپنی بحری اور بری فوج میں اضافہ کر رہی ہیں۔ بڑی کھلبلی مچ رہی۔ سر آغا خان بمبئی میں ایک عربی کالج بنانا چاہتے ہیں۔ ایک سوداگر نے ۵۵ ہزار چندہ دیا + معزز ہمعصر افغان کے ایڈیٹر صاحب بہت ہوشیار اور محنتی آدمی ہیں۔ انہوں نے ایک **مسلم پرنٹنگ** اینڈ پبلیشنگ کمپنی قایم کی ہے۔ جس کے معزز شرکاء کی فہرست اسے قابل اعتبار ظاہر کرتی ہے ایک لاکھ سرمایہ ہے فی حصہ یک صد روپے کا ہے۔ صاحبان مقدرت کو فائدہ اُٹھانا چاہیئے + نیز معزز ہمعصر نے ایک تحریک کی ہے کہ گورنمنٹ موجودہ پریس ایکٹ کی سختیوں کو اٹھا دے۔ ہماری رائے میں یہ تحریک بہت مفید ضروری اور بروقت ہے۔ امید ہے کہ معزز گورنمنٹ اس تحریک کی طرف متوجہ ہو کر نہ صرف اہل مطابع پر احسان کرے گی بلکہ دنیا کے سامنے رعایائے ہند کی پرامن اور وفادار زندگی کی ایک مستحکم دلیل پیش کرے گی + گورنمنٹ عثمانیہ نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک ریل بنانے کا سامان بھیج دیا ہے + چین میں قاعدہ جاری ہوا ہے کہ جسے **پھانسی** دینا ہو پہلے بیہوش کر لیا + حضور وائسرائے بہادر اکتوبر میں کشمیر کی سیر کرینگے + دہلی کی مسجد فتح پوری میں آگ لگی پچیس ہزار کا نقصان ہوا + شملہ میں ایک فوجی افسر کرنیل بیرو صاحب نے لڑائی کی برکتوں پر زور لیکچر دیا + فرمایا۔ جنگ بڑی مبارک چیز ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ دیکھئے صلح کے شاہزادے کے فرزند نور افشاں میں اسپر کیا ریمارکس کرتے ہیں۔ انجیل میں کچھ ہی لکھا ہو۔ مگر بات تو ظاہر ہے کہ یسوعی دنیا عملی رنگ میں کرنیل بیرو کی ہی ہم خیال ہے۔ انجیلی فقرات صرف مقدس منادی کے وقت کے لئے مخصوص ہیں + معزز ہمعصر افغان نے **جاپان** میں اشاعت اسلام کی تجویز کو قوم کے سامنے پیش کیا ہے۔ پہلے بھی ایسی تجاویز ہوتی رہی ہیں۔ کاشکہ ابکے یہ تجویز کامیاب ہو +

چین کی ابتری

چین میں انقلاب حکومت کی ابتری روشن ہوتی جاتی ہے + یہ معلوم ہے وزیر اعظم ٹانگ شاؤژی پیکن سے بھاگ گیا وہ ٹنٹسن میں پناہ گیر ہے۔ واپس آنے سے انکار کرتا ہے اور عہدہ سے دست برداری چاہتا ہے + اسکے بعد خبر آئی ہے کہ وزیر تعلیمات بھی اسی طرح بھاگ گیا وہ ٹنٹسن میں جا پہنچا ہے + معلوم نہیں اس کا مطلب کیا ہے + دُور دُور کے صوبجات فرنٹ ہو رہے ہیں۔ منگولیہ نے اپنی علیحدہ حکومت قایم کی۔ کاشغر کے مابین بھی چینی حکام مغلوب یا قتل کئے گئے۔ تبت میں بھی سرکشی کے آثار ہیں + اب منچوریا کے صدر مقام موکدین سے خبر آئی ہے کہ ۱۹ جون کی رات کو وہاں کی مخلوط فوج برائگیڈ نے بغاوت کی۔ رات کو گولیاں چلتی رہیں۔ کئی ایک بینک اور جوہریوں کی دکانیں لوٹی اور پھونکی گئیں۔ سینکڑوں گھر تاراج و مسمار کر ڈالے۔ فرنگیوں کی مال و جان سے چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی ہے۔ عورتیں اور بچے برٹش قنصل کے احاطہ میں پناہ گیر ہیں۔ ۲۰ کو خاموشی تھی لیکن تمام دکانیں بند + خدا جانے اس ابتری کا مآل کیا ہوگا + (عام)

انجیل کا اعتقاد کمزور ہو رہا ہے

ہم کئی بار لکھ چکے ہیں۔ کہ انجیل پر لوگوں کا اعتقاد ہل چکا ہے۔ اور یورپ اور امریکہ میں لوگ محض جہنم کی وجہ سے عیسائی ہیں۔ ورنہ وہ اس دھرم کو نہیں مانتے۔ ہمارے ملک میں بھی یہی حالت ہے۔ اس کا تازہ ثبوت حال میں ہی ملا ہے۔ مسٹر فوربس ڈسٹرکٹ جج ملتان کی عدالت میں سید خان نامی ایک نمبردار کا مقدمہ دائر تھا۔ اس نے ڈسٹرکٹ جج کو ایک ہزار روپیہ رشوت دینی چاہی۔ ڈسٹرکٹ جج نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دیوان نریندر ناتھ سے شکایت کی۔ جس سے سید خان پر مقدمہ قایم ہو گیا۔ مسٹر فوربس [illegible] کرتے ہوئے ملزم کے وکیل نے اُن سے سوال کیا۔ کہ آپ نے انجیل پر حلف اُٹھایا تھا۔ آپ نے جواب میں [illegible] میرا اعتقاد انجیل پر نہیں۔ اس لئے میرا ضمیر مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں اس پر حلف اُٹھاؤں۔ ناظرین اس [illegible] صاف الفاظ کیا ہو سکتے ہیں۔ یہ تو اتفاق سے [illegible] ہو گیا کہ مسٹر فوربس انجیل کو نہیں مانتے۔ ورنہ وہ [illegible] سمجھے جاتے تھے۔ کون کہہ [illegible] کہ [illegible] فوربس کے خیالات کے کسقدر عیسائی ہیں۔

سونا ضروری نہیں

فرانس میں [illegible] ایک شخص ۶۰ سال کی عمر کا ہے۔ جسکو [illegible] نہیں آتی۔ مسٹر البرٹ اپنی دھرم پتنی [illegible] مرض میں مبتلا ہوئے ہیں۔ اور اکثر بیداری کی حالت میں خواب دیکھتے ہیں۔ اُن کا قول ہے۔ کہ [illegible] کے لئے کوئی ضروری نہیں ہے۔ اُن کی صحت [illegible] اور اکثر موقعوں پر وہ کہا کرتے ہیں کہ [illegible] سو کر ہی ضائع کئے + (پرکاش)

فضل احمد خاں صاحب [illegible] سکرٹری انجمن تبلیغ [illegible] اطلاع دیتے ہیں کہ [illegible] انجمن کا سالانہ **جلسہ** ۲۸-۲۹ [illegible] کو منعقد ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت دی ہے کہ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم وعظ کے واسطے باہر ایک جگہ جا دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی لاہور والی تقریر انشاء اللہ اگلے پرچہ [illegible]

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہوتا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا یہ سرمہ حضرۃ خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ظلہ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ ۸ قسم دوم ۴ قسم سوم ۲ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ... روپیہ فی تولہ ہے فی الحال ... رعایتی قیمت ... فی تولہ کردی ہے ... مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک ... حادثہ ... گرمی کے موسم میں آنکھیں دکھنی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ احمد نور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تخوضیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ منفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و ... و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ...

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی ... اور سفید باشی ریشمی اور سوتی۔ تُرکی ... سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا بہت برسوں سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے ... گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد وغیرہ ... کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ... محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ...

عرق پودینہ

یہ دوا تازی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق تیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے ایک دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں قیمت ۸ محصول ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت اسٹریٹ نمبر ۵ و ۶ کلکتہ

اب چشمہ زندگی پر اہل ملک کی متفقہ آراء ہیں

مولوی نور الدین صاحب

... چشمہ زندگی کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ... یہ دوسری کتاب ہے جو آپ نے مضمون میں ... تہہ دل سے ... ست کو یہ بخش صدر بازار راولپنڈی ... مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک ... بدر ۹ پارچ ... خان بہادر ... ارخان۔ بابا خان صاحب پشاور ... گی ... پبلک کے واسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جسکی قدر ... ضروری ہے۔

مشہور علامہ جناب پیر مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ

سے رقم فرماتے ہیں۔ آپکی کتاب چشمہ زندگی واقعی اسم بامسمیٰ ہے خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ہی ضروری اور مفید ہے جنکی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرمائی ... الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا حمد بیحد اور ثنا بیعد اس ... وحدہ لاشریک کے شایاں ہے ... اپنی مخلوق میں ایک شخص کو ناصح خلق وغیرہ خواہ قرار دیا ... نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ما تقدم یا تدارک ... کا حصہ ان ... قابل قدر ہدایات سے لیا۔ نوٹ۔ عدم گنجائش مانع ہوا ...

ہندوستان کی ایک غیر معمولی طبی شخصیت

حاذق الملک ... حکیم اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی میں نے چشمہ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی۔ لائق مؤلف نے اسکے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنس راج بی۔ اے۔ سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور ... فی الواقعہ آپکی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں۔ آنریبل خان بہادر ... ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ اردو علم ادب میں کتاب چشمہ زندگی قابل قدر اضافہ ہے۔

نوٹ:۔ یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد با تصویر رنگین $\frac{18 \times 22}{8}$ سائز عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ کی ہے۔ قیمت غیر مجلد ... محصول ... مجلد پر محصول ...

فہرست مضامین مختصراً منی کی پیدائش جائے رہائش۔ تصویر رنگین مشرح۔ خطرناک آگ تیز زہر۔ زنانہ تناسلی اعضاء بالقدر رنگین مشرح۔ منی اور برج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت۔ وید کے یونانی خیالات۔ شادی کے متعلق ویدک عربی اور اسلامی خیالات۔ حمل بالتشریح۔ مکمل ہدایات قابل دید۔ حاملہ زچہ بچہ کے متعلق مفصلاً عام جسمانی اعضاء کے با تصویر رنگین مختصراً ... صحت اسباب الامراض۔ ویدک اصول صحت۔ اصول علاج۔ اصول تشخیص بیانی سے تمام امراض ... با تصویر مشرح خواص الاشیاء معہ مرکبات۔ امراض ... کا مکمل علاج معہ نسخہ جات وغیرہ وغیرہ ۔

پتہ:۔ سیتا رام رشی ... بخش
آدیشہ شد صاحب صدر بازار۔ راولپنڈی

نصر کم اللہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحن الذی اسرے بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

BADR QADIAN

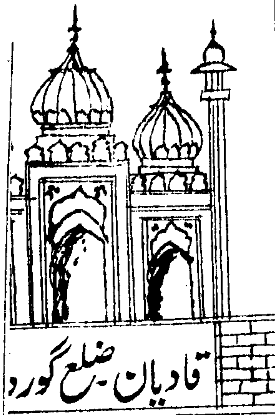

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد

چار روپے پیشگی (للعہ)

جلد ۱۲ — ۱۸ رجب ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۱ ہاڑ سمت ۶۹ — نمبر ۱

بھائیو اگر قادیان آؤگے تم | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفے پاؤگے تم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی

ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے بخریت ہیں - اور اہل بیت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے +

خطبات نور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جب منارہ بنانے کی تجویز فرمائی تو حضرت ابی المکرم استاذی المعظم پیر ومرشد جناب خلیفۃ المسیح حضرت مولوی نورالدین صاحب کے دل میں ایک جوش تھا کہ منارہ کی بنیاد آپ کے سکونتی مکان میں رکھی جائے - بڑوں کے دل بڑے اور ان کے حوصلے بڑے اور بزرگوں کے حضور انکے ادب بڑے - آپکی عادت نہ تھی کہ حضرت مسیح اللہ کے حضور بڑھ کر بات کریں - اسواسطے غالباً یہ بات اندر ہی اندر رہی مگر چونکہ مجھے بھی ازروئے شفقت پدری اس معاملہ میں دعا و توجہ میں شامل کیا گیا تھا اس واسطے مجھے مسیحی انوار کی کرنوں کو خلافت اول کے بلند اور مستحکم مینار سے چاروں طرف پھیلتے ہوئے دیکھکر خدا کی قدرتوں اور عجائبات کے نظارے سے ایک خاص لطف حاصل ہوتا ہے کہ آپ کے دل کی اس طرف توجہ بھی منجانب اللہ تھی - اور ایک باطنی اور روحانی مینار کے عنقریب نمودار ہونے کا پیش خیمہ تھی جس نے اپنے نور سے نہ صرف اردگرد کی دنیا کو روشن کرنا تھا بلکہ خود مسیح کے گھرانے کے واسطے بھی مسیح اللہ پر نازل شدہ وحی اللہ یزکیھم ویطھرکم کے مقصد کو پورا کرکے انھیں جہان کی راہ نمائی کے واسطے درخشندہ گوہر بنانا تھا - اسی نور کے منور کلام کو ہمارے پیارے دوست بابو عبدالحمید صاحب سیالکوٹی حال اڈیٹر پورانا دفتر ریلوے نولکھا لاہور نے الحکم و بدر کے کالموں سے نقل کرکے اور حضرت کو دکھلا کر اور ان کی اجازت حاصل کرکے چھپوانا شروع کیا ہے - کاغذ اعلیٰ - لکھائی خوشخط - چھپائی عمدہ ہر لازمی احتیاط کے ساتھ بابو صاحب نے اس کام کو شروع کیا ہے - پہلا حصہ چھپکر طیار ہوگیا ہے جسکی قیمت ۸ فی نسخہ ہے اور بابو صاحب موصوف سے مل سکتا ہے - یہ نسخہ نور میرے ریویو یا تعریف کا محتاج نہیں جن لوگوں نے ان خطبات کو سُنا یا پڑھا ہے - وہ جانتے ہیں کہ کسقدر ضروری مسائل اور دلوں پر تاثیر کرنیوالے پاک وعظ - اور عملی قوت کو مدد دینے والے مجرب نسخے اور ظاہری و باطنی شیاطین کے دفعیہ کے واسطے کاری حربے ان میں موجود ہیں - بابو صاحب موصوف کا یہ کام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

(احمدیہ بلڈنگس لاہور میں)

مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم

خاص جماعت کی اصلاح و تربیت کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح کی اصلاح و تصدیق سے شائع ہوئی

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانًا۔ وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا۔ کذالک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تھتدون۔

لیکچروں کی تقسیم اور اپنا منصب

مجھے باتیں بنانی بھی آتی ہیں اور بولنا بھی آتا ہے۔ اور مختلف مضامین پر بول سکتا ہوں مگر مجھے بڑی لذت ہوتی ہے کہ مجھے ایک ہی مضمون پر بولنا پڑتا ہے۔ دنیا میں لوگوں کو بڑے بڑے مضامین کی ضرورت ہوتی ہے اور انہیں سے بہت سی ضرورتیں بولنے کی پیش آتی ہیں ایک آدمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا دماغ ایسا بنایا ہوتا ہے کہ وہ سیاست پر گفتگو کرتا ہے۔ اور تمام دنیا کی سلطنتوں کے سیاسی اصولوں سے واقفیت رکھ کر بولتا ہے۔ اور تمدن۔ اپنی حفاظت۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور دوسروں کو کمزور کرنے کے اصولوں پر بولتا ہے۔ ہماری سلطنت.. ہندوستان میں تو رہی نہیں اگر باہر کچھ ہے۔ تو اس کے لئے بھی آوازیں آ رہی ہیں کہ یہ بھی دے دو۔ نہ ہمارے حکمراں اس بات کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہماری موجودہ حالت اجازت دیتی ہے۔ کہ سیاسی امور میں ہم دخل دیں اور اُنپر بولیں۔ بہت لوگ تمدن پر لکچر دیتے ہیں۔ کس طرح شہریت ہو۔ اور کبھی تمدن کی ان شاخوں پر بحث ہوتی ہے کہ شہریت کے بعد شہر میں کیونکر گذارہ کریں۔ اور کبھی وہ دولت تجارت اور حرفوں کے متعلق بولتے ہیں اور کبھی ملک کی ترقی اور اقتصادی امور پر بولتے ہیں اور کبھی حفظان صحت پر لکچر دیتے ہیں کبھی حکام سے تعلقات اور اپنی ملکی اور مقامی ضروریات پر بولتے ہیں۔ کبھی ہمسایہ اور دوسری قوموں پر بڑھنے کی تجاویز کے متعلق بولتے ہیں۔

غرض مختلف قسم کے لیکچرار ہوتے ہیں اور ان کی اغراض اور موضوع مضامین الگ ہوتے ہیں۔ پھر اسی لحاظ سے مختلف قسم کے اخبارات ہوتے ہیں ان اخبارات نے اپنے اپنے مقاصد کے لحاظ سے کچھ فرض سنت واجب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت کے سنن اور فرائض اور واجبات نہیں ہوتے بلکہ ان کے اپنے ایجاد کردہ ہوتے ہیں مگر۔

میرا ایمان ان سب سے علیحدہ ہے۔ میرا دماغ خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ میں مختلف قسم کے مضامین پر بول سکتا ہوں۔ میں اپنی جگہ امور سیاست پر بھی غور کرتا ہوں اور خوب غور کرتا ہوں۔ اور خیالی لذت قرآن کریم کی سیاسی آیات سے اُٹھا لیتا ہوں۔ کبھی تجارت۔ حرفت اور حفظان صحت پر غور کرتا ہوں اور قرآن کریم کی ان آیات پر غور کرتے کرتے دُور چلا جاتا ہوں جو ان اصولوں کو اپنے اندر رکھتی ہیں۔

میں کبھی فنون جنگ پر بھی سوچتا ہوں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک صحبت نے ایسے گروہ طیار کر دئے تھے کہ جب لڑائی کو جاتے تھے تو ساٹھ ہزار کے مقابلہ میں ۳۰ کافی ہوتے تھے۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظام سے تھے۔

اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ

ایک جنگ میں خالد بن ولید اور ضرار تھے۔ ضرار دشمنوں کے ہاتھوں میں قید ہو گئے۔ خالد کو ان کے قید ہونے کا سخت رنج ہوا انھوں نے کہا کہ ۳۰ آدمی ساٹھ ہزار کے لئے کافی ہیں اور عبیدہ بن جراح نے کہا کہ ۶۰ آدمی لے جاؤ حالانکہ مخالفوں کا کمانڈر انچیف ۵ لاکھ لے کر مقابلہ پر تھا۔ خالد بن ولید کو ضرار کی خبر سن کر نیند نہ آئی حضرت عبیدہ سے کہا کہ کوئی ایسی بات ہو کہ میں ضرار کو چھڑا لاؤں۔ رات بھر دُعا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دُعا کی قبولیت کو یوں رنگ دیا کہ ہرقل کی افواج کے کمانڈر انچیف ہامان نے کہا کہ مسلمان ہر روز مقابلہ کرتے ہیں اور ہم کو شکستیں ہوتی ہیں۔ ان شکستوں سے بھی بدنامی ہوتی ہے۔ پھر کیوں دھوکہ سے ان کے چیدہ افسروں کو قتل نہ کر دیں۔ اس دھوکہ سے قتل کرنے پر بھی بدنامی تو ہوگی۔ مگر شکستوں کی بدنامی کے مقابلہ میں ہم کو اس بدنامی کو اختیار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے اپنے مشیروں سے مشورہ کے بعد خط لکھا کہ خالد بن ولید اور فلاں فلاں پانچ آدمی جو اسلامی لشکر کے منتخب افسر اور بہادر ہیں۔ انکو آپ بھیجدیں تاکہ آپکے لائق افسروں سے صلح اور امن کی گفتگو کریں اور تجویز یہ تھی کہ صلح اور امن کی گفتگو کے بہانہ سے انہیں بلائیں اور جب وہ یہاں آ ویں تو انہیں قتل کر دیں اس تجویز کے مطابق ابو عبیدہ کے پاس آدمی بھیجا گیا۔ انھوں نے تو یہ تجویز اپنی کامیابی کے لئے ایک زبردست منصوبہ سمجھی تھی۔ مگر میں اس کو ان دُعاؤں کی قبولیت کا کرشمہ سمجھتا ہوں میں دعاؤں کا بہت معتقد ہوں میں بڈھا ہو گیا اور میرا یہ ایمان بڑھتا جاتا ہے۔ غرض جب اسلامی فوج کے ان عہدہ داروں کی طلبی کے لئے آدمی پہنچا تو ابو عبیدہ نے ذکر کیا کہ ہامان پانچ آدمی بلاتا ہے۔ خالد نے کہا کہ ہم ضرار کی رہائی کی دُعا کر رہے شاید اسی تجویز سے ضرار چھوٹ جاوے۔

خالد نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر سو آدمی جاویں شاید ضرورت پڑ جاوے۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ وہ تو صرف مشورہ چاہتا ہے۔ مگر خالد نے کہا کہ خواہ مشورہ ہی ہو سو کے جانے میں حرج ہی کیا ہے۔ خالد نے سو آدمی ساتھ لئے اور انکو کہا کہ ہر وقت چوکس رہنا اور دوسرا کام یہ کرنا کہ پُھرتی سے ہامان کو گھیر لینا۔ پھر دیکھا جاوے گا۔ چنانچہ اس تجویز کے موافق جب وہاں گئے۔ تو خالد کے ساتھ سو آدمی تھے۔ ہامان نے کہا کہ ہم پسند نہیں کرتے کہ سو آدمی آویں مگر ادھر سے خالد نے جواب دیا کہ ہم لڑنے کے واسطے نہیں آئے۔ قرآن کریم میں حکم ہے۔ وامرھم شوریٰ بینھم اِسلئے میں انکو یہاں لایا ہوں کہ اگر مشورہ کی ضرورت پڑ جاوے تو باہم مشورہ کر لیں۔ فریق مخالف نے پھر روکا اور اعتراض کیا کہ صرف خالد کی ملاقات کا منشا ہے مگر پھر کہا گیا۔ کہ اس جماعت کو ضرورت مشورہ کے لئے صرف لایا گیا ہے اسپر اُنھوں نے کہا کہ اچھا پھر ہتھیار پہن کر نہ آویں۔ مگر خالد نے کہا کہ ہتھیار تو صرف ہمارا لباس ہے ہم ننگے کس طرح پر آ سکتے ہیں آپ یہ اندیشہ کیوں کرتے ہیں۔ جنگ میں سو آدمی اتنی بڑی فوج کے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں یہ بات انکی سمجھ میں بھی آگئی۔ اور انھوں نے انکو بلا لیا۔ اندر جا کر انہوں نے اتنی پھرتی۔ کہ ہامان بیچ میں گھر گیا خالد آگے بڑھے تو ہامان نے کہا کہ میں نے تو صرف تم کو بلایا تھا اِتنے آدمیوں کو کیوں تکلیف دی۔ خالد نے کہا کہ مشورہ کے لئے لایا ہوں اگر ضرورت پڑے۔ تو حاضر ہیں۔ یہاں ہی مشورہ ہو جاوے اِس وحدۃ نے یہ فائدہ دیا کہ وہ خوشامد کی باتیں کرنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر ذرا بھی رنگ بدلا تو خیر نہیں۔ غرض اُسنے جب بہت محبت اور خوشامد کا اظہار کیا۔ تو خالد

لہالہ ہمارا کمانڈر انجیف کیا سمجھے گا کہ آپ نے محبت سے ہم کو بُلایا ہے اس کے لئے کوئی نشان چاہیئے ۔ مرنے جینے کو تو ہم کچھ سمجھتے ہی نہیں ۔ اس نے کہا کہ میں آپکو کیا نشان دُوں ۔ خالد نے کہا ۔ مال و دولت کی ہمیں ضرورت نہیں ہمیں تم ضرار کو دے دو ۔ اور اس کے ساتھ ہی کہا کہ اب وہ یہاں آجانا چاہیئے ۔ کیونکہ میری جوڑی کا سپاہی ہے ۔ میں پسند نہیں کرتا کہ تنہا جاؤں ۔ آخر اس نے سوچ لیا کہ یہ سو آدمی ہے اور مرنے مارنے پر تلیا رہے ۔ یا تو میں یہاں ہی مرتا ہوں اور یا یہ ضرار کو لئے بغیر نہ جائے گا اسلئے ضرار کو بُلایا مگر ضرار نے کہا کہ میں نہیں جانا چاہتا جب اس سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیا تامل ہے ۔ اس نے کہا کہ میں مر جاؤنگا مگر یہاں سے نہیں جاؤنگا ۔ جب وہ چار سپاہی جو میرے ساتھ قید ہیں میرے ساتھ نہ ہوں ۔ آخر ان کو بھی بلایا گیا اور ان سب کو خالد کے ساتھ روانہ کر دیا گیا ۔ وہ بڑی خوشی سے مکان پر آ گئے یہ بات تھی کہ انمیں ایک دوسرے کی ہمدردی ۔ عاقبت اندیشی ۔ ہر معاملہ میں گہری نگاہ کرنا موجود تھی ۔ رسُول اللّٰہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کے جنگوں میں اور تمدن اور معاشرت میں نمونہ بن کر دکھا دیا تھا اور اس امتحان اور مدرسہ میں پاس ہو چکے تھے ۔ وہی لوگ تھے جنھوں نے خستہ پوش ہو کر ایک ایک اونٹ یا بکری کے مالک ہو کر جب باہر نکلے ۔ تو انھوں نے تمدن و معاشرت کے اصول وضع کئے ۔ اور سلطنت قائم کی اور بڑے بڑے فتوحات کئے ۔ اِس قسم کے عجائبات ان کے سیاسی امور میں ہیں کہ اگر ان کی صرف غیر قوموں کی تقریروں ہی کو کوئی الگ کر کے پڑھے ۔ تو ساری دنیا کی سیاسی عقل آ سکتی ہے ان تقریروں میں بڑی بڑی قوموں کے سیاسی امورات اور عاقبت اندیشیوں کے اشارات ہیں ۔

موجودہ حالت

مگر اب مُسلمانوں کی حالت کیا ہے؟ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک مُسلمان نے کہا کہ وہ قلعہ فتح کر لیا ۔ میں حیران ہُوا کہ اب قلعہ کہاں فتح ہُوا اس کے دوست سے پُوچھا تو اس نے کہا کہ ایک کنواری سے زنا کر لیا افسوس اب ایک ہی کمال رہ گیا ہے ۔ لاہور میں اتنے اشتہار قوت باہ کے نکلتے ہیں کہ شاید سارے ہندوستان میں نہ ہوں اور ان میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں ۔ امساک اور قوت باہ کا اتنا دعوے ہوتا ہے ۔ کہ پڑھنے والا حیران ہو جاتا ہے ۔ ایک اور اشتہار سیالکوٹ یا کسی اور جگہ سے نکلتا ہے ۔ سنیاس کا نچوڑ اور لوہے کی لاٹھ غرض اب ساری طاقت اسی ایک طاقت کے مضبوط کرنے میں رہ گئی ہے ۔ غرض مجھے سیاسی اُمور پر لیکچر دینے کی ضرورت نہیں نہ میں خود سپاہی ہوں نہ سپاہی بنانے لگا ہوں ۔ میرا باپ شاید سپاہی ہو ۔ کیونکہ مجھے یاد ہے کہ ایک کوٹھا تیروں ۔ کمانوں اور بندوقوں کا بھرا ہُوا تھا ۔ میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ یہ کیوں ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ نہ ہو تو کیا یہاں امن رہ سکتا ہے وہ قرآن بہت پڑھتے تھے ۔ اسی کا اثر ہے کہ مجھے بھی قرآن کریم سے بڑی محبت ہے ۔

غرض نہ میں نے پولٹیکل لیکچر دینا ہے نہ دفاعی اور اقتصادی پر تقریر کرنی ہے ۔ میں مختصر سی بات کے لئے کھڑا ہُوا ہوں ۔ کُرسی کی ٹیک سے کام لے رہا ہوں ورنہ پاؤں اجازت نہیں دیتا ۔

مصنفین اسلام

پھر اسلام میں بڑے بڑے لکھاڑی (مصنفین) موجود ہیں امام رازی (جنھوں نے تفسیر کبیر لکھی ہے) چھوٹی سی بات ہزاروں پر صفحے لکھ سکتا ہے ۔ ان کے بعد تقسیم مضمون ۔ سلاست بیان اور عمدہ طور پر ذہن نشین کرنے والے امام غزالی ہیں ۔ اور انھوں نے نہایت مفید اور بابرکت کتابیں لکھی ہیں جس خوبی سے انھوں نے مضامین کو کھولا ہے اس کی نظیر کم ملتی ہے ۔ میں تیرہ سو برس کے مصنفوں میں تین کا نام لے سکتا ہوں تیسرے ابن سینا ہیں اپنے فن کا بڑا لکھنے والا ہے ۔ ایسا احاطہ خیالی طور پر مضامین کا کرتا ہے کہ ڈاکٹر بڑی محنت اور جد و جہد کے بعد کوئی بات نکالتے ہیں تو اس کے احاطہ سے باہر نہیں

اس زمانہ میں تحریر ایک خاص فن ہے ۔ ہمارے حضرت کو اللہ تعالےٰ نے خاص توفیق بخشی تھی تحریری رنگ میں آپ کو اعجازی نشان دیا گیا تھا ۔ میں بھی آپ کی زندگی میں کچھ لکھا کرتا تھا ۔ مگر آپکے بعد ایک اور ضرورت کو میں نے مدنظر رکھا ہے ۔ اس سے فرصت نہیں ملتی وُہ کیا ؟

میں تمہارے لئے دُعا کرتا ہوں

پس اب مجھے نہ کسی لمبی تقریر کی ضرورت ہے اور نہ تحریر کی میں چند باتیں تمہاری بھلائی اور تمہارے فائدے کے لئے کہتا ہوں ۔ خدا کی رضا کے لئے کہتا ہوں ۔

اختلاف کا نظارہ

میں دیکھتا ہوں تم یہاں تھوڑے سے آدمی ہو ۔ مگر سب کی پگڑیاں الگ ۔ کوٹ الگ ۔ جُوتے جُدا جُدا ہیں ۔ طرز غذا الگ ہر چہرہ کے خط وخال ۔ قد آواز سب جُدا جُدا ہیں ۔ اس طرح پر تو یہ اختلاف اور بھی بڑھا ۔ پھر ہر ایک کی صحبتیں الگ مذاق الگ ۔ کتابوں کے مطالعہ الگ ۔ خیالی سلسلے الگ ۔ اور اب یہ دائرہ اختلاف اور بھی وسیع ہو گیا اور اگر غور کرو ۔ تو یہ اختلاف پیدائش سے ہی شروع ہے ۔ کسی کی ماں کسی تمدن کی ہے اور کسی کی کسی رنگ کی ۔ میری ماں ایک اعوانی عورت تھی ۔ ان میں مردوں کی تعلیم کی طرف بھی توجہ نہ تھی ۔ چہ جائیکہ عورتوں کی طرف ہو مگر میری ماں خدا کے فضل سے پڑھی ہوئی تھی ۔ غرض ہر ایک کے ماں باپ کی تربیت جُدا ۔ پھر محلہ کے لڑکوں کی صحبت کا اثر جُدا ۔ اسی سے آگے جاکر سکولوں اور بورڈنگ ہوسوں میں اسی تعلیم کی ہوا چلتی ہے کہ ہمارے تو فرشتوں کو بھی خبر نہیں ۔ شیطان کو ہو گی ۔ پھر کلبوں ۔ ڈیبیٹوں ۔ ناولوں اور اخباروں کے موثرات ۔ اس پر مضمون پر اس قدر رسالے اور اخبارات ہوتے ہیں کہ بعض وقت انسان حیران ہو جاتا ہے ۔ مجھے بھی کتابیں پڑھنے کا جنون ہے ۔ مگر آجکل اس قدر رسالے اور اخبارات اور کتابیں نکلتی ہیں کہ ان سب کا پڑھنا آسان نہیں ۔ پھر ہر ایڈیٹر اخبار کا ایک فرض ہے ۔ خدا کا فرض ادا ہو یا نہ ہو مگر وہ قوم کے لئے ایک فرض رکھتا ہے اگر اسے ادا نہ کیا گیا تو قوم کو سخت نقصان پہنچیگا اور وہ ہلاک ہو جائے گی اور قوم نہ رہے گی ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اپنی پُرزور تحریروں سے فلاں کو ہلاک کر دیا اور فلاں کو بگاڑ دیا ۔ وہ اوروں کے بگاڑنے اور بنانے کے مدعی ہیں مگر اپنا کچھ نہیں بنا سکتے غرض ان اخبارات اور رسالوں کی اس قدر کثرت ہے ۔ کہ میں تو ان کی طرف توجہ بھی نہیں کر سکتا ۔ کتابیں پڑھنے کا مجھے ایسا خیال اب بھی ہے کہ لاہور میں داخل ہُوا تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ میری جیب میں کچھ روپے ہیں ۔ کچھ بیوی کو دیدونگا اور کچھ بچوں کو دے دونگا ۔ اور کچھ میرے پاس رہیں گے ان سے ایک کتاب منگوائی اس کے بیسیوں نسخے کیا شاید سو کی تعداد میں ہمارے ہاں ہوں ۔ مگر میں نے اس کا ایک نسخہ اور منگوا لیا ۔ باوجود اس وسیع تجربہ کے میں دیکھتا ہوں کہ اگر میں کچھ کہوں تو شاید میری بات مانو یا نہ مانو میرے بھی اختلاف ہیں ۔ عمر ۔ علم ۔ مجلس ۔ صحبت کتابوں کے مطالعہ کی کمی بیشی کے لحاظ سے ہزاروں ہی اختلاف

ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ یہ اختلاف کا نظارہ مٹ نہیں سکتا اختلاف تو دنیا میں رہے گا ہی - لا یزالون مختلفین -

مگر باوجود اختلاف کے گورنمنٹ کی تلوار نے کیسا جھکایا ہوا ہے - تمہارے ساتھ کی قومیں ایجی ٹیشن پھیلاتی ہیں اور بعض اوقات اپنے خیال کے موافق فائدہ بھی اٹھاتی ہیں اور انارکسٹ پیدا ہوتے ہیں اور ایسی باتوں سے بزعم خود کچھ حقوق پیدا کر لئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تمہارا نام و نشان مٹا دیں مگر خدا کا فضل ہے کہ تم ان حرکات سے بچے ہوئے ہو اور ایسی راہوں سے الگ ہی رہنا چاہیئے - کیونکہ اسی میں برکت ہے - غرض اختلافات کا سلسلہ وسیع اور اختلاف کا نظارہ دلربا ہے -

میری غرض درس کلام الٰہی ہے

اختلاف دنیا سے مٹ نہیں سکتا - وہ رونق عالم کا موجب ہے - جبکہ ایک حد کے نیچے ہو - پس میں تمہیں تمہارے خالق کا کلام سنانے کو کھڑا ہؤا ہوں - وہ تمہاری فطرتوں کا خالق ہے - اور فطرت کا صحیح اور کامل علم رکھتا ہے اس خالق الفطرت نے تمہیں کوئی ایسا حکم نہیں دیا - جو تم نہ کر سکو بلکہ وہ احکام دئے ہیں جو تمہاری طاقت اور مقدرت کے نیچے ہیں - چنانچہ وہ فرماتا ہے - لا یکلف اللہ نفساً الّا وسعہا - انسان کی ممکن وسعت اور فعل اور ترک فعل کی جو مقدرت اسے حاصل ہے - اسی وسعت ممکن کے ساتھ ہم حکم کرتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں کہتے - جو کہ طاقت سے باہر ہو - یہ بالکل جھوٹ ہوگا کہ اگر کہدو کہ فلاں امر و حکم ہماری طاقت سے باہر ہے کیونکہ یہ آیۃ قرآنی شہادت ہے -

پس اگر میں کچھ کہوں تو تم کہہ سکتے ہو کہ تم فطرت سے آگاہ نہیں لیکن جب میں کلام الٰہی سناتا ہوں - جو خالق و عالم فطرت کا لکھا ہے - تو تمہارا یہ اعتراض بھی اڑ جائیگا افسوس ہے - لوگوں نے فطرت کے معنے بھی گندے کر لئے اور فطرت کو شرارت کا مفہوم قرار دیدیا ہے - مگر یاد رکھو - فطرت دین قیم کا نام ہے - پس تمہارا یہ عذر کہ ہماری طاقت سے باہر یا فطرت کی استعداد کے خلاف ہے، میری اپنی تقریر پر تو ہو سکتا ہے - مگر خالق و مالک کے کلام پر نہیں اور میں وہی پیش کرتا ہوں -

اس کلام کا علم اور قدر جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی - وہ اس سے ظاہر ہے جو قرآن کریم کے متعلق فرمایا - ذٰلک الکتاب لاریب فیہ - یہی ایک کتاب ہے، جس میں کوئی ہلاکت کی راہ نہیں یا شک و شبہ کی گنجائش نہیں ریب کے دو معنے ہیں - شک و شبہ اور ہلاکت اور دونوں ہی یہاں خوب لگتے ہیں - قرآن کریم میں شک و شبہ نہیں بالکل درست ہے - اس کی ساری ہی تعلیم یقینیات پر مبنی ہے ظنّی اور خیالی نہیں یا آج کل کی اصطلاح میں یوں سمجھ لو - کہ قرآن مجید میں تھیوریاں نہیں بلکہ بصائر ہیں - وہ یہدی للتی ھی اقوم ہے - پھر قرآن مجید میں ہلاکت کی راہ نہیں یہ بھی سچ ہے - کیونکہ اس میں تو شفاءٌ للناس ہے -

غرض کلام الٰہی کی تعریف کی حد کر دی کہ یہی ایک کتاب ہے اور کتاب ہی نہیں - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر عمل کیا کہ اس کے سوا اور کوئی کتاب دیکھی ہی نہیں توراۃ ممکن تھی مگر اس کے لئے بھی کہتے ہیں - فاتوا بالتوراۃ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ہی لاؤ اور پڑھو پس میں اسی کتاب کی چند آتیں سناتا ہوں -

متقی بنو!

یا ایّھا الّذین اٰمنوا اتقو اللہ حق تُقٰتہٖ ولا تموتنّ الّا و انتم مسلمون

ایمان والو! متقی بن جاؤ اور جو تقوے کا حق ہے وہ ادا کرو اور نہ مرو اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو گویا تم موت کو کہہ دو کہ آ - جب تیری مرضی ہے تو ہم کو مسلمان پائیگی

موت کا کسی کو کیا علم ہے کہ کب آ جائے گی - اور یہاں یہ تعلیم دیگئی ہے کہ تمہیں ایسی حالت میں موت آوے - کہ تم کامل فرمانبردار ہو یہ بڑا مشکل مرحلہ ہے - جو کبھی طے نہیں ہو سکتا - جب تک ہر گھڑی انسان موت کے لئے طیار اور فرمانبردار نہ ہو - موت کے وقت انسان کی کیا حالت ہوتی ہے - طبّ کے لحاظ سے جو ۱/۲ مجھے آتی ہے میں بتاتا ہوں - ۱/۲ میں نے اس لئے کہا کہ کچھ حصہ تو ڈاکٹر لے گئے جو سرجری کے متعلق ہے اور کچھ عورتوں اور بڑھیوں کے حصہ میں آئی ہے - کچھ دائیوں اور حلوائیوں کے حصہ میں آئی ہے - کچھ کمانگروں - عطائیوں - کنجروں اور کنجریوں اور پہلوانوں کے حصہ میں آئی ہے ۱/۲ ہمارے حصہ میں بھی آیا ہے - اس طبّ کے رو سے میں کہتا ہوں - کہ جس وقت بعض غشی کی حالت ہوتی ہے - گھر والے کہتے ہیں کہ حضور اس قدر روپیہ دیتے ہیں صرف ایک بات کرا دو - مگر وہ ایک بات بھی نہیں کر سکتے - فہم بھی باقی نہیں رہتا - تمام حواس اور طاقتیں زائل ہونے لگتی ہیں - بڑی بڑی پیاریاں آتی ہیں - ماں کہتی ہے - بیٹا! تم پہچانتے ہو میں ماں ہوں - بہن کہتی ہے - بھائی! میں کون ہوں وہ منہ بھی اُدھر نہیں کرتا - آنکھ جواب دے دیتی ہے اور کان کام نہیں کرتے جبکہ انسانی زندگی کا ہر لمحہ موت کے قریب کر رہا ہے اور حکم یہ ہے کہ مسلم مرو تو انسان کو چاہیئے کہ اس کی طیاری کرے - اس طیاری کے لئے قرآن مجید نے ایک راہ بتائی ہے کہ :-

متقی بنو !

سلسلہ علت معلول

آج جو کام کر رہے ہیں اس کی کل طیاری کی تھی اور آج جو کر رہے ہیں یہ کل کی طیاری ہے یہ سلسلہ حکماء نے نامتناہی مانا ہے - بات وہ بھی پتہ کی کہتے ہیں - مثلاً غور کرو ہم یہاں آئے کیوں؟ ایک عمارت کی ایک اینٹ رکھنی تھی ایک شخص متمول ہوتا - پھر وہ تاجر ہو - لاہور کا باشندہ ذی وجاہت ہو - ہمارے ساتھ اس کا تعلق ہو - وہ ایک عمارت بنوائے - اس عمارت میں قوم کا بھی حصہ ہو - اور پھر اس نے کہا کہ آ کر دعا کرو تو ہم آگئے - ہمارا یہاں آنا کس قدر اسباب اور نتائج کا سلسلہ رکھتا ہے - پھر وہ قوم جس کا اس کی عمارت میں حصہ ہے کیونکر بنی؟ ایک مرزا (علیہ السلام) آیا - اس نے لوگوں کو نصائح کیں اور اشتہار دئے کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور و مرسل ہو کر آیا ہے - اس تاجر نے اس کو قبول کیا اور اس کی وفات کے بعد اس نے ہمارے ساتھ تعلق کو قائم رکھا - مرزا صاحب نے ایسا کیوں کیا - پھر یہ لاانتہا اسباب اور نتائج کا سلسلہ ہے - غرض ان اسباب کے ماتحت ایک بات ہوئی کسی نے تم کو خط لکھے تم آگئے - پھر ہمارے آنے کے مختلف اغراض ہیں - کوئی اس لئے آگیا کہ اس تقریب پر میں کیا کہتا ہوں اُسے سُن لیں - کسی نے کچھ سوچا اور کسی نے کچھ زیر نظر رکھا ایک ایڈیٹر ہے - وہ اس واقعہ کو تاریخ سلسلہ کا ایک واقعہ قرار دیکر تاریخ کا ایک ورق بڑھانا چاہتا ہے - میں کہتا ہوں اچھا ہے - تم بھی ایک ورق تاریخ میں الٹا دو - مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوگا اور کیونکر ہوگا - غرض ہر شخص مختلف اسباب کے نیچے یہاں آیا اور مختلف نتائج ان اسباب سے پیدا ہونگے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ علت معلول کا سلسلہ ایک لمبا سلسلہ ہے پس میں تمہیں یہ کہنا چاہتا ہوں - کہ تم بھی مسلمان ہو کر مرنا - اور اس کے لئے اگر آج طیاری نہیں کرتے تو مسلمان ہو کر مرنا تمہارے اختیار میں نہیں ہے اگر کہو کہ مرتے کے وقت مسلمان ہو جائیں گے اور کلمہ پڑھ لیں گے. تو یہ ایک خیال باطل ہے - آج ہی کچھ طیاری کرو گے - تو

کچھ بن سکے گا۔

ایک مثال

اس وقت جو حالت ہوتی ہے وہ میں تمہیں طبّی تجربہ سے بتا چکا ہوں۔ ایک مثال کے ذریعہ اور بھی واضح کرتا ہوں۔ ایک کنچنی تھی۔ میں نے اس کو بہت نصیحتیں کیں۔ آخر میں نے اس کو کہا کہ تم بدکاری سے توبہ کرلو۔ میں جوان تھا وہ اپنے .. خوبصورت حصّہ کو زیور سے خوب آراستہ کرکے میرے پاس آتی رہی اور مجھے یہی کہتی رہی کہ توبہ کرلی۔ آخر وُہ کوئی تین چار ماہ غائب رہی اور پھر بڑے تزک اور احتشام سے آئی اور مجھے کہا کہ مولا! توبہ اور بھوک سے مرنے لگے تھے اِس واسطے اب کے ہولی میں توبہ توڑ دی۔ یہ بات سُنکر میرے دل میں جوش پیدا ہُوا اور میں نے معلوم کیا کہ اس نے کوئی بڑی بدکاری کی ہے۔ اور اس طرح پر اس نے توبہ کی تذلیل کی ہے اس نے کہا کہ وہاں سے ہم کو چار سو روپیہ ملا۔ اس کی باتیں سُنکر میرے دل میں سخت جوش آیا اور میں نے کہا یہاں سے چلی جاؤ۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر بڑا رحم کیا ہے۔ تم مجھ کو گرفتار کرنا چاہتی تھیں وُہ داؤ نہیں چلا۔ اب توبہ کی حقارت کرتی ہو۔ یاد رکھو اب تمہیں توبہ نصیب نہ ہوگی۔ جب گھر گئی۔ تو اسپر فالج گرا اور زبان بند ہوگئی۔ اس کا لڑکا دوڑتا ہُوا میرے پاس آیا اور کہا کہ یہ حالت ہے وہ روپیہ لائی تھی کہیں رکھ دیا ہے۔ اور بتا نہیں سکتی۔ اس کو اس کے مرنے کا جو غم تھا وُہ تھا ہی اس کے ساتھ ایک اور مصیبت تھی کہ پانسو روپیہ روٹی پر پہلے دینا پڑتا تھا میں نے اس کو کہدیا کہ وہ بات نہیں کرسکے گی مگر اس نے نہایت منّت کی کہ آپ دیکھیں تو سہی۔ مگر مجھے یقین تھا کہ توبہ نصیب نہ ہوگی۔ میں نے اس کو کہدیا کہ زبان تو چل نہ سکے گی۔ البتہ اگر تم میری بات مانو۔ تو تمہیں ایک نکتہ بتاتا ہوں تمہارا پانسو روپیہ بچ جاوے گا۔ غرض میں اس کے ساتھ گیا اور دیکھا کہ زبان پر بھی فالج تھا۔ میں نے اس کو کہا کہ اس کو آواز دو۔ اب کانوں میں کچھ نہیں سامنے ہوکر دیکھ لو۔ آنکھوں میں بھی کچھ باقی نہیں۔ میں یہ تماشا قدرت کا دیکھ رہا ہوں۔ تم اب کسی اور کو بلا کر علاج کراؤ میں علاج نہیں کرسکتا۔ اس وقت میں نے ان کو کہا کہ تمہارے گھر میں فلاں عورت ہے اُس کو بلاؤ وُہ نہایت خوبصورت اور نوجوان تھی۔ جب وہ آئی۔ تو میں نے اس کو مرنے والی کی حالت دکھا کر کہا اس کو دیکھ لو اگر توبہ کرلو تو بہتر ہے ورنہ میں اور فتوے دیتا ہوں۔ یہ لوگ ایسی باتوں کے بہت معتقد ہوتے ہیں۔ وہ ڈر گئی اور اس نے کہا کہ توبہ کرتی ہوں۔

تب میں نے اُس لڑکے کو کہا کہ اگر تم پانسو جو روٹی پر صرف ہوتا ہے۔ خرچ نہ کرو تو کنجر ہی بُرا کہیں گے۔ کوئی شریف بُرا نہ کہے گا اور یا وہ ناکہ اب توبہ کرتی ہے تم کھانا موقوف کردو۔ اب خواہ ان کنجروں کی تعریف حاصل کرو خواہ شرفا کی۔ خدا نے اس کو سمجھ دیدی اور اس نے مان لیا اور کہا کہ پانسو بچ گیا دوسرے بھائی کو کہا اس نے بھی مان لیا

مُسلمان مرد

میری غرض تمہیں داستان سنانا نہیں۔ اسی واقعہ سے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ کہتے ہیں مرتے وقت توبہ کرلیں گے وہ جھوٹے ہیں اس وقت کس کو ہوش رہتی ہے۔ اس وقت کوئی فہم نہیں ہوتا۔ ہاں خدا تعالےٰ کے بعض بندے ہوتے ہیں جن کو دیکھا ہے کہ مرتے ہوئے بھی کچھ کہتے جاتے ہیں۔ ان میں ہندؤں کو بھی دیکھا ہے۔ جب حالت یہ ہے۔ کہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے کہ مرتا ہُوا مُسلمان مرے تو آج اس کی فکر کرو۔ مُسلمانی کی موت تب ہی ہوسکتی ہے ابھی سے طیاری ہو۔ پھر جس وقت چاہے۔ موت آجاوے اس کا گُر اسی آیت میں بتایا ہے کہ متّقی بن جاؤ۔ مُسلمان مرنے کا طریق تقویٰ ہے۔ پس میں بھی کہتا ہوں کہ

تقوےٰ اختیار کرو۔ اور ایسا تقوےٰ جو تقویٰ اللہ کا حق ہے

عقائدِ اسلامی

تقوےٰ کیا ہے۔ عقائد صحیحہ ہوں۔ اور ان کے موافق اعمال صالحہ ہوں اور اخلاق فاضلہ ہوں۔ عقائد صحیحہ کیا ہیں؟ ہمارے عقائد بہت آسان ہیں۔ اوّل ایمان باللہ۔ اللہ تعالےٰ کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام محامد اور اوصاف اسماء حسنےٰ کا مجموعہ .. اور تمام بدیوں سے منزہ یقین کرنا۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور وجود اور ہستی سے امید و بیم نہ رکھنا اور کسی کو اس کا شریک اور ند نہ ماننا وہ اپنی ذات میں یکتا اپنی صفات میں بے ہمتا اپنے اسماء اور افعال میں لیس کمثلہ شئ ہے۔ اٹھتے بیٹھتے اسی کا نام لینا اسی کو نافع اور ضار یقین کرنا اور کسی سے اللہ کے سوا تعلق نہ ہو۔

پھر ملائکہ پر ایمان لانا ضروری ہے جو تمام نیک تحریکوں کے محرک ہیں اور ان پر ایمان لانے کی یہی غرض ہے کہ انسان ان پاک تحریکوں پر عمل کرے پھر اللہ تعالےٰ کی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ پھر اس بات پر لانا ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ نے وقتاً فوقتاً دنیا کی اصلاح اور بھلائی کے لئے اپنے پاک نبیوں کو بھیجا اور ہم ان تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا جن کا ذکر نہیں ہوا ان انبیاء کی نبوت اور بعثت میں باہم کوئی فرق نہیں کرتے اس پاک گروہ نے خدا تعالےٰ کا کلام مخلوق کو پہونچایا پھر جزا و سزا پر ایمان لانا یعنے مسئلہ تقدیر کو ماننا کہ وہ ہے۔ جزا و سزا حق ہے۔ حشر۔ نشر۔ پُلصراط۔ جنت و نار سب حق ہیں یہ تو عقائد صحیحہ ہیں۔

اس کے بعد اعمال صالحہ ہیں کیونکہ زندہ اور مثمر ایمان ہے جس کے ساتھ اعمال صالحہ ہوں۔ انہیں نماز ہے زکوٰۃ ہے۔ حج اور روزہ ہے۔ اخلاق فاضلہ کو حاصل کرنا اور رذائل سے بچنا ہے۔ قرابت داراں۔ یتامےٰ۔ مساکین سے اپنے مال سے سلوک کرنا اور مسافر نوازی کرنا۔ بعض اوقات مُسافروں کے ریل پر پیسہ نہیں رہتے۔ ایسے لوگوں سے سلوک کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کو قائم رکھنا عسر۔ یسر مقدمہ یا صلح راحت ہو یا رنج افلاس اور عزت یا امیری ان تمام مرحلوں میں اللہ کو ناراض نہ کرنا۔ یہ تمام امور مختصراً تقوےٰ کے اصول ہیں۔ جو شخص انپر کاربند ہوگا وہ متقی ہوگا۔ تقوےٰ کے نتائج بہت ہیں۔ مگر ایک انمیں سے یہ ہے کہ متقی کی موت مسلمان کی موت ہوگی۔

اعتصام بحبل اللہ

اس اصل کو قائم رکھنے کے لئے ایک اور قاعدہ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے اور وُہ یہ ہے۔ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا سب کے سب حبل اللہ کو مضبوط پکڑلو اور تفرقہ نہ کرو۔ مدرسوں میں رسّہ کشی کا ایک کھیل ہوتا ہے۔ اور تم نے دیکھا ہوگا اس میں دو پارٹیاں ہوتی ہیں ایک ایک طرف دوسری دوسری طرف۔ جس طرف کے لڑکے وحدت کے ساتھ مل کر زور نہ لگائیں وہ جیت نہیں سکتے۔ یہ لڑکوں کی فطرت میں ایک امر رکھ دیا ہے۔ مسلمانوں کو بھی ایک حبل اللہ دیا گیا ہے ان کا فرض ہے کہ وہ سب کے سب مل کر زور لگا دیں۔ اب قرآن کریم کے اعتصام کے مسلمان مدعی ہیں۔ ایک طرف جڑ کاٹنے کے لئے آریہ۔ برہمو سناتنی۔ مسیحی۔ دہریہ۔ ملحد۔ اسی رسہ کو کھینچ رہے ہیں اور زور لگا کر اپنی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف تم نے اسی حبل اللہ کو پکڑنے کا دعوےٰ کیا ہے ان مخالف میں سے برہمو سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑے نرم ہیں۔ مگر ان کو سب سے بڑا دشمن اسلام سمجھتا

ہوں - کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کو مکالمہ الٰہی میں دغاباز اور جھوٹے قرار دیتے ہیں (نعوذ باللہ) اور یا پاگل اور کم عقل کہتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ وہ دروغ مصلحت آمیز پر عمل کرتے تھے - اسی طرح ملائکہ کے وجود کو شرک قرار دیتے ہیں - حالانکہ نبوت کے کارخانہ کا مدار ملائکہ پر ہے اور بھی باتیں ہیں جن کے بیان کی اس وقت ضرورت نہیں مجھے برہمو لوگوں سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا ہے - انھوں نے یہ تسلیم کیا ہے۔

ایسا ہی سناتن لوگ پہلے اعتراض نہ کرتے تھے مگر اب وہ بھی کرنے لگے ہیں - مسیحی لوگوں نے تو اسقدر کوشش کی ہے کہ عقل - وہم - فکر میں نہیں آسکتی - تین ہزار اعتراض انھوں نے اسلام پر کیا ہے اور شبہ ڈالتے ہیں - مالی طمع دیتے ہیں اور بہت سے ذریعے لوگوں کو مسیحی بنانے کے اختیار کر رکھے ہیں - ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص پر خطرناک مقدمہ تھا اس کو کہا گیا کہ عیسائی ہو جاؤ - تو شاید بچ جاؤ - چنانچہ وہ مسیحی ہو گیا اور روئداد مقدمہ میں بھی یہ امر آگیا کہ مسیحی ہونے کیوجہ سے شبہ کیا جاتا ہے - کہ گواہی میں مخالفانہ شہادت تعصب کے باعث دیگئی تھی - اس سے وہ بچ گیا - کیونکہ مجسٹریٹ نے فیصلہ میں لکھ دیا کہ گو شہادت قوی ہے مگر مذہبی عداوت کا رنگ رکھتی ہے - بعد میں اس نے چاہا کہ مسجد جو اس نے بنائی تھی اسے توڑ کر گرجا بناوے۔

میرا ایک دوست لاٹ صاحب سے ملنے گیا - ملاقات کے دوران میں لاٹ صاحب نے خود اٹھ کر ایک نہایت خوبصورت بائبل لاکر دی - اس امیر نے مجھ سے ذکر کیا - تو میں نے کہا کہ کیا کبھی تم نے بھی کبھی اپنے ملنے والے غیر مذہب کے آدمی کو کہا کہ قرآن پڑھا کرو - وُہ بولا ہم تو یہ کام ملانوں ہی کا سمجھتے رہے ہیں۔

اب مسیحیوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کا جدید طریق اختیار کیا ہے - سڑکوں پر دائرہ اور تکیہ بناتے ہیں تاکہ وہاں آنے جانے والوں کو تبلیغ کریں - سوچو کہ وہ کس قدر کوشش قرآن کریم کے برخلاف کر رہے ہیں - مگر مسلمانوں کی حالت اس سے بالکل جدا ہے - انہیں خبر بھی نہیں کہ :-

دنیا میں کیا ہو رہا ہے!

پس یاد رکھو کہ اگر پوری طاقت وہمت اور یک جہتی سے اس حبل اللہ کو مضبوط نہ پکڑو گے تو مخالفین اس رسہ کو لے جائیں گے (خدا نہ کرے ایسا ہو) اس رسہ کو مضبوط پکڑنے سے یہ مطلب ہے کہ قرآن مجید تمہارا دستور العمل ہو - تمہاری زندگی اس کی ہدایتوں کے ماتحت ہو - تمہارے ہر ایک کام ہر حرکت وسکون میں جو چیز تم پر حکمران ہو وہ خدا تعالےٰ کی یہ پاک کتاب ہو جو نور اور شفا ہے۔

یاد رکھو! دُنیا ایک مدرسہ ہے - اس مدرسہ کی رسہ کشی میں وہی کامیاب ہوگا جو حبل اللہ کو ہاتھ سے نہ دیگا - پس اس وقت ضرورت ہے کہ تم میں عملی زندگی پیدا ہو اور تفرقہ نہ ہو میں پھر تمہیں اللہ کا حکم سناتا ہوں - واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ولا تفرقوا -

مسلمانوں کی موجودہ حالت

افسوس! مسلمانوں کو اب ان اُمور پر سوچنے کی بھی فرصت نہیں ان کے مشاغل ہی اور ہیں - کہیں وہ پولٹیکل اُمور میں اُلجھے ہوئے ہیں اور کہیں انجمنوں کے ذکر ہیں - کوئی کہتا ہے - قوم اس وقت سدھر جاوے گی جب وہ دوسری قوموں کی طرح ایجی ٹیشن کرے گی اور اپنے حقوق کے لئے اپنی طاقت پر بھروسہ کریگی - دوسرا کہتا ہے نہیں قوم کو جو نقصان پہنچا ہے وہ اسی لئے پہنچا ہے - کہ وہ سود نہیں لیتی - مسلمانوں کا ہزاروں لاکھوں نہیں - کروڑوں روپیہ رائگان جاتا ہے ایک کہتا ہے کہ اخبار میں یہ آرٹیکل نہ لکھا - تو کچھ نہیں - دوسرا کہتا ہے یہ رسالہ نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوگا - قوم میں اگر کوئی خوبی پیدا ہوسکتی ہے - تو اسی راہ سے ہوگی - غرض جو جس کے جی میں آتا ہے کہہ دیتا ہے۔

میں تمہیں کہتا ہوں کہ یہ نجات کی راہیں نہیں ان باتوں سے کچھ نہ بنے گا ایک ہی راہ ہے کہ حبل اللہ کو مضبوط پکڑو جب تک قرآن مجید کی ہدایات کے مطابق تمہارا عملدرآمد نہ ہوگا اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے نہ رہو گے تم کامیاب نہیں ہوسکتے - پس تفرقہ نہ کرو - تم اعدا تھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ایک ہوئے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے آگ کے کنارے سے نکلے ہو - آئندہ اس آگ سے بچو۔

بحثِ خلافت

تم کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک کیا - پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا - اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو - میں نے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے - حق کسی کا تھا اور دیگئی کسی اور کو - میں نے کہا کسی رافضی کو جا کر کہہ دو کہ علی رضؓ کا حق تھا ابوبکر نے لے لیا۔

میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمہیں کیا اخلاقی یا رُوحانی فائدہ پہنچتا ہے - جس کو خدا تعالےٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا - اور تمہاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں - خدا تعالےٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اسپر حماقت کرو تو سخت حماقت ہے۔

مَیں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالےٰ نے - فرمایا انّی جاعلٌ فے الارض خلیفہ - اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور سفاک الدم ہے - مگر انھوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا - تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دونگا

کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے

اور اگر وہ اَبیٰ اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا - میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اسے اسجدوا لآدم کی طرف لے آئیگی - اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائیگا

پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا - یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فے الارض - داؤد کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا - ان کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی - کہ وہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے - پھر اللہ تعالےٰ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا - رافضی اب تک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں مگر کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں - جو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں - میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ :-

مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے

یہ وُہ مسجد ہے جس نے میرے دل کو بہت خوش کیا اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے مَیں نے بہت دُعا کی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میری دُعائیں عرش تک پہنچی ہیں

پس اس مسجد میں کھڑے ہو کر میں کہتا ہوں مجھے بہت خوش کیا اور اسی شہر میں آکر اس مسجد ہی میں آنے سے خوشی ہوتی ہے میں اس کو ظاہر کرتا ہوں کہ جس طرح پر آدم و داؤد اور ابوبکر و عمر کو اللہ تعالے نے خلیفہ بنایا ہے اسی طرح اللہ تعالے ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہونچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سن لو۔ کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں۔ کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کس کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے۔ جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علی خاں کو کہدیں۔ پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب صاحب کا حق ہے۔ یا ام المومنین کا حق ہے۔ جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا۔ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں۔ اور انھوں نے اپنا دعوے انکے سامنے پیش نہیں کیا۔ مجھے بدر کے ایک فقرہ سے بہت رنج ہوا کہ گویا مرزا صاحب کا رشتہ دار نور الدین کا مرید نہیں۔ یہ سخت غلطی[له] ہے۔ جو کی گئی ہے مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود۔ بشیر۔ شریف۔ نواب ناصر نواب محمد علی خاں کرتا ہے۔

تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا
بدبا

میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں انکو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے۔ بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپکی لونڈی ہوں ایڈیٹر بدر کا فرض تھا کہ وہ ایسی تحریر کی فوراً تردید کرتا اور لکھ دیتا کہ یہ جھوٹ ہے۔ میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔ اور ایسا فرمانبردار کہ تم بھی ایک نہیں جس طرح پر علی۔ فاطمہ۔ عباس نے ابوبکر کی بعیت کی تھی اس سے بھی بڑھکر مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمانبرداری کی ہے اور ایک ایک انمیں سے مجھ پر فدا ہے۔ کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا۔ کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہو۔

سنو! میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا۔ میں جب مرزا صاحب کا مرید نہ تھا۔ تب بھی میرا یہی لباس تھا میں امرا کے پاس گیا۔ اور معزز حیثیت میں گیا۔ مگر تب بھی یہی لباس تھا۔ مرید ہو کر بھی میں اسی حالت میں رہا مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا۔ خدا تعالے نے کیا۔ میرے وہم وخیال میں بھی یہ بات نہ تھی۔ مگر اللہ تعالے کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالحہ سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام وخلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے۔ انکو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو اگر اعتراض ہے تو جاؤ۔ خدا پر اعتراض کرو۔ مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔ اس اخبار کو جس نے ایسا غلط واقعہ لکھا ہے۔ اب بھی تلافی کرنی چاہیئے۔ اور ایسے طور کہ ہمارے پیارے محمود اور اس کے بھائیوں سے پوچھکر تلافی کرے۔ میں کسی کا خوشامدی نہیں مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں۔ اور تمہاری نذور اور پرورش کا محتاج ہوں اور خدا تعالے کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گزرے۔

اللہ تعالے نے مخفی در مخفی خزانہ مجھے دیا ہے۔ کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں۔ میری بیوی میرے بچے تم میں سے کسی کے محتاج نہیں اللہ تعالے آپ ان کا کفیل ہے۔ تم کسی کی کیا کفالت کروگے۔ واللہ الغنی وانتم الفقراء۔

جو سنتا ہے۔ وہ سن لے اور خوب سن لے اور جو نہیں سنتا اس کو سننے والے پہونچا دیں کہ:

یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے

اس سے توبہ کرلو اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اسکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بنکر اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔

مسئلہ اکفار

دوسرا مسئلہ جس پر اختلاف ہوتا ہے وہ اکفار کا مسئلہ ہے۔ اپنے مخالفوں کو کیا سمجھنا چاہیئے؟ اس مسئلہ کے متعلق تم آپس میں جھگڑتے ہو۔ ہمارے بادشاہ ہمارے آقا مرزا صاحب نے اس کو کھول کر بیان کردیا ہے۔ مگر تم پھر بھی جھگڑتے ہو۔ سنو! ایک امام مثنوی کے مصنف ہیں وہ علم کلام کی کتاب ہے۔ مگر وحدۃ وجود والے ان کے ہر قول کو وحدت وجود میں لے آتے ہیں اس نے ایک جگہ مذاہب کے اختلاف کو بیان کرکے کہا ہے

وحدۃ اندر وحدۃ است این مثنوی

کیا مطلب مثنوی ایک راہ بتائے گی۔ اور یہ مثنوی وحدۃ سے باہر نہیں جائے گی۔ آگے اس کے کوئی اور کرے یہ اس کا اختیار ہے۔ ایک جگہ وہ کہتا ہے۔ بشنو از نے چوں حکایت مے کند۔ وز جدائیہا شکایت مے کند۔ نے میں کوئی بولتا ہے۔ تو وہ بھی بولتی ہے۔ یہ انبیاء علیہم السلام کی شان ہے۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے بلکہ خداوند تعالے کے بلانے سے بولتے ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

خدا کے رسولوں کی اطاع خدا تعالے کی اتباع ہے۔ اور انکی اتباع سے منحرف ہونا اور انکار کرنا اللہ تعالے کا انکار ہوتا ہے۔ خدا تعالے کی ہستی کا اقرار بھی مکمل اور موثر نہیں ہوتا جب تک انبیاء علیہم السلام کی نبوت پر یقین اور ایمان نہ ہو۔ انبیاء علیہم السلام کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کو خدا تعالے کا پتہ لگ جاوے اور چونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے وقت لوگ خدا تعالے سے غافل اور دور ہوتے ہیں اور انہیں اور خدا تعالے میں ایک تفرقہ اور جدائی ہوتی ہے اسلئے

وز جدائیہا شکایت مے کند

وہ نبوت نے اس تفرقہ اور جدائی کی شکایت کرتی ہے یہ بہت دقیق اور طویل مضمون ہے۔ اس وقت اسپر زیادہ نہیں کہتا۔ انبیاء کی ضرورت اور انپر ایمان کے متعلق قرآن مجید نے کھولکر بیان کیا ہے۔

غرض مثنوی کے مصنف نے ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ مچھلی قوم کو ایک ہادی کے ملنے میں سہولت ہوتی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کس وقت آتے ہیں انکی آیات کرامات۔ معجزات کیا ہوتے ہیں۔ کیونکہ پہلے انبیاء کی ایک جماعت آچکی ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

[له] یہ فقرہ ایک صاحب کی غلطی اور اس کی تردید بدر اور الحکم ضمیمہ دونوں اخبار کے اندر ہو چکی ہے۔ ایڈیٹر

اصلی ممیرہ او ممیرے کا سرمہ ۱۰/۵

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔" یہ سرمہ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سُرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کیلئے مفید ہے قیمت سرمہ اول فیتولہ ۱۲؎ قسم دوم ۸؎ قسم سوم ۴؎ اصلی ممیرہ جسکی قیمت اصلی ۱۶؎ فیتولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ۱۲؎ فی تولہ کردی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے +

ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک کرکے آنکھوں میں ڈالا جاوے +

یہ سرمہ خاصکر گرمی کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہوں تو انکے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ احمد نور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ۴؎ +

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ہاشمی ریشمی اور سوتی۔ قسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ملسکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان۔ ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۱۳/۵

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستانمیں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور متلی کیلئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴؎ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵؎ +

عرق پودینہ

یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی متلی۔ اشتہا کا کم ہونا سدریاح کی سب علامتیں دُور ہوجاتی ہیں۔ قیمت ۸؎ محصول ۵؎

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت اسٹریٹ نمبر ۵ و ۶ کلکتہ

کتاب چشمہ زندگی پر اہل ملک کی متفقہ آواز ۱۳/۵

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب

تحریر فرماتے ہیں جناب کی کتاب چشمہ زندگی کو مینے دلچسپی سے پڑھا فزیکل کانگریس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو اپنے مضمونمیں مجھ پسند آئی ہے مہتہ ستیارام دت کویرخن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر ۹ مارچ ۱۲ء خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر سردار خاں صاحب بابا خانصاحب پشاور چشمہ زندگی واقعی چشمہ زندگی ہے پبلک کے واسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جسکی قدر بہت ضروری ہے +

مشہور علامہ جناب پیر مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ

سے رقم فرماتے ہیں۔ آپکی کتاب چشمہ زندگی واقعی اسم بامسمی رفاہ خلق کیلئے یہ ہدایات نہایت ضروری اور مفید ہیں جنکی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرماکر نعم الرفیق و جند الشفیق کہلانیکا استحقاق بخشا حمد بیحد اور ثناء بے عد اسی وحدہ لاشریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کیلئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیرخواہ قرار دیا خوش نصیب ہوگا وہ جسنے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل قدر ہدایات سے لیا۔" نوٹ۔ عدم گنجایش مانع طوالت ہے +

ہندوستانکی ایک غیر معمولی طبی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خاں صاحب رئیس اعظم دہلی۔ مینے چشمہ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی۔ لائق مؤلف نے اسکے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج بی اے سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور فی الواقعہ آپکی کتاب میں بہت سی مفید [illegible] یں ہیں + آنریبل خان بہادر سیٹھ ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ اُردو علم ادب میں کتاب چشمہ زندگی قابل قدر اضافہ ہے +

نوٹ۔ یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین ۱۸×۲۲/۸ سائز عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ کی ہے۔ قیمت فی جلد ۱؎ محصول ۳؎ دو جلد پر محصول معاف

فہرست مضامین مختصراً منی کی پیدایش جائے رہایش باتصویر رنگین۔ مشرح خطرناک آگ تیز زہر۔ زنانہ تناسلی اعضاء باتصویر رنگین مشرح منی اور برج (حیض کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت۔ ویدک یونانی خیالات۔ شادی کے متعلق ویدک مغربی اور اسلامی خیالات۔ حمل بالتشریح۔ مکمل ہدایات قابل دید۔ حاملہ زچہ۔ بچہ کے متعلق مفصلاً عام جسمانی اعضاء باتصویر رنگین مختصراً ذرائع صحت اسباب الامراض۔ ویدک اصول صحت۔ اصول علاج۔ اصول تشخیص بیانی سے تمام امراض کا علاج باتصویر مشرح مدلل۔ خواص الاشیاء بمعہ مرکبات۔ امراض منی کا مکمل علاج بمعہ نسخہ جات وغیرہ وغیرہ +

پتہ:۔ سیتارام دت۔ ویدکویرخن

آدنیہ اشد ھالیہ صدر بازار۔ راولپنڈی

ایک جھوٹ کی تردید اور معذرت

پچھلے اخبار بدر میں ایک مضمون بعنوان "تذکرہ خاندان حضرت مرزا صاحب" شائع ہو چکا ہے۔ جو ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ یہ مضمون جیسا کہ ظاہر کیا جا چکا ہے۔ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو ایک انگریز کی تصنیف ہے۔ اس مضمون کے آخر میں ایک فقرہ ہے۔ جس کی مناسب اور مفصل تردید اُسی اخبار میں ہو جانی ضروری تھی۔ مگر مجھے اپنی غفلت پر افسوس ہے۔ کہ سوائے ایک مختصر ریمارک کے اس میں کچھ لکھا نہ گیا۔ وہ فقرہ یہ ہے

"مرزا غلام احمدؐ کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نورالدین جو چند سال مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے، غلام احمد کا اپنا رشتہ دار ایک بھی اس کا پیرو نہیں

اللہ تعالیٰ علیم و خبیر اس بات کا شاہد ہے۔ کہ اس مضمون کو درج اخبار کرنے کے وقت الفاظ اس کا پیرو سے میں نے مراد حضرت مرزا صاحب کا پیرو سمجھا۔ اور میں نے یہ خیال کیا۔ کہ مؤلف کتاب کا یہ منشاء ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے جدی رشتہ دار اُن کو (مرزا صاحب کو) مسیح نہ مانتے تھے چونکہ میرے معلومات کے مطابق یہ کُلیہ بھی غلط تھا۔ اس واسطے میں نے اس کی تردید اسی اخبار میں تمہیدی الفاظ میں کر دی تھی کہ حضرت صاحب کے بعض رشتہ دار بھی آپ کے مریدین میں شامل ہیں"۔

لیکن عبارت مذکورہ بالا سے یہ مطلب بھی نکل سکتا ہے۔ کہ احمدی جماعت کے موجودہ امام و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ کو حضرت مرزا صاحب کا کوئی رشتہ دار نہیں مانتا۔ اگرچہ الفاظ سے ایسا ظاہر ہے مگر چونکہ ایسی بات میرے روزمرہ کے مشاہدہ اور امر واقعہ کے بالکل خلاف ہے۔ بلکہ ایک صریح جھوٹ اور کذب بیانی ہے اس واسطے پہلے میرا خیال مطلقاً اس طرف گیا ہی نہیں + کہ اس عبارت کے یہ معنے ہیں۔ لہذا اب اس تحریر کے ذریعے یہ امر واضح کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مؤلف کتاب کا وہ منشاء تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت اور مسیحیت کو اُن کے جدی رشتہ داروں نے نہیں مانا تو وہ بھی کُلیتًہ درست نہیں۔ کیونکہ اگرچہ سُنت انبیاء سے ظاہر ہے۔ کہ نبیوں کے اقربا عموماً کم ہی اُن کے ماننے والے ہوئے۔ اور حضرت عیسیٰ کے اقوال سے بھی ظاہر ہے۔ کہ نبی کو اپنے وطن میں عزت نہیں۔ تاہم یہ امر واقعہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے خاندان کے بعض افراد اور قادیان کے مخالفین میں سے کئی شخص آپ کی زندگی میں آپ کے مرید ہو چکے تھے۔ اور اس عبارت سے جو یہ منشاء ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے رشتہ دار حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مرید نہیں۔ یہ تو ایک صاف دروغ ہے کیونکہ نہ صرف حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی لڑکے خسر داماد جو حضرت کے مرید تھے۔ سب کے سب بلا استثنیٰ حضرت مولوی صاحب کے خلیفۃ المسیح ہونے پر یقین و ایمان رکھنے والے ہیں۔ بلکہ بعض وہ جدی رشتہ دار بھی جو حضرت مرحوم کی زندگی میں آپ کے مرید نہ تھے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر توبہ کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے اہلبیت کو جو اخلاص حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے ساتھ ہے۔ اور جس محبت اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ حضرت ام المومنین نے اور حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اور اُن کے بھائیوں نے اور حضرت نواب محمد علی خانصاحب نے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی صاحب کے حضور میں دکھایا ہے۔ اس کی نظیر بہت ہی کم پائی جا سکتی ہے یہ صاحبان اس خلافت اول کے اول المومنین ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ اور میں کیا دُنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ہر وقت اپنی جانوں تک نثار کرنے کے واسطے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اُن کے پاک نمونے پر چلنے کی توفیق دے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ میں اپنی اس غلطی کو اپنی نالائقی کی طرف منسوب کروں یا اپنی کم فہمی اور نادانی کے ذمہ لگاؤں۔ کیونکہ یہ سب باتیں مجھ میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے۔ کہ میری بعض شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ کہ مجھ سے ایسی کوتاہی سرزد ہوئی۔ کہ میں نے پچھلے اخبار میں ہی مفصل نوٹ نہ دیا۔ رب انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ میں اُن تمام اپنے مطاع محسن بزرگوں اور ناظرین اخبار سے جن کے واسطے میری یہ نابکاری موجب تکلیف ہوئی ہے۔ معافی اور نیک دُعا کا خواستگار ہوں۔ چونکہ اخبار تیار ہو چکا ہے۔ اس واسطے یہ ورق بطور ضمیمہ کے بڑھایا جاتا ہے الگ بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور اگلے اخبار میں انشاء اللہ اس مضمون کو دوبارہ بھی درج کیا جائیگا۔ لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس اخبار کا ایڈیٹر میں ہوں۔ لیکن بعض دفعہ میری عدم موجودگی کے وقت اخبار کوئی اور بھی ایڈیٹ کرتا ہے۔ لہذا اس امر کو ظاہر کرنے کے واسطے کہ اس بیہودگی کا ذمہ دار صرف میں تھا۔ میں اس معذرت کے نیچے اپنا دستخط بھی کر دیتا ہوں +

محمد صادق عفا اللہ عنہ
ایڈیٹر اخبار بدر
١٦ - جون ١٩١٢ء

مفصلہ ذیل کتب و اشیاء بدر ایجنسی سے طلب کیجاویں

ست سلاجیت

عگ فی تولہ

نہایت احتیاط سے صاف کی ہوئی اعلیٰ درجہ کی ست سلاجیت

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست سرحدی پہاڑوں سے لائے ہیں۔ بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیّت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزاء مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے۔ جس کی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے۔ ناظرین خود ملاحظ فرما سکتے ہیں۔ **محیط اعظم** کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں:۔ مقوّی اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم ورباح۔ دافع بواسیر بادی۔ جذام واستسقاء۔ زردی رنگ وتنگی نفس ودق وشیخوخیّت وفساد بلغم وقاتل کرم شکم۔ مفتتِ سنگ گردہ ومثانہ وسلس البول۔ سیلان منی۔ یبوست۔ اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے۔ کہ یہ ایک **تریاق** ہے۔ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے۔ تو کبھی بوڑھا نہ ہو۔ یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ بڑی مفید شے ہے۔ صاحب بستان المفردات لکھتے ہیں۔ کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے۔ جریان اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے۔ بقدر دانۂ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت ایک تولہ مبلغ عما روپے ہے۔ یہ اصلی مال ہے۔ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ جو ارزاں قیمت پر دیا جا سکے۔ مثل مشہور ہے۔

"گراں بحکمت۔ ارزاں بعلّت" قیمت فی تولہ دو روپے

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو کہ عبدالحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے۔ بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا ایک روپیہ (عہ) کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔

میں نے بھی تجربہ کیا ہے۔ اور بہت مفید پایا ہے۔

اڈیٹر بدر۔

نماز مترجم

نہایت عمدہ خوشنما کاغذ خوش خط جیبی تقطیع پر شیخ مولابخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ٮلہ فی نسخہ ہے۔

مذہبِ منصور

اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۲۲۴ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت فی نسخہ پانچ آنے (۵ر)

گیارہ پنجابی کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں۔ گیاراں اکٹھی

فروخت ہوتی ہیں۔ قیمت مجموعہ ۶ر

۱۔ سچ بیان۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن پنڈال۔ منکران وفاتِ مسیح پر دس اعتراض کئے گئے ہیں ؎

سُن لو بھائیو! سچ بیان ؛ عیسےٰ نہیں گیا آسمان

(۲) گل موتیا۔ تصنیف رعایت اللہ صاحب۔

(۳) تحفۃ المشتاقین۔ مصنفہ صوفی غلام رسول صاحب راجیکی

(۴) جام وحدت ۔ " " "

(۵) چٹھی مسیح نے اُسدا جواب (۶) سی حرفی (۷) سی حرفی احمدی

(۸) اظہار الحق (۹) صدقے جاواں (۱۰) احمدی کامن (۱۱) **گلدستہ احمدی**

پارہ الم سیقول تقطیع کلاں ۲ر۔ پارہ الم سیقول خورد ار۔ ضرورت الامام ۱ر نور القرآن حصہ دوم ۴ر۔ خلافت راشدہ ۲ ۴ر۔ جام شہادت ر۔ یادگار کریم ر التبیان ۱ر۔ شہادت القرآن ۴ر۔ حمامۃ البشرےٰ ۸ر۔ اوامر و نواہی قرآن کریم ۹ر لیکچر لاہور ۱ر۔ دعوۃ الندوہ ار۔ دافع البلاء ار۔ نور القرآن عا ۲ر اعجاز احمدی ۶ر۔ آسمانی فیصلہ ۲ر۔ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء ۳ر۔ مجموعہ آمین ۵ر۔ کشف الخطاء ۲ر۔ اربعین ار۔ ستارہ قیصریہ ر۔ ستن دھرم ر۔ مسک العارف ۱ر۔ راز حقیقت ار۔ مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دُعا ۲ر۔ فضل حق ۲ر۔ تحفۃ الندوہ ر۔ جواب سراج الدین عیسائی اچھی بیاض ار سی حرفی عبدالقدوس ر۔ احمدی کامن مولوی محمد علی ار۔ بلاغ لقوم عابدین ار گلدستہ رسالت ۲ر۔ فرزند علی ۳ر۔ مجربات نور الدین حصہ اوّل ودوم ۴ر سری نہہ کلنک درشن ۸ر۔ فتح الدین ۳ر۔ کرشن لیلا ار۔ مورکھ سدھ ار۔

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

CLXXXVIII
اخبار بدر ۔ فار
بخدمت منشی کرم الٰہی صاحب
Lahore

BADR QADIAN

عام قیمت پیشگی عمہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

قادیان ضلع گورداسپور

مع ضمیمہ درس قرآن مجید | الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد سراں صد | چار روپے پیشگی

جلد ۱۲

۲۵ ۔ رجب ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ ۔ جولائی ۱۹۱۲ء مطابق ۲۸ ہاڑ سمت ۱۹۶۹

نمبر ۲

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نوردین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیّت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں نور روحِ خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ تمام درس بدستور جاری ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب [illegible] دورے آگئے ہیں۔ عاجز راقم کو ہمراہی شیخ غلام احمد صاحب جموں جانے کا حکم حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ وہاں کی جماعت نے درخواست دی تھی۔ کہ مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے واسطے حضور خود تشریف لاویں یا کسی کو بھیجدیں + میرے پیچھے اخبار برابر نکلتا رہے گا۔ انشاء اللہ + مولوی صدر الدین صاحب بعض ضروری کاموں کے سرانجام دینے کے واسطے شملہ تشریف لے گئے ہیں وہاں ان کے دو لکچر بھی ہوئے ہیں ایک اردو میں ایک انگریزی میں + قادیان میں اب ڈاک کی آمد و رفت بجائے دو دفعہ کے ایک دفعہ ہو گئی ہے۔ جس سے خطوط بہت دیر میں پہنچتے ہیں۔ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل کی خدمت میں اس تکلیف کے دور کرنے کے واسطے عرضی دی گئی ہے۔ امید ہے کہ وہ توجہ فرماوینگے۔

کلامِ امیر رض

صرف مُرید کہلانا مفید نہیں

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ آپ کے ایک مرید نے جھوٹی گواہی دی ہے۔ فرمایا:۔ میری مُریدی پر کیا منحصر ہے۔ لوگ اُمت محمدیہ میں شامل ہو کر زنا، چوری اور ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ رنڈیاں بھی سلمان اور محبان حسین کے گروہ میں شامل ہیں۔ خدا کی مخلوق میں کیا کچھ بدیاں ہیں۔ کسی قوم میں داخل ہونے سے یا کسی کے مُرید کہلانے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ انسان اپنے اعمال کو درست نہ کرے

ذریعہ نجات

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی ؂

محمد ظہیر الدین اروپی

کچھ عرصہ ہوا۔ اخبار بدر میں ایک اعلان نکلا تھا۔ کہ بعض لوگ خود بخود اشتہار چھاپتے ہیں ایسے اشتہارات سلسلہ احمدیہ کی طرف سے نہ سمجھے جائیں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت اور رضامندی سے وہ نہیں ہوتے۔ اس پر منشی محمد ظہیر الدین صاحب اروپی کے ایک خط کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح نے حکم دیا ہے کہ اخبار میں شائع کر دیا جاوے کہ یہ اس اعلان کے ساتھ محمد ظہیر الدین کا کوئی تعلق نہ تھا بلکہ وہ اعلان مولوی یار محمد و عبد اللہ تیماپوری کے متعلق تھا۔ مگر افسوس محمد ظہیر الدین نے اس کی عجیب تلافی کی ہے کہ اپنے ایک تازہ خط میں مجھے اطلاع کی ہے کہ میرا آپ کے بعض عقائد کے ساتھ اختلاف ہے۔ لہٰذا میں ان کی تحریر کے مطابق اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں۔ محمد ظہیر الدین میرے عقائد سے اختلاف رکھتے ہیں۔ پس ایسی صورت میں وہ مینہہ سے بھاگ کر پرنالہ کے نیچے کھڑے ہو گئے بھلا کسی فرعی اختلاف کا ذکر فرماتے تو مقام سکوت ہوتا اب وہ مجھ سے عقائد کا اختلاف رکھتے ہیں اور اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اس لئے میرا ان سے کیا تعلق اور میری جماعت کا ان سے کیا علاقہ۔ محمد ظہیر الدین نے عجیب تلافی کی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

کلامِ مسیح

ہمارے مکرم دوست قاضی محمد عالم صاحب قاضی کوٹی نے (جن کی محبت اور اخلاص کے سبب ہم معزز ناظرین سے ان کے واسطے خاص دعا کی سفارش کرتے ہیں) ہمارے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پر معرفت تقریر کا خلاصہ بھیجا ہے جو کہ ہم شکریہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ جس کسی کے پاس اس قسم کے خطوط ہوں وہ ہمیں درج اخبار کرنے کے واسطے ارسال فرماویں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم جناب مفتی صاحب جی سلمہ ربہٗ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ واضح ہو کہ سنہ ۱۹۰۰ء میں خاکسار تپ پیچش میں سخت مبتلا ہو گیا اور تین چار ماہ بیمار رہ کر سخت مایوس ہو گیا تو خاکسار نے مبلغ للعہ روپے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بطور نذر ارسال کئے اور اخویم قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم کو خاص طور سے دعائیں کرانے کے واسطے قادیان شریف بھیجا قاضی صاحب نے جو خط قادیان شریف سے ارسال کیا اس میں حضرت صاحب کی ایک مفصل تقریر جو حقائق اور معارف سے پُر اور نہایت مفید نصائح پر مبنی ہے درج تھی اور وہ تقریر احمدی بھائیوں کو نہایت مفید ہونے کے سبب جناب کے اخبار میں درج ہونے کے قابل ہے وہ خط درج ذیل ہے۔ چونکہ حضرت [illegible] آج کل [illegible] بہ الہام الٰہی کئی امور عظام میں مصروف ہیں جن کا نتیجہ بعض تصنیفات عجیبہ عنقریب مشاہدہ فرماویں گے اور معمولاً ایسی محنت شاقہ کے وقت دوران سر ضرور لاحق حال ہوتا ہے اسواسطے اکثر نمازیں جمع کیجاتی ہیں لہٰذا عاجز بمشکل تمام تیسرے دن اجازت پا کر خاص مقام نشستگاہ میں حاضر ہوا۔ سنے معلوم اور غیر معلوم بتفصیل تمام گذارش کی اور انھوں نے بھی کام مرجع سے کانفع ہو کر بخوبی سُن لی اور جو لکھ کر دی تھی وہ بھی دیکھی۔ بعدش بفرحت تمام وعدہ فرمایا کہ میں ضرور دعا کرونگا۔ آپ مہر علم کو تسلی دیں پھر دیر تک نصح اور موعظت کے طور پر کلمات طیبات فرماتے رہے۔ بار بار فرماتے کہ احمد شاہ کی طرف وہم کے طور پر بھی خیال نہ لے جاویں واقعی وہ کچھ بھی نہیں یہ وسوسہ شرک سمجھیں۔ عوام کا کچھ کا طعن و تشنیع جتنا اثر کریگا اسی قدر اپنے راستہ کو خالی تصور کریں کامل یقین والوں کو شیطان چھو بھی نہیں سکتا اس موقعہ پر یہ بھی فرمایا میرا تو یقین ہے کہ حضرت آدم کی استعداد میں کسی قدر تساہل تھا تب ہی تو شیطان کو وسوسہ کا قابو مل گیا۔ واللہ اگر اس جگہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو ہر قابل کھڑا کیا جاتا تو شیطان کا کچھ بھی پیش نہ جاتا کسی موقعہ پہ یہ بھی فرمایا کہ زندگانی کی زیادہ خواہش اکثر گناہوں کی اور کمزوریوں کی جڑ ہے ہمارے دوستوں کو لازم ہے کہ مالک حقیقی کی رضا میں اوقات عزیز بسر کرنے کی ہر وقت کوشش رکھیں۔ حاصل یہی ہے ورنہ آج چل دینے اور مثلاً اور پچاس سال بعد کوچ کرنے میں کیا فرق ہے۔ جو آج چاند و سورج ہے وہی اُسدن ہوگا جو انسان نافع اور اس کے دین کا خادم ہوتا ہے اللہ تعالےٰ خود بخود اس کی عمر اور صحت میں برکت ڈال دیتا ہے اور شر الناس کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ سو آپ سب کام ہر حال خدا میں ہو کر کریں۔ خود اللہ تعالےٰ آپ کو محفوظ رکھے گا۔ یہ الفاظ بھی فرمائے کہ تیس سال سے زیادہ عرصہ گذرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ تیری عمر اسی برس یا دو چار اُوپر یا نیچے ہوگی۔ اس میں بھی بھید ہے کہ جو کام مجھے سپرد کیا ہے اسقدر مدت میں تمام کرنا منظور ہوگا۔ لہٰذا مجھے اپنی بیماری میں کبھی موت کا غم نہیں ہوا کسی موقعہ یہ بھی فرمایا کہ مجھے خوب یاد ہے کہ جن درختوں کے نیچے میں چھ سات سالہ عمر میں کھیلا کرتا تھا۔ آج بعینہٖ بعض درخت اسی طرح ہرے بھرے سرسبز کھڑے ہیں لیکن میں اپنے حال کو کچھ اور کا اور ہی دیکھتا ہوں۔ [illegible] تو [illegible] کر سکتے ہو کسی موقعہ آگا نسدت یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ طعن تشنیع ہمعصروں کی غنیمت سمجھیں اسی میں اصلاح نفس متصور ہے جب یہ نہ ہوں گے۔ تو پھر خدمت مولا کریم اور ہدیہ قابل حضرت عزت کیا ہوگا آپ بیماری کا فکر کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

(احمدیہ بلڈنگس لاہور میں)

مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم

خاص جماعت کی اصلاح و تربیت کیلئے

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

مگر پہلوں کو مشکل ہوتی ہے۔ اُن کے مقابلہ میں پچھلوں کو سہولت اور آسانی ہوتی ہے وہ پہلوں کی تعلیم پیش کر دیتا ہے مگر وہ بکتے ہیں کہ باوجودیکہ پہلے نبی پچھلوں کے لئے راہ صاف کر جاتے ہیں مگر پھر بھی پیچھے آنے والوں پر ان کی قوم اعتراض کر دیتی اور ان کا انکار کر دیتی ہے۔ پس یہ کیسی صاف راہ ہے

ہر نبی کے زمانہ میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصول کلام الٰہی میں موجود ہیں جب کوئی نبی آیا اسکے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت دارہ جاتی ہے ؟

ایچاپیچی کرنی اور بات ہے ورنہ اللہ تعالےٰ نے کفر۔ ایمان اور شرک کو کھولکر بیان کر دیا ہے پہلے نبی آتے رہے ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں ماننے والے اور نہ ماننے والے کیا ان کے متعلق کوئی شبہ تمہیں پیدا ہوا ؟ اور کوئی سوال اٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں جو اب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں ؟

قرآن مجید میں ایک مثال اللہ تعالےٰ نے دی ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ٥

فرمایا **ایمان** ہو یا **کفر** ہو **شرک** ہو **فسق** ہو **نفاق** ہو۔ ان کی مثال ایک درخت کی سی ہے ایمان کی **مثال** ایک پاک درخت کی سی ہے اور **کفر۔ شرک۔ فسق۔ نفاق** وغیرہ کی مثال ایک **خبیث درخت** کی سی ہے جب زمین میں بویا جاوے تو ایک لو نکلتی کوئی اسکو دیکھ کر نہیں کہہ سکتا کہ گھاس جتنا ہوگا یا بڑ کے درخت جتنا ہوگا۔ پھر وہ بڑھتے بڑھتے ایک زمانہ میں اپنی حقیقت خود بتادے گا۔ جب وہ بڑ کا درخت ہوگا تو بڑ کی طرح بڑھے گا اور پھیلے گا اور آخر بڑ ہی کہلائے گا اب اگر اس کے ایک دو پتہ توڑ ڈالو تو کیا کہہ دوگے کہ بڑ سوکھ گیا ؟ جب ہزار دو ہزار پتہ توڑ کر لے آؤگے تو اس درجہ تک کی اس کی حیثیت کم ہو جائے گی۔ پھر جب لاکھ دو لاکھ پتے اتار دوگے تو اور بھی گھٹے گا۔ پھر جب اسکی ڈالیاں اور شاخیں کاٹ دوگے تو اور بھی +

دیکھو اونٹوں والے پیپل کے درخت کو کاٹ لیتے ہیں۔ ڈالیاں کاٹنے سے ابھی درخت موجود ہوتا ہے۔ اور جڑ کٹ جاوے تو کچھ نہیں رہتا۔ اسی طرح **کفر۔ شرک۔ فسق اور نفاق** ہے +

ایک شخص اللہ تعالےٰ کو نہیں مانتا دوسرا کہے مانتا ہوں اس صورت میں اللہ تعالےٰ کو ماننے والا مقدم ہے۔ اب ایک اور ہے جو اللہ تعالےٰ کو ماننے کے ساتھ کہتا ہے بُت کو بھی سجدہ کر لو مگر دوسرا کہتا ہے۔ بُت پرستی نہیں کرنی چاہیئے۔ اب یہ **موحد** اس مشرک کے مقابلہ میں مقدم ہے۔ پھر ایک ہیں جو **نبیوں کو** مانتے ہیں اور دوسرے نہیں مانتے۔ اب نبیوں کو ماننے والا منکر سے مقدم ہوگا۔ ایک قوم ہے **جو ادریس** اور **یحییٰ** کو مانتی ہے قرآن شریف ان **کو صابی** کہتا ہے یہ قوم اب بھی ہے۔ یہود بہت سے **نبیوں کو** مانتے ہیں مگر **مسیح** کا انکار کرتے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو **مسیح** کا بھی اقرار کرتے ہیں پس جو مسیح کو مانتے ہیں وہ انکے منکروں سے قریب ہوگئے۔ پھر عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اقرار کر دیا۔ ابوبکرؓ ان سب سے افضل ہو گیا۔ اب صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ اولیاء اللہ چشتی۔ قادری۔ سہروردی ہوں یا نقشبندی ہوں رفاعی ہوں یا احمدی (مرزائی) ہوں۔ انہیں راستبازوں کے ماننے والے اور رد کرنے والے۔ اپنے اپنے مراتب رکھینگے + جو انکار راستباز کا کرتا جاوے گا وہ گرتا جاوے گا +

یہ بنیاد رافضیوں نے رکھی۔ ایک رافضی نے مجھے ایک رسالہ دکھایا جس کا نام طریق نجات تھا۔ اسمیں تمام اولیاء اللہ پر **ایک لعنت کا باب** الگ رکھا ہے تمام محدثین پر **لعنت کا باب الگ**۔ میں نے اسے دیکھکر کہا کہ تم نے حد کر دی ہے تمہیں کچھ بھی نصیب نہ ہوگا وہ جھوٹا ہی **مر گیا**۔ جیسا میں نے ابھی کہا ہے یہ رفض کا شبہ ہے جو **خلافت** کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ خلیفہ کرتا ہی کیا ہے ؟ لڑکوں کو پڑھاتا ہے ... کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگینگی جس نے **مجھے خلیفہ بنایا**۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی ہیں **جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں** +

غرض کفر و ایمان کے اصول تم کو بتا دیئے گئے ہیں +

حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی قیمتی رائے تاریخ اسلام کے متعلق

" فصیح صاحب نے بڑی محنت سے لکھی ہے صحابہؓ کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالی ہے نفس مضمون تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا " + حضرت اقدس اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی **سفارش** ہے کہ احباب ضرور خریدیں۔ امید ہے اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کی جاویگی +

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ دلچسپ واقعات ابتدائی چھ نمبروں میں شائع ہوئے حجم ۲۸۸ صفحات عہ میں نمونہ وی پی کئے جاتے ہیں (۱) گیارہ نمبر شائع ہو چکے ہیں (۲) ہر ماہ میں دو نمبر شائع ہوتے ہیں۔ جنکا حجم ۹۶ صفحہ علاوہ سرورق ہوتا ہے (۳) قیمت سالانہ پیشگی ۲ نمبر یا ۱۱۵۲ صفحات للعہ مقرر ہے۔ ملنے کا پتہ

منشی فیض علی ... فصہ مینیجر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

قرار دیتے جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں +

اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے عربی بولی میں کفر انکار ہی کو کہتے ہیں۔ ایک شخص اسلام کو مانتا ہے اسی حصہ میں اس کو اپنی قریبی سمجھ لو جس طرح پر یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو۔ اسی طرح پر یہ مرزا صاحب کا انکار کر کے ہمارے قریبی ہو سکتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں +

ایسا صاف مسئلہ ہے مگر نکمے لوگ اس میں بھی جھگڑتے رہتے ہیں۔ نکمے لوگ ہیں اور کام نہیں (ایسی) باتوں میں لگے رہتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو قلعے فتح کرتے ہیں اور ایک یہ ہیں +

کیا کوئی خلافت کے کام میں روک ہے

تیسری بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے اور وہ میرے دوست کہلاتے ہیں اور میرے دوست ہیں وہ کہتے ہیں کہ خلافت کے کام میں روک لاہور کے لوگ ڈالتے ہیں۔ میں نے قرآن کریم اور حدیث کو اُستاد سے پڑھا ہے اور میں دل سے انھیں مانتا ہوں۔ میرے دل میں قرآن اور حدیث صحیح کی محبت بھری ہوئی ہے۔ سیرۃ کی کتابیں ہزاروں روپیہ خرچ کر کے لیتا ہوں۔ ان کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے اور یہی میرا ایمان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا +

آدم اور داؤد کا خلیفہ ہونا میں نے پہلے بیان کیا اور پھر نبی سرکار کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا **صاحب کے بعد خلیفہ کیا** - اب اور سنو

انا جعلناکم خلائف فی الارض

تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالیٰ نے ہی خلیفہ کیا۔ یہ خلافت اور رنگ کی ہے پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے +

لاہور میرا گھر نہیں۔ میرا گھر بھیرہ میں تھا۔ یا اب قادیان میں ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ لاہور **کا کوئی آدمی نہ میرے امر خلافت میں روک بنا ہے نہ بن سکتا ہے**۔

پس تم ان پر بدظنی نہ کرو +

قرآن مجید میں فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن ان بعض الظن اثم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث + اللہ تعالیٰ نے یہی تعلیم دی ہے۔ بدظنی سے بچتے جاؤ۔ یہ بدکار کر دے گی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدظن بڑا جھوٹا ہوتا ہے پس تم بدظنی نہ کرو۔ اب بھی میرے ہاتھ میں ایک [illegible] وہ لکھتا ہے کہ لاہور کی جماعت **خلافت** میں روک ہے میں ایسا اعتراض کرنے والوں کو کہتا ہوں کہ یہ بدظنی ہی اسکو چھوڑ دو۔ تم پہلے ان جیسے اپنے آپ کو مخلص بناؤ۔ لاہور کے لوگ مخلص ہیں حضرت صاحب سے انھیں محبت ہے غلطی انسان کا کام ہے اس سے ہو جاتی ہے ان سے بھی غلطی ہوتی ہے یہ جدی بات ہے۔ مگر ان لوگوں نے جو کام کئے ہیں تم بھی کر کے دکھاؤ +

میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ جو لاہوریوں پر بدظن ہے کہ وہ خلافت میں روک ہیں۔ اسے یاد رہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بدظنی کرنے والے کو یہ سرو پا ملتا ہے ان الظن اکذب الحدیث۔ اور اللہ جل شانہ نے فرمایا۔ اجتنبوا کثیرًا من الظن ان بعض الظن اثم۔ وہاں سے اثم کا خطاب ملتا ہے۔ بدظنی سے غیبت تجسس ہوتی ہے۔ خدا نے اس کے متعلق فرمایا لا یغتب بعضکم بعضًا۔ پس مخلصوں پر بدظنی کرتے ہو اور میرا دل دکھاتے ہو خدا سے ڈرو۔ تمہارے لئے میں دعا [illegible] اللہ محروم نہ بنو +

اگر مان لیا ہے تو شکر کرو۔ اور نہیں تو میر[ے پاس] دوا موجود ہے) میں یا وجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھتا ہوں کہ **خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں**۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا (اللّٰھم متعنا بطول حیاتہ) **تو پھر وہی کھڑا ہوگا** جس کو خدا چاہے گا۔ **اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا** +

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے **اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے**۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے +

دیکھو! میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں میرا مولا میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے **میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے**۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو +

وہ اخبار نویس جو لکھتا ہے کہ کوئی رشتہ دار میرا معتقد نہیں ٭ وہ توبہ کر لے۔ وہ مرزا صاحب کے رشتہ داروں سے پوچھ لے مرزا سلطان احمد صاحب کی بیوی اور بچے تک تو میرے مرید ہیں اور وہ آپ حضرت (؟)

٭ حاشیہ - برادرم **صادق** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص خدام میں سے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کے ساتھ انھیں ارادت تامہ ہے۔ انھوں نے جو مضمون رئیسان پنجاب میں سے نقل کیا تھا گو اسکی اجمالی تردید پہلے صفحہ پر کی تھی۔ مگر اس سے وہ شبہ جو خلیفۃ المسیح نے ظاہر کیا باقی رہتا تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے غلط فہمی سے لوگوں کو بچانے کے لئے اسے زور دیا اور برادر **صادق** کی محبت اور ایمان نے ایک لحظہ کیلئے گوارا نہ کیا کہ اسکی تردید نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے اسی روز شام کو اسکی تردید میں ایک اشتہار شائع کر دیا جو بدر ۴ جولائی کے ساتھ ضمیمہ ہوا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا (ایڈیٹر)

کی علیحدگی پر بھی میرا معتقد تھا - پس جو ایسا کہتے ہیں - کہ رشتہ دار میرے مرید نہیں جھوٹ کہتے ہیں - کیا کفر کا لفظ یہاں تک سنتے رکھتا ہے اور کفر بمعنے انکار نہیں ؟

(اگر کہو کہ لاہور کے لوگ خلافت میں روک ہیں تو میرے مخلص دوستوں پر بدظنی ہوتی ہے اسے چھوڑ دو - جو شخص کسی پر بدظنی کرتا ہے - وہ نہیں مرتا - جب تک اس میں مبتلا نہ ہو - میں سنتا ہوں - تم آپس میں اختلاف کرتے ہو - اختلاف انسان کی فطرت میں ہے یہ ہٹ نہیں سکتا مگر اس کو **شغل نہ بناؤ** جس امر پر اللہ تعالےٰ نے تم کو جمع کر دیا ہے اس **وحدۃ** کے مرکز کو نہ چھوڑو +

کبھی کبھی مجھے ان حالتوں کو دیکھ کر **بددعا** کا جوش آتا ہے - مگر پھر رحم سے کام لیتا ہوں - توبہ کر لو **ہماری زندگی میں چھوڑ دو** -)

تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالےٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا +

سنو تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں **اوّل** ان امور اور مسائل کے متعلق ہیں جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے -

(جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں)

جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی ان پر بولنے کا تمہیں خود کوئی **حق** نہیں جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے - پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا **خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا** - ان پر رائے زنی نہ کرو +

جن پر ہمارے امام اور مقتدا نے قلم نہیں اٹھایا تم ان پر جرأت نہ کرو - ورنہ تمہاری تحریریں اور کا غذ ردی کر دینگے - تم میں کوئی **تصنیف** کرتا ہے - اور اگر کہو کہ تمہارا قلم نہیں لکھ سکتا تو کیا ہم بھی نہ لکھیں تو **نورالدین**

تصدیق - فصل الخطاب - ابطال الوہیت مسیح کو پڑھ لو - مجھے لکھنا آتا ہے اور خوب آتا ہے مگر خدا تعالےٰ کی ایک مصلحت نے روک رکھا ہے اور ہاں **خدا نے روکا ہے** -

(اب بھی تمہارے رسائل میں غلطیاں ہوتی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں غلطیاں ہوتی ہیں مگر خدا نے چاہا ہے کہ خاموش رہوں تم کیا ہستی رکھتی ہو کہ جو نہ میرے دربار سے اجازت ہوتی ہے نہ خدا کی طرف سے تمہیں امر ہوتا ہے اور تم جرأت کرتے - دیکھو یاد رکھو - تمہاری کوئی جماعت نہ بنے گی - تم لکھ رکھو کوئی ایسی جماعت نہ بنا سکو گے

پس میری بات کو یاد رکھو اور بدظنی چھوڑ دو تفرقہ نہ کرو - حضرت صاحب نے جو فیصلہ جس امر میں کر دیا ہے اس کے **خلاف** نہ کہو نہ کرو ورنہ احمدی نہ رہو گے - یہ خیال چھوڑ دو کہ لاہور کے لوگ **خلافت** کے امر میں روک ہیں - اگر ایسا نہ کرو گے تو پھر خدا مسیلمہ کا سا معاملہ کریگا +

جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھو - درود - اور استغفار پڑھو - حلال طیب کماؤ اور کھاؤ - ان بیہودہ باتوں سے کوئی نفع نہیں اٹھا سکتے - خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان نکما نہیں بیٹھ سکتا - میں نئے تجربہ کی سپارش نہیں کرتا بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ حالت ایسی ہی ہے کہ اگر بیوی اچھی خوبصورت مل گئی تو صرف شہوانی کام رہ گیا - اسی شہر میں ایک بڑا آدمی گزرا ہے - ایک انگریز اس سے ملنے کو آیا - اس کو اس نے اپنی افواج کا معائنہ کرایا - رسالے - پیادے - توپ خانہ وغیرہ دکھا کر پوچھا کہ کیسی فوج ہے اس نے شکریہ ادا کیا اور اظہار مسرت کیا - فوج سامنے کھڑی تھی مگر حکم دیا کہ خاص کی فوج لاؤ - اندر سے بڑی خوبصورت عورتیں ہتھیار لگائے ہوئے آگئیں - اس انگریز سے پوچھا کہ ایسی فوج بھی دیکھی ہے - اس نے کہا کبھی نہیں اس پر اس رئیس نے کہا کہ پہلی فوج میری ہے اگر وہ بغاوت کر دے تو میں اکیلا اسے تباہ کر سکتا مگر اس فوج کے مقابلہ میں ہمیشہ شکست کھاتا ہوں +

غرض کچھ مسلمان تو اس کام میں لگے ہوئے ہیں اور طیار ہیں - اور کچھ وہ ہیں جو نکمے ہیں سارا دن مباحثات کرتے ہیں - ان سے پوچھو - فرشتوں نے اعتراض کر کے کیا لیا تھا - پس تم ان جھگڑوں کو چھوڑ دو - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

تم میں ایسے لوگ ہوں جو خیر مسلم کیطرف بلانے والے ہوں - پسندیدہ اور بھلائی کے کاموں کا امر کریں اور ناپسندیدہ باتوں کو روکیں - وہ مظفر و منصور ہونگے

اب میں پھر نصیحت کرتا ہوں - میرے بڑھاپے اور بیماری کو دیکھ لو - اپنے اختلافوں کو دیکھ لو - کیا یہ تمہیں خدا سے ملا دینگے - اگر نہیں تو پھر ہماری بات مانو اور محبت سے رہو اور اس طرح پر رہو کہ میں تمہیں دیکھ کر اسی طرح خوش ہو جاؤں جس طرح پر مسجد کو دیکھ کر خوش ہوا - جس طرح شہر میں داخل ہو کر مسجد کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خدا کرے کہ جاتے **ہوئے مجھے یہ آواز آوے کہ تم باہم ایک ہو اور تم محبت سے رہتے ہو** - تم بھی دعاؤں سے کام لو - میں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا -

وباللہ التوفیق +

محکمہ تعمیر کو مشورہ | برادر سراج الدین صاحب

سمبڑیال سے اپنی تجربہ کاری کی بنا پر محکمہ تعمیر صدر انجمن کو صلاح دیتے ہیں کہ عمارت مدرسہ کا کام ٹھیکہ پر کرایا جائے اور اپنی تجربہ کاری کی تصدیق میں اپنے والد کے سارٹیفکیٹ بھی ساتھ شامل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ کام میں نے اپنے والد کے ساتھ خود بنوائے ہیں اور علاوہ اسکے بعض اور معاملات میں بھی انجمن کے بعض کارندوں کی کچھ غلطیوں کا اظہار کرتے ہیں - انکی مخلصانہ تحریر قابل قدر ہے اور ہم نے اسے سکرٹری صاحب کے پاس بھیج دیا ہے تاکہ وہ اس پر غور کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں - ایسے ایسے لایق ٹھیکہ داروں کی تجربہ کاری سے ضرور مستفید ہونا چاہیئے +

ایک جھوٹ کی تردید اور معذرت

یہ مضمون بطور ضمیمہ پچھلے اخبار کے ساتھ روانہ ہو چکا ہے اب اُسے متن اخبار میں بھی درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

پچھلے اخبار بدر میں ایک مضمون بعنوان "تذکرہ خاندان حضرت مرزا صاحب" شائع ہو چکا ہے۔ جو ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ یہ مضمون جیسا کہ ظاہر کیا جا چکا ہے۔ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو ایک انگریز کی تصنیف ہے۔ اس مضمون کے آخر میں ایک فقرہ ہے۔ جس کی مناسب اور مفصل تردید اسی اخبار میں ہو جانی ضروری تھی۔ مگر مجھے اپنی غفلت پر افسوس ہے۔ کہ سوائے ایک مختصر ریمارک کے اس میں کچھ لکھا نہ گیا۔ وہ فقرہ یہ ہے:

"مرزا غلام احمد کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نورالدین جو چند سال مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے۔ غلام احمد کا اپنا رشتہ دار ایک بھی اس کا پیرو نہیں۔"

اللہ تعالیٰ علیم و خبیر اس بات کا شاہد ہے کہ اس مضمون کو درج اخبار کرنے کے وقت الفاظ اس کا پیرو سے میں نے مراد حضرت مرزا صاحب کا پیرو سمجھا۔ اور میں نے یہ خیال کیا۔ کہ مؤلف کا منشاء ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے جدی رشتہ دار اُن (مرزا صاحب کو) مسیح نہ مانتے تھے چونکہ میرے معلومات کے مطابق یہ کُلیہ بھی غلط تھا۔ اسواسطے میں نے اس کی تردید اسی اخبار میں تمہیدی الفاظ میں کر دی تھی۔ کہ "حضرت صاحب کے بعض رشتہ دار بھی آپ کے مریدین میں شامل ہیں"۔ لیکن مذکورہ بالا سے یہ مطلب بھی نکل سکتا ہے کہ احمدی جماعت کے موجودہ امام و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ کو حضرت مرزا صاحب کا کوئی رشتہ دار نہیں مانتا۔ اگرچہ الفاظ سے ایسا ظاہر ہے مگر چونکہ ایسی بات میرے روزمرہ کے مشاہدہ اور امر واقعہ کے بالکل خلاف ہے۔ بلکہ ایک صریح جھوٹ اور کذب بیانی ہے۔ اس واسطے پہلے میرا خیال مطلقاً اس طرف گیا ہی نہیں۔ کہ اس عبارت کے یہ معنے ہیں۔ لہذا اب اس تحریر کے ذریعہ سے یہ امر واضح کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مؤلف کتاب کا وہ منشاء تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت اور مسیحیت کو ان کے جدی رشتہ داروں نے نہیں مانا تو وہ بھی کلیۃً درست نہیں۔ کیونکہ اگرچہ سنت انبیاء سے ظاہر ہے۔ کہ نبیوں کے اقربا عموماً کم ہی ان کے ماننے والے ہوئے۔ اور حضرت عیسیٰ کے اقوال سے بھی ظاہر ہے کہ نبی کو اپنے وطن میں عزت نہیں۔ تاہم یہ امر واقعہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے خاندان کے بعض افراد اور قادیان کے مغلوں میں سے کئی شخص آپکی زندگی میں آپ کے مرید ہو چکے تھے۔ اور اس عبارت سے جو یہ منشاء ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے رشتہ دار حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مرید نہیں۔ یہ تو ایک صاف دروغ ہے۔ کیونکہ نہ صرف حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی لڑکے خسر داماد جو حضرت کے مرید تھے۔ سب کے سب بلا استثنے حضرت مولوی صاحب کے خلیفۃ المسیح ہونے پر یقین اور ایمان رکھنے والے ہیں۔ بلکہ بعض وہ جدی رشتہ دار بھی جو حضرت مرحوم کی زندگی میں آپ کے مرید نہ تھے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر توبہ کرکے داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے اہلبیت کو جو اخلاص حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے ساتھ ہے۔ اور جس محبت اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ حضرت ام المومنین نے اور حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اور اُن کے بھائیوں نے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی صاحب کے حضور میں دکھایا ہے۔ اس کی نظیر بہت کم پائی جاسکتی ہے یہ صاحبان اس خلافت اوّل کے اول المومنین ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ اور میں کیا دُنیا دیکھ رہی ہے کہ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ہر وقت اپنی جانوں تک نثار کرنے کے واسطے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اُنکے پاک نمونے پر چلنے کی توفیق دے میں نہیں جانتا کہ میں اپنی اس غلطی کو اپنی نالائقی کیطرف منسوب کروں یا اپنی کم فہمی اور نادانی کے ذمہ لگاؤں۔ کیونکہ یہ سب باتیں مجھ میں پائی جاتی ہیں لیکن سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے۔ کہ میری بعض شامت اعمال کا نتیجہ ہے کہ مجھ سے ایسی کوتاہی سرزد ہوئی۔ کہ میں نے پچھلے اخبار میں ہی مفصل نوٹ نہ دیا۔ رب انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ میں اُن تمام اپنے مطاع۔ محسن بزرگوں اور ناظرین اخبار سے جن کے واسطے میری یہ نابکاری موجب تکلیف ہوئی ہے۔ معافی اور نیک دُعا کا خواستگار ہوں۔ چونکہ اخبار تیار ہو چکا ہے۔ اسواسطے یہ ورق بطور ضمیمہ کے بڑھایا جاتا ہے الگ بھی تقسیم کیا جاتا ہے اور اگلے اخبار میں انشاء اللہ اس مضمون کو دوبارہ بھی درج کیا جائے گا۔ لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس اخبار کا ایڈیٹر میں ہوں لیکن بعض دفعہ میری عدم موجودگی کے وقت اخبار کوئی اور بھی ایڈٹ کرتا ہے لہذا اس امر کو ظاہر کرنے کے واسطے کہ اس بیہودگی کا ذمہ وار صرف میں تھا۔ میں اس معذرت کے نیچے اپنا دستخط بھی کر دیتا ہوں ✣

محمد صادق عفی اللہ عنہ
ایڈیٹر اخبار بدر
۱۶۔ جون ۱۹۱۲ء

ضرورت کتب

اگر کسی صاحب کے پاس تصدیق براہین احمدیہ اور ریویو انگریزی بابت جنوری ۱۹۱۱ء ہو اور قیمتاً دے سکیں تو مطلع فرما دیں۔ مشکور ہونگا۔ محمد نصیب دفتر سکرٹری۔ قادیان

ارشاد المسیح

۲۳ - مئی ۱۹۱۲ء کے اخبار بدر میں تعلیم حضرت مرزا صاحب مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام مُسدس کی شکل میں چند بند درج ہو چکے ہیں - اب اس سلسلہ کو ملا کر پڑھنے اور عمل کرنے سے دُگنا ثواب ہو گا - خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

قبول اس کی درگاہ میں تم نہ ہو گے — اگر راستے پر نہ اس کے چلو گے
اگر تیرگی سے لے کے آگے بڑھو گے — تو جتنا بڑھو گے بس اُتنا گھٹو گے
ذرہ بھی جو دل میں سیاہی رہیگی
تو دونو جہاں میں تباہی رہیگی

خدا کی قسم جو خدا ہے تمھارا — بھلا اور بُرا دیکھتا ہے تمھارا
کبھی حوصلہ یہ ہوا ہے تمھارا؟ — کوئی راز اس سے چھُپا ہے تمہارا
جو دنیا کی لعنت ہے اُس سے نہ ڈرنا
دھُواں بن کے اُڑ جائیگی غم نہ کرنا

ڈرو لعنتِ حضرتِ کبریا سے — ڈرو ہاں ڈرو برقِ قہرِ خدا سے
ڈرو جوشِ بارانِ رنج و بلا سے — حذر گو شہ چشم قہر آشنا سے
یہ لعنت اُتر آئی گر آسمان سے
اُڑا دیگی بنیاد دونو جہاں سے

نہ دنیا لذات پر بھُول جاؤ — نہ یوں نفس سرکش کو فربہ بناؤ
د تن پروری کی محبت دکھاؤ — نہ موٹے ہو اتنے کہ خَلق سماؤ
وہ دروازہ جس سے گزرنا پڑیگا
وہاں موٹے تازے کو مرنا پڑیگا

اگر بُو رہی تم با کبر و ریا کی — کسل خود پسندی نے گھر دل میں جا کی
رہی تم کو خواہش اگر ماسوا کی — تو ہے دُور منزل رضاءِ خدا کی
خودی نے اگر دیدیا تم کو دہوکا
یہ شیوہ وہاں پر نہ منظور ہو گا

اگر منقلب ہو گی ہستی تمھاری — تو بن جائیگی اوج بستی تمہاری
بنے شاید اک ہوشتی تمھاری — اُجڑ کر ہو آباد ہستی تمھاری
اگر حلم کرنے کی عادت کرو گے
تو بہ بہ ترکِ شرارت کرو گے

کریگا وہ جو تفرقہ ڈالتا ہے — وہ نفسانیت کا بدن پالتا ہے
ملے تت کو مفت میں ٹالتا ہے — بہانے غلط کار خود بھالتا ہے
فراست سے اس کو نہ چھوڑا کہیں کا
عجیب آدمی ہے یہ گھوڑا کہیں کا

وہ بدبخت ہے بدنصیب آدمی ہے — یہ کہنا میرا جس کے آگے ہنسی ہے
نہیں اس اسباب سے آگہی ہے — کہ دراصل کہنا خدا کا یہی ہے
ادبھر کہ ادبھارہ نہ جوشِ اثر کو

مسئلہ حُبِ اہلبیت کا حل

مذہبی دنیا کے ان مسائل و مباحث میں سے جو باوجودیکہ اکثر مخالف و موافق میں معرکۃ الآرا ہیں - مگر پھر بھی وہ عام فہم انسانی سے بالاتر ہی رہتے ہیں حب اہلبیت کا مسئلہ بھی ہے۔

بغض اہل بیت کرام سوائے خوارج کے کسی اسلامی فرقہ کا شعار نہیں حُبِ اہلبیت سے کسی کو انکار نہیں - تاہم شیعہ صاحبان کو اصرار ہے - کہ سوائے ہمارے کوئی فرقہ بھی نہیں ہے جو سچے دل سے محبِ اہلبیت کرام علیہم السلام ہو اس کے ساتھ ہی شیعوں نے اپنے زعم اور فہم کے مطابق کچھ معیار بھی بنائے ہوئے - مثلاً تعزیہ داری - امام حسین - خاک شفا کی تسبیح یا ٹکیہ یا اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و ازواج مطہرات پر سب و لعن کرنا - یزید اور امیر معاویہ کو بانی بی کہکر کوسنا - وغیرہ وغیرہ۔

مگر نہایت افسوس ہے کہ ان کے یہ مَن گھڑت معیار آخر بے سود و بیکار ثابت ہو گئے - خداوند کریم کے فضل و کرم سے مجھ کو ایسے معیار ہاتھ لگے ہیں جن پر شاید ہی کوئی شبہ وارد کر سکے - اگر ہمارے شیعہ احباب اُن معیاروں کے مطابق اپنے دل ہی میں اپنے شیعہ ہیں اور محبّ اہل بیت ہونے کا امتحان کرلیں - تو یہ مسئلہ جس میں سینکڑوں برس سے وہ خود بھی فریب خوردہ ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ہر جگہ سرگردان رکھتے ہیں بڑی آسانی سے آن کی آن میں حل ہو جاتا ہے یہ معیار عاجز راقم کا اپنا تجویز کردہ نہیں ہے بلکہ خود اہل بیت کرام کے اماموں کا معیار ہے جس سے کسی محبِ اہلبیت کو انکار کی جرأت ہی نہ ہو سکے - یہ معیار ایک پند آموز واقعہ پر مبنی ہے اور شیعوں کی ایک نہایت معتبر کتاب سے منقول ہے - ناظرین غور سے ملاحظہ فرماویں - وہو ہذا۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام جن کے روضہ مبارک پر حال ہی میں منہ کالے روسیاہ ظالموں نے مشہد مقدس میں گولہ باری کی ہے اور تمام اسلامی اخباروں میں ناپسندیدگی کا اظہار ہو رہا ہے بارہ اماموں میں سے آٹھویں امام ہوتے ہیں انکے والد بزرگوار کا نام امام موسیٰ الرضا ہے ان کے ایک بھائی کا نام زید تھا جو تاریخ اسلام میں زید النار کر کے مشہور ہیں صاحب کتاب لکھتا ہے کہ جب امام علی رضا خراسان میں سکونت پذیر تھے ایک دن آپکے اصحاب کی ایک جماعت بھی مجلس میں حاضر تھی اور زید بن موسےٰ بھی اسی مجلس میں حاضر تھے اور اہل مجلس کے سامنے اپنی بڑائی کی باتیں کر رہے تھے حضرت علی اگرچہ مجلس کے ساتھ بات چیت میں مشغول تھے مگر زید کی باتیں بھی سنتے جاتے تھے پس آپنے (اپنے بھائی) زید کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے زید کیا تم کوفہ کے بقالوں کی باتوں نے اس حدیث پر فریفتہ کر رکھا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت فاطمہ معصومہ نے اپنا نام محفوظ رکھا اور خداوند کریم نے دوزخ کی آگ کو انکے فرزندوں پر حرام کر دیا ہے قسم ہے خدا کی کہ یہ حدیث وارد نہیں ہے مگر امام حسن و حسین و زینب و ام کلثوم کے حق میں جو کہ فاطمہ علیہما السلام کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے ہیں - سُنو ! اے زید کیا جب موسیٰ بن جعفر علیہما السلام (اپنے والد بزرگوار اور جد امجد حضرت امام صادق کو یاد کر رہے ہیں) خدا کی اطاعت کریں اور کئی دنوں روزے رکھیں اور کئی کئی راتیں عبادت میں کھڑے رہیں اور تم خدا کی نافرمانیاں کرتے رہو - جب دونوں قیامت میں جا حاضر ہو گے - کیا تم اور وہ خداوند کریم کے نزدیک مساوی درجہ میں شمار ہو گے کیا تم نے نہیں سُنا کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم سادات میں

ہاں نے سلسلہ میں یہ بھی ارشاد کیا کہ محمد عالم اگر یہاں آجاوے تو کیا اچھا ہو - مولوی نور الدین صاحب کے دوارا نے اور امیں کئی دفعہ نظر بھی پڑتی اور دعا کا موقعہ ملتا رہتا - حضور نے خاکسار کو حضرت جی کی دعاؤں کی برکت سے کامیاب اور احمد شاہ کو شرمندہ کیا - صاحب کی بیعت پر وہ دشمن ہو گیا - لوگوں کو کہتا کہ جب تک محمد عالم مرزا صاحب کو چھوڑ کر ان کے پاس واپس نہیں آئیگا - تندرست نہیں ہوگا - خاکسار نے اس کی ذرہ بھی پرواہ نہ کی اور خدا ... پیارے مفتی صاحب براہ نوازش یہ حضرت صاحب کا مضمون ضرور اپنے اخبار میں درج کریں اور خاکسار کے واسطے دُعا کریں - فقط حضور کا تابعدار خاکسار محمد عالم از کوٹ قاضی ڈاکخانہ گوجرانوالہ - یکم جولائی ۱۲ء

نیکوں کو ایک نیکی کا دو چند اجر ملے گا اور ہمارے بد کاروں کو ایک نافرمانی کے عوض میں دو چند عذاب ہو گا۔ لمحسنا کفلان من الاجر ولمسیئنا ضعفان من العذاب۔ جب یہاں تک فرما چکے تو حسن الوشار (راوی) کی طرف خطاب فرمایا کہ اے حسن وہ قرآن کی آیت کس طرح پڑھا کرتے ہو۔ قال یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ جب (نوح کا بیٹا) خدا کے حضور میں گنہگار ٹھہر گیا۔ خداوند کریم نے اسکو نوح کے بیٹے ہونے سے ہی نکالدیا۔

کذا من کان منا لم یطع اللہ فلیس منا وانت اذا اطعت اللہ فانت منا اھل البیت۔ یعنے اس طرح سمجھ لو کہ جو ہمارا ہے اور خدا کی اطاعت نہیں کرتا وہ ہرگز ہمارا نہیں ہے اور (اے حسن الوشار) [illegible] تو فرمانبردار بنجائے۔ تو تو ہمارے اہل بیت سے ہو جائیگا۔ دیکھو کتاب ناسخ التواریخ جلد دوم کتاب ششم مطبوعہ ایران صـ ۳۲

یہ ہے وہ معیار جسکی تصدیق خود قرآن شریف کرتا ہے اور دوسری احادیث ائمہ اہل بیت بھی مثلاً کافی میں ہے وما من شیعتنا الا من اطاع اللہ۔ یعنے کوئی ہمارا شیعہ نہیں۔ مگر وہی جو خدا کا فرمانبردار ہو۔ انکی مرید و مصدق ہیں عقل سلیم بھی اسی کی تائید کرتی ہے پس کیا اچھا ہو کہ اس مبارک معیار پر شیعہ صاحبان بھی متفق ہو جاویں اور جو معیار انھوں نے بشیر بنا رکھے ہیں ان کو نظر انداز کیا جاوے۔

والسلام۔ خاکسار خادم حسین۔ خادم بھیروی

حکیم محمد عمر صاحب کے احباب کو اطلاع ہو کہ وہ اپنے سفر سے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں۔ اگرچہ حکیم صاحب کا سفر اپنے مقاصد طبی کے متعلق ہوتا ہے۔ مگر وہ ہر جگہ ایسے اشخاص کی مجلس میں سلسلہ حقہ کی تبلیغ دلیری سے پہونچا دیتے ہیں۔ جہاں دوسرے ذرائع سے تبلیغ کا ہونا بھی مشکل ہے۔ اور چونکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کی خدمت میں اکثر بیٹھتے ہیں اس واسطے وعاؤں سے کام لینے کے ہنر سے بھی واقف ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ حکیم صاحب کی زبانی اس خبر کے معلوم ہونے سے بھی خوشی ہوئی کہ مخدومی مولوی غلام حسین صاحب نے پشاور کے احباب میں چندہ تعمیر مدرسہ کے واسطے بجائے اقساط کے یکمشت روپیہ ادا کرنے کی تحریک کی ہے جماعت پشاور ہمیشہ قومی چندوں میں وافر حصہ لیتی ہے اور علاوہ اس کے افغانی احمدیوں کی خدمات کا خاص بوجھ وقتاً فوقتاً اُٹھاتی رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دیوے۔

حکیم صاحب موصوف سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سیالکوٹ اور دیگر مقامات میں بھی تحریک چندہ عمارت ہو رہی ہے اور میر اعجاز حسین صاحب سب اوورسیر نے اس کارِ خیر میں مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

مذہب منصور اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۴۲۲ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں۔ قابل دید ہے قیمت فی نسخہ ۵ر ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ ۱۱/۵

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمے کا اعلان عرصے سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سُرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سُرمہ۔ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ عا۔ قسم دوم ۸ر۔ قسم سوم ۴ر۔ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت للعہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ۱۰ر فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سُرمہ کیطرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سُرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جن کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ احمد نور

سِلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانۂ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ عـہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سُوتی۔ طُرّی صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی مہاجر سوداگر قادیان (گورداسپورہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوا

اصلی عرق کافور ۱۱/۵ دیکھو اگرمی کا موسم آیا ہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن۔ اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق تیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا رہتا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامور وار دش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہاء کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت اسٹریٹ نمبر ۵ و ۶ کلکتہ

سبحٰن الّذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ۔ ضلع گورداسپور

CLXXXVIII
اخبار بدر ۔ قادیان
بخدمت منشی کرم الٰہی صاحب
Lahore

Reg. No. L.
ضلع گورداسپور ۔ خریدار نمبر ۲۹۱۳
صاحب ... انجمن
کوچہ چابک سواران
لاہور

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؐ

وقت مھدی ہم مجدد بر سر این صد

Reg. No. L.
CCLXXXVIII

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

چار روپے ۔

۲ ۔ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۴ ساون ۱۹۶۹

جلد ۱۲

نمبر ۳

بھا ہوا گر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نُورِ دین مصطفٰے پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہو گا ۔ اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرتِ ما صدق ماست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزاتِ انبیاءِ سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
یکدم وُحی از ان عالیجناب

مصطفٰے مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
منکرِ آں مستحقِ لعنت است
منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزدِ ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

ضروری اطلاع

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے ایک الگ آدمی معین کیا ہے لہٰذا کتب خانہ کو درخواستیں کسی خاص آدمی کے نام نہیں آنی چاہئیں بلکہ اس پتہ پر آنی چاہئیں۔

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں۔ تمام درس قرآن و حدیث کے روزانہ ہوتے ہیں + حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ جمع کرنے کے سفر سے واپس بخیریت یہاں آگئے ہیں + باران رحمت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے مگر ہنوز ڈھاب نہیں بھرے + حضرت نواب صاحب مالیرکوٹلہ میں ہیں اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اپنے وطن امروہہ میں رونق افروز ہیں + حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے چند روز بخار میں مبتلا رہے اب آرام ہے اور تبدیل آب و ہوا کے واسطے کوہ مری تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے مکرم و مخدوم فخر قوم کو صحت و عافیت کے ساتھ واپس لائے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب موسمی تعطیلات کے سبب یہاں تشریف فرما ہیں اور مدرسہ کے کام میں اور انجمن کے بعض کاموں میں امداد فرما رہے ہیں + عاجز اور شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے جموں کی مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے گئے تھے جہاں بعد وعظ و دعا سنگ بنیاد رکھا گیا اور ایک پبلک لکچر ہوا۔ مفصل آئندہ۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب سفر دکن پر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سفر مبارک کرے اور حصول رضائے الٰہی کا موجب بنائے ان کی مفصل چٹھی اس اخبار میں درج ہے۔ مگر اس میں تاریخیں کچھ غلط لکھی گئی ہیں صحیح تاریخیں یوں ہیں کہ خواجہ صاحب موصوف ۲۳ تاریخ کی شام کو لاہور سے روانہ ہوں گے اور براہ دہلی ۲۶ کی صبح کو مدراس اور ۲۷ کو بنگلور پہنچیں گے! حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح آپ کے ساتھ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ صوفی غلام رسول صاحب آف راجیکی۔ درسیلہ شاہ صاحب برق پشاوری بھی ہوں گے اور اس طرح یہ ایک احمدیہ وفد دکن میں تبلیغ اسلام کا کام کرے گا + مستری حاجی موسیٰ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چوتھا فرزند نرینہ عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام محمد احمد رکھا ہے + برادرم میر احمد صاحب بتی مہتمم دواخانہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام امیر محمد رکھا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے + برادر غلام نبی صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی محمد عطاء الرحمان صاحب ایم اے کے وہاں دو لکچر ہوئے۔ ایک اردو میں ایک انگریزی میں سامعین پر بہت نیک اثر ہوا + ایتوار گذشتہ کو صدر انجمن کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ لاہور سے حضرت خواجہ صاحب ڈاکٹر صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب تشریف لائے تھے

عورتوں کے حقوق

نیویارک کے پادری میتھو ٹبلر نے اپنے مدرسہ کی ایک ملازمہ مس ایمی کو اس واسطے موقوف کر دیا ہے کہ وہ عورتوں کے واسطے حقوق طلب کرنے والی کمیٹی میں شامل ہوئی تھی۔ اس پر پادری صاحب کے برخلاف ناراضگی کا جوش پھیلا ہے مگر ہماری رائے میں پادری صاحب کا اس میں قصور نہیں جب کہ دین یسوعی نے عورتوں کے واسطے کوئی حقوق رکھے ہی نہیں تو پادری کیا کرے۔

اشاعت انجیل

ماہ مئی میں جو انجیلیں امریکہ سے غیر ممالک کو بھیجی گئی ہیں ان کا وزن دو ہزار من ہے۔ دنیا میں انسان پرستی پھیلانے کے لئے اتنا جوش الامان!

نماز مترجم

نہایت عمدہ۔ خوشنما کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیو لائل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱ فی نسخہ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی

کے درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ مفرح کی ڈبیاں جو بدر ایجنسی میں تھیں وہ مدت سے ختم ہو چکی ہیں اور مفرح کے موجد صاحب کی خدمت میں بہت دفعہ یاد دہانی کرائی گئی ہے مگر معلوم نہیں کس سبب سے انھوں نے اس کے بعد ایجنسی کو ڈبیاں مہیا کرنی پسند نہیں فرمائیں اس واسطے کوئی صاحب درخواست یہاں نہ بھیجے۔

یوروپین تہذیب

پیرس کی ایک حسین ایکٹرس نے دروازہ ننگا کر عام مجمع میں اپنا لاثانی ناچ دکھایا اس کا نام مس ویلانی ہے جو پیرس کی مشہور رقاصہ ہے۔ مس ویلانی نے مختلف پوشیدہ صحبتوں میں اپنا یہ کمال دکھانے کے بعد حال ہی میں جرمنی کے شہر میونخ میں خاص خاص مشہور مصوروں۔ نقاشوں اور بت تراشوں کو بلا کر ان کے سامنے اپنا برہنہ ناچ کا کمال دکھایا ہے۔ پرانے اصول کے دلدادہ پولیس افسر اس برہنہ ناچ کو سخت بد اخلاقی اور بد تہذیبی تصور کرتے تھے اور مس ویلانی کی تاک میں لگے ہوئے تھے کہ اس کو برہنہ ناچتے ہوئے گرفتار کریں۔ کچھ دنوں کے بعد مس ویلانی کو میونخ کے کسی تھیٹر میں اپنا باکمال ناچ دکھانے کا موقعہ پڑا اور پولیس نے دخل بے جا کر کے اس کو گرفتار کر لیا اور عدالت میں باقاعدہ چالان کر دیا۔ مقدمہ جب مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ جرمنی کے نصف درجن مشہور و معروف صاحب کمال مصوروں نے شہادت دی کہ ہم نے خود مس ویلانی کا برہنہ ناچ دیکھا ہے اور دعوے کرتے ہیں کہ یہ نہایت ہی اعلےٰ درجہ کا ناچ ہے۔ جس میں ایک اعلےٰ ترین کمال انسانی نظر آتا ہے اور ہمیں اپنے فن میں اس ناچ سے بڑی امداد ملی ہے۔ جرمنی میں سب سے بڑے پروفیسر کول باش نے کہا کہ یہ رقص علم و فن کی حیثیت سے بڑے اعلیٰ ترین کمال کا ظاہر کرنیوالا اور بہت ہی معزز و مہذب ناچ تھا۔ میں اپنی بیوی کو بھی یہ ناچ دکھانے کو لے گیا تھا۔ اور انھوں نے بھی تسلیم کیا۔ کہ اس میں کوئی اعتراض کے قابل بات نہیں ہے۔ میونخ کے آرٹسٹ سوسائیٹی کے پریسیڈنٹ پروفیسر شیرین نے شہادت میں اس سے بھی بڑھ کر ارشاد فرمایا کہ میں تو اس دن خوش ہونگا۔ جب ایسے کمالات بجائے منتخب لوگوں کے عوام کے سامنے اور خلقت عام کے مجمع میں دکھائے جایا کرینگے۔ اور انسانی تہذیب کی یہ ترقی عام مخلوق کے لئے ایک نعمت عظمےٰ ہوگی۔ انسانی جسم کے حسن و جمال کے اظہار سے تہذیب میں کسی قسم کا رخنہ نہیں پڑ سکتا + (سماچار)

بدر۔ یوروپین تہذیب کے دلدادہ غور فرمادیں بات کہاں سے کہاں جا رہی ہے۔

لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح کی دوسری تقریر

(مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم)

۲۲ جون ۱۹۱۲ء کو بوقت شام کے حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک پبلک تقریر فرمائی جس کے لئے ایک اعلان شائع کیا گیا تھا۔ وہ وقت مقررہ پر آئے احمدیہ بلڈنگز کی مسجد میں کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی چونکہ وقت بہت تنگ تھا اس لئے پھر اگلی صبح کو ایک تیسری تقریر بھی فرمائی۔ یہ تقریر بھی حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح کی اصلاح کے بعد شائع کیجاتی ہے۔ ایڈیٹر

الحمد للّٰہ رب العلمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

یہ چند آیات جو میں نے پڑھی ہیں یہ قرآن کریم کے ابتدا میں لکھی ہیں غالباً ہر ایک مسلمان بلکہ ہر ایک مسلمان جو کبھی نماز پڑھتا ہو ان کو یاد رکھتا ہے یہ آیتیں تمام مذاہب اسلام میں جسقدر بھی ہوں اور تم جانتے ہو۔ کہ کم از کم میں مذاہب اسلام کو جانتا ہوں وہ شیعہ ہوں یا ناصبی ہوں سنی ہوں یا صوفی ہوں۔ مذاہب اربعہ کے پابند ہوں یا گروہ اہل حدیث سے ہوں سب کے سب عملی طور پر نماز میں اس سورۃ کو پڑھتے ہیں۔ بعض اس کے پڑھنے میں لفظ فرض کا کہہ دیتے ہیں اور بعض واجب کا۔ پھر بعض ائمہ فرض اور واجب میں فرق نہیں سمجھتے اور بعض کچھ فرق نکالکر اعتقادی طور پر فرق کر لیتے ہیں نہ عملی طور پر۔

اسلام کا احسان عام

اس سورۃ میں اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم کی دعا واقعہ ہوئی ہے۔ اور اس سورۃ پر غور اور تدبر کرنے سے مجھے ایک اور ایک دو کی طرح ۔ اور اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ کہتے ہیں۔ آنکھ کے ایک مرض میں ایک کے دو نظر آتے ہیں) کامل یقین ہے کہ اس آیت نے دنیا پر احسان عام کرنا چاہا ہے۔ یہ ایت ایک مسلمان کو نوع انسان کے تمام راستبازوں اور برگزیدوں کی اتباع کی تعلیم دیتی ہے۔ وہ خواہ کسی ملک اور کسی قوم میں ہوئے ہوں کیونکہ اس میں یہ نہیں کہا کہ ان لوگوں کی راہ بتا۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہیں یا صحابہ اور تبع تابعین کے متبع ہیں یا ان کی راہ جو اجماع اور قیاس صحیح کے قایل ہیں یا احادیث کے قائل ہیں یا صوفی مشرب ہیں کسی خاص قوم اور فرقہ کا نام نہیں لیا بلکہ کوئی ہوں۔ ہاں منعم علیہ ہوں وہ یہودیوں میں ہوں۔ عیسائیوں میں ہوں۔ مجوسیوں میں ہوں۔ آریہ ورت میں ہوں۔ کنفیوشش لیوٹ کے متبع ہوں کسی قوم اور کسی ملک میں ہوں۔ کتنا وسیع خیال اور عام احسان ہے جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے۔ جو نعمت تیرے حضور مسلم ہے۔ اور جو انعامات تو نے اپنے اس برگزیدہ لوگوں پر خواہ وہ کہیں بھی ہوں کئے ہیں انہیں لوگوں کی راہ ہم مانگتے ہیں کہ اس کی آگاہی عطا کر دے۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ زمین گول ہے اور یہ بھی جانتے ہو کہ ہر جگہ ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز کا وقت ضرور رہتا ہے۔ کہیں عصر کہیں مغرب۔ کہیں ظہر۔ کہیں عشا اور کہیں فجر۔ غرض ایک جگہ ایک نماز کا وقت۔ دوسری جگہ دوسری نماز کے اوقات ہوں گے پس گویا ہر وقت یہ آیت پڑھی جاتی ہے اس غور و فکر کے بعد میں نے اپنی خوشی کی کئی باتیں اس سے نکال لیں۔

اوّل۔ تمام مذاہب ہیں جن سے میری مراد تاریخی مذہب ہیں یا صاف الفاظ میں یوں کہو۔ جو کسی نبی کے ماتحت سمجھے جاتے ہیں۔ دعا ایک ایسی چیز ہے کہ اگر اس کا انکار کیا جاوے۔ تو ساری نبوتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ نبوتوں کی بنیاد ہی دعا پر ہے۔ میں آپ بھی دعاؤں کا بہت ہی قائل اور معتقد ہوں اور میں نے دعاؤں کی قبولیت کے ایسے نظارے دیکھے ہیں کہ کوئی فلسفہ اور سائنس میرے سامنے دعا کو باطل نہیں کر سکتا۔

دوم۔ اس دعا نے دنیا کے تمام راستبازوں اور برگزیدہ لوگوں کی تعظیم و اطاعت کی تعلیم ہر مسلمان کو دی ہے۔ اب جبکہ رات اور دن کا کوئی وقت نہیں گزرتا جبکہ یہ دعا نہیں مانگی جاتی۔ کہ منعم علیہ کی راہ دکھا دو اور تمام مذاہب دعا کے قائل ہیں اور یہ دعا اسقدر مانگی گئی ہے جس کی حد نہیں کم از کم پانچ نمازوں میں جو ہر وقت دنیا میں پڑھی جاتی ہیں مسلمان یہ دعا مانگتے رہتے ہیں۔ اور دعا میں یہ خاصیت ہے کہ جب وہ اضطراب اور توجہ تام سے مانگی جاوے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔

دعا اور کوشش

بعض لوگ دعا کے منکر ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ زبان سے کہدینے سے کیا بنتا ہے مگر مجھے تعجب ہے کہ تمام خواہشیں جب دل سے اٹھتی ہیں تو پھر وہ زبان پر آتی ہیں اور اس کے بعد ان کا اثر تمام اعضاء پر پڑتا ہے۔ کم سے کم بعض معاملات میں وکلاء کو اور کورٹ فیس کے لئے روپیہ دینا پڑتا ہے یہ تمام کرشمے اس ایک خواہش کے ہیں۔ جو دل میں پیدا ہوئی۔ پھر کیا یہ تعجب کی بات ہے کہ دل کی خواہش باقی اعضاء پر متاثر ہو کر انکی مساعی سے بارآور ہو جاوے اور زبان سے اگر اللہ تعالےٰ کے حضور التجا اور دعا کی جاوے۔ تو وہ کامیاب نہ ہو اسے بے اثر اور فضول قرار دیا جاوے۔ وہ تمام مساعی جو ایک شخص کسی مطلب کے لئے کرتا ہے۔ اور ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص جو بیٹھا ہوا سر بگریباں کسی امر کے متعلق سوچ رہا ہے۔ یہ سب کے سب دعا ہی کے عجائبات ہیں۔ مگر ایک محجوب انسان سمجھ نہیں سکتا یہ غور و فکر اور کوشش ایک محجوب کی دعا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑانا اور پکارنا عارف کی دعا ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں جو نبیوں کے بتلائے ہوئے اصل سے انکار کرتے ہیں۔

کوشش کو مقدم کیا ہے اور در اصل کوشش بھی ایک قسم کی دعا ہی ہوتی ہے لیکن یہ ابتدائی درجہ دعا کا ہے جب انسان اللہ تعالےٰ کی صفات کاملہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور اسباب کی زنجیروں سے نکل جاتا ہے وہ اس کی عارفانہ زندگی ہوتی ہے اس مقام پر وہ بے اختیار ہو کر ایاک نستعین ہی پکارتا ہے۔

وضو

غرض یہ دعا ہوتا ہے۔ مسلمان جب دعا کے لئے مستعد ہو کر آتا ہے تو سب سے پہلا کام وضو ہے۔ غالب گناہ ہاتھ پاؤں کے متعلق ہوتے ہیں اس لئے انکو وضو میں دھوتا ہے۔ گویا یہ بتاتا ہے۔ کہ جہاں جہاں میرا ہاتھ پہنچا ہے۔ میں اس کو دھونے کو طیار ہوں۔ باقی کے لئے آپ مدد کریں۔ وضو کی ظاہری حالت ایک نعبد کے نیچے ہے۔ اور اس کی اصل حقیقت اور روح جو اندرونی طہارت اور باطنی پاکیزگی ہے وہ ایاک نستعین کے تحت ہے۔

اذان میں اصول اسلام کا اعلان

پھر نماز میں آنے سے پہلے کوشش کی اور بھی حد کر دی۔ پانچ وقت نمازوں کے یا اس اصل

کے موافق جو میں نے ابھی بتایا ہر وقت ہی دنیا کے ہر حصہ میں اسلام کے اصول پیش کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بلند مناروں پر چڑھ کر اذان دیتا ہے۔ اس کے معنے اعلان کے ہیں پہلے بتاتا ہے کہ ہم ہیں کون؟ اللہ اکبر کہہ کر بتاتا ہے کہ ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو اللہ کو سب سے بڑا سمجھتی ہے۔ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزّہ اسے یقین کرتی ہے۔ اسی کا ہم دنیا میں اعلان کرتے ہیں اور بڑی بھاری شہادت چار مرتبہ ہوتی ہے۔ اسلئے یہ بھی اللہ اکبر چار مرتبہ کہتا ہے۔ پھر اور تشریح کرتا ہے کیونکہ شاید کوئی اور بھی اللہ اکبر کہتا ہو اس لئے بتاتا ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کو تمام حاجت روائیوں کا مرکز اور اپنے آپ کو کامل محتاج یقین کرتے ہیں اسلئے دل سے کہتے ہیں

اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ

اس کلمہ نے ایک مؤمن مسلمان کو تمام دنیا سے ناامید کر دیا ہے۔ کیونکہ اللہ کے مفہوم میں داخل ہے کہ کوئی معبود نہیں کوئی محبوب اور مطاع نہیں۔ مگر اللہ

نبی کریمؐ کی خاص عظمت

پھر دنیا میں راستباز ضرور آتے ہیں اور انھوں نے خدا تعالےٰ کی عظمت کے اظہار کے لئے کوئی کسر نہیں رکھی اس مقصد کے لئے عزّت۔ آبرو۔ جان و مال اور عزیز وطن کی کوئی پروا نہیں رکھی۔ اس کو پہونچایا اور بہتوں کو منوایا۔ مگر تھوڑا ہی عرصہ ان پر گزرا کہ ان کے متبعین نے ان کو معبود قرار دیدیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو آخر میں آئے۔ آپؐ نے سوچا کہ میرے بہت سے بھائی جو لا الٰہ الا اللہ کے خادم تھے۔ بڑے خاکسار اور شریف الطبع اور نہایت ملنسار اور با اخلاق طبیعت کا انسان مسیح تھا۔ مگر عقلمندوں نے انکو بھی خدا بنا کر چھوڑا اس دانش وعقل پر کہ ایک انسان کو خدا بنالیا اب کہتے ہیں ہمارے ذریعہ روشنی پہنچتی ہے یہ اچھی روشنی ہے روشنی کا قاعدہ یہاں تک مجھ کو معلوم ہے اس کے اندر کاربن ہوتی ہے اور وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہتی ہے ملّت ابراہیمی کے مقتدا اور مقتدی اولاد ابراہیم تھے مگر انھوں نے اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنالیا۔ اس غلطی میں دنیا کو مبتلا دیکھ کر آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے متعلق ہمیشہ کے لئے شرک کی بنیاد اُکھیڑ دی اور ہر وقت اس کا عام اعلان کرایا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اس پاک کلمہ نے ایسی احتیاط کردی کہ آیندہ یہ غلطی نہیں ہوسکتی۔ آپؐ نے یہ کھولکر بتادیا کہ میں عبد ہوں اور رسول ہوں۔ اذان میں اس کلمہ کو رکھنے سے یہی غرض ہے کہ ہادیان مذہب کو معبود بنانے کی غلطی اس قوم میں پیدا نہ ہو۔

پھر جامع تعظیمات الٰہیہ کی دُعا نماز ہے اور تمام ان راہوں سے جو مظفر و منصور ہونے کی راہیں ہیں۔ حیّ علے الفلاح کہہ کر واقف کیا۔ اس کو اس قدر بلند آواز سے پہونچایا کہ خلقت کو کبھی شبہ نہ رہے۔

مخفی مذاہب

مینے ایسے مذاہب دیکھے ہیں۔ جو اپنی تعلیم کو مخفی رکھتے ہیں۔ انمیں بڑا مذہب فری میسن ہے اس کی تعلیم اور حالات عام نہیں ہوتے۔ اس میں بعض مصالح ملکی بھی ہیں اس لئے بڑے بڑے عہدہ دار اس میں شامل ہوتے ہیں۔ لوگوں نے فریمیسنری کے متعلق عجیب عجیب باتیں سنائی ہیں۔ مگر فری میسن ان کو سنکر ہنس دیتے ہیں۔

شاکت مت

پھر ہندوؤں میں ایک قوم ہے جو اپنے مذہب کو مخفی رکھتی ہے۔ لاہور اور امرتسر میں وہ ½ ہوں گے۔ وہ بھی اپنے مذہب کو بہت ہی مخفی رکھتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جو تعلیم تعظیم الٰہیّہ اور شفقت علے خلق اللہ پر مبنی اصول رکھتی ہو اس کے چھپانے کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ مینے بہت سوچا ہے۔ مگر یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے ان تمام مخفی مذاہب کے مقابلہ میں اسلام پانچ وقت روزانہ بلند آواز سے اپنے کل عقائد کو کھولکر بیان کرتا ہے۔

اسلام کا امتیاز

کیونکہ اسلام میں کوئی مخفی راز نہیں اگر کسی نے شخصی ضرورتوں کے لئے کوئی ایسی انجمن بنائی ہو تو اس کا ہمیں علم نہیں مگر یہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کسی مخفی سوسائٹی کی تعلیم نہیں دیتا اور جہاں تک مینے اسلام کو سمجھا ہے اس کی کوئی ایسی بات نہیں جو مخفی رکھی گئی ہو۔

بہر حال ہمارا مذہب تو ایسا کھلا ہے کہ پانچ وقت پہنچایا جاتا ہے۔ زمین چونکہ گول ہے اسلئے یہ کہنا درست ہے کہ ہر وقت اسکے اصولوں کو کھول کر سنایا جاتا ہے۔ اس پر ۱۳۰۰ سال گذر گئے ہیں اور یہ برابر سنایا جاتا ہے۔

غرض اس آیت میں اسلام کے احسان عام کی تعلیم ہے جس سے دنیا میں ایک امن اور سلامتی پیدا ہو سکتی ہے۔ جبکہ یہ تعلیم دی ہے کہ ہمیں منعم علیہ کی راہ دکھا اس میں کسی قوم اور ملک کو مخصوص نہیں کیا۔ پس ہم کہتے ہیں جو بھی تیرے حضور انعمت ہیں ان کے قدم بقدم چلاؤ۔

اسلام کی تعلیم میں عالمگیر صلح کا دوسرا اصل

پھر ایک اور احسان عام اسلام نے یہ کیا کہ اپنے متبعین کو یہ تعلیم دی۔ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللّٰہ - الایۃ۔ فرمایا کوئی معبود کسی قوم کا ہو کسی کو گالی مت دو۔ قرآن کریم چونکہ اپنے دعوے کے ساتھ دلائل بیان کرتا ہے۔ اس لئے اس تسلیم کی خوبی عقلی دلیل سے سمجھائی۔ کہ جو لوگ اللہ کے سوا اور معبودوں کو پکارتے ہیں تم ان کے معبودوں کو گالی نہ دو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کروگے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کو گالی دینگے۔ اس عقلی دلیل سے ہماری قوم کو بتایا ہے کہ کسی دوسری قوم کے معبود کو ہم گالی نہیں دے سکتے۔ اور یہ فخر

صرف قرآن مجید کو حاصل ہے

کوئی کہے تم کیا جانتے ہو؟ میں کہتا ہوں کہ مینے بائبل کو پڑھا ہے۔ اور کثرت سے پڑھا ہے۔ اس میں یہ تسلیم نہیں۔ تین وید پڑھے ہیں (پڑھوا کر سُنے ہیں) اور خوب پڑھے ہیں۔ ژند و ستا۔ گاتھ۔ سفرنگ کو خود پڑھا ہے اور خوب پڑھا ہے مگر یہ تعلیم کہ کسی اہل مذہب کے معبود کو گالی نہ دو۔ ان میں نہیں۔ قرآن کریم نے صداقت اور ہدایت کے لئے مُسلمانوں کو ایسا وسیع الحوصلہ ہونے کی تعلیم دی کہ انعمت علیہ کی دُعا سکھائی۔ تمام مذاہب پر یہ احسان عام کیا کہ ان کے معبودوں کو گالی دینے سے منع فرمایا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ معبودان باطلہ کی تردید منع کی۔ اس کے لئے الگ اصول اور طریقے تعلیم کئے۔ یہاں صرف وہ بات بتائی۔ جو امن اور سلامتی کو قائم رکھتی ہے۔ پھر ان احسانات کے ساتھ ایک اور احسان اسلام نے کیا جو میرے خیال میں دنیا کے کسی ریفارمر اور مصلح کو نہیں سُوجھا۔ وہ یہ ہے۔

ولولا دفع اللّٰہ النّاس بعضھم ببعض
لھدّمت صوامعُ و بیعٌ و صلوٰتٌ و
مساجد یذکر فیھا اسم اللّٰہ کثیرا

ہم بعض اوقات خود حفاظتی کا حکم دیتے ہیں۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو گرجے تباہ ہوجاویں۔ و ہندوؤں کے مندر اور یہودیوں کے معبد تباہ ہوجاویں۔ اور ہم نہیں

چاہتے کہ وہ تباہ ہوں - کیا یہ سنہری اصل دنیا کی کسی مذہبی کتاب میں پایا جاتا ہے؟ اگر یہ فقرہ انجیل میں ہوتا تو مسیحی لوگوں نے جو سلوک اپنے مخالف لوگوں کے معبدوں سے کیا ہے - وہ نہ ہوتا - مہتالوجی کو پڑھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ مسیحی لوگوں سے پہلے کس قدر معبد تھے - جن کا آج نام ونشان بھی نہیں - مثلاً پٹراموں کا بڑا عظیم الشان مندر تھا - جہاں سکندر اعظم پیادہ حج کرنے آیا تھا - مگر آج کوئی بتا نہیں سکتا کہ وہ مندر کہاں تھا؟

اس قدر تنگ دلی - ضد اور تعصب اور ہٹ اسلام پسند نہیں کرتا کہ معبد گرا دئے جاویں - مسلمانوں نے جہاں آٹھ سو برس - ہزار اور گیارہ سو برس بھی راج کیا ہے اس ملک کے معابد اب تک موجود ہیں - اور ان کو تباہ نہیں کیا مگر بڑی روشنی پھیلانے والی قوم سے پوچھیں کہ پٹراموں کا مندر کہاں تھا؟ تو نہیں بتا سکتے نشان تک مٹا دے بلکہ یروشلم جیسی جگہ جو بائبل میں بھی مقدس سمجھی گئی تھی - پاش پاش کردی گئی - اور وہاں سور کی قربانی کی گئی - شاید کوئی کہہ دے کہ سور ناپاک نہیں - مگر بائبل پڑھیں گے تو اس کے خلاف پائیں گے - اس کے بالمقابل دیکھو کہ سپین اور فلسطین میں کیسی پُر شوکت اسلامی سلطنت تھی - مگر دیکھ لو - پُرانے سے پُرانے معبدوں کو چھیڑا نہیں بلکہ فاروق اعظم کے زمانہ میں جب وہ یروشلم تشریف لے گئے - تو وہاں کے بشپ نے کہا کہ یہاں نماز پڑھ لو اونھوں نے فرمایا کہ تم بڑے ناعاقبت اندیش ہو - اگر میں یہاں نماز پڑھ لوں تو مسلمان اس گرجے کو مسجد بنا لیں گے - ہماری سرکار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور نجران کے عیسائی آئے - اور اتوار کا دن تھا - آپ نے فرمایا میری ہی مسجد میں گرجا کرلو - وہ لوگ رومن کیتھلک ہونگے مگر کس حوصلہ کے ساتھ انکو اجازت دی اس سے پایا جاتا ہے - جہاں وہ احسان عام کرتے تھے - وہاں

ابقائے عام بھی انکا مذہب تھا

خواہ ہندوستان میں پہلی صدی ہجری میں عرب آئے - اور کم از کم ساڑھے گیارہ سو سال تک اسلامی سلطنت یہاں رہی - قصہ تو مشہور ہے کہ عالمگیر سوا من جینو روزانہ اترواکر کھانا کھاتے تھے - مگر یہ الزام دینے والوں سے اگر حساب پوچھیں کہ تم حساب دان ہو - مہربانی کرکے بتاؤ کہ سوا من جینو پہننے والے کس قدر انسان ہوتے ہیں اور عالمگیر کی سلطنت پر اس حساب کو پھیلائیں تو پھر ہندوستان کیا ساری دنیا کو بھی پورا کردیتے -

اس عرصۂ دراز میں ہندوستان کے معابد پر اسلامی سلطنت نے کیا اثر کیا؟ ان کی موجودگی خود ظاہر کرتی ہے -

ہاں آزادی کو نہیں روکا - قبول مذہب میں اسلام نے آزادی کو قائم رکھا - جب کہ کہا - لا اکراہ فے الدّین - اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہوجاوے تو اس کا اختیار ہے پھر بھی بڑے بڑے قیود ساتھ رکھے - ظاہر میں اگر مسلمان ہو اور دل میں نہ ہو ہم لوگ اُسے منافق کہیں گے اور اس کے متعلق فتوے یہ ہے - ان المنافقین فے الدرک الاسفل من النار ایسے لوگ کبھی کسی اعزاز اسلام میں شریک نہیں کئے جاتے - غور کرو کیسی خطرناک قید ہے - سوائے اس کے کہ شرح صدر سے داخل اسلام ہوں کوئی تحریک مسلمان بنانے کی نہ تھی - اور میرے خیال میں تو اسلام میں داخل ہونے کے لئے کچھ روکیں بھی تھیں -

جزیہ

منجملہ ان کے ایک جزیہ ہے ناواقف لوگوں نے جزیہ پر اعتراض کئے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ جزیہ تو اسلام سے روکنے کا موید تھا - جزیہ ایک ٹیکس ہے جو ہر ایسے شخص سے وصول کیا جاتا جو مسلمان نہ تھا مگر مسلمانوں کے ملک میں امن اور چین سے تجارت کرنا چاہے تو جہاں مسلمانوں کو ½ و ¼ و ⅒ اپنے اموال کا دینے کا حکم ہے - وہاں اس غیر مسلم کو ½ ۴ ماشہ سونے سے زیادہ نہ دینا پڑے اور حسب حیثیت کم ہو جاوے - مسلمانوں کے مقررہ حصۂ زکوٰۃ کے علاوہ اور صدقات بھی دینے پڑتے بلکہ جان بھی دینی پڑتی مگر اس قوم کو جو مسلم نہیں اپنی حفاظت جان و مال کے بدلہ میں ایک نہایت ہی خفیف ٹیکس دینا پڑے - اور اس پر بھی اعتراض ہو تعجب!

میں نے کہا ہے کہ جزیہ اسلام سے روکنے کی تائید کرتا ہے - غور کرو - کہ ایک مسلمان جس کے پاس دس کروڑ ہو تو وہ پچیس لاکھ زکوٰۃ دے - مگر جو مسلمان نہیں وہ صرف ½ ۴ ماشہ سونا جو چھ سات روپے کا ہو دے کر مخلصی کرا سکتا ہے - اب ایک دنیا دار تو یہی کہے گا کہ جزیہ دینا ضروری ہے - کیونکہ مسلمان ہونے سے بڑی بھاری مالی قربانی کرنی پڑے گی -

اور اگر اس پہلو کو چھوڑکر بھی جزیہ پر غور کریں - تو کوئی مہذب سلطنت ایسی نہیں - جو ٹیکس کو ضروری نہ سمجھتی ہو - اور آج کل تو ٹیکسوں کی وہ بھرمار ہے - کہ انسان حیران ہوجاتا ہے اور پھر وہ سب ضروری ہیں کیونکہ روز بروز تمدنی ضروریات کی وجہ سے رنگ برنگ کی تدبیروں سے ٹیکس لگاتے ہیں - ہوا - مکانات - پانی پر ٹیکس - حرفوں پر ٹیکس - مکانوں پر ٹیکس - خوردنی اشیاء پر ٹیکس - گاڑیوں پر ٹیکس - کتوں پر ٹیکس - جانوروں پر ٹیکس - مگر جس قدر جزیہ کو بُرا سمجھا جاتا ہے ٹیکس کو بُرا نہیں سمجھا جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض تعصب اور ہٹ کا نتیجہ ہے انصاف اور غور کو اس میں دخل نہیں ورنہ یہ جزیہ بھی

احسان عام میں داخل سمجھا جاتا

اسلامی جنگوں پر ایک نظر

یہ تو جزیہ کی حقیقت ہے رہیں لڑائیاں - وُہ الگ چیز ہیں ان کے تعلقات دین سے نہیں ہوتے - مثلاً آج جو تم لوگوں کے خیال میں روشنی کا زمانہ ہے - اور امن اور صلح کا عہد ہے - کیا لڑائیاں مٹ گئیں - بلکہ جس قدر بحری اور بری لڑائیوں کے ہتھیاروں کی ایجاد ہوئی ہے پہلے زمانوں میں اس کی نظیر بھی نہیں ملتی - سمندر میں جاؤ - ہوا میں جاؤ - قاتل ہتھیار تمہارے لئے موجود ہیں - بعض ہتھیاروں کے موجد سے کہا گیا کہ یہ بدامنی کی راہ ہے - اُنھوں نے جواب دیا کہ ان ہتھیاروں سے جنگ کا دامن لمبا نہیں ہوتا جلد فیصلہ ہوجاتا ہے - پھر جب ہم غور کرتے ہیں - تو کیا کوئی زمانہ لڑائیوں سے خالی گیا ہے - اگر عام جنگیں نہ ہوں تو خانہ جنگیاں ہی شروع ہوجاتی ہیں بوئروں کی جنگ ابھی چھڑی نہ تھی - ایک میرے دوست نے کہا کہ اب جنگ کا خاتمہ ہے - تھوڑے دنوں کے بعد بوئروں کی جنگ چھڑ گئی - تب میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں صاحب جنگ کا خاتمہ ہوگیا؟ پھر میں نے کہا کہ دونوں ہی پراٹسٹنٹ ہیں - اُس نے کہا ہاں آپکا اعتراض درست ہے - جاپان کو اگر معزز بنایا تو جنگ نے - غرض جنگ دنیا سے کبھی دُور نہیں ہوئی اور یہ ایک الگ چیز ہے اسکے اسباب الگ ہیں -

ہندو قوم اور جنگیں

ہندو اگر جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں تو ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ کرشن جی نے کیا کیا۔ رامچندر جی جب مہابھارت اور گیتا کو پڑھتے ہیں۔ تو اوتار کا ذکر نہیں پاتے اور راماین کو پڑھتے ہیں تو اس میں کرشن جی کا ذکر نہیں۔ بالمیک مفصل تاریخ رام کی ہے اور تلسی راماین عام فہم تاریخ ہے۔ مگر اس میں کرشن دیو کا ذکر نہیں اور مہابھارت اور گیتا میں کرشن کا بہت بڑا تذکرہ ہے مگر راما اوتار کا نہیں۔ ان دونوں کے متعلق جب ہم غور کرتے ہیں تو بڑے بڑے ہر دل عزیز ہیں۔ جوگ بششٹ سے رامچندر جی کی تعلیم کا پتہ لگتا ہے وہ ان کے استاد کی کتاب ہے۔ وہ بہت نرم چلنے والے تھے اگر گرم ہوتے۔ تو بن باس کے وقت فوج کو گانٹھ سکتے تھے اور اجودھیا میں خون کی ندیاں بہا دیتے۔ عورت کا مقابلہ چیز ہی کیا تھا۔ مگر اپنا وطن چھوڑ دیا۔ جنگل میں رہنا اختیار کیا۔ باوجود اس نرمی کے دیکھو جنگ کیسی اٹل ہے جنگل میں بھی جنگ کرنی پڑی اور اس حد تک مخالف قوموں کو نیچا دکھایا کہ دکن کی جن لوگوں نے سیاحت کی ہے۔ وہاں ڈہیڑ قوم چوہڑوں سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ وہ راون کے طرفدار تھے۔ اب رام لیلا پر چاہے مسلمانوں سے مقدمات کریں۔ مگر مجھے ایک واقعہ یاد ہے کہ ایک جگہ بڑی رام لیلا ہوتی تھی ایک بڑے عالم وہ وان اس میں شریک نہ تھے میں نے پوچھا کہ آج آپ نہ گئے اس نے کہا کہ وہ بڑے ملیچھ ہیں۔ برہمن کو مارا اور یہ بھی کہا کہ راجہ سے پوچھو کہ رام لیلا کے بعد پرائشچت کیوں کرتا ہے۔ دوسرے دن مجھے موقعہ ملا تو میں نے اس رئیس سے پوچھا کہ کل بڑا تماشہ ہوا اس نے کہا ہاں اگلے سال زندہ رہے تو پھر راون کو مارینگے۔ اس پر مینے کہا کہ آپ تو بڑے مضبوط ارادے رکھتے ہیں مگر بات کو کیا رسم ہوئی تھی۔ کہا ہاں پرائشچت ہے۔ راون برہمن تھا برہمن کو مارنا بڑا گناہ ہے اس لئے پرائشچت کرنی پڑی میںنے کہا کہ آپ گناہ بھی سمجھتے ہیں اور کرتے بھی ہیں تو کہا یہ اور بات تھی اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑائیاں اور چیز ہیں ان کے اسباب الگ ہوتے ہیں اور وہ اٹل ہوتی ہیں کرشن جی گوپال تھے۔ متھرا میں بارش کے دنوں میں عجیب نظارے نظر آتے ہیں انھوں نے ایک قوم کے آگے ایک قوم کی سفارش کی تھی اور سفارش بھی اتنی کہ ان کو پانچ گاؤں دیدو۔ کوروؤں کے سامنے پانڈو کی سفارش کی تھی مصلحت ملکی سے اور انھوں نے نہ مانا۔ آخر مہابھارت کی جنگ جیسی خطرناک تھی اسے ہمارے ہندو دوست خوب جانتے ہیں ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ بڑا ظلم کیا مگر اس وقت کیا ہوا۔

سکھوں کا عہد

ہماری آنکھوں کے سامنے پنجاب اور پھر لاہور ہے۔ گرو گرنتھ صاحب کے بچن کیسے نرم ہیں اور باوا صاحب کے شاگردوں کا نام سکھ تھا۔ جو اچھی باتیں سیکھ کر عمل کرتے ہیں مگر دسویں خلیفہ کے وقت بات کہاں تک جا پہونچی۔ سکھ کی بجائے آیندہ سنگھ کہلائے جس کے معنے شیر کے ہیں یہ جنگی رنگ تھا یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ جنگی امور اور مصالح پر مبنی ہوتے ہیں۔ میںنے کہا ہے کہ اسلام میں مروت عام ہے اور وہ مذاہب کا القا چاہتا ہے پھر اگر کوئی کہے کہ جنگ کیوں کئے تو میں نے تاریخی واقعات سے بتایا ہے کہ صوفیوں کو بھی کرنے پڑے ہیں۔

عیسائی قوم

اب وہ قوم باقی ہے جو کہتی ہے مبارک وہ جو دل کے غریب اور حلیم ہیں۔ اور ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو کوئی چادر مانگے تو کرتا بھی دیدو ایک میل بیگار کے لئے لیجاوے۔ تو دو میل چلا جاوے مگر باوجود اس تعلیم کے گولیوں۔ زنگلوں جنگی جہازوں اور تارپیڈو دیکھ لئے۔ آئے دن کی جنگی ایجادوں کو دیکھ لو پھر پتہ لگ جاویگا وہ تعلیم اب کہاں ہے؟

غرض تمام مذاہب جو اسلام کی جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ خود اس میں مبتلا ہیں باوجود اس کے اسلام کی لڑائیاں دفاعی تھیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

تاریخ ہند کی غلطیاں

ہاں ہمارے بچے بہت معذور ہو سکتے ہیں۔ میں نے ایک بچے کے ہاتھ میں تاریخ ہند دیکھی اس میں سیواجی مرہٹہ اور عالمگیر کے حالات کو دیکھا۔ سیواجی نے کہیں خوشامد سے کام لیا ہے اور کہیں دھمکی سے۔ مؤرخ وہاں کہتا ہے کہ یہ سپاہیانہ طرز ہے سیواجی بڑا بے نظیر سپاہی تھا کیسی ترکیب کی ہے پہاڑوں اور راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ فلاں موقعہ پر کیسا مخفی ہوا۔ پھر وہی لفظ جب عالمگیر کے متعلق استعمال کرنے پڑے تو کہتا ہے گریہ مزاج کیسا شتر مرغ سا کام کیا ہے میںنے اس بچہ سے پوچھا تم نے تاریخ پڑہی ہے سیواجی بڑا تھا یا عالمگیر۔ اس نے کہا کہ سیواجی بڑا بہادر سپاہی تھا؟ بڑا تجربہ کار اور ہوشیار تھا۔ اور عالمگیر مکار تھا۔ اس کا کام گربہ کا ہے مینے جب سیواجی کے متعلق اس کو وہی کام دکھائے جو عالمگیر کے نام پر اسے مکاری بتائے ہیں اور سیواجی ان کے ذریعہ بہادر اور تجربہ کار سپاہی بنایا جاتا ہے۔ تو وہ حیران سا ہوگیا اور کہا کہ دونوں کی ایک ہی سی بات ہے۔ پھر میں نے کہا کہ یہ کیوں فرق کرتا ہے۔ دونوں کی سوانحمری پڑھ کر بتاؤ اس نے کہا میںنے سمجھ لیا ہے۔ دونوں کو لڑاتا ہے میںنے کہا کہ ہمارا نکتہ یاد رکھو جب تم بہت پڑھ لو۔ گے تو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ

غرض قوموں میں ایسے انقلاب آجاتے ہیں کہ انھیں جنگ سے کام لینا پڑتا ہے میںنے تاریخ میں پڑھا ہے کہ مسلمانوں کے وقت امتحان اور مقدمات کتنی جلد طے ہوتے تھے۔ اصمعی ایک بڑا لغت کا امام تھا۔ بخاری اور مسلم بھی اسے لغت کا امام مانتے ہیں۔ اصمعی کے استاد نے ہارون رشید کے حضور کہا کہ اصمعی طیار ہوگیا ہے اس کا امتحان لے لینا چاہیئے۔ ہارون رشید نے کہا کہ جب ہم کل سوار ہوں تو اس کا امتحان لیں گے ایک افراتفری اس پر پڑی کہ خدا جانے کہ کس چیز پر سوار ہوں بہرحال وقت مقررہ پر ہارون رشید باہر آیا۔ لغت کے استاد کھڑے ہوئے تھے انھوں نے اصمعی کو پیش کیا ہارون رشید نے پوچھا کہ کیا تم طیار ہو اس نے جواب دیا کہ ہاں تب ہارون رشید نے گھوڑے کے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ اس کو کیا کہتے ہیں۔ اصمعی نام بتاتا گیا اور اس کی سند میں شعر پڑھتا گیا۔ ہارون رشید نیچے تک ہاتھ لے گیا اور اصمعی فوراً بتاتا گیا جب ختم کر چکا تو پھر پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر آگے کی طرف چلا گیا اور کہا کہ منہ تک جاؤ اور نام لیتے جاؤ کہا کہ جلدی کرو کہ ہمیں باہر جانا ہے۔ اصمعی بتاتا گیا۔ آخر ہارون نے کہا بس امام اللغتہ۔ ایک آن میں امتحان بھی ہو گیا نتیجہ بھی نکل آیا اور گھوڑا بھی مل گیا اب دیکھ لو کہ جس قدر روشنی بڑھتی جاتی ہے مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ مقدمات کے متعلق جو حال ہے وہ تم جانتے ہو میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ سول نافرمانی کے کیا معنی ہیں؟ اس نے کہا کہ ایک روپیہ کے مقدمہ کے لئے پریوی کونسل تک پہونچے۔

ملکی مقدمہ بازی اور سول نافرمانی کا بیمار

جس قدر قومیں تمہاری نگاہ میں ہیں سب سے گری ہوئی ہیں انہیں مقدمہ بازی نہیں ہوتی وہ اپنی پنچایت آپ کر لیتے ہیں۔ مگر جعلسازی جعلی نوٹ اور دستاویز بنانا یہ سول نافرمانی کیوں سمجھا گیا ہے ایک شخص

تین مہینے تک میرے گھر میں رہا اور خوب کھاتا پیتا رہا۔ آخر کہا کہ مہمان نوازی بھی سویلزیشن کے خلاف ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ تو ہمیں احمق بناتا ہے۔ اس پر اس نے بڑی بڑی کہانیاں سنائیں کہ فدائی دوست اور عزیز بھی ہوں۔ تو بھی سویلزیشن کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہوٹل میں اتریں ان کا مخلص دوست زیادہ سے زیادہ یہ کرے۔ کہ اپنے دوست کے آنے میں ایک ڈنر دیدے۔ اس طرح پر اس نے انگریزی سوسائیٹی کے آداب اور مشکلات کو سنایا۔ میں نے ان کو کہا کہ تم نماز کی پابندی نہیں کرتے۔ اور قرآن مجید کے قوانین کی پابندی نہیں کرتے۔ حالانکہ سوسائیٹی کے قوانین تو قرآن مجید سے بھی بڑھ جاتے ہیں اس نے کہا کہ بڑی مشکل سے ان قوانین تہذیب کو سیکھا ہے اب میں چھوڑ سکتا ہوں؟ غرض دنیا کی عجیب حالت ہے، بات کہاں سے کہاں چلی گئی۔ میں بتا رہا تھا کہ اسلام احسان عام کی تعلیم دیتا ہے اس کے ضمن میں اسلامی جنگوں کی بحث آگئی تب مجھے جنگ کی عام حالت پر کچھ کہنا پڑا۔

ہدایت اسلام نے اس سورۃ میں انعمت علیہم کی راہ کی ہدایت کی دعا سکھائی ہے اور پھر عمل سے بھی یہی بتایا اور کہا۔ اما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔ عمل بڑا کارخانہ ہے۔ اور دنیا ایک عملی دنیا ہے۔ جو انسان ہدایت کی اطاعت کرتا ہے وہ کبھی خوف و حزن میں مبتلا نہیں ہو سکتا اور آلہی ہدایت ہمیشہ دنیا میں آتی رہتی ہے۔ حزن گذشتہ کا خوف ہوتا ہے۔ اور خوف آیندہ کے نقصان کے لئے ہوتا ہے۔ اسی خوف و حزن پر ساری دوستیوں اور مخلوق کا مدار ہے اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ کہ خوف اور حزن سے بچنے کی ایک راہ ہے اور وہ اتباع ہدایت ہے۔ امّا یاتینکم منی ہدیً سے ظاہر ہوتا ہے۔ میری طرف سے ہدایت نامے ملا کریں گے۔ ہدایت نامہ تو ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر زمانہ کی نیرنگیاں۔ نئی تعلیم۔ ترقی۔ تنزل۔ زبان کی حالت چاہتی ہے کہ پیرایہ جدید ہو۔ اس لئے فرماتا ہے ما یاتیہم من ذکر محدث۔ یہ معلم فطرت کو جگانے کے لئے آتے ہیں اس لئے ان کا نام ذکر ہوتا ہے وہ آکر فطری قویٰ کو جگاتے ہیں۔

اہدنا الصراط المستقیم میں جو ہدایت نامہ تم نے مانگا تھا وہ قرآن مجید کی صورت میں دیا گیا ہے اور بتایا کہ لا ریب فیہ۔ ریب کے دو ترجمہ ہیں (۱) ہلاکت (۲) شک و شبہ۔ اور وہ دونوں درست ہیں۔ تعلیمات الٰہیہ میں کوئی تعلیم ایسی نہیں جس سے ہلاکت کی راہ پیدا ہو بلکہ قرآن کے بیان سے یہ یقیناً ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ یقیناً شفاءٌ للناس ہے اور اس کے عملدرآمد سے میں علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ اس پر عمل کرنے سے انسان فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون کا مصداق ہو سکتا ہے ہاں اس تعلیم کی خلاف ورزی سے غلطی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے نقصان اس کو اٹھانے پڑتے ہیں جہاں تک میری نظر جاتی ہے اور میں نے غور کیا ہے یہ بالکل امر واقعی ہے ہو سکتا ہے۔ تمہارے علوم۔ تجربے اور معلومات میں وسعت ہو۔ ہو سکتا ہے میرے بیان میں کمزوری ہو۔ ہو سکتا ہے تمہیں ایک واقعہ معلوم ہو اور مجھے نہ ہو۔ مگر یہ بات کہ میری عمر بڑی ہو چکی ہے اور قوے ضعیف ہو چکے ہیں اگرچہ میرے کان زبان وہ طاقت نہ رکھتے ہوں مگر یہ یقینی بات ہے کہ قرآن مجید پر عمل انسان کو خوف و حزن سے نکالدیتا ہے میں نے اپنی تمام عمر میں تجربہ کیا ہے اور جہاں تک میں قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھتا ہوں انسان خوف و حزن سے بچ جاتا ہے میرے دوست بے شک کہدیں کہ کیا میں کبھی غمگین ہوا ہوں یا انھوں نے مجھے کسی خوف سے زرد ہوتے دیکھا ہے وہ برسوں سے میرے پاس رہتے ہیں انھوں نے مجھے خوف اور حزن میں نہیں دیکھا پس اگر تم خوف و حزن سے بچنا چاہو اور اس کا علاج کرنا چاہو۔ تو قرآن کریم کی اتباع سے ہوتا ہے۔ مگر ایک شرط ہے۔ وہ یہ ہے کہ علم صحیح ہو اور اس کے ساتھ عمل ہو۔ علم بدون عمل کے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ مثلاً یہاں کنواں ہے کوئی شخص جو اس کا علم صحیح رکھتا ہے وہ اس میں نہیں گرے گا۔ مسلمانوں کو یہ صحیح علم ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کے ذریعہ وہ خوف و حزن سے محفوظ رکھے گئے لیکن جب تک عمل نہ ہو کچھ فائدہ نہیں۔

میں اب بس کرتا ہوں ایک تو وقت ایسا تنگ ہے کہ بولنے کی زیادہ گنجائش نہیں (ایڈیٹر۔ مغرب کا وقت قریب ہو گیا تھا) دوسرے جب سننے والوں میں کسی وجہ سے گھبراہٹ ہو تو بولنے والے کو خود مزا نہیں آتا ✣

میرا سفر دکّن اور احمدی احباب سے خاص درخواست

میں ۲۴ر جولائی کو بمبے میل میں سوار ہو کر براہ دہلی۔ آگرہ ما نچور مدراس۔ ۲۰ر جولائی کی صبح بنگلور۔ علاقہ میسور میں پہنچونگا

میرے اس سفر کے بظاہر محرک پراونشل ایجوکیشنل کانفرنس جنوبی ہند ہے جسکی لیسپشن اور منتظم کمیٹی نے ایک ریزولیوشن اس امر کی پاس کی ہے کہ مجھے اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے بطور مہمان خاص دعوت دیجاوے اور حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم آیا ہے کہ میں اس دعوت کو قبول کروں کانفرنس کا اجلاس تو صرف تین دن کے لئے ہوگا یعنے ۲۷-۲۸-۲۹ جولائی۔ لیکن حضرت والا کے حکم کے ماتحت مجھے بمبئی۔ مدراس۔ حیدر آباد دکن کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ممکن ہے کہ بغرض اشاعت و تبلیغ جانا ہو۔ یہ ایک لمبا سفر ہے اور بہت سی دنیوی ہرجوں کا موجب بھی۔ اور میرے موجودہ مصائب نے بھی مجھے ایک حد تک تکلیف میں ڈال رکھا ہے لیکن ان سب تکالیف کا علاج بھی میرے نزدیک وہی پاک شغل ہے کہ جس کا نام اعلائے کلمۃ اللہ ہے خصوصاً جب میں ایک حیرت اور استعجاب کے ساتھ اس امر کو دیکھتا ہوں کہ جب پنجاب اور شمالی ہند کے قریب قریب وہ تمام شہر ہو چکے جہاں مجھے خلیفۃ المسیح نے تین سال میں ایک ارشاد نامہ کے ذریعہ حکم دیا کہ میں جاؤں اور میں خیال کرتا تھا کہ امسال اگر جاؤں تو کہاں جاؤں کہ عین دکن سے یہ تحریک شروع ہو گئی۔ اگر میں بنگلور سے سیدھا واپس آجاؤں تو میں مال اور وقت کو ضائع سمجھتا ہوں۔ دکّن کے انتہائی مقام پر تو جاؤں اور سلسلہ اشاعت وہاں نہ ہلاؤں اس لئے میری اپنے احباب سے ایک خاص درخواست ہے میرے پنجاب اور شمالی ہند کے احباب تو میری کامیابی کے لئے خاص دعا علے التواتر کریں اور میرے دکن کے احباب اس کار خیر میں امداد امیرے ساتھ شریک ہوں۔ ۲۷ر کی صبح میں مدراس پہنچوں گا اور شاید بارہ گھنٹے وہاں قیام ہو مدراس کے احباب مجھے ایک جگہ وہاں ملیں۔ بنگلور میں میرا قیام ہفتہ عشرہ سے کم نہ ہوگا جس میں ۲۸-۲۹ تو کانفرنس میں مجھے شامل ہونا ہوگا جس میں ایک یا دو میرے لکچر ہوں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ بمبئی۔ حیدر آباد۔ مدراس کی جماعتوں میں سے چیدہ احباب مجھے بنگلور میں ملیں اور ہم اس جگہ اکٹھے بیٹھ کر مشورہ کریں اور ضروری امور کو وہاں طے کر کے دکن میں اشاعت دین کا کام اگست کے مہینہ میں کریں میں اللہ تعالےٰ کا خاص شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ کی پائونیری کا کام خدا تعالےٰ نے قریب کل ہندوستان [illegible]

خاص ہمدردی کے مستحق

ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ شرائط بیعت میں جو تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرو اس سے مراد احمدی مسلمان ہیں یا غیر احمدی۔ فرمایا۔ اس سے مراد سب مسلمان ہیں۔ احمدی ہوں یا غیر احمدی ہوں۔

دُعا مدد

ہمارے مکرم دوست منشی محمد دین صاحب اپیل نویس سیالکوٹی سخت بیمار ہیں احباب درد دل سے ان کے واسطے دُعا کریں۔

ریویو

جائے نماز

امرأ نگم کمپنی۔ سوداگران کوچہ بیل مہادیو واقعہ دہلی نے ایک خوشنما مُصلّے (جائے نماز) برائے فروخت طیار کرایا ہے۔ جس پر علاوہ خوبصورت بیل بوٹوں کے مساجد بیت اللہ کے نقوش بنائے گئے ہیں۔ عمدہ مضبوط ہے۔ قیمت صرف ۱۲ فی مُصلّے ہے

ترجمہ آموز

اُردو سے فارسی میں ترجمہ کرنا سکھانے والی کتاب حصہ اوّل مولفہ مولوی محمد عصمت اللہ صاحب بقیمت پانچ آنے۔ لالہ کدارناتھ اینڈ سنز تاجر کتب متصل تحصیل میرٹھ سے ملسکتی ہے۔ اس کتاب میں فارسی ترجمہ سیکھنے کے سلسلہ وار آسان سے مشکل الفاظ اور فقرات اور قواعد بتلائے گئے ہیں فارسی خوان طلبأ کے واسطے قابل قدر کتاب ہے۔

نقارہ صفدری برآواز نعرہ حیدری

حصہ دوم مصنفہ مولوی حافظ ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب سکرٹری قیصری۔ یتیم خانہ اسلامیہ آگرہ۔ قیمت ۵ر فی نسخہ۔ یہ نسخہ مرتد غلام حیدر آریہ کی کتاب نعرہ حیدری کا جواب ہے، اور مصنف صاحب سے ملسکتا ہے۔ یہ کتاب لٹے اعلے اُردو لٹریچر میں لکھی گئی ہے اور مخالف کی باتوں کے جواب بدلائل دئے گئے ہیں

عزیز

بچوں کے واسطے ایک چھوٹا سا خوبصورت خوشخط خوشنما ماہوار رسالہ جو زیر ادارت جناب مولوی واحد یار خان صاحب بی اے آگرہ سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ مبلغ ۱۲ روپے۔ مضامین بچوں کے واسطے دلچسپ اور مفید ہیں۔ ملنے کا پتہ۔
مینجر صاحب رسالہ عزیز آگرہ

جنگ طرابلس

المعروف بہ خون ناحق۔ جلد اول مرتبہ شیخ محمد احسان الحق صاحب۔ جنگ طرابلس میں مسلمانوں پر جو مظالم ٹوٹ رہے ہیں۔ ان پر جو دردناک مضامین مختلف صاحبان نے لکھے ہیں انکو شیخ صاحب نے ایک جگہ جمع کرکے لٹے اعلے اُردو لکھوائی اور چھپوائی کی کتابوں میں اضافہ کیا ہے اور شروع میں ایک عالمانہ دیباچہ لکھا ہے۔ قیمت ۸ر فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ:۔
مولوی محمد انوار صاحب ہاشمی قادری مدیر مکتبہ قادریہ واقع لال کورتی۔ میرٹھ

دربار

یہ ایک نیا ماہوار رسالہ ہے جو زیر ادارت مجلس انتظامی انجمن محبوبیہ کوٹلہ عالی جاہ حیدرآباد دکن نکلنا شروع ہوا ہے۔ یہ ایک علمی ادبی رسالہ ہے جس کا پہلا نمبر بابت ماہ جون ۱۹۱۲ء اس وقت ہمارے سامنے ہے قیمت سالانہ مبلغ ۱۲ ہے اس رسالہ میں مفید اور دلچسپ مضامین اور نظمیں ماہوار شائع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے امید ہے کہ اس سے اُردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہوگا۔

ہرفن مولا

یا ہنر مندیوں کا اسکلو پیڈیا۔ ملنے کا پتہ:۔ ایم۔ ڈی۔ مینجر موہیال بک ایجنسی۔ کنجاہ ضلع گجرات۔ قیمت ۱۲ر فی نسخہ ۱۵۰ صفحہ کی کتاب ہے جس میں مختلف فنون۔ گلٹ سازی۔ گھڑی سازی صابون سازی وغیرہ کی تراکیب مفصل درج ہیں۔ اہل ہنر اس سے بہت فائدہ حاصل کرتا ہے۔

انگلش ٹیچر

بلا اُستاد کے انگریزی سکھلانے والی کتاب۔ تمام الفاظ اور فقرات کے معانی اور انکی تشریح اُردو میں درج ہے۔ انگریزی سیکھنے والے شائقین کے واسطے جو مدرسہ میں باقاعدہ نہیں جا سکتے۔ بہت مفید ہے۔ طلبائے مدرسہ بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ:۔
ایم ڈی۔ موہیال بک ایجنسی۔ کنجاہ ضلع گجرات۔ قیمت فی نسخہ ۱۲ر

اخبار دربار آگرہ

یہ اخبار بیادگار دربار دہلی آگرہ سے جاری ہوا ہے۔ اُردو معلے کا اس میں خاص لحاظ رکھا جاتا ہے۔ مضامین مفید اور دلچسپ ہیں۔ پولٹیکل اور تاریخی امور پر بحث کی جاتی ہے اور عام خبریں بھی ہیں۔ قیمت سالانہ ۱۲ ہے۔

مفصلہ ذیل تین کتابیں پربھو دیال صاحب برہمہ سماج لاہور سے ملسکتی ہیں)

بھرت ملاپ

مہاراجہ رام چندر جی کا بن باس اور بھرت جی کا انہیں واپس لانے کی کوشش میں جنگل کو جانا پورا نا قصہ ہے۔ بھرت ماتا کی نفس کشی اور سیتا کی وفاداری جس دردناک پیرایہ میں بیان کی گئی ہے اس نے کتاب کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر

مہا پرشوں کی بانی

اِس کتاب میں بعض مصلحین ربّانی کا تذکرہ اور ان کا کلام درج ہے، لیکن جس طرز سے مصنف نے کتاب کو لکھا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ ان مقدس لوگوں کو خلقت کا خیر خواہ صرف اپنی خیالی نیکی کے سبب سے مانتا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کے خاص حکم اور وحی والہام کے ذریعہ سے اس عظیم الشان کام کے لئے مامور کئے جاتے ہیں اس کتاب میں یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ خدا کو باپ کے لفظ سے بُلانے کی اصطلاح مذہب عیسویت کی ایجاد نہیں بلکہ پہلے رشی بھی ایسا کرتے تھے یہ درست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی ذات کے واسطے باپ کی نسبت رب کا لفظ زیادہ صحیح اور موزون ہے۔ تفصیل کے واسطے ملاحظہ ہو رسالہ اب یارب۔ مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جو دفتر بدر سے بقیمت ایک پیسہ مل سکتا ہے۔ کتاب زیر ریویو (مہا پرشوں کی بانی) بقیمت ۳ر فی نسخہ۔

گیان اور دھرم کی ترقی

اس کتاب میں عناصر او ندین کی پیدائش اور ہندوستان میں آریہ قوم میں رفتہ رفتہ مذہب کی خواہش اور مذہبی خیالات کی تدریجی ترقی کی ایک تاریخ اختصاراً بیان کی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر

مفصلہ ذیل چھ کتابیں جناب نیاز علی صاحب تاجر کتب ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہیں۔

مدارج اسلام

مصنفہ قاری عبد العلی صاحب۔ اس کتاب میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو سو چھتیس ۲۳۶ فضائل بیان کئے گئے ہیں مختصر رسالہ ہے قیمت ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب

اس رسالہ میں چھوٹے بچوں کے واسطے عقائد اسلامیہ کو بیان کیا گیا ہے۔ مصنفہ نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب قیمت ۱ر

گلدستہ تمیز

مصنفہ جناب میر صدر الدین حسین خان صاحب رئیس بڑودہ۔ اس کتاب میں مردوں اور

عورتوں کی ضروریاتِ زندگی کے متعلق مختصر ہدایات دی گئی ہیں۔ مثلاً مکان کی آراستگی۔ بچوں کی پرورش۔ کتبخانہ وغیرہ ۱۲۰ صفحات کی کتاب ہے۔ قیمت ۶ ؍

اسلام کی صداقت مصنفہ جناب نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب ۱۵ صفحہ کا ایک مختصر سا رسالہ ہے جس میں قدرت کے مطابق مفید عام مذاہب کے علامات بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ا ؍

اسلام کی خوبیاں مصنفہ نواب صاحب موصوف ایمان توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ پنج بنائے اسلام کا مختصر بیان ہے۔ قیمت فی نسخہ ا ؍

گلدستۂ علوم اس کتاب میں علوم کی ضرورت اور ایجاد اور تصانیف کتب کے حالات اور تیرہ اقسام علوم دنیوی کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۶ ؍

الحمد شریف بخطِ عربی۔ ساتھ ترجمہ و تفسیر بزبان انگریزی سب ایک تختہ کاغذ پر ایک طرف لکھا ہوا دیوار پر چسپاں کرنے کے لئے۔ کسی انگریزی خواں دوست کو تحفہ بھیجنے کے لائق قابل دید۔ قیمت ۲ ؍ ملنے کا پتہ

نیو لائل پریس۔ انارکلی لاہور

تصانیف لطیف احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بلا کسی کمیشن اصل قیمت پر آرڈر کے آنے پر بکمال احتیاط اس کی تعمیل کی جاتی ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔

المشتہر محمد یٰسین۔ تاجر کتب احمدی بازار قادیان ضلع گورداسپور

چاہو جو شئے نفیس تو حاضر جناب ہے ٭ مانگو اگر اُدھار تو سمجھو جواب ہے
آئے نہ تاکہ فرق محبت میں سلئے ٭ قیمت کا ہم نے نقد ہی رکھا حساب ہے

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے اس دکان میں ہر قسم کے برتن تفصیل ذیل، حمام۔ سماوار ہر قسم جگ سب یعنی یخنی نکالنے کا برتن۔ گنج یعنے کل برتنوں کا سٹ۔ کلفی ہر قسم۔ لوٹا۔ تھالیاں سرپوش والی۔ پتنوس چلمچی کٹوره وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاتے ہیں لہٰذا بذریعہ اطلاع ہٰذا گذارش ہے کہ جس صاحب کو کوئی برتن خریدنا منظور ہو بہ ادائگی بیانہ خرید فرما سکتا ہے نیز یہ بھی التجا ہے کہ ادھار سے معاف فرما دیں کیونکہ ادھار محبت کی قینچی ہے اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ و نرخ بنیاز پر بھیجی ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا

ہے دیگر اور چیزیں جو تانبا اور پیتل کے متعلق ہوں ۲ پائی فی روپیہ کمیشن کے حساب سے خرید کر دیجاتی ہیں لیکن پانچ روپیہ سے کم نہ خریدی جائیں گی۔
محمد ابراہیم محمد اسمٰعیلخان مسگر بردکان میاں قطب الدین خانصاحب مرحوم مسگر امرتسر

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت ۵ روپے ہے اور بدر ایجنسی قادیان سے ملسکتی ہے۔

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۲ اخوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔
ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور
میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر بدر

اعلےٰ درجہ کی صاف شدہ

ست سلاجیت

بدر ایجنسی سے طلب کریں قیمت مبلغ عا/ روپے فی تولہ ٭

زمیندار کا حملہ سلسلہ احمدیہ پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ آپ نے راستبازوں کا ایک گروہ پیدا کر دیا۔ جن کی پاکبازی کا ثبوت یہ ہے کہ بائبل میں انہیں قدوسی کہا گیا۔ اور پھر کوئی ان میں سے کذب کے ساتھ متہم نہیں یعنے یہ امر ہرگز ہرگز ثابت نہیں کہ کسی صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا کیا ہو اور کوئی ایسی بات آپ کی ذات بابرکات سے منسوب کی ہو۔ جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

اسی منہاج پر چودہویں صدی میں اللہ تعالےٰ نے سلسلہ احمدیہ قائم کیا یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کی پیشگوئی کے مطابق نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانی ہوئی اور وہ رسول آیا جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے بارہا فرمایا۔ کہ

ومبشرًا برسولٍ یأتی من بعدی اسمہٗ احمد کی پیشگوئی مسیح موعود کے بارے میں ہے۔ تو حق نے اسے اصحٰب الصفہ وما ادراک ما اصحٰب الصفہ تریٰ اعینہم تفیض من الدمع کی وحی کے ذریعہ بیس سال پہلے خبر دی کہ تجھے ایسے راستباز اصحاب دئیے جاویں گے۔ جن پر قدوسی کا اطلاق ہو سکے۔ اور جو اپنی بعض اطلاق صحبت کے اعتبار سے بروز صحابہ ہوں گے۔

بنابریں میں یقین کے ساتھ یہ اعلان کر سکتا ہوں۔ کہ انمیں سے ایک بھی متنفس ایسا نہیں جو اپنے امام پر افترا کرے اور اس سے وہ بات منسوب کرے۔ جو اس نے نہ فرمائی ہو بالخصوص وہ جو ڈائری نویس ہیں۔ جن کا فرض ہے۔ کہ حضور مغفور اور ان کے خلفاء کی تقریریں قوم تک پہنچائیں وہ بڑے ہی محتاط رہتے ہیں چونکہ یہ کام خود میرے متعلق بھی رہ چکا ہے بلکہ ابھی تک ہے۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ ہم لوگ کیوں کر کام کرتے ہیں اپنے امام کی تقریر ہم یوں نہیں لکھتے جیسے عام طور سے رپورٹروں کا کام ہے۔ کہ ضروری نوٹ کر لیتے ہیں اور پھر اپنے طور پر تقریر مرتب کر لی۔ بلکہ لفظ بلفظ لکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور پھر جو اہم تقریر ہو اس کو دوبارہ دکھا لیا جاتا ہے اور بدر والحکم میں آپ کی اصلاح و نظر ثانی کے بعد بالالتزام شائع ہوتی ہیں

پس زمیندار کا شیخ یعقوب علی صاحب ایسے مسلمہ زود نویس اور محتاط حضور مغفور کے پرانے خادم پر یہ اتہام لگانا کہ خلیفۃ المسیح کی تقریر کے بعض فقرے ان کے دماغ کا اختراع ہیں۔ صرف اسی کی ذات پر حملہ نہیں۔ بلکہ سلسلہ احمدیہ اور اس کے امام کی صداقت پر ایک ناقابل عفو حملہ ہے۔ جس سے بہت جلد انہیں رجوع فرما لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ الحکم نے تاحال جو کچھ مفید میٹریل قوم کے لئے بہم پہنچایا ہے وہ تدلیس سے خالی نہیں اور پھر جوں کہ بعض تقریریں بدر نے بھی ہو بہو وہی درج کریں اس لئے یہ حملہ بدر پر بھی ہے میرے خیال میں مولوی ظفر علی خان صاحب کو ہمارے اندرونی معاملات پر ایسا بے باک حملہ کر کے دکھے ہوئے دلوں کو دکھانا نہیں چاہیئے ٭ (اکمل قادیان)

خریداران خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت

ریل کی سواری

اور
اکمل کی آہ وزاری

ماہ مئی ۱۹۱۲ء میں میں وطن گیا اور چند روز کے بعد واپس آگیا - چونکہ اس سے پہلے ایسے موقع پر کوئی نہ کوئی نظم چھپ جاتی - اسلئے بعض احباب کو میری خاموشی پر شکایت ہوئی - واقع میں میرا ارادہ نہ تھا کہ اب کے کوئی نظم لکھوں - لیکن جب ریل پر سوار ہوا تو دل بے اختیار ہوا - اور یہ چند خیالات موزون ہوئے - جو اب تک میری سستی کی وجہ سے بستہ میں پڑے رہے - آج پیش کرتا ہوں -

تو دن نکل آیا - ابھی چھپتے ہیں ستارے
تیار سفر کو ہوا اللہ کے سہارے
اے ریل چلی چل تو مسیحا کے دوارے
معلوم ہے یہ بات دہی ہے، تو سواری
یعنے جو زمانے میں مسیحا کے چلیگی
دن کو بھی چلے رات کو بھی شام و سحر بھی
آواز بھی ساتھ آتی ہے، ہاں آ ادھر تم
دن ڈوبنے سے پہلے کہیں کی دو ہیں
ہوا ایک قدم اٹھتے ہی طے فاصلہ اتنا
رفتار کا یہ حال ہے خود دیکھ لو چڑھ کر
پھر کان جو ہیں دونوں محافظ نظر آئے
جب ہاتھ کو پھیلا کے ذرا ناپتے ہیں ہم
کچھ آگے تو دھوئیں کا پہاڑ آتا نظر ہے
یہ جنت و دوزخ کا نمونہ ہے اکٹھا
اے ریل وہی ہے تو وہی ہے تو وہی،
ہاں ہاں تو چلی چل اسی رفتار سے آگے

یاد آئے مجھے اپنے وہ بچھڑے ہوئے پیارے
دس بجتے ہی پہنچا ہوں میں دریا کے کنارے
رہتے ہیں جہاں مرشد پُر نور ہمارے
دی جس کی خبر پاک نبیؐ نے مجھے ساری
ان بھاپ کے زور آگ بہت کھا کے چلیگی
ہر وقت ہے تیار سفر بھی ہے حضر بھی
لیجاونگی جس جا یہ کہو آگے بڑھو تم
یہ تیزی و سرعت کبھی بادل میں نہیں ہے
چل سکتا ہے ہر فرد بشر قوم میں جتنا
بس ہفتہ میں اک دورہ لگا لیتی ہے پھر
بس انکی ہدایت کے مطابق چلی جائے
چالیس عدد فاصلہ ہو جائے کم از کم
پھر اس کے سوا برف ہی یا اور ثمر ہے
ناداں ہے جو سمجھے مری ان باتوں کو ٹھٹھا
یہ بات تیرے دل سے مجھے کہنی ہی ہے
آرام نہ کر اور کوئی سوئے کہ جاگے

جلدی مجھے دکھلا مرے دلدار کی منزل
محبوب خدا سید ابرار کی منزل
اس صاحب مینار پُر انوار کی منزل
اس وارث توحید کے حقدار کی منزل

مہدی و مسیح احمد مختار کی منزل
اس واقف حق - کاشف اسرار کی منزل
اس پاکوں کے سردار - خدا یار کی منزل
اس منتخب حضرت غفار کی منزل

مرے ہادی مرے مرشد مرے سردار کی منزل

اے ریل بتا تجھ میں یہ سوزش ہے کہاں کی
کیوں تجھ کو قرار آتا نہیں ایک جگہ پر
یہ کس کی لگن ہے کہ ترا حال ہے برہم
کیوں اتنا دھواں اٹھتا ہے کیا آگ لگی ہے
میری بھی یہ حالت ہے کہ سیماب کی مانند
بیچین ہوں دن رات تڑپتا ہوں زمیں پر
بس ایک تصور ہے مری آنکھوں میں دن رات
ہے یاد اگر بات تو اس جان جہان کی
تھی جنبش ابروئے طرحدار کچھ ایسی
گھر بار تو کیا خویش و اقارب بھی چھڑا دے
اے ریل یہ باتیں تو ہیں دیوانے کی باتیں
تو اپنی سُنا دشت و بیاباں کی سُنا کچھ
یہ لفظ کوئی اور جو سُن لے تو کہے کیا
جو راز ہے رفتار کا تیری وہ عیاں کر
وہ قوم جو ہے منتخب حضرت باری
تو اس کو بتا راز ترقی کا یہی ہے
پھر ایک ہی انجمن سے تعلق ہو ہمارا
بس سیدھے چلے جائیں اور آگے ہی بڑھیں ہم
اور بھاپ کم ہو کہ ترقی کی یہ جاں ہے
دیکھو نہ ہوا نکلے تمہاری مرے پیارو
اسٹیم کو محفوظ رکھو بلکہ بڑھاؤ تو
دنیا بھی تمہاری ہے تو عقبےٰ بھی تمہاری

مرے مولا مرے آقا مری سرکار کی منزل

سینے میں ترے آگ ہے کیوں سارے جہاں کی
دن رات ہے بیچین - سبب کیا ہی بیاں کر
کیوں آہیں نکلتی ہیں ترے سینے سے پیہم
الفت میں ہے یہ حال کہ یونہی خفگی ہے
یا یوں کہیں اک ماہیٔ بے آب کی مانند
آرام نہیں دل کو خدا جانے کہیں پر
ہٹتا نہیں مٹتا نہیں ہیہات کہ ہیہات
بھولا ہوں حکایات بھی سیف و سناں کی
اور روئے پُر انوار کی چمکار کچھ ایسی
احباب نے فانکش کی صورت بھی بھلا دے
کٹ جاتی ہیں اس طور سے ہم لوگوں کی راتیں
گر اس کی نہیں کچھ تو خیاباں کی سنا کچھ
بس یہ کہ ہیں بے معنی و مہمل ہیں سراپا
تفصیل سے اس قوم کی خدمتیں بیاں کر
اپنے سے بھی مجھ کو جو نہایت ہے پیاری
محفوظ رہے سینے میں جو آگ دبی ہے
پٹری سے اتر جائے نہ پیّہ بھی قضارا
گو لاکھ مصیبت میں مشقت میں پڑیں ہم
سچ کہتا ہے اکمل کہ یہی رُوح رواں ہے
چھن جائیگی ورنہ یہ سواری مرے پیارو
پھر منزل مقصود میں تم شوق سے جاؤ
کام آئیگی اک احمدؐ پُر نور کی یاری

اللہ سا معبود - محمدؐ سا نبی ہے
کیا چاہیئے پھر اور کہ جو کچھ ہے یہی ہے

۱ کٹھالہ - ۲ تخرج نار من حبس سبیل - ۳ تسیر بالنھار و تقیم باللیل تغدو اوتروح ۴ مابین حافر حمارہ الی الحافر الاخر مسافرۃ یوم تتناول السحاب بیمینہ ویسبق الشمس الی مغیبہا - ۵ یطا کل منھل فے کل سبعۃ ایام - ۶ مابین عرض اذنیہ اربعین عاما - ۷ یسیر معہ جبلان احدھما فیہ اشجار و ثمار وماء واحدھما فیہ دخان و نار یقول ھذہ الجنۃ وھذہ النار -

اشاعت احمدیّت

ہر ایک ممبر سلسلہ احمدیہ کا فرض ہے کہ خدا تعالےٰ کے اس فضل و احسان کے شکریہ میں جو اس پر ہوا ہے اوروں کو بھی اس عظیم الشان برکت و رحمت کی خبر دے اور اپنی طاقت کے مطابق اپنی دعاؤں - توجہ - تقریر، تحریر اور مال کے ذریعہ سے مخلوق الٰہی کو اس مقدس سلسلہ کی طرف کھینچے ہمارے منصوری کے دوست حافظ عبد المجید صاحب اس ثواب میں خاص جوش کے ساتھ ہمیشہ حصہ لیتے ہیں اور ان کے ایک تازہ اشتہار سے جس کا مسودہ میں نے دیکھا ہے معلوم ہوا ہے کہ قریب ۲۸ نئے آدمی منصوری - ڈیرہ دون اور راجپور میں تھوڑے سے عرصہ میں داخل سلسلہ احمدیہ انکی توجہ سے ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دیوے - انمیں سے بعض احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں - حافظ محمد عبد الحمید صاحب بمعہ اہلیہ خود - زوجہ میاں عزیز الدین صاحب مرحوم ہر دو زوجگان - حافظ عبد المجید صاحب صوفی محمد خاں صاحب - میاں سلطان احمد صاحب - شیخ احمد بخش صاحب - حافظ شرف علی صاحب - پیرجی حاجی محمد حنیف صاحب سوداگر ڈیرہ دون - شیخ محمد ابراہیم صاحب شیخ علی الدین صاحب - شیخ رضی الدین صاحب *

اخبار عالم پر ایک نظر

امریکہ میں پانچ سکھ مسلمان ہو گئے ہیں۔ پوپ نے ڈھاکہ کے بشپ کے ساتھ ہندوستان میں رومن کیتھلک مذہب پھیلانے کے متعلق گفتگو کی + مراد آباد کے قریب ڈاک گاڑی ایک اونٹوں والی گاڑی کے ساتھ ٹکرا گئی ۲ آدمی مر گئے۔ کئی زخمی ہوئے + آگرہ میں شدت گرمی کے سبب کئی انگریز اور دیسی مر گئے ہیں + مصر میں خدیو اور لارڈ کچنر کے قتل کے منصوبے پکڑے گئے ہیں۔ لارڈ کچنر کسی ضرورت کے واسطے لنڈن گئے ہیں + خوست میں اب امن ہے اور وہاں کے گورنر کو امیر صاحب نے قید کر دیا ہے + بمبئی میں ہیضہ کا زور ہے + جنگ طرابلس جاری ہے۔ ہنوز اٹلی کا قبضہ کناروں تک محدود ہے۔ سلطنت ٹرکی میں جنگی ٹیکس لگایا گیا ہے + جاپان سے ایک اسلامی اخبار الاسلام نام جاپانی زبان میں جاری ہوا ہے + گورنمنٹ بنگال نے حکم دیا ہے کہ ملازمان پولیس اپنے ہاتھ میں چھڑی نہ رکھا کریں + زمیندار اخبار کی ضمانت کا روپیہ واپس دیا گیا مگر زمیندار پریس سے جو نیا جاری ہوا ہے ضمانت کا روپیہ لیا گیا۔

ترکی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ بعض دول اجنبیہ کے سفیروں کو قسطنطنیہ میں خبر ملی ہے۔ کہ اطالیہ کے مختلف اطراف میں بغاوت پھیلی ہوئی ہے۔ اہل صنعت و حرفت جن کو جنگ طرابلس کے وقوع میں آنے سے بیکار رہنا پڑا ہے گورنمنٹ کو بغاوت کی دھمکی دے رہے ہیں اطالیہ کے جنوبی اضلاع میں سخت قحط سالی کا ظہور ہوا ہے۔ اطالیہ کی سوشلسٹ جماعت (فرقہ اشتراکیہ) اسپارہ میں باغیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے کہ اگر حکومت اطالیہ نے ان بیکاروں کے لئے کوئی صورت معاش نہ نکالی اور نقدی سے ان کی اعانت نہ کی تو ملک میں ایک عام بغاوت برپا کر دیجاوے۔ علامات سے پایا جاتا ہے کہ عنقریب سخت ناگوار واقعات ظہور میں آنے والے ہیں۔

اخبار حبل المتین کلکتہ ناقل ہے کہ مملکت چین کے صوبہ یونان کو جس میں تین کروڑ کے قریب مسلمان آباد ہیں حکومت جمہوریہ کے اصول کے مطابق ایک جداگانہ مخصوص مجلس نیابی (پارلیمنٹ) حاصل ہوئی ہے۔ لیکن پایہ تخت چین کی مرکزی پارلیمنٹ میں بھی مسلمان کی ایک کافی تعداد کو جگہ دیجاویگی ؛ اخبار طان کا نامہ نگار سینٹ پیٹرز برگ سے لکھتا ہے

سیاسی حلقوں میں یہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ روس فریقین جنگ میں صلح کرنے کے لئے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ کہ دولت عثمانیہ اور اطالیہ میں صلح کی تحریک کیجاوے جس سے اطالیہ کو بحر سفید میں کوئی مزید عملی کارروائی کرنے سے روکا جاسکے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر نے ایکہزار روپیہ ماہوار مستقل طور پر ہندو یونیورسٹی کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

بمبئی میں ایک جدید مسلمان فرقہ بعض لوگ پھیلا رہے ہیں جو بہاوا کہلاتے ہیں۔ تعلیم یافتہ اور معزز ہندوستانی اس فرقہ میں شامل ہوتے جاتے ہیں اعلےٰ طبقہ کے ہندو زن و مرد بھی اس کو قبول کر رہے ہیں۔

دھرم ڈرمن ضلع گورداسپور میں ۵ ڈاکوؤں نے گوسائیں شاہ ساہوکار کے مکان پر ڈاکہ ڈالا مگر موضع کے چوکیدار نے دیکھ کر شور و غل مچایا اور گاؤں والوں نے جمع ہو کر ڈاکوؤں کو گھیر لیا مگر ڈاکو بھاگ گئے اور چوکیدار زخمی ہو کر ہسپتال پہنچائے گئے۔

مذہب منصور اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۴۲۲ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں۔ قابل دید ہے قیمت فی نسخہ ۵ر ۱۔ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۰۔مئی ۱۲ء

۲۵۲۱ ڈاکٹر محمد حسین صاحب للعہ ۲۰۵۰ بابو عبدالمجید صاحب ۶
۱۴۴۸ محمد جان صاحب صہ ۲۵۹۲ محمد یعقوب صاحب ۂ
خوشی محمد صاحب عہ ۲۹۷۵ حاجی محمد حسین صاحب ۂ
۲۹۵۶ منشی مولا بخش صاحب ۸ مولوی عبدالعزیز صاحب ۸
۲۱۹۰ سراج الدین صاحب عہ ۲۶۶۳ منشی محمد علی صاحب ۶
معصوم علی صاحب ۶ ۱۹۹۷ بابو نور محمد صاحب صہ
حکیم محمد عمر صاحب ۶ ۲۶۹۰ فتحدین صاحب ۂ
منشی احمد دین صاحب ۸ ۱۰۶۶ مولوی حبیب احمد صاحب
عبدالحکیم صاحب ۸ رسول بخش صاحب ۸

محمد دین صاحب ۲۰۵۷ ۸ محمد فیروز الدین ۲۹۹۴ ۸

یکم جون ۱۲ء

غلام مجتبےٰ صاحب ۲۷۰۵ صہ رفیع محمد صاحب ۲۷۰۶ صہ
شیخ محمد حسن صاحب ۲۷۳۲ ۸

۶ر جون ۱۲ء

سید نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ عا مستری فیض احمد صاحب للعہ
صاحب دین صاحب ۲۷۳۱ عا میاں چراغ دین صاحب ۹۸۰ عا
غلام حیدر صاحب ۱۱۰۹ للعہ
پیر اندتا صاحب احمدی ۂ

۱۳ر جون ۱۲ء

محمد ابراہیم صاحب ۱۲۱۲ للعہ قاضی عبدالمجید صاحب ۹۹۹ للعہ
میاں غلام رسول صاحب ۱۵۸۰۱ عا گلاب الدین صاحب ۶

۱۸۔جون ۱۲ء

سید جلال صاحب ۴۹ ۂ۔ الٰہی بخش صاحب ۱۰۶۵ للعہ
مولوی محمد صاحب ۲۶۴ للعہ فدا حسین صاحب ۲۵۲۸ ۹
عبدالعزیز صاحب ۲۷۴ للعہ عبدالسلام صاحب ۲۹۱۱ للعہ
مستری زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ ۔ عا

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی قیمتی رائے

تاریخ اسلام کے متعلق

"فصیح صاحب نے بڑی محنت سے لکھی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالی ہے نفس مضمون تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا" حضرت اقدس اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ... جناب ضرور خرید ... امید ہے کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کی جاوے۔

جنگ بدر سے جنگ موک تک

۲۸۔دلچسپ واقعات ابتدائی چھ نمبروں میں شائع ہوئے حجم ۲۸۸ صفحات عہ میں نمونتہً وی پی کئے جاتے ہیں (۱) گیارہ نمبر شائع ہوچکے ہیں (۲) ہر ماہ میں دو نمبر شائع ہوتے ہیں جن کا حجم ۹۶ صفحہ علاوہ سرورق ہوتا ہے (۳) قیمت سالانہ پیشگی ۲۴ نمبر یا ۱۱۵۲ صفحات للعہ مقرر ہے

ملنے کا پتہ

منشی فیض علی۔ برادر زادہ فصیح۔ مینجر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ ؛

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ ۱۲/۵

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہؤا ہے آپنے اس سُرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید ہے۔ یہ سُرمہ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اوّل فی تولہ ۶ع۔ قسم دوم ۸ر۔ قسم سوم ۴ر۔ اصلی ممیرا اسکی اصلی قیمت ۵ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت ۴ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دُکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ احمد نور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔
مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ۱۲ر

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی طُسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ملسکتی ہیں۔
المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر سوداگر قادیان (گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۱۵/۹

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر محصول ۵ر

عرق پودینہ

یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق طیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہاء کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

کتاب چشمۂ زندگی پر اہل مُلک کی متفقہ آواز ۱۳/۷

جناب خلیفۃ المسیح حضرۃ مولوی نور الدین صاحب

تحریر فرماتے ہیں جناب کی تصنیف چشمۂ زندگی کو مینے دلچسپی سے پڑھا۔ فزیکل کانگریس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو اپنے مضمون میں مجھے پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتارام دت کوبیرنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر ۹ مارچ ۱۹۱۲ء

خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر سردار خان بابا خان صاحب پشاور۔ چشمۂ زندگی واقعی چشمۂ زندگی ہے پبلک کے واسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جس کی قدر بہت ضروری ہے

مشہور علامہ جناب سید مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ

سے رقم فرماتے ہیں آپکی کتاب چشمۂ زندگی واقعی اسم بامسمّیٰ ہے رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ہی ضروری اور مفید ہے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ حمد بیحد اور ثناء بے عد اسی وحدہ لاشریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیرخواہ قرار دیا۔ خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل قدر ہدایات سے لیا۔ نوٹ۔ عدم گنجائش مانع طول ہے

ہندوستان کی ایک غیر معمولی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خاں صاحب رئیس اعظم دہلی مینے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی لائق مؤلف نے اسکے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے۔

آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج صاحب بی اے سابق پرنسپل ڈی اے وی کالج۔ فی الواقعہ آپکی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں۔

آنریبل خاں بہادر سیٹھ ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ اُردو علم ادب میں کتاب چشمۂ زندگی قابل قدر اضافہ ہے

نوٹ: یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین $\frac{18 \times 22}{8}$ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے قیمت فی جلد ۲ر محصول ۳ر - دو جلد پر محصول معاف

فہرست مضامین مختصراً۔ منی کی پیدائش جائے رہائش باتصویر رنگین۔ شرح۔ خطرناک آگ تیز زہر۔ زنانہ تناسلی اعضا باالقدیر رنگین شرح۔ منی اور رج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت۔ ویدک و یونانی خیالات۔ شادی کے متعلق ویدک مغربی اور اسلامی خیالات۔ حمل بالتشریح۔ مکمل ہدایات قابل دید۔ حاملہ زچہ بچہ کے متعلق مفصلاً عام جسمانی اعضاء باتصویر رنگین مختصراً۔ ذرائع صحت۔ اسباب الامراض۔ ویدک اصول صحت۔ اصول علاج اصول تشخیص بیانی سے تمام امراض کا علاج باتصویر۔ شرح مدلل۔ خواص الاشیاء بمعہ مرکبات۔ امراض منی کا مکمل علاج بمعہ نسخہ جات وغیرہ وغیرہ

پتہ: سیتارام دت ویدیہ کوبیرنجن
آدتیہ اشد حالیہ صدر بازار راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

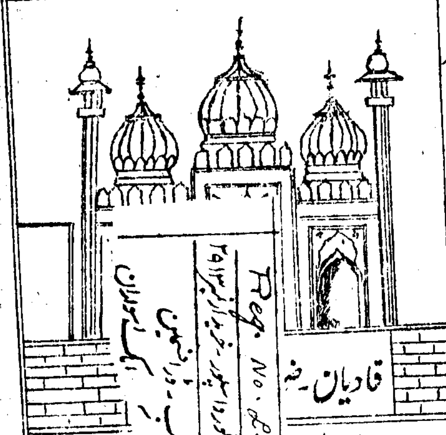

BADR QADIAN

بدر

قادیان ۔ ضلع

عام قیمت پیشگی بلا ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؑ

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر اید

Reg. No. L. CCLXXVIII

۹۔ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ جولائی سنہ ۱۳ء مطابق ۱۱ ساون

جلد ۱۲

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے ۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چھارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہو گا ۔ اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ؀

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب ؏

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است

معجزاتِ انبیاءِ سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یکدم دُوری ازاں عالیجناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقریر حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ و بعونہ

(بٹالہ - ۱۹ جون ۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح نے جو تقریر بٹالہ میں کی تھی اسے اپنی یادداشت اور نوٹوں سے اپنے الفاظ میں لکھ کر ہمارے مکرم دوست ماسٹر محمد طفیل خاں صاحب نے اخبار میں چھاپنے کے واسطے ہمارے پاس بھیجا ہے جسے ہم شکریہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ماسٹر صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں "اسے اپنے اخبار کے کسی کالم میں جگہ دیں تاکہ تمام احباب اس سے فائدہ اٹھاسکیں یہ اس لیکچر کا اقتباس ہے جو کہ حضور نے یہاں خدام کی استدعا پر بٹالہ میں بتاریخ ۱۹ جون ۱۲ء بوقت ۶ بجے شام کے دیا تھا"

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ - اما بعد - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -
الم - ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ الی وما ھم بمؤمنین

مسلمان ایک گروہ کا نام ہے جس طرح تمہارے ملک میں ہندو ایک گروہ کا نام ہے اسی طرح مسلمان بھی ایک گروہ ہے۔ اب اس وقت مسیحی لوگ جس طرح سے اپنے مذہب کی اشاعت کرنے میں کوشش کرتے ہیں۔ آپ بالکل یکدل اور یکسو ہو کر سوچیں کہ کیا اس سے بڑھ کر بھی اور کوئی ترکیب ہے جس ترکیب پر وہ عمل کر رہے ہیں؟ اگر آپ سوچیں اور کتنا ہی سوچیں اس سے بڑھ کر اور کوئی ترکیب نہ سوجھے گی ایک میرا دوست تھا اس کو ایک دفعہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ جب وہ نواب صاحب بہادر سے ملاقات کر چکا اور اٹھنے کا وقت قریب ہوا تو نواب صاحب بہادر موصوف نے پوچھا کہ کیا آپ اردو فارسی بھی پڑھے ہوئے ہیں اس نے کہا حضور پڑھا ہوا ہوں۔ اس پر اس نے ایک خوش وضع اور خوش نما جلد کی اور نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہوئی ایک انجیل دی اور کہا کہ اگر آپ میری محبت کی قدر کرتے ہیں تو میں اپنی محبت کے لحاظ سے آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ اسے ضرور [illegible] مسلمان [illegible] اور [illegible] باثر اور صاحب ثروت مسلمان تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے نواب صاحب بہادر موصوف کی اس بات سے کچھ فائدہ بھی اٹھایا یا نہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اس سے میں نے صرف اتنا ہی سمجھا ہے۔ کہ یہ لوگ نہایت کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اپنے مذہب کی اشاعت ضرور ہو۔ میں نے کہا کہ دیکھو یہ کتنے بڑے بادشاہ ہیں۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی حکومت سکھوں کے بادشاہ کی حکومت سے کئی درجے بڑھ کر ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں سرحد میں ستلج کا دوسرا کنارا انگ علیحدہ تھا اسے نصیب نہ ہوا کہ دہلی پر بھی حکومت کر سکے۔ نابھہ۔ جیند وغیرہ ریاستوں پر بھی تصرف نہ تھا۔ مگر یہ شخص اتنی بڑی سلطنت کا مالک ہو کر اپنی کتاب کی اشاعت میں کس طرح لگا ہے۔ تم بھی امیر ہو باثر ہو۔ صاحب ثروت اور وجاہت ہو اللہ کے فضل سے تمہیں سب کچھ میسر ہے۔ پر سچ کہنا کہ کیا قرآن کریم کے لئے بھی تم نے کبھی ایسی کوشش کی ہے جیسی یہ لوگ کر رہے ہیں؟

میرے عزیزو! تم جو اب یہاں بیٹھے ہو۔ ذرا انصاف سے خدا لگتی کہنا۔ یہ بچے تو کیا سمجھیں گے۔ تم میں سے جو ذرا عمر میں بڑے ہیں۔ البتہ وہ غور کر سکتے ہیں وہ خوب غور کریں اور بتائیں کہ کیا یہ جواب ہم کرتے ہیں اور کر رہے ہیں اگر ایسی ہی اور اسی جوش اور سرگرمی سے پچھلے زمانے کے بڑے بڑے آدمی بھی کوششیں کرتے تو کیا اسلام پھیل سکتا؟ کیا اس کی اشاعت یوں دنیا بھر میں ہو جاتی کیا اس کی آواز بٹالہ تک پہونچ جاتی؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ مہتم بالشان اور مہتم بالا رادہ اشخاص نہایت ہی عظیم الشان کوششیں کرتے تھے۔ اور یہ انہی کی قابل تعریف کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام کو اب تم اپنے گھروں میں پلتے ہو۔ آج خود گھر کے لوگ اس پر ہنسی اڑاتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ اسلام دنیا میں پھیلا ہی کیوں اور کس طرح؟ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کے (جو کہ اسلام کو پیش کرتا ہے) پڑھنے سے نہ تو ملازمت ہی ملتی ہے نہ آسودگی ہوتی ہے نہ مکان عالی شان ملتے ہیں پھر اسے پڑھیں تو کیوں پڑھیں۔ ایک شخص انگریزی پڑھنے میں اس قدر محو تھا کہ وہ ہر وقت انگریزی ہی کو رٹتا رہتا۔ اگر وہ نماز کے لئے بھی اٹھتا تو قیام میں بھی انگریزی رکوع اور سجود میں بھی انگریزی۔ غرض ہر وقت اور ہر حال میں انگریزی ہی پڑھتا دکھائی دیتا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں تو ایسا کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ انگریزی اس وقت ہماری گورنمنٹ کی زبان ہے دفاتر کی زبان ہے اس کے پڑھنے سے ہماری بہتری ہے بتائیے کہ ہمیں اور کہیں سے کیا مل سکتا ہے؟

ہماری یہ حالت کیوں ہوئی ہم نے اپنی یہ حالت خود بنائی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ہمعصر قومیں ترقی کر رہی ہیں اور ہم خواب غفلت میں پڑے خراٹے لے رہے ہیں۔ وہی قومیں جو ذلیل تھیں اور جن کو ہم ذلت اور حقارت سے دیکھتے تھے آج وہ ہماری سردار ہیں۔ دیکھو ایک کوڑے بیچتا ہے تم اس پر ہنسی کرتے ہو۔ پھر چند دنوں کے بعد تم سب اسے شاہ جی شاہ جی کہنے لگ جاتے ہو اور اس کے سامنے اپنی ساری ضرورتیں لے جا کر اس سے روپیہ طلب کرتے ہو میں جب وقت مسلمانوں کی حالت پر غور کرتا ہوں۔ تو میرا دل لرز جاتا ہے۔ اپنے افعال اور اعمال کا خوب موازنہ کرو اور دیکھو کہ اگر دنیا کے خراب لوگ چوری کرتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔ زنا کرتے ہیں۔ غصب حقوق کرتے ہیں۔ جوا کھیلتے ہیں۔ قمار بازی کرتے ہیں۔ اور دیگر زمانے بھر کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں تو کیا تم لوگ وہ ساری باتیں نہیں کرتے؟ کیا تم میں ایسے بہت سے لوگ نہیں جو نہایت قبیح افعال کے مرتکب ہوتے ہیں؟

اللہ کریم نے ہمیں ایک کتاب بخشی تھی جن بزرگوں نے اس پر عمل کیا وہ تو سربرآوردہ ہو گئے۔ دنیا ان کا لوہا مان گئی۔ دنیا اور اس کے بادشاہوں کے لئے وہ باعث رشک ہو گئے اپنے گھروں میں ہوتے یا بادشاہوں کے درباروں میں جاتے ہر ایک جگہ ان کا رعب ہوتا اور بڑا رعب ہوتا۔ اب وہ کتاب تو موجود ہے جس سے یہ تمام برکات پیدا ہوئی تھیں جس سے یہ رعب اور یہ عزت ہم کو ملی تھی۔ مگر بات تو یہ ہے کہ اب اپنا اس پر عملدرآمد ہی نہیں رہا۔ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ جب کبھی اس کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو جواب یہ ملتا ہے کہ ہم غریب ہو گئے نادار ہو گئے۔ بے سر و سامان ہو گئے اس لئے اب اتنی فرصت ہی نہیں۔ کہ اس کے درس تدریس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھا جاوے دیکھو تم اپنی رسموں کے پورا کرنے کے لئے تو روپیہ کو پانی کی طرح بہادو اور اپنے بیاہ شادی کے موقعہ پر اس قدر خرچ کر دو کہ مقروض ہو جاؤ مگر جس بات پر تمہاری ترقی تمہاری عزت تمہاری بہبودی منحصر ہو اس کا خیال تک بھی نہ ہو۔

وہ قومیں جو کبھی تمہارے خیال میں ذلیل تھیں وہی

تم کو اب بڑی حقارت سے دیکھتی ہیں کیا تم جانتے ہو کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ تم اس عظیم الشان کتاب کی حقیقت سے بکلی بے بہرہ ہو گئے ہو یہ کتاب تمہیں بڑا بنانے کے لئے آئی تھی - بڑا بننا اب تمہارے اختیار میں ہے - صحابہ کرام رض قرآن کریم کی اتباع سے کتنے بڑے آدمی بن گئے - اس نسخہ پر اب پھر بڑی بھاری عملدرآمد کی ضرورت ہے - جو صحابہ کرام کے زیر عمل تھا - اللہ کریم فرماتا ہے یہی ایک کتاب ہے جس کی ساری کی ساری باتیں حکمت سے بھری ہوئی ہیں اسے تم شروع سے لے کر اخیر تک بڑے غور سے پڑھ جاؤ مگر تمہیں ایک بھی ایسی بات نہ ملے گی - جو ہلاکت کی راہ بتاتی ہو - جو کچھ بھی وہ بتاتی ہے تمام سکھ کی راہیں بتاتی ہے کیا اس میں کوئی ایسی بات ہے کوئی ایسا عمل ہے جس پر کاربند ہونے سے ہمارا نام ۹ نمبر یا ۱۰ نمبر کے بدمعاشوں میں لکھا جاوے - کیا کوئی ایسی راہ ہے جس پر چلنے سے ہم آتشک میں مبتلا ہو جاویں - میں بوڑھا ہوں - ۴۷ برس سے یا ۵ برس سے طب کرتا ہوں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ قرآن کریم کی تعلیم اور اس پر عملدرآمد کرنے سے کوئی شخص آتشک یا ایک خاص قسم کا سوزاک ہے اس میں مبتلا ہو گیا ہو - پر کیا مسلمانوں میں اب آتشک نہیں؟ کیا کوئی مسلمان اب اس سوزاک میں مبتلا نہیں؟ کیا کوئی مسلمان جیل میں نہیں؟ پھر کیا بات ہے - قرآن کریم تو اس لئے نازل ہوا تھا کہ تم کو مسلمان اور بڑا بنا دے - سکھی بنا دے - امن چین کے راستے پر قائم کر دے - پر تم بڑے کیوں نہیں بنے؟ سکھی کیوں نہیں ہوئے - غور کرو اور خوب غور کرو کہ کیا یہ ذلت - یہ خفت - یہ بربادی - یہ ہلاکت اس کے احکام پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے؟ نہیں ہرگز نہیں - قرآن کریم میں تو ہلاکت کی راہ ہی نہیں یہ تو ہمیں امیر - باعزت - صاحب جاہ و جلال اور بڑا بنانے کے لئے نازل ہوا تھا نہ کہ ذلت دینے اور ذلیل کرنے کو - پھر کیا وجہ ہے کہ آج درس تدریس کرنے والے اذل ترین مخلوق سمجھے گئے ہیں اسکی وجہ میں بتاتا ہوں - میں ایک طبیب ہوں - طب کا بڑا حصہ تو ڈاکٹروں کے پاس ہے - پھر اس کا بہت سا حصہ عورتوں نے لے لیا - کچھ حصہ دائیوں کے پاس ہے - کچھ حلوائیوں کے پاس - پھر کچھ حصہ کنجروں - ڈوموں اور مراسیوں نے لے لیا ہے - ہمیں بھی ایک حصہ ملا ہوا ہے اس حصے کے ذریعے سے امیر - غریب - شریف - رذیل نیک - بد - بچے - جوان - بوڑھے - غرض ہر قسم کی مخلوق سے ملاقات رہی ہے - میں نے دیکھا ہے کہ اُمراء کے لئے کوئی شریعت نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم عیش و عشرت کرنے اور گلچھرے اڑانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ہم نے رنڈی بازی کرنی ہے اور ہم نے شراب بھی پینی ہے وہ محلہ میں مسجد کے ملّا سے مل کر کسی عورت کا نکاح دو دو دفعہ کرا دیں چار دفعہ کرا دیویں کوئی اُن کے روبرو انہیں مطعون نہیں کرتا امیر مسجد میں جاتے ہی نہیں - انہیں سے جو نیک ہیں وہ نماز اگر پڑھتے بھی ہیں تو گھروں ہی میں کبھی کبھی پڑھ لیتے ہیں مگر مسجد میں آنے کو وہ باعث ننگ و حقارت سمجھتے ہیں - امامت جو بڑا عظیم الشان کام تھا وہ اب اذل ترین کام سمجھا جاتا ہے میں نے سادات سے پوچھا ہے کہ تم نے امامت کیوں چھوڑ دی - تو اب میں نے مجھے ہر دفعہ یہی بتایا ہے کہ یہ شرفا کا کام نہیں - یہ تو کمینہ قوم کے لوگوں مثلاً جولاہوں ملانوں وغیرہ کا کام ہے - اس کو یہاں تک حقیر سمجھا گیا ہے - کہ بڑے بڑے سادات اور امیر نمازوں میں آنا عار سمجھنے لگے - اس کی وجہ یہ ہے کہ احکام کتاب اللہ پر عملدرآمد جاتا رہا جس کا ضروری نتیجہ یہ ہوا کہ عزت اقتدار سب کچھ جاتا رہا یہ تو ان کا ذکر ہے - جو کچھ زمانہ دیکھ چکے ہیں یا جو آگے طیار ہو رہے ہیں - ان کی حالت اللہ کے سپرد ہے کئی لاکھ لڑکے کالجوں میں پڑھتے ہیں ان کو کبھی برائے نام بھی خدا کی ذات و صفات کے متعلق فکر کرنے کا موقع نہیں ملتا - سوائے اسکے کہ اپنے لباس کا خیال ہو - اپنے کوٹ - پتلون - بوٹ کا خیال ہو یا اپنی انگریزی تعلیم کا خیال ہو - انھیں اور کوئی خیال ہی نہیں ہوتا ہزاروں ہزار مسلمان لنڈن کو جاتے ہیں - جب وہ اپنے سفر کے متعلق ذکر کرتے ہیں تو پہلے اپنی ٹھاٹھ کا ذکر کرتے ہیں اور بڑے مزے سے چٹکیاں لے کر کہا کرتے ہیں کہ ہمیں سٹیشن پر چھوڑنے کے لئے اسقدر مخلوق تھی - اس قدر تھی کہ سارا سٹیشن ہی بھرا پڑا تھا - پھر بمبئی کا ذکر کرتے ہیں - پھر آگے چل کر پورٹ سعید کا ذکر کرتے ہیں مگر مکہ شریف کا ذکر ان کی زبان پر کبھی آتا ہی نہیں - گویا مکہ شریف ان کے راستے ہی میں نہیں پڑتا کیا کبھی آپ نے انکی زبانی اس پاک اور مقدس جگہ کا نام بھی سنا؟ نہیں تو پھر یہ کیوں؟ اسلئے کہ انہیں اسلام سے محبت نہیں دردنہیں - وہ نام کے مسلمان ہیں قرآن کریم کی محبت کے سرد ہونے کا نقشہ قرآن کریم نے یوں کھینچا ہے فرمایا کہ جب حضور فخر کائنات اور فخر رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اپنی قوم کو مضطرب پائیں گے - تو فرمائیں گے - یا ربّ انّ قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً - آپ لوگوں کی یہ حالت بد انہیں کیوں دیکھنی نصیب ہوگی - اِسلئے کہ آپ نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا اسکی تعلیم سے آپ نے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا -

اپنے گھر کی حالت کو دیکھو ہر ایک چیز کا وزن کرو تمہاری عورتوں کو کپڑے کی ضرورت ہے - اسلئے اسے اعلےٰ زیور وہ پہنتی ہیں پھر ظاہری بناؤ سنگار کے لئے انہیں منہ دیکھنے کے شیشے کی بھی ضرورت ہے مگر قرآن کریم سے انکو مس نہیں - اس کی اتباع کی انہیں فکر نہیں - کیوں؟ اس لئے کہ وہ اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اور اپنے بھائیوں کو دیکھتی ہیں کہ انکو بھی عزیز و مجید کتاب سے محبت نہیں قرآن کریم جو ہمیں بڑا بنانے کے لئے - خوشحال بنانے کے لئے - بادشاہ بنانے کے لئے - باعزت اور بااثر بنانے کے لئے آیا تھا - اس کی حقارت ہوتی ہے - اگر آج قرآن کریم سنایا جاتا ہے تو صرف مُردوں کو سنایا جاتا ہے یا اُن مریضوں کو جو قریب المرگ ہو گئے ہیں - میں نے ایک مُلّاں کی زبانی سنا کہ جس طاعون سے ہمیں مرزا ڈراتا ہے - وہ طاعون تو ہمارے لئے نعمت ہے مجھے تعجب ہوا کہ اس کا کیا مطلب ہے اس نے کہا کہ آپ حیران کیوں ہوتے ہیں کوئی بیمار اچھا ہو یا نہ ہو ہمیں تو اپنے مطلب سے مطلب ہے - ہم تو اپنے ختم قرآن کی پوری رقم لے ہی لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ قرآن کریم کو پڑھتے بھی ہیں وہ اپنے آپ کو آپ کی نظر میں قابل اعتبار بنا کر نہیں دکھا سکتے اب اگر لوگوں کو قرآن کریم کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی خواہش ہو تو کیونکر اور کس طرح پر؟ جو نمونہ وہ قرآن کریم کے پڑھنے والوں کا پاتے ہیں وہ تو ایسا ہی نہیں ہے کہ جس پر چل کر انسان کسی قسم کی کامیابی کی امید کر سکے -

شروع شروع میں جب میں مدرس تھا - سکول میں (چار سو) لڑکا پڑھتا تھا - اُن دنوں کوئی فیس مقرر نہ تھی تھوڑے دنوں کے بعد فیس کے جاری کرنے کا جو حکم ہوا اور ہم نے فیس کے لئے عادت ڈالنی چاہی - تو صرف پندرہ آنے اُن چار سو لڑکوں سے وصول ہوئے تس پر بھی ایسی دقت کا سامنا ہوا ایسی مصیبت اُٹھانی پڑی کہ میرے کے سارے شہر کے لوگ غل مچانے لگے اور چاروں طرف سے شور اٹھا کہ لڑکے اپنے کھانے پینے کے لئے جو پیسے گھر سے لیجاتے ہیں انھیں استاد چھین لیتا ہے ایک تو

وہ وقت تھا کہ .. ہم لڑکوں سے دنیا بھی متمول سے وصول ہوئے اور ایک یہ وقت ہے کہ آج اگر عمرانی لڑکا بھی لیا جاتا (جو نہایت ہی کم درجہ کی اوسط ہے) تو کم از کم چار سو روپیہ فیس کا ہو جاتا ہے اور لوگ خوشی سے بردہ تمیں یہ کیوں؟ اس لئے کہ لوگوں نے مدرسہ کی تعلیم سے بڑے بڑے فائدے اٹھائے اور عمدہ عمدہ نتیجے دیکھے اب چاہتے گھر بار بیچ دے۔ مگر لوگ اپنی بہتری اسی میں دیکھتے ہیں کہ تنگ ترش رہ کر بھی اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں اور خوب اعلیٰ تعلیم دلائیں میںنے ایک زمیندار کو دیکھا اس نے اپنی ساری زمین بیچ کر اپنے لڑکوں کو ولایت بھیجا کسی نے کہا کہ تم نے بڑی غلطی کی اس زمین کی طفیل تم نواب بنے بیٹھے تھے اُسنے کہا کہ بے شک ہے تو یونہی۔ مگر میں نے اسوقت اسی میں فائدہ دیکھا کہ اگر بچوں کی خاطر زمین کو قربان کر دوں اگر ان کی قسمت ہیں ہے تو وہ خود اپنی لیاقت اور علم سے دوبارہ حاصل کرلیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ لڑکے ولایت سے واپس ہوئے۔ تو انھوں نے اپنی لیاقت اور اللہ کریم کے فضل سے کئی کئی لاکھ بیگھہ زمین پیدا کی اور اصلی معنوں میں نواب بن بیٹھے۔

لوگ دنیاوی تعلیم کا نتیجہ دیکھتے ہیں اسی لئے اس کے حصول کے لئے اس قدر ہاتھ پاؤں مارتے ہیں مسجد کے ملاں دکھا نہیں سکتے کہ اسلام کیا ہے اور اس کے اصول کی پابندی سے انسان کیسا عظیم الشان انسان بن جاتا ہے اور وہ دکھائیں بھی کیا۔ آئے دن انھیں مقدمات رہتے ہیں جن سے انھیں فرصت ہی نہیں ملتی پھر وہ کریں تو کیا کریں بڑی مُصیبت کا وقت ہے اگر کان رکھتے ہو تو سُنو! اور خوب غور سے سنو کہ غیر قومیں تم کو حقارت سے دیکھتی ہیں آکی کیا وجہ ہے۔ سوچو۔ میرے ایک دوست نے منصفی کا امتحان دینا تھا میںنے اس سے کہا کہ دس برس سے کوئی مسلمان اس امتحان میں پاس نہیں ہوا اِسلئے تم بھی پاس نہیں ہو سکتے۔ پہلے تو اس نے اس بات کو معمولی جانا مگر جب وہ پاس نہ ہوا تو پھر اُسے بڑا ہی تعجب ہوا اور کہنے لگا کہ آپ کو غیب کا علم ہے میںنے کہا کہ ممتحن ایک ہندو ہے اُسنے اپنے دل میں وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی مسلمان کو پاس نہ کرونگا اِسلئے کوئی مسلمان پاس نہیں ہوتا جب مسلمانوں کے واویلا مچانے سے وہ ممتحن الگ کیا گیا تو کہنے لگا کہ کیا ہوا میں اپنے فرائض کو بڑی اچھی طرح سے ادا کر چکا ہوں۔ آجتک میں نے ہندو منصف صاحبان کے توسط سے (جن کو میں نے پاس کیا ہے) مسلمانوں کے برخلاف کروڑوں ڈگریاں کروا ڈالی ہوں گی ٭

مسلمانوں کی یہ گت کیوں ہوئی اسلئے اور محض اس لئے کہ انھوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا۔ اگر میں تمہارے سامنے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھ کر پوچھوں کہ اس کا کیا مطلب ہے تو مجھے خوف ہے کہ تم سے بہت ہی کم ایسے نکلیں گے جو اس کا مطلب بیان کر سکیں۔

صحابہ کرام رضی نے قرآن کریم کو پڑھا۔ سمجھا اسپر عملدرآمد کیا وہ صرف بادشاہ ہی نہ بنے بلکہ بادشاہ ان کے خدمت گذار بنے یہ کیوں اِسلئے کہ انھوں نے اپنے عمل کو قرآن کریم کی تعلیم سے عین مطابق کر دکھایا۔ اب اپنی عملی حالت کا اندازہ اسطرح سے ہو سکتا ہے کہ اول تو تم نماز پڑھتے ہی نہیں اگر پڑھتے بھی ہو تو نہایت کسل اور بے دلی سے۔ ایک عورت حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی اُسنے حضور کو ایک سو روپیہ دیا اس کے ساتھ ایک جوان لڑکی بھی تھی جو اس کی دختر تھی میںنے اسے کہا تم نے ایک بڑی رقم حضور کو دی اُسنے کہا کہ ہاں جی۔ آپ بھی دعا کریں کہ میرے ہاں اولاد ہو میںنے اس سے پوچھا کہ یہ لڑکی کس کی ہے کہنے لگی لڑکی تو میری ہی ہے۔ پر یہ پرایا مال ہے یہ میری کیا لگتی ہے دعا کریں کہ میرے گھر اولاد ہو۔ میرا جی چاہا کہ اسے سمجھاؤں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ایک لڑکی تھی یہ سادات کی اتنی بڑی قوم اسی کی اولاد ہے اسلئے میںنے کہا کہ مائی! کیا تو میرے مولا حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میں تو نہیں جانتی علم والے جانتے ہونگے اس کے اس جواب سے میں بہت حیران ہوا جو میںنے تجویز اس کے سمجھانے کے لئے سوچی تھی۔ وہ غلط نکلی۔ پھر میں نے کہا کہ تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ کا مطلب سمجھتی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ میں تو نہیں سمجھتی۔ پڑھے ہوئے جانتے ہوں میرا میاں شاید اسے پڑھا کرتا ہے مجھے اور بھی حیرانی ہوئی پر میں نے سوچا کہ اسے کسی نہ کسی طرح ضرور سمجھانا چاہتا اسلئے میںنے بات کو اس طرح سے چلایا میںنے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو زمین اور آسمان کو کس نے بنایا؟ اس نے کہا کہ بنانے والے جانتے ہوں گے مجھے تو ان کے بنانے والا کبھی ملا نہیں اب میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی اور میںنے کہا کہ بھلا اب اسے میں کس طرح سمجھاؤں الغرض مجھے ایک اور بات سوجھی اور میں نے کہا کہ اچھا مرزا کو تم نے سو روپیہ کیوں دیا۔ اُس نے کہا کہ میرا میاں کہتا ہے کہ وہ اچھے آدمی ہیں یہاں بھی میرے علم نے کام نہ کیا پر میں نے پوچھا کہ تم ان کو کیا سمجھتی ہو اس نے کہا کہ مجھے کیا خبر مجھے تو وہ آدمی ہی دکھائی دیتے ہیں ایک اور آدمی سے میں نے پوچھا کہ بھائی کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں کس طرح اس عورت کو سمجھاؤں؟ یہی حالت اب مسلمانوں کی ہے ایک سو روپیہ تو نذر کا دیا۔ پر عقل یہاں تک کہ اتنی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ بیٹی بھی اولاد ہوا کرتی ہے۔ پھر میں نے اس عورت کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم نے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ پر حضرت صاحب لڑکی کا لڑکا تو نہیں بنا سکتے۔

تم کو اس سے زیادہ کیا نصیحت کروں کہ مسلمان بنو اور قرآن کریم کی اتباع سے وہ تمام منافع حاصل کرو جو اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاصل کئے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہم تو سب کچھ مانتے ہیں۔ قرآن کریم کو مانتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں۔ اسی لئے ہم کسی کی بیعت کرنا پسند نہیں کرتے نہ ہم کو کسی سے ارادت کی حاجت ہے ان کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک درخت ہو اس کی کسی شاخ کو کاٹ کر پانی میں ڈالدو۔ مگر وہ کسی جڑ سے وابستہ نہ ہو اگرچہ وہ شاخ پانی میں رہے گی ہر طرح سے اس کی حفاظت کا سامان مہیا ہو گا مگر وہ ہر روز خشک ہوتی رہے گی وہ ممکن نہیں کہ نشو ونما پا سکے اور پتوں اور پھل والی بن سکے ہمیں ایک ایک امام اور پیشرو کی ضرورت ہے دنیا اور اس کے کارخانے پر غور کرو۔ ہر گھر میں ایک بااثر شخص ہوتا ہے ہر محلہ میں ایک چودھری ہوتا ہے ہر گاؤں میں ایک نمبردار اور ایک ذیلدار ہوتا ہے ہر کمیٹی کا ایک پریزیڈنٹ ہوتا ہے اور اللہ کریم نے حکام کے اوپر حکام بنائے۔ فرض کرو کہ ایک شخص ایک جرم کرتا ہے اس کے جرم کرنے کے موقع پر صاحب ڈپٹی کمشنر موجود ہیں۔ کیا صاحب بہادر اس مجرم کو اس جرم کے ارتکاب سے روکدینگے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ یہی کہیں گے کہ جب مقدمہ ہمارے پاس آئے گا ہم دیکھ لینگے اسوقت ہم کچھ نہیں کر سکتے ہمارا کنسٹیبل ذمہ دار ہے اللہ تعالےٰ نے رُوحانیت کا سلسلہ بھی ایسا ہی بنایا ہے آقار سالتماب ؐ کے ساتھ ایک بڑی مخلوق وابستہ تھی جب آپؐ کا وصال ہوا آپ کی وفات پر فوراً اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ایک سردار قائم کر دیا جس کے سامنے سب کی گردنیں جھکا دیں اور مسند خلافت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بٹھا دیا مجھے اور لوگوں کی طرح زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں بات کو خواہ مخواہ رنگا رنگ کی مثالوں سے طول دینا نہیں چاہتا۔ میں نے ایک بات بتلائی ہے اور نہایت ضروری بات بتلائی ہے۔

احمدی قوم آگاہ رہے

اخبار زمیندار سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پورانا دشمن ہے۔ اور اس نے ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر حملے کرنا اپنا فرض قرار دے رکھا ہے۔ پچھلے دنوں جب اس پر مصیبت آئی۔ تو لاہور کے احمدی احباب نے اس کی مدد کی اس امداد کا شکریہ اب وہ یوں ادا کرنا چاہتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد میں جنگ کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے پچھلے سفر لاہور میں جو تقریریں کی تھیں ان کو حسب معمول ایڈیٹر الحکم نے نوٹ کیا۔ اور ترتیب دے کر حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کو بغرض اصلاح دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ان تقریروں کو پڑھا اور مناسب موقع اصلاح فرمائی اس کے بعد ان تقریروں کو شائع کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو تقریریں فرمائیں۔ وہ محض نصح للدین کے رنگ میں تھیں مگر ناعاقبت اندیش ان تقریروں کو اب تفرقہ قوم کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں نااہل دنیا نے خدا کی کتاب کو جو تفرقہ مٹانے کو آئی تھی اسے بھی تفرقہ کا موجب قرار دیا۔ غرض خلیفۃ المسیح کی ان تقریروں کے متعلق جو الحکم اور بدر میں شائع ہوئیں بعض ناخداترس کہتے ہیں کہ وہ تقریریں نعوذ باللہ ایڈیٹر الحکم کے دماغ کا اختراع ہے ایڈیٹر الحکم جو ایک عرصہ دراز سے اپنے امام کے کلمات شائع کرنے کا فخر رکھتا ہے اس دن سے خدا کی پناہ مانگتا ہے جب وہ امام پر افترا کرے اگر ایڈیٹر الحکم ان تقریروں میں افترا کرتا تو حضرت خلیفۃ المسیح اس کا اظہار کر دیتے پھر ایڈیٹر بدر اس کی تصریح کر دیتا لیکن تفرقہ پرداز لوگ باوجود ان کھلے کھلے واقعات پر مرغ کی وہی ایک ٹانگ پکار رہے جاتے ہیں ایسے لوگوں کی اطلاع اور اصلاح کے لئے میںنے حضرت خلیفۃ المسیح سے اس امر میں استصواب کیا اس کا جو جواب حضرت نے دیا وہ میرے اصل خط کے ساتھ درج ہے اس سے امید ہے کہ سعادتمند روحوں کو انشاءاللہ فائدہ پہنچے گا۔ زمیندار نے جو اپنے ذاتی واقعہ ملاقات کے متعلق لکھا ہے میں یہ جرأت سے کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے راوی مولوی صدرالدین صاحب۔ بی اے ہیں اور انھوں نے نہ صرف مجھ سے بلکہ خانصاحب اکبر شاہ خاں صاحب اور ایڈیٹر صاحب بدر سے بھی اس واقعہ کا ذکر خود کیا اگر ایڈیٹر زمیندار اس کو صحیح نہیں سمجھتا تو وہ مولوی صدرالدین صاحب سے اسکی تردید کرا دے میں بڑے شوق سے اسکی اصلاح کر دونگا اور زمیندار میں جو فقرات حضرت کی تقریر کے متعلق و مخالف اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب بدر جو حضرت خلیفۃ المسیح کے کاتب خطوط ہیں وہ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسکی تصدیق نہیں کی بلکہ نبی اللہ کے ظہور کے مصنف منشی ظہیرالدین صاحب نے زمیندار کے اصلی الفاظ کو کاٹ کر ایک خط لکھا جس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب لکھا اس سے معلوم ہو جائے گا کہ زمیندار نے ان تقریروں کے شائع کرنے میں کس دیانت سے کام لیا ہے چنانچہ ایک اور خط میں حضرت خلیفۃ المسیح نے خود لکھا۔

ایڈیٹر زمیندار کو تم نے ایسا سچا انسان سمجھا اور اسکا دور دست قرار دیا آپکو اتنی عقل بھی نہیں ہے کہ ایسے بدتر دشمن اور بدزبان کو اتنا راستباز یقین

فرمایا۔ آہ! حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تحریر کے بعد جو احمدی زمیندار کی تحریروں کو مغالطہ کھانے کے لئے پڑھینگے وہ سخت غلطی کھائیں گے۔ اگرچہ اس خط کے اقتباس کے بعد کسی اور اصلاح کی ضرورت نہیں تاہم میں نے دیکھا کہ عام لوگ مغالطہ کھا رہے ہیں اسلئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے استصواب کیا اور وہ خط اور آپ کا جواب درج ذیل ہے امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی درد دل اور اخلاص سے نکلی ہوئی باتوں پر احمدی قوم توجہ کرے گی اور اپنے مطاع اور امام کی تحریر کے بعد کسی دیرینہ دشمن کی بات کو گوزشتر سے بڑھ کر وقعت نہ دے گی۔ یعقوب علی۔ ایڈیٹر الحکم۔ قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سیّدی ایدک اللہ بنصرہ العزیز۔ حضور نے جو تقریریں لاہور میں فرمائی تھیں وہ میںنے صاف کر کے حضور کو بغرض اصلاح دیں اور حضور کی اصلاح کے بعد الحکم میں نے شائع کر دیا لیکن اب یہ غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے جس کا اثر اخبار کی وقعت پر پڑتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ تقریریں میںنے خود آپ پر افترا کی ہیں اسکی تردید کی ضرورت ہے میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ حضور چند الفاظ اس کے متعلق لکھ دیں تاکہ میں ان کو شائع کر دوں۔ خاکسار یعقوب علی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا جواب:۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بہت سارے نکمے لوگ جن کو اپنی اصلاح کی فکر نہیں یا کم ہے وہ اپنے لغو یا نفسانی اغراض سے اعراض اور توبہ کریں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوٰتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون فحلیکم انفسکم کس قدر مومن کے لئے کام ہیں اسکو فرصت میں نہ ہونا چاہیئے تھا میںنے چند الفاظ میں للہ و فی اللہ و باللہ۔ چند لوگوں کے سامنے انکی بھلائی کے لئے کچھ سمجھایا اگر میں نے بھلا کہا تو اس پر عمل کرتے۔ والا کالائے بدریش خاوند۔ اس کو ترک کر دیتے۔ ہر روز ڈاک میں اس تقریر پر سوال ہوتے ہیں خطوط آتے ہیں مجھ کو تعجب آتا ہے کہ مسلمانوں کو فرصت کیسے ملگئی۔ میںنے الحکم کو پڑھا ہے یعقوب علی ایڈیٹر اسمیں افترا سے مبرا ہے۔ والسلام نورالدین

وہ یہ ہے

کہ قرآن کریم کو پڑھو۔ سنو۔ سمجھو۔ اور اسپر عمل کرو

میں شاید اور کہتا۔ پر اصل بات یہی ہے جو میں کہہ چکا۔ دنیا میں میں نے دیکھا ہے کہ لیکچرار اپنے لیکچروں کو کئی قسم میں تقسیم کر دیتے ہیں ان لاکھوں قسموں میں سے ایک حصہ میں نے بھی چن لیا ہے میرا جی یہی چاہتا ہے کہ اپنے گھر کے لوگوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور متعلقین میں اسی کا وعظ کہوں اور کہتا رہوں کہ

قرآن کریم پڑھو۔ قرآن کریم پڑھو اور اسپر عمل کرو

اللہ کریم تم سب کو توفیق دیوے ۔ فقط

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بخیریت ہیں تمام درس روزانہ ہوتے ہیں۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود میں ہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت میر صاحب کا یہ حال ہے کہ دو روز قادیان اور چار روز باہر برائے وصولی چندہ۔ میاں محمد حسن صاحب باہر گاؤں میں چندے وصول کرتے پھرتے ہیں۔ مدارس تعلیم الاسلام و احمدیہ ۳ اگست کو بند ہونے والے ہیں۔ ہمارے مکرم شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم واعظ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ جولائی کی صبح کو فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے صالح ہو اور عمر دراز۔ صاحبزادگان عبد الحی و عبد السلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب ایم اے سیر کے واسطے کشمیر تشریف لے گئے ہیں۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہ میں باقاعدہ انجمن احمدیہ بنائی گئی۔ چودھری غلام محمد صاحب پریزیڈنٹ و مولوی محمد ابراہیم صاحب سکرٹری مقرر ہوئے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

حیدر آباد دکن کے مہاراجہ کرشن پرشاد کے چھ ماہ کی رخصت حاصل کرنے پر وہاں کے لائق نوجوان سر سالار جنگ ثالث وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ امید ہے یہ تقرر سلطنت کے واسطے موجب برکت ہو۔ مسٹر مانٹیگو نائب وزیر ہند ہند کی سیر کو آتے ہیں۔ خوست کے حاکم شاہ خاصی دوست محمد خاں مقرر ہوئے مگر منگال قوم تاحال تابع امیر نہیں ہوئی مسلم یونیورسٹی کا حلقہ تاثیر علی گڈھ پر اور ہندو کا بنارس کے شہر پر محدود رہے گا۔ فی الحال اس کو تشکریہ کے ساتھ قبول کرنا چاہیئے۔ اور زیادہ کے واسطے پھر کوشش۔ پیرو اور کانگو میں فرنگی حکام دیسیوں پر سخت ظلم کرتے ہیں۔ برٹش قنصل نے اس کا راز کھولا ہے۔ انجیلی اخلاق کی برکت۔ اخبار بھارت لکھتا ہے منو سمرتی بحالت موجودہ منو کی تصنیف نہیں اس میں بہت کچھ رل مل گیا ہے جو منو نے نہ لکھا تھا خوب مگر بعد کی کتابوں کا یہ حال ہے تو ویدوں کے اصلی حالت پر قائم رہنے کا کیا ثبوت ہے؟ آجکل یہ کوشش کی جا رہی ہے اور اخباروں میں شور مچایا جا رہا ہے اور بعض جگہ کامیابی بھی ہوئی ہے کہ فاحشہ عورتوں کو بازاروں سے نکالکر ایک خاص محلہ میں جمع کیا جاوے۔ بازاروں سے نکالنے کی بات عمدہ ہے مگر خاص محلہ میں جمع کرنے کی تجویز ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ جو بات کسی مذہب میں بھی جائز نہیں۔ تعجب ہے کہ اس کے خلاف جو کوشش کی جاتی ہے اس میں ایسی کمزوری ہو۔ مسٹر بی این رتن سات وظیفے فی اڑھائی سو روپیہ سال کے ان پنجابیوں کو دینا چاہتے ہیں جو ہنر سیکھنے غیر ممالک کو جاویں۔ لاہور میں اب بجلی کی روشنی کا کارخانہ بنایا گیا مبارک ہو۔ وہاں ربانی روشنی کا بھی ایک کارخانہ جاری کیا جا چکا ہے۔ بریلوے روڈ پر احمدیہ بلڈنگس میں ہے۔ راجپوت گزٹ شاکی ہے کہ راجپوتوں کا کوئی لیڈر نہیں۔ پھر بڑے بڑے راجے مہاراجے راجپوت کہاں ہیں؟ ایسی ہتک بزرگان قوم کی کیوں؟ گوشت خوار قومیں جانوروں کو مختلف طرح ہلاک کرتی ہیں۔ موسوی اور اسلامی طریق کا نام ذبح یا ہمارے ملک میں حلال ہے یہ مذہبی حکم ہے اس کے بالمقابل ہندو ہلاکت کے طریق جھٹکہ کو پسند کرتے ہیں۔ حلال اور جھٹکہ پر عموماً ہندو مسلمانوں میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور اخباروں میں اسپر مضامین لکھے جاتے ہیں مگر یہ جھگڑا بے سود ہے اگر اہل ہنود اپنی مستند مذہبی کتب میں سے جھٹکہ ثابت کر دیں تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان کے مذہبی احساس کا لحاظ رکھیں ہماری رائے میں یہ مسئلہ بڑے ودوان ویدوانوں کے ذریعہ سے طے کرانا چاہیئے۔ کیونکہ ویدوں کو ہمہ دان بتایا جاتا ہے ضرور ہے کہ اس میں یہ مسئلہ حل کیا گیا ہو کہ جانور کا گوشت کھانے کے لیئے اس کو ہلاک کس طرح کیا جاوے۔ طرابلس میں ۱۵۔ جولائی کو چھ گھنٹے سخت جنگ ہوئی ترک پسپا ہوئے

پروفیسر ریگ صاحب

کے نام سے احمدی احباب واقف ہیں وہ آجکل نیوزیلینڈ میں ہیں اپنے تازہ خط میں یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ تمام احمدی برادران کی خدمت میں ان کا سلام پہنچایا جاوے

درخواست جنازہ - میاں محمد بخش صاحب احمدی ساکن جھنڈانوالی ضلع گجرانوالہ فوت ہوگئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

لعل دین ضلع گجرات کے کسی گاؤں سے اپنی والدہ مرحومہ بی بی رانی کے واسطے احباب سے درخواست دعا جنازہ کرتا ہے

تصحیح ۱۸۔ جولائی ۱۲ء کے بدر صفحہ ۸ پر کتاب جنگ طرابلس عرف خون ناحق پر جو ریویو درج ہوا ہے اس میں کتاب کی قیمت لاعلمی کیوجہ سے غلط لکھی گئی۔ ناظرین قسم اول مجلد کی قیمت ۱۲ غیر مجلد کی ۸ قسم دوم مجلد کی ۸ غیر مجلد کی ۳/۱۲ تصور فرماویں۔ خاکسار محمد انوار ہاشمی) از کمپ میرٹھ۔

بیعت میاں الہ بخش صاحب احمدی ولد میاں محمد صاحب قوم ہرل گھسیانہ سے اپنے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خبر احباب کو بذریعہ اخبار جلد پہنچانا چاہتے ہیں لہذا درج اخبار ہوا۔

گوشتخوری و گاؤکشی مصنفہ مولوی مشتاق احمد صاحب چرتھاولی قیمت ۲ پائی فی نسخہ۔ گوشت کو انسان کی فطرتی خوراک ثابت کیا گیا اور گوکشی کے خلاف اپیل کرنیوالوں کو دندان شکن جواب دیا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ مولوی اشفاق احمد صاحب بازار تیلیواڑہ دہلی متصل اونچی مسجد۔

سرسید کا اسلام مصنفہ مولوی مشتاق احمد صاحب چرتھاولی۔ اس کتاب میں سرسید کے اس قسم کے عقائد کا ذکر ہے کہ مثلاً وہ فرشتوں اور شیطان کا علیحدہ وجود مانتے تھے اور ہر قسم عقائد کے رکھنے سے سرسید کو کبھی انکار نہ تھا اس کتاب میں ان عقائد کا رد بدلائل نقلی دیا گیا ہے۔ مصنف نے بہت محنت اٹھائی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۲ ملنے کا پتہ۔ مولوی اشفاق احمد صاحب بازار تیلی واڑہ متصل اونچی مسجد۔

کالج کا اسلام اس کتاب میں دکھایا گیا ہے کہ علیگڈھ کالج کی تعلیم دینیات اور مذہبی پابندی کہاں تک ہوتی ہے اسمیں شک نہیں کہ کالج کے بعض اراکین ہمارے مشاہدہ میں بھی آئے ہیں کہ وہ مذہبی پابندی نہیں رکھتے لیکن ہمارے خیال میں جو کچھ اس کتاب میں لکھا گیا ہے اسمیں جو کچھ سچ بھی ہے ...

ایک نہایت مجرب دوائی لُم مویشیوں اور اسپوں کی مفصلہ ذیل بیماریوں کے واسطے۔ مویشیاں گل گھوٹو۔ سوج۔ زہر باد رسٹ۔ کم خوری وغیرہ۔ اسپاں۔ زہر باد کنار۔ کڑ کڑی۔ بخار وغیرہ۔ قیمت فی ڈبیہ ۸ احباب فائدہ اٹھائیں بذریعہ وی پی منگوائیں۔ ملنے کا پتہ :- شیخ نور احمد۔

نظم

جو سید مسعود شاہ صاحب نے مسجد احمدیہ کے سنگ بنیاد کے جلسہ پر پڑھی

اگر یاد الٰہی میں تمہارے دل [illegible] ہونگے
ہر ایک [illegible]
اسی درگاہ میں رو رو دعائیں مانگتے جاؤ
اگر بیٹھے رہو گے صدق دل سے تم اسی پر
کروگے فکر گر اخلاق کے اپنے سنورنے کی
کبھی بہتا ہوا دریا نظر آئے گا قطروں کا
کبھی دعوت کریگی چیونٹی حضرت سلیماں کی
اگر بیٹھوگے تم ملکر تو بن جائیگی اک محفل تو
سمجھ لوگے برائی پر اگر نیکی کو تم بہتر
اگر بڑھ بڑھ کے دکھلاؤ گے تم نیکی کرنا اپنا
اگر برعکس اس کے نیک رستہ چھوڑ دوگے تم
مددگار و معین اللہ کو گر تم سمجھ لوگے
برا کہنا کسی کو آپ پر دھبہ لگاتا ہے
نظر میں پر خدا کی ہے پسند اہل عالم ہیں
اگر اس یار نے ترچھی نگاہوں سے نہیں دیکھا

یقیں ہے یہ کہ مقبول [illegible] ہونگے
اگر [illegible] کرم کے [illegible] ہونگے
یقیں رکھو تمہارے دل کبھی [illegible] ہونگے
کبھی الطاف حق تم پر [illegible] ہونگے
چلن ہونگے تمہارے [illegible] ہونگے
کبھی بوئے ہوئے دانوں کے خرمن [illegible] ہونگے
کبھی جنگاڑیوں کے پھول [illegible] ہونگے
یہ رستے ریتیوں کے [illegible] سبیل التسنیم ہونگے
تو پانی صاف ہو جائیگا ریزہ [illegible] ہونگے
تو پھر حق میں تمہارے نعرہ ہائے آفریں ہونگے
ذرا نعرہ ہائے آفریں [illegible] نہیں ہونگے
تمہارے خرمن انمیال کو سب [illegible] ہونگے
تمہارا ایک تل سے دل کبھی اندوگیں ہونگے
وہی پھر یہ حسیں ہونگے وہی سب سے حسیں ہونگے
تو پھر آنکھوں کے تارے تمہارے شرمگیں ہونگے

جھگڑتے ہیں گھروں میں جو ہمیشہ چھوٹی باتوں پر
بدولی دوست گر بنجاؤ گے تمنے سمجھ لینا
کبھی اس طرح کامیابی کا مسلمانوں [illegible] دیکھو گے
جنھیں ہر روز تم ہو دیکھتے قبروں میں لیٹے ہیں
نظر ہر روز جو ہیں لکڑیاں جلتی نظر آتیں
گداگر آج جو پھرتے ہیں ہر اک در صدا کرتے
یہ دنیا اک سرا ہے تو سنبھل کر بیٹھ اے غافل
کرو جو آج کرنا ہے کہ آخر کل کو مرنا ہے
گئے مقبول ہوکر جو خدا کے میکدے میں ہیں
جنھوں نے جان کر دی خرچ ہی عشق الٰہی میں
جنھوں نے مسخری سمجھا خدا کا ذکر دنیا میں

تو دیں کے فیصلے انسے ہوا ثابت نہیں ہونگے
کہ اکدن تم کہیں ہونگے تمہاری وہ کہیں ہونگے
اگر دل میں تمہارے اس طرح سے بغض و کیں ہونگے
کبھی قبضہ میں انکے ہند اور جاپان و چیں ہونگے
گلستاں میں کبھی پودے ہرے بر سر زمیں ہونگے
زمین و آسماں انکے کبھی رنگیں ہونگے
جدھر جائیگا آخر کوچ نقاری دمیں ہونگے
اگر ہیں آج ہم زندہ تو کل دن کو نہیں ہونگے
وہ بھر بھر کر اڑاتے جام آب آتشیں ہونگے
ہوئے وہ سرخرو اور فائز خلد بریں ہونگے
تو مطلق شک نہیں اسمیں کہ آخر خاسریں ہونگے

رسول اللہ کا مسعود گر دامن پکڑ لیگا
ترے اشعار شیریں میں مثال انگبیں ہونگے

المشتہر | ایک سیدہ خاتون کے واسطے ایک نوجوان کی جو مشہدی سادات میں سے ہو تلاش ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ؛

مبارک

حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب امتحان ایف۔ اے میں کامیاب ہوگئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ کامیابی بابرکت اور اپنی رضا مندی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ برادرم عبدالرحیم پسر مولوی غلام حسین صاحب پشاوری بمعہ دیگر پشاور کے احمدی امیدواروں کے ایف اے میں کامیاب ہوئے ہیں خدا مبارک کرے ؛

ضرورت موذن

مسجد احمدیہ کپورتھلہ کے واسطے ایک موذن کی ضرورت ہے۔ درخواستیں آئیں بنام منشی حبیب الرحمٰن صاحب بمقام حاجی پورہ۔ متصل پھگواڑہ ضلع جالندھر

وفد احمدیہ در دکن

جیسا کہ پچھلے اخبار میں لکھا جاچکا ہے خواجہ صاحب کے ہمراہ ایک وفد دکن کو جاتا ہے جس کے مقاصد میں یہ امر بھی داخل ہے کہ عمارت مدرسہ کے واسطے چندہ فراہم کیا جاوے جماعت دکن کو چاہیئے کہ اس وفد کو خیر مقدم کہنے اور اسکی تحریک پر چندہ (نقد) جمع کرنے کے واسطے طیار رہے۔ چونکہ خواجہ صاحب عام طور پر سب مسلمانوں میں تقریریں کرینگے اس واسطے دکن جیسے متمول علاقہ سے ایک لاکھ روپیہ کا فراہم ہوجانا کوئی بڑی بات نہیں احباب دکن کو خیال کرنا چاہیئے کہ جماعت پنجاب پر جس طرح آئے دن چندوں کے بوجھ ہیں اس طرح ان پر نہیں اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ کوئی وفد احمدیوں کا اس طرف جاتا ہے اور وفد بھی وہ جس کے ممبر دو ایک ایک ہزار روپیہ دے چکے ہیں ؛

سفر جموں

جیسا کہ کسی پچھلے اخبار سے ناظرین کو معلوم ہوچکا ہے۔ جماعت احمدیہ جموں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز کو ہمراہی شیخ غلام احمد صاحب نومسلم احمدی واعظ مسجد احمدیہ جموں کی خشت بنیاد رکھنے کے لئے جموں بھیجا تھا۔ میں اور شیخ صاحب بعد استخارہ مسنونہ دعا ۲ جولائی ۱۹۱۴ء یوم شنبہ کی صبح کو قادیان سے چلکر اسی دن شام کو جموں پہنچے۔ اتوار کی صبح کو ایک جلسہ اسی زمین پر ہوا جہاں مسجد بننے والی ہے پہلے مولوی سید مسعود شاہ صاحب نے ایک باموقعہ دلچسپ نظم پڑھی شیخ صاحب نے ایک وعظ کیا جس میں مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ان کے تعصب اور روحانی افلاس کا ایسا نقشہ کھینچا کہ سب کو اقرار کرنا پڑا کہ شیخ صاحب جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اسکے بعد عاجز نے ایک مختصر تقریر میں مسجد کی ضرورت۔ توحید اور عبادت الٰہی کا ذکر کرکے دعا کرتے ہوئے خشت بنیاد رکھی اور میرے ساتھ شیخ صاحب موصوف اور خلیفہ نور الدین صاحب بھی دعا کرکے بنیاد میں اینٹیں رکھنے کے کام میں شامل ہوئے۔ اسی شام کو تمام برادران ایک جگہ جمع ہوئے جہاں انجمن احمدیہ کے انتظام کو مستحکم کیا گیا اور عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔ دوسرے دن ایک پبلک لکچر شام کے چھ بجے بصدارت شیخ غلام احمد صاحب میں نے دیا۔ یہ لکچر صاحبزادہ خواجہ کرمداد صاحب کے مکان المعروف بہ حویلی گروانہ صاحب میں ہوا اور لیکچر کا مضمون نجات پر تھا چونکہ میرا یہ لیکچر اور پہلی تقریر ایک ہی مضمون رکھتی تھی اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہر دو کو ملاکر ایک تقریر ترتیب دے کر انشاء اللہ رسالہ کی صورت میں شائع کردیا جاوے گا وما توفیقی الا باللہ۔

جموں میں جماعت کا شمار ۸۰ کے قریب ہے۔ جنمیں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ خواجہ جمال الدین صاحب جو وہاں کے محکمہ تعلیم کے انسپکٹر ہیں ایک مرنجاں مرنج و غیر متعصب افسر جن کی ذات سے سب کے حقوق محفوظ ہیں یہ صاحب انجمن احمدیہ کے سنبھالنے والے اور ان کے ممبروں کو تھامنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ شیخ علی محمد صاحب جو وہاں کے ایک بڑے تاجر ہیں اپنے دنیوی کاروبار کے سبب بہت کم فرصت ہیں جس صبح مسجد کے سنگ بنیاد کا جلسہ تھا اسی رات جلسہ سے قبل سیالکوٹ چلے گئے تھے اور وہاں سے کشمیر جانے کا

ارادہ رکھتے تھے۔ خلیفہ نور الدین صاحب جو وہاں کی جماعت کے معلم اور امام اور قرآن شریف کے مدرس ہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے قدیمی دوست اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سابقین اوّلین خدام میں سے ایک قابل قدر اور قابل عزت بزرگ ہیں۔ مولوی اللہ دتا صاحب جو خلیفہ صاحب کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے رنگ میں رنگین ہیں۔ سید مسعود شاہ صاحب جو اس انجمن کے سکرٹری ہیں ایک لائق مستعد اور فہیم نوجوان ہیں۔ سکرٹری کے کام کے واسطے بہت موزوں ہیں انکی محنت اور توجہ جو وہ سلسلہ کے واسطے کرتے ہیں قابل شکریہ ہے۔ برادرم مفتی فضل احمد صاحب میرے قریبی رشتہ دار مدرسہ ریاست میں مدرس ہیں۔ منشی نواب خاں صاحب جو اب اسسٹنٹ سکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔ سید محمد شاہ صاحب ایک قدیمی احمدی جو انجمن کے امین ہیں۔ شیخ خدا بخش صاحب۔ صاحبزادہ خواجہ کرم داد صاحب اور خواجہ صاحب کی اہلیہ (مریم بی بی) مشہور واعظ جن کی قرآن خوانی اور وعظ گوئی کا نمونہ دیکھ کر میں حیران ہوا اللہ تعالےٰ اس لائق عورت کو تقوے۔ اخلاص اور صدق میں نمایاں ترقی دے کر اسے توفیق دے کہ تمام شہروں اور دیہاتوں میں وہ عورتوں کے واسطے پُر تاثیر وعظ کرتی پھرے اور ہر جگہ نیک نمونے قائم کرے۔ مستری رحمت اللہ صاحب۔ مستری شہاب دین صاحب۔ مستری امام الدین صاحب۔ مستری یعقوب علی صاحب۔ مستری نظام الدین صاحب۔ مستری عبد اللہ صاحب مستری کریم بخش صاحب۔ مستری عمرا خاں صاحب۔ جعفر خاں صاحب قاضی نذیر حسین صاحب۔ خلیفہ علم الدین صاحب۔ منشی محمد علی صاحب۔ مستری فیض احمد صاحب۔ عزیز عبد الرحیم۔ عزیز فتح محمد صادق صاحب۔

عطیہ سری مہاراجہ صاحب

اس جگہ اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جس مکان میں میرا الکچر ہوا تھا اور جو حویلی گردانہ صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مکان سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست جموں و کشمیر نے صاحبزادہ کرم داد صاحب احمدی کے والد بزرگوار کو نسلاً بعد نسلٍ کے لئے عطا کر دیا تھا۔ اور اب کل خواجہ صاحب موصوف کے قبضہ میں ہے خواجہ صاحب نے بہت محنت سے ساتھ اس کے اندر ایک باغیچہ بھی طیار کیا ہے اور کچھ حصہ مکان کا خود بھی بنایا ہے اور بہت سی محنت اور روپیہ اس مکان کی درستگی اور مرمت پر بھی خرچ کیا ہے۔ ہم ذیل میں اس حویلی کے متعلق سری مہاراجہ صاحب کے ارشاد کی نقول درج کرتے ہیں:۔

(۱) صاحبزادہ کرم داد احمدی

نقل ارشاد

از پیشگاہ سرکار والا۔ صحیح بحروف ڈوگرہ

۵ ۔ سندات
۱۲

باعث تحریر آنکہ۔

آنکہ مکان سرکاری المعروف گردانہ صاحب والا واقعہ محلہ دروازہ شیران ملکیت سرکار والا است در وجہ صاحبزادہ خلف مخدوم محمد قاسم صاحب کہ از خاندان غوث بہاول حق صاحب چلیانی اند۔ بجمیع حقوق برائے دوام عطاء فرمودہ نقشہ مکان مذکور علیحدہ شامل خواہد بود صاحبزادہ صاحب و جانشیناں آنہا را ہماں حقوق نسلاً بعد نسلٍ خواہد ماند کہ از مکان مذکور صرف جزو مکان کہ درآں کاکا برہمن بود و باش و قبضہ مے دارد علیحدہ داشتہ شود باقی تمام مکان مذکور بصاحبزادہ صاحب موصوف جی عطا گردید۔ لہذا پٹہ نوشتہ دادہ شد کہ سند گردد تحریر ۱۲ جیٹھ سمت ۱۹۵۵

ملاحظہ شد۔ سکرٹری صاحب فارن آفس

(۲) نقل مطابق اصل

ریزولیوشن ۲۶ مورخہ ۱۱ جون ۱۸۹۸ء بدستخط انگریزی سکرٹری اسسٹنٹ کونسل دنمبر ۶) چٹھی ڈیمی آفیشل سرکار والا مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۹۸ء بدیں مضمون پیش ہوئی کہ منشیر مال صاحب مکان سرکاری موسومہ مکان کرنل گردانہ صاحب واقعہ جموں صاحبزادہ صاحب خلف مخدوم محمد قاسم کے حق میں بطور ہبہ انتقال کر دئے جانے کا انتظام کریں بہ تعمیل قواعد جدید صاحب منشیر مال نے رزیڈنٹ صاحب بہادر کشمیر سے اس معاملہ میں حصول رائے استصواب فرمایا ہے نیز خط و کتابت ذیل پیش ہوئی ۱۔ چٹھی ڈیمی آفیشل معتمد اعلےٰ صاحب مورخہ ۹۔ اپریل ۱۸۹۸ء بدیں اطلاع کہ مکان مذکور کے انتقال مجوزہ کے بارے میں سٹیٹ کونسل کی رائے معلوم کرنے کے بعد صاحب رزیڈنٹ بہادر اپنی رائے ظاہر کرنا چاہتے ہیں ۲۔ چٹھی ڈیمی آفیشل صاحب منشیر مال نمبری ۴ ۱۲ مورخہ ۸۔ اپریل ۱۸۹۸ء موسومہ معتمد اعلےٰ صاحب بدیں اطلاع کہ اگر اس ہبہ سے آئندہ کے واسطے نظیر قائم نہ ہو جاوے تو سٹیٹ کونسل کو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ۳۔ چٹھی ڈیمی آفیشل معتمد اعلےٰ صاحب نمبری ۲۶ مورخہ ۱۲۔ مئی ۱۸۹۸ء بدیں اطلاع کہ حسب خواہش سرکار والا ممبران کونسل صاحب رزیڈنٹ بہادر کو بدیں شرط انتقال مکان مذکور میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کہ حسب تحریر کونسل اس ہبہ کو بطور نظیر خیال نہیں کیا جاوے گا۔

کونسل عالیہ سے بالاتفاق تجویز ہوئی کہ انتقال منظور ہے لیکن صاف طور پر واضح رہے کہ اس سے کوئی نظیر قائم نہیں ہوگی۔

ہمنے نہایت تعجب سے یہ افواہ جموں میں سنی ہے کہ بعض لوگ اس امر کے درپے ہیں کہ وہ صاحبزادہ صاحب موصوف سے حویلی واپس کرالیویں یا کسی اور شخص یا انجمن وغیرہ کا اس میں حصہ شامل کرا دیویں یہ تو ایک ادنےٰ آدمی کا کام بھی نہیں کہ کسی آدمی کو ایک شے عطاء کرکے پھر واپس کر لیوے حیرانی ہے کہ کوئی یہ خیال کرے کہ ایک بادشاہ اور اسکی کونسل باضابطہ دوامی ہبہ نامہ کرکے پھر اس کو واپس لے یا کسی دوسرے کو اس میں شامل کرے۔ میری رائے میں ایسے افواہ کنندوں کو سزا دینی چاہیئے جو اپنے مہاراج اور اس کی معزز کونسل کی اس طرح ہتک کرتے ہیں یہ تو ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ بادشاہ تو ملک اور جاگیر بخش دیتے ہیں اور پھر کبھی اس کی طرف دیکھتے ہی نہیں

میرے دوست کے لئے دُعا کرو

جموں کے احباب کا اوپر ذکر ہوا مگر میرے ایک مرحوم دوست کا ذکر رہ گیا ہے جو میرے ہم نام تھے۔ یعنی مولوی فاضل محمد صادق صاحب پروفیسر سٹیٹ کالج مرحوم میرے قدیمی دوست ایک مخلص احمدی تھے۔ میں نے ان کی قبر پر جاکر ان کے لئے دعا کی اور احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی میرے دوست کے واسطے دعائے مغفرت کریں۔

سیالکوٹ

واپسی پر ہم چند گھنٹے کے لئے سیالکوٹ میں اپنے مکرم دوست منشی محمد دین صاحب اپیل نویس کی عیادت کے واسطے ٹھہرے۔

احباب سے درخواست ہے کہ منشی صاحب موصوف کے واسطے درد دل کے ساتھ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انھیں شفاء عطا کرے۔

بروز بدھ ۱۰۔ جولائی کی شام کو ہم واپس بخیریت داخل دار الامان ہوئے۔

فالحمد للہ علےٰ ذالک

خریداران بدر

براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرما دیں کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے اور بسا اوقات تعمیل میں کئی روز لگ جاتے ہیں

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۱۲/۵

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید ہے۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند امراض چشم کے لئے مفید ہے قیمت سرمہ اوّل فی تولہ عا۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرا اسکی اصلی قیمت سے روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت سے فیتولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ احمد نور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ عہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی ڈسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر سوداگر قادیان (گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۱۵

اصلی عرق کافور دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر محصول ۵ر

عرق پودینہ یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق تیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہاء کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

کتاب چشمۂ زندگی پر اہل ملک کی متفقہ آواز ۱۳

جناب خلیفۃ المسیح حضرۃ مولوی نور الدین صاحب

تحریر فرماتے ہیں جناب کی تصنیف چشمۂ زندگی کو مینے دلچسپی سے پڑھا۔ فزیکل کانگریس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو اپنے مضمون میں مجھے پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتارام دت کویرنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر ۹ مارچ ۱۲ء

خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر سردار خاں بابا خان صاحب پشاور چشمۂ زندگی واقعی چشمۂ زندگی ہے پبلک کے واسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جس کی قدر بہت ضروری ہے ؛

مشہور علامہ جناب سید مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ

سے رقم فرماتے ہیں آپکی کتاب چشمہ زندگی واقعی اسم بامسمیٰ ہے رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ہی ضروری اور مفید ہے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ حمد بیحد اور ثناء بے عد اسی وحدہ لاشریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیر خواہ قرار دیا۔ خوش نصیب ہو گا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل قدر ہدایات سے لیا۔ نوٹ۔ عدم گنجائش مانع طوالت ہے

ہندوستان کی ایک غیر معمولی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خاں صاحب رئیس اعظم دہلی مینے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی لائق مولف نے اسکے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے۔

آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج صاحب بی اے سابق پرنسپل دیانند کالج۔ فی الواقعہ آپکی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں۔

آنریبل خاں بہادر سیٹھ ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ اردو علم ادب میں کتاب چشمۂ زندگی قابل قدر اضافہ ہے ؛

نوٹ: یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین $\frac{22 \times 18}{8}$ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے قیمت فی جلد ۱۲ محصول ۳ر۔ دو جلد پر محصول معاف ؛

فہرست مضامین مختصراً۔ منی کی پیدائش جائے رہائش باتصویر رنگین۔ مشرح۔ خطرناک آگ تیز زہر۔ زنانہ تناسلی اعضاء کی بالتصویر رنگین مشرح۔ منی اور رج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت۔ ویدک و یونانی خیالات۔ شادی کے متعلق ویدک مغربی اور اسلامی خیالات۔ حمل بالتشریح۔ مکمل ہدایات قابل دید۔ حاملہ زچہ بچہ کے متعلق مفصلاً عام جسمانی اعضاء بالتصویر رنگین مختصراً۔ ذرائع صحت۔ اسباب الامراض۔ ویدک اصول صحت۔ اصول علاج اصول تشخیص بیانی سے تمام امراض کا علاج باتصویر۔ مشرح مدلل۔ خواص الاشیاء بمعہ مرکبات۔ امراض منی کا مکمل علاج بمعہ نسخہ جات وغیرہ وغیرہ ؛

پتہ: سیتارام دت ویدیہ کویرنجن
آدتیہ اشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ/ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

Reg No. L. CCLXXXVIII

مع ضمیمہ درس قرآن مجید | الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد

پیشگی

۱۶ شعبان سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اگست سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۱۸ ساون سنہ ۶۹

جلد ۱۲

بھاگ قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

حضرت خلیفۃ المسیح

ایدہ اللہ کے حالات کے متعلق ہم اس دفعہ کے معالج جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کی تحریر درج ذیل کرتے ہیں:۔

خدا کے فضل سے طبیعت حضرت صاحب بہ نسبت سابق بہت اچھی ہے۔ اس ہفتہ میں بباعث گرمی یا کسی اور عارضی باعث سے دو، سہال آگئے تھے اور کمزوری ہوگئی مگر اس سے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام ہوگیا۔ زخم کی حالت بدستور حسب سابق ہے کسی قسم کی زیادتی نہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف محسوس ہوئی دراتار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے واسطے وقت مقرر کر رکھا ہے۔ جب وہ وقت آجائے تو کلی صحت ہو جاوے گی ۔ فقط الٰہی

اہلبیت حضرت مسیح موعود میں اللہ کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ خیریت ۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب درس قرآن مجید دیا کرتے ہیں۔ گذشتہ جمعہ میں آپ نے سورہ کی لطیف تفسیر کی۔ فرمایا ۔ ہلاکت تکبر اور گناہ سے ہی ہے۔

ہر دو کا علاج اس سورہ شریف میں بتلایا گیا ہے کہ تسبیح و تحمید کرو۔ اور استغفار کرو۔ جب تمام

پاکیزگی اور تعریف کا اقرار اللہ کے لئے ہو اور تو پھر کہاں اور اپنی کمزوری کا اعتراف ہو اور خدا سے بخشش مانگی جاوے ۔ تو خدا غفور الرحیم ہے ۔

تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون میں اکمل صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں ایک مختصر مگر جامع مدلل مضمون لکھا ہے

شیخ تیمور صاحب و عزیزان عبد الحی و عبد السلام کی خیریت کا خط بھگواڑی سے آیا ہے۔ جو کشمیر کے راستہ میں ہے اللہ تعالیٰ اس قافلہ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہے ۔ شیخ غلام احمد صاحب کے فرزند ارجمند کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے عطاء اللہ رکھا ہے۔ مبارک ہو ۔ شیخ عبد الرزاق صاحب پسر شیخ عبد الرحمٰن صاحب احمدی ای اے سی استحان بیرسٹری میں کامیاب ہو کر یکم اگست کو واپس ہند آتے ہیں ۔ اس ہفتہ میں منشی فرزند علی صاحب بابو نور محمد صاحب ۔ میاں غلام رسول صاحب تمیم ۔ ڈاکٹر شاہ صاحب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ۔ بابو وزیر خاں صاحب بابو فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ۔ حضرت کے حضور حاضر ہوئے منشی

طلبائے مدرسہ کے لئے دس باتیں

موسمی تعطیلات پر ہمارے مدارس کے بچے ۱½ ماہ کے واسطے اپنے گھروں کو جائینگے تاکہ (۱) بیرونی دنیا کو دیکھ کر بالمقابل قادیانی زندگی کی قدر ان کے دلوں میں بڑھے (۲) بیرونی لوگوں کے واسطے پابندی صوم و صلوٰۃ نیکی تقویٰ اخلاق خدمت دین کا نیک نمونہ ہوں (۳) اپنے نمونے اور پاک تعلیم اور دعا سے وہ دوسروں کے واسطے موجب ہدایت ہوں (۴) اپنی خوبیوں کے سبب اپنے والدین اور اقارب کے لئے قرۃ العین کا موجب ہوں (۵) اپنے مدرسہ کے واسطے چندہ جمع کریں۔ (۶) اپنے آموختہ کو تازہ کرتے رہیں (۷) کوئی عیسائی ۔ آریہ ۔ ملاں انھیں مخاطب کرے تو دعا کر کے اُسے دندان شکن جواب دیکر دین اسلام کی حمایت کریں (۸) حضرت خلیفۃ المسیح اور اپنے افسران و ناظمین کی تمام ہدایات پر عمل کرتے رہیں (۹) اور پہلے سے زیادہ محبت و شوق تعلیم دینی دنیوی سے بھرے ہوئے بخیر و عافیت واپس قادیان آویں (۱۰) اور اخبار بدر کے واسطے چند نئے خریداروں کی فہرست ساتھ لاویں بلکہ ان کی قیمتیں بھی پیشگی یا وی پی کی اجازت ۔

طلباء کا دعا گو ۔ صادق ۔

فضل احمد صاحب راولپنڈی سے رعایت پر قرآن شریف پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے طلباء کو عربی زبان سیکھنے کی ضرورت پر ایک پُرزور لیکچر دیا۔ جماعت پنچھ کے بعض ممبروں پر جنہوں نے مقدمے بنائے ہیں احباب دعا کریں کوئی صاحب عبد الغنی نام اپنے بیٹے کا نام پوچھتے ہیں اپنا پتہ نہیں بتلاتے حضرت نے

(بیس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر دی مونٹی کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

کتاب الصیام

مولفہ قاضی اکمل صاحب روزوں کے متعلق تمام ضروری احکام اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں ماہ رمضان سے قبل ایک بار اس کتاب کا پڑھ لینا انشاء اللہ بہت مفید ہو گا - قیمت فی نسخہ ار محصولڈاک - ر چار نسخے اکھٹے منگوائے جائیں تو محصول ڈاک معاف ؛

حاجیوں کو آرام

حاجی حافظ احمد اللہ صاحب مہاجر قادیانی کے قریبی رشتہ دار حاجی محمد اعظم صاحب معلم جو مکہ معظمہ میں رہتے ہیں - احباب احمدیہ کی اطلاع کے واسطے لشائع کراتے ہیں کہ مکہ میں حجاج کو ان کے مکان پر قیام کرنے سے بہت آرام حاصل ہو سکتا ہے -

شکریہ

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے امتحان ایف اے میں کامیاب ہونے کی خبر پچھلے اخبار میں لکھی جا چکی ہے - صاحبزادہ صاحب موصوف ان تمام اصحاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کے واسطے جزاکم اللہ الخیر کہتے ہیں - جنھوں نے ان کی کامیابی کے واسطے دعائیں کیں اور فرماتے ہیں کہ مبارکباد کے تمام خطوط کے جواب فرداً فرداً مشکل ہیں - اس واسطے میں اخبار کے ذریعہ سے سب کا شکریہ کرتا ہوا دعا کرتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ان دوستوں کی کامیابیوں میں مبارکباد کہنے کا موقع دے -

ایک روپیہ ماہوار

جو صاحب اخبار کی قیمت یکمشت نہیں دے سکتے - ان کا اختیار ہے کہ ایک روپیہ ماہوار کر کے چار ماہ میں اپنی قیمت پوری کر دیں یا سہ ماہی ایک روپیہ دے دیا کریں ایسے اصحاب کو اپنے نام خصوصیت سے نوٹ کرا دینے چاہئیں ؛

ظہیر الدین اروپی احمدی

کے متعلق کسی پچھلے اخبار میں اختلاف عقائد کا نوٹس نکل چکا ہے ان کے حضرت خلیفۃ المسیح سے بار بار بالحاح معافی مانگنے پر حضرت صاحب نے انہیں لکھا ہے کہ اگر آپ سچے تائب ہیں تو ہم کو آپ سے کوئی ذاتی رنج نہیں - اللہ آپ پر عفو فرمائے ہم نے عفو کیا - نور الدین

اگلے اخبار

میں انشاء اللہ رمضان شریف کے اوقات سحر وغیرہ درج کئے جائیں گے - نیز ایک مضمون روزوں کے متعلق لکھا جاوے گا ؛

برادر خداداد

صاحب رسالدار کرانچی کے ہاں ۶ ر شعبان کو فرزند نرینہ ہوا - حضرت نے اس کا نام عطاء اللہ رکھا - اللہ تعالے صالح اور خادم دین بنائے - برادر موصوف کو حضرت مسیح موعود نے خواب میں کہا تھا کہ تم کو خدا لڑکا دے گا اور حضرت خلیفۃ المسیح نے آپکے واسطے دعا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہم نے دعا کی ہے جو انشاء اللہ قبول ہو چکی ہے - فالحمد للہ

اطلاع

یہ اخبار صرف چار صفحات پر چھپ سکا ہے اور اس کے ساتھ درس قرآن شریف کے چار صفحات شائع کئے گئے ہیں ؛

مدرسہ احمدیہ ۶ اگست کو موسمی تعطیلات کے واسطے بند ہو گا ؛

اخبار قادیان وبرادران احمدیہ

مولوی صوفی غلام محمد صاحب عربی ٹیچر مدرسہ تعلیم الاسلام امتحان بی اے میں کامیاب ہوئے اللہ تعالے مبارک کرے اور ایم اے بنائے صوفی صاحب ایک یتیم بچے تھے جب قادیان میں آئے - برادر چودہری رستم علی صاحب مرحوم انھیں لائے تھے حضرت صاحب مسیح موعود کی خدمت کرتے تھے اور پڑھتے تھے - جب مدرسہ بنا تو مدرسہ میں داخل ہوئے یہاں سے ہی انٹرنس پاس کیا اور پھر یہاں سے ہی ایف اے پاس کیا اور اب اسی مدرسہ کی خدمت میں مصروف ہیں - جب ان کی شادی دختر شادی خاں صاحب (بیوہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم) سے ہونے لگی تو یہ ایک طالب علم تھے ان کے مہر کے متعلق گفتگو ہوئی کہ کیا مقرر ہو اسوقت حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک رقعہ میں تحریر فرمایا " میرے نزدیک پانسو روپیہ مہر کافی ہے - لڑکا ہونہار ہے - اسپر کوئی بوجھ نہیں - امید ہے کہ اس کی لیاقت اور حیثیت اس مہر سے بہت زیادہ ہو جائے گی - میرے نزدیک اس سے کم ہرگز مناسب نہیں اور زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں - والسلام - مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ "

۱۱ - اگست ۱۹۰۶ء حضرت کا یہ فرمان کس طرح پورا ہو رہا ہے اہل بصیرت کے واسطے ایک نشان ہے ؛ کسی دربھنگوی نے ایک **اشتہار** دیا ہے کہ احمدی ہمارے بالمقابل فیصلہ آسمانی کا جواب دیں اس اشتہار کا جواب جماعت احمدیہ مونگھیر کے سکرٹری حکیم خلیل احمد صاحب نے خوب دیا ہے کتاب کے مصنف کے متعلق بھی دریافت کیا ہے کہ اینجہانی ہیں یا آنجہانی - اشتہار حکیم صاحب موصوف سے مل سکتا ہے - سید ارادت حسین صاحب ساکن اورین ملک بہار اپنے فرزند اور ایک مسکین لڑکے کے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں تاکہ ایک عرصہ یہاں رہ کر علوم دینیہ سے متمتع ہوں ؛ حضرت مولوی محمد علی صاحب بخیریت کوہ مری پر ہیں ؛ سید عبد الحی عرب صاحب سندھ سے بمبئی اور وہاں سے ملابار اور پھر مسقط جانے کا ارادہ رکھتے ہیں ؛ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب بسمل احمدی اہواز ملک ایران کو تبدیل ہو گئے ہیں وہاں سے لکھتے ہیں یہ قدیمی شہر اہواز برباد ہو گیا ہے یہاں کے ایرانی کاہل - جاہل اور عیاش ہیں - اخلاقی حالت ہندوستان سے بھی گئی گذری ہے - ظاہرداری - تکلف اور ریاکاری بہت ہے ؛ عمارت مدرسہ کا کام زیر اہتمام جناب خلیفہ رشید الدین صاحب قائم مقام میر عمارت انجمن جاری ہے ؛ ۲۵ جولائی کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے بمعیت صاحبزادگان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنیادی اینٹیں رکھیں - تین جگہ یہ بنیاد قائم کی گئی - مشرقی کونے پر - مغربی کونے پر اور درمیانی ہال کے مشرقی کونے پر - پہلے اینٹ دعا کر کے حضرت خلیفۃ المسیح خود رکھتے اور اس کے ساتھ تین اینٹیں صاحبزادگان حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب - بشیر احمد صاحب شریف احمد صاحب سے رکھواتے - اول و آخر بہت دعا کی جاتی - اس طرح چھ بار دعا کی گئی - دعا کے وقت باران رحمت کا تقاطر دعا کی قبولیت کا نشان بن رہا تھا - برادر اکبر شاہ خاں صاحب اینٹیں لے لے کر حضرت کو پکڑاتے تھے بنیاد میں کھڑے ہو کر پہلے حضرت نے فرمایا میں نے کہیں پڑھا ہے کہ چالیس آدمی ملکر دعا کریں تو اللہ تعالے قبول کرتا ہے اب ہم بہر حال خدا کے فضل سے چالیس سے زائد ہیں (مہاجرین و بورڈران سب حاضر تھے) ان میں کچھ ایسے بھی بچے ہیں جنھوں نے کوئی غلطی کی ہو گی وہ سب پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر لیں پھر ہم سب ملکر دعا کریں کہ اللہ تعالے اس مدرسہ سے نیک ہدایت یافتہ اور دین کے خادم پیدا کرے بدکردار اور دوسروں کو خراب کرنے والے لڑکے یہاں نہ آدیں اور اگر آدیں - تو خدا انہیں توبہ نصیب کرے اصل غرض اس مدرسہ کی یہی ہے - کہ یہاں سے متقی اور صالح بچے دنیا میں پھیلیں - اس کے بعد دعا ہوئی دعا کے بعد فرمایا - میں نے تمہارے لئے اور آیندہ نسلوں کے لئے سب کے واسطے دعا کی ہے اس کے بعد حضرت صاحب بورڈنگ میں تشریف لائے جہاں اکبر شاہ خاں صاحب اپنی بہادروں کے ساتھ پہلے پہنچ گئے تھے اور سب نے گیٹ پر حضرت کو اہلاً وسہلاً و مرحبا تین بار کہا - حضرت نے چند کمرے دیکھے اور گاڑی پر واپس تشریف لائے - دعا کے وقت کا سماں قابل دید تھا - مبارک ہیں وہ جنھیں اس میں شمولیت نصیب ہوئی اللہ تعالے استقامت عطا کرے یہ وہ قادیانی گھڑیاں ہیں جن کی خاطر باہر کے دولتیں چھوڑ کر مہاجرین بیٹھے ہیں - ایسی نعمت آج مشرق و مغرب میں اور جگہ نہیں ؛ برادر ظفر حسین صاحب ریاست پٹیالہ سے لکھتے ہیں - کہ بدر کی سالانہ قیمت اگر ایک صد روپیہ ہو تو تھوڑی ہے - بات تو درست ہے مگر جب سے پیشگی قیمت لینے کا قاعدہ بنایا گیا ہے خریداروں کی تعداد میں کچھ کمی واقع ہو رہی ہے - احباب کو چاہیئے کہ خریداروں کی تعداد ترقی میں ساعی رہیں - ایسے خریدار جو قیمت پیشگی ادا کریں - احباب کو جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے ورنہ خطرہ ہے شاہجہانپور کے خان صاحب محمد علی خاں صاحب اور ان کے بابو اختر علی صاحب نے ان ایام میں اس کام میں بہت حصہ لیا ہے اللہ تعالے انہیں جزائے خیر دے ؛ برادر عبد اللہ صاحب بہلول پوری احمدی والنٹر اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی - اضلاع لائل پور - گجرانوالہ اور منٹگمری میں بہ ارشاد صدر انجمن تبلیغ اور وصولی چندہ کا دورہ کر رہے ہیں احباب مطلع رہیں اور ان کی امداد کریں - خدا حامی ہو - عبد اللہ خاں صاحب اس قسم کی دینی خدمات میں ہمیشہ جوش کے ساتھ حصہ لیتے ہیں خدا انہیں جزائے خیر دے - ضلع امرتسر میں فراہمی غلہ و چندہ کے واسطے صدر انجمن - میاں محمد حسن صاحب کو مقرر کیا ہے - احباب ان کی امداد و حوصلہ افزائی کریں -

زوال بغداد

اردو ناول ہے جس کے لٹریچر اور کی خوبیوں کے واسطے اس کے مصنف مولوی محمد عبد الحلیم شرر صاحب کا نام کافی گارنٹی ہے - اس میں قصہ کی دلچسپی جو ہے سو ہے مقصد اس سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ شیعہ سنی کے جھگڑے سے کیا ہیبت ناک تباہی بغداد کی اسلامی سلطنت پر وارد کی اس کا نقشہ ایسی صفائی سے کھینچا گیا ہے

تین ضروری تردیدیں

سراج الاخبار جہلم جو سلسلہ احمدیہ کے خلاف خبریں لکھنے میں ایک خاص درجہ رکھتا ہے۔ اور جو اپنی بے تحقیقانہ۔ ہتک آمیز فقرات کی پاداش میں الحکم کے مقابلہ پر سزا بھی کھا چکا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی ایسی خبر لکھ دیتا ہے جس کی تردید کرنی پڑتی ہے۔

۱۔ پچھلے دنوں اس کے کسی نامہ نگار نے داتہ ضلع ہزارہ کی بابت ایک خبر چھپوائی کہ وہاں کی مسجد میں احمدیوں نے محمدیوں کو عین حالت نماز میں مارا۔ یہاں تک کہ بعض بے ہوش ہو گئے میں نے اس معاملہ کی نسبت تحقیق کی۔ تو معلوم ہوا کہ احمدیوں کے ساتھ کوئی مناقشہ در پیش نہیں اور نہ آ ہی سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو نماز پہلے پڑھ کر مسجد سے چلے جاتے ہیں۔ صرف حنفیوں کے دو فریق ہیں۔ ایک گروہ مولوی اسماعیل قدیمی امام مسجد کی طرف ہے اور ایک گروہ حنفیوں کا اس کی امامت پر راضی نہیں۔ ۲۳ جون کو ان کی باہمی مخالفت مارکٹائی کی شکل میں ظاہر ہوئی مجروح کی طرف سے استغاثہ دائر عدالت تحصیل مانسہرہ ہے احمدیوں کا اس بیہودگی سے کوئی تعلق نہیں۔ مدعی اور مدعا علیہم ہر دو غیراحمدی ہیں۔

۲۔ پچھلے دنوں میں پرکاش لاہور میں ایک مراسلت شائع ہوئی تھی جس کے اخیر پر لکھا تھا ایک مرزائی لائل پور اس مراسلت میں دہرم پال کو کچھ غیر مہذبانہ خطاب تھا گالیاں تھیں اور اس کی ذات کے متعلق چند تعریفیں تھیں۔ اور وجہ اس کی یہ لکھی تھی کہ وہ سوامی دیانند جیسے ولی کی بے ادبی کرتا ہے یہ آخری الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ یہ مضمون ہرگز کسی احمدی کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ کوئی احمدی دیانند جی کو ولی نہیں سمجھتا اور نہ کوئی احمدی اپنے تئیں مرزائی لکھتا اور نہ ایسا غیر مہذب ہے۔

۳۔ ۱۸۔ جولائی کے پرچے میں جو میری نظم شائع ہوئی اس کے کالم دو کا پہلا شعر اس نظم میں داخل نہ سمجھا جاوے وہ دوسرے وزن کا ہے۔ اکمل قادیان۔

منکرین کی شرارت

ہمارے دوست برکت علی خاں صاحب برہما میں ایک پنجابی فوج میں ملازم تھے اخبار بدر منگوایا کرتے تھے وہاں کے ملاں نے فتوے دیا تھا کہ جو شخص مرزائی اخبار پڑھتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے فوج کے افسروں نے برادر موصوف کو اس پر بہت اذیت دی یہ ہیں آجکل کے مسلمان۔ خدا کا شکر ہے کہ برادر موصوف اب ایک اور اچھی جگہ ملازم ہو گئے جہاں پہلے کی نسبت تنخواہ بھی زیادہ ہے اور ہر طرح کا آرام حاصل ہے۔

جوابی کارڈ

بہت ہی آرام دہ شے ہے نہ اس واسطے کہ جواب لکھنے والے کو پیسہ نہیں خرچ کرنا پڑتا کیونکہ جس شخص کے واسطے وقت جیسی قیمتی شے خرچ کی جا سکتی ہے اس کی خاطر ایک پیسہ خرچ کرنا کیا مشکل ہے بلکہ اس واسطے کہ جواب لکھنے میں وقت بچ جاتا ہے کارڈ منگوانا نہیں پڑتا اُدھر سے خط آیا اِدھر سے فوراً جواب لکھا گیا جو صاحب جلد اور ضروری جواب خط چاہتے ہیں انہیں اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اگر مضمون لمبا ہو تو پھر پتہ لکھا ہوا لفافہ ٹکٹ کچھ نہیں لفافہ چاہیئے جس پر پتہ ہو۔

اخبار عالم پر ایک نظر

لاہوری ہندو صاحب لکھتے ہیں۔ اسلامی جوش لگام چاہتا ہے کیا تہذیب کا نمونہ ہے۔ مگر تاہم پنجاب ایڈووکیٹ سے درجہ دوم ہے + ہندوؤں میں بحث ہو رہی ہے کہ ان کا قومی لباس کیا ہے کیا یہ مسئلہ بزرگ سادھوؤں کے طریق عمل سے حل نہیں ہو سکتا۔ جو گنگا و جمنا کے کناروں پر قدیم ہندوازم کا نمونہ ظاہری و باطنی دکھلا رہے ہیں؟ ایک بنگالی اخبار مجوز ہے کہ ایک آل انڈیا پریس کانفرنس بنائی جاوے + لاہور شہر کی کوتوالی اٹھانوے ہزار کو نیلام ہوئی + ڈاکٹر خادم حسین صاحب اخبار قیصر ہند میں تحریک کرتے ہیں کہ مسلمان اگر کثرت ازدواج کے مسئلہ پر عمل کریں تو ۶ کروڑ سے ہیں کروڑ بن سکتے ہیں بات تو معقول ہے بشرطیکہ ہمارے ملک کی خواتین مکرمہ سکینۃ النساء کا سا دل گردہ رکھتی ہوں + ہمعصر آریہ گزٹ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر پر اعتراض کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ اسلام پسند نہیں کرتا کہ غیر مذاہب کے معبد گرائے جاویں اس پر آریہ صاحب محمود اور علاؤالدین کے حملوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ شاید آریہ صاحب کو معلوم نہیں کہ محمود اور علاؤالدین کے جنگ ایسے ہی تھے جیسا کہ خود ہند میں راجا لوگ ایک دوسرے پر حملے کر کے ان کے شہروں کو مسمار کرتے تھے یا زیادہ سے زیادہ ایسے جیسے کہ آریاؤں نے ہند کے اصلی باشندوں پر غالباً احکام وید کے ماتحت کئے اخبار آریہ گزٹ میں ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ہندو دہرم کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ کئی دہرموں اور متوں کی ایک کھچڑی ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں کو ہندوازم کی تعریف میں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ آریہ بیچارے تو اب توبت کو قائم کرنے کی خاطر وید مل کا ماننا بھی ضروری قرار نہیں دیتے اور بتوں کی پوجا بھی ہندوازم میں جائز رکھتے ہیں مگر کوئی جامع مانع تعریف کسی سے بن نہیں آئی۔ ایک تعریف ہمارے خیال میں آئی۔ جو موجودہ ہندو پریس کے اسپرٹ کے مطابق حال ہے شاید کسی کو پسند آجائے عرض کر دیتے ہیں "ہندو ہندوستان کا وہ باشندہ ہے جو اپنے جسم جان مال دہرم سے مسلمانوں کو نیچا دکھانے میں جدوجہد کرتا رہے" + افغانی اور بعض دیگر اسلامی اخبار ساعی ہیں کہ مسلمانوں میں عربی زبان کے لکچرار ہوں قادیان میں حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کے زیر تربیت ایسی ایک انجمن ایک عرصہ سے قائم ہے۔ جو عربی زبان میں تقریر کرنے کی مشق کر رہی ہے ہر ایک عرب جو قادیان میں آتا ہے وہ اس بات کو معلوم کر کے حیران رہ جاتا ہے کہ یہاں کے اکثر نوجوان عربی زبان کو بخوبی سمجھ اور بول سکتے ہیں + مراکو میں ایک اور دعوے دار تخت پیدا ہوا۔ فرانسیسی فوج سے جنگ ہے + شاہ جاپان سخت بیمار ہے + لارڈ کریو نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہندیوں کو سوارج نہیں مل سکتا مسٹر گوکھلے کہتے ہیں کوشش بدستور جاری رکھی جائے گی۔ ہمت ہو تو ایسی + حاجی محمد اسحق خاں صاحب علیگڑھ کالج کے نئے سکرٹری منتخب ہوئے + پنجاب میں کمسن قیدیوں کی اصلاح کے واسطے ان کی قید کے آخری حصہ میں یسوعی مشنریوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ جہاں کہیں مشنری ان کے اصلاحی انتظام کے واسطے کوئی نو آبادی قائم کر سکیں۔ یہ قانون مکتی فوج کے افسر کی تحریک سے پاس ہوا۔ دنیا کو یسوعی بنانے کے واسطے کس قدر جوش سے کام لیا جا رہا ہے۔ کوئی حیلہ جائز یا ناجائز اُٹھا نہیں رکھا جاتا ہے اگر ہندو مسلمان ایسی نو آبادی کا انتظام کر سکیں تو گورنمنٹ اس پر بھی غور کرنے کو طیار ہے مگر مسلمانوں میں اتنی ہمت نہیں اور ہندو بچے عموماً پیدائشی سیانے ہوتے ہیں وہ جیل کب جاتے ہیں + ایک صاحب راجپوت گزٹ میں جاپانی عظمت کا راز ان کی زندہ دلی۔ روزانہ کئی بار غسل سادہ غذا۔ صاف ہوا۔ فلدش۔ کھلے کپڑے اور سبزی خوری میں بتلاتے ہیں۔ آخری بات تو درست نہیں معلوم ہوتی باقی سب مفید باتیں ہیں + کلکتہ میں ایک گروہ نے پادریوں پر حملہ کیا۔ پادری بھی سخت زبانی سے باز نہیں آتے۔ جہاں جاتے ہیں ان کی وجہ سے کچھ نہ کچھ فساد ہی پھیلتا ہے۔ تب ہی تو ان کے فتنہ سے بچنے کے واسطے اسلام میں ایک دُعا سکھلائی گئی ہے۔

وصیت کنندوں کو اطلاع

جب کوئی موصی صاحب اپنی وصیت میں روپے دفتر محاسب میں ارسال فرماویں تو ان کی تشریح اپنے خط یا کوپن میں ضروری فرما دیا کریں تا صحیح اور درست اندراج ہوتا رہے آمد پر جو حصہ وصیت ہو وہ حصہ آمد ہو گا اور جو جائداد پر حصہ وصیت ہو وہ آمد وصایا ہو گا اگر کوئی زائد امر دریافت طلب ہو تو دفتر مقبرہ بہشتی سے دریافت فرما لیں اور اپنے نام نامی کے ساتھ اپنی وصیت کا نمبر حوالتاً ضروری تحریر فرما دیا کریں۔ شیر علی عفی اللہ عنہ ۲۳/۷/۱۲

بصیرہ کے ایک طالب علم محمد ایوب پسر مخدوم محمد صدیق

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت دس روپے ہے اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

ضرورت مؤذن

مسجد احمدیہ کپورتھلہ کے واسطے ایک مؤذن کی ضرورت ہے، درخواستیں آئیں۔ بنام منشی حبیب الرحمن صاحب بمقام حاجی پورہ متصل پھگواڑہ ضلع جالندھر

ایک نہایت مجرب دوائی

مویشیوں اور اسپوں کی مفصلہ ذیل بیماریوں کے واسطے مویشیاں گل گھوٹو۔ سوج۔ زہرباد۔ سٹ۔ کم خوری وغیرہ۔ اسپاں۔ زہرباد کنار۔ کڑکڑی۔ بخار وغیرہ۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ خوراک ۱۰؍ احباب فائدہ اُٹھا دیں۔ بذریعہ وی پی منگوائیں ملنے کا پتہ۔ شیخ نور احمد۔ مہتمم کتب خانہ [illegible]

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ ۱۴/۵

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے - آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید ہے - یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند امراض چشم کے لئے مفید ہے
قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عا - قسم دوم عہ قسم سوم عہ
اصلی ممیرہ جس کی اصلی قیمت عہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت سے فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے -

ترکیب استعمال - ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح یک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے -
یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو اُن کے لئے بہت مفید و مجرب ہے -

المشتہر
احمد نور - کابلی مہاجر - سوداگر قادیان (گورداسپور)

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے -
"مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے
بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت قسم اوّل ۱۲ تولہ - قسم دوم ۸ر تولہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی - سیاہ اور سفید ماشی - ریشمی اور سوتی - بسری - صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۱۲/۵

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے - یہ عرق گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۴ر - محصول ۵ر

عرق پودینہ

یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے تیار کیا گیا ہے - اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولائت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کیلئے یہ نہائت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - پیٹ کا درد بدہضمی - متلی - اشتہاء کا کم ہونا - ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

چشمۂ زندگی ۹/۱۴

ن کی متفقہ آواز بلند - قابل غور !!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں - یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے - مہتہ سیتارام دت - وید کویرجن صدر بازار - راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے - مجھے بڑی خوشی ہوگی - اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے -

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں - رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہائت ہی ضروری اور مفید تھے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا - خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا -

حاذق الملک بہادر حکیم محمد اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی ہیں نے چشمہ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی - لائق مؤلف اس کے جمع کرنے میں مخلص محنت سے کام لیا ہے

نوٹ (۲۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین - قیمت عہ - محصول ۳ر - دو جلد پر محصول معاف - چار جلد پر بیس صدی کمیشن -

آلۂ دستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں بدہضمی - قبض دائمی - زنانہ و مردانہ امراض - بواسیر - یرقان - دمہ - تپ دق بخار - سردرد - زکام وغیرہ کے لئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے - مفصل واقفیت کے لئے چھوٹے سائز کی دو سو صفحہ کی مجلد کتاب **شودھن ودھی** قیمتی ۴ر منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ -

تجربات - **جناب سعد اکرم خان صاحب - تحصیلدار - جموں** لکھتے ہیں - ایک عدد دستی جنتر آپ سے منگوایا تھا - جیسی صفت تھی ویسے ہی پایا - ایک آلہ اور ارسال کریں -
حکیم رسول شاہ بھون (جہلم) آپ سے حال ہی میں آلہ منگوایا اُس نے کئی جانوں کو بچایا -
حکیم تاراچند - زبدۃ الحکما - گجرات - آپ سے دو عدد آلہ منگوائے تھے بچوں سے بوڑھوں تک کو نہائت مفید ہے -
لالہ رلارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ - ایک دستی جنتر اور بھیجیں - واقعی بڑی مفید چیز ہے -
مکمل سامان اعلیٰ قسم - قیمت پانچ روپیہ - محصول ۱۲ر

پتہ - مہتہ سیتارام دت - وید کویرجن - آدتیہ اوشدھالہ - صدر بازار - راولپنڈی

Reg. No. L. CCLXXXVIII
اخبار بدر۔ قادیان
بخدمت منشی کرم الٰہی صاحب
Lahore

۔۔۔پلور۔ خریدار نمبر ۲۹۱۳
ڈرافسمین
پہ چابک سواران
لاہور

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ [illegible]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

[illegible] وانتم اذلۃ

۲۳ شعبان سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ و [illegible] اگست سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۵ ساون سمت ۶۹

عام قیمت
ضمیمہ درس قرآن مجید

پیشگی عا۳ر
قرآن مجید
چار روپے پیشگی

جلد ۱۲
نمبر ۵

Registered No. L. CCLXXXVIII
بروز جمعرات
اڈیٹر
محمد صادق عفی اللہ عنہ

از [illegible] ہدایت صبح و صفا برآمد — وز مطلع سعادت شمس الضحیٰ برآمد

یعنی امام برحق عیسیٰ مسیح مرسل — مہدی دور آخر بدر الدجیٰ برآمد

نور الیقین و ایمان افزود نور دین را — زاں در سواد عالم نور و ضیاء برآمد

آں صادق صدوقاں ملہ چہاردہ شد — زاں بدر صادقاں را [illegible] برآمد

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت میں راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقیں — آنچہ در قرآن بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بفضلہ وکرمہ بخیر وعافیت ہیں۔ اور اہل بیت مسیح موعودؑ ہیں ہر طرح سے بخیریت ہے + عزیزان عبدالحی وعبدالسلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب بخیریت کشمیر پہنچ گئے ہیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے بخیر وعافیت رکھ اور بخیر وعافیت واپس لاوے + حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے اپنے اہل بیت سمیت بخیریت کوہ مری پر تبدیل آب وہوا کے واسطے مقیم ہیں + حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہہ میں مقیم ہیں + مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۰۔ اگست کو اور مدرسہ احمدیہ ۱۱۔ اگست کو موسمی تعطیلات کے واسطے بند ہوگا + وفد دکن کے ہر سہ ممبران بخیریت اپنا کام کر رہے ہیں۔ بنگلور سے جو تار آئے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ ہمارے وفد کو خدا کے فضل سے بہت عزت حاصل ہو رہی ہے پہلے کچھ مخالفت ہوئی تھی۔ جو خواجہ صاحب کے پہلے ہی لکچر سے مٹ گئی یہاں تک کہ خواجہ صاحب موصوف کو کانفرنس کا پریزیڈنٹ بنایا گیا۔ اللھم زد فزد + سید عبدالحی عرب صاحب آج کل سندھ میں ہیں۔ غالباً جلد واپس تشریف لا دینگے سندھ میں ایک جگہ پیر جھارا نام ایک بہت بڑی گدی ہے وہاں کے سالانہ جلسہ پر جب ہزاروں لوگ موجود تھے عرب صاحب نے سلسلہ کی تبلیغ کی اور پیغام الٰہی سب کے کانوں تک بدلائل وبراہین پہونچا دیا۔ سب نے توجہ سے سنا اللہ تعالےٰ عرب صاحب کو جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے ایسے خوفناک مقام پر بھی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کھایا۔

وانّہ لعلم للساعۃ کے کیا معنے ہیں ؟

انّہ لعلم للساعۃ میں یہ دعوے نہیں کیا گیا کہ ضرور ضمیر قرآن مجید ہی کیطرف پھرتا ہے اس کے بغیر ہرگز کسی طرف پھیرنا جائز نہیں:

بلکہ تفاسیر کے ایک قول کو ترجیح دی گئی ہے۔ انہ کا ضمیر قرآن شریف کی طرف پھیرنے کا دعوے ہماری ایجاد نہیں بلکہ تفسیروں میں ایسا لکھا ہے۔ میں حوالہ عرض کرتا ہوں۔ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۸۰۱ میں ہے۔

قال الحسن وجماعۃ وانہ یعنی وان القرآن

یہ قرآن ہے پھر آگے وجہ لکھی ہے اسلئے کہ قرآن قیامت کے تفصیلی حالات وبتلاتا ہے۔

تفسیر جامع البیان صفحہ ۴۲۲ میں ہے۔ الضمیر للقرآن فان فیہ لدلالۃ علیھا (ضمیر قرآن کے لئے ہے کیونکہ اس کے لئے اس میں دلالت ہے۔

تفسیر غرائب القرآن جلد ۳ میں ہے۔ قیل الضمیر فی وانہ للقرآن وفیہ ثبوت الساعۃ

تفسیر بیضاوی جلد ۵ صفحہ ۴۴۹۔ الضمیر للقرآن فان فیہ الاعلام بالساعۃ۔

تفسیر روح المعانی جلد ۸ صفحہ ۲۶۔ وعن الحسن و قتادۃ وابن جبیر انہ ضمیر فی وانہ للقرآن یعنی حسن۔ قتادہ۔ ابن جبیر سے روایت ہے کہ وانہ کی ضمیر قرآن کی طرف ہے۔

تفسیر مجمع البیان جلد ۲ میں ہے۔ وانّہ یعود الی القرآن

ان حوالوں سے آپ پر کھل گیا ہوگا کہ انہ کی ضمیر کو قرآن مجید کی طرف پھیرنا۔ ہماری ایجاد نہیں بلکہ تمام مفسرین نے بالعموم یہی لکھا ہے اور یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ اس سے پہلے حضرت عیسےٰ کا ذکر ہے اسلئے یہ ضمیر لامحالہ عیسیٰ کیطرف راجع ہونی چاہیئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس سے پہلے ابن مریم اور اس آیت کے مضمون میں فرق نہ ہوتا تو اس کے ساتھ ولما جاء عیسےٰ کی بجائے لما جاء ہی کافی سمجھا جاتا ضمیر کے مرجع کو ظاہر کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ درمیان میں کوئی ایسا ذکر آچکا ہے جس سے پہلے ذکر کا اثر جاتا رہا اور پھر مرجع کو ظاہر کرنا پڑا۔ دوم ساری سورۃ کی ترتیب پر نظر فرماویں کہ انّہ لذکر لک ولقومک قرآن مجید کے بارے میں فرماکر پھر حضرت موسےٰ اور ان کے دشمنوں کی ہلاکت کا ذکر کیا ہے کہ جس طرح ایک نبی کی مخالفت سے وہ ہلاک ہوئے یہ بھی ہلاک ہوں گے پھر ابن مریم کا ذکر فرمایا پھر قرآن مجید کا ذکر کیا کہ یہ خدا تعالےٰ کی آخری کتاب ہے اور یہ قیامت کا علم ہے۔ اور یہی صراط مستقیم ہے اس سے پہلے بھی فاستمسک بالذی اوحی الیک انک علیٰ صراط مستقیم فرماکر بتا چکا ہے کہ قرآن مجید کا اتباع صراط مستقیم ہے یہاں پھر وہی صراط مستقیم فرمایا کہ قرآن مجید اسلئے کہ اسمیں قیامت کے نشانات قیامت کے دلائل۔ قیامت کے احوال ہیں۔ علم للساعۃ ہے پس اے لوگو تم قیامت میں شک نہ کرو اور میری (محمد صلعم) کی ..... کرو یہی صراط مستقیم ہے اسکے بعد پھر عیسےٰ

کا ذکر چھیڑا عیسیٰ کا دوبارہ ذکر چھیڑنے پر ایک نکتہ بیان کیا گیا ہے وہ بھی لکھے دیتا ہوں کہ لما ضرب ابن مریم کا بطور مثیل ذکر کیا جائے (مثل اسی چیز کو کہتے ہیں جو بار بار واقع ہو) مشرک کہتے ہیں کہ تم ہمیں خدا کے حلول کے مسئلہ میں ملزم کرتے تھے اب خود قائل ہوگئے کہ مسیح دوسرے وجود میں حلول کرکے آئے گا اور ہمارے معبود بہرحال [illegible] کہ وہ خدا کے اوتار ہیں اور تمھارے نبی کسی دوسرے ہی کے اوتار ہوئے تو اس کا جواب دیا گیا کہ حلول اور بروز میں بڑا فرق ہے۔ بروز تو صرف کسی کے خوبو پر آنے کا نام ہے لیس وہ آنیوالا ابن مریم تو ایک عبد ہوگا جس پر خدا کا خاص فضل ہوگا وہ تو انسان ہے ہم چاہیں تو فرشتوں کے مثیل بھی تم میں پیدا کردیں۔ بہرحال یہاں قرآن کیطرف ضمیر پھیرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن اگر آپ مسیح کیطرف ضمیر پھیرتے ہیں تو بھی ہمارے عقیدہ پر کوئی زد نہیں پڑتی کیونکہ مسیح کو جو علم للساعۃ کہا گیا ہے تو اس کی وجہ مفسرین نے اسکی بے باپ پیدائش یا اسکے معجزات لکھی ہے نیز انکی بعثت بنی اسرائیل میں اس ساعت کا علم تھی جو بنی اسرائیل پر خوفناک تباہی کیصورت میں ظاہر ہوئی اور ساعۃ کا اطلاق ایسی تباہیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید ہی سے اس کی مثالیں ملسکتی ہیں جیسے کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں ایسا ہی سورہ قمر میں آیۃ ہے سیھزم الجمع و یولون الدبر بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر میں ساعت سے مراد جنگ بدر ہے مسیح کے آنے پر بنی اسرائیل کے گھرانے سے نبوت کا تبدیل ہوکر بنی اسماعیل میں آگئی یہ عظیم الشان انقلاب کہلاتا ہے۔

اور آپ جو کہتے ہیں کہ اس سے پہلے قرآن کا ذکر نہیں اس کے جواب میں میں نے بتا دیا کہ یہ سورۃ شروع ہی قرآن مجید کی عظمت کے ذکر سے ہوئی ہے اور ایک ہی مضمون چلا آتا ہے درمیان میں صرف دلائل کے شواہد دئے ہیں اب آپ بتائیے کہ اس سے پہلے نزول مسیح کا ذکر کہاں ہے ہاں یہ مان سکتا ہوں کہ مسیح کا ذکر ہے سو جب مسیح بوجہ بے باپ پیدا ہونے کے علم الساعۃ بن سکتا ہے تو آپ ایسی چیز کو کیوں دلیل بناتے ہیں جو ابھی ظاہر نہیں ہوئی یعنے نزول مسیح تو ابھی ہوا نہیں اور آپ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ قیامت کے ظہور میں شک لاویں کہ دنیا میں ایسی عجیب منطق بھی ہے کہ قیامت کو ضرور مان لو کیوں؟ کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کو نازل ہونگے پھر یہ لفظ تو علم ہے نہ کہ عَلَم۔ کہ آپ اسے قیامت کا نشان بناتے ہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ عیسیٰ علم الساعۃ ہے اور علم الساعۃ کے بارے

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ

(مرقومہ خاکسار محمد عبد اللہ بوتالوی منشی ضلعداری بیرلوالہ)

بدی کا مقابلہ کرو

۱۳ مارچ ۱۹۱۲ء - فرمایا - ہر بدکار جب اس کی ذرا بھی بات ماننے لگیں تو وہ موقعہ ڈھونڈنے لگ جاتا ہے کہ ہم اُس کو اور بات بھی کسی طرح منوالیں - میں نے جموں میں ہند ولڑکا دیکھا میرے پاس آیا - اس کو ایک سخت بیماری تھی اُس کو میں نے کہا - کہ تم بتلاؤ - کہ کوئی عجیب بات اس شہر میں کیا ہے - تم جو ایسے ہو - تم لوگوں کو کس طرح بگاڑ لیتے ہو - اس نے کہا کہ "میری علوت تھی کہ کسی کا مفت خدمتگار بن جاتا - پھر اس کو بدی پر لگا لیتا - اور اُس سے فائدہ اُٹھاتا - اُس نے ایک لڑکا بے ریش دکھایا - کہ میں اس کے پاس مفت نوکر رہ پڑا - میں رات کو اس کو مٹھیاں بھرنے لگا - اور بدی کی تحریک دے دی جب وہ سمجھ گیا تو جھٹ کھڑا ہو گیا - کہ کوئی ہے؟" میں وہاں سے تیر کی طرح بھاگا اور نکل گیا پھر اب تک میں اُس کے سامنے کبھی نہیں ہوا" وہ کہنے لگا کہ "میں اب بھی اس کو دیکھ کر بھاگ جاتا ہوں" ــــ میں تم سب کو کہتا ہوں کہ جب کوئی بدکار بدی کی ترغیب دینے لگے تو جھٹ اس کے دشمن ہو جاؤ - اللہ کا فضل تم پر ہو - میں چاہتا ہوں کہ تمہارے دوست بُرے نہ ہوں اور ایسے بھی ہوں - جن کے آگے جا کر تم ہاتھ رکھو اور محتاج ہو - بدمعاش لوگ تمہاری کمزور جگہ ڈھونڈتے ہیں - امیروں کو اُن کے نوکر خراب کرتے ہیں - میاں اور سرکار کہہ کہہ کر بڑی مصیبت میں ڈالتے ہیں -

دعا کرانا سنت ہے

۸ مارچ ۱۹۱۲ء - ایک شخص نے عرض کی - کہ میرے دل میں جب کبھی خیال آجاتا ہے کہ حضور کو دُعا کے واسطے عرض کروں تو ساتھ ہی یہ بھی خیال آجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جو سب حال معلوم ہے - پھر دعا کرانے کی کیا ضرورت ہے اس پر فرمایا "پیغمبر صاحب صلعم نے حضرت عمر کو فرمایا تھا جب وہ مکے جانے لگے لَا تَنْسَانِيْ مِنَ الدُّعَاءِ (یعنی مجھے دعا سے نہ بھلانا) وہ کتنے بڑے آدمی تھے اُن سے بڑا تو کوئی نہیں ہو سکتا - بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے مگر دعا بھی اُسی نے بتائی ہے - نمازیں بھی اُسی نے فرمائی ہیں - روزے بھی اُسی نے فرمائے ہیں"

قرآن شریف سائنس کی طرف متوجہ کرتا ہے

۸ مارچ ۱۹۱۲ء فرمایا - ہماری کتاب بڑی عجیب ہے - ہماری کیا - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی - دُنیا کی کوئی کتاب نہیں - جو سائنس کی طرف توجہ دلاتی ہو - قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ اس میں آسمان کی بناوٹ کا ذکر ہے - وَالْاَرْضِ پھر زمین کے بارہ میں سارا علم جیالوجی داخل کر دیا وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ میں علم جغرافیہ آجاتا ہے - وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ اس میں سٹیمر - جہاز - قطب شمالی کی سوئی - سمندر - پانی - ہوا - اور کشتیوں کا علم آجاتا ہے - وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اس میں بخارات اور بارشوں اور نباتات کا علم آجاتا ہے - وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ - اس میں جانوروں کا علم آجاتا ہے - وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اس میں ہوا اور ہوا کی قسموں کا ذکر ہے کاربانک ہیڈروجن وغیرہ موٹی موٹی چیزیں ہیں - علاوہ ان کے اور بھی ہوا میں کئی اجزا ہیں - وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - بادلوں میں روشنی - لچک - ایتھر کا کارخانہ الگ ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری کتاب کسی علم سے نہیں ڈرتی - لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اس میں نشان ملتے ہیں - مگر عقلمندوں کے لئے - وہ کون لوگ ہیں اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ اس میں اب ہی مجھے ایک لطیفہ خیال میں آیا کہ اس موجودہ سائنس پر جسقدر لوگ غور کرتے ہیں - وہ دو قسم کے ہیں - ایک وہ جو اُٹھتے بیٹھتے جب سوچتے ہیں - تو ساتھ ہی خدا کو بھی یاد کر لیتے ہیں ایک وہ جو قدرت الٰہی پر غور کرتے ہیں تو مولا کو بھول جاتے ہیں - یہاں یہ فرمایا ہے کہ اگر تم سائنس پر غور کرو - تو اللہ کو بھی یاد کیا کرو - کیونکہ ایسے وقت میں جو اللہ کا خیال نہیں رکھتے - اُن کو سکھ حاصل نہیں ہوتا - میں نے سُنا ہے کہ جس نے کونین بنائی تھی - اس کو قید کر دیا گیا تھا اس خیال سے کہ اس نے کسی جن کو قابو کر کے اُس سے یہ کام لیا ہے -

درس خواتین سے قیمتی نوٹ

(مرقومہ سکینۃ النسا) قادیان

فرمایا - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ میں جو دعا ہے اگر مقبول ہو جاوے - تو انسان متقی بن جاتا ہے - متقی کی تین صفتیں ہیں : -

(۱) متقی وہ ہے جو غیب سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے -

(۲) جس طرح ہو سکے نماز قائم رکھے اور اسے سنوار کر ادا کرتا رہے -

(۳) اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہے - دینی چندہ دینے میں سست نہ ہو -

فرمایا - فتح مند وہ ہوتا ہے جو اسلام کے پھیلانے میں خود عمل کرنے میں کوشش کرتا رہتا ہے - چاہے ہزار کوئی زور لگائے کہ یہ ہلاک ہو - ذلیل ہو - گروہ اللہ والی جماعت بنانے میں مصروف رہتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کا نام لینے اور خدا کا کلام پہچاننے والی جماعت بن جاتی ہے - تو وہ دنیا سے بُلا لیا جاتا ہے -

فرمایا - جب کوئی بستی یا ملک - گندے بدکار - بدزبان لوگوں سے بھر جاتا ہے تو خداوند کریم ضرور وہاں کوئی اپنا پاک بندہ بھیجتا ہے -

فرمایا چشم معرفت رکھنے والے انسان کو چاہیئے کہ دیکھے تو سہی جہاں کوئی نیا مذہب نکلتا ہے - وہاں کون اور کیسے لوگ اس دین میں داخل ہوتے ہیں آیا گندے - بدزبان - بدکار ہیں یا نیک - جسے یہ پہچان نہیں - وہ ہرگز کوئی نیک بات نہیں سمجھ سکتا اور خدا تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے - پھر نہ وہ حق کے شنوا رہتے ہیں نہ بینا!

فرمایا - دُنیا میں نفاق بہت پھیل رہا ہے مردوں میں - عورتوں میں بے حد نفاق ہے اس وجہ سے عمدہ فیصلہ نہیں ہوتا -

فرمایا - منافق کی نو نشانیاں ہیں - جھوٹ بولے - وعدہ خلافی کرے - خیانت کرے - گندی گالیاں نکالنے والا - معاہدہ کر کے غداری کرنے والا - عشاء کی نماز میں سستی - صبح کی نماز میں سستی - عصر کی نماز میں سستی کرنے والا - چندہ نہ دینے والا نہ دلانے والا بلکہ دوسرے کو روکنے والا -

فرمایا - منافق کی مثال مکھی کی طرح ہے یعنی وہ شہد پر بھی بیٹھتی ہے اور پاخانہ پر بھی - مگر اس کا تعلق کسی سے نہیں ہوتا یہی حال منافق کا ہوتا ہے -

فرمایا - ناصح تین قسم کے ہوتے ہیں اوّل منافق - جو جو کسی کا مذاق ہو وعظ کرتے ہیں - ہمارے پورانے وطن کا ایک طرف چوری چھوڑ دو کا وعظ نہیں کرینگے دوم - خود بے عمل دوسروں کو بتانا - سوم حق کہنے والا خود حق پر عامل مگر اس پر لوگ اعتبار کرتے نہیں اور کوئی نہ کوئی اعتراض کر دیتے ہیں - تم نیکی سُنانے والے پر اعتراض نہ کیا کرو - یہ بھی قدر کرو - کہ نیکی بتاتا ہے - اعتراض کر کے اپنے آپ کو گنہگار نہ بناؤ -

فرمایا جب گھروں میں داخل ہو السلام علیکم ضرور کہہ لیا کرو اس سے برکتیں نازل ہوتی ہیں -

فرمایا - سبت آرام کو بھی کہتے ہیں اور ہفتہ کو بھی گر آرام ملنے سے تو خدا بھول جاتا ہے - غریبی بھی شامت ہے کہ نیک اعمال کی فراغت نہیں ملتی مگر میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ادھر جمعہ آیا اور ادھر عورتوں نے

رمضان المبارک کے اوقات

رمضان المبارک	تاریخ ماہ انگریزی	قادیان میں طلوع صبح صادق گھنٹہ	منٹ	غروب آفتاب گھنٹہ	منٹ
۱	اگست ۱۶	۴	۳۵	۶	۵۹
۲	۱۷	۴	۳۶	۶	۵۸
۳	۱۸	۴	۳۶	۶	۵۸
۴	۱۹	۴	۳۷	۶	۵۷
۵	۲۰	۴	۳۸	۶	۵۶
۶	۲۱	۴	۳۸	۶	۵۶
۷	۲۲	۴	۳۹	۶	۵۵
۸	۲۳	۴	۴۰	۶	۵۴
۹	۲۴	۴	۴۱	۶	۵۳
۱۰	۲۵	۴	۴۱	۶	۵۳
۱۱	۲۶	۴	۴۲	۶	۵۲
۱۲	۲۷	۴	۴۳	۶	۵۲
۱۳	۲۸	۴	۴۴	۶	۵۱
۱۴	۲۹	۴	۴۵	۶	۵۰
۱۵	۳۰	۴	۴۶	۶	۴۹
۱۶	۳۱	۴	۴۷	۶	۴۸
۱۷	یکم ستمبر	۴	۴۸	۶	۴۷
۱۸	۲	۴	۴۹	۶	۴۶
۱۹	۳	۴	۵۰	۶	۴۵
۲۰	۴	۴	۵۱	۶	۴۴
۲۱	۵	۴	۵۱	۶	۴۴
۲۲	۶	۴	۵۲	۶	۴۳
۲۳	۷	۴	۵۳	۶	۴۲
۲۴	۸	۴	۵۴	۶	۴۱
۲۵	۹	۴	۵۴	۶	۴۱
۲۶	۱۰	۴	۵۵	۶	۴۰
۲۷	۱۱	۴	۵۶	۶	۳۹
۲۸	۱۲	۴	۵۶	۶	۳۹
۳۹	۱۳	۴	۵۷	۶	۳۸
۳۰	۱۴	۴	۵۸	۶	۳۷

یہ وقت ریلوے ٹائم سے ہے۔

مُبارک ماہ رمضان

اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاشقانہ عبادت کا مہینہ مومنین مخلصین کے واسطے بہت قریب آرہا ہے۔ غالباً اگلا اخبار چاند کی پہلی کو شائع ہوگا۔ اگر بدھ کی شام کو چاند دکھائی نہ دیا تو پہلا روزہ جمعہ کے دن ہوگا۔ عبادت رمضان کے تمام قواعد کو جناب اکمل صاحب نے اپنی کتاب الصیام میں درج کر دیا ہے۔ اور اکثر دوست اسے منگوا کر پڑھ چکے ہیں۔ اوقات سحر وغیرہ اسی اخبار میں درج کئے جاتے ہیں مگر یہ اوقات قادیان کے ہیں۔ مشرق و مغرب کی سمت میں رہنے والے احباب اپنے فاصلے کے مطابق اس پر چند منٹ گھٹا بڑھا لیں۔ شمال جنوب میں فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً جو وقت یہاں ہے۔ قریباً وہی وقت اجمیر میں ہوگا۔ لیکن کانپور۔ پشاور کے اوقات میں فرق پڑ جائیگا اور خیال رکھنا چاہئیے کہ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں۔

یہودی بھی روزے رکھتے تھے عیسائی بھی پہلی صدیوں میں تو سب روزے رکھتے تھے اور رومن کیتھالک اب بھی کچھ رکھتے ہیں۔ کتاب تعلیم حوارین میں صاف حکم ہے کہ ہر بُدھ اور جمعے کے دن روزہ رکھو۔ دیکھو انسائیکلو پیڈیا برطانیہ صفحہ ۲۰۲ جلد ۲۳ دہم اڈیشن مگر فرقہ فراخاں کے عیسائی نہیں رکھتے۔ وہ کہتے ہیں۔ یسوع نے ختنہ کرایا ہمیں ضرورت نہیں۔ یسوع نے روزے رکھ چھوڑے۔ اب ہمیں ضرورت نہیں۔ کاش کہ اس پر ایک فقرہ اور بھی بڑھایا جاتا۔ کہ یسوع نے روٹی کھالی اب ہمیں ضرورت نہیں۔

غرض روزوں کی عبادت کم و بیش ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں رائج ہے۔ لیکن سب سے عمدہ اور اعلیٰ اور افضل اصلی طریق وہی ہے جو اسلام نے سکھلایا ہے۔ جو شخص اللہ کے واسطے بارہ ماہ میں سے ایک ماہ اپنے نفس پر قابو پانے کی ریاضت کریگا اس کے باقی گیارہ ماہ بھی اسی ثواب میں شمار ہوں گے۔

اس زمانہ میں سب لوگوں کو یورپ کی آواز بہت پسند اور صحیح معلوم ہوتی ہے اس لئے اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اب یورپ کے بعض بڑے بڑے لائق ڈاکٹروں نے ایسے شفاخانے بنائے ہیں۔ جہاں تمام بیماریوں کے علاج صرف روزوں کے ذریعے سے کئے جاتے ہیں۔ ان ڈاکٹروں کا دعویٰ ہے کہ روزہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے۔ جس سے بدن کا ہر ایک زہر دفع ہو جاتا ہے اور تمام بیماریاں رفتہ رفتہ زائل ہو جاتی ہیں۔

چاہئیے کہ ہمارے بھائیوں کے روزے رسم و رواج کے طریق پر نہ ہوں۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ہوں۔ ہر شخص روزوں میں اپنی حالت کی خاص اصلاح کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی بدیوں کے چھوڑنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی عادت ڈالے۔ ہر ایک جھگڑے اور فساد سے بچتا رہے۔ اتقوا اللہ یا عباد اللہ فی اقامۃ حدود اللہ۔

کتاب الصیام

مؤلفہ قاضی اکمل صاحب۔ روزوں کے متعلق تمام ضروری احکام اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ماہ رمضان سے قبل ایک بار اس کتاب کو پڑھ لینا انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ قیمت فی نسخہ ار محصول ڈاک ۱ر چار نسخے اکٹھے منگوائے جائیں تو محصول ڈاک معاف۔

میرے احباب

کو معلوم رہے کہ حضور امیر المومنین رض کی سوانح کی تسوید و تسطیر و ترتیب کا کام الحمد للہ بہت کچھ ہو چکا ہے۔ ایک روز جبکہ میں حسب معمول کاغذ اور پنسل لیکر خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ "آپ کا اشتہار بدر میں میں نے پڑھا کہ ہم کتاب کو آگرہ یا کانپور میں ایسا اچھا چھپوائیں گے ... . گویا آپ کتاب کو بُت بنانا چاہتے ہیں ... ... اتنے بڑے اہتمام کی کیا ضرورت ہے" پھر فرمایا "اب صرف قادیان کے حالات رہ گئے ہیں۔ اُن کو سب جانتے ہیں۔ کسی سے پوشیدہ نہیں خیر ہم وہ بھی لکھوا دیں گے مگر ابھی چند روز صبر کرو۔ درمیان میں تعطیل بھی ضروری ہے۔ دیکھو لڑکوں کو سالانہ چھٹیاں ہوتی ہیں۔ ہم نے ایک مرتبہ سالانہ چھٹیوں کے موقعہ پر اُن کو بتایا تھا کہ یہ تعطیل نہائت ضروری ہے۔ تعطیل سے قویٰ میں قوت پیدا ہوتی ہے اور دماغی نشو و نما میں ترقی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے بھی اس کو اپنے قانون قدرت میں ضروری قرار دیا ہے۔ درختوں میں اگر خزاں نہ ہو تو بہار نہ آئے۔ کچھ عرصہ تک بے برگ و بار رہ کر پھر بڑے زور سے اُن میں پتے اور کلیاں نکلنی شروع ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک نکتہ ہے اس کو سمجھو اور غور کرو۔ اور کچھ روز صبر کرو" پس احباب مطلع رہیں کہ اب تک میری ہمت نہیں پڑی کہ حضور رض سے عرض کروں۔ وہ خود ہی جب چاہیں گے شروع کرا دیں گے۔ احباب یہ خیال نہ کریں کہ میں سوانح عمری کے کام سے بالکل فارغ بیٹھا ہوا چھٹی منا رہا ہوں۔ میں نے اس چھٹی میں سوانح عمری کا ایک مقدمہ لکھ لیا ہے۔ جس میں دعا۔ حمد و نعت۔ ایک نظم کے علاوہ فن تاریخ پر ایک دلچسپ بحث۔ کچھ ضروری باتیں حضور امیر المومنین رض کا شجرۂ نسب (جو بدر سے لیا گیا ہے) لکھکر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو کتابوں سے وہ کلمات طیبات بھی جمع کر دیئے ہیں جو حضور مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین کی نسبت ارقام فرمائے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے مذکورہ بالا سطور کی اشاعت اس لئے ضروری سمجھی کہ احباب سوانح عمری کے متعلق مجھ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کب تک شائع ہوگی۔ یقین ہے کہ

مجھ
مجھ میں ہرا
آسان طری
اور عجیب مما
فقرے آپ
مجھ میں درج
کی مخالف ہم
ہتھیار بیا
زلیخا و درخشہ
خط و کتابہ
ادب۔ تاری
عرفی کے نمو
ہر محکمہ ہر مو
کھانا وغیرہ
کارآمد محاور
موقعے کے وا
ضرب المثل و
کام آنے گرا
گردان جمیع
ترجمہ قواعد
سے اردو قابل
رہنمائے تر
ترجمہ انگر
انگریزی بول
انگریزی
تسہیل تر
رسالہ انگا
اصلی کو کئ
دُنیا کی سیر
ہمان طبی
مجربات گ
گھر کا شفا
زدوث ح
ایم۔ ڈی

ضرور پڑھو

یک تلفظ کے معنے و تلفظ اردو۔
ہے اور صدہا انوکھے الفاظ الفاظ
ورے اور ہرایک قسم کی بولچال کے
کو ملیں گے۔ مفصلہ ذیل معلومات
یں ڈکشنری۔ الفاظ ہر قسم مشابہ
ی۔ ذو معنی۔ مذہب۔ سواری۔
ی۔ اوزار علوم پیشے۔ جسم۔ مکان
، وغیرہ کے متعلق ہزاروں الفاظ نام
ن۔ چٹھی لکھنے کے قاعدے۔ القاب
بھنی سکول وملازمت۔ تجارت وغیرہ
ہر قسم بول چال کے فقرے اور مذ
ح کی گفتگو۔ بازار۔ کچہری۔ سفر۔ بیماری
بوٹے چھوٹے جملے بات چیت میں
ے پانچسو الفاظ محاورے جو خاص
سطے ہیں محاورہ کے استعمال کا طریق فقرے
ہو جو عام بولچال میں استعمال ہوتے ہیں
م حروف کا میلان۔ تلفظ لفظوں کی
کیر و تانیث۔ صفت وغیرہ کے فرق
ورتالیت سہل تر اردو سے انگریزی اور انگریزی
یہ میرا نام انگلش ٹیچر ہے قیمت صرف
جمہ ——— ۸ر
ی ——— ۴ر
پال ——— ۴ر
اوات ——— ۴ر
جمہ ——— ۴ر
گرامر ——— ۴ر
ستر ——— ۴ر
——— ۴ر
——— ۴ر
——— ۱۲ر
——— ۱۲ر
بار ضرور دیں فہرست کتب مفت
ہری پال بک ایجنسی کنجاہ پنجاب

وہ اب خود ہی اندازہ فرالیں گے۔ جسقدر کام ہو چکا ہے (اور بہت ہو چکا ہے) وہ اس قابل ہے کہ پریس میں دیدیا جائے۔ حضور رض نے توجہ فرمائی تو ہفتہ عشرہ سے زیادہ کا کام کتاب کے مکمل ہونے میں باقی نہیں معلوم ہوتا۔ حضور امیر المومنین نے بدر میں میرے اشتہار کو ایک خاص وجہ سے ناپسند یا غیر ضروری ٹھہرایا جس کا ذکر اوپر ہوا۔ اور میں خود بھی اس لئے پچھتایا کہ ع

بات بھی کھوئی التجا کرکے

صرف اس قدر دوستوں نے جو میرے ہاتھ کی انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اور جن کے ناموں کی فہرست شکریہ کے ساتھ اپنی کتاب کے کسی صفحہ پر درج کر سکتا ہوں۔ میری اس گذارش پر التفات فرمایا ہے اور خوشی اس بات کی ہے کہ اُن میں کوئی متمول اور پیسے والا آدمی نہیں۔ ان میں سے اگر کوئی ایک یا سب کے سب بھی کتاب کی اشاعت کے توقف سے کبیدہ خاطر ہوں تو الحمدللہ میں سب کی پیشگی آئی ہوئی رقم بخوشی واپس کرنے کو تیار ہوں ہاں افسوس اس امر کا ہے کہ احمدی احباب نے اپنے اس شوق اور جوش کا اظہار نہیں فرمایا جس کی ان سے توقع تھی۔ بہرحال جو کچھ ہوا بہتر ہوا۔ زمانہ جاہلیت کی لکھی ہوئی ایک غزل کا ایک شعر یاد آگیا جس کو بغیر لکھے رہا نہیں جاتا ؎

اُٹھا سکتے نہیں اب بار احساں
رہیں یونہیں الٰہی ناتواں ہم

وہ میری کمزوری تھی اور خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلانا چاہتا ہے جیسا کہ اُس نے ہمیشہ ہر موقع پر میری امداد فرمائی ہے۔ الحمدللہ مجھ کو اب کوئی فکر نہیں ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ خود ہی سب کام کا بندوبست فرماویگا۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

راقم
اکبر شاہ خان نجیب آبادی۔ دارالعلوم۔ قادیان۔ ۲۹ جولائی ۱۹۱۲ء

علاج طاعون

جناب حکیم احمد کلام صاحب فرماتے ہیں کہ موسم طاعون میں پرند بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ ہوا میں مادہ آتشیہ۔ برقیہ ردیہ تعفنیہ منتشر ہو جاتا ہے جس کا سبب مرے ہوئے چوہوں کے انجرات غلیظہ ہیں۔ ان چوہوں کی موت کا سبب وہ مادہ سمیہ آتشیہ ہے جو لوگوں کے پیشاب سے نالیوں کے اندر گھستا ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں بوجہ کثرت طوائف وزنا، سوزاک۔ آتشک وغیرہ بہت ہوتا ہے اس واسطے مادہ سمیہ بہت بڑھ گیا ہے۔ مادہ میں ہیجان قوی ہو کر گلٹیاں حارہ لذاعہ مغابن میں پیدا ہو کر بخار شدید کے ساتھ ہلاک کر دیتی ہیں۔ مادہ لذاعہ حارہ مع الحرارت نہ ہو تو فقط بد پیدا ہوتا ہے اس زمانہ میں طوائف کی کثرت نے لوگوں کو گمراہ بنا کر ایک ہادی کا محتاج بنا دیا ہے۔ اس زنا کاری کا علاج تدبیر محال ہے جب تک لوگ ایک برگزیدہ خدا کے پاک تعلقات سے پاک قوت کی امداد حاصل کرکے بلندی پر چڑھنے کی ہمت نہ حاصل کریں۔

ظہیر الدین اروپی صاحب

کی معافی کے متعلق پہلے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح رض کا خط چھپ چکا ہے اس اثنا میں برادر ظہیر الدین صاحب خود بھی یہاں تشریف لائے تھے۔ حضرت نے اظہار خوشنودی میں جو تحریر ان کو دی ہے۔ وہ بھی حضرت کی اجازت سے درج اخبار کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم
اما بعد

میاں ظہیر الدین اپنی غلطی سے پشیمان ہیں فیغفر اللہ لی ولہ ولا تثریب علیہ الیوم میں اس کے اس رجوع پر بہت خوش ہو گیا جزاہ اللہ جزاء اللہ احسن الجزاء

نور الدین ۲۹ جولائی ۱۹۱۲ء

المفتی

بے کار روپے پر زکوٰۃ

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر ایک رقم پر اس سال زکوٰۃ ادا کی جائے اور اگلے سال پھر وہ روپیہ بے کار پڑا رہے تو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ فرمایا شریعت اسلام میں جائز نہیں کہ انسان اپنے روپے کو بے کار رکھ چھوڑے اس واسطے زکوٰۃ ضروری ہے۔

حق مہر

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ ایک مرد اپنی عورت کو طلاق نہیں دینا چاہتا۔ لیکن عورت کے رشتہ دار طلاق لینے کے خواہشمند ہیں۔ اس صورت میں مرد پر مہر کا ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اس صورت میں مرد کو مہر قطعاً نہیں دینا پڑتا بلکہ مرد کچھ لے لے تو بھی جائز ہے

اعلیٰ درجہ کی صاف شدہ

سلاجیت

قیمت مبلغ عہ روپے فی تولہ
بدر ایجنسی سے طلب کریں

مذہب منصور

اللہ تعالیٰ کی ہستی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہائت محنت سے ترتیب وار ۲۲۴ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں۔ قابل دید ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۵ر ملنے کا پتہ:۔
بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت دس روپے ہے اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

ایک نہائت مجرب دوائی

مویشیوں اور اسپوں کی ذیل کی بیماریوں کے واسطے۔ مویشیان گل گھوٹو۔ سوج۔ زہرباد۔ سٹ۔ کم خوری وغیرہ۔ اسپان زہرباد۔ کنڈ کرڑ کرڑی۔ بخار وغیرہ۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ خوراک عہ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بذریعہ وی۔ پی منگوائیں۔
ملنے کا پتہ:۔
شیخ نور احمد مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے۔ بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے ۲۰ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔
ملنے کا پتہ
بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور
میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

الخطبہ ایک سیدہ خاتون کے واسطے ایک نوجوان کی جو شرعی عادات میں صحیح ہو تلاش ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

در تہنیت ظہور مبارک حضرت خاتم الخلفاء و مروّج احکام حضرت خاتم الانبیاء مسیح موعود و مہدی مسعود روحی و روحنا لتربتہ الفدا در قادیان دارالامان عرض شد

آجکل یہاں ایک ہروی شاعر متخلص بہ صدیق تشریف فرما ہیں۔ ان کی نکتہ سنجی کا کچھ نمونہ ہدیہ ناظرین ہے۔ اڈیٹر

مقتدائے انس و جاں آمد پدید — پیشوائے این و آں آمد پدید
فیض فیاضی ز دیوانِ ازل — بر کہ ہر پیر و جواں آمد پدید
نور اشرقی ز خلاق زمن — (برچہ) بر چہ؟ بر اہل زماں آمد پدید
حامل اسرار وحی ایزدی — بر زمین از آسماں آمد پدید
معجزِ آیاتِ غیب سرمدی — باضمیر نکتہ داں آمد پدید
واصل کوئے فنا شد جلوہ گر — حاصل کون و مکاں آمد پدید
قیرواں تا قیرواں از خلق او — مشک و عود و ضمیراں آمد پدید
ملک دیں را حکمراں شد جلوہ گر — سرّ حق را ترجماں آمد پدید
راز دل را رازداں شد آشکار — ملک جاں را قہرماں آمد پدید
ز دبسے بیرنگ نقاش قضا — تا چنین نقش از میاں آمد پدید
نقش مقصود اوست دین برنگہا — بر سبیل امتحاں آمد پدید
صورتِ فیض ازل شد جلوہ گر — معنی سترِ نہاں آمد پدید
آنچہ را در آسماں میجست دل — بر زمیں خوش ناگہاں آمد پدید
احمدے در ہیکلش روح مسیح — بر علی رغم خساں آمد پدید
راست گویم بر زمیں از آسماں — ناگہاں جبریل ساں آمد پدید
گو نہاں شو از نظر باغ جناں — غیرت باغ جناں آمد پدید
تہنیت را یک بیک گوئید خلق — عارف آں بے نشاں آمد پدید
آنچہ بر زندیشہ آمد آشکار — آنچہ بیروں از گماں آمد پدید
آنچہ می گفتیم وصف حضرتش — می نیاید در بیاں آمد پدید
گفتن صدیق بیش ازاں خطاست — کاینچنیں یا آں چناں آمد پدید
مختصر گویم ہر آں رحمت کہ بود — در سحاب ستر آں آمد پدید
شد جواں اسلام رونق یافت دیں — مایۂ امن و اماں آمد پدید
بر خلافت نورِ دین یحییٰ صفت — رہنمائے امتاں آمد پدید
روز و شب ساعی بود در امر حق — بر نجاتِ عاصیاں آمد پدید
از تقا و صدق چوں صدیق وقت — بر خلافِ منکراں آمد پدید
شرق و غرب از فعل و قولش مستفیض — میخ چشمِ جاہلاں آمد پدید

در صفِ روباہ بچنگال کلام
الغرض شیر ژیاں آمد پدید

اقل الفقراء محمد صدیق الانصاری شافعی ہروی
تخلص صدیق لقب سراج الشعرا

نکاح والی پیشگوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادرم مکرم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جس قدر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کے جواب خود آنحضور کی تصانیف و افادات میں بیّن طور پر موجود ہوتے ہیں۔ بلکہ علی العموم جس جگہ پر کوئی اعتراض کیا جاتا ہے اسی جگہ اس کا جواب موجود ہوتا ہے۔

مگر افسوس تو یہ ہے کہ اول تو ہم لوگ آنحضور کی کتابیں اور افادات بہت کم پڑھتے ہیں۔ ہماری جماعت میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے۔ جنہوں نے آنحضور کی کل تصانیف و اشتہارات کو اول سے آخر تک غور سے پڑھا ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ایسے لوگ بالکل مفقود ہیں نہیں نہیں! ہیں مگر نسبتاً بہت ہی تھوڑے ہیں۔ اور یہ اعتراضات قریباً ہر ایک احمدی پر کئے جاتے ہیں۔ پس اگر ہم کسی موقعہ پر اس وجہ سے کہ ہم لوگ آنحضور کی تصانیف و تحریرات کو بہت کم پڑھتے ہیں معترض کو لاجواب نہ کر سکیں اور اس پر حقیقۃ الامر کھولنے سے قاصر رہیں تو یہ ہماری اپنی کوتاہی کی سزا ہے نعوذ باللہ منہ۔ اللّٰھم علمنا من لدنک ما جھلنا و ذکرنا ما نسینا۔

پھر اعتراض کرنے والا شخص پیشگوئی کے پورا ہونے کے معیاروں کو نظر انداز کرنا چاہتا ہے اور ایسے طریق پر ان کا پورا ہونا چاہتا ہے جو اس کے خانہ زاد معیار کے مطابق ہو۔ اگرچہ اس سے تمام انبیاء کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور قرآن کریم کی صاف صاف تکذیب ہی کیوں نہ لازم آئے اور معترض کے اس بے جا اقتراح کو تسلیم کر کے ہم لوگ بھی باوجودیکہ قرآن کریم کے مقرر کردہ معیاروں سے بفضل خدا آگاہی رکھتے ہیں کوئی خانہ ناد جواب گھڑنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں حالانکہ یہ سخت غلطی ہے اگر قرآن کریم کے مقرر کردہ معیاروں کے اندر رہیں تو ہمیں ان بے جا اعتراضوں پر دبنا نہ پڑے اور نہ ہمیں اپنے پاس سے جواب گھڑنے پڑیں کیا قرآن کریم میں نہیں لکھا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ کیا یہ آیت قرآن کریم میں نہیں ہے؟

قالوا یا نوح قد جادلتنا فاکثرت جدالنا فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین قال انما یأتیکم بہ اللہ ان شاء وما انتم بمعجزین

کیا یونس علیہ السلام کی پیشگوئی ان کی قوم پر جس رنگ میں پوری ہوئی تھی۔ اس سے یہ سارے اعتراضات رفع نہیں ہو جاتے یا کہ اس کا ذکر ہی قرآن کریم میں نہیں ہے اور کیا یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے؟

احمد بیگ کے داماد کی بابت پیشگوئی پر جو اعتراض انجام آتھم صفحہ ۲۱۱ کی بنا پر کیا گیا ہے اس کا جواب تو وہیں دوسرے صفحہ میں ایسا صاف موجود ہے جسے سن کر ہمارے مخالفوں کو شرمندہ ہونا چاہئے اور وہ جواب یہ ہے "اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جبتک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اس کو بیباک کر دیوے سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اس کو بیباک اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو۔" (حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۳۲ سطر ۹ لغایت ۱۱) پھر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں "فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔ ورنہ اے نادانوں! عادتوں کو جھوٹا مت ٹھہراؤ کہ روسیاہی کے ساتھ مرو گے" (حاشیہ صفحہ ۳۲ س ۲ لغایت ۵) اس سے ثابت ہوا کہ جبتک کہ وہ از سر نو بیباکانہ و مکذبانہ اشتہار نہ دے تب تک ضرور ہے کہ اس سے وعید کی موت تھمی رہے اور ممکن نہیں کہ وہ وعید کی موت سے مرے جبتک کہ وہ یہ شرط پوری نہ کرے پس چونکہ اس نے شرط پوری نہیں کی اس لئے ممکن تھا کہ مشروط پایا جاتا یعنی وہ وعید کی موت سے مرتا یہی نہیں کہ اس نے یہ شرط پوری نہیں کی بلکہ "انجام یہ ہوا کہ وہ بزرگ خاندان جو بانی اس کام کے تھے سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲) فتذکروا یا اولی الابصار۔

اب ہمیں معترضین مہربانی فرما کر جواب دیں کہ کیوں انہوں نے سلطان محمد سے اشتہار نہیں دلایا اور اس طرح سے آنحضور کی پیشگوئی کو پورا کیا کیا آنحضور نے یہ پیشگوئی نہیں کی کہ سلطان محمد کی وعید کی موت حضرت اقدس کی زندگی میں (اس کا مرنا) نہیں آسکتی جبتک کہ وہ بیباکانہ و مکذبانہ اشتہار والی شرط پوری نہ کرے (چنانچہ اس شرط کے نہ پورا کرنے کی وجہ سے حضرت اقدس کی زندگی میں نہیں مرا اور بحمد اللہ پیشگوئی پوری ہوئی) اگر انہیں یقین نہیں تھا کہ پیشگوئی الہام الٰہی کی بنا پر کی گئی ہے۔ تو انہیں چاہئے تھا کہ شرط کو پورا کر کے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کرتے۔ اب انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کیا اور خدا کی باتیں پوری ہوئیں و الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ میں بھی از س ۶ لغایت آخر صفحہ اسی پیشگوئی کو دوہرایا ہے اور تیسرے نکاح کی پیشگوئی اور سلطان محمد کی وعیدی موت کی پیشگوئی کو مختصر ایک ہی پیشگوئی قرار دیا ہے یعنی نکاح ثالث والی کوئی الگ پیشگوئی نہیں وہی داماد احمد بیگ والی پیشگوئی ہے جس کی شرط صفحہ ۳۲ میں مذکور ہو چکی ہے۔ پس جب وہ پوری ہو گئی تو یہ بھی پوری ہو گئی۔ کیونکہ یہ کوئی الگ پیشگوئی نہیں تھی۔

رقم العبد محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

دعا مدد مخدومی مکرمی محبی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے محکمہ سے امتحان کی تیاری کے واسطے تین ماہ کی رخصت حاصل کرکے کوہ مری تلاش لے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ برادر موصوف کی کامیابی کے واسطے دعا کے ساتھ ان کی مدد کریں ضلع لدھیانہ میں ایک صاحب جو ڈاکٹر صاحب کے خاص دوست ہیں بالخصوص توجہ فرماویں۔

سیرت مصطفےٰ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی پاک سیرۃ سب سے اول قرآن شریف ہے۔ پھر احادیث النبی۔ مگر قرآن شریف میں بجز وحی الٰہی اور کچھ نہیں۔ اور احادیث میں سوائے نبی پاک کے کلام کے اور کچھ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ اناجیل کے معاملہ میں جو گڑ بڑی ہوئی ہے وہ قرآن شریف کیا احادیث میں بھی نہیں ہوئی ان ہر دو کتابوں کے بعد سوانح رسول میں کسی کتاب کی کیا ضرورت۔ مگر محبان رسول خدا اپنے کیا بلکہ خدا کے محبوب کی لائف زمانہ حال کے لائف لکھنے کے طریق پر بھی کچھ لکھنے اور پڑھنے کے خواہشمند رہتے ہیں اور اس واسطے کئی ایک سوانح عمریاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زمانہ میں لکھی گئی ہیں جن میں سے ایک تازہ کتاب اس وقت میرے سامنے ہے جو مولوی محمد اسمٰعیل خانصاحب نظامی نے تالیف کی ہے اور منشی حیدر خان صاحب نظامی مہتمم نظامیہ ایجنسی بھیواڑہ والا مزنگ سے بقیمت ۸ ر فی نسخہ مل سکتی ہے۔ بدر کے خریدار تو سب احمدی ہیں یا کوئی غیر احمدی ہیں تو وہ بھی احمدیہ طرز لٹریچر کا مذاق رکھتے ہیں اس واسطے اس کتاب کی سفارش میں اتنا کہنا کافی ہوگا کہ یہ کتاب احمدیہ طرز تحریر کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے لکھنے والے کی محبت رسول ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے سوانح کے واسطے جسقدر ضروری باتیں ہیں سب کو محققانہ رنگ میں اختصار کے ساتھ نبھایا ہے بہت عمدہ چکنا کاغذ لگایا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ کتابت میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ جن کا دوسرے اڈیشن میں خیال رکھنا چاہئیے۔ بہرحال کتاب قابل دید ہے اور مؤلف کی محنت قابل شکریہ ہے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

جاپان کا شاہ میکاڈو راہی ملک عدم ہوا اور دنیا کی بے ثباتی کا سبق اپنے ہمعصر بادشاہوں کو دیگیا۔ امرتسر کے اسکولوں میں طلباء کو ہر ماہ وزن کیا جائیگا کہ کہیں کمزور تو نہیں ہو رہے۔ منشی امداد نبی صاحب تحصیلدار حافظ آباد سے بٹالہ تبدیل کئے گئے ہیں۔ صاحب ملت ایڈیٹر زمیندار پر بعض قومی فنڈوں کے متعلق غبن کا الزام لگاتے ہیں جس پر مؤخر الذکر اپنے حساب کے پڑتال کے واسطے کسی ہندو اڈیٹر کا مقرر ہونا منظور فرماتے ہیں اور ایک پائی کا بھی غبن ثابت ہو تو ایک ہزار روپیہ پیش کرنے کی آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں لاہور کے معزز مسلمانوں کو چاہئیے کہ زمیندار کے دفتر کو دیکھ لیں اور اس بدنامی کو قوم کے سر سے دور کریں۔ ہندوؤں کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ جنگ طرابلس میں کوئی نمایاں تغیر نہیں ہوا مصالحت کے واسطے جو تجویز اخباروں میں پیش کی جاتی ہیں وہ اٹلی کی ذلت اور ٹرکی کی کمزوری کو ظاہر کرتی ہیں۔ بنی غازی کے اطالوی لشکر میں سے دو ہزار سرکش ہو کر گرجہ میں جا چھپے اور جنگ سے صاف انکار کر دیا جس پر ان کو اطالوی کمانڈر نے مجبوراً اٹلی واپس کر دیا۔ لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار بحوالہ صباح تار دیتا ہے کہ اطالوی لشکر نے ساحل طرابلس کے قریب ۱۳ عرب بچوں اور مردوں اور ۲۲ عورتوں اور لڑکیوں کو بکریوں کی طرح ذبح کر ڈالا اور پھر ۱۲ عورتوں کی سخت بیحرمتی کرکے انہیں بھی ہلاک کر دیا۔ علاوہ ان کے ساٹھ کو زخمی کیا بقول نامہ نگار ترکی اخبارات نے سب مقتولین و مجروحین کے نام معہ عمر شائع کئے ہیں۔ گورنمنٹ ہند کا دار السلطنت کلکتہ سے دہلی تبدیل ہونے کی پیروی چند دیسی ریاستوں نے بھی کی ہے۔ دربھنگہ نے جدید دار الصدر کی بنا ڈالی ہے بھرتپور کسی عمدہ جگہ کی تلاش میں ہے پٹیالہ کا آئندہ دار السلطنت بھٹنڈہ ہوگا۔ اخبار مونٹ گارڈین لکھتا ہے کہ یہاں ایسی افواہ اڑ رہی ہے کہ لارڈ ہارڈنگ ہندوستان سے انگلستان واپس آکر فارین آفس کا چارج لیں گے۔ پیرس میں تجربات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ انسان نہ بائیسکل پر سوار ہو کر اور نہ تو کل کی طاقت سے اڑ سکتا ہے نہ ہوائی جہاز کی اصول کے مدد سے اڑ سکتا ہے اور نہ جسمانی اعصاب کی طاقت کی مدد سے۔ البتہ موٹر گاڑی کے اصول سے اڑ سکتا ہے لیکن انگلستان میں ایک ایسا شخص ہے جو اپنے بازوؤں کے اعصاب کی طاقت کے ذریعہ سے اڑ سکتا ہے اس شخص نے زمین سے کچھ بلندی تک اپنے جسم کو بازوؤں کی طاقت سے اٹھانے کے تجربات دکھائے ہیں وہ اپنے بازوؤں میں ایسے بازو لگاتا ہے جو سمندری چڑیا "سی گل" کے پروں کی مانند ہوتے ہیں ان پروں کو ۳ بار زور سے پھڑ پھڑانے سے زمین سے اونچا اٹھ جاتا ہے اور تھوڑی دور تک پرواز کر سکتا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ اس قسم کے بازو ٹانگوں میں لگا کر انسان دیر تک اور دور تک پرواز کر سکتا ہے یہ شخص ایک ایسی کل بنا رہا ہے جسے بازو اور ٹانگوں میں لگا کر آسانی سے پرواز کی جا سکے۔ پائنیر کو چینی صوبہ یونان کی مزید خبروں سے تصدیق ہو گئی ہے کہ وہاں سخت بدنظمی پھیلی ہوئی ہے دار الصدر میں فوجی اقتدار غالب ہے اس لئے ہر جگہ فوجی افسر سول عہدہ داروں پر حکومت کرتے ہیں بعض موقوف شدہ فوج نے راہزنی اختیار کر لی ہے۔

حج کرنے والوں کے واسطے حاجی محمد اعظم صاحب کے متعلق پچھلے اخبار میں بھی لکھا جا چکا ہے۔ اب پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمانے پر احباب کو اطلاع کی جاتی ہے کہ مکہ معظمہ میں حاجی صاحب موصوف کے مکان پر عازمان حج کو انشاء اللہ بہت آرام ملیگا آجکل حاجی صاحب قادیان میں ہیں اس موسم پر حج کرنے والے ان کو بواپسی ڈاک خط لکھیں تو یہاں پہنچ سکیگا معرفت دفتر بدر۔ اس کے بعد وہ بمبئی تشریف لیجاوینگے۔

نیز حاجی محمد اعظم صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح رض نے اجازت دی ہے کہ اس امر کا اعلان اخبار میں کر دیا جائے کہ اگر کوئی صاحب مال جس پر حج فرض ہو چکا ہو۔ اور کسی عذر شرعی کی وجہ سے خود حج پر نہ جا سکتا ہو اور حج کے فرض سے سبکدوش ہونا چاہے تو وہ حاجی صاحب موصوف کو اپنا نائب بنا کر اپنی طرف سے حج کروا سکتا ہے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی قیمتی رائے

تاریخ اسلام کے متعلق

"فصیح صاحب نے بڑی محنت سے لکھی ہے۔ صحابہ رض کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالی ہے۔ نفس مضمون تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا"۔ حضرت اقدس رض اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب ضرور خریدیں امید ہے کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کی جاوے گی

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ دلچسپ واقعات ابتدائی ۶ نمبروں میں شائع ہوئے ہیں۔ حجم ۲۸۸ صفحہ ۱۲ میں وی۔ پی کئے جاتے ہیں (۱) گیارہ نمبر شائع ہو چکے ہیں (۲) ہر ماہ میں دو نمبر شائع ہوتے ہیں جن کا حجم ۹۶ صفحہ علاوہ سرورق ہوتا ہے۔ (۳) قیمت سالانہ پیشگی ۲۴ نمبر یا ۱۱۵۲ صفحات للعہ مقرر ہے۔

ملنے کا پتہ

منشی فیض علی برادر زادہ فصیح منیجر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

گیارہ پنجابی کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں
گیارہ اکٹھی فروخت ہوتی ہیں قیمت مجموعہ ۶/

(۱) سچ بیان۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب ساکن پنڈال سن لو بھائی سچ بیان غیسٰی نہیں گیا آسمان منکران وفات مسیح پر دس اعتراض کئے گئے ہیں۔
(۲) گل موتیا۔ تصنیف رحمت اللہ صاحب
(۳) تحفۃ المشتاقین۔ مصنفہ غلام رسول صاحب احمدی
(۴) جام وحدت ۔ " " " " "
(۵) چٹھی مسیح دے اُس دا جواب (۶) سی حرفی (۷) سی حرفی احمدی (۸) اظہار الحق (۹) احمدی کا مین (۱۰) صدقے جاوان (۱۱) گلدستہ احمدی ✦ بدر ایجنسی قادیان سے طلب کرو۔

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم اسیاہ سفیدی یہ سرمہ دھند جالا پھولا - پڑوال سبل او سرخی - ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ

اصلی ممیرہ جس کی اصلی قیمت عہ روپیہ تولہ ہے فی الحال دوستوں کے لئے اس کی رعائتی قیمت للعہ روپیہ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

المشتہر احمد نور - کابلی مہاجر - سوداگر - قادیان (گورداسپور)

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔

"مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت - نسا و بلغم - و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ - قسم دوم ۸ر تولہ -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی - سیاہ اور سفید ماشی - ریشمی - سوتی - لٹھی - صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر - سوداگر - قادیان (گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد - اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر - محصول ۵ر

عرق پودینہ

یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے تیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔

یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولائت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہائت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - پیٹ کا درد - بدہضمی متلی - اشتہا کا کم ہونا - ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

چشمۂ زندگی ۱/۱۲

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند - قابل غور!!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رض تحریر فرماتے ہیں
یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتارام دت - وید کویر تحن صدر بازار - راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے۔

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں۔
رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہائت ہی ضروری اور مفید تھے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ خوش نصیب ہے گا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک ما فات کا حضمان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا۔

حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی میں نے چشمہ زندگی کو [illegible] دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے۔

نوٹ (۳۵۰) صفحہ کی مجلد بانصویر رنگین - قیمت ۱/۱۲ - محصول ۳ر - دو جلد پر محصول معاف - چار جلد پر بیس فی صدی کمیشن

آلہ وستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں - بدہضمی - قبض دائمی - مردانہ و زنانہ امراض - بواسیر - یرقان - دمہ - تپ دق - بخار - سر درد و کام وغیرہ کے لئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے۔ مفصل واقفیت کے لئے چھوٹے سائز کے دو سو صفحہ کی مجلد کتاب شودھن ودھی قیمتی ۶ر منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ۔

تجربات - جناب سعد اکرم خان صاحب تحصیلدار جموں لکھتے ہیں - ایک عدد وستی جنتر آپ سے منگوایا تھا - جیسی صفت تھی - ویسے ہی پایا - ایک آلہ اور ارسال کریں۔

حکیم رسول شاہ بھون (جہلم) آپ سے حال ہی میں جو آلہ منگوایا اس نے کئی جانوں کو بچایا۔

حکیم تاراچند - زبدۃ الحکما - گجرات - آپ سے دو عدد آلہ منگوائے تھے بچوں سے بوڑھوں تک کو نہائت مفید ہے۔

لالہ رلارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ - ایک وستی جنتر اور پھیبین واقعی بڑی مفید چیز ہے۔

مکمل سامان اعلیٰ قسم - قیمت پانچ روپیہ - محصول ۱۲ر

پتہ - مہتہ سیتارام دت - وید کویر تحن - آدتیہ اوشدھالہ - صدر بازار راولپنڈی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

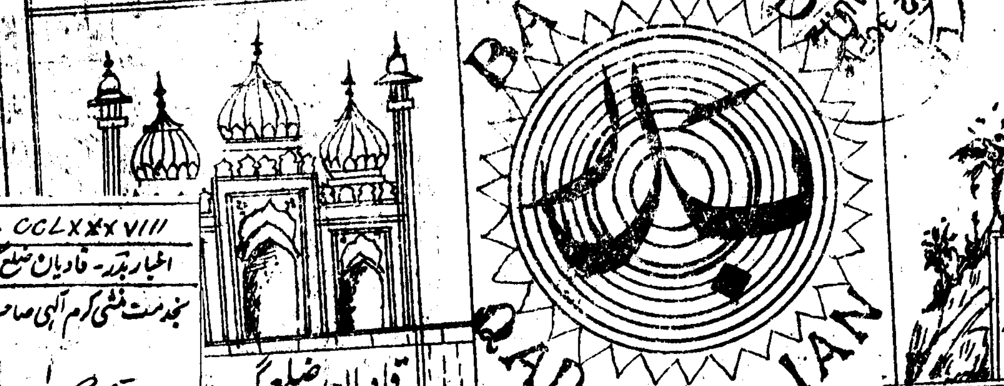

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی عہ

درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

چار روپے

جلد ۱۲

یکم رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا ... ۱۵ اگست سنہ ۱۹۱۲ء ۳۲ ساون سمت ...

نمبر

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

No. CCLXXVIII

اخبار بدر - قادیان ضلع گو...

بخدمت منشی کرم الٰہی صاحب

Reg. No.

گورداسپور - خریدار نمبر ۲۹۱۳

لاہور

اخبار قادیان وبرادرانِ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت ہیں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت میر صاحب[1] چندوں کی وصولی میں مصروف ہیں۔ معلوم نہیں کہ کہاں۔ مفتی فضل رحمٰن صاحب کا لڑکا محمد بہت بیمار ہو گیا تھا حضرت خلیفۃ المسیح اور احباب کی دُعاؤں کو خدا تعالےٰ نے سُنا اور بچے کو شفا دی۔ فالحمد للہ۔ اس خوشی پر درس میں ایک دن بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نیک وتندرست وعمر دراز کرے۔ عرب عبد المحی صاحب واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ اس سفر میں انہوں نے بہت تبلیغ کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے + وفد دکن۔ بنگلور اور پونا سے کامیابی کے ساتھ بمبئی پہنچ گیا ہے۔ ہر جگہ خواجہ صاحب کے لیکچر نے نمایاں اثر دکھایا۔ مفصل رپورٹ آیندہ اخبار میں درج ہوگی۔ احباب اس معزز وفد کی اپنی دعاؤں کے ساتھ امداد کریں۔ عزیزان عبد الحی وعبد السلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب بخیریت کشمیر کی سیر کر رہے ہیں۔ آخری خط سے معلوم ہوا کہ گلمرگ تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالےٰ بخیریت واپس لاوے۔ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب مری سے ڈونگا گلی وایبٹ آباد کی سیر کو تشریف لے گئے ہیں۔ خدا حافظ وناصر ہو۔ مولانا موصوف کی غیر حاضری میں صدر انجمن کے اہم کام حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب کی تدبیر ومحنت سے بطریق احسن سرانجام پا رہے ہیں + مدارس بند ہو گئے اور لڑکے چلے گئے۔ پھر بھی درس قرآن شریف میں قریب دو سو سامعین موجود ہوتے ہیں +

رمضان میں اخبار

ماہ رمضان میں پانچ جمعرات آئینگی۔ ۱-۸-۱۵-۲۲-۲۹-اور ۵ دفعہ اخبار نکلنا چاہیئے۔ مگر دو جمعرات رخصت کی جائے گی۔ ۱۵ اور ۲۹۔ اور تین اخبار نکلینگے۔ لیکن اُن تینوں کے صفحات بڑہائے جائیں گے۔ اور اس طرح حجم قریبًا قریبًا پانچ کا ہی انشاء اللہ ہو جائیگا۔ اعنی دو نمبر جو نہیں نکلینگے ان کے عوض میں دو نمبر ڈبل ہوں گے +

نمبر غلط

پچھلے اخبار کا نمبر بجائے ۶ کے ۵ غلطی سے لکھا گیا ہے۔ ناظرین اپنے اپنے اخباروں کو درست کر لیں +

نماز مترجم

نہایت عمدہ۔ خوشنما کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیو لائل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ایک آنہ فی نسخہ ہے + ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد المحی صاحب عرب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے + ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر وپبلشر وپرنٹر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

[1] میر صاحب بخیریت واپس آگئے ہیں۔ [2] یہ تاریخ جنتری کے مطابق ہے۔

برہمن بڑیہ کا واعظ

حق کی مخالفت سے انسان کا ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ اچھے اچھے مولوی اور پرہیزگاری کے مدعی سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں کوئی دلیل معقول نہیں لا سکتے تو جھوٹی خبریں اڑاتے ہیں۔ مگر کذب بیانی کب تک چھپی رہتی ہے۔ برہمن بڑیہ ملک بنگالہ کے ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ وہاں ایک مولوی نے اپنے وعظ میں فرمایا ہے کہ قادیانی فرقہ میں جھگڑا پڑ گیا ہے۔ کہ خلیفہ کون ہو اور آخر سب نے قادیانی مذہب سے توبہ کر ڈالا ہے تعجب ہے کہ ایسی دروغگوئی سے کیا ملتا ہے۔ اگر یہ کسی برہمن کی بڑن ہوتی تو خیر۔ مگر ہمارے مولویوں نے تو برہمنوں کے بھی کان کاٹ ڈالے ہیں۔ ایک تو قادیانی مذہب کے لوگ ہمارے بدر کے خریدار ہی ہیں۔ اگر وہ سب پھر گئے ہیں تو یہ تیرہ چودہ سو اخبار ہر ہفتہ کون خریدتا اور پڑھتا ہے۔ اور یہ اخبار برہمن بڑیہ میں بھی جاتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا۔ یا اس کا ہزارواں حصہ بھی ہوتا تو کیا ہمارے مخالف اخبار شور نہ مچا دیتے۔ تعجب ہے کہ جو خبر کسی اخبار کے نامہ نگار کو بھی نہیں مل سکی وہ برہمن بڑیہ کے مولوی واعظ صاحب کو مل گئی۔ یہ ہے اتقاء آجکل کے مولویوں کا۔ پھر کیوں نہ مسلمان ذلت اٹھائیں۔ خدا سے خوف کرو۔ توبہ کر کے حق کو قبول کرو تا کہ خدا کے نزدیک تمہاری عزت ہو +

عقیقہ و ختنہ

ایک شخص نے عقیقہ و ختنہ کے متعلق کچھ مسائل لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیجے تھے حضرت نے انکی تصحیح تصدیق کی۔ اس واسطے فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کئے جاتے ہیں +

جاننا چاہیئے کہ جب لڑکا پیدا ہو تو اس کو آلائش سے صاف کر کے نہلائیں اور سفید کپڑے پہنائیں اور زرد کپڑے سے احتراز کریں اور اس کے داہنے کان کیطرف تکبیر کہیں اور نام اس کا نیک رکھیں جیسے عبداللہ یا عبدالرحمٰن یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموں پر جیسے محمد علی یا احمد حسن وغیرہ۔ اور ساتویں دن روز پیدائش سے حساب کر کے عقیقہ کریں۔ کہ سنت ہے اگر بیٹا ہو تو دو بکرے اگر مقدور ہو۔ ورنہ ایک بھی درست ہے اور اگر بیٹی ہو تو ایک بکری نذر اللہ ذبح کریں۔ اور گوشت احباب اور عزیزوں کو مسکینوں کو دیں۔ بکری میں نر و مادہ کی کوئی احتیاط نہیں مگر اعضا سب درست ہوں بچہ کے بالوں کے برابر وزن چاندی خیرات کریں بکرا ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے مگر جسوقت بال نائی اتارے اسی وقت بکرا بھی ذبح ہو +

دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ یہ میرے فلانے بیٹے کے لئے قربانی ہے لہو اس کا بدلہ ہے اس کے لہو کا گوشت اس کا عوض ہے اس کے گوشت کا اور ہڈی اس کا بدلہ ہے اس کی ہڈی کا اس طرح سے سب عضو کا نام لیکر حتی کہ بالوں تک بھی کہے +

ختنہ سنت ہے اور جس کا پیدائشی ختنہ کیا ہوا ہو اس کا دوبارہ کرنا لازم نہیں ہے ختنہ میں تمام جلد یا نصف سے زیادہ کٹ جاوے تو جائز ہے اگر نصف کٹے تو نہ جائز ہوگی +

دعا مدد

مظہر حسین رتیم نبی احمدی احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ آز راہ مہربانی میرے لئے دعا فرماویں کہ تمام کمزوریاں دور ہو کر حسنات دارین حاصل ہوں اور خاتمہ بالخیر ہو +

ضرورت ہے

دفتر میگزین کے لئے ایک انگریزی انٹرنس پاس کلرک کی ضرورت ہے۔ دفتر کے کام سے واقف ٹائپ پسٹ کو ترجیح دیجاوے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت تمام درخواستیں بنام مینیجر میگزین۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہیئے +

بشیر پور

بدر کے ایک خریدار تبدیل ہو کر بشیر پور چلے گئے ہیں۔ مگر جو کارڈ انہوں نے لکھا ہے اس میں اپنے نام اور مقام سے مطلع نہیں فرماتے۔ حیرانی ہے کہ کس کا پتہ بدلا جاوے +

دعا مدد

امام بخش و غلام غوث صاحبان گوئیکی سے احباب کی دعاء خیر کے ملتجی ہیں۔

سیالکوٹ کے سید نذیر حیدر صاحب ایک ابتلا میں گرفتار ہیں۔ احباب انکے لئے دعا کریں +

درخواست جنازہ

برادر غلام غوث اپنے والد مرحوم کے واسطے درخواست جنازہ احباب کی خدمت میں کرتے ہیں +

داروغہ عبدالحمید صاحب اپنی بہو مرحومہ اقبال نام کے واسطے احباب سے درخواست دعا مغفرت کرتے ہیں +

کانپوری اشتہار کا جواب

جب حضرت صاحبزادہ صاحب کی سرکردگی میں ایک وفد احمدیہ ہندوستان گیا تھا۔ اس وقت کانپور کے کسی ملاں نے سلسلہ حقہ کے خلاف ایک اشتہار چھپایا تھا۔ جس کا جواب حضرت صاحبزادہ صاحب نے دیا اور جماعت کانپور نے چھاپکر شائع کیا۔ یہ جواب بصورت رسالہ بقیمت ایک روپیہ میں چالیس بابو معراج الدین صاحب سنٹری انسپکٹر ہرواہارن۔ کانپور کی معرفت مل سکتا ہے۔ احباب منگوا کر پڑھیں اور تقسیم کریں +

اخبار عالم پر ایک نظر

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ ایک دیانند مشن قائم کیا جائے۔ اچھا ہے بشرطیکہ اُس کا کام ہندوؤں سے بت پرستی اور وہم پرستی دور کرنا ہو۔ نہ کہ آریہ مشن کی طرح مسلمانوں اور عیسائیوں سے پولیٹکل جھگڑے اٹھانا + بمبئی ایک ماہواری رسالے میں **ویدوں** کا ترجمہ چار زبانوں میں کیا جانا شروع ہوا ہے۔ ہندی۔ مرہٹی۔ گجراتی اور انگریزی۔ رسالہ کے تین ایڈیٹر آریہ لیڈروں کے نزدیک اچھے ودوان مانے گئے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کا کیا ہوا انگریزی ترجمہ قابل اعتبار تسلیم کیا جائے + ۸۰ لاکھ روپے کی لاگت پر ملک جرمنی میں ایک بائگلوں کا جدا شہر بنایا گیا ہے + پنجاب میں جابجا میگوں۔ ڈوموں وغیرہ قوموں کو ہندوؤں میں شامل کر لینے کا کام شدھی بڑے زور شور سے ہو رہا ہے افسوس ہے کہ مسلمان۔ نیچ قوموں کو دین حق میں داخل کرنے کی طرف ساعی نہیں ہوتے + بارش کے خاطر خواہ ہونے کی خبریں ہر طرف سے آ رہی ہیں۔ رحمت الٰہی کی شکر گزاری چاہیئے۔ تا زیادہ فضل نازل ہوں + امرتسر میں اسلامیہ کالج کی تجویز مبارک ہے + نیشنل کانگریس کا بانی مسٹر ہیوم راہی ملک عدم ہوا + مصر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں ۳۷۷ یسوعی منّاد آجکل مصروف ہیں + جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے ڈارڈ نلز پر ناکامی کا اقرار اٹلی کو کرنا پڑا ہے + ترکی پارلیمنٹ میں خود خانہ جنگی ہو گئی ہے۔ یہ نئی مصیبت ہے ایک اور مصیبت یہ کہ بلغاریہ کی سرحد پر فوج کی آپس میں چھیڑ چھاڑ ہو گئی ہے +

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ

مُنَاد فرمایا مسیحی لوگ وعظوں کو مناد کہتے ہیں۔ یہ کوئی لفظ نہیں ہے۔ اصل لفظ مُنَادِی ہے اور منادی کرنے والے کو نادی کہتے ہیں۔

یورپین کی ناواقفی اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی۔ اس پر ایک لطیفہ فرمایا کہ ہندوستان میں ابھی علم نہیں۔ عیسائی لوگوں نے اور یورپین نے مسلمانوں کو بڑا ذلیل سمجھ رکھا ہے ایک لکھتا ہے کہ از ہر ایک مدرسہ مصر میں ہے میں ایک انگریز کے ساتھ تھا۔ ایک لڑکی مسجد میں آگئی۔ وہ دیر تک اُس کو دیکھتا رہا۔ میں حیران رہا اور پوچھا۔ کہ اس میں کیا ہے۔ جو تم اس قدر حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہے ہو۔ اس نے کہا۔ کہ ہم نے یورپ میں پڑھا تھا کہ مسلمانوں نے عورت میں روح کو مانا ہی نہیں اور وہ مسجد میں [illegible]ی نہیں سکتی۔ میں نے آج اس لڑکی کو مسجد میں دیکھا ہے۔ کہ مسلمان تو عورت کا وجود مانتے ہیں۔ اور ان کو موجود سمجھتے ہیں۔

عورتوں کے حقوق ایک آریہ مجھ سے کہنے لگا کہ آخر عورت بھی کوئی چیز ہے میں نے کہا کہ عورت تو ہماری ماں ہے اُس نے کہا کہ اس کے حقوق کیوں نہیں لکھے۔ میں نے یہ آئت نکال کر دکھائی۔ کہ کوئی نیکی کرے عورت ہو یا مرد۔ ہم اُس کی نیکی کو ضائع نہیں کرتے وہ میرے ہاتھ سے قرآن لیکر غور سے دیکھتا رہا۔ اُس نے کہا کہ ہم کو تو یہ پڑھایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں عورت کوئی چیز ہی نہیں۔ انگریزوں نے ایک ذلت عورت کی تو یہ کی ہے کہ عورت کی باپ کی قوم اور اس کا نام سب کچھ چھین لیتے ہیں۔ خاوند کی طرف لیڈی منسوب ہو جاتی ہے۔ دوسرے اس سے بڑھکر یہ کہ اگر ارب روپیہ بھی والدین سے آوے تو ایک پیسہ کا معاہدہ بھی خاوند کے اذن کے سوا نہیں کر سکتی۔ ایک دفعہ ایک عیسائی نے ہماری دعوت کی۔ اندر سے بُلایا "لیڈی پیٹرسن"! میں نے کہا کہ عورتوں کے حقوق پر ہی تو بحث تھی۔ سو ایک تو تم نے اُس کا نام و نشان ہی بُرد کر دیا۔ دوسرے یہ کہ وہ ایک پیسہ کا معاہدہ بھی خاوند کے اذن کے سوا نہیں کر سکتی۔ بس ہمارا تمہارا مباحثہ تو ختم ہو گیا۔

الخطبہ۔ ایک سیدہ خاتون کے واسطے ایک نوجوان کی جو مشہدی سادات میں سے ہو تلاش ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو

درس خواتین سے قیمتی نوٹ

(مرقومہ سکینۃ النسا، از قادیان)

فرمایا۔ میرا تجربہ ہے کہ جب انسان آرام کے کھانے کو دُکھ کے ساتھ کھاتا ہے۔ تو ذرا بھر برکت نہیں ہوتی۔ مگر عورتوں میں صبر۔ توکل بہت کم ہوتا ہے۔

فرمایا۔ غریبی بھی ذلت ہے مگر دولتمند خدا کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے اور متکبر ہو جاتا ہے یہ مرض مسلمانوں میں بہت بڑھ گیا ہے۔ دیکھو ان کی بادشاہیاں جا رہی ہیں۔ مگر تکبر ان میں بے حد ہے۔

فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ اپنے اپنے الگ الگ گھر بناؤ۔ پھر کوئی فساد نہیں ہوگا۔ اصل میں ساس بہو والے کے۔ نندوں۔ بھاوجوں کے۔ دیورانیوں جٹھانیوں کے جھگڑے اسی واسطے زور وں پر ہیں۔ کہ ایک جگہ اکٹھے ایک گھر میں رہتے ہیں۔ فرمایا میرے خیال میں تو میاں بیوی کے بھی الگ گھر ہونے چاہئیے۔ جب آپس میں محبت کا خیال آوے۔ میل ملاقات کر لیں۔ فرمایا۔ میں نے اپنی بیوی کی چیزیں کبھی نہیں دیکھیں نہ ہمیں ابتک معلوم ہے کہ انکے پاس کتنے ٹرنک۔ برتن کپڑے چیزیں ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت کہ خواہ مخواہ عورتوں کی باتوں میں دخل دیں فرمایا۔ بلکہ میں اپنی بیوی کی کوٹھڑی کی جانب بھی کم ہی جاتا ہوں (از راقمہ! واقعی ہمارے ملک پنجاب میں تو غضب ہے کہ دولہن کو دو چار سال تک بوجہ ایک گھر رہنے کے پتہ ہی نہیں لگتا کہ وہ سسرال میں ہے یا کسی اور رشتہ دار کے کیونکہ وہ میاں کی شکل بھی نہیں دیکھ سکتی۔ اس پر انشاء اللہ علیحدہ مفصل مضمون لکھنے کا ارادہ ہے وباللہ التوفیق)

فرمایا۔ اپنی زبان قابو میں رکھو۔ تمہاری زبان سے۔ ہاتھ سے پاؤں سے۔ کان سے۔ آنکھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

کسی خاتون کو دریافت مسئلہ پر فرمایا۔ کہ حیض میں قرآن باد ب پکڑے اور پڑھے جائز ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا جائز ہے۔ نماز کا حکم نہیں۔ اس لئے کہ نماز عظیم الشان چیز ہے۔ حیض میں بدبو آتی ہے۔ عورت ہاتھ۔ منہ۔ پاؤں نہیں دھو سکتی۔ دماغ میں کمزوری آجاتی ہے۔ فرشتوں سے ملاقات نہیں ہو سکتی اس لئے نماز نہیں پڑھنی۔ دیکھو دوسری مذاہب میں ایسی احتیاط ہے کہ عورت کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھا سکتے۔ مگر ہمارے سرکار حضرت صلعم نے بہت بڑا احسان فرمایا کہ فرمایا قرآن متقی پاتا ہے تو سوائے خاص حالتوں کے قرآن پڑھنا۔ پکڑنا جائز ہے۔

فرمایا۔ دیکھو تم پر نبی عربی صلعم نے کسقدر احسان کئے ہیں اور وہ کیسا جامع کمالات۔ رحمۃ للعالمین خیر خواہ مخلوق تھا۔ وہ عظیم الشان نبی اکرم کہ ہم کو کھانے کے پینے کے۔ پہننے کے۔ اُٹھنے کے بیٹھنے کے حتی کہ پاخانہ۔ پیشاب کے آداب سکھلائے اور دُعائیں سکھلائیں۔ ہر ایک بستی میں داخل ہونے سفر پر جانے کی ایسی ایسی بے نظیر دعائیں سکھلائیں۔ کہ سبحان اللہ بے اختیار اس پیارے نبی پر درود پڑھنے اور دعائے رحمت مانگنے کو دل چاہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

فرمایا۔ نبی اور رسول لوگوں کو سچا پہچاننے کا پختہ معیار یہ جان لینا چاہئے کہ اوّل تو یہ لوگ اگلے نبیوں کی ہدایات پر قائم رہتے ہیں۔ ان کی تعلیم ایک ہی ہوتی ہے یعنی خداوند کریم کو ایک مانو۔ اُس کے احکام پر چلو۔ دوم یہ لوگ مخلوق کے بہت خیر خواہ ہوتے ہیں۔ کوئی انہیں ستائے۔ مارے۔ تکلیفیں دے مگر ان کے لئے دعائے نیک مانگتے ہیں۔ ہاں کوئی سخت تکالیف دینے میں حد سے گذر جائے تو معاملہ اللہ پر چھوڑتے ہیں۔ سوم۔ اس شہر کے امیر لوگ ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ غریب لوگ ساتھ دیتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا نہ ہو۔ تو پھر اسے برخلاف جاننا چاہئے۔

فرمایا۔ میں تم سے کسی لفظ کے معنی پوچھتا ہوں۔ تو یہ مت سمجھو۔ ہماری ہتک ہوتی ہے۔ یہ نبی کریم صلعم کی بھی عادت تھی۔ صحابہ کرام سے کبھی خوب سمجھانے کے لئے کچھ پوچھا کرتے۔

فرمایا۔ ہم تو چاہتے ہیں اور تہ دل سے چاہتے ہیں تمہیں فہم قرآن آجاوے۔ تمہاری اولادیں نیک ہوں۔ تمہارے خاوند نیک ہوں۔ خداوند کریم تمہیں تکبر۔ غیبت۔ چغلی۔ گلہ۔ جھوٹ۔ بدکاریوں سے بچائے۔ سو عمل کرو۔ سوائے عمل کچھ نہیں بنتا۔ فقط۔

مذہب منصور اللہ تعالیٰ کی ہستی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہائت محنت سے ترتیب وار ۲۲۴ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں۔ قابل دید ہے قیمت فی نسخہ ۵/ ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

اعلیٰ درجہ کی صاف شدہ

ست سلاجیت

قیمت مبلغ عہ فی تولہ۔ بدر ایجنسی سے طلب کریں

جلسہ مدرسہ احمدیہ موسمی تعطیلات پر لڑکوں کو رخصت کرتے ہوئے ۹ - اگست ۱۲ء کی صبح کو مدرسہ احمدیہ کا جلسہ ہوا پہلے ایک لڑکے نے قرآن شریف پڑھا - پھر سراج الشعراء جناب صدیق حسرؔی احمدی نے اپنی ایک فارسی نظم پڑھی - جو انھوں نے خاص اس جلسہ کے واسطے کہی تھی سامعین بہت محظوظ ہوئے - اس کے چند اشعار آگے درج ہوں گے اس کے بعد رحمت علی طالب علم مدرسہ احمدیہ نے اس مضمون پر تقریر کی کہ ہم نے قادیان میں آکر کیا سیکھا اور باہر جاکر کیا کرنا چاہیئے - یہاں رہنے کا مقصد حصول علم نیک صحبت سے نیک نمونہ حاصل کرنا اور باہر جاکر وہ تعلیم دوسروں تک پہنچانا بیان کیا اس کے بعد عبید اللہ طالب علم مدرسہ احمدیہ نے فصاحت کے ساتھ جاہلیت عرب کی خراب حالت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے نظیر اصلاح پر ایک مختصر تقریر کی - پھر محمود احمد (پسر شیخ یعقوب علی صاحب) طالب علم مدرسہ احمدیہ نے ایک رباعی پڑھ کر اور حضرت خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرکے کہ اپنا قیمتی وقت جلسہ کو دیا یہ بیان کیا کہ قادیان میں کوئی دنیوی دلچسپیوں کے نظارے نہیں ہیں - طلباء کو ان کے والدین نے یہاں ایک بیش قیمت موتی کو حاصل کرنے کے واسطے بھیجا ہے وہ موتی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور قرآن شریف ہے اسے حاصل کرو پر یاد رکھو کہ موتی سمندروں اور پہاڑوں سے بغیر مصائب شدیدہ کے اُٹھانے کے حاصل نہیں ہوتا یہ موتی حاصل کرو اور دوسروں کو دو - ہم اپنے معزز ہمعصر شیخ صاحب کو مبارکباد کہتے ہیں کہ ان کے فرزند نے ایک بے تکلف مؤثر تقریر کرنے کی توفیق خدا سے پائی وہ رباعی جو اس عزیز نے پڑھی یہ ہے -

خادم قوم ہوں میں خادم اسلام ہوں میں
نوری سرکار کا پھر بندۂ بے دام ہوں میں
فخر کرتا ہوں بجا فخر ہے میرا محمود
اک اولوالعزم نبی زادے کا ہمنام ہوں میں

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا - بچوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہر کام بڑوں کے مشورہ سے کیا کریں - سارے جہان کے آدمیوں سے اعلم - اخشی - اتقی - انقی حضرت محمد خاتم النبیین رسول رب العالمین رحمۃ للعالمین - شفیع المذنبین ان کو بھی حضرت جل جلالہ نے اپنے ماتحت رکھا اور اپنے اصحاب سے مشورہ کر لینے کا حکم دیا - کام چھوٹا ہو یا بڑا - سب کے واسطے مشورہ کا حکم ہے - بیٹھنے میں صف بندی اور مراتب کا لحاظ رکھنا چاہیئے - لڑکوں کا ایک لڑکا امیر ہونا چاہیئے جو مشورہ سے تمام انتظام کیا کرے - نقص اور کمزوریاں اس واسطے ہوتی ہیں کہ آیندہ احتیاط کی جائے - مومن مور ہے کہ ماتحت رہے اور مشورے سے کام لے ہر لڑکے کو چاہیئے کہ اپنے کلمات کو پہلے لکھ کر محفوظ کرلے - پھر رفتہ رفتہ مشق سے فی البدیہہ انسان بول سکتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر احتیاط کرتے تھے جب آپکو فرشتے نے کہا اقراء - تو فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا تین بار ایسا کیا - حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ جو فرشتہ پڑھے ویسا ہی آپ بھی پڑھتے جاویں مگر آنحضور نے احتیاط سے کام لیا - مضمون کو لکھ کر دوبارہ پڑھ لینا چاہیئے - قرآن شریف سے بھی اس کا پتہ لگتا ہے فرمایا - ولقد راہ نزلۃً اخری - دوبارہ پھر اس کو ملاحظ کرلیا - بولنے سے پہلے دعا بہت کرنی چاہیئے - ہمارے صدیق سراج الشعراء نے جو شعر سنائے ہیں - وہ فارسی ہیں بہتوں نے نہیں سمجھے ہوں گے ایک جگہ بڑا لطیف لفظ کہا ہے فرماتے ہیں :-

از سروش وحد تم بر گوش دہوش آمد خطاب
یا فتی لا تبطل الاوقات فی عہد الشباب

اے نوجوان جوانی کے دن ضائع نہ کر - پھر فرماتے ہیں :-

ہادی خود نفس سرکش راگزینم اے شگفت
گرچہ صد کرت شنید ستم اذا کان الغراب

عرب میں ایک مثل ہے کہ جس قافلے کا لیڈر کالو کوا ہے وہ کیا مراد حاصل کرتا ہے اس مثل کے مطابق اگر کوئی شخص نفس سرکش کو اپنا ہادی بنائے تو اسے کیا حاصل ہو سکتا ہے - رحمت علی نے مستقبل پر نگاہ کرنے پر توجہ دلائی ہے - ولتنظر نفسٌ ما قدمت کی آیت کے مطابق یہ درست ہے -

بعض چیزیں دل کو سیاہ کردیتی ہیں ان سے بچنا چاہیئے مثلاً (۱) خلط - لڑکے بچے جب اکٹھے علیحدہ بیٹھتے ہیں تو بہت گپ شپ مارتے اور بیہودہ باتیں کرتے ہیں فضولیاں پیدا ہوتی ہیں - دوسروں کے ساتھ تعلق بڑھا کر اپنے اوقات گرامی کا ہرج ہوتا ہے - شکوہ و غیبت سُن کر رنج و غصہ بڑھتا ہے - ڈینگیں مارنے سے تکبر پیدا ہوتا ہے - اچھا لڑکا وہ ہے - جو مدرسہ میں استاد کی باتیں سُنے گھر میں ان باتوں پر غور کرے - (۲) تمنّی - دل میں بڑے بڑے خیال باندھنا کہ ہم بادشاہ ہو جائیں گے - جج بن جائیں گے یہ کرینگے وہ کرینگے اس سے وقت ضائع ہوتا اور جنون پیدا ہوتا ہے - (۳) بہت نیند - خصوصاً چار وقت کی - رات کے پہلے حصہ کا سونا - رات کے آخر حصہ کا سونا - صبح کی نماز کے بعد سونا - عصر کے بعد سونا (۴) بہت پیٹ بھر کر کھانا اس سے بہت سستی اور دل کی سیاہی پیدا ہوتی ہے ان چیزوں سے بچو - یہاں آنا **نیک اخلاق** کے واسطے ہے -

تبلیغ بڑا باریک کام ہے بہت سوچ اور فکر سے یہ کام ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو کہ انسان تبلیغ کرتا ہوا کوئی بڑا فساد ڈالدے -

بہت لفظ اکٹھے کر لینے اور زور سے دوسروں کو مخاطب کرنا آسان ہے پر عمل مشکل - سب سے اول اپنے نفس کو درست کرو -

اللہ تعالےٰ نے تمام چیزوں میں چھٹی رکھی ہے - آموں کے پھل کا موسم گذر گیا اب ان درختوں کے واسطے تعطیل کا موسم ہے ایسا ہی ہر درخت اور کھیتی اور ہر چیز کے واسطے تعطیل کا موسم ہے ان تعطیلوں کے بڑے منافع ہیں اور بڑا نفع یہ ہے - کہ آیندہ کے واسطے بڑی طیاری کی جا سکے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - منامکم باللیل - رات کو کام کاج سے تعطیل کرتے ہوئے سب سوجاتے ہیں - بعض بچے ہمارے پاس آئے - کہ ہمیں ماسٹروں نے تعطیل کے واسطے بہت سارا کام دیا ہے ہمیں بہت سی کاپیاں لے دو - یہاں سے تم کو تین تعطیلیں ہیں - درس قرآن سے مدرسہ سے اور یہاں کی کھیلوں سے - تم ان تعطیلوں میں اپنے آپکو آیندہ کے واسطے طیار کرو - واللہ یقبض ویبسط - اللہ تعالےٰ ہمارے مال کو لے لیتا ہے اور دیتا ہے بڑھاتا ہے یہ بھی ایک تعطیل ہے تم جانتے ہو - میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں کہ پھر آنے کے واسطے طیاری کرو اللہ تعالےٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو - تمہیں غلطیوں اور بد صحبتوں سے محفوظ رکھے نیک نمونہ بن کر رہو اور نیک نمونہ بن کر آؤ -

اس کے بعد مولوی صدر دین کی تحریک پر عزیزان عبد الحی و عبد السلام کے سفر میں بسلامت رہنے اور بسلامتی سے واپس آنے کی اور تمام بچوں کے واسطے دعا کی گئی اور جلسہ ختم ہوا - ہمیں اس بات کے معلوم کرنے سے بہت خوشی ہوتی ہے - کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے زیر انتظام و تعلیم مدرسہ احمدیہ کے طلباء علمی اور روحانی نمایاں ترقی کر رہے ہیں - اللہم زد فزد ؀

رسید زر

۲۲۹۶ - مولوی نجم الدین صاحب ۸/ عہ	۱۲۷۳ - میاں امام بخش صاحب للعہ ۸/
۳۳۲ - میاں غلام احمد صاحب للعہ ۸/	۱۹۶۹ - بابو خدا بخش صاحب عا
۱۷۴ - مولوی محمد اکبر صاحب للعہ	۲۵۲۳ - سردار بیگ صاحب عہ ۸/
۲۳۸۰ - پیر بادشاہ صاحب للعہ	۲۴۵۴ - پیر بادشاہ صاحب سے ۸/
۲۵۶۱ - مرزا احمد جان صاحب عا	

۱۹ - جون ۱۲ء

۲۴۶۵ - محمد افضل صاحب عہ ۸/	۲۴۹۸ - چوہدری خان محمد صاحب بلے ۸/
۲۵ منشی مولا بخش صاحب للعہ	۲۱۵۶ - خواجہ کرم داد صاحب عہ
۲۷۹۰ - فضل قادر صاحب للعہ ۸/	

۲۰ - جون ۱۲ء

۲۱۷۶/۱۰۸۴ ڈاکٹر محمد دین صاحب للعہ	۲۲۷۰ - محمد یعقوب صاحب عا ۸/

اطلاع عام (۲)

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے اس دوکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل - حمام - سماوار - ہر قسم جگ سوپ یعنے یخنی نکالنے کا برتن - گنج یعنے کل برتنوں کا سٹ - کلفی ہر قسم - لوٹا - تھالیاں سرپوش - بٹنوس - چلمچی - کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاتے ہیں جن صاحب کو برتن خریدنا منظور ہو بہ ادائگی قیمت خرید فرما سکتا ہے اور واپسی سے معاف فرماویں اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ دیکر بھی تیار ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا ہے

المشتہر [illegible] فضل الدین [illegible] دوکان [illegible] امرتسر

سگرٹ نوشی کے نقصانات

لگے دن حضرت خلیفۃ المسیح نے مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچوں کو سگرٹ حقہ وغیرہ کے ترک کرنے کی نصیحت کی تھی اور خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ نصیحت کارگر ہوئی جن بچوں کو عادت تھی انھوں نے پرہیز اختیار کیا ولایت کر ایک رسالہ چائیلڈ ویلفیئر میں سگرٹ نوشی کے بداثر پر ایک مضمون چھپا ہے جس کا ترجمہ ہم اخبار البشیر سے نقل کرتے ہیں۔

سگرٹ نوشی نوعمر لڑکوں کی نہ صرف جسمانی صحت کا خاتمہ کر دیتی ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ ان کو اخلاقی موت بھی دلا دیتی ہے۔ چوری کے مجرم لڑکے ۹۰ فیصدی سے زیادہ ایسے پائے جاتے ہیں جنھیں سگرٹ نوشی کی بدعادت نے ایسا کرنے پر مجبور کیا اور انھیں ایسے وسائل ڈھونڈنے پڑے جس سے وہ اپنا سگرٹ کا خرچ بہم پہنچا سکیں۔ میگزین مذکور ذیل کے بدنتائج جسمانی و اخلاقی محض سگرٹ نوشی سے منسوب کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

اوّل یہ موہنہ گلے اور پھیپھڑوں کی سطح کی غلاف کی نازک جھلی میں سوزش پیدا کرتا ہے جس سے بعد میں سوجن ہو جاتی ہے اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ بالکل ناکارہ ہو جاتی ہے یہ جھلی ساتھ ان نسوں کو جو سانس کی آمد و رفت کو باقاعدہ رکھتی ہیں ایک طرح سے مفلوج بنا دیتا ہے جس سے نوعمر لڑکا کافی ہوا کے اندر نہ پہنچنے سے تکلیف پانے لگتا ہے۔

دوم۔ سگرٹ ان نسوں کو جو کہ دل کے اندر ہیں کمزور کر دیتا ہے جس سے دل کی دھڑکن کبھی زیادہ تیز کبھی زیادہ مدہم اور بعض اوقات بالکل بند سی ہو جاتی ہے اور اس طرح حالانکہ دن کو کام زیادہ کرنا پڑتا ہے مگر پورا کام بہت تھوڑا ہوتا ہے جس سے خون کا رنگ بجائے لال مرچ کی طرح ہونے کے ارغوانی ہو جاتا ہے۔ جو اس بات کا بدیہی ثبوت ہے کہ آکسیجن بہت تھوڑی مقدار میں اندر جاتی ہے اور دل دن بدن کمزور ہو رہا ہے۔

سوم۔ تمباکو معدے کو خوراک کے ہضم کرنے والی رسین پیدا کرنے میں زیادہ لگاؤ رکھتا ہے۔ چونکہ تمباکو نوش ہر وقت منہ ملنے پر تمباکو ہی پیتا رہتا ہے۔ معدے کو زیادہ اکساہٹ ہونے سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور ہضم کرنے والی رسیں اس سے بلا ضرورت اور بلا خرچ ہونے کے زیادہ مقدار میں بہتی رہتی ہیں اور ہر وقت ضرورت پر مناسب اور کافی مقدار میں نکل ہی نہیں سکتیں اس طرح معدے میں خرابی پیدا ہو کر قوت ہاضمہ بالکل زائل ہو جاتی ہے جس سے جسم میں عام کمزوری اور پیلاپن آجاتا ہے۔

چھارم۔ سگرٹ نوش لڑکا کافی اور حسب ضرورت نیند بھی نہیں لے سکتا۔

پانچویں اس کی طبیعت میں سستی اور زرد پیلاپن آجاتا ہے اور اس طرح وہ ورزش وغیرہ سے بالکل غافل ہو جاتا ہے۔ قدرتاً ایسی حالت کو پہنچکر جو کہ اسے بہت کم تازہ ہوا ملتی ہے اس کا دل کمزور ہو جاتا ہے اسکی نیند جاتی رہتی ہے اور اسی طرح اس کی نشو و نما اور بالیدگی کی رفتار اتنی تیز نہیں رہتی جتنی کہ ہونی چاہیئے۔ یہاں تک ہی بس نہیں ہوتی۔ اب اس سے بڑھ کر برے نتائج ظہور میں آتے ہیں۔ وہ کند ذہن ہو جاتا ہے لاپرواہی بے توجہی اور کم فہمی بڑھ جاتی ہے اور وہ بے زبان کام۔ کھیل و کود و مشغلہ سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور دن بدن اس میں سگرٹ نوشی کا جنون بڑھتا جاتا ہے اور انھیں حاصل کرنے کے مختلف وسائل سوچتا رہتا ہے اور اس جد و جہد میں چوری کرنے سے بھی نہیں کترتا اور اس طرح وہ اپنی تمام اخلاقی زندگی پر پانی پھیر دیتا ہے۔

کاش کہ ہمارے اہل وطن اسپر کچھ دھیان دیں اور موجودہ نسل کو اس خوفناک تباہی سے بچا دیں ۔

رسید زر

۲۰ - جون ۱۲ء

۲۱۷۵ - وزیر محمد صاحب ۸عہ/ | ۲۵۵۹ - مستری مہر محمد صاحب للعہ
۲۱۵۸ - بدر الحسن صاحب ۲/ | ۲۰۱۴ - غلام حسین صاحب ۸عہ/
عبدالقدوس صاحب

۲۱ - جون ۱۲ء

۱۴۸۳ - ڈاکٹر اقبال علی صاحب للعہ | ۲۲۴۹ - میران بخش صاحب ۸عہ/
۲۲۷۲ - مرزا رسول بیگ صاحب | ۲۲۹۲ - رحمت علی صاحب ۲/
۲۸۱۵ - شبیر حسن صاحب ۸عہ/ | ۲۹۱۸ - احمد بخش صاحب للعہ
۲۹۰۹ - غلام محمد صاحب راجوری ۸عہ/

۲۲ - جون ۱۲ء

منشی شاہ محمد صاحب مدرس اوّل بن سیالکوٹ ۔ للعہ
خلیفہ محمد صادق صاحب راشے پور ریاست خیرپور ۔ ۱۲/
مولا بخش صاحب ۔ چنیوٹ ۔ جھنگ ۔ للعہ ۲/
محمد عمر حیات صاحب ۔ میرٹھ چھاونی ۔ ۸عہ/
میاں ثناء اللہ صاحب لاہور ۲/ للعہ
غلام احمد صاحب ۔ گڑھ شنکر ۔ ہوشیار پور للعہ
میاں عزیز دین صاحب بنگلہ قلعہ رام کور ۔ گوجرانوالہ ۸عہ/
آنریبل سر راجہ تصدق الرسول خاں صاحب جہانگیر آباد للعہ
چودہری پیر احمد صاحب مرالی لوہک تحصیل رعیہ للعہ
بابو عبدالرحمان صاحب برنالہ ۔ پٹیالہ ۸عہ/
محمد شفیع صاحب ۔ کالا باغ ۔ میانوالی ۱۰/
منشی احمد دین صاحب نون ضلع شاہ پور عہ
عبد العزیز صاحب ۔ راولپنڈی ۸عہ/

۲۴ - جون ۱۲ء

مولوی عبد الرب دوکاندار ۔ قادیان ۔ عہ
۷۷۵ - بابو چاند خاں صاحب جھانسی ۔ ۱۲/
۷۷۹ - عبد الغنی خاں صاحب نگینہ ۔ عہ
۷۷۵ - سید شفیق الدین صاحب سنگرہ للعہ ۲/
۲۸۱۱ - محمد عبداللہ صاحب ۔ پٹیالہ للعہ
۲۵۹۴ - حاجی وزیر خاں صاحب بھڑائچ ۸عہ/
۲۴۱۶ - احسان الحق صاحب للعہ ۲/

۲۵ - جون ۱۲ء

۲۴۸۷ - احمد علی صاحب ۲/ | ۲۲۷۰ - اعجاز حسین صاحب ۸عہ/
۲۳۶۴ - ظفر حسین صاحب للعہ | ۸۶۷ - بلنع دین صاحب للعہ ۲/

۲۶ - جون ۱۲ء

۸۲۹ - جلیل احمد صاحب للعہ ۲/ | ۲۱۵۴ - خدا بخش صاحب للعہ
۲۲۵۲ - عبد الخالق صاحب ۸عہ/ | ۲۱۸۳ - کرم الٰہی صاحب عہ
۲۴۴۲ - فیض احمد صاحب ۲/

۲۷ - جون ۱۲ء

۱۷۲ - گلاب خاں صاحب ۸عہ/ | ۲۶۴۷ - غلام قادر صاحب للعہ
۲۸۹۳ - شیر محمد صاحب عہ | ۲۱۶۸ - عبداللہ خاں صاحب للعہ

۲۸ - جون ۱۲ء

عتیق اللہ صاحب عہ | ۲۱۴۱ - احمد دین صاحب ۲/
۲۲۶۸ - حکم دین صاحب | ۱۴۳ - سلطان احمد صاحب للعہ
۲۶۷۳ - محمد حسین صاحب ۸عہ/ | ۲۵۱۷ - محمد صدیق صاحب ۲/
۲۸۴۸ - محبوب عالم صاحب ۴/

۳۰ - جون ۱۲ء

۲۰۹۴ - شرف الدین صاحب للعہ | ۲۴۲۹ - برکت اللہ صاحب للعہ
۲۹۹۰ - عبدالعزیز صاحب ۸عہ/ | ۲۵۱۰ - محمد غوث صاحب عہ
۱۷۰۰ - محمد یوسف صاحب عہ

۲ - جولائی ۱۲ء

۲۸۵۹ - یعقوب خاں صاحب عہ | ۲۴۵۸ - غلام سرور صاحب ۲/
۲۵۷۶ - ہمائت خاں صاحب للعہ | ننھے خاں صاحب ۸عہ/
۲۹۸۳ - محمد بخش صاحب للعہ | ۲۹۸۰ - ثناء اللہ صاحب للعہ

۴ - جولائی ۱۲ء

۲۹۳۰ - منشی محمد شریف صاحب ۸عہ/ | ۲۷۵۴ - سر [illegible] صاحب
۲۹۰۶ - منشی نہر الدین صاحب ۸عہ/

۵ - جولائی ۱۲ء

۲۹۹۷ - منشی غلام قادر صاحب ۸عہ/ | ۲۷۹۸ - منشی فرزند علی صاحب ۸عہ/
۲۸۶۲ - منشی حبیب اللہ صاحب ۲/ | ۲۹۹۶ - منشی احمد بخش صاحب ۸عہ/
۶۳۸ - منشی نواب الدین صاحب ۸عہ/ | ۲۲۷۷ - نور احمد صاحب ۸عہ/

۶ - جولائی ۱۲ء

۲۵۹۱ - سید اکبر شاہ صاحب ۸عہ/ | ۲۷۰۰ - برکت علی صاحب ۸عہ/
۹۱ - شیخ رحمت اللہ صاحب للعہ | ۵۹۵ - ایم موسیٰ صاحب للعہ

۸ - جولائی ۱۲ء

۲۵۹۷ - عبد الستار صاحب ۸عہ/ | ۲۱۴۰ - اہلیہ نواب احمد صاحب للعہ
۲۱۴۸ - منشی الٰہی بخش صاحب ۸عہ/ | ۲۴۳۵ - غلام حسین صاحب ۲/
۲۵۵۲ - بابو عمر بخش صاحب للعہ | ۲۵۷۰ - عبداللہ خاں صاحب عہ
۲۷۷۲ - علی احمد صاحب ۸عہ/ | ۱۷۶ - منشی عبد العزیز صاحب للعہ
۱۴۶ - منشی عبداللہ صاحب للعہ | ۲۹۴ - چودہری مولا بخش صاحب للعہ
۲۰ - عبدالرحیم و محمد اسمٰعیل صاحب للعہ | ۴۴ - چودہری محمد نواب خاں صاحب للعہ
۵۳ - ڈاکٹر محمد حسین صاحب للعہ | ۱۹۰ - مولوی محمد طفیل احمد صاحب للعہ
۲۱۳ - حکیم محمد قاسم صاحب للعہ | ۲۷۰ - مرزا سلطان احمد صاحب للعہ
۲۸۱ - ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب للعہ | ۳۰۲ - غلام محمد صاحب للعہ
۳۴۰ - کرم الٰہی صاحب للعہ | ۳۰۱ - شیخ غلام نبی صاحب للعہ
۳۴۸ - رحم علی صاحب للعہ | ۴۵۰ - منشی حمز اللہ خاں صاحب للعہ
۷۰۵ - منشی الٰہی بخش صاحب للعہ | ۸۱۷ - منشی سر بلند صاحب

سیالکوٹ کے اعلیٰ افسر غور فرماویں

پچھلی جنوری سے سیالکوٹ کی میونسپل کمیٹی کے اہلکاروں کے متعلق کئی ایک باتیں سُننے میں آئیں اور کئی ایک مضامین ان کارروائیوں کے متعلق ہمارے ہمعصروں نے لکھے۔ ان تمام مضامین میں ایک متفق بات جو ہمیں ملتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا ابدرالدین صاحب بی۔ اے سابق سکرٹری اور سید نذیر حیدر صاحب داروغہ چنگی کو تمام افسروں نے اور بالخصوص کرنل ینگ صاحب ڈپٹی کمشنر نے بددیانتی وغیرہ الزامات سے بری فرمایا ہے۔ لیکن تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے باوجود ان کو بڑا دیانت دار قرار دینے کے عہدوں سے برطرف کر دیا ہے۔ مرزا ابدرالدین صاحب کی پچھلے تین سال کی خدمات کو ینگ صاحب بہادر اور کلنل صاحب اور ابراہام صاحب جو اُن سے پہلے ڈپٹی کمشنر تھے تمام کے تمام بڑی اچھی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ چنانچہ ان تینوں افسروں نے اپنے خوشنودی مزاج کے سارٹیفکٹ بھی ان کو دے رکھے ہیں۔ اس صورت میں ایک غور کرنے والی طبیعت حیران ہوتی ہے کہ عجب حیرت کی بات ہے۔ کہ ایک شخص کو دیانت دار بھی سمجھا جائے اس کے زمانے میں بہت سی ترقی بھی مانی جائے۔ اس کو خوشنودی مزاج کی خطوط بھی دیئے جائیں اور پھر برطرف کر دیا جائے۔ محض اس لئے کہ کمیٹی کے بعض ملازمین نے چونکہ دیانت داری سے کام نہیں لیا۔ پس اس لئے سکرٹری صاحب کو برطرف کر دیا جائے تاکہ لوگ اچھی طرح سے ڈر جائیں۔ اس معاملے میں ہم بھی اپنی کمی فہم کا اعتراف کرتے ہیں اور اس معمہ کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

سید نذیر حیدر صاحب جو مدت سے اس میونسپلٹی کے عہدہ داروں میں میں رہے تھے۔ اُن کو ہندو مسلمان بالاتفاق رائے نہائت دیانت دار مانتے چلے آئے ہیں۔ ان ... بھی ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ینگ نے یہی رائے ظاہر فرمائی ہے کہ سید صاحب بھی نیک اور دیانت دار ہیں۔ لیکن ان کے زمانے میں کچھ لوگوں نے غبن کیا ہے اس لئے ثابت ہوا کہ وہ عہدہ پر مامور نہ رہیں اور سُنا ہے کہ ساتھ یہ بھی کہا ہے۔ کہ یہ شخص چستی سے کام نہیں لیتا۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں تو میونسپل کمیٹی سیالکوٹ ان کے کام میں اٹھائیس ہزار روپے کی زیادتی آمد دکھاتے ہیں۔ ان معاملات پر اگر جناب کرنل ینگ صاحب بہادر خود غور فرماویں تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ ایسے حالات کے ماتحت ایسے دیانت دار افسر کو برطرف کرنا محض کسی غیر کی زہرآلودہ رپورٹ پر مبنی ہو سکتا ہے۔

ہم نے سُنا ہے کہ ان واقعات کو مدنظر رکھ کر ایک نہائت قابل اور زیرک افسر کمشنر صاحب بہادر لاہور ڈویژن خصوصیت کے ساتھ ان امور کی تحقیقات کے لئے مامور ہوئے ہیں کہ سیالکوٹ تشریف لیجائیں۔ ہمیں پورا وثوق ہے کہ آنجناب وہاں جا کر خود اپنی آنکھوں سے سڑکوں کی حالت۔ روشنی کا انتظام خوبصورت خوبصورت پارکوں کا ہونا اور کمیٹی کی آمدنی میں بہت بڑی ترقی پا نادیکھیں گے اور ان تمام باتوں سے بڑھ کر ان دونوں عہدہ داروں کے متعلق ہر ایک شخص سے یہی سنیں گے۔ کہ وہ نہائت ہی دیانت دار اور امین اور مامون ہیں۔ ہمارے خیال میں امین اور مامون ہونا ایک نہائت ہی اعلیٰ درجہ کی صفت ہے جو بہت کیا ب ہے اور ایسے عہدوں پر سے جو روپے پیسے کے ہوں اور بڑی ذمہ واری کے ہوں تجربہ کردہ دیانت دار عہدہ داروں کو برطرف کرنا کسی صورت میں درست نہیں ہے۔

مسئلہ ازدواج ثانی اور آریہ مسافر

ناظرین و ناظرات بدر کو یاد ہوگا کہ بدر ۱۴۱ - دسمبر ۱۹۱۱ء نمبر ۱ میں ایک مضمون اپنی ساری بہنوں کو مخاطب کر کے میں نے لکھا تھا کہ اگر ان کے شوہر کسی ضرورت شرعی سے دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہوں تو وہ خدا اور رسول کے حکم کی عزت کی وجہ سے اس پر اعتراض نہ کریں۔ بلکہ خوش دلی سے اجازت دیں۔ کیونکہ اگر وہ رنجیدہ و ناراض ہوں گی تو اپنے لئے ہی تکلیف و مصیبت پیدا کر لیں گی۔ اس مضمون میں کاتب صاحب کی مہربانی سے ایک ایسی غلطی ہوئی۔ جس پر آریہ مسافر نے اعتراض کیا کہ یہ مضمون کسی مرد کا لکھا ہوا ہے لیکن میں نے اپنی ایک چٹھی کے ذریعہ سے اس کی تردید کی۔ جو اڈیٹر صاحب نے مہربانی سے چھاپ دی اور جس کے لئے ان کا شکریہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی بابو شام لال صاحب یعنی اڈیٹر آریہ مسافر نے کچھ اعتراض بھی کئے۔ جن میں سے بعض کا مسئلہ ازدواج سے چنداں تعلق نہ تھا۔ اس کا مفصل جواب ۲۲ فروری ۱۹۱۲ء کے بدر میں ازدواج ثانی اور آریہ مسافر کی کہانی کے عنوان سے میں نے دیدیا۔ اس پر تاحال کوئی جرح آریہ مسافر نے نہیں کی اور نہ کوئی نیا اعتراض اس مسئلہ ازدواج پر کیا ہے جس کا جواب میرے ذمے ہوتا۔ بلکہ بعض غیر متعلق باتیں چھیڑ دیں۔ جن کے جواب کی چنداں ضرورت نہ تھی اور نہ ایک عورت ذات کو اپنے معاملات خانہ داری سے اتنی فرصت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ عبارت آرائیاں کرے جولائی کے رسالہ آریہ مسافر میں مخاطب تو ہیں امام زادہ مرزا محمود احمد صاحب۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا کہ سکینۃ النسا کو جواب نہ بن آیا اور اس نے جھوٹا چیلنج دیا۔ وغیرہ۔ سوال یہ ہے کہ کیا مسئلہ ازدواج ثانی پر اڈیٹر آریہ مسافر نے کوئی اعتراض ۲۲ فروری ۱۹۱۲ء کا بدر پڑھ کر کیا ہے۔ جس کا جواب میں نے نہیں دیا۔

دوم۔ کیا میری کسی دلیل کا جو اس مسئلہ پر تھی۔ رد کیا ہے دونوں سوالوں کا جواب یہی ہے کہ ہرگز نہیں۔ اب بھی میں کہتی ہوں اس مسئلہ پر کوئی اعتراض پیش کرو۔ اگر میرے علم نے رسائی کی تو میں ورنہ کوئی اور احمدی بھائی اس کا جواب دیگا۔ میری کسی دلیل پر اعتراض کرو۔ جواب دیا جائیگا مگر اِدھر اُدھر کی باتوں کا جواب نہیں دے سکتی۔ نہ مجھے اتنی فرصت! فقط

(سکینۃ النساء از قادیان دارالامان)

ایک نہائت مجرب دوائی

مویشیوں اور اسپوں کی ذیل کی بیماریوں کے واسطے۔ مویشیان۔ گل گھوٹو۔ سوج۔ زہرباد سٹ۔ کم خوری وغیرہ - اسپان۔ زہرباد۔ کنار کرڈ کرڑی۔ بخار وغیرہ۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ خوراک عمر احباب فائدہ اٹھائیں۔ بذریعہ وی۔ پی منگوائیں ملنے کا پتہ شیخ نور احمد مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ اشتہارات مسیح موعود

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات کو ہم نے ایک جگہ جمع کر کے چھاپنے کا ارادہ کیا ہے۔ جس کا پہلا اور دوسرا جزو چھپ کر تیار ہو گئے ہیں۔ اور بقیمت ۴ ہر دو حصہ دفتر بدر سے مل سکتے ہیں۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ تیسرا اور چوتھا جزو زیر طبع ہیں۔ پانچواں کاتب لکھ رہا ہے۔ بہت تھوڑے نسخے چھاپے گئے ہیں جو صاحب منگوانا چاہیں۔ جلد منگوالیں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جو صاحب مبلغ عہ روپے پیشگی بھیجدیں۔ اُن کے مجموعے دفتر میں جمع ہوتے رہیں اور سارا چھپ جانے پر اُن کو باقی رقم کا وی۔ پی کر دیا جاوے یا وہ دستی لے جاویں۔

ہرایک اشتہار سے ارزان اور تا جملہ رمضان المبارک تک ہر گھڑی کے ہمراہ الارم والا ٹایم پیس لالٹین نما پایدار صحیح ٹایم دینے والا انعام مفت دیا جاویگا

فرمایش بہت جلد بھیجئے گا ورنہ بعد میعاد مقررہ افسوس کرنا ہوگا یہ بھی واضح رہے کہ ہمارے ان تمام گھڑیان خاص ولایت کے ایک مشہور کارخانہ کی ہین جو پایداری خوبصورتی صحیح وقت دینے مین لاثانی ہین اور ان کی عمدگی کے بیشمار سارٹیفکٹ آچکے ہین اسلئے انکی تعریف کی چندان ضرورت نہین اگر خلاف تحریر ہون تو واپس کردیجئے گا **نوٹ** محصول بذریعہ وی۔ پی بھیجا جاویگا اور خرچ ذمہ خریدار ہوگا اور مندرجہ قیمتون میں کسیطرح کمی نہ ہوگی

جملہ فرمایشین بنام مولوی محمد حبیب جنرل مرچنٹ نمبر ۱۴۵ اشہر متھرا کے آنی چاہئین :-

راسکوپ پیٹنٹ واچ	گارڈ لیور واچ	وائٹ میٹل واچ	جنٹلمین واچ	سنٹر سیکنڈ واچ	حسینہ واچ	اٹھ روزہ چابیکی واچ	کلائی پر باندھنیکی گھڑی
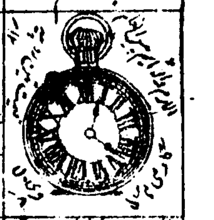	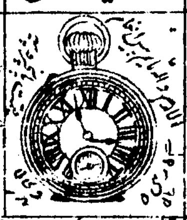		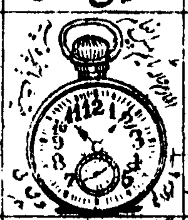	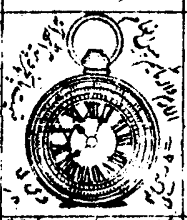	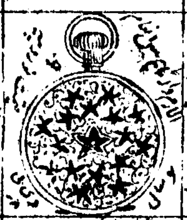	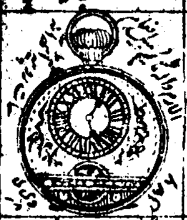	

چوبندا لبستر بند نہایت مضبوط سوتی رنگین فیتہ کا قیمت ایک روپیہ چھ آنہ وی۔ پی ۵ر

الہ دوددھ مین پانی بتلانیوالا قیمت بارہ آنہ وی۔ پی ۴ر

زنانی جوڑیدار گھڑی

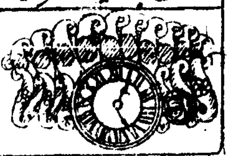

دوہرے گلاس کی دو چشمی دوربین

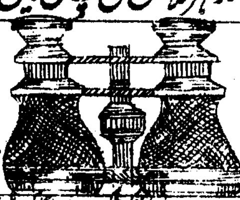

اصلی شیشونکی جہان نما سیر بین

گھریلو سلائی کی مشین

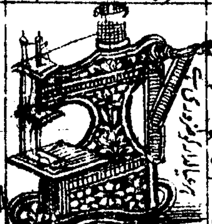

نہایت خوشنما قابل دیکھنے کلاک

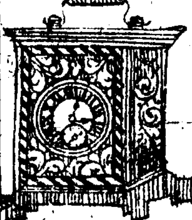

نہایت کارآمد گوشت کا قیمہ بنانیکی مشین

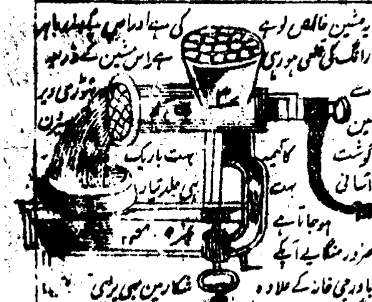

یہ مشین خالص لوہے کی ہے

طاقت کی لاثانی گولیان

عرق خضاب لاجواب نوایجاد

سنہری حمایل شریف لاثانی

زیورات نہایت نفیس

چاندی کے زیورات نہایت نفیس

حجامت بنانیکی مشین

سر کے بال تراشنے کی مشین

حسن افزا

اکسیر اعظم گولیان

عطریات قسم اول

جملہ فرمایشین بنام مولوی محمد حبیب جنرل مرچنٹ نمبر ۱۴۵ شہر متھرا کے آنی چاہئین

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۱۷/۵۰

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است + یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال بیل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کیلئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ع۸ قسم دوم عہ۸ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرہ جسکی اصلی قیمت ۵ فیتولہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اسکی رعایتی قیمت ۳ ر فیتولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے +

ترکیب استعمال: ممیرہ چیتہ پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے +

یہ سرمہ خاصکر گرمی کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے +

المشتہر

احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ سوداگر قادیان (گورداسپور)

ستسلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے
مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و فاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دو نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں +
قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ۔ قسم دوم ۸ر تولہ ہے +

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں +

المشتہر

احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ سوداگر قادیان (گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۵/۱۹

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصول ۵ر

عرق پودینہ

یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے تیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی متلی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵و۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

چشمہ زندگی ۱۰/۱۳

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند۔ قابل غور!!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں

یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے مہتہ سیتارام دت۔ وید کویرتن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے +

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں۔ رفاہ خلق کیلئے یہ ہدایات نہایت ضروری اور مفید تھے جنکی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرفیق و نعم الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ما تقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا +

حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خانصاحب رئیس اعظم دہلی میں نے چشمہ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی لائق مؤلف نے اسکے جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے۔ **نوٹ** (۲۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین۔ قیمت ۱۲ محصول ۳ دو جلد پر محصول معاف۔ چار جلد پر بیس فیصدی کمیشن

آلہ دوستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں بدہضمی قبض دائمی۔ مردانہ و زنانہ امراض۔ بواسیر۔ یرقان۔ دمہ۔ تپ دق۔ بخار۔ سر درد زکام وغیرہ کیلئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے۔ مفصل واقفیت کے لئے چھوٹے سائز دوسو صفحہ کی مجلد کتاب **شودہن ودھی** قیمت ۶ر منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ +

تجربات۔ جناب سعد اکرم خانصاحب تحصیلدار جموں لکھتے ہیں۔ ایک عدد دوستی جنتر آپسے منگوایا تھا جیسی صفت تھی۔ ویسے ہی پایا۔ ایک آلہ اور ارسال کریں +

حکیم رسول شاہ۔ بھون (جہلم) آپسے حال ہی میں جو آلہ منگوایا اُسنے کئی جانوں کو بچایا +

حکیم تاراچند۔ زبدۃ الحکما۔ گجرات۔ آپسے دو عدد آلہ منگوایا تھے بچوں سے بوڑھوں تک کو نہایت مفید ہے +

لالہ رلارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ۔ ایک دوستی جنتر اور بھیجیں واقعی مفید چیز ہے۔ مکمل سامان اعلیٰ قسم۔ قیمت پانچ روپے۔ محصول ۱۲ر +

پتہ: مہتہ سیتارام دت۔ وید کویرتن۔ آدتیہ اوشدہالہ۔ صدر بازار۔ راولپنڈی

لنصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

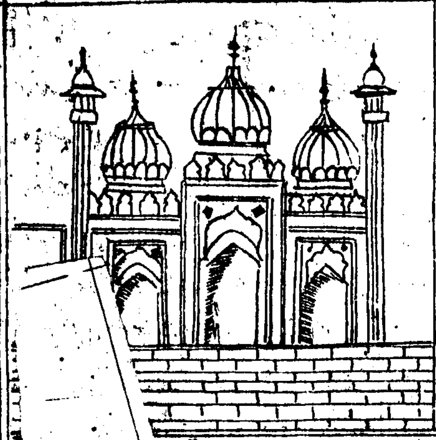

بدر
BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Qaq No. CCLXXXVIII | بنوش جرعہ وصلش زجام نور الدینؓ

قرآن مجید — للعہ چار روپے پیشگی

۸- رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات مطابق ۲۲- اگست ۱۹۱۲ء - ۷- بھادوں سمت ۶۹

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | کہ ہست محیِ موتیٰ کلام نور الدینؓ

کلام امیر

کے واسطے احباب بہت مشتاق ہیں۔ عاشقان صادق چاہتے ہیں کہ حضور کا کلام بالتفصیل درج اخبار ہوا کرے۔ مگر اخبار میں اتنی گنجائش نہیں۔ اخبار آخر اخبار ہے۔ اس میں اور باتوں کا ہونا بھی ضرور ہے۔ ایک صفحہ کے قریب کلام امیر ہر اخبار میں درج کیا جاتا ہے۔ مگر وہ عاشقوں کی پیاس بجھانے کے واسطے کافی نہیں ہوتا اس واسطے میں نے تجویز کی ہے کہ کلام امیر کے واسطے کچھ اوراق اخبار میں بڑھائے جائیں وہ اخبار کا گویا ایک حصہ ہوگا اس کی قیمت الگ ہوگی جو بذریعہ وی پی وصول نہ کی جائیگی۔ بلکہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے۔ اس کا سال روز عید رمضان سے عید رمضان تک رہا کریگا۔ جو صاحبان ان اوراق کے خریدار بننا چاہتے ہوں وہ بواپسی ڈاک مطلع فرمائیں تاکہ ان کے نام درج رجسٹر کئے جائیں۔ کیونکہ یہ اوراق اخبار کے برابر تعداد میں نہ چھپینگے۔ بلکہ ان کے خاص خریداروں کے اندازے کے مطابق چھاپے جائینگے ؛

اگلا اخبار

جیسا کہ پہلے سے اعلان ہو چکا ہوا ہے۔ ۲۹- اگست کو اخبار نہیں نکلیگا۔ ۵- ستمبر کا پرچہ ڈبل ہوگا اور وہ ڈلہوزی نمبر ہوگا۔ کیونکہ اس میں سفر ڈلہوزی کے حالات مفصل درج کئے جائینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۲- خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے۔ تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ (بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور) میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔ اور بہت مفید پایا (ایڈیٹر)

مذہب منصور

اللہ تعالیٰ کی ہستی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۲۲۴ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں قابل دید ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵ ملنے کا پتہ (بدر ایجنسی

گیارہ پنجابی کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں گیارہ اکٹھی فروخت ہوتی ہیں۔ قیمت مجموعہ ۶

(۱) سچ بیان۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن پنڈال
سُن لو بھائی سچ بیان ؛ عیسیٰ نہیں گیا اسمان
منکرین وفات مسیح پر دس اعتراض کئے گئے ہیں
(۲) گُرٗ ۔ ۔ ۔ عنایت اللہ صاحب
(۳) شہد المشتاقین۔ مصنفہ امام رسول صاحب راجیکی
(۴) جام وحدت ، ، ، راجیکی
(۵) چٹھی مسیح نے اس دا جواب
(۶) سی حرفی
(۷) سی حرفی احمدی
(۸) اظہار الحق۔
(۹) احمدی کا من
(۱۰) صدقے جاواں
(۱۱) گلدستہ احمدی۔

(بدر ایجنسی قادیان سے طلب کرو۔

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت دس روپے ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے ؛

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پیرو پرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ آجکل بسبب رمضان شریف تمام درسوں کے عوض میں صرف ایک قرآن شریف کا درس ہوتا ہے۔ درس کیا ہے نعمائے الٰہیہ کی ایک بارش ہے۔ قرآن شریف کا ایک پارہ روزانہ پڑھا جاتا ہے۔ ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تفسیر سنائی جاتی ہے۔ سوال کرنے والوں کے سوالوں کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ نکات و معرفت کا ایک دریا بہایا جاتا ہے جس دردِ دل سے حضرت صاحب قرآن شریف سناتے اور پڑھاتے ہیں۔ اور بار بار تاکید کرتے ہیں کہ میرا پڑھانا اور سنانا اس واسطے نہیں کہ تم پڑھ لو اور سن لو اور نوٹ کر لو۔ اور مضمون تحریر کرو۔ بلکہ اس واسطے ہے کہ تم اس پر عمل کرو۔ تمہاری زندگی کی روش تمہارے اس علم کا نمونہ ہو۔ یہ باتیں دلوں میں تاثیر کرنے والی ہوتی ہیں۔ پھر ساتھ ساتھ حضرت کی دعائیں۔ اللہ اکبر۔ قادیان کا رمضان اپنی برکتوں اور رحمتوں میں دوسرے شہر کے رمضانوں پر ایک فوقیت رکھتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جن کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق ملی + جموں سے خواجہ جمال الدین صاحب راولپنڈی سے بابو فضل احمد صاحب لوئی بھاگلپور سے عیسیٰ میاں اور کئی ایک احباب باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ اور درس قرآن کی خاطر یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور جو یہاں کے مقیم ہیں وہ بھی حاضر درس ہوتے ہیں۔ فجر کی نماز کے بعد درس شروع ہوتا ہے کوئی نو بجے تک نصف پارہ ختم ہوتا ہے پھر بعد نماز ظہر شروع ہوتا ہے اور عصر تک نصف پارہ ہوتا ہے۔ چونکہ درس مختصر اور پُرمعانی ہے۔ ہم اسکو بکمال و تمام انشاء اللہ اخبار میں درج کرینگے۔ جو زائد اوراق حضرت خلیفۃ المسیح کے کلام کے متعلق بڑھانے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور جن کا اعلان اس اخبار کے صفحہ اوّل پر ہے۔ ان میں سب سے پہلے یہی درس لکھا جائے گا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ

خلقہ القرآن

ایسا ہی ظلی رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے خلق اور کلام کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ خلقہ القرآن اور

کلامہ القرآن

آج چوبیس سال سے میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ جب میں پہلے آپکے پاس بریں آیا تو مینے آپکے پاس قرآن پڑھا۔ اور اب میں آپ کے پاس قرآن پڑھتا ہوں کبھی درس سنکر مجھے یہ خیال نہیں آیا کہ میں بہت سن چکا ہوں اور اب مجھے زیادہ سننے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہمیشہ میری خواہش درس سننے کی زیادہ ہوتی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح گویا صبح سے شام تک بلکہ عشاء تک قرآن سناتے یا سنتے یا اس کی تفسیر کرتے۔ یا سمجھاتے یا اس کے ماتحت لوگوں کو نصیحت کرتے اور نیکی کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ کہتے ہیں خلافت بھی وہبی ہے۔ اور ہے بھی سچ۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ خدا بھی ٹرا سیانا ہے موہبت کے واسطے کیسا آدمی چنا ہے وہو العزیز الحکیم +

درس تو انشاء اللہ درج اخبار بعد میں ہوگا۔ مگر ایک بات جس کا خاص جوش میں ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت میں پاتا ہوں۔ اور یہ منشاء ایزدی کے ماتحت معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت نے بار بار فرمایا ہے کہ ہمارے دوست اسلام کی تائید میں چھوٹے چھوٹے

ٹریکٹ رسالے

ایک ورق۔ دو ورق کا یا چار ورق کا۔ لکھ کر شائع کریں سب دوست اپنی توفیق کے مطابق ایسے اوراق اسلام کی تائید میں لکھیں۔ اپنے خرچ سے چھپوائیں اور مفت تقسیم کریں۔ اسلام پر جو اعتراض ہوتے ہیں انکے جواب ہوں۔ اسلام کی خوبیوں کا بیان ہو۔ جو صاحب خود انتظام نہ کر سکیں یا اپنے نام پر شائع نہ کر سکتے ہوں وہ مضمون لکھ کر دفتر بدر میں بھیجدیں۔ چھپوائی اور تقسیم کرائی کا خرچ ساتھ بھیجدیں ہم انتظام کر دینگے۔ سب احباب کو چاہیئے کہ اس ثواب میں شریک ہوں پہلے دعا کریں۔ بہت دعا کریں۔ پھر مضمون لکھیں۔ خالصاً رضاء الٰہی کے واسطے۔ اسلام کی نصرت کے واسطے۔ لاہور اور بڑے شہروں کے دوست تو تمام انتظام بخوبی وہیں کر سکتے ہیں۔ ایسے تمام ٹریکٹوں کا نوٹس اخبار بدر میں مفت شائع ہوتا رہے گا۔ جو احباب چھپوائیں وہ ہم کو اطلاع کرتے رہیں +

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے پچھلے جمعہ میں کیا عجیب نکتہ معرفت فرمایا کہ لوگ اپنی جسمانی بیماری کا ذکر جب کسی سے کرتے ہیں تو بہت کچھ بڑھا کر لیکن روحانی بیماریوں کو چھپاتے ہیں بلکہ ایسی بیماری کے علاج کی طرف توجہ کرنے والے کو بھی کوستے ہیں پھر جسمانی بیماریوں کے علاج کیلئے تو مارے مارے پھرتے ہیں اور ہزاروں پرہیز کرتے ہیں۔ فاقے میں رہتے ہیں لیکن روحانی بیماریوں کے لئے معالجہ کی پروا نہیں۔ اور نہ پرہیز پر خوشدلی سے راضی ہوتے ہیں۔ روزے بھی ایک پرہیز ہیں۔ اور اس آیندہ آنے والے بہت سی تکلیف کے عوض میں تھوڑی سی تکلیف ہے۔ دیکھو ایک جسمانی بیمار کس خوشی سے درد کی شدت سے بچنے کی خاطر بلسٹر لگوا لیتا ہے۔ بلکہ عمل جراحی پر بھی راضی ہو جاتا ہے پس عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے اگر روزوں کی تھوڑی سی تکلیف ہو تو خوشی سے قبول کرنی چاہیئے۔ روزے رکھو اور دعا کرو۔ کہ عید کا دن ہمارے لئے واقعی عید کا دن ہو۔ اور عید کا غسل۔ روحانی امراض سے غسل صحت +

حضرت میر ناصر نواب صاحب بمعہ اہل بیت خود اپنے فرزند ارجمند جناب ڈاکٹر میرزا محمد اسمٰعیل صاحب کے پاس سرسہ تشریف لے گئے ہیں۔ اور جناب مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب غالباً رخصتیں وہیں گذارینگے۔ حضرت نواب صاحب تا حال مالیر کوٹلہ میں ہیں۔ جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے + مولوی فاضل عرب عبد المحی صاحب قادیان واپس آگئے ہیں ایک رسالہ تصنیف کر رہے ہیں مگر اب پھر کسی لمبے سفر کی طیاری میں ہیں۔ عزیزان عبد الحی و عبد السلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب گلمرگ کی سیر سے بخیریت واپس سرینگر کی سیر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سلامتی سے واپس لاوے۔

قرآن کی شفاعت سے عیسائی کو نجات

نور افشاں لکھتا ہے پیلسٹن میں پروفیسر فلپ کو دریائے جارڈن پر ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے پکڑ کر ان کے پاس جو کچھ تھا چھین لیا۔ پروفیسر نے دعا شروع کی۔ تب بدوؤں کا سردار انکی طرف بڑھا۔ پروفیسر نے اسکو نزدیک آتے دیکھ کر قرآن کا پہلا باب پڑھنا شروع کیا۔ بدوؤں کے سردار نے تمام مال واپس کر دیا۔

نور افشاں اس واقعہ پر غور کرے ایک یسوعی کفارہ پرست کی شفاعت کلوری کے پہاڑ پر یہودیوں کے ہاتھ سے پھانسی پانے والے کا نام یا کلام نہ کر سکا۔ بلکہ اس زندہ نبی اور اسکے زندہ خدا کے کلام نے کی۔ امید ہے نور افشاں اور پروفیسر صاحب اپنے اس تجربہ کی بناء پر عاقبت کیلئے بھی اسی کلام کے مرسل اور عہد کے رسول کو نجات دہندہ تسلیم کرینگے جس نے دریائے یردن کے کنارہ پر ان کی نہ صرف جان

کے سامنے پیش کیا ہے۔ تو وہ فرمانے لگے کہ میں تو غیر احمدی کو ... یقین کرتا ہوں۔ اسی واسطے رات دن اس کوشش میں سرگردان ہوں کہ انہیں احمدیت کے قریب کھینچ لاؤں۔ ایسا ہی اگلے دن کسی نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب کو ماننے کے بغیر نجات حاصل ہوسکتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر قرآن خدا کا کلام ہے۔ اور ضرور ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہے۔ اور ضرور ہے۔ تب تو نہیں ہوسکتی +

غرض یہ عقائد کا معاملہ ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں کے واسطے مناسب نہیں کہ وہ اس میں ہماری اصلاح کے مدعی بنیں۔ ہاں بطریق احسن کوئی سمجھنا چاہے تو ہم خوشی سے سمجھانے کو طیار ہیں۔ اور ہر وقت کی چھیڑ چھاڑ اور طعن تشنیع کبھی مسلمانوں کی قوم کے حق میں مفید نہیں ہوسکتی +

اخبار عالم پر ایک نظر

اخبار پنجاب ایڈووکیٹ کی مبلغ دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہوئی۔ کردنی خویش آمدنی پیش + کلکتہ میں بعض کمپنیوں پر رات کے ایک بجے سے بعد تک تماشہ کرنے کے سبب جرمانہ ہوا + پنجاب کی نہری نوآبادیوں پر سول کے اہل کاروں کو گورنمنٹ آیندہ زمین نہیں عطا کرے گی + ٹائمز میں ایک چٹھی چھپی ہے کہ ایران کی حالت ناقابل اطمینان ہے وزارت بے اختیار ہے خزانہ خالی ہے۔ اگر یہی حال کچھ دن رہا تو عنقریب شمالی پر روس کو اور جنوبی ایران پر انگلستان کو مجبوراً عارضی طور سے یا دوام کے لئے قبضہ کرنا پڑے گا + خبر ہے کہ سلطان مراکو تخت سے علیحدہ ہوکر یورپ چلے گئے جہاں انہیں پندرہ ہزار پونڈ سالانہ پنشن ملے گی + ایڈیٹر صاحب زمیندار آج تک پانزدہ اقساط میں مبلغ ۲-۴-۹۰۲ء چندہ امداد مصیبت زدگان طرابلس روانہ کرچکے ہیں +

ملہ میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے واسطے مناسب نہیں کہ ہم ایسا القطع بولنے کی جرأت کریں سب معاملہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہے گا انکے ساتھ سلوک کریگا تب خواجہ صاحب نے اپنے قول کی تصدیق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پیش کی +

ٹرکی میں تباہی خیز زلزلہ۔ بحر مارمورا کے جنوب میں زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔ بہت سے گاؤں تباہ اور بہت سے آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ ہیراقلیت۔ پیرستاسس۔ میریوفیلو۔ جورانیز دیگر مواضعات میں سخت جانی و مالی نقصان ہوا۔ ذو مواضعات جل کر تباہ ہوگئے ہیں۔ اور باشندے مکان۔ خوراک اور پانی کے لئے محتاج ہیں۔ موضع چار لو واقع ایڈریانوپل ریلوے میں زلزلہ سے ایک لیمپ الٹ جانے سے تین سو مکان جل کر خاکستر ہوگئے۔ قسطنطنیہ سے ایڈریانوپل تک تمام درمیانی ملک میں زلزلہ محسوس ہوا۔ اس حادثہ کا مرکز درہ دانیال یقین کیا جاتا ہے۔ جہاں زلزلہ ۳۰ سکنڈ تک رہا۔ گلی بیرلی اور شک میں کوئی مکان زلزلہ کے اثر سے محفوظ نہیں رہا۔ وہاں کی مسجد اور یونانی گرجا بھی تباہ ہوگئے ہیں۔ جانوس اور نورا کے روشنی کے مینار غائب ہوگئے ہیں۔ اور ملحقہ مواضع میں آگ لگی ہوئی ہے۔ بیان ہے کہ جورہ میں ۸۰ آدمی ہلاک اور ۶۰۰ زخمی ہوئے ہیں۔ اول الذکر گاؤں بالکل تباہ ہوگیا ہے اور موخر الذکر اور دیگر متعدد مقامات میں آگ لگی ہوئی ہے۔ دو گاؤں سمندر میں دھس گئے ہیں قسطنطنیہ کے اخبارات ہلاک شدہ باشندگان کی تعداد ایک ہزار اور مجروحین کی تعداد ۶ ہزار بیان کرتے ہیں۔ اور ۱۵ ہزار آدمی بے گھر بے در ہیں۔

مصر میں خدیو معظم کے خلاف سازش کرنیوالوں کو سزا۔ جن لوگوں پر مصر میں اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے مصر کے فرمانروا خدیو معظم۔ ان کے وزیر اعظم اور انگریزوں کی طرف سے معرکہ منتظم لارڈ کچنر کے قتل کی سازش کی تھی۔ ان کے مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا اور ملزموں میں سے ایک کو ۱۵ سال قید بامشقت اور دو کو پندرہ پندرہ سال قید محض کی سزا دی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تینوں ملزم مصر کی قوم پرست جماعت میں سے تھے۔

ایک کروڑ سے زیادہ کا انعام۔ جرمنی میں جو توپ سازی کا مشہور کارخانہ کرپ ہے حال میں اس کی سوسالہ سال گرہ کا جشن دھوم دھام سے منایا گیا تھا جس میں قیصر ولیم بھی شریک ہوئے تھے اس جشن کی خوشی میں کارخانہ کی طرف سے اس کے مزدوروں اور ملازموں کو ایک کروڑ سے زیادہ روپیہ بطور انعام دیا گیا ہے۔

کس جگہ بالکل خاموشی رہتی ہے:۔ لنڈن میں ۶ سال ہوئے ایک کلب کھولا گیا تھا جس کے ممبر یا تو بہرے یا بہرے گونگے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ آواز سے بات چیت نہیں کرتے۔ بلکہ انگلیوں کے اشاروں سے یا چہرے کی حرکتوں سے۔ اس کلب میں ایک بھی گھنٹی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی آواز ممبران قلب سن ہی نہیں سکتے ہیں۔ البتہ کلب کے ہر ایک کمرے کے دروازے پر ایک کل لگی ہوئی ہے جو بٹن دبانے سے حرکت کرتی ہے۔ اس کی حرکت کرتے ہی بجلی کی روشنی کا ایک لیمپ دیوار کے اندر سے نکل کر گھومنے لگتا ہے جس سے ممبروں کو خبر ہوجاتی ہے۔ کہ کوئی شخص اندر آنا چاہتا ہے۔ کلب کے نوکروں کو بھی اسی لیمپ کے ذریعہ سے اندر بلایا جاتا ہے۔ اس کلب کو جاری ہوئے چھ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس وقت اس کے ممبروں میں ۱۲۰ مرد ہیں اور ۶۰ عورتیں ہیں۔ اس کلب میں جو کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ ان میں بھی انسان کی آواز نہیں سنائی دیتی ہے۔ گویا اگر روئے زمین پر کسی مقام میں خاموشی اور سناٹا رہتا ہے تو وہ یہی کلب ہے۔

حضور نظام فرمانروائے حیدر آباد کے پاس ایک بیش بہا ہیرا ہے۔ جس کو اپنے خزانہ کے بجائے بنک بنگال میں رکھ چھوڑا ہے۔ اس ہیرے کا نام گائیکوارڈ سٹار آف دی سوتھ ہے۔

جاپان اور روس کے درمیان جو عہد اور پیمان ہوئے ہیں۔ ان میں بھی یہ بھی درج ہے کہ اگر ان دونوں ملکوں پر کوئی دشمن حملہ کرے۔ تو منگولیا اور منچوریا کے بچانے میں دونوں سلطنتیں مدد دیں۔

ستمبر مہینے میں وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل میں مسٹر دادابھائی ایک بل پیش کریں گے۔ جس سے امید ہے کہ ہندو مندروں کے لئے نوجوان لڑکیوں کا مخصوص کرنا بند کیا جاویگا۔

ملک سندھ میں اسلامی تعلیم کے وظائف کی سکیم کی منظوری کی گئی ۴ ہزار کا سرمایہ جمع ہے۔ ہر وظیفہ بیس یا پچیس روپیہ ماہوار۔ حضور میر صاحب کی خاص فیاضی ہے۔

پچھلے سال انکم ٹیکس سے پنجاب میں ۱۶ لاکھ گیارہ ہزار سو روپیہ وصول ہوا۔ بیشی ۶۰ ہزار ہے۔

احاطہ مدراس میں دریائے کشنا کی عظیم طغیانی سے دونوں کناروں کے بہت سے گاؤں غرق ہوگئے۔

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمے کا اعلان عرصے سے شائع ہوتا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند امراض چشم کیلئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۲ قسم دوم ۱ قسم سوم ۸

اصلی ممیرہ جس کی قیمت ۵ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اس کی رعایتی قیمت ۴ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو اُن کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

المشتہر
احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ سوداگر قادیان۔ ضلع گورداسپور

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے
مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت قسم اول ۱۲ فی تولہ قسم دوم ۸ فی تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ لٹری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر
احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ سوداگر قادیان (ضلع گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو۔ گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس کے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے۔ یہ دوا چھبیس ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ محصول ۵

عرق پودینہ

یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولائت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہائت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں

قیمت فی شیشی ۸ محصول ۵
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

چشمۂ زندگی

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند! قابل غور!!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں
یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتا رام دت وید کویرنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہو گی اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے۔

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں۔ رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہائت ضروری اور مفید تھے۔ جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرفیق و نعم الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ خوش نصیب ہو گا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا۔

حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہو گی۔ لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے

نوٹ (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین۔ قیمت ۱۴۔ محصول ۳۔ دو جلد پر محصول معاف۔ چار جلد پر بیس فیصدی کمیشن۔

آلہ وستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں بدہضمی۔ قبض دائمی۔ مردانہ و زنانہ امراض۔ بواسیر۔ یرقان۔ دمہ۔ تپ دق۔ بخار۔ بہرہ پن۔ زکام وغیرہ کے لئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے۔ مفصل واقفیت کے لئے چھوٹے سائز دو سو صفحہ کی مجلد کتاب سُودھن ودھی قیمت ۶ منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ۔

تجربات جناب سعد اکرم خان صاحب تحصیلدار جموں لکھتے ہیں ایک عدد وستی جنتر آپ سے منگوایا تھا۔ جیسی صفت تھی۔ ویسے ہی پایا۔ ایک آلہ اور ارسال کریں۔

حکیم رسول شاہ بھون (جہلم) آپ سے حال ہی میں جو آلہ منگوایا۔ اُس نے کئی جانوں کو بچایا ہے

حکیم تارا چند بزبدۃ الحکما گجرات۔ آپ سے دو عدد آلہ منگوائے تھے۔ بچوں سے بوڑھوں تک کو نہائت مفید ہے۔

لالہ رلا رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ۔ ایک وستی جنتر اور بھیجیں واقعی مفید چیز ہے۔

کمل سامان اعلیٰ قسم۔ قیمت پانچ روپے محصول ۱۲

پتہ:۔ مہتہ سیتا رام دت وید کویرنجن۔ آدتیہ اوشدھالہ۔ صدر بازار۔ راولپنڈی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

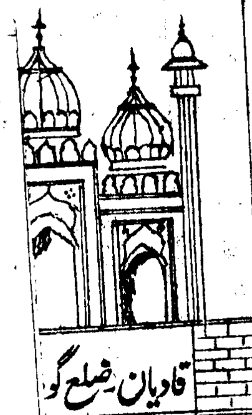

BADR
بدر
QADIAN

قادیان ضلع گو[رداسپور]

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

Reg. No. L. CCLXXXVIII

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

جلد ۱۲ | مع ضمیمہ درس قرآن مجید

۱۵۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۰ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۰ بھادوں

چار روپے پیشگی

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان آ را | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

(نمبر ۱۰۹)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں + درس قرآن شریف ہوتا ہے ایک پارہ روزانہ۔ اندر عورتوں کا درس بدستور جاری ہے۔ حضرت اس کے علاوہ بھی خود قرآن شریف کی منزل پڑھتے ہیں اور حدیث شریف کی ایک کتاب باقاعدہ خود گھر میں پڑھتے ہیں۔ عشاء کی تراویح میں شامل ہو کر بھی قرآن شریف سنتے ہیں + اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ جمعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھایا۔ ۲۷۔ اگست سے قبل کی رات کو تین بجے کے قریب دو چور حضرت کے مکان کے اندر گھس آئے۔ ہنوز باہر مردانہ نشست گاہ میں بیٹھے کہ پکڑے گئے اور حوالہ پولیس ہوئے۔ تراویح شب اول آٹھ رکعت حضرت کے مکان پر اور مسجد اقصےٰ میں پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت کے مکان پر عزیزی حافظ ابو اللیث محمد اسمٰعیل صاحب اور مسجد اقصےٰ میں حافظ محمد جمال صاحب قرآن شریف سناتے ہیں۔ مسجد مبارک میں پچھلی رات کو حافظ تصور حسین صاحب قرآن شریف سناتے ہیں۔ ۸ رکعت تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ شب اول ۲۰۔ رکعت تراویح صحابہ سے جائز ثابت ہیں۔ حافظ محمد جمال کے والد حکیم غلام محی الدین صاحب پشاوری جن کو اکثر احباب نے بحالت مرض حضرت کی نشست گاہ میں دیکھا ہے۔ فوت ہو گئے۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا + وفد دکن بمبئی سے واپس بخیریت آ گیا ہے۔ بنگلور کی کارروائی کی رپورٹ اسی اخبار میں درج ہے اس کے بعد پونا اور بمبئی میں لکچر ہوئے جیسا کہ پچھلے اخبار میں لکھا جا چکا ہے اس سفر میں حضرت خواجہ صاحب کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں کہ وہ انگلینڈ تشریف لے جاتے ہیں۔ غالباً کل جہاز پر بمبئی سے سوار ہوں گے حضرت نے رخصت کے وقت ان کے لئے بہت دعا کی۔ احباب بھی ان کے واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انکو سفر مبارک کرے اور وہاں جانا اور رہنا خدمات دینی کا موجب ہو۔ عزیزان عبد الحی و عبد السلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب بخیریت کشمیر کی سیر میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالےٰ بصحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے سید وزارت حسین ساکن ضلع مونگھیر کے والد صاحب فوت ہو گئے۔ جب ہم سفر مونگھیر پر گئے تھے۔ تو انھوں نے ہماری بہت امداد کی تھی۔ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے + شیخ عبد الرحمان صاحب معلم مدرسہ احمدیہ مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہوئے مبارک ہو۔

کوئی غریب احمدیہ خاتون جو اخبار پڑھنا چاہتی ہو +

ایک ... المشتہرہ ... کے نام اخبار جاری کرنے کے واسطے اخبار میں لکھا گیا تھا سو ایک دوست کی مہربانی سے وہ اخبار جاری ہو گیا ہے لیکن اس تحریک پر ایک اور معزز دوست کی قیمت پر کسی غریب خواندہ احمدیہ خاتون کے نام ایک اخبار جاری کیا جاتا ہے درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ یہ پرچہ بلا ضمیمہ ہو گا +

دعا مدد

ہمارے مکرم دوست میاں محمد دین صاحب اپیلنویس سخت بیمار ہیں علاج کے واسطے یہاں قادیان لائے گئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

۲۔ عزیزان محمد اسحٰق و محمد اسمٰعیل پسران مولوی حکیم قطب الدین صاحب موسمی بخار سے بیمار ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ شفا دیوے

(بکاد پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دوالمیال

ماہ اپریل گزشتہ میں سفر دوالمیال ہوا تھا۔ اور رپورٹ بھی اُسی وقت لکھی گئی تھی مگر بعض ضروری مضامین ایسے درمیان میں آتے رہے کہ وہ رپورٹ چھپ نہ سکی۔ اس عرصہ میں دوستوں کا بہت تقاضا ہوا ہے۔ کہ اسے چھاپا جائے۔ لہٰذا اب درج اخبار کیا جاتا ہے + ایڈیٹر

حمد سب حمد و ثناء اُس ذاتِ باری کے لئے جس نے ہمیں محمدؐ سا رسول قرآن سی کتاب احمدؑ سا بروز اور نورالدین سا مفسر قرآن عطاء کیا۔ پھر تعریف اُس قدوس سبوح کے لئے جس نے اِس زمانہ میں علم و معرفت کے مرکزی مدرسہ کی بُنیاد قادیان میں رکھی۔ اور چاہا کہ ایسے عالم باعمل وہاں سے پیدا ہوں جو نورالدین سے منور ہو کر دُنیا پر روشنی پھیلائیں۔ مبارک ہیں وہ جنھوں نے اس کالج کے پروفیسروں کی شاگردی کا فخر حاصل کیا۔ اور اس کا حق ادا کیا۔ اور زہد و تقویٰ کے بلند مقام پر پہنچے۔ جس نے دیکھنا ہو وہ ان کا نمونہ شاہزادہ والاتبار عالمِ علوم حقہ بشیرالدین محمود احمد میں دیکھے جو ظاہر و باطن میں ایک نبی اللہ کا وارث ہے۔ پھر تمام پاک صفات اس قادر مقتدر ذات کے لئے ہیں جس نے ایک پاک سلسلہ قائم کر کے اُس کی تائید میں مہاجرین و انصار کی جماعت کے دلوں کو الہام کیا کہ وہ رات دن اُس کی ترقی میں کوشاں رہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو بغیر رہبانیت اختیار کرنے کے تارکِ دنیا ہیں جیسے مولنا المکرم مولوی محمد علی صاحب حضرت سید محمد احسن صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب۔ سید سرور شاہ صاحب۔ اور بعض وہ ہیں جو دست درکار و دل بایار کے مصداق ہیں۔ وہ دُنیا میں گھسے پر اُس کے ساتھ دل لگانے کے لئے نہیں بلکہ اُس کی اصلاح کے واسطے اور اُسے دین کا خادم بنانے کے لئے۔ ان کا نمونہ پنجاب کے مرکز میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب و حضرت خواجہ صاحب و مکرم شاہ صاحب برادر عبدالعزیز مغل کے وجود باجود میں نمایاں ہے۔ پھر وہ کچھ زندہ دل وجود ہیں جو سری حالت میں مسرور ہیں۔ ان کے ذکر کی ضرورت نہیں پھر پاکی اور بزرگی اُس کبیر المتعال کے لئے جس نے اِس عاجز بندے کو بھی خُدام دین کی معیت میں رہنے کی توفیق عطا کی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ +

باعث سفر اسی معیت کا نتیجہ ہے کہ گاہے کسی دینی خدمت پر باہر جانے کے واسطے اس عاجز کو بھی متعین کیا جاتا ہے۔ اس دفعہ جماعت دوالمیال کے ممبر فتح علی صاحب کا ایک عریضہ حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ ہم یہاں ایک جلسہ ۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء کو کرنا چاہتے ہیں کوئی دو واعظ حضور بھیجدیں۔ خط میں یہ بھی مذکور تھا کہ یہاں عیسائی اور آریہ اکثر آیا کرتے ہیں۔ اس واسطے حضرت نے عاجز کو اس خدمت پر مامور فرمایا۔ اور شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کو میرے ساتھ کیا اور میرا لڑکا عزیز عبدالسلام بھی ہمارا رفیقِ سفر ہوا +

پہلی ٹرین مس ہوئی بعد استخارہ و دعا و اجازت حضرت ۴۔ اپریل کی صبح کو ہم قادیان سے روانہ ہوئے۔ بدیں ارادہ کہ ۸ بجے کی گاڑی میں بٹالہ سے سوار ہونگے۔ مگر انسان کیا اور اس کا ارادہ کیا۔ ہوتا وہی ہے جو مشیت ایزدی میں ہو۔ اتفاق سے ہمیں اِکہ ایسا ملا۔ جس نے سفر ملتان اور حکیم محمد عمر صاحب کی رفاقت یاد دلادی۔ سفر ملتان میں بھی ایک ایسا گھوڑا ملا تھا۔ جو کمزور سست تھکا ماندہ تھا۔ چل نہ سکتا تھا۔ اس واسطے ہم اس ٹرین سے رہ گئے تھے۔ مگر اس سفر میں ہمارے اکہ کا گھوڑا موٹا تازہ طاقتور اور ضرورت سے بھی زیادہ تیز لیکن اکّے پر نیا لگایا ہوا تھا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ جب ہم قادیان سے تھوڑی دُور نکل آئے تو بارش بھی شروع ہوگئی اور سڑک پر کیچڑ ہو گیا۔ اس واسطے ہم گاڑی سے رہ گئے۔ سفر ملتان کے سست گھوڑے نے کچھ سبق دیئے تھے جو اُس سفرنامہ میں لکھے گئے تھے۔ مگر اس تیز و شوخ گھوڑے نے بھی کچھ سبق دیئے جنکا اندراج ناظرین کے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا +

حکمت الٰہی سے بچاؤ کی ایک مثال اللہ تعالےٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا گو ہم گاڑی سے رہ گئے مگر اس سے بھی کئی ایک فائدے حاصل ہوئے۔ اُسوقت مجھے ایک واقعہ یاد آیا جو ہمارے مکرم مہربان ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ساتھ گذرا تھا۔ اور جو مجھے اپنے مکرم دوست برادر ڈاکٹر الٰہی بخش نے اِس سفر سے ایک دو روز پہلے سُنایا تھا کہ جب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب افریقہ میں تھے۔ تو ایک روز وہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم (اللھم اغفرہ وارحمہ) کی ملاقات کے واسطے ایک پہاڑی پر جانے لگے جس پر ایک چھوٹی پہاڑی ریل رسوں کے ذریعہ سے اوپر کھینچی جاتی تھی اور اس مطلب کے واسطے وہ اُس انگریز کو ملنے گئے جس کی اجازت سے مزدور اور دیگر لوگ اس گاڑی پر سوار ہو کر پہاڑ پر جا سکتے تھے۔ مگر کسی وجہ سے باتوں باتوں میں اس انگریز کے ساتھ تکرار ہوگئی اور وہ اس حد تک پہنچی کہ اُس نے ڈاکٹر صاحب کو پاس نہ دیا۔ اور وہ ناراض ہو کر چلے آئے اور پیادہ پہاڑ پر چڑھے اتنے میں وہ گاڑی جس پر بیٹھ کر وہ جانا چاہتے تھے جب اوپر کو کھینچی گئی تو ہنوز وہ اوپر نہ پہنچی تھی کہ درمیان سے رسہ ٹوٹ گیا اور تمام گاڑیاں نیچے آپڑیں۔ بہت سی جانوں کا نقصان ہوا اور بہت زخمی ہوئے۔ اس حکمت سے اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کی جان بچائی +

نیا گھوڑا جب ہم اِکّے پر سوار ہوئے۔ تو سب سے پہلی بات جو ہمارے نوٹس میں آئی وہ یہ تھی کہ بجائے ایک کے دو اکّے بان ہمارے ساتھ تھے اور شروع میں ہر دو ساتھ ساتھ پیدل دوڑنے لگے اِسی سے خیال ہوا کہ اس غیر معمولی ڈبل اسٹاف کی تہ میں کوئی راز ہے۔ گھوڑا اچھا نہیں معلوم ہوتا مگر مالک اِکّہ نے مناسب نہ جانا کہ سواریوں کو گھوڑے کے صفات سے خبر ہو۔ اور ہم سوار ہو چکے تھے۔ مینے سوچا کہ اچھا اب جو خدا کو منظور ہو۔ چند قدم ساتھ دوڑنے کے بعد ایک تو ہمارے ساتھ بیٹھ گیا دوسرا گھوڑے کو پکڑے ہوئے ساتھ ساتھ ہوا۔ گھوڑا دوڑنا چاہے۔ وہ دوڑنے نہ دے۔ خطرہ یہ

... کے لئے دُعا فرماویں +

تھا۔ کہ راہ چھوڑ کر کسی اور طرف کو نہ چل دے۔ اِدھر اُدھر گڑھے اور کھیت تھے۔ کچھ دُور چلکر وہ دوسرے صاحب بھی اِکّے پر سوار ہو گئے۔ گویا ہمارا اکّہ ریل بنگیا۔ ڈرائیور اور گارڈ ہر دو موجود تھے۔ اور گارڈ صاحب چلتے اکّہ میں سے کبھی اُترتے اور گھوڑے کو راہ راست پر لاتے۔ پھر سوار ہو جاتے۔ گھوڑے کی آنکھوں کے اِدھر اُدھر جو چمڑا ہوتا ہے اُس پر ایک اور کپڑا باندھا ہوا تھا۔ تاکہ اس کا دائرہ منظر اور بھی تنگ ہو اور وہ سڑک کے سوائے دوسری طرف بالکل التفات نہ کر سکے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر جو عجیب بات تھی وہ یہ تھی کہ اس کے کانوں میں کپڑا ٹھونسا ہوا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ اسواسطے ہے کہ گھوڑا کوئی آواز نہ سن سکے اور اپنے ہی اِکّے کی کھڑکھڑاہٹ سے دہشت زدہ نہ ہو جائے۔ ہم ان سب باتوں سے اصل حال تو سمجھ ہی گئے تھے مگر جب ہم چند میل نکل آئے اور اِکّے والے کو تشفی ہو گئی کہ سواریوں کا کرایہ محفوظ ہو چکا ہے تو اس نے بھی اپنے گھوڑے کی تعریف شروع کی کہ ایک سو بیس روپیہ میں خرید کیا ہے اگلے ہی دن خریدا ہے ابھی نیا ہے۔ اِکّے کے آگے چلنا ٹھیک نہیں جانتا۔ آہستہ آہستہ ہلاتے ہیں اور سُست رفتار چلاتے ہیں +

گھوڑے سے سبق

گھوڑے کے ان حالات نے سالک کے ابتدائی مشکلات کا ایک نقشہ میری آنکھوں کے آگے کھینچ دیا۔ اور ایک وسیع مضمون میرے دل میں موجزن ہو کر میرے قلب پر ایک خاص کیفیت طاری کرنے والا ہوا وہ شخص جو پہلے پہل راہ سلوک پر قدم رکھتا ہے وہ صراط مستقیم پر رہنے کے واسطے کس قدر مرشد کی حفاظت اور نگہبانی کا محتاج ہے۔ اُس کیلئے ضرور ہے کہ ہر قدم پر اپنی مرضی اور خواہشیں چھوڑ کر اپنے ہادی کے اشارے پر چلے خواہ کتنا ہی اس کا جی چاہے کہ عمدہ عمدہ دنیوی اشیاء کی طرف دھیان کرے اور اُن کا کھانا اور استعمال کرنا اُس کے واسطے حلال بھی ہو۔ لیکن اُس کے لئے مصلحت یہی ہے کہ وہ حلال بھی اُس کو منع رہے اُسے چاہیئے کہ اپنی نظر کے دائرے کو محدود رکھے غیر کی طرف التفات نہ کرے۔ شاید اسی واسطے بعض بزرگ صوفیاء نے اپنے مریدین کو نقاب پہنایا ہے۔ الاعمال بالنیات یہ سب حیلے دل کی صفائی کے واسطے تھے۔ اسکے واسطے ضروری ہے کہ ایک عرصہ تک اپنے کانوں کو بھی غیر کی آواز سے خالی رکھے تاکہ کوئی امر اُس کی ریاضت اور عبادت میں مخل نہو۔ اور اس کا خیال کسی دوسری طرف نہ جائے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ سالک کی ترقی کی رفتار اُس کے مرشد کی قوت قدسی کے زور پر موقوف ہے۔ ایک حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ جنھوں نے اپنے اصحاب کو اپنی توجہ باطنی سے چند روز میں کیا سے کیا بنا دیا تھا۔ پرلے درجے کے فاسق فاجر اور شرابی زانی اور جاہل مطلق آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے اعلےٰ درجہ کے زاہد عابد عامل نمازی متقی عالم اور دُنیا کے فاتح بن گئے سبحان اللہ کیا شانِ محمدی تھی۔ کہ اس کا نمونہ کسی دوسرے نبی ولی مصلح۔ اوتار میں نظر نہیں آتا۔ ہمارے زمانہ کے یسوعی دوست یسوع کی خوبیوں پر بہت زور دیا کرتے ہیں۔ کاشکہ وہ غور کرتے کہ حواریوں نے یسوعی قدسیت سے کیا تبدیلی پیدا کی۔ ذرا سا مقابلہ کرنے سے احمدؐ کی شان نمایاں ہو جاتی ہے +

موقعۂ دُعا

غرض گھوڑے کے حالات سے بھی ایک سبق حاصل ہوا۔ لیکن اس ٹرین کے مس ہو جانے سے جو بڑا فائدہ حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ قلب کو دُعا کی طرف تحریک ہو کر ایک خاص وقت اپنے لیئے اور اپنے بزرگوں اور خوردوں۔ عزیزوں اور دوستوں کے واسطے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے میسر ہوا۔ مجھے خیال آیا کہ اس وقت قبولیت دُعا کے واسطے دو نشان موجود ہیں +

لکھا ہے کہ سفر میں دُعا قبول ہوتی ہے اور نیز لکھا ہے کہ بارش میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ اسوقت دونوں باتیں میسر ہیں۔ پس میں دُعا کی طرف متوجہ ہوا اور اللہ تعالےٰ کے کرم پر نگاہ کر کے اور اسکی رحمت کا امیدوار ہو کر مَیں نے اپنی دُعا میں کسی بھائی کے حق میں بخل نہیں کیا۔ جہاں تک مجھے نام یاد آ گئے اسم وار اور عام طور پر سب کے واسطے دُعا کی۔ واللہ ہو السمیع العلیم و ہو الغفور الرحیم +

بٹالہ سے بھیرہ

بٹالہ سے ڈیڑھ بجے کی گاڑی پر سوار ہو کر ہم لاہور پہنچے۔ جہاں ایک شب قیام کر کے ہم آگے روانہ ہوئے۔ راستہ میں جمعہ پڑھنے کے واسطے چند گھنٹے گوجرانوالہ میں ٹھیرے۔ جہاں عزیز فیروز بخت استقبال و مشایعت کے وقت اسٹیشن پر موجود رہے۔ وہاں سے شام کے وقت سوار ہو کر بھیرہ گئے۔ راستہ میں لالہ موسےٰ کے اسٹیشن پر برادران مہردین و قاسم علی سے ملاقات ہوئی۔ اور امرت سر کے اسٹیشن پر برادر عطاء اللہ صاحب ریلوے گارڈ ہمارے واسطے کھانا لائے۔ بھیرہ میں ہم رات کو ۱۲ بجے پہنچے اور یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ مستری احمد دین صاحب و مستری عبدالرحمٰن صاحب و چند دیگر برادران ایسے وقت میں استقبال کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ بھیرہ میں ہم ایک روز رہے شیخ رحیم بخش صاحب نے رات کو وعظ کیا اور تمام مذاہب پر ایک زبردست ریویو کیا +

ایک دُعا

گوجرانوالہ میں جمعہ کے پہلے خطبہ میں مَیں نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھ کر اس زمانہ کے دجال کے دونوں قسم بیان کئے ایک وہ جو خدا کا شریک بناتا ہے۔ دوسرا وہ جو مادیت اور دہریت پھیلاتا ہے۔ اور ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا کا مصداق ہے۔ دوسرے خطبہ میں مَیں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سکھائی ہوئی ایک دُعا پڑھی تھی جسے بعض احباب گوجرانوالہ کی تحریک پر معہ ترجمہ اس مضمون کے آخر میں درج کیا جاتا ہے یہ ایک جامع دعا ہے اور مَیں امید کرتا ہوں کہ اس کو یاد کر لینا بہت سے احباب کے واسطے موجب برکت و رحمت ہوگا۔ اور اس دُعا کے آخری الفاظ یہ ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا یَنْفَعُنَا وَزِدْنَا عِلْمًا۔

اے اللہ فائدہ دے مجھ کو اس چیز سے کہ سکھائی تو نے اور سکھلا مجھ کو وہ چیز کہ فائدہ دے مجھکو اور زیادہ دے مجھ کو علم +

بھیرہ سے دوالمیال

۷۔ اپریل ۱۲ء کو صبح ۹ بجے ہم بھیرہ سے دوالمیال کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں میانی کے اسٹیشن پر برادران منشی فخرالدین صاحب۔ مخدوم محمد صدیق صاحب۔ میاں غلام حسن صاحب

وغیرہ احمدی برادران نے اپنی ملاقات سے خوشنوقت فرمایا۔ اور عزیز محمود احمد بن مولوی حکیم دوست محمد صاحب ہمارے ساتھ رفیق سفر ہوا اور دوالمیال اور ڈلوال کے کام میں از روئے محبت ہمارے ساتھ رہا۔ جزاہ اللہ الخیر۔ ملکوال کے اسٹیشن پر شیخ عطاء اللہ صاحب گارڈ ملے۔ اور کھیوڑہ کے اسٹیشن پر ہمارے کرم بھائی قاضی عبدالحمید صاحب شاطر کے ایک دوست بابو محبوب بخش صاحب اکبر آبادی[1] اور میاں غلام حسن صاحب احمدی گھوگیاٹ والے موجود تھے۔ میاں غلام حسن صاحب میانی کے اسٹیشن پر ہمیں ملکر واپس چلے گئے تھے اور بعد میں جوش محبت کی کشش سے پا پیادہ میانی سے دریا گذر کر سیدھے کھیوڑہ ہم سے قبل پہنچ گئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے نیک عمل کو قبول فرماوے۔ اور اس محنت و محبت کے عوض میں ان کے مال و اولاد میں برکات نازل کرے +

چونکہ کھیوڑہ آکر ہم اسی وقت دوالمیال نہیں جاسکتے تھے اس واسطے رات وہاں قیام ہوا۔ قاضی صاحب کی تحریک سے مسجد میں ایک مختصر سا وعظ ہوا۔ اور بعض ساتھی تفریحاً کان کے اندر گئے +

۸ اپریل ۱۹۱۲ء کی صبح کو کھیوڑہ سے اونٹوں پر سوار ہوکر ہم دوالمیال گئے۔ راستہ میں چوہا سیدن شاہ اور کٹاس میں سے گذر ہوا۔ جن کے متعلق کچھ ذکر انشاء اللہ آگے آتا ہے +

سب احباب کے واسطے دعا

مجھے اپنی عمر میں اونٹ کی سواری پر سفر کرنے کا یہ پہلا اتفاق پیش آیا۔ اور اس سفر میں دُعا کے واسطے خاص جوش کا یہ دوسرا موقعہ مجھے ملا۔ دوستوں کے واسطے دعا میں دردمند ہونے کی توفیق عطاء ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے احباب مخلصین کا سلسلہ وسیع ہے اور میں سب کو جن کے واسطے مینے دُعا کی نام بنام اطلاع نہیں کرسکتا۔ اور نہ اس امر کی ضرورت ہے۔ بلکہ یہ خیال کہ ہم کسی دوست کو اپنی دُعا سے خبر کریں کسی قدر دعا کے اخلاص میں ہارج ہوتا ہے لہذا میں پسند نہیں کرتا کہ لوگوں کو تبلاتا پھروں کہ مینے تمہارے لئے دُعا کی ہے۔ ہاں۔ چونکہ ایسا ذکر بعض دفعہ ازدیاد محبت کا موجب ہوجاتا ہے۔ یا کسی دوست کے واسطے باعث تشفی۔ اس لئے گاہے اتفاقی طور پر اس کا ذکر درمیان میں آجاتا ہے۔ اور اس امر کی مثال یہی ہیں کہ مجھے اپنے احباب کی خیر خواہی کی تڑپ دُعا میں کس قدر ہوتی ہے یہ کہ دینا کافی ہوگا کہ قادیان و بٹالہ کے درمیان بارش میں چلتے ہوئے دُعا کے وقت جو لوگ مجھے یاد آتے گئے ان میں اکثر مرزا صاحب کا ملازم میاں موسیٰ تو خود کسی زمانہ میں میری بڑی خدمت کرچکا ہوا ہے اور ڈاکٹر شاہ صاحب کا ملازم رحمت علی جو حضرت مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام (میری جان آپ کی راہ پر قربان ہو) کے آخری سفر کے ایام میں آپ کی خدمت میں گداز ہورہا تھا۔ یہ لوگ تو مجھے کیونکر بھول سکتے تھے مگر حضرت خواجہ معروف کی طفیل ان کا ملازم لکو جو بظاہر میرے ساتھ کوئی تعلق و واقفیت نہیں رکھتا وہ بھی میری دُعا میں شامل تھا۔ واللہ ھو السمیع العلیم +

احباب دوالمیال

دوالمیال میں مخلصین سلسلہ احمدیہ کی ایک بڑی جماعت ہے۔ اور ایک وسیع خوشنما بلند مسجد ان کے یہاں ہے جس میں وہ پانچوقت عبادت الٰہی کرتے ہیں۔ یہاں کے احمدی وہ ہیں جو ہر سال سب سے اول جلسہ پر پہنچتے ہیں اور اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لے آتے ہیں۔ سال گزشتہ میں متفرق چندوں میں انہوں نے قریباً مبلغ دوسو روپے دیا تھا۔ اور علاوہ اسکے حضرت میر ناصر نواب صاحب کی خدمت میں مبلغ ۵۶؁ روپے پیش کیا تھا۔ مگر چونکہ یہ چندے کسی انضباط کے ساتھ کسی خاص سکرٹری کی طرف سے نہیں بھیجے گئے اس واسطے رپورٹ میں ان کا ذکر نہ آسکا۔ اس جماعت کی مردم شماری چھوٹے بڑے سب ملاکر قریب ۱۵۰ کے ہیں جن میں سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

حافظ شہباز صاحب۔ وہ نیکو کار بزرگ ہیں جو اس جگہ سلسلہ احمدیہ کے ابتدا اور قیام کے محرک اول ہیں۔ حافظ صاحب موصوف قرآن و حدیث کے عالم ہیں۔ ساری عمر انہوں نے درس تدریس میں گذاری ہے۔ اس گاؤں میں انہیں کی طفیل توحید کا ڈنکا بجا اور پھر انہیں کو خدا تعالےٰ نے توفیق دی کہ اس زمانہ میں خدا کے مقدس رسول کی آواز سنکر سب سے اول لبیک کہیں اور یہاں کے اول المؤمنین بنیں۔ انکے دل میں اخلاص اور انکے کلام میں تاثیر ہے۔ انہوں نے حضرت مرزا صاحب کا ذکر سرسری طور پر کسی سیاح جوگی سے سُنا اور سُنتے ہی ایمان لائے اور صدیقی ایمان حاصل کیا۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہمیشہ ان کے شامل حال رہے ان کے ایمان کا محرک زیادہ تر ان کا ایک خواب تھا جس میں انہوں نے دیکھا کہ ایک نور مشرق سے نمودار ہوا ہے اور ان کے گاؤں سے ہوتا ہوا مغرب کو چلا گیا ہے جب وہ نور ان کے قریب ہوا تو انہیں معلوم ہوا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری آرہی ہے۔ آپ کے سر پر ایک چمکدار تاج ہے اور وہ نور اُسی میں سے نکل رہا ہے۔ ان پر حسن ظن کرکے دوسرے لوگ بھی رفتہ رفتہ سلسلہ حقہ کے حالات معلوم کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور ایمان لائے اور اتنی بڑی جماعت بنگئی۔ اللھم زد فزد +

مولوی کرمداد صاحب جو اس جماعت کے علمی رنگ میں کارکن اور سکرٹری ہیں۔ ان کے نام نامی سے ہمارے ناظرین واقف ہیں کیونکہ وہ اخبار بدر کے اُن نامہ نگاروں میں سے ہیں جن کے مضامین سنجیدہ۔ پر مطلب اور پھر نہایت مختصر ہوتے ہیں۔ گویا بقول ہمارے شیخ رحیم بخش صاحب وہ دریا کو کوزے میں بند کردیتے ہیں۔ مولوی صاحب کے دل میں اشاعت دین کی ایک بڑی تڑپ ہے اور رات دن یہی ان کا شغل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے علم و عمل میں برکت نازل کرے اور ان کے اہل و عیال کو ان کے رنگ میں رنگین کرے۔ مولوی صاحب موصوف کے دو فرزند عزیزان عبدالحمید و عبدالعزیز ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اسم باسمی کرے +

حاجی غلام محمد صاحب جو ایک جوشیلے مخلص احمدی ہیں اور میاں اللہ دتا صاحب جو دینی خدمات میں ایک یکرنگ اور پُرمحبت آدمی ہیں۔ میاں علی حیدر ایک فہیم اور ذہین پر جوش نوجوان ہیں۔ میاں فتح علی صاحب جن کی تحریک پر ہمیں یہاں آنے کا حکم ہوا۔ اور ان کا بیٹا عبدالعزیز جو جلسہ پر احباب کو خوش الحانی سے درثمین اور دیگر اشعار سُنا کر خوش کیا کرتا ہے۔ خدا اُسے اور اُس کے باپ کو خوش رکھے۔ میاں محمد علی

[1] آگرہ کے رہنے والے لوگ اکبر آبادی کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی مرزا کبیر الدین احمد صاحب جو لکھنؤ میں رہتے ہیں +

صاحب ایک بڑے ہی مخلص اور دلیر بھائی ہیں جو باوجود علالت کے برابر جلسوں پر پہنچتے ہیں۔ اور ہر خدمت میں بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کھانسی اور بلغم اور ضیق اور بخار کے سبب ان کو بہت تکلیف رہتی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس بھائی کی صحت یابی کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور میں دست بدعا ہوں۔ صوبیدار غلام محمد صاحب صوبیدار فتح محمد صاحب۔ عبداللہ۔ نور محمد۔ احمد علی۔ غلام قادر سمند۔ میراں بخش۔ فضل ۔ فتح محمد نمبردار۔ میاں محمد بخش۔ احمد دین۔ میاں عطاء محمد۔ اللہ دتا ولد عمر۔ محمد خاں نمبردار گھیبا۔ حاجی کریم بخش۔ محمد۔ گل محمد۔ غلام محمد۔ خدا بخش محمد میرباز۔ نور محمد ولد مواز۔ اللہ دتا ابن میرباز۔ موسم میاں مقبل۔ گل محمد۔ میاں محمد دین۔ ان کے علاوہ صوبیدار مہر محمد خاں صاحب ملک برہما میں ملازم ہیں +

نشانات دوالمیال ایک نشانات کا شہر ہے۔ فقیر مرزا جس کا ذکر کتاب حقیقت الوحی میں ہے۔ مباہلہ کرکے اسی جگہ ہلاک ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا یہ ایک بڑا نشان ہے۔ مفصل کتاب میں پڑھنا چاہیئے +

سفر میں دُعا احباب دوالمیال کی فرمایش پر میں ایک مسنون دُعا یہاں درج کرتا ہوں جو میں سفر میں اکثر پڑھتا تھا +

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ

اے میرے پروردگار تو ہی سفر میں میرا صاحب و رفیق ہے

وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ +

اور تو ہی میرے اہل و مال میں پیچھے میرا محافظ ہے

محاسبہ جماعت دوالمیال کے رجسٹر محاسبہ باقاعدہ اور باضابطہ نہیں ہیں۔ امید ہے کہ آیندہ درست رکھے جائینگے +

ڈلوال دوالمیال سے دو کوس کے فاصلہ پر ایک مشہور قصبہ ڈالوال نام ہے۔ جہاں میرے والد مرحوم اور میرے والد کے چچا مفتی محمد عظیم صاحب رحمہما اللہ وغفرہما ایک عرصہ تک قیام پذیر رہے تھے۔ اور سلسلہ درس تدریس کا جاری رکھا تھا۔ اس قصبہ کے رؤسا اور عوام مفتی صاحب مرحوم کے شاگرد تھے۔ اور ہمارے گھروں میں اکثر ڈلوال کا اور وہاں کی رہائش کے زمانے کا ذکر آیا کرتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم تھا کہ ہم ڈالوال بھی جائیں۔ اس واسطے ہم ۹ر اپریل کو وہاں گئے اور پختہ مسجد میں میں نے اور شیخ رحیم بخش صاحب نے وعظ کیا۔ پورانے لوگوں میں سے جو ہمارے بزرگوں کو جانتے تھے چند ایک کی ملاقات ہوئی۔ وہاں کے بعض لوگوں سے جد امجد جناب مفتی صاحب کے تصنیف شدہ چند اشعار سُنے۔ اس علاقہ پہاڑ کو کوہون کہتے ہیں اور یہاں سردی بہت سخت ہوتی ہے۔ مفتی صاحب موصوف نے اس کے متعلق چند اشعار کہے تھے جو ہمیں سُنانے والے کو بخوبی یاد نہ تھے۔ ان میں سے دو بیت کچھ اس طرح سے ہیں +

بچۂ کشمیر دیدم درمیانِ کوہسار
نام او کاہوں با برد و بردو بے شمار

در موسم زمستاں کاہوں شد چو کشمیر
روز ہوا و ابر شود مثل ز مہریر

مشن اسکول ڈلوال میں رومن کیتھلک پادریوں کا ایک ہائی سکول ہے۔ رومن کیتھلک سناتنی عیسائی ہوتے ہیں جو فرقہ پروٹسٹنٹ (معترضین) کی طرح صرف کفارے کو نجات کے واسطے کافی نہیں جانتے بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اعمال کی بھی ضرورت ہے۔ اس ہائی اسکول پر مشنریوں کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ سرکاری گرانٹ اور فیسوں سے سب کام چل جاتا ہے۔ غور کرنا چاہیئے کہ یہ لوگ کہاں کہاں پہنچتے ہیں اور لوگوں کو عیسائی کرنے کے واسطے کیا کچھ حیلے اور کوششیں کیجاتی ہیں +

اب میں ڈلوال دوالمیال اور چوہے سیدن شاہ وغیرہ مقامات پر جو کام ہوا اُس کی رپورٹ مکتوبہ مولوی کرمداد صاحب درج کرتا ہوں +

رپورٹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جماعت احمدیہ کی درخواست پر

۸۔ اپریل ۱۹۱۲ء کو یہاں حضرت مولنا مولوی مفتی محمد صادق صاحب اور شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم تشریف لائے۔ نماز ظہر کے بعد پہلے جناب مولنا حضرت مفتی صاحب نے کچھ تھوڑا سا وعظ فرمایا۔ ان کے نورانی چہرہ اور دردمند دل نے سامعین کے دلوں میں ایک تڑپ پیدا کردی آپ نے حاضرین کو اس طرف توجہ دلائی کہ جہاں جہاں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرید ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کی نسبت نماز روزہ وغیرہ احکام شرعی کے زیادہ پابند ہیں جس کو دیکھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ سوائے راستباز انسان کے ایک جھوٹے میں یہ طاقت ہرگز نہیں کہ وہ دلوں میں ایسی تاثیر ڈال سکے جس سے اس کے مرید شیطانی حملوں سے بچکر اللہ تعالےٰ کے نیک بندے بنجائیں غیر احمدی مسلمانوں سے بے نماز بہت ہیں اور دین کا غم رکھنے والے بالکل تھوڑے برخلاف احمدیوں کے کہ ان میں بے نماز بہت تھوڑے ہونگے اور غمخوارانِ دین بکثرت اسی گاؤں کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کو گن کر مقابلہ کرلو کہ کس ذوق وشوق سے احمدی اپنے کاروبار میں بھی نماز روزہ اور ترقی اسلام کے لئے دُعا کوشش میں مشغول ہیں۔ کوئی ہے جو یہ نمونہ کسی جھوٹے گروہ میں دکھا سکے بلکہ یہی تو ایک معیار ہے جس سے ہم کسی صادق کی صداقت کو پرکھ سکتے ہیں۔ پس جب حضور مغفور نے اپنے مریدین میں اطاعۃ اللہ اور اطاعت الرسول کی ایک ایسی سپرٹ بھر دی ہے جس سے صحابہ کرام کا زمانہ یاد آجاتا ہے تو پھر اُن کے مزکی اور صادق ہونے میں کیا شبہ رہا۔ حضرت مفتی صاحب نے اس مضمون کو کچھ ایسے الفاظ میں ادا کیا کہ سامعین کو حضرت اقدس کی صداقت آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگی۔ آپ کے بعد شیخ صاحب کھڑے ہوئے پہلے تو انہوں نے اُن رویا کو بیان کیا جن کے سبب سے وہ مسلمان ہوئے پھر بڑے جوش کے ساتھ بائبل سے وہ پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں۔ نماز عصر تک شیخ صاحب کا وعظ ہوتا رہا لوگوں میں اس کا اچھا اثر ہوا بعد عصر کے عاجز راقم نے غیر احمدی احباب کی خاطر جو اس وقت موجود تھے اُٹھ کر کہا کہ اے بھائیو میں آپ کی خدمت میں چند امور پیش کرتا ہوں آپ غور فرماویں کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں سے کونسا فرقہ جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شان میں اعلےٰ اور افضل سمجھتا ہے

اور اِس زمانہ میں جبکہ ہر طرف عیسائی مذہب کا زور ہے کس فریق کا اعتقاد مذہب اسلام کے لئے مضر اور نقصان رساں ہے ہیں وہ امور ذیل میں نمبروار لکھ دیتا ہوں۔ **اوّل**۔ غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے ایسے ہی پرند پیدا کئے جیسے کہ ہم خدا تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے پرند دیکھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف میں ہے اِنّ الذین یدعون من دون اللّٰہ لا یخلقون شیئًا وھم یخلقون ۱۴/۲ نحل ام جعلوا لِلّٰہِ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللّٰہُ خالق کلّ شیئٍ وھو الواحد القھار ۱۳/۲ رعد اللہ تعالےٰ تو فرمائے کہ کسی کے معبود نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا مگر ہمارے بھولے بھائی عیسائیوں کے معبود کو خالق سمجھ رہے ہیں۔ **دوم**۔ غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حقیقی مُردے جن کے ارواح مرنے کے بعد اپنے اپنے مکانوں علیین یا سجّین میں پہنچائے گئے اور اُن کے جسم خاک میں ملگئے حضرت عیسٰے نے اُن کو وہاں سے بُلا کر اُن کے بکھرے ہوئے جسموں کو باہم جوڑ کر دُنیا میں پھر زندہ کر دکھایا اگر پوچھا جائے کہ بھائی قرآن شریف میں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فیمسك التی قضٰی علیہا الموت۔ من ورائہم برزخ الی یوم یبعثون۔ لا یرجعون۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے جابر کو فرمایا کہ تیرے باپ نے خدا تعالےٰ کو کہا یا ربّ تحیینی فاقتل فیك ثانیتہً فقال الرب سبحانہ انہ سبق منّی انہم الیہا لا یرجعون (ابن ماجہ) تو جواب دیتے ہیں کہ یہ حضرت عیسٰے کا معجزہ تھا۔ یہ نہیں سوچتے کہ افضل الانبیاء صلعم سے جب یہ معجزہ مانگا گیا تو آپ کو اس کا کیا جواب سمجھایا گیا۔ واذا تتلٰی علیہم اٰیاتنا بیّنات ما کان حجتہم الا ان قالوا ائتوا باٰبائنا ان کنتم صادقین قل اللّٰہ یحییکم ثم یمیتکم ثم یجمعکم الی یوم القیامہ۔ **سوم**۔ غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ مادر زاد اندھوں کو حضرت عیسٰے نے اچھا کیا۔ **چہارم** کوڑھیوں نے ان کے ہاتھ سے شفا پائی۔ **پنجم**۔ لوگ جو گھروں میں جمع کرتے وہ سب بن دیکھے معلوم کر لیتے۔ **ششم**۔ ماں کی جھولی میں کلام کی اور نبی بنائے گئے۔ **ہفتم**۔ روح القدس ان سے طرفۃ العین بھی جدا نہ ہوتا۔ **ہشتم**۔ سوائے ان کے مس شیطان سے کوئی پاک نہیں۔ **نہم**۔ برخلاف دوسرے انبیاء کے دشمنوں نے جب قتل کرنا چاہا تو خاکی جسم کے سمیت آسمان پر اُٹھائے گئے اور جو دو جہان کے سردار ہیں۔ ان سے خدا کا یہ معاملہ کہ ایک تنگ و تاریک غار میں جگہ دی اور جب سوال ہُوا۔ اَوْ ترقیٰ فی السماء تو ھل کنت الا بشرًا رسولا کا جواب ملا۔ بعض غیر احمدی یہ بھی کہتے سُنے ہیں کہ یہ خدا کا مکر تھا لیکن رسولِ کریم صلعم کے حق میں باوجودیکہ یہی لفظ موجود ہے واذ یمکر بك الذین کفروا الخ پھر بھی آپ کے جسم مبارک کا جو بدرجہا مسیح کے جسم سے افضل تھا رفع نہ ہو سکا۔ **دہم**۔ اگرچہ کوئی نبی آسمان سے اُتر کر دُنیا میں نہیں آیا مگر غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰے کا نزول عجیب معجزہ کے ساتھ ہوگا۔ زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے اور دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر ہر کسی کو اُترتے ہوئے دکھائی دینگے۔ کاش اس قسم کے معجزات آپؐ کو عطا ہوتے تو اسلام تمام دُنیا میں پھیل جاتا۔ **یازدہم**۔ دشمنوں نے تمام نبیوں کا مقابلہ کیا۔ حتّٰی کہ جناب سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ پر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰے کو اللہ تعالےٰ نے ایسی تاثیر بخشی ہے کہ جب زمین پر اُتریں گے تو جہاں تک ان کی نظر پہنچ سکے گی دشمن ہلاک ہو جائیں گے کسی کی کیا مجال جو منکر ہو کر نظر کے سامنے زندہ رہ سکے **دوازدہم** یہ بھی تمام مسلمان مانتے ہیں کہ آنجناب صلعم کے دشمن بعض وقت چھپ کر تکلیف پہنچاتے۔ لیکن غیر احمدی کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰے کا انکار کوئی خالہ جی کا گھر نہیں جس پتھر یا درخت کے پیچھے کوئی چھپے گا۔ وہ باآواز بلند پکار کر پکڑوا دے گا۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے چھپنے والے نظر سے کیونکر بچینگے۔ **سیزدہم**۔ کسی نبی کے زمانہ میں سورج چاند نے اپنی مقررہ رفتار کو نہیں چھوڑا۔ مگر غیر احمدی کہتے ہیں حضرت عیسٰی کے زمانہ میں سال مثل مہینہ کے ہوگا۔ **چہاردہم**۔ غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ جناب رسول خدا صلعم اور دیگر انبیاء کے وقت بلکہ جب سے دُنیا پیدا ہوئی درختوں کے پھل اور گائے بکری کا دودھ اپنی حالت پر رہا ایسا ہی شیر شکار کرتے اور سانپ وغیرہ ڈستے رہے لیکن قربان جائیں اس نبی پر جس کا نام عیسٰے ہے وہ ایسا صاحب برکت اور یمن ہے کہ جب وہ اُترے گا۔ ایک انار کا پھل اس قدر ہوگا کہ اس کو کئی آدمی مِلکر بھی نہ کھا سکینگے۔ ایک بکری کا دودھ تمام قبیلہ کو کافی ہوگا۔ شیر شکار چھوڑ کر بکری کے ساتھ ایک گھاٹ پانی پیئے گا۔ سانپوں میں زہر نہ رہے گی وغیرہ وغیرہ۔ **پانزدہم**۔ کوئی نبی بغیر طعام خاکی جسم میں زندہ نہ رہا۔ وما جعلناھم جسدًا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین۔ آپ پر بھی یہ اعتراض ہُوا۔ وما لھذا الرسول یاکل الطعام۔ برخلاف اس کے غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی کا جسم طعام کا محتاج نہیں۔ دو ہزار برس کے قریب گزرتے ہیں بغیر طعام اور کسی قسم کے تغیر و تبدل کے جوں کا توں آسمان میں زندہ موجود ہے۔ **شانزدہم**۔ اللہ تعالےٰ نے جناب خاتم النبیین صلعم کو تو یہ فرما کر کہ نوعِ انسان کے لئے جن احکام کی ضرورت تھی وہ سب آپ کو دیئے گئے کوئی ایسا حکم نہ رہا کہ جس میں لوگوں کے لئے ہدایت ہو اور پھر وہ آپ پر اُتارا نہ گیا ہو۔ مگر غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی جب دوبارہ آئینگے تو بعض نئے اختیار لے کر آئینگے مثلاً آپ کو تو حکم ہُوا لا اکراہ فی الدین۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین۔ ادع الیٰ سبیل ربّك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ وما انت علیہم بجبّار۔ حتی یعطوا الجزیۃ۔ لیکن حضرت عیسٰے ان سب آیات کو منسوخ کر دے گا اور وہ جبر کی اجازت لے کر آئینگے ایسا ہی پہلے تو صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول ہو کر آئے تھے دوبارہ کافۃ الناس کی طرف بھیجے جائینگے **ہفتدہم**۔ جناب محمد مصطفٰے صلعم کو جن میں قوت تزکیہ سب نبیوں سے بڑھ کر تھی اور جن کو اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں مزکی فرمایا۔ یہ حکم ملا۔ لن ترضٰی عنك الیہود ولا النصارٰی حتی تتّبع ملّتہم۔ لیکن غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی میں پاک کرنے کی یہاں تک طاقت ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا اہل کتاب نہ رہے گا جو اُس پر ایمان نہ لائے۔ آنجناب رسالتماب صلعم کا ایسی حالت میں وفات پا جانا کہ کروڑوں اہلِ کتاب

آپ کے منکر ہی رہے ان کے نزدیک کوئی ہرج کی بات نہیں۔ اس سے اُن کے شان میں کوئی فرق نہیں آتا پر حضرت عیسےٰ کو جب تک تمام دنیا نہ مانے موت دینا پسند نہیں کرتے۔ یہ ہے ہمارے بھائیوں کی آپ سے محبّت اور یہ ہے ان کا عقیدہ۔ امید کہ آپ صاحبان اب اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہُوا۔ اور لوگوں کو سُنا دیا گیا کہ انشاء اللہ رات کو نماز عشاء کے بعد حضرت مولٰنا مفتی صاحب کا وعظ ہوگا۔ خدا جانے کس دردِ دل کے ساتھ آپ نے دُعا کی کہ قریباً تمام شہر کے لوگ رات کو جمع ہو گئے حتّٰی کہ بڑے بڑے مخالف جو سامنے مُنہ دکھانا مناسب نہ سمجھتے تھے اِدھر اُدھر کوٹھوں پر اندھیرے میں بیٹھ گئے نماز سے فارغ ہو کر آپ نے وعظ کے وقت تازہ وضو کیا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس قیام میں آپ نے اپنے عملی نمونہ سے ہم احمدیوں کو سمجھایا کہ لوگوں کو وعظ سنانے سے پہلے تم اپنے آپ کو ہر قسم کی آلایشوں سے پاک اور صاف کرلو۔ آپ نے شروع وعظ میں سورۃ والعٰدیات ضبحًا کو پڑھا اور اس کی تفسیر کرنے سے پہلے لفظ رسول۔ نبی۔ مامور۔ مصلح کے معنوں کو خوب کھول کر سُنایا اور واضح مثالوں سے سچے مذہب کے معیار کو عام آدمیوں تک ذہن نشین کرا دیا۔ پھر موجودہ زمانہ کے مامور کی سچائی اُن بڑے بڑے گواہوں کی شہادۃ سے جو بعض آسمانی اور بعض زمینی تھے ثابت کیا اور فرمایا کہ اے حاضرین یہ وہ گواہ ہیں جن کو خود تمہارے بزرگ بھی مانتے چلے آئے اب اگر آپ حضرت مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کو مہدی نہیں مانتے تو اُس مدعی کا پتہ دو۔ جس کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ان گواہوں سے ایسی عدالت نے شہادت لی اگر کہو ابھی اُس نے دعویٰ نہیں کیا شاید عنقریب وہ مدعی ظاہر ہو تو پھر آپ دانا ہو سوچو کیا دُنیا کی عدالتوں میں مدعی کے دعوے سے پہلے کبھی کسی کی شہادت لی گئی جو تمہارا یہ عذر مانا جائے۔ بھائیو عقلمندی کے ساتھ الٰہی خوف کو لیکر اس معاملہ میں غور کرو۔ کیا یہ چودھویں صدی نہیں جس پر چھوٹے بڑے کی آنکھ لگی ہوئی تھی۔ غرض حضرت مفتی صاحب نے رات کے

گیارہ بجے تک اس مضمون کو عجیب دلکش پیرایہ میں ادا کیا اور اخیر میں والعٰدیات سے ریل کی پیشگوئی پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہُوا۔ ۹۔ اپریل سنہ ۱۲ء کو ڈلوال میں جہاں آریہ سماج کے علاوہ مشن ہائی سکول بھی ہے مسجد راجگان میں سید میراں شاہ صاحب کی کوشش سے قریب ۳ بجے کے حضرت مفتی صاحب کا وعظ شروع ہُوا۔ وعظ سے پہلے تمام شہر میں منادی کرائی گئی بعض آریہ صاحب بھی شریک جلسہ ہوئے یہاں آپ نے وعظ میں ایسی طرز اختیار کی کہ جلسہ میں باوجودیکہ مختلف مذہب کے لوگ تھے پھر بھی ہر ایک نے وعظ کو بڑی خوشی سے سُنا جب آپ نے آیۃ ان من قریۃ الا خلا فیھا نذیر پڑھ کر ہندوستان میں بھی رسولوں کا آنا بیان فرمایا۔ اور رامچندر وغیرہ کا عزت سے نام لیا۔ تو مَیں نے دیکھا کہ ہندوؤں میں اس کا خاص اثر ہُوا۔ کیونکہ ان لوگوں کو عام مسلمانوں سے اپنی کتاب اور اپنے بزرگوں کا نام اس عزت کے ساتھ سُننے کا اتفاق نہیں ہُوا۔ اس کے بعد آپ نے دوسری کتابوں کا ناقص اور قرآن شریف کا کامل ہونا بیان فرمایا یعنے ان کی تعلیم خاص وقت اور خاص ملک کے لئے تھی برخلاف قرآن شریف کے کہ اسکی تعلیم ہمیشہ اور تمام انسانوں کے لئے ہے اس کا ثبوت علمی رنگ میں یوں پیش کیا کہ وید بقول آریہ اغاز سرشٹی میں بھیجے گئے لیکن اُن کی اشاعت کا یہ حال ہے کہ اب تک انہوں نے آریہ ورت سے باہر ایک قدم بھی نہیں رکھا اور جس زبان میں ان کا نزول مانا جاتا ہے دُنیا کے کسی حصہ میں وہ بولی نہیں جاتی ایسا ہی انجیل کا حال ہے کہ آج عبرانی زبان کا دُنیا سے نام اُٹھ گیا۔ اگر یہ کتابیں تمام انسانوں کے لئے ہوتیں تو قرآن شریف کی طرح ان کی زبان بھی قائم رہتی اور جس طرح قرآن شریف تھوڑے عرصہ میں دُنیا کے اِس سرے سے اُس سرے تک پہنچ گیا انکی اشاعت کے بھی سامان پیدا ہو جاتے پر چونکہ نہ ان میں ایسی تعلیم تھی جو قیامت تک آنیوالی ضرورتوں کو پورا کرے اور نہ جمیع انسانوں کی ہدایت کا ان میں ذخیرہ تھا اس لئے اُس عالم الغیب اور سرب شکتیمان ایشور نے ان کی اصل زبان کو دُنیا سے مفقود کر کے سمجھنے والوں کو سمجھا دیا کہ اس وقت ایک ہی کامل کتاب ہے جس کا نام قرآن شریف ہے اہل دُنیا کو جس مسئلہ کی ضرورت پڑی یا پڑتی ہے یا پڑے گی اُس کا فیصلہ اس میں موجود ہے اس کے نزول کے بعد بھلا کوئی بتائے تو سہی کہ وہ کونسا علم ہے جو آج دُنیا نے ضرورت پر معلوم کیا اور اس کا ذکر پہلے سے قرآن شریف میں موجود نہ ہو اللہ تعالےٰ جس رنگ سے اس کی حفاظت فرما رہا ہے اُس کے ہمیشہ رہنے کا بیّن ثبوت ہے۔ خدا نخواستہ اگر کوئی ایسا طوفان آجائے جس نے دُنیا کی تمام کتابیں پانی میں بہہ جائیں تو قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہزاروں انسانوں کے سینوں میں پھر بھی موجود رہے گی یہاں کے آریہ اکثر اس سوال کو پیش کیا کرتے تھے کہ ابتداء ہی میں کیوں نہ کامل کتاب بھیجی گئی۔ سو آپ نے اس کے بعد خود ہی اس سوال کا ذکر کر کے عام سمجھ کے مطابق نہایت عمدہ طور پر جواب دیا۔ ایک طرف میں حضرت مفتی صاحب کے اس آسان اور سہل جواب کو جس کو ایک بچہ بھی سمجھ سکے سنتا اور دوسری طرف ان مہمانوں کے مُنہ دیکھتا تو میرے دل میں ایک عجیب سرور پیدا ہوتا کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے باطل کا سر پاش پاش کر دیا۔ آپ نے فرمایا کلام کو مخاطب کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً میں ایک بچہ کو کہوں کہ ٹھیرو میں تمہیں چیجی لے دونگا۔ تو اب یہ لفظ جو مَیں نے بولا ہے صرف بچہ کے لحاظ سے بولا ہے ورنہ یہ کوئی لغت نہیں اسی طرح ابتدا دُنیا میں اہل دُنیا کے ذہنی قوے بچوں کی طرح بالکل کمزور تھے اُس وقت اللہ تعالےٰ نے اُن کو کتاب بھی ان کی حالت کے مطابق عنایت کی۔ پھر جوں جوں اہل دُنیا ذہنی قوے میں ترقی کرتے گئے خدا کی کلام کا طرز طریق بھی ساتھ ساتھ بدلتا رہا حتّٰی کہ جب انسانی استعداد اپنے کمال کو پہنچ گئی اور دور دراز ملکوں کے باشندوں میں باہم میل جول کے ذرائع اور وسائل پیدا ہونے لگے تو اللہ تعالےٰ نے ایک کامل رسول کی معرفت ایک کامل کتاب بھیجدی جس کا نام قرآن مجید ہے اس لئے ابتداء دُنیا میں اُس عالم الغیب خدا نے کوئی ایسی کتاب نہ بھیجی جو ہمیشہ کے لئے کافی ہو۔ اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور شیخ صاحب کھڑے

ہوئے (ڈلوال میں دو آدمی عیسائی مذہب قبول کر چکے ہیں شیخ صاحب نے اُن کو کہلا بھیجا تھا کہ جلسہ میں شریک ہوں مگر وہ نہ آئے) انہوں نے اپنے وعظ میں عیسائی مذہب کو مدنظر رکھا اور ہر بات پر بائبل کے حوالوں سے اس مذہب کی خوب خبر لی۔ سامعین نے اس خوبی کو دیکھ کر ان کا پتہ بھی لکھ لیا ابھی آپ اور وعظ بھی فرماتے لیکن عاجز راقم کو اپنے سلسلہ کے متعلق بھی کچھ سُنانا منظور تھا اس لئے شیخ صاحب بیٹھ گئے اور راقم نے قرآن شریف اور احادیث سے آخری زمانہ کے نشانات کھولکر سُنا دیئے بخوف طوالت میں یہاں لکھ نہیں سکتا اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ہم شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسی جگہ جہاں ایک بھی احمدی نہ تھا بلکہ سلسلہ کے دشمنوں میں ہمارے جانے سے ایک حد تک جوش ہی پیدا ہو گیا بڑی کوشش سے ہمارا وعظ کرایا۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ یہ سب سامان حضرت مفتی صاحب کی دردناک دعاؤں سے پیدا ہو گئے۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ ایسے جوشوں میں ہمارا وعظ ہو سکے حضرت مفتی صاحب کے دل میں اسلام کی جو محبت اور تڑپ ہے اس کی دفعہ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اپنے فضل سے اس کے دیکھنے کا موقعہ دیا جب ہم مسجد سے اُٹھے تو اُس وقت آفتاب غروب ہونے کو تھا اور تین کوس پیدل سفر بھی درپیش تھا حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم کو اُس شخص کا گھر دکھاؤ جس نے اسلام چھوڑ عیسائی مذہب کو اختیار کیا جب ہم اُس کے گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ ہماری خبر پاکر سکول میں چلا گیا جو شہر سے کسی قدر فاصلہ پر تھا آپ اُدھر ہی چل پڑے اسکول میں پہنچکر پتہ کیا تو دو لڑکوں نے کہا دفتر میں ہیں میں نے کہا اُن کو اطلاع دو کہ دو آدمی آپکی ملاقات کو آئے ہوئے ہیں لڑکوں نے جو خبر دی تو اُن کو فرمایا کہ جا کر کہدو وہ یہاں نہیں ہیں۔ ناظرین غور کریں صلیب پرستوں میں مسیح موعود کے آسمانی حربہ نے کیا خوف اور رعب بٹھا دیا کہ اپنے وجود کو عدم سمجھ کر پیچھا چھڑانا چاہا۔ اس سے ہم نے نفس مسیح کے مردوں کی بھی کیفیت سمجھ لی۔ حضرت مفتی صاحب ایک یورپین پادری سے دیر تک باتیں کرتے رہے ہمارے مطلوب نے سمجھا کہ وہ چلے گئے ہونگے جونہی باہر نکلے بیچارے

پکڑے گئے اور نیر اسلام کی شعاعوں سے اُن کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ زبان کانپنے لگی۔ اُن لڑکوں نے یہ حالت دیکھ کر ہنسنا شروع کیا بہتیری کوشش کی گئی کہ کچھ پوچھیں یا سنیں۔ مگر انہوں نے مذہب کا نام تک نہ لیا آخر رات کو اندھیرے میں گھر پہنچے۔ دوسرے روز یعنے ۱۰۔ اپریل سنہ ۱۲ء کو کٹاس میں جس قسم کی ریاضت اور بتوں کی عبادت دیکھتے ہوئے چوہا سیدن شاہ میں پہنچے خانقاہ میں گئے تو وہاں دیکھا کہ قبر کو سجدے ہو رہے ہیں لوگوں کی جہالت پر افسوس کھاتے ہوئے گدی نشین کے پاس جا کھڑے ہوئے وہاں کنچنی گا بجا رہی تھی حضرت مفتی صاحب نے اس حالت کو دیکھ مُنہ پھیر لیا۔ میری جو نظر آپ کے چہرہ پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ عینک کے نیچے سے آنسوؤں کے قطرے لگاتار آپ کی ریش مبارک پر گر رہے ہیں۔ اس نظر نے میرے دل میں ایسا اثر کیا کہ انشاء اللہ عمر بھر اس نظارہ کو نہ بھولوں گا میں نے اپنے احباب کو اس طرف متوجہ کیا اور کہا کہ ذرا تم اپنے اس بزرگ کی طرف دیکھو جو قادیان سے تمہیں وعظ سُنانے کے لئے بھیجے گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اس قدر مسلمان فسق و فجور میں مبتلا ہیں نہ ان کو عاقبت کی فکر نہ دین کی پرواہ۔ تو اس غم سے آپ رونے لگ گئے اور اُن کے دل کو ایسا صدمہ پہنچا کہ اب کھڑا ہونا بھی مشکل ہو گیا۔ یہ ہے اسلام کی محبت اور یہ ہے اس سلسلہ کی سچائی۔ اتنے بڑے مجمع میں جہاں ہزاروں مسلمان موجود ہیں کیا تمہیں کوئی ایسی رُوح نظر آتی ہے جس میں یہ تڑپ ہو کہ ہائے ہمارے آقائے نامدار حبیب کردگار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا آج یہ حال ہے کہ جہاں بزرگوں کے مقامات پر گدی نشینوں کو کوئی نیک نمونہ دکھانا چاہیئے تھا وہاں فاحشہ عورتوں کے طائفے مسلمانوں کے مال اور ایمان کو غارت کر رہے ہیں کیا کسی ملا یا قاضی نے جنکی زبانیں کافر کہنے کو تو بڑے تیز ہیں اس غم کو کبھی محسوس کیا اور مسلمانوں کے بچانے کی فکر کی۔ ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ سال گزشتہ میں صرف کھیوڑا کے مسلمانوں نے اس موقعہ پر چار ہزار روپیہ ضائع کر دیا۔ ان مسلمانوں

اور یہاں کے گدی نشینوں میں وہ مذہبی غیرت نہیں جو ہندوؤں میں ہے کیونکہ کٹاس میں پچھلے سال ہندوؤں کی کوشش سے شراب اور اب گوشت بھی بند ہو گیا نہ کوئی گانے والے کنچنی دیکھی گئی بلکہ دن بھر سنا تنیوں کے لیکچر ہوتے ہیں بخلاف چوہا کے کہ وہاں شراب زنا اور ناجائز کاموں وہ کثرت کہ پناہ بخدا۔ الغرض حضرت مفتی صاحب اسی بیتابی اور بے قراری میں ہم کو ساتھ لیکر ایک مسجد میں پہنچے اور ظہر کی نماز ادا کی میری درخواست آپ نے کچھ تھوڑا سا وعظ بھی فرمایا اور چلتے وقت آنسوؤں کے موتی ہاتھوں میں لیکر آپ نے بڑی عاجزی سے بارگاہِ ایزدی میں رب اصلح امۃ محمد کی دُعا فرمائی۔ راستہ میں ایک جگہ پادری ٹی ڈبلیو انڈرسن اور پادری نکلس اور مسٹر جمیل الدین وغیرہ عیسائی منادوں کا اکھاڑہ لگا ہوا تھا۔ مسٹر جمیل الدین نے جو نہایت ہی ایک جوشیلے آدمی ہیں مجھے بازو سے پکڑ کر بٹھا لیا اور لگے نرمی اور خلق سے سمجھانے جب معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہیں تو رگیں پھُلا کر چہرہ کا رنگ بدل لیا اور دوسرے مسلمانوں کی طرف جو اس وقت موجود تھے اشارہ کرکے کہا کہ یہ مسلمان اور ہم آپس میں بھائی ہیں۔ ہماری طرح یہ بھی حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی اور زندگی کے قائل ہیں مرزائیوں کو ہم مخاطب ہی نہیں کرتے ڈیڑھ سو مولویوں نے خود مرزا پر کفر کے فتوے لگائے اللہ تعالےٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔ انہوں نے خوب جواب دیا کہ بھائی اگر لوگوں کے فتووں سے ایک راستباز کو جھوٹا کہنا جائز ہے تو اس معیار پر تم لوگ یسوع کو کیونکر راستباز اور صادق مان سکتے ہو آخر ان پر بھی تو یہودیوں نے کفر کے فتوے لگائے شیخ صاحب کا یہ کہنا ہی تھا کہ جمیل الدین صاحب لڑنے کو طیار ہو گئے اور شور مچا دیا اور اُس یورپین پادری کو کہا کہ حضور مرزائی ہم کو گالیاں دیتے ہیں۔ ادھر پادری ٹی ڈبلیو انڈرسن نے حضرت مفتی صاحب کے ساتھ کفارہ پر گفتگو شروع کر دی اور زور سے بولنے کے سبب پیشانی پر پسینہ آ گیا حضرت مفتی صاحب نے جب سوال کیا کہ کفارہ پر ایمان لانے کا نتیجہ کیا ہے تو پادری صاحب نے کہا کہ گناہوں کی سزا نہیں ملتی آپ نے فرمایا آدم کو گناہ کی یہ سزا ملی کہ پیشانی کے پسینہ سے روٹی

کمائے گا۔ اور عورت دُرد زہ کے ساتھ بچّہ جنے گی۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جناب کو اب بھی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا ہے پھر ہم کیونکر مان لیں کہ کفارہ سے نجات مِلجاتی ہے اس کا جواب اِس مجمع میں پادری صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ دیا "میں پاپی ہوں یہ لعنت مجھ سے جُدا نہ ہوگی" حضرت مفتی صاحب۔ جب آپ خود مانتے ہیں کہ سزا نہیں ٹل سکتی تو کفارہ سے نجات ملنے کے کیا معنے یہ سُنکر جس قدر وہاں عیسائی مناد تھے۔ سب کے سب اُن چھولداریوں کو چھوڑ کچھ چوہا سید نشاہ اور کچھ کٹاس میں چلے گئے۔ بڑے پادری صاحب کو جب معلوم ہُوا کہ مفتی صاحب بھی احمدی ہیں تو اپنی کتابیں لے کر اور خیمے کو خالی چھوڑ کر بیچ مچ بھاگ گئے۔ دوڑتے جاتے اور پیچھے دیکھ کر ہاتھ ہلاتے اور زور زور سے پکارتے سب مناد چلے آؤ۔ سب مناد چلے آؤ۔ مرزائیوں سے بات نہ کرو۔ غرض سب چلے گئے۔ خیمے خالی رہ گئے یا صرف ایک خانساماں رہ گیا۔ جاتے وقت ایکدوسرے کو یہ کہکر بلاتا کہ بھائی چلو چلو یہ مرزائی ہیں ان سے گفتگو کرنا چھوڑ دو۔ اس حالت کو دیکھ کر ہمارا ایمان کسرصلیب کی پیشگوئی پر اور بھی بڑھا کہ جس مسیح نے دُنیا میں آکر یہ کام کرنا تھا وہ یہی شخص ہے جس کا نام غلام احمدؑ ہے اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں آپ پر نازل ہوں آگے چلکر جب ہم کٹاس میں آئے تو وہاں ایک دو پادری صاحبان مناد کر رہے تھے بات چیت کرنے کے لئے اجازت مانگی تو انہوں نے کہا کہ ہم کو اپنے ہادیوں نے ہدایت کی ہے کہ کسی مرزائی سے بولنے کی تم کو اجازت نہیں۔ ایک عیسائی صاحب تو ہاتھ ہی جوڑنے لگے کہ ہماری نوکری برقرار رہنے دو۔ وہاں سے شام کو گھر پہنچے۔ رات کو ایک بھائی نے ذکر کیا کہ میرا بھائی ہمارے سلسلہ کا بڑا ہی دشمن ہے آج اُس نے پادریوں کی شکست فاش کو دیکھ کر آتے ہی کہا کہ بس معلوم ہوگیا احمدی سچے ہیں کوئی مخالفِ اسلام ان کے مقابلہ میں ٹھیر نہیں سکتا۔ میں بھی قادیان میں جاؤنگا اللہ تعالےٰ اس کو توفیق بخشے + ۱۱۔ کو ہمارے مہربانوں نے آرام کیا اور رات کو نماز عشاء کے بعد جناب مولنا حضرت مفتی صاحب نے مسجد میں سورہ زخرف کا رکوع ولما ضرب ابن مریم مثلا۹ پڑھ کر بہت ہی عمدہ تفسیر بیان فرمائی۔ آپ کے بعد شیخ صاحب نے پکار کر جمیع حاضرین کو سُنا دیا کہ کل انشاء اللہ ہم یہاں ہی جمعہ پڑھینگے جس شخص کو کچھ شک یا شبہ ہو وہ آکر ہم سے پوچھ لے۔ ۱۲۔ کو حضرت مفتی صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ اور رات کو اپنے مکان پر مستورات کے کہنے سے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خادم ہیں کچھ اُن کے حالات سے بیان فرماکر ہمارے ایمان اور یقین کو تازہ کریں اس پر جناب نے حضور کی وہ وہ باتیں سُنائیں کہ آجتک ہم کو اُن کے سُننے کا اتفاق نہ ہُوا۔ ۱۳۔ کی صبحکو حضور مغفور کے مخلص اور دین اسلام کے جان نثار صادق بمعہ ہمارے مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم اور اپنے پیارے بچے عبدالسلام کے جسکو اس چھوٹی سی عمر میں صبح سویرے نماز کے لئے اگر آواز دیگئی تو فوراً استغفار پڑھتا ہُوا اُٹھ کھڑا ہُوا ہم سے جدا ہو کر تکیہ شاہ مراد کی طرف روانہ ہوگئے اللہ تعالےٰ ان کا حافظ اور ناصر ہو۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے دل و جان سے دُعا کرتے ہیں جنہوں ہماری بہتری کیلئے ہمیں ایک نیک نمونہ اور اسلام کی سچی تڑپ رکھنے والا انسان عطا کیا۔ جس کے رخسارے دعا کے وقت آنکھ کے پانی سے تر ہو جاتے +

نومریدین

بہت سے نئے آدمی بھی جو پہلے سے طیار ہو رہے تھے اب سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ خدا بخش۔ سمند غلام حسین۔ گھیبا۔ نور محمد مع اہلیہ خود۔ مساۃ لالاں زوجہ فتح محمد +

شکریہ

جماعت دوالمیال کے اخلاص و محبت کے شکریہ میں جو خط مَینے انہیں لکھا وہ اس جگہ درج کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

قادیان ۳۔ مئی ۱۲ء

مخدومی مکرمی جناب حافظ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہونگے اور اس خادم کے واسطے دعا کرتے ہونگے +

ہم آپ سے رخصت ہو کر تکیہ گئے اور پھر واپس قادیان آئے۔ راستہ میں تین چار روز لاہور قیام کیا واپسی پر مجھے ریل میں ہیچش ہوگئی۔ لاہور میں بھی رہی اس کے سبب سے بہت ضعف ہوگیا۔ مگر یہاں آکر کوچۂ یار کی خوشبو سے سب بیماریاں دُور ہوگئیں .. فالحمد للہ ثم الحمد للہ +

جس محبت اور اخلاص کا اظہار جماعت دوالمیال نے اِس عاجز کے ساتھ کیا۔ اُس کے واسطے میں ان سب کا خصوصیت سے مشکور ہوں۔ اور اُن کے واسطے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کی بارش ان سب پر ہو۔ اور انہیں دینی اور دنیوی حسنات سے ممتع کیا جائے میں ان کا پیر نہ تھا۔ بلکہ ایک ادنیٰ بھائی۔ لیکن انہوں نے میری ایسی خاطر کی جیسے کوئی پیروں کی کرتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے مرشد کے کیسے جان نثار ہیں مثل مشہور ہے کہ یار کی گلی کا کتا بھی پیارا ہوتا ہے + مجھے راستہ میں کئی جگہ خاص دعاؤں کا موقعہ ملا ہے کیونکہ سچ تو یہ ہے کہ دعا کرنا بھی اپنے اختیار میں نہیں۔ اُسی کی رحمت سے دُعا کا وقت ملتا ہے +

آپ کی نیکی اور دینی محبت کا خاص اثر میرے قلب پر ہے۔ اس واسطے میں آپ ہی کے ذریعہ سے تمام جماعت کو اپنا السلام علیکم پہنچاتا ہوں۔ اور شیخ رحیم بخش صاحب بھی السلام علیکم کہتے ہیں۔ اور ان کی طرف سے مضمون واحد ہے۔ جب میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ اسوقت دوالمیال میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور غلام محمد نوگویا میرے آگے کھڑا ہے جس نے کمال خدمت کا حق ادا کیا +

ہاں آپ جماعت کو میرا پیغام پہنچائیں کہ وہ مولوی کرمداد صاحب کی خصوصیت سے ساتھ قدر کریں اور خدا کا شکر کریں کہ انہیں ایک ایسا فہیم مستعد اور نیکدل مولوی ملا ہے۔ ان کی باتوں کو مانیں تا کہ اتفاق کی برکت سے وہ مالامال ہوتے رہیں۔ کیونکہ وہ ان کے سچے خیرخواہ ہیں اور سلسلہ کی خوبیوں اور ضرورتوں پر ان سے بڑھکر آگاہ ہیں + والسلام

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ

تکیہ شاہ مراد

دوالمیال سے ہم تکیہ شاہ مراد گئے جو وہاں سے شمال کی طرف پہاڑی علاقہ میں کوئی اٹھارہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ وہاں جانے کا محرک یہ ہُوا کہ اُس جگہ میرے رشتہ دار مقیم ہیں حضرت اس بات کو جانتے ہیں۔ اور انہوں نے فرمایا تھا کہ وہاں جانا۔ اس جگہ ایک بزرگ صوفی درویش شاہمراد

نام مدفون ہیں اور انہیں کے نام پر یہ جگہ مشہور ہے۔ حضرت شاہ مراد علیہ الرحمۃ خانپور کے رہنے والے تھے۔ مگر ان کی اکثر عمر فقراء کی تلاش اور ملاقات میں باہر گزری شاہ صاحب کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ لیکن جیسا کہ بزرگ فقراء کا ہمیشہ سے قاعدہ چلا آتا ہے۔ ان کے جانشین ان کے ایک پر اخلاص مرید باوا آفتاب صاحب ہوئے اور انہیں کی اولاد میں نسلاً بعد نسلاً آج تک یہ گدی چلی آتی ہے۔ باوا آفتاب صاحب کی اولاد میں سے میاں محمد دین صاحب آجکل گدی نشین ہیں۔ میرے نانا صاحب اور میرے دادا صاحب ہر دو کی شادی اس خاندان میں ہوئی تھی۔ اس طرح میرا یہاں دوہرا رشتہ ہے اور آجکل بھی بعض رشتہ داریاں وہاں ہیں۔ مجھے یہ سنکر بہت افسوس ہوا کہ خانپور کے بعض قاضیوں نے ایک دفعہ اس جگہ کے قریشی میاں صاحبان کی مخالفت کی اور حضرت شاہ مراد کی جانشینی کا دعویدار بننا چاہا۔ حالانکہ شاہی وقتوں کے پروانے اس امر کے شاہد ہیں کہ اس خانقاہ اور اس کے متعلقہ وقف کے ساتھ سوائے اولاد باوا آفتاب کے اور کسی کا کوئی تعلق نہیں۔ سنا گیا ہے کہ باوا شاہ مراد صاحب نے فرمایا تھا کہ خانپور پلید ٹھیکری ہے۔ یہ بات باوا صاحب موصوف کی ایک کرامت تھی کہ اول غلطی تو خانپوریوں سے یہ ہوئی کہ انہوں نے باوا صاحب کے اپنے بنائے جانشین کی اولاد سے مخالفت کی۔ اور دوسری غلطی یہ ہوئی کہ اس زمانہ کے فرستادۂ خدا کی مخالفت میں انہیں سے بعض قاضیوں نے ہمارے مکرم دوست مولوی کرم داد صاحب کے ساتھ عداوت کے رنگ میں مباحثہ کیا اور اپنی شامتِ اعمال سے طاعون میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو ہدایت اور روشنی دے +

تکیہ میں رات کے وقت میں نے وعظ کیا۔ اور اپنے اقربا سب چھوٹے بڑوں کو جمع کر کے سمجھایا کہ ایک بزرگ کی قبر پر فاتحہ پڑھنا دعا کرنا کیا کچھ جائز ہے اور سجدہ وغیرہ جیسا بعض جاہل لوگ کرتے ہیں شرک اور گناہ ہے اس سے خدا ناراض ہے۔ ایسا ہی دیگر ضروری مسائل سمجھائے گئے اور حضرت مسیح موعود کی آمد اور ضرورت سے ان کو باخبر کرنے کی سعی کی گئی جس

شاہ مراد صاحب ایک مجذوب فقیر تھے۔ لیکن ان کے بعض اشعار سے جو جناب مولوی سراج دین صاحب قریشی صدیقی چشتی۔ حیدری نے بہت محنت سے جمع کئے ہیں ظاہر ہے کہ شاہ صاحب شریعت کی پابندی کی کس قدر تاکید کرتے تھے۔ چنانچہ شاہ صاحب کا ایک شعر ہے ؎

راہ راہ شرع دا اے ہور او جھڑ جھڑ
جو فقر نبی دا کرسی ہوسی مفتخر

شاہ صاحب کی کتاب بنام گلزار شاہ مراد مولوی سراج دین صاحب سے بمقام خانپور تحصیل چکوال ضلع جہلم بقیمت ۵ر فی نسخہ مل سکتی ہے۔ مگر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ میں بسبب دورِ زمانہ اور صاحبان کی نظمیں بھی شامل ہو گئی ہیں +

۱۵- اپریل کو ہم تکیہ سے کھیوڑہ کو واپس آئے۔ اور وہاں سے ریل پر سوار ہو کر لاہور کے راستہ سے قادیان آگئے۔ وہ دعا جس کا گوجرانوالہ میں وعدہ کیا گیا تھا یہ ہے

دعا

اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ
اے اللہ نصیب کر ہم کو اپنا ڈر
مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ
جو روک کر دے تو اس کو ہماری اور اپنی بے فرمانیوں کے بیچ میں
وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ
اور اپنے حکم پر چلنا جو پہنچا دے تو اس سے اپنی جنت میں
وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا
اور یقین جو آسان کر دے تو ہم پر اس سے
مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا
دنیا کی مصیبتیں اور فائدہ دے ہم کو ہمارے کانوں
وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
اور ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے جبتک زندہ رکھے تو ہم کو
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا
اور کر ہر ایک کو ان میں سے ہمارا وارث اور کر ہمارا غصہ اس پر جو ظلم کرے
وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا
ہم پر اور مدد کر ہماری اس پر جو ہم سے دشمنی کرے اور مت کر ہماری مصیبت
فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا
ہمارے دین میں اور مت کر دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز اور نہ
مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا
ہمارے علم کے پہنچنے کی جگہ اور نہ غلبہ دے ہم پہ اس کو جو ہم پر رحم نہ کرے
اللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَ
اے اللہ فائدہ دے مجھ کو اس چیز سے کہ سکھائی تو نے اور
عَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا وَ زِدْنَا عِلْمًا
سکھلا مجھ کو وہ چیز کہ فائدہ دے مجھ کو اور زیادہ دے مجھ کو علم

نماز مترجم
نہایت عمدہ۔ خوشنما کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱ر فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

اکسیر البدن
ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب مولوی فاضل وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور
ہم نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

مذہب منصور
اللہ تعالیٰ کی ہستی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۴۲۲ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں قابل دید ہے قیمت فی نسخہ ۵ر ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی قادیان۔ گورداسپور

اعلےٰ درجہ کی صاف شدہ
ست سلاجیت
قیمت مبلغ ۴ر فی تولہ۔ بدر ایجنسی قادیان سے طلب کریں

اطلاع عام (۴)
عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دکان امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے اس دکان میں ہر قسم کے برتن تفصیل ذیل حمام۔ سماوار ہر قسم جگ سوپ یعنے یخنی نکالنے کا برتن۔ گنج یعنے کل برتنوں کا سٹ۔ کلفی ہر قسم۔ لوٹا۔ تھالیاں۔ سرپوش۔ پتنوس۔ چلمچی کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاتے ہیں جس صاحب کو برتن خریدنا منظور ہو بہ ادائگی قیمت خرید فرما سکتا ہے اور ہمارے معاف فرماویں اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ دینے پر بھی تیار ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا ہے۔ محمد ابراہیم محمد اسمٰعیل مسگر
بردوکان میاں قطب الدین خانصاحب مرحوم مسگر امرتسر

سفر دکن

برادرم مکرم سلمہ ۔ السلام علیکم
یہ سفر اس وقت تک تو مبارک نظر آتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے دُعا ہے کہ آیندہ بھی مبارک ہو۔ اور مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا۔ اس سفر میں ہماری لاہور سے روانگی بھی نرالی تھی۔ ۲۲ تاریخ کی شام کو ایک معقول حصہ اپنی جماعت کا احمدیہ جامع مسجد لاہور میں جمع ہُوا۔ بعد نماز مغرب سب نے کامیابی وصحت وعافیت وفد کے لئے خلوص دل سے دُعا مانگی۔ جس میں ایک خاص رنگ تھا۔ کچھ بھائی ریلوے سٹیشن تک بھی گئے +

دہلی اور آگرہ کے اسٹیشن پر بعض غیر احمدی احباب ہمارے لئے ناشتا اور کھانا لائے اور بافراط لائے جسکی بعض چیزیں ہمارے دو آیندہ دنوں تک بھی کام آتی رہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ ہم ۲۲ کی شام کو چلکر بنگلور ۲۶ کی صبح کو پہنچے۔ عمائد شہر نے ہمارا استقبال کیا۔ منتظم کیمٹی نے چاہا کہ ہم ہوٹل میں اُتریں۔ لیکن ہم نے دیسی طرز رہایش پسند کی۔ انجمن اسلامیہ کا لائبریری ہال ہمارے لئے خاص کیا گیا +

اس شہر میں کوئی احمدی بھائی پندرہ بیس ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ جیسے کہ معلوم ہُوا ایک کثیر تعداد ایسے افراد کی بھی ہے جو احمدی تھے لیکن مخالفت کا مقابلہ نہ کر کے دب گئے ہیں۔ یوں تو جہاں جاؤ کوئی شہر مخالفت سے خالی نہیں۔ اور ہمارے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں ابھی تک ہر جگہ قائم ہیں۔ جن کے دفعیہ کے لئے ہمیں خاص طور کوشش کرنی چاہیئے لیکن اس شہر کا تو گویا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ جنوبی ہند کا یہ شہر حضرت قبلہ سید محمد احسن صاحب کی زبردست معرکہ آرائیوں کا مرکز رہ چکا ہے۔ اس شہر نے اُس قاضی عبدالقدوس کو پیدا کیا ہے جس کا فتویٰ تکفیر اپنی شدت میں تمام مکفرین کے فتووں سے بڑھ گیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ مکفرین کا گروہ دن بدن دُنیا سے مٹتا جاتا ہے۔ اور اسلام کے لئے وہ مبارک دن ہو گا جسدن اس قوم سے مکفر دُور ہو جائینگے۔ بہرحال ان امور نے بنگلور میں مخالفت کو بدرجہ اتم قائم کر رکھا تھا۔ منتظمین جلسہ نے خواجہ صاحب کو دعوت بھی دی اور بُلا بھی لیا۔ استقبال بھی اعلیٰ پیمانہ پر کیا۔ لیکن شہر میں مخالفت کی آگ مشتعل ہو گئی۔ اور یہ مشہور ہو گیا کہ قادیانی کے ڈیس پر جانے سے بلوہ ہو جائے گا۔ منتظمین جلسہ سخت گھبراہٹ میں تھے مختلف پیرایوں میں ہم سے دریافت کرتے تھے کہ خواجہ صاحب کی تقریر یا اُس کا حصہ باعث اشتعال تو نہ ہو گا۔ کہیں اپنی تقریر میں وہ باعث فساد تو نہ ہو جائینگے۔ الغرض جس خوشی اور جوش سے ان منتظمین نے ہمیں بُلایا تھا وہ سب مبدّل بہ غم ہو گیا۔ ان میں سے بعض تو ہمیں بلانے سے بھی نادم ہونے لگے۔ لیکن اُن کو اور نہ ہم کو معلوم تھا کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور ہو گا اور کس طرح ہمارا وجود ہی جلسہ اور اہل شہر کے لئے موجب برکت ہو گا۔ کیونکہ جیسے کہ میں آگے چلکر لکھوں گا کانفرنس کی کل کی کل کامیابی کا سہرا جیسے کہ خود آنریبل جسٹس عبدالرحیم جج ہائیکورٹ مدراس نے اور دیگر منتظمین نے علی الاعلان تسلیم کیا قادیانی کے سر پر تھا۔ بہرحال جلسہ ۲۷ کی صبح کو گیارہ بجے شروع ہُوا۔ اور جسٹس عبدالرحیم نے اپنی افتتاحی پریزیڈنشل تقریر انگریزی میں پڑھی تقریر اسلامی محبت اور جوش سے معمور تھی۔ لیکن اب مشکل یہ پڑی کہ $\frac{۲}{۳}$ سے زیادہ حاضرین کے لئے یہ تقریر لاطینی یا یونانی تھی وہ انگریزی دان نہ تھے۔ اس لئے منتظمین جلسہ نے خواجہ صاحب کو اس کے اُردو ترجمہ کے لئے کہا۔ یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ ترجمہ اگرچہ ایک حد تک فی البدیہہ تھا مگر وہ کیسا تھا۔ خود انگریزی داں سامعین نے تسلیم کیا کہ جسٹس عبدالرحیم کی تقریر کو چار چاند لگ گئے اور جسٹس عبدالرحیم نے خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ اس فی البدیہہ ترجمہ نے ایک حد تک لوگوں میں ہمارے متعلق اُنس پیدا کر دیا +

پہلے دن کے دوسرے اجلاس میں ایک ریزولیشن تعلیم نسواں کے متعلق پیش ہُوا۔ اس کو ایک یورپین خاتون مسز گرینگ نے پیش کیا۔ خاتون مذکور نے اپنے دوران تقریر میں اسلامی پردہ پر حملہ کیا۔ اور اس کو کل ترقیوں کا مانع بیان کیا۔ اب ایک طرف صدر جلسہ اور دوسری طرف انگریزی خوان حاضرین اُس کے حملہ سے بہت حد تک رنجیدہ خاطر تو ہوئے لیکن وہاں اُنکی نگاہ میں کوئی نہ تھا کہ اُس کا جواب دے یہ شان ایزدی ہے کہ جو اس تحریک کا موید تھا وہ بھی غیر حاضر تھا۔ منتظمین جلسہ نے خاکسار سے استدعا کی کہ میں اس کی تائید میں تقریر کروں۔ خدا تعالےٰ نے مجھے کامل توفیق دی اور میں نے اسلامی پردہ کی حقیقت حاضرین پر ظاہر کی اور بتلایا کہ اسلامی پردہ تعلیم و ترقی کا حارج نہیں۔ ہاں یہ اُن فسادات کا علاج ہے جس سے یورپین سوسائٹی اب خود بخود تنگ آ رہی ہے۔ یہ ایک اسلامی تعلیم پر حملہ کا اندفاع تھا۔ جو کہ خادم سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ سے اس شہر میں ہُوا۔ اس تقریر سے کیا صدر جلسہ اور کیا حاضرین جلسہ ازحد خوش ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے شکرگذار ہوئے کہ ایک اسلامی جلسہ میں اسلام پر جو حملہ ہُوا وہ اندفاع کے بغیر نہ رہا +

سہ پہر کو ہم دارالاقامتہ میں آئے اور نماز مغرب بہت ہی درد و الحاح سے ادا کی بہت عاجزی سے دُعائیں مانگی گئیں۔ کیونکہ ۹ بجے رات خواجہ صاحب کا پہلا لکچر تھا۔ یہ لکچر اسلام و تعلیم پر تھا۔ یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ لیکچر کیسا تھا یا کیا تھا۔ وہ تاثیر جو ان لیکچروں کی اور حصص ہندوستان میں ہُوا کرتی ہے یہاں اُس سے بڑھ چڑھ کر تھی۔ اور حسب معمول ایک تقریر نے عداوت اور وحشت کو موانست اور محبت سے بدل دیا۔ خدا تعالےٰ کے شکر کرنے کے لئے اور سجدات شکر ادا کئے۔ اس کامیابی نے ہمیں اور دعا کرنے کی تحریک کی۔ اور ہم پر یہ ظاہر کیا گیا کہ اس سے بھی زیادہ کامیابی ہو گی۔ ایسے وقت میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کا تار پہنچا۔ جو نہایت ہی حوصلہ افزا تھا۔ دوسرے دن جب ہم کانفرنس میں گئے تو اس بشارت کے آثار نظر آنے لگے جو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے رات ہم کو دی تھی۔ آنریبل جسٹس عبدالرحیم کے آنے میں کسی کام کے باعث دیر ہو گئی۔ اور کانفرنس نے بہت کام کرنا تھا اس لئے عمائد کانفرنس نے یہ تجویز کیا کہ کانفرنس کا پریزیڈنٹ خواجہ صاحب کو لیا جائے۔ خواجہ صاحب سے حاضرین جلسہ کو کل کی تقریروں سے کچھ ایسی دلچسپی ہو گئی کہ اس تحریک پر چاروں طرف سے نعرہائے خوشی

بلند ہوئے اور خواجہ صاحب اُس دن کے صدر جلسہ منقرر ہوئے اور کارروائی شروع ہوگئی۔ دوران جلسہ میں جسٹس عبدالرحیم صاحب تشریف لے آئے لیکن خواجہ صاحب کے اصرار پر بھی انہوں نے یہی پسند کیا کہ اُس دن کا اجلاس خواجہ صاحب کی صدارت سے تکمیل پائے۔ اس وقت ایک خاص صورت پیدا ہوگئی۔ ہمارے پیارے بھائی ذوالفقار علی خاں رئیس رامپور کے برادر حقیقی مسٹر شوکت علی صاحب علیگڈہ پارٹی کی نیابت لے کر شریک جلسہ ہوئے تھے۔ اُن کی اُس دن تقریر ہونی تھی چنانچہ انہوں نے اثنائے تقریر میں فرمایا کہ وہ دراصل نواب وقار الملک بہادر کا ایک پیغام مسلمانانِ جنوبی ہند کے لئے لائے ہیں اور وہ پیغام یہ ہے کہ آپ سب لوگ خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس وقت اکٹھے ہو جاؤ اور آپس میں کینہ اور عداوت نہ رکھو۔ بلکہ مخالفان اسلام کے مقابل اپنے ہتھیاروں کو جمع کرلو۔ میر شوکت علی کی تقریر بہت سے پہلو اپنے اندر لئے ہوئے تھی۔ لیکن خواجہ صاحب نے نواب وقار الملک بہادر کے پیغام پر ایک مفصل تقریر فرمائی۔ جس میں اُنہوں نے ظاہر کیا کہ مخالفان اسلام کے مقابل متفقہ کوشش کرنا اور اپنے ہتھیاروں کو اکٹھے استعمال کرنا اس بات کا کسی طرح بھی مقتضی نہیں کہ آپ صاحبان اپنے اپنے فرقوں کے خصائص اور امتیازی نشانوں کو چھوڑ دیں۔ آپ ضرور ان خصائص اور امتیازوں کو قائم رکھیں۔ کیونکہ ان خصائص کے قیام سے ہی جماعت کی ہستی ہے۔ بیشک آپ محبت اور آشتی اور ٹھنڈے دل کے ساتھ ایک دوسرے کو تبلیغ کریں۔ لیکن جب اسلام کے خلاف کوئی اُٹھے تو اُس کی سرکوبی کے لئے سب جمع ہو جاؤ۔ اسوقت خواجہ صاحب نے ہندو کمیونٹی کے مختلف فرقہ جات اور اُن کے درمیان خطرناک اختلافات اور غیر ہندوؤں کے مقابل اُن کی متفقہ کوششوں کا ذکر کرکے مسلمانوں کو غیرت دلائی۔ اور اس پر زور دیا کہ ہرگز ہرگز آپس میں مسلمان ایکدوسرے …ب غیر مسلم مقابل ہو تو اکٹھے ہو جائیں اور اپنے درمیانی اختلافات کو محبت اور پیار سے فیصلہ کریں۔ یہ تقریر اپنا اثر کئے بغیر نہ رہی۔ اور کم ازکم اُس مخالفت کے لئے بہت مزیل ثابت ہوئی۔ جو دو چار دن پہلے کئی سالوں سے ہمارے خلاف کام کر رہی تھی۔ دوسرے دن بھی انگریزی میں تقریریں ہوئیں۔ اور اس کا فی البدیہہ ترجمہ خواجہ صاحب کو کرنا پڑا۔ حق تو یہ ہے کہ اصل تقریریں ایسی واضح نہ تھیں جیسے کہ یہ ترجمے تھے۔ اور یہ وہ بات ہے جس کو مقررین نے بڑے شکریہ کے ساتھ تسلیم کیا۔

تیسرے اجلاس میں ایک اہم کام منتظمین جلسہ کے سامنے تھا۔ ہائیکورٹ کے ایک سابق جج مسٹر جسٹس باڈم نے مسلمانوں پر مختلف قسم کے احسانات کئے ہوئے تھے۔ ان کے مرنے پر مسلمانان صوبہ مدراس نے اُن کی یادگار میں ایک فنڈ کھولنا چاہا تھا۔ لیکن وہ فنڈ کس مپرسی کے عالم میں تھا۔ اور اس کانفرنس کا ارادہ تھا کہ اُس فنڈ کی تکمیل ہو۔ اس کام کے لئے جسٹس عبدالرحیم نے خواجہ صاحب کو کہا کہ ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ ہی کی تقریر سے بالضرور لوگ اس فنڈ میں کچھ چندہ دینگے۔ چنانچہ اُن کے کہنے پر خواجہ صاحب نے ایک زبردست اپیل کی جسٹس باڈم کے خدمات کا ذکر کیا۔ اور پھر تحریک کی یہ اپیل کچھ ایسی مؤثر ثابت ہوئی کہ سات آٹھ ہزار کے درمیان چندہ کوئی نصف گھنٹہ میں ہوگیا۔ اس کے بعد اور کارروائی ہوئی اور کانفرنس کا اجلاس ختم ہُوا۔ ہم لوگوں کا خاص شکریہ ادا کیا گیا۔ اور علی الاعلان تسلیم کیا گیا کہ اس کانفرنس کی کامیابی کا سہرا خدام سلسلہ احمدیہ کے سر ہے۔ اگرچہ کانفرنس تو ختم ہوگئی لیکن شہر کے لوگوں کے اصرار پر شب کو پھر انتظام کیا گیا۔ چنانچہ سب سے پہلے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر دلپذیر ہوئی۔ آپ نے سورہ کوثر میں سے کچھ وعظ فرمایا۔ اور اس کی پُر معارف تفسیر سے لوگوں کو محظوظ کیا۔ ندوہ کی طرف سے سید سلیمان شریک کانفرنس تھے مولوی صاحب کے بیان کے متعلق انہوں نے اپنی ممنونیت ظاہر فرمائی۔ اور کہا کہ قرآن کو جب سنو اس میں نئے ہی معارف نظر آتے ہیں۔ مولانا کی تفسیر سے یہ عام چرچا ہُوا۔ کہ قادیانی اسٹیج پر جو آتا ہے وہ اپنے رنگ کا ایک ہی وسیع النظر عالم ہوتا ہے۔ اسکے بعد خواجہ صاحب کی تقریر ہوئی تقریر کے خاتمہ پر عجب رنگ نظر آیا۔ معززین شہر سے ایک ضعیف العمر سٹیج پر آیا اور اس نے ایک بنارسی دوپٹہ خواجہ صاحب کے زیب تن کرکے پہلے دست بوسی کی۔ اور پھر قدم چومنے لگا۔ خواجہ صاحب نے بہت روکا لیکن وہ نہ رُکا۔ پھر کیا تھا جسقدر ہال میں لوگ جمع تھے وہ فرداً فرداً آتے جاتے تھے اور دست بوسی کرتے تھے۔ اور اکثر قدم چومنے کی کوشش کرتے تھے۔ اگرچہ خواجہ صاحب سخت اصرار سے روکتے تھے مگر وہاں کون سُنتا تھا۔ ایک جوش اور اخلاص تھا جس کی کوئی انتہا نہ تھی۔ کیا عجب نظارہ تھا وہی شہر جس میں دو دن پہلے خطرناک مخالفت تھی وہی سٹیج ہے جس پر تقریر کرنے سے بلوہ کا خطرناک اندیشہ تھا۔ جس کے انتظام کے واسطے سُنا گیا ہے کہ بہت سی پولیس بہ تبدیل لباس خاصکر اس آخری رات موجود۔ وہی سٹیج ہے جس پر مسیح موعودؑ کا ایک غلام کھڑا ہے۔ اور لوگ اپنے اخلاص اور محبت اور عقیدت کے اظہار کیلئے وہ طریق ظاہر کر رہے ہیں جس سے زیادہ انکسار اور تزلل کی اور کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی جسٹس آنریبل عبدالرحیم نے ہمیں دعوت دی کہ ہم مدراس آکر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کریں۔ مدراس کے ملک التجار سیٹھ حاجی محمد اسمٰعیل خان بہادر نے نہایت عجز والحاح کے ساتھ ہم سے وعدہ لیا کہ ہم مدراس میں اُنہی کے مہمان ہوں۔ شہر میسور۔ ضلع وانم باڑی کولار۔ اور دیگر جگہوں سے متواتر درخواستیں ہو رہی ہیں کہ کم ازکم ایک ایک دن کے لئے ہم وہاں جائیں کل پونا سے آنریبل رفیع الدین احمد صاحب کی تار آئی ہے کہ ہم ۶۔ اگست کو ضرور پونا پہنچیں جس کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ وہی احمدی جماعت جو حقارت اور نفرت کے ساتھ دیکھی جاتی تھی۔ آج اُن کے ساتھ وہ صورت نہیں۔ کل سارا دن مختلف علاقو ں

...کے معتبر ترین ہمارے پاس آتے رہے ہیں اور سلسلہ کی پابندی دریافت کرتے رہتے ہیں اور یہاں جب خدا تعالےٰ نے ہمیں توفیق دی ہم نے مختلف پیرایوں میں سلسلہ کی تبلیغ حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام کے مشن اور وفات مسیح پر گفتگو کی۔ کئی بار ان کے ایک مولوی صاحب پر تو خدا تعالےٰ نے ایسا اثر کیا کہ وہ خود بخود وفات مسیح کے دلایل دینے لگا۔ ان کی اس شہر کے معززین مختلف اوقات پر آتے رہے اور سلسلہ کا چرچا رہا۔ پادری گوالد صاحب بھی جو مدراس پریسیڈنسی کے پرانے مشنری ہیں۔ وفات مسیح پر ایک بیباک گفتگو ہوئی۔ کل ایک اور لکچر میوہال میں بزبان اُردو ہوگا۔ اور پرسوں بزبان انگریزی خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک کافی تعداد ان بھائیوں کی جو مدت سے سلسلہ کے ساتھ تعلق چھوڑ بیٹھے تھے وہ ہمیں ملنے آتے ہیں اور اپنی احمدیت کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان دوستوں کو استقامت بخشے +

خاکسار مرزا یعقوب بیگ از بنگلور ۳۱ ۷/۱۲

کیا کوئی صاحب حج کرانا چاہتے ہیں

پہلے ایک عرب حاجی یہاں آئے تھے حضرت کے زمانے سے ان کے متعلق اشتہار دیا گیا تھا۔ جناب فضل حق صاحب احمدی نے ریاست پٹیالہ سے انکی معرفت اپنا فرض حج ادا کیا ہے۔ ایسا ہی اب ایک اور حاجی صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں جو کسی کی طرف سے حج کرنے کی تکالیف اُٹھانے کے واسطے طیار ہیں۔ اور قابل اعتبار آدمی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی صاحب نیابتاً اپنا حج کرانا چاہتے ہوں۔ تو بہت جلد اطلاع دیں۔ ماہ رمضان کے اندر ہی خط وکتابت ہو کر فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے تاکہ عرب صاحب موصوف عید سے دوسرے دن یہاں سے تشریف لے جاویں +

کلام امیر

کا پہلا پرچہ ۱۹۔ ستمبر، شوال کے اخبار کے ساتھ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

اطلاع

۲۱۔ رمضان المبارک ۱۲ء کو اخبار شائع نہ ہوگا جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے اگلا پرچہ ۴ ستمبر کو نکلے گا جو ڈبل ہوگا +

درخواست جنازہ

خوشاب کے حافظ غلام رسول صاحب احمدی مرحوم کے واسطے احباب سے دعا مغفرت کی درخواست کی جاتی ہے +

قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے بہت پرانے خادم تھے کبھی کسی موقعہ پر ان کو زلزلہ نہیں آیا۔ ہمیشہ مستقل مزاج رہے۔ آخر عمر لنگرخانہ کی خدمت میں گذاری۔ مرحوم چند روز لدھیانہ میں بیمار رہ کر فوت ہوئے۔ لاش قادیان لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھا اور مقبرہ بہشتی میں مرحوم کو دفن کیا گیا۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔ احباب سے درخواست دعائے جنازہ کی ہے +

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار خواندہ چست جوان خدمتگاروں کی متاہل کو ترجیح دیجائے گی۔ مشاہرہ فی کس عہ خشک آیندہ پیہ روپیہ تک ترقی کی امید۔ اگر محرری کے قابل ہوئے تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں اور اس طرح اور بھی ترقی ہوسکتی ہے +

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھ دار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو۔ مشاہرہ ہے سے ہے تک۔ احمدی کو ترجیح دیجائے گی +

(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی۔ اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو تو بھی مضایقہ نہیں باقی شرائط بذریعہ خط وکتابت طے ہونگی۔ درخواست مع اسناد۔ لیاقت وکارگذاری بہت جلد آنی چاہئیں

الراقم خانصاحب محمد علیخانصاحب رئیس مالیرکوٹلہ۔

مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود

کا تیسرا حصہ چھپ کر طیار ہوگیا ہے۔ جن اصحاب کو مطلوب ہو جلد منگوا لیں۔ قیمت فی نسخہ ۱۰؍ ہے

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت دس روپے ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے +

رسید زر

۱۲۔ جولائی ۱۹۱۲ء

منشی غلام حیدر صاحب ۲۱۴۶ ۸/عہ	بابو محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ
منشی عبدالغفور صاحب ۲۳۲۲ ہے	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۴۱۴ للعہ
میاں غلام سرور صاحب ۲۱۰۶ للعہ	منشی طالب علیخانصاحب ۲۰۷۷ ۸/عہ
منشی غلام حیدر صاحب ۲۰۵۵ عہ	سید انعام رسول صاحب ۱۹۴۹ للعہ
منشی امیرالدین صاحب ۱۱۰۵ للعہ	بابو عبدالعزیز صاحب ۱۷۵۲ للعہ
قدرداد صاحب ۱۷۵۳ للعہ	منشی دولت خانصاحب ۱۶۹۴ للعہ
چودہری کرم الٰہی صاحب ۱۶۳۵ عہ	خان شیر بہادر خانصاحب ۱۵۹۵ للعہ
حاجی احمد اللہ صاحب ۱۴۶۷ ہے	منشی عبدالحمید صاحب ۱۴۱۳ للعہ
سید محمد محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہ	چودہری غلام حسین صاحب ۱۳۰۳ ۸/عہ
شیخ محمد حسین صاحب ۱۳۹۶ ۸/عہ	ملک کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ للعہ
سیٹھ موسیٰ صاحب ۱۱۰۷ للعہ	منشی غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
منشی نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ عہ	منشی الٰہی صاحب ۱۱۱۸ للعہ
خان احمد علیصاحب ۱۱۲۶ للعہ	شیخ حسن محمد صاحب ۱۱۳۸ للعہ
میاں غلام رسول صاحب ۹۱۵ للعہ	خان حامد حسین صاحب ۹۱۱ عہ
بابو عبدالرحمن صاحب ۸۲۲ للعہ	شیخ عبدالواحد صاحب ۷۶۴ للعہ
شیخ فضل کریم صاحب ۷۴۵ للعہ	سردار محمد ایوب صاحب ۵۶۱ للعہ
ایم۔ ایس یوسف صاحب ۳۶۵ للعہ	راجہ شیر محمد صاحب ۳۰۳ للعہ
حکیم محمد حسین صاحب ۱۲۵ للعہ	محمد ابراہیم صاحب ۹۶ للعہ
حاجی امیرالدین صاحب وغیرہ ۶۸ للعہ	میاں نور احمد صاحب ۶۴ للعہ
بابو جمال الدین صاحب ۵۲ للعہ	میاں احمد علی صاحب ۴۲ للعہ
مستری قادر بخش صاحب ۳۸ ۸/عہ	مرزا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ۲۶ للعہ
میاں محمد بخش صاحب ۱۶ عہ	میاں محمد امیر صاحب ۳۰۰۲ للعہ
بابو علی محمد صاحب ۲۹۹۲ للعہ	میاں غلام علی صاحب ۲۶۲۴ ہے
ولی محمد صاحب ۲۴۵۹ ہے	شیخ علی احمد صاحب ۲۶۰۱ للعہ
منشی فرزند علی صاحب ۲۹۹۸ ۸/عہ	محمد حسین صاحب ۱۸۹۵ للعہ

۱۳۔ جولائی ۱۲ء منشی سکندر علی صاحب ۲۲۴۲ عہ

۱۴۔ ؍؍ ؍؍ گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۲؍

۱۶۔ جولائی ۱۲ء

سید ناصر شاہ صاحب ۳۰۵ للعہ زین الدین صاحب ۶۱ للعہ

کلام امیر

کلام امیر کے واسطے جو آٹھ صفحات اخبار کے ساتھ بڑھا کر گویا اخبار کا دوسرا حصہ بنانے کی تجویز پچھلے اخبار میں شائع ہو چکی ہے وہ دو قسم کے کاغذوں پر چھاپا جائے گا۔ سرپرام پوری کاغذ اور اعلےٰ سفید کاغذ۔ اور ان کی قیمت خریداران اخبار بدر کے واسطے مبلغ عا اور مبلغ ـے سالانہ علی التواتر ہوگی۔ جو ہر صورت میں پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ جو صاحبان بدر کے خریدار نہیں اور صرف کلام امیر منگوانا چاہیں ان سے ایک روپیہ سالانہ محصول ڈاک وغیرہ زائد لیا جائے گا۔ عام سالانہ قیمت یہی ہے لیکن کسی کام کے ابتدائے شروع کرنے اور انتظام قائم کرنے کے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور شروع میں خریدار بہت کم ہوتے ہیں جس سے کارخانہ پر ایک بوجھ پڑتا ہے لہذا کلام امیر کے عشاق سے اُمید ہے کہ وہ اس کام میں خصوصیت سے امداد کرینگے اس واسطے ایک خاص قیمت مبلغ صمہ سالانہ بھی مقرر کیگئی ہے۔ ہم نے احباب کی بہت پرانی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے یہ تجویز کی ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ جو لوگ کلام امیر کے واسطے اس قدر اشتیاق ظاہر کرتے تھے وہ چندہ دینے اور کلام امیر کے واسطے خریدار بہم پہنچانے کے لئے کہاں تک سعی کرتے ہیں چونکہ منی آرڈر کی رسید خریداران کو باقاعدہ مل جاتی ہے اسواسطے کوئی علیحدہ رسید زرچندہ کی نہ دیجاوے گی (خاص چندہ معاونین اور اعانت کی ہر رقم آئے گی۔ وہ درج اخبار کیجائے گی) ہاں جن اصحاب کو ڈاکخانہ کی رسید نہ ملے یا رسید پر دستخط مشکوک ہوں وہ بذریعہ خط ہدایت کرلیں

بدر میں جو ایک صفحہ کلام امیر کا ہوا کرتا ہے وہ بدستور ہوا کرے گا انشاء اللہ اور اس صفحہ کا نام بدر منور ہوگا اور ان آٹھ صفحوں کی سُرخی کلام امیر ہوا کرے گی سب سے اوّل کلام امیر میں وہ درس قرآن شریف درج کیا جائے گا جو حضرت خلیفۃ المسیح ماہ رمضان میں دے رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل پر اُمید ہے کہ ماہ رمضان میں ہی پورا ہو جائے گا۔ اس درس کے اندراج کے وقت اس بات کا لحاظ نہ کیا جائے گا کہ کوئی بات پہلے درس میں بھی درج ہو چکی ہے یا کہ کوئی بات رہ گئی ہے۔ صرف وہ باتیں درج کی جائیں گی۔ جو حضرت نے اس درس میں فرمائی ہیں خواہ وہ پہلے کہیں لکھی جا چکی ہیں یا نہیں لکھی جا چکیں

کلام امیر کا حساب عید رمضان سے عید رمضان تک ہوا کریگا۔ سال میں ۴۸ نمبر چھپا کرینگے ہر نمبر عموماً آٹھ صفحے کا ہوگا۔ جو اصحاب سال کے درمیان خریدار بنیں گے انکو بھی شروع سال سے تمام پرچے خریدنے ہوں گے۔ کلام امیر کی قیمت کے واسطے کسی صاحب کے نام اخبار عموماً وی پی نہ کیا جائے گا اور جب تک قیمت دفتر میں پہنچ نہ جائے گی کسی کے نام یہ حصّہ جاری نہ ہوگا

نقشۂ قیمت کلام امیر

	عام قیمت		قیمت خاص معاونین
	سرپرام پوری کاغذ	سفید کاغذ	
خریداران بدر کیلئے	عا	ـے	پانچ روپے
غیر خریداران بدر کیلئے	ـے	للعہ	

کلام امیر کے سب سے پہلے خریدار قاضی فضل کریم صاحب متولی احمدی ہیں جن کے نام میں رحیم کریم خدا کے فضل کی نیک فال ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے جو صاحب کلام امیر کے خریدار بنیں وہ اپنے نمبر خریداری بدر سے بھی ازراہ عنایت مطلع فرماویں۔

ضرورت بدر میں ایک اسسٹنٹ کی ضرورت ہے ابتدائی تنخواہ مبلغ پندرہ روپے ماہوار درخواست میں اُردو اور انگریزی خط کا نمونہ ہونا چاہیئے نیز یہ بھی ظاہر ہو کہ عربی اور انگریزی میں استعداد کہاں تک ہے ؟

رمضان المبارک میں خاص رعایت ۴ ستمبر یوم جمعۃ الوداع سے یوم عیدالفطر تک جو صاحب اخبار الحق دہلی کے جو ہفتہ وار ہر جمعہ کو سلسلہ احمدیہ کی تائید میں شائع ہوتا ہے خریدار ہوں گے ان سے بجائے عہ سالانہ کے صرف عہ۸ چندہ سالانہ لیا جاویگا اور یہ رعایت صرف ایکصد خریداروں کے واسطے ہے۔

(۲) انہیں ایام میں رسالہ احمدی کے خریداروں سے بھی بجائے عہصہ سالانہ کے صرف ۱۲ر چندہ لیا جائے گا یہ رعایت صرف ۲۰۰ خریداروں تک ہوگی۔ رسالہ احمدی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین مثل ثناء اللہ وغیرہ کے جواب میں دہلی سے شائع ہوتا ہے جس کا سالانہ چندہ عہ۱ ہے۔

(۳) رسالہ احمدی سنہ ۱۹۱۱ء سے نکلنا شروع ہوا ہے جلد اوّل سنہ ۱۹۱۱ء جو نایاب مضامین اور لاجواب دلائل صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پُر ہے ان ایام جمعۃ الوداع سے عیدالفطر تک صرف ۱۲ر میں دی جائیگی پہلی جلد کے چند نسخے باقی ہیں۔ پھر دوبارہ یہ نہ دستیاب ہوں گے۔

(۴) تاریخ اسپین مجلّد ہسپانیہ کے عروج و زوال کی مستند تاریخ اعلےٰ کاغذ وخط ضخامت ۹۰۰ صفحہ معہ نقشہ جات۔ پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ اصلی قیمت للعہ رعایتی عہ۸۔ صرف پچاس خریداران تک یہ رعایت ملے گی۔

(۵) حمائل شریف ترجمہ ڈپٹی نظیر احمد صاحب۔ ایک صفحہ پر متن۔ بالمقابل صفحہ پر ترجمہ حاشیہ پر فوائد۔ اصلی قیمت عا رعایتی عہ۸ مجلّد۔

(۶) حمائل شریف ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب تقطیع موزون خوشخط۔ حاشیہ پر فوائد۔ مطبوعہ ہلالی پریس ساڈھورہ قیمت اصلی عا رعایتی عہ۸ مجلّد۔

(۷) حمائل شریف ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب۔ یہ ترجمہ تحت اللفظ ہے جو نہایت عمدہ اور پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ہے۔ مطبع ساڈھورہ کی طبع شدہ ہے۔ اصلی عا رعایتی عہ۸ مجلد

(۸) سُرمہ چشم آریہ۔ مطبوعہ قادیان شریف اصلی ۱۲ر رعایتی ۸ر

(۹) ضرورت زمانہ۔ آریوں کے قریباً ایک صد اعتراضوں کا جواب۔ مصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب مصنف اختیار الاسلام وغیرہ اصلی ۸ر رعایتی ۶ر

(۱۰) تصدیق کلام ربّانی بجواب مسلمانی کے بانی کی کہانی۔ مصنفہ سیّد صادق حسین صاحب ممتاز کلکٹری و مشہور اہل قلم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ یہ کتاب قابل دید و لائق خرید ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر جو اعتراضات آریوں نے کئے تھے ان کا مکمل مفصل مدلل جواب یورپین مصنفوں کی کتابوں سے صداقت محمدیہ کا ثبوت اصلی ۸ر رعایتی ۴ر۔ نوٹ۔ محصول جملہ کتب کا ذمہ خریداران ہوگا درخواستیں پتہ ذیل پر یوم عیدالفطر تک رعایتی قیمت کی آنی چاہیئیں۔ عاجز قاسم علی ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی دہلی

ہمدردیات اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے حضرت اکمل کو کہ وہ ضروری اور مفید تصانیف کے سلسلہ کو ہمیشہ جاری رکھتے ہیں اور اپنے فارغ اوقات کو اس نیک [illegible]

[illegible]

میر محمد سعید صاحب ۱۳۵ للعہ   چوہدری غلام محمد صاحب ۳۷۶ للعہ
مفتی گلزار احمد صاحب ۳۸۱ عہ   شیخ محمد حسن صاحب ۴۵۴ للعہ
میاں محمود احمد صاحب ۴۹۶ عہ   بابو عبدالرحمٰن صاحب ۵۲۷ للعہ
میاں امام الدین صاحب ۵۴۷ عہ   سید عظیم الدین صاحب ۵۸۳ للعہ
چوہدری غلام حسین صاحب ۶۸ للعہ   منشی مولا بخش صاحب ۷۲۵ للعہ
مولوی انوار حسین صاحب ۳۶ للعہ   میاں خیر الدین صاحب ۷۴۳ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۸۳۲ عہ   میاں عمر الدین صاحب ۸۳۶ ۴؍
منشی خدا بخش صاحب ۹۱۲ عہ   بابو محمد حیات صاحب ۹۲۳ للعہ
چوہدری غلام محمد صاحب ۹۴۸ للعہ   میاں غلام محمد صاحب ۹۴۹ للعہ
قاضی عبدالحمید صاحب ۹۹۹ للعہ   میاں محمد بخش صاحب ۱۱۰۸ ۱
شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ للعہ   مولوی محمد الدین صاحب ۱۲۶۹ للعہ
سید فیاض الدین احمد صاحب ۱۲۹۰ للعہ   بابو روشن الدین صاحب ۱۲۹۴ للعہ
چوہدری محمد الدین صاحب ۱۳۷۵ عہ   چوہدری غلام محمد صاحب ۱۵۰۵ للعہ
خواجہ محمد رمضان صاحب ۱۵۴۶ للعہ   شیخ مظفر احمد صاحب ۱۵۵۹ للعہ
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۴ للعہ   حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ عہ
منشی محمد ابراہیم صاحب ۱۶۱۲ للعہ   فضل الٰہی صاحب ۱۶۴۴ للعہ
نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸۶ للعہ   منشی رکن الدین صاحب ۱۷۴۱ عہ
نور احمد صاحب ۱۷۵۹ للعہ   حکیم صدر الدین صاحب ۱۸۴۳ للعہ
عبدالوالی صاحب ۱۸۵۴ للعہ   شیخ مولا بخش صاحب ۱۸۸۷ للعہ
ملک غلام محمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ   منشی احمد علی صاحب ۱۹۲۷ للعہ
منشی خوشی محمد صاحب ۲۰۰۹ للعہ   منشی فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ
مولوی غلام اکبر صاحب ۲۰۸۴ للعہ   ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ
بابو عبدالغنی صاحب ۲۲۰۰ للعہ   منشی غلام محی الدین صاحب ۲۲۵۳ عہ
منشی محمد عثمان صاحب ۲۳۴۱ عہ   منشی محمد صادق صاحب ۲۴۱۲ للعہ
منشی شاہ ولی صاحب ۲۵۷۳ عہ   چوہدری نصر اللہ خان صاحب ۲۵۹۵ للعہ
بابو عبدالغفور صاحب ۲۶۲۰ للعہ   چوہدری صادق علی صاحب ۳۰۰ للعہ
منشی اصغر علی صاحب ۳۰۰۱ عہ   غلام حیدر صاحب ۱۷۳ للعہ

۱۷- جولائی سنہ ۱۲ء

منشی غلام محی الدین صاحب ۲۴ للعہ   میاں خدا بخش صاحب ۵۹۷ عہ
منشی عبدالعظیم صاحب ۶۰۴ عہ   مولوی محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عہ
حکیم محمد بخش صاحب ۱۰۷۳ للعہ   بابو محمد رشید صاحب ۱۱۱۹ للعہ
حکیم غلام محی الدین صاحب ۱۶۷۶ للعہ   منشی غلام حسین صاحب ۲۱۴۷ عہ

۱۸- جولائی سنہ ۱۲ء

حکیم احمد کلام صاحب ۲۹۱۸ عہ   بابو صالح محمد صاحب ۵۹۱ للعہ
میاں سعید الدین صاحب ۹۶۸ للعہ   منشی عبدالرزاق صاحب ۱۴۱۸ للعہ
منشی محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عہ   خانزادہ امیر اللہ خان صاحب ۱۹۱۳ للعہ

۱۹- جولائی سنہ ۱۲ء

ڈاکٹر عبدالستار صاحب ۳۹۱ للعہ   سید عبدالواحد صاحب ۶۷۷ للعہ
احمد علی خان صاحب ۱۳۵۷ عہ   میاں نبی بخش صاحب ۱۴۲۹ للعہ
منشی عبدالرزاق صاحب ۱۶۷۷ للعہ   مولوی تاج الدین صاحب ۱۶۴۸ للعہ
چوہدری محمد حیات صاحب ۱۹۶۱ عہ   منشی نصر اللہ خان صاحب ۲۱۵۵ للعہ
مسماۃ فضل بیگم صاحبہ ۲۹۹۴ للعہ

۲۰- جولائی سنہ ۱۲ء

منشی محمد الدین صاحب ۵۰۱ عہ   مولوی غلام امام صاحب ۱۴۵۴ للعہ
منشی غلام مصطفےٰ صاحب ۱۵۸۷ للعہ   غلام احمد صاحب اختر ۱۶۴۴ للعہ
عبدالحمید صاحب ۱۸۲۵ للعہ   بابو اختر علی صاحب ۲۶۲۱ للعہ

۲۲- جولائی سنہ ۱۲ء

خواجہ غفار جو صاحب ۵۵۹ عہ   منشی عبدالرزاق صاحب ۸۵۰ عہ
بابو کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ للعہ   منشی عبدالکریم صاحب ۱۱۳۴ عہ
شیخ عبدالعزیز صاحب ۱۷۱۳ للعہ   منشی رحیم بخش صاحب ۱۸۱۱ عہ
اہلیہ وزارت حسین صاحب ۲۵۳۷ عہ   خان محمد شریف صاحب ۲۶۱۱ للعہ
منشی سراج الدین صاحب ۳۰۰۴ ۴؍   بابو احمد خاں صاحب ۳۰۰۵ عہ
۲۳- جولائی سنہ ۱۲ء ۔۔۔ منشی علی محمد صاحب ۴۰۴ للعہ

۲۴- جولائی سنہ ۱۲ء

والدہ عبدالحی صاحبہ سے   شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۹۸ عہ
منشی غلام حیدر صاحب ۱۷۹۷ للعہ   محمد خاں صاحب ۱۲۰۸ للعہ
منشی نور الدین صاحب ۲۰۸۳ للعہ   کویا کٹی عہ ۲۵۷۲ للعہ
سید محبوب عالم صاحب ۲۸۴۸ دستی معرفت محمد عالم ۴؍

۲۵- جولائی سنہ ۱۲ء

میاں سلطان محمد صاحب ۲۳۷۲ عہ   میاں محمد الدین صاحب ۲۵۸ سے

۲۶- جولائی سنہ ۱۲ء

سید اسد اللہ شاہ صاحب ۵۹۲ للعہ   منشی فیروز الدین صاحب ۲۹۹۹ ۴؍
منشی عنایت اللہ صاحب ۲۶۱۲ للعہ   محمد حسین صاحب ۸۰۵ سے
۲۷- جولائی سنہ ۱۲ء   منشی عابد علی صاحب عہ

۲۹- جولائی سنہ ۱۲ء

عبدالوہاب صاحب ۲۷۹ للعہ   منشی صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ

۳۰- جولائی سنہ ۱۲ء

شیخ احمد علی صاحب ۳۰۷ للعہ   منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۱۴۹۲ للعہ
۳۱- جولائی سنہ ۱۲ء ۔۔ سید کبیر الدین احمد صاحب ۲۵۹۹ للعہ

یکم اگست سنہ ۱۲ء

بابو نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ ۔۔۔ سے

۲- اگست سنہ ۱۲ء

عبداللہ صاحب ۱۶۶۷ سے   منشی احمد الدین صاحب ۶۷۴ عہ

۳- اگست سنہ ۱۲ء

محمد عبدالرشید صاحب ۹۵۴ ۴؍   منشی عبدالمجید صاحب ۲۰۶۹ عہ
پیر برکت علی صاحب ۱۰۰ ۔۔۔۔ عہ

۵- اگست سنہ ۱۲ء

منشی دین محمد صاحب ۳۰۱ عہ   عبدالحق صاحب ۲۷۱۳ عہ
محمد حسین خان صاحب ۲۱۴۳ للعہ   آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ
سردار امام بخش صاحب ۱۴۴۸ للعہ   مظفر الدین صاحب ۷۴۸ للعہ
۶- اگست سنہ ۱۲ء   ماسٹر ہدایت صاحب ۱۳۴۴ عہ

۷- اگست سنہ ۱۲ء

منشی غلام محمد صاحب ۱۸۶۹ للعہ   شیخ محمد عبداللہ صاحب ۱۳۰۴ للعہ
۸- اگست سنہ ۱۲ء   مولوی محمد مرتضیٰ خان صاحب ۸۳۹ للعہ

۹- اگست سنہ ۱۲ء

منشی غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ للعہ   مولوی عبدالرحمٰن صاحب ۱۴۸۷ ۴؍

۱۰- اگست سنہ ۱۲ء

منشی عبدالرحمٰن صاحب ۶۱ عہ   منشی عبداللہ صاحب ۳۰۱۶ عہ

مبارک حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مولود مسعود کو صحت اور نیکی کے ساتھ عمر دراز عطاء کرے۔ جناب خلیفہ صاحب خدمات عہدہ سکرٹری شپ و امیر عمارت علاوہ ڈاکٹری خدمات کے ادا کر رہے ہیں کچھ بیمار بھی رہتے ہیں احباب اس مخلص وجود کیلئے دعا کریں + حضرت خلیفۃ المسیح کی نواسی کے بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ خدا اپنے نیک بندوں کو نیک اولاد کی کثرت دکھاتا ہے۔ آپکی یہ نواسی برادرم مفتی فضل الرحمٰن صاحب کی دختر نیک اختر ہیں اور ان کی شادی پچھلے سال چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کے ساتھ ہوئی تھی۔ اللہ تعالےٰ سعیدہ بنائے۔ حضرت نے چوہدری صاحب کو فرمایا۔ ہمارے ہاں بھی سب سے اول لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھی سب سے اول لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ خدا مبارک کرے + ماسٹر فقیر اللہ صاحب و منشی نعمت اللہ خان صاحب کے ہاں بھی لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں۔ خدا نیک بنائے۔ آمین +

درس قرآن کے دو جلسے بڑی رونق اور رحمت و برکت کے ہوتے ہیں درس قرآن کی خبر اخبار میں پڑھ کر حضرت میر ناصر نواب صاحب سرسہ سے بھاگے آئے ہیں۔ چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار تشریف لائے ہیں۔ چوہدری نصر اللہ صاحب سیالکوٹ سے اور بعض دوست اپنی فرصت کے مطابق دو دو چار چار روز کے واسطے باہر سے تشریف

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمے کا اعلان عرصے سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ظلہ کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا پھولا پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ ۸ قسم دوم ۴ قسم سوم ۲۔ اصلی ممیرا جس کی قیمت ۸ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ۶ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جن کی آنکھیں ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

سرت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیرخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ فی تولہ قسم دوم آٹھ آنہ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ تُری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ؎

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس کے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے۔ یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵

عرق پودینہ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی اور متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ محصول ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

چشمۂ زندگی ۱۲/۱۴

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند ! قابل غور !!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتا رام دت وید کوی رتن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے۔

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں۔ کہ رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ضروری اور مفید تھے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطاء فرما کر نعم الرفیق و حبذا الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے حصہ لیا۔

حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خاں صاحب رئیس اعظم دہلی۔ میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی۔ لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے۔

نوٹ:۔ (۳۵۰) صفحہ کی مجلد با تصویر رنگین قیمت ۱۲/۱۴ محصول ۳ دو جلد پر محصول معاف چار جلد پر بیس فیصدی کمیشن۔

آلۂ دستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں بدہضمی قبض دائمی۔ مردانہ۔ زنانہ امراض۔ بواسیر۔ یرقان۔ دمہ۔ تپ دق۔ بخار۔ سردرد زکام وغیرہ کے لئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے مفصل واقفیت کیلئے چھوٹے سائز دو سو صفحہ کی مجلد کتاب شودھن ودھی۔ قیمت ۶ منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ

تجربات جناب سعد اکرم خاں صاحب تحصیلدار جموں لکھتے ہیں ایک عدد دستی جنتر آپ سے منگوایا تھا جیسی صفت تھی ویسے ہی پایا ایک آلہ اور ارسال کریں

حکیم رسول شاہ۔ کھیون (جہلم) آپ کے حال ہی میں جو آلہ منگوایا اس نے کئی جانوں کو بچایا۔

حکیم تاراچند۔ زبدۃ الحکماء گجرات۔ آپ سے دو عدد آلہ منگوائے تھے بچوں سے بوڑھے ہو لوگ کو نہایت مفید ہے۔

لالہ رلا رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ۔ ایک دستی جنتر اور بھیجیں۔ واقعی مفید چیز ہے۔

مکمل سامان اعلیٰ قسم۔ قیمت پانچ روپے۔ محصول ۱۲

پتہ: مہتہ سیتا رام دت وید کوی رتن۔ آدیتہ اوشدھالیہ

صدر بازار راولپنڈی ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا | نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

BADR · QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. 111 | بنوش جرعہ و صالش ز جام نور دین

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید — چار روپے پیشگی

جلد ۱۲ | ۷ شوال المبارک ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۲۹۲ ہش | نمبر ۱۱ و ۱۲

ضعیف و مردہ دلی گر بفادیاں درا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | کہ ہست محیی موتیٰ کلام نور دین

مسیح موعودؑ کا کام کیا تھا؟

۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء کو جب کہ میں قادیان کے ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت بابرکت میں ایک رقعہ لکھا تھا۔ جس کا اصل بمعہ جواب درج کرنا امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

رقعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعودؑ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد کا نام برائے امتحان آج ارسال کیا جائے گا۔ جس فارم کی خانہ پُری کرنی ہے۔ اُس میں ایک خانہ ہے کہ اس لڑکے کا باپ کیا کام کرتا ہے۔ میں نے وہاں لفظ نبوّت لکھا ہے۔

کان میں طنین ہوتا ہے۔ گولیوں کا کھانا اگر مناسب ہو تو ارسال فرماویں۔ حضور کو بار بار تکلیف دیتے بھی شرم آتی ہے۔ اگر مناسب ہو تو اس کا نسخہ تحریر فرماویں۔ میں خود بنالوں۔ والسلام

حضور کی جوتیوں کا غلام
محمد صادق عفی اللہ عنہ
۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء

جواب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

نبوّت کوئی کام نہیں۔ یہ لکھ دیں۔ کہ فرقہ احمدیہ جو تین لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے پیشوا اور امام ہیں۔ اصلاح قوم کام ہے۔ ×

غلام احمد عفی

پس میں نے اُس فارم پر انگریزی میں حضرت کا کام یوں لکھا

National Reformation & Leadership of Ahmadyya Sect (300,000 members)

نوٹ ×۔ ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا تھا۔ معدہ میں کچھ خرابی تھی۔ بخار ہو جاتا تھا۔ حضرت صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نسخہ کے تازہ اجزا ہر روز منگوا کر ایک گولی اپنے دست مبارک سے بنا کر مجھے بھیجتے تھے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی۔ اس کے اجزا اس وقت مجھے معلوم نہ تھے۔ بعد میں حضرت نے مجھے بتلا دیئے تھے۔ اڈیٹر۔

کلام امیر

کا پہلا نمبر محض خدا کے فضل و کرم سے شائع ہوتا ہے۔ اور اس اخبار کے ساتھ اُن خریداروں کے نام روانہ کیا جاتا ہے۔ جن کی قیمت وصول ہو چکی ہے کیونکہ کلام امیر کی وصولی کے واسطے ایسا ہی قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔ بعض دوستوں کے خطوط آئے ہیں کہ کلام امیر ہمارے نام جاری کیا جائے اور قیمت بذریعہ وی۔ پی وصول کی جائے۔ ایسے احباب کو پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ کلام امیر عموماً کسی کے نام وی۔ پی نہ کیا جائے گا۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ یہی قاعدہ مقرر کیا گیا ہے اور اس کی پابندی بوجوہات چند ضروری معلوم ہوتی ہے

کلام امیر کی قیمت کا نقشہ درج ذیل ہے

	سیرامپوری کاغذ	عمدہ کاغذ
خریداران بدر کے لئے	عگر	سے ر
غیر خریداران بدر کے لئے	سے ر	[illegible]

اس دفعہ کلام امیر صرف عمدہ کاغذ پر ہی چھاپا گیا ہے وہی سب خریداروں کو روانہ کیا گیا ہے۔

اخبار میں جو کلام امیر درج ہوتا ہے وہ بدستور درج ہوتا رہیگا۔ نئے اوراق میں قرآن رمضان۔ بعض لطائف اور مباحث اور تاریخی حالات۔ اور حضرت کے سوانح کے حالات۔ روزانہ ڈاک۔ روزانہ ڈائری۔ نو مریدین۔ حضرت کے مکتوبات۔ اور ایسی چیزیں درج کی جائینگی۔ اور اس کے صفحات کا نمبر الگ دیا جائیگا۔

اخبار کے جن خریداروں کی قیمت اب تک وصول نہیں ہوئی اُن کے نام کا اخبار مجبوراً بند کیا جائیگا اور آئندہ کے واسطے قیمتوں کی پیشگی وصولی کا دستور بنایا گیا ہے ◆

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر پراپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضورؐ کے معالج جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی تحریر ہم اس دفعہ شایع کرتے ہیں:۔

السلام علیکم۔ ناسور بدستور ہے۔ کچھ کچھ مواد خارج ہوتا ہے۔ عام بدنی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔

خلیفہ رشید الدین

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ترقی معلومات و علوم عربیہ کی خاطر ملک مصر کو جانیوالے ہیں غالباً ۲۵ ستمبر ۱۹۱۲ء کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ مولوی فاضل عرب عبد الحی صاحب آپ کے رفیق سفر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے خیر و عافیت کیساتھ لیجائے۔ اور فائز و بامراد صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے۔ حضرت میاں صاحب نے انصار اللہ کے ممبروں کو جو چٹھی اس موقعہ پر لکھی ہے، اس کا اقتباس اسی اخبار بدر میں دوسری جگہ درج ہے۔ عرب صاحب کا ارادہ ہے کہ اس سفر میں مصری طرز قرایت قرآن شریف سیکھیں۔

حضرت خواجہ صاحب اس وقت بحیرہ روم میں ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ یہ بات غلط مشہور ہوئی ہے کہ خواجہ صاحب کو کسی غیر احمدی سیٹھ نے اپنے خرچ پر کسی مقدمہ کیلئے بھیجا ہے۔ ان کے اخراجات کا سبب کچھ ہی بنا ہو۔ اصلی بات تو یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا جو شوق ان کے دل میں ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو اطراف عالم میں پہونچا دینے کی جو تڑپ اُن کے اندر ہے وہی انہیں دور دراز جانیکے واسطے ذریعہ بھی خدا کے فضل سے نکال دیتی ہے۔ الحمد للہ۔ ۷ ستمبر کا لکھا ہوا جو خط خواجہ صاحب کا حضرت کی خدمت میں آیا ہے۔ اس کے یہ الفاظ ہیں:۔

آج بارہ بجے دن کے بعد از امتحان طبی داخل جہاز ہوتا ہوں بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا انی ربی الغفور الرحیم۔ حضورؐ کی دعا کی احتیاج ہے۔ دوسرا عریضہ عدن سے لکھوں گا۔ (عاجز خاکسار خواجہ کمال الدین بروز ہفتہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۲ء)

بابو غلام حسن صاحب اسٹیشن ماسٹر بہاولپور کے بیٹے چوہدری عبد الغنی سابق طالبعلم مدرسہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ حضرت نے نام عبد الباسط رکھا ہے جو حضرت کا اپنا ہی الہامی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ **مبارک** کرے۔ بابو صاحب نے اس بچے کا عقیقہ وطن میں بھی کیا اور قادیان میں بھی خرچ بھیجکر کرایا۔

مرزا عبد الغنی صاحب داماد میر افتخار احمد صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ خدا **مبارک** کرے۔

حاجی محمد اعظم صاحب بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ آجکل جدہ کے جہاز کا کرایہ پچاس روپیہ سے پچہتر روپیہ فی کس ہے۔ ہمارے دوست **حاجی صاحب** کو حاجی نواب علی صاحب بھنڈی بازار کے مکان پر ملیں۔ دلالوں کے پاس نہ جائیں۔ اور جدہ میں سید جعفر کو ملیں۔ حاجی صاحب موصوف کی نصیحت ہے۔

میاں **احمد نور** صاحب تاجر کوہاٹ کیطرف سرحد پر تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ناصر ہو۔

حضرت مولوی **محمد علی** صاحب و ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کوہ مری پر تشریف فرما ہیں۔

برادرم ملک برکت علی صاحب احمدی لاہوری کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ حضرت نے نام برکت اللہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے بصیر پور سے کچھ کپڑے مساکین کے واسطے حضرت کی خدمت میں بھیجے ہیں۔

یادگیر علاقہ حیدر آباد دکن سے دو بھائی محمد ابراہیم صاحب و عبد الرحمٰن صاحب تشریف لائے ہیں۔

برادر برکت علی صاحب احمدی چک ۵۷ ضلع ہوشیار پور سے لکھتے ہیں کہ وہاں ایک **نئے احمدی** کے سبب نام کے مسلمان سب دشمن ہو گئے ہیں۔ یہانتک کہ احمدی زمیندار کو زمین بٹائی پر نہیں دیتے۔ اور ہر طرح سے دکھ دیتے ہیں احباب وہاں کے بھائیوں کی استقامت کیلئے دعا کریں۔

برادر وزیر خان صاحب احمدی اور ریسر وسط ہند سے تعلق ملازمت قطع کر کے قادیان آ گئے ہیں۔

مخدومی ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے مولود مسعود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے عبد الرحمٰن رکھا ہے۔

مرزا خدا بخش صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ساتواں بیٹا عطا کیا ہے حضرت نے نام عبد اللہ رکھا ہے خدا مبارک کرے اور نیک بنائے۔

برادر فخر الدین صاحب نے کوئی میں **وعظ** کیا اور سلسلہ کی تبلیغ کی۔

حضرت نواب صاحب کے صاحبزادگان میاں عبد الرحمٰن و میاں عبد اللہ صاحبان کی **شادی** ۲۰ ستمبر کو علیگڈھ میں ہونیوالی ہے۔ اس تقریب پر حضرت ام المومنین و صاحبزادگان حضرت مسیح موعود مالیر کوٹلہ تشریف لیگئے ہیں۔ نواب صاحب کی خواہش تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ہی تشریف لیجاتے۔ مگر حضورؐ بسبب ضعف و علالت طبع نہیں جا سکے۔ بعض خدام کو جانے کی اجازت دی۔ عاجز **راقم** بھی اس اخبار کی اشاعت سے قبل مالیر کوٹلہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مگر میرے پیچھے اخبار کے نکلنے میں کوئی ہرج نہ ہو گا۔

ان ایام میں جو احباب حضرت کی خدمت میں باہر سے حاضر ہوئے۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

لاہور سے سید الطاف حسن صاحب سید نظیر حسن صاحب۔ بدوملی سے میاں غلام رسول صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ پٹیالہ سے میاں عبد الصمد صاحب منشی مولا بخش صاحب۔ کپورتھلہ سے میاں عبد السمیع صاحب۔ بٹالہ سے میاں محمد حسن صاحب۔ محمد طفیل صاحب شیخ فضل حق صاحب شیخ عبد الرشید صاحب کاٹھ گڑھ سے چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ سے چوہدری غلام محمد صاحب۔ گھٹیالیاں سے سید نذیر حسین صاحب و دیگر برادران ملتان سے میاں غلام نبی صاحب۔ سکھر سے شیخ نیاز احمد صاحب سمبڑیال سے میاں سراج الدین صاحب۔ دہرم کوٹ سے سید محمد حسن شاہ صاحب۔ عید پر لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور چند دوست۔ فیض اللہ چک سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد سے اور بعض قریب کے گاؤں سے تشریف لائے۔ ۱۳ ستمبر کو مجلس معتمدین کا اجلاس ہوا۔ عید یہاں جمعہ کے دن ہوئی بعض دوستوں نے عید کارڈ حضرت کیخدمت میں بھیجے۔ حضور نے اس بدعت اور فضول خرچی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔

صاحبزادگان **عبد الحی** اور **عبد السلام** بخیریت سفر کشمیر میں ہیں امید ہے کہ اب جلد واپس تشریف لاویں گے اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کیساتھ انہیں وطن میں پہونچائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۶ ستمبر کے جمعہ میں مسجد اقصیٰ میں **خطبہ** پڑھتے ہوئے فرمایا:۔

دنیاوی لحاظ سے یورپ کے لوگ دوسرے ملکوں میں راحت کے سامان پھیلاتے ہیں اور مفید و مبارک بنتے ہیں تو ان کو ملک پر ملک مل رہا ہے۔ مسلمان نہ دنیوی آرام کسی کو پہونچاتے ہیں نہ دین خود سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں اس واسطے دکھ پر دکھ اٹھا رہے ہیں۔ یورپین فایدہ کا ایک ادنیٰ نمونہ گھڑی ہے۔ بعض دفعہ عین ضرورت کیوقت جب الارم والی گھڑی مجھے جگا دیتی ہے تو گھڑی بنانیوالے کے حق میں بے اختیار نیک دعا دل سے نکلتی ہے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے عصا کی تعریف میں دونوں باتیں بیان کیں ہیں آپ اس پر ٹیک کرتا ہوں اور بکریوں کا اس میں فایدہ ہے بغیر اس کے کہ کوئی شے اپنے اور دوسروں کیواسطے مفید ہونے اسکو اپنے پاس نہیں رکھتا +

بدر منور

والدین کی خدمت کرو فرمایا- ایک انگریزی خوان میرا دوست تھا اور بڑا امیر تھا مگر اپنے ماں باپ کو کچھ نہیں سمجھتا تھا- انہیں خرچ وغیرہ سے خدمت کسی قسم کی نہ کرتا تھا- لوگوں نے اس کے باپ کو کہا کہ آخر تیرا لڑکا ہے تو اس کے پاس جا- چنانچہ وہ شخص اپنے لڑکے کے پاس اپنی اسی غریبی کی حالت میں گیا- اور وہاں اس کی مجلس میں بیٹھ گیا- لیکن بہت ہی خستہ حالت میں تھا- کسی اور نے بڑی تحقیر سے کہا- کہ یہ کون ہے؟ امیر نے کہا ہمارا ایک واقف ہے- اس خستہ حال شخص نے پہلے پوچھنے والے کو کہا لڑکے کی طرف اشارہ کرکے کہ میں اس کا واقف نہیں- اس کی ماں کا واقف ہوں- اس طرح باپ کی ذلت کرنے والا خود ذلیل ہوا- آدمی کو چاہئے کہ اپنے والدین کی بہت عزت کرے-

گاؤں کی زندگی گاؤں کے لوگ دین و دنیا سے خالی رہتے ہیں- اسی لئے جو بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں- وہ شہروں میں رہنا پسند کرتے ہیں- زمینداروں میں ایک اور مشکل ہے کہ پچھلی رات باہر جاتے ہیں- سب دن وہاں ہی رہتے ہیں-

مفسد احمدی نہیں ایک شخص نے سوال کیا کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص بظاہر احمدی کہلاتا ہے- لیکن ہمارے آپس میں مقدمات کرواتا رہتا ہے- فرمایا- ایسے آدمی کو احمدی مت سمجھو- اگر سمجھو تو تمہاری غلطی ہے- میرے نزدیک ایسے لوگ اچھے نہیں- جو آپس میں لڑائیاں کراتے رہتے ہیں ×

خاکساری ایک مریض نے (سرکار) کرکے اپنا مطلب بیان کیا- فرمایا- میں کوئی سرکار نہیں غریب آدمی ہوں پھر آہستگی سے فرمایا کہ میں غریب آدمی ہوں-

صدقہ ایک شخص نے خط لکھا کہ میری روحانی حالت اچھی نہیں- فرمایا کہ صدقہ و خیرات کرکے پھر دو رکعت نماز پڑھو- دعا کرو- اور استغفار کرتے رہو- میں دعا کرونگا

نجات ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ماننے کے بغیر نجات ہو سکتی ہے یا نہیں فرمایا اس کو لکھ دو کہ اگر خدا کا کلام سچ ہے تو نہیں ہو سکتی- ×

لوٹا پیالہ ۲۰- مارچ ۱۹۱۲ء- اندر سے ٹوٹی ہوئی پیالی میں آپ کے پینے کے واسطے چائے آئی- تو آپ نے واپس کردی اور فرمایا کہ ٹوٹے ہوئے پیالے میں پینا منع ہے

شوق کتب فرمایا مجھے کتابوں کا اسقدر شوق ہے کہ بعض کتابوں کے کئی کئی نسخے میرے پاس جمع ہو جاتے ہیں- ایک دفعہ اس قسم کی مکرر تفسیریں انجمن حمایت اسلام کو دی تھیں- پھر بہت ہو گئیں- وہ انجمن نعمانیہ کو دیدی تھیں- ارادہ ہے کہ اس سال میں پھر صفائی کردیں گے- اور نکال دیں گے-

تعارض فرمایا- مقولہ اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا لغو ہے- بلکہ جب تعارض ہو- تو اُن دونوں میں غور کرنا چاہئے اُن میں سے ایک ضرور باطل ہوگا- اور ایک حق ہوگا- ایسا نہیں کہ دونوں ساقط ہو جاویں- ایک کہتا ہے کہ خدا ہے- دوسرا کہتا ہے کہ خدا نہیں ہے- تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ چلو یہ دونوں باتیں جانے دو- بلکہ ان دونوں قولوں کا خوب غور سے فیصلہ کرنا چاہئے- جو خدا کا کام ہو یا خدا کا کلام ہو- اس میں تعارض نہیں ہوتا- جو بات کان سنتا ہے آنکھ کا حق نہیں کہ اس سے انکار کرے- اس کا جدا کام ہے- اس کا جدا کام ہے-

دجال فرمایا- حدیث میں آیا ہے کہ دجال جب مدینہ پر حملہ کریگا تو ایک شخص کو ماریگا اور دو ٹکڑے کردیگا- اور پھر کہے گا کہ کیا یہ زندہ ہو سکیگا- وہ زندہ ہو کر کہیگا کہ تو ہی دجال ہے- یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رویا ہے- مراد یہ ہے کہ اسلام کے ظاہر اور باطن کے ٹکڑے کردیگا اور کہیگا کہ اب یہ زندہ نہیں ہو سکیگا-

نصیر الدین فرمایا- نصیر الدین طوسی کو میں نصیر الشرک کہتا ہوں- اس کے ساتھ دوسرا علقمی تھا- اس کا نام علقمی اس واسطے لیتا ہوں کہ علقم کڑوے تمّے (حنظل تلخ) کو کہتے ہیں- اصلی نام اور تھا- اس واسطے کہ ان دو شیعوں نے بغداد کی سلطنت تباہ کردی تھی-

زبانیں فرمایا- مجھے زبانیں دو پسند ہیں- ایک اللہ کی سو عربی ہے- دوسری بادشاہ وقت کی سو انگریزی ہے-

کوئی غریب احمدیہ خاتون جو اخبار پڑھنا چاہتی ہو ایک احمدیہ خاتون کے نام اخبار جاری کرنے کے واسطے اخبار میں لکھا گیا تھا- سو ایک دوست کی مہربانی سے وہ اخبار جاری ہو گیا ہے- لیکن اس تحریک پر ایک اور معزز دوست کی قیمت پر کسی غریب خواندہ احمدیہ خاتون کے نام ایک اخبار جاری کیا جاتا ہے- درخواستیں جلد آنی چاہئیں- یہ پرچہ بلا ضمیمہ ہوگا-

ضرورت ہے (۱) دو احمدی نیک دیانتدار- خواندہ چست جوان خدمت گاروں کی- متاہل کو ترجیح دی جائیگی- مشاہرہ فی کس ۷ آئندہ ۱۰ روپیہ تک ترقی کی امید- اگر محرری کے قابل ہوئے- تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں- اور اس طرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہے-

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو- مشاہرہ ۱۵ سے ۲۰ تک- احمدی کو ترجیح دی جائیگی-

(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی- اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو- تو بھی مضائقہ نہیں- باقی شرائط بذریعہ خط وکتابت طے ہونگی- درخواست مع اسناد لیاقت و کارگذاری بہت جلد آنی چاہئیں-

الراقم
خانصاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ کا تیسرا حصہ چھپ کر طیار ہو گیا ہے- جن اصحاب کو مطلوب ہو- جلد منگوا لیں قیمت فی نسخہ ۱۰ / آنے-

ملنے کا پتہ- بدر ایجنسی قادیان- ضلع گورداسپور

خوشنما جائے نماز یہ خوشنما جائے نمازیں جن پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے نقشہ رنگ برنگ کے خوشنما اور صحیح سوتی ریشم سے کاڑھے گئے ہیں- جن کی تعریف ایڈیٹر صاحب بدر کی لکھی ہوئی ناظرین اخبار میں پڑھ چکے ہیں- ایسی جائے نمازیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں- یہ پائیدار ... گز لمبی- پون گز چوڑی جن پر باخدا مسلمان صاحب نہائت فراخی اور سہولیت سے نماز پڑھ سکتے ہیں- حقیقت میں ان کی پائیداری اور خوشنمائی میں ولائت کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ... آٹھ دس برس تک بخوبی اس پاک چیز سے کام لے سکتے ہیں ہمارے یہاں انکی خوب مانگ رہی ہے اور مسلمان ... انہیں پسند کیا ہے ان ... قیمت فقط ایک روپیہ ... رکھی گئی ہے جو کہ بالکل مفت کے برابر ہے بہت جلد آرڈر دیں تاکہ آئندہ آپ کو مایوسی کا جواب نہ ملے- محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا- تین عدد کے خریدار کو ...

ایڈیٹوریل

فیصلہ آسمانی

آسمانی باتوں کی مثالیں بہت کچھ دنیوی حالات میں ملتی ہیں۔ جب کوئی سرکاری سپاہی کسی گاؤں میں جاتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ کسی ظالم اور بدکاروں کے واسطے خوف اور کسی مظلوم اور نیکوکار لیے کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔ بدکار اُس سے بھاگتے ہیں گالیاں سُناتے ہیں۔ اور بدکاروں کے مظہر گاؤں کے کتے سب سے اول اس پر بھونکنا شروع کرتے ہیں بلکہ عوام کو اُس کے آنے کی خبر بھی انہی سے لگتی ہے۔ یہی حال روحانی مامورین کے آنے کے وقت ہوتا ہے۔ ہر ایک متکبر جفاکار اس کے مقابلہ کے لئے اُٹھتا ہے۔ اور اپنے گھمنڈ میں جوش مارتا ہے کہ اُسے کچل ڈالے مگر پورا نے شیطان کی طرح آخر اُس کا اپنا ہی سر کُچلا جاتا ہے۔ ایسا ہی تمام انبیاء کے وقت ہوتا آیا ہے۔ اور یہی واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بھی ہوا۔ سب سے پہلے تو پنجاب کے ہی علماء اُٹھے۔ کسی نے یہاں سر نکالا اور کُچلا گیا۔ کوئی وہاں اُٹھا اور مارا گیا۔ کوئی چندروزہ اُبال کھاکر سوڈا واٹر کی جھاگ کی طرح ٹھنڈا ہو کر بیٹھ گیا۔ سب نے باری باری اپنا حصہ پورا کیا۔ آجکل یہ جوش بہار کے علاقہ میں بہت اُبال کھا رہا ہے۔ وہاں کسی مولوی نے جو بہ سبب بزدلی اور نامردی کے اپنا نام ظاہر کرنے سے ڈرتا ہے۔ ایک رسالہ چھاپا ہے جس کا نام فیصلہ آسمانی رکھا ہے۔ یہ تو کسی کو جرأت ہوئی نہیں۔ کہ ایک نسخہ اس رسالے کا یہاں بھی بھیج دیتا۔ اس واسطے ہمیں اس کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر آئے دن کے اشتہارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں زیادہ تر مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ اور بہار کے ناواقف لوگوں کی نگاہ میں وہ رسالہ گویا معلومات عجیبہ کا ذخیرہ ہے۔ آئے دن اُس کے متعلق اشتہارات نکلتے ہیں۔ کہ آؤ مرزائیو! جواب دو۔ کوئی اشتہار مونگیر سے نکلتا ہے کوئی بھاگلپور سے۔ کوئی دربھنگہ سے۔ غرض عجب طوفان بے تمیزی کھڑا ہو رہا ہے۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ جن کتابوں پر اعتراض کرتے ہوئے یہ رسالے لکھے جاتے ہیں۔ ان کو تو کوئی پڑھتا ہی نہیں۔ اور اعتراضوں کو خوب گھوٹا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی وہ مثال ہے کہ۔ مجھے ایک انگریز عورت ملی۔ کہنے لگی کہ اسلام میں لکھا ہے کہ عورتوں کی روح نہیں ہوتی وہ بہشت میں نہ جائیں گی۔ مَیں نے پوچھا۔ کہاں لکھا ہے۔ تو وہ ایک پادری کی کتاب اُٹھا لائی۔ مَیں نے کہا یہ اسلام کی کتاب نہیں۔ پادری کی کتاب ہے۔ اسلام کی کتاب قرآن شریف ہے۔ ایک قرآن شریف منگوا کر اُسے وہ آیات دکھائی گئیں جن میں عورتوں کے نیک اعمال کمانے اور مثل مردوں کے جزائے خیر پانے کا ذکر ہے۔ تب وہ شرمندہ ہو کر قائل ہوئی۔ سو یہی حال ہمارے غیر احمدی لوگوں کا ہے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو پڑھتے نہیں۔ اور اگر کسی نے ان پر کوئی اعتراض کیا ہے تو وہ ضرور پڑھ لیتے ہیں۔ اصل کو پڑھتے نہیں۔ اور اُس کا فرعورت سے بھی زیادہ ڈھیٹ ہیں۔ کیونکہ وہ تو اپنی غلطی معلوم کرکے شرمندہ ہوگئی۔ مگر یہ کبھی شرمندہ بھی نہیں ہوتے۔ کس دلیری سے جھوٹ بولا جاتا ہے کہ احمد بیگ والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حالانکہ احمد بیگ پیشگوئی کی میعاد مقررہ کے اندر سب سے اول مر گیا۔ اور وہی پچھلوں کے واسطے توبہ و استغفار اور گریہ وزاری کا موجب ہو کر ان کے لئے بچاؤ کا موجب ہوا حضرت مرزا صاحب کسی کے ہلاک ہونے میں خوش نہ تھے۔ مخالفین کی سخت دلی نے ان کو ایک تماشہ دکھایا۔ جب وہ گھبرائے اور رونے چلانے لگے اور مخالفت چھوڑ دی تو اصل مطلب حل ہوا۔ بقیہ عذاب کو خدا نے معاف کیا۔ اگر اسی کا نام وعدہ خلافی ہے۔ تو پھر بڑے وعدہ خلاف تمہارے خیال میں قیصر جارج ہو رہے جن کی سرکار نے کسی کو دس سال کی قید دی تھی۔ اور کسی کو پانچ سال کی۔ اور کسی کو دو سال کی۔ اور کارونیشن کے دنوں میں ہنوز ان کی قید کے وعدہ کے دن پورے نہ ہوئے تھے کہ اُن کو چھوڑ دیا۔ ہمارے اندھے مخالف مولویوں کے نزدیک تو شائد یہ بھی وعدہ خلافی ہوگی۔ مگر دُنیا کے کتے ہیں۔ یہاں تو نام لیتے ڈرتے ہیں کہ کہیں سرکاری مہمانی کی روٹی نہ کھانی پڑ جائے۔ لیکن یاد رکھیں کہ دُنیا روزے چند ہے۔ آخر خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ وہاں ان کو پتہ لگیگا۔ کہ جو سلوک احمد بیگ کے پسماندگان کے ساتھ ہوا۔ وہ ان کے ساتھ ہو تو اچھا ہے۔ یا ان کے معاملہ میں کسی درگذر سے کام نہ لیا جائے تب یہ خوش ہوں گے۔

الغرض احمد بیگ والی پیشگوئی پوری ہوئی اور ضرور ہونی تھی بعض اس کے مطابق ہلاک ہوئے۔ بعض نے توبہ اور نرم دلی سے فائدہ اُٹھا لیا۔ لیکن مَیں فیصلہ آسمانی کے گمنام یا بے نام مولوی اور اُس کے ساتھ ڈھولک بجانے والوں سے پوچھتا ہوں کہ اچھا تم یہ بتلاؤ۔ کہ ہر ایک کام دُنیا میں کسی فائدے اور غرض کے واسطے ہوتا ہے۔ تم جو اس بات پر زور دیتے ہو۔ کہ یہ پیشگوئی تمہارے خیالات کے مطابق پوری ہوتی۔ بالفرض اسی طرح پوری ہو جاتی۔ تو کس فائدے اور کس نتیجے کے واسطے؟ اس کے اُس رنگ میں پورا ہو جانے سے تمہاری کون سی نیک غرض پوری ہو جاتی۔ پیشگوئیوں کا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس کو پورا ہوتا ہوا دیکھ کر لوگ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ مگر جن ضدی بے ایمان لوگوں نے صدہا نبوتوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان کی طرف رُخ نہیں کیا۔ ان سے یہ امید کیوں کر ہو سکتی ہے۔ کہ اس ایک بات کو اپنے خیال کے مطابق پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر مان لیں گے۔ اگر وہ ماننے والے ہوتے۔ تو لیکھرام کی موت۔ آتھم کا بچنا اور پھر مرنا۔ چراغدین جمونی کی ذلت کی موت۔ مقدمات میں فتوحات۔ آسمانی گولے کا نشان۔ کوریا میں جاپانی سلطنت۔ تقسیم بنگال کی منسوخی۔ اور صدہا ایسے نشانات ان کو راہ راست پر لانے کے واسطے کم نہ تھے۔ مگر جب خدا نے دیکھا کہ اُن کے واسطے ڈرانا نہ ڈرانا۔ نشان دکھانا یا نہ دکھانا برابر ہو رہا ہے۔ تو فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا والی بات اُن پر صادق آئی۔ اگر ان لوگوں میں ذرا بھی انصاف اور حق کی محبت ہوتی۔ تو وہ پہلے قرآن اور احادیث کی پیشگوئیوں کی تصدیق کرتے حضرت مسیح موعودؑ نے جو نشان دکھلائے ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھاتے۔ تب خدا ان پر رحم کرتا۔ اور جو بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی وہ بھی خدا انہیں سمجھا دیتا۔ صرف اعتراض کر لینا کچھ شئے نہیں۔ عیسائی اور آریہ ہزاروں اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر کرتے ہیں۔ مگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور ایسا ہی خدا کے مسیح کے ساتھ دشمنی کرنے والے بھی جھوٹے ہیں۔ وقت قریب ہے کہ خدا انہیں یہودیوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گرائے جہاں سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اپنے دل سے فیصلہ آسمانی گھڑ کر اپنے جی کو خوش کر لینا اور بات ہے۔ مگر سچا آسمانی فیصلہ خود ظاہر ہے۔ کہ ایک شخص نے خدا سے حکم پاکر دُنیا کو پیغام راستی اور نیکی کا دیا۔ زمانے کے علماء اور کبراء نے اُس کی مخالفت۔ عداوت۔ ذلت اور ہلاکت کے لئے سارا زور لگایا۔ مگر اُس کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ اُس نے سب پر فتح پائی۔ اور دشمنوں کے دیکھتے دیکھتے چار لاکھ کی جماعت کا سردار بن گیا۔ یہ ہے آسمانی فیصلہ۔ جو خدا نے کرکے دکھلا دیا

اور اس وعدے کو پورا کیا۔ کہ میں اپنے رسولوں کی نصرت کرتا ہوں۔ اب تم اپنے گھر میں بیٹھے ہزار آسمانی فیصلے لکھو تمہارے مُنہ کی پھونکوں سے خدائی نور بجھ نہیں سکتا۔

انقلاب عظیم

مصنفہ مسٹر شیر علی خان صاحب سرخوش لاہور۔ ولائت میں تو ایسی بہت کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ مگر غالباً ہندوستان میں یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب لکھی گئی ہے اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ آج سے ۸۸ سال بعد اعنی ۲۰۰۰ء عیسوی میں سارے کرہ ارض پر اتحاد انسانی کا ایسا غلبہ ہوگا۔ کہ ایک ہی بین الاقوامی سلطنت۔ ایک عام فہم زبان۔ ایک مشترک اخلاقی مذہب قائم ہو جائیگا۔ اور اس اتحاد کا بڑا ذریعہ سائنس کی ترقی ہوگا۔ ہر زمانہ میں جب کوئی قوم یا سلطنت یا زبان یا علم بہت ترقی کرنے لگتا ہے تو دُنیا داروں کی نگاہ موجودہ حالات کو ایک مستقل رفتار میں دیکھ کر یہ قیاس کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہی حالت تمام جہان پر عنقریب حاوی ہو جانے والی ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔ آئندہ کے واسطے نبوت کرنا اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا ہی کام ہے۔ جب سلاطین بنو امیہ نے ایران سے اسپین تک کے ملک فتح کر لئے۔ اور فتح بھی ایسے کہ ان ملکوں کے رسم و رواج۔ زبان۔ مذہب سب کچھ بدل ڈالا۔ اس وقت کون قیاس کر سکتا تھا کہ اس طاقت کو روکنے والی کوئی شئے دُنیا میں ہے۔ لیکن جب خدا کو اُن کے عمل ناپسند آئے۔ تو سلطنت کو تباہ ہوتے ہوئے بھی کچھ دیر نہ لگی۔ یورپ کا موجودہ تقلب فی البلاد دنیوی نظر کو اس انقلاب عظیم کا یقین دلاتا ہے مگر یہ کچھ شئے نہیں۔ اس زمانہ میں مذہب کو اختلاف کا باعث قرار دیکر درمیان سے اُٹھانے کی سعی کی جاتی ہے۔ مگر اس کے عوض میں قومیت کی جو تفریق پیدا کی جا رہی ہے۔ وہ ایسی ہے کہ کبھی ملکوں کے درمیان یگانگت پیدا ہو ہی نہیں مذہب دو ملکوں کو ایک اسٹیج پر کھڑا کر سکتا ہے۔ مگر قومیت کا جھگڑا کبھی ایسا نہ ہونے دیگا۔ قومیت کا تفرقہ اصل جہالت کا بقیہ ہے۔ جس کو مٹانے کی کوشش صرف اسلام نے کی ہے۔ بہرحال مسٹر سرخوش کی کتاب کسی ایڈیٹر معاصر کی طرح موجودہ حالت زمانہ کا ایک بہت عمدہ نقشہ کھینچتی ہے۔ پیشگوئی کے رنگ میں وہ غلط ہو یا سچ۔ اس میں شک نہیں کہ زمانہ حال کی سوشل اور پولیٹیکل رفتار کی وہ ایک عمدہ تصویر ہے۔

اس کتاب میں ایک جگہ سلسلہ احمدیہ کا ذکر بھی اس رنگ میں کیا گیا ہے کہ اس کی سرعت اشاعت کا سبب اس زمانہ کے ذرائع اشاعت ہیں۔ یہ بات درست ہے۔ تار۔ ریل۔ اور ڈاک نے مسیح موعودؑ کی بڑی خدمت کی ہے۔ لیکن اصل بنیاد اس ترقی کی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صداقت۔ دعائیں اور توجہ ہے جو منشاء ایزدی کے تحت اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور یہ کتاب بھی اگر مدت تک دُنیا میں قائم رہی تو زمانے کو دکھا دے گی کہ باتیں وہی سچی ہیں جو خدا کے مرسل نے وحی الٰہی کے ذریعہ سے دُنیا پر ظاہر کیں۔ باقی سب خیالات اور قیاسات ہیں اور بس۔ کتاب صاحب مصنف سے لاہور کے پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں۔

ٹریکٹ سیریز

اخبار میں ناظرین نے پڑھا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے دوست اشاعت دین کے واسطے چھوٹے چھوٹے رسالے لکھکر کثرت سے شائع کریں اس آواز کو لبیک کہتے ہوئے سب سے اول چھپا ہوا کاغذ جو ہمارے پاس پہنچا ہے وہ ایک نوجوان دوست محمد مبارک اسمعیل صاحب متعلم بی۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور کا شائع شدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب ان کے اپنے اشعار میں لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے اخلاص و محبت میں برکت دے۔ ہمارے خیال میں یہ اشتہار کی صورت ہے۔ ایسے مضامین رسالہ کی صورت میں چھوٹی تقطیع پر ہونے چاہئیں۔ اور عام فہم کرنے کے واسطے فارسی۔ عربی عبارتوں کا ساتھ ترجمہ ہونا چاہئے۔ بہرحال یہ اشتہار بیرونی احباب مذکورہ بالا پتہ پر آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر لاہور سے منگوا سکتے ہیں

نکات فخر

برادر فخر الدین صاحب ملتانی سے کیا خوب لکھتے ہیں:۔

(۱) آنحضرت سے قبل انبیاء مختص بالزمان و مختص المکان ہوتے تھے۔ کوئی نبی کسی ملک کے لئے کوئی کسی کے لئے۔ آنحضرت خاتم النبیین سارے جہان کے لئے آئے ایسا ہی امت مرحومہ کے مجددین مختلف اوقات میں مختلف قرنوں اور مختلف ملکوں کے لئے آتے رہے۔ بالآخر خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعودؑ سارے جہان کے لئے تشریف لائے۔

(۲) اگر آنحضرت کو خدا نے مصیبت کے وقت غار میں چھپایا اور مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بُلا لیا۔ تو پھر ان دونوں میں سے زیادہ پیارا کون ہوا؟ غیر احمدی جواب دیں۔

(۳) آنحضرت نے آنے والے مسیح موعود کو نبی کہا۔ کسی پچھلے نے ہی آنا تھا۔ تو وہ تو پہلے ہی نبی تھا۔ اس خصوصیت کے ساتھ نبی کہنے کی کیا ضرورت تھی؟

(۴) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو ملہم ہوں۔ ورنہ تشبیہ تام نہ ہوسکیگی۔

(۵) جو صاحبان کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو راستباز جانتے ہیں مگر بیعت نہیں کرتے انہیں کونوا مع الصادقین کا تاکیدی حکم سُنانا چاہئے۔ ×

ایک مولوی صاحب

نے اس عاجز سے گنگا برج پر سوال کیا کہ آپ نے مرزا صاحب کو مسیح موعود اور ابن مریمؑ کیونکر اور کس دلیل سے مان لیا۔ اس احقر نے نہائت ادب اور رفیق طریق سے مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ جیسا کہ مولوی صاحب آپ نے اپنے والدین۔ نانا نانی کو جان لیا اور مان لیا۔ اسی طرح میری روح بدن نے اس روح اللہ کو اصیل مسیحؑ کی شکل میں دیکھ لیا اور مان لیا۔ پھر نہ بولے مگر کچھ بڑبڑائے کہ جو قابل ذکر نہیں۔ مَیں بھی کار سرکار میں مصروف رہا۔ اور بات نہ کی۔ والسلام

خاکسار کبیر الدین احمدؐ اکبر آبادی سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیر گنج لکھنؤ

خطوط حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ خدا تعالیٰ توفیق دے تو حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے خطوط جو احباب کے پاس جمع ہوں لیکر کلام امیر کی ذیل میں چھاپ دیئے جائیں۔ پس جس کسی دوست کے پاس کوئی خط ہو وہ ہمیں اصل یا نقل بھیجدے۔ اصل نقل کر کے واپس کر دیا جائیگا۔ اگر کوئی پرائیویٹ بات ہوئی۔ تو ایسے الفاظ درمیان میں سے نہیں چھاپے جائیں گے اس سے خط بھیجنے والوں کو ثواب ہوگا اور عوام کو فائدہ ہوگا۔

بدر کا بقایا جن صاحبان کے نام ہے ان کا اخبار مجبوراً بند کیا جاویگا۔

ویرانے کے بادشاہ سے اکمل کا مکالمہ

کیوں تجھے کہتے ہیں اُلّو تو تو دانشمند ہے — چھوڑ کر ہنگامۂ محفل بہت خورسند ہے
غلط سے نفرت تجھے تنہا سدا رہتا ہے تو — اور کسی ویران گوشے میں پڑا رہتا ہے تو
اک عداوت سی تجھے معمورۂ عالم سے ہے — شکوۂ ناسازگی طنبورۂ عالم سے ہے
اسقدر بیگانگی بھی کیا ہو آدم زاد سے — دیکھنا تک بھی گوارا ہو نہ چشم صاد سے
روشنی سے بھاگتا ہے یہ عجب اندھیر ہے — کچھ نظر آتا نہیں اس کا سبب اندھیر ہے
تیرا اُلو پن یہی ہے روشنی سے بھاگنا — دن دہاڑے سوتے رہنا اور شب کو جاگنا
چھوڑ دے اس کو بلائیں ہوتی ہیں ظلمات میں — وہ ملیگا دن میں جو تو ڈھونڈتا ہے رات میں
دیکھ سورج کے ذریعے جلوۂ عالم کو تو — اور پڑھ اخبار ہستی کے ذرا کالم کو تو
کیا عجب مضمون ہے قدرت کے منشی نے لکھا — دیکھتے ہی بول اُٹھیگا مرحبا صد مرحبا
ایسی ایسی پیاری پیاری صورتیں دیکھیگا تو — ایسی ایسی اچھی اچھی مورتیں دیکھیگا تو
ایسے ایسے پھول خوشرنگ اور کچھ ایسی بہار — قدرت صانع پہ ہو جائیگا سو جاں سے نثار
زندگی کا لطف تاریکی میں کچھ ہوتا نہیں — اُکل باہر کہ دانشمند کچھ کھوتا نہیں
خیر تو نافہم ہے اس واسطے معذور ہے — "آدمی" کیوں آدمیت سے نہایت دور ہے
عقل والا ہو کے تاریکی سے کرتا ہے پیار — جیب میں موجود ہے نقدی مگر کھائے ادھار
آسمانِ حق پہ سورج تو چڑھا ہے دیر کا — پر بڑا اندھیر ہے نیا او نہ ہے اندھیر کا
ہر طرف پھیلا ہوا ہے نور اس خورشید کا — باندھ کر آنکھیں مگر بیٹھا ہے طالب دید کا
خون یوں کرتا ہے دانشمند کی امید کا — یہ محرم چاہتا ہے چھوڑ کر دن عید کا
اور کہتا ہے کہ مجھ کو روشنی سے ناپسند — میں اندھیرے میں رہوں گا اپنی آنکھیں رکھ کے بند
کاش اسے معلوم ہوتا روشنی کیا چیز ہے — بالمقابل اس کے تاریکی بہت ناچیز ہے
روشنی میں ہم نے دیکھی روئے جاناں کی جھلک — ہاں وہی ہیں منتظر کچھ لوگ جن کے اب تک
یعنی وہ نور محمد مصطفےٰ نورِ خدا — مال و دولت چیز کیا ہے جان بھی اس پر فدا
روشنی میں زندگی ہے اور تاریکی میں موت — اس سے مل جائیگا صد آتش ہو جائیگا فوت
امتیاز نور و ظلمت میں ہے مسلم کی حیات — یعنی نیک و بد جو پہچانے وہی پائے نجات

آدمی ہو کر جو اُلّو ہو بڑا بدبخت ہے
سچ کہا اکمل نے گو یہ لفظ قدرے سخت ہے

حقیقی حکمت

یہی ہے کہ انسان اپنی حقیقت کو سمجھے اور اپنی عقل ناقص کو (جس کا نقص روزمرہ مشاہدہ میں آتا ہے) وحی و الہام کا تابع رکھ کر اسرار کائنات میں بقدر واجب غور و خوض کرے اور ایاز قدر خود بشناس کے قابل قدر مقولے کو اپنا دستور العمل بنائے اس کے خلاف عمل کرنا حکمت نہیں بلکہ جہالت و سفاہت میں داخل ہے ؎

اے کہ بر ماندہ یورپ جہاں باشی — حیف باشد اگر از جملہ ایشاں باشی
حیف اگر از اثر فلسفۂ مغربیاں — منکر فلسفۂ سنت و قرآں باشی
مسمر از شعبدۂ جلوہ دہر سرپہی — منکر معجزۂ موسےٰ عمراں باشی
از ہینبال صدا فسانہ و دستاں گوئی — جاہل از معرکہ ہائے شہ مرداں باشی

از خداوند جہاں یاد نیاری گاہے
روز و شب خود بہ پرستاری سلطاں باشی (شبلی از وطن)

اقتباس از خط میاں صاحب بنام ممبران انجمن انصار اللہ

میرے اس خط لکھنے کی ایک بڑی وجہ میرا ایک ارادہ ہے۔ واللہ المستعان اور وہ یہ ہے کہ میں کچھ دنوں تک چند ماہ کے لئے ہندوستان سے باہر مصر جانا چاہتا ہوں انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیح رضہ نے اجازت دیدی ہے۔ اور ستمبر کے آخر میں خدا نے چاہا۔ تو میں یہاں سے رخصت ہو جاؤنگا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ کون کون زندہ ملیگا اور کہ ہماری ملاقاتیں دوبارہ اس دنیا میں ہوں گی یا اگلے جہان میں اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ کہ آپ لوگوں کو جنھوں نے خاص طور سے میرے ساتھ عہد اخوۃ باندھا ہے یہاں جاتی دفعہ اپنے درد دل سے آگاہ کرتا جاؤں شاید کسی دل میں وہ آگ جو میرے دل میں ہے کچھ اثر پیدا کرے اور وہ دین کی کس مپرس حالت میں اسکی مدد کرے کیسا افسوس اور کیسے غضب کی بات ہے کہ محمد رسول اللہ فداہ ابی و امی جیسے انسان کی دنیا ہتک کر رہی ہے۔ قرآن شریف جیسی کتاب سے تمسخر کر رہی ہے اور لوگ خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ ہمارے دل کیوں مر گئے اور ہماری غیرتیں کہاں گئیں خدا را کمر ہمت کسو اور اپنے اپنے رنگ میں اسلام جیسے خوشنما اور سچے مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کر کے لوگوں سے پوچھو تو سہی کہ آخر اس میں کونسا نقص دیکھا کہ جس سے تمہیں یہ شکوک پڑ گئے سو اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو میں ڈیڑھ ماہ تک یہاں سے کچھ مدت کے لئے رخصت ہونگا میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ نہایت محبت اور پیار سے کام کرتے رہینگے بلکہ آگے سے زیادہ اور بہت زیادہ کوشاں رہینگے میرا دل ہر وقت آپ لوگوں کے ساتھ رہیگا اور جس طرح یہاں میں آپکے لئے دعائیں کرتا ہوں اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہتا ہوں کہ وہ ان سے بڑھ کر دعائیں مانگنے کی وہاں توفیق دے آپس میں محبت سے رہو اور سلسلہ میں اور پیار قائم رکھنے کی کوشش کرو میرے لئے وہ نہایت خوشی کی گھڑی ہوگی جب مجھے معلوم ہوگا کہ آپ لوگوں کی کوششوں سے سلسلہ میں محبت اور پیار کی ترقی ہوئی ہے اللہ تعالےٰ ایسا ہی کرے میرا جانا گو بہت حد تک اپنی صحت کی درستی اور عربی کی تحقیق کے لئے ہے لیکن اللہ تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ تبلیغ کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ کھولدیگا۔ علاوہ ازیں کچھ اور اسباب بھی ہیں جنکا ذکر کرنا شاید مناسب نہ ہو۔ اب میں آپ لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کا اور ہماری جماعت کے سب لوگوں کا خواہ کوئی ہوں کسی ملک کے رہنے والے ہوں عورت ہوں مرد ہوں بچہ ہوں بوڑھے ہوں حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔ دنیا کے لئے نافع اور بابرکت وجود بننے کی کوشش کرو خدا تمہارے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد

جنوبی امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد

جمہوریہ ارجنٹائن	تین ہزار پانسو
برازیل	ایک لاکھ چھ سو
چلی	ایک سو پچاس
کیوبا	دو ہزار پانسو
پیراگوے	تین سو
میکسیکو	ایک ہزار پچاس
پیرو	پانسو
یوروگوئے	پانسو
ٹرینیڈاڈ	دس ہزار پانسو
برٹش گاننا	اکیس ہزار تین سو
فرنچ گنی	ایک ہزار پانسو
جمیکا	تین ہزار
ڈچ گنی	تین ہزار

(البشیر)

منشی پیر بخش کی کتاب پر ایک سرسری نظر

لاہور کے کسی منشی پیر بخش صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ پر حملہ کرنے کے واسطے ایک کتاب لکھ کر اپنی عمر کے آخری ایام میں اپنی عاقبت کے واسطے کچھ توشہ طیار کیا ہے۔ کتاب ویسی ہی ہے جیسے حق کے مخالف لکھا کرتے ہیں اور ایسے کئی ایک منشی لکھ چکے ہیں۔ میاں معراج الدین صاحب نے اس کتاب پر ایک ریویو لکھا ہے جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

کل شام کے وقت ایک آشنا نے مجھے منشی پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹماسٹر لاہور بھاٹی دروازہ کا مؤلفہ رسالہ موسومہ معیار عقائد قادیانی دیا۔ دیباچہ میں یہ بات دیکھ کر کہ مؤلف صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیفات مطالعہ کرنے کا بہت شوق تھا۔ لیکن ایام ملازمت میں کم فرصتی کی وجہ سے نہ پڑھ سکے اور اب پنشن پاکر انہوں نے چار پانچ کتابیں پڑھی ہیں۔ خیال تھا کہ وہ کوئی معقول بات پیش کرینگے لیکن ان کا یہ رسالہ دیکھ کر ان کی اسلام فہمی پر نہایت افسوس پیدا ہوا۔ جس نقص میں منشی صاحب مبتلا ہوئے ہیں وہ ان کا خاصہ نہیں بلکہ وہی ایک عام اور مشترک نقص ہے جس میں ان کے ہم خیال لوگ گرے ہوئے ہیں +

یہ ایک عام غلطی ہے کہ جس شخص کے حالات اور عقائد کے متعلق تحقیقات منظور ہو اس کی کل تصانیف کو مطالعہ کئے کے بغیر ہی اس پر اعتراض لکھنے بیٹھ جاتے ہیں اور اعتراضات کے لکھنے میں اپنے دل کے جمے ہوئے قضیئے قائم کر کے اور مصنف کے مطالب و مفہومات کو بالائے طاق رکھ کر خود تراشیدہ دعوے جما کر اسکی مخالفت میں لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور امانت اور دیانت کی راہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ اس سے ہم اپنے ہی مسلمات کی بیخ پر کلہاڑا رکھ رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت لا تقربوا الصلوٰۃ والی ضرب المثل مشہور ہے۔ یہ کیسے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ وہاں ہاتھ جا اڑاتے ہیں جہاں ان کا تیغ علم پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور یہ قرب قیامت کے نشانات میں سے ایک نشان ہے +

یہی حال منشی پیر بخش صاحب کا بھی ہے۔ انہوں نے بھی صرف پانچ کتابیں مطالعہ کر کے اپنے لئے قطعی فتویٰ لکھ دیا ہے۔ ان کتابوں میں سے سب سے بڑی کتاب جو معرض اعتراضات بنائی گئی ہے وہ "براہین احمدیہ" ہے لیکن افسوس کہ منشی صاحب کو یہ خیال نہیں رہا کہ یہ تو وہ کتاب ہے جس کی نسبت ان کے مسلمہ عالم فاضل مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ میں لکھا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور تاکیدی فتویٰ دیا کہ ہر مسلمان اس کو ضرور خریدے۔ اور تمام علماء و رؤساء اسلام نے اس کی بہت قدردانی کی۔ اس کتاب کو بنائے اعتراضات میں رکھ کر منشی صاحب اپنے مسلمات کی عزت کو ضائع کر رہے ہیں۔ باقی رہی دوسری چار کتابیں۔ باقی کی ساری کتابوں کو پڑھے بغیر صرف ان چاروں پر اعتراضات کا انحصار کرنا نقص عظیم ہے۔ لیکن اگر ہم ان باتوں سے درگذر بھی کریں تو ہمیں یہ دیکھ کر اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ معترض صاحب نے ہوائے نفس کو صورت الفاظ دیگر عبارات معترض علیہ کو قطع برید کر کے اپنے مطالب کا جامہ پہنا کر قضیئے قائم کئے ہیں اور پھر ان کے جواب میں بیفائدہ وقت کو ضائع کیا ہے +

دراصل بات یہ ہے منشی صاحب اپنی نوکری کے کاموں میں کچھ ایسے مستغرق رہے ہیں کہ اُن کو کچھ علم نہیں کہ دنیا میں کیا ہوتا رہا وہ تو قصہ اصحاب کہف کے اُس شخص کی مانند ملازمت کی نیند سے پنشن کی بیداری پاکر وہی پرانے سکہ کے دراہم لاکر نازاں ہو رہے ہیں۔ جو بیسیوں دفعہ دلائل قاطعہ سے مسترد ہو کر بیکاری کے ٹوکرے میں ڈالے جا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارے سلسلہ کا فرض ہے کہ اُن کی غلط فہمیوں اور ناتوان باتوں کو دور کیا جائے اس لئے انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب اُن کے رسالہ کا جواب اُن کو پہنچ جائے گا۔ اس جگہ ہم اُن کی تمہید اوّل کے متعلق کچھ لکھتے ہیں +

تمہید اوّل کے پیرا اوّل میں انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہر ایک مصلح کو اُس کی تعلیم سے شناخت کرنا چاہیئے۔ اگر اُس کے قول و فعل شریعت کے خلاف ہوں۔ تو اُس کے دعویٰ اور بلند پروازیوں پر یقین نہیں لانا چاہیئے خواہ وہ پیچ پیچ رسی کے سانپ بنا دکھائے یا ہوا میں اڑے اور پانی پر چلے اور اگر کوئی تنازعہ بپا ہو تو کلام اللہ اور کلام رسول کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ منشی صاحب کی یہ باتیں بے شک ایسی ہیں کہ جن کے ساتھ ہم کو اتفاق ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے اس رسالہ کے لکھنے میں اس اصول کو مدنظر رکھا ہے؟

جہاں تک ہم نے ان کے اس رسالہ کو پڑھا ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے اصول پر کاربند نہیں رہ سکے۔ وہ لکھتے ہیں کہ شرک بالنبوۃ جائز نہیں اور اُس کے معنے یہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین تھے۔ اول تو یہ اصطلاح اُن کی ایجاد ہے۔ لیکن ہمیں اس سے سروکار نہیں کیونکہ لکل ان یصطلح کا اختیار موجود چلا ہوا ہے۔ البتہ امر غور طلب یہ ہے کہ جو معنے اپنی اس اصطلاح کے وہ قائم کرتے ہیں صحیح ہیں کہ نہیں اور اس امر کو انہوں نے قرآن کریم اور رسول اللہ صلعم سے فیصلہ کرایا ہے کہ نہیں؟ +

اسلام کا یہ اصولی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی ذات اور صفات میں ازلی ابدی اور حی و قیوم ہے اُس کی ذات و صفات پر نیند۔ اونگھ۔ تکان اور بیکاری کبھی غالب نہیں ہوتیں۔ یہ جائز نہیں کہ کوئی خاص صفت اُس کی کسی زمانہ میں کام کرتی ہو۔ اور پھر کسی وقت وہ معطل اور بیکار ہو جائے۔ اگر وہ سمیع و بصیر تھا تو اب بھی سنتا اور دیکھتا ہے اور ہمیشہ سنتا دیکھتا رہے گا۔ اگر وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا تو اب بھی وہ کلام کرتا ہے اور آئندہ ہمیشہ تک کلام کرتا رہے گا۔ اور جبکہ یہ امر منشی صاحب مانتے ہیں کہ جن لوگوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہمکلام ہوتا ہے اُن کو نبی کہا جاتا ہے تو نبوت کے سلسلہ کو مسدود سمجھنا پرلے درجے کی گستاخی ہے کیونکہ اس سے خدا تعالےٰ کی وہ صفات جو انبیاء کے پیدا کرنے اور اُن کو نشو و نما دینے اور اُن سے ہمکلام ہونے کے متعلق ہیں ان سب کا بیکار ہو جانا تسلیم کرنا پڑتا ہے اور یہ ناممکن ہے +

اِس کے علاوہ قرآن کریم پر حدیث حاکم نہیں ہو سکتی۔ حدیث کو قرآن کریم سے خادمانہ تعلق ہے۔ اور قرآن کریم اختلاف سے پاک ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات پر غور فرماویں۔ اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ؕ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ٪ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ +

یہ ظاہر ہے کہ سورہ کوثر میں حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخالفوں کے اس اعتراض سے بچایا گیا ہے۔ کہ ان کے ہاں کوئی بیٹا نہیں۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ بے اولاد (ابتر) تو تیرا دشمن ہے۔ اب یہاں کوثر ابتر کے مقابل میں آکر صاف طور پر یہی معنے دیتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابتر نہیں بلکہ آپ کو بہت اولاد دیجائیگی اور اس لئے شکرانہ میں نمازیں پڑھنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ایسی نعمت کے عطا ہونے پر معمول اہل اسلام ہے +

دوسری آیت میں لکھا ہے کہ محمد (صلعم) تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ گویا یہاں آپ کے بیٹا موجود ہونے کی نفی کی گئی ہے ایک طرف یہ نفی اور دوسری طرف دشمن پر ابتر ہونے کا انذار۔ اگر انہیں معنوں میں سمجھا جائیں تو دونوں مساوی ہو جاتے ہیں لیکن وہاں کوثر نے تسلی دیدی اور لیکن کلمہ استدراک کے آنے سے نفی کا تدارک یوں کر دیا گیا کہ اس (محمد صلعم) کی شان معمولی انسانوں سے بہت بڑھ کر ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ہے اور نبیوں کی مہر ہے یا نبیوں پر مہر لگانے والا ہے کیونکہ دونوں قراءتیں خاتم کی مسلم ہیں +

اب منشی صاحب اس کو ڈاکخانہ کے پارسلوں کی مہر نہ سمجھیں بلکہ یہ مہر تصدیق ہے۔ اور مہر لگانے سے کسی چیز کا بند یا مسدود [illegible] کیا جا سکتا [illegible]

آجکل کے عدالتی کاغذوں پر بھی مُہر کو سند کے لئے لگایا جانے کا دستور برابر جاری ہے۔ اس مہر سے مُراد یہی ہے کہ چونکہ آپ رسول اللہ ہیں اس لئے آپ کو روحانی اولاد دی جائے گی اور وہ نبی ہونگے۔ اور اُسکی شناخت یہ ہے کہ آپ کی مہر کے بغیر کوئی نبی نہیں ہوسکے گا۔ یعنے اسلام کی اتباع کے بغیر کسی کو شرف نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ اور کبھی دوسرے گھرانے میں آیندہ کوئی نبی نہ ہوگا +

جب قرآن شریف میں انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا سے آنحضور صلعم کا مثیل موسیٰؑ ہونا ثابت ہے اور موسیٰؑ کی امت میں نبیوں کا وجود مسلم ہے اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے علماء امت محمدیہ کا مثیل انبیاء بنی اسرائیل ہونا ثابت ہے تو نبوت کے انقطاع اور انسداد پر کونسی دلیل پیش کرسکتے ہیں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ کانبیاء بنی اسرائیل کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نبی ہی ہو جاتے ہیں بلکہ وہ محض مرتبہ کا بیان ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اگر یہاں مماثلت سے کچھ اور مطلب لیا جانا جائز سمجھا جاوے تو پھر مماثلت موسیٰ اور آنحضرت صلعم کے موقعہ پر بھی وہی مطلب لینا پڑے گا اور یہ صریح بطلان ہے +

الغرض ان چند اشارات سے قرآن و حدیث کے وثوق پر یہ بات ہے کہ سلسلہ نبوت منقطع نہیں ہوا۔ اور کسی شخص پر آنحضرت صلعم کی امت میں نبی کا رتبہ پانے سے شرک فی النبوۃ کا جرم عائد نہیں ہوسکتا۔ اگر شرک فی النبوۃ ایسا ہی جرم ہے تو حضرت ہارونؑ تو سب سے بڑے مجرم شمار ہونے چاہئیں اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل بھی پھر اسی جرم کے مرتکب ہیں۔ رہا لا نبیّ بعدی سو اسکے متعلق پھر عرض کیا جائے گا۔ لیکن اس جگہ اتنا کہدینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث قرآن کریم کے مقاصد کو اپنا پابند نہیں کرسکتی اور خاتم النبیین کا مزعومہ مفہوم موجب انقطاع نبوت نہیں ہوسکتا۔ یہ تو آیندہ نبیوں کے وجود پر خود ایک دلیل ہے۔ کیونکہ تصدیق اور سند کے لئے مہر یا مُہر لگانے والے کا موجود ہونا مقعول یعنے جس چیز پر مُہر لگائی جاتی ہے اس کے وجود کا گواہ ہے اور اوپر ثابت ہوچکا ہے کہ وہ امت محمدیہ کے علماء ہیں +

منشی صاحب کی دوسری تمہید کا مجمل جواب تو اوپر آچکا ہے کہ جبکہ سلسلہ نبوت بعد از حضرت خاتم النبیین منقطع نہیں ہوا۔ تو وحی۔ الہام و کشف کا انقطاع بھی مانا نہیں جاسکتا۔ رہی کیفیت مزاجیہ سو اس کے ساتھ ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ یہ تو منشی صاحب کا ذاتی تجربہ ہوگا اور بمصداق المرء یقیس علی نفسہ۔ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ لیا ہے۔ یہاں تو اس قسم کی ہذیان زیر بحث نہیں سچے الہامات۔ مکاشفات اور وحی زیر بحث ہے۔

ایک بات اس جگہ لکھنا ضروری معلوم ہوتی ہے کہ صفحہ ۹ کالم ۲ سطر ۱۶ پر منشی صاحب نے ایک حدیث لکھی ہے جس کو حدیث قدسی کہا ہے جس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ "میں بھی تو انسان ہی ہوں جب تم کو تمہارے دین کی کسی بات کا حکم ہو تو اُس کو مان لو اور جب کوئی بات اپنی رائے سے کہوں تو بیشک میں بھی انسان ہوں" اب قرآن کریم میں آپکی نسبت آیا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ایسا ہی اور بہت آیات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام حرکات و سکنات اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لئے اور اُسی کی حفاظت میں ہوتی تھیں اور آپ کا کلام ہوائے نفس سے نہیں بلکہ وحی الٰہی سے ہوتا تھا۔ اور آپ تمام انبیاء سے بڑھ کر عصمت الٰہیہ کے ظل میں رکھے گئے تھے۔ اور اسوہ حسنہ ہیں۔ یعنے زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی ذات بابرکات ہمارے لئے فرخ اسوہ ہے۔ اگر اسوہ میں خطا اور گناہ کے ارتکاب کو جائز سمجھا جاوے تو پھر وہ خدا کی رضا کا اسوہ نہیں ہوسکتا اور یہ حدیث منشی کے معنوں کے لحاظ سے قرآن شریف کی نصوص کے معارض پڑتی ہے۔ اور جو حدیث قرآن کے معارض ہو وہ واجب العمل نہیں ہو سکتی +

تیسری تمہید میں منشی صاحب اپنے معلومات کے دائرے کو اپنے بزرگوں سے بھی وسیع دکھلانا چاہتے ہیں ان کے بزرگ تو مسیح و مہدی موعود پر ایمان لانے کو جزو ایمان قرار دیتے آئے ہیں۔ اور یہ لکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کا نزول و صعود اور حیات و ممات جزو ایمان نہیں ہمیں معلوم نہیں کہ منشی صاحب نے جزو ایمان سے کیا مطلب سمجھ رکھا ہے۔ اگر قرآن و حدیث کا ماننا جزو ایمان ہے اور یہ مسائل ان میں مندرج ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کو اجزائے ایمانی سے خارج کیا جائے اور اگر قرآن و حدیث بمصداق یومنون ببعض و یکفرون ببعض کلاً یا جزاً جزو ایمان نہیں تو پھر یہ امر دیگر ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو ہم خدا کے سپرد کرتے ہیں +

منشی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ممات مسیح ثابت نہیں کرسکے۔ اور انہوں نے سیاق و سباق قرآنی میں یعنے الفاظ میں تصرف کیا ہے اور بعض جگہ تقدیم و تاخیر الفاظ قرآنی کرکے معنے اپنے مفید مطلب کرتے ہیں +

افسوس ہے کہ منشی صاحب نے الزام تراشنے میں ذرا بھی انصاف سے کام نہیں لیا۔ ہم اُن کی خدمت میں ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے نیک نیتی سے یہ اعتراض لکھا ہے تو وہ ہمیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس جگہ قرآنی الفاظ کو مقدم موخر کیا ہے۔ اور اپنے مفید مطلب معنے لیکر مسیح کی موت کو ثابت کیا ہے۔ اے منشی صاحب اگر آپ نے تقدیم و تاخیر کا الزام حضرت مرزا صاحب پر ثابت نہ کیا تو یاد رہے کہ آپ ان لوگوں میں سے شمار ہونگے جن کی نسبت قرآن کریم بار بار فرماتا ہے + × × × × × × ×

جیسا کہ منشی جی نے ازالہ اوہام کے حوالہ سے لکھا ہے یہ بھی بات ہے کہ ہمارے مطاع و مخدوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا "کہ مسیح کے اُترنے سے انکار مستوجب کفر نہیں" صحیح ہے۔ کیونکہ ہمارا قرآن ہمیں بتاتا ہے مسیح کا آسمان پر چڑھنے کا اعتقاد غلط ہے اور چونکہ وہ چڑھا نہیں اس لئے اُس کے اُترنے سے انکار کیونکر موجب کفر ہوسکتا ہے۔ منشی جی کا یہ سمجھ لینا کہ اس سے مراد خود مسیح موعود ہیں محض غلط ہے۔ یہ ایک فرضی قضیہ اپنی ہوائے نفس سے جاکر منشی جی نے ناحق کا غذ و سیاہی اور وقت کا اصرار کیا ہے۔ بحوالہ عبارت صفحہ ۲۹۶ ازالہ اوہام آیات متشابہات پر ایمان لانا چاہیئے اور ان کی حقیقت کو حوالہ بخدا کر دینا چاہیئے۔ منشی جی لکھتے ہیں کہ بقول مرزا صاحب اب تو کوئی جھگڑا نہیں رہا۔ حضرت مسیح کی آیات پر ایمان لاویں اور تمام اعتراضات محال عقلی کے کہ جسد عنصری کے آسمان پر نہیں جاسکتا اور نہ زندہ رہ سکتا ہے اور نہ نزول بالجسد کر سکتا ہے حوالہ بخدا کردیں۔ یہاں بھی منشی جی کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ آیات متشابہات اور آیات واقعات و محکمات میں تمیز نہیں کرسکتے۔ انہوں نے ازالہ اوہام کی اُس ساری تشریح کو نہیں پڑھا جو اس ضمن میں کی گئی ہے۔ مسیح کی رفع کی آیت میں تو چند واقعات متعلقہ مسیح کا مذکور ہے اور واقعات بعد از متوفیک مشروط ہے اور قرآنی الفاظ کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر جائز نہیں۔ اور آپ کی مسلمہ حدیث میں متوفیک کے معنے ممیتک لکھے ہوئے موجود ہیں پھر کونسی وجہ ہے کہ اس کو متشابہات میں سے سمجھ لیا جاوے کیونکہ یہ صاف واقعات ہیں کہ متوفیک یعنے ممیتک یعنے ممات مسیح کا واقعہ سب سے پہلے اور رفع کا واقعہ اس سے بعد اور دوسرے دو واقعات بالترتیب اسکے بعد ہیں۔ رفع کے ساتھ بجسدہ العنصری الی السماء کا شمول تو منشی جی کی تصنیف ہے۔ قرآن کریم موجود پڑا ہے غور کریں کہ رفع کے ساتھ کہیں بھی آسمان اور جسم عنصری کا ذکر نہیں۔ قرآن کی آیات کے ساتھ اپنے منگھڑت الفاظ شامل کرکے مفید مطلب معنے نکالنا تو اس کو کہتے ہیں جو منشی صاحب کر رہے ہیں۔ اگر وہ رفع کے ساتھ قرآن کریم میں لفظ آسمان دکھلادیں تو ہم اُنکی کچھ مالی خدمت کرنے کو بھی طیار ہیں +

پیارے منشی جی خدا کے لئے انصاف کرو مسیح ناصری ابن مریم کے زندہ آسمان پر جانے سے اسلام کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ اور قطع نظر سوال فائدہ کے آپ کے پاس کونسی قرآنی آیات اُس کے آسمان سے اُترنے اور صحیح حدیث اُس کے آسمان پر چڑھنے کے ثبوت میں ہیں۔ دیکھو قرآن کریم اُس کے مرجانے کی مختلف آیات میں خبر دیتا ہے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اور وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل دونوں آیات میں لفظ خلت مشترک ہے اور آیت اوّل میں اس کے یہی معنے لئے جاتے ہیں کہ قبل مسیح جتنے

رسول آئے وہ سب بلا استثنٰے فوت ہوگئے اور واقعات تاہیج بھی اسی کی شہادت دیتے ہیں۔ پھر وہی لفظ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے رسولوں پر بولا جائے تو اُس کے معنے وہی لئے جائینگے یعنے یہ کہ تمام مرسلین قبل از حضرت سرور کائینات محمد مصطفٰے (صلعم) بلا استثنٰے فوت ہوگئے۔ ایسا ہی بخاری جلد ۲ باب واذکر فی الکتاب مریم الخ کے اخیر میں بروایت حضرت ابن عباس رضؓ حدیث لکھی ہے جس میں آنحضرت سرور کائنات فرماتے ہیں۔ فاقول کما قال العبد الصالح عیسی بن مریم۔ وکنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علٰی کل شئ شھید الخ اس حدیث میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں وہی بات کہوں گا جو عبد صالح عیسٰی بن مریم نے کہی تھی۔ لفظ کہی تھی یعنے (کما قال) سے بہ ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ آنحضرت صلعم سے پہلے کا واقعہ ہے جو کسی گزشتہ زمانہ میں گذر چکا اور اُس میں مسیح فرماتے ہیں کہ فلما توفیتنی پس جب تو نے مجھ کو مار لیا۔ تو گویا مسیح کا مرنا آنحضرت صلعم سے پہلے کسی زمانہ میں تسلیم ہوا ہے۔ اور یہ بات کہ یہ واقعہ روز قیامت کے متعلق ہے۔ اُسوقت فیصلہ کی جائے گی۔ جب منشی جی اس کو اپنی طرف سے پیش کرینگے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اسکی کمزوری کو خود محسوس کر بیٹھے ہوں۔ اور بحث تحصیل حاصل کا کام ہو۔ اسکی دوسری شق کہ عیسائی قوم کا بگڑنا مسیح کی موت کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اُن کی قوم بگڑ چکی ہے تو اس سے پہلے اُن کی موت مسلم ہو جاتی ہے اور عیسائی قوم کا اسلام سے بہت پہلے بگڑ جانا ثابت ہے بلکہ اسلام کا اپنا تشریف لانا ہی اس قوم کے بگڑنے کا ثبوت ہے پس یہ سلسلہ موت مسیح پر ایک مضبوط دلیل قائم کر دیتا ہے ✤

احادیث نزول کی طرف دیکھنے سے صاف پتہ ملتا ہے کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ بخاری جلد ۲ باب نزول المسیح میں حدیث کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ صاف اس بات کی گواہ ہے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ "انتم" اور "فیکم" میں مسلمان مخاطب ہیں۔ اور "فیکم" سے صاف انحصار اس بات کا پایا جاتا ہے کہ وہ امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ اور پھر امامکم منکم نے اس کی پوری تشریح کر دی ہے کہ مسیح موعود تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا ✤

پس ان تمام باتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسٰی ابن مریم جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں چڑھے اور نہ ہی کوئی واقعہ صعود الی السماء کی شہادت دی گئی بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے فوت ہوگئے اور اُن کے بگڑ جانے کے بعد اسلام دُنیا میں آیا۔ اور جس مسیح کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے اس کا امام۔ حکم وعدل اور امت محمدیہ میں سے ہونا ثابت ہے ✤

منشی صاحب نے واقعہ صلیب کے متعلق بھی ایک عجیب کہانی بیان کی ہے۔ اور اُس کی نسبت لکھتے ہیں کہ اس پر اجماع امت ہے۔ ہم اُن سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اجماع امت کے وہ کیا معنے سمجھتے ہیں۔ کیونکہ دُنیا سے اسلام میں سب سے پہلا اجماع تو مسیح کی موت پر ہُوا تھا۔ آنحضرت سرور کائنات صلعم کی وفات کے موقعہ پر حضرت عمر رضؓ کی حالت بیقراری اور حضرت ابابکر صدیق رضؓ کا صحابہ کو جمع کر کے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علٰی اعقابکم پر زور سے خطبہ فرمانا اور رحلت کو موت کے محل پر تشریح کرنا۔ اور سب کا بلا اختلاف سنتے رہنا اور کسی کا یہ سوال نہ اُٹھانا کہ آپ تو تمام رسولوں کو مردہ بتا رہے ہیں لیکن ان میں سے مسیح تو زندہ ہیں۔ کافی ثبوت اسبات کا ہے کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہُوا تھا ✤

منشی صاحب غور فرماویں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ امام مالک۔ ابن حزم۔ ابن قیم۔ بخاری وغیرہم رحمت اللہ علیہم اجمعین۔ وفات مسیح کے قائل ہیں اور یہ اصحاب اُن مفسرین سے بہت زیادہ عزت وقعت اور اعتبار کا استحقاق رکھتے ہیں۔ جن کا منشی جی بار بار ذکر کرتے ہیں ✤

منشی جی کی یہ عجیب فلسفی ہے کہ مسیح کو صلیب پر چڑھا کر باریک حکمتوں سے اُس کی جان بچانا خدا تعالےٰ کے لئے مشکل اور محال تھا لیکن ایک بے گناہ فرشتے کو انسان بنا کر اُس کو مسیح کی شکل دیکر صلیب پر چڑھوا کر مروا دینا جائز ہوگیا۔ یہ عجیب کرشمہ خدائی ہے کوئی ان منشی جی سے دریافت کرے کہ آپ کے پاس اس کے جواز کا کیا ثبوت ہے تو سوائے اس کے کیا جواب دینگے۔ کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن گزشتہ واقعات پر امکان کا اشتباہ ڈالکر عبور کرنا ممکن نہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ روایت اور شہادت سے کیا واقعہ ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ صرف یہی ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے لیکن وہ اُس کے مار ڈالنے پر قادر نہ ہو سکے اور اُن کو یہ اشتباہ ہوگیا کہ گویا مسیح مر گئے ہیں ✤

منشی جی نے انجیل کی طرف بھی رجوع کیا ہے اور حکیمانہ عقلمندی سے اس بات پر زور دیا ہے کہ پسلی چھید کر امتحان کرنے سے جو لہو اور پانی بہ نکلا تھا وہ مسیح کے مردہ ہونے کی دلیل تھی۔ ان سے کوئی پوچھے کہ مُردوں کی لاشوں کو زخم کرنے سے کبھی لہو بھی نکلا کرتا ہے۔ اصل میں یہ بیچارے معذور ہیں نہ تو خود اچھی طرح اپنے دین کو پڑھا ہے۔ نہ حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی کتابوں کا ہی مطالعہ کیا ہے اور نہ ہی انجیلوں کو عبور کیا ہے۔ چند سطحی باتوں کو لیکر جلدی سے کتاب لکھنے کی طرف دوڑ پڑے ہیں۔ منشی جی انجیلوں کی یہ بات کہ بھالا مارنے سے لہو بہ نکلا تھا مسیح کی زندگی پر ایک قطعی دلیل ہے۔ لہو ایسے مُردوں کبھی نہیں بہتا بلکہ زندوں سے نکلتا ہے۔ بیشک جا کر تحقیقات کر لو۔ اور اُس کے صلیب سے زندہ اُترنے میں تو موجودہ عیسائی مذہب کا [illegible] کا مر کر اُترنا کفارہ شمار کرتے ہیں۔ اور کفارہ موجب قیام و نجات مذہب عیسائی ہے جب اُس کا صلیب سے زندہ اُترنا ثابت ہو تو نہ کفارہ رہتا ہے اور نہ ہی مذہب عیسائی زندہ رہتا ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے کتاب مسیح کی صلیب کا چشمدید گواہ ملاحظہ کریں ✤

توفی کے معنوں پر بھی ان کا زور محض کم علمی کی وجہ سے ہے۔ چلو جہاں توفی کا مفعول ذی رُوح ہو اور فاعل خدا ہو تو اس کے معنے غیر از موت کچھ اور دکھاویں ✤

ہم ان کی اس متکبرانہ تحریر کو نظر انداز کرتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضلع سیالکوٹ میں [illegible] روپے ماہوار کی ملازمت کو نہایت حقارت کے انداز سے بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس ملازمت کو حقارت سے دیکھ کر منشی جی نے نہ صرف اپنی پگڑی اُتار ڈالی ہے بلکہ حضرت سرور کائنات صلعم اور حضرت موسٰی علیہ السلام کی عزتوں کو بھی ہاتھ جا مارا ہے کیونکہ ہمارے سرور عالم محمد مصطفٰے صلعم نے خدیجۃ الکبرٰی رضؓ کی ملازمت اور موسٰی علیہ السلام کی دس سالہ عمر گذر یا پن سب اسی حقارت آمیز انداز کے نیچے آجاتے ہیں۔ اور منشی جی حضرت اقدس کی ملازمت کے متعلقہ اور اُس کے بعد کے واقعات جو لکھے ہیں اُن پر معلوم نہیں کہ ولا تقف ما لیس لک بہ علم کی چادر کہاں تک ڈالی ہے۔ ہم تقاضا کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ اُس پر اُن سے شہادت طلب کریں لیکن اس کو بھی ہم فی الحال حوالہ بخدا کرتے ہیں اور آپ کے افتراء ان کے لئے چھوڑ دیتے ہیں ✤

منشی جی ہم تو آپ کی ذات کے متعلق کہ ڈاک خانہ سے کیوں آپ کی تبدیلیاں ہوتی رہیں اور کیوں انجمن حمایت اسلام سے علیحدگی کا انتظام کیا گیا اور لاہور کی گلیوں میں آپ کیا کچھ کرتے پھرتے تھے لکھنا کمینہ پن سمجھتے ہیں اور نہ کچھ جواب میں سننا چاہتے ہیں لیکن افسوس کہ منشی جی نے باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کی تصانیف پڑھنے اور اُن کے حالات کا مطالعہ کرنے کی طرف صرف دو چار ماہ سے ہی رجوع کیا ہے۔ غیب دانی کا بھی دعوٰی کر دیا ہے کیونکہ اس پیرانہ سالی میں وہ وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ گویا حضرت میرزا صاحب ممدوح کی آمدنی ناجائز اور حرام تھی۔ ہماری سمجھ میں اس قسم کے اعتراضات کوئی شریف دل نہیں کر سکتا۔ اے منشی پیر بخش صاحب اگر آپ مرد میدان ہو تو تم میدان میں آکر ثابت کرو کہ حضرت میرزا صاحب نے اپنی آمدنی کو نفسانی خواہشات پر صرف کیا۔ اور دین کا کوئی کام نہیں کیا۔ آپ تحقیقات کرو۔ دیکھو۔ سوچو اور سمجھو اور خدا سے خوف کر کے اپنے مُنہ سے وہ بات نکالو جو آپ کے مسلمات پر زد نہ کرتی ہو۔ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ پنشن لیکر اب خدا کی گرفت میں نہیں آسکتے ✤

آپ کا یہ بھی عجیب فلسفہ ہے کہ پانی اور خاک دو سفلی عنصر عقلاً آگ اور ہوا اور رُوح میں جذب اور مغلوب ہو کر عالم بالا کو جا سکتے ہیں۔ پہلے تو عالم بالا اور آسمان میں

زف بیان فرمائیے۔ پھر آسمان اوّل و دوم و سوم و چہارم کو اور کے حالات اور کیفیات کی جُدا جُدا تشریح فرمائیے اور پھر اس امکان کو پیش کیجئے اور ساتھ ہی اس کے جب یہ عام طور ممکن ہے تو پھر مسیح کی تخصیص کی وجہ بیان کر دیجئے۔ اور وہ آلات جس کے ذریعہ سے مسیح کا صعود واقعہ ہوا ذرا اُن کا بھی کچھ حال لکھدیجئے۔ اور جو یہ کہیں کہ خاک اور پانی دوسرے عنصر میں تبدیل ہو کر آسمان پر چڑھے تھے جیسے آپ نے پانی کے ہوا ہو جانے کا مشاہدہ لکھا ہے تو پھر تو وہ اس وقت وہ چار عناصر نہ تھے بلکہ صرف دو رہ گئے تھے اور جب ایک جسم کی خاک اور پانی ہوا اور آگ ہو جائیں تو پھر وہ جسم ہی نہیں رہتا وہ کوئی اور جسم ہو جاتا ہے اور یہ بات خارج از بحث ہے +

کیا حضرات ایلیا اور ادریس علیہم السلام کا آسمان پر جانا قرآن کریم مانتا ہے ؟ اس پر قرآن کریم سے کونسی دلیل آپ پیش کرتے ہیں جس میں آسمان کا ذکر ہو +

منشی صاحب بحث آسمان پر چڑھنے کی کر رہے ہو یا ستاروں اور سورج میں جانے کی۔ مسٹر آر اگو فرنچ عالم علم ہیئت کی رائے تو آسمان کے متعلق نہیں۔ اور اگر ہو بھی تو وہ کوئی نص شرعی نہیں۔ کیا اس رائے کو پیش کر کے آپ بجائے آسمان کے ریسمان کی باتیں نہیں کر رہے +

منشی صاحب نے حدیث کسوف وخسوف کے معنے بھی نہایت عالمانہ طرز پر سمجھے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ خرق عادت کے طور پر اوّل رات رمضان میں چاند کا گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کا +

ہم اس کے سوائے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ :۔

بریں عقل و دانش بباید گریست + بندۂ خدا پہلے یہ تو دیکھو کہ آپ کے گھر میں آپ کے بزرگوں نے اس کے کیا معنے کئے ہیں۔ اگر آپ کی سمجھ صحیح ہے تو آپ کے حافظ لکھو کے والے جن کو آپ ایک مشہور بزرگ مانتے ہیں۔ سے تیرہ چن ستویں اٹھویں سورج گرہن ہوسی اس سالے الخ کہاں سے لے آئے۔ کیا آپ کی سمجھ صحیح ہے یا حافظ صاحب کی۔ ایسا ہی آثار قیامت کی کتب میں ذرا غور سے اس حدیث کے معنے پڑھے ہوتے۔ اور اس بات پر بھی غور کی ہوتی کہ عربی زبان میں پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔ قمر نہیں کہتے۔ اور ہلال کا منکسف ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ تو خود پہلے ہی سے منکسف ہے۔ اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ اُس زمانہ میں پہلی رات کو چاند پورا گول ہو جائے گا تو قرآن شریف کے رو سے یہ محال ثابت ہوتا ہے۔ منشی جی علوم اپنے اصول سے سمجھے جاتے ہیں۔ چاند ہمیشہ ۱۳-۱۴-۱۵- تاریخوں میں پورا گول ہوتا ہے اور انہیں تاریخوں میں اس کو گرہن لگتا ہے اور سورج کو ۲۷-۲۸-۲۹- تاریخوں میں گرہن لگا کرتا ہے۔ پس چاند کا اپنے گرہن لگنے کی پہلی رات یعنے ۱۳ تاریخ اور سورج کا گرہن لگنے کے درمیانی دن یعنے ۲۸ تاریخ کو رمضان میں گرہن لگنا اس حدیث سے مراد ہے +

منشی جی لا مہدی الا عیسیٰ کی طرف بھی توجہ کریں۔ آپ ہی بتائیں کہ سب معراج جب آنحضرت صلعم ابراہیم و موسےٰ و عیسےٰ وغیرہم علیہم السلام سے ملاقات ہوئی تو اُس وقت کونسی خاص بات آپ نے عیسےٰ ؑ میں دیکھی جس سے آپ نے ہمیں یہ فرمایا کہ اور تو سب فوت شدہ تھے مگر صرف عیسےٰ علیہ السلام زندہ تھے جب سب ایک حالت میں نظر آئے تو مسیح کیونکر زندہ مانا جا سکتا ہے +

آپ نے کہاں دیکھا ہے کہ دمشق سے قادیان مراد لیا گیا ہے۔ حدیث میں من جانب الشرقی من الدمشق الفاظ ہیں۔ اور جغرافیہ کو کہ قادیان بھی صحیح طور پر دمشق سے مشرقی جانب کو خط استوا میں ظاہر ہے۔ اور یہی مراد لی گئی ہے۔ اپنی بناوٹی باتوں کے آپ ذمہ وار ہیں +

ہم یہ چند باتیں مختصر طور پر لکھ کر منشی پیر بخش صاحب اور اُن کے مددگاروں اور دوستوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتابیں پڑھیں اور تحقیق حق کی خاطر پڑھیں۔ اور خدا سے دُعا کرتے رہیں اور پھر جو کچھ اُن کی سمجھ میں آئے اُس کے مطابق فیصلہ کر لیں۔ اَدھورا علم جہلک ہوتا ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کے رسالہ کا جواب لیکر ہم پھر کبھی کاغذوں میں آپ سے ملینگے +

معراج الدین عمر

خطبات نور

یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ جس کام کے کرنے کا کوئی شخص ارادہ کرے۔ اس کے تکمیل کی توفیق بھی خدا اس کو دیوے ورنہ کون نہیں چاہتا۔ کہ اس کے ہاتھ سے خدمت دین ہو۔ مدت سے میری خواہش تھی۔ کہ کسی نہ کسی رنگ میں خدا مجھے بھی خدمت دین کی توفیق دیوے۔ سب سے پہلے میں نے اُردو ریویو میں سے چند مضامین انتخاب کر کے ایک جگہ جمع کئے۔ خاصکر پردہ۔ تعدد ازدواج۔ طلاق اور سود پر جو مضامین ریویو میں چھپتے رہے۔ وہ میں نے ایک جگہ جمع کر کے بصورت کتاب شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن جس سال میں نے یہ مضامین ترتیب دیئے۔ اسی سال جلسہ کے موقعہ پر ایسے ضروری مضامین کو بصورت ٹریکٹ شائع کرنے کا صدر انجمن نے ارادہ ظاہر کیا۔ اس لئے میں نے ان کو چھپوانے کا خیال چھوڑ دیا۔ مگر میں نے اپنے لئے ان سب مضامین کو ترتیب دیکر بصورت کتاب مجلد کرا لیا۔ اس کے بعد اور بھی کئی ایک ضروری مضامین جمع کئے۔ حال ہی میں اُردو ریویو میں اشاعت اسلام اور ینابیع الاسلام پر جو ریویو چھپتا رہا۔ وہ میں نے ترتیب دیکر مجلد کرا لیا۔ یہ ہر دو مضامین بھی علیحدہ بصورت ٹریکٹ چھپ جانے ضروری ہیں۔ کوئی صاحب چھپوانا چاہیں۔ تو میں ان کو مسودات دے سکتا ہوں۔ اسی طرح میں نے خطبات حضرت خلیفۃ المسیح جمع کئے۔ جن کو میں نے اپنے خیال کے مطابق حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہتر نذرانہ سمجھا ایک مرتبہ جب میں حاضر خدمت ہوا۔ اور مسودات پیش کئے تو حضور دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ :۔

میرے تو وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ کہ کوئی ان کو جمع کرے گا۔ بڑی محنت کی ہے۔ جیسی آپ نے ان سے محبت کی ہے۔ خدا آپ سے محبت کرے

حضرت صاحب کے اس اظہار مسرت کو دیکھ کر مجھے تقویت ہوگئی۔ اور میں نے ان کے چھپوانے کا ارادہ کر لیا۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ خطبات نور کا حصہ اوّل چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اور دوسرا لکھا جا چکا ہے۔ حصہ اوّل میں خطبات جمعہ وعیدین سنہ ۱۹۰۱ء سے لیکر سنہ ۱۹۰۴ء تک آ چکے ہیں۔ حصہ دویم میں اپریل سنہ ۱۹۱۰ء تک کے تمام خطبات آ گئے ہیں۔ مَیں نے اپنی طرف سے تمام خطبات جمع کرنے میں کوشش کی ہے۔ اگر کوئی غلطی سے رہ گیا ہو۔ تو مجھے ضرور اطلاع دی جاوے تاکہ حصہ سوئم میں شائع کر دیا جاوے +

پہلا حصہ ۱۱۲ صفحہ کا سفید ولایتی $\frac{18 \times 22}{8}$ ۲۴ پونڈ کاغذ پر چھپا ہے۔ جسکی قیمت صرف ۸/ ہے +

دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ اس کا حجم ۲۶۸ صفحہ کا ہے جسکی قیمت غالباً ۱۰/ ہوگی۔ **پہلا حصہ بدر ایجنسی سے مل سکتا ہے۔** بدر اور خاصکر الحکم کی پُرانی فائلیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں کام کرنے کے لئے بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اگر کوئی صاحب ہمت کرے۔ تو کام بہت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی ڈائری۔ ملفوظات۔ تقریریں۔ الہامات وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے کام ہیں۔ جن کو تکمیل دینا ہر ایک احمدی کا کام ہے۔ میرے معزز دوست بابو منظور الہٰی صاحب نے بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور مختلف مضامین کو ترتیب دینے میں بہت بڑی محنت کی ہے۔ خدا جزائے خیر دیوے حضرت مفتی صاحب تو کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں اور اپنے استقلال اور نمونہ سے دوسروں کو کام کرنے کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اشتہارات کو جمع کر کے شائع کرنے کا جو انتظام کیا ہے اس کی جتنی قدر کی جاوے تھوڑی ہے۔ باوجود اس قدر مصروفیت کے آپ نے ان کو شائع کرنے میں جو محنت اُٹھائی ہے۔ اس کا وہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں جنھوں نے خود کبھی کوئی کام کیا ہو۔ میں نے سُنا ہے۔ کہ مفتی صاحب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی وہ ڈائریاں بھی ہیں۔ جو اب تک کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئیں امید ہے۔ کہ مفتی صاحب ان کو بھی بصورت کتاب جلد شائع کر کے قوم پر بہت بڑا احسان کرینگے +

خاکسار عبدالحمید

نماز مترجم نہایت عمدہ۔ خوشنما کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیو لائیل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱/ فی نسخہ ہے +

ملنے کا پتہ { بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

ٹریکٹ سیریز

حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں دوسرا ٹریکٹ مولوی صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے باری تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت میں چھاپا ہے۔ اور خوب لکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ یہ ٹریکٹ صوفی صاحب احمدیہ انجمنوں کے سکرٹریوں کو برائے تقسیم ارسال کریں گے۔ تیسرا ٹریکٹ لاہور کی احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن نے شایع کیا ہے۔ اور ان کا ارادہ ہے کہ ماہوار ایسے ٹریکٹ شایع کریں گے۔ اس ٹریکٹ میں حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک پر زور مضمون ہے۔ اور احمدیہ مجمع الاخوان لاہور سے ملسکتا ہے ۔ اس ٹریکٹ کو دیکھکر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا:۔ بہت عمدہ ہے۔ بڑے خوش نسمت ہیں وہ لوگ جن کے ہاتھوں سے ایسے کام نیکی کے ہوں +

درخواست جنازہ

(۱) برادر قاضی محمد عالم قاضی کوٹ سے اپنی بی بی مرحومہ کیواسطے احباب سے دعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ مرحومہ ۲۶۔ اگست کی پہلی شب کو نوت ہوئی۔ سلسلہ حقہ سے بہت اخلاص رکھتی تھی۔ اپنے کئی زیور فروخت کر کے سلسلہ میں امداد دی تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے +

(۲) ہمارے معزز دوست منشی محمد الدین صاحب اپیل نویس سیالکوٹی ۵ ستمبر کو قادیان میں فوت ہوئے۔ اور ان کی وصیت کے مطابق مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے خوب آدمی تھے۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھایا۔ احباب نماز جنازہ پڑھیں۔ اور مرحوم کے پس ماندگان کی بہتری کیواسطے دعا کریں۔

(۳) برادر محمد سعید احمدی ولد میاں چراغدین کی بیوی بعارضہ ہیضہ فوت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے جنازہ سے مدد کریں۔

دُعا مدد

(۱) برادر ثناء اللہ صاحب اپنے نیک ارادوں میں مظفر و منصور ہونے کیلئے احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) حکیم سردار علی صاحب احمدی برادرزادہ حضرت خلیفۃ المسیح میانی میں بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیواسطے دعا کریں۔

کلام امیر مُفت

برادر محمد عبد اللہ خانصاحب نے کسی مسکین کے نام کلام امیر جاری کرنے کے واسطے مبلغ ۶ عا دیئے ہیں۔ کسی کی درخواست آنے پر جاری کیا جاویگا۔

حسن میاں پھلواری

یہ وہی بزرگ ہیں جنکی کتاب میلاد یہ بدر میں پہلے ریویو ہو چکا ہے۔ اور میں نے ریویو کے علاوہ بھی کچھ عرض کیا تھا۔ آپ نے اہلحدیث کے بنی نمبر میں ایک فقرہ لکھکر خواہ مخواہ ایک پاک جماعت کی دل ازاری کی ہے کہ اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ نہ عرب میں نہ ہند میں نہ دار الزبان میں نہ دار الامان میں۔

صاف ظاہر ہے یہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے ہیں۔ میں حیران ہوں شاہ سلیمان کے لخت جگر کا یہ عقیدہ نہ اس آیت قرآنی پر مبنی ہے کہ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ٥ نہ مسلم کی اس حدیث پر کہ آخری زمانے میں عیسیٰ نبی اللہ آئیگا۔ نہ مولانا روم کے اس شعر پر

آن نبی وقت باشد اے عزیز

نہ سید عبد الکریم ابن ابراہیم الجیلانی کے اس قول پر۔ بقولہ واشوقاہ الی اخوانی الذین یاتون من بعدی الحدیث فہو لاء انبیاء الاولیاء یرید بذالک نبوۃ القرب والاعلام والانسان کامل۔ نہ شیخ اکبر رض کے اس قول پر۔

فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامہا +

پھر اس سے زیادہ اگر وہ اپنے سلسلے کے بزرگوں کی فہرست چاہیں تو پیش کروں جو مکالمہ و مخاطبہ الہی سے سرفراز ہوئے اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی نبوۃ کے بھی یہی معنی ہیں

(اکمل۔ قادیان)

ضرورت

دفتر سکرٹری میں محرر دوئم کی اسامی پر ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس پاس ہو۔ دفتر کے کام سے واقف ہو۔ اگر انٹرنس پاس نہ ہو تو کام میں تجربہ خاص ہو۔ تنخواہ ابتدائی بیس روپیہ ماہوار دو روپیہ سالانہ ترقی اور تیس روپیہ انتہائی تنخواہ ہے۔ درخواست اردو انگریزی خط میں آنی چاہیئے (سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

میاں محمد حسن صاحب

کو بغرض فراہمی چندہ ضلع جالندھر و ہوشیارپور بھیجا گیا ہے۔ ہر دو ضلع کے احمدی احباب ہر طرح سے ان کی مدد فرما کر مشکور فرمادیں

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اڈیٹر صاحب اخبار ہند لاہور پبلک کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہندوکا کرشن نمبر جو صاحب چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ان کے دفتر سے منگوالیں۔

اخبار عالم پر ایک نظر

مسلم یونیورسٹی کو چاہیے پڑھنے کے سبب

کلکتہ کے ایک سیٹھ صاحب اپنا دس ہزار روپیہ بنک سے واپس لیا۔ جو اسی شرط پر دیا گیا تھا۔ نیپل پلنڈ میں ایک سبز پتھر کا پہاڑ دریافت ہوا ہے۔ لکھنو کے اخبار مسلم گزٹ سے پانچسو روپے کی ضمانت رکھوائی گئی۔

انگلستان سِندرا سکندریہ پر ایک جنگی بیڑہ جہازات مقیم رکھنا چاہتا ہے۔ مصری پبلک اس کے خلاف ہے۔ کثرت باراں اور طوفان سے انگلستان کے ایک علاقہ میں لاکھوں روپے کا نقصان ہوا۔

خوشی سے یہ بات سنی گئی کہ وطن اور زمیندار میں صلح ہو گئی ہے مگر یہ بات صاحب پیسہ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے انہوں نے ایسے مضامین لکھے ہیں۔ جنسے آگ بجائے بجھنے کے اور چمکے۔ مگر خوف ہے کہ اس کا نتیجہ خود پیسہ کو پہنچا ئے۔

بلغاریہ میں شورش برپا ہے۔ کریٹ والوں کی سازش پکڑی گئی ہے۔ جزیرہ ساموس پر جھنڈا یونانی کھڑا کرنا چاہتے تھے۔

یونان کے جنگ طرابلس سے فائدہ اٹھانیکی نیت سے ترکی سرحد پر چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے۔ بلغاریہ سرویا اور یونان نے ترکوں کے خلاف اتحاد کیا ہے۔

راکو میں قبایل عرب اور فرانسیسوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہو رہی ہیں یہ خار دار لقمہ فرانس کے حلق سے بآسانی اترتا ہوا نظر نہیں آتا۔

مراکو کے نئے سلطان کا نام یوسف ہے۔ جاپان کے نئے بادشاہ کا نام ماتسو ہیٹو ہے۔

بقول اخبار مسافر آگرہ سینہ دیو آریہ (سابق غلام حیدر) ایک مکروہ الزام کی بنا پر گورو کل سے نکالا گیا ہے +

بمبئی میں ہندو عورتوں نے ایک پولیٹکل انجمن بنائی ہے۔

بنگال کے ڈاکوؤں نے کلکتہ کے ڈپٹی کمشنر کو جو انکا انسداد کرنے گئے تھے مار مار کر ادھموا کر دیا۔

بلالحاظ اس امر کے کہ کوئی کالج ستمبر یا اکتوبر کی کس تاریخ کو کھلیگا کوئی طالبعلم تاریخ افتتاح سے سات روز گذرنے کے بعد کسی نئی جماعت میں داخل نہ کیا جاویگا۔

ایک انگریز نے کلکتہ کے ایک اخبار میں چٹھی چھاپی ہے کہ مسلمان یونیورسٹی کے خیال کو چھوڑ دیں۔

ضمیمہ درس

اس اخبار کیساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف صفحات ۳۳۹ تا ۳۴۴ موشایع کئے جاتے ہیں +

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سُرمے کا اعلان عرصے سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے یہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سُرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عہ۔ قسم دوم عہ۔

اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت ۳ روپے فی تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو اُن کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔
مقوی جمیع اعضاء نافع مرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شنجو خیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ایک روپیہ تولہ قسم دوم آٹھ آنہ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدہ اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ تُسری صلفے سفید اور بادامی۔ اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر
احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا اونتیس سال سے سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مُبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے کہ اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی۔ اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۴؍ چودہ آنہ محصول ۶؍ چھ آنہ دو شیشی تک آٹھ آنہ (۸؍)
قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸؍) محصولڈاک پانچ آنہ (۵؍) دو شیشی تک (۶؍)

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴؍ محصولڈاک ایک سے ۶ ڈبیہ تک پانچ آنہ (۵؍) اور بارہ ڈبیہ تک چھ آنہ (۶؍)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

چشمۂ زندگی

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند! قابل غور!!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتا رام دت وید کویرنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے۔

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں۔ کہ رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہائت ضروری اور مفید تھے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذا الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا خوش نصیب ہوگا۔ وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا۔

حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی۔ میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے۔

نوٹ:۔ (۳۵۱) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین قیمت عہ محصول ۳؍ دو جلد پر محصول معاف چار جلد پر بیس فی صدی کمیشن۔

آلہ وستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں۔ بدہضمی قبض دائمی۔ مردانہ۔ زنانہ امراض۔ بواسیر۔ یرقان۔ دمہ۔ تپ دق۔ بخار۔ سردرد۔ زکام وغیرہ کے لئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے مفصل واقفیت کے لئے چھوٹے سائز کی دو سو صفحہ کی مجلد کتاب شودھن ودھی قیمت ۶؍ منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ۔

تجربات **جناب سعد اکرم خان صاحب تحصیلدار جموں** لکھتے ہیں۔ ایک عدد وستی جنتر آپ سے منگوایا جیسی صفت تھی ویسے ہی پایا ایک آلہ اور ارسال کریں۔
حکیم رسول شاہ بھون (جہلم) آپ سے حال ہی میں جو آلہ منگوایا اُس نے کئی جانوں کو بچایا۔
حکیم تاراچند زبدۃ الحکماء گجرات۔ آپ سے دو عدد آلہ منگوائے تھے۔ بچوں سے بوڑھوں تک کو نہائت مفید ہے۔
لالہ رلا رام اکسٹرا اسسٹنٹ گوجرانوالہ۔ ایک وستی جنتر اور بھیجیں۔ واقعی مفید چیز ہے۔

مکمل سامان۔ اعلیٰ قسم۔ قیمت پانچ روپے۔ محصول ۴؍

پتہ۔ مہتہ سیتا رام دت وید کویرنجن آدتیہ اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

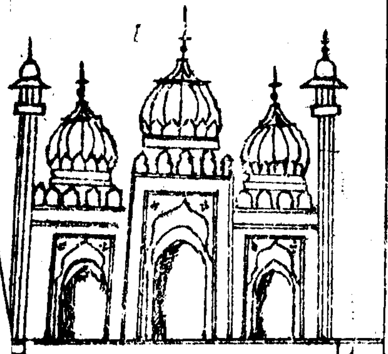

بدر
BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

پیشگی ۶ عہ
من قرآن شریف

بنوش ہر جرعہ وصافش جام نورالدین | Reg. No. L. CCLXXXVIII | اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل
چارہ روپے پیشگی | من قرآن مجید

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۲ء مطابق ۱۰ اسوج

نمبر ۱۳ | جلد ۱۲

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیان در آ | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | کہ ہست محی موتی کلام نورالدین

دس شرائط بیعت

اول ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
بیکرم دوری از ان عالیجناب
تیرہ با کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

غزل

بتا تو ہی تیرا ملنا ہمیں اے یار کیونکر ہو
دلِ بیتاب کو تسکیں بجز دیدار کیونکر ہو

ترے ملنے کی خاطر گرد کعبہ کے پھرا برسوں
بہت سوچا کیا [illegible] دیدار کیونکر ہو

فلک پر جائے عیسیٰ اور زمیں میں دفن ہو احمد
کہ عیسیٰ سے بڑھکر احمد مختار کیونکر ہو

تمہاری عقل کیوں ماری گئی ہے مولوی صاحب
بھلا اس مہدیٔ موعود کا انکار کیونکر ہو

خدا کو حاضر و ناظر سمجھکر دل میں سوچو تو
صداقت گر نہ ہو یہ کرمئی بازار کیونکر ہو

دلائل سے ہوئے جب یہ بھی عاجز تو یوں بولے
بہت مشکل ہے حل یہ عقدۂ دشوار کیونکر ہو

محمد یوسف فورتھ ہائی کلاس ہائی سکول قادیان حال وارد مظفر نگر

حضرت مرزا صاحب تشریعی نبی نہ تھے

مولوی سرور شاہ صاحب اول مدرس عربی مدرسہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خداوند کریم کے فضل و کرم اور توفیق سے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں اور تحریروں کو غور و فکر سے پڑھا ہے۔ اور سالہا حضور کی خدمت میں حضر و سفر میں رہ کر آپ کی تقریریں سنی ہیں۔ جو کچھ پڑھا یا سنا ہے تو یہی کہ نبوت تشریعی ختم ہو چکی ہے اور آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شارع نبی نہ آئیگا اور نہ کبھی آپ کی شریعت [illegible] منسوخ یا مبدل ہوگا۔ اور نہ اس میں کوئی بات [illegible] زیادہ ہو سکتی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے بھی یہی سنتا رہا ہوں۔ اور اس جماعت کے اہل علم سے جب سنا ہے یہی سنا ہے اور یہی میرا اعتقاد ہے۔ ✗ سرور شاہ

کبیر کی دعا

اللہ تعالیٰ خواجہ کمال الدین صاحب کو اس [illegible] انگلستان میں کامیاب فرماوے اور [illegible] کو اپنی رضا کا موجب ٹھہراوے اور [illegible] واپس لاوے اور ان کے پسماندگان کو بھی حفظ و امان میں [illegible]

رکھے۔ جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ مل کر دعا کریں کہ ہمارے بادشاہ انگلینڈ کی ایج (عمر) کو اللہ تعالیٰ لمبی کرے اور قیامت تک یہی سلطنت قائم رہے کہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نازل ہوئے۔ آمین!

خاکسار

کبیر الدین احمد سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ محلہ بشیرت گنج [illegible]

پارہ عم

بڑی تقطیع اور موٹے کاغذ پر۔ جلی۔ خوشخط۔ بمعہ ترجمہ اردو۔ بالخصوص بچوں کے پڑھنے کے واسطے بہت موزون۔ قیمت ۳ فی نسخہ۔

ملنے کا پتہ۔ محمد یامین۔ تاجر کتب۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

قدامت روح و مادہ اور تناسخ

جب میں پہلی دفعہ لاہور میں ملازم ہو کر آیا۔ تو مجھے ایک صوفی منش آدمی ملے۔ اس بات کو معلوم کر کے کہ میں حضرت مرزا صاحب کا غلام ہوں۔ فرمانے لگے تمہیں غیر مذاہب کے ساتھ مناظرہ کرنا اور اسلام کو ان کے حملوں سے بچانا خوب آجائیگا۔ میں نے عرض کی کہ کس طرح یہ بات آپ کو معلوم ہوئی۔ فرمانے لگے۔ تمہارے مرشد کی توجہ چونکہ اس طرف ہے۔ اس کا اثر مریدوں پر پڑنا ضروری ہے تمہیں بھی اس توجہ سے امداد ملے گی۔ ان کی یہ بات بالکل ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ ایک معمولی سا احمدی ہو تو اس کے بالمقابل بڑے بڑے مذہبی لیڈر پادری اور مہاشہ نہیں ٹھہر سکتا۔ ہر ایک احمدی نے اس زمانہ میں اسلام کی حمایت میں کچھ نہ کچھ حصہ لیا ہے۔ مگر بعض دوست ہیں کہ وہ اس مجاہدہ میں نمایاں ترقی کرنے والے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہمارے دوست منشی [illegible] صاحب ہیں۔ جنہوں نے کئی ایک مضامین اور رسالے احمدیت کی تائید میں لکھے ہیں۔ حال میں ان کا ایک رسالہ قدامت روح و مادہ اور تناسخ پر شائع ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے آریہ بھائی اگر اس رسالہ کو پڑھیں۔ اور بے تعصب ہو کر پڑھیں۔ تو ضرور فائدہ اٹھائیں۔ قدامت اور تناسخ کے قائل اصحاب جو دلائل دیا کرتے ہیں۔ ان کا بھی اس میں ذکر اور [illegible] جواب ہے۔ قیمت ۵ فی نسخہ۔ مولف سے شملہ کے پتہ پر [illegible] ہے۔ دفتر سینیٹری کمشنر آف گورنمنٹ انڈیا +

نصرت یزدانی

اخبار میں جو کسی گمنام مولوی صاحب نے

ایک کتاب فیصلہ آسمانی لکھی ہے۔ اس کا جواب ہمارے ایک نوجوان طالب علم ملک عبد الرحمن آف گورالی نے جو آج کل کلکتہ میں ڈاکٹری پڑھتے ہیں۔ لکھا ہے اور خوب لکھا ہے۔ قابل دید ہے۔ [illegible] آنہ کے ٹکٹ پر میاں محمد امین فضل کریم شوز مرچنٹ [illegible] بازار کلکتہ سے مل سکتا ہے۔

ضمیمہ درس

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف صفحات ۳۴۳ لغایت ۳۵۰ آٹھ صفحے شائع کئے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ اخبار کے مضامین کی کثرت اور زیادتی اوراق کے سبب ضمیمہ شائع ہونا نہیں رہا۔ اس دفعہ اخبار کے صفحات میں کچھ کمی کر کے ضمیمہ کے صفحات بڑھائے گئے ہیں۔

چین میں تباہی خیز سیلاب

حال میں چین کے بعض مقامات میں آندھی پانی کے سخت طوفان سے جو سیلاب آیا ہے۔ اس سے اب تک تین ہزار جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ دریائے [illegible] میں زور کا سیلاب آگیا۔ اور شہر [illegible] تباہ ہو گیا۔ کونیو میں [illegible] اشخاص غرق ہو گئے۔ [illegible] کے علاقہ میں کئی قصبے [illegible] ہو گئے ہیں۔ [illegible] مصیبت کا [illegible]

سودیشی کی حمایت میں گورنر بنگال

بابو سریندر ناتھ بنرجی کے نام گورنر صاحب بنگال کی ایک چٹھی اس مضمون کی آئی ہے کہ گورنر صاحب کو خوشی ہے کہ سودیشی میلہ جو کلکتہ میں [illegible] وہ حسب دلخواہ کامیاب رہے۔ ایک دن ہم بھی ہندوستانی صنائع کا ذخیرہ جو میلہ میں ہوگا۔ ملاحظہ کرنے آئینگے۔ دوسرے حکام کو بھی سودیشی کی تحریک کی اسی طرح حمایت کرنی چاہیئے۔

ریگستان کو سمندر میں منتقل کرنے کی تجویز

فرانس کے ایک سائنس دان [illegible] نامی نے یہ تجویز دنیا کے سامنے پیش کی ہے کہ افریقہ میں جو وسیع ریگستان صحرا نامی ہے اُسے سمندر کی شکل میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ یہ صحرا سطح سمندر

سے نجاشی میں واقع ہے۔ افریقہ کا شمالی ساحل بلند ہے۔ اس پر ہوکر ... میل لمبی ایک نہر سمندر سے نکالی جائے۔ تو صحرا میں اسقدر بڑا سمندر بن سکتا ہے۔ جو بحر روم سے رقبہ میں نصف ہوگا۔ اس سمندر پر جنگی جہازوں کا ایک بیڑہ رہ سکتا ہے۔ اور شمالی افریقہ کا موسم اور آب و ہوا بدل کر گرم اور خشک کی جگہ سرد اور خوشگوار ہو سکتی ہے۔ اور تمام شمالی افریقہ کی خوشحالی میں مدد مل سکتی ہے۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ اہل بیت مسیح موعود میں خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ یکم اکتوبر کو مصر کے جہاز پر سوار ہوں گے۔ خدا حافظ ہو۔ صاحبزادگان عبدالحی و عبدالسلام شیخ تیمور کے ہمراہ بخیریت قادیان پہنچے فالحمد للہ۔ احباب شملہ کی تحریک پر حضرت نے حکم دیا ہے کہ مولوی صدر الدین صاحب اور یہ عاجز لیکچر دینے کے واسطے وہاں جائیں تیسرے ایک صاحب اور بھی ہوں گے۔ ۵ و ۶ اکتوبر کو وہاں لیکچر ہونگے۔ میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے وکیل لاہور کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ حضرت نے ...

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ

ذمہ واری بہت مشکل کام ہے

فرمایا۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ میں یہ تلوار دینی چاہتا ہوں۔ کوئی تم میں سے ہے۔ جو اس کو لے۔ سب کھڑے ہوگئے اور ہر ایک کہنے لگ گیا کہ مجھے دیجئے۔ مجھے دیجئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بحقہا یعنی اس کا کچھ حق بھی ہے۔ وہ بھی ساتھ ہی لینا ہوگا۔ اس بات کو سن کر سب صحابہ نے نیچے سر کر لیا۔ اور کوئی نہ بولا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک صحابی اٹھا۔ اور اس نے کہا بحقہا یا رسول اللہ یعنی اس کو بمعہ اس کے حق کے لیتا ہوں چنانچہ آپ نے اس کے حوالہ تلوار کر دی۔ پھر اُن کو بھاری بھاری کام کرنے پڑے۔ بات یہ ہے کہ جب ذمہ واری کا کام آپڑتا ہے تو مشکل پڑ جاتی ہے "

عدم جواز بت سازی و بت فروشی کی حکمت

فرمایا۔ بت سازی بت فروشی کی جو مسلمانوں کو ممانعت کی گئی ہے اس میں بھاری حکمت یہ ہے کہ تا یہ کام دوسری قومیں کریں۔ اور وہ بھی فائدہ اُٹھائیں۔ اسلام بخیل نہیں ہے کہ سارے کام خود ہی سنبھال لیوے۔ دُنیا میں بعض کاموں کو اُس نے اسلام کے واسطے خاص کیا ہے اور بعض دوسروں کے واسطے خاص کئے ہیں۔ بعض مشترک ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ اس سے تو جواز ثابت ہوگیا جبکہ دیگر مذاہب کو اجازت دی گئی۔ نہیں جواز نہیں۔ بلکہ یہ ایک طرح کی تقسیم کی گئی ہے۔ اور منشاء الٰہی اسی طرح ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ جبکہ دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کو اللہ تعالیٰ نے قائم رکھا ہے۔ تو ایک طرح کا منشاء ہی ہے۔ دراصل اسلام رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ہے۔ سب جہان کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔ آنحضرت صلعم نے چند کسب اپنی قوم کے واسطے تجویز کئے باقی اوروں کے لئے رکھے۔ ناچنا گانا آجکل کے یورپینوں کے واسطے چھوڑا ہے۔ تصویر بنانا بھی دوسرے مذاہب کے واسطے ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ گدھے کو گھوڑی پر اور گھوڑے کو گدھی پر نہ ڈالے۔ حالانکہ آپ خود خچر پر سوار ہوتے تھے تو پھر منع کیوں کیا اس واسطے کہ تم یہ کام نہ کرو۔ اور لوگ کریں۔ اسی طرح بُت بنانے اور تصاویر بنانے سے منع کیا۔ اسی طرح ثمن الکلب یعنی کُتے کا مول لینے سے منع کیا ہے اس واسطے کہ تم سارے جہان کے کسبوں کو کیوں چھینتے ہو۔ اُن کو بھی بعض کام خاص طور پر کرنے دو۔ یورپین لوگوں کا یہ منشاء ہے۔ کہ دُنیا کے سارے کام ہمارے ہی قبضہ میں آجاویں۔ یہ بخل ہے۔ غرضکہ جتنے ذلیل پیشے ہیں۔ اُن سے اسلام والوں کو منع کیا ہے۔ مسلمان گھوڑے رکھیں۔ گائے رکھیں۔ سور کیوں رکھیں۔ چوہڑے کا کسب شرفاء کا پیشہ نہیں ہے۔ - - - - -

- - - - - - میں نے صحابہ میں بہت غور کیا ہے۔ وہ کسی جولاہے کو حقارت سے نہیں دیکھتے تھے۔ بعض قصور ان لوگوں (جولاہوں) سے سرزد ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یہ لوگ ذلیل ہوگئے ہیں۔

تعلیم دلانے کے بارہ میں وسیع حوصلہ

فرمایا۔ ایک دفعہ میرے والد صاحب مکتب میں آنکلے۔ میں تختی کو ہوا میں ہلا ہلا کر سوکھا رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ میں نے کہا کہ تختی کو سوکھا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بازو کو کیوں گندہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اس کے ساتھ تختی کو صاف کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ تختی کو تو صاف کیا۔ مگر جسم کو گندہ کیا۔ پھر میں نے وہ گھڑا بھی جو کلے پانی سے بھرا ہوا تھا۔ دکھایا کہ یہاں پر تختی دھوئی تھی۔ تو فرمایا۔ کہ آؤ۔ ہم اس کام کو پسند نہیں کرتے مجھے ہمراہ لے گئے۔ ایک دوکان سے سیالکوٹی کاغذ بہت سے خریدے اور ایک شخص غلام حسن کو دیکر کہا کہ ان کو وصلیاں بنادو۔ اور مجھے وہاں بٹھلا گئے۔ میں اُن کے گرد ہوگیا۔ اور زور دیا کہ ابھی بنادو۔ اُنہوں نے ایک کاغذ کے چار چار ٹکڑے کرکے دو دو ٹکڑے جوڑ کر وصلیاں بنادیں اور گھونٹ کر خوب صاف کردیں۔ کسی قدر جو تیار ہوگئیں۔ اُن کو لیکر میں گھر چلا آیا۔ اور لکھنے لگ گیا۔ کسی پر الف لکھا۔ کسی پر ب لکھی۔ کسی پر کچھ کسی پر کچھ غرضکہ جھٹ پٹ وہ تمام وصلیاں لکھ کر ختم کردیں۔ میرے والد صاحب باہر سے آئے تو بھائی صاحب نے والد صاحب کو کہا۔ کہ آج آپ نے نور الدین کو کیا بتایا ہے۔ کہ یہ کاغذ ضائع کر رہا ہے۔ دیکھو کتنے کاغذ اس نے تھوڑی دیر میں خراب کر دیئے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کیا حرج ہے۔ تم اس کے نام کا بہی کھاتہ جُدا کردو۔ اور وہاں سے خرچ کرتے رہو۔ جب بڑا ہوگا تو اپنا قرضہ خود اُتار دیگا "

——— فرمایا۔ میں ایک دفعہ گلستان پڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ گلستان تو بہت بدخط ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ چھوڑ دو۔ میں کئی دن فارغ رہا۔ اُنہوں نے کشمیر سے نہائت خوشخط گلستان منگوائی اور میرے حوالہ کی۔ ایک دفعہ میں نے اُس پر بے احتیاطی سے جو دوات رکھی۔ اور وہ ہوا سے اُلٹ گئی۔ تو سیاہی اُس پر پھیل گئی۔ میں نے کہا کہ میاں صاحب اس پر تو سیاہی گر گئی۔ اُنہوں نے نہائت عالی حوصلگی سے فرمایا کہ کیا حرج ہے اور لے دینگے "

قناعت اور غنا

فرمایا۔ کہ نواب بہاولپور ہمیں ساٹھ ہزار ایکڑ زمین دیتا تھا۔ ہم نے انکار کیا اور کہا۔ کہ اس قدر زمین سے کیا ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ اس سے امیر کبیر ہوجاوگے۔ میں نے کہا کہ اب تو آپ ہمارے پاس چل کر آتے ہیں۔ کیا پھر بھی آئینگے اُنہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ پھر فائدہ ہی کیا ہے؟

پھر فرمایا کہ میں نے اپنی اولاد کے واسطے کبھی فکر نہیں کیا۔ نہ زمین کا نہ کسی اور بات کا۔ اگر ہم زمین لینا چاہتے۔ تو بے شمار زمین جمع کر لیتے۔ اللہ نے میرے دادا سے بڑھ کر اولاد اور رزق میرے باپ کو دیا۔ پھر مجھ کو مال کتابیں علم۔ شہرت وغیرہ سب کچھ باپ سے زیادہ دیا "

مہدی بہت ہیں

فرمایا۔ مہدی بہت ہوئے ہیں۔ محدثین ...

رنگون کے مولوی فاضل حکیم احمد کلام صاحب کو اُنکے ایک مباحثہ میں کسی مولوی نے کہا کہ مرزا صاحب صرف دو نو جانتے تھے ...

عبد اللہ بھی ایک مہدی گذرے ہیں۔ امام حسن کی اولاد سے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی مہدی ہے۔ جس محمد نے قسطنطنیہ فتح کیا تھا۔ وہ بھی مہدی ہے۔ سید عبد القادر جیلانی بھی مہدی ہیں۔ یہ بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت عباس کی اولاد سے مہدی ہوگا یہ حجج الکرامہ میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ۔ سب خلفائے راشدین مہدی ہی ہیں۔

لوگ کہتے ہیں۔ کیا مسیح مہدی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کیا مہدی کوئی کبوتر ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک تو حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور امام حسنؓ امام حسینؓ جعفرؓ ابن محمد شہید مہدی تھے۔ سید عبد القادر جیلانی حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ حضرت مجدد الف ثانی حضرت شہاب الدین سہروردی حضرت زکریا ملتانی سب مہدی تھے۔ امرتسر میں ایک شخص کے ہاں ایک قسم کی گولی بکتی تھی اس پر مسیح صادق لکھا تھا۔ حضرت صاحب نے کونسا اندھیر کیا۔ کہ مہدی ہونے کا دعوٰی کردیا۔ لوگ اپنے دشمن کو سور۔ گدھا۔ اُلو۔ کتا وغیرہ کہہ دیتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ بد دعاؤں میں تو یہ لفظ استعمال کرلئے۔ کبھی کسی اپنے بھائی کے واسطے یہ بھی دعا کی۔ کہ تم مہدی یا مسیح ہو جاؤ۔ عمر یا ابوبکر ہو جاؤ۔ اس کے یہ معنے ... کہ وہ عمر ہی ہو۔ جیسا کہ تم بُروں کو کتا اور گدھا وغیرہ کہتے ہو۔ ایسا ہی نیکوں کو بھی کہہ دیا کرو۔ کہ فلاں ایسا ہے۔ جیسا امام اعظم ہے۔ فلاں ایسا زاہد ہے۔ جیسے فلاں زاہد ہے۔ لوگوں نے مہدی کے لفظ کو خوفناک بنا دیا ہے۔ ہمارے بھیرے کے پاس ایک گاؤں ہجکہ ہے۔ وہاں ایک حیدر نام ملنگ فقیر رہتا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ امام مہدی کی کیا علامت ہوگی۔ اُس نے کہا کہ حضرت مہدی کی علامت صاف ہے۔ ہم سوا لاکھ فقیر متھروں والے آگے آگے ہوں گے اور دھمال پاتے جائیں گے۔ (یعنے ڈھول بجا کر ناچتے ہوں گے۔ راقم) پیچھے امام مہدی ہوں گے میں نے کہا کہ مولوی لوگ ساتھ نہ ہوں گے۔ اُس نے کہا کہ اگر اُنہوں نے بھی ساتھ ہی ہونا ہے۔ اور نماز ہی پڑھانی ہیں۔ تو ہم نے ایسے امام مہدی کو کرنا ہی کیا ہے وہاں تو سوا لاکھ متھر (بھنگ گھوٹنے والا ڈنڈا۔ راقم) چلنے چاہئیں پھر ہم کو لوگ خطوں میں لکھتے ہیں۔ مسیح الزمان۔ ہمارے آقا کو تو مسیح الزمان مانتے نہیں۔ اور ہمیں مسیح الزمان سمجھتے ہیں۔ (محمد عبد اللہ بوتالوی)

گئو ماتا اس نام کا ایک رسالہ حامی البقر زیر ادارت حکیم اللہ یار خاں جوگی دکنی بقیمت دو روپے سالانہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ جس کا ایک نمبر ہمارے پاس برائے ریویو آیا ہے۔ اس رسالہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اہل اسلام کی معتبر کتابوں میں گائے کا گوشت منع ہے کوئی حوالہ نہیں دیا گیا جس پر غور کیا جاسکے۔ جوگی صاحب کا منشاء یہ ہے کہ مسلمان گائے کو ذبح نہ کریں۔ فی زمانہ گائے بیل کی قیمت ایسی گراں ہے کہ سوائے گوروں کی بارکوں کے اوروں کے واسطے تو اس کا استعمال خود مشکل ہے لیکن مسلمانوں کے واسطے تو اذبحوا بقرۃ کا صریح حکم ایسا ہے جو اور کسی جانور کے واسطے نہیں ہے اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ کیونکہ اسلام ہر ایک شرک اور باطل پرستی کو جڑ سے اُکھاڑتا ہے۔ چونکہ قدیمی مصری اور مجوسی اور اُن کے شاگرد اہل ہند سب گائے کو خدا سمجھتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ اسے ذبح کرکے انہیں دکھا دیا جائے۔ کہ یہ خدا نہیں۔ ہاں ہندوؤں کو صلح کی ایک تجویز حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کی تھی کہ ہندو صاحبان ہمارے انبیاء کی صداقت کا اقرار کریں۔ ان کے حق میں بدی بولنا چھوڑ دیں۔ ہم ان کے بزرگوں کی صداقت کے قائل ہوتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی گائے کے گوشت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ایک عمدہ تجویز تھی۔ جس سے سارے ہند میں امن قائم ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہندو بھائیوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ بلکہ اس تجویز کے پیش کرنے میں ہم ایک گونہ نقصان ہی میں رہے۔ کیونکہ ہمارے خواجہ کمال الدین صاحب نے اُس وقت اپنے نفس کے لئے گائے کے گوشت کو کبھی نہ کھانے کا پیشگی عہد کرلیا۔ اور اب تک وہ اس عہد پر قائم ہیں۔ لیکن بالمقابل آج تک ایک ہندو بھی ایسا نہ نکلا جو اس کے عوض ہمارے مطالبہ کو پورا کرتا۔ غرض گائے کے گوشت کو اگر چھوڑا بھی جاسکتا ہے۔ تو قیام توحید کے بعد اس سے قبل نہیں۔ اور جوگی صاحب کا یہ کہنا کہ اولیاء اللہ گائے کے گوشت کو منع کرتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے ہم نے تو بعض صوفیاء سے یہ سُنا ہے۔ کہ صفائی قلب کے واسطے گائے کا گوشت مفید ہے۔ کم بولنا۔ کم کھانا۔ اور گائے کا گوشت حسب ضرورت استعمال کرنا باطنی بصارت کو روشن کرتا ہے۔ یہ بعض بزرگوں کا تجربہ ہے۔ کوئی چاہے آزما کر دیکھ لے۔ خدا کی حلال کردہ چیز کو حرام نہیں کیا جا سکتا۔ باقی رہی گایوں کی کثرت وقلت۔ سو وہ ذبح کرنے نہ کرنے پر موقوف نہیں۔ اُس کے اسباب جدا ہیں۔ ہم پسند کرتے ہیں کہ ایسی رکھیں بنائی جائیں۔ جہاں گائے بیل اور دیگر مویشی بکثرت پرورش پاسکیں۔ اور ان سے جو فوائد بنی آدم کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ بافراط مہیا ہوں۔

آسام میں مرتدین پیسہ اخبار میں ایک مضمون بڑے زور شور سے چھپا تھا۔ کہ منی پور آسام کے چند احمدی مرتد ہوگئے۔ اس پر شیخ غلام نبی صاحب کلکتے نے تحقیقات کی۔ جس پر منی پور سے جو خط جناب مولوی غلام امام صاحب نے آیا ہے۔ اس کا اقتباس اطلاع عام کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"اور غفور اور عیدن اور فریدن اور ان کے چار لڑکے ہمارے پاس آکر منافقانہ قسمیں کھا کر احمدیوں میں نام لکھا دیا تھا۔ اور کبھی کبھی چندہ بھی دیتے تھے مگر ۱۹۱۲ء کی جنوری سے ایک کوڑی چندہ نہیں دیا اور اپنے دیس میں مخالفوں سے مل کر ایک مسجد کی بنا ڈالی اور احمدیوں سے چندہ طلب کرنا شروع کیا اور چند احمدیوں نے بطور ظن مومنین کے دے بھی دیا تھا مگر انہوں نے کہنا شروع کیا کہ چار پانچ لاکھ احمدی ہیں۔ سب چندہ کا ٹیکو نہیں دیتے ہیں اور اُدھر آس محمد کو فکر پڑگئی کہ فریدن مرگیا ہے اب ان کو ملا لو۔ اور یہ خود ہم سے منافقانہ ملے تھے۔ فوراً ہم سے جدا ہوگئے اور اب اُن کا حال یہ ہے کہ یہ سب سود خوار اور راشی۔ کاذب۔ فاسق ہیں اور شرائط بیعت کے قریب نہیں جاتے تھے اور علم ہندی میں کالکا گنگا جانتے ہیں۔ اور فرض واجب سنت کہتے کس کو ہیں اور وضو کونسی بیماری کی دوا ہے اور دو تو بوڑھے طوطے ہیں اور چار اُن کے بچے ہیں اور دونوں فریق سود خور ہیں اور مذہب تو دور رہا۔ فقط تکبیر نماز کے حرف تک نہیں جانتے اور پیسہ اخبار کے اڈیٹر کا تو کام ہے۔ مخلوق کی نے چاٹتا پھرتا ہے۔ تحقیقات سے کچھ غرض نہیں ہے فقط راقم احقر غلام امام احمدی عزیز الواعظین از مقام منی پور امپھال ملازم سرکار ریاست منی پور۔ ۲۲ اگست ۱۹۱۲ء

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - مصدقہ حضرت امیر المومنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتی ہے - بہی اور مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر بدر سے بھی [illegible] قیمت تولہ ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے - اس دوکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل حمام - سماوار - ہر قسم کے جگ سوپ یعنے یخنی نکالنے کا برتن - گچھ یعنے کل برتنوں کا سٹ کلفی ہر قسم - لوٹا - تھالیاں - سرپوش - پتنوس - چلمچی کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل - ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جا سکتے ہیں - جس صاحب کو برتن خریدنا منظور ہو - بہ ادائیگی قیمت خرید فرما سکتا ہے - اور دھارے سے معاف فرماویں - اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ دینے پر بھی تیار ہو سکتا ہے - اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی - پی بھیجا جاتا ہے - محمد ابراہیم محمد اسمعیل مسگر بردوکان میاں قطب الدین خان صاحب مرحوم مسگر امرتسر

خوشنمائی نماز

یہ خوشنما جائے نمازیں جن پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے نقشے رنگ برنگ کے خوشنما اور صحیح سوتی ریشم سے کاڑھے گئے ہیں - جن کی تعریف اڈیٹر صاحب بدر کی لکھی ہوئی ناظرین اخبار میں پڑھ چکے ہیں - ایسی جائے نمازیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں - یہ پائیدار سوا گز لمبی - پون گز چوڑی جن پر باخدا مسلمان صاحب بافراغت فراخی اور سہولیت سے نماز پڑھ سکتے ہیں - حقیقت میں ان کی پائیداری اور خوشنمائی میں ولایت والوں نے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ہے جو آٹھ دس برس تک بخوبی اس پاک چیز سے کام لے سکتے ہیں ہمارے یہاں ان کی خوب مانگ آ رہی ہے اور مسلمان صاحبان نے انہیں پسند کیا ہے - ان خوبیوں پر قیمت فقط ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے جو کہ بالکل مفت کے برابر ہے بہت جلد آرڈر دیجئے تاکہ آئندہ آپ کو مایوسی کا جواب نہ ملے محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا - تین عدد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف
المشتہر امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا انتیس[29] سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کراکے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں - اس میں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے کہ اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے - اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ ۱۴/ محصول چھ آنہ (۶/) دو شیشی تک آٹھ آنہ (۸/) قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸/) محصول ڈاک پانچ آنہ (۵/) دو شیشی تک (۶/)

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے - قیمت فی ڈبیہ ۴/ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک پانچ آنہ (۵/) اور بارہ ڈبیہ تک چھ آنہ (۶/)
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار خواندہ چست جوان خدمتگاروں کی مثال کو ترجیح دیجائیگی - مشاہرہ فی کس عہ خشک آئندہ عہ تک ترقی کی امید - اگر محرری کے قابل ہوئے تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں اور اس طرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہے
(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو مشاہرہ ۵ سے ۱۰ تک - احمدی کو ترجیح دیجائیگی -
(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی - اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو - تو بھی مضائقہ نہیں - باقی شرائط بذریعہ خط و کتابت طے ہونگی - درخواست معہ اسناد لیاقت و کارگذاری بہت جلد آنی چاہئیں -
الراقم خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ -

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں
قیمت دس روپے ہے [illegible] قادیان سے مل سکتی ہے -

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرہ اور میرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے - آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی نزول آب امراض چشم کے لئے بسیار مفید ہے - قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عا/ قسم دوم عہ - قسم سوم عہ - اصلی میرا جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے - فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت [illegible] فی تولہ کر دی ہے - بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال میرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم موسم میں جس کی آنکھیں ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے -

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے
مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ - مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و بیوست و وجع مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت قسم اول ۲/ تولہ - قسم دوم آٹھ آنہ تولہ ہے -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں - مشہدی اور پشاوری - بادامی سیاہ - اور سفید - ماشی ریشمی اور سوتی طرے صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -
المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کمزوری ۔ سستی ۔ کمی باہ ۔ احتلام ۔ جریان ۔ رقت ۔ ضعف دل ۔ خفقان ۔ ضعف دماغ ۔ درد سر

درد کمر ۔ ضعف اعصاب ۔ دوار ۔ نسیان

طاقت کا عجیب وغریب نسخہ اور ملک عرب کا ایک سربستہ راز

قیمت ایک روپیہ ۵۰ گولی ۔ نزلہ ۔ زکام ۔ قیمت ایک روپیہ ۵۰ گولی

مفت ایک سو روپیہ فقط ایک روپیہ میں کون نہیں خرید سکتا

اکسیر البدن

صاحبان! آجکل عام کمزوری کی جو شکائت ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ خصوصاً اہل علم اور اہل قلم لوگوں میں تو بہت ہی ہوں گے جو کسی نہ کسی رنگ میں دکھی نہ ہوں۔ اس کے اسباب عموماً کثرت فواحش۔ کثرت مسکرات۔ خلاف قدرت وفطرت عمل۔ کثرت مطالعہ ہیں۔ میرے پاس ملک عرب کا ایک عجیب وغریب نسخہ ہے۔ جس کو میں آپ ہی ترکیب دیکر تیار کرتا ہوں۔ اور گولیوں کی صورت میں اس کو اُن لوگوں کے لئے پیش کرتا ہوں۔ جو کسی قسم کی جسمانی کمزوری کے شاکی ہوں ان گولیوں کا استعمال تمام خفتہ قوتوں کو بیدار کرتا ہے۔ اور اعضائے رئیسہ خصوصاً قوائے تناسلہ اور نظام عصبی پر خاص اثر ڈالتا ہے۔ اختلاج قلب۔ دوران سر اور عام کمزوری کو دور کرکے بدن میں چستی وپھرتی۔ دل ودماغ میں امنگ اور ترنگ اور نشاط پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں وکیل ہوں یا ماسٹر۔ طالب علم ہوں یا محرر۔ غرضکہ کوئی ہوں۔ وہ اگر ان گولیوں کو استعمال کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے تھکان وغیرہ کی شکائت نہ ہوگی یہ گولیاں تلافی مافات کرتی ہیں۔ جو لوگ یہاں میرے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں انتھک محنت سے کام کیا کرتا ہوں میرے استعمال میں یہ گولیاں رہتی ہیں۔ اور دوسرے معزز احباب نے بھی ان کو آزما کر مفید اور موثر پایا ہے۔ پس اب میں فائدہ عام کے لئے ان کو مشتہر کرتا ہوں۔ پہلے پچاس گولیاں **ایک سو روپیہ** پر دی جاتی رہی ہیں۔ اور اب صرف برلئے نام **ایک روپیہ** کی ۵۰ گولیاں اخیر اکتوبر ۱۹۱۲ء تک **بدر ایجنسی** سے مل سکتی ہیں تاکہ ان کا استعمال عام ہو جاوے۔ بعد میں اصلی قیمت پر فروخت ہونگی جن لوگوں نے ان کا استعمال کیا ہے ان کے سرٹیفکٹ درج کئے جاتے ہیں:۔

اول جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر قادیان۔ جن کی تصدیق اخبار بدر میں موجود ہے۔

(۲) جناب حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ میں نے سید عبدالحی عرب صاحب کی دوائی موسومہ اکسیر البدن بہت دفعہ استعمال کی ہے۔ میں بطور شہادت کہتا ہوں کہ میں نے اس میں یہ خاص اور نہائت عجیب فائدہ دیکھا ہے کہ اس کے کھانے سے موجودہ تھکان رفع ہو جاتا ہے۔ اور کھانے کے بعد زیادہ کام کرنے سے تھکان بالکل محسوس نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے وجود میں اس کا یہ فائدہ یقینی طور پر بار بار تجربہ کیا ہے۔
۳۰ جنوری ۱۹۱۲ء

(۳) مولوی فاضل عبدالحی صاحب کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن بہت مفید ہیں۔ تھکان۔ زکام نزلہ رفع ہوتا ہے اور طاقت ہضم میں بہت فائدہ مند ہیں۔ حکیم عبدالرحمن کاغانی موجد گشتہ جریان

(۴) میرے لئے سید عبدالحی عرب کی حبوب اکسیر البدن مفید ثابت ہوئیں۔
سید محمود عالم قادیان

(۵) حکیم نظام جان ہزاروی حال تاجر نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح قادیان میں نے سید عبدالحی عرب کی تیار کردہ اکسیر البدن کئی روز استعمال کیں از حد مفید پائی ہیں اس کی تعریف کوئی ایسی نہ سمجھی جاوے کہ عام لوگ چرب زبان کی چھوٹی بات کو بڑی بات دیکھ مانتے ہیں اکسیر البدن مقوی معدہ اور اعضائے رئیسہ اور مقوی باہ ہے اور نہائت ہی مجرب ہے۔

(٦) حکیم غلام محی الدین صاحب تیلیشی سند یافتہ از حضرت خلیفۃ المسیح۔ مکرمی سید صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱٦ گولی ڈبیہ اکسیر البدن جو میں نے آپ سے خریدیں ان کو استعمال کیا۔ آپ کی دوائی مفید ثابت ہوئی۔ درحقیقت یہ گولیاں اکسیر الامراض ہیں مجھے امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ کیونکہ مجھے کئی امراض نے گھیر رکھا تھا ان گولیوں میں یہ ایک بات بہت ہی قابل تعریف ہے کہ بدن میں پھرتی ہمت اور چستی اور چالاکی پیدا کرتی ہیں جزو بدن ہونے میں سرعت اور امنگ پیدا ہوتی ہے۔ اور خستہ جسم کے لیے روح حیات ہے۔

(۷) سید عبدالحی عرب صاحب مولوی فاضل کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن تھکان اور قوت باہ کے لئے واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ محمد شاہ

المشتہر سید عبدالحی عرب مولوی فاضل

بہت سے احباب نے تصدیق کی ہے مگر اس میں بطور سندات چند احباب کی ذکر کی گئی ہیں تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا سکیں

یہ گولیاں بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کریں

بدرِ منور

مومن کو خوف نہیں!

فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ

فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ پڑھکر فرمایا:۔ کہ قرآن مجید مجھے ایسا نسخہ ملا ہے کہ ہمیں کبھی خوف اور حزن نہیں ہوتا۔ خواہ کیسی ہی بڑی بات کیوں نہ ہو۔ آجکل ہمارے فرزندان عبدالحی اور عبدالسلام کشمیر کی سیر کو تشریف لیگئے ہوئے ہیں۔ اور ہماری بی بی کو ان کا بہت فکر لگا ہوا ہے چنانچہ کل تار کے جواب جلد نہ آنے سے ان کو بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ کوئی خوف وحزن کی بات نہیں اللہ تعالیٰ انکا محافظ ہے۔ وہ خود ہی ان کو یہاں لے آئیگا۔

پھر آپ نے فرمایا:۔ کہ ایک لڑکا علیگڈھ کالج میں ہمارے خرچ سے پڑھتا تھا۔ اور وہ ہندو سے مسلمان ہوا تھا ہمنے اس کے پڑھانے پر ہزاروں روپیہ خرچ کئے اور جب وہ پڑھ چکا تو اس نے ہمیں ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں۔ اور اپنی ناپاکی کو اتارنے کیلئے گنگا جی جاتا ہوں۔ جسوقت میرے پاس یہ خط پہونچا اُس وقت میرا ایک دوست میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ میں نے اس لڑکے کی پڑھائی پر ہزاروں روپیہ خرچ کئے ہیں اس واسطے اس نے خیال کیا کہ یہ خط پڑھکر چیخ اُٹھیگا۔ مگر ہمنے اسوقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ہمیں ایک چھوٹا سا اور بڑا لطیف مضمون سمجھاوے چنانچہ میں نے خط کے جواب میں کارڈ پر ایک آیت لکھدی جسکا مطلب یہ تھا کہ اگر ایک آدمی تمہارے دین سے مرتد ہو جاوے تو خداوند کریم اپنے کرم سے ایک قوم دیتا ہے اور ہم کو اس تمہارے خط سے نہایت ہی خوشی ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ایک جماعت عطا فرمائی۔

عمل کرو

ایک شخص کے خط کے جواب میں فرمایا:۔ کوئی شریر نہ ہمارا ہے اور نہ ہم اس کے۔ احمدی کہلانے سے کوئی احمدی نہیں ہو سکتا۔ میں نے بعضے کنجروں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن کیا وہ مسلمان ہوتے ہیں میرے نزدیک ایسے لوگوں کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

مسجدیں اللہ کے نام کیلئے ہوتی ہیں اور جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

فرمایا:۔ بعض لوگ خالص اللہ کے نام کو پسند نہیں کرتے اور بُرا جانتے ہیں۔ شیعہ میں اگر حضرت علی رض امام حسن وحسین رض کا ذکر نہ کیا جاوے تو اس کو بے ایمان جانتے ہیں اسی طرح ہر ایک فرقہ کا نام نہ لیا جاوے تو وہ اس کو بُرا بلکہ بے ایمان سمجھتے ہیں۔ فرمایا یہ غلط ہے اسیطرح جیسے احمدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہ آوے تو اس کو بے ایمان سمجھتے ہیں۔ میرے گھر میں ایک عورت آئی میری بی بی نے اس کو پوچھا۔ کہ تمہاری فلاں گدی کا کیا حال ہے اس نے کہا (جی کیا بات ہے وہاں تو نور ہی نور ہے اور اندر باہر نور ہی نور نظر آتا ہے) پوچھا کہ آخر کیا ہے۔ تب اس عورت نے کہا کہ اندر بھی باہر بھی راگ کا نور برس رہا ہے! اندر باہر گانیوالے قوال بیٹھے رہتے ہیں۔

خواجہ صاحب کو نصیحت

درس قرآن کے بعد

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے خواجہ کمال الدین صاحب کو اشارہ کر کے فرمایا:۔ کہ آؤ آپ کو بھی چند باتیں سنا دیں۔ فرمایا تم ولایت کو جاتے ہو کسی اپنی خوبی کا گھمنڈ مت کرنا۔

فرمایا:۔ ولایت میں بڑے بڑے کام ہوتے ہیں اور اس میں بڑے بڑے ابتلا بھی ہیں اور بڑے بڑے آرام بھی ہیں اور وہاں بڑے بڑے شریر بھی ہیں اور اس میں بڑے بڑے شرفا بھی ہیں وہ شہر میرے نزدیک ایسا ہے کہ اس میں بڑے بڑے نیک لوگ بھی ہیں۔

فرمایا:۔ میرا ایمان ہے کہ اگر اس شہر میں نیک لوگ نہ ہوتے تو وہ شہر آباد نہ ہوتا۔

فرمایا:۔ شراب۔ سؤر۔ بُری مجلس سے بچتے رہنا۔ میرے بھی تمپر بڑے بڑے حق ہیں۔ میری باتوں کا خیال رکھنا۔

فرمایا:۔ بقدر طاقت اپنی کے دین کی خدمت وہاں ضرور کرنا۔

فرمایا:۔ اور کوئی وہاں اپنی ترقی (وکالت) کا بھی کام کرو۔

فرمایا:۔ ہفتہ میں ایک خط یہاں پہونچ جاتا ہے اسلئے ہم کو ایک خط ضرور لکھا کریں اگر نہ ہو سکے تو کارڈ ہی سہی۔ بعد دعاء کے خواجہ صاحب کو رخصت کیا گیا۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے ایک کام کے عوض میں تہجد کی نماز نذر مانی ہے۔

فرمایا:۔ تہجد کی نذر ماننی میرے نزدیک اچھی نہیں کیونکہ تہجد کی نماز اللہ تعالےٰ نے فرض نہیں فرمائی۔ جب تم نذر مانوگے تو اس صورت میں تہجد کی نماز تمپر فرض ہو جائیگی اور انسان کمزور ہے۔

احمدی

ایک آدمی کا خط پیش ہوا تو فرمایا کہ جو شخص آپسمیں فساد ڈلواتا ہے لڑائی جھگڑے کو پسند کرتا ہے اور رشوت اور دیگر ناجائز وسائل سے روپیہ کماتا ہے وہ احمدی نہیں ہے۔

ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے کہ وہ احمدی نہیں جو اس کو احمدی کہتا ہے وہ غلطی کرتا ہے وہ ہماری جماعت سے نہیں۔ لڑکیوں کا بغیر اجازت کے نکاح کر دینا اور عدت وغیرہ کا کوئی لحاظ نہ کرنا۔ کیا یہ احمدیوں کا کام ہے؟

طرزِ نظم

فرمایا:۔ میں نے تین زبانوں کا مطالعہ کیا ہے۔ عرب لوگ اپنے شعروں میں معشوق کو مونث باندھتے ہیں اور اپنے آپ کو مذکر۔ یہ فطرت کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ ایرانی لوگ معلوم ہوتا ہے۔ ان میں لواطت بہت کثرت سے ہے۔ اپنے معشوق اور اپنے آپ دونوں کو مذکر باندھتے ہیں اور خوب خط وخال کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ سنسکرت میں اپنے معشوق کو نر باندھتے ہیں یعنی پتی۔ اور اپنے آپ کو مونث۔ یہ پہلی قسم کا الٹ ہے۔

کرشن کی گوپیاں

پھر فرمایا کہ کرشن کے متعلق یہ جو مشہور ہے کہ ان کی سولہ (۱۶) لاکھ گوپیاں تھیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ سولہ (۱۶) لاکھ ان کے مرید ہوں گے۔ اور محبت کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو کرشن صاحب کا اسطرح مطیع وفرمانبردار بنا لیا جسطرح کہ بی بی اپنے آپ کو خاوند کا مطیع وفرمانبردار بنا لیتی ہے تو اس واسطے ان کو بھی کرشن کی گوپی کہا اور خود بیتیاں بنگئیں۔ ورنہ نہ تو سولہ لاکھ عورتوں سے آدمی جماع کر سکتا ہے اور نہ ہی سولہ لاکھ سے محبت کر سکتا ہے نہیں تو کوئی ہمکو سمجھا دے۔ دراصل نکتہ یہی ہے۔ مگر کم علمی کی وجہ سے اپنے مذہب کو بھول گئے۔

پھر فرمایا کہ یہ بھی ایک بڑا بھاری مسئلہ ہے کہ کرشن پہلے ہوئے یا رام چندر جی۔ رامائن میں کرشن کا ذکر نہیں اور مہابھارت میں رامچندر کا ذکر نہیں پھر کوروں پانڈو کے جنگ میں یہ لوگ اس کو بھی شریک کرتے ہیں۔ جب تمام لوگ دور دور سے آئے تو رامچندر کا کچھ ذکر تو ہوتا۔

پھر فرمایا بعض کشفی معاملات ہوتے ہیں۔ لوگ مانیں یا نہ مانیں مجدد الف ثانی کہتے ہیں کہ سرہند کا جو ٹیلہ ہے وہاں نبیوں کی قبریں ہیں صرف سرہند کے شہر میں یہ کشفی معاملہ ہے۔

پھر فرمایا:۔ مظہر جان جاناں منظر آگئے تو کشف میں آکر

ایک غیر احمدی کے چند سوالوں کے جوابات

(جو حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے لکھے گئے ہیں)

سوال اوّل۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وما قتلوہ وما صلبوہ۔ مگر مرزا صاحب ماقتلوہ کو مانتے ہیں۔ اور ما صلبوہ کے برخلاف ہیں۔ کیونکہ ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں کہ قتل نہیں کئے گئے مگر صلیب دیئے گئے۔

جواب سوال اول۔ اصل بات یہ ہے کہ بیشک قرآن کریم میں وما قتلوہ وما صلبوہ آیا ہے۔ لیکن شیخ صاحب اور اسی قبیل کے اصحاب کو وما صلبوہ کے حقیقی معنی سے ناواقفی کی وجہ سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ گویا مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھنا صحیح مانا جاتا ہے۔ سو واضح ہو کہ لفظ قتل عام ہے خواہ انسان کسی موت سے مارا جائے اس کو قتل کے لفظ سے تعبیر کہتے ہیں اور لفظ صلیب اس قتل سے مراد ہوتی ہے جو صلیب کے ذریعہ واقع ہو۔ اور ایسے قتل سخت ترین مجرموں کو دیئے جاتے تھے یعنے لوگ جس کو اپنے نزدیک سب سے بڑھ کر مجرم سمجھتے اس کو صلیبی قتل سے قتل کیا جاتا تھا کیونکہ اس زمانہ اور بعد کے زمانہ میں صلیبی قتل سخت ترین سزا سمجھی جاتی تھی۔ اس کی تصدیق کے لئے ہمیں غیر اقوام کی نظیر پیش کرنا شائد قابل اعتراض ہو۔ اس لئے ہم اہل اسلام ہی سے اس کی تصدیق پیش کرتے ہیں:۔

(۱) شہادت قتادہ جو ایک مشہور تابعی ہیں۔ تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۳ پر لکھا ہے۔

حدثنا بشیر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادة انه کان یقول فی قوله انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله الی قوله او ینفوا من الارض حدود اربعة انزلها الله فاما من اصاب الدم والمال جمیعا صلب واما من اصاب الدم وکف عن المال قتل ومن اصاب المال وکف عن الدم قطع ومن لم یصب شیئا من هذا نفی رواہ ابن جریر طبری

ابن جریر طبری نے روایت بیان کی۔ کہ میرے پاس بشیر نے۔ ان کے پاس یزید نے ان کے پاس سعید نے۔ ان کے پاس قتادہ نے بیان کیا۔ کہ وہ (قتادہ) آیت انما یحاربون اللہ ورسولہ تا ینفوا فی الارض کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ چار حدیں مجرموں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں ایک تو یہ کہ شخص جو ڈاکہ زنی کرکے لوگوں کا مال بھی لوٹ لیا اور ساتھ ہی قتل بھی کیا۔ اس کو صلیبی موت سے مارا جاتا۔ اور جس نے قتل تو کیا مگر مال نہیں لیا۔ اس کو قتل کیا جاتا اور جس نے مال تو لوٹا مگر قتل نہیں کیا اس کے ہاتھ کاٹے جاتے اور جس نے نہ قتل کیا اور نہ مال لوٹا اس کو جلاوطن کیا جاتا

(۲) شہادت ابن عباس جو ایک مشہور صحابی ہے۔ دیکھو۔ تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۲

حدثنی محمد بن سعد قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیه عن ابن عباس قوله انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله الی قوله او ینفوا من الارض قال اذا حارب واخذ المال وقتل فعلیه الصلب اذا ظهر علیه قبل توبته۔

... ...

... ... واذا حارب واخذ ولم یقتل فعلیه قطع الید والرجل من خلاف ان ظهر علیه قبل توبته واذا حارب واخاف السبیل فانما علیه النفی۔

ترجمہ۔ ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس محمد بن سعد نے ان کے پاس ان کے باپ نے ان کے پاس ان کے چچا نے ان کے پاس ان کے باپ نے ان کے پاس ان کے باپ نے ان کے پاس ابن عباس نے آیت انما جزاء الذین یحاربون اللہ الی آخرہٖ کے متعلق فرمایا کہ جس نے لڑائی کی کے کسی کو قتل کر دیا تو ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہیئے جبکہ توبہ سے پہلے امر ظاہر ہو جائے اور جس شخص نے لڑائی بھی کی اور مال بھی لوٹ لیا اور قتل کا بھی مرتکب ہوا۔ تو اس کو صلیب دیا جائے۔ بشرطیکہ توبہ سے پہلے امر واقعہ ظاہر ہو جائے اور جو شخص لڑائی کرے اور مال بھی لے مگر قتل نہ کرے تو اس کے ہاتھ اور پاؤں بالمقابل کاٹے جائیں بشرطیکہ توبہ سے پہلے امر ظاہر ہو جائے۔ اور جو لڑائی کرے اور رستے میں خوف دلوں پر بٹھا دے (یعنی رستہ مارتے ہوں یا راہزنی کرتے ہوں) تو اس کو جلاوطن کیا جائے۔

(۳) شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۵۔

حدثنا به علی بن سهل قال ثنا الولید بن مسلم عن ابن لهیعة عن یزید بن ابی حبیب ان عبد الملك بن مروان کتب الی انس بن مالك یسأله عن هذه الآیة فکتب الیه انس یخبره ان هذه الآیة نزلت فی اولئك النفر العرنیین وهم من بجیلة قال انس فارتدوا عن الاسلام وقتلوا الراعی واستاقوا الابل واخافوا السبیل واصابوا الفرج الحرام قال انس فسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم جبریل علیه السلام عن القضاء فیمن حارب فقال من سرق واخاف السبیل فاقطع یده بسرقته ورجله باخافته ومن قتل فاقتله ومن قتل فاخاف السبیل واستحل الفرج الحرام فاصلبه الی آخرہٖ

ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس علی بن سہل نے ان کے پاس ولید بن مسلم نے ان کے پاس ابن لہیعہ نے ان کے پاس یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا کہ عبد الملک بن مروان نے انس بن مالک کو ایک خط لکھا اور آیت مذکورہ بالا کی نسبت پوچھا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے اس پر انس بن مالک نے ان کو جواب لکھا کہ یہ آیت بجیلہ کے دو شخصوں کی نسبت نازل ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ مرتد ہو گئے اور ایک چرواہے کو قتل کر دیا تھا اور اونٹوں کو ہانک کر بھاگ گئے اور راہزنی اور زنا بالجبر کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں تو جبریل نے کہا کہ جو چوری کرے اور راہزنی کرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالو اور جو قتل کرے اس کو قتل ہی کرو۔ اور جو قتل کرے اور راہزنی اور زنا کا مرتکب ہو اس کو صلیب دو۔

ان روایات سے صاف واضح ہے کہ صلیب کے معنی وہ موت ہے۔ جو نہایت دکھ اور تکلیف سے قتل کیا جائے نہ یہ معنی جو عموماً لوگ نادانی سے کرتے ہیں اور جو معنی کہ آپ کے شیخ صاحب کے ذہن نشین ہیں۔ لکڑی پر لٹکایا جانا صرف لکڑی پر لٹکانا صلیب کے مفہوم کو پورا نہیں کرتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے وما صلبوہ کہا کہ مسیح علیہ السلام کو اس قتل سے نہیں مارا گیا جو صلیب کی قتل ہے اس سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ لکڑی پر نہیں چڑھایا گیا۔ اگر شک ہو تو یہود اور نصاریٰ کی اقوام سے دریافت کریں یا ان کی تاریخوں کو دیکھیں جن میں صاف لکھا ہے۔ مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے۔ تو ایسی تواتر کا کون انکار کر سکتا ہے اور تواتر بھی ایسا کہ دشمن اور دوست دونوں یک زبان ہو کر تصدیق کرتے ہوں۔ بلکہ وہی نہیں۔ خود مسلمان بھی اس کے مقر ہیں۔ آپ تفسیروں کو دیکھیں سب کہتے ہیں کہ گو مسیح تو نہیں مگر ایک شخص مسیح کی صورت بن گیا تھا وہ صلیب دیا گیا۔ یہ مسئلہ دیگر ہے کہ آیا مسیح دیا گیا یا اس کا کوئی اور ہمشکل دیا گیا۔ صلیب بہرحال دیا گیا۔ اگر مرزا صاحب مسیح کو صلیب کے لکھ دیا تو کونسا گناہ لازم آگیا۔ بالکل سچ ہے کہ مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا۔ مگر جو غرض صلیب کی تھی

خدا تعالیٰ نے پوری نہ ہونے دی اس کو اپنے فضل سے زندہ ہی رکھا اور زندہ ہی صلیب سے اُتارا اور اس کی خاص محافظت کے سامان مہیا کر کے اس کو بچا لیا اور پھر وہ ممالک شرقیہ میں بنی اسرائیل کے دس گم شدہ قبائل کی تبلیغ کے لئے چلا گیا اگر شک ہو تو عیسائیوں کی طبع شدہ کتاب کروسی فکشن نام کو جو انگریزی میں ہے اور امریکہ میں چھپی ہے اور جواب ... دفتر بدر سے ... پر مل سکتی ہے کھول کر پڑھیں۔ آپ کو تمام سچائی اور صداقت ظاہر ہو جائیگی۔ ایک حواری نے چشمدید حالات مسیح کے لکھے ہیں کہ کس طرح بنی اسرائیل مسیح کے مخالف ہوئے اور کس طرح حکام کے ہاں نالشی ہوئے اور حضرت مسیح علیہ السلام پکڑے گئے اور کس طرح صلیب پر چڑھائے گئے اور پھر کس طرح زخمی ہو کر اُتارے گئے اور کس طرح یوسف آرمیتیا اس کے خالص مخلص دوست کے سپرد کئے گئے اور پھر کس طرح اُن کی نگرانی ... اور پھر کہاں کہاں تک اُن کو لے گئے اور آخر کس طرح وہ ممالک مشرقیہ میں آئے۔ اور سب سے بڑھکر آپ شیخ صاحب کو کہیں کہ کشمیر میں جا کر سری نگر محلہ خانیار میں مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کی زیارت بچشم خود کرائیں اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں اس سوال کے لئے اتنا ہی کافی ہو گا۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو بہت کچھ لکھا جاتا۔ اگر شک رہا۔ تو انشاء اللہ زیادہ روشنی ڈالی جاویگی

دوسرا سوال - کیا بل رفعہ اللہ حضرت مسیح کے جسم و روح دونوں کے لئے ہے یا صرف روح کے لئے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسےٰ کے بارہ میں فرماتا ہے کہ مرنے سے پہلے دوبارہ تم کو دنیا میں بھیجا جائیگا۔ اگر اس وقت رفع روح کے لئے ہے۔ تو پھر آیت مذکورہ جھوٹی ثابت ہوتی ہے

جواب سوال دوم - یہاں بھی شیخصاحب نے بوجہ عدم واقفیت غلطی کھائی ہے۔ رفع الی اللہ کے معنی قرب الی اللہ ہے اور رفع ہمیشہ مدارج ترقیات کے لئے آتا ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بلعم باعور ایک بنی اسرائیل کے مشہور ولی کی نسبت جس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ فرماتا ہے۔ ولو شئنا لرفعنہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض۔ یعنی اگر ہم چاہتے تو ان نیک اعمال کی وجہ سے اس کو اُٹھاتے یعنی مدارج میں ترقی دیتے۔ مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور زمینی آدمی بن گیا اور دُنیا کا کیڑا ہو گیا یعنی اس نے ورلی دنیا کو پسند کیا اس سے صاف رفع کے معنی حل ہو جاتے ہیں۔

اصل تو یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو یہاں وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کے بیان کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ سو واضح ہو کہ تورات میں لکھا تھا کہ جو نبی نبوت کا منجانب اللہ ہونے کا دعوے کرے اس کی پہچان یہ بتائی گئی تھی کہ جو جھوٹا نبی ہوگا۔ وہ قتل کیا جائیگا اور جو صلیبی موت سے مارا جائیگا۔ وہ ملعون ہوگا۔ اب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعوٰی نبوت کیا۔ تو یہودیوں نے ان کو جھوٹا نبی قرار دیا اور توریت کی شریعت کے مطابق اب ان کو لازمی تھا کہ جب تک ان کو قتل نہ کریں وہ جھوٹا ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جب تک صلیب پر چڑھا کر قتل نہ کردیں۔ تب تک وہ ملعون نہیں قرار پا سکتا تھا اور چونکہ یہودی اس وقت ایک ایسی سلطنت کے ماتحت تھے جو پابند قانون تھی۔ اس لئے وہ برملا اس کو قتل نہیں کر سکتے تھے۔ گو اُن کی نسبت علماء یہود نے بالاتفاق کفر اور قتل کا فتویٰ دیا۔ مگر اُن کو عدالت میں چارہ جوئی ناممکن کرنی پڑی اور گورنمنٹ میں چونکہ بظاہر اختلاف عقائد کی وجہ سے چارہ جوئی ناممکن تھی۔ اس لئے اُنہوں نے بالاتفاق جاکر کہا کہ قیصر روم یعنے اپنے بادشاہ سے باغی ہے۔ اور ہمیں بھی بغاوت کی تحریک کرتا ہے اور جھوٹی شہادتیں پیش کرکے فرد جرم لگوا دیا۔ اور انہی زمانہ میں بغاوت کی کی سزا صلیبی موت تھی۔ اس واسطے صلیب پر تو چڑھائے گئے مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔ جس کی مفصل کیفیت اناجیل اور کروسی فکشن سے آپ معلوم کرسکتے ہیں چونکہ اُن کا بچنا عموماً لوگوں سے مخفی رکھا گیا گو صلیب پر چڑھنا تو سبنے دیکھ لیا تھا اس لئے اُن کے بچ جانے کی حقیقت سے وہ بے خبر رہے اور اسی واسطے وہ برملا کہتے تھے کہ مسیح کو ہم نے صلیب پر قتل کر دیا۔ اس لئے وہ جھوٹا نبی اور ملعون تھا۔ چونکہ لعنت کا مفہوم ہے کہ لعنتی آدمی خدا کی رحمت اور قرب سے محروم ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو لازم تھا اپنے الزام سے بری کرنا ضروری تھا کہ یہ یہود جھوٹے ہیں انہوں نے صلیب پر قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو وہ موت دی جس کا نتیجہ قرب الی اللہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ فرمایا۔ ورنہ نفس قتل کوئی بڑی چیز نہیں بلکہ لعنتی موت کا جواب دینا ضروری تھا اس واسطے اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ کہہ کر مسیح علیہ السلام کی بریت فرمائی اور یہودیوں کو جھوٹا ثابت کیا۔ ورنہ مسیح کی ... موت کا تو جھگڑا نہیں تھا۔ صرف اس موت کا جھگڑا تھا جو حسب شریعت موسوی اُن کو ملعون قرار دیتی تھی۔ ...

اور شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ آئت موت سے پہلے تجھے دُنیا میں بھیجا جائیگا۔ قرآن کریم میں جو اس وقت دُنیا میں بین الدفتین موجود ہے کوئی آئت نہیں ہے۔ معلوم نہیں شیخ صاحب نے یہ کہاں سے وہ آئت نکال لی۔ شائد شیخ صاحب کی مراد آئت ... وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ سے ہے مگر اس کا مفہوم وہ نہیں ہے۔ جو شیخصاحب ظاہر فرماتے ہیں۔ اُس کے معنے تو صرف یہ ہیں۔ کہ کوئی بھی اہل کتاب نہیں ... جو اپنی موت سے پہلے امر متذکرہ بالا پر ایمان نہ رکھے گا ... آئت متذکرہ بالا سے پہلے یہ آیات مذکور ہیں وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیھم شھیدا۔ اب آیات میں صاف ظاہر ہے کہ اہل کتاب نے قتل مسیح پر زور دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اُس کی نفی میں زور دیا ہے اور درمیان میں ضمائر استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ ایک ضمیر اختلفوا فیہ میں ہے دوسری ضمیر لفی شک منہ میں ہے۔ تیسری ضمیر ما لھم بہ میں ہے۔ اتنی ضمیروں کے بعد پھر لفظ قتل اور تصلیب کو اللہ تعالیٰ نے دوہرایا ہے۔ جس سے صاف ... ہے سے لفظ قتل پر زور دیا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ بھی اس ... کہتا چلا آیا ہے۔ معنی آیات متذکرہ یہ ہیں۔ اور اہل کتاب کا ... یہ کہنا کہ ضرور ہم نے مسیح ابن مریم کو جو رسول اللہ کہلاتا تھا ... قتل کر دیا۔ حالانکہ انہوں نے عام قتل سے مارا اور نہ صلیبی قتل ... سے لیکن اس میں شک نہیں کہ مسیح شبہ بالقتل والصلیب ... ضرور ہوا۔ اور جو لوگ اس بارہ میں اختلاف کرتے ہیں۔ ... خود شک میں ہیں۔ ان کو حقیقی علم اس واقعہ کا نہیں۔ ... ظاہر حالات کو مد نظر رکھ کر اپنے ظن کی پیروی کرتے ہیں ہرگز ... انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس موت سے مارا جس کا نتیجہ قرب الی اللہ ہے ... تھا خدا تعالیٰ عزیز ہے ... ہے۔ اور وہ حکیم ہے۔ اُس کا کوئی فعل حکمت سے خالی

نہیں۔ اور کوئی کتاب نہیں کہ باوجود ہماری شہادت کے کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ یہی کہے جائینگے اور یہی ایمان رکھیں گے کہ مسیح قتل کیا گیا۔ مگر یہ ایمان ان کا ان کی زندگی تک ہے۔ بعد اُن کو حقیقت امر سے پتہ لگ جائیگا۔ اب آپ کے شیخ صاحب پر صاف روشن ہوگیا ہے کہ آیات ماسبق تسبیح کے دانہ کی طرح اس آئت زیر بحث سے ملی ہوئی ہیں۔ اُن آیات میں قتل کا ذکر چلا آتا ہے۔ اب اس آئت میں دو ضمیریں ہیں۔ ایک تو الا لیؤمنن بہٖ میں ہے۔ دوسری قبل موتہٖ میں ہے۔ لیؤمنن بہٖ میں جو ضمیر ہے۔ ضرور ہے کہ اُس کا کوئی مرجع ہے۔ سو مرجع سوائے اس کے جو آیات ماقبل میں مذکور ہے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور وہ مرجع واقعہ قتل ہے۔ اعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہود قتل کے قائل ہیں۔ اور ہم نے شہادت دی ہے کہ یہود نے قتل نہیں کیا۔ مگر اب یہودیوں کی یہ حالت ہے کہ ہمیشہ یہی کہتے چلے جائیں گے کہ مسیح قتل ہوگیا۔ اسی کی طرف اس آئت وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ میں اشارہ ہے۔ کوئی بھی اہل کتاب نہیں۔ جو واقعہ قتل پر اپنی موت سے پہلے ایمان نہ رکھیگا۔ یعنی کل اہل کتاب یہی کہتے چلے جائیں گے کہ مسیح قتل ہوگیا۔ لیکن حضرت عیسٰی علیہ السلام قیامت کے روز شہادت دینگے کہ اہل کتاب جھوٹ بولتے ہیں میں نہ قتل ہوا اور نہ صلیبی موت مرا۔

امید کہ اسی قدر جواب کافی ہوگا۔ اگر شک رہا تو دوبارہ تفصیل کے ساتھ لکھا جاویگا۔

سوال سوام۔ کوئی حدیث رسول صلعم کی انی متوفیک کی تائید میں حضرت خاتم الانبیاء نے فرمائی ہے تو وہ کونسی ہے۔ جس سے کہ یہ ظاہر ہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے۔

جواب سوم۔ اول معترض صاحب کو یہی کافی نہیں۔ کہ خود اللہ تعالیٰ مسیح کی نسبت فرماوے۔ انی متوفیک میں مارونگا۔ خدا تعالیٰ کی شہادت کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت طلب کرنا ادب سے بعید ہے اگر یہاں یہ شک ہو کہ یہاں تو وعدۂ وفات ہے۔ وقوع وفات کا کیا ثبوت ہے۔ سو اس کی شہادت اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ کے اخیر میں دی ہے۔ اور وہاں خود حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی اقرار وفات کا ذکر نقل فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ آئت یہ ہے۔ وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم جس کے معنی ہیں حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہیں اور میں جبتک اُن میں رہا میں اُن پر گواہ رہا کہ وہ ایک ہی معبود کی پرستش کرتے تھے۔ جب تونے مجھے وفات دیدی۔ پیچھے تو ہی نگہبان تھا۔ اب خود اللہ تعالیٰ کی شہادت وتصدیق مسیح علیہ السلام کی زبانی کافی نہیں۔ جس میں صاف اپنی وفات کا اقرار کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں جہاں جہاں لفظ توفی مختلف صیغوں میں آیا ہے۔ سب جگہ سوائے قبض روح وموت کے اور کسی معنوں میں نہیں آیا۔ اب خدا کی شہادت کے بعد پھر کسی کی تصدیق کی ضرورت رہتی ہے۔ لیکن خیر ہم حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔ دیکھو بخاری جلد صفحہ ۶۶۵ مطبوعہ مطبع احمدی وقال ابن عباس متوفیک ممیتک اعنی ابن عباس کہتے ہیں متوفیک کے معنے ہیں۔ میں تجھے مارونگا اعنی طبعی موت سے۔ پھر بخاری جلد ۳ صفحہ ۶۶۵ و ۴۷۳ و صفحہ ۴۹۰ پر بہ تبدیل الفاظ یوں احادیث آئی ہیں۔ حدثنا محمد بن یوسف نا سفین عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرء کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین فاول من یکسی ابراھیم ثم یوخذ برجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح عیسی بن مریم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الی آخرہ۔ ابن عباس سے روائت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگ برہنہ بدن اور برہنہ پاؤں بلاختنہ اُٹھائے جائینگے اس کے بعد یہ آئت پڑھی ایسے ننگے ہونگے جیسے خدا فرماتا ہے کہ ہم نے اُن کو ابتدا میں پیدا کیا تھا ویسے ہی آخرت کو کریں گے یہ وعدہ ہے جس کو ہم ضرور پورا کریں گے اس کے بعد فرمایا کہ سب سے پہلا شخص جس کو لباس پہنایا جائیگا وہ حضرت ابراہیم ہونگے۔ پھر میرے صحابی کچھ ذات الیمین بلائے جائینگے اُس کے بعد ذات الشمال بلائینگے۔ تو اُس وقت میں خدا تعالیٰ کے دربار میں عرض کرونگا کہ اے اللہ! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ تو یہ جواب ملے گا کہ یہ لوگ تو اُسی وقت سے جب سے تو اُن علیحدہ ہوا مرتد ہوگئے تو میں بھی اُسی طرح کہونگا۔ جس طرح ایک نیک بندہ اعنی حضرت عیسی علیہ السلام ابن مریم نے کہا تھا کہ میں جب تک اُن لوگوں میں رہا۔ میں اُن کے حالات کو بچشم خود دیکھتا تھا اور جب تو نے مجھے مار دیا تو پیچھے تو ہی ان پر نگہبان تھا الی آخرہ۔ اب اس حدیث سے عیاں ہے کہ جو الفاظ اعنی فلما توفیتنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نسبت بولے ہیں۔ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات بابرکات پر چسپان کرکے معنے حل کردیئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ بھی اپنی قوم کا بگڑنا اپنی موت کے بعد ظاہر کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی موت کے بعد۔ اگر توفیتنی کے معنی موت کے نہوتے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نسبت کیوں استعمال فرماتے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے فوت ہوچکے ہیں۔ تو پھر کیونکر نہ مانا جائے توفیتنی کے معنی حقیقی موت کے ہیں۔ اب تو آپ کے شیخ صاحب کی تسلی ہو جائیگی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت المسیح کی وفات کو تسلیم کرلیا ہے۔

اور اس سے بڑھکر کئی کتابوں میں حدیث آئی ہے۔ لوکان عیسی وموسی حیین لما وسعھما الا اتباعی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو اُن کو بجز ہماری اطاعت اور تابعداری کے اور کچھ نہ ہوتا۔ اس حدیث میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح علیہ السلام کی وفات کا اقرار کیا اگر اس سے تسلی نہ ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اور لکھا جاویگا۔

ازالۂ مادّہ اس چھوٹے سے رسالے میں مادہ کے متعلق پہلے حکماء کے اقوال جمع کرکے مادے کو فانی ثابت کیا ہے۔ دیانند اور لیکھرام کے دعاوی متعلق مادہ کی مدلل تردید ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مادہ کے بقا کی بنیاد محض اس مسئلہ پر ہے کہ مادہ کا وزن فنا نہیں ہوتا ہے لیکن وزن قوت جاذبیہ کا دوسرا نام ہے۔ جو زمین کے ہر حصہ میں بلکہ کائنات جو کے ہر کرہ میں مرکز کے قرب وبعد کی وجہ سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ لہذا مادہ کی عدم فنائیت کا معیار اس کو قرار دینا غلطی ہے۔ کیونکہ وزن مختلف اماکن میں بدلتا رہتا ہے۔ اور یہ ممکن ہے۔ کہ اس قوت کا وجود بالکل نہ رہے۔

یہ مختصر مفید اور دلچسپ رسالہ بقیمت ۲ر فی نسخہ مصنف رسالہ مسٹر سلطان محمد صاحب بی اے پی مشن ہائی سکول سے مل سکتا ہے۔

بدا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

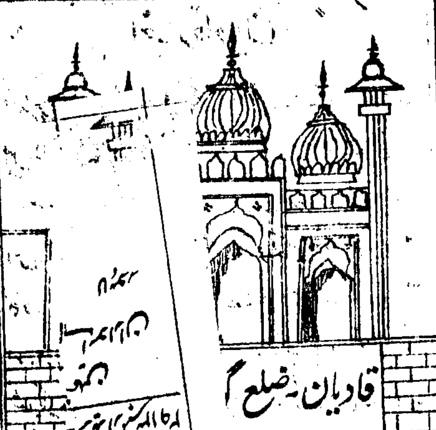

بدر

BADR QADIAN

قادیان ۔ ضلع گ

درس قرآن شریف

ضمیمہ درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. | بنوش یا جرعۂ وصلش زجام نور الدین

چار روپے سالانہ

جلد ۱۲ | ۲۸ ۔ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ ۔ مطابق ۲۵ ۔ ستمبر ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۵

ضعیف مردہ دلے گر بقادیاں در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بہ قضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار سے کند از اشقیاست
بیکرم دوری از آں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ع مع اپنے اہل بیت کے بخیر و عافیت ہیں۔ عصر کے وقت مسجد اقصےٰ میں درس فرماتے ہیں۔ شام کے بعد بھی میاں عبدالحی قرآن شریف پڑھتا ہے اس وقت بھی کئی لوگ شامل ہوتے ہیں اور بخاری شریف کا درس بھی شروع ہو گیا ہے۔ مولوی صدر الدین صاحب اور مولوی محمد سرور شاہ صاحب وغیرہا ۳۔ اکتوبر ۱۱ء شملہ لکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے ہیں خدا تعالیٰ ان کو سالماً غانماً واپس لائے۔

یہ کون صاحب ہیں؟ تشحیذ میں کوئی صاحب ترجمۃ القرآن ۔ ادعیۃ الاحادیث ہدایات طلب کرتے ہیں نام و پتہ نہیں لکھا۔ وی پی کس طرح جاوے۔ اطلاع دیویں۔

دُعا مدد منشی جلال الدین و سید گلزار حسین صاحب احباب سے دُعائے خیر کے خواستگار ہیں۔

آج لکھنو میں کمترین نے حضرت علی اسد اللہ غالب کے نام کے ساتھ لفظ علیہ السلام کا استعمال [illegible] کر دیا اور محبت کے ساتھ خدا واسطے استعمال کیا۔ لیکن ایک مولوی صاحب ص کے رہنے والے نے بھری مجلس میں کافر کہہ کر استفتا دہلی بھیجا چنانچہ مدرس مسجد فتحپوری دہلی کے مولویصاحب نے فتوے دیا کہ لفظ علیہ السلام کا سوائے پیغمبروں کے کسی مومن ۔ صلح ۔ امام ۔ مجدد پر بولنا کفر ہے اور مکروہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور ایک طرف یہ بھی لکھا ہے کہ جو حیات مسیح کا قائل نہیں وہ ضال ہے۔ دجال ہے گمراہ ہے اس سے بچو۔ کہتا ہوں میں اے علمائے اسلام پورب ۔ پچھم اوتر ۔ دکھن والے خدا سے ڈرو اور اپنی آنکھیں اس حق کی طرف کھولو۔ جو آفتاب محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس تاریکی پر طلوع ہوا جس میں علمائے یہود بھی تھے ۔ جن کی بابت خدا پاک نے فرمایا کہ وہ حمار کی طرح ہیں۔ باوجود کتابیں رکھنے کے انکو الہٰی مکاشفہ نہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو سلامتی کے بادشاہ ہیں ۔ جنھوں نے دنیا کو ہلاکت سے نکالکر سلامتی میں داخل کیا تاکہ خدائے برتر کی وہ عظمت اور بزرگی کو حاصل کرنے کے بعد خدا کی دائمی رحمت یعنے سلامتی ان کو ہمیشہ کے لئے خوشحال رکھے ۔ کیا وہ لوگ جنھوں نے اس کو صداقت کے ساتھ نہایت فروتنی اور محبت سے قبول کیا اس لائق نہیں ہیں کہ اونپر سلامتی کا لفظ بولا جاوے دیکھو اپنی آنکھیں کھولو ۔ جناب موسےٰ علیہ السلام فرعون کو تبلیغ کرتے وقت فرماتے ہیں ۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔ سلامتی یعنے دائمی فضل اُس کے پاکیزہ بندوں کے اوپر رہے گا ۔ جو کہ راستی کی پیروی کرتا ہے ۔ عقلمند کے لئے تو صرف ایک نکتہ ہی کافی ہے لیکن تاہم بھی دو شاہدوں بانا اور بھی اچھا ہے وُہ یہ ہے جیساکہ فرمایا اللہ صاحب نے الحمد للہ وسلامٌ علےٰ عبادہ الّذین اصطفےٰ تمام خوبیوں کا سرچشمہ خدا ایک ہے اور دائمی فضل خدا کے برگزیدہ بندوں پر رہے گا اور پھر التحیات میں کہا جاتا ہے ۔ اسلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین ۔ اپنے پر سلام ہو سکتا ہے اور صالح بندوں پر ۔ کیا حضرت علی علیہ السلام صلح بندے نہیں ۔ مُسلمان سب ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں پھر حضرت علی کرم اللہ وجہ محروم کیوں ۔ مولوی صاحبان کو چاہیئے کہ تحفہ اثنا عشریہ دیکھیں ۔ ردّ مذہب شیعہ میں جابجا حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی رح نے مولا علی اسد اللہ غالب و دیگر ائمہ علیہم السلام کے اسمائے شریف کے بعد لفظ علیہ السلام تحریر فرمایا ہے ۔ اسی طرح ابو داؤد و صحیح بخاری بعد از ذکر حضرات علی و حسنین و حضرت فاطمہ زہرا ع و حضرت خدیجۃ الکبریٰ و حضرت عباس ع لفظ علیہ السلام موجود ہے یہ لفظ سلام وہ لفظ ہے ۔ جس کا استعمال شرعاً مابین اہل اسلام حکماً رواج دیا گیا ہے ۔ حتےٰ کہ مقابر میں جاکر بھی مردوں سے السلام علیکم یا اہل القبور کہنے کا حکم ہے جیساکہ فتادیٰ عالمگیری وغیرہ کتب معتبرہ فقہ حنفی میں موجود ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ صرف ضمیر غائب ملا کر علیہ السلام کہنا کسی بزرگ کے نام کے بعد ناجائز ہو جاوے ۔ ثم نقول السلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

راقم ۔ کبیر الدین احمدؐ (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیرت گنج ۔ لکھنو ۔ ۱۳۲۹ھ

لیڈر صاحب آریہ گزٹ اپنے اخبار میں اور نیز ایک پرائیویٹ لیٹر کے ذریعے سے دریافت کرتے ہیں کہ اس زمانہ کا ہمارا سب سے بڑا مذہبی لیڈر کون ہے سو بجواب گذارش ہے کہ ہم پانچ لاکھ احمدیوں کے نزدیک سب سے بڑے مذہبی لیڈر حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں ۔ اور ان کے بعد حضور کے خلیفہ نور الدین صاحب ہیں جو کہ ہم کو اس وقت تمام مذہبی اُمور میں لیڈ کرتے ہیں۔

مسلم گزٹ ۔ مولانا آزاد سبحانی نے پے درپے کئی مضامین ہمارے اخبار میں اس غرض سے لکھے ہیں کہ وہ اشاعت اسلام کا صحیح طریقہ بتائیں اور اس طریقہ پر عمل کرنے کے لئے ایسے مُسلمانوں کو اکسائیں ۔ جن میں وہ مجوزہ شرائط کے پورا کرنے کی قابلیت دیکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے مضامین میں دو قسم کے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہے ایک وہ جو دنیوی دولت اور وجاہت کے لحاظ سے ممتاز اور سربرآوردہ ہیں دوسرے وہ جو اس لحاظ سے تو نہیں مگر علمی لیاقت اور خوش بیانی اور مذہبی زندگی کے لحاظ سے اس کام کے لائق خیال کئے جاتے ہیں ۔ طبقۂ اول پر ان کی آواز کا اثر ہو ۔ یہ دشوار نظر آتا ہے ۔ اور ظاہری طور پر کوئی امید نہیں ہے کہ اس طبقے سے کوئی شخص مرد میدان بن کر اٹھے مگر دوسرے طبقہ میں بلاشبہ بہت سے ایسے اشخاص موجود ہیں کہ اگر ان کے دلوں میں اصلی اُمنگ پیدا ہو جائے تو وہ اپنے استقلال اور متواتر قربانیوں سے پائدار اثر پیدا کر سکتے ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اسی دوسرے طبقہ میں سے تھے جنھوں نے ایک وسیع گروہ میں اپنا اثر پھیلایا ہے اور وہ اثر آج تک زندہ ہے اس طبقہ کے لوگ عام مسلمانوں کی نسبت زیادہ پرجوش نظر آتے ہیں اور کام کرنے کی امنگ اور مذہبی زندگی بسر کرنے کا دلولہ انکے دلوں میں خاص موجزن ہے وہ افسردگی جو عام مسلمانوں پر چھائی ہوئی ہے اس طبقہ کے لوگوں میں نہیں پائی جاتی ۔ خواجہ کمال الدین صاحب اسی حلقہ

بدر منوّر

خیالی تصویر نہ بناؤ

فرمایا:۔ اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَھِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ ط اس کے بارہ میں ایک عجیب نکتہ میں تم کو سناتا ہوں۔ تم سب آدمی غور کرو جب تم کسی کا نام سنتے ہو۔ تو تمہارے دل میں ایک شکل آجاوے گی۔ مگر پھر جب اس کو دیکھتے ہو تو کیا فی الواقع ویسی ہی تصویر ہوتی ہے جو تم نے اپنے ذہن میں تجویز کر رکھی تھی ہرگز نہیں۔ بلکہ اور ہوتی ہے۔ اس سے میں نے ایک نتیجہ نکالا۔ جب میں نے اللہ کا نام سنا تو دل میں تصویر تھی۔ تو اللہ نے مجھے سمجھایا کہ دنیا میں یہ قاعدہ نہیں ہے۔ اس واسطے جو خیالی تصویر تو نے باندھی ہے یہ غلط ہے۔ ایک تو مجھے یہ فایدہ پہونچا۔ جب میرے دل میں خیال آیا۔ وہ ایسا ہوگا۔ ویسا ہوگا تو میرے دل نے کہا کہ یہ تو تمہارا تجویز کردہ خدا ہے۔ اللہ کی صفتیں سنتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر اللہ کی بابت یہ کبھی خیال نہ ہونا چاہیئے کہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہمنے اپنے دل میں سوچ رکھا ہے

دوسرا فایدہ یہ پہونچا ہے کہ اگلے زمانہ میں جب ہم چھوٹے تھے تو سنا کرتے تھے کہ حضرت علیہ السلام آویں گے۔ ایسے ہوں گے۔ ویسے ہوں گے۔ غرضکہ یہ سب باتیں سنکر احمقوں نے جو دل میں ایک تصویر بنالی تھی اس کو عین سمجھ لیا۔ اور مرزا صاحب کا انکار اسی بناپر کیا گیا۔ کہ وہ ان کی خیالی تصویر کے مطابق نہ اترے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ تو ایک ہماری طرح ہی آدمی ہیں۔ ہمارے پاس لوگ بیمار آتے ہیں۔ وہ بھی دل میں کئی کئی خیال جما کر آتے ہیں۔ کہ وہ ایسے ہوں گے اسطرح بیٹھے ہوں گے۔ پھر دیکھنے کیوقت انہیں ہم ایک معمولی انسان نظر آتے ہیں۔ اس قاعدہ میں اللہ تعالے نے ایک حکمت رکھی ہوئی ہے۔ اور اسی واسطے اللہ تعالےٰ وہ خیالی تصویر رہنے نہیں دیتا۔ تاکہ خدا کی نسبت غلط خیال نہ بیٹھ جاویں۔ اس سے مجھے مرزا صاحب کے ماننے میں ذرا بھی دقت نہ ہوئی خیالی تصویر تو ہم نے بنائی ہوئی نہ تھی۔ حدیث والے خط وخال ہم کو مل ہی گئے۔

یہ تمہید میں نے اسواسطے بیان کی ہے کہ یہودیوں اور ہندوؤں اور آریوں اور اگنی ہوتر اور مجوسیوں میں ایک رواج ہے۔ کہ زمین میں ایک چھوٹا سا گڑھا کھود کر عمدہ لکڑیاں اس میں جلا دیتے ہیں۔ اس کو اگنی کنڈ کہتے ہیں عربی میں اَجّ آگ کو کہتے ہیں۔ گویا آگ یا اگ لفظ آج کا معرب ہے۔ لوگ گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ صندل اور کستوری اور زعفران اور عود۔ گھی۔ شہد۔ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے پھر کچھ پڑھکر آگ میں ڈالدیتے ہیں۔ انکی قربانی کو آگ کھا لیتی ہے۔ یہودی لوگ بکرا ذبح کرکے آگ میں ڈالتے تھے اس کو سوختنی قربانی کہتے تھے۔ توراۃ میں بڑا لکھا ہے۔ وہ جو خیال انکا تھا کہ جو رسول آویگا وہ ہماری سوختنی قربانی کا رواج بھی دیگا۔ وہ پورا نہ ہوا اسواسطے انکار کردیا۔ اب بھی لوگ ایک خیالی تصویر دل میں بٹھا لیتے ہیں۔ بجکہ (دھیرہ کے متصل ایک چھوٹا سا گاؤں ہے) کا ایک فقیر شیعہ تھا اس کا نام حیدر تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ امام مہدی جب آویں گے تو تم ان کو کسطرح پہچانوں گے۔ اس نے کہا کہ ان کی یہ پہچان ہوگی۔ کہ ان کے آگے آگے سوالاکھ فقیر منہر یں (بھنگ گھوٹنے والے ڈنڈے) اٹھاکر ناچتے آویں گے +

خطبہ جمعہ

۲۷۔ ستمبر ۱۹۱۲ء کو مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے نے خطبہ جمعہ میں سورہ نٓ وَالْقَلَم پڑھ کر فرمایا۔ دنیا میں انسان ایک عجیب معجون ہے۔ اس نے زمین کو پھاڑا۔ پہاڑوں کو چیرا سمندر کی تہ سے موتی نکالے۔ ہوا۔ سمندر۔ روشنی پر حکومت کرتا ہے باوجود اس کمال کے کسی اور کے نمونہ کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ تاجر کسی بڑے تاجر سپاہی کسی بڑے کمان افسر کیطرح بننا چاہتا ہے راولپنڈی کے ایک دربار میں پرنس آف ویلز کی شان وشوکت دیکھ کر ایک احمق نے مضمون لکھا کہ کاش میں ہی پرنس ہوتا۔ ایک میرا دوست مرض جذام میں گرفتار یہاں آیا مجھے کہنے لگا کہ آپ عقلمند نہیں معلوم ہوتے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں کوشش کروں فوراً آپ کو زمین کے بڑے مربعے دلا سکتا ہوں آپ بادشاہ بنجائیں گے۔ میں نے اسے کہا تم نہیں جانتے۔ خوشی اور شے ہے تم مجھے زمین دلواتے ہو۔ خود تو بڑے زمیندار ہو۔ مگر دیکھو تم میں ایسی بیماری ہے کہ تمہارے رشتہ دار بھی تم سے نفرت کرتے ہیں۔ پھر وہ زمین کس کام۔ غرض ہر شخص کسی نمونہ کو سمجھنے کا خواہشمند ہے۔ کوئی حسن وجمال کا شیدا۔ کوئی ناموری چاہتا۔ کوئی حکومت کو پسند کرتا۔ کوئی کسی اور بڑائی کا حریص ہے۔ اسواسطے اللہ تعالے ان کیواسطے ایک نمونہ نہیں کرتا ہے۔ عدالت اور قلم ہو اور اس سے جو کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ سیاسی لوگ سیاست پر کتب لکھتے۔ ناولسٹ ناول لکھتے اور مختلف لکھنے والے مختلف اشتہار لکھتے اور ان کی تحریریں جمع کرو۔ یہ ثابت ہوگا کہ محمد رسول جنون نہیں تھا، اس نے جو کچھ خلقت کے سامنے پیش کیا وہ حق وحکمت سے پر اور اس نے جو تحریر پیش کی ہے اسکا مقابلہ کوئی تحریر دنیا بھر کی نہیں کرسکتی۔ تمام تعلیمات جنپر عمل کرکے انسان خدا تک پہونچ سکتا ہے وہ سب اس کتاب میں جمع ہیں دلیل یہ ہے کہ مجنون کے نہ رونے کی کسی کو پرواہ ہے نہ اسکے ہنسنے کی کسی کو خواہش ہے نہ اسکی طاقت کی قدر ہوسکتی ہے وہ بیچارا دن کو سوئے جاگے بیٹھے۔ سردی میں ننگا۔ گرمی میں لحاف لے اسکی محنت کا بدلا نہیں لیکن اے نبی تیری محنتوں کا ثمرہ غیر ممنون ہے انکا خاتمہ نہیں۔ ہم نے خود تجربہ کیا ہے آنحضرت کے ہر کام کا پھل ہمیشہ قایم ہے۔ پھر مجنون کے اخلاق نہیں ہوتے وہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا لیتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اخلاق اعلیٰ رکھتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن لائف آف محمد ہے خلقہ القرآن پھر فرمایا۔ دیکھو اے مخالفو اسکے مقابلہ میں کسی کا زور نہ چلیگا یہ بھی دیکھے گا اور تم بھی دیکھو گے کہ کون فتحمند ہوتا ہے عرب اور عجم کوئی اس کے بالمقابل کامیاب نہ ہوسکیگا یہ اسکی صداقت کی دلیل ہے۔

اگر تم کوئی نمونہ اعلےٰ چاہتے ہو اور وعدہ خداوندی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ سے فایدہ اٹھانا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ علم کے لئے قرآن شریف اور عملی زندگی کیلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عملدر آمد بس ہے۔

آج سن ۱۹۱۲ ہے اس سے پیچھے جاؤ۔ تو میری یادداشت میں سن ۱۹۰۲ کی باتیں موجود۔ سن ۱۹۰۲ میں مجھے خوب یاد ہے کہ ایک ڈاکو پکڑا گیا تھا۔ اور سکھوں نے اسکا سر کاٹ کر بھیرہ کے دروازہ چیٹی پل پر لٹکا دیا تھا مجھے خوب یاد ہے۔ غرض اس وقت سے لیکر آجتک جس نسخہ کو بہت آزمایا اور سچا پایا ہے وہ یہی کہ فتح اور نصرت اور کامیابی کے حصول کا ایک ہی نسخہ قرآن شریف ہے۔

مُفرّح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب [illegible] کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور

مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ افضل تر [illegible] ہے۔ مبہی اور مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر بدر سے بھی آ [illegible]

قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ [illegible] قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

مہاجرین و انصار کے تعلقات!

برادرم مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ کا محبت نامہ جو از سر تا پا اخلاص و محبت سے پر ہے ملا۔ اور موجب فرحت ہوا۔ مجھے آپ کی شکل یاد نہیں۔ اور اس کی وجہ وہی ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ یہاں احباب کی آمد و رفت بہت ہے۔ اور خدا تعالے کے فضل سے ان کی ترقی اور روز افزوں۔ انسان عاجز ہے۔ کہانتک یاد رکھہ سکتا ہے۔ ہاں دو چار بار کسی صاحب سے ملاقات ہو یا کوئی خاص باتیں ہوئی ہوں۔ یا بار بار اس شہر میں میں گیا ہوں۔ تو یہ امور بعض احباب کو حافظہ میں قائم رکھنے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اکثر احباب کی میں شکل بھی جانتا ہوں۔ اور غائبانہ ان کے نام سے بھی واقف ہوں مگر بوقت ملاقات شکل اور نام کو ملا نہیں سکتا۔ قادیان میں رہنے کے بہت سے برکات ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہمیں اپنی کمزوریوں کا خوب علم ہوتا رہتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ جو معزز دوست ہمارے قادیان رہنے کے سبب ہمارے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اگر وہ یہاں آویں تو ہم ان کی چنداں خاطرداری نہیں کر سکتے۔ اور وہ باہر رہیں تو ہم ان سب کے نام اور شکل کو یاد نہیں رکھتے۔ خاطرداری کی یہ بات ہے۔ کہ اول تو یہاں مہمان خانہ اور لنگر خانہ موجود ہے۔ خیال رہتا ہے کہ احباب کے آرام کا سامان موجود ہے

دوم مہاجرین کی ذاتی آمدنیوں کی معمولی ہوا اور مہمین کی کثرت مہمان نوازی کریں تو کس کی اور نہ کریں تو کس کی۔ ایک دعا ہے جو ہم سب کے لئے کرتے ہیں مگر وہ ایسی چیز نہیں جسکا اظہار کیا جائے۔ ہاں جو محبت ہمارے ساتھ انصار کرتے ہیں وہ اللہ کے لئے کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں اسکا اجر دیگا۔ تو گو آپ کی شکل مجھے یاد نہ ہو اس میں شک نہیں کہ میں نے آپ کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اور اسکی وجہ دیگر خطوط ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں کثرت سے آیا کرتے ہیں۔ اب آپ کے اس خط کے آنے پر بھی میں نے آپ کیلئے خصوصیت کے ساتھ بہت دعا کی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں بھی تحریک دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم آپ کے شامل حال رہے اور آپ کو دینی و دنیوی برکات اور حسنات سے متمتع کرے۔ آمین۔ ثم آمین

والسلام

لیجئے اب میری تعریف نہوگی!

کبھی میں سفر میں جاتا ہوں۔ اور میرے سفر کسی پرائیویٹ کام کے لئے تو ہوتے نہیں تو عموماً سفر کے حالات اخبار میں لکھدیئے جاتے ہیں۔ جس سے کئی ایک فواید مدنظر ہوتے ہیں مثلاً وہاں کے احباب کے حالات سے ناظرین کو آگاہی کوئی لطیف بیان ہوتا ہے تو اس کا اندراج وغیرہ۔ ان سفرناموں کے دلچسپ اور مفید ہونے کے متعلق بہت سے احباب کے خطوط آتے ہیں۔ یا وہ زبانی ذکر فرماتے ہیں۔ لیکن طبایع سب یکساں نہیں۔ اور ہمارے ایک معزز مکرم نے نہایت حقارت سے ہم کو لکھا ہے۔ اور نہ صرف لکھا ہے۔ بلکہ اپنے لوکل احباب کی مجالس میں بار بار میرا نام لیکر فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنی تعریف سے اخبار کو بھر دیتا ہے۔ میری تو عادت نہیں کہ میں اپنی تعریف میں آپ کچھہ لکھوں۔ لیکن بعض رپورٹر جب اپنی طرف سے کچھہ لکھدیتے ہیں تو وہ اپنے حسن ظن کے مطابق میری کسی تقریر یا کام کے متعلق بھی کچھہ لکھدیتے ہیں۔ اور وہ ان کی رپورٹ کے ذیل میں درج اخبار ہو جاتا ہے۔ لیکن میں اسکو بھی کوئی ضروری نہیں جانتا۔ اسواسطے آیندہ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اخبار میں میں اپنے متعلق کبھی کچھہ نہ لکھونگا اور نہ اپنے سفرناموں کو درج اخبار کیا کرونگا اگر کسی دوسرے صاحب نے کسی ایسے جلسے کی رپورٹ بھیجی جس میں میرا ذکر ہو تو وہ حصہ اپنے ذکر کا کاٹ دیا کرونگا۔ بلکہ اخبار کے صفحہ اول پر جو میرا نام ہوتا ہے وہ بھی آیندہ نہیں لکھا جائیگا۔ میرے ذکر اور نام سے اخبار کو خالی رکھنے سے اگر کسی قابل عزت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچ جائے تو ایسا کرنے میں ہمارا کیا حرج ہے۔ جو لوگ میرے ساتھ خاص محبت کے سبب اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کیواسطے اس معاملہ میں خدا تعالے کوئی اور نعم البدل امر پیدا کریگا۔ اگر ان کے خیال کے مطابق ایک دلچسپی اخبار میں نہ ہوگی تو کوئی اور دلچسپی پیدا ہو جائیگی اور اگر میرے لئے کسی دعا کی تحریک کا بند در ہوگا۔ تو اور کئی در کھلجائیں گے۔ خدا کے کلمات کا کوئی احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی رحمتوں اور فضلوں کا کوئی اندازہ نہیں۔

محرم

خدا کی نصرت شامل حال ہو۔ اُن کے جو دین محمدؐ کی نصرت میں مصروف رہتے ہیں ہمارے معزز دوست مرزا اندر علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شیعہ بھائیوں کی ہمدردی میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں حال میں انہوں نے ایک رسالہ محرم کی ان رسومات پر جو اہل تشیع میں رائج ہیں شایع کیا ہے۔ اور خود شیعی کتب اور ان کے بزرگوں کے اقوال سے اس امر کو بپایہ ثبوت پہونچایا ہے۔ کہ وہ ایام محرم میں جو ماتم و مرثیہ کرتے ہیں۔ اس سے وہ خدا کو اور میدان کربلا کے شہداءؑ کی روح کو خوش نہیں کر سکتے علاوہ نقلی بحث کے عقلی دلایل بھی دیئے ہیں اور مشاہدات بھی پیش کئے ہیں۔ اگر شیعہ بھائی اس رسالہ کو تعصب سے خالی ہو کر پڑہیں تو انشاء اللہ بہت فایدہ اُٹھائیں۔ یہ رسالہ مصنف سے محلہ جرّدہ کوبان شہر پشاور کے پتہ سے منگوانا چاہیئے۔

جماعت کو نصیحت!

ایک شخص کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ تمام جماعت کو نصیحت کیجائے کہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی سے پیش آیا کریں۔ کوئی فوت ہو جاوے۔ تو حتی المقدور جنازوں میں شریک ہوا کریں (بڑے شہروں میں جہاں جگہ دور دور لوگ رہتے ہیں۔ اور قبرستان بھی بہت دور ہوتے ہیں۔ سب کا شامل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسواسطے ہمارے خیال میں جتنے ہوں حاضر ہو جائے۔ وہ بھی یہ امید نہیں کر سکتے کہ سب شامل ہو سکیں۔ لیکن جیسا کہ حضرت نے تاکید فرمائی ہے۔ ایڈیٹر) جہانتک ہو سکے احباب کو ایسے موقعہ پر شامل ہونیکی کوشش کرنی چاہیئے۔

فرمایا غیروں نے تو تمہارے جنازے پڑھنے نہیں وہ تو تم پر کفر کے فتوے لگا چکے ہیں۔ اگر اپنوں نے بھی نہ پڑہے تو بہت بُری بات ہے۔

جہاں ہو وہاں چندہ ادا کرو!

بعض ملازمت پیشہ احباب دفعتاً فوقتاً دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہم اپنا چندہ ماہوار جہاں ملازم ہیں وہاں ادا کریں۔ یا اپنے وطن کی انجمن میں اور کہ ہر دو جگہ کی انجمنیں ہم سے چندہ کا مطالبہ کرتی ہیں پس ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاں کہیں وہ ملازم ہیں اگر وہاں انجمن احمدیہ ہے تو اسی جگہ ادا کریں۔ کیونکہ چندہ وصول کرنے والے اور دینے والے ہر دو کو سہولت ہوتی ہے اور دوسری جگہ ادا کرنے میں ہر دو کو تکلیف ہے۔ بلکہ ممکن ہے کہ باقاعدگی نہ ہونے کیوجہ سے چندہ ادا کرنے میں سستی ہو جاوے۔ ہاں اگر وہاں انجمن قائم نہ ہو تو اس صورت میں اختیار ہے کہ جو آسان راہ ہو وہ اختیار کیجاوے یعنے خواہ براہ راست بھیجدیا

جاوے۔ خواہ اپنے وطن کی انجمن کی معرفت چندہ روانہ کیا جاوے۔ سکرٹری

اشہدان علیاً ولی اللہ

یہ ایک کلمہ ہے جسکو شیعہ لوگ اذان کا جزو مانتے ہیں۔ اور بعد شہادت رسالت اس کو بلند آواز سے کہتے ہیں۔ لیکن اہل سنت اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ ان کو اس سے انکار نہیں ہے۔ کہ جناب علی رضی خدا کے برگزیدہ اولیاء میں سے ہیں۔ جہلائے شیعہ وسنی کے درمیان بعض شہروں میں اس سے بہت کچھ فساد اور جھگڑے ہو چکے ہیں اور ہوتے ہیں۔ اور شیعہ اس مزاحمت سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ سنیوں کو حضرت علی علیہ السلام کا نام نامی سننا بھی گوارا نہیں۔ حالانکہ یہ امر سراسر خلاف واقعہ ہے۔ شیعوں کے روزمرہ عبادات واعمال پر عرصہ ہوا ایک کتاب زبان اردو میں شایع ہوئی ہے۔ جسکا نام تحفۃ العوام ہے۔ اس کے متعدد اڈیشن دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا۔

بعض میں اس کلمہ کو بڑے زور سے جزو اذان ظاہر کیا گیا ہے۔ اور پھر تعجب ہے کہ بعض میں اس کے خلاف لکھا گیا۔ یعنے یہ کہ یہ کلمہ جزو اذان نہیں ہے۔ پھر ایک کتاب میں دیکھا کہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ جو شیعوں کی چار احادیث کی کتابوں میں سے ایک ہے۔ اس میں بھی جو اذان بروایات آئمہ مروی ہے اس میں بھی کلمہ اشہدان علیاً ولی اللہ۔ نہیں لکھا گیا۔ مگر چونکہ ابھی تک یہ کتاب میں نے بچشم خود نہ دیکھی تھی۔ اسواسطے اپنی تحریروں میں اس کے اعلان سے خاموش رہا۔

آج اتفاق سے ایک کتاب بنام ذخیر العباد ایک دوست سے ملگئی۔ جو اخوند ملا محمد کاظم خراسانی کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ اخوند موصوف نجف اشرف کے مجتہد تھے ان کی تعریف خواجہ غلام الثقلین صاحب بلیڈر کے ایک مضمون متعلق ان کے سفر عراق کے چند ماہ پیشتر اخبار وکیل امرتسر میں چھپ چکی ہے۔ یہاں پر زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

آپ نے بھی نہایت صراحت سے اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ کلمہ شہادت بر ولایت علی رضی جزو اذان نہیں ہے اور یہ کہ جزو اذان کے ارادہ سے اس کا اذان میں کہنا حرام ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے ہندو پنجاب کے مجتہدان اور شیعہ صاحبان اپنے ایک جلیل القدر ممتاز الافاضل مجتہد کے فتوے کی کہاں تک تقلید کرتے ہیں۔ بہرحال، اصل عبارت اس استفتا اور فتوے کی حسب ذیل ہے۔

(سوال) کیفیت اذان واقامہ را بیان فرمائید۔ (ج)

(جواب) اذان چہار تکبیرات بلفظ اللہ اکبر۔ و دو شہادتین توحید بلفظ اشہد ان لا الہ الا اللہ و دو شہادت رسالت بلفظ اشہد ان محمداً رسول اللہ۔

× × × × × × وشہادت بر ولایت حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام جزو اذان نیست ولکن بقصد قربت بعد از ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خوب است و اگر بقصد جزئیت بگوید حرام است واقامہ مثل اذان است الخ۔

دیکھو کتاب ذخیرالعباد لیوم المعاد مطبوعہ بمبئی مطبع مظفری ۱۳۲۷ھ صفحہ ۵۲ و ۵۳۔ باب در اذان و اقامتہ۔

(خاکسار خادم بھیری)

نماز جنازہ

برادر نذر علی صاحب پشاور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

جناب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب احمدی سابق ڈپٹی انسپکٹر مدارس حال پنشنر خسر مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب آنریری مجسٹریٹ وسب رجسٹرار پشاور بعمر (۹۰) سال اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ مرزا صاحب موصوف بڑے صاحب دل اور صوفی ولی اللہ تھے تحفہ گولڑہ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے انہیں کی زبانی شہادت از طرف حضرت گولڑہ والا صاحب تحریر فرمائی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اب ہم ان کے زمانہ میں ہیں پس آپ اخبار میں نماز جنازہ غائب پڑھنے کیواسطے اشتہار دلوادیں۔ اللہم اغفرہ وارحمہ۔

درخواست جنازہ۔ حاجی احمد صاحب بریم کورٹ سے اپنی زوجہ مرحومہ کیواسطے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

سراج الاخبار کا حملہ صداقت پر

ایک نامہ نگار نے سراج الاخبار میں خبر چھپوائی ہے۔ کہ دوآبہ میں احمدیوں نے محمدیوں کو عین حالت نماز میں سوٹوں سے مار مار کر زخمی کر دیا۔ ہمیں نے اس خبر کو نہایت استعجاب وحیرت سے مطالعہ کیا۔ دریافت حالات پر معلوم ہوا۔ کہ غیر احمدی آپس میں لڑے ہیں۔ احمدیوں کا اس کوئی دخل نہیں۔ بنابریں سراج الاخبار میں میں نے تردید شایع کی۔ اسپر سید محبوب شاہ نامہ نگار میری تحقیق کی تردید کرتے ہیں۔ اور سراج الاخبار کے ایڈیٹر صاحب اس پر حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ میں ایک غیر محقق۔ غیر منصف اور واقعات پر پردہ ڈالنے والا نامہ نگار ہوں [illegible] طرح میری پوزیشن پر حملہ آور ہو کر صداقت کو چھپانا چاہا ہے۔ یہ بہت قابل افسوس امر ہے۔ بسراج الاخبار احمدیوں [illegible] میں اپنے ایک نامہ نگار سے بہت تکلیف اٹھا [illegible] لیکن مرور زمانہ سے شاید بھول گیا۔ بہرحال اسکی تردید میں جناب مولوی محمد یمین صاحب کے ایک لمبے چوڑے مضمون کا اقتباس شایع کیا جاتا ہے

(۱) سید محبوب شاہ صاحب وہ بزرگ ہیں۔ جنکے بارے میں اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۹ء ودانہ کا خفی ٹھگ کے عنوان سے ایک نوٹ لکھتا ہے اور جسمیں مہر کے ٹکٹ ایک کتاب کیلئے منگوا کر اور پھر کتاب نہ بھیجنے کی شکایت کرتا ہے۔ حالانکہ وہ کتاب ابتک پردہ خفا سے ظہور میں نہیں آئی اگر یہ واقعہ غلط ہے تو وہ تردید کریں۔

(۲) آپ کا ایک اشتہار سوحب افتخار پبلک میں تقسیم ہو چکا ہے جسمیں محک الاسلام تحفۃ الدار۔ صواعق آلہیہ۔ الکلام المتین۔ وغیرہ کتب کا اشتہار درج ہے اور نیچے نوٹ دیا ہے۔ "جو صاحب دس جلدیں خرید کریں گے ان کو چار جلدیں مفت دیجاویں گی" کیا ایڈیٹر سراج الاخبار اپنے نامہ نگار سے دریافت کرنے کی تکلیف گوارا فرماویں گے۔ یہ اشتہار کتنے سال سے شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ کتابیں کس مطبع میں طبع ہوئیں۔

(ب) ممیرے اور ممیرے کا سرمہ کا اشتہار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ وہی خالص ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ہے جو کہ میاں سنگہ اہلو والیہ فروخت کرتے ہیں۔ کیا آپ پروفیسر کے ایجنٹ ہیں؟

(۳) ادعیۃ القرآن کے نام سے آپ نے شاعری میں بھی دخل دیا ہے۔ بسم اللہ کا ترجمہ ملاحظہ ہو:۔

شروع نام اللہ سے جو مہربان۔ نہایت رحیم ہے وہ دونوں جہان۔ یہ جناب کی لیاقت کا نمونہ ہے۔ یہ رسالہ از اول تا انتہا مرقع ہے۔

(۴) آپ لکھتے ہیں۔ اسمٰعیل (امام مسجد) سے ہرگز کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی۔ اور نہ اس سے کوئی لڑا۔

اس کی تردید میں مولوی اسمٰعیل صاحب کا خط ملاحظہ ہو۔ جو یہ ہے:۔

سراج الاخبار مورخہ ۲۰۔ اگست میں محبوب شاہ ساکن ودانہ نے جو مضمون کہ فرقہ مرزائیہ ساکن ودانہ کے خلاف شایع کیا ہے۔ جسمیں کہ سراسر جھوٹ سے کام لیا ہے۔ اسکا جواب

یہ ہے کہ جو جو مظالم مجھ پر میرے مخالف حنفیوں نے آئے دن کئے ہیں ان کو پوشیدہ کرنا چاہتا ہے ۲۳ جون ظہر کے وقت جب میں مسجد سے باہر نکلا۔ تو مسجد کے باہر میرے مخالفین نے میرے مقتدیوں کے ساتھ جنگ شروع کیا ہوا تھا۔ اس وقت میرے مقتدی بہت تھوڑے رہ گئے تھے۔ مجھ پر بھی حملہ آور ہوئے۔ اور ان کے واعظ صاحب مسمی...... نے مجھے سوٹیوں سے مارا۔ میری خوش قسمتی سے میر جی حبیب اللہ شاہ پہونچ گئے۔ اور انہوں نے مجھے چھڑا لیا۔ پھر وہ بیچارے ان ظالموں کے ہاتھوں سے سخت زخمی ہوئے۔ کیونکہ اسوقت وہ اکیلے تھے۔ اور یہ بہت آدمی تھے۔ × × × × × × × × × × چونکہ مجھے ظاہری زخم کوئی نہ لگا تھا اور خانگی طور پر راضی نامہ ہو چکا تھا۔ اس لئے مینے مقدمہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور نہ رپورٹ کی میرا استغاثہ اللہ کی عدالت میں ہے۔

(الراقم محمد اسمٰعیل امام مسجد موضع ذاتہ بقلم خود)

(۵) ۲ جون کے پرچے میں تو ذی علم احمدیوں کو بانی مبانی فساد کا قرار دیتا ہے۔ مگر ۲۰- اگست کے سراج میں کہا ہے۔ صرف جاہل احمدی اس کے ذمہ وار ہیں۔

(۶) سید محبوب شاہ صاحب خدا کو حاضر و ناظر جان کر ان احمدیوں کی فہرست شایع کریں۔ جو بحالت نماز احمدیوں کے سوٹوں سے زخمی ہوکر گر پڑے۔

(۷) آپ لکھتے ہیں کہ مستغیث حنفی نہیں ہیں۔ بلکہ انہی کا بیٹا سپاہی اور احمدی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کا لڑکا قادیان میں تعلیم پاتا ہے۔ کیا کسی محمدی کا لڑکا بھی قادیان میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ قادیان میں بہت لڑکے غیر احمدی تعلیم پاتے ہیں۔ سکول کے اعلےٰ انتظام اور روحانی و اخلاقی نگرانی کیوجہ سے کئی غیر احمدی مجبور ہیں کہ اس سکول میں اپنے لڑکے اصلاح کیلئے بھجوایئں۔ **دوم** میر حبیب اللہ شاہ کا نوٹس اپنے اور سراج کے نام ملاحظہ ہو۔ مورخہ ۲۰- اگست ۱۹۱۲ء کے سراج میں آپ نے مجھے مرزائی لکھا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کیا ہے کہ میں مرزائی ہوں۔ جس سے قوم اور علاقہ میں میری سخت توہین ہوتی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاعاً عرض ہے کہ اب اس حصہ مضمون کی جسمیں مجھے ناحق مرزائی قرار دیا گیا ہے۔ تردید کریں۔ ورنہ میں عدالت میں چارہ جوئی کرونگا

العبد میر حبیب اللہ شاہ از مقام داتہ نشان انگوٹھہ)

۸ :- آپ لکھتے ہیں حسب تحریر منشی شاہ غلام حسن کے استغاثہ دایر عدالت ہوا ہے۔ کیا شاہ صاحب احمدی ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ہم پر کیا الزام آسکتا ہے۔ آپ وہ خط شایع فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ آپ کو تفخیر سنائی جائیگی آپ قادیان کی الہامی کمپنی کا طعنہ دیتے ہیں۔ آپ قادیان کے معاملات کو تو رہنے دیں۔ پہلے یہ بتایئں کہ میرا الہام بیڑا فرعون کا جب غرق وفنا ہوتا تھا۔ میں وہاں ساحل دریا پر کھڑا روتا تھا۔ آپ کے ہاتھوں کا لکھا ہوا میرے پاس موجود ہے۔ یا نہیں؟ اور آیا وہ الہام امر تفل فلن المسجد الحرام پورا ہوا یا نہیں۔ اور احمدیوں کو اسی مسجد میں جس سے نکالے گئے تھے نماز با جماعت پڑھتے ہیں یا نہیں۔ (اکمل قادیانی)

ہمدردی اسلام

اہلحدیث حضرت خواجہ صاحب کے سفر ولایت کا ذکر کرتے ہوئے انہیں نصیحت کرتا ہے کہ جسطرح خواجہ صاحب نے ہندوستان میں اپنی تقریر دل میں کبھی قادیانی مشن کا نام نہیں لیا۔ اسی طرح ولایت میں بھی قادیانی مشن کا نام نہ لینا۔ صرف اشاعتِ اسلام کا لحاظ رکھیں۔

کیا اشاعت اسلام اور قادیانی مشن دو جدا چیزیں ہیں؟ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہر دو ایک ہی ہیں قادیانی مشن۔ (بشرطیکہ یہ اصطلاح صحیح ہو) صرف اشاعت اسلام کے واسطے دنیا میں قایم ہوا ہے۔ اور خواجہ صاحب جو کچھ کر رہے ہیں وہ قادیانی مشن کا ہی کام ہے۔ اور اسی واسطے کامیاب ہے۔ گو اہلحدیث بُرا منائے مگر سچ یہی ہے، کہ حقیقی اور زندہ اسلام اس زمانہ میں وہی ہے۔ جو قادیانی مشن میں پایا جاتا ہے۔ آپ بھی تو اشاعت اسلام کے مدعی ہیں۔ اور خواجہ صاحب کے بالمقابل ایک پلیٹ فارم پر کھڑا ہونے کے بارہا خواہشمند ہو چکے ہیں۔ مگر کیا خدا نے آپ کو دکھا نہیں دیا کہ اس کام میں خواجہ کا وجود باوجود اس امر سے بہت اعلےٰ وارفع ہے کہ آپکی خواہش کو پورا کیا جاسکے۔

غور کرنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں اسلام کی ہمدردی کا عملی رنگ کس گروہ میں پایا جاتا ہے۔ خواجہ صاحب ہیں کہ اپنے (دنیاوی) کام میں ہرج کرکے اور بہت سا خرچ برداشت کرکے ولایت جاتے ہیں تاکہ غور کریں کہ وہاں اسلام کی خدمت کس رنگ میں ہوسکتی ہے اور حضرت صاحبزادہ صاحب ہیں کہ اسلامی مصایب سے دردمند ہوکر مکہ اور بیت المقدس کو جاتے ہیں تاکہ ان مقدس مقامات پر اسلام کی شادابی کے واسطے اپنی دردمندانہ عرض کریں۔ اور خدا کے پیارے انبیاء کی دعاؤں کی قبولیت کی جگہوں میں کھڑے ہوکر نصرت اسلام کیواسطے گریہ زاری کریں۔ نادان مسلمان ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہم ان کے واسطے اسقدر دکھ اٹھاتے ہیں۔

ارشاد المسیح

چند بند ۲۳ مئی اور آٹھ بند ۱۱- جولائی کے اخبار بدر میں- تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسدس کی شکل میں چھپ چکے ہیں۔ اور کچھ اس تعلیم سے آگے یہ ہیں سب کو یکجائی طور پر پڑھنا چاہئے

(خاکسار شیخ محمد حسین امرت سر)

اسلام پہ ہے حق کا یہ فضل بے حد — کیئے اس نے ازراہِ لطف سرمد
پیدا ہوئے امت کی ہدایت کیلئے — عالم کے امام میرزا غلام احمد
سرور کا بروز دافع تباہی آیا — مہدی زماں نشاۃ ثانیہ ہی آیا
دل نے بھی زبان نے بھی شہادت دیدی
مامور خدا مرسل الٰہی ہے آیا

گر مسلم ہیں ہے کچھ ہوش و عرفان — گر دین اپنے پہ ہے انکو ایمان
مقدم کہیں ہر طرح حکم قرآن — حدیث انکو لگا ہو مو بحیثہ تاباں
محمد جو حق کا رسولِ امین ہے
سوا اسکے بعد رہنما ہی نہیں ہے

وہ بدبخت ہے جو سمجھتا نہیں ہے — کبھی ترک ضد اسکا شیوہ نہیں ہے
یہ سمجھو کہ اس کا نصیبا نہیں ہے — میرے خوان سے اس کو حصہ نہیں ہے
جو چاہو تو بخشے وہ عرش بریں پر
اخوت کو پھیلاؤ اہل زمیں پر

جو دنیا کے کتے ہیں عقبیٰ سے غافل — جہاں میں ہیں شاغل تو مولا سے غافل
سمجھ لیں وہ نوکر ہیں آقا سے غافل — وہ ہے بصر چشم بینا سے غافل
اگر آتش ترک ہستی میں جلتے
تو وہ پیچھے رہ کر بھی آگے نکلتے

جو اسکی محبت میں دل جوڑتا ہے — جو ہے ماسوا اس سے منہ موڑتا ہے
تعلق زمانہ کے سب توڑتا ہے — ہوس کا سر پُر ہوس پھوڑتا ہے
دیا جائے گا وہ فلک سی بلا سے
بنے گا وہ اس اپنے ماتم سرا سے

وہ اُمی کہ جس نے پڑھایا جہاں کو — دیا نطق توحید ہر اک زباں کو
پناہ اپنی جانو اسی آستاں کو — بڑا او نہ اس سے کسی کی بھی شاں کو
خلاصی بغیر اس کے حاصل نہ ہوگی
کوئی روح بخشش کے قابل نہ ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد عبد المجید خاں سالک کی نظم

جو مجلس الوداع حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب مدظلہ میں

بتاریخ ۲۵۔ستمبر پڑھی گئی

بند اوّل

کیوں نہ ہوگا اُن پہ فضل خاص رب العالمین ۔ جو کہ رہتے ہیں جہاں میں شاغل تبلیغ دیں
حق تعالےٰ کیوں نہ اُن پر رحمتیں نازل کرے ۔ ہوتی ہے روشن دلوں میں جنکو شمع نور دیں
عازم مکّہ ہیں صاحبزادۂ محمود آج ۔ ہیں جو صاحبزادۂ محبوب ختم المرسلین
جن کی ہر اک بات میں ہو لذت شاخ نبات ۔ ہر سخن جن کا ہے بے شک ثانی دُرِّ ثمین
وہ کمر بستہ ہیں ہر دم خدمت اسلام میں ۔ دم قدم سے آپ کے مضبوط ہے بنیاد دیں
یہ دُعا ہے تا قیامت باکرامت وہ رہیں ۔ حق تعالےٰ انکو بخشے دولت دنیا و دین
مولوی فاضل ہیں یا جو سید عرب صاحب بہاں ۔ وہ سفر میں ہونگے حضرت کی رفاقت کے رہین

یا الٰہی ان کو حاصل گوہر مقصود ہو
شادمانی ہو فزوں رنج والم مفقود ہو

بند دوم

تیری ہمت دیکھ کر جنّت میں رُوح مصطفےٰ ۔ کہتی ہے بیساختہ اھلاً و سھلاً مرحبا
وہ بھی دن محمود! آئیگا خدا کے فضل سے ۔ تو ہم آغوش ایاز مدعا ہو جائیگا
مدت فرقت خدا جانے کہ کب ہوگی تمام ۔ دیکھئے پھر کب خدا محمود سے دیگا ملا
تو نہیں تنہا ہزاروں دل ترے ہمراہ ہیں ۔ کرتے ہیں ہر دم جو تیری کامیابی کی دُعا
کیا تکالیف سفر جب دل میں ہو عزم درست ۔ خوف کیا جب ہاتھ میں ہو حبل تسلیم و رضا
حق تعالےٰ حافظ و ناصر ترا ہر وقت ہو ۔ کچھ نہ دے نقصان شرّ حاسدان فتنہ زا
حاضریں سے التجا ہے سالک خستہ ہے یہ ۔ ہاتھ اُٹھا کر اب کریں اللہ کے آگے دعا

کامیابی ہر گھڑی ان کے شریک حال ہو
فتح و نصرت روز افزوں ہو عدو پامال ہو

از احمد بخش طالب علم مدرسہ احمدیہ

ہو رہی ہیں مصر کی تیّاریاں ۔ دل پہ میرے چل رہی ہیں آریاں
حال کیا ہوگا فراق یار میں ۔ کوئی سُنتا میری آہ و زاریاں
کون لیگا ہم غریبوں کی خبر ۔ کس سے ہو سکتی ہیں یہ غمخواریاں
اب رُلائیں گی ہمیں دو دو پہر ۔ یاد آ آ کر تری دلداریاں
کیا کہوں اِسجا ترا نقش قدم ۔ کیسی کیسی کرتا تھا گُل کاریاں
کاروانِ مصر ہوتا ہے رواں ۔ ہاں مبارک قافلہ سالاریاں
جھیلنی پڑتی ہیں پہلے مشکلیں ۔ قوم کی ملتی ہیں پھر سرداریاں
اس قدر لمبا سفر چھوٹی سی عمر ۔ اور یوں آسان ہوں دشواریاں
یہ اولوالعزمی کے ہوتے ہیں نشان ۔ یہ بڑی ہمت کی ہیں تیاریاں
جس مقدس باپ کا بیٹا ہے تو ۔ اسکے گلشن کی ہیں ہم بھی کیاریاں
آبیاری کا ذرا رکھنا خیال ۔ ہاں دُعا ہائے سحر کی یاریاں

ہم گنہ گاروں پہ ہو فضل و کرم
چاہئیں مولےٰ تری ستاریاں

احمد بخش مدرسہ احمدیہ ۔ قادیان (ازمل ضلع گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ڈاکٹر عبد المجید صاحب دانش

ہمارے تاج سر آنکھوں کے تارے جان پیارے ۔ جری اللہ مہدیٔ زمان کے ہیں مہ پارے
میاں محمود احمد صاحب عالم کے بشیر الدین ۔ رُخ پُر نور انکو حق نے بخشا سینہ بے کیں

قطعہ

بصد فتح و ظفر عزم سفر انکو مبارک ہو ۔ ہزاراں خرمی و زیب و فر انکو مبارک ہو
طواف خانۂ کعبہ زیارت پاک طیبہ کی ۔ و نور فضل حق شام و سحر انکو مبارک ہو
جہاں جائیں رہیں جس جا خدا ہو ساتھ میں انکے ۔ بڑہیں ہر ہر قدم پر انکے یارب فضل سے درجے
سلامت باکرامت لوٹکر جلد اپنے گھر آئیں ۔ مقاصد پورے ہوں سب مرادیں انکی بر آئیں
ترقی اس سفر سے جسم و جان و علم کی ہو وے ۔ محب دین و ایمان خوش ہو دشمن دیکھے منہ دھوئے
خدا علم لدنی ان کو بخشے فضل سے اپنے ۔ فتوح غیب کے کھل جائیں یارب انپہ دروازے

خدا کے فضل کی بارش رہے دانش سدا ان پر
بڑوں سے دو جہاں میں انکو رتبہ دے خدا بڑھ کر

تفسیر تفسیر جو آخری سورتوں کی چھپ رہی ہے۔ اور ضمیمہ درس میں شامل ہوتی ہے۔ یہ تفسیر ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی تھی۔ جس کو پانچ سال ہوئے ہیں۔ اس واسطے تفسیری باتوں کے علاوہ جو کچھ اس میں ہے۔ وہ انہیں سالوں کے متعلق ہے۔ چوں کہ نقل لفظ بلفظ کی جاتی ہے اس واسطے سب باتیں اس میں آجاتی ہیں۔ ان باتوں کو ان ایام کے متعلق نہ خیال کیا جائے۔

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی اور مفرح مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جہل سنگھ میں واقع ہے اس دوکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل حمام۔ سماوار۔ ہر قسم کے جگ سوپ یعنے یخنی نکالنے کا برتن۔ گنج یعنے کل برتنوں کا سٹ۔ کلفی ہر قسم لوٹا۔ تھالیاں۔ سرپوش۔ بتنوس۔ چلمچی۔ کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاسکتے ہیں جس صاحب کو برتن خریدنا منظور ہو بہ ادائگی قیمت خرید فرما سکتا ہے ادھار سے معاف فرمادیں اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ دینے پر بھی تیار ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا ہے

محمد ابراہیم محمد اسمٰعیل مسگر بر دوکان میاں قطب الدین خانصاحب مرحوم مسگر۔ امرتسر

خوشنما جائے نماز ہے

یہ خوشنما جائے نمازیں جن پر مکہ معظمہ اور مدینہ منوّرہ کے نقشہ رنگ برنگ کے خوشنما اور صحیح سوتی ریشم سے کاڑھے گئے ہیں جن کی تعریف اڈیٹر صاحب بدر کی لکھی ہوئی ناظرین اخبار میں پڑھ چکے ہیں ایسی جائے نمازیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں۔ یہ پائیدار۔ سوداگر نبی بون گز چوڑی۔ جن پر با خدا مسلمان صاحب نہایت فراخی اور سہولیت سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ حقیقت میں انکی پائیداری اور خوشنمائی میں ولایت والوں نے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ہے۔ جو آٹھ دس برس تک بخوبی اس پاک چیز سے کام لے سکتے ہیں ہمارے یہاں انکی خوب مانگ رہی ہے اور مسلمان صاحبوں نے انہیں پسند کیا ہے ان خوبیوں پر قیمت فقط ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے جو کہ بالکل مفت کے برابر ہے بہت جلد آرڈر دیں تاکہ آئندہ

آپکو مایوسی کا جواب نہ ملے محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا تین عدد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

المشتہر۔ امرأو نجم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا انتیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرکے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگواکر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو ماردیتی ہے اس لئے اس کی چار پانچ خوراک میں ہی بخار کا آنا بند ہوجاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کردیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ ۱۴ آنہ محصول ۶ دو شیشی تک ۸ر قیمت شیشی خورد ۸ر محصول ڈاک ۵ر دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہوجاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہوجاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ر۔ محصولڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ۱۲ ڈبیہ تک ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ ۲ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار۔ خواندہ چست جوان خدمتگاروں کی۔ متاہل کو ترجیح دیجائے گی۔ مشاہرہ فی کس ۸ر خشک آیندہ ۱۰ر تک ترقی کی امید۔ اگر محرری کے قابل ہوویں تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں اور اسطرح اور بھی ترقی ہوسکتی ہے

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو مشاہرہ ۱۰ر سے ۲۰ر تک احمدی کو ترجیح دی جاوے گی

(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی۔ اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو تو بھی مضائقہ نہیں باقی شرائط بذریعہ خط و کتابت طے ہونگی۔ درخواست معہ اسناد لیاقت و کارگذاری بہت جلد آنی چاہیئیں۔

الراقم خانصاحب محمد علی خانصاحب رئیس مالیرکوٹلہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سُرمے کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ ۶ر۔ دوم ۴ر۔ قسم سوم ۲ر اصلی ممیرا جس کی قیمت ۱۰ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت ۸ر فی تولہ کردی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کردیا ہے۔ ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ قسم دوم ۸ر ہے

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی ریشمی اور سوتی تسری صلنے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ؛

المشتہر

احمد نور۔ کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ دس روپے ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے ؛

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

عام قیمت پیشگی چار
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

Reg. No. L. CCLXXXVIII

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نو
ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محی موتیٰ کلام نور الدین

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۲

۵ ذیقعدہ سنہ ... علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۲ء مطابق ۲ کاتک

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا - اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ - اٰمِیْن!

اڈیٹر کا ذکر

پچھلے اخبار میں جو ایک مکرم معظم کی خوشنودی کی خاطر میں نے اپنا اور اپنے سفروں کا ذکر اخبار میں قطعاً بند کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اس پر کئی ایک محبین کے خطوط اور مضامین اس رائے کے خلاف آئے ہیں۔ حکیم محمد حسین قریشی صاحب لاہور سے لکھتے ہیں کہ آپ ایک کی خوشی کی خاطر بہتوں کو رنج دیتے ہیں انہیں میں ایک مراسلت معزز ہمعصر الحکم کی طرف سے بھی آئی ہے۔ جس میں اڈیٹری کے اصول کے لحاظ سے اس خیال پر بحث کی گئی ہے۔ اس واسطے ہم اُسے اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج کر دیں گے اور سر دست ہم اپنی طرف سے اس پر کچھ نہیں لکھتے۔

کلام امیر

جو اخبار بدر میں درج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ باتیں جن کی گنجائش اس ہفتہ کے اخبار میں نہیں ہوتی۔ علٰحدہ اوراق میں چھاپا جاتا ہے۔ قیمت معمولی کاغذ ۶؍ اور اعلیٰ کاغذ ۱۲؍ سالانہ ہے۔

الخطبہ

(۱) چار سید زادیوں کے نکاح کے واسطے احمدی نوجوانوں کی خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہونی چاہئے۔

(۲) پیر اندتا احمدی جٹ درانچہ مالک مال مویشی و ۳۶ بیگہ اراضی از مقام نورا ڈاک خانہ مڑیالہ تحصیل و ضلع گجرات اپنے لڑکے سولہ سالہ کے واسطے ناطہ کے طلب گار ہیں۔ احمدی احباب سے دعا اور امداد تلاش کے خواہاں ہیں۔

باوا نانک رحمۃ اللہ

مخزن میں خواجہ دل محمد صاحب نے باوا نانک جی کے متعلق جو ایک بسیط آرٹیکل لکھا ہے وہ انشاء پردازی کے لحاظ سے ممکن ہے کہ بہت ہی قابل تعریف ہو۔ لیکن حق یہ ہے کہ ایسے ایک خدا رسیدہ آدمی کے متعلق یہ لکھنا کہ باوا صاحب نہ ہندو تھے نہ مسلمان۔ بلکہ وہ مذہب و ملت کی قیود سے پاک تھے۔ باوا صاحب موصوف کی تعریف نہیں بلکہ مذمت ہے۔ اور ضرور تھا کہ باوا صاحب کے حالات اور ان کے متعلق تمام لٹریچر سے پوری طرح واقف کوئی صاحب اس مضمون پر مناسب ریمارکس دیتے ہم بہت خوش ہیں۔ کہ اس کام کو اُس کے اہل ہمارے معزز ہمعصر اڈیٹر نور صاحب نے سر انجام دیا ہے۔ اور بہت عمدگی کے ساتھ باوا صاحب موصوف کے مستند اقوال سے جناب خواجہ صاحب کی غلطی کو ان پر ظاہر کیا ہے۔ اور باوا صاحب پر جو ہردلعزیزی کے پردہ میں منافقت کا الزام لگایا گیا تھا۔ اُسے اس خوبی سے دور کیا ہے کہ ہم امید کرتے ہیں کہ باوا صاحب کی روح بھی خوش ہو کر ہمارے نوجوان دوست کے حق میں دعائے خیر کرتی ہوگی۔ یہ مضمون اخبار نور کے ۱۵۔ اکتوبر کے پرچے میں شائع ہوا ہے اور اگرچہ نور کا ہر ایک پرچہ محنت سے لکھے ہوئے مفید معلومات کا مجموعہ ہوتا ہے مگر یہ پرچہ خصوصیت سے پڑھنے کے لائق ہے تعجب نہیں کہ خود خواجہ صاحب کا دل بھی اس کے پڑھنے سے خوش ہو کر اڈیٹر کی لیاقت اور راست گوئی کی داد دے اور اپنے خیالات میں اصلاح کرے۔

گردشی جنتری

اس نام کی ایک چھوٹی سی مدور جنتری (جو دیوار میں لگانے کے بھی کام آسکتی ہے) جناب حکیم و ڈاکٹر حاجی غلام نبی صاحب (زبدۃ الحکماء) لوہاری دروازہ۔ لاہور نے ایک خاص صنعت کے ساتھ تیار کی ہے جو سنہ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۳۰ء (یعنی اب سے ۱۸ سال بعد) تک برابر کام دے سکتی ہے۔ اس کی ترتیب استعمال بھی (جو پشت جنتری پر چھپی ہوئی ہے) نہایت سہل اور عام فہم ہے۔ یہ جنتری حکیم صاحب موصوف سے درخواست کرنے پر بالکل مفت مل جاتی ہے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ تمام درس حسب معمول ہوتے ہیں۔ شب درمیانی ۱۱ و ۱۲ ار اکتوبر ۱۲ء کو حضرت نے مفصلہ ذیل رویاء دیکھا فرمایا۔

"دیکھا کہ ایک موذی جانور ہے۔ جس کا سر ہڈی کا ہے۔ میں نے اس کو پیچھے سے پکڑا کہ اسے ہلاک کر دیا جائے اور ایک اور شخص کو کہا کہ اس کا سر کچل ڈالے۔ مگر اس نے کہا کہ جانے دو۔ جب چھوڑ دیا تو وہ نہائت تیز رفتاری سے بھاگ گیا۔ مگر ہم بھی اس کے پیچھے اس کے ساتھ ہی پہنچے اور ہم نے دیکھا کہ ایک دراز قد گدھا ہے یا گھوڑا ہے کھڑا ہے۔ وہ جانور اس گدھے کے دونوں پچھلے پاؤں کے اندر چلا گیا اور اس کو ایسا کاٹا کہ سخت زخم ہو گیا لیکن وہ گدھا ہلتا نہیں۔ اور جانور اس کی ٹانگوں میں سے سر ہلاتا ہوا دیکھ رہا ہے۔ تب مجھے خیال ہوا کہ یہ بہت موذی جانور ہے اسے ضرور ہلاک کرنا چاہئے اس واسطے اسے پکڑ کر مار ڈالا گیا۔ اس کے بعد اس جانور کا ساتھی نر یا مادہ نمودار ہوا۔ اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر مجھے توفیق ملی کہ میں نے لاحول کا پڑھنا شروع کیا۔ تب اس سے بھی مجھے نجات ملی"۔

حضرت صاحبزادہ ایدہ اللہ امید ہے کہ کل جہاز پر سوار ہو گئے ہونگے۔ براہ مصر حج پر تشریف لے جائینگے۔ عرب صاحب مولوی فاضل عبدالمحی ان کے ساتھ ہوں گے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب بخیریت بمبئی پہنچ گئے ہیں۔ ۱۰ اکتوبر کو کسی جہاز پر براہ جدہ حج پر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ خواجہ صاحب امید ہے کہ بخیریت لنڈن میں ہونگے ان کا مفصل خط تا حال ہمارے پاس نہیں پہنچا۔ احباب ان مسافروں کے واسطے دعاؤں میں مصروف رہیں۔

جو غیر احمدی کو لڑکی دے

ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو احمدی کسی غیر احمدی کو اپنی لڑکی کا ناطہ دے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا جو غیر احمدی کو لڑکی دے وہ احمدی ہی نہیں اس کے پیچھے نماز کیسی؟

توسیع میعاد

۳ ار اکتوبر کے بدر میں اڈیٹر صاحب الحق دہلی نے جو رعائتی قیمت کتب کا اعلان دیا اس کی میعاد ۲۵-اکتوبر ۱۲ء تک بڑھا دی جاتی ہے احباب

اس اخبار کو دیکھ کر کتابیں رعائتی قیمت پر منگوا سکتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں

ہمارے سید و مولیٰ امام مہدی علیہ السلام فتح اسلام میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر درحقیقت تکمیل اشاعت ہی ہماری غرض ہے تو مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں۔ جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بُری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب موت کے ہیں۔ ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کی سم قاتل سے نہائت خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں۔ اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آئیں"۔

اس ارشاد واجب الانقیاد کے ماتحت ہر احمدی فہرست مندرجہ ذیل سے حسب استطاعت کتابیں ضرور خریدے بعض پیش آمدہ حالات کی وجہ سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ دہرا ثواب حاصل کریگا۔

نام کتاب	مضمون	قیمت
براہین احمدیہ حصہ پنجم معہ ضمیمہ		۱۲/
آئینہ کمالات اسلام اردو عربی	حقیقت اسلام تبلیغ رسالت	عہ/
انوار الاسلام اردو	آتھم کی پیشگوئی کی تفصیل و ادعیات	۴/
ایام صلح فارسی	دعویٰ مع دلائل و پیشگوئی طاعون	۸/
استفتاء اردو	لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا	۱/
استفتاء عربی	دعویٰ کا فصیح و بلیغ عربی میں ثبوت	۴/
کرامات الصادقین	تفسیر سورہ فاتحہ عربی	۸/
نور الحق حصہ اول و دوم عربی مترجم	ادعانیت	۵+۹/

نام کتاب	مضمون	قیمت
حقیقت المہدی	آنے والا مہدی صلح کار ہے	۰۱/
ازالہ اوہام حصہ اول	دعویٰ کا ثبوت مدلل و مفصل	۱۲/
ایضاً حصہ دوم	ایضاً	۱۴/
فتح اسلام	بیان دعوے و ذکر پنج شاخ	۰۲/
توضیح مرام اردو	حقیقت نزول ملائکہ	۰۲/
قادیان کے آریہ اور ہم	رد آریہ اور نظم	۳/
حقیقۃ الوحی اردو	الہام و وحی کی تشریح ۲۰۸ نشانات	للعہ/
ضیاء الحق	ادعائیت جواب بعض اعتراض آتھم	۲/
سر الخلافہ	رد شیعہ	۸/
گورنمنٹ انگریزی اور جہاد معہ ضمیمہ		
اعجاز احمدی اردو	اردو اور عربی قصیدہ	۳/
کشتی نوح اردو	تعلیم حضرت مہدی	۰۲/
خطبہ الہامیہ عربی	اردو اور عربی اپنی شان کا اظہار	عہ/
تحفہ غزنویہ اردو	مولوی عبدالحق غزنوی کے اشتہار کا جواب	۳/
تریاق القلوب اردو	چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل	
مسیح ہندوستان میں اردو		۳/
لجۃ النور	علماء دنیا کو تبلیغ	۴/
نزول المسیح اردو		۴/
ست بچن	باوا نانک کے مسلمان ہونے کا ثبوت	۱۱/
چشمہ معرفت اردو		عہ/
کتاب البریہ	مارٹن کلارک کے مقدمہ کی کیفیت	عہ/
نجم الہدیٰ		۱/

منشی جلال الدین صاحب دفتر بدر کے لئے دعا فرمائی جاوے کہ خدا تعالیٰ اعمال صالح کی توفیق عطا فرماوے۔

یکم نومبر ۱۹۱۲ء کا پرچہ بقایا داروں کے نام وی-پی کیا جائیگا ناظرین وصول کر کے مشکور فرمائیں۔ اس لئے ۱۵ دن پہلے اطلاع دی جاتی ہے۔

بدر منوّر

تعلیم کا شوق

۵- اکتوبر ۱۹۱۲ء بوقت صبح - حضرت امیرالمومنین نے ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کے صاحبزادے بابو بشیر احمد صاحب کو جو کالج لاہور جاتے تھے - رخصت کرتے ہوئے فرمایا کہ "نیک مجلسوں میں رہو- جاؤ- اور پڑھو- بار بار گھر کو نہیں دوڑنا چاہئے بیمار بھی لڑکے ہو ہی جایا کرتے ہیں- میرے باپ نے تو مجھ کو کہا تھا کہ اتنی دور جاکر پڑھو کہ ہمارے مرنے کی خبر بھی تم کو نہ پہنچ سکے-

گناہ سے بچنے کا ذریعہ

فرمایا کہ "میں نے کئی ایک بزرگوں سے خود دریافت کیا ہے کہ انسان گناہ سے کس طرح بچ سکتا ہے - مولانا مولوی محمدؐ قاسم صاحب نانوتوی نے فرمایا کہ انسان موت کو یاد رکھنے سے بچ جاتا ہے- ایک میرے اُستاد میرے پیر تھے جن سے میں بیعت بھی تھا- اور اُن کا نام عبدالغنی تھا- انہوں نے فرمایا کہ جو انسان ہر وقت خدا تعالیٰ کو سامنے رکھتا ہے- وہ بچ جاتا ہے-
مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام بھی میرے پیر ہی تھے ان سے بھی میں نے بیعت ہی کی ہوئی تھی- اُن سے میں نے سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا- کہ آدمی بہت کثرت سے استغفار کرنے سے بچ جاتا ہے- مدت کی بات ہے- ایک مرتبہ میرے دل میں ایک گناہ کا ارادہ ہوا- یہاں تک کہ میرا نفس شریعت میں اس کے جواز کے لئے حیلے بہانے تلاش کرنے لگا تب میں نے یہ علاج کیا- کہ چھوٹی چھوٹی حمائلیں قرآن شریف کی لیکر اپنے سامنے اور ارد گرد ایسے مقاموں پر لٹکا دیں- جہاںکہ جلد جلد میری نظر پڑتی رہے اور اپنی جیبوں میں بھی میں نے رکھ لیں- جب اُس گناہ کا میرے دل میں خیال پیدا ہوتا- تو اُن حمائلوں میں سے کسی ایک کو دیکھتا اور کہتا کہ دیکھ تو اس کتاب پر ایمان لایا ہے- اور پھر اس قسم کا خیال تیرے دل میں آتا ہے- پھر فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے شرم آجاتی تھی- یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ خیال میرے دل سے دور کردیا-

بد صحبت سے بچو

فرمایا کہ "بُری صحبت انسان کو بہت خراب کرتی ہے- ایک شخص نے جو بہت ہوشیار ہے مجھے خود بتلایا کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ فلاں شخص کے گھر لوہے کے صندوق میں بڑا زیور اور روپیہ ہے- ہم اُس مکان پر ... چڑھ گئے اور بڑی محنت و مشقت سے اس صندوق تک پہنچے مگر اُس گھر کی مالکہ ایسی ہوشیار نکلی کہ اُس نے روپیہ اور تمام زیور صندوق کے نیچے زمین گاڑ رکھا تھا- اور اوپر صرف خالی صندوق رکھدیا تھا- ہم صندوق کو مال سے پُر سمجھکر بمشکل تمام اُٹھا لائے- جب کھولا- تو خالی پایا- ہم لوگ پکڑے گئے- پولیس کے حوالے ہوکر جیلخانے میں پہنچے- جب وہاں گئے- تو دوسرے قیدی لگے ہم سے سرگذشت پوچھنے- جب اُنہوں نے سنا کہ ہم نے اس طرح سے دھوکا کھایا ہے- تو لگے وہ ہر طرف سے تدبیریں بتلانے- کہ اگر اب کی مرتبہ چھوٹ کر جاؤ گے اس طرح کرنا اور اُس طرح کرنا- فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدکار لوگ بڑی بڑی بدیاں سکھلاتے ہیں-
پھر فرمایا کہ ایک ڈاکو جو بڑے ڈاکوؤں کا سردار تھا- اور سرکار نے اُسے دوسرے دوسرے ڈاکوؤں کے پکڑنے کے لئے نوکر رکھا ہوا تھا- مجھے ملا اُس سے میں نے دریافت کیا کہ تم نے کس قدر خون کئے ہیں- فرمایا کہ اُس نے مجھے جواب دیا کہ کوئی تعداد نہیں- نہ بچہ چھوڑا- نہ بوڑھا- نہ جوان نہ عورت نہ مرد- نہ فقیر نہ امیر- غرض یہ کہ جو سامنے آتا تھا اُسی کو قتل کر ڈالتا تھا- فرمایا میں نے اُس سے سوال کیا کہ کبھی کسی کو قتل کرتے ہوئے خدا کا خوف بھی آیا ہے یا نہیں- کہنے لگا کہ مولوی صاحب! خدا کا خوف انسان کو اس وقت آتا ہے جبکہ وہ تنہا ہو- تنہائی میں مجھے بھی خدا کا خوف آتا ہے- مگر جب پانچ چھ ملے- پھر کسی کا بھی خوف نہیں آتا تھا- فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پانچ چار بد لوگ جمع ہوجائیں- تو پھر اُن کو خدا کا خوف بھی نہیں آتا- پھر فرمایا کہ اُس ڈاکو نے مجھے یہ بھی سُنایا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی چھوی کو تیز کرایا اور اُس کو لیکر چلا- جب سڑک پر پہنچا- تو میرے دل میں خیال آیا کہ اس چھوی کو دیکھنا چاہئے کہ آیا یہ اچھی چلتی بھی ہے یا نہیں- جب میں سڑک پر اور آگے بڑھا- تو مجھ کو ایک عورت اپنے خاوند کے ساتھ باتیں کرتی جاتی ہوئی ملی میں نے اپنی چھوی کو اُس مرد کے سر پر مارا کہ فوراً اُس کا سر بدن سے الگ جا پڑا- یہ دیکھتے ہی عورت کی چیخ نکل گئی- میں نے کہا کہ ہیں! روتی کیوں ہے؟ میں نے تو اپنی چھوی کی تیزی دیکھی ہے
پھر فرمایا کہ ایک بہت امیر کبیر سکھ میرے پاس آیا- میں نے اُس کو چند نصیحتیں کیں اور کہا کہ بُرے آدمی کی صحبت سے بچو- اور زنا نہ کرو- وہ میرے پاس سے اُٹھ کر ایک ہندو سادھو کے پاس جا بیٹھا- اُس نے بھی اُس کو یہی نصیحت کی کہ زنا نہیں کرنا چاہئے- مگر اُس کا ایک بد مصاحب اس کو اپنے ہمراہ ایک رنڈی کے یہاں لے گیا- دونوں کو آتشک ہوگئی- مگر اُس سکھ کو بڑی سخت قسم کی آتشک ہوئی بیماری کے کئی دن بعد تک وہ ہم سے نہ ملا- آخر کو بیچارہ ہمارے پاس آیا- میرا لحاظ بھی وہ لوگ بہت کرتے تھے- میرے پاس وہ آ تو گئے- مگر اب وہ ایک دوسرے کو لگے کہنے کہ تم کہو- آخر کو میں نے اُن کے ایک دوسرے کو اشارے کرنے سے تاڑ لیا کہ ضرور ان کو کوئی سخت بیماری لگی ہے جس کے سبب سے یہ اپنا حال کہتے ہوئے شرماتے ہیں- میں نے کہا کہ دیکھو تم ہمارے دوست ہو- اور تمہارے سبب سے یہ لوگ بھی ہمارے دوست ہیں- اور ہم طبیب ہیں- تم ایک دوسرے کو جو ہنس ہنس کر اشارے کر رہے ہو- تو مجھے ہی کیوں نہیں بتلا دیتے- پھر میں نے خود ہی کہا کہ معلوم کر گیا ہوں- کہ تم کو کوئی سخت بیماری مثل سوزاک یا آتشک ہوئی ہے- اُس سکھ نے تو سر نیچا کر لیا مگر دوسرے نے کہا کہ ہاں! آتشک ہوئی- مگر بڑی سخت ہوئی ہے- کئی سو روپیہ اُس سکھ نے مجھ کو دیا- میں نے پوچھا کہ یہ بیماری تم کو کب لگی ہے- کہنے لگا کہ اُسی روز ہوئی تھی جس روز آپ نے نصیحت فرمائی کہ زنا نہ کرنا چاہئے- پھر کہنے لگا کہ جب میں یہاں سے اُٹھ کر گیا تو ایک ہندو سادھو نے بھی یہی نصیحت کی- میں نے اُس سے سوال کیا کہ تم نے پھر کیوں نہ مانی- اپنے دوست کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا- کہ صاحب! اس نے مجھے پھنسا دیا- پھر فرمایا- کہ دیکھو بُرے دوست انسان کو بڑا خراب کرتے ہیں-

پانچ علاج

فرمایا- کہ میں نے گناہ سے بچنے کے پانچ علاج تجربہ کئے ہیں- ایک یہ کہ بُروں کے پاس نہ بیٹھو- قرآن شریف پاس ہو تو شرم آہی جاتی ہے- موت کو یاد رکھنے سے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے- نیکوں کی صحبت میں رہنا چاہئے- اور ایک علاج حضرت یوسف علیہ السلام نے بتایا ہے جبکہ اُن کو زلیخا نے پھسلایا اور چاہا کہ میرے ساتھ

دنا کرے - تو آپ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور دعا کی الّا تصرف عنی کیدھن اصب الیھن و آکن من الجھلین - کہا اے حضرت باری تعالیٰ آپ خود ہی مجھے بچائیں - کیونکہ یہ تو بُری طرح میرے پیچھے پڑی ہے - اور میں اس کا غلام ہوں - اور رات دن رہتا بھی یہیں ہوں -

نیک صحبت کے فائدے

پھر فرمایا کہ نیک صحبت کے بڑے بڑے فائدے ہیں - اگر میں تم کو سناؤں - تو تم حیران ہو جاؤ - بعض اوقات جو لوگ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں - میرے دل میں بڑے زور سے تحریک ہوتی ہے - کہ سب کے لئے دعا کرا اور بعض اوقات لوگوں کے دل میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں کہ ان کے لئے دعا کر! بعض اوقات نیک صحبت کے فیض سے بڑے بڑے گناہ رد ہو جاتے ہیں - ایک مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے دربار میں تشریف رکھتے تھے - تین آدمی آپ کی مجلس میں آئے - ایک شخص نے دیکھا کہ حضرت نبی کریم کے پاس ایک جگہ خالی ہے - وہ آپ کے قریب جاکر بیٹھ گیا - دوسرے نے دیکھا - کہ قریب تو جگہ ہے نہیں - وہ اتنی دور سے ہو کر بیٹھ گیا - جہاں کہ اس کو آواز سُنائی دے سکتی تھی تیسرے شخص نے دیکھا کہ نہ تو کوئی ایسی جگہ ہے - جہاں میں بیٹھ کر نبی کریم کی آواز سُن سکوں اور نہ یہاں کھڑے کو آواز آتی ہے - اس لئے یہاں کھڑا ہونا فضول ہے یہ خیال کرکے وُہ وہاں سے چل دیا - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وحی ہوتی تھی تو رنگت سرخ ہو جاتی تھی اور غنودگی سی طاری ہو جاتی تھی - آپ کی وہ حالت ہو گئی - پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا - کہ اس وقت یہاں اس مجلس میں تین آدمی آئے ہیں ایک نے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ پائی - اور وہ اسی قابل تھا - دوسرے شخص نے جانے سے شرم کی اور شرم کی وجہ سے یہیں بیٹھ گیا - خدا نے بھی اس سے گناہوں کے حساب سے شرم کی اور اس کو معاف کر دیا - مگر تیسرے نے مُنہ پھیرا اور یہاں بیٹھنے کو فضول سمجھ کر چلا گیا - خدا نے بھی اس سے مُنہ پھیر لیا -

انگریزی گفتگو

مڈل پرائمری - اور عام شائقین کے لئے مفید ہے - ہر فعل کی ذیل میں ایک مشق فقرات سوالیہ وجوابیہ کی درج کی گئی ہے - اور اُن مشقوں سے پہلے تمام الفاظ استفہامیہ - الفاظ مروجہ گفتگو - اور مختصر جملے اور محاورات بطور تمہید پورے چار صفحوں پر درج کئے گئے ہیں - بہت سے اصحاب نے اس کے متعلق ریویو بھیجے ہیں - تعداد صفحات انگریزی و اردو ۶۵ - قیمت انگریزی مع اردو ۱۲ر - قیمت انگریزی ۲ر - ۲۵ یا زیادہ جلدوں کے لئے کمیشن ۲۵ فیصدی - بقیمت نقد یا وی - پی مصنف سے اور لاہور کے مشہور تاجران کتب سے مل سکتی ہے -

ماسٹر ولی اللہ (مصنف) معرفت میاں ہدایت اللہ صاحب - کوچہ چابک سواران لاہور

کیش بہار ہیر آئیل

سر پر لگانے کی تیل کی ایک شیشی ہمارے پاس آئی ہے - یہ تیل خوشبودار ہے - اس سے بال ملائم اور چمکیلے رہتے ہیں - اس تیل کے بنانے والے صاحب دو بکس تیل کے خریدار سے صرف ایک روپیہ مع کل خرچ ڈاک لیتے ہیں اور ساتھ ایک نسخہ کتاب دولت کمانے کی کل کا مفت دیتے ہیں - ملنے کا پتہ :- لالہ رام لعل مہرو صاحب جیف منیجر پرفیومری ہوس - امرتسر

مبارک

میاں احمد دین صاحب زرگر نیچہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطا کیا ہے نام عبدالخالق رکھا گیا ہے - خدا مبارک کرے - پہلے بچے کا نام عبدالمالک ہے - اور ایک لڑکی ہے - احباب ہر سہ کی عمر اور نیکی کے واسطے دعا کریں -

خطبہ جمعہ

عرب عبدالحی صاحب بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں :- "والیوم حضرت میاں صاحب صلی بنا الجمعۃ فی مکان زین الدین صاحب وقال فی خطبتہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَان الی آخر الاٰیۃ فقال المراد بالعدل الفرائض والاحسان النوافل و ایتاء ذی القربیٰ ترک رجا الخیر وخوف الشر وقال لابد من العمل الصالح لان تارک العمل لا ینجو بحمد فکیف ینجو بغلامہ والسلام

ترجمہ - آج حضرت میاں صاحب نے زین الدین محمد ابراہیم صاحب کے مکان پر خطبہ جمعہ میں آیت قرآن شریف اِنّ اللہ یامر بالعدل ..... الخ پڑھ کر فرمایا - عدل سے مراد فرائض اور احسان سے مراد نوافل ہیں اور ایتاء ذی القربیٰ سے مراد یہ ہے کہ انسان خیر کی امید شر کے خوف سے غنی ہو کر خدا کی عبادت کرے - اور فرمایا کہ عمل صالح کا ہونا ضروری ہے اگر عمل صالح کے بغیر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماننا نجات نہیں دے سکتا تو آپ کے غلام کا خالی ماننا بغیر عمل صالح کس کام آوے گا -

پہلوٹھا بیٹا

کمترین نے اسمی فصیح احمد کو کُونُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ پر عمل کرکے حضرت خدا ابین نورالدین امیرالمومنین کی خدمت بابرکت میں بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۲ء مقام کو ذیعنی لکھنؤ سے دارالامان روانہ کیا - رحمٰن اس کا محافظ ہو - آمین! مبارک ہے وہ بچہ - کہ جس کی بسم اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہوئی اور خلیفۃ المسیح کے وقت میں مسلمان بنا - آج وہ دن ہے کہ بہ رحمت پروردگار سیانا ہو کر باتیں کرتا اپنے امام جماعت اسلام کی خدمت میں حاضر ہے - یارب وہ وہاں سے فضیلت کا سہرا باندھ کر آوے - آمین

ناظرین! ایک لاٹ پادری صاحب کا بیان ہے کہ جن کا نام اس اخبار میں بہ وجوہات چند درچند لینا پسند نہیں کرتا - انہوں نے اپنا گورا چہرہ مشرق کی طرف کرکے بڑے ذوق وشوق سے بیان کیا کہ تمام دُنیا میں اس وقت قرآن کا جاننے والا اور صحیح بیان کرنے والا نورالدین ہے (کبیر جناب نورالدین صاحب دام اقبالہٗ) سنتا ہوں کہ وہ ہنستے اور سخاوت کرتے رہتے ہیں - مسٹر ممتاز مسیح کا قول ہے کہ حکیم نورالدین صاحب نے لفظ میزان کی تفسیر صحیح اور ایمان سے کی ہے - ہم جائینگے - والسلام

خاکسار کبیرالدین محمد احمدی اکبرآبادی سکرٹری انجمن احمدیہ - لکھنؤ

جاپان میں قہرناک طوفان

جنوب اور وسط جاپان کے ساحل سمندر پر ہوا اور سمندر کا نہایت سخت طوفان آیا جس سے کئی جہاز اور کشتیاں ڈوب گئیں - کئی جنگی جہازوں کو نقصان پہنچا - بہت سے جہازات پانی اور ہوا کے زور سے ریتی پر چڑھ گئے - پچاس برس سے ایسا قہرآلود طوفان جاپان میں نہ آیا تھا - مقامات نگویا - اسا کا - جیفو اور نارا میں طوفان

کا بید زور رہا۔ ان شہروں میں ایک گھر بھی سلامت نہ بچا۔ نگویا میں سمندر کی ایک لہر نے بندرگاہ کو منہدم کر دیا۔ ساکا میں بیس ہزار گھر برباد ہو گئے۔ تار ٹوٹ گئے۔ آمد و رفت بند ہو گئی۔ جان کا اتلاف بہت ہوا۔ ۲۶۳ آدمی مر گئے۔ اور ۲۸۳ آدمیوں کے سخت چوٹیں آئیں۔

جنگی جہازوں کے بنانے میں رقابت

انگریزی جنگی جہازوں کی تیز رفتاری اس قدر ہے کہ دُنیا کی اور کسی سلطنت کے جنگی جہاز اتنے تیز رفتار نہیں ہیں۔ انگلستان کے جنگی جہاز موسومہ لائن کی رفتار ازمائش میں فی گھنٹہ ۳۲ ناٹ نکلی۔ اب جدید بیٹل کروزر موسومہ پرنس رائل کی رفتار ازمائش میں ۳۴ ناٹ فی گھنٹہ نکلی۔ ان دونوں جنگی جہازوں کا وزن ۲۵۳۵۰ ٹن اور دونوں میں ستر ستر ہزار گھوڑوں کی طاقت کے برابر طاقت ہے۔

جتنی طاقت ان دونوں جہازوں کی ہے۔ اتنی طاقت دنیا کے اور کسی جنگی جہاز کی نہیں ہے۔ گو ایک اور انگریزی جنگی جہاز موسومہ کوئن میری جو آجکل زیر تعمیر ہے ایسے طاقتور انجنوں سے چلایا جائیگا۔ جو ۷۵ ہزار گھوڑوں کے برابر طاقت پیدا کریں گے۔ ایک اور انگریزی جنگی جہاز موسومہ ٹائیگر کے انجنوں میں ۹۵ ہزار گھوڑوں کی طاقت رکھی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان جہازوں کے مقابلہ میں جرمنی نے بھی دو دو ایسے جنگی جہاز بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ جن کی طاقت ایک ایک لاکھ گھوڑوں کی طاقت کے برابر ہوگی۔

عجیب مہر

اخبار "صباح" نے ایک نوجوان ترک کا خط شائع کیا ہے۔ جو میدان جنگ سے لکھا ہے کہ میں جب والنٹیر ہو کر یہاں پہنچا ہوں۔ کئی معرکوں میں شریک ہو چکا ہوں اور کئی بار زخمی ہو چکا ہوں۔ زخمی ہونے کے وقت میری تیمار داری اکثر ایک نوجوان عرب لڑکی نے کی ہے۔ جس کا نام حمرا ہے۔ جب کبھی میں جنگ سے زخمی ہو کر واپس آتا تھا۔ وہ نہائت شفقت اور محبت سے میری غمخواری کرتی تھی۔ اس نے کئی کئی راتیں جاگنے میں بسر کی ہیں۔ جبکہ میں زخموں کے درد سے بیقرار ہوتا تھا۔ وہ ہر وقت مجھے دلاسا دیتی اور میرا حوصلہ بڑھاتی تھی۔ دو دفعہ وہ مردانہ لباس پہن کر میرے ساتھ میدان جنگ میں بھی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا تھا کہ اُس کو میرے ساتھ حد سے زیادہ محبت ہے۔ اس کی والدہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ دو بھائی میدان جنگ میں شہید ہو چکے ہیں۔ باپ اس وقت جنگ میں مشغول ہے اور وطن پرستی اور اسلام پرستی کا پورا حق ادا کر رہا ہے۔ اس کی بڑی بہن خضرا ابھی جنگ کے زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی ہے۔ حمرا کی حد سے بڑھی ہوئی الفت دیکھ کر مجھے جرات ہوئی اور میں نے اُس سے شادی کی درخواست کی۔ اُس نے جواب دیا کہ اگر تم اطالویوں کی کوئی توپ چھین کر لے آؤ۔ اور انور پاشا سے وہ علم حاصل کر لو۔ جس کا اس خدمت کے انعام میں دیا جانا قرار پایا ہے تو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ میں خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس کام میں مجھے کامیابی ہوئی۔ انور پاشا کو کسی طرح حمرا کے اس قول کی خبر پہنچ چکی تھی۔ جب میں اطالویوں کی توپ لانے میں کامیاب ہوا۔ تو انہوں نے مسکرا کر کہا۔ کیوں حسن فہمی! اب تو حمرا کو تمہارے ساتھ شادی کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ میں نے یہ سُن کر سر جھکا لیا۔ انور پاشا نے اپنے ہاتھ سے مجھے علم دیا اور خود ہی میری شادی کا اہتمام کیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ قاضی نے مہر کی شرط یہ بتائی کہ میں کم سے کم پچاس اطالویوں کو ہلاک کروں۔ نکاح کے بعد میں بیس اطالویوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کر چکا ہوں۔ اب تیس اطالویوں کو ہلاک کرنا باقی ہے۔ خدا کی ذات سے امید ہے کہ میں بہت جلد مہر ادا کر سکوں گا۔

کونٹ ٹالسٹائے اور اسلام

کونٹ ٹالسٹائے روس کا مشہور محب وطن اور فلاسفر ناول نگار تھا۔ اس نے اپنے وطن کی اصلاح میں نہائت درجہ کوشش کی تھی جس کی وجہ سے دور استبداد میں اس کو جلا وطن کر دیا گیا تھا۔ مگر وہ اپنے ملک کی خدمت سے کبھی باز نہ آیا۔ کاؤنٹ ٹالسٹائے ایک کثیر التصانیف اور مقبول عالم مصنف تھا۔ جس کی تصانیف کا یورپ کی بہت سی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ حال میں بقول اخبار "کریل" (روس) اس کے ذخیرہ کتب میں ایک ایسی کتاب برآمد ہوئی ہے۔ جو اس نے ایک چھوٹے سے رسالہ کی صورت میں تحریر کی تھی اور جس میں پیغمبر اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی احادیث کا انتخاب درج کیا تھا۔ جس سے کونٹ موصوف کی غرض یہ تھی۔ کہ اپنی قوم کو شریعت اسلامیہ اور اس کے برگزیدہ بانی کے حسنات سے آگاہ کرے۔ ٹالسٹائے نے آنحضرت صلعم کی نسبت اپنے اس رسالہ کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ "نبی محمد اُن عظیم الشان مصلحین میں سے ہیں۔ جنہوں نے اتحاد امم کی بڑی خدمت کی ہے۔ اُن کے فخر کے لئے یہ بالکل کافی ہے کہ انہوں نے ایک وحشی قوم کو نور حق کی جانب ہدایت کی اور اس کو ایک امن و صلح پسند اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے والی قوم بنا کر اس کو خونریزی اور انسانی قربانی سے روکا اور اس کے لئے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دیئے۔ اور پھر یہ کہ اتنا بڑا کام صرف ایک فرد واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا۔" یہ اسلام کا ایک عجیب راز یا معجزہ ہے کہ غیر مذاہب والوں میں جس قدر مداح اس مذہب کے ہیں کسی اور مذہب کے نہیں ہیں۔ اور مداح بھی معمولی درجہ کے اور قابلیت کے لوگ نہیں۔ بلکہ وہی لوگ جن کی صیابت رائے ایک زمانہ کو مسلم ہے۔ (انسٹیوٹ گزٹ)

بڑودہ میں جامع مسجد اور مہاراجہ صاحب کے ہاتھ سے اس کا افتتاح

ہم مہاراجہ صاحب بہادر بڑودہ کی اس نیکدلی اور بے تعصبی کی نہائت تعریف کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنی مسلمان رعایا پر شہر بڑودہ میں ایک مسجد تیار کرانے اور اپنے دست مبارک سے اس کی رسم افتتاح ادا فرمانے سے بہت بڑا لطف و احسان فرمایا ہے۔ افتتاح کی تقریب نہائت شاندار تھی۔ یوم افتتاح سے مسجد میں اذان و نماز شروع ہو گئی ہے۔ اور مسلمان صدق دل سے اپنے خیر خواہ مہاراجہ کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ مہاراجہ صاحب ممدوح کی یہ کارروائی ایسی نیک اور قابل قدر ہے۔ کہ جس کی ہر ایک والیان ریاست کو تقلید کرنی چاہیئے۔ کیا ہم اس کے ساتھ ہی مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر کو توجہ نہ دلائیں۔ کہ وہ سری نگر کی ایک شاہی مسجد کو جو ہندو یتیم خانہ کے لئے لے لی گئی ہے۔ واگذار فرما کر اپنی مسلمان رعایا کو بالخصوص اور دیگر اہل اسلام کو بالعموم شکرگذار فرمائیں۔ ورنہ مہاراجہ صاحب بڑودہ کے مسجد بنوانے اور اس کا افتتاح کرنے اور مہاراجہ کشمیر کی بنی بنائی مسجد کے ضبط کر لینے میں نمایاں تفاوت ہوگی۔ (میونسپل گزٹ)

رپورٹ انجمن احمدیہ سانگلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۲ء بروز اتوار انجمن سانگلہ کا جلسہ بیرون شہر باغ میں مستری عبد الرحمٰن صاحب کے مکان رہائش پر زیر صدارت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی (جو وہاں تبلیغ کے واسطے بلائے گئے تھے) ہوا۔ قریب چالیس کس احمدی لائل پور۔ چنیوٹ روڈ و دیگر دیہات سے آئے تھے اور کچھ غیر احمدی بھی شریک جلسہ ہوئے۔ پہلے حافظ صاحب مذکور نے غرض جلسہ بیان فرمائی اور قرآن شریف سے چند آیات پڑھ کر فرمایا کہ بدظنی منع ہے۔ پھر چودھری عبد اللہ خاں صاحب نے جو اس انجمن کے پریزیڈنٹ اور محصل چندہ ہیں رپورٹ سالانہ سنائی خدا کا شکر ہے کہ وصولی چندہ منفصلات ایکہزار کے قریب پہنچ گئی ہے جس سے سلسلہ حقہ کی خاص ترقی معلوم ہوتی ہے۔ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ بعض احباب نے خاص طور پر وصولی چندہ کی کوشش کی ہے۔ مثلاً چودھری غلام حسن صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ انھوں نے کل ضلع کے دیہات سے بڑھ کر چندہ دیا ہے (افسوس ہے کہ کسی خاص وجہ سے شریک جلسہ نہیں ہو سکے) چودھری فضل داد صاحب کھیوا اور چودھری فتح محمد صاحب کھنووال۔ چودھری احمد خاں صاحب چنیوٹ روڈ چودھری لہبا برادر مولوی عبد اللہ صاحب کھیوا اور انجمن گوکھووال و انجمن چھور کے کل ممبر بھی شکریہ کے قابل ہیں۔ میں یہ بات ظاہر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ انجمن بہلول پور باوجود کم افراد ہونے کے چندہ دینے میں کل ضلع کی دیہاتی انجمنوں سے اول رہی ہے۔ اور دوم انجمن چھور۔ اس کی وجہ چودھری عبد اللہ خاں صاحب نمبردار محصل چندہ ضلع لائل پور کے وجود نیک مسعود کا موجود ہونا ہے جو آنریری طور پر چندہ وصول کرتے ہیں ماسوا اسکے تبلیغ بھی خاص طور پر کرتے ہیں انکے وجود سے ضلع کو خاص فائدہ پہنچا ہے۔ ان کا ارادہ ہے کہ منڈی میلہ لائل پور پر جو ماہ مارچ میں ہوگا۔ ایک احمدیہ کیمپ تبلیغ کے واسطے قائم کریں۔ جو بعد حصول اجازت حضرت صاحب کیا جائے گا۔ چنانچہ منشی فخر الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور بھی خاص طور پر امداد کرنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ احباب اس کام کے لئے دعا فرمادیں۔ چودھری عبد اللہ خاں صاحب کی رپورٹ کے بعد مولوی اللہ دتا المعروف منگا غیر احمدی وزیرآبادی نے جو اتفاق سے جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ حافظ صاحب کی اجازت سے وعظ فرمایا۔ مولوی صاحب مذکور میں ہنسانے ورلانے کا ایک خاص ملکہ ہے۔ پھر حافظ صاحب نے وعظ فرمایا اسکی تشریح کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر جگہ کے احباب نے انکے وعظ سُنے ہیں اور جانتے ہیں کہ انکی تبلیغ سے بے بہا فائدہ پہنچا ہی کرتا ہے۔ اس کے بعد چودھری عبد اللہ خاں صاحب کی دعا پر جلسہ ختم ہوا کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو ترقی دیوے۔ اتفاق کی توفیق بخشے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو عرصہ دراز تک ہم میں موجود رکھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب و خواجہ صاحب کو فتح و ظفر و سلامتی و صحت کے ساتھ سفر سے واپس ہمیں ملادے۔ آمین ثم آمین

اخیر پر میں اپنے لئے احباب سے دعا کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالےٰ عاجز کو خاص لوگوں سے کردے والسلام۔ مسکین الیاس الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بہلول پور۔ ضلع لائل پور۔

اکمل کا پیام سالک بٹالوی کے نام

سالک راہ ہُدےٰ آجا ادہر
کب تلک رکھیگا تو حق سے بگاڑ

بُت پرستی چھوڑ دے کعبہ میں آ
اب خدا کا گھر بسا۔ مندر اُجاڑ

جس کو سمجھا ہے حصارِ عافیت
پڑ چکی ہے اسمیں مدت سے دراڑ

گلشنِ توحید کو سر سبز کر
شرک کے بُوٹے جو ہیں جڑ سے اکھاڑ

جانِ من! ظلمت کدُے میں کچھ نہیں
نور منزل میں عصائے شوق گاڑ

ابن مریم ایک فانی عبد ہے
کردیا لوگوں نے رائی کا پہاڑ

آسمان پر جو چڑھاتے ہیں۔ انہیں
آیت سبحانُ ربّی سے لتاڑ

پہلواں بن کر نکل میدان میں
بازوئے ہمّت سے شیطاں کو پچھاڑ

بھیڑ جو تھی بن گئی ہے بھیڑیا
ہاں! سُنا احمدؐ کے شیروں کی دہاڑ

قولِ حق قولِ نبیؐ تسلیم کر
ماسوا کا دفترِ پارینہ پھاڑ

چاہیئے ہرگز نہ اہلِ ارض کو
آسمان کے رہنے والوں سے بگاڑ

چہرہ محبوبِ انساں کا دیکھ لے
بس ہٹادے اپنی محجوبی کی آڑ

آفتابِ صدق دیوے گا روشنی
کھول دے تو خانۂ دل کے کواڑ

دست و بازو اکمل محزوں کا بن
بند کر انکے عدو کی چھیڑ چھاڑ

(اکمل)

تلاش گم شدہ

میرا چھوٹا بھائی بنام ولی محمد احمدی شانہ گر۔ کہیں چوری نکل گیا ہے بہت تلاش کی ہے۔ مگر تا حال کوئی پتہ نہیں لگا اگر کسی صاحب کو ملے تو ہم کو اطلاع دیں۔ پتہ دینے والے صاحب کو انعام دیا جائے گا۔

حُلیہ۔ رنگ گندمی جسم پتلا۔ قد میانہ۔ ناک اونچا عمر ۱۷ برس۔ پڑھا ہوا بھی ہے۔

رحمت اللہ۔ احمدی۔ شانہ گر بگہ کلاں امرتسر

جلسہ شملہ

جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ ۵ / اور ۶ / اکتوبر کے ٹون ہال میں احمدیہ جلسہ ہوا۔ علاوہ ان لیکچرار کے جن کے نام پہلے لکھے جاچکے ہیں چودھری فتح محمد صاحب نے بھی ایک لیکچر قرآن شریف کی خوبیوں پر دیا۔ دوسرے لیکچر۔ وفات مسیح۔ آمد مسیح۔ عرفان نبی اور ختم نبوت پر تھے۔ بعض غیر احمدی کہنے لگے کہ اگر ختم نبوت کا مسئلہ اس طرح ہمیں پہلے سمجھایا جاتا تو ہم مرزا صاحب کی مخالفت نہ کرتے مضامین سب ایسے تھے جو سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے اظہار کے واسطے خاص تھے تمام لیکچروں کا اثر سامعین پر بہت نیک ہوا اللہ تعالےٰ احباب شملہ کو جزائے خیر دے اور اس سے بھی زیادہ

ایک دوست کی بیعت کا تذکرہ
اور
درخواست دعا

ہمارے عزیز دوست محمد عبداللہ خان صاحب نے اپنی بیعت کا ذکر لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح رضی کی اجازت کے بعد اخبار میں چھاپنے کے واسطے دیا ہے۔ یہ مکرم بھائی بیعت کے بعد اخلاص و محبت میں روز افزوں نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ اللھم زد فزد۔ اگرچہ ایسے مضامین مفید عام ہوتے ہیں تاہم اخبار میں کمی گنجائش کی وجہ سے برادر موصوف نے اس کے لئے بدر میں اپنے خرچ سے زائد ورق لگوایا ہے۔

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و محسن قبلہ ام حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ چند الفاظ اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر عنداللہ مشکور فراویں۔ اور دعا فرماویں کہ میری اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست

میں چوتھی جماعت اپر پرائمری میں پڑھتا تھا جب میری والدہ مکرمہ نے میری نسبت ایک خواب دیکھا اور اس کی تعبیر حضور امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرنے کے بعد کہا گیا کہ یہ لڑکا مولوی بنیگا۔ اس کو انگریزی تعلیم نہ دیجاوے دینی تعلیم دیجاوے اور خاکی پگڑی بندھوائی جاوے۔ ان مختصر کلمات کی تشریح کی جاوے تو ابتک کے تمام واقعات جو میرے پیش آئے کیا اخلاقی کیا دنیاوی۔ وہ سب اس ارشاد کے کسی نہ کسی حصہ کے ماتحت ہی پیش آئے ہیں۔

مجھے دینی تعلیم نہیں دی گئی۔ بلکہ برخلاف اس ارشاد عالی کے انگریزی تعلیم دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے کئی سالوں کی ناکامیوں کے بعد انٹرنس پاس کیا۔ اور بہت سالوں کی بدصحبتوں کے باعث اخلاق ذمیمہ و رذیلہ سے وافی حصہ حاصل کیا حتیٰ کہ ایک روز میں نے اپنے آپ کو چلتے پھرتے سور کی شکل میں دیکھا اور ایک گھنٹہ حیرت میں بحالت سکتہ پڑا رہا۔ ۱۹۰۵ء میں انٹرنس پاس کیا۔ تب سے ابتک ملازم ہوں۔ تین چار سال سے ۔۔ ماہوار پاتا ہوں۔ لیکن اپنے اخراجات ذاتی بھی پورے نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ اپنے والدین یا متعلقین کی امداد کر سکوں۔ ہر چند چاہتا ہوں۔ لیکن بمشکل ہی توفیق ملتی ہے غرض مجھے تعلیم جس غرض کے لئے دی گئی تھی۔ وہ پوری نہ ہوئی

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

میں نے باوجود ان گندے حالات اور سخت جہالت کے ایک روز زمانہ طالب علمی میں بالتحقیقات وخاص انشراح صدر کے ایک عریضہ جناب امام موعود صلعم کے حضور اپنی بیعت کے لئے لکھا اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی استدعا کی۔ جس کا جواب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضور صلعم کے ارشاد سے تحریر فرمایا کہ بیعت منظور ہے۔ اپنی کامیابی کے لئے خود دعائیں کرو۔ نمازیں پڑھو۔ ہم بھی دعائیں کریں گے۔ وہ خط ۱۹۰۳ء میں ہی گم ہو گیا۔

اس بیعت کے بعد بھی میں نے اپنی کوئی روحانی اصلاح نہیں کی اور نہ دینیات کی طرف مائل ہوا۔ ایک جوش جہالت تھا جو ہر وقت سوار رہتا۔ ۱۹۱۰ء میں جب میں گوجرانوالہ کے بندوبست سے تبدیل ہوا۔ تب ایک روز اپنے معزز و ۔۔م تایا صاحب کے مکان پر بیٹھا تھا اور میرے ہمراہ میرے ایک احمدی چچا صاحب بھی تھے۔ میں نے کوئی شغل نہ پاکر ایک الماری سے کوئی مجلد کتاب نکالی۔ جو اخبار الحکم کی سالانہ نتھی تھی۔ اور اپنے چچا صاحب کو یہ کہتے ہوئے کہ آؤ جی اس سے کوئی فال لیں[1]۔ میں نے اسے بطرز فال کھولا تو کھولتے ہی میری نظر اس کی ایک جلی پیشانی "حضرت اقدس کا پہلا لیکچر جو آپ نے بمقام لاہور دیا" پر پڑی۔ میں نے اس کو مبارک جان کر اپنے چچا صاحب سے سنا۔ اس وقت میرے دل کی ایسی کیفیت تھی۔ کہ جیسے ساون کا موسلا دھار مینہ برس رہا ہے اور میں اس کا نظارہ دیکھ رہا ہوں اور میرا دل بے اختیار پکار رہا تھا کہ یہ لیکچر ہرگز بند نہ ہوا ہوگا تا وقتیکہ حضرت جی کو کسی شخص نے اور طرف متوجہ نہ کیا ہو سو بحمد اللہ ایسا ہی لکھا پایا۔ کہ کسی نے اور سوال کر کے حضرت صاحب کو اور طرف متوجہ کر دیا اور لیکچر بند ہوا۔

پھر اس مٹھہ کو وہاں رکھ کر ایک اور جلد نکالی۔ وہ بھی اسی اخبار کی سالانہ نتھی تھی اس سے بھی فال لی۔ تو خدا کی قسم اس میں پہلے ہی حضرت امیرنا منصورنا عالم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی پاک سوانح کے نوٹ نظر آئے۔ جن کو میں نے خود پڑھا اور بے اختیار دعا کی۔ کہ میرے اللہ تو مجھے بھی ایسا ہی پاکیزہ۔ سیدھا۔ سادہ اصحابہ کی طرز کا خالص مومن بنا وے۔

پھر کچھ وقت اسی مضمون پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور اس وقت سے میرے دل پر اس سلسلہ عالیہ کی صداقت کا گہرا نقش ہو گیا اور ایک مخفی محبت حضرت امیرنا و سیدنا کی پیدا ہو گئی۔ آخر دسمبر ۱۹۱۰ء کے سالانہ جلسہ تک خط و کتابت کرتا رہا اور بار بار کے خطوط میں یہ دعائیں کرائیں۔ کہ میں سخت ناہنجار۔ بدکردار ہوں۔ حاضر حضور ہو کر قدمبوسی چاہتا ہوں لیکن دل میں سخت ڈر ہے کہ ایسی روسیاہی لے کر کس طرح اس پاک مجلس میں آؤں گا اور یہی خیال سخت مانع ہے۔ اگرچہ اس کا جواب مجھے کوئی نہ ملا۔ لیکن میرے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا میں متواتر خط لکھتا رہا آخر سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہمراہی اپنے ایک ہندو ہموطن برہمن جو تلاش ملازمت میں اپنے پاس تھا۔ میں قادیان آیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ مجھے اپنی روسیاہی کا کسقدر حجاب تھا اور میں بیعت کے آخری وقت تک کس درد والحاح سے دعائیں مانگتا رہا۔ کہ اے میرے مولا کریم۔ کوئی ایسی صورت کر کہ میں سامنے بھی نہ جاؤں۔ دیدار بھی کر لوں بیعت بھی ہو جائے۔ کوئی شخص میری طرف بھی نہ دیکھے اور نہ مجھے میرا حسب نسب دریافت کرے اور نہ میں اس مجلس میں شرمندہ ہوں اور اس وقت تک مجھے ان اتہاموں سے محفوظ رکھ۔ جب تک کہ یہ روسیاہی باقی ہے۔ کبھی درود شریف پڑھتا۔ کبھی استغفار۔ گاہے لاحول۔ غرض بڑے دردمند دل سے اپنی نالائقی کے اخفا اور پردہ پوشی کے لئے دعائیں کرتا رہا۔

جب ایسی بے قراری میں قادیان آیا تو میرے ایک محسن و معزز بزرگ احمدی مجھے مہمان خانہ کے دروازہ پہ ملے اور وہ مجھے گوجرانوالہ کی جماعت کے کمرہ میں لے آئے۔ جہاں میرے تایا صاحب بزرگوار بھی فروکش تھے۔ اپنے احباب

[1] نوٹ۔ میں اب فالوں کا قائل نہیں۔ اور نہ ہی یہ مسنون طریقہ ہے۔

بزرگوں کو رفیق سفر پاکر دل کو تسکین ہوئی۔ لیکن حضرتؓ کے حضور جانے کا غم اندر ہی اندر کھا رہا تھا اور اب اور بھی زیادہ ہوا۔ کہ شائد میرے بد اعمال کی پردہ دری میرے تایا صاحب اور واقف کار احباب کے سامنے ہوگی۔ غرض میں چلتا پھرتا مجسم دعا ہو رہا تھا اور یہ بے تابی ایسی غیر معمولی تھی کہ شائد کسی کو اپنے جان بچانے کے وقت بھی نہ ہوتی ہوگی کچھ منٹ آرام کیا ہوگا۔ کہ میرے تایا زاد عزیز بھائی (خدا تعالیٰ اسے عمر دراز اور رشد و سعادت و اقبال نصیب کرے۔ اور اسم بامسمی بنا وے) نے مجھے کہا کہ آؤ بھائی حضرت کو سلام کر آویں۔ وہ باہر تشریف لائے ہوئے ہیں اور صحن مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔ میں اُٹھنے کو تو اُٹھ بیٹھا۔ لیکن مارے بیتابی کے ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ دل کو سخت کرڈا کے بڑے ضبط کے ساتھ اس کے ہمراہ ہولیا اور پاس ہی کے بھاری انبوہ میں جہاں حضرت کے خدام باری باری دست بوسی (مصافحہ) کر رہے تھے جا گھسا اور ڈرتے ڈرتے جھانک کر حضرت جی کو دیکھا۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم ہے۔ میں نے پہلی ہی نظر میں آپ کو بقعہ نور دیکھا۔ یقینہ ایسا ہی بقعہ نور جیسے سفید روئی کا تودہ پڑا ہو۔ اسی وقت میرے اندر اپنی غفلت اور عمر ضائع کرنے کا خیال ایک بجلی کی طرح کوند گیا۔ اور آہ مار کر اپنی جہالت کا اقرار کیا۔ پھر اسی سراسیمگی میں حضرت کی جلدی سے دست بوسی کی اور باہر نکل آیا۔ وہاں سے چند احباب کے ہمراہ بہشتی مقبرہ میں گئے۔ اور وہاں جاکر زمانہ کی بے ثباتی اور اہل اللہ کے خاص نشان کا سبق حاصل کیا۔ فالحمد للہ۔ ثم الحمد للہ!

دوسرے دن بیعت ہونی تھی۔ رات اپنے موہومی سوال وجواب میں گذاری اور دن چڑھا۔ اسی گھڑی کا غم ایسا جاگزین تھا۔ کہ اس نے مجھے سخت نڈھال کر دیا۔ ایسی حالت ہوگئی جیسے ایک عرصہ کا بیمار۔

اسی بے قراری میں جاکر غسل کیا۔ کچھ وقفہ کے بعد آواز آئی کہ جس نے بیعت کرنی ہو۔ بیعت کرلے۔ میرے تایا صاحب کو اپنی جگہ فکر تھا کہ شائد میں بیعت نہ کرنے کی وجہ سے ٹل گیا ہوں۔ وہ مجھے دیکھنے کو باہر پھر رہے تھے۔ جب میں اپنے موہومی غم میں ادھر اُدھر پھرتا پھرتا ان کو مل گیا۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ جاؤ جاکر بیعت کرو۔ اور ایک بزرگ منش احمدی کے ہمراہ جانے کا اشارہ فرمایا۔ چنانچہ میں بہ عیت ان کے حضرت امیر المومنینؓ کے دولت خانہ پر گیا۔ اندر جاکر ایک کثیر جماعت کو پروانہ وار دیدار امیرؓ کے لئے جمع دیکھا۔ بھیڑ بھاڑ کا یہ عالم تھا کہ بمشکل چند قدم آگے جانا ہو سکا۔ جب یہ حالت دیکھی تو پھر دل پر ایک ایسی چوٹ لگی کہ میں نے قریباً بے ہوشی کے عالم میں یہ کہنا شروع کیا۔ کہ میرے زندہ خدا۔ کیا تو اتنے مجمع میں میری پردہ دری کریگا۔ پھر آبدیدہ ہو گیا اور مایوسانہ حالت بنالی۔ اور ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم کہکر ذرا ڈھارس پکڑی۔ اتنے میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بیعت کرنے والوں کے بغیر سب لوگ چلے جائیں ان کی پھر ملاقات ہوگی۔ میرے ہمراہی صاحب تو مجھے ارشاد مہر سنتے ہی چھوڑ خیرباد کہتے ہوئے تشریف لے گئے۔ اب میں چند ناآشناؤں کے ہمراہ حضرتؓ کے حضور حاضر ہوا۔ ادب سے آنکھیں نیچی تھیں اور دل دعاؤں میں مصروف۔ حالت بالکل ایسی تھی۔ کہ جیسے بالکل بے ہوشی طاری ہے۔ اتنے میں ایڈیٹر صاحب الحکم نے اپنا صافہ سر سے اُتارا۔ اس کا ایک کنارہ جناب امیرؑ کے ہاتھ میں دیا۔ اور دوسرا کنارہ ہم لوگوں کو پکڑنے کی ہدائت کی۔ پھر حضرت صاحبزادہ عالی ہمم نے جو حضرت کے پاس پیارے بچوں کی طرح بیٹھے ہوئے اپنے صادق سید و مولا کی بلائیں لے رہے تھے۔ حضرت کے الفاظ کو بلند آواز میں تکرار فرمایا۔[1] اور ساتھ کے ساتھ ہم بھی پڑھتے گئے۔ جب یہ فقرہ سُنا کہ آج میں نورالدین کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اسی وقت میں نے سخت قلق سے آہ مار کر رونا شروع کیا اور اپنے گناہوں کی معافی رو رو کر چاہی۔ جب اسی طرح میری روحانی عمارت کی بنیاد رکھی گئی تو میں اسی حالت میں روتا ہوا اپنی قیامگاہ میں آیا اور سارا دن خوب رویا کیا۔ غرض اس حال میں جو جو بدچلنی سامنے آئی۔ اس کی معافی کے لئے استدعا کی۔ رات کو حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی کا وعظ سُنتے رہے اور ان کے پاس ہی سونے کو جگہ ملی۔ پچھلی رات کو خواب دیکھا کہ اس مکان میں سے لوٹا لیکر ننگے سر باہر نکلا ہوں کہ وضو کروں اور مولوی غلام رسول صاحب موصوف کو آواز دے رہا ہوں کہ مولوی جی آؤ وضو کر کے نماز پڑھیں۔ پھر یکلخت آسمانی آوازیں بڑی شد و مد سے سنائی دیں۔ مہدیؑ۔ مہدیؑ۔ مہدیؑ مہدیؑ مہدیؑ۔ مہدیؑ۔ جن کا آواز ایسا بلند تھا۔ کہ میں نے سُن کر کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ اس کی نسبت فوراً ہی یہ دل میں آئی کہ حیرت ہے باوجود اس قدر آوازوں کے جو فرشتے آسمان پر دے رہے ہیں۔ لوگ متوجہ نہیں ہوتے۔ پھر الہام ہوا۔ "مہدیؑ۔ مہدیؑ۔ مہدیؑ۔ نورالدینؓ۔ نورالدینؓ۔ نورالدینؓ" جس نے میرے دل میں ایک کیفیت پیدا کر دی۔ ایمان کو مضبوط کیا اور روشنی کی راہنمائی فرمائی۔ خاص انعام ربی سے مالامال ہوا۔ اور یاد آیا کہ

ہر کہ نالد در گمت بہ نیاز
بخت گم کردہ را بیابد بہ باز

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ خدا کے پیاروں کی باتیں ہر حال میں پوری ہوتی ہیں۔ اور دراصل اللہ تعالیٰ کو ان کے الفاظ کی قدر ہوتی ہے۔

حضرت کی تعبیر میرے لئے تو ابتک ایک معمولی بات تھی میرے والدین نے اس کو بھلا دیا اور کوئی التفات نہ کی۔ آخر ایک عرصہ کے بعد اس کی تکمیل کی بنیاد خدا تعالیٰ نے خود ہی رکھدی۔ خدا کرے کہ وہ محسن رب العزیز مجھے اس تعبیر کے حرف بحرف پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

میرا تاریخی نام غلام مصطفےٰ۔ عام نام عبداللہ ہے۔ مجھے اسم بامسمی بنا وے اور دین کی خدمت کا تاج خاکی نصیب کرے۔ آمین!

میں نے ان حالات کا اظہار نتیجہ خیز جانکر عرض کیا ہے اور خدا کی قسم کہ سچا واقعہ پیش کیا ہے۔ خدا کرے بہتوں کی ہدائت کا موجب ہو۔ اور مجھے بھی سرخروئی دارین نصیب ہووے۔ آمین!

احقر العباد نیازمند عبداللہ

[1] نوٹ۔ ان دنوں حضرت صاحب کو گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹ آئی ہوئی تھی اور آپ بیمار تھے۔

ست سلاجیت نہائت اعلیٰ قسم جو بہت دور سے منگوایا گیا ہے اور نہائت احتیاط اور محنت اور خرچ برداشت کر کے بہت ہی صاف کیا گیا ہے۔ تمام اعضاء کو قوت دیتا ہے۔ بھوک تیز کرتا ہے۔ فساد بلغم کو دور کرتا ہے۔ مثانہ کی بیماریوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت مبلغ دو روپیہ فی تولہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان

نوٹ۔ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ خصوصیت سے لکھیں کہ دو روپیہ تولہ والا ست درکار ہے۔ ورنہ معمولی قسم کا روانہ کیا جائے گا۔

اخبار عالم پر ایک نظر

صاحب آریہ گزٹ فرماتے ہیں کہ آریہ جاتی کا بیڑا پار کرنے کیواسطے ایسے سچے مجنونوں کی ضرورت ہے۔ جو **خون** کا کٹورہ بھر دیں۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ الفاظ آریہ قوم کے کن جذبات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں + یورپ کے بعض مقامات میں یہ افواہ مشہور ہے کہ ترک اور اطالیہ کے درمیان صلح کے شرائط طے ہوگئے طرابلس اٹلی کا ہوگیا + لنڈن کے اخبار ٹیمس کے ایک نامہ نگار نے امیر کابل کی وفاداری کو گورنمنٹ برطانیہ کے حق میں مشتبہ قرار دیا ہے + آئرلینڈ کو حکومت خود اختیاری دینے کے خلاف وہاں کے بعض لارڈ گورنمنٹ کے **خلاف** ہتھیار اُٹھانے تک تیار ہیں + ہندوستان میں ۶ کروڑ ۶۶ لاکھ **مسلمانوں** میں سے صرف ایک لاکھ اسی ہزار لکھے پڑھے ہیں + اچھوت ذاتوں کے متعلق لالہ لاجپت رائے نے ٹاون ہال بنارس میں ایک لیکچر دینا چاہا تھا جس کے لئے میونسپل کمیٹی سے اجازت چاہی گئی۔ مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے میونسپل کمیٹی کے افسر اعلیٰ کی حیثیت سے حکم دیا کہ جبتک اطمینان نہ دلایا جائے کہ لیکچر میں جھگڑے کی کوئی بات بیان نہ کی جائیگی تب تک اجازت نہیں ہے + ایک سائنسدان نے دعویٰ کیا ہے کہ انسان خوراک کی جگہ **بجلی کی طاقت** سے زندہ رہ سکتا ہے + لاٹ صاحب پنجاب نے پنجاب یونیورسٹی سے ایسے طالب علموں کی فہرست طلب کی ہے۔ جو امسال چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے ناکام رہے ہوں + مدراس بیلاری میں ایک ہندو وکیل فیس لیکر موکل کے مقدمہ میں نہ حاضر ہونے کے جرم میں چھ ماہ قید اور تین ماہ کے واسطے وکالت سے **معطل** کیا گیا ہے + مہاراجہ صاحب بیکانیر نے اپنے ۲۵ سالہ جوبلی کے موقع پر چند ایک مراعات و اصطلاحات کا اعلان کرنے کے علاوہ یہ بھی اعلان کیا ہے کہ آیندہ ریاست میں عدالتی و سرکاری زبان اردو کے بجائے **ہندی** ہوا کریگی + دہلی میں اخبار فروشوں سے ٹیکس لیا جاتا ہے جو ایک ناگوار سی بات ہے۔ کیونکہ اخبار فروشوں سے اس طرح کا ٹکس شاید ہی کسی جگہ ہوگا + عمرکوٹ کے ایک اسسٹنٹ ماسٹر کا امتحان کے پرچے چُرانے کے جرم میں میر پور خاص کے مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کیا گیا۔ ملزم ضمانت پر رہا ہے + اخبار نظام الملک مراد آباد لکھتا ہے کہ رنگون میں ایک مسلمان سوداگر نے جاپان کی ساختہ چٹائیاں منگوائی ہیں جن پر قرآن کا کلمہ لکھا ہوا ہے۔ جس سے اکثر اہل اسلام نے ناراض ہوکر ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں بدیں مضمون نالش کی۔ کہ ایسی چٹائیوں کی فروختگی سے ہماری مذہبی توہین ہوتی ہے + قسمت دہلی کی جگہ قسمت انبالہ بنائی گئی۔ جس میں چھ اضلاع ہونگے۔ حصار۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ کرنال۔ انبالہ اور شملہ + ایک ۱۸ سالہ لڑکی نے اپنے باپ پر لکھنؤ کے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے کہ میرا باپ مجھ سے **زنا بالجبر** کا مرتکب ہوا ہے + بڑودہ میں ایک جین مت عورت حاملہ ایک ہفتہ کا برت (فاقہ) رکھتی ہوئی مرگئی۔ عمر چوبیس سال تھی اور پانچ لڑکوں اور ایک لڑکی کی ماں تھی + سیالکوٹ میں ایک شخص نے مرد کو زنانہ لباس پہنا کر ایک جاٹ کے ہاتھ ۳۰۰ روپیہ کو فروخت کر دیا + کلکتہ ہائی کورٹ نے شیعہ و سنی کے درمیان نکاح قانون کی رو سے جائز قرار دیا ہے + باعث مسرت ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے انجمن حمایت اسلام کی درخواست پر بورڈنگ ہوس اسلامیہ کالج لاہور کے واسطے **پچیس ہزار روپیہ** عطا فرمایا ہے + سید ولایت حسین صاحب رضوی تمام دُنیا کا سفر پیدل کرنے کے واسطے روانہ ہوگئے ہیں + سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب ولائت میں وفات پاگئے + انگلش مین رقمطراز ہے۔ کہ ۲۷ ستمبر کو کلکتہ میں سخت بارش ہونے کے باعث ایک چشمہ نکل آیا ہے + اڈیٹر اخبار المعین امرتسر سے گورنمنٹ نے ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے اور تا ادائیگی ضمانت اشاعت اخبار بند کر دی گئی ہے + طرابلس میں عربوں اور عثمانی فوجی افسروں نے اٹلی و ٹرکی کے درمیان صلح کی افواہ سُن کر مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ طرابلس کی خود مختاری کا اعلان کرکے اپنے طور پر جنگ جاری رکھی جائے + جاپان میں طوفان کے باعث کروڑہا کا نقصان متصور کیا گیا ہے علاوہ ازیں بے شمار جانیں ہلاک ہوگئی ہیں + پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں صوبہ ہذا کے مصنفوں اور مترجموں کو جنہوں نے اردو۔ ہندی۔ اور پنجابی کتب لکھی ہوں۔ سرکاری علم ادب کے فنڈ سے انعامات ملنے کی سفارش کی گئی ہے پنجاب کے مصنفوں اور مترجموں کو اس نادر موقع سے فائدہ اُٹھاکر اپنی اپنی کتابوں کی چار چار جلدیں جو سال رواں میں چھپی ہیں یا چھپنے والی ہیں۔ ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے صاحب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کو بھیج دینی چاہئیں + شیخ سنوسی نے وزارت جدیدہ کے نام پیغام بھیجا ہے۔ جس کے اصلی الفاظ حسب ذیل ہیں "مجھے ٹرکی کی پیچیدگیوں اور البانیہ کی شورش کا از حد افسوس ہے میں دولت علیہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ جنگ کے پروگرام میں کوئی تبدیلی نہ کریگی۔ اور جدید وزارت طرابلس برقہ اور بنغازی میں اپنے شہنشاہی حقوق کی حفاظت پر قدیم وزارت کی طرح اڑی رہیگی۔ اگر ایسی شرائط پر صلح کر لی گئی۔ جو عثمانی قوم اور عربوں کے لئے باعث مضرت ہوئیں تو مجاہدین اُسے ہرگز ہرگز نہ تسلیم کریں گے" + ہمعصر بھارت مہاراجہ پٹیالہ کی تیسری شادی ہونے پر لکھتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کو چاہئیے تھا کہ وہ بھارت سمراٹ کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے ایک ہی شادی پر قناعت کرتے ہوئے اپنے دیش اور جاتی پر احسان کرتے اور رعایا کو ایک عمدہ اخلاق سکھاتے + مگر افسوس کہ صفحہ ۲ پر یہ فلاسفی چھانٹتے ہوئے ہمعصر موصوف دروغ گو را حافظہ نباشد پر عمل کرتے ہوئے صفحہ ۱۰ پر لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) قادیانی کے خلیفہ صاحب بھی مرزا صاحب کیطرح ڈھنگ نبلۂ رکھتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ اور کرشنؑ کے متعلق آپ اکثر گوہر فشانی کرتے رہتے ہیں۔ اور حال میں ایک تحریر بدر میں شائع کرائی ہے۔ کہ بھگوان کرشن کی گوپیوں سے مراد ان کے مرید ہیں۔ اس پر ہمعصر موصوف ... چڑا ہے کہ گویا مرید نہیں ہونے چاہئیں بلکہ وہ سولہ سو گوپیاں ان کی بیویاں ہی ہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ جب بخیال شما بھگوان کرشن نے سولہ سو بیویاں رکھی ہوں تو مہاراجہ پٹیالہ کے کثرت ازدواج پر کیوں چڑتے ہو؟

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور کیجئے ہیں کے ڈہائی روپے

جریان۔ درد کمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ ... بیدبلا اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ در گور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بیخوابی۔ غمگینی۔ خوف۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ علاج کا کوشاں رہے جہاں سے میسر ہو ہرگز بخوف بیفکر نہ رہے۔ ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہوکر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا ہے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پاگئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۲۴ روز بمعہ سفوف ۲؏۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال

سفوف جو ہمراہ ہوگا اس سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملاکر ہمراہ پانی صبح و شام پر ہائیے۔ از ترشی و غیرہ تیز چیز اجتناب

مشتہران

نظام جان و عبد الرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسی لاہور۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جمیل سنگھ میں واقع ہے۔ اس دوکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل۔ حمام سماوار۔ ہر قسم کے جگ سوپ یعنی یخنی نکالنے کا برتن۔ گنج یعنے کل برتنوں کا سٹ۔ کلفی ہر قسم بلوٹا۔ تھالیاں۔ سرپوش۔ پتنوس چلمچی کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاسکتے ہیں جس صاحب کو خرید نا منظور ہو بادائیگی قیمت خرید فرماسکتا ہے اُدھار سے معاف فرماویں اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں۔ نمونہ دینے پر بھی تیار ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی۔ پی بھیجا جاتا ہے۔

محمد ابراہیم محمد اسمٰعیل مسگر بر دوکان میاں قطب الدین خان صاحب مرحوم مسگر۔ امرتسر

فصلی بخار اور طحال کی دوا [۲۶]

یہ دوا اونتیس [۲۹] سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں۔ اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ محصول دو شیشی تک ۸ر۔ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ محصول ڈاک ۵ر دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ر۔ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ [۲۴]

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ہے فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ۔ قسم دوم ۸ر تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان۔ ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ دس روپے ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں [۱۳]

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس۔ مصنفہ سر طامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے۔ اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہٗ کا لکھا ہوا بھی ہے ۲۵۰ صفحات مجلد قیمت مبلغ ۱۲ر فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آف اسلام۔ درکلِ اسلامی مصنفہ۔ ڈی بیترا وکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت عہ ۱۲ر فی نسخہ۔ مجلد عہ۔

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آف ٹرکش ویمن۔ ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی بیترا وکا۔ قیمت عہ ۱۲ر پختہ۔

(۴) دی وڈو وڈ کوئین یا رانی صاحبہ جھانسی۔ یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے۔ جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے مجلد قیمت مبلغ ۱۲ر

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احادیث آنحضرتؐ کا انگریزی ترجمہ۔ مؤلفہ سہروردی صاحب ایم اے قیمت ۱۲ر فی نسخہ۔

(۶) ایشیا اینڈ یورپ۔ مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ۔ جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں۔ ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں۔ اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں۔ چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲ر

(۷) محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲ر

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمٹیڈ

وارِوِک ہوس بمبئی

Blackie & Son Ld

Warwick House,

Bombay

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہِ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد ...

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گو[رداسپور]

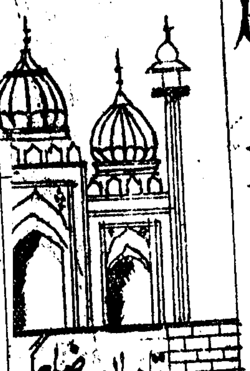

ضمیمہ درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

Registered No. L. CLXXVIII

بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

جلد ۱۲

۱۳ - ذیقعد ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ - اکتوبر ۱۹۱۲ء مطابق ۹ کاتک سمت ۱۹۶۹

نمبر ۱۷

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درآ | بروز جمعرات | کہ ہست محی موتیٰ کلام نوردین

CLXXVIII
اخبار بدر - قادیان
بخدمت منشی کرم الٰہی
Lahore

Reg. No. L.
ضلع گورداسپور - خریدار نمبر ۲۹۱۳
صاحب - ڈرافسمین
کوچہ چابک سواران
لاہور

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم** - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ز نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہماں از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیا کش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان وبرادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح رضی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ تمام درس قرآن شریف حسب معمول ہوتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی مشایعت کے واسطے بمبئی تک گئے تھے واپس قادیان آگئے ہیں۔ میاں محمد حسن صاحب بھامڑی چوہدری غلام احمد صاحب اضلاع جالندھر و ہوشیارپور کے علاقوں میں وعظ کر رہے ہیں اور اشاعت دین میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ناصر ہو۔ الحکم کے تازہ پرچے میں تحریک محمودی اور الحکم کی اعانت کا مضمون احباب احمدیہ کے واسطے قابل غور ہے۔ الحکم اخباری دُنیا میں سلسلہ حقہ کا سب سے پہلا خادم ہے اور اُس کے بقا اور قیام میں ساعی ہونا قومی عزت وغیرت کے سوال میں شامل ہے۔ شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور لیکچر دینے کے واسطے ٹاوہ تشریف لے گئے ہیں۔ امید ہے کہ لاہور سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی تشریف لے گئے ہوں گے حضرت کی اجازت ان کو بھی جا چکی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور عرب عبدالمحی صاحب ۱۰ تاریخ کو جہاز پر سوار ہو گئے۔ پورٹ سعید جائیں گے اور وہاں سے عرب شریف بعزم حج۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ۱۴ تاریخ کو جدہ جانے والے جہاز پر سوار ہوئے۔ خواجہ صاحب کا خط بخیریت پہنچنے کا لنڈن سے آگیا ہے۔ ان سب بزرگوں کی اُن کے لمبے سفروں میں ہم یہی امداد کر سکتے ہیں کہ اُن کے واسطے درد دل سے دعائیں کریں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ "قادیان والوں پر میرے کچھ حقوق ہیں کیا وہ میرے لئے دعا کریں گے"۔ اس پر معزز ہمعصر الحکم نے کیا خوب لکھا ہے کہ آپ کے سلسلہ عالیہ کے ہر فرد پر حقوق ہیں۔ کون ہے جو آپ کے اس دینی سفر کے خیال پر دردمند نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ وناصر ہو اور آپ کو صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے اور دینی خدمات میں بڑے بڑے حصے عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایڈریس قاہرہ میں C/o Thomas Cook & Son Cairo Egypt. ہے۔ اور بمبئی میں میاں صاحب کا تار کا پتہ C/o Fondling, Bombay ہے اور خط کا پتہ C/o Seth Esmaeel Adum No 70 Jumana Masjid Bombay ہے۔

حضرت خواجہ صاحب نے لنڈن میں مسلمان طلباء کو نماز جمعہ سے غافل پاکر سب سے پہلا کام یہ کیا ہے کہ اپنے خرچ پر ایک مکان کرایہ پر لیکر وہاں مسلمانوں کو جمعہ پڑھایا کریں۔ جزاہ اللہ الخیر۔ اللہم زد فزد۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ دفتر الحکم سے ایک نیا رسالہ **احمدی خاتون** نام جاری ہونے لگا ہے۔ مقاصد نام سے ظاہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رسالہ کو کامیاب کرے۔

حجۃ اللہ

حکیم محمد حسین صاحب قریشی احمدی۔ موجد مفرح عنبریں۔ حویلی کابلی مل۔ ڈبی بازار لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر جو حضور نے لاہور میں ایک بڑے مجمع میں ایک سائل کے جواب میں کی تھی۔ نہایت خوشخط خوشنما چھاپ کر شائع کی ہے سوال یہ تھا کہ جب کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بمد قدل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ وغیرہ حشر نشر پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ہمیں آپ کا ماننا کیوں ضروری ہے؟ یہ سوال ایک غیر احمدی کی طرف سے تھا اور اس کا جو سچا اور پُر معرفت جواب حضرت مسیح موعودؑ نے دیا۔ وہ اس ٹریکٹ میں چھاپا گیا ہے۔ اس ٹریکٹ کی اشاعت بہت کثرت سے ہونی چاہیے۔ کیونکہ یہ سوال اکثر پیدا ہوتا ہے۔ بالخصوص جہاں کہیں ہمارے معزز لیکچرار مثلاً خواجہ صاحب کی پُر اثر اور پُر حکمت تقریریں تائید اسلام میں غیر احمدی لوگ سُنتے ہیں اور ایک احمدی کو اسلام کی حمایت میں ایسی معجزانہ توفیق پاتے ہوئے دیکھ کر کفربازی کے تکبر سے تنزل کر لیتے ہیں اور احمدیوں کو مسلمان سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ تو پھر سب سے پہلا سوال ان کا یہی ہوتا ہے کہ ہمارے واسطے احمد رسول اللہ کا ماننا کیوں ضروری ہے۔ ایسے موقعوں پر یہ رسالہ کثرت سے شائع کر کے پبلک کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ یہ رسالہ قریشی صاحب سے دو پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوایا جا سکتا ہے اور جو صاحب زیادہ تعداد میں چھپوانا چاہیں وہ قریشی صاحب کے ذریعہ سے چھپوا سکتے ہیں۔ اس مطلب کے واسطے ہنوز مطبع میں پتھر محفوظ ہیں۔ ایک سو نسخہ پر قریباً عہ/ خرچ ہوتے ہیں۔ قریشی صاحب کا پتہ اوپر درج ہے۔

وی-پی

اگلا (۳۱-اکتوبر کا) پرچہ اُن تمام صاحبان کی خدمت میں وی-پی کیا جائیگا جنہوں نے یکم جولائی ۱۲ء سے اپنا سال منظور نہ کیا تھا۔ یا جن کے نام ابھی تک پچھلا کچھ بقایا ہے۔ جو صاحب بلا وجہ واپس کریں گے۔ اُن کے نام کا اخبار بند کر دیا جاوے گا۔

دعا مدد

پسر نواب الدین صاحب ظفروال علیل ہے۔ احباب دعا کریں۔ خدا شفا دیوے۔

درخواست جنازہ

مفصلہ ذیل مرحوم بھائیوں کے واسطے احباب دعائے مغفرت کریں:

(۱) میاں احمد دین صاحب۔ دنیاپور۔ ضلع ملتان۔

(۲) چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے جو محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم تھے اور آجکل چھاؤنی جالندھر میں پوسٹ ماسٹر تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(۳) ماسٹر ولی اللہ صاحب پسر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ایک پُرجوش احمدی تھے اکثر اخباروں میں تائید سلسلہ کے لئے مضامین شائع کیا کرتے تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

خریداران تشحیذ مطلع ہوں

آپ کے پتوں کی چٹیں نئی لکھوائی جا رہی ہیں۔ جو صاحب اپنے پتے میں کوئی غلطی پائیں ضرور مہربانی فرما کر اطلاع دیں تاکہ صحت ہو سکے۔ میں جانتا ہوں بعض مقاموں کے نام غلط ہیں۔ مگر صحیح معلوم نہیں۔ اس لئے تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک صاحب اپنے اپنے پتہ کی چٹ اطلاع فرماویں۔ ورنہ شکایت معاف۔　　مینیجر تشحیذ

اخبار عالم پر ایک نظر

بلقان کی ریاستوں میں قیام امن کی تمام امیدیں قطعاً منقطع ہو گئی ہیں۔ برما میں لاکھوں روپیہ کا تیل کا تالاب بجلی کے گرنے سے تباہ ہو گیا۔ اور رنگون میں طوفان سے پچیس ہزار ایکڑ چاول کی کاشت غرقاب ہو گئی۔ پرنس وحید الدین برادر سلطان المعظم روم اور شہزادہ عبدالرحیم برادرزادہ سلطان اور فرزند غازی سلطان عبدالحمید معزول نے بصورت جنگ میدان حرب میں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ الحمد للہ کہ ایم اے او سکول چک ۳۳ ضلع لائل پور کی عمارت کے واسطے بیدار مغز اور رعایا پرور ڈپٹی کمشنر لفٹننٹ کرنل ڈگلس صاحب نے کافی زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے علاوہ ازیں ہم اس خوشی کے ساتھ یہ افسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ سکول مذکور کی اسقدر ترقی محض ایک احمدی ہیڈ ماسٹر مسمی محمد علی اشرف کی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے جو گذشتہ سال بسبب احمدی ہونے اور سکول کے ناظمین کی علانیہ مخالفت کے مستعفی ہو چکا ہے سکول کمیٹی پر واجب ہے کہ اپنے کام سے کام لے اور ایسے مباحثات و

بدر منوّر

حکیم سراج الدین صاحب کے صاحبزادے دہلی سے تشریف لائے۔

خلیفہ رشید الدین صاحب نے سوال کیا کہ کیا ابن عبد الحکم کوئی مورّخ ہیں۔

فرمایا۔ ایک اور بڑے مورخ کو میں جانتا ہوں۔ جو ادیب بھی ہیں۔ اور جنکا نام احمدؐ ابو الفضل بن ابی طاہر طیفوری ہے

درس کو تشریف لیجاتے ہوئے فرمایا۔ کہ لندن میں تین لاکھ عورتیں۔ بغیر نکاح کے نکاح کی خواہشمند بیٹھی ہیں۔

مولوی سراج الدین صاحب کے صاحبزادے سے فرمایا۔ کہ اگر میں تم سے کسی حدیث کی نسبت کچھ دریافت کروں۔ تو یقیناً تم جواب نہ دیسکوگے۔ کیونکہ مولوی لوگ اچھے تو پڑھاتے ہی نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ حضور بیشک! پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا تم احادیث پڑھتے ہوئے مشکل حدیثوں کا خوب مطلب دریافت کرسکتے تھے۔ عرض کی کہ نہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ میں مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے پاس گیا۔ اور ان کو کہا کہ اگرچہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور میری عمر بھی پڑھنے کی نہیں رہی۔ لیکن اگر آپ صرف دو تین ہی سوالات کا جواب دیدیں تو آپ کا شاگرد ضرور بنجاؤنگا۔ کہنے لگے کہ بہت اچھا جب میں نے سوال کیا تو کہنے لگے کہ اس میں تو بڑا بکھیڑا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ سوال آپ کے وقت کا ہے آپ ہی اس کا جواب دیں نہ یہ ہمارے وقت کا ہے اور نہ ہم اس کا جواب دیسکتے ہیں۔ پھر میں نے ایک اور سوال کیا۔ تو کہا اس میں اس سے بھی بڑھکر جھگڑا ہے۔ اور کہا کہ اچھا یہ سوال نہیں کوئی اور سوال کرو۔ جب تیسرا سوال کیا۔ تو صاف کہدیا کہ ہمیں اسکا بھی جواب نہیں آتا۔

پھر سراج الدین صاحب کے صاحبزادوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ جو بنو مستقل ہو کر۔ جو کام کرو مستقل ہو کر۔ تجارت کرو تو مستقل ہو کر۔ بغیر استقلال کے ہر کام لغو ہے۔

درس کو تشریف لیجاتے وقت احمد نور صاحب کابلی سے فرمایا۔ کہ تمہارے کنبہ میں جو اکثر آدمی بیمار ہیں۔ تو اس کا سبب یہ ہے۔ کہ اس میں گھاس بہت اور چھوٹے جوان لوگوں کو کاٹتے ہیں۔ اور جھیروں سے بخار بہت پھیلتا ہے اس لئے چھوٹے چھوٹے تمام درخت اپنے مکان میں کر اکھاڑ کر پھینکدو۔ اور ان کی بجائے یوکلپٹس کے درخت لگالو۔ اور چونکہ تالاب تمہارے مکان کے نزدیک ہے جو وہ ایک بخار کا سبب ہے۔ اس لئے تالاب کیطرف کی دیوار کو اور بلند کردو۔

۲۔ اکتوبر کی صبح کو حضور۔ حکیم محمد عمر صاحب کے مکان پر کسی مریض کو ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے مکان پر تشریف لاکر فرمایا۔ کہ میں ابھی باہر آتا ہوں۔ مگر بہت تھک گیا ہوں یہ فرماکر اندر تشریف لیگئے۔

دُعا

ایک گمنام خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کسی نے لکھا کہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔

یہ دعا آپ پڑہیں۔ دوسروں کو پڑہنے کے لئے کہیں حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے یہ تو قرآن شریف کی دعائیں ہیں ہم تو یہ پڑہتے ہی رہتے ہیں۔ اخبار میں چھاپ دیویں۔

اپنا حق لو

ایک دوست نے دریافت کیا کہ میرے احمدی ہو جانے کے سبب میرے بھائی بڑے سخت دشمن ہو گئے ہیں وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔ جایداد میں جو میرا حصّہ ہے وہ میں لینے لگتا ہوں۔ تو ہتھیار لے کر مجھ پر حملہ کرتے ہیں۔ میں ان کا اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اپنا حق لینا انسان کے واسطے ضروری ہے اور اپنے حق کا بچاؤ کرتے ہوئے جو قتل ہو جاوے وہ شہید ہے۔

بیوی کو ساتھ رکھو

مہاجرین میں سے ایک صاحب سسرال گئے ہوئے تھے انہوں نے لکھا کہ میں واپس قادیان آتا ہوں مگر بیوی کو سسرال میں چھوڑ جاؤنگا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ہمیں تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بی بی اس واسطے نہیں ہوتی کہ اس کو وہاں چھوڑ دیا جاوے؟ آپ یہاں آرہیں۔ بی بی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے۔

کثرت ازدواج

غیر مذاہب والوں نے جہاں اور مسایل

اسلام پر زہر اگلا ہے وہاں انہوں نے اسلامی مسئلہ کثرت ازدواج پر بھی بڑی شدومد سے اعتراض کیا ہے مگر انہیں واضح رہے کہ حضرت سلیمان کی سات سو بیبیاں اور تین سو حرمیں تھیں اور حضرت داؤد کی سو جوروآں تھیں (اول سلاطین باب ۱۱۔ آیت ۳) حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی اٹھارہ جوروآں اور ساٹھ حرمیں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۱۔ آیت ۲۲) حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی چودہ جوروآں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۳۔ آیت ۲۱) حضرت جدعون کی بہت سی جوروآں تھیں (قاضیون کا باب ۸۔ آیت ۳۰)۔ یہ تو ابتدائی زمانہ کے حالات ہیں سنہ ۱۹۰۴ء میں مشنری پادریوں نے بیان کیا ہے کہ افریقہ کے علاقہ اوپو کے شاہ کے پاس آٹھ سو عورتیں ہیں۔ اور ایک اور بادشاہ ہے جو ہر سال تین ہزار عورتیں کرتا ہے۔ اور سال کے بعد ان کو اپنے اہلکاروں اور سپاہیوں میں بطور انعام بانٹ دیتا ہے یا بطور غلاموں کے انہیں بیچ ڈالتا ہے۔ کیپ ٹون میں ملایا کا رہنے والا ایک تجار سنہ ۱۹۰۹ء میں قتل کے جرم میں گرفتار ہوا تو اس نے اقرار کیا کہ میری ۲۷ بیویاں ہیں!

اسی طرح ہندوستان اور کشمیر کے راجوں مہاراجوں نے بھی جنکے نام نامی ذیل میں درج ہیں کثرت ازدواج میں کسر نہیں کی۔ راجہ شہر راگ جیوتش کی ۱۶۰۰۰۔ رانی۔ دیکھو تاریخ فرید کوٹ جلد ا صفحہ ۲۷۱ و ۲۷۲۔ سری کرشن جی مہاراج کی ۱۶۸۰۰۔ ہر ایک رانی سے دس لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی (ایضاً صفحہ ۱۷۲۔ راجہ سالباہن کی رانیاں تو بہت تھیں لیکن اخیر وقت کی تعداد ۱۲۸۵ تھی۔ ایضاً صفحہ ۷۲ جلد ۲۔ راجہ رسالو کی اَنگنت ایضاً صفحہ ۷۸۔ راجہ بلبند کی ۱۲۔ ایضاً صفحہ ۷۷۔ راؤ تنز کی ۱۵۔ صفحہ ۷۷۔ راجہ دیوراج کی ۲۵ صفحہ ۱۷۹۔ مہاراول مند کی ۱۵ صفحہ ۱۸۱۔ راؤ جوندہر کی ۱۳۔ ایضاً جلد ۳ صفحہ ۱۷۔ راجہ وزرلدت (بجرادت) کی ہر وقت ۳۶۰ موجود رہتی تھیں دیکھو تواریخ کشمیر حصہ اول صفحہ ۱۸۳ مصنفہ ملک محمد الدین صاحب فوق۔ راجہ پردہ گپت کی ۱۳۔ ایضاً صفحہ ۲۳۔ راجہ کلش دیو ۲۷ ایضاً صفحہ ۲۳۷۔ راجہ ہرشدیو ۳۶۰ ایضاً صفحہ ۲۴۱ اور راجہ رام دیو کی ارجن شہزادہ اور راجہ جہرہ اور راجہ چکرورما۔ اور راجہ اوسچل والیان کشمیر کی کئی رانیاں تھیں ایضاً صفحہ ۹۸ و ۱۰۵ و ۱۲۱ و ۲۱۲ و ۲۵۲۔ اور راجہ چند دیو والی کشمیر نے حرم سرا کی اسقدر بہرتی کی تھی کہ سال کے دنوں کے حساب سے ہر وقت ان کی تعداد ۳۶۰ سے کم نہ ہونے پاتی تھی ایضاً صفحہ ۶۹۔

دیکھو تاریخ تراب صفحہ ۵۰ - دروپدی جگ میں بیاہ کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ تین بہنیں ایک آدمی سے اور پانچ بھائی ایک عورت سے بیاہ کر سکتے تھے - علاوہ اسکے مغلوب دشمنوں کی عورتیں تو گویا اپنی بیاہتا تھیں (تاریخ تراب صفحہ ۱۵) کلکتہ کے اخبار سنجیونی نے ۱۹۱۲ء میں ایک مزید فہرست ان لوگوں کی شایع کی ہے جنہوں نے ایک سے زیادہ بیویاں کی ہیں وہ سب لوگ ۴۲ گاؤں کے باشندے اور یہ کل ۲۴۷ آدمی ہیں انمیں سے ایک ایشر چندر مکرجی ساکن بلی بلیکی ضلع بریسال کے ہیں اور انہی گذشتہ ۸۰ سال کی عمر میں ۱۶۸ - شادیاں کی ہیں۔ ایک بابو گریش چندر بنرجی ساکن کلیا ضلع فریدپور صرف ۶۷ بیویاں کر چکے ہیں ایک صاحب بابو کارت چندر نے ۲۲ بیویاں کی ہیں - چار صاحب ایسے ہیں جنہوں نے دس سے زیادہ اور بیس کے اندر بیویاں کی ہیں ۴۶ صاحب ایسے ہیں جنہوں نے دو سے چار تک شادیاں کی ہیں - شاہ انام کی سو بیبیاں تھیں اور محل میں ہر ایک خدمت عورتوں کے سپرد ہے تیس عورتیں انکے کمرہ میں پہرہ دیتی ہیں - پانچ ہر وقت خدمت کیلئے مستعد رہتی ہیں - شہر بنکاک سیام کا دارالخلافہ ہے جسکی آبادی ۹ ہزار کی ہے اسمیں ایک بھی مرد نہیں تمام عورتیں ہی ہیں دفتروں - مندروں - دوکانوں - کارخانوں - وغیرہ میں سب جگہ عورتوں کا دور دورہ ہے - عورتیں ہی جج عورتیں ہی جنرل اور سپاہیوں کے فرائض ادا کرتی ہیں - چونکہ شاہ سیام معہ بچوں اور بیگم کے یہاں رہتا ہے اس لئے کسی مرد کو وہاں آنے کی اجازت نہیں جس عورت کو چاہے بلا سکتا ہے اور سنئے رانی دروپدی پانچ بھائیوں کی بیوی ہوئی - تاریخ تراب صفحہ ۹۴) ونوٹ حاشیہ صفحہ ۲۷۷ تاریخ فرید کوٹ جلد اول باب دوم ملک تبت میں شاید اسی کی تقلید پر ایک لڑکی کے ایک وقت میں پانچ خاوند ہوتے ہیں ہر ایک خاوند کو گیارہ بھیڑ بکریاں دو گائے ایک گھوڑا ڈیڑہ من جو کا آٹہ بیوی کے والدین کو دینا پڑتا ہے ملک تبت میں اگر تم کسی شخص کی سب سے بڑی لڑکی سے شادی کر لو تو اسکی تمام چھوٹی بہنیں تمہارے ساتھ جائز طور پر شادی شدہ تصور کیجائینگی اور تم کو حق حاصل ہوگا کہ ان کو اپنی زوجہ کہکر مخاطب کرو - اگر کوئی تبت کا باشندہ سب سے بڑی لڑکی سے شادی کر لیتا ہے تو وہ اس کی چھوٹی بہنوں کو بھی اپنی زوجہ کیطرح اپنے گھر لے جاتا اور آباد کر لیتا ہے - دولہا کے بھائیوں کو بھی شریک حصہ دار بننے کا حق حاصل ہے جب شوہر فوت ہو جاتا ہے تو متوفی کی زوجگان اس کے بھائیوں کے قبضہ میں آجاتی ہیں - لداخ کی قوم بدھ کی بیغیرتی دنیا سے بڑھکر ہے یہ لوگ ایک جورو کو چھ سات حقیقی بھائیوں کے لئے کافی سمجھتے ہیں - کوہستان ہمالیہ کے اکثر مقامات میں یہانتک کہ نواح شملہ سے لیکر بھوٹان تک رواج ہے کہ بہت عورتوں کے ایک سے زیادہ شوہر ہوتے ہیں - مگر عموماً یہ سب سگے بھائی ہوتے ہیں - یا یوں کہو کہ ان پہاڑوں میں رواج ہے کہ جتنے سگے بھائی ہوں ان سب کی ایک جورو ہوتی ہے سب سے پہلے وہ بڑے بھائی کی جورو ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد منجھلے اور چھوٹے بھائی کی بھی جورو سمجھی جاتی ہے اور سب کے حقوق زوجیت اس پر واجب ہوتے ہیں یہانتک کہ بھوٹان کے ڈونگ ہوپ کی (جو ایک راجہ ہے) جورو بھی اپنے سگے بھائی کیساتھ مشترک ہے کہ جسے انگریزی زبان میں پولی اینڈری کہتے ہیں - برخلاف اس کے ایک شوہر کی زیادہ عورتیں کیوں نہ ہوں انجیل میں لکھا ہے کہ کوئی آدمی دو خاوند کی خدمت نہیں کر سکتا (متی ۶ باب ۲۴) مگر ایک خاوند بہت سے خادموں سے خدمت لیسکتا ہے - پس اس سے ثابت ہوا کہ ایک عورت کے زیادہ خاوند مناسب حال نہیں بلکہ زیادہ عورتیں ایک خاوند کے مناسب حال ہیں - آدم کا دم نے ایک بیوی اور زیادہ شوہروں کے نرالے طریق کو اپنے ہاں جائز ہی نہیں رکھا - انبیائے سابق نے کثرت ازدواج کو کسی حد تک محدود نہیں کیا تھا اور عرب میں بھی اس کی کوئی حد اور کوئی قید نہ تھی عرب میں عورتوں کو زیادہ تکلیف دیا کرتے تھے نہ انکی خبر لیا کرتے تھے اور نہ چھوڑ ہی دیتے تھے - اس نقص کو رفع کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید و فرقان حمید کے پارہ ۴ سورۃ النساء رکوع اول میں یوں ارشاد فرمایا ہے فَانْكِحُوا

مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً یعنے دوسری غیر عورتیں جو تم کو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو - دو دو تین تین چار چار پھر اگر تم کو ڈر ہو کہ برابر انصاف نہ کر سکوگے تو ایک ہی پر قناعت کرو اور پھر پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع میں فرمایا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

یعنے تم کتنا ہی چاہو کہ بیویوں کے ساتھ (پورا) انصاف کرو تو یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکیگا - خیر اتنا تو کرو کہ بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ اور (ظلم اور زیادتی سے) بچے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے" یعنے اسلام نے یوں فرمایا ہے کہ اگر تم عدل کر سکو اور سہرلی بی کو نکیاں رکھو تب تو چار تک کی اجازت ہے ورنہ ایک سے زیادہ جائز نہیں ×

× ×

× × × - دنیا کے نقشوں موت پیدایش کی سالانہ رپورٹوں کے مقابلہ کرنے سے معلوم کیا گیا ہے کہ روئے زمین پر ہر ایک سو آدمی پیچھے ۱۰۹ - عورتیں ہیں اور یہ کہ ناگہانی موتوں کی [illegible] ۸ مرد ہوتے ہیں - اور ایک عورت اس سے کثرت ازدواجی کی تحریک ہوتی ہے ورنہ زیادہ عورتیں کیا کریں - اخبار سیونیل گزٹ صلائے ہند لاہور مورخہ ۵ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۴ کالم سوم میں لکھا ہے کہ ایک انگریزی رسالہ نے جو بالضریہ شایع ہوتا ہے یہ خبر شایع کی ہے کہ شملہ میں ان دنوں پونے تین سو دوشیزہ یورپین لڑکیاں قابل شادی موجود ہیں - حالانکہ ان کے مقابلہ میں نوجوان کنواروں کی تعداد صرف ۶۳ ہے - لڑکیوں کی زیادتی اور لڑکوں کی کمی میں زیادہ فرق ہے بتلائیے کہ باقی لڑکیوں کی زندگی کیونکر بسر ہوگی - انگلستان میں ۱۹۱۲ء میں پچاس ہزار بچے حرام کے جنے ہوئے درج رجسٹر ہوئے تھے یہ تعداد ان بچوں کی ہے جو بلا تفتیش حرامی ملے گئے ہیں کوئی مخفی بے اعتدالی اس شمار میں شامل نہیں ۱۹۱۰ء میں مشتہر ہوا تھا کہ انگلستان میں حرام کے بچوں کی سالانہ اوسط پیدایش ۵۰ ہزار ہے یہ کیوں؟ اسلئے کہ انگلستان میں کثرت ازدواج کا رواج نہیں اگر وہاں کثرت ازدواجی جائز ہو تو یہ خرابی کبھی نہ ہو - اسی خرابی کے دور کرنے کے واسطے اسلام نے کثرت ازدواج کا حکم دیا ہے قطع نظر اس کے مرد کی جتنی زیادہ جوروآں کرنے سے اولاد ہوتی ہے اتنی ایک عورت سے نہیں ہوتی - چنانچہ حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی ۱۸ جوروآں اور ساٹھ حرمیں تھیں - جنسے ۲۸ بیٹے اور ۶۰ بیٹیاں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۱ آیت ۲۲) اور حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی چودہ جوروآں تھیں - جنسے ۲۲ بیٹے اور ۱۶ بیٹیاں ہوئیں (۲ تواریخ ۱۳ باب آیت ۲۱) اور حضرت جدعون کی بہت سی جوروآں تھیں جنسے ۷۰ بیٹے ہوئے (قاضیوں کا ۸ باب آیت ۳۰) سری کرشن جی مہاراج کی ۱۶۰۰۰ - رانیاں تھیں ہر ایک سے ۱۰ لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی (دیباچہ تاریخ فرید کوٹ جلد اول فصل ۵ صفحہ ۱۴۱) راجہ سالباہن کی رانیاں ۱۴۸۵ - اور اولاد نرینہ کی تعداد ۴۸ تھی - اور راجہ بل ہند کی ۱۲ رانیاں اور ۱۰ - لڑکے تھے - اور راجہ جوند سری ۱۳ - رانیاں اور اکیس لڑکے تھے - پس زیادہ اولاد کیلئے بھی آدمی کو زیادہ عورتوں کی ضرورت ہے مسٹر ڈیون پورٹ نائیسگیو - اور مسٹر ہیگنس - مسٹر ڈبلیو اوسلی مسٹر طامس کارلایل - مسٹر آیزک ٹیلر صاحبان مشہور علمائے یورپ تعداد ازدواج کے مؤید ہیں (دیکھو رسالہ تقدیس الرسول عن طعن المجہول مولفہ مولوی محمد فیروز الدین فیروز صاحب منشی فاضل سیالکوٹ) بعض طبیعتوں پر غلبہ شہوت اس قدر ہوتا ہے کہ ان کو ایک عورت پارسا نہیں رکھ سکتی تو ایسی طبیعت والے کو ایک سے زیادہ چار تک نکاح کرنا مستحب ہے - اگر خدا تعالےٰ [illegible] سے موافقت اور دستیابی [illegible] ورنہ مستحب ہے

کہ ناموافق کو چھوڑ کر دوسرے سے نکاح کرلے۔ جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کیلئے ایک عورت اور ایک عورت کیلئے ایک مرد رہیگا۔ اس عرصہ میں عورت حاملہ دایم المریض ہوجائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟ جواب اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دایم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کرکے اسکے لئے اولاد پیدا کردے (صفحہ ۱۵۴ ستیارتھ پرکاش) یہ ہے کثرت ازدواج کی تائید لیکن اس نرالی منطق کو سوائے آریوں کے اور کوئی مذہب تسلیم نہیں کرتا کیوں پرائی عورت کی صحبت کے برابر دوسری کوئی چیز عمر گھٹانے والی مرد کیواسطے نہیں ہے۔

(جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی شلوک ۲۰۱) دوسرے مرد کیساتھ جماع کرنیسے عورت دنیا میں مذمت کے قابل ہوتی ہے اور گیدڑی کا جنم پاتی ہے اور پاپ روگوں سے دکھی کلیش ان ہوتی ہے (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی ۱۱۱) متحمل و متواضع و دانشمند و کامل گیان یگیان یعنی وید شاستر کے جاننے والے اور عمر کی خواہش کرنیوالے جو آدمی ہیں وہ دوسرے کی عورتوں میں تخم نہ ڈالیں (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی شلوک ۱۰۲۸) اولاد ہونیکے لالچ سے جو استری دوسرے پت سے جماع کرتی ہے وہ دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور عاقبت میں پت لوک یعنی عالم شوہر کو نہیں پاتی (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی ۴۳۲) اگر کہو کہ بدون اولاد کے سورگ نہیں ملتا اس لئے دوسرا شوہر کرنا چاہیئے۔ اسپر کہتے ہیں کہ کئی ہزار برہمچاری برہمن بدون ہونے اولاد کے سورگ کو چلے گئے اس بات کو سمجھکر بدون اولاد کے نیم سے ہی (جگت سمرتی ترجمہ منو سمرتی شلوک ۴۳۰) بتلائیے نیوگ سے کیا فائدہ ہوا۔

جگت سمرتی شلوک ۱۰۴۶ میں لکھا ہے کہ شراب پینے والی اور سادھوؤں کی سیوا نہ کرنے والی۔ اور دشمنی کرنے والی۔ اور بیماریوں سے بھری ہوئی اور گھات کرنیوالی اور ہر وقت دولت کو نیست و نابود کرنے والی عورت ہو تو دوسرا بیاہ کرنا چاہیئے۔ اب فرمائیے کہ ستیارتھ پرکاش کو ملنے یا جگت سمرتی پر عمل کریں۔ فطرتاً مرد ۶۵ سال تک رجولیت کا مادہ رکھتا ہے اور عورت ۴۵ سال کے بعد تولید کے قابل نہیں رہتی۔ اس لئے بھی انسان کو تعداد ازدواج کی ضرورت ہے۔ بکریوں کے ریوڑ میں ایک بکرہ اور بھیڑوں کے ریوڑ میں ایک چھترہ اور بہت سی مرغیوں میں ایک مرغا ہوتا ہے۔ جو کثرت ازدواج کی قدرتی طور پر بین دلیل ہے۔ ماسوائے اس کے قدرتی طور پر نر ہر وقت تیار رہتا ہے۔ مادہ میں یہ وصف نہیں۔ چنانچہ اس کی مثال جا کر سرکاری سانڈھ خانوں میں دیکھ لیں جو افزائش نسل حیوان و مویشیان کیواسطے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ماتحت قایم ہیں۔

افسوس مندرجہ بالا نبیوں اور راجوں مہاراجوں پر تو جنہوں نے سینکڑوں اور ہزاروں تک بیویاں اور رانیاں کی ہیں، کوئی اعتراض نہ کیا جاوے اور اسلام کو منہ پھاڑ پھاڑ کر کوسا جاوے۔ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت دیوے اور راہ راست پر لاوے جو اسلام پر اعتراض کرنے سے باز آویں ۔ (سراج الاخبار) (راقم جلوہ سیالکوٹی)

۳۱ - اکتوبر ۱۹۱۲ء کا پرچہ وی پی ہوگا

ان تمام صاحبان کیخدمتمیں جنکی قیمت اخبار پورانے سال کی حساب کے مطابق اکتوبر ۱۹۱۲ء میں ختم ہوتی ہے جن صاحبان کو قیمت کے متعلق کچھ شبہ ہو وہ وی پی واپس کریں بلکہ اُسے وصول کرکے اگر ان کو کچھ شک ہو تو بذریعہ خط ہمارے ساتھ اپنا حساب صاف کرلیں۔ جن صاحبان کی قیمت وصول نہ ہوگی ان کے نام کا اخبار جاری رکھنا بند کردیا جائیگا۔

"یہ منزل سخت ہے مولا پلیڈر کا تو لیڈر ہو"

خدا کی یاد میں اے دل بسر شام و سحر کردے
اسی کے سایۂ دیوار میں اے دل بسر کردے

عجب کیا پھر نئے سامان خدا ایش نظر کردے
زمانے پر عیاں اپنی محبت کا اثر کردے

دعاؤں میں لگا رہ مسلم اندوہگین اب تو
یقین ہے ابر رحمت کیطرح چھا جائے تو ہر سو

فنا فی القوم ہونے کو جو دل طیار بیٹھے ہیں
جو دل مضبوط پہلو میں لیئے جرار بیٹھے ہیں

مناسب مصلحت کی تاک میں سرشار بیٹھے ہیں
اجل تو ان کو مہلت دے کہ وہ ہشیار بیٹھے ہیں

بہار آئے ہوئے سر سبز ہیں اب انگور کے پتے
صفا میں جوش شبنم سے ہیں سب بلور کے پتے

نہیں ہے جسمیں ہمدردی نہ جو کہ جو واں ہے
بڑھاؤ دین کو جب تک تمہارے جسم میں جاں ہے

بنی آدم کی ہمدردی سکھاتا ہمکو قرآں ہے
یہی قول پیغمبر ہے یہی فرمان سبحاں ہے

اشاعت دین کی کرنی ہے لازم اہل ایماں کو
بلا تفریق مسلک کے کمر ہمت کی سب باندھو!

مضامین ایک عرصہ سے یہ اخباروں میں جاتے تھے
خدا کے نور کو تبلیغ سے دنیا میں پھیلائے

کوئی مرد خدا اٹھے کہ جو کچھ کرکے دکھلائے
جو بھولے ہیں خدا کی یاد کو کچھ ان کو سکھلائے

نہ نکلا قوم سے کوئی بہادر قوم کا شیدا
مسیحا کا جنازہ جاکے یورپ میں جو خود پڑھتا

جو زنگ تثلیث کا یورپ میں پھیکا کرکے دکھلاتا
شریعت دین احمد پر وہ لکچر خوب واں دیتا

خدا واحد کا کلمہ جاکے عیسائیوں کو سکھلاتا
محمد مصطفےٰ کے دین کا وہ نور چمکاتا

خدا کا شکر ہے یارو کہ اک مرد خدا نکلا
یقین جانو کہ اب اوج کمالیت پہ دیں پہونچا

گیا پنجاب سے انگلینڈ کو خواجہ کمال الدین
وہ لیڈر بنکے دکھلانے لگا اسلام کی تمکین

اشاعت دین کی کرنے وہ نور العین نور الدین
وہ آئے کامیابی سے یہاں الیٰ یہی آمین

وکالت دین احمد کی کریگا وہ بلا اجرت
یقین ہے اسکی ہر جا ہوگی دوبالا و اجلال عزت

خدایا اس کو پوری کامیابی اور نصرت دے
وہ جب تقریر کریگا تو اپنے ہاں سے ہمت دے

ارادوں میں تو اسکے حق تعالیٰ استقامت دے
ہر اک جا وعظ میں تاثیر اور جلسوں میں عزت دے

گیا یورپ بموجب کشف مہدی زمانہ کے
خدایا استقامت دے خدایا اس کو نصرت دے

دعا ہے شوق کی سن لے میرے ستار یا اللہ
زبان خواجہ سے ہو دواں تیرا اظہار یا اللہ

طفیل مصطفےٰ و احمد مختار یا اللہ
زمین خشک ہو ساری وہ سبزہ زار یا اللہ

سفر کے رنج و کلفت میں تو حامی اور ناصر ہو
یہ منزل سخت ہے مولا پلیڈر کا تو لیڈر ہو

شوق جالندہری

اڈیٹر بدر کا ذکر خیر!

اخبار بدر مورخہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء میں:۔

"لیجئے اب میری تعریف نہ ہوگی"

کے عنوان سے جو نوٹ میرے محترم بھائی اور بدر کے روح رواں اڈیٹر مفتی محمد صادق صاحب نے لکھا ہے اس کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہوا۔ اور میں ضرور سمجھتا ہوں کہ اخبار بدر کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

برادرم صادق کے کسی معزز مکرم دوست نے انہیں حقارت سے لکھا کہ بدر میں ان کی (اڈیٹر بدر) کی تعریف ہوتی ہے۔ اور اپنی مجلسوں میں بھی اس کا ذکر کیا۔ اس پر اڈیٹر صاحب نے ان کے رضا کے لئے آیندہ کے لئے **توبہ** کرلی کہ وہ ان سفروں کے حالات (جو محض حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ارشاد کے ماتحت اشاعت دین کے لئے کرتے ہیں) اخبار میں نہیں دیا کریں گے۔ اور جو دوسرے لوگ لکھتے ہیں۔ ان میں سے اپنے متعلق حصّہ کو کاٹ کر درج کیا کریں گے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اخبار کی پیشانی پر جو اڈیٹر محمد صادق لکھا ہوتا تھا اُسے بھی اس نوٹ کے ساتھ ہی ترک کردیا ہے۔

سوال مفتی صاحب کی تعریف یا مذمت کا نہیں بلکہ اصول کا سوال ہے کہ کیا ایک شخص جو کسی اخبار کا اڈیٹر ہو وہ خود ضرورتًا یا اس کے ناظرین میں سے کوئی اور اس کی کسی مفید اور قابل قدر کارگزاری کا ذکر اسی اخبار میں کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور پھر اس کو وسیع کر کے یوں کہنا چاہیئے کہ اڈیٹر منجملہ دیگر افراد کے ایک فرد ہے کیا دوسروں کی تعریف اور حسن خدمات کے اظہار کا اسے اپنے اخبار میں حق ہے؟ یہ ایک سوال ہے جسکو اصول کے رنگ میں طے کرنا چاہیئے۔

اڈیٹر بدر کی تعریف اگر اس کے کام کا کوئی قدر دان کرے تو یہ ناقابل عفو خطا اور غلطی ہو۔ لیکن دوسرے لوگ اڈیٹر بدر سے یہ خواہش ضرور رکھیں کہ وہ ان کی خدمات اور کارگزاریوں کا تذکرہ اپنے اخبار میں کرے خواہ وہ انکے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہی کیوں نہ ہو

مجھے اڈیٹر صاحب بدر اس کہنے میں معاف کریں کہ انہوں نے اس **نوٹ** کے لکھنے میں اخبار نویسی کا کام ہے جو تبلیغ رسالت کے پاک اغراض کا خادم ہے۔ متمدن قومیں اخبار نویس کو سلطنت کے سیاسی امور میں عقدہ کشا سمجھتے ہیں۔ انہوں نے محض ایک شخص کے اعتراض یا ناپسندیدگی سے ایک ایسے فعل کو ترک کرنے کا عزم کیا ہے۔ جو ان کے **منصبی کام اور اغراض کے خلاف ہے۔**

ہمارے سلسلہ کے اخبارات کا کام سلسلہ کے متعلق ہر قسم کی واقفیت بہم پہونچانا اور سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ رکھنا ہے۔ آپ کے یا ان لوگوں کے سفر جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ارشاد کے ماتحت تبلیغ دین یا اغراض سلسلہ کے لئے ہوتے ہیں تاریخ سلسلہ کا ایک جزو ہیں ان کو اخبار میں درج نہ کرنا قوم کے مفاد کو کچل دینا ہے۔

اگر کسی شخص کو خدا تعالےٰ نے کوئی عمدہ موقع خدمت دین کا دیا اور اس کے ہاتھ سے کوئی بہترین کام سرزد ہوا تو یہ ایک انعام الٰہی ہے۔ قرآن مجید سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔

لیکن آپ کسی کے بُرا منانے سے دوسروں کو اس تحدیث نعمت کا ذکر نہیں کرنے دیتے یہ کسر نفسی ہے یا کیا؟

مومن دلیر ہوتا ہے حق کہنے کیلئے حق سننے کیلئے اگر کسی کی خدمات کا ذکر کرنا ایسا ہی گناہ اور حقیر کام ہوتا۔ آج صحابہؓ کے کارنامے اور بزرگان دین کی واجب الوقت کارگذاریاں تاریخ سے مٹ چکی ہوتیں۔

قرآن مجید اپنے متبعین کو ایک تاریخی قوم بنانا چاہتا ہے اور اس نے بنا کر دکھایا۔

قوم مختلف افراد کا مجموعہ ہوتی ہے پھر فرد اگر تاریخی انسان قرآن مجید کے ماتحت ہو تو یہ اس کی صداقت اور عظمت کا ثبوت ہے۔

آپ اگر بطور خود ہی اپنے کسی کارنامہ کا ذکر اظہار نعمت کے طور پر کریں تو یہ جائز اور درست ہے۔ اور اگر کوئی دوسرا شخص کرے تو بھی ناپسند نہیں ہوسکتا۔

اڈیٹر کی تعریف اگر کوئی دوسرا بھی کردے تو اڈیٹر کی شامت آجائے تو پھر کیا اڈیٹر کا ہی یہ کام رہ گیا ہے کہ وہ **دوسروں کی مدح سرائی کرتا رہے۔**

تعجب ہے لوگ معمولی سے کام پر بھی داد چاہتے ہیں لیکن ایک شخص جسکی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایڈیٹر بدر ہونے پر جائز تعریف کی ہو۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے تائید کی ہو یا کی

ہو قابل ملامت ہو محض اس لئے کہ وہ اخبار کا اڈیٹر ہے!

میں مانتا ہوں کہ ہر شخص کو جو دین کی خدمت کرتا ہے یا قوم کی بھلائی کے لئے کوئی کام کرتا ہے تعریف اور مذمت کے سوال سے الگ ہو کر اپنا کام کرنا چاہیئے۔ مگر وہ دوسروں کے قلوب اور افعال پر بھی یہ اثر ڈال سکتا ہے۔ اور انہیں مجبور کرسکتا ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنے **دلی جذبات** کا اظہار نہ کریں؟ یہ انسانی فطرت کا ایک غیر متغیر جذبہ ہے۔ کہ اظہار محبت کے لئے زبان اور دوسرے طریقوں سے کام لیا جاتا ہے۔

ہز ہائنس آغا خان بالقابہ آتے ہیں۔ یونیورسٹی کی تحریک کے محرک ہونے کی وجہ سے لوگ انکی گاڑی خود کھینچتے ہیں اور کوئی شخص اس کو برا نہیں مناتا۔ لیکن ایک شخص اسے اتنا لکھا ہے کہ آپ کے لیکچر یا تحریر سے یہ فایدہ پہونچا؟ اس قسم کی ملامت کے اظہار کام کرنے والوں کو اگرچہ پست حوصلہ نہ کرسکیں۔ مگر ملامت کرنے کا یہ طریق قابل عذر نہیں ہوسکتا۔

مفتی صاحب ایک پرانے مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ بعض امور میں مجھے اُن سے اختلاف رائے بھی ہو جاتا ہے۔ اور میں کبھی ان کے ساتھ سختی کیساتھ تبادلہ خیالات بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے سلسلہ کی خدمت میں نہایت اخلاص سے حصّہ لیا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جو اس کو ہی ملتا ہے۔ جس کو خدا دیتا ہے۔

میرا جی چاہتا ہے کہ میں انکی خدمت کا بسط کیساتھ ذکر کروں مگر مجھے **مفتی صاحب** کی اس اخلاقی کمزوری یا خاکساری سے ڈر لگتا ہے کہ وہ کاٹ نہ دیں۔

اڈیٹر اخبار کے خلاف بہت سے مضامین آسکتے ہیں۔ اور آتے ہیں۔ مگر کیا وہ ان سے ڈر کر وہ صداقت کو چھوڑ دیتا ہے۔ میں یقینًا کہہ سکتا ہوں کہ اگر بدر میں ان **خطوط** کو چھاپا جاوے۔ جو اس اظہار ملامت کے نوٹ کے خلاف آئیں گے۔ تو انکی تعداد اسکی تائید کرنے والوں کے مقابلہ میں اتنی ہوگی کہ کوئی نسبت ہی نہیں ہوسکتی۔

مگر میں نہیں چاہتا کہ یہ سلسلہ شروع کیا جاوے اس لئے میں اپنے محترم اور **صادق بھائی کو جو رُوٹھ گئے ہیں**۔ اس تحریر کے ذریعہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ یا **منانا** چاہتا ہوں کہ وہ آیندہ اس قسم

کر سکتے ہیں۔ آپ اسے کو خوش نہیں کر سکتے۔ اعمال کا مدار نیات پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے اخلاص کا ذکر کیا ہے۔ اور بنگالہ کی ترقی اس تحریر میں برنگ پیشگوئی ظاہر فرمائی تھی۔ پس ایسی نشان کو آپ کسی کے برا منانے سے نہ مٹائیں۔

اخبار آپ کا نام ہو۔ اور اگر آپ کے حالات سفر میں اخبار آپ کا ذکر محبت سے مخلصانہ الفاظ میں کریں تو اسے شایع کریں اور ضرور شایع کریں خواہ کسی کو برا لگے یا اچھا۔

ایڈیٹر کا تعلق صرف اخبار سے ہے۔ اور وہ اس کے ناظرین اخبار ایک برادری کا حکم رکھتے ہیں۔ اور ان کے لئے وہ اخبار ان کے خیالات کا ذریعہ ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ایڈیٹر کا ذکر بھولے سے بھی اخبار میں ... کی زبانی بھی نہ آئے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس مراسلہ کو محض اس وجہ سے ترک نہ کر دیں گے کہ ... آپ کے اخلاص کا ذکر کیا ہے۔

(خاکسار ... ایڈیٹر الحکم قادیان)

خریداران اخبار بدر و الفضل و عرب و ملت ... و پیغام ... وغیرہ کو اطلاع

... اخبار کے لئے ... قیمت ... گذشتہ ... آپ صاحبان ... صاحب کی قیمت بابت ... ۱۹۱۲ء ... دفتر بدر میں نہ پہنچ جائے گی اس کے نام کا اخبار ... کیا جاویگا

... ۱۹۱۳ء

مجلد۔ ایک دن کے واسطے ایک صفحہ ہر صفحہ پر تاریخ انگریزی

ہندی اسلامی کے علاوہ کوئی مقولہ کسی بزرگ کا درج ہے اور روزانہ حالات لکھنے کے واسطے ایک صفحہ خالی ہے۔ ایک مفید کاپی روزمرہ کے لئے ہے قیمت فی نسخہ ...

ملنے کا پتہ

... پبلشر و تاجر کتب لوہاری دروازہ۔ لاہور

پرکاش رشی نمبر

اڈیٹر صاحب پرکاش چاہتے ہیں۔ کہ یہ شایع کیا جاوے۔ کہ ان کے اخبار کا رشی نمبر یکم نومبر کو بڑی آب و تاب سے شایع ہوگا جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہندوستان کے مشہور اہل علم کے مضامین درج ہوں گے۔ عمدہ مضامین کے واسطے انعام بھی رکھا گیا ہے۔ اور عمدہ تصاویر بھی ہوں گی قیمت فی پرچہ ۱ر معہ محصول ڈاک ہوگا۔

پیر بخشی عقل

کسی پیر بخش صاحب کی ایک تصنیف پر۔ میاں معراج الدین

عمر صاحب نے ایک منصفانہ ریویو بدر میں کیا تھا۔ جسپر وہ پیسہ اخبار میں ایک کھلی چٹھی چھپواتے ہیں کہ انصاف نہیں کیا گیا۔ میری باتوں کا جواب نہیں دیا گیا اور منجملہ اپنے اعتراضات کے حضرت مسیح موعود کے ایک کشف کو پیش کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کیا۔ اور اس کشف سے استدلال کرتے ہیں کہ احمدی لوگ مرزا صاحب کو خالق زمین و آسمان مانتے ہیں۔ پس احمدیوں سے دلایل چاہتے ہیں کہ ناچیز انسان کیونکر خالق زمین و آسمان ہو سکتا ہے۔ سبحان اللہ کیا عجیب منطق ہے۔ ایک کشف یا خواب یا رویا کو لینا اس پر خود ہی اپنے زعم میں دوسرے شخص کے مذہب کے اصول کا بنا کرنے اور پھر دلیل اس سے طلب کرنی معلوم نہیں کس پیر کی بخشش سے یہ عقل پیسہ کے نامہ نگار کو اور خود پیسہ صاحب کو ملی ہے۔ جس نے یہ مضمون درج اخبار کیا ہے۔ ہم اس پر کچھ زیادہ لکھنا نہیں چاہتے ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں۔ تعجب ہے کہ اول تو مسلمان سلسلہ حقہ کی کتابیں پڑھتے نہیں اور جو پڑھتے ہیں پھر دیوں کیطرح اپنے پاس سے نئے نئے مطالب اور معانی ہماری کتابوں کے گھڑتے ہیں۔ اللہ ہی ہے جو ان مسلمانوں کو ہدایت دے۔ ایسی ہی کرتوتوں سے دن بدن ذلیل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مگر سمجھتے نہیں۔ خدا رحم کرے +

بنگال کی لکچر ...

یہ کتاب حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ انگریزی میں ترجمہ ہوکر کئی ماہ سے چھپ چکی ہے مگر میرے گھر کا حادثہ میرا سفر و لکن اور میرا پھر یہاں چلا آنا اس کی اشاعت کا مانع رہا۔ اسوقت میرے دفتر بیچ لاہور میں کم از کم سات سو کاپیاں ہوں گی۔ جو خصوصاً بنگال میں کابل تقسیم ہیں۔ میں نے اس سفر میں جس جس بنگالی کو دی اس نے پڑھ کر مسرت اور خوشی ظاہر کی یہ بنگالہ میں تقسیم ہونی چاہیئے۔ ہمارے بنگالہ کے دوست صرف محصول ڈاک کا خرچ بھیجکر جسقدر کاپیاں چاہئیں لاہور عزیز منزل شیخ نور احمد صاحب سے مفت منگوائیں۔

دوسرا امیر الیکچر گورنمنٹ کے متعلق انگریزی میں ہے۔ جو میں نے لاہور میں دیا تھا۔ وہ افیشل حلقہ میں تقسیم ہو چکا ہے۔ وہ بھی صرف محصول ڈاک کے بھیجنے پر برائے تقسیم لاہور سے بھیجا جاویگا وہ بھی بہت جلد تقسیم ہو جانا چاہیئے۔

(خواجہ کمال الدین لنڈن)

بدر

دنیا مہدی کیلئے بیقرار ہے

وطن تحریر کرتا ہے:۔ ان سب باتوں سے غور کرنے پر ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس وقت تمام عالم اسلام (خواہ وہ کسی فرقے اور حیثیت کے ہوں) ایک سچے رہبر کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔ اور اس کی تلاش میں ہے ۱۳۳۰ھ میں سراج الاخبار کابل سے ایک نظم نقل کیگئی ہے۔ جسکا ایک شعر پیش کرتا ہوں۔

شد طلوع آفتاب از غرب و شد نزدیک حشر
فاش ہے گویم ترا از رازہائے غرب و شرق

گویا طلوع الشمس من المغرب بھی ہو گیا۔ جس سے پہلے ظہور مہدی ضروری ہے

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں ایک تڑپا دینے والی نظم کسی دردرسیدہ دل سے شایع ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہوں اس کے چند اشعار۔

یا صاحب الزماں ... رخ بے نقاب کن
عالم ز دست رفت تو پا در رکاب کن
ظلمت گرفتہ عالم و تو چوں نشستہ
این عرصہ را بنور خودت آفتاب کن
از کفر و ظلم و جور و ستم شد جہاں خراب
رایات کفر را تو بہ گردن طناب کن
نیر دان ترا ذخیرہ نہ دہ برائے کے
برخیز و عالم تو بہ انقلاب کن
با این ہمہ جلال و مقام اے ولی حق

برخیز چہرہ خویش بروں از نقاب کن
روئے زمین ز کفر و ضلالت تو پاک کن
ابرام را دو پارہ تو خود کامیاب کن
اسلام شد خراب و دگر دار او تو ئی
تو دو ستئے ز جانب خود انتخاب کن
یا خاتم الائمہ بفریاد ما برس
بہر خدا و جدّ کبار شتاب کن
یا رب دعائے خستہ دلاں مستجاب باد
یا صاحب الزماں بظہورت شتاب کن

دوستو! دنیا تشنہ کام ہے تم اٹھو۔ اور آب حیات سے ان گم گشتگان بادیہ ضلالت کو سیراب کرو۔

رسید زر

مورخہ ۱۶ جولائی

سید محمد سعید صاحب ۱۳۵ للعہ چوہدری غلام احمد صاحب ۳۴۶ للعہ
مفتی محمد اسحاق صاحب ۳۱۸ عہ شیخ محمد حسن صاحب ۴۵۲ للعہ
بابو عبد الرحمان خانصاحب ۵۲۲ للعہ میاں محمد مراد صاحب ۴۹۷ عہ
سید عبد الحلیم الدین صاحب ۵۶۳ للعہ میاں امام الدین ۵۴۵ عہ
چوہدری غلام حسین صاحب ۶۸۲ للعہ منشی مولا داد صاحب ۷۲۵ للعہ
میاں خیر الدین صاحب ۷۴۳ للعہ انوار حسین صاحب ۷۳۶ للعہ
میاں عمر الدین صاحب ۸۳۲ للعہ بابو محمد حسین صاحب ۸۳۲ عہ
منشی [illegible] بخش صاحب ۹۱۲ عہ بابو محمد حیات صاحب ۹۲۳ للعہ
چوہدری غلام محمد صاحب ۹۲۸ للعہ میاں غلام محمد صاحب ۹۲۹ للعہ
قاضی عبد الحمید صاحب ۹۹۶ للعہ میاں محمد بخش صاحب ۱۱۰۹ ا
مولوی محمد الدین صاحب ۱۲۶۹ للعہ شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ للعہ
سید فیاض الدین احمد صاحب ۱۲۹۰ للعہ بابو روشن الدین صاحب ۱۲۹۷ للعہ
چوہدری محمد الدین صاحب ۱۳۸۵ عہ چوہدری غلام محمد صاحب ۱۵۰۵ للعہ
خواجہ محمد رمضان صاحب ۱۴۲۲ للعہ شیخ مظفر احمد صاحب ۱۵۵۹ للعہ
ماسٹر محمد اسمعیل صاحب ۱۴۶۴ للعہ حکیم نواب علی صاحب ۱۵۹۱ عہ
منشی محمد ابراہیم صاحب ۱۶۱۳ للعہ فضل الٰہی صاحب ۱۶۲۰ للعہ
نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸۶ للعہ منشی امکن الدین صاحب ۱۵۲۱ عہ
نذر احمد صاحب ۱۷۵۹ للعہ حکیم صدر الدین صاحب ۱۸۲۲ للعہ
عبد الوالی صاحب ۱۸۵۳ للعہ شیخ مولا بخش ۱۸۸۷ للعہ
ملک غلام محمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ منشی احمد علی صاحب ۱۹۲۶ للعہ
منشی خوشی محمد صاحب ۲۰۰۹ للعہ منشی فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ
مولوی غلام اکبر صاحب ۲۰۸۴ للعہ [illegible] محمد شریف صاحب ۲۱۴۳ للعہ
بابو عبد الغنی صاحب ۲۲۰ للعہ غلام محی الدین صاحب ۲۳۵۳ عہ
منشی محمد عزیز ۲۳۴۱ عہ شیخ احمد صادق صاحب ۲۳۲ للعہ

منشی شاہ ولی صاحب ۲۵۸۱ عہ خواجہ افضل اللہ خان صاحب ۵۹۵ للعہ
بابو عبد الغفور صاحب ۲۶۲۶ للعہ چوہدری صادق علی صاحب ۳۰۰ للعہ
منشی اصغر علی صاحب ۳۰۱ عہ غلام حیدر صاحب ۱۶۳ للعہ

۱۷ جولائی ۱۹۱۲ء

منشی غلام محی الدین صاحب ۳۱ للعہ میاں خدا بخش صاحب ۵۹۷ عہ
منشی عبد العظیم صاحب ۶۰۲ عہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ۵۹۵ عہ
حکیم محمد بخش صاحب ۱۰۴۳ للعہ بابو محمد رشید صاحب ۱۱۹ للعہ
حکیم غلام محی الدین صاحب ۱۴۷۶ للعہ منشی غلام حسین صاحب ۲۱۶ عہ

۱۸ جولائی

حکیم احمد کلام صاحب ۲۹۸۹ عہ بابو صالح محمد صاحب ۵۹۱ للعہ
میاں سعید الدین صاحب ۹۶ للعہ منشی عبد الرزاق ۱۴۱۹ للعہ
محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عہ خانزادہ میر اللہ خانصاحب ۱۹۱۳ للعہ

۱۹ جولائی

ڈاکٹر عبد الستار صاحب ۳۹۱ للعہ سید عبد الواحد صاحب ۷۴۴ للعہ
احمد علی خانصاحب ۱۲۵۷ عہ میاں نبی بخش صاحب ۱۴۲۹ للعہ
منشی عبد الرزاق صاحب ۱۶۷۷ للعہ مولوی محمد دین صاحب ۱۷۶۹ للعہ
چوہدری محمد حیات صاحب ۱۹۱۶ عہ منشی نصر اللہ خانصاحب ۲۱۵۵ للعہ
مسماۃ فضل بیگم صاحبہ ۲۹۹۴ للعہ

۲۰ جولائی

منشی محمد الدین صاحب ۵۰۱ عہ مولوی غلام امام صاحب ۳۵۴ للعہ
منشی غلام مصطفےٰ صاحب ۱۵۲۱ للعہ غلام احمد اختر صاحب ۲۶۲ للعہ
عبد الحمید صاحب ۲۶۲ للعہ بابو اختر علی صاحب ۲۶۲۱ للعہ

۲۲ جولائی

خواجہ عفار جو ۵۵۹ عہ منشی عبد الرزاق صاحب ۸۵۰ عہ
بابو کریم بخش ۱۱۰۱ للعہ منشی عبد الکریم صاحب ۱۱۳۳ عہ
شیخ عبد العزیز صاحب ۱۴۱۳ للعہ منشی رحیم بخش صاحب ۱۸۱۱ عہ
اہلیہ امداد حسین صاحبہ ۲۵۳۷ عہ خان محمد شریف صاحب ۲۶۱۱ للعہ
منشی سراج الدین ۳۰۰۳ عہ بابو احمد خانصاحب ۳۰۰۵ عہ

۲۳ جولائی

منشی علی محمد صاحب ۳۰۳ للعہ

۲۴ جولائی

والدہ عبد الحی صاحبہ سے شیخ محمد اسمعیل صاحب ۲۵۹۸ عہ
منشی غلام حیدر صاحب ۱۴۹۷ للعہ محمد خان صاحب ۱۲۸۶ للعہ
منشی نور الدین صاحب ۲۰۸۳ للعہ کرم الٰہی صاحب ۲۵۸۲ للعہ
سید محبوب عالم صاحب ۲۸۲۶ عہ

۲۵ جولائی

میاں سلطان محمد صاحب ۱۳۶۱ عہ میاں محمد الدین ۲۱۰۴۳ سے

---

۲۶ جولائی

سید اسد اللہ شاہ صاحب ۵۹۲ للعہ منشی خیر الدین صاحب ۲۹۹۹ عہ
منشی عنایت اللہ صاحب ۲۶۱۲ للعہ محمد حسن ۹۰۵ سے
قادر خان صاحب عہ

۲۷ جولائی

منشی عابد علی صاحب عہ

۲۹ جولائی

عبد الوہاب صاحب ۲۷۹ للعہ منشی صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ

۳۰ جولائی

شیخ احمد علی صاحب ۳۰۰ للعہ منشی محمد اسمعیل صاحب ۱۴۹۲ للعہ

۳۱ جولائی

سید کبیر الدین احمد صاحب ۲۵۹۹ للعہ

یکم اگست

بابو نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ عہ

۲ اگست

عبد اللہ کشمیری صاحب ۱۶۶۷ سے ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب ۶۷۴ عہ

۳ اگست

محمد عبد الرشید صاحب ۹۵۴ عہ منشی عبد الحمید صاحب ۲۰۷۹ عہ
پیر برکت علی صاحب ۱ عہ

۵ اگست

منشی دین محمد صاحب ۳ عہ عبد الحق صاحب ۲۷۱۳ عہ
محمد حسین خانصاحب ۳۱۲۳ للعہ آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ
مرزا امام بخش صاحب ۱۲۲۵ للعہ مظفر الدین صاحب ۲۴۸ للعہ

۶ اگست

ماسٹر ہدایت اللہ صاحب ۱۳۱۴ عہ

۷ اگست

منشی غلام محمد سودا گر صاحب ۱۸۲۹ للعہ
شیخ محمد عبد اللہ صاحب ۱۳۰۴ للعہ

۸ اگست

مولوی محمد مرتضیٰ خانصاحب ۹۳۶ للعہ

اگر آپ کو تمام ... اور ... قیمت والے اشتہارون سے ارزان نرخ پر سے مال خریدنا ہے تو بشرائط ذیل ہم سے منگا لیجئے ۔

وی۔پی بھیجا جاوے گا ... دس روپیہ کا مال منگانے والے ... ہمیشہ ... جلد فرمایش مولوی محمد حبیب جنرل مرچنٹ نمبر ۹۴ شہر متھرا کے نام آنی چاہیے

اسکوپ سسٹم واچ	گارڈ لیور واچ	وائٹ میٹل واچ	جنٹلمین واچ	کیلنڈر واچ	حسینہ واچ	آٹھ روزہ چابی کی واچ	رسٹ واچ
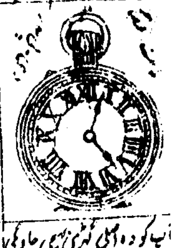	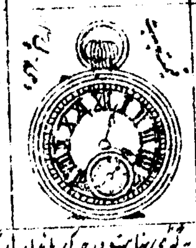			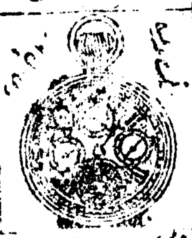	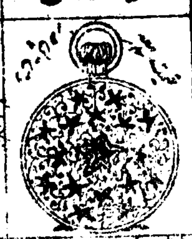		

... نارم والا ٹائم پیس ... محصول ڈاک صرف ایک روپیہ چودہ آنہ

ناگنی چوڑی دار گھڑی	دو ہرے گلاس کی دوربین	اصلی شیشو ملی جہان نما سیر بین	ہاتھ سے چلانے والی مشین	نہایت خوش نما بل دیکیر ج کلاک	نہایت کارآمد گوشت کا قیمہ بنانیکی مشین
				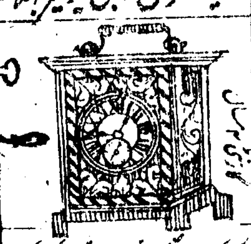	

دوپٹہ ریشمین

حب ممسک

عرق خضاب لاجواب

حجامت بنانے کی مشین

جاندی کے زیورات نہایت نفیس

سر کے بال تراشنے کی مشین

نئی حمائل شریف

دوپٹہ ململ

حسن افزا

دھوتیان

بھوئی جوڑا ولایتی

عورتیان اسپرنگدار

ریشمی ازاربند

انگوٹھیان

موہن مالا

عطریات

نہایت خوشبودار تانبول بہار

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔

اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپے

جریان۔ درد کمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح ملبہ زندہ در گور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان کمی خواہش دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ خوف۔ غمگینی۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں۔ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ علاج کا کوشاں ہوتے جہاں سے میسر ہو۔ ہرگز بے خوف و بیفکر نہ رہے۔ ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تا کہ خلق فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۲۴ روز بمعہ سفوف ۲ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملا کر ہمراہ پانی صبح و شام **پرہیز** خار۔ ترشی۔ شیرینی تیز مرچ۔

المشتہر

نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا اونتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں۔ اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴) محصول دو شیشی تک ۸ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک ۵ - دو شیشی تک ۶

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ - محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک ۵ اور بارہ ڈبیہ تک ۶

ملنے کا پتہ

ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصے سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہر۔

اصلی ممیرہ جس کی قیمت ۵ فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۳ کر دی ہے۔ بعض ضرورتوں نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ متفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ تولہ۔ قسم دوم ۸ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ طُرّی صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ ۵ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس مصنفہ سر ٹامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد۔ قیمت مبلغ ۱۲ فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام۔ در ظل اسلامی مصنفہ ڈی میترا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت ۴ فی نسخہ۔ مجلد ۵

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش ومن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی میترا واکا قیمت ۳ پختہ

(۴) دی وڈ و وڈ کوئین یا سانی صاحبہ جھانسی یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الیگزینڈر راجرس ہے۔ جس کا دیباچہ مشہور مشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲

(۵) دی سےانگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ۔ مولفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت ۱۲ فی نسخہ۔

(۶) ایشیا اینڈ یورپ مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ۔ جو بہت مدت تک رہ چکے ہیں۔ ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آ سکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں۔ چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲

(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
وارک ہوس بمبئی

Blackie & Son Ld
Warwick House
Bombay

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چار روپے پیشگی

نمبر ۱

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

[illegible] موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہماں از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت امیرالمومنین مع اپنے گھروالوں کے خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور نہایت درد دل و اخلاص کے ساتھ عصر کے بعد درس دیتے ہیں۔ وہ بہت ہی خوش قسمت لوگ ہیں جن کے بچے یہاں پڑھتے اور ایسی ایسی پاک باتیں سنتے ہیں جو ان کے لئے موجب فلاح دارین ہیں۔ بورڈنگ ہوس قریباً تکمیل پر ہے کتبہ لگا دیا گیا ہے جو سنگ مرمر [illegible] ہے ما شاء اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ

مدرسہ کی عمارت بڑے زور شور سے بن رہی ہے [illegible] زیادہ معمار کام کرتے ہیں۔ دیواریں اٹھ چکی ہیں۔ امید ہے چند ماہ تک سکول باہر چلا جائے گا۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے انگریزی ترجمہ قرآن شریف میں مصروف ہیں۔ درس کے علاوہ آپ صدر انجمن کے سکرٹری ہونے کی حیثیت سے امور انتظامیہ و عمارت کی نگرانی فرماتے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب بخیریت لندن میں ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ تین [illegible] تعلیم کے واسطے کسی کالج میں داخل ہو جائیں۔ اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں تبلیغ کے لئے بہت گنجائش اور ضرورت ہے۔ سرورست ڈاکٹر بشارت احمد صاحب امرتسری کے ہاں قیام پذیر ہیں۔ اس ہفتہ مولوی عبدالاحد صاحب معہ دو تین ہمراہیوں کے برہمن بڑیہ بنگال سے دارالامان میں آئے۔ موسمی حالت اچھی ہے۔ یہاں بخار کی کوئی ایسی شکایت نہیں۔ اٹاوہ کی اسلامی انجمن کے جلسہ پر جو دوست لاہور اور شیخ محمد یوسف صاحب قادیان سے گئے تھے بڑی کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔ اب ۲۵ اکتوبر کو ایڈیٹر نور اور ایک اور صاحب [illegible] حضور کے حکم سے [illegible] گئے ہیں۔

ایڈیٹر کے سفر نامے

اب سے اخبار میں یہ لکھا گیا ہے کہ آئندہ میرا روزنامچہ [illegible] کا کوئی تذکرہ اخبار میں نہ ہوا کریگا۔ تب سے روزانہ ڈاک میں کئی مراسلتیں اور خطوط اس کے برخلاف آتے ہیں جن میں سے صرف ایک ہمعصر ایڈیٹر الحکم کی [illegible] سے پچھلے اخبار میں چھاپ دی گئی تھی۔ اڈیٹر کی پوزیشن کیسی [illegible] اخبار کے کئی ہزار ناظرین کو خوش کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ مذاق جدا ہیں۔ اکثر دوست کہا کرتے ہیں کہ سارے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ہی کلام ہوا کرے تو ہم خوش ہو سکتے ہیں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح انہیں دنوں میں کئی دفعہ فرما چکے ہیں کہ اخبار میں مختلف مضامین ہوا کریں کچھ جماعت کی خبریں بھی ہوا کریں اور [illegible] باتیں بھی جو اخباری رنگ کے واسطے ضروری ہوں۔ غرض مذاق جدا ہیں۔ اور باوجود اس قدر خطوط کے آنے کے تاحال میں نے اپنی رائے کو نہیں بدلا لیکن اس بات کو معلوم کرکے مجھے خوشی ہوئی ہے کہ اگر ایک آدھ شخص میرے ذکر اور نام سے بیزار ہو سکتا ہے تو بیسیوں ایسے بھی ضرور ہیں جو اس ذکر کو عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس سے دینی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انشاء اللہ کسی اخبار میں ایسے خطوط کے اقتباس اختصاراً درج کئے جائیں گے۔ مگر تاحال ایک خط بھی ہمارے اس کرم کی تائید میں نہیں آیا جس کی خاطر ہم نے اپنا نام لکھنا چھوڑا ہے۔ اور معلوم نہیں وہ کبھی خوش ہوئے ہیں یا نہیں ❊

درخواست جنازہ

(۱) مولوی سید عبدالحق صاحب احمدی بمقام ملہرہ فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے جنازہ پڑھیں۔

(۲) شیخ محمد یوسف صاحب انبالہ کا ایک بچہ فوت ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور شیخ صاحب کو نعم البدل عطا کرے۔

الخطبہ

ایک عظیم الشان خاندان کی دو احمدی شریف زادیوں کے نکاح کے واسطے ایڈیٹر اخبار بدر کے ساتھ خط و کتابت کرنی چاہئیے ❊ نیز تین سید زادیوں کے نکاح کے واسطے معرفت دفتر بدر دریافت کرنا چاہئیے ❊

جلسہ اٹاوہ

میں ڈاکٹر مرزا صاحب۔ ڈاکٹر شاہ صاحب و شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے لیکچر نہایت کامیابی کے ساتھ ہوئے۔ شیخ صاحب کے لیکچر متعلق الہام باوا نانک صاحب نے وہاں کے سکھوں اور دیگر سامعین کے معلومات میں ایک جدت پیدا کی اور وہاں کے ایک پنڈت صاحب نے شیخ صاحب موصوف کا ایک خاص لیکچر اسی مضمون پر کرایا اور ڈاکٹر مرزا صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ میں ایک تقریر سید صادق حسین صاحب کے مکان پر کی۔ دو آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے فالحمد للہ!

آئینہ حق نما

کے متعلق پہلے بھی اخبار میں لکھا جا چکا ہے یہ وہ کتاب ہے جس کا انتظار مدت سے احباب کر رہے تھے سلسلہ حقہ کے دشمن مولوی ثناء اللہ صاحب کی دھوکہ بازیوں کے واسطے یہ ایک سیف قاطع ہے اکثر غیر احمدی فخریہ طور پر انہیں کی کتابیں پیش کرتے ہیں۔ ان کو سنبھلنے کے واسطے یہ کتاب کافی ہوگا انشاء اللہ کافی ہوگا۔ میری رائے میں ضروری ہوگا کہ ہمارے ذی مقدرت دوست اس کتاب کی متعدد کاپیاں اڈیٹر صاحب الحق کیمبل پور کی معرفت یا ابراہیم خان دہلی سے منگوا کر اپنے واقف غیر احمدیوں کو پڑھائیں اور ان میں تقسیم کریں۔ اس زمانہ کی توپیں اور تلواریں تو یہی کتابیں ہیں جن کی اشاعت سے انسان گھر بیٹھے ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ جن کو خدا نے علمی طاقت بخشی ہے ان کا کام تو یہی ہے کہ وہ محنت کرکے ایک تحریر کو چھاپ کر شائع کرنے کا انتظام کر دیں۔ اب اس کی قدردانی پبلک کے ذمہ ہے [illegible] اور اس کے سب کام [illegible] مبارک ہیں وے جو اس کی نصرت میں قدم بڑھاتے ہیں۔

ہمت ایں اجر [illegible] خدمت است اتفی درد

و [illegible] شود پیدا

چشمۂ الہام

قریشی صاحب نے جو ٹریکٹ اس نام کا شائع کیا ہے وہ بہت مقبول ہوا ہے پہلا اڈیشن ختم ہو چکا ہے دوسرے کے چھاپنے کی تیاری ہے۔ قریشی صاحب نے یہ کام حصول رضائے الٰہی کیلئے کیا ہے اور جو دوست چاہیں ان کے لئے وہ چھپوا کر صرف اصل لاگت پر بھجوا دینے کی محنت اٹھانے کو تیار ہیں۔ سو رسالہ کی چھپوائی اور کاغذ پر [illegible] روپے خرچ ہوتے ہیں اور محصول ڈاک بارہ آنہ ایک سو پر محصول ڈاک لگتا ہے۔ احباب کو چاہئیے کہ نقد روپیہ قریشی صاحب کی خدمت میں بھیج کر اس ٹریکٹ کی کثرت سے اشاعت کرائیں انشاء اللہ مفید ہوگا۔

از دفتر اخبار المعین امرتسر

جناب من! السلام علیکم

۲۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو ڈپٹی کمشنر امرتسر نے المعین اخبار سے پندرہ سو روپیہ کی ضمانت طلب کی اور تاادخال ضمانت اخبار بند کر دیا ہے۔ اخبار کے دوبارہ جاری کرنے کو بہت سی پرزور تحریکوں کی بنا پر توکلاً علی اللہ المعین کا امدادی فنڈ کھولا گیا ہے جبکہ میری ذاتی خود غرضی و طمع نفسانی کا اس میں کوئی دخل نہیں اور اپنی گرہ سے سینکڑوں روپیہ اس کی بلامعاوضہ خدمت کرنے پر المعین پر قربان کر چکا ہوں اس لئے یہ فیصلہ اب المعین کے ناظرین و معاونین کی ضمیر پر موقوف ہے کہ اگر وہ المعین کا جاری رکھنا قومی پہلو سے مفید سمجھتے ہوں تو دل کھول کر اس کی اعانت کریں۔ فنڈ کے اعلان سے بیشتر عملی طور پر امداد مولوی ظفر علی خانصاحب بی۔ اے ایڈیٹر زمیندار مبلغ ۵۰ اور شیخ عبدالحق خانصاحب بی۔ اے وکیل ملتان ایک سو روپیہ کی فرما چکے ہیں۔ فہرست معاونین قومی اخبارات میں شائع کی جاویگی۔ زر عطیہ بنام حکیم ایم معراج الدین احمد صاحب منیجر المعین ارسال فرمایا جاوے۔

خاکسار

سردار محمد اسلم خان بلوچ ایڈیٹر المعین۔ امرتسر

کلام امیر

خطبہ جمعہ - مورخہ ۱۱ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

(از حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ)

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ امابعد

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ - قُمْ فَاَنْذِرْ - وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ -

سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات پڑھ کر فرمایا:-

یہ سورۃ المدثر کا ابتدا ہے یہاں فرمایا ہے کس نے فرمایا ہے؟ تمہارے رب [illegible] مربی، منعم اور بڑے بادشاہ نے فرمایا ہے۔ اُس مولا نے جس نے تم کو ہاتھ ناک، کان دیئے۔ ایسا محسن، مربی اپنی پاک کتاب میں فرماتا ہے۔

یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ

ہوا اور کھانے پینے کے بغیر کسی کا گذارہ نہیں ہوتا۔ مگر اب بھی ایسی قومیں ہیں کہ وہ کپڑے وغیرہ کا استعمال نہیں جانتیں بنارس میں ایک سادھو (ننگا) رہا کرتا تھا۔ لوگ اس کی بڑی قدر کرتے تھے افریقہ میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ کہ بیویوں سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ مگر ان میں وحشت ہے اور ننگے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ہم نے تجھ کو لباس پہنایا قُمْ فَاَنْذِرْ ۔ اس لئے کھڑا ہو جا۔ اور کھڑے ہو کر جو لوگ بدکار ہیں۔ نافرمان ہیں اور خدا تعالیٰ کے حاکموں کی پرواہ نہیں کرتے ان کو ڈرا۔ میرا خیال ہے کہ جو حکم کوئی بادشاہ کسی جرنیل یا بڑے حاکم کو دیتا ہے۔ اس کی تعمیل اس کی سپاہ اور رعایا پر بھی فرض ہو جاتی ہے۔ یہ حکم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اس لئے یہ ہم پر بھی فرض ہے۔ بہت سارے لوگ ایماندار بنتے ہیں اور پھر شرک بھی کرتے ہیں۔ اگر لوگوں کا اگر تم حکم مانو گے تو وہ تم کو گمراہ کر دیں گے۔ خدا کا حکم مانو۔

بادشاہ اور بڑے بڑے حکام لوگوں کی اصلاح کے لئے کیسے کیسے قانون بناتے ہیں اور دو تین برس اس کی نگرانی کرتے اور پھر اس کو جاری کرتے ہیں۔ پھر اس پر نظرثانی کرکے اصلاح کرتے ہیں۔ پھر اس کو شائع کرتے ہیں۔ غرض [illegible] لوگ کیسی کیسی تکلیفیں لوگوں کی بھلائی کے لئے برداشت کرتے ہیں۔ لیکن لوگ اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ دیکھو [illegible] کیسی کوشش لوگوں کے امن و امان کے لئے کرتی ہے مگر

پولیس میں بھی بعض بدکار پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن تاہم وہ لوگوں سے چوری بدکاری چھوڑانے میں کوشاں رہتی ہے۔ لیکن جس قدر نئے نئے قانون وضع ہوتے ہیں اسی قدر شریر لوگ شرارت کی راہیں نکال لیتے ہیں۔

اس لئے ہر ایک شخص کو تم میں سے چاہیئے کہ وہ اُٹھ کر ہر روز لوگوں کو سمجھائے۔ اگر کوئی کسی کی بات نہیں مانتا تو [illegible] مضائقہ نہیں۔ لوگ بادشاہوں۔ حکاموں اور دیگر اپنے بہی خواہوں کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اس لئے خدا کا حکم ہے کہ تمہارا کام سمجھانا اور ڈرانا ہے۔ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ لوگوں کو سمجھاتے جاؤ اور ڈراتے جاؤ۔ اور اس ڈرانے میں [illegible] کرو کہ

وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ

یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا ذکر ہو۔ اور اپنی غلطیوں کی بھی اصلاح کرو۔ چوری، بدنظری۔ بدکرداری اور دیگر تمام بدیوں کو پہلے خود چھوڑ دو۔ اور یہ وعظ اس لئے نہ ہو کہ [illegible] ہوئے ہو۔ کہ میرے لئے کچھ [illegible] کرو۔ بلکہ محض اللہ کے لئے کرو۔

میں مسائل کے لئے پکا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے [illegible] کچھ اسی طرح تھا۔ یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے۔ جو میں نے تمہیں سنایا ہے۔ دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو۔ اس سے تین فائدے ہوتے ہیں اول خدا کے حکم کی تعمیل ہوئی ہے۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے۔ اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے۔ تیسرے جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے۔ اور اس کی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و تصرف کا ذکر ہو۔ اس کا کئی طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے بعض لوگ تو منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سننا چاہتے ہیں اور بعض سنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کے وجوہات نکال کر واعظ میں نکتہ چینی کرتے ہیں۔ مگر واعظ کو چاہیئے کہ اللہ کے لئے صبر کرے اور اپنا کام کرتا چلا جائے۔

نفاق [illegible] قدرت خداوندی ہے [illegible] جب [illegible] ہے تو [illegible] نفاق [illegible] بھی پیدا ہوتا ہے۔ [illegible] مفسدہ پرداز لوگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بچائے۔

مشورہ ضروری ہے

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ میں نے ایک معاملہ میں سات استخارے کئے تھے۔ تب اُس کام کو شروع کیا تھا لیکن نقصان ہوا۔ فرمایا۔ آپ نے مشورہ نہ کیا تھا۔ ۲ مرھم شوریٰ کے خلاف کام ہوا اس واسطے نقصان ہوا۔

حضرت کا خط عباد اللہ کے نام

عزیز مکرم! ڈاکٹر عباد اللہ

حفظکم اللہ وسلم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میرا دل چاہتا ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بن جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارا بن جائے۔ لنڈن دارالابتلا ہے۔ نماز کے پابند رہو۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ شرفا سے مجلس رکھو۔ آزاد لوگ اچھے نہیں۔ آزاد سے مراد مادر پدر آزاد ہیں۔ استغفار بہت کرو۔ دعائیں مانگتے رہو کہ تم خادم دین بنے رہو۔ وہاں ایک لڑکا شکراللہ کا بھائی ظفراللہ خان ہے۔ چوہدری نصراللہ خان کا بیٹا۔ وہ مخلص ہیں اس کو کبھی ملنا خط لکھ دینا۔ آپ کو آکر ملیگا۔ والسلام

نورالدین - ۲۲ - اکتوبر ۱۲ء

حضرت کا خط خواجہ صاحب کے نام

مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

خواجہ [illegible] بہت [illegible] پر [illegible] الا دل کا مقدس فقرہ ہمیشہ یاد رکھو اور قرآن کریم میں صاف صاف ارشاد ہے۔ ما تدری نفس ماذا تکسب غدا۔

پھر استغفار دعاؤں پر زور دیتے رہو۔ تمام مذاہب میں اصل اصول دعا ہے۔ اور اس دعا کو آج ہنسی مخول میں ڈالا گیا ہے۔ میرا [illegible] اس پر زور دیتا ہے۔ واللہ الموفق۔ [illegible] دعا الحمد ہے اس میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ دونوں ترقی کے فقرہ موجود ہیں۔ سُنا تھا لنڈن میں مسجد ہے اور وہ کنگ لین۔ مسجد کے لئے ڈاکٹر لیٹنر نے چندہ کیا تھا۔

لنڈن بے ریب دارالامتحان ہے۔ مگر عربی فقرہ ہے عند الامتحان یکرم الرجل او یھان۔ امتحان کے بعد آدمی معزز ہو جاتا ہے یا ذلیل ہوتا ہے۔ کامیابی ضرور [illegible] تاکید ہے ولقد اتیناک [illegible] تقوی اللہ فقد فاز المتقون وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

نورالدین - ۲۲ - اکتوبر ۱۲ء
از دارالامان قادیان

بروز نبوی

مولوی سید عبدالستار صاحب افغان کا ایک مضمون لفظ بروز کی تشریح میں اخبار میں چھاپنے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے مجھے دیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ سید صاحب موصوف صاحبزادہ عبداللطیف شہید مرحوم کے خاص شاگردوں میں سے ہیں اور اُن کی شہادت ہمیشہ قادیان میں رہتے ہیں۔ زہد عبادت اور تقوی کا مجسم نمونہ ہیں۔ اللھم زد فزد۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کی ایک کتاب میں لفظ بروز کے معنی دیکھ کر میرے دل میں تحریک ہوئی ہے کہ کسیقدر معنی بروز بطریق سنت نبوی میں بھی بیان کروں۔ سو واضح ہو کہ معنی بروز کے ظہور ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے کہ وبرزوا للہ الواحد القھار اور ظاہر ہو جاویں گے اور سامنے ہو جائیں گے لوگ اللہ واحد حکمران کے (سورۃ ابراہیم) پھر وہ معنی بیان کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا شہید مرحوم حضرت محمد عبداللطیف صاحبزادہ صاحب خوست علیہ الرضوان نے فرمائے ہیں۔ وہ حضرت ایسے کامل انسان تھے کہ اُن کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

زمین خوست بنازد بعبداللطیف فانہ

یعنے اور ہمارے گروہ میں سے عبداللطیف ہے کیونکہ اُس نے

ارتحل نحو رمس صدق منہ خلق تھلکوا

اپنے صدق کا نور ایسے دکھلایا کہ اُس کے صدق سے لوگ حیران ہو گئے

اتظن تم ابدال الا سواھم فانھم

کیا تو اُن کے سوا کوئی اور لوگ ابدال جانتا ہے کیونکہ وہ لوگ

صبروا البلیات فاستقاموا واتبعوا

وہ لوگ ہیں جن پر پتھر چلائے گئے پر انہوں نے استقامت اختیار کی وہ کہ جبیت الغنی بجال

تجلی علیھم ربھم رب ما بدی

اُن پر اُن کا خدا متجلی ہوا جو سب مخلوقات کا خدا ہے

فذبروا الی النور القدیم وابدھم

پس وہ نور قدیم کی طرف جلدی سے بھاگے

اور اُن کے حق میں مجھکو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سی بشارات معلوم کرائی ہیں بعض اُن میں سے یہ ہیں کہ ایک سورۃ میرا پیرہ گیلا ہی

پھسل گیا اور میں رنجیدہ ہوا۔ پس یہ بشارت اُس شہید مرحوم کے حق میں مجھکو ملی ہے

نمبر ۱ درویشان سنگ برسیار اند

یعنے شہید نے پتھر کھائے تم اتنے کیوں پر خفا ہوئے

نمبر ۲ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

یعنی متقیان مجلس (شہید مرحوم) راستی میں ہونگے حضور بادشاہ قادر ا

نمبر ۳ آتش عشق آمد گرد و جوار من بسوخت

متفرق اوقات میں یہ بشارات مجھکو ہوئے ہیں وہ معنے جو شہید مرحوم نے بروز کے فرمائے ہیں وہ یہ ہیں

عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ

محمد است بگیسوے معطر آمدہ

پھر وہ معنی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائے ہیں خطبہ الہامیہ میں صفحہ ۱۷۱ میں درج ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جل شانہ نے مجھ پر فیض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نازل فرمایا پس اس کو کامل بنایا نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی اخرین منھم کے بھی ہیں جیسے کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں ہے و من فرق بینی و بین المصطفٰی فما عرفنی وما رای یعنی جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہ پہچانا ہے پس اس کی مثال ایسی ہے جیسے آدمی نمک کی کان میں گر جائے اور مر جائے اور کچھ مدت کے بعد بالکل نمک ہی ہو جائے اور کچھ فرق نمک کے ساتھ نہیں رہیگا۔ ایسی مثال اس شخص پر صادق آتی ہے کہ کوئی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو جائے پس رسول خدا ہو جائے اور اس معنی کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک فارسی شعر میں فرمایا ہے جو یہ ہے

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

دوسری جگہ فرمایا کہ

احمد اندر جان احمد شد پدید
اسم من گردید اسم آں وحید

بسکہ من در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بروز وسیلہ ہے دیکھنے خدا کا چنانچہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے

اولیا را ہر قدم ہا بر روند
زیں وسیلہ یار خود را بنگرند

من روم ہر رہ ز فضل ذوالجلال
ہر قدم بر قدم بدر الکمال

اور اپنے مظہر وظہور نبی ہونے کے واسطے مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سے امثال بیان فرمائے ہیں اس میں سے چند مثالیں اس جگہ لکھ دیتا ہوں (مثال اول) جیسا کہ آدمی شیشہ میں اپنا منہ دیکھتا ہے اور اپنے حسن و جمال ہر دو کو شیشہ میں دیکھتا ہے خوش ہوتا ہے کوئی رشک اس کو اس پر نہیں آتا۔ میں اسی طرح پر پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا آئینہ ہوں

نیک آئینہ ام ز آب غنی
از پئے صورت مہ مدنی

انبیا گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

وارث مصطفیٰ شدم بیقین
شدہ رنگین برنگ یار حسین

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا

واں یقین کلیم بر تورات
واں یقینہائے سید السادات

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(دوسری مثال) جیسا کہ شیشہ خانہ میں چراغ جلتا ہے اور سب شیشوں میں جدا جدا چراغ نظر آتے ہیں درحقیقت ایک چراغ ہے (تیسری مثال) جیسا کہ حوض میں سورج اور چاند دیکھا جاتا ہے حالانکہ وہ آسمان پر بھی نظر آتا ہے یہ کثرت منافی وحدت نہیں بلکہ کمال وحدت ہے اسی طرح میرا وجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے جدا نہیں اس واسطے کہ اگر شیشہ میں آدمی کا سر اور چراغ کی مثال میں اور حوض میں نہ ہوتا تو اُس میں اور شیشہ خانہ اور حوض میں کچھ نہ ہوتا اسی طرح اگر پیغمبر خدا نہ ہوتے تو میں بھی کچھ نہ ہوتا اور میری جیسی اولاد روحانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت تک پیدا ہوتی رہیگی لیکن اس نعمت عظمیٰ سے یہود منکر ہیں سورہ فاتحہ اُن پر رد کرتی ہے اور نیز آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔ ذالک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما (سورہ نساء رکوع)

ترجمہ جس نے خدا و رسول کی اطاعت کی وہ اُن منعموں کے ساتھ ہوگا جو نبی اور صدیق اور شہدا و صالحین ہیں یعنی وہ بھی نبی اور صدیق اور صالح کہلائیگا اور یہ خدا کا فضل ہے خدا اس کو خوب جانتا ہے یہ سب آپس میں اچھے رفیق ہیں اب جو لوگ اس کو نہیں مانتے وہ اس آیت کے منکر ہیں اور فنافی اللہ کی مثال میں مسیح موعود نے لوہے اور آگ کی مثال ذکر فرمائی ہے جیسا کہ گرم لوہا آگ ہو جاتا ہے اور درحقیقت وہ لوہا ہی رہتا ہے مگر تاثیر آگ کی دیتا ہے اسی طرح بندہ خدا نہیں ہو جاتا بندہ ہی رہتا ہے مگر صفات الٰہی سے رنگین ہو جاتا ہے اور یہ انسان مدام تربیت کیواسطے محتاج ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنی آنکھیں اُس کا احاطہ نہیں کر سکتیں مگر وہ آنکھوں کا احاطہ کر لیتا ہے یہ معنی حضرت مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ صفحہ ۹۲ میں بیان فرمائے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انسان ظلی طور پر ردائے الٰہی کے نیچے آکر الٰہی صفات کے رنگ سے رنگین ہو جاتا ہے کہ زینہ خلافت متحقق ہو جاوے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ومن احسن من اللہ صبغۃ ونحن لہ عابدون یعنے ہم نے خدا کا رنگ قبول کیا ہے اور خدا سے کس کا رنگ اچھا ہے اور ہم اُس کے تابع ہیں یعنی ہم الٰہی رنگ کے نیچے آنے والے ہیں یہی معنی ردائے الٰہی کے نیچے داخل ہونے کے ہیں

ہم حضور کو رخصت مبارک باد

آج ۲۶ ستمبر ۱۹۱۲ء ہماری صبح امید کا سیّارہ افق تمنا کا مہ پارہ
کان رسالت کا چمکتا ہوا ہیرا جان و دل سے پیارا

محمود ابن مہدی وہ نوجوان ہمارا

اپنی اولوالعزمانہ پاک آرزوؤں کو آغوش ہمت میں لیکر خدا کے ہاتھوں سے معطر و مطہر کئے ہوئے نبیوں کے سے میں لبوں پر مقدس مسیح اور اس کے سراپا نور خلیفہ کی دعاؤں کے سایہ میں صدہزاران دیدہ و دل فرش راہ بناتا ہوا اس سرزمین کو جاتا ہے۔ جو آجکل اپنی ادبی و علمی بیداری کے لئے غالباً یہ صلاحیت رکھتی ہے کہ اس میں کوئی پاک بیج بویا جائے یعنی مصر نیز اس پاک زمین کو بھی جائیگا۔ جسے اس خاتم کمالات نبوت و خاتم کمالات انسانیت مظہر الوہیت کے ظہور کا فخر حاصل ہے ... [illegible] ... ہرگز ... رب الوری کے ... ولی ... منزل ... اپنی ... قوم کے ... وہ افضال تعالیٰ مستجاب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا حامی و ناصر ہو۔ اس کے اہل و عیال و وابستگان دامن کا خلیفہ سالماً غانماً واپس آوے۔ اس کو وہ فہم و فراست وہ اخلاص وہ صواب وہ صحبت عطا ہو جو اس کی آئندہ زندگی اور بہبود قوم آنکی ... و دیگر بنی نوع انسان کے لئے مفید و بابرکت ہو۔ آپ کی روانگی باوجودیکہ ایسی مشکلات کے کچھ ایسی ... ہوئی کہ معاً مجھے خیال گذرا۔ یہ ... کسی الٰہی تصرف کے ماتحت ہے۔

حضرت اقدس کے الہامات کا مجموعہ تیار ہونا چاہیئے

مختلف کتب جات کی ورق گردانی سے

باستفسار شیخ منظور الٰہی صاحب معلوم ہوا۔ کہ میرے سید و مولی میرے مطاع و آقا جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ایک الہام ہے جس کا پورا ہونا آپ کی اولاد نیک نہاد کے ذریعہ جناب مقدس آپ نے خود ہی زیب رقم فرمایا ہے آج وہ بات جو سات سال بلکہ تئیس سال قبل زبان وحی ترجمان سے کہی گئی تھی۔ پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔

ایسا ہی دوسرا کشف آپ کے لنڈن بہ نیت تبلیغ جانے کے متعلق ہے۔ جو کیا تعجب ہے۔ ان ہی دنوں میں پورا ہو جائے۔ یہ دونوں کشوف و الہام ذیل میں نقل کر دیتا ہوں لیکن اس بات کی ضرورت نہائت سختی کے ساتھ محسوس کرتا ہوں۔ کہ آپ کے الہامات کو یکجا کیا جائے۔ تاکہ آئے دن جو نشانات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ وہ جہاں ہمارے لئے موجب ازدیاد ایمان و عرفان ہوتے ہیں وہاں مخالفین کے لئے حجت قویہ ہو سکیں۔ بعض اوقات کوئی الہام یا کشف یاد آجاتا ہے مگر تاریخ وغیرہ کے حوالے کے لئے ملتا نہیں۔ اور پھر بہت وقت پیش آجاتی ہے۔ اس لئے یہ مجموعہ جس قدر جلدی چھپ جائے۔ میرے خیال میں بہت مفید ہے۔ حضرت صاحبزادۂ والاتبار۔ روانگی کے وقت اس الہام سے بے خبر تھے اور وہ رسالے میں پڑھکر بہت خوش ہونگے۔ کہ ان کا سفر بہت مبارک اور مرضیات خداوند تبارک کے ماتحت ہے اور عجب نہیں بلکہ خدا کے فضل پر امید رکھکر کہا جا سکتا ہے کہ آپ ہی کے ذریعہ یہ پیشگوئی پوری ہو نیوالی ہے۔ اللھم آمین

پہلا الہام

منقول از ازالہ اوہام طبع ثالث۔

"اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں۔ اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شائد تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا"

(ازالہ اوہام پہلی بار جمادی الاول ۱۳۰۸ھ میں چھپا ہے۔ گویا بائیس سال کی بات ہے) خواجہ صاحب کے لئے بھی خدا نے اپنے خاص سے لنڈن جانیکا سامان بھی کر دیا اور انہوں نے جیسا کہ مومنوں کو حکم ہے اپنے سفر میں دینی غرض بھی رکھ لی یعنی یہ دیکھنا کہ وہاں اشاعت اسلام کیونکر ہو سکتی ہے۔ کیا عجب کہ حضور انور کی غلامی کی طفیل آپ ہی کو یہ سعادت نصیب ہو جائے کہ یہ کشف اپنے ظاہری الفاظ میں پورا ہو۔ اور عالمین پر حجت ٹھہرے۔ متبوع کوئی کشفی نظارہ دیکھے تو بعض اوقات اس کے تابع کے ہاتھ سے بھی پورا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضور نے اپنے دوسرے کشف میں اس کی تشریح کر دی ہے۔

ف[1] خواب یا الہام کا پورا ہونا سنت نبوی ہے اس لئے اس کشف کو زیر نظر رکھکر با اہتمام تمام سفر کیا جاتا تو بھی اعتراض نہ تھا بلکہ عین سنت تھا۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے ایک صحابی کو نبی کریم کی پیشگوئی پوری کرنے کے لئے کسریٰ کے کڑے پہنا دیئے تھے لیکن یہاں تو کیسی عظیم حجت ہے کہ ایک سفر اختیار کیا جاتا ہے اور اس سے ایک پیشگوئی پوری ہوتی ہے جبکہ مسافر کو اولاً خبر نہیں۔ منہ

دوسرا کشف و الہام

حضور پُر نور کا الہام مصالح العرب مسیر العرب - بدر نمبر ۲۳ جلد ۱ جدید صفحہ ۲ کالم ۲ - ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء میں ہے۔ اس پر حضور نے اسی صفحہ کے کالم ۳ میں اس کی تشریح کر دی ہے۔

"فرمایا۔ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ عرب میں چلنا پڑے شائد مقدر ہے کہ ہم عرب میں جائیں۔ مدت ہوئی۔ کہ کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گذرا ہے ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلعم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔"

خیر میں اتنا کہتا ہوں۔

بسلامت روی و باز آئی

سید عبدالحی صاحب عرب جو ایک مخلص مہاجر ہیں امید ہے۔ آپ کے جان نثار خادم ثابت ہونگے۔ (تشحیذ الاذہان)

احمدی خاتون

پہلا رسالہ شائع ہو گیا ہے۔ بارہ رسالوں کی قیمت ... [illegible] ... رسالہ کو ہر طرح سے احمدی خواتین کے واسطے مفید اور پُر مطلب بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ حجم ۳۴ صفحے علاوہ ٹائیٹل ہے۔ ہمارے احباب کو چاہئے کہ عورتوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اس رسالے کو اپنے گھروں میں شائع کریں۔ پڑھیں اور پڑھائیں۔

ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار الحکم قادیان

خواجہ محمود

میرے خواجہ! فدا تھا اب تلک ہندوستاں تیرا — وہ دن آئے کہ شیدائی بنا سارا جہاں تیرا
لقیب مہدئی ہادی ابھی سے اس دن سے پہچانا — سُنا جب وحی حق سے مژدۂ حسن بیان تیرا
کبھی گرم سفر تھا ٹرین پر گاہے سٹیمر میں — ہر اک جا ... سینے میں ... تھا پیدا [illegible] تیرا
سلام اُس سرزمیں ... اگرچہ کم سُننے میں آتا ہے — تو پرواہ کیا کہ حامی ہے خدا ... آسماں [illegible]
تو اے لندن کی بستی دیدہ و دل فرشِ راہ کر دے — کہ ہم ہے خدا کے یاں ... مہماں تیرا
دعائے نورِ دینِ مصطفےٰ سے اوپچی بن کر — اکھاڑ ... میں ... سینہ پہلواں تیرا

برس جا اُس کے سر پر نصرتِ حق کی گھٹا بن کر
کہ ہے اغیار میں وہ لاڈلا[5] سروِ رواں تیرا

ترے یوسف سے پھر ہے مصر کے بازار کی رونق — بتلائے گی جہاں کو قدر یہ جنس گراں تیرا
سرورِ دل ہے۔ تیری قوم کی آنکھوں کا تارا ہے — وہی محمود تیرا۔ خون تیرا۔ استخواں تیرا
وہ اِخوانِ جفا میں استباقِ حق[5] کو نکلا ہے — ... اس کا حافظ ہو خدا ئے مہرباں تیرا
تیرا پہلا قدم۔ محمود! بیت اللہ میں پہنچا — رہیگا کب تلک شانِ ایازی یوں نہاں تیرا

سراپائے جرس ہے غلغلِ تحمید میں فائز
چلا ہے منزلِ مقصود کو جب کارواں تیرا

غلام مرتضی خان تیم فائز۔ نائب تحصیلدار سروے خانیوال از ریلوے سٹیشن قطب پور ضلع ملتان

کامران کی سختی

ایک حاجی صاحب اخبار وکیل کو لکھتے ہیں کہ اُن مسلمانوں نے جو حج شریف سے مشرف ہو چکے ہیں اور کامران میں بھی جا کر مثل بیت المقدس کے غسل کرنے والوں کے اپنے گناہوں کا کچھ حصہ وہاں کی تکالیف اور تشددات کے دریا میں دھو لیا ہے۔ اُن کو معلوم ہوگا کہ حجاج کے ساتھ کیا سختی کی جا رہی ہے۔ تین چار سال سے تکالیف اور تشددات میں بہت کچھ زیادتی کی جا چکی ہے۔ چنانچہ امسال تو ایسی کچھ تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ کہ ہر بے زبان شخص بھی چلا اٹھا۔ حاجیوں کو بجائے ہفتہ کے عشرہ اور بعض چالیس دن تک قید سخت میں رہنا پڑا۔ اُن کا ہر قسم کا سامان جہنم کے انجن میں ڈالا گیا۔ اُن کا خوراکی سامان بالکل برباد کیا گیا۔ ہفتہ بھر کا سامان لے کر آئے تھے۔ مہینوں کاٹنے پڑے۔ ایام قیام میں اُن کو لب سمندر تک جانے سے روکا گیا۔ مسجد جو ایک جھونپڑے کی صورت پر بغرض چاپلوسی بنا دی گئی ہے۔ اس میں نماز پڑھنے سے باز رکھا گیا۔ کیونکہ یہ مسجد لب دریا حدود سے کسی قدر فاصلہ پر ہیں۔ اول تو میٹھا پانی ایک ناکافی مقدار میں دیا جاتا ہے۔ جو بمشکل پینے کے لئے ہی کافی ہوتا ہے اس پر طرہ یہ کہ جو حاجی تھے اُن کو سمندر تک نہ پہنچنے دیا کہ خیر کھارے ہی پانی میں غسل کر کے اپنے معبود حقیقی کے سامنے گڑگڑا لیں (کیونکہ یہ تمام مصیبتیں ہمارے ... کا نتیجہ ہے) ضروریات زندگی کے لئے ایک

---

[5] کیوں نہ ہو آپ ہمارے سردار کے لاڈلے مرید ہیں۔

[5] تبلیغ کی حقانی کہانی سورۂ یوسف کے لفظ نستبق سے لیا گیا۔

دوکان رونمائی کے لئے موجود ہے۔ لیکن صاحب دوکان کا فرض ہے کہ ایک ڈبہ دیاسلائی ۲/ ایک صابون ۱۲/ ایک روٹی تنوری ۸/ تک فروخت کرے۔ چاولوں کی بوریاں ساٹھ روپیہ تک فروخت ہوئی ہیں۔ یہ تمام مصیبتیں تو درکنار۔ محکمہ قرنطینہ کی جانب سے ایک لیڈی ڈاکٹر بھی زنانہ معائنہ کے لئے معین ہے۔ لیکن ... قرنطینہ میں صرف یہی ہے کہ ... نہیں ... رفیق السفر یا مونس الغربت ... لیڈی صاحبہ کیمپ کے ڈاکٹر ... تشریف لاتی ہیں ... کی طرح۔ کیونکہ ... ڈاکٹر صاحب موصوف ... کوئی عیب نہیں ... قوانین ایشیائی قواعد انسانی تہذیب کے خلاف ہی ... ان باتوں کو بالکل ناپسند ... کہ لیڈی ڈاکٹر ... کے لئے یہاں تعینات کی گئی ہے۔ لیکن ... کماحقہ آگاہی ہو کر بھی وہ ہماری دل آزاری دل سوزی کرنے کو اپنا فرض اور فخر تصور کرتے ہیں۔ اکثر ناواقف بالخصوص مسلمانان ہند یہی تصور کرتے ہیں کہ جو فیس قرنطینہ میں حاجیوں سے لی جاتی ہے وہ خاص خزانہ خلافت میں داخل ہوتی ہے اور یہ قرنطینہ کامران انہی کی طرف سے قائم کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ بالکل غلط ہے خلافت اسلامیہ کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ وہ بالکل بری ہے۔ ہاں اگر اس کی خطا ہے تو صرف اسقدر کہ اس نے مجبور ہو کر بھی اس سے کیوں اتفاق کیا۔ فی الحقیقت یہ تمام دول یورپ کی عنایت اور مہربانی کا نتیجہ ہے۔ جو آج ہم کو ان مصائب کے گرداب میں چکر کھلایا جا رہا ہے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہماری غفلتوں۔ نافرمانیوں اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ جو ان تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مجھے معتبر طریق سے معلوم ہوا کہ اس وقت ہماری ہی جیبوں سے جو ہم نے قرنطینہ کامران میں یا جدہ میں قرنطینہ کو ادا کی ہیں۔ تیس پینتیس[5] ملین پونڈ خاص محکمہ قرنطینہ کے خزانہ میں قسطنطنیہ کے اندر موجود ہیں (جو یورپین سکوں میں موجود ہے اور ... سود در سود اس کو سونے کا بوجھ بنا کر چھوڑیگا) گذشتہ سالوں میں خلافت عثمانیہ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ کچھ رقم اپنے تصرف میں لائے۔ لیکن بہادرانِ یورپ کو یہ کب گوارا تھا کہ خلافت عثمانیہ کو یہ کھی کے لڈو ... دئیے۔ فوراً کھڑے ہو گئے اور فصیح لفظوں میں یہ جتلا دیا کہ اس سے تم کو کچھ تعلق نہیں گو تمہاری حکومت میں جمع ہوا ہے۔ لیکن یہ تمہارا نہیں۔ یہ اس محکمہ کا ہے۔ جس کو ہم نے تمہارے لئے مار آستین بنا رکھا ہے خبردار جو اس گنج کی طرف نگاہ بھی اٹھائی۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ یہ تمہارے برادران اسلام کی گاڑھی کمائی سے جمع کیا گیا اور ہم نے جمع کیا ہے۔ تمہارا کوئی حق نہیں۔ یہ رقم ہم اُن قرنطینوں پر جو تمہاری حکومت کے دیگر بلاد میں موجود ہیں صرف کریں گے۔ جہاں یورپ کی مہذب اور شائستہ فوجیں ہوا خوری کے لئے آیا کرتی ہیں۔ برادران اسلام مسلمانان ہند۔ تم خود سمجھ لو اور غور کرو کہ یہ پیش بندیاں کیوں کی جا رہی ہیں۔ روز ... آسان وسائل تمہیں آرام ... پہنچانے کے لئے ... ذرا غور تو کرو۔ اٹھو بہت سو چکے۔ خبر دریائے گنگا و جمنا کے پُر فضا بارڈر کی سیر کر چکے اب ذرا اس یورپین انسانی تہذیب کی سیر کرو اُن کی انسانی اخوت پر نظر دوڑاؤ۔ اے تقلید یورپ کے فریفتو۔ اے تہذیب یورپ کے دلدادو۔ اے ایشیا کے وحشی باشندو کیا وہ وقت نہیں آ گیا کہ تم آسمان پر نظر اٹھا کر دیکھو کہ آیا یہ ٹمٹماتی ہوئی روشنی ستاروں کی ہے یا فنا ہو جانے والے جگنوؤں

[illegible]

احمدی خاتون

سلسلہ احمدیہ کی تائید میں مردوں کے واسطے بہت پہلا اخبار الحکم شیخ یعقوب علی صاحب نے جاری کیا تھا اور اب عورتوں کے واسطے بھی سب سے پہلا رسالہ جاری کرنے کی توفیق خدا تعالیٰ نے ان ہی کو دی ہے۔ اگرچہ مستورات کے واسطے رسالہ تہذیب نسواں کی تعریف کے اندر نہیں آیا۔ مگر شیخ صاحب نے یہ کوشش کرنے کا ارادہ کیا ہے کہ سال میں ۱۲ رسالے احباب کو پہنچ جائیں۔ جن کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱ بلغ عہ ہے جو بہت تھوڑی ہے۔ آئی چاہئے عورتوں کو تعلیم دینے کا رواج فی الحال ہمارے ملک میں بہت کم ہے اور ایسے رسالہ کا رواج دینا اس کمی کو پورا کرنے کے واسطے ضروری ہے۔ اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال۔ عورتوں کے واسطے طبی معلومات اور دیگر مفید مضامین کے علاوہ سلسلہ مرواریدکے سلسلہ کو بھی جاری کیا گیا ہے۔ جس میں قصہ کے پیرایہ میں ضروری مسائل پر بحث ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے معزز دوست اپنی سرپرستی سے اس رسالہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے ✤

اخبار عالم پر ایک نظر

ترکی تار مظہر ہیں کہ ابتک لڑائی تحفظ چھاؤنی کے اندر رہی ہے جہاں ترک ہی غالب ہیں ✤ قسطنطنیہ میں ۳۰ سال سے زائد عمر کے واسطے غیر مسلم فوجی خدمت سے معاف کئے گئے ہیں ۔ ۱۴ اکتوبر کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جنگ بلقان میں غیر جانبداری کا اعلان کردیا ہے ۔ ڈاکٹر سہروردی سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور حال بیرسٹر کلکتہ کو محکمہ نظارت خارجہ ترکی میں ایک ذمہ واری کا عہدہ قبول کرنے کے واسطے کہا گیا ہے ✤ لندن سے آنریبل سید امیر علی صاحب نے بذریعہ تار بوجہ جنگ ریاست ہائے بلقان امدادی فنڈ کھولنے، شفاخانوں کی سوسائٹیاں قائم کرنے اور مجاہدین اسلام کی کامیابی کے واسطے پرزور دعا کرنے کے لئے تاکید فرمائی ہے ✤ راجہ صاحب بہادر منی لال سنگھ ۔ زمیندار چاپچے دیکھی اور کئی دوسرے غیر مسلم مطبوعوں نے مصیبت زدگان بلقان کے واسطے چندہ دیا ہے۔ ہمعصر بنگالی ترکی کے ساتھ تمام دنیا کی ہمدردی جتاتے ہوئے ہندو برادران کو . . . . اس جنگ کے غم میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہونے کے واسطے تاکید کرتا ہے مگر ہندوستان اور جھنگ سیال کے آریہ اخبار وغیرہ ہیں کہ ان سے جہاں تک بن آتی ہے اہل اسلام کی ہر قسم کی دل آزاری میں ہرگز کوئی کسر باقی نہیں رکھتے خدا ان کو سمجھ کا مادہ عطا کرے ✤

۱۵ - اکتوبر قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ سلطان محمد رشاد نے سلطان معزول عبد الحمید خان کو سالونیکا سے لانے کی اجازت دیدی ہے ✤

لندن کی تار ہے کہ برطانیہ کلاں نے طرابلس پر اطالوی حکومت تسلیم کرلی ہے ✤ کلکتہ کا مشہور مسلمان انگریزی پرچہ کامریڈ دہلی سے شائع ہوگیا ہے ✤ نماز جمعہ کی تعطیل جس کے سب سے پہلے محرک حضرت امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے تھے اور گذشتہ سال اس بات کو پورا کرنے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا تھا اس کی تائید میں مختلف مقامات میں اہل اسلام اجلاس کرتے اور رزولیوشن پاس کرکے گورنمنٹ کی خدمت میں منظوری کے لئے بھیج رہے ہیں ✤ ایک کپتان نے مسلمان لڑکی کی عصمت دری کرنی چاہی جو پر زور مضامین اخبار رہبر ٹائمز کے انگریز اڈیٹر نے لکھے تھے اس پرچہ فکورٹ رنگون نے اڈیٹر مذکور کو ایک سال قید محض کی سزا دی ✤ رنگون کے لوگ اڈیٹر مذکور کی رہائی کے واسطے ایک اپیل تیار کرکے حضور والسرائے بہادر کی خدمت میں بھیجنا چاہتے ہیں ۔ سید عبد السلام رفیقی مالک کشمیر ہوٹل رنگون خودکشی کا ارادہ کرکے کئی دن سے مفقود الخبر ہیں ✤ گوجرانوالہ میں ایک شخص کو مصنوعی سب انسپکٹر محکمہ جنگلات بنکر کسی دوسرے شخص کو ملازمت کا امیدوار بنا کر کچھ رقم وصول کرنے کے جرم میں ایک سال کی سزا ہوئی ✤ محکمہ ڈاکخانہ ہند سے سرکار کو سال گذشتہ میں ۱۵ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی ✤ اخبار کامریڈ دہلی نے اپنے خریداروں سے مسلم یونیورسٹی کے متعلق ووٹ لئے ۲۷۶ یونیورسٹی کے خلاف ہیں اور ۱۵ منظوری کے حق میں تھے ✤ مہاشہ دھرم پال بی ۔ اے ایڈیٹر اندر لاہور نے ہفتہ وار اخبار مذکور کو ماہوار رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ وید خدا کا کلام نہیں ہیں ✤ پیر نور الدین تونساوی کی درگاہ پر ایک زمیندار نے چاندی کے کواڑ چار ہزار روپیہ کی مالیت کے چڑھائے ہیں جو اسراف میں داخل ہے ✤ ممالک متحدہ ۔ آدمیوں کو پھانسی دی گئی ✤ ہندوستان کے خزانہ کی مقدار لندن کے خزانہ میں ۴۲ کروڑ پونڈ تک پہنچ گئی ہے ✤ اکلش آفس مرزاپور ممالک متحدہ میں ۱۱ عہدیداروں میں ۵۲ ہندو ۹ مسلمان ہیں جو خالص بے انصافی ہے گورنمنٹ متحدہ کو خاص طور سے توجہ فرما کر مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت کرنی چاہئے ✤ امریکہ کے مقام مسوری میں ایک شخص جیمس اشکرم کو دو آدمیوں کے قتل کے جرم میں ۹۹ سال قید اور پھانسی کی سزا ہوئی۔ بالفاظ دیگر حبس دوام ہی کیوں نہیں کہدیا ✤ یورپ کے مشہور موجد لیکٹ نے ایک پٹڑی والی ریل ایجاد کی ہے جس کے درمیان میں ایک پہیہ ہے ✤ دہلی میں جدید سلسلہ ٹیلیفون جاری کیا گیا ہے اور قریباً ایک سو ساہوکاروں اور دوکانداروں اور دیگر اشخاص نے ماہوار فیس دیکر اپنے مکانوں اور دوکانوں میں ٹیلیفون لگالیا ہے ✤ سر آغا خان بالقابہ نے ماسکو سے تیس ہزار روپیہ چندہ انجمن ہلال احمر لندن کے نام بھیجکر تاکید کی ہے کہ اس نازک موقع پر مسلمانوں کو بمعہ مسلم یونیورسٹی تمام قومی تجاویز کو یکطرف رکھکر اپنی تمام ہمت و کوشش اور توجہ مصیبت زدگان ٹرکی کی امداد کے واسطے لگادینی چاہئے ✤

نماز مترجم لکھائی عمدہ خوشنما کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیو لائل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱؎ فی نسخہ ۔ ملنے کا پتہ
بدر ایجنسی قادیان ۔ ضلع گورداسپور

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب مولوی فاضل وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے ۔ اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے ۔ بدن میں تھکان نہیں ہوتی ۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے ۔ پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۲۰ خوراک کا ایک روپیہ کردیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ۔
ملنے کا پتہ :۔ بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور
میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ۔ ایڈیٹر بدر

حضرت اقدس امیر المومنین کا خط

عزیز من! السلام علیکم و رحمۃ اللہ! رسالہ پہنچتا ہے ۔ لاہور نقد میں نے فصیح مرحوم کو بھیجے تھے جب قیمت ختم ہوا اور رسالہ جاری رہا تو پہلا پرچہ وی ۔ پی بھیجدیں ۔

معزز ناظرین! کیا اس شہادت کے ہوتے ہوئے کسی اور تحریک کی ضرورت ہے ۔ ہرگز نہیں!

تاریخ اسلام [illegible] صاحب مرحوم نے بڑی محنت تحقیق اور مدد تاریخ سے [illegible] اور جدید طرز پر لکھی ہے ۔
(۱) ہر ماہ میں ۲ بار ۴۸ صفحہ کے حساب سے شائع ہوتی ہے
(۲) مستقل خریداروں کو ابتدا سے [illegible]
قیمت سالانہ للعہ معہ محصول ڈاک [illegible]

جنگ [illegible]
۱۲ نمبر ۲ جلد [illegible] شائع ہوچکے ہیں ۔ حجم [illegible] صفحات [illegible]
نوٹ ۔ تیسری جلد کے ۳ نمبر اور شائع ہوچکے ہیں ۔

ملنے کا پتہ
میاں فیض علی مینیجر تاریخ اسلام [illegible]
شہر [illegible]

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے [illegible] اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے [illegible] قیمت نقد [illegible] روپیہ [illegible] یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

[illegible]

غربا کی درخواست [illegible] ہمارا [illegible] درد کمر کثرت احتلام ان امراض [illegible] ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے [illegible]

[illegible]

پیشاب کے پہلے یا بعد منی کا گرنا [illegible] بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے [illegible] دل کا دھڑکنا ضعف دماغ بینائی کا کم ہونا [illegible] امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں [illegible] علاج [illegible] گر آخر ہالت [illegible] اور کئی پرانے جریان والے [illegible] کے استعمال سے [illegible] اعلان کیا جاتا ہے [illegible]

ترکیب استعمال [illegible] پانی صبح و شام [illegible] ترشی شیرینی تیز مرچ [illegible]

المشتہر
نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی - قادیان - ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا اونتیس[29] سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں۔ اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴) محصول دو شیشی تک [illegible] قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک [illegible] دو شیشی تک [illegible]

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک [illegible] اور بارہ ڈبیہ تک [illegible]

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمے کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم [illegible] مفید است" [illegible] جالا پھولا پڑ وال [illegible] ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ [illegible] قسم دوم [illegible] اصلی ممیرا جس کی قیمت [illegible] فی تولہ [illegible] اس کی دعائی قیمت فی تولہ [illegible] کر دی ہے۔ بعض [illegible] ایسا [illegible] [illegible] آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے [illegible] مفید ہے۔

[illegible]

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے [illegible] مقوی جمیع اعضا نافع صرع [illegible] نافع لقوہ و ریاح۔ واقع ہوا [illegible] استسقا [illegible] و تنگی نفس دق [illegible] فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان [illegible] وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ [illegible] صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ فی تولہ۔ قسم دوم [illegible] فی تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی [illegible] سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ لشکری [illegible] سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر
احمد نور کابلی - مہاجر - سوداگر - قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ [illegible] ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکش [illegible] اینڈ اس [illegible] [illegible] [illegible] قیمت فی نسخہ [illegible]

(۲) [illegible] اسلام [illegible] ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت [illegible] فی نسخہ مجلد [illegible]

(۳) [illegible] دی [illegible] آف ٹرکش [illegible] ترکی [illegible] مصنفہ [illegible]

قیمت [illegible]

(۴) [illegible] ایک قصہ [illegible] مصنفہ الیگزینڈر [illegible] ہے جس [illegible] مشرقی سر ایڈون آرنلڈ [illegible] کا ہے۔ مجلد قیمت [illegible]

(۵) دی سیئنگز آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ مولفہ سہروردی ایم۔ اے۔ قیمت [illegible]

(۶) ایشیاٹک [illegible] جو عرصہ [illegible] کے تعلقات [illegible] نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب [illegible] رقمطراز ہیں۔ کہ اس [illegible] کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آ سکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲

(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲

المشتہران
بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
وارک ہوس بمبئی

Blakie & Son Ld
Warwick House
Bombay.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سُبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۔ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

ضمیمہ درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

Registered No. L. CCLXXXVIII

بنوش جرعۂ صافی ز جام نور الدین

جلد ۱۲

ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹۱۳ء مطابق

نمبر ۱

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درآ

بروز جمعرات

کہ ہست محی موتی کلام نور دین

دس شرائط بیعت

اوّل۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم**۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایماۓ بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہماں از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر ست خسران تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

Reg. No. L. CCLXXXVIII

پیام غلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ مخدومی جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر لاہور کے تبلیغ اسلام کی خاطر لنڈن تشریف لے جانے سے ظاہر ہے کہ نہ صرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بلکہ ہر مسلمان کو نہایت مسرت کا مقام ہے اور اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ ہر ایک مسلمان کا دل آپکی کامیابی اور کامرانی کی دعائیں کرے۔ اس ادنیٰ غلام نے پیام غلام کے عنوان سے قطعہ ذیل میں ان جذبات کا اظہار کیا ہے جو اس مبارک کام کے متعلق میرے دل میں موجزن ہیں

قطعہ

اے کمال الدین نہایت دُور ہیں لنڈن میں آپ
بل بے ہمت بل بے ایسی جانفشانی آپ کی
ایک جُنبش میں ہوا مشرق سے مغرب تک درود
کرگئی بحروں کو شرمندہ روانی آپ کی
آپ نے سب کچھ کیا دین خدا کے واسطے
اس پہ ہوگی فرض خود ہمت بڑھانی آپ کی
لاتخف لاتحزن آکر کہہ رہا ہوگا سروش
عالم بالا میں ہوگی قدر دانی آپ کی
اک میری کیا ساتھ ہوگی ہر مسلمان کی دُعا
کان کی فردوس ہے گویا کہانی آپ کی
آپ کے مقصد کو یارب کامیابی ہو نصیب
زندگی اسلام کی ہو زندگانی آپ کی
آپ ڈالیں ہر سمندر میں توکل کا جہاز
فیض سرمد خود کرے گا بادبانی آپ کی

راقم غلام ۔ ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

انعام

حافظ عبد اللہ شاہ ولد شاہ جمال ۔ حلیہ ہے تِل دو آنکھوں کے درمیان ۔ عمر ۱۸ سال ۔ رنگ گندمی گمشدہ ۴ سال سے ہے ۔ تلاش کرکے پتہ تبلانے والے کو انعام دیا جائے گا ۔

المشتہر عنایت شاہ تحصیل ملسی ضلع ملتان بمقام شاہ پور

دار الامان سے ایسا ... اخبار الحق دہلی دن بدن حق و حکمت کے بیان میں

نمایاں ترقی کر رہا ہے دار السلطنت ہند سے نکلنے والی احمدی اخبار کی خصوصیت سے نُصرت کرنا اور اسکے کارخانے کی ترقی میں کوشاں ہونا ہمارے واسطے لازمی ہو۔ کیونکہ دہلی اب برٹش انڈیا کا مرکز ہے ۔ حال میں الحق نے سفرنامہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی چھاپنا شروع کیا ہے ۔ پیر صاحب موصوف حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے خدام میں سے ہیں اور حضرت مرحوم کی پرانی صحبتوں کے کئی ایک لطیف نکتے ان کے سینہ میں محفوظ ہیں ۔ فرماتے ہیں ۔

”دار الامان لکھنے کی یہ ضرورت پیش آئی کہ فتحگڈہ جو بٹالہ کے قریب ایک قصبہ ہے وہاں ایک قاضی صاحب رہتے ہیں ۔ انھوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کو سخت الفاظ میں گستاخانہ ایک کارڈ لکھا ۔ چونکہ ان دنوں میں ہی جواب لکھا کرتا تھا وہ کارڈ بھی مجھے جواب دینے کے لئے دیا اور فرمایا اس کا جواب نرم الفاظ میں لکھو جب مینے جواب لکھ لیا تو کاتب کے نام کے ساتھ یہ پتہ لکھا تھا کہ از مقام فتح گڈہ دار الامان ۔ مجھے اس پر خیال ہوا کہ فتح گڈہ کا قافیہ بھی نہیں ملتا اور فتحگڈہ کو دار الامان ہونے کا فخر کہاں سے ملا ۔ دار الامان تو قادیان کو ہونا چاہیئے اور ہے بھی ۔ میں نے لکھا ۔ راقم خادم مسیح موعود حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام از دار الامان قادیان ۔ پھر میرے دل میں آیا کہ اپنی طرف سے لکھنا ٹھیک نہیں ہے میں حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ فرمایا ۔ کیسے آئے اسوقت اکیلے تشریف رکھتے تھے اور صرف ٹہلتے تھے ۔ مینے یہ سارا حال بیان کیا اور عرض کیا کہ حضور دار الامان قادیان لکھنا چاہیئے یا نہیں ۔ فرمایا ضرور لکھو یہ خدا کی طرف سے دار الامان ہے ۔ اب ضرور ہر خط پر لکھ دیا کرو ۔ منہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نامی پر جو علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا جاتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت اقدسؑ نے قیام لودیانہ میں اپنے مسیح موعود ہونے کا اشتہار دیا جس کی سرخی یہ تھی ۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حی عن بینۃ تو اس وقت میں بمقام کوٹلہ تیلی علاقہ جے پور تھا میں سب کام چھوڑ کر لودیانہ حاضر ہوا ۔ تو مخالفت کا بہت زور تھا مولوی محمود الحسن خان صاحب احمدی بھی جو دہلی کے قرب و جوار کے رہنے والے اور پٹیالہ میں مدرس ہیں آئے ہوئے تھے ۔ عرض کیا کہ حضور اب ہم ہر جگہ اعلان کریں کہ جو عیسیٰ علیہ السلام آنے والے تھے آگئے اور علیہ السلام بھی ساتھ میں لکھیں ۔ حضور نے فرمایا بے شک یہی لکھو اور علیہ السلام بلکہ صلوٰۃ بھی کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نام کے ساتھ صلوٰۃ کا لفظ فرمایا ۔ منہ“

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ۔ اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ میں ہر طرح سے خیریت ہے ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط عدن سے آیا ہے لکھتے ہیں کہ جہاز میں کوئی متلی وغیرہ نہیں ہوئی سمندر بالکل ٹھہرا ہوا تھا ۔ پورٹ سعید سے آپ کا تار آیا ہے کہ بخیریت مصر پہنچ گئے ہیں ۔ خواجہ صاحب لنڈن میں انگریزی زبان میں فصاحت کی مشق کر رہے ہیں ۔ احباب دعاؤں میں مصروف رہیں

مولوی عبد الواحد صاحب نے جو برہمن بڑیہ سے آئے ہیں اور مدت سے تحقیقات متعلق سلسلہ احمدیہ کر رہے تھے ۔ گذشتہ جمعہ میں بمعہ اپنے رفقاء کے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی بیعت کے قبل ہندوستان کے بہت سے مولویوں سے ملے اور مسائل متنازعہ فیہ میں ان سے گفتگو کی ۔ اور ہر جگہ سب ہی باتوں کو سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پایا ۔ تب داخل سلسلہ ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے ۔

برادر حسن محمد صاحب راویتانی سے لکھتے ہیں ۔ جو علاقہ سندھ میں ہے کہ یہاں ایک پیر صاحب آئے تھے ۔ انہوں نے احمدیوں کے برخلاف کفر کا فتویٰ دیا اور عوام کو سخت مخالفت کا جوش دلایا اور کہا کہ احمدیوں کی عورتیں پکڑ کر دوسروں کے ساتھ نکاح کردو ۔ یہ جائز ہے ۔ تعجب ہے کہ پیر صاحب کیوں ایسے فتوے دیتے ہیں اور ناحق فساد مچاتے ہیں ۔ کیا گورنمنٹ ایسے لوگوں کی طرف توجہ نہ کرے گی ۔ جو دوسروں کے حق میں ایسی بے باکی کے فتوے لگاتے ہیں ۔

وہ تمام کتابیں جو قادیان کے کسی دفتر میں ہوں ۔ دفتر بدر کی وساطت سے منگوائی جاسکتی ہیں لیکن جو کتب بدر ایجنسی میں نہیں ہیں ۔ اُن پر دو پیسہ فی روپیہ یا روپے سے کم پر کمیشن لگا یا جائیگا +

ہندوستان شائع ہوگیا ہے اس کی متعدد کاپیاں جو صاحب چاہیں محصولڈاک کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں اگر تقسیم کے لئے سینکڑوں کاپیوں کی ضرورت ہو تو ہر فی سیکڑہ کے حساب سے ہماب منگواکر مفت تقسیم فرماویں اور ہمارا ہاتھ بٹاویں کیونکہ ہمارے فنڈز اس وقت ایسے مضبوط نہیں ہیں کہ ہم ہندوستان بھر میں مفت تقسیم کرادیں اگر ہمارے احمدی احباب خرید کر تقسیم کریں تو ان کیلئے زیادہ [illegible]

کلام امیر

سوال - [illegible] السلام علیکم و رحمۃ اللہ

[illegible] ایک [illegible] حدیث لکھی ہے جس میں [illegible] پہلے سے نصف ہوتی ہے - غالباً وہ یوں [illegible] نبی الا عاش نصف الذی قبلہ و اخبرنی ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ وما اراني الا ذاھبا علی راس الستین - اس پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث عقل کے خلاف ہے - حضور فرما دیں - کیا جواب دیا جاوے - اکمل عفی اللہ عنہ

جواب - صحیح حدیث پر اٹکل بازی کرنا چکڑالویوں - نیچریوں کا طریق ہے - صحت پر محدثانہ بحث ہو تو جائز ہے - انبیاء کے اقسام ہیں حدیث میں یہ مذکور نہیں کس کس قسم کے انبیاء میں یہ نسبت ہوتی ہے - تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض سے امتیاز ظاہر ہوتا ہے - ہر حدیث کی تکذیب کرنا چکڑالویوں کا کام ہے - مومن کا یہ طریق نہیں - والسلام

کیا کسی نے اس کو وضعی کہا ہے اور کہنے والا ائمہ حدیث سے ہے - والسلام نورالدین

طعام مسکین سوال - سیدنا و امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

فدیہ طعام مسکین میں طعام ایک وقت یا دو وقت -

۲ - اور طعام کھلانا ہی ضرور ہے یا بصورت نقدی بھی کسی مسکین کو دیا جا سکتا ہے -

۳ - پیشگی بھی ادا ہو سکتا ہے یعنے قبل از انقضائے رمضان - والسلام اکمل

جواب - جہاں تک میری سمجھ ہے دو وقت کا کھانا معلوم ہوتا ہے - نقدی کا غلہ لیکر دیا جا سکتا ہے - پیشگی بھی ادا ہو سکتا ہے - نورالدین

حضرت خلیفۃ المسیح کی نصیحت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد لطفہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرے پاس پرانی نوٹ بک میں حضرت خلیفۃ المسیح رض کی پند و نصائح خود اُن کے دست مبارک سے لکھی ہوئی موجود ہیں - جن کی ایک نقل اندراج کی غرض سے ارسال خدمت کرتا ہوں - شائد کہ احباب فائدہ اٹھا لیویں - والسلام ۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء

حسن علی سب اسسٹنٹ سرجن پشاور چھاونی ریلوے شفاخانہ

پند و نصائح

۱ - اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے استغفار - لاحول الحمدللہ اور درود کو بہت توجہ سے پڑھو -

۲ - متکبر - منافق - کنجوس - غافل - بے وجہ لڑنے والے کم ہمت - مذہب کو لہو و لعب سمجھنے والے اور ناپاک لوگوں سے تعلق نہ رکھو -

۳ - نماز مومن کا معراج ہے تمام عبادتوں کی جامع ہے کبھی اس میں غفلت نہ کرو - بے کس اور بے بس لوگوں کے ساتھ سلوک کیا جاوے -

۴ - اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے اور اپنے بڑوں کے ادب اور اپنے برابروں کی مدارات بقدر امکان کرو -

۵ - والدین اور افسروں کے راضی رکھنے میں کوشش کرو - جہاں تک دین اجازت دیوے -

۶ - باہمی تعارف رکھو -

۷ - انگریزی اور عربی بولنے کی مشق کرو - اور عادت ڈالو -

۸ - ہر کام احتیاط اور عاقبت اندیشی سے کرنا -

۹ - نیک نمونہ بنو -

۱۰ - جو کام ہو - صرف اللہ ہی کے لئے ہو - کھانا ہو یا پہننا سونا ہو یا جاگنا - اٹھنا ہو یا بیٹھنا - دوستی ہو یا دشمنی -

۱۱ - ہر ایک مشکل میں دعا سے کام لو -

۱۲ - پھر جاذب بنو - اور جماعت بنو کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

اے میرے رحیم خدا مجھے ان پر عمل کرنے کی توفیق دے - رب اجعلنی کا [illegible]

فرمایا - گندے لوگ خود دُکھ پاتے ہیں - خدا کی خدائی میں ان سے کوئی حرج واقعہ نہیں ہوتا -

---

بیعت سید عابد حسین صاحب بی اے تحصیلدار بکسوا ہا بڑے پرجوش احمدی ہیں ہمیشہ اپنے اقارب اور ملاقاتیوں کو سلسلہ حقہ کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں - حال میں ان کے عزیز سجاد حسین صاحب ان کی تحریک سے داخل بیعت ہوئے ہیں - اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے استقامت عطا کرے -

تشحیذ بابت اکتوبر ۱۹۱۲ء میں قاضی اکمل صاحب نے "وہ نبی" کا مضمون لکھنے میں کمال کر دکھایا ہے - معقول اور جامع مضمون ہے عیسائی بھائی ضرور پڑھیں - وہ نبی جس کی نسبت مسیح نے بھی کہا تھا کہ میں وہ نہیں ہوں اور یہودی اس کے منتظر تھے وہ مل گیا - اُسے قبول کرنا چاہئے - وہ نبی ٹھیک آنحضرت کا ترجمہ ہے - کاش کہ کوئی سمجھے اور سوچے اور ابدی نجات پائے ورد مشن کے دولتمندوں کے لئے وہ سوئی کا ناکہ موجود ہے -

ڈاک ولایت عیسائیوں نے توریت کی شریعت کو لعنت قرار دیا - اور انجیل میں کوئی شریعت نہیں اور انجیل جس شریعت کی بشارت دینے آئی تھی اُس کا بھی انکار کر دیا - نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے - ہر طرف بھٹکتے پھرتے ہیں - جو کسی کے خیال میں آتا ہے اُسی کو اپنا مذہب بنا لیتا ہے - تازہ ڈاک ولائت میں ہمارے پاس تین چھوٹے چھوٹے رسالے آئے ہیں - جن میں ایک عیسائی بزرگ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے - کہ گوشت خوری جائز نہیں ہے اس سے بہت نقصان پہنچتا ہے اور ضرر حاصل ہوتا ہے - راقم مضمون کو شائد یسوع کا دریا کے کنارے بھونی ہوئی مچھلیاں کھانا بھول گیا ہے یا وہ شائد یسوع کے اس فعل کو بھی گناہ خیال کرتا ہو - کیونکہ یہ واقعہ صلیب کے بعد کا ہے اور جہاں دوسروں کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے وہاں بطریق اولیٰ اس کے اپنے گناہوں کا بھی کفارہ ہو سکتا ہو گا - میں نے مصنف سے یہ سوال کیا ہے اور جواب آنے پر ہدیہ ناظرین کیا جائیگا - یہ رسائل انگریزی میں ہیں اور ان کے نام یہ ہیں -

The Folly of Meat-Eating. قیمت ۵ر

Rational Treatment of Pulmonary Tuberculosis قیمت ۱۲ر

The Foundation of all Reform قیمت ۱۲ر

ان رسالوں کے مصنف کا نام اور پتہ بھی ہم لکھ دیتے ہیں کیونکہ ہم نے سُنا ہے کہ مشن کمپونڈ کے بعض بھائی کہا کرتے ہیں کہ بدر والا فرضی باتیں لکھ دیتا ہے -

Otto Carque
1607 Magnolia Ave.
Los Angeles, Cal. U.S.A.

خطبات نور

حصہ اول

حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جو بابو عبدالحمید صاحب نے بہت محنت سے تیار کئے ہیں - قیمت فی نسخہ ۸ر

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی قادیان

رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدة من لسانی

یفقہوا قولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رپورٹ جلسہ احمدیہ بمقام شملہ

(رقمزدہ بابو فخر الدین صاحب صادق ملتانی)

ہزار ہزار ستائش اس خلاق علیم رحمن رحیم کو جس نے محض اپنے فضل وکرم سے ہم عاجزوں کو اپنے پیارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کرکے خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی کا شرف بخشا اور ایسی صلح وامن والی حکومت کا سایہ ہما پایہ ہمارے سر پر رکھا کہ جس کے عہد حکومت میں ہم بلا خوف وخطر اسلام جیسے متبرک مذہب کی تلقین اور تبلیغ کھلم کھلا کرکے خلق خدا کو گناہوں کے زہریلے مادے اور سرکشی اور بغاوت کے مہلک اثر سے بچنے کی تحریص اور ترغیب دے سکتے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

امابعد واضح ہو۔ کہ پہلے گذشتہ بدر میں شملہ کے سالانہ جلسہ کے انعقاد کی بابت لکھا جا چکا ہے۔ جو ۵ و ۶۔ اکتوبر کو خیر وخوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے جناب مولوی سرور شاہ صاحب۔ جناب مولوی صدر الدین اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور ایک اور شخص کو جلسہ میں شریک ہونے کا حکم دیا تھا۔ مگر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وقت پر اطلاع نہ ملنے کے باعث شریک نہ ہو سکے۔ کیونکہ جہاں ان کو اطلاع دی گئی۔ وہاں پر موجود نہ تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کی جگہ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کو شملہ کی خوبی قسمت سے وہاں دیگر لیکچراروں سے دو روز پہلے بھیج دیا۔ باقی ہر سہ اصحاب بروز جمعرات بتاریخ ۳۔ اکتوبر قادیان سے روانہ ہوئے اور بٹالہ سٹیشن سے ریل پر سوار ہو کر روبہ شملہ ہوئے۔ دوسرے روز علی الصباح کالکا پہنچے۔ جہاں سے شملہ کی چھوٹی اور تنگ گاڑی پر سوار ہونے کے لئے پہلی گاڑی کو چھوڑا اور اسباب اتار دوسری گاڑی پر رکھا اور اس پر سوار ہوئے۔ اسٹیشن جتوگ پر جو شملہ اسٹیشن سے تیسرا اسٹیشن ہے جہاں خاکسار اور چوہدری فتح محمد صاحب معزز مہمانوں کے استقبال کے لئے پیشتر ہی جا کر پہنچے تھے کی زیارت ہوئی۔ چونکہ گاڑی وہاں سے جلد چلنے والی تھی۔ جبکہ ہم وہاں پہنچے اس لئے ہم اس گاڑی پر سوار نہ ہو سکے۔ اسٹیشن شملہ پر احباب شملہ بابو برکت علی صاحب مولوی عمر الدین صاحب و بابو عبد الحمید صاحب موجود تھے وہاں سے ہمراہی احباب مکان پر پہنچے۔ جہاں خاکسار شوق ملاقات میں جتوگ سے پیدل دوڑتا ہوا پہلے موجود تھا۔ جس سے احباب کو بہت تعجب ہوا۔ بلکہ خیال کیا کہ شاید اسٹیشن جتوگ پر ہماری نظر نے مغالطہ کھایا ہوگا مگر میں نے عرض کی کہ وہاں سے میں فرط محبت میں دوڑ کر ادپر والی سڑک سے آ پہنچا ہوں اگر چہ کسی قدر وہ فاصلہ چار یا پانچ میل سے کم نہیں تھا میرا یہ شوق بھی میرے لئے نیک دعاؤں کا محرک ہوا فالحمد للہ۔

بعد ازاں چوہدری صاحب بھی آ پہنچے تھوڑی دیر آرام کرکے نماز جمعہ پڑھی حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے خطبہ پڑھا جس میں انہوں نے ضرورت امام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب غیر شریعت امور شریعت میں لوگ داخل کر لیتے ہیں اور شریعت کی باتوں سے بے پرواہی کرلیتے ہیں ایسے وقت میں ایک مصلح آتا ہے ولتنظر نفس ما قدمت لغد فرمایا کہ گناہوں کے نتائج کی انسان آج ہی فکر کرے تو بچ سکتا ہے۔

عصر کے وقت احباب کے ساتھ ٹاون ہال پہنچے جہاں دوسرے دن جلسہ قرار پایا تھا۔ پھر لکڑ بازار گئے۔ غرضیکہ اس دن ایک تو سفر کی کوفت دوسرے کالکا سے شملہ تک ریل کی تکلیف۔ پھر جاتے ہی احباب بغرض تفریح طبع شہر میں سیر کراتے رہے۔ یہ سب اسباب تکان کے جمع ہو کر رات کو بستر استراحت پر آرام کی نیند کا باعث ہوئے۔ دوسرے روز دو بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہونی تھی ہم تمام وقت معینہ پر ٹاؤن ہال جا پہنچے۔ وہاں پر چند ایک احمدیوں کے سوا اور کسی مسلمان کا نام ونشان نہ تھا۔ تعجب ہوا کہ باوجود مفصل پروگرام شائع کرنے کے اور تین چار روز پیشتر سے اخویم خواجہ حفیظ اللہ صاحب احمدی ودیج میئر کا لوئر بازار میں ایک لمبا چوڑا کپڑے کا اعلان لٹکا دینے کے لوگوں نے کیسی بے پرواہی سے کام لیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ بعض کم ظرف اور متعصب علماؤں نے خاص طور پر ممانعت کردی تھی کہ احمدیوں کے جلسہ میں شریک نہ ہوں حالانکہ عیسائی کے لیکچر میں چند روز قبل سب مسلمان شریک ہوئے تھے۔ سامعین کے وقت پر جمع نہ ہو سکنے کے سبب جلسہ دیر میں شروع ہوا۔ قریباً تین بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول خاکسار نے پہلے قرآن شریف پڑھکر اور حضرت مسیح موعود کی مصنفہ عربی نعت خوش الحانی سے پڑھکر سامعین کو محظوظ کیا۔ پھر مولوی صدر الدین صاحب نے اپنا لیکچر حضرت نبی کریم صلعم کا عرفان شروع کیا مولوی صاحب موصوف نے مختلف قوموں مختلف ملکوں اور زمانوں کے طرز معاشرت۔ تہذیب وتمدن اور رسم ورواج کو نہایت تفصیل کے ساتھ تمثیلیں دیکر اس طرح بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلعم کی بعثت کے وقت ملک عرب کی مارل اور سوشل حالات اور پھر آنحضرت کی قوت قدسیہ اور روحانیت کی تاثیر کا سچا فوٹو کھینچ دیا اثنائے مضمون میں موقعہ بموقعہ ہندوازم اور عیسائیت کے باطل عقائد اور اسلام کے مقابل اُن کے نقائص بھی بیان کئے۔ خدا کی ہستی پر دلیل دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ معمولی ریل کے چلانے کے لئے کتنے انجینیروں کی ضرورت پڑتی ہے تو اتنے بڑے نیر اعظم اور سیارے وغیرہ کس طرح ایسے نظام میں قائم رہ سکتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہی نہیں۔ پھر سماجک خیال کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ایک ترکھان جب لکڑی کے خواص سے ناواقف ہے کس طرح اس سے مناسب اشیاء بنا سکتا ہے۔ خدا چونکہ تمام کا خالق ہے اس لئے وہ سب کی اصلی ماہیت اور حقیقت سے خوب واقف ہے۔ پھر دہریہ خیالات کا رد کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک دماغ کی تحقیقات بھی پورے طور پر نہیں ہو سکی مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا گیا کہ دماغ ہی نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی جس کی پوری واقفیت نہ ہو۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ خدا ہے ہی نہیں۔ عقلمندی سے بعید ہے۔ الحمد للہ رب العالمین کی آیت میں انہوں نے اپنے تمام مضمون کو نہایت لطافت اور خوبی سے بیان کیا اور سامعین پر ایک گہرا اثر پڑا۔ پھر نماز عصر کے بعد چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کا مضمون "فضیلت قرآن" شروع ہوا۔ چوہدری صاحب موصوف نے قرآن شریف کی بینظیری اور کاملیت کا دعدہ کے متعلق دلیل بھی خود پیش کرنا اور اس کی اندرونی وبیرونی خوبیاں اور تاثیرات معقولی طور پر نہایت وضاحت سے بیان کیا۔ قرآن شریف کی توحید میں فضیلت بیان کرتے ہوئے کیا ہی لطیف بات کہی کہ اگر بائیبل وغیرہ میں قرآن شریف کا صرف قل ھو اللہ احد والا فقرہ بھی محفوظ رہتا تو اسقدر انسان پرستی اور شرک نہ پھیلتا پھر قرآن شریف کی ترتیب کے متعلق بیان کیا کہ قرآن شریف کا نام الکتاب ہے اور کتیبہ لشکر کو کہتے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ سورتوں کے وزن مختلف ہیں اس لئے یہ گمان کرنا کہ کسی سورة کی آیت کا دوسری سورة میں درج ہو جانا ممکن ہے۔ بالکل غلط ہے۔

پھر چوہدری صاحب نے چند ایک سورتوں کی آیات پڑھکر ثابت کیا کہ سورتوں کی آیتیں مختلف وزن رکھتی ہیں۔ غرضیکہ

چوہدری صاحب نے غیر معمولی طور پر نہائت ہی عمدگی سے مضمون کو ایک گھنٹہ میں ادا کیا۔ رات کو حضرت احسن المفسرین مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریر مسیح کی آمد ثانی پر تھی۔ مگر مخالفین نے جو اتحاد اور محبت اور اخوت اسلامی کے مدعی ہیں۔ لوگوں کے روکنے کی خاطر اسی شب کو اپنی مسجد میں مجلس میلاد کا اعلان کر دیا جس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ کسی قدر کم آئے مگر ہم کو وہ قلیل التعداد لوگ جو واقع میں صداقت کے پیاسے ہیں اُن کثیر التعداد سے بہت ہی اچھے ہیں۔ جو محض شغل اور تماش بینی کے طور پر جمع ہوں۔

افسوس اگر ان مخالفوں کی نیت بخیر ہوتی اور باہمی اختلافات کا فیصلہ کرنا چاہتے تو ایک دوسرے کے خیالات کی ضرور عزت اور قدر کرتے اور بغور سُنتے اور سُناتے مگر نہیں۔ بفرمان حضرت مسیح موعودؑ ؎

عالماں را روز و شب با ہم فساد از جوشِ نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورت ہائے دیں

دیں کی ضرورت سے ہی غافل اور بے پرواہ ہو رہے ہیں بہرحال رات کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے ماسٹر نور محمد صاحب نے خوش الحانی سے حضرت اقدسؑ کی ایک نظم پڑھی۔ پھر مولوی صدر الدین صاحب نے جو اس وقت پریزیڈنٹ تھے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کو انٹروڈیوس کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ مولوی صاحب نہائت سیدھے سادے اور سادہ وضع کے انسان ہیں اور جیسا کہ آجکل کی تعلیم یافتہ سوسائٹیوں اور اخبار نویسوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں مولوی صاحبان کا خاکہ اڑایا ہے اور جن کا موجب بعض مولوی ہیں مگر مولوی صاحب موصوف اس زمرے سے نہیں ہیں۔ بلکہ بہت لائق اور مدلل بیان کرنے والے اور خصوصاً قرآن کو خوب جاننے والے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۱۰ء سے ایک تفسیر القرآن بھی شروع کی ہوئی ہے جو سہ ماہی قادیان سے شائع ہوتی ہے اور جو نہائت ہی مفید اور ایمان کو تازہ کرنے والی ہے۔ چونکہ عام لوگوں کا مولوی صاحبان کے متعلق خیال اچھا نہیں ہے اس لئے ایسے خیالات کا ازالہ کرنے کے لئے ہم نے یہ چند کلمات بیان کئے ہیں اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے تقریر شروع کی۔ ابتدائے تقریر میں مولوی صاحب نے ایک مبسوط تمہید میں ضرورت مہدی اور ضرورت زمانہ کو وضاحت سے بیان کیا۔ پھر وفات مسیح پر ایک مدلل تقریر کی۔ جو ہر مخالف و موافق نے پسند کی۔ قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ تقریر ہوئی۔ دوسرے روز گیارہ بجے کارروائی جلسہ شروع ہوئی تھی۔ مخالفین سلسلہ نے ناحق کوشش کی کہ لوگ ہمارے جلسہ میں شریک نہ ہوں۔ اگرچہ پھر بھی لوگ بارہ بجے تک بہت تعداد میں آگئے۔ خاکسار نے قرآن شریف پڑھکر حضرت مسیح موعودؑ کی ایک فارسی نظم پڑھی۔ بعد میں ایک صاحب کی تقریر بنام انبیاء پر شروع ہوئی۔ جو انشاء اللہ جلد رسالہ کی صورت میں شائع ہو کر ہدیہ ناظرین ہوگی۔ خدا کے فضل و کرم سے دوسری تقریروں کی طرح اس کا بھی نیک اثر پڑا اور بعض لوگوں نے جو غلط فہمی سے کچھ کا کچھ سمجھ بیٹھے تھے یہ کہا کہ اگر یہی پہلے ہی سے ایسا عقیدہ اس بسط کے ساتھ بیان کیا جاتا تو ہم مخالف ہی کیوں ہوتے حالانکہ وہی عقیدہ اور مطلب بیان کیا گیا جو بیس پچیس سال سے ہمارے امام ہمام علیہ السلام اور جماعت احمدیہ بتکرار بیان کرتے چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ سابقہ صحف مثل عبرانی بائیبل وغیرہ۔ قرآن شریف۔ احادیث۔ اجماع صحابہ کرام اور بہت سے بزرگان عظام کے ملفوظات سے اپنے دعویٰ کو بیان کیا تمام کتابیں جن کا حوالہ دیا گیا لیکچرار کے ساتھ موجود تھیں ہر حوالہ کے موقعہ پر سامعین کی تسلی کے لئے خاکسار کے ہاتھ میں لیکچرار صاحب کتاب دیدیتے اور میں لوگوں کو دکھلا دیتا۔ قریباً سوا دو گھنٹے میں یہ تقریر ختم ہوئی۔

نماز ظہر کے بعد دوسرے اجلاس میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کی رات والی تقریر کا بقیہ شروع ہوا مولوی صاحب نے ان تمام ابہام اور اعتراضات کا جو ہمارے مخالفین خصوصاً ابراہیم سیالکوٹی اور ثناء اللہ امرتسری نے کم علمی یا کج فہمی کے باعث عوام میں پھیلایا ہوا ہے۔ ان کا عالمانہ رنگ میں نہائت ہی بسط کے ساتھ قلع قمع کیا اور وفات مسیح کو معقولی اور منقولی طور پر پیش کر کے بوضاحت ثابت کیا کہ وفات مسیح میں حیات اسلام ہے اور حیات مسیح میں بے ادبی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تردید اسلام ہے۔

اس تقریر کے بعد مولوی صدر الدین صاحب نے آخری اور پریزیڈنشل تقریر میں نہائت پُر زور الفاظ میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ کسی مامور یزدانی پر ایمان لانے کے لئے اللہ تعالیٰ انسان کو کسی بڑی علمی قابلیت کا محتاج نہیں بناتا۔ بلکہ خود ہی مومن کی راہنمائی کے لئے ایسے نشان مقرر کر دیتا ہے جس سے ہر ایک جاہل اور عالم غریب امیر یکساں مستفید ہو سکیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے لئے بھی ایک آسمانی نشان یعنی کسوف و خسوف کا مقرر فرمایا ہے۔ علماء ہے وقت میں سے بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ جو ماموروں پر ایمان لے آتے ہیں ورنہ یہی گروہ ہے جو مصلحان ربانی کے بڑے دشمن اور مخالف ہوتے ہیں اور ان کی کوششوں میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح سے ان کا علم جو ان کا مایۂ ناز ہوتا ہے باعث ہلاکت ثابت ہوتا رہا ہے اور بے علم اور غرباء ماموروں کی صحبت سے مستفیض ہو کر ان علماء سے بدرجہا فضیلت اور علم الٰہی میں سبقت لے گئے۔" اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ احباب شملہ کی توجہ اور قادیان سے بزرگوں کا اتنے لمبے سفر کی تکلیف اُٹھا کر آنا۔ اور دعائیں کرنا اور اپنی تقریریں لوگوں کو سنانا رائیگاں نہ جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کا اثر اپنے وقت پر نمایاں کریگا۔

اللہ تعالیٰ احباب شملہ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہمت کر کے اہل شملہ کی خیر خواہی کے واسطے یہ کام کیا۔

بابو نور بخش صاحب ڈرافٹسمین جن کے مکان پر ہمارے معزز مہمان قیام پذیر ہوئے تھے خصوصیت کے ساتھ شکریہ کے مستحق ہیں۔

روئداد جلسہ | آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے دوسرے سالانہ اجلاس کی ضخیم روئداد چھپ کر شائع ہوگئی ہے جس میں تمام مفید تقریریں اور نظمیں درج کی گئی ہیں۔ رپورٹ کیا ہے دیسی طب پر حکماء کے خیالات کا میوزیم ہے۔ ملنے کا پتہ۔ مان سنگھ صاحب وید اونریری سکرٹری کانفرنس دہلی۔

بیان اللحیٰ و الشوارب **ابرائۃ الاغلاط** | یہ دو چھوٹے ٹریکٹس ہیں جن میں مونچھیں کتروانے اور داڑھی رکھوانے کے سوال کو شریعت اسلام کے مطابق حل کیا گیا ہے اور جو شخص اس سنت سے بے بہرہ ہو اس کے پیچھے نماز کو ناجائز قرار دیا ہے۔ سہرد و رسالے احمد بخش محمود احمد خان سوداگران بازار کلاں علی گڈھ سے مل سکتے ہیں۔ مگر محصول ڈاک بذمہ خواستگار ہوگا۔

سُرمہ سلاجیت | نہائت اعلیٰ قسم جو بہت دور سے منگوایا گیا ہے اور نہائت احتیاط اور محنت اور خرچ برداشت کر کے بہت ہی صاف کیا گیا ہے۔ تمام اعضاء کو قوت دیتا ہے بھوک تیز کرتا ہے فساد بلغم کو دور کرتا ہے۔ مثانہ کی بیماریوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت مبلغ دو روپیہ فی تولہ ہے۔ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان

نوٹ۔ جو صاحب منگوانا چاہیں خصوصیت سے لکھیں کہ دو روپیہ تولہ والا سلاجیت درکار ہے۔ ورنہ معمولی قسم کا روانہ کیا جائیگا۔

یسوعی مذہب اور نیوگ

ایک دوست [illegible] یہ بات بائیبل کے حوالے سے [illegible] میں بھی نیوگ تھا جہاں تک ہماری تحقیق [illegible] ایسے ناپاک خیالات [illegible] اور [illegible] انبیاء [illegible] ایسی بات کا [illegible] نہیں۔ ہاں اس میں شک نہیں [illegible] اپنے مصاحب [illegible] میں [illegible] اور [illegible] غیر ملکوں [illegible] اپنے مذہب پر [illegible] لیتے رہے [illegible] جب وہ ہندوستان [illegible] ہوں انہوں نے ہند کی رسموں کو لیا ہو۔ اور اپنی مذہبی کتابوں میں اس کے نشانات پڑ گئے ہوں۔ کیونکہ بائیبل کے نسخوں میں اختلاف بھی ہے اور یہ کتاب بہ وجوہ قابل اعتبار نہیں ٹھہر سکتی اس میں بہت کچھ باہر سے مل جل گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم خدا کے پیارے لوگوں کو الزام دیں تقویٰ کی راہ یہی ہے کہ ہم اس کتاب کی ہر بات کو قابل تسلیم نہ جانیں۔ بالخصوص جبکہ اس کی تحریف و تبدیل کے بہت سے ثبوت موجود ہیں اور یسوعی علما بھی اس کو مانتے ہیں۔ بہر حال ہمارے دوست کی مراسلت درج ذیل ہے امید ہے کہ کوئی یسوعی صاحب اس پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

"پیدائش باب ۳۸ آیت ۶ میں لکھا ہے اور یہوداہ اپنے پلوٹھے عیر کے لئے ایک عورت بیاہ لایا جس کا نام تمر تھا اور عیر یہوداہ کا پلوٹھا خداوند کی نگاہ میں شریر تھا۔ سو خداوند نے اسے مار ڈالا تب یہوداہ نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اپنی بھاوج کا حق ادا کر اور اپنے بھائی کے لئے نسل چلا لیکن اونان نے جانا کہ یہ نسل میری نہ کہلائیگی۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ اپنے بھائی کی عورت کے پاس جاتا تھا تو نطفے کو زمین پر ضائع کرتا تھا تا نہ ہووے کہ اس کا بھائی اس سے نسل پاوے۔ اور اسی کے موافق پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۱ لغایت ۳۷ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت لوط کی صاحبزادیوں نے اپنے باپ کو شراب پلا کر اس سے جماع کیا اور اس سے نسل باقی رکھی۔ ان دونوں قصوں مذکورہ بالا سے ظاہر اتو نیوگ کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر ہمارے یسوعی احباب ان آیتوں کی کوئی اور تفسیر رکھتے ہوں۔ اور ہم ان حقائق اور معارف سے بے خبر ہوں۔ تو براہ نوازش مطلع فرما دیں۔ ہم اپنے خیال سے رجوع کرنے کو تیار ہیں۔ اور ہمیں کوئی ضد اور تعصب نہیں۔

سید نذیر حسین حکمت از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

ایک نومسلم کا پادری صاحب کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں نے پیشتر ایک بڑا اخط آپ کو تحریر کیا ہے اس پر امید ہے کہ آپ غور کر کے جواب دیں گے۔ جو کچھ میں نے قلم بند کیا ہے وہ حق اور راستی کی راہ ہے سو میں امید کرتا ہوں کہ آپ ٹھنڈے دل سے بیان دینگے۔ جہاں میں نے وہ ایمان ظاہر کیا۔ وہاں یہ بھی ہم پر واجب ہے اور وہ یہ کہ میں مشنری کے اکثر لائق اور بردبار لوگوں کی مہربانی کا شکر گزار رہوں۔ ان میں بزرگوار ڈاکٹر آر پی سن صاحب۔ پادری طالب الدین صاحب اور مولوی آر سراج الدین صاحب اور پادری سکاٹ صاحب ہیں۔ اگر مسیحی دین سچا ہوتا تو میں ان لوگوں کو کبھی نہ چھوڑتا۔ پر مجھے زندہ خدا اور اس کے مقدس رسولوں علیہم السلام کا پاس خاطر تھا اور پیارے مہربان قادر رحیم خدا اور مقدس محمدؐ کا درد ہے اور اسلام کے لئے سچے پیشرو اور حقیقی رہبر ہیں۔ پر یہ بھی خدا کی مبارک مرضی تھی کہ میں مسیحی ہوا اور وہاں سے تعلیم دینی پائی۔ نیک اور صالح ہوئی میسر آئی۔ اب کتابیں لکھتا وعظ کہتا اور اپنے دشمنوں کو پیار کر کے صلہ رحمی کا سبق دیتا ہوں۔ جب یہ ہے تو کیا آپ کا حق بھی ہے کہ مجھ کو دکھ دیں اور طرح طرح سے مسیحی دین کا جس کے آپ کاربند ہیں اس کا ثبوت دیں اسی لئے میں خدا کی توفیق سے برداشت کرتا ہوں اور کرونگا کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔

پھر ایک دن آنے والا ہے اور وہ بہت ہی قریب ہے وہاں تمام سچ اور جھوٹ کھلم کھلا نظر آئیگا اور جس نے خدا کے لئے کام کیا۔ مقدس نظر آئیگا اور رحیم خدا سے انعام پائیگا۔ پس یہاں کا کڑوا وہاں پر میٹھا ہوگا۔ اسی لئے آپ اپنی جگہ اور ہم اپنی جگہ واجب ہے کہ کام کریں اور خوبصورتی سے پیغام دیں۔ وہاں سب ہی کھل جائیگا اور اسی بات پر خیال جمائیں کہ تجربہ کاری نے بتلا دیا کہ مسیحی مسلمانوں کے خطرناک دشمن ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو وہ انسان سے انتقام لیتے اور اسے موت میں پھانسا چاہتے ہیں۔ پھر ہم ان سے نہیں ڈرتے جو مال سے انسان کو دکھ دیتے اور ہلاکت کے درپے ہیں بلکہ ہم تو اس سے ڈرتے اور کانپتے ہیں اور لرزہ کھاتے ہیں جو بدن اور جان اور روح کو ہلاک کرنے پر قادر ہے۔ پر اللہ عاقبت کے طالبوں اور حقیقت کے چاہنے والوں اپنے فرمانبردار متقی پرہیزگاروں کو ہمیشہ کے واسطے بچا لیتا اور نجات دوزخ انعام میں دیتا ہے بس مبارک ہے وہی جو سب کا رب اور ہمارا مبارک اللہ ہے اس کے پرستاروں کا نشان یہ ہے کہ واحد مقدس قادر مہربان رحیم خدا کو ماننا اور اس پر بھروسہ کرنا اسی پر تن من دھن اپرن کرنا اور اس کا کوئی شریک نہ ماننا یسوع مسیح علیہ السلام یا [illegible] اور کرشن علیہ السلام و دیگر مقدسوں کو برحق خدا سے جاننا۔ ان کو خدا کے برگزیدے اور [illegible] ایمان سے ماننا اور حضرت نبی کریمؐ کو خاتم الکمالین [illegible] دینا ایک فرض ضروری اور [illegible] کیونکہ حضرت نبی کریمؐ ہی حقیقی شفیع اور سچے [illegible] جو انسانوں اور خدا کے درمیان ہیں وہی بڑی گارڈ ہیں۔ پس [illegible] ہو ان کی [illegible] اس راہ کو پایا۔ اور بربادی ہے ان کی جو اس راہ سے بہک گئے اس لئے خدا نے بھی ان کو ان کی مرضی پر چھوڑا۔ تاکہ نفس کے طالب ہو جائیں۔ اب سؤر کا کھانا شراب کا پینا حرام حلال میں امتیاز نہ کرنا اور دنیا پر دل لگانا۔ مریم مقدسہ اور عائشہ صدیقہ اور تمام مقدسوں پر الزام جمانا۔ انہی لوگوں کا کام ہے جو نہایت درجہ کے مشرک اور بڑے سخت بت پرست ہیں اور وہ منکران و کافران اسلام ہیں جو خوشگوار نظر آتے ہیں۔ پس مقدس اسلام کے موجب یہی وہ لوگ ہیں جو ایک بڑے ڈراونے اور ہولناک دن کے واسطے مقرر ہی ہیں وے سکھ ہوں یا برہمو ہوں سناتن دھرمی ہوں یا آریہ یہودی ہوں یا کرسچن یہ سب آسمان کے خدا کے مجرم ہیں۔ پھر اسلام وفادار خدا کے روحانی فرزند حقیقی عابد ہیں جو فردوس کے لائق ٹھہر گئے ہیں اور یہ ہماری کاریگری نہیں بلکہ زندہ کیلئے واحد اور یکتا لاشریک خدا کا ایک بڑا اور عجیب فضل ہے جو جملہ مسلمانوں پر ہے اور یہ جو مسلمانوں کے جدا جدا گروہ دکھائی پڑتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ الگ کافروں کا مقابلہ کرنے کے واسطے خدا نے مقرر کئے ہیں کیونکہ جتنے دنیا میں غیر اسلامی کافر لوگ ہیں ان کا مقابلہ کرنا اور ان کے نت نئے وار کرنے کو سینہ سپر ہونا۔ خدا کی عزت کا پاس کرنا اس کے جلال کو ظاہر کرنا۔ تمام انبیاء کرام کا طرفدار رہنا۔ حضرت نبی کریمؐ کا دل سے ایمان سے فیلا رہنا۔ اولیاؤں۔ صدیقوں۔ شہیدوں۔ غوث و قطب اور اماموں کا دم بھرنا ایک واحد خدا کے پرستاروں کا کام ہے یہی حقیقی صراط اور یہی خدا کے برگزیدہ لوگوں کی نت چال ہے اور ہم سب اسی پر نت بلاوں ہیں۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اس پر موت تک عرب۔ ترک۔ افریقہ۔ ایران چین جاپان۔ روس کابل اور ہندوستان یورپ سے ثابت قدم رہیں۔ اے قادر خدا تو یہی کر دے آمین

راقم رحیم بخش نومسلم

سامعہ نواز

جہاں میں یوں تو ہے آسان ہر اک چیز کا ملنا
رفیق پارسا ملنا۔ عسیر بر مدلقا ملنا
مری جنت ہے اے زاہد شہر دوسرا ملنا
محبت میں تری جانا۔ تجھے آپ اپنا ملنا
وہ تیرے دونو ہاتھوں کا بہتی کا ہم دعا ملنا
یہ سچ ہے آجکل مشکل ہے سچا مقتدا ملنا
جگر میں سوز لب پر آہ اشک آنکھوں سے بہتے ہیں
پڑا ہے کس لئے انجمن میں یہ عقدہ نہ وا ہوگا
لگا دو ایک چرکہ اور چبھیڑ و نوک مژگاں سے
بھلا ایسی بھی طبع نازک اے جانِ جہاں کیا ہو
سنوں کیونکر وہی باتیں کہاں سے لاؤں وہ راتیں
چلے آؤ بڑھے جاؤ مرضیو مژدہ صد مژدہ
وہ یوں تو آنے کو ہر روز میرے پاس آتے ہیں
یہ ان کے دل کی سختی اور کچھ میری ہی بدبختی
کنارِ آب بیٹھے ہیں کو دو سارس نظر آئے
تری منصوری و شملہ میں کیا کچھ مل نہیں سکتا
ہمارے کشورِ دل میں ہزاروں بت ہوئے پیدا
یہ طرزِ صلح اندازی نہیں ہے شیوۂ مومن
ہمارے بعد آنے والے شاہان زماں ہونگے
ابوبکرؓ و عمرؓ۔ عثمانؓ و حیدرؓ روتے رہتے ہو
بشیر احمد شریف احمد تو اکثر ملتے رہتے ہیں
بناؤں قادیان میں غائدے کیا کیا ہیں ہنی کے
بہت اچھی ہے وہ کوٹھی۔ مگر اک بات رکھتا ہے
ٹہلی دے چکے ہو خیر اب ایمان جاتا ہے
شبِ تاریک و بیم موج و گرداب چنیں حائل
خزینہ معرفت کا روز لٹتا ہے چلو لے لو
جو میرے دل میں رہتے ہیں مری آنکھوں میں پھرتے ہیں
کبھی یاد آگیا ہیں تم کو میرے بھولنے والے

بہت مشکل ہے اے ہمدم مگر جنسِ وفا ملنا
یہی ہے کیمیا ملنا۔ یہی ہے سیمیا ملنا
حبیب کبریا۔ یعنی محمد مصطفےٰؐ ملنا
شہنشاہی سے بڑھ کر۔ گوشۂ غارِ حرا ملنا
اِدھر فوراً ہمارے دل کا سارا مدعا ملنا
مگر اس سے بھی مشکل ہے مُرید باصفا ملنا
مبارک تیرے بیماروں کو دردِ لا دوا ملنا
نہیں اے فلسفی اس ڈور کا تجھ کو سرا ملنا
مریضِ عشق کے حق میں یہی ہوگا شفا ملنا
کسی پر خوش نہ ہونا اور جب ملنا خفا ملنا
کہ جب ملنا تو آں شوخی بصد شرم و حیا ملنا
نہیں پھر قادیاں جیسا نہیں دارالشفا ملنا
مگر جب دل نہیں ملتے تو یہ ملنا بھی کیا ملنا
کہ آخر ہو گیا موقوف وہ صبح و مسا ملنا
تو یاد آیا مجھے تیرا سرِ آب صفا ملنا
بجز دارالاماں ممکن نہیں لیکن خدا ملنا
مگر دشوار ہے اب پھر کسی محمود کا ملنا
اُدھر اُن سے جُدا ملنا اِدھر ہم سے جُدا ملنا
ملے گا اور تو سب کچھ نہیں اک میرزا ملنا
میں کہتا ہوں نہیں بہتر ہمکو نور الدینؓ سا ملنا
مگر محمودؔ احمدؔ کب بہتر ہو نرا ملنا
کلام مرتضےٰ سننا۔ امام مجتبےٰ ملنا
جوارِ مہدئ آخر زماں میں جھونپڑا ملنا
کرو کچھ فکر اس کی پھر نہیں یہ بے بہا ملنا
گسستہ لنگر کشتی و مشکل ناخدا ملنا
کہ پھر قسمت سے ہو شائد یہ موقع بے بہا ملنا
یہ مشکل ہے کہ مشکل ہو گیا ان کا پتا ملنا
تو پھر دارالاماں تشحیذ کے دفتر میں آ ملنا

صنم خانہ میں کیوں ہر دم پڑے رہتے ہو تم اکمل
نہیں اس طور سے مردِ خدا تم کو خدا ملنا

نماز مترجم — نہایت عمدہ خوشنما کاغذ۔ خوشخط۔ حبیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۲ روپے فی نسخہ ہے ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی قادیان۔ گورداسپور

احمدی کیوں دجّال کے اثر میں آگئے

بہ عنوان سنسنی خیز۔ تعجب انگیز ہے۔ اس کی تفصیل سُنئے۔ چند ہفتے گذرتے ہیں۔ بعض لوگوں کے پاس ایک گمنام خط انگریزی اور پھر اُردو میں پہنچا۔ جس کے اوپر ایک دعا انجیلی طرز کی لکھی ہوئی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کو لارڈ سے مخاطب کیا گیا۔ پھر اخیر میں لکھا تھا کہ جو اس کی نو نقلیں اپنے مختلف دوستوں کے نام بھیجدے گا وہ چار دن میں خوشی کی خبر سُنے گا۔ اور جو نہ بھیجے گا۔ وہ غمی کی۔ ہندی وہمی مزاج تو ہیں ہی اور ان کی بھیڑ چال مشہور ہے۔ وہ اس داؤ میں آگئے اور لگے اسکی نقلیں بھیجنے۔ اور اس طرح پر بائبل کے مقاصد کا ایک حصہ بغیر کسی خرچ کے پہنچ گیا۔ افسوس کی بات ہے کہ بعض احمدی بھی اس دجّالیت کے اثر میں آگئے۔ اور اُنھوں نے بھی نقلیں ادھر اُدھر بھیجدیں۔ اتنا نہ سوچا کہ **دُعا خدا سے کی جاتی ہے یا لوگوں سے پھر اگر تم دُعا کرتے ہو تو** دل میں کرو۔ دوسروں کو کارڈ لکھنے کے کیا معنے۔ اور اس میں نو کے عدد کی قید کیسی ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے خدا کی وحی کی گود میں پرورش پائی ہے اس قسم کے دھوکوں میں آئے۔ تعجب ہے۔ مانا کہ بظاہر وہ دُعا نہایت بے ضرر ہے لیکن دراصل یہ ملمع سازی ہے۔ جیسا کہ دجالیت کا مفہوم ہے۔ خدا پرستی۔ خدادانی اور تعلیم قرآنی کے مقابلہ میں ایک زہر ہے جس پر کھانڈ کا غلاف چڑھا دیا گیا ہے۔ جو برادر اس لغزش کے مرتکب ہوئے ہوں وہ استغفار پڑھیں۔ مخدوم و مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب نے بہت پہلے روزانہ زمیندار میں اس سازش کا بھانڈا پھوڑ دیا تھا مگر سلسلہ کے اخباروں میں نہ چھپنے کی وجہ سے عام اشاعت نہ ہو سکی۔ پھر ہمارے مسلمان دوستوں میں ایک اور مرض پیدا ہوا ہے وہ اس پادری کی دُعا کی اشاعت سے تو رُک گئے ہیں مگر اس کی بجائے ایک اپنی دُعا کی اشاعت کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس میں بھی کچھ فائدہ نہیں۔ بے فائدہ وقت اور پیسے ضائع ہو رہے ہیں۔ نو کی بجائے چار آدمیوں کی قید ہے۔ مسلم تو دن میں کم از کم چالیس بار اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا مانگتا ہے اور خدا سے مانگتا ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے کہ کارڈوں پر لکھتا پھرے۔ پس تو نو کارڈ لکھنے میں اپنا وقت خراب نہ کریں ✦

(اکمل۔ قادیان)

اکسیر البدن — ملک عرب کا ایک نہایت مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب مولوی فاضل وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے۔ بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے پچاس گولی کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ
بدر ایجنسی قادیان۔ گورداسپور

اعلان نکاح — میری لڑکی مسمات زبیدہ بی بی کا نکاح ہمراہ چوہدری اللہ دتا احمدی ولد چوہدری دسوندھی خان احمدی ساکن قدیم کھیوا باجوہ حال وارد ہنگ ضلع سیالکوٹ بالعوض مہر مبلغ ۵۰۰ بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۲؁ء کو ہوا ہے۔ خاکسار محمد مبارک علی احمدی بھٹی صدر سیالکوٹ ✦
بدر۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور نیک نتائج پیدا کرے

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپیہ کے ڈھائی روپے مرتان۔ درد کمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ ازحد مفید اکسیر ثابت ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کردیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان کی زیادتی دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ خون کی کمی۔ اور دیگر امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں۔ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ علاج کا کوشاں رہے جان سے میسر ہو۔ بڑے بڑے خوف و فکر نہ ہو۔ ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہو کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا ہے۔ بفضل خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴۲ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۴۲ روز معہ سفوف عہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس میں سے ایک ماشہ اور کشتہ ۱ رتی ملا کر ہمراہ پانی صبح و شام۔ **پرہیز** شراب ترشی شیرینی تیز مرچ۔

المشتہر

نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا انتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں۔ اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہوجاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کردیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴؍) محصول دو شیشی تک ۔ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸؍) محصول ڈاک ۵؍ ۔ دو شیشی تک ۶؍

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہوجاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہوجاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴؍۔ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵؍ اور بارہ ڈبیہ تک ۶؍

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہورہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا۔ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عـ۵ فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ہے کردی ہے۔ بعض دوستوں نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جن کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲؍ تولہ۔ قسم دوم ۸؍ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ لشری سلفے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عـ۵ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس مصنفہ سر ٹامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد۔ قیمت مبلغ ۱۲؍ فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام۔ در ظل اسلامی۔ مصنفہ ڈی میترا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت عہ فی نسخہ۔ مجلد عاؔ

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش ومن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی میترا واکا قیمت عہ پختہ

(۴) دی وُڈ دُڈ کوئین یارانی صاحبہ جھانسی۔ یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے۔ جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲؍

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ۔ مولفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت ۱۲ فی نسخہ۔

(۶) ایشیا اینڈ یورپ مصنفہ میرڈتھ ٹونسنڈ۔ جو بہت مدت تک رہ چکے ہیں۔ ہر دو بر اعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲؍

(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲؍

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ وارِک ہوس بمبئی

Blakie & Son Ld.
Warwick House
Bombay.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عالیٰ
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

Reg. No. L
گورداسپور - خریدار نمبر ۲۹۱۳
... ڈرافٹسمین
کوچہ چابک سواران
لاہور

CCLXXVIII
اخبار بدر - قادیان ضلع
بخدمت منشی کرم الٰہی صاحب
Lahore

Registered No. L. CCLXXVIII

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل
بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

ضعیف و مردہ دلا گر بقادیاں در آ
کہ ہست محی موتیٰ کلام نور الدین

جلد ۱۲

۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹۱۲ء مطابق

بروز جمعرات ۱۲ - ذوالحجہ
۳۰ - نومبر

نمبر ۲۰

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا - اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا - بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا - کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او
بادۂ عرفان ما از جام او ست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہماں از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
باز فہم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر ست خسران تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط پورٹ سعید سے آیا ہے الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ نیز تحریر فرماتے ہیں کہ جہاز میں چند ایک دہریہ مت اشخاص سے گفتگو ہوئی انکو خوب طرح سے سمجھایا جس پر وہ دہریہ قائل ہو کر کہنے لگے۔ کہ آپ جیسی مدلل تقریر ہم نے کبھی نہیں سنی۔ آپ کی ہر کلام کے ساتھ دلائل ہیں انھوں نے وعدہ کیا کہ ہم آپ سے سلسلہ خط و کتابت جاری رکھیں گے۔ آپ جماعت کے واسطے خاص طور سے دعاؤں میں لگے رہتے ہیں اور تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتے ہیں + امرتسر میں ایک **احمدی واعظ** کا پبلک لیکچر نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا +

نوٹ:۔ ۳۶۳ سے لیکر ۳۶۶ تک صفحہ کاتب کی غلطی سے دو دفعہ ضمیمہ بدر پر لگ گئے ہیں۔ ناظرین ۳۶۳ سے ۳۹۰ تک اپنے [illegible]

آیا ہے اور فرماتے ہیں سمندر آرام سے ہے سفر و سردرد و گھبراہٹ (خلیفۃ المسیح کی دعا سے نہیں ہوئی۔ جہاز ایک روز کچھ بگڑ گیا تھا اس وقت دعا بہت ہوئی۔ موت کا نقشہ آنکھوں کے روبرو آگیا۔ دو گھنٹے کے بعد جہاز درست ہو کر چلنے لگا۔ عجب آرام سے گذرتی ہے۔ جو تکالیف سنتے تھے ان کا نام و نشان نہیں ہے اللہ پاک نے رفیق و خدمتگار عطاء فرمائے ہیں آپ دعا فرماتے رہیں۔ میں ہر ایک احمدی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ بورڈنگ اور مدرسہ کے استادوں اور لڑکوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ احمدی دوکانداروں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ سب برادران احمدیہ کو سلام اور دعا۔

ضروری اطلاع

حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ احباب کو تاکید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک قرآن شریف کو صحیح پڑھنے کی مشق کریں۔ بالخصوص وہ اصحاب جو وعظ کرتے یا لکچر دیتے ہیں اور انھیں اپنی تقریروں کے دوران میں قرآن پاک کے حوالجات پیش کرنے پڑتے ہیں۔ انہیں اس معاملہ میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے کلام کو صحیح پڑھنا خود ایک کار ثواب ہے۔ پھر دوسروں کے سامنے جہاں موافق اور مخالف ہر قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں اور نکتہ چینی کی طرف جلدی جاتے ہیں۔ انکے سامنے غلط پڑھنا ان کے لئے ابتلا کا موجب ہوجاتا ہے ٭

حضرت صاحبزادہ صاحب

حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ کا خط عدن سے آیا ہے اس میں وہ فرماتے ہیں میں آپ سب لوگوں کے لئے خوب دعائیں کرتا ہوں۔ جہاز میں چکر وغیرہ سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی سمندر ساکن ہے۔

یہ خط تو عدن سے آیا ہے مگر حضرت موصوف کا تار پورٹ سعید سے آیا ہے کہ بخیریت مصر پہنچ گئے ہیں اور امید ہے کہ اب وہ انشاء اللہ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ کے قریب ہو گئے۔ صاحبزادہ صاحب کے اس سفر کی سب سے بڑی غایت یہ ہے کہ ان مقدس مقامات میں پہنچ کر اسلام اور نصرت اسلام کے واسطے بارگاہ عالی میں دعائیں کریں۔ اور اس کے بعد ان کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ مصر میں کچھ عرصہ رہ کر بحث علوم عربیہ کی تحقیقات کریں۔ آپ کے رفیق اور ہمارے معزز دوست مولوی فاضل عرب عبد المحی صاحب کا بھی خط آیا ہے وہ بھی بخیریت ہیں اور صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں مصروف ہیں۔

سب احباب دعاؤں میں مصروف رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عزیز دوستوں کا حافظ و ناصر ہو۔ انہیں ان کے مقاصد سفر میں کامیاب و بامراد کرے اور صحت و عافیت اور سلامتی کے ساتھ واپس لائے۔

[illegible] عدن سے [illegible]

اخبار اہل فقہ کا ایک سوال اور اُس کا جواب

اہل فقہ۔ ۴ نومبر میں حضرت امیر کے اس فتوے پر کہ جو غیر احمدی کو لڑکی دے وہ احمدی نہیں مفصلہ ذیل جوابات چھپے ہیں۔

اگر ایک شخص مرزائی ہو جائے اور اس کی بی بی مرزائی نہ ہو تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا۔

(۲) بصورت ٹوٹ جانے نکاح کے اگر ایسا مرزائی اپنی غیر مرزائی بی بی کو علیحدہ نہ کرے وہ زانی ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

(۳) علمائے اسلام نے یہ فتوے دیا ہوا ہے کہ مرزائی کو لڑکی نہیں دینی چاہیئے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح مرزائی ہو جائے تو بباعث اسکے کہ مرزائیت ارتداد ہے ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس فتوے کی آپ تصدیق کرتے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کیوں۔ جب آپ غیر مرزائی کو لڑکی دینے والے مرزائی کو مرزائیت سے خارج کہتے ہیں اور مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہونے والے کو مرتد لکھتے ہیں اور غیر مرزائیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو کونسا امر اس فتوے کی تصدیق میں مانع ہے

اُس کا جواب

اگر ایک یہودی مسلمان ہو جائے اور اس کی بی بی مسلمان نہ ہو تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا۔

(۲) بصورت ٹوٹ جانے نکاح کے اگر ایسا مسلمان اپنی غیر مسلم بی بی کو علیحدہ نہ کرے تو وہ زانی ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو کیوں؟

(۳) علمائے یہود نے یہ فتوے دیا ہوا ہے (اگر شک ہو تو پوچھ لیں) کہ مسلمان کو لڑکی نہیں دینی چاہیئے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح مسلمان ہو جائے تو بباعث اس کے کہ اسلام ان کے نزدیک ارتداد ہے ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس فتوے کی آپ تصدیق کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ جب آپ یہودی کو لڑکی دینے والے مسلمان کو اسلام سے خارج کرتے ہیں اور اسلام سے تائب ہو کر یہودی ہونے والے کو مرتد لکھتے ہیں اور یہودیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو کونسا امر اس فتوے کی تصدیق میں مانع ہے۔

اور ایسے کھلے ہوئے مسئلہ کے جواب میں جس پر آپکا اور ہمارا اتفاق ہو حضرت مولنا مولوی نور الدین صاحب کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔

ابو اللیث محمد اسماعیل از قادیان

مادہ فانی ہے

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا آریہ مت کش لیکچر بصورت ٹریکٹ چھپ گیا ہے یہ وہی لیکچر ہے۔ جو بدر میں بھی چھپ چکا ہے۔ شاہ صاحب سے احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور کے پتہ پر مل سکتا ہے ٭

کلام امیر

ایک شخص کے سوالات اور حضرت خلیفۃ المسیح رضی کے جواب

مرزا صاحب کس فرقہ میں سے تھے؟

سوالات (۱) میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مستقل نبی ہیں یا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں اور غلام احمد ہونے کے مصداق +

(۲) اگر مستقل نبی ہیں تو اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کا بھی یہ اعتقاد نہیں ہے کہ بعد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اور بھی نبی ہو سکتا ہے +

(۳) اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں۔ اور آپ کی ہی شریعت کے مجدد و مصلح بن کر رسوم و بدعات و تفریق بین المسلمین کے مٹانے اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تازہ کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ تو اہل اسلام کے فرقہائے متفرقہ میں سے کس گروہ میں شامل اور کن اصول کے موافق لوگوں کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے کا حکم فرماتے ہیں +

(۴) مرزا صاحب کے نزدیک اسلام کے فرقہائے مختلفہ میں سے وہ کونسا گروہ ہے جس میں خود بھی مرزا صاحب داخل ہیں اور اس کے اصول کے موافق لوگوں کو ہدایت فرماتے ہیں +

جوابات۔ جناب من! بعد سلام مسنون۔ جواب سوالات تحریر ہیں (اور ۲) مستقل نبی اور غیر مستقل نبی کی اصطلاح آپ سے سنی گئی۔ ہاں البتہ صوفیائے کرام نے تشریعی نبوت میں کچھ امتیاز کیا ہے۔ حضرت صاحب جو تھے وہ تمام کمالات قرب مدارج الٰہی کے حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع میں یقین فرماتے تھے اور ایک بال بھی اس کے خلاف کرنے کو کفر و بدقسمتی سمجھتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ناواقف بھی ہیں حضرت شاہ نیاز احمد صاحب بھی فرماتے ہیں ؎

احمد ہاشمی منم عیسیٰ مریمی منم
من نہ منم نہ من منم

خود حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آپ کے پہلے سوال کا جواب اور دوسرے سوال کا جواب بھی ہو چکا (۳و۴) حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفۃ ظاہرین علی الحق میں سے تھے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ +

نور الدین - ۲۹ - اگست ۱۹۱۲ء

نابالغہ کا نکاح

عرض کیا گیا کہ ایک نابالغ لڑکی کا نکاح کسی شخص سے کیا گیا تھا اب بالغ ہونے پر وہ لڑکی اس کے پاس جانا نہیں چاہتی۔ اس صورت میں کیا کیا جاوے۔ فرمایا۔ لڑکی کا اختیار ہے اس کی اجازت کے بغیر نکاح قائم نہیں رہ سکتا۔

بنے روزگار کو نہ چھوڑیں

ایک شخص کا خط آیا۔ کہ میں پلٹن میں ملازم ہوں۔ لوگ سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اکثر افسروں کو بھی ہمارے برخلاف کر دیتے ہیں۔ ہم بہت تنگ ہیں۔ چاہتے ہیں کہ ملازمت چھوڑ دیں۔ فرمایا۔ نوکری نہ چھوڑو۔ بنے روزگار کو چھوڑنا اچھا نہیں۔ اپنی حالت کو نیک بناؤ۔ اور دعا کرتے رہو اور کارخانہ قدرت کے کرشمے دیکھو۔

انجمن کا کورم

ایک شخص کا خط آیا کہ ہم یہاں اکیلے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ انجمن بنائیں فرمایا۔ اپنے آپ کو اکیلا نہ رکھو۔ دعا کرو۔ اور کوشش کرو خدا تعالیٰ تمہارے ساتھی بنا دیگا۔ مومن اکیلا نہیں رہتا جب چار پانچ آدمی مل جاؤ۔ تو انجمن بنا لو۔

مُردوں سے ملاقات

کسی شخص کے سوال پر فرمایا کہ جو لوگ صاحب نسبت ہوتے ہیں۔ وہ لوگ توجہ کرتے ہیں۔ اور باتیں بھی قبر والوں سے کر لیتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خواجہ قطب کی قبر پر ٹھہرے رہے۔ میں نے سوال کیا کہ حضور! آپ کی ملاقات بھی ہوئی ہے یا نہیں۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پھر پوچھا کہ اگر آپ اُن کو ملنا چاہیں تو کیا مل سکتے ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ اگر یہاں میں کچھ دیر اکیلا بیٹھوں۔ تو کچھ دیر کے بعد ملاقات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں یہ لوگ کس عالم میں ہیں۔ اس لئے بہت توجہ کرتے کرتے اُن کی ملاقات ہو جائیگی

فرمایا صاحب نسبت جو لوگ ہوتے ہیں۔ اُن کی ملاقات ہو جاتی ہے۔ میں نے کبھی توجہ نہیں کی۔ باوجود اس کے میں نے بھی مُردوں سے باتیں کی ہیں۔ سوال کنندہ نے پھر سوال کیا کہ اس وقت کیا حالت ہوتی ہے؟

فرمایا۔ بیداری سے بڑھ کر ہوش ہوتی ہے۔ ایک دفعہ میں سو گیا تو میرا ایک بھائی تھا فوت شدہ۔ اُس کے ہاتھ میں لطیف قرآن شریف تھا۔ میں نے قرآن شریف کو دیکھ کر اُس سے مانگا تو چونکہ میرے ہاتھ میلے تھے اور حقیقت میں بھی میلے تھے دھوئے ہوئے نہ تھے اس لئے اُس نے کہا کہ ہاتھ دھو لو تب یہ قرآن شریف تم کو دونگا۔

فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن شریف کو ہمیشہ صاف ہاتھوں سے پکڑنا چاہیئے +

قومی تاریخ

فرمایا جب کسی قوم کو اپنی تاریخ بھول جاتی ہے۔ تو غیرت اُٹھ جاتی ہے اب مسلمانوں کو اپنی تاریخ بھول گئی ہے۔

مسلمان اور یہود

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں نے مخالفین سلسلہ کو ایک جگہ لکھا تھا۔ کہ یہود الیاس کے آسمان پر سے آنے کے منتظر تھے اس واسطے اُنہوں نے مسیح ناصری کو نہ مانا۔ اور مسلمان مسیح ناصری کے آسمان پر سے آنے کے منتظر ہیں۔ اس واسطے مسیح محمدی کو نہیں مانتے تو یہودیوں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہوا۔ اس بات پر مخالفین نے جوش میں آکر مجھ پر نالش کر دی ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ گھبرانے کی بات نہیں۔ اچھا ہے وہ ثابت کردیں۔ کہ اس معاملہ میں ان میں اور یہودیوں میں کیا فرق ہے۔ آپ نے بھی ان سے فرق ہی طلب کیا ہے۔ مومن پر ابتلاء آتے ہیں دُشمن چاہتا ہے کہ اُس کو آگ میں ڈال دے مگر خدا اپنے بندوں کا محافظ ہے +

گھوڑے کا خادم

صاحبزادگان مسیح موعودؑ کے گھوڑے کی خدمت کے واسطے ایک ملازم درکار ہے۔ تنخواہ مبلغ ؎ اور کھانا ملیگا یا مبلغ ؎ خشک۔ خط و کتابت بنام صاحبزادہ شریف احمد صاحب ہو۔

دعا مدد

از خاکسار سخاوت علی احمدی شاہجہانپوری عرض ہے کہ خاکسار کے والد ماجد معہ والدہ صاحبہ بارادہ حج رخصت ہو چکے ہیں آپ ناظرین بدر کو اس امر کی طرف توجہ دلاویں کہ جہاں وہ اپنے پیارے محمود و خواجہ صاحب اور جناب میر صاحب قبلہ کے واسطے دعا کریں ساتھ ہی میرے ضعیف والدین جو خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں وہ خود بھی سب احمدی احباب کے واسطے دعا کریں گے ان کے واسطے بھی دعا فرمائیں کہ یہ سفر مع الانعام بخیریت واپس ہوں +

اَلْاِمَامُ الْاَعْظَم

نمبر اوّل

ایک صاحب محمد حیدر اللہ خان نام نے ان دنوں سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں ایک کتاب بنام امام اعظم شائع کی ہے۔ خود تو وہ کسی امام کے آنے کے قائل نہیں۔ اور کتاب میں اس پر بڑا زور لگاتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ ان کا امام اور امام بھی اعظم کہاں سے نکل آیا۔ ممکن ہے کہ یہ صاحب کوئی مولوی ہوں۔ ہمیں ان کے حالات سے آگاہی نہیں۔ لیکن ان کی کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ کے حالات اور اُس کی صداقت کے دلائل سے بیچارے بہت ناواقف ہیں بہر حال ہمارے دوست مولوی احمد دین صاحب نے گجرات سے ایک ریویو ان کی کتاب پر لکھ کر بھیجا جو مدلل مختصر اور جامع ہے۔ اس واسطے ہم اُسے اخبار کے دو تین نمبروں میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

ایڈیٹر

ضرورتِ امام اس نام کا رسالہ مولوی حیدر اللہ خان صاحب ساکن جلالپور جٹان ضلع گجرات پنشنر ریاست حیدر آباد دکن نے تالیف کیا ہے۔ عنوان کو دیکھکر یہ خیال گذرتا ہے کہ اس میں امام اعظم کے حالات درج ہوں گے یا ثابت کیا گیا ہوگا کہ کون امام اعظم ہے۔ مگر درحقیقت مؤلف نے ٹٹی کی اوجھل شکار کھیلا ہے۔ اور اُس پرانی عداوت وکینہ اور بغض کا اظہار کیا ہے۔ جو وہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھتا ہے۔ رسالے کے ٹائیٹل پیج پر لکھا گیا ہے۔ کہ جناب رسالت پناہ روحی فداہ کے بعد کسی اور نبی یا رسول یا مہدی یا مجدد یا محدث یا ملہم یا امام یا الہام کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن مولف اپنے اس دعوے کے ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ بلکہ خود جا بجا اپنے دعوے کی تردید کی ہے۔ مؤلف حیات مسیح کا قائل ہے اور ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ مسیح ناصری دوبارہ دنیا میں آئیگا۔ اور تمام اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ جبکہ بقول مؤلف جناب رسالت پناہ کے بعد کسی امام کی ضرورت ہی نہیں ہے تو مسیح دوبارہ نازل ہوکر کس مرض کا علاج کریں گے۔ اور اگر بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام کی ضرورت نہیں ہے۔ تو جناب مسیح کو نزول کے وقت جو الہام ہوں گے وہ کس ضرورت کو پورا کریں گے اور اگر اُن کو کوئی الہام نہ ہوگا۔ اور وہ ایک خشک مُلاں کی حیثیت رکھیں گے۔ تو پھر امت محمدیہ کو اُن کے وجود سے کیا فائدہ پہنچیگا۔ اگر کہو کہ وہ صرف دنیاوی بادشاہ کی حیثیت سے آئیں گے اور بزور شمشیر اسلامی سلطنت کو قائم کریں گے اور تمام اہل کتاب یعنی عیسائیوں اور یہودیوں کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ یا ان کو جبراً مسلمان کردیں گے۔ تو یہ کتاب اللہ کی تعلیم کے صریح مخالف ہے۔ جو تمام دنیا کو پکار کر کہتی ہے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ اور نیز جو یہ منادی کرتی ہے۔ کہ وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ یعنی لوگ کبھی دین واحد پر قائم نہیں ہوں گے اور قیامت تک آپس میں اختلاف رکھیں گے۔ اور یہ عین فطرت انسانی کے مطابق کہا گیا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ رنگ۔ شکل۔ بناوٹ۔ طاقت۔ عقل اور خیالات میں ایک انسان دوسرے انسان سے تفاوت رکھتا ہے۔ ایسا ہی امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ تمام لوگ اپنی مرضی اور خوشی سے ایک مذہب کے پیرو ہوجائیں گے۔ اور جبر کی تو ممانعت ہے ہی۔ پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ تمام دنیا مسلمان ہوجائیگی اور سب اہل کتاب ایمان لاکر اسلام میں ہوجائیں گے۔ شیطان کو قیامت تک مہلت دی گئی ہے اس کا کام برابر جاری رہیگا۔ یہاں تک کہ دُنیا کا خاتمہ ہوجائے اگر کہو کہ جناب مسیح دوبارہ اسلام کی ترقی کے لئے دعا کرنے آئیں گے۔ اور ان کی دعا سے ایک عالمگیر اسلامی سلطنت قائم ہوجائے گی۔ اور اہل کتاب فنا ہوجائیں گے۔ تو یہ بھی ایک طفلانہ خیال ہے۔ مسلمانوں کو خدا نے خیر الامت کہا ہے۔ کیا خیر الامت کے ربانی علماء اور مشائخ کی دعا قبول نہیں ہوسکتی۔ اگر ہوسکتی ہے تو پھر مسیح ناصری کو دوبارہ دنیا میں آنے اور اپنے اوپر دو موتوں کے وارد کرانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کہو کہ وہ بادشاہ ہوکر اسلامی بادشاہوں کو مدد دینے آئیں گے۔ تو یہ بھی ایک خیالی پلاؤ ہے۔ جو مُلّا نے حجروں میں بیٹھ کر شیخ چلّی کی طرح پکایا کرتے ہیں مسیح ناصری کا اپنا اقرار انجیل میں موجود ہے۔ کہ میں ظاہری سلطنت قائم کرنے والا نہیں ہوں۔ میری بادشاہت آسمانی ہے یعنی میں آسمانی نشانوں کے ذریعہ۔ سے دین کو زندہ کرنے آیا ہوں۔

خلیفہ کیسا چاہیئے مؤلف نے آیت استخلاف کا حوالہ دیا ہے اور تسلیم کیا ہے کہ خدا وعدہ کرتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں ایسے ہی خلیفے بنائے گا جیسا کہ اُس نے موسٰی نبی کے بعد بنائے۔ مگر ساتھ ہی مؤلف یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ موسٰی نبی کے بعد جو خلیفے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہری سلطنت کے مالک ہوئے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ مسلمانوں میں بھی ظاہری سلطنت چلانے والے خلیفے ہوں۔ اس لئے گویا مولف انکاری ہے کہ کوئی ایسا خلیفہ بھی امت محمدیہ میں قائم ہوسکتا ہے۔ جو محض آسمانی نشانوں اور قوی دلائل کے ساتھ اسلام کا حامی ہو لیکن یہ مولف کی غلط فہمی ہے۔ موسی نبی کے بعد جو خلفاء گذرے ہیں۔ ان میں سے آخری خلیفہ مسیح ہے۔ جو انجیل میں اقراری ہے کہ وہ توریت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے آیا تھا۔ اور نیز اُس نے اپنے شاگردوں کو نصیحت کی۔ کہ صدوقی اور فریسی یعنی علماء اور مشائخ جو کچھ کہتے ہیں وہ کرو۔ مگر جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ نہ کرو۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ موسٰی نبی کے دین کو دوبارہ زندہ کرنے آیا تھا اور توریت کا عامل تھا۔ نیز اُس نے کہا کہ میں توریت کی پیشگوئی کے مطابق مسیح ہوکر آیا ہوں۔ اور جب علماء یہود نے یہ عذر کیا۔ کہ ابھی تو ایلیا دوبارہ نہیں آیا۔ تو یہ تاویل کی کہ اس کا مثیل یحیٰی نبی آیا ہے۔ گویا ایلیا ہی دوبارہ نازل ہوا۔ یہ واقعہ بھی اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ مسیح توریت کی پیشگوئی کے مطابق آخری خلیفہ سلسلہ موسویہ کا تھا۔ غرضیکہ یہ ایک مسلم امر ہے کہ مسیح آخری خلیفہ جناب موسٰی کا تھا۔ جو روحانی ہتھیاروں یعنی آسمانی نشانوں اور براہین نیرہ کے ساتھ دین کی حمایت کرتا تھا۔ اسی طرح ضرور تھا کہ محمدی سلسلے کا آخری خلیفہ بھی آسمانی نشانوں کے ساتھ آتا۔ اور دلائل اور براہین کے ساتھ دین قویم کی صداقت دنیا پر ظاہر کرتا۔

فہم قرآن مؤلف اس بات کو مانتا ہے کہ کتاب اللہ کو جیسا کہ نبی سمجھتا ہے۔ ایسا دیگر اشخاص نہیں سمجھ سکتے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی خیال ظاہر کرتا ہے کہ اب قرآن کے سمجھنے کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے گویا وہ نہیں چاہتا۔ کہ اب مسلمانوں میں کوئی ایسا شخص پیدا ہو۔ جو قرآن کو سب سے زیادہ سمجھے اور ان کو ایک سلسلہ حقہ میں منسلک کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ ہر ایک شخص کو اجتہاد کا حق حاصل ہے۔ اور وہ قرآن مجید کو سمجھ سکتا ہے۔ اگر وہ کوشش کرے۔ لیکن مؤلف نے

اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ افراد انسانی کی عقول مختلف ہوتی ہیں۔ اور فوق کل ذی علم علیم کے مطابق ایک فرد سب سے بڑھ کر ماننا پڑتا ہے جس کے آگے دیگر اشخاص سر اطاعت جھکائیں۔ دنیاوی سلسلہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک کی حکومت سے وحدت اور اتفاق قائم ہوتا ہے ورنہ انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ روحانی سلسلہ کے لئے بھی ایک امام کی ضرورت ہے جو دیگر افراد امت پر بحیثیت تقدس تقوی۔ دیانت اور علم کے فوقیت رکھتا ہو۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ ہر مسلمان کو قرآن پر تدبر کرنا چاہئیے۔ لیکن اس سے یہ نہیں نکلتا۔ کہ امامت اور روحانی بادشاہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو۔ تو ہر ایک بزعم خود مجتہد بن جائے۔ اور اختلاف آرائے کی وجہ سے بیشمار فرقے پیدا ہو جائیں۔ اور دین کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں۔ اور سخت فتنہ و فساد پیدا ہو جائے۔ اور تقوی و طہارت اٹھ جائے اور اسلامی جماعت پراگندہ ہو کر اسلام نابود ہو جائے۔ تعزیرات ہند تمام برٹش انڈیا کے لئے ایک تعزیری قانون ہے۔ اور تمام عدالتوں کو اس پر غور و تدبر کر کے فیصلہ دینے کا حکم ہے۔ لیکن اس کی کسی دفعہ کے صحیح معنے سمجھنے کے لئے بھی ہائی کورٹ (عدالت العالیہ) کا فیصلہ دیکھنا پڑتا ہے۔ تو قرآن کے اصل منشا پانے کے لئے ہم اس جج کی طرف کیوں رجوع نہ کریں جو آسمانی ہائی کورٹ سے ہمارے پاس اور حکماً عدلاً کے خطابات سے مشرف ہو۔

آدم اول وثانی

مؤلف کہتا ہے کہ "جس چیز کی ابتدا ہے۔ اس کی انتہا بھی ہوتی ہے اور چونکہ انسان کی ابتدا آدم سے ہوئی ہے۔ اس واسطے ضروری ہے۔ کہ اس کی انتہا بھی آدم پر ہو۔ اور وہ انتہائی آدم جناب رسالت پناہ ہیں" اور پھر مؤلف حضرت اقدس کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے کہ وہ بحیثیت خاتم الخلفاء ہونے کے آخری آدم ہیں۔ اس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ اگر انسان کی ابتدا بحیثیت جسم کے وجود آدم مانا جائے۔ تو پھر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جناب رسالت پناہ انتہائے آدم ہیں۔ کیونکہ ان کے وجود پر نوع انسان کا خاتمہ نہیں ہوا۔ اگر آدم سے مراد روحانی آدم لی جائے۔ تو تمام انبیاء جن کا دنیا میں روحانی فیض جاری ہوا۔ آدم ہیں۔ اور جس طرح ہر ایک نبی کو بحیثیت افاضہ روحانیہ آدم کہا جا سکتا ہے۔ اور ایک آدم کے بعد دوسرا آدم مانا جاتا ہے۔ اسی طرح جناب رسالت پناہ کے بعد دوسرا آدم ماننے میں عقلاً حرج نہیں ہے۔ پھر ظاہر ہے کہ جس طرح ظاہری حالت میں آدم کے بیٹے اس کے جسم کی خصوصیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں یعنی وہ سب قوی ان میں کم و بیش پائے جاتے ہیں۔ جو پہلے آدم کو دیئے گئے۔ اسی طرح اگر جناب رسالت پناہ کو روحانی آدم مانا جائے تو لازماً ماننا پڑیگا۔ کہ جو لوگ پورے معنوں میں ان کے روحانی فیض سے تربیت پا کر بمنطوق آیہ کریمہ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ بیٹا ہونے کی حیثیت سے حاصل کر لیں۔ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے خواص اور قوے اپنے ساتھ رکھیں گے۔ ورنہ ان پر روحانی آدم زاد کا لفظ اطلاق نہیں پائے گا۔ کیونکہ جس طرح جسمانی حیثیت میں خدا نے آدم اول کو اس واسطے پیدا کیا تھا۔ کہ اس سے انسانی نسل جاری ہو۔ اسی طرح بقول مولف آدم روحانی کو بھی اسی لئے خدا نے پیدا کیا ہو گا کہ اس سے روحانی سلسلہ جاری ہو۔ یعنی ایسے انسان پیدا ہوں جو وہی قوی روحانیہ اپنے اندر رکھتے ہوں جو روحانی آدم یعنی جناب رسالت پناہ کو عطا کئے گئے۔ ورنہ جناب رسالت پناہ کا بقول مؤلف آدم ہونا جائز نہیں ہو گا۔ پس اگر خدا کو یہی منظور تھا۔ کہ جناب رسالت پناہ کے ذریعہ ان کے روحانی بیٹے پیدا ہوں۔ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے بیٹے قوت مکالمہ الٰہیہ نہیں رکھتے۔ جو جناب رسالت پناہ میں پورے اور اتم طور پر پائی جاتی تھی۔ کیونکہ اگر یہ مانا جائے تو پھر جناب رسالت پناہ کو روحانی باپ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن میں امید نہیں کر سکتا۔ کہ مؤلف جناب رسالت پناہ کو معاذ اللہ اس اعلیٰ درجہ روحانی سے معزول کر دیگا لہذا میں کہہ سکتا ہوں کہ مولف کے اپنے قول کے مطابق جناب رسالت پناہ کے بعد ایسے وجود پیدا ہو سکتے ہیں جو ان کے روحانی فیض سے بہرہ ور ہو کر وہی کمالات روحانیہ حاصل کریں۔ جو ان کے روحانی باپ کو حاصل ہوئے۔ جن میں سے ایک مکالمہ الٰہیہ بھی ہے۔ پس مؤلف نے خود ہی ثابت کر دیا۔ کہ جناب رسالت پناہ کے بعد وحی و الہام بند نہیں ہوا۔

ماتحت نبی

مؤلف کہتا ہے کہ دوسرے نبی کی ضرورت اس واسطے پڑتی ہے۔ کہ پہلے نبی کی کتاب محرف و مبدل ہو جاتی ہے۔ گویا مؤلف کے خیال کے مطابق ایک صحیح اور محفوظ کتاب کی موجودگی میں دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ اور اسی طرح بزعم اس کے ایک نبی کی زندگی میں تو دوسرا نبی آسکتا ہی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ ایک نبی کی زندگی میں ہی اس کی کتاب محرف اور مبدل ہو جائے لیکن مؤلف کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ قرآن اس کی تردید کرتا ہے۔ قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابراہیم نبی علیہ البرکات کو کتاب دی گئی۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ لوط نبی ان کے مریدوں میں سے تھے۔ جو ان پر ایمان لائے تھے اور چونکہ وہ ان پر ایمان لائے تھے۔ اس واسطے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ ایک مستقل نبی تھے جو اپنی الگ کتاب لائے تھے۔ کیونکہ اگر وہ الگ کتاب لاتے۔ تو ان کو ابراہیم نبی کا مرید بننے کی ضرورت نہیں تھی۔ ابراہیم نبی کے دو بیٹے اسحق اور اسمٰعیل اور ایک پوتہ یعقوب ان کی زندگی میں نبی تھے اور ان کی کتاب کے پیرو تھے۔ یعقوب نبی کا یہ اقرار قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ وہ اپنے باپ دادا کے دین کے پیرو تھے یعقوب ہی کی زندگی میں یوسف نبی موجود تھے۔ جو قرآن میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے باپ دادا کے دین کے پیرو تھے۔ نیز قرآن سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یوسف نبی کو یعقوب نبی کی زندگی میں الہام ہوا۔ اور وہ الہام الٰہی تھا۔ کیونکہ خدا اس کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ موسیٰ نبی کی زندگی میں دو مرد نبی اور بقول مؤلف ایک عورت یعنی جناب موسیٰ کی والدہ نبیہ موجود تھی۔ جناب موسیٰ کے وقت کے دو مرد نبیوں میں سے ایک ان کے بھائی ہارون نبی تھے۔ جو جناب موسیٰ کی کتاب توریت کے پیرو تھے اور جن کو خدا نے ان کا ہاتھ بٹانے اور ان کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اور دوسرا دہ عظیم الشان نبی تھا جس سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے موسیٰ نبی کو خدا نے حکم دیا تھا۔ یحییٰ نبی کے وقت میں عیسیٰ نبی موجود تھے اور جناب عیسیٰ بقول مؤلف ایک ایسی عورت سے پیدا ہوئے جو نبیہ تھی۔ اور جس کو زکریا نبی نے پالا تھا۔ گویا زکریا نبی سے لیکر ایک تھوڑے سے زمانہ میں چار نبی ہوئے۔ داؤد نبی کی زندگی میں جو صاحب کتاب تھے ان کے بیٹے سلیمان نبی بنائے۔ اب مؤلف بتلائے کہ ابراہیم نبی کی کتاب کے محرف و مبدل ہونے پر اسحق۔ اسمعیل۔ یعقوب۔ لوط اور یوسف نبی ہوئے۔ یا خدا کے فضل کا ظہور ہوا۔ اور کیا مؤلف بتا سکتا ہے۔ کہ

جناب اسحٰق و اسمٰعیل و یعقوب و لوط کو خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح مولف یہ بھی بتلائے۔ کہ زکریا یحییٰ۔ مریم کون سے نبی کی کتاب کے محرف و مبدل ہونے پر نبی بنائے گئے۔ اور یہ بھی بتانا ہوگا کہ موسیٰ ہارون اور بقول مؤلف خضر میں سے کون سا نبی کسی نبی کی کتاب کے محرف و مبدل ہونے پر بھیجا گیا۔ اور اس بات پر بھی روشنی ڈالنی ہوگی۔ کہ داؤد نبی کی زندگی میں سلیمان نبی کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ لیکن میں نہیں امید کرسکتا۔ کہ مؤلف یا کوئی شخص یہ بتا سکتا ہے۔ کہ ابراہیم نبی کی کتاب ان کی زندگی میں محرف و مبدل کردی گئی تھی۔ یا ان کی یا ان کی کتاب کی موجودگی میں ان نبیوں کو کوئی الہام نہیں ہوا تھا۔ جو ان کے دین کے پیرو تھے یا موسیٰ نبی اور ان کی کتاب کی موجودگی میں ان کے بھائی ہارون نبی اور اُن کی ماں اور بقول مؤلف خضر نبی کو کوئی الہام ربانی نہیں ہوا تھا یا عیسیٰ نبی کی زندگی میں یحییٰ اور مریم کو یا زکریا نبی کی موجودگی میں یحییٰ اور مریم کو کوئی الہام نہیں ہوا تھا یا داؤد نبی کے بیٹے سلیمان نبی کو نعمت الہام سے محروم رکھا گیا تھا اور اگر ایک نبی کی زندگی میں یا اس کی کتاب کے صحیح سالم ہونے کی حالت میں دوسرے نبی ہوتے رہے۔ اور اُن کو الہام ہوتے رہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ یہ کہا جائے کہ نبی اُس وقت آتا ہے یا الہام کی اُس وقت ضرورت پڑتی ہے۔ جبکہ پہلے نبی کی کتاب محرف و مبدّل ہونے کی وجہ سے قابل عمل نہ رہے۔ اور اس واسطے یہ کہنے کے لئے بھی کوئی وجہ نہیں ہے کہ چونکہ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور وہ محرف و مبدّل نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ اس لئے اس کی موجودگی میں ایسے الہام ربانی کی ضرورت نہیں ہے۔ جو اگلے نبیوں کو ہوا۔ جب کہ ہم خدا کی سُنت قدیمہ میں یہ بات موجود پاتے ہیں۔ کہ وہ ایک نبی کی زندگی میں اس کے گھر میں ایک اور نبی پیدا کر دیتا رہا ہے۔ جو صرف اس واسطے نبی کہلاتا ہے۔ کہ خدا کا مکالمہ اور مخاطبہ اس سے ہوتا ہے۔ اس کی سُنت میں پایا جاتا ہے کہ وہ ایک نبی کو کتاب دیتا ہے۔ اور دوسرے نبی کو اس کی زندگی میں یا اُس کی وفات کے بعد اس کی کتاب کے احکام کی اشاعت کے لئے بھیج دیتا ہے۔ اور اس کو اپنے الہام سے اسی طرح مشرف کرتا ہے۔ جس طرح اس نے کتاب والے نبی کو مشرف کیا ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ قرآن کی موجودگی میں کسی الہام کی ضرورت نہیں ہے یا کسی بندۂ خدا پر دین اسلام کی حمایت اور تقویت کے لئے اور ربانی نشانات کو تازہ کرنے کے لئے اور خدا کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے کے لئے وحی اور الہام نازل نہیں ہو سکتا یہ کہنے کے برابر ہے۔ کہ خدا نے اپنی سُنت قدیمہ کو تبدیل کر دیا ہے۔ یا اُس کی صفت مکالمہ معطل اور بیکار ہو گئی ہے۔ یا وہ معاذ اللہ بولنے کے بعد گونگا ہو گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

الہامی کتاب

آریہ صاحبان کے ایک جلسہ میں پیش کرنے کے واسطے چند سوال لکھے گئے تھے۔ مگر بہ سبب تنگی وقت سارے سوال پیش نہ ہوسکے۔ ان میں سے ایک سوال درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خدا کی الہامی کتاب ایسی ہونی چاہئے جو انسان کی روحانی ترقی کی تمام باتیں بتلائے اور جو باتیں اس کی روح کو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ اُن سے اسے آگاہ کرے اور بچائے۔ آریہ صاحبان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ بُت پرستی اور جھوٹھ بولنا بُری چیزیں ہیں۔ اور انسان کے واسطے دکھ دینے والی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کس الہامی کتاب نے ان بدیوں سے ہم کو روکا ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ۲۷/۱۷ ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت فهم من هدى الله ومنهم من حقت عليه ~~الضلالة~~ یہ ناپاک باتیں کہ انسان بت کی پوجا کرے یا جھوٹھ بولے تم ان سے بچو۔ اب ہم سوال کرتے ہیں کہ ویدوں کی کوئی شرتی ہمارے سامنے آپ پڑھیں۔ جس میں اس صفائی کے ساتھ بت پرستی اور دروغ گوئی کی مخالفت ہو اور اگر نہیں ہے۔ تو پھر آپ کس طرح کسی شخص کو ان باتوں سے روک سکتے ہیں جب امر سے آپ کی کتاب مقدس لوگوں کو منع نہیں کرتی اُس سے منع کرنے کا آپ کو کیا حق ہے۔ یہ کہنا ٹھیک نہ ہوگا۔ کہ جس زمانہ میں وید تھے اُس زمانہ میں کوئی بُت پوجتا ہی نہ تھا نہ کوئی جھوٹھ بولتا تھا۔ اس واسطے ایسے حکموں کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ اول تو جس صورت میں وید ہمیشہ کے واسطے ایک ہی کتاب مانی جاتی ہے اور کوئی دوسری کتاب نہیں آنی تو ہمیشہ کے واسطے انسان کی تمام روحانی ضرورتوں کا اُس میں ذکر آنا چاہئے۔ دوم یہ بات بھی غلط ہے کہ صرف ابتدائی انسانوں کی حالت کے مطابق وید ہیں۔ کیونکہ ویدوں میں جنگ کے قواعد ہیں کہ کس طرح لڑنا اور دشمن کو مارنا چاہئے تو کیا انسان پیدا ہوتے ہی آپس میں لڑنے لگ پڑے تھے یا ویدوں نے حسب ضرورت نیوگ کی اجازت دی ہے۔ تو کیا انسان پیدا ہوتے ہی ایسے نامرد تھے کہ ان کو دوسرے مردوں کی تلاش اپنی بیبیوں کے واسطے کرنی پڑی۔ غرض خدائی کتاب کا یہ خاصہ ہونا چاہئے۔ کہ جب تک وہ دُنیا میں جاری ہے۔ تب تک کے لوگوں کی روحانی امراض کو دور کرے اور ان کو شفا دیوے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ ایک عام فہم بات ہے اس واسطے ویدوں میں اس کے ذکر کی ضرورت نہ تھی۔ تو میں کہتا ہوں کہ بڑی سی بڑی مشکل ایجادیں بھی جب دنیا کے سامنے آجاتی ہیں۔ تو عام فہم ہو جاتی ہیں۔ جب خدا کے پاک رسولوں نے اور قرآن شریف نے اس تعلیم کو دنیا میں پھیلا دیا تو بیشک یہ عام فہم ہوگئیں لیکن پھر بھی ویدوں میں اس کی وضاحت نہ ہونے کے سبب بعض آریہ بھی اس پر عمل کرنا ضروری نہیں جانتے۔ جیسا کہ لاہور کے ایک اخبار میں چھپا تھا کہ آریہ سماج کے ایک بڑے لیڈر لالہ روشن لال صاحب بی۔ اے بیرسٹر نے کانشی رام صاحب وید کے مکان پر رائے نرائن داس صاحب ڈسٹرکٹ جج و بھگت ایشر داس ایم۔ اے۔ و چودھری رام بھجدت صاحب وغیرہ وغیرہ کے سامنے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ کہ آریہ سماج کی رکھشا کی خاطر جھوٹھ بولنا جائز ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ آپ ویدوں میں سے اس کے بالمقابل کوئی شرتی دکھائیں اور اگر آپ نہ دکھا سکیں۔ تو آپ کو از روئے انصاف یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ کم از کم اس بارے میں تو قرآن شریف کی تعلیم کامل ہے اور اس معاملہ میں آریہ صاحبان ویدوں میں سے کوئی حکم نہ پانے کے سبب قرآن شریف کے حکم کو صحیح اور قابل تعریف پانے کے سبب اس پر عمل کریں گے +

الخطبہ (۱) دو سید زادیوں کے واسطے اور دو شریف زادیاں عظیم الشان خاندان کی ہیں + (۲) ایک شریف۔ نیک۔ نوجوان پیرزادہ احمدی جو قادیان میں رہتا ہے اور درزی کا کام کرتا ہے نکاح کی خواہش رکھتا ہے + (۳) ایک احمدی نوجوان درزی بھائی جو قادیان میں ملازم ہے۔ طالب نکاح ہے + سب کی خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو +

مولوی فاضل عبد المحی صاحب عرب اپنے خط میں جو انہوں نے عدن سے بھیجا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر کے ملاحظہ کے بعد ہم جہاز میں سوار ہوئے ۔ ۱۶ ۔ اکتوبر کو حضرت میاں صاحب سیکنڈ کلاس میں ہیں اور میں درجہ سوم میں ہوں تین عرب اور میرے ساتھ ہیں ۔ جو خلیق ہیں ۔ پہلی شب میں سمندر کی آواز کے سبب میں بیدار ہوا ۔ تو تیز ہوا کی آواز کے سبب ڈر گیا اور میں نے سمجھا کہ میری موت قریب ہے اور میں رو دیا ۔ نہ اپنے لئے بلکہ اپنے معزز مخدوم رفیق کی تکلیف کے خیال سے ۔ لیکن رات خیریت سے گذر گئی اور صبح جب میں نے میاں صاحب سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ رات آرام سے رہے ایسا ہی میں دوسری شب بھی گھبرایا اور جہاز میں گوشت نصرانی پکاتے ہیں اس واسطے ہم ان کا پکایا ہوا نہیں کھاتے ۔ کیونکہ معلوم نہیں کس طرح ذبح کیا ہوا ہے روٹی اور دیگر اشیاء پر گذارہ کر لیتے ہیں ۔ جہاز کے فرنگی جب جہاز کو دھونے لگتے ہیں تو بالکل ننگے ہو جاتے ہیں ۔ کچھ شرم نہیں کرتے اور میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی مسجد ہے جیسی کہ میں نے عمر بھر نہیں دیکھی اس میں ایک بڑا رئیس بیٹھا ہے جس کا نام محمد محمود ہے ۔ میں آیا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا اور حضرت میاں محمود احمدؐ صاحب نے اُسے کہا کہ آپ نے ایک عصاء دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ اُس نے جواب دیا کہ ہاں عائشہ کے گھر میں ایک انار کا عصا ہے وہ میں تجھے دوں گا ۔ پھر اپنے غلام کو کہا اور غلام اس کا شیخ عبد الرحمان قادیانی ہے کہ جاؤ انار کا عصاء لاؤ جو عائشہ کے گھر میں ہے اور میاں محمود احمدؐ کو دے دو اس کے بعد میں بیدار ہوا ۔

از عدن ۔ ۱۲ ؍ اکتوبر ۱۹۱۲ء

تلاش گم شدہ حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ مسمی فضل کریم جو پہلے قادیان کے بعض دفاتر میں کلرک بھی رہ چکا ہے اور در اصل متوطن شادیوال ضلع گجرات کا ہے کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہے کسی صاحب کو معلوم ہو تو خبر کریں ۔ حلیہ یہ ہے گورا رنگ ۔ داڑھی چھوٹی ۔ چھریرا بدن ۔ میانہ قد

انگریزی اُردو خوشخط لکھ سکتا ہے ۔ فقیرانہ الفی پہنتا ہے ۔

درخواست جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے برادر زادہ حکیم سردار محمد صاحب احمدی اپنے وطن میانی ضلع شاہ پور میں یکم نومبر کو فوت ہوئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم بڑے نیک اور مخلص احمدی تھے اللہ تعالےٰ مغفرۃ کرے احباب دعائے جنازہ سے مرحوم کی امداد فرمادیں

خطبات احمدیہ حضرت مسیح موعود کے خطبات جمعہ و عیدین و نکاح ایک جگہ جمع کر کے بصورت کتاب عمدہ کاغذ پر خوشخط چھاپے گئے ہیں ۔ قیمت ۸ ؍ فی نسخہ ۔ ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر ۔ قادیان

ٹریکٹوں کے حاصل کرنے میں آسانی برادر دوست محمدؐ ایک تجویز کرتے ہیں کہ احباب سلسلہ احمدیہ جو قادیان سے باہر کوئی ٹریکٹ لکھیں وہ اپنے ٹریکٹ بدر ایجنسی میں بھیج دیا کریں یہاں سے منگوانا سب کو آسان ہوگا اور خط و کتابت بھی مرکزی مقام سے رہتی ہے یا کچھ منگوایا جاتا ہے سب اشیاء اکٹھی آجایا کریں ۔ جو احباب پسند کریں ان کے واسطے بدر ایجنسی اس خدمت کو ادا کرنے کے لئے بخوشی طیار ہے ۔

سنڈیمن عیسائیوں کا جال بھی سب جگہ پھیلا ہوا ہے اللہ ہی ان کے شر سے بچا دے اور اسلام کی تائید میں اپنے نشان دکھلائے ۔ علاقہ سنڈیمن میں ایک جگہ کوئی مشہور آدمی عیسائیوں کے پھندے میں پھنس گیا ہے وہاں کے لوگوں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے شیخ رحیم بخش صاحب نو مسلم اور ایک اور شخص کو وہاں جانے کا حکم دیا ہے ۔

المفتی ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر امام پانچ رکعت سہواً پڑھ جائے تو پھر کیا کرنا چاہیئے فرمایا حدیث سے ثابت ہے کہ سجدہ سہو کر لیا جائے ۔

دُرّہ نادرہ حسن نظامی صاحب کی وہ کتاب بہت مشہور ہو چکی ہے جس میں انہوں نے بعض مشائخ شام و عرب و مصر کی ملاقات اور گفتگو کی بناء پر یہ لکھا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی آنے والا ہے اور شاہ انگلستان مسلمان ہو جائے گا ۔ شہر آگرہ کے جناب نادر علی صاحب وکیل نے حسن نظامی صاحب کے ان خیالات کی تردید میں ایک کتاب لکھی ہے اور اس کا نام درۂ نادر رکھا ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ حسن نظامی صاحب نے جن خیالات کا اظہار اپنی کتاب میں کیا ہے وہ کسی معقول دلیل پر مبنی نہیں لیکن وکیل صاحب نے بھی اس کے رد میں زیادہ تر بدظنی سے کام لیا ہے یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی ملہم من اللہ دنیا میں پیدا ہوتا ہے ۔ تو الہامی بارش کے وقت جو انتشار روحانیت ہوتا ہے اس کا کچھ اثر بعض دوسرے لوگوں تک بھی پہنچتا ہے گو ان کی بعض کمزوریوں کے سبب وہ امر ان تک پہنچتے ہوئے کچھ مشتبہ حالت میں ہو جاتا ہے جیسا کہ دربار کابل کی خبریں بعض دفعہ پشاور کی بازاری گپ میں جب شائع ہوتی ہیں تو گو وہ پورے طور پر قابل اعتبار نہیں ہوتیں ۔ تاہم کچھ اصلیت اس میں گاہے نکل ہی آتی ہے ایسا ہی یہ بات ممکن ہے کہ کسی شیخ پر قرب قیامت اور مہدی کا آنا منکشف ہوا ہو ۔ گو اس میں وقت کے متعلق کچھ دھندلا پن بھی ہو اور بعض واقعہ شدہ امور کو ہنوز ہونیوالا سمجھا گیا ہو ۔ علاوہ ازیں ظہور کا لفظ بھی کئی ایک مضمون پر بولا جا سکتا ہے ۔ جب ایک شخص دنیا میں آیا پر ہنوز کثرت سے وہ پہچانا نہیں گیا تو گویا وہ ابھی تک مخفی ہی ہے ۔ بہرحال وکیل صاحب کی کتاب دفتر اخبار المشیر مراد آباد سے بقیمت ۳ ؍ مل سکتی ہے ۔ محصول ڈاک ۱ ؍ فی کتاب ہے ۔

حقیقت کیمیا حصہ اوّل اس کتاب میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سونا چاندی مصنوعی بھی کیمیاوی ترکیب سے بن سکتا ہے گو اس کے بنانے کی محنت ایسی ہوتی ہے کہ کوہ کندن و کاہ بر آوردن والا معاملہ ہو اور نیز وہ خالص سونا چاندی نہیں ہوتا ہاں اس طرح فروخت ہو سکتا ہے جیسا کہ امریکن طلاء یا ہم کہتے ہیں جرمن سلور ۔ اس کتاب کے اجزاء میں استخاروں کے متعلق عجیب ڈھکوسلے اور منتر لکھے گئے ہیں ۔ قیمت کتاب ۱۲ ؍ فی نسخہ ۔

ملنے کا پتہ صاحب مصنف

سیّد محمد حیات صاحب بتوسط جناب سیّد محمد عبد القادر صاحب بی ۔ اے ۔ آبکاری گودام ۔ آگرہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنینؓ

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غرباکی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈہائی روپے مریان۔ درد کمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلا نسبتاً ثابت ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ کبھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو گردوں کی طرح زندہ در گور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان کمر کا دل کا کمزور ہونا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ خوف۔ مجلگینی۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں۔ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ تعلق کا نوشگوار ہے جہاں سے میسر ہو۔ ہرگز بے خوف و بیفکر نہ رہتا۔ ورنہ اعلیٰ [illegible] بالآخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ اور دعاوں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۱۴ روز بمعہ سفوف عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی پانی [illegible] صبح و شام **پرہیز** از ترشی۔ شیرینی تیز مرچ۔

المشتہر

نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا ۸ؔ

یہ دوا اونتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آگئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴؍) محصول دو شیشی تک ۸۔ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸؍) محصول ڈاک ۵؍۔ دو شیشی تک ۶؍

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴؍۔ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵؍ اور بارہ ڈبیہ تک ۶؍

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عـہ۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہ۔

اصلی ممیرہ جس کی قیمت عـہ فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۸؍ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

سنت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی تجیج اعضا۔ نافع درد معدہ مشتی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ قاتل کرم شکم۔ متفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دو رتی تا دو دو ماشہ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ ؍ تولہ۔ قسم دوم ۸ ؍ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ کاسنی۔ ریشمی اور سوتی۔ لٹھری صاف سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ ۵؍ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں ۱۳

(۱) **دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ ایٹس پرابلمس** مصنفہ سر طامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد۔ قیمت مبلغ ۳؍۱۲ فی نسخہ پختہ۔

(۲) **ان دی شیڈو آف اسلام**۔ در ظل اسلامی۔ مصنفہ ڈی میترا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت عہ فی نسخہ۔ مجلد عہ

(۳) **سم پیجز فرام دی لائف آف ٹرکش ومن** ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی میترا واکا قیمت عہ نسخہ

(۴) **دی ووڈ و ووڈ کوئین** یارانی صاحبہ جہانسی یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے۔ جس کا دیباچہ مشہور مشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۲؍۱۲

(۵) **دی سے اِنگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم**۔ احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ۔ مترجمہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت ۱۲؍ فی نسخہ۔

(۶) **ایشیا اینڈ یورپ** مصنفہ میرڈتھ ٹونسنڈ۔ جو بہت مدت تک ہندوستان میں رہ چکے ہیں۔ یورپ اور ایشیا والوں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۳؍۱۲

(۷) **محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر**۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲؍

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ وارو ک ہوس بمبئی

Blakie & Son Ld
Warwick House
Bombay.

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BA DR
بدر
QAD YAN

ضمیمہ درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Registared No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

جلد ۱۲

سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق سنہ ۱۹۱۳ء مطابق

...روپیہ پیشگی

ضمیمہ ہر دو ... گر قادیاں در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محیی موتی کلام نورالدین

نمبر ۲۱

L. CCLXXXVIII
اخبار بدر - قادیان ضلع گو...
بخدمت منشی کرم الٰہی صاحب
Lahore

Reg. No
...سپور - خریدار نمبر ۲۹۱۳
...ور انسمین
کوچہ چابک سواران
لاہور

دس شرائط بیعت

اول - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم** - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام او
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

پیش ما دوری از اں عالیجناب
نزد ما کفر ست و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔ آپ اپنے ہر روزہ درسوں میں جماعت کو تزکیہ نفس کی بہت تاکید فرماتے رہتے ہیں اور جماعت کے واسطے بہت دعائیں فرماتے رہتے ہیں ؛

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بفضلِ خدا ہر طرح سے خیریت سے ہیں
۱۵ - تاریخ ماہ حال کی شب کو ۱۱ بجے پر زلزلہ کا ایک سخت دھکا محسوس ہوا ۔

ناظرین بدر کو عید مبارک ہو

"حد سے نہ بڑھ جاؤ"

اگرچہ ہمیں اپنی بہنوں میں بیداری کی تحریک دیکھ کر خوشی و مسرت ہوتی ہے۔ مگر افسوس کہ "اسلامی تعلیم" نہ ہونے کے باعث ہی وہ الٹی ہو رہی ہے۔ چنانچہ ۱۱ - نومبر ۱۹۱۲ء لاہور کے ایک روزانہ اخبار میں اسلامی خواتین و مسلمان خواتین کہلانے والیوں کے جلسہ عظیم الشان لاہور کی روئداد چھپی ہے۔ جلسہ اسلامیہ تب کہلا سکتا ہے۔ کہ اس میں اسلامی نشان ہو۔ کسی مضمون پر رقت آجانا یا چندہ دینے میں جوش یا پرانے دوپٹوں کی نیلامی تو ایک عیسائی جلسہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ ہماری تعلیم یافتہ بہنوں نے اپنے منہ سے ایسے کلمات نکالے۔ جو اسلام ہرگز کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ مثلاً یہ کہ ہمارے بھائی اسلام کے نام پر سر کٹا رہے ہیں۔ تو قربانیوں کی کیا ضرورت۔ پھر یہ کہنا کہ عید البقر کے موقعہ پر کسی مسلمان کے گھر میں خوشی نہیں منانی چاہیئے عیدیوں اور قربانی کے روپے اس چندہ میں دینے چاہئیں۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ جو کسی غیر مسلم کے منہ سے نکلنی چاہئیں۔ نہ یہ کہ ایک مسلمان بی بی سنت نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر چلنے والی کہے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ شریعت اسلامی قیامت تک قائم ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ قربانی سنت ابراہیمی ہے کہیں نہیں لکھا کہ ضرورت کے وقت قربانیاں کم کرو اور بیچ کر روپیہ چندہ دے دو۔ اسی طرح مومن کی خوشی خدا کے لئے ہوتی ہے جو مومنہ بی بی عید کے دن غسل کرتی۔ عمدہ کپڑے پہنتی اور خوشی مناتی نماز پڑھتی تو خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی کی موت سے عید روکنے کا حکم نہیں اگر ہوتا تو سب سے پہلے صحابیہ عورتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر عید نہ منائیں مگر ایسا نہ ہوا۔ پس یہ کہنا کہ عید نہ مناؤ یا قربانی نہ کرو۔ اسلام کے حکم کو بدلنا اور خود شریعت بننا ہے پھر دعا کے ریزولیوشن پاس کرنا اور دعا کے وقت کھڑے ہو جانا یہ بھی ... ہے۔ مسلمانوں کا دستور نہیں کیا دعا فقط لفظوں کا نام ہے۔ دعا تو ایک ... ہے جو اضطرار کرتا ہے وہی جیتا ہے۔ سو کاش کہ ہماری تعلیم یافتہ روشن خیال بہنیں ... اسلام سمجھیں نہ کہ یورپین سیڈیوں کی ریس میں عیسائیت کے رنگ میں بیدار ہوں۔ والسلام

اپنی بہنوں کی ناچیز خادمہ ۔ سکینۃ النساء از قادیان دار الامان

ماضی بصیغۂ حال

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ پیر و مرشد برحق حضرت نور کے برادر زادہ حکیم سردار علی صاحب وفات پاگئے ہیں۔ مرحوم کو مجھ سے ایک خاص اور حد سے بڑھا ہوا اُنس تھا اس لئے چند شعر موزون ہو گئے۔ میں بلبل و کوئل سے باتیں کروں یا کسی اُلّو سے۔ امام مغفور کا خیال میرے ساتھ ہے۔ صرف یہ مجبوری ہے کہ تغزل کا رنگ مجھ پر غالب ہے۔ اس لئے ظاہر بین کو بعض اوقات دھوکہ ہو جاتا ہے۔ آنی واقعات صرف محرک ہوتے ہیں۔ درحقیقت میں تائید سلسلہ کے سوا کچھ نہیں لکھتا۔

یہ کیا پیغام پہنچا ہے مجھے یارب میانی سے
جدا ہم سے ہوا ہے کون مرگِ ناگہانی سے

یہ کس کا سوز فرقت ہے کہ آہیں سرد ہیں لیکن
انہیں نسبت قرابت کی ہے داؤد خانی سے

مجھے یاد آگیا وہ عہد - عہد نازک خوشتر
کہ جب ٹکرا گیا عشق کہن اٹھتی جوانی سے

سبق پڑھتے پڑے مجھ کو دبستانِ محبت میں
سنا وہ کچھ نہ سن سکتا جو تقریر زبانی سے

وہ دیکھا میری آنکھوں نے کہ یہ آنکھیں ترستی ہیں
نظر آئیں وہی جلوے مجھے پھر طور ثانی سے

مزے لوٹے ہیں کیا کیا تو بہارِ حسن کے سینے
وہ کھانا ڈال کے لوٹے گلستانِ معانی سے

وہ رس پینے پیا اپنے پیا کے پیارے ہاتھوں سے
جسے نسبت نہیں کچھ بھی شرابِ ارغوانی سے

وہ ماہ چاردہ کی چاندنی میں لیٹنا میرا
مگر اب لوٹنا انگاروں پر سوزِ نہانی سے

کہاں سے لاؤں وہ راتیں وہ راتیں وصل کی راتیں
وہ باتیں پیار کی باتیں عزیز از جانِ جانی سے

مکاں تو اب بھی باقی ہے مکیں ملتا نہیں لیکن
ہے وہ نقش و نگار صنع عالم اس کے بانی سے

سروش غیب نے مجھ کو پکارا ہوش کر اکمل
نہ کر آگاہ اب اغیار کو دردِ نہانی سے

تمہارے اشک پیہم سے مجھے رونا تو آتا ہی
مگر یہ آگ وہ ہے جو نہیں بجھتی ہی پانی سے

حباب آسا نگوں پیمانہ رکھ تو عین دریا ہیں
مجھے تعلیم خودداری ملی پیر زمانی سے

پیامِ مرگ تمہید وصال یار ہوتا ہے
معبر جو ہے مسلم ہے حیاتِ جاودانی سے

چھپے ہیں ضبط کے پاؤں میں ٹکڑے شیشۂ دل کے
معافی چاہتا ہوں اپنی اس آتش بیانی سے

جدید نو طرح عید کارڈ و عید رومال

عید مبارک کی تقریب سعید پر دوستوں۔ عزیزوں۔ بزرگوں اور حاکموں کو عید مبارک کہنے کے لئے جو عید کارڈ و عید رومال ریشمی پارچہ و کاغذ کے ہمارے ہاں سے ایجاد ہوئے ہیں وہ تعلیم یافتہ پبلک میں پوری مقبولیت حاصل کر چکے ہیں چونکہ بڑی عید آرہی ہے اس لئے اب عید رومال ریشمین موزون قطعات و مقامات متبرکہ کے نقشوں سے مزین۔ فی عدد ۶/ فی درجن للعہ

عید رومال پارچہ " " " "	فی عدد ۲/ فی درجن ۱/۸
" " کاغذی " " " "	فی عدد ۰/ درجن ۱/۴
عید کارڈ اول درجہ کے لفافہ میں جانیوالے " " " "	فی عدد ۱/ درجن ۱۲/
عید کارڈ پیسہ میں پوسٹ ہونے والے " " " "	فی درجن ۳/

مینیجر عید کارڈ و عید رومال لاہور متصل کٹڑہ وسیاہ

[illegible]

انجمن ہدایت الاسلام اٹاوہ کا چوتھا سالانہ جلسہ

ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ اٹاوہ میں غیر احمدی صاحبان کی طرف سے ایک انجمن قائم ہے جس کے ناظم مولوی شیخ سعید احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ ہیں۔ شیخ صاحب موصوف کے دل میں اسلامی جوش اور ایک خاص درد پایا جاتا ہے۔ فی الحقیقت آپ ایک نہائت بے تعصب و نیکدل انسان ہیں۔ اسی بے تعصبی کا نتیجہ ہے کہ آپ اپنی انجمن کے سالانہ جلسہ میں اہل اسلام کے ہر فرقہ کے علما اور لیکچراروں کو مدعو کرتے ہیں۔ چنانچہ امسال کے جلسہ میں بھی بدستور سابق ہر فرقہ کے لیکچرار و علما مدعو کئے گئے احمدی لیکچراروں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح رضہ مدظلہ سے درخواست کی گئی حضرت نے جناب شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم ایڈیٹر اخبار نور قادیان اور جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب احمدی پروفیسر میڈیکل کالج لاہور اور جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب احمدی کیمیکل ایگزیمنر گورنمنٹ پنجاب لاہور کو شرکت جلسہ کے لئے اجازت عطا فرمائی۔

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کو جو قبولیت اٹاوہ میں حاصل ہوئی ہے۔ اس کا امتحان اس وقت خوب ہوگیا۔ ہر دل میں خواجہ صاحب کی یاد ہر زبان پر خواجہ صاحب کا ذکر تھا اور بوجہ سفر لندن آپ کی عدم تشریف آوری کا علی العموم افسوس تھا۔ ساتھ ہی آپ کی کامیابی اور بخیریت واپس تشریف آوری کے لئے دعائیں کی جاتی تھیں۔

غیر احمدی علماء و واعظین میں سے مولوی فیض الحسن صاحب رئیس ضلع اعظم گڈھ و مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی۔ خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پتی وغیرہ وغیرہ حضرات تشریف لائے تھے اور ناظم صاحب انجمن کے مکان پر فروکش ہوئے۔

احمدی صاحبان میں سے ایڈیٹر نور و ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تشریف لائے اور غریب خانہ پر مقیم ہوئے۔

مولوی ابو رحمت صاحب ہردوئی سے تشریف لائے اور ناظم صاحب کے مکان پر رونق افروز ہوئے۔

۱۸۔ اکتوبر کو سہ پہر کے وقت ایڈیٹر صاحب نور کا لیکچر ہوا۔ قابل لیکچرار نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ آریہ مذہب کی کتابوں سے دیانندی تعلیم کا فوٹو پبلک کے سامنے کھینچکر دکھلایا۔ جس سے دیانندی مت کی حقیقت پبلک پر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی۔ سامعین نے آپ کا لیکچر نہائت دلچسپی سے سُنا عوام و خواص دونوں نے لیکچرار کی وسیع معلومات سے فائدہ اُٹھایا۔ کئی مولوی صاحبوں نے لیکچر کا ایک بڑا حصہ نوٹ کر لیا لیکچر ابھی ناتمام تھا کہ وقت ختم ہو گیا۔ اس پر منتظمان جلسہ اور بیرونجات کے علماء نے بالاتفاق یہ خواہش ظاہر کی کہ شیخ محمد یوسف صاحب شب کو پھر لیکچر دیں۔ چنانچہ شیخ صاحب موصوف نے شب کو پھر لیکچر دیا۔ اس لیکچر میں آپ نے سکھ مذہب کا فوٹو کھینچا اور بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال گرنتھ صاحب اور بھائی بالا کی جنم ساکھی سے پیش کر کے قطعی اور یقینی طور پر ثابت کر دیا کہ بابا صاحب موصوف ایک سچے اور پکے مسلمان اور مقدس و مطہر انسان تھے۔ لیکچر ختم ہونے پر مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی نے بحیثیت پریسیڈنٹ جلسہ یہ ارشاد فرمایا کہ فاضل لیکچرار نے جو دلائل پیش کئے ہیں۔ اُن کو سُن لینے کے بعد کوئی شک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلمان ہونے میں نہیں رہ۔

اٹاوہ پبلک کے لئے یہ ہر بات بالکل ایک نئی بات تھی۔ اس لئے اس لیکچر کی اٹاوہ میں ایک دھوم مچ گئی۔ ابتک جابجا اس کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ جدھر دیکھو یہی چرچے ہیں۔ میں اس موقع پر اس بات کا ظاہر کر دینا اپنا ایک بڑا فرض سمجھتا ہوں کہ مشفقی پنڈت حب لال صاحب و پنڈت حکم چند صاحب نانک پنتھیوں نے کمال بے تعصبی کے ساتھ جنم ساکھی وغیرہ کتابیں میری تحریک سے ایڈیٹر صاحب کو بہم پہنچادیں۔

اٹاوہ میں نانک پنتھیوں کی ایک بہت پرانی گدی ہے جس کے مہنت صاحب بہت ہی نیکدل اور باخلاق مہاتما ہیں۔ پنڈت حب لال صاحب کی درخواست پر میں شیخ محمد یوسف صاحب کو ساتھ لیکر مہنت صاحب کی استھان میں گیا۔ مہنت صاحب تشریف لائے اور نہائت خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئے آپ نے شیخ صاحب کی ایک وقت دعوت بھی کی۔

کئی نانک پنتھی صاحبان ایڈیٹر صاحب سے ملنے کے لئے آئے اور اپنے شکوک رفع کرا کے تسلی پانے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ غیر احمدی صاحبان میں سے خواجہ غلام الحسنین صاحب اثنا عشری و مولوی ناظر حسن صاحب حنفی دیوبندی کا وعظ اچھا رہا۔ خواجہ غلام الحسنین صاحب کا وعظ جامعیت قرآن کریم پر تھا۔ آپ نے لیکچر میں فرمایا کہ مسلمانوں کو قرآن و حدیث کی پابندی کرنی چاہئے۔ اُن کے اعمال و عقائد قرآن و حدیث کے مطابق ہوں۔ فروعی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے۔ آجکل تکفیر بہت سستی ہو گئی ہے وغیرہ وغیرہ مولوی ناظر حسن صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کا دین ایک ہی ہے۔ خواہ وہ شیعہ ہوں یا سُنی اہلحدیث ہوں یا احمدی۔ البتہ مسلک مختلف ہیں۔ اختلاف مسلک کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر کہنا تو کیا معنی بُرا بھی نہیں کہنا چاہئے۔ ایسا اختلاف صحابہ میں بھی تھا اور ایسا اختلاف جو بہ نیک نیتی ہے باعث رحمت و موجب ثواب ہے۔

علاوہ ان مولوی صاحبان کے اور مولوی صاحبان نے بھی یہی رائے ظاہر کی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب غیر احمدی مولوی صاحبان احمدیوں کو مسلمان سمجھنے لگے اور تکفیر کے فتووں کو انہوں نے عملی طور سے ردی اور بیکار قرار دیا۔

۱۹۔ اکتوبر کو صبح کے وقت انجمن کا اجلاس ہوا۔ مجمع کثیر تھا۔ جناب مسٹر پینول صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ اٹاوہ اور جناب مسٹر میکلوڈ صاحب جنٹ مجسٹریٹ اٹاوہ اور کپتان صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ مسٹر پینول صاحب بہادر پریسیڈنٹ جلسہ تھے۔

اس جلسہ میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے انگریزی میں نہائت قابلیت کے ساتھ لیکچر دیا اور کمال آزادی و جرات کے ساتھ نہائت عمدہ اور احسن پیرایہ میں تبلیغ اسلام کا حق ادا کیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے لیکچر ختم ہونے کے بعد اور کارروائی جلسہ کے اخیر پر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے اعلان کیا کہ فلسفہ جدیدہ سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے کہ مادہ فانی ہے پس آریوں کو چاہئے کہ اب خدا کو خالق مان لیں اور چونکہ مادہ کے فانی ہونے کی وجہ سے ایک وقت ایسا آنیوالا ہے کہ اجسام عنصری جو ذرات مادہ کا مجموعہ ہیں بالکل معدوم ہو جائیں گے اس لئے مسئلہ تناسخ باطل ہے اس اعلان کو سُن کر تمام غیر احمدی علماء نے نہائت مسرت ظاہر کی۔ اور ڈاکٹر صاحب کی اس تحقیق کی بہت داد دی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ایک ٹریکٹ "مادہ فانی ہے" کی بہت سی کاپیاں جلسہ میں مفت تقسیم کرائیں اور ایک ایک کاپی غیر احمدی علماء کی خدمت میں بھی پیش کی جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

اسی تاریخ تیسرے پہر کے جلسہ میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا لیکچر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اصول اسلام کی فلاسفی نہائت وضاحت کے ساتھ بیان کی جس سے سامعین نہائت محظوظ ہوئے عصر کا وقت آجانے کی وجہ سے کچھ حصہ آپ کے لیکچر کا باقی رہ گیا۔ منتظمان جلسہ اور دیگر بزرگان کی یہ رائے ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب بقیہ حصہ

لیکچر کا رات کیوقت پورا کردیں مگر ڈاکٹر صاحب معدوف ایک ضرورت کی وجہ سے زیادہ قیام نہیں فرما سکتے تھے اور سات بجے شام کی میل سے لاہور کو واپس تشریف لے گئے۔ اس لئے بقیہ لیکچر سے مستفیض ہو سکے سب کو افسوس ہوا۔

رات کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا اردو لیکچر ہوا۔ آپ کا لیکچر اسلام کے امتیازی نشانات پر تھا۔ مرزا صاحب موصوف نے اپنے فصیح و بلیغ لیکچر میں معارف و حقائق کا ایک دریا بہا دیا۔ طرز بیان دلچسپ الفاظ کی شستگی و پاکیزگی قابل تحسین تھی۔ سامعین اس لیکچر سے اسقدر محظوظ و متاثر ہوئے کہ لیکچر ختم ہونے کے بعد بھی اور مقرر کی تقریر سننے کے لئے انہوں نے لیکچر توجہ نہ کی اور جلسہ مجبوری برخاست کیا گیا۔

۲۰۔ اکتوبر کو صبح کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں غیر پبلک لیکچر دیا۔ احمدی اور غیر احمدی لوگوں کی تعداد کافی تھی چونکہ احمدی اور غیر احمدی مستورات نے بھی ڈاکٹر صاحب کا وعظ سننے کی خواہش ظاہر کی۔ اس لئے پردہ کا انتظام کر کے مستورات کے لئے نشست کا علیحدہ بندوبست کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کرنے کے بعد تقریر شروع کی سبحان اللہ کیا لطیف۔ پاکیزہ پُر اثر و دلکش تقریر تھی سامعین میں سے غالباً کوئی ایسا دل نہ ہوگا جو اس تقریر کو سن کر متاثر نہ ہوا ہو۔ الغرض ان کی تقریر کا نہایت عمدہ اثر ہوا۔ اور اس کوشش کر سلسلہ کی صداقت غیر احمدی لوگوں کے دلوں نے بھی محسوس کی۔ دو نوجوان یعنی مستری الہٰی بخش اور مستری رحیم بخش صاحبان کمال صدقدلی و رضا و رغبت خاطر سے سلسلہ مبائعین میں داخل ہونے کے لئے اسی وقت آمادہ ہو گئے چنانچہ دونوں صاحبوں کی طرف سے بیعت کا خط لکھکر فوراً بذریعہ ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔

علاوہ ازیں اب اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پبلک لیکچر دیئے جائیں اخویم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بھی اس ضرورت کو محسوس کیا ہے امید ہے کہ احمدی لیکچرار بھی اس اہم اور مقصود بالذات غائت کو ضرور ملحوظ رکھینگے اور صدر انجمن احمدیہ خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ فرمائیگی۔

اسی دن بارہ بجے کی ایکسپریس سے ڈاکٹر صاحب لاہور کو اور کل شب کی ایکسپریس سے شیخ محمد یوسف صاحب قادیان کو تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو آمین!

ہر دو ڈاکٹر صاحبان کی بے مددی اور عالی ہمتی نہایت قابل تعریف ہے۔ کہ انہوں نے انجمن ہدایت الاسلام سے سفر خرچ کچھ نہیں لیا بلکہ مبلغ ۵ جو دو نو صاحبوں کی آمد و رفت میں خرچ ہوئے تھے اور ناظم صاحب انجمن دینا چاہتے تھے وہ ڈاکٹر صاحبان نے انجمن ہدایت الاسلام کو بطور چندہ مرحمت اللہ تعالیٰ اُن کی فراخ حوصلگی اور بلند ہمتی میں اور ترقی دے۔ آمین ثم آمین

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جن کے طفیل میں ہمیں ان بھائیوں کی زیارت اور ان کی فاضلانہ تقریروں کو سننے کا موقع ملا اس مضمون کو ختم کرتا ہوں و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

راقم

سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

الامام الاعظم

نمبر ۲

رسولِ اُمت

مؤلف کہتا ہے کہ آئت وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ الخ سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت یا امت کو حکم ہے۔ کہ وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں۔ اور اس طرح مؤلف ایک ربانی ملہم کی نفی کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک امت کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کا کام کریں۔ لیکن دوسری جگہ خدا یہ بھی فرماتا ہے۔ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ یعنی ہر ایک امت کا ایک رسول ہوتا ہے جب وہ رسول آجاتا ہے تو ان کے مابین عدل اور انصاف سے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ جب ماضی پر اذا واقع ہو تو ماضی فعل مضارع کے معنی دیتی ہے جو زمانہ حال اور مستقبل پر مشتمل ہوتا ہے اس واسطے اذا جاء یہاں مضارع کے معنی دیتا ہے۔ اور چونکہ فعل قضی اذا جاء کی جزا ہے۔ اس واسطے وہ اپنی شرط کے تابع ہو کر مضارع کے معنے دیگا۔ لہذا مولف کو یہ کہنے کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ یہ زمانہ ماضی کا ذکر ہے۔ اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کو تبلیغ اسلام کا حکم ہوتا۔ مگر ان کا کوئی امام ربانی نہ ہوتا۔ جو روح القدس سے تائید یافتہ ہوتا۔ تو اندیشہ تھا کہ ان میں نزاعیں پیدا ہوتی رہتیں۔ اور ہر ایک اپنی رائے کو ترجیح دیتا۔ اور ان کے درمیان سچا فیصلہ کرنے والا نہ ہونے کی وجہ سے تبلیغ کا کام رہ جاتا۔ اس واسطے خدا نے اس نقص کو رفع کرنے کے لئے اور اپنے جلال کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے نبیوں اور ملہموں کا سلسلہ جاری رکھا۔ جو تبلیغ کرنے والے گروہ کے درمیان یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ مولویوں کے درمیان سچا فیصلہ کریں۔ ایسا سچا فیصلہ کہ کسی پر ظلم نہ ہو۔ اور ہر ایک کے لئے بہتر ہو۔ اور یہی اس آیہ کریمہ کا مقصد ہے اور اسی کی تائید آیت فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ سے ہوتی ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جب تمہارا آپس میں تنازعہ ہو تو خدا کی کتاب اور رسول کو پیش کرو۔ کتاب کے ساتھ ہی رسول کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی تم خود بخود قرآن کو کماحقہ نہ سمجھو گے وقت کا رسول تم کو بتلائیگا کہ کتاب اللہ کا کیا فیصلہ ہے۔ اور آیہ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ بھی اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے حقیقی رسول اس امت کے لئے ایک ہی ہے جو خاتم النبیین ہے اس کے بعد آنے والے اسی کا ظل اور بروز ہیں۔

اِلہام کِس کو ہو سکتا ہے

مؤلف کہتا ہے کہ سوائے انبیاء کے اور کسی سے خدا بذریعہ وحی مکالمہ و مخاطبہ نہیں کرتا اور جب مولف نے دیکھا۔ کہ مریم صدیقہ اور اُم موسیٰ اور حواریین کی طرف بھی قرآن کی رو سے وحی بھیجی گئی۔ تو وہ سٹ پٹایا اور یہ دعویٰ کیا کہ عورت بھی نبی ہو سکتی ہے۔ گویا مولف کے خیال میں اُم موسیٰ اور مریم صدیقہ بھی نبی تھیں۔ مگر مؤلف نے یہ نہیں بتایا۔ کہ عورت عورات کی طرف نبی بنا کر بھیجی جاتی ہے یا مردوں کی طرف۔ یا مردوں اور عورات دونوں کی طرف۔ اور یہ کہ نبی عورات تبلیغ کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ یا ان کو تبلیغ کا حکم نہیں ہوتا۔ اگر کہو کہ تبلیغ کے لئے نہیں بھیجی جاتیں۔ تو ان کے نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوا۔ اگر کہو کہ تبلیغ کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ تو مریم صدیقہ اور ام موسیٰ نے اور کس قوم کو عظیم الشان نبیوں کی موجودگی میں تبلیغ کی۔ اور اگر کوئی تبلیغ نہیں کی تو پھر ان کو نبی کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کیا قرآن نے ان کو کہیں رسول یا نبی کر کے پکارا ہے۔ اور اگر قرآن صریح الفاظ میں نہیں کہتا تو کیا ہم مؤلف یا اس کے کسی ہم مشرب کے کہنے سے ان کو نبی کہہ سکتے ہیں۔ مؤلف آیہ اولئک الذین انعم اللہ علیہم الخ سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ مریم صدیقہ نبیہ تھی۔ کیونکہ اس آیہ کریمہ سے پہلے زکریا۔ مریم۔ ابراہیم موسیٰ۔ ہارون۔ اسمٰعیل

ادریس نبی کا ذکر ہے۔ مگر اس آیہ میں الذین اور علیہم اور من النبیین وغیرہ الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اولئك سے مراد مرد نبی ہی ہو سکتے ہیں۔ اور اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے۔ کہ مریم صدیقہ نبیہ تھی۔ تو ام موسیٰ کے نبی ہونے کے متعلق قرآن نے کیا روشنی ڈالی ہے۔ زیادہ سے زیادہ قرآن سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کو خدا نے وحی کی۔ کہ موسیٰ کو دودھ پلا۔ اگر کسی شخص کو چاہے وہ عورت ہو۔ ایک معمولی بات کے بطور وحی بتائے جانے سے نبی کہا جا سکتا ہے۔ تو پھر کسقدر ظلم کی بات ہے۔ کہ ایک شخص کو جو قوم کے آگے اپنی یہ وحی پیش کرتا ہے۔ کہ والخیر کلہ فی القرآن یایہا الناس اعبدوا ربکم اس کو کافر قرار دیا جاتا ہے۔ جب مؤلف نے آیہ و اذا وحیت الی الحواریین ان آمنوا بی وبرسولی کو دیکھا اور معلوم کیا کہ حواریین کو بھی جو مسیح پر ایمان لائے تھے۔ وحی ہوئی تھی۔ تو یہ تحریف کی کہ یہاں وحی سے مراد وحی بذریعہ رسول ہے۔ لیکن کوئی دلیل اس امر کی نہیں دی۔ آیۃ تو بالکل صاف ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ میں نے حواریوں کی طرف بذریعہ وحی کے یہ پیغام بھیجا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ وحی کا لفظ الیٰ کے صلہ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حواریوں کو کیا وحی ہوئی تھی۔ خدا جناب رسالت پناہ کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ۔ اس آیہ میں بھی وحی کا لفظ الیٰ کے صلہ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ جبکہ اور کسی مقام پر کسی نبی کے ذکر میں خدا نے مومنوں کی نسبت وحی کا لفظ نہیں استعمال کیا۔ تاکہ اس بات کی شہادت ہوتی۔ کہ مومنوں کی طرف جو وحی منسوب ہوتی ہے وہ بذریعہ اس نبی کے ہوتی ہے۔ جس پر وہ ایمان لاتے ہیں۔ تو ہم کس طرح ایک شخص کے کہنے پر مان سکتے ہیں۔ کہ خصوصاً حواریوں کی نسبت جو وحی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ وہ عام معنوں کے مخالف ہے۔ کیا مؤلف بیجا تحویلوں سے کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور قرآن کے صریح الفاظ کو بدل سکتا ہے۔

پیش گویاں مؤلف نے آیہ لا یظهر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول اس امر کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ کہ اخبار غیبی سوائے نبی کے کسی اور شخص کو نہیں بتلائے جاتے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو۔ کہ جس شخص کو اخبار غیبی بتائے جاتے ہیں۔ وہ خدا کا رسول ہوتا ہے۔ گویا خدا نے فعل مضارع استعمال کر کے بطور قاعدہ کلیہ کے فرما دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کر دے جو پوری ہو جائے تو اس کو رسول مان لو۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر آئندہ کوئی رسول نہیں آنا تھا اور سلسلہ وحی و اخبار غیبیہ بند ہو گیا تھا۔ تو خدا نے فعل مضارع استعمال کر کے بطور قاعدہ کلیہ کے کیوں فرمایا۔ کہ جس کو غیب کی خبر بتائی جائے وہ رسول ہوتا ہے یا غیب کی خبر اس کو بتائی جاتی ہے۔ جو رسول ہو (دونو صورتوں میں مطلب ایک ہی ہے) اب میں امید کرتا ہوں کہ مولف یہ جواب دیگا۔ کہ یہ گذشتہ زمانہ کا ذکر ہے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ اب بھی کوئی شخص غیب کی خبر پا کر رسول بن سکتا ہے۔ مگر مؤلف یہ جواب دیکر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لا یظهر نفی فعل مضارع ہے۔ جو زمانہ حال و مستقبل دونوں کو چاہتا ہے۔ اور جس میں استمرار پایا جاتا ہے۔ لفظ الا جس امر کا استثنا کرتا ہے وہ لا یظهر علیٰ غیبہ احداً ہے۔ جس میں بطور قاعدہ کلیہ بتایا گیا ہے کہ خدا خبر غیب نہیں بتایا کرتا۔ اور پھر الا لاکر جو جملہ مذکور ہوا ہے اس میں اس کلیہ کا استثنا کیا گیا ہے اور جس طرح جملہ لا یظهر علیٰ غیبہ احداً زمانہ حال مستقبل دونوں میں اظہار غیب کی نفی کرتا ہے۔ اسی طرح ماننا پڑیگا کہ جس جملہ میں نفی مذکور کا استثنا کیا گیا ہے۔ اس کا اطلاق بھی زمانہ حال و مستقبل پر ہے پس مؤلف کی پیش کردہ آیہ سے ثابت ہو گیا۔ کہ انبیاء کا آنا ممتنع اور محال نہیں ہے۔ دوسری آئت جو مولف نے اس بارہ میں بطور شہادت کے پیش کی ہے۔ وہ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا تم کو غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنا رسول بنا لیتا ہے اس آئت میں دونوں فعل یعنے یطلع اور یجتبی مضارع ہیں۔ جو زمانہ حال اور مستقبل دونو کو چاہتے ہیں اور بطور ایک عام قاعدہ کے بیان کیا گیا ہے۔ کہ خدا کسی کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ لیکن کسی ایسے شخص کو مطلع کرتا ہے۔ جو رسول بنا کر بھیجا گیا ہو۔ قرآن میں جو فعل مضارع استعمال ہوتے ہیں وہ اس زمانہ پر بھی اطلاق پاتے ہیں۔ جبکہ قرآن کا نزول ہوا۔ اور اس زمانہ پر بھی جو بعد میں آنے والا تھا۔ جیسا کہ خدا قرآن میں یحیی و یمیت فرماتا ہے۔ ایسا ہی یطلع اور یجتبی فرماتا ہے۔ اور جس طرح تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ خدا ہر زمانہ میں مارتا اور زندہ کرتا ہے اور یہ فعل اس کا قیامت تک جاری رہیگا۔ اسی طرح ہم ماننے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے رسول بھیجتا رہتا ہے۔ جن پر وہ اخبار غیبیہ کا اظہار کرتا ہے۔ جیسا کہ آیۂ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ اس کی تائید کرتی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اے آدم کے بیٹو! جب کبھی تمہارے پاس تم ہی میں سے میرے رسول نشان لے کر آئیں۔ تو اس وقت جو لوگ تقوے کی راہ اختیار کریں گے اور خدا سے ڈر کر مان لینگے اور اپنی حالت کی اصلاح کرینگے۔ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔ اب صاف الفاظ میں خدا جناب رسالت پناہ کے ذریعہ سے بنی آدم کو منادی کر رہا ہے کہ جب کبھی رسول آئیں۔ ان کو مان لینا۔ اگر یہ سلسلہ ہی بند ہو گیا تھا اور روحانی قوے خدا نے بعد نزول قرآن ضائع کر دیئے تھے۔ تو پھر خدا نے جناب رسالت پناہ کے ذریعہ سے کیوں فرمایا۔ کہ رسولوں کا انکار نہ کرنا۔ کیا جناب پیغمبر خدا کے بعد قیامت تک بنی آدم کا سلسلہ جاری نہیں رہنا تھا۔ اور کیا اس زمانہ کے لوگ بنی آدم نہیں ہیں۔ اور کیا ان کو ارشاد ربانی نہیں ہے۔ کہ آنے والے رسول کا انکار نہ کرنا۔ (باقی آئندہ)

الخطبہ (۱) دو سیدزادیوں کے واسطے اور دو شریف زادیاں عظیم الشان خاندان کی ہیں۔

(۲) ایک شریف۔ نیک۔ نوجوان۔ پیرزادہ احمدی جو قادیان میں رہتا ہے اور درزی کا کام کرتا ہے۔ نکاح کی خواہش رکھتا ہے۔

(۳) ایک احمدی نوجوان درزی بھائی جو قادیان میں ملازم ہے طالب نکاح ہے۔

سب کی خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہوشیارپور میں ایک مبارک جلسہ

یہاں کی مقامی انجمن احمدیہ کے محض پانچ چھ ممبر ہیں۔ اور اُن میں سے بھی اکثر سلسلہ ملازمت میں منسلک ہونے کی وجہ سے یہاں عارضی اقامت رکھتے ہیں۔ اہل شہر میں سے اکثر سعید الفطرت غیر احمدی بھی سلسلہ حقہ کی طرف پُراشتیاق نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس کی محبت کو نور ایمان کی طرح دل میں چھپائے ہوئے ہیں۔ اور یہ امر قرین قیاس ہے کہ اگر تبلیغ کا سلسلہ پورے طور پر شروع کیا جاوے۔ تو بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کی تعداد میں روزافزوں ترقی ہو گی۔ پیر حاجی احمد صاحب جن کو دینی خدمت اور سلسلہ حقہ کی محبت سے جوشیلا اور دردمند دل خداوند کریم نے عطا کیا ہوا ہے۔ اور جو یہاں کی انجمن کی روح رواں ہیں۔ مدت سے آرزومند تھے۔ کہ کسی فاضل۔ محب قوم کو مدعو کر کے یہاں تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جاوے۔ اسی امر کو مدنظر رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیحؓ سے استدعا کی گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و مولانا مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کو (جن سے بشرط اجازت حضرت خلیفۃ المسیحؓ یہاں آنے اور اپنے مواعظ حسنہ سے پبلک کو مستفیض فرمانے کا وعدہ لیا گیا تھا) یہاں آنے اور وعظ کرنے کی اجازت عطا فرماویں۔ الحمد للہ! کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت عطا فرما دی۔ اور ۱۳ر اکتوبر بروز یکشنبہ ڈاکٹر صاحبان کا لیکچر قرار پایا۔ لیکچر گاہ کے لئے اسلامیہ بورڈنگ کی وسیع اور عالیشان عمارت منتخب کی گئی پبلک اور مفصلات کے احمدی بھائیوں کو بذریعہ اشتہارات تاریخ و مقام لیکچر سے آگاہ کیا گیا۔

پہلا لیکچر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا بہ عنوان "حضرت رسول کریم صلعم کی پیشگوئیاں" تھا۔ یہ لیکچر ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ سامعین کی تعداد قریباً دو سو تھی۔ جن میں علاوہ کثیر التعداد غیر احمدی احباب کے بہت سے ہندو بھائی بھی شامل تھے ڈاکٹر صاحب کے لیکچر نے حاضرین پر بہت کچھ اثر کیا۔ طرز بیان نہائت دلکش تھا۔ اور ہر ایک پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر نہائت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی۔ یہ لیکچر تین گھنٹہ تک رہا۔ اور حاضرین نے نہائت توجہ اور غور سے سُنا۔ دوسرا لیکچر سید محمد حسین شاہ صاحب کا بعد از نماز ظہر شروع ہوا۔ اس لیکچر کا عنوان تھا۔ کہ "آریہ سماج اور فلسفہ جدیدہ"۔ اس وقت حاضرین کی تعداد بمقابلہ پہلے لیکچر کے بہت زیادہ تھی۔ علی الخصوص آریہ بھائی بہت کثرت سے شامل ہوئے تھے۔ شاہ صاحب نے اپنا عالمانہ مضمون نہائت عمدگی کے ساتھ سُنایا۔ آپ نے جدید فلسفہ کی رو سے ثابت کر دکھایا کہ مادہ فانی ہے نہ کہ انادی۔ اور جب مادہ فانی ثابت ہو گیا۔ تو خداوند کریم خالق ارض و سما اور قادر مطلق ہوا۔ اس طرح آریہ سماج کے عقائد مادہ کو انادی سمجھنا اور تناسخ وغیرہ باطل ٹھہرے۔ اس لیکچر کو بھی سامعین نے نہائت غور اور توجہ سے سنا۔ لیکچر کے بعد بعض غیر احمدی احباب کی تحریک پر مولانا مولوی غلام رسول صاحب نے سلسلہ حقہ کے عقائد کا بہ طرز اختصار اظہار فرمایا۔ لیکن چونکہ نماز مغرب کا وقت بہت قریب تھا۔ بدیں وجہ مولانا کا وعظ ناتمام رہا۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ بعد میں اعلان کیا گیا کہ مولوی صاحب دو ایک روز قیام فرما کر اپنے مواعظ حسنہ سے پبلک کو مستفیض فرماویں گے چنانچہ مولوی صاحب دو روز برابر وعظ فرماتے رہے اُن کے پہلے وعظ کا عنوان تھا "اسلام زندہ مذہب ہے" دوسرا وعظ بہ عنوان "حقوق اللہ و حقوق العباد" ہوا۔ ان وعظوں سے پبلک بہت مستفیض ہوئی ✦

الراقم سلطان محمود سکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور

پیغمبر عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نئی سوانح عمری جس میں آنحضرت کی زندگی کے تمام حالات کو مختصر اور سلیس زبان میں لکھنے کے علاوہ آپؐ کے متعلق توریت اور انجیل کی بشارات کو عبرانی اور عربی بائبل سے لکھا گیا ہے۔ اور یورپ کے مصنفین نے جو رائیں آپؐ کے متعلق دی ہیں۔ ان کو بھی ایک جگہ جمع کیا ہے۔ عرب کی اُس وقت کی حالت اور تاریخ بیان کی گئی ہے۔ بعض اعتراضات کے جواب بھی جابجا دیئے گئے ہیں اور ہر طرح سے کتاب کو کامل اور مفید معلومات سے پُر کرنے کی سعی کی گئی ہے درمیان میں کہیں کہیں محبان رسول کے واسطے نعت کی چاشنی بھی دی گئی ہے۔ معراج اور شق الصدر کے متعلق سرسید صاحب کے طرز کو بیان کیا گیا ہے۔ مگر عالم روحانی میں اعلیٰ مقام پر پہنچنے والوں پر جو حالات طاری ہوتے ہیں۔ ان تک دنیاداروں کی نظر اگر نہ پہنچ سکتی ہو۔ تو اس کا انکار کسی صورت میں جائز نہیں۔ بہرحال کتاب بہت محنت اور محبت سے لکھی گئی ہے۔ ضخامت اڑھائی سو صفحہ۔ قیمت مبلغ ڈیڑھ روپیہ فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ:۔ ہلال ٹریڈنگ کمپنی ۲۲ پیسہ اخبار سٹریٹ۔ لاہور۔ اس کمپنی نے دو اور مفید کتابوں کے شائع کرنے کا بھی ارادہ کیا ہے۔ گلستان مسرت فارسی میں جس میں مشہور اساتذہ کے کلام کے منتخب اشعار مختلف عنوانوں کے تحت میں جمع کئے گئے ہیں۔ یہ ایک پُرانی کتاب ہے مگر آجکل نایاب۔ اور ایسی ہی کتاب اردو میں تیار کر کے شائع کریں گے۔ خط و کتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہو سکتی ہے ✦

بدر میں اشتہار درج کرنے کی اُجرت

ایک روپیہ سے کم کا کوئی اشتہار نہیں لیا جاتا

مضامین کی صفحات پر اشتہار دینے کی اجرت **۲۵ فیصدی** زائد ہو گی۔

پوسٹ کی اجرت ایک کالم کے برابر ہو گی۔

حاشیہ کی اجرت فی سطر یا سطر کا حصہ چوتھائی کالم شمار ہوگا۔

	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	تہائی کالم	چوتھائی کالم
سال ۵۰ بار	۳۰۰	۱۵۵	۱۰۵	۵۵	۴۰	۲۸
چھ ماہ ۲۵ بار	۱۵۵	۸۰	۵۵	۲۸	۲۲	۱۵
تین ماہ ۱۲ بار	۸۰	۴۲	۲۸	۱۵	۱۲	۸
ایک ماہ ۴ بار	۲۸	۱۵	۱۰	۶	۴½	۳
ایک بار	۸	۵	۳	۲	۱½	۱

یہ اجرت بہت سوچ سمجھ کر کم از کم رکھی گئی ہے۔ اس سے کم نہ لی جائیگی۔ بیفائدہ خط و کتابت میں وقت ضائع نہ فرماویں اجرت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

اجرت تقسیم کرائی ضمیمہ برابر یا کم از ایک ورق اخبار عہ رفی ہدی ہو گی اور اگر ایک سے زائد ورق ہوں تو فی زائد ورق ۴ر لئے جائیں گے۔ اجرت پوری بہرحال پیشگی آنی چاہئے اور اجرت ضمیمہ کے ساتھ مبلغ ایک روپیہ بابت باربرداری از بٹالہ تا قادیان آنا چاہئے اخبار ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔ ضمیمہ کی بلٹی آٹھ وار کے دن ہکوئل جانی چاہئے اشتہارات اخباری خط میں لکھے جائیں گے گنجان نہ لکھے جائیں گے جو صاحب اشتہار کی کاپی خود لکھوا کر بھیجیں اُن کا اختیار ہے جس طرح چاہیں لکھوائیں جہاں لگوانے میں ممکن احتیاط

حجۃ اللہ علے الارض

یہ ٹریکٹ کچھ اس طرح مقبول ہوا ہے کہ اکثر احباب کو اس پر وجد ہو رہا ہے۔ اثر تا آنکہ یہ حال ہے کہ پہلا ایڈیشن ایک ہفتہ کے اندر ہی ختم ہو گیا۔ تو احباب کے اصرار پر دوسرا ایڈیشن تین ہزار کا اور لگا لیا گیا اور ابھی وہ دفتری کے پاس سے سلائی ہو کر بھی نہیں آیا تھا کہ ۲۸۰۰ کی درخواستیں جمع ہو گئیں۔ غرض وہ بھی روانہ ہو چکا۔ بالاتفاق سب دوستوں نے یہی لکھا ہے۔ کہ اسکی اشاعت کی بڑی ضرورت ہے اور یہ عین وقت اور ضرورت پر نکلا ہے۔ لہٰذا اب اس کے تیسرے ایڈیشن کی طیاری ہے۔ احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ جن احباب یا انجمنوں نے اپنے ہاں تقسیم کرنے کے لئے جس قدر کاپیاں منگوانی ہوں۔ وہ فی الفور درخواستیں اور اس کی رقم بھی بھیج دیں تاکہ اب جس قدر ضرورت سمجھی جاوے اسقدر چھپ جاوے بار بار کی محنت پر وقت۔ وقت اور خرچ ہو جاتا ہے اور دوسرے ضروری کاموں میں حرج واقع ہوتا ہے صرف دو روپے کے خرچ سے ہر شخص اپنے ہاں ایک سَو کاپی تقسیم کرکے بے اندازہ اجر و ثواب کا مستحق ہو سکتا ہے۔ بڑا سستا سودا ہے۔ اغلب ہے کہ یہی دو روپے آپ کے لئے بہشت بریں میں ایک اعلےٰ درجہ کا مکان تیار کردیں۔ والسلام۔ درخواستیں اور روپیہ اس پتہ پر آنا چاہیئے +

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل لاہور

اخبار عالم پر ایک نظر

دہلی سے کچھ فاصلہ پر ایک گاؤں میں مندر کے نزدیک ایک مسجد ہے وہاں غریب مسلمان جب نماز پڑھتے تو شوریدہ آریہ سماجی گھڑیال بجا کر مخل بنتے مسلمانوں کی درخواست پر گورنمنٹ نے اُن کا گھڑیال بجانا تو الگ سرے سے اتروا ہی دیا۔ خوب کیا۔ شرارت کو جڑ سے کاٹنا ہی درست ہے + گورنمنٹ نے منشی رام سے اخبار ست دہرم پرچارک کے دہلی میں منتقل کرنے کے باعث پانسو روپے کی اور پریس کے واسطے ایک ہزار کی ضمانت طلب کی ہے + کلکتہ میں ٹرکی کی حمایت میں ہندو مسلمانوں کے مشترکہ اجلاس ہوتے ہیں + افواہ ہے کہ لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند آیندہ ماہ اپریل ۱۳ء میں ہندوستان سے مستعفی ہوں گے اور ان کی جگہ لارڈ کچنر وائسرائے ہوں گے + گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے فیصلہ دیا ہے کہ دہرم سالہ ایک سرائے کی قسم ہوتی ہے جس پر ہندو چین بجبیں ہو رہے ہیں + ۲۳- دسمبر ۱۲ء دہلی میں حضور وائسرائے کے شاندار داخلہ کے وقت جلوس نکلیگا اور حضور لاٹ صاحب بہادر پنجاب او چیف کمشنر دہلی اور والیان ریاستہائے پنجاب آپکا استقبال کرینگے + ہندو یونیورسٹی فنڈ میں اس وقت تک محض ۱۷- لاکھ ۱۸ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے + بہاؤ نگر کے کسی مندر سے ایک چینی طلائی مورتی مالیت ۴۰۰۰ ہزار روپیہ چرانے میں ماخوذ ہوا ہے۔ ہندو لوگوں کے توہمات بھی عجیب ہیں اپنے ہاتھ سے ایک چیز بنا کر اس کی پوجا کرتے ہیں پھر ان کے پرمیشر کو چور بھی چرا لیتے ہیں۔ عجیب منطق ہے۔ لنڈن ۵- نومبر کا تار مظہر ہے کہ بمقام جائزہ ترکوں کی ایک جمعیت نے بلغاریہ فوج کو شکست دی اور مانٹینگریوں کو بھی سقوطری کے محاصرہ میں متعدد شکستیں ہوئیں۔ اب ترکوں کی جمعیت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے + ہمعصر افغان اور المنیر پر جو مقدمہ لائبل مسٹر ولیم کیبطر نے چل رہا ہے وہ مصالحت کے واسطے ملتوی کیا گیا ہے + میڈیکل سکول آگرہ میں مسلمان طلباء پر جو ظلم ہو رہے ہیں انکے حال زار پر گورنمنٹ کی خاص توجہ درکار ہے۔ ابھی ابھی ایک ہونہار لڑکا مسمی خواجہ امیر احمد سکول سے خارج کیا گیا ہے جو قابل افسوس بات ہے + مکرم بھائی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے احباب مطلع ہوں۔ کہ وہ میانوالی سے شافی ہسپتال راولپنڈی میں تبدیل ہو گئے ہیں + ناظم پاشا نے جو ترکی افواج کا کمانڈر ہے اپنی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ فوجوں نے موت یا فتح کے موٹو پر آخری دم تک لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے + پاشائے ممدوح یہ بھی لکھتے ہیں کہ ترکوں نے مقام بونا حصار کو دوبارہ فتح کر لیا ہے اور محمود مختار پاشا کی فوج نے ایک بلغاری دستہ کو مغلوب کیا بہت سی اتواپ اور گولی بارود ان کے ہاتھ آئی ہے + ایک مرض بقسم ہیضہ قسطنطنیہ میں پہنچے ہوئے زخمیوں کے درمیان نمودار ہوا ہے + یونانی بیڑہ نے ٹنی ڈوس پر قبضہ کر لیا ہے + محمڈن ہال لاہور میں ۶ نومبر کی سہ پہر کو انجمن خاتونان اسلام کی بصدارت بیگم صاحبہ آنریبل میاں محمد شفیع صاحب عساکر عثمانیہ کی فتح و نصرت کی دُعا مانگنے اور فراہمی چندہ کے لئے ایک شاندار جلسہ ہوا + سر آغا خان نے سابقہ دو ہزار پونڈ کے علاوہ پانسو پونڈ شفاخانہ ترکی مجروحین و مریضوں کے واسطے عطا کئے ہیں + قسطنطنیہ - ۹ نومبر شیخ الاسلام نے علماء سے میدان جنگ میں شریک ہو کر جہاد کا وعظ کرنے کی درخواست کی ہے کیونکہ دوسری طرف بلقانی پادری ہاتھوں میں صلیبیں لئے بلقانی افواج کے جذبات کو اشتعال دے رہے ہیں + لنڈن ۹- نومبر کا تار مظہر ہے کہ ولی عہد یونان نے شاہ یونان کو تار دیا ہے کہ سالونیکا کی حوالگی کی شرائط پر دستخط ہو گئے۔ اور پچیس ۲۵ ہزار ترکی فوج نے اپنے آپکو یونانیوں کے سپرد کر دیا ہے + ہز ہائینس آغا خاں نے لکھا ہے کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ مسلم یونیورسٹی کا سرمایہ کسی غیر تعلیمی مقصد کیطرف منتقل کیا جاوے + مسٹر محمد علی آکسن ایڈیٹر کامریڈ کے پرائیویٹ سکرٹری سے مسلمانان ہند کے ٹرکی کو قرضہ دینے کے متعلق دریافت کرنے پر جو ابا حسب ذیل تار پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے نے دیا ہے "مسلمانان ہند کی طرف سے ٹرکی کو قرضہ کی امداد دینا ہز میجسٹی کے اعلان غیر جانبداری کے منافی نہ ہوگا" + ڈاکٹر عبد المامون سہروردی انجمن ہلال احمر کے ساتھ ٹرکی جائیں گے + ایڈریانوپل میں ترکوں کو ایک عظیم الشان فتح نصیب ہوئی +

درخواست دُعا

چودہری عبد الحی خان صاحب سب پوسٹماسٹر دیپالپور اپنی اہلیہ کی صحت کے اور سراج الدین اپنے بچہ کی صحت کے لئے اور سید محمد حسین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کوہاٹ اپنے صاحبزادہ بشارت احمد کی شفا کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں +

جنازہ غائب

منشی عبد العزیز صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ عسکر بنگلور جو ایک جوشیلے احمدی تھے وفات پا گئے ہیں اور محمد بی بی مرحومہ زوجہ میاں نواب علی صاحب بجی کوٹلی ضلع سیالکوٹ بھی انتقال کر گئی ہیں احباب جنازہ غائب ان کے لئے پڑھیں +

خریداران بدر

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بحضور فیض گنجور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میری سالی نے جو بالغ ہے اور عرصہ ایک سال سے بیوہ تھی۔ خود بخود اب بغیر ولی جائز کی اجازت کے نکاح کر لیا ہے۔ کیا یہ نکاح جو بغیر ولی جائز و اجازت وارثان جائز کے کیا ہے از روئے شریعت درست ہے۔ عرضی اللہ دتا ساکن بھینی۔ نقل جواب۔ میرے فہم میں شرعاً بدوں ولی کے نکاح نہیں ہو سکتا۔ نورالدین +

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

ربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپے ... جریان۔ درد کمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں ... مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ کبھی ... ہو گا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان کی ... کمزوری۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا ... نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں۔ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ علاج کا کوشاں ہے جہاں سے میسر ہو۔ ہرگز بے خوف و بیفکر نہ ... ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے بہت سے پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا ... فضل سے ۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ اور ... کے اعلان کیا جاتا ہے کہ ملک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۴ روز ... محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا ... ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملا کر ہمراہ صبح و شام **پرہیز** ترشی۔ شیرینی۔ تیز ...

المشتہر

نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا انتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں۔ تو اس ... دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس کے چند فائدے لاجواب ہیں۔ ... کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴) محصول دو شیشی تک ۔ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک ۵ر۔ دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر۔ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۳ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرا اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہر۔

اصلی میرہ جس کی قیمت عـ۵ر فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۳ر کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** میرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت درج ذیل ہے

مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقار و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ۔ قسم دوم ۸ر تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ تُسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عـ۵ر ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس مصنفہ سر ٹامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد۔ قیمت مبلغ ۱۲ ... فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام۔ در ظل اسلامی مصنفہ ڈی میترا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت عہ فی نسخہ مجلد عا

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش وِمن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی میترا واکا قیمت ... نسخہ

(۴) دی وُڈ وِڈ لوئین یارانی صاحبہ جہانسی یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے۔ جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲ ...

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ۔ مولفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت ۱۲ فی نسخہ۔

(۶) ایشیا اینڈ یورپ مصنفہ میرڈتھ ٹونسنڈ۔ جو بہت مدت تک ... مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آ سکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲ ...

(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲ر

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ وارک ہوس بمبئی

Blackie & Son Ltd
Warwick House
Bombay

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BADR
بدر

QADIAN

قادیان ضلع

عام قیمت پیشگی ۴ ؍
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

CCLXXVIII
اخبار بدر ۔ قادیان
بخدمت منشی کرم الٰہی

Reg. No. L.
ضلع گورداسپور ۔ خریدار نمبر ۲۹۱۳
صاحب ۔ ڈرائنمین
کوچہ چابک سواران
لاہور

Registered No. L. CCLXXVIII

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار
بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۲ | ۱۸ ۔ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۱۲ء مطابق | بروز جمعرات | چار روپے پیشگی | نمبر ۲۱

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درآ
کہ ہست محیی موتیٰ کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم** ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او ۔ بادۂ عرفان ما از جام او
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را بر او شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک واز خبرہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ... از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

بالتزام دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر ست و خسران تباب ...

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

دارالامان

حضرت خلیفۃ المسیح امیر المؤمنین بفضل ایزد متعال بخیریت ہیں۔ ۱۸۔ نومبر عصر کے وقت درس کے بعد ضعف غالب ہو گیا تھا مگر اس کے بعد آپ کی صحت بہت اچھی ہو گئی۔ چنانچہ عید اضحی بھی آپ ہی نے پڑھائی اور خطبہ سنایا جس کا خلاصہ کسی دوسری جگہ درج ہے۔ پھر ۲۴ نومبر کو دو برس کے بعد مسجد مبارک میں نماز مغرب کی جماعت کرائی اور صاحبزادہ عبد الحی کو وہیں درس قرآن مجید دیا۔ ۲۵۔ نومبر کو فرمایا کہ نماز کے لئے پہلے مؤذن اطلاع دیا کرے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کی صحت نسبتاً اچھی ہے آپنے تھوڑی سی طاقت پانے پر گوارا نہیں فرمایا کہ نماز کی جماعت گھر میں ہی کی جاوے

ہندو اخبارات بھی گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہے

ہیں۔ آج کل جو مسلمان جابجا اجلاس کر کے بوجہ اخوت اسلامی اپنے مظلوم ترکی بھائیوں کی ہمدردی میں وعظ کر کر کے مجروحین و یتامیٰ کے لئے چندہ جمع کرتے اور ان کی کامیابی و نصرت کے واسطے دعائیں مانگتے ہیں تو ہندو اخبارات اس پر عجیب عجیب رنگ چڑھا کر ان کو گورنمنٹ کی نظر میں بدظن کروانے میں بیجہ اور جان توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس طرح بغاوت پھیلنے کا اندیشہ ہے اور کبھی دروغ بے فروغ کے پتلے کہتے ہیں کہ مسلمان سلطنت برطانیہ کو گالیاں نکالتے ہیں۔ غرضیکہ ان حاسدوں کی آنکھ میں مسلمانوں کا خواہ کوئی بھی فعل ہو۔ کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔ گویا یہ بدباطن قوم اب اسلام کو روئے زمین پر دیکھنا ہی پسند نہیں کرتی دیکھنا تو الگ ہر وقت ان کی جائز و ناجائز کوشش یہی ہے کہ کسی طرح اسلام کا نام حرف غلط کی طرح دنیا سے مٹ جاوے۔ اخبار پرکاش۔ آریہ مسافر۔ ہندوستان۔ جھنگ سیال۔ بھارت اور آریہ گزٹ نے تو گویا اپنے پرمیشور کی قسم کھا رکھی ہے کہ خواہ اِس طرف کی دنیا اُس طرف چلی جائے ہم ہرگز بھی اسلام کی مخالفت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ ہم اپنی مہربان و عادل گورنمنٹ سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ اپنی غیر متعصبانہ توجہ کو بہت جلد اخبارات مذکورہ بالا کی طرف غیر معمولی طور سے فرما کر غور فرمائے کہ آیا ان اخبارات نے جو شیوہ و وطیرہ اختیار کر رکھا ہے وہ ہندوستان و پنجاب میں بغاوت پھیلانے کا مہلک ذریعہ ہے۔ یا غریب و مظلوم اور ہر طرف سے مفلسی میں گھرے ہوئے بے چارے مسلمانوں کا قابل عبرت فعل جس کے سوا اور ان کا کوئی چارہ ہی نہیں رہا کہ اپنے مولیٰ و پروردگار کے حضور گڑگڑا دیں۔ گڑگڑائیں اور دعائیں کریں کہ وہ اب ان پر نظر ترحم و عفو فرمائے ایک طرف تو یہ اخبارات مسلمانوں کی اس قابل رحم حالت پر طرح طرح کی ملمع سازیاں کر کے مسلمانوں کے منہ آ رہے ہیں اور گورنمنٹ کو بدظن کرا رہے ہیں۔ دوسری طرف دروغگورا حافظہ نباشد کے مقولہ کے مصداق بنکر یہ حسرت و تمنا بھی رکھتے ہیں کہ "کاش اس جوش کا کوئی حصہ ہماری جاتی کے اندر بھی آجائے" ہم اس ثبوت کے لئے ۱۹۔ نومبر کے اخبار پرکاش کے صفحہ ۱۰ کا حوالہ دیتے ہیں جس پر کی سرخی "مسلمانوں کے اندر مذہب کے لئے جوش" ہے ہم امید کرتے ہیں کہ تمام اسلامی پرچے خاموشی سے کنارا کر کے مذکورہ بالا اخبارات کی نسبت اپنی آواز عادل و منصف گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچانے کی نتیجہ خیز کوشش کرینگے

(اشرف)

اسی تاریخ کے اخبار پرکاش کے صفحہ ۱۰ پر ہی "مسلمان اسلامی اخبارات سے شکایت" کا ہیڈنگ رکھ کر مسلمانوں کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہے اور اپنی چشم بدبین پر تعصب کی عینک لگا کر اہل اسلام کی دل آزاری کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ جب کہ اٹلی و ترکی میں باہم جنگ کی چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے اور فطرتی طور سے جو ایک مسلمان کو مسلمان سے یا ہندو کو ہندو سے دکھ درد کے موقعہ پر اظہار ہمدردی لازمی و لابد ہوتی ہے تو اس فطرت انسان پر بھی یہ متعصب قوم ہند کے اہل اسلام کے ترکی سے ہمدردی جتلانے پر شور و واویلا ہی مچاتی ہے حالاں کہ ہماری عادل و مہربان گورنمنٹ ان سے بدرجہا بڑھ چڑھ کر عقل سلیم رکھتی ہے اور مسلمانوں نے ترکی سے اظہار ہمدردی میں جو کچھ بھی کیا ہے۔ گورنمنٹ کی اجازت سے کیا گیا ہے۔ تو اگر خدانخواستہ مسلمانوں کا یہ فعل گورنمنٹ کی دوربین نظر میں قابل شبہ ہوتا۔ تو وہ خود مسلمانوں کو لعنت و ملامت کر سکتی تھی مگر ہندو اخبارات خواہ مخواہ ہی "مدعی سست گواہ چست" کے مقولہ پنجابی پر عمل کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کر رہے ہیں۔ ہاں اگر اٹلی ان کی تعلقدار ہوتی اُسے کسی قسم کی تکلیف ہو ان کی مدد اُسے کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے تو بھی کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہمارا اس میں نقصان ہے کیا ہمیں یہ اخبارات تسکین دہ جوابات دے سکتے ہیں کہ اگر اظہار ہمدردی مقتضائے فطرت انسان نہیں ہے تو تم کیوں اپنے کسی بھائی کی مصیبت پر کووں کی طرح شور مچا کر پڑوسیوں کو بھی خواب راحت سے بیدار کر کے بے آرام کر دیا کرتے ہو۔ ؎

مقتضائے فطرت انسان ہے ہمدرد ہو
جبکہ دیتا ہے مدد حیوان بھی حیوان کو

(اشرف)

ضرورت نکاح

کمترین جولائی سنہ ۱۹۱۰ء سے اس گاؤں بیگم پور جنڈیالہ میں تبدیل ہو کر آیا ہوا ہے۔ تب سے چار اشخاص احمدی ہو چکے ہیں۔ بڑی رکاوٹ جو اس علاقہ میں احمدی ہونے کے راستہ میں حائل ہے وہ یہ ہے کہ جو آدمی احمدی ہو جاتا ہے اس کو لڑکی دینا لوگ غیر احمدی چھوڑ دیتے ہیں اس لئے تین اشخاص کے لئے جو کہ قریباً بیس بیس سال کی عمر کے یہاں احمدی ہوئے ہیں کے نکاح کے لئے آپ اپنے اخبار میں تحریک کر دیویں شاید اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کر دیوے۔

(۱) جمیل خان قوم راجپوت نارو تعلیم مڈل فارسی تک اب قرآن مجید کا ترجمہ دسویں سیپارہ کا پڑھتا ہے چودہ ۱۴ پندرہ ۱۵ گھماؤں اراضی کا واحد مالک ہے مخلص احمدی ہے۔

(۲) میراں بخش ولد احمد بخش احمدی قوم راجپوت نارو زمیندارہ کا کام کرتا ہے اسکے والد احمد بخش اچھے زمیندار ہیں اپنی کاشت کے علاوہ تین چار سو روپیہ سالانہ چکوتہ کا موروثوں سے آجاتا ہے۔

(۳) امیر خان قوم راجپوت بھٹی ایک مخلص احمدی ہیں قرآن مجید پڑھتے ہیں اور اپنا زراعت کا کام کرتے ہیں اور اپنے گھمندہ میں اچھے ہیں۔ فوجی ملازمت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

والسلام۔ کمترین غلام نبی مدرس مدرسہ بیگم پور

پاک پٹن

میں خدا کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے وہ اصحاب جو اس ضلع میں ہیں اور کسی اور انجمن میں شامل نہیں ہیں وہ اسمیں شامل ہو کر واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کے پاک ارشاد کے نیچے آجاویں۔ والسلام سنیاذ محمد احمدی کمیونڈر سکرٹری انجمن احمدیہ پاکپٹن

کلام امیر

شکر گذار بندہ فرمایا۔ ایک بزرگ کتابوں کا ایک انبار لئے جا رہے تھے۔ رستے میں دریا گذرنا پڑا۔ اس میں کتابوں کا بنڈل گر پڑا۔ فرمایا۔ الحمد للہ! خادم نے کہا حضور کتابیں دریا میں گر پڑیں اور غرق ہو گئیں۔ فرمایا اسی لئے تو میں الحمد للہ کہتا ہوں۔ میں نے ان کتابوں کو پڑھنے کی خاطر خریدا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے پڑھنے کی تکلیف سے بچا لیا۔ مگر میری نیت کا ثواب مجھے ضرور دیگا۔

آنحضرت کے والدین کے نام فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا نام عبد اللہ اور آمنہ ہونا ایک معجزہ تھا۔ اگر والد کا نام کہیں عبد الشمس ہوتا (جیسے کہ اس زمانہ میں نام ہوا کرتے تھے) تو عیسائی لوگ ہم کو زندہ نہ رہنے دیتے عبد اللہ نام رکھنے میں عبد المطلب کے خیالات کا پتہ چلتا ہے۔

حرص فرمایا۔ ایک انسپکٹر پولیس تھا۔ وہ رشوت تحوید پہنے کے بعد ... کرتا تھا۔ اپنے آپ کو گالیاں دیتا جاتا۔ کمبختو مجھے کیوں سؤر کھلاتے ہو۔ کیوں میری عاقبت خراب کرتے ہو اور ادھر روپیہ لیتا جاتا۔ حرص یہاں تک بڑھ گئی تھی۔ کہ گوشت اور سبزی تک کے "نمونے" منگواتا۔ اور ان سے گذر اوقات کرتا۔ قیمتاً خرید کر نہ کھاتا تھا۔ آخر کار اُسے اول داماد لوٹ کر لے گیا۔ بعد میں مقدمہ چل پڑا۔ اس پر خرچ ہوا۔ سات سال قید کی سزا ہوئی۔ رہائی پر سات روپے ماہوار کا ملازم ہؤا۔ کوئی رشوت کا موقعہ سامنے آیا کہنے لگا۔ ابھی نہیں لیتا۔ پندرہ روپے تک تو پہنچ لوں۔ اس قدر مصیبت کے بعد عبرت کا یہ حال تھا؟

نعمت کا شکریہ وہ نعمت جو خدا نے اپنے فضل سے ہم کو عطا کی اور جس سے ہزاروں مذہبی مباحثے عملی طور پر طے ہو گئے۔ وہ فضل حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت ہے۔ میں فائدہ عام کے لئے چند وہ دلائل عرض کرتا ہوں جس طرح مجھ کو خدا نے آپ کا عاشق زار بنایا۔ اگرچہ میں ایک فوجی جوان ہوں۔ مگر جذبۂ دل کا اظہار کرتا ہوں۔

(۱) حضرت اقدسؑ کے مبارک زمانہ میں حضور کی خدمات دینی اور اخلاق اعلیٰ ہر ایک صاف دل کو اشارتاً بتلا رہے تھے کہ صدیق ثانی یہی ہے دیکھ لو۔ جو آپ کی مجلس میں اکثر بیٹھتے ہیں۔ وہ خوب واقف ہیں

(۲) حضرت اقدسؑ کا صدر انجمن احمدیہ کے وقت حضرت خلیفۃ المسیحؓ کو میر مجلس بنانا بھی ایک اشارہ تھا

(۳) حضرت اقدسؑ کا شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نُورِ یقیں بودے

(۴) بلا اختلاف آپ کا بعد وفات حضرت مسیح موعودؑ خلیفہ تسلیم کیا جانا یہ بالکل خدا کا کام تھا جس نے سب دلوں کو جمع کر دیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں نے حضرت اقدسؑ کے وصال کا حال سُنا۔ تو پہلی تحریک جو میرے دل میں ہوئی وہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی خلافت پر ایمان لانا تھا۔ مجھے کچھ علم نہ تھا۔ کہ سب جماعت کا یہ خیال ہوگا۔ چنانچہ میں نے بلا مشورہ کسی دوسرے کے فوراً بذریعہ کارڈ اپنی بیعت کا اظہار کر دیا تھا

(۵) مذہب شیعہ کا مسئلہ خلافت ایسا صاف ہو گیا کہ اب میں تو ہر موقعہ پر ان کو صدیق ثانی کی مثال دیکر سمجھایا کرتا ہوں۔ اور حضرت کے اہل بیت کا مطیع و فرمانبردار ہونا دکھلا کر قائل کیا کرتا ہوں۔ جیسا کہ میرٹھ رسالہ ۱۲۵ ڈ انہ لانسرز میں پار سال میں نے یہ دلائل صاف طور پر ایک برادری کی جماعت میں بیان کئے تھے اور اُن کو باوجود مخالفت مماثلت تسلیم کرنی پڑی تھی۔

(۶) آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ اولین و آخرین خلافت کی مماثلت کی ایک اعلیٰ مثال اور قرآن شریف کا زندہ معجزہ خلافت صدیق ثانی سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔

(۷) جن اشخاص نے آپ کے الفاظ محفوظ کئے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اُن کو پورا کیا ہے۔ میں چند باتیں بطور شکرانِ نعمت عرض کرتا ہوں جو خاص میری نسبت ہیں۔

(الف) جب کہ میرا خیال نکاح ثانی کا ایک لڑکی سے تھا جس نے بوجہ ایک عارضہ جسمانی کے اپنے آپ کو لائق نکاح نہ سمجھکر گوشہ نشینی اختیار کی تھی۔ اور نہ اُس کے والدین نکاح کر دینے کو راضی تھے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیحؓ سے وہ بیماری ذکر کر کے عرض کیا کہ کیا یہ مانع حمل یا اولاد ہے۔ تو آپ نے سادگی سے فرمایا۔ کہ نہیں۔ بڑی لڑہی (مضبوط) اولاد ہوتی ہے۔ چنانچہ بعد میں میں نے اس لڑکی سے بہ رضامندی اس کے وارثان کے نکاح کیا اور مضبوط اولاد کو آنکھ سے دیکھا۔ میری پانچ ماہ کی دختر سوا سال سے بھی بڑی معلوم ہوتی تھی اور اپنے ساتھ کے سب لڑکوں سے مضبوط تھی۔

(ب) آپ سے جب میں نے دوسرے نکاح کی اجازت چاہی تو آپ نے مجھے چند شرائط پر اجازت دی جن میں پہلی بی بی کے ساتھ برتاؤ کی نسبت ہدایت تھی خدا کے فضل سے میں اُس پر کاربند ہوں اور بڑی خوشی اور شکریہ سے خبر دیتا ہوں کہ میرے گھر میں عام زمانہ کے موافق کبھی کوئی ناراضگی نہیں ہوئی۔ یہ آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

(ج) جب آپ بیمار تھے تو آپ نے عام مجلس میں فرمایا تھا کہ ہم نے دو شخصوں کی اولاد کے واسطے دعا کی ہے جو خدا کے فضل سے امید ہے کہ قبول ہو گئی ہے ان دو میں سے ایک یہ عاجز ہے جس کی طرف اشارہ بھی فرمایا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ دُعا اُن سُننے والے لوگوں کی موجودگی میں ہی پوری ہو چکی ہے یعنے مجھے اللہ تعالیٰ نے صاحب اولاد کیا۔

(د) جب میں بعض وجوہات کے سبب اور اپنے ایک اعلیٰ افسر کی سختی کے سبب سے کراچی سے تبدیلی کرانا چاہتا تھا میں نے چند دفعہ دُعا کے واسطے عرض کیا تو حضور سے یہی جواب ملا۔ کہ کیا دوسری جگہ اور خدا ہے یا جو خدا دوسری جگہ آرام دے سکتا ہے وہاں کچھ نہیں کر سکتا۔ حالانکہ میں نے ہر طرح سے کوشش کی۔ مگر میری تبدیلی ہرگز نہ ہوئی۔ اور آخر میرے مولا کے ارشاد کے بموجب اللہ تعالیٰ نے کراچی ہی ایک اعلیٰ افسر بھیجدیا جو انصاف اور سچائی کا اعلیٰ نمونہ ہے اور اس طرح سے میری تکلیف راحت سے بدل کر حضرت صاحب کے لفظ پورے ہوئے۔

(۸) میں عام طور پر ظاہر کرتا ہوں کہ جو دلائل حضرت صدیق اکبر کی خلافت کے بارہ میں کسی شخص کے پاس ہوں۔ خدا کے فضل سے وہ سب صدیق ثانی میں موجود ہیں۔ اگر کسی ناشکر گذار یا نابینا کو نظر نہ آویں تو تحریر کرے انشاء اللہ تعالیٰ بہ علیحدہ جواب دینے کے واسطے دل میں ایک جوش پاتا ہے۔

(۹) کبھی کوئی اپنی کوشش سے خلیفہ نہیں بن سکتا۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً موجود ہے زیادہ کتابیں لکھنے والا یا بڑا لیکچرار خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ پہلے زمانہ میں بڑے سے بڑا فاتح بھی خلیفہ نہ ہوا خدا تعالیٰ دلوں کی صفائی اور حالت سے خوب واقف ہے وہ کسی کی خواہش کا پابند نہیں ہے جس کو لائق سمجھتا ہے یہ عہدہ دیدیتا ہے

خاکسار

خداداد رسالدار ۳۱ کورنر چھاؤنی کراچی

الامام الاعظم

نمبر ۳

دعائے الحمد مؤلف کو یہ بھی دقت پیش آئی ہے کہ سورہ الحمد میں خدا حکم دیتا ہے کہ تم یہ دعا مانگو۔ کہ ہم کو وہی نعمت عطا کر جو تونے اگلے راستبازوں اور نبیوں کو عطا کی۔ اس لئے مولف نے اپنے رسالہ میں یہ لکھا ہے کہ نعمت سے مراد صرف صراط مستقیم ہے گویا بزعم مؤلف خدا یہ حکم دیتا ہے کہ یہ دعا مانگو کہ ہم سیدھے راستہ پہ چلتے رہیں۔ اور راستہ کی تکلیفیں اُٹھاتے رہیں۔ مگر ہم کو تکلیف اور محنت کا کچھ ثمرہ نہ ملے اور ہم کبھی منزل مقصود پر نہ پہنچیں۔ اگر خدا نے ہم کو منزل مقصود پر نہیں پہنچانا تھا اور وہ نعمت ہم کو نہیں عطا کرنی تھی۔ جو اس نے انبیاء کو عطا کی تو پھر ہم سے بڑھ کر کوئی بدقسمت نہیں ہوگا مگر خدا نے ہمارے ساتھ یہ معاملہ نہیں کیا اور صاف الفاظ میں فرما دیا ہے۔ من یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یعنی جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں گے وہ منزل مقصود پہ پہنچکر ضرور ان لوگوں کے ساتھ مل جائیں گے جن پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔ یعنی نبیوں۔ صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ۔ مجھے ان آیات کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے جن میں نبیوں کو صدیق۔ شہید اور صالح کہا گیا ہے۔ کیونکہ مؤلف نے خود اس بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ گویا مؤلف اس بات کو مان گیا ہے۔ کہ سورہ الحمد میں جس نعمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو نبیوں کو عطا ہوئی۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ نبیوں کو سوائے نبوت کے اور کوئی ایسی نعمت نہیں عطا ہوئی۔ جو باستثناء دیگر اشخاص کے صرف اُنہی کو ملی۔ اگر اُن کو سلطنت ملی تو سلطنت کفار کو بھی ملی ہے۔ اگر ان کو جسمانی طاقتیں دی گئیں تو جسمانی طاقتوں سے کفار کو بھی مستثنیٰ نہیں رکھا گیا۔ اگر ان کو تندرستی عطا ہوئی۔ تو اس میں بھی ان کی خصوصیت نہیں ہے۔

البتہ اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے صاف الفاظ میں یہ کیوں نہ فرمایا۔ کہ یہ دعا مانگو۔ کہ ہم کو وہ نعمت عطا کر۔ جو تو نے نبیوں کو عطا کی۔ اور صراط مستقیم پہ چلنے کے لئے کیوں ہدایت فرمائی۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اعمال صالح کا بجا لانا یا دوسرے الفاظ میں صراط مستقیم پر چلنا ضروری تھا اس لئے ایسا کہا اگر بغیر اعمال صالح کے بجا لانے کے نعمت کا ملنا متوقع ہوتا تو پھر قرآن کے بھیجنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اور نہ اوامر و نواہی کے فرمانے کی حاجت تھی۔ مگر خدا کی سنت یہی ہے کہ اسباب سے کام لے کر انسان کوشش کرتا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس پر ایک نتیجہ مترتب ہو جاتا ہے۔ اعمال صالح بجا لانا خدا کا کام نہیں ہے۔ خدا کا کام ان اعمال کا ثمرہ دینا ہے۔ اسی واسطے خدا نے یہ دعا سکھلائی۔ کہ اعمال صالحہ کی جو انبیاء نے کئے توفیق مانگتے رہوگے۔ تو تم کو ان انبیاء کے ساتھ ملا دوں گا۔ جن پر نعمت نبوت نازل ہوئی یعنی اس منزل مقصود پہ پہنچا دوں گا جس پر وہ پہنچے اور راستہ کی تکالیف اُٹھاتے اُٹھاتے نامراد نہیں مروگے +

بشارت احمد مؤلف نے حضرت اقدس پر اعتراض کیا ہے کہ اُنہوں نے احمد نبی کی پیشگوئی اپنے اوپر لگائی ہے اور لکھتا ہے۔ کہ احمد کی پیشگوئی جناب رسالت پناہ کے وجود سے پوری ہوئی۔ کیونکہ فلما جاء ھم بالبینٰت میں زمانہ ماضی پایا جاتا ہے۔ نیز مؤلف یہ بھی لکھتا ہے کہ آیۂ واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقًا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرًا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد فلما جاء ھم بالبینت قالوا ھذا سحر مبین میں بعد کے لفظ سے یہ نہیں پایا جاتا کہ ضرور جناب مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ اور اس کی تائید میں جملہ ثم اتخذ ء العجل من بعدہ وانتم ظالمون قرآن کی ایک آئت سمجھ کر پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ کوئی آئت نہیں ہے اور عربی صرف و نحو کے قواعد کے مطابق بھی یہ جملہ صحیح نہیں ہے۔ اس حوالہ سے مؤلف کی مولویت اور عربی دانی پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے۔ اگر مؤلف اب یہ عذر پیش کرے۔ کہ کاتب کی غلطی سے ایسا لکھا گیا۔ تو کاتبوں کی غلطیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ مگر اس جگہ کوئی عقلمند اس کو قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ الفاظ کی بندش سے یہ عذر درجۂ پذیرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ اصل میں آئت یوں ہے ثم اتخذ تم العجل من بعدہ وانتم ظلمون جس کو دیکھ کر فوراً ایک عقلمند سمجھ جاتا ہے۔ کہ کاتب کی غلطی نہیں ہے۔ بلکہ مؤلف کی روشنی طبع کا نتیجہ ہے۔ اس آیہ یعنی ثم اتخذ تم العجل کو آیۂ قال بئسما خلفتمونی من بعدی کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ چونکہ موسیٰ نبی اپنی قوم کو کہہ گئے تھے کہ میں کوہ طور پر جاتا ہوں۔ اور میرے بعد غلط راہ اختیار نہ کرنا۔ اس لئے جب اُنہوں نے واپس آکر من بعدی کہا۔ تو اس کی مراد کوہ طور پر جانے کے بعد تھی۔ اور چونکہ قرینہ دال تھا۔ اس لئے یہاں بعد کے لفظ سے موت مراد نہیں لی گئی۔ مگر آیہ زیر بحث میں اس کے خلاف قرینہ دال اس بات پر ہے کہ جناب مسیح اپنے جانے کے بعد ایک نبی کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اور اپنی قوم کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ میرے دُنیا سے چلے جانے کے بعد ایک عظیم الشان نبی معمولی طریقہ پیدائش کے پیدا ہو کر آنے والا ہے۔ اس کو مان لینا۔ اس لئے اُن کی مراد اپنی وفات تھی کیونکہ جس طرح وہ ایک آنے والے کی نسبت جو ابھی دُنیا میں موجود نہیں تھا پیشگوئی کرتے ہیں اسی طرح اپنا جانا بھی بذریعہ موت مراد لیتے ہیں۔ آیۂ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی الخ اس کی تائید کرتی ہے۔ بغیر قرینہ کے تو بعد کے لفظ سے موت مراد نہیں لی جا سکتی۔ لیکن جہاں قرینہ پایا جائے جیسا کہ آیہ زیر بحث میں پایا جاتا ہے۔ وہاں موت کے معنے قرآن نے لئے ہیں۔ جیسا کہ آیہ ام کنتم شھداء الخ سے پایا جاتا ہے۔ اب رہا یہ امر کہ آئت زیر بحث میں "احمد" سے کون مراد ہے۔ سو اس کے متعلق یہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ جناب رسالت پناہ کا نام قرآن کریم میں "محمد" درج ہے لیکن آیۂ متنازعہ فیہا میں "احمد" کی پیشگوئی ہے۔ جناب رسالت پناہ نے چالیس برس تک اپنے آپ کو "احمد" نہیں کہا۔ اور نہ آپ کی قوم نے آپ کو "احمد" کر کے پکارا۔ اس لئے مؤلف اپنے ادعاء بلا دلیل میں صرف یہ کہہ کر کامیاب نہیں ہو سکتا کہ فلما جاء ھم فعل ماضی ہے۔ لہذا وہ "احمد" جس کا قرآن میں ذکر ہے۔ وہ بوقت نزول قرآن موجود تھا۔ اور اور کوئی وجود اس کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں کئی جگہ افعال ماضی استعمال کئے گئے ہیں اور اُن سے مراد مستقبل لی گئی ہے۔ اور ایسے افعال ماضی بھی قرآن میں موجود ہیں۔ جن پر لما واقع ہوتا ہے اور پھر بھی ان سے زمانہ مستقبل مراد لیا جاتا ہے۔ ذیل کی دو آئتیں اس بارہ میں قابل توجہ ہیں:-

(۱) ولو ان لکل نفسٍ ظلمت ما فی الارض لافتدت بہ و اسرّوا الندامۃ لما راوا العذاب وقضی بینھم بالقسط وھم لا یظلمون - ۵۴/۱۱

(۲) واذا مسّ الانسان الضرّ دعانا لجنبہٖ او قاعداً او قائماً فلما کشفنا عنہ ضرّہ مرّ کان لم یدعنا الٰی ضرٍّ مسّہ کذالک زیّن للمسرفین ما کانوا یعملون - ۱۲/۱۱

ان دونوں آیتوں میں "لما اسرّوا" اور "فلما کشفنا" فعل ماضی ہیں اور باوجودیکہ ان پر لما واقع ہوا ہے۔ پھر بھی معنے مستقبل کے لئے سورۃ صف میں جس میں آیۂ متنازعہ فیہا آئی ہے۔ پانچ حسب ذیل قرینے ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے کہ "احمدؐ" نبی جس کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔ مسیح موعودؑ ہے۔

(۱) آیۂ متنازعہ فیہا کے ساتھ ہی یہ آیۂ کریمہ واقع ہے۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ الکذب وھو یدعیٰ الی الاسلام جس سے پایا جاتا ہے کہ اُس کے مخالف اس کو بدکار اور دغاباز کہیں گے۔ اور اس طرح گویا الٰہی سلسلہ کے برخلاف جھوٹی تہمت لگائینگے اور افترا پردازی کریں گے۔ اور غلط افواہیں پھیلا کر خدا کی جماعت کو پراگندہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ خدا ایسے لوگوں کو سب سے بڑھکر ظالم قرار دیتا ہے۔ اور تہمت لگانے والوں کو جو خود مسلمان ہونے کا دعوٰے کرتے ہیں۔ ملزم کرتا ہے۔ کہ کیا مدعی تم کو اسلام کے بغیر کسی اور دین کی طرف بلاتا ہے اور تم کو دین حق سے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ تم اس کے درپے آزار ہوگئے۔ وہ تو تم کو اسی دین کی تلقین کرتا ہے۔ جس کے تم خود پیرو بنتے ہو۔

(۲) آیہ ۱ کے ساتھ ہی آیہ یریدون لیطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون واقع ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کو جسمانی ہتھیاروں سے اس کے مخالف نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یعنی ایک ایسی پُرامن سلطنت میں وہ بھیجا جائیگا۔ کہ کوئی کسی پر دست تعدی دراز نہیں کرسکیگا۔ اور صرف زبانی باتوں سے اس کا مقابلہ کریں گے اور منہ کی پھونکوں سے خدا کی روشنی کو بجھانا چاہیں گے اور اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے اور وعظوں اور لیکچروں سے اس کے برخلاف ناخنوں تک زور لگائیں گے۔ مگر باوجود اس قدر متفقہ کوششوں کے جو مخالف کریں گے۔ وہ غالب ہو جائیگا۔ اور اپنی جماعت کو دنیا میں قائم کرکے اور اپنے کام کو پورا کرکے جائیگا اگرچہ انکار کرنے والوں کو یہ بہت ناگوار گذریگا۔ اور وہ زہر کے گھونٹ پی کر رہ جائیں گے۔ حضرت اقدسؑ پر یہی آیت بطور الہام کے اس وقت نازل ہوئی۔ جب کہ اُنھوں نے ابھی مسیح موعودؑ ہونے کا دعوٰے نہیں کیا تھا اور نہ ان کے وہم میں یہ تھا۔ کہ وہ مسیح موعودؑ ہوں گے۔ اور اس پر دلیل یہ ہے۔ کہ اُسی براہین احمدیہ میں جس میں یہ الہام درج ہے جناب ممدوح نے پرانے عقیدے کے مطابق یہ لکھدیا کہ مسیح ابن مریم دوبارہ آسمان سے آئیں گے۔ اس الہام میں خدا نے بطور پیشگوئی کے فرمایا تھا۔ کہ لوگ سخت مخالفت کریں گے۔ اور زبانی باتوں اور تحریری اور تقریری ناجائز الزامات سے سلسلہ الٰہیہ کا مقابلہ کریں گے۔ سو ایسا ہی ہوا۔

(۳) آیہ ۲ کے بعد آیہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ ولو کرہ المشرکون آتی ہے۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جس "احمدؐ" کی نسبت پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ ایسے سامانوں کے ساتھ اور ایسے زمانہ میں پیدا ہوگا۔ کہ وہ دین اسلام کو تمام دنیا کے مذاہب پر غالب کردینے کی توفیق پائیگا۔ گویا دنیا بذریعہ ریل وڈاک خانہ و تاربرقی و دیگر ذرائع سفر کے اکٹھی کردی جائیگی۔ اور اشاعت دین حق کا خوب موقع مل جائیگا اور مذاہب باطلہ کو دلائل و براہین نیرہ کے ساتھ توڑ دیا جائیگا۔ چنانچہ اس زمانہ میں کہ تمام دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے۔ مسیح موعودؑ نے تمام مذاہب کو دندان شکن جواب دیکر مختلف موقعوں پر عظیم الشان مذہبی جلسوں میں بیشمار مجمعوں کے سامنے اسلام کی صداقت اور سچائی ثابت کردی ہے جس کا خود بھی دیگر مذاہب کے پیرؤوں نے اقرار کیا ہے۔ یہ ثابت ہے۔ کہ جناب رسالت پناہؐ نے عرب کی سرزمین سے اپنی زندگی میں باہر نکل کر کوئی تبلیغ دین قویم کی نہیں کی۔ اور نہ اور کوئی سامان مثل ڈاک وریل وغیرہ اس وقت موجود تھے۔ جن کے ذریعہ سے تمام ملکوں میں مذہب اسلام کی اشاعت ہوسکتی۔ لہٰذا یہ پیشگوئی مسیح موعود کے حق میں پوری ہوئی جیسا کہ مفسرین نے اقرار کیا ہے۔ کہ اس آیہ کا مصداق مسیح موعودؑ ہے۔

(۴) آیۂ نمبر ۳ کے بعد آیۂ یاایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم آتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس نبی کی نسبت پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس کا آنا ایسے زمانہ میں مقدر تھا۔ جو تجارت کا زمانہ تھا۔ یوں تو ہمیشہ ہر زمانہ میں تجارت ہوتی رہتی ہے۔ لیکن جس قدر گرم بازاری تجارت کی مسیح موعود کے زمانہ میں ہوئی ہے وہ ایک اہم شان اپنے ساتھ رکھتی ہے اور قیاس پیدا ہوتا ہے کہ تجارت سے مراد اسی زمانہ کی تجارت ہے اور مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اس تجارت کے زمانہ میں مادہ پرستوں کی طرح دنیا کے جمع کرنے میں اپنے خالق اور مالک کو نہ بھلا جانا۔ اور خدا اور اس کے رسول کے احکام پر کاربند ہونا۔

(۵) سورہ کے اخیر میں جو آیت ہے اس میں مومنوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ تم کو "احمدؐ" کی ایسی مدد کرنی چاہیئے جیسی عیسیٰ نبی کے حواریوں نے مدد کی۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ جس "احمدؐ" کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے وہ عیسیٰؑ نبی کا مثیل تھا اور اس کو بھی ایسے واقعات پیش آئے جس طرح عیسیٰؑ نبی کو پیش آئے تھے۔ لیکن جناب رسالت پناہؐ کو موسیٰؑ نبی کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ غرض پہلے انبیاء میں سے موسیٰؑ نبی نے اپنے مثیل کے متعلق پیشگوئی کی اور مسیح نے اپنے مثیل کے متعلق پیش گوئی کی۔

ثُمّ مؤلف آیہ ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کے معنی بالکل غلط سمجھتا ہے۔ مؤلف کہتا ہے اس آیت میں "ثُمّ" ایک عرصہ دراز کو چاہتا ہے۔ اور اس واسطے مؤلف کا خیال ہے۔ کہ پہلے خدا نے سب روحوں کو ایک وقت میں پیدا کیا اور پھر ایک عرصہ دراز کے بعد ان کو صورتیں عطا کیں۔ اور پھر اس کے دراز عرصہ بعد ملائکہ کو کہا گیا۔ کہ آدم کو سجدہ کرو یہ خیال مؤلف نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تردید کے لئے ظاہر کیا ہے۔ جو فرماتے ہیں کہ روح بوقت پیدایش کے بنتی ہے۔ مؤلف کے اس خیال سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قرآن کے معانی کے فہم سے قاصر ہے۔ یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ جہاں "ثُمّ" واقع ہو۔ وہاں عرصہ دراز ہی مراد ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے آیات ذیل پر کبھی غور نہیں کیا۔ کیونکہ اگر اس کا ان آیات پر تدبر ہوتا۔ تو وہ آیات مرقومہ بالا کے یہ معنی نہ کرتا۔

(۱) ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشأناہ خلقا آخر فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین۔ ثم انکم بعد ذالک لمیتون ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون ۲۳/۱۵-۱۲

(۲) ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء ۳/۶

(۳) الذی خلقک فسوٰک فعدلک فی ای صورۃ

ما شاء رکبک ﴿۸﴾

آیات ۱۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نطفہ کا علقہ بنتا ہے۔ علقہ سے گوشت کا لوتھڑا۔ پھر اسی لوتھڑے کی ہڈیاں بن جاتی ہیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھ جاتا ہے۔ پھر اس کی پیدائش اور ہی قسم کی بن جاتی ہے یعنی اس کی صورت بن جاتی ہے اور اس میں روح پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ آیۃ ۲ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو صورت رحم میں عطا ہوتی ہے۔ گویا یہ آیۃ آیات ۱۲ میں ثم انشأناہ خلقا آخر کی تشریح کرتی ہے۔ آیۃ ۳ بھی اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ پہلے رحم میں انسان کی بے ڈول سی شکل بنتی ہے پھر وہ ٹھیک ٹھاک کیا جاتا ہے اور اس کے تمام اعضا اور اجزاء اور قوے درست کئے جاتے ہیں اور پھر اس کی ایک صورت بن جاتی ہے۔ آیات ۱۲ میں نطفہ سے لیکر ثم انشأناہ خلقا آخر تک جہاں جہاں ثم واقع ہوا ہے وہاں قلیل عرصہ ہی مراد لیا گیا ہے۔ اب اگر آیۂ زیر بحث کو آیات ۱ و ۲ و ۳ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو یہ معنے ہونگے کہ خدا پہلے انسان کے وجود کی مختلف شکلیں بناتا ہے۔ پھر اس کو انسانی شکل عطا کرتا ہے اور جب اس کو شکل انسانی پورے طور پر مل جاتی ہے تو اس میں روح پیدا ہو جاتی ہے اور پھر وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ تمام وہ اشیاء اس کی اطاعت کریں۔ جن پر ملائکہ کا لفظ اطلاق پاتا ہے۔ چنانچہ دُنیا کی تمام اشیاء طوعاً و کرہاً انسان کی اطاعت کر رہی ہیں یا دوسرے الفاظ میں اس کو سجدہ کر رہی ہیں جسم کے تصور سے الگ قرآن نے محض روح کے لئے خلق کا لفظ کبھی استعمال نہیں کیا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ روح جسم کے ساتھ صورت کے دیئے جانے کے وقت پیدا ہوتی ہے یعنی اس وقت جب کہ انسان کا وجود بلحاظ بناوٹ کے مکمل ہو جاتا ہے اور یہ ساری کارروائی رحم میں ہی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ آیۂ ۲ و ۳ اس پر شاہد ہیں۔ اگر مؤلف یہ کہے کہ آیۂ زیر بحث میں خلقنا فعل ماضی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ زمانہ کا ذکر ہے تو اس کو دیکھنا چاہئے کہ آیات ۱۲ میں خلقنا سے لیکر ثم انشأناہ خلقا آخر تک سب فعل ماضی ہی واقع ہوئے ہیں اور ان سے مراد زمانہ حال و مستقبل لئے گئے ہیں اور یہ قرآن کا عام محاورہ ہے۔ کہ زمانہ ماضی مذکور ہوتا ہے اور مراد حال و مستقبل ہوتے ہیں آیۂ واخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم و اشهدهم علی انفسهم الست بربكم قالو بلی الخ کے متعلق مؤلف کہتا ہے کہ الست بربکم کا اقرار روحوں سے انسان کے جسد عنصری میں آنے سے پہلے لیا گیا۔ لیکن اسی آیۂ سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے پیدا ہونے پر یہ اقرار فطرةً انسان سے لیا جاتا ہے۔ فعل اخذ کا مفعول ذریتھم ہے اور من ظهورهم سے اس اخذ کی تشریح ہوتی ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ خدا نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشت سے ان کی ذریات کو لیا یعنی پیدا کیا اور ان سے شہادت لی۔ اب اگر یہاں ظہور کے معنے ظاہر ہونے کے لئے جائیں جیسا کہ مؤلف نے لئے ہیں تو آیۃ کے معنے غلط ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں یوں معنے ہوں گے۔ جبکہ تیرے رب نے بنی آدم سے ان کے ظاہر ہونے سے ان کی ذریات کو لیا۔ یہاں من مانا پڑیگا اور یہ کہنا پڑیگا کہ بنی آدم کے ظاہر ہونے کی وجہ سے خدا نے ان کی ذریات کو لیا یعنی پیدا کیا۔ اب کوئی عقلمند بتلائے کہ یہ کیا معنے ہوئے کہ خدا نے بنی آدم کے ظاہر ہونے کی وجہ سے ان کی ذریات کو پیدا کیا۔ اور یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ بنی آدم کی ذریات اس واسطے پیدا ہوئیں۔ کہ بنی آدم ظاہر ہوئے۔ ظہور کے معنے پیٹھوں کے نہ لئے جائیں تو اخذ کے معنے پیدا ہونے کے محاورہ عرب کے مطابق ہو سکتے ہی نہیں۔ اگر ہو سکتے ہیں تو مؤلف کوئی قرآنی آیت یا کسی اہل زبان کا شعر بتائے۔ جس میں اخذ کے معنے بدوں قرینہ ظہور (جس کے معنے پشت ہوں) کے پیدا ہونے کے لئے گئے ہوں۔ آیۂ کے معنے تو بالکل صاف ہیں۔ کہ انسانی فطرت ہی اقرار ربوبیت کر رہی ہے کیا مؤلف کی فطرت یہ اقرار نہیں کرتی۔ کہ پالنے والا خدا ہی ہے۔ اگر فطرت میں یہ اقرار موجود نہ ہوتا تو انسان خدا کو ماننے پر مکلف نہ کیا جاتا۔

کچھ ضرورت نہ تھی۔ کہ مؤلف کی کتاب کا جواب لکھا جاتا۔ یا اس پر ریویو کیا جاتا۔ کیونکہ جو عقلمند انسان اس رسالہ کو پڑھیگا۔ اس پر خود بخود روشن ہو جائے گا کہ مؤلف کے خیالات کس پایہ کے ہیں۔ اور وہ کہاں تک اپنے مطلب میں کامیاب ہوا ہے۔ مگر اس خیال پر کہ مؤلف کو یہ جھوٹی خوشی بھی نصیب نہ ہو۔ کہ اس کے رسالہ کا جواب نہیں دیا گیا۔ یہ چند سطور دوستوں کے اصرار پر بطور ریویو کے لکھی گئی ہیں +

خاکسار احمد الدین مختار عدالت گجرات

فیصلہ خدائی برمسلمات ثنائی۔ یہ وہ کتاب لاجواب ہے جس میں حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات مخالفین سلسلہ حقہ کا کرتے ہیں۔ تاکہ مماثلت مسیح کا یہ پہلو بھی پورا ہو کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ ان کی موت کے سبب انہیں لعنتی ٹھہرایا تھا۔ ان تمام اعتراضات کا جواب مخالفین کے مسلمات سے دیا گیا ہے۔ پرچہ اہلحدیث اور مولوی ثناء اللہ کے حالات پر یہ رسالہ کافی روشنی ڈالتا ہے۔ قیمت فی نسخہ ساڑھے تین آنہ ملنے کا پتہ:۔ دفتر الحق۔ پھول کی منڈی۔ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق

عصر قدیم تاریخ زمانہ ایک بہت ہی دلچسپ اور مفید علم ہے اور انسان کے واسطے اس کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔ ہندوستان کے مشہور ناولسٹ مولوی عبد الحلیم شرر صاحب نے عہد سلف کی ایک مختصر اور جامع تاریخ لکھکر اردو کے لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ زمانہ حضرت مسیح تک کے تمام حالات فتحمند۔ متمدن اور ترقی یافتہ قوموں کے ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں۔ اسیریا۔ بابل۔ مصر۔ فلسطین۔ یونان۔ روم وغیرہ سب ممالک کے اجمالی حالات درج ہیں۔ قیمت فی نسخہ عمر ہے ملنے کا پتہ دلگداز پریس۔ لکھنؤ۔ کٹڑہ بزن بیگ خان۔ پتہ۔ تاریخ بجائے انگریزی کے ہجری لگائی گئی ہے +

علاج الطیور مرغی۔ بط۔ کبوتر۔ تیتر وغیرہ خانگی پرندوں کے عوارض اور ان کا علاج اور ان کے بچوں کی حفاظت تمام ضروری باتیں جناب ڈاکٹر صدیق حسین پلیڈر صاحب جی پی۔ وی سی لاہور نے لکھ کر بصورت کتاب شائع کی ہیں۔ یہ نایاب کتاب بقیمت ۸ فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ:۔

ہلال ٹریڈنگ کمپنی ۲۲ پیسہ اسٹریٹ لاہور

الخطبہ (۱) دو سید زادیوں کے واسطے اور دو شریف زادیاں عظیم الشان خاندان کی ہیں۔

(۲) ایک شریف نیک نوجوان۔ پیرزادہ۔ احمدی جو قادیان میں رہتا اور درزی کا کام کرتا ہے۔ نکاح کی خواہش رکھتا ہے (۳) ایک احمدی نوجوان درزی بھائی جو قادیان میں کام کرتا ہے طالب نکاح ہے۔

سب کی خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو۔

قادیان میں عید اضحیٰ

۲۰ - نومبر ۱۹۱۲ء کو قادیان میں عید اضحےٰ کی نماز حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھائی جو مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی - نماز کے بعد حضرت نے جو خطبہ پڑھا اس کا خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس طرح پر ہے کہ آپ نے ایک نوجوان تعلیمیافتہ کا ذکر کیا کہ آپ اس کو قرآن مجید کے احکام کی طرف توجہ دلا رہے تھے اور سمجھا رہے تھے کہ مسلمانوں کی ترقی اور بحالی دین کی راہ سے ہوگی وہ دین اسلام کے سچے متبع ہوں گے - اللہ تعالےٰ ان کی ہر قسم کی ذلتوں اور مصیبتوں کو دور کر دے گا مگر اس جنٹلمین نے کہا کہ آپ ہم کو تیرہ سو برس پیچھے لے جا رہے ہیں - گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اصول عملدرآمد کے تیرہ سو برس پہلے دئے تھے اسکی نظر میں آج وہ نعوذ باللہ کار آمد نہیں ہیں - اور ان پر عمل کرنا ترقی کی رد کو تیرہ سو برس پیچھے ہٹاتا ہے - آپ نے ظاہر کیا کہ اس قسم کے خیالات ایک دو نہیں - بہتوں کے دلوں میں ہیں - پھر آپ نے بتایا کہ یہ تو قرآن مجید اور اسلام کے حدود شرائع کو باطل کرنے کی ایک کوشش تھی - نمازوں کے ترک کے لئے پہلی کوشش یوں شروع ہوئی - کہ وہ اپنی ہی زبان میں ادا کی جایا کرے - قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ اس میں پڑھا جایا کرے - ایسا ہی دوسری زبانوں میں اصل قرآن نہ پڑھا جاوے - مجھ سے جس شخص نے ذکر کیا میں نے اس کو کہا کہ پھر نثر سے نظم میں ہوگا - پھر وہ نظم کسی ٹھمری کی شکل اختیار کرے گی اور رفتہ رفتہ اس کے ساتھ ڈھولک وغیرہ ساز ہوں گے - اور یہ اچھا خاصہ تماشا ہو جائے گا اور مسلمانوں میں جو چیز مشترک تھی (عربی زبان اور قرآن) وہ جاتی رہے گی اور نہ نماز کی حقیقت پیدا ہوگی -

پھر اس سے ترقی ہوئی تو میرے کانوں میں آوازیں آئیں کہ کرسیوں پر بیٹھ کر سامنے بنچ یا میز ہوں اور نماز کے لئے لوگ جمع ہو جایا کریں تو خدا تعالےٰ کی حمد میں کوئی گیت گا دے جہاں کسی کے دل میں جوش پیدا ہووے وہ اس مقام پر یعنے منبر پر ذرا سر جھکا دیا کرے - اس قسم کی آوازیں جیسے کانوں میں ترک نماز کے لئے آئیں پھر روزہ کے متعلق کہا گیا کہ بھوکا رہنا بالکل بے فائدہ ہے - اگر روزہ رکھنا ہی ہو تو اس میں اخروٹ (میوہ جات) کھائے جایا کریں -

یہ تو تعلیم یافتہ لوگوں کی توضیح تھی بعض دوسرے لوگوں نے کہہ دیا کہ جو غریب ہوں وہ روزہ رکھ لیے اور امرا صرف فدیہ دیدیا کریں -

پھر حج کے لئے کہا گیا کہ قومی کانفرنس علی گڈھ میں شمولیت سے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے اور کافی ہے کہ لوگ وہاں شامل ہو جایا کریں اور زکوٰۃ کے بدلے قومی کاموں میں چندہ دیدیا - اب میرے کانوں میں قربانی کے روکنے کی آوازیں آتی ہیں -

یہ تمام باتیں مسلمانوں کی بدقسمتی کی ہیں انکو چھوڑ کر یہ ترقی نہیں کر سکتے اگر اسلام ہی ان کے ہاتھ میں نہ رہا تو یہ کچھ بھی نہ ہونگے -

پھر آپ نے قربانی کے متعلق اس کی حقیقت اور فلسفہ پر مختصر سی تقریر فرمائی اور بتایا کہ کسطرح پر قدرت نے قربانی کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے - آپ قربانی کی حقیقت بتا رہے تھے کہ ضعف غالب ہو گیا اور تقریر کا نیا سلسلہ بند کرنا پڑا اس لئے دعا پر خطبہ کو ختم کر دیا -

اخبار عالم پر ایک نظر

کسی نے دیوالی کے دن ملتان میں سری لکھشمی کی مورتی کو توڑ کر اس کے زیورات اتار لئے - ہندو مسلمانوں کے نام یہ الزام تھاپتے ہیں - آریوں پر کیوں یہ الزام نہ لگایا گیا وہ بھی تو مورتی پوجا کے مخالف ہی ہیں مگر ان پر کیوں الزام لگاتے - جبکہ یہ رست ان کے بھتیجے بھانجوں نے ہی اختیار کیا ہے - مسلمانوں کو نشانہ بنانا محض عداوت کی علامت ہے ان عقل کے اندھوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعت اسلام مسلمانوں کو کسی کے بُت تک کو بھی گالی نکالنے سے روکتی ہے پھر ایسا کام وہ کیونکر کر سکتے ہیں + مولوی شبلی نے بذریعہ تار لکھنؤ سے ۱۷ - نومبر ۱۲ء اہل اسلام کے نام یہ پیغام بھیجا کہ مسلمان عید کے موقعہ پر خوشیاں نہ منائیں اور یہ بھی فتوےٰ دیا کہ مسلمان قربانیوں کے جانور فروخت کر کے انکی قیمت بطور چندہ مجروحین ٹرکی کے لئے دیدیں جسپر قریباً تمام اسلامی فرقے اظہار ناراضگی کر رہے ہیں کیونکہ ایسے فتوے شریعت محمدیہ میں رخنہ اندازی کا موجب ہیں +

ہمعصر وطن نے بھی اپنے ۲۲ - ۹ - کے پرچہ میں اسی ... بعد ازیں اپیلیں کئے ہیں اور ... عرض کرتا ہے کہ مسلمان خوب تل کھول کر خوشیاں منائیں اور بڑھ چڑھ کے قربانیاں کریں سوگ دشمنوں کے گھر ہے نہ کہ مسلمانوں کے ان بلقین ... مزہ چکھ چکا ہے اور پی جیتو بھی ... تعالےٰ نے تدبیر جیسی سے تیز بہتر ہو گیا اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے "

اب یہ راز ملتت ازبام ہو گیا ہے کہ روس نے بلقانی ریاستوں اور یونان کو یقین دلایا تھا کہ ترکوں کے کامیاب ہونے پر میں بھی میدان کارزار میں کود دوں گا + وادی بڑا کی جنگ میں بلغاریوں کے مقابلہ میں ترک مظفر و منصور ہوئے + ۲۵ - اکتوبر قسطنطنیہ - بارانش کی جنگ میں ہماری فوج نے بلغاریوں سے ۵ میٹرلیوز توپیں چھینیں اور دو کمانوں کو قید کیا اور دو لفٹنٹوں اور بہت سے بلغاری سپاہیوں کو گرفتار کر لیا غنیم میدان کارزار میں اپنے کثیر التعداد مقتولین چھوڑ گیا ہے + ترکی فوج نے قرق قلعہ کو بلغاریوں سے ایک جنگ شدید کے بعد واپس لیا ہے + آستانہ سے ... تار دیتا ہے کہ ایڈریانوپل کی خبروں سے ثابت ہوتا ہے کہ ترک اپنے غنیم کا بڑی کامیابی سے مقابلہ کر رہے ہیں +

درمذمت بُت پرستی

بُتوں سے عشق کرنا سخت خبث اور نابکاری ہے
جہاں ذلت یہ ذلت ہے جہاں خواری پہ خواری ہے
جہاں قسمت میں عاشق کی فقط اک بیقراری ہے
ہمیشہ چیخنا ! رونا !! بلکنا !!! آہ و زاری ہے
عبث وہ چیلے بن کے ان بتوں کے جان دیتے ہیں
جو ان کے پیچھے لگتا ہے وہ بے جان عاری ہے
بڑے جو شرک و بدعت میں خدا نے ہے یہ فرمایا
کبھی نہ اُس کو بخشوں گا - وہ کافر ہے وہ ناری ہے
ہر اک کی آجکل شیطان نے ایسی عقل ماری ہے
جہاں دیکھیں نظر آتا بتوں کا ہی پجاری ہے
تمہی انصاف سے بولو خدا سے ڈر کے اے یارو
کہ آیا بُت پرستی میں بھی کوئی دینداری
بچیں ہم قید الفت سے جو ہووے ماسوا اللہ
دعا صبح و مسا اشرف خدا سے ہے
خاکسار محمد علی عرف حفیظ اللہ عنہ
ہوشیارپوری ... قادیان

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنینؓ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپے

جریان۔ درد کمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان کمی قوت دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ خوف تکلیفی۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں۔ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ علاج کا کوشاں ہے جہاں سے میسر ہو۔ ہرگز بے خوف و بیفکر نہ رہے۔ ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ اور دعاوں کے اعلان کیا جاتا ہے تا کہ خلق خدا فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۲۴ روز مع سفوف عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملا کر ہمراہ پانی صبح و شام کھائیں۔ پرہیز از ترشی۔ شیرینی تیز مرچ۔

المشتہر

نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا عہ

یہ دوا اونتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴) محصول دو شیشی تک ۸ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک ۵ر۔ دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک ۵ر اور ۳ ڈبیہ تک ۶ر

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ ... سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا۔ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔

اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ عہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب استعمال میرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مستی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ۔ قسم دوم ۸ر تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ شتری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عہ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس ۱۲ مصنفہ سر طامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہٗ کا لکھا ہوا بھی ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد۔ قیمت مبلغ ۱۲ فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام۔ در ظل اسلامی۔ مصنفہ ڈی میترا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت عہ فی نسخہ مجلد عہ

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش ومن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی میترا واکا قیمت عہ پختہ

(۴) دی ووڈ و وڈ کوئین یارانی صاحبہ جہانسی یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے مجلد قیمت مبلغ ۱۲

(۵) دی سیئینگس آف محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) احادیث آنحضرتؐ کا انگریزی ترجمہ۔ مولفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت ۱۲ فی نسخہ۔

(۶) ایشیا اینڈ یورپ مصنفہ میریڈ تھ ٹونسنڈ جو بہت مدت تک رہ چکے ہیں۔ ہر دو بر اعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آ سکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲

(۷) محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲ر

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
وارک ہوس بمبئی

Blakie & Son Ld.
Warwick House
Bombay

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR
بدر

QADIAN
قادیان ضلع گورداسپور

ضمیمہ درس قرآن شریف

Registered No. L. CCLXXXVIII

ضمیمہ درس قرآن مجید
اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نورالدین
کہ ضیغم مرد و دلی گر بقادیاں در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محیی موتیٰ کلام نورالدین

جلد ۱۲ | ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹۱۲ء مطابق | نمبر ۲۱
چار روپے پیشگی

دس شرائط بیعت

اول۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او
آں رسولے کش محمد ہست نام
ہمراہ او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ز نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ما است
از ملائک واز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است
معجزاتِ انبیائے سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما است

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما ز جام اوست
دامنِ پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ما است
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

باز نام دوری از آں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ الودود ۔ کی صحت احباب مخلصین کے لئے موجب شکر و امتنان ایزد منان ہے ۔ آپ ظہر و عصر ۔ مغرب و عشا کی نمازیں مسجد مبارک میں اپنی امامت کے ساتھ پڑھاتے ہیں ۔ بین الظہر و العصر بخاری شریف کا درس ہوتا ہے اور مغرب کے بعد صاحبزادہ عبدالحی قرآن مجید پڑھتے ہیں اور عشاء کے بعد حضور گھر تشریف لے جاتے ہیں ۔ زہے مسافر عنقریب نیولے ہیں خدا ان کو کامیاب فرمایا ۔ عرب عبدالمحی کا خط آیا ہے کہ ہم معہ حضرت صاحبزادہ صاحب ۷ ۔ نومبر کو مکہ معظمہ میں پہنچ گئے اور ہم نے سب بھائیوں کے لئے دعا کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا سالانہ اجتماع جو ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ دسمبر کو ہوگا قریب آرہا ہے اس سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی اور ہمارا جو اس کے ہاتھ پر بک چکے ہیں یہ فرض ہے کہ آپ کی اٹھائی ہوئی بنیاد وں کی تکمیل میں پوری ہمت اور عزم سے لگے رہیں آپ کی اس سالانہ اجتماع کی بنیاد ڈالنے سے آپ کے ہی پاک الفاظ میں یہ تھی کہ تا ہماری جماعت کے لوگ " بہ نیت استفادہ ضروریات دین و مشورہ اعلائے کلمۂ اسلام " اکٹھے ہوا کریں ۔ سو بحمداللہ یہی پاک مقصد اب تک اس اجتماع میں ہمارے مد نظر ہے ۔ استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۂ اسلام یہ دونوں وہ پاک اغراض ہیں جن کے لئے قرون اولی کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات کو اٹھا کر ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا اسی وقت سے ان کے مصائب کا بھی آغاز ہوا ۔ انھوں نے تو آرام طلبی کے لئے اس مشکل راہ کو چھوڑنا چاہا تھا مگر اس کو چھوڑ کر انہیں بہت بڑی بڑی مشکلات اٹھانی پڑیں اور دنیا میں سے ان کی سلطنت ۔ انکی شوکت ۔ ان کی عزت سب کچھ اعلائے کلمۂ اسلام کے مقصد عالی کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہوگئے ۔ پس یہ نہائت ہی تنگدلی اور ناسمجھی کے خیالات ہیں جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا ہوتے ہیں کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اسقدر روپیہ خرچ ہو جاویگا یا سفر میں ایسی ایسی تکالیف پیش آوینگی ۔ خدا کی راہ میں ان باتوں کو خوشی سے برداشت کرنا سیکھو تاکہ تمہارے اندر ایک پاک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کیطرف کھینچے گو آجکل دنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں مگر میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کو دنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس راہ پر چلایا ۔ اور اب تو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہر سال کس قدر نئے برکات کا موجب یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے بات صرف یہ ہے کہ جب تک تم اس پاک نیت کو دل میں لیکر آتے ہو جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بنا ڈالی تھی تو تمہارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اخلاص سے اٹھائے ہوئے قدم کو ضائع نہیں کرتا ۔ ہاں اگر استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۂ اسلام کی نیت کو چھوڑ کر ادھر کا رخ کروگے تو بے شک تم نے اپنا وقت بھی ضائع کیا روپیہ بھی ضائع کیا اور تکلیف بھی ناحق اٹھائی مگر کسقدر فضل خدا کا ہم پر ہے کہ اس دوہری غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اس نے کسقدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح ع کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقعہ دیا ہے جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکتا اور دوسری طرف اعلائے کلمۂ اسلام کی جو عملی صورتیں ہیں انکے متعلق اس سالانہ اجتماع میں تمہیں غور اور مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھ کر اور اسکی گذشتہ کارروائی کو سنکر کیسا اچھا ملتا ہے اور یہ دو طرح پر تمہاری یہ دونوں ضروریات جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد میں سب سے اول ہونی چاہئیں کس احسن طریق پر پوری ہو رہی ہیں :

جو لوگ ہمارے احباب میں اکثر قادیان آتے رہتے ہیں وہ یہاں آنے کے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ انھیں سال میں اگر کوئی یہاں تک آنے کا موقعہ مل سکتا ہے تو وہ یہی سالانہ اجتماع کا موقعہ ہے پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ وہ دوسرے احباب کو بھی اس کام میں شمولیت کے لئے تحریک کریں بعض احباب کو کئی کئی سال یہاں آتے ہوئے گذر گئے ہیں ان کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ اسطرح سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی دل میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو مگر تھوڑے دنوں میں ہی طبیعت کا رنگ بالکل بدل جاتا ہے اسلئے سال میں ایکبار اس تعلق کو اس رنگ میں ضرور تازہ کرنا چاہیئے میرے دوستو اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کے لئے قائم کیا ہے اور ہمارے ذمہ ایک نہائت ہی اہم ذمہ واری کا کام ڈالا گیا ہے ہماری ذمہ واری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں کہ ہم اگر خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھر دینے کا سامان کر دیں تو ہماری غرض حاصل ہو گئی ۔ نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے اب غور کرو کہ اس ذمہ واری کو تم نے کہاں تک سمجھا ہے اور ابھی کونسا حصہ اس کا پورا کیا ہے جو سست ہو رہے ہیں وہ خدا کے لئے سستی کو چھوڑ دیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ اس ذمہ داری کے ناقابل سمجھ کر خدا کا ہاتھ انہیں الگ کر دے ۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اسپر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں بہت سے دوست ہیں جو چھوٹے چھوٹے عذر کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں ۔ میرے دوستو چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو جب تک اس امر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کروگے کامیابی کا منہ دیکھنا مشکل ہے اور یاد رکھو کہ دنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے ۔

کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے ؟ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کر کے دکھاؤ ورنہ خالی ہاں لینے سے کوئی فائدہ نہیں موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے کون جانتا ہے کہ جب نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی ملجائیگا پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے ۔

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے ۔ ۳۰ نومبر تک کافی روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیئے تاکہ اطمینان سے ضروری اشیاء مہیا کر لی جاویں اخراجات جلسہ کا تخمینہ تین ہزار روپے سے کسی صورت میں کم نہیں اور یہ اٹل ضرورت ہے اور اسلئے ہر ایک احمدی جماعت کے لئے ہی

وفاتِ مسیح

وفاتِ مسیح کا مسئلہ احمدی برادران کے واسطے کچھ بہت دلچسپی کا موجب نہیں رہا۔ کیونکہ بہت کچھ اس کے متعلق کتابوں اور اخباروں میں لکھا جاچکا ہے۔ لیکن ہنوز بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں کے لوگ تاحال اسی مسئلہ کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بنگال و بہار کے علاقہ میں بھی اس کے متعلق بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس واسطے ہم برادرم سید ارادت حسین صاحب کا مضمون وفاتِ مسیح کے متعلق درج اخبار کرتے ہیں۔

(اڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح کی موت اور زندگی میں جیسا کہ تینوں قوموں یہودی۔ عیسائی اور مسلمانوں (قرون اولیٰ کے) نے دہوکا کھایا ہے۔ شاید کسی دوسری بات پر کسی قوم کو ایسا مغالطہ ہوتا ہو۔

یہودیوں نے اپنے زعم میں یہ سمجھا کہ ہم نے عیسٰی کو صلیب پر مار ڈالا ہے جس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ بحکم توریت "جو صلیب پر مرا وہ لعنتی موت مرا"۔ اس لئے وہ خدا یا خدا کے رسول تو کیا ایک راستباز انسان بھی نہیں۔ جیساکہ قرآن کریم میں اس کا مقولہ درج ہے۔ "انا قتلنا المسیح ابن مریم رسول اللہ"۔ رسول کا لفظ اس مطلب کے لئے بطور طعن استعمال کرتے ہیں۔

عیسائی کہتے ہیں کہ وہ ہمارے کفارہ کے لئے صلیب پر جان دے کر تیسرے دن جی اُٹھا اور جلالی جسم قبول کرکے خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا۔

مسلمانوں نے بعض مفسرین کی بے سند روایتوں کی بناء پر یہ مان لیا ہے کہ عیسٰی کو خدا نے ایک کوٹھڑی (جس میں کہ یہودیوں نے ان کو قید کیا تھا) سے چھت پھاڑ کر اُٹھا لیا اور یہودا نامی ایک شخص جو مسیح کو کوٹھڑی سے صلیب دینے کے لئے لانے گیا تھا۔ مسیح کا ہم شکل بن گیا اور اسی کو یہودیوں نے پکڑ کر صلیب دے دیا اور عیسٰی اب تک آسمان پر بغیر کسی تغیر کے زندہ ہیں۔

ان تینوں خیالوں نے دنیا میں فساد عظیم برپا کر دیا اور ان بے بنیاد خیالوں نے بنائے دین کو ہلا دیا اور دنیا میں ایک تباہی کا موجب ہوئے۔

یہود تو اپنی اس شیخی اور تبرا بازی سے ۔ ضربت علیہم الذلۃ (ان پر ذلت کی مار ماری گئی) و باؤ بغضب علی غضب (انھوں نے غضب پر غضب خریدا) و کونوا قردۃ خاسعین (ہو جاؤ بندر ذلیل) کے مصداق ہوئے۔ اور معصوم کی اہانت کرکے اس نتیجہ کو پہنچے اور مسیحی نے اس مسئلہ کفارہ اور لعنت کو (جو بنیاد ہے مسیح کے اللہ اور ابن اللہ ہونے کا) جو خدائے برتر کے حضور حد درجہ کی شوخی اور گمراہی ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم و کبرت کلمۃ تخرج بافواھم تکاد السمٰوات الخ۔ (تحقیق کافر ہوئے جنھوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے یہ بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے پوری آیتہ کا ترجمہ یہ ہے پھٹ جائے آسمان اور شق ہو جائے زمین یہ کہ کہا جاوے کہ خدا کو بیٹا ہے۔) حقیقت میں اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا جاوے یا تاکہ دنیا میں اباحت پھیلانے کے علاوہ خود حضرت مسیح کی سخت توہین کی ہے کیونکہ خدا سے دل کا برگشتہ ہو کر دل سیاہ ہو جاوے خدا کی محبت سے بے بہرا۔ اُسمیں اور خدا میں باہم بغض و نفرۃ و عداوت پیدا ہو جائے۔ اس وجہ سے شیطان کا نام لعین ہے اور مسلمانوں کا مسیح کو آسمان پر رہنے کا اعتقاد رکھنا گرچہ خاص طور سے کفر و شرک تو نہیں لیکن شرک کو مدد دینا اسلام کی جڑ کاٹنا اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توہین ضرور ہے۔ اللہ اللہ خیال کرنے کی بات ہے۔ کہ اسی مسئلہ میں ہماری مسجدوں کو خالی کر دیا اور گرجوں کو بھر دیا خدا فرماتا ہے۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً و ھم یخلقون اموات غیر احیاء و ما یشعرون ایان یبعثون (اور وہ جو سوائے خدا کے خدا پکارے جاتے ہیں انہوں نے کوئی چیز پیدا بھی کی۔ (افسوس مسلمان انکو خاص طور سے بھی جانتے ہیں) وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں مُردہ بھی زندہ نہیں وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے تمہارے لئے زمین جا قرار ہے) مگر وہ باوجود خدا پکارے جانے کے مرے نہیں قانون خداوندی کیسی ہے۔ ولکم فی الارض مستقر و فیھا تحیون و فیھا تموتون الخ (تم اسی زمین میں زندہ رکھے گئے اور اسی زمین میں مرے اور اسی زمین سے (یوم قیامت) نکالے جاؤ گے) لیکن وہ کل قوانین بشریہ سے بری ہیں خدا کہتا ہے۔ کل من علیھا فان (کل چیزوں پر فنائیت ہے) مگر مسیح دو ہزار برس سے تاقیامت ہیں جناب سرور کائنات جو افضل النبی ہیں۔ مر کر مدینہ میں مدفون ہیں مگر عیسٰی علیہ السلام آسمان پر بلا تغیر و تبدل موجود ہیں۔ انجیل میں بشارت ہے یاتی من بعدی اسمہ احمد (میرے بعد احمد صلے اللہ علیہ وسلم آمینگے) لیکن مسیح ابھی تک موجود اس لئے احمد کے آنے کا وقت مقصود ہے۔ غرض ان قولوں نے کہ "صلیب دئے گئے" یا "صلیب دیکر زندہ کئے گئے" یا یہ کہ وہ زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے۔ دنیا میں عجیب عجیب فساد برپا کئے ہیں۔

جس کو خداوند کریم وحدہٗ لاشریک فرماتا ہے اور ان تمام پیچیدگیوں کو نہائت صراحت کے ساتھ حل فرمایا ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ و قولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبہ لھم و ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن و ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزاً حکیماً ۔ و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ و یوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً ۔ یعنے ہم کہتے رہے ہیں کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو جن کو رسول اللہ کہا جاتا ہے۔ قتل یا صلیب کرکے لعنتی موت مارا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اس کو نہ قتل کیا ہے اور نہ صلیب سے مارا ہے لیکن ان کے واسطے شبہ ڈالا گیا ہے اور اس میں ان لوگوں میں خود اختلاف ہے وہ لوگ اس کی طرف سے شک میں ہیں۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ صرف گمان ہے کہ صلیب پر مرا حالانکہ یقیناً اس کو انھوں نے نہیں مارا بلکہ خدا نے اس کو صلیبی موت سے بچا لیا اس کا درجہ بلند کیا وہ زبردست حکمت والا ہے اس نے عجیب حکمت سے مسیح کو بچایا اور کوئی اہل کتاب نہیں جو ایمان لاوے مسیح پر قبل اپنے موت طبعی مسیح کے کیونکہ اس کا گمان مسیح کے قتل بالصلیب کا مسیح کو نبی تسلیم کرنے سے روکتا ہے اور مسیح قیامت کے دن انپر گواہ ہوگا۔

دوسری جگہ فرماتا ہے۔ فلما احس عیسیٰ منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ آمنا باللہ واشھد بانا مسلمون ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشٰھدین مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین ۔ اذ قال یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و مطھرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ثم الیّ مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون ۔ (پس جب عیسےٰ نے یہودیوں میں سرکشی دیکھی ۔ تو کہا کون اللہ کیطرف میرا مددگار ہے ۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں

ایمان لائے ہم اللہ پر اور شاہد رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں اے رب ہمارے جو کچھ تونے اتارا تم پر۔ اس پر ہم ایمان لائے اور رسول کے تابع ہیں۔ پس ہم لوگوں کو گواہوں میں لکھ اور یہودیوں نے مسیح کو صلیب دینے کے لئے ایک خفیہ تدبیر کی اور اللہ ہی نے اس کو بچانے کے لئے ایک خفیہ تدبیر کی اور اللہ نیک تدبیر کرنے والا ہے۔ جب کہا اللہ نے اے عیسےٰ میں تجھے صلیبی موت سے بچا کر طبعی موت سے مارنیوالا ہوں اور تجھ کو اپنی طرف رفعت دینے والا ہوں۔ اور تجھ کو کافروں کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے تابعین کو تیرے منکرین پر فوقیت دینے والا ہوں اور پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پس تمہارے درمیان اون باتوں میں جس میں تم اختلاف کرتے۔ تجھے فیصلہ کروں گا۔

آیات مندرجہ بالا سے دو باتیں صاف طور سے ظاہر ہوئیں۔ اولاً یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے بلکہ ان کی موت کا لوگوں کو شبہ ہو گیا اور خدا نے ان کو صلیبی موت سے بچا لیا۔ دوسرے یہ کہ اپنی طبعی موت سے مرے۔ آسمان پر اس جسم عنصری کے ساتھ اُٹھائے نہیں گئے۔ ہم دونوں کو الگ الگ عنوان سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اور دکھلاتے ہیں کہ کس قدر غلط خیال ان کے بارے میں پڑا ہوا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے بلکہ زندہ صلیب پر سے اتارے گئے

اس بات پر یہود اور نصاریٰ دونوں کا اتفاق ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے اور یہ بات تاریخی طور سے اس قدر پایۂ ثبوت کو پہونچی ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر بعض مسلمان قرون اخری یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ کے صلیب دینے کے لئے یہودیوں نے مشورہ کیا۔ اور صلیب دینے کے لئے آپکو قید بھی کیا مگر صلیب پر ایک دوسرا آدمی یہودا نامی مارا گیا۔ اور مسیح قیدخانہ سے چھت پھاڑ کر آسمان پر اٹھائے گئے۔ مگر یہ ایسی بات ہے کہ باور نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ یہودا دو حال سے خالی نہ تھا یا تو وہ مسیح کا دوست تھا یا دشمن۔ پس اگر دوست تھا تو جب کہ مسیح آسمان پر تھے تو خدا کو کیا ضرورت تھی۔ کہ ایک بے گناہ کو لعنتی موت مارے کیا خدا کو ڈر تھا کہ یہود مسیح کو پکڑنے کے لئے آسمان پر حملہ کرینگے۔

اور اگر دشمن تھا تب بھی جب اس کو صلیب دینے کے لئے یہودیوں نے پکڑا تو ضرور چلایا ہو گا کہ مجھ کو کیوں صلیب دیتے ہو میں تمہارا دوست ہوں دیکھو ہمارے فلاں فلاں رشتہ دار ہیں میں فلاں جگہ کا رہنے والا ہوں۔ اگر میں مسیح ہوں تو یہودا کہاں ہے جو مسیح کو قید خانہ سے لانے گیا تھا اس کے رشتہ دار اگر صورت سے نہیں تو اس کے اکثر خانگی باتوں کے بتانے سے اور دوسرے بہت سے کاموں کے پتہ دینے سے ضرور پہچانتے نیز وہ لوگ ضرور یہ بھی خیال کرتے کہ اگر یہ مسیح ہے تو یہودا کہاں ہے اور اگر سب کے سب ایسے ہی اندھے تھے اور اس کو صلیب دیدیا تو پھر بعد کو یہودا کی تلاش پر نہیں ملنے سے بہت شور ہوتا مگر تاریخیں اسبات سے ساکت ہیں پس یہ بات بالکل لغو ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا ایک واقعہ ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہود کہتے ہیں کہ مسیح صلیب پر لعنتی موت مرے اور عیسائی بھی اسبات کو قبول کرتے ہیں کہ صلیب پر وہ مرے تو ضرور۔ لیکن تین دن کے بعد زندہ ہو کر اور جلالی جسم پا کر آسمان پر چلے گئے۔

اور اصل یہ ہے کہ وہ صلیب پر سے زندہ اتارے گئے اور پھر ایک مدت دنیا میں زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے مرے جس کا ثبوت حسب ذیل ہے۔

اسبات کا ثبوت کہ مسیح علیہ السلام کی جان صلیب پر نہیں نکلی اس کا اس قدر قلیل مدت صلیب پر رہنا ہے کیونکہ وہ دو پہر سے تیسرے پہر تک صلیب پر رہے اور شام ہونے سے پہلے اتار لئے گئے۔ اور دفن کئے گئے۔ اب ظاہر ہے کہ اس قدر جلد انسان صلیب پر نہیں مرا کرتا کیونکہ ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھونکنا کوئی خاص کچھ ایسا مہلک نہیں اسلئے کہ اس سے زیادہ خون نہیں نکلتا۔ بلکہ درد، بھوک اور پیاس اور اعضاء پر زور پڑنے سے مصلوب چار پانچ دن میں مرا کرتا ہے۔

اور پلاطوس نے بھی جب سنا کہ مسیح مرگیا تو اسے تعجب آیا کہ اتنا جلد کیوں کر مرگیا۔ مصلوب کی صلیب سے اتارنے کے بعد دونوں پاؤں ہتوڑوں سے توڑ دئے جاتے ہیں۔ مگر آپ کے نہیں توڑے گئے۔ غرض کوئی ایسی وجہ نہیں معلوم ہوتی جس سے یقین کیا جاوے۔ کہ مسیح صلیب پر مرے ہیں بلکہ واقعات بالکل اس کے مخالف ہیں۔

مسیح کے صلیب پر نہیں مرنے کی وجہ وہ سازش ہے جو پلاطوس اور یوسف آرمیتیا اور صوبے دار اور سپاہیوں کے ذریعہ سے اس کی جان بچانے کے لئے کی گئی۔ کیونکہ پلاطوس کی بی بی نے اسے کہلا بھیجا تھا کہ میں اس نیک مرد کی بابت خواب میں بہت تصدیع پائی ہے تو اسے چھوڑ دے جس کی وجہ سے پلاطوس بار بار چاہتا رہا کہ مسیح کو چھوڑ دے مگر یہودی سرداروں نے بہت حیلہ کیا کہ اسے صلیب دے۔ عید کے موقعہ پر جس میں ایک قیدی کے چھوڑنے کا دستور تھا۔ پلاطوس نے مسیح کو ہی چھوڑنا چاہا مگر یہودیوں نے ڈرایا کہ تو قیصر کے باغی کو چھوڑتا ہے۔ ہم قیصر کو خبر دینگے اور بہت شور کیا۔ تب اس نے پانی منگوا کر ہاتھ دھویا اور کہا کہ میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں کیونکہ اس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ مسیح ایک سچا آدمی اور بے قصور ہے بلکہ جب اس نے ایسی بات مسیح کے جواب میں سنی جس سے خدا پر پکا بھروسہ ثابت ہوتا تھا۔ جو سوائے مقبول بندوں کے اور کسی میں نہیں ہوتا ہے تو اسی وقت پلاطوس نے اسکے چھوڑانے کا مصمم کر لیا اور اسی وجہ سے اوس نے ایسے وقت میں حکم دیا۔ کہ سبت شروع ہونے کو صرف دو پہر باقی تھے اور سبت کے روز یہودی کسی شخص کو صلیب دینے کے روادار نہ ہوتے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد مسیح بیہوش ہو گیا۔ صوبہ دار نے جو مسیح کا معتقد تھا۔ کہہ دیا کہ وہ مرگیا۔ پھر جب یہودیوں نے پلاطوس سے کہا کہ سبت قریب ہے۔ لاش اتروا کر ٹانگ توڑ دی جاوے۔ مگر ایک سپاہی نے یہ کہہ کر کہ وہ مرگیا ٹانگ نہیں توڑی۔ پھر یوسف ارمتیا چپ چاپ پلاطوس کے پاس جا کر لاش مانگ لایا اور اپنے باغیچہ میں جس میں پہلے ہی سے ایک کوٹھڑی قبر کی مانند بنوا رکھی تھی۔ اور جو اس

ا۔ کیونکہ مسیح کو قید خانہ سے لانے گیا تھا مسیح تو آسمان پر چلے گئے تھے اس کی شکل مسیح کی طرح ہو گئی اور یہودیوں نے اسے مسیح سمجھ کر صلیب دیدیا۔

ا۔ دیکھو ملمسوں کی کتاب سطری کان صفحہ ۱۱۱ از بجنرس تفسیر ۱۹۳ از لسطرسان کی کتاب صفحہ ۳۹ اور یونس بی کی تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۵

(۱) مرقس ۱۵/۴۴ - (۲) یوحنا ۱۹/۳۳ (۳) متی ۲۷/۱۹ (۴) متی ۲۷/۱۸-۲۲ و مرقس ۱۵/۶-۹ و لوقا ۲۳/۱۴-۲۴ و یوحنا ۱۹/۴-۶ - یوحنا ۱۹/۱۰-۱۲ (۵) متی ۲۷/۵۴ و مرقس ۱۵/۳۹ (۶) یوحنا ۱۹/۳۲ (۷) یوحنا ۱۹/۳۸

قدر کشادہ تھی کہ چار آدمی ایک مرتبہ داخل ہو سکتے تھے اور اس میں ہوا کی آمد و رفت ہو سکتی تھی۔ مسیح کو لے جا کر رکھا اور نقدیموس ایک رئیس بھی اس کارروائی میں شریک تھا۔

(۳) بہت زبردست دلیل مسیح کے زندہ رہنے کی یہ ہے کہ صلیب سے اتارنے کے بعد اس کے بدن سے تازہ خون نکلا پس ناممکن ہے کہ وہ صلیب پر مرے کیونکہ مُردوں کے جسم سے خون نہیں نکلا کرتا اور یہ ظاہر ہے کہ ان کی ٹانگ نہیں توڑی گئی بلکہ وہ ایسی قبر میں رکھے گئے جو صحت بخش تھی اور وہاں وہ اپنے ہوشیار اور مالدار دوستوں کی حفاظت میں تھے وہ جگہ یوسف کا باغیچہ تھا اور رات۔ پھر کوئی مزاحم نہ ہوا۔ اگرچہ صبح کو یہودیوں نے پھر شور کر دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔

(۴) پھر ان کے صلیبی موت نہ ہونے کی زبردست دلیل یہ ہے کہ وہ شنبہ کے تین دن کے بعد اپنے لوگوں میں عام طور سے ملا ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ سوئے سفر کیا ان کو زخم دکھلایا بات چیت کی۔ ہاں دشمنوں کے ڈر سے تبدیل صورت کئے رہے تھے۔

اب کوئی وجہ نہیں کہ ان کی زندگی میں شک کیا جائے دیکھا جاتا ہے کہ حاکم اور دو رئیس اور صوبہ دار اور سپاہی سب اس بات کی کوشش میں ہیں کہ مسیح نہ مرے اسی وجہ سے وہ صلیب پر بہت کم مدت رہے۔ اتارنے کے بعد ان کے جسم سے خون نکلا۔ اس کے بعد وہ ایسی کوٹھڑی میں (جس کو قبر کہا جاتا ہے) رکھے گئے جو بہت کشادہ اور ہوادار تھی اور باغیچہ میں واقع تھی اور وہاں دشمنوں کا کم سے کم ایک رات اور آدھا دن نشان بھی نہیں رہا پھر تیسرے دن وہ عام طور سے اپنے دوستوں سے بے جھجھک ملتے رہے۔ سفر کیا۔ کھانا کھایا۔ سوئے (ہاں یہ ضرور ہوا کہ پھر آپ یہودیہ میں نہیں رہے بلکہ وہاں سے ہجرت کر کے کشمیر میں چلے آئے دیکھو ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ وغیرہ) پھر کون ایسا آدمی ہے جس کو خدا عقل دے اور محض تعصب اور خیال کا پیرو نہ ہو۔ اس بات کو یقین کر سکتا ہے کہ وہ صلیبی موت مرے۔ ان کے ملاقات کرنے، سفر کرنے کھانا کھانے اور سونے پر یہ عذر کیا جاتا ہے کہ وہ مر کر جی اٹھے

گر جسم بہنے[?] یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرنے کی کوئی علامت کسی وقت ان میں پائی نہیں گئی۔ صرف صلیب دینے والے سپاہیوں کا قیاس تھا کہ وہ مر گئے۔ اوّل ان کا ایسا ظاہر کرنا اس سازش کی وجہ سے ہے جس کو ہم ثابت کر چکے ہیں۔ نہیں تو کیا ممکن ہے کہ ان کے سامنے مسیح کی پسلی سے خون نکلا اور پھر وہ اسی بات پر اڑے رہے کہ وہ مر گیا؟ اور کیوں نہیں۔ خون دیکھنے کے بعد اپنی اس رائے سے رجوع کیا؟ اور کیوں نہیں مسیح کی ٹانگ توڑی؟ فرض کرتے ہیں کہ سازش نہ تھی تب بھی ایک یا چند جاہل سپاہیوں کی رائے ایسے ثبوت کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھتی ہے؟ یہ بالکل نادانی ہے۔ کہ مر کر جینے کے بعد لوگوں کو دکھلائی دے۔ میں انجیلوں کی چند آیات نقل کرتا ہوں۔ ناظرین خود غور کریں کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے یا مر کر جی اٹھنے کے بعد جلالی جسم اختیار کر لیا تھا۔

"مرقس ۱۶/۱۱ وے یہ سن کے کہ وہ جیتا ہے اور اسے دکھائی دیا۔ یقین نہ لائے۔" لوقا "انھوں نے اس سے کہا کہ تم جیتے کو مردوں میں کیوں ڈھونڈتے ہو" لوقا ۲۴/۵ "وے جب یہ کہہ رہے تھے یسوع آپ ان کے درمیان کھڑا ہوا تھا اس نے کہا کہ تم پر سلام وے گھبرائے ڈر گئے اور سمجھے کہ ہمیں روح نظر آتی ہے۔ اس نے کہا تم کیوں حیران ہوتے ہو اور کیوں تمہارے دلوں میں اندیشے پیدا ہوتے ہیں میرے ہاتھوں کو اور میرے پاؤں کو دیکھو میں آپ ہی ہوں مجھے ٹٹولو اور دریافت کرو۔ کہ روح میں گوشت اور ہڈی جیسا کہ تم مجھ میں دیکھتے ہو نہیں ہوتی یہ کہہ کے اپنے ہاتھ اور پاؤں ان کو دکھلائے جب وے ہنوز خوشی سے یقین نہیں لاتے تھے اور تعجب کرتے تھے اس نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کی چیز یہاں ہے انہوں نے تھوڑی سی بھونی ہوئی مچھلی اور شہد کا چھتہ دیا اور اس نے لے کر ان کے سامنے کھایا" یوحنا ۲۱/۲۰۔ تب پطرس نے پھر کے اس مرید کو پیچھے آتے دیکھا جسے یسوع پیار کرتا تھا اور جس نے رات کے وقت اس کے سینہ پر جھک کے پوچھا کہ اے خداوند وہ کون ہے جو تجھے پکڑواتا ہے۔

(۵) ایک ثبوت طبی کتابوں میں ان کے صلیب سے بچنے کا ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قرابادین میں ہم ایک مرہم عیسے کا نسخہ دیکھتے ہیں جس کا نام ہی "مرہم عیسے"[1] ہے اور اس کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے تیار کیا گیا تھا اور ضربہ سقطہ کے لئے مفید ہے اور زخم کا خون بند کرتا ہے اور زخم کو سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے اور یہ نسخہ طب کی

پرانی پرانی کتابوں میں درج ہے۔ چنانچہ قرابادین رومی میں جو رومی زبان سے مامون رشید کے وقت میں ترجمہ ہوا تھا اور بہت سی کتابوں میں جن کے مصنفین عیسائی یہود۔ مجوس اور مسلمان ہیں متفق اللفظ ہیں۔ کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ کے لئے تیار ہوا تھا اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ سوائے واقعہ صلیب کے اور کبھی آپ کو کوئی صدمہ یا ضربہ سقطہ کا نہیں پہنچا۔

(۶) حضرت مسیح نے کہا تھا کہ ہم اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تلاش کرنے آئے ہیں۔ متی ۱۵/۲۴ اور ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کے وہ دس فرقے جن کو شالمندر شاہ اسور سامریہ سے مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسیر کر کے لے گیا تھا اور وہاں سے کشمیر تبت اور افغانستان میں آ کر بسے اور یہاں بودھ مذہب اختیار کر لیا تو ضرور تھا کہ مسیح ان گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں اس طرف آتا لیکن صلیب پر مر کر اور آسمان پر جانے سے اس کا اصل منشاء خاک میں ملتا ہے یہ اس کی ڈیوٹی کے بالکل خلاف ہے۔

(۷) متی ۱۲/۴۰ کہ جس طرح یونس تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ اسی طرح ابن آدم بھی تین رات دن زمین کے اندر رہے گا" اگر مسیح مر کر تین دن رات زمین میں رہے اور پھر ان کو جلا کر جلالی جسم دیا گیا تو ان کی پیشگوئی غلط ہوتی اور یونس کی مثال ٹھیک نہ اُترتی۔ کیونکہ حضرت یونس زندہ مچھلی کے پیٹ میں گئے اور اس میں زندہ تین دن رات رہے اور زندہ نکلے۔ ایسا ہی ضرور ہے کہ مسیح بھی زندہ زمین کے پیٹ میں جائیں اور وہاں زندہ رہیں اور زندہ نکلیں۔

(۸) منجملہ اور شہادتوں کے ایک شہادت یہ بھی ہے کہ متی ۲۶/۳۶-۴۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے صلیبی موت سے بچنے کے لئے بہت گریہ و زاری کی۔ ساری رات بھر دعا کی اور بہت سوز و گداز سے بار بار سجدہ میں گرتے رہے اوّلاً یہ بھی ناممکن ہے کہ نبیوں کی ایسی دعا قبول نہ ہو دوسرے یہ کہ عبرانیوں کے خط میں لکھا ہے ۵/۷ "اور وہ جن دنوں دنیا میں تھا۔ بہت رو رو کے آنسو بہا بہا کے اس کے آگے جو اسے موت سے بچانے پر قادر تھا۔ دعائیں اور منتیں کر کے اس نیکی کے لئے بچایا گیا" اب ہم کو عیسائی صاحبوں کی عقل پر افسوس آتا ہے۔ جب اس نے دعا بھی کی متی ۲۶/۳۶-۴۴ اور پھر دعا قبول بھی ہوئی اور بچائے بھی گئے۔ عبرانی ۵/۷ تو مسیح کا صلیب پر مرنا کیا؟

بس مسیح کا صلیب پر مرنا اور جی اٹھنا بالکل لغو ہے

---

(۱) مرقس ۱۵/۴۶ (۲) متی ۲۷/۵۷-۶۰ (۳) یوسف ۱۹/۴۱ (۴) یوحنا ۱۹/۳۴۔ پھر سپاہیوں میں سے ایک نے نیزہ سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے لہو اور پانی نکلا۔ متی ۲۸۔ لوقا ۲۴۔ مرقس ۱۶۔ یوحنا ۲۰-۲۱

[1] ڈاکٹر برنیر کی کتاب سیر و سیاحت ہندوستان ۱۲

اور بے ثبوت بات ہے جو بعد عقیدہ تثلیث کے گھڑا گیا ہے اب ہم دوسری بحث (جو ہمارے بعض مسلمان بھائیوں کا عقیدہ ہے) کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے شروع کرتے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر نہیں اُٹھائے گئے بلکہ وہ مثل دوسرے نبیوں کے اپنی طبعی موت سے مرے

میں مختصر طور سے حضرت مسیح کی وفات کو آیات قرآنی سے ثابت کرتا ہوں اون کی وفات کا ثبوت احادیث و اقوال سلف میں بھرا پڑا ہے مگر چونکہ اس سے طوالت کا اندیشہ ہے دوسرے قرآنی حجت کل فرقہ اہل اسلام کے لئے کافی ہے بخلاف دوسرے کے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے اکثر مسلمات کو نہیں مانتا مگر غور کرنا چاہیئے کہ ہم کو ایک ایسی امر کے اثبات کے لئے مجبوری ہے جو بدیہی ثابت ہے کیوں کہ ہم سے کہا جاتا ہے کہ اس آدمی کی جس کو دو ہزار برس پیدا ہوئے ہو گیا۔ موت ثابت کرو۔ خیر چند آیات قرآنی درج کرتا ہوں۔ ناظرین غور کریں۔

اذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم انت قلت للناس اتخذونی و امی الٰہین من دون اللہ قال سبحٰنک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق۔ ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب وما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی و ربکم وکنت علیھم شھیدًا۔ ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شیء شھید۔ اور جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنالینا۔ مسیح نے جوابدیا تو پاک ہے میری کیا مجال ہے کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھ کو حق نہیں اور اگر ایسا میں نے کیا تو ضرور اس کو جانتا۔ اور جو کچھ میرے نفس ہے تو جانتا ہے مگر جو تیرے نفس میں ہے میں نہیں جانتا اور بے شک تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والا ہے میں نے اس کو سوائے اس امر کے جس کا تو نے حکم دیا تھا اور کچھ نہیں کہا یعنے یہ کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور جب تک میں انمیں رہا۔ تو ان پر گواہ تھا اور جب تم نے مجھے وفات دی تو انپر نگہبان رہا ہوگا مسیح زندہ آسمان پر ہیں اور دنیا میں آوینگے اور عیسائیوں سے لڑینگے جو اس وقت انکو خدا بنا رہے ہیں تو عیسےٰ کا یہ کہنا کہ میں جب تک ان میں تھا انکی حالت کا گواہ ہوا اسلئے بعد کی ہم کو کچھ واقفیت نہیں صریح جھوٹ ہوگا۔ نعوذ باللہ۔ کیونکہ وہ تو خود اگر عیسائیوں کی حالت ملاحظہ فرمائیں گے دوسرے لفظ توفی۔ ایک ایسا لفظ ہے جس کے سوائے موت کے اور کوئی معنی نہیں اگر ہے تو اس کی مثال قرآن۔ احادیث از دواوین عرب سے پیش کیجائے۔

تیسرے بخاری شریف جلد ثالث۔ کتاب التفسیر مطبوعہ میمنہ مصریہ صفحہ ۸۰ میں ہے۔ ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم شھیدًا۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبہ اخبرنا المغیرۃ ابن نعمان قال سمعت سعید ابن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال یا ایھا الناس انکم محشرون الی اللہ حفاۃ عراۃ غرلًا ثم قال کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدًا علینا انا کنا فاعلین الی الاخر الایتہ ثم قال الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیامۃ ابراھیم الا وانہ یجاء برجال من امتی فیؤخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال عبد الصالح وکنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم فقال ان ھؤلاء لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم۔ یعنی باب کنت انت علیھم شھیدًا کی تفسیر

ترجمہ۔ بیان کیا ہم سے ابو الولید نے کہ بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہ خبر دی مجھ کو مغیرہ ابن نعمان نے کہ سنا ہم نے سعید ابن جبیر سے کہ روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ خطبہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ اے لوگو! تم جمع کئے جاؤ گے اللہ کیطرف ننگے مادر زاد۔ پھر پڑھا آپ نے آیۃ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدًا علینا انا کنا فاعلین اخیر آیت تک۔ پھر فرمایا جان تحقیق کہ مخلوق میں سب سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کپڑا پہنائے جاینگے اور بے شک آینگے کچھ لوگ میری امت سے۔ پس پرسش ہوگی ان سے بائیں طرف کے پس میں کہونگا۔ اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں پس کہا جائے گا تحقیق تم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا بنا لیا تو میں کہوں گا۔ جیسا کہ ایک نیک بندے (عیسیٰ) نے کہا کہ میں انپر گواہ تھا جب تک کہ میں انمیں نہ رہا۔ پھر جب تو نے مجھے موت دیدی تو ہی انپر نگہبان رہا پھر کہا جائیگا تحقیق یہ لوگ تم پر اپنے [illegible] تے رہے جب تو ان سے جدا ہوا۔

ظاہر ہے کہ توفیؔ کے معنے آپنے بھی موت ہی سمجھا ہے اگر اس کے معنی یہاں پر اور ہوتے تو اس مثال کو آپ اپنے لئے کبھی چسپاں نفرماتے۔

(۲) وما محمدٌ الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ یعنی محمدؐ بھی تو ایک رسول ہے اور تحقیق اس سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے اس آیت سے ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ کی وفات پر جماعت صحابہ کے روبرو استدلال کیا تھا جبکہ حضرۃ عمر فاروق برہنہ شمشیر لئے پھرتے تھے کہ اگر کوئی کہیگا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرگئے تو اس کو قتل کردونگا ممکن ہے کہ اور صحابہ کرام کا بھی عظمت و علو شان محمدؐی کی وجہ سے یہی خیال ہو مگر اس آیتہ کے پیش ہونے پر سبھوں نے مان لیا اور تمام صحابہ کا اجماع ہوگیا کہ تمام رسول مرچکے ہیں اور یہ صحابہ کا پہلا اجماع ہے۔ اگر حضرت مسیح اس سے مستثنیٰ کئے جاتے تو یہ دلیل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی موت پر بھی چسپاں نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ جب مسیح مستثنیٰ ہیں تو آنحضرتؐ کو بدرجہ اعلےٰ مستثنیٰ ہونا چاہیئے دوسرے قرآن کریم میں جہاں الف لام میم ایسے موقعہ پر آیا ہے الف۔ لام۔ میم۔ استغراقی بھی آیا ہے۔ جیسے الحمد وغیرہ۔ تو کیا الحمد للہ میں کوئی حمد اللہ سے مستثنےٰ ہے۔

(۳) فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون۔ تم زمین ہی میں زندہ رہوگے اور اسی میں مروگے اور اسی سے پھر نکالے جاؤگے پس اس قانون خداوندی کے خلاف کیوں زندہ آسمانپر رکھا جاتا ہے۔

(۴) ولکم فی الارض مستقرٌ ومتاعٌ الی حین (اے اولاد آدم) تمہارے واسطے زمین ہی جائے قرار ہے اور ایک وقت تک گذران۔ پس یا تو یہ قرآن کا کلیہ (نعوذ باللہ) غلط ہے یا حضرت مسیح کا آسمان پر زندہ رہنا۔

(۵) والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئًا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ اور جو اللہ کے سوا معبود پکارے جاتے ہیں وہ تو کسی شے کو پیدا نہیں کرسکتے بلکہ خود مخلوق ہیں مردہ ہیں زندہ نہیں اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائینگے پس اگر مسیح جو خدا کے سوائے معبود پکارے جاتے ہیں زندہ ہیں تو ضرور معبود برحق ہیں (نعوذ باللہ) کیونکہ قرآن کریم باطل معبودوں کو جو نزول قرآن کے وقت معبود پکارے جاتے تھے مُردہ کہتا ہے خدا رحم فرمائے ہمارے مسلمان بھائیوں پر

[illegible]

فہرست کتب
بدر ایجنسی قادیان دارالامان
ضلع گورداسپور

پہلا پارہ قرآن شریف ۱ر
پہلا پارہ و دوسرا ۲ر
سر الشہادتین ۱ر
سنت احمدیہ ۴ر
عقائد احمدیہ ۲ر
جام شہادت ۰ر
نظم مستورات ۰ر
کشف الاسرار ۳ر
شہادت القرآن ۲ر
مکتوبات احمدیہ ۱ر
کامن غلام رسول ۰ر
ثنائی چکر ۱ر
معیار الصادقین ۳ر
سالانہ رپورٹ ۳ر
صحیفہ آصفیہ ۲ر
شرائط بیعت سابقہ -ر
احسن القصص ۳ر
کامن اللہ داد خان ۰ر
کتاب الصیام ۱ر
جنتری ایک سو پچیس سالہ عہ
شرائط بیعت ؁ -ر
مرزا صاحب کا مذہب -ر
ایضاً -ر
اب یا رب -ر
قصیدہ مہدوی -ر
تحفہ عید -ر
درثمین فارسی مجلد ۶ر
ایضاً بے جلد ۵ر
ایضاً اردو بے جلد ۳ر
درثمین سابقہ حصہ دوم کہنہ ۴ر
ضرورت امام ۱ر

نور الفرقان حصہ دوم ۴ر
چٹھی مسیح ۱ر
سی حرفی چوہڑمل یعنی عبدالقدوس -ر
احمدی کا من ۱ر
اظہار حق ۰ر
سی حرفی احمدی فضل الدین ۰ر
تعلیم القرآن ۱ر
نزول القوم عابدین ۱ر
صدیق بہاواں -ر
سیف حق ۳ر
سی حرفی اللہ داد -ر
کلمۃ الفضل ۱ر
مسیح موعود کی سچائی -ر
گلدستہ احمدی ۰ر
کرشن اوتار ۰ر
تحفۃ المشتاقین ۰ر
گل مونیا -ر
جام واشہادت -ر
گلدستہ رسالت ۲ر
مجموعہ آمین ۰ر
تحفہ ندوہ ۰ر
سناتن دھرم ۰ر
ستارہ قیصرہ
کشف الغطاء ۲ر
آسمانی فیصلہ ۰ر
اعجاز احمدی ۳ر
دافع البلاء ۱ر
دعوت ندوہ ۱ر

نظم موت -ر
میز کی فریاد -ر
سچ دا سدا -ر
سراج الدین کے جواب ۸ر
الحق لدھیانہ ۶ر
حقیقت نماز عصر
مجموعہ اشتہارات حصہ اول ۱۰ر
ایضاً حصہ دوم ۱۰ر
ایضاً حصہ سوم ۱۰ر
ایضاً حصہ چہارم ۱۰ر
یسرنا القرآن ۱ر
رپورٹ جلسہ سالانہ ۸ر
اردو کا قاعدہ حصہ سوئم ۱ر
سی حرفی آثار مسیح ۱ر
مورکھ سدھ ۱ر
رد افترا ۰ر
مذہب منصور ۸ر
تفسیر پارہ ۲۷ عصر
تفسیر پارہ ۲۸ عصر
تفسیر پارہ ۲۹ عصر
سیر پرند عصر
مسلمانوں کا خدا ۲ر
خزینۃ المعارف حصہ اول ۴ر
تفسیر پارہ اٹھائیسواں عصر
تفسیر پارہ تیسواں عصر
سچ بیان ۱ر
مجربات نوردین اول ۱۰ر
ایضاً حصہ دوم ۱۰ر
ایضاً حصہ سوم ۱۰ر
تحفہ بنارس بے جلد ۴ر
ایضاً مجلد ۶ر
تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی ۱ر
ایضاً بقرہ پنجابی ۲ر
الذکر ۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ ۱ر

حجۃ الاسلام ۱ر
مبادی الصرف ۲ر
چشمہ مسیحی ۳ر
خطبہ الہامیہ عصر
تحفہ قیصریہ ۲ر
مواہب الرحمٰن ۴ر
نماز مترجم ۱ر
القول الصحیح ۱ر
نور فرقان ۱ر
استخلاف ۳ر
وچھوڑہ کورنج ۰ر
دعوت دہلی ۱ر
انجیل انگریزی ؁ر
آئینہ صداقت ۲ر
مباحثہ مونگھیر ۴ر
واقعات بھاگلپور ۴ر
تصدیق کلام ربانی ۸ر
علمائے خلف ۸ر
ثنائی فرار مباہلے انکار ۳ر
چودھویں صدی کا یہودی ۲ر
ثنائی ہرزہ درائی ۲ر
نیر اسلام ۴ر
ثنائی چیکر ۰ر
حق کا پرچار ۳ر
بائیبل کا پرچار -ر
یرمیاہ نبی کی پیشینگوئی -ر
اسلام کا گر ۰ر
نور دل ۰ر
آقیموا الصلوٰت ۱ر
مجموعہ فتاوی حصہ اول / ایضاً حصہ دوم / ایضاً حصہ سوم عصر
فرزند علی ۳ر
رویائے صالحہ ۴ر

شہادت آسمانی حصہ اول ۵ر
ایضاً حصہ دوم ۲ر
السر المکتوم ۶ر
احمدی پاکٹ بک حصہ اول ۲ر
ایضاً حصہ دوم ۲ر
دعوۃ الحق ۱ر
تحفہ عرب ۳ر
سفرنامہ ناصر ؁ ۲ر
ایضاً ؁ ۳ر
شدھی کی اشدھی ۶ر
عربی بول چال ۲ر
اسلام اور بدھ مذہب ۳ر
گلدستہ حمد ۰ر
مباحثہ رامپور ۲ر
البرہان الصریح ۲ر
کرشن لیلا ۱ر
سری نہ کلنک اوتار ۹ر
فتحین ۳ر
عصمت انبیاء ۶ر
غلامی ۳ر
اسوہ حسنہ ۸ر
چولہ گرو نانک صاحب ۱ر
لیکچر مہر سنگھ -ر
محمد رسول اللہ ۱ر
نغمہ اکمل ۲ر
محامد المسیح ۳ر
الاسماء الحسنیٰ ۵ر
اربعین ۴ر
پرانی تحریریں حضرت اقدس کی ۲ر
موعظۃ الحسنیٰ ۲ر
خطبات کریمیہ ۴ر
سلک مروارید حصہ اول ۴ر
ایضاً حصہ دوم ۴ر
تفسیر پارہ ۲۷ عصر
تفسیر پارہ ۲۸ عصر

تفسیر پارہ ۲۹ عصر
مکتوبات احمدیہ ۸ر
نصیحت المسلمین ۰ر
بفتوح الرحمٰن ۱ر
خطبات نور ۸ر
مورکھ سدھ ۰ر
ہائے حسین مظلوم ۰ر
لیکچر لاہور ۱ر
لیکچر سیالکوٹ ۱ر
درثمین مکمل اردو فارسی مجلد ۹ر
خلافت راشدہ حصہ اول ۸ر
راز حقیقت ۱ر
مسک العارف ۱ر
برکات الدعاء ۲ر
الحق دہلی ۸ر
اسلام کی فلاسفی ۴ر
معیار حق ۰ر
نسیم دعوت ۳ر
الوصیت ۱ر
نور الحق ۹ر
التبیان ۲ر
ضمیمہ یسرنا القرآن -ر
قاعدہ اردو حصہ دوم ۱ر
برہان الحق ۴
تذکرۃ الشہادتین ۵ر
ذلک الکتاب ۲ر
ردچکڑالوی ۵ر
دین الحق ۵ر
کفارہ ۳ر
توضیح مرام ۳ر
عبرت ۸ر
طب روحانی ۲ر
ہدایات ۱ر

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین رضہ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپے
جریان۔ دردکمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان کی بیماری۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ ضعف ہاضمہ۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں۔ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا خیال سے میسر ہو۔ ہرگز بے خوف و بے فکر نہ رہے۔ ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہو کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۲ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ اور دعا اور ... کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۲۲ روز ... محصول ڈاک بذمہ خریدار
ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس میں سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملا کر ہمراہ پانی صبح و شام پرہیز ... ترشی ...
المشتہر
نظام جان و عبد الرحمن ... قادیان۔ ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور تجاپ کی دوا

یہ دوا اونتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴) محصول دو شیشی تک ۸ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک ۵ دو شیشی تک ۶

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک ۵ اور بارہ ڈبیہ تک ۶

ملنے کا پتہ
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"
یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ
اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ... کر دی ہے۔ بعض ضرورتوں نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جن کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے
مقوی ... اعضا۔ نافع ... الطعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد ہاضم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ۔ قسم دوم ۸ر تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ شتری ملنے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔
المشتہر
احمد نور کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عہ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ واٹس پرابلمس
مصنفہ سر ٹامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد۔ قیمت مبلغ ۳ فی نسخہ پختہ۔
(۲) ان دی شیڈو آو اسلام۔ در ظل اسلامی۔ مصنفہ ڈی میترا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت ... فی نسخہ مجلد ...
(۳) سم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش ومن
ترکی خواتین کی زندگی ... کے حالات۔ مصنفہ دی میترا واکا
قیمت ... پختہ
(۴) دی ... ... کوئن یارانی صاحبہ جھانسی یہ ایک قسم ناٹک کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے جس کا دیباچہ مشہور مشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ...
(۵) دی ... سیئنگس آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ ... مؤلفہ سہروردی صاحب ایم اے۔ قیمت ۲ فی نسخہ۔
(۶) ایشیاٹک ... مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ جو بہت مدت تک ... رہ چکے ہیں۔ ... ایشیا ... یورپ کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپیکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۳
(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲

المشتہران
بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
وارو ک ہوس بمبئی
Blakie & Son Ld
Warwick House
Bombay.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

Req. No. CC
… ضلع گورداسپور - خریدار نمبر ۲۹۱۳
… صاحب - ڈرافتمین
کوچہ چابک سواران
لاہور

BADR QADIAN

چندہ پیشگی … قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل
بنوش جرعہ وصلش ز جام نور الدین

Registered No. L. CCLXXXVIII

ضعیف و مردہ دلی گر بقا دیان آ
بروز حشر نجات کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

جلد ۱۳ — نمبر ۲۴ — چار روپے پیشگی

۲ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۸ مگھر سمت ۱۹۶۲

حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطوط حضرت خلیفۃ المسیح رض کے نام

پہلا خط جو سویز سے دیار محبوب کو جاتے ہوئے لکھا

سیدنا و امامنا

السلام علیکم - کل سویز خدا کے فضل سے آ گئے اور خواب جو میں نے لکھی تھی۔ اُس کی تصدیق بھی ہو گئی - کیونکہ جو جہاز آج پر کو جاتا تھا اُس میں جگہ نہیں مل سکی اور وہی جواب ملا کہ ٹکٹ تمام جہاز کے ختم ہو چکے ہیں - کسی اگلے جہاز پر جگہ بنا دی جائیگی - ایک جہاز کل منگل اونتیس ۲۹ اکتوبر کو جاتا ہے اس کے ٹکٹ کے لئے کوشش کر رہے ہیں - لیکن بہت مشکل معلوم ہوتا ہے - کیونکہ ہزارہا حاجی یہاں ہم سے پہلے آیا پڑا ہے - آجکل مصر سے حج کے لئے روزانہ ایک دو جہاز روانہ ہوتے ہیں اور آخری جہاز وہ ہے جس پر پہلے جانے کا ارادہ کیا تھا اور اگر اُس پر آتے تو غالب تھا کہ رہ جاتے - اب بھی کہ ایک ہفتہ پہلے آ گئے ہیں جگہ ملنے کی دقت ہو رہی ہے - مصر سے اکثر ہزار حاجی کے لئے ٹکٹ شائع ہو چکا ہے۔

کل پورٹ سعید سے سویز آتے ہوئے سیکنڈ کلاس میں پانچ آدمی میرے ساتھ اور سوار تھے ایک تو کوئی یورپین تھا اور چار مسلمان دو بدوی رؤسا تھے غالباً جنوبی حصہ مصر کے اور ایک محکمہ تار کا کوئی افسر تھا اور ایک ریلوے کا انسپکٹر - ان سے گفتگو ہوتی آئی اور میں نے انہیں موجودہ حالات اسلام پر توجہ دلائی اور بتایا کہ کس طرح مذہبی اور دنیاوی دونوں طور سے مسلمان گر رہے ہیں اور مسیحی غلبہ پاتے جا رہے ہیں - اور پھر وفات مسیح کا مسئلہ اور حضرت صاحب کا دعویٰ پیش کیا اور اتحاد کی ضرورت اور تعلق باہمی کے بڑھانے پر زور دیا - قریباً تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی ان میں سے جو شخص محکمہ تار کا افسر تھا - وہ عربی زبان کے علاوہ انگریزی - فرانسیسی اور اٹلی کی دبان بھی جانتا تھا - خدا کے فضل سے ان پر ایسا اثر ہوا کہ ان سب نے قریباً مجھ سے میرا پتہ لکھوا لیا اور اس شخص نے جو کئی زبانیں جانتا تھا وعدہ کیا - کہ میں ان سب خیالات کو اخبار العلم میں جو یہاں کا روزانہ اخبار ہے شائع کرونگا اور آپ سے ان باتوں کی نسبت آئندہ خط و کتابت کرتا رہونگا - پھر وہ میرے ساتھ سب اسباب لایا اور ایک لوکنڈہ تک لا کے اطمینان کر کے کہ اب کوئی تکلیف نہ ہوگی - پھر اپنے کام کو گیا - ورنہ سویز میں ہمیں بہت تکلیف ہوتی یہ خدا ہی کا فضل ہے - اُس نے یہ بھی اپنے دوسرے ساتھی سے جو ریل کا انسپکٹر تھا فیصلہ کیا کہ ہم آئندہ اس قسم کی ایک انجمن قائم کریں جس کی غرض اشاعت اسلام اور اتحاد بین المسلمین ہو - میری طبیعت برابر کمزور ہو رہی ہے آج اسقدر سیدو کمی کہ دن کو سونا پڑا - جس سے طبیعت پر اور بھی برا اثر پڑا - آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ والدہ ناصر کچھ بیمار ہیں۔ ... ...

... نہ معلوم خواب ... ...

کی کیا تعبیر ہے لیکن حضور دعا فرماویں - عورتوں کو خاوندوں کی جُدائی کا بھی ایک صدمہ ہوتا ہے اور اس سے جسمانی بیماریوں کا بھی ایک خطرہ ہوتا ہے - دعا کی سخت ضرورت ہے - حضور کی دعا سے اس وقت تک ہر جگہ اللہ تعالیٰ با اخلاق لوگوں سے ہی پالا ڈالتا رہا ہے - عرب صاحب بھی تبلیغ میں مشغول رہتے ہیں - والسلام

خاکسار
مرزا محمود احمد از سویز

دوسرا خط جو جدہ پہنچکر ۷ نومبر ۱۹۱۲ء کو لکھا:-

سیدی و آقائی و استاذی

السلام علیکم - کل تاریخ یکم اکتوبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت جدہ پہنچ گئے - کل جس وقت اُترا ہوں - گو میرا بدن بہت گرم تھا اور سخت سر درد ہو رہی تھی - لیکن چونکہ مصری جہاز کے مسافروں کو دیکھا نہیں جاتا - اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی اور بغیر کسی مزاحمت کے گذر گئے - میرا خیال تھا کہ میر صاحب اس وقت تک پہنچ گئے ہوں گے لیکن معلوم ہوا کہ وہ اب تک نہیں پہنچے کیونکہ ان کا جہاز ابھی دو دن تک آئیگا - سو انشاء اللہ تعالیٰ وہ یا تو آج تشریف لائیں گے یا کل - میں انشاء اللہ جدہ میں ان کا انتظار کرونگا - اور جب وہ تشریف لائیں گے تو ان کے ساتھ مل کر انشاء اللہ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوں گے - عرب صاحب بخیر و عافیت ہیں میری صحت بدستور کمزور ہے - بہت خفیف سی کھانسی ہے اور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

حرارت سی معلوم ہوتی ہے چونکہ ٹمپریچر نہیں لیا اس لئے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ واقع میں بھی ہے یا معدہ کے نقص سے معلوم ہوتی ہے۔ سردرد روزانہ ہو جاتی ہے۔ یا کبھی پیٹ میں درد ہو جاتی ہے شاید اختلاف غذا کی وجہ سے ہے۔

مصر میں پہلے دن تو کچھ لکھے پڑھوں سے ملاقات ہوئی تھی جس کی وجہ سے میں یہ سمجھا کہ شاید سارے مصر کی زبان ایسی ہے لیکن تین دن کے بعد کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ بہت ہی خراب زبان ہے۔ عوام الناس کی زبان کا سمجھنا تو کارے دارد ہے میں تو خیر زبان محاورہ جانتا ہی نہیں۔ لیکن اکثر اوقات عرب صاحب بھی کہتے تھے۔ کہ میں نہیں سمجھا الفاظ بھی بدل دیئے ہیں۔ ایسے ملک میں تو شاید آدمی پانچ سال میں بھی زبان نہ سیکھ سکے۔ جہاز میں خاص قاہرہ کے آدمی بھی ملے۔ ان کی زبان بھی ویسی ہی تھی حالانکہ بعض ان میں سے بڑے بڑے آدمی تھے لیکن چونکہ زیادہ مدت رہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ابھی درست رائے قائم نہیں کر سکے۔ اب یہاں جدہ میں اسوقت تک جتنے آدمیوں سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ خوب زبان فصیح بولتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم کل تک یہ رائے قائم رہتی ہے یا نہیں۔ جو عرب قادیان میں دیکھے تھے۔ اُن سے اِن کی زبان مختلف ہے کل ایک دس گیارہ برس کے لڑکے نے کہا کہ

مراکب الحجاج تکون مشحونا

مشحون کا لفظ اس سے سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ قرآن کریم کا لفظ ہے۔ مصر میں بہت سے لوگوں سے سُنا کہتے تھے اربعہ یوم۔ ستہ یوم۔ خمسہ یوم یہاں ایک اور لڑکے نے کہا اربعۃ ایام۔ وہاں کسی پڑھے لکھے آدمی کے مُنہ سے بھی ایام نہیں سنا۔ یوم ہی کہتے تھے میاں ابوبکر صاحب بتلاتے ہیں کہ مکہ کی زبان یہاں سے بھی صاف ہے۔ ہاں مصر کے لوگوں سے اور دوسروں سے یہ سُنا ہے کہ مصر میں لغت اور حدیث کے بعض بڑے بڑے عالم ضرور موجود ہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو مصر سے آدمی یہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے کہ ایک دو سال تک متواتر رہ کر ان لوگوں سے تعلیم حاصل کرے میرے جیسا آدمی جس کا ارادہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ اس سفر میں خرچ کرنیکا تھا ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ میں تو اگر نیت حج نہ کر لیتا تو یہ سفر میرے لئے مشکل ہو جاتا اس قسم کی غفلت دُنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ کہ طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ ہندوستان دین کے لحاظ سے سب ملکوں سے بڑھا ہوا ہے اور قادیان تو ایک رحمت ہے۔ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ دین کی ضرورت کو ہی لوگ نہیں سمجھتے۔ مصر کے چار دن کے قیام اور دوران سفر جہاز میں بہت سے لوگوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ بہت نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ تبلیغ کی اُن کو ضرورت ہے جو جھوٹ پر ہیں۔ اور جو حق پر ہیں۔ اُن کو تبلیغ کی کیا حاجت۔ اگر کوئی لوگ گمراہ ہوتے ہیں تو ہوں۔ ہم تو الحمد للہ مسلمان ہیں۔ جب ان کو سمجھایا گیا تو حیران ہوئے اور اقرار کیا کہ ابتک ہم ضرورت تبلیغ کو سمجھے ہی نہیں تھے اور کبھی خیال بھی نہیں کیا ✤

اگرچہ چار ہی دن ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ لیکن جہاز میں تین دن مصریوں کا ہی ساتھ رہا اور مصر سے اچھے اچھے لوگ سب بلاد کے حج کو جا رہے تھے۔ سب سے میں نے ملاقات کی۔ چونکہ ان میں ہماری نسبت تعصب نہیں اس لئے کچھ مخالفت کے بعد مان لیتے ہیں اور زیادہ ہٹ نہیں کرتے اور تھوڑی سی گفتگو کے بعد محبت کرنے لگ جاتے تھے اور بُلا بُلا کر گفتگو کرتے تھے باوجود اس کے کہ وہ لوگ عرب ہونے پر افتخار کرتے ہیں۔ لیکن تمام تھرڈ کلاس والے عرب صاحب کو اپنا شیخ بنا بیٹھے تھے اور ہر ایک ان سے آکر فتویٰ پوچھتا تھا اور مناسک حج دریافت کرتا تھا اور سیکنڈ فسٹ والے میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ خصوصاً جہاں مصری جہاں ملتے گفتگو شروع کر دیتے اور بُلا کر پاس بٹھا لیتے مگر قہوہ اور کافی کی عادت نہ تھی۔ اس لئے ان لوگوں کو بہت تکلیف اور حیرت ہوتی تھی۔ کیونکہ میں ان کا ساتھ نہ دے سکتا تھا۔ قہوہ کی ایک پیالی تو خیر پینی آسان ہے۔ لیکن کافی پینا تو بہت مشکل کام ہے۔ کافی سخت کڑوی چیز ہے۔ وہ اس پر حیران ہوتے اور مجھ پر رحم کرتے تھے کہ یہ اس نعمت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ ایک شخص مجھے کہنے لگا کہ کیا ہندوستانی کافی نہیں پیتے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے۔

حج کی قدر اور اُس کی عظمت حج کے بغیر نہیں معلوم ہو سکتی۔ واقعی جو دعا اور توجہ الی اللہ اس سفر میں دیکھی ہے وہ کبھی نہ دیکھی تھی۔ سیکڑوں زبانوں کے بولنے والے لوگوں کو جہاز میں اکٹھا دیکھ کر اور اُن کی لبّیک لبّیک کی آواز سُن کر ایسی رقت اور محبت پیدا ہوتی تھی کہ اندازہ سے بڑھکر رسول کریم کے کمالات پر تعجب آتا تھا کہ کہ سے اُٹھکر اس نور نے دُنیا کے کس کس گوشہ کو روشن کر دیا۔ آخر وہ کیا قوت قدسی تھی۔ جس نے کروڑوں نہیں اربوں کو ضلالت سے نکال کر ہدایت کا راستہ بتادیا۔ رابغ پر پہنچتے وقت جب لبّیک لبّیک کا نعرہ اُٹھا اور میں نے ترکوں کو لبّیچ لبّیچ کہتے سُنا تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ یہ لوگ لفظ تو درست بول نہیں سکتے۔ لیکن آنحضرت کی دعاؤں آہ و زاریوں نے ان کو کھینچ کر راہ اسلام دکھا دی۔ رابغ کے قریب اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو دُعاؤں کے لئے کھول دیا اور بہت دعا کی توفیق ملی۔ قدرت الٰہیہ اور اس کے فضل کے قربان جاؤں کہ دو ترک جو اردو تو الگ عربی بھی نہیں جانتے تھے ایک میرے دائیں اور ایک میرے بائیں کھڑے ہو گئے اور نہائت درد دل سے آمین آمین پکارنے لگے۔ فوراً میرے دل میں آیا کہ یہ قبولیت کا وقت ہے کہ خدا نے یہ لوگ میرے لئے آمین آمین کہنے کے لئے بھیج دیئے ہیں اور حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اس وقت میں نے اپنے لئے حضور کے لئے۔ حضور کے خاندان کے لئے۔ اپنی والدہ اور سارے خاندان کے علاوہ احباب قادیان۔ احمدیوں اور پھر حالت اسلام کے لئے بہت دیر دیر تک دعا کی اور وہ دونوں ترک برابر آمین آمین کہتے رہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں حیران ہوں کہ

میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

کونسی بات تھی کہ خدا تعالے نے مجھے اس پاک زمین کی زیارت کی توفیق دی۔ فضل! فضل!! فضل!!!

دعا کی بہت ضرورت ہے۔ گو اس ملک میں دل خوش ہے لیکن جسم بیمار رہتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ مدینہ سے شام کے راستہ جنوری یا فروری کو واپس ہندوستان روانہ ہو جاؤں۔ ومن اللہ التوفیق۔ والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد

جہاز فیروزی آگیا۔ میر صاحب کو ملنے جا رہے ہیں ✤

کلام امیر اس ہفتے کے اخبار کے ساتھ شائع نہیں ہو سکا اطلاعاً لکھا جاتا ہے ✤

حضرت صاحبزادہ صاحب

حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطوط جدّہ سے اور اس کے بعد مکہ معظمہ سے آئے ہیں۔ حضرت میر صاحب بھی جدہ سے ان کے ہمراہ ہیں اور مولوی فاضل حاجی عرب عبدالحی صاحب بھی بخیریت ہیں۔ جدہ میں برادر ابوبکر صاحب عرب احمدی کے پاس مقیم ہوئے تھے۔ اُمید ہے کہ یہ قافلہ بعد حج مدینہ منورہ میں دعائیں کرتے ہوئے اور اشرف الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہوئے واپس ہندوستان آجائے گا غالباً میاں صاحب اب مصر نہ جائیں گے۔ جو کام اس سفر میں حضرت میاں محمود احمدؐ صاحب نے کیا ہے وہ دراصل انہیں کا کام تھا۔ جس پر درد دل کی دعاؤں کی توفیق انہیں عطا ہوئی ہے اور جس کثرت سے ہوئی ہے ان سے یقین ہوتا ہے کہ وہ دعائیں ہی تھیں اور وہ قبولیت کے اوقات ہی تھے۔ جو پہلے سے آپ کو اس سفر کے واسطے آمادہ کر رہے تھے۔ پھر جس ہمت اور قوت ایمانی سے آپ نے تبلیغ حق کا کام کیا ہے اس نے قوم کے اُن افراد کے واسطے جو تبلیغ کے واسطے شوق اور درد اپنے اندر رکھتے ہیں استقلال و عزم کا ایک نمایاں نمونہ قائم کردیا ہے۔ جہاز کے دہریہ آریہ ہندو۔ عیسائی اور مادہ پرست ... عرب کے مسلم جس سے ملنے کا اتفاق ہوا اور جس سے بات کرنے کا موقعہ ہوا اسے صداقت رسالت محمدیہ واحمدیہ کی روشن کرنوں میں ہستی باری تعالیٰ کے اثبات کی طرف راہنمائی کیا گیا۔ بہت ان زبردست دلائل کے قائل ہوئے اور قادیان آنے یا خط وکتابت کرنے کے واسطے ایڈریس لکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اگلے دن فرماتے تھے۔ میاں صاحب نے اس سفر میں بہت تبلیغ کی ہے بڑا کام کیا ہے۔ بہت بڑا کام کیا ہے۔" اللہ تعالےٰ ہی ان کو جزائے خیر دے اور ان کے درجات میں ترقی کرے اب میں میاں صاحب کے دو خط درج ذیل کرتا ہوں۔

مکرمی .. .. .. صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کے فضل سے مصر سے ہوکر احرام کی حالت میں جدہ پہنچ گئے ہیں۔ اللہ اللہ کیا پاک ملک ہے۔ ہر چیز کو دیکھ کر دعا کی توفیق ملتی ہے خدا کی رحمتیں اس زمین پر بے شمار ہی معلوم ہوتی ہیں۔ احباب قادیان کے لئے۔ احمدی جماعت اور حالت اسلام کے لئے اسقدر دُعاؤں کی توفیق ملی ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ میںنے احمدی جماعت کے لئے اس سفر میں اس قدر دعائیں کی ہیں کہ اگر وہ ان کا اندازہ لگا سکیں۔ تو ان کے دل محبت سے پگھل جائیں۔ لیکن لایعلم اسرار القلوب الا اللہ۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ احباب قادیان ودیگر احمدی برادران بھی میرے لئے دعائیں کرتے ہوں گے۔ تبلیغ کے متعلق بھی بڑی کامیابی معلوم ہوئی ہے۔ لوگ بڑے شوق سے باتیں سنتے ہیں۔ عام ضروریات اسلام اور سلسلہ کے متعلق میں لوگوں کو سناتا رہتا ہوں۔ کئی لوگوں نے اقرار کیا ہے کہ وہ غور کرینگے اور مجھ سے خط وکتابت کرینگے۔ اگر کوئی ان بلاد میں آکر رہے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہو۔ کیونکہ تعصب اور حسد سے خالی ہیں۔ فی الحال پوسٹماسٹر مدینہ کی معرفت مجھے خط مل سکے گا اور یکم دسمبر کے بعد لکھنے پر سکندریہ یا قاہرہ تھامس کک اینڈ کو کی معرفت۔ یہ پتہ اخبار میں شائع کردیں تاکہ اگر کوئی دوست خط لکھنا چاہے۔ تو لکھ سکے

والسلام خاکسار مرزا محمود احمدؐ

منشی فرزند علی صاحب کو۔ مولوی سیّد سرور شاہ صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب۔ مولوی محمدؐ علی صاحب۔ قاضی اکمل صاحب۔ قاضی سید امیر حسین صاحب۔ شیخ عبدالرحمان صاحب لاہوری و قادیانی۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ حکیم محمدؐ عمر صاحب۔ پیر منظور محمدؐ صاحب۔ شیخ عبدالرحیم صاحب۔ شیخ اسماعیل سرساوی صاحب۔ ماسٹر محمدؐ دین صاحب۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب۔ شیخ غلام احمد صاحب اور دیگر کل احباب قادیان کو السلام علیکم پہنچادیں۔ رحم اللہ علینا وعلیکم۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمدؐ

مکرمی .. .. صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ۲ نومبر کو میر صاحب سمیت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور عمرہ ادا کیا۔ زیارت بیت اللہ کے وقت۔ دخول مکہ کے وقت بھی) صفا ومروہ کے وقت اہل قادیان اور جماعت احمدیہ اور حالت اسلام کی درستی کے لئے بہت دعائیں کیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے بہت توفیق دی۔ آپ زیارت بیت اللہ اور دونوں وقت یاد آگئے۔ جس قدر ہو سکا دوستوں کے نام لے کر دعائیں کیں۔ ایک ماہ سے قادیان کے حالات سے بے خبر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خط سے آپکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ مصر جانا مشکل ہے اور غالباً مدینہ منوّرہ سے واپس لوٹنا ہوگا۔ میں اسے بھی اللہ تعالےٰ کی حکمت سمجھتا ہوں۔ سب احباب احمدیہ کو السلام علیکم۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمدؐ

حضرت فاضل

حاجی عرب صاحب اپنے عربی خط میں تحریر فرماتے ہیں (۱) ہم پورٹ سعید پہنچے وہاں ایک رات رہ کر بابور البر (ریل) میں سوار ہوکر سویز آئے۔ وہاں دو رات رہ کر جدّہ کو روانہ ہوئے۔ یکم نومبر حاجی ابوبکر کے گھر اترے۔ میر صاحب ملے۔ گویا ہم قادیان پہنچ گئے۔ جہاز میں سوار جب رابغ کے مقابل پہنچے تو ایک شخص نے پکارا کہ اے حاجیو احرام باندھو۔ اسپر تمام اہل جہاز نے اللھم لبیك لبیك لاشریك لك کی آوازیں بلند کیں۔ ایک عجیب سماں تھا۔ توحید کے نعروں سے آسمان گونج اُٹھا سب نے احرام باندھا۔ نماز پڑھی دعائیں کیں اہل قادیان کے لئے اور سب احمدیوں کے لئے (۲) ۲ نومبر مغرب کے قریب حرم شریف میں داخل ہوئے سب احمدی بھائیوں اور دوسرے مسلمانوں کے واسطے دعائیں کیں۔ طواف کیا۔ صفا ومروہ کے درمیان دوڑے۔ بھائی ہمارے لئے دعائیں کریں۔

حکیموں اور ویدوں کی خدمت میں التماس

عرصہ تین سال سے ہندوستان کے طبابت پیشہ اصحاب کی ایک کانفرنس ان اغراض کے لئے قائم ہے کہ طب یونانی اور آیورویدک کو موجودہ زمانہ میں ہر ایک طرح باوقعت اور کامیاب بنانے کے لئے اسباب مہیا کرے حکیموں اور ویدوں کے حقوق کی حفاظت کرے اس گروہ میں اتفاق ویکجہتی کی خوبیاں پیدا کرے اور باہمی ربط وضبط کے ساتھ ابناء وطن کی جو خدمات یہ گروہ انجام دے سکتا ہے ان کے سرانجام پر اسے توجہ دلائے۔

ابتک اس کانفرنس کے دو اجلاس ہو چکے ہیں ہر ایک اجلاس کی روئداد میں نہایت دلچسپ اور مفید مختلف مضامین ہیں ملک کے ممتاز حکیموں اور ویدوں کی تحریرات ان کے تجربات اور اتحاد پر نیز کانفرنس کی ہمدردی میں ملک کے سربرآوردہ حضرات کے خیالات اور کئی شعراء کی پُراثر اور دل آویز نظمیں ہیں غرض اُردو لٹریچر میں یہ روئدادیں ایک جدید اضافہ ہیں اور ان کا مطالعہ ہر ایک طبیب اور وید بلکہ اُردو کے تمام تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے دلچسپ اور مفید ہے۔ غالباً اجلاس اول کی روئداد آپکی نظر سے گذری ہوگی اور اجلاس دوم منعقدہ لکھنؤ کی روئداد کے ملاحظہ کا جناب کو شوق اور انتظار ہوگا یہ روئداد بھی طبع ہوکر شائع ہو چکی ہے اگر آپ بہ ادائے فیس ممبری ۵ سالانہ کانفرنس کی ممبری قبول فرمادیں تو یہ روئداد بلاقیمت جناب کی خدمت میں پیش کی جائے اور اس کے علاوہ اور دوسرے کاغذات بھی جو کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی کارروائیوں کے متعلق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

سچی کامیابی پر لیکچر مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ایم اے - احمدی پروفیسر راجشاہی کالج

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مورخہ ۴ - نومبر ۱۹۱۲ء بروز دوشنبہ بوقت ۶½ بجے شام انجمن احمدیہ کلکتہ کی طرف سے بعد شائع ہونے اشتہار کے محمڈن لایق جوبلی انسٹیٹیوشن ۲۹ میرزاپور سٹریٹ کلکتہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا - سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ودیگر ممبران کے اظہار تجویز پر جناب مولوی منیر الزمان صاحب اسلام آبادی اڈیٹر اخبار سلطان (اہی یہ اخبار بند ہے) نے صدارت قبول فرمائی - پہلے مکرمی جناب حافظ محمد امین صاحب احمدی نے سورہ کہف کا اخیر رکوع خوش الحانی کے ساتھ حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنایا - اسکے بعد جناب صدر جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ میں مولوی عطاء الرحمٰن صاحب کو آپ لوگوں سے انٹروڈوس کروانے کو کھڑا ہوا ہوں نہ آپ کے اوصاف بیان کرنے کو - کیونکہ حاضرین جلسہ آپ کے نام نامی سے واقف ہوں گے - آپ وہ سپیکر ہیں کہ آپ کی سپیچ پر پنجاب کے دار السلطنت لاہور کے تعلیم یافتہ لوگوں نے آفرین کہا - اور اہل اخبار نے عزت کے ساتھ اپنے اپنے اخباروں میں لیکچر شائع کیا - میں صرف یہ کہنے کو کھڑا ہوا ہوں - کہ یہ لیکچر پولٹیکل امور پر ہے نہ کہ سیاسی اصول پر - بلکہ یہ جلسہ اور یہ تقریر محض مذہبی ہے - امید کہ آپ لوگ خلوص دلی اور فراخ حوصلگی کے ساتھ سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے -

مولوی عطاء الرحمٰن صاحب سلام مسنون کرتے ہوئے سٹیج پر کھڑے ہوئے اور قرآن مجید کی تین مختلف جگہوں سے یہ آیتیں پڑھیں - اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون - الذین اٰمنوا وکانوا یتقون - لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک ھو الفوز العظیم - (پ ۱۱ ع ۱۲)

یاایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون تا آخر واللہ شدید العقاب رباع

یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ الاٰیۃ

پھر حمد الٰہی کہتے ہوئے صدر اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آج میری تقریر کا موضوع ومضمون "سچی کامیابی" ہے - صاحبو! دنیا میں ہر کوئی کبھی نہ کبھی اپنی کسی مراد او مقصود پر کامیاب ہوتا رہتا ہے - طلباء لوگ امتحان میں - مقدمہ باز لوگ مقدموں میں - کھیلاری کھیلوں میں کامیاب ہوتے اور جیتتے ہیں اس نگاہ سے کامیابی ایک معمولی چیز ہے - مگر بھائیو! بڑی اور سچی کامیابی ایک نرالی اور مشکل چیز ہے اس لئے کہ وہ تدبیروں - کوششوں پر موقوف نہیں وہ ایمان وتقوے اللہ کے ساتھ وابستہ ہے جس کو ہم مذہبی پابندی سے تعبیر کرتے ہیں سچی کامیابی سے کوسوں دور ہے - وہ جو مذہب کا پابند نہیں - مذہب وہ راستہ ہے جس پر چل کر انسان دکھ اور تکلیف سے نجات پاتا ہے - سکھ وراحت - (سچی کامیابی) کا وارث بنتا ہے - آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ یورپین قومیں جنھوں کو مذہب سے کوئی سروکار نہیں عیش وآرام میں یہ اوروں سے زیادہ حصہ دار ہیں صاحبو! یہ لوگ یہ آیت من کان یرید الحیٰوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لا یبخسون - لیس لھم فی الاٰخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وباطل ما کانوا یعملون - یعنے جو دنیا ہی کی زندگی وزینت کا خواہاں ہے اللہ پاک پورا کر دیتا ہے - ان کے اعمال کو اس دنیا میں ان کے حق میں کچھ کمی نہیں کی جاتی - ہاں آخرت میں سوائے نار کے کچھ انھوں کا حصہ نہیں - پھر اس دنیا میں یہ لوگ ذرہ ذرہ سی باد حوادث سے روئی کے گالوں کی طرح ادہر سے ادہر ہو جاتے ہیں - ادنےٰ سے انقلاب کے گرداب سے تنکے کی طرح ڈوبتے ہوئے بہ جاتے ہیں کیا اخباروں میں نہیں پڑھتے ہو کہ سب سے زیادہ خودکشی بھی یورپین قوم میں پائی جاتی ہے - اس کا سبب کیا اس کی وہی سبب ہے کہ یہ لوگ حقیقی سکھ سچی کامیابی سے بہرہ نہیں رکھتے ہیں - انھوں میں جمعیت اور استقامت نہیں - مومن میں ثبات اور استقلال ہوتا ہے - مومن پہاڑ جیسا مستحکم اور مضبوط ہوتا ہے - پہاڑ زمین ہو کر اپنا رخ اپنی چوٹی برابر آسمان سے لگا رہتا ہے - مومن اس دنیا میں اپنے بنی نوع کے ساتھ اور صحبت میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے - مگر اس کا لو اور گہرا تعلق بلند تر ہستی برتر وجود کے ساتھ رہتا ہے - چونکہ میں آسام کا رہنے والا ہوں - پہاڑ میرے سامنے پر ہے اس سے میں یہ سبق حاصل کرتا ہوں - معزز سامعین مذہب اسلام ہمیں دولت وثروت سے منع نہیں کرتا ہے - وابتغوا من فضل اللہ دولت حاصل کرنے کو کہتا ہے - کلوا حلالا طیبا - حلال اور ستھری چیزیں کھانے کی ترغیب دیتا ہے - فانکحوا ما طاب لکم من النساء کہہ کر خواہش نفسانی کے پورا کرنے کو بھی ہمیں مجاز کرتا ہے - مذہب اسلام سراسر یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم اسم بامسمّٰی بن کر رہیں - یعنے ہمارا انسان دراصل انسان ہے - وہ وجود جو دو انس سے مرکب ہے - یا یہ کہو کہ دو قسم کی محبت کا مجموعہ ہے - پہلی قسم یہ ہے - کہ اس کو اپنے خالق سے پیار یعنے محبت الٰہی اس میں ہو - دوسرے یہ کہ شفقت علےٰ خلق اللہ - یعنے خدا تعالیٰ کی مخلوق سے سچی ہمدردی ہو - مذہب انسانی کمالات کا معراج اور ترقیات کا ذریعہ ہے - ماہرین ومبصرین ارتقائے انسانی کے تین قسم بیان کرتے ہیں - (۱) جسمانی (۲) ذہنی (۳) اخلاق - ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اخلاق میں خوبی اور کمال ہے - اخلاق جسمانی اور ذہنی ترقیات سے بہتر اور ممتاز ہے - مگر یہ اخلاقی کمالات میں داخل نہیں جب تک مذہب اس کا ضامن نہ ہو - کیونکہ ایک دہریہ اور ملحد سے بھی نیک اخلاق سرزد ہوتے ہیں - یہ کسی تعلیم سے متاثر ہونے یا کسی قانون کے پابند ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ محض یہ فطرتی تقاضا ہوتا ہے اور بس - مگر درحقیقت تمام عادات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کا منبع اور سرچشمہ ہے - مذہبی پابندی سے انسان تمام اخلاق ذمیمہ اور عادات قبیحہ سے محترز اور مجتنب ہو جاتا ہے - ظاہری حکومت اور جسمانی سلطنت کے احکام وقوانین اگر انسان کو برے اور فحش افعال اور منکرات اور بد اقوال سے روکتے ہیں - تو اسی حد تک روکتے ہیں کہ کھلم کھلا اور برملا کوئی امر خلاف قانون اس سے سرزد نہ ہو - بخلاف مذہب کے پابند کے - ہاں مذہب اسلام کے پابند کے - جس کا یہ ایمان اور ایقان ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے - جزا وسزا کے وقت کا مالک ہے - یعلم ما تخفی الصدور - چھپی باتوں کو جانتا ہے - یعلم خائنۃ الاعین - آنکھوں کی چوریوں کو جانتا ہے - بصیر بما تعملون - خبیر بما تعملون - جو کرتے ہو اس کا دیکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے - اس سے بڑھ کر نعلم ما

ـــــب الیہ من حبل الورید۔ توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب جاننے والا۔ گردن کی شاہ نفس اور جی کے وسوسوں کو جاننے والا ہے۔ ان صفات پر ایمان ہمہ رنگ سے نزدیک تر رہ۔ نا مرتکب ہونے والا ہے۔ جبکہ رکھنے والا کب گناہ کا ارادہ وہ ڈرنے والا ہے۔ مذہب گناہ کے خیال اپنا نہ قول کو۔ وہ فعل اور عمل ہے۔ ان جذبہ کو۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین تحقیق ہماری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا نام مذہب اسلام ہے۔ جس میں عبد کے حرکات و سکنات اللہ پاک کے حکم اور اس کی مرضی کے ماتحت ہو جاوے۔ ہمیں اپنے مالک حقیقی کی رضا جوئی کے حصول کے لئے قرآن کا تدبر اور قرآن پر عمل ضروری اور لازمی ہے کیونکہ قرآن ہمیں تاریکی سے نکال کر روشنی میں لانے کے لئے آیا ہے اور مردہ روحوں کو زندہ کرنے کے لئے۔ آہ آہ ہماری قوم ہے کہ قرآن پاک کو صرف اسی مطلب اسی کام کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ کہ جب کوئی ہم میں سے مرتا ہے۔ تو ثواب رسانی کے لئے قرآن کو غلاف سے نکالا جاتا ہے۔ مسلمانو! کیا قرآن کے نزول کا یہی منشا تھا جب میں اپنے دل میں یہ ارادہ قائم کر کے کہ راج شاہی میں درس قرآن کی ایک کلاس کھولوں نوٹس دیا۔ تو پہلے روز بیس پچیس آدمی آئے۔ اس کے بعد لوگ گئے گئے۔ میں نے ایک دن اپنے کالج کے طلبا کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ لوگ قرآن کے درس سننے کو آتے ہیں۔ قرآن کیوں نہیں لاتے ہو۔ تب سوائے ایک شخص کے جس کے پاس قرآن تھا۔ اور سبھوں کی زبان سے متفق طور پر یہ لفظ نکلا کہ ہم لوگوں کے پاس کلام اللہ نہیں ہے۔ مسلمان بور رڈر اور کلام اللہ ندارد۔

صدق اللہ تعالیٰ وقال الرسول۔ یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً۔ میرے دوست مجھے کہتے ہیں کہ تم مرزا پر کیوں مرتے ہو۔ دوستو! میں میرزا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس لئے مرتا ہوں کہ میں مرزا کی پاک تعلیم اور مریدی سے اپنے آپ میں اسلام کی غیرت اور جوش پاتا ہوں۔ اگر کوئی روئے زمین کی سلطنت مجھے دے اور کہے تم اسلام اور مرزا کی اتباع سے اعراض کرو۔ خدا دا شہد اللہ نہ میں اسلام سے منہ موڑوں گا نہ مرزا کے دامن کو چھوڑونگا مرزا کی تعلیم کی وجہ سے قرآن کی محبت میرے دل میں ایسی رچی ہوئی ہے کہ میں بغیر کلام اللہ کے نہیں رہ سکتا ہوں۔ سفر میں ہوں تو ساتھ کلام اللہ ہے حضر میں ہوں تو کلام اللہ سے دلچسپی ہے۔ ابھی جو راج شاہی سے کلکتہ آیا۔ تو میرے ٹرنک میں کلام اللہ ہی ساتھ آیا۔ میں مرزا صاحب جیسے راست باز کے متبعین مریدین عاشق قرآن فدائے رسول انس وجان کے کفر کو ان لوگوں کے اسلام پر ترجیح دیتا ہوں جس میں اسلامی جوش نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا پاس نہیں۔ قرآن مجید سے خبر نہیں۔ صاحبو! میں آپ لوگوں سے کیا عرض کروں۔ میں اپنی تحصیل کے وقت میں دہریت کے گڑھے میں گرنے کو تھا۔ خدا کی لاکھ لاکھ صلوات وسلام مرزا پر ہوں کہ اس کی تعلیم تصنیف وتالیف اس کی قوت قدسی۔ قوت جاذبہ نے میری دستگیری کی۔ مجھے کھینچ کر اسلام کے منار پر کھڑا کر دیا۔ میرے دوستو! تمہیں مرزا کی کتابوں سے نفرت نہ ہو تم جادو کا پوڑیہ کہہ کر منہ نہ موڑو۔ آخر کلام اللہ کو سحر مبین کہا کرتے تھے۔ کتابیں دیکھو۔ خداداد عقل سے کام لو قبل اس کے کہ ہمیں کفر کی طرف منسوب کرو اپنے آپ کو مسلمان بناؤ اور قرآن پاک کو حرز جان بناؤ اور اس پر عمل کرو۔ اس کے ساتھ میرزا کی تحقیقات کرتے رہو۔ کلکتہ میں ہی آپ کے سلسلہ کے لوگ ہیں۔ انہوں سے اور انجمن احمدیہ کلکتہ کے سکرٹری صاحب سے ملا کرو۔ بھائیو اٹھو غفلت کو چھوڑو۔ دنیا کو مسلمانوں کا بندی خانہ نہ سمجھو۔ ہمیں دنیا وآخرت دونوں جگہ میں سکھ و راحت کی بشارت ہے لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ یہ اٹل وعدہ ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں۔ لاتبدیل لکلمات اللہ۔ مگر صاحبو! یہ الذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ کے ماتحت میں ہے۔ ایمان اور تقویٰ شرط ہے۔ قرآن نہیں کہتا کہ تم ذلت اور پستی میں رہو۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ عزت اللہ اور رسول اور مومنین کے لئے ہے۔ پھر ایک اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون۔ تم مت سست ہو اور مت کڑھو۔ حال یہ ہے۔ کہ تم ہی اعلےٰ اور اونچے ہو۔ کہہ کر تسلی دیتا ہے۔ مگر بھائیو ساتھ اس کے شرط یہ ہے۔ ان کنتم مؤمنین۔ کہ جب تم مومن رہو۔ صاحبو! قرآن کو اپنا دستور العمل بناؤ۔ قرآن کو پڑھو۔ یہ کہنا کہ قرآن کی سمجھ مشکل ہے۔ نہیں نہیں مشکل نہیں اللہ پاک فرماتا ہے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر۔ قرآن کو ذکر و نصیحت کے لئے ہم نے آسان کر دیا ہے۔ قرآن کے فہم کے لئے دعا سے کام لو۔ ملاں لوگوں کا یہ کہنا کہ قرآن بغیر علم صرف ونحو سمجھا جا نہیں سکتا یہ خیال ہی خیال ہے۔ قرآن کے ہر زبان میں تراجم وتفاسیر ہو گئے ہیں اس سے کام لو۔ بہرکیف قرآن پڑھو۔ اور اس پر عمل کرو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تالیف اور سوانح عمری پر غور کرو۔ کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کے بانی اور نیک اور پاک نمونہ ہیں۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ میرے پیارو! (طلبا کو مخاطب کر کے) تم اپنے نصاب کے متعلق تواریخ کو پڑھو۔ اس کے ساتھ صحابہ وخلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تواریخ اور کارنامے کا بھی مطالعہ کیا کرو۔ ضرور مطالعہ کرو۔ تاکہ تم لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ لوگ کیسے بہادر اور صابر تھے۔ مجھے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ بار بار ارشاد فرماتے کہ بہادر مومن بنو۔ تقریر میں تحریر میں اظہار حق میں دلیر رہو۔ اس وقت میں آپ لوگوں کو خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ کا ایک واقعہ سناتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ جب ریگستان میں آپ کو فتح انطاکیہ کی خبر پہنچی۔ تب آپ فوراً سجدے میں گر پڑے اور دیر کے بعد سجدہ سے سر اٹھایا تو آپ کا چہرہ اور ریش مبارک تم آلود ہو گیا تھا۔ اور آنسو جاری تھے۔ استفسار پر فرمایا۔ کہ مجھے اس وقت دو بات نے رلایا۔ ایک یہ کہ انطاکیہ عیش پسند جگہ ہے ایسا نہ ہو کہ ہماری قوم عیش پسند ہو جاوے۔ دوسری بات یہ کہ فتح کے حاصل ہونے سے مسلمانوں کے دلوں میں گھمنڈ نہ آگیا ہو۔ سبحان اللہ! کیا پاک لوگ تھے کہ خوشی اور کامیابی کے وقت میں روتے اور چلاتے تھے۔ آج مسلمان ہیں کہ اس کے برعکس عمل کرتے ہیں۔ ابھی جو ہلچل مچی ہے۔ اور مسلمانوں کے قبضہ سے ریاستیں سلطنتیں نکلی جا رہی ہیں۔ اس کے سبب ہمارے فیمابین کے تنازع ونفاق ہیں۔ سلف صالحین کی طرح ہم لوگوں کے درمیان اتفاق اور اتحاد نہیں۔ یا یہ کہو کہ قرآن پر عمل نہیں۔ ٹرکی کی نازک حالت سے ہمارے

دل دردمند اور آنکھیں غمناک ہیں ہم اس کی فتح کے خواہاں ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے بھائیو جہاں تک ہمیں اخبار سے پتہ لگتا ہے۔ ہم ترکی کے عمل درآمد قرآن کے مطابق نہیں پاتے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃً فاثبتوا۔ اے ایمان والو جب کسی فوج کے ساتھ تم بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ اور کثرت کے ساتھ یاد الٰہی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ کیا ترکی اس پر عمل پیرا ہے؟ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں تنازع مت کرو۔ مگر ابھی تک تنازعے وقوع میں آرہے ہیں جس کا نتیجہ فتفشلوا وتذھب ریحکم بزدلے ہوجاؤ گے۔ ہوا نکل جائے گی۔ مشاہدہ میں آرہا ہے۔ واصبروا ان اللہ مع الصابرین۔ صبر واستقلال کے ساتھ کام لو۔ اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔ یہ نہیں کہ صبر و استقامت کا لحاظ نہ رکھو۔ پیچھے ہی ہٹتے جاؤ۔ ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطراً ورئاء الناس۔ مت ہوا ان لوگوں کی طرح جو گھروں سے نکلنے وقت اتراتے ہیں اور لوگوں کو دکھلاتے ہیں۔ بلقان کے اتحادیوں پر ترک گھمنڈ سے اور اپنے کو لوگوں کے نزدیک قوی اور طاقتور دکھلانے کے خیال سے جواب تک بھی نہیں دیتے اس کے نتیجے ظاہر ہیں۔ صاحبو! مذہب کے پابند بنو۔ قرآن شریف پر عمل کرو۔ بہادر مومن متقی ہو جاؤ۔ تب تم اولیاء اللہ کے زمرہ میں شمار کئے جاؤ گے بے خوف بے حزن ہو کر رہو گے۔ وذٰلک ھو الفوز العظیم۔ یہی بڑی کامیابی اور سچی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد صدر جلسہ نے کھڑے ہوکر تقریر کی اور فرمایا کہ فاضل مقرر نے بہت ہی سچ کہا کہ ہم مسلمانوں میں قرآن کا علم و عمل نہیں رہا۔ فاضل سپیکر نے عقلی و نقلی دلائل سے روشن نظائر اور واضح امثال سے ثابت کر کے دکھلایا کہ جب تک مسلمانوں کا قرآن شریف پر عمل درآمد رہا۔ مسلمان وانتم الاعلون کے مصداق رہے۔ جب عمل جاتا رہا تب انہوں کی حالت تنزل اور تنزل میں آگئی۔ اس کے بعد حضرت قرآن کریم کی حقیقت اور صداقت پر یہ بیان کیا کہ روئے زمین میں جتنی آسمانی کتابیں ہیں۔ سبھوں کو یکجا کر کے اگر آگ لگا دی جاوے۔ یا دریا میں ڈال دی جاویں۔ تو ساری کتابیں معدوم و نابود ہو جائیں گی مگر قرآن بموجب وعدہ الٰہی نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے ذریعہ جوں کا توں رہے گا۔

پھر باجازت صدر صاحب جوبلی انسٹیٹیوشن کے ایک معزز ماسٹر صاحب نے کھڑے ہوکر کہا کہ معزز سامعین مجھے آپ لوگوں کی خدمت میں دو باتیں گذارش کرنی ہیں۔ پہلی گذارش ہم محض اس وجہ سے کہ ہمارے دوست مولوی عطاء الرحمان صاحب مرزائی ہیں ہم ان کی باتوں کو نہ سنیں پرلے درجہ کی حماقت اور غائت درجہ کی حق پوشی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ سب کی باتوں کو سنیں اور امر بالمعروف کی بجا آوری میں کوشش کریں۔ خواہ امر حق مرزائی جیسے شیعہ ہی کی زبان سے کیوں نہ نکلا ہو۔ دوسری گذارش۔ ترکی کی موجودہ حالت پر مولوی صاحب نے جو آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ میں اپنے ذوق کے مطابق اس واقعہ کو ان آیتوں کا شان نزول سمجھتا ہوں۔ گویا کہ یہ آیتیں اب نازل ہوئی ہیں۔

حاضرین اور سامعین نے لیکچر کو نہائت ہی خواہش اور اطمینان کے ساتھ سنا۔ صدر صاحب کے اختتام جلسہ کہنے اور سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کلکتہ کے سامعین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

کیا آپ جلسہ پر پرچہ لینا چاہتے ہیں؟

ماہ دسمبر کا آخری پرچہ ۲۶ دسمبر کا ہے۔ لیکن تاکہ جلسہ کے کام میں ہرج نہ ہو۔ یہ پرچہ ۲۴- دسمبر منگل کی شام کو ڈاک میں ڈالا جائے گا۔ اس واسطے طیار کیا جائے گا اس واسطے جو صاحبان یہ پرچہ قادیان میں دستی لینا چاہیں وہ پہلے سے اطلاع کر دیویں۔ تاکہ ان کا پرچہ الگ محفوظ رکھا جاوے۔

ناغہ

جلسہ کی مصروفیتوں کے سبب حسب معمول ایک پرچہ اخبار کا چھپ نہ سکے گا۔ اور اس دفعہ وہ پرچہ ۲ جنوری ۱۳ء کا ہوگا۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۲ء کے بعد پھر ۹ جنوری کو پرچہ اخبار شائع ہوگا۔

رعایتی قیمت

بہ تقریب جلسہ بعض کتابوں کی قیمت میں ۲۵- دسمبر سے ۱۵- جنوری ۱۹۱۳ء تک رعایت کی جائے گی۔ اس کے متعلق مفصل اشتہار ۱۹ دسمبر کے اخبار کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

قیمت اخبار کی رسید

جو صاحب اپنے اخبار کی قیمت جلسہ پر دیں۔ انہیں محرر یا منیجر کی رسید دستی حاصل کرنی چاہیئے اور پھر اخبار میں دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ رسید چھپ گئی ہے۔

ڈاک

جو صاحب اپنی ڈاک معرفت دفتر بدر جلسہ میں لینا چاہیں انہیں دفتر میں اس امر کی اطلاع بذریعہ خط یا زبانی کر دینی چاہیئے۔ محرر بدر ان کا پچھلا نام و پتہ اور قادیان کا نمبر کمرہ لکھ لیگا۔ اور ڈاک ان کو پہنچا دیا کریگا۔

امام الاعظم کے مصنف کا مذہب کیا ہے؟

ہمارے دوست منشی احمد الدین صاحب مختار عدالت گجرات نے اس کتاب پر ایک بسیط ریویو لکھا ہے۔ میں چند اقتباسات اس رسالہ کے پیش کر کے یہ پوچھتا ہوں کہ محمد حیدر اللہ خاں درانی مقیم جلال پور جٹاں حنفی ہیں یا چکڑالوی؟ یہ مسئلہ صاف ہونے کے بعد پھر ان کے رسالہ کا جواب دیا جاوے

(۱) کوئی اس لئے کہ وہ قرآن کو مجمل اور نامکمل سمجھتا ہے اور اس لئے اس کی تبیین اور تفسیر کے لئے قرآن کے سوا کسی اور کو امام تصور کرتا ہے۔ کوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخی زندگی کو قرآن کا مفسر ہونا کہتا ہے جس کا ثبوت اکثر تو کسی ایسے صحیح طریق سے جس کو قرآن رد نہ کرے اسوقت ہم پہنچانا محالات وجودی سے ہے اور کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو قرآن کا مفسر ہونا بتاتا ہے۔ اور ابوداؤد کی حدیث اوتیت الکتاب ومثلہ معہ سے سند لیتا ہے۔ جو درحقیقت حریز بن عثمان خارجی کی بنائی ہوئی حدیث ہے۔ صفحہ ۳۴

(۲) بخاری کی اپنی رائے کی وقعت خود اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے جسے امام بزدوی نے کشف الاسرار کی جلد اوّل کے صفحہ ۸ میں نقل کیا ہے کہ وہ بخارا سے ایک بکری کے دو شیر خوروں کی نسبت رضاعت کا فتوے دینے سے بحکم ابی حفص کبیر نکالے گئے۔ صفحہ ۳۶

(۳) حالانکہ سورہ مریم میں لفظ اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین من ذریۃ اٰدم میں مریم بھی شریک فہرست انبیاء ہے۔ صفحہ ۴۱

(۴) ہم کہتے ہیں کہ الہامات اولیاء اللہ درحقیقت مخاطبات ربانی نہیں ہیں بلکہ وہ از جنس الہامات طبعی ہیں صفحہ ۴۲

(۵) ہم نہیں کہہ سکتے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص دین کا مجدد کہلانے کا مستحق ہو۔ چہ جائے کہ ہر ایک صدی کے سر پر بلا کسی شرعی دلیل کے امت کے کسی ایک عالم کو نامزد کر دیا جاوے۔ مذکورہ مردوں یا عورتوں کی نبوت میں کوئی بھی شبہ نہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ہر صدی کا

مصنوعی مجدد کس مرض کی دوا ہے - قطع نظر اس کے سلف صالحین میں سے کسی نے بھی اس منصب کا دعویٰ نہ کیا صفحہ ۴۴

(۶) اس میں شک نہیں کہ مذکورہ آیت (لتبین للناس ما نزل الیھم) میں تبیین ما نزل کا منصب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیا گیا ہے اور وہ محض قرآن کا سنا دینا ہے نہ کہ اس کی تفسیر کرنا × × × × × اور نہ ہی قرآن کے ماسوا کوئی بھی چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئی جس کی تبلیغ امت کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی × × × × فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لیس منا من لم یتغن بالقرآن - یعنی وہ ہم میں سے نہیں جس کو قرآن کے ساتھ استغناء حاصل نہیں اور وہ قرآن کے سوا کسی اور چیز کا طالب ہے × × × پس اگر حدیث کی تبلیغ بھی منظور ہوتی تو بلغوا عنی حدیثا بھی فرما دیتے حالانکہ یہ بہت ہی محل خطر ہے - معہذا آیۃ فلیاتو بحدیث مثلہ ان کانوا صادقین اور آیۃ فبای حدیث بعدہ یومنون قطعی طور پر ان احادیث کے لبطلان پر حجت ہیں جو قرآن کے باہر اور اس کے مغائر ہیں صفحہ ۵۶

(۷) قرآن کریم کے مجملات کی توضیح اور بیان کا حق صرف خدا ہی کو ہے × × × × اس میں شک نہیں کہ اگر ہم قرآن کو مجمل ہونا مان لیں - جو بجز تبیین رسول کے خود بولنے والا اور بیان کرنے والا نہیں تو وہ ما انزل الینا نہ ہوگا بلکہ محض انزل الی الرسول ہوگا - جس سے ہم کو کوئی سروکار نہ رکھنا نہ ماننا پڑے گا - ورنہ اس کے ناقص اور غیر کامل ہونے کا اقرار کرنا پڑیگا - صفحہ ۶۰

(۸) - بلاشک ان لوگوں کی سخت جہالت ہے - جو سورۃ نجم کی آیۃ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی میں الھویٰ سے قرآن مجید کے سوا اور کوئی معنے اخذ کئے ہوئے ہیں -

(۹) اسلام کوئی نیا دین نہیں ہے اور نہ ہی اس میں عبادات کے شرائع اور حلت اور حرمت کے احکام لگلے انبیاء کے شرائع سے جداگانہ ہیں - صفحہ ۶۱

(ب) کون کہہ سکتا ہے کہ نماز جو آدم سے لے کر عیسےٰ تک تمام انبیاء پڑھتے رہے - اسی صفت پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھی - صفحہ ۶۲

الکمل قادیان

دُعا مدد برادرم سید محمد حسین صاحب فورٹ لاکہارٹ کے فرزند سید بشارت احمد صاحب کی صحت و عافیت کے واسطے دُعا کریں - اور اللہ تعالےٰ سے جزائے خیر پا دیں -

ضرورت طبیب سرحد ڈیرہ جات کی طرف سے ایک دوست تحریک کرتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی طبیب اس علاقہ میں آکر سکونت اختیار کرنا پسند کریں تو ان کی ہر طرح امداد کی جائے گی - خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو -

ضرورت ایک بورڈنگ ہوس کے لئے باورچی کی ضرورت ہے - جو تنور کی روٹی اور معمولی کھانے پکانے جانتا ہو - تنخواہ ۱۲ روپیہ ماہوار علاوہ خوراک و رہائش - نیک چلنی کا سارٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا

تمام درخواستیں بنام

علی محمد حیات محمد منشی سپرنٹنڈنٹ حاجی محمد حاجی اسمٰعیل سوبانی سکولز ذکریا مسجد سٹریٹ بمبئی

رسید زر

۱۴ - ستمبر ۱۲ء

بابو برکت علی صاحب ۳۰۰۹ للعہ - منشی عبد الخالق صاحب ۲۱۵ للعہ
چودہری غلام حسین صاحب عہ

۱۶ - ستمبر ۱۹۱۲ء

حاجی فتح محمد میاں دوست محمد صاحبان ۳۰۳ .. عہ
عبد العزیز صاحب ارہ ۲۰۸ .. .. عہ

۱۸ - ستمبر ۱۹۱۲ء

سردار عبد الحمید خان صاحب ۳۰۳۱ .. للعہ
اہلیہ سید رشید الدین صاحب ۳۰۴۲ عہ

۱۹ - ستمبر ۱۹۱۲ء

منشی نادر خان صاحب ۴۹ - - لعہ
چودہری عبد المنان صاحب ۲۰۳ .. عہ
محمد یعقوب صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۳۴۳ لائل پور عہ
مولوی بوٹے خان صاحب ۴۰۷ .. .. للعہ
میاں حسن موسےٰ خان صاحب ۱۱۴۹ .. للعہ

۲۳ - ستمبر ۱۹۱۲ء

چودھری ولی محمد صاحب ۱۷۵۲ .. .. عہ
منشی فضل احمد صاحب ۲۲۰۱ .. .. عہ
منشی ایوب احمد صاحب ۲۳۲۶ .. .. عہ

۲۴ - ستمبر ۱۲ء

سید وزارت حسین صاحب ۳۰۳۵ عہ - مردان علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ
عبد اللہ خان صاحب ۲۸۰۰ عہ - محمد ابراہیم صاحب ۲۰۳۴ عہ
عبد العزیز صاحب ۲۵۲۹ عہ - شیخ سکندر کرم صاحب ۳۴۳۶ عہ

۲۶ - ستمبر ۱۲ء

میاں عبد الغفور صاحب ۳۰۳۷ .. .. عہ

۲۷ - ستمبر ۱۲ء

چودہری سردار خان صاحب ۳۰۳۸ .. للعہ

۲۸ - ستمبر ۱۲ء

منشی تصدق حسین صاحب .. - عہ

۵ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

قطب الدین صاحب ۳۸۷ للعہ - میاں نیاض علی صاحب عہ
محمد عبد اللہ خان صاحب ۱۵۰۴ عہ - شیخ فضل کریم صاحب ۱۲۸۹ عہ

۷ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

محمد میر صاحب ۲۶۵۹ عہ - علی احمد صاحب ۱۵۹۱ عہ
علی جان صاحب عہ

۹ - اکتوبر ۱۲ء

منشی عبد الرحیم صاحب ۲۴۶۰ عہ - رائے شوق صاحب ۳۰۴۰ للعہ
منشی عبد العزیز صاحب ۲۰۸۰ عہ - شیخ الہ دین صاحب ۱۸۳۶ عہ
شیخ کلن خان صاحب ۲۸۲۱ عہ

۱۰ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

علی گوہر صاحب میرٹھ ۱۳۲۵ للعہ

۱۴ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

منشی محمد ابراہیم صاحب ۳۰۳۴ عہ

۱۵ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

مبارک خان صاحب ۳۰۴۳ للعہ - منشی ایوب احمد صاحب ۲۳۲۶ عہ

۱۶ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

میاں عبد اللہ صاحب ۲۴۳۶ عہ - ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب ۲۴۹ عہ
مولوی گلاب الدین صاحب ۲۳۵ عہ

۱۹ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

شیخ خان محمد صاحب ۲۹۹۳ للعہ - منشی عمر الدین صاحب ۳۰۴۵ للعہ

۲۱ - اکتوبر ۱۲ء

بابو علی بخش صاحب ۱۷۱۲ عہ - منشی دین محمد صاحب ۳۰۱۰ عہ
سید عبد الرحمان صاحب عہ - منشی عبد الرحمان صاحب ۲۰۴۲ عہ
منشی محبوب عالم صاحب ۲۹۶۵ عہ

۲۲ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

قاضی محمد یوسف علی صاحب ۳۰۴۸ عہ - منشی محمد علی صاحب ۳۰۴۹ عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نظم

ہے مہرباں ہر دم وہ مہرباں ہمارا
یہ آسماں ہمارا سارا جہاں ہمارا
دونوں جہاں سے بڑھ کر ہے بوستاں ہمارا
محمود ابن مہدی وہ نوجوان ہمارا
تبلیغ حق کو پہنچا وہ مصر کی زمیں پر
یارب مری دعا ہے ہو اس کا تو ہی حامی
وہ بیوطن ہے گرچہ لیکن نشاں ہے تیرا
اس کی سفر میں مولا امداد کرتے رہنا
وقت دعا ہے یارو! کرلو دعائیں دل سے
سن لو کہ بس دعا ہے اک آسرا ہمارا

پھر اسے زمین والو! ہے آسماں ہمارا
دونوں جہاں کا مالک ہے بوستاں ہمارا
وہ مصطفےٰ پیارا ہے باغباں ہمارا
ہے مہرباں ہمارا روح رواں ہمارا
ہو کامیاب یارب جادو بیاں ہمارا
ہے وہ سفر میں پیارا شیریں زباں ہمارا
ہے میہمان تیرا وہ مہرباں ہمارا
جاتا ہے سوئے کعبہ وہ خوش عناں ہمارا
باران فضل لائے سوز نہاں ہمارا
اس میں ہے آج پنہاں سود و زیاں ہمارا

محمود ناخدا ہے اے شوق! تجھ کو کیا غم
لو ہا بھی پار کر دے ۔ کشتی رواں ہمارا

خاکسار شوق جالندہری مقیم قصور

"ابن مسیح داخل بیت الحرم ہوا"

یہ مژدہ روح بخش خدا کی قسم ہوا
کیا نام ہے کہ پائیہ بہبود نام ہے
نور نظر گیا ہے حجاز ہی نگاہ میں
شاید کہ دل کو درد سے وہ آشنا کرے
یثرب میں مدح پاک رسول امین سے
اے ذاکرو اب تو خدا کی جناب میں
مانگو یہی دعا کہ درخشاں ہو نور دیں
یہ خوش دلی ہو جلسۂ سالانہ پر ہمیں

ابن مسیح داخل بیت الحرم ہوا
اب کیا سراہنا ہے کہ محمود نام ہے
اپنی بھی ساتھ ساتھ دعائیں ہیں راہ میں
کعبہ میں جاکے قوم کے حق میں دعا کرے
دیدہ پرورد درس ہمت تلقین دیں سے
منہ کو مگر چھپا کے دعا کے نقاب میں
شمع و چراغ منزل و ایوان ہو نور دیں
آکر ملے امام جہاں کا پسر ہمیں

ہم بھی رخ شریف وہ آئیں تو دیکھ لیں
تحفے خدا کے گھر سے جو لائیں تو دیکھ لیں

خادم ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

قطعہ

بے وقت یہ نیند کی ماتوں کی راگنی
آتے رہے ہیں صدیوں کے سر پر مجدد دین
تھا چودھویں صدی کے ہی سر پر ہوا طلوع

ہے آج غلغلہ جو ظہور امام کا
تھا بعد الف شہرہ ہی وعدہ کلام کا
اے ہمنشین ۔ کلیم کے ماہ تمام کا

ہے راز بھی خلافت موعود میں یہی
بدرِ تمام من المرسل نہیں یہ چودھویں کا چاند
نفخ مسیح میں تو بس اک قم کا تھا اثر
اور اک شان احمد آخر زماں ہوا
ہے نور دین یقین کا منار بلند تر

پر کیا علاج ہو تیرے سودائے خام کا
کس کا ؟ مثیل موسیٰ عالیمقام کا
نسخہ یہاں ملے ہے بقائے دوام کا
رتبہ سمجھ میں آئے نہ اس کے غلام کا
جس سے ثبات قوم ہے کس اہتمام کا

فائز پناہ دے گا جہالت کی موت سے
عرفان امام وقت علیہ السلام کا

غلام مرتضےٰ تسیم قطب پور شیشن

رسید زر

۱۲ اگست ۱۲ء

اکبر علی صاحب پٹواری ۱۲ عہ ایم سی ۔ انگلیہ ۔ رنگون للعہ

۱۴ اگست ۱۲ء

محمد علی اختر صاحب ۳۰۱۳ ۸ عہ محمد عبداللہ صاحب ۲۸۰۹ ۸ عہ

۱۵ اگست ۱۲ء

منشی ہاشم علی صاحب ۹۴۰ للعہ میاں فیاض علی صاحب ۳۰۱۴ عہ

۱۹ اگست ۱۲ء

مرزا عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ ۱۲ عہ میاں حسن علی صاحب ۲۸۴۱ للعہ
ملک محمد بخش صاحب ۲۰۴۷ عہ میاں محمد شریف صاحب ۲۹۸۳ للعہ

۲۰ اگست ۱۲ء

قاضی محمد اسماعیل صاحب ۳۰۱۹ ۸ عہ میاں مولا بخش صاحب ۳۰۱۸ ۸ عہ

۲۱ اگست ۱۲ء

ملک غلام محمد صاحب ۱۰۳۱ عہ

۲۳ اگست ۱۲ء ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۳۴۳ عہ

۲۴ اگست ۱۲ء ۔ مہر محمد اعظم صاحب ۸ عہ
۲۵ ۔ " " ۔ منشی عبد المجید صاحب ۳۰۲۱ ۔ ۔ ۸ عہ

۳۰ اگست ۱۲ء

خاں صاحب مہر محمد خاں صاحب ۲۴۰۵ للعہ میاں محمد عیسےٰ صاحب ۳۰۲۲ عہ

۳۱ اگست ۱۲ء

سکرٹری مسلم ریڈنگ روم لائل پور ۳۰۲۴ ۸ عہ منشی حفیظ اللہ صاحب ۳۰۲۳ للعہ

یکم تا ۸ ۔ ستمبر ۱۲ء

منشی غلام رسول صاحب ۲۴۹۹ عہ منشی گلاب الدین صاحب ۳۲۵ عہ
مرزا محمد امین بیگ صاحب ۳۰۲۶ ۸ عہ میاں محمد سعید صاحب ۳۰۲۷ للعہ

۹ ۔ ستمبر ۱۹۱۲ء ۔ منشی عبد العزیز صاحب ۳۰۲۸ ۔ ۔ ۔ للعہ
۱۱ ۔ " " ۔ منشی دین محمد صاحب ۳۰۱۰ ۔ ۔ ۔ عہ
۱۴ ۔ " " ۔ خواجہ محمد سعید صاحب ۳۰۲۵ ۔ ۔ ۔ عہ

فرقان احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر مورخہ ۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ برادران فخر الدین و احمد مالا باریان نے اس ٹریکٹ کو چھاپ کر شائع کیا ہے۔ ان کی اصلی زبان اردو نہیں ہے۔ مگر ٹریکٹ کے واسطے ایسا عمدہ قابل تعریف انتخاب انہوں نے کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ یہ رسالہ بقیمت ۱؍ فی نسخہ برادران موصوف سے قادیان کے پتہ پر مل سکتا ہے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

شیخ سنوسی طرابلس کے سلطان ہو گئے مصر کے اخبارات نے اس خبر کو بڑے وثوق کے ساتھ لکھا ہے کہ شیخ سنوسی نے طرابلس کی خود مختاری کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے اور خود طرابلس سلطان بنکر غازی انور بے کو اپنا سپہ سالار مقرر فرمایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس خبر کو قسطنطنیہ میں بھی خوشی و خرمی کے ساتھ سنا گیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ خبر سچ ہو تا کہ طرابلس بدستور بلکہ پہلے سے زیادہ مستحکم طور پر اسلامی حکومت کے زیر نگین رہے اور دشمنوں کو معلوم ہو جائے کہ ترکوں کے بعد عرب بھی ایسی طاقت رکھتے ہیں کہ ہم اسلام کا بول بالا کر کے رہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح ہونے کی جو امیدیں عیسائیوں نے لگائی تھیں۔ وہ سب غلط نکلیں اور چتالجہ پر بلگیریا والوں کو سخت شکست ہوئی۔ بلگیریا والوں کا نقصان کثیر ہوا اور تمام دنیا نے یہ بھی تسلیم کر لیا ہے کہ چتالجہ کا فتح ہونا اور قسطنطنیہ پر بلگیریا کا قبضہ ہونا ناممکن ہے۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ ۷ نومبر کو چتالجہ پر ترکی فوج کی تعداد ستر ہزار تھی لیکن آجکل ایک لاکھ تازہ دم فوج موجود ہے اور ایک ہفتہ میں اس فوج میں ۳۰ ہزار کا اضافہ اور ہو جاویگا۔ یہ بھی خبر خود یورپ کی ہے کہ صرف بلگیریا والوں کے ایک لاکھ آدمی اب تک ہلاک ہو چکے ہیں زخمی اس کے علاوہ ہیں۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ بلگیریا نے ۱۹۱۲ء کے بھرتی شدہ رنگروٹوں کو میدان جنگ میں بھیج دیا ہے۔ یہ بھی خبر آچکی ہے کہ ۱۹۱۳ء میں جو رنگروٹ بھرتی ہونے والے تھے اور جن کی عمر ۱۷ سال کی ہے۔ اُن کو صرف ۳ ہفتے قواعد سکھا کر میدان جنگ میں بھیج دیا ہے اُس کے بعد پھر یہ خبر آئی کہ ۱۹۱۴ء میں جو رنگروٹ بھرتی ہونے والے ہیں اُن کو شروع دسمبر میں فوج میں حاضر ہونیکا حکم بھیج دیا گیا ہے۔ جن کی عمر غالباً ۱۵-۱۶ سال کی ہوگی یہ تمام واقعات ہر ایک مسلمان کے لئے قابل اطمینان ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بلگیریا اب زیادہ عرصہ تک میدان جنگ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ ایڈریانوپل بھی خدا کے فضل سے قائم ہے اور بلگیریا والوں کی فوج نے قلعہ سے نکل کر حملہ کیا اگرچہ بلگیریا والوں کا بیان ہے کہ جنگ سخت ہوئی اور ترک پسپا ہوئے بہر حال نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ترک محصور نہیں ہیں بلکہ وہ خود حملہ کر رہے ہیں۔ بلگیریا والوں نے یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ ایڈریانوپل میں ہوائی جہاز سے گولہ باری کی گئی۔ جس سے شہر میں آگ لگی۔ اُن کا یہ بھی بیان ہے کہ ایڈریانوپل کا فتح ہونا اب آسان ہے اس عرصہ میں مانسٹر کی جنگ کے متعلق بھی بلگیریا والوں نے خبریں بھیجی ہیں جو بالکل بے بنیاد معلوم ہوتی ہیں اس ہفتہ میں عجیب و غریب خبریں آئیں کہ صلح کی گفتگو جاری ہے کبھی خبر آتی ہے کہ صلح ہونا ناممکن ہے۔ کبھی خبر آتی ہے کہ صلح ہونے کی امید ہے بلگیریا والوں کا بیان ہے کہ ترکوں نے خود صلح کی درخواست کی ہے۔ ترکی کا بیان ہے کہ بلگیریا والوں نے صلح کی درخواست کی ہے اور واقعات شہادت دیتے ہیں کہ بلگیریا والے صلح کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ دول یورپ کے سفیروں نے باب عالی سے کہا ہے کہ صلح جلد ہو جانا لازم ہے کیونکہ یورپ کی پیچیدگیاں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں حالانکہ جنگ کا ذمہ دار ترکی نہیں ہے بلکہ ریاستہائے بلقان ہیں یا خود بعض سلاطین یورپ۔ ایسی حالت میں ترکی کو صلح کے لئے مجبور کرنا انصافاً درست نہیں ہے ترکی کے لئے یہ بہتر ہے کہ صلح نہ کرے اور کم سے کم اپنا ملک واپس لے۔

دول یورپ میں پیچیدگیاں زیادہ بڑھ رہی ہیں۔ فوجوں کی تیاریاں بھی ہو رہی ہیں۔ اگرچہ مدبرین یورپ کی کوشش ہے کہ جنگ نہ ہو۔ لیکن اس وقت تک آثار ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ دول یورپ میں جنگ ضرور ہوگی۔ آئندہ ہفتہ میں جنگ کے نتائج اور سلاطین یورپ کے باہمی تعلقات پر مزید روشنی پڑیگی کہ آخر اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے مسلمانوں کے لئے یہ خبر بھی خاص مسرت کی ہے کہ اس خیال سے قسطنطنیہ فتح ہونے کے بعد مسلمان عیسائیوں کو قتل نہ کر دیں دول نے جو حفاظتی فوج قسطنطنیہ بھیجی تھی وہ اپنے جہازات بھی پھیر فوج واپس بلائے گی۔ انشاء اللہ اس ہفتہ میں جنگی جہازات بھی درہ دانیال سے واپس ہونے کی خبر آجاویگی۔ بہر حال اس ہفتے کے واقعات ہر طرح اطمینان بخش ہیں۔

چند سریع التاثیر دوائیں

جان ہرب میڈیسن۔ ہر قسم کی معدے کی شکائتیں ایک ہفتے کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہیں قیمت مکمل خوراک صرف آٹھ آنے ۸؍

سفوف ناروق مثانے کی جملہ شکائتیں بہت تھوڑے عرصے کے استعمال سے دور کر دیتا ہے۔ رقت اور سرعت کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت مکمل خوراک صرف ایک روپیہ عہ

مسیحا پلز۔ یہ گولیاں اسم بامسمیٰ ہیں ہر قسم کی کمزوری کو بجلی سے زیادہ سُرعت کے ساتھ ایک آن میں دُور کر دیتا ہے قیمت تین گولیاں مکمل خوراک دس روپیہ عــــہ ایک گولی چار روپیہ للعہ

طلائے برقی اگرچہ ہر قسم کے مریض کے لئے مسیحا پلز کافی ہیں مگر صحت ہر نوع سے مکمل کرنے کے لئے اس کا استعمال سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپیہ عہ

جس شخص کو کسی قسم کی بے اطمینانی ہو وہ ہمارے پاس آکر علاج کرا سکتا ہے۔ لیکن اس صورت میں ہر دوا کی قیمت جو کہ بعد میں لی جائیگی دگنی ہوگی اگر فائدہ نہ ہو۔ تو ایک کوڑی نہ لی جائیگی مشورہ مکمل حالات آنے پر اور دو روپیہ فیس دینے پر دیا جا سکتا ہے تعمیل فرمائش بذریعہ وی پی ہو سکتی ہے

ملنے کا پتہ

ایم یو۔ اے جان کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ۔ مزنگ۔ لاہور

حضرت اقدس امیر المومنین کا خط

عزیز من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ! رسالہ پہنچتا ہے۔ للعہ نقد میں نے فصیح مرحوم کو بھیجے ہوئے تھے۔ جب یہ قیمت ختم ہو اور رسالہ جاری رہے تو پہلا پرچہ دی۔ پی کر دیں۔

معزز ناظرین! کیا اس شہادت کے ہوتے ہوئے کسی اور تعریف کی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں!

تاریخ اسلام فصیح صاحب مرحوم نے بڑی محنت تحقیق اور دماغ سوزی سے نئے انداز اور جدید طرز پر لکھی ہے۔

(۱) ہر ماہ میں ۳ بار ۴۸ صفحہ کے حساب سے شائع ہوتی ہے۔

(۲) مستقل خریداروں کو ابتدا سے رسالے بھیجے جاتے ہیں۔

قیمت سالانہ للعہ محصولڈاک ہے۔

جنگ بدر سے فتح عراق تک

۱۲ نمبر ۲ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں حجم ۵۷۶ صفحات قیمت عــــہ۔ نوٹ۔ تیسری جلد کے ۳ نمبر اور شائع ہو چکے ہیں۔

ملنے کا پتہ

میاں فیض علی مینیجر تاریخ اسلام فصیح منزل شہر سیالکوٹ

کا اظہار
ئی کا نادر موقع
تجربہ کے بعد اب کئی
ب کے اصرار اور عوام
مد رکھ کر یہ اشتہار بغرض
دیا جاتا ہے آپ اس
ل القیمت سریع الاثر
ل نہ کر سکینگے۔ اگرچہ
ی دُنیا میں سچ اور
نا مشکل ہے۔ مگر
ر کے اظہار بغیر نہیں
وائی پہلے ہی دن اپنا
ہے اور دو ہی روز میں
رہ قطرہ آنا۔ سوزش
غیرہ شرطیہ مانند کافور
لئے نیست و نابود ہو
ت خوراک کے استعمال
[illegible] یا نیا سوزاک
شرطیہ دور ہو جاتا
یہ ہے۔ اگر فائدہ نہ ہو
بت واپس۔ قیمت
سیشی عہ [۱۲] نمونہ ۸؍
۳ تصویروں والا
لوک شاستر
وکہ پنڈت وزیر اعظم
جہ کشمیر کی قلمی کتاب
ہنا میں پنڈت کی
و دیے نقلی کتابوں
ت صرف عــــہ
ابول چال
یوم میں انگریزی
کرنی چاہئے
فقرے درج
ت ۵؍
ــــتھ
بک ایجنسی ۲۷
گجرات پنجاب

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپیہ کے ڈھائی روپے۔ جریان۔ کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ ازحد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی نظر۔ دل کا دھڑکنا ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بیخوابی خوف۔ غمگینی۔ نامردی غیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے جہاں سے میسر ہو ہرگز بے خوف و بیفکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہو کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پاگئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ سب فائدہ اٹھائیں قیمت ۲۴ روز بمع سفوف عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہران
نظام جان و عبدالرحمٰن کاغانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی
ادویات محتاج تعریف نہیں ہیں۔ کیونکہ ۲۸
برس سے تمام ہندوستان میں جاری
ہیں اور مفید ثابت ہو رہی ہیں چند ادویات
کا اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے پوری
حالات فہرست بلاقیمت منگا کر دیکھئے

دمہ کی دوا

دو ہی ایک خوراک سے دمہ دب جاتا ہے۔ تھوڑے دن کے استعمال سے دمہ جڑ سے جاتا ہے قیمت شیشی عہ محصول ۵

ای او ڈائیزڈ سالسہ

پوٹاس ای او ڈائیڈ اور کئی ایک جڑی بوٹیوں کی آمیزش ہونے کی وجہ سے باعتبار عام سالسوں وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور طاقت لاتا ہے۔
۳۲ خوراک شیشی عکر خرچ محصول ۶
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار است"۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عکر۔ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عـہ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ سے کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی تنفس دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ استعمال کریں اور صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ تولہ۔ قسم دوم ۸ ر تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری)۔ بادامی سیاہ اور سفید ماشی اور سوتی۔ لٹھری صلے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہے۔

المشتہر
احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عـہ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلس
مصنفہ سر طامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد۔ قیمت مبلغ ہے فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آف اسلام در ظل اسلامی۔ مصنفہ ڈی مینرا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے قیمت عہ فی نسخہ۔ مجلد عکر

(۳) سم پیچز فرام دی لائف آف ٹرکش وومن - ترکی خواتین کے زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی مینرا واکا۔ قیمت عہ پختہ

(۴) دی وڈو وڈکوئین۔ یا رانی صاحبہ جھانسی یہ ایک قصہ ناٹک کی طرز پر ہے۔ مصنفہ الگزنڈرا جرمن ہے۔ جس کا دیباچہ مشہور مشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ قیمت مبلغ ہے۔

(۵) دی سیئنگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم
احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ۔ مولفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲ر۔

(۶) ایشیا اینڈ یورپ۔ مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں بہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں کہ اس عجیب کتاب کی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں۔ اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں۔ چوتھی بار چھپی ہے قیمت مجلد مبلغ ہے۔

(۷) محمد عربی اکبر (صلی اللہ علیہ وسلم۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲ر

المشتہران
بلیکی اینڈ سن۔ لمیٹڈ
وارک ہوس بمبئی
Blakie & Son Ld.
Warwick House
Bombay.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً

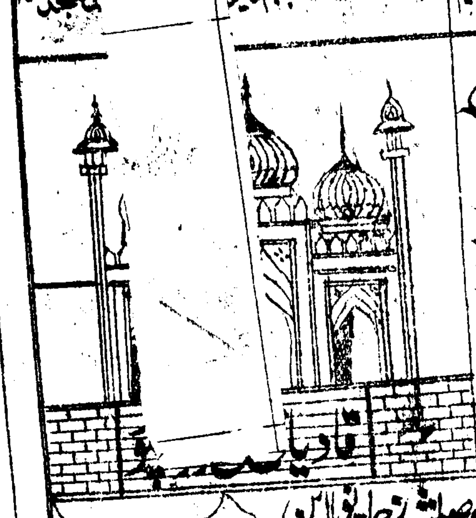

BADR QADIAN

عام و قیمت پیشگی عہ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

قادیان

ضمیمہ درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Registered No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعہ وصلش زجام نور الدین

جلد ۱۳

۹ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۱۲ء مطابق ۵ پوہ سمت ۶۳

چار روپے پیشگی

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیاں در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محی موتیٰ کلام نور الدین

نمبر ۳۵

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت مولانا امیر المومنین کی طبیعت خدا کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ آپ اپنی امامت سے نمازیں پڑھاتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ میں بمہ وجوہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ جلسہ کے انتظام میں بہت مصروف ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس سرگرمی و اس ایثار کی جزائے خیر دے۔ آپ کے مشکوئے معلّی میں اللہ تعالیٰ نے دختر نیک اختر عطا فرمائی ہے۔ بورڈنگ کو وسیع کیا گیا ہے اور مدرسہ کی عمارت کی دیواریں اُٹھ چکی ہیں۔ اب دوستوں کو اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔ سکول ۲۰۔ دسمبر سے بند ہوگا۔ سندھ جانے والے اب جموں گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ محرم کی تعطیلیں شروع ہیں۔ احباب آرہے ہیں۔

صوفی غلام رسول صاحب راجیکی لاہور سے اپنے وطن گئے تھے۔ مگر وہاں علیل ہوگئے۔ حکمت الٰہی تھی کہ ان کے وہاں رہنے سے مختلف دیہات میں تبلیغ ہوئی۔ چھ سات آدمی سلسلہ میں نئے داخل ہوئے۔ جو سُست ہوگئے تھے ان کو چست کیا گیا۔ اب صوفی صاحب لاہور آگئے ہیں تاکہ وہاں کی جماعت کو حقائق معارف قرآنی سے مالا مال کریں۔ احباب لاہور کو چاہئے کہ ایسے قابل امام کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان کی ضرورت پھر کہیں اور ان کو پہنچا دیوے۔ جو صاحبان سفر سندھ کو گئے تھے وہ بخیریت کامیابی کے ساتھ واپس آئے خاص جس کی خاطر گئے تھے اُس کے خیالات میں اصلاح ہوئی۔ حیدر آباد میں ایک لیکچر سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ پر ہوا۔ خیرپور میں متفرق تبلیغ ہوئی۔ ایک رئیس داخل سلسلہ ہوا۔ مفصل حالات شیخ رحیم بخش صاحب لکھ رہے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب لنڈن سے لکھتے ہیں عید یہاں کیکسٹن ہال میں ہوئی۔ پچاس ساٹھ کا مجمع تھا وہاں ہم نے اشتہار تقسیم کیا۔ سب نے خوشی کا اظہار کیا۔ لیکن آج جمعہ میں بروقت نماز کوئی نہیں آیا۔ ایک کمرہ پینتالیس روپے ماہوار پر کرایہ لیا ہے کہ وہاں نماز ہوا کرے۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ جو لوگ اسلام کے متعلق کچھ پوچھنا چاہیں وہ آسکتے ہیں۔" نیز خواجہ صاحب نے ایک سالہ بصداقت اسلام بھی تصنیف کرنا شروع کیا ہے سب احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ممد و معاون ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح رض نے خواجہ صاحب کو اپنے خط میں لکھا ہے کہ اضطراب کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ احباب جموں میں وعظ کے واسطے ایک شخص کو حضرت خلیفۃ المسیح رض نے جموں بھیجا ہے۔ بھیرہ میں جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا ایک پبلک لیکچر ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک ڈاکٹر صاحب نے رسول اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید اور اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی۔ پبلک پر بہت نیک اثر ہوا۔ نیز شاہ صاحب موصوف کی وعظ و نصیحت سے جماعت کے بعض افراد میں جو اختلاف تھا وہ دور ہوا۔ فالحمد للہ!

اعلان

جملہ سکرٹری و پریزیڈنٹ صاحبان شاخہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان و احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جن واعظین و مبلغین وغیرہ کو باہر بھیجا جاتا ہے ان کو ساتھ ساتھ بقایا چندہ کی وصولی اور آئندہ چندہ کے لئے تحریک کرکے فراہم کرنے کی ہدایت ہوتی ہے پس اس کام میں تمام احباب خصوصاً دیگر اور دوسرے دلاکر اُن کی ہر طرح سے امداد کریں اور یہ روپیہ جو ان کی تحریک سے جمع ہوگا دوسرے روپیہ کی طرح سکرٹری انجمن کی معرفت اس جگہ کے امین کے پاس جمع ہوگا جیسے سکرٹری ماہواری چندہ کے ساتھ حسب رزولیوشن مجلس معتمدین مورخہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء جس کی اطلاع جملہ انجمنوں کو بذریعہ سرکلر مجریہ ۲ دسمبر ۱۲ء اس مہینہ کے اخیر پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ بنام

اطلاع

ہدیٰ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا۔

بیت الحرام سے لکھا ہوا نامۂ محمود

سیدتی امی واستاذی

السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور عنائت سے بخیر و عافیت کل بتاریخ سات اکتوبر* کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنائت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقعہ دیا کل جب مکہ کی طرف اونٹ آ رہے تھے۔ دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا اور جوں جوں قریب آتے تھے دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی حکومت اور ارادہ کے ماتحت کہاں سے کہاں کھینچ لایا۔ پہلے مصر کا خیال پیدا ہوا پھر یہ خیال آیا کہ راستہ میں مکہ ہے اس کی زیارت بھی کر لیں۔ پھر خیال ہوا کہ حج کے دن ہیں ان سے بھی فائدہ اُٹھایا جائے۔ غرض کہ ارادہ مصر سے مکہ اور حج کا ہوا اور آخر اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچا دیا۔ مجھے مدت سے حج کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعائیں بھی کی تھیں۔ لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ کیونکہ وہاں کے راستہ کے مشکلات سے طبیعت گھبراتی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ مخالفین کوئی شرارت نہ کریں۔ لیکن مصر کے ارادہ سے یہ خیال ہوا۔ کہ مصر جانا اور راستہ میں مکہ کو ترک کر دینا ایک بیحیائی ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جدہ سے مکہ تک کا سفر نہائت کٹھن ہے اور میر صاحب تو قریباً بیمار ہو گئے اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانیاں بھی چاہتی ہیں۔ اس بڑی نعمت کے لئے یہ تکلیف کیا چیز ہے۔ مدینہ کا راستہ اور بھی طویل اور کٹھن ہے۔ لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کے دیکھنے کے لئے کہ جہاں رسول کریمؐ فداہ ابی وامی نے اپنی بعثت نبوت کا ایک روشن زمانہ گذارا کیا چیز ہے؟ میرا دل تو اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر قربان ہوا جا رہا ہے کہ وہ کس حکمت کے ساتھ مجھے اس جگہ لے آیا ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اول تو اس جہاز سے جو مصر جاتا تھا رہ گئے۔ لیکن بعد میں جب اصرار کرکے دوسرے جہاز میں سوار ہوئے تو مصر پہنچتے ہی خواب آیا کہ حضرت صاحبؑ یا آپؓ فرماتے ہیں کہ فوراً مکہ چلے جاؤ۔ پھر شائد موقعہ ملے کہ نہ ملے۔ چنانچہ دو جہاز چلے گئے اور ہم ان میں سوار نہ ہو سکے جس سے خواب کی تصدیق ہو گئی اس طرح مصر کی سیر بھی نہ کر سکے اور جب مکہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ اب مصر نہیں جا سکتے کیونکہ گورنمنٹ مصر کا قاعدہ ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو مصر کے باشندہ ہوں۔ حج کے بعد چار مہینہ تک کوئی شخص حجاز و شام سے مصر نہیں جا سکتا۔ اس طرح گویا اگر میں مصر جانا چاہوں۔ تو مجھے اپریل تک وہاں جانے کی اجازت نہیں۔ اپریل کے آخر میں وہاں جا سکتا ہوں۔ پہلے تو اس خبر کو میں غپ ہی سمجھا تھا لیکن بعد میں حاجی علی جان والے جو دہلی کے سوداگر ہیں۔ ان کے یہاں سوداگر ہیں۔ اُن سے معلوم ہوا کہ واقعی حکم یہی ہے اور چونکہ ان کے کاروبار ان دیار میں جاری ہیں۔ ان کو یقینی علم ہے ایک اور شخص نے بتایا کہ میں پچھلے سال شام میں تین ماہ تک رُکا رہا اور اس مدت کے گذرنے پر پھر مصر کے داخلہ کی اجازت ملی۔ اب اس صورت میں مصر کا واپس جانا فضول معلوم ہوتا ہے۔ حج کے بعد چار ماہ تک مصر کے داخلہ کا انتظار کرنا فضول ہے۔ میں نے تو ان سب واقعات کو ملا کر یہی نتیجہ نکالا ہے کہ منشائے الٰہی مجھے حج کروانے کا تھا۔ اور مصر کا خیال ایک تدبیر تھی۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی پر قربان ہوں کہ میرے جیسے گنہگار انسان کی کیا حقیقت تھی کہ اس پر اسقدر لطف وعنائت کی نظر ہوتی اور اس طرح اُسے ایسے پاک مقامات کی زیارت کروائی جاتی۔ مگر خدا تعالیٰ کا پیار بھی اپنے بندوں سے سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ وہ تو محسن ہے مگر ہماری طرف سے ناشکری ہوتی ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

کل عمرہ ہو گیا اللہ تعالیٰ نے امید سے بڑھکر دعاؤں کی توفیق دی اور میں نے حتی المقدور حضور کے لئے حضرت کے خاندان کے لئے۔ کل احمدی جماعت اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں کیں۔ زیارت بیت اللہ کے وقت بھی اور صفا مروہ کی سعی کے وقت بھی خصوصاً جماعت کی ترقی اور آپس کے اتحاد و مودت کے لئے۔ واللہ المجیب۔

غلام چونکہ اب کم آتے ہیں اور بہت روکاوٹ ہے اس لئے بہت گراں ہیں اس لئے کم سے کم پانچ سو روپیہ کو ایک غلام آتا ہے ورنہ سات آٹھ سو کو آتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ بچوں کو عربی سکھانے کے لئے ایک عورت اگر ہو سکے تو ملازم رکھ لاؤں۔ نجد کی عورتیں جن کی زبان نسبتاً بہت سلیس ہے آج کل بکثرت مکہ میں آئی ہوئی ہیں کیونکہ ابن رشید نے ان کے دیار کو لوٹ لیا ہے والسلام۔

میر صاحب السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔ وہ اس صورت میں مدینہ جائیں گے کہ میرا مصر جانا نہ ہوا۔ ورنہ حج سے واپس آجائیں گے۔ **خاکسار**

مرزا محمود احمد

ضمیمہ درس

پچھلے اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس ۱۲ صفحات کا شائع ہوا تھا اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس شائع نہیں ہو سکا۔ اگلا ضمیمہ انشاء اللہ ۹ جنوری ۱۳ء کے اخبار کے ساتھ شائع ہوگا۔

نشان کا انکار

مسیح موعودؑ کے طفیل احمدی برادران کو خدا تعالیٰ نے کیا نور ایمان عطاء کیا ہے۔ برادر عبد اللہ خان صاحب بہلولپوری ایک مجلس میں اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار چودھری خلاص خان صاحب کو سلسلہ حقہ کی تبلیغ کرتے تھے۔ چودھری صاحب نے کہا کہ آپ مرزا صاحب کی صداقت کا کوئی نشان معجزہ کرامت دکھاؤ۔ برادر موصوف نے دعا کی تو انہیں بتلایا گیا کہ چودھری صاحب کو خدا تعالیٰ لڑکا عطا کریگا۔ چنانچہ اس خواب کی خبر سب کو کی گئی اور اس کی بہت شہرت ہو گئی۔ چودھری صاحب پچاس برس سے لڑکی کی شکل کو ترس رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے برادر موصوف کی دعا کو قبول کرکے انہیں اولاد دی اور وہ بھی لڑکا۔ ۲۰ جنوری ۱۹۱۲ء کو یہ بشارت سب کو سُنائی گئی تھی ۱۴ اکتوبر ۱۲ء کو لڑکا تولد ہوا۔ خدا کی بات پوری ہوئی مگر تعجب سے سنا گیا ہے کہ چودھری صاحب اور ان کے گاؤں کے مُلاں کہتے ہیں کہ یہ کوئی نشان نہیں۔ نشان تب ہوتا۔ جب چودھری صاحب کو عورتوں کی طرح حمل ہوتا۔ اور ان کے پیٹ سے بچہ نکلتا۔ سبحان اللہ! کیا عقل ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے وان یروا کل آیت لا یؤمنوا بہا کتنے ہی نشان دیکھیں یہ ماننے والے آسامی نہیں۔ ایسوں سے خدا ہی سمجھے۔

منشی احمد علی صاحب از گھاٹ کچورہ ڈاکخانہ کچورہ علاقہ جسونت نگر اٹاوہ خواہشمند ہیں کہ اگر احباب قادیان میں سے کوئی اٹاوہ میں کبھی تشریف لانے کا ارادہ کریں۔ براہ مہربانی پہلے مجھکو اطلاع ضرور دیا کریں۔ تاکہ بندہ مطلع ہوکر نیاز حاصل کرنیکے [illegible]

جلسہ سالانہ

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جلسہ سالانہ کا سر پر آجانا اور اس کے تین ہزار روپے کے اخراجات کا سامنا اور لنگر خانہ کا پہلے ہی اڑھائی ہزار روپے کا مقروض ہونا۔ ادھر فنڈ عمارت میں روپے کا نہ ہونا اور رفتار چندہ میں بھی سستی اور بالمقابل پانچ چھ ہزار روپے کے معمولی ماہوار اخراجات اور دس ہزار روپے کی اس وقت صرف گروں اور سامان آہنی کے لئے ضرورت۔ جن کے بغیر عمارت نامکمل پڑی ہوئی دیواریں سرمائی بارشوں سے یقیناً خراب ہوں گی۔ یہ وہ مشکلات ہیں جو کہ اس وقت میرے سامنے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے نہایت ہی سب کاموں کو پورا کرتا چلا آیا ہے۔ اس سے میں یقین کامل رکھتا ہوں۔ کہ جو مشکلات اس وقت مجھ کو سامنے پیش آ رہی ہیں۔ یہ بھی عنقریب خدا کے فضل سے دور ہو جاویں گی۔ مگر جس قدر زیادہ دل میں ان کو محسوس کرتا ہوں۔ اسی قدر اس درد کے دور ہونے کا سامان ابھی زیادہ ہوتا ہے۔ معلوم نہیں کس قلب کی دعائیں اور کس کے عزم و ہمت فضل اور نصرت الٰہی کو جاذب بن جاویں اس لئے مجھے ضرورت بھی ہے کہ آپ کو بھی اس درد میں شریک کروں۔ گو میرے اختیار میں نہیں۔ بلکہ خدا مقلب القلوب کے قبضہ قدرت میں ہے تاہم پیغام پہنچانا ضروری ہے لکھنے کو تو میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں اور ضروریات سلسلہ کو کھول کھول کر بیان کر چکا ہوں اس وقت صرف اس قدر التماس کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس درد میں شریک ہو سکتے ہیں۔ تو دونوں امور مذکورہ بالا کے لئے غیر معمولی عزم اور ہمت سے کام لیجئے۔ اخلاص سے کسی کام کو کسی مخلصانہ تحریک کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا اس مختصر عریضہ کو حضرت مسیح موعود کے کلام پر ختم کرتا ہوں ؎

بفشاں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

آج کل کے علماء کا حال

افریقہ سے ہمارے پاس ایک انگریزی کا کٹنگ آیا ہے جس میں وہاں کے دو مولویوں۔ مولوی عبد الرحمان صاحب اور مولوی عبد اللہ شاہ صاحب کے درمیان ایک مقدمہ کا حال لکھا ہے۔ اول نے دوم کو ایک ہزار باون روپیہ دیا تھا۔ اول کا بیان ہے کہ بطور امانت دیا تھا۔ دوم فرماتے ہیں شراکت تجارت تھی حساب طے ہو چکا ہے۔ جج صاحب نے فیصلہ میں فرماتے ہیں کہ شہادت پیش کرنے میں ہر دو فریق نے کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ مقدمہ ڈسمس ہوا ہے۔ جج پر اسلامی ملانوں کی حالت کا بہت اثر ہوا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر دو سچے نہیں ہو سکتے۔

انجیل فتح برصلیب

ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ انجیل فتح برصلیب کے اصلی ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ بجواب عرض ہے کہ متی مرقس وغیرہ انجیلوں کے سچا ہونے کا جو ثبوت ہے۔ وہی اس کے سچا ہونے کا ثبوت ہے۔ حضرت مسیح کے زمانہ میں نہ یہ تھی اور نہ وہ تھیں نہ وہ ستر انجیلیں تھیں۔ جن میں سے بعض کو کونسل نیس نے تیسری صدی میں الگ کیا۔ بہر حال جیسے جیسے کوئی ملتی گئی نمودار ہوتی گئی اور یہ سب سے زیادہ قابل اعتبار ہے کیونکہ یسوع کے ایک خاص رازدار کی لکھی ہوئی ہے۔ مسلمانوں کے ہاں بیں تو چھپی نہیں جو یہ شبہ ہو کہ ان مخالفت نے بنا ڈالی ہو۔ عیسائیوں نے نکالی ہے اور عیسائیوں نے چھاپی ہے۔ باتیں بھی معقول ہیں پھر کیوں اس کو دوسری اناجیل سے کم قابل اعتبار خیال کیا جاوے۔ اگر ناول ہیں تو سارے ہی ناول ہیں اگر اصلی ہیں تو سب ہی اصلی ہیں۔

بیعت

غلام الدین و احمد دین ریشم گراں سیچھ پانی بیعت کا اعلان بذریعہ اخبار کرنا چاہتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ استقامت حاصل ہو۔

الخطبہ

ہمارے ایک دوست ہیں سید۔ نوجوان احمدی۔ دس گھماؤں زمین ہے۔ اور اسوقت پچیس ۲۵ روپے ماہوار کے ملازم۔ وہ ایک بیوہ خوش اخلاق احمدی خاتون سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو اپنے ساتھ ایک بچہ رکھتی ہو۔

۲۔ ایک قریشی خاندان کی کنواری دوازدہ سالہ لڑکی قرآن مجید باترجمہ پڑھی ہوئی کے لئے بر کی ضرورت ہے۔ اہل حاجت (اپنے خاندانی حالات و آمدنی کے مفصل حالات کے ساتھ) ہر دو کے واسطے اکمل قادیان سے خط و کتابت کریں اور ٹکٹ ساتھ بھیجیں

ایک شخص کے چند سوالات

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے جواب

(۱) ہجرت — میں قادیان میں رہائش اختیار کرنا چاہتا ہوں حضور کوئی تجویز فرما دیں کہ میں وہاں رہ کر کیا کام کروں جو میرا گذارہ چل جائے۔

فرمایا۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ من یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا و سعۃ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے واسطے سب سامان مہیا کر دیتا ہے اور اسے کوئی تنگی نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک قسم کی فراخی حاصل ہوتی ہے۔

(۲) تعلیم کو دیکھو — ایک شخص کہتا ہے کہ میں دعا کر رہا ہوں کہ خدا مجھ پر خواب میں مرزا صاحب کی سچائی کھول دے۔

فرمایا۔ میاں جہل تو بے ادبی میں داخل ہے کل کو کوئی کہے گا کہ خدا مجھے خواب میں دکھائی دیوے تب میں ایمان لاؤں گا۔ قرآن شریف میں ایسے ہی لوگوں کا بیان لکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ لن نؤمن حتی نؤتی مثل ما اوتی رسل اللہ ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے جب تک ہم پر وہ چیز وارد نہ ہو جو رسولوں پر وارد ہوتی ہے۔ یہ درست نہیں۔ تعلیم موٹی شے ہے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ تعلیم پر غور کرنا چاہیئے۔

(۳) تنگی مکان — تنگی جگہ کے سبب نماز ایسی جگہ پڑھنی پڑے کہ سامنے کسی کی چارپائی ہے۔

فرمایا۔ جائز ہے۔

(۴) غسل جنابت — خروج منی نہ ہو تو غسل واجب ہے یا نہیں فرمایا۔ اس میں صحابہ کا اختلاف ہے لیکن امام بخاری کے نزدیک احتیاط اس میں ہے کہ غسل کر لیا جاوے۔

(۵) لڑکا مدرسہ میں — ایک لڑکا ساڑھے چار سال کا ہے۔ کیا اس کو داخل مدرسہ کیا جاوے۔

فرمایا۔ میں اس امر کا مخالف ہوں کہ چھوٹی عمر میں بچوں کو داخل مدرسہ کیا جائے اس سے قویٰ پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

نماز مترجم - نہایت عمدہ خوشنما کاغذ خوشخط چھپی تقطیع پر۔ شیخ مولا بخش صاحب مالک نیو لائل پریس نے چھپوائی ہے قیمت ۱ / فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان۔ گورداسپور

رعایتی قیمت

سالانہ جلسہ کی تقریب پر مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت میں رعایت کی گئی ہے یہ رعایت صرف ان صاحبان کے لئے ہے۔ جو قادیان میں دفتر بدر میں آکر کتابیں خرید کریں اور اس رعایت کی میعاد ۲۰۔ دسمبر سے ۱۳ دسمبر تک ہے۔ کتابیں قرض نہ دی جائیں گی بیرونی اصحاب کو جو باہر سے ڈاک میں کتابیں منگوائیں۔ یہی رعایت یکم جنوری ۱۹۱۳ء سے ۱۳ جنوری ۱۹۱۳ء تک دی جاوے گی۔ ان ایام میں قادیان خریدنے والوں کو کوئی رعایت نہ دی جائے گی۔

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
سر الشہادتین	ار	۰ر
نظم مستورات	۰ر	—ر
کشف الاسرار	۰۲ر	۰۱ر
شہادت القرآن	۰۲ر	۰۱ر
معیار الصادقین	۳ر	۲ر
احسن القصص	۰۲ر	۰۱ر
جنتری ایک سو پچیس سالہ ۱۲۵	ےر	عہر
کامن ۔ (غلام رسول والے)	۰ر	—ر
در ثمین ۔ فارسی مجلد	۶ر	۴ر
" " بے جلد	۵ر	۳ر
ضرورت امام	۳ر	۲ر
چشمۂ مسیح	ار	۰ر
احمدی کامن (الہ داد والے)	ار	۰ر
اظہار حق	ـر	—ر
سی حرفی فضل دین	—ر	—ر
تعلیم القرآن	ار	۰ر
صدقے جاواں	—ر	ور
گلدستہ احمدی	۰ر	—ر
کرشن اوتار	—ر	—ر
تحفۃ المشتاقین	ـر	—ر
گل موتیا	—ر	ور
جام وحدت	—ر	ور
گلدستہ رسالت	۲ر	ار
سبز بیان	ار	۰ر
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر
" " دوم	۱۰ر	۵ر
" " سوم	۱۰ر	۵ر
تحفہ بنارس	۴ر	۲ر
مبادی الصرف	۲ر	ار
القول الصحیح	ار	۰ر
انجیل فتح بر صلیب	ہے	عار

مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت بسبب کمی تعداد بڑھا دی گئی ہے

نام کتاب	اصلی قیمت	موجودہ قیمت
در ثمین اردو بے جلد	۳ر	۶ر
در ثمین اردو فارسی جدید	۴ر	۵ر
آئینہ صداقت	۲ر	۳ر

مفصلہ ذیل کتابیں اصلی قیمت پر دی جاتی ہیں ۔ رعایت کوئی نہیں

نام کتاب	قیمت
ست بچن	۱۱ر
لجۃ النور	۴ر
نزول المسیح	۴ر
الاستفتاء	۴ر
اعجاز احمدی	۳ر
ازالہ اوہام ۔ حصہ اول	۱۲ر
" " " دوم	۱۴ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر
فتح اسلام	۰۲ر
توضیح المرام	۰۲ر
آئینہ کمالات اسلام	عار
کرامات الصادقین	۸ر
کتاب البریہ	عہر
تحفہ غزنویہ	۳ر
نور الحق حصہ اول	۹ر
نور القرآن حصہ دوم	۵ر
دوازدہ نشان	۲ر
سر الخلافہ	۸ر
مسیح ہندوستان میں	۳ر
جہاد	ار
روئیداد جلسہ دعا	۲ر
تریاق القلوب	۱۲ر
نجم الہدیٰ	لعہ
حقیقۃ الوحی	للعہ
چشمۂ معرفت	عـ۸ر
حقیقۃ المہدی	۰۱ر
انوار الاسلام	۴ر
ضیاء الحق	۲ر
استفتاء	۰۱ر
بیعت نامہ	۲ر
حجۃ اللہ	۶ر
براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱۲ر
لیکچر اسلام	۰ر
خطبہ الہامیہ	عہر
کشتی نوح	۰۲ر
پہلا پارہ قرآن شریف	ار
پہلا دوسرا " "	۲ر
سنت احمدیہ	۴ر
عقائد احمدیہ	۲ر
جام شہادت	ار
مکتوبات احمدیہ	۸ر
ثنائی چکر	۲ر
سالانہ رپورٹ	۳ر
صحیفہ آصفیہ	۳ر
شرائط بیعت سابقہ	—ر
کتاب الصیام	ار
شرائط بیعت ۲ عہ	—ر
حضرت مرزا صاحب کا مذہب ۲	—ر
" " " ۲	—ر
اب ا دب ۸	—ر
قصیدہ مہدویہ	—ر
تحفہ عید	—ر
در ثمین سابقہ حصہ دوم	۳ر
نور الفرقان	۴ر
سی حرفی چوہڑیل	—ر
بلاغ لقوم عابدین	۰۱ر
سیف حق	۲ر
کلمۃ الفصل	ار
مسیح موعود کی سچائی	—ر
گلدستہ احمدی	۰ر
جام وحدت	—ر
مجموعہ آمین	ـر
تحفۃ الندوہ	۰ر
سناتن دھرم	۰ر
ستارہ قیصریہ	۰ر
کشف الغطاء	۲ر
آسمانی فیصلہ	[illegible]
اعجاز احمدی	۳ر
دافع البلاء	۱حد
وعدۃ الندوہ	۰۱ر
نظم موت	—ر
میرزا کی فریاد	—ر
سچ دا سودا	—ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳ر
الحق ۔ لودہانہ	۰۶ر
تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار
" " بقر "	۳ر
الذکر	۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ	ار
دعوۃ الحق	ار
حجۃ الاسلام	ار
چشمۂ مسیحی	۳ر
تحفہ قیصریہ	۲ر
مواہب الرحمان	۴ر
نماز مترجم	لـر
الاستخلاف	۲ر
وچھوڑہ کورنج	۰ر
دعوت دہلی	۰۱ر

کتاب	قیمت
حقیقت نماز	عہ ر
مجموعہ اشتہارات (حضرت اقدس) حصہ اول	۱۰ ر
" " " دوم	۱۰ ر
" " " سوم	۱۰ ر
" " " چہارم	۱۰ ر
یسرنا القرآن	۱۰ ر
رپورٹ جلسہ اعظم	۸ ر
اُردو کا قاعدہ - حصہ سوم	ا ر
سی حرفی آثار مسیح	ا ر
مورکھ سیدھ	ا ر
ردّ افتراء	ا ر
مذہب منصور	۸ ر
تفسیر پارہ ۲۷	عہ ر
" " ۲۸	عہ ر
" " ۲۹	عہ ر
" " ۳۰	عہ ر
سیر ہند	۶ ر
مسلمانوں کا خدا	۲ ر
خزینۃ المعارف حصہ اول	۴ ر
مباحثہ مونگھیر	۴ ر
واقعات بھاگلپور	۴ ر
تصدیق کلام ربانی	۸ ر
علمائے خلف	۸ ر
ثنائی فرار	۰۳ ر
چودھویں صدی کا یہودی	۰۴ ر
ثنائی ہرزہ درائی	۲ ر
نیر اسلام	۴ ر
حق کا پرچار	۳ ر
بائبل کا پرچار	ـ ر
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی	ـ ر
اسلام کا گرو	۰ ر
نور دل	۰ ر
اقیموا الصلوٰۃ	۱۰ ر
مجموعہ فتاوےٰ احمدیہ حصہ اول	
" " دوم	عہ ر
" " سوم	
فرزند علی	۳ ر

کتاب	قیمت
رویائے صالحہ	۴ ر
شہادت آسمانی حصہ اوّل	۵ ر
" " دوم	۲ ر
السر المکتوم	۲ ر
احمدی پاکٹ بک حصہ اول	۲ ر
" " " دوم	۲ ر
دعوت الحق	ـ ر
تحفہ عرب	۳ ر
سفرنامہ ناصر ۱	ا ر
سفرنامہ ناصر ۲	۲ ر
شدھی کی اشدھی	۶ ر
عربی بول چال	۲ ر
گلدستہ حمد	۰ ر
اسلام اور بدھ مذہب	ـ ر
مباحثہ رام پور	۰۲ ر
البرہان الصریح	۰۲ ر
کرشن لیلا	ا ر
سری نہہ کلنک اوتار	۸ ر
فتح دین	۳ ر
عصمت انبیاء	۶ ر
غلامی	۳ ر
اسوہ حسنہ	۸ ر
چولہ گورو بابا نانک صاحب	ا ر
لیکچر مہر سنگھ	۰ ر
محمد رسول اللہ	۶ ر
نخبۃ الکمل	۰۲ ر
مجاہد المسیح	۴ ر
اسماء الحسنےٰ	۵ ر
اربعین	۵ ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	ا ر
موعظۃ الحسنےٰ	۲ ر
خطبات کریمیہ	۴ ر
سلک مروارید حصہ اول	۴ ر
" " دوم	۴ ر
نصیحۃ المسلمین	۸ ر
بفتوح الرحمان	ا ر
خطبات نور	۸ ر

کتاب	قیمت
کاے مظلوم حسین	عہ ر
لیکچر لاہور	۱۰ ر
لیکچر سیالکوٹ	۱۰ ر
درثمین مکمل اُردو فارسی	۹ ر
خلافت راشدہ حصہ اول	۸ ر
راز حقیقت	ا ر
سلک العارف	۱۰ ر
برکات الدعا	۲ ر
الحق - دہلی	۸ ر
اسلام کی فلاسفی	۴ ر
معیار حق	ا ر
نسیم دعوت	۳ ر
الوصیت	۲ ر
نور الحق حصہ اوّل	۲ ر
التبیان	۲ ر
ضمیمہ یسرنا القرآن	ـ ر
قاعدہ اردو حصہ دوم	ا ر
براہین الحق	
تذکرۃ الشہادتین	۵ ر
ذکر الشباب	ا ر
ردّ چکڑالوی	۵ ر
دین الحق	۸ ر
کفارہ	۳ ر
عبرت	۸ ر
طب روحانی	۱۰ ر
یسرنا القرآن	۱۰ ر
ہدایت مسیحائی	ا ر

شملہ کے امام مسجد

شملہ میں ایک معزز شخص بابو محمد حسین نام رسم پردہ کے مخالف ہیں اور اپنے ہاں کی مستورات کو کھلے مونھ لئے پھرا کرتے دکھائی دیتے ہیں حال میں ان کے بھائی کی شادی اُن کی سالی کے ساتھ ہوئی ہے جو انھوں نے اپنے خیال کے مطابق ایک عام جلسہ تمام مذاہب کے اپنے شناساؤں کو جمع کرکے اوس میں دولہا دلھن کو سب کے سامنے بٹھا کر کی۔ نکاح خوانی کے واسطے وہاں کے احمدی برادروں کو کہا گیا تھا انھوں نے انکار کیا تو وہاں کی جامع مسجد کے امام صاحب نے یہ فرض ادا کیا۔ لیکن شملہ کی مسلمان پبلک امام صاحب کے اس طریق پر اظہار ناراضگی کر رہی ہے کہ وہ فیس نکاح کی لالچ پر ایک غیر شرع طریق کے علانیہ معاون ہوئے اس جلسہ میں علاوہ اور معززین قریہ کے مولوی عبد الغفور صاحب اور بابو عبد القادر صاحب سٹور کیپر بھی شامل تھے ان ہر دو اصحاب کا ذکر خصوصیت سے اسواسطے کیا گیا کہ اوّل الذکر جامع مسجد کے متولی ہیں اور اس امر کے ذمہ دار ہیں کہ امام مسجد ہمیشہ لائق و فائق عالم و فاضل اور متقی و پرہیزگار شخص منتخب کیا کریں۔ کیونکہ یہاں تعلیمیافتہ گروہ کی خاصی تعداد ہے پس ضروری ہے کہ امام مسجد ایسا ہو کہ جہاں وہ عوام الناس کو محض ایک دینی حکم کے سُننے سے سمجھائے وہاں خواندہ اور فہیم اصحاب کی دلائل کے ساتھ تسلی کر سکے اور باایںہمہ دیندار ہو۔ چنانچہ اسی غرض سے وہ تھوڑے عرصہ میں دو تین امام بدل چکے ہیں موخرالذکر صاحب دینداری کے بڑے مدعی ہیں دینداری کے کاموں میں ہمیشہ پیشوا آپ حصہ لیتے ہیں۔ خصوصاً احمدیوں کے خلاف حد درجہ کی جد و جہد کرتے ہیں اور سب کو اُکساتے رہتے ہیں کہ جہاں تک ہوسکے ان کی مخالفت کی جائے۔ خود مولویصاحب امام جامع مسجد احمدیوں کو کافر گردانتے ہیں بڑے پکے مسلمان ہیں۔ چنانچہ تھوڑے دن ہوئے کہ انھوں نے ایک انگریز افسر کے سامنے اظہار کیا کہ ہم مرزائیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اور اگر ہماری حکومت ہو تو ان کو مسجد میں نہ گھسنے دیں۔ غرض یہ حیثیت ان اصحاب کی مسلمانوں کے درمیان ہے۔ جلسہ میں ایک شخص نے مولوی عبد الغفور صاحب سے کہا کہ مولویصاحب کو نکاح خوانی سے انکار کر دینا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کہ غالباً انکو علم نہیں تھا کہ اس طرح نکاح ہوگا ورنہ وہ خود نہ آتے مگر انھوں نے کہا کہ اب تو انھیں معلوم ہوگیا اب کیوں رضامند ہوتے ہیں۔ جواب دیا کہ ہاں یہ ان کی غلطی ہے۔

احمدی احباب جو مدعو تھے وہ نکاح اور امام کی یہ حالت دیکھ مسجد میں نماز پڑھنے چلے گئے اور پھر واپس جلسہ نکاح میں نہ گئے تھے اب شہر میں اس بات کا عام چرچا ہے۔ عام طور پر لوگ بابو محمد حسین صاحب سے اور مولویصاحب سے ناراض ہیں کہ انھوں نے اچھا نہیں کیا بابو صاحب تو کہتے ہیں کہ میں نے جو صحیح سمجھا اس پر عمل کیا اور یہ بھی درست۔ مگر مولویصاحب کا ایمان اظہر من الشمس ہوگیا کہ جس فعل کو وہ ناجائز سمجھتے ہیں اس کے ارتکاب میں حصہ لیتے ہیں۔ لوگ ان سے بہت بدظن ہوگئے ہیں اور بعض نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی ہے مولویصاحب اپنے قصور کو مانتے ہیں اور معافی کے خواستگار ہیں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ توبہ دلی ہے یا محض اسوجہ سے کہ کہیں امامت نہ جاتی رہے کیونکہ ماہوار پچیس تیس روپے کے علاوہ مکان رہنے کو مفت اور دیگر کئی فوائد۔ علماء سے فتویٰ طلب کیا گیا ہے کہ مولویصاحب کا فعل کیسا ہے جواب آنے پر انکی قسمت کا فیصلہ کیا جائیگا مگر فتووں پر بھی آجکل اعتبار مشکل ہے کیونکہ ایک ہی امر میں مختلف فتوے ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں کوئی ایسا مولوی نہیں اور نہ کوئی مفتی ہے جس پر اسلام کے کل فرقوں کو اعتماد کلی ہو پس

قادیان آمد و رفت کے اوقات ریلوے

جلسہ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے جلسہ قادیان میں ۲۵ بدھ - ۲۶ جمعرات اور ۲۷ جمعہ تین دن ہوگا۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے ساتھ غالباً جلسہ کا کام ختم ہوگا۔

مسافت قادیان ریلوے اسٹیشن بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سواری یکہ ملتی ہے۔ عام کرایہ قریباً ۸ فی سواری ہے۔ مگر ایام جلسہ میں اکثر کرایہ بڑھ جاتا ہے۔ سڑک کچی ہے۔ جو صاحب پیدل چل سکتے ہوں ان کے واسطے اس میں آرام اور ثواب ہے۔ مسافروں کے بستروں اور اسباب کے واسطے انجمن جلسہ پر گڈوں کا انتظام کر دیا گیا ہے اور استقبالی کمیٹی اسٹیشن بٹالہ پر موجود رہتی ہے۔ بٹالہ امرتسر سے ۲۴ میل ہے۔ امرتسر پشاور سے ۳۲۰ میل اور دہلی سے ۳۱۷ میل ہے۔ لاہور امرتسر سے ۳۲ میل ہے۔ قادیان آنے والے سب مسافروں کو امرتسر میں گاڑی تبدیل کرنی پڑتی ہے مگر پشاور کی طرف سے آنیوالے لاہور میں بھی بدل سکتے ہیں۔ ایک گاڑی سیالکوٹ سے براہ وزیرآباد و لاہور سیدھی بٹالہ تک آتی جاتی ہے اس کو کہیں بدلنا نہیں پڑتا ہے وہ بٹالہ سے دن کے ایک بجے چلتی ہے۔ اور سیالکوٹ سے صبح پانچ بجے چلتی ہے* اور بٹالہ اسی دن شام کو چھ بجے پہنچ جاتی ہے۔

کرایہ بٹالہ سے امرتسر درجہ سوم ۴ ۔ درمیانہ ۸ ہے۔ امرتسر سے آگے بعض سٹیشنوں کے بتفصیل ذیل ہیں۔

اسٹیشن	درجہ میانہ	درجہ سوم
دہلی	[illegible]	[illegible]
میرٹھ شہر	[illegible]	[illegible]
سہارنپور	[illegible]	[illegible]
انبالہ چھاؤنی	[illegible]	[illegible]
پٹیالہ براہ راجپورہ	[illegible]	[illegible]
جالندھر چھاؤنی	[illegible]	[illegible]
گوجرانوالہ	[illegible]	[illegible]
لائل پور براہ شاہدرہ	[illegible]	[illegible]
سیالکوٹ	[illegible]	[illegible]
جہلم	[illegible]	[illegible]
راولپنڈی	[illegible]	[illegible]
کوہاٹ	[illegible]	[illegible]
نوشہرہ	[illegible]	[illegible]
پشاور	[illegible]	[illegible]
فیروزپور براہ قصور	[illegible]	[illegible]

* [illegible]

اوقات ریلوے بٹالہ امرتسر کے درمیان چار ریل گاڑیاں جاتی ہیں۔

(A) از امرتسر بطرف بٹالہ

(۱) روانگی - صبح ۸ بجے ۵۷ منٹ - رسید دن ۱۰ بجے ۱۱ منٹ
(۲) " - دوپہر ۱۲ بجے ۵۳ منٹ - رسید دوپہر ۱ بجے ۵۸ منٹ
(۳) " شام ۴ بجے ۳۰ منٹ - رسید شام ۵ بجے ۴۱ منٹ
(۴) " رات ۱۱ بجے ۴۴ منٹ - رسید رات ۱۲ بجے ۵۱ منٹ

(B) امرتسر میں مفصلہ ذیل ریلیں پشاور کی طرف سے آتی ہیں

					کیفیت
(۱) کلکتہ میل -	شام ۳	بجے	۲۷	منٹ	
(۲) ٹیلیگراف میل -	رات ۱۰	"	۲۴	"	
(۳) راولپنڈی پسنجر	عشاء ۸	"	۵	"	
(۴) پشاور پسنجر	صبح ۸	"	۳۹	"	
(۵) ملتان پسنجر	دوپہر ۱۲	"	۶	"	یہ شاہدرہ کے راستہ سے آتی
(۶) ہردوار پسنجر	شام ۴	"	۵۰	"	لالہ موسیٰ سے چلتی
(۷) سیالکوٹ پسنجر	شام ۴	"	۱۵	"	
(۸) وزیرآباد پسنجر	رات ۱۲	"	۳	"	
(۹) لائل پور پسنجر	رات ۱۱	"	۲۳	"	براہ شاہدرہ
(۱۰) لاہور پسنجر	شام ۷	"	۲۳	"	
(۱۱) پٹھانکوٹ پسنجر	دن ۱۲	"	۴۳	"	
(۱۲) لاہور پسنجر	صبح ۸	"	۲۱	"	

(C) امرتسر میں مفصلہ ذیل ریلیں دہلی کی طرف سے آتی ہیں۔

(۱) کلکتہ میل -	دن ۱۱	بجے	۲۰	منٹ
(۲) ٹیلیگراف میل -	صبح ۸	"	۱۹	"
(۳) تیز پسنجر -	شام ۷	"	۵۳	"
(۴) دہلی پسنجر	صبح ۴	"	۱۷	"
(۵) " "	شام ۴	"	۶	"
(۶) ہردوار پسنجر	صبح ۵	"	۳۶	"
(۷) دہلی پسنجر	" ۹	"	۳۵	"
(۸) لودیانہ گاڑی	شام ۷	"	۱۸	"

(D) قصور وغیرہ کی طرف سے امرتسر آنے والی گاڑیاں

(۱) پٹی گاڑی - صبح ۸ بجے ۲ منٹ
(۲) " " - شام ۶ " ۵۰ منٹ
(۳) قصور گاڑی - شام ۳ بجے ۵ منٹ
(۴) پاک پٹن گاڑی " رات ۱۰ " ۴۴ "
(۵) سااسٹھ گاڑی صبح ۱۰ " ۱۴ "

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک نہایت مجرب نسخہ جو عبدالحی صاحب عرب مولوی فاضل وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے پچاس گولی کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے۔ ملنے کا پتہ۔
بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

خطبات احمدیہ حضرت مسیح موعود کے خطبات جمعہ و عیدین و نکاح ایک جگہ جمع کر کے بصورت کتاب عمدہ کاغذ پر خوشخط چھاپے گئے ہیں۔ قیمت ۸ فی نسخہ
ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار بدر۔ قادیان

سنت سلاجیت نہایت اعلیٰ قسم جو بہت دور سے منگوایا گیا ہے اور نہایت احتیاط اور محنت اور خرچ برداشت کر کے بہت ہی صاف کیا گیا ہے۔ تمام اعضاء کو قوت دیتا ہے۔ بھوک تیز کرتا ہے۔ فساد بلغم کو دور کرتا ہے مثانہ کی بیماریوں کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت مبلغ ۲ روپے فی تولہ ہے۔ ملنے کا پتہ :-
بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ :- جو صاحب منگوانا چاہیں خصوصیت سے لکھیں کہ دو روپے تولہ والا ست درکار ہے ورنہ معمولی قسم کا بھیجا جائیگا

رسید زر

مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۲ء

سید احمد حسین صاحب ۳۰۵۰ ۶ | منشی وزیر خان صاحب ۹۲۴ للعہ

۲۴ - اکتوبر ۱۲ء

منشی اللہ دتا صاحب ۲۲۹۲ ۶ | منشی محمد شریف صاحب ۲۳۵۲ ۶

مورخہ ۲۶ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

منشی حاکم بیگ صاحب ۲۷۶ ۶

مورخہ ۲۷ و ۲۸ - اکتوبر ۱۲ء

منشی عبدالکریم صاحب ۸۹ للعہ - میاں محمد عبداللہ صاحب ۱۹ ۱۴
۲۹ - اکتوبر ۱۲ء - منشی میراں بخش صاحب ۱۵۲۸ ۶

۳۱ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

منشی غلام حسن صاحب ۳۰۵۲ ۶ | قاضی عبدالرحمان صاحب ۳۰۵۴ للعہ

اخبار عالم پر ایک نظر

فیس معاف مہاراجہ صاحب جموں نے حکم دیا ہے کہ پرنس آف ویلز کالج میں جسقدر راجپوت طلبا ہیں۔ اُن کی فیس معاف کی جاتی ہے۔

ہڑتال موقوف سعد منلع گوڑگانوہ کے کنڈ کا زائد گھنٹہ اُتارے جانے پر ہندوؤں نے ہڑتال کر دی تھی۔ اب موقوف کر دی ہے۔

منگولیا روس کے چنگل میں روس کی مدت دراز کی یہ آرزو پوری ہو گئی۔ کہ اسے منگولیا میں من مانی حکومت مل جائے چنانچہ حال میں روس کا منگولیا کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے اس کے مطابق اسے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے خاص حقوق مل گئے ہیں۔ تجارتی حقوق۔ ماہی گیری۔ کان کنی۔ لکڑی۔ چراگاہوں کا انتظام۔ دریاوں میں جہاز رانی۔ گو چین کی منگولیا پر پوری بدستور حکمرانی تسلیم کی گئی ہے۔ لیکن جب تک منگولیا کے مقام کوڈو سے چینی فوج واپس نہیں بلائے جائیگی۔ تب تک روس بھی اپنی فوج کو واپس نہیں بلائے گا۔

ٹرکی میں ایک سازش ٹرکی میں جو سازش حکومت کے خلاف پائی گئی ہے اور جس کے باعث وہاں انجمن اتحاد نے ٹرکی کے بعض لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ اس کے اثر سے فوجی عدالت کے نظام میں ترمیم کی گئی ہے اس عدالت کا نیا پریزیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اور جو لوگ بلا وجہ گرفتار کئے گئے تھے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

آگ سے دس لاکھ کا نقصان کلکتہ بندرگاہ میں جہاز "سٹی آف پونہ" نامی میں آگ لگ گئی۔ جس میں ۱۰ ہزار ٹن مال لدا ہوا تھا۔ اس میں سے ۵ ہزار ٹن مال جل گیا۔ جس کے باعث تقریباً دس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

حضور وائسرائے کا سرکاری داخلہ دہلی ہز اکسیلنسی وائسرائے بہادر کے معہ حشم و خدم ۲۳ دسمبر کو دہلی میں داخل ہونے اور ہز آنر صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سے باضابطہ اس علاقہ کا چارج لینے کی تقریب پر جو مراسم عمل میں آئینگی ان کا عارضی پروگرام شائع ہو گیا ہے۔ کہ والیان ریاست ہائے پنجاب کے علاوہ جو ہاتھیوں کے جلوس میں حصہ لیں گے۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر و نواب صاحب رامپور بہ حیثیت سیاح ان ایام میں جدید دارالسلطنت میں موجود ہوں گے۔ نیز کرنل سر افسر الملک بہادر سپہ سالار حیدر آباد بہ حیثیت آنریری ایڈیکانگ ہز اکسیلنسی وائسرائے جملہ مراسم میں حصہ لیں گے۔ ان کے علاوہ مغربی پنجاب کے پچاس ساٹھ ملک و رؤسا یعنی فرقہ ٹوانہ گکھڑ وگھیبا و ملتانی پٹھانوں کے سربرآوردہ اصحاب پنجاب کے حصۂ جلوس میں شامل ہوں گے اور اپنے اپنے خاص درباری لباس پہنینگے۔

صلح گو یونان نے مہلت جنگ پر باضابطہ دستخط نہیں کئے ہیں۔ لیکن ترکوں سے تنہا مقابلہ کرنے کا سکت بھی اس میں نہیں رہا ہے گو جنینا وغیرہ کی ایک بیرونی چوکی پر قبضہ کر لینے کی مدعی ہے۔ اب یورپ کے سیاسی حلقوں میں روس و آسٹریا کی جنگی تیاریاں بیچینی پیدا کر رہی ہیں جن کی رقابتیں عارضی اسباب پر مبنی نہیں ہیں۔

بلغاریوں کا عزرائیل بوسل نے ایسے ظلم کئے جو انسان کے وہم و خیال میں بھی نہیں آسکتے۔ اس کی خونریزیاں اگر چنگیز خان اور ہلاکو خان کے مظالم سے بڑھ کر نہ تھیں تو ان سے کسی طرح کم بھی نہ تھیں۔ اس انسان صورت شیطان سیرت نے پندرہ سو بلغاریوں کی آنکھیں نکلوا ڈالیں۔ اور سو آدمیوں میں سے ایک آدمی کی ایک آنکھ باقی رکھی۔ تاکہ وہ باقیوں کی رہنمائی کر سکے جب یہ اندھے آدمی اپنے گھروں کو واپس آئے۔ تو ان کو دیکھ کر سیموئیل شاہ بلغاریہ کو ایسا رنج و افسوس ہؤا کہ وہ دو روز میں دُنیا سے چل بسا۔

آریہ گزٹ کا ایڈیٹر چاہتا ہے کہ وہ آریہ سماج کے ان نام نہاد دوستوں کی قلعی کھول دے۔ جنہوں نے آریہ سماج کے اندر بدبو پھیلا رکھی ہے لیکن افسوس کہ اس کا قلم سوتنتر نہیں ہے آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کے پاس گوروکل کانگڑی کی اندرونی کارروائیوں اور پرکاش پارٹی یا سرمنی سماج کی شرمناک فعلوں کے کچے چٹھے موجود ہیں۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کے پاس مہاتماؤں کے کیرکٹروں کے فوٹو اور گوروکل کے سناتکوں کی ناقابل ذکر بیماریوں کی دردناک کہانیاں آئی پڑی ہیں۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کے پاس مہاتماؤں کی چالبازیاں اور پرا اُپکارنی سبھا کے متعلق فریب دہی کے خطوط پہنچ چکے ہیں۔ لیکن آریہ گزٹ کے کالم ان امور کے لئے بند ہیں۔ آریہ گزٹ لوگوں کے سامنے ایسا گندہ لٹریچر رکھنا پسند نہیں کرتا۔"

وکلائے صلح لندن پہنچ گئے ہیں

جنگ بدر سے فتح عراق تک

چوالیس نمبر ابتدائی ۱۲ رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں

حجم ۵۷۶ صفحات قیمت ۴

تاریخ اسلام

ہر ماہ میں ۲ بار ۴۸ صفحہ پر شائع ہوتی ہے (۲) ہندسوں کا سلسلہ برابر چلتا ہے (۳) مستقل خریداروں کو ابتدا سے تمام رسالے بھیجے جاتے ہیں قیمت سالانہ ۴ ۲۴ رسالے یا ۱۱۵۲ صفحات (چار روپئے) للعہ مقرر ہے فصیح صاحب مرحوم نے نہایت محنت تحقیق اور دماغ سوزی سے بالکل نئے انداز اور جدید طرز پر لکھی ہے مسلمانوں کا قومی فرض ہے کہ اس کو منگا کر پڑھیں اور اولاد کو پڑھائیں اس کے پڑھنے سے رگوں میں خون کو تحریک ہوتی ہے اور اسلامی تلوار کے کارنامے معلوم ہوتے ہیں۔

حبیبی مترجم حمایل شریف طول ۵ انچہ عرض ۳ انچہ (۲) نصف صفحہ اردو ترجمہ قیمت مجلد اصلی ۱۲ رعایتی ۸ (۳) عربی اور ترجمہ میں آیت کے نمبر سورت وار (۴) پہلے فہرست آخر میں لغات القرآن بطور فرہنگ (۵) لکھائی چھپائی پاکیزہ جلد نفیس عکسی طریق (۶) ایسی حمایل شریف ابتک طبع نہیں ہوئی تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔

حبیبی مترجم اوراد عشرہ (۱) قرآنی دعائیں (۲) اوراد تحیہ (۳) دعا مغنی (۴) دعا گنج العرش قیمت مجلد اصلی ۱۴ رعایتی ۸ (۵) قصیدہ بردہ (۶) قصیدہ غوثیہ (۷) کبریت احمر (۸) درود شریف (۹) بزرگان دین کی عملی دعائیں (۱۰) متفرق دعائیں۔

ملنے کا پتہ
میاں فیض علی منیجر تاریخ اسلام "فصیح منزل" شہر سیالکوٹ

مفرح یاقوتی

تیارکردہ حکیم مرہم عیسیٰ لاہور۔ معدہ کو حفظ صحت کی طاقت دیتی ہے۔ مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپیہ کے ڈھائی روپے

جریان۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ در گور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بےخوابی۔ خفقان۔ غمگینی نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے جہاں میسر ہو ہرگز بےخوف و بےفکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پاگئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے قیمت ۲۴ روز یعنی سفوف ۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہران

نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

دوویات محتاج تعریف نہیں رہیں کیونکہ ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہیں۔ اور مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ چند ادویات کا اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے پوری فہرست بلاقیمت منگوا کر دیکھئے

دمہ کی دوا

دو ہی ایک خوراک سے دمہ دب جاتا ہے تھوڑے دن کے استعمال سے دمہ جڑ سے جاتا ہے قیمت شیشی ۱؎ محصول ۴؎

ای او ڈائی زڈ سالسہ

پوٹاس اوڈائی زڈ اور کئی ایک چیزوں کی آمیزش سے ہونے کی وجہ سے باعتبار سالسوں وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور طاقت لاتا ہے۔

۳۲ خوراک کی شیشی ۱؎ خرچ محصول ۶؎

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ۔ کلکتہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح رضی مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۲؎ قسم دوم ۱؎ سوم ۸؎۔ اصلی ممیرہ جس کی قیمت ۱۰؎ فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۸؎ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲؎ تولہ۔ قسم دوم ۸؎ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ساشی اور سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ دس روپیہ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس سر ٹامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی کا لکھا ہوا ہے ۲۵۰ صفحات مجلد قیمت مبلغ ۱؎ فی جلد

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام۔ در ظل اسلام ڈی بیترا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱؎ مجلد ۱؎

(۳) سم چیپٹرز فرام دی لائف آف ٹرکش ومن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ بیترا واکا۔ قیمت ۱؎ پختہ۔

(۴) دی وڈ و وڈ کوئن۔ یارانی صاحبہ جھانسی۔ یہ ایک قصہ ناٹک کی طرز پر ہے۔ مصنفہ الگزنڈر راجرس جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب ہے۔ قیمت مبلغ ۳؎ ہے۔

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ مؤلفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے قیمت فی نسخہ ۱؎

(۶) ایشیا اینڈ یورپ۔ مصنفہ سر میڈ تھ ٹون جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں۔ ہر دو اعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر فرماتے ہیں کہ اس عجیب کتاب کی تعریف کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے۔ چوتھی بار چھپی ہے قیمت مجلد مبلغ ۱؎ ہے۔

(۷) محمد عربی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ مصنفہ ایضاً نئی کتاب ہے۔ مجلد ۱۲؎

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
وارک ہوس بمبئی

Blackie & Son Ld
Warwick House
Bombay

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا ... المسجد الحرام ...

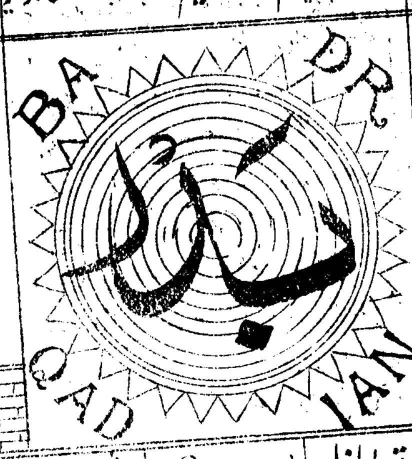

بجوش ... رجام نورالدین | Reg. No. L. CCLXXXVIII | اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

جلد ۱۲ | ۱۶ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۱۲ء مطابق ۱۲ پوہ ... | نمبر ۲۶

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیان آ | (بروز جمعرات) | کہ ہست محی موتی کلام نورالدین

درس قرآن شریف کے مکمل نوٹ

درس قرآن شریف کے نوٹ جو اخبار بدر کے ساتھ چھپا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گئے ہیں۔ ایک پورا درس الحمد سے لے کر والناس تک ہے اور سلسلہ احمدیہ میں یہ سب سے پہلی تفسیر قرآن ہے۔ جو مکمل (گو مختصر) شائع ہوئی ہے۔ دراصل اسے اخبار کے خریداروں کے واسطے ہی چھاپا گیا تھا مگر کچھ پرچے ساتھ ساتھ زائد بھی چھاپے جاتے تھے جن کو اب کتاب کی صورت میں جمع کیا گیا ہے۔ اور اس کی قیمت مبلغ پانچ روپے رکھی گئی ہے۔ جن صاحبان کو مطلوب ہوں وہ جلد منگوا لیں۔ کیونکہ نسخوں کی تعداد بہت نہیں ہے۔

جو اصحاب اس تفسیر کو خرید کریں۔ ان کو یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ صفحات ۳۶۳ سے ۳۶۶ تک کاتب سے دوبارہ غلطی سے لگ گئے تھے اس واسطے صفحات ۲۸۶ نمبر سب غلط ہیں۔ ان کو درست کر لیا جاوے صفحہ ۲۹۱ کے حاشیہ پر اس کے متعلق نوٹ بھی دیا گیا ہے۔ مثلاً جو نمبر ۳۶۳ لکھا ہے اسے کاٹ کر اسے صفحہ ۳۸۷ بنانا چاہیئے۔

بعض دوستوں کے خطوط آتے ہیں کہ ہمارے نسخہ میں ۳۸۷ سے ۳۹۰ تک صفحات شامل نہیں۔ جب وہ اپنے صفحات کو کاٹ کر درست کرینگے تو یہ صفحات درمیان میں پہنچ جاویں گے۔

مسلمانوں کی مصیبت کا علاج

آجکل مسلمانوں پر چاروں طرف سے مصائب کے انبار ٹوٹ پڑے ہیں۔ کیا مشرق میں اور کیا مغرب میں بظاہر انکے واسطے کوئی پناہ کی جگہ نظر نہیں آتی جو سلطنتیں ... وہ کمزور اور ... بے طاقت۔ ادبار۔ افلاس۔ خانہ جنگیاں۔ غیر قوموں کی دھمکیاں اور جھڑکیاں اور مظالم۔ بیچارے یاس و بیقراری کے عالم میں پھر رہے ہیں۔ طرابلس کے شہیدوں اور ایران کے قتیلوں کا ڈھیر اور اسپر ترک جان نثاروں کی لاشوں کا مجموعہ۔ آہ کیا ہی مصیبت کا زمانہ ہے۔

مگر پیارو یہ مصیبت کہاں سے آئی ہے؟ خدا تو ظالم نہیں یہ ہمارے اپنے ہی شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ مانا کہ ہم کو مارنے والے بھی کافر ہیں مگر سنت الٰہی اسی طرح سے ہے۔ کہ فجار کو عذاب دینے پر کفار مسلط کئے جاتے ہیں۔ اپنی حالتوں کو درست کرو۔ خدا کے حکموں کی قدر کرو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں جو پوری ہو گئی ہیں انکی تکذیب نہ کرو۔ آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کو سچا ہوتے ہوئے دیکھ کر سجدہ شکر کرو۔ تاکہ حضرت شفیع المذنبین کی روح تم پر خوش ہو کر تمہاری شفاعت کرے اور تم پر رحم کیا جاوے اور پہلی سی برکتیں تم پر پھر نازل ہوں۔

ہمارے ایک دوست اسلامی محبت کے جوش میں ہند سے مصر اور مصر سے ... طرابلس اور طرابلس سے ٹرکی پہنچے انہوں نے ... اور ہمدردی ... روپیہ خرچ کر کے ... معروفت انہوں نے ... وہ افسوس ... آخری خط میں ہم کو لکھا ہے ... کہ مسلمانوں کی عزت اور قدر اور ان کا رعب انکی محبت اشاعت اسلام میں ہے جن مسلمان بادشاہوں نے اسلام پھیلانے کی کوشش کی۔ یورپ انکے نام سے کانپتا تھا۔

ہم یورپ کو تیر و تفنگ سے فتح نہیں کر سکتے ہاں اگر ہم یورپ کے مذہب کو جیت لیں اور ہم بآسانی جیت سکتے ہیں تو پھر ہر جگہ اسلام کی فتح ہے اب مسلمانوں کی آئندہ بہبودی کا راز اسی میں ہے کہ وہ آئندہ اپنے مذہب پر خود پکے عامل ہوں اور دوسروں کو وہ دین سکھائیں یہی بات سالہا سال سے حضرت مسیح موعود اور انکی جماعت اسلامی دنیا کو سنا ...

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

ڈائریٹ

مادہ اللہ تعالیٰ ... اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوتِ ... سب سے زیادہ کمزور گھر عنکبوت کا ہے جو ہر وقت ... رہتا ہے کیونکہ اس کا گھر اس کے ... ٹ سے نکلتا ہے ... یہ حال ادیان باطلہ کا ہے جو بالائی ... تت آسمانی سے نہیں بلکہ انسانی اوہام کا نتیجہ ہوئے ... موخر الذکر ادیان میں دیانند مت ہے جس نے خ... صفات کے سمجھنے میں ٹھوکر کھا کر مادہ کو بھی خدا کے س... دیا ہے۔ اور اُسے غیر فانی قرار دیا ہے۔ حال کے فلسفہ یورپ نے اس امر کا انکار کیا ہے کہ مادہ غیر فانی ہے۔ اس کی تفصیل جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے فاضلانہ لیکچر میں ہو چکی ہے جو اخبار بدر میں چھپ چکا ہے اور اب بصورت رسالہ بھی شائع ہوا ہے اس وقت ہمارے سامنے امریکہ کے ایک فاضل M. I. Wylie مسٹر وائلی کی ایک تازہ تصنیف بنام Life's response to Consciousness لائف ریسپانس ٹو کانشنس ہے۔ اس کو امریکہ کے مشہور شہر نیویارک کے شخص فٹسر جیرالڈ نے چھاپ کر بقیمت ایک ڈالر فی نسخہ شائع کیا ہے۔ Desmond Fitz Gerald, Inc. New york اس کتاب میں فاضل مصنف نے بطرز سائنس مادے کو انسانی خیالات کے ماتحت کام کرنے والی ایک زندگی ثابت کیا ہے۔ بیچارے آریوں کی تو ہستی ہی کیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ مغرب سے جو کتاب کسی محقق کی نکلتی ہے۔ وہ ضرور ہے کہ بائیبل اور عیسویت پر کچھ نہ کچھ حملہ کرے اس کتاب میں بھی کئی ایک باتیں اس قسم کی لکھی ہیں۔ مثلاً صفحہ ... پر یہ بیان ہے کہ انسان تدریجاً روحانی ترقی حاصل کرتا ہوا درجہ ابنیت خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح خدا کا بیٹا ہونے کا ... محاورہ پہلے لوگوں نے سب کے واسطے عام ثابت کیا ہے۔ جس سے یسوع کی خاص ابنیت باطل ہوتی ہے۔

اسلام میں مسواک کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ بھی دانتوں پر مسواک بہت کیا کرتے تھے۔ آجکل مسواک کے بجائے ٹوتھ پوڈر نکلے ہیں۔ جن کو عموماً جنٹلمین یورپین تقلید میں بہت پسند کرتے ہیں۔ حال میں امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر لیٹسن صاحب نے

W.R.C. Latson. M.S.

جو بہت سی طبی کتابوں کے مصنف ہونے کے علاوہ ایک طبی رسالہ بنام ہیلتھ کلچر

Health Culture. N.Y.

کے اڈیٹر بھی ہیں۔ اپنے رسالے کے چیدہ سوال و جواب کو ایک کتابی صورت میں جمع کیا ہے۔ جس میں دانتوں کی صفائی کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ٹوتھ پوڈر بالکل بے سود ہیں۔ صرف مسواک کافی ہے۔

اسی کتاب میں ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ صرف کھجور یا انجیر (تخیل یا تین) کا استعمال روٹی سے بہتر ہے۔

اس کتاب میں ایک جگہ سمندری سفر کی علالت اعنی ... اس کے علاج کا ذکر ہے۔ جس کو میں نے اپنے ان پیارے دوستوں کی خاطر بغور پڑھا۔ جن کو خدا نے حاجی بننے کی توفیق دی ہے یا جو لنڈن میں اسلامی جھنڈا کھڑا کرنے کی فکر میں ہیں۔ ... لکھا ہے کہ جہاز میں سر چکرانے اور قے ہو جانے سے بچنے کے واسطے یہ علاج ہے۔ کہ جہاز پر سوار ہونے سے قبل مسہل لیا جائے اور روزے رکھے جائیں۔ اگر اس سے بھی آرام نہ ہو۔ تو آدمی جہاز میں لیٹ کر سیدھا آسمان کی طرف نگاہ کرے ٭ یہ نگاہ جو ڈاکٹر صاحب نے لکھی ہے۔ وہ تو ظاہری نگاہ ہے مگر دراصل تمام تکالیف سے انسان کو بچانے والی وہ باطنی نگاہ ہے۔ جو خدا کے بندے ہمیشہ آسمان کی طرف لگائے رکھتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ کہ انہیں جہاز پر ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی ان کے لئے سمندر ایسا ساکن تھا جیسا کہ ایک جھیل فالحمد للّٰہ۔

نشان گم شدہ

احمد دین ولد ولی احمد سکنہ موضع برام ضلع جالندھر عرصہ آٹھ سال سے غائب ہے اس کے بھائی کا خیال ہے کہ کہیں افریقہ کی طرف چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو افریقہ میں یا کسی دوسری جگہ خبر ہو۔ تو پتہ ذیل پر مطلع کرے

محمد نواز موضع برام۔ ڈاک خانہ خاص
تحصیل نواں شہر۔ ضلع جالندھر

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بفضلہ بخیریت ہیں۔ قرآن و حدیث کے درس روزانہ ہوتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط عدن سے آیا ہے جو ۷۔ دسمبر کا لکھا ہوا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد قادیان پہنچ جائیں گے لکھتے ہیں۔ کہ دعاؤں کی اسقدر توفیق ملی کہ جی چاہتا ہے کہ آدمی ہر سال حج کو آوے۔ صاحبزادہ صاحب کا یہ بہت بڑا احسان ہے جو اس قدر دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات میں ترقی کرے ٭ حضرت نواب صاحب قادیان آگئے ہیں ٭ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم کسی سفر میں ہیں سنا گیا ہے کہ مونگھیر کی طرف گئے ہیں ٭ اس اخبار کے احباب کے ہاتھوں تک پہنچنے کے وقت جلسہ قریب الاختتام ہوگا جس کی رپورٹ ۹ جنوری کے اخبار میں دی جائے گی ٭ بہ سبب تعطیلات محرم احباب کی آمد ۱۸۔ دسمبر سے شروع ہے متفرد طور پر مختلف مقامات سے احباب آ رہے ہیں۔ مگر سب سے پہلے آنے والی جماعت گوکیکی کی ہے۔ احباب کی رہائش کے واسطے مکانات دارالعلوم کے بورڈنگ ہوس میں اور شہر کے اندر مدرسہ و مہمان خانہ میں درست کئے گئے ہیں۔ کھانے کا انتظام بھی ہر دو جگہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ تقریروں کا پروگرام روزانہ شائع ہوتا رہیگا۔ ۲۱۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے برادرم ملک کرم الٰہی صاحب کے صاحبزادے عزیز القدر منظور الٰہی کو بسم اللہ کرائی۔ اور الف۔ با۔ تا۔ اپنے دست مبارک سے لکھکر پڑھائی اور بہت دعا کی۔ وہ دعا کا کوئی خاص وقت تھا کہ بڑے جوش کی دعا ہوئی۔ کچھ بتاشے جو اس تقریب پر آپ کے سامنے رکھے ہوئے تھے۔ فرمایا۔ ان میں سے کوئی ضائع نہ ہو۔ ان پر بہت دعا کی گئی ہے +

امداد مجروحین ترک

کسی پاگل نے یہ غلط مشہور کیا ہے کہ ترک مجروحین کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے مخالفت کی ہے۔ حضرت نے بالکل منع نہیں کیا۔ نہ کسی احمدی اخبار نے ایسا لکھا ہے۔ ہاں حضرت نے یہ فرمایا ہے کہ اس امر کی پوری تشفی کر لینی چاہیئے کہ جن غریبوں کے واسطے روپیہ لیا جاتا ہے ان کو فی الواقعہ پہنچتا بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ ترکی حکام کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد نے اپنی وسعت اور گنجائش کے مطابق اس میں چندہ دیا ہے +

نوٹ۔ اس اخبار کے ساتھ کلام امیر شائع نہیں ہو سکا

"شرر باریٔ نارِ فراق"

کیا سبب ہے میرے دل میں کچھ پریشانی سی ہے — یاد میں کس آئینہ رو کے یہ حیرانی سی ہے
ساقیٔ مہوش نہیں وہ محفل دلکش نہیں — اب جو باقی ہے فقط شمع شبستانی سی ہے
فلسفی نے دیر میں سمجھا کہ ہونا چاہئے — یہ خدادانی نہیں ہاں کچھ خدادانی سی ہے
فیضِ مرشد سے بھروسہ ہے خدا پر اسقدر — ہر مصیبت میں نظر آتی اک آسانی سی ہے
ہائے اس اُجڑے ہوئے گھر کی نہ پوچھو داستان — جانے دو بس مختصر یہ ہے کہ طولانی سی ہے
نُور منزل۔ مقبرہ۔ دارالعلوم قادیان — بس جدھر دیکھو۔ اُدھر اک شان ربانی سی ہے
گوہرِ مقصود بے محنت کبھی ملتا نہیں — مانگتی ہر نعمتِ حق یک قربانی سی ہے
ناصحِ مشفق۔ ہے کوئی مجھ کو اتنا پوچھ دے — کس لئے تاثیر تیرے وعظ کی آنی سی ہے
میرے مومن ہونے کا یہ بھی ہے اک محکم ثبوت — ہر خطا کے بعد دل میں اک پشیمانی سی ہے
مر گیا عیسیٰ اور آئیگا تمہیں سے وہ امام — کیا بخاری بھی سمجھتے ہو کہ طبرانی سی ہے
احمدی غیر احمدی کے پیچھے پڑھ لے گر نماز — صلح یہ صلحِ ٹریپولی و بلقانی سی ہے
جو نہ ملتا ہو۔ نہ مل سکتا ہو اُس کا ڈھونڈنا — سچ کہا منظور نے دُنیا بھی دیوانی سی ہے
بوسہ دوں بولوں کو تعظیم شعائر چھوڑ کر — احمدی کی عقل بھی کیا یک نعمانی سی ہے
آنسوؤں کا تار ان کے ذکر پر بندھتا نہیں — پنجۂ مژگاں میں تسبیح سلیمانی سی ہے
کچھ پتہ اس کا بتا دو ادھا اگر دو مجھے — عقل ہشیاروں سے بڑھکر شکل مستانی سی ہے
کس کی آہیں روضۂ احمد پہ یکسر چھا گئیں — اشکِ پیہم کی تراوش ابر کے پانی سی ہے
تیرے گھر میں کس کی فریادوں کا اتنا شور ہے — ہو نہ ہو آواز لیکن ماہِ کنعانی سی ہے
ماہِ کنعاں کون یعنی یوسفِ مصرِ مسیح — جس کی صورت اور سیرت احمدِ ثانی سی ہے
نام بھی محمود جس کا کام بھی محمود ہے — اُس کی اُلفت میرے دل میں شیخ گیلانی سی ہے
آہ ان لوگوں نے پہچانا اُس کے باپ کو — جس کی خو بُو ہو بہو اسلام کے بانی سی ہے
جلوہ گاہِ ناز میں ذوق تپیدن دیکھئے — ذرہ ذرہ میں بھری کیا گرم جولانی سی ہے
میرے مولیٰ کا حرم جلدی بتوں سے پاک ہو — شدتِ غم سے مجھے ہر دم گرانجانی سی ہے
ملے کیوں جنسِ وفا ملتی نہیں اس شہر میں — ہاں متاعِ حسن کی بے شک فراوانی سی ہے

دیکھئے کب لوٹتا ہے حاجیوں کا قافلہ
انتظارِ یار میں اکمل پریشانی سی ہے

شملہ کا امام

جس نے وہاں کے احمدیوں پر کفر کا فتویٰ دے رکھا تھا۔ اُس کے حالات پہلے درج اخبار ہو چکے ہیں۔ اب خبر آئی ہے کہ اُسے جامع مسجد کی امامت سے علیحدہ کیا گیا۔ شامت اعمال۔

قطعہ

سید عالم شاہ صاحب کٹڑہ مہاں سنگھ امرتسر نے ایک خوشخط خوشنما قطعہ دیوار پر چسپاں کرنے کا چار رنگوں میں چھپوا کر شائع کیا ہے جس میں قرآن شریف کی بعض آیات اور دعائیں درج ہیں۔ سید صاحب سے مل سکتا ہے ✦

رسید زر

۲ نومبر ۱۹۱۲ء

۲۹۹۶ منشی احمد بخش صاحب ۱۲ر

۴ نومبر ۱۹۱۲ء

۴۹۰ منشی سخاوت علی صاحب ۱۰ر — ۲۱۲۰ میاں جلال الدین صاحب
۱۸۹۱ بابو محمد نظام الدین صاحب ۔ — ۱۶۹۱ مستری فیض احمد صاحب
۱۹ شیخ محمد حسین صاحب للعہ — ۱۲۶۵ شیخ غلام محمد صاحب
۲۲۷ چودھری محمد حسین صاحب للعہ — ۲۱۳۹ منشی عبدالقادر صاحب
۱۶۸۸ میاں نظام الدین صاحب عاکر — ۹۶۳ مولوی غلام رسول صاحب
۵۸۹ منشی نورالدین صاحب عاکر — ۳۳۲۰ منشی فقیر علی صاحب
۱۹۸۲ چودھری غلام محمد صاحب للعہ — ۹۱۳ منشی نبی بخش صاحب
۲۲۲۴ میاں محمد آمین صاحب للعہ — ۸۰۳ منشی گلاب خان صاحب
۲۰۹۲ میاں کریم بخش صاحب للعہ — ۶۸۶ جناب سکرٹری انجمن احمدیہ مردان

۵ نومبر ۱۹۱۲ء

۵۲۳ چودھری حسین بخش صاحب للعہ — ۱۶۰۵ منشی امیرالدین صاحب

۶ نومبر ۱۹۱۲ء

۲۵۷ مولوی عنائت اللہ خان صاحب للعہ — ۲۶۷ منشی نواب دین صاحب
۲۹۱ میاں میراں بخش صاحب للعہ — ۵۵۳ منشی امیر اکبر صاحب
۱۲۶۱ منشی شاہ محمد صاحب للعہ — ۱۸۲۵ منشی علی محمد صاحب
۲۰۶۹ منشی غلام قادر صاحب عاکر — ۲۱۲۲ سید عادل شاہ صاحب
۲۱۴۰ منشی چراغ الدین صاحب عاکر — ۱۱۵۲ منشی احمد الدین صاحب

۷ نومبر ۱۹۱۲ء

۱۲ منشی عبدالرشید صاحب عاکر — ۲۶۵ چودھری اللہ داد صاحب
۲۳۰ مرزا محمد شفیع صاحب للعہ — ۹۱۰ منشی ... صاحب
۱۲۶۳ میاں امام بخش صاحب للعہ — ۱۶۶۵ کرم عادل شاہ صاحب
۱۱۷۱ سید محمد شاہ صاحب عاکر — ۲۲۱۷ میاں نور محمد صاحب

۸ نومبر ۱۹۱۲ء

۲۶ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب للعہ — ۹۰۷ چودھری حاکم علی صاحب
۱۰۲ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب للعہ — ۴۲۲ منشی فضل حق صاحب
۷۴۲ بابو محمد شفیع صاحب للعہ — ۸۳۲ بابو محمد حسین صاحب
۹۵۹ سکرٹری صاحب انجمن خادم الاسلام — ۸۸۴ منشی عبداللہ صاحب
۱۳۱۴ منشی شمس الدین صاحب للعہ — ۱۷۱۵ مخدوم محمد اعظم صاحب
۱۴۲۳ منشی گوہر علی صاحب عاکر — ۱۶۱۴ چودھری غلام حسین صاحب
۱۵۴۸ قاضی میر حسن صاحب عاکر — ۱۷۸ میاں تاج الدین صاحب
۱۸۳۳ میاں گل محمد صاحب عاکر — ۲۰۳۵ منشی امام الدین صاحب
۱۶۹۵ میاں واجد حسن صاحب للعہ — ۲۱۸۳ میاں کرم الٰہی صاحب

اگلا اخبار جیسی کہ پہلے سے اطلاع کیجا چکی ہے ۲۰ جنوری کو بدر کا پرچہ نہیں نکلیگا۔ کیونکہ بسبب مصروفیت جلسہ طیار نہ ہو سکیگا اور اگلا اخبار ۹ جنوری ۱۹۱۳ء کو شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب قادیان کو نصیحت

خطبہ جمعہ ۔ ۶ دسمبر ۱۹۱۲ء

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والفجر۝ ولیال عشر۝ والشفع والوتر۝ والیل اذا یسر۝ ھل فی ذٰلک قسم لذی حجر۝ الم تر کیف فعل ربک بعاد۝ ارم ذات العماد۝ التی لم یخلق مثلھا فی البلاد۝ وثمود الذین جابوا الصخر بالواد۝ وفرعون ذی الاوتاد۝ الذین طغوا فی البلاد۝ فاکثروا فیھا الفساد۝ فصب علیھم ربک سوط عذاب۝ ان ربک لبالمرصاد۝ فاما الانسان اذا ما ابتلٰہ ربہٗ فاکرمہٗ ونعمہٗ فیقول ربی اکرمن۝ واما اذا ما ابتلٰہ فقدر علیہ رزقہٗ فیقول ربی اھانن۝ کلا بل لا تکرمون الیتیم۝ ولا تحٰضون علٰی طعام المسکین۝

قرآن کریم میں کوئی بہت بڑا عظیم الشان مضمون جیسے اللہ جل شانہٗ کی ہستی کا ثبوت۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اللہ تعالیٰ کے افعال۔ اللہ تعالیٰ کی عبادتیں۔ یہ چار باتیں جناب الٰہی کے متعلق ہوتی ہیں۔

ملائکہ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء۔ اللہ تعالیٰ کے رسول۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں اُن کو روکنا جزا وسزا کتب الٰہی پر ایمان یہ بڑے مسائل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں آتے ہیں۔ اُن دلائل میں سے بڑی عظیم الشان بات جو اللہ تعالیٰ اس سورۃ کریمہ میں فرمائی ہے۔ ہر ملک میں کوئی نہ کوئی قوم بڑی سخت ہوتی ہے جس شہر میں میرا ابتدائی گھر تھا وہاں ایک ... سید کی زیارت ہے۔ اس شہر میں اُن کی قبر پر جاکر قسم کھانا بڑی قسم ہے۔ اسی طرح بعض زمیندار جھوٹی قسم کھالیتے ہیں۔ مگر دودھ پوت کی قسم نہیں کھاتے۔ اسی طرح ہندو گائے کی دم پکڑ کر قسم نہیں کھاسکتے۔ غرضیکہ ہر قوم اپنے ثبوت کے لئے کسی نہ کسی عظیم الشان قسم کو جرطہ بنائے بیٹھی ہے۔

عرب کے لوگ ہر ایک جرم کا ارتکاب کر لیتے تھے لیکن مکہ معظمہ کی تعظیم اُن کے رگ وریشہ میں بسی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ جن ایام میں مکہ معظمہ میں آمد رفت ہوتی تھی۔ کیا مطلب ذیقعد۔ ذالحج اور رجب میں وہ اگر اپنے باپ کے قاتل پر بھی موقعہ پاتے تھے۔ تو اس کو بھی قتل نہیں کرتے تھے۔

تم جانتے ہو کہ جب شکاری آدمی کے سامنے شکار آجاتا ہے تو اُس کے ہوش وحواس اُڑ جاتے ہیں لیکن عرب میں جب حدود حرم کے اندر شکار رہتا تھا تو اس کو نہیں چھیڑتے تھے پھر دس راتیں حج کے دنوں کی بڑے چین وامن کا زمانہ ہوتا تھا۔ ان دنوں میں بدمعاش لوگ بھی فساد اور شرارتیں نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو یاد دلاتا ہے کہ ان امن کے دنوں میں تم اپنے باپ اور بھائی کے قاتل کو بھی باوجود قابو یافتہ ہونے کے قتل نہیں کرتے تھے تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرو کہ اب تم لوگ اللہ کے رسول کی مخالفت کو ان دنوں میں بھی نہیں چھوڑتے اور کیا تم کو خبر نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے رسول جو عرب سے باہر آئے ہیں۔ مثلاً مصر کے ملک میں فرعون تھا۔ اُس کے پاس رسول آیا یعنی فرعون کو سزا دی۔ جو خدا کے رسول موسیٰ کے مقابلہ میں تھا۔ پھر ہم نے عاد اور ثمود کی اقوام کو سزائیں دیں۔ جو ہمارے رسولوں کے مقابل کھڑی ہوئیں۔

اور تم تو مکہ میں اور پھر حج کے دنوں میں بھی شرارت کرتے ہو اور نہیں رُکتے تو تمہیں انصاف سے کہو کہ آیا تم سب سے زیادہ سزا کے مستحق ہو کہ نہیں۔

نیکی ہو یا بدی بلحاظ زمان ومکان کے اس میں فرق آجاتا ہے۔

ایک شخص کا گرمی کے موسم میں کسی جنگل ریگستان میں ایک گلاس پانی کا دینا جبکہ وہ شدت پیاس سے دم بہ لب ہو چکا ہو ایک شان رکھتا ہے۔ مگر بارش کے دنوں میں دریا کے کنارے پر کسی کو پانی کا ایک گلاس دینا وہ شان نہیں رکھتا۔ یہ بات میں نے تم کو کیوں کہی؟ تم میں کوئی رسول کریم کے صحابہ کہ میں تو بیٹھے ہوئے ہیں ہی نہیں۔ میں تم کو سمجھانے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ یاد رکھو جو امن اور اصلاح کے زمانے میں فساد اور شرارت کرتا ہے۔ وہ سزا کا بہت ہی بڑا مستحق ہے۔

میرا اعتقاد ہے۔ جہاں کوئی پاک تعلیم لاتا ہے۔ جہاں لوگ سفر کرکے جاتے ہیں۔ وہاں مکانوں کی تنگی کھانا سادہ ملتا ہے یا نہیں ملتا۔ ایسی مصیبتیں جو لوگ اُٹھاکر یہاں آئے ہیں۔ اور وہ دن رات قرآن سیکھتے ہیں یہاں اگر کوئی فساد کرے تو وہ اصلاح کا کیسا خطرناک دشمن ہے فاکثروا فیھا الفساد فصب علیھم ربک سوط عذاب۔

مجھکو یقین ہے کہ جہاں بڑے بڑے لوگ ہیں۔ وہاں بڑے بڑے سامان بہت سے مل سکتے ہیں۔ ان مکانوں کو چھوڑکر جب کوئی یہاں آتا ہے تو وہ ہم کو بطور نمونے کے دیکھتا ہے۔ ابھی ایک شخص بنگالہ سے یہاں آئے تھے۔ اتفاق سے اُن کو مہمان خانہ میں کوئی ڈاڑھی منڈا مونچھ والا شخص مل گیا انہوں نے مجھ سے شکایت کی۔ کہ ہم تو خیال کرتے تھے کہ قادیان میں فرشتے ہی رہتے ہیں۔ یہاں تو ایسے لوگ بھی ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص بھی آگیا جس کی شکل سے مجھکو بھی شبہ ہوا کہ یہ مسلمان ہے یا ہندو۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ آپ کیسے آئے ہیں۔ کہنے لگا کہ میں بیمار ہوں۔ علاج کرانے کے لئے یہاں آیا ہوں (باہر سے آنے والے احباب کو چاہیئے کہ حسن ظن سے کام لیا کریں۔ جلدی سے اعتراض کرنا اچھا نہیں۔ وہ شخص غیر احمدی تھا۔ علاج کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اور سب انسان یکساں حالت میں ترقی نہیں کرتے ورنہ سب فرشتے بن سکتے ہیں۔ ہر شخص ... اپنی عقیدت اور اخلاص کے مطابق خدا سے بدلا ... پاتا ہے۔ ایڈیٹر) الغرض جب لوگ یہاں آتے ہیں تو تم کو بہت دیکھتے ہیں۔ اب تم کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر تم اصلاح کے لئے آئے ہو تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جہاں امن اور اصلاح ہو۔ وہاں فساد اور شرارت بُری بات ہے۔ جہاں کوئی مصلح آیا ہو۔ وہاں فساد کیسا۔ اب تمہیں بتاؤ کہ اگر تم یہاں فساد کرو تو فصب علیھم ربک سوط عذاب کے سب سے بڑھکر مستحق ہو یا نہیں میں تمہارے سامنے یہ بطور اپیل کے پیش کرتا ہوں۔ جناب الٰہی مکہ والوں کو فرماتے ہیں کہ تمہیں انصاف کرو ھل فی ذٰلک قسم لذی حجر۔ کیا کوئی عقلمند ہے۔ جو

ہماری بات کو سمجھ جائے اور تہ کو پہنچ جائے۔ باہر تم گند کرو تو اسقدر نقصان نہیں پہنچا سکتے جسقدر یہاں پہنچا سکتے ہو جناب الٰہی فرماتے ہیں فاما الانسان اذا ما ابتلٰہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن بعض کو آسودگی سے ابتلا میں ڈالتے ہیں۔ وہ جناب الٰہی کے فضل کی طرف دیکھکر کہتے ہیں ربی اکرمن جب تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ربی اھانن کہ ہماری بڑی اہانت ہوئی۔ میں تم کو اور اپنے آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر کسی کو یہ تعلیم ناپسند ہے اور یہاں تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا تو تمہارے یہاں سے چلے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ کلا بل لا تکرمون الیتیم ولا تحٰضون علی طعام المسکین۔ یتیموں کا تم لحاظ کرو وہ میرے پاس آتے ہیں۔ میرے میں اتنی گنجائش نہیں میری اتنی آمدنی نہیں۔ کہ سب کا خرچ برداشت کرسکوں۔ مسکینوں کے کھانے کی فکر کرو۔

یہاں مدرسہ میں ایک طالب علم آیا تھا ایک دن مجھ سے کہنے لگا کہ یہاں جھوٹ بڑا بولتے ہیں۔ لنگر خانہ میں تو پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار خرچ کرتے ہوں گے۔ مگر باہر سے ہزاروں روپیہ منگاتے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ تمہارا مدرسہ میں کسقدر خرچ ہوتا ہے۔ کہا دس روپیہ ماہوار اکیلے کا خرچ ہے۔ آخر وہ یہاں سے چلا گیا۔ تم نیک نمونہ بنو۔ اگر غلطیاں ہوتی ہیں تو لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھو۔ جناب الٰہی رحم فرمائینگے۔

اچھے اور برے مولوی

دنیا میں سب یکساں نہیں۔ اختلاف عقائد تو ہوتا ہی چلا آیا ہے مگر جہاں متعصب اور معاند مخالفین ہوتے ہیں وہاں ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو شرافت سے کام لیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک مولوی صاحب کا ہمارے دوست بدر بخش صاحب اپنی ایک مراسلت میں ذکر کرتے ہیں۔ جن کا اسم گرامی مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری ہے۔ جب بعض جہلا نے ہمارے دوست کا مولوی صاحب کے ساتھ مباحثہ کرانا چاہا تو مولوی صاحب نے اس امر کو پسند نہ کیا اور فرمایا کہ "مولوی نورالدین صاحب سے میرا خاص تعلق ہے۔ میں ان کی بڑی تعظیم کرتا ہوں۔ میں ایک دفعہ قادیان نسخہ لینے گیا تھا تو انہوں نے مجھے اپنا مہمان رکھا میری عزت کی۔ جناب مرزا صاحب بھی مجھ پر بڑی مہربانی فرماتے تھے۔ مولوی محمد احسن صاحب سے میرا اچھا رابطہ ہے یہ سب ذی علم لوگ ہیں"۔

انہیں مولوی صاحب (غلام محمد صاحب) کی زبانی یہ قصہ بھی سننے میں آیا کہ دیر کی بات ہے۔ جب اہل حدیث اور حنفیوں کے درمیان مباحثہ اور فتوی بازی ہوئی تھی تو اس کی رپورٹ شائع کرنے کے وقت مولوی ولی محمد مناظر جالندھری نے اپنے نام کے ساتھ خود ہی افضل الفضلا اور اکمل الکملا لکھ دیا۔ وہ کہیں باہر گئے تو مولوی محمد لدھیانوی نے یہ الفاظ مسودہ سے کاٹ دیئے واپس آکر مولوی ولی محمد نے لکھوائے اور اسی طرح چھپوائے چھپنے پر پھر کسی نے اعتراض کیا کہ یہ شخص تو اجہل الجہلا اور احمق الحمقاء ہے اس کے ... نام کے ساتھ یہ القاب موزون نہیں۔ اس پر عدالت تک نوبت پہنچی مقدمہ چلا۔ مولوی غلام دستگیر قصوری نے کوشش کرکے ہندوستان کے مولویوں سے فتوای حاصل کیا۔ کہ مولوی ولی محمد ان القاب کے لائق ہے اور مقدمہ مولوی صاحب کے حق میں فیصلہ ہوا مگر بعد میں مولوی ولی محمد اور مولوی غلام دستگیر کے درمیان کچھ جھگڑا ہوگیا تو موخرالذکر نے اپنی پہلی کوشش کے خلاف پھر سعی کرکے علماء ہند سے یہ لکھوالیا کہ یہ شخص ان القاب کے لائق نہ تھا۔ اللہ رحم کرے مسلمانوں کی حالت پر۔

آجکل کے ملّان

ایک سال سے زائد عرصہ گذرتا ہے جبکہ مولوی خدا بخش کے متعلق ایک مضمون درج اخبار ہوا تھا۔ اسی کا بقیہ اب برادر غلام فرید شاہ صاحب ارسال کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی خدا بخش نے گاؤں میں احمدیوں کی مخالفت کی۔ جب لاہور گیا تو حافظ غلام رسول صاحب سے اظہار دوستی کا کیا اور ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ اور جب مباحثہ کے لئے بلایا گیا تو پہلے ہر طرح سے ٹالا جب دیکھا کہ ٹل نہیں سکتا تو کسی بات کا جواب نہ دے سکنے پر جھنجلا کر کہا کہ میں کیا کروں۔ مرزائی تو قرآن وحدیث سے باہر نکلتے ہی نہیں۔ لاچار ہوکر بھاگ گیا اور باہر جاکر جھوٹی خبریں شائع کیں کہ میں نے یہ کہا اور وہ کہا۔

پانچ سو روپیہ انعام

میاں رحمت اللہ صاحب سکنہ بگہ کلاں لکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب پر جو بعض مخالف مولوی الزام لگاتے ہیں اور مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے آنحضرت صلعم کا کلمہ چھڑا کر اپنا کلمہ جاری کیا ہے اور حج کے بجائے قادیان مقرر کیا ہے اور آنحضرت کو خاتم النبیین نہ مان کر اپنے آپکو خاتم النبیین کہا ہے اور آنحضرت پر درود شریف چھڑوا کر اپنے پر درود پڑھاتے ہیں۔ اگر یہ باتیں کوئی شخص حضرت مرزا صاحب کی کتب سے ثابت کردے کہ انہوں نے اپنے مریدین کو ایسا حکم دیا ہے۔ تو میں اسے پانچ سو روپیہ انعام دوں گا۔

اعلان نکاح

مخدومی ومکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ براہ مہربانی اپنے اخبار کے آئندہ پرچہ میں شائع فرماویں کہ "بتاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء بعد طلوع آفتاب مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میں میاں اللہ دتہ خان احمدی سکنہ چاہ ببروالہ موضع گولہ واہ تحصیل وضلع ڈیرہ غازیخاں کا نکاح بعوض دو سو روپیہ مہر کے مسماۃ نذیر بی بی بنت میاں نبی بخش صاحب احمدی رنگساز ڈیرہ غازیخان کے ساتھ بموجودگی احمدی احباب سکنائے ڈیرہ غازیخان وموضع گولہ واہ پڑھا گیا خطبہ نکاح مسنون طریقہ پر خاکسار عزیز بخش سکرٹری انجمن احمدیہ نے پڑھا۔ ناظرین اخبار دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس نکاح کو جانبین کے کے لئے موجب برکت ورحمت کرے" نیز آپ براہ مہربانی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت اقدس میں اس نکاح کے متعلق دعا کے واسطے درخواست فرماویں۔ والسلام ۸ دسمبر ۱۹۱۲ء

خاکسار عزیز بخش محافظ دفتر ڈیرہ غازیخان۔

عثمان گزٹ

ہفتہ وار جس میں تازہ ترین خبریں علمی اخلاقی تاریخی معاشرتی وتمدنی مضامین ومفید معلومات کے علاوہ ترکی۔ انگریزی فارسی مرہٹی۔ گجراتی اخبارات کے اعلیٰ اور دلچسپ ترجمے شائع ہوا کریں گے۔ یہ اخبار بالتصویر رعایا کا وکیل۔ گورنمنٹ کا خیرخواہ۔ دور عثمانیہ کی سنہری اور قابل فخر یادگار پایۂ تخت دکن سے یکم جنوری ۱۹۱۳ء کو نہایت آب وتاب کے ساتھ شائع ہوگا۔ درخواستیں معہ قیمت پیشگی پتہ ذیل پر آنی چاہئیں نمونہ کے لئے ۱ر کے ٹکٹ آنے پر تعمیل ہوگی۔ قیمت معہ محصولڈاک سالانہ پانچ روپے۔ غیر مستطیع اصحاب سے تین روپے آٹھ آنے

المشتھر

محمد عبدالحی مہتمم عثمان گزٹ چارمینار حیدرآباد دکن متصل جامع مسجد

حضرت مرزا صاحب محسنین میں سے ہیں

ایک صاحب جو سلسلہ احمدیہ کے مخالف ہیں۔ اپنا ایک الہام شائع کرتے ہیں جس میں ان کو بتلایا گیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب محسنین میں داخل ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ہم ان کی خاطر یہ ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں محسن کی کیا تعریف کی ہے:۔

سو واضح ہو کہ نوحؑ نبی۔ ابراہیمؑ نبی۔ ہارونؑ نبی۔ یونسؑ نبی الیاسؑ نبی۔ یوسفؑ نبی اور جناب رسالتمآب کو خدا نے محسن کہا ہے۔ محسنین پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوتا۔ محسنین ایک مضبوط رسی کو چنگل مارتے ہیں جو ٹوٹ نہیں سکتی خدا محسنین کا ہر حال میں ساتھی ہوتا ہے۔ خدا محسنین سے پیار کرتا ہے۔ خدا محسنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ خدا کی رحمت محسنین کے قریب رہتی ہے۔ محسنین جنت کے وارث ہوتے ہیں محسنین کے لئے بشارت ہوتی ہے۔ محسنین جو چاہتے ہیں اپنے رب کے ہاں سے پاتے ہیں۔ محسنین پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔ ان کو صرف اعمال کا اجر ہی نہیں ملتا بلکہ اور بھی بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ محسنین پر کوئی الزام قائم نہیں ہو سکتا۔ دیکھو آیات ذیل

(۱) سلام علی نوح فی العلمین انا کذالک نجزی المحسنین ۳۷/۳
(۱) تمام اہل دنیا میں نوح پر سلام ہے۔ اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۲) ووھبنا لہ اسحٰق ویعقوب کلاً ھدینا ونوحاً ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمٰن وایوب ویوسف وموسیٰ وھارون وکذالک نجزی المحسنین ۷/۱۴
(۲) ہم نے اس کو (ابراہیم نبی کو) اسحٰق اور یعقوب کو عطا کیا۔ ان سب کو ہم نے اپنی راہیں دکھائیں اور نوح کو ان سے پہلے راہ دکھائی تھی اور اسی کی (ابراہیم کی) ذریت میں سے داؤد و سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ و ہارون کو ہم نے اپنی راہیں دکھائیں اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۳) سلام علی موسیٰ وھارون انا کذالک نجزی المحسنین ۳۶/۱۳۱
(۳) موسیٰ اور ہارون پر سلام ہے اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۴) سلام علی الیاسین انا کذالک نجزی المحسنین ۳۷/۱۳۱
(۴) الیاس پر سلام ہے اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۵) ولما بلغ اشدہ آتیناہ حکماً وعلماً وکذالک نجزی المحسنین ۱۲/۲۲
(۵) جب یوسف نبی اپنے زور کو پہنچا۔ تو ہم نے اس کو علم اور حکم دیا اور ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۶) ومن احسن دیناً ممن اسلم وجہہ للّٰہ وھو محسن واتبع ملۃ ابراھیم حنیفاً ۴/۱۲۴
(۶) اس شخص سے بڑھ کر کون دیندار ہو سکتا ہے جس نے خدا کے آگے روئے تسلیم خم کیا۔ بجالیکہ وہ محسن ہو۔ اور اس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی (اس دیندار سے مراد جناب رسالتمآب ہیں)

(۷) بلیٰ من اسلم وجہہ للّٰہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ۲/۱۱۲
(۷) ہاں جو شخص خدا کے آگے سر تسلیم خم کرے اور وہ محسن ہو تو ایسے لوگوں کو خدا کے ہاں سے اجر ملیگا اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ غم کریں گے۔

(۸) ومن یسلم وجہہ الی اللّٰہ وھو محسن فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ ۳۱/۲۱
(۸) جو شخص خدا کے آگے سر تسلیم خم کرے اور وہ محسن ہو۔ بیشک اس نے ایک مضبوط دستاویز کو چنگل مارا۔

(۹) ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۱۶/۱۲۸
(۹) بیشک خدا متقیوں اور محسنین کا ساتھی ہے۔

(۱۰) ان اللّٰہ یحب المحسنین ۲/۱۹۱
(۱۰) بیشک خدا محسنین سے پیار کرتا ہے۔

(۱۱) ان اللّٰہ لا یضیع اجر المحسنین ۹/۱۲۱
(۱۱) بیشک خدا محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(۱۲) ان رحمۃ اللّٰہ قریب من المحسنین ۷/۵۶
(۱۲) بیشک خدا کی رحمت محسنین کے قریب ہے

(۱۳) ان المتقین فی جنات وعیون آخذین ما آتیھم ربھم انھم کانوا قبل ذالک محسنین ۵۱/۱۶
(۱۳) متقی جنتوں اور چشموں میں ہونگے۔ لینگے جو کچھ ان کے رب نے ان کو دیا۔ ایسا اس واسطے ہوگا کہ وہ قبل از یں محسنین تھے

(۱۴) وبشر المحسنین ۲۲/۳۸
(۱۴) اے نبی تو محسنین کو بشارت دے۔

(۱۵) لھم ما یشاؤن عند ربھم ذالک جزاء المحسنین ۳۹/۳۵
(۱۵) ان کو خدا کے ہاں سے وہی ملیگا جو چاہینگے۔ محسنین کا یہی بدلہ ہے۔

(۱۶) وسنزید المحسنین ۲/۵۸
(۱۶) اور ہم محسنین کو زیادہ دیں گے۔

(۱۷) ما علی المحسنین من سبیل ۹/۹۲
(۱۷) محسنین پر کوئی الزام قائم نہیں ہو سکتا۔

ظہور مہدی

برادر حسن موسیٰ خان صاحب لکھتے ہیں کہ میاں حسن نظامی دہلوی صاحب نے جو غالباً کسی بزرگ کے کشف کی بنا پر یہ لکھا تھا کہ امام مہدی کا ظہور ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری میں ہوگا۔ وہ اس رنگ میں پورا ہوا۔ کہ ابن مہدی اس تاریخ کو داخل بیت الحرم ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب میاں محمود احمد صاحب کے وہاں تشریف لے جانے سے یہ بات پوری ہوئی

درخواست جنازہ

(۱) برائے بابو غلام قادر صاحب وزیر آبادی پنشنر داؤد
(۲) ہمشیرہ چوہدری عبدالسلام صاحب محرر دفتر بورڈنگ ہوس۔
(۳) چودہری امام بخش صاحب کتھو والی۔

خدا کی شان

پہلے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے منکر کوئی کہیں متفرد طور پر ہوتے ہوں گے۔ مگر اب لاہور میں ہندوؤں کا ایک خاص فرقہ ایک باقاعدہ سماج کے ماتحت اس کام میں سرگردان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے انکار کا خیال لوگوں میں پھیلائیں ان دنوں میں ان کا خاص جلسہ اور لیکچر لاہور میں ہوئے ہیں۔ کیسا فتنہ کا زمانہ ہے اور اہل اسلام غفلت میں پڑے ہیں۔

دعا مدد

(۱) برادر عطا محمد اپنی علیل دختر کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔
(۲) برادرم مکرم شیخ نور احمد صاحب اپنی بیمار اہلیہ کی صحت کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

خطبات نور حصہ دوم

بابو عبدالحمید صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰ فی نسخہ رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ ایام جلسہ پر بدر ایجنسی سے مل سکیگا۔

اخبار عالم پر ایک نظر

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آجکل سرکاری دفاتر میں آریہ سماجیوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ لکھے تو مدت سے جاتے ہوں گے آریہ گزٹ صاحب کو اب معلوم ہوا ہوگا ٭ آریاؤں کی دو پارٹیوں المعروف گھاس و ماس میں گالیوں کی جنگ ہو رہی ہے۔ اس کا نام مہابھارت کا جنگ عظیم رکھا گیا ہے آریہ لیڈروں کے پردے بُری طرح فاش ہو کر اندر سے ڈراؤنی صورتیں نکل رہی ہیں۔ دھرم پال نے جو راز کھولے ہیں سان کی ایک گونہ تصدیق ہو رہی ہے۔ یہی لچھن ہیں تو آریہ مت آج بھی نہیں کل بھی نہیں ٭ آریہ اخبار ست دھرم پرچارک کو صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی نے ضمانت لے کر چھاپنے کی اجازت دیتے ہوئے یہ نصیحت کی ”آریہ سماج بہت بدنام ہو چکا ہے۔ اگرچہ تم پرانے کارکن ہو۔ لیکن تاکید کی جاتی ہے کہ سخت مضمون یا لڑائی جھگڑے کے مضمون ہرگز نہ چھاپنا۔ ورنہ جرمانہ کیا جائیگا۔ اگر تم لڑنا چاہو گے تو ہم لڑنے پر بھی تیار ہیں ٭ امریکہ کے نئے پریزیڈنٹ ڈاکٹر وڈرا ولسن مقرر ہوئے ٭ چینی زبان میں ایک روزانہ اسلامی اخبار آبا قوباد نامی بائیس ہزار شائع ہوتا ہے ٭ مسٹر گوکھلے افریقہ میں اپنا کام پورا کر کے ہندوستان واپس آگئے ہیں ٭

احمدیہ جنتری ۱۹۱۳ء

جو اکمل صاحب نے تالیف کی ہے۔ درمیان میں سلسلہ حقہ کی ازمائش پر ایک مختصر جامع مضمون ہے۔ جنتری کی جنتری اور تبلیغ کی تبلیغ خوب اشاعت کرنی چاہئیے۔ قیمت ایک آنہ فی نسخہ ہے

ملنے کا پتہ۔ اکمل صاحب قادیان

کسر صلیب

قادیان کے بعض نوجوانوں نے مل کر ایک انجمن یادگار احمدیہ برائے تبلیغ حق قائم کی ہے جس نے پہلا کام اپنے ہاتھ میں یہ لیا ہے کہ کسر صلیب پر چند ایک رسالے شائع کرے پہلا رسالہ مسیح ابن مریم کی الوہیت کے ابطال میں ہمارے فاضل دوست سید محمد اسحٰق صاحب کا تصنیف شدہ شائع ہوا ہے جو مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ بیرونی انجمنیں بغرض تقسیم کے لئے بڑی سی بینکڑہ کے حساب قیمت بذریعہ ڈاک بھیج کر منگوا سکتی ہیں اس رسالہ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ ان دلائل کا رد بھی کیا گیا ہے۔ جو عیسائی صاحبان بزعم خود بائیبل کے بعض الفاظ الوہیت مسیح کے واسطے پیش کرتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو نیک کاموں کی زائد سے زائد توفیق عطا کرے۔

عبدالحق کا مباہلہ

کسی نادان کا اعتراض ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے عبدالحق کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔ مگر وہ اب تک زندہ ہے سو واضح ہو کہ حضرت نے عبدالحق کے ساتھ مباہلے کے وقت اس کے حق میں کوئی بد دعا نہ کی تھی اور نہ اس کے مرنے کی کوئی پیشگوئی کی گئی تھی بلکہ وہ مباہلہ خود عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کے بہت زور دینے پر کیا گیا تھا اور اس میں حضرت صاحب نے صرف وہی دعا پڑھی تھی جو فریق مخالف نے لکھ کر دی تھی اور اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو اے خدا مجھے ذلیل اور ہلاک کر۔ سو چونکہ آپ خدا کی طرف سے صادق تھے اللہ تعالیٰ نے اس مباہلے کے بعد آپ کی عزت کو بڑھایا جماعت کو قائم کیا اور تائید اسلام میں بڑے بڑے کام کرائے۔ یہ مباہلہ کا نتیجہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح سے کامیاب کیا۔

اشتہار

اپنا نام پتہ درست کرالو

چونکہ اخبار کے خریداروں کی چٹیں دوبارہ چھپ رہی ہیں۔ اس واسطے جو اصحاب اپنے پتہ میں کچھ تبدیلی یا درستی کرانا چاہتے ہیں۔ وہ بواپسی ڈاک

دفتر بدر

کو اطلاع دیں۔

حضرت خواجہ صاحب

نے لنڈن میں خوب کام شروع کیا ہے۔ ایک لارڈ اور اس کے بیٹے سے ملاقات ہوئی ہے۔ مذہبی گفتگو شروع ہے۔ اور بھی کئی لوگوں کے ساتھ مذہبی گفتگو ہو رہی ہے اور تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری ہے۔ احباب خواجہ صاحب کے واسطے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو ٭

رسید زر

۱۰۔ نومبر ۱۹۱۲ء

۳۰۵۷	منشی حمید اللہ صاحب واچ میکر شملہ	عہ
	منشی سکندر علی صاحب۔	صہ

نماز مترجم

نہائت عمدہ خوشنما کاغذ۔ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیو لائل پریس نے چھپوائی ہے قیمت ۲ر فی نسخہ ہے ٭

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک نہائت مجرب نسخہ جو عبدالحی صاحب عرب مولوی فاضل وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے پچاس گولی کا ایک روپیہ کر دیا ہے۔ تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

خطبات محمدیہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خطبات جمعہ عیدین و نکاح ایک جگہ جمع کر کے بصورت کتاب عمدہ کاغذ پر خوشخط چھاپے گئے ہیں قیمت ۸ر فی نسخہ

ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار بدر قادیان

سنگ سلاجیت

نہائت اعلیٰ قسم جو بہت دور سے منگوایا گیا ہے اور نہائت احتیاط اور محنت اور خرچ برداشت کر کے بہت ہی صاف کیا گیا ہے تمام اعضاء کو قوت دیتا ہے بھوک تیز کرتا ہے۔ فساد بلغم کو دور کرتا ہے مثانہ کی بیماریوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت مبلغ عہ فی تولہ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ جو صاحب منگوانا چاہیں خصوصیت سے لکھیں کہ دو روپے تولہ والا ست درکار ہے ورنہ معمولی قسم کا بھیجا جائیگا ٭

مفرح یاقوتی ۔ تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح ۔ اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ۔ مبہی مفرح اور مقوی ہے ۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے ۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ۔

کشتہ جریان ۲/۸

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈہائی روپیہ

جریان ۔ کثرت احتلام ۔ ان امراض میں یہ کشتہ ازحد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا ۔

جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ مالیخولیا ۔ نسیان ۔ کمی خون ۔ دل کا دھڑکنا ضعف دماغ بینائی کا کم ہونا ۔ ناامیدی ۔ بےخوابی ۔ خوف [illegible] نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں ۔ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے جہاں سے میسر ہو ہرگز بےخوف و بےفکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہو کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے طیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے ۔ بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھاوے قیمت ۲۴ روز [illegible] محصول [illegible] بذمہ خریدار ۔

المشتہر نظام جان و عبدالرحمٰن [illegible] قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس ۔ [illegible] کی بنائی ہوئی ادویات محتاج تعریف نہیں ہیں کیونکہ [illegible] برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہیں اور مفید ثابت ہو رہی ہیں چند ادویات کا اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے پوری فہرست بلا قیمت [illegible]

	دمہ کی [illegible]	

دمہ کی ایک خوراک سے دمہ دب جاتا ہے تھوڑے وقت کے استعمال سے دمہ جڑ سے جاتا رہتا ہے ۔ قیمت شیشی ۱۴ [illegible]

	ای او ڈائیزڈ سارسہ	

پوٹاس اوڈائیڈ اور کئی ایک چیزوں کی آمیزش ہونے کی وجہ سے [illegible] سارسوں وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے ۔ اور قوت [illegible] [illegible] جیسی ۱۴ خرچ محصول ۲

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ ۔

اصلی ممیرہ اور ممیرہ کا سرمہ ۳۲

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ جملہ امراض چشم بسیار مفید است ۔ یہ سرمہ [illegible] جالا ۔ پھولا ۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے ۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم ۱۲ سوم عہ اصلی ممیرہ جس کی قیمت [illegible] فی تولہ [illegible] ۔ فی الحال [illegible] اس کی رعایتی قیمت فی تولہ [illegible] کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے ۔

ترکیب استعمال

ممیرہ پتھر پر گھس کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہیں تو ان کیلئے بہت مفید ہے ۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت حسب ذیل ہے :۔

مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتی طعام ۔ نافع بلغم و ریاح دق [illegible] و تائی کرم شکم سفنت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی [illegible] و درد مفاصل وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قیمت قسم اول ۱۲ تولہ قسم دوم ۸ تولہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری ۔ بادامی سیاہ اور سفید ۔ ہاشمی ۔ اور سوتی ۔ کشمیری صلیہ سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت مبلغ عـــہ ہے ۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے ۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی نسبت انگریزی کتابیں ۱۲

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلیس ۔ مصنفہ سر طامس بارکلے ۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسئلہ پر بحث کرتی ہے ۔ اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا ہے ۔ ۲۵۰ صفحات مجلد قیمت ۱۲ [illegible]

(۲) ان دی شیڈو آف اسلام در ظل اسلامی ۔ مصنفہ ڈی میترادا کا ۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے قیمت فی نسخہ عہ مجلد عــہ

(۳) سم سچیر فراہم دی لائف آف سرکش و من ترکی خواتین [illegible] کے حالات مصنفہ ڈی میترادا کا قیمت [illegible] ۱۲

(۴) دی وڈ و ڈ کوئین ۔ یارانی صاحبہ جاپانی یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے ۔ مصنفہ الگزنڈر راجرس ۔ جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے ۔ قیمت مبلغ ۱۲

(۵) دی [illegible] انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ ۔ مولفہ سہروردی صاحب ایم ۔ اے ۔ قیمت فی نسخہ ۱۲

(۶) ایشیا اینڈ یورپ ۔ مصنفہ سر میڈو ٹاؤنسنڈ جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں ۔ ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں کہ اس عجیب کتاب کی تعریف کسی مبالغہ کے اندر نہیں آ سکتی وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے قیمت مجلد مبلغ ۱۲

(۷) محمد عربی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ انیقیانی کتاب مجلد ۱۲

المشتہر بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ واروک ہوس بمبئی

Blackie & Son Ltd
Warwick House
Bombay

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

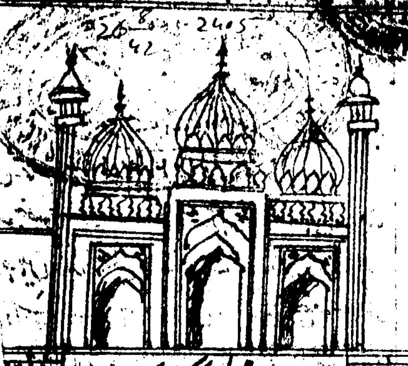

بدر
BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ANJUMAN ISHA'AT-I-ISLAM LIBRARY LAHORE
26-8-42 2405

عام قیمت پیشگی چار روپیہ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

مع ضمیمہ درس قرآن مجید چار روپے پیشگی (للعہ)

گر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ و صلش ز جام نورالدین

جلد ۱۲ | ۲۲ صفر ۱۳۳۱ ہجری صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۱۳ء مطابق ۱۸ مگھر سمت ۱۹۶۹ | نمبر ۲۸ و ۲۹ و ۳۰

ضعیف مردہ دلے گر بقادیان در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محیی و موتی کلام نورالدین

اگلا اخبار

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دی گئی تھی۔ ڈاک خانہ کی رجسٹری اخبار کے متعلق کچھ جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ جس کے واسطے پروپرائٹر اور ایڈیٹر کو گورداسپور اور لاہور جانا پڑا صاحب ڈپٹی کمشنر اور صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب سے اس کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اب پھر گورداسپور جانا ہے۔ تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ بمشکل تمام صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل سے یہ اجازت حاصل ہوئی ہے کہ ۳۰ جنوری کا پرچہ شائع کیا جائے لہذا یہ پرچہ شائع ہوتا ہے اور بعد کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر سے اجازت حاصل کر لی جائے۔ لیکن تا حصول اجازت اخبار روانہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگلا اخبار اور شائد اس سے اگلا اخبار بھی اپنے وقت پر نہ نکل سکیں۔ لیکن جو اخبار نکلے گا اس میں ان کے اوراق کے عوض کچھ اوراق بڑھا دئے جائینگے انشاء اللہ +

المحبوب المقبول من احادیث الرسول

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں جو آپ مختلف اوقات پر پڑھا کرتے تھے۔ مختلف ابواب میں جمع کی گئی ہیں۔ مثلاً صبح اٹھنے کی دعائیں۔ رات سونے کے وقت کی دعائیں وغیرہ۔ عربی خوشخط اعراب لگائے ہوئے ساتھ ساتھ تحت لفظ ترجمہ۔ بہت لطیف اور مقبول کتاب ہے۔ میں نے خود (ایڈیٹر) اس کتاب سے بڑے برکات حاصل کئے ہیں۔ یہ کتاب محمد بن الفیض الانصاری الملکی کی تالیف ہے اور اب پھر خوشخط موزون تقطیع پر چھپی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵/ ملنے کا پتہ بدر ایجنسی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

قومی قربانی

خاکسار خدمت اسلام و سلسلۂ حقہ احمدیہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے اس لئے اگر کوئی با حوصلہ جماعت احمدی ایسے خادم دین کی اپنی ضروریات انجمن و سلسلہ اور خدمات دین کے سرانجام کے لئے واقعی ضرورت سمجھیں تو احقر کو فوراً طلب فرما دیں اور اپنے جیسا اور اپنا ہمیشہ کا خادم اپنی انجمن کے لئے اور سلسلہ تبلیغ کے لئے مبلغ سمجھیں۔ والسلام

از بھٹنڈا۔ ریاست پٹیالہ۔ محمد عبد الصمد احمدی واعظ پٹیالوی سنوری

الخطبہ

قریشی کنواری دو لڑکیاں ایک بعمر ۱۶ سالہ مڈل پاس کردہ۔ اور دوسری بعمر ۱۴ سالہ مڈل تک پڑھی ہوئی۔ اس سال امتحان دیگی سینے پرونے اور بہت قسم کی زمانہ حال کے مطابق دستکاری اور کھانا پکانے اور خانہ داری کے کاموں میں پوری اور کامل مہارت رکھتی ہیں + انکی شادیاں کرنا منظور ہے۔ لڑکے تعلیم یافتہ اور معقول روزگار اور حسب نسب رکھنے والے اور نیک چلن احمدی ہوں +

درخواستیں دفتر بدر میں بہ نمبر ۲۰ - آنی چاہئیں +

درخواست جنازہ

پرسوں یعنی ۱۲ کو چار بجے ہماری والدہ محترمہ نے دس بارہ دن کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ امید ہے کہ آپ بدر میں ان کے نماز جنازہ کے لئے بھائیوں کو اطلاع دیکر مجھے مشکور فرمائینگے۔ ہم نے حضرت صاحب کے حضور میں نماز جنازہ کے لئے تار بھی دیا ہے۔ والسلام

نیازمند

عبد الماجد۔ بھاگلپور۔

نوٹ:۔ اس کے بعد ۲۸ - فروری ۱۹۱۳ء کو پرچہ نکل سکیگا انشاء اللہ اس سے قبل کوئی اخبار شائع نہ ہوگا۔ پرچہ ۱۴ و ۲۱ کو ناغہ رہیگا۔

بدر پریس قادیاں میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں۔ آجکل حضور خصوصیت سے طلباء مدرسہ کی اصلاح کیطرف متوجہ ہیں + مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء ٹورنیمنٹ پر گورداسپور گئے ہوئے ہیں + حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت مولوی محمد احسن صاحب ۲۷ جنوری کو اپنے وطن کو تشریف لے گئے ہیں۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اپنے سفر سے واپس قادیان بخیریت آگئے ہیں + حضرت خواجہ صاحب تبلیغ کے کام میں لنڈن میں مصروف ہیں +

بائبل ماسٹر کی رائے کا سچّا اظہار

رسالہ تردید کفارہ مصنفہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر قادیان۔ واقعی عیسائی کفارہ کی بطالت کا انکشاف بادلائل بہت سچائی و عمدگی کے ساتھ کرتا ہے۔ میں نے رسالہ مذکور کو اول سے آخر تک کئی بار پڑھا۔ بہت مفید و پُرمعنی پایا۔ پس میرے خیال میں اسلامی واعظین صاحبان کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بوقت ضرورت یہ رسالہ انشاء اللہ تعالیٰ عیسائی کفارہ کے قلعہ کی ریتلی دیوار کو بفضل رب العالمین ایک دم میں اُڑا دینے کی طاقت رکھتا ہے +

کاش کہ تمام حامیانِ اسلام خصوصاً واعظین صاحبان اس کا مطالعہ فرماویں اور مصنف صاحب کی قابلیت کی داد دیکر اُن کے حق میں دُعائے خیر فرماویں۔ امید ہے کہ ضرور فرماوینگے۔ فقط خاکسار دعاگو۔ منشی محمد یوسف خاں نومسلم سابق پرشین ٹیچر و بائبل ماسٹر چرچ مشن ہائی سکول شہر ملتان۔ قوم افغان۔ باشندہ ریاست فریدکوٹ +

درخواست جنازہ

(۱) میاں عبداللہ ساکن بڈھا فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں +

(۲) ہمشیرہ غلام احمد صاحب کریام فوت ہوگئی ہیں دعائے جنازہ کی درخواست ہے +

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پنجابی نظم میں ایک درخواست

الف آسرا تینڈڑے نام دائی نوردین دا آکھ وکھا مینوں
چھڈ بھامیاں قادیاں دوڑ پُہنچیاں اگ عشق دی اتنی لا مینوں
ربوڑ احمدی قوم دے وچ دا تا دیویں سنج سویر لا مینوں
اگے پیر دے بینتی عاجزاں دی کرن یاد ادہ وقت دُعا مینوں
ص صبر نہ آوندا مول سیوچت چاہوندا ای نہیں کتنے نوں
چھڈ بھامیاں تینڈ جیوار روانی چاہے قادیاں دبوچہ وسنے نوں
خالی کتنی ویکھ اداس جیوڑا الہدا سوت نا ہیں وچہ رکھنے نوں
چلو کٹھیاں ہو سہیلیو نی نوردین ول پُونیاں وٹنے نوں
ف فاختہ باغ تساڈڑے دی کُو کُو کردیاں گذر یا سال مینوں
وچہ قادیاں آہلنا پاونے نوں کسے رُکھ دی شاخ وکھال مینوں
وچہ پنجرے بھامیاں تڑفدی آ کر کے ہتھ دراز نکال مینوں
خالی پیٹ نہ بولیا مول جاندا چوگ باجرے وانگ ڈال مینوں

عنایت اللہ بھامیاں

حضرت کا خط خواجہ صاحب کے نام

عزیز باکمال دین باشی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ دردِ دل سے دُعا مانگتے رہیں اللّٰھم ارزقنی جلیسا صالحاً کہ مجھے صالح جلیس عطا ہو۔ اور لنڈن سے باہر نکلکر جب شہر کو لوٹیں تو جسوقت واپسی پر شہر نظر آوے آپ پڑھیں +

اللّٰھم رب السمٰوٰت السبع وما اظللن۔ ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الریاح وما ذرین ورب الشیاطین وما اضللن۔ اسئلک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا وخیر ما فیھا۔ و اعوذبک من شر ھذہ القریۃ وشر اھلھا۔ و شر ما فیھا۔ اللّٰھم جنبنا ای اھلھا وحبب صالحی اھلھا الینا۔ اللّٰھم ارزقنا حیاھا واعذنا من وباھا مالک السمٰوٰت والارض۔ مجھے ہر شر سے یہاں بچا اور خیر عطا فرما۔ میں یہاں کے لوگوں کو محبوب ادہ انہیں سے نیک میرے محبوب ہوں +

اور الحمد پر بہت بہت زور دیں اور اسقدر کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جاوے۔ لارڈ کا ملنا برکتوں کا باعث ہو۔ آمین +

منن الرحمٰن کے حصہ کیطرف توجہ کرنا ضروری ہے۔ وہاں دُعاؤں کا ہتھیار آپ کے ساتھ ہو۔ اور لوگوں سے ملو اللہ تعالیٰ کوئی جوہر بے بہا عطا کرے۔ خادم دین ہو۔ میں یہاں دُعا کروں گا۔ مولیٰ کریم تمہارے ساتھ ہو۔ آمین۔ وہاں کے مسلمان اور ہندو لارڈ بھی ملو۔ قرآن کریم پیش کرو۔ وفتی باتوں کے لئے نماز پڑھ کر جناب الٰہی کے اسماء و محامد کے بعد است بہت کرو۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ پڑھ کر دُعا کرو۔ کہ الٰہی مفید و بابرکت طرف راہ نمائی فرما۔ شریر النفس۔ منافق طبع۔ دُنیا پرست اللہ سے منکر۔ دُعا نہ مانگنے والے۔ یا اسپر اعتقاد والے اور بخیل و کاہل جو ہو۔ اس پر وقت ضائع نہ کرنے کی تاکید ہے۔ وہاں اچھے لوگ بھی بہت ہیں۔ ان سے ملو۔ ظفر اللہ و عباد اللہ عزیزان کو بھی خط نہ لکھ سکا انکے لئے دُعا کی ہے۔ قرآن کریم باری تعالیٰ کا کلام ہے حق و حکمت سے بھرپور ہے۔ اس کی طرف دعوت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین +

نورالدین ۵ جنوری ۱۹۱۳ء

محبت

پیسہ اخبار میں کسی نے سوال کیا ہے کہ محبت کیا ہے۔ میرے خیال میں کسی محبوب کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرنا۔ کہ اس محبوب کو سب سے بہتر سمجھنا۔ پس اس تعلق کا نام محبت ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ کسی کی خوبی یا خوبیوں کو دوسروں کی خوبی یا خوبیوں سے سچے دل کے ساتھ بہتر ماننے کا نام محبت ہے۔ پس جس قدر کوئی محب اپنے محبوب کی خوبیوں کو دوسروں کی خوبیوں سے سچے دل کے ساتھ اچھا مانتا ہے۔ اسی قدر وہ محب اپنے محبوب کے ساتھ محبت رکھتا ہے +

اور نیز محب بغیر اللہ کے کسی دوسرے محبوب کے ساتھ ایسا تعلق حاصل کر کے محبت کے بڑے سے بڑے درجے کو حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بغیر اللہ کے ہر ایک محبوب میں نقص ہے جو کہ محبت کے تعلق کو بجائے بڑھانے کے توڑ ڈالتا ہے اور چونکہ حیاتی محبوب کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی ہے۔ اور محب جب اپنے محبوب کی حیاتی کو دوسروں کی حیاتی سے بہتر مانتا ہے۔ تو ہر ایک اُس کو اپنے محبوب کی حیاتی کے سامنے فنا ہی دکھائی دیتا ہے۔ اور محب اپنی حیاتی کو بھی فنا ہی دیکھتا ہے۔ صرف محبوب ہی زندہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم واٰلہ مع التسلیم

تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۵- دسمبر ۱۹۱۲ء در مسجد الاقصےٰ بعد نماز ظہر)

جلسہ کے موقع پر یہ حضرت صاحب کی پہلی تقریر ہے۔ جسے مخدومی اخویم محمد اکبر شاہ خانصاحب نے ساتھ ساتھ لکھا تھا۔ اور اب صاف کیا ہے۔ چھپنے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح کو اس کا مسودہ دکھلا لیا گیا ہے اور میں خانصاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انھوں نے ایسا عمدہ اور صحیح لکھا ہے کہ حضرت نے بہت کم کہیں درست کیا ہے +

ایڈیٹر

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ٥ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعدآءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذٰلک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تھتدون ٥ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون ٥

یہ آیت شریفہ جسکو مینے پڑھا ہے چوتھے پارہ اور دوسری سورۃ آل عمران میں ہے میرے خیال میں اس وقت اس آیت کے پڑھنے کی ضرورت ہے اور اسمیں ایک علاج لکھا ہے اُس پر عملدرآمد کی ضرورت ہے اُس ضرورت کے خیال پر مینے بھی اس آیت کریمہ کو پڑھا ہے۔ یہ بات تو تم جانتے ہو کہ پاک مقدس نیک آدمی کبھی ناپاک اور غیر مقدس کے ساتھ تعلق نہیں رکھ سکتا۔ پلید اور پاک کا تعلق محال ہے۔ خدا تعالےٰ ہر ایک عیب ہر ایک نقص اور ہر ایک بدی سے پاک ہے پس جہاں تک کوئی نقصوں کو دُور کرتا چلا جائے اُسی قدر بے نقص سے قرب حاصل کر سکتا ہے۔ وہ انسان جو تندرستی کا طالب ہے ایسی جگہ کو جو نشیب اور رطوبت والی ہو اور جہاں موذی جانور بہت رہتے ہوں چھوڑنا ضروری سمجھتا ہے نشیب میں بیماریاں بہت ہوتی ہیں اسی طرح جہاں موذی جانور بہت رہتے ہوں وہاں بھی بیماریاں بہت ہوتی ہیں اسی طرح جہاں ہوا کا گذر کم ہے یا جو مکان تنگ و تاریک ہے بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے اس کے لئے مختصر ضروری متفق علیہ علاج اونچی جگہ جہاں ہوا مصفا ہو موذی جانوروں کا گذر کم ہو رطوبت کم ہو روشنی خوب ہو۔ یہ بڑے ضروری امور ہیں موٹی سی ایک مثال اس وقت میرے خیال میں آئی ہے مینے اپنے گھر کے بہت سے حصہ میں پکا فرش رکھوایا ہے جن کوٹھوں میں اور مکان کے جس حصہ میں میں زیادہ تر رہتا ہوں وہاں پکا فرش ہے گو دیواریں کچی ہیں۔ میں اکثر اُن کو صاف کراتا رہتا ہوں مگر ہر روز ایک حصہ مٹی کا جسکو ہمارے یہاں کلر کہتے ہیں جھاڑو دینے والی نکالتی ہے۔ مینے اُس سے سوال کیا یہ کہاں سے آجاتا ہے اس نے کہا ہر ایک چیز اسی طرح ہو جاتی ہے۔ اسی مٹی کو جب تنگ و تاریک جگہ سے نکالکر کھیت میں ڈالتے ہیں جہاں عمدہ ہوائیں چلتی ہیں۔ چار پانچ روز کے بعد وہ ایسی عمدہ زمین ہو جاتی ہے کہ بعض اوقات دل چاہتا ہے کہ اللہ تیرے آگے سجدہ کروں اور یہاں میں نماز پڑھ لوں۔ وہی جگہ ایک ہفتہ پہلے ایسی ناپاک تھی کہ اُس کے پاس سے بھی گذرنا ناگوار تھا۔ یہ کیسی سیدھی مثال ہے۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ مرغیوں بطخوں کے رہنے کے مقام اور جہاں ہمارے گھریلو جانور گائے۔ بھینس۔ گھوڑے وغیرہ رہتے ہیں وہاں قسم قسم کی نجاستیں جمع ہو جاتی ہیں۔ جہاں مصفا ہوا اور کھلے میدان میں اُس کو رکھا وہی حصہ بڑا عمدہ بنجاتا ہے۔ اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ جس قدر کوئی عمدہ چیز سے تعلق پیدا کرتا جاتا ہے اُس کا نقص گھٹتا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں جناب الٰہی نے جب انسان کی بناوٹ پر ذکر فرمایا ہے تو فرمایا ہے خلقنا الانسان من سلالۃ۔ یعنے تم کو خلاصہ در خلاصہ سے بنایا ہے۔ جب انسان کھانا کھاتا ہے اُس میں سے بڑا حصہ ناپاکی کا علیحدہ کیا جاتا ہے۔ پیشاب الگ کیا جاتا ہے۔ قسم قسم کی بھاپ۔ پسینے کان۔ آنکھ۔ ناک۔ مُنہ وغیرہ سے فضلے نکلکر کہیں کا کہیں خلاصہ نکلکر آدمی کا نطفہ بنتا ہے۔ پھر ماں کے پیٹ میں بڑے تغیرات آتے ہیں۔ پھر وہ بچہ بنتا ہے انسان کا بچہ بنتا ہے۔ پھر ممکن ہے کہ وہ مسلم ہو اور ممکن ہے کہ وہ کافر ہو۔ دہریہ ہو۔ پھر کیسا عظیم الشان بنجاتا ہے۔ دریاؤں کے چیرنے کی طاقت رکھتا ہے پہاڑوں کو اُڑانے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہیل مچھلی کو قابو میں لاتا ہے۔ مینے اپنی آنکھ سے وہ لوگ دیکھے ہیں جنھوں نے شیروں کو اس طرح قابو کیا ہے کہ شیر کو بھوکا رکھ کر اُس کے مُنہ میں حلق تک اپنا ہاتھ ڈال دیا بھلا مجال ہے کہ وہ مُنہ بند کرے۔ میں نے اُس شخص سے کہا کہ کمال کیا ہے اُس نے کہا کمال کیا انسان ہی جو ہے۔ ہاتھی کو انگوٹھے کے اشارے سے چلاتا ہے اونٹوں کو نکیل کے ذریعہ سے۔ بھینسے اور بیل کو قابو میں لاکر ناک میں رسی ڈال دی۔ مجال ہے جو ہل سکے۔ یہ انسان کی حالت ہے ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ کیسا قوام بنایا ہے اور کیسی طاقت دی ہے۔ اب انسانوں میں کیسا تفاوت ہے۔ یہاں بہت تھوڑے سے آدمی ہیں مگر دیکھ لو آواز۔ چہرے۔ بال۔ پگڑی۔ لباس۔ خوراک سب کی جُدا جُدا ہے۔ اللہ کی شان ہے اور یہ اُس کا نشان ہے کہ تمہاری زبان اور رنگ کا آپس میں اختلاف ہے۔ قرآن کریم میں ہے ومن اٰیاتہ اختلاف السنتکم والوانکم پھر فرماتا ہے کان الناس امۃ واحدۃ۔ اس کا ترجمہ میری سمجھ میں یہی ہے کہ سب آدمی ایک جماعت ہیں جس طرح تمام دُنیا کی اشیاء کی جماعت بندی ہے انسان بھی ایک جماعت ہے اس میں مومن۔ کافر مسلمان۔ شریر سب ہی ہیں صلح جو بھی ہیں شرارت پیشہ بھی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا ہے قریش میں امام ہیں

شریروں کے شریر اور خیار کے خیار- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا سمجھانے والا ابوجہل جیسا انکار کرنیوالا- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے ۱۳ برس تک کیسے کیسے دلائل اور سلطان سنے مگر اُس کے دل پر ذرا بھی اثر نہ ہُوا- ایک دفعہ ایک نوجوان نے مجھ سے کہا کہ میں مصر جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں جاکر عربی سیکھوں- اور پھر دین سیکھوں کیونکہ ہمارا دین عربی میں ہے اور بغیر عربی کے دین نہیں آسکتا- مینے کہا تم ابوجہل سے بڑھ کر زباندان نہیں بن سکتے- مصر جاؤ روم میں جاؤ یا شام میں- ابوجہل کو جیسی عربی زبان آتی تھی ویسی تم کو نہ آئے گی لیکن ابوجہل مسلمان نہ ہُوا یہ دُنیا کے عجائبات ہیں سب لوگ ایک جماعت ہیں پھر باوجود یکتائی کے کسقدر تفاوت اور فرق ہے کوئی اس کو بیان نہیں کرسکتا- خدا تعالےٰ کے منکر بھی دُنیا میں موجود ہیں- لاہور میں ان کی ایک باضابطہ جماعت ہے ایک اخبار بھی نکلتا ہے- ایک مذہب ایسا ہے وہ کہتے ہیں پتہ نہیں لگتا کہ دُنیا کیا ہے- لاہور میں حضرت صاحب سے سید مٹھا میں ایک شخص مباحثہ کرنے آیا- اُس نے کہا مجھ کو کوئی شخص ہرا نہیں سکتا کیونکہ تم جو دلایل دیتے ہو ہم اُن دلیلوں کے بھی قائل نہیں- میں بھی دُور سے سُنتا تھا تھوڑی دیر کے بعد وہ اُٹھا- میں نے باہر جاکر اُس سے کہا کہ آپ جیسے آدمیوں کے عقائد کا حال مینے کتابوں میں پڑھا ہے مگر کوئی آدمی دیکھا نہیں تھا اب آپ کو دیکھ کر میں خوش ہُوا ہوں اور آپ سے ملنا چاہتا ہوں لیکن معلوم نہیں آپ کا دفتر کہاں ہے- میرا جی چاہتا تھا کہ اس کو ابھی ہلاک کردوں- اس نے کہا کوڑی باغ میں ہمارا دفتر ہے کوئی آدمی انارکلی سے سیدھا فلاں سمت کو چلا جائے تو وہاں پہنچ جاتا ہے- مینے اپنے دل میں سمجھا کہ یہ احمق ہے- مینے اُس سے کہا کہ آپ وہاں کے بجے جاتے ہیں ؟ کہنے لگا کہ میں وہاں دس بجے جاتا ہوں- مَیں نے سوچا کہ اب اس کو آگے چلانے کی ضرورت نہیں تب مَیں نے کہا بابو صاحب جیسے دس بجے دن کے ویسے دس بجے رات کے- جیسے دن کے بارہ بجے ویسے رات کے- جیسے انارکلی جیسے راوی کا دریا- جیسا شاہدرہ جیسا کوڑی باغ- کیا آپ ہم لوگوں کی ہی طرح دس بجے نکلتے ہیں ؟ کیوں آپ انارکلی سے کوڑی باغ ہی میں جاکر ٹھیرتے ہیں کبھی راوی کی طرف جاکر شاہدرہ جاکر ٹھیرا کریں ایک ہی ہے نا ! ؟- مجھ کو دیکھ کر کہنے لگا میں آپ سے پھر ملونگا- مَیں نے کہا کس جگہ ملوگے ؟ پس پھر تو وہ شرمندہ ہوگیا اور چل ہی دیا- مَینے دیکھا کہ عملدرآمد کرنے میں وہ ہماری طرح چلتا ہے- لاہور کا ایک بڑا پنڈت میرے پاس آیا- اُس کا بچہ بیمار تھا- کوچہ بندی تک وہ اپنے بیٹے کی تکلیف بیان کرتا ہُوا میرے ساتھ گیا- اس سے پہلے وہ بیان کرچکا تھا کہ اعتبار کے قابل کوئی چیز بھی نہیں- مسیحؑ کے قتل کا فتوےٰ جب یروشلم میں دیا گیا تو یروشلم میں اتفاق تھا اب اُس کو ظلم سمجھتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ وہ ظلم تھا یا یہ ظلم ہے- سقراط کو جب زہر کا پیالہ پلایا گیا تو کوئی نہ بولا اب اس کو اچھا نہیں جانتے- ہم نہیں جانتے وہ سچے تھے یا یہ سچے ہیں- مینے کہا پنڈت جی آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں ؟ کہا میرا بیٹا بیمار ہے- میں نے کہا جب قوم کی بات کا آپ کو اعتبار نہیں تو آپ کی بات کا ہم کیسے اعتبار کریں- کہنے لگا بیٹا کہتا ہے میں نے کہا اچھا اب آپ دو ہوگئے پھر.... فبهت الذی کفر- معلوم ہُوا خدا تعالےٰ کی بات تو بڑی ہے نفس مخلوق پر بھی لوگ اعتراض کرتے ہیں- ایک شخص نے مجھ سے کہا مخلوق ہر آن میں تباہ ہوجاتی ہے- میں نے اُس سے بہت باتیں پوچھیں مگر کوئی حقیقت تک پہنچانے والی بات اُسکے منہ سے نہ نکلی- اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ انسانی جماعت میں اس پاک گروہ کے بھی لوگ منکر ہیں جن کو انبیاء علیہم السّلام کہتے ہیں اور جنکے سبب سے دُنیا میں بڑے بڑے عیش اور امن اور راحتیں قائم ہیں- برہمو لوگ انبیاء کی پاک جماعت کے منکر ہیں- ایک برہمو نے مجھ سے کہا کہ دیکھو ہم بڑے پریم اور نرمی سے بات کرتے ہیں- میں نے کہا تم بڑے ظالم ہو- کہا کبھی آریوں کو بھی سُنا ہے ؟ میں نے کہا آریہ تم سے بہت نرم ہیں- کہا مسلمان ؟ مینے کہا وہ تو تمہاری نسبت بہت ہی نرم ہیں کہنے لگا ہماری پلیدی بتاؤ ؟ مینے کہا سچائی پھیلانے اور سچ قائم کرنے کے لئے دُنیا کے ہر پردہ پر نبی آئے ہیں اور انھوں نے صداقت کو قائم کرنے کے لئے اپنی جانیں ہلاکت میں ڈالیں اور بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کیں- تم نے ایسا غضب ڈھایا کہ اُن کو کہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ تم سے باتیں نہیں کرتا- کیسا ظلم ہے کہ تم کہتے ہو یا انھوں نے (انبیاء نے) جھوٹ بولا- یا دھوکا کھایا یا دوسروں کو اُلو بنایا- یا مصلحت عامہ کا خیال کیا- میں نے کہا تم نے نبیوں کے حق میں جھوٹ بولنے- دغابازی کرنے- دھوکا دینے کے الزام لگائے اور پھر کہتے ہو ہم بڑے نرم ہیں- کہنے لگا پہلے تو ہم نے کبھی اس باریک بات کا خیال ہی نہیں کیا- مینے کہا اب خیال کرلو- کہا ہاں بات تو زبردست ہے- میں نے کہا اچھا اب مانتے ہو ؟ کہنے لگا نہیں بات کچھ ایسی ہی ہے- میں نے کہا تم ملائکہ کے ماننے کو شرک سمجھتے ہو اور کہتے ہو کہ ملائکہ کا ماننا مشرکانہ اعتقاد ہے- حالانکہ ملائکہ کا ماننا بڑا پاک اعتقاد ہے- وہی راستباز اور پاک جماعت کہتی ہے کہ ہم سے ملائکہ نے باتیں کیں- ملائکہ ہم سے ملے ملائکہ نے ہم کو فائدے پہنچائے اور تم اُن کو جھوٹا کہتے ہو- ایمان بالملائکہ کا ایک نکتہ اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے میں نے بارہا اپنے دوستوں کو سمجھایا ہے لیکن لوگ اصل بات کی طرف توجہ کم کرتے ہیں- کوئی وقت ہوتا ہے اور موقع نیکی کا ہوتا ہے اُسوقت فرشتہ انسان کو نیکی کی تحریک کرتا ہے اور بدکاروں کو فرشتہ کبھی بدکاری کے وقت ملامت کرتا ہے- اسی واسطے بعض بدکاروں کے کبھی بڑی نیک اولاد پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ ملامت ساتھ ہوتی ہے- اگر انسان ملک کی اُس تحریک کو مان لے تو ملک کو اس سے تعلق ہوجاتا ہے وہ فرشتہ اپنے حلقہ کی تمام نیکیاں تحریک کرتا ہے پھر وہ ایک دوسرے فرشتہ سے جو اُس کا قریب کا ہوتا ہے تعلق کراتا ہے کہ تم بھی اس کو تحریک کرو یہاں تک کہ ایک حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی آدمی کا اللہ تعالےٰ سے تعلق بڑھتا جاتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو حکم ہوتا ہے کہ اس سے تعلق پیدا کرو- اس طرح جبرئیلی رنگ کی مخلوق سے تعلق اور قبولیت کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے- اب وہ قصہ ایک کہانی کی طرح ہوگیا- بدظنی مت کرو- بڑائی- شیخی اور فخر کے لئے نہیں تحدیث نعمت کے لئے کہتا ہوں کہ مینے خود ایسے فرشتوں کو دیکھا ہے اور انھوں نے ایسی مدد کی ہے کہ عقل- فکر وہم میں نہیں آسکتی- اور انھوں نے مجھ سے کہا ہے کہ دیکھو

ہم کس طرح اس معاملہ میں تمہاری مدد کرتے ہیں۔ انبیاء اولیاء۔ غوث۔ ابدال۔ کی پاک جماعت کا فرمانا اس معاملہ میں خلاف ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ جس طرح گندہ کوڑا کرکٹ اعلےٰ مقامات میں جا کر اچھا ہو جاتا ہے اسی طرح اچھی صحبت میں گندہ انسان اپنی حالت کو تبدیل کر لیتا ہے۔ اسی طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کونوا مع الصادقین راستبازوں کا ساتھ ہونا کوئی معمولی بات نہیں وہ خشن پوش عرب جو سوائے اونٹ چرانے کے کچھ نہیں جانتے تھے جب انھوں نے دُنیا میں اسلام کا نور پھیلایا تو کس طرح خدا تعالےٰ نے اُن پر فضل وکرم فرمایا اور انھوں نے کیسی عزت حاصل کی۔ وہ صحبت کا نتیجہ تھا۔ یہ نہ کہو کہ خدا تعالےٰ کی رحمت کے خزانے خشک ہو گئے یہ جناب الٰہی پر بدظنی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل ورحمت میں کبھی کوئی نقص نہیں۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں نیک آدمی کا ذکر آتا ہے آگے فرماتا ہے وکذالك نجزی المحسنین ہر ایک محسن کے لئے ایسی ہی جزا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں کوئی دریغ اور مضائقہ قطعاً نہیں۔ یاس اور ناامیدی خود بڑا خطرناک گناہ ہے۔ طالب علمی میں ہمارے ایک دوست تھے ہم کو اُن پر بڑا حسن ظن تھا جتنے ہم انکے ساتھ پڑھتے تھے اُن کو بہت ہی نیک خیال کرتے تھے۔ حضرت صاحبؑ کے دعوے کے وقت وہ مجھ کو ملے۔ میں نے کہا آپ نے مرزا صاحبؑ کی آواز سُنی ہے؟ کہنے لگے ہاں وہ کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالےٰ سے باتیں کرتا ہوں پھر کہا کہ آپ مجھ کو جانتے ہیں میں نے کبھی کوئی بدی نہیں کی اور ساری عمر نہیں کی لیکن مجھ کو کبھی الہام نہیں ہُوا اور مرزا صاحبؑ کو الہام ہو گیا۔ میں یہ سُنکر کچھ دیر چُپ رہا اور دُعا مانگتا رہا۔ کہ مولا اس کو کیا جواب دُوں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ ہم میں کیسا نیک نمونہ ہیں کہ ہم آپ کے لنگوٹیا یار ہیں اور پھر بھی آپ کا کوئی عیب نہیں بتا سکتے اب بتائیں آپ نے کبھی نماز میں الحمد شریف پڑھی ہے؟ کہا روز۔ میں نے کہا اُس میں آپ نے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پڑھا انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا کوئی منعم علیھم ہیں؟ کہا ضرور ہیں۔ میں نے کہا اللہ تعالےٰ اُن سے باتیں کرتا تھا اور آپ سے نہیں کرتا؟ کہنے لگے بھلا ہم بدکاروں سے اللہ تعالےٰ کب بات کرتا ہے میں نے کہا تو آپ بدکار ہیں؟! ہم کو تو علم نہیں تھا کہا بندہ گنہ گار سیہ کار ہے۔ میں نے کہا تو آپ ایسے بدکار اور سیہ کار ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ سے بات نہیں کرتا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ پر بدظنی کی۔ اور یہ کہ آپ نے تمام نیکیاں کیں اور پھر بھی اللہ تعالےٰ نہیں بولا گویا وہ ظالم ہے۔ آپ نے تو بڑا ظلم کیا کہ اللہ تعالےٰ پر بدظنی کی پھر وہ کس طرح بولتا۔ کہا ہاں یہی سبب ہے۔ میں نے کہا تو پھر قصور تو آپ ہی کا ہے۔ ملائکہ اسباب الٰہی میں سے ایک اسباب ہیں اور کتب الٰہیہ انسان کو آگاہ کرنے کے لئے بھیجی گئی ہیں اور انسان کو سچائی سمجھانے کیلئے نازل ہوئی ہیں۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ حق تقویٰ کا ادا کرو اللہ تعالےٰ کی ذات پاک مقدس مطہر ہر عیب سے بری ہے۔ وہ یکتا ہے اپنے اوصاف ومحامد میں یکتا ہے اللہ جلشانہ کے افعال وعبادات وتعظیمات میں کوئی بھی شریک نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے میری تحقیقات اور سمجھ نے جہاں تک کام دیا ہے قرآن کریم جیسی کتاب میں نے نہ دیکھی نہ سنی اور نہ کسی منہ سے کوئی چیز ایسی مجھ تک پہنچی۔ ایک مشہور برہمو یہاں آئے میں نے اُن سے کہا کہ تمہارا مذہب کیا ہے؟ کہا کہ ہر ایک مذہب کی اچھی بات ہم لے لیتے ہیں۔ میں نے کہا بڑا اعلےٰ سے اعلےٰ اصل آپ کا کیا ہے۔ کہا دُعا اور یہی تمام مذاہب میں بڑی اعلیٰ چیز ہے۔ میں نے کہا آپ نے تمام مذاہب کی دُعاؤں کا انتخاب کیا ہے اُن میں اتفاق رائے سے جو سب سے اعلےٰ دُعا ہو وہ مجھ کو سُناؤ کہنے لگے آپ اپنی دُعا سنائیں میں نے کہا آپ نے تو تمام مذاہب کی دُعاؤں کا انتخاب کیا ہے تعجب ہے کہ اسلام کی دُعاؤں کو نہیں جانتے۔ کہا ہاں یہ غلطی تو ہے۔ پھر کہنے لگا کہ جنرل بوتھ نے دس گھنٹے دُعا مانگی اور میرے سامنے مانگی۔ میں نے کہا اُس دُعا کا کوئی فقرہ آپ دس سکنڈ میں سنا دیں کہنے لگا دُور سے آواز نہیں آتی تھی۔ میں نے کہا ممکن ہے وہ شراب کے نشہ میں سو رہا ہو۔ غرض وہ اِدھر نہ آیا یہی کہتا رہا وہ بڑی جماعت کا مقتدا ہے۔ میں نے کہا اُس نے کوئی دُعا نہیں کی ورنہ ایک فقرہ ہی سناؤ۔ میں نے کہا ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو ایک آیت اونچی پڑھ دیتے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ فلاں سورۃ پڑھتے ہیں۔ انجیل میں مسیح کی آخری دُعا تو یہی ہے کہ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اے خدا تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔ میں نے اُس کو بہت مجبور کیا کہ اپنی دُعا مجھ کو سُناؤ لیکن اُس نے کہا پہلے آپ سُنائیں۔ پیچھے میں سُناؤں گا۔ میں نے کہا اچھا آؤ پہلے ہماری ہی دُعا سنو پھر میں نے سورۂ فاتحہ اُنھیں (ہندوؤں کی) زبان میں جو مجھ کو کچھ آتی ہے ترجمہ کر کے سنائی۔ سُنکر فوراً نوٹ بک نکالکر کہنے لگا کہ اس کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیں اس جیسی تو کوئی دُعا ہو ہی نہیں سکتی۔ میں نے کہا اب تم سناؤ کہا کہ مجھ کو تو اب اُن تمام دُعاؤں سے شرم آتی ہے اس دُعا کے مقابلہ میں ہرگز کوئی دُعا سنانے کے قابل ہے ہی نہیں۔ ہم پر کیا احسان ہُوا ہے۔ کیا شان ہے اس کتاب کی جسکی تعریف ہے لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ . . . . . تنزیل من رب العالمین۔ اسکے آگے پیچھے بطلان آ سکتا ہی نہیں سب تحقیقاتوں کے مقابلہ میں یہی قرآن ہے آیندہ جو ہونگی اُن کے لئے بھی یہی قرآن ہے رب العالمین کی یہ تنزیل ہے۔ بہت سے لوگ انجمنیں بناتے ہیں وہ کیوں کامیاب نہیں ہوتے؟ وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے اصل الاصول میں لا الٰہ الا اللہ کو نہیں رکھتے۔ کوئی ہمدردی حیوانات۔ کوئی موت فنڈ۔ کوئی زندگی کا بیمہ۔ اگر سب سے مقدم خدا تعالےٰ کو کر لیتے تو خدا تعالےٰ اُن کو مقدم کر لیتا۔ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ تم فرمانبردار ہو کر مرو +

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا۔ اللہ تعالےٰ نے الزام کے طور پر ہر مدرسہ میں رسہ کھینچنے کا ایک انتظام کیا ہے۔ یہ رسہ میری سمجھ میں اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس آیت کیطرف توجہ ہو۔ یہ جناب الٰہی کا رسہ قرآن کریم آ گیا۔ ایک طرف تمام دشمنان خدا اور اعداء نبی کریمؐ اس کو کھینچنا چاہتے ہیں۔ کوئی تاریخی طور پر۔ کوئی سائنس اور مشاہدہ کے ذریعہ سے الزام لگانا چاہتا ہے کوئی اس کوشش میں ہے کہ اسکے اسباب کے نتائج کا خلاف کیا جائے۔ خدا تعالےٰ اور اسکے نبیوں کے منکر ایک طرف کھینچتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو

حکم ہے کہ تم ایکدم اپنا سارا زور لگاؤ۔ کیونکہ اس میں تمہارا بچاؤ ہے اس میں تو اتفاق کرلو ولا تفرقوا تفرقے چھوڑ دو۔ آپس میں محبت بڑھاؤ۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے درمیان محبت ڈالی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا تم پر فضل ہوا ہے تم لوگ کس طرح آپس میں عداوت رکھتے تھے جناب الٰہی نے تم میں اُلفتیں پیدا کر دی ہیں اندرونی مذاہب میں شیعہ تمام اصحاب کرام کو گالیاں دیتے ہیں اور خوارج اہل بیت کو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہارے درمیان اُلفتیں پیدا کر دی ہیں تو کم سے کم سورۂ آل عمران کے زمانہ میں جسقدر صحابہ تھے وہ تو سب ضرور آپس میں محبت رکھتے تھے جو اسکے خلاف کہتا ہے وہ قرآن کریم کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے الّف کے بعد اخوانا فرمایا ہے کیونکہ کبھی کبھی بھائیوں میں کدورتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ اس جماعت صحابہ کو اللہ تعالےٰ نے بہت معزز کیا ہے اگر ان میں اختلاف ہوتا تو تمام بلاد کے فتوحات کس طرح ہوتے اگر وہ ایک نہ ہوتے تو لا الٰہ الا اللہ کے خلاف ہوتا۔ مینے اپنے ایک دوست سے کہا بھلا تم کلینی تو پڑھ کر دیکھو۔ کیا اپنی تردید کے لئے یہی کافی ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس فضل کو یاد کرو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں کون کون لوگ تھے حبشیوں میں بلال۔ رومیوں میں صہیب۔ حسن بصری جیسے بصرہ کے۔ یہ اشارہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کو ماننے کے لئے ہم نے عرب و عجم کی مخلوق ایک کر دی ہے۔

کنتم علےٰ شفا حفرۃ من النار۔ تم ایک آگ کے گڑھے پر تھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے یہ باتیں اس لئے سُنائی ہیں کہ تم ہدایت پاؤ۔ اب بھی دیکھو لوگ باہم کسقدر نفار میں تھے۔ مقلّد غیر مقلد۔ شیعہ۔ خارجی۔ ایک گاؤں قادیان میں ہم کو اللہ تعالےٰ نے جمع کر دیا۔ نمونے دکھا دیئے۔ اب بھی وہی بن سکتے ہو جو پہلے صحابہ کرام بنے۔ یہ باتیں کیوں سُناتا ہے؟ لعلکم تھتدون۔ اب تم سوچو۔ حضرت صاحبؑ کیوں آئے تھے؟ کیا غرض تھی کیا کام تھا۔ کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ بہت سے لوگ یہ کہدینگے۔ وفات مسیحؑ کا مسئلہ حل کر دیا۔ وفات مسیحؑ کے سارے صحابہ۔ سارے آئمہ قائل ہیں۔

بیشک بطور غلطی کے یہ مسئلہ بھی تھا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر فوت ہوئے ایک مسیح علیہ السلام بھی فوت ہو گئے تو کیا ہوا۔ حضرت صاحبؑ ایک خاص غرض کے لئے آئے تھے۔ وہ غرض دین کو دُنیا پر مقدم کرنا تھی لوگوں نے دُنیا کو دین پر مقدم کیا ہے اور ایسا مقدم کیا ہے کہ قرآن شریف کو کچہریوں میں جھوٹی قسمیں کھانے کا آلہ بنایا گیا ہے۔ دھوکا دینے کے لئے قرآن شریف کو ذریعہ بنایا گیا ہے۔ ایک شخص کی کوہاٹ میں بدلی ہوئی۔ بڑا موٹا قرآن شریف اور ایک بڑی سی رحل اُس نے خریدی۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو قرآن کریم سے بڑی محبت ہے کہنے لگا کہ سفر میں تو یہ میری گاڑی کا پائدان ہوگا اور وہاں جاکر رحل پر رکھدونگا سرحدی لوگ مجھ کو بڑا دیندار سمجھیں گے۔ میں قرآن شریف کو مانتا نہیں ہوں۔ اگر خشیۃ اللہ ہو۔ اگر تقوےٰ ہو۔ اگر انسان کا خدا تعالےٰ پر ایمان ہو۔ اگر مرنے کا اُس کو خیال ہو تو یہ جھوٹ۔ یہ دغا۔ یہ فریب۔ یہ جعلسازیاں۔ یہ بدمعاشیاں۔ یہ لین دین میں بد معاملگی کیوں ہو۔ تم خوب یاد رکھو کہ صرف منہ سے کہہ دینے سے آدمی مسلمان نہیں بنتا۔ منہ سے مسلمان تو منافق بھی بن سکتا ہے۔ تقویٰ اور عمل سے آدمی مومن بن سکتا ہے اگر دُنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہو۔ اگر اپنے اغراض کو پورا کرنے کے لئے دغا فریب اور بدمعاشیوں کو روا رکھتے ہو تو یہ کوئی عقلمندی نہیں۔ ہمارے بزرگوں کے مکانات عرب میں بھی ہونگے کیونکہ وہ عرب سے آئے تھے پھر اُنھوں نے بلخ میں کابل میں مکانات بنائے۔ پشاور اور یوسف زئی کے علاقہ میں وہ رہے پھر لاہور میں قصور میں مکانات بنائے پھر کھنی وال (علاقہ بہاولپور) اور میانوالی سکونت اختیار کی پھر میں خود مینے اپنے ہاتھ سے مکانات بنائے۔ ان سب مقامات میں ہمارے مکانات تھے۔ پھر یہاں (قادیان) بھی مینے مکانات بنائے پھر کیا ان مکانوں کو میں سر پر اُٹھا کر لے جاؤں گا؟ مومن دین کو دُنیا پر مقدم رکھتا ہے دُنیا کو مقدم نہیں کرتا۔ بیعہ معاہدہ کرنا کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا۔ اور جب معاملہ پڑے یا کوئی مقدمہ آجائے تو دُنیا کو مقدم کرلیا۔ بھلا یہ معاہدہ ہی کیا ہوا۔ قرآن شریف میں ورثہ کا

بیان فرماتے ہوئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے تلک حدود اللّٰہ ومن یتعدّ حدود اللّٰہ یدخلہ نارا خالداً فیھا ولہ عذاب مھین۔ یہ میری حد بندی ہے جو میری حدبندی پر نہ چلے گا میں اُس کو ذلیل کر دونگا۔ اب اپنے اپنے گاؤں کے حالات پر غور کرو۔ عورتوں کو حقوق کس قدر دیئے جاتے ہیں۔ تم لوگ اکثر عورتوں کو حصّہ نہیں دیتے۔ عورت کی بھلائی کا قانون سوائے قرآن کریم کے اور کہیں دُنیا میں ہے ہی نہیں مینے بڑے بڑے واقف کاروں سے پوچھا ہے۔ لنڈن میں بھی عورتوں کی بھلائی کا کوئی قانون نہیں نکلا۔ ایک خاوند نہ چھوڑنا چاہے نہ رکھنا چاہے۔ اب عورت مجبور ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہ نان ونفقہ کی ڈگری حاصل کرے پھر اُس ڈگری کا اجرا کرانا دشوار۔ مینے بڑی کوشش اور تلاش کے بعد بھی کوئی قانون ایسا نہیں دیکھا جس میں عورتوں کے حقوق کا لحاظ کیا گیا ہو۔ قرآن کے قاعدے خود مسلمانوں ہی نے چھوڑ دیئے ہیں۔ لھن مثل الذی علیھن۔ عورت کی بہتری کے سامان اُسی قدر ہیں جس قدر تمہارے۔ ایک عورت مجھ سے کہنے لگی آپکے قاعدے کے موافق آدھا مال خاوند کا ہے اور آدھا بیوی کا۔ مگر اب تو تمام گھر کی مالک میں ہی ہوں۔ میں نے کہا کبھی تمہارے میاں تم پر ناراض بھی ہوئے ہیں۔ کہا ہاں ایک مرتبہ ناراض ہوئے تھے چوٹی پکڑ کر گھر سے باہر نکالدیا تھا۔ مینے کہا کبھی تم نے بھی اس کو گھر سے نکالدیا ہے یا تم صرف حفاظت ہی کرتی ہو۔ اور دخل کچھ بھی نہیں۔ کہنے لگی ہاں اب سمجھ گئی ہوں۔ ہمارے ملک والوں نے عورت کا نام جوتی رکھا ہے۔ حق وراثت میں کوئی حصہ اُسکے لیے قائم نہیں +

ایک عورت نے مجھ کو خط لکھا کہ مہدی بھی آیا مسیح بھی آیا تیاو مسیح کیوں مانیں اُس نے ہمارا کیا کام کیا؟ میں نے اُس کو لکھا کہ مسیح علیہ السلام قرآن کیطرف متوجہ کرتے ہیں۔ اُس نے لکھا کہ میرا خاوند قسم کھاتا ہے کہ میں تم کو کبھی سکھ کی حالت میں نہ دیکھوں گا۔ میں نے حضرت صاحبؑ سے عرض کیا آپ ہنس پڑے اور کہا کہ لوگ قرآن مانیں۔ میں نے اُس عورت کو لکھدیا کہ تم چالیس دن سچی استغفار اور توبہ کرو یا وہ مرجائے گا یا تمہارا چھٹکارا ہو جائے گا۔ اللہ جلشانہ نے تمہارے لئے ایسا واعظ بھیجا کہ دین کو دُنیا

پر مقدم کرو۔ ہم نے لوگوں کے کفر کے فتوے بھی اپنے اوپر لئے پھر بھی اگر تمہارے معاملات صاف نہیں تو تم نے دین کو دُنیا پر مقدم کہاں کیا۔ ایک اور مشکل پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جو لوگ معاہدہ کر کے خلاف کرتے ہیں ہم نے اُن کی یہ سزا رکھی ہے کہ وہ منافق ہو کر مرتے ہیں۔ اب ہم نے بھی تو اتنا بڑا معاہدہ (اقرار بعیت) کیا ہے۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت میں منافق ہوں میرا جی چاہتا ہے کہ میری بات کے سُننے والے عمل کرنے والے ہوں۔ یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ منافق اکٹھے ہو جائیں میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علے اللہ۔ بلکہ اس عہدہ پر آکر مجھ کو خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے جو پہلے نہیں ہوتا تھا۔ ایک سائل آتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں ابھی جاتا ہوں اور میرے پاس خرچ سفر نہیں اب میں اُس سے یہ کہاں کہہ سکتا ہوں کہ میری چھٹی بنام انجمن لے جاؤ۔ انجمن کہیگی مہینہ کے بعد ہمارا اجلاس ہوگا پھر بڑے اہلکار چھوٹے اہلکاروں کے نام حکم لکھینگے اور اس طرح اس کی تعمیل میں مہینے گذر جائینگے اور وہ فوراً رخصت ہونا چاہتا ہے۔ مَیں نے اس دکھ کو بڑا محسوس کیا ہے۔ جب دُنیا کے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہم نے تم کو نمبردار بنایا ہے آپ کا ماہوار خرچ کیا ہوگا؟ میں نے کہا اے مولیٰ! تو نے مجھے کبھی کسی کا محتاج نہیں بنایا۔ اور موت کے قریب بندوں کا محتاج بناتے ہو!؟ مجھ کو بڑا مزا آیا جب کہ میں نے ایک آدمی سے کچھ مانگا چند عرصہ کے بعد اُس نے کہا میں تو بھول ہی گیا۔ میرا ایمان بہت بڑھ گیا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر بڑا ہی فضل کیا ہے اور وہاں سے رزق دیا جہاں سے میرا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ باقی یہ کہ میں دو چار عربی کے فقرے اور ضرب المثلیں بیان کروں۔ اسکی ضرورت نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ لالچ دغا۔ شرارت بالکل نہ کرو۔ قرآن کا سمجھنا بڑا ضروری ہے سمجھکر اُس پر عمل کرنا اور جناب الٰہی سے دُعا مانگنا کہ اسی پر خاتمہ بالخیر ہو۔ یورپ میں بہت کتابیں نکلی ہیں کہ اگر نمونہ کے طور پر صرف انکے ٹائٹل پیج کیا اگر انکے ناموں کی فہرست بھی پڑھنا چاہیں تو طاقت نہیں۔ اُن سب کے بالمقابل قرآن شریف کو پڑھو یہ سب پر غالب اور سب سے بڑھ کر رہے گا۔ اس کتاب قرآن کریم کا ایک نمونہ دُنیا میں آیا اُس کا نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔ اُس نے قرآن کریم پر عمل کر کے دکھا دیا کہ اِس پر عمل کرنا انسان کی طاقت سے باہر نہیں۔ پھر آپ ہی عمل نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین سے بھی عمل کرا کر دکھا دیا حضرت عبداللہ بن مسعود کا مسجد کے قریب سے گذر ہُوا اُسوقت حضور نبی کریمؐ خطبہ پڑھ رہے تھے آپؐ نے لوگوں کو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے گلی میں اس آواز کو سُنا وہیں بیٹھ گئے کسی نے پوچھا یہ کیا کیا۔ آپؓ نے کہا شاید مسجد میں جانے تک جان نکل جائے اور حکم کی تعمیل رہ جائے۔ کیا فرمانبرداری تھی! پھر اس فرمانبرداری کے ساتھ ایک دعویٰ بھی ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو تم میرے تابع ہو جاؤ اللہ تعالےٰ تم سے پیار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کا محبوب پھر انسان کو ذلت و رسوائی اور ناکامی نہیں ہو سکتی اور آدمی ذلیل ترین کبھی نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا اتباع نبی کریم پر منحصر ہے اور وہ اتباع انسان کر سکتا ہے۔ اس اتباع کے لئے صحابہ کرامؓ کا نمونہ موجود ہے اور تم سب کر سکتے ہو۔ مَیں نے بارہا قرآن کریم اس غرض سے پڑھا ہے کہ اس میں کوئی ایسا بھی حکم ہے جس پر ہم عمل نہیں کر سکتے مگر میں نے کوئی قرآنی حکم ایسا نہیں دیکھا جس پر عمل کرنا دشوار ہو۔ قرآن کریم کے خلاف عمل کرنے میں روپیہ بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی فرمانبرداری میں روپیہ بھی زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ امریکہ جانے کا خرچ۔ پیرس۔ جرمن۔ لنڈن جانے کا خرچ اور اسکے مقابلہ میں مکہ جانے کا خرچ دیکھو۔ تماشہ کے خرچ اور اُسترے کے خرچ کا مقابلہ کرو۔ روزے اور شراب کے خرچ کا مقابلہ کرو پتہ لگ جائے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں انسان جناب الٰہی کا محبوب بن سکتا ہے مجھ کو آجتک کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی کہ جناب الٰہی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری میں تکلیف ہو۔ ابھی چند روز ہوئے میں نے ایک کتاب پڑھی اُس میں چوہڑوں کا نام حلال خور پڑھ کر قریب تھا کہ میری چیخ نکل جاتی چونکہ مسلمان سود خوار جعلسازی سے حرام کھانے والے۔ جھوٹ سے حرام کھانے والے ہر قسم کے حرام خور بن گئے اور وہ تو ایک ہی حرام کھاتے ہیں اس لئے اُن کا نام حلال خور رکھا۔ دین مہر کے ایک مقدمہ میں وکیل نے مہر معجل کی جگہ مہر موجل اور موجل کی جگہ معجل پڑھ کر قانون میں دکھا دیا۔ انگریزی پڑھے ہوئے آدمی دونوں لفظوں میں مشکل سے فرق سمجھ سکتے ہیں۔ آخر جج دھوکا کھا گیا اور غلط فیصلہ لکھدیا۔ باہر نکلکر ایک آدمی نے اُس وکیل سے کہا کہ یہ تو تم نے بڑا دھوکا دیا وہ کہنے لگا یہی تو ہمارا کمال ہے ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا کہ فلاں خاندان میں مقدمات ہونے والے ہیں آپ کوشش کر دیں کہ فلاں وکیل فلاں جانب پیروی کرے۔ میں نے مقدمات کا حال سُنا کہ ماں بیٹے میں جھگڑا ہونے والا ہے میں نے کہا کہ جب ماں بیٹے کا معاملہ ہے تو مقدمات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ مقدمہ تو ہم ضرور کرا دیں گے مگر اندیشہ صرف اس قدر ہے کہ محنت تو ہم کریں اور پھل کوئی اور کھا جائے۔ میں نے کہا کہ میں اب پھر میرے پاس نہ آنا۔ کہنے لگا کہ یہ تو ہم شرط باندھ کر کہتے ہیں کہ ضرور لڑا دینگے۔ دیکھو تو سہی کیسے مشکلات ہیں دین کو دُنیا پر مقدم کرنا کس قدر دشوار ہے۔ نفاق کس قدر بڑھ گیا ہے * میرا ایک دوست تھا میں اس کے مکان پر اس سے ملنے گیا وہ پہلے سے ایک شخص کو کچھ نصیحت کر رہا تھا۔ میرے پہنچنے پر اُس شخص نے کہا کہ اچھا اب رخصت ہوتا ہوں میرے اُس دوست نے کہا کہ اچھا رخصت مگر ہماری نصیحت کو بھولنا نہیں۔ وہ چلا گیا تو میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا نصیحت کی ہے کہا میں نے اُس کو سمجھایا ہے کہ تم جہاں تبدیل ہو کر جاتے ہو وہاں سب سے ملنا اور دل میں کینہ رکھنا فلاں فلاں اشخاص سے خوب دوستی پیدا کر کے اُن کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دینا۔ میں نے کہا یہ آپ نے خوب نصیحت کی یعنی نفاق کی تعلیم دی۔ کہا یہ پالیسی ہے۔ میں نے کہا آپ عالم فاضل ہیں ذرا پالیسی کے معنے بتا دیجئے کہ پالیسی اور نفاق میں کیا فرق ہے کہا آپ نہیں جانتے۔ دُنیا میں غفلت بہت بڑھ گئی ہے۔ میرا ایک دوست اور رشتہ دار تھا اُس نے ایک انگریزی دان شخص سے کہا کہ ہم کو بھی اپنی سوسائٹی میں شریک کرلو۔ وہ انگریزی دان انگریزوں کی سوسائٹی میں شامل تھا اُن میں ایک برات تھی اُس نے اِن مولوی

صاحب سے کہا کہ آپ ایک سوٹ باقاعدہ بنوائیں تو انکو برات میں شریک کریں۔ انکے پاس ستر روپیہ تھے وہ اُس کو دیدیئے اُس نے ستر روپیہ میں اُن کو ایک باقاعدہ سوٹ بنوا دیا اور اپنے ہمراہ برات میں لیگیا جب برات پہنچی تو وہاں شکار کے لئے سب لوگ گئے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ شکار کا سوٹ پہن لیں۔ انھوں نے کہا میرے پاس تو وہی ستر روپیہ تھے اور تو کوئی سوٹ نہیں ہے۔ اسی طرح وہاں فٹ بال کا علیحدہ سوٹ چاہیئے تھا۔ کھانے کا علیحدہ سوٹ تھا۔ انکے دوست نے کہا کہ مولوی صاحب آپ بیمار بن جائیں اور لحاف اوڑھ کر لیٹ جائیں۔ وہاں تین دن برات ٹھیری۔ اور مولوی صاحب بیمار بنے پڑے رہے جب برات رخصت ہوئی تو مولوی صاحب تندرست ہوگئے اور اُن کا وہ سوٹ کام آیا۔ افسوس اُن کو جھوٹ ہی بولنا پڑا۔ اسلام پر کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ جو لوگ کراچی۔ بغداد۔ دیار بکر۔ جرمن۔ آسٹریا وغیرہ ہوتے ہوئے لنڈن پہنچے اور پھر فرانس ہوتے ہوئے مصر کی سیر کرتے ہوئے گھر آئے ہیں میں نے اُن سے حالات پوچھے ہیں اور دریافت کیا ہے کہ رستہ میں کوئی آواز سُنی ہے کہ مکہ بھی ایک شہر ہے؟ کہا کچھ خیال ہی نہیں آیا۔ افسوس کس قدر غفلت اور نفاق ہے اور کس قدر مداہنت ہے۔ سود کے رسالے لکھے ہیں کہ جائز ہے۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اگر سود نہ لینے کا تیرا مسئلہ مان لیا جائے تو دُنیا برباد ہو جائے۔ میں نے کہا تیرہ سو برس تک تو دُنیا برباد ہوئی نہیں اب برباد ہو جائیگی؟ ایک مرتبہ ہمارے بورڈنگ کے بعض لڑکوں نے عرضی دی۔ کہ آپ ہم کو اجازت دیں کہ صبح کی نماز تیمم سے پڑھ لیا کریں یا نماز معاف ہی کرادیں۔ میں نے کہا پانی گرم ہو سکتا ہے جواب دیا کہ وضو سے نکٹائی خراب ہو جاتی ہے۔ آجکل جھوٹا گواہ بنالینا ایک معمولی سی بات ہے۔ ایک واعظ اٹیرلیا تک تو جاتا ہے لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ لا اسئلکم علیہ اجرا۔ حالانکہ خدائے تعالےٰ کی راہ میں ایک کوڑی خرچ کرنے سے کروڑوں حاصل ہوتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد ماجد نے اگر نبی کریمؐ کی کوئی خدمت کی ہے تو یہی کہ نبی کریمؐ کی دس بارہ برس مشکلات میں مدد کی۔ آج کوئی دیکھے کہ ایک سیدانی کے پیٹ سے

بچہ نکلتے ہی سید کہلاتا ہے اور قیامت تک کے لئے یہ فخر حاصل ہے۔ قرآن کریم یہ بھی بتاتا ہے کہ تم میں اختلاف کیوں ہے۔ فلما نسوا ما ذکروا بہ اغرینا بینہم العداوة والبغضاء الی یوم القیامہ۔ جب ہمارے حکم کو بھول گئے تو ہم نے انکے درمیان بغض ڈالدیا۔ اپنے گھروں کو دیکھو اپنی برادری کو دیکھو اور دُکھ سے کہتا ہوں کہ بعض بعض احمدیوں کو بھی دیکھو کہ انمیں بغض اور کینہ موجود ہے۔ ابھی تم کچھ ہوئے بھی نہیں پھر بھی تم میں وہی فساد ہے۔ جو پہلے تھا جب اللہ تعالیٰ کی نصیحتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو بغض اور عداوت پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر تمہارے اندر بغض اور عداوت ہے تو تم نے اللہ تعالےٰ کی نصیحتوں کو چھوڑ دیا۔ ایک جگہ آتا ہے کہ کفار کو فجار کے عذاب دینے کے لئے ہم نے پیدا کیا۔ تمہارے مکان کی ذرا سی زمین تمہارے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے تو تمہاری جان نکل جاتی ہے لیکن ملکوں پر ملک تمہارے قبضہ سے نکلتے چلے جاتے ہیں۔ سمرقند۔ بخارا۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ مصر۔ مسقط۔ زنجبار۔ مراکش۔ ٹیونس۔ طرابلس۔ ایران وغیرہ بارہ سلطنتیں مسلمانوں کی دیکھتے دیکھتے تباہ ہوئیں اور اب قسطنطنیہ پر بھی دانت ہے۔ یہ کیوں ہُوا؟ قرآن میں اس کا سبب لکھا ہے۔ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ باہم جھگڑے چھوڑ دو۔ تم سُست ہو جاؤ گے تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔ یہ سب کچھ تم نے دیکھ لیا ہے۔ تم کہو گے ہم نے طرابلس میں چندہ دیا۔ بیشک نیک کام کیا لیکن اصل چیز تو خشیۃ اللہ تھی۔ تمہارے دل میں خشیۃ اللہ پیدا ہوئی۔ تم نے قرآن کے جوے کے نیچے اپنی گردن کو رکھا؟ اس کا جواب نہیں۔ میرے ڈیرے میں لوگ بعض اوقات گھبرائے ہوئے آتے ہیں کہ میری بیوی بیمار ہے۔ میرا بچہ بیمار ہے۔ میرا بھائی بیمار ہے۔ جب ان کو دیکھتا ہوں تو بے دین۔ میں نے بہنوں سے پوچھا ہے کہ تم کو ان کی بیدینی کا بھی غم ہے؟ کہا اسکے بے دین ہونے کا فکر نہیں مگر اس کے درد کا فکر ہے۔ جسمانی امراض۔ لباس۔ خوراک۔ مکانات کا تو فکر ہے لیکن رُوحانی امراض کا مطلق فکر نہیں۔ کیا انبیاء علیہم السلام دنیا میں عبث آئے

تھے؟ شکر کے مقام میں ہر جگہ شکر ادا کرو اور صبر سے بھی کام لیا کرو۔ ہر جگہ خدا تعالےٰ پر ہی دعویٰ کرتے ہو کہ ہمارے ساتھ یہ نہیں کیا یہ نہیں کیا۔ اسکے احسانات و انعامات کو سوچو۔ اب مجھ کو خطرہ ہو رہا ہے کہ لوگ صبح سے لکچر سُن رہے ہیں بہت سے لوگوں کو پیشاب پاخانے کی بھی حاجت ہوگی۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو توفیق دی تو پھر سُناؤنگا۔ اسوقت آیت کو پورا نہیں کر سکا۔ اس کا قاعدہ آگے بتاتا ہے کہ تم مفلح کس طرح ہو سکتے ہو ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون کچھ آدمی بناؤ جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلائیں جب تک ایسی جماعت تم میں نہ ہو کچھ فائدہ نہیں۔ تم کو ملالت نہ ہو اس واسطے اس تقریر کو ادھورا ہی چھوڑتا ہوں اللہ تعالےٰ تم کو اس بات کی توفیق دے کہ قرآن کریم تمہارا دستور العمل ہو۔ اللہ تعالےٰ کو رضامند کرنے میں خوب کوشاں رہو۔ تمہارا خاتمہ اسی میں ہو۔ مجھ کو کوئی دُنیا کی غرض نہیں تم کو بہت سے درد سے سمجھاتا ہوں اگر وقت اور ہوتا تو یہ رکوع پورا کرتا ✤

ہاں! ایک بات اور بھی ہے۔ میں نے سُنا ہے کہ لاہور میں لکچر ہوئے ہیں عیسائیوں نے اس پر زور دیا ہے کہ ہماری سلطنت بڑھنے کا سبب اتباع انجیل ہے۔ میں نے انجیل کو دیکھا ہے اُسی میں یہ نکتہ حل کیا ہُوا ہے کہ شیطان نے حضرت مسیحؑ سے کہا کہ اگر تم مجھ کو سجدہ کروگے تو میں تم کو دُنیا کی تمام سلطنتیں دیدونگا حضرت مسیحؑ نے کہا کہ میں نہیں لیتا تو دُور ہو جا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یورپ والوں نے اس نکتہ کو سمجھ لیا ہے اور شیطان کے آگے سجدہ کرکے وہ سلطنتوں کے مالک ہوگئے ہیں۔ پھر انجیل میں لکھا ہے کہ اونٹ اگر سوئی کے ناکے سے نکل جائے تو یہ ممکن ہے مگر یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں دولتمند کا گذر ہو۔ پھر ایک اور جگہ مسیحؑ نے فرمایا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر نہ رکھو آسمان پر سارا خزانہ رکھو۔ وغیرہ ان یورپین نے دیکھا کہ یوں تو بات نہیں بنتی شیطان کو سجدہ کرنے سے کام چل جاتا ہے مسیحؑ کی تعلیمات کے خلاف تمام معاہدات کو توڑ کر عمل کرنا شروع کر دیا۔ انجیل کی اسی قسم کی چند آئتیں جمع کرکے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ نکلجائے تو انشاء اللہ مفید ہوگا ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

حضرت صاحبزادہ حاجی مرزا محمود احمد صاحب اور اُن کے رفقا کی سفر حج سے مبارک مراجعت

آج کا دوشنبہ مبارک دوشنبہ" اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت اور برکت کو لے کر ایسا چڑھا ہے کہ زمانہ اُسکی نوعیت اور کیفیت کی نظیر پیش کرنے سے اپنے قاصر رہنے کا اعتراف کر کے اہلاً و سہلاً اور طرقوا طرقوا کے نعرے لگا رہا ہے۔ اور زبان حال سے چنگ و ارغن کو نہایت کاریگری سے سُر کرکے پیاروں کی خیر مقدم کے جانفزا ترانے گا رہا ہے۔ دارالامان کی مقدس زمین طرح انوار نامتناہیہ سے پہلے ہی رشک گلستان بنی ہوئی تھی اور اس کے گلہائے بوقلموں شگفتہ ہو کر پژمردہ عالم کو اصلی بہار کی موجیں دکھلا رہے تھے اور نہالان چمن آباد اپنے طاقت اور لذت سے معمور ثمرات سے تڑپ رکھنے والوں کو مسرور فرما رہے تھے اور فراوان چشمہ ہائے آب حیات مرے اور مرجھائے دلوں کو زندگی بخشنے کے شوق میں پھوٹ پھوٹ کو اچھل رہے تھے اور تشنہ لبوں کی تشنگی مٹا رہے تھے لیکن آج اس پر بہار کا کچھ ایسا خوشگوار سماں چھایا ہے اور اسکے ہر گوشے پر الٰہی انوار اور برکات کا نزول کچھ ایسی خصوصیت سے ہوا ہے کہ جسے دیکھ کر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ گویا یہ جنت کا ایک قطعہ ہے جو کسی محبوب کی ویلکم کے لئے آراستہ کیا گیا ہے اور فیوض قدرت پناہی کا مضبوط اور مستحکم سلسلہ (اول بیت سے لے کر مقام آخر تک) مکمل طور پر قائم کر دیا گیا ہے۔ اور مقام آخر کی قوۃ زندگی کی کشش نے اُن تمام انوار اور برکات اور فیوض کو اُس اونچے گھر سے اونڈھیل کر اپنے اندر لا جمع کیا ہے۔ اور اسکے حیات بخشی کے بے مثل کرشموں کو مدعیان زبان وری سے چھین کر ارض ہاری کے ساکنین کے ہاتھ سونپ دیا ہے +

آ! اے مبارک دوشنبہ تو

آج ہم کو کیا کچھ دکھا رہا ہے۔ ہم ہزار جان سے تجھ پر قربان کہ تیرے دیکھنے کا ہمیں شرف نصیب ہوا ہم تو تیرے پہلے سے ہی گرویدہ ہیں کہ تو نے ہمیں وہ مقدس مطہر اور پیارا چہرہ دکھایا تھا جو حقیقتاً میدان خدانمائی کا سپہ سالار اور بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کا مصداق ہوا ہے۔ فداہ روحی وابی وامی۔ آج اس گلستان بے خزاں کے مالک نے اس میں خاص ترو تازگی بخشنے کے لئے آبیاری فرمائی۔ آسمان کو حکم کیا کہ وہ ترشح سے گرد و غبار کو بٹھائے تاکہ یادگار محبوب اس سے تکلیف نہ اُٹھائے اور یہ بھی تاکید فرما دی کہ کہیں زور سے نہ اُتر آئے کہ بدمزگی کا عالم نہ پھیل جائے۔ سبزہ و گیاہ سے لیکر سرو و نخال تک اور گل و برگ سے لیکر شمشاد و نہال تک سب میں ایک نئی جان منفوذ ہو گئی۔ اور اس نئی کیفیت میں مہک کا ٹھیک وہ سماں دکھانے لگے کہ آنکھیں اور دل بے ساختہ قربان ہوئے جاتے ہیں +

آج تو باغبان کی اس طرف خاص توجہ ہو رہی ہے کہ گلکشوں میں "مبارک" "مبارک" کی سندیلیں بنوا دیں ہیں اور پھولوں کو دلکش قرینے سے لگا دیا ہے۔ اور ہر پودے کو خوب تراشا ہے اور روشوں کو خوب مصفا کر دیا ہے +

عزیزو! جانتے ہو یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے یہ تو اسکے پیارے مسیح موعود کے ایک لخت جگر **محمود احمد** اور اُسکے رفقا کی سفر حج سے مبارک مراجعت کے استقبال کی تقریب میں ہو رہا ہے آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں سفر کرنے کے ایسے پُرامن و آرام اسباب و ذرائع نکل آئے ہیں کہ آپ سفروں کے پُرانے خطرات اور مشکلات کا نام لینا بھی عیب کی بات ہے۔ اور تہذیب اور تکلفات ایسے مرتسم ہو رہے ہیں کہ استقبالوں اور خیر مقدموں کی رسمی اور رواجی کثرت نے ان کا سکہ دلوں پر ریا اور ملاحظہ اور رعب و سیاست کے پہلو سے بٹھایا ہوا ہے۔ اور خدا کے لئے سفر پر کمر ہمت باندھنے کا طریق قریباً مفقود ہے اور اسکی رضاجوئی کے لئے استقبال کرنا عام لوگوں کے نزدیک بے سود ہے +

لیکن ہمارے اس پیارے اور عزیز نے بخلاف رسم جہان موجودہ محض خدا تعالےٰ کے لئے اور اسکے حرم کا حج کرنے کے لئے سفر اختیار کیا تھا۔ اور اُن کے ساتھی حضرت میر ناصر نواب اور مولوی فاضل عبدالمحیٰ عرب صاحبان اس غرض سفر میں اُن کے شریک و رفیق تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس سفر کو قبولیت کی عزت بخشی ہے +

یہ حاجیوں کی مقدس جماعت کل آتوار کو بارہ بجے کے بعد لاہور پہنچی۔ اور وہاں رات بھر قیام فرما کر صبح امرتسر کی طرف روانہ ہوئی۔ لاہور کی جماعت نے نہایت اخلاص اور سچے تپاک سے استقبال کیا۔ اور خدمت کا حق ادا کیا۔ بعض مخلص تو قصور اور رائے ونڈ تک استقبال کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اور بعض مشایعت کے لئے دارالامان تک ہمراہ آئے۔ امرتسر میں قریب تین گھنٹے قیام رہا اور جماعت امرتسر نے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب والا تبار اور اُنکے ہمراہیوں کی خاطر و خدمت میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا +

امرتسر سے روانہ ہو کر بٹالہ پہنچے۔ بٹالہ میں حضرت ام المومنین معہ چند خدام و ممبران خاندان اپنے لخت جگر کو لانے کے لئے تشریف فرما تھیں اور بہت لوگ جماعت دارالامان سے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ راستے میں موضع بدر دیوان کے تکیہ کی مسجد میں نماز ادا عصر کی گئی اور وہاں سے روانہ ہو کر جب نہر پر پہنچے تو اُس جگہ پر کئی سو طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ کے استقبال کے لئے پرہ باندھے کھڑے تھے اور نیز معزز مدرسین اور اکثر احباب جماعت دارالامان بھی وہاں جمع تھے۔ سب نے جوش اخلاص سے سلام مسنون

نامہ دعائے خیر مقدم بلند آواز سے کہی۔ اور اہل مدرسہ کی طرف سے وہاں ٹی پارٹی دیگئی +

اس جگہ سے دارالامان تک تمام سڑک جماعت کے منتظرین سے بھری ہوئی تھی۔ اور شہر سے باہر ڈھاک کے درختوں کے متصل حضور خلیفۃ المسیح اور نواب صاحب تشریف فرما تھے۔ حضور خلیفۃ المسیح کے قویلے عوارض اور تقاضائے عمر کے ضعیف ہوگئے ہیں لیکن اللہ اللہ آپ ایسے وسیع القلب اور شفیق المزاج اور قدر افزاء ہیں کہ آپ نے اپنی تکلیف کی ذرا پروانہ کی اور اپنے عزیز بچے اور اُنکے رفقاء کے استقبال کے لئے محض ابتغاءً لمرضاۃ اللہ پیادہ تشریف لے گئے اور اُنھیں معانقے اور مصافحے کا شرف بخشا +

اس کے بعد تمام احباب سے مصافحہ کرکے حضرت صاحبزادہ صاحب مسجد مبارک میں داخل ہوئے اور نفل پڑھکر اپنے دولت خانہ میں تشریف لے گئے +

ناظرین اس قدر عزت اور قدر افزائی خدائے زمین و آسمان نے اُنکے تقویٰ و طہارت اور اُن کے عمل میں سچے اخلاص کی بدولت عطا فرمائی ہے اور یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللّٰھم زد فزد +

بالآخر ہم سچے دل سے حضرت خلیفۃ المسیح اور اُن کے اہلبیت اور حضرت اُم المومنین اور اُن کے اہل بیت اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب اور خود صاحبزادہ صاحب اور میر ناصر نواب صاحب اور عرب صاحب اور تمام جماعت احمدیہ کو اس حج کرنے پر اور باخیریت مراجعت اور کامیابی پر مبارک باد کہتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

سراج الدین عمر پروپرائٹر بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم۔

مکرمنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے خدا انھیں سلامت رکھے جب اپنی زبان فیض ترجمان سے کم ازکم سات آدمیوں کی جماعت کو ایک خاص درس دینے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو میں نے اسی وقت اس خدمت کو اپنے ذمے لے کر تحریک شروع کر دی تھی اور قادیان سے آنے کے بعد ہی اپنے دوستوں کو لکھ رہا ہوں۔ جن دوستوں نے وعدہ کیا ہے انکے نام حسب ذیل ہیں آپ انھیں بدر میں شائع فرمادیں تاکہ اور دلوں میں بھی تحریک ہو +

(۱) مولانا غلام ربانی صاحب علیگڈھ کالج

(۲) مولانا نور الحسن صاحب " "

(۳) سید غلام مصطفےٰ صاحب " "

(۴) مولانا محمد عیسےٰ صاحب " "

(۵) سید عبد الحمید صاحب ورلے کالج سیالکوٹ

(۶) مولوی [illegible] حسین صاحب [illegible] لاہور

اور دو غیر احمدی دوستوں نے وعدہ کیا ہے لیکن چاہتے ہیں کہ ہمارے متعلق حضرت صاحب سے اجازت لے لو۔ آپ کا کیا خیال ہے اور حضور خلیفۃ المسیح سے بھی عرض کردیں نیز اگر یہ درس اپریل میں شروع ہو تو ان نوجوانوں کے لئے جو مختلف کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں شریک ہونے کا موقعہ مل سکے گا۔ میں تو پانچ مہینوں کے لئے بالکل طیار ہوگیا ہوں انشاء اللہ تعالےٰ +

میں جن نوجوانوں کو لکھتا ہوں اُن سے یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ وہ قادیان میں جب آویں تو کچھ حصہ وقت بدر کو بھی دیں۔ اگر آپ حضور خلیفۃ المسیح سے غیر احمدی نوجوانوں کے لئے جو درس میں شریک ہونا چاہتے ہیں اجازت یعنی مناسب خیال فرماتے ہیں تو اجازت لیکر بدر میں شائع فرمادویں اور یہ بھی کہ درس کب شروع ہوگا۔ والسلام

آپ کا غلام سید انعام

میرا پتہ یہ ہے۔ انعام اللہ۔ کانی شاب توپخانہ لاہور چھاونی

قرآن شریف پڑھنے والے احباب

اخی المکرم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میانوالی سے ہم یہ اشخاص یعنے غلام محمد ہیڈ ماسٹر۔ مولوی رحیم بخش تھرڈ ماسٹر اور منشی غلام نبی ورنیکلر ٹیچر موسم گرما کی رخصتوں کے ایام میں قرآن پڑھنے کے لئے طیار ہیں۔ اسی طرح اگر اور مدرس لوگ موسم گرما کی تعطیلوں میں فائدہ اُٹھانا چاہیں۔ تو حضرت صاحب کی خدمت میں یہ عرضداشت پیش کیا جاوے کہ ہم کو چھ ہفتہ کی رخصتوں میں کم ازکم پندرہ سیپارے اوّل قرآن کے پڑھائے جاویں۔ امید ہے مدرس بہت شامل ہوجاوینگے۔ اور حضرت صاحب سے پندرہ سیپارے پڑھے ہوئے بھی ہمارے لئے نعمتِ عظمیٰ ثابت ہونگے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور ہم نے انشاء اللہ ارادہ مصمم کرلیا ہے آپ کے اخبار میں جب یہ تحریک ہوگی۔ تو ہم پھر تاریخ مقررہ پر سکول بند کرانے کی کوشش کرینگے۔ تاکہ دوسرے احباب کے ساتھ شامل ہوسکیں۔ اکثر سکول جولائی کے تیسرے ہفتہ میں بند ہوا کرتے ہیں۔ اس تجویز کو ضرور اخبار میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں۔ راقم غلام محمد ہیڈ ماسٹر

(۱) غلام نبی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی۔

(۲) محمد رحیم بخش تھرڈ ماسٹر " "

(۳) غلام محمد ہیڈ ماسٹر " "

(۴) حیدر علی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول "

اس رقم کا مالک کون ہے؟

کسی صاحب کا ایک منی آرڈر مبلغ ۱۰ روپے کا دفتر بدر میں وصول ہوا ہے۔ فرستندہ نے کوپن پر اپنا نام نہیں لکھا اور یہاں محرر کو اوپر سے نقل کرنا بھول گیا ہے اب رقم کس کے نام جمع کی جاوے تفصیل رقم یہ ہے:۔

۷ ماہ کا چندہ ۱۲/ عمارت فنڈ ۱۴/ عید فنڈ ۸/ میزان ۱۰ روپے

۔ رقم دفتر محاسب میں جمع کرادیگئی ہے +

تبدیل تاریخ

آل انڈیا ویدک اینڈ طبی کانفرنس کے جلسہ کی تاریخ بدلکر۔ یکم۔ دوم۔ اور سویم فروری سنہ ۱۳ء مقرر کی گئی ہے +

قبض کشاء گولیاں

ایجاد کردہ مہتہ سیتارام دت صاحب کوپراج آدیتہ اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی۔ بہت عمدہ ہیں ہمنے خود استعمال کی ہیں۔ بے ضرر قبض کشائی ان سے ہوجاتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولیاں (آٹھ آنہ) مہتہ صاحب سے مل سکتی ہیں +

آدنیہ رسائن

مقوی اعضاء گولیاں ہمارے پاس بطور نمونہ آئی تھیں۔ ایک شخص کو نزلہ۔ زکام۔ اور درد کمر کی شکایت کرتا تھا۔ اسکو تجربتہً دی گئیں۔ فائدہ ہوا ملنے کا پتہ مذکورہ بالا مہتہ صاحب۔ قیمت ایک ہفتہ کی خوراک ایک روپیہ (عہ)

ایک بڑا مسیحی جال

ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی نے بریڈلا ہال لاہور میں چند لیکچر دیئے تھے۔ ان اشتہارات سے جو طلباء یونیورسٹی میں تقسیم کئے گئے۔ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اوّل الذکر صاحب ممالک غربیہ میں اور موخر الذکر صاحب ممالک شرقیہ میں پھر آئے ہیں۔ اور اُن کی غرض یہ ہے کہ دُنیا بھر کے طلباء کے دلوں پر اپنے خیالات نقش کریں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کو موجودہ کشمکش سے آزادی حاصل کرنے میں مدد دینے کے لئے آئے ہیں۔ اُن کا یقین ہے کہ اُن کی کوشش سے یورپ۔ چین۔ اور جاپان کے طلباء کی پیاس دُور ہوگئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ماٹ (Mott) صاحب ورلڈ سٹوڈنٹس کرسچن کے سکرٹری ہیں۔ (یعنے تمام دُنیا کے مسیحی طلباء کی سوسائٹی کے سکرٹری) +

(۲) لیکچروں کے اشتہارات کا عنوان "طلباء یونیورسٹی کے لئے پانچ خاص لیکچر تھا" ہال میں جانے کی اجازت بذریعہ ٹکٹ کے تھی۔ دیگر ذرائع کے علاوہ مختلف کالجوں کے پروفیسروں کے ذریعہ ٹکٹ پر ایک طالب علم تک پہنچانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ بلکہ کالجوں کے اکثر طلباء سے لیکچروں میں لازمی طور پر حاضر ہونے کے لئے دستخط بھی لئے گئے تھے۔ تقریباً تمام طلباء یونیورسٹی ان تقریروں کے موقعہ پر حاضر ہوتے رہے ہیں۔ بایں امید کہ وہاں کوئی تعلیمی مذاق کی باتیں سُنینگے۔ بہت سے طالبعلموں کا تو یہ خیال تھا کہ یہ لیکچر پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ہیں۔ کیونکہ اشتہارات پر لیکچروں کے منتظموں کا نام نہیں تھا +

(۳) میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ تقریریں کئی پہلوؤں سے دلچسپ تھیں۔ دونوں صاحب بہت فصیح اللسان تھے اگرچہ مسٹر ایڈی صاحب فصاحت میں زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ اِن تقریروں میں فاضل لیکچراروں نے طلباء کی چند اخلاقی اور تمدنی برائیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ صرف بائبل اور یسوع کو خدا اور انسان اور نیز اُس کے مر کر جینے کو ماننے سے طلباء ترقی کے لئے عروج پر پہنچ سکتے ہیں۔ ایک تقریر میں طلباء سے اناجیل اربعہ کا مطالعہ کرنے کا عہد کرانے کے لئے کارڈ تقسیم کئے گئے۔ تاکہ اُن پر دستخط کریں۔ چنانچہ چند طلباء نے اِس قسم کا اقرار ان کارڈوں پر لکھ کر دیا +

(۴) ان تقریروں کے متعلق صرف ایک قابل افسوس بات ہے کہ اگرچہ لیکچرار صاحبان بڑے عالم و فاضل تھے اور اُن کو تمام دُنیا کے طلباء سے میل جول کرنے کا بہت موقع ملا۔ مگر پھر بھی انھوں نے دُنیا کے طلباء کے مختلف مذاہب کا غور سے مطالعہ نہیں کیا اگر وہ ایسا کرتے تو یقیناً انہیں طلباء عالم کو وعظ کرنے کے لئے مسیح کی الوہیت اور کفارہ سے بدرجہا بہتر خیالات مل سکتے تھے۔ عیسائیوں کے یہ خیالات پچھلے زمانہ کے توہمات کا بقیہ ہیں۔ اور اس معقول خیالات کے زمانہ میں اُن کو منوانا ناممکن ہے۔ مثلاً مسلمانوں اور موحدین کے آگے مسیح کی الوہیت اور تثلیث کا وعظ کہنا محض مضحکہ خیز ہے اور اُن کو ابتدائی زمانہ کے مذہبی خیالات کیطرف واپس بُلانا ہے۔ عیسائی صاحبان ابتدائی ہندو خیالات پر کسی ترقی کا ناز نہیں کر سکتے۔ جہاں کہ تین مورتی اور اوتاروں پر ایمان لانا پایا جاتا ہے اگر ہندو ابتدائی خیالات میں اور مذہب عیسوی کے خیالات میں کچھ فرق ہے تو وہ اس قدر ہے کہ ہندو اوتاروں مثلاً کرشن جی مہاراج اور رامچندر جی مہاراج نے بہت بہادری کا زمانہ دکھلایا۔ مگر یسوع مسیح نے صلیب پر بہت ہی کمزوری دکھلائی۔ تثلیث کے متعلق تو اِس قدر کہہ دینا کافی تھا۔ کہ ہندو طالب علم ایسا کمزور حساب میں نہیں ہوگا کہ ایک کو تین بار جمع کرے۔ پھر بھی ایک ہی خیال کرے۔ نہ ہی وہ کفارے کے عقیدہ لاینحل کو سمجھ سکتا ہے۔ جو سکھاتا ہے کہ کسی کے سر پھوڑنے سے دوسرے کی نجات ہوسکتی ہے +

(۵) یہ تقریریں ۱۱ ماہ حال کو ختم ہوئیں اور ساتھ ہی پنجاب بھر کے عیسائیوں کی ماٹ ایڈی کانفرنس ینگ مینز کرسچن ایسوسی ایشن (Youngmen Christion association) میں ہوتی رہی جس میں ہندوستان میں عیسائیت کے پھیلانے کے سوال پر غور کیا +

(۶) اِس وقت صرف ہندوستان میں ہی عیسائیت پھیلانے کے لئے پادری صاحبان جوش میں نہیں ہیں بلکہ تمام ایشیا میں مشنری جوق در جوق پہنچ رہے ہیں کیونکہ اُن سے عیسائیت یورپ کے ۹/۱۰ حصہ نے چھوڑ دی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ معقول خیالات کی پیروی کرنے لگ گئے ہیں اور عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ اور تثلیث پر یقین نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے پادری صاحبان نے ایشیا کو عیسائی کرنے کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ جو کہ کامیابی حاصل کرنے والی تجویز معلوم ہوتی ہے +

(۷) اہل ایشیا کے لئے اب وقت ہے کہ اِس بڑے مذہبی صلیبی حملہ کے خلاف بڑی مستعدی سے کام لیں۔ ہم سب مسلمانوں۔ برہموؤں۔ آریاؤں اور دیگر خدا پرست اصحاب کو جو اس بر اعظم ہندوستان میں بُود و باش رکھتے ہیں۔ اس بڑے مذہبی خطرہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور استدعا کرتے ہیں کہ انسان کو خدا بنانے کی اِس بڑی تحریک کے خلاف سب متفق ہوکر کارروائی کریں +

(۸) ہم یہ بات ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ یسوع نے خود خدائی کا دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ اور یہ اعتقاد صرف اناجیل اربعہ سے ملتا ہے۔ جو مسیح کی وفات کے بہت مدت بعد لکھی گئیں اور خود اکثر عیسائی صاحبان اور یورپین اہل الرائے لوگوں کے نزدیک بھی محرف و مبدل ہو چکی ہیں +

(۹) انجمن احمدیہ لاہور نے مفصلہ ذیل خط ان ہر دو پادری صاحبان یعنے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی کے نام لکھا۔ " لاہور کی احمدی جماعت کی طرف سے میں آپکو یہ چند سطور لکھنے کی جرأت کرتا ہوں کہ آپ کے اور ڈاکٹر ماٹ صاحب کے ہم بہت ہی ممنون ہیں۔ کہ آپ نے اِس دلچسپ تقریروں کی وجہ سے جو کہ آپ نے لاہور کے طلباء کی خاطر کی ہیں۔ دُنیا کے اہم مذہبی مسئلہ میں آپ کی گہری دلچسپی اور مختلف ممالک کے نوجوانوں کی طرف توجہ کرنے کی خواہش بہت ہی قابل تعریف ہے اور آپ کے لیکچروں کی طرز یقیناً اثر پذیر ہوگی۔ کہ لوگوں کو توجہ انسانی زندگی کے ماجرا کے متعلق اہم مسائل کیطرف قائل ہو۔ انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ آپ کی اِس کوشش کا شکریہ ادا کریں اور آپ سے دریافت کروں۔ کہ آپ اسلام اور عیسوی عقائد کے متعلق مباحثہ کرنا منظور فرمائیں گے۔ تاکہ دونوں مذاہب کی خوبیوں کا موازنہ ہو جائے۔ مباحثہ بالکل دوستانہ رنگ میں کیا جاوے گا۔ صرف اِس غرض سے کہ لوگوں کو

انسانی زندگی اور خواہشات کے نشو ونما کے متعلق ان دونوں مذاہب کی تعلیم اور عقائد سے آگاہ کیا جاوے میں یقین کرتا ہوں کہ یہ مباحثہ طرفین کے لئے اور نیز عوام الناس کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اگر آپ اس تجویز سے اتفاق کریں تو شرائط بالتفصیل بعد میں طے ہو سکتی ہیں +

{ میرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور۔ }

ماٹ اور ایڈی صاحبان کے لیکچر

لاہور میں اسلام اور عیسویت پر ایک
مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز:۔

(۱) مسٹر جے جی ہارلے صاحب ایم۔ اے نے جو ینگ مینز کریسچن ایسوسی ایشن لاہور کے سکرٹری ہیں اُس خط کا جواب دیا ہے جو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی صاحبان کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ اور جس میں اسلام اور عیسویت کی اختلافی امور پر مباحثہ کی درخواست کی گئی ہے۔ مسٹر ہارلے صاحب فرماتے ہیں کہ ان امور پر عام مباحثہ کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اب ہم نے پادری صاحب کی خدمت میں درخواست کی ہے۔ کہ صاحب مذکور ہمارے ساتھ اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس قائم کرنے میں شریک ہوں جو کہ دنیا کے دیگر مذہبی کانفرنسوں کی طرز وطریق پر ہو۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے عیسائی دوست اس تجویز میں ہمارے ساتھ متفق ہونگے۔ مسٹر ہارلے صاحب کے خط اور ہمارے جواب کا ترجمہ حسب ذیل ہے :۔

(۲) ترجمہ چٹھی انگریزی از جانب مسٹر ہارلے صاحب جو ہماری چٹھی کے جواب میں موصول ہوئی۔ مائی ڈیر مسٹر جی شرو ایڈی صاحب نے آپ کا خط مورخہ ۱۱ ماہ حال مجھے دیا۔ وہ خود اُس کا جواب نہیں دے سکے۔ کیونکہ وہ اسی شام کو لاہور سے روانہ ہو گئے تھے اسی وجہ سے ان کے لئے یا ڈاکٹر صاحب کے لئے۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل ناممکن تھی۔ مگر میں یقین کرتا ہوں کہ اگر مسٹر ایڈی صاحب آپ کے ارشاد کی تعمیل کر ہی دیتے۔ تو یا دلِ ناشاد ہی کرتے۔ کیونکہ ان معاملات پر بحث کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ سوائے اسکے کہ عقلی مباحثات چھڑ جائیں۔ جو خواہ کیسے ہی دلچسپ کیوں نہ ہوں نسبتاً مذہبی سپرٹ سے بہت گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے لئے مناسب ہے کہ مشترکہ نیک کاموں میں متفق ہو جائیں اور زندہ خدا پر بھروسہ کریں۔ تاکہ وہ ہمیں کامل سچائی کی طرف رہنمائی فرمائے۔

(آپ کا مخلص جے جے ہارلے)

(۳) احمدیہ بلڈنگ لاہور ۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۲ء

مائی ڈیر مسٹر ہارلے

میں آپ کے خط مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۲ء کیلئے آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ مسٹر ایڈی اور ڈاکٹر ماٹ صاحبان ہمارے ساتھ مذہبی امورات پر دوستانہ مباحثہ کرنے کے لئے لاہور میں کچھ عرصہ بعد قیام نہ فرما سکے۔ اگر آپ کے خیال میں عام مباحثہ مفید نہیں ہے تو کسی اور صورت میں تبادلہ خیالات ہو سکتا ہے۔ مثلاً اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس طالبان سچائی کے لئے بہت ہی مفید ہے اور بابرکت ثابت ہوگی۔ مجوزہ کانفرنس وقتاً فوقتاً منعقد ہونی چاہیئے۔ اور اس میں اہم مضامین پر بحث ہونی چاہیئے۔ جیسے کفارہ۔ الوہیت مسیح۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور صداقت قرآن کریم۔ طرفین کے اہل علم ان مضامین پر تقریری یا تحریری روشنی ڈالیں۔ یہ مباحثات قرآن کریم اور بائبل پر مبنی ہوں۔ اور اُن کی زبان نہایت شائستہ اور سنجیدہ ہو۔ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو کانفرنس میں پڑھے جانے سے پہلے مضامین کا ملاحظہ کیا کرے۔ ان تقریروں کو بعد ازاں کمیٹی شائع کرے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس طرح پر مذہب کی اعلےٰ واقفیت کے لئے ایک مفید لٹریچر طیار ہو جاوے گا +

اگر آپ اپنی سوسائٹی سے مشورہ کرنے کے بعد اس تجویز سے اتفاق ظاہر فرمائینگے تو انجمن احمدیہ آپ کے ساتھ خوشی سے تمام ضروری شرائط طے کرنے کو طیار ہوگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ دونوں مذہبوں میں عناد پیدا کریں۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ دوستانہ طریق میں وہ تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو ان ہر دو مذاہب کے اولوالعزم بانیوں کے افعال اور اقوال کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر ایسی کانفرنس کو بعد تجربہ مفید پاویں تو ہم بعد ازاں اسکو وسیع کر کے ہندو صاحبان اور دیگر مذاہب ہند کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ سر دست صرف اسلام اور عیسویت کو ہی شامل کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ ان دونوں مذاہب میں ایک حد تک مشابہت ہے۔ امید ہے کہ آپ جواب سے جلدی ممنون فرمادیں گے۔ (آپ کا صادق)

{ میرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لاہور }

تقریروں کا خلاصہ

چوہدری فتح محمد صاحب

کنتم خیر امة ... الخ کی تلاوت کے بعد

فرمایا کہ میرے بھائیو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ ہمارا نام اللہ تعالےٰ نے مسلمان رکھا ہے جسکے معنے سلامتی اور امن ہیں۔ نہ صرف سلامتی و امن اپنی ہی ذات کے واسطے ہو۔ بلکہ خلقِ خدا کے واسطے بھی۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنھوں نے کہ مذہب اسلام ہم تک پہنچایا ہے۔ انھوں نے مومن کو کھجور سے تشبیہ دی ہے۔ یعنے جس طرح کہ کھجور سے لا انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح مومن سے بھی بنی نوع انسان کے واسطے بے شمار فوائد کا ہونا ضروری ہے۔ محض ہمارا کام توحید کو مخلوقِ خدا تک پہنچانا ہی نہیں ہے۔ بلکہ خود بھی نمونہ بنکر دکھانا ہے توحید کے مسائل تو اکثر دیگر مذاہب بھی پیش کرتے ہیں مگر ہمیں ایسی طرز سے ان مسائل کو لوگوں تک پہنچانا چاہیئے جو کسی اصول پر مبنی ہوں اور لوگ قائل بھی ہوں۔ پھر فرمایا کہ انسان کے واسطے خوش اخلاق ہونا ضروری ہے کیونکہ جتنے انبیاء وملہم ہوئے ہیں۔ وہ تمام حسن خلق رکھتے ہیں۔ گویا خوش خلق ہونا ان کی سچائی کا ایک معیار سمجھا جانا چاہیئے۔ مجھے کالج میں ایک دفعہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے بہت سے رسائل اپنے ملہم ہونے کے بارے میں ارسال کئے۔ مگر معلوم ہونے پر مجھے پتہ لگا کہ وہ اپنے گھر میں بہت بد اخلاق سمجھا جاتا ہے۔ تو جو گھر میں ہی بد اخلاق سمجھا جائے۔ وہ دوسروں کے واسطے کیا نمونہ پیش کر سکتا ہے

ہُوا کہ دیگر مدارس کا طریقہ تعلیم دیکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری جماعت کے وہ لوگ جو بڑے لائق ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے ہر طرح سے پیش کر چکے ہیں۔ اُن مدارس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اسی غرض کے لئے مصر کے سفر کے واسطے میں نے ایک ماہ تک برابر استخارہ کیا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ یہ قابل نفرین حرکت ہے کہ میں عرب سے بھی آگے چلا جاؤں۔ اور حج نہ کروں۔ یہ بات مجھے بہت بُری معلوم ہوئی۔ اور حج کا بھی ارادہ کر لیا۔ جب یہاں سے ہم بمبئی پہنچے تو عرب صاحب پر بحث ہوئی۔ پس یہی ایک بات خدا تعالےٰ کی طرف سے ہم کو بیت اللہ لے جانے کی موجب ہوئی۔ مجھے اس موقع پر ایک شعر یاد آگیا ؎

خدا کی دین کا موسےٰ سے پوچھیئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں اور پیغمبری مل جائے

انسانی تدابیر اور کوششیں خواہ کسی قدر ہی کیوں نہ ہوں مگر اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے سوا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے ہر بات کا نتیجہ اللہ اکبر یعنی خدا ہی سب سے بڑا ہے نکالا ہے ✣

راستہ میں عجیب عجیب طرح سے رکاوٹیں پیش آئیں اور تائیدات الٰہیہ بھی دیکھیں۔ غرض ہر خوشی اور ہر رنج میں یہی نتیجہ نکلا کہ اللہ اکبر۔ خدا ہی سب سے بڑا ہے ✣

ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی کے ایک استاد تھے۔ انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو چلتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ کبھی خدا نہ بننا۔ آپ نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ انسان خدا کیسے بنا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اپنی کسی ناکامی پر نہ کُڑھنا۔ کیونکہ یہ صفت تو خدا ہی کی ہے کہ وہ جو چاہتا ہے سو کر گذرے۔ اگر انسان بھی اسی بات کی خواہش کرنے لگے کہ جو کچھ میں چاہوں وہ سب پورا ہو جائے۔ تو گویا وہ تو خدا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر کُڑھو گے تو گویا اپنے آپ کو بندہ نہیں سمجھو گے۔ تمام دُنیا کے علوم پڑھ لو۔ سائنس۔ فلسفہ پڑھ لو۔ تمام دُنیا کی سیر کر لو۔ نتیجہ یہی ہوگا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ✣

ایک دہریہ نے سوال کیا کہ پیر جماعت علی شاہ نے میرے سامنے کہا کہ مرزا صاحب فلاں تاریخ کو مر جائینگے۔ اور وہ اسی تاریخ کو مر گئے۔ پھر تم لوگ مرزا صاحب کو چھوڑ کر جماعت علی شاہ کو کیوں نہیں مانتے۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ مرزا صاحب کی نسبت بیس سال سے لوگ برابر پیشگوئیاں کرتے چلے آتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک نہ ایکدن مرنا بھی مقدر تھا۔ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ مریں تو اس وقت بھی کسی نہ کسی کی پیشگوئی ضرور ہی ہو ✣

پھر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ہر صدی میں ایک فرقہ ناجی رہے گا۔ تم کہتے ہو کہ صحابہ کے علاوہ اب تک تمام لوگ حیات مسیح کے قائل کافر ہی ہوتے رہے ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ ہم غیر احمدیوں کو حیات مسیح کے ماننے کے سبب سے کافر نہیں کہتے۔ بلکہ اس لئے ان کو کافر کہتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب کے مرید مسلمان معتقدوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ہم اُن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان کے ماتحت مسلمانوں کو کافر کہنے کے سبب سے کافر کہتے ہیں ✣

پہلے راستہ میں یہ خیال کرتا گیا۔ کہ فلاں فلاں اشخاص کے لئے اس اس طرح سے دُعائیں کروں گا۔ جب بیت اللہ میں پہنچا تو سب کچھ بھول گیا۔ صرف اسلام ہی اسلام سامنے رہا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اسلام کی مردہ لاش میرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اسی کے واسطے دُعائیں کرتا رہا۔ پھر ایک شخص یہاں رہتا ہے۔ اس کو مجھ سے محبت ہے اور مجھ کو اس سے ہے۔ گو بظاہر اُس سے کوئی زیادہ ملنے جلنے کا تعلق نہیں ہے ✣

جب میں اپنے نہایت ہی قریبی رشتہ داروں کے لئے دُعائیں کرتا تھا۔ تو صرف اُسی کا نام زبان پر آتا تھا۔ آخر الامر جب کسی اور دُعا پر طبیعت نہ چلی۔ تو پھر میں نے بہت دیر تک اسی کے لئے دُعائیں کیں۔ بعد میں میری زبان کُھل گئی۔ اس سے بھی نتیجہ یہی نکلا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ✣

پھر ایک شخص سے جو باتیں ہوئیں۔ اس نے کہا کہ آپ تو ہر بات کی دلیل بھی دیتے ہیں۔ اور تو جس ہو کوئی سے بھی ہم نے سوال کیا اُس نے یہی کہا۔ کہ اگر نہیں مانتے تو تم کافر ہو۔ میں نے اُن کو کہا کہ دلایل کیا۔ ہم کو تو ہمارے ہادی کی یہ ہدایت ہے کہ ہر بات کے لئے دلایل دو اور وہ تمام دلایل قرآن شریف سے ہی ہوں ✣

ایک مسلمان گریجوایٹ نے جو عربی تعلیم کے لئے گورنمنٹ کے وظیفہ پر جا رہا تھا۔ ایک دوسرے نام کے مسلمان حقیقتاً دہریہ سے کہا کہ قرآن میں یوں لکھا ہے تم کیوں نہیں مانتے۔ اس نے کہا کہ ہم قرآن کو ہی نہیں مانتے تو اُس کی بات کو کیسے مانیں۔ دیکھو! ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔ طوفان آرہا ہے اس لئے سب کو ملکر اُس کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیکھو اگر کسی کے گھر میں آگ لگجائے اور ہمسائے بیٹھے کہتے رہیں۔ کہ ہمارے گھر میں آگ تھوڑا ہی لگی ہے تو پھر یہ یاد رکھو کہ اُن کے گھروں میں آگ لگ جائیگی

ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ لڑائی کے لئے جا رہا تھا جوش کی وجہ سے بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور وہ چند ایک عیسائیوں کو مخاطب کر کے کہتا تھا۔ کہ میں میدان جنگ میں مسلمانوں کو اس طرح ماروں گا اور یوں قتل کرونگا ✣

میں اپنے سفر کے حالات انشاء اللہ وقتاً فوقتاً لکھتا رہونگا۔ مگر میں نے جو کچھ سفر میں دیکھا اُس سب کا خلاصہ یہی تھا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ✣

کیا سکتے اتفاق کر سکتے ہیں۔ اور ہم اتفاق نہیں کر سکتے۔ چھوٹے اور کم مصائب بڑے اور سخت مشکلات کے مقابلہ میں قبول کئے جاتے ہیں۔ اور چھوٹے انعامات بڑے انعامات کے مقابل میں ترک کر دیئے جاتے ہیں ✣

اس لئے تم کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور ہی دعا کرو۔ اور اصلاح کی کوشش کرو۔ تاکہ اللہ ہی کی راہ میں ہمارا مرنا اور جینا ہو۔ ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین ✣

خریداران بدر
خطوط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت ناروا سمجھیں ✱
مینجر بدر

اخبار عالم پر ایک نظر

(قسطنطنیہ ۲۳ جنوری) ترکی وزارت نے استعفا دیدیا ہے۔ جنرل محمود شوکت پاشا وزیر اعظم۔ طلعت بے وزیر داخلہ اور عزت پاشا وزیر جنگ مقرر کئے گئے ہیں + بمبئی کے جدید گورنر لارڈ لنلڈن بہادر غالباً آئیندہ ۴-۵- اپریل کو بمبئی پہنچ جائینگے۔ لارڈ سیڈنہم بہادر اسی روز گورنری کا چارج دیکر معہ لیڈی صاحبہ انگلینڈ کو روانہ ہو جائینگے + سر تی ناگور صاحب گونڈل نے حضور ویسرائے کے بچ جانے کی خوشی میں ۵۰۰۰ روپیہ بھیجا ہے۔ اور حضور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ نے یہ رقم سینٹ جان ایمبولینس کی ہندو شاخ کو مرحمت فرمائی + جمعرات کے دن ساڑھے آٹھ بجے صبح کی طبی اطلاع حسب ذیل ہے۔ حضور ویسرائے کے "ورم عصب" میں کچھ زیادتی نہیں ہوئی۔ حضور ممدوح نے رات اچھی طرح بسر فرمائی ہے۔ اور آپکی قوت بحال ہوتی جاتی ہے۔ جمعہ کے دن ساڑھے آٹھ بجے صبح کی طبی اطلاع یہ ہے کہ حضور ویسرائے کی صحت میں بدستور ترقی ہو رہی ہے + تمام یورپین طاقتوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایڈریا نوپل کا علاقہ ٹرکی کو چھوڑ دینا ہوگا + (سواکم ۲ جنوری) ہندوستانی حاجیوں کے ایک قافلہ کو جو مدینہ اور مینورغ کے درمیان اعمارہ میں مقیم تھا۔ آدھی رات کے وقت یکایک سیلاب نے گھیر لیا۔ جو قریب کے پہاڑ سے آیا تھا۔ ۲۵ حاجی ڈوب گئے اور صرف ۵۰ زندہ رہے + گزشتہ ۸ جنوری کو ایک لوٹیرا برکت علی نامی گرفتار کیا گیا ہے جو تقریباً تین چار ماہ سے ضلع امرتسر کے اردگرد خطرناک وارداتیں کرتا رہا۔ اور سرکار نے اسکے پکڑنے والے کو ۵۰۰ روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا + کلکتہ ۱۵ جنوری کا تار مظہر ہے۔ بدھ کے دن "میمن سنگھ" کی مکھار لائبریری کے سامنے کی دیوار پر چسپاں ہوا اشتہار چسپاں پایا گیا۔ جو سخت بغاوت انگیز تھا۔ اور جسمیں حادثہ دہلی پر اظہار پسندیدگی کیا گیا تھا۔ پولیس نے اشتہار کو وہاں سے اُتار کر دیوار کھرچ ڈالی + سرکاری اعلان ہوگیا ہے کہ نئی دہلی یعنی پایہ تخت میں حسب ذیل ٹیکس لگائے جائینگے۔ (۱) ہاؤس ٹیکس مکان کے سالانہ کرایہ پر تین روپیہ دو آنے فیصدی (۲) کرایہ اور رنج کے استعمال کی گاڑیوں پر چار آنہ فی پہیہ ماہوار (۳) شکر۔ گھی۔ سبزی۔ پھل۔ پان سپاری۔ تمباکو۔ میووں۔ روغنوں وغیرہ پر مختلف شرح سے محصول لیگی۔ ان ٹیکسوں کی مفصل کیفیت معلوم ہونے پر کوئی رائے ظاہر کی جائیگی + گجرات کا رہنے والا مسمی میگھراج اور سیر معہ اپنے خاندان کے عیسائی ہوگیا ہے کیونکہ اس نے مشن سکول میں تعلیم پائی تھی اس لئے اُسکے خیالات پہلے ہی سے پراگندہ ہوگئے تھے + کونٹ ٹالسٹائی کا وصیت نامہ اب دریافت ہوا ہے۔ جو لکڑی کے ایک کندے پر لکھا ہوا تھا۔ وصیت نامہ میں کونٹ ٹالسٹائی نے اپنی کتابوں کا مالک اپنی لڑکی الگزینڈریا کو ٹھیرایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ میری ڈائریاں تلف کر دی جاویں۔ کیونکہ میری جوانی کی عمر بہت سے بھیانک واقعات سے لبریز ہے۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ اگر میں شہر میں مروں۔ تو مجھے فقیروں کیطرح سے معمولی درجہ کا کفن پہنا کر دفنایا جائے۔ پھول وغیرہ نہ چڑھائے جاویں۔ اور نہ میری موت کی خبر اخباروں میں شائع کی جاوے۔ ایس شخص کی وصیت ہے جسکی بزرگی کا یورپ قائل ہے + امریکہ کی خبر ہے کہ سابق پریذیڈنٹ ڈاکٹر ولسن کو ساٹھ خط اس مضمون کے پہنچے ہیں کہ ہمیں پندرہ ہزار روپیہ دیدو۔ ورنہ تمہیں جان سے مار ڈالینگے۔ لیکن پندرہ ہزار لینے لینے خود ہی پھنس گئے۔ کیونکہ پولیس نے تین آدمی اس گروہ میں سے گرفتار کر لئے ہیں + لاہور کے خانصاحب میاں خیرالدین صاحب ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے یکم فروری سے پنشنیاب ہو جائینگے + کوہ مری بازار میں آگ لگ جانے سے لچھمی داس کی بلڈنگ جو کہ سہ منزلہ تھی جل گئی۔ اس مکان میں ۴ کمرے کرایہ دار تھے جن میں سکول ماسٹر معہ اہلیہ کے کباب ہو گئے۔ آفت مجرم کے پکڑنے والے کے لئے سرکار حضور پٹیالہ نے ۳ ہزار کا ایک خاص اشتہار دیا ہے۔ سکندریہ کا تار مظہر ہے کہ روئی کے گدام میں آتشزدگی واقع ہونے سے ڈیڑھ ہزار گٹھے روئی کے جلکر خاکستر ہوگئے +

الخطبہ

برادر عظیم شاہ صاحب احمدی ملازم کوٹھی نواب صاحب بہاولپور منٹگمری لاہور اپنے فرزند عبدالغنی احمدی کے واسطے ناطے کے خواہاں ہیں۔ غیر احمدیوں نے بسبب اسکے احمدی ہونے کے ناطہ توڑ دیا ہے۔ لڑکا ۲۰ روپیہ ماہوار کا ملازم ہے اور جلد ترقی کرنیوالا شریف اور نیک چلن ہے عمر ۲۰ سال ہے۔ مزید حالات برادر موصوف سے مذکورہ بالا پتے پر ہوسکتے ہیں +

مفرح نشاط افزا مقوی اعضائے رئیسہ دل و دماغ۔ مہیج۔ ممسک۔ مزید الباہ والقوی۔ بہار افزائے جوانی و عصائے پیری۔ ممدجیات۔ محافظ صحت جسمانی۔ یاقوت۔ مروارید۔ مرجان یشپ کہربا جدوار کستوری عنبر زعفران مصفا ورق طلا وغیرہ وغیرہ مفرحات مقویات اور تریاقات کا عجیب غریب نہایت اکسیر مجرب خوش مزہ خوش رنگ خوشبودار مشہور آفاق ہر دلعزیز مرکب +

مفرح یاقوتی

دلکو خاطر خواہ نشاط۔ تفریح اور تقویت پہنچاتی ہے۔ طبیعت بشاش رہتی ہے اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں۔ خفقان دل بے چینی پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے تریاق عالمگیر ہے۔ اسکے استعمال سے نظام عصبی و شریانی کو بے حد طاقت پہنچتی ہے کل دماغی فعل قوی جاتے ہیں۔ مسنی کاہلی جاتی رہتی ہے۔ محنت کرنے سے ضعف نہیں ہوتا جب زیادہ دماغی محنت یا جوانی کی بے اعتدالی اور کثرت مباشرت سے جسم کمزور ہو کر خون خالی ہوگیا ہو چہرے کی چمک جاتی رہی ہو تو یہ از سر نو شکستہ جسم کو توانا بنا دیتی ہے اور قوی کی کمی پورا کرکے دماغ جگر اور گردے کے فعل کو درست کرتی اور پھر اصلی حالت صحت پر قائم کر دیتی ہے دماغی اور اعصابی طاقتوں کی پرورش کرنے میں اپنی آپ نظیر ہے حرارت غریزی کی زیادتی۔ گردہ و کمر میں انتہائی طاقت تولید تغلیظ منی امساک باہ کی کثرت تو الد و تناسل کی افزائش ہوتی ہے۔ اسکے استعمال سے ضعف باہ جریان۔ سرعت۔ کثرت احتلام کثرت پیشاب ضعف مثانہ۔ درد کمر۔ کمزوری ولاغری گردہ وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے +

مفرح یاقوتی کی نسبت اعلیٰ حضرت شفاء الملک حکیم الامت امام اہلسنت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین لقمان زمان مہدی دوران ولامثنا حافظ حاجی حضرت علامہ حکیم نورالدین صاحب (دارالامان قادیان) کی تصدیق :- "میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ لاہور بہت مفید ہے۔ میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے اللہ تعالےٰ ان کے کارخانہ میں برکت دے مرہم عیسےٰ کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ بہت عمدہ ہیں + نورالدین"

قیمت اصلی للعہ رعایتی قیمت ایک ماہ کے واسطے للعہ

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی - قادیان - ضلع گورداسپور

انسانی زندگی اور خواہشات کے نشو ونما کے متعلق ان دونوں مذاہب کی تعلیم اور عقائد سے آگاہ کیا جاوے میں یقین کرتا ہوں کہ یہ مباحثہ طرفین کے لئے اور نیز عوام الناس کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اگر آپ اس تجویز سے اتفاق کریں تو شرائط بالتفصیل بعد میں طے ہو سکتی ہیں +

میرزا یعقوب بیگ ایل۔ایم۔ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور۔

ماٹ اور ایڈی صاحبان کے لیکچر

لاہور میں اسلام اور عیسویت پر ایک
مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز

(۱) مسٹر جے جی ہارلے صاحب ایم۔اے۔ ... جو ینگ مینز کرسچن ایسوسی ایشن لاہور کے سکرٹری ہیں اُس خط کا جواب دیا ہے جو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی صاحبان کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ اور جس میں اسلام اور عیسویت کی اختلافی امور پر مباحثہ کی درخواست کی گئی ہے۔ مسٹر ہارلے صاحب فرماتے ہیں کہ ان امور پر باہم مباحثہ کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اب ہم نے پادری صاحب کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ صاحب مذکور ہمارے ساتھ اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس قائم کرنے میں شریک ہوں جو کہ دنیا کے دیگر مذہبی کانفرنسوں کی طرز طریق پر ہو ہمیں امید ہے کہ ہمارے عیسائی دوست اس تجویز میں ہمارے ساتھ متفق ہونگے۔ مسٹر ہارلے صاحب کے خط اور ہمارے جواب کا ترجمہ حسب ذیل ہے :۔

(۲) ترجمہ چٹھی انگریزی از جانب مسٹر ہارلے صاحب

جو ہماری چٹھی کے جواب میں موصول ہوئی۔ مائی ڈیر مسٹر

مسٹر جی شرود ایڈی صاحب نے آپ کا خط مورخہ ۱۱ ار ... حال مجھے دیا۔ وہ خود اس کا جواب نہیں دے سکے کیونکہ وہ اسی شام کو لاہور سے روانہ ہو گئے تھے۔ اسی وجہ سے ان کے لئے یا ڈاکٹر صاحب کے لئے آپ کے ارشاد کی تعمیل ناممکن تھی۔ مگر میں یقین کرتا ہوں کہ اگر مسٹر ایڈی صاحب آپ کے ارشاد کی تعمیل کر ہی دیتے۔ تو یا دل ناشاد ہی کرتے۔ کیونکہ ان معاملات پر بحث کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ سوائے اسکے کہ عقلی مباحثات چھڑ جائیں۔ جو خواہ کیسے ہی دلچسپ کیوں نہ ہوں نسبتاً مذہبی سپرٹ سے بہت گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے لئے مناسب ہے کہ مشترکہ نیک کاموں میں متفق ہو جائیں اور زندہ خدا پر بھروسہ کریں تاکہ وہ ہمیں کامل سچائی کی طرف رہنمائی فرمائے۔

(آپ کا مخلص جے جے ہارلے)

(۳) احمدیہ بلڈنگ لاہور ۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۲ء

مائی ڈیر مسٹر ہارلے

میں آپ کے خط مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کیلئے آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ مسٹر ایڈی اور ڈاکٹر ماٹ صاحبان ہمارے ساتھ مذہبی امورات پر دوستانہ مباحثہ کرنے کے لئے لاہور میں کچھ عرصہ بعد قیام نہ فرما سکے۔ اگر آپ کے خیال میں عام مباحثہ مفید نہیں ہے تو کسی اور صورت میں تبادلۂ خیالات ہو سکتا ہے۔ مثلاً اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس طالبان سچائی کے لئے بہت ہی مفید ہے اور بابرکت ثابت ہوگی۔ مجوزہ کانفرنس وقتاً فوقتاً منعقد ہونی چاہیئے۔ اور اس میں اہم مضامین پر بحث ہونی چاہیئے۔ جیسے کفارہ۔ الوہیت مسیح۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور صداقت قرآن کریم۔ طرفین کے اہل علم ان مضامین پر تقریری یا تحریری روشنی ڈالیں۔ یہ مباحثات قرآن کریم اور بائبل پر مبنی ہوں۔ اور ان کی زبان نہایت شائستہ اور سنجیدہ ہو۔ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو کانفرنس میں پڑھے جانے سے پہلے مضامین کا ملاحظہ کیا کرے۔ ان تقریروں کو بعد ازاں کمیٹی شائع کرے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس طرح پر مذہب کی علمی واقفیت کے لئے ایک مفید لٹریچر طیار ہو جاوے گا +

اگر آپ اپنی سوسائٹی سے مشورہ کرنے کے بعد اس تجویز سے اتفاق ظاہر فرمائینگے تو انجمن احمدیہ آپ کے ساتھ خوشی سے تمام ضروری شرائط طے کرنے کو طیار ہوگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ دونوں مذہبوں میں فساد پیدا کریں۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ دوستانہ طریق میں وہ تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو ان ہر دو مذاہب کے اولوالعزم بانیوں کے افعال اور اقوال کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر ایسی کانفرنس کو بعد تجربہ مفید پاویں تو ہم بعد ازاں اسکو وسیع کر کے ہندو صاحبان اور دیگر مذاہب ہند کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ سر دست صرف اسلام اور عیسویت کو ہی شامل کرنا مناسب ہے کیونکہ ان دونوں مذاہب میں ایک حد تک اشتباہ بہت ہے۔ امید ہے کہ آپ جواب سے جلدی ممنون فرماویں گے۔ (آپ کا صادق)

میرزا یعقوب بیگ ایل۔ایم۔ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔لاہور

تقریروں کا خلاصہ

چوہدری فتح محمد صاحب

کنتم خیر امۃ ...... الخ کی تلاوت کے بعد

فرمایا کہ میرے بھائیو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ ہمارا نام اللہ تعالےٰ نے مسلمان رکھا ہے جسکے معنے سلامتی اور امن ہیں۔ نہ صرف سلامتی و امن اپنی ہی ذات کے واسطے ہے بلکہ مخلوق خدا کے واسطے بھی۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنھوں نے کہ مذہب اسلام ہم تک پہنچایا ہے۔ انھوں نے مومن کو کھجور سے تشبیہ دی ہے۔ یعنے جس طرح کہ کھجور سے لاانتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح مومن سے بھی بنی نوع انسان کے واسطے بے شمار فوائد کا ہونا ضروری ہے۔ محض ہمارا کام توحید کو مخلوق خدا تک پہنچانا ہی نہیں ہے۔ بلکہ خود بھی نمونہ بنکر دکھانا ہے۔ توحید کے مسائل تو اکثر دیگر مذاہب بھی پیش کرتے ہیں مگر ہمیں ایسی طرز سے ان مسائل کو لوگوں تک پہنچانا چاہیئے جو کسی اصول پر مبنی ہو اور لوگ قائل بھی ہوں۔ پھر فرمایا کہ انسان کے واسطے خوش اخلاق ہونا ضروری ہے کیونکہ جتنے انبیاء ملہم ہوئے ہیں۔ وہ تمام حسن خلق رکھتے ہیں۔ گویا خوش خلق ہونا ان کی سچائی کا ایک معیار سمجھا جانا چاہیئے۔ مجھے کالج میں ایک دفعہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے بہت سے رسائل اپنے ملہم ہونے کے بارے میں ارسال کئے۔ مگر معلوم ہونے پر مجھے پتہ لگا کہ وہ اپنے گھر میں بہت بد اخلاق سمجھا جاتا ہے۔ تو جو گھر میں ہی بد اخلاق سمجھا جائے۔ وہ دوسروں کے واسطے کیا نمونہ پیش کر سکتا ہے

جو لوگ خدا کیطرف سے ہوتے ہیں۔ وہ کسی غرض کو مدنظر رکھ کر کسی پر احسان نہیں کرتے بلکہ محض اللہ کی رضا کے لئے۔ اس لئے انسان کے واسطے واجب ہے کہ وہ بھی محض اللہ تعالےٰ کے واسطے ہی عام خلق خدا کے ساتھ احسان کرتا رہے۔ اور کسی بدلہ کا منتظر نہ رہے ✚

بدظنی بہت خطرناک بلا ہے۔ اس سے بچتے رہو شاید جسپر انسان بدظنی کرتا ہے۔ وہ نیک ہی ہو۔ اور بدظنی کرنے والے کی نظر خطا کرتی ہو۔ اس سے بچتے رہو بدظن انسان ضرور ہے۔ کہ ایک دن بدظنی میں ترقی کرتا نہ محض مادۂ محبت سے بے بہرہ رہے گا۔ بلکہ بے مروت بھی ہوجائے گا ✚

بعدازیں الّت بینکم پڑھ کر فرمایا کہ دُنیادارو جیسی محبت میں ہمیشہ نقائص ہوتے ہیں۔ ایسی محبت سے بچتے رہو۔ محبت کسی کے حسن کو دیکھ کر کی جاتی ہے مگر وہ حُسن ہمیشہ خدا کی طرف سے ہی کسی کو ملتا ہے۔ تو جب اللہ تعالےٰ ہی حُسن کا سرچشمہ ہے تو اُسی سے لَو لگانی چاہیئے۔ پھر یہ بھی دیکھ لو۔ کہ آیا جس سے آپ محبت کرتے ہو۔ اُس محبوب میں بھی تمہاری محبت ہے یا نہیں۔ کہ جذبہ محبت کا ہونا ضروری ہے۔ کاذب محبت میں ہمیشہ تنگی ملتی ہے۔ اور انجام ہلاکت پذیر ہوتا ہے۔ دیکھو کسی جھوٹے غلط راہ اختیار کردہ عاشق نے کہا ہے مصرع مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی۔ مگر صادق عشق میں ہمیشہ لطف حاصل ہوتا ہے۔ اور محبوب راحت ہی رشتہ محبوب بنتا ہے۔ اسی واسطے تو ہمارے سید حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے مرع مرض گھٹتا گیا جُوں جُوں دوا کی ✚

علاوہ ازیں چوہدری صاحب نے سود لینے کے نقائص بیان فرماکر اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ✚

پھر اپنے یعنی آپس میں کے مقدمات کم کرنے پر زور دیا۔ اور اشاعت دین حقہ کی تاکید کی۔ پھر یہ دعا فرماتے ہوئے تقریر ختم کی۔ کہ اپنے نبی کریم کے واسطے دعائیں کرو۔ اور برکتیں مانگو۔ مگر دل سے نہ کہ زبان سے اور علم حاصل کرنے کے علاوہ باعمل بننے کی دُعا فرمائی ✚

صوفی غلام رسول صاحب راجیکے

میرا مضمون تبلیغ حق کے متعلق ہے۔ لغت کے روسے تبلیغ کے معنے ہیں پہنچانا۔ اور حق وہ امر ہے جسکی حقیقت صحیفۂ فطرت اور قانون قدرت یا عقل سلیم اور نقل صحیح کی شہادت سے ثابت اور متحقق ہو عرف اسلام اور اصطلاح شریعت کے روسے تبلیغ کے معنے ہیں کسی مسلم اور باخبر انسان کا احکام الٰہیہ سے کسی غیر مسلم اور بیخبر انسان کو باخبر بنانا ✚

تبلیغ کا لفظ بلوغ سے نکلا ہے جو انسان کیطرف مضاف ہونے سے اسکے سن بلوغت کو ظاہر کرتا ہے جیسے عرب بولتے ہیں بلغ الغلام۔ کہ لڑکا بالغ ہوگیا یعنے سن بلوغت تک پہنچ گیا ✚

سن بلوغت اعضاء اور قویٰ کا وہ زمانہ ہے جس میں انسان نشوونما کے لحاظ سے اپنے اعضا اور قویٰ میں ایک کمال کو حاصل کرلیتا ہے جس سے انسان بشرطیکہ اسکی تربیت میں کوئی خاص قسم کا نقص نہ واقع ہو۔ اپنے نفع اور نقصان پر بہت کچھ آگاہ ہوجاتا ہے ✚

اسی طرح اسکی ظاہری بلوغت کے مقابل ایک اسکی روحانی بلوغت کی حالت ہے جسکے حاصل ہونے سے انسان روحانی اور دینی امور سے آگاہ ہوکر روحانی بلوغت کو حاصل کرتا ہے۔ ان معنوں میں تبلیغ کے معنے ہوئے کسی انسان کو احکام الٰہیہ سے باخبر بناکر روحانی بلوغت سے روحانی بالغ بنانا ✚

اور چونکہ بلوغت تک پہنچنے کے لئے مختلف قسم کی تربیت کی بار بار اور تکرار ضرورت ہوتی ہے اسی طرح جسمانی بلوغت کے مقابل روحانی بلوغت کے حصول کے لئے بھی تبلیغ کی بار بار اور تکرار کے ساتھ ضرورت ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ کلام الٰہی یعنے قرآن مجید میں ایک ایک صداقت کو بار بار اور تکرار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا کا مامور اپنے دور رسالت میں ایک ہی صداقت کو سالوں تک دہراتا اور بار بار ذکر کرتا ہے اور عام لوگ جو تبلیغ کی اس حقیقت سے ناواقف اور بے خبر ہوتے ہیں اعتراض کرتے ہیں کہ کیوں ایک ہی بات کو ہمیشہ دہرایا جاتا ہے اور نہیں سمجھتے کہ تبلیغ اپنی حقیقت کے روسے یہی ہے کہ کسی امر حق کو تکرار کے ساتھ بار بار بیان کیا جاوے ✚

پھر تبلیغ باب تفعیل سے ہے جو تکرار کے معنے بھی دیتا ہے اور اپنے باب کی خاصیت کے روسے اس بات کیطرف ایما کرتا ہے کہ امر حق کو تبلیغ کی صورت میں بار بار بیان کرنا ضروری ہے۔ پھر تبلیغ اور رسالت ایک ہی چیز ہے جیساکہ قرآن میں فرمایا گیا کہ ما علے الرسول الا البلاغ المبین یعنے رسول کے ذمے کھلے طور سے تبلیغ ہی کرنا ہے۔ اس جگہ الرسول اور البلاغ کو آپس میں لازم ملزوم قرار دیکر اس بات کو واضح کردیا کہ رسول مبلغ اور بلاغ اور تبلیغ رسالت کا ہی نام ہے ✚

البلاغ کے ساتھ المبین کا لفظ زیادہ کرنے سے اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ تبلیغ ایسی ہونی چاہیئے جو کھلے طور سے ہو اور وضاحت کے ساتھ ہو جس سے منکر اور مومن میں فرق ہو جائے کیونکہ المبین کا لفظ بون اور بین سے بھی مشتق ہے اور بیان سے بھی بون اور بین کے معنے فرق۔ جدائی۔ فاصلہ کے ہیں اور بیان کے معنے واضح۔ ظاہر اور آشکارا ہونے کے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تبلیغ اپنی شان میں وہی ہے جس سے مومن اور منکر علیحدہ علیحدہ ہوجائیں اور ان میں انکار اور ایمان کی وجہ سے کھلا فرق ہوجائے اور اگر تبلیغ کا یہ اثر اور نتیجہ نہیں تو گو اسے تبلیغ کہا جائے مگر حقیقت میں وہ تبلیغ کہلانے کی ہرگز ہرگز مجاز نہیں ✚

پھر تبلیغ سے گو شورش بہت اٹھتی ہے لیکن اس کا نتیجہ دین حق کے لئے سراسر مفید ہوتا ہے کیونکہ اس شورش سے اہل حق سے تو اہل باطل کیطرف کوئی جانے کا نہیں البتہ امید غالب ہے کہ اہل باطل سے ہی نکل نکل کر اہل حق میں داخل ہوں۔ پھر جب تبلیغ سے منکر اور مومن علیحدہ علیحدہ ہوجائینگے تو جو لوگ مومن ہوجائینگے انکے اس ایمان لانے کا بھی دین حق کو ہی فائدہ ہوگا۔ اور جو انکار کرینگے ان پر اتمام حجت ہونے سے خدا کا الزام قائم ہوگا جس سے آخر وہ مطابق وعید آیۃ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا عذاب الٰہی سے ہلاک ہو جائینگے اور ہلاک ہوجانے سے ظلمت اور کفر و شرک کی وہ تاریکی جو انکے ذریعے دُنیا میں چھائی ہوتی تھی دُور ہو ہوجائے گی اس سے بھی فائدہ دین حق کے لئے ہی ہوگا پس دونوں صورتوں میں تبلیغ دین حق کے لئے مفید ہی مفید ہے ✚

پھر تبلیغ کا لفظ جیسے بلوغ سے ہے ایسا ہی بلاغت

سے بھی ہے اور اگر بلاغت سے ہو تو لفظ تبلیغ ان معنوں میں اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مبلّغ اور کلام مبلّغ بلاغت کے رو سے بلیغ ہو جس سے کلام موثر اور سامع متاثر ہو +

دُنیا میں متکلمین کا گروہ بھی اپنے حُسنِ بیان سے لوگوں کو حیران کر دیتا ہے لیکن انکے کلام کا اثر آنی ہوتا ہے اور اتنا مفید نہیں ہوتا۔ جسقدر کہ خدا رسیدہ اور پارسا لوگوں کا کلام دلوں میں طہارت اور پاکیزگی کی ترویج پیدا کرنے سے مفید ہوتا ہے +

اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کہ بھری ہوئی اور خالی بندوق کی آواز۔ بھری ہوئی بندوق سے بھی آواز نکلتی ہے اور خالی سے بھی۔ لیکن خالی سے صرف آواز ہی نکلتی ہے جس کا اثر بجز سمع خراشی کے اور کچھ نہیں۔ ہاں بھری ہوئی بندوق قبل اس کے کہ اس کی آواز کا سلسلہ ختم ہو کئی جانوروں کا شکار کر جاتی ہے بعینہ اسی طرح مثال ہے صالح اور غیر صالح واعظ اور ناصح کی پند و نصیحت اور انکے وعظ و کلام کی۔ اس لئے ضروری ہے کہ تبلیغ سے پہلے اپنی حالت میں نیک نمونہ اختیار کیا جائے +

یہی وجہ ہے کہ خدا کے رسول قبل اس کے کہ وہ تبلیغ حق کے لئے مامور ہوں ایک عرصہ دراز تک جو چالیس برس کے قریب ہوتا ہے اپنے نفس کے تزکیہ اور اصلاح میں مشغول رہتے ہیں۔ پھر جب اپنی اصلاح کر لیتے ہیں پھر لوگوں کی اصلاح کے لئے مامور کئے جاتے ہیں +

پھر تبلیغ چونکہ از قسم افاضہ ہے اس لئے افاضہ سے پہلے استفاضہ ضروری ہے جیسا کہ قانونِ قدرت سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کائنات عالم کی ہر اک چیز افاضہ سے پہلے استفاضہ حاصل کرتی ہے مثلاً دیکھو چاند سورج عناصر موالید کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو مفیض ہونے سے پہلے مستفیض نہ ہوتی ہو۔ سورج کو دیکھو کہ جب تک خود اپنے تئیں روشن نہیں کرتا دُنیا کو روشن نہیں کرتا اور ایسا ہی چاند جب تک سورج سے مستفیض نہیں ہوتا دنیا کو مستفیض نہیں کرتا +

یہ اشارہ لفظ تبلیغ میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ تبلیغ کے معنے ہیں پہنچانا۔ اب اگر مبلّغ کے پاس ہی کچھ نہیں تو وہ کیا پہنچائے گا۔ اور اگر کچھ پہنچائے گا تو ضروری ہے کہ پہلے خود بھی اسے کچھ پہنچا ہو جس سے پایا جاتا ہے کہ مبلّغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ امورِ حقّہ کہ جس سے لوگوں کو مستفیض کرنا چاہتا ہے پہلے ان کا علم خود حاصل کرے +

پھر تبلیغ کے ساتھ پاک نمونہ کا ہونا بھی ازبس ضروری ہے کیونکہ مبلّغ اگر بلا پاک نمونہ کے اور بغیر استفاضہ کے تبلیغ کرے گا تو طبائع میں یہ سوال باقی رہ جاوے گا کہ مبلّغ نے خود ان صداقتہائے پیش کردہ سے کونسا فائدہ اُٹھایا اور خود کیا کچھ برکات حاصل کئے۔ اسی کی طرف قرآن کریم میں اشارہ ہے جہاں فرمایا ہے ادعُ الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ یعنے خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤ تو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ بلاؤ +

حکمت کے معنے پکی بات کے ہیں اور پکی بات تب ہی ہوتی ہے جب اس پر عملدرآمد ہو اور بغیر عمل کے قول محض غیر مضبوط اور خام رہتا ہے پس اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دعوت الی اللہ عملی نمونہ سے ہو۔ اور موعظہ حسنہ سے مُراد وہ وعظ ہے جس کو واعظ نیک نمونہ اور استفاضہ برکات کے حصول کے ساتھ لوگوں کے سامنے حسن و خوبی کے رنگ میں پیش کرے کیونکہ بغیر اسکے وعظ کو موعظہ ہوگا لیکن موعظہ حسنہ کہلانے کی شان سے اس کا حصہ کم ہی ہوگا +

پھر رسول چونکہ مبلّغ ہی ہوتا ہے اس لئے رسول کی جماعت جو رسول کی روحانی اولاد ہے اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ اپنے روحانی باپ یعنے خدا کے رسول کی طرح وہ بھی سب کی سب مبلّغ بنے +

اور یہ ضروری نہیں کہ ایک خاصی استعداد کا انسان مختلف لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے مجبور ہے بلکہ اپنی استعداد کے مطابق اپنی طرز کے لوگوں کو تبلیغ کی جائے۔ مثلاً وکلاء وکلا کو تبلیغ کریں۔ ڈاکٹر ڈاکٹروں کو۔ عالم عالموں کو۔ زمیندار زمینداروں کو۔ تجار تجاروں کو۔ اور اگر تعلقات کا دائرہ مختلف لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے وسیع پائیں تو اس صورت میں مختلف لوگوں کو ہی تبلیغ کریں اور اپنی کمی استعداد اور کم مائیگی کو تبلیغ نہ کرنے کا بہانہ نہ بنائیں۔ بلکہ جیسی جیسی کسی کی حیثیت اور استعداد ہے اُسی کے مطابق کام کریں۔ جیسا کہ سلطنت کے ظاہری سلسلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سپاہی سے لیکر بادشاہ تک مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور سب کے سب اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کام ضرور کرتے ہیں +

مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ نہایت ہی پیارا لگتا ہے کہ جب ان سے قیدخانہ میں دو قیدیوں نے خواب کی تعبیر دریافت کی تو اُنھوں نے قبل اس کے کہ تعبیر فرماتے پہلے خوب تبلیغ کی اور پیچھے تعبیر فرمائی کسقدر تعجب ہے کہ حضرت یوسف تو قید میں تبلیغ کریں اور ہم آزادی میں نہ کریں +

پھر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے صحابہؓ کا طرز دیکھتے ہیں کہ اُنھوں نے تبلیغ حق میں وہ نمونہ دکھایا کہ جسکی نظیر پہلے نبیوں اور پہلے لوگوں میں ہرگز نہیں ملتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ابتدائی دنوں میں جبکہ آپ صرف اکیلے تھے رات اور دن میں جہاں کوئی محفل اور کوئی مجلس کوئی مجمع پاتے فوراً وہاں پہنچتے اور تبلیغ حق فرماتے۔ آپ کا ان اجڈ عربوں سے اور ایک وحشی قوم سے ایک با اخلاق اور با خدا جماعت پیدا کر دینا کوئی تھوڑا معجزہ نہیں۔ پھر ان کو منبع علوم اور الٰہیات کا اُستاد بنا دینا یہ اور بھی اعجاز ہے۔ مکہ کی سرزمین کو ساری زمین کی ناف کہنا بھی کیسا صحیح اور درست نکلا جس کا یہ مطلب تھا کہ جس طرح بچہ ناف کے ذریعے ماں کے پیٹ میں تربیت پاتا ہے اسی طرح تمام دُنیا کے جنین نے ناف مکہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے دینی اور روحانی تربیت حاصل کی +

پھر آنحضرت نے کمال یہ دکھایا کہ ان تمام ہدایتوں کو جو مختلف نبی اور رسول مختلف زمانوں اور مختلف مکانوں میں لائے ایک ہی وقت میں عملی طور پر قرآن کی صورت میں دکھایا اور گو تکمیل اشاعت ہدایت آپ کے خدام کے ذریعے ظہور میں آئی لیکن تکمیل ہدایت کا جو مرتبہ حضور والا نے کمال تک پہنچا کر دکھایا وہ پھر آپ کا ہی حصہ تھا +

استعداد فطرت کا وجود جو ابتدا میں بچے کی طرح تھا اسکی ترقی نشو و نما کے مطابق اس کے لئے مختلف

نبیوں اور صحیفوں کے ذریعے ہدایت کا لباس طیار ہوتا رہا۔ لیکن جب آنحضرت تشریف لائے تو وہ وجود اپنے قدوقامت کے لحاظ سے کمال تک پہنچ گیا۔ پھر آنحضرت کے ذریعے جو لباس ہدایت اسکے پورے قدوقامت کے لئے وضع ہوا۔ وہی آخری دنوں کافی قرار دیا گیا جیسا کہ ایک بچہ جوں جوں بڑھتا ہے اُس کے بڑھنے کے مطابق اُس کا لباس بھی بڑھتا رہتا ہے لیکن جب جوان ہونے پر اس کا قدوقامت کمال کو پہنچ جاتا ہے تو پھر اس کے لباس کا اندازہ آخری ایام تک وہی رہتا ہے جو شباب کے وقت طیار کیا گیا ✤

یہی وجہ ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم کا مبارک ارشاد حضرت آنحضرت کو نصیب ہوا۔ اور آپ کے سوا کسی اور کو نہ ملا ✤

پھر ہدایت کا وہ مدرسہ جو کہ ابتدا میں پرائمری کی شکل میں تھا اور دوسرے مختلف زمانوں اور مکانوں میں اس نے مڈل انٹرنس ایف اے بی اے کی صورت میں ترقی کی آخری کمال کی حالت تک جو ایم اے کی حالت تھی۔ پورے کالج کی شکل میں آنحضرت کے وقت ظاہر ہوا ✤

اور یہی وجہ ہے کہ جیسا آنحضرت نے استفاضہ میں سب نبیوں سے بڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح افاضہ میں بھی آپ سب سے بڑھ گئے۔ اور دوسرے نبی تو خاص ملک خاص قوم اور خاص زمانہ کے لئے تھے۔ لیکن حضور تمام ملکوں تمام زمانوں تمام قوموں کے لئے مبعوث ہوئے پھر صحابہ کا نمونہ بھی وہ نمونہ ہے جسکی مثال دوسرے کسی نبی کی جماعت میں نہیں پائی جاتی۔ صحابہ نے بیعت کرتے ہی اپنے رسم ورواج اور اپنی پہلی حالتوں کے سب چولے اُتار دیئے اور آنحضرت کا وہ نمونہ اختیار کیا کہ جیسے آنحضرت محمد ہو کر خدا نما تھے وہ بیعت سے آنحضرت کا نمونہ اختیار کرنے سے محمد نما ہو گئے۔ وہ عجیب قسم کے انسان تھے وہ اسلام کے فدائی اور شیدائی۔ تھے اسلام کی راہ میں انہوں نے گھر بار چھوڑے۔ خویش و اقارب چھوڑے وطن چھوڑے۔ اہل وطن چھوڑے۔ ان کا سفر حضر تھا۔ اور ان کا حضر سفر۔ وہ مرنے کے لئے جیتے تھے اور جینے کے لئے مرتے تھے وہ خدا کی رضا میں پھرتے تھے اور خدا کی رضا ان میں پھرتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جس در کو اُنہوں نے کھٹکھٹایا اُن پر کھولا گیا۔ اور جدھر وہ گئے وہ فتحیاب اور مظفر ومنصور ہو گئے ✤

اور یہی وہ راہ تھی کہ جس سے وہ گدا تھے بادشاہ بن گئے اور فقیر تھے امیر بن گئے۔ [illegible] ان سے انہیں بیتاب لے اور زمام نستر سے زمام سلطنت پائی وہ دل کے بہادر تھے اور ایمانی طاقت سے جری القلب تھے ✤

دُنیا میں ان کا نمونہ سب مسلمانوں کے لئے قابل تقلید ہے لیکن ہم احمدیوں کے لئے واجب الاتباع کیونکہ ہمارا سلسلہ اور ہماری جماعت انہی کا ٹکڑا ہے اور انہی کا حصہ جیسا کہ وآخرین منھم سے ظاہر ہے اس لئے ہمارے احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ بڑھ بڑھ کر صحابہ کی راہ پر قدم ماریں اور ان کا نمونہ اختیار کریں۔ پھر اس لئے بھی کہ جو معلم رکھا ہے وہی ہمارا اور جس ساقی نے انھیں مخمور کیا اسی نے ہمیں مست کیا اور جو محمدؐ اور احمدؐ ان میں آیا۔ وہی ہم میں مبعوث ہوا اس لئے ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنی طرز زندگی میں ان کا طرز اختیار کریں ✤

اور ان کے اوقات زندگی کو اپنے لئے اسوۂ حسنہ بنائیں۔ دیکھئے ان کی ہمت کس شان کی تھی اور ان کی سعی اور کوشش کس کمال کی۔ کہ انہی کی محنتوں کا آج یہ ثمرہ ہے کہ اسلام اور شعائر اسلام اور قرآن کا مقدس صحیفہ آج بلا کم وکاست ہمارے ہاتھوں میں محفوظ اور مصئون موجود ہے۔ پھر نماز کے پانچوں وقتوں میں اذان کو بلند آواز سے کہنا ابتدائی وقتوں میں یہ ان کا ہی حوصلہ تھا۔ اذان نماز کو مسلمانوں کے لئے نماز کی اطلاع ہے لیکن غیر مسلموں کے لئے مختصر اور جامع الفاظ میں تبلیغ بھی جامع ہے گویا وہ ہر نماز کے ادا کرنے سے پہلے تبلیغ کرتے اور بلند آواز سے کرتے ✤

اذان جو جامع اور مختصر الفاظ میں ایک تبلیغ ہی اس سے طرز تبلیغ کا پتہ خوب لگتا ہے کہ تبلیغ کس طرح کرنی چاہئے۔ کیونکہ تبلیغ میں خدا تعالے کی کبریائی اور شہادت توحید کے بعد رسالت کی شہادت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری تبلیغ کا ماحصل خدا تعالے کی توحید ہے اور خدا تعالے کی توحید کا ثبوت آنحضرت کی رسالت۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالے کی ہستی اور توحید کے ثبوت میں رسالت کا پیش کرنا ازبس ضروری اور حی علی الصلوٰۃ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صلوٰۃ کا تعلق اشھد ان لا الہ الا اللہ سے ہے اور حی علی الفلاح کا تعلق اشھد ان محمدا رسول اللہ سے کیونکہ صلوٰۃ جو عبادت ہے وہ بجز اللہ کے اور کسی کے لئے جائز نہیں اور فلاح بجز آنحضرت کے نمونہ اور آپ کی اتباع کے ناممکن ہے ✤

یہی وجہ ہے کہ جب کبھی اللہ تعالے کنت کنزاً مخفیاً کے رنگ میں دُنیا سے مخفی ہوتا ہے اور ارادہ فرماتا ہے کہ دُنیا اور اہل دنیا پر تجلّی اور ظہور فرما دے تو اس کی یہی سنت ہے کہ وہ بذریعہ کسی مامور من اللہ کے ظہور فرماتا ہے۔ جیسا کہ اس وقت اس زمانہ میں اللہ تعالے نے ارادہ فرمایا کہ وہ اپنی ہستی اور آنحضرت کی صداقت اور اسلام کی صداقت کے لئے تازہ ثبوت پیش کرے تو اس نے اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کے وجود باجود کو سب دنیا کے سامنے پیش کیا۔ پس جس تازہ نشان کو آج خود اللہ تعالے اپنے اور اپنے رسول محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے لئے ثبوت میں پیش کرتا ہے ہم اس کو کیوں دُنیا کے سامنے پیش نہ کریں اور اگر غور کریں تو اسلام کی برکتوں سے آج بجز حضرت مسیح موعودؑ کے وجود باجود کے اور ان کے ہاتھ میں ہے ہی کیا؟ کیونکہ آج جس قدر خدا تعالے کے تازے نشان ظاہر ہوئے خواہ جلال کی صورت میں خواہ جمال کی صورت خواہ آنحضرت کی پیشگوئیوں سے خواہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں سے ان سب کا تعلق حضرت مسیح موعود سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آج خود اپنے وجود کو اسلام اور خدا اور پیغمبر اسلام کی صداقت کے ثبوت تازہ نشان کی صورت میں پیش کیا جن کا انکار خدا اور اسکے رسول کا انکار ہے۔ اور یہی کہتے ہیں کہ احمدی ہمیں کافر کہتے ہیں۔ اور ہم تو کافروں کو مومن بنلاتے ہیں نہ کافر۔ ہاں وہ پنجابی کفر کا تو خود اقرار کرتے ہیں اور عربی کفر سے بُرا مناتے ہیں یعنے جب انھیں کہا جائے کہ کیا تم حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہو تو پنجابی لفظوں میں تو صاف کہدیتے ہیں کہ نہیں مانتے اور ہرگز نہیں مانتے۔ لیکن جب ان کو اس پنجابی کفر کا عربی میں ترجمہ سنایا جاوے تو بُرا مناتے ہیں عجیب ✤

مسلمان آج روتے ہیں کہ ہم سے سلطنتیں گئیں ملک گئے۔ اور نہیں روتے کہ ہم سے ملک اور سلطنتیں جانے سے پہلے اسلام اور مسلمانی گئی۔ یاد رکھیں کہ جب تک وہ اسلام کو واپس نہیں لینگے یہ ملک اور سلطنتیں بھی انہیں نہیں ملینگے بلکہ ڈر ہے کہ کہیں یہود کی طرح ضربت علیهم الذلة والمسكنة۔ کے مصداق نہ ہو جائیں +

اور اسلام آج وہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کیا جس سے وہ انکار کرتے ہیں۔ ہمارا سلسلہ حقہ گو انہیں آج ایک چھوٹا سا پودہ معلوم ہوتا ہے مگر ایک دن یہی درخت اتنا بڑھے گا اتنا پھولے گا کہ کسی وقت ہفت اقلیم کے بادشاہ اسکے سائے نیچے بسیرا کرینگے۔ اور وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہی ہے چنانچہ جب میں ۱۹۰۹ء میں میرٹھ گیا تو وہاں مجھے بذریعہ ایک مکاشفہ کے دکھایا گیا کہ ۱۴ چودھویں صدی ہے اور تمام دنیا میرے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے اور جدھر میں دیکھتا ہوں ہر طرف مجھے احمدی سلطنتیں اور احمدی بادشاہ ہی نظر آتے ہیں۔ لیکن ایک دوسرے وقت میں دکھایا گیا جس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کابل کی سلطنت احمدی سلطنت ہونے والی ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ضرور ہے کہ کسی وقت پوری ہو کر رہیں +

لیکن ہمارے احباب کو چاہیئے کہ وہ سچی ہمت ہمدردی ایثار کا نمونہ دکھائیں۔ جیسا کہ صحابہ نے دکھایا۔ کیونکہ پاک نمونہ تصویری زبان کا وہ مقدس اور مبارک فقط ہے جسکو سب جانتے ہیں اور جس سے ہر ایک زبان کا آدمی واقفیت رکھتا ہے۔ آج تو بڑی سہولتیں ہیں پہلے زمانوں میں جب یہ ریلیں تاریں اور ڈاک خانہ کا انتظام نہ تھا صحابہ مختلف ملکوں میں جنکی زبان سے بھی وہ ناواقف تھے صرف پاک نمونہ اور توجہ اور دعا کے ذریعہ انہوں نے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ انگریزی والوں کو بھی اسی سے اور چینی جاپانی والوں کو بھی اسی سے اور پھر ترکی اور ایرانی والوں کو بھی اسی سے۔

سو پہلے بھی جو کچھ ہوا پاک نمونہ سے ہوا اور آج بھی جو کچھ ہوگا اسی سے ہوگا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں پاک نمونہ بنائے اور اپنی رضاؤں کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین +

عاجز
غلام رسول راجیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

از ناصر نواب بہ احمدی احباب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز سفر عرب سے واپس آگیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب وہ سب صاحبان جو ضعفاء قادیان کے لئے چندہ مقرر فرما چکے ہیں اور سالانہ جلسہ پر بسبب میری غیر حاضری کے نہیں دے گئے مہربانی فرما کر ارسال فرماویں اور جن صاحبان نے یکشت دینا کیا ہوا ہے اور اس میں سے نصف یا ثلث ادا کر چکے ہیں وہ بھی بقیہ عنایت کریں۔ اب دور الضعفاء کا کام شروع ہونے والا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے اسواسطے اس کار خیر میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اس میری عرض کو اخباری تحریر سمجھ کر خاموش نہیں ہونا چاہیئے مجھ میں اسقدر طاقت نہیں کہ سینکڑوں دوستوں کو علیحدہ علیحدہ عریضہ لکھوں نہ میرے پاس کوئی منشی نوکر ہے کہ اس سے یہ کام لوں اس واسطے خود بھی دل میں سوچ سمجھ کر جو دینا کیا ہے وہ عطا فرماویں اور اللہ تعالےٰ سے ثواب حاصل کریں اور اس ناچیز سے دعا لیں پہلی دفعہ اتنا ہی لکھنا کافی ہے + فقط

ناصر نواب قادیان

مونگیر میں جلسہ ہمدردی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۳۱- دسمبر ۱۹۱۲ء کو انجمن احمدیہ مونگیر (بہار) کا ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم (جو اتفاقاً مونگیر تشریف لائے ہوئے تھے) کی تحریک اور جناب مولوی عبد القادر صاحب مولوی فاضل بی اے اور خاکسار (سکرٹری انجمن احمدیہ) کی تائید پر جناب مولوی عبد الماجد صاحب پروفیسر ٹی۔ این۔ جوبلی کالج بھاگلپور کی صدارت میں حضور وائسرائے کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔ اور وحشیانہ حملہ پر سخت نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور بالاتفاق ریزولیوشن پاس ہو کر اسکی اطلاع پرائیویٹ سکرٹری حضور وائسرائے و عالیجناب لفٹننٹ گورنر بہار و اڑیسہ و کمشنر صاحب بھاگلپور و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مونگیر و سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیگئی۔ حضور وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے شکریہ کا تار آیا ہے + فقط والسلام

خاکسار حکیم خلیل احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر +

ایک محب صادق کے مخلصانہ الفاظ کا نمونہ

یہ صاحب آسٹریلیا سے آئے تھے قادیان میں صرف چند گھنٹے ٹھیرے اور بیعت کر کے چلے گئے۔ بعد میں خدا نے ان کو وہ حب عطا کیا جس کے نمونہ میں تھوڑا سا اقتباس ان کے خط میں سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اور اب یہ دعا مانگا کرو کہ اے حي وقیوم خدا۔ اے پکار کے سننے والے مالک۔ اب اس عاجز محمد بخش کو اپنے بڑے فضل سے بامراد قادیان شریف میں بہت جلدی پہنچا دے کہ اب جدائی کی تاب نہیں اور دل ایسا اداس رہتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ بلکہ یہ خط لکھتے وقت جو دل کا حال ہے خدا ہی جانتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ماں باپ سے اور بال بچوں سے زیادہ محبت اور دیدار کا شوق زیادہ نہیں تو کسی طرح بھی ان سے کم نہیں جس قدر دل انکے ملنے کو چاہتا ہے۔ ضرور اس قدر آپ لوگوں کے دیدار کو بھی چاہتا ہے پس یہ ایک فضل خدا ہے کہ انکی ۴۲ بتالیس سال کی پہچان اور آپ لوگوں کی ۵۲ یا ۵۳ مہینوں کی پہچان بلکہ اصل میں دو تین گھنٹہ کی پہچان کیونکہ اتنے وقت میں مینے آپ دو تین صاحبوں سے ملاقات کر لی تھی اور پھر واپس آسٹریلیا کو چلا آیا تھا اور ان دو یا تین گھنٹوں کے علاوہ باقی کا سارا وقت آسٹریلیا میں گزرا ہے لیکن یہ دو تین گھنٹے کی آشنائی گھر والوں کی ۴۳ برس کی محبت پر غالب آ رہی ہے۔ اور اگر دل کو ترازو میں رکھ کر دیکھا جائے تو قادیان کی طرف ہی جھکے گا یہ سب اللہ کا فضل ہے اور آپ لوگوں کی سچی ہمدردی کا نتیجہ ہے۔

والسلام۔ ملک محمد بخش احمدی

درخواست جنازہ

(۱) برادر فیض محمد ساکنہ حسن پور ضلع ملتان فوت فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے +

درخواست جنازہ

(۲) برادرم مکرم سردار محمد آلو صاحب منٹگمری کا صاحبزادہ محمد عطاء اللہ ۱۸۔ دسمبر ۱۲ء کو فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سردار صاحب کو نعم البدل عطاء فرماوے ✤

(۳) خبر آئی ہے کہ تحصیل و ضلع ملتان موضع لوٹہ والا میں ایک مخلص احمدی مسمی اروڑا فوت ہوگئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑھیں ✤

(۴) برائے والد محمد صدیق صاحب میرٹھ ✤

(۵) برائے بابا فیروز الدین صاحب لاہور

(۶) میری پھوپھی زاد ہمشیرہ فاطمہ کبریٰ ۴۔ جنوری ۱۳ء کو قادیان فوت ہوگئی ہیں۔ سب بھائی مرحومہ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر اس عاجز کو مشکور کریں اور خود عند اللہ ماجور ہوں۔ اور میرے خاص دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ خاص طور پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرماویں ✤ والسلام۔ خاکسار بشارت احمد۔ راولپنڈی۔

(۷) برائے والد مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری ✤

(۸) برائے منشی حمید الدین صاحب احمدی۔ لدھیانہ ✤

دعا مدد

احباب دعا کریں کہ ہمارے مکرم دوست شیخ نور احمد صاحب کی اہلیہ کریمہ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ✤

اُردو پرائمر

یہ ایک نیا اُردو قاعدہ ہے جو منشی محمد عابد علیخان صاحب نے تالیف کیا ہے۔ اور ابجد خوانوں کے واسطے مفید ہے۔ الفاظ مفرد و مرکب حرکات کے علاوہ کچھ قواعد اور آسان عبارتیں بھی دیگئی ہیں۔ انگریزی طرز پر لکھا گیا ہے۔ دوسری بار دو ہزار چھپا ہے۔ قیمت ۱ر فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ
مسلم اسٹور۔ مالدہ

اصلی ممیرہ

جو ہمارے ایک دوست نے بڑی محنت سے حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچ روپے فی تولہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔ ¼ تولہ سے کم نہ بھیجا جائے گا۔ قیمت ¼ تولہ کی ۱۴ر علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ اسکی تعریف میں سندھ اور آسام سے خط آئے ہیں۔ تھوڑا سا ہے جسے ضرورت ہے جلد منگوالے ✤

جلسے پر رقعہ دینے والے

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ جلسہ پر بہت لوگوں نے رقعے دئے تھے جن سب کے جواب اس وقت دئے نہ جاسکے۔ اور ان کو ہم نے جمع رکھا کہ بعد میں جواب لکھینگے۔ مگر ان میں سے جو طب کے متعلق تھے اور الگ رکھے ہوئے تھے۔ وہ مل گئے۔ باقی ایک جگہ باندھ کر رکھے تھے۔ وہ نہیں ملے۔ اسواسطے رقعے لکھنے والے اصحاب اپنے مطالب سے دوبارہ اطلاع دیویں ✤

خطباتِ نور

بابو عبد الحمید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے خطبات نور کی نسبت ایک خواب دیکھا۔ جو بہت ہی مبارک خواب ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر واقعہ سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور میری والدہ سے **خطبات** کی تالیف پر بہت ہی اظہار مسرت فرمایا۔ مجھے **طلب** فرمایا۔ لیکن میں اس وقت گھر پر نہ تھا جب میں گھر گیا۔ تو والدہ صاحبہ نے حضور پر نور کا تشریف لانا اور اظہار خوشنودی فرمانے کا ذکر مجھ سے کیا۔ (فالحمد للہ)

بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے کہ انھوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کردیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰ر فی نسخہ۔ قیمت حصہ اول ۸ر ہے۔ ہردو کے اکٹھے خریدار سے ۱ر روپیہ ✤ ملنے کا پتہ
بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

بوٹ سلیپر منگوالیں

تجارت پیشہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر آپ کو کلکتہ ساخت اف سلیپر و بوٹ شوز وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ سے طلب فرمایا کریں۔ انشاء اللہ رعایت کو مدنظر رکھا جاوے گا ✤

علاوہ سلیپر وغیرہ کے اور اشیاء بھی دو پیسے فی روپیہ کمیشن پر انشاء اللہ بھیج سکینگے ✤

ایس محمد امین و فضل کریم (احمدیان) کمپنی کارخانہ سلیپر ۳۲ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

۱۴ جنوری ۱۳ء

کو دینیات کے سکول احمدیہ کے لڑکوں نے حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں ایک ٹی پارٹی دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین بھی تشریف فرما تھے۔ چائے وغیرہ سے پیشتر۔ ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب۔ مولوی احمد بخش صاحب اور سید محمد یوسف صاحب کی نظمیں ہوئیں۔ بعد ازیں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا کہ بعض اشخاص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ کہ ہم کو میاں صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں کیا کرنا چاہیئے۔ اور ہم آپ سے اس لئے دریافت کرتے ہیں۔ کہ حضور جو کچھ بھی تجویز فرمائینگے وہ بہت ہی اعلےٰ و افضل ہوگا ✤

اس سوال پر حضور نے عام لوگوں کو سب سے بہتر تجویز یہ فرمائی کہ تمام لوگ نماز ظہر کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں اور میاں صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد لوگ مسجد النور میں چلے گئے جہاں صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور میاں صاحب کے لئے دعا کی۔

نماز اور دعا کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی زبانی تمام لوگوں کی خواہش پر میاں صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

(ایڈیٹر)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ

میں نے اس سفر میں جو دیکھا۔ اور اس سے جو نتائج نکالے۔ وہ طولانی ہیں۔ ایک سیکنڈ میں انسان پر اسقدر باتیں کھل جاتی ہیں۔ کہ اگر انسان ان کو لکھنے لگے۔ تو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ مگر میں نے جو دیکھا اُس سب کا نہایت لطیف نظارہ نماز میں موجود ہے۔ کبھی انسان اٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہے ایک بیمار کی سی حالت ہے اور پھر تمام اُٹھنے بیٹھنے کا نتیجہ اللہ اکبر ہی ہے ✤

انسان بہت کمزور ہے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے مصر کو جانے کے لئے استخارہ کیا۔ اور حج کو جانے کا بھی خیال تھا لیکن مخالفوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ خیال نہ تھا کہ یہ ارادہ اتنی جلدی سے پورا ہو جائے گا۔ میں نے جس وقت سے مدرسہ احمدیہ تیار کرنے لیا تھا۔ اسوقت سے مجھے خیال

ہوا کہ دیگر مدارس کا طریقہ تعلیم دیکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری جماعت کے وہ لوگ جو بڑے لائق ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے ہر طرح سے پیش کر چکے ہیں۔ اُن مدارس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اسی غرض کے لئے مصر کے سفر کے واسطے میں نے ایک ماہ تک برابر استخارہ کیا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ یہ قابل نفرین حرکت ہے کہ میں عرب سے بھی آگے چلا جاؤں۔ اور حج نہ کروں۔ یہ بات مجھے بہت بُری معلوم ہوئی۔ اور حج کا بھی ارادہ کر لیا۔ جب یہاں سے ہم بمبئی پہنچے تو عرب صاحب پر بحث ہوئی۔ بس یہی ایک بات خدا تعالے کی طرف سے ہم کو بیت اللہ لے جانے کی موجب ہوئی۔ مجھے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آگیا ؎

خدا کی دین کا موسے سے پوچھیئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں اور پیغمبری ملجائے

انسانی تدابیر اور کوششیں خواہ کسی قدر ہی کیوں نہ ہوں مگر اللہ تعالے کے فضل اور رحم کے سوا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے ہر بات کا نتیجہ اللہ اکبر یعنی خدا ہی سب سے بڑا ہے نکالا ہے ❊

راستہ میں عجیب عجیب طرح سے رکاوٹیں پیش آئیں اور تائیدات الٰہیہ بھی دیکھیں۔ غرض ہر خوشی اور ہر رنج میں یہی نتیجہ نکلا کہ اللہ اکبر۔ خدا ہی سب سے بڑا ہے ❊

ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کے ایک استاد تھے۔ انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالے عنہ کو چلتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ کبھی خدا نہ بننا۔ آپ نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ انسان خدا کیسے بنا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اپنی کسی ناکامی پر نہ کُڑھنا۔ کیونکہ یہ صفت تو خدا ہی کی ہے کہ وہ جو چاہتا ہے سو کر گذرے۔ اگر انسان بھی اسی بات کی خواہش کرنے لگے کہ جو کچھ میں چاہوں وہ سب پورا ہو جائے۔ تو گویا وہ تو خدا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر کُڑھوگے تو گویا اپنے آپ کو بندہ نہیں سمجھوگے۔ تمام دُنیا کے علوم پڑھ لو۔ سائنس۔ فلسفہ پڑھ لو۔ تمام دُنیا کی سیر کر لو۔ نتیجہ یہی ہوگا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ❊

ایک دہریہ نے سوال کیا کہ پیر جماعت علیشاہ نے میرے سامنے کہا کہ مرزا صاحب فلاں تاریخ کو مر جائینگے۔ اور وہ اسی تاریخ کو مر گئے۔ پھر تم لوگ مرزا صاحب کو چھوڑ کر جماعت علیشاہ کو کیوں نہیں مانتے۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ مرزا صاحب کی نسبت بیس سال سے لوگ برابر پیشگوئیاں کرتے چلے آتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک نہ ایکدن مرنا بھی مقدر تھا۔ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ مریں تو اس وقت بھی کسی نہ کسی کی پیشگوئی ضرور ہی ہو ❊

پھر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ہر صدی میں ایک فرقہ ناجی رہے گا۔ تم کہتے ہو کہ صحابہ کے علاوہ اب تک تمام لوگ حیات مسیح کے قائل کافر ہی ہوتے رہے ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ ہم غیر احمدیوں کو حیات مسیح کے ماننے کے سبب سے کافر نہیں کہتے۔ بلکہ اس لئے ان کو کافر کہتے ہیں کہ وہ میرزا صاحب کے مرید مسلمان معتقدوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے ماتحت مسلمانوں کو کافر کہنے کے سبب سے کافر کہتے ہیں ❊

پہلے راستہ میں یہ خیال کرتا گیا۔ کہ فلاں فلاں اشخاص کے لئے اس اس طرح سے دُعائیں کروں گا۔ جب بیت اللہ میں پہنچا تو سب کچھ بھول گیا۔ صرف اسلام ہی اسلام سامنے رہا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اسلام کی مردہ لاش میرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اسی کے واسطے دُعائیں کرتا رہا۔ پھر ایک شخص یہاں رہتا ہے۔ اس کو مجھ سے محبت ہے اور مجھ کو اس سے ہے۔ گو بظاہر اُس سے کوئی زیادہ ملنے جلنے کا تعلق نہیں ہے ❊

جب میں اپنے نہایت ہی قریبی رشتہ داروں کے لئے دُعائیں کرتا تھا۔ تو صرف اُسی کا نام زبان پر آتا تھا۔ آخر الامر جب کسی اور دُعا پر طبیعت نہ چلی۔ تو پھر میں نے بہت دیر تک اسی کے لئے دُعائیں کیں۔ بعد میں میری زبان کھل گئی۔ اس سے بھی نتیجہ وہی نکلا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ❊

پھر ایک شخص سے جو باتیں ہوئیں۔ اس نے کہا کہ آپ تو ہر بات کی دلیل بھی دیتے ہیں۔ اور نوجس ہوکوی سے بھی ہم نے سوال کیا اُس نے یہی کہا۔ کہ اگر نہیں مانتے تو تم کافر ہو۔ میں نے اُس کو کہا کہ دلایل کیا۔ ہم کو تو ہمارے ہادی کی یہ ہدایت ہے کہ ہر بات کے لئے دلایل دو اور وہ تمام دلایل قرآن شریف سے ہی ہوں ❊

ایک مسلمان گریجوایٹ نے جو عربی تعلیم کے لئے گورنمنٹ کے وظیفہ پر جا رہا تھا۔ ایک دوسرے نام کے مسلمان حقیقتاً دہریہ سے کہا کہ قرآن میں یوں لکھا ہے تم کیوں نہیں مانتے۔ اس نے کہا کہ ہم قرآن کو ہی نہیں مانتے تو اُس کی بات کو کیسے مانیں۔ دیکھو! ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔ طوفان آرہا ہے اس لئے سب کو ملکر اُس کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیکھو اگر کسی کے گھر میں آگ لگجائے اور ہمسائے بیٹھے کہتے رہیں۔ کہ ہمارے گھر میں آگ تھوڑا ہی لگی ہے تو پھر یہ یاد رکھو کہ اُن کے گھروں میں آگ لگ جائیگی

ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ لڑائی کے لئے جا رہا تھا جوش کی وجہ سے بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور وہ چند ایک عیسائیوں کو مخاطب کر کے کہتا تھا۔ کہ میں میدان جنگ میں مسلمانوں کو اس طرح ماروں گا اور یوں قتل کرونگا ❊

میں اپنے سفر کے حالات انشاء اللہ وقتاً فوقتاً لکھتا رہونگا۔ مگر میں نے جو کچھ سفر میں دیکھا اُس سب کا خلاصہ یہی تھا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ❊

کیا سکتے اتفاق کر سکتے ہیں۔ اور ہم اتفاق نہیں کر سکتے۔ چھوٹے اور کم مصائب بڑے اور سخت مشکلات کے مقابلہ میں قبول کئے جاتے ہیں۔ اور چھوٹے انعامات بڑے انعامات کے مقابل میں ترک کر دیئے جاتے ہیں ❊

اس لئے تم کو چاہیئے کہ اللہ تعالے کے حضور یہی دعا کرو۔ اور اصلاح کی کوشش کرو۔ تاکہ اللہ ہی کی راہ میں ہمارا مرنا اور جینا ہو۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ❊

خریداران بدر

خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمایا کریں ❊

مینیجر بدر

درخواست جنازہ

(۲) برادرم مکرم سردار محمد یوسف صاحب منٹگمری کا صاحبزادہ محمد عطاء اللہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۴ء کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سردار صاحب کو نعم البدل عطاء فرما دے۔

(۳) خبر آئی ہے کہ تحصیل و ضلع ملتان موضع ... والا میں ایک مخلص احمدی مسمی اروڑا فوت ہو گئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑہیں۔

(۴) برائے والد محمد صدیق صاحب میرٹھ۔

(۵) برائے بابا فیروز الدین صاحب لاہور

(۶) میری پھوپھی زاد ہمشیرہ فاطمہ کبریٰ ۱۳ جنوری ۱۹۲۵ء کو قادیان فوت ہو گئی ہیں۔ سب بھائی مرحومہ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر اس عاجز کو مشکور کریں اور خود عنداللہ ماجور ہوں۔ اور میرے خاص دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ خاص طور پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرماویں۔ والسلام۔ خاکسار بشارت احمد۔ راولپنڈی۔

(۷) برائے والد مولوی ابراہیم صاحب بقا پوری۔

(۸) برائے منشی حمید الدین صاحب احمدی ملیح آباد۔

دعا مدد

احباب دعا کریں کہ ہمارے مکرم دوست شیخ نور احمد صاحب کی اہلیہ مکرمہ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔

اردو پرائمر

یہ ایک نیا اردو قاعدہ ہے جو منشی محمد عابد علیخان صاحب نے تالیف کیا ہے۔ اور ابجد خوانوں کے واسطے مفید ہے۔ سادہ الفاظ مفرد و مرکب حرکات کے علاوہ کچھ قواعد اور آسان عبارتیں بھی دی گئی ہیں۔ انگریزی طرز پر لکھا گیا ہے۔ دوسری بار دو ہزار چھپا ہے۔ قیمت ار فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ

مسلم اسٹور۔ مالدہ

اصلی ممیرہ

جو ہمارے ایک دوست نے بڑی محنت سے حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔ ½ تولہ سے کم نہ بھیجا جائے گا۔ قیمت ½ تولہ کی ۔۔۔ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ اس کی تعریف میں سندھ اور آسام سے خط آئے ہیں۔ تھوڑا سا ہے جسے ضرورت ہے جلد منگوا لے۔

جلسے پر رقعہ دینے والے

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ جلسہ پر بہت لوگوں نے رقعے دئے تھے جن سب کے جواب اس وقت دئے نہ جا سکے۔ اور ان کو ہم نے یہ کہا کہ جدا ہی جواب لکھے جائیں گے۔ مگر ان میں سے جو طب کے متعلق تھے اور الگ رکھے ہوئے تھے۔ وہ مل گئے۔ باقی ایک جگہ باندھ کر رکھے تھے۔ وہ نہیں ملے۔ اس واسطے رقعے لکھنے والے اصحاب اپنے مطالب سے دوبارہ اطلاع دیویں۔

خطبات نور

بابو عبد الحمید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے خطبات نور کی نسبت ایک خواب دیکھا جو بہت ہی مبارک خواب ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر واقعہ سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور میری والدہ سے خطبات کی تالیف پر بہت ہی اظہار مسرت فرمایا۔ مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں اس وقت گھر پر نہ تھا جب میں گھر گیا۔ تو والدہ صاحبہ نے حضور پر نور کا تشریف لانا اور اظہار خوشنودی فرمانے کا ذکر مجھ سے کیا۔ فالحمد للہ)

بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰/ فی نسخہ۔ قیمت حصہ اول ۸/ ہے۔ ہر دو کے اکٹھے خریدار سے عہ روپیہ۔ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

بوٹ سلیپر منگوائیں

تجارت پیشہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر آپ کو کلکتہ ساخت فل بوٹ سلیپر و پمپ شوز وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ سے طلب فرمایا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو مد نظر رکھا جاوے گا۔

علاوہ سلیپر وغیرہ کے اور اشیاء بھی دو پیسہ فی روپیہ کمیشن پر انشاء اللہ بھیج سکیں گے۔

ایس محمد امین و فضل کریم (احمدیان) کمپنی کارخانہ سلیپر ۳۲ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

۱۴ جنوری

کو دینیات کے سکول احمدیہ کے لڑکوں نے حضرت صاحبزادہ میاں محمد حق احمد صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں ایک ٹی پارٹی دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین بھی تشریف فرما تھے۔ چائے وغیرہ سے پیشتر ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب۔ مولوی احمد بخش صاحب اور سید محمد یوسف صاحب کی نظمیں ہوئیں۔ بعد ازیں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا کہ بعض اشخاص نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ ہم کو میاں صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں کیا کرنا چاہئے۔ اور ہم آپ سے اس لئے دریافت کرتے ہیں۔ کہ حضور جو کچھ تجویز فرمائیں گے وہ بہت ہی اعلیٰ و افضل ہوگا۔

اس سوال پر حضور نے عام لوگوں کو سب سے بہتر تجویز یہ فرمائی کہ تمام لوگ نماز ظہر کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں اور میاں صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد لوگ مسجد النور میں چلے گئے جہاں صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور میاں صاحب کے لئے دعا کی۔

نماز اور دعا کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی زبانی تمام لوگوں کی خواہش پر میاں صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

(ایڈیٹر)

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

میں نے اس سفر میں جو دیکھا۔ اور اس سے جو نتائج نکالے۔ وہ طولانی ہیں۔ ایک سیکنڈ میں انسان پر اسقدر اثر کئی حالات ہیں۔ کہ اگر انسان ان کو لکھنے لگے۔ تو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ مگر میں نے جو دیکھا اس سب کا نہایت لطیف نظارہ نماز میں موجود ہے۔ کبھی انسان اٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہے ایک بار کی سی حالت ہے اور پھر تمام اٹھنے بیٹھنے کا نتیجہ اللہ اکبر ہی ہے۔

انسان بہت کمزور ہے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے مصر کو جانے کے لئے استخارہ کیا۔ اور حج کو جانے کا بھی خیال تھا لیکن مخالفوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ خیال نہ تھا کہ یہ ارادہ ... وقت سے مجھے خیال

مفرح یاقوتی

مفرح یاقوتی - تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح رض۔ اعضاء رئیسہ کو طاقت دینی ہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غرباء کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈہائی روپے - جریان - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت - پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بیخوابی۔ خوف۔ غمگینی۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے ہرگز بیخوف و بیفکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہو کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان کے دائم المریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے۔ بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۲۴ روز مع سفوف ۲؎ - محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر - نظام جان و عبد الرحمان کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی ادویات

محتاج تعریف نہیں ہیں کیونکہ ۲۸ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہیں اور مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ چند ادویات کا اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے۔ پوری فہرست بلاقیمت منگوا کر دیکھئے

دمہ کی دوا

دوا ایک ہی خوراک سے دمہ دب جاتا ہے۔ تھوڑے دنوں کے استعمال سے دمہ جڑھ سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱؎ - محصول ۵؍

ای او ڈائی زڈ سالسہ

پوٹاس اوڈائیڈ اور کئی ایک چیزوں کی آمیزش کے باعتبار سالسہ وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور قوت لاتا ہے - ۲۲ خوراک کی شیشی ۱؎ - خرچ محصول ۶؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل۔ اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۴؎ قسم دوم ۲؎ قسم سوم ۱؎ - اصلی ممیرا جس کی قیمت ۱۰؎ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت فی تولہ ۸؎ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں ان کے لئے بہت مفید ہے۔

سلاجیت

مجیٹ اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت درج ذیل ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع سرعت۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دق۔ شیخوخیت و زوال کرم شکم۔ متفتت سنگ۔ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی۔ بواسیر و درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قسم اول کی قیمت ۱۲؍ تولہ قسم دوم ۸؍

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید ماشی اور سوتی لٹھری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر سوداگر - قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت مبلغ ۱۰؎

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس :- مصنفہ مسٹر بارکلے - یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا ہے - ۲۵۰ صفحات مجلد قیمت ۱۲؍ غیر مجلد فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آف اسلام :- در ظل اسلام مصنفہ ڈی میتھرادا کا - اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپ کا ناول ہے قیمت فی نسخہ ۳؎ مجلد ۴؎

(۳) سم پکچرز فرام دی لائف آف ٹرکش ومین :- ترکی خواتین کی زندگی کے حالات - مصنفہ ڈی میتھرادا کا - قیمت ۴؍ پختہ۔

(۴) دی ڈووڈ کوئن :- یا رانی صاحبہ جھانسی - یہ ایک قصہ تاریخ کے طرز پر ہے - مصنفہ الگزنڈر راجرس جس کا دیباچہ مشہور سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے - قیمت مبلغ ۳؎

(۵) وی سیئنگس آف محمد صلے اللہ علیہ وسلم :- احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ - مولفہ سہروردی صاحب ایم - اے - قیمت فی نسخہ ۲؍

(۶) ایشیا اینڈ یورپ :- مصنفہ سر میڈ ٹونسنڈ جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں - ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعے سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں - ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں کہ اس عجیب کتاب کی تعریف کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی - وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیاء پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں - اس کتاب میں حل کر دئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے -

(۷) محمد عربی اکبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم :- مصنفہ سر میڈ ٹونسنڈ :- نئی کتاب ہے - قیمت مجلد ۲؍

المشتہر

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ

وارک ہوس - بمبئی

Blackie & Son Ltd

Warwick House. Bombay.

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ | بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

Reg. No. L.
خریدار نمبر ۱۲۵

BADR QADIAN

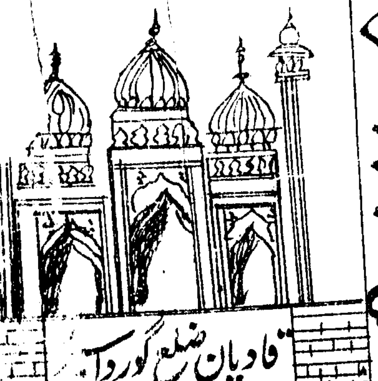

قادیان ضلع گورداسپور

اگر تو تشنہ لبی از فراقِ یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش ز جامِ نور الدین
ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محیِ موتیٰ کلامِ نور الدین

جلد ۱۲ — ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق [illegible] فروری سنہ ۱۳ء مطابق ۱۷ پھاگن سمت ۱۹۶۹ — نمبر ۳۱ و ۳۲ و ۳۳

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا + دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے + سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا + چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے + پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا + ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا + ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا + ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا + نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا + دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست | بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہماں از حضرتِ احدیّت است | منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست | منکرِ آں موردِ لعنِ خداست
معجزاتِ انبیائے سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب | نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

پادری مل صاحب کی خوش فہمی

خوشاب کے پادری (؟) مل صاحب نور افشاں میں نامہ نگاری کرتے ہوئے شاکی ہیں۔ بلکہ گالیوں پر اتر آئے ہیں کہ قادیانی اخبار لکھتا ہے۔ کہ "عیسائی مذہب میں نیوگ جائز ہے"۔ ہمیں تو یاد نہیں کہ ہم نے کبھی ایسا لکھا ہو۔ اور نہ ہمارا یہ خیال ہے مسٹر مل ہمارے اخبار کا حوالہ دیں تو اصل دیکھا جائے۔ ورنہ مسٹر موصوف کی مثال اُس شخص کے ساتھ ہو گی جس نے خود ایک کتاب لکھی اور پھر اُسے متی کی طرف منسوب کر دیا۔ اور یونانی اور انگریزی میں تو لکھا گیا

The Gospel according to St. Mathew

یعنی متی کی طرف جو روایات منسوب ہیں انکے مطابق انجیل کی یہ عبارت کسی شخص نے خود ترتیب دی ہے مگر اردو والوں نے غضب ڈھایا کہ درمیان میں سے According نسبت کا لفظ ہی اُڑا دیا۔ اور اس کا نام صاف انجیل متی رکھ دیا + یہ تو حال ہے پھر یسوعی کہتے ہیں کہ ہماری کتاب کی تحریف کب ہوئی تھی۔ بہر حال حوالہ کے پانے پر ہم اپنے الفاظ پر غور کرنے کے لئے طیار ہیں لیکن اسی آرٹیکل میں مسٹر مل کے ایک فقرہ پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور اسکے دریافت کرنے کی ہم جرأت کرتے ہیں۔ وہ فقرہ یہ ہے "بائبل کی تعلیم ہمیشہ ایک مرد اور ایک عورت کا نکاح ہونا جائز ٹھیراتی ہے"۔ ہم مسٹر مل کے اس فقرہ کی کسی رنگ میں تردید نہیں کرتے۔ بلکہ ہم قبول کر لیتے ہیں کہ بائبل کا یہی مذہب ہے۔ اور اسکے رو سے تعدد ازدواج ناجائز ہے۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جو یہود دو بیبیاں رکھتے تھے یا اس سے زیادہ۔ وہ شریعت بائبل کے مطابق نعوذ باللہ ایک ناجائز فعل کے مرتکب ہوتے تھے۔ اِسواسطے اُنکی اولاد جائز نہ تھی۔ اور اس اولاد کے واسطے جو الفاظ بولے جا سکتے ہیں۔ وہ میں اپنی قلم سے نہیں نکال سکتا۔ بالخصوص اسواسطے بھی کہ میں بھی سامی نسل سے ہوں۔ لیکن مسٹر مل غالباً آرین نسل سے ہیں اور انہیں باک نہ ہو گا کہ اُن بزرگوں کے حق میں جن کا ذکر بائبل میں ہے یا اُنکی اولاد کے حق میں کوئی کلمہ سخت استعمال کریں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جناب مریم صدیقہ بلکہ مسٹر مل کے خود خداوند یسوع کے نسب نامہ میں بھی وہی لوگ ہیں جو بقول مسٹر مل ناجائز نکاحوں کی اولاد ہیں۔ پہلے نبیوں کے متعلق گستاخیاں کرنا تو کسی ایسے ہندو وزادے کے واسطے شاید مشکل نہو۔ جو ہندو صاحبان کی فروتنی اور مسکینی کو چھوڑ کر عیسائی بن گیا۔ لیکن جب اُس نے دین عیسوی اختیار کیا تو کم از کم اپنے خدا اور اپنے خدا کی ماں کا تو کچھ لحاظ کرنا چاہیئے +

کشمیری

ناظرین رسالہ کشمیری میگزین سے واقف ہیں۔ وہی رسالہ اب بصورت اخبار ہفتہ وار شائع ہونے لگا ہے مہینہ میں چار بار۔ قیمت سالانہ ۲ر۔ مضامین اور پیراگراف نوٹس بہت محنت اور توجہ سے اور بے تعصبی سے لکھے جاتے ہیں۔ اس کے ایڈیٹر منشی محمد الدین فوق صاحب جب اپنا اخبار پنجہ فولاد نکالا کرتے تھے تب بھی وہ احمدیت کے خلاف جوش و تعصب دکھانے سے پاک تھے اور امید ہے کہ اب انکے نئے اخبار کشمیری کی بھی وہی پالیسی رہے گی جو احمدی احباب اس قسم کے ارزاں عام فہم سلیس اردو ہفتہ وار اخبار خرید نا پسند کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی پیسے جلسوں کی از اردہ تحریروں پر بھی اپنے پیسے ضائع کرنا پسند نہیں کرتے ان کے واسطے کشمیری کی خریداری بے ضرر اور ضروری معلومات دینے والی ہو گی +

ایک عجیب منطق

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ حجاز ریلوے کا حصہ مابین مدینہ اور مکہ اس واسطے اب تک نہیں بنا کہ پھر حدیث "اونٹوں کے بیکار ہونے والی" اس زمانہ میں پوری ہو کر مرزا صاحب کے دعوے مہدویت و مسیحیت کو سچا نہ کر دکھائے۔ کیا خوب وجہ ہے ؟ مگر مولوی صاحب تو ہند میں رہتے ہیں۔ کیا یہاں بھی یہ پوری نہیں ہوئی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مدینہ میں رہتے تھے اور مدینہ تک ریل پہنچ گئی ہے۔ اور اگر اکثر حصہ دنیا میں ریل پھیل گئی ہے اور تھوڑا سا علاقہ باقی رہ گیا ہے تو وہ کس طرح پیشگوئی کی تکذیب کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر مکہ تک ریل پہنچ گئی اور جدہ تک بھی پہنچ گئی اور مولوی صاحب کا خیالی مسیح آسمان سے نہ اترا۔ تو نہیں تو خوف ہے کہ مولوی صاحب حدیث کو ہی جواب دے بیٹھینگے۔ جیسا کہ کسوف خسوف کی حدیث اور دیگر بہت سی حدیثوں کو جو پہلے بڑے زور و شور سے بیان کی جاتی تھیں اب بھلا دیا گیا ہے۔ قریب ہے کہ اہل حدیث کہلانے والے اس خوف سے کہ حدیثوں سے مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ثابت ہوتی ہیں چکڑالوی بنجائینگے۔ اور اہل قرآن کہلانے والے اس ڈر سے کہ قرآن مرزا صاحب کے دعاوی کی تصدیق کرتا ہے۔ اپنے واسطے کوئی اور نیا نام تجویز کریں گے خدا ان بیہودگیوں کے فتنہ سے اہل اسلام کو بچائے +

کون امداد کریگا

دارجیلنگ میں اکثر دور دور سے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ وہاں ایک اسلامیہ لائبریری کھولی گئی ہے جنکے مینجر کی درخواست ہے کہ کوئی صاحب وہاں کی لائبریری کے واسطے اخبار بدر اپنی طرف سے قیمت دے کے جاری کرا دیں تو بڑا کار ثواب ہے +

مجموعہ اشتہارات حصہ پنجم

حضرت مسیح موعودؑ کے اشتہارات جو ایک جگہ جمع کر کے چھاپے جاتے ہیں۔ ان کا پانچواں حصہ چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ موازی دس آنے (۱۰ر) ہے +

المشتہر

قریشی کنواری دو لڑکیاں ایک بعمر سولہ سالہ مڈل پاس کردہ۔ اور دوسری بعمر ۱۴ سالہ مڈل تک پڑھی ہے اس سال امتحان دیگی۔ سینے پرونے اور ہر قسم کی زمانہ حال کے مطابق دستکاری اور کھانا پکانے اور خانہ داری کے کام میں پوری اور کامل مہارت رکھتی ہیں + انکی شادیاں کرنی ہے۔ لڑکے تعلیم یافتہ اور معقول روزگار اور حسب نسب

تلاش گم شدہ

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ مسمی فضلکریم جو پہلے قادیان کے بعض دفاتر میں کلرک بھی رہ چکا ہے اور در اصل متوطن شادیوال ضلع گجرات کا ہے۔ کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو خبر کریں + حلیہ یہ ہے :- گورا رنگ۔ ڈاڑھی چھوٹی چھریرا بدن۔ میانہ قد۔ انگریزی اردو خوشخط لکھتا ہے۔ نفیس اعلےٰ لباس پہنتا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے

خطبہ جمعہ

(۲۷- دسمبر ۱۹۱۲ء)

جو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایام جلسہ کے جمعہ میں مسجد نور میں پڑھا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر ٥ بہت سے ہمارے دوست آج غالباً رخصت ہونگے اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار ہوگا جو ہم آیندہ سال ملینگے۔ اب کے تیسرا برس ہے میں اپنے حالات کو نگاہ کرتا ہوں ہمیشہ رات کو یقین نہیں ہوتا کہ صبح کو اٹھوں گا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے تم ہم اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس لئے تم سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں اور سب کے لئے جو رخصت ہونگے دعا کرتا ہوں۔ استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم عملکم وزودکم اللہ التقوٰی وغفر ذنبکم وشکر سعیکم واللہ معکم اینما کنتم واوصیکم بتقوی اللہ وقد فاز المتقون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے دین کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں وہ اپنی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ تمہارے دین کو ایمان کو تمہارے خاتمہ کو سب کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ پھر میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں وزودکم اللہ التقوٰی۔ اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں متقیوں کے ساتھ رہوں گا۔ متقی خدا تعالےٰ کا محبوب ہوتا ہے متقی کو علم دیا جاتا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے متقی کو رزق دونگا۔ متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ میں تم سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تم متقی جماعت بنو۔ پھر میں تم سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تمہارے قصوروں کو معاف کردے۔

تم جہاں جہاں رہو اللہ تعالےٰ تمہارا حامی ومددگار رہے پھر میں خوشی کی خبر سناتا ہوں کہ ابھی تار آیا ہے ہمارے میاں صاحب ۲۵- دسمبر کو جدہ سے جہاز پر سوار ہو گئے ہیں یہ مبارک خبر ہے میں بہت خوش ہوں تم اس خبر سے خوش ہوگے۔ ہمارے میاں صاحب جس جہاز پر سوار ہوئے ہیں اس کا نام منصورہ ہے نصرت ان کے شامل حال ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مجھے پسند ہیں کیونکہ آدمی کھڑے کھڑے پڑھ سکتا اور نفع اٹھا لیتا ہے اور معلوم نہیں کہ کب کس پر اثر ہو جائے۔ مگر چھوٹے چھوٹے رسالوں نے سبب حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کی خریداری کم ہو گئی ہے ان میں جو درد ہے وہ اوروں میں ملنا مشکل ہے۔ میں اس قرضہ سے یوں سبکدوش ہوں میں نے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی۔ اگر میں کوئی کتاب لکھتا تو تم لوگ اسی کو خریدتے اور میں نے نہیں چاہا کہ اس طرح حضرت صاحبؑ کی کتابوں کی اشاعت پر اثر پڑے ؏

یہ سورۃ (والعصر) میں نے بارہا لوگوں کو سنائی ہے چھوٹی سے چھوٹی سورۃ جو ہر شخص کے لئے بابرکت ہو خدا تعالےٰ کی کتاب میں میرے خیال میں اسکے سوا اور نہیں آئی۔ قرآن کریم کے ہر ایک فقرہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل اور محض فضل سے سارے جہان کی تعلیم وتربیت اور پاک تعلیم وتربیت حاصل اور ضرور حاصل ہو سکتی ہے مگر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کی عادت تھی کہ جب آپس میں ملتے تھے تو اس سورۃ کو پڑھ لیتے تھے۔ ممکن ہے کہ میری آواز سب لوگوں کے کان میں نہ پہنچے کیونکہ میں بیمار ہوں۔ صبح سے اب تک خطوط پڑھتا تھا تھک گیا ہوں اور بوڑھا بھی ہوں۔ جو لوگ دور ہیں اور انکے کانوں میں میری آواز نہیں پہنچ سکتی ان کے کانوں میں وہ لوگ جو سنتے ہیں پہنچا دیں اور کوشش کریں کہ سب کے کانوں تک اس سورۃ کی آواز ضرور پہنچ جائے۔ جو سنتے ہیں وہ اس شکریہ میں دوسروں تک پہنچائیں۔ یہ بڑی مختصر سورۃ ہے۔ پہلی بات اس سورۃ شریفہ میں یہ ہے کہ **والعصر** عصر ایک زمانہ کو کہتے ہیں۔ ہر آن میں پہلا زمانہ فنا اور نیا پیدا ہوتا جاتا ہے۔ ہر وقت زمانہ کو فنا لگی ہوئی ہے۔ کل کا دن ۲۶ر دسمبر ۱۹۱۲ء اب کبھی نہیں آئے گا۔ ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۲ء جو آج کے بعد کبھی دنیا میں نہ آئے گا۔ آج کی صبح اب کبھی نہ آئے گی۔ یہ زمانہ بڑا بابرکت ہے۔ یہ جو آریہ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ زمانہ مخلوق نہیں اور جو قدیم ہے وہ فنا نہیں ہوتا **والعصر** کا لفظ ان کے لئے خوب رد ہے۔ میں جس زمانہ میں بولا وہ اب چلا بھی گیا اور جس میں آگے بولونگا وہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوا زمانہ کو غیر مخلوق ماننے والوں کے لئے کیسا عمدہ رد ہے۔ زمانہ کو جہاں تک لئے جائیں ایک حصہ مرتا جاتا ہے ایک حصہ پیدا ہوتا جاتا ہے۔ اس مرنے اور پیدا ہونے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ ایک فائدہ عصر میں یہ ہے کہ ہر ایک وقت جو انسان پر گذرتا ہے اس کو فنا لازم ہے اسی طرح انسان کے اجزا بھی ہر آن میں فنا ہوتے ہیں اور ہر آن نئے اجزاء پیدا ہوتے ہیں اس طرح ایک نئی مخلوق بنکر انسان اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے جب میں جوان تھا میرے سب بال سیاہ تھے آج کوئی بال سیاہ نہیں۔ جب ہم نئی حالت میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں تو ہر وقت اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں مجھ میں بینائی کی قوت ہے اگر بینائی رک جائے تو کیا کیا جائے؟ غرضکہ ہر آن اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں لا الہ الا اللہ کے معنی ہیں کہ ہر آن میں تم ہمارے محتاج ہو اگر میرا فضل وکرم نہ ہو تو تم کچھ بھی نہیں۔ ایک بات عصر میں یہ ہے کہ لوگ زمانہ کو برا کہتے ہیں۔ شاعروں نے تو یہ غضب کیا کہ دنیا کا ہر ایک دکھ اور مصیبت زمانہ کے سر تھوپ دیا۔ خدا تعالےٰ کا نام ہی درمیان سے نکال دیا گردش روزگار کی اس قدر شکایت کی ہے کہ جسکی حد نہیں گویا ان کا دار ومدار۔ ان کا نافع اور ضار سب کچھ زمانہ ہی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے زمانہ کی شکایت نہ کرو یہ بھی قابل قدر چیز ہے عصر کے بعد پھر کوئی وقت نہیں ہوتا جو ہم فرض نماز ادا کریں۔ میرا یقین ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد غرض ہے کہ اب قرآن شریف جیسی کتاب اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا رسول جس کے جانشین ہمیشہ ہوتے رہیں گے اب دنیا میں نہ آئے گا۔ عصر سے مراد حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشینوں کا زمانہ ہے اب اور کے لئے زمانہ نہیں رہا یہاں تک کہ دنیا کا زمانہ ختم ہو ؏

ان الانسان لفی خسر جس طرح زمانہ گھاٹے

میں ہے اسی طرح انسان + ایک شخص مجھ سے کہنے لگا کہ زمانہ قدیم ہے میں نے کہا جب تم ماں کے پیٹ اور باپ کے نطفہ میں تھے وہ وقت اب ہے اور جب تم مر گئے وہ زمانہ اب موجود ہے کہا نہیں۔ میں نے کہا ایک موجود ہے وہ معدوم ہے وہ موجود ہوگا۔ انسان کا جسم ایک برف کی تجارت ہے اسی طرح زمانہ ہے الا الذین اٰمنوا گھاٹے میں تو سب ہیں مگر ایک شخص مستثنےٰ ہے۔ وہ کون ؟ ایماندار کہ اسکو گھاٹا نہیں۔ ایمان کیا ہے ؟ غیب الغیب ذات پر ایمان رکھنا اسکو مقدس سمجھنا اسکی نافرمانی سے ڈرنا اور یہ یقین کرنا کہ اگر ہم نافرمان ہوں تو اس پاکذات کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ نماز پڑھنا اور سنوار کر پڑھنا لغو سے بچنا۔ زکوٰۃ دینا۔ اپنی شرمگاہوں کو محفوظ کرنا۔ اپنی امانتوں اور عہود کا لحاظ کرنا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات پاک۔ صفات۔ افعال۔ اسماء۔ اسکے محامد اور اسکے عبادات میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ ملائک کی نیک تحریک کو ماننا۔ انبیاء کی باتوں اور کتابوں کو ماننا۔ قرآن کریم تمام انبیاء کی پاک باتوں اور کتابوں کے مجموعہ کا خلاصہ ہے فیھا کتب قیمۃ۔ قرآن کریم سب کتابوں کا محافظ ہے۔ اس میں دلایل کو اور زیادہ کر دیا ہے۔ اس کتاب (قرآن کریم) کو اپنا دستور العمل بنانا۔ اسکو پڑھنا سمجھنا اس پر عمل کرنا۔ خدائے تعالےٰ سے توفیق مانگنا کہ اس پر خاتمہ ہو۔ جزا و سزا پر یقین کرنا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ خاتم کمالات نبوت و رسالت اور خاتم کمالات انسانیہ یقین کرنا۔ دنیا میں جسقدر ہادی ان کے بعد اور آئینگے سب انھیں کے فیض سے آئے ہمارے مسیح آئے مگر غلام احمد ہو کر آئے۔ وہ فرماتے ہیں۔ ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

یہ حضرت صاحب کا سچا دعویٰ ہے اور اسی پر عملدرآمد تھا۔ ایک نکتہ بھی دین اسلام سے علیحدہ ہونا ان کو پسند نہ تھا۔ تم خدائے تعالےٰ کی تعظیم کرو۔ اسکی مخلوق کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ مخلوق کا لفظ میں نے بولا ہے۔ تم ایسے بنو کہ درختوں پہاڑوں جانوروں سب پر تمہارے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کا فضل نازل ہو مخلوق الٰہی پر شفقت کرو۔ انسان پر جب تباہی آتی ہے تو اسکی وجہ سے سب پر تباہی نازل ہوتی ہے

ع از زنا افتد وبا اندر جہات

جناب الٰہی نے جس طرح حکم دیا اس پر عمل کرو۔ گھاٹ پر پاخانہ پھرنے سے درختوں کے نیچے اور رستوں پر پاخانہ پھرنے سے ہماری شریعت نے منع فرمایا ہے ایمان کے ساتھ اعمال بھی نیک ہوں جس میں بگاڑ ہے وہ خدائے تعالےٰ کا پسندیدہ کام نہیں۔ پھر ان سچے علوم کو میری زبان سے تم نے کچھ سنا ہے۔ اپنے گزشتہ امام سے سنا ہے اور اسکی پاک تصانیف میں دیکھا ہے وتواصوا بالحق پاک تعلیم یعنی حق کو دوسری جگہ پہنچاؤ۔ بہت سے لوگ ہم سے ملنا چاہتے ہیں اور ہم سے محبت اور اخلاص چاہتے ہیں مگر ایمان سے حاصل کرنے اور ایمان کے مطابق سنوار کے کام کرنے اور پھر دوسروں تک پہنچانے میں متامل ہیں۔ بہت سے لوگ یہاں بھی آئے ہیں اور مجھ سے ملے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپ ہم سے بالکل ملجائیں تو ہم آپ کے ہو جاتے ہیں۔ میں نے کہا ہماری تعلیم پر عمل کرو گے ؟ تو کہتے ہیں تعلیم تو ہماری آپکی ایک ہی ہے۔ میں نے کہا جبکہ تم ہماری تعلیم پر عمل کرنے سے جی چراتے ہو تو پھر ہم تم ایک کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ سنکر شرمندہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہ سب کے سب منافق طبع لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے منافق بہت ہیں۔ یہ سب ہم کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ تم حق کو پہنچاؤ اور حق کے پہنچانے میں علم و حکمت اور عاقبت اندیشی سے کام لو۔ جو عاقبت اندیشی سے کام نہیں لیتے وہ بعض اوقات ایسے الفاظ کہدیتے ہیں۔ جن سے بڑا نقصان ہوتا ہے کسی شخص نے مجھ کو خط لکھا کہ میں نے ایک شخص سے کہا کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں میرے لئے دعا کرنا۔ ایک احمدی نے سنکر کہا کہ کیا مکہ مدینہ کا کوئی الگ خدا ہے۔ اس پر اس شخص کو بڑا ابتلا پیش آیا۔ اگر نرمی سے کہا جاتا تو نتیجہ خطرناک نہ ہوتا۔ اس طرح کہ مکہ مدینہ بیشک قبولیت دعا کے مقام ہیں پھر کہتا ہوں خدا یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے تم دونوں جگہ دعا مانگو یعنی یہاں بھی دعا ضرور مانگو۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے خسر سے کہا تھا کہ میرے لئے عرفات میں دعا کرنا۔ میرے خسر کا بیٹا جو انکے ہمراہ حج میں موجود تھا اب موجود ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارے باپ نے عرفات میں دعا مانگی اور میں آمین آمین کہتا جاتا تھا +

مگر انسان سے اس قسم کی غلطیاں ہو جاتی ہیں ان غلطیوں کے دور کرنے کے لئے میں نے کہا تھا کہ میں تین مہینہ میں قرآن شریف پڑھا سکتا ہوں بشرطیکہ پانچ سات آدمیوں کی ایک جماعت ہو۔ قرآن کے لئے بھی دعا مانگنی چاہیئے اور متقی بننا چاہیئے۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو خدا سکھاتا ہے۔ قرآن پڑھو سیکھو اس کے علم میں ترقی کرو اس پر عمل کرو۔ قرآن سے تم کو محبت ہو۔ وتواصوا بالصبر۔ حق کے پہنچانے میں کچھ تکلیف ضرور ہوتی ہے اس تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے دوسرے کو صبر سکھاؤ اور خود بھی صبر کرو۔ یہ سورۃ اگر تم نے سمجھ لی ہے تو دوسروں کو بھی سمجھاؤ اور برکت پر برکت حاصل کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرو اس کے ملائکہ سے نبیوں اور رسولوں سے محبت کرو اور کسی کی بے ادبی نہ کرو۔ تم کو اللہ تعالےٰ نے بڑی نعمت عطا کی ہے۔ حضرت صاحبؑ کا دنیا میں آنا معمولی بات نہیں۔ تم اس طرح یہاں بیٹھے ہو یہ انھیں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے دعائیں بہت کرو۔ اللہ تعالےٰ تم کو دوسروں تک حق پہنچانے کے لئے توفیق دے۔ یہ مسجد میرے نام پر بنی ہے مگر میں دیکھتا ہوں یہ کس قدر تنگ ہے اس مسجد نور کو بڑھاؤ۔ مگر نیکی کے لئے۔ اس میں مدرسہ بناؤ مگر قرآن شریف کا۔ ایک مدرسہ یہاں ہے اسکی طرف تو ہمارے دوستوں کی بھی بہت توجہ ہے گورنمنٹ بھی مدد دیتی ہے اس کے لئے ہر قسم کا سامان اور مکان بھی اچھا ہے مگر مدرسہ احمدیہ کے لئے کوئی نگرانی تک بھی نہیں کوئی اس طرف توجہ نہیں کرتا لڑکوں کی کتابوں اور کپڑوں تک کی بھی پروا نہیں کرتا مگر کچھ لوگ چلے آتے ہیں۔ وہ رات کے کیڑے کتاب قرآن سے بے محروم رہتے ہیں۔ چند روز بھٹک کر تم کو بد دعائیں دیتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ میں نے چند آدمیوں سے ایک دن کہا تھا کہ اس قسم کے آوارہ لوگوں کے لئے کوئی تجویز کرو۔ انھوں نے ایک کمیٹی بھی بنائی مگر صرف مجھ کو خبر

پہنچانے کے لئے کہ ہم نے کمیٹی بنائی ہے۔ عمل کرنیکے لئے ہیں۔ دُعا کرو کہ یہاں کے رہنے والوں کے دل دردمند ہوں۔ جو یہاں آئیں وہ ابتلا میں نہ آئیں ✦

یہاں تین قسم کے طالب علم آتے ہیں۔ اوّل مدرسہ انگریزی کے طالب علم۔ ان کے لئے مکان کتاب ہر قسم کا انتظام ہے۔ دوسرے مدرسہ احمدیہ کے لئے ان کی تعداد مدرسہ انگریزی کے مقابلہ میں بہت کم ہے مگر اُن کا انتظام کچھ نہیں۔ تیسرے سب سے کم وہ جو آوارگی کیلئے یہاں آجاتے ہیں تم سے کہنے کا منشاء اُنکی شکایت نہیں بلکہ مدعا یہ ہے کہ تم ہمت کرو گے تو کام نکلے گا۔ حضرت صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو۔ ایک شخص مکان بنانا چاہتا ہے اسکے لئے بھی میں کہتا ہوں۔ خدا تعالےٰ کسی کا قرضہ نہیں رکھتا وہ تمہارا محتاج نہیں تم سے جو کام لیا جاتا ہے اُس کا منشاء یہ ہے کہ تم کو نفع زیادہ حاصل ہو۔ صحابہ کرام نے جو کچھ خرچ کیا وہ اب تک واپس کیا جا رہا ہے اور قیامت تک واپس ہوتا رہے گا۔ میں تمہارے لئے دُعائیں کر چکا ہوں اور کرتا رہتا ہوں۔ تم بھی دعاؤں کی بہت عادت ڈالو۔ دُعائیں بہت کرو مگر خدا تعالیٰ کو آزمانے کے لئے دُعائیں نہ کرو۔ (خطبہ ثانی میں قاعدہ کے بعد عربی مسنونہ دُعا پڑھ کر فرمایا) ✦

یہ ایک بڑا گُر ہے جسقدر تم اللہ تعالےٰ کی بڑائی اور تعظیم کرو گے تمہاری تعظیم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو گے تو وہ تم پر رحم کرے گا۔ دُعائیں بہت کیا کرو وہ قبول کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے تم اسکے ہو جاؤ وہ تمہارا ہو جائے گا ✦ فقط

الحزب المقبول من احادیث الرسول

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعائیں جو آپ مختلف اوقات پر پڑھا کرتے تھے مختلف ابواب میں جمع کیگئی ہیں مثلاً صبح اُٹھنے کی دعائیں۔ رات سونے کے وقت کی دُعائیں وغیرہ۔ عربی خوشخط اعراب لگائے ہوئے ساتھ ساتھ تحت لفظ ترجمہ۔ بہت لطیف اور مقبول کتاب ہے مینے خود (ایڈیٹر) اس کتاب سے بڑے برکات حاصل کئے ہیں۔ یہ کتاب محمد بن الفیض الانصاری الملکی کی تالیف ہے اور اب پھر خوشخط موزون تقطیع پر چھپی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵ر ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان - ضلع گورداسپور

ڈاکِ ولایت

ولایت کے اخباروں میں اشاعتِ اسلام کی تحریک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ مینے ایک لمبی چیٹھی یہاں سے بخدمت اخی المکرم مولوی محمد علی صاحب لکھی تھی اور عرض کی تھی۔ کہ اسکو سالانہ جلسہ میں پڑہ دیا جاوے۔ جو غالباً پڑہ دیگئی ہوگی۔ اس کے آخری حصہ میں مینے اس امر پر بحث کی تھی کہ اسجگہ اور ایسا ہی مغربی دُنیا میں جو قلم سے ہو سکتا ہے وہ زبان کیا تلوار اور توپ سے بھی نہیں ہو سکتا۔ جو انسان قلم وکاغذ اور مطبع و پریس کے ذریعہ کسی خاص امر میں یہاں پبلک کے نوٹس میں آجاوے تو پھر وہ آسانی سے پبلک پلیٹ فارم پر آکر اپنے سامعین پر جیسا خدا چاہے اثر ڈال سکتا ہے۔ یہاں میں کئی لیکچروں میں شریک ہوا لیکن مینے اس شہر میں جو کئی ایک بڑے شہروں کا مجموعہ ہے۔ صرف ایک سو سے کم ہی آدمی دیکھے وجہ یہ تھی کہ لیکچر دینے والے پبلک کی نگاہ میں کوئی خاص حیثیت نہ رکھتے تھے۔ ہاں ایک لیکچر میں مینے دس ہزار سے زیادہ آدمی پائے اور وجہ وہاں یہی تھی کہ لیکچر دینے والے کا نام ہی سامعین کو ہزاروں کی تعداد میں لا سکتا تھا۔ ہندوستان میں مینے ذاتی تجربہ سے دیکھا کہ وہاں جو لیکچر سے ہو سکتا ہے وہ قلم سے نہیں ہو سکتا۔ یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے وجہ یہ ہے کہ یہاں کل کی کل قوم یہاں سخت سے سخت مصروفیت میں پڑی ہوئی ہے۔ وہاں اخبار کے سوا کبھی نہیں رہ سکتی۔ مجھے ان دو ڈھائی ماہ میں جو یہاں رہا یہ سمجھ آگئی۔ اور یہاں کے بعض اہل الرائے نے بھی مجھے یہی مشورہ دیا۔ لہذا مینے مختلف مضامین مذہب پر لکھنے شروع کئے۔ اور اخباروں میں بھیجے۔ لیکن وہ شکریہ کے ساتھ واپس ہوئے۔ کیونکہ اوّل تو اُن اخبارات کو مذہب سے کوئی چنداں دلچسپی نہ تھی اور دوسرا یہ لوگ اپنی خاص پالیسی کے پابند ہوتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ اپنا یہاں کوئی خاص رسالہ یا اخبار ہو۔ کیونکہ ہر وقت کوئی اخبار ہمارے مضامین تواتر شائع نہیں کر سکتا۔ اسلئے میرا خیال یہ ہوا کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب یہاں تشریف لے آدیں اور کم از کم ریویو کی انگریزی شاخ کو یہاں منتقل کیا جاوے۔ اسکے متعلق مینے چیٹھی مذکورہ بالا میں ذکر دیا۔ لیکن مجھے بعد کے خطوط آمدہ از قادیان سے پتہ چلا کہ مولنا موصوف کو۔ بغرض تکمیل ترجمہ انگریزی قرآن کریم۔ ابھی کئی ماہ تک حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر رہنے کی ضرورت ہے۔ نیز میری تجویز کم از کم پندرہ ہزار روپیہ کا صرفہ آئندہ سال کے لئے چاہتی تھی جو موجودہ تعمیر فنڈ کی ضرورت کے مقابل شاید قوم نہ دے سکے۔ میں نے اس سوال پر غور کیا اور خدا نے سردست ایک راہ میرے لئے نکالدی ہے میں نے یہاں ایک ماہواری رسالہ سے ایک خاص انتظام کر لیا ہے جس میں ہر ماہ میں اپنے ریویو آف ریلیجنز کے نصف کے برابر لکھا کرونگا۔ اور وہ چھاپ دے گا اور بالمقابل اس کو خاص امداد خریداروں کی مہیا کرنے میں یا اُسکی خاص کاپیاں خریدنے میں دینی ہوگی جس کی تفصیل مینے مفصّل دارالامان میں لکھ بھیجی ہے اس کام کے لئے پندرہ صد روپیہ کی ضرورت ہے علاوہ ازیں میں عنقریب غلبت الروم والی پیشگوئی پر ایک اشتہار دینے والا ہوں۔ جو عربی۔ ترکی۔ اور انگریزی میں چھپ کر یورپ اور افریقہ کے مختلف بلاد میں بھیجا جاوے گا۔ اس طرح کل سردست مجھے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ یہ کام برابر ایک سال تک جاری رہے گا۔ اور اسی قدر اور رقم میرے اپنے معمولی سے معمولی گزارہ کے لئے آج سے ایک سال کے لئے چاہیئے۔ لیکن میں اپنے ذاتی اخراجات کے لئے قوم پر بارِ گراں ہونا نہیں چاہتا۔ میں تو دل سے چاہتا ہوں کہ خدا مجھے توفیق دے تو میں دیگر اخراجات کا سامان بھی خود ہی کروں۔ لیکن سردست میں انکا متکفل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں قوم کی طرف آنکھ اُٹھاتا ہوں۔ میں اپنے امداد کنندگان بھائیوں کی خدمت میں وہ ماہواری رسالہ بھی بھیجدونگا جسکی قیمت ساڑھے چار روپیہ سالانہ ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ بعض بھائی کم از کم ایک رسالہ خرید لیں۔ اور بعض بھائی مجھے ایک رسالہ کی قیمت بھیجدیں جو اُن کی طرف سے یہاں میں

تقسیم کرونگا۔ اس رسالہ کی اپنی اشاعت پانچہزار پہلے سے ہے۔ جو انگریزی داں نہیں وہ قیمت بھیجدیں اور وہ رسالہ انکی جگہ یہاں مناسب جگہ تقسیم ہوجاوے گا۔ انگریزی داں وہ رسالہ منگوالیں۔ ان میرے مضامین کا ترجمہ اپنے میگزین میں یا اپنے کسی اخبار میں حسب ضرورت چھپ جاوے گا۔ الغرض اس تجویز سے جو کام ہزاروں میں نکلنا تھا۔ وہ اب سینکڑوں میں نکل رہے گا۔ ہاں خدا کا فضل شامل حال ہونا چاہیئے۔ یہ کام انشاءاللہ یکم جنوری سے شروع ہوجاوے گا اور میں اپنے بھائیوں سے چاہتا ہوں کہ جو اس معاملہ میں میرا ہاتھ بٹانا چاہتے ہیں وہ جلدی کریں اور جو کچھ بھی امداد دینی چاہیں۔ وہ آخری جنوری سے پہلے پہلے۔ براہ راست جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس لاہور کی خدمت میں بھیجدیں۔ وہ کل رقم مجھے بھیجدیں گے۔ آخر میں پھر میری یہ عرض ہے کہ آپ سب میرے لئے دُعا خیر کریں۔ مجھے اب خدمت اسلام و خدمت قوم ہی یہاں روکے ہوئے ہے اللہ تعالےٰ اپنا رحم کرے۔ میں صحت میں ہوں۔ والسلام

دعا کا طالب

خواجہ کمال الدین

مورخہ ۱۲- دسمبر ۱۹۱۲ء

میرا پتہ

معرفت نیشنل بنک آف انڈیا

۲۶ بشپ گیٹ لنڈن

انگلستان میں مسجد

دوکنگ ایک مقام لنڈن سے تیس ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے ڈاکٹر لیٹنر جو پنجاب یونیورسٹی کا رجسٹرار اور اورینٹل کالج کا پہلا بانی اور پرنسپل تھا۔ اُس نے بعض اسلامی عمائد سے اس وعدہ پر چندہ لیا کہ وہ انگلستان میں ایک مسجد بنائے گا ✦

دوکنگ غالباً اُس کا مولد ہوگا۔ اُس نے وہ مقام چُنا۔ بہت سی زمین خریدی۔ جہاں اُس نے ایک وسیع رہایشی مکان بنایا۔ کچھ اورینٹل یادگاروں کے لئے کمرہ بنایا۔ اور ایک طرف مختصر سی مسجد بنادی جو دراصل ایک کمرہ پانچ گز مربع کے قریب ہوگا۔ اسپر ایک گنبد نہایت خوبصورت ہے جس پر ایک ہلال آویزاں ہے۔ اُس میں ایک اونچا ممبر بھی ہے اور ایک رحل ہے جس پر ایک جلی قلم کا قرآن تین جلدوں میں پڑا ہے حاشیہ پر تفسیر حسینی ہے ✦

محراب میں بحروف عربی سورہ فاتحہ لکھی ہوئی ہے بعض چھوٹے چھوٹے قطعات اسماء الٰہی کے دیوارو پر آویزاں ہیں۔ تین چار چٹائیاں مسجد میں ہیں۔ مسجد کے گوشوں میں ایک طرف وضو کا سامان پڑا ہے اور دوسری طرف بہت ہی مختصر سا امام کا حجرہ ہے۔ اس مسجد کے سامنے ایک وسیع صحن کھلا ہؤا ہے اور اُس میں ایک ڈیڑھ گز مربع کا حوض بنا ہؤا ہے۔ چاروں طرف صحن کے تار ہے اور درخت لگے ہوئے ہیں۔ اِس کفرستان میں یہ منظر واقعی اسلامی مسجد کے سارے شان اپنے اندر رکھتا ہے اور اگر اسکے بانی نے جسقدر روپیہ اس مسجد کے نام پر وصول کیا اُس کا حق تو ادا نہیں کیا۔ لیکن اس مسجد کو دیکھ کر ایک عاشق مزاج کسی کے سارے مظالم ہی بھول سکتا ہے۔ اس مسجد سے چند گزوں کے فاصلہ پر ایک مختصر سا مسافر خانہ موسوم بہ سرسالار جنگ میموریل ہال ہے جس میں ایک آدھ دن کی اجازت مسافر کو رہنے کی ہے۔ اس مسجد کے صحن کے علاوہ چند ایکڑ اور زمین ملحق بہ مسجد ہے ✦

ڈاکٹر لیٹنر کے بعد کل جائداد جو مسجد کے متعلق بھی تھی۔ ذاتی استعمال میں آنے لگی۔ لیکن آخر بہت کوشش کے بعد مسجد صحن۔ یادگار سرسالار جنگ اور چند ایکڑ زمین الگ ہوگئی اور مسجد کے ساتھ وقف ٹھہری۔ اور باقی کل جائداد اور رہایشی مکانات جو پہلے ہی ذاتی نام پر بنائے گئے تھے وہ ذاتی رہے ✦

حضرت کا اشارہ اس مسجد کے متعلق ایک خط میں تھا اور یہاں ایک تحریک بھی تھی۔ گزشتہ جمعہ کی نماز کے بعد میں اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ووکنگ گئے۔ وہاں پانچ بجے شام کے پہنچے۔ یہاں چار بجکر دس منٹ پر سورج غروب ہوتا ہے۔ وہی شام کا وقت ہے اور چھ بجے تو وقت عشاء کا یہاں ہوتا ہے ✦

اسٹیشن سے ہم نے ایک گاڑی کرایہ پر کی۔ منزل مقصود پر پہنچے اور وہاں ایک شریف مزاج نوجوان نے ہم کو مسجد دکھلانے پر طیاری ظاہر کی۔ مسجد کا صحن اور مسجد بھی مقفل تھی میرے دریافت پر معلوم ہؤا کہ سالہا سال سے کوئی مسلمان نہ یہاں آیا نہ کسی نے نماز یہاں ادا کی۔ سبحان اللہ۔ دوکنگ سے تیس میل کے فاصلہ پر لنڈن ہے جہاں کئی صد مسلمان۔ رات دن قومی جوش سے معمور نظر آتے ہیں اور کسی کو مسجد دیکھنے کی توفیق نہیں ملی۔ آپ تیس میل کا قیاس ہندوستان کا نہ کریں۔ یہاں ہم روز معمولی کاروبار میں پندرہ۔ بیس تیس میل نصف گھنٹہ یا پون گھنٹہ میں طے کر آتے ہیں۔ بہر حال جسقدر مجھے رنج کئی سال سے ڈاکٹر لیٹنر کے متعلق تھا۔ وہ اس مسجد کو دیکھ کر جاتا رہا۔ مسجد میں ہم داخل ہوئے اور قرآن کو اچانک کھولا۔ تو یہ تفاول تھا تو جو قرآن میں نکلا۔ اسکو پڑھ کر۔ ڈاکٹر لیٹنر کے حق میں دُعا دل سے نکلی۔ کیونکہ یہ آیت بھی جو قرآن میں صفحہ راست پر نکلی۔ بلکہ میں یہاں سارے کا سارا صفحہ نقل کر دیتا ہوں۔ کیونکہ قرآن جلی قلم کا تھا۔ اور ایک آیت ہی کل صفحہ پر تھی اور وہ یہ ہے۔ یہیں سے شروع بھی صفحہ ہوتا تھا۔ ان اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدی للعالمین۔ فیہ اٰیٰت بیّنٰت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان اٰمنا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین ✦

اللہ اللہ کجھ تو آج پورے چار ماہ کے بعد اور پھر کفرستان میں خدا کی مسجد دیکھی۔ اور پھر اس میں قرآن اور قرآن میں بطور تفاول اس آیت کا نکلنا۔ میرا سرور نے مجھے بے خود کر گیا۔ میں نے اُس انگریز جنٹلمین کو کہا کہ میں نماز ادا کرونگا۔ اگر وہ انتظار کرے وہ باہر چلا گیا اور ہم نے باجماعت نماز ادا کی۔ میری آواز تو معمولی بھی بلند ہے پر میں نے بڑی ہی بلند قرأت پڑھی اور گنبد بھی آج کئی سالوں کے بعد قرأت قرآن سے گونج اُٹھا۔ اور میں نے پہلی رکعت میں دُعا ابراہیم پڑھی۔ واذ قال ابراھیم ربّ اجعل ھذا البلد اٰمنا ــــ الیٰ آخر

مجھے کچھ ایسی لذت آئی۔ کہ میری اپنی آواز اور اسکی آواز کی گونج مجھے متوالا کر دینے کے لئے کافی تھی۔ بڑا لمبا سجدہ کیا۔ بہت رو رو کر گریہ زاری کی۔ تبلیغ اور اشاعت اسلام کی توفیق مانگی۔ اس مسجد کو مطلع نور اسلام ہونے کے لئے درخواست کی۔ یہ مسجد تو کفرستان میں واقعی اوّل بیت وضع للناس ہے۔ خدا اسے اسلامی مرکز کر دے تو کیا عجیب +

دوسری رکعت میں سورہ اخلاص بہت دفعہ پڑھی۔ الغرض نماز ختم کی۔ اور اگرچہ اس سفر میں ہمارے نو روپے (لعہ) خرچ ہوئے لیکن ہم کو جو راحت اور سرور ہوا وہ اس رقم کے مقابل بہت تھا۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے اور حضرت مسیح موعود کے کشف کو جلدی اُن کے ایک ادنیٰ غلام کے ذریعہ پورا کرے۔ آمین

کمال الدین

لنڈن میں دھند

آج کا دن یہاں دھند کا ہے۔ گیارہ بجے تھے جب یہ دھند شروع ہوئی اور بالکل اندھیرا ہے رات پڑی ہوئی ہے۔ اسوقت ایک بج گیا ہے وہی کیفیت ہے۔ اگرچہ مکان کے اندر ہیں اور درواز بند ہیں لیکن یہاں بھی سانس لینا کسی قدر مشکل ہے۔ باہر کی حالت بہت خراب ہوگی +

کمال الدین

اخبار لایٹ

اخبار لایٹ میں پیشگوئی کے متعلق جو مضمون خواجہ صاحب کا چھپا تھا اور جس کا ترجمہ اخبار بدر میں چھپ چکا ہے اُسکے متعلق ایک مزید نوٹ اُسی اخبار میں نکلا ہے جو درج ذیل ہے

لایٹ۔ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۲ء میں ہم نے ایک پیشگوئی کا بیان درج کیا تھا۔ جس کے متعلق یہ بیان کیا گیا تھا کہ **نبی احمد قادیانی** نے نو سال ہوئے کہا تھا کہ ترک شکست یاب ہونگے اور اسکے بعد اُن کو شکست دینے والے اُن سے چند سال میں مغلوب ہو جاوینگے۔ ہمارا ایک نامہ نگار **وکس**۔ یہ چاہتا ہے کہ پیشگوئی کا بیان کرنے والا۔ اپنے مضمون میں نبی احمد کی اور پیشگوئیوں کا بھی عام طور پر ذکر کرتا ہے اچھا ہو جو کسی تخصیص کے ساتھ وہ اور پیشگوئیوں کا بھی ذکر کر دے ایک اور کارسپانڈنٹ "اکسی ڈنسل" نام دریافت کرتا ہے کہ کیا مسٹر کمال الدین۔ مہربانی کر کے بتلا دینگے کہ اصل الفاظ پیشگوئی پہلے کہاں اور کس جگہ چھپے اور وہ کہاں سے مل سکتے ہیں اور کیا اُن کا ترجمہ انگریزی میں موجود ہے۔ اس نامہ نگار نے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ اگر "چند سال" کے مقابل میعاد اور واضح طور سے بیان ہوتی تو پیشگوئی کی دلچسپی دو بالا ہو جاتی۔ اغلباً مسٹر کمال الدین ان استفسارات کا جواب دینگے

ایک اور ناظر اخبار مسٹر ڈبلیو۔ ایچ کنگ یہ پوچھتے ہیں کہ کیوں اس پیشگوئی کا نام الہام رکھا گیا ہے کیوں نہ اسے پیش بینی پر محمول کیا جاوے +

حیدر اللہ خان کو اسکے ایک دوست کا خط

السلام علیکم۔ اما بعد غالباً اخبار وکیل کے کسی پرچہ سے آپ کے رسالہ کا مضمون پڑھ کر ایک خط آپ کیطرف لکھا تھا۔ کہ ایک نسخہ رسالہ امام الاعظم جو آپ نے تصنیف کیا ہے میرے نام وی۔ پی پارسل روانہ کر دیں۔ افسوس آپ نے مجھ کو رسالہ نہ بھیجا آپ نے دل میں سوچا ہوگا۔ کہ اگر رسالہ مفت بھیجوں تو آٹھ آنہ نقصان ہوتا ہے اور وی پی کروں تو شرم ہے کیا یہ اشاعت اسلام کا دعویٰ ہے۔ افسوس آپ پر اور آپکی اشاعت اسلام پر۔ آپ نے خوب رسالہ لکھا اور خوب اشاعت کیا +

آپ نے میرے نام وی پی ہی کر دیا ہوتا۔ مگر وی پی آپ نے خاک کرنا تھا۔ آٹھ آنہ نقصان ہوتا تھا خیر آپ کا رسالہ مجھے مل گیا۔ جو کہ عزیز دیوان علیخاں کو پھندے میں پھنسانے کے لئے آپ نے گھر پر دیا تھا۔ سو میں نے آپ کا رسالہ خوب پڑھا + بیشک آپ نے حد ہی کر دی ہے + اب میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ کو کیا ہو گیا۔ شائد پہلا رسالہ جو امامت اندھوں کے بارے میں تصنیف کر کے جلالپور کے ملّانوں سے فتحیابی حاصل کی تھی۔ اُسکی فتحیابی پر دل بڑھ گیا۔ اور یہ رسالہ امام الاعظم لکھ مارا جسکو مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی تسلیم نہیں کرتا۔ افسوس آپکے دعویٰ اشاعت اسلام پر۔ آپ نے آخیر عمر میں خوب اشاعت اسلام کی۔ لیکن مشکل ایک اور ہے۔ اور آپ کو خبر بھی مل گئی ہوگی۔ وہ کیا ؟ وہ یہ کہ جناب مولوی احمد الدین صاحب مختار عدالت گجرات نے آپ کے رسالہ کا شیرازہ اکھیڑ کر ایک مختصر سا ریویو کر ڈالا۔ ابھی ریویو پورا ہو ہی نہ چکا تھا۔ کہ جناب اکمل صاحب نے بھی آپ کو مخاطب کر کے دریافت کیا۔ کہ پہلے آپ اپنا مذہب بتائیں۔ کہ آپ حنفی ہیں یا چکڑالوی تب آپ کے رسالہ کو طاقت ایزدی سے اچھی طرح ورق ورق کر کے بکھیر دوں +

اب آپ کو ضرور چاہیئے کہ جلدی سے اکمل صاحب کو جواب دیں۔ کہ میں اہلسنت والجماعت حنفی ہوں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ کا رسالہ آپ کو حنفی نہیں بننے دیتا۔ میں نے بھی رسالہ کو غور سے پڑھا ہے۔ اب آپ کو حنفی بننا بہت ہی مشکل ہے۔ افسوس ہے ایسے رسالہ پر جس کی تصنیف نے مذہب سے جواب دلایا۔ اب میں آپ کو برادرانہ صلاح دیتا ہوں آپ بہادر بنیں اپنی قوم کی بہادری کو دھبہ نہ لگنے دیں۔ اور اپنے رسالہ کی حفاظت کر کے اپنے مخاطبوں کو جواب دیں۔ اگر کوئی بندوبست نہ کر سکیں۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ بالکل ہی کچھ بھی بندوبست نہ کر سکینگے۔ تب چپ چاپ میری طرح توبہ کر کے خلیفۃ المسیح کو بیعت کا خط لکھ دیں +

برکت علیخاں۔ برہما

پادری صاحب متوجہ ہوں

ہمارے عزیز دوست شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کو بعض عیسائیوں کے ہاتھوں سے بہت دکھ پہنچا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس واسطے کہ انھوں نے اسلام کو قبول کیا۔ بیشک وہ بعض دیسی اور ولایتی پادری صاحبان کے مشکور ہیں۔ کہ انھوں نے انکے ساتھ حسن سلوک کیا مگر بعض پادری صاحبان نے اپنے حسن اخلاق کے دعووں کے خلاف ان کو سخت رنج میں ڈالا اور انکو جو خطوط شیخ صاحب نے وقتاً فوقتاً لکھے ہیں ان میں سے ایک کا اقتباس وہ درج اخبار کروانا چاہتے ہیں۔ جو کہ ہم خوشی سے کرتے ہیں +

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　*　نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

میرے خط کا جواب محال تو کیا! بلکہ ناممکن ہوا ہے:۔

مبارک ہیں وہ جو راست باز ہیں کیونکہ وہی آسودہ ہونگے اور تو یاد رکھ کہ شریر کے دن تھوڑے ہیں۔ ان وعدوں پر پادری صاحب امید ہے کہ آپ غور کرینگے +

یہ تو مانا کہ آپ میری تحریروں کو تقریروں میں اور لوگوں کو ورغلا کر دکھاتے ہیں اور مجھے بدنام کر کرا کر خوش ہُوا کرتے ہیں۔ پر کیا یہ سچ نہیں کہ ان تحریروں کے تم خود ہی محرک ہوئے ہو۔ کیا تم نے میری موجودہ بیوی جو رومن کیتھلک مشنری سوسائٹی سے خود ہی آکر مسلمان ہوئی اور میرے نکاح میں آئی تھی اُسے ورغلا کر پھسلا کر اپنے پاس بُلا کر کوئٹہ نہیں پہنچا دیا۔ کیا میرے دو سو روپے سے اوپر نقدی و زیور و پارچات وغیرہ ہڑپ نہیں کیا گیا۔ کیا خود ہی وارنٹ نکلوانے سے مجھے نہیں روکا تھا۔ کیا یہ نہیں کہا تھا کہ ہاں . . . . . . ایسا ہی ہے۔ کیا مجھے یوں نہ کہا کہ مت گھبراؤ تمہاری بیوی اسی زمین پر ہے۔ میں کوشش کرونگا وہ ملجائے گی۔ کیا یہ منتیں نہ کیں کہ مجھے بدنام نہ کرو۔ اور کیا یہ نہ جتایا تھا کہ تم میرے بیٹے ہو اور مرحومہ الفت بیگم میری خاص بیٹی تھی جسکو مینے ہاتھوں میں کھلایا تعلیم و تربیت ہوئی تم سے نکاح کیا پر تم نے اُسے مسلمان بنا کر ہمارا دل دُکھایا۔ کیا اس تازہ واقعے پر میرے حاضر ہونے پر حاضرین کو تم یہ نہ کہا کرتے تھے کہ لو یہ ہے مسٹر رحیم بخش جو تحریروں اور تقریروں سے ہمارا دشمن ہو گیا ہے۔ پھر کیا . . . . . کو اور آپ کو مینے بے عزتی سے نہیں بچایا۔ کیا پادری . . . . . . اور مولوی . . . . . نے یہ ترکیب نہ بتائی کہ ہنوز اس واقع سے اپنا بچاؤ کر لو۔ اور وہ یوں کہ منشی رحیم بخش سے بچے رہنا۔ کیا پادری . . . . سے باتیں نہیں کیں لاہور اور امرتسر و دیگر جگہ میں اس تازہ واقعہ نے خود ہی اشتہار دیا ہے لوگ مُنہ پر تو نہیں پر پیٹھ پیچھے نفرین کرتے ہے اور اس سچائی پر مُہر کر چکے ہیں۔ . . . . . ایک ڈاکٹر و دیگران اپنی تحریروں سے بیان کر چکے ہیں یہ سب تحریریں خاص موقعہ پر آپ کے روبرو پیشکش ہو کر پتہ بتا دینگی مینے اسلامی اصول اور اپنے مُرشد کے ارشاد کے موافق اور آپ کے کہنے سے اپنے مُنہ کو بند کیا اور مظلوم ہو کر بھی جھوٹا بننا پسند کر لیا ہے مگر کیا انجیل آپ کو شرمندہ نہیں کرتی کیا خدا نے جسے جوڑا ہے اُسے کوئی توڑ سکتا ہے نہیں! نہیں!! ہرگز نہیں!!! اسی لئے مینے صبر کیا اور خدا پر توکل کر لیا ہے پس وُہی مجھے کافی ہے اور کیا مینے اس کے بعد کسی پادری یا بشپ صاحب کو یہ واقعہ سُنایا۔ یا فادر . . . . . صاحب کے کہنے کے موافق عمل کر دکھایا ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ قادر خدا پر ہمارا بھروسہ ہے پر افسوس کہ آپ لوگ روز روز ہمیں صلیب دیتے رہتے اور جہاں تک ممکن ہے ہمیں بدنام کر رہے ہو پر میرا کچھ نہ بگڑے گا ہاں اخبار کے کالم وسیع ہو جائینگے ذرا غور کرو کہ تم جو مجھے مسیحی مشہور کر رہے اور اسلام سے کمزور دکھانا چاہتے ہو تو کیا میں ان وارداتوں سے آپ کے ارادوں کے موافق عیسائی ہو گیا۔ کیا جو آدمی ہل پر ہاتھ رکھتا ہے کبھی لوٹ کر بھی دیکھا کرتا ہے جیتے جیتے کے دل داغ نہیں مٹ سکتے اور جیسے کہ حبشی کا رنگ نہیں تبدیل ہو سکتا بعینہ اسی طرح کوئی مخلص ایمان نہیں چھوڑ سکتا۔ جب یہ نہیں ہو سکتا تو پھر وُہ کون ہے جو ایک مسلمان اور خادم اسلام کے دل پر قابو پا سکے۔ قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ۔ پس مومن کا دل خدا کا تخت گاہ ہے پر خدا کے تخت پر کون تسلط جما سکتا ہے۔ وُہ انسان جو مجھے بہکا کر لوگوں میں بدنام کر کے خوش ہُوا چاہتا ہے وُہ "ناعاقبت اندیش ہے" اور "پاگل ہے" وُہ نفس جو کسی دشمن اسلام کی تقریروں پر گمان کرتا ہوگا"۔

آہ! زمین پر سخت شور ہے۔ کال اور مری پڑ چکی ہے زلزلہ اور کڑک کی آواز اُٹھ رہی ہے اور یہ نہایت ہی مہیب ہیں خونی ندیاں بہ رہی ہیں آہ! روس نے مظالم توڑے اور ایران کو غارت کرنا چاہا اور مقدس روضہ کو توڑ پھوڑ کر کے کروڑوں روپیہ کا مال سرقہ کر کے ہڑپ کر لیا ہے اور مراکو بے چارہ حیران ہے مسیحی سلطنتیں بائیبل سے بغاوت کر کے ان مظالم پر لوٹ پڑی ہیں اور طرفہ یہ کہ مومنوں کا بس اپنے دل میں خاتمہ ہی کیا چاہتی ہیں صلیبیں نکال نکال کر چاروں طرف گھمائی جا رہی ہیں اور تلواروں نیزوں پستولوں بندوقوں توپوں گولوں اندرونی اور بیرونی طور پر مذہبی اخلاقی روحانی سیاسی اور ملکی جاہ و جلال پر تقویت پاکر موقعہ پر سر توڑ کوششوں سے یگانگت سے دھاوا کر کے اپنے زعم میں ملیا میٹ کر دیا ہے۔ آہ یہ نصرانی خوش ہو رہے ہیں مگر ہماری گورنمنٹ آسمانی۔ کافروں سے ہمیں ہلاک کر رہی ہے اور اس تپانے سے ہم کو قرآن مجید اور بانئے اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق فرمانبردار بنا کر حبل پر مستقیم کرنا چاہتی ہے اس لئے ہم رنجیدہ نہیں بلکہ خوش ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اس زوال سے کمال کا یقین ہے کیونکہ جیسے سوکھی زمین کو بادل کی امید ہوتی ہے اسی طرح میری رُوح بھی اے خدا تیرے ٹھنڈے چشموں کی طالب ہے۔ آپ لوگ کیوں حیران ہیں اور ہماری گورنمنٹ برطانیہ بھی اس مشکل کے حل کرانے میں ہماری طرفدار ہے مگر کچھ بنائے نہیں بنا سو پادری جی آپ سچے ہیں جو سناؤ وہ ٹھیک اور جو بتاؤ اور جو بناؤ ہنوز بن سکتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھیں اور کان کھولکر سُنیں کہ جھوٹوں کی عاقبت نہایت خطرناک اور سخت ہلاکت کا موجب ہے ایک دن آنے والا ہے اور وہ تو بہت ہی قریب ہے جہاں پر تمام کافران اسلام اپنے ڈیرے جمائینگے۔ جہاں رونا اور دانت پیسنا اور سخت ماتم کرنا ان کو نصیب ہے ✝

مگر مومن وہاں ابدی چین اور سُکھ پائینگے پس یہاں کا کڑوا وہاں پر میٹھا ہے۔ پس سلامتی ہو اسکی جس نے اس دین اسلام کو پایا اور ہلاک ہُوا وُہ جس نے اس سے بغاوت کی اور اس سے انحراف دکھلایا ہے ✝

والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ

راج پال رحیم بخش راجپوت نو مسلم واعظ اسلام مقدس

خواب کا پورا ہونا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اخی المکرم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں آپ کو ایک خواب عرض کرتا ہوں۔ جو آج تیسرا دن ہی علی الصبح دیکھا تھا۔ یعنے ایک بالاخانہ پر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن شریف پڑھنے والے چلے آؤ۔ اسپر حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک شاگرد میں طیار ہو رہے ہیں۔ اور میں بھی کہہ رہا ہوں کہ حضرت دُعا کریں۔ کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے موقعہ ملے۔ یہ خواب میں نے اُسی دن صبح سنا دیا تھا آج آپ کا مضمون قرآن پڑھنے والے صاحبان اور اخبار میں دیکھ کر دل جوش خوشی سے بھر گیا۔ کہ وہی لفظ جو خواب میں خدا کا مامور فرماتا ہے۔ ظاہری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہوتا ہے۔ جو یہاں سے ایک ہزار میل دُور ہیں میرے واسطے حضرت سے دُعا کرا دیں کہ مجھے بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے توفیق ملے ✝

خداداد   کراچی

تاریخ مسیح موعودؑ

ہمارے بزرگ دوست میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی پنجابی ملک الشعراء نے حضرت مسیح و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات پنجابی اشعار میں لکھی ہے جو شکریہ کے ساتھ ہدیۂ ناظرین ہے +

حضرت جناب میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کا سن ولادت

آپکی وفات کا سن مغفور کے عدد	آپکی عمر۔ ہلالی کے عدد	آثار محشر کے عدد
سنہ ۱۳۲۶ ہجری	۷۶	سنہ ۱۲۵۰ ہجری

جناب کی وفات کی تاریخ

مسیح تصنیف دے موتی پروکے
گئے تبلیغ کر بے کھلو کے
دستی یادِ خدا بس جاگ سوکے
سنو تاریخ کہی ہاتف نے جو کہ

عدو مارے ندامت وچ ڈبو کے
دلا نوچہ نیکیاں دا بیج بو کے
دعائیں منگیاں مولیٰ تھیں رو کے
خدا دے مسیح گئے فوت ہو کے ۱۳۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

نظم

(جو سالانہ جلسہ پر پڑھی گئی) (۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء)

دارالاماں پہ حق نے کرم کی نگاہ کی
پیدا ہوئے جناب مسیح زماں یہاں
دن رات یاں برستے ہیں انوار بیقدر
توپ و تفنگ و فوج کی پروا نہیں جسے
اٹھتی جدھر نظر ہے چمکتا ہے نور دیں
اسوقت جو بشیر ہے وہ ہے وہی بشیر
خالی کہو نہ جلسہ کو ابن المسیح سے
تشحیذ و بدر و الحکم اس کے خبر رساں
اسلام کا کمال ہے توحید کا عروج
جلسہ کا انعقاد ہے رونق ہے ہر طرف
ہر احمدی کو اوج و ترقی ہو ڈاکٹر

یہ ہے مقام امن جگہ ہے پناہ کی
یہ سرزمین ہے آپ کی تعلیم گاہ کی
پڑتی ہے بار بار نظر مہر و ماہ کی
ہاں ہاں یہ تختگاہ ہے اس بادشاہ کی
خورشید کی چمک ہے نہ تنویر ماہ کی
لایا تھا جو قمیص کو کنعاں کے ماہ کی
موجود اس میں یاد ہے اس رشک ماہ کی
دیتے بشارتیں ہیں ہمیں حال راہ کی
آتی ہے ہر طرف سے صدا لا الٰہ کی
شوکت عیاں ہے دین کی عزت کی جاہ کی
بس یہ دعا ہے سلسلہ کے خیرخواہ کی

آمین

ناچیز دعا کا طالب محمد حسین عفی عنہ از امرتسر ۲۴ دسمبر سنہ ۱۲ء

سنتیمی نمبر

لاہور کے خالصہ اخبار نے ایک سنتیمی نمبر نکالا ہے۔ جو اوّل سے آخر تک گورو گوبند سنگھ جی کی تعریف سے ہی بھرا ہوا ہے۔ انکو سکھ قوم کا مذہبی اور پولیٹیکل بانی اور لیڈر ہر رنگ میں دکھایا گیا ہے اور اس فرقہ کے اصل بانی گورو نانک مہاراج کا کہیں ذکر ہی نہیں جنکو سکھ صاحبان معلم کل اور اکال پورکھ کا سچا بھگت کہا کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ زمانہ کے سکھ صاحبان گورو نانک صاحب کے بچنوں پر چلنے کی بجائے اور لوگوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور جس طرح مسیح کے بعد پولوس نے ایک نیا مذہب ایجاد کر لیا تھا۔ اور اب یسوعی دراصل پولوسی دین عیسائی نہیں۔ ایسا ہی سکھ صاحبان بھی اب نانک کے پیرو نہیں بلکہ گوبند سنگھی کہلانے کے مستحق ہیں۔ ہاں ہم نے ایسے سکھ بھی دیکھے ہیں جو باوا نانک صاحب کے اصل اقوال پر غور کر کے تعصب سے پاک ہیں۔ خدا تعالےٰ سب کو ہدایت دے +

ایک مخلص کا خط متعلق حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + دست بستہ مریدانہ و خادمانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضور والا کے ملفوظات جو کلام امیر کے نام سے طبع ہوئے ہیں اُن کو پڑھتا ہوں۔ یا حضور کے درس کے نوٹ مطالعہ کرتا ہوں یا حضور کے جواب جو اکثر اوقات موافق اور مخالف لوگوں کے سوال کرنے پر دیئے جاتے ہیں ان کو دیکھتا ہوں۔ پھر بیماروں کا ملاحظہ فرمانا۔ اور ہر ایک پر خاص طرح پر نظر۔ اندرستورات کو درس قرآن و حدیث۔ یتامیٰ کی پرورش کا اہتمام۔ نومسلموں کی دلداری۔ ہر ایک محکمہ اور صیغے کی خبرگیری۔ اخباروں یا لوگوں کی زبان سے باتوں باتوں میں سارے جہان کا حال دریافت کرتے رہنا۔ اور ہمہ وقت اسلام کی بہبودی کا خیال مدِ نظر رہنا۔ خویش و اقربا۔ اپنے بیگانے۔ غرض سارے جہاں کا گویا ذمہ وار بنے رہنا۔ باوجود اسکے اللہ تعالےٰ سے خاص تعلق رکھنا اور لوگوں کو بھی ترغیب دیتے رہنا۔ بلکہ ایک خاص جماعت کو جگا دینا وغیرہ وغیرہ دیکھ کر مجھے صدق دل سے جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سچا اور پکا یقین اور ایمان حاصل ہوتا ہے اور بے ساختہ درود اُن پر اور اُن کے خلفاء پر پڑھنے کو دردِ دل سے جی چاہتا ہے۔ اور آپ کے وجود سے چونکہ علم الیقین سے عین الیقین بلکہ حق الیقین تک نوبت پہنچتی ہے اس لئے بے اختیار حضور والا کے لئے اور حضور والا کے اصحاب و اولاد و احباب و انصار و مددگار غرض سب کے لئے دل کی تہ سے دعائیں نکلتی ہیں۔ حضور والا بھی عاجز کے لئے محض للہ فی اللہ دعا فرمایا کریں + گلاب الدین رہتاسی

کلام امیر

ہماری طرز کے خلاف ہے

کلکتہ کی انجمن معین الاسلام کی طرف سے ایک خط اور اشتہار حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی خدمت میں آیا۔ کہ ترکوں کی نئی وزارت کے قائم ہونے پر جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم مٹ جائینگے مگر مسلمانوں کی عزت کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ ایک جلسہ کیا جائیگا۔ تاکہ اس آخری اور نازک موقعہ پر ہم اپنے دلی خیالات دنیا پر ظاہر کریں اور نئی جانباز وزارت کا پرجوش خیر مقدم بجا لائیں اور چندہ فراہم کریں۔ وغیرہ۔ یہ جلسہ ہوگا آپ بھی شامل ہوں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ " یہ ہماری طرز کے خلاف ہے "

مباحثہ کی طیاری

بنگال میں ایک جگہ سے خط آیا کہ مخالفین سے مباحثہ کی تجویز ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل جواب لکھا +

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۱) لا تتمنوا- لقاء اللّٰہ - واسئلوا اللّٰہ العفو

یہ حدیث صحیح کے فقرے ہیں۔اس پر عمل کرو +

(۲) مباحثہ ہو تو اس کا ابتداء دشمن کیطرف سے ہو فاتلوا فی سبیل اللّٰہ حکم سرکار رب العالمین ہے پرچہ ہو تو پہلے ان کا ہو +

(۳) لاحول کی کثرت رکھو۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذ بك من شرورھم۔ جماعت کا درد ہو +

خشیۃ وخوف صرف اللہ تعالےٰ عزّوجل کا رکھو اور بس +

مباحثہ کے واسطے۔ اوّل۔ اجازت حاکم۔ دوم اجازت پولیس ومجسٹریٹ ضروری ہے۔ احمد رضا خاں صاحب وہابیہ کے خطرناک دشمن ہیں۔ عبد الاول صاحب اور ان کا مقابلہ خوب ہے +

اضطراب اور خوف خلق مضر ہے۔ مسلمان ڈپٹی مجسٹریٹ ضرور درمیان آوے۔ تم سب دعاؤں میں لگے رہو۔ ثم اوصیك بتقوی اللّٰہ فقد فاز المتقون ٥ وان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون +

نورالدین ۲۴ جنوری ۱۳ء

بی بی سے بہر حال نیک سلوک کرو

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا کہ میںنے جو شادی کی ہے۔ اس میں کئی ایک نقص ہیں حضرت صاحب نے جواب میں فرمایا:-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آپ نے خود۔ بدوں استخارہ خلاف حکم الٰہی نکاح کیا۔ مخلوق سے ڈر گئے۔ اس میں کس کا قصور ہے +

(۲) اب علاج قرآن کریم میں ارشاد ہے فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئا ویجعل اللّٰہ فیہ خیرا کثیرا +

اور اسکے پہلے ہے عاشروھن بالمعروف مطلب یہ ہے عورت اگر مکروہ ہے تو اس سے نیک سلوک کرتے رہو۔ اس کا نعم البدل ہم دینگے +

یہ اللہ تعالےٰ قادر کریم کا وعدہ ہے۔ پس آپ گھبرائیں نہیں۔ نیک سلوک بی بی سے کرنا ضروری ہے سلوک کرتے جاؤ۔ تھکو نہیں۔ اور ہرگز نہ تھکو۔ اس کے رشتہ دار شیعہ ہیں تو ہوا کریں۔ ان سے کیا تعلق ہے +

آپ خلجان اور فکر نہ کریں۔ خود کردہ را چہ علاج۔ بہرحال آپ کا قصور ہے۔ اس لئے آپ توبہ۔ استغفار لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سے کام لیں۔ اللہ تعالےٰ سے امداد ہوگی۔ آپ جلدی نہ کرو اور ہرگز نہ کرو۔ یہ ہے میرا مشورہ۔ اس کو مان لو۔

نورالدین ۲۴- جنوری ۱۳ء

محمد ریل

محمد ریل ہندی کا خط پیش ہوا۔ فرمایا بڑے مخلص آدمی ہیں۔ خدا انہیں کامیاب کرے +

ولایت میں اشاعت

اخبار لائٹ لنڈن میں جو خواجہ صاحب کا مضمون چھپا ہے اس کا ترجمہ حضرت کی خدمت میں سنایا گیا فرمایا خوب ہے +

تاریخ اسلام

کے رسائل جو فصیح صاحب مرحوم نے لکھے ہیں اور اب ان کے برادر زادے شائع کرتے ہیں۔ اسکے دو تازہ پرچے پیش ہوئے۔ پڑھ کر فرمایا۔ خوب لکھتا ہے مجھے بڑی پسند ہے۔ اس رسالہ کے آنے کے وقت جب ہاتھ میں لیتا ہوں تو جب تک سارا پڑھ نہ لوں صبر نہیں آتا +

خدا بچاتا ہے

درس کو جاتے ہوئے ایک چھوٹا سا لڑکا نہایت میلا اور گندے کپڑے پہنے ہوئے کوچہ میں دیکھا۔ فرمایا۔ ہائی جین والے تو تم کو کہینگے کہ ابھی مر جائے گا۔ لیکن خدا ہی بچاتا ہے +

غریب پرور

ایک شخص نے دریافت کیا کہ اپنے افسر کو "غریب پرور سلامت" لکھنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اسمیں کیا ذلت ہے۔ اُمرا غربا کی پرورش کرتے ہی ہیں +

مسجد میں جوتا

مسجد مبارک کے خادم نے عرض کیا کہ بعض لوگ اپنے جوتے تہ کرکے مسجد کے اندر لا رکھتے ہیں اُن کو روکا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ جوتا پہن کر نماز پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ تو میں لوگوں کو کس طرح سے روکوں۔ باہر رکھنے سے تو لوگ چرا بھی لے جاتے ہیں +

دُعا میں عاجزی چاہیئے

فرمایا۔ دُعا کرانے کے واسطے جو درخواستیں آیا کرتی ہیں۔ ان میں بعض دفعہ لوگ اپنے دوستوں بزرگوں کے نام بڑے بڑے لمبے لکھ دیتے ہیں کہ ان کے لئے دُعا کی جائے۔ مثلاً ایک لڑکے نے لکھا کہ جناب محمد اکبر شاہ خاں صاحب کے واسطے دُعا کی جائے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ دُعا کے وقت ہر طرح سے عاجزی کا رنگ اختیار کیا جائے۔ میںنے دُعا میں ایسا ہی کہا کہ اے خدا تو جانتا ہے کہ اس کا نام کیا ہے +

ایسا ہی بعض لوگ بی بی صاحبہ کے متعلق لکھدیتے ہیں کہ حضرت ام المومنین کے لئے دُعا کی جائے۔ تب میں دُعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اُسکی اولاد کو نیک بنا دے تاکہ اس کا یہ نام سچا ہو +

مغالطے کس طرح لگتے ہیں

فرمایا۔ ایک طب کی کتاب میں میںنے لکھا ہوا دیکھا کہ یہ نسخہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے عرش پر سے لایا تھا۔ میں متعجب ہوا۔ نسخہ بھی معمولی تھا جب تحقیقات کی گئی اور پرانی کتابوں کا مطالعہ کیا گیا آخر میں اصل حقیقت یہ کھلی کہ جبریل ایک یہودی طبیب تھا جو ایک اسلامی بادشاہ محمد نام کا معالج تھا اُس نے اپنے بادشاہ کے واسطے یہ نسخہ تجویز کیا تھا۔ جو کسی طب کی کتاب میں درج ہوا۔ اور تخت شاہی کے واسطے عرش کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ غرض یہ سب الفاظ اُس نسخہ میں موجود تھے۔ بعد میں کسی نے جب اُس کتاب کی نقل کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان الفاظ کو دیکھ کر اُس نے غلطی کھائی اور خیال کیا کہ کاتب نے لکھنے میں طریق ادب اختیار نہیں کیا۔ اُس نے حضرت اور علیہ السلام کے لفظ بڑھا دیئے اس طرح بات کہیں کی کہیں چلی گئی +

نصیحت

اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی کو حضرت خلیفۃ المسیح

ہم کعبۃ اللہ میں دعا کی قدر کرتے ہیں

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کو لکھا کہ مجھے آپکی جماعت کے ایک آدمی کی کسی بات سے معلوم ہُوا کہ احمدی لوگ مرزا صاحب کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتے ہیں اور کعبۃ اللہ میں دُعا کرنے کی قدر ان کو نہیں اِس واسطے میں آپکی بیعت سے علیحدہ ہوتا ہوں حضرت نے جو جواب اُس کے خط کا لکھوایا۔ وہ فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے +

ہمارا کبھی وہم وگمان بھی نہیں ہُوا۔ اور نہ کبھی ہمارے خیال اور اعتقاد میں آیا ہے کہ معاذ اللہ حضرت صاحب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہیں۔ حضرت صاحب تو یہ فرماتے ہیں کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم

وہ تو خادم دین رسول اللہ ہیں۔ اور نام غلام احمدؑ ہے۔ اور اس قرآن اور شریعت کے جو آنحضرتؐ لائے ہیں۔ تابعدار اور سچے فرمانبردار ہیں۔ اور نہ کسی اور احمدی کا یہ عقیدہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کسی ناواقف یا کسی مخالف سے باتیں سُنکر ایسا سمجھا اور لکھ دیا کہ میں بیعت سے علیحدہ ہوں۔ اس بات کی تو ہم کو کوئی پروا نہیں کہ کوئی ہمارا مرید ہے اگر کوئی بیعت کرے تو اپنے لئے اور مسیح کے لئے کرے نہ ہمارے لئے۔ ہاں ہم اظہار حق کے لئے یہ بات کہتے ہیں اور اخبار میں بھی چھپوا دیتے ہیں کہ آپ اور سب لوگ جان لیں اور یقین کرلیں کہ نہ ہمارا نہ کسی احمدی کا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت مرزا صاحب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں۔ بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے فرمانبردار اور تابعدار اور خادم ہیں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں جو فرق ہے اس کے متعلق ایک رسالہ ارسال ہے جو ابھی چھپا ہے۔ ہماری ناراضگی کی وجہ بھی یہی تھی کہ آپ نے کسی ناواقف سے کچھ سُنا اور ایسا ایسا لکھ دیا +

کعبۃ اللہ میں دُعا کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے ہم کعبۃ اللہ میں دُعا کرنے اور کرانے کی قدر آپ سے زیادہ کرتے ہیں۔ وہاں کی دُعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے ایک دعائیہ مضمون لکھ کر کاتب خط ہذا کے والد حاجی منشی احمد خاں صاحب کو دیا تھا کہ بیت اللہ میں جاکر یہ دعا ہمارے لئے کرنا۔ حاجی صاحب موصوف وہ خط امانتاً اپنے ساتھ لے گئے اور عرفات میں جاکر وہ دُعا کی کاتب خط ہذا بھی انکے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ دعائیہ خط پڑھا گیا اور دُعا کی گئی +

ہمارے دوست حج کو جاتے ہیں اور اب بھی گئے ہوئے ہیں۔ میر ناصر نواب صاحب۔ حضرت صاحب کے خسر اور میاں محمود احمد آپ کے بیٹے بھی گئے ہیں ان کا بڑا کام دُعا ہی ہے۔ وہاں انھوں نے دُعائیں بھی کیں ہیں۔ ہم بیت اللہ میں اور حج میں دُعا کی بہت قدر کرتے ہیں + والسلام ۲۷- نومبر ۱۲ء

افتخار احمد از قادیان

بفضل اللہ تعالےٰ میں اُس وقت جبکہ میرے والد عرفات کے میدان میں حضرت صاحب کے اس حکم کی ادائگی کے لئے کھڑے ہوئے اور دُعا مانگنی شروع کی موجود تھا میرے والد دُعا کے الفاظ کہتے جاتے تھے اور ہم سب کے قریب جو آدمی ان کے ساتھ حج کو گئے تھے آمین کہتے جاتے تھے۔ والسلام۔ افتخار احمد +

ایلو! یسُوع جی اُٹھا

یسُوع کے پرستاروں کے لئے یہ نوروز کیسا ہی مبارک ہُوا ہے کہ اس میں اُنھیں ایک ایسا مژدۂ جانفزا سُنایا گیا ہے جسکے لئے اُن کی رُوحیں تڑپ رہی تھیں اور کئی پُشتوں سے وہ خانقاہوں کے گوشوں میں بیٹھے ہوئے انتظار کشی کی صعوبتیں اُٹھا رہے تھے۔ اس خوشخبری کو ایک رسالہ موسومہ بہ "وہ (یسوع) جی اُٹھا" لیکر لوگوں کے گھروں میں پہنچا ہے۔ جو شہر پیرس دارالخلافہ فرانس سے شائع ہوتا ہے +

یوں تو فرانس یسُوع کی خدائی چھوڑ خدا کی خدائی سے منکر بنا ہُوا ہے۔ لیکن عیاشی کے سامانوں کے لئے وہ آج ساری دُنیا سے فوقیت لے گیا ہُوا ہے کہ اُسے عروس دُنیا کہا جاتا ہے۔ یسُوع بھی نازنینوں کے تسکار کرنے میں پکے کھلاڑی تھے اور حُسن کی دیویوں کے انتخاب کرنے میں ماہر کامل تھے۔ مگدلیہ اور آخت لعزر جیسی بیمثل حسینوں کے ساتھ بے تکلفی سے رہنے کے تجربہ کار تھے اور نامحرموں کو تیل ملوانے کے بہانے سے پیار کرنے کے مشاق تھے۔ اسی تمنا میں اتنے عرصے سے دم گھونٹ کر کہیں پڑے ہوئے تھے کہ جب کبھی عروس زرنگار اپنے آپ سے آنکھیں اُٹھا کر مجھے بلائے گی تو میں جب ہی اُٹھوں گا۔ ورنہ نہیں۔ آخر وہ اپنے سڈّے کے پختہ نکلے اور عروس دُنیا ہی کو ہارنا پڑا کہ اسکی دل بہلانے اور جان بخشنے والی پری زادعل نے یسُوع جی کو دو ہزار سال کی مفروضہ موت سے جِلایا۔ اور اسی کی عیاشیوں کے سامانوں میں کمال طیاریوں نے اُس کی مُردہ جان میں جان ڈالی۔ وہاں تکلفات اور آرائشات میں مشہور ومعروف ایک ہوٹل ہے جسکا نام ہنری کنگ ہے۔ یسوع جی اُس میں رونق افروز ہیں۔ اُن کے پرستاروں نے جب یہ خوشخبری پڑھی تو اُس کی محبت نے جوش مارا۔ اور لگے سرگرمی سے ڈھونڈنے۔ ایک اخبار نویس اور چند صاحبوں کو اُن سے ملاقات اور گفتگو کی عزت بھی حاصل ہو گئی۔ اخباروں میں اُنکی گفتگوئیں مختلف طور پر شائع بھی ہو گئیں +

اپنے رب یسُوع کی زیارت کے مشتاق جوق در جوق ہوٹل مذکور کیطرف محشور ہونے شروع ہو گئے۔ شام کو اس قدر اژدہام جمع ہو گیا کہ تل رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ پولیس انتظام سے عاجز اور ماندہ ہو کر انتظام چھوڑ بیٹھی +

اتنے میں خداوند یسوع جی نے ہوٹل کی اوپر کی چھت پر کے ایک دریچے سے چہرہ دکھایا۔ لوگ اسی طرف سے زیارت کرتے ہو۔ ئے گذرنے شروع ہو گئے۔ اور کئی گھنٹے بیچارے تھکے ہوئے یسوع جی کو وہاں ٹھہرنا پڑا۔ پھر جب طاقت نے جواب دیا تو اندر چلے گئے اور بہت لوگ زیارت سے محروم رہ گئے +

یہ خبر سارے یورپ اور امریکہ میں گونج اُٹھی اور زائرین کمربستہ ہو کر اس طرف اُمڈ پڑے اور مشہور اخبارات نے چار ہزار پونڈ اس خبر کی تغلیط کے ثبوت کے لئے انعام شائع کیا ہے +

ادھر مسلمان مہدی و مسیح موعود کے منتظر بیٹھے ہیں اور وہ بھی ایسی فریب انتظاری میں راہ تاک کر یہ کہہ رہے ہے

ہیں کہ وہ آیا- وہ آیا +

ہم ان خبروں اور خیالوں کی صحت اور عدم صحت کے متعلق کوئی بحث اس جگہ کرنا نہیں چاہیئے- ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ مسیح اور مہدی کی آمد کے متعلق لوگوں میں ایسا جذب کسی ارضی اور سفلی سبب سے نہیں بلکہ یہ ایک آسمانی ہوا ہے جس نے دماغوں کو معمور کر دیا ہے- یہ امر بہت سوچنے اور سمجھنے کے قابل ہے کہ اس سے پہلے زمانے کے کئی مراحل گذرے اور کئی دور ہوئے- لیکن مہدی اور مسیح کی آمد پر جذبات اور خیالات قلوب کبھی ایسی طرح متفق نہ ہوئے- اب اس زمانۂ خاص میں اس خصوصیت کی وجہ کیا ہے- اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ مہدی اور مسیح کا زمانہ ہے- اور یہ امر کہ اُس کا نزول اجلال کس طرح ہوا- اس کا جواب یہی ہے کہ اُسی طرح ہوا جس طرح پیشگوئیوں کے صحیح مفہوم سے ظاہر ہے- فرضی خیالات اور غلط عقائد نہ غلطی کو ثابت کر سکتے ہیں اور نہ ہی امر حق کو چھپا سکتے ہیں +

اصل موعود اپنے تمام نشانات کے ساتھ قادیان میں بلباس مرزا غلام احمد

صاحب نازل ہو چکا- آسمان اور زمین نے اُس کی تصدیق میں گواہی دی- زمانے کے **تغیرات حوادث ارضی** وسماوی آثار مختصہ زمانہ مہدی و مسیح سب کے سب ظاہر و باہر ہو چکے +

اب تو نہ کسی خونی مہدی کے آنے کی گنجایش ہے اور نہ ناصری یسوع کے لئے جگہ خالی ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

عربی بولنے والے ممالک کو تبلیغ

اہمیّت فرائض تبلیغ سلسلہ حقّہ سے ہمارے احباب اچھی طرح واقف ہیں- جبکہ یہ ایک یقینی بات ہے کہ اب دُنیا پر بھی ایک مقدّس سلسلہ منزل برکات وفیوض الٰہیہ ہوگا اور اسی چشمہ سے روحانی پیاسوں کی پیاس بجھے گی لوہ یہی مرجع انام ہوگا تو پھر دُنیا کے تمام ممالک احمدی قوم کی مساعیٔ تبلیغ کے جولانگاہ ہیں- اور خود حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام اکناف عالم تک آواز پہنچا کر اپنی قوم کو تمام دُنیا میں حقانیت سلسلہ کو پہنچانے کے فرض سے آگاہ کر دیا- اُن کے بعد تبلیغ کے کام سے بیکار بیٹھنا گناہ ہے- اس میں شک نہیں کہ جہاں کہیں احمدی قوم پھیلی ہوئی ہے- وہ اس تگاپو میں لگی ہوئی ہے- اور انگریزی داں ملکوں کے لئے ریویو آف ریلیجنز کام کر رہا ہے +

لیکن اسلامی ملکوں میں جہاں عربی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے سلسلہ تبلیغ کی بہت ضرورت ہے- ہمارے مکرم صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب اور دیگر مقتدر لوگ جو بعض ممالک اسلامیہ سے حال میں واپس تشریف لائے ہیں + اور وہ فرماتے ہیں کہ ان ملکوں میں قبولیت کی استعداد بہت ہے اور تبلیغ کی بہت اشد ضرورت ہے- اور موجودہ پولیٹکل الجھنوں نے اُن کی طبائع میں آمد مہدی کے جوش کو معمور کر کے ہمارے کام کی بہت ساری منزلوں کو طے کر دیا ہے- اب تو اُن کے خونی مہدی کی آمد کے عقیدے کو دور کر کے سچے مسیح موعود کو پیش کرنا باقی ہے- اور یہ زمانہ احمدی قوم پر اس فرض کو زور کے ساتھ ڈال رہا ہے اس لئے بدر نے اس خدمت کو نبھانے اور اُس میں افراد قوم کو شریک ثواب کرنے کے لئے ایک چو صفحہ ضمیمہ بزبان عربی جاری کرنا تجویز کیا ہے- اس میں فصیح عربی زبان میں مضامین سلسلہ درج ہوا کرینگے اور ترجمہ اُردو بھی ساتھ ہوگا- اور قیمت صرف دو روپے (۲ع) سالیانہ مقرر کی گئی ہے اس کی ادارت کے لئے حضرت علامہ بے عدیل فاضل نبیل سید عبد المحی عرب مولوی فاضل کی خدمات کو حاصل کیا گیا ہے جنکی قابلیت زباندانی اور علوم سلسلہ سے مہارت مسلم ہے +

مصر- حجاز- بغداد- مراکش- اور عربستان علاقہ ایران سے پتے حاصل کر لئے گئے ہیں- اب بات صرف اتنی ہے کہ آپ لوگ بذل اموال سے اس کام کی طرف متوجہ ہوں اور اس کو بلاد عربیہ میں جاری کرائیں- ایک ہزار درخواستوں کے آنے پر رسالہ جاری کر دیا جائے گا- پہلا پرچہ سب صاحبان کے نام وی پی کیا جائے گا- اور عربی ضمیمہ ان کی طرف سے ان ملکوں میں روانہ کیا جائے گا- یا وہ چاہیں تو خود منگوا کر اور پڑھ کر کسی ملک کو روانہ کر دیویں +

انعام حضرت صاحبزادہ حاجی میاں محمود احمد صاحب کے سفر حج پر جانے کے وقت جلسۃ الوداع میں جن لڑکوں نے اپنی نظمیں کہی تھیں- ان میں سے ایک ایک لڑکے کا نام احمد بخش ہے اور اسکی نظم کا ایک شعر یہ تھا ؎

جس مقدس باپ کے بیٹے ہو تم
ہم بھی اُس کے باغ کی ہیں کیاریاں

اس لڑکے کو جماعت گلگت کے احمدی برادران مولوی غلام محمد صاحب نے (۲ع) اور مولوی نور محمد صاحب نے مبلغ ایک روپیہ (ع۱) (کل تین روپے) انعام دیا ہے-

فجزاھما اللہ الخیر

نماز کس واسطے پڑھی جاتی ہے ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی- حضرت نے جواب میں فرمایا- نماز ایک حکم ہے اسکی تعمیل ضروری ہے لذت حاصل کرنے کے لئے نہیں- بلکہ فرمانبرداری کے واسطے- اگر لذت والی شے ہوتی تو ہر ایک اس کو کرتا اور لذت لینے کے لئے کرتا- پھر ثواب کہاں سے حاصل ہوتا- ارشاد الٰہی کی تعمیل انسان کے واسطے ضروری ہے- مالک راضی ہو گیا- تو سارے جہان کے نفعے اس میں آجاتے ہیں +

حمیدؔ مجید مُلک بہار میں دو بھائی ہیں- مولوی عبد الحمید صاحب و مولوی عبد المجید صاحب- اس علاقہ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق شور و شغب اُٹھنے پر ان ہر دو برادران کے درمیان سلسلہ احمدیہ کے متعلق خط و کتابت کا ایک نتیجہ ایک چھوٹے سے رسالہ کی صورت میں چھپا ہے- جو قابل دید ہے- اس رسالہ کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے- کہ ایک منصف مزاج غیر احمدی احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کی پوزیشن پر کس طرح عادلانہ رائے زنی کر سکتا ہے- یہ رسالہ غیر احمدیوں کے درمیان کثرت سے پھیلانا چاہیئے- مفصلہ ذیل پتہ پر صرف خرچ ڈاک بھیجنے سے مفت مل سکتا ہے +

جناب مولوی عبد الحمید صاحب بی اے- بی ایل- وکیل- محلہ تاتارپور- [illegible]

سردار سمند سنگھ صاحب

ناظرین بدر سردار سمند سنگھ صاحب کے نام نامی سے واقف ہیں۔ جن کا ذکر خیر پہلے اخبار میں ہو چکا ہے۔ سردار صاحب موصوف سکھوں میں سے ترقی یافتہ خیالات کے آدمی ہیں۔ قادیان آتے ہیں تو لنگر میں کھانا کھایا کرتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں اگرچہ ایک آریہ اخبار نے بدر میں ایک دفعہ ان کا ذکر پڑھ کر انھیں مجنون کہا۔ مگر جب آریہ مت کے بانی نے سکھوں کے بزرگ قابل عزت باوا نانک صاحب کو مورکھ کا خطاب دیا تو ضرور ہے کہ اس کے نقش قدم آریہ صاحبان چلیں۔ اس واسطے سردار صاحب کو آریاؤں کی بابت پر ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم سردار صاحب کی تازہ تصنیف میں سے جو انھوں نے ابتدائے فروری ۱۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی۔ چند اشعار بطور اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

جانی درلا فقیر سادھ ارجان ورلے سنت
سوئی پچھانے معرفت جس من کیا اکنت
دین پیغام تنہاں ملک نت چت میں جنہاں رسول
پھرن فرعونی خلق نوں عارف نکالین بھول
سمند سنگھ بھنجنگی بال داس کہن مولوی نور
دین محمدی قائم کر کافروں سے لئو قصور

اس رقم کا مالک کون ہے ؟

کسی صاحب کا ایک منی آرڈر مبلغ ہے کا دفتر بدر میں وصول ہوا ہے۔ فرستندہ نے کوپن پر اپنا نام نہیں لکھا اور یہاں محرر کو اوپر سے نقل کرنا بھول گیا ہے اب رقم کس کے نام جمع کیجاوے تفصیل رقم یہ ہے :-

۷ ماہ کا چندہ ۱۲/ عمارت فنڈ ۱۴/
عید فنڈ ۸/ میزان ۱۰/

رقم دفتر محاسب میں جمع کرا دیگئی ہے +

خطبات نور

بابو عبدالحمید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے خطبات نور کی نسبت ایک خواب دیکھا۔ جو بہت ہی مبارک خواب ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر واقعہ سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور میری والدہ سے خطبات کی تالیف پر بہت ہی اظہار مسرت فرمایا مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں اسوقت گھر پر نہ تھا جب میں گھر گیا تو والدہ صاحبہ نے حضور پرنور کا تشریف لانا اور اظہار خوشنودی فرمانے کا ذکر مجھ سے کیا۔ فالحمد للہ)

بابو عبدالحمید صاحب کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے کہ انھوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰/ فی نسخہ۔ قیمت حصہ اول ۸/ ہے۔ ہر دو کے اکٹھے خریدار سے ۱/ روپیہ + ملنے کا پتہ
بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

اصلی ممیرہ

جو ہمارے ایک دوست نے بڑی محنت سے حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچ روپے فی تولہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے ۱/۲ تولہ سے کم نہ بھیجا جاوے گا۔ قیمت ۱/۲ تولہ کی ۲/۸ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ اسکی تعریف میں سندھ اور آسام سے خط آئے ہیں۔ تھوڑا سا ہے جسے ضرورت ہے جلد منگوا لے +

الخطبہ

برادر عظیم شاہ صاحب احمدی ملازم کوٹھی نواب صاحب بہاولپور مزنگ لاہور اپنے فرزند عبدالغنی احمدی کے واسطے ناطے کے خواہاں ہیں۔ غیر احمدیوں نے بسبب ان کے احمدی ہونے کے ناطہ توڑ دیا ہے۔ لڑکا ۲۰ روپے ماہوار کا ملازم ہے اور جلد ترقی کرنے والا۔ شریف اور نیک چلن ہے عمر ۲۰ سال ہے مزید حالات برادر موصوف سے مذکورہ بالا پتے پر ہو سکتے ہیں

بوٹ سلیپر منگوائیں

تجارت پیشہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر آپ کو کلکتہ ساخت ہاف سلیپر و بوٹ شوز وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ سے طلب فرمایا کریں انشاء اللہ رعایت کو مدنظر رکھا جاوے گا +

علاوہ سلیپر وغیرہ کے اور اشیاء بھی دو پیسے فی روپیہ کمیشن پر انشاء اللہ بھیج سکیں گے +

ایس محمد ابن فضل کریم (احمدیان) و کمپنی کارخانہ
سلیپر ۳۲ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

ڈاک ولایت

لنڈن کے رسالہ امریکن ٹائمز بابت دسمبر جنوری سنہ ۱۳ء میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے دو پرمطلب فصیح مضامین شائع ہوئے ہیں جنکو پڑھ کر یہ خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ہمارے مکرم دوست نے اپنے خیالات کی عمدگی سے ظاہر کرنے کے لئے انگریزی زبان میں قابل تعریف مہارت حاصل کر لی ہے۔ اور اس بارے میں ان کی ترقی روز افزوں ہے۔ پہلا مضمون صلیب و ہلال کے مقابلہ پر ہے۔ کیونکہ اگرچہ ہلال اہل اسلام کے واسطے کوئی مستند مذہبی نشان نہیں تاہم بسبب اس کے کہ وہ ترکی جھنڈے کا خاص رکن ہے۔ مغربی دنیا میں ہلالی نشان کو اسلام کا اسی طرح مترادف سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ صلیب کا عیسائیت کو اس مضمون میں خواجہ صاحب موصوف نے ان تعدیوں اور مظالم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو بعض یوروپین اقوام کے ہاتھوں ترکوں پر وارد ہو رہے ہیں سلاطین یوروپ اور بالخصوص حکومت برطانیہ کو اس خطرے سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے جو مسلمانوں کے مذہبی احساس کے بھڑکنے اور اسلامی برادری کے جوش میں آنے سے دنیا میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ترکوں پر جو کچھ زوال وارد ہو رہا ہے۔ وہ ان کے اپنے ہی شامت اعمال کا نتیجہ ہے تاہم ان کی گناہ گاری سے ان کے ظالم ہمسائیوں کو دست تعدی دراز کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ میں مسلمان ایسے بے خبر نہیں ہیں کہ آئے دن جو سلطنتیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے چھینی جا رہی ہیں۔ ان کی ان کو اطلاع نہ ہو۔ ان کا اثر ان کے دلوں پر نہ پڑتا +

خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ واقعات آئندہ کے متعلق میں چند قیاسات پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ ترکوں کو قسطنطنیہ سے خارج کر دینے کے بعد عیسائیت کے مقام پیدائش کو عیسائی حکومت کے ماتحت لانے کے بہانے سے ایشیاء کوچک پر حملہ کیا جاسکے گا۔ اس کے بعد جنوبی امریکہ کے الحاق اور مکہ و مدینہ پر قبضہ کیا جائے گا تاکہ حجاج کے لئے صحت و صفائی کا کافی انتظام ہو سکے ہاں یسوعی یوروپ کے حسن خلق کا تقاضا ہو گا کہ مسلمانوں کی

مذہبی لیڈری کے واسطے ایک نیا خلیفہ غالبًا بلند پروانہ خدیو مقرر کیا جائے۔ اور بالآخر بغداد ریلوے یورپین طاقتوں کے واسطے کتے کی ہڈی ثابت ہوکر روئے زمین کو انسانی خون اور نعشوں کے ساتھ پُر کر دیا جائیگا۔ جسکی بدبو سے کرۂ ارض ناپاک ہوکر ایسے زور کی وبا پھیلائیگا کہ یوروپین حرص کا جبریہ خاتمہ ہو جائیگا۔

یورپ کے لوگ اس پیشگوئی پر خوش ہیں۔ کہ قسطنطنیہ میں پھر یسوعی حکومت قائم ہو جائے لیکن اہلِ اسلام بھی اپنی روایات میں ایک پیشگوئی رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اس تباہی کے بعد پھر عیسائیوں کی تباہی اور اسلام کا غلبہ ہونے والا ہے۔ ان پیشگوئیوں کی معقول تاویل و تعبیر کچھ ہی ہو اس میں شک نہیں کہ اہلِ مشرق پر ان کا بڑا اثر ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور سرسید احمد صاحب کی کوششوں کا شکریہ ہے کہ اہلِ ہند کے مسلمانوں کے دلوں سے گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف جہاد کے خیالات دُور ہو چکے ہیں۔ اور ہند کے مسلمان حکومت برطانیہ کے مخلص خیر خواہ ہیں اور اُسے اپنے لئے ایک برکت یقین کرتے ہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ سر جارج کیبل نے بارہ سال کی محنت میں سرحد کی جن شورہ پشت اقوام کو اپنا دوست بنایا تھا وہ اقوام گذشتہ بارہ ماہ سے جو آفات سُن رہی ہیں مبادا انسے کیبل کا تمام کیا کرایا بیکار ہو جائے۔

یسوع کی خدائی

خواجہ صاحب کا دوسرا مضمون یسوع کے متعلق ہے جس میں یسوع کے مسلمہ حالات مندرجہ اناجیل اربعہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ شخص خدائی یا انسانیت کا کامل نمونہ نہیں ہوسکتا۔ اِس مضمون میں خواجہ صاحب نے یسوع کی زندگی اور اُسکے متعلق اعتقادات کے تمام پہلوؤں پر مفصل بحث کی ہے۔ اور ہنوز مضمون جاری ہے جو کسی اگلے پرچے میں شائد ختم ہو۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یسوعی دُنیا کے واسطے یہ مضمون بہت سی نئی روشنی میں انھیں لانے کا ذریعہ ہوگا۔

خواجہ صاحب نے اس مضمون میں کیا خوب فرمایا ہے کہ خدا کا جلال اس امر میں ظاہر نہیں ہوسکتا کہ وہ انسانی جامہ پہنے ہوئے اپنے دشمنوں کے سامنے ہلاک ہو جائے۔ بلکہ جلال تو اس بات میں ظاہر ہوسکتا ہے کہ اُسکے دشمن اسکے سامنے ہلاک ہو جائیں۔

پھر خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ مغربی لوگوں کی نسبت ہندو فلاسفر نے الوہیت کا بہت زیادہ شاندار خیال پیدا کیا ہے۔ اگر خدا نے ایک بار کسی کھرلی میں انسانی جامہ پہنا تھا تو وہ نصف درجن سے زیادہ دفعہ برہمنوں کی زمین پر جنم لے چکا ہے۔ بیشک دُنیا میں گناہوں کی کثرت ہی ہمیشہ اُسکے اوتار لینے کا سبب بنتی ہے۔ مگر ہند میں جب کبھی اُس نے اوتار لیا۔ شریروں کو ہلاک کیا اور سچائی کی سلطنت قائم کی۔ برخلاف اسکے گلیل میں جنم لے کر وہ خود ہی بے بسی کے ساتھ شریروں کا شکار ہو گیا۔ قدرتًا کامیابی کا جنم شاندار معلوم ہوتا ہے لیکن مسکینی سے بھری ہوئی خاموش نرم دلی بھی ضرور قابل توجہ ہے۔ میری رائے میں ہر دو ظہور اپنے اندر کچھ نقص رکھتے ہیں۔ اور کامل ظہور وہ ہے جس میں ہر دو قسم کے اخلاق کا نمونہ موجود ہو۔ اُسے ایسے وقت میں آنا چاہیئے جبکہ گناہ حد سے بڑھا ہوا ہو۔ یہ ضرور ہے کہ وہ مسیح کی طرح حلیم ہو مگر یہ بھی ضرور ہے کہ وہ کرشن کی طرح صداقت کی حمایت کرے اور راما کی طرح فتحمند ہو۔ انسان میں اسی خدائی کے ظہور کی ضرورت ہے۔ اور اگر یہ ممکن ہے کہ الوہیت کا انکشاف کسی انسان میں ہو سکتا ہے تو وہ انسان صرف **محمد** ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن میں وہ تمام صفات ظاہر ہوئی ہیں۔

اسی مضمون کے آخر میں خواجہ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص اسلام کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہے۔ وہ انکے ساتھ خط و کتابت کر سکتا ہے۔

جھٹکے کا فتنہ

ہمارے آریہ اہل وطن آئے دن مسلمانوں کے ساتھ اختلاف بڑھانے کے واسطے نئے جھگڑے اُٹھانے میں ساعی رہتے ہیں۔ اور آجکل خصوصیت سے جھٹکے اور حلال کا سوال ہر جگہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ ہندو پریس نے تو یہ ٹھیکہ ہی اُٹھا رکھا ہے کہ ہر سلگتی آگ پر تیل ڈالتا رہے۔ جو خاموش ہو وہ بھی جوش میں آوے اور ہر بات کا بتنگڑ بنا کر کھڑا کر دیا جائے۔ ساری عمر دیانند مہاراج بتوں کے کھنڈن کے پیچھے پڑے رہے اور اُن کے پیرو آریہ بھی اونچے چبوتروں پر چڑھ کر بلند آوازوں سے بُت پرستی کے حامی برہمنوں کو کوسنے اور گالیاں سُنانے میں نعرے لگاتے رہے لیکن جب امرتسر کے سنہری مندروں سے بتوں کے اُٹھانے کا مسئلہ پیش ہوا۔ تو خود آریہ صاحبان ہی اسکے مخالف ہو گئے گویا کہ سب سے بڑے بتوں کے پجاری وہ آپ ہی تھے حالانکہ وہ معاملہ صرف سکھوں اور سناتنیوں کے درمیان تھا۔ ایسا ہی اب جبکہ جھٹکے کا سوال اُٹھا ہے جو سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان ہے تو تمام آریہ ہندو سکھوں کے ساتھ جا شامل ہوئے ہیں اور گوشت خوری کے خلاف جسقدر لیکچر وہ دیا کرتے تھے وہ سب بھول گئے ہیں۔ اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا جانوروں کا جھٹکے سے مار کر کھانا گویا آریہ اور ہندو صاحبان کا سب سے پہلا اصل الاصول ہے۔ خیر ہمیں اِس سے غرض نہیں۔ آریہ صاحبان بیشک گوشت خور بنجائیں۔ اور حلال کھانا نصیب نہیں تو جھٹکا سے مار کر کھائیں۔ لیکن جس صورت میں ملک کے قدیمی رواج کو توڑ کر شہروں میں جھٹکے کی دوکانوں کے کھولنے کی اجازت حاصل کی جاتی ہے تو وہاں از روئے انصاف مسلمانوں کو بھی یہ اجازت عطاء ہونی چاہیئے کہ وہ گائے کے گوشت کی دوکانوں کو کھول لیں۔ اس ملک میں راج برطانیہ کا ہے۔ نہ ہندو کا ہے نہ مسلمانوں کا۔ اسواسطے ہر دو فریق کے حقوق کا لحاظ رکھنا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی عادت قدیمہ کے مطابق کہیں پیشدستی نہ کریں۔ لیکن جہاں کہیں ہندو اور سکھ صاحبان جھٹکے کی درخواست دیں۔ وہاں ساتھ ہی گوشت گائے کی دوکان کی اجازت طلب کرتے ہوئے باادب اپنی درخواست سرکار کی خدمت میں پیش کر دینی چاہیئے۔ اگر ہندوؤں کو اپنے مسلمان ہم وطنوں کے احساس کی پروا نہیں رہی تو پھر مسلمان بھی مجبور ہیں کہ اپنے اہلِ وطن کی خاطر جس حلال طیّب چیز کے کھانے سے وہ پرہیز کیا کرتے تھے۔ اسکو پھر شروع کر دیں۔ جب ہندو اور سکھ صاحبان اپنے مسلمان ہم وطنوں کی خاطر ایک ایسی شے کو نہیں چھوڑ سکتے جو طبًّا مضر ہے اور اُن کے شاستروں اور مقدس کتابوں میں اس کے واسطے کوئی حکم نہیں تو پھر مسلمان قرآن شریف کے صریح حکم فاذبحوا البقرہ (گائے کو ذبح کرد)

سے کیوں انحراف کریں۔ بلکہ بعض صوفیاء نے گائے گوشت کو صفائی باطن میں ممد لکھا ہے۔ مسلمان بادشاہوں کے متعلق ظلم اور تعصب کے بہت سے جھوٹے قصے بنائے جا رہے ہیں۔ کاش کہ وہ ہندیں گائے کے ذبیحہ کا ایسا رواج دے جاتے کہ آیندہ کے واسطے یہ سوال ہی اٹھ جاتا۔ تو اچھا ہوتا۔ برا تو ان کو بہر حال کہا ہی جاتا ہے اس سے تو وہ بچ ہی نہیں سکتے لیکن وہ یہ ایک نیک کام کر جاتے تو بہت سے اچھے نتائج پیدا ہوتے +

حضرت مرزا صاحب مسیح موعود نے گائے کے جھگڑے کو ہند سے اٹھانے کے واسطے اہل ہند آریہ ہندو وغیرہ کے سامنے ایک بہت عمدہ تجویز پیش کی تھی جس سے مسلمان گائے کا گوشت کھانا کیا بنانا بھی چھوڑ دیتے۔ مگر افسوس ہے کہ اہل وطن نے اس تجویز کی قدر نہ کی۔ ماموری من اللہ کی بات کو بے قدری سے پھینک دینا کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور اس کا نقصان جلد مشاہدہ کیا جائے گا +

الغرض اہل اسلام کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنے حقوق کو اپنی غفلت کے ساتھ چھوڑ دیں۔ گورنمنٹ عادل ہے وہ سب کی بات سننے کو طیار ہے۔ اپنے حقوق کو ادب کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے۔ اور اپنی مخالف قوموں کے شر سے بچنے کے لئے ہر وقت مستعد اور ہوشیار رہنا چاہیئے +

مریخ میں آبادی

اخبار سول ملٹری گزٹ میں لکھا ہے کہ ایک انگریز ہئیت داں کی تحقیقات کے مطابق مریخ اپنی آب و ہوا اور آبادی میں زمین کے ساتھ بہت ملتا جلتا ہے اور اس میں غالباً پروں والے آدمی ہیں۔ جب پروفیسر ریگ صاحب نے حضرت مسیح موعود سے پوچھا تھا کہ کیا ستارے اور سیارے بھی آباد ہیں تو حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ ان میں بھی خدا کی مخلوق آباد ہے۔ امید ہے کہ آیندہ کی تحقیقاتیں اس انکشاف پر زیادہ روشنی ڈالیں گی +

فرانس کی گورنمنٹ کے نئے پریزیڈنٹ ایم پائنکیر بنے ہیں۔ اور ان کی تقرری سے کل یورپ کی سلطنتیں خوش ہیں۔ کیونکہ جب یہ وزیر تھے تب ان کی نیت صلح مندی کی طرف بہت تھی +

نظم

تم ہم کو جو زر دو گے ہم تم کو دعا دیں گے
اللہ کی رحمت کو رو کر نہیں لا دیں گے

اس بت ہر محبت کو ہم آگ لگا دیں گے
جل جائیں گو ہم بھی پر تم کو جلا دیں گے

مٹ جائیں گے دنیا سے آخر کو ظالم بھی
ہر وقت جو کہتے ہیں ہم تم کو مٹا دیں گے

اس مژدہ کو سن کر ہم کپڑوں سے ہوئے باہر
خود ہاتھ سے اپنے وہ اب ہم کو سزا دیں گے

ہے حرص کی بیماری دنیا کے الٹا کو
پھر اور کو یہ روگی کیا خاک شفا دیں گے

خود میری خودی نے ہے ملنے سے اسے روکا
یہ دل میں ٹھنی ہے اب آپے کو گوا دیں گے

ہر وقت جلاتی ہیں احباب کے جو دل کو
وہ باغ محبت کو کیا نشو نما دیں گے

ہے تفرقہ اندازی احباب کا اب پیشہ
کہنا نہیں یہ کوئی ہم تم کو ملا دیں گے

زر چاہتے ہیں ہم ان کو اور جان بھی ہے حاضر
اتنا تو وہ سمجھائیں آخر ہمیں کیا دیں گے

اے یار نہ مل ان سے دنیا کے جو ہیں بندے
دھوکے کی وہ ہیں ٹٹی آخر کو دغا دیں گے

کچھ ان سے جو کہنا ہو اخبار میں تم بھیجو
موزوں طریقہ سے اخبار سنا دیں گے

جو عیب جہاں میں ہیں سر میرے وہ تم تھوپو
خوبی ہے جو دنیا میں ہم تم پہ بنا دیں گے

ہیں تیری محبت میں ہوں خون جگر پیتا
منہ سے نہ کہا تھا کہ اک جام پلا دیں گے

دل سرد مرا کرنا آتا نہیں یاروں کو
ہے ان میں ہنر اتنا ہاں ان کو تپا دیں گے

احباب کی محفل ہو اغیار کی ہو مجلس
ہم ان کو ہنسا دیں گے وہ ہم کو رلا دیں گے

ہم شل ملیں ہرگز ٹلنے کے نہیں واں سے
سو بار بھی گر در سے وہ ہم کو اٹھا دیں گے

وہ حسن کے بلا ہیں اس کا نہیں کچھ ذمہ
احوال ترا ناصر ہم اس کو سنا دیں گے

بہ بارگاہ حضور رب العلمین مالک یوم الدین

اسلام مستغیث بنام اہل اسلام مستغاث علیہم

تمہید استغاثہ یہ ہے کہ قریباً ساڑھے تیرہ سو برس کا عرصہ گزرا ہے کہ حضور نے انسانی ہستی کی کل یعنے فطرت کے تمام قویٰ اور تقاضات کو ٹھیک طور پر چلانے اور اس کو تمام آفات اور مضرات سے محفوظ رکھنے اور ترقیات کی انتہائی منزل تک پہنچانے کے لئے جناب محمد (مصطفٰے صلعم) کو روحانی اور جسمانی قویٰ مکمل عطا فرما کر اور اپنی خوشنودی کا صحیح اور کامل اسوہ بنا کر تمام دنیا کے لئے رحمت کے لباس میں مبعوث فرمایا اور اس کے منہ میں اپنا کلام ڈالا +

(۲) یہ کہ اس مبارک اور امین مبعوث (صلعم) نے اپنی زندگی کو حضور کے مقدس کلام کا عملی مجسمہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ صرف یہی کلام انسانی فطرت اور قویٰ کی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔ اور حضور کی خوشنودی کا صحیح مقیاس و معیار اسی کے عملدرآمد پر منحصر ہے جس کو حضور نے مستغیث کے نام (اسلام) سے ممتاز فرمایا۔ اور مستغیث کی تمام خواہشوں اور تقاضوں کی پرورش اور اس کی خدمت کو مستغاث علیہم پر فرض کر کے ان کو اس کے صلے میں وہ انعام و اکرام دینے کے وعدے فرمائے جن کے پانے کے لئے انسانی فطرتوں کی پرواز کی انتہائی آماجگاہ ہے +

(۳) یہ کہ مستغاث علیہم میں سے جس کسی نے مستغیث کی خدمت سے حضور کی خوشنودی حاصل کی۔ اس کو حضور نے تمام قسم کے انعامات عطا فرما کر اپنے وعدوں کو اس پر پورا کیا۔ چنانچہ سب سے پہلے مبعوث امین (صلعم) پر

اسی صلہ میں ان انعاموں کی ایسی بارش برسائی کہ جو شمار و حساب میں نہیں آسکتی - وہ دُنیا میں رہنے - بڑھنے اور ترقی کرنے کے تمام اسباب و وسائل معمولہ سے محروم تھا - ماں - باپ - بھائی - بہن کی کوئی مدد نہ تھی - انسانی تربیت اور تحصیل علم و فن کا کوئی موقعہ میسر نہ آیا تھا - بے زر بیکس بیسر و سامان غرض کچھ بھی نہ تھا لیکن حضور نے اُسے نیستی سے ایسی ہستی بخشی کہ تمام دُنیا کے اعلےٰ علوم اور فلسفے اور منطق اور حکمتیں اُس کے پاؤں پر آگریں - اور ایسی دولت عطا فرمائی کہ جس کا شمار ناممکن ہو گیا - اُسے حکمرانی اور فرمانروائی بخشی - اور ایک ایسی وفادار اور کارکن جماعت دی کہ جن کی خدمات - ایثار - وفاداری - عقلمندی - ہمت - استقامت اور خدمتگذاری کی نظیر نہ تو دُنیا میں اُن سے پہلے موجود تھی اور نہ آیندہ اُن کے بعد ہوئی اور ہو گی - اور نیز اس کو کثیر التعداد امت دی - حضور نے اُس پر انعامات کو یہیں تک محدود نہ رہنے دیا - بلکہ اپنی خوشنودی کے خزانوں کی کلید اُسی کی زیر نگین رکھدی - اور تمام دوسرے گھرانوں کو بند کرکے اُس کے اختیارات کو حضور نے ایسا وسیع فرما دیا کہ جس کسی نے اُس کی اتباع سے اُس کی تصدیق کی مُہر کرالی اُسی کی حضور نے خلعت نبوت کی عزت سے ممتاز فرمانے کی قبولیت دیدی +

(۴) یہ کہ مبعوث امین (صلعم) نے نہایت پردرد و اخلاص دل سے میری خدمت کی اور اپنی تربیت میں ایک ایسی جماعت طیار کی جو اُس کے نقش قدم پر چلے اور حضور کے حکم ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ کو اچھی طرح سمجھ کر اس پر پوری ایمانی قوت سے عامل ہوئے - انھوں نے اس بات کو سمجھ لیا تھا کہ اُن کے مطاع (صلعم) نے بعثت کے بعد سب سے پہلے لوگوں کو مستغیث کی تعلیم اور تبلیغ کا کام کیا تھا - ان لوگوں نے بھی تربیت پانے کے بعد سچی ہمدردی کے جوش سے مستغیث کی تعلیم و تبلیغ کے کام میں ایسی جان توڑ کر کوششیں کیں کہ اُس پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا - اور حضور نے بھی اپنے وعدے اُن سے پورے کئے - اور یہاں تک اُن پر اعتبار کیا کہ اپنی مخلوق کی قسمتوں کو اُن کے ہاتھ میں دے دیا -

(۵) یہ کہ اُن کے بعد بھی کچھ عرصہ تک بعض جانشینوں کو میری تبلیغ کی خدمت کا کچھ کچھ خیال رہا - اور وہ بھی بقدر تناسب خدمات حضور کے انعامات گوناگوں سے مالا مال ہوتے رہے +

(۶) یہ کہ اُن کے بعد جو قومیں وارث بنیں - اُنکو حضور نے دولت - سلطنت - رعب - حکومت اور علوم دیئے - اور میری خدمتوں کو ادا کرنے کے لئے سابقین کی نسبت بہت آسانیاں اُن کے لئے بہم پہنچائیں - لیکن اُنھوں نے مستغیث کی خدمت کے فرض سے روگردانی کرلی - اور اُس کی ضرورتوں اور تقاضوں سے بے پروا ہو بیٹھے - اور کوتاہ نظری سے میرے احسانات کو فراموش کرکے دُنیا کی عیشوں اور لذتوں میں غلطاں ہو گئے - اور اپنی عملی زندگیوں سے مجھے قریبًا باہر نکالکر کئی قسم کی منگھڑت اور خود تراشیدہ باتوں کو اختیار کرلیا - لیکن میں نے انھیں اپنے وفادار خادموں کے جانشین سمجھ کر اُن سے رشتہ مروت اور وفا کو نہ توڑا +

(۷) یہ کہ اس آخری زمانہ میں اُن کے جانشینوں نے تو حد ہی کر دی - اُنھوں نے مجھے بالکل چھوڑ دیا - میری خدمات بالکل ترک کر دیں - چنانچہ ایک طرف نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ - امانت - رعایت حقوق نسوان و اولاد و عباد وغیرہ - تقویٰ و طہارت کی راہوں کو خیرباد کہا - اور دوسری طرف فسق و فجور - بدکاری - چوری - خیانت - بدنظری - دروغگوئی - حلف دروغی - حق تلفی - بے ایمانی - سود خواری وغیرہ کے ارتکاب سے حضور کے احکام کی حدود توڑ دیں - مستغیث کی منشاء کے خلاف نہایت گندے عقیدے ایجاد کرکے اُن کو مستغیث کا نام دے دیا - جس کی ایک مثال یہاں پیش کی جاتی ہے کہ عیسےٰ مسیح ابن مریم ناصری کی نسبت یہ اعتقاد بنا بیٹھے ہیں کہ گویا وہ آسمان پر زندہ گیا - اور ابھی تک وہاں زندہ بیٹھا ہی اور اُس کے دوبارہ نازل ہونے کے منتظر بیٹھے ہیں اور پھر اس اعتقاد باطل سے انھوں نے میرے دل کو بہت دُکھایا اور میری سخت اہانت کی ہے - کیونکہ حضور نے اس طوفانِ عظیم میں اُن کی دستگیری کے لئے اپنے موعود مامور کو مبعوث فرمایا - اور اُس کی تصدیق کے لئے زمین اور آسمان سے ہزارہا نشانات ظاہر فرمائے لیکن مستغاث علیہم نے مامور مذکور کی تکذیب کی حضور کے اُن تمام کاموں کو باطل قرار دیا +

(۸) یہ کہ حضور نے مستغیث کے وجود میں ایسی طاقتیں اور تاثیریں رکھی ہوئی ہیں - کہ اگر یہ لوگ اُس کے چہرے کا نقاب اُٹھا کر مخالفوں کو یہ دکھا دیتے تو اکثر اُن میں اُس کے قدموں پر سر رکھ دیتے - لیکن ان لوگوں کی غفلت نے نہ صرف یہی نقصان کیا ہے - بلکہ میدان کو پا کر میرے دشمن ہر طرف سے کود پڑے چنانچہ تثلیث پرستوں نے اس کی اشاعت و تبلیغ کے لئے مستغاث علیہم کی آنکھوں کے سامنے ایسے زبردست اور عالمگیر انتظام کئے کہ کوئی تثلیث پرست قوم ایسی نہ رہی جس نے اپنی طرف سے مشنیں قائم کرکے تمام دنیا میں نہ پھیلا دی ہوں اور لاکھوں روپے کا خرچ اپنے ذمے نہ لے لیا ہو - ان کے مشنری مجھے ایسی سخت اور گندی گالیاں دیتے ہیں کہ جن کو سُننا اب مجھ پر دوبھر ہو گیا ہے مستغیث کی اس ساری دل آزاری کی ذمہ واری مستغاث علیہم پر ہیں - کیونکہ اگر یہ مضبوطی سے میرا دامن پکڑے رکھتے تو مجھے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتے +

(۹) یہ کہ مستغاث علیہم نے مجھے ایسے لوگوں سے بھی گالیاں دلوا کر میری دل آزاری اور توہین کا ارتکاب کیا ہے جو اپنے دینوں کو صدیوں سے مُردہ مانتے چلے آتے تھے +

(۱۰) یہ کہ مستغیث کو اس بات کا علم ہے کہ سبقت رحمتی غضبی حضور کا خاصہ ہے - لیکن مستغیث اس بات کو بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ حضور نے تحمل اور نرمی کے بہت پہلوؤں سے اُن کو سمجھایا - اُن کے اموال و اعزاز و املاک میں نقص ڈالکر بھی اُن کو جگایا - لیکن وہ بیدار نہیں ہوتے - پھر اپنا ایک مامور بھی اُن میں بھیجا - اُس کی بھی استہزاء سے تکذیب کی اور حضور کے نشانات کی سخت بے قدری کی +

چونکہ ان لوگوں نے دلیری سے حضور کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے جرم کے ارتکاب میں اتنا تواتر اور اعادہ کیا ہے کہ اب معاملہ حدِ برداشت سے تجاوز ہو گیا ہے - اس لئے مستغیث گذارش کرتا ہے کہ مستغاث علیہم کے ساتھ قرآنی وعیدوں کا پورا سلوک فرما کر مستغیث کی دادرسی فرمائی جائے +

عرض

اسلام

اخبارِ عالم پر ایک نظر

پبلک سروس کمیشن کے روبرو اکثر ہندوستانی ممبر بھی شہادت دے رہے ہیں۔ کہ سول سروس کا امتحان ہندوستان میں بھی ہُوا کرے۔ اور ہندوستانیوں کو سرکاری عہدے بہت ملا کریں۔ اس معاملہ میں اہل ہند کے احساس کا خیال ضروری ہے + کلکتہ میں پچھلے دنوں نج نج کی سڑک پر موٹر کار کے حادثہ سے دو بنگالی سوداگر چل بسے تھے۔ اس واقعہ کے چار پانچ دن بعد اسی سڑک پر ایک اور خطرناک واقعہ ہُوا۔ چونی لال نامی جوہری اور اُسکی بی بی کی گاڑی ایک موٹر کار سے ٹکرا کر ایک گڑھے میں گر پڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ دونوں سواریوں کو بہت چوٹ آئی۔ اور ایک ہیرے کی انگوٹھی مالیتی تین ہزار روپیہ گم ہو گئی + رہبر مراد آباد میں لکھا ہے کہ کسی نے دہلی کی جامع مسجد کے پاس نوٹس لگایا ہے۔ کہ حضور ویسرائے پر میں نے ہی بمب پھینکا تھا۔ اور جامع مسجد سے امیر کابل کا چڑھایا ہُوا جھاڑ بھی میں نے ہی چُرایا تھا۔ اور ملکہ معظمہ وکٹوریا کے بُت کی توہین بھی میں نے ہی کی تھی۔ اس اقبال کے بعد کہتے ہیں۔ کہ میں ایک ہفتہ اور دہلی میں رہونگا۔ اور جو شخص مجھے گرفتار کرے گا۔ اُسے اپنی جیب سے پندرہ ہزار روپیہ دونگا۔ کسی بیکار شہدے کا مشغلہ معلوم ہوتا ہے + تمام کرۂ زمین میں تین مقامات دریافت ہوئے ہیں۔ جہاں قدرتی سبز برف سیلون تک پائی جاتی ہے۔ (۱) آئس لینڈ میں مقام ہیکلد کے قریب (۲) ملک روس دریائے "اوبی" سے جانب مشرق ۱۴ میل کے قریب (۳) جنوبی امریکہ کیوٹو کے نزدیک۔ اسپچولا + ہز میجسٹی امیر کابل کے دوران قیام جلال آباد میں سردار نصر اللہ خاں کابل میں قیام سلطنت کا انتظام کرتے ہیں۔ لیکن ناسازی طبیعت پر پچھلے دنوں سخت تردد رہا۔ مگر اب طبیعت بحال ہے + علاقہ مانٹیگرو قحط و ہیضہ کا بھی بازار گرم ہے۔ قہر الٰہی + حضور نظام کے مشکوئے معلے میں ایک اور فرزند ارجمند پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ خادم دین قویم بنائے۔ موذن مولوی صاحب کو گیارہ اشرفیاں عطا ہوئیں + آنریبل مسٹر مانٹیگو نائب وزیر ہند ۲۸ ماہ حال تک دہلی میں رہکر پھر حیدر آباد۔ میسور اور مدراس کی سیر کرکے ۸-مارچ کو ہندوستان سے انگلستان روانہ ہونگے + حضور ویسرائے نے ۲۷-فروری کو جدید لیجس لیٹو کونسل کا افتتاح فرمایا۔ اس خوشی میں پنجاب گورنمنٹ نے ۲۷۔ ماہ حال کو تمام سرکاری دفاتر میں تعطیل کر دی + ہمعصر سراج الاخبار کی یہ تحریک قابل توجہ ہے کہ طلباء کی صحت پر غور کرنے کے واسطے دورہ کرنے والے سکول ڈاکٹر مقرر کئے جائیں + پانچسو ہندی حاجی بے خرچ ہونے کے سبب جدہ میں پڑے تھے۔ گورنمنٹ نے بیس ہزار روپے انھیں ہندوستان لیجانے کے واسطے منظور کیا ہے۔ خدا ایسی نیک گورنمنٹ کے افراد کو دین حق قبول کرنے کی توفیق دے + سال گزشتہ میں ۲۲۸ جہاز تباہ ہوئے + دہلی کی میونسپل کمیٹی نے یہ تجویز پاس کر دی ہے کہ چاندنی چوک کے جس مکان سے بمب پھینکا گیا تھا۔ اس کو خرید کر مسمار کر دیا جائے۔ اور سڑک کے سامنے کی جگہ خالی چھوڑ کر اس پر ایک کتبہ لگا دیا جائے۔ جو واقعہ بمب پر اہل شہر کا غصہ و نفرت ظاہر کرنے والا ہو + ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے علیگڈھ کالج کے لئے حال میں پانچسو روپے مستقل ماہوار امداد دینا منظور فرمائی ہے۔ اور محمڈن گرلز سکول علیگڈھ کو چودہ سو روپے سالانہ بطور مستقل امداد مرحمت فرماتی ہیں۔ اور دو سو روپیہ ماہوار آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو + قسطنطنیہ ۲۴-جنوری۔ سابقہ وزارت مستعفی ہونے سے پہلے پر جوش ہجوم نے ناظم پاشا پر گولی چلائی۔ انور بے اور طلعت بے نے لوگوں کو خونریزی سے باز رکھا۔ لیکن جب ناظم پاشا کے ایڈی کیمپ نے باب عالی کی کھڑکی سے گولی چلائی۔ تو لوگوں نے اس کے جواب میں چلائیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ناظم پاشا ہلاک کر دیا گیا۔ باوجود اس واقعہ کے شہر میں کوئی بے امنی نہیں ہوئی + ایک جاپانی عورت جو کہ تجربہ کرتی ہوئی بوڑھی ہو گئی ہے اس نے دریافت کیا ہے۔ کہ دھان کی نل سے کپڑا بن سکتا ہے۔ اس پر بڑے بڑے کارخانہ دار اُس سے راز پوچھنے کی کوشش کر رہے ہیں + نیویارک میں ایک گروہ پکڑا گیا ہے۔ جو بیمہ کمپنیوں کے چند بد دیانت انسپکٹروں کی سازش سے ناکارہ جائدادوں کا بھاری بھاری رقموں پر بیمہ کرا کر بعد میں آگ لگا دیتا ہے اور بیمہ کی رقم وصول کر لیتے ہیں + اخبار پانیر اور سول لکھتا ہے کہ بمبئی پولیس نے ایک بنگالی کو گرفتار کیا۔ جس سے بمب بنانے کا سراغ مل گیا ہے۔ کہ یہ کارروائی سازش ناسک کے پسماندگان مجرمان کی ہے۔ اور یہ قوم مرہٹہ کے برہمن ہیں + حضور ویسرائے صحیح سلامت ڈیرہ دون پہنچ گئے۔ بدھوار بعد دوپہر آپ کا ایکس ریز سے پھر امتحان کیا گیا۔ جس پر جسم میں کچھ اشیائے خارجہ نظر آئیں۔ پیر کی صبح کلورا فارم سے اپریشن کیا گیا۔ اور دہات و لکڑی وغیرہ کے کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکالے گئے۔ اب آپ اچھی حالت ہیں اور امید ہے کہ صحت ہو جائے گی + حاجی بخش الٰہی سوداگر دہلی و کلکتہ نے حضور ویسرائے کی صحت و پہلی مرتبہ دہلی میں نکلنے کی خوشی میں پچاس ہزار روپیہ بطور خیرات دیا ہے لیڈی ہارڈنگ جس کام میں چاہیں لگائیں + سُنا ہے کہ احمد ابواک پاشا فورتھ آرمی کور کا کمانڈنگ کا افسر بنکر ناظم پاشا کے قتل کا انتقام لینے کے لئے قسطنطنیہ کی طرف بڑھ رہا ہے + سندھ گزٹ یوں لکھتا ہے۔ کہ کراچی میں دریائے لیاری کے کنارے ایک باغ کے کونے میں ایک ٹین کا ڈبہ برآمد ہُوا ہے جس میں کچھ کیلیں۔ تیز لوہے کے ٹکڑے۔ اور چند باغیانہ کاغذ ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ سامان کس نے دھرا ہے۔ باغ میں ایک مندر بھی ہے اس کے براہمن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مگر وہ اس سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے + گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ کے لئے ہندوستان کے رہنے والوں پر نیٹو کا لفظ سرکاری خط و کتابت میں لکھا جائے۔ بلکہ انڈین کا لکھا جاوے + ٹرکی میں ایک روسی چور نے حمال کی وضع بنا کر مسمی قسطنطار آفندی شاہی سنار کی دوکان سے ایکہزار کے قیمتی زیورات چرا کر لے بھاگنا چاہا۔ مگر پولیس نے مشتبہ سمجھکر گرفتار کر لیا + ایک جاپانی وفد سینٹ پیٹرزبرگ میں روس و جاپان کے مابین تجدید معاہدہ کی غرض سے گیا تھا۔ لیکن اس وفد کا استقبال بہت ہی سرد مہری سے کیا گیا۔ اس لئے جاپان میں عام تحریک ہے کہ اپنی بحری و بری طاقت مضبوط کی جاوے + کلکتہ کی ایک خفیہ جماعت نے چیف کمشنر دہلی سے درخواست کی ہے کہ وہ بمب چلانے والی پارٹی کی سراغرسانی دو مہینے میں کرینگے اور ایک ہزار روپیہ ماہوار لینگے۔ پولیس کمشنر نے اس بات سے انکار کر دیا ہے۔ پھر انھوں نے دیسی راجاؤں کی معرفت یہ کام کرنا چاہا۔ لیکن گورنمنٹ نے اُسے بھی نا منظور کیا + ایک معزز پارسی نے بمبئی کی گورنمنٹ کے گورنر بہادر کی

خدمت میں یہ چٹھی لکھی تھی۔ کہ یورپین سکرٹری کی بجائے دیسی سکرٹری کو اپنا پرائیویٹ سکرٹری بنائیں۔ مگر گورنر بہادر نے انکار کر دیا + عیسائیوں میں ایک قوم جس کا نام **لال بیگ** ہے۔ یہ لال بیگ قوم ایک دیوتا کو پوجتی ہے جسکو ہندو "لال گرو" کہتے ہیں۔ یہ قوم اچھوت یا پست کہلاتی ہے۔ اور ہندو اور محمڈن تیوہار کثرت کرتی ہے۔ اس اچھوت قوم کے اندر مسیحی کارندوں نے زور سے کام کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس قوم کے سو میں سے ۹۹ آدمی عیسائی ہو چکے ہیں۔ (آریہ گزٹ) + کراچی کے بمب کا مجرم وہی متصلہ مندر کا جام نگری برہمن پایا گیا ہے۔ ایک دن پہلے ٹرین پر ایک مسلمان زمیندار کو ملا۔ آخر الذکر کو شبہ ہوا۔ اور برابر اس کی تاڑ میں رہا۔ اور آخر پولیس کو خبر کر دی۔ بقول سندھ گزٹ کراچی میں بمب بنانے کا سامان کے ساتھ جو غدارانہ لٹریچر پایا گیا ہے۔ وہ اردو میں ہے اور بنگالی غدارانہ لٹریچر سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ اس میں لارڈ ہارڈنگ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ جام نگر کا برہمن جو اس مندر میں رہتا ہے تعلیم یافتہ کلرک ہے اور سالہا سال تک بطور کلرک ملازمت کر چکا ہے۔ تاہم یہ ہر ایک بات سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے + کلکتہ کے محلہ **برائی** میں جو شہر سے باہر ہے حال میں ایک دن ایک بہت بڑا سانپ نکلا۔ اور اس نے بکری کے ایک بچہ کو پکڑ لیا۔ سانپ ۱۵ فٹ لمبا تھا۔ اور اسے لقمہ کر گیا۔ بچہ کے شور مچانے پر آدمی آ گئے۔ اور سانپ کو لاٹھیوں سے ہلاک کر ڈالا + بمبئی **پولیس** نے جو مشتبہ بنگالی پکڑا تھا۔ اس کو اب چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ اس نے ان کی تسلی کر دی ہے + اس **مکان** کے مالک نے جس پر سے کہ بمب لارڈ ہارڈنگ پر پھینکا جانا قیاس کیا جاتا ہے چیف کمشنر دہلی کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے کہ مکان نہ گرایا جاوے کیونکہ اس عمل سے اس خاندان پر ایک دھبہ لگ جائے گا + انگلستان میں حقوق طلب **عورتوں** کے جرم بڑھتے جاتے ہیں۔ اب انھوں نے ڈاک کے ذریعہ سے ایسی چٹھیاں بھیجنی شروع کی ہیں۔ جو ہاتھ میں لیتے ہی پھٹ جاتی ہیں۔ چنانچہ ۶- فروری کو چھ سارٹر زخمی ہوئے + ایک جاپانی **موجد** نے ایک قسم کے مصنوعی چاول ایجاد کئے ہیں جو کہ مکی میں سے نکالے گئے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ کیمیاوی نکتہ خیال سے یہ گیہوں جو اور قدرتی چاولوں سے زیادہ اعلیٰ خوراک ہیں اور قدرتی چاولوں کی نسبت نصف قیمت پر فروخت

ہو سکتے ہیں + گورنمنٹ کا خیال ہے۔ کہ **دس روپیہ** کا ہندوستان میں طلائی سکہ مروج کرے + کلکتہ (۵ فروری) بہار گرا میں پیر کی رات کو قریباً ۱۲۵- آدمی ایک ساہوکار کے گھر میں داخل ہوئے جو انگریزی ڈریس پہنے بمعہ بندوقوں اور پستولوں سے مسلح تھے۔ اُنھوں نے ساہوکار کو کہا کہ اگر چپ چاپ روپے اور زیور ہمارے حوالہ کر دو۔ تو ہم تمہیں ہرگز نقصان نہ پہنچائیں گے۔ ساہوکار نے سب کچھ دیدیا۔ وہ لیکر چلتے ہوئے۔ مگر تین سو آدمیوں نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا۔ ڈاکو ایک کشتی پر سوار ہو کر غائب ہو گئے +

قسطنطنیہ کی دعویدار ملکہ

پرنسس لوجینی پانسلولوس جو ایک برٹش فوجی افسر کی بیوی ہے۔ لنڈن میں بود و باش رکھتی ہے وہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ نسبی لحاظ سے قسطنطنیہ کی مالکہ ہے اور جزائر ایجین کی ملکہ ہونے کا دعویٰ اس نے ایک اخبار کے قائم مقام سے اثنائے مکالمہ میں کیا ہے۔ نیز صلح کانفرنس میں بھی اپیل کی ہے کہ اس کے بزنطینی بزرگوں کی سرزمین اسکے سپرد کی جائے وہ کہتی ہے کہ میں صرف قسطنطین کے خاندان سے باقی ہوں اور میں ہی صرف پالیولوگس خاندان کی آخری وارث اور اس کی قائم مقام ہوں۔ اور شاہ عال ہفتم فرمانروائے قسطنطنیہ کے خاندان سے بھی حقیقی در پردہ میرا تعلق ہے۔ میرے والد تھیوڈور نولیولوئس کو ۱۸۶۳ء میں تخت یونان کا امیدوار ظاہر کیا گیا تھا۔ لیکن ایک دستاویز گم ہو جانے کی وجہ سے اس کا حق وراثت ثابت نہیں ہو سکا مگر بعد میں وہ دستاویز مل گئی جو میرے والد نے مرتے وقت مجھے دیدی تھی۔ جزائر الجین کی اصلی وارث بھی میں ہوں جس کا ثبوت میرے پاس موجود ہے مجھے قسمت کی خاتون سے لقب کیا جاتا ہے۔ اگر میں قسطنطنیہ کی ملکہ نہ بنائی جاؤں تو جزائر الجین کی ہی یورپ مجھے حکومت دلوا دے +

بلغاری پیچھے ہٹ رہے ہیں

قسطنطنیہ سے آدھی رات کو ایک تار برقی روانہ ہوئی تھی۔ اس میں بیان ہے کہ ایک سرکاری اعلان کے مطابق غنیم کے لوگ برابر شتلجہ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں کئی سخت لڑائیاں ہو چکی ہیں۔ ان میں ایک جنگ بیلیا کے قریب ہوئی۔ اور رشدہ شدہ یہ جنگ نہایت ہی خوفناک حد تک پہنچ گئی تھی۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ پیچھے ہٹ گئے +

ایک ترکی جنگی جہاز نے مقام بویک چشتمین سے غنیم پر گولہ اندازی کی صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ ترک لوگ تین کالموں میں شتلجہ سے آگے بڑھے پہلا کالم جسمیں چھ بٹالین تھیں قلعہ کی توپوں کی آڑ میں آرناکوئی کے مقابلہ کو چلا اور دو گرد آور جہاز اور دو تارپیڈو کشتیاں قلعہ بویک چشتمین کو روانہ ہوئیں۔ بلغاریوں نے اس کے مقابلہ میں حملہ کیا اور ترکوں کو بویک کی طرف ہٹا دیا۔ اسی وقت باغچہ مشنی کی دو ترک بٹالینوں نے دیکھا کہ توپ خانہ کی باڑھیں بہت تیز چل رہی ہیں اور اس وجہ سے وہ دریائے قراقر کی طرف ہٹ آئیں۔ اہل بلغاریہ نے ترکوں کی ایک رجمنٹ پر جو غوک سلی سے آ رہی تھی سنگینوں سے حملہ کیا۔ اس رجمنٹ کے لوگ بے ترتیبی کی حالت میں کشتوں اور زخمیوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے + ترکوں نے ضلع درکوس میں جو کارروائیاں کی تھیں۔ اس میں بھی کامیابی ہوئی + اثنائے جنگ میں بلغاریوں کے ایرو پلین شتلجہ لینوں کی گرد آوری کرتے رہے + ایڈریانوپل پر اسی طرح گولہ اندازی ہو رہی ہے + فی الحال لورلیل میں بحری طوفان آنے کے سبب سے جہاز مرسی الٹ گیا اور دس آدمی غرق ہو گئے + مغربی ساحل پر بہت سے جہازوں کو نقصان پہنچنے کی خبریں آئی ہیں + میکسیکو کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ فوج نے غدر کر کے قومی محل سرا اور خاص خاص سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا + پریسیڈنٹ کے بھائی بھی قید کر لئے گئے +

ترکوں کی عظیم الشان کامیابی

قسطنطنیہ سے فتح کی برقی خبریں جو "کامریڈ" اور "الہلال" کو موصول ہوئیں۔ ڈاکٹر انصاری ڈاکٹر طبی وفد نے ۱۱ فروری سات بجے شام کے قسطنطنیہ سے حسب ذیل تار کامریڈ کے نام روانہ کیا:-

ترکیوپری کے مقام پر ترکوں کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی ۳۵۰ ہزار بلغاروی مارے گئے ترکی فوج نے ایڈریانوپل سے نکل کر غنیم کے توپ خانہ کو تباہ کر ڈالا اور گولی بارود کے ذخائر پر قبضہ کر لیا۔ امدادی فوج عنقریب ایڈریانوپل میں پہنچنے والی ہے۔ جنگ کی حالت نہایت امید افزا ہے اور صلح کی افواہیں بے بنیاد ہیں +

پیرس میں ایک نیا فیشن نکلا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عورتیں جوتوں کے بکلسوں میں گھڑیاں لگاتی ہیں + **افغانستان** میں اشیاء خوردنی کی کمی کے باعث گندم ملک سے باہر لیجانے یا بھیجنے کی قطعی ممانعت کر دی گئی ہے + **ہند** میں بھی ایک نیا قانون جاری ہوا ہے یعنے کہ ہر کتاب کے مصنف کا حق اُس کی کتاب پر زندگی بھر اور مرنے کے بعد پچاس برس

ٹورنمنٹ

امسال گورداسپور میں جو کھیلوں کا مقابلہ ہوا - اس میں ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم نے رسہ کشی - ہاکی - اور فٹ بال میں کل ضلع کی ٹیموں پر نمایاں کامیابی حاصل کی ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - کھیلوں کے ایسے مقابلوں میں بازی جیت لینا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی - سب سے ضروری امر اخلاقی فتح ہوتی ہے - کامیاب پارٹیاں ایک معمولی کامیابی کی دھن میں بڑی تعلی اور نمایش سے کام لیتی ہیں مگر تعلیم الاسلام کے طلباء نے ان بیرونی کامیابیوں کے ساتھ اپنی اخلاقی فتح سے بھی اپنے معاصرین نہیں تو ناظرین کے قلوب کو تسخیر کیا جس کا اعتراف ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب اور ہمارے ضلع کے نہایت بیدار مغز اور علم دوست ڈپٹی کمشنر صاحب میجر اے - سی ایسٹ نے بھی کیا - گورداسپور کے مسلمان شرفاء (خواہ وہ حکام تھے یا وہاں کے باشندے) نے اپنی دلی خوشی اور ہمدردی کا اظہار ہمارے بچوں سے کیا - ہماری ٹیم نے کامیاب ہوکر اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور رب العالمین کے حضور سجدہ کیا جس کا اثر حاضرین پر پڑا +

میجر ایلیٹ کے نام پر چیرز کی بجائے اللہ اکبر کے نعرے لگائے گئے ضلع کے سپرنٹنڈنٹ منشی منور الدین صاحب بی - اے اور خواجہ عبدالمجید صاحب - ای - اے سی - بھی کھیل کے مقابلوں کے موقع پر موجود تھے - اور اپنی وجاہت اور اثر سے انہوں نے ہر قسم کے امن کو قائم رکھا - اور اپنی اخلاقی خوبیوں سے نوجوانوں پر اثر ڈالا جس سے متاثر ہوکر ہماری ٹیم نے بابو منور الدین صاحب کے نام پر بھی اللہ اکبر کے نعرے لگائے - انعام صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمایا جو تقریر آپ نے اسوقت فرمائی - اس سے آپ کی علم دوستی - اور علمی سرپرستی کا شوق اور مردانہ کھیلوں اور جسمانی ورزشوں کے لئے تحریص و ترغیب کے جذبات نمایاں تھے - نہایت وسعت حوصلہ سے آپ نے اس کپ (پیالہ) کے برابر جاری رہنے کا ذکر کیا جو ایلیٹ کپ کے نام قائم ہوچکا ہے - آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں ایک نہایت خوش آیندہ الفاظ میں اخلاقی قوتوں کے نشو ونما کی طرف توجہ دلائی اور جسمانی اور ذہنی تعلیم کا مقصد اخلاقی کامیابی بتایا - اور تمام راحتوں کی کلید اس کو ظاہر کیا - غرض آپ کی تقریر نہایت فصیح برجستہ اور مناسب موقعہ تھی - اور طالبعلموں اور باشندگان ہند کے لئے قابل قدر نصیحتوں کا مجموعہ تھا یہ تقریر ایسی قابلیت سے کی گئی تھی کہ حاضرین عش عش کرتے تھے اور ان کے چہرے خوشی سے ٹمٹماتے تھے +

"قادیان میں ہمارے نواب صاحب قبلہ کے بچوں نے کامیاب پارٹی کو ایک ٹی پارٹی دی - یہ امید کرنا بالکل درست ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اپنی اس کامیابی کی عزت کو قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشش اور دعا سے کام لیتے رہینگے - میں اپنے ان عزیز بچوں کی کامیابی پر دلی مسرت کے ساتھ ان کو مبارکباد دیتا ہوں - خدا کرے جس طرح پر وہ اس جسمانی مقابلہ میں فائز رہے ہیں وہ اپنی ذہنی اور دماغی قابلیتوں کے ساتھ روحانی مقابلوں میں آگے بڑھیں اور فتح کا پھریرا انکے سر پر ہو - آمین +

اس کامیابی پر تعلیم الاسلام کے لائق ہیڈ ماسٹر مولوی صدر الدین صاحب کو ہم مبارکباد دیتے ہیں اللہ تعالے ان کی نیک کوششوں میں ہمیشہ برکات نازل کرے - آخر میں مجھے ناظمان ٹورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے - کہ انھوں نے اپنے بہترین انتظام میں کامیابی حاصل کی +

سڑک قادیان

نہایت خوشی اور شکریہ سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ قادیان کی سڑک کے پختہ بنائے جانے کا حکم ہوگیا ہے اپریل سے یہ کام شروع ہوجائیگا - یہ میجر اے سی ایسٹ کی مہربانی کا نتیجہ ہے +

درس قرآن شریف میں شامل ہونے کے درخواست کنندوں کو اطلاع

حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کو ایک جماعت کے ساتھ صبح بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک درس قرآن شریف کا دینا شروع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بیرونی اصحاب جو اس موقعہ پر آسکتے ہیں کر شامل ہوجائیں - دو رکوع روزانہ ہوتے ہیں - اسکے علاوہ ایک درس بعد عصر اور ایک بعد مغرب ہوتا ہے ہر سہ میں شامل ہونے سے بہت جلد قرآن شریف سارا پڑھا جاسکتا ہے +

کون مدد کر سکتا ہے

مالابار جنوبی ہند کے دو دوست جو اخبار خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے - اور اس ملک میں اشاعت سلسلہ احمدیہ کا شوق رکھتے ہیں - درخواست کرتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت بھائی انکے نام اخبار جاری کرادیوے +

مبارک

۱۷ - تاریخ پیر کے دن نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک دارالامان میں حضرت خلیفۃ المسیح نے میاں بشیر احمد ولد میاں معراج الدین عمر صاحب کا نکاح سید غلام مجتبےٰ صاحب افسر جیل ہانگ کانگ حال وارد قادیان کی لڑکی سے پڑھا - اللہ تعالے اس نکاح کو فریقین کے لئے مبارک کرے - حق مہر مبلغ پانچسو روپے

درخواست جنازہ

چوہدری عبد الغنی (پسر چوہدری غلام حسن صاحب) کی اہلیہ کا ۷ رفروری کو انتقال ہوگیا ہے - احباب سے درخواست نماز جنازہ ہے +

بینظیر جدید کتابیں

اساس الاخلاق

یعنے علم اخلاق کی ایک حکیمانہ تالیف جس میں واقعات کی بنا پر زوردار فلسفی اور دلائل سے انسانی زندگی کی تہذیب و شائستگی کے ہر پہلو سے بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ قوم کی زندگی کے لئے کس قسم کے آداب اخلاق ضروری و مفید ہوسکتے ہیں اور ان کا اصولی فلسفہ کیا ہے - مؤلفہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب (خلف الرشید حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) ممبر مال بہاولپور اسٹیٹ حجم ۴۵ صفحے تقطیع کلاں - قیمت ۶؍ +

اشاعت اسلام

اس ضخیم کتاب میں واقعات کے ذریعہ سے بتایا گیا ہے اور دکھایا ہے کہ وہ کیا اسباب تھے جن سے دنیا کو اس مقدس مشن نے ازخود جذب کرلیا - از ماسٹر شیر علیخان صاحب بی اے) حجم ۳۶ صفحہ قیمت ۸؍ +

علم الحدیث

جسمیں فلسفہ علم حدیث کی انتہائی تحقیق کیگئی ہے اور دکھایا گیا ہے کہ یورپ کو آج جس فلسفہ تاریخ پر ناز ہے اسلام ہزار برس پیشتر اسکو مکمل کرچکا ہے - (از مولانا عمادی ایڈیٹر وکیل) قیمت ۸؍ +

اسرار ادویہ

یورپ کی ایک طبی سوسائٹی کی کتاب کا اردو ترجمہ جسمیں پیٹنٹ ادویہ کے اصل نسخے (جو سہل الحصول اور کم قیمت ہیں) معہ اصل لاگت و ترکیب استعمال درج ہیں - سابق قیمت ۱۲؍ رعایتی قیمت ۱۰؍ مجلد - علاوہ انکے ہر علم و فن خاصکر عمدہ قانونی کتب بھی بکفایت مل سکتی ہیں مفصل فہرست مفت ہر قسم کی کتب ملنے کا پتہ: مینیجر جنرل بکس ایجنسی امرتسر (ہاتھی گیٹ) پنجاب

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ بخیریت ہیں۔ناسور کا مُنہ اب بند ہے۔اس میں سے کوئی میٹراب نہیں نکلتا۔تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں۔اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔تعمیر مدرسہ کا کام جاری ہے۔گورنمنٹ نے اس کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ دیدیا ہے۔

گورنمنٹ کی اس مہربانی اور فیاضی کے واسطے احمدیہ قوم بہت مشکور ہے+

حضرت میر ناصر نواب صاحب دَور الضعفاء کی تعمیر کا کام عنقریب شروع کرنے والے ہیں۔اس کے واسطے اینٹ آگئی ہے۔اور علاوہ اس کے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خواہش ظاہر فرمائی تھی کہ درس قرآن شریف کے واسطے ایک ہال بنایا جائے۔اس کے واسطے بھی روپیہ فراہم کرنا اور ہال بنوانا حضرت میر صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے۔اللہ تعالےٰ ان کا ناصر ہو۔حضرت خواجہ صاحب اپنے کام میں ولایت میں سرگرمی سے مصروف ہیں۔ایک لیڈی نے ان کا خطبہ سُنکر نماز جمعہ ان کے پیچھے پڑھی۔خواجہ صاحب نے لنڈن میں ایک انگریزی رسالہ نکالنے کی تجویز کی ہے جو کہ کم از کم دو ہزار مفت تقسیم ہوگا۔اس کے واسطے احباب احمدیہ کی امداد کی ضرورت ہے۔اس کے متعلق خواجہ صاحب کا مفصل خط اگلے اخبار میں چھپے گا۔انشاء اللہ تعالےٰ+

خواجہ صاحب کا پتہ یہ ہے

معرفت انڈین نیشنل بنک لمیٹڈ

۲۶ بشپس گیٹ لنڈن ای سی انگلینڈ

خواجہ صاحب نے پیشگوئی کا بیان کرتے ہوئے ایک خط لکھ کر اور ترکی زبان میں ترجمہ کرا کر ترکوں کو بھجوا دیا ہے+

کاتب

ہمارے پاس بہت عمدہ خوشخط عربی اُردو لکھنے والے دو کاتب ہیں۔جن کا کچھ وقت ہمارے کام سے فارغ بھی ہوتا ہے۔اگر کوئی صاحب کوئی کتاب یا رسالہ لکھانا چاہیں تو مضمون بھیج دیا کریں۔اُجرت لکھائی مضمون کے ساتھ آنی چاہیے اُجرت خط و کتابت سے طے ہو سکتی ہے+

ہند کے مسلم گورنمنٹ کے فرمانبردار ہیں

آجکل مسلمانوں میں سے بعض پالیٹشین اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ بلغاری بلقانی وغیرہ عیسائی اقوام کا ترکوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک اہل ہند کے مسلمانوں کے ان وفادارانہ خیالات پر بُرا اثر ڈالے گا جو کہ وہ سلطنت برطانیہ کے حق میں رکھتے ہیں۔اس میں شک نہیں کہ قدرتاً ایک جگہ کے مسلمانوں دوسرے ملک کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی ہونی چاہیئے۔لیکن سلطنت برطانیہ نے جو امن و امان اور مذہبی آزادی اہل ہند کے مسلمانوں کو عطاء کی ہے اور جس کے سبب سے ہمارے امام حضرت مرزا صاحب مسیح موعود نے گورنمنٹ کی دلی اطاعت کی بار بار ہم کو تاکید کی ہے۔وہ ایسی نہیں کہ ہماری گورنمنٹ کی غیر طرفداری کی پالیسی کے سبب کوئی بےچینی پیدا کردے۔بلقان اور بلغار بالکل جداگانہ اور دُور کی قومیں اور ملک ہیں اور ان کے معاملات میں گورنمنٹ برطانیہ کا کوئی حصہ اور تعلق نہیں۔کاش کہ ترک اپنے مذہبی فرائض کو بجا لاتے اور ان ہمسایہ قوموں میں اسلام پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑی مدد ملتی۔ہر ایک کو اُس کی شامتِ اعمال کا حصہ ملتا ہے۔اگر آج ترکوں کو اپنی بدیوں کی سزا مل رہی ہے تو کل بلغار و بلقان اور اُن کے معاونین بھی اپنے کئے کا پھل کھاوینگے۔لیکن کوئی ایسا امر اہل ہند کے مسلمانوں کو جو بڑے امن اور آرام اور اطمینان سے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔گورنمنٹ کے متعلق مخالفانہ خیالات پیدا کرنے کا سبب نہیں ہو سکتا+

مکتوبات امام ربانی

حضرت خلیفۃ المسیح اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم و آلہ مع التسلیم۔خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے احسانات اور اس کے کرم اور غریب نوازی اور رحمت سے آجکل بہت بڑی رحمت کا ظہور یہ ہے کہ علمی جماعت کے لئے اوّل کاغذ کا میسر ہونا پھر مطابع کا ہونا۔اس پر محکمہ ڈاک تار اور ریلوے کا کارخانہ اس پر عام طور پر یا نسبتاً آرام اور سلطنت کی توسیع کے بڑے بڑے مخازن کا ظہور ہو رہا ہے۔حضرت شیخ المشائخ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا شائع ہونا ہر چند نقشبندی سلسلہ کے لئے خاص فضل ہے پھر اس کا اردو ترجمہ فضل کے اوپر فضل ہے۔اسکی چھپائی اور تحریر اور کاغذ نہایت ہی پسندیدہ ہے۔تقطیع بھی بہت دلربا ہے۔اس پر قیمت بھی ۸؎ بہت تھوڑی ہے۔میں نقشبندی احباب کے لئے بابرکت سمجھتا ہوں چونکہ مجھے اس سلسلہ میں بھی بیعت کا شرف حاصل ہے۔اس لئے اس نعمت کی قدر خوب سمجھتا ہوں + نورالدین ۲۴ مئی ۱۹۱۲ء

نوٹ } یہ کتاب اب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔شائع کنندہ سے منگوائی گئی ہے۔احباب منگوا کر پڑھیں اور حظ اُٹھائیں۔ (ایڈیٹر)

اخبارِ عالم پر ایک نظر

سائنس کی بدولت عجیب و غریب کرشمے دیکھنے میں آتے ہیں حال میں جرمنی کے شہر میونخ میں پروفیسر ہنس ملٹی گنانے کہا ہے۔کہ **پھولوں** میں بھی **گانا** سُننے کی حس موجود ہے اکثر پھول سریلے گانے پر خود بخود **شگفتہ** ہوتے اور گانا چکنے پر از خود **بند** ہو جاتے ہیں +

اسی طرح امریکہ کے ایک موجد نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے۔جو چلتی تصویروں کے ساتھ ملکر بولنے کا **کام** بھی دیگی۔اور محض اشاروں سے بات چیت نہ کریگی۔بلکہ اُس میں اونچی **آواز** سے بولنے کی طاقت رکھی گئی ہے۔وہ لوگوں کو **ہنسا** اور **رُلا** سکتی ہے+

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور پبلک کو مطلع فرماتے ہیں کہ اہلِ **ہند** کا جنوبی **امریکہ** کی کسی ریاست میں جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ وہاں داخلہ کی **اجازت** نہیں رہی۔اس لئے کسی شخص کو پروانہ **راہداری** بھی اس وقت تک نہ دیا جاویگا۔جب تک وہ اس بات کا **ثبوت** پیش نہ کرے کہ اُسے وہاں کام ملنے کا پختہ یقین ہے+

حادثہ **بمب دہلی** کے متعلق ایک مخبر نے گمنام خط ایڈیشنل کپتان پولیس بدیں مضمون لکھا ہے کہ مجھے اس معاملہ کے متعلق کل راز معلوم ہے مگر اسکے ظاہر کرنے سے اس لئے ڈرتا ہوں۔کہ کہیں مجھ پر کوئی آفت نہ آجائے اسپر صاحب نے

لقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ | بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

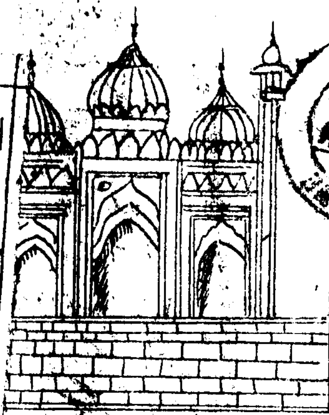

بدر

BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

جلد ۱۳ | عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ | ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء و ۲ ساون بروز جمعرات | قادیان ضلع گورداسپور | نمبر ۱

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں سراج الدین صاحب | کہ ہست محی موتیٰ کلام نورالدین

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بفضلہ خدا بخیریت ہیں اور تمام درس روزانہ حسب معمول ہوتے ہیں۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہمہ وجوہ بخیریت ہیں

حضرت خواجہ صاحب کا کام دن بدن بڑھتا جاتا ہے ان کے تازہ خطوط دوسری جگہ درج اخبار ہیں۔ برادران چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے اور شیخ نور احمد صاحب لکھنؤ سے اطلاع دیتے ہیں کہ میاں فضل الدین صاحب ٹھیکیدار گورہ پلٹن نے مبلغ عہ ماہوار سالانہ خواجہ صاحب ارسال فرمائے جزاہ اللّٰہ احسن الجزاء

احاطہ دار الضعفاء میں تعمیر چاہ کے واسطے جو تحریک کی گئی تھی اسپر حافظ عبد المجید صاحب نے کوہ منصوری سے مبلغ ملعہ روانہ کئے ہیں۔ امید ہے کہ دیگر احباب بھی توجہ فرماوینگے ٭

حضرت مولوی محمد علیصاحب ابھی تک کوہ مری پر سکونت پذیر ہیں

حضرت مفتی صاحب بحکم حضرت خلیفۃ المسیح معہ مولوی فاضل حاجی عبد الحی صاحب عرب کے برائے وعظ ریاست کپورتھلہ تشریف لے گئے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ انھیں بخیریت کامیابی سے واپس کرے۔ (ابن عمر)

اثر صداقت

نتیجہ مباحثہ

گرچہ ہرکس ز رہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

اگرچہ وقتی شور دنیادار مچالیں اور بظاہر اپنی فتح کا نقارہ چند منٹوں کے واسطے بجالیں اور غرباء کے پیسوں سے ملاں لوگ اپنی جیبیں بھرلیں مگر اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام متقی کا ہے۔ چندروزہ خوشی کچھ شے نہیں اس کا نمونہ موضع مانگٹ اونچے میں ہوا جوذیل کی مراسلت میں درج ہے۔ اس میں یہ بھی حلفیہ بیان ہے کہ مولوی ثناء اللّٰہ صاحب نے اُن مولویوں کو جو ہمارے ساتھ مسئلہ وفات حیات مسیح پر گفتگو کریں **گدھا** کا خطاب عطا کیا ہے۔ ممکن ہے یہ سچ ہو کیونکہ ہم نے بھی دیکھا ہے کہ مولوی صاحب موصوف خود بھی اس مسئلہ پر گفتگو کرنے سے بھاگتے ہیں اور بُری طرح بھاگتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اللّٰہ اللّٰہ صداقت آخر صداقت ہی ہے گو ایک دنیا اس کا انکار کرے۔ اور جھوٹ جھوٹ ہی ہے گو سب لوگ اس کی تائید کریں۔ دوسال سے کچھ زیادہ ہی عرصہ ہوا ہے کہ موضع

مانگٹ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ ہوا۔ مناظر احمدیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی تھے دو دن مباحثہ ہوا۔ دور دور سے لوگ آئے تھے اور کئی دیہات سے آئے۔ دونوں عالموں نے اپنا اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے مفصل اور بسیط تقریریں کیں جن میں صدق و عدل کے لحاظ سے اور قرآن و حدیث کے شواہد کے ساتھ مدلل گفتگو کرنے کے اعتبار سے پھر نتیجہ اور ثمرہ کے اعتبار سے احمدی فریق کا عالم غالب آیا اور میدان مباحثہ سے گوئے سبقت بھی وہی لیگیا۔ بروز مباحثہ دونوں عالموں نے حضرت مسیح کی حیات و وفات کے بارے میں علی رؤس الاشہاد بھرے مجمع میں حلف بھی اُٹھائے مولوی ابراہیم صاحب نے قسم اُٹھائی کہ حضرت مسیح اپنے خاکی قالب کے ساتھ زندہ اس وقت تک آسمان پر موجود ہے اور احمدی مولوی صاحب نے قسم کھائی کہ حضرت مسیح فوت ہوگئے ہیں۔ پھر تقریروں کے بعد مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا کہ مجمع سے جو حضرت مسیح کو زندہ سمجھتے ہیں وہ میرے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ سب غیر احمدی صاحبان جو مولوی صاحب موصوف کے ہم مشرب اور ہم خیال تھے سب کے سب مولویصاحب کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے تو مولوی ابراہیم صاحب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

سیالکوٹی نے فرمایا کہ دیکھو یہ سب لوگ حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے والے ہیں اور باوجودیکہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی نے وفات مسیح کے ثابت کرنے کے لئے بہت تقریر کی لیکن اُن میں سے ایک نے بھی وفات کو نہیں مانا مولوی صاحب کا یہ کہنا اور اس طرز کو استعمال کرنا ایک حکمت عملی تھی جس سے مقابلتاً احمدی فریق کو جو تعداد میں غیر احمدیوں کی نسبت بہت ہی تھوڑے تھے استخفاف اور تحقیر منظور تھی جس کے مقابل احمدی فریق کے مولویصاحب نے بھی اسیطرح کیا کہ سب احمدیوں کو اُٹھا کر یہ کہدیا کہ دیکھو یہ سب لوگ حضرت مسیح کو فوت شدہ یقین کرتے ہیں اور باوجودیکہ مولوی ابراہیم صاحب نے بہت لمبی تقریر فرمائی لیکن ان سے ایک پر بھی اثر نہوا اور نہ ان میں سے کسی ایک نے مسئلہ وفات کو چھوڑ کر مسئلہ حیات کو تسلیم کیا

مباحثہ کے دن موضع مانگٹ اونچے میں کوئی پندرہ بیس کس احمدی ہونگے جو بحث میں موجود تھے اور وہاں کے غیر احمدی بھی سب کے سب حاضر تھے اور دونوں عالم اپنی اپنی تقریریں کرکے حاضرین کے دلوں کے کھیتوں میں تخم ریزی فرما گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی غلام رسول صاحب کا بویا ہوا بیج تو اسقدر اُگا کہ خود موضع مانگٹ اونچے میں ستّا پچاس آدمی احمدی ہوگئے اور آج دو سال کے عرصہ میں احمدیوں کی تعداد دو اڑھائی سو سے بھی زیادہ ہے اور خدا جانے اس بحث کا اثر مجمع کے بیرونی لوگوں پر کیا کچھ ہوا ہوگا یہ اثر تو صرف اسی گانوں کے لوگوں پر ہوا جہاں بحث ہوئی پھر علاوہ اس کے دیکھئے کہ بحث سے پہلے موضع مذکور سے احمدی جماعت کا چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں سالانہ پچاس روپیہ یا کچھ کم زیادہ اس سے وصول ہوتا تھا۔ آج خدا کے فضل سے اسی موضع سے تین چار سو روپے سے بھی زیادہ وصول ہوتا ہے۔ اور آج موضع مانگٹ اونچے میں غیر احمدیوں سے صرف دو چار کس باقی ہیں۔ باقی کچھ مر گئے اور بہت بڑی تعداد خدا کے فضل سے احمدی ہو گئی اور جو احمدی ہوگئے ہیں کیا وہ اور کیا غیر احمدی حضرت مسیح کو سب کے سب فوت شدہ مانتے ہیں اور سب یہی کہتے ہیں کہ وہ بڑا ہی جھوٹا مولوی ہے جس نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت مسیح کو زندہ کہا۔ حالانکہ وہ فوت ہوگیا ہے اور آج اگر مولوی ابراہیم صاحب اور مولوی غلام رسول دونوں مانگٹ اونچے میں آجائیں اور روز مباحثہ کی طرح اپنے ہمجولیوں کا امتیاز کرنا چاہیں تو میرے خیال میں

مولوی ابراہیم کے ساتھ موضع مذکور کے باشندوں سے ایک بھی حضرت مسیح کی حیات کے خیال کا آدمی نہ اُٹھیگا پھر مولوی غلام رسول کے ساتھ خدا کے فضل سے گانوں کے سب لوگ اُٹھ کھڑے ہونگے اور مسیح کی وفات کا قائل ایک کثیر التعداد گروہ نظر آئیگا

پس یہ صداقت ایک طالب حق کے لئے کچھ تھوڑا نشان نہیں اور حضرت سیدنا مولا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب مرزا غلام احمد صاحب کے صدق دعاوی پر اس کا کچھ تھوڑا اثر نہیں کاش کوئی منصف مزاج اور طالب حق ہوکر اس ماجرا پر محققانہ نظر ڈالتا اور سچائی کو پاکر قبول کرتا

کس قدر افسوس ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی باوجودیکہ ایک دنیا مان گئی ہے کہ حضرت مسیح اسرائیلی فوت ہوگئے پھر بھی وہی بے سُرا راگ الاپتے پھرتے ہیں اور جا بجا حیات مسیح کا وعظ سنا سُنا کر اسلام کو سخت ضعف پُہنچا رہے ہیں ان سے تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ہی اچھے ہیں جو باوجود ہمارے سلسلہ کے سخت معاند ہونے کے زمانہ کی عام ہوا کو شناخت کر گئے اور حیات مسیح کے غلط مسئلہ کو اپنی تقریروں سے رخصت کر دیا چنانچہ سنہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود جناب مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ایک دو ماہ کا عرصہ گذرے پر موضع تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے درمیان مباحثہ ہُوا اور مولوی راجیکی نے امور بحث کو ترتیب دینے کے لئے پہلے مسئلہ حیات و وفات مسیح پیش کیا تو مولویصاحب نے انکار کیا کہ میں اس مسئلہ پر ہرگز بحث نہیں کرونگا پھر مولویصاحب کیطرف کے لوگوں نے بھی بار بار عرض کیا کہ مولویصاحب جس طرح بھی ہو آپ مسئلہ حیات و وفات مسیح پر بحث کریں۔ - - ..

.. ..

.. .. لیکن مولویصاحب نے ہر بار انکار ہی کیا اور بالآخر بڑے جوش کے ساتھ بآواز بلند بھرے مجمع میں فرمانے لگے کہ میرے نزدیک مرزائیوں کے ساتھ جو اس مسئلہ میں بحث کرتا ہے وہ گدھا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مولویصاحب کے نزدیک اب مسئلہ وفات مسیح ایسا مبرہن اور متحقق ہے کہ جو اب بھی اس سے انکار کرتا ہے آپ کے نزدیک وہ ایسا احمق اور بیوقوف ہے کہ جس کو گدھا کہنا چاہیئے۔ میں اس مجمع میں موجود تھا

اور میں نے یہ الفاظ مولویصاحب موصوف کی زبان سے خود اپنے کانوں سے سُنے تھے اور مجمع کے سب لوگوں نے سُنے تھے جو گواہی دے سکتے ہیں اور میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ یہ سچا واقعہ ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خیر اس مسئلہ کی بحث کو تو ٹال دیا گیا اور بحث کے لئے حضرت مسیح موعود کی وفات کا مسئلہ پیش ہُوا کہ حضرت مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب سے پہلے فوت ہوگئے اس لئے جھوٹے تھے اس مسئلہ میں مولوی راجیکی نے وہ سیر کن تقریر کی کہ مولوی ثناء اللہ کے ہوش گم ہوگئے۔ چنانچہ دوسرے دن بحث کے لئے بڑی مجبوری کے ساتھ تیار کئے گئے اور دوسری بحث میں مولوی ثناء اللہ کی وہ حالت ہوئی کہ عین مجمع مباحثہ میں سے مقابل سے اُٹھ بھاگے اور کہنے لگے میرا تو سر چکرا گیا ہے لوگ سارے مجمع میں اور مولویصاحب گانوں میں داخل ہو رہے ہیں پیچھے سے آوازیں بھی دیگئیں مگر مولویصاحب ہیں کہ معاودت اور مراجعت کا نام ہی نہیں جانتے۔ پھر صبح طلوع آفتاب سے پہلے رخصت ہوگئے اور جاکر اپنے اخبار میں مولوی ابراہیم کی طرح پبلک کے سامنے فخریہ لکھ مارا کہ ہم نے فتح پائی اور اتنے مرزائیوں نے ہمارے ہاتھ پر توبہ کی۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خیر حضرت مسیح موعود کی وہ باتیں جن سے قوم نے انکار کیا اور لمبے برگزیدہ خدا کی تکذیب کی اور بُرا بھلا کہا آخر انہی باتوں کو ماننے کے لئے خدا کے فضل سے زمانہ خود بخود مجبور ہوجاتا ہے مسئلہ وفات مسیح کو جس پر فتوے تکفیر کے طیار ہوتے تھے آج اس مسئلہ کو مکفرین خود تسلیم کر رہے ہیں ؎

ہرچہ دانا کند۔ کند نادال
لیک بعد از ہزار رسوائی

ضرورت ہوشیارپور میں ایک مسلمان حلوائی ایک پرچون فروش دوکانداروں کی ضرورت ہے قابل اعتبار آدمیوں کو امداد سرمایہ کی بھی دیجائیگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو

ارشاد المسیح ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب۔ احمدی کی نظم بعنوان ارشاد المسیح کا کچھ حصہ اخبار بدر میں چھپتا رہا ہے اسکو اب ڈاکٹر صاحب نے بصورت رسالہ شائع کیا ہے اور ساتھ نثر میں حضرت مرزا صاحب کی تعلیم بھی درج کی ہے۔ قابل اشاعت رسالہ ہے۔ ملنے کا پتہ ڈاکٹر صاحب موصوف بازار ڈوگریان امرتسر

بلکہ جس قدر علم و معرفت بڑھیگا اسیقدر مجھ میں حمد و شکر گذاری کرنے کا احسان زیادہ ہوگا۔ کیا خدا نے لتائی نے مجھے علم و دانائی حاصل کرنے کے قوا نہیں بخشے اور اگر اُس نے انسان میں یہ قوتیں رکھدی ہیں تو پھر یہ قوتیں نشو و نما پانی چاہئیں۔ جنابہ حوا نے بہت ہی سر مارا۔ بہت ہی سوچا اُن کی عقل میں کوئی بھی معقول بات نہ آئی کہ کیوں خدا کیطرف سے ممانعت ہوسکتی ہے کہ درخت علم نہ کھایا جاوے۔ یہ بات اُنھیں لاینحل بھید ہی نظر آیا۔ اور اگر آپ صاحبان مجھ سے پوچھیں تو حوا حق بجانب تھیں۔ یہ تو کوئی سر ہی تھا جو نہ حوا کو سمجھ آیا نہ مجھے سمجھ آتا ہے اور نہ کسی انسان کو اُس دن سے آج تک یہ سمجھ آیا ہے۔ جس درخت کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اُس کو کھا کر انسان عقلمند ہوتا ہے اُس کے متعلق یہ گمان کرنا کہ خدا اُس کے کھائے جانے سے دریغ کریگا یہ تو رحیم فیاض مہربان خدا کی شان کے بہت خلاف ہے۔ حوا نے آخر اُس درخت کے پھل کو کھا ہی لیا پھر کیا تھا بدی اور نیکی کے درمیان تمیز کرنے کی قوت اُس میں پیدا ہوگئی۔ کیا راحت بخش تبدیلی ہوگئی بے عقلی کی بجائے دانشمندی اور جہالت کی بجائے بصیرت پیدا ہوگئی یہ تو ایک نایاب عطیہ الٰہی تھا اور ایک ایسا امر حوا کو حاصل ہوگیا ہے خوش قسمتی سمجھنا چاہئے۔ آدم سے عورت کی ذات تو طبعاً بے نفس اور غیر خود غرض پیدا ہوئی تھی وہ ایسی نایاب چیز سے کب دریغ کرسکتی تھی۔ حوا نے آدم کو وہ پھل دیا اور اُس نے بھی درخت علم کے پھل کو کھایا۔ لیکن خداوند تو ایک حاسد خدا تھا۔ جیسے خروج باب ۲۰ میں خود اُس نے موسیٰ کو دس احکام شریعت دیتے ہوئے اپنے آپ کو حاسد سے ملقب کیا ہے علاوہ ازیں جیسے کہ بائیبل میں لکھا ہے خدا کو اس خیال سے بڑی تکلیف ہوئی۔ کہ ہیں! کہ آدم اب بدی نیکی میں تمیز کرنیکی طاقت حاصل کرکے ہم میں سے اور ہم سا ہوگیا۔ خدا کو بقول بائیبل یہ بھی گھبراہٹ تھی کہ درخت علم کے بعد اب کہیں درخت زندگی پر آدم ہاتھ چلا کر کہیں حیات ابدی نہ حاصل کرلے۔ اس لئے خداوند خدا نے آدم کو باغ سے نکال کر اُسے اُس زمین کی کسانی کرنے کے لئے بھیجدیا جہاں سے وہ نکلا تھا۔ یہ خدائی فیصلہ تھا اور قطعی تھا۔ وہ دن چنداں عورت کے ساتھ مراعات کرنے کے دن نہ تھے اور شاید آدم کو خیال بھی آنیوالا بھی کوئی نہ تھا اس لئے آدم کو اپنے بچاؤ کے لئے عورت پر الزام دینے میں نقدا

بھی وغدغہ پیدا نہوا اور یہ تو شاید اس میں ایک [illegible] ہے جو ورثہ میں شاید بہت سے بن آدم کو ملی ہوئی ہے آدم نے اپنے ڈیفنس میں خدا کو کہا جس عورت کو آپ نے میرے ساتھ رہنے کو دیا ہے اُس نے یہ درخت مجھے کھانے کو دیا ہے۔ بہرحال یہ عذر پذیر نہوا اور اچھا ہوا کہ قبول نہوا۔ کیونکہ کسی مرد کا کیا حق ہے کہ وہ ایک عورت کو نقصان دیکر اپنی عزت کو حاصل کرے۔ آدم کو ابدی ہلاکت کی سزا ملی۔ کیا انقلاب ہے وہ جو خوش و خرم تھا اب زندگی کے تمام تلون کے لئے غم و ہم میں ڈالا گیا۔ وہی جو کل کائنات کا بادشاہ تھا وہ ایک ذرہ ذرہ کا محتاج ہوگیا۔

اس مصیبت کی ذمہ دار عورت تھی۔

جس کے لئے خداوند نے زمین سے ہرایک درخت آنکھ کو بھلانے والا اور ذائقہ میں اچھا پیدا کیا اُسکے لئے اب زمین لعنت ہوگئی اور کانٹوں کے سوا اور کچھ پیدا نہ کرسکتی تھی۔ کیا سر کے بل آدم گرا اور کیا تقدیر نے پیچ مرا۔ اور یہ سب کچھ بقول کتاب پیدائش صرف عورت کے طفیل ہوا۔ تو پھر آپ خود ہی خیال کریں کہ آدم کے بچے کو عورت ذات کیا اچھی معلوم ہونے لگی جس ذات شریف کے حالات ماسبق یہ ہوں وہ آدم کے بیٹوں سے کسی مراعات۔ نیک سلوک یا برابری کی اُمید کیسے رکھ سکتی ہے

عورت کی ذلت کی ذمہ دار کتاب پیدائش

لیڈی صاحبان اور جنٹلمین مجھے آپ معاف فرمادیں اگر میں نے اُن واقعات کے بیان کرنے میں آپ کا وقت لیا ہے جو بائیبل کے ابتدائی صفحات میں آپ خود بھی لفظاً لفظاً پڑھ سکتے تھے اور اس کی ایک وجہ تھی۔ میری ناقص رائے میں جو کچھ آجتک مردوں نے بُرا بھلا عورت کے متعلق کہا یا لکھا ہے اُس کی ذمہ وار کتاب پیدائش ہے۔ شریف خواتین کیا آپ مرد کے بچے کو معاف نہ کرینگی جب اُس نے اسرائیلی خاندان میں ایک بھی کچھ عورت کے متعلق پڑھا اور اس لئے اگر یہ سمجھ کر اُس نے آپ کے حقوق کیطرف بے التفاتی کی یا وہ اپنے عام سلوک میں آپ کے ساتھ عمدہ برتاؤ نہ کرسکا۔ مثلاً شادی کے معاملہ میں ہی۔ اور شادی پر

تو ساری زندگی کا رنج و راحت حصر رکھتا ہے اور تمام آئندہ امور زندگی اس سے وابستہ ہیں لیکن اہم معاملہ میں مرد نے اسرائیل کے گھرانے میں آپ کو کوئی رائے دینے کا حق نہیں دیا۔ اُس کے نزدیک عورت کیا ہے۔ گھر میں کوئی چیز یا گھر کا کوئی برتن۔ اگرچہ نہایت ہی خوبصورت یا گھر کی زیب و زینت۔ لیکن ایک بیجان چیز۔ جسکو جہاں چاہا رکھدیا۔ اور چیزوں کی طرح عورت بھی ترکہ میں کی ایک چیز تھی اور پھر بھی وارث متوفی کو یہ حق حاصل تھا کہ اُسے قبول کرے یا پھینکدے۔ جیسے کہ کتاب دوسری منی باب ۲۵ آیت ۵ میں لکھا ہے۔ اگر دو اکھٹے رہتے ہوں اور ایک اُن میں سے بے اولاد مر جاوے اور پھر متوفی کی عورت کا نی نہیں کہ گھر سے باہر کسی اور سے نکاح کرے بلکہ وہ متوفی کے دوسرے بھائی کی عورت ہوگی۔ جب تک تو وہ باکرہ رہی ہو دیوں میں وہ اپنے باپ کی جائداد تھی کبھی وہ عوض معاوضہ کے طور پر دیدی جاتی تھی کبھی خاندانی تنازعات کے مٹانے میں کام آتی تھی اور کبھی دشمن کو دام میں لانے کا ایک اچھا آلہ تھی۔ سال کو داؤد سے نفرت تھی اور سال اُسے اپنا دشمن سمجھتا تھا بالمقابل میکال دختر سال کو اُس خدا کے پہلو کٹے بیٹے سے محبت تھی۔ سال نے اپنی لڑکی کو جس خیال سے اپنے جانی دشمن کو دیا وہ اس اُس کے فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ میں یہ لڑکی اُس کو دیتا ہوں یہ اُسے دام میں تو لادیگی "(پہلا صموئیل باب ۱۸- آیت ۲۱)

خانگی فرائض سے عورت کی کیا مجال تھی کہ وہ عامہ امور زندگی میں مرد کا ہاتھ بٹا دے۔ گھر سے باہر اُس کا کام ہی کیا تھا اور اگر وہ معمولی فرائض کے حدود سے باہر جاکر کام کرتی خواہ وہ فطرت اور وقت دونوں کے تحت تقاضے سے ہی کیوں نہو اُس کو سخت سے سخت سزا ملتی جب دو آدمی آپس میں لڑیں اور ایک عورت جاکر اپنے خاوند کو اُس کے ہاتھ سے چھڑانے لگے جو اُسے مارنے لگا ہے اور پوشیدگی سے اپنا ہاتھ ڈال کر خاوند کو بچالے تو ایسی عورت کے لئے مذہب قانونی یہودیت میں ایسا حکم تھا " تو اُس عورت کے ہاتھ کاٹ ڈال اور چاہئے کہ تیری آنکھ اُس پر رحم نہ کرے "

شریف خواتین یہ ہے تو غلطی۔ لیکن مردوں نے عورت کو ہمیشہ ناقص الفہم اور عامہ عقل سے خارج ہی سمجھا ہے۔ اور اس عامہ امر میں اسرائیل کے خاندان نے کوئی خاص استثنا نہیں کی تھی۔ ہاں عورتوں پر

یہ الزام بھی دیا گیا ہے کہ عورت ذات بڑی متلون ہوتی ہے۔ یہ مرد کا محاکمہ تو بالضرور کسیقدر زبردست اور تحکم کا ہی فیصلہ ہے۔ لیکن آپ کو اس سے نقصان بہت پہنچا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عورت کے الفاظ مرد پر اعتبار پورا نہیں کرتے۔ اور نہ خاص توجہ سے آپ پر غور کرتے ہیں۔ آجکل بھی جو علم و فضل اور روشنی کا زمانہ ہے اور عورت نے عملاً اسی محاکمہ کا بطلان بھی کر دیا ہے۔ لیکن میرے علم میں تو مشکل سے کوئی زبان ایسی ہوگی جس میں ضرب الامثال نہ ہو کہ جس میں عورت کی بات پر عدم اعتبار کا اشارہ ہو تو ایسی صورت میں مجھے کوئی چنداں حیرت بخش یہ امر نظر نہیں آتا۔ اگر آج سے ساڑھے تین ہزار برس پہلے یہودی بھی عورت کے لفظ یا اُس کے قول اقرار کو چنداں وزنی نہ سمجھتے تھے اور نہ اُس کے حلف یا اقرار پر حصر کرتے تھے جب تک اُس کے حلف کی تائید اُس کا خاوند یا باپ جیسی صورت ہو نہ کر دے اور تو اور اگر خداوند کے حضور بھی کوئی قول و قرار وہ کر دیتی تو یہ بھی بے اثر ہی سمجھی جاتی اور یہ تو اُس کی خوش قسمتی تھی کہ یہوداہ بھی عورت کے معاملہ میں نرم سلوک کر کے آسے معاف کر دیتا تھا۔ (گنتی باب ۳۰ - آیت ۳ - ۷)

قانون وراثت

بہت سے ایسے قوانین کے مقابل جو اُس وقت اور اقوام میں رائج ہے اور میں کر سکتا ہوں۔ اب بھی نام کے مہذب اقوام میں رائج ہیں۔ اسرائیلی قانون وراثت نے زیادہ تر عورت کی رعایت کی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ نرینہ اولاد کے ہوتے ہوئے وہ باپ کے ترکہ کی وارث سمجھی جاتی تھی لیکن جب ذیلنوفحاد سپر سفر مرگیا اور اُس کے ہاں کوئی بیٹا نہیں تھا۔ ہاں اُس کے بھائی تھے اُن کے مقابل اُس کی لڑکیوں نے دعویٰ ورثہ کیا۔ جناب موسیٰ خداوند کے حضور حاضر ہوئے اور یہ تنازعہ پیش کیا۔ اُسپر یہوواہ (خداوند) نے بالفاظ ذیل فیصلہ دیا:-

"اسرائیل کے بیٹوں کو کہہ دے کہ جب کوئی آدمی مرے اور اُس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اُس کی جائداد اُس کی لڑکیوں تک پہنچا دے (گنتی باب ۲۷ آیت ۸ و ۹)

عورت اور ناپاکی

اب ایک اور اہم امر بھی ہے۔ جسپر بہت کچھ اختلاف رائے ہوا ہے۔ شریف خواتین! کیا آپ مجھے اجازت دینگی اگر آپ مجھے اجازت دینگی اگر میں آپ کو اطلاع دوں کہ یہ مرد کا بچہ جو زبان کی چالاکی سے آپ کو نہایت ہی پیارے الفاظ سے پکارتا ہے کبھی آپ کی جنس کو خوبصورت اور اچھی جنس۔ کبھی اپنے سے بہتر اور اپنا بہتر نصف حصہ کا لقب آپ کو دیتا ہے یہ ذات شریف تو ہمیشہ سے آپ کے ساتھ منافقانہ چال ہی چلتا رہا۔ بعض وقت جذبات کے ماتحت اور وہ بھی تمھاری صحبت میں اپنی ہی عیش و مسرت کو بڑھانے کے لئے اُس کی زبان پر جب انداز شیریں اور دلربا الفاظ کا خزانہ ہوتا ہے جسنے یہ دمبدم آپ کو یاد کرتا ہے۔ محبت۔ پیار۔ مراعات اس کی ہر نقل و حرکت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن ذرا وقت کا جادو دور ہوا اور یہ الگ ہوا تو پھر یہ پتھر کا سا سخت اور لوہے کا سا سرد ہو جاتا ہے۔ یہ جتنے بڑے بڑے مذہب قریب قریب لئے پھرتا ہے ان سب نے شریف خواتین! آپ کی ذلت میں کمی نہیں کی۔ تمام مقدس امور میں مجھے تو یہ کہتے ہوئے حجاب سا معلوم ہوتا ہے آپ مجھے معاف فرمادیں اگر میں کہوں مرد نے تمام مذہبی اور مقدس امور میں آپ کو پلید اور ناپاک خیال کر لیا ہے۔ ایام ماسبق میں جاپانیوں نے کبھی اجازت نہیں دی کہ عورت مذہبی عبادت میں کوئی حصہ لے چین میں پہلے عورت کو مندر میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہندوستان کی تو بعض شاستروں کی رُو سے عورت کا کوئی کام نہیں تھا کہ مقدس کتاب کو ہاتھ بھی لگا دے۔ اور عورت کو جھوٹ کی طرح ناپاک سمجھا گیا تھا۔ یہانتک کہ عورت اگر بُت کو ہاتھ لگا دے تو بُت کی خدائی اُس میں سے نکل جاتی تھی۔ مورت ناپاک ہو جاتی تھی اور اُسے پھینکنا پڑتا تھا۔ ایسا ہی جب ہم تواریخ باب ۸ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سلیمان نے دختر فرعون کے لئے الگ گھر بنا لیا اور اُسے داؤد کے شہر میں نہ رہنے دیا اور یہ کہا کہ میری عورت اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے شہر میں نہیں رہ سکتی کیونکہ یہ جگہ مقدس ہے جہاں خداوند کی کشتی موجود ہے۔ اس واقعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ یہودی عورت کو ناپاک سمجھتے تھے لیکن میں اس رائے سے اتفاق نہیں کرتا مجھے بائیبل میں بعض ایسی عورتیں نظر آتی ہیں جو خدا کے کلام سے مشرف ہوئیں۔ مثلاً موسیٰ اور عیسیٰ دونوں کی مائیں۔ علاوہ ازیں ایک اور بانجھ عورت کو خدا کے فرشتے نے صاحب فرزند ہونے کی خوشخبری دی۔ اب جس قوم میں عورت کو اسطرح ربانی فضل کا مورد سمجھا جاوے وہاں عورت ناپاک اور پلید نہیں سمجھی جاتی۔ رہا جناب سلیمان کا معاملہ یہ بالکل صاف ہے۔ اگر اُنھوں نے دختر فرعون کو مقدس جگہ میں رہنے کی اجازت نہ دی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اسرائیل کے خاندان سے نہ تھی وہ غیر مختون قبیلہ سے تھی۔ اور یعقوب کا خاندان یعنی یہودی غیر قوم کو اپنے مذہب یا مذہبی امور میں دخل نہیں دیتے تھے

عیسائیت میں عورت کی حیثیت

یہ واقعی افسوس ناک امر ہے کہ جناب مسیح کے ایام بہت ہی تھوڑے تھے اُن کو موقعہ ہی نہ ملا کہ وہ عورت کی حیثیت کو جو اُس مذہب یہودی میں حاصل تھی کچھ بہتر بناتے اگرچہ جہانتک اُنکا ذاتی برتاؤ عورتوں سے تھا وہ عورتوں کے حق میں نہایت خیر و خوبی سے وابستہ تھا۔ علاوہ ازیں جیسے کہ اُنھوں نے خود خطبہ ہی میں کہا ہے کہ میں شریعت اور انبیاء کو منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ اُن کی تعمیل کرنے آیا ہوں اس لئے اُن کے واسطے مجبوری تھی ان الفاظ کے بعد جناب مسیح نہ تو قانون میں کوئی اضافہ کر سکتے تھے نہ اُسے کم کر سکتے تھے۔ ہاں پاولس نے ایک طرف تو ہمیں تمام قوانین و شرائع سے آزاد کر رکھا ہے۔ لیکن اُس کے سارے مذہب کا ملتہا اُس کا یہ قول ہے :-

"عورت کے ذریعہ ہی گناہ دُنیا میں آیا اور عورت کے طفیل ہی ہمکو موت دیکھنی پڑی"

اب پاولس کے متبعین جو محض عورت کے طفیل نہ صرف بہشت کھو بیٹھے۔ بلکہ دائمی سزا کے بھی بوجھ تلے آگئے یہ تو پھر قابل معافی ہیں۔ اگر عورت کے ساتھ سلوک کرنے میں متبعین پاولس مراعات سے کام نہیں لیتے اور اُس کو بُرے ناموں سے یاد کرتے رہے اور بات بھی درست ہے اس قدر بھاری نقصان عورت کے ذریعہ اور پھر وہ غضبناک ہو۔ جب پاولس نے یہ فتویٰ دیا کہ آدم نہیں بلکہ عورت کے فریب میں مرتکب گناہ ہوئے تو پھر پاولس کے یہ مقدس الفاظ کیوں کلیسا کے گنبد سے وقتاً فوقتاً نہ گونجتے رہیں اور عورت کی ذات کو آئے دن مقدس درشت الفاظی سے بابکت

بجا جاد سے ان مقدس حضرات نے اپنی بہنوں یعنی عورت کے لئے ایک بڑا بھاری ترکہ پاک الفاظ کا چھوڑا ہے جس کی فہرست بہت ہی لمبی ہے۔ ہاں میں اُن میں سے چند الفاظ یہاں کہدیتا ہوں جن میں مقدس برنارڈ۔ مقدس انٹانی مقدس بوناونچر مقدس جیروم۔ مقدس گیرنگرے اعظم اور مقدس سی پین نے عورت کو ملقب کیا ہے۔

" شیطان کا آلہ۔ شیطان کے ہتھیاروں
کی جڑ۔ بچھو جو کاٹنے کے لئے ہروقت
طیار رہے۔ شیطان کا دروازہ اور گناہ
و عصیاں کی سڑک۔ زنبور کی زہر۔ وہ آلہ
جو ہماری روحوں پر قبضہ کرنے کے لئے
شیطان استعمال کرتا ہے۔

مقدس ٹرٹولین تو عورت سے اس قدر برافروختہ ہے کہ وہ ایک مقام پر کہتا ہے

" عورتو۔ تم نہیں جانتی کہ تم میں سے ہر ایک
حوا ہے۔ خدا کا فتویٰ جو تمہاری جنس پر تھا
وہ اب بھی تم میں موجود تو پھر جرم بھی تم میں موجود
ہوگا۔ تم تو شیطان کا دروازہ ہو تم ہی نے
قانون الٰہی کو توڑا تم ہی نے آسانی سے خدا کی
تصویر یعنی مرد کو ضائع کیا

اسلام نے کیا حیثیت عورت کو دی

کس قدر قابل افسوس کس قدر قابل تاسف یہ امر ہے کہ عورت جو مرد کی محبوب ترین رفیق ہے۔ عورت جو مرد کا پیارا ساتھی ہے۔ عورت جو ہر قسم کے عمدہ مفید اور صحیح تاثرات سے اثر یاب ہوسکتی ہے۔ عورت جو محبت و شفقت کا سرچشمہ ہے عورت جسکی محبت و شفقت میں خورد سال دنیا کے ہدایت اور ترتیب و تعلم کے اسباب وابستہ ہیں وہی عورت جس کی محبت بھرے زانو پر لیٹ کر میں نے سب سے اول اپنے خالق و مالک کا نام سیکھا" عورت جس نے اپنی آغوش محبت میں مجھے کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جو میرے اسلام کی جڑ ہے۔ آہ۔ عورت جو دست قدرت کی ایک مکمل اور خوبصورت سب خوبصورت صناعی ہے جسکا بے لوث اور دلفاکیش مل کے ساتھ محبت آمیز نگاہ سے اپنے خاوند کو پیار کرنا۔ مرد کو خزانہ مسرت کا مالک بنا کر دونوں پر ہمیشہ کے لئے مہر یگانگت لگا دیتا ہے عورت جس کو قرآن نے محصنات کہکر مرد کے لئے ایک حصن حصین طیار کیا جو لشکر گناہ کے مقابل ایک مضبوط قلعہ ہے۔ عورت جو مرد کے لئے تقوے اور پرہیزگاری کا لائٹ ہوس یعنی منار روشنی ایسے وقت ہو جاتی ہے جب اُس کا جہاز شہوانی جذبات کی طغیانی سے ٹکراتا ہوا تباہی کو پہنچنے لگتا ہے اور ایک لفظ میں عورت جو بے لوث محبت کے ذریعہ حیوت یعنی مرد کو فرشتہ بنا دیتی ہے آہ عورت۔ بدقسمت عورت۔ مرد نے تجھے بدعقیدگیوں غلط عقیدوں کے باعث بدترین رنگوں اور سیاہ ترین نقشوں میں دنیا پر ظاہر کیا۔ اور یہ جو میں نے عورت کی اصل حقیقت ظاہر کی ہے کیا شاعرانہ ترنگ میں۔ میں کچھ کا کچھ بیان کر گیا ہوں۔ نہیں عزیز خواتین نہیں میں نے جو کچھ کہا ہے میرا ایمان ہی ایسا ہے اور میرا ایمان کیا مجھے تو لارڈ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میں ایسا ایمان رکھوں اور یاد رہے کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے بہتر کوئی عورت کا مددگار عورت کے حقوق کا قائم کرنیوالا۔ عورت کے حقوق کا محافظ تمہیں دُنیا میں نہ ملیگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے مادر مشفق کی عزت کرنے کے لئے یہ سکھلایا:۔

" تیری بہشت تیری ماں کے قدموں تلے
ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے عورت سے حسن سلوک کے لئے حکم دیا اور کہا:۔

" میرے متبعین میں سب بہترین وہ ہیں جو اپنی
عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے
بہتر اور مہربان سے مہربان ہیں

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے تعلیم نسواں کے لئے فرمایا:۔

" علم کا حاصل کرنا۔ عورت مرد دونوں کا یکساں
فرض ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے عورت کی وہ عزت و توقیر کی کہ کسی نے کیا کی ہے جب اُس نے کہا

" عورت خاوند کے گھر میں گھر کی بادشاہ ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے اپنی زوجہ کو ہی خوشی کا سامان کامل سمجھنے کے لئے کہا:۔

" دنیا میں خوشی اور مسرت کے تو بہت سے
سامان ہیں لیکن سب خوشیوں کا بڑا خزانہ ایک عفیف
اور پارسا بیوی ہے۔

ہبوط آدم پر قرآن کی رائے

اسلام جب دنیا میں آیا تو اُس نے یہودیت اور مسیحیت میں عورت کو اس حیثیت سے پایا جو میں نے ذکر کیا ہے۔ شریف خواتین اور صاحبان مجھے آپ یہ کہنے کی اجازت دیں کہ ایام وسطیٰ کے مقدس پادریوں نے جو کچھ بھی فتویٰ عورت پر دیا جو میں نے یہاں ذکر کیا ہے وہ بالکل اُس اصول اور عقیدے کے ماتحت اور مطابق تھا جس پر پالوس نے مسیحیت کی بنیاد رکھی۔ جو کچھ ہم کتاب پیدائش میں ہبوط آدم کے متعلق پڑھتے ہیں اس کا لازمی اور منطقی نتیجہ بھی ہونا چاہیئے۔ جو کلیسا کے مقدس پادریوں نے عورت کے متعلق کہا اس لیے قرآن کریم کا جو میرے نزدیک ہرگز تہذیب شائستگی کی ایک کامل کتاب نہ ہوتی جب تک عورتوں کو اُنکی گم شدہ حیثیت و عزت واپس نہ دلاتے یہ پہلا فرض تھا کہ وہ اس قصہ آدم کے متعلق اس امر کا بھی فیصلہ کردے کہ اس معاملہ میں گناہ کس کا تھا آیا آدم کا یا حوا کا۔ پس قرآن میں جو میں نے دیکھا ہے وہ وہ نہیں جو پالوس نے کہا ہے کہ آدم نہیں بلکہ حوا نے فریب میں آکر گناہ کیا۔ بلکہ قرآن نے فرمایا

وقلنا یا ادم اسکن انت وزوجک الجنة
وکلا منها رغدا حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة
فتکونا من الظالمین ٥ فازلهما الشیطن
عنها فاخرجهما مما کان فیه وقلنا اهبطوا
بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض ع سورہ بقر آیت ۳۴

ترجمہ ہم نے آدم کو کہا تم اور تمہاری بیوی اس باغ میں رہو جو چاہو اس میں سے کھاؤ لیکن ہاں اس درخت درخت علم نہیں درخت نفاق و فساد کے نزدیک تک بھی نہ جانا (قرآن میں لفظ شجر کا استعمال ہوا ہے۔ شجر کے لغوی معنی دو ہیں۔ شجر بمعنی درخت۔ شجر بمعنی فساد لڑائی جھگڑا۔ تنازعہ۔ مشاجرہ) ورنہ ظالم ٹھہرائے جاؤگے شیطان نے انھیں پھسلایا) اور وہ جہاں تھے وہاں سے انھیں نکلنا پڑا

کیا بدیہہ حقیقت و صداقت ہے جو ہر روز ہمارے تجربہ میں آتی ہے۔ ہر ایک عورت خاوند اپنے گھر میں۔ آدم

دواکی طرح عدن میں ہے۔ جب تک محبت۔ پیار الفاق۔ یکجہتی رہی گھر بہشت رہا۔ جس دن فساد و نفاق کے درخت کا پھل کھایا بالفاظ قرآن اُسی دم اُس بہشت سے نکالے گئے (باقی آئندہ)

اسلام صلح کا شاہزادہ اور سلامتی کی شاہراہ ہے

ہمارے مکرم دوست شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کے ایک مضمون پر ہمارے آرین معصروں نے خوامخواہ شور مچایا ہے کہ ہم پر بیجا حملہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ شیخصاحب کے الفاظ بہت محفوظ ہیں۔ خواہ مخواہ فقرات کو کاٹ کر کچھ کا کچھ بنا لینا یا سمجھ لینا ان لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو لڑائی کے واسطے ہر وقت بہانے کی تلاش میں ہوں۔ آرین صاحبان کبھی تو لفظ آریہ کو ایک قومی لفظ بتلاتے ہیں جسکا اطلاق ساری آرین نسل پر Aryan Race ہوتا ہے اور کبھی اسکو ایک مذہبی نام یقین کرتے ہیں۔ بہرحال شیخصاحب نے اپنے اس تازہ مضمون میں جو درج ذیل ہے اپنی اصلی اسلامی سپرٹ کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے جس سے اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین فائدہ اُٹھائینگے۔ (ایڈیٹر)

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونیوالو جاگو شمس الضحٰی یہی ہے
ہمکو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دین خدا یہی ہے

اس نے ہمیں سکھایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین اور ساری دنیا کا خالق و مالک یقین کریں اور اُسپر فضل یہ کہ ہم نبی کریم کو اپنے ہادی برحق مانتے ہوئے اُن کے نقش قدم پر اپنا حصر رکھیں سو ہم ایسا ہی کرتے ہیں:۔

(۵) یہ تعلیم ہمیں قرآن نے دی جو کہ ہماری الہامی اور آسمانی اور زندگانی کی آبادی ہے اور چونکہ یہ محفوظ۔ متبادل بغیر حرف مرتب ہمارے پاس ہے۔ اس لئے ہمپر یہ بھی فضل ہے کہ دُنیا کی تمام ہدایت اور بنی آدم کی بہتری و بہبودی صرف اسی تعلیم کے سنحصر ہے اور یہی تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ ہے اسی حقیقت کے معیار پر الہامی اور غیر الہامی تحریکوں کا فیصلہ ہے

(۶) صدقے جاویں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کہ جن کی معرفت ہمیں تعلیم ملی۔ کہ ہم ہندوؤں سے کرم رامچندر جی مہاراج کو اور ایسے ہی کرشن دیوجی کو موسیٰؑ کو عیسیٰؑ کو اور ایسے ہی تمام اُن مقدس اشخاص کو جو دنیا کے کسی حصہ میں آئے ہوں اُنپر ہمارا صرف ایمان ہے بلکہ عملی شیوہ بھی ہے جیسے کہ پیارو ہماری اندرونی اور بیرونی سیرت میں اسکا عکس پایا جاتا ہے۔ اب یہ کس کے طفیل ہمیں یقین ہوا۔ سرور دو جہان ہادی مکرم محمد مصطفےٰ خاتم النبیین رسول رب العالمین کی پیروی کرنے سے۔ پس وہی جناب والا وہ ذات پاک ہیں جو ان سب کی عزت کراتے" اور گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کا سبق پڑھاتے ہیں کیا ہی پیاری ان کی اتباع ہے کہ جن کی اتباع سے ہر آیا ہوا اور ان کی اس الٰہی تعلیم سے ابرایا ہوا انسان قادر اور مہربان اللہ ہی کا محبوب بن جاتا ہے

(۴) صحابہ کرام ان کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کے کمال کو پا گئے کہ جبکہ ہر ایک غوث۔ ابدال۔ شہید کہلاتا ہے۔ اور ہر زمانہ میں اپنے وقت کا امام ہونا ولی مقدسے لکھا تھا اور پھر فضل یہ کہ اس زمانہ کا امام جو مسیحیوں کے لئے مسیح اور مسلمان کہلانے والوں کے لئے مہدی اور ایسے ہی آریہ اقوام کے لئے کرشن ہے۔ یہ ہے حقیقی اسلام جو زندگی جاودانی کا چشمہ ہمانی اور صادق ایمانداروں کا ایک راقم ہے۔

ہمارا مذہب

ہم اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت یقین کرتے ہیں اس سے بڑھ کر ثبوت ہمارے پاس یہ ہے کہ ہم قرآن شریف وسنت نبوی کو اپنا امام و مقتداء مانتے ہیں اور ہم صرف ایک ہی امام کے ماتحت ہیں۔ پس یہ بھی فخر صرف ہمکو ہی نصیب ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت اور حقیقی پاکیزگی کا نتیجہ ہے

لوگوں کو کیا واجب ہے

یہ عرض کہ باقی لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے یہ ہے کہ صلح اور آشتی کی راہ پر قدم دھریں اور ایک ہادی دینی محمدؐ کی ماتحتی میں آجاویں تاکہ وہ ایک امام کی ماتحتی میں ہو کر ایک دوسرے کے سچے خیر خواہ اور حقیقی ہمدرد پورے طور سے ہو جائیں تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اپنا سا جانیں اور وہ یہ کہ جسطرح ہم نے صلح کے شاہزادے کو مانا اور سلامتی کا راہ اختیار کر رکھا ہے وہ بھی اسکا ساتھ دیویں اور ہم سے یہ بھی پہ ہم بھرا برتاؤ کریں مگر یہ یاد رکھیں کہ یہ اسلام سے باہر رہکر ناممکن ہے۔ کیونکہ

آسمان کے تلے اور زمین کے اوپر صرف یہی ایک پیارا نام (اسلام) ہے

کہ جس کی اطاعت میں آکر تمام انسان خدا سے صلح کر لیتے اور بنی نوع انسان سے ہمدردی احسان اور محبت کر سکتے ہیں اور اسپر فضل یہ کہ حضور جارج پنجم اور اُن کی طرف سے بھی جو حکام ہیں اُنسے وفاداری اور دلداری اور غمگساری کر کے قرآن اور مقدس بانیٔ اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچاتے ہیں تاکہ ابدی میراث کا صلہ دلاویں

موجودہ مسلمان اور مسیحی ہندو آریہ اور سکھ کیا کریں

موجودہ حالت میں مسلمانوں۔ ہندوؤں آریوں۔ سکھ بھائیوں اور مسیحیوں کو واجب ہے کہ وہ اس طرز پر عمل کریں اور اگر یہ شاق گذرے تو کم سے کم یہ تو کریں کہ کسی کے بزرگ کی شان میں تو ہی کلمات بجالاویں جو صلح اور آشتی کی راہ اور عارفانہ وجاہت کا نباہ ہونا لازم ہے وہ یہ کہ جسطرح ہم نے اپنا ایمان اور طرز عمل نباہ کر کے صلح کی بنیاد ہادی اسلام تشریف لائے اور فی زمانہ اُن کے غلام حضرت مرزاؑ کے بتانے اور اُن کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح کی بعیت کرنے سے دکھا رکھی ہے ویسے ہی وہ بھی جو غیر اسلامی ہیں اپنی زندگی کے مدعا کو بنا دیں اور نہیں تو کم سے کم یہ تو کریں کہ وہ اپنے اپنے مذاہب میں قائم رہکر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صادق اور مقدس اور خدائے قدوس کا برحق محبوب جان لیں اور اس کے ثبوت کے لئے تحریری تقریری مضامین کثرت سے چھپوا کر تمام جگہوں میں پھیلا دیں

اب یہ وہ مطالبہ ہے جو بالکل راستی اور آشتی اور صلح پر مبنی ہے۔

ہماری ایک اور قربانی

اب اس حالت میں ہم جیسا کہ ہمارے امام کا فرمان ہے اُسی مطابق گائے کا گوشت کھانے سے باز رہینگے

درحالیکہ السابق مسٹر رحیم بخش

وسفید ... جو آسمان پر ہے اسی طرح گا ہے ... سے باز آتے رہے۔ کیونکہ اسلام کی پیاری یہ ... بھی ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین کہ دین میں کسی طرح سے بھی جبر نہیں۔ اب یہی وہ حکمت ہے کہ آسمان ... ہے۔ کیا کوئی ہندو آریوں میں سے ہماری مانیگا ... ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ جہانتک بھی ممکن ہے ... دوسروں کو بھی اسی بات کی رغبت دینگے بشرطیکہ لوگ مذکورہ بالا اقوام کے اپنے اُسی ایمان کو جیسے ہم نے کہا ہے قولاً۔ فعلاً۔ عملاً دکھا بھی دیں

سو اے ہندو پیارو اور اے پریمی آریو کوئی تم میں ہے جو اس محبت بھری تعلیم پر نوٹس لیگا۔ یہ ہماری خدا لگتی ہوئی اور محبت بھری درخواست ہے جلدی کرو اور پھر میں کہتا ہوں کہ جلدی کرو کیونکہ اس میں ہزاروں سینکڑوں جہانوں کا بھلا ہے

سکھ بھائی

اور سکھ بھائیوں کو لازم ہے کہ وہ بھی جھٹکا اور سور چھوڑ دیں ایسی حالت میں ہم یہ قربانی کر دینگے کہ جیسے ہم نے تمباکو کو بُرا جانا ہے ویسے ہی تمام بھائی مسلمانوں سے منت کر کے اس بات پر آمادہ کر دینگے کہ وہ سکھ اقوام کے گرو صاحبان کی خاص عزت کریں جیسکہ پیارے احمدی قوم کی تھیوری ہے اور ایسے ہی بہت اور لوگ بھی مسلمانوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت امام کی تعلیم کے موافق اس امر پر اتفاق کیا ہے۔ اب سکھ اقوام کو واجب ہے وہ ہمارے ہادی کی دل و جان سے پاس کر کے عزت کریں۔ اور اپنے اخباروں۔ رسالوں اور تصنیفات میں متفق ہو کر اس امر کا اظہار بھی کریں اور چونکہ ہم بابا نانک صاحب کی عزت کرتے ہیں اس کے بدلہ میں اُن کو بھی ہمارے نبی کریم کی اور آپ کے آل کی عزت کرنی جیسے کہ پیارے گرو نانک صاحب نے خود باوا صاحب نے کر کے دکھا بھی دیا ہے۔ امید ہے کہ جو دوست ہمیں وعدے دیا کرتے ہیں اس موقعہ پر اپنی سرگرمی کا اظہار فرماوینگے

یہ کوئی انوکھا اور نرالا امر نہیں ہے بلکہ ثواب کا ہے۔ اب کوئی ہے سکھوں میں ایسی پارٹی جو اس فرض سے سبکدوشی حاصل کریگی

پادری مسیحی صاحبان

بجیسے کہ ہم مقدس انجیل اور حضرت مسیح اور اُن کی والدہ کو خدا کے محبوب اور مقدس اشخاص جانتے

میں ویسے ہی تم بھی ہمارے نبی کریم اور اُن کی آل کو مقدس جانو

مسلمانوں کو واجب

آپکو موجودہ حالات مذکورہ بالا کے طرز عمل کے ساتھ ہونا چاہئے اور اپنے باہم تنازعہ کا چھوڑ دینا ضروری اور لابدی امر ہے۔ یا کم سے کم اتنا تو کریں کہ جو ہم نے اوپر مذکور کر دیا ... اور واعظوں اور ملانوں کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ وہ خدا خوفی سے ہنوز کام لیں اور اللہ کو اپنا رازق جانیں پس یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی مٹھی گرم کرنے کی خاطر باہم جھگڑے نہ ڈالیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو اختلاف ہے اُن کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ مگر تاہم ایسے اختلافات چھوڑنے ضروری ہیں کہ جن سے عدالتوں میں خراب ہونا پڑتا اور ایک دوسرے کو اُکسا کر اس کا سر تا پاؤں بودیا جاتا ہے۔ بہرحال نوٹ کر لیں

شیعہ ہمارے بھائیوں کو چاہئے کہ گالیاں دینا اور شرک کرنا ترک کر دیں۔ ... چھوڑ دیں

مخالف خوارج آپ کو واجب ہے کہ اہلبیت پر ... یہ ایک وقت ہے جو اتفاق چاہتا ہے بہت ہی بھلا ہوگا۔

اہلحدیث مقلدوں کو لازم ہے کہ غیر مقلدوں کے احادیث صحیح کے مقابلہ میں ائمہ کے اقوال پر ہٹ نہ کیا کریں بلکہ برادرانہ سلوک کریں۔

غیر احمدی - الغرض سب غیر احمدی بھائی مسلمانوں کا بھی یہی فرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد مرحوم و مغفور پر جو کفر کے فتوے لگائے وہ واپس لے لیں اور جو باز نہ آویں ان سے الگ ہو جائیں۔ اور آئندہ کو کبھی کسی ... کو بُرا بھلا نہ کہیں پس یہ بھی ایک حقانی اور صلح کن طریقہ ہے جو میں نے بتایا۔

سب کا فرض - پس لازم و فرض ٹھہرا دیں کہ سب لوگ کفر و جہالت سے باز آویں اور آپس میں برادرانہ برتاؤ کریں اخوت اسلامی کو ملحوظ رکھیں۔ قرآنی تعلیم کا پیارے یہی خاص مقصد ہے اور یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے۔ مبارک ہے وہ انسان جو اس راہ پر پہلے قدم مارے۔ مگر شریر اور کور باطن ہمیشہ فساد اور ظلم پر ہی کمربستہ ہوگا۔ اے آسمانیوں گواہ رہنا اور اے زمینیو ل خدا کا خوف مانو کیونکہ عزیز اور رفیق یہی سلامتی کی شاہ راہ ہے۔ جو صلح کے شاہزادے حضرت نبی کریم کا چمکتا ہوا شہزادہ اصول ہے۔ سلامتی کے خدا تو پہ ہی سب

دلوں میں آسمان سے بھر دے۔ آمین

پس صریح قرآن کی تعلیم پر پابند رہیں اور حدیث صحیح کو سب برحق جانیں۔ اگر اس کے فہم میں اختلاف ہو تو حوالہ بخدا کریں اور اُس پر جھگڑا نہ کریں ہاں حسن اسلوبی اور محبت سے جرح کریں مگر خفیف جھگڑے کو روا رکھیں۔ غرض ہر ایک مذاہب اور فرقہ کو واجب ہے کہ خدائے قدوس اور قادر کا خوف مانیں تب تو پیارے یہ ملک ہندوستان جنت نشان نظر آئیگا۔ اور ایسے ہی دیگر تمام ممالک بھی ہوجائینگے۔ پس اپنے اس عمل سے ہر ایک فہم پر چلنے کی توفیق حاصل کروگے اور وہ دن دور نہیں جو ایک دوسرے کی تکفیر پر تُل چکا پھر خدا خوفی اور انصاف پر ہوتا جائیگا۔ فضل سلامتی اور رحم ابدی ہم پر اور تیرے ہو جو کہ تعلیم کے دل سے پابند اور اس کے حقیقی دلدادے ہیں اے خدا آمین

میں ہوں صلح کا طالب خیر خواہ اقوام۔ رحیم بخش راجپال

مسلمان خادم اسلام

ایڈیٹر صاحب نور سندھ میں۔

شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور حیدرآباد سندھ کے مسلمانوں کے بلانے پر حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے وہاں تشریف لے گئے تھے آپ کے لیکچروں کے متعلق وہاں کے ایک معزز مسلمان جناب گل باز خانصاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جناب شیخ محمد یوسف صاحب تاریخ ۲۶۔ مئی کو حیدرآباد تشریف لائے۔ ایک ڈیپوٹیشن انجمن اسلام صدر بازار کا انکی خدمت میں اسٹیشن پر حاضر ہوا۔ شیخ صاحب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ حیدرآباد میں آنے کے بعد دو لیکچروں کا انتظام کیا گیا اور نوٹس چھپوا کر تقسیم کر دئے گئے ایک لیکچر ان کا تاریخ ۲۸۔ مئی کو ہوا اس کا مضمون یہ تھا کہ بابا نانک کا اصلی مذہب کیا تھا۔ دوسرا لیکچر یہ تھا کہ اسلام کی دوسرے مذاہب (آریہ سناتن۔ برہمو۔ عیسائی وغیرہ) پر کیا فضیلت ہے۔

وقت مقررہ پر اپنا لیکچر شروع کروایا۔ بہت سکھ۔ ہندو مسلمین۔ پارسی۔ کرسچن جمع ہوگئے۔ لیکچر شام کے سات بجے شروع ہوا اور ساڑھے نو بجے تک چالو رہا۔ لیکچر خدا کے فضل سے بہت ہی عمدہ رہا بہت ہندو صاحب سنکر حیران رہ گئے کہ یہ ہدائتیں بابا نانک کی آجتک سُننے میں نہیں آئیں۔ الحمد للہ لیکچر نے اس قدر

مصالح العرب

مولوی فاضل حاجی عبد الغنی عرب صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

فاتحة

الحمد لك والثناء - يامن انشأت آدم وعلمته الاسماء - وانطقت بنيه باللغات البيّنات فى عموم الانحاء والجهات والصلوٰة والسلام على من انشاء على معارج الكمال يترقى - ولكلمات ربّه العظيمة يتلقى وعلى آله واصحابه ذوى المقام الارقى - والعزّ الاوفى - وبعد فلا يخفى ان صحف الاخبار الحادثة فى هذه الاعصار - من اجلّ اسباب التقدّم والترقّى - ومن اجمل دواعى التحفظ والتوقى - لانها تنشر اعمال المحسنين وثوابهم وتشهر افعال المسيئين وعقابهم فيرغب فى الخير ويرهب من الضير - فهى السنة الامم وترجمان الملوك وجمينة الاخبار - وخزينة ذخائر الافكار و صيقل الاذهان ومرآت حوادث الزمان والسائح الذى يطوف البلاد و ياتيك باخبار العباد وانت لا تبرح من مكانك بل هى للرئيس موقظة - و للمرؤس موعظة وللتجار سوق بضائعهم - وللصنّاع مروّج صنائعهم - وللشارى دلال - وللمدّعى استدلال - ولارباب الاقلام اعلان واعلام - و للمؤرخين مجمع وقائع واخبار وللجغرافيين استكشاف خطط وآثار بل ان الجرايد ترى الغائب كالمشهود والغابر كالموجود وتكون الوسيلة الى بعض الخفايا - بل قد تعين على فصل القضايا - وترى الامور القريبة والبعيدة كتقابل المرايا - وتهيئ كلّ عبرة لاولى الالباب وتخبر من طرق النجاة والتباب وتنبئكم كل يوم كيف تتخير الايّام وكيف تقوى الجامع وتغور المنابع العظام وكيف تخلو المرابط وتهوى الامرا من امرتهم بعد ما اودعت سرّ الغنى اسرتهم وتخبر من اخبار المحاربين الغالبين منهم والمنهزمين - والفائزين منهم والخائبين ولولا الاخبار لانقطعت الآثار وجهل الدّول وما علم الابرار والاخيار - وتقطعت سلسلة تلاحق الافكار وتجميل الانظار - ولضاعت كثير من آراء - و تجارب اهل عقل ودهاء - وما بقى سبيل الى تعرّف اهل السياسات و معرفة اهل العقول والاجتهادات - ولكن لها مراتب بحسب مقام الكاتب فاذا كان محررها من الدّون سقطت من العيون واذا كان يتحرّى جواهر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اے اللہ ہر قسم کی حمد و ثنا تجھی کو ہو تو نے آدم کو پیدا کیا اور اسے اسما کی تعلیم کی - اور اس کی اولاد کو مختلف بولیوں سے تمام اطراف (دنیا) میں گویائی کی طاقت بخشی - اور اس ذات بابرکات پر صلوٰۃ و سلام ہو جو کمال کے تمام زینوں پر بلند چڑھ گیا اور رب کے کلمات عظیمہ کے سیکھنے میں سب سے آگے بڑھ گیا اور اس کی آل و اصحاب پر جو بڑے بلند مرتبہ والے ہیں اور انکو کامل عزت حاصل ہے - بعد ازیں مخفی نہ رہے کہ اس زمانہ میں واقعات حادثہ کی خبروں کا شائع کرنا ترقی اور بہبودی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور حفاظت اور بچاؤ کا بہترین وسیلہ ہے اسلئے کہ نیکو کاروں کے اعمال اور ان کے ثواب کو شائع کرتے ہیں اور بدکاروں کے افعال اور انکی سزاؤں کے حال اسلئے مشتہر کرتے ہیں کہ نیکی کیطرف لوگوں کو رغبت ہو اور بدی سے بچیں کیونکہ یہ اخبار پبلک کی زبان اور سلطنت کا ترجمان اور عام خبروں کا خزانہ اور فکر کے ذخیروں کا خزینہ اور ذہنوں کا صیقل اور واقعات زمانہ کا آئینہ اور دور دراز ملکوں میں پھرنے والا سیاح ہوتا ہے اور آپکے پاس گھر بیٹھے ہوئے لوگوں کی خبریں لیکر حاضر ہوتا ہے - اخبار رئیسوں کو بیدار اور رعیت کو نصیحت اور تاجروں کے لئے اسباب تجارت کی منڈی اور دستکار کاریگروں کی صنعتوں کو لوگوں کے پیش کرنیکا ذریعہ اور خریداران مال کے لئے اچھا دلال اور دعویٰ کیلئے استدلال اور اہل قلم کے لئے اعلان اور نوٹس اور تاریخ نویسوں کے لئے خبروں اور واقعات کا مجمع اور علم جغرافیہ کے شوقینوں کے لئے خطوط اور آثار کا کاشف ہوتا ہے بلکہ اخبار غائب کو ایسا دکھا دیتے ہیں کہ گویا وہ خود ہی آن موجود ہوا ہے اور پہلے زمانہ کے لوگوں کے کام سامنے لا رکھتے اور بعض مخفی باتوں کی حقیقت سمجھاتے اور پیچیدہ معاملات کے فیصلہ کے لئے قوت فیصلہ پیدا کرتے اور قریب بعید کے امور آئینہ کیطرح دکھاتے اور عقلمندوں کے لئے عبرت کا سامان بہم پہنچاتے اور بچاؤ کے راستوں سے خبر دیتے اور ہر روز تغیرات زمانہ سے اطلاع دیتے اور مجمعوں کے متفرق اور بڑے بڑے چشموں کے بند ہونے اور سرسبز چراگاہوں کے خالی ہونے اور امرا کے انکی جماعتوں کی خوشحالی اور بہبودی کے خیال کو چھوڑنے کے بعد انکے اپنی امارت سے گر جانے کی کیفیت سمجھاتے اور جنگ کرنیوالوں فتحمندوں اور شکست خوردوں اور کامیابوں اور نامرادوں کی خبریں آپ تک پہنچاتے ہیں

الصدق - ولا يجترئ على اعراض الخلق بغير الحق فتكون صحيفة مألوفة كأنها الروضة المسلوفة او ازاهر البستان يأنس بها كل انسان يشتهيها فيشتريها ويحتبيها فيجتنيها ۰

وفاة المسيح عليه السلام

ما كان ايمان الاخيار من الصحابة والتابعين رضي الله تعالى عنهم اجمعين - بنزول المسيح عليه السلام الا اجماليا وكانوا يؤمنون بالنزول مجملا ويفوضون تفاصيلها الى الله خالق السموات والارضين - وكيف يجوز نزول المسيح عليه السلام على المعنى الحقيقي - والله قد اخبر في كتابه العزيز ان عيسى ابن مريم قد توفى ومات - وقال يعيسى اني متوفيك ورافعك الي - وقال - فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم - وقال فيمسك التي قضى عليها الموت - وقال حرام على قرية اهلكناها انهم لا يرجعون - وقال - وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل - يعني ماتوا كلهم كما استدل بهذه الاية الكريمة الصديق اكبر عند وفات النبي صلى الله عليه وسلم وكان هذا اول الاجماع لامة المحمدية - ثم لا يخفى ان الله قد ختم برسولنا صلعم النبيين وقد انقطع وحي النبوة الحقيقة الشرعية - فكيف يجيء المسيح ولا نبي بعد نبينا ورسولنا محمد صلى الله عليه وسلم ايجئ معطلا من النبوة كالمعزولين وقد بشرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسيح الاتي يظهر من امته وهو من احد المسلمين وفي الصحاح احاديث صحيحة مرفوعة متصلة شاهدة على وفات عيسى الناصري عليه السلام خصوصا في البخاري بيان مصرح في هذا الامر - ثم ان القوم لا يتفقوا على صعود المسيح حيا الى السماء بل لهم آراء شتى بعضهم يقول بالوفات وبعضهم بالحيات ولن نجد من النصوص الفرقانية والاحاديث النبوية دليلا على احيائه - بل نسمع من النصوص والاخبار والآثار من كل جهة نعي الموت وقد توفي رسولنا الاكرم صلى الله عليه وسلم اعيسى ابن مريم الناصري خير من سيدنا ونبينا محمد ام عيسى ابن مريم ليس من الفانين - ورآه رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة المعراج في الموتى من الانبياء صلاة الله عليهم اجمعين - والصحابة كلهم كانوا

يؤمنون بوفات المسيح وكذالك
الذين جاؤا بعدهم من عباد الله
المتبصرين ۰

اگر اخبار نہ ہوتے تو آثار قطع ہو جاتے اور سلطنتیں بے خبر رہتیں اور ابرار اور اخیار لوگ ایسی باتوں سے بے خبر رہتے اور فکر دوڑانے اور تعمیل نظر کا سلسلہ بند ہو جاتا اور اکثر قیمتی رائیں اور اہل عقل و دانش کے تجربے ضائع رہتے اور اہل سیاست کے لئے معرفت کا رستہ نہ رہتا اور عاقلوں اور اہل الرائے لوگوں کی پہچان گم ہو جاتی - لیکن لکھنے والے کے مرتبہ و حیثیت کے مطابق اخبار کی حیثیت اور مرتبہ ہوتا ہے کیونکہ جب اخبار نویس کم حیثیت و کم لیاقت ہوتا ہے تو اس کی قدر آنکھوں سے گر جاتی ہے اور جب کوئی صداقت کے جواہر ایسے طور جرأت کرتا ہے کہ لوگوں کے اعراض بغیر حق سے خوف نہ کھائے تو پھر اس اخبار کی نسبت لوگوں کے دلوں میں اُلفت پیدا ہو جاتی ہے اور قدر شناس سمجھتے ہیں کہ یہ دلکشا باغ ہے کہ جس سے ہر انسان خوش ہو جاتا ہے اور اس کی خواہش میں لگ جاتا ہے پس وہ اُسے خریدنے پر مائل ہو جاتا ہے اور اسے اختیار کر لیتا ہے اور اس کے پھل چنا کرتا ہے ۰

وفات مسیح علیہ السلام

اخیار صحابہ اور تابعین اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو نزول مسیح علیہ السلام پر صرف اجمالی طور پر ایمان رکھتے تھے وہ صرف نزول پر مجمل طور سے ایمان رکھتے تھے - اور تفصیلوں کو اللہ زمینوں اور آسمانوں کے خالق کے سُپرد جانتے تھے - مسیح علیہ السلام کا نزول حقیقی معنوں پر کیسے جائز ہو سکتا ہے - اللہ تعالیٰ تو اپنی معزز کتاب میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم طبعی موت سے فوت ہو گیا ہوا ہے چنانچہ فرمایا ہے - اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور پھر اپنی طرف اُٹھانیوالا ہوں - پھر فرمایا - اے میرے خدا جب تو نے مجھے وفات دیدی تو میرے بعد انپر تو آپ نگہبان تھا اور پھر فرمایا کہ جس پر موت وارد کی جاتی - پھر اس کو دنیا میں آنے سے روک لیا جاتا ہے - اور پھر فرمایا جس کسی کو ہم نے ہلاک کر دیا اُسپر لوٹ کر دنیا میں آنا حرام ہے - اور پھر فرمایا محمد اللہ کا ایک رسول ہے تمام رسول جو اس سے پہلے آئے وہ سب مر گئے - واضح رہے کہ خلت کے معنے مر گئے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سرور کائنات صلعم کی وفات کے موقعہ پر اس آیتہ سے یہی استدلال کیا تھا اور یہ اُمت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع تھا یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو ہمارے رسول صلعم کی ذات سے ختم کیا اور نبوت حقیقی شرعی کو منقطع کر دیا پس مسیح کیسے آسکتا ہے جبکہ ہمارے نبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے نبی نے آنا ہی نہیں کیا وہ معزولوں کیطرح نبوت سے معطل ہو کر آئیگا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بشارت دی ہوئی ہے کہ وہ مسیح انیوالا انکی امت میں سے ہو گا اور ایک مسلمان ہو گا اور صحاح میں احادیث صحیح مرفوع متصل ابن ناصری عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گواہ ہیں خصوصاً بخاری میں اس بارے میں صریح بیان ہے پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہمارے بزرگوں کی قوم مسیح کے آسمان پر جانے پر متفق نہیں بلکہ انکی مختلف رائیں بعض تو وفات کے قائل ہیں اور بعض اسے زندہ سمجھتے ہیں لیکن قرآنی نصوص اور نبوی حدیثوں میں اس کی حیات پر کوئی دلیل نہیں ملتی - بلکہ ہم تو اس کی موت ہی کی قرآن کی آیتوں اور حدیثوں میں ہر طرف سے سُن رہے ہیں - جب یہ یقینی بات ہے کہ ہمارے مکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو کیا عیسیٰ ابن مریم ناصری ہمارے سردار اور نبی محمد صلعم سے بہتر تھا یا وہ عیسیٰ ابن مریم فانیوں میں سے نہ تھا - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات کو اُسے فوت شدہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے زمرہ میں دیکھا اور کل صحابہ اور اُنکے بعد جو مستبصر بندگان امت محمدیہ میں سے گذری ہیں سب وفات مسیح پر ایمان

نظم المسیح المهدی فی مدح القرآن الکریم

وما القرآن الا مثل درة
اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یک دانہ موتیوں کی طرح ہے

فرائد زانها حسن البیان
جو حسن بیان سے اور بھی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے۔

وما مسّت اکف الکاشحینا
اور دشمنوں کی ہتھلیاں ان معارف کو چھوی بھی نہیں۔

معارفه التی مثل الحصان
جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسی پردہ نشین پارسا عورت چھپی ہوئی ہوتی ہے۔

به ما شئت من علم و عقل
اس میں ہر یک وہ علم اور عقل ہے جس کا تو طالب ہے

و اسرار و ابکار المعانی
اور انواع و اقسام کے بھید اور نئی صداقتیں اس میں بھری ہیں۔

یبکّت کلّ من یعدو بضغن
ہر یک ایسے دشمن کا منہہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے۔

یبکّت کل کذاب و جانی
اور ہر ایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغگو اور گنہگار ہے۔

رئینا درّ مزنته کثیرا
ہم نے اس کے مینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے۔

فدینا ربنا ذا الامتنان
سو ہم اس خدا پر قربان ہیں جس نے ایسے احسان کئے۔

وما ادراك ما القرآن فیضا
اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کی رو سے کیا شے ہے۔

خفیر جالب نحو الجنان
وہ ایک رہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے۔

له نوران نور من علوم
اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے

و نور من بیان کالجمان
فصاحت بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کی طرح چمکتا ہے۔

کلام فائق ما رأق طرفی
وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا ہے

جمال بعده و النیّران
اور اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دیے

ایاة الشمس عند سناه دخن
آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دہواں سا ہے۔

وما للعل و السبت الیمانی
اور لعل سے نری کے سرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہے گو یمن کی ساخت ہو۔

واین یکون للقرآن مثل
اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیونکر ہو

و ایس له بهذا الفضل ثانی
کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے۔

ورثنا الصحف فاقت کل کتب
ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے۔

و سبقت کل اسفار بشان
ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے

وجاءت بعد ما خرت خیام
اور اس وقت آیا جبکہ سب پہلے خیمے منہ کے بل گر چکے تھے۔

وخرّبت البیوت مع المبانی
اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے۔

محت کل الطرائق غیر بر
ہر ایک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا

وجذت راس بدعات الزمان
اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں۔

کانّ سیوفها کانت کنار
گویا اس کی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں۔

بها حرقت مخاریق الادانی
ان سے تمام گر کے جل گئے۔ جو سفلہ لوگوں کے ہاتھ میں تھے۔

اذا استدعی کتاب الله مثلا
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا۔

فعیّ القوم واستتروا کفانی
سو قوم مقابلہ سے عاجز ہو گئی اور نمائندہ چیز کی طرح چھپ گئی۔

فوائد التاریخ

لایخفی انّ التاریخ مرآت الاعصار الغابرة والحاضرة فهو اجلّ العلوم قدراً - واجلاها فی ظلمات الحیرة بدراً یکسب صاحبه النباهة حتی یفوق امثاله واشباهه فیحوز المراتب العلیّة و یفوز بالمطالب السنیة اذ به تستنیر الفکر و الالباب و تعلم حوادث الازمنة و الاحقاب - و بمرآته ینکشف مادوّنه الاوّلون من العلوم و الصنائع ویظهر ما خفی من احوال القرون السّالفة واخبار الامصار الجامعة وما فیها من الآثار والمنافع فهو اعظم مربّ للانسان یدعو الی التحلّی بالفضائل و التخلّی عن الرذائل فاذا هو مدرسة عامّة تسمو فیها العواطف وتشرف الاحساسات التی علیها المعول فی ارتقاء الامة الی ارفع الدّرجات و هو ایضا من الوحیین لتهذیب النّفوس و توسیع المدارك و لولا التاریخ لصار الناس کالانعام ولضیعوا سلسلة الایام و الاعوام وقد سلّمت ضرورته من سُلّت السیوف من اجفانها و بری الاقلام لجولانها ولا نقدر علی موازنة الاولین و الآخرین - الّا بامداد المؤرّخین و هو الّذی یحمل آثار بنات المجد و یشیّع اذکار ارباب الجدّ وهو زینة للدّین و سنة الله فی کتابه الفرقان المبین - و الدّین الذی لم یحصله تحت اسره و لم یصاحبه فی قصره فلیس هو الّا کبیت بنی فی موضع یخاف علیه من صدمات السّیل و ربّما یذهب السّیل بمتاعه و یغادره کغبار سنابك الخیل و من فقد عصا التاریخ یمشی کالاعرج ولا تحرّك رجله من غیر ان تتخاذل فینهب ذلك البیت من صول الجهل وسیله ومن نتیجته یتلف درر احجارها فی ذیله و ربّما ینسیه الشیطان ما هو کعمود الملّة ویغادر بیته انقی من الرّاحة فیکون مآل هذا الدّین انه یرمی بالکساد و یتلطخ بانواع الفساد والدّین الّذی یؤید بصحف التاریخ والجرائد وضبط الاخبار لا تعفی آثاره - بل یؤتی لعذق اکله کل حین من انواع الثمار و یخرج کل وقت من معادن الصّدق سبائك الفضّة و النّضار و اخباره تسکن القلوب عند مساورة الکروب

فوائدِ تاریخ

مخفی نہ رہے کہ علم تاریخ گذشتہ اور موجودہ زمانوں کے حالات کا آئینہ ہوتی ہے ۔ تمام علوم میں یہ بڑی قدر رکھنے والا علم ہے اور حیرت کی ظلمات میں چودھویں رات کے چاند سے بھی روشن ہے جس شخص کو اس علم کا شرف حاصل ہوتا ہو اس کی سمجھ اور عقل ایسی بڑھ جاتی ہے کہ اس کو ہر طرح کی فوقیت حاصل ہو جاتی ہے وہ بلند مرتبوں میں آگے بڑھ جاتا ہے اور اعلیٰ مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے کیونکہ اسکی عقل و دانش کو اس سے جلا ہو جاتی ہے اور مختلف زمانوں کے حوادث کا علم حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے آئینے سے علوم اور صنائع کی وہ باتیں منکشف ہو جاتی ہیں جو پہلے لوگ لکھ گئے تھے اور گذشتہ زمانہ کے لوگوں کے احوال اور تمام ملکوں کے جامع اخبار ظاہر ہوتے ہیں اور اس میں بہت منافع اور اسرار ہیں ۔ ایک تو یہ انسان کا بہت بڑا تربیت دہندہ ہے اور فضیلتوں کا لباس پہننے کی طرف بلاتا ہے اور اخلاق رذیلہ سے پرہیز کی راہ بتاتا ہے یہ ایک مدرسہ عامہ ہوتا ہے جسمیں لوگوں سے مہربانی کرنے کی خاصیت بلند ہوتی ہے اور وہ تمام احساسات بلند پایہ پر پہنچتے ہیں ۔ جن پر لوگوں کے ترقی کر کے بلندی پر پہنچانے کے لئے بھروسہ کیا جاتا ہے اور تہذیب نفوس اور عقل اور ادراک کی ترقی عام کا یہ ایک ضامن ہوتا ہے ۔ اگر علم تاریخ نہ ہوتا ۔ تو لوگ چارپایوں کی طرح رہتے ۔ اور دنوں اور سالوں کا سلسلہ ضائع جاتا ۔ اور یہ ضرورت اس زمانہ سے مسلم ہوتی چلی آئی ہے ۔ جب کہ ابھی تلوار نیام سے نکالی ہی گئی تھی ۔ اور قلم جولانی کے لئے تراشی ہی نہ گئی تھی ۔ پہلوں اور پچھلوں کے حالات اور کارناموں کا موازنہ مؤرخین کی امداد کے بغیر ہم موازنہ کر ہی نہیں سکتے ۔ علم تاریخ میں عظیم الشان امور موجود ہیں اور اس کے ذریعہ سے بزرگوں کے ذکر شائع ہوتے ہیں اور یہ دین کی زینت اور اللہ کی کتاب فرقان مبین میں اس کی سنت ہے اور جو دین اس علم سے بے بہرہ ہے اور جو اس کے محل میں اس کے ہمراہ نہیں ہوتا وہ ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے جو طغیانی کے صدموں سے بے خوف نہیں رہ سکتی جب کبھی طغیانی اس کے متاع میں داخل ہو اور گھوڑوں کے پاؤں کی غبار کی طرح اس پر محیط ہو جائے جس شخص نے تاریخ کے عصا کو گم کیا وہ لنگڑا ہو جاتا ہے ۔ اور اس کا پاؤں لڑکھڑاتا رہتا ہے ۔ اور ایسا گھر جہالت اور طغیانی کے حملے سے لوٹا جاتا ہے ۔ اور جو اس گھر میں رہتا ہے اس کی ذیل میں اس کے تمام قیمتی موتی تلف ہو جاتے ہیں ۔ اکثر اسے دین کے امن کی طرح شیطان فراموش کرا دیتا ہے اور اس کا گھر لوٹ کر ہتھیلی سے صاف کر دیتا ہے ایسے دین کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ اس کی کساد بازاری ہو جاتی ہے اور کئی قسم کے مفاسد کا اس پر ٹھپہ لگ جاتا ہے اور جس دین کی تاریخ صحیح اور جرائد اور مضبوط اخبار مؤید ہوتے ہیں اس کا اثر نہیں مٹتا بلکہ ہر وقت اس کے کھانے کے لئے مختلف قسم کے پھلوں کے خوشے ملتے رہتے ہیں اور ہر وقت اس کے صدق کی کانوں سے سونے اور چاندی کے ڈھیر نکلتے رہتے ہیں اور ہموم کے جمع ہونے کے وقت اس کے انبار سے دل سکینت پکڑتے ہیں ۔

ہندوؤں کے دل پر اثر کیا کہ اخیر تک ہندو بیٹھے رہے اور بڑی غور سے سنتے رہے۔ اس پچھلے لیکچر کا یہ نتیجہ ہوا کہ دوسرے روز اگرچہ لیکچر اسلام اور اس کی خوبیوں پر تھا تاہم بہ نسبت پہلے روز کے ہندو بہت آئے اور پارسی آرین کرسچن وغیرہ بھی بہت دکھائی دیتے تھے اور شیخ صاحب نے بہت عمدہ طرح سے لیکچر کو ادا کیا۔ ہر ایک مذہب کے اصول اور اسلام کے اصول جُدا جُدا بڑی خوبی کے ساتھ بیان کئے عمدہ عمدہ دلائل پیش کئے کتنے ہندو پارسی صاحبوں کی زبان سے میں نے سُنا کہ واہ بہت عمدہ ثبوت ہیں۔ الحمد للہ دونوں لیکچر بہت اچھی طرح سے ختم ہوئے۔

بندہ گل باز خاں۔ صدر بازار حیدرآباد سندھ

انہیں لیکچروں کے متعلق برادرم حاجی محمد عمرالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

ہر دو لیکچران میں حیدرآباد سندھ شہر اور صدر بازار کے عمائدین مسلم و ہنود موجود تھے اور بلکہ شہر کے قاضی صاحب بھی جو کہ ایک ضعیف العمر بزرگ ہیں شریک جلسہ تھے ہندو و مسلمانوں اور چندکس عیسائی صاحبان کے کثیر جماعت ہجوم تھی انتظام اعلیٰ درجہ کا تھا۔ صدر بازار کے غیر احمدیان خصوصاً چودھری گل باز خاں صاحب آغا عبدالوہاب خاں صاحب اور ایڈیٹر اخبار الحق سکھر میاں محمد امین الدین صاحب نصف الصدق میاں نجم الدین دفتر والے صاحب اور میاں نبی بخش صاحب وارج میکر کے اُس حسن انتظام پر بے اختیار مُنہ سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اُن حضرات کو اس سے بھی کہیں بڑھ کر ایسی اسلامی مجالس کے قائم کرنے کی توفیق حسنہ عنایت کرے۔ اللھم زد فزد

نورافشاں اور عبداللہ نور

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکسار دل پہ تو تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہو آدم کا

مقدس ایڈیٹر صاحب نے اپنے مشن کی بے گناہی اور پاکی اور نمک حلالی اور دور اندیشی کے خیال سے تہذیب اور انسانیت سے مجبور ہو کر اپنے مسیحی اخبار "نورافشاں" مئی کے کسی نمبر میں "نورافشاں اور بھگو انداس کشتہ" کے عنوان سے میری نسبت پبلک میں غلط فہمی پھیلانے کے لئے نخشکیدار بنکر خصوصاً اپنے مسیحی حلقہ سے تجاہل عارفانہ ستم ظریفی کرتے ہوئے ایک نوٹ احتیاطاً جڑ دیا ہے اور اپنی کرتوت کو چھپانے کے لئے اُس پرچہ کو باوجود باقاعدہ نامہ نگار ہونے ہوئے بھی میرے پاس نہیں بھیجا تاکہ قلعی کھل نہ جاوے۔ لیکن شاید اُن کو مسیح کا وہ قول یاد نہیں رہا کہ جو تم کوٹھری میں چھپا کر کرتے ہو بالاخانہ اور بازاروں میں کھُل جائیگا۔ جزاب ہم اس کا بخیہ اُدھیڑنے کے لئے تردید کرتے ہیں

اعلان کا بطلان

ہم کو افسوس ہے کہ "نورافشاں" ایسے بااصول ایڈیٹر کے قلم سے میری نسبت جو مغالطہ آمیز الفاظ اُن کے اپنے اخبار میں نکلے ہیں وہ سراسر لغو اور سفید جھوٹ ہے۔ اُس سے ہمیں اپنی کسر شان کی کچھ بھی پرواہ نہ ہوتے ہوئے محض احباب کے لئے کمال دلی رنج ہوا ہے کہ وہ اب تک اپنی جبلی عادتوں سے بمثل بیہودہ اسکاریوطی مجبور ہیں کہ جس نے اُن کے خداوند مسیح کو تیس روپیہ کی لالچ میں آکر گرفتار کروا دیا۔

یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ میری نسبت غلط فہمی پھیلانے والے اور سب کو مغالطہ میں ڈالنے والے صرف چند ولایتی مشنری اور اُن کے متعدد دیسی پادری ہیں جو کھٹکے کے غلام ہیں ان کی سازش سے اپنی حسد اور کرتوت سے مجبور ہو کر مجھے اس کست عملی سے رسوا کرنا چاہا مگر انھوں نے باوجود عدالت اور پولیس کا دروازہ کھٹکھٹانے کے اُلٹی اپنے منہ کی کھائی ہے۔ ہم مشن کے مشنریوں اور پادریوں کی نئی چالبازیوں اور ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہیں کہ ان کے دائرہ کے اندر کیا کیا ناجائز کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ مگر ان کا بھانڈا پھوڑنے میں شرافت نہیں سمجھتے ہیں ؎

ہم جانتے ہیں بلبل جو ہے ترنج حقیقت
ایک مشت اُستخواں پر دو پر لگے ہوئے ہیں

اشتہار صداقت اظہار

جب ہم پر آپ لوگوں کی اور عیسوی مذہب اور عیسائی خدائی کی قلعی کھل چکی تو ہم نے عیسائی مذہب کو باطل سمجھ کر ترک کر دیا اور اسلام قبول کر لیا جو کہ موجب نجات اور حق مذہب ہے۔ یہ آپ کی فاش غلطی اور اخلاقی کمزوری ہے کہ نامہ نگاری سے میرا نام خارج کر کے مجھے اطلاع تک نہیں دی اور مضامین ہڑپ کر کے شائع کرتے رہے اب ہمیں خود ہی ایسے لچر اخبار کی نامہ نگاری منظور نہیں جبکہ ہم اعلیٰ پایہ کے رسالوں اور اخباروں کے نامہ نگار ہیں سابق ایڈیٹر نورافشاں کی اصرار پر نامہ نگاری آپ کے اخبار کو رونق دینے کے لئے قبول کر لی تھی۔ ورنہ ہمیں آپ کے اخبار سے کوئی دلچسپی شروع ہی سے نہ تھی۔ اور اگر آپ آئندہ کچھ اور جواب الجواب یا تُو تُو میں میں چاہینگے تو ہم پبلک کے سامنے فیصلہ کے لئے مشن اور ان کے نمک حلالوں کا تمام فوٹو کھینچکر دھر دینگے تاکہ بخوبی روشنی پڑ سکے۔ لیکن ابتداءً ہمیں پیشقدمی منظور نہیں ہے والسلام

آپ کا عبداللہ نور سابق پادری ڈاکٹر بھگوانداس "ستارہ ہند" مقیم قادیان۔ جنت نشان

قابل امداد جماعت

احباب کو معلوم ہے کہ مونگیر (بنگالہ) میں غیر احمدیوں۔ ملانوں نے مخالفت پر بڑا جوش دکھا کر ہمارے دوستوں کو اُن کی اپنی ایک مسجد کے نکالنے کے واسطے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور ایک مقدمہ عدالت میں ہو رہا ہے جس پر وہاں کے احباب بہت سا مالی خرچ اور حرج اُٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ اخراجات مقدمہ میں ان بھائیوں کی امداد کے واسطے ایک دفعہ اخبار میں باجازت حضرت خلیفۃ المسیح تحریک کی گئی تھی جس کے متعلق ہمارے پیارے دوست حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر تحریر فرماتے ہیں وہ۔

مد آنجناب کی تحریک پر جن احباب نے مقدمہ مسجد کے لئے چندہ ارسال کیا ہے ان کے اور نیز آپ کے شکریہ کے ساتھ اُن احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں شائع فرما کر مشکور فرما دیں اور دیگر احباب کو تحریک فرما دیں کہ اس کار خیر میں شریک ہو کر سلسلہ اخوت کا ثبوت دیں کیونکہ یہ روپیہ سب تقریباً خرچ ہو گیا ہے اور بہت کم باقی ہے۔ مقدمہ مذکور ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس میں ٹرانسفر کرانے میں اُمید سے زیادہ خرچ ہو گیا۔ خدا نے چاہا تو بعد فیصلہ مقدمہ پورا آمد و خرچ کسی اخبار میں شایع کرونگا

ہمارے احمدی احباب اگر اس مالی جہاد میں ہمارے شریک ہونگے اور ہاتھ بٹائینگے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیگا مخالفین بڑے زور سے مخالفت پر آمادہ ہیں ایک بڑے مجمع میں اُن کے ایک دیوبندی مولوی نے جوش مخالفت میں یہ ظاہر کیا کہ اگر ہم انڈریا نوپل کے جانے کی پرواہ نہیں یہ مسجد ایڈریانوپل سے بڑھکر ہے یہ نہیں جانا چاہیئے اور احمدیوں کو اس مسجد میں قدم نہیں رکھنے دینا چاہیئے

احباب سے درخواست ہے کہ کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور بہ عاجزی دعا فرماویں

(۱) رستم علی محرر چنگی بیزوز پور ہجہ (۲) نور احمد خیاط احمد کلواں صہ، (۳) معرفت محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان عہ - (۴) مولوی زین العابدین عہ، (۵) عبدالعزیز سکرٹری میرٹھ ستے، (۶) حافظ مختار احمد شاہ جہانپور ۵ دعادی محمد صاحب قانونگو عہ -

چیلنج کا جواب

ایڈیٹر صاحب اخبار رحمن مسئلہ قدامت روح و مادہ پر مباحثہ کے واسطے ہمیں چیلنج دیتے ہیں اور لاہور بلاتے ہیں یا قادیان آنے کو تیار ہیں۔ لہذا ان کی خدمت میں بادب عرض ہے کہ آپکو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہمارے لاہوری احمدی برادران اس مسئلہ میں آپ کو کافی دلائل سنا سکتے ہیں بالخصوص ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اس مسئلہ پر بہت کچھ اسٹڈی کر چکے ہیں۔ آپ سرمست احمدیہ بلڈنگس میں ہمارے احمدی بھائیوں سے ملیں اور ان کے خیالات سے مستفید ہوں۔

ایک اخبار مفت

میرے مکرم ملک محمد بخش صاحب احمدی حال وارد آسٹریلیا میری گذشتہ بیماری سے صحت یابی کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی شائق اخبار کے نام ایک سال کے واسطے جاری کرانا چاہتے ہیں درخواستیں دفتر بدر میں آویں

دعا

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی کا خط موضع پیرکوٹ متصل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ صوفی صاحب موصوف اپنے وطن میں بسبب علالت طبع ٹھہرے ہوئے ہیں کوئی تقریر نہیں کر سکتے۔ نہ کہیں وعظ کے لئے جا سکتے ہیں احباب اس مفید جان کے واسطے درد دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔

سُرمہ

ہمارے دوست مرزا محمد افضل خان صاحب احمدی سوڈا بازار ۱۲۷ شملہ نے ایک سرمہ طیار کیا ہے جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ بہت لوگوں نے استعمال کر کے مفید پایا ہے جسکو ضرورت ہو مرزا صاحب موصوف سے طلب کرے۔

اصلاح

بدر مورخہ مراسلت "ایک پادری کی منطق اور مباحثہ سے گریز" کے عنوان سے چھپی تھی اس کے لکھنے والے صاحب کا نام غلطی سے محمد دین لکھا گیا اصل نام محمد زبیر ہے۔

دیسی سیاہی

دیسی سیاہیوں میں سے الف خانی سیاہی سب سے عمدہ اور مشہور ہوا کرتی تھی مگر بعد میں آکر ولائتی مال کی طرح ناقص ہو گئی اب پھر ایک صاحب نے نہایت محنت سے عمدہ سیاہی بنانی شروع کی ہے اور ہر قسم کی دیسی سیاہی سرخ سفید۔ پائدار وغیرہ ادنیٰ اور اعلیٰ ہر درجہ کی ان کے ہاں سے ملسکتی ہے نقلی سے تمیز کے واسطے ہر پیکٹ پر مہر اور سنہ ۱۳۳۲ھ دیا جاتا ہے جو صاحبان دیسی سیاہی کو استعمال کرتے ہیں وہ ضرور منگوا کر تجربہ کریں۔ تاجروں کو خاص کمیشن دیا جاتا ہے۔ سیاہیوں کا نرخنامہ درج ذیل ہے

سیاہی کشادہ درےمے۔ پوٹلیاں فی ار درعہ۔ سیاہی پوڑیہ فی ار سیاہی درے، سیاہی در للعہ، سیاہی درعؔ۔ سیاہی در ۱۲ ار۔ ڈبیا کلاں فی ر ڈبیا فی۔ ر شنگرف درصہ، شنگرف درصہ، شنگرف درعہ شنگرف درعمہ۔

سیاہی پختہ در مہجہ ار سیاہی کتھیہ درعمہ۔

ملنے کا پتہ عبدالعزیز خاں صاحب بازار چتلی قبر محلسرائے الف خاں۔ عبدالغنی خاں - دہلی -

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم سانی گوتم کشمیری۔ باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۳۰ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں۔ تنخواہ ۱۰ روپیہ ماہوار۔ مذہب احمدی۔ آبائی پیشہ نجاری و حدادی جس کی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے۔ اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے۔ مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ خط و کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ مست گڑھ ہونا چاہیئے

سفوف ہاضمہ

حکیم عبدالعزیز صاحب نے یہ سفوف پچیس دواؤں کا مرکب طیار کیا ہے جو ہضم کے فعل کو بہت قوی کرتا ہے قیمت ۸ر ایک ماہ کی خوراک - ہم نے خود کھا کر دیکھا ہے اور مفید پایا ہے ملنے کا پتہ حکیم صاحب موصوف دارالعلوم قادیان

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش ہونی چاہیئے۔ اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تھی جو محض عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی مدد سے مرکب ہے۔ اسکو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح سرخ و سفید اور مخمل کی مانند نرم ہو جاتی ہے آنکھوں اور گالوں کے داغ چھائیں۔ جھریاں۔ روڑھاپن۔ پیلاپن۔ مہاسے۔ چھیپ وغیرہ دفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ محض بوڑھا بدرونق چہرہ مثل ۱۶ برس کے حسین چہرہ کے بنجاتا ہے۔ اور جو خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے کیونکہ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کر لیتی ہیں۔ خوشبو کہ راجہ مہاراجہ پسند کریں۔ امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ہمیشہ اسکو ملکر نہلواتے ہیں کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ کھل رہا ہو ہو جاتی ہے۔ اور جب تک دوبارہ غسل نہ کرو ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے۔ تیسرے کوئی جلدی عوارض۔ پھوڑا پھنسی۔ داد خارش سختی۔ کھال۔ ہاتھ پیر پھٹنا۔ بغل گند۔ پسینہ بدبودار نہیں ہونے پاتا۔ داغ چیچک بھر کر صاف کر دیتی ہے اور جسم پر وبائی ہوا اثر نہیں کرتی۔ یعنی ہیضہ۔ پلیگ۔ چیچک موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے۔ مچھر۔ پسو کھٹمل ڈانس جو رات کو نیند حرام کرتے ہیں پناہ ملتی ہے کمروں کے اندر چھڑک دینے سے ہر وبا سے رہنے والے محفوظ رہتے ہیں اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آجاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ - ضعف بصارت ہر قسم کا درد۔ نزلہ زکام دفع ہوتا ہے قیمت فی شیشی عہ - تین کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے - پیشگی روپیہ آنے پر محصول وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے - ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے۔ المشتہر ایم مسٹر مدہوش صاحب متھرا

البشریٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اس کا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب۔ خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے انھوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۱۲ر ہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید سکے۔ ملنے کا پتہ:-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان

ہندوؤں کے دل پر اثر کیا کہ اخیر تک ہندو بیٹھے رہے اور بڑی غور سے سنتے رہے۔ اس پچھلے لیکچر کا یہ نتیجہ ہوا کہ دوسرے روز اگرچہ لیکچر اسلام اور اس کی خوبیوں پر تھا تاہم بہ نسبت پہلے روز کے ہندو بہت آئے اور پارسی آریہ کرسچین وغیرہ بھی بہت دکھائی دیتے تھے اور شیخ صاحب نے بہت عمدہ طرح سے لیکچر کو ادا کیا۔ ہر ایک مذہب کے اصول اور اسلام کے اصول جدا جدا بڑی خوبی کے ساتھ بیان کئے عمدہ عمدہ دلائل پیش کئے کتنے ہندو پارسی صاحبوں کی زبان سے یہ سنا کہ واہ بہت عمدہ ثبوت ہیں۔ الحمد للہ دونوں لیکچر بہت اچھی طرح سے ختم ہوئے۔

بندہ گل باز خاں۔ صدر بازار حیدر آباد سندھ

انہیں لیکچروں کے متعلق برادرم حاجی محمد عمر الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

ہر دو لیکچران میں حیدر آباد سندھ شہر اور صدر بازار کے عمائدین مسلم و ہنود موجود تھے اور بلکہ شہر کے قاضی صاحب بھی جو کہ ایک ضعیف العمر بزرگ ہیں شریک جلسہ تھے ہندو مسلمانوں اور چند کس عیسائی صاحبان کے کثیر تعداد تھی انتظام اعلیٰ درجہ کا تھا۔ صدر بازار کے غیر احمدیاں خصوصاً چودھری گل باز خانصاحب آغا عبد الوہاب خان صاحب اور ایڈیٹر اخبار الحق سکھر میاں محمد امین الدین صاحب نسف الصدق میاں نجم الدین دفتر والے صاحب اور میاں نبی بخش صاحب وارث سیکرے کے اس حسن انتظام پہ بے اختیار منہ سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اُن حضرات کو اس سے بھی کہیں بڑھ کر ایسی اسلامی مجالس کے قائم کرنے کی توفیق حسنہ عنایت کرے۔ اللھم زد فزد

نور افشاں اور عبد اللہ نور

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں پہ تو تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہوا آدم کا

مقدس ایڈیٹر صاحب نے اپنے مشن کی بے گناہی اور پاکی اور نمک حلالی اور دور اندیشی کے خیال سے تہذیب اور انسانیت سے مجبور ہو کر اب کے مسیحی اخبار "نور افشاں" مئی کے کسی نمبر میں "نور افشاں اور بھگو انداس کشتہ" کے عنوان سے میری نسبت پبلک میں غلط فہمی پھیلانے کے لئے تشکیک اور بنکر خصوصاً اپنے مسیحی حلقہ سے تجاہل عارفانہ ستم ظریفی کرتے ہوئے ایک نوٹ احتیاطاً جڑ دیا ہے اور اپنی کرتوت کو چھپانے کے لئے اُس پرچہ کو باوجود باقاعدہ نامہ نگار ہونے ہوئے بھی میرے پاس نہیں بھیجا تاکہ قلعی کھل نہ جاوے۔ لیکن شاید اُن کو مسیح کا وہ قول یاد نہیں رہا کہ جو تم کوٹھری میں چھپا کر کرتے ہو بالا خانہ اور بازاروں میں کھل جائیگا۔ خیر اب ہم اس کا بخیہ اُدھیڑنے کے لئے تردید کرتے ہیں

اعلان کا بطلان

ہم کو افسوس ہے کہ "نور افشاں" ایسے با اصول ایڈیٹر کے قلم سے میری نسبت جو مغالطہ آمیز الفاظ اُن کے اپنے اخبار میں نکلے ہیں وہ سراسر لغو اور سفید جھوٹ ہے۔ اُس سے ہمیں اپنی کسر شان کی کچھ بھی پرواہ نہ ہوتے ہوئے محض اسبات کے لئے کمال دلی رنج ہوا ہے کہ وہ اب تک اپنی جبلی عادتوں سے بمثل بھودا اسکریوطی مجبور ہیں کہ جس نے اُن کے خداوند مسیح کو تیس روپیہ کی لالچ میں آکر گرفتار کروا دیا۔

یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ میری نسبت غلط فہمی پھیلانے والے اور سب کو مغالطہ میں ڈالنے والے صرف چند ولایتی مشنری اور اُن کے متعدد دیسی پادری ہیں جو کٹک کے مخالف ہیں اُن کی سازش سے اپنی حسد اور کرتوت سے مجبور ہو کر مجھے حکمت عملی سے رسوا کرنا چاہا مگر انھوں نے با وجہ عدالت اور پولیس کا دروازہ کھٹکھٹانے کے آخر اپنے منہ کی کھائی ہے۔ ہم مشن کے مشنریوں اور پادریوں کی نئی چالبازیوں اور ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہیں کہ ان کے دائرہ کے اندر کیا کیا نا جائز کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ مگر ان کا بھانڈا پھوڑنے میں شرافت نہیں سمجھتے ہیں ؎

ہم جانتے ہیں بلبل جو ہے ترنج حقیقت
ایک مشت استخواں پر دو پر لگے ہوئے ہیں

اشتہار صداقت اظہار

جب ہم پر آپ لوگوں کی اور عیسوی مذہب اور عیسائی خدائی کی قلعی کھل چکی تو ہم نے عیسائی مذہب کو باطل سمجھ کر ترک کر دیا اور اسلام قبول کر لیا جو کہ موجب نجات اور حق مذہب ہے۔ یہ آپ کی فاش غلطی اور اخلاقی کمزوری ہے کہ نامہ نگاری سے میرا نام خارج کر کے مجھے اطلاع تک نہیں دی اور مضامین ہڑپ کر کے شائع کرتے رہے اب ہمیں خود ہی ایسے لچر اخبار کی نامہ نگاری منظور نہیں جبکہ ہم اعلیٰ پایہ کے رسالوں اور اخباروں کے نامہ نگار ہیں سابق ایڈیٹر نور افشاں کی اصرار پر نامہ نگاری آپ کے اخبار کو رونق دینے کے لئے قبول کر لی تھی۔ ورنہ ہمیں آپ کے اخبار سے کوئی دلچسپی شروع ہی سے نہ تھی۔ اور اگر آپ آئندہ کچھ اور جواب الجواب یا تو تو میں میں چاہینگے تو ہم پبلک کے سامنے فیصلہ کے لئے مشن اور ان کے نمک حلالوں کا تمام نوٹو کھینچکر دھر دینگے تاکہ بخوبی روشنی پڑے۔ لیکن ابتداءً ہمیں پیشقدمی منظور نہیں ہے۔ والسلام

آپ کا عبد اللہ نور سابق پادری ڈاکٹر بھگو انداس "ستارہ ہند" مقیم قادیان۔ جنت نشان

قابل امداد جماعت

احباب کو معلوم ہے کہ مونگیر (بنگالہ) میں غیر احمدیوں ملاؤں نے مخالفت پر بڑا جوش دکھا کر ہمارے دوستوں کو اُن کی اپنی ایک مسجد کے نکالنے کے واسطے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور ایک مقدمہ عدالت میں ہو رہا ہے جسپر وہاں کے احباب بہت سا مالی خرچ اور حرج اُٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ اخراجات مقدمہ میں ان بھائیوں کی امداد کے واسطے ایک دفعہ اخبار میں باجازت حضرت خلیفۃ المسیح تحریک کی گئی تھی جس کے متعلق ہمارے پیارے دوست حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر تحریر فرماتے ہیں وہ

آنجناب کی تحریک پر جن احباب نے مقدمہ مسجد کے لئے چندہ ارسال کیا ہے ان کے اور نیز آپ کے شکریہ کے ساتھ اُن احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں شائع فرما کر مشکور فرما دیں اور دیگر احباب کو تحریک فرما دیں کہ اس کار خیر میں شریک ہو کر سلسلہ اخوت کا ثبوت دیں کیونکہ یہ روپیہ سب تقریباً خرچ ہو گیا ہے اور بہت کم باقی ہے۔ مقدمہ مذکور ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس میں ٹرانسفر کرانے میں اُمید سے زیادہ خرچ ہو گیا۔ خدا نے چاہا تو بعد فیصلہ مقدمہ پورا آمد و خرچ کسی اخبار میں شایع کرونگا

ہمارے احمدی احباب اگر اس مالی جہاد میں ہمارے شریک ہونگے اور ہاتھ بٹائینگے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیگا مخالفین بڑے زور سے مخالفت پہ آمادہ ہیں ایک بڑے مجمع میں اُن کے ایک دیوبندی مولوی نے جوش مخالفت میں یہ ظاہر کیا کہ اگر یہ ایڈریانوپل کے جانے کی پرواہ نہیں یہ مسجد ایڈریانوپل سے بڑھ کر ہے یہ نہ دینا چاہیئے اور احمدیوں کو اس مسجد میں قدم نہیں رکھنے دینا چاہیئے

احباب سے درخواست ہے کہ کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمادیں

(۱) رستم علی محرر چنگی یزدز پور ۱۲ (۲) نور احمد خیاط احمد کلوال ۱ (۳) معرفت محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲ - (۴) مولوی زین العابدین ۱ (۵) عبد العزیز سکرٹری میرٹھ سٹی ۱۵ (۶) حافظ مختار احمد شاہ جہانپور ۵ رمضان محمد صاحب قانونگو ۵ -

چیلنج کا جواب

ایڈیٹر صاحب اخبار رحمن مسئلہ قدامت روح و مادہ پر مباحثہ کے واسطے ہمیں چیلنج دیتے ہیں اور لاہور بلاتے ہیں یا قادیان آنے کو تیار ہیں۔ لہٰذا ان کی خدمت میں بادب عرض ہے کہ آپکو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہمارے لاہوری احمدی برادران اس مسئلہ میں آپ کو کافی دلائل سنا سکتے ہیں بالخصوص ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اس مسئلہ پر بہت کچھ اسٹڈی کر چکے ہیں۔ آپ برد ست احمدیہ بلڈنگس میں ہمارے احمدی بھائیوں سے ملیں اور ان کے خیالات سے مستفید ہوں۔

ایک اخبار مفت

میرے مکرم ملک محمد بخش صاحب احمدی حال وارد آسٹریلیا میری گذشتہ بیماری سے صحت یابی کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی شائق اخبار کے نام ایک سال کے واسطے جاری کرانا چاہتے ہیں درخواستیں دفتر بدر میں آویں

دعا

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی کا خط موضع پیرکوٹ متصل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ صوفی صاحب موصوف اپنے وطن میں بسبب علالت طبع ٹھہرے ہوئے ہیں کوئی تقریر نہیں کر سکتے۔ نہ کہیں وعظ کے لئے جا سکتے ہیں احباب اس مفید جان کے واسطے درد دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔

سُرمہ

ہمارے دوست مرزا محمد افضل خان صاحب احمدی سوڈا بازار ۱۲۷ شملہ نے ایک سرمہ طیار کیا ہے جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ بہت لوگوں نے استعمال کر کے مفید پایا ہے جسکو ضرورت ہو مرزا صاحب موصوف سے طلب کرے۔

اصلاح

بدر مورخہ ۲ میں مراسلت " ایک پادری کی منطق اور مباحثہ سے گریز " کے عنوان سے چھپی تھی اُس کے لکھنے والے صاحب کا نام غلطی سے محمد دین لکھا گیا اصل نام محمد زبیر ہے۔

دیسی سیاہی

دیسی سیاہیوں میں سے الف خانی سیاہی سب سے عمدہ اور مشہور ہوا کرتی تھی مگر بعد میں آکر ولائتی مال کی طرح ناقص ہوگئی اب پھر ایک صاحب نے نہایت محنت سے عمدہ سیاہی بنانی شروع کی ہے اور ہر قسم کی دیسی سیاہی سرخ سفید - پائدار وغیرہ ادنیٰ اور اعلیٰ ہر درجہ کی ان کے ہاں سے مل سکتی ہے نقل سے تمیز کے واسطے ہر پیکٹ پر مہر اور ۱۳۳ دیا جاتا ہے جو صاحبان دیسی سیاہی کو استعمال کرتے ہیں وہ ضرور منگوا کر تجربہ کریں۔ تاجروں کو خاص کمیشن دیا جاتا ہے۔ سیاہیوں کا نرخنامہ درج ذیل ہے

سیاہی[1] کشادہ درمے ۔ پوٹھیاں[2] فی ار درجہ ۔ سیاہی[3] پوڑیہ فی ار سیاہی درمے ، سیاہی[5] در للعہ ، سیاہی[6] در عا۔ سیاہی در ۱۲ ار ڈبیا کلاں فی ر ڈبیا فی - ر شنگرف در صہ ، شنگرف در صہ ، شنگرف در عہ شنگرف در عمہ ۔

سیاہی پختہ در مہ ار سیاہی کتھیہ در عہ ۔

ملنے کا پتہ عبد العزیز خاں صاحب بازار جتلی قبر محلسرائے الف خاں - عبد الغنی خاں - دہلی -

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم سانی گوتم کشمیری - باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۳۰ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں - تنخواہ ۔ روپیہ ماہوار - مذہب احمدی - آبائی پیشہ نجاری و معماری جس کی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے - اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے - مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - خط کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ مست گڑھ ہونا چاہیئے

سفوف ہاضمہ

حکیم عبد العزیز صاحب نے یہ سفوف پچیس دواؤں کا مرکب طیار کیا ہے جو ہضم کے فعل کو بہت قوی کرتا ہے قیمت ۸ ر ایک ماہ کی خوراک - ہم نے خود کھا کر دیکھا ہے اور مفید پایا ہے ملنے کا پتہ حکیم صاحب موصوف دار العلوم قادیان

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اُسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش ہونی چاہیئے۔

اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تھی جو محض عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی روح سے مرکب ہے - اسکو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح سرخ و سفید اور مکھن کی مانند نرم ہو جاتی ہے آنکھوں اور گالوں کے داغ چھائیں - جھریاں - روکھا پن - پیلا پن - مہاسے - چھیپ وغیرہ رفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ بعض بوڑھا بدرونق چہرہ مثل ۱۶ برس کے حسین چہرہ کے بنجاتا ہے - اور جو خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے کیونکہ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کر لیتی ہیں - خوشبو کہ راجہ مہاراجہ پسند کریں - امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ہمیشہ اسکو ملکر نہلواتے ہیں کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ کھل رہا ہو ہو جاتی ہے - اور جب تک دوبارہ غسل نہ کرو ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے - تیسرے کوئی جلدی عوارض - پھوڑا پھنسی - داد خارش سختی - کھال - ہاتھ پیر پھٹنا - بغل گند - پسینہ بدبودار نہیں ہونے پاتا - داغ چیچک بھر کر صاف کر دیتی ہے اور جسم پر وبائی ہوا اثر نہیں کرتی - یعنی ہیضہ - پلیگ - چیچک موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے - مچھر - پسو کھٹمل ڈانس جو رات کو نیند حرام کرتے ہیں پناہ ملتی ہے کمروں کے اندر چھڑک دینے سے ہر وبا سے رہنے والے محفوظ رہتے ہیں اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آجاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ - ضعف بصارت ہر قسم کا درد - نزلہ زکام دفع ہوتا ہے قیمت فی شیشی عہ - تین کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے - پیشگی روپیہ آنے پر محصول وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے - ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے - المشتہر ایم مسٹر مدہوش صاحب متھرا

البشریٰ[2]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اُسکا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب - خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے اُنھوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۸ ہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید سکے - ملنے کا پتہ :-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

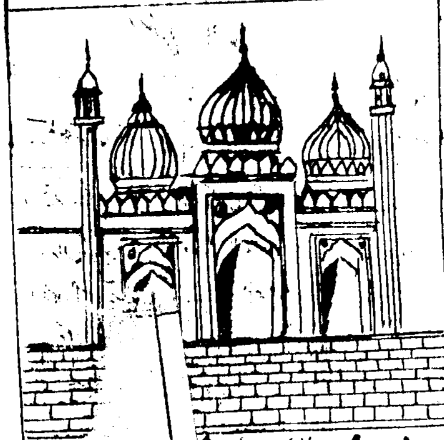

بدر

BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | R. F. No. L. 111 | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

جلد ۱۴ | قادیان

۱۹ شعبان ۱۳۳۱ھ علیٰ اصاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۱۳ء و ۹ ساون سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جناب ایڈیٹر میاں سراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محی و موتی کلام نورالدین

مبارک مبارک مبارک

سب حمد وثنا اللہ کریم کے لئے ہے جو اپنے پیارے رسولوں کے ذریعہ سے اپنی ہستی پر کامل ایمان ہمیشہ مخلوق کے دلوں میں قائم کرتا رہتا ہے اور صلوٰۃ اور سلام حضرت محمد مصطفےٰ پر جس کی طفیل قیامت تک یہ اُمت اُمت مرحومہ کہلاتی ہے۔ اما بعد ہم اس خبر کو نہایت خوشی کے ساتھ پبلک تک پہنچاتے ہیں کہ ۱۵۔ جولائی کی صبح کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب (صاحبزادہ حضرت مسیح موعود و داماد حضرت نواب محمد علیخاں صاحب) کے مشکوے معلی میں دوسرا فرزند نرینہ پیدا ہوا فالحمد للہ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مولود مسعود کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے اور دین اسلام کا خادم بناوے

بدر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

کلام امیر

پھوٹ نہ ڈالو فرمایا لوگوں کے کام نابکار ہیں اور گندے ہیں۔ بڑے کام کرتے ہیں پھر مجھے رقعے لکھتے ہیں میں ایسے لوگوں کے رقعے دیکھنا بھی نہیں چاہتا اور نہ ان کی کچھ پرواہ کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ ہی کے حضور میں ہی عرض کرونگا۔ اُسی پر بہت بھروسہ ہے۔ بعض شریر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک بدی کرتے ہیں۔ یا آپس میں لڑتے ہیں پھر بڑوں کو اور امیروں کو اُس لڑائی میں شامل کرنے کے واسطے کوشش کرتے ہیں اور شکائیوں کا سلسلہ کھولتے ہیں اور اسطرح زمین میں فساد پھیلاتے ہیں تاریخ کے صفحات اُلٹا کر دیکھو اختلاف ڈالنے والوں نے کس قدر نقصان دُنیا کو پہنچایا ہے۔ سُنی۔ شیعہ کا ابتدائی جھگڑا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ مگر تفرقہ کہاں سے کہاں تک پہنچا۔ مقلد اور غیر مقلد کا فرق کوئی بڑا فرق نہ تھا۔ مگر بعد میں کس قدر خوفناک شکل اُس نے اختیار کی۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ لوگ چھوٹی سی بات پر جھگڑ پڑتے ہیں پھر انجام بہت بُرا ہوتا ہے ان اللّٰہ مع الصٰبرین کا لطیفہ لوگ بھول گئے ہیں۔ ایک گالی کے بدلے میں سو گالی دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسے لوگ خود ایک دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کوئی بدکار نہیں جو لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈالے۔ چالاکیوں سے کام لے اور پھر اپنے آپکو بری ٹھہرائے

فرمایا عمر بن عبد العزیز نے اپنے ساتھیوں کو کہا تھا کہ اگر میں زندہ رہا تو کچھ فرائض اور سنن تمھارے سامنے بیان کرونگا۔ اور اگر میں مرگیا تو یاد رکھو کہ میں تمھاری صحبت کے لئے حریص نہیں ہوں۔ یہی حال تم میرا سمجھو۔ میں خدا کی قدرت سے زندہ ہوں اور تمہیں رات دن نصیحت کرتا ہوں۔ پر تمھارے درمیان رہنے کی حرص نہیں رکھتا

ایسا ہی ذکریا رازی ایک مشہور طبیب تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ نابینا ہوگئے لوگوں نے کہا کہ آپ کی آنکھ درست ہونے کے لائق ہے آپ چاہیں تو ہم بنا دیں کہنے لگے مجھے اب تمھارے دیکھنے کی خواہش نہیں اس واسطے آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں سمجھتا

مبارک ہمارے مکرم دوست بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے حضرت نے نام عبد المجید رکھا ہے خدا تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ نیک۔ دراز عمر عطا کرے آمین۔

سفر کپورتھلہ

مکرمی جناب عبد المجید خانصاحب افسر بگھی خانہ ریاست کپورتھلہ کی تحریک پر کہ وہاں چند کس سلسلہ حقہ کے متعلق کچھ مسائل کی تحقیقات کرنا اور وعظ سننا چاہتے ہیں کوئی عالم بھیجا جاوے حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز راقم کو بھی ہمراہی مولوی فاضل عرب عبد المحی صاحب کپورتھلہ بھیجا۔ صاحبزادہ خواجہ کرم صاحب بھی ہمارے ساتھ ہوئے۔ ۱۱۔ جولائی کو ہم پہلے گئے اور ۱۴۔ کو واپس آئے جن لوگوں نے ہمیں بلانے کی تحریک کی تھی اُنھوں نے کہا کہ کوئی تاریخ مقرر کیجائے ہم جالندھر میں مولوی بلواکر مباحثہ کروا دینگے سوان کو شرائط مباحثہ سے اطلاع دیگئی کہ اجازت حکام وقت اور کسی رئیس کی ذمہ داری حفظ امن کے بعد مولوی صاحبان سے تحریری مباحثہ کی شرط لکھوائیں اور مسئلہ وفات وحیات مسیح سے شروع کر کے جن جن مسائل پہ چاہیں علی الترتیب بحث کریں اور جو تاریخ مقرر کریں اس سے ہم کو اطلاع دیں۔ پھر کوئی صاحب ہماری طرف سے حاضر ہو جائینگے۔ سو کوئی مباحثہ وغیرہ سر دست نہوا صرف ایک وعظ مسجد میں ہوا اور اُس کے بعد ہم واپس چلے آئے ؛

ہاں اس سفر میں مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی ایک سنت پوری ہوئی۔ احباب کپورتھلہ بالخصوص محمد خانصاحب منشی ظفر احمد صاحب منشی اروڑا منشی عبد الرحمٰن حضرت کے بہت پُرانے خدام سے ہیں۔ حضرت صاحب مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور ان لوگوں کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے حضور علیہ السلام چار دفعہ کپورتھلہ تشریف لے گئے۔ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود نے ان بزرگوں کی اولاد محبت کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے خانصاحب محمد خاں تو معبود حقیقی سے جا ملے غفر اللہ ورحمہ اللہ

اور منشی محمد اروڑا اپنے عہدہ میں ترقی پاکر باہر چلے گئے ہیں برادر مکرم منشی ظفر احمد صاحب کی صحبت میں حضرت مغفور کے زمانہ کی باتوں میں تھوڑی دیر لطف حاصل ہوا اور ذکر حبیب کے چند منٹوں نے اس چھوٹے سے سفر کو بابرکت کر دیا فالحمد للّٰہ

منشی ظفر احمد نے سُنایا کہ میرے ساتھ یہ سنت اللہ جاری ہے کہ جب کبھی کوئی معاملہ پیش آتا ہے میں دعا کرتا ہوں تو خواب میں مجھے حضرت مسیح موعود کی زیارت ہوتی ہے اور وہ کام درست ہو جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ انبیاء کو خواب میں دیکھنا کامیابی کی تعبیر رکھتا ہے۔ منشی صاحب نے اس کی تصدیق میں اپنے کئی ایک واقعات عجیبہ سُنائے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ اور دشمنوں کے شر سے بچاتے ہوئے ان کے کام کو آسان کیا

منشی صاحب نے اپنا ایک تازہ خواب سُنایا جس میں حضرت مسیح موعود نے انھیں کسی آنیوالے قومی ابتلاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کثرت سے قادیان جانے کی تاکید کی ہے۔ ابتلاؤں کا آنا تو ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہمارے احباب کے واسطے موجب اصطفاء بنائے۔ ہاں قادیان اکثر آنا ہمارے احباب کے واسطے ضروری ہے۔ اس میں بہت بڑے برکات ہیں۔ عزیز ایڈیٹر الفضل نے اس امر کیطرف خصوصیت سے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مقدس کلمات اور آپکی دردمندانہ دعائیں۔ مبارک ہیں وہ جن کو ان سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق ہو ؛

اے ہمارے رب قدیم سب دل تیرے ہاتھ میں ہیں تیری مدد کے سوائے ہمیں کوئی توفیق حاصل نہیں ہو سکتی تو ہم پر رحم فرما اور اس نور سے جو تونے ہمارے درمیان اپنے فضل سے نازل کیا رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کی ہمت اور قوت عطا کر۔ تو ہی ہے جو دیتا ہے اور تیرے سوائے کوئی نہیں جس سے ہم مانگیں اور پائیں۔ تو اس نور الدین کی دعاؤں کو قبول کر اُس کی خواہشوں کو پورا کر اور اُسے دینی دُنیوی حسنات سے مالا مال کر دے کہ تو ہی خالق ہے اور تو ہی مالک ہے ؛ اور سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔

منشی صاحب موصوف نے بات سنائی کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود کپورتھلہ آئے تو یہاں ایک مجذوب فقیر پھرا کرتے تھے۔ اللہ الصمد اللہ الصمد ان کی صدا تھی۔ وہ کچھ بتاشے لیکے حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور کو سلام کرتے ہوئے آپ کے آگے جُھک گئے تو حضرت نے ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور وہ خوش ہو کر چلے گئے اور جو لوگ حضرت کی مخالفت کرتے تھے ان کو کہنے لگے کہ یہ شخص تو فوج پلٹن رسالے اور سامان حرب لے کر آیا ہے تم ایسے بیوقوف ہو کہ چارپائیوں کی لکڑیاں لے کر بے ترتیبی کے ساتھ اُس کے مقابلہ میں شور و غل مچاتے ہو۔

ریاست میں ایک وزیر سردار گلاب سنگھ ہوتے تھے۔ انھیں کتب تاریخ کے پڑھنے کا بہت شوق تھا ایک دفعہ ان کی مجلس میں بعض مسلمانوں نے حضرت مسیح کی مخالفت

میں زبان کھولی تو وزیر صاحب فرمانے لگے کہ میں نے کتب تاریخ میں بہت سے بنی اسرائیل کے انبیاء کے حالات پڑھے ہیں۔ مرزا صاحب کے حالات بالکل اُن کے ساتھ ملتے ہیں۔ اگر مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) تم جھوٹا قرار دیتے ہو تو اُن تمام انبیاء کو تمہیں جھوٹا ماننا پڑیگا۔

عورت

جہودیت سے اسلام تک

گذشتہ سے پیوستہ

آدم اور حوا نافرمانبرداری میں یکساں ذمہ دار ہیں

لیکن میں نے جو یہ آیت پڑھی تو میری غرض یہ تھی کہ میں آیت کے ایک مختصر لیکن معنی خیز ٹکڑے کی طرف آپ کو متوجہ کروں وازلھما الشیطان۔ شیطان نے اُن دونوں آدم و حوا کو پھسلایا۔ پس اس ایک فقرہ سے تمام معاملہ صاف ہے اور معاملہ معصیت میں آدم و حوا یکساں ذمہ دار ہوتے ہیں۔ سینٹ پال کی طرح قرآن یہ نہیں کہتا کہ آدم نہیں بلکہ عورت نے فریب میں آکر گناہ کیا۔ بلکہ دونوں مرد عورت اکٹھے ایک ہی وقت فریب میں آ گئے یہ نہیں کہ ان دونوں میں سے ایک پھسلانے والا تھا اور دوسرا پھسلایا گیا بلکہ آن واحد میں دونوں فریب میں آ گئے۔ اگر قابل الزام ہیں تو دونوں اگر قابل معافی ہیں تو دونوں ... میری رائے میں تو کل الزام مرد کے ذمہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ آج بھی اور ہمیشہ سے مرد کہتا آیا ہے کہ عورت ناقص العقل اور اخلاقاً زیادہ کمزور ہے۔ مجھے تو ہمیشہ اُس آدم سے جس کا ذکر بائبل میں ہے قرآن کا آدم زیادہ شریف اور عورت سے زیادہ مراعات کرنے والا نظر آتا ہے اور حق پوچھو تو مجھے تو ایسے کی اولاد بنتے ہوئے بھی کچھ شرم سی معلوم ہوتی ہے جس کو اپنے بچانے کے لئے ایک عورت ذات پر الزام دیتے ہوئے تامل نہ ہوا۔ لیکن خدا کے آخری کلام سے میری تسکین ہو گئی۔ جہاں آدم نے گستاخانہ طور سے اور باستفسار خداوند یہ نہیں کہا:۔

"جو عورت تو نے مجھے میرے ساتھ رہنے کو دی اُس نے یہ درخت مجھے دیا اور میں کھا گیا۔"

اور تو وہ کیسا شجاع۔ کیسا شریف۔ کیسا غیور کیسا تھہ مراعات کا پابند اور پھر ساتھ ہی مودب و تائب قرآن کا آدم نظر آتا ہے جب کہتا ہے :۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہم نے (عورت نے نہیں) اپنے نفس پر آپ ظلم کیا۔ اگر تو معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو پھر ہمارا ٹھکانہ کہاں ہم تو نقصان میں ہیں

اب مرد عورت میں کوئی مقابلہ حیثیت گمراہ کردہ گمراہ کنندگی کی نہیں رہتی جیسے ابھی میں نے کہا ہے۔ دونوں ایک ہی قدم پر ہیں۔ اسطرح یکسانیت دونوں میں آ گئی اور معزز مرد کا بچہ خود اپنے بڑے باپ کے اقبال کی وجہ سے تمام لاف زدہ معصومیت اور مدعیانہ نیکی سے خالی ہو گیا۔

اسلام میں عورت کی حیثیت

لیکن عورت کو ارذل حیثیت سے جہاں وہ زمانہ قدیم سے پہنچی ہوئی تھی اُس کی اصلی حیثیت و عزت کے مقام تک لانے میں اسلام کو نہایت ہی جان توڑ کوشش کرنی پڑی اگرچہ کوئی بھی قوم نسل انسانی میں ایسی نظر نہیں آتی جس نے عورت سے حسن سلوک کیا ہو۔ لیکن جس ذلت تک عورت کو اسلام سے پہلے عربوں نے پہنچا رکھا تھا وہ بیان کرنے کی بنسبت تخیل میں زیادہ آ سکتا ہے۔ عربوں کی فطرت میں یہ تھا کہ عورت ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز تھی رومیوں کی طرح وہ گھر میں ایک جائداد کی حیثیت تھی کسی معاملہ میں اُس کی رائے کسی وزن کے قابل نہ تھی بیوہ اور تر کہ کی طرح لڑکے کو پہنچتی تھی ہاں جس کے بطن سے بچہ پیدا ہوا ہو اُس ماں کے متعلق استثناء تھا۔ زوجہ کے ساتھ خاوند کا سلوک بعض وقت نہایت ہی وحشیانہ تھا ولی ہمیشہ معصوم نابالغوں کے ناموس و عزت پر حملہ کرتے اور اُن کی جائداد کو کھا جانا ایک معمولی بات تھی۔ زندہ لڑکیوں کو زمین میں گاڑ دینا ایک معمولی واقعہ تھا افسوس میرے پاس اسقدر وقت نہیں کہ میں اُس ذلت کا نقشہ آپ کے سامنے کھینچ دوں۔ جہاں تک عرب میں عورت پہنچی ہوئی تھی بہتر یہ ہو گا کہ میں اُن آیات قرآنی کا ترجمہ پڑھ دوں جو ان کی اصلاح کے لئے نازل ہوئیں اس سے اندازہ اُن عیوب کا لگ جائیگا جن کی اصلاح پر نظر تھی خداوند کہتا ہے:۔

"اُن عورتوں سے شادی نہ کرو جن کو تمہارے باپ اپنے بیاہ میں لا چکے ہیں یہ امر نہایت ہی شرمناک نفرت انگیز اور برا ہے .... تم پر تمہاری مائیں۔ لڑکیاں بہنیں تمہاری خالائیں اور پھوپیاں۔ تمہارے بھائی کی لڑکیاں تمہاری بہن کی لڑکیاں۔ تمہاری دودھ دینے والی مائیں۔ تمہاری دودھ بہنیں۔ تمہاری خوشدامنیں تمہاری بہوئیں یہ سب تم پر حرام کر دیگئیں ــ اپنے بچوں کو قتل مت کرو ــ اور جب لڑکی زندہ جلائی گئی اس کے متعلق پوچھا جاویگا کہ کس جرم میں وہ قتل کی گئی۔ یتیموں کو اُن کا مال دیدو اور اپنے مال میں اُن کا مال ملا کر خراب مت کرو"

اسلام سے پہلے جس ارذل حالت تک عورت پہنچ چکی تھی وہاں سے اُس کو اُبھارنے اور اصلی مقام پر لانے کے لئے خدا کی کتاب نے ایک خاص سورت اس کے لئے الگ کر دی اور عورت کی عزت بڑھانے کے لئے اس سورت کو اس کے نام سے موسوم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم کی چوتھی سورت کا نام نساء (عورت) ہے۔ اس سورت شریف کی پہلی ہی آیت گویا اُس تمام اصلاحوں کی کلید ہے جو قرآن معاملہ نسواں میں کرنا چاہتا تھا

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی.........
.... رقیبا

"اے مردو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور جس نے تم میں سے عورت پیدا کی۔ پھر ان سے بہت سے مرد اور عورتیں دُنیا میں پھیل گئیں۔ اور جس خدا کے نام پر فضل طلب کرتے ہو اُس سے ڈرو اور رحمی رشتوں کی عزت کرو یہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

یہ آیت عورت کے ساتھ نیک اور اعلیٰ سلوک کی تعلیم دیتی ہے۔ عورت مرد کے متعلق کہا گیا ہے کہ ایک ہی جوہر یں ایک ہی چیز سے نکلے ہیں۔ اور اس لئے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ عورت کو کمزور اور نحیف الجسم پا کر مرد کا حق نہیں کہ اُس کی حیثیت کم کر دے یا اُس کے حقوق کی پرواہ نہ کرے یہ حکم اپنے معانی اور اطلاق میں بہت ہی وسیع۔ آدمی کی کوئی بھی حیثیت ہو وہ بادشاہ وقت ہو یا ذلیل انسان ہو بالمقابل اُس کے کسی رشتہ کی عورت کی بھی کوئی حیثیت ہو۔ خواہ عورت ہو۔ ماں ہو۔ بہن ہو۔ لڑکی ہو کوئی اور رحمی رشتہ میں ہو۔ اُس کا فرض ہے کہ اُس کی عزت کریں اسلام تو گوارا ہی نہیں کرتا کہ عورت کے حقوق کا اتلاف کسی نہج پر ہو۔

وعاشروھن بالمعروف۔ ایک اور حکم خداوندی ہے جس میں ہم کو کہا گیا ہے کہ بیویوں کے ساتھ نہایت ہی

محبت اور نرمی اور مراعات سے سلوک کرو۔ ولھن مثل الذی علیھن ایک اور آیت ہے جو حقوق کی برابری کی تعلیم دیتی ہے اور جس کا منشا یہ کہ تمہارے کوئی حقوق عورتوں پر ہیں تو اُن کے بھی ایسے ہی حقوق تم پر ہیں

اس امر کو مبرہن کرنے کے لئے کہ عورت و مرد دونوں کا وجود یکساں ایک دوسرے کے رنج و راحت کے لئے لازمی اور ضروری ہے خدا کی کتاب نے ایک اور آیت فرمائی ہے جس نے اس صداقت کو کھولنے کے لئے ایک ایسی لطیف اور پُرمعنی مثال استعمال کی ہے کہ جو اپنی خوبصورتی میں بے عدیل ہے۔ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن

تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔ کیا لطیف اور منطبق اور خوبصورت استعارہ ہے۔ لباس ہی ہے جو ہماری برہنگی اعضا کی کجی اور تمام جسمانی عیوب پر پردہ ڈال دیتا ہے جس کو ہم دوسروں کی نگاہ سے چھپانا چاہتے ہیں۔ اسیطرح عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے [illegible] زینت و عصمت [illegible] تمام عیوب پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ جو لباس ہمارے پیارے جسم کی راحت کا باعث ہے اسیطرح عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے باعث راحت و اطمینان ہے۔ لباس سے ہی جسم کی زینت جسم کی خوبصورتی اور جسم کی شان بڑھ جاتی ہے۔ سو عورت مرد کی اور مرد [عورت] کی زینت و آرائش ہے قرآن نے اس امر پر زور دینے کے لئے کہ خانگی زندگی کا دار و مدار محبت، پیار، شفقت، ملاطفت پر ہونا چاہیئے نہ یہ کہ مرد حکمران ہو اور عورت ہر طرح خادمہ اور لونڈی رہے ذیل کی آیت فرمائی ہے۔

ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ

(ترجمہ) اور خداوند کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ اُس نے عورتوں کو تم میں سے بنایا ہے تاکہ تم اُن سے راحت اور تسکین پاؤ اور اسی لئے تم میں آپس میں محبت اور شفقت پیدا کر دی ہے

یہ ہے وہ بلند مقام جو اسلام نے بیوی کے لئے تجویز کیا ہے۔ اور مجھے تو اسلام سے باہر کہیں بھی یہ امر نظر نہیں آیا جہاں مرد عورت کا باہمی رشتہ محبت شفقت اور یکسانی حقوق پر رکھا گیا ہو۔

اس قرآن میں ایک آیت ہے جس پر ناسمجھی نے جاہلانہ اعتراض وارد کئے ہیں۔ لیکن پیشتر ازیں کہ اُس آیت کا ذکر کروں آپ مجھے اجازت دیں۔ اگر میں مبتدأً کچھ عرض کروں۔ معاملات توالد وتناسل میں عورت و مرد کا بالمقابل ایک ایک حصہ ہے۔ فطرت نے جو امور عورت سے وابستہ کر دیئے ہیں اُس سے عورت بعض وقت اور بعض حصص عمر میں معمولی فرائض روزانہ کی ادائیگی میں قاصر ہو جاتی ہے۔ دل بدن کمزور ہو جاتا ہے اور طاقت جسمانی کو کھوتی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں [illegible] میں خوبصورتی جو عورت کا [illegible] ہے اور پہلوانانہ طاقت دو متضاد چیزیں نظر آتی ہیں [illegible] شاید نا زیبا ہوگا کہ اُس کے حلقہ شاگردی میں [illegible]

لیکن [illegible] الفاظ [illegible] دشواریت [illegible] انسانی زندگی [illegible] اس کے لئے [illegible] اور [illegible] کے اعضاء [illegible] یہ چیزیں آدمی کے حصہ میں [illegible] جسمانی طاقت [illegible] نے زیادہ بخشی [illegible] استقلال [illegible] اخلاق جو جسمانی طاقت [illegible] انہیں امور کی طرف قرآن [illegible] اعتراض کیا

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض

ہم نے مرد کو بعض ایسی خصوصیتوں کے باعث [illegible] بعض کو بعض پر دی ہیں عورت پر فضیلت دی ہے۔ لیکن یہ فضیلت مبادا دوسرے کی ترقی کی مانع ہو جاوے خدا کی کتاب نے فرمایا

سورہ نساء آیت ۳۲ ۔

ترجمہ "وہ خوبی جو خدا نے ایک کو دوسرے پر دی اُس کے لئے حرص مت ہو۔ مرد عورت اپنے اعمال کے مقابل عوض پاوینگے۔ خدا سے فضل مانگو"

اس طرح ایک جنس کو دوسرے کے خصوصیات کے پیچھے پڑنا یا اُس کی آرزو کرنا ضروری نہیں۔ ہر ایک پر فضل کا دروازہ کھلا ہے۔ ہر ایک نے اپنے کئے کا عوضہ پانا ہے۔ مرد ہو یا عورت قرآن نے یکساں حقوق دونوں کو دیئے ہیں [illegible] طرح قرآن ہی ایک کتاب ہے جس نے وہ حقوق عورت کو بخشے جو اُس سے پہلے کسی کتاب یا تصنیف میں ہمیں نظر نہیں آتے

روحانی ترقی کا دروازہ عورت کیلئے کھلا ہے

اسلامی تعلیم کی رُو سے مرد عورت دونوں کے لئے لامحدود ترقیات کا راستہ یکساں موجود ہے۔ کیا عجیب بات ہے کہ جو مذہب قریباً قریباً ہر ایک بات میں یکساں حقوق مرد و عورت کو دیتا ہے اُس کے متعلق کس قدر بیہودہ خیال ہو سکتا ہے کہ وہ عورت کے بار درجے ہونے سے انکار کرے۔ لیکن کیا تقدیر کا پھیر ہے کہ جو جو بہتان اسلام پر مغرب میں ان پادریوں نے باندھے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک عورت میں روح ہی نہیں۔ تمام اسلامی علم ادب دیکھ لیا جاوے [illegible] ایک سطر تک وہاں نظر نہیں آتا جس کی منشا یہ ہو [illegible] اس میں شک نہیں کہ اسلام کے آنے سے شاید چالیس [illegible] چنانچہ کونسل آف [illegible] میں ایک [illegible] پادری [illegible] یہ امر پیش کیا کہ عورت انسان میں بھی داخل ہے یا نہیں بہت کچھ بحث ہوئی۔ بہت کچھ انجیل [illegible] کے حوالہ بالمقابل دیئے گئے۔ آخر یہ تو بمشکل قرار دیا گیا کہ عورت باعتبار انسان میں داخل ہے۔ لیکن بعض [illegible] یہ یادداشت لکھوا دی کہ وہ انسان تو ہو گی لیکن اُس کا عورت ہونا صرف اس [illegible] حشر کو تمام عورتیں جب [illegible] تو وہ عورت نہ ہونگی اور نہ مرد۔

اسلام [illegible] دُنیا میں آیا اُس نے [illegible] زور دیا کہ عورت خاص اپنے ذاتی حقوق پر داخل بہشت ہوگی۔ چنانچہ مغرب میں بھی ایک خیال ہے کہ عورت اسلام کے عقیدہ میں بہشت میں اگر داخل ہوگی تو خاوند کی سفارش پر ورنہ نہیں سبحان اللہ خدا کی کتاب نے اس کے پہلے ہی فرما دیا

"تم اور تمہاری عورتیں داخل بہشت ہو جاؤ"

پھر فرمایا جو نیک عمل کریگا مرد ہو یا عورت اور مومن ہوگا وہ بہشت میں داخل ہوگا ؏

پھر فرمایا:-

"جو نیک اعمال کریگا وہ مرد ہو یا عورت ہم اُسے بہت جلد خوش زندگی بخشینگے۔

ان سب کے علاوہ قرآن میں ایک اور آیت بہت ہی صاف ہے جس میں عورت مرد کے اخلاقی روحانی ترقیات کا یکساں ذکر ہے۔ وہ آیت یہ ہے:-

ان المسلمین والمسلمت والمؤمنین والمؤمنت والقنتین والقنتت والصدقین والصدقت

والصّٰبرین والصّٰبرٰت والخٰشعین والخٰشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصّٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللہ کثیرًا والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃً واجرًا عظیمًا ۝

(ترجمہ) تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور قرآن پڑھنے والے اور قرآن پڑھنے والیاں اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں اور صبر کرنیوالے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنیوالے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیاں اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں اور نگاہبانی کرنیوالے شرمگاہ اپنی کے اور نگہبانی کرنیوالیاں اور یاد کرنیوالے اللہ کو بہت اور یاد کرنیوالیاں - تیار کیا ہے اللہ نے واسطے ان کے بخشش اور ثواب بڑا۔

ان آیات پر غور کرو اور آپ پر ظاہر ہوگا کہ ایک ہی زبان اور ایک ہی الفاظ میں کتاب اسلام نے اکیساں عورت اور مرد کے روحانی اور اخلاقی حالات کا ذکر کیا ہے۔ مجھے تو ایسا خیال آتا ہے کہ یہ دشمنان اسلام دراصل نہ تو روح کی حقیقت سے واقف ہیں نہ ان کو یہ علم ہے کہ کن باتوں سے روحانی ترقی کوئی کر سکتا ہے ورنہ یہ ظالم یہ تو سمجھتے کہ جن امور پر روحانی ترقی کا مدار ہے وہ سب کے سب اس جگہ عورت کے متعلق بیان کر دیئے گئے ہیں۔ مسیح کے نزدیک تو طاقت معجزات حاصل کرنے کے لئے ایمان کے علاوہ صرف نماز اور روزہ کی ضرورت تھی۔ لیکن یہاں قرآن نے ان تین امور پر اور اخلاقی اور روحانی اوصاف ایزاد کر دئے ہیں۔ مثلاً رضا و تسلیم - صداقت - صبر - تحمل - انکساری - عفت - سخاوت - عجب تماشا ہے کہ وہ مقدس مذہب جس نے عائشہ - فاطمہ رابعہ [illegible] جیسی مقدس عورتیں پیدا کیں جن کا براہ راست خدا سے تعلق تھا اور خدا کے کلام سے مشرف ہوتی تھیں جیسے دانیال یوشع یا یعقوب کے گھرانے کے دوسرے نبی۔ اُس مذہب کی نسبت جاہلوں کا گمان ہے کہ وہ عورت کی روح کا قائل نہیں۔

مجھے ڈر ہے کہ میرے پاس اس قدر وقت نہیں کہ میں شادی جیسے اہم امر کے متعلق کچھ تفصیل سے بحث کروں - میں صرف دو لفظ کہتا ہوں جب لڑکی بالغ ہوجاوے تو اُس کی شادی اُس کی رضامندی پر حصر رکھتی ہے اور اُسے ہر طرح کی آزادی تجویز کردہ نکاح کے قبول یا اُس سے انکار کر دینے کا حق حاصل ہے۔

ہاں معاملات وراثت اور جائداد کے متعلق عورت کے والی حقوق رکھنے میں اسلام نے نہ صرف اپنے وقت کے کل موجودہ قوانین کی اصلاح کی بلکہ وہاں تک ترقی کی کہ آج بھی مہذب سے مہذب قوموں کو بہت کچھ ترقی کرکے اسلام تک پہنچنا ہوگا۔ تمام قوموں کے قوانین نے عورت کو نظرانداز کیا ہوا ہے اور اسلام کی کتاب کے سوا تو ذاتی حقوق کسی نے بھی عورت کو شاید نہیں دیئے۔

ہاں قرآن نے کہا کہ عورت مرد دونوں مقرر کردہ حصص میں اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں کا ورثہ پا سکتے ہیں۔ اسلام میں نہ صرف عورت اپنے باپ سے اپنا حصہ پاتی ہے بلکہ اُس کی جائداد کبھی ورثہ میں پاتی ہے - یہ تو مغربی تہذیب ہی کچھ اس قدر عورت کی شخصیت پر حسد کرتی ہے کہ جس وقت عورت نے شادی کی وہ جائداد میں ہی ذاتی حق نہ کھو بیٹھی بلکہ سا تھ ہی وہ تو اپنا نام بھی گنوا بیٹھی اور مسز فلاں فلاں ہو گئی۔ اور شادی سے پہلے بھی اُس کا کوئی نام نہ تھا - مس فلاں فلاں کہلاتی تھی پہلے باپ کے نام پر اور پھر خاوند کے نام پر پکاری جاتی تھی۔ مغرب میں اس رواج کی سختی کو بعض علیاء عورتوں نے محسوس کیا ہے اور اپنی شخصیت کے قائم کرنے کے لئے انہیں مذکر نام تجویز کرنے پڑے ہیں۔ مسز لوئیس جارج ایلیٹ بنکر دنیا کے سامنے آئی اور شاعر چارلس سیکے کی بیٹی لڑکر نے ماری کوریلی کی شکل اختیار کی - لیکن اسلام میں عورت کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔

ایک مسلم لڑکی شادی کے بعد اپنی شخصیت قائم رکھتی ہے اور اُس کو مطلق ضرورت نہیں کہ وہ خاوند کے نام پر بلائی جاوے۔ اور یہ ایک راز ہے جس پر اُس کی شخصیت کے قیام کا انحصار ہے۔

اسلام کے قوانین جس طرح ہیں اس میں کورچر کا دخل نہیں کورچر انگریزی قانون میں ایک اصطلاح ہے جس سے مراد وہ حفاظت شوہر ہے جس میں عورت بعد از شادی آجاتی ہے۔ اس کے متعلق پروفیسر بالینڈ نے اپنی کتاب علم القانون میں ذیل کے الفاظ لکھے ہیں شادی سے غرض تو وہ [illegible] پیدا کرتی تھی جس سے مرد اور عورت میں ایک ایسی شراکت پیدا ہو جاوے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف کسی حق پہ نالش نہ کرسکے لیکن یہ عجیب شراکت ہے کہ جس میں مرد کو تو سارے ہی حقوق حاصل ہو جاتے ہیں اور عورت نہ صرف کسیکو کوئی جائداد دے ہی نہیں سکتی بلکہ کسی قسم کے معاہدہ یا وصیت یا انتقال کرنیکا اُسے مطلق اختیار نہیں

انگلستان کا کامن لا بہت ہی مضبوط صورتوں میں عورت کی ان ناقابلیتوں پر زور دیتا ہے اسیطرح ایک اور مصنف لکھتا ہے کہ ہمارا کامن لا کس طرح قطعی طور پر عورت کو مرد کے حوالہ کر دیتا ہے - جبوقت عورت شادی کے وقت آتی ہے تو ایک خوبصورت معصوم دولتمند لڑکی ہوتی ہے۔ اُسے خاوند پر ہر طرح کا اعتبار ہوتا ہے۔ لیکن خاوند اگر چاہے تو ایسی بدسلوکی اس کے ساتھ کرے وحشیانہ طریق پر پیش آوے اور اس کا کوئی علاج قانون نے نہیں کیا - کہ چندہی سالوں میں عورت اپنی جائداد کو چھوڑ کر خاوند سے الگ ہونا چاہتی ہے بے از بیکس - کل قوائے مضمحل اور سب لے پہ

اب کچھ سالوں سے ریٹیل پراپرٹی کے متعلق انگلستان نے قانون کی اصلاح کرکے بعض حقوق نسواں محفوظ کئے ہیں - لیکن انگلستان کو ابھی بہت کچھ مسافت طے کرنا باقی ہے - جب وہ اس مقام پر پہنچیگا جہاں اسوقت حقوق نسواں کے متعلق اسلام کھڑا ہے - اسلام نے عورت کو جائداد پر کامل حقوق دئے ہیں - شادی سے اُن میں فرق نہیں آجاتا - وہ اگر پسند کرے تو خود معاہدات کر سکتی ہے - حقوق اور ذمہ داریاں اپنے نام پر پیدا کر سکتی ہے اور خاوند کو مطلق حق نہیں کہ اُس کے اُن معاملات میں دخل دے۔

اس میں شک نہیں کہ قانون کورچر یعنی عورت کا خاوند کی حفاظت میں آجانا ایک فائدہ بھی عورت کو دیتا ہے بعض جرائم کہ جن کے لئے وہ عدالت میں نہیں کھینچی جاتی اُس کے خاوند کو اُس کی جگہ عدالت میں جوابدہی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس سے تو اور بھی اُس کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اس قانون کا اصول یہ ہے کہ وہ خاوند کی جائداد ہے رومن لا کے ماتحت غلام اگر جرم کردے تو اُس کے مالک کو جوابدہی کرنی پڑتی تھی

امریکہ میں اسوقت حبشی غلاموں کے متعلق یہی قاعدہ ہے اور یہاں بھی اگر گھوڑا یا کوئی جانور کسی کا نقصان

پہنچادے تو اُس کی جوابدہی تو اُس کے مالک کو ہی کرنی پڑتی ہے ۔

مجھے افسوس ہے کہ وقت اس قدر تھوڑا ہے کہ جن امور کو آج میں نے بیان کیا ہے اس میں بھی اختصار کو زیر نظر رکھا ہے اور ابھی تو بہت سے امور ضروری باقی جو روشنی چاہتے ہیں ان میں ضروری امور - پردہ - شادی - طلاق - اور اور امور متعلقہ ہیں جو کسی اور موقعہ پر زیر بحث آسکتے ہیں ۔

لیکن خاتمہ پر مجھے دو چار لفظ حقوق طلب عورتوں سے کہنے ہیں جو اسوقت اپنے شوہروں سے برابری چاہتی ہیں اور جو اسوقت کل مردوں کو برابری حقوق کے لئے تنگ کر رہی ہیں اور اُن کی حکومت سے آزاد ہونا چاہتی ہیں - دیکھو بروئے کتاب پیدائش - خدا کا فتویٰ تو تم پر یہ ہے کہ

"تو شوہر کی خواہشمند ہوگی اور وہ تجھ پر حکمران ہوگا"

جب یہ فتویٰ ہے تو کیوں اپنی قوتوں کو ضائع کر رہی ہو - دیکھو مینے خود پہلے قرنتیوں میں جو کتاب پالوس نے لکھی ہے یہ پڑھا ہے -

"مرد عورت کے لئے نہیں بلکہ عورت مرد کیخاطر پیدا کی گئی"

جب بالفاظ کتاب مقدس مرد تمہارا آقا ہے تو پھر یہ علم بغاوت کیسے یہ شور کیوں -

دیکھو مقدس پالوس کہہ گیا ہے

"عورت ذہن کو چاہئے کہ اطاعت اور خاموشی سے کچھ سیکھے مجھے برداشت نہیں کہ عورت مرد پر کوئی حکومت یا تفوق حاصل کرے - بلکہ اُسے خاموش رہنا چاہئے"

جب یہ حکم ہے تو پھر یہ کیوں شور و غوغا مچا رکھا ہے کیوں یہ تیز مزاجی اختیار کی ہے - جاؤ کنج تنہائی میں بیٹھو خاموشی اور اطاعت کو اختیار کرو - کیا تمھیں خدا کے کلام پر بھی علم نہیں رہا - یہ تمھاری بدقسمتی تھی کہ تمھاری قوم نے اپنے بعض قوانین کی بنیاد بائیبل کی بعض آیات پر رکھدی پھر وہ تمھاری اصل حیثیت کو کیسے سمجھتے - اور وہ کیا کریں خدا کا حکم ہی ایسا ہے - کیا تم پسند کرتی ہو کہ تمھارے مرد اب مقدس کتاب پر ایمان نہ رکھیں - یہ تو سخت الحاد اور کفر ہے - مناسب یہی ہے انجیل و توریت نے جو تمھیں دیا - جو تمھاری قسمت کا فیصلہ کر دیا اُسے بچشم قبول کر لو - ہاں اگر اضطرار کی اب حد نہیں رہی اور موجودہ حالات سے بیزار ہو اور صبر کی تاب و توان بھی نہیں تو پھر میری کتاب مقدس میں تمھارے لئے ایک خوشخبری ہے جس میں لکھا ہے :- "عورت کے مرد پر وہی حق ہیں جو مرد کے عورت پر یعنی مرد عورت سے وہ طلب کرے جو عورت کو دے"۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت تمام درس قرآن شریف و حدیث صبح و شام دیتے ہیں اور سامعین کو حقائق و معارف سے پر لطائف سے مالا مال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے - اہلبیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خاندان نبوت کے متعلق تازہ خوشخبری اس اخبار کے صفحہ اول پر درج ہے - حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مدرسہ احمدیہ اور لنگرخانہ مسیح موعود کے انتظام اور الفضل و تشحیذ کی ایڈیٹری کے علاوہ دو دفعہ روزانہ قرآن شریف کا درس دیتے ہیں بعد نماز فجر و بعد نماز ظہر اس طرح قرآن شریف کے چار سپارے درس روزانہ مردوں کے واسطے ہوتے ہیں - علاوہ ان درسوں کے جو مدارس میں ہوتے ہیں اور متفرق طور پر لوگ پڑھتے ہیں اس قرآن خوانی نے ان دنوں بالخصوص قادیان کو عاشقان قرآن کے واسطے ایک بڑی کشش کا ذریعہ بنا دیا ہے مختلف [illegible] شامل ہوکر انسان بہت تھوڑے دنوں میں قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر سن سکتا ہے - اور [illegible] درس سننے (اور ایسے بہت ہیں جو سنتے ہیں) تو دن بھر انسان قرآنی نور سے منور ہوتا رہتا ہے - کاش کہ وہ لوگ جو لفظ قادیان [illegible] مترادف سمجھتے ہیں ایک روز بھی قادیان [illegible] کہ یہ کیسا کفر ہے جو قرآن کی محبت [illegible] - اور [illegible] چاروں طرف صبح سے شام تک [illegible] قرآن شریف ہی پڑھتے پڑھاتے سنتے سناتے [illegible] سمجھنے کی فکر میں گذرتا ہے - شاید اسی واسطے یہ مقدر ہوا تھا کہ لفظ قادیان کا پہلا پچھلا اور ایک درمیانی حرف لفظ قرآن کے ہر لفظ پہلے پچھلے اور درمیانی حرف [illegible] ہوں ✤ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت اپنے وطن میں ہیں ✤ حضرت نواب محمد علیخانصاحب اپنے بعض خانگی امور کے طے کے واسطے معہ بیگم صاحبہ لدھیانہ میں رونق افروز ہیں - حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم سید فضل شاہ صاحب احمدی مختار جنہوں نے بٹالہ کی عدالتوں میں کام شروع کیا ہے اور میاں محمد شریف صاحب احمدی وکیل بیرون لوہاری دروازہ لاہور اور مولوی محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین لاہور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے - احمدی احباب جنکو کسی مقدمہ میں الجھنا پڑ جائے وہ اگر وکالت کے واسطے اپنے احمدی وکلاء کا مشورہ چاہیں تو ضرور ہے کہ وہ ہر طرح سے [illegible] رہ گئے - لاہور میں ایک اور احمدی وکیل شیخ رحمت اللہ صاحب بھی ہیں جو بھاٹی دروازہ کے اندر رہتے ہیں - منشی احمد دین صاحب کے فرزند ارجمند فیروز بخت بھی تعلیم دینی حاصل کرنے کے واسطے دارالامان میں آسکونت پذیر ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے - قادیان کے گرد و نواح میں بارشیں خوب زور سے ہو رہی ہیں ڈھابیں پُرآب ہوگئی ہیں غالباً ابتدائے اگست سے یہاں کے مدارس موسمی تعطیلات کے واسطے بند کئے جائینگے - الفضل اور پیغام صلح کا اضافہ سلسلہ کے اخبارات میں بہت برکات کا موجب ہو رہا ہے اللھم زد فزد - حضرت خواجہ صاحب کا آخری خط اس اخبار میں درج ہے وہ اسوقت تک اُمید ہے کہ بلجیم میں اسلام کا تبلیغ کرکے واپس لنڈن چلے گئے ہونگے انکے پیچھے لنڈن میں نماز جمعہ چودھری ظفر اللہ پڑھاتے ہیں - خطبہ انگریزی میں ہوتا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے - خواجہ صاحب کے وہاں جانے سے مسلمان طلباء کو بہت فائدہ ہو رہا ہے - چودھری ظفر اللہ صاحب نے ایک صاحب کی بیعت کی درخواست بھیجی ہے ملک عبد الرحمن صاحب بھی اپنی تعلیم طبی کے علاوہ تبلیغ کا کام کرتے رہتے ہیں - چند عیسائیوں کے ساتھ مسئلہ الوہیت مسیح پر ان کی بحث ہوئی - [illegible] عیسائی صاحبان قائل ہوئے کہ اسلامی عقیدہ متعلق مسیح درست ہے ملک صاحب ۲۳ جون کے خط میں لکھتے ہیں کہ سورج یہاں ۴ بجے نکلتا ہے اور ۹ بجے غروب ہوتا ہے ۱۷ گھنٹے کا دن ہوتا ہے اور صرف ۷ گھنٹے کی رات - شیخ نور احمد صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب اُمید ہے کہ لنڈن پہنچے ہونگے انکی خیریت کا خط عدن سے آیا تھا ایک اور نوجوان شیخ احمد [illegible] صاحب فیروزپور سے - خواجہ صاحب کی امداد کے واسطے لنڈن جانے کو طیار ہوئے ہیں - انشاء اللہ ستمبر میں جائینگے سفر خرچ [illegible] کرینگے - ڈاکٹر عباد اللہ صاحب نے ایک نمان [illegible] ڈلہوزی [illegible] عسل مصفیٰ کے شائقین کو معلوم ہو کہ کتاب [illegible] مگر مرزا صاحب موصوف قادیان میں نہیں کتاب [illegible] مطبع [illegible] ہے مطبع کی معرفت مرزا صاحب سے خط و کتابت چاہئے [illegible] لوگ یہاں خط بھیجدیتے ہیں - مرزا کبیر الدین احمد کی کوشش سے لکھنؤ میں ایک اور [illegible] محمد یعقوب خاں نامی رسالہ [illegible] انڈیا کے خریدار ہوئے - [illegible] کی درخواست پر وہاں کے جلسہ سالانہ میں وعظ کرنیکے واسطے [illegible] نے تین آدمیوں کو جانیکا حکم دیا ہے - شیخ غلام احمد صاحب شیخ رحیم بخش صاحب و راقم جلسہ ۲۶ و ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء کو ہوگا - حضرت مولوی محمد علی صاحب پہاڑ پر ترجمہ و نوٹ قرآن شریف کے کام میں مصروف ہیں انگریزی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کر رہے ہیں اور علاوہ اس کے وہاں درس قرآن شریف بھی دیتے ہیں اللہ انکا ناصر ہو - منشی عبد الحق صاحب ایبٹ آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں انجمن احمدیہ بنائی گئی - لائبریری کھولی گئی - شیخ نور احمد صاحب نے اجلاس انجمن اور لائبریری کے واسطے اپنے مکان کا ایک کمرہ اور اپنی کتابیں دیں درس قرآن شروع کیا گیا اور چندہ ماہواری کی فہرست باقاعدہ کھولی گئی اس علاقہ

خواجہ صاحب کا تازہ خط

اُمید افزا بشارتیں

ضرورت امداد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد — ازو بار اجزار برگ و بار خود بہم پیوست

خدا کا لاکھ لاکھ شکر اُس کے خاص فضل اور منن۔ آج میں یہ خط ایک بحری مقام سے لکھ رہا ہوں جہاں گذشتہ تین ماہ سے میں متواتر آیا اور متواتر لیکچر دیئے اور زبانی گفتگوئیں کیں۔ میری نگاہ بظاہر دور دوں پہ ہے تبلیغ ہی فرض ہے ہدایت خدا کے ہاتھ میرے نزدیک ان دور دونیں سے ایک پر جو اثر ہوا وہ اُس کے اُس لیکچر سے معلوم ہوگا جو اُس نے پرسوں اتوار کو ایک مسیحی مجلس بنام فرینڈس کانفرنس کے ایڈلٹ سکول میں دیا۔ میں بھی وہاں موجود تھا اور میں نے بھی تقریر کی جس قابلیت سے اُس نے اسلامک ریویو کو پڑھ کر اور مجھ سے باتیں سُن کر تعلیم کا حق ادا کیا وہ اُس کے جامع اور مختصر لیکچر سے ظاہر ہوتا ہے جس کا اصل مسلم انڈیا کے ماہ اگست میں نکلیگا۔ کثیر الازدواجی کی حقیقت اُس کی ضرورت اور اُس کے خلاف حملوں کا اندفاع کس قابلیت سے اُس نے چند الفاظ میں ادا کر دیا اسلام اور خدار اسلام کا جو اثر اُس کی طبیعت پر ہوا۔ وہ بھی اُس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کا علی الاعلان مسلمان ہو جانا۔ یہ مولا کریم کے اختیار۔ لیکن میں سمجھتا ہوں آج چھ ماہ سے یہ کام شروع ہے۔ اس پر جو نتائج مرتب ہیں وہ مجھے حیران کر رہے ہیں خصوصاً جب یہ سمجھا جاوے کہ لکھوکھا نفوس یہاں ایسے ہیں جو اس وقت اس امر سے ناواقف ہیں کہ عیسائیت کے سوا کوئی اور مذہب بھی دنیا میں ہے۔ اور اگر کوئی ہوگا تو پھر جن کا ہے وہ انسان نہیں خوک خوری نے ان لوگوں میں خوکانہ اخلاق پیدا کر رکھے ہیں اور اس کا اثر یہ ہے کہ یہ اپنی بات سے نہیں ٹلتے۔ اور دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے ان حالات کے مقابل یہ صورت پھر اب اخبارات میں چرچا شروع ہو گیا ہے۔ یہ اخبارات حیرت و استعجاب کے ساتھ رسالہ کو دیکھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہیں! اسلام میں یہ امور! ۔ اب لو ایک اور خوشخبری سُن لو۔ خدا کے فضل جلد آنے والے ہیں۔ ہاں کھٹکھٹاؤ۔ کوشش کرو اور نصر من اللہ و فتح قریب دیکھ لو۔ میں پرسوں اس مقام سے بلجیم جاؤنگا وہاں ایک پُرانے خاندان کی شہزادی ہے جسنے بلایا ہے۔ اُس نے تمام اسلامک ریویو کا مطالعہ کیا اور پھر ایک چٹھی مجھے لکھی جسے بعد میں ایک مختصر سے مضمون کی شکل اختیار کی اور وہ مضمون جولائی کے نمبر میں چھپیگا ہے جو آج سے تین چار ہفتہ کو ہندوستان پہنچ جاویگا۔ اُسکا کچھ اقتباس کرتا ہوں۔ اب بتلاؤ اور خود غور کرو یہ انسان کا کام ہے یا خدا کا فضل کیا حق تبلیغ اب اس خاص شخص کے متعلق تمام نہیں ہو چکا ہدایت خدا کے اختیار اُس اقتباس کا ترجمہ یہ ہے۔

"مسلم انڈیا کا مدعا یہ ہے کہ عیسائیوں کو اسلام کی حقیقت سمجھنے کے قابل کیا جاوے۔ یہ ایک نہایت ہی اشرف اور اعلیٰ مدعا ہے! اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یورپ نے تعلیم محمدؐ پر بہت ہی غلط محاکمہ کیا ہے اور ہر ایک محب صداقت خواہ برائے نام اُس کا کچھ بھی مذہب ہو ایسے اشاعت رسالہ کا دل سے خیر مقدم کریگا جس کا مدعا پرانے مغالطوں اور بیرحمانہ غلط فہمیوں کا دور کرنا ہے .... ہم اپنی لاعلمی اور ناواقفی کو تسلیم کرتے ہیں جو اسلام کے متعلق ہے اور یہ آپ کی مہربانی ہے جو آپ ہمیں اس قدر واقفیت بہم پہنچا رہے ہیں۔ .... ہم کامل ارادتمندی سے ان ساتوں اصول اسلام کو قبول کرتے ہیں جو آپ کے رسالہ کے صفحہ ۱۴۲ میں درج ہیں یا ثمہ کی مراد صفت ایمان سے ہے۔ آمنت باللہ والملائکۃ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخرۃ ولقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت (ماخوذ از لیکچر کیمبرج)۔ "میرے نزدیک اسلامک ریویو کے صفحہ ۳۰۳ پر جو آپنے مسلم کون ہے کا نقشہ کھینچا ہے یہ اس قدر اعلیٰ اور ارفع ہے کہ نہ صرف ایک سچے مسلم کی ہی یہ تصویر ہے بلکہ ایک عیسائی کا بلند نصب العین ہونا چاہئے "آپکا لیکچر فاکسٹن والا جو نہایت اعلیٰ اور مفید ہے اُسنے تو بہت سے امور ہمیں بتلائے جو ہمارے مذہب سے ملتے جلتے ہیں اور جن سے ہم ناواقف تھے ..... جو تعریف اسلام کی آپنے کی ہے وہ تو ہر ایک سچے مذہب کی تعریف ہے۔ اسلام یعنی کامل اتباع رضاء الٰہی بھی تو خدا سے توصل کرا دیتا ہے جسکا نام متعصب عیسائیوں نے کفارہ قرار دیا ہے ...... رسالہ کے صفحہ ۱۸ پر آپکا یہ کہنا کہ جس عیسائیت کی تعلیم آج ہو رہی ہے تو پیغمبر ناصری نے ہرگز نہ کی تھی اس سے ہمکو لفظاً لفظاً اتفاق ہے"

ہمارے خیال میں موجودہ عیسائیت گمراہ شدہ ہے (والصالحین) ایک ہی مذہب تھا جو شروع سے بار بار الہام ہوتا رہا ایک ہی انجیل اور وہ انجیل انجیل اطاعت (اسلام) ہے۔"

خط میں اور بھی امور ہیں جس سے لکھنے والے کا ابھی تعلق عیسائیت سے پایا جاتا ہے لیکن وہ الوہیت مسیح کی قائل نہیں اور یہ اس قسم کی عیسائیت ہے جسکا قائل شاید ہر ایک مسلمان ہے۔

اللہ تعالیٰ جلد ثمرات کا ظہور کرے۔ میں پرسوں بلجیم جاتا ہوں اور دعا کا محتاج ہوں۔ کیا خدا تعالیٰ نے ہمارے محنتوں کو ضائع ہونے سے نہیں بچایا اور ہمیں شکر کے ترانے گانے کا موقعہ نہیں دیا۔ پانچ ماہ کیا ہوتے ہیں جس کے یہ نتائج ہیں۔ یہ اشارہ ہے کہ اور محنت کرو اور ایثار کرو اور کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ بہت جلد آفتاب مغرب سے نکالنے والا ہے اور مسیح کے غلام سفید مدعیوں کے گلوں میں اسلامی حلقہ ڈالنے والے ہیں۔

اُٹھو جاگو۔ ہمت سے کام لو۔ تم احمد کی جماعت دُنیا میں مال جمع کرنے نہیں آئے۔ تمھارے خزانہ آسمان پر اور آیندہ زمانہ اُن کو معمور کرو۔ اسلام قربانی اور فدیہ ہے اور وہ مسلمان نہیں جو قربانی اور فدیہ کا مصداق نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح خدا اُنھیں زندہ رکھے سلامت رکھے اُن کا دم غنیمت جانو اُنھوں نے مہربانی کی اور چودھری فتح محمد ایم اے نے قربانی کی۔ تین ہفتوں میں یہاں شیخ نور احمد میرے ایجنٹ اور چودھری صاحب تشریف لانے والے ہیں ان کی قوت لایموت کا کیسا کچھ ہے یا نہیں۔ یا محض ہوا خوری ہی پر بسر ہوگی صرف رسالہ کا خرچ ماہوار اسوقت چھ صد روپیہ ماہوار سے تجاوز کر گیا۔ میں نے آجتک اس خرچ پر اپنے عیال اور اپنا خرچ نہیں ڈالا۔ لیکن آخر کہانتک اب تم جانو۔ تمہارا کام۔ کسی نے گھر پھونک تماشہ دیکھا اور دکھا دیا لیکن یاد رکھو میں خدا کی رحمت سے مایوس نہیں۔ وہی میرا کفیل ہے جو مجھے یہاں لایا وہی اس کام کا ذمہ دار ہے .... جسنے ایک مُنت اختوال سے یہ کام لیا۔ اُس لحیم شحیم انسان کا نقشہ آنکھوں سے دور کر دو۔ اگر جسمانی صحت نے یہی ترقی معکوس کی جو ہو رہی ہے تو پھر شتر استخوان ہاں شاید ان دو بزرگوں کے آنے سے کوئی فائدہ صحت میں ہاتھ بٹانے پر ہو جاوے۔

اے احمدی قوم تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ میرا ہاتھ بٹاؤ۔ میں خدا کے آگے تمھاری فریاد کرونگا۔ اگر تم نے میری فریاد نہ سُنی۔ خدا نے اپنے فضل سے تمکو یقین کرنے کا اب موقعہ دیدیا ہے۔ کہ میرا یہ فعل سرفانہ نہیں۔ جیسے کسیکا خیال ہے۔ آگے تم جانو اگر میں نامراد آیا (انشاء اللہ ایسا نہ ہوگا) تو میرے ساتھ اس داغ کو لینی والی میری پیاری قوم۔ اگر خدا تعالیٰ نے اسلام کا علم گاڑ دیا تو پھر یہ کس کے غلاموں نے گاڑا۔ کیا یہ کم خوشی ہے جو آج سے ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر نصیب ہونیوالی ہے۔ انگلستان میں پنجوقتہ اذان اور اذان بھی جہری صورت سے ؎

معزب کی وادیوں میں گونجیگی اب اذانیں
کب تھم سکا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

تو خدا حافظ

کمال الدین از فوکسٹن

نیشنل بنک آف انڈیا ۲۶ بشپ گیٹ لندن

روغن حیات

طیار کردہ حکیم پیر برکت علی صاحب احمدی بمقام رنمل ڈاکخانہ پنڈی کالو ضلع گجرات

بجواب۔ اس کی ایک شیشی نمونہ کی حکیم صاحب نے ہمارے پاس بھیجی ہے۔ فرماتے ہیں یہ بینظیر روغن ذیل کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ درد سر کھانسی۔ زکام۔ دمہ نمونیا۔ درد ریح وجع المفاصل۔ بواسیر۔ نقرس۔ وجع المعدہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طاعون۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ کان۔ دانت کا درد۔ لقوہ۔ بخار۔ مارگزیدہ ولدغ عقرب۔ زنبور۔ قیمت فی شیشی کلاں ۱؎ خورد ۴؎

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا ۲/۴

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش کی بھی ہونی چاہئیے

اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تہی - جو عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی ارواح سے مرکب ہے - اس کو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح سرخ و سفید اور مخمل کی طرح نرم ہو جاتی ہے - آنکھوں اور گالوں کے داغ جھائیں - جھریاں - روڑاپن - پیلاپن اور مہاسے - چیپ وغیرہ دفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ محض بوڑھا بے رونق چہرہ مثل ۱۲ برس کے حسین چہرے کے بنجاتا ہے - اور خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے - وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے - کیونکہ وہ پوڈر نہیں ہے - جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کرلیتی ہیں - خوشبو کر دیہ مہاراجہ پسند کریں - امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ملکر نہلواتے ہیں - کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ - کھار ہو ہو جاتی ہے - اور جب تک دوبارہ غسل نہ کرو - ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے - تیسرے کوئی جلدی عوارض - پھوڑا پھنسی - داد - خارش - سختی کہال - ہاتھ پیر پھٹنا - بغل گند - پسینہ اور بدبودار نہیں ہونے پاتا - داغ چیچک بھر کر صاف کر دیتی ہے - اور جسم پر وبائی ہوا اثر نہیں کرتی - یعنے ہیضہ - پلیگ - چیچک - موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے - مچھر - پسو اور کٹھل - ڈانس جو رات کو نیند حرام کرتے ہیں - پناہ منتی ہے - کمروں کے اندر چھڑکنے سے ہر وبا سے محفوظ رہتے ہیں - اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آجاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ - ضعف بصارت - ہر قسم کا درد نزلہ - زکام دفع ہوتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے - پیشگی روپیہ آنے پر محصول ڈاک وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے - ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے ؁

المشتہر - ایم مدہوش صاحب - متھرا

ضرورت نکاح ۳/۴

مستری شہاب الدین قوم سانی گوتم کشمیری - باشندہ جموں خاص - عمر تقریباً ۲۶ سال - ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں - تنخواہ چالیس روپے ماہوار - مذہب احمدی - آبائی پیشہ نجاری و معماری جس کی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے - اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے - مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - خط و کتابت بنام سید مسعود شاہ سکریٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ ستگرہ ہونی چاہئیے ؁

ضرورت نکاح ۱/۴

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں - ضرورت نکاح ہے - ایک صاحب [illegible] کے ملازم ہیں - دوسرے بڑی ملازم ہونے کے لائق ہیں - ہر دو خواندہ - لائق - خاندانی اور ہونہار نوجوان ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو ؁

البشریٰ ۱۲/۱۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اس کا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے - انہوں نے ہستی باری تعالیٰ اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے - اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۴/ رہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید کر سکے - ملنے کا پتہ :-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان (گورداسپور)

رفاہ عوام و خاص ۹/۱۲

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں - انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطیف اور عالم کے دل خوش کن نظاروں سے بے نصیب ہو جاتا ہے اور اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں - یہ خارش - ڈھلکہ اور کگرے وغیرہ شکایات کا شکار رہتے ہیں حتےٰ کہ آخر اکثر نور چشم سے محروم ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں - ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بڑی محنت سے طیار کیا ہے - اور اعلیٰ جزو اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں - کتب دینی اور اصحاب فن کے واسطے انشاء اللہ بڑا مددگار رہے - میں نے اس سرمہ کی قیمت بلحاظ لاگت بہت کم رکھی ہے تاکہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھاویں - قیمت ایک تولہ ۱۲/ معہ محصولڈاک -

۴/ یہ سرمہ بھی حضرت صاحب کا سالہا سال سے تجربہ شدہ ہے پڑوال - کگرے - خارش - پہلی - ڈھلکہ کے واسطے از حد مفید ہے قیمت فی تولہ ۴/

المشتہر - حکیم غلام محی الدین - قادیان ضلع گورداسپور ؁

واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت

یہ کتاب جو کہ عیسائیوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ایک آسمانی نصرت ہے - اس کا مصنف یسوع مسیح کا ایک دوست اور مددگار ہے اس نے تمام حالات اور منصوبوں کو اپنے ذاتی علم اور چشم دید شہادت سے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جو پلاطوس حاکم وقت اور دوسرے بارسوخ خیرخواہان یسوع مسیح نے اس کے بچانے کے لئے کئے - اس کتاب کو انگریزی کتاب سے (جس کی قیمت ہے) میاں معراج الدین صاحب عمر - احمدی (مالک اخبار بدر) نے بہت عمدہ اردو میں ترجمہ کیا ہے - اور خاکسار نے اس کو نہایت خوبصورت لکھا کر چھپایا ہے - قیمت صرف ایک روپیہ (۱۲) رکھی ہے سلسلہ احمدیہ میں بہت مقبول ہوئی ہے - ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے - بہت جلد درخواستیں بھیجیں ؁

المشتہر - نذیر احمد - مینجر بدر ایجنسی - نولکھا - لاہور

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - بہت مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ چار روپے آٹھ آنہ (للعہ) دستیاب ہو سکتی ہے ؁

خریداران بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں ؁

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

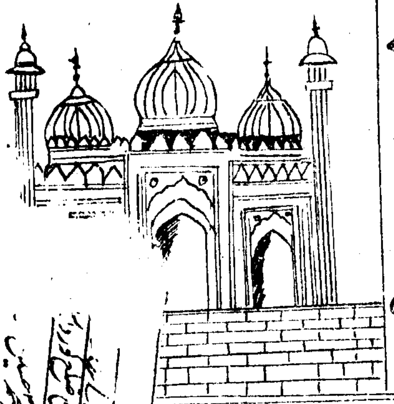

BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعہ وصلش ز جام نورالدین

جلد ۱۲ | ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء ۔ ۱۶ ساون سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات | نمبر ۳۲ | قادیان

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | کہ ہست محی موتی کلام نورالدین

بانی و ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر صاحب

ایک عظیم الشان نشان

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں پر یہ کہتے ہوئے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں ہمیں اُنسے یہ سوال کیا کرتا ہوں کہ اگر پوری ہو جاتی تو کیا ہوتا۔ کیا تم اُسکو قبول کر لیتے اور حضرت مرزا صاحب کو مان لیتے؟ کیونکہ جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیں کہ سائل میں سچائی کے قبول کرنے کی استعداد موجود ہے اُس کے سامنے دلائل بیان کرنا گویا اندھے کو چاند کی روشنی دکھلانے کی کوشش کرنا ہے۔ اگر سائل میں یہ مادہ موجود ہے کہ وہ کسی پیشگوئی کو سچا ہوتا ہوا پاکر ضرور قبول کر لیتا ہے۔ تو ہم بہت سی پیشگوئیاں جنکو دوست و دشمن مان گئے ہیں کہ پوری ہوگئیں بلکہ سائل بھی ان کا قائل ہے پیش کرتے ہیں اُن کو حق پاکر سائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لے پھر جو نبوت اُس کے خیال میں پوری نہیں ہوئی اُس کا پورا ہونا بھی ہم بدلائل دکھا دینگے کیونکہ پیش گوئیوں کے متعلق سوال کرنیکا حق اُس کو حاصل ہے جو پیشگوئیوں سے فائدہ اُٹھانے کی عادت رکھتا ہے اور جو بدقسمت صدہا پیشگوئیاں پوری ہوتی ہوئی دیکھ چکا ہے اور اُسنے صداقت کو قبول نہیں کیا تو اُس کے واسطے بھی جواب کافی ہے۔ کہ تمھارے لئے کسی پیشگوئی کا پورا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ اگر پوری ہو تب بھی تم منکر اگر نہ ہو تب بھی تم منکر۔ جس نے بہرحال منکر ہی رہنا ہے اُسے کیا حق حاصل ہے کہ وہ کسی پیشگوئی کے پورا ہونے پر سوال کرے سواءٌ علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون (پارہ اول رکوع اول)

ایسے ہی ضدی منکرین کی شناخت کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک تازہ نشان اب دکھایا ہے۔ ترکوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا پہلا حصہ تو پورا ہو چکا تھا کہ وہ مغلوب ہوئے اب دوسرا حصہ بھی پورا ہوا کہ وہ غالب ہوئے۔ ایڈریانوپل پر قبضہ کر لیا یہ ایک ایسی بات ہے کہ یورپ کا کوئی مدبر تو کیا کہہ سکتا ہے خود ترکوں کے بھی خواب و خیال میں نہ تھا کہ وہ پھر بلقانی ریاستوں پر غالب آ جائینگے۔ عین جنگ کے زمانہ میں جب کہ ترک شکست پر شکست کھا رہے تھے اس پیشگوئی کو ہمارے اخباروں اور رسالوں میں دوبارہ کثرت سے شائع کیا گیا۔ لاہور سے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے اس مضمون پر ایک جدا ٹریکٹ شائع کیا اور خدا ناصر ہو خواجہ کمال الدین کا جس نے تمام یورپ میں اس نبوت کو شائع کیا اور ترکوں کے واسطے بالخصوص ترکی زبان میں چھاپ کر شائع کیا۔ اس جنگ کا ظاہری سبب کچھ ہی ہو مگر دراصل باطن میں ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کی صداقت کو مسلمانوں پر بخوبی ظاہر کرنے کے واسطے اور اس قوم پر گویا ایک آخری حجت قائم کرنے کے واسطے یہ ایک عظیم الشان نشان دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو جائیگا کہ پیشگوئی کی صداقت کو قبول کرنیکا کون مادہ کس کس میں باقی رہ گیا ہے۔ اور کون بالکل ختم اللہ علی قلوبھم کا مصداق ہو کر عذاب عظیم کا منتظر ہو رہا ہے۔

پیارے مسلمانو! ضد کو چھوڑو اور تعصب سے باز آؤ اپنوں کو بیگانہ نہ جانو اور خدا کے کاموں کی قدر کرو۔ جس چیز کو تمھارا چندہ۔ مال۔ تلوار۔ جتھا اور جماعت حاصل نہ کر سکی وہ محض خدا کے فضل سے ہوئی کیوں اس واسطے کہ اُس قدوس کا جلال ظاہر ہو کیا مرزا صاحب عالم الغیب تھے جو اُنھوں نے اتنی مدت پہلے ترکوں کے مغلوب اور غالب ہونے کی خبر دی۔ ہاں وہ عالم الغیب نہ تھے۔ مگر عالم الغیب سے غیب کی خبر پانے والے تھے۔

خدا کی باتوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان لاؤ تاکہ تمھاری عزت دُنیا میں پھر قائم ہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

مبارک ماہ رمضان

اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاشقانہ عبادت کا مہینہ مومنین مخلصین کے واسطے بہت قریب آرہا ہے۔ غالبًا آئندہ ہفتہ کو پہلا روزہ ہوگا۔ عبادت رمضان کے قواعد اخبار میں کئی بار شائع ہو چکے ہیں۔ اوقات سحری وغیرہ اسی اخبار میں درج کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ اوقات قادیان کے ہیں۔ مشرق و مغرب کی سمت میں رہنے والے احباب اپنے فاصلے کے مطابق اس پر چند منٹ گھٹا بڑھا لیں۔ شمال و جنوب میں فرق نہیں پڑتا مثل جو وقت یہاں ہے قریبًا وہی وقت اجمیر میں ہوگا۔ لیکن کانپور و پشاور کے اوقات میں فرق پڑ جائیگا اور خیال رکھنا چاہیے کہ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں۔

یہودی بھی روزے رکھتے تھے عیسائی بھی پہلی صدیوں میں تو سب روزے رکھتے تھے اور رومن کیتھولک اب بھی کچھ روزے رکھتے ہیں۔ کتاب تعلیم حواریین میں صاف حکم ہے کہ ہر بدھ اور جمعہ کے دن روزہ رکھو دیکھو انسائیکلو پیڈیا بریطانیہ صفحہ ۲۰۲ جلد ۳ دہم ایڈیشن۔ مگر فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی نہیں رکھتے ۔ وہ کہتے ہیں یسوع نے ختنہ کرایا ہمیں ضرورت نہیں۔ یسوع نے روزے رکھے پھر ہمیں اب ضرورت نہیں کاش اس پر ایک فقرہ اور بھی بڑھایا جاتا کہ یسوع نے روٹی کھائی اب ہمیں ضرورت نہیں۔

غرض کہ روزوں کی عبادت کم و بیش ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں رائج ہے۔ لیکن سب سے عمدہ اور اعلیٰ اور افضل طریق وہی ہے جو اسلام نے سکھلایا ہے جو شخص اللہ کے واسطے بارہ ماہ میں سے ایک ماہ اپنے نفس پر قابو پانے کی ریاضت کریگا اس کے باقی گیارہ ماہ بھی اسی ثواب میں شمار ہونگے ۔

اس زمانہ میں سب لوگوں کو یورپ کی آواز بہت پسند اور صحیح معلوم ہوتی ہے اس لئے اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اب یورپ کے بعض بڑے بڑے لائق ڈاکٹروں نے ایسے شفاخانے بنائے ہیں جہاں تمام بیماریوں کے علاج صرف روزوں کے ذریعہ سے کئے جاتے ہیں۔ ان ڈاکٹروں کا دعویٰ ہے کہ روزہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے جس سے بدن کا ہر ایک زہر دفع ہو جاتا ہے اور تمام بیماریاں رفتہ رفتہ زائل ہو جاتی ہیں اس کے متعلق چند کتابیں بھی ہمارے پاس آئی ہیں ۔

چاہیے کہ ہمارے بھائیوں کے روزے رسم و رواج کے طریق پر نہ ہوں بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ہوں۔ ہر شخص روزوں میں اپنی حالت کی خاص اصلاح کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی بدیوں کے چھوڑنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی عادت ڈالے ہر ایک جھگڑے اور فساد سے بچتا رہے اتقوا اللہ یا عباد اللہ فی اقامۃ حدود اللہ

رمضان شریف میں قادیان میں درس قرآن کا کیا لطف ہوتا ہے اسکو ہم سال گذشتہ کے ماہ رمضان کے ایک اخبار بدر سے نقل کرتے ہیں:۔

"آجکل بسبب رمضان شریف تمام درسوں کے عوض میں صرف ایک قرآن شریف کا درس ہوتا ہے۔ درس کیا ہے فیوض الٰہیہ کی ایک بارش ہے قرآن شریف کا ایک پارہ روزانہ پڑھا جاتا ہے ترجمہ کیا جاتا ہے اور اس کی تفسیر سنائی جاتی ہے سوال کرنے والوں کے سوالوں کے جواب دئے جاتے ہیں نکات معرفت کا ایک دریا بہایا جاتا ہے جس درد دل سے حضرت صاحب قرآن شریف سناتے اور پڑھاتے ہیں اور بار بار تاکید کرتے ہیں کہ میرا پڑھانا اور سنانا اس واسطے نہیں کہ تم پڑھ لو اور سن لو اور لوٹ کر لو اور معنی تحریر کر و بلکہ اس واسطے ہے کہ تم اس پر عمل کرو تمہاری زندگی کی روش تمہارے اس علم کا نمونہ ہو یہ باتیں دلوں میں تاثیر کرنے والی ہوتی ہیں پھر ساتھ ساتھ حضرت کی دعائیں اللہ اکبر قادیان کا رمضان اپنی برکتوں اور رحمتوں میں دوسرے شہروں کے رمضانوں پر ایک فوقیت رکھتا ہے ۔ مبارک ہیں وہ جن کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق ملی۔

کتاب الصیام مولفہ قاضی اکمل صاحب روزوں کے متعلق تمام ضروری احکام اس کتاب میں جمع کردئے گئے ہیں ماہ رمضان سے قبل ایک بار اس کتاب کو پڑھ لینا انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ قیمت فی نسخہ ایک آنہ محصولڈاک۔ چار نسخے اکٹھے منگوائے جائیں تو محصولڈاک معاف

اخبار قادیان و برادران احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور اہل بیت مسیح موعود میں ہر طرح سے عافیت ہے۔ دو پیارے بھائی مولوی شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہوری نومسلم اور عزیز سید ولی اللہ شاہ صاحب پسر ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب علوم عربیہ کے حصول کیواسطے مصر تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت قاضی اکمل صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے مبارک ہو صحت و سلامتی کے ساتھ نیک لمبی زندگی عطا ہو اور خدمات دینیہ میں اپنے والدین کا وارث ہو عاجز اور برادران شیخ غلام حسن و شیخ رحیم بخش صاحب گوجرانوالہ کے جلسہ اسلامیہ میں شامل ہو کر اور وعظ کر کے واپس قادیان آگئے گذشتہ اتوار کو عزیز نور الدین صاحب اکبر ہوالاہور شیخ رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر صاحبان تشریف لائے تھے ۔

رمضان المبارک میں اوقات

دن	رمضان المبارک	مطابق ماہ انگریزی	قادیان میں طلوع صبح صادق گھنٹہ	طلوع صبح صادق منٹ	غروب آفتاب گھنٹہ	غروب آفتاب منٹ
پیر	۱	اگست ۴	۴	۲۹	۷	۶
منگل	۲	۵	۴	۳۰	۷	۵
بدھ	۳	۶	۴	۳۰	۷	۵
جمعرات	۴	۷	۴	۳۰	۷	۵
جمعہ	۵	۸	۴	۳۱	۷	۴
ہفتہ	۶	۹	۴	۳۱	۷	۴
اتوار	۷	۱۰	۴	۳۱	۷	۴
پیر	۸	۱۱	۴	۳۲	۷	۳
منگل	۹	۱۲	۴	۳۲	۷	۳
بدھ	۱۰	۱۳	۴	۳۳	۷	۲
جمعرات	۱۱	۱۴	۴	۳۳	۷	۲
جمعہ	۱۲	۱۵	۴	۳۴	۷	۱
ہفتہ	۱۳	۱۶	۴	۳۵	۶	۵۹
اتوار	۱۴	۱۷	۴	۳۶	۶	۵۸
پیر	۱۵	۱۸	۴	۳۶	۶	۵۸
منگل	۱۶	۱۹	۴	۳۷	۶	۵۷
بدھ	۱۷	۲۰	۴	۳۸	۶	۵۶
جمعرات	۱۸	۲۱	۴	۳۸	۶	۵۶
جمعہ	۱۹	۲۲	۴	۳۹	۶	۵۵
ہفتہ	۲۰	۲۳	۴	۴۰	۶	۵۴
اتوار	۲۱	۲۴	۴	۴۱	۶	۵۳
پیر	۲۲	۲۵	۴	۴۱	۱	۵۳
منگل	۲۳	۲۶	۴	۴۲	۶	۵۳
بدھ	۲۴	۲۷	۴	۴۳	۶	۵۲
جمعرات	۲۵	۲۸	۴	۴۴	۶	۵۱
جمعہ	۲۶	۲۹	۴	۴۵	۶	۵۰
ہفتہ	۲۷	۳۰	۴	۴۶	۶	۴۹
اتوار	۲۸	۳۱	۴	۴۷	۶	۴۸
پیر	۲۹	یکم ستمبر	۴	۴۸	۶	۴۷
منگل	۳۰	۲ ستمبر	۴	۴۹	۶	۴۶

یہ وقت ریلوے ٹائم سے ہے

کلامِ امیر

دیدارِ رسول کا شوق

ایک شخص نے عرض کی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا بہت ہی مشتاق ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا آپ درود شریف بہت پڑھا کریں۔

توکل

فرمایا حضرت شاہ غلام علی صاحب جبکہ حضرت جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہوئے تو اُس گدی پر بیٹھتے ہی تین روز گذر گئے لیکن کسی نے اُن کو کھانا نہ دیا۔ وہ بھی انتظار میں بھوکے رہے۔ لیکن نہ مانگا۔ تیسرے روز رات کو جبکہ سب سو رہے تھے تو ایک شخص نے کھانا لاکر دیا (فرخانی لو) آپ نے اُس کو لیکر بھوک کے مطابق کھایا پھر بھی وہ بہت بچ رہی۔ خیال ہوا کہ بقیہ رکھ چھوڑیں لیکن معاً دل میں گذرا کہ خدا تعالیٰ رازق ہے پھر آئندہ کی اس قدر کیوں فکر۔ لہٰذا اُسے لیکر مسجد کے باہر نکلے دیکھا کہ ایک فقیر سوال کر رہا ہے آپ نے بلا تأمل اُسے دیدیا۔ جب سو رہے تو الہام ہوا کہ ہم نے تمہارا امتحان کیا تھا ایک تو بھوکے رکھکر دوسرے روٹی دیکر۔ لیکن تم پاس ہو گئے اب ہم مرتے دم تک تمہیں بھوکا نہ رکھینگے جب صبح ہوئی تو نا گہاں سب کو خیال ہوا کہ ہم نے تین روز سے حضرت کو کھاتے نہیں دیکھا۔ لنگر خانہ سے آخر کسی نے آپ کو کھانا کھلایا بھی ہے یا نہیں۔ ہوتے ہوتے پھر آپ سے ہی سبھوں نے دریافت کیا اور معلوم ہونے پر سب نے معذرت کی۔ لیکن جیسے جیسے لوگ آپ سے اپنی غفلت کی معافی چاہتے آپ دیسے ہی بہت ہنستے جاتے تھے۔ فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی اس سلسلہ میں ...

کتب حدیث

کسی نے دریافت کیا کہ حدیث میں کونسی کتابیں پیش نظر رکھیں۔ فرمایا مشکوٰۃ، عمدۃ الاحکام، منتقیٰ، سیر بخاری زیر مطالعہ رہیں۔

ظالم سے کیونکر بچ سکتے ہیں

ایک صاحب نے اپنا مقدمہ اور اُس کی پریشانی اور ایک حاکم کا ظلم بیان کیا۔ فرمایا کہ ایک دفعہ کسی صاحب کو بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ جب وہ مجھسے مشورہ کیلئے پوچھا تو میں نے کہا کہ پہلے تم خوب خوب توبہ کرلو۔ جب اُنھوں نے توبہ کرلی تو اتفاقاً وہ ظالم حاکم اُن کی پیشی سے پہلے ہی چلا گیا۔

معیارِ صداقت

فرمایا معیارِ صداقت فضلِ الٰہی ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں جسپر فضل ہوا حق کو پالیا۔ اگر حقیقت میں کوئی معیار ظاہر ہوتا تو پھر سب ہی حق کو شناخت کر لیتے۔

بچاؤ

فرمایا پُل صراط سے بچنے کے لئے لا الٰہ الا اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے بڑھکر کوئی چیز نہیں۔

تحصیلِ علم

ایک امیر کے لڑکے کا واقعہ بیان فرمایا جو آپ اور وہ ایک مولوی کے پاس پڑھا کرتے تھے کہ وہ لڑکا ایک ایک صفحہ صرف میر کا ۶ بجے صبح سے شام کے ۶ بجے تک بڑے غور و فکر اور تحقیق سے پڑھا کرتا۔ آپ نے تو ایک ہی روز میں تنگ آکر چھوڑ دیا اور اُستاد صاحب سے کہا کہ اسطرح تو تحصیل کے لئے عمر نوح چاہیے۔ مولویصاحب نے بھی کہا کہ واقعی میرا بھی دم ناک میں ہے لڑکے کی طبیعت میں شک بہت ہے۔ ذری ذری بات پر بیسیوں سوالات کے جوابات مجھے دینے پڑتے ہیں۔ میں بھی قریب میں جواب دینے والا ہوں۔ فرمایا کہ میں جبکہ عرب سے سب علم تحصیل کرکر آیا تو وہ فصول اکبری پڑھ رہے تھے۔ ایک روز میرے پاس آئے اور کہا کہ میں پڑھنے آیا ہوں لیکن پہلے میں کچھ دن آپکو آزمالونگا۔ پس ایک سال ایسا ہی گذرا پھر ایک روز کہنے لگے کہ میں نے دعا کی ہے کہ آپ کو لڑکا ہو جبکہ آپ اپنے لڑکے کو پڑھائینگے تو میں بھی اُس کے ساتھ پڑھونگا بالآخر چند دنوں بعد اُن کا انتقال ہو گیا۔

تثلیث کچھ عیسائیوں ہی کی نہیں ہے

بلکہ تثلیث کا رسم و رواج مجوسیوں میں بت پرستی سے متخرج ہوا تھا پھر اس مسئلہ کو زردشت نے دلائل عقلی سے مبرہن کیا اور اُسکی جماعت اسبات پر متفق ہوگئی کہ اہرمن اور یزداں اور مزد تینوں ملکر ایک خدا ہیں اور یہ عالم میں تثلیث کا پہلا شجر (جھگڑا) ہوا۔ پھر جب ہندوستان میں سری ویاس جی مہاراج بانی وید زردشت سے ملاقات کی تمنا پر تشریف لیگئے تو علاوہ آتش پرستی۔ سورج پرستی اور آواگون (تناسخ) کے تثلیث کا مسئلہ بھی اپنے پیروان کے لئے ہندوستان میں لیتے آئے۔ چنانچہ زردشتی تعلیم پر ہندوؤں نے بھی تین عدد خدا تسلیم و یقین کر لیے۔ برہما، شیو، وشن تینوں اقنوم ملکر ایک خدا ہوئے اور یہ دوسرا تثلیث کا پودا نصب ہوا ازاں بعد جولیس قیصر کہتا ہے کہ یورپ میں تثلیث کا مسئلہ مجوسیوں سے پہنچا اور اس مسئلہ کو آریوس نے اور پابند کیا۔ اسکندر آفندی (بحوالہ لب تواریخ) لکھتا ہے کہ زمانہ آریوس میں بھی قیصر فلادیوس اور بطریق انطاکیہ اور یونس اشمیصانی موحد تھے۔ چونکہ قسطنطین اول نے اس مسئلہ کو آویزہ گوش بنالیا تھا اسواسطے آریوس کی تثلیث کو اور شہرت ہوگئی تھی آخر سنہ جلوس کے بیسویں سال بطریق اسکندریہ میں آریوس اور الکساندر موحد سے نہایت قوی پیمانہ پر بحکم شاہی مباحثہ منعقد ہوا لیکن آریوس اپنی تثلیث کو کسی نوع پر بھی ثابت نہ کرسکا۔ اس مباحثہ کے انجام پر قسطنطین اول نے الکساندر کو نہایت تحسین کی اس جانکاہ حادثہ کو دیکھ کر آریوس کا ہمخیال یا شاگرد داوسیانوس نامے بہت برہم ہوا اور داوسیانوس موحد سے مباحثہ پر طیار ہوا اس مباحثہ کا انجام بھی وہی آریوس کا آغاز ہوا اور یہ بھی اپنی تثلیث کو ثابت نہ کرسکا اس مباحثہ کا اثر قسطنطین اول پر بہت پڑا اور وہ اس عقیدہ سے دست بردار ہوکر اپنے فرمان شاہی سے آریوس کے کافر ہونیکا اعلان عام کیا اسپر کیریوس نے قسطنطین اول کو لکھا کہ توحید کے خیال سے باز آ قسطنطین اول اس تحریر کے دباؤ سے دنیوی مصلحت پر تثلیث کو پھر مانتے لگا اب اگر تمام جہان کے پادری باہم ملکر مسیح کی الوہیت ثابت کرنا چاہیں تو وہ تمام براہین زردشتی تثلیث کے حق میں مفید ہونگے کیونکہ وہ تثلیث کا مدعی اول ہے۔ قطع نظر یا ہندوؤں کی تثلیث کی تقویت پر دال ہونگے۔ ہاں وہ تمام براہین پیش کردہ یسوع ناصری پر اُس حالت میں منطبق ہونگے کہ جب پادری صاحبان اول اور دوم تثلیث کو کسی برہان قاطع سے قطع کرتے ہوئے مسیح کی تثلیث پر کوئی خاص مابہ الامتیاز ثابت کریں نفس بلاں ہوں بائبل میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہے کہ مسیح خدا یا خدا کا فرزند صلبی ہے۔ اگر کوئی آیت ہے تو یسوعی مجموعی ہمارے آگے پیش کریں۔ ورنہ ہم نے جہانتک بائبل کو پڑھا ہے اُسپر تو مسیح بجد غایت انسان ہی معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو میں ایک ایسی آیت پیش کرتا ہوں جس کے سُننے کے بعد تثلیث کی اسپرٹ کا گیس ایک محقق کے دل میں باقی نہ رہیگا اور وہ یہ کہ یوحنا ۲۰ باب ۱۷ ورس میں اُن تمام الیسومیں حواریوں و دیگر حاضرین موقع کے افرادوں سے فرماتے ہیں کہ "میں اوپر اپنے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس جاتا ہوں۔ ناظرین یہاں سے باپ کے لفظ نے صاف صاف فیصلہ کر دیا کہ جس لفظ کلام سے مسیح کو خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے وہ لفظ عام ہے پس جسطرح مسیح خدا کی اولاد پکارے جانیکا مستحق ہوئے اُسیطرح وہ بھیڑ بھی جنکو مسیح مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ تمہارے باپ کے پاس الخ خدا کے بیٹے کہے جانے کے مستحق ہیں اب بتاؤ کہ مسیح میں اور اُن افرادوں میں جنکو مسیح نے مخاطب کیا ہے فی ذاتہٖ کونسا مابہ الامتیاز حاصل ہے۔

(میرزا کبیر الدین احمد)

نغمۂ اکمل

اذاں سنتا ہوں میں ہر روز ناقوس برہمن سے
کہاں کا ابن۔ کیسا باپ۔ یہ اقنوم کیا معنے
صلوٰۃ وصوم سے مانع۔ زکوٰۃ وحج کی دشمن ہے
وہ دل پتھر کا رکھتے ہیں کلیجہ ہم بھی پتھر کا
محرم کی مجالس منعقد کرنے سے کیا حاصل
بتاؤں قادیاں دارالاماں کی خوبیاں کیا کیا
کئی بار آچکا ہے جی میں لیکن ہو نہیں سکتا
محبِ اہلِ بیت ومخلصِ ماموریزدانی
جوانی میں نہایت پارسا محمود احمد ہیں
خدا کے پاک نبیوں سے نقار بغض رکھتا ہے
عرب کے والد و شیدا سے ہندی بولنا مشکل
یہ سوزِ فرقت احباب ایسا سوز ہے اکمل

مہک پھولوں کی آتی ہے مجھے ہر خارِ گلشن سے
میں واللہ کچھ نہ سمجھا پادری تثلیث کے سرمن سے
رنایت تنگ آیا ہوں تمہاری سولیز شپ سے
چلو ٹکرا کے دیکھیں آج اس آہن کو آہن سے
کہ بنتا کچھ نہیں فریاد وزاری آہ وشیون سے
صدا آتی ہے الا اللہ کی ہر کوشۂ و برزن سے
کسی دن جا کے امروہہ میں ملئے [illegible]
بڑی سرکار سے وابستہ ہوں [illegible]
اگر شک ہو شہادت آسکے لے [illegible]
دیانندی کو میں اچھا نہیں کہتا [illegible]
مجھے مسواک ہی اچھی ہے لالہ جی کی داتن سے
کہ کم ہوتا نہیں سیر مری [illegible]

مریض خستہ جاں اکمل۔ ضعیف قادیاں اکمل
سنبھل جائیگا دم بھر میں ہوا دو گے جو دامن سے

خواجہ صاحب کا خط بلجیم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم (از قلعہ یوپین علاقہ [illegible] ملک بلجیم)

بحضور مخدوم ومطاع سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ جیسے گذشتہ عریضہ میں عرض کیا تھا میں کل ہفتہ کے دوپہر یہاں پہنچا یہ جگہ پہاڑی علاقہ ہے ملک بلجیم کی سرحد پر تھوڑے سے فاصلہ پر سرزمین جرمنی شروع ہو جاتی ہے۔ **شہزادی کراجا** جو اس قلعہ کی مالک ہے سویڈن کے شاہی خاندان سے ہے۔ یہ ایک بیوہ ہے عمر اس کی ۴۵۔ اور پچاس سال کے درمیان ہے۔ گذشتہ بائیس تیئس سال سے بیوہ ہے۔ تب سے علمی مشاغل میں مصروف ہے۔ اسی کے پاس آیا تھا جیسا کہ عرض کیا تھا۔ گو اس کی تصانیف میں بھی اشارات تھے۔ لیکن جب اس سے گفتگو ہوئی تو معلوم ہوا کہ مدعیہ الہام ہے اور اُن اسرار خفی کو کھولنے پر مامور ہوئی ہے جو اس کے خیال میں انجیل۔ توریت اور قدیم مصری مذاہب میں مضمر تھے۔ اسوقت یہاں یورپ کے بعض گوشوں میں صوفیانہ تو نہیں متصوفانہ خیالات کی ہوا چل رہی ہے۔ بات یہ ہے کہ بائیبل میں اور تعلیمات مسیح میں ہے وہ بہت حد تک طبائع کو ناپسند ہے۔ اور اب اُس کی کھینچ تان کے معنے کئے جاتے ہیں اُس کے ہر ایک **معجزہ** کی روحانی توجیح بزعم خود ہو رہی ہے۔ اور ان امور کے کھولنے پر پرنسس **کاراجا** کا خیال ہے کہ میں مامور ہوں ۔

اب جو عجیب اور میرے خیال میں جو ہمارے لئے مفید امر ہے وہ یہ ہے کہ اسپر جو کچھ منکشف ہوا ہے وہ قریب قریب اسلام ہے اور اسلامک ریویو کا اثر بھی ہے جو بات میں نے اُس کو اسلام کی سنائی وہ نہایت ہی اُس سے خوش ہوئی اور اُس نے اُس سے اتفاق ظاہر کیا۔ چنانچہ اپنی تحریر میں جو جولائی نمبر اسلامک ریویو میں چھپیگی اُس نے **علی الاعلان** تسلیم کر لیا ہے کہ میں اسلام کے ساتوں اصول کو قبول کرتی ہوں۔ جو بات مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ بہت ذہین طباع اور ایک حد تک سلیم دل کی عورت ہے بہت کچھ کتابیں پڑھی ہیں۔ موجودہ تعلیمات عیسائیت سے بیزار ہے اور امور میں صحیح صحیح نتائج پر آتی ہے۔ جسکو وہ الہام مانتی ہے۔ بھلا اس میں کیا تعارض ہے۔ میں نے اُس کو آج ایک امر سادت پوچھا۔ اور اس کا جواب اُس کے پاس کچھ نہ تھا۔ بجز اس کے کہ اُس نے بجواب کہا کہ منشاء پروردگار کو میں نہیں سمجھ سکتی ۔

میں نے کہا کہ دیکھو جب مسیح یہاں سے رخصت ہوئے اور یہ تسلیم کر گئے کہ میرے بعد کل تعلیم دینے والا بعد میں روح وراستی کے ساتھ آویگا ۔ اور تم خیال کرتی کہ مسیح کے بعد دو صدی تک مذہب قائم رہا پھر وہ امور سربستہ ہو گئے اور پھر سولہ سترہ صدی تک ایک قسم کا تیح اعوج تھا اور اب وہ روح وراستی کا دروازہ کھلنے لگا ہے تو بتلاؤ مسیح کی تیسری صدی سے آجتک کیا خداوند عالم کے اور صفات کا ملہ کام نہیں کرتے رہے۔ وہ ہماری جسمانی پرورش نہیں کرتا رہا تو پھر کون وجہ ہے کہ برابر سولہ سترہ سو برس تک روحانی پرورش بند رہی۔ چاہیے کہ مسیح کے تھوڑے عرصہ بعد فضل کا دروازہ کھل جاوے۔ اور ہم کیوں منتظر اتنی دیر تک رہیں

پھر جب تم نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ وے علوم جو اب کھلنے والے ہیں وے کبھی اور پر یورپ میں نہیں کھلے تو جب ایک مدعی اِن علوم کا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھپر وہ پیشگوئی مسیح کی پوری ہوئی تم کیوں اُسے قبول نہ کریں۔ اور وہ آجسے تیرہ صد برس پہلے علوم دُنیا کو دیچکا ہے اغلبا تم سے پہلے دوسرے مدعی کے حق میں ہے۔ اب رہا یہ کہ وہ کیا لایا اس کا سہل طریق فیصلہ کرنیکا یہ ہے کہ جو تم نے علوم بتلائی ہو کہ تم پر کھولے گئے ہیں وہ مجھے ایک ایک کر کے بتلاؤ اگر شرح وبسط کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہوں تو پھر کیوں نہ مانا جاوے کہ وہ علوم آچکے۔ ہاں یورپ بہ سبب تعصب اُس طرف شاید نہ جاویگا اور ممکن ہے وہ باتیں تمہارے ذریعہ سن لیگا یہ بات اُس کو کھا گئی جیسے کہ مینے اُس کے چہرہ سے مطالعہ کیا۔ اور کہنے لگی کہ میں قرآن ضرور پڑھونگی

میرے نزدیک یہاں کے لئے یہ دیانند ثابت ہوگی۔ یعنی یہاں کے بت اُس کے ہاتھ سے ممکن ہے ٹوٹ جاویں۔ اگرچہ دیانند سے یہ بہت بہتر ہے کیونکہ نبی کریم صلعم کی نہایت عزت وتوقیر کرتی ہے۔ ایک بات جو میں نے اس شہزادی میں دیکھی وہ یہ ہے کہ دل کی بہت وسیع ہے۔ میرے اس کہنے پر اس نے کہا کہ بیشک قرآن مشرق کے لئے تھا لیکن مغرب کے لئے میری ضرورت ہے۔ میں نے کہا کیوں کل دُنیا کے لئے نہ مانا جاوے اور تم کو محض ایک آلہ یورپ کے لئے سمجھ لیا جاوے۔ اسپر وہ [illegible] ہو گئی۔ پھر اس کے جواب میں اُس نے کہا کہ میں ضرور قرآن پڑھونگی۔ مجھے افسوس ہے کہ [illegible] نے قرآن نہیں پڑھا۔ اُس نے کہا کہ مجھے کوئی اچھا ترجمہ بتلاؤ۔ میں نے کہا کہ ایک ترجمہ ہمارے اہتمام سے طیار ہو رہا ہے اُس نے کہا خدا کے لئے بہت جلد چھپواؤ وہی ترجمہ اس قابل ہے کہ میں پڑھوں دوسرے ترجمے تو شاید تعصب سے خالی نہوں۔ پھر اُسنے مجھے کل اپنی ایک اور مختصر سی تصنیف دی تھی جو ابھی نہیں چھپی۔ جو میں نے آج پڑھی۔ مجھے پڑھ کر سخت حیرت ہوئی وہ کیا ہے ⅞ اسلام گویا کسی صوفی مسلم کی باتیں سُنی ہوئی ہیں

کفارہ کی سخت دشمن لاتزرُ وازرۃ وزر اُخریٰ کی قائل بہشت اور دوزخ کی اُسیطرح اور

اور بہشتی مدارجانہ ترقیات اور دوزخ کا محض تطہیر انسان کے لئے بننا وغیرہ وغیرہ کی مدعی ہے۔ یہ دو امور ہیں جو موجودہ تعلیم مسیحیت کے سخت خلاف ہیں اور قرآن کے ماتحت تیرہ اس مسئلہ کی بھی سخت دشمن ہے کہ [illegible] ہے کہ تمہارا لکھنا میں تسلیم کرتی ہوں اور [illegible] امر ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ [illegible] کے خون سے [illegible] گناہ دھوئے گئے۔ بلکہ [illegible] بالکل بیہودہ بات ہے۔ [illegible] اور اسوہ حسنہ [illegible] ہے جو ہر انسان میں موجود ہے۔ اور ساتھ ہی جب میں نے انبیاء کے معصومیت کا ذکر کیا اور یہ بتلایا کہ ہمارے نزدیک [illegible] عنصر کا نشو ونما یافتہ جوہر اپنے اندر رکھتے تھے تو اس نے کہا میں اس کو قبول کرتی ہوں لیکن مجھے مسیح سے [illegible] ہے۔ میں نے کہا اب محمدؐ سے فیض [illegible] کرو۔ بجواب کہا بہت اچھا اسکو مسیح سے لگاؤ فطرتاً ہے اس لئے اس کی ترجیح ہے۔ بلکہ بعض وقت تو یہ بھی گفتگو میں اس نے مانا کہ بعض باتیں یسوع پر بھی نہیں کھلیں لیکن پھر بھی مسیح کے ساتھ غلو ہے۔ اور اُسے کامل جانتی ہے۔ میں نے کہا خصوصاً تم کو کیوں اس فضل کا مورد کیا گیا۔ کہنے لگی اس لئے کہ عورت پر مردوں نے آجتک بہت ظلم کیا حالانکہ وہ [illegible] تھی۔ اس لئے اب عورت [illegible] ہے۔ میں نے کہا کہ وہ ظلم جو عورت پر تھا وہ اسلام نے ختم کر دیا اور روحانی ترقیات کے دروازہ عورت پر ویسے ہی اسلام نے کھول دیئے ہیں جیسے مرد پر تو پھر تو تمہاری ضرورت نہیں۔ اُس نے تسلیم کیا کہ اُس نے اسلامک ریویو میں میرا مضمون عورت کے متعلق دیکھا ہے اور اُسے از حد پسند ہے۔

اُس نے اعتراف کیا کہ اسلامک ریویو کو پڑھ کر نہ صرف اُس کے معلومات میں اضافہ ہوا ہے بلکہ بہت سے خیالات میں تبدیلی ہوئی ہے اور حیران رہجاتی ہے کہ اسلام میں اسقدر بے بہا موتی ہیں اور پھر اسلام پر اس قدر ظلم ہے۔ میں ضرور اسلام کی حمایت کرونگی مجھے بعض خوبیاں سمجھاؤ۔ خواجہ کمال الدین مجھے تم سے بہت ہمدردی اور اُنس ہے۔ تمہارا اور میرا مشن الگ نہیں ایک ہے۔ تم وہی یورپ میں قائم کرنے آئے ہو۔ جو میں قائم کرنا چاہتی ہوں۔ ایک خدا کی وحدانیت مسئلہ کفارہ کو دور کرنا مسیح کی سچی حقیقت بیان کرنا روحانی دروازہ اور الہام ہر ایک کے لئے کھولنا۔ لیکن میں یورپ کو سمجھتی ہوں۔ اس لئے مجھے خدا نے چنا۔ جن باتوں میں خفیف سا اختلاف میرا تمہارا ہے۔ تم اور میں اُسپر گفتگو ہی نہ کریں۔ بہتر ہی ہے۔

میں نے کہا دیکھو اصل بات یہی ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے تمہیں طیار کیا ہے میں اگر بوجہ عیسائیت پر حملہ کروں تو ان لوگوں کو برداشت نہیں اور نیز میں ناواقف بھی ہوں اس لئے خدا نے شرک صاف کرنے کے لئے تم کو مقرر کر دیا ہے۔

حضور والا میں نے آپ کا الہام سنسند رج والا جو ڈاکٹر اقبال کے خط پر حضور کو ہوا وہ بالکل درست پایا ہے۔

آج میں نے اُس جلسہ مذاہب والے پانچوں سوالات کا جواب حضرت مسیح موعود دیا۔ اور کہا کہ دیکھو جن جن امور کو تم نے نہایت مشکل سے لکھا ہے اور پھر جن کی سند تمہارے پاس بائیبل میں نہیں وہ دیکھو اس جگہ اس کتاب میں کیسی مفصل بحث ہے۔ اور پھر ان سب امور کی بنیاد قرآن کریم ہے۔

میں نے اُس آخر میں کہا کہ دیکھو اس امر پر غور کرو تم نے جو کچھ امور مجھے بتلائے ہیں اور جن کے متعلق تمہارا بیان ہے کہ تم پر منکشف ہوئے ہیں اگر تمہارے کشف والہام کو الگ کیا جاوے اور اس کی سند انجیل اور کلام مسیح سے طلب کی جاوے تو وہاں خاموشی ہے کوئی جواب نہیں تم کہتی ہو کہ زمانہ قائل نہ تھا اس لئے وہ بتلائے نہیں گئے زمانہ اب قائل ہوا ہے اب اگر یہ سارے امور قرآن میں بوجہ اتم پائے جاویں تو پھر بتلاؤ قرآن کو ترجیح ہوئی یا نہیں

اب کل صبح میں یہاں سے رخصت ہونگا۔ سردست قرار داد یہ ہوا ہے کہ وہ ستمبر میں لندن آویگی وہاں اُس کا ایک عالیشان مکان ہے سات آٹھ ماہ وہاں رہیگی۔ اُس کا پیری مریدی کا بھی سلسلہ ہے۔ کثرت سے عورتیں آتی ہیں اور اُن کو یہ بخیال خود اسرار خاصہ کی تعلیم دیتی ہے مجھے اُس نے کہا کہ وہاں چلکر ہم اکٹھے کام کرینگے۔ اور قرآن بھی پڑھونگی۔ کیا عجب ہے کہ اس کے مریدیں محمدؐ کے مریدین ہو جاویں میں نے اُسے کہا اور اُس نے بطیب خاطر قبول کیا کہ میں ان اسرار کو قرآن کی روشنی میں اُس سے بیان کروں اور وہ بخوشی قبول کریگی اور اپنے مریدین میں تعلیم کریگی واللہ اعلم بالصواب ہاں ایک اور فائدہ جو اسکو ملکر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ پیرس میں ایک بڑی بھاری مذہبی کانفرنس آج سے دو ہفتہ بعد ہونے والی ہے میرا دل چاہتا تھا کہ شامل ہوں اور مضمون پڑھوں چنانچہ شہزادی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک سفارشی چٹھی مجھے منتظمان کانفرنس کے نام دیگی اور لکھیگی کہ وہ مجھے موقعہ دیں کہ میں بھی اسلام پر کچھ تقریر کروں

اگر خدا کو منظور ہوا تو یہ ایک اچھا موقعہ ہے وہاں کل مغربی دنیا جمع ہوگی

خدا کرے چودھری فتح محمدؐ اور منشی نور احمد ۲ جولائی کو روانہ ہو گئے ہوں۔

کس قدر مشکل ہے جولائی کا پرچہ طیار ہے اور چھپ چکا ہے لیکن چونکہ میں وہاں نہیں روانگی کا کوئی انتظام نہیں

مجھے شہزادی نے چٹھی دی ہے جو فرانسیسی میں اُس نے لکھی ہے اُس کو میں نے پڑھوایا ہے کیونکہ کھلی تھی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسپر اسلام کی کس قدر عزت ہے اور اُس کی نگاہ میں میری بھی بہت توقیر ہے مجھے ذاتی عزت سے غرض نہیں مطلب میرا یہ ہے کہ یہ ملاقات نہایت نتیجہ خیز ہے خدا کرے پیرس میں صورت بنجاوے۔ انشاء اللہ پیرس میں پرسوں پہنچکر عرض کرونگا ممکن ہے اس خط کے ساتھ لکھ سکوں کہ کیا نتیجہ ہوا ٭ کمال الدین

مرزا صاحب کی نبوت

مضمون نگار کی پوزیشن

ہوشیارپور کے ایک شخص کے نام عرصہ تک تشحیذ مفت جاتا رہا ہے جب بند ہونے لگا تو اس نے التجا کی کہ میں قلمی امداد حسب منشاء دیا کرونگا۔ تشحیذ جاری رہنے دیں مگر اس کے مدیر مسئول نے جو ایک غیور شخص ہے اس بات کو پسند نہ کیا کہ کوئی غیر احمدی اس کا قلمی معاون ہو۔ اب غالباً وہی صاحب ہیں کہ ایک اخبار میں جو حضور مغفور کی شان میں گستاخی کرنے کو اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانے کا ایک گر سمجھ کر خوفناک غلطی کا مرتکب ہو چکا ہے مرزا صاحب کی نبوت کے مضمون کو لے بیٹھے ہیں ٭

طریق استدلال

گمان کا طریق استدلال از سرتا پا غلط ہے [illegible] لازم تھا کہ پہلے کتاب وسنت سے ایک منہاج نبوت مقرر کرتا اور پھر اسپر حضور کے دعوے کو پرکھتا اور اپنی زبان قلم سے کوئی ایسا اعتراض نہ نکالتا جس کی زد دوسرے انبیاء پر بھی پڑ سکتی ہو۔ چنانچہ

پہلا اعتراض

مرزا صاحب کی نبوت کی تردید میں سب سے پہلے دلیل جسے زبردست دلیل کہنا چاہئے مضمون نگار کو یہ ملی ہے

کہ کمزوری اعصاب کے بہانے سے زعفران کھاتے۔ کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ تمھیں کب بحیثیت سول سرجن مدعو کیا گیا تھا اور تم نے جانچ پڑتال کرکے یہ تعین کرلیا تھا کہ مرزا صاحب کے اعصاب کمزور ہیں اور وہ صرف زعفران کھانے کے لئے بہانہ بناتے تھے۔ پھر اپنی کسی لال کھتونی سے یہ مسئلہ دکھانا چاہئے تھا کہ زعفران شریعت اسلامیہ میں حرام ہے۔ یا اس کا استعمال عیاشی میں داخل ہے، یا یہ طیبات میں داخل نہیں اور جو لوگ نبوت و ولایت کا دعویٰ کریں ان کے لئے یہ جائز نہیں رہتا۔ اگر یہ بات نہیں تو ان ہوائی باتوں سے تم لوگوں کا کیا مقصد ہے لوا؟ دریدہ دہن تو پہلے ہی ہو بیشک اپنی زبان کھولو

دوسرا اعتراض

جناب والا کا یہ ہے کہ عالیشان محلات میں آپ رہتے۔ بندہ خدا ایمان سے کہو کبھی قادیان میں آئے ہو یا وہیں ہوشیارپور سے مرزا صاحب کے محلات کے کنگرے تمھیں نظر آرہے ہیں۔ اور کیا عالیشان محلات میں رہنا گناہ کبیرہ ہے۔ یا کم از کم ایک نبی کے لئے منع ہے۔ سو نبیوں میں ایک تھا جس کے لئے قرآن میں صرح ممرد من قواریر آیا ہے پھر مسلمان ہوکر محلات پر اعتراض کرتے ہو۔ شرم!

تیسرا اعتراض

یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں سرمجلس چائے نوش کی۔ یہ چائے کہاں نوش کی۔ سفر میں یا حضر میں۔ میں جانتا ہوں یہ امرتسر کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کیا وہ مرزا صاحب کا گھر تھا کیا وہ سفر نہیں تھا۔ کیا مسافر کے لئے فعدة من ایام اخر کا صریح ارشاد نہیں۔ کیا محدثین کے نزدیک سات کوس سفر ہے یا نہیں؟ علانیہ اور برسرمجلس کے لئے میں اسی خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی مثال پیش کرتا ہوں۔ دیکھو بخاری باب من افطر فی السفر لیراہ الناس خرج رسول اللہ صلعم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدہ لیراہ الناس فافطر۔ رسول اللہ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے عسفان میں پہنچے تو پانی منگوایا اور ہاتھ اونچا کرکے پھر پیا تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ وقت بھی بتادوں (فی روایۃ لمسلم انہ شرب بعد العصر (صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرتؐ نے عصر کے بعد پانی پیا) دیکھا رسول اللہ صلعم نے علانیہ برسرمجلس رمضان میں پانی پیا۔ اب ذرا اپنا فقرہ مجھے کہاں نظر آتے ہیں۔ پڑھو اور تھوڑا سا شرما جاؤ۔ کاش اس مقدس نبی کا یہ فرمان مندرجہ بخاری ہی کبھی تم نے سنا ہوتا لیس من البر الصوم فی السفر (سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں۔ بخاری صفحہ ۱۸۶

چوتھا اعتراض

مرزا صاحب کے قریبی رشتہ دار مخالف تھے۔ میں کہتا ہوں مرزا صاحب کے آقا و مولیٰ و مطاع خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی رشتہ دار بھی مخالف تھے اور کئی مخالف مرے۔ کیا ابوالحکم جو اسلام کی زبان میں ابوجہل کہلاتا ہے آپ کا چچا نہ تھا۔ کیا ابولہب آنحضرت صلعم کا چچا مسلمان تھا؟ کیا کوئی داماد بھی آپ کا مرتد تھا یا نہیں۔ پھر قریبی رشتہ داروں کا مخالف ہونا کیونکر منافی نبوت ہے؟ پھر کیا بیوی کا ایمان نہ لانا نبوت کے لئے قادح ہے۔ شاید تم حضرت نوح حضرت لوط علیہما السلام کی نبوت کے قائل نہیں۔ ان دونوں کی بیبیوں کے کافرہ ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے دے سکتا ہوں۔ لیکن اس اصل پر بھی مرزا صاحب کی نبوت مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہے۔ دیکھو تم نے خدیجہؓ کے مقابلہ میں نصرت جہاں بیگم کو رکھا ہے اے نادان حق کے دشمن سن وہ مقدسہ بکرمہ عظمہ مسیح موعود پر ایمان لائی اس کے ایمان اس کے اخلاص کا ثبوت اس کی اولاد کی تربیت میں ظاہر ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ زیور دیگر جائداد اپنے حق میں منتقل کرالی۔ تم قرآن مجید کی تعلیم سے ناواقف معلوم ہوتے ہو۔ تمھیں معلوم نہیں کہ بیوی اپنے مال کی مالک ہوتی ہے۔ مہر اس کا حق ہے وہ جس طرح چاہے خرچ کرے۔ ناحق شناس خاوند کتاب و سنت سے ناواقف خاوند۔ بیویوں کے مال میں بیجا تصرف کرتے ہیں۔ مگر یہاں تو یہ بات بھی نہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ ام المومنین نے اپنے مال و منال کا بہت سا حصہ دین کے لئے خرچ کردیا

پانچواں اعتراض

مرزا سلطان احمد آپ پر ایمان نہیں لائے کیا بیہودہ اور لغو اعتراض ہے دشمن حقیقت حال سے بالکل ناواقف ہو۔ مرزا سلطان احمد صاحب تو اس مقدس انسان کی اولاد اور اس کے خلیفہ کا اتنا ادب کرتے ہیں کہ یہاں کے بہت سے لوگ اس کی چشم دید شہادت دے سکتے ہیں۔ ان کا نوجوان ایم۔ اے عزیز حضور مغفور کے دست حق پرست پر بیعت۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے جب اس کی شادی کی تو اپنی بہو کے لئے۔ جب تک وہ خلیفۃ المسیح کی بیعت نہ کرچکی اپنے گھر آنا پسند نہ کیا لیکن ان باتوں سے قطع نظر سوال تو یہ ہے کیا بیٹے کا مدعی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیا یا بنی ارکب معنا یاد نہیں رہا؟

مضمون نگار نے بڑے دعوے سے کہا۔ کوئی مرزائی قلم اٹھائے تیں پتہ کی باتیں بتانے کو طیار ہوں۔ وہ پتہ کی باتیں کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہیں بہت جلد ظاہر کرو تاتا کا ... کی قسمت میں شریک ہوکر چشم عالمیان کے لئے عبرت ہو اور ہمارے شیر جرنیل قاسم کا ایک نمبر آن بان سے نکل جائے۔ (اکمل)

اطلاع

جملہ انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ انجمن ضلع گوجرانوالہ نے بموجب قواعد کارروائی کرنی شروع کی ہے ضلع کی دوسری انجمنیں اس کے ساتھ مل کر کارروائی کریں ایسا ہی چندہ بھی انجمن ضلع گوجرانوالہ کی وساطت سے آنا چاہئے اس طرح ہر سال کے آخر پر پتہ لگ سکتا ہے کہ ضلع ... کس قدر روپیہ آیا۔ پس ضلع گوجرانوالہ کی کل انجمنیں انجمن ضلع ... وساطت سے بموجب قواعد کارروائی کریں (سکرٹری)

چند ضروری نوٹ

میں سب سے پہلے تو افسوس کرتی ہوں کہ بوجہ پریشانی طبیعت دنیا سازی مزاج کے بدلے میں مدت سے کچھ نہیں لکھ سکی اور بعض ضروری خطوط جو وقتاً فوقتاً مجھے اپنی معزز و عزیز بہنوں کی جانب سے ملتے رہے ان کی تعمیل بھی نہیں کرسکی اور سچ کہ دل میں تو بہت صدمہ رہا کہ اس خدمت سے محروم رہی مگر میری مختلف پریشانیاں اور خفیف سے ابتلا کچھ ایسے مجموعہ الم بن گئے کہ اب تک ان سے مخلصی نہیں پائی گو مومن صادق کو تو کوئی دنیاوی بات رنجیدہ یا مضمحل نہیں کرسکتی مگر تاہم انسان ضعیف البیان ہے اور پھر عورت ذات جس کی فطرت ہی کمزور و نازک پیدا کی گئی ہو کہاں بچ سکتی ہے اور پھر مجھے تو جسمانی ہی نہیں بلکہ روحانی حالت کا زیادہ غم ہے کہ دینی ترقیات اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم غریب نوازی سے ہوتی ہیں اس لئے میری عزیز بہنیں صدق دل سے میرے لئے دعا فرمادیں کہ مجھے حسنات دارین عطا ہوں۔

مصالح العرب۔

مولوی فاضل حاجی سیّد عبد الحی صاحب

وفات المسیح علیہ السّلام۔

انّ الصّحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کانوا یؤمنون بوفات المسیح علیہ السلام۔ وکذا الّذین جاءوا بعدھم من عباد اللہ المتبصرین۔ فانظروا صحیح البخاری کیف فسّر فیہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما اٰیۃ انّی متوفیک و رافعک فقال انی متوفّیک ممیتک واشار الامام البخاری الی صحۃ ھذا القول بایرادہ اٰیۃ انّی متوفّیک فی غیر محلّہ وھذہ عادۃ البخاری عند الاجتہاد واظہار مذھبہ کما یخفیٰ علی الماھرین۔ فانظروا وتفکروا کیف اشار البخاری رحمہ اللہ الی مذھبہ بجمع الاٰیتین فی غیر المحلّ واراءۃ تظاھرھما لانّ اٰیۃ فلمّا توفّیتنی جواب الی اٰیۃ انّی متوفّیک فاعترف البخاری قدس اللہ سرّہ بانّ المسیحؑ قد فات ولحق بالاموات لانّ درجۃ المسیح تحت درجۃ سیّدنا ونبیّنا محمّد صلے اللہ علیہ وسلّم۔ فتدبّروا فانّ اللہ یحب المتدبّرین وذکر اللہ تعالیٰ موت المسیح بلفظ التوفّی کما ذکر موت سیّدنا ونبیّنا محمّد صلے اللہ علیہ وسلم بذالک اللفظ اعنی بقولہ نرینّک بعض الذی نعدھم او نتوفینّک۔ فلا مجال للتّاوئیل فی لفظ التوفّی الذی ورد بحق المسیح علیہ السلام حیاتً وبحق سیّدنا ونبیّنا محمّد صلے اللہ علیہ وسلم موت فتلکم اذاً قسمۃ ضیزیٰ وخیانۃ فی دین اللہ واخطاط مرتبۃ سیّدنا خاتم النبیّین ٭

مسیح علیہ السّلام کی وفات

صحابہ اور دیگر ذی بصارت لوگ جو ان کے بعد دنیا میں تشریف لائے۔ سب کے سب مسیح علیہ السلام کی وفات پر ایمان رکھتے تھے۔ بخاری میں آیت انی متوفیک و رافعک کے نیچے عبد اللہ بن عباس یوں رقمطراز ہیں۔ متوفیک یعنے ممیتک۔ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کا آیت مذکورہ کو دوسرے مقام پر لانا گویا اس قول کی صحت پر اشارہ فرمانا ہے۔ اور ماہرین حدیث پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔ کہ امام بخاری بوقت اجتہاد اور اظہار مذہب ایسا کیا کرتے ہیں۔ دیکھو اور خوب سوچ سے کام لو۔ کہ کیسے امام موصوف نے ہر دو آیت کو اپنے موضوع کے علاوہ مقام میں جمع کرنے سے اپنے مذہب کی طرف اشارہ کیا۔ اور بتایا کہ آیت فلما توفیتنی۔ انی متوفیک تک آیات کا جواب ہے۔ پس حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ۔ اس دلیل کی بناء سے کہ مسیح کا درجہ ہمارے آقائے نامدار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے درجہ سے کمتر ہے۔ اقرار فرماتے ہیں کہ مسیح مرگیا۔ اور مُردگان میں جاملا۔ تم بھی اے ارباب دانش غور کرو۔ کیونکہ باریتعالےٰ سوچ کرنے والوں سے پیار رکھتے ہیں۔ دیکھو جس طرح التوفی کا لفظ مسیح کی موت پر خدا کی کتاب قرآن مجید میں برتا گیا۔ ویسے ہی آیت:۔ نرینّک بعض الذی نعدھم او نتوفینّک میں وہی توفی کا لفظ لایا گیا۔ اب تو ناممکن ہے کہ اس توفّی کے لفظ کو جو مسیح کے بارہ میں آیا۔ بگاڑا جائے۔ اور حیات مسیح ثابت کیجاوے۔ کہ مسیح زندہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم مُردہ۔ معاذ اللہ۔ یہ تقسیم تو راہِ انصاف سے دُور۔ اور دینِ خدا کی خیانت۔ اور خاتم النبیّین کے مرتبہ کو پست کرنا ہے ٭

نصائح من کلام المسیح الموعود المحمّدي۔

ارفق فانّ الرّفق رأس الخیرات۔ ولا ترد مورد ماثمۃ وتقف موقف مندمۃ واتّق اللہ حق تقاتہ فلا توذی الصالحین۔

محمّدی مسیح علیہ السلام کی کلام سے چند نصیحتوں کا اقتباس

نرمی برتو۔ کیونکہ تمام نیکیوں کی جڑ وہی ہے۔ اور بدی کے گھاٹ پر مت ٹھیرو۔ ویسے ہی جہاں پر ندامت کا ڈر ہو یا کھٹکا ہو۔ خدا سے پورے طور پر ڈرو اور صالحین کو ہرگز دکھ نہ دو

وما كان الأذى خلق الكرام * ألا إن هذا ادبت رياح
داران الحليفاسم قول حسنا * وتشفي صدور الكلم الفصاح
فيا جنّ تفكر في كلامي * فإن الفلك للتقوى وشاح
ولي وجدا لذوي نوى وجدا * وما وجد الثواكل والنياح
ومثلي حين يبكي في دعاء * فيسعى نحوه فضل متاح

لا تحسب اخاك المؤمن بالله ورسوله وكتابه مرتداً او من الكافرين ان الذين اخلصوا قلوبهم لله واسلموا وجوههم لله وشربوا كأساً من حب الله فلا يضيعهم الله ربهم ولا يتركهم مولاهم ولو عاداهم كل ورق الاشجار وكل قطر البحار وكل ذرة الاحجار وكل من في العالمين *

فوائد من كلام خليفة المسيح

سوء الظن يمنع كل خير۔ غلط من قال كلام الله تعالى بلا صوت ولا حرف۔ بل كلام الله تعالى بصوت وحرف۔ فاتخذ الله تعالى وليا في جميع حالاتك يرزقك الله خير الدنيا والاخرة۔ قولهم اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال المعنى تعجب اى لا يبطل الاستدلال بالاحتمال۔ ان الله اذا اراد شيئاً يفعل لانه قادر على كل شئ۔ انى ما رأيت السارق صاحب مال وثروة ولا رأيت الزاني وغيره من اهل الاعمال الخبيثة فى عيش هنيئ او صحة بدن ابداً۔ الفرق بين الادراك والرؤية بيّن الا ترى ان الانسان يرى شيئاً من بعيد ولا يدركه اى يحيط به۔ العبادة هى الطاعة ولها شرطان احدهما المحبة والثانى الخضوع فهذه العبادة المطلوبة اى المقبولة لانها متساوية بمحبة الله وتعظيمه۔ وان الانسان اذا احب الله من كل قلبه فلا يؤثر على تعظيم الله اماً ولا اباً ولا حاكماً ولا مالاً ولا اولاداً۔ لان من اثر على الله شيئاً جعل ذلك الشئ نداً لله تعالى اى مثلاً وشريكاً فطوبى لمن احب الله وخضع له لان نتيجة محبة الله التوفيق للاعمال الصالحة المرضية عند الله تعالى۔ فلا بد للمؤمن ان يكون مع الناس حراً خالصاً وسيداً كريماً ومع الله عبداً خاضعاً ممتثلاً باحكامه ومطيعاً۔ ومن يطع الله ورسوله فقد فاز *

اچھے اور بھلے آدمیوں کا خلق یہی کہ وہ دُکھ نہ دیویں۔ مگر زمانہ میں ایسی ہوا چل رہی ہے۔ شریف مزاج انسان اچھے لوگوں کی بات سمجھتا ہے۔ اور پسندیدہ کلام اس کے سینے کو شفابخش دوا ہے۔ میرے دوست میری کلام میں فکر کر۔ کیونکہ فکر تقوےٰ کا موتیوں سے جڑا ہوا ہار ہے۔ اپنی قوم کے لئے میری وہ سوزش ہے۔ جو کثی دہ بچوں گم کرنے والیوں۔ اور مُردوں پر نوحہ کرنے والیوں سے زیادہ ہے۔ میرے جیسا جب اپنی دُعا میں روتا ہے تو فوراً خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ فضل دوڑ کر بشارت لاتا ہے۔ تم اپنے بھائیوں کو جو اسر تعہ اور آنحضرتؐ اور کتاب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں مُرتد یا کافر نہ سمجھو کیونکہ جو لوگ اپنے دلوں کو اخلاص کے پانی سے سیراب اور جنھوں نے اپنی عزت اور ناموس کو خدا کے سپرد کر کے محبت الٰہی کا لبریز پیالہ پی لیا کبھی نہیں ہو سکتا کہ خداوند تربیت کنندہ انکو ضائع یا چھوڑ دے اور درگاہ ایزدی سے رسوا کیا جاوے۔ اگرچہ جہان کے سب انسان بلکہ تمام درختوں کے پتے اور سمندروں کے قطراتِ آب اور پتھروں کے چکدار سنگریزے دشمنی سے پیش آویں

خلیفۃ المسیح کی کلام کے فائدے

بدظنی بھلائی کے دروازوں کو بند کر دیتی ہے جو شخص کتاب اللہ (قرآن مجید) کو صوت (آوازہ) اور حروف کے لباس سے برہنہ خیال کرتا ہے۔ غلطی پر ہے بلکہ کتاب اللہ صوت (آوازہ) اور حروف کے لباس سے مزین ہے۔ خدا تعالیٰ کو اپنے جملہ حالات میں کارساز سمجھو وہ خدا دنیا اور آخرت میں اچھا انعام دینے والا ہے۔ اہل علم کا یہ مقولہ کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تعجب کے مقام پر بولا جاتا ہے جس کا یہ معنی ہونگے کہ کیا احتمال سے استدلال باطل ہو جاتا ہے یعنی ہرگز نہیں دیکھو جب اللہ سبحانہ کسی چیز کے بنانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے کر ہی ڈالتے ہیں کیونکہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ میں نے دولتمند اور زنا کار لوگوں کو جو اپنی پاک زندگی بدکاری کی کاموں میں برباد کر ڈالتے ہیں خوش نہیں پاتا اور بدنی تندرستی سے بھی آخر ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں دیکھنے اور تصور میں روشن فرق ہے۔ آدمی چیز کو دُور سے دیکھ تو لیتا ہے مگر ادراک اور احاطہ نہیں کر سکتا۔ عبادت فرمانبرداری کو کہتے ہیں مگر یہ دو شرطوں سے وابستہ ہے۔ پہلی شرط محبت دوم فروتنی۔ پس جو عبادت الٰہی تعظیم اور محبت سے ہو گی وہ ضرور ہی درگاہ عالی میں مقبول ہے جو شخص اپنے سارے دل سے خدا کے ساتھ محبت اور پیار رکھتے ہیں وہ کبھی تعظیم الٰہی پر ماں باپ اولاد و دولت اور حکومت کو ترجیح نہیں دیتے۔ محبت ایزدی پر اوروں کو ترجیح دینے والے گویا خدا کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔ کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا سے پیار اور اس کے حضور میں فروتنی رکھتے ہیں۔ کیونکہ محبت الٰہی کا ماحصل اعمال حسنہ اور پسندیدہ افعال کی توفیق ہے۔ ایماندار کو ضروری ہے کہ لوگوں سے شرافت۔ نیت کی صفائی۔ سخاوت۔ مُروّت۔ ایثار وغیرہ ملحوظ رکھ کر میل ملاپ سے کام لے اور خدا کے حضور میں فروتنی عجز اور احکام خداوندی پر عملدرآمد اور فرمانبرداری کرے۔ خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانبردار کامیاب ہیں کیونکہ وہی لوگ بندوں اور خدا کے حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں *

بقيّة فوائد التاريخ

وتقصّ قصص المصابين على القلب المكتئب وتشدّد الهمم للاقتحام فى الامور العظام وتشجع القلوب المزاودة بنموذج الفتيان الكرام فانّ نموذج الفتيان والشّجعان يقوّى القلب و يزيد جرءة الجنان۔

ومن لايعى التاريخ فليس بانسان ولله درّ من قال۔

ليس بانسان ولا عاقلٍ ٭ من لايعى التاريخ فى صدره
ومن وعى اخبار من قبله ٭ اضاف عمراً الى عمره

تاريخ الاسلام

التّاريخ او التاريخ بتسهيل الهمزة مصدرٌ معناه اللّغوى التوقيت ومعناه الاصطلاحى علمٌ يعرف به احوال الامم والشعوب الغابرة والحاضرة وهو مفيد لكلّ طبقات البشر۔ وهو يؤخذ من الآثار والرّسوم وهى ثلاث احدٰها الآثار المضبوطة اعنى كلّ ما حفظ من الاوراق والسّجلّات وسائر المخطوطات ككتب الاديان والتّقاويم ودفاتر الدّواوين۔ وحجج المحاكم و اعلاماتها وكتب الادب والقوانين والمعاهدات ونحوها۔ ثانيها۔ الآثار المنقولة اعنى كلّ ما روى وتنوقل عن الآباء الى الابناء من حكاية ومثل وشعر ونحوها وهذه وان لم تخل من المبالغات فى بعض الاحيان فهى على كلّ حال لا تخلو لدى المحقق من فايدة۔ ثالثها الآثار القديمة اعنى آثار المدن والقلاع وسائر الابنية والهياكل والاحجار المنقوشة والمسكوكات والاسلحة والثّياب والادوات البيتيّة ونحوها

النّصائح والحكم المأثورة۔

احترسوا من النّاس بسوء الظّن۔ المستشير معان والمستشار مؤتمن ان الحكمة تزيد الشريف شرفاً۔ اتقوا من تبغضه قلوبكم لوكان الصبر بعيرين ما باليت ايهما ركبت۔ وجهوا اموالكم الى من تحبه قلوبكم ٭

بقیّہ تاریخ کے فائدے

اور مصیبت زدوں کو مصیبت زدوں کے حالات سُنانا۔ اور ہمتوں کو بڑے بڑے امور میں بڑھنے کے لئے مضبوط کرتا ہے اور بہادر وحزین دلوں میں پہلے بزرگ جوانوں کیطرح دلیری پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ بہادروں اور جوانوں کے نمونے دلوں کو قوت دیتے۔ اور جان میں جرأت بڑھاتے ہیں۔

جو شخص تاریخ کا علم نہیں رکھتا وہ انسان ہی نہیں اور خدا جانتا ہے جس نے یہ کہا ہے سچ کہا ہے وہ انسان اور عاقل نہیں ہے جس نے تاریخ کو اپنے سینے میں جگہ نہیں دی۔ اور جس نے تاریخ کو محفوظ رکھا۔ اُس نے اپنی عمر دوچند کر لی ٭

اسلامی تاریخ کا بیان

تاریخ کے لغوی معنیٰ وقت کی مقرری کے ہیں۔ اصطلاح میں گذشتہ اور موجودہ لوگوں کے واقعات دریافت کرنے کا نام ہے۔ اور یہ علم ہر ایک طبقے کے آدمیوں کو مفید ہے یہ علم رسموں اور دیگر واقعات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اور یہ رسُوم تین طرح پر ہیں (۱) یہ واقعات مذہبی کتابوں اور جنم پتریوں اور بڑے بڑے اشعار کی کتابوں اور محکمہ جات کی دلیلوں اور نشانوں۔ زباندانی کی کتابوں اور قوانین اور معاہدات کے بیانوں سے معلوم ہو سکتا ہے (۲) یہ بزرگ علم کا سلسلہ روایتاً یُوں ہوتا کہ بزرگ لوگ اپنے بیٹوں کو حکایات عجیبہ اور ضرب الامثال اور اشعار وغیرہ نقلاً بعد نقلٍ بتاتے چلے آئے ہیں۔ اگرچہ اس علم میں بے سروپا مبالغات بھی ہوتے مگر تحقیق پسند طبائع کے نزدیک یہ علم فائدوں سے بھی خالی نہیں (۳) واقعات کا پتہ شہروں کے منہدم نشانات۔ اُجڑی ہوئی بستیوں ہر قسم کی عمارتوں پیکلوں کھدے ہوئے پتھروں۔ قدیم ہتھیاروں۔ خانگی لباسوں وغیرہ کو دیکھ کر تالیف کیا جاتا ہے ٭

نصیحتیں اور احکام ماثورہ

لوگوں سے بدظنی سے بچے رہو۔ مشورہ لینا گویا امانت لینا ہے اور مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے۔ حکمت سے شریف کی شرافت میں ترقی ہوتی ہے بغض سے پرہیز کرو۔ اگر صبر دو اونٹوں کا بوجھ بھی ہو تو میں پرواہ نہیں کرتا کہ کس پر سواری کروں جس سے تمہارے دلوں میں محبت اس کے پیش اپنی ضروریات کرو ٭

الصبر مطية لا تكبو وسيف لا ينبو - انقص الناس عقلا من ظلم من هو دونه واولى الناس بالعفو اقدرهم على العقوبة ليس العاقل من يعرف خير الخيرين لكنه من يعرف شر الشرين الحلم نعم السمير والعقل بشير بالخير يشير - اجتهد في طلب العلوم تنفرد بما يرفعك الى النجوم - المجد يبذل اللهى - والفضل بالادب والنهى ٭

مبدء الخليقة

اختلف المؤرخون ولا يزالون مختلفين على مبدء الخليقة فمن قائل ان البشر وجدوا قبل الهجرة المحمدية باربعة الاف سنة ومن قائل بستة الاف سنة ومن قائل بملايين من السنين والوصول الى الحقيقة متعذر ٭

الارض العالم

يقول علماء طبقات الارض ان الارض كانت جسماً نارياً وانها لم تبرد الا بعد سنين عديدة (مجهولة) ثم بعد ان بردت تحجرت وصار لها قشرة ثم بعد سنين عديدة (مجهولة) ايضاً اصبحت صالحة للنبات والانبات ثم اصبحت صالحة لحيات الحيوان ثم لحيات الانسان ٭

الانسان

يقول هاولاى العلماء ايضاً ان الانسان في اول امره كان وحشياً ثم مرت عليه سنون عديدة الى ان شرع يعمل الامور الضرورية له كالمسكن والملبس والماكل ثم ظل يتدرج بالحضارة الى ان وصل الى ما هو عليه في هذا العصر ٭

معينة التاريخ

العلوم التي تعين على التاريخ وتحمل حقائقه كثيرة اهمها الجغرافيا وعلم التقويم وعلم طبقات الارض ٭

صبر ایک سواری یا تلوار ہے جو کہ نہ تو درماندہ اور نہ اچٹتی ہے۔ لوگوں میں زیادہ احمق وہ جو اپنے ادنی پر ظلم کرے۔ بزرگ اور دانشمند وہ ہیں۔ جو باوجود قدرت انتقام معاف کرتے ہیں۔ عقلمند وہ ہیں جو کہ بد دل کی شرارت سمجھے نہ کہ اچھوں کی بھلائی کو۔ علم رات کا عمدہ افسانہ گو ہے۔ اور عقل بشارت کی عمدہ ترین سفیر ہے۔ علم کی تلاش میں لگے رہو۔ کیونکہ اسی سے مرتبہ کی بلندی از ثری تا ثریا پہنچتی ہے۔ بزرگی انعام اور بخشش سے ملتی ہے اور آداب اور عقل کی تحمیل پاتی ہے

پیدائش عالم کا شروع

اکثر مورخین عالم کی پیدائش میں مختلف ہیں۔ اور آئے دن یہ اختلاف ہمیشہ سر برگوہر رہا ہے۔ بعض کا یہ خیال کہ انسان ہجرت محمدیہ کے پہلے چار ہزار سال عدم سے وجود میں آیا اور بعض کا خیال چھ ہزار برس۔ بعض کا خیال لکھو کہا۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں اصل یہ کہ عالم کی پیدائش پر آگاہ ہونا سخت مشکل ہے۔

زمین اور جہان

جیالوجی کے ماہر یہ کہتے ہیں کہ زمین ایک ناری جسم تھا۔ جو کئی سال تک سرد نہ ہوا پھر چند برسوں کے بعد وہ زمین سخت ہوگئی اور اس کی پوست کی اس کی ہجنس سے جھل پیدا ہوگئی۔ اور ازاں بعد چند سالوں کے پیچھے وہ اُگنے اُگانے کے قابل بن گئی ۔ اور حیوانات اور انسانی نوع کی حیات کے واسطے ازبس درست ہوگئی ٭

انسان

وہی عالم جیالوجی فن کے آدمی کی بہ نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت انسان پہلے ایک وحشی انسان تھا۔ پھر چند غیر معلوم برسوں کے بعد اپنی ضروریات۔ مکان۔ لباس خوراک وغیرہ ضروریات کے بہم پہنچانے میں مصروف ہوگیا پھر جنگل چھوڑ شہروں میں آبسا اب اس زمانہ میں یہی حضرت انسان اپنے تئیں مہذب۔ متمدن وغیرہ ناموں سے فخر کرتا ہوا۔ اور رگیں پھلاتا ہوا بس نہیں کرتا ٭

التاریخ

جو علوم تاریخ کے مددگار اور تاریخ کے حقائق کو کھولتے انیں سے مقصود بالذات جغرافیہ کا علم ہے۔ اور علم حساب اور زمین کے طبقات کا (جیالوجی)

(۲) بڑی خوشی - بڑی مسرت بہت ہی مامنٹ کی بات ہے کہ یہ سال ہمارے (یعنی فرقہ اناث) کے لئے خاص برکات کا موجب ہوا کیونکہ ایک تو جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے ہمارے لئے ایک رسالہ بنام احمدی خاتون نکالا اور اب تک وہ بڑھ چڑھ کر پرچہ نکل رہا ہے - گو اشاعت بروقت نہیں - مگر یہ قصور ہمارا ہے - ہمیں چاہیے کہ اسے مالی مدد دیں - شیخ صاحب نے تو بہت تک کوشش کی کہ چھوٹی بچیوں کے ٹوٹے پھوٹے لفظ حوصلہ افزائی کے لئے چھاپ دیئے اور دوم ہمارے صاحبزادہ والا نسب نے اخبار الفضل نکالا تو خواہ ایک صفحہ ہی سہی مگر بقول پنجابی مثل (روڑی دی بیڑی دیاں بیر ٹبراں) ہی سہی تو بھی "تادیب النسا" کے نام سے مضامین مستورات کی بھلائی کے لئے لکھنے شروع کئے جزاک اللہ فی الدارین - اس میں اس دفعہ ہمارے خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا مضمون ہے - اب وقت آ گیا ہے کہ ہم غریبوں کے بھی شاید دن پھریں - کیا اچھا ہوتا کہ حضرت برادر مفتی صاحب بھی "بدر خواتین" کا کالم بند نہ کرتے اور آپ خود ہی کوئی نہ کوئی چھوٹا بڑا مضمون برابر درج کرتے رہتے یا لکھتے رہتے کیا فرض تھا کہ سکینہ ہی مضمون لکھا کرے یا کوئی اور خاتون ہی مجھے برادر مفتی معاف فرما دیں - آپ پر برادرانہ شکایت کی ہے ورنہ آپ بھی معذور ہیں - ہماری بہنیں تعلیم یافتہ تو بہت ہیں اور اسلامی تربیت بھی خاص کر قادیان شریف میں تو کافی سے بڑھ کر ہے - مگر افسوس ہے کہ ان کو علمی مذاق کم ہے - ورنہ بدر خواتین کا کالم کیوں بند ہوتا (احمدی خاتون کے نکل آنے پر میں نے مناسب نہ جانا کہ بدر میں یہ کالم رہے - ایڈیٹر)

(۳) میری پیاری بہن ملکہ صاحبہ - اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحبہ معاف فرما دیں اگر ان کی خدمت اقدس میں کچھ شکایات میں کروں - سنو بہن پیاری سچ کہ بخدا مجھے کیا بلکہ بہت سی بہنوں کو آپ سے بڑی بڑی اُمیدیں تھیں کہ آپ ایسی فاضلہ اور فصیحہ اور پُرجوش بہن تقریر سے تحریر سے ہم مستورات میں ایک روح پھونک دینگی اور سچ پوچھیں تو آپکو قرۃ العین ثانی سمجھا ہوا تھا مگر میرا خیال غلط نکلا آپ نے تقریر تو چھوڑ کہیں رہی اپنی تصنیفوں میں آپ ایسی محو ہوئیں کہ کبھی سال بھر میں ایک مضمون بھی حمایت سلسلہ میں نہیں لکھا - اگر یہ بہانہ کرو کہ بال بچہ کا بکھیڑا ہے تو بہن کیا اپنی بال و بچہ کی اسقدر محویت ہوئی کہ پیسہ کا کارڈ لکھ کر اپنی قدیمی محبہ سکینہ کو نہیں لکھنا تھا - حالانکہ رسالہ "احمدی خاتون" میں انجمن مستورات بنانے کا مضمون دھر گھسیٹا - آپ تو ایسی مفقود ہیں کہ نجھے پتہ بھی نہیں کہاں ہو - پھر انجمن کون قائم کرے خیر اسکا جواب احمدی خاتون کے ذریعہ لکھونگی انشاء اللہ - یہاں تو یہ شکایت کہ آپ کا قلم ٹوٹ گیا یا دل میں وہ نہیں رہا - ذرا بتلایئے تو سہی یا ازدواج ثانی والے مضمون سے ایسی خفگی اور عتاب آ گیا اس کا تردید میں ہی کچھ لکھنا تھا - ڈاکٹر علیم رستی ہیں انکے لئے دعا کریں (ایڈیٹر)

(۴) - مدت سے میرے جی میں خیال ہے بلکہ دل دردمند ہے اور سخت رنج پہنچتا ہے کہ لاہور جو ہمارے قادیان معظم کے گویا دوسرے درجہ پر قدر رکھتا ہے اور جو مرکز علم و تہذیب میں دن بدن ترقی پر ہے وہاں کی کسی بہن کو قابل ناصح میں نے نہیں دیکھا نہ سُنا اور مجھے بعید تعجب ہوتا ہے کہ جہانتک میں نے تحقیقات کی ہیں سنا کہ لاہوری احمدی خواتین میں پرجوش بہن کوئی نہیں اور ہماری بچیاں بھی مشن سکولوں کی محتاج ہیں - اگلے دن مجھے سخت رنج پہنچا ایک ناواقف کم علم بہن دور سے آئی تھی افسوس کے ساتھ مجھ کو کہنے لگی کہ میں رات ایک بڑے شہر میں تھی باہر تو ہم سُنتے ہیں کہ اس شہر میں بڑے جوش و خروش والے احمدی جماعت ہے اور بہت بھاری ہے مگر میں نے دیکھا کوئی بی بی احمدی پُرجوش نہیں بلکہ اکثر نمازوں میں سُست ہیں اور دینی تعلیم سے بے خبر بلکہ صبح سات بجے دو بچیاں جو فخر نسواں ہونی چاہئیں اُٹھیں اور اُٹھتے ہی کنگھی چوٹی کی - کپڑے بدل گاڑی آئی تو وہ سوار ہو سکول چلی گئیں نہ نماز پڑھی نہ قرآن شریف پڑھا - سچ کہ مجھے تو اس گندی واقعہ نے بدن میں رعشہ ڈال دیا - مگر یہ قصور کس کا ہے کیا مردوں کا نہیں جنہوں نے گھر میں احمدیت کی یا اسلام کی تحریک نہیں کی آجکل اس بڑے شہر میں انگریزی سکولوں کی زہریلی ہوا سرعت سے چل رہی ہے کاش کہ اگر ساتھ دینی عربی تعلیم ہوتی تو چنداں انگریزی تعلیم ضرر نہ پہنچاتی مگر اب تو بقول شاعر ؎

ان سے بی بی نے فقط اسکول ہی کی بات کی
یہ نہ بتلایا کہاں رکھی ہے روٹی رات کی

مگر کیا ایسی حالت میں ہمارے برادران مدت غفلت ہی میں رہکر اپنے گھروں کی خبر نہ لینگے اور کیا اپنی بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول زنانہ جس میں دینداری تعلیم اور اسلامیہ مسائل کی تعلیم ہو نہ کھولینگے - نہیں بلکہ فقط بچیوں ہی کے لئے نہیں اپنی مستورات میں جب تک اسلامیہ تعلیم نہ پھیلائینگے ان کے بت نئے اور پُرجوش لٹریچر کا کام نہ آ دینگے بلکہ نسل میں بھی ماؤں کی جہالت اور دین سے بے خبری اثر کریگی جس کا عتاب گھر کے بادشاہ یعنی مردوں پر ہوگا - اور خدا تعالیٰ کے سامنے وہ جوابدہ ہونگے - مجھے خوب یاد ہے کہ اس شہر کے ایک معزز مصلح قوم کی ۱۲ یا ۱۳ سالہ بچی آئی اور یہاں جمعہ کی نماز میں بھی لڑکیاں جاتی ہیں اسے ساتھ لیگئیں افسوس کہ جماعت میں کھڑا ہونا اسے نہیں آتا تھا - پھر ہاتھ باندھنے کی عقل نہ تھی مگر سجدہ دیا - نعوذ باللہ - انا للہ - کیا گھر میں بھی کسیکو نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر مجھے تو رہ رہ کر اس کے باپ پر تعجب آتا - ماں بچاری تو خیر ناواقفی کے باعث معذور ہوگی - اسی طرح ایک دفعہ میں نے اس شہر میں رات گذاری وہاں مشاہدہ کیا کہ ایک دو احمدی بیبیاں آئیں - پوچھا کہ بھئی تم لوگ احمدی ہو تو کہا اجی احمدی کیا ہوتے ہیں - اری بہن - تمہارے میاں تو بڑے مخلص ہیں - قادیان اکثر جاتے ہیں تو کہا جی خدا جانے ہمیں کیا خبر کہ احمدی کیا کہتے ہیں - بلکہ ہم نے تو سنا ہے کہ قادیانی عورتیں بڑی آزاد ہیں اور بہت شاندار لباس وغیرہ پہنتی ہیں اور وہ ہم سے زیادہ سُکھی ہیں اور مرد ان کے زن مرید ہیں - بیسے انا للہ پڑھ دیا - کہ حالت نازک ہے مولا کوئی ایسی تحریک ان کے دل میں ڈال کہ مردوں کو احساس پیدا ہو کہ عورتوں میں احمدیت کی تعلیم دیں اور اسلام سے ان کو خبر ہو - مجھپر کوئی ناراض نہ ہو خدا قسم میں نے بہت ضبط کیا کہ کسی اور طریقے سے ہی نیکی سمجھا دی جاوے مگر کوئی ایسا طریقہ نظر نہ آیا مجبوراً صاف صاف لکھ دیا خدا کرے میرے ان چند لفظوں میں اثر ہو اور حالت مستورات سدھر جاوے - ہاں خوب یاد آیا اب جبکہ پیام صلح اخبار نکلتا ہے تو چاہیئے کہ اس میں مستورات کے لئے ضرور حصہ رکھا جاوے جس کے ذریعہ ان میں نیکی پھیلائی جاوے اور اگر زنانہ سکول اگر ہمارے برادران ملت چاہیں تو علیحدہ کھول سکتے ہیں آگے ماننا نہ ماننا ان کے اختیار ہے ہمارا کام تو کہدینا تھا ؃

۵ ہماری بہنوں کو جو زیور علم و فضل سے آراستہ ہیں اور بفضل اللہ بہت سی بہنیں مجھ ناچیز سے بڑھ کر لائق فائق ہیں ان کو کمر ہمت باندھنی چاہیئے اور اپنی بہنوں کی حالت سدھارنے کیجانب کوشش کرنی چاہیئے دوسرے اخباروں کو چھوڑ کر اپنے اخبار میں مضامین لکھیں - مجھے اپنی معزز بہن مسز محمد علی صاحب ایم - اے پر بھی شکوہ ہے کہ وہ کوہ مری گئیں - سفرنامہ لاہور کے شرفا نا بی

میں تھا۔ مگر اپنی بہنوں کو نظرانداز کر دیا۔ حالانکہ اول خویش بعدہ درویش پر عمل چاہیئے تھا۔ بنت منشی غلام محمد پھلوری ہیں۔ پردہ نشین عصمت میں وہ مضمون لکھتی ہیں۔ اپنے اخبارات میں کبھی نہیں لکھا دیگر ہم؟ بہن لکہ تو مجھ پر ازدواج ثانی والے مضمون سے ایسی خفا ہوئیں کہ ملامت بھی بہت کی کہ تم نے کند چھری سے اپنا ہی گلا کاٹا گو بات ٹھیک تھی مگر عورت کے ہاتھ سے نہیں لکھا جانا چاہیئے تھا۔ اللہ اکبر ایسی نفس پروری پر خط و کتابت ہی بند کر دی۔

میں نے یہ چند پریشان فقرے لکھے ہیں اشارۃً ورنہ ان میں سے ہر ایک ایسا تھا کہ اس پر کئی کئی صفحہ کا مضمون لکھنے کی گنجائش تھی۔ مگر المعذور مجبور ہے ۔ زندگی رہی تو پھر سہی

والسلام عاجزہ سکینۃ النسا از قادیان

اخبار عالم

ایڈریانوپل پر ترکی قبضہ کی خبر ٹرکی کے بڑے شہروں میں کمال مسرت و خوشی سے سُنی گئی ۔

شمال ایڈریانوپل میں سرحد سے گذر کر جمبولی کی طرف کوچ کر رہے ہیں۔ سفرا کی کانفرنس امروزہ میں اس خبر سے سراسیگی پھیل گئی کہ ترک فلیپوپولس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ شاہ فرڈیننڈ نے دول سے مداخلت کی التجا کی ۔

جرمن اخبار ٹرکی پر دباؤ ڈالنے کی مشکل کو تسلیم کر کے لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ سرحدی تصفیہ ترکی کی تائید میں کیا جائے ۔

یارک کے متصل بنگھاسپٹن کے ایک کارخانہ میں آگ لگنے سے عمارت ۲۰ منٹ میں جلگئی ۱۲۵ لڑکیاں جو کارخانہ میں تھیں کھڑکیوں سے کودنے سے ۵۰ ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئیں۔ آتشزدگی کی یہ وجہ ہے کہ ایک سلگا ہوا سگرٹ کوڑے کرکٹ میں پھینکدیا گیا تھا ۵۰ سے ۶۰ تک لڑکیاں ہلاک اور ایک درجن مہلک طور سے زخمی ہوئیں کئی لڑکیوں کا پتہ نہیں ملتا ۔

شاہ فرڈیننڈ نے یورپ سے اپیل کی ہے کہ وہ ٹرکی کو خود بلگیریا کے اصلی علاقہ پر حملہ کرنے سے روکے۔ ترکوں پر دیہات کے جلانے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ دول کے سفرا کو کل شاہ فرڈیننڈ نے اپنے محل میں طلب کر کے ترکی سپاہ کے ٹرلوزاکس اور جمبولی کی سمت سے بلغاریہ پر حملہ آور ہونے ۔ اس لوٹ مار اور دیہات کو جلانے اور باشندوں کو ہلاک کرنے کے خلاف شکایت و اعتراض کیا۔ اور کہا کہ میں ہرگز یقین نہیں کر سکتا کہ جن طاقتوں نے سفارتی کارروائی یعنی معاہدہ لنڈن پر دستخط ثبت کئے ہیں جو کہ اب پاؤں تلے روندا جا رہا ہے اس توہین کا اُن پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ میں بلغاری قوم کی اس مصیبت میں یورپ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کے مصائب کا خاتمہ کرے جو اپنے پڑوسی کے ظالموں کی معاونت کے سامنے مقرور ہو رہے ہیں

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹرکی کی پیشقدمی یونان و سرویہ کے لئے کچھ نہ کچھ موجب خوف ہے۔ کانفرنس سفرا سے ظاہر ہوتا ہے کہ دول سوائے اس کے کسی سخت کارروائی پر متفق نہیں ہوئیں کہ ٹرکی سے سخت اظہار ناراضی کیا جائے۔ صرف روس مداخلت پر مائل ہے ۔

لنڈن میں توقع کیجاتی ہے کہ بلغاریہ پر ترکی یورش ریاستہائے بلقان کو اپنے اختلافات کو جلد دور کرنے پر آمادہ کرے گی۔ ورنہ طاقتیں بعض ترکی مطالبات کے قبول کرنے میں پس و پیش کرینگی

گورنمنٹ رومانیہ نے اس بات کی ضرورت ظاہر کی ہے کہ بلغاریہ کو ترکی حملے کے روکنے کے قابل بنایا جاوے

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسے لاہور۔ مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ چار روپے آٹھ آنے مل سکتی ہے ۔

رفاہ عوام و خواص

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ انسان انکے بغیر زندگی کے سارے لطیف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب ہو جاتا ہے اور اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر خارش ڈھلکہ اور ککرے وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتیٰ کہ اکثر نور چشم سے محروم ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں۔ ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بڑی محنت سے طیار کیا ہے اور اعلیٰ جز و اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں۔ کرتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ بڑا مددگار ہے چونکہ اس سرمہ کی قیمت بہ لحاظ لاگت بہت کم رکھی ہے تاکہ عام لوگ اس سے فائدہ اُٹھا دیں قیمت ایکتولہ عہ معہ محصولڈاک عہ یہ سرمہ بھی حضرت صاحب کا سالہاسال سے تجربہ شدہ ہے پڑبال ککرے خارش پہلی ڈھلکہ کے واسطے از حد مفید ہے قیمت یکتولہ عہ

المشتہر حکیم غلام محی الدین۔ قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام۔ مرتبہ شرد ھے پرکاش دیوجی۔ پرچارک برہمو دھرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کسی طرح کے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں قیمت بہت کم ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی دفعہ چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ر ہے

ملنے کا پتہ منیجر برہمو پرچارک فنڈ پنجاب۔ برہمو سماج لاہور

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم سانی گوتم کشمیری۔ باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۳۶ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں تنخواہ ۴۰ روپے ماہوار مذہب احمدی آبائی پیشہ نجاری و حدادی جسکی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے۔ مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں خط و کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ ست گرہ ہونی چاہیئے

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب ۶۰ کے ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں۔ ہر دو خواندہ۔ لائق۔ خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں ۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو "

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

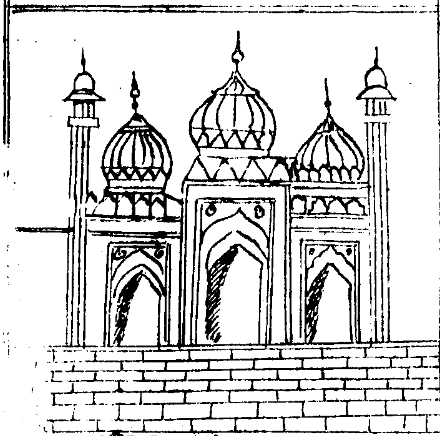

بدر

BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراقِ یار ازل | Rg - No L. | بنوش جرعۂ وصلش زجام نور الدین

جلد ۱۴ | رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ء و ۲۳ ساون سنہ ۱۹۷۰ بروز جمعرات | قادیان ضلع گورداسپور | نمبر ۱۴

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر صاحب | کہ ہست محیی موتیٰ کلام نور الدین

تراوشِ زخمِ جگر

حال کیا لکھوں میں اپنا قیدِ تنہائی میں ہوں
مدتیں گذریں کہ یاروں نے وہ مجلس جا رلیا
ضعف سے بیتاب ہو کر چارپائی پہ گرا
ہاتھ پر سر سوں جمانا مجھکو آتی ہی نہیں
میٹھی میٹھی باتیں سن سن کر ہے شیریں روز
ہے کفن میرا لباس اور قبر ہے آخر مکاں
آکے اس دار الشفا میں پینے پانی ہے شفا
میرا سینہ آتش نفرت سے ہر دم تپاں
کیا پہاڑ سی وعظ ہے جس پر کہ چل سکتا نہیں
آدمی کو چاہیئے اللہ کے حکموں پر چلے

پاس تو اب بھی نہیں مشہور ہے بانی میں ہوں
اور میں غافل ہمیں بیٹھا صنعت آرائی میں ہوں
اور وہ سمجھے کہ میں تابِ شکیبائی میں ہوں
دوستو میں تو خیال "بائی اینڈ بائی" میں ہوں
کوئی کیا سمجھے کہ میں دکانِ حلوائی میں ہوں
بھول کر انجام اپنا شوقِ زیبائی میں ہوں
ضعف بھی جاتا رہا ہو تو انائی میں ہوں
ماہ دسمبر میں بھی گویا کہ جولائی میں ہوں
اور دعویٰ ہے کہ میں دیر جلیبائی میں ہوں
یہ بھی کوئی فخر ہے میں دینِ آبائی میں ہوں

میرزا سے آکے اکمل حکم ربی سے کہا
میں بروزِ مصطفےٰ شانِ مسیحائی میں ہوں

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں اس درس کے ایک دور کے نوٹ الحمد سے سورۃ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپکر مکمل ہوئے ہیں معارف و حقائق کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے قیمت صرف ۱۲ عہ

فی نسخہ ۶ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں ۔ (مینجر بدر - قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدا ئے قولِ او در جانِ ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
معجزاتِ انبیائے سابقین
آں ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
بگذرم دوری از آں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد
منکرِ آں مستحقِ لعنت است
منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بایقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
نزدِ ما کفر است خسران و تباب

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب ۵۰ کے ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں ہر دو خواندہ ۔ لائق خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں ۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں ایک پارہ روزانہ کا درس ہوتا رہیگا۔ نصف پارہ درمیان ظہر و عصر اور نصف درمیان عصر و مغرب ہر دو مساجد مبارک و اقصیٰ میں وقت عشا اور وقت نماز تہجد تراویح میں قرآن شریف سُنایا جائیگا۔ حضرت نے ایک طبیب کو جس نے آپ کے ساتھ مخلصانہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہُوئے بعض دوائیں بھیجنے کی اجازت چاہی تھی لکھا ہے کہ مجھے آجکل کثرت پیشاب کی تکلیف ہے تین بار رات کو اور تین بار دن کو پیشاب آتا ہے۔ ایام صحت میں آٹھ پہر میں صرف تین بار ضرورت ہوتی تھی۔ اہلبیت حضرت خلیفۃ المسیح میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت نواب صاحب بخیریت لدھیانہ میں ہیں۔ حضرت مولوی محمدؐ احسن صاحب اپنے وطن امروہہ میں دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ مولوی محمدؐ عثمانؓ صاحب قریشی ہیڈ ڈرافسمین دفتر ریلوے لاہور نے اس زمین میں سے جسکا اعلان الفضل میں کیا گیا تھا پندرہ مرلہ زمین مبلغ تین سو روپے ادا کر کے خرید کرلی ہے۔ بھائی عزیز الرحمٰن صاحب مہاجر (بریلوی) کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ مبارک ہو۔ ماہ رمضان المبارک میں درس قرآن شریف کے سُننے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں میں شامل ہونے اور دیگر برکات سے فائدہ اُٹھانے کے واسطے کئی دوست تشریف لائے ہیں منشی عبدالغفور سابھر سے منشی محمدؐ بخش صاحب لاہور سے محمدؐ اسمعیل صاحب پرتھی پور سے۔ چودھری حاکم علی صاحب سرگودہ سے۔ ماسٹر غلام محمدؐ صاحب میانوالی۔ حسن موسیٰ خانصاحب آسٹریلیا والے لاہور سے۔ مولوی محمدؐ فاضل صاحب فیروزپور سے۔ دیگر احباب جو مختلف مقامات سے حضرت کیخدمت میں حاضر ہُوئے بعض کے اسامی درج ذیل ہیں۔ سید فخر الاسلام و سید محمدؐ حسین صاحب نکودر سے۔ ڈاکٹر محمدؐ حسین صاحب دھرم کوٹ سے اور میاں عبدالعزیز صاحب، دورسمال۔ مولوی فضل الدین صاحب بٹالہ بابو محمدؐ شفیع صاحب مظفر گڈھ۔ مرزا رحمت بیگ صاحب جلال پور سے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ یکم اگست سے بند ہیں ۱۷۔ ستمبر کو پھر مدارس کھُلینگے انشاء اللہ طلبا و اساتذہ اکثر اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں ۲۔ اگست کو صاحبزادہ عبدالحی کی دُلہن اپنے گھر آ گئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مبارک کرے۔ اس خوشی کی تقریب پر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین نے ایک انگریزی میں نظم کہی۔ برادر اکمل نے اس کا اردو ترجمہ فی البدیہہ نظم کیا۔ ۳۔ اگست کو دعوت ولیمہ ہوئی کتاب عسل مصفی کا حصہ اول ۶۰۵ صفحہ تک ہوگیا ہے۔ اور قریب الاختتام ہے۔ مگر اس کتاب کے دو حصے کیوں کئے جاتے ہیں۔ ہماری رائے میں ایک ہی حصہ ہونا چاہئے ۔ کتاب ضخیم ہوگئی تو حرج کیا ہے ۔ صاحب عسل مصفی کا ایڈریس یہ ہے۔ لاہور لنگے منڈی۔ کوچہ سیٹھاں۔ مرزا خدا بخش صاحب احمدی۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو اسی پتہ پر خط و کتابت کریں ۔ مرزا محمدؐ عباس بیگ صاحب نے گجرات سے مسلم انڈیا کے واسطے مبلغ للعہ ولایت ارسال کئے ہیں۔ ہمارے مکرم دوست ملک محمدؐ بخش صاحب آسٹریلیا نے اخبار الفضل کی امداد کے واسطے مبلغ ۵عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کیا ہے جزاہم اللہ الخیر ۔

رمضان شریف کے درس قرآن شریف کے نوٹ

اختتام پر ماہ شوال میں تمام نوٹ اختصاراً کسی آئندہ اخبار بدر کے ساتھ بطور ضمیمہ مفت شائع کئے جائینگے۔ غیر خریداران بدر کو قیمتاً بھیجے جا سکینگے درخواستیں پہلے آنی چاہئیں تاکہ اُتنے پرچے زائد چھپوا لئے جاویں۔ یہ نوٹ بدر کے سب خریداروں کو مفت دئے جائینگے خواہ وہ ضمیمہ درس کے خریدار ہیں یا نہیں ہیں

جلسہ اٹھوال

جلسہ احمدیہ اٹھوال کی رپورٹ کسی پچھلے اخبار میں شائع ہو چکی ہے وہاں امرتسر بٹالہ وغیرہ مقامات سے بہت سے غیر احمدی مولوی صاحبان جمع ہوئے تھے اور مباحثہ پر بڑا زور دیتے تھے جو کہ اس وجہ سے نہ ہوسکا کہ مولوی صاحبان نے شرائط مباحثہ کو منظور نہ کیا نہ سرکار سے منظوری لی نہ اپنی تحریر دینا قبول کی نہ وفات حیات مسیح کے مسئلہ کو صاف کیا۔ اس طرح مباحثہ کو خود ٹالا۔ اور لوگوں میں مشہور کیا کہ ہمارے ساتھ مباحثہ نہیں کیا جاتا اور بڑے زور سے دعویٰ کیا کہ ہم یہاں کے تمام احمدیوں کو لوٹا کر غیر احمدی بنا دینگے مگر ہم دُعا اور صبر کے ساتھ اپنا کام کر کے چلے آئے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے آنے کے بعد آہستہ آہستہ جب لوگوں نے طرفین کی باتوں اور اُن کے حالات پر غور کیا تو رفتہ رفتہ قریب پچیس نئے آدمی داخل سلسلہ احمدیہ اس وقت تک ہوچکے ہیں جن میں سے بعض کے اسامی درج ذیل ہیں۔ سچ ہے ع

جیتیں گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

گلاب دین۔ گاہی۔ اسمعیل ترکھان۔ ابراہیم۔ عمر دین نور محمدؐ۔ اسمعیل ولد نواب۔ نواب۔ کمال الدین۔ نبی بخش عبداللہ۔ علی محمد۔ گلاب دین ترکھان کرم الٰہی۔ کمال وغیرہ

درخواست جنازہ

ڈاکٹر سید محمدؐ حسین شاہ صاحب اپنی ہمشیرہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں ۔

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبدالحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں۔ ہر طرح کی کمزوری۔ سستی۔ کمی باہ احتلام۔ جریان رقت ضعف دل ضعف دماغ۔ درد کمر۔ نسیان زکام۔ نزلہ کا علاج

تصدیق اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی۔ حکیم نظام جان صاحب ھزاری۔ حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمدؐ صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اس کی شہادت دی ہے پہلے تو بہت گراں فروخت ہوئی تھی مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت فی روپیہ پچاس عدد کر دی ہے۔

جلد طلب کریں ملنے کا پتہ :-

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

[illegible]ن صاحب، سمالی لینڈ پھر آگے بڑھا ہے اُسنے سدہارہ پر حملہ کردیا اور ایک قبیلہ کے بہت سے مویشی اور اونٹ لیگیا بہت لوگوں کو ہلاک اور زخمی کر گیا، وہ مقام کرم پر جو بربرہ کے نزدیک ہے، حملہ کی تیاری

کلام امیر

سورہ عنکبوت کا پہلا رکوع

۲۹- جولائی کی شام کو درس قرآن شریف کے شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ سبق تو شروع کرتا ہوں مگر دل گھبراتا ہے- کچھ اس وجہ سے کہ رات سے بیمار ہوں- اور کچھ اس رکوع (سورہ عنکبوت کا پہلا رکوع) کے الفاظ ہی گھبرا دینے والے ہیں

خدا حافظ

مدرسہ کے بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا بہت لوگ تم میں سے کل جائینگے- (تعطیلات موسم گرما) جانا بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے، در رہنا بھی حکمت ہے ہمیں کیا خبر ہے کہ تم واپس آؤ گے تو ہم جیتے ہونگے یا نہ ہونگے- جو درس قرآن شریف کا گذرتا ہے میں اُسی کو غنیمت جانتا ہوں اور اللہ کا فضل مانتا ہوں میں تم سب کو حوالہ بخدا کرتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ دعائیں بہت کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق نہ چھوڑو۔ استغفار بہت کرو اللہ تمھارے ساتھ ہو۔

خدا کے عذاب سے ڈرو

فرمایا جب کوئی سلطنت یا قوم- گھر یا انسان ہلاک ہونے کے قریب ہوتے ہیں تو اُن میں سچائیوں پر عملدرآمد کم ہوتا ہے یہ ہلاکت کی نشانی ہے- بغداد کا آخری بادشاہ جب سلطنت تباہ ہوئی کبھی سال میں ایک دفعہ ہوادار میں بیٹھ کر اپنے محل سے باہر نکلا کرتا تھا اور وہ بھی اپنی بی بی کے مجبور کرنے پر- ورنہ اُسی بی بی کی گود میں پڑا رہتا تھا جسکا نام نسیم السحر رکھا ہوا تھا اور ایک باغ بنایا ہوا تھا جس کے پتے اور پھول سب موتیوں اور جواہرات کے تھے تاتاری لوگوں نے اُس باغ کو لوٹ لیا- سب زر و جواہر اُتار لیا- نسیم السحر بھی اُن کے قابو میں آگئی اُس کے پاس جو بیش قیمت موتی تھے وہ لینے لگے اُس نے کچھ مزاحمت کی تو اُسے وہیں قتل کر کے رستے میں پھینک دیا- ایک شخص لکھتا ہے کہ میں نے دیکھا کوچے میں اُس کی لاش پڑی اور کُتا لہو چاٹ رہا تھا- یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ غنی عن العالمین ہے اس کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں- وہ کسی خاندان ملک یا آدمی کو بڑا بناتا ہے جب وہ بدیوں پر اُتر آتے ہیں تو ایک آن میں ہلاک کر دیتا ہے بغداد میں ۱۴ لاکھ اندر اور ۴ لاکھ باہر اٹھارہ لاکھ آدمی قتل کیا گیا تھا اور ۸ لاکھ کتاب کسی نے اپنے مطلب کے مطابق منتخب کر لی تھی- باقی سب دریا برد کر دی گئی تھیں- وہ کتابیں آجکل روس کے ایک کتب خانہ میں ہیں بڑی مشکل کتابیں اُسی جگہ صحیح کی جاتی ہیں

اب اس زمانہ میں مسلمانوں پر مصیبت یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث سے واقف نہیں- انھیں علم نہیں کہ بدی کیا ہے اور کن باتوں میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے جن سے عذاب نازل ہوتا ہے- اکثروں کو قرآن شریف کے پڑھنے کا شوق ہی نہیں- اگر شوق ہو تو فرصت نہیں- زمیندار تاجر ملازم سب رات دن اپنے کاموں میں ایسے مصروف ہیں کہ قرآن شریف کے واسطے کوئی وقت نہیں۔

قرآن خوانی کی قدر کرو

ایک شخص میرے پاس آئے- قرآن شریف کے پڑھنے کا بڑا شوق ظاہر کیا- مجھے کہا کہ آپ کوئی انتظام کر دیں کوئی اُستاد مقرر ہو جو مجھے قرآن شریف پڑھا دیا کرے- اُس کے ساتھ وقت مقرر ہو- میں نے ایک اُستاد مقرر کر دیا- وقت بھی مقرر ہُوا- وہ اُستاد جب اُن کے مکان پر گیا تو خفا ہونے لگے کہ یہ کیسے ملاں لوگ ہیں- نہ طریق ادب سے واقف ہیں نہ ہماری مصروفیتوں سے آگاہ ہیں- آ گئے کہ سبق پڑھ لو دیکھتے نہیں کہ ہم کیسے ضروری کام میں مصروف ہیں باہر بیٹھ جاؤ وقت فرصت دیکھا جاوے- وہ اُستاد صاحب تو گھبرائے مگر میں نے انھیں کہا کہ چند روز دیکھو اور اُس کے مکان پر جاتے رہو- خیر وہ جاتے رہے- آخر شاگرد صاحب نے خود ہی مجھے کہا کہ میں ایسے لوگوں سے نہیں پڑھ سکتا- یہ تکبر کا حال ہے- حالانکہ یہ لوگ اس لائق نہیں کہ تکبر کریں۔

بُت پرستی سے بچو

فرمایا بُت پرستی کی جڑھ بیجا محبت کوئی تو رنگ و روغن پر مرتا ہے جہاں کوئی خوبصورت شکل دیکھی لبس عاشق ہو گئے- اور بعض لوگ دینی رنگ میں اس محبت میں غلو کرتے ہیں- مرزا صاحب کی تصویر ہولی یا نورالدین کی یا خواجہ تونسوی کی یا کسی اپنے مرشد کی اُس کی تعظیم کرنے لگے- رفتہ رفتہ بات دور چلی گئی اور وہی بُت بن گیا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ سیال شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا تھا کیونکہ وہ وہاں کے بزرگوں کا مرید تھا۔ کہنے لگا کہ ہمیں تو ادھر ہی سے سب کچھ ملا ہے- میں نے کہا قرآن شریف میں آیا ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف نماز میں منہ کا حکم اسواسطے ہے کہ لنعلم من یتبع الرسول تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ رسول کی پیروی کون کرتا ہے- جو شخص اور طرف منہ کرتا ہے وہ رسول کا پیرو نہیں- کہنے لگا یہ ملاں لوگوں کی باتیں ہیں میں نہیں جانتا۔

خانہ کعبہ سے جب بُت نکالے گئے تو ان میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے بُت بھی تھے اور اُس مینڈھے کے سینگ بھی رکھے تھے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ہی باہر پھینکوا دئیے۔

انصار بدر

بدر برائے مساکین شوقین

اپنے احباب احمدیہ میں سے بہت سے ایسے مساکین ہیں جو اخبار کو خریدنا چاہتے ہیں لیکن طاقت نہیں رکھتے برادر محمد بخش نے ایک اخبار میری صحت کی خوشی پر کسی کے نام جاری کرنے کے واسطے فرمایا تھا اس کے اعلان پر کوئی بیس درخواستیں آگئیں اخبار تو صرف ایک ہی کے نام جاری ہو سکتا تھا اور وہ ہوا لیکن اُن درخواستوں کے درمیان ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایک ایسے احباب ہیں کہ اگر اُنکے نام اخبار جاری ہو تو وہ نہ صرف خود ہی فائدہ اُٹھائیں بلکہ دوسروں کو بھی پڑھائیں اور سنائیں اور اسطرح تبلیغ کا ایک سلسلہ جاری ہے اسواسطے ہم ذی استطاعت احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس ضروری اور مفید کام میں امداد فرماویں اس مد میں جو رقم آویگی وہ شکریہ کیساتھ بدر مسکین فنڈ میں درج ہو کر اس سے مستحقین کے نام اخبار جاری ہوتے رہینگے- سردست سب سے اول ہم دو اخبار دفتر کیطرف سے جاری کرتے ہیں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح پرفتوح کو ثواب پہنچانیکے واسطے دوسرا پرچہ کسی عیسائی کے نام جاری ہوگا یا کسی ایسے دوست کے نام جو عیسائی صاحبان کو دکھایا کرے اس کی ضرورت اسواسطے بھی ہے تاکہ ظاہر ہو کہ ہم دل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ محبت رکھتے ہیں اور اخبار میں جو کچھ رد عیسویت کے متعلق لکھا جاتا ہے وہ موجودہ محرف مبدل انجیل اور اُنکے فرضی خدا یسوع کے رد میں لکھا جاتا ہے نہ خدا کے بندے اور پیغمبر حضرت عیسیٰ کے متعلق جنہوں نے کبھی خدائی کا دعویٰ نہ کیا تھا اور ساری عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور اپنے بعد آنیوالے مسیح کے متعلق خوشخبری دینے میں گذار دی احباب بہت جلد اس کارخیر میں زر لقد عطا کر کے ثواب حاصل کریں ہر ایک صاحب جو اسکو پڑھے اپنی توفیق کیمطابق خواہ چند پیسوں کے ٹکٹ روانہ کر دیوے۔ ایسا ہی ہمارا ارادہ ہے کہ اس فنڈ سے مختلف لائبریریوں (کتبخانوں) کو مفت اخبار بھیجا جایا کرے کیونکہ اسطرح اکثر غیر احمدی لوگ پڑھتے ہیں اور اشاعت خوب ہو جاتی ہے نیز ایک تجویز یہ ہے کہ مساجد کے اماموں کے نام اخبار مفت جاری کئے جائیں اس سے بھی انشاء اللہ تبلیغ خوب ہو سکیگی- اور امام صاحبان مفت کی چیز

بدر مورخہ ۷۔ اگست سنہ ۱۹۱۳ء

ہزار ہا روپیہ انعام

سوال بخاری شریف میں منجملہ مسیح موعود کی اور علامتوں کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو مال دینگے۔ لیکن کوئی شخص مال قبول نہ کریگا۔ ولیفیض المال حتی لا یقبلہ احد۔ اس حدیث کی رُو سے مرزا صاحب کی مسیحائی کس طرح ثابت ہوئی ہے۔ آپ نے کب لوگوں کو روپیہ دیا اور کس نے لینے سے انکار کیا حالانکہ اس وقت کروڑوں آدمی رُوے زمین پر ایسے موجود ہیں جو بسبب غربت کے ایک پھوٹی کوڑی تک لینے کو طیار ہیں*

جواب اگر یہ فرض کر لیا جاوے کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں ہر فرد بشر امیر ہو جاویگا اور ایسے روپیہ کی ضرورت نہ رہیگی اس لئے وہ مسیح سے مال قبول نہ کریگا۔ تو یہ عقیدہ عقلاً و نقلاً دونوں طرح سے غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت دو قسم لوگ ہی روئے زمین پر ہو سکتے ہیں۔ ایک وہ جو دُنیا دار ہیں اور حضرت مسیح کے حلقہ ارادت سے خارج ان کے متعلق تو گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ روپیہ کی حرص و آز سے پاک ہوں اور دنیوی مال کو شرف قبولیت بخشنے سے دریغ کریں * سچ ہے الھاکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر

یعنی دنیادار قبر میں داخل ہونے تک اپنے مال کی ترقی کا خواہاں رہتا ہے۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہو سکتے جو حضرت مسیح کے سلسلہ میں منسلک اور اُن کے زمرہ میں داخل ہوں اور حضرت مسیح سے ان کا تعلق خادمانہ ہو سو ایسے لوگوں کے متعلق بھی ایک سلیم العقل انسان تجویز نہیں کر سکتا کہ وہ حضرت مسیح کے عطیہ کو رد کریں اور عذر کریں کہ ہم امیر ہیں۔ ایک مرید خواہ کسقدر ہی غنی کیوں نہو وہ ایک نبی رسول کے عطیہ کو اس وجہ سے کہ وہ امیر ہو گیا ہے کبھی رد نہیں کر سکتا۔ ناظرین خود اپنے پر قیاس کریں کہ جب آپ کے بزرگ آپ کو اپنی بزرگانہ شفقت سے کوئی چیز عنایت کرتے ہیں تو کیا آپ نے کبھی اس بنا پر انکار کیا ہے کہ میں یہ چیز نہیں لیتا۔ آپکے دینے کی ضرورت نہیں میں خود امیر ہوں۔ جیب میں پیسہ ہے۔ بازار سے چیز مل سکتی ہے۔ ضرورت پڑیگی تو خود خرید لونگا۔ بزرگوں۔ پیروں۔ نبیوں کے عطایا کو اس لئے رد نہیں کیا جاتا کہ ہم ان چیزوں کے محتاج نہیں کیا بزرگوں کا پس خوردہ تبرک کے لئے کھایا جاتا ہے یا یہ غرض ہوتی ہے کہ مریدوں کے گھر آج فاقہ ہے لوگ تو بزرگوں کی برکات تلاش کرتے پھرتے ہیں اور اگر کوئی تبرک ہاتھ آجاوے تو اپنے خاندان میں نسلاً بعد نسلاً اسے قائم و محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ غرض اگر دُنیادار کو حضرت مسیح دینگے تو وہ بموجب آیت

الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر

اسے ضرور لے لیگا۔ اور اگر دیندار ہے تو وہ حضرت مسیح کے عطیہ کو تبرک سمجھیگا اور سر آنکھوں پر رکھتا ہوا اُسے قبول کریگا۔ دوسرا پہلو نقل کا ہے اس پہلو سے بھی یہ عقیدہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ننگے نہا رہے تھے کہ اچانک اوپر سے سونے کے چند ٹکڑے گرے۔ حضرت انھیں چُننے لگے۔ الہام ہوا کہ اے ایوب کیا میں نے تجھے ان سونے کے ٹکڑوں سے بڑھ چڑھ کر دولت نہیں دی اور تجھے غنی نہیں کیا تو پھر یہ ٹکڑے کیوں چُنتا ہے۔ حضرت ایوب نے عرض کیا کہ الٰہی کیا میں امیر ہو کر تیری نعمتوں سے بھی بے پرواہ و غنی ہو سکتا ہوں۔ ناظرین سوچیں کہ حضرت ایوب ایک نبی تھے پھر خدا نے انھیں دولت کثیر سے متمتع کیا تھا پھر نہلانے جیسی مصروفیت میں مشغول تھے لیکن تمام کام چھوڑ کر تھوڑے سے ریزے چُننے لگ گئے۔ حرص کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اس خیال سے کہ یہ خدا کی طرف سے ایک عطیہ ہے تو کیا ایک غیر نبی جس میں وہ سیر چشمی نہیں جو ایک نبی کے قلب میں جلوہ افروز ہوتی ہے حضرت مسیح جیسے پاک رسول کے عطیہ کو بے پرواہی سے ٹال سکتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرے غنی ہونے کو حضرت مسیح بھی جانتے ہیں۔ پھر باوجود اس علم کے مجھے جو وہ مال دیتے ہیں تو کوئی تو خاص مصلحت ہوگی۔ غرض عقلاً و نقلاً دونوں پہلوؤں سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچگئی کہ ایسا زمانہ نہیں آسکتا جس میں لوگ اس قدر غنی ہو جاویں کہ مال کو قبول نہ کریں۔ اور پھر حضرت مسیح جیسے شفیق انسان سے

اب رہے اس حدیث کے اصل معنی وہ اس طرح پر ہیں کہ یہ ایک علامت ہے مسیح کی صداقت کی۔ اور ایک معیار ہے ان کے سچا نبی ہونیکا۔ یعنی حضرت مسیح دُنیا میں تشریف لاکر ایسے ایسے معجز نما کام کرینگے کہ کوئی شخص ان کا مقابلہ نہیں کرسکیگا یہانتک کہ وہ انعام مقرر کرینگے اور مال کثیر کے وعدے دینگے کہ جو شخص فلاں کام کرے اسے اتنا انعام اور جو فلاں کام کر سکے وہ اتنے انعام کا مستحق۔ لیکن کوئی شخص وہ کام کرکے اس انعام کو قبول نہیں کریگا *

چنانچہ جب ہم اس معیار کے مطابق حضرت اقدس کے اس دعوے مسیحائی کو پرکھتے ہیں تو آپ کی صداقت سورج کی طرح ظاہر و باہر ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس نے ایک کتاب براہین احمدیہ نام لکھی اور کہا کہ دُنیا کا کوئی انسان خواہ عیسائی ہو یا موسائی۔ آریہ ہو یا برہمو ہر ایک کو ہماری طرف سے چیلنج ہے کہ وہ اس کتاب کا رد لکھے اور طور پر اس کا ابطال کرے۔ لیکن کوئی نہ بولا۔ پھر غیرت دلائی کہ تمہارے لئے چُپ رہنا بڑی ذلت کا مقام ہے تب بھی اثر نہ ہوا تو انعام کا لالچ دیا کہ جو شخص اس کے چوتھے حصہ کا بھی رد کرتے تو میں اسے اپنی تمام جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ دینے کو طیار۔ مگر کیا کوئی مرد میدان نکلا جس نے وہ انعام حضرت مسیح کے دست مبارک سے لیا ہو۔ پھر ...ن کی طرف توجہ کی اور سر الخلافہ اور کرامات الصادقین اعجاز احمدی۔ نور الحق جیسی بےنظیر کتابیں لکھیں اور بڑی تحدی کے ساتھ دعویٰ کیا کہ دُنیا کے کسی فرد بشر میں یہ طاقت نہیں کہ وہ ایسی پُر فصاحت و بلاغت کتابیں لکھے۔ خواہ وہ عربی یا مصری شامی ہو یا مغربی پھر صرف فرداً فرداً نہیں بلکہ سب ملکر بھی تب بھی ان کی طاقت سے باہر ہے پھر تحریص کے طور پر انعام مقرر کیا اور ہزاروں ہی دینے کئے۔ مگر کیا کسی فصیح بلیغ مصری یا بیرونی نے لبیک کا نعرہ بلند کیا یا کسی نے اس رقم عظیم کو قبول کیا۔ ہرگز نہیں۔ مصریوں کو جانے دو اپنے ملک ہندوستان کو لو۔ کیا مولوی نذیر حسین رئیس المکفرین اور مولوی محمد حسین امام المعاندین اور مولوی ثناء اللہ رئیس السبابین (جو سلسلہ احمدیہ کے استیصال میں ناخنوں تک زور لگا چکے ہیں) کوئی کتاب لکھی کوئی رسالہ شائع کیا کوئی دو ورق چھپے کیا کہ لیجئے صاحب آپ کی عبارت سے بڑھ کر فصیح و بلیغ عربی ہم نے لکھی ہے دوسروں پر نکتہ چینی کرنی آسان ہے اور جھوٹ موٹ کی غلطیاں دکھانی سہل ہیں۔ مگر مقابلہ کرنا مشکل بلکہ نا ممکن ہے۔

پھر آتھم والا معاملہ پیش ہوا۔ حضرتؑ نے کہا کہ آتھم نے مدت معینہ میں اسلام کی طرف رجوع کیا اس لئے وہ موت سے بچ گیا۔ آتھم نے انقضاء موت کے بعد دلیری سے انکار کیا کہ میں نے ہرگز رجوع نہیں کیا۔ حضرت صاحب نے ایک آسان فیصلہ کیا کہ اچھا اگر تم نے رجوع نہیں کیا تو قسم کھا جاؤ۔ پھر ایک سال تک زندہ رہ جاؤ تو میں کاذب اس نے قسم کھانے سے انکار کیا آپ نے غیرت دلائی۔ عیسائی اخباروں نے بھی اس کو ابھارا مگر اس کی ہمت نہ بندھی۔ آپ نے کہا کہ قسم کھاؤ اور ایک ہزار روپیہ درم نقد حاضر خدمت ہے مگر وہ بندہ خدا آمادہ نہ ہوا۔ آپ نے کہا کہ اچھا دو ہزار دینے کو طیار ہوں تب بھی اسے اثر نہ ہوا آپ نے تین ہزار روپیہ دینا منظور کیا تب بھی اس نے قسم نہ کھائی۔ آخر آپ نے کہا کہ قسم کھاؤ اور چار ہزار روپیہ لو مگر کیا آتھم نے اس جری اللہ کے اس گرانقدر عطیہ کو قبول کیا اور وہ قبول بھی کس طرح کرتا کیا حدیث کی علامات نے یونہی رائیگاں جانا تھا۔ پھر آپ نے لاہور میں صلح کا پیغام دیا اور برادران وطن کو کہا کہ تم ہمارے رسول کو خدا کا برگزیدہ سمجھو اور بدزبانی سے باز آؤ ہم تمھارے رامچندر و کرشن وغیرہ کو خدا کا نبی مانتے ہیں اور کبھی ان کے حق میں ہتک آمیز الفاظ استعمال نہیں کرینگے۔ اگر ہماری طرف سے بدعہدی ظہور میں آئے تو ہم تین لاکھ روپیہ دینے کو طیار ہیں کیا اس انعام کو اس کی شرطوں کے مطابق کسی آریہ سناتنی۔ اور سکھ نے لینے کی کوشش کی کیا اس کرشن ثانی کے عطیہ کو قبول کیا۔ ہرگز نہیں۔ غرض سوچنے کی بات ہے کہ آپ نے دنیا کی تمام قوموں میں بڑی فراخدلی کے ساتھ انعام بانٹا اور سینکڑوں سے لیکر لاکھوں تک رقم مقرر کی بلکہ اپنی تمام جائداد بھی پیش کی مگر کیا کسی دہریہ۔ برہمو۔ آریہ۔ سناتنی عیسائی۔ موسائی اور نام کے مسلمانوں نے وہ انعام اور بخشش قبول کی۔ حاشا و کلا۔ کیا اس بات سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ حدیث نبوی کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خدا کے سچے مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔ جن کے نزول کا وعدہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ مسلمانوں سے کیا تھا ؏

دُعا

مدد برادر امام الدین صاحب اپنے فرزند عزیز عبداللہ کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو ہمیشہ صحت و عافیت میں رکھے ؏

جنوبی امریکہ سے خط

میاں شیر محمدؐ صاحب ملک برازیل جنوبی امریکہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

" اس جگہ بہت عرب اور ترک رہتے ہیں۔ جن کو مذہب سے کچھ بھی رغبت نہیں ہے۔ صرف اسپر کاربند ہیں کہ رنجھے پرائی کیا بنی اپنی نبیڑ تو) مینے کئی دفعہ بہت عربوں سے جو کہ مذہب اسلام کو بدنام کرنیکا بیڑا اٹھائے بیٹھے ہیں بحث کی ہے وہ اسطرف یعنی اس ملک میں انہی لوگوں یعنی عیسائیوں کی طرح رہتے ہیں اور وہی خوراک کھاتے ہیں جو کہ عیسائی کھاتے ہیں یعنی بڑی خرابی انمیں یہ ہے کہ اُن کی طرح خنزیر کھاتے ہیں۔ اس جگہ کے عیسائی عجیب قسم کے ہیں ان کے بہت سے خدا ہیں۔ مگر بہت لوگ یہاں ایسے بھی ہیں جن کو معلوم ہی نہیں ہے کہ مذہب کیا چیز ہے یا خدا کیا ہے۔ جب ان کو بتلایا جاتا ہے تو پھر ہاں میں ملا دیتے ہیں میںنے خواجہ صاحب کمال الدین کو لندن میں تین پرچوں کی بابت لکھا ہے اور اُمید ہے میں اُن کی اور بھی کوشش کرکے اُن کے خریدار پیدا کرونگا۔ اور آپ کے عربی رسالہ کے خریدار بھی پیدا کرونگا ؏ اس جگہ تجارت پیشہ لوگ عرب اور ترک ہیں۔ یہاں ہندوستانی کوئی بھی نہیں ہے۔ صرف میں اور میرے پانچ ساتھی ہیں۔ ہم نے اس جگہ کھیتی کا کام شروع کیا ہوا ہے ؏ اس جگہ کافی بہت ہوتی ہے اور ہم نے بھی کافی کا ٹھیکہ اس شرط پر لیا ہوا ہے کہ نصف مالک کا اور نصف ہمارا ہوگا۔ کافی ایک روپیہ کی ایک سیر فروخت ہوتی ہے اور اس ملک کے حالات کیا تحریر کروں۔ آہستہ آہستہ واقفیت ہونے پہ آپ کو اس ملک کے حالات تحریر کیا کرونگا ؏

تمام بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ میرا وہ کام بنجاوے۔ کیونکہ وہ کام بنجانے پر میں اسلام کی بہت کچھ خدمت کرسکتا ہوں ؏ اور مولوی صاحب نورالدین خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے واسطے عرض کریں اور میں آپکا از حد مشکور ہونگا۔ اس جگہ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو تحریر کریں

تابعدار شیر محمدؐ

از برازیل (جنوبی امریکہ)

صحیح۔ ظن اور شک میں کیا فرق ہے۔

قرآن کریم کی اصطلاح میں جہانتک میری ناقص عقل نے کام کیا ہے لفظ صحیح۔ ظن اور شک میں یہی فرق سمجھ میں آتا ہے جیسے بعض جگہ ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً سورت النساء پارہ ۶ رکوع ۲۔ لفی شك منه مال هم به من علم الا اتباع الظن اور دوسری جگہ سورت یوسف سپارہ ۱۲ رکوع ۱۴ کے اخیر میں وقال للذی انه ناج اور بھی کئی جگہ ایسا ہی بیان ہے جس سے یہی پایا جاتا ہے کہ اگر انسان کسی واقع کو ہوتے ہوئے دیکھ کر یا سنکر اسے اپنی عقل کے مطابق ایک نتیجہ نکالے اور اس نتیجہ کو صحیح خیال کرے تو قرآن کریم کی اصطلاح میں ایسے نتیجہ کو ظن کے لفظ سے پکارا گیا ہے۔ اور اگر اس نتیجے کے صحیح یا غلط ہونے کی بابت اس کو پورا یقین نہیں تو قرآن کریم ایسے نتیجے کو لفظ شک سے پکارتا ہے۔ اور اگر اللہ اور اللہ کے رسول کے فرمان کے مطابق جو نتیجہ بتایا گیا ہے اسپر یقین ہے تو وہ نہ ظن ہے اور نہ شک بلکہ درست امر ہے۔ پس ایسے نتیجے یا امر کو قرآن کریم صحیح کے لفظ سے پکارتا ہے

ملک محمدؐ بخش احمدی از آسٹریلیا۔

کرشمات قدرت

مولفہ جناب حکیم مولوی نور محمدؐ صاحب مشتاق احساپوری

یہ ایک چھوٹا رسالہ ہے جس میں جناب حکیم صاحب موصوف نے نہایت قیمتی صدری نسخوں کو پبلک کے فائدے کے واسطے لکھ دیا ہے ایسے نسخے لوگوں کو بہت روپئے خرچ سے بھی نہیں ملتے کیونکہ اطبا عموماً اپنے نسخے مخفی رکھتے۔ الا ماشاء اللہ تھوڑے ایسے فراخدل ہیں جو نسخہ بتلا دیتے ہیں جیسا کہ ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب جنہوں نے عمر بھر کبھی بخل نہیں کیا۔ بہرحال یہ ایک مفید کتاب ہے اور باوجود ایسی قیمتی اشیاء کے اظہار کی قیمت صرف ۱۲ فی نسخہ رکھی گئی ہے۔ ملنے کا پتہ دفتر اخبار المنیر جھنگ

آخری زمانہ کا مصلح

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور کا ہینڈبل ہے۔ معقولی اور منقولی ہردو پیرایوں سے مدلل۔ یہ دکھایا گیا ہے کہ اس زمانہ کا مصلح کون ہے۔ خرچ ٹکٹ بھیجنے سے مفت مل سکتا ہے ؏

مولوی چکڑالوی صاحب سے دو سوال

جناب ایڈیٹر صاحب. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابتدائے مارچ ۱۹۱۳ء میں بعض چکڑالویوں کی تحریک سے یہ عاجز مولوی عبداللہ کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے لاہور گیا ۵ مارچ کو مولوی عبداللہ کے ساتھ تقریری بحث ہوئی مولوی صاحب نے تنگ آکر کہا اچھا میں کل تحریری بحث کرونگا اور قیامت تک کرونگا۔ میں نے کہا جھوٹھ مولویصاحب آپ قیامت تک ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے۔ الغرض آئندہ روز تحریری بحث شروع ہوئی۔ راقم کیجانب سے جناب مولنا مولوی غلام رسول صاحب صوفی منشی مقرر ہوئے اور مولوی عبداللہ کی طرف سے منشی شمس الدین صاحب۔ خاکسار نے سوال اول تحریر کرایا۔ مولویصاحب نے غیر متعلق کہکر جواب دینے سے انکار کیا۔ پھر دوسرا سوال تحریر کرایا مولویصاحب نے پھر جواب دینے کا وعدہ کرکے اپنا پیچھا چھوڑ ایا۔ جناب صوفی صاحب نے فرمایا مدت مقرر کرو جس کے اندر آپ سے جواب طلب کیا جاوے۔ لیکن مولوی عبداللہ نے کوئی مدت مقرر کی اب بعد انتظار بسیار وہ دونوں سوال جناب کی خدمت میں ارسال کئے جاتے ہیں آپ براہ نوازش اپنے اخبار میں درج کریں تاکہ کوئی چکڑالوی جواب دے۔ والسلام خاکسار سید نذیر حسین انصار اللہ از گھیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

سوال اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم۔ قرآن کریم میں اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے ماتحت نماز کے متعلق جو اقیموا الصلوٰۃ کا حکم ہے اس کے لئے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے مطابق تعامل نبوی کے رنگ میں جو نماز کی صورت قائم ہوئی ہے اگر وہ آپکے نزدیک یہی ہے جو صلوٰۃ القرآن کی شکل میں آپ نے پیش کی تو اُس کی صورت کو کسی تحریر میں یا کسی پہلے زمانہ کے تعامل سے دکھایا جاوے جو اسکے تمام اجزاء بعینہ اس طرز کو ظاہر کرتا ہو۔ بلفظہٖ وترتیبہٖ۔ کیونکہ بموجب ارشاد خداوندی یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ زمانہ نبوی سے آجتک ہر زمانہ میں صادقین کے لقب سے ملقب فرماتے گئے۔ پس اگر آپکی صلوٰۃ القرآن کا وجود ہی تعامل نبوی سے متحقق ہے تو ضروری ہے کہ اس صلوٰۃ القرآن کا کسی پہلے زمانہ کے صادقین کے گروہ سے بھی ثبوت ملے۔ مورخہ ۶۔ مارچ ۱۹۱۳ء

سوال دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ قرآن کریم بجائے خود بموجب ارشاد خداوندی تبیاناً لکل شیءٍ وتفصیل کل شیءٍ مبین اور مفصل کتاب ہے۔ لیکن اس کا مفصل اور مبین ہونا کامل وہی یعنی آنحضرت کے لئے ہے کیونکہ آپکا علم اور فہم اور آپکی بصیرت نبوت وحیثیت اور شان وہی ہے کہ جسکا ہم پایہ دُنیا میں اور کسی انسان کو حاصل نہیں۔ ہاں دوسرے لوگوں کا ان مفہومات دقیقہ پر جو صرف آنحضرتؐ کے فہم وعلم کے ساتھ مختص تھے مطلع ہونا بجز آپ کی فہمایش اور تفہیم کے مشکل تھا اسلئے آپ کی تعلیم کے ذریعے دوسرے لوگوں کو سمجھ آسکتی ہے اور وہ الفاظ اور اقوال اور بیانات جو آپنے تعلیم کے موقع پر مفصل طور پر ذکر فرمائے وہی احادیث ہیں جنکے سوا کسی نبی کریم کا قرآن کریم کی سمجھ کامل طور پر معلوم ہو سکتی ہے۔ لیکن دوسرے لوگ اس کے سوا ان مفہوم پر پورے طور پر مطلع نہیں ہو سکتے۔ اس کی مثال اس طرح ہے جیسا کہ مولوی عبداللہ صاحب کی تفسیر کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے مولویصاحب موصوف کے دماغ کا خاص نتیجہ ہے۔ اور مولویصاحب کے سوا اگر دوسرے لوگ مولویصاحب کے تفسیری مفہومات پر بغیر اُن کی تفسیر کے مطلع ہونا چاہیں تو میرے خیال میں مولویصاحب کے ہمخیال اور ہم مشرب لوگ بھی سمجھ نہ سکیں۔ پس جسطرح مولوی صاحب کے نزدیک مولویصاحب کی تفسیر کی باوجود قرآن کے مطابق ہونے کے بجائے خود ضرورت ہے اسیطرح آنحضرتؐ کی احادیث باوجود قرآن کے مطابق ہونے کے ضروری ہیں۔ اور اگر قرآن ہر کس کے لئے بجائے خود مفصل اور مبین ہے تو ہم ایک طرف ایک آیت کے متعلق چند سوالات مولویصاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ اُن کا جواب قرآن سے دکھادیں۔ اودھر ہم آنحضرتؐ کی احادیث سے وہ جوابات لینگے مثلاً ایک آیت ہے کہ جمع الشمس والقمر کہ سورج اور چاند جمع کیا جاویگا۔ اب اس کے متعلق میرے چھ سوال ہیں۔ اول یہ کہ سورج اور چاند کا یہ جمع ہونا کس کے لئے ہوگا۔ دوسرا کس شان میں ہوگا۔ تیسرا کیفیت وقوع کیا ہوگی۔ چوتھا ہیئت وقوع کیا ہوگی۔ پانچواں مہینہ وقوع کا کیا ہوگا۔ چھٹا تاریخ اُن کے وقوع کی کیا ہوگی۔ مولویصاحب ان چھ سوالوں کے جوابات فرماویں یاد رہے کہ آنحضرتؐ نے ان چھ سوالوں کے جوابات مفصل طور پر ذکر فرمائے ہیں جو واقعات کی رُو سے بالکل صحیح ثابت ہوئے۔ پھر اگر مولویصاحب بھی جواب نہ دیں اور نہ حدیث کو مانیں تو حدیث کے انکار سے ہمارے کسقدر علوم سے محرومی ہوگی۔

وہ حدیث یہ ہے ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض الخ جو ۱۳۱۱ھ میں وقوع میں آیا۔ اسیطرح ایک اور آیت کے متعلق سوال ہے جو سورہ تحریم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قالت من انباک ھذا قال نبانی العلیم الخبیر یعنی آپ کی بیوی نے عرض کیا کہ آپ کو یہ واقعہ کس نے بتلایا تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو علیم اور خبیر ہے اب اس کے متعلق عرض ہے کہ قرآن میں وہ کونسے الفاظ وحی کے ہیں جن میں آنحضرت کو اس واقعہ کی خبر دیگئی اور اگر نہیں دیگئی تو ثابت ہوا کہ قرآن کی وحی کے سوا کوئی دوسرا طریق بھی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو خبر دیتا ہے پس وہی دُوسرا طریق ہے جسکو ہم وحی خفی یا دوسری کہتے ہیں۔ آپ اس کو تسلیم کریں یا قرآن سے دکھادیں۔ اور ہمارے اس سوال کا جواب دیں مورخہ ۶۔ مارچ ۱۹۱۳ء

بچوں کو سمجھاؤ یا انکا سفر خرچ دو۔

سکرٹریصاحب صدر انجمن فرماتے ہیں کہ بعض دور دراز ملکوں کے بچے یہاں تعلیم پاتے ہیں۔ موسمی تعطیلات میں جب دوسرے بچے گھروں کو جاتے ہیں تو اُن کو بھی شوق پیدا ہوتا ہے اور بےچین ہوتے ہیں۔ بعض کے والدین بھی بُلا بھیجتے ہیں مگر کرایہ وغیرہ آمد و رفت پر بوجہ مسافت کے بہت خرچ ہوتا ہے۔ چونکہ بوجہ غربت خود ان کو اس کے برداشت کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی اس لئے وہ یا تو حضرت خلیفۃ المسیح کو تکلیف دیتے ہیں یا انجمن کو یہ بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے پس ایسے بچوں کے سرپرستوں کو اطلاع کیجاتی ہے کہ وہ انکو ہرسال وطن جانے سے روکیں یا کرایہ بھیجدیا کریں وغیرہ بعض وقت ایسے کثیر اخراجات برداشت کرنے کی گنجائش

نہیں ہوتی اور ان بچوں کے تنگ کرنے سے تکلیف ہوتی ہے

کاہل نہ بنو جسم انسان میں کوئی عضو بیکار نہیں پیدا کیا گیا۔ سب کے سب مصروف ہیں اور ان سے کام نہ لینا ایسا ہے جیسا کوئی بادشاہ اپنی فوج کو بیکار چھوڑ دے۔ اور وقت ضرورت غنیم کا مقابلہ نہ کر سکنے کے سبب ہلاک ہو۔ انسان کی دشمن بیماریاں ہیں جو کاہلی اور سستی سے پیدا ہوتی ہیں۔ نہ زائد حرکت و محنت کرو نہ سست رہو ورنہ دشمن آپ کے محلسرائے پر قبضہ کرکے آپ کو شہر خموشاں میں پہنچائیگا۔ آرام طلبی سے اول دماغ پھر تمام اعضا بیکار ہو جاتے ہیں (ملخص از رفیق الاطباء)

پالٹیکس میں دیانت رسالہ ڈسٹنز گزٹ راوی ہے کہ ایک نئی انجمن کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کا یہ مقصد ہے کہ پالٹیکس میں دیانت اختیار کی جاوے مگر یورپ کے پالٹیکس عموماً دیانت کے خلاف الفاظ کے ساتھ اس قدر مرادف ہو رہے ہیں کہ اس نئی دیانت دار سوسائٹی پر بھی حسن ظن کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ برلن کی ٹریٹی کا جو حال ہوا ہے۔ وہ یورپین پالٹیکس کا خوب تازہ نمونہ ہے

الفضل قادیان

جس کے ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ہیں اور جو ہر منگل کو ۱۶ صفحہ کے حجم پر شائع ہوتا ہے اس کا نمونہ مفت ہے۔ مگر بغیر وصول قیمت پیشگی یا درخواست وی پی کسی کے نام جاری نہیں ہو سکتا۔ پہلے صفحہ پر مدینۃ المسیح مفصل دوسرے صفحہ پر تمام ہفتے کی بیرونی خبریں تیسرے پر کسی اہم قومی معاملہ پر لیڈر۔ چوتھے پانچویں پر مختلف نوٹ چھٹے پر اسلامی عربی اخباروں کا ترجمہ۔ ساتویں پر اسلام کی ایک خوبی۔ آٹھویں پر تصدیق المسیح نویں پر امر بالمعروف دسویں پر سیرت النبی جو بخاری کی احادیث کی بنا پر لکھی جاتی ہے۔ گیارہویں پر تادیب النساء اور ۱۲-۱۳-۱۴ پر خطبہ جمعہ بالکل ان الفاظ میں جو حضرت امیر کے زبان سے نکلیں اور سولہویں پر ہندوستان کی خبریں وغیرہ قیمت چار روپے سالانہ۔ درخواستیں بنام منیجر الفضل قادیان آنی چاہئیں۔

امریکہ میں بڑی بڑی اونچی عمارتیں ہیں ایک عمارت ۵۵ منزل کی ہے اور تین عمارتیں ۴۸۔۴۱ اور ۴۵ پینتالیس منزل کی علی التواتر ہیں۔

اخبار عالم پر سرسری نظر

جنگ بلقان ترکوں نے ایڈریانوپل پھر فتح کر لیا ہے۔ آگے بھی بڑھتے ہیں یورپ کے بادشاہوں کو اس امر کا خیال ہو رہا ہے کہ ترکوں کو بڑھنے سے روکا جاوے۔ بعض چاہتے ہیں کہ انہیں ایڈریانوپل سے نکلنے پر زور دیا جاوے۔ ایک نوٹ بھی لکھنے کا ارادہ ہوا تھا مگر حکمت خداوندی کہ نوٹ کے الفاظ پر طاقتوں کا اتفاق نہ ہو سکا اسواسطے بات رہ گئی۔ ایڈریانوپل میں شکرانہ کی نماز پڑھی گئی دور دور سے مسلمان جمع ہوئے۔ یونان۔ سرویہ اور بلغاریا کے درمیان پانچ روز کے واسطے عارضی صلح ہوئی ہے۔ یونان نے اپنے شرائط پیش کئے ہیں کہ بلغاریا کو اپنے اصلی علاقہ سے بہت بڑھ کر کچھ نہ دیا جاوے اور جزائر میں ان کا کوئی حصہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے ترکوں کی بہادری۔ مسلمانان دنیا کی امداد جانی اور مالی تو کچھ ذکر کی بلکہ شکست پر شکست ہوتی رہی تھی۔ لیکن جب خدا نے چاہا تو بغیر کسی کی مدد کے سب یورپ کے بادشاہوں کے دیکھتے دیکھتے ترک غالب ہو گئے۔ کہتے ہیں حضرت مسیح ناصری نے ایک اندھے کو اپنی دعا سے اچھا کیا تو لوگوں نے سوال کیا کہ یہ اپنے گناہوں کے سبب اندھا تھا یا اپنے باپ دادوں کے گناہوں کے سبب حضرت مسیح نے جواب دیا کہ یہ اسواسطے اندھا تھا کہ خدا کا جلال ظاہر ہو۔ سو خدا کے کام عجب ہیں۔ ترکوں کا باوجود اتنی بہادری کی شہرتوں کے مغلوب ہونا اور پھر باوجود ایسا گرا ہوا اور کمزور ہو جانے کے غالب ہو جانا اسواسطے ہوا ہے کہ اس زمانہ میں خدا کا جلال ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت احمد نبی اللہ کی نبوت کا ثبوت روز روشن کیطرح چمکے کوئی ہے جو اس صداقت کو قبول کرے اور اللہ کو راضی کرے کیا کسی انسان کا کام ہو سکتا ہے کہ اتنی مدت پہلے ایسی زبردست پیشگوئی کرے۔

تعجب ہے کہ یورپ کے بادشاہ اور وزرا اور اخبار ترکوں کے اپنے ملک پر قابض ہو جانے پر تو شور مچاتے ہیں مگر رومانیا بغیر کسی حرکت کے چھیڑا جانے کے خواہ مخواہ لڑائی پر آمادہ ہو گیا۔ بلغاریہ نے بڑے بڑے مظالم کئے۔ سرویہ اور یونان بیگانے ملک میں برابر بڑھ رہے ہیں مگر ان کو کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ تم کیوں ایسا کر رہے ہو کوئی طاقت انپر زور نہیں دیتی کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیوں مخلوق پر ظلم کرتے ہو۔ کیوں لوگوں کو مارتے ہو بیگانے ملک چھینتے ہو۔

علیگڈھ کے اجلاس فونڈیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ یونیورسٹی بنانی چاہئے اور اسکا سرمایہ محفوظ رہے۔ جبتک گورنمنٹ سے مجوزہ اور منظور ہو کر چارٹر نہ مل جاوے۔

سکھوں کے آرگن لائل گزٹ ناراض ہیں کہ مردم شماری والوں نے سکھوں کو ہندو کہا ہے ہمعصر مذکور کی ناراضگی بیشک بجا ہے۔ کیا توحید کے متوالے اور اسلام کے مناد حضرت نانک کے خدام مخلصین اور کہاں بتوں کے آگے سر جھکانے والے ہندو۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ سکھوں کو کبھی ہندوؤں کے ساتھ شامل نہ کرے۔ مگر خود سکھوں کو بھی تو چاہئے کہ اپنی پوزیشن ہندوؤں سے الگ کریں اور ان کے ساتھ کھان پان کی شمولیت کو چھوڑ کر اپنی شمولیت کی علیحدگی دکھائیں گو کسی قوم کی علیحدگی اس بات پر منحصر نہیں مثلاً مسلمان عیسائیوں کے ساتھ کھا پی سکتے ہیں لیکن ہندو کی قومیت کا اس ملک میں یہ نشان مقرر ہو گیا ہے کہ وہ سوائے اپنے کسی کے ساتھ کھا پی نہیں سکتے جبکہ وہ ہندو نہ سمجھتے ہوں

۲۴ اصلی اور میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرا اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس سرمہ کے متعلق مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا پڑوال اور سبل سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا قسم دوم عہ قسم سوم عمر اصلی میرا جسکی قیمت عٰـ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال میرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک کرکے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ جنکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہیں انکے لئے بہت مفید ہے

سمت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت درج ذیل ہے۔ "مقوی جمیع اعضا، نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی یبوست و درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت ۱۲ فی تولہ قسم دوم ۸

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۲-جون ۱۹۱۳ء

سید بیر احمد صاحب نمبر ۲۱۴۲
مستری فیض احمد صاحب نمبر ۱۶۹
مولوی غلام حسین صاحب نمبر ۱۵۸
قاضی سید غلام حسین صاحب نمبر ۴۲
ڈاکٹر محمد الدین صاحب نمبر ۲۲۱۲
شیخ عبد الحی صاحب نمبر ۲۷۷۹
عبد الرشید صاحب نمبر ۱۲
غلام محمد صاحب نمبر ۱۱۰۰
پیر محمد امین صاحب پراچہ
سراج الدین صاحب نمبر ۲۸۳۹
مستری محمد شفیع صاحب نمبر ۲۴۴۵
قادر خانصاحب نمبر ۳۰۱۱
بابو نور الدین صاحب نمبر ۲۴۰
اصغر علی خانصاحب نمبر ۳۱۶۲

۵-جون ۱۹۱۳ء

منشی محمد عالمگیر صاحب نمبر ۱۳۵۹
منشی عبد الرزاق صاحب نمبر ۸۵۰
ڈاکٹر نور بخش صاحب نمبر ۱۲۹
چودھری عبد الحئی صاحب نمبر ۱۴۸/۱۱۴۲
بابو قاسم علی صاحب نمبر ۲۳۷۰
منشی اعجاز حسین صاحب نمبر ۲۴۷۰
منشی محمد شریف صاحب نمبر ۲۵۵۴
شیخ محمد شفیع صاحب نمبر ۲۶۰۹
منشی شاد نواز صاحب نمبر ۲۶۴۰
بابو محمد افضل صاحب نمبر ۲۸۵۱
نور الدین صاحب نمبر ۶۴۷
حافظ محمد حسین صاحب نمبر ۳۱۵۱
محمد صدیق صاحب نمبر ۲۴۱۷
میاں سراج الدین صاحب نمبر ۱۲۹۹
حاکم علی صاحب نمبر ۲۸۶۵
شیخ بہادر علی خانصاحب نمبر ۲۹۰۷
شیخ خان محمد صاحب نمبر ۲۹۹۳
میاں رحیم بخش صاحب نمبر ۳۰۴۲
مولوی محمد علی صاحب نمبر ۳۰۷۵
منشی محمد حسین خانصاحب نمبر ۳۰۸۳

۷-جون ۱۹۱۳ء

امام الدین صاحب نمبر ۹۷۹
غلام محمد صاحب نمبر ۲۹۰۹
منشی شمس الدین صاحب نمبر ۱۴۱۴
منشی محمد سلیمان صاحب نمبر ۲۷۳۴
میاں محمد یعقوب صاحب نمبر ۲۲۷۰
منشی حکیم محمد بخش صاحب، احمدی نمبر ۱۰۷۳
چودھری محمد حیات خانصاحب نمبر ۱۹۶۱
محمد حسین صاحب نمبر ۱۷۷۲ -
منشی محمد ابراہیم صاحب نمبر ۲۳۳۴
چودھری مولا بخش صاحب نمبر ۲۲۴۹
مولوی کرم الٰہی صاحب نمبر ۱۲۳۵
مولا بخش صاحب پٹواری نمبر ۳۰۱۱
محمد عبد الغنی صاحب نمبر ۲۸۰۵
میاں عبد الرحیم صاحب نمبر ۲۲۹۰
مولوی مشہود الحق صاحب نمبر ۲۹۲۵
منشی عبد الغنی صاحب نمبر ۲۹۷۹
حاجی تاج محمد صاحب نمبر ۷۸۷۲
میاں محمد افضل صاحب نمبر ۲۴۶۵
منشی محمد خانصاحب نمبر ۲۷۴۸

۹-جون ۱۳

عبد الحمید صاحب
چودھری غلام محمد صاحب نمبر ۱۹۸۲
منشی غلام محمد صاحب نمبر ۱۷۵۸
منشی علی محمد صاحب نمبر ۱۸۴۵
اکبر علیخانصاحب نمبر ۱۳۱۵
فضل الٰہی صاحب نمبر ۸۴۲
چودھری نذر محمد صاحب نمبر ۵۸۲
ذو الفقار علی خانصاحب نمبر ۵۳۲
احمد اللہ صاحب نمبر ۱۹۸
مرزا محمد اسمعیل صاحب نمبر ۲۸۴
چودھری عبد اللہ خانصاحب نمبر ۲۶۶
بابو محمد صادق صاحب نمبر ۳۱۴۹
چودھری محمد خانصاحب نمبر ۳۱۶۴
منشی عبد الرحمن صاحب نمبر ۲۹۱۰
یعقوب خانصاحب نمبر ۲۸۵۹
عبد الرشید صاحب نمبر ۲۸۵۰
منشی عبد العزیز صاحب نمبر ۲۸۳۵
مولوی مسیح الدین صاحب نمبر ۲۹۸۷
بابو محمد شفیع صاحب نمبر ۲۶۳۱
شیخ عبد الکریم صاحب نمبر ۷۴۷۵

اہل اسلام کے لیے نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام۔ مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی۔ پرچارک براہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی کم ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی دفعہ چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے۔ اور قیمت صرف ۵ ر ہے ملنے کا پتہ مینجر براہمو پرچارک سماج لاہور

رفاہ عوام و خواص

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان انکے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب اور محروم ہو جاتا ہے اکثر آنکھوں کے مریض ابتداء میں کسی خفیف مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو پھر خارش چشم ڈھلکہ ککرے نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتیٰ کہ آخر کو اکثر نور چشم اور نگاہ کی راحت سے محروم ہو کر اندھے بنجاتے ہیں ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جنکی حذاقت کا ایک جہان مداح و ثناخواں ہے بڑی لاگت اور محنت سے طیار کیا ہے اور اعلیٰ جزو اسکا موتی اور قیمتی اجزا ہیں آنکھوں کی اکثر امراض کو چندن کے استعمال سے جڑھ سے اکھیڑ کر پھینکدیتا ہے۔ کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مددگار ہے حفظ ماتقدم کیواسطے ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھوں کی تمام شکایات سے بفضلہ تعالیٰ انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ ہمنے اس سرمہ کے بنانے میں خاص اہتمام کیا ہے اور پھر یہ کہ قیمت بہ لحاظ لاگت وغیرہ کے بہت کم رکھی ہے تاکہ عوام لوگ اس سے بہت فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کے نفع کو عام اور اثر کو عالمگیر بنایا جاوے قیمت ایکتولہ ع۸ محصولڈاک المشتہر حکیم غلام محی الدین از قادیان ضلع گورداسپور

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ | بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

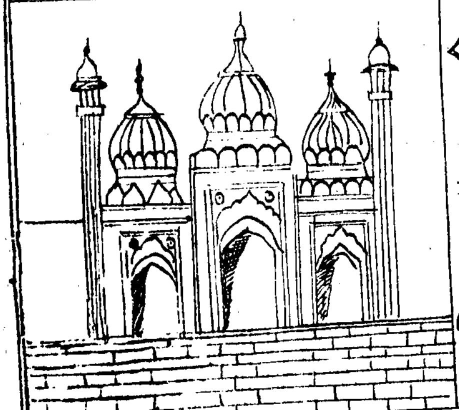

بدر
BADR QADIAN

جلد ۱۴

بغیر ضمیمہ — عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

اگر تو تشنہ لبی از فراق یارِ ازل

RG - NO. L ۱۱۱ ×× × لے

بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

قادیان ضلع گورداسپور

۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ اگست ۱۹۱۳ء و ۳۰ ساون بروز جمعرات

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ

جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر صاحب

کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نور الدین

نمبر ۵

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامنِ پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار ے کند از اشقیا ست
یکقدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر

اخبار بدر جب سے ہے جلوہ نما ہوا — کاغذ کا تختہ غیرتِ شمس الضحیٰ ہوا
اس بدر ہفتہ وار کا جب انتظار ہو — ہوتا ہے ہفتہ ہفتہ کا ایک دن چڑھا ہوا
روشن ہے روشنائی سے دل پر قمر کے داغ — تابش سے آفتاب ہے اس کی جلا ہوا
حرفوں نے موتیوں کی ہے گھیری ہوئی جگہ — سطروں نے جا سے سلک گہر کو لیا ہوا (ق)
تاب فروغ معنی الفاظ نہ تمام — ہے مات آب لعل و گہر کو کیا ہوا

کیا کیا بیاں کروں میں علی اس کی خوبیاں — مجھ کو تو اس نے اپنا ہے شیدا کیا ہوا
گل گل ہے رنگ رنگ مضامیں کو دیکھ کر — ہے عندلیب دل پہ گلستاں کھلا ہوا
توحید حق کی چلتی ہیں نہریں کہیں کہیں — ہوتا ہے شرک و کفر پہ پانی پھرا ہوا
بعثت کا ذکر سرور عالم کی ہو جہاں — ہوتا ہے سر نیاز جہاں ہے جھکا ہوا (ق)
جلد پیمبروں میں عیاں جس کی شان ہے — تاروں میں ماہتاب ہو جیسے چڑھا ہوا
سب شان حق کا جلوہ بصد ناز کہہ رہا — دیکھو ہمارا احمد مرسل کھڑا ہوا

نقشہ کہیں ہے جملہ مذاہب کا یوں کھنچا — تاروں سے جیسے رات کو گردوں سجا ہوا (ق)
پھر صبح کو ستارہ ہر اک دیر کا ہے — اسلام کا ہے بیرِ اعظم چڑھا ہوا

رد سے چلا رہی ہے کہیں آمدِ مسیح — ماتم یہودیوں میں کہیں ہے پڑا ہوا
سب خوبیوں سے خوبی ہے بڑھ کر اک اسمیں اور — ہوتا ہے خط یار یگانہ لکھا ہوا
کیا درس نور دین بھی ہوتا ہے اسمیں درج — جب ہی تو ہے یہ بدر بہا پر ضیا ہوا
دیکھیں ہر ایک نگاہ سے حسد اس چمن کی سیر — پائے نگاہ میں کانٹا حسد کا چبھا ہوا
ہے مست دم کرنے کو صوفی مزاج کے — ساغر میں ایک بادۂ عرفاں بھرا ہوا
الطاف غذائے روح روائے دل مریض — معجون جانفزا اسے جہاں ہے بنا ہوا
بولو یہ نقد دل ہے خریدار کون کون — بندہ تو جان و دل سے ہے اس پر بکا ہوا
جو کچھ بھی خرچ ہو کے ملے مفت جانئیں — جس شے نے دل ہو ہاتھ سے پیارا لیا ہوا
ہم مانتے نہیں ترے دل میں ہے جوش دین — جب جوش اسکا ہے ترے دل سے مٹا ہوا
ہوتی ہے مہر ماہ سے آنکھوں کو روشنی — روشن سے اس نے دیدۂ دل بھی کیا ہوا
صادق کے آئینہ میں صداقت اور اس کا صدق — ہے بال بال صورت جوہر کھلا ہوا
سرکو ہماس دو میاں معراج دین کے — سر پہ سب اس کا بوجھ ہے اسنے لیا ہوا
اس بدر کا کمال بھی کیا لازوال ہے — دس بارہ سال سے ہے برابر چڑھا ہوا

کیا جام جانفزا ہے دلِ مردہ کے لئے
کیا زندہ دل ہے وہ جو ہے اس پہ مرا ہوا

راقم علی محمد ڈنگوی ۔ ضلع گجرات

مسئلہ نزولِ مسیح

نزول مرزا صاحب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۰ میں لکھتے ہیں کہ مسئلہ نزول مسیح ایمانیات میں سے نہیں ہے اور داخل ارکان ایمان نہیں۔ اول تو یہ غلط بات ہے۔ دوسرے اگر یہ بات مان لیجاوے تو مرزا صاحب کو مسیح ماننا اور ان کے سلسلہ میں داخل ہونا بھی ضروری نہیں

جواب سب سے پہلے یہ بات طے ہونی چاہیئے کہ وہ کون کون سے عقائد ہیں جنہیں ہم ارکان ایمان کہہ سکتے ہیں اور وہ کون کون سے مسائل ہیں جنہیں ہم ایمانیات میں شمار کر سکتے ہیں۔ اس بات کے معلوم کرنے کے لئے ہمیں اپنے قیاس دوڑانے کی ضرورت نہیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ موجود ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں بروایت حضرت عمرؓ ایک حدیث آئی ہے کہ ایک دفعہ جبریل نے تمثلانہ رنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا اور اس کے ملائکہ کو اس کے نبیوں کو اور اس کی کتابوں کو مانے اور قیامت اور تقدیر اور خیر و شر پہ یقین رکھے۔ اس حدیث میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی تعریف کر دی اور ارکان ایمان کا ذکر کر دیا۔ لیکن کیا آپ نے نزول مسیح کو بھی ارکان ایمان میں بیان کیا یا اشارہ تک بھی کیا کہ مسیح کا نازل ہونا داخل ایمانیات ہے۔ اس سے ازالہ اوہام کی تصدیق ہو گئی۔ کیونکہ جسطرح مرزا صاحب نزول مسیح کے مسئلہ کو ایمانیات سے نہیں سمجھتے اسی طرح خود رسول اللہ صلعم نے اس کو ارکان ایمان میں داخل نہیں کیا۔

اب رہا معترض کا یہ کہنا کہ اگر مسیح کا نزول ارکان ایمان سے نہیں تو مرزا صاحب کو بھی مسیح ماننا اور آپ کے سلسلہ میں داخل ہونا ضروری نہیں۔ یہ ایک سطحی خیال ہے جو قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ نزول مسیح کا مسئلہ تو بیشک ارکان ایمان میں داخل نہیں لیکن مسیح کو مسیح ماننا اور ایک نبی کو قبول کرنا اور اسپر ایمان لانا تو خود رسول اللہ صلعم کے قول کے مطابق داخل ایمان ہے۔ جیسا کہ جبریل والی حدیث میں نبیوں کا ماننا اور انپر ایمان لانا ایمانیات میں سے ہے۔ ہاں اس بات کا بار ثبوت ہمارے ذمہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نبی تھے۔ اس کے لئے پھر رسول کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اسی بخاری میں لکھا ہے کہ مسیح نبی اللہ ہے۔ اب جبکہ یہ بات ثابت ہو گئی کہ آنے والا مسیح نبی ہے تو مسیح موعود کا ماننا نہایت ضروری اور داخل ارکان سمجھا جاویگا۔ کیونکہ جبریل والی حدیث میں اللہ کے تمام نبیوں کا قبول کرنا اور انپر ایمان لانا ایمانیات میں داخل کیا گیا ہے۔ غرض نزول مسیح کا مسئلہ ارکان ایمان سے نہیں کیونکہ اسے رسول اللہ نے ارکان ایمان میں داخل نہیں کیا مگر مسیح موعود نبی اللہ کو قبول کرنا اور انپر ایمان لانا اور ان کے زمرہ میں منسلک ہونا ارکان ایمان سے ہے کیونکہ اسے خود رسول مقبول نے ایمانیات میں شمار کیا ہے۔ والسلام

یسوع خدا کا بیٹا تھا یا آدم

فرضی خدا کے پرستاروں نے اپنی تمام تر کوششوں کا انحصار اسپر رکھا ہے کہ کسی طرح مسیح کو ابن اللہ

ثابت کر دکھائیں۔ چنانچہ اس موسکے کو سر کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا اور اس خبط نے یسوعیوں کو ایسا از خود رفتہ کر رکھا ہے اور ایسا پردہ آنکھوں کانوں اور عقل پر پڑ گیا ہے کہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہیں سُنتے اور عقل رکھتے ہُوئے نہیں سمجھتے

اس موہوم ولدیت کا سارا دارومدار ہے۔ ان نسب ناموں کو جن کو انجیل نویسوں نے پیش کیا ہے۔ اوّل میں لوقا (یہ فرضی نام انجیل نویس کا ہے) کی انجیل کے پیش کردہ نسب نامے سے ناظرین کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ یسوع خدا کا بیٹا تو بجائے خود دیگر پیغمبروں کے برابر بھی نہیں ساتھ یسوعی صاحبان سے گذارش ہے کہ براہ کرم تعصب اور ہٹ دھرمی کی عینک اپنی آنکھوں سے اُتار کر ایک مرتبہ پھر لوقا کی انجیل کے پیش کردہ نسب نامہ کو ملاحظہ فرمائیں اور بتلائیں کہ اس نسب نامہ کے مطابق یسوع خدا کا بیٹا ہے۔

یسوعی صاحبان اس از خود رفتگی اور مجنونانہ محبت میں جو ان کو یسوع کے ساتھ ہے چاہے کچھ ہی کیوں نہ کہیں لیکن میں یہی کہونگا۔ پھر سنو کہ یسوع اس نسب نامہ کے مطابق خدا کا بیٹا ہرگز نہیں۔ یسوعیو سنو اور پھر سنو لوقا نسب نامہ کو ان الفاظ سے شروع کرتا ہے "جب یسوع خود تعلیم دینے لگا تو برس تیس ایک کا تھا اور یوسف کا بیٹا تھا (یوسف کا بیٹا بھی قابل غور ہے۔) اور وہ عیلی اور وہ متات کا .... اور نسب نامہ کو ان الفاظ پر ختم کرتا ہے "اور وہ شیت کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا۔

اب اے یسوعیو اور ایک عاجز انسان کے پرستارو! براہ کرم تعصب کا خار دماغوں سے نکالکر یہ بتلاؤ کہ لوقا کے نسب نامہ سے اور ان الفاظ سے جسپر میںنے خط کھینچا ہے یسوع خدا کا بیٹا ہو سکتا ہی نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس سے واضح طور سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدم خدا کا بیٹا ہے نہ کہ یسوع۔ سوچو اور پھر سوچو اور موت کو نصب العین رکھ کر سوچو کہ انجیل کی رُو سے آدم کے سامنے آپ کے فرضی خدا کی حقیقت نہ رہی والسلام علی من اتبع الھدیٰ

خاکسار محمدؐ زبیر
مین پوری

محکمہ تعمیر میں روپے کی ضرورت

دفتر تعمیر کا کام برابر جاری ہے۔ حتیٰ کہ موسم برسات میں بھی بند نہیں کیا اس وجہ سے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ چار پانچہزار روپیہ قرض لیا گیا مگر یہ رقم بالکل غیر مکتفی ہے۔ اس لئے جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ علی الخصوص میں انجمنوں کے سکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان کی توجہ اسطرف منعطف کراتا ہوں کہ از راہ کرم چندہ تعمیر مدرسہ کے کام کے لئے جسقدر وعدے احباب نے کئے تھے ان کی وصولی کا کوئی خاص انتظام جلد کیا جاوے تا عمارت مدرسہ کا کام بند نہو بلکہ پورے زور شور سے جاری رہ کر عمارت کی جلد تکمیل ہو سکے میں اس سے زیادہ کیا ضرورت ظاہر کروں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے تکمیل عمارت مدرسہ کے لئے خود تکلیف اُٹھا کر مذکورہ بالا قرضہ کا انتظام فرمایا ہے۔ پس دیگر احباب بھی اس کام میں ہاتھ بٹا کر ثواب دارین حاصل کریں

گروصاحب کے سچّے چیلے

چند دوستوں کی تحریک پر ایڈیٹر نور کو پچھلے دنوں حیدر آباد سندھ جانیکا اتفاق ہوا۔ قبل ازیں وہاں کے اہل ہنود سناتن اور آرین دھرم سے تعلق رکھتے تھے مگر آریہ دھرم کی خالی اور خشک روحانیت و عماوی نے ان کی تسلی نہ کی اس سے وہ آرین دھرم سے منہ پھیر کر شری گرونانک دیوجی کے شرن میں آئے مگر وہاں کے لوگ جو تعلیم میں خاصی ترقی کر چکے ہیں اب وہ ایسے دھرم اور ملت کے جویاں ہیں جو روحانیت اور شریعت کے پہلو میں افضل اور اکمل ہو ایڈیٹر صاحب نور نے حیدر آباد سندھ میں اپنے لیکچروں کے ذریعہ سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب کے حوالجات اور باوا نانک صاحب کے اقوال سے اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا کہ باوا صاحب موصوف ولی اللہ اور راسخ الاعتقاد مومن تھے پہلے تو وہاں کے نانک پنتھیوں کو کچھ برا معلوم ہوا مگر جب شہادت کے لئے باوا صاحب کے اقوال پیش کئے گئے تو اُن لوگوں نے اُسپر غور کرنا شروع کیا اب سندھ جنرل میں یہ بات پڑھ کر ہمیں بہت خوشی حاصل ہوئی کہ وہاں کے چند معزز نانک پنتھی پنجاب اس لئے آنے والے ہیں کہ وہ ڈیرہ بابا نانک میں باوا نانک صاحب اور گورو ہر سہائے واقع فیروزپور حمائل شریف (جس کی حضرت باوا صاحب ہر روز تلاوت فرمایا کرتے تھے) اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرماویں سو یہ ایک نہایت مبارک بات ہے بیشک ہر ایک مذہب کے پیراؤ کو اپنے ہادی کے مت اور ملت کے متعلق ہر طرح سے تسلّی اور اطمینان کرنا چاہئے اگر از روئے تحقیقات حضرت باوا صاحب کے چیلوں پر یہ آشکارہ ہو جائے کہ حضرت باوا صاحب اسلام کے ساتھ تعلق رکھتے تھے تو پھر ہر ایک چیلہ کو اپنے گرو کے راستے پر قدم مارنے سے کونسی طاقت روک سکتی ہے۔

ضرورت نکاح

ایک نوجوان سید کے لئے جو آجکل بیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں اور کچھ زمین بھی رکھتے ہیں ایک رشتہ کی ضرورت ہے کسی شریف خاندان سے شائستہ مزاج کی لڑکی ہو بیوہ ہو یا کنواری

درخواستیں بنام اکمل قادیان

درخواست جنازہ

مخدوم و مکرم قاضی سید امیر حسین صاحب کی زوجہ مرحومہ کے واسطے جو چند ماہ کی علالت کے بعد ایک لڑکی اور دو لڑکے صغیر سن چھوڑ کر اس دار فانی سے رحلت کر گئی ہیں اور مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئی ہیں احباب سے درخواست دعائے مغفرت ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مرحومہ کے روز وفات کے بعد میرے جلد کسی سفر پر جانے کے سبب یہ ذکر بروقت اخبار میں نہ چھپا

ضرورت باورچی

ہمارے مکرم خانصاحب محمدؐ نواب خانصاحب پنشنر تحصیلدار و سب رجسٹرار دسوہا ضلع ہوشیارپور کو ایک باورچی ملازم کی ضرورت ہے۔ خانصاحب بہت نیک آدمی ہیں جو اُن کے پاس رہیگا انشاء اللہ خوش رہیگا

بچوں کے لئے بالتصویر حروف تہجی رنگین

نہایت خوشنما عمدہ چکنے اور دبیز کاغذ پر ایک صفحہ پر ایک حرف ساتھ ایک تصویر مثلاً ب کے ساتھ بطخ کی تصویر رنگین بچوں کو حرفوں کی شناخت بہت آسانی سے اس کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی ہندسے بھی دئے ہیں قابل دید ہے

کلام امیر

میری بات نہ بھلاؤ فرمایا- امن دخوف کی جو بات تم کو پہنچے اُسے ایسے لوگوں تک پہنچاؤ جو اُس کے اہل ہوں- بعض لوگوں کی عادت ہے کہ کسی کے متعلق کوئی زنا کی تہمت سنی فوراً لوگوں میں مشہور کرنے لگ گیا- ایسے لوگوں کو قرآن شریف نے شیطان کہا ہے- اڈیٹر بھی فساد کی باتوں کو پھیلانے اور شر پیدا کرنے میں بہت حصہ لیتے ہیں- بعض تو اپنے اندر خدائی کا مادہ سمجھتے ہیں کہ ہم یہ کر دکھائینگے اور وہ کر دکھائینگے ❊

بڑے اصول فرمایا بڑے اصول میں سے ایک یہ ہے کہ کسی کا مال ناحق نہ کھاؤ اپنے معاملہ کی صفائی رکھو بعض چور نقب لگاتے ہیں مگر بعض ان کے چور ہیں جو تاڑتے رہتے ہیں کہ کس کے پاس روپیہ ہے- پھر روپیہ والے سے روپیہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں- قرض لیں یا تجارت کے بہانہ سے وصول کر لیتے ہیں اور پھر دینے کا نام نہیں لیتے ایسے لوگ دن کے ڈاکو ہیں

آج کل کے مسلمان فرمایا آجکل کے مسلمان اکثر جھوٹے بدعہد اور بدمعاملہ ہیں- مفلس اور سست ہیں- کام کرنا نہیں چاہتے مگر ساتھ ہی تکبر اور فضول خرچ بھی ہیں- لباس اور خوراک اور عمدہ مکان بھی مانگتے ہیں مگر آمدنی کے ذرائع حاصل نہیں کرتے- نادان ہیں ناصح کی نصیحت کو نہیں مانتے اور اپنے آپ کو افلاطون سے بڑھ کر دانا گمان کرتے ہیں

ضروری بحث فرمایا لوگ اس قسم کے سوالات بہت شوق سے کرتے ہیں کہ آدم پہلے تھا یا حوا پہلے تھی- نوح کی کشتی کتنی چوڑی تھی حالانکہ ان سوالات پر بحث کرنیکا نتیجہ انسان کے واسطے مفید نہیں- چاہئے کہ انسان ان باتوں پر غور کرے جن سے اُس کے نفس کی پاکیزگی کے وسائل پیدا ہوں انسان کے واسطے یہ باتیں قابل غور ہیں کہ وہ اپنے نفس زبان- شرمگاہ- خواہشات غضب سستی پر کیونکر غالب آ سکتا ہے-

اللہ کس طرح راضی ہو ایک شخص نے عرض کی کہ اللہ کس طرح راضی ہوتا ہے- حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب میں تحریر فرمایا- اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اور حضرت نبی محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے اللہ خوش ہوتا ہے- قرآن کریم میں ارشاد ہے فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون- (ترجمہ) جس کسی نے میری ہدایت کی پیروی کی اسپر نہ کوئی خوف ہے نہ غم ہے- اور فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ- کہدے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے پیار کریگا ❊ استغفار بہت کرو

والسلام نورالدین - ۳۱- جولائی ۱۹۱۳ء

اخبار قادیان دارالامان احمدیہ

ماہ رمضان المبارک مہینہ ہے جس میں مسلمان سارا دن اپنے پیارے اللہ کی عبادت میں رہتا ہے رات کو قرآن شریف پڑھنا اور سُننا ہے اور دوسرے دن کے روزے کی طیاری کرتا ہے- ہر جگہ مسلمان اس کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں مگر قادیان میں اس کا لُطف خاص ہے- حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت حسب معمول اچھی ہے گو کسی دن تکلیف بھی ہو جاتی ہے تاہم روزانہ ایک پارہ کا درس دیتے ہیں اور انشاءاللہ ماہ رمضان میں پورا قرآن شریف ختم ہو جائیگا- نصف پارہ صبح ہوتا ہے اور نصف بعد نماز عصر ہر دو وقت حضرت مسجد اقصیٰ کو تشریف لیجاتے ہیں پہلے نصف پارہ پڑھتے ہیں پھر اُس کا ترجمہ کرتے ہُوئے جہاں ضرورت ہو اُن مقامات کی تشریح کرتے جاتے ہیں سامعین اپنے اپنے سوال کرتے ہیں اور پُر معارف جوابات سے اطمینان حاصل کرتے ہیں پہلی رات کو مسجد اقصیٰ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان پر قرآن شریف سُنایا جاتا ہے پچھلی رات کو مسجد مبارک میں بوقت نماز تہجد آٹھ رکعت تراویح میں قرآن شریف سُنایا جاتا ہے، عورتوں کو بھی درس دیا جاتا ہے- سبحان اللہ کیا برکت کے ایام ہیں بہت سے احباب باہر سے درس قرآن سننے کے واسطے آئے ہوئے ہیں جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ہو چکے ہیں مگر میرے ارادہ کیا ہے کہ مہمان اور مقیم تمام درس خوانوں کے اسمائے اگلے اخبار میں درج کر دئے جائیں- گذشتہ شنبہ کو حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بہت علیل تھی- اسہال ہوئے- ضعف بہت ہو گیا مگر درس عصر میں تشریف لے آئے اور حسب معمول نصف پارہ سُنایا- اخیر میں فرمایا محض اللہ کے فضل سے آج کا پارہ ختم ہوا- ورنہ مجھے اُمید نہ تھی- کیونکہ اسہال کے سبب آج میں بہت بیمار رہا- اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس قرآن کے محب صادق اور عالم باعمل کو صحت وعافیت کے ساتھ سلامت و باکرامت رکھے اور یہ حقائق ومعارف کا چشمہ جاری ہے- جس سے خلق ہر طرف سے آکر فائدہ اُٹھا رہی ہے

اہلبیت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے- خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اُس مقدس انسان پر اور اُس کی آل و اولاد پر ہوں جس کی طفیل خدا تعالیٰ نے قادیان سے گاؤں کو آج روحانی علوم کا مرکز بنا دیا ہے- جہاں سے علم حاصل کرکے طلباء یورپ- امریکہ- چین تک پہنچ گئے ہیں- خدا ان کا حافظ و ناصر ہو- اور ہر میدان میں ان کو فتح نصیب کرے-

حضرت خواجہ صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ وہ پیرس سے ہو آئے ہیں وہاں کا میابی کے ساتھ ان کا لیکچر ہوا اور آئندہ یورپ میں اشاعت اسلام کے واسطے ایک راہ کھل گئی ہے- برادران چودھری فتح محمدؐ صاحب ایم اے- و شیخ نور احمد صاحب کے بخیریت لندن پہنچنے کا خط آیا ہے- چودھری صاحب موصوف اپنے خط میں لکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں میری طبیعت اچھی ہے اور آب وہوا موافق معلوم ہوتی ہے یہاں کے لوگوں کا جتنا مطالعہ کیا ہے نفرت بڑھتی جاتی ہے انکی عورتیں بچے جوان بوڑھے سب شراب پیتے ہیں- ہاں قوت نظم ہے- ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہیں- اور ایک دوسرے کے کام میں بہت کم دخل دیتے ہیں اس سے مشین کی طرح صحت کے ساتھ کام ہوتے جاتے ہیں- ووکنگ میں ایک باغ میں ایک اعلیٰ درجہ کا مکان اور مسجد سکول گئی ہے- حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بڑے استقلال کی ضرورت ہے- اور جب تک کہ صبر سے کام نہ کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہو ان لوگوں پر اثر کی اُمید کم ہے- یورپ کو عام طور پر مذہب سے لاپرواہی

ہے۔ اور سب سے زیادہ انگلستان میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواجہ صاحب سے جتنا بھی کام اب تک لیا ہے اسپر تعجب آتا ہے۔ رسالہ کی اشاعت آہستہ روبہ ترقی ہے۔ اور لوگوں نے لیکچروں کے لئے بھی بلانا شروع کیا ہے فرانس میں) بڑا کانفرنس آزاد عیسائیوں کی ہوئی ہے اس کے حالات مفصل اگلے بدر میں شایع ہونگے۔ انشاء اللہ (ایڈیٹر) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ لوگ مذہب کی نسبت سوچنے کا موقعہ پائیں تو عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام کی طرف جھک جائیں۔ لیکن اسلام سے پرانی نفرت اور دینوی مصروفیت ان لوگوں کو اسطرف آنے سے روکتی ہے۔ پادری لوگ جو روپیہ ان سے لیتے ہیں بنی نوع انسان کی ہمدردی کے نام پر لیتے ہیں کہ تعلیم پھیلائینگے عورتوں اور بچوں کی مدد کرینگے۔ جرائم پیشہ میں تہذیب پھیلائینگے اقوام کی اصلاح کرینگے۔ ہسپتال بنائیں اسلام کے ردی ظلم سے عورتوں کو آزاد کرلینگے۔ ایسی ایسی باتیں کر کے لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں ورنہ مذہب کے نام پر کم ہی کوئی روپیہ دیتا ہے بعض مدبرین سیاست ملکی کو مدنظر رکھکر پادریوں کو روپیہ دیتے ہیں"۔

حضرت خواجہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ دسمبر میں تشریف لے آوینگے غالباً ان کا ٹکٹ بھی واپسی کا ہے اسطرح وہ بھی کام آجائیگا اور بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ جلسہ سالانہ پر سب احباب ان کی زیارت سے مشرف ہوکر اُن کی زبانی تبلیغ اسلام کے واقعات سُن لینگے۔

بہتر ہوگا کہ خواجہ صاحب اس قلیل عرصہ میں جو انھیں ہند میں ملے ایک مختصر سا دورہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کرلیں۔ اس سے اہل ہند میں ایک تازہ جوش پیدا ہو جائیگا کہ یورپ کو کلام پاک کے ذریعہ سے فتح کیا جاوے۔ نیز جب سے خواجہ صاحب گئے ہیں اُن کے قائم کردہ طرز وعظ کا سلسلہ بالکل بند ہے وہ اپنے بعد ایسا کوئی شخص کھڑا نہیں کر گئے جو اس مفید سلسلے کو جاری رکھے اگرچہ کہیں کہیں کچھ وعظ ہوے ہیں۔ مگر بالمقابل اُن کے آمدہ دن کے وعظوں اور جلسوں کے یہ قابل شمار نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے حفظ امن میں رکھتے ہوئے ہند پہنچاوے اور پھر واپس اپنے کام پر ولایت لیجاوے اس وعظ میں میرٹھ سے حامد حسین خانصاحب شیخ عبدالرشید صاحب اچولی سے وارد محمد عبدالحمید صاحب منشی قدرت اللہ صاحب پٹیالہ۔ میاں کریم بخش صاحب نابھہ۔ دیوان شاہ مولوی محمد یحییٰ صاحب دیلگران۔ بابو محمد صادق صاحب لاہور۔ نعمت اللہ گوہر صاحب منشی سکندر علی صاحب منشی غلام محمد صاحب وغیرہ احباب درس قرآن کے واسطے حضرت کے حضور میں حاضر ہوے اور بابو محمد اسمعیل صاحب منشی عمرالدین صاحب اجنالہ

گذشتہ اتوار کو ایک لڑکا کھیلتا ہوا ڈھاب میں گر گیا اتفاقاً اس کے باپ کو خبر ہوگئی جو دوڑ کر پانی میں کودا اور مُنہ پکڑ کر نکالا ڈھاب کا وہ طرف جو کوارٹرز مدرسہ احمدیہ کے پاس ہے مکانوں کے بہت قریب ہے اور خوفناک ہے صدر انجمن کو چاہیئے کہ جب تک یہ حصہ درس ہال یا کسی دوسری عمارت کے واسطے پُر نہیں کیا جاتا اس کے اردگرد ایک جنگلہ بنا دیا جاوے۔

صاحب عسل مصفی مرزا خدا بخش صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ کتاب ۱۲۵۰ صفحہ پر ختم ہو گئی ہے۔ پہلے کی نسبت خط اور کاغذ عمدہ مضامین اعلیٰ ہیں قیمت صرف دو روپیہ فی نسخہ مقرر کی گئی ہے ✤

شکریہ مساکین اور امام مسجد کے نام اخبار مفت جاری کرانے کے واسطے جو مسکین فنڈ کھولا گیا ہے اس میں سب سے اوّل منشی قدرت اللہ صاحب پٹیالہ نے مبلغ ایک روپیہ مرحمت فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ دو غیر احمدی امام مسجد کی درخواست مفت اخبار کے واسطے آئی ہے احباب جلد توجہ فرماویں یہ سلسلہ انشاء اللہ بہت مفید ہوگا ✤

حج نیابت مولوی فاضل حاجی عبدالحی صاحب نے جو پچھلے سال حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب و حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ حج کر آئے ہیں اس سال پھر حج کا ارادہ بذریعہ اخبار کے ظاہر کیا تھا اور مخدومی اخویم حافظ عبدالمجید صاحب نے اپنی بی بی مرحومہ کی طرف سے ان کو خرچ آمد و رفت مکہ معظمہ کا بھیجا ہے بعد عید رمضان عرب صاحب حج کو تشریف لیجاوینگے لیکن اُن کے ساتھ دو عرب ہیں جو ایک مدت سے قادیان میں رہتے ہیں اور پہلے حج کر چکے ہوئے ہیں وہ بھی عرب عبدالحی صاحب کے ساتھ حج پر جانا چاہتے ہیں اگر انھیں کوئی شخص معذور اپنی طرف سے یا کسی وفات یافتہ کی طرف سے خرچ دیکر بھیجنا چاہے اور چونکہ ہر دو صاحبان ملک عرب کے رہنے والے ہیں اُن کو صرف ایک طرف کا خرچ درکار ہے۔ ہر دو صاحبان ہمارے فاضل دوست کی رفاقت میں جائینگے اس واسطے معاملہ قابل اعتبار ہے۔ جو صاحب اس سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہوں بواپسی ڈاک اطلاع دیں کیونکہ تھوڑے دن سفر حجاج میں باقی رہ گئے ہیں۔

زمان المسیح

اگرچہ دور ز جاناں چو خاک گردیدم
دلم تپد کہ فدائش غبار خود بکنم

۹- مارچ ۱۹۱۳ء کو میرے چھوٹے بچے ½۲ سال کی عمر والے محمد باقر نام نے ماں کی گود سے بیدار ہوکر ماں سے کہا کہ اماں مجھے اللہ کا کا (بھائی) دیگا۔ ماں۔ تجھے کس نے کہا ہے۔ محمد باقر۔ اللہ نے کہا ہے۔ ماں تو کب اللہ کے پاس گیا تھا۔ محمد باقر ابھی گیا تھا۔ ماں وہ کتنا ہوگا۔ محمد باقر چھوٹا سا (ہاتھ سے اشارہ کر کے) اتنا سا ہوگا۔ ماں اُس کا کیا نام ہے محمد باقر ابڈ ال باسٹ (عبدالباسط) یہ میرے اُسکے بیان اُس سے اگلے روز کئی آدمیوں کو سنایا گیا چنانچہ ۲۸- جولائی ۱۹۱۳ء کو وہ بچہ پیدا ہوگیا اور بحکم حضرت خلیفۃ المسیح اُس کا نام عبدالباسط رکھا گیا

حضرت مسیح ثانی کی آمد کے لئے یہ نشان بھی کتب میں مندرج ہے کہ اُس کے گھرانے کے بچے پیشگوئیاں کرینگے وہاں اصل لفظ نبوت ہے مگر پیغمبری اس کیساتھ شرط نہیں کیونکہ یہ لفظ نبا سے مشتق ہے اور مراد صرف پیشگوئی ہے اور اس خورد سال بچہ کا ایسی پیشگوئی کرنا جس کی اُسکو کوئی ترغیب بھی نہ دی گئی ہو ایک قسم خواب سے ہے۔ مسیح آچکا اور پھر چلا گیا مگر افسوس کہ اندھوں کو نظر نہ آیا یہ علامات اور آثارات منکرین کے الزام کے لئے ہیں میرے پاس اور بھی بہت سے نشانات صداقت حضرت اقدس مسیح موعود موجود ہیں۔ عندالضرورت لکھونگا۔ اس وقت اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے شاید کسیکو فائدہ ہو۔ (مہدی حسن)

اعزاز ہم نہایت خوشی سے اس خبر کو شائع کرتے ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ نے ہمارے مکرم دوست ملک مولا بخش صاحب احمدی کو اپنا درباری مقرر کیا ہے ملک صاحب فی الواقع اس عزت کے لائق ہیں اور ہم اسپر مبارکباد کہتے ہیں۔

دعا مدد برادر برکت علیصاحب رنمل سے درخواست کرتے ہیں کہ احباب اُنکے واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے شر سے بچاوے

پادری ٹامس ہاول بشپ کا الزام احمدیوں پر

یسوعی ٹریکٹ نمبرا جو اخبار بدر قادیان ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء کے مضمون دین عیسوی اور اس کی مذہبی کتب پر ریویو کے جواب میں شائع ہوا ہے میرے مطالعہ سے گذرا۔ لائق الراقم کی غیر مہذبانہ اور ناشائستہ طوالت کے جواب میں صرف عطائے شما بہ لقائے شما عرض کرتے ہوئے سارے ٹریکٹ کے لب لباب یا نتیجہ کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں اور ایک الزام ہے کہ احمدی یسوع صاحب کے حق میں کلمات کفر کہتے اور ناپاک حملے اور الزام لگاتے ہیں" دراصل یہ الزام کیا ہے۔ محض احمدی لوگوں کے مقابلہ میں نہ آسکنے کا نامعقول عذر ہے۔ حالانکہ سینکڑوں بار زبانی اور تحریری اُن کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے کہ علاوہ اور دلائل کے ہمارا حضرت میرزا صاحب علیہ السلام کو مثیل مسیح ماننا ہی ایک کامن سنس والے انسان کے لئے کافی دلیل ہے کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین نہیں کرتے یعنی ہم حضرت میرزا صاحب کو مقدس انسان مانتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی مانتے آنجناب مثیل مسیح تھے تو لازماً یہ نتیجہ نکلا کہ ہم مسیح علیہ السلام کو بھی مقدس مانتے ہیں کیونکہ قاعدہ ہے کہ بہادر کی مثال شیر سے دیجاتی ہے اور تا وقتیکہ شیر کو بہادر تسلیم نہ کیا جاوے مماثلت کا قائم ہونا محال ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ پھر احمدی لوگ مسیح علیہ السلام کو مقدس مانتے ہوئے کفریات وغیرہ کیوں لکھتے ہیں۔ سو جواباً عرض ہے کہ احمدی لوگ اگر کوئی امور ایسے بیان کریں جو یسوعی صاحبان کی مروجہ اناجیل مقدسہ میں نہ پائی جاتی ہوں تو واقعی یہ الزام پادری صاحب کا درست اور بجا ہے مگر جب ہم احمدی تصانیف کا مطالعہ کرتے ہیں تو نہایت افسوس سے ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں کہیں بھی ایسے الزام اور کفریات خود ساختہ دکھائی نہیں دیتے بلکہ جہاں کہیں ایسے الزامات وغیرہ کا ذکر آتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کر دیا جاتا ہے کہ یہ الزامات اور کفریات اناجیل اور بائبل کی رو سے یسوع صاحب پر وارد ہوتے ہیں نہ کہ احمدی عقائد کی رو سے وارد ہوتے ہیں۔ گویا کہ بالفاظ دیگر احمدی مولفین اپنی بریت بھی ساتھ ہی کر دیتے ہیں میں نہایت ہی مشکور ہونگا اگر پادری صاحب موصوف چند ایک ایسے الزامات اور کفریات کی فہرست طیار کر کے خاکسار کے نام بالم ایڈیٹر بدر کی معرفت ارسال فرمادیں جو اناجیل مروجہ اور بائبل موجودہ کے کسی اشارہ یا کنایہ اور کسی عبارت سے تو ظاہر نہیں مگر احمدیوں نے از خود اختراع کر کے یسوعی صاحبوں کے عالم الغیب قادر مطلق یسوع صاحب پر قائم کئے ہوں۔

اس جگہ یہ استفسار کرنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ جناب والا نے جو اس ٹریکٹ کو خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع فرمایا ہے تو یہ کس قاعدہ کی رُو سے آیا اہل اسلام کے قرآنی اصول کے مطابق یا انجیلی اصول کے ماتحت کیونکہ قرآنی اصول تو آپ ماننے سے رہے اور انجیلی اصول اس کے بالکل منافی ہے۔ کیونکہ اناجیل کی ابتدا یا تو شجرہ نسب ہے اور یا "ابتداء میں کلام تھا" کے مطابق یسوع صاحب کے نام سے ہے تو ان کو یوں لکھنا چاہیئے تھا کہ یسوع صاحب کی حمد کے بعد۔ کیونکہ خدا تعالیٰ لکھنے سے تو عوام الناس کو یہ دھوکا لگ سکتا ہے کہ خدا نخواستہ آپ کے دشمن تثلیث سے تائب ہو کر توحید پر ایمان لے آئے ہیں اور اگر آپ خدا کا نام ہی لکھنا پسند فرماتے تھے تو آپ کو نمبر دینا چاہیئے تھا کہ ایک یا نمبر ۲ یا نمبر ۳ خدا یا تینوں کے مرکب نمبر ۴ خدا کی حمد کے بعد

اُمید ہے کہ جناب والا اس عقدہ لاینحل پر قدرے روشنی ڈالکر خاکسار کی تسلی فرما دینگے۔ باقی آئندہ انشاء اللہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

(خاکسار فخر الدین - احمدی - ملتانی)

مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک چھوٹے بچے کا مضمون

میں آپ سب بھائیوں کو ایک مختصر مگر پیاری بات سُنانا چاہتا ہوں جو کہ نماز کے متعلق ہے۔ میرے بھائیو آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو دُنیا میں کیوں بھیجا تاکہ وہ ہمکو ہدایت سکھائیں اور ہمیں وہ راہ بتائیں جس سے ہم جنت کے خوشگوار باغوں میں پہنچیں اور اُس وحدہ لاشریک کی طرف بلائیں آپ دیکھیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب الٰہی سے دعا کی رب اجعلنی مقیم الصلوۃ و من ذریتی

ترجمہ:- اے میرے رب بنا دے تو مجھکو نماز کے قائم کرنیوالا اور میری سب اولاد کو۔ تو آپ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو کیسا نماز کے قائم کرنیوالوں سے بنا دیا۔ صرف دعا کے سبب سے۔ اور ان کو بڑی بھاری عزت بخشی ایسے ہی پھر نبی کریم آئے۔ اور آپ نے توان سے بڑھ کر فرمانبرداری کی۔ اُمید ہے کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ کیسے کیسے اجر نماز پڑھنے سے ملتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ آجکل کے مسلمانوں کی کیسی خطرناک حالت ہے۔ کیسے کفر کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعضے مسلمان لوگ تو بتوں کو پوجتے ہیں۔ کیسی خطرناک حالت ہے۔ سلطنتیں چھن گئیں کیسے کیسے عذاب ہو رہے ہیں اُن پر کیونکہ اُنھوں نے خدا کو چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ شریک بنانے لگے اور نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ افسوس ہے ان پر جو زکوۃ نہیں دیتے اور نمازیں نہیں پڑھتے اور ہمارے جناب مولانا مولوی حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام صاحب درس شریف میں بڑی نصیحتیں کرتے ہیں۔ ہمارے جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب امام مہدی ہیں ان کو الہام ہوا تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پُر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا پر خدا اُس کی سچائی کو زور آور حملوں سے ظاہر کر دیگا۔ (عاجز عبد الرحیم - احمدی لدھانوی پنجم پرائمری)

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبد الحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں۔ ہر طرح کی کمزوری سستی۔ کمی باہ احتلام۔ جریان منی ضعف دل ضعف دماغ۔ درد کمر۔ نسیان۔ زکام۔ نزلہ کا علاج۔ تصدیق اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبد الرحمٰن صاحب کاغانی حکیم نظام جان صاحب ہزاری۔ حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی سید محمود عالم صاحب قادیانی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اس کی شہادت دی ہے پہلے تو بہت گراں فروخت ہوئی تھی مگر اب عرب صاحب نے اسکی قیمت فی روپیہ پچاس عدد کر دی ہے۔ جلد طلب کریں ملنے کا پتہ (بدر ایجنسی قادیان)

مقتضائے طبیعت

یہ پُرفتن زمانہ اور دین وملت اسلام کی یہ حالت کہ نہ کبھی پہلے ایسی ہوئی تھی نہ خدا کرے پھر کبھی ایسی ہو۔ اس میں مسلمانوں کا فرض تو یہ تھا کہ ایک دل اور ایک زبان ہو کر سب کے سب خدمت کے لئے کربستہ ہو جاتے اور جس سے جو کچھ بن پڑتا ذاتی مفاد و مقاصد کو قربان کر کے بھی بسر و چشم خدمت بجا لاتے۔ الحمد للہ کہ خدا کی آخری جماعت جو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کی غلامی کا فخر لیکر اُٹھی اور باوجود قلت تعداد کی اقتدار کے اپنی بساط سے زیادہ اسلام کی حمایت و اشاعت میں ہر طرح جان لڑا رہی ہے۔ اُس نے نہ صرف ملک میں بلکہ ممالک غیر تک بھی اعلاء کلمۃ اللہ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ خدائے تعالیٰ ان خدام اسلام کی ہمت میں برکت دے جو یورپ میں اس وقت ماشاء اللہ وہ کام کر رہے ہیں جو دین حق کو بدنام کرنے والے خفتہ و مردہ خانہ ساز لیڈروں سے آجتک نہ ہو سکا نہ آئندہ ان سے [illegible]۔ ایسے لچھن اور عادات وطن پرستی نے کہ وہ بھی بایقین سراسر جھوٹا اور ابلہ فریبی کا ایک آلہ ہے۔ ضمیر فروشی۔ ناحق کوشی اور خدا فراموشی کے خطرناک غار تک تو پہنچا دیا ہے۔ بس اس سے آگے حد ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بغض للّٰہی کی آگ انھیں خسر الدنیا والآخرۃ کے اسی درجہ پر بس نہیں کرنے دیتی وہ ابھی ذلت اور شامت اعمال کے مزید مدارج طے کرنے کے خواہشمند ہیں کہ اُن مسلمہ فدائیان اسلام کی نسبت طرح طرح کی افترا پردازیوں سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر کے پبلک کو اُن سے بدظن کرنا چاہتے ہیں مثل ہے کہ المرء یقیس علی نفسہ جیسا کہ انسان خود ہوتا ہے ویسا ہی دوسروں کو سمجھا کرتا ہے۔ اب جبکہ ان کی عیاری و دنیا طلبی کی قلعی کھل چکی ہے لوگ ان کی مہذب ڈکیتی کے ہتھکنڈوں سے خبردار ہو چلے ہیں اور جبکہ دوسری طرف سچے دردمندان اسلام کی اولوالعزمی ہمت۔ دینی غیرت وحمیت اور خدمت دین وملت میں اُن کے ایثار کا یار و اغیار اعتراف کرنے لگے ہیں۔ یہ قوم کے دشمنان دوست نما اپنے مقتضائے طبیعت سے بیچ بیچ ہو کر چاہتے ہیں کہ کسی طرح اُن کی عزت وشہرت کو داغدار کر دیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ آسمان کی طرف تھوکا ہوا اپنے ہی منہ پر پڑا کرتا ہے۔

عقلمند کو اشارہ بس ہوتا ہے اور کودن لایعقل کو دفتر نہیں (اے ح)

احیائے موتی سے مراد

قرآن کریم کے پہلے سپارہ کے پانچویں رکوع میں اللہ پاک نے بنی اسرائیل پر اپنی نعمتوں اور فضلوں کو بیان کیا ہے جو یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین اور پھر ان نعمتوں اور فضلوں کو یکے بعد دیگرے گنتے ہوئے ایک بڑا لمبا بیان فرمایا ہے۔ اور اس بنی اسرائیل کے قصے میں بڑی عجیب در عجیب باتیں بیان کی ہیں۔ جن کو آجکل کے ملوانوں نے ایسا گڈمڈ کیا ہے کہ بجائے نفع اُٹھانے کے بیچاری اُمت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور غیر مسلم ان کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے آئے دن قرآن پاک پر چوٹیں کر رہے ہیں اور کم سمجھ اور بے علم مسلمان ان کی مہربانیوں سے عیسائی اور مشرک بن رہے ہیں۔ مگر ملوانے صاحب ہیں کہ اپنے علم کے ناز میں پھولے نہیں سماتے۔ اب ناظرین اس بیان پر غور فرماویں جو اسی جگہ اللہ پاک نے بیان فرمایا ہے واذ قلتم یٰموسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ فاخذتکم الصعقۃ وانتم تنظرون۔

یعنی اپنے فضلوں کو شمار کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب تم نے یہ گناہ کیا کہ حضرت موسیٰ کو کہا کہ اپنا خدا ہم کو دکھا ورنہ ہم تیرے خدا پر ایمان نہ لاوینگے پھر تم نے دیکھا جو اس کفر سے تمہارا حال ہوا یعنی تم پر بجلی گرائی گئی۔ مگر ثم بعثنکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون۔ ہم نے پھر ایمان بخشا اس کفر کے بعد جو تم نے اختیار کر لیا تھا تاکہ تم شکر کرو۔

لیکن تم نے ناشکری کی اور اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اب دیکھو کیسے صاف معنی ہیں لیکن فلاں صاحب کو جبتک اپنی ڈینگ نہ ماریں صبر کہاں آوے۔ خواہ قرآن کریم پر حرف ہی کیوں نہ آوے۔ مگر وہ اپنی کسطرح غلطی مان لیویں۔ انبیاء کے ذریعہ سے ہمیشہ مردہ قومیں زندہ ہوتی رہتی ہیں۔

(راقم ملک محمد بخش احمدی آسٹریلیا)

خواجہ صاحب کا تازہ خط

امداد کی ضرورت

پڑھ کر ہم سے نہ رہا گیا۔ کیونکہ ہماری دلی تمنا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے خواجہ صاحب ممدوح کے مشن کو ترقی ہو۔ اس لئے ہم نے اپنے کارخانہ کی ادویہ کی نصف قیمت کر دینے کے علاوہ تجویز کیا ہے کہ زر موصولہ میں سے ۲ ؍ فی روپیہ کے حساب سے کمال الدین فنڈ میں بھیجیں بس معزز ناظرین بدر کو چاہئے کہ فی الفور اس امر کی طرف متوجہ ہوں اور ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق بنیں آج سے ۸ دن تک نصف قیمت

حسن افزا چہرہ پر کے کیل چھائیاں مہاسے اور بدنما دھبے دور کرنے کے علاوہ چہرہ کو اس قدر خوبصورت بنا دیتا ہے کہ چودھویں رات کا چاند بھی ماند پڑ جاتا ہے۔ تمام لوگ اسے استعمال کر رہے ہیں۔ شرفا اور بیگمات نے اسے بہت ہی پسند کیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ رعایتی ایک روپیہ

محبوب زندگی موسم گرما کا بہترین تحفہ ہے۔ رقت منی سرعت انزال کثرت احتلام۔ جریان۔ کج پشتی اور نامردی کا حکمی علاج۔ لاغری کمی خون۔ ضعف دل ضعف دماغ اور ضعف جگر کے دفعیہ کا تیر بہدف نسخہ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے کا جادو اثر ذریعہ ہی تمام ہندوستان میں شہرۂ آفاق ہیں۔ خوابکار اور ضعیف الباہ مریضوں کے لئے نہایت کارآمد ہیں قیمت فی شیشی ۶۰ گولی ۱ؔ رعایتی ۸؍

بال اڑانیکا صابن ۳ منٹ میں بلا تکلیف وزحمت زائد از ضرورت بالوں کو اُڑا دیتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی قیمت فی ٹکیہ ۸؍ رعایتی فی بکس ۱؍

سرمہ مقوی البصر آنکھوں کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج دھند۔ پڑبال۔ پھولا۔ جالا۔ سرخی۔ سبل۔ خارش۔ پانی جانا ضعف بصر کے دفعیہ کا بہترین تحفہ ہے۔ طالبعلموں۔ ایڈیٹر وکیلوں ججوں وغیرہ کے لئے خاص طور پر کارآمد ہے قیمت فی تولہ ۱ؔ رعایتی ۱۲؍

ملنے کا پتہ

مینیجر آل انڈیا میڈیکل ورکس لوہ گڑھ امرتسر

رسید زر

۹ جون ۱۹۱۳ء

منشی گوہر علیصاحب نمبر ۲۱۹۷ ۹ر

۱۰ جون ۱۹۱۳ء

حاجی احمد صاحب نمبر ۱۴۹۷ ۳ر

منشی گوہر علیصاحب نمبر ۱۴۲۳ ۳ر

منشی عبدالعزیز صاحب نمبر ۱۳۲۴ ۱۰ر

بابو محمد عبداللہ صاحب نمبر ۱۷۵۴ ۵ر

عبدالحمید خان صاحب نمبر ۲۱۸۶ ے

میاں قمرالدین صاحب نمبر ۲۰۵۱ ۱ر

طالب علی صاحب نمبر ۲۰۷۷ ۹ر

منشی رحیم الدین صاحب نمبر ۲۱۱۱ ۹ر

منشی سلطان عالم صاحب نمبر ۲۸۸۲ ۹ر

حکیم سید عابد علیشاہ صاحب نمبر ۲۹۱۲ ۳ر

محمد اعظم صاحب نمبر ۳۰۰۲ ۱ر

منشی حمید اللہ صاحب نمبر ۳۰۵۷ ۹ر

منشی غلام رسول صاحب نمبر ۳۰۷۹ ۱ر

منشی سراج الدین صاحب نمبر ۳۱۰۴ ۹ر

عزیز الدین صاحب امرتسر ۹ر

میاں برکت علیصاحب نمبر ۲۴۵۱ ۹ر

منشی بہرام خانصاحب نمبر ۲۹۹۲ ۳ر

محمد فیروز الدین صاحب نمبر ۲۹۹۴ ۹ر

مولوی علی محمد صاحب نمبر ۱۵۹۱ ۳ر

چودھری رکن صاحب نمبر ۱۴۷۱ ۹ر

مولوی رحیم بخش صاحب نمبر ۱۸۱۱ ۹ر

منشی غلام حیدر صاحب نمبر ۲۴۳۱ ۹ر

چودھری ولیداد خانصاحب نمبر ۲۲۰۵ ۸ر

مرزا رسول بیگ صاحب نمبر ۲۲۶۲ ۱ر

سکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور نمبر ۲۵۳۹ ۱ر

منشی عبدالعزیز صاحب نمبر ۲۵۷۸ ۱۵ر

حکیم عبدالصمد صاحب نمبر ۲۹۴۴ ۱ر

علی گوہر صاحب نمبر ۲۸۴۶ ۳ر

بابو نور محمد صاحب نمبر ۳۰۹۲ ۹ر

منشی محمد بخش صاحب نمبر ۲۳۴۲ ۱ر

منشی محمد صادق صاحب نمبر ۲۴۱۲ ۱ر

نظام الدین صاحب نمبر ۲۸۵۴ ۴ر

۱۱ جون ۱۹۱۳ء

عبدالخالق صاحب نمبر ۲۴۶۱ ۴ر

بابو بشیر الدین صاحب نمبر ۳۰۵۱ ۱ر

میاں محمد موسیٰ صاحب نمبر ۱۴۲۴ ۵ر

چودھری غلام سرور صاحب نمبر ۲۴۸۵ ۳ر

مراد بخش صاحب نمبر ۲۵۳۲ ۴ر

۱۲ جون ۱۹۱۳ء

چودھری خدا بخش صاحب نمبر ۲۱۵۴ / ۹۲۷ ۷ر

حکیم فیض احمد صاحب نمبر ۳۱۵۴ ۱ر

شیخ محمد حسین صاحب نمبر ۱۳۹۶ ۹ر

۱۳ جون ۱۹۱۳ء

سید عادل شاہ صاحب نمبر ۲۱۳۳ ۱۱ر

قاضی محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۳۰۱۹ ۳ر

محمد عمر حیات خانصاحب نمبر ۲۸۰۹ ۹ر

شیخ محمد صاحب نمبر ۲۷۰۲ ۱ر

ڈاکٹر حسن علیصاحب سب اسسٹنٹ سرجن نمبر ۲۲۳۲ للعہ

صالح محمد صاحب نمبر ۵۹۱ للعہ

میاں محمد صاحب نمبر ۲۲۱۹ ۱۱ر

عبداللہ صاحب نمبر ۲۴۳۲ ۹ر

مبارک علی صاحب نمبر ۲۴۵۰ ۵ر

چودھری مرزا صاحب نمبر ۳۰۱۷ ۹ر

عبدالسلام صاحب نمبر ۳۰۷۱ ۹ر

منشی حسین بخش صاحب نمبر ۳۰۹۲ للعہ

قاضی سیر حسین صاحب نمبر ۱۵۴۳ ۱۳ر

میاں دوست محمد صاحب نمبر ۲۸۷۱ ۷ر

۱۶ جون ۱۹۱۳ء

چودھری نظام الدین صاحب نمبر ۲۹۵۸ ۱ر

بنت چودھری صاحب نمبر ۲۵۱۸ ۱ر

قاضی محمد عالم صاحب نمبر ۱۴۳۳ ۵ر

منشی ابراہیم صاحب نمبر ۲۹۵۴ للعہ

۱۷ جون ۱۹۱۳ء

محبوب عالم صاحب نمبر ۱۹۶۳ ۱ر

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب ۵۰ کے ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں۔ ہر دو اعلیٰ خواندہ خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو ٭

اہل اسلام کیلئے نادر موقعہ[۱۲]

سوانحمدی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام۔ مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی۔ پرچارک براہمو دھرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ ودانستہ کم/طور افترا کرکے ہمارے سید ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خریدلیں قیمت بھی کم رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی دفعہ چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵/ہے

ملنے کا پتہ منیجر براہمو پرچارک سماج لاہور

رفاہ عوام وخواص[۱۲/۲۴]

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب اور محروم ہوجاتا ہے۔ اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خفیف مرض میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو پھر خارش چشم ڈھلکہ۔ ککرے نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ آخر کو اکثر نور چشم اور نگاہ کی راحت سے محروم ہوکر اندھے بنجاتے ہیں۔ ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جن کی حذاقت کا ایک جہان مداح وثناخواں ہے بڑی لاگت اور محنت سے طیار کیا ہے۔ اور اعلیٰ جزو اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں۔ آنکھوں کی اکثر امراض کو چند دن کے استعمال سے اکھیڑ دیتا ہے۔ کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مددگار ہے۔ حفظ ماتقدم کے واسطے ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھوں کی تمام شکایات سے بفضلہ تعالیٰ انسان محفوظ ہوجاتا ہے۔ میں نے اس سرمہ کے بنانے میں خلوص اتمام کیلئے اور پھر یہ کہ قیمت بہ لحاظ لاگت وغیرہ کے بہت کم رکھی ہے تاکہ عوام لوگ اس سے بہت فائدہ اٹھائیں اور اس کے

[illegible]

نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

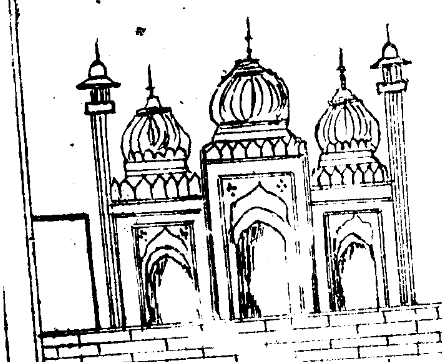

بدر

BADR QADIAN

اگر ز تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ مع ضمیمہ

جلد ۱۲

۱۷ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۷ بھادوں ۱۹۷۰ بکرمی بروز جمعرات

قادیان ضلع گورداسپور

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جانشین ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر | کہ ہست محیی موتی کلام نور الدین

نمبر ۶

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ٭

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ٭

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ٭

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ٭

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ٭

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ٭

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ٭

ہشتم یہ کہ دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ٭

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ٭

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

یا صنم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ٭

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

مرشدنا و مہدینا حضرت خلیفۃ المسیح الحمدللہ خیریت سے ہیں۔ روزانہ درس قرآن شریف ایک پارہ ہوتا ہے۔ نصف صبح نصف شام۔ ہر دو وقت حضور مسجد اقصیٰ کو تشریف لے جاتے ہیں۔ صبح تمام اندر کا حصہ مسجد اور شام کو تمام صحن درس خوانوں سے پر ہوتا ہے۔ بعض کا خیال تھا کہ درس کی رونق طالبان مدرسہ کے رخصتوں پر جانے کے سبب کم ہوگی۔ مگر یہاں تو پہلے سے کچھ زیادہ ہے۔ کیونکہ طلبا میں تو بہت سے نیچے ہی ہوتے تھے جو صرف حاضری کا ثواب پاتے تھے۔ اب سب سننے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کے شائق ہیں ہم نے درس خوانوں کی ایک فہرست اس اخبار میں شائع کی ہے۔ اس ہفتہ میں منشی غلام حیدر صاحب گجرانوالہ سے حکیم رحمت اللہ صاحب۔ میاں عطاء اللہ صاحب مولوی احمد الدین و مولوی ابراہیم صاحبان سرگودہا سے میاں گوہر دین صاحب و نور محمد صاحب منی پور سے۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب و دیگر احباب تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کوہ مری پر اپنے شاندار کام میں مصروف ہیں ✤

حضرت خواجہ صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا۔ کہ مسجد ووکنگ میں وہ اب ڈیرے لگانیوالے ہیں۔ خواجہ صاحب کا تبلیغی کام برابر ترقی پر ہے۔ یورپ میں وہ اسلام کے ہیڈ مشنری ہیں۔ کچھ اور اصحاب بھی اُن کی امداد کے واسطے وہاں پہنچ گئے ہیں۔ شیخ فضل حق صاحب بی۔ اے پسر شیخ مظفر الدین صاحب بھی اس سلسلہ تبلیغ میں خواجہ صاحب کی رفاقت کا حق ادا کرنے کے لئے جانے کو طیار ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ابتدائے ستمبر میں جہاز پر سوار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی مُراد کو بر لاوے۔ خواجہ صاحب کا کام بہت اہم ہے۔ اور وہ ایک فوج چاہتا ہے۔ جو انکی مدد کرے توحید کا ڈنکا وہ یوروپ میں بجانا چاہتے ہیں غیر احمدیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ تعصب کو چھوڑ کر وہ خواجہ صاحب کی مالی امداد کریں۔ خواجہ صاحب وہان متنازعہ فیہ مسائل پر بحث نہیں کر رہے بلکہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگا رہے ہیں تثلیث کو توڑ رہے ہیں۔ اگر انھوں نے ترکوں کے مغلوب اور غالب ہونے کی پیشگوئی شائع کی ہے تو مغلوب تو ترک ہی چکے تھے۔ اور ان کے غالب ہونے پر کون مسلمان ہے جو خوش نہ ہوتا۔ خواہ یہ کلمہ کسی کے منہ سے نکلا ہو۔ بہر حال وہ لوگ جو اہل اسلام کہلاتے ہیں۔ انکا فرض ہے کہ مالی امداد سے خواجہ صاحب کو مالا مال کریں تاکہ اسلام کا بول بالا ہو اور کفر ٹوٹے

برادران شیخ عبدالرحمٰن اور ولی اللہ صاحبان کا خط عدن سے آیا ہے۔ بسبب طغیانی سمندر عدن تک اُنہیں بہت تکلیف رہی۔ اللہ تعالےٰ خیریت سے پہنچاوے اور اپنے مقصد میں کامیاب کرے ✤

حج نیابت مولوی فاضل حاجی سید عبدالحی صاحب عرب نے جو پچھلے سال حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب و حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ حج کرآئے ہیں۔ اس سال پھر حج کا ارادہ بذریعہ اخبار کے ظاہر کیا تھا اور مخدومی اخویم حافظ عبدالمجید صاحب نے اپنی بی بی مرحومہ کی طرف سے انکو خرچ آمد و رفت مکہ معظمہ بھیجا ہے۔ بعد عید رمضان عرب صاحب حج کو تشریف لے جاوینگے۔ لیکن ان کے ساتھ دو عرب ہیں جو ایک مدت سے قادیان میں رہتے ہیں اور پہلے حج کر چکے ہوئے ہیں وہ بھی عرب عبدالحی صاحب کے ساتھ حج پر جانا چاہتے ہیں۔ اگر انھیں کوئی شخص معذور اپنی طرف سے یا کسی وفات یافتہ کی طرف سے خرچ دے کر بھیجنا چاہے اور چونکہ ہر دو صاحبان ملک عرب کے رہنے والے ہیں انکو صرف ایک طرف کا خرچ درکار ہے۔ ہر دو صاحبان ہمارے فاضل دوست کی رفاقت میں جائینگے۔ اسواسطے معاملہ قابل اعتبار ہے جو صاحب اس سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہوں۔ بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ کیونکہ تھوڑے دن سفر حجاج میں باقی رہ گئے ہیں ✤

انصار بدر مساکین اور علماء مساجد و کتب خانوں کے نام احباب اخبار جاری کرائیں بڑے ثواب کا کام ہے اس فنڈ میں مدد کرنے والے دوسرے صاحب ماسٹر خیر الدین صاحب ہیں جنھوں نے مبلغ ۲ؔ اس مد میں ارسال کیا ہے۔ بابو عزیز دین صاحب مری انڈس مبلغ ایک روپیہ وصول ✤

مُبارک حافظ قاری محمد یٰسین صاحب کو جو آجکل حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان پر بوقت عشاء قرآن شریف آٹھ رکعت میں روزانہ سناتے ہیں اور خوش الحانی اور نہایت صحت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ گذشتہ پیر کو اللہ تعالےٰ نے دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی عطا کئے جو توام پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ✤

جنگ بلقانی جنگوں کا خاتمہ ہوا۔ ترک ایڈریانوپل پر قابض ہیں۔ مسقط کی سرحد پر بے امنی ہے۔ عرب اپنے سلطان کے خلاف کھڑے ہوگئے ✤

جنون انگلستان میں ایک شخص راس نامی کو گرجون کے لوٹنے اور اُن کو آگ لگانے کا جنون پیدا ہوا ہے۔ سوائے گرجون کے اور کہیں نقب نہیں کرتا کئی دفعہ نقصان پہنچا کر گرفتار ہوا۔ کہتا ہے اگر میں گرفتار نہ ہوتا تو انگلستان کے سب گرجے جلا دیتا ✤

جنازہ جناب حکیم حسام الدین صاحب کے متعلق سیالکوٹ سے وفات کی خبر آئی ہے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود کے پُرانے دوست اور خادم تھے اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ احباب دُعائے مغفرت سے مرحوم کی امداد فرمادیں ✤

رسید زر

۱۷- جون ۱۹۱۳ء - منگل

- ۲۶۹۷ - مولوی محمد سعید صاحب ۱۶ فروری ۱۳ء سے ۱۶- فروری ۱۴ء عہ
- ۳۱۵۵ - مرزا سکندر بیگ صاحب یکم مئی ۱۲ء سے یکم مئی ۱۳ء عہ
- ۱۹۴۷ - مولوی نور محمد صاحب نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء عہ
- ۲۸۳۱ - کرم الٰہی صاحب ۱۳- اکتوبر ۱۲ء سے ۱۳- اکتوبر ۱۳ء عہ
- ۳۰۶۷ - منشی شیر محمد صاحب ۲۹ نومبر ۱۲ء سے ۲۹ نومبر ۱۳ء عہ
- ۳۵۴۷ - محمد علی صاحب جولائی ۱۲ء جولائی ۱۳ء عہ
- عبدالغنی صاحب کھیڑا ملک گوجرات عہ
- ۲۹۲۰ - عبدالغفور صاحب نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء عہ
- ۳۰۲۶ - محمد امین صاحب ۱۵- اگست ۱۲ء سے ۱۵- اگست ۱۳ء عہ
- ۳۱۶۶ - غلام حسین صاحب یکم جون ۱۳ء سے یکم جون ۱۵ء عہ
- ۲۷۹۵ - بابو محمد حسین صاحب جنوری ۱۲ء سے جنوری ۱۳ء عہ
- ۲۶۶۳ - محمد علی صاحب ۱۰- جنوری ۱۳ء ۱۰- جنوری ۱۴ء عہ

۱۸- جون ۱۳ء بدھ وار

- ۲۹۳۹ - عالم دین صاحب دسمبر ۱۳ء سے دسمبر ۱۴ء عہ
- ۲۴۳ - منشی فضل الٰہی صاحب نومبر ۱۲ء نومبر ۱۳ء عہ
- ۲۷۷۵ - منشی غلام محمد صاحب ۸- جون ۱۲ء سے ۸- جون ۱۳ء عہ
- ۲۳۹۲ - محمد رفیق صاحب یکم جنوری ۱۳ء سے یکم جنوری ۱۴ء عہ

بیعت کا مدعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جس مدعا کے لئے بیعت ہے۔ یعنی حقیقی تقوے اختیار کرنا اور سچا مسلمان بننا پہلے ہی سے شرط ہے تو پھر ابعد اس کے بیعت کی کیا حاجت ہے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقوے کہ جو اول حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے۔ دوسرا رنگ پکڑے اور برکت توجہ صادقین و جذبۂ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے اور اس کا جزو بن جائے۔ اور وہ مشکواتی نور دل میں پیدا ہو جاوے کہ جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے جس کو متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں جس کے پیدا ہونے کے بعد خدائے تعالیٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع بری معلوم ہوتی ہے جیسے وہ خود خدائے تعالیٰ کی نظر میں بری و مکروہ ہے اور نہ صرف خلق اللہ سے انقطاع میسر آتا ہے بلکہ بجز خالق و مالک حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہوتا ہے سو اس نور کے پیدا ہونے کے لئے ابتدائی اتقا جس کو طالب صادق اپنے ساتھ لاتا ہے شرط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی علت غائی بیان کرنے میں فرمایا ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ یہ نہیں فرمایا هدی للفاسقین یا هدی للکافرین۔ ابتدائی تقوے جس کے حصول سے متقی کا لفظ انسان پر صادق آ سکتا ہے وہ ایک فطرتی حصہ ہے کہ جو سعیدوں کی خلقت میں رکھا گیا ہے۔ اور ربوبیت اولی اس کے مربی اور وجود بخش ہے جس سے متقی کا پہلا تولد ہے مگر وہ اندرونی نور جو روح القدس سے تعبیر کیا گیا ہے وہ عبودیت خالصہ تامہ اور ربوبیت کاملہ مستجمعہ کے پورے جوڑ و اتصال سے بطرز ثم انشأناه خلقا آخر کے پیدا ہوتا ہے اور یہ ربوبیت ثانیہ ہے جس سے متقی تولد ثانی پاتا ہے اور ملکوتی مقام پر پہنچتا ہے اور اس کے بعد ربوبیت ثالثہ کا درجہ ہے جو خلق جدید سے موسوم ہے۔ جس سے متقی لاہوتی مقام پر پہنچتا ہے اور تولد ثالث پاتا ہے۔ فتدبر منہ۔

مسلمان اپنے حکام کے فرمانبردار رہیں

مسجد کانپور کے سبب افزون میں جو جوش و خروش پھیل رہا ہے۔ اس کے متعلق بعض احباب لاہور کے دریافت پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جو خط انھیں لکھا ہے۔ وہ اخبار پیغام صلح سے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ احمدی احباب کے واسطے موجب راہنمائی ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میرا مذہب یہ ہے کہ جس سلطنت کے ماتحت رہیں۔ اُس کے خلاف نہ کریں اس کے حضور آرام کی درخواستیں کرتے رہیں اگر وہ مان لے تو سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہے اگر نہ مانے تو اس کے ملک سے نکل جاویں۔ قرآن مجید نے ارشاد فرمایا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے صبر کیا۔ قوم کو صبر کا حکم دیا۔ واصبروا ان العاقبۃ للمتقین۔ آخر درخواست کی ہے۔ ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبهم۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کر دو۔ اور انکو آپ دکھ نہ دو۔ حضرت نبی کریم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ اجمعین نے تیرہ برس مکہ معظمہ میں تکالیف کو برداشت فرمایا۔ سمیہ کو سختی سے قتل کیا گیا۔ زنیرہ کو مار ڈالا۔ یاسر کو نہایت بے رحمی سے قتل کر دیا۔ آخر آپ نے پہلے حبش پھر مدینہ کو ہجرت کا حکم دیا۔ پھر آخر آپ خود مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور مکہ سے ہجرت کر گئے۔ یہ ہے میرا مذہب اور اسپر عملدرآمد ہے۔ رہا پیسہ اخبار اور اہل حدیث یا ان کے برادران خورد و بزرگ۔ سو یہ لوگ ابتدا سے ہیں اور اس وقت تک ہمارے دشمن رہے ہمارا کیا بگاڑ اجواب بگاڑینگے۔ سب سے زیادہ کانپور کے حکام با اختیار کی غلطی ہے کہ مندر کو بچایا۔ اور مسجد کو گرایا۔ اور آخر گولی چلانے کا حکم دیا۔ عمدہ تدابیر و عاقبت اندیشی سے کام نہ لیا۔ مگر ایسے حکام کے متعلق قرآن مجید کا صاف حکم ہے۔ وکذالک نولی بعض الظالمین بعضا۔ مسلمان خود مسلمان ہوں تو انپر ایسے حکام کیوں ہوں۔ یہ ہے میرا ایمان۔ غالباً آپ سمجھ گئے ہیں اسکے خلاف کروگے تو ہم آپ سے بیزار ہیں ؛

دستخط۔ حضرت خلیفۃ المسیح۔ ۶ اگست ۱۳ء

انسانوں کو حیوان نہ بناؤ

عام شہروں میں عموماً اور لاہور میں خصوصاً رسم ہے کہ بڑے انسان کے استقبال کے وقت اس کی گاڑی میں بجائے حیوانوں کے انسان کام دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم بھی مسلمانوں میں اور رسموں کی طرح مثلاً خوشی کے موقع پر بجائے سجدات شکر ادا کرنے کے دیپ مالا کرنا اپنی ہمسایہ قوم سے آئی ہے۔ ہمارا بھی بڑا انسان۔ خدا کے فضل سے سب سے بڑا۔ اگر آپ نہیں مانتے تو خدا اپنے زور آور حملوں سے منوا دیگا۔ ایکدفعہ لاہور میں تشریف لایا۔ ہمنے بھی اس رسم کی تقلید کرنی چاہی۔ مگر وہ مصلح حقیقی اس چھوٹے سے معاملہ میں بھی اصلاح کرنے سے نہ چوکا۔ چنانچہ اس پیارے کے پیارے الفاظ ابتک یاد ہیں۔ ہم انسانوں کی اصلاح کیواسطے آتے ہیں نہ کہ انسانوں کو الٹا حیوان بنانے کے لئے اور اس نے اس رسم کو پورا نہ کرنے دیا۔

کچھ ہی عرصے کے بعد لالہ لاجپت رائے صاحب کا بھی اسی طرح استقبال کیا گیا۔ میں نے امتحاناً اس رسم کے نیک و بد جانچنے کے لئے اسکو ایک خط لکھدیا۔ جس کا بد ہونے کا جواب اس نے عملی رنگ میں مجھے راولپنڈی کے اسٹیشن پر دیا۔ کیونکہ حسن اتفاق سے میں اور وہ ایک روز اکٹھے ایک ہی ٹرین میں راولپنڈی گئے۔ جہاں اس کا استقبال ہوا۔ اور اس رسم کے بند کرنے کے واسطے نہایت ہی مصر ہوا۔ اور لوگوں نے نہ مانا۔ اور اس کو زبردستی گاڑی میں اٹھا کر بٹھا دیا۔ اور اسکی دشتی اور گاڑی کو گھسیٹ کر لے گئے۔ اور میں پاس کھڑا دیکھ رہا تھا۔ پھر میں نے اسکو خط لکھا کہ میں سایہ کی طرح تیرے ساتھ تھا وہ بھی متعجب ہوا ہوگا کہ یہ شخص میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ مگر خیر پھر اس نے ایسی رسم نہیں ہونے دی یا اس کے بعد اتفاق نہیں ہوا۔ غرضکہ دوسری قوموں نے بھی تسلیم کر لیا کہ یہ رسم بد ہے۔ تو پھر کیوں مسلمان اپنے اسلامی اشعار کو چھوڑ کر خوشی کے موقع پر ایسے شنیع امور کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس سے آگے تو مضمون کا پہلو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ مسلمانوں کی اچھی طرح گوشمالی کی جاتی تاکہ چھوٹے اور بڑے موقع کسی پر بھی اسلامی دائرہ سے قدم باہر نہ رکھیں کیونکہ مسلمانوں میں اب خدا کے فضل سے ایسے بہت موقعے آئیوالے ہیں مگر میرا یہ کام نہیں لہذا کسی بزرگ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس معاملہ پر نہایت اچھی طرح روشنی ڈالینگے تاکہ مسلم پبلک سے ایسی رسوم کا قلع قمع ہو جائے جن کا خدا چاہتا ہے کہ ہر خوشی اور غمی کے وقت میری ہی طرف رجوع کریں۔ خوشی کے وقت تو خصوصاً اس نے اپنے بندوں سے عبادت چاہی نہ کہ دیپ مالا وغیرہ۔ دیکھو مسلمانوں کا سب سے بڑا موقع خوشی کا عید کا دن ہے۔ تو خداوند کریم نے ...

خواجہ صاحب کا خط پیرس سے

اتہ پیرسس۔ ہوٹل دو یون لغنٹن۔
مورخہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۱۳ء۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور حضرت مخدوم مطاع (خلیفۃ المسیح)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل بخیر مذہبی کانگریس ختم ہوئی۔ خدا کیا فضل شامل حال رہا۔ اللہ اللہ کیا خدا کے سامان ہیں۔ اور کس طرح اب راستے اسلام کے لئے کھل رہے ہیں پیرس ملک فرانس۔ وہاں کل مغربی اقوام کا جلسہ۔ امریکہ جرمن۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ روس۔ فرانس۔ انگلینڈ۔ اسپین کل ممالک مغربیہ سے لوگ جمع۔ اور لوگ بھی معمولی نہیں۔ پروفیسر۔ فضلا۔ اور پھر فاضل الہٰیات۔ یعنی ڈاکٹرس آف ڈویٹس۔ اور وہاں اسلام پر حضور کا خادم محاسن اسلام بیان کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا یا مجھے کہانتک کامیابی ہوئی یا آیندہ کیا صورت نکلنے والی ہے۔ ان امور کو الگ رکھکر مجھے تو سرور آجاتا ہے۔ جب میں امور بالا پر غور کرتا ہوں۔ نشہ نشاط میں میں کل جھوم رہا تھا۔ جب میں نے عین دوران تقریر میں جبکہ ہال قریباً معمور تھا۔ کہاکہ:۔

دُنیا کا آیندہ مذہب اسلام ہوگا۔

میرا دل ہی اس لذت سے واقف ہے۔ جو مجھے یہاں آکر نصیب ہوئی۔ مجھے منتظمین جلسہ نے دوران جلسہ میں ایک ممتاز جگہ دے رکھی تھی۔ یعنے ڈیس پر علاوہ پریسیڈنٹ اور سکرٹریاں کے جو پانچ چھ علماء متبحر بیٹھے تھے۔ ان میں مجھے بھی بیٹھایا جاتا تھا۔ میری رہائش اور خوراک کے اخراجات بھی انتظامی کمیٹی نے دیئے۔ یعنی میں یہاں مشرقی فنون میں ان کا مہمان تھا۔ انگلینڈ کا مہمان وہ ہوتا ہے جس کو ہفتہ کے بعد خوراک اور رہائش کا بل پیش ہوتا ہے۔

اس جلسہ کے لئے میں نے جو لیکچر لندن میں لکھا تھا وہ یہاں کے موزوں حال نہ تھا۔ ایک تو لمبا تھا۔ اور دوسرے جو اغراض جلسہ بیٹھے لندن میں مجھے بتائے وہ نہ تھے۔ یہاں ۲۰ منٹ ہر ایک تقریر کنندہ کے لئے مقرر تھے۔ لیکن مجھ سے انھوں نے رعایت کی۔ اور تیس منٹ تک میں بولتا رہا اگرچہ لیکچر کو نامکمل چھوڑنا پڑا۔ مجھے دراصل خود ہی شرم آگئی کہ میں نے آگے ہی ڈیوڑھا وقت لے لیا ہے۔ ہاں میں نے یہ لیکچر از سر نو یہاں آکر لکھا۔ خدا کی نصرت اور امداد کا کیا عرض کروں۔ تین گھنٹے میں میں نے عمدہ زبان میں لیکچر طیار کرلیا ؛

مجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ علمائے مغرب کے ایک مجمع کثیر کے سامنے میں نے اسلام کو پیش کیا اور سامعین پر نیک اثر ہوا۔ نہیں یہاں تو آکر میری آنکھ ہی کھل گئی۔ یہ تو خدا نے خاصی عمدہ سڑک کھولدی۔ اور بالکل نئے اسباب پیدا کردیئے۔ اور مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کا وقت قریب ہوگیا۔ میں عنقریب احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے آگے ایک سامنے اپیل کرنے والا ہوں۔ جس میں مفصل حالات عرض کرونگا۔ لیکن اس لئے کہ حضور کے لئے یہ واقعات نہایت ہی راحت کا موجب ہوں گے۔ میں اس ساری تحریک کا خلاصہ یہاں عرض کردیتا ہوں۔ یہ عام مذہبی کانگریس نہ تھی۔ جیسے میں نے سمجھا تھا۔ بلکہ یہ عیسائی فرقہ جات کی کانگریس تھی۔ جو اپنے آپ کو لبرل کرسچن تبلاتے ہیں ؛

یہ لوگ چرچ کی قیود سے آزاد ہوچکے ہیں اور موجودہ مذہب کی تشکل سے غیر مطمئن۔ ایام جلسہ میں بحث اس پر ہوتی رہی کہ آیا عیسائیت سے مراد وہ مذہب ہے جو پولوس نے اور کلیسیا نے تعلیم کی یا کچھ اور۔ ان فضلاء کے نزدیک مذہب آیندہ وہ ہونا چاہیئے۔ جو انسان کے اعمال اخلاق پر گہرا اثر ڈال کر حقیقی ربانی زندگی پیدا کردے۔ الوہیت مسیح اور کفارہ کے یہ قائل مجھے نظر نہیں آتے بلکہ ان میں زیادہ عنصر یونیٹیرین کا ہے۔ اور وہی لوگ اس تحریک کے روح رواں ہیں۔ اخلاق کے کیا اوس یعنے بنیاد ہونی چاہیئے۔ اس میں انھوں نے قریب قریب وہی کہا۔ جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ اعظم مذاہب میں کیا۔ پولوس سے نرم الفاظ میں بیزاری ظاہر کیگئی۔ اور مسیح کے اصول اخلاق غیر مکتفی سمجھے گئے۔ اور اس میں نئے اصول کا شامل کرنا ضروری سمجھا گیا۔ جناب مسیح ان کا پیغمبر اور ہادی اس طرح سمجھا گیا کہ اونہوں نے مناسب حال چند قواعد دیئے۔ اور اخلاقی مذہب کی بنیاد رکھدی۔ جو تکمیل کا محتاج ہے۔ اور اگر نئی صداقتیں اور نئے اصول اخلاق کے کس سے مہیا ہوں یا پیدا ہوں تو وہ لئے جاویں۔ اسکے ضمن میں یہ بھی بحث ہوئی کہ دیگر مذاہب سے کیا تعلق ہونا چاہیئے۔

سبحان اللہ۔ کیا وقت عیسائیت پر آگیا۔ صاف الفاظ میں نہیں بلکہ اقرار کیا گیا کہ دیگر مذاہب میں صداقتیں ہیں اور ہم کو ٹھنڈے دل سے کل مذاہب کا مطالعہ کرکے عمدہ اُصول اون سے لینے چاہئیں۔ اور یہ بیان کیا گیا کہ مسیح سے ایسی ان کو اجازت ہے یہ اشارہ اس قول کی طرف تہا۔ جہاں مسیح رُوح حق کے آنے پر تکمیل دین کی پیشگوئی کرتا ہے۔ اسلئے کانگریس کے نزدیک یہ ضروری سمجھا گیا کہ دیگر مذاہب کی بیخ کنی چھوڑ دیجاوے بلکہ ان کو اپنی حالت پر رکھا جاوے اور انکو موقعہ دیا جاوے کہ وہ پھولیں اور پھلیں۔ اور ان کے محاسن اگر کوئی ہوں تو لے لئے جاویں۔ اس ضمن میں مشنری کاروبار کو ناپسندیدہ نگاہ سے دیکھا گیا۔ بلکہ یہ خیال کیا گیا کہ یہ کام چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور کسی مذہب کو مٹانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کھلے لفظوں میں نہیں گول مول طریق پر کہا گیا۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں خیر یہ کام حضور کے خادم کا تھا۔ جب بکل اُمّۃ رسول یا الا خلا فیھا نذیر پر میں نے بحث کی۔ تو لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں اور ہال چیئرز سے گونج اُٹھا حضور والا اب آپ غور فرماویں جب اس امر پر خوشی کا اظہار ہو رہا ہے کہ کل مذاہب خدا کی طرف سے ہیں تو پھر یہ لوگ کہاں سے کہاں پہونچ گئے۔ اب اگر کل عیسائی اقوام کا یہ عقیدہ ہوجاوے تو مشنری تحریک آج بند ہو جاوے گی ؛

اسلام کی حمایت میں ایک پروفیسر نے جو جینوا یونیورسٹی میں عبرانی کا پروفیسر تہا تقریر کی۔ اور ان روزمرہ کے اغراض کا جو اسلام پر ہوتے ہیں۔ ازالہ کیا ہاں اس پر زور دیا گیا کہ موجودہ مذہب نے جو کلیساء نے تحریر کیا ہوا ہے۔ لالچ۔ حرص۔ خونخواری اور ظلم پیدا کیا اور دنیا میں کشت و خون کرائے اور حقیقی روحانی زندگی تباہ کردی۔ سب کا خاتمہ ہونا چاہیئے ؛

اب جو امر نہایت ہی خوش کُن ہے وُہ یہ ہے کہ یہ لوگ کون ہیں۔ یہ کل کے کل پادری اور مختلف یونیورسٹیوں کے پروفیسر۔ جن کی ساری عمر تحقیق مذہب میں اپنی طرز پر گذری۔ ان میں سے بعض تو اپنے عہدہ اور روزگار سے شروع میں خارج کئے گئے۔ اور پھر زیادہ اطمینان دہ

امریکہ انہیں سے ہیں سفید ریش یعنی معمر - سالخوردہ - مینے عرض کی کہ یہ گول مول لفظ کیوں استعمال کرتے ہتے - انہیں سے اکثر کلیسیا کے ملازم - اور اگر ظاہر کچھ کریں تو دوسرے دن ملازمت سے برطرف - میرے لکچر سے دو لکچر پہلے ایک پروفیسر نے جس کا نام پروفیسر کارنیٹر ہے اور جو اکسفورڈ کا ہے - نصف گھنٹے میں کہ کہا کہ سب مذاہب میں وہ صداقت ہے - جو عیسویت میں ہے اور وہ مذاہب غلط نہیں لیکن یہ اس کا بیان نہایت ہی محفوظ الفاظ میں تھا ؛

بعد میں مجھے ایک کھانے پر جو یہاں کی ایک لیڈی نے خاص آدمیوں کو دیا تہا اور مجھے بھی مدعو کیا تہا کہا کہ اس میری تقریر سے نہایت خوش ہوئی - اس کو اسلامک ریویو جاتا ہے - اس نے کہا کہ جولائی نمبر میں جو تمنے کسی صوفی کے خیالات لکھے ہیں وہ میرے دل کو بہت پسند ہیں - یہ صوفیانہ خیالات در اصل حضرت علی رضؓ کی تصنیف سے اخذ کردہ تھے - راقم صوفی مینے لکھدیا تہا - انکو لفظ صوفی آجکل یہاں بہت پسند ہے ؛

الغرض خلاصہ اس کانگریس کا یہ ہے کہ آیندہ کا مذہب کوئی اور تجویز ہونا چاہیئے - جس کا اثر انسان کی عملی زندگی پر ہو - جو محض ایمان پر محدود ہو - اخلاق کے اُصول اور اُس تلاش کئے جاوین کل مذاہب کا مطالعہ دوستانہ اور محبت کی نگاہ سے کیا جاوے ؛

موجودہ یوروپین زندگی سے نفرت ظاہر کی جائے مشنری تحریک کم ہو - مطالعہ مذاہب سے جہاں کہیں عمدہ اصول دستیاب ہوں وہ بطور اپنے مذہب کے لے لئے جاوین - مذہب ایسا ہونا چاہیئے - جو روحانیت کو عملی روزانہ زندگی سے الگ نہ کرے - کیا خدا کا احسان ہے کہ ان بزرگ علماء میں سے ایک ان کے سابق پریسیڈنٹ نے کہا کہ دنیا کا آیندہ مذہب یہ ہوگا -

"خدا اور اس کی مخلوق سے محبت"

مینے دوران تقریر میں کہا کہ یہ فقرہ درست نہیں ادب کے خلاف ہے - دنیا کا آیندہ مذہب کیا ہوگا -

"خدا کی اطاعت اور مخلوق خدا سے شفقت"

اور میں نے کہا کہ اسلام کی تعریف ہمارے نبی کریمؐ نے یہ کی ہے - میں نے کہا تمہارے دلوں نے اب خود فیصلہ کرلیا - کہ دنیا کا مذہب وہ ہوگا جو بالفاظ نبی کریمؐ اسلام کا مفہوم ہے - رہا جس مذہب کو اصطلاحاً اسلام کہتے ہیں وہ مذہب ایسا ہے یا نہیں یہ امر محتاج مطالعہ ہے یہ تحریک گذشتہ چھ سال سے ہے یہ کہنا کہ کل عیسائی پادری اس کے ممد ہیں - درست نہیں بلکہ اس تحریک کے وہ دشمن ہوں گے - لیکن یہ تحریک ان زبردست ہاتھوں میں ہے جو یوروپین اقوام کے علماء کا سرتاج اور گل سرسبد ہے اب اگر یہ رُوح جو اس وقت بیج کی طرح بڑہی اور پھلی اور پھولی - تو کس قدر اسلام کے پھیلنے کے دن قریب آ گئے ؛

وہ موجودہ مذہب سے غیر مطمئن اور نئے مذہب کی تلاش میں ہیں - لہذا اب وقت ہے کہ اسلام پیش کیا جاوے آپ یہ سُنکر حیران ہونگے - کہ جو جو اُصول اور ضروریات انھوں نے آیندہ مذہب کی قائم کیں ہم انہیں ترمیم نکرینگے بلکہ صرف قرآن شریف کی آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پیش کرینگے - اور کہیں گے کہ تمہارے مطالبات پورے ہوتے ہیں یا نہیں ؛

مینے یہاں رہ کر ان تمام بزرگوں سے (میرا دل اس کی عزت سے اس وقت معمور ہے) تعارف پیدا کیا - انھوں نے خوشی سے رسالہ کو قبول کیا ؛

میں گویا سمجھتا ہوں کہ مجھے دراصل وہ قوم مل گئی - جن میں اسلامک ریویو کی اشاعت ہونی چاہیئے اسوقت اس تحریک کے ممبر ۱۲۰ سوسائٹیاں ہیں اور سو متبحر فاضل پادری اور پروفیسر ؛

میں نے کوشش کی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ کامیاب ہو جاؤنگا - کہ اس کانگریس کے کل ممبران کے نام حاصل کروں اور پھر انکو رسالہ جاری کردوں - خدا کا احسان اکثر پروفیسروں سے گفتگو برنگ کے طور پر ہوتی رہی ؛ مذہب میں ان کا علم کیا تہا انکے چہرہ کے آثار کہتے تہے کہ وہ میرے سامنے جھک جاتے تھے وہ میرے پاس گھنٹوں بیٹھتے اور خوش ہو کر رُوحانی معارف سُنتے دارے میرزا یہ تیرا معجزہ ہے -

جرمن کے ایک پروفیسر سے بڑی مزیدار گفتگو ہوئی مجھے کہنے لگا کہ ہندو لوگ بُت پرستی کی نئی نئی تحویلیں کرتے ہیں اور اس کے جواز میں بالکل نیا رنگ اختیار کر رہے ہیں - مَیں نے جواب کہا کہ یہ تو عین فطرت انسانی ہے - جب انسان کے معلومات وسیع ہوتے ہیں تو اس کو اپنے سابق غلط عقاید میں نقص نظر آتے ہیں لیکن انکی محبت اور قدیمی تعلق اس کو ان سے جُدا نہیں ہونے دیتا - پھر ایک جد وجہد عرفان اور قدیمی تعلق میں پیدا ہو جاتی ہے - اور دل کے کمزور طفل تسلّی کے طور پر پھر ایک بیّن بیّن راستہ اختیار کر لیتے ہیں - پُرانی شراب سے تو متنفر ہوتے ہیں - لیکن اس کو نئی بوتلوں میں ڈالکر اندرونی ملامت سے نجات پاتے ہیں - اُس نے کہا - کہ یہ بالکل درست ہے - اور پھر وہ کھل کھلا کر ہنس پڑا - جب میں نے کہا کہ یہ کانگریس تمہاری گذشتہ چار دن سے کیا کر رہی ہے - پُرانی شراب کو نئی بوتلوں میں بھر رہی ہے - بہر حال یہ امر طبعی ہے یہ درمیانی زمانہ ہے - اور مفید نتائج پیدا کریگا - ان پروفیسروں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اسلامک ریویو کو اپنے اپنے سرکلوں میں پھیلائینگے -

مجھے یہاں آکر یہ بھی سمجھ آئی ہے کہ آیندہ اسلام کو کس طرح پیش کیا جاوے اور کن اصولوں کو سامنے رکھ کر قرآن مجید انکو سُنایا جاوے - کیا خدائے پاک نے سچ کہا -

ادع الی سبیل ربّك بالحكمة

میں آیندہ ایک مفصل تجویز لکھ کر حضور کی خدمت میں چھاپکر بھیجدونگا ؛

کمال الدین -

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک بستہ راز طاقت کا عجیب غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبدالحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں - ہر طرح کی کمزوری - سُستی - کمی باہ - احتلام - جریان - رقت - ضعف دل و دماغ - دردکمر - نسیان - زکام - نزلہ کا علاج -

تصدیق اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر - حکیم عبدالرحمن صاحب کاغانی - حکیم نظام جان صاحب ہزاروی حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی - سید محمود عالم صاحب قادیانی مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کرکے اسکی شہادت دی ہے پہلے تو بہت گراں فروخت ہوتی تہی مگر اب عرب صاحب نے اسکی قیمت فی روپیہ پچاس عدد کردی ہے - جلد طلب فرماویں -

ملنے کا پتہ :-

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور -

وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ ط

"افواج الٰہی کا بگلچی اور میں"

گانے ترانے حمد کے بینڈ نے آج رات — تیرا ہزار شکر ہے مولیٰ تو پاک ذات
کچھ بھی نہیں تھا - میں تو مجھے ہست کردیا — پھر اپنی یاد پاک میں یوں مست کر دیا
تیرے ترانے گاؤنگا تیرا ہی کھاؤنگا — انعام تیرے شکر سے وہ چند پاؤنگا
سُن کر یہ چوٹ لگ گئی دل پر کہ آہ میں — غافل ہوں کیسا کرتا ہوں کتنے گناہ میں

مجھ پر بھی ایک بارش ابر کرم ہوئی — نازل خدا کی وحی یہاں دمبدم ہوئی
مُردہ تھا میں تو فضل سے زندہ مجھے کیا — جو کچھ کہ چاہیئے تھا مجھے وہ بھی دیدیا
گاڑھے کا کپڑا فیض سے ململ بنادیا — میرے مسیح نے مجھے اکمل بنادیا

لازم ہے مجھ پہ حمد و ستائش کروں مدام
جیسا کہ اس جہاں میں رہا مسلک کرام

ضرورت نکاح ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ حجام کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو ؞

جنتری ایکسو پچیس سال ایک سو پچیس سال کی بے نظیر جنتری - اسلامی - عیسوی ہندی - سب تاریخیں اور سنہ دے ہوئے ہیں - پہلے قیمت مبلغ تین روپے فی نسخہ تھی - اب کچھ عرصے کے واسطے صرف ایک روپیہ فی نسخہ کردیگئی ہے -

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور -

النبوۃ فی خیر الامۃ مسئلہ ختم نبوت پر جو مضمون ہم عصر معزز اخبار الحق دہلی میں سلسلہ وار شائع ہوتا رہا تھا - وہ اب ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہوا ہے - اور اس کی قیمت ۴ر رکھی گئی ہے - مگر مفت تقسیم کرنے کی غرض سے خریدنے والوں کے واسطے آٹھ نسخوں کا صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا - یہ ایک ایسا مسئلہ ہے - جس کے متعلق غیر احمدی لوگوں کو ہنوز بہت کچھ سننے اور سمجھانے کی ضرورت ہے اور مؤلف رسالہ نے ہر پہلو سے بسط کے ساتھ اس مضمون کو بحث کی ہے اس واسطے اس رسالہ کو خوب شائع کرنا چاہیئے ؞

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار الحق و رسالہ احمدی - دہلی ؞

سیر شملہ پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما وید لاہور موجد امرت دہارا نے یہ کتاب تالیف کی ہے - انگریزی میں تو اس قسم کی کتابیں بہت ہیں - مگر اُردو میں کبھی کوئی دیکھنے میں نہ آئی تھی - پنڈت صاحب نے اس ضرورت کو پورا کیا - اور خوب کیا - موجودہ تمدن کے ہر پہلو سے شملہ کا ذکر کیا ہے - اور ایک سیاح کو جن باتوں کی ضرورت ہے - وہ سب درج کر دی ہیں - وید صاحب نے ایک طبیب کی نگاہ سے بھی شملہ کے گرد و نواح کی سیر کی ہے اور بعض بوٹیوں کا بھی ذکر کیا ہے - قیمت فی کتاب پہلے عہ رکھی گئی تھی - اب صرف آٹھ آنے فی نسخہ کردیگئی ہے ؞

فہرست اسمائے اصحاب درس قرآن رمضان

درس قرآن شریف جو حضرت خلیفۃ المسیح روزانہ ایک پارہ ماہ رمضان میں دیتے ہیں اس میں شامل ہونیوالے احباب کے نام ہم اخبار میں درج کرتے ہیں - کیونکہ اس مبارک ماہ میں خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے انہوں نے حصہ لیا ہے ؞

(۱) وہ اساتذہ جو باوجود مدارس میں رخصتوں کے اپنے وطن یا کہیں باہر نہیں گئے بلکہ درس قرآن کے واسطے قادیان میں ہی مقیم رہے ؞

حضرت مولوی صدرالدین ہیڈ ماسٹر مدرسہ - مولوی سید سرور شاہ - مولوی فاضل محمد اسمٰعیل - مولوی فاضل میر محمد اسحٰق - مرزا برکت علی - قاری محمد یٰسین - صوفی غلام محمد ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ٹیوٹر - مولوی غلام نبی - مامون خاں - نور الٰہی - منظور قیوم - شیخ عبدالرحیم - منشی سکندر علی - منشی غلام محمد - قاضی عبداللہ - مولوی فاضل محمد جی

(۲) طلبائے مدرسہ جو رخصتوں میں باہر نہیں گئے ؞

محمد جان - عبدالکریم - ثناء اللہ - ہدایت اسلام - مظہر حق - محمد اسماعیل - بسم اللہ - عطا محمد عبدالقادر - برکت علی - حشمت اللہ - عبدالحمید - سید محمد عبداللہ - عبدالحی - عنایت اللہ عبدالرحمٰن جٹ - محمد اسحٰق - محمد منظور صادق - عبدالسلام صادق - چن پیر - صغیر حسین شیخ عبدالرحمٰن نومسلم - نیاز احمد - شاہزادہ - رحمت اللہ - محمد عبداللہ خاں - عبدالجلیل محمد امین - محمد صادق سیالکوٹی - صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب - دین محمد - سراج الحق

(۳) وہ مہمان جو درس سننے کی خاطر باہر سے آئے ہیں ؞

بابو فضل الرحمٰن امرتسر - نعمت اللہ گوہر - ماسٹر عبدالحق لاہور - ماسٹر غلام محمد ہیڈ ماسٹر سیانوالی منشی محمد زمان خان میانوالی - ڈاکٹر سید محمد حسین - مولوی محمد فاضل فیروزپور میاں شیخ محمد - رحمت علی بھیر دیجی - علی محمد وجوان - بابو محمد صادق گوجراتی - مولوی محمد سیکھے دیگراں - نظام الدین - محمد گل افغان - نور الدین - مولوی نیک محمد - مجد الدین دیوان شاہ - عبدالعزیز - برکت علی - جان محمد - عبدالغفور - شیخ عبدالرشید میرٹھ - منشی حامد حسین خاں - دارد عمہ عبدالحمید - مخدوم محمد صدیق بھیرہ - بابو فخرالدین میانی عزیز فیروز بخت - لودیانہ - مولوی غوث محمد واسو - کریم بخش نابھہ - منشی قدرت اللہ سنور احمد الدین مونگ - فضل الدین شکرگڈھ - مراد بخش جہانسی - حسن موسےٰ خاں اسٹریلیا منشی عمر دین جنڈیالہ - محمد عیسےٰ بھاگلپور - احمد - چودہری غلام نبی - لعل شاہ برق پشاور - چودہری ضیاء الدین ؞ عبداللہ پروفیسر عرف جہانگیر ؞

(۴) ملازمین دفاتر وغیرہ در قادیان ؞

محمد نبی - الیاس پٹھان - منشی غلام نبی - ماسٹر نقیر اللہ - ڈاکٹر عبدالمجید خاں - اللہ دتا - بابا محمد حسن پیر منظور حق - محمد بٹ کشمیری - عبداللہ جان - صوفی محمد یعقوب - عبداللہ موچی - مولوی غلام نبی - ماسٹر علی محمد - بھائی محمود کمپونڈر - مولوی شیر علی - محمد علی اشرف - منشی محمد اشرف

میاں بشیر احمد لاہوری - منشی نبی بخش - منشی برکت علی محمد نصیب - منشی عبد الرحیم - مفتی محمد صادق - منشی نور محمد ماسٹر عبد الرؤف - خلیفہ رشید الدین - محمد جمیل کلرک - میاں نسیم الدین لنگرخانہ - شادی خان - غلام قادر چیڑاسی قاضی اکمل - حافظ حامد علی - حکیم محمد عمر - عبد المجید کلرک منشی عبد العزیز - منشی امیر محمد - مستری عبد الرحمان - شیخ فضل الٰہی ڈاکٹر عبد اللہ -

(۵) مہاجرین و ساکنان قادیان ؛

حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب - فقیر محمد جان - حافظ احمد اللہ محمد دین کمہار - محمد عارف - وزیر خان - خان میر پاچہ - چودہری حاکم علی - مرزا غلام اللہ - محمد حسن مستری - شیخ غلام احمد عبد اللہ تاجر - شیخ عبد اللہ بکٹ فروش - احمد خان محمد نور خان - غلام رسول افغان - مولوی عبد الستار خان صدر الدین کمہار - فخر الدین - نیک محمد افغان - عبد الاحد افغان ابراہیم مالاباری - منشی مہر محمد - عبد اللہ حجام - احمد دین درزی - مولوی غلام محمد کشمیری - میاں عبد الرحمان امام الدین مددخان تاجر - تیر محمد - نور الدین - مولوی فاضل عرب عبد المحی - مرزا عبد الغنی - عبد السبحان - محمد یوسف نور - شیخ یعقوب علی الحکم - عطاء الرحمان - حافظ ابراہیم مرزا نواب الدین - مستری دین محمد - مستری محی الدین - عبد اللہ جلد ساز - محمد یٰسین تاجر - سید عزیز الرحمان - امام الدین عبد اللہ ڈنگوی - مرزا عزیز احمد - ایم - اے - میر ناصر نواب صاحب ؛

یہ فہرست مولوی عبد الرحمان صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ کی مدد سے طیار ہوئی ہے کوئی نام رہگیا ہو تو وہ اگلے اخبار میں درج ہوسکتا ہے ؛

دُعا مدد

برادرم حکیم محمد سعید صاحب بھاگلپور سے اپنی علیل بی بی کے واسطے احباب سے درخواست دُعا و شفا کرتے ہیں ؛

درخواست جنازہ

اہلیہ برلور علی احمد صاحب ایم - اے الہ آباد

(۲) مریم بی بی دختر رحمت اللہ صاحب تنانہ گر بگہ کلان

(۳) بابو عبد اللہ صاحب کوہ مری اپنے برادر مرحوم کے واسطے درخواست جنازہ کرتے ہیں ؛

عمر بن عبد العزیز

امام عادل فقیہ کامل امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز عمر ثانی کی مفصل سوانح عمری جس میں حضرت موصوف کی قومی - ملکی - اخلاقی مالی - مذہبی اصلاحات - علمی معلومات - اجتہادی مسائل اخلاق و عادات عدل و انصاف کا مفصل ذکر ہے حضرۃ خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں کہ آجکل مسلمان اپنی اسلامی تاریخ سے ناواقف ہیں اس سے بھی ان کے اخلاق میں کمی ہے یہ کتاب اس کے مؤلف مولوی شیخ مظہر الحق صاحب نے بڑی تحقیقات سے لکھی ہے -

ملنے کا پتہ :- شیخ محمد فیض اللہ صاحب سکرٹری انجمن اصلاح مئو ائمہ ضلع الہ آباد - قیمت فی نسخہ عہ؍ ؛

بزم فرید

راحۃ القلوب کا اُردو ترجمہ - اور خوب ترجمہ جس میں اصل کی چاشنی موجود ہے ترجمہ کرنے والے مُلّاں محمد الواحدی صاحب اڈیٹر رسالہ نظام المشائخ ہیں - اس کتاب میں حضرت بابا فرید الدین صاحب گنج شکر قدس اللہ سرّہٗ کے اعمال و اقوال کا مجموعہ ہے - جو حضرت خواجہ نظام الدین صاحب دہلوی نے ترتیب دیا تہا - کیا خوب کتاب ہے - پڑھنے سے دل پر رقت طاری ہوتی ہے نیکیوں کی قوت بڑہتی ہے - علوم حقہ حاصل ہوتے ہیں قیمت بذریعہ وی پی - ۱ر فی نسخہ -

ملنے کا پتہ :- درویش پریس دہلی ؛

مکاشفات

معہ تعبیر نامہ خواب - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویاء و کشوف کو بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب نے ایک کتاب کی صورت میں جمع کرکے شائع کیا ہے - قیمت صرف ۴ر فی نسخہ ہے - اس سلسلہ میں یہ بابو صاحب کی دوسری تصنیف ہے - بہل البشریٰ شائع ہوچکی ہے - اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو کیا کیا نیک کاموں کی توفیق عطاء کرتا ہے اللّٰہم زد فزد - یہ کتاب قادیان میں دفتر تشحیذ الاذہان سے ملسکتی ہے ہر احمدی کو چاہیئے کہ اس کا ایک ایک نسخہ کم از کم خریدے اور پڑھے - خدا تعالےٰ کے تازہ نشانات کا یہ ایک ذخیرہ ہے - جو ایمان کو تازگی اور ترقی عطاء کرتا ہے اس کے پڑھنے سے حضرت جری اللہ کے مبارک ایام کا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے - اللہ تعالےٰ بابو صاحب کو اور اُن کی اولاد کو حسنات دارین عطاء فرماوے ؛

آمین ثمّ آمین

لنڈن کی اخلاقی حالت

اخبار صلح جنگ راوی ہو کہ شہر لنڈن میں سالانہ چالیس ہزار آدمی آتشک و سوزاک کا شکار ہوتے ہیں - ہماری رائے میں اس خرابی کے اصلی سبب عورتوں کا بے پردہ پہرنا - جائز کثرت ازدواج کا منع ہونا اور مذہب عیسویت کے اخلاق پر نیک اثر نہ ڈال سکنا ہے ؛

یہودی کلب

سُنا گیا ہے کہ دہلی میں یہودیوں نے ایک کلب بنائی ہے جس میں ناظرین کے واسطے ہر ایک قسم کی دل لگی کا سامان رکھا ہوا ہے - مثلاً ناول کتب کھیل وغیرہ - اس کی مینجر ایک یہودی لیڈی نوشابہ خانم ہے جس نے کلب کو تیس ہزار روپے دیا ہے ؛

اختلاف

اراکین ندوہ میں باہمی جھگڑے کھڑے ہو گئے ہیں - ایکدوسرے کے خلاف لمبے لمبے آرٹیکل اخباروں میں لکھے جاتے ہیں یہ آجکل کے مسلمانوں کی مشترک قسمت ہے - اللہ خیر کرے ؛

سائنس بے اعتبار

ایم ٹڈوکلا ایک مشہور سائنس دان ہوئے ہیں - اور ان کا ایک مقولہ بھی مشہور ہے - کہ سائنس دانوں کو اپنی کسی موجودہ تحقیقات پر یقین نہیں ہوتا - اسواسطے سائنس دن بدن ترقی کررہا ہے" ترقی کررہا ہے یا خیالات تغیر پارہے ہیں - یہ مسئلہ تو جُدا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ سائنس کی تھیوریاں اس قابل نہیں کہ ان کی بنا پر کسی مذہبی صداقت کو پرکھا جاسکے - حال میں پروفیسر جولے ویگ نے مسائل سائنس کے روزانہ تغیرات پر ایک کتاب لکھی ہے اور اس میں اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ آیا مادہ فی الواقعہ کوئی شے ہے ہی یا صرف یہ ایک خیالی نام ہی ہے ؛

مصالح العرب

جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے صرف دو روپے عطاء فرمائے ہیں - ان کا پرچہ عرب میں ہی جائے گا - لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے عرب کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں - اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطا فرمائے ہیں - انکو ایک پرچہ جائے گا - اور باقی پرچے عرب میں جائینگے ؛

مینجر بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ ۱۲/۳

سوانح عمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بانی اسلام ۔ مرتبہ شری سیہ پرکاش دیوجی ۔ پرچارک براہمو دہرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کسی طور پر اصرار کر کے ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہو ۔ نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے ۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں ۔ قیمت بھی کم رکھی گئی ہے ۔

یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے ۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے ۔ اور قیمت صرف ۵ آنے

ملنے کا پتہ :- براہمو پرچارک کالج لاہور

رفاہ عوام و خواص ۱۳/۲۴

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلکش نظارے سے بے نصیب اور محروم ہو جاتا ہے ۔ اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خفیف مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ تو پھر خارش چشم ۔ ڈھلکہ ۔ ککرے ۔ نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہو جاتے ہیں حتی کہ آخر کو اکثر نور چشم اور نگاہ کی راحت سے محروم ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں ۔ ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جن کی حذاقت کا ایک جہان مداح و ثنا خواں ہے بڑی لاگت اور محنت سے طیار کیا ہے اور اعلے اجزاء اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں ۔ آنکھوں کی اکثر امراض کو چند دن کے استعمال سے آرام دیتا ہے کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ تعالٰے بڑا امداد گار ہے حفظ ماتقدم کے طور پر ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھ کی تمام بیماریوں سے بفضلہ تعالٰی انسان محفوظ رہ سکتا ہے ہم نے اس سرمہ کے بنانے میں خاص اہتمام کیا ہے اور پھر یہ قیمت بھی بلحاظ لاگت وغیرہ بہت کم رکھی ہے تاکہ عوام اس سے بہت فائدہ اٹھا دیں اور اس کے نفع کو عام اور اثر کو عالمگیر بنا دیا جاوے ۔ قیمت ایک تولہ عہ

المشتہر ۔ حکیم غلام محی الدین از قادیان ضلع گورداسپور

سلی میرا اور ممیرے کا سرمہ ۲/۲۴

سلی میرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے ۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اس سرمہ کے متعلق حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است ۔ ... دھند جالا پڑوال اور ... سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے ۔ قیمت سرمہ ... فی تولہ ... قسم دوم ... قسم سوم ... سلی میرا کی قیمت ... فی تولہ ہے ۔

ترکیب استعمال ۔ میرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے ... آنکھیں گرمی سے ... ہوں ۔ ان کے لئے بہت مفید ہے ؂

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع ضعف ... ہاضم ۔ قاتل ... ریاح ۔ دق ۔ تسخو جیت ۔ و قاتل کرم شکم ۔ ... سنگ گردہ و مثانہ ۔ سلسل البول و سیلان منی ۔ یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے ۔ ... نخود شیرگاؤ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت عہ فی تولہ ۔ قسم دوم ۸ر فی تولہ ؂

المشتہر احمد نور ۔ کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید ۔ پڑواک ... مقوی بصر ۔ مفید کارے غشا ۔ نزول الماء ۔ قیمت فی تولہ .. .. .. عار

سرمہ دافع پھولا ۔ فی ماشہ .. .. .. عمر

سرمہ نیلی ۔ مفید پڑوال ۔ دھند ۔ بل ۔ بیاض چشم آب چشم قیمت فی تولہ ۴ر

سرمہ میرا ۔ مفید بصر از ضعف پیری ۔ فی تولہ عمر

سرمہ براق ۔ مفید سلاق و سرخی پلک ٫٫ ۵عہ

حب حافظ الجنین ۔ یعنی اکسیر الجنین اٹھرا کو دور کرتی ہیں عمر

حب مقوی باہ و ممسک چار درجن ۔ قیمت .. عمر

دوائے بواسیر خونی ۲۲ خوراک عہ دوائے جریان ۲۸ خوراک عہ

دوائے مقوی حافظہ ۔ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ عہ

حب مقوی باہ ۔ سریع الاثر دو درجن ۱۲ر + دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک عہ

ق و معرفت بدر ... قادیان ضلع گورداسپور

عید کیلئے نظام بوٹ ہوس کا تحفہ

خوشی کی بات ہے کہ اہل اسلام جو تجارت کے بازار میں ... تھے ۔ اب مولی کریم کے فضل سے رو بترقی ہوتے جاتے ہیں اور جو کبھی فقیر تھے وہ بھی آبائی حلقہ کو توڑ کر ترقی کے میدان میں طبع آزمائی کیلئے نکلے ہیں اور ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان توماشاء اللہ نور علی نور ہوئے مگر آجکل جب ہم دیکھتے ہیں کہ اولڈ انڈیا لائٹ کے محب قومی ترقی کے میدان کیطرف جانے کی کوشش کر رہے ہیں تو ہم بھی کیوں نہ قسمت آزمائی کریں اسی قومی جوش کو مدنظر رکھ کر پچھلے دنوں میاں نظام الدین سعادت الدین پراچہ سوداگران چرم و رئیس لاہور نے انارکلی میں نظام بوٹ ہوس کے نام ایک دار التجارت کا افتتاح کیا ہے جس میں اعلے سے اعلے قسم کے فینسی اور ولایتی ... ولایتی اور امریکن ساخت کے بوٹ اینڈ شوز مردانہ اور زنانہ اور بوٹ بنانے کیلئے ہر قسم کا سامان اور دلایتی چمڑا و پالش بوٹ وغیرہ ہر وقت بغرض فروخت موجود رہتا ہے اُمید ہے کہ یہ جدید دکان اپنی اعلیٰ دیانتداری کی پالیسی سے انشاء اللہ ترقی کے میدان میں مانند بدر چمکیگی ہم اپنی قوم سے بڑے زور سے بصد ادب سفارش کرتے ہیں کہ ایک دفعہ امتحاناً ضرور کر کے اور خوشی کے موقعہ ضرور مال منگوا کر مال کی عمدگی اور ارزانی کا اندازہ کر لیجئے ؂

مینیجر محمد سعید ۔ پی ۔ سی ۔ ایچ ۔ لاہور

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح جو روزانہ درس قرآن شریف دیا کرتے ہیں ۔ اُس کے ایک دور کے نوٹ الحمد سے سورہ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کر مکمل ہوئے ہیں ۔ معارف و حقایق کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے ۔ قیمت بلغ پانچ روپے (صر) فی نسخہ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں ؂

منیجر بدر ۔ قادیان ضلع گورداسپور

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ | سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

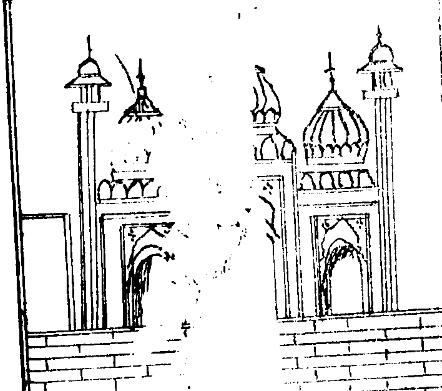

بدر

BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

جلد ۱۳ — ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۳۱ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ - اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳ بھادوں — نمبر ۷

شرح عیسیٰ مرده دلی گر بقادیان درآ | اڈیٹر جانشین مسیح موعود خلیفۃ المسیح | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکقدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس ہفتہ میں بعض ایام علیل رہی ۔ مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آرام ہے ۔ یکشنبہ سے پہلی رات کو درد پسلی سے تکلیف تھی ۔ مگر درس قرآن شریف کا کسی دن ناغہ نہیں ہوا ۔ ایک پارہ روزانہ درس ہوتا ہے ۔ فرمایا ۔ میں اس تکلیف میں آتا ہوں اور درس دیتا ہوں نہ اس واسطے کہ تم سے کوئی بدلہ چاہتا ہوں بلکہ صرف اس لئے کہ تم اس سے فائدہ حاصل کرو ۔ عمل کرو ۔ عمل کرو ۔ عمل کرو ۔ اپنی اصلاح کرو ۔ صرف مسلمان کہلانے یا احمدی ہو جانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا ۔ نیک عمل کرو تاکہ پھل پاؤ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے ۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نہایت محبت اور محنت سے الفضل کے ذریعہ سے قوم کو نیک باتیں پہنچا رہے ہیں ۔ محبی اخویم مولوی غلام رسول صاحب کا خط پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے ۔ لکھتے ہیں کہ مرض سے آرام ہے مگر ضعف بہت ہے ۔ احباب مولوی صاحب موصوف کے واسطے دعا کرتے رہیں ۔ ایک نافع وجود ہے پچھلے اخبار میں جو نام درس رمضان کے سننے والوں کے لکھے گئے تھے ۔ انہیں سے بعض نام سہواً رہ گئے مثلاً صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ۔

اس ہفتہ میں جو احباب مختلف مقامات سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ ۔ گوجرات ۔ شاہ پور وغیرہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں ۔ منشی فرزند علی صاحب فیروزپور مولوی عمر الدین صاحب صریح ۔ ماسٹر مولا بخش صاحب امرتسر مولوی غلام رسول صاحب مونگ ۔ ماسٹر فتح محمد صاحب لاہور ۔ منشی غلام حیدر صاحب تونڈی ۔ میاں عبد الرحمان صاحب بمبئی ۔ میاں عبد الرحمان صاحب مالاکنڈ ۔ میاں عبد السمیع صاحب کپورتھلہ ۔ رائے شوق محمد صاحب قصور ۔ گذشتہ اتوار کو صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوا ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے ۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد میں ایک مسجد بنوا رہے ہیں ۔ حضرت خواجہ صاحب اور ان کے ہمراہی بخیریت اپنے کام میں مصروف ہیں ۔ غالباً وہ اپنا دفتر لنڈن سے ووکنگ لے گئے ہیں ۔ یہ مقام لنڈن سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور وہاں ایک مسجد ہے ۔ جہاں ہمارے بھائیوں کو نمازوں کے متعلق آرام رہے گا ۔ لیکن بعض احباب کی رائے ہے کہ بلحاظ تبلیغ کے کام کے لنڈن میں رہنا زیادہ موزون ہے ۔ سو اسطے سردست ووکنگ کو جانا مستقل نہیں بلکہ تجربۃً ہے خواجہ صاحب اپنے تازہ خط میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مخدوم مطاع سلمکم اللہ تعالےٰ ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ہم سب بخیریت ہیں ۔ ووکنگ کے لئے اسباب باندھ رہا ہوں ۔ قریب کل انتظام ہو گیا ۔ آئندہ نماز جمعہ انشاء اللہ وہاں ہوگی ۔ حضور کے مطالعہ کے لئے دو چٹھیاں ملفوف ہیں ۔ میں نے ایک آرٹیکل پچھلے مہینے میں لکھا تھا ۔ اس میں ایک پارلیمنٹ ممبر مسٹر جان ریس کے مضمون کا جواب تھا اس کا مضمون بجنسہٖ دیا ۔ اور پھر جواب خدا کے فضل سے اسی طاقت شوکت اور جرأت سے دیا ۔ جو اسلامی شعائر ہونا چاہئے ۔ کل اس کی چٹھی آئی ۔ اب وہ کہتا ہے کہ جو کچھ اخبار میں نکلا وہ سب کا سب اس کا نہیں ۔ اخبار نویس نے حاشیہ چڑھا دیا ۔ اور بعض باتیں لکھا ہے کہ میں نے لکھی ہی نہیں پھر آخر میں مسئلہ کثیر الازدواجی کو گویا اس نے مان لیا اسکے خط کا صرف آخری حصہ بجنسہٖ لکھ دیتا ہوں ۔

I agree that the practice of polygamy and the extent to which it is used are misunderstood and exaggerated in Europe and its evils intensely magnified and indeed I admit the truth of much of what is said in Muslim India on this score and in regard to the rights of property -

ترجمہ ۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ مسئلہ تعدد ازدواج پر جو عمل ہے اور جس حد تک اہل اسلام میں اس کا رواج ہے ۔ وہ بلا دیورپ نے نہیں بلکہ اس کو غلط رنگ میں بہت مبالغہ آمیز اسلوب پر یہاں پیش کیا جاتا رہا ہے ۔ مسلم انڈیا میں جو کچھ اس مسئلہ کے متعلق لکھا گیا ہے اور جو ان کے حقوق کے متعلق تحریر ہوتا رہا ہے ۔ اس کے اکثر حصہ کو میں صحیح مانتا ہوں ۔

یہ ایک بڑے پایہ کا انسان ہے ، اور مشہور شاہ ہندوستان کے معاملات پر لکھا گیا ہے میں نے یہ خیال کیا کہ پہلے اس شخص کو اصل حقیقت سمجھائی جاوے اور اسکو ہوش میں لایا جاوے محض خدا کے فضل سے اور حضور کی دعا سے تیر نشانہ بیٹھا ۔ اب آئندہ ماہ ستمبر میں جسٹس فلامور کا علاج کیا جاویگا ۔ اس فیصلہ میں (مقدمہ کے فیصلہ میں) اسلام پر حملہ کیا ۔

کمال الدین

پہلی چٹھی بمقام فرنکفورٹ جرمنی ۔ پیارے مسٹر کمال الدین میں آپ کے لیکچر اور اسلامک ریویو کے جولائی نمبر کو بیحد دلچسپی سے دیکھ رہی ہوں وہ ایام کیسے ہی عالیشان تھے جو ہم نے پیرس میں گذارے ۔ میرا حافظہ کانگریس (مذہبی) کے بہت سے احسن اور مضبوط تاثیرات لیکر آیا ہے ۔ جو کچھ ہم نے تعلیم اسلام کے متعلق سنا ۔ میں اس کے لئے از حد مشکور ہوں جو آپ نے اپنے مذہب کی اصل حقیقت ہم پر منکشف کی وہ بدرجہا روشن اور ابین اون تمام کتابوں سے تھی جو میں نے آج تک پڑھیں اور میں نہایت خوش ہونگی ۔ اگر اسلام کے متعلق مجھے آپ کے خیالات پڑھنے کا موقعہ اسلامک ریویو میں آئندہ بھی ہوتا رہے ۔

آپ کی نہایت ہی صادق
لک کا ولد باتھ

نیڈنان ۵۲
مورخہ ۱۵ - اگست ۱۹۱۳ء

دوسری چٹھی ۔ بمقام انگلیسا رٹیکا ملک سویڈن

پیارے جناب ۔ میرے ایک دوست نے مجھے آپ کا نام تلایا ہے کہ آپ اسلامک ریویو کے ایڈیٹر ہیں ۔ میں نہایت ہی خوش ہونگی اگر آپ اسلامک ریویو کی ایک کاپی بھیج دیں ۔ میں اس کو دیکھنا بہت ہی چاہتی ہوں ۔ ہم لوگ اسلام سے بالکل ہی ناواقف ہیں ۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم کو کتابیں بھی نہیں ملتیں خواہ کسی کو ان کا نام ہی معلوم ہوا ۔ اور میرا تجربہ تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں وہ بھی کسی کو اپنے مذہب کے کچھ نہیں بتلا سکتے ۔ اس تکلیف دہی کے لئے معافی کی خواستگار ہوں ۔ آپ کی صادق

مس سی ۔ ایم ینگ ۔

اطلاع ۔ ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء کا اخبار بسبب رخصت عید شائع نہ ہو سکیگا اس کے عوض ۱۱ ستمبر کے اخبار میں زائد اوراق لگائے جاویں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ایک آیت کے معنے -

ایک خط بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم -

بعز عرض حضرت حجۃ اللہ امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ - معروض آنکہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - خاکسار پرسوں صبح کے وقت اپنے دوست قاسم علی خاں کو ترجمہ قران کریم پڑھا رہا تھا - جب واذ قتلتم نفسًا فادارءتم فیہا ط واللہ مخرج ماکنتم تکتمون ج فقلنا اضربوہ ببعضہا کذٰلک یحیی اللّٰہ الموتیٰ - پر پہونچا - تو معاً ذہن میں آیا کہ اس آیت کا ترجمہ اس طرح پر بھی ہو سکتا ہے -

جب تم نے مار ڈالا ایک شخص کو پھر لگے تم ایک دوسرے پر دھرنے - اور اللہ نکالنے والا ہے جو تم چھپاتے تھے پس ہم نے کہا بیان کرو اس کو (یعنے کیفیت قتل کو) ساتھ بعض (امور) اس (نفس) کے اس طرح اللہ قصاص لیتا ہے - الموتیٰ کا (یعنے ان مقتولوں کا جن کا قصاص نہ لیا گیا ہو) اب اس ترجمہ کی نسبت چند امور عرض ہیں ٭

(۱) اضربوہ کے معنی بَیِّنُوْہُ کے لئے جائیں جیسے واضرب لھم مثلًا اصحاب القریۃ میں لفظ اِضْرِبْ کے معنے بَیِّنْ کے ہیں ٭

(۲) اضربوہ میں ضمیر منصوب کا مرجع معنوی یعنے قتل سمجھا جائے جو لفظ قتلتم کا مصدر ہے جیسے آیۃ کریمہ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ میں لفظ اعدلوا کا مرجع معنوی عدل ہے جو اعدلوا کا مصدر ہے ٭

اور جیسا کہ آیت وان من اھل الکتٰب الّا لیؤمننّ بہ قبل موتہ میں بہ کی ضمیر مجرور کا مرجع معنوی صلب ہے جو ماصلبوہ کا مصدر ہے - اب اس صورت میں اضربوا ببعضہا کی تفسیر یہ ہوگی - بیّنوہ ببعضہا - ای بیّنوا القتل ببعض امور النفس -

سر سیدؔ نے بھی برخلاف دیگر مفسرین کے ببعضہا کا ضمیر مؤنث راجع الی النفس لکھا ہے لیکن بہ کے ضمیر مذکر کا مرجع بتانے میں کوتاہی کی ہے -

اب کذٰلک یحیی اللّٰہ الموتیٰ کی تفسیر کے متعلق گذارش ہے کہ اہل عرب اپنے محاورہ میں جن مقتولوں کا قصاص لے لیا جاتا تھا انکو احیاء اور جن کا قصاص نہیں ملتا تھا انکو اموات کہا کرتے تھے - چنانچہ حارث بن حلزۃ الیشکری البکری ساتویں معلقہ میں کہتا ہے :-

ان نبشتم مابین ملحۃ فالصا ٭ قب فیہ الاموات والاحیاء

شارح زوزنی اس شعر کی تشریح میں لکھتا ہے - فسمی الذین لم یثاربھم امواتا والذین ثئربھم احیاء لانھم لما قتل بھم من اعدائھم کانھم عادوا احیاء اذلم تذھب دماءھم ھدرًا - پس اس تقدیر پر کذٰلک یحیی اللہ الموتیٰ کے یہ معنے ہوئے - اسی طرح اللہ بدلہ لیتا ہے (الموتیٰ) کا یعنے ان مقتولوں کا جن کا بدلہ نہ لیا گیا ہو - چونکہ یہ معنے دفعتہً میرے ذہن میں آئے ہیں جب تک کہ نظر اشرف سے نہ گذر جاویں اس وقت تک میں انپر پورا بھروسہ نہیں کر سکتا - اگر یہ معنے درست نہ ہوں تو خاکسار کو متنبہ فرما دیا جائے - زیادہ والسلام

خاکسار عبید اللہ احمدی - پروفیسر عربی ہائی اسکول از ریاست رامپور

معروضہ ۶ - اگست ۱۹۱۳ء

جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے اس خط کے جواب میں لکھا - مولانا - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - سالہا سال کے بعد مکرمت نامہ باعث سرور ہوا - جزاک اللہ احسن الجزاء - اذ قتلتم پر خوب لکھا ہے - اللہ تجزیک - مگر یوں کیوں نہ کہا جاوے - یاد کرو جب تم نے ایک جی کو قتل کیا اور لگے ایکدوسرے پر تھوپنے - اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو تم چھپاتے ہو - تب ہم نے کہا قاتل کو مار دو اور یہ قتل تو بعض نفوس کے بدلے ہے - تمہیں کیا معلوم کتنے آدمی اس قاتل نے مارے کیونکہ یعفوا عن کثیر آیا ہے اور آیندہ اس کے ہاتھ سے قتل ہونیوالے بچ گئے جیسے فرمایا - ولکم فی القصاص حیٰوۃ یااولی الالباب -

دعاگو نور الدین - ۸ - رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ

دلی جذبات کا نتیجہ

بند تھی طبع رواں گو تنگئ اوقات میں ‌ ‌ دل امنڈ آیا مگر اس موسمی برسات میں
محو ہوں ایسا دل و جاں سے خدا کی ذات میں ‌ ‌ وہ ہی وہ آئے نظر حرکات میں سکنات میں
اس عرصے مرشد مرے ہادی مسیح ہند نے ‌ ‌ نور دیں پھیلا دیا امصار میں دیہات میں
وہ مسیح موسوی تھا یہ مسیح احمدی ‌ ‌ کیوں نہ اوس عیسیٰ سے بڑھ کر ہو یہ ہر اک بات میں
گو کہ دنیا اسکو فتوے کفر کے دیتی رہی ‌ ‌ کچھ کمی اس نے نہ کی پر دین کی خدمات میں
جان کے انجان بن بیٹھے ہیں سب منکر بھلے ‌ ‌ مل گئی کافی صداقت اون کو الہامات میں
روٹیوں کے واسطے ملاں نہیں ہیں مانتے ‌ ‌ اور ادھر شیرینیوں کی فکر ہے سادات میں
دوسرے جو لوگ ہیں وہ اس لئے منکر ہیں سب ‌ ‌ کون دھندے میں نمازوں کے لیے دن رات میں
ہاں جو اپنے فائدے یہ نقصان کو سمجھے نہیں ‌ ‌ فرق کیا پھر رہ گیا انسان و حیوانات میں
ہاں لو اب وقت ہے دیکھو کہیں ایسا نہ ہو ‌ ‌ دم جھگڑتے ہی نکل جائے نفی اثبات میں
مومنوں پر جو لگا دیتے ہیں فتوے کفر کے ‌ ‌ کیا سزا ان کی ہے دیکھو احمدی دفعات میں
کر لو توبہ ورنہ جو کہتے ہو خود بن جاؤ گے ‌ ‌ گر یقین آتا نہیں تو دیکھ لو مشکوات میں
وقت پر یارو سنبھل جاؤ نہ پچھتانا پڑے ‌ ‌ کہہ دیا کہنا تھا جو میں نے انہیں کلمات میں
یا الٰہی ہے دعا صدقہ حبیب پاک کا ‌ ‌ گھیر لے سارے جہاں کو رحمت و برکات میں
ہاں لیں تیرے پیارے مہدی موعود کو ‌ ‌ جلد پھیلا دے ہدایت اپنی مخلوقات میں
کر حفاظت آپ اپنے دین کی مولا کریم! ‌ ‌ کیا کہوں اسلام کے ناگفتہ بہ حالات میں
رہ گیا اسلام کا نام ہی دنیا میں آج ‌ ‌ لیکچروں میں یا رسالوں اور اخبارات میں
کر دکھانے والا کوئی بھی نظر آتا نہیں ‌ ‌ زور دکھلاتے ہیں تحریرات و تقریرات میں
لاکھ ہا ایسے ہیں جو بیٹھے ہیں بن کے فخر قوم ‌ ‌ پر عمل اس پر نہیں جو کچھ ہے تحریرات میں
بخش ہمت ان کو کر دکھلائیں جو منہ سے کہیں ‌ ‌ آپ حامی ان کا ہو دنیا کی تکلیفات میں
دور کر ہر آدمی سے نفسانیت کے حجاب ‌ ‌ کچھ توجہ ہی نہیں تعلیم مستورات میں
اپنے جن احباب میں دیکھی ہیں کچھ کمزوریاں ‌ ‌ کر دے ان کو بھی مکمل صوم میں صلوات میں
دے انہیں توفیق یارب چھوڑ دیں سب سستیاں ‌ ‌ اک سے اک آگے بڑھے صدقات میں خیرات میں
وہ جو چندے میں ابھی تک سست ہیں کر اپنا رحم ‌ ‌ وقت پر امداد دیں دینی ضروریات میں
کیوں سستی جاتی ہے ہمت کیوں گھٹا جاتا ہے زور ‌ ‌ واں ترقی دن بدن ہے خرچ اخراجات میں
تو ہی حافظ ہو تو ہی ناصر ہو اے مولا میرے ‌ ‌ دین میں دنیا میں رنج و راحت و آفات میں
بھائیو تم پر تو از بس ہو چکی حجت تمام ‌ ‌ حیف اب بھی گر نہ ہوں تبدیلیاں عادات میں
کر لو اب جو کرنا ہو جو ورنہ سکندر کی طرح ‌ ‌ ہاتھ ڈالے رہ نہ جاویں چشمۂ ظلمات میں
دوستو معذور ہوں دیکھو مجھے رکھنا معاف ‌ ‌ کہہ دیا کیا کیا خدا جانے دلی جذبات میں

ہر گناہوں سے تو ہوں منظور پر کیا فکر ہے
کیا نہیں حصہ میرا مولا کے انعامات میں

منظور احمد بھیروی

اخبار بدر - مورخہ ۲۸ - اگست ۱۳ ۱۹ء

کیا حضرت ابو ہریرہ مسیح ناصری کی حیات مانتے تھے

وفات وحیات مسیح کے مسئلہ پر تو اب ہمارے مولوی صاحبان احمدیوں سے گفتگو کرنا ہی پسند نہیں کیا کرتے اور جہاں کہیں کوئی مباحثہ کا تذکرہ ہو۔ پہلے ہی شور مچاتے ہیں کہ ہم اس مسئلہ پر بحث نہ کرینگے ہرگز نہ کرینگے بالکل نہ کرینگے۔ مباحثہ ہو یا نہ ہو پر اس مسئلہ پر بحث کرنی منظور نہیں۔ انہوال میں بھی مولوی صاحبان نے یہی فرمایا اور محلاں والہ میں بھی یہی پیغام آیا۔ جالندھر کے ملاتوں نے بھی یہی کہلا بھیجا ہے بلکہ یہ بھی فرما دیتے ہیں کہ عیسیٰ مر گیا یا زندہ ہے۔ کچھ بات نہیں۔

الغرض ان صاحبان پر حضرت عیسیٰ کا مرجانا بہت کچھ کھل چکا ہے تاہم بطور حرکت مذبوحی گاہے گاہے کوئی صاحب اسکے متعلق کچھ بول ہی اُٹھتے ہیں۔ حال میں لاہور سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے اور اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک قول سے حضرت مسیح ناصری کی زندگی کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اسواسطے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ہم اس قول پر بطور سوال وجواب کچھ بحث کریں ؛

سوال عن ابی هریرة - قال قال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم - والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبلہ احدٌ حتی تکون السجدة الواحدة خیراً من الدنیا وما فیها - ثم یقول ابو هریرة فاقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الّا لیؤمنن بہ قبل موتہ -

مندرجہ بالا حدیث حضرت مسیح کی آمد کے متعلق ہے اس حدیث کو ابو ہریرہؓ نے بیان کرکے اس کے ثبوت میں وان من اهل الکتاب الّا لیؤمنن بہ قبل موتہ والی آیت پڑھی ہے اس سے پتہ لگا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں - کیونکہ آنے والا مسیح اگر کوئی اور ہوتا تو حضرت ابو ہریرہؓ یہ آیتہ نہ پڑھتے - اس آیت میں تو اسرائیلی مسیح کا ذکر ہے - اس سے معلوم ہوا کہ آنے والا بھی وہی ہے، تب ہی تو ابو ہریرہ نے حدیث بیان کرکے اسکی تائید میں یہ آیتہ پڑھی ؛

جواب اوّل انسان جب کوئی عقیدہ اختیار کرے یا کوئی اعتقاد اپنا قائم کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوئی اُصول مقرر کرے جس پر اس کے مسلمات کی بنا ہو یہ قاعدہ تمام مذاہب کے نزدیک ضروری اور واجب العمل ہے - اگر آپ کوئی اعتراض طالمود پر کریں - اور اس سے ایک عیسائی کو ملزم قرار دیں - تو آپ کی حجت قابل سماعت نہیں اس لئے کہ عیسائی طالمود کو اپنی کتب مسلمہ میں شمار نہیں کرتا - اور اگر برخلاف اس کے آپ انجیل کے کسی فقرہ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کریں - اور آپ کا منشا ہو کہ اس سے ایک یہودی پر حجت پوری ہو - تو یہ آپ کی غلطی ہوگی - کیونکہ ایک یہودی انجیل کو قابل تسلیم کتاب نہیں سمجھتا - اسی طرح اسلام کے متعلق وید کی کسی بات پر اعتراض کیا جاوے تو ہم جوابدہ نہیں کیونکہ وید ہمارے مسلمات میں داخل نہیں لیکن اگر آپ طالمود پر اعتراض کریں تو یہودی کو ملزم گردان سکتے ہیں اور اگر آپ کا اعتراض انجیل پر ہے تو آپکا روئے سخن نصاریٰ کی طرف ہونا چاہیئے - اسی طرح اگر آپ کو قرآن مجید کا کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آوے تو آپ کو اہل اسلام سے دریافت کرنا چاہیئے - کیونکہ وہ اپنی مسلم کتاب کے ذمہ وار ہیں لیکن اگر آپ سکندر نامہ کی کسی بات سے ہم کو ملزم کرنا چاہیں تو آپکی کوشش رائگان جائیگی کیونکہ سکندر نامہ کے ہم ذمہ دار نہیں - ہم تو ان باتوں کے ذمہ وار ہیں جو ہمارے مسلمات سے ہیں - اب رہی یہ بات کہ ہمارے مسلمات کونسے ہیں اور وہ کونسے اصول ہیں جن پر ہمارے عقاید کی بنا ہے - اس کے معلوم کرنے کے لئے کتاب مہیمن کی شہادت کافی ہے - چنانچہ اس میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے :-

یاایها الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الاٰخر ذالک خیرٌ واحسن تاویلا -

یعنے جب کبھی تم لوگ کوئی دینی مسئلہ معلوم کرنا چاہو یا اختلاف کے وقت تمہاری خواہش ہو کہ اصل اور درست بات کیا ہے تو اس کے لئے ہم ایک آسان راہ تمہیں بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رُسول کے حضور وہ مقدمہ پیش کرو جو فیصلہ وہاں سے صادر ہو وہ بسروچشم منظور کرو - اور کوئی ایسی عدالت نہ سمجھو - جس کے حضور تمہارے دینی مقدمات پیش ہوکر فیصل ہُوا کریں - اس فرمان الٰہی سے صاف ثابت ہوتا ہے - کہ اللہ اور اس کے رسول کے سواء کوئی شخص اس مرتبہ کا نہیں کہ جس کی بات دینی مسائل میں بالکل درست اور واجب العمل ہو - یہاں اولی الامر کے لفظ کے بعد اس آیت کا ہونا بھی ایک نکتہ ہے کہ جو تمہارا حاکم ہو اس کی فرمانبرداری کرو - مگر صرف انہیں باتوں میں جس میں وہ اللہ اور رسول کے مطابق تعلیم دے - اور اگر وہ کوئی ایسا کام بتادے یا کوئی ایسا اعتقاد ظاہر کرے جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہو - تو ایسی صورت میں تم اپنے حاکم سے ہرگز متفق نہ ہونا - اس سے پتہ لگا - کہ جب اولی الامر کی بھی ہر بات قابل تسلیم نہیں - تو اور کون ایسا شخص ہو سکتا ہے - جس کی ہر بات پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے - اب جبکہ ہم نے یہ اُصول قائم کر لیا کہ اللہ اور اس کے رُسول کے سوائے اور کسی شخص کی کوئی بات ہمارے لئے حجت نہیں - تو ہمیں مندرجہ بالا سوال کے جواب میں زیادہ زحمت برداشت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی - کیونکہ اگر ابو ہریرہ چھوڑ حضرت ابو بکرؓ بھی کسی قرآنی آیت کے کوئی معنے سنادیں تو ان کا ماننا ہم پر فرض نہیں - اس میں ابو بکرؓ کی ہتک نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی تعظیم ہے ہاں اگر ابو بکر کسی آیت کی ایسی تفسیر کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے مطابق ہے - تو ہمیں ماننی پڑے گی - مگر اس میں حضرت صدیق کی خصوصیت نہیں - ادنےٰ سے ادنےٰ شخص اور جاہل سے جاہل آدمی اگر کوئی بات درگاہ خداوندی اور بارگاہ رسالت کے فرامین صادرہ کے مطابق کہتا ہے - تو اس کا ماننا ہم پر فرض ہے - سائل کو یہی دھوکا لگا ہے کہ جب ابو ہریرہ کی یہ رائے ہے - تو پھر اس کے خلاف کہنا جائز نہیں - مگر یہ خیال نہ کیا کہ ایسا اعتقاد رکھنا اللہ اور اس کے رُسول کی ہتک ہے - ہو سکتا ہے کہ ابو ہریرہ ایک آیتہ کے معنے غلط سمجھے ہوں اور ممکن ہے کہ ایک حدیث ان کے فہم سے بالاتر ہو - اور کوئی ہرج نہیں اگر کسی مسئلہ میں کسی اعتقاد میں وہ غلطی پر ہوں کیونکہ دینی مسائل میں غلطیوں سے مُبرّا صرف اللہ اور اس کا رُسول ہیں ؛

جواب دوم ہم فرض کے طور پر مان لیتے ہیں - کہ ابو ہریرہؓ کی ہر رائے صائب اور ان کی ہر بات ماننی

ضروری ہے - مگر اتنا تو سائل کو بھی مسلم ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو بات اللہ اور اس کے رسول نے بیان فرمائی ہے وہ مقدم ہے ابو ہریرہ کے قول پر اور اس کا ماننا زیادہ ضروری ہے ابو ہریرہ کی بات سے تو ہم ذیل میں چند دفعات قائم کر کے ایک نتیجہ کی طرف سائل کی توجہ منعطف کرانا چاہتے ہیں +

دفعہ اوّل قرآن مجید نے مفصل طور پر تیس آیتوں میں حضرت مسیح کی وفات کا ذکر کیا ہے اور صاف صاف ارشاد فرمایا ہے - کہ مسیح علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پاکر اور اس چند روزہ زندگی سے گذر کر دائمی اخروی گھر کی طرف واپس لوٹ گئے ہیں بلکہ ان کی وفات کی جگہ بھی الی ربوۃ والی آیت میں بیان فرما دی - پھر صرف قولاً نہیں عملاً بھی اپنا ایک مجدد بھیجکر اس مسئلہ کو ایسا صاف کیا ہے کہ اجلی بدیہیات سے بنا دیا ہے - یہانتک کہ کوئی مخالف بھی اب وفات مسیح کے مسئلہ میں احمدیوں کے مقابل نہیں آتا - ثناء اللہ جو بزعم خود بڑا چالاک مناظر ہے اس مسئلہ میں احمدیوں کے سامنے آنے سے کنی کترا تا ہے - بلکہ ایک دفعہ تو اس نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے مباحثہ کے وقت عین مجمع میں کہدیا تہا کہ جو شخص مرزائیوں سے وفات مسیح کے مسئلہ میں بحث کرے وہ پاگل ہے - سچ ہے الحق ما شہدت بہ الاعداء - اس سے ثابت ہوا کہ قرآن و حدیث دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح اسرائیلی اس دار فانی سے انتقال کر گئے ہیں +

دفعہ دوم دوسری یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شخص ایک دفعہ فوت ہو جاوے - وہ پھر اس دنیا میں کبھی نہیں آسکتا - جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے - فیمسك التی قضی علیہا الموت - یعنے جو شخص مرجائے اسے خدائے تعالیٰ دار آخرۃ میں روک لیتا ہے - وہ پھر اس دنیا میں واپس نہیں آتا - ایک اور جگہ فرماتا ہے :-

وحرامٌ علےٰ قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون +

یعنے خدائے تعالےٰ نے یہ بات اپنے اُوپر حرام کی ہوئی ہے کہ وہ کسی مُردہ کو دوبارہ اس دنیا میں زندہ کرے - ان کے علاوہ ایک حدیث صحاح ستہ کی اس مضمون کی تائید میں پیش کرتا ہوں - رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرۃ جابر رضؓ سے فرمایا - کہ جب تیرا والد عبد اللہ احد میں شہید ہوا اور اُس کی رُوح خدا کے حضور پہنچی تو بارگاہ الوہیت سے ارشاد ہوا کہ تو ہم سے کوئی سوال کر - ہم اُسے ضرور پُورا کر دینگے - تیرا والد عرض پرداز ہوا کہ الٰہی میری خواہش ہے کہ میں پھر دنیا میں بھیجا جاؤں اور پھر تیرے دشمنوں سے لڑ کر شہادت کا مرتبہ حاصل کروں - اللہ تعالےٰ نے وحرامٌ علےٰ قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون والی آیت پڑھی - اور فرمایا کہ میں تیرے اس وعدہ کا ایفا نہیں کر سکتا کیونکہ مینے مُردوں کا پھر دوبارہ دنیا میں بھیجنا اپنے اوپر حرام کیا ہُوا ہے +

اب ناظرین دفعہ ایک اور دفعہ دو کو آپس میں تطبیق دیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اسرائیلی مسیح فوت ہو گئے ہیں اور چونکہ فوت شدہ کا واپس آنا اللہ تعالےٰ نے اپنے اوپر حرام کیا ہُوا ہے اس لئے حضرت مسیح اب کبھی دنیا میں تشریف نہیں لا سکتے - اچھّا اب تیسری بات سنئے +

دفعہ سوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں :- لیوشکنّ ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر - یعنے ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ حضرت مسیح دنیا میں مبعوث ہوں گے اور وہ کسر صلیب اور قتل خنزیر سرانجام دینگے - اس حدیث کو پڑھ کر ایک شخص تھوڑی دیر کے لئے حیرانی میں پڑ جاوے گا کہ قرآن مجید مسیح کو مارتا ہے اور پھر مُردہ کو واپس نہیں لاتا - تو حضرت مسیح کس طرح واپس آوینگے - اس شخص کو ہم ایک راہ بتاتے ہیں کہ جو بات قرآن شریف نے بیان کر دی اور جس مسئلہ کو قرآن نے صاف کر دیا وہ اصل اصول سمجھو - اور حدیث کے وہ معنے کرو جو قرآن شریف کے مطابق ہوں - اس سے دونوں میں تطبیق بھی ہو جائے گی - اور اللہ اور اُس کے رسُول کسی کی بھی تکذیب نہ ہوگی - سو اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے سلسلہ موسویہ میں چودھویں صدی کا مجدّد ایک عظیم الشان انسان مبعوث کیا تھا - اور وہ اللہ کے ہاتھ سے ممسوح ہو کر مسیح کے لقب سے ملقّب ہُوا تہا - اسی طرح سلسلہ محمّدیہ میں بھی چودہوین صدی کا مجدّد تمام مجدّدوں سے افضل ہوگا - اور بسبب مشابہت تامہ و کاملہ کے مسیح کا نام پاکر دُنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے مبعوث ہوگا - اب رہا یہ کہ وہ کون ہوگا - اس کا ذکر بھی خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدین الفاظ فرمایا ہے - اِمامکم منکم - یعنے وہ مسیح تمہارا امام تمہیں میں سے ایک برگزیدہ انسان ہوگا - آسمان سے نہیں آئے گا - اب میرے خیال میں بات صاف ہو گئی کہ قرآن کے نزدیک مسیح فوت ہو گیا ہے - اور چونکہ مر کر کوئی شخص دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتا - اِسلئے مسیح واپس نہیں آئے گا - لیکن ادہر حدیث میں مسیح کے آنے کا وعدہ ہے - اس لئے ہمیں یہ ایمان رکھنا پڑے گا کہ اسرائیلی مسیح نہ سہی کوئی اور مسیح ضرور آئے گا - اور وہ بھی امامکم منکم کے مطابق اسی اُمّت سے ہے +

اب اگر کوئی شخص باوجود قرآن اور حدیث کے صریح فرمان کے ابو ہریرہ کے خیال کو مقدم سمجھتا ہے - تو اس کا موجب سوائے ایمانی خلل کے اور کوئی نہیں ہو سکتا - جب قرآن مسیح کو مارتا ہے - حدیث اس کی وفات کی مقر ہے - صحابہ کا اجماع اسپر ہے - عقل بھی اسکو تسلیم کرتی ہے - عیسائیوں کو شکست بھی اسی حربہ سے ہے - تو پھر ان کے مقابل اگر ایک فرد واحد ابو ہریرہ کی غلط فہمی کو کوئی صحیح خیال کرے تو اس سے احمق کون ہوگا +

جواب سوم آپ کے سوال کا سارا دارو مدار صرف اس بات پر ہے کہ ابو ہریرہ رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی کا چونکہ یہ خیال ہے - اس لئے یہی بات دُرست ہے - ہم کہتے ہیں کہ اچھا یہی معیار اگر آپکے نزدیک مسلم و معتبر ہے - تو ہم بھی ایک صحابی کو پیش کرتے ہیں - اور ابو ھریرہ رضؓ سے بڑھ کر عظیم الشان سمجھدار بڑا بھاری عالم - وہ کون حضرت ابن عباس رضؓ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا بھائی تمام صحابہ سے بڑھ کر مفسّر فرماتے ہیں - متوفیک ممیتک - یعنے قرآن شریف میں جو مسیح کے لئے توفی کا لفظ بولا گیا ہے - اسکے معنے موت کے ہیں - اب آپ غور فرما دیں کہ ابو ہریرہ کی بات تو آپ بسبب صحابی ہونے کے واجب الیقین سمجھیں - اور ہم ابن عباس رضؓ جیسے عظیم الشان صحابی کی بات ایک کان سے سُنکر دوسرے کان سے اُڑا دیں - حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے خصوصیّت سے ابن عباس رضؓ کے لئے دُعا کی تہی کہ الٰہی اسے اپنی کتاب کا بنا دو - اچھّا ابن عباس کو چھوڑ دو - ابو بکر رضؓ کو تو آپ بھی ابو ہریرہ رضؓ سے افضل مانتے ہیں کیا حضرت ابو بکر رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات پر جو خطبہ پڑہا - اس کی بنا قد خلت من قبلہ الرسل والی آیت نہ تہی - کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح بھی گذشتہ انبیاء کی طرح فوت ہو چکے ہیں پھر خطبہ سُنکر حضرت عمر رضؓ اور تمام صحابہ کا حضرت ابو بکر رضؓ کی رائے سے متفق ہو جانا کیا مسیح کی وفات پر اجماع کا ثبوت نہیں - اگر صحابہ کے نزدیک حضرت مسیح فوت نہ ہوئے ہوتے

تو وہ فوراً کہدیتے - کہ آپ کا استدلال درست نہیں - دیکھئے الیاس - ادریس خضر اور مسیح ابھی تک زندہ ہیں - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح فوت ہو سکتے ہیں مگر ان کے سکوت سے پتہ لگتا ہے کہ ان کے دل میں حضرت ابو بکر رضہ کا استدلال گھر کر گیا تھا - وہ خود اقرار کرتے تھے کہ آج ابو بکر رضہ کے ذریعہ یہ آیت گویا نئے طور سے نازل ہوئی ہے - وہ بازاروں - گلیوں اور کوچوں میں اس آیت کو زور زور سے پڑھتے تھے - صحابہ کی جماعت حق گو جماعت تھی - وہ حق کہنے میں کسی لومتہ لائم کی پرواہ نہ رکھتے تھے - اگر انہیں صدیق اکبر کے استدلال کی تسلی نہ ہوتی تو وہ کبھی منافقت سے چُپ نہ رہتے - وہ فوراً حضرۃ ابو بکر رضہ کی بات کو مسترد کر دیتے - مجھے حیرانی ہے - کہ آپ ابو ہریرہ کی ایک مجمل سی بات کو تو سند پکڑتے ہیں - مگر ابو بکر عمر اور تمام صحابہ کرام کے متفق مدلل اجماع کی طرف آپ کی توجہ بالکل نہیں - کیا آپ کو معلوم نہیں کہ صحابہ کے متفقہ اجماع کے نہ ماننے والوں کے لئے کیا خوفناک وعید خدا تعالےٰ نے مقرر کیا ہے - ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرًا ؎

جواب چہارم

سائل کو یہ خیال کرنا چاہیئے - کہ حضرت ابو ہریرہ رضہ نے حدیث بیان کر کے صرف وان من اھل الکتاب والی آیت پڑھ دی - اس کی تشریح یا مطلب اپنی طرف سے کوئی بیان نہیں کیا نہ یہ کہا کہ میں مسیح ناصری کو زندہ مانتا ہوں نہ کوئی ایسا اشارہ کیا جس سے یہ بات مترشح ہوتی ہو - اب تیرہ سو برس کے بعد ایک شخص ان کے قول سے ایک مطلب اخذ کر کے انکی طرف منسوب کرے تو یہ قابل سماعت نہیں - اُنھوں نے صرف آیت پڑھی ہے - کوئی معنے بیان نہیں کئے - کوئی تفسیر نہیں کی - اپنے کسی عقیدے کا اظہار نہیں کیا - ہمیں مناسب نہیں کہ خواہ مخواہ کھینچ تان کر ایک مفہوم پیش کر کے ابو ہریرہ کی طرف اُسے نسبت دیں - اگر یہ جائز ہے - کہ متکلم کے قول کا مطلب دوسرا شخص اپنی سمجھ کے مطابق بیان کر سکتا ہے - تو ہم بھی ایک مفہوم ابو ہریرہ کے قول کا آپکے سامنے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے - کہ مسیح کی آمد کی حدیث جب ابو ہریرہ نے لوگوں کے سامنے بیان کی - تو انہیں خیال گذرا - کہ کہیں یہ لوگ یہ نہ سمجھ بیٹھیں - کہ وہی مسیح نازل ہو گا - جو موسوی سلسلہ میں مبعوث ہوا تھا اس لئے اس غلط فہمی کو دُور کرنے کے لئے اُنھوں نے آیت پڑھ دی کہ کہیں تم ایک ہی مسیح نہ سمجھنا بلکہ دو مسیح ہیں - ایک وہ جس کی آمد کے تعلق میں تمہارے سامنے یہ حدیث ہے - دوسرا وہ جس کا ذکر اس آیت میں ہے - جو میں نے ابھی پڑھی ہے - دونوں کا جدا جدا ہے - قرآن شریف میں اس کو دیکھ لے ؎

جواب پنجم

ایک شخص بڑا نیک ہے فرائض و سنن اسلام کا بہت پابند ہے نیکیوں میں سابق اور بدیوں سے متنفر ہے - نہایت نیک نیت بھی ہے - مگر ہو سکتا ہے کہ وہ ذہین نہ ہو - یا اس میں قوت استدلال واستنباط نہ ہو - اس سے اس کی نیکی اس کی طہارت اس کے تقدس میں کوئی بٹہ نہیں لگتا - نیکی اور چیز ہے اور ذہن وقوت استنباط اور شئے ہے بہت سے ہندو بہت سے انگریز غضب کے ذہین اور رسا کے مستنبط ہوتے ہیں مگر تقوے سے انہیں ذرا بھی مس نہیں ہوتا - اسی طرح ایک شخص ہر سُنی ہوئی بات یاد رکھتا ہے اور اسے دوسرے دن آگے دُہراتے وقت حرف بحرف بیان کر سکتا ہے - مگر ضروری نہیں کہ وہ اپنی روایت کی تہ تک بھی پہنچے - اور اس کے تمام مفہومات کا احاطہ بھی کرے - کیونکہ قوت حافظہ کے ساتھ قوت استنباط کی موجودگی ضروری نہیں - سو یہی حال حضرت ابو ہریرہؓ کا ہے - آپ بہت نیک تھے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر تمام فیوض نبوی سے مستفیض تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کے حافظ تھے - سب سے زیادہ حدیثیں انہیں سے مروی ہیں مگر قوت استنباط جو ابتداء ہی سے دماغ میں قدرت نے ودیعت کی ہوئی ہوتی ہے وہ آپ میں نہ تھی - اس لئے جس بات کے متعلق وہ کہیں کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے اسے ماننا نہایت ضروری ہے - لیکن اگر وہ کسی آیت کے معنے اپنی سمجھ کے مطابق کریں یا کسی حدیث کو بیان کر کے اس کا مطلب اپنے خیال اور عقیدہ کے موافق کسی آیت کو پیش کر کے بیان کریں تو ہم اس کے قبول کرنے پر مجبور نہیں - ابو ہریرہ رضہ روایت میں بے شک مسلم ہیں - مگر فہم حدیث اور درایت میں ان کا پایہ حد مقبولیت سے گرا ہوا ہے - مثال کے طور پر ایک بات لکھتا ہوں - ایک حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - قیامت کے دن مؤمنوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں خصوصیت سے سپید اور پُر زینت ہوں گے - اس لئے کہ وہاں وضو کا پانی لگتا ہے اس حدیث کو سُنکر ابو ہریرہؓ مونڈھوں تک ہاتھ دھوتے اور آدھی پنڈلی تک پیر دھوتے تاکہ زیادہ جگہ سپید ہو - مگر یہ انکی غلط فہمی ہے - اسلئے کہ جب قرآن شریف کہتا ہے الی المرفقین تک ہاتھ اور کعبین تک پیر دھونے چاہئیں - تو ابو ہریرہؓ کا یہ فعل تو صریح اس کے مخالف ہے حدیث کا تو یہ مطلب ہے کہ جو جگہیں وضو کی ہیں وہ سپید ہونگی مگر مونڈھے اور پنڈلی تو وضو کے مقام ہی نہیں - اِسلئے خواہ انھیں دھویا جاوے یا نہ دھویا جاوے - اُنھوں نے تو وہ سپیدی کا مرتبہ پا سکنا ہی نہیں - اچھا اگر ابو ہریرہ رضہ کی طرح قیاس چلایا جاوے - پھر تو وضو کے پانی سے نہانا چاہیئے - تاکہ تمام بدن قیامت کے دن خصوصیت سے پُر زینت ہو - ابو ہریرہ رضہ کے فہم کے مخالف ایک اور دلیل یہ ہے - کہ اگر ابو ھریرہ رضہ والی بات درست ہو تو سب سے اوّل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس فضیلت والی بات پر عمل کرتے اور وضو کرتے وقت مونڈھوں تک ہاتھ اور گھٹنوں تک پیر دھوتے مگر صحیح حدیثوں میں صریحاً پایا جاتا ہے کہ آپ صرف کہنیوں تک پانی استعمال کرتے اور صرف ٹخنوں تک پیر دھوتے -

اب ناظرین کو اس معمولی سی حدیث سے پتہ لگ گیا ہوگا کہ یہ حدیث تو بے شک ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر روایت کی ہے مگر خود اس کے مطلب سمجھنے میں انہیں غلط فہمی ہو گئی - یہ بات میں نے اپنے قیاس سے نہیں کہی بلکہ تمام محدثین اور فقہاء کے نزدیک ابو ہریرہ رضہ روایت اور فہم حدیث کے علم میں قابل تسلیم نہیں ہیں ذیل میں دو حوالے نقل کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں ؎

(۱) الحسامی مع حاشیۃ

التحایق الحامی - طبع کانپور صفحہ ۷۹ سطر ۹

ان ابا ھریرۃ لیس بفقیہ -

یعنی ابو ہریرہ مسائل کے استنباط کرنے میں سمجھدار نہ تھے ؎

(۲) اصول الشاشی طبع کانپور میں جو اصول فقہ کی ایک مسلم کتاب صفحہ ۷۵ میں لکھا ہے - والقسم الثانی من الرواۃ ھم المعروفون بالحفظ والعدالۃ دون الاجتھاد والفتویٰ کابی ھریرۃ وانس بن مالک - یعنے راوی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو روایت کے علاوہ احادیث کے مطالب کو سمجھ سکتے ہیں اور دوسری قسم کے وہ راوی ہیں جو روایت تو ٹھیک کرتے ہیں مگر احادیث کے معنے اور مفہوم سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتے - جیسے ابو ہریرہ اور انس بن مالک ؎

اخبار عالم پر ایک نظر

ایک مشہور ڈاکو کی گرفتاری

۲۰ ماہ حال کو علاقہ گوجرانوالہ کے ایک مشہور ڈاکو نام بہاگو کی گرفتاری عمل میں آئی جسکو سٹرونگ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے گرفتار کیا ہے اس شخص نے اس ضلع [illegible] ایک اودہم مچا رکھا تہا۔ اور کسی کو اس کے پکڑنے [illegible] حوصلہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ خون کردینا تو اسے مولی۔ گاجر کی طرح تہا۔ اب اس کا چالان بعدالت جناب مسٹر ٹی بی ڈیک صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول پیش ہوا ہی اُمید ہے کہ اپنے کئے ہوئے کی سزا بھگتے گا ؛

روپیہ رکھنے کے طریق

امریکہ میں مختلف ممالک سے آبادی کے لئے لوگ آتے ہیں اور سب کے مزاج۔ طبیعتیں اور طریق عمل مختلف ہوتے ہیں۔ حال میں امریکہ کے اخبار فاروڈ نے مختلف ممالک کے لوگوں کے روپیہ رکھنے کے طریق لکھے ہیں۔

وہ لکھتا ہے کہ بہت سے انگریز نوآبادکار ایک چھوٹی سی ڈبیہ میں روپے رکھتے ہیں۔ جو ایک زنجیر سے لگی ہوئی ہوتی ہے اور اُسے گھڑی کی طرح جیب میں رکھتے ہیں۔ آئرلینڈ کے باشندے ہمیشہ ایک کینوس بیگ رکھتے ہیں اور اس میں نوٹ و روپیہ رکھتے ہیں۔ آئرلینڈ کی لڑکیاں اس کے خلاف اپنے لباس میں روپیہ ہی لیتی ہیں۔

جرمن اپنا روپیہ ایک پیٹی میں رکھتے ہیں جو کمر سے باندہی ہوئی ہوتی ہے اور غریب سے غریب آدمی ہی ایک قیمتی پیٹی رکھتا ہے ؛

فرانسیسی ایک چھوٹی پیتل کی نلکی میں روپیہ رکھتے ہیں اکثر اٹیلین ایک بڑی ٹین کی نلکی رسی یا زنجیر سے باندہ کر گلے میں باندہ چھوڑتے ہیں اور اس میں اپنا روپیہ رکھتے ہیں ؛

سویڈن و ناروے کے باشندے ایک بڑی پاکٹ بک میں روپیہ رکھتے ہیں جو اتنی بڑی ہوتی ہے کہ اسکے چمڑے سے ایک فل بوٹ کا جوڑا بن جاوے ؛

بلقانی اور ہنگری والے اپنا روپیہ اپنے لمبے بوٹوں میں رکھتے ہیں ؛

یونان اور بلغاریہ میں ایک عجیب جھنجٹ

یونان اور بلغاریہ کے مابین ایک عجیب طرح کا تنازعہ چھڑ گیا ہے بلغاریہ والے یونانیوں پر اس بات کا الزام لگاتے ہیں کہ تم نے ترکوں کو ہمارے مختلف مقامات کے خالی کرجانے سے خبردار کردیا جس سے انہیں فوراً آن کر از سر نو انپر قابض ہوجانے کا موقعہ ملگیا۔ یونانی اس الزام سے انکار کرتے ہیں مگر بلغاری اسپر اصرار کررہے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم (یونانی) ہمیشہ اسی طرح ترکوں سے ملکر ہمارے خلاف کارروائیاں کرتے رہے ہو ؛

دیوبند سے احمدیوں کا روزانہ اخبار

۵۰۰ پانسو خریداروں کی درخواستیں وصول ہوجانے پر یہ اخبار بڑی آب و تاب سے جاری ہوگا

چندہ مع محصول ۱۲ روپیہ سالانہ ششماہی ۶ و سہ ماہی ۳ مقرر ہے مع محصولڈاک۔ تار کی خبروں کا خاص انتظام ہوگا ہر قسم کی تازہ بتازہ خبریں ہوا کرینگی اور حضرت خواجہ صاحب کے انگریزی رسالہ (جو لنڈن سے شائع ہوتا ہے) اُردو ترجمہ بامحاورہ ہوا کریگا۔ کاغذ اور چھپائی بھی عمدہ اور نفیس ہوگی۔ غرضیکہ (انشاء اللہ) یہ روزانہ اخبار **دیوبند** (جس جگہ کی خاص ضرورت ہے) اپنی نوعیت میں یکتا اور اکیلا ہوگا۔

درخواستیں فی الحال معرفت مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر قادیان دارالامان فوراً آنی چاہئیں ؛

المشتہر محمد علیخان - مینیجر

نوٹ :- یہ خوشی کی بات ہے کہ احمدی احباب ملک کے پیرائڈ کلس میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں یہ اشتہار بعد اجازت حضرت خلیفۃ المسیح درج اخبار کیا گیا ہے اگرچہ اس میں خواجہ صاحب کے رسالہ کے ترجمہ والی بات ایسی ہے جو پہلے پیغام صلح میں بڑی عمدگی سے پوری ہو رہی ہے تاہم اگر یہ اخبار چل نکلا تو یہی پیغام صلح کی اور بہت سی ایسی خصوصیات ہیں کہ دیوبندی اخبار میں مسلم انڈیا کا ترجمہ اس کے واسطے کسی حرج کا موجب نہیں ہوسکتا ؛ اڈیٹر

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف نہیں چھپ سکا ؛

دیو سماج سے پنڈت دیورتن کی علیحدگی

یہ خبر حیرت اور تعجب کے ساتھ سُنی جائے گی کہ پنڈت دیورتن صاحب سکرٹری دیو سماج نے دیو سماج سے اپنا تعلق قطع کرلیا ہے دیو سماج کے ساتھ ان کا تعلق ۲۴ برس سے تہا۔ اور انہوں نے اپنی زندگی "دیوگورو" کے ارپن کی ہوئی تہی۔ وہ صرف ۳۰ روپیہ ماہوار گذارہ لے کر اس عرصہ میں دیوسماج کا کام کرتے رہے۔ اُنھوں نے "دیوگورو" کی حمایت میں عالم بھر کے دہرم اوتاروں۔ ریفارمروں۔ عالموں۔ رشیوں اور بانیان مذاہب کی شان میں توہین آمیز کتابیں اور مضامین لکھ دیوگورو کی سائیسی تک کا کام کیا اور ہر موقعہ پر دیوسماج کو ڈیفنڈ کیا ایسے حالات میں آپ کا دیوسماج سے قطع کرلینا فی الواقعہ ایک حیرت انگیز اور تعجب خیز امر ہے پیشتر ازیں بہی کئی ایک اشخاص جنہوں نے اپنی زندگیاں دیوگورو کی بھینٹ کردی تہین دیوسماج سے قطع تعلق کرلینے پر مجبور ہوچکے ہیں دیوسماج کے کسی ممبر نے اخبار دیش میں چٹھی چھپوائی ہے کہ پنڈت دیورتن نے دیوسماج سے خود تعلق قطع نہیں کیا بلکہ وہ دیوسماج کی ممبری سے علیحدہ کئے گئے ہیں کچھ ہو اس علیحدگی کی تہ میں ضرور کوئی بہاری وجہ ہوگی جو امید ہے ظاہر ہو کر رہیگی (لائل گزٹ)

مولوی عزیز بخش صاحب احمدی ڈیرہ غازیخان تین ماہ کے واسطے سپرنٹنڈنٹ دفاتر ضلع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مستقل ترقی عطا کرے ؛

مسکین فنڈ

برادر ہاشم علی صاحب نے ایک امام مسجد کے نام اخبار اپنے خرچ سے مفت جاری کرایا۔ برادر محمد عبداللہ خان صاحب نے اس مد میں مبلغ ۳ ارسال فرمائے اور احباب بہی توجہ فرماویں بہت سے کنگال اس کے مستحق ہیں کہ انکے نام اخبار مفت جاری کئے جاویں

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں اور مبلغ ۱۰ ہے ؛

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان دارالامان (گورداسپور)

دُعا مدد

برادر برکت علی صاحب اپنے بیمار بچے نور محمد کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا کلی عطا فرماوے ؛ آمین ثم آمین

اہل اسلام کیلئے نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بانی اسلام

مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براھمو دہرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سنئے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ ودانستہ کئی طور پر افترا کر کے ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں۔ قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ر ہے۔

ملنے کا پتہ :- براھمو پرچارک سماج لاہور ۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سُرمہ مروارید - یلو اکسائڈ والا مقوی بصر۔ مفید ککرے غشا نزول الماء - قیمت فی تولہ .. - .. .. - ۶

سُرمہ دافع پھولا فی ماشہ - - .. - عمر

سرمہ مجلّی - مفید پڑوال - دھند - سبل بیاض چشم آب چشم فی تولہ

سرمہ ممیرا - مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ عہ

سُرمہ براق - مفید سلاق و سرخی پلک ۔ ۵

حب حافظ الجنین یعنی اکسیر الجنین اٹھرا کو دور کرتی ہے عہ

حب مقوی باہ و ممسک ۴ درجن ... .. - عہ

دوائے بواسیر خونی ۳۲ خوراک عہ

دوائے جریان ۲۸ - خوراک عہ

دوائے مقوی حافظہ - دافع فالج ورعشہ وضعف اعصاب ۴ تولہ عہ

حب مقوی باہ - سریع الاثر - دو درجن ۱۲

دوائے قوت باہ مقوی ومعدہ وجگر - ۲۸ خوراک عہ

ق و معرفت بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبدالحیٔ صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں ہر طرح کی کمزوری سستی۔ کمی باہ - احتلام - جریان - رقت - ضعف دل ودماغ - دردکمر - نسیان - زکام - نزلہ کا علاج۔

تصدیق - اس سے بڑھ کر کیا ہوگی - کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر، حکیم عبدالرحمن صاحب کاغانی ، حکیم نظام جان صاحب ہزاروی ، حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی ، سید محمود عالم صاحب قادیانی ، مفتی محمد صادق صاحب ، ایڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اسکی شہادت دی ہے۔ پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تھی مگر اب عرب صاحب نے اسکی قیمت فی روپیہ ۵ عدد کر دی ہے - جلد طلب فرماویں - ملنے کا پتہ :

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

مصالح العرب - جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے صرف دو دو روپے عطاء فرمائے ہیں - ان کا پرچہ عرب میں ہی جائے گا - لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے عرب کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں - اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطاء فرمائے ہیں - انکو ایک پرچہ جائے گا اور باقی پرچے عرب میں جائینگے ۔

مینیجر بدر - قادیان ضلع گورداسپور

مکمّل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بنصرہٖ جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں - اس کے ایک دور کے نوٹ الحمد شریف سے لے کر سورۃ والناس تک جو اخبار بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کر مکمل ہوئے ہیں - حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے - قیمت مبلغ پانچ روپے (صہ) فی نسخہ ۔ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں ۔ احباب جلد طلب فرماویں ۔

مینیجر اخبار بدر - قادیان ضلع گورداسپور

فصل الخطاب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ حضرت امیر المؤمنین علامہ نور الدین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے دریافت فرمایا - حضور میری ترقی کا ذریعہ فرمادیں۔ اسپر حضرت اقدس مسیح نے ارشاد فرمایا کہ رد نصاریٰ میں کوئی کتاب لکھو یہ سنکر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کو اللہ پاک نے ایسے اسباب مہیا کرائے اور موقعہ عطا کیا تو آپنے دو جلدیں قریب پانسو صفحات کی لکھ ڈالیں یہ کتاب سنہ ۱۳۰۵ھ میں چھپی تھی - اور اب بہت مدت سے ختم ہو چکی ہے - پھر چونکہ اکثر درسوں میں حضرت امیر المؤمنین فصل الخطاب کی طرف احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہیں - وجہ اسکی یہ ہے کہ اس میں بڑے بڑے حقایق و معارف اور عیسائیوں کو ظلمت سے نور میں لانے کی راہیں ہیں چنانچہ اس عاجز نے خدا کے فضل سے ارادہ کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی سے اجازت لی ہے بلکہ آپنے وعدہ فرمایا ہے - اس میں جو بعض کمزوریاں اور حوالوں میں غلطیاں وغیرہ ہیں - انکو خود حضرت اپنے قلم مبارک سے درست اور صحیح فرمادینگے۔ چنانچہ اب یہ بالکل نو ترمیم ہوگی اور انشاء اللہ تعالے اس میں اضافہ سے اعلیٰ معلومات کو بھر دیا جاویگا - ممکن ہے اب ... صفحات کی دونوں جلدیں ہو جاویں اور خدا چاہے لکھائی - چھپائی اور کاغذ کا بھی خاص طور سے بہت اچھا انتظام ہوگا - چونکہ اس کی قیمت پہلی عہ ہر دو جلد کی تھی غالباً اب بھی اس کی یہی قیمت رہے گی - چنانچہ احباب سے گذارش ہے کہ چار سو خریداروں کی درخواستوں پر اسکے چھاپنے کا کام شروع کر دیا جائے گا - انشاء اللہ تعالے اور اسکی خریداری کو عام کریں - یہ غیر احمدیوں کے لئے بھی بڑی نایاب کتاب ہے - جہاں تک جلد ہو سکے درخواستیں جلد روانہ کریں تاکہ چھپوانے کا اہتمام بھی جلد شروع کر دیا جاوے - انشاء اللہ تعالےٰ۔

محمد یٰسین احمدی - تاجر کتب - قادیان دارالامان

مجرب دوائیں - ہمارے میاں رحمت اللہ صاحب احمدی ساکن بگہ کلاں ڈاکخانہ راجاسانسی تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر نے چند مجرب دوائیں طیار کی ہیں جو باوجود عمدہ ہونے کے کم قیمت ہیں جس کسی کو مطلوب ہوں میاں صاحب موصوف سے منگوا لے - (۱) بہار زندگی بہت سی بیماریوں کا علاج (۲) حب امساک (۳) بال اڑانے کا پوڈر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

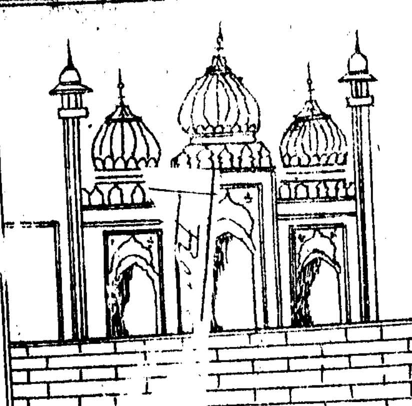

اخبار بدر

BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

معہ ضمیمہ عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

جلد ۱۴

۲ و ۹ شوال سنہ ۱۳۳۱ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ و ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۰ و ۲۷ بہادوں

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۸ و ۹

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں برآ | جائنٹ اڈیٹر میاں معراج دین صاحب عمر | کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

حضرت امام کی خدمات اسلام

(۱) قرآن کریم کے اسرار اور معارف اس قدر بے شمار کھولے کہ صحابہ کرام تبع تابعین کے بعد جن کی ایک خاص ضرورت تھی ان کی نظیر بھی گذشتہ دنوں میں نہیں ملتی ؛

(۲) وہ پیشگوئیاں کہ جن کی بابت کتب سابقہ قرآن کریم اور حدیث نبوی کا ایک کھلم کھلا راز تھا کہ اس سے علماء تو ناواقف ہی رہے۔ مگر سعید راستباز علماء پر یہ کھل گئی ہیں اور یہاں تک کہ ان پڑھ بھی اس رُوح سے بھرپور ہوتے جاتے ہیں (کوئی انصاف کی رُوح رکھتا ہے تو دیکھ لے) رُوحانی حیثیت میں ؛

(۳) پھر دلائل قاطعہ سے وفات مسیح کا مسئلہ ایسا صاف کھولا کہ مسیحی دین بھی مرگیا اور جو باقی بچ گئے وہ بھی مر رہا ہے مگر اسلام زندے وجود میں جو آتا وہ زندہ ہوتا جاتا ہے شرک کا ناش ہوا۔ اور توحید کے گیان سے نومسلم بھی مجبور ہوکر بڑے بڑے سٹیجوں پر مد مقابل کھڑے ہو رہے ہیں ؛

(۴) دجال اور اس کے دجل کے طریقوں کو توڑ کر دکھا دیا۔ اور اس کی حقیقت سے ایسا آگاہ کیا کہ عورتیں بھی خادم دین نظر آتی ہیں ؛

(۵) مسلمانوں کو بڑے شرک سے نجات دی۔ کیونکہ وہ ایک دقیق طرز پر ہوکر مدتوں مسیح اور دجال کی نسبت الٰہی اوصاف بیان کرتے اور اس بھونڈی چال سے مسیحیوں کو تقویت دیتے اور مسلمانوں کی ہانی کراتے تھے (اگر کوئی باور نہیں کرتا تو آؤ ایک طرف تم مسیحیوں سے مناظرہ کرو اور دوسری طرف ان کا سامنا ہم کرتے ہیں پھر دیکھیں کہ کس سے اسکے پران جاتے ہیں) ؛

(۶) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالی اور جمالی عزت کو ازسرنو دنیا میں قائم کیا۔ اور ایسی سپرٹ مسلمانوں میں بھر دی کہ نبی کریم کی پیشگوئیوں کے آپ مصدق ہی ہوئے اور آپ پر نبی کریم کی نبوت کا عکس ثابت ہوا ہے اور ہنوز احمدی جماعت اسی ورثہ سے زندہ نظر آتی ہے ؛

(۷) تناسخ کے مسئلہ کو دلائل قاطعہ سے باطل کرکے دکھا دیا ؛

(۸) جہاد کا مسئلہ جو غلطی سے مانا گیا تھا اُسے بھی خوب حل کر دیا۔ مولوی محمد حسین جیسے بھی نوشتہ تحریر سے اقراری ہیں ایسے اور بھی کئی ؛

(۹) علماء اسلام ہولی قرآن کے معنوں میں جہاں آپس میں اختلاف کرتے تھے۔ ان کے نزاع کا فیصلہ بھی بتا دیا

(۱۰) ناسخ منسوخ کا مسئلہ جو قرآنی آیات پر کیا تھا آپنے اس پر ایسا عرفانی راہ کھولا کہ ہر رُوح کو اقرار کرنا پڑا کہ واقعی ہماری غلطی تھی اور یہ کتاب خداوندی اوصاف اور رُوح القدس سے لکھائی پڑھائی اور رسالت مآب تک پہنچائی اور ان کے دل پر الٰہی قدرت نے جبریل امین سے کرائی ہے یہ تمام مکمل اور یہ سب اپنے وقت پر حاکم اور اعلیٰ میعار پر قدرت کے ہاتھوں پائی گئی۔ اس پر عملدرآمد کرنے سے غوث۔ قطب۔ ابدال۔ صدیق۔ شہدا۔ امام۔ مؤمن اشخاص بنجاتے ہیں۔ پس ہر ایک عمل اسی کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ اور وہ جو اس دین سے باہر ہیں۔ وہ کرامت دکھانے سے عاری ہیں۔ یہ کیوں؟ یہ اس لئے کہ یہی مقدر میں لکھا تھا کہ اسلام کے بعد ورثہ اُن کو دیا جادیگا

(۱۱) کسر صلیب حقیقت دجال بھی کھولدی۔ اور باطل مذہب مسیحی کا قلع قمع اصولوں میں کر دکھایا۔ اب کوئی ہے جو ہمارے بمقابل آوے اور پھر زندے وجود سے عیسویت کو ثابت کر دکھاوے ؛

(۱۲) خنزیر کے قتل ہونے کی کیفیت بھی صاف کہدی کہ خنزیر کے قتل سے مُراد کیا ہے ؛

(۱۳) فرشتوں پر ایمان لانا واضح طور سے بتا دیا اور فرشتوں کے دیکھنے کا طریق بھی سکھا دیا۔ اب وُہ کون ہے جو ملائکہ کے وجود سے انکاری ہوسکیگا۔ سوائے اس کے کہ مشرک بُت پرست ہو ؛

(۱۴) ایرین مذہب پر بُرہان قاطع سے جرح کی۔ اور اسکے جھوٹے مت کا ابطال ظاہر کر دیا۔ سوچو اور غور کرو۔ سرمہ چشم آریہ و شحنہ حق مطالعہ میں لاؤ ؛

(۱۵) براہمو سماج اور ان کے عقاید کا بخیہ بھی ایسا ادھیڑا کہ براہین احمدیہ آسمانی کلام ثابت ہوئی۔

(۱۶) سناتنی اپنے دھرم کو اسلامی کرم سے بتانے لگے اور ان کا ابطال بدلائل کیا۔ دیکھو رپورٹ جلسہ اعظم

(۱۷) سکھ اعظم سے سکھوں کے مذہب کو رد کیا۔ اور یہ دکھایا۔ کہ باوا نانک کیسے ولی اور سچے اور پکے مسلمان تھے کہ جنھوں نے کٹھن زمانہ میں بیت اللہ کا حج کیا۔ ملاحظہ کرو ست بچن ؛

(۱۸) مسلمان لوگ اعلےٰ نمونہ پر کھڑے ہوئے۔ ایک جماعت دینداروں کی طیار ہوئی ؛

(۱۹) دُنیا میں امن کی شاہراہ کو ایک حقیقت کی راہ سے کھڑا کیا

(۲۰) مُسلمانوں کو بموجب قرآن کریم حق اللہ اور حق العباد کی رعایت کی اور گورنمنٹ وقت کی وفاداری کی تاکید کرکے ایک حقیقی سپرٹ انمیں پھونک دی ؛

(۲۱) ہولی قرآن کی عظمت سب دلوں پر بٹھا دی اور یہ دکھا دیا کہ دنیا میں جتنی بھی کتابیں آئیں سب خلط ملط ہوئیں اور ان کا کچھ ڑاب اسی کتاب میں موجود رہنا نصیب ہوا ہے کیونکہ یہی مقدر میں لکھا تھا کہ بجز قرآن کریم کے کوئی اور کتاب دُنیا میں محفوظ نہ رہے گی۔ پھر جیسے کہ کوئی اور نبی شرعی نہیں آ سکتا۔ ویسے ہی اس کی نبوت کا وسیلہ بھی نبی اکرمؐ ہیں (یہ اتمت کی علت غائی ہے)

(۲۲) حدیث شریف کی عزت کی اور جو عزت نہ کرتے تھے ان کو با دلائل منوا دیا ؛

(۲۳) مسلمانوں کو گورنمنٹ کی حکومت کی اطاعت کرنے اور حقوق وغیرہ سے آگاہ کیا اور یہ بتا دیا کہ مسلمان اشخاص انکی حکومت کو اپنا اصول ٹھہرا دیں۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے

(۲۴) اپنے والدین اور اپنی بیوی کے والدین کو ایک ہی رتبہ رشتہ سے جاننا اور ان کی اطاعت میں منسلک رہ کر محسنوں کا پاس کرنا ویسے ہی اُن محسنوں کا لحاظ بھی کرنا جو کہ نیک سلوک کا برتاؤ کریں۔ خواہ وہ کسی مذہب یا کسی فرقہ وغیرہ کے ہی کیوں نہ ہوں ؛

(۲۵) بنی نوع انسان سے اور مخلوقات سے ہمدردی کرنا ؛

(۲۶) ارکان اسلام کی بجاآوری کو جماعت کا بھاری اُصول مقرر فرمایا ؛

(۲۷) وحی اور الہام کی کیفیت بتادی کہ خدا جو سُورج کو ہوا کو بارش کو۔ انسانی حیوانی مخلوقات اور ہر قسم کی ضرورت کے لئے مہیا فرما رہا ہے سو جیسے انکو جسمانی طور پر ہر آن کی ضرورت ہے ویسے ہی ہر نئی گھڑی بنئے دنوں نئے رُوح کی ضرورت بنی نوع انسان کو بھی ہے اسکو ہم دوسرے الفاظ میں الہام وغیرہ ہی کے نام سے موسوم کرتے ہیں ؛

(۲۸) دُعا کے برحق ہونے کی فلاسفی اور اس کا طرز طریق سکھایا ایسا کہ خورد و نوش کی طرح دُعا کو لازمی اور فرض گردانا کیونکہ بن پانی ماہی بے جان ہے۔ اسی طرح بغیر دُعا کے جو قوم ہو وہ ایک بیجان ہے جیسے کہ مشکوٰۃ شریف مطبع دہلی ۲۴۶۵ میں مندرج ہے۔ کہ اے عیسیٰ اپنی جماعت کو صرف دُعا کی ترغیب دو۔ کیونکہ ان سے کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ امرجبت

الغرض صاف ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کس قدر وقت کے موافق بنی نوع انسان کی آبپاشی کی ہے۔ اور یہ بھی کہ دُعا کی انسان کو کس قدر ضرورت ہے۔ اس کی سخت تاکید فرمادی ہے ❊

الغرض وہ خوبیاں جو اسلام کو نی زمانہ درکار تہیں دکہا دیں اور وہ خرابیاں جو اس میں آگئی تہین۔ انکو کتابون۔ رسالون اشتہارون۔ وعظون اور نصیحتون سے دُور کیا۔ پس یہ ضرورت تہی کہ جس کی وجہ سے چودہوین صدی مین آپ کا آنا ضروری تھا۔ اور آپ اس صدی کے برحق اور سچے امام ہیں۔ پیارو! یہ وہ معارف ہیں۔ جو قرآنی اطاعت سے حضرت مرزا صاحب کو الٰہی عنایت سے دستیاب ہوئے اور یہ خدائے تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے حضرت مسیح موعودؑ کو دیئے اور ہمیں ہی گواہ ہونے کو دکھا دیئے ہیں۔ پس اب آپکو لازم یہ ہے کہ پہلے آسمانی مسیح کو اس اسلامی حقیقت کے مطابق مردہ مانو۔ اور جب اس کی جگہ خالی کر دوگے۔ تو ہم پہر اسی معیار صداقت سے دوسرا شخص مسیحیت کے منصب پر جو ہنوز پیش کیا ہے آپ کے ہاتھوں سے اس کرسی پر بٹہادینگے۔ اس کے دعوے کو ثابت کرنا تو ہمارا ہی فرض ہوگا۔ مگر تم جو مسیح کے خاکی جسم کو آسمان پر زندہ مانتے ہو اور یہ بھی مانتے ہو کہ وہ اسرائیلی نبی دوبارہ زمین پر آئے گا۔ لہذا تم پر یہ بھی واجب ہوا کہ پہلے اس امر کا فیصلہ طے پا جائے تاکہ آگے بات چلے۔ کیونکہ جب تمہاری طرف سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ مسیح ابن مریم دوبارہ آئے گا۔ تو مرزا صاحبؑ کی نبوت خود بخود کسی اور فیصلے کے بغیر کالعدم ہو سکے گی۔ اور آپ لوگون نے جو یہ فتوے دیا ہے کہ بول و براز۔ سانپ اور بچھو سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔ یہ ایک کافرانہ عیاری اور یہودی مکاری ہے نہ کہ کچھ اور۔ مُسلمانون سوچو اور غور کرو کہ کیسی مُسلمانی ہے کہ جو تم نے خود تراشیدہ خیالوں سے مانی ہے۔ آہ! رسُول حق تو رومن کیتہولک عیسائیون کو بہی اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دیں۔ اور ایک اب تم ہو۔ کہ جو اون کے نام لیوا ہونے کا دعوے بھی کرتے ہو۔ اور کام یہ ہیں کہ مسلمان . . . . . . نبی اکرم کے وفاداروں کو اپنی مسجدوں سے روکتے رہتے ہو۔ حالانکہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس سے بڑھ کر ظالم ہی کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے کسی مسلمان کو روکے۔ ہائے رے تم کس زور کے ہو گئے مرزائی مرزائی احمدیوں کو کہتے اور نئے سے نئے فتوون سے ظلم کرکے کافر ہیں کہتے ہو۔ اور اس حرکت سے خود کافر ہو جاتے ہو۔ دیکھو فتوے دیوبندی مطبوعہ مطبع قاسمی صفحات ا و ۴۔

آخر میں پھر کہتا ہوں کہ تم میں اگر رگ حمیت ہے تو آؤ دنیا کے سامنے حیات مسیح کو ثابت کرو۔ اور جب یہ ارادہ کرو تو پھر دیکھو کہ اس شرک کا پردہ کیسے فاش ہوکر اسلام کا روشن اور منور چہرہ نظر آتا ہے۔ جب یہ کر دوگے تو پھر دیکھنا کہ تمہاری ریتلی دیوارین آسمانی بارش سے جو امام الزمان کے لئے برسائی گئی ہے کیسی بیٹھ جاتی ہیں۔ اور وہ جس نے تم کو سیاہ اور سنگین کر رکھا ہے ایک پل میں موم ہوا جاتا ہے۔ جب یہ ہوگا تو پھر آپ کے علم کا گھمنڈ بھی اسی طرح سے ٹوٹے گا کہ جیسے شیطانی وجود کی پردہ دری ہوئی نظر آئی ہے۔

ہاں مژدہ اے بادصبا پھر بہار آئی ہے۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ۔

خاکسار آر۔ پی۔ رحیم بخش نومسلم

خواجہ صاحب کا تازہ خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم ۔ ۲۲۔ اگست سنہ ۱۳ء

میرے مخدوم مطاع (خلیفۃ المسیح)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج ایک ماہ کے بعد اس محبوب مخدوم کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا شفقت نامہ پہونچا اس کا اثر ایک کوفت خوردہ دل پر کیا ہوگا۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ خدا اب دن لائے کہ سید محمد حسین اور مولوی محمد علی صاحب یہاں ہوں۔ قرآن کا ترجمہ چھپ جاوے اور یورپ کے تمام دیار و امصار میں تقسیم ہو۔ مجھے جرمن سے ایک دوست نے لکھا ہے کہ ہم تو سب مسیح کی کبریائی سے الگ ہوکر اوسے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے برابر سمجھتے ہیں۔ اور اُسے ہی ایک الہام الٰہی کا مورد نہیں مانتے بلکہ اوروں کو بھی شریک کرتے ہیں اور ہر جگہ سے تعلیم لینے کے لئے تیار ہیں۔ خدارا تم کیوں اپنے کام میں یہ کہہ کر روڑہ اٹکاتے ہو کہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسیح سے افضل تہر اس وعظ کو چھوڑ دو اور میدان بہت صاف ہے کامیابی مشکل نہیں۔

بہرحال جواب میں نے لانفرق بین احد من رسلہ اوسے لکھ دیا ہے۔ کس قدر خدا کا فضل ہے۔ پینتالیس لاکھ روپیہ ہندوستان کا خرچ ہوا اس سے ایک عمارت بنی ایک مسجد۔ ایک ہال۔ اور پھر وہ از سر نو میرے یہاں آنے سے صرف چند ماہ پہلے بطور وقف قائم کیا جاوے اور وہ میرے چارج میں آوے۔ غور کرنے والے کے لئے خدا کا ارادہ کُن ہاتھ نظر آتا ہے۔ آج دوسرا جمعہ ہے۔ کہ ہم اس مسجد میں پڑھنے چلے ہیں۔ اسوقت ہم تین ہی ہیں اللہ تعالیٰ جلدی جماعت بڑہاوے۔ حضور دُعا فرماویں۔

مسجد اور میرے مکان کے اردگرد ایک بھاری اور وسیع باغ ہے۔ چاروں طرف سبزہ۔ شاید کسی کروڑپتی امیر کبیر کو اس قدر باغ وسیع نصیب نہ ہوگا۔ یہ سب خدا کا فضل اور حضور کی دُعائیں ہیں۔ ایک اور خاتون ہے جو قریب آرہی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ❊

کمال الدین

جمعرات پہلے بدر قادیان سے جمعرات کے دن روانہ ہوا کرتا تہا۔ مگر ڈاک کے اوقات میں کچھ تغیر کے سبب ضروری سمجہا گیا تہا کہ بدھ کے دن روانہ ہوا کرے۔ اب پہر چونکہ اوقات ڈاک ایسے ہیں کہ جمعرات کا پوسٹ کیا ہوا جمعہ کے دن دور دور تک شہروں میں پہنچ سکتا ہے۔ اس واسطے آیندہ حسب معمول جمعرات کے دن یہاں سے روانہ ہوا کریگا ❊

دو کاتبون کی ضرورت درخواستیں بمعہ نمونہ خط و شرائط ملازمت بنام منیجر صاحب الفضل قادیان آنی چاہئیں ❊

درخواست جنازہ برادر غلام محمد صاحب کرٹیان والہ سے اپنے والد مرحوم کے واسطے احباب سے بذریعہ جنازہ غائب دُعائے جنازہ کرتے ہیں ❊

۲۔ حافظ محمد ظہور الدین صاحب ولد شیخ عبدالواحد صاحب فوت ہوگئے۔ احباب سے درخواست دُعائے مغفرت ہے ❊

انصار بدر بابو برکت علی صاحب نے علاقہ سرحد سے تین خریدار بھیجے۔ اور احباب بھی اس میں سعی فرماویں

رائے شوق محمد صاحب نے ایک مسجد کے امام کے نام اپنے خرچ سے ایک اخبار جاری کرنے کے واسطے ۲ عطاء فرمائے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ضرورت اوراق ۔ مصالح العرب کے جو اوراق احباب کے پاس ہیں ...

اخبار قادیان و برادران احمدیّہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بسبب دردِ پسلی علیل رہی۔ لیکن اب آرام ہے۔ نماز عید کے واسطے مسجد میں تشریف لے گئے تھے مگر حضور کے حکم سے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خطبہ عید پڑھا اور نماز پڑھائی خطبہ میں آپنے فرمایا۔ کہ انسان کو حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے مگر اس قدوس کی تسبیح وہی کر سکتا ہے جو اپنے آپکو گناہوں سے پاک صاف کرے۔ اور یہ بات مشق و ریاضت سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہر ایک ہنر میں جب تک انسان بار بار اپنے کام میں محنت کے ساتھ مشق نہ کرے۔ تب تک صفائی پیدا نہیں ہوسکتی۔ یہی حال باطنی صفائی کا ہے۔ خطبہ عید کے اخیر میں آپنے عزیز نور الٰہی پسر مستری احمد دین بھیرہ کے نکاح کا اعلان کیا جو ڈیڑھ سو روپیہ مہر پر رحمت بی بی دختر مستری گوہر ساکن قادیان کے ساتھ پڑھا گیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے + حضرت مسیح موعود کے اہل بیت میں خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب تبدیل آب و ہوا کے واسطے دس پندرہ روز کے لئے شملہ گئے ہیں۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب بھی آپکے ساتھ گئے ہیں + حضرت نواب صاحب بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ شملہ میں ہیں + ایتوار کی شام کو حضرت خلیفۃ المسیح نے میاں صاحب کو سفر شملہ کے واسطے رخصت کرتے ہوئے دعائے مسنون کی۔ گلے لگایا۔ پیار کیا اور فرمایا جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت سی برکتیں دے + ایک صاحب جو پرانی قلمی کتب کے چھپوانے کے شائق ہیں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت صاحب نے اُنہیں کئی ایک اللطیف مفید قلمی کتابیں دکھائیں جو کہ آپنے بڑی محنت سے اور زرِ کثیر کے صرف سے مہیا کی ہیں حیدر آباد دکن سے ایک انگریز نو مسلم کا خط آیا کہ حضور میرا اسلامی نام تجویز فرما دیں۔ حضرت نے محمد عبد اللہ نام رکھا + دو شیخ عرب اس ہفتہ میں قادیان میں تشریف لائے۔ ایک نے حضرت کو قرآن شریف سنایا۔ حضرت اس کی قرآن خوانی سے خوش ہوئے اور اُسے نصیحت کی کہ ایک جگہ قیام کرنا چاہئیے۔ اور شہر بشہر پھرنے سے کچھ فائدہ نہیں + بہت خوشی کی بات ہے۔ کہ ہمارے مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اسسٹنٹ سرجنہائے پنجاب میں سے اس امر کے واسطے منتخب کیا گیا ہے کہ تمام سروس کی طرف سے نمایندہ ہوکر رائل پبلک سروس کمیشن کے سامنے شہادت دیں + حضرت مولوی فاضل عبد المحی عرب بمعہ دو رفقاء + سید احمد عربی و محمد علی عربی حج کے ارادے سے بروز السبت کو یہاں سے روانہ ہوئے اللہ تعالےٰ اُن کے سفر کو بابرکت کرے اور حج قبول کرے منشی فرزند علی صاحب کا خط بمبئی سے آیا۔ کہ اپنے رفقاء عازمان حج کے ساتھ بخیریت وہاں پہنچے۔ اُمید ہے کہ اب جہاز پر سوار ہوگئے ہونگے + خواجہ صاحب کا خط صفحہ ۲ پر درج ہے شیخ نور احمد صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب کے بھی خیریت کے خط آئے۔ شیخ صاحب مسجد و وکنگ کے مؤذن ہیں غالباً یہ پہلا مؤذن ہے۔ جو انگلستان میں مقرر ہوا ہے۔ اللّٰھم زد فزد شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر جرم قادیان کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطاء فرمایا۔ مبارک ہو + ملک چین سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اہل ملاکا نے تجویز کی ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کے رسالہ مسلم انڈیا کا ملاکی زبان میں ترجمہ کرکے اپنے ملک میں شائع فرماویں نیز وہ لکھتے ہیں کہ یہاں کے لوگ حضرت خواجہ صاحب کی کتب کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں + میاں غلام مجتبیٰ صاحب بمعہ اہل بیت بخیریت ہنگ کانگ پہنچے + مولوی مرزا کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ میں پادریوں کی خوب خبر لے رہے ہیں۔ نیز ایک مولوی صاحب جو اپنے آپکو عبد اللہ بہاولپوری کہتے ہیں ان سے ملے وفات مسیح پر گفتگو ہوئی مرزا صاحب نے معقول جواب دیئے اور منقول سے وفات مسیح ثابت کرتے ہوئے اخیر میں نظیر اکبر آبادی کا یہ شعر پڑھا۔ ع

دُنیا سے جب کہ اولیاء اور انبیاء اُٹھے۔
اجسام پاک سب کے اسی خاک میں رہے

آخری روزے کی شام بڑے برکات کا نمونہ تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے بہت دیر تک تمام جماعت حاضرین درس قرآن شریف کے ساتھ سب کے واسطے بہت بہت دُعائیں کیں۔ نیز اس وقت بابو وزیر محمد صاحب لاہور کا نکاح مبلغ پانسو روپے مہر پر سعیدہ بیگم بنت مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی سے ہوا اللہ تعالیٰ مبارک کرے + اس ہفتہ علاوہ دیگر مہمانوں کے حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب لاہوری۔ منشی غلام نبی صاحب ماہلپوری۔ چودہری غلام احمد صاحب کریام بابو غلام حسین صاحب امرتسر۔ میاں عبد الکریم صاحب سیالکوٹ فضل کریم صاحب اخلاء۔ منشی عبد اللہ صاحب سیالکوٹ۔ عبد الکریم صاحب قلعہ صوبا سنگھ اور سید شاہ میر صاحب تشریف فرما ہوئے۔

احمدی اور گورنمنٹ

برادر عبد الحمید صاحب سیالکوٹی حال ملازم لاہور چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات متعلق گورنمنٹ کو ایک جگہ جمع کرکے چھاپ دیں اور اس میں احباب کی امداد چاہتے ہیں۔ اور سر دست ایک تحریر بطور نمونہ درج ذیل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کے واسطے موجب راہنمائی ہو +

اشتہار نمبر ۲ صفحہ ۸۹۔ از مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ

ہم اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی محسن گورنمنٹ اور پبلک پر یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ ہم ہنگامہ اور فتنہ کے طریقوں سے متنفر ہیں۔ اور ہم اور ہماری جماعت اول درجہ پر امن اور صلح دوست اور خیر خواہ سرکار انگریزی ہیں ہماری تعلیم یہی ہے کہ جو شخص ہم سے تعلق رکھتا ہے وہ اپنے تئیں ہر ایک شرارت اور جذبات نفسانی سے پاک کرے اور اپنی نیک چلنی اور صبر اور حلم کا لوگوں کو نمونہ دکھاوے اور کوشش کرے تاکہ ایک راستباز اور بے شر انسان ثابت ہو اور جہاں تک ممکن ہو ہر ایک دشمن اور یاوہ گو کی بدگوئی پر صبر کرے اور ہر ایک اشتعال اور جذبہ نفسانیہ سے اپنے تئیں بچاوے اور اپنی موت یاد رکھے اور ایک غریب مزاج آدمی کی طرح اپنے تئیں بنائے رکھے اور بندگان خدا کا سچا خیر خواہ اور تعصب سے دور رہے یہ تو اخلاقی نصیحت ہے۔ اور ساتھ اس کے سولہ برس سے میں اپنی جماعت کو یہی سمجھا رہا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی کے سچے خیر خواہ بنے رہو اور دل سے اس کا شکر کرو کیونکہ اس گورنمنٹ کی برکت اور توجہ سے ہماری تمام تکلیفیں دور ہوئیں ہم مظلوم تھے ہمارے لئے عدالت کے دروازے کھولے ہم قید میں تھے ہمارے لئے آزادی حاصل ہوئی اور ہمارے حقوق زائل کئے گئے اور پھر وہ قائم کئے گئے کیا کوئی شریف انسان ایسی بدذاتی کریگا کہ اپنے محسن سے دل میں کینہ رکھے اور نیکی کی جگہ بدی کرنے کے لئے تاکتا رہے ہرگز نہیں پس جو شخص ہم میں سے اور ہماری جماعت میں سے ہے چاہیئے کہ وہ اس نصیحت کو ہماری آخری نصیحت سمجھے اور ہمیشہ مرتے دم تک اسی کا پابند رہے اور جو شخص اس اصول کو اپنا دستور العمل نہ بناوے وہ ایک ناپاک طبع اور ہم سے خارج ہے۔ ہم میں سے وہی ہے اور وہی ہوگا جو اس نصیحت کا پابند رہے یہ وہ نصائح ہیں جو بار بار ہم اپنی جماعت کو دیتے ہیں جن ہماری سولہ برس کی تالیفات بھری ہوئی ہیں اور نہ صرف چھپکر بلکہ بہادر بنکر غیر ملکوں اور عربستان اور بلاد روم میں ہم نے اس رائے کو شائع کیا ہے اب نتیجہ نکالنے والے نکال لیں کہ اس تند و مدّ سے دولت برطانیہ کے فرمانبردار ہونے کے لئے برابر سولہ برس سے نصیحت کرتے رہنا اور غیر ملکوں تک کتابوں کا پہنچانا یہ کس کا کام ہے۔ آیا مخالف منافق کا یا سچے مخلص کا اور مذہبی امور میں ہمارا طریقہ کسی اور باشنا جوش پر ہرگز مبنی نہیں ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ہم توحید اور اس پاک نبی سے پیار کرتے ہیں جس کے ذریعہ دوبارہ سچے خدا کی شناخت دنیا میں قائم ہوئی۔ سو یہ سچائی سے پیار ہے جو ہم میں ہے۔ اور ہمارے ساتھ جائیگا یہ بھی سچ ہے کہ محبت اور پیار سے اور زرد رو کر یہ بھی دُعا کرتے ہیں کہ الٰہی ہمارے محسنوں پر یہ احسان کر کہ وہ تجھ کو پہچان لیں اور دُنیا میں انکو خوش رکھ اور سعادت کے ابدی حصہ کی بھی توفیق بخش + × × × × جنازہ بہار حکیم عبد الرحیم صاحب مرحوم سیالکوٹی +

حضرت خواجہ صاحب کا ایک خط

فوکسٹن کے دونو لیکچرون مین بہت کامیابی ہوئی۔ وہان کے اخبارون نے کل کے کل لیکچر کا خلاصہ قریب قریب اصل کے برابر درج اخبار کیا۔ سامعین تہوڑے تھے لیکن اثر بہت ہوا۔ اگرچہ اخبار لکھتا ہے کہ سامعین بہت تھے۔ بعض نے خود کہا کہ دو دن مین جو اسلام کی بابت معلوم ہوا وہ سالون تک پتہ نہ تہا۔

جو لندن میں لیکچر نسوان پر تہا۔ اس کا اثر موقعہ پر تو بہت اچہا تہا۔ حتے کہ خود مجھے مرزا عباس علی بیگ ممبر کونسل نے کہا کہ اس کے پاس کسی اعلیٰ پایہ کی لیڈی نے کہا کہ اگر یہ شخص اسطرح لکچر دینے لگا۔ تو پہر ہم عیسائی نہیں رہ سکتے۔ ہم کو مسلمان ہونا چاہیئے۔ لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ کلب کی کونسل کی رائے کثرت سے خلاف ہوئی۔ اگرچہ پریسیڈنٹ میرے حق میں تہا۔ یہ مجھے قرائن سے پتہ لگا ہے۔ خیال یہ کیا گیا کہ لیکچرار نے عیسائیت کے گلے پر چھری پھیری ہے۔ اور اس کا مقصد یہ تہا کہ عیسائیت کی تذلیل کر کے اسلام کو فوقیت دے۔ یہ سچ ہے میرا خاتمہ لیکچر بھی ایک انداز پر یہی تہا کہ حقوق اگر تم چاہتے ہو تو پہر عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ بہرحال الحق مر۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منتظمین کلب کو تکلیف ہوئی ہے۔ اور اسی کا اثر اس شاہزادی پہ ہوا ہے مجھے تو لکچر میں کہنا ضروری معلوم ہوتا تہا اور مرزا عباس بیگ ممبر کونسل انڈیا نے بہت شکر گذاری کے بعد یہ کہا کہ وہ اس قدر خوش نہ ہوتا۔ اگر عیسائیت جو حیثیت عورت پر ہے اسپر بحث نہ کرتا۔ بہرحال جو کچھ ہوا مصلحت الٰہی کے ماتحت ہوا

خدا کا خاص شکر ہے اور حضور کا احسان کہ حضور نے اب خاص ارادہ مستقل دعا کا کیا ہے اور اسطرف آدمی بھیجنے کا خیال کیا۔ مینے کسی گذشتہ خط میں لکھا تہا کہ میرا دل ایک آئینہ سا ہے جو اسپر تاثرات ہوتے ہیں اون سے فوراً آپ کو اطلاع دے دیتا ہوں۔ بعض وقت اسکو تلون طبع پر محمول کیا جاتا ہے حالانکہ یہ صورت نہیں۔ بالکل نیا ملک کرہ گرد کر تجربہ ہوتا ہے یہ ملک اپنے مزاج اور حالات میں بالکل نرالے ہیں +

مجھے صرف مضامین نگار ہی نہیں چاہیئیں بلکہ لیکچرار اور عربی زبان سے ماہر۔ کیونکہ مجھے اس امر کی بہت ضرورت ہے اور قرآن شریف پر جن کی وسیع نگاہ ہو۔ مجھے اب نئے قسم کے سوال شروع ہوئے ہیں۔ فلان معاملہ میں قرآن کریم کیا کہتا ہے مجھے بعض وقت مشکل پڑ جاتی ہے۔ نیز اب خیال ہے کہ جب کوئی آدمی آ جاوے تو منن الرحمان کا کام شروع کر دوں کیونکہ یہ امر بہت سی توجہ منعطف کرنے کا موجب ہوگا۔ میں اب درِاصل دس بارہ دن میں رسالہ ختم کر لیتا ہوں اگر کوئی اور بزرگ آ گیا اور خط و کتابت اس نے سنبھال لی اور رسالہ میں بہی امداد آ گئی۔

اب جو گذشتہ دو تین ماہ کا مزید علم ہے وہ یہ ہے جو گروہ لتہوصوفی کا یہاں ہے جنکو میں لندن میں بہی ملا اور جن کی سرپرستی سے فوکسٹن میں لکچر ہوئے وہ مجھے زیادہ زمین قابل تخم ریزی نظر آئی ہے۔ انکی پیغمبرہ دراصل مسز اینی بسنٹ ہے جس نے دو دن ہوئے ہندوستان سے واپس آ کر لندن کے ایک لکچر میں کہا کہ ہم مطلق عیسائی نہیں۔ ہم ہر ایک مذہب کی صداقت کے قائل ہیں اور کسی اعلےٰ زندگی کی طرف جانا چاہتے ہیں۔

میرا لکچر جو فوکسٹن میں ہوا اس کا قریب قریب خلاصہ وہان کے اخبارون مین چھپ گیا اس سے حضور سمجھ لین گے کہ وہ پسند ہوا۔ مینے انکو کہا کہ تمہارے موجودہ عقاید کسی الہام کی بنا پر نہین مختلف مذاہب سے تم نے لئے ہین تمہارا کوئی حق نہین کہ مختلف مذاہب میں تمیز کرو۔ میں اسلام تمہارے آگے پیش کرتا ہون جن باتون کو تم چاہتے ہو وہ بوجہ کمال اسلام میں ہیں۔ جاؤ اور مذاہب کی بہی تلاش کرو۔ لیکن آسان راہ ہمارے پاس آؤ۔ دیکھو پرکھو یہ اپیل بہت ہی مؤثر ثابت ہوئی۔

آپ کا جو الہام سنستد رحیم والا ہے۔ جو حضور کو ڈاکٹر اقبال کے ایک خط لکھنے پر ہوا۔ اس کو مین یہان بیٹھ کر خوب سمجھتا ہون کہ کیا حقیقت حال ہے۔ دو باتین عیسائیت کو کہا گئیں۔ ایک سائنس اور دوسرا لتہوصوفی۔ اب لتہوصوفی نے عیسائیت دلوں سے نکالکر اون کو اور خیالات اور مذاہب کیطرف توجہ کیا۔ اسی طرح سنستد رحیم۔ تدریجاً وہ اسلام کی طرف بالضرور آوینگے۔

اسلئے میرا ارادہ ہے کہ لتہوصوفیکل سوسائٹیون میں اس اصول پر لیکچر دون۔ کل امریکہ اس تحریک سے معمور ہے۔ کوئی دو ہزار کے قریب ان کلب ہیں کل یوروپ مین ہی کئی ہزار کلب ہیں خود انگلینڈ مین پانصد۔

اب خیال ہے کہ انگلستان کلبون میں لیکچر جا کر دُون لیکن یہ کام تو ہی شروع ہوگا جب کوئی بزرگ یہاں آ جاوے اور رسالہ کا مینجر بن جاوے۔

یہان کے لوگ سخت قدامت پرست اور الگ رہنے والے اور سرد مزاج ہیں۔ بالمقابل امریکہ کے لوگ سخت تاثیر پذیر اور ہمخیال ہونے والے۔ مہمان نواز۔ دوست بننے والے اور دل کے نرم۔ آب و ہوا کا بہی اثر ہے یہاں کل زر پرست ہیں۔ امریکہ ایسا نہین۔ یہی وجہ ہے کہ ویکانند۔ بابا بہارتی ترتہ رام وغیرہ سب کو کامیابی وہان ہوئی اور یہاں مطلق نہین۔ اگرچہ یہ بہی مسلم ہے کہ اخبار نویس کے لئے لندن ایک مفید اور بہتر جگہ ہے۔

اِسلئے ممکن ہے کہ امریکہ بہی ہم میں سے کوئی جلدی جاوے اس لئے اس کل تحریک کو کسی مضبوط بنیاد پر قومی تحریک کر کے کیا جاوے اور فردی تحریک کا خاتمہ کیا جاوے۔

ماہ جولائی میں سکاٹ لینڈ کے کسی مقام پر کل جزیرہ برطانیہ کے لتہوصوفسٹ لوگ جمع ہو گئے۔ چاہتا ہون کہ وہان جاؤن اور اس لیکچر کو زیادہ واضح کر کے لکھون اور خوبصورت شکل میں چھپوا کر وہان تقسیم کر دوں

بعض خواتین کی خواہش ہے کہ صوفی مذہب پر لکچر ہو ابہی کوئی خاص تحریک نہین دیکہا چاہیئے۔

ہاں ایک نئی بات جو یہان آ کر پیدا ہوئی ہے اور مین نے سُنی ہے۔ ممکن ہے کہ حضور کو پہلے سے اس کا علم ہو۔ وہ ایک جدید خیال ہے اور ہمارے مفید۔ کل لتہوصوفیکل دنیا میں یہ یقین ہے کہ مشرق سے از سر نو ایک انسان نے پیدا ہو کر کل دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ اس کا نام انہوں نے ستارہ مشرق رکھا ہے اور اس کے نام پر ستارہ مشرقی سوسائٹیان قائم ہوئی ہین۔ چنانچہ اینی بسینٹ نے مسیح اور یوحنا کے خیال کو سامنے رکھ کر ایک یوحنا پیدا کیا وہ مدراسی لڑکا جس کا نام کرشن مورتی ہے وہ اکسفورڈ مین تعلیم دیا گیا۔ اور اب اس پر ہائیکورٹ میں اُس کا مقدمہ ہوا۔ اور وہ باپ کے حوالہ کیا گیا اور اینی بسینٹ سے چِھنا گیا۔ اس کے متعلق اینی بسنٹ نے یہ اعلان کیا تہا کہ وہ آنے والا اُستاد کا پیش خیمہ ہے اسکے نام اینی بسینٹ نے ایک کتاب لکہی اس کی انگریزی وہ کہتی ہے کہ میں نے درست کی ہے لیکن کتاب میں خیالات گویا اس تیرہ سالہ لڑکے کے ہیں۔ مینے وہ کتاب نہیں دیکہی۔ جنھون نے دیکہی ہے وہ کہتے ہیں کہ خیالات بلند پایہ کے ہیں۔ بہرحال اسپر بہت کچھ لتہوصوفیکل سوسائیٹی کی اُمیدین تہیں۔ مدراس ہائیکورٹ کے فیصلے نے اون پر پانی پہیر دیا۔ مجھے اکثر لتہوصوفی والوں نے ستارہ مشرق کی بابت دریافت کیا۔ مینے کہا جو اینی بسنٹ نے سمجہا تہا وہ ستارہ تو غروب ہو گیا۔ رہا مشرق سے آدمی کا پیدا ہونا۔ سو نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مشرق سے ایک عظیم الشان انسان کے پیدا ہونے کی خبر دی،

اس کا نام مسیح موعود کہا ہے۔ اسکے نشان وقت ہی تبلاتے ہیں مسلمانان ہند میں ایک جماعت ہے جن کا میں ممبر ہوں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ انسان پیدا ہو گیا ہے وہ صاحب نشانات بھی تھا اس پر بعض نے دلچسپی لی اور خواہش ظاہر کی کہ اگر کوئی کتاب اس بزرگ کے حالات پر ہو تو ہم غور کریں۔ سو مطلب یہ ہے کہ عیسائیت سے یہ قوم فارغ ہے اور کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں۔ در وازہ کہلا ہے۔ ستارہ مشرقی کے طلوع ہونے پر انکو کامل ایمان ہے۔ اگر ستارہ شرقی سے اُٹھنے والا انسان یہاں کے مذاق کو سامنے رکھ کر پیش کیا جاوے تو کیا وجہ ہے کہ اس کو یہ لوگ یا ایک حصہ قبول نہ کریں مسلم انڈیا جن اُصولوں پر چلایا گیا ہے وہ اور ہیں اور نہ یہ مفید ہو گا۔ کیونکہ اس کی اشاعت سر دست غربی قوموں میں کم ہے میرے نزدیک الگ کتاب لکھی جائے اور صدر انجمن احمدیہ اس کے اخراجات کی کفیل ہو تو فائدہ سے خالی نہیں ÷

کمال الدین

ایک لیڈی کا خط

بخدمت خواجہ کمال الدین صاحب
۴۹ گرینول گارڈن
شیپرڈ بش گرین۔ ڈبلیو
مورخہ ۳۔ اگست ۱۳ء

میرے نہایت ہی قابل تعظیم بھائی

میں حیران تھی کہ کس لقب سے آپکو مخاطب کروں۔ بہر حال جن الفاظ میں مینے آپ کو ملقب کیا ہے وہ اور الفاظ کے مقابل قریب تر ان خیالات کے ہیں جو میرے دل میں مرکوز ہیں۔

جو تبدیلی آپ نے میری رُوح میں کی اس کے شکریہ ادا کرنے کے لئے میں کوئی لفظ نہیں پاتی۔ میں عیسائی ماں باپ کے گھر میں پیدا ہوئی اور میں نے عیسائی مذہب بھی اختیار کیا۔ میں اپنی شادی سے پہلے باقاعدہ طور پر اپنے والدین کے ہمراہ گرجا جایا کرتی تھی۔ یوں تو بہت سے عیسائی واعظین کے وعظ سُنے کہیں کسی کا وعظ کبھی بھی میری رُوح میں بیداری پیدا کرنے کا موجب نہ ہُوا جو کہ میں نے ان سے سُنا اُسے بلا غور و تامل قبول کر لیا گیا۔

مجھے وہ پہلا دن خوب یاد ہے یہ جمعہ کا دن تھا جب آپ کی دعوت پر میں اور میرا خاوند آپ کے گھر گئے۔ اور جو تقریر آپ نے کی اس کا مجھ پر ایک خاص اثر ہوا۔ اور مجھ پر ایک خاص اثر ہُوا۔ اور مجھ پر ایک قسم کی محویت کا عالم تھا۔ وہ دن میری بیداری کا پہلا دن تھا۔ میرے دل نے چاہا کہ میں اکثر آپ کی باتیں اور تقریریں سُنوں۔ چنانچہ ہم آپکے ہاں آئے اور آپ بھی ہمارے ہاں آتے رہے اور ہمیشہ اسلام کا تذکرہ ہوتا رہا۔ آپکا ماہواری رسالہ اسلامک ریویو میرے لئے ایک انکشاف تھا اور آپ کا وعظ اور آپ کی تحریر ہمیشہ مدلل اور ایمان افزاء تھا جس سے ایک نئی روشنی مجھ پر چمکنے لگی۔ آپ کے رسالہ کے پڑھنے نے ایک اعجاز کا اثر مجھ پر کیا اُس نے مجھے غفلت سے جگا کر میرے دل میں خدا اور اس کے عظیم الشان احمدؐ جناب محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت پیدا کر دی۔ میرا دل اسلام کی طرف جانے لگا۔ اور میں دل سے مُسلمان ہو گئی۔

اب خیالات میں عجیب کشمکش شروع ہو گئی۔ آیا میں علے الاعلان مسلمان ہو جاؤں اور دُنیا کو اپنے اسلام سے اطلاع دُوں۔ ایک طرف مجھے اپنے ملک اور اپنے ہم مذہبوں کی تضحیک و تحقیر کا خطرہ تھا اور دوسری طرف میرا ضمیر مجھے اس بات پر آمادہ کرتا تھا کہ میرا معاملہ خدا تعالےٰ سے ہی ہے۔ مجھے کسی کی کیا پرواہ ہے۔ علاوہ جو کچھ ان عیسائیوں نے بلقان میں مُسلمانوں کا قلع قمع کرنے کے لئے کیا۔ اس سے مجھے اور بھی عیسائیت اور عیسائیوں سے نفرت ہو گئی۔ اور میں نے ارادہ کر لیا کہ مذہب اسلام کو علے الاعلان قبول کر لوں اور یہ آپ کو بھی علم ہے۔ کہ میں نے آپ کی حاضری میں اسلام علے الاعلان قبول کر لیا۔ اور اب میں یہ چھٹی اس عظیم الشان خدمت کے اعتراف میں لکھتی ہوں جو آپ نے یہاں شروع کی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ان چند مہینوں میں آپ نے لندن میں چند برسوں کا کام کیا ہے میں خیال نہیں کرتی کہ کوئی اور ہندوستانی اس خوش اسلوبی سے مقدس قرآن اور انجیل کے اقوال کا مقابلہ کرنے کے لئے کہاں تک موزوں ہوگا میں آپکا رسالہ اسلامک ریویو ہر زن و مرد کو جو مجھے ملتا ہے دکھلاتی ہوں اور اس کا ہر ایک مداح ہوتا ہے آپ براہ کرم میرے ان خیالات کو میرے ہندوستان کے مسلم بھائی اور بہنوں تک پہنچا دیں۔ میرا دل اسلام پر شیدا ہے۔ اور ان مظالم سے جو ہمارے شجاع ترک برادران نے دیکھے اوس سے پر خوں ہے ان تمام مصائب میں ایک ہی اطمینان ہے۔ وہ یہ ہے کہ دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ اتحادیان بلقان نے یہ جنگ محض لالچ اور حرص میں آکر کیا نہ ہمدردی انسان کے خیال پر جیسے شروع میں اعلان کیا گیا تھا۔ اس سے میرے نزدیک خود عیسائیت کو سخت صدمہ پہنچے گا اور تاریخ کے خونی حروف میں اس لڑائی کے حالات ہمیشہ کے لئے عیسائیت اور اس کی تہذیب پر ایک نمایاں داغ رہینگے۔

میں آپ کا زیادہ قیمتی وقت نہیں لینا چاہتی۔ اللہ تعالےٰ ہی آپکو اس کار عظیم کا اجر دے جو آپ کر رہے ہیں۔ میں تو صرف اس صراط مستقیم کے لئے جو مجھے آپ نے دکھلایا ہے دُعائیں کر سکتی ہوں اور میں آپ کی کامیابی کے لئے دُعاگو ہوں۔ آپ مجھے ہمیشہ کے لئے ایک اپنی مشکورہ میں سے تصور کریں۔ میرے اور میرے خاوند کے دل میں وہ آپکی عزت و توصیف ہے کہ جن کو الفاظ ظاہر نہیں کر سکتے میں نہایت ہی خوش رہونگی۔ اگر میں کسی طرح آپکے کام میں آپکی امداد کر سکوں اور میں ہمیشہ آپ کی خدمت کے لئے تیار ہونگی ÷

بڑے بڑے دلی اخلاص کے ساتھ آپ کی ہمیشہ کے لئے

مشکور وائیلٹ ابراہیم

بخدمت خواجہ کمال الدین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ÷

شکریہ احباب

بزرگان سلسلہ اور رفیقان طریقت نے جس ہمدردی و محبت سے میرے والد صاحب مرحوم حکیم میر حسام الدین صاحب کی وفات پر میری دلجوئی فرمائی ہے میں ان کا مشکور ہوں۔ میری اُمید سے بڑھ کر انکے مُوثر کلمات میری تسکین کا باعث ہوئے جن کلمات خیر سے والد مرحوم کو ان کی وفات پر یاد کیا گیا ہے وہ مغفرت الٰہی کا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں اور مجھے خدا کی جناب سے اُمید ہے کہ وہ ان کلمات کے اجر کو ضائع نہیں کریگا اور میرے مخدوم بزرگوں اور مکرم دوستوں کی دُعائیں ان کی مغفرت کا کافی ذخیرہ ہونگی میں اس تحریر کے ذریعہ ان تمام کرم فرماؤں کی خدمت میں ہدیۂ شکر "جزاکم اللہ" پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں حسنات دارین سے بہرہ ور کرے اور سب کا انجام سلامتی ایمان پر ہو۔ آمین لا الہ الا اللہ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلفنی خیرا منہا۔ کوئی نہیں لائق عبادت سوائے اللہ کے۔ بے شک ہم سب اسی کے حضور لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ ثواب دے مجھ کو میری مصیبت میں۔ اور بدلہ دے مجھ کو بہتر اس سے۔

خاکسار دعاگو۔ میر حامد شاہ از سیالکوٹ ۲۲۔ اگست ۱۳ء

ضرورت نکاح ایک سیدزادی کے نکاح کے واسطے جس کی عمر بائیس سال ہے۔ احمدی نوجوان سید

ایک تازہ نشان

احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن لاہور کا ماہواری ہینڈ بل ملا شائع ہو گیا ہے۔ جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق جنگ بلقان کا پورا ہونا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ یہ پرچہ شائع کنندہ صاحبان سے ٹکٹ ڈاک بھیجکر مفت منگوایا جا سکتا ہے ۔

سنہ ۱۹۱۴ء کا ایک کیلنڈر یعنی جنتری مطبوعہ انگلینڈ اور اسکے ہر صفحہ پر قرآن اور حدیث

خدا تعالےٰ نے کیا کیا عجیب راہیں اشاعت اسلام کی پیدا کر رہا ہے یہ تو آپ ناظرین اخبار جانتے ہی ہونگے کہ آج کل ہر سال کے شروع میں جنتریاں اور کیلنڈر چھپا کرتے ہیں۔ چنانچہ تاجر لوگ بھی کیلنڈر چھاپ کر اپنے خریداروں کو آغاز سال میں بھیجا کرتے ہیں۔ یہاں ایک یہ بھی طریق ہے کہ کیلنڈر کے ہر صفحہ کے خاتمہ یا حاشیہ پر کسی مشہور مصنف یا کسی مشہور کتاب میں سے کوئی جملہ یا فقرہ درج کر دیتے ہیں۔ جو کلنڈر دیکھنے والے کے زیر نظر ہر روز رہتا ہے۔ یہاں ایک بڑی بھاری سوسائٹی ہے جس کی شاخیں یورپ۔ امریکہ اور نواح انگلینڈ میں ہیں۔ اُسکی ایک شاخ نے جس سے میرا کچھ تعلق ہے۔ اپنا کلنڈر چھپوانا چاہا ہے۔ جس کے ۵۲ صفحے ہونگے اور ہر ایک صفحہ پر سات تاریخیں۔ اور تجویز یہ کی ہے کہ ہر ایک صفحہ پر سات ایسے جملے ہوں جو مہیا کنندہ کے نام پر چھپیں۔ بشرطیکہ وہ فی جملہ ایک شلنگ دے۔ ۳۶۵ جملے الگ الگ جمع کرنے کچھ مشکل کام تھا۔ خصوصاً جبکہ ایک شلنگ مُہیا کنندہ کو فی جملہ دینا ہو۔ میں اون کے ایک جلسہ میں گیا۔ مجھے اُنہوں نے کہا کہ ہمیں ایک صد اور کچھ اور مُہیا کنندگان کی ضرورت ہے اور میں انکی مدد کرون۔ مجھے فوراً خیال آیا۔ کہ یہ عمدہ موقعہ قرآن و حدیث کی اشاعت کا ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ سو آدمی مُہیا کرنے تو آسان کام نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ میں اپنی جیب سے پانچ پونڈ دیدون اور قرآن مجید اور حدیث شریف کے سو جملے نکال دون۔ کام تو یہ مشکل ہے مگر خیر میں تمہاری خاطر کر دونگا۔ چونکہ انہیں ضرورت تھی اسلئے میری بات منظور ہو گئی۔ دقت اب یہ باقی رہی کہ ہر ایک فقرہ پر جُدا جُدا نام ہو۔ میں نے اس دقت کو اس طرح حل کر دیا کہ دس نام تو میں نے اپنے کنبہ کے رکھ لئے اور نوّے نام اپنے بعض دوستوں کے تجویز کر دیئے۔ جن کی فہرست حسب ذیل ہے گویا کلنڈر کے ہر صفحہ پر ایک حدیث اور ایک قرآن کی آیت ہوگی جن کے مقابل پر میرے ایک دوست کا نام ہوگا۔ اور اگر یہ امر خدا کی جناب میں مستحسن ہوا تو میرے دوست بھی اس کار ثواب میں شریک ہو جاویں۔ ایک طرف تو وہ دوست مجھے معاف فرمادین۔ جن کے نام نامی میں نے از خود لکھ دیئے اور اب انکو کچھ خرچ کرنا پڑیگا۔ اور دوسری طرف میں ان عزیز دوستون خاص طور پر معافی چاہتا ہون جن کے نام رہ گئے ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ مجھے صرف نوّے نام چاہئیں تھے اور بلا تأمل اور بلا تکلف جس دوست کا نام میرے سامنے آیا میں نے لکھدیا۔ ہمارا احباب جن کے نام نامی ذیل میں ہیں۔ ۲ ½ شلنگ۔ فی کس شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجدین۔ ایک شلنگ قیمت اُن کے نام کی اور ۱ ½ شلنگ قیمت جنتری جو طبع ہونے پر انکی خدمت میں پہنچ جاوے گی اور ۲ محصولڈاک۔ اگر کوئی اور دوست بھی جنتری خریدنا چاہیں تو ایسا ہی ایک شلنگ شیخ صاحب کی خدمت میں بھیجدین۔

ایسے احباب جن کے نام حدیث اور قرآن مجید کی آیت چھپے گی یہ ہین :-

حضرت خلیفۃ المسیح۔ صاحبزادہ عبدالحی صاحب۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب۔ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔ صاحبزادہ شریف احمد صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خواجہ عزیز الدین صاحب۔ خواجہ جمال الدین صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی صدر دین صاحب۔ ماسٹر شیر علی صاحب۔ میر ناصر نواب صاحب قاضی اکمل صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ میان تاج الدین صاحب لاہوری میان معراج الدین صاحب۔ میاں چراغ الدین صاحب ملک شیر محمد صاحب۔ خواجہ عبد الغنی۔ خواجہ شیر احمد صاحب۔ خواجہ نذیر احمد۔ خان محمد خان۔ مستری موسیٰ صاحب۔ میان احمد دین اپیل نویس۔ میاں احمد دین صاحب لاہور نقشہ نویس۔ مولوی غلام حسین صاحب پشاور۔ مستری عبد الکریم پشاور۔ سید حامد شاہ صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ خواجہ جلال الدین صاحب سیٹھ اسمٰعیل آدم۔ سید محمد رسول صاحب و غلام اکبر خان صاحب حیدرآباد۔ حافظ روشن علی۔ خواجہ صلاح الدین محمود۔ خواجہ صلاح الدین احمد۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ شیخ نور احمد صاحب لنڈن۔ چودہری فتح محمد لنڈن۔ صوفی احمد دین صاحب ڈوری باف۔ بابو منظور الٰہی۔ خلیفہ رجب الدین صاحب سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس۔ سید محمد احسن صاحب امروہہ۔ بابو زین الدین ابراہیم بمبئی۔ سید لعل شاہ صاحب۔ نواب خان صاحب ہریانہ۔ محمد یوسف صاحب انبالہ۔ محمد یوسف صاحب مردان۔ سید مدثر شاہ صاحب۔ شیخ نور احمد صاحب ہزارہ۔ حکیم شاہنواز صاحب ملتانی۔ ملک مبارک علی صاحب۔ ملک غلام محمد صاحب لاہوری۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ محمد الٰہی صاحب کوہاٹ۔ سید محمد اشرف صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب لاہوری۔ میاں پیر بخش صاحب لاہور۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب۔ اڈیٹر پیغام صلح لاہور۔ سیٹھ احمد دین صاحب جہلم۔ شیخ محمد خان وزیر آباد۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ ذو الفقار علی خان صاحب رام پور۔ مولوی غلام رسول راجیکی۔ حامد حسین صاحب میرٹھ۔ سید قاسم علی صاحب دہلی۔ سید شاہنواز صاحب پولیس فیروز پور۔ فرزند علی صاحب فیروز پور۔ شیخ مولا بخش صاحب سیالکوٹ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹ۔ چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ۔ منشی محبوب عالم صاحب گوجرانوالہ۔ بابو فیض الحسن صاحب امرتسر۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر۔ شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب۔ ملک محمد حیات صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ شیخ محمد اسماعیل صاحب سرگودہ۔ میاں غلام رسول صاحب تمیم سید امیر علی صاحب جلال آباد۔ چودہری سرفراز خان صاحب بدوملی۔ سید عابد علی صاحب بدوملی۔ عبد العزیز صاحب پٹواری۔ عالم دین بی۔ اے وکیل شیخوپورہ۔ محمد شفیع صاحب لودیانہ غلام حیدر خان صاحب انسپکٹر خوشاب۔ محمد شریف صاحب وکیل

خداوند تعالیٰ اس کانڈر کو انگلینڈ کے لئے بابرکت کرے

اٰمین ثم اٰمین ۱۱۔ اگست ۱۳ء

اورنیٹل انسٹیٹیوٹ ووکنگ۔ کمال الدین مقیم مسجد ووکنگ

آخری نوٹس

وہ تمام صاحبان جن کیطرف سے قیمت اخبار سال رواں وصول نہیں ہوئی یا جن کی طرف پچھلا بقایا ہے اُن کے نام ۲۔ اکتوبر ۱۳ء کا پرچہ وی پی کیا جائیگا جو صاحب وصول نہ کرینگے انکا اخبار بند کیا جائیگا اور جن صاحبان کے نام وی پی کرنا ہے اون کے نمبر اور نام ۱۸۔ ستمبر کے پرچے میں چھاپ دیئے جائیں گے۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو اپنی قیمت کے متعلق کچھ خط و کتابت کرنی ہو۔ تو وہ کرلے۔ آئندہ صرف ان اصحاب کے نام اخبار جاری رہیگا جن کی قیمت پیشگی وصول ہوگی اذیقہ کے تمام خریدار جن کی قیمت تاحال وصول نہیں ہوئی اور ۳۱ سو ستمبر تک وصول نہ ہوگی انکا پرچہ بند کیا جائیگا۔

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ درس قرآن شریف کے چار صفحات شائع ہوئی ہیں (یعنی صفحات ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰)

- صفحات ۹ تا ۱۲ بابت مصالح العرب ہیں۔ اور صرف اون خریداروں کے اخبار میں ڈالے گئے ہیں جنہوں نے قیمت ادا کرکے یہ صفحات اپنے اخبار میں بھیجنے کو فرمایا ہوا ہے ٭

نیا پوسٹ آفس

شہاکر دت شرما دید صاحب کے دفتر کی خاطر گورنمنٹ نے "امرت دہارا" پوسٹ آفس اون کے کارخانہ میں کھول دیا ہے ٭

مبارک

نہایت خوشی کی بات ہے کہ ہمارے دوست قاضی حبیب اللہ صاحب احمدی سوداگر چوب کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے نام سراج منیر رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اسم بامسمےٰ کرے۔ قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ اپنے پہلے بچے کی طرح میں اسکو بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے واسطے وقف کرتا ہوں ٭

درخواست جنازہ

مرزا عباس بیگ صاحب گوجرات میں فوت ہوئے۔ احباب سے درخواست دعائے مغفرت ہے ٭

ہمدردی کریں

شیخ امجد علی صاحب جو پہلے بعض جگہ محرر اور داروغہ نہر رہ چکے ہیں۔ اور اب بسبب احمدی ہو جانے کے مخالفین کی کوشش سے علیحدہ ہو کر بیکار ہیں۔ چاہتے ہیں کہ کوئی احمدی بھائی کسی ریاست میں یا کسی ٹھیکہ دار کے پاس انہیں ملازم کرادیں عمر بائیس سال ہے۔ پتہ یہ ہے:۔ بمکان ڈاکٹر رمضان بخش صاحب جہلم ٭

سرمہ سفید

ایک دوست کا پشت در پشت سے آزمودہ نسخہ۔ خارش۔ سرخی۔ جالا دھند۔ ککرے و دیگر امراض چشم کے واسطے ازحد مفید قیمت فی تولہ عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ بدر ایجنسی قادیان ٭

پنسل سے نہ لکھو

بعض لوگ پنسل سے رقعے لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرتے یا باہر سے پنسل سے لکھا ہوا خط روانہ کرتے ہیں۔ یا فہرست دعا میں اپنا نام پنسل سے لکھ دیتے ہیں ایسے لوگوں کو اطلاع ہو کہ حضرت پنسل سے لکھا ہوا پڑھنا پسند نہیں فرماتے اس سے آپکو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی صاحب پنسل سے کچھ لکھ کر پیش خدمت نہ کیا کریں ٭

جلسہ

انجمن نصرت اسلام سرینگر کا سالانہ جلسہ حسب دستور قدیم ۲۰-۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۸-۱۹ شوال ۱۳۳۱ھ بروز شنبہ و یکشنبہ کو منعقد ہونا قرار پایا ہے اہل اسلام کشمیر کی تعلیمی حالت کی پستی مقتضی ہے کہ سرپرست تعلیم و فخر قوم اصحاب اپنی شمولیت سے اس جلسہ کو افتخار بخش کر اراکین انجمن کو مشکور و ممنون فرماوینگے ٭ والسلام

محمد عتیق اللہ عفا اللہ عنہ۔ (جنرل سکرٹری)

ضرورت نکاح

ایک نومسلم عمر ۴۲ سال ملازم در قادیان بشاہرہ اکیس روپے کو ضرورت نکاح ہے۔ پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ جس سے دو چھوٹے بچے ہیں۔ جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں اون کے واسطے عمدہ موقعہ ہے ٭

کمی صفحات

اس اخبار میں صفحات ۹ لغایت ۱۲ مصالح العرب کے ہیں اور صرف اون خریداروں کے اخبار میں ڈالے گئے ہیں۔ جن کی خواہش ہے کہ اُن کو ایک پرچہ عربی تبلیغ کا اُن کے اخبار کے ساتھ جایا کرے۔ باقی خریدار اپنے اخبار کو ناقص نہ سمجھیں ٭

ایک غلطی کی اصلاح

اس اخبار کے آخری صفحے پر اکسیر البدن کی ۰ ۷ا گولی کاتب کی غلطی سے چھپی ہے اصل میں ۱۴۰ گولی ہے

گلزار احمدی ترجمہ معارج النبوۃ

معارج النبوۃ ایک مشہور فارسی کتاب ہے۔ جس میں حضرت سید الرسل خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مقدس زندگی کے حالات بالتفصیل درج ہیں۔ مولوی غلام نبی صاحب حنفی۔ قادری کلانوری امام مسجد کٹرہ موتی رام امرتسر نے اس کتاب کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں کیا ہے جس کی دو جلدیں اس سے پہلے چھپ چکی ہیں اور تیسری جلد اب چھپ کر طیار ہوگئی ہے۔ ہمنے اس ترجمہ کے بعض مقامات کو دیکھا۔ پنجابی نظم میں کوئی لفظ مشکل نہیں اور کتاب کے اصل مطلب کو اچھی طرح سے بیان کرنے کی کوشش کیگئی ہے اور پنجابی خوانوں کے لئے معارج النبوۃ کے مضامین سے واقف ہونے کا عمدہ ذریعہ پیدا کیا ہے مولویصاحب اس کتاب کی تصنیف پر مبارکباد کے مستحق ہیں اور اسپر زبان پنجابی کو فخر کرنا چاہیئے۔ اور اہل پنجاب کو اس کی قدر کرنی چاہیئے کہ رسول پاک کے حالات اس زبان میں لکھے گئے ہیں۔ مصنف کی محنت کی قدر اسی میں ہے کہ کتاب کو کثرت سے خرید کیا جائے جو لوگ پنجابی جانتے ہیں اور پنجابی پڑھ سکتے ہیں انکو لازم ہے کہ اس کتاب کو ضرور خرید کریں۔ پنجاب کے دیہات کی لکھی پڑھی مستورات کے لئے بھی یہ کتاب نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ حصہ سوم ۶۴۰ صفحہ پر ختم ہوا ہے جس کی قیمت عہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ مولویصاحب موصوف سے مندرجہ بالا پتہ پر درخواست کرنیسے یہ کتاب ملسکتی ہے شائقین جلد منگوائیں اور لطف اٹھاویں ٭

خواجہ کمال الدین صاحب کا کمال

اہل و عیال اور آمدنی کے ایک معقول ذریعے کو چھوڑ کر محض اشاعت اسلام کی غرض سے مسلمانوں کے مسلمہ لیڈر خواجہ کمال الدین صاحب عرصہ سے ولایت تشریف لیجا چکے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمانان ہند خواجہ صاحب ممدوح کے مشن کی قلمے۔ قدمے۔ درمے مدد کریں چنانچہ ہمنے دوبارہ تجویز کیا ہے کہ آج سے ۸ دن جو خطوط ڈاک میں ڈالے جاویں اون سے نصف قیمت لینے کے علاوہ زر موصولہ میں سے موازی ۲ر فی روپیہ کے حساب سے خواجہ صاحب موصوف کو بوساطت اڈیٹر بدر بھیجدیں اور خریداران کے نام معہ زر امداد جو انکی قیمت سے بشرح صدر موصول ہو بدر میں شائع کرادیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

آب حیات ۔ اس عجیب غریب جوہر کا ہر ایک عیالدار گھر میں ہونا ضروری ہے اشتہاری اطباء نے اسے پانچ روپیہ فی شیشی تک فروخت کیا جو درحقیقت فوائد کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہر قسم کے پتوں اور درد دوں اور وبائی امراض کا حکمی علاج ہے بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے کو آناً فاناً صحت بخشتا ہے موسم گرما میں شربت وغیرہ میں ملا کر پینے سے مفرح و مسکن حرارت ہونے کے علاوہ وبائی امراض سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عا۔ رعایتی ۱۲ر

سفوف جان بخش ۔ جریان کے مریضان لب جان کے لئے ازحد کارآمد ہے۔ چند ہی دنوں کے استعمال سے چہرہ دمک اٹھتا ہے قیمت فی بکس عا اور رعایتی عہ ٭

روح حیات ۔ سوزاک۔ نو قرحہ کا حکمی علاج ہے، زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں پرانے سے پرانا سوزاک رفع ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی عا۔ رعایتی عہ ٭

حبوب مسیحائی ۔ بواسیر خونی ہو یا بادی ان گولیوں کے استعمال سے صرف ایک ہفتہ میں کافور ہو جاتی ہے اور دوبارہ زندگی بھر شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر رعایتی ۱۴ر ٭

نامردی کا صابن ۔ خارجی طور پر استعمال کرنے سے مجلوق و دیگر مایوسان باہ اللہ کے فضل و کرم سے بامراد ہوئے ہیں کمزور رگوں بلا تکلیف و زحمت پانی خارج ہو کر استرخا وغیرہ رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت فی بکس ۱۲ر دو ہے۔ رعایتی نکہ ۱۰ ار و عہ ٭

بال اُڑانیکا صابون ۔ اس صابن کے استعمال سے بلا تکلیف و ضرر ۳ منٹ میں زائد از ضرورت بال اُڑ جاتے ہیں اور جلد ملائم اور خوبصورت نکل آتی ہے۔ قیمت فی بکس خورد ۸ر فی بکس ۱۲ر رعایتی فی نکہ ۱۰ر فی بکس ۱۰ار

مینجر آل انڈیا میڈیکل ورکس۔ لوہ گڈھ امرتسر

رعایت! رعایت!! رعایت!!!

بدر ایجنسی قادیان

دو۲ ماہ کیواسطے کتابونکی قیمت مین رعایت

ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۳ء

بدر ایجنسی قادیان کی معرفت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ایک قسم کی تصنیف و تالیف مل سکتی ہے جو کتب متعلق ایجنسی نہیں ہیں۔ وہ کسی اور دکان سے لے کر روانہ کی جاتی ہے اور ایک آنہ فی روپیہ یا روپیہ سے کم کے واسطے کمیشن چارج کیا جاتا ہے۔ خرچ ڈاک و پیکنگ ذمہ خریدار ہوتا ہے

رعایتی قیمت دو۲ ماہ کیواسطے تا اخیر اکتوبر

مکمل نوٹ درس قرآن شریف حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں اوس کے ایک دور کے نوٹ سورۃ الحمد سے لے کر سورہ والناس تک جو بذریعے ساختہ آیت تدا … تین سال مین چھپ کر مکمل ہوئے ہیں حقایق و معارف کا بڑا بہاری ذخیرہ ہے۔ قیمت اصلی پانچروپے (صہ/) فی نسخہ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں۔ رعایتی قیمت للعہ/

مجموعہ اشتہارات مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ سات حصے۔ اصلی قیمت مبلغ للعہ۔ رعایتی عہ/

مبادی الصرف عربی زبان سیکھنے کے واسطے صرف عربی کے قواعد۔ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اصلی قیمت ۲ر۔ رعایتی ار

انجیل فتح بر صلیب انگریزی زبان جس میں یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ مصر سے نکلی ہے اور امریکہ مین چھپی ہے قیمت اصلی ہے روپے۔ رعایتی مبلغ عار

الحزب المقبول حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں۔ جو حضور مختلف اوقات میں پڑھا کرتے تھے۔ صحیح حدیث سے جمع شدہ بمعہ ترجمہ اُردو بین السطور مین۔ اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

عصمت انبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون در رد نصاریٰ۔ اصلی قیمت ۱۰ر۔ رعایتی ۷ر

غلامی مضمون نوشتہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ اصلی قیمت ۵ر۔ رعایتی ۳ر

مجموعہ فتاوےٰ احمدیہ ہر سہ۳ حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے مسائل فقہ۔ اصلی قیمت عہ/۔ رعایتی عہ/

جنتری ایک سو پچیس سال اسلامی۔ عیسائی۔ ہندی سنون کے دن اور تاریخیں ایک دوسرے کے مطابق۔ بڑی کار آمد کتاب۔ اصلی قیمت ہے/ رعایتی صرف ایک روپیہ (عہ/)

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح حضرت صاحب موصوف۔ اصلی قیمت صہ/ رعایتی ۱۳ہ/

سیر پرند پنجاب و ہندوستان کے پرندون کی تصاویر اور ان کا بیان۔ اصلی قیمت ۳ے/۔ رعایتی عہ/

پنجابی نظم کا مجموعہ ۱۲ کتابین۔ نظم مستورات ۲ر کامن مولوی غلام رسول صاحب ۱۰ر۔ کامن الہداد خان صاحب ۔ر احمدی کامن ار سی حرفی فضل دین ۲ر صدقے جاوان ۔ر گلدستہ احمدی۔ کرشن اوتار ۱۰ر۔ تحفۃ المشتاقین ۔ر۔ گل موتیا ۔ر جام وحدت ۔ر گلدستہ رسالت۔ رعایتی ۱۲ کتب ۴ہ/

تفسیر قرآن شریف از درس حضرت خلیفۃ المسیح۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب۔ پارہ ۲۶ - ۲۵ - ۲۳ - اصلی قیمت فی پارہ عہ/ رعایتی ۸ر

نماز مترجم جیبی سائز۔ نہایت خوشخط۔ خوبصورت چھاپ ولایتی۔ اصلی قیمت ۱ر رعایتی ار

الاستخلاف ردّ شیعہ۔ اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۱۰ر

حقیقت نماز نماز کے تمام مسائل پر مفصل بحث کی ہے اصلی قیمت عہ/۔ رعایتی ۸ر

قرآن شریف کا پارہ اوّل و دوم جو چھوٹے بچوں کے آسانی سے پڑھنے کے واسطے خاص طرز پر لکھا گیا ہے۔ قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱ر فی نسخہ۔ جو ۱۶ نسخے اکٹھے منگوائیں اون سے عہ/ لیا جاویگا۔

سنن احمدیہ تصنیف حضرت قاضی اکمل صاحب۔ تمام مسائل فقہیہ۔ اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

معیار الصادقین صالحین کے پہچاننے کے اصول اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

سالانہ رپورٹ جس میں تمام بزرگان اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں ہیں۔ اصلی قیمت عہ/۔ رعایتی ۸ر

احسن القصص مصنفہ حضرت قاضی اکمل صاحب۔ تفسیر سورۂ یوسف۔ اصلی قیمت ۲ر فی نسخہ رعایتی ۱۰ر فی نسخہ

چھوٹے جیبی رسالے برائے تقسیم تبلیغ۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب۔ آب یارب۔ قصیدہ مہدویہ۔ اصلی قیمت فی نسخہ ۔ر رعایتی قیمت آٹھ آنے میں چالیس۴۰ رسالے

دُرِّ ثمین فارسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام فارسی نظمیں۔ اصلی قیمت مجلد ۶ر بے جلد ۵ر۔ رعایتی قیمت مجلد ۴ر بے جلد ۳ر

مکتوبات احمدیہ حصہ دوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط کا مجموعہ اصلی قیمت ۸ر۔ رعایتی ۷ر

دُرِّ ثمین اُردو فارسی۔ مطبوعہ ۱۹۰۱ء۔ اصلی قیمت ۷ر۔ رعایتی ۴ر

تحفۂ بنارس تبلیغ سلسلۂ اسلام سلسلہ احمدیہ۔ اصلی قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

اصلی سلاجیت اعلیٰ قسم جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے مقوی جمیع اعضائے رئیسہ۔ بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد دوائی ہے جو پہاڑون سے نکلتی ہے۔ پہاڑ کی مومیائی ہے۔ جریان اور کثرت پیشاب کا علاج۔ جوڑوں کے درد کو مفید ہے۔ بلغم کو کاٹتی ہے۔ قوت بدن کو بڑھاتی ہے قیمت اصلی فی تولہ عار۔ آج کل رعایتی تا اخیر اکتوبر ۱۳ء عہ/ فی تولہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ۔ جو کہ مولوی عبد الحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں ہر طرح کی کمزوری سستی کمی باہ۔ احتلام۔ جریان۔ رقت۔ ضعف دل و دماغ۔ درد کمر

نسیان۔ زکام۔ نزلہ کا علاج۔

تصدیق :۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی۔ حکیم نظام جان صاحب ہزاروی۔ حکیم غلام محیی الدین صاحب قریشی۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کرکے اسکی شہادت دی ہے۔ پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تھی۔ مگر اب عرب صاحب نے اسکی قیمت تا اخیر اکتوبر فی روپیہ ۶۰ گولی اور فی دو روپے ۱۴۰ گولی کردی ہے ٭ بہت جلد طلب فرمادین۔ ملنے کا پتہ :۔

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

تفسیر سورہ بقر پنجابی	۳ر	الذکر	۲ر	ثنائی ہرزہ درائی	۰۳ر	بدر کامل	۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ	ار	حجۃ الاسلام	ار	تدبیر	۶ر	فتح الیزدان	۶ر
چشمہ مسیح	۳ر	خطبات الہامیہ	عہر	بجھارت برکش	۸ر	ہدایات	ار
تحفہ قیصریہ	۲ر	مواہب الرحمان	۴ر	بنگال کی دلجوئی	۴ر	روحانی طبیب	۲ر
نماز مترجم	ار	القول الصحیح	ار	مسیح موعود کی سچائی	۰ر	فتح الاسلام	۸ر
نور الفرقان	۲ر	وچھوڑہ کونج	۰ر	حقیقت المہدی	۰ار	بیعت نامہ	۲ر
دعوت دہلی	۰ار	آئینہ صداقت	۰۲ر	الوصیت	۲ر	ست بچن	۱۱ر
مباحثہ مونگھیر	۴ر	چشمہ معرفت	عہ ۸ر	کرامات الصادقین	۸ر	مجموعہ ازالۃ الوسواس	۴ر
ثنائی چکر	ار	لیکچر میر حامد شاہ صاحب	۰ر	نزول المسیح	۴ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
حجۃ اللہ	۸ر	واقعات بھاگلپور	۴ر	تحفہ غزنویہ	۳ر	۔۔ ۔۔ دوم	۱۲ر
تصدیق کلام ربانی	۸ر	علمائے خلف	۸ر	استفتاء	۰ار	روئداد جلسہ دعا	۲ر
ثنائی فرار	۰۳ر	چودھوین صدی کا ہندو	۰۲ر	انوار الاسلام	۴ر	ضیاء الحق	۲ر
نیر اسلام	۵ر	حق کا پرچار	۳ر	نور الحق حصہ اول	۹ر	کتاب البریہ	عہر
بائبل کا پرچار	۔ر	یرمیاہ نبی کی پیشگوئی	۔ر	۔۔ حصہ دوم	۵ر	آئینہ کمالات اسلام	[illegible]
اسلام گا گرو	۰ر	نور دل	۔ر	حقیقۃ الوحی	للعہ ر	براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱۲ر
اقیموا الصلوٰۃ	۰ار	مکتوبات امام ربانی	عہ ۸ر	توضیح المرام	۸ر	قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر
معیار الصادقین	۰۲ر	کشتی نوح	۰۲ر	جہاد	ار		
مسیح ہندوستان میں	۳ر	فرزند علی	۳ر				
رویائے صالحہ	۴ر	شہادت آسمانی حصہ اول	۵ر				
السر المکتوم	۶ر	۔۔ ۔۔ دوم	۴ر				
احمدی پاکٹ بک حصہ ۱	۲ر	دعوت الحق	۔ر				
۔۔ ۔۔ حصہ ۲	۲ر	تحفہ عرب	۳ر				
سفرنامہ ناصر حصہ ۱	ار	شدھی کی اشدھی	۶ر				
۔۔ ۔۔ حصہ ۲	۲ر	عربی بول چال	۲ر				
گلدستہ حمد	۰ر	اسلام اور بدھ مذہب	۔ر				
مباحثہ رام پور	۰۳ر	اسلام کی پہلی کتاب	۰۴ر				
شہادت الفرقان	۰۲ر	الاستفتاء	۴ر				
سر الخلافہ	۸ر	البرہان الصریح	۲ر				
کرشن لیلا	ار	سری ہنہ کلنک	۸ر				
فتح الدین	۳ر	اسوہ حسنہ	۸ر				
چولا باوا نانک صاحب	ار	لیکچر مہر سنگھ	۰ر				
محمد رسول اللہ	۰۱ر	مجاہد المسیح	۴ر				
الاسماء الحسنیٰ	۵ر	موعظۃ الحسنیٰ	۲ر				
خطبات کریمیہ	۴ر	سلک مروارید حصہ ۱	۴ر				
ضرورت زمانہ	۸ر	۔۔ ۔۔ حصہ ۲	۴ر				
لجۃ النور	۳ر	دوازدہ نشان					
نصیحۃ المسلمین	۰ر	فتوح الرحمان	ار				

مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں

نقشہ قادیان	ار	کتاب الصیام	ار
کشف الاسرار	۰۲ر	ثنائی چکر	۲ر
شرائط بیعت	۔ر	نور القرآن حصہ دوم	۴ر
چٹھی مسیح	ار	سی حرفی چوہڑمل	۔ر
اظہار حق	۔ر	تعلیم القرآن	ار
بلاغ لقوم عابدین	ار	سیف حق	۲ر
سی حرفی الہداد خان	۰ر	کلمۃ الفصل	ار
مسیح موعود کی سچائی	۔ر	پہلا پارہ قرآن شریف	ار
نورانی تحریرین	ار	مجموعہ آمین	۔ر
تحفہ ندوہ	۰ر	ستیاتن دھرم	۰ر
ستارہ قیصرہ	۰ر	اربعین	۵ر
کشف الغطاء	۲ر	آسمانی فیصلہ	[illegible]
اعجاز احمدی	۴ر	دافع البلاء	ار
دعوت ندوہ	۰ار	نظم موت	۔ر
میز کی فریاد	۔ر	پریم دا ستا	۔ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۴ر	الحق۔ لودیانہ	۲ر
		اردو کا قاعدہ حصہ سوم	ار
سی حرفی آثار مسیح	ار	نئے مظلوم حسین	۰ر
مدکھ بیدھ حصہ اول	ار	مذہب منصور	
۔۔ ۔۔ دوم	ار	ہستی باری تعالیٰ پر دلائل کا مجموعہ	۸ر
مسلمانون کا خدا	۲ر		
خزینۃ المعارف حصہ اول	۵ر	پریم بیان	ار
مجربات نور الدین حصہ ۱	۰ار	مجربات نور الدین حصہ ۳	۰ار
۔۔ ۔۔ حصہ ۲	۰ار	تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار

متفرق اوراق جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی ورق نہ ہو وہ اب طلب کرلیں متفرق اوراق تھوڑے ہوں تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائیگا۔ اور اگر اول یا آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہوں تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتلائی جاسکتی ہے اس کیواسطے پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ٭

بدر کے فائل پچھلے سالون کے رعایتی قیمت پر مل سکتے ہیں پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ٭

اخبار بدر

بلا ضمیمہ درس قرآن ۸ صفحہ۔ قیمت سالانہ ۔۔ عہ ۸ر
بمعہ ضمیمہ درس قرآن ۱۲ صفحہ ۔۔ للعہ ر

مصالح العرب۔ عرب کے ملک کو تبلیغ ہفتہ وار چار صفحہ۔ قیمت مبلغ دو روپے سالانہ۔ جو صاحب ممالک غیر کو بھجوائیں اور تبلیغ کرائیں۔ فی پرچہ دو روپے۔ اور عربی کے ساتھ اردو بھی ہے۔ اس واسطے احباب خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہین ٭

دیوبند سے احمدیوں کا روزانہ اخبار

پانسو خریداروں کی درخواستیں وصول ہو جانے پر بڑی آب و تاب سے انشاء اللہ تعالے جاری ہو گا - چندہ عـــہ و عـــہ سے ۱۲ روپے سالانہ ششماہی و سہ ماہی معہ محصول ڈاک مقرر ہے - تار کی خبروں کا خاص طور سے انتظام ہو گا - ہر قسم کی تازہ بتازہ خبریں ہوا کرینگی اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے انگریزی رسالہ (جو لنڈن سے شائع ہوتا ہے - اُردو با محاورہ ترجمہ ہوا کریگا کاغذ اور چھپائی بھی عمدہ اور نفیس ہو گی - غرضیکہ (انشاءاللہ) یہ روزانہ اخبار دیوبند (جس جگہ کی خاص ضرورت ہے) اپنی نوعیت میں یکتا اور اکیلا ہو گا -

درخواستیں فی الحال معرفت مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر قادیان فوراً آنی چاہئیں ؛

المشتہر - محمد علیخان - مینجر

نوٹ :- یہ خوشی کی بات ہے کہ احمدی احباب ملک کے ہر ایک پبلک میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں یہ اشتہار بعد اجازت حضرت خلیفۃ المسیح درج اخبار کیا گیا ہے اگرچہ خواجہ صاحب کے رسالہ کے ترجمہ والی بات ایسی ہے جو پہلے پیغام صلح میں بڑی عمدگی سے پوری ہو رہی ہے، تاہم اگر یہ اخبار چل نکلا تو بھی پیغام صلح کی اور بہت سی ایسی خصوصیات ہیں کہ دیوبندی اخبار میں مسلم انڈیا کا ترجمہ اس کے واسطے کسی حرج کا موجب نہیں ہو سکتا

اڈیٹر

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں - اُس کے ایک دَور کے نوٹ سورۃ الحمد سے لے کر سورہ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کر مکمل ہوئے ہیں - حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے - قیمت مبلغ پانچ روپے فی نسخہ - تھوڑے سے نسخے باقی ہیں ؛

مینجر بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک بستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبدالحی صاحب عرب ؛ عرب کے ملک سے لائے ہیں - ہر طرح کی کمزوری سستی کاہلی - احتلام - جریان - رقت منی ضعف دل و دماغ - درد کمر - نسیان - زکام - نزلہ کا علاج

تصدیق - اس سے بڑھ کر کیا ہو گی کہ حضرت مولوی سرورشاہ صاحب مفسر - حکیم عبدالرحمان صاحب کاغانی - حکیم نظام جان ہزاروی - حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی - سید محمود عالم صاحب قادیانی - مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے اسکی شہادت دی ہے - پہلے تو بہت گراں فروخت ہوتی تھی مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت فی روپیہ پچاس عدد کر دی ہے جلد طلب فرماویں - ملنے کا پتہ :-

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپورہ

کھوئی ہوئی قوت -

ہمارے ایک معتبر بھائی ایک دوائی معتبر اور قیمتی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت مبلغ عـــہ

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

ایک سو پچیس سالہ جنتری

ایک سو پچیس سال کی بے نظیر جنتری - اسلامی - عیسوی اور ہندی سب تاریخیں اور سنہ دیئے ہوئے ہیں - پہلے قیمت مبلغ تین روپے - اب کچھ عرصے کے واسطے صرف ایک روپیہ کر دی ہے - ملنے کا پتہ :-

بدر ایجنسی - قادیان - ضلع گورداسپور

مصالح العرب

جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے صرف دو روپے عطا فرمائے ہیں - ان کا پرچہ عرب میں ہی جائے گا - لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے عرب کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں - اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطا فرمائے ہیں - انکو ایک پرچہ جائے گا اور باقی پرچے عرب میں جائیں گے ؛ مینجر بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سُرمہ کا اعلان عرصے سے شائع ہو رہا ہے - اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے اس سُرمہ کے متعلق حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ہے - کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است - یہ سُرمہ دھند - جالا پھولا - پڑوال اور سبل سُرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ اوّل فی تولہ عـہ قسم دوم عـہ قسم سوم عـہ - اصلی ممیرا جس کی قیمت عـہ فی تولہ ہے - ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سُرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا - جس کی عبارت یہ ہے - مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی - یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود شیر گاؤ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قسم اول کی قیمت ۶ر فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ -

المشتہر احمد نور - کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ -

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سُرمہ مروارید - بلو اکسائڈ والہ - مقوی بصر - مفید ککرے - غشا نزول الماء - قیمت فی تولہ ... عـہ

سُرمہ دافع پھولا - فی ماشہ ... عـہ

سُرمہ مجلی - مفید پڑوال - دھند - سبل - بیاض چشم - آب چشم فی تولہ عـہ

سُرمہ ممیرا - مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ عـہ

سُرمہ بُراق - مفید سلاق و سرخی پلک ۱۲ [illegible]

حب حافظ الجنین یعنی اکسیر الجنین اٹھرا کو دُور کرتی ہیں عـہ

حب مقوی باہ و ممسک چار درجن - قیمت ... عـہ

دوائے بواسیر خونی ۳۲ خوراک ... عـہ

دوائے جریان ۲۸ - خوراک ... عـہ

دوائے مقوی حافظہ - دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ عـہ

حب مقوی باہ سریع الاثر ۲ درجن ۱۲ر + دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک عـہ +

ق - د معرفت بدر ایجنسی - قادیان

کمزوری — سستی — کمی باہ — احتلام — جریان — رقت — ضعف دل — خفقان — ضعف دماغ — درد سر

درد کمر — ضعف اعصاب — نزلہ — نسیان — دوار — زکام

قیمت ساٹھ گولی ایک روپیہ

قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ عہ

طاقت کا عجیب و غریب نسخہ اور ملک عرب کا ایک سربستہ راز

اکسیر البدن

قیمت ۱۷۰ گولی (عہ)

قیمت ۱۷۰ گولی (عہ)

صاحبان آجکل عام کمزوری کی جو شکایت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں خصوصًا اہل علم اور اہل قلم لوگوں میں تو بہت ہی ہونگے جو کسی نہ کسی رنگ میں دکھی نہوں اس کے اسباب عمومًا کثرت فواحش کثرت مسکرات خلاف قدرت و فطرت عمل ـ کثرت مطالعہ ہیں ـ میرے پاس ملک عرب کا ایک عجیب و غریب نسخہ ہے جسکو میں آپ ہی ترکیب دیکر طیار کرتا ہوں اور گولیوں کی صورت میں اس کو ان لوگوں کے لئے پیش کرتا ہوں جو کسی قسم کی جسمانی کمزوری کے شاکی ہوں ان گولیوں کا استعمال تمام خفتہ قوتوں کو بیدار کرتا ہے اور اعضائے رئیسہ خصوصًا قوائے تناسلیہ اور نظام عصبی پر خاص اثر ڈالتا ہے ـ اختلاج قلب دوران سر اور عام کمزوری کو دور کر کے بدن میں چستی دپھرتی ـ دل و دماغ میں اُمنگ اور ترنگ اور نشاط پیدا کرتا ہے جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں وکیل ہوں یا ماسٹر طالب علم ہوں یا محرر غرضکہ کوئی ہوں وہ اگر ان گولیوں کو استعمال کرینگے تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تھکان وغیرہ کی شکایت نہ ہوگی یہ گولیاں **تلافی مات** کرتی ہیں جو لوگ یہاں میرے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں انتھک محنت سے کام کیا کرتا ہوں ـ میرے استعمال میں یہ گولیاں رہتی ہیں اور دوسرے معزز احباب نے بھی ان کو آزما کر مفید اور موثر پایا ہے ـ پس اب میں فائدہ عام کے لئے ان کو مشتہر کرتا ہوں پہلے پچاس گولیاں ایک سو روپیہ پر بکتی رہی ہیں اور اب صرف برائے ایک روپیہ کی ساٹھ گولیاں اخیر اکتوبر ۱۹۱۳ء تک بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں تاکہ ان کا استعمال عام ہو جاوے بعد میں اصلی قیمت پر فروخت ہونگی جن لوگوں نے ان کا استعمال کیا ہے ان کے سرٹیفکٹ درج کئے جاتے ہیں ◆

(۱) جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ـ جوان کی تصدیق اخبار بدر میں موجود ہے ◆

(۲) جناب حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان ـ میں نے سید عبد الحی صاحب عرب کی دوائی موسومہ اکسیر البدن بہت دفعہ استعمال کی ہے ـ میں بطور شہادت کہتا ہوں کہ میں نے اس میں یہ خاص اور نہایت عجیب فائدہ دیکھا ہے کہ اس کے کھانے سے موجودہ تھکان رفع ہو جاتا ہے ـ اور کھانے کے بعد زیادہ کام کرنے سے تھکان بالکل محسوس نہیں ہوتا ـ میں نے اپنے وجود میں اس کا یہ فائدہ یقینی طور پر بارہا تجربہ کیا ہے ـ ۳۰ جنوری ۱۹۱۲ء

(۳) مولوی فاضل عبد الحی صاحب عرب کی طیار کردہ حبوب اکسیر البدن بہت مفید ہیں ـ تھکان ـ زکام نزلہ رفع ہو جاتا ہے اور طاقت ہضم میں بہت فائدہ مند ہیں حکیم عبد الرحمن کاغانی موجد کشتہ جریان ـ قادیان

۴ ـ میرے لئے سید عبد الحی عرب صاحب کی حبوب **اکسیر البدن** مفید ثابت ہوئیں سید محمود عالم قادیان

۵ ـ حکیم نظام جان ہزاروی حال ناجر نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح قادیان ـ میں سید عبد الحی عرب کی تیار کردہ اکسیر البدن کئی روز استعمال کیں از حد مفید پائی ہیں ـ اس کی تعریف کوئی ایسی نہ سمجھی جاوے کہ عام لوگ چرب زبان چھوٹی بات کو بڑی بات دیکھ مانتے ہیں **اکسیر البدن** مقوی معدہ اور اعضائے رئیسہ اور مقوی باہ ہے اور نہایت ہی مجرب ہے ـ

(۶) حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی سند یافتہ از حضرت خلیفۃ المسیح ـ مکرمی سید صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـ سو گولی کی ڈبیہ **اکسیر البدن** جو میں نے آپ سے خریدکیں ان کو استعمال کیا ان کی دوائی مفید ثابت ہوئی درحقیقت یہ گولیاں اکسیر الامراض ہیں مجھے اُمید ہے بڑھ کر فائدہ ہُوا ہے کیونکہ مجھے کئی امراض نے گھیر رکھا تھا ـ ان گولیوں میں یہ ایک بات بہت ہی قابل تعریف ہے کہ بدن میں پھرتی ہمت اور چستی اور چالاکی پیدا کرتی ہیں ـ جزو بدن ہونے میں سرور اور اُمنگ پیدا کرتی ہیں اور خستہ جسم کے لئے روح حیات ہے ◆

المشتہر سید عبد الحی عرب مولوی فاضل

یہ گولیاں بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

(۷) سید عبد الحی عرب صاحب مولوی فاضل کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن تھکان اور کمزوری کے لئے واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ◆ محمد شاہ

بہت سے آدمیوں نے تصدیق کی ہے مگر ہمیں بطور مثال چند احباب کا ذکر کیا ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اُٹھا سکیں

للّٰہ ببدر و انتم اذلۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم	سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

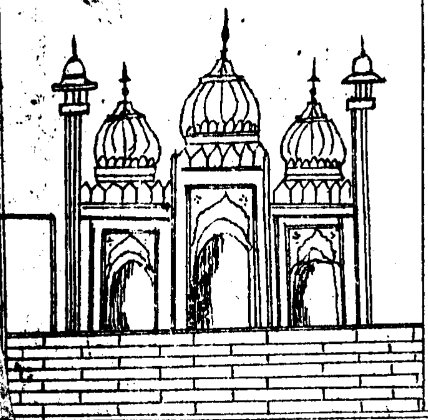

بدر
BADR QADIAN

جلد ۱۴ — قیمت سالانہ پیشگی للعہ

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Req. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

۱۶ شوال ۱۳۳۱ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۳ اسوج سمت ۱۹۷۰

ضعیف مردہ دلی گر بقادیان در آ | اڈیٹر جانشین میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نور الدین

قادیان ضلع گورداسپور — نمبر ۱

فہرست مضامین

صفحہ اوّل ۔ ٹائٹل ۔ اخبار قادیان و برادران احمدیہ

صفحہ دوم ۔ کلام امیر

صفحہ سوم ۔ کتب قرآن و حدیث مترجم کے چھاپنے کی اسکیم

صفحہ ۴ ۔ ۵ و ۶ ۔ خطوط خواجہ صاحب

خطوط آمدہ از افریقہ و

متفرق مضامین ۔

صفحہ ہفتم و ہفتم الف ۔ اشتہارات

صفحہ ہشتم و نہم ۔ رعایتی فہرست کتب

دہم ۔ رسید زر ۔

دہم الف ۔ متفرق مضامین ۔

۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ عربی بولنے والے ملکوں کو تبلیغ

۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۱۸ ۔ ضمیمہ تفسیر القرآن شریف

۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ فہرست خریداران جن کے نام اخبار وی پی ہوگا ۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت پہلے دونوں میں کچھ علیل رہی ۔ مگر اب آرام ہے ۔ اگرچہ ضعف بہت ہے تاہم ہر دو درس صبح اور شام کے بدستور شروع ہو گئے ہیں ۔ فالحمد للہ ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب تا حال شملہ میں ہیں ۔ نواب صاحب بھی وہیں ہیں ۔ اور اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے ۔ طلبائے مدرسہ اکثر آ گئے ہیں ۔ کچھ آ رہے ہیں ہر دو مدرسے کل کھل گئے ہیں اور تعلیم شروع ہو گئی ہے ۔ اکبر شاہ خان صاحب اپنے والد بزرگوار کی علالت کے سبب اور رخصت لینے پر مجبور ہوئے ہیں ۔ احباب انکی شفاء کے واسطے دعا کریں ۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب ہیڈ مدرسہ احمدیہ میں ملازم ہو کر قادیان آ گئے ہیں اگرچہ ان کا کچھ عرصہ بٹالہ رہنا بھی کثرت آمد و رفت قادیان کے سبب یہاں کی رہائش میں ہی شمار ہو سکتا ہے جس کو ہجرت مقام میسر ہوتی ہے ۔ خدا تعالیٰ اس کے واسطے اسباب بنا ہی دیتا ہے ۔ مہاجر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ وسعت پائیگا تنگی نہ دیکھے گا ۔ عزیز غلام حسین امرتسری اپنی ملازمت سے موسمی تعطیلات حاصل کر کے قادیان میں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ انکا ارادہ ہے کہ امرتسر میں احمدی مسافروں کے آرام کیلئے کوئی نشست گاہ بنائیں اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے ۔ صدر انجمن کے اراکین کا اجلاس ۲۸ ستمبر کو ہونیوالا ہے ۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب تا حال کوہ مری پر ہیں خدا انکی محنت میں برکات ڈالے ۔ اس ہفتہ مونگھیر و الہ آباد سے بابو عبد الحمید صاحب محمد اسحٰق صاحب و بابو علی احمد صاحب ایم ۔ اے ۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب لاہور سے محمود شاہ صاحب کلانور سے و دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف فرما ہوئے ۔ میاں محمد یٰسین صاحب تاجر کتب قادیان فصل الخطاب کے دوبارہ چھاپنے کے واسطے اشتہار شائع کیا ہے بہت ضروری اور مفید کام ہے ۔ درخواستیں میاں صاحب موصوف کے پاس جلد آنی چاہئیں ۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب شملہ سے واپس آ گئے ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت صاحبزادہ کی صحت کو وہاں کی آب و ہوا سے فائدہ ہو رہا ہے اور مستعد احمدیان شملہ اس کوشش میں ہیں کہ وہاں حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایک لیکچر ہو جائے یہ بہت پسندیدہ خیال ہے امید ہے کہ انشاء اللہ وہاں کی پبلک پر حضرت میاں صاحب کے لیکچر کا بہت نیک اثر ہوگا غالباً آنیوالے پیر کے دن لیکچر ہوگا ۔ بدر ایجنسی کی کتابوں کی قیمت میں دو ماہ ستمبر ۔ اکتوبر کیواسطے بہت سی تخفیف کر دی گئی ہے ۔ فہرست کتب اس اخبار کے ساتھ شائع ہوتی ہے احباب ملاحظہ فرماویں اور فائدہ اٹھاویں ۔ تازہ ڈاک ولایت میں حضرت خواجہ صاحب لکھتے ہیں " خدا کا شکر ہے آج

جن صاحبان کے نام ۲ ۔ اکتوبر کا پرچہ وی پی کیا جاویگا ۔ انکی فہرست اس اخبار کے ساتھ شائع کیگئی ہے ۔ اس فہرست میں اپنا نمبر نام اور رقم ملاحظہ کر کے اگر ضرورت جانیں تو خط و کتابت کریں خاموشی رضامندی و وصولی وی پی مفہوم ہوگی ۔

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ۔

کلام امیر

عاقبت کی فکر کرو

فرمایا انسان کو چاہیئے اپنے افعال اقوال اور اعمال پر غور کرتا رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حضور میں حاضر ہونے کے لیئے اس نے کیا کچھ تیاری کی ہے آخر ایک دن اس دنیا کو چھوڑ کر خدا کے پاس جانا ہے عاقبت کی فکر کرو۔

بسم اللہ اور الحمد کیوں نہیں پڑھتے

ایک شب نماز تراویح میں قرآن شریف سننے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ دو باتیں میری سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔ ایک تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو قرآن کریم پڑھتے ہوئے شروع سورۃ ہونے پر بالجہر نہ پڑھنا۔ جبکہ بسم اللہ کو قرآن کریم کا جزو مانا ہے۔ مگر پڑھتے ہوئے ایکسو چودہ آئتیں کھا جاتے ہیں۔ دوسرا جب حافظ قرآن کریم کو شروع کرتے ہیں تو الحمد شریف کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اور وہ جو الحمد شریف ایک دفعہ پڑھتے ہیں وہ تو ہر رکعت کے شروع میں پڑھی جاتی ہے۔ بس جب قرآن کریم شروع کرینگے ہر رکعت اول الحمد شریف پڑھکر۔ الف لام میم سے قرآن کریم شروع کر دینگے۔ دوسری بار الحمد شریف نہیں پڑھتے۔ حالانکہ وہ بھی تو قرآن کریم میں داخل ہے

نصیحت

ایک شخص کو حضرت نے رخصت کے وقت یہ نصیحت لکھ کر دی۔ آپ استغفار بہت کیا کریں۔ نرمی مزاج میں پیدا ہو نیک نمونہ بنیں گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو بسم اللہ توکلت علی اللہ بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی۔ اللھم رضنی بقضائک حتےٰ لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت۔ دینی معاملات میں دیانت امانت مدنظر رہے۔ معاملہ بہت صاف ہو۔ جھوٹ سے ہر حالت میں ہمیشہ پرہیز رہے۔

مجروحین کانپور کی امداد

ایک شخص نے دریافت کیا کہ مجروحین وغیرہ کانپور کی امداد میں جو چندہ لوگ کر رہے ہیں اس میں چندہ دے سکتے ہیں۔ فرمایا "چندہ دے سکتے ہیں"

امام نے جماعت بنائی

ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھا "السلام علیکم۔ ایک نامور مولوی صاحب جو ہند میں مشہور ہیں حضرت مرزا کو ملے اور فرمایا آپ امام۔ مجدد۔ مصلح۔ ریفارمر سب کچھ ہیں۔ صرف مہدی و مسیح کا دعویٰ سردست ترک فرمائیں۔ تو ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ اسلام کے خادم ہیں۔ حضرت مرزا نے فرمایا مولویصاحب! اگر منصوبہ سے کام کرتا تو اسی طرح کرتا مگر میرا کام حکم کے نیچے ہے۔ کیا کروں حکیم صاحب میں نے حضرت سید محمد صاحب مجتہد العصر لکھنو۔ اور مولوی محمد تقی صاحب اور سید حامد حسین صاحبان کو دیکھا ہے۔ کیسے کیسے لائق تھے کہ حیرت ہوتی ہے۔ مگر جماعت مخلصین مومنین جو سچ طور پر قرآن کریم کے عامل ہوں تیار کر سکے نہ گئے۔ آپ بھی ماشاء اللہ لائق ہیں عالم ہیں۔ طبیب ہیں۔ آپ کے اندر درد اسلام بھی موجود ہے فرمائے کسقدر گروہ آپکے حکم کے ماتحت کام کرتا ہے۔ ہمارے ماتحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے شیعہ۔ خوارج۔ نیچری۔ وہابی۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ پیر پرست۔ گدی نشین۔ علماء اور عوام بھی کام کرتے ہیں۔ ہم ہرگز اخفا اور چرب زبانی سے کام نہیں لیتے خاں صاحب محمد علیخاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کو تشیع میں غلو تھا حضرت سے ملے۔ تو آپ نے فرمایا میاں تبرا اور تعزیہ پرستی دو امر تشیع کے ہمیں ناپسند باقی جو چاہو کرو۔ اسپر وہ درہم برہم ہوئے مگر آخر جماعت میں داخل ہو گئے۔ ہندوؤں مسیحیوں کو تو میں گن نہیں سکتا ہوں کسقدر ہماری جماعت میں آئے معلوم ہوتا ہے آپ نے توجہ سے قرآن کریم اور غور سے صحاح اربعہ و نہج البلاغۃ شیعوں کی کتابیں اور بخاری مسلم موطا سنیوں کی قاموس الشریعہ مسند بن ربیع دیباہ خوارج کی کتب کو نہیں پڑھا کبھی کوئی شخص ایسا رسالہ اور کتاب جو تمام جہان کو پسندیدہ ہو ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ سید احمد خاں نے بہت مداہنت چاہی آخر جماعت اور گروہ اس وقت بنا سکا جب اسنے اپنے عقائد کو صاف صاف اظہار کر دیا۔

جو لوگ آجکل ہمارے پنجابی ریفارمر ہیں ان سے دریافت فرمائیں آپ نے کسقدر فرمانبردار جماعت بنائی ان کے ماتحت پابند صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ کتنے ہیں۔ ہماری جماعت چار لاکھ سے زیادہ ہے۔ اور بلاد افریقہ و یورپ و امریکہ و چین و آسٹریلیا میں ابھی پہنچے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ برس کے بعد آپ دیکھینگے کسقدر کامیاب ہوئے۔ غزالی۔ رازی۔ ابن سینا۔ ابن رشد۔ طوسی۔ اوران کے طرز کی کوئی جماعت کسی زمانہ میں قائم نہیں ہوئی۔ ذرہ آپ ہی فرمائیں۔ آپ نے کچھ لوگ دیکھے مہدی جونپوری اور علائے بلکہ شیخ مبارک ابو الفضل فیضی کو خوب جانتا ہوں۔ درمحفل خود راہ مدہ ہمچو منے را افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را ... نیست کہ نیست اور شرعاً مراتب کمال میں مہدویت و مسیحیت بھی ہے

برادران مصر کو خط

عزیزان السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ انشاء اللہ تعالیٰ اس خط پر عیدگذشتہ مبارک کا بولنا صحیح ہوگا۔ آپ کو ابو سعید کو سب مبارک۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ مصر میں صحت و عافیت سے ہونگے۔ مفصل لکھو کیا تدبیر کی کیا کام ہوا۔ کیا ہونے کی امید ہے۔ آپ کو کوئی حرج و تکلیف تو نہیں اللہ یحفظکم ویعصمکم ویغنیکم وینفعکم لما یرضی والسلام۔ نور الدین •

۲۳۔ رمضان شریف ۳۳ھ

شیعہ مذہب

شیعہ مذہب بھی ایک عجائبات ۱ کا مجموعہ ہے۔ (۱) لوگ تو مرنیوالوں پر رویا کرتے ہیں۔ یہ انکو روتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ زندہ اور خوش وخرم فرماتا ہے (۲) بنو امیہ کو باوجود بہت ہی تبرا سمجھنے کے ہر سال بھاٹوں کی طرح۔ ان کے تاج تخت حکومت۔ جلال۔ عظمت شاہانہ رعب و داب و فتحمندی اور کامیابی کی دھاک باندھ کر گویا دکھلا دیتے ہیں (۳) اہلبیت کو باوجود بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر جاننے کے بھی ذلت حقارت۔ ناکامی۔ ہتک عزت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے (۴) منافق کو برا بھی کہے جاتے ہیں اور تقیہ نفاق کا چھوٹا بھائی فرض و واجب سمجھتے ہیں۔ اس کے سوائے ان کا گذارہ ہی مشکل بلکہ محال ہے۔ (۵) جھوٹے پر لعنت بھی کہے جاتے ہیں اور جھوٹ موٹ ایک لکڑی اور کاغذ کی بنی ہوئی قبر (تعزیہ) کو روضہ اور مقبرہ جناب امام حسین علیہ السلام کا قرار دیکر اس کے ساتھ ساری باتیں اصل قبر مبارک کی مانند بجا لاتے ہیں

بزرگوں کو برا کہنے کے سبب عقل ماری گئی ہے ابھی وقت ہے استغفار کریں اور حضرت مسیح موعود اور ان کے خلیفہ کے قدموں پر گریں بفضل الٰہی اندھیروں سے نکلکر فوراً روشنی میں آجاوینگے۔

(گلاب الدین احمدی۔ رہتاسی)

حب ہیضہ مجرب

ہیضہ والے کو دن میں چار دفعہ کھلانا۔ املی۔ آلو بخارا کا پانی پلانا اور برف۔ گولی ۱۶ عدد قیمت ۴/

ملنے کا پتہ

ق ومعرفت دفتر بدر قادیان

قرآن شریف چھپے اور کتب احادیث

"اولو العزم کا خطاب جو حضرت باری عز اسمہ صاحبزادہ حاجی میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کو مل چکا ہے صاحب موصوف کے ہاتھوں سے جو عزات اسلام ہونیوالی ہیں اون کا نمونہ ابھی سے دکھائی دے رہا ہے مگر چمنستان احمدیہ اپنے اندر کچھ ایسی برکات رکھتا ہے کہ اس کا ہر ایک فرد جس کام کو ہاتھ ڈالتا ہے وہ اسمین کامیابی کی عزت حاصل کرتا ہے یہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے کارنامے اللہ کریم کے فضل سے ظاہر ہین لیکن اب جس کام کا انھون نے ارادہ کیا ہے وہ بہت ہی مہتم بالشان ہے اگرچہ قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر چھاپنے کی متعدد کوششین مختلف رنگون میں ہوئی ہین اور ہو رہی ہین اور سب بجائے خود مفید ہین - لیکن امید ہے کہ حضرت میر صاحب اپنی محنت اور توجہ سے اس کام کو بہت جلد تکمیل تک پہنچا کر قوم پر ایک بڑا احسان کرینگے - میر صاحب نے اپنے کام کے تمام پہلو بالتفصیل اپنے مضمون میں لکھ دئے ہین - اور مجھے کچھ اس پر زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں - ہان امید کرتا ہون کہ تمام معزز ہم عصر بھی اس تحریک کی تائید مین یہ مضمون چھاپ کر شائع کرین گے" - اڈیٹر -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم -

آج میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ عمر آخر ہے کوئی نیک کام جو اپنے لئے اور قوم کے واسطے مفید ہو کرنا چاہیئے - مین نے سوچا کہ تبلیغ کا کام بہت مشکل ہے خواہ وطن میں ہو اور خصوصاً بیرون وطن تو نہایت ہی مشکل ہے جیسا کہ خواجہ صاحب اور اون کے ہمراہیون نے یوروپ مین شروع کیا ہے اور میان محمود احمد صاحب نے مصر مین آدمی بھیجے کہ وہان علم مروجہ عربی حاصل کرین اور سلسلہ کی تبلیغ بھی جاری رکھین اور اڈیٹر بدر نے ملک عرب مین تبلیغ کے واسطے عربی پرچے کا ضمیمہ بدر کے ساتھ نکالا ہے مجھ مین تو اس قدر بھی قوت نہین کہ دہلی مین جا کر یاران وطن قدیم کو تبلیغ کرون - افسوس ہے کہ مجھے علم بھی نہین اور تبلیغ کے لئے علم شرط نیز اخلاق حمیدہ دوسری شرط - اس سے بھی مجھے بہرہ نہین مگر کچھ کئے بغیر کچھ ملتا ہی نہین - کچھ تو کرنا ہی چاہیئے - چنانچہ مجھے تجربہ ہو چکا ہے کہ مینے چند کامون کے لئے چندہ شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور لوگون کو میرا مددگار بنایا - آخر وہ کام ہو گئے - جن کا مینے ارادہ کیا تھا مسجد نور طیار ہو گئی - دور الضعفاء بنکر اس مین چند ضعفاء بس گئے اور کنوان لگ گیا اور جاری ہو گیا - ہسپتال کے واسطے روپیہ جمع ہو گیا - جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بنجاوے گا اور اس سے لوگ فیضیاب ہو کر دعائین دینگے اس تجربہ نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ کوئی اور نیک کام شروع کرون اور وہ نیک کام قرآن شریف کی خدمت ہو میرے دل نے مشورہ دیا کہ آج تک ہماری جماعت مین کسی نے قرآن شریف نہین چھپوایا کہ جو صحت اور چھپوائی مین اعلیٰ درجہ کا ہو اور بالترجمہ ہو - دوسرون کے ترجمے بعض جگہ غلط ہوتے ہین اور ہمارے مسلک کے خلاف ہوتے ہین نیز حاشیے بھی ہمارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفۃ المسیح کے طرز پر نہین ہوتے بعض حاشیے تو نہایت گندے اور خدا اور انبیاء کی تقدیس کے خلاف ہوتے ہیں - جن کا پڑھنا اور دیکھنا بھی گناہ میں داخل ہے - لہذا جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی ترجمہ اور نوٹ ضرور چھپنے لازم ہین یہ سوچکر میرے دل مین ایک عجیب جوش پیدا ہوا - اور میرے دل نے چاہا کہ ابھی یہ کام شروع کر دون - لیکن یہ کام لندن اور مصر کی تبلیغ سے زیادہ مشکل اور اہم ہے مجھ ناتوان کا کام نہین -

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے

بدان منزل عالی نتوانیم رسید
ہان مگر لطف شما پیش نہد گامی چند

- اس کام کے لئے علم و زر ہر دو کی نہایت ضرورت ہے جس سے یہ ناتوان خالی ہے مگر میرا خدا بڑا قادر ہے جس نے ایک اُمّی پر قرآن شریف نازل فرمایا - اور وہ علوم اس اُمّی کو بخشے جو آدم سے تا ایندم کسی کو اکمل اور اتم طور پر حاصل نہین ہوئے تھے - اور اس یتیم بیکس کو اسقدر زر و جواہر ظاہری عنایت کئے کہ ادنیٰ ادنیٰ مسلمان کو لاکھون حصے مین آئے - گو یہ اُمّی اس اُمّی سے کتنا ہی ذلیل اور ادنیٰ کیون نہ ہو مگر آخر اسی درخت کی ایک شاخ ہے مانگنے والے کو ملتا ہے - اور کھٹکھٹانیوالے کے لئے کھولا جاتا ہے - میرے دل مین یہ جوش بھی اسی خدا نے پیدا کیا ہے ورنہ کل تک میرے خیال مین بھی یہ بات نہین تھی یہ تحریک خدا کے فرشتون کی ہے مین اسے ضائع نہیں کر سکتا - اے خدا تو میری مدد فرما - مین عاجز و ناتوان ہون اگرچہ مین نادان ہون مگر تو عالم ہے بیشک مین بے زر و بے پر ہون لیکن تو مالک الملک ذو الجلال والاکرام ہے مین بے سامان ہون تو سامان بخش - مین اس کام میں حیران و پریشان ہون تو میری حیرانی و پریشانی کو دور کر دے اور ہمارے امام کو بھی اس طرف توجہ بخش ہماری قوم کو بھی میرے ساتھ کر دے - آمین -

اے اللہ یہ کام میرے نزدیک بڑا ہے مگر تیرے نزدیک بہت سہل ہے - ع
مجھ کو مشکل ہے تجھے آسان ہے - تو ہی بے سامانون کا سامان ہے

اس تمہید کے بعد سب سے اول حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین گذارش ہے کہ آپ کی بھی آخر اور میری بھی آخر عمر ہے اگر یہ نیک کام آپ کے ہاتھ سے میری معرفت ہو جاوے تو مجھ پر آپ کا بڑا ہی احسان ہوگا آپنے دینی کام بہت کئے ہین اور میرے کامون کی آخر عمر میں یہ ابتداء ہے جسکی انتہاء کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے - آپ مجھے ترجمہ اور نوٹ عنایت فرماوین - نیز اپنی پاک کمائی سے کچھ روپیہ بھی بخشین - اور دعا فرماوین کہ اللہ تعالیٰ میرا دستگیر ہو - میری اور آپ کی زندگی مین یہ کام احسن وجہ پورا ہو جاوے قوم کے ہاتھون مین قادیان کے چھپے ہوئے با ترجمہ قرآن شریف جو اپنی نظیر آپ ہی ہون - نظر آوین - اور ہمین دوسرون کے غلط ترجمون اور لغو حاشیون کی ضرورت نہ رہے - پھر احمدی بھائیون سے یہ التجا ہے کہ آپ اس عاجز کی روپیہ سے دعاؤن سے امداد فرماوین - یہ کام مینے نفع کمانے کے لئے نہین اختیار کیا - تاجرین دنیا مین بہت ہین - اور مین تو اب تجارت کے لایق بھی نہین - بڈھا ہو گیا ہون - اور تجارت میرا آبائی پیشہ بھی نہین ہے - روٹی کپڑے کے موافق مجھے اللہ تعالیٰ بغیر کسی کام کے عطاء فرما دیتا ہے - مین چاہتا ہون - کہ آپ سب صاحب بھی محض خوشنودی الٰہی کی نیت فرماوین - پانچ سال کے لئے مجھے روپیہ دین - بعد اسکے جیسی صورت پیش آویگی دیکھا جائے گا - پانچ سال تک کوئی صاحب روپیہ طلب نہ کرین بعد اسکے جو چاہے رکھے اور جو چاہے اپنا روپیہ لے لے - اگر کچھ نفع ہو تو کسی دینی کام مین لگایا جاوے اور اگر خدا نخواستہ نقصان ہو تو تن تقدیر حضرت خلیفۃ المسیح کے ماتحت یہ کام ہو گا - بندہ یا جسکو خلیفۃ المسیح مقرر فرماوین اس کا مہتمم رہے گا حساب کتاب باضابطہ رہے گا جیسا دفترون کا دستور ہے - اگر مشورہ ہوا - تو اس سے زیادہ احتیاط کے لئے تین افسر نگران مقرر ہو سکتے ہیں - جن کو حضرت خلیفۃ المسیح مقرر فرماوین - ۱۹۱۳ء مین روپیہ جمع ہو کر اور سامان درست کر کے جنوری ۱۹۱۴ء سے کام شروع ہو جاویگا - انشاء اللہ تعالیٰ - ۱۰ روپیہ فی حصہ مقرر ہے ہر ایک دوست فوراً ۱۰ روپیہ ارسال کر دے - ایک

شخص چند حصّے بھی لے سکتا ہے۔ ایک شخص کو دس حصّے سے زیادہ نہیں ملیں گے تاکہ غریب بھی شریک ہو سکیں۔ اگر کوئی شخص یا جماعت محض للہ فی اللہ کچھ روپیہ عنایت فرماوینگے تو شکرگذاری کے ساتھ قبول کیا جاویگا۔ سب بھائی سچے دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس کام کا آغاز اور انجام بخیر کرے۔ آمین۔

مکرر عرض ہے کہ اوّل قرآن شریف معہ ترجمہ چھپے گا پھر حمائل بھی انشاء اللہ تعالیٰ ارادہ ہے کہ طبع ہوگی۔ بعدہٗ بخاری شریف معہ ترجمہ و حواشی جدید چھاپی جاوے گی اور چند مختصر حدیث کی کتابیں اور وظائف کی کتب جو قرآن شریف اور رسول مقبول کی احادیث صحیحہ میں مروی ہیں۔ چھپیں گی۔ اور چند مختصر اور ضروری کتابیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بہت عمدہ طرز پر طبع ہونگی۔ لوگوں کو مناسب ہے کہ تین طرح کا روپیہ ارسال کریں۔ اوّل۔ قرآن شریف کی قیمت جو اندازاً پانچ روپیہ ہوگی۔ جس نے جس قدر قرآن شریف خریدنے ہوں۔ فی قرآن شریف پانچ روپے ارسال کردے اگر قرآن شریف چار روپیہ قیمت کا ہوگا تو ایک روپیہ فی قرآن واپس کیا جاوے گا۔ اور فرض کرو کہ قرآن شریف چھ روپے میں پڑے گا تو ایک روپیہ فی قرآن شریف ان سے اور لیا جاوے گا۔ دوم۔ للہ فی اللہ کچھ بھیجیں محض ثواب کے لئے۔ سوم۔ سو پچاس یا دس روپیہ بطور قرضہ میعادی پانچ سال کے لئے عطا کریں۔ جس طرح کا روپیہ بھیجیں۔ وہ صاف طور پر تحریر میں لاویں اور بشرح لکھ دیں ؛

ناصر نواب - ۱۱ ستمبر ۱۳ء

اس مضمون کو پڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پر اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا:-

"یہ مبارک تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو مثمر ثمرات بابرکات کرے۔ آمین۔ خاکسار انشاء اللہ تعالےٰ بقدر طاقت امداد کو حاضر ہے۔ مولوی شاہ محمد علی صاحب نے جو ترجمہ کیا اس کے دو پارے میں نے بغور دیکھے ہیں۔ عمدہ ہیں۔ اور پہلا پارہ مطبوع قدرے اصلاح طلب ہے۔

والسّلام۔ نور الدین ؛

محبت نامہ خواجہ صاحب

مکرم مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:-

آپ ناراض ہونگے کہ ہر ہفتے اس قدر لمبی تحریر بھیجدیتا ہے کہ اخبار کو اپنے لئے اس نے خاص کرلیا ہے کیا کروں۔ بیمار ہوں دردمند ہوں۔ شغل چاہتا ہوں۔

زاضطراب شدم برق و ہم سکون شد
بحیرتم دل پُر اضطرار را چہ کنم

اس سے پہلے دو بلٹے خدا حضرت کے نام ہیں جو دونوں اخبار میں یکے بعد دیگرے چھپنے چاہئیں۔ یہ تیسرا خط۔ میں بیمار ہوں۔ دعا کا محتاج ہوں لیکن ایسا نہیں کہ کام نہ کر سکوں۔ کام کرنا ایک عادت ہوگئی ہے۔ انسٹیٹیوٹ کا خطاب چندان ہوئے۔ احمدیت نے آپ نے ملا تھا۔ اسی کے فضل ہیں۔ والا مجھ جیسا سہل انگار۔ اور پھر اس طرح رات دن منہمک ہوکر کام کرے خدا جو چاہتا ہے کرالیتا ہے۔

کمال الدین

بدر۔ آپ کی خدمت کے واسطے طیار ہے۔ جب تک آپ اسی اسی لائق سمجھیں ؛

ہندو اچھے ہیں

مسلمان تو احمدیوں کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے۔ مگر جماعت احمدیہ شملہ کو عید پڑھنے کے واسطے ایک سناتنی ہندو صاحب لالہ گوکل چند نے اپنے چبوترہ کو صفا کرادیا اور کہا کہ:-

"خدا کا نام لینے سے کون روک سکتا ہے بڑی خوشی سے آپ نماز پڑھ لیں ؛

چودھری ظفر اللہ خاں کا خط لنڈن سے

اب ہم لوگ لنڈن سے ایک گاؤں ووکنگ نام میں آگئے ہیں یہ گاؤں قریباً ۲۵ میل جنوب مغرب کی طرف واقع ہے اور یہاں ایک انگریز مسٹر لائٹنر نام نے ۳۰ سال گذرے ہیں۔ مسلمانان ہند سے روپیہ جمع کرکے ایک مسجد اور ایک اس کے ساتھ رہنے کے لئے مکان بنایا تھا یہ مسجد اور مکان اور اس کے ساتھ چھوٹا سا باغیچہ اس زمانہ سے لیکر اب تک غیر آباد چلا آتا تھا یہ مسجد نمازیں پڑھنے کے لئے اور یہ مکان اور باغ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے حوالہ کردیا۔ یہ مکان بہت فراخ ہے۔ اسپر لکھا ہوا ہے:- وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ مسجد کے اندر ایک موٹے خط کا قرآن شریف بھی رکھا ہے۔ میں نے مسجد میں داخل ہوتے ہی الحمد شریف اور درود شریف پڑھ کر فال کی نیت سے قرآن شریف کو کھولا تو دائیں طرف کے صفحہ پر مندرجہ ذیل آیات تھیں۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ وما من الہ الا الہ واحد وان لم ینتھوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منھم عذاب الیم۔ افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ غفور رحیم۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی پرستاری کے دن اب دنیا میں بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔

احمدی اور گورنمنٹ

بعض واقعات کے سبب آجکل مسلمان عموماً جوش میں ہیں اس معاملہ میں مسلمانوں کا جوش جا ہے یا بیجا۔ اس پر اسوقت بحث نہیں لیکن ہاں اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ احمدی جماعت بفضل خدا ایک امام کے ماتحت ہے اور اسکے حکم کی تعمیل فرض جانتی ہے۔ اسلئے غیر احمدی مسلمانوں کے خیالات وجذبات وغیرہ کا احمدی جماعت پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے۔ احمدیوں کو اس وقت کیا کرنا چاہیئے اس کا جواب ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں موجود ہے۔ اسلئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ حضرت اقدس کی تعلیم کو عام طور سے شائع کیا جاوے۔ اور اس کی اشاعت میں ترقی دی جاوے۔ حضرت اقدس نے گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات پر جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ سب ایک جگہ جمع کرکے بصورت کتاب شائع کیا جاوے۔ گویہ بڑا اہم کام ہے۔ لیکن اس کے نتائج بہت زیادہ مفید ہیں یہ ذخیرہ جمع کرنے کے لئے تمام کتابوں۔ اشتہاروں اخباروں وغیرہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ ہمت کیجاوے تو انشاء اللہ بہت جلد تکمیل ہوسکتی ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کام کو ہاتھ میں لینا چاہیں۔ تو میں انشاء اللہ تعالےٰ حتی المقدور مدد دونگا کیونکہ میرے پاس کچھ ذخیرہ جمع ہے۔ نمونہ مضمون پچھلے بدر میں شائع ہوچکا ہے۔

عبد الحمید ریلوے اڈیٹر۔ لاہور

افریقہ میں احمدیان

برادران سید ولی اللہ شاہ و شیخ عبد الرحمان صاحبان کے خطوط مصر میں بخیریت پہنچنے کے آئے ہیں۔ فالحمد للہ۔ شاہ صاحب ابو سعید عربی صاحب کے حسن سلوک اور میاں محمد بخش صاحب کی مخلصانہ محبت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ قاہرہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ اہل شہر یورپین فیشن کے دلدادہ اور فضول خرچ ہیں۔ شطرنج۔ شراب اور بے پردگی نساء کا عام رواج ہے۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں:-

مکرمی مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آتی دفعہ تو جناب سے ملاقات نہ ہوسکی۔ جس کا مجھے بہت ہی صدمہ تھا۔ بمبئی میں پہونچکر میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قادیان

میں ہوں اور جناب سے ملاقات ہوئی ہے اور خوب معانقہ کرکے ملے ہیں۔ اور یہ الفاظ آپنے فرمائے ہیں کہ گو آپ ہماری چشمون سے دُور ہیں مگر دل سے تو دور نہیں۔ بیشک یہ خواب مجھے بہت سچی معلوم ہوتی ہے کیونکہ جب سے مین قادیان مین آیا ہوں آپ ہمیشہ میرے ساتھ محبت کا برتاؤ رکھتے رہے ہیں اور میرے محسنین میں سے ہیں اسلئے آپ جیسے لوگوں کے دلون سے کس طرح دُوری ہو سکتی ہے۔ میں جناب کی خدمت میں دُعا کی تحریک کے لئے اپنی خواب ہی پیش کرتا ہوں۔ اور التجا کرتا ہوں۔ آپ جیسے بزرگ ان عاجزون دُور افتادون کو دُعاؤں سے فراموش نہ کریں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین کبھی اگر ہو سکے۔ تو عرض کرتے رہا کریں اور انکو یاد دلاتے رہا کریں اور اگر کوئی حرج نہ ہو۔ تو اخبار میں دوستون کی خدمت میں ہمارا السلام علیکم پہونچا کر دُعا کیلئے تحریک کر دیں۔ مین تو تمام احمدیون کے لئے اور قادیان کے احباب کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کرتا ہوں۔ والسلام

خاکسار شیخ عبدالرحمٰن معرفت میاں محمد بخش صاحب سلوتری

عمرالدین صاحب سوداگر شراڈی ملک جرمن ایسٹ افریقہ

نے بمعہ متعلقین (عمرالدین۔ مریم بی بی۔ غلام نبی۔ غلام علی زینب بی بی۔ غلام فاطمہ) حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت تحریری کی۔ اللہ تعالے انہیں استقامت عطاء کرے۔ اور حسنات کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

افریقہ کے اکثر خریداران بدر کے نام بقایا بہت ہو گیا ہے وی پی وہان جا نہیں سکتا۔ آئندہ ہندوستان سے باہر صرف ایسے صاحبان کو اخبار بھیجا جایا کریگا۔ جو پیشگی قیمت سال بسال ارسال کرتے ہیں ؛

المھدی مولفہ جناب مولوی محمد ممتاز علی صاحب وکیل

کسی مذہب کا پابند ہو کر اسکے مکمل و مفصل حالات کی تشریح کرنا اس کتاب کے فاضل مصنف کا حصہ سمجھنا چاہیئے۔

آغاز اسلام سے جو مسائل بالاتفاق و اختلاف پیدا ہوئے ہیں۔ ان پر اس میں عالمانہ بحث کیگئی ہے قرآن مجید۔ علم حدیث۔ فقہ۔ خلافت۔ علماء شیعہ۔ فرقہ اہل حدیث۔ تفسیر نیچری تفسیر نبوی۔ خیالات سرسید۔ بحث تقدیر۔ مذہب اہلسنت والجماعت۔ امام غائب۔ تحفہ اثنا عشریہ۔ صداقت خلفاء۔ غیر مقلدین کے حالات۔ بہت عنوانوں سے مذہب اسلام کے اصول کی تشریح کیگئی ہے۔ جابجا اشعار اور نظموں نے بیانات کو اور بھی زیادہ دلچسپ کر دیا ہے۔ تقلید شخصی کے حق بجانب ہونے کو ثابت کرنے پر بہت زور لگایا گیا ہے مصنف کا خیال ہے کہ اہل حدیث بھی کسی نہ کسی کے مقلد ہوتے ہی ہین۔ کتاب بہت محنت سے لکھی گئی معلوم ہوتی ہے حجم ۲۷۶ صفحہ علاوہ صحت نامہ و ٹائٹل پیج۔ قیمت فی جلد عمار۔

خواجہ صدیق حسین مالک مطبع آگرہ اخبار۔ محلہ نئی بستی آگرہ سے طلب فرما دیں ؛

بابو نورالدین صاحب سابق ڈاک منشی دہاریوال اب کہاں ہین۔ خط اور اخبار عدم پتہ ہو کر واپس آتے ہیں ؛

ضرورت نکاح

حافظ قرآن نور محمد صاحب احمدی نابینا۔ ساکن کوٹھڑہ ڈاکخانہ مونگ ضلع گجرات کسی نابینی عورت سے نکاح کے خواہان ہیں۔ جائداد کچھ نہیں

۲۔ ایک احمدی بھائی کے واسطے جو آجکل سندھ میں ہیں اور معقول روزگار رکھتے ہیں۔ ضرورت نکاح ہے۔ خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو ؛

۳۔ ایک نو مسلم عمر ۴۲ سال ملازم در قادیان بمشاہرہ اکیس ۲۱ روپے کو ضرورت نکاح ہے پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہین جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہین اون کے واسطے عمدہ موقعہ ہے

منکرین کی جنازہ خوانی

بعض اخبار نویس بغلین بجا رہے ہیں کہ ضلع گوجرات مین کوئی احمدی فوت ہوئے تھے۔ مخالفین اس کے جنازے میں شامل نہ ہوئے صرف چند آدمی قبر تک میت کے ساتھ ہوئے افسوس ہے کہ اس خوشی کے اظہار کیوقت غیر احمدیوں نے اپنی پوزیشن کو نہیں سمجھا وہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی لوگ انکی اس حرکت سے ناراض اور خفیف ہو سکتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ جنازہ میت کے واسطے ایک دُعا ہے اور انسان ایسے لوگوں کی دُعا اپنے حق مین چاہتا ہے جن کے متعلق وہ قبولیت دُعا کا حسن ظن رکھتا ہے اور جن کو دینی رنگ میں بزرگ اور نیکوکار سمجھتا ہو لیکن اگر حضرت مرزا مسیح موعود ہین اور یقیناً ہین تو اُن کے منکر ہوئے ہیں اور یقیناً ہیں۔ یہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ حضرت مہدی فرماتے ہیں :-

مردم نااہل گویندم کہ عیسیٰ چوں شدی

بشنو از من ایں جواب شان کہ اے قوم یہود

چوں شمارا شد یہود اندر کتاب پاک نام

پس خدا عیسیٰ مرا کرد است از بہر یہود

غرض ہمین نہ تمہارے جنازون کے پڑھنے کی خواہش ہے اور نہ پرواہ ہے۔ ایک دفعہ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت مسیح موعود کی خدمت مین ذکر ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا "منکرین اگر جنازہ پڑہین بھی تو ہمین کیا فائدہ۔ اگر کوئی بھی احمدی کا جنازہ نہ پڑھے تو فرشتے اس کا جنازہ پڑھتے ہیں ان لوگون کے جنازہ نہ پڑھنے کی کچھ پرواہ نہ کرو" اور جب ہم خود غیر احمدیون کا جنازہ نہین پڑھتے تو ہم کب اُمید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارا جنازہ پڑہین۔ اور شخص مرحوم کا جنازہ قادیان مین ایک بڑی جماعت کے ساتھ پڑھا گیا ہے ؛

حضرت خواجہ صاحب کا کام ولایت مین

بعض معزز ہمعصر خواجہ صاحب کے طریق تبلیغ اسلام کے ساتھ اختلاف کا اظہار کرتے ہوئے انکی نیت پر حملہ آور ہوئی ہین اور انکے کام کو نہ صرف بے سود بلکہ ضرر رسان قرار دیتے ہیں اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ خواجہ صاحب نے داڑہی منڈوا دی ہے اور انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے اور کہ ایسا آدمی تبلیغ اسلام کے واسطے لائق نہین ہو سکتا معلوم نہیں کہ یہ غلط فہمی حضرت خواجہ صاحب کے متعلق کسطرح سے پھیلی ہے خواجہ صاحب کے چہرے پر جو ریش مبارک ہندوستان کے لوگ اس ملک مین دیکھ چکے ہیں وہ برابر وہان موجود ہے، وہ سر پر وہی عمامہ و کلاہ رکھتے ہیں کوٹ پتلون کا استعمال وہ یہاں بھی کرتے تھے اور یہ کوئی معیوب امر نہین مجھے یاد ہے کوئی سنہ ۱۸۹۱ء کا ذکر ہے یہان ایک احمدی بھائی آئے وہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے تھے اسپر ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود سے سوال کیا کہ کوٹ پتلون پہننے کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا "شرعاً جائز ہے لیکن اس ملک مین چونکہ رواج نہین اسواسطے آدمی انگشت نما ہو جاتا ہے" سو اگر انگشت نمائی سے بچنے کیواسطے ہندوستان مین کوٹ پتلون کا پہننا معیوب ہے، تو بہر سبب خیالمین یورپ مین اسی بناء پر اسکا استعمال جائز بلکہ ضروری ہے، باقی رہا یہ امر کہ خواجہ صاحب کا طریق درست نہیں تو ہمارے معزز احباب کو چاہیے کہ وہ درست طریق خواجہ صاحب کو بتلائین اور اگر وہ نہ مانین تو خود کوئی اور واعظ بھیجنے کی کوشش کرین اور انکو اونکے کام پر چھوڑ دین اُنھین کرنے دو جو وہ کر رہے ہین اس سے بہتر جو آپ لوگ کر سکتے ہیں کرو۔ خواجہ صاحب کا معاملہ بھی عجیب ہے رہا ہے کہ وہ پالیٹکس وغیرہ باتون مین اُلجھ کر اور غیر احمدی مُسلمانون کیساتھ مل جل کر احمدیت کی تبلیغ سے قاصر رہ گئے ہین۔ متعصب غیر احمدی ان پر ناراض ہین اور اخبارون مین مضمون چھپواتے ہیں کہ جو تھوڑا بہت نام اُنہین مرزا صاحب کا خواجہ صاحب لے بیٹھے ہین یہ انکو نہیں چاہیئے تھا۔

روس میں مسجد اور یورپ میں تثلیث سے نفرت

برادر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب لنڈن سے لکھتے ہیں

میں بوجہ تعطیلات گرما ہمراہی شیخ محمد اکبر صاحب سوئیڈن۔ فنلینڈ اور روس کی سیر کو گیا ہوا تھا ہم تین دن سینٹ پیٹرسبرگ دارالسلطنت روس میں ٹھہرے۔ ایک روز ہمیں معلوم ہوا کہ وہاں ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ چنانچہ اگلی صبح شیخ صاحب اور میں مسجد دیکھنے کو گئے۔ یہ ایک بہت وسیع عمارت ہے مگر ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اس کے اردگرد کھلا احاطہ ہے۔ مگر مسجد کا صحن کوئی نہیں۔ عورتوں کے نماز پڑھنے کا بھی انتظام ہے مسجد کے احاطہ میں۔ مگر مسجد سے الگ طہارت خانہ ہے۔ جو یورپین اصول صحت پر بنایا گیا ہے۔ اس میں گرم اور سرد دونوں قسم کے پانی کا انتظام وضو کے لئے ہے۔ اور جائے ضرور وغیرہ۔ مسجد کے احاطے میں داخل ہوتے ہی ہم نے ایک مزدور کو مخاطب کیا وہ صرف روسی زبان بولتا تھا۔ اور ہماری بات سمجھ نہیں سکتا تھا میں نے عمارت کی طرف اشارہ کر کے سوال کیا "مسجد؟" اُسنے جواب دیا "مسجد" پھر میں نے پوچھا "مسلمان؟" اُس نے کہا "مسلمان؟" "الحمد للہ" ہم نے بتایا کہ ہم بھی مسلمان ہیں جسپر پھر اُس نے الحمد للہ کہا اور ہم سب نے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔ پھر وہ ہمیں مسجد میں لیگیا۔ جہاں ہم نے الحمد شریف پڑھی ہم اُس سے گفتگو تو کر سکتے نہ تھے۔ الحمد للہ وہ بھی سمجھتا تھا ہم بھی یہی مسجد کی طرف اشارہ کر کے ٹہلتے رہے۔ جب وہ ہمیں سب کچھ دکھا چکا تو ہم اُس کو ایک روپیہ کے قریب نقدی دیکر چلے آئے۔ مسجد دیکھکر طبیعت کو نہایت خوشی ہوئی۔ ہمیں معلوم ہوا کہ سینٹ پیٹرسبرگ میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان ہیں ہوٹلوں کے نوکر اکثر مسلمان ہیں۔

مجھے اکثر تعجب ہوتا ہے کہ یورپ میں تثلیث کے ماننے والوں کی کیا تعداد ہے۔ میں نے سوائے ایک عورت کے کسی شخص کو انگلستان یا کسی اور ملک میں تثلیث کا قائل نہیں پایا۔ یہ لوگ گرجے جاتے ہیں مگر صاف مانتے ہیں کہ لباس دکھانے کی غرض سے۔ نہ عبادت کی ضرورت سے۔ تثلیث کو بالکل وحشیانہ بیہودہ قرار دیتے ہیں۔ تین ہی دن ہوئے کہ ایک عورت سے باتیں ہو رہی تھیں کہنے لگی گرجے تو جاتی ہوں مگر سچ پوچھو تو تثلیث کو نہ مانتی ہوں نہ مان سکتی ہوں۔ ہم میں سے کوئی بھی نہیں مانتا اور ہمارے علماء اکثر دل میں اس سے منکر ہیں۔ ایک ڈاکٹر سے میری گفتگو ہوئی۔ اُس نے کہا میں تو تثلیث کو نہیں مانتا۔ لیکن فرض کیا کسی نے باپ اور بیٹے کو تو سمجھ لیا مگر روح القدس کے حصے کا پتہ نہیں لگتا۔ میں نے ایک پادری سے سوال کیا تھا کہ مجھے سمجھاؤ تو اُس نے جواب دیا کہ ڈاکٹر صاحب اگر اتنی عمر میں بھی آپ روح القدس کو نہیں سمجھ سکے تو میں آپ کو نہیں سمجھا سکتا۔ اس ڈاکٹر نے اسلام کی بہت تعریف کی اور مجھ سے کہا کہ میرے بعض دوست دل سے بالکل مسلمان ہیں۔ فالحمد للہ کسر صلیب دور نہیں معلوم ہوتی ÷ والسلام

افریقہ میں اسلام کا حال

برادران شیخ عبدالرحمن صاحب و سید ولی اللہ صاحب مصر کے ایک امیر عالم کو ملے تھے اُس کی ملاقات کے متعلق لکھتے ہیں:۔ "بہت ہی محبت اور خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ آدمی نیک اور دیندار معلوم ہوتا ہے۔ باوجود امارت کے بہت ہی سادہ ہے .... تو ہمکو یہی کہتا رہا کہ تمھارے ہی لباس کو دیکھ کر وہ تم سے ملنے میں مضائقہ کریگا۔ لیکن اُس نے ہماری اس قدر تعظیم کی کہ ہندوستان کے امراء سے اس کا عشر عشیر بھی اُمید نہیں ہوسکتی۔ علم کا اس کو نہایت شوق معلوم ہوتا ہے۔ علمی طبقہ کے لوگوں میں خاص شہرت رکھتا ہے۔ ایک لائبریری بھی اپنی بنائی ہوئی ہے مصر میں سب سے پہلے یہی ایک آدمی ہمکو ملا۔ جس نے صاف فصیح زبان میں ہم سے گفتگو کی۔ تقریباً دو گھنٹے ملکر گفتگو کرتا رہا۔ اس کے دل میں اسلام کا درد معلوم ہوتا ہے۔ ہند کی اسلامی درسگاہوں اور مسلمانوں کے مذہبی حالات دریافت کرتا رہا مصری لوگوں کے اطوار و عادات اور ان کی دینی حالت پر تبادلہ خیالات کرتے ہوئے اس نے یہ کہا کہ اسوقت بھی گو اسلام برائے نام ہی ہے مگر اور پچیس تیس سال کے بعد تم دیکھو گے کہ یہاں کوئی مسلمان نہیں ہوگا۔ یعنی سچا مسلمان کوئی نہیں ہوگا۔ صرف نام کے مسلمان رہجائینگے۔ اتنے بڑے آدمی کے اس قول سے مصر کی اصلی حالت کا صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ ان کی دینی حالت اسوقت کہانتک پہنچ چکی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اہل مصر کی ظاہرا حالت اور اس روش کو دیکھ کر جسپر یہ لوگ چل رہے ہیں ایک دینی ارباب پر نظر رکھنے والا آدمی یہی فتوی دیگا جو ...... نے دیا۔ کیونکہ تمام دن یہ لوگ کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور رات کو قہوہ خانوں میں جو یہاں بکثرت موجود ہیں۔ تقریباً ساری رات یا رات کا بڑا حصہ تاش شطرنج کھیلنے میں گذار دیتے ہیں اور پھر دن کو ۸۔ ۹ بجے اُٹھتے ہیں۔ اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف کو پڑھنے یا اسپر غور کرنیکا وقت نکالیں تو کونسا نکالیں غرضیکہ یہ اپنے تمام کاموں میں یورپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور اسکو فخر سمجھتے ہیں ہاں ایک گروہ پرانے لوگوں کا بھی ہے۔ مگر وہ کم۔ ان میں ابھی کچھ دینی آثار باقی ہیں۔ لیکن ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت ہے اور اب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پھر مسلمان بنانا چاہتا ہے۔ اور اسلام کا پھر اپنے حقیقی معنوں میں ظاہر ہونیکا وقت ہے۔

محمد بخش سلوتری جو ہمارے ایک احمدی بھائی ہیں اور جو انگریزی رسالہ میں ملازم ہیں اُنھوں نے ہمارے اس سفر میں ہماری اس قدر مدد کی ہے اور اپنی اخوت کا وہ ثبوت دیا ہے کہ حقیقی بھائی بھی شاید ایسا نہ کر سکیں۔ اپنی طاقت سے بڑھ کر اُنھوں نے ہمارے ساتھ امداد دی ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کو شہر کے حالات سے بہت کم واقفیت ہے کیونکہ وہ اپنے کام کیوجہ سے شہر میں نہیں آسکتے۔ مگر پھر بھی وہ مکان وغیرہ کی تلاش میں اور دیگر اشیاء کے خریدنے میں سارا سارا دن ہمارے ساتھ پھرتے رہے ہیں۔ اور جب تک ہم امن سے نہیں بیٹھ گئے ان کو آرام نہیں آیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اسلام

بخشی محمد خلیل الرحمن صاحب احمدی بنارسی کا لیکچر مضمون اسلام پر جو صاحب موصوف نے بمقام کراکت ضلع جونپور ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کو دیا تھا اسلام کی تائید پُر زور الفاظ میں ہے قابل دید ہے۔ بخشی صاحب نے اپنے خرچ سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے اور صاحب موصوف سے محلہ نادر سیر مسجد احمدیہ بنارس کے پتہ پر مل سکتا ہے ÷

آزمودہ۔ مفید بے نظیر دوائیں۔

اکسیر سوزاک۔ آزمالو۔ تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی۔ آزمالو قیمت عہ

کشتہ یشب مرکی ۔ ضعف دل دل کا دھڑکنا۔ کمی خون یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی کا رکھتا ہے۔ ۲ ماشہ خوراک عہ

معجون چاندی ۔ اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک عمدہ درجہ کا ہوگا۔ مفرح دل قیمت ۵ تولہ ۱ روپیہ

مفرح کوکین ۔ دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ حافظہ تیز کرتی ہے۔ نسیان کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم و روشن کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے۔ قیمت فی ڈبیہ کلاں عہ ہر ایک کا پرچہ استعمال ہمراہ ہوگا ÷

ع۔ ن۔ معرفت بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

صفحات کے متعلق اطلاع - صفحات ۷ دو ہیں - ایک صرف ۷ - ایک ۷ الف - اور صفحات ۱۰ - بھی دو ہیں ایک صرف ۱۰ - اور ایک ۱۰ - الف صفحات ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - مصالحۃ العرب کے ہیں اور صرف ان خریداروں کے اخبار میں ڈالے گئے ہیں جنھوں نے قیمت دیکر یہ تمام طلب کئے ہوئے ہیں۔ اور اس اخبار کے ساتھ چار صفحات تفسیر القرآن کے ہیں جو کہ صفحہ اخبار ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ہیں۔

کارخانہ امرت دھارا کیواسطے امرت دھارا بلڈنگس میں یکم ستمبر ۱۹۱۳ء سے

خاص ڈاکخانہ بنام امرت دھارا پوسٹ آفس کھل گیا ہے

اس کے لئے جسقدر خوشی ہمکو اور ہمارے دوستوں کو ہو سکتی - ہے محتاج بیان نہیں ہے شاید یہ سب سے پہلی عزت ہے جو کسی ادویات کے کارخانہ کو نصیب ہوئی ہے - کہ اس کا ڈاکخانہ اس کے نام سے ہو - شکر ہے اس دیالو پرماتما کا جس نے مجھے ایک ایسی دوائی کی ایجاد کیواسطے انتخاب کیا کہ جس نے اسقدر نام پایا ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر ہے اور جس کیلئے ۲۰ ہزار سے زیادہ سارٹیفکیٹ موجود ہیں - جسکے برخلاف طوفان بے تمیزی برپا ہونے پر بھی اسکی عزت بڑھتی جاتی ہے اور جس کیواسطے ایک خاص ڈاکخانہ کی بھی ضرورت ہوئی ہے۔

اس خوشی میں ہم اپنے گراہکوں کو بھی شریک کرنا چاہتے ہیں

بات تو واقعی ایسی ہے کہ نصف قیمت کی رعایت کیجاوے - مگر ایک بار آدھی قیمت کی اپنی ادویات میں رعایت کی تھی تو ہم نے اس کے ساتھ آخری کا لفظ لکھدیا تھا۔ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے - سب کمپنیوں کی طرح بار بار آخری لکھکر پھر بھی رعایتیں کرتے رہنا بھلا معلوم نہیں ہوتا ہے اسواسطے معافی چاہتے ہوئے

اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک امرت دھارا اور امرت دھارا ودیشن اپکارک اوشدھالیہ کی تمام دیگر ادویات و کتب میں ۴ روپیہ میں ۱ کی رعایت ہوگی یعنی ۳/۴ قیمت ملیگی جنکے پاس نہ ہو مکمل فہرست کے واسطے ابھی لکھدیں

خط آپ کو ۲ ستمبر سے ۳۰ ستمبر کے درمیان ڈالنا چاہئے - چاہے ہم کو کسی تاریخ کو ملے - اس کے پہلے یا بعد کے خطوط پر کوئی رعایت نہیں ہوگی - ان لوگوں کے لئے جنکی ادویات رعایت بغیر بکتی ہی نہیں رعایت کرنا بڑے فائدہ کی بات ہے مگر یقین جانئے کہ ہم رعایت کو اصولاً برا سمجھتے ہیں - ہم اس میں نقصان سمجھتے ہیں - بات دراصل یہی ہے کہ ہم آپ کو بھی اس خوشی میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔

پس ابھی کارڈ ڈال دیجئے - اور فہرست کو دیکھکر جو چیز ضرورت ہو اس کیواسطے ۲ ستمبر ۱۹۱۳ء سے ۳۰ ستمبر کے درمیان ضرور خط ڈالدیں

ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر ودیشن اپکارک و مالک کارخانہ امرت دھارا امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

خط پر امرت دھارا - لاہور لکھنا کافی ہے

تبلیغ اسلام

کے اہم ترین مقصد کی تکمیل کی غرض سے ہمارے سچے اور مسلم لیڈر خواجہ کمال الدین صاحب گھر بار چھوڑ کر اہل و عیال سے جدا ہو کر آمدنی کے معقول ذرائع کو نظر انداز کر کے ولایت تشریف لے گئے ہوئے ہیں ہم مسلمانان ہند کا بھی یہی فرض ہے کہ خواجہ صاحب موصوف کے مشن کی امداد کے لئے کوشش کریں چنانچہ کارخانہ ہذا نے آج سے عرصہ ۱۵ روز تک اپنے کارخانہ کی ادویہ کی نصف قیمت کر دینے کے علاوہ تجویز کیا ہے کہ زر موصولہ سے بحساب موازی ۲ ر فی روپیہ معرفت ایڈیٹر بدر قادیان خواجہ صاحب کو بھیجا جاوے۔

حسن افزاء چودھویں رات کے چاند کیطرح چہرہ کو منور کر دیتا ہے۔ **حسن افزاء** تمام ہندوستان میں کثرت سے استعمال ہو رہا ہے **حسن افزا**۔ کیل۔ چھائیاں۔ داغ مہاسے اور بدنما دھبے دور کرنے میں اکسیر مانا گیا ہے **حسن افزا** کو تمام حسن پرست لوگ پسند کرتے ہیں شرفا و بیگمات اسے دل سے چاہتے ہیں **حسن افزا** سو روپیہ فی شیشی کے حساب سے بھی ملے تو سستا ہے مگر کارخانہ ہذا سے بجائے اصلی قیمت کے فی الحال صرف عہ میں ملیگا۔

روح حیات بخش ۔ ہندوستان بھر کے اشتہاری طبیب اس عجیب و غریب جوہر کے مختلف نام رکھ کے پانچ پانچ اور سات سات روپیہ شیشی کے حساب سے فروخت کر رہے ہیں۔ یہ عجیب جوہر تخمیناً تمام امراض بدنیہ کا حکمی علاج ہے۔ امراض بدنیہ کو منٹوں میں ہٹاتا ہے۔ یہ تخمیناً تمام اُن اجزا سے ترکیب دیا گیا ہے جن کی تعریف کلام اللہ شریف میں مذکور ہے۔ اور جو جنات میں مومنوں کو عطا کیجاویگی واقعی نادر تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ رعایتی ۸ ر **سرمہ مقوی بصر** متعدد ذمہ دار حضرات نے اسے استعمال کر کے مفید کار آمد تسلیم کر لیا ہے۔ بصارت چشم کے لئے یہ اعلیٰ درجہ کا تحفہ ہے۔ دھند پڑوال جالا پھولا۔ سرخی۔ پانی جانا۔ سرخی ضعف بصر وغیرہ امراض کا حکمی علاج ہے۔ قیمت فی تولہ عہ رعایتی ۱۴ ر

سر درد کا بینظیر صابن۔ چھوتے ہی سر درد کافور ہو جاتی ہے۔ اعجاز نما تحفہ ہے۔ ضرور آزمائیں قیمت فی ٹکیہ عہ رعایتی ۸ ر فی بکس ۱۲ ر رعایتی عہ

ملنے کا پتہ

مولوی محمد ضیاء اللہ محمد امان اللہ حکیم اسٹریٹ اینڈ کیٹ۔ امرتسر پنجاب

خونی اور بادی بواسیر کی مجرب اور آزمودہ گولیاں

دو ہفتہ تک استعمال کرنے سے تمام شکایات از قسم قبض اور نفخ شکم بالکل دور ہو کر بواسیر کو بہت آرام ہوتا ہے۔
خونی بواسیر میں علاوہ ان گولیوں کے مسوں پر مرہم لگاتے ہیں جس سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مریض کو بہت نفع ہوتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے اکثر مریضوں کو فائدہ ہوا ہے قیمت گولیاں ۱۲ دو ہفتہ کے لئے ہونگی علاوہ محصولڈاک وغیرہ اور مرہم ایک ڈبیہ ۱۲ دو ہفتہ کے لئے۔ (گولیاں و ڈبیہ مرہم ۱۰ ر)

سفوف سوزاک مجرب نمبر ۱

یہ سفوف شدید قسم کے سوزاک کو جو کہ تھوڑے عرصہ کا ہو بہت مفید ہے اس دوا کے استعمال سے پیشاب کثرت سے آتا ہے اور جلن دور ہو جاتی ہے۔ دو ہفتہ کے استعمال سے کئی مریضوں کو فائدہ ہوا ہے۔ قیمت دو ہفتہ کے لئے ۸ ر محصول ڈاک علاوہ

سفوف سوزاک مجرب نمبر ۲

یہ سفوف کہنہ سوزاک کے لئے مفید ہے۔ اس قسم کے سوزاک میں سوزش کم ہوتی ہے اور خفیف پیپ آتی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ بلکہ کچھ عرصہ کے بعد تک استعمال کرنے سے وہ قوت باہ جو کہ زائل ہو جاتی ہے اور بچہ پیدا کرنیکا مادہ کافور ہو جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے پھر بدستور ہو جاتی ہے۔ قیمت دو ہفتہ کے لئے ۱ ؎ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

سفوف جریان

اسکے استعمال سے منی گاڑھی ہو جاتی ہے اور قوت باہ بڑھ جاتی ہے قیمت دو ہفتہ کے لئے ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ ہر ایک ادویہ کے ہمراہ پرچہ ترکیب استعمال روانہ ہوگا۔ اور ہر ایک درخواست معرفت دفتر اخبار بدر آنی چاہئے

المشتہر خاکسار عبد المجید خان نجیب آبادی

کھوئی ہوئی قوت ہمارے ایک معتبر بھائی ایک دوائی معتبر اور قیمتی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عـہ ر ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان

ضرورت نکاح ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر قادیان ہونی چاہئے۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اس سرمہ کے متعلق حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا پھولا پڑوال اور سبل سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ ۱۲ قسم دوم ۸ ر قسم سوم عہ اصلی ممیرا جس کی قیمت عـہ فی تولہ ہے ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا و نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دق تپ و خفقان و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی یبوست معدہ و مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ بقدر دو نخود شیر گاؤ کیساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت عہ فی تولہ قسم دوم ۸ ر فی تولہ۔

المشتہر احمد نور کابلی محلہ قادیان۔ ضلع گورداسپور

لکل داءٍ دواءٌ۔

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت رعایتی

سرمہ مروارید یلو اکسائیڈ وائٹ مقوی بصر۔ مفید گرے۔ غشہ نزول الماء قیمت فی تولہ ۱۲
سرمہ دافع پھولا فی ماشہ . . . . . . عہ
سرمہ کحلی مفید۔ پڑوال۔ دھند سبل بیاض چشم آب چشم فی تولہ ۸ ر
سرمہ ممیرا مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ ۸ ر
سرمہ براق مفید سلاق و سرخی پلک عـہ
حب حافظ الجنین یعنی اکسیر الجنین۔ اٹھرا کو دور کرتی ہیں عہ
حب مقوی باہ و ممسک چار درجن قیمت ۸ ر
دوائے بواسیر خونی ۲۸ خوراک ۸ ر
دوائے جریان ۲۸ خوراک ۸ ر
دوائے مقوی حافظہ۔ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ . . . . . . ۸ ر
حب مقوی باہ سریع الاثر ۲ درجن . . . . . . ۱۲ ر
دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک عـہ

ق و معرفت بدر ایجنسی قادیان

رعایت! رعایت!! رعایت!!!

بدر ایجنسی قادیان

دو۲ ماہ کیواسطے کتابوں کی قیمت میں رعایت

ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۱۳ء

بدر ایجنسی قادیان کی معرفت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ایک قسم کی تصنیف و تالیف مل سکتی ہے جو کتب متعلق ایجنسی نہیں ہیں۔ وہ کسی اور دکان سے لے کر روانہ کی جاتی ہے۔ اور ایک آنہ فی روپیہ یا روپیہ سے کم کے واسطے کمیشن چارج کیا جاتا ہے۔ خرچ ڈاک و پیکنگ ذمہ خریدار ہوتا ہے

رعایتی قیمت دو۲ ماہ کیواسطے تا اخیر اکتوبر

مکمل نوٹ درس قرآن شریف حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں اوس کے ایک دور کے نوٹ سورۃ الحمد سے لے کر سورۃ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کر مکمل ہوئے ہیں حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ قیمت اصلی پانچ روپے (صر) فی نسخہ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں۔ رعایتی قیمت للعہ

مجموعہ اشتہارات مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ سات حصے۔ اصلی قیمت مبلغ للعہ۔ رعایتی عہ

مبادی الصرف عربی زبان سیکھنے کے واسطے صرف عربی کے قواعد۔ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اصلی قیمت ۲ر۔ رعایتی ار

انجیل فتح بر صلیب انگریزی زبان جس میں یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ مصر سے نکلی ہے اور امریکہ میں چھپی ہے قیمت اصلی سیے روپے۔ رعایتی مبلغ عار

الحزب المقبول حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں۔ جو حضور مختلف اوقات میں پڑھا کرتے تھے۔ صحیح حدیث سے جمع شدہ بمعہ ترجمہ اردو بین السطور میں۔ اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

عصمت انبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون در رد نصاریٰ۔ اصلی قیمت ۱۰ر۔ رعایتی ۷ر

غلامی مضمون نوشتہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ اصلی قیمت ۵ر۔ رعایتی ۳ر

مجموعہ فتاوے احمدیہ ہر سہ حصہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے مسائل فقہ۔ اصلی قیمت عہ۔ رعایتی عہر

جنتری ایک سو پچیس سال اسلامی۔ عیسائی۔ ہندی سنوں کے دن اور تاریخیں ایک دوسرے کے مطابق۔ بڑی کارآمد کتاب۔ اصلی قیمت ۸ر رعایتی صرف ایک روپیہ (عہ)

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح حضرت صاحب موصوف۔ اصلی قیمت صر رعایتی عہار

سیر پرند پنجاب و ہندوستان کے پرندوں کی تصاویر اور ان کا بیان۔ اصلی قیمت ۳ر۔ رعایتی عہر

پنجابی نظم کا مجموعہ ۱۲ کتابیں۔ نظم مستورات ۲ر کامن مولوی غلام رسول صاحب ۱ر۔ کامن الٰہداد خان صاحب ۱ر۔ احمدی کامن ارسی حرفی فضل دین ۱ر۔ صدقے جاواں ۱ر۔ گلدستہ احمدی ۱ر۔ کرشن اوتار ۱ر۔ تحفۃ المشتاقین ۱ر۔ گل موتیا ۱ر۔ جام وحدت ۱ر گلدستہ رسالت۔ رعایتی ۱۲ کتب ۴ر

تفسیر قرآن شریف از درس حضرت خلیفۃ المسیح۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب۔ پارہ ۲۲ - ۲۵ - ۲۳ - اصلی قیمت فی پارہ عہ رعایتی ۸ر

نماز مترجم جیبی سائز۔ نہایت خوشخط۔ خوبصورت چھاپ ولایتی۔ اصلی قیمت ۲ر رعایتی ار

الاستخلاف رد شیعہ۔ اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

حقیقت نماز نماز کے تمام مسائل پر مفصل بحث کی ہے اصلی قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

قرآن شریف کا پارہ اول و دوم جو چھوٹے بچوں کے آسانی سے پڑھنے کے واسطے خاص طرز پر لکھا گیا ہے۔ قیمت اصلی ۲ر رعایتی ار فی نسخہ۔ جو ۱۶ نسخے اکٹھے منگوائیں اون سے عہر لیا جاویگا۔

سنت احمدیہ تصنیف حضرت قاضی اکمل صاحب۔ تمام مسائل فقہیہ۔ اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

معیار الصادقین صالحین کے پہچاننے کے اصول۔ اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

سالانہ رپورٹ جس میں تمام بزرگان اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں ہیں۔ اصلی قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

احسن القصص مصنفہ حضرت قاضی اکمل صاحب۔ تفسیر سورۃ یوسف۔ اصلی قیمت ۲ر فی نسخہ رعایتی ۱ر فی نسخہ

چھوٹے جیبی رسالے برائے تقسیم تبلیغ۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب۔ آپ بیتی۔ قصیدہ مہدویہ۔ اصلی قیمت فی نسخہ ۔ر رعایتی قیمت آٹھ آنے میں چالیس رسالے

درثمین فارسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام فارسی نظمیں۔ اصلی قیمت مجلد ۶ر بے جلد ۵ر۔ رعایتی قیمت مجلد ۴ر بے جلد ۳ر

مکتوبات احمدیہ حصہ دوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط کا مجموعہ۔ اصلی قیمت ۸ر۔ رعایتی ۷ر

درثمین اردو فارسی۔ مطبوعہ ۱۹۰۱ء۔ اصلی قیمت ۷ر۔ رعایتی ۴ر

تحفۂ بنارس تبلیغ سلسلہ اسلام سلسلہ احمدیہ۔ اصلی قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

اصلی ست سلاجیت اعلیٰ قسم جو بہت محنت سے طیار کی گئی ہے مقوی جمیع اعضائے رئیسہ۔ بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد دوائی ہے جو پہاڑوں سے نکلتی ہے۔ پہاڑ کی مومیائی ہے۔ جریان اور کثرت پیشاب کا علاج۔ جوڑوں کے درد کو مفید ہے۔ بلغم کو کاٹتی ہے۔ قوت بدن کو بڑھاتی ہے قیمت اصلی فی تولہ عار۔ آج کل رعایتی تا اخیر اکتوبر ۱۹۱۳ء عہ فی تولہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ۔ جو کہ مولوی عبدالحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں یہ ہر طرح کی کمزوری سستی کمی باہ۔ احتلام۔ جریان۔ رقت۔ ضعف دل و دماغ۔ درد کمر

نسیان - زکام - نزلہ کا علاج -

تصدیق :- اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر - حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی - حکیم نظام جان صاحب ہزاروی - حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی - سید محمود عالم صاحب قادیانی - مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کرکے اسکی شہادت دی ہے - پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تہی - مگر اب عرب صاحب نے اسکی قیمت تا اخیر اکتوبر فی ربیہ ۶۰ گولی اور فی دو روپے ۱۴۰ گولی کردی ہے ؛ بہت جلد طلب فرمادین - ملنے کا پتہ :-

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں

نقشہ قادیان	ار	کتاب الصیام	ار
کشف الاسرار	۰۲ر	ثنائی چکر	۲ر
شرائط بیعت	-ر	نور القرآن حصہ دوم	۴ر
چٹھی مسیح	ار	سی حرفی چوہڑمل	-ر
اظہار حق	ـر	تعلیم القرآن	ار
بلاغ لقوم عابدین	ار	سیف حق	۲ر
سی حرفی الہداد خان	۰ر	کلمۃ الفصل	ار
مسیح موعود کی سچائی	-ر	پہلا پارہ قرآن شریف	ار
نورانی تحریرین	ار	مجموعہ آمین	ـر
تحفہ ندوہ	۰ر	سناتن دہرم	۰ر
ستارہ قیصرہ	۰ر	اربعین	۵ر
کشف الغطاء	۲ر	آسمانی فیصلہ	[illegible]
اعجاز احمدی	۳ر	دافع البلاء	ار
دعوت ندوہ	۱۰ر	نظم موت	-ر
میز کی فریاد	-ر	پریم دا سدا	-ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۴ر	الحق - لودیانہ	۲ر
سی حرفی آثار مسیح	ار	اردو کا قاعدہ حصہ سوم	ار
مورکھ سیدھ حصہ اول	ار	ہائے مظلوم حسین	۰ر
" " " دوم	ار	مذہب منصور - ہستی باری تعالیٰ پر دلائل کا مجموعہ	۸ر
مسلمانوں کا خدا	۲ر		
خزینۃ المعارف حصہ اول	۵ر	سچ بیان	ار
مجربات نور الدین حصہ ۱	۱۰ر	مجربات نور الدین حصہ ۳	۱۰ر
" " " حصہ ۲	۱۰ر	تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار

تفسیر سورہ بقر پنجابی	۳ر	الذکر	۲ر	ثنائی ہرزہ درائی	۳ر	بدر کامل	۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ	ار	حجۃ الاسلام	ار	تدبیر	۶ر	فتح الیزدان	۶ر
چشمہ مسیح	۳ر	خطبات الہامیہ	عہ	بجاہت برش	۸ر	ہدایات	ار
تحفہ قیصریہ	۲ر	مواہب الرحمان	۴ر	بنگال کی دلجوئی	۴ر	روحانی طبیب	۲ر
نماز مترجم	لر	القول الصحیح	ار	مسیح موعود کی سچائی	۰ر	فتح الاسلام	۸ر
نور الفرقان	۲ر	دچھوڑہ کونج	۰ر	حقیقت المہدی	۱۰ر	بیعت نامہ	۲ر
دعوت دہلی	۱۰ر	آئینہ صداقت	۰۲ر	الوصیت	۲ر	ست بچن	۱۱ر
مباحثہ مونگھیر	۴ر	چشمہ معرفت	عہ ۸ر	کرامات الصادقین	۸ر	مجموعہ ازالۃ الوساوس	۴ر
ثنائی چکر	ار	لیکچر میر حامد شاہ صاحب	۰ر	نزول المسیح	۴ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
حجۃ اللہ	۸ر	واقعات بھاگلپور	۴ر	تحفہ غزنویہ	۳ر	" " " دوم	۱۴ر
تصدیق کلام ربانی	۸ر	علمائے خلف	۸ر	استفتاء	۱۰ر	روئداد جلسہ دعا	۲ر
ثنائی فرار	۰۳ر	چودھوین صدی کا ہیرو	۰۲ر	انوار الاسلام	۴ر	ضیاء الحق	۲ر
نیر اسلام	۵ر	حق کا پرچار	۳ر	نور الحق حصہ اول	۹ر	کتاب البریہ	عہر
بائبل کا پرچار	ـر	یرمیاہ نبی کی پیشگوئی	-ر	" " حصہ دوم	۵ر	آئینہ کمالات اسلام	[illegible]
اسلام کا گرو	۰ر	نور دل	-ر	حقیقۃ الوحی	للعہ	براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱۲ر
اقیموا الصلوٰۃ	۱۰ر	مکتوبات امام ربانی	عہ ۸ر	توضیح المرام	۸ر	قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر
سیار الصادقین	۰۲ر	کشتی نوح	۰۲ر	جہاد	ار		
مسیح ہندوستان میں	۳ر	فرزند علی	۳ر				
رویائے صالحہ	۴ر	شہادت آسمانی حصہ اول	۵ر				
السر المکتوم	۶ر	" " دوم	۲ر				
احمدی پاکٹ بک حصہ ۱	۲ر	دعوت الحق	ـر				
" " حصہ ۲	۳ر	تحفہ عرب	۳ر				
سفرنامہ ناصر حصہ ۱	ار	شدھی کی اشدھی	۶ر				
" " حصہ ۲	۲ر	عربی بول چال	۲ر				
گلدستہ حمد	۰ر	اسلام اور بدھ مذہب	ـر				
مباحثہ رام پور	۰۳ر	اسلام کی پہلی کتاب	۰۴ر				
شہادت الفرقان	۰۳ر	الاستفتاء	۴ر				
سر الخلافہ	۸ر	البرہان الصریح	۰۲ر				
کرشن لیلا	ار	سری ہنہ کلنک	۸ر				
فتح الدین	۳ر	اسوہ حسنہ	۸ر				
چولا بابا نانک صاحب	ار	لیکچر مہر سنگھ	۰ر				
محمد رسول اللہ	۰۱ر	محامد المسیح	۴ر				
الاسماء الحسنیٰ	۵ر	موعظۃ الحسنیٰ	۲ر				
خطبات کریمیہ	۴ر	سلک مروارید حصہ ۱	۴ر				
ضرورت زمانہ	۸ر	" " حصہ ۲	۴ر				
لجۃ النور	۳ر	دوازدہ نشان					
نصیحۃ المسلمین	۰ر	فتوح الرحمان	ار				

متفرق اوراق جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی ورق نہ ہو وہ اب طلب کریں متفرق اوراق تھوڑے ہوں تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائیگا - اور اگر اول یا آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہوں تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتلائی جاسکتی ہے اس کیواسطے پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ؛

بدر کے فائل پچھلے سالوں کے رعایتی قیمت پر مل سکتے ہیں پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ؛

اخبار بدر

بلا ضمیمہ درس قرآن ۸ صفحہ - قیمت سالانہ ... عہ ۸ر

بمعہ ضمیمہ درس قرآن ۱۲ صفحہ " " ... للعہ

مصالح العرب - عرب کے ملک کو تبلیغ ہفتہ وار چار صفحہ - قیمت مبلغ دو روپے سالانہ - جو صاحب ممالک غیر کو بھجوائیں اور تبلیغ کرائیں - فی پرچہ دو روپے - اور عربی کے ساتھ اردو بھی ہے - اس واسطے احباب خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ؛

رسید زر

۱۸- جون ۱۳ء

سید محمد شاہ صاحب نمبر ۱۷۱۱ نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء للعہ
غلام صفدر صاحب نمبر ۱۷۸۹ " " " عہ

۲۰- جون ۱۳ء

محمد رکن الدین نمبر ۲۱۸۹ - ۳۰- دسمبر ۱۲ء سے ۳۰ مئی ۱۳ء عہ
منشی نور محمد صاحب نمبر ۱۹۴۴ نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء للعہ
منشی احمد دین صاحب جولائی ۱۳ء سے جون ۱۴ء عہ
لال دین صاحب نمبر ۲۷۶۲ - ۱۴ نومبر سے ۱۴ نومبر ۱۳ء للعہ
شیر محمد صاحب نمبر ۲۶۹۳ جنوری ۱۳ء سے جنوری ۱۴ء عہ

۲۱- جون ۱۹۱۳ء

عزیز محمد صاحب سنگتار ۲۱ جون ۱۲ء سے ۲۱ جون ۱۳ء للعہ
مولوی محبوب عالم صاحب نمبر ۲۷۱۲ نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء للعہ
چودھری عبدالعلی صاحب نمبر ۲۴۸۷ یکم مارچ ۱۳ء سے یکم مارچ ۱۴ء للعہ
منشی نعمت اللہ صاحب نمبر ۲۹۹۵ - مارچ ۱۳ء سے مارچ ۱۴ء للعہ
عبدالکریم صاحب نمبر ۱۱۲ نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء للعہ
سید عابد حسین صاحب ۲۴۶۳ اکتوبر ۱۲ء سے اکتوبر ۱۳ء عہ
عبدالغنی صاحب نمبر ۲۷۴۳ - ۱۱ اپریل ۱۲ء سے ۱۱ اپریل ۱۳ء للعہ
غلام احمد صاحب نمبر ۳۱۷۱ - ۱۹ جون ۱۳ء سے ۱۹ جون ۱۴ء عہ
میاں پیر محمد صاحب نمبر ۱۴۹۵ - نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء عہ
بابو محمد عمر صاحب نمبر ۲۰۶۴ " " " عہ

۲۵- جون ۱۹۱۳ء

منشی سیف الدین صاحب نمبر ۲۸۰۰ یکم اگست ۱۲ء سے یکم اگست ۱۳ء للعہ
سید اکبر شاہ صاحب نمبر ۲۵۹۱ " " " عہ
سید مہدی حسین صاحب نمبر ۲۸۰۰ یکم نومبر ۱۲ء سے یکم نومبر ۱۳ء عہ
میاں سرفراز خانصاحب نمبر ۱۳۹۷ " " عہ
چودھری چھجو خانصاحب نمبر ۲۸۰۱ یکم نومبر ۱۳ء للعہ
میاں قطب الدین صاحب ۲۹۹۴ یکم اگست ۱۲ء سے ۱۳ء تک للعہ

۲۸ جون ۱۹۱۳ء

میاں محمد امین صاحب نمبر ۳۱۸۰ - ۲۶ جولائی ۱۳ء - ۲۶ ستمبر ۱۳ء عہ
منشی خادم حسین صاحب نمبر ۲۲۲۱ - ۱۸ نومبر ۱۲ء سے ۱۸ نومبر ۱۳ء عہ
شیخ مشتاق احمد صاحب نمبر ۲۷۹۱ - ۱۲ جولائی ۱۲ء سے ۱۲ جولائی ۱۳ء عہ
میاں فقیر محمد صاحب نمبر ۳۱۶۹ - ۱۹ جون ۱۳ء سے ۱۹ جون ۱۴ء للعہ

یکم جولائی ۱۹۱۳ء

مالرویا صاحب نمبر ۲۸۵۵ یکم جنوری ۱۳ء سے یکم ستمبر ۱۳ء تک عہ

۳- جولائی ۱۹۱۳ء

عبدالحمید صاحب نمبر ۹۶۴ یکم جون ۱۳ء سے یکم جون ۱۴ء عہ

احمد حسن صاحب مدرس نمبر ۵۳۰ یکم نومبر ۱۲ء سے یکم فروری ۱۳ء عہ
ڈاکٹر عبیداللہ صاحب نمبر ۴۷ یکم دسمبر ۱۲ء سے یکم جنوری ۱۴ء عہ
سلطان جوگیو دوکاندار نمبر ۱۲۳۱ للعہ
منشی احمد دین صاحب نمبر ۲۲۴۷ یکم نومبر ۱۲ء یکم نومبر ۱۳ء عہ

۴- جولائی ۱۹۱۳ء

ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب نمبر ۳۰۴۳ - ۳۰ جون ۱۳ء یکم جولائی ۱۴ء للعہ
شیخ رحمت اللہ صاحب نمبر ۹۰ " " للعہ

۵- جولائی ۱۹۱۳ء

میاں عبدالکریم صاحب نمبر ۱۷۵۳ - ۳۰ جون ۱۲ء سے یکم جولائی ۱۳ء سے
بابو عبدالعزیز صاحب نمبر ۱۰۵۲ " " " للعہ
محمد نجیب خانصاحب نمبر ۲۱۹ عہ
میاں محمد بخش صاحب نمبر ۱۴ " " " عہ
حکیم محمد حسین صاحب قریشی نمبر ۱۲ " " " للعہ
شیخ غلام نبی صاحب نمبر ۱۰۳ " " " للعہ
منشی گل دار محمد صاحب نمبر ۱۳۸۱ " " " عہ
منشی امام الدین صاحب نمبر ۱۱۸۷ " " " للعہ
بابو اللہ بخش صاحب نمبر ۱۴۰۴ " " " للعہ

۷- جولائی ۱۹۱۳ء

مولوی گلاب الدین صاحب نمبر ۲۵۷ ۲ر
محمد علی صاحب نمبر ۲۹۹۲ یکم جولائی ۱۳ء سے ۳۰ جون ۱۴ء للعہ
ایس ایم یوسف حسن صاحب نمبر ۳۴۱۵ " " للعہ
چودھری مولا بخش صاحب نمبر ۲۹۴ " " " للعہ
حکیم محمد قاسم صاحب نمبر ۲۱۳ " " " للعہ
احمد شیر صاحب نمبر ۳۷۴ " " " للعہ
عبدالعزیز صاحب نمبر ۱۷۶ " " " للعہ
محمد نور الدین صاحب نمبر ۲۱۱ " " " للعہ
بابو محمد اسمعیل صاحب نمبر ۲۲۲۳ " " للعہ
خانصاحب غلام حیدر خانصاحب نمبر ۱۶۴ " " " للعہ
مولوی انوار حسین صاحب نمبر ۳۶ " " " للعہ
مولوی طفیل احمد صاحب نمبر ۱۹۰ " " " للعہ
ماسٹر غلام محمد خانصاحب ۳۰۲ " " " للعہ
مرزا رحیم علی صاحب ۳۸۹ " " " للعہ
بابو عبدالرحمن صاحب نمبر ۵۲۷ " " " للعہ
سردار محمد ایوب خانصاحب نمبر ۱۵۶ " " " للعہ
عبدالرحمن صاحب نمبر ۸۸ " " " للعہ

۷- جولائی ۱۹۱۳ء

ڈاکٹر محمد رمضان صاحب نمبر ۵۵۴۶ - ۳۰ جون ۱۳ء سے یکم جولائی ۱۴ء للعہ

چودھری نصر اللہ خانصاحب نمبر ۵۹۲ - ۳۰ جون ۱۳ء سے یکم جولائی ۱۴ء للعہ
منشی فضل الٰہی صاحب نمبر ۱۶۴ " " " للعہ
چودھری صادق علی صاحب نمبر ۳۰۰ " " " للعہ
شیخ احمد علی صاحب نمبر ۳۰۰۷ " " " للعہ
مولوی کرم الٰہی صاحب نمبر ۱۶۳۵ " " " للعہ
منشی محمد حسین خانصاحب نمبر ۱۸۹ " " " للعہ
میر حامد شاہ صاحب نمبر ۱۲۳۲ " " " للعہ
میاں فضل دین صاحب نمبر ۱۴۲۹ " " " للعہ
منشی فیض احمد صاحب نمبر ۲۴۴۲ " " " سے

۸- جولائی ۱۹۱۳ء

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب نمبر ۴۳ عہ
چودھری محمد خانصاحب نمبر ۱۲۸۶ - ۳۰ جون ۱۲ء سے یکم جولائی ۱۴ء للعہ
منشی محمد اسمعیل صاحب نمبر ۱۴۹۲ " " " للعہ
قاضی محبوب عالم صاحب نمبر ۸۲۹ " " " للعہ
محمد حسین صاحب نمبر ۴۰۰ " " " للعہ
میاں محمد حیات صاحب نمبر ۹۲۳ " " " للعہ
منشی نصر اللہ خانصاحب نمبر ۲۱۵۵ " " " للعہ

۹- جولائی ۱۹۱۳ء

خیر الدین صاحب نمبر ۳۴ یکم جولائی ۱۳ء سے دسمبر ۱۳ء عہ
خلیفہ محمد صادق صاحب نمبر ۸۱۵ نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء صہ
محمد عمر خانصاحب نمبر ۱۵۷ " " " عہ
منشی عبدالعظیم صاحب نمبر ۲۰۴ جون ۱۳ء سے جولائی ۱۴ء عہ
ای کوئی کٹی نمبر ۲۵۲۲ " " دسمبر ۱۳ء عہ
منشی قادر بخش صاحب نمبر ۲۷۷۴ - ۲۷ مارچ ۱۲ء سے ۲۷ مارچ ۱۳ء للعہ
حافظ نور احمد صاحب نمبر ۴۶ جون ۱۲ء سے جولائی ۱۳ء للعہ
خانزادہ امیر اللہ صاحب نمبر ۱۹۱۳/۱۹۱۶ " " " للعہ
چودھری محمد حیات خانصاحب ۸۲۶ " " " للعہ
میاں غلام مصطفےٰ صاحب نمبر ۱۵۸۷ " " " للعہ
منشی غلام علی صاحب نمبر ۲۶۲۴ " " " للعہ
زین الدین محمد ابراہیم نمبر ۶۱ " " " للعہ
سیٹھ اسماعیل آدجی صاحب نمبر ۶۰ " " " للعہ
محمد اسمعیل صاحب نمبر ۲۸۸۹ - فروری ۱۳ء سے فروری ۱۴ء للعہ
محمد علی خانصاحب نمبر ۲۹۴۰ " " للعہ
بابو کریم بخش صاحب نمبر ۱۱۰۱ جون ۱۳ء سے جولائی ۱۴ء للعہ
شیخ فضل کریم صاحب نمبر ۲۰۲۲ " " للعہ

۱۰- جولائی ۱۹۱۳ء

سردار عبدالمجید خانصاحب ۳۰۱ جون ۱۳ء سے جولائی ۱۴ء للعہ

ایک جواب طلب عریضہ

بخدمت مکرم و معظم جناب مولانا احمد علی

صاحب ایڈیٹر اہلحدیث السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۵ ماہ سے دیوبندی علماء کے ساتھ مسئلہ حیات و ممات مسیح کے متعلق ہماری جماعت کی گفتگو ہو رہی ہے۔ پہلے دیوبندی مرکز سے ہماری مخالفت میں ایک اشتہار شائع ہوا جس میں ہمیں مناظرہ کے لئے دھمکی دی گئی اور میدان میں بلایا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہم نے صبر سے کام لیا اور یہی مناسب خیال کیا کہ ٹریکٹوں کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کیا جاوے اور ایک گونہ ہمیں تعجب بھی پیدا ہوا کہ مولوی صاحبان حیات مسیح پر کیوں زور دے رہے ہیں اور اس کے متعلق کون سے قرانی دلائل اُن کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر چونکہ ہمیں احقاق حق منظور ہے اس لئے ہم نے اپنے تازہ ٹریکٹ میں مناظرہ کے لئے آمادگی بھی ظاہر کر دی اور مقابلہ کے لئے انھیں کے نوٹس کے جواب میں ہم نے خطوط اور نیز دیگر ذرائع سے ان کو تحریص دلائی۔ مگر ہمارے مقابلہ کے لئے اب تک کوئی شخص دم نہیں بھرتا سنا گیا ہے کہ آپ بھی بفضل خدا ایک جید عالم ہیں اور سیدنا حضرت مسیح کو چرخ چہارم پر زندہ بیٹھے ہوئے ملتے ہیں اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح اُمت محمدیہ کے بگڑ جانے کا انتظار کر رہے ہیں اور اسی اُمید پر ہیں کہ کب یہ اُمت خراب ہو اور کب وہ چرخ سے اُتریں۔ اگر اس اعتقاد پر آپ کا ایمان ہے اور اسکو آپ قرآنی تعلیم کے موافق یقین کرتے ہیں تو للہ اپنے دلائل سے ہمیں بھی مطلع فرما دیں تاکہ ہم جو اس کے مخالف اعتقاد رکھنے والے ہیں آپ کے قیمتی خیالات سے فائدہ اُٹھائیں۔ دیوبند سے شکست کی ذلت کو دور کرنے کے لئے آپ اپنے ذمہ یہ کار خیر اُٹھائیں اور پبلک پر مسیح کا آسمان پر چڑھنا ثابت کریں۔ جب چاروں طرف سے نا اُمیدی نظر آئی تو ہمیں آپ کو مخاطب کرنا پڑا کیونکہ یہی ایک عظیم الشان مسئلہ ہے جس نے آپ لوگوں کو ہم سے جدا کیا اور ہمیں وفات مسیح کے ماننے کے عوض آپ سے کافر اور دجال کا قیمتی خطاب ملا۔ ہم بفضل خدا حق پر ہیں اور آپ ہمارے دلائل کا ملاحظہ اُن ٹریکٹوں سے جو ہماری جماعت کیطرف سے شائع کئے گئے ہیں با آسانی فرما سکتے ہیں۔ اگر آپ بھی اس مسئلہ میں ہمارے ہمخیال ہیں تو الحمدللہ آپ اور ہم ملکر غیر مذاہب کا مقابلہ کریں اور اگر نہیں تو پہلے اس کے متعلق معاملہ صاف کیا جاوے

سکرٹری انجمن اشاعت اسلام ضلع مظفرنگر۔

ٹریکٹوں کی ضرورت

انجمن احمدیہ مردان ضلع پشاور کے سکرٹری میاں محمد یوسف صاحب چاہتے ہیں کہ کوئی رسالہ یا ہینڈبل کہیں چھپے اُس کی کم از کم ۵۰ کاپیاں بصیغہ بیرنگ میانصاحب موصوف کی خدمت میں بھیجی جایا کریں۔ اُمید ہے کہ احباب اُن کا ایڈریس اس مطلب کے واسطے اپنے پاس نوٹ کر لینگے۔

مرہم عیسیٰ ٹریکٹ سرمہ

مرہم عیسیٰ کے نام نامی سے ہمارے احباب بخوبی واقف ہیں [illegible] یہ وہ مرہم ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ بحالت بیہوشی صلیب پر سے آنے کے بعد حواریوں نے اپنے آقا کے زخموں کے واسطے طیار کی تھی فی زمانہ اس ملک میں لاہور کے لائق طبیب حکیم محمد حسین صاحب احمدی نے جو اس کو عمدہ اجزاء سے طیار کر کے ملک میں رواج دیا اور کثرت سے بذریعہ اشتہار اس کو پھیلایا تو ان کے کارخانہ کا بلکہ ان کا نام بھی مرہم عیسیٰ مشہور ہو گیا۔ حکیم صاحب موصوف ایک جوشیلے نوجوان ہیں دینی خدمت کا بہت شوق ہے۔ اکثر اندرونی بیرونی مباحثات میں مصروف رہتے ہیں حال میں انھوں نے تائید اسلام میں چھوٹے ہینڈبلوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے اور اسکا نام مرہم عیسیٰ سر ریز رکھا ہے۔ جس کے نمبر ذیل چھپکر ہمارے پاس پہنچے ہیں اور قابل دید ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (۱) نمبر ۹۵۔ خلق عظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مسیح ناصری کے اخلاق کا مقابلہ ہے (۲) خطبہ اردو نمبر ۲۔ کلمہ طیبہ کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔ (۳) خطبہ اردو نمبر ۷ ضرورت قرآن۔ ایک پادری کے رسالہ عدم ضرورت کا جواب شافی (۴) خطبہ اردو نمبر ۱۲۔ النبی الامی نمبر ۱ معجزہ قدرت رحمٰن۔ آنحضرت کے امی ہونیکا راز (۵) خطبہ اردو نمبر ۹ المسیح المہدی والمسیح الدجال۔ سچے اور جھوٹے مسیح کے نشانات۔ ان سب کے [illegible] ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ احاطہ میاں چراغ دین صاحب رئیس منڈا بازار۔ نولکھا لاہور

جن صاحبان کے نام ۱۴۔ اکتوبر کا پرچہ وی پی کیا جائیگا اُن کی فہرست اس اخبار کیساتھ شائع کی گئی ہے اس فہرست میں اپنا نمبر نام اور رقم ملاحظہ کر کے اگر ضرورت جانیں تو خط و کتابت کر لیں خاموشی رضامندی وصولی وی پی مفہوم ہوگی

اندھیر نگری

ایک سال یا اس سے زائد عرصہ گذرا ہے کہ چوہدری حسین بخش صاحب احمدی ساکن شاہزادہ متصل دھرم کوٹ رندھاوا نے اپنی دختر نفیسہ بی بی کا نکاح مولوی عبد العزیز صاحب احمدی کے ساتھ کیا تھا۔ چوہدری صاحب کے بیٹے اور بی بی نے بسبب غیر احمدی ہونے کے اس رشتہ کی مخالفت کی اور رخصتانہ میں دیر ہو گئی تو اس حال میں مرگئی [illegible] کا پیدا ایسا مخالف ہوا ہے کہ اب اپنی بہن کا نکاح کہیں اور جگہ کرنا چاہتا ہے جو شرعاً قانوناً ہر دو طرح ناجائز ہے۔ کیونکہ باپ کی زندگی میں بیٹا ولی نہیں اور ایک نکاح پر دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف خود بلکہ ساتھ ہی کسی دوسرے شخص کو بھی اور جناب ملاں صاحب کو بھی مصیبت میں گرفتار کرنا چاہتا ہے۔

شیخ یعقوب علی صاحب

احباب کو اطلاع دیتے ہیں کہ الحکم بند نہیں ہوا اور اُسکی اشاعت میں دیر ہونے کے بعض اسباب ہیں قادیان میں پھر مشین پریس کا سلسلہ جاری ہونیوالا ہے۔ اور الحکم اکتوبر آئندہ باقاعدہ نکلنے لگیگا۔ نیز کسی غلط فہمی کو دور کرنے کے واسطے شیخصاحب اعلان کرتے ہیں کہ وہ الفضل کے ایڈیٹوریل سٹاف میں شامل نہیں ہیں۔

کون صاحب امداد کرینگے

ایک معلمہ خاتون ہیں انکے نام اخبار بدر ایکسال کیواسطے جناب خانصاحب غلام اکبر خانصاحب نے اپنے پاس سے مبلغ للعہ دیکر جاری کرایا تھا وہ سال ختم ہوا۔ کیا اب پھر خانصاحب موصوف یا کوئی اور صاحب ایک سال کیواسطے اس خاتون کیلئے قیمت دے سکتے ہیں؟

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

اخبار بدر

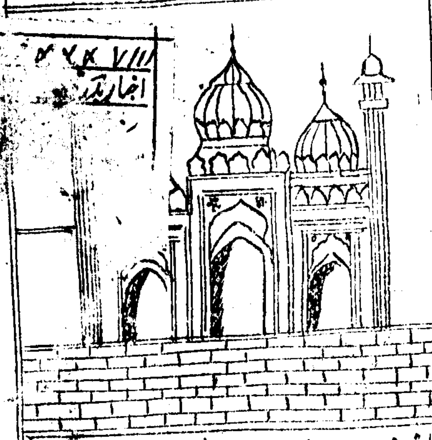

جلد ۱۲

نمبر ۱۱

ضلع گورداسپور

ہوش ہر عہد و صلش زجام نور الدین

کہ ہست محی و موتی کلام نور الدین

ایڈیٹر میاں معراج الدین

۲۳ شوال ۱۳۳۱ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق [illegible] ستمبر ۱۹۱۳ء و ۱۰ اسوج سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت و دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

اسلامیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمده از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شده سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہماں از حضرت احمد است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

Reg. No. ۱۲۵

اخبار قادیان

دار الاماں کا حال مرے بھائیو سنو
قرآن لوگ دین سے پڑھتے ہیں روز ہم
پھر ہو گیا ہے درس بخاری کا بھی شروع
شملے سے واپس آ گئے محمود میرزا
مہمان آ رہے ہیں نہایت خلوص سے
صادق۔ رحیم۔ ناصر و سرور۔ سفر میں ہیں
اکمل نے لکھ دیئے ہیں یہ اخبارِ قادیان

فضلِ خدا سے پاک ہے ہر طرح خیر ہے
اللہ سے اس کو پیار ہے شیطاں سے بیر ہے
روح القدس کے فیض سے ہر شخص طیر ہے
باقی جو اہلبیت ہیں اُن میں بھی خیر ہے
کوئی بلال کوئی ابوذر۔ زبیر ہے
ان کی غرض ہے [illegible] غلط نہ کچھ شوقِ سیر ہے
ارضِ حرم خیال میں دشمن کے دیر ہے

کلام امیر

پرمیم بانڈ کا انعام جوا ہے

سوال ہوا کہ ہندوستان میں انگریزی پرامیسری نوٹ رائج ہیں خریدنے والے کو سود ملتا ہے۔ اب یورپ کے دیگر ملکوں نے بھی ہندوستان میں اپنے پرامیسری نوٹ رائج کئے ہیں اور بعض سہولتیں زائد دی ہیں (۱) سود ملتا ہے۔ (۲) جب کوئی چاہے اپنا روپیہ واپس منگوا لے (۳) روپیہ ایک دفعہ نہیں بلکہ باقساط دینا پڑتا ہے۔ (۴) نوٹ خریدنے والوں کو سال کے سال انعام دیا جاتا ہے بطور قرعہ اندازی جسکا نام نکل آوے۔ مگر جسکو انعام دیا جاتا ہے اس کا روپیہ واپس نہیں دیا جاتا۔ ان پرامیسری نوٹوں کا نام پریمیم بانڈ ہے۔ ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ کیا اسکا کاروبار کرنا اور انعام حاصل کرنا جائز ہے؟

بجواب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا یہ جوا ہے (قمار بازی)

حضرت کا خط ظفر اللہ خانصاحب کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

شیخ محمد اکبر صاحب کو محبت بھرا اسلام علیکم۔ یہ مبارک دعا ہے۔ افسوس ہندوستان کے مسلمان اس سے محروم ہو گئے آہ۔ آہ۔ سیر میں کوئی دین و دنیا کا خیال رکھنا چاہیئے والا فضل ہے مسجد کی خبر مبارک ہو۔ فنلینڈ میں گھنٹوں کے حساب سے نماز روزہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والقمر قدرناہ منازل۔ یہ تقدیر منازل کا ارشاد لیسے بلاد کے واسطے ہے۔ پیارے غور کرو چھتیس کروڑ روپیہ سالانہ چرچ آف انگلینڈ۔ اگر یہ لوگ مسیحی نہیں تو اتنا روپیہ پانی کی طرح کیوں بہاتے ہیں۔ پھر اسلام کے مقابل انھیں دوستانوں میں مراکش۔ طرابلس۔ ترکی میں بلقان نے اٹلی نے فرانس نے کیوں اس قدر خونریزی کی۔ تثلیث کی دلیل تو ہے ہی نہیں اس کا عقلمند کے سامنے اقرار کریں۔

مسیح کے ساتھ اس مذہب کے زوال کے دن وابستہ ہیں۔ اندرستہ کھلے کھلے ہیں اسلام کو نظام ماننے سے مضائقہ کرتے رہیں۔

آپ توحید کی تبلیغ کر دیا کریں۔ پنجابی ہندوستانی طلباء کو بقدر طاقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام

[illegible] انتہائی نفرت ہے۔ نمازوں میں غفلت مت کرو۔ قرآن کریم ضرور پڑھو۔ دعائیں بہت [illegible] آپ کا جرمن دوست کیا ہوا۔ پھر آپ نے ان کا حال نہ لکھا۔ تعجب ہے والسلام

نور الدین ۱۶۔ ستمبر ۱۹۱۳ء

حضرت کا خط برادران مصر کے نام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۱۔ خاکسار کی طرف سے احمد بک تیمور کو خصوصیت سے ملو۔ اور میری دلی محبت سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہو عرض کرو یہ وقت اسلام کے لئے بابرکت ہے آپ ناامید نہوں۔ لا تیئسوا من روح اللہ یاد کرو۔ [illegible] یہ دن اسلام کے لئے بابرکت آ رہے ہیں۔ اور یاد رکھو۔ عمدہ نقش تختی پر اسوقت منقش ہوتا ہے جب پہلا نقش دھو دیا جاتا ہے۔

۲۔ احمد بک تیموری معرفت استاد کا پتہ لگاؤ۔ پھر انتخاب کتب اور استخارہ سے کام لو۔

۳۔ ان کا لباس پنجابی ہو یا عربی دونوں لباسوں کے سوا کوئی لباس ضروری نہیں گو لباس کے متعلق اسلام نے کوئی فیشن تجویز نہیں فرمایا۔

۴۔ پیار و نیک اعمال انسان تکبر میں مبتلا ہو کر بعض دفعہ صداقت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور بد اعمال فطرۃ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا تائب ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر چار برس انکار پر اڑے رہے۔ خالد بن ولید جنگ احد میں کفار کا کمان افسر تھا۔

میاں محمد بخش کو میری طرف سے بہت بہت شکریہ اور جزاک اللہ کہہ دینا۔ ہم بہت خوش ہوئے اُس کے اس سلوک سے جو آپ سے اُس نے کئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

ولی باپ ہے

ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک لڑکی کو اُس کی نانی نے پرورش کیا ہے اُس کے پاس پلی اور بڑھی ہوئی ہے۔ اب اُس کی شادی کا وقت آیا ہے تو اُس کا باپ جس نے کبھی اُس کو پوچھا بھی نہ تھا اپنی مرضی کے مطابق کہیں اُس کی شادی کرنا چاہتا ہے اور نانی کہیں اور کرنا چاہتی ہے۔ حق کس کو ہے حضور فیصلہ فرماویں؟ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ولی تو باپ ہی ہے اور اُسی کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے نکاح کرے۔

ہر جگہ ایمان کو قائم رکھو

ایک شخص نے عرض کیا کہ میں پٹواری ہوں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ اس ملازمت میں بے ایمانی کا بہت موقعہ ہوتا ہے نیک آدمی کے واسطے مناسب نہیں کہ ایسی نوکری کرے حضرت نے فرمایا خود انسان اپنے ایمان کو سمجھ سکتا ہے کہ وہ کس کام کو تقویٰ کے لوازمات کے ساتھ پورا کر سکتا ہے۔ بے ایمانی کرنے والا تو نماز میں بھی بے ایمانی کر سکتا ہے۔ ہر جگہ نیکی اور بدی دونوں باتوں کا موقعہ موجود ہے۔ ملازمت چھوڑنے کی ضرورت نہیں اپنے ایمان کو قائم رکھو۔

درخواست جنازہ

منشی غلام حسن صاحب اپنے مرحوم دوست سلطان احمد احمدی بٹالوی کے واسطے احباب سے دعائے مغفرت کے خواہاں ہیں۔

(۲) برادرم تاج محمد صاحب سفید پوش چھور سے اپنے اہلیہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

آٹھ آنہ اور عنایت ہوں

ناظرین کو معلوم ہے کہ اخبار بدر ماہ مارچ ۱۹۱۳ء میں جب چھوٹے کاغذ پر چھپنا شروع ہوا تو ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ سب خریداروں کو اخبار معہ ضمیمہ روانہ کیا جایا کریگا اور ضمیمہ بلا ضمیمہ کی تفریق اب باقی نہ رہیگی اسپر بعض اُن اصحاب نے جو چار روپیہ والا اخبار بلا ضمیمہ خریدا کرتے تھے عہ اور دیگر پورا کر دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پادری صاحب اور ان کے بزرگ و خورد غور کریں

ان دنوں پادری ٹامس ہاول صاحب کو اسلام کے خلاف بہت جوش ہو رہا ہے اور اس جوش میں وہ حد سے بڑھ کر ذاتیات پر حملے کر رہے ہیں میرے لیکچر بعنوان کفارہ پر بھی انہوں نے رسالے لکھے ہیں جن کا اکثر حصہ خود میری ذات پر بیجا حملوں سے پُر ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت کلامی اور دشنام دہی سے کام لیا ہے۔ میرے متعلق جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس کے جواب میں میں نے پسند نہ کیا کہ بوڑھے پادری صاحب کی ذات پر کوئی حملہ کروں یا ان کے لئے پچھلے سوانح کو کھولوں بلکہ میں ان کے ساتھ اپنی تحریر یا تقریر میں وہی روش قائم رکھنا پسند کرتا ہوں جو ابتدا سے ان کے متعلق میری دیرینہ عادت ہے۔ ہاں مسائل دینی کا معاملہ جدا ہے اور اس میں صداقت کا اظہار ضروری ہے جنھیں وہ ہر زہ درائی اور تہمت لگانی طعن و تشنیع کریں اس کا بالمقابل جواب میں ان کو کوئی نہ دونگا ہاں جو عیب وہ خدا کے پیاروں پر لگاتے ہیں اس کا دور کرنا ہمارا فرض ہے لیکن ہر ایک شخص کو پادری صاحب کے ساتھ وہ سلوک کرنا منظور نہیں ہو سکتا جو مجھے ہے۔ ذیل کا مضمون جو ہمارے قابل دوست میاں معراج الدین صاحب نے لکھا ہے اسکی عبارتوں کا بہت سا حصہ جو پادری صاحب کے متعلق تھا ہم نے کاٹ دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہم بزرگ پادری صاحب کو اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ جو طریق تحریر کا آپ نے اپنے رسالوں اور کتابوں میں مسلمانوں کو اشتعال دلانے کا شروع کیا ہے وہ بہت خطرناک ثابت ہوگا۔ کسی کے بزرگ کو گالیاں دینا اصل بحث سے گریز کر کے ادھر اُدھر کی باتوں کو شروع کر دینا کسی طرح عیسائیت کے واسطے مفید نہ ہوگا شیشے کے محل کے رہنے والوں کے واسطے مناسب نہیں کہ راہ گذرتوں پر پتھر اٹھا کر پھینکیں۔ پادری صاحب دین یسوعی کی کمزوریوں پر رحم کریں۔ اور دوسروں پر سختی کا برتاؤ شروع نہ کریں۔ ورنہ پچھتانا پڑیگا۔ ایسا نہ ہو کہ آخری عمر میں تلخیاں دیکھنی پڑیں۔ ایڈیٹر۔

اخبار بدر کی اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۱۲ء میں ہمارا ایک مضمون بعنوان "مذہب عیسوی اور اُس کی مذہبی کتب پر ریویو" شائع ہوا تھا جس میں مختصر طور سے پادریوں کی انجیلوں اور ان کے متعلقہ رسالوں کے فرضی اور جعلی ہونیکا ثبوت اُن کے اپنے ہی بزرگوں کی شہادتوں سے دیا گیا تھا اور یہ بھی دکھایا گیا تھا کہ ان انجیلوں میں سے ہی (باوجودیکہ جعلی ہیں) یسوع مسیح کی الوہیت کا دعویٰ ہرگز کہیں ثابت نہیں ہوتا یہ ایسا لاجواب اور دندان شکن مضمون ہے کہ خود بڑے بڑے حامیان دین عیسوی نے اس کے لاجواب ہونے کو تسلیم کر لیا ہے اور جس نے جواب دینے کی کوشش کی وہ بھی سوائے اس کے کچھ نہ کر سکا کہ ہم کو گالیاں دے۔ ہمارے ناظرین یا بات کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ عیسائی دین کے حامی متواتر شکست پر شکست کھا کر اور غور کر کے اپنے مذہبی اصول کی کمزوری اور نامعقولیت کے قائل ہو گئے ہیں۔ اور اب وہ سلسلہ احمدیہ کے مقابل پر تحریری و تقریری مناظرہ سے بھی رک گئے ہیں۔ لیکن اب ایک معزز پادری صاحب ٹامس ہاول بشپ نامی جو انگلش چرچ کے ماسٹر اور ریاست بہاولپور کے ... کے وظیفہ خوار ہیں اپنے شکست خوردہ بزرگوں کی صف آخر ... اور چراغ سحری کی طرح ٹمٹمانے والے ... دکھا دیے شہرت حاصل کرنے کے خیال سے ہماری مخالفت میں کچھ لکھنا شروع کیا ہے انہوں نے ... مضمون مندرجہ بالا کے جواب کے نام سے ... شائع کئے ہیں

ہمیں خیال تھا کہ پادری صاحب عمر رسیدہ تجربہ کار ذی شریف آدمی اور مہذب ہونے کے مدعی ہیں ان کی تحریر معقول محقق اور معمولی طبقہ کے بدزبانی سے بچی ہوئی ... سے بالاتر ہوگی مگر ان کے پرچوں کو پڑھ کر ایسے شخص کی حالت پر بہت افسوس ہوتا ہے کہ نہ معقولیت کے حدود کے اندر رہا ہے اور نہ ہی تہذیب کے دائرے میں اپنے آپ کو چلا سکا ہے ... نے سچے واقعات کو ملتبس کرنے کی بہت کوشش کی ہے

ان دونوں پرچوں میں پادری صاحب نے اصل مضمون کا کوئی جواب نہیں دیا اپنے عمل سے اپنے عجز کا ثبوت دیکر صرف اسی پر اکتفا کیا ہے کہ ... بھائی ایڈیٹر نور افشاں اور مصنفان اظہار عیسوی و ہدایت المسلمین و میزان الحق و اشاعت ہیں نمبر ۲ ان اعتراضات کا جواب دے چکے ہیں۔ اب ان عقلمند پادری صاحب سے کوئی پوچھے کہ اگر آپ کے بھائی اس مضمون کا بقول آپ کے جواب دے چکے تھے تو پھر آپ نے کسلئے قلم اٹھایا اور کیوں ناحق اپنا یا مشن کا وقت اور روپیہ یہ دو پرچے لکھ کر ضائع کیا۔ پادری ٹامس ہاول صاحب نے تو یہ پرچے لکھ کر اپنے اس ڈیفنس پر آپ ہی پانی پھیر دیا ہے۔ ان پرچوں میں کھسیانے ہو کر پادری صاحب ہمیں للکارتے ہیں کہ "آپ ضرور میدان میں آئیں ہم تو خم ٹھونک کر حاضر ہیں" کیا ان کا خم ٹھونکنا یہی ہے کہ صرف بھائیوں کی مدد کے حوالے دینے سے کام ہو سکتا ہے؟ اگر مرد میدان ہوتے تو مضمون کے ہر ایک جزو کا پورے طور سے جواب دیتے ہم نے تو اپنے مضمون میں صاف لکھ دیا تھا کہ ہم نے فی الحال اسکو بہت مختصر لکھا ہے اگر اس کے جواب میں پادری صاحبان میدان میں نکلے تو ہم پوری تفصیل کے ساتھ ان کی ساری انجیلوں کے الگ الگ بخیے اُدھیڑ کر پبلک کے سامنے رکھ دینگے لیکن وہ اسی مختصر مضمون کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تو پھر مفصل کتاب کے جواب کی تاب اُن میں کہاں ہو سکتی ہے۔

پادری ٹامس ہاول صاحب آپ ہی انصاف سے جواب دو کہ کیا آپ نے ہماری اصل باتوں کا جواب دیا ہے جو ہم نے فرمایا کہ (۱) ہم نے لکھا تھا کہ آپ کی انجیلیں اور متعلقہ رسالے ہرگز ہرگز خدا کا کلام نہیں نہ یہ یسوع مسیح پر اور نہ ہی حواریوں پر بذریعہ وحی الٰہی نازل ہوئیں۔

کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے معقولی اور منقولی دلائل سے ثابت کر دکھایا ہے کہ فی الحقیقت یہ اناجیل اور ان کے متعلقہ رسالے خدا کی طرف سے یسوع مسیح یا اُس کے حواریوں پر انبیاء سابقین کی طرح بذریعہ وحی نازل ہوئے تھے؟

(۲) ہم نے ثابت کیا تھا کہ ان میں نہ کوئی انجیل اور نہ کوئی رسالہ یسوع مسیح نے لکھا اور نہ لکھایا اور نہ کسی اور نے یسوع مسیح کے عین حیات ان کو لکھا اور اُس نے اس کی تصدیق کرائی اور نہ ہی اُس نے اس کی صحت بحال رکھنے کا کوئی معیار مقرر کیا؟

کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ ساری کتابیں یا ان میں سے کوئی ایک ہی یسوع مسیح نے خود لکھی یا لکھائی تھی یا کم از کم اُس کے عین حیات میں لکھی گئی ہو اور اُس نے تصدیق کی ہو؟

(۳) ہم نے یہ ثابت کیا تھا کہ حواریوں کا یہ ایمان تھا کہ یسوع مسیح ابھی عنقریب اُن کے دیکھتے دیکھتے دوبارہ آ جائیگا

اور قیامت قائم ہو جائیگی اور ان کے دیکھتے دیکھتے تمام دنیا تباہ ہو جائیگی۔ اس لئے وہ کسی کتاب کا لکھنا جائز نہیں سمجھتے تھے اور یہ بھی ہم نے ثابت کیا تھا کہ ان انجیلوں میں سے کوئی کتاب فی الحقیقت کسی حواری کی لکھی ہوئی نہیں لوقا اور مرقس تو حواری ہی نہ تھے اور متی اور یوحنا کے نام سے جو کتابیں موسوم ہیں وہ کتابیں اُس متی اور یوحنا کی لکھی ہوئی نہیں جو مسیح کے ۱۲ حواریوں میں سے تھے۔ اور نہ ہی اُن کی زندگی میں دُنیا میں ظاہر ہو کر گرجا میں داخل کی گئیں۔ یہ کتابیں اور لوگوں کی تصنیف ہیں اور غلط طور پر اُن کو متی اور یوحنا حواری ظاہر کیا جا رہا ہے۔ آپ ہی بتائیں کیا آپ یا آپ کے کسی بھائی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرقس اور لوقا مسیح کے حواری تھے؟ اور جو کتابیں متی اور یوحنا کے نام سے موسوم ہیں وہ اُن کے مصنف درحقیقت مسیح کے حواری تھے؟ اور اُن کی زندگی میں ہی یہ کتابیں گرجا میں داخل ہو گئیں تھیں؟

۴۔ ہم نے لکھا تھا کہ مسیح کے حواریوں کے بعد انجیل نویسی کا شوق پیدا ہوا تو لوگوں نے بہت مختلف انجیلیں لکھ ماریں جو گرجا میں داخل ہو گئیں پھر ہم نے ۲۸ اور ۱۱۳ کے نام بھی لکھے ہیں اور ان میں سے معتبر نسخے چھانٹنے کے لئے کئی بار کوشش کی گئی لیکن ناکامی رہی پھر آخر کار ۳۲۵ء میں بمقام نیسیا بزرگوں کی ایک مجلس اس کام کے لئے بیٹھی اور اُنھوں نے تمام معتبر اور غیر معتبر انجیلوں کو گرجا کی اونچی جگہ پر رکھ کر دعا کی کہ سچی انجیلیں اوپر رہ جائیں اور جھوٹی نیچے گر جائیں۔ چنانچہ چار انجیلیں اوپر رہ گئیں اور باقی سب نیچے گر گئیں۔ پھر اس کارروائی کی تصدیق کے لئے بشپ کرسینٹ اور بشپ مورڈنی جو اس کونسل کے ممبر تھے اور قبل از تحریر تصدیق مر گئے تھے ان کی قبر پر تمام رات مسلوں کے رکھ چھوڑنے سے اُن کے دستخط موجود ہو گئے اس واقعہ کے بعد چار انجیلیں رکھ لی گئیں اور باقی سب کو ضائع کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ باتیں تیسی فرادر بزرگیش نے لکھی ہیں۔ آپ ہی فرمائیں کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ان واقعات کے وجود سے انکار کیا ہے اور اس کے برعکس ثابت کیا ہے؟

ایسے ہی بیسیوں باتیں ہم نے اپنے مضمون میں لکھی ہوئی ہیں جن میں سے کسی ایک کا بھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ آپ کے بزرگوں نے اُن کا [illegible] ہے۔ تو پھر وہ کونسی ہمت ہے جس سے آپ کا [illegible] آپ کر کھڑے ہونا ثابت ہے۔

افسوس کہ آپ کی عمر کا اب آخری وقت ہے اور آپ اس قدر بیباکی سے خدا کے سامنے کام لے رہے ہیں

اگر مرد میدان ہو تو آؤ دکھلاؤ کہ آپ نے یا آپ کے کسی پادری بھائی نے کہاں وہ باتیں ثابت کی ہیں جن کا ہم نے اوپر مطالبہ کیا ہے اور جو ہمارے مضمون میں درج ہیں جبکہ آپ کے بزرگوں کی گواہی سے اناجیل غلط اور جعلی ثابت ہیں اور جبکہ وہ جسکو آپ خدائی کا جامہ پہنانا چاہتے ہیں خدائی سے انکار کرتا ہے اور کہیں دعویٰ نہیں کرتا۔ جبکہ آپ کی انجیلیں اُس کو کسی طرح خدا بننے نہیں دیتیں تو آپ کون ہیں جو آپ کی بات سے یسوع مسیح کو خدا سمجھ لیا جاوے۔ مدعی سست اور گواہ چست کا معاملہ کیوں تسلیم کیا جائے

ہم بروز روشن میں باآواز بلند کہتے ہیں کہ یسوع مسیح نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے جو لوگ اُسکو خدا سمجھتے ہیں اور جن کتابوں میں اُس کی خدائی کا ذکر ہے وہ سب افترا ہے میں مفتری اور کذاب ہیں۔ کیا آپ خدا کی غیرت سے خوف نہیں کرتے۔ خدائے واحد لاشریک لہٗ نے زمین و آسمان۔ یسوع مسیح اُس کی ماں باپ بھائی بہنیں اور آپ کو اور تمام عالمین کو پیدا کیا اور اُس کی پیدائش اُس کی شہادت دے رہی ہے۔ جسکو تم خدا کہہ رہے ہو۔ اُس نے کیا پیدا کیا؟ جو کچھ اُس نے پیدا کیا وہ دکھاؤ؟ ہم نے بہت سی باتیں اناجیل کے متعلق اسی قسم کی لکھی ہوئی ہیں ان میں سے کسی کا جواب پادری صاحب نے نہیں دیا۔

پادری صاحب کے لئے کیسے افسوس کا مقام ہے کہ اتنے بڑے دعوے کے مدعی ہو کر نفس مضمون کے جواب سے بالکل عاری ہو کر ادھر اُدھر کی بے بنیاد اور غلط باتیں لکھ کر بحث کو مخلوط کرنے کی کوشش کریں

ان کے علاوہ ہم نے الوہیت مسیح کے متعلق بھی پادری صاحب کی خدمت میں چند امور اُنکے اپنے ہی مسلمات سے پیش کئے تھے اُن کا بھی اُنھوں نے اور نہ اُن کے کسی بھائی نے کوئی جواب دیا ہے اُن میں سے بھی چند باتیں ان سے پوچھتے ہیں۔

۱۔ کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ثابت کیا ہے کہ صریح الفاظ میں آپ کے مفروضہ خدا یسوع مسیح نے کہیں ان آپکی مسلمہ اور فی الحقیقت حکایات انجیلی میں ہی اپنے خدا ہونیکا دعویٰ کیا ہو۔

۲۔ کیا یسوع مسیح نے خدا کی گواہی اپنی شہادت اور حواریوں اور بدروحوں اور دوستوں اور دشمنوں اور یہودیوں میں سے کسی کی شہادت سے خدائی کا مدعی آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ان اناجیل کی روایت صریحہ سے ثابت کیا ہے اور جو حوالے آپ کی انجیلوں سے ہم نے لکھے ہیں آپ نے اُن کو غلط یا جھوٹا ثابت کیا ہے؟

۳۔ کیا یوحنا ۱۷/۴ میں جو یسوع مسیح نے اپنی ربوبیت سے انکار کا فیصلہ کیا ہے۔ اُس روایت و آیت کی آپ نے تغلیط ثابت کی ہے؟

(۴) کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ثابت کیا ہے کہ یسوع اپنے ماں باپ کے گھر میں صرف اکیلا بیٹا تھا یا کسی اور طرح سے اکلوتا تھا۔ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ ایسے صریح واقعات سے بھی پادری صاحب انکار کرتے ہیں جو روز روشن کی طرح پبلک پر تاباں ہیں۔ حال کے بلقانی جنگوں کے دوران میں لاہور اور دوسرے شہروں میں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی نیت سے چند مشاہیر پادریوں کے اُن لیکچروں کا سلسلہ ابھی دنیا کو فراموش نہیں ہوا جس میں بلقانی اتحادیوں کی چند فتوحات اور ترکوں کی شکستیں انجیل اور قرآن کی تعلیموں کے تاثیرات پر زور شور سے مبنی کیجاتی تھیں اور لوگوں کو عیسائی دین کے قبول کرنے کی اسی بناء پر راغب کرنے کی کوشش کا ایک موقعہ سمجھ لیا گیا تھا آپ ان واقعات کو جھوٹھ کہنے سے اپنی تمام وقعت کھو دیتے ہیں کیونکہ یہ تو ابھی تازہ باتیں ہیں۔ خود لاہور میں دو لیکچر ہوئے جس کی شہادت میں ہزاروں زندہ گواہیاں پیش کیجا سکتی ہیں اور جن کے متعلق مختلف اخبارات میں کئی مضامین نکل چکے ہیں چنانچہ اخبار بدر رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں ان کا ذکر ہے۔ ہاں اگر آپ کا یہ مطلب ہے کہ دراصل انجیل کی تعلیم کے اثر سے بلقانی اتحادیوں کو کامیابی نہیں ہوئی اور ترکوں کو اسلام پر عمل کرنے سے شکست نہیں ہوئی تو ہم آپ کے ساتھ اس حد تک متفق ہیں مگر ایمان سے فرمائیے کہ آپ کی یہی منشا ہے؟

ہم برملا کہتے ہیں کہ پادریوں کے دائرے میں سے کوئی ہمدردی کا اظہار عملی طور پر ترکوں سے نہیں ہوا اور برٹش گورنمنٹ کو عیسائی کہنا غلط ہے۔ وہ ایک نیوٹرل سلطنت ہے جو مسلمانوں کے ساتھ من حیث السلطنت مسلمان اور عیسائیوں کے ساتھ عیسائی اور ہندوؤں کے ساتھ ہندو ہے۔ اور بحیثیت رعیت پروری کے وہ سب کے حقوق اور جذبات کی نگراں ہے۔

آپ ہی ذرا بتادیں کہ مسلمانوں کے رشتہ دار اور آپ کے چچازاد بھائی میاں محمد علی صاحب نے تو چندہ برائے ترکان

دیا ہوگا۔ مگر آپ نے بحیثیت عیسائی مذہب کا ایک لیڈر ہونے کے کیا اظہار ہمدردی ترکوں سے کیا تھا۔ اور وہ کس اخبار میں چھپا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے وہ خوشیاں جو آپ اپنے حلقہ میں مناتے تھے وہ ہمیں معلوم نہیں لیکن ہم اُن کا ذکر کرنا عبث سمجھتے ہیں

کتاب واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت کا جواب لکھنے کی آپ طیاری کر ہی رہے ہیں اُس کا جواب ہم اُسوقت دیدینگے یہاں اس کا کونسا موقعہ ہے۔ بات میں بات کیوں گھسیڑتے ہو آپ کے اس نوٹ کا صرف ہم اس جگہ اتنا جواب دیتے ہیں کہ اگر آپ اس کتاب کو ہماری بناوٹ ثابت کر دینگے تو ہم آپ کو ایکسو روپیہ انعام دینگے لیکن اگر آپ ثابت نہ کروگے اور ہرگز ثابت نہ کرسکوگے تو پھر اس طرح کی لعنت کا طوق بھی آپ کے گلے میں رہیگا اور آئندہ کے لئے آپ کی ہر بات جھوٹی سمجھی جائیگی ؛

پادری صاحب آپ ذرا ہمیں یہ تو بتائیں کہ آپ نے کونسے ایسے جدید اعتراض اسلام پر کئے ہیں جو آپ کے بزرگوں نے نہ کئے تھے۔ اور جن کے سینکڑوں مرتبہ دندان شکن جواب دیئے جاچکے ہیں۔ آپ کوئی چند ایسے پبلک کے سامنے پیش کریں جو آپ سے پہلے کسی عیسائی نے اسلام کے خلاف نہیں کئے ہوں۔ اور جن کا جواب مسلمانوں کی طرف سے نہ دیا گیا ہو۔

آپ کے تحمل و بردباری کی صفت تو آپ کی تحریر سے ظاہر ہو رہی ہے اور ہم آپ کے اُس بزرگ کو بھی جانتے ہیں جو اپنے جذبات پر ذرا بھی قابو نہیں رکھ سکتا تھا اور جو لوگوں کو سور۔ سانپوں کے بچے حرامکار وغیرہ کہا کرتا تھا۔ آپ ہمکو خوب جانتے ہیں اگر کسی وقت دو تین آدمی آپ کے پاس آ گئے اور آپ نے اُن کو اپنے سے مضبوط اور طاقت ور پالیا اور اُن سے ڈر کے مارے آپ نہ بول سکے تو اس سے آپ کا متحمل ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ جبکہ آپ کانوں میں انگلیاں ڈال کر خاموش بیٹھے رہے تو پھر آپ نے دوسرے کی بات سُنی کیسے۔ اور آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ کلمات فحش بولتا رہا۔ آپکا اپنا بیان آپ کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے۔

آپ کے تحمل کا ثبوت آپ کے الفاظ سور مزاج وغیرہ ظاہر کر رہے ہیں۔

آپ تو بڑے ماہر پادری ہیں چلئے آپ ہی ہمارے سامنے عمدہ بتاہوں اور ہماری باتوں کا جواب معقولیت سے دیں۔ آپکا وہ خداوند جس کے لئے سر دھرنے کو جگہ نہ تھی اور یہودیوں کے ہاتھوں سے گھسیٹا اور دُکھ دیا گیا اور چھوڑانے کی کوششوں میں کامیاب نہ ہوا پھر ایلی ایلی لما سبقتنی پکارتا ہوا اور پیالے کے ٹل جانے کی آرزو کرتا ہوا صلیب پر چڑھایا گیا اُس کو غالب کہتے ہو۔ اگر اسی کا نام غلبہ ہے تو یہ غلبہ آپ کو بھی نصیب ہو ؛ پادری صاحب آپ قرآن کریم کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ آپ تو اُس کے دشمن ہیں اُس کی پناہ میں کیوں آتے ہو قرآن کبھی ایسے یسوع مسیح کا ذکر نہیں کرتا جو خدائی کا مدعی ہو۔ جو لوگوں کو گالیاں دیتا ہو۔ جو شراب بناتا ہو۔ اور لوگوں کے کھیتوں میں سے بھٹے بلا اجازت مالک کے کھاتا اور کھلاتا اور مصائب میں روتا چلاتا اور دعا نہ قبول کی جاتی اور آسمان پر چڑھ بیٹھا ہو ؛ قرآن تو عیسیٰ مسیح ابن مریم کا ذکر کرتا ہے جو خدا کا بندہ رسول۔ تمام حوائج بشریت رکھنے والا۔ راستگو۔ طبعی موت سے مرنے والا تھا اس لئے قرآنی عیسیٰ مسیح کے ساتھ آپ کا کوئی تعلق کسی طرح کا نہیں۔ اور اس لئے آپ اُس کے متعلق کوئی بات پیش نہیں کرتے۔ آپ تو اُس مسیح کے منکر اور کافر ہیں۔

جب تک کہ آپ یسوع مسیح کی الوہیت کے دعوے کی تاریخی تصدیق ثابت نہیں کرلیں یعنی اپنی انجیلوں سے اُس کا دعویٰ اور اُس پر خدا اور فرشتوں اور حواریوں اور دشمنوں اور دوستوں کی شہادت پیش نہ کرلیں آپ کی پیش کردہ دلیل کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی جب یسوع مسیح خود خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا اور اُس پر کوئی گواہی نہیں پیش ہوتی بلکہ اُلٹے وہ ایسے اوصاف پیش کرتے ہیں جو عام انسانوں میں مشترک ہیں۔ تو پھر کسی دوسرے کے کہنے سے اُسے کیونکر خدا مانا جاسکتا ہے۔

بایںہمہ آپ نے بدیں ادعائے علم الوہیت کے مسئلہ کے متعلق جو استدلال قرآن سے کئے ہیں اپ کی علمی قابلیت اور سمجھ کی خوب قلعی کھولتے ہیں آپ نے جو وادی طوی میں ظہور بخشنے سے درخت یا جھاڑی کا مبدل بخدا ہونا استدلالاً پیش کیا ہے۔ تو یہ صریح آپکے اعزاض کے مخالف پڑتا ہے کیونکہ جب جھاڑی میں خدا کے ظہور سے وہ جھاڑی ہی جھاڑی ہے۔ تو یوسف نجار اور مریم کے بیٹے یسوع میں بھی خدا کے ظہور بخشنے سے خدا خدا رہا۔ اور یسوع انسان رہا۔ یہ آپ کی بے علمی اور افترا ہے کہ قرآن خدا کے حلول کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور آپ نے الحول کا ترجمہ "حلول کرنا ہے" کرنے میں نہایت دھوکہ دیا ہے۔ اگر آپ سچے ہیں تو الحول کا ترجمہ حلول کرنا لغت عرب سے ثابت کرو۔ آپ ہرگز ثابت نہیں کر سکینگے اور یہ آپ کے جھوٹا ہونے پر ایک اور مہر ہے ؛

پھر آپ ایک اور دھوکہ دیتے ہیں کہ سورہ ذاریات ا۔رکوع ۲۱ کی آیت میں بھی آپ نے تحریف سے باز نہیں آئے۔ اور لکھدیا ہے وفی انفسکم۔ افلا تبصرون اُس میں آپ وفی انفسکم کو افلا تبصرون کے ساتھ ملاکر یہ استدلال کرنا چاہتے ہیں کہ گویا خدا تمہارے نفسوں میں حلول کئے ہوئے ہے یہ آپ کی غلطی اور بے علمی ہے اصل آیت کو نکال کر دیکھو وہاں لکھا ہے وفی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون ؛ انفسکم اور افلا تبصرون کے درمیان وقف مطلق کی علامت پڑی ہوئی ہے۔ اور مطلب اس کا یہ ہے کہ یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں اور تمہارے نفسوں میں نشانات ہیں۔ تم اس بات پر کیوں بصیرت یعنی غور سے کام نہیں لیتے

ایسا ہی قرآنی آیات میں آپ کی دست اندازی آپ کی جہالت اور بے علمی کو ثابت کر رہی ہے۔

اسی طرح آپ نے ایک حدیث میں صورتہ کے لفظ کا ترجمہ خدا کی صورت کی ہے۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ نحو ہی کے رو سے صورتہ میں ہ کی ضمیر کا مرجع قریب یعنی آدم ہی ہو سکتا ہے۔ یعنی اللہ نے آدم کو اُس کی یعنی آدم کی صورت پر پیدا کیا اور صحت حدیث کی سند پیش کرنے کے آپ ذمہ وار ہیں۔

پھر آپ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کو پیش کرتے ہیں۔ اگر اس میں یسوع مسیح کی الوہیت کی دلیل ہے تو پھر ہر ایک آدمی اللہ ہے یسوع کے لئے کوئی تخصیص نہیں ؛

آپ کو قرآن کا علم نہیں آپ قرآن سے بالکل بیخبر ہیں اس لئے قرآن سے کوئی استدلال آپ صحیح طور پر نہ پیش کرسکتے ہیں اور نہ ہی وہ قابل التفات سمجھا جاسکتا ہے۔ اور نہ ہی آپ کو اپنے دعوے کے ثبوت میں ایسے گواہ پیش کرنیکا حق ہے جسکو آپ اپنے عقیدے کی رُو سے جھوٹا سمجھتے ہیں ؛ جب تک آپ یہ اعلان نہ کردیں کہ قرآن کو ہم سچا اور منجانب اللہ سمجھتے ہیں اُسوقت تک وہ آپ کے دعاوی میں آپکی طرف سے گواہی قبول نہیں کیا جاسکتا

ہم نے آپ سے انجیلوں سے آپ کے دعاوی ہی کے متعلق سوالات کئے ہیں نہ کہ اپنے کسی دعوے کے لئے۔

کیونکہ اسلام اپنے دعاوی کے لئے کسی دوسرے کی مدد کا محتاج نہیں وہ اپنے دعاوی کے ثبوت اپنے اندر رکھتا ہے وہ ایسی بے بیہائی برداشت نہیں کرتا کہ دعوے تو کرے آپ اور اس کے ثبوت کے لئے غیروں کی بغلیں جھانکتا پھرے جیسا کہ مروجہ اناجیل کے پیرؤں کا حال ہے

آپ نے روح اور بدن کو ضد قرار دیکر اسپر اپنی ایک تھیوری کی بنیاد رکھی ہے۔ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ آجتک آپ ضدین کے معنی سمجھنے سے بھی بے خبر ہیں۔

اسی طرح آپ نے دردزہ سے پیدا ہونیکو بھی خوب سمجھا ہے اور آفریں ہے آپ کی سمجھ پر۔ اول تو آپ کا یہ کہنا ہی سراسر غلط ہے کہ مسیح کی پیدائش فوق العادت تھی وہ معمولی طور پر ماں کے شکم میں نو مہینے رہا اور پھر معمولی راہ سے معمولی لوازم کے ساتھ پیدا ہوا۔ کونسی فوق العادت بات اُس کی پیدائش میں ہے۔ آپ کی انجیلیں تو آپ کو یوسف نجار کا بیٹا بشہادت مریم قرار دیتی ہیں۔ عجیب کہ تم نے اپنے مضمون میں لکھا ہے اور ماں سے بڑھکر کس کی شہادت قابل اعتبار ہوسکتی ہے یہ آپ کی سمجھ کا ہی خاصہ ہے کہ آپ نے یہ سمجھ لیا کہ یسوع مسیح کو دردزہ ہوا تھا

آپ کا یسوع مسیح تو معصوم ہے نہ مس شیطانی سے پاک ہے۔ اس کا تو شیطان نے اُسی طرح امتحان لیا جیسا پادری صاحبان کسی یونیورسٹی یا کسی مدرسے کیطرف سے طالبعلموں کا امتحان لیا کرتے ہیں جبکہ ایک امتحان دینے والا طالبعلم ممتحن کے مس سے پاک نہیں رہ سکتا تو یسوع اپنے ممتحن کے مس سے پاک رہا۔ بلکہ وہ تو مس سے بھی بڑھ کر جا دو تھا کہ یسوع شیطان کے پیچھے پیچھے لگا پھرا ہم نے ان امور پر نہایت مختصر طور سے لکھا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نے پادری صاحبان سے یہ تقاضا کیا ہے کہ وہ اناجیل کی شہادت سے نقلی طور پر یسوع مسیح کے دعوے الوہیت کے دلائل پیش کریں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مطالبات کو کھینچکر کسی اور طرف لیجانا چاہتے ہیں اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر پادری صاحب حق اور راستی کے طالب اور حامی ہیں تو وہ ہمارے مضمون کے تمام مطالبات کا اسی طرح جواب دیں جس طرح اُنسے مطالبہ کیا گیا ہے۔

(معراج الدین عمر)

نوٹ - یہ مضمون دیر سے آیا پڑا تھا مگر بسبب کمی گنجائش نہ چھپ سکا۔

اسے کیونکر تصدیق حاصل ہوئی

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ امابعد ناظرین با تمکین کیخدمت میں التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کا احصاء اور شمار احاطہ انسانی میں ہرگز ہرگز نہیں آسکتا۔ جہاں اسنے ہمارے آرام جسمانی کے لئے ہر ایک قسم کی راحت اور آرام کا سامان مہیا کیا اور اس میں کوئی کمی نہ رکھی اسطرح سے اس نے ہماری روح کے لئے بھی سامان مدحت مہیا فرمائے۔ قربان جایئے اس کے احسانات پر اور نثار ہوجائے اس کی عنایات پر اگر ایک عالم کی ہدایت کا سامان اس نے علم کو بنایا ہے تو ایک جاہل کی تسلی کا ذریعہ بھی وہ ایسی شان و شوکت کا رکھتا ہے۔ اگر تعلیم یافتہ کی ہدایت کے لئے کتب ہی ذریعہ ہوز و فلاح ہوتی ہے تو ایک بےعلم شخص کیلئے اس کے صحیفہ قدرت میں اس سے بڑھکر ذریعہ موجود ہوتا ہے۔ اگرچہ فرط راحت سے قلم بیا اسوقت اسقدر روانگی ہے کہ کئی دفتر لکھے جائیں لیکن تاہم اختصار اولی ہوتا ہے اسکو مد نظر رکھتے ہوئے میں ایک تازہ نشان صداقت کا ذکر کرتا ہوں جو کہ بندہ کی بیوی کو موجب ہدایت ہوا۔ میں صدر الدین نام موضع مؤنگ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کا رہنے والا ہوں اور کچھ ایسٹ آباد سکول میں ٹیچر ہوں۔ مجھے چند ماہ ہوئے کہ اس سلسلہ عالیہ میں بیعت کی اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اسنے ہدایت دی۔ چندیوم ہوئے کہ بندہ نے اپنی بیوی کو بطور تبلیغ کہا کہ تم بھی بیعت کر لو اس نے کہا بہت اچھا چنانچہ مینے اس کیطرف سے ایک خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں تحریر کر دیا۔ خط لکھتے وقت مینے کہا اگر تم میرے پیچھے تو بیعت نہیں کرتیں اس نے کہا کہ نہیں بلکہ میں سچا مذہب خیال کرتی ہوں۔ مینے خط لکھ دیا دو دن گذرے کہ شب ۲۲ رمضان بوقت ۲ بجے اسنے مجھے کہا کہ مینے مندرجہ ذیل خواب دیکھا وہ کہتی ہے کہ میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کنواں ہے اور اسپر بہت آدمی جمع ہیں جنکو تم (یعنی مجھے مخاطب کرکے) مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق وعظ کر رہے ہو۔ پاس سے ایک گنوار گذرا اور کہا کہ ویسے ہی جھوٹ کے طومار کھڑے کر رہے ہیں وہ کہتی ہے مینے اسے ڈانٹا اور کہا کہ خبردار ایسی بات کہو۔ خیر تم نے کہا کہ چھوڑ دو خدا خود انکو سمجھا دیگا۔ اور اسنے انتقام لیگا۔ چنانچہ میں چپ ہو گئی۔ پھر تم نے ایک جاموش کیطرف اشارہ کرکے جو وہاں قریب ہی مضبوط رسیوں سے جکڑا ہوا تھا کہا کہ جاؤ اور اسکو مضبوط باندھو۔ ہنوز تم اسے مضبوط کرنے کے لئے جونہی اس کیطرف رُخ کیا وہ رسیوں کو توڑ کر ان تمام آدمیوں پر حملہ آور ہوا اور وہ سب بھاگ گئے جنمیں تم بھی تھے اور پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا۔ میں ایک گندم کے کھیت میں چھپ گئی تو اس وجہ سے وہ کہیں اور طرف چلا گیا۔ میں کھیت سے باہر نکلی اور سامنے ایک گاؤں نظر آیا جو لب سڑک واقع تھا میں اس میں گئی اور وہاں ایک گھر والوں سے پناہ مانگی انھوں نے کہا کہ اندر جا بیٹھ یہاں کوئی جاموش نہیں۔ چنانچہ میں اندر چلی گئی چند منٹ کے بعد انھوں نے کہا کہ باہر آجاؤ میں آئی جونہی میں باہر نکلی تو شور اُٹھا کہ وہ سانڈ آیا۔ چنانچہ میں بھی اس کے دیکھنے کو مکان سے باہر گلی میں آگئی۔ دیکھا کہ واقعی آرہا ہے اچانک تم بھی وہاں ہی ہو۔ اور اسی وقت وہیں کھڑے کھڑے ایک ٹکا سٹی کا پیدا ہوگیا تم اس کے اندر داخل ہوگئے اور میں باہر ہی اور دیکھ رہی ہوں کہ سانڈ آرہا ہے۔ اسی اضطراب میں مجھے خیال آیا کہ دیکھو اب موقعہ ہے میں اپنے پیر کو آزما لیتی ہوں میں بلند آواز سے کہا کہ اے نور الدین اگر تم سچے ہو تو اسوقت اس مصیبت سے بچاؤ پانچ چار دفعہ اسی طرح ہی کہا فوراً سانڈ غائب ہوگیا اور بالکل امن و امان پھر تم بھی باہر آگئے اور میرے دونوں بچے بھی صحیح و سلامت مجھے مل گئے اور میں بھی صحیح و سلامت بچ رہی۔ اسوقت تم نے کہا کہ اب تو یقین ہوا ہے۔ تو میں نے کہا ہاں یقین ہوگیا ہے۔ اور پھر تمہارے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ اب تم بھی دُنیا کی محبت دل سے نکال ڈالو۔ چنانچہ ایک سیاہ رنگ کی بھیڑ تمہارے اندر سے بھاگ کر نکل گئی اور میں نے دیکھا اور تم نے بتایا کہ دیکھو دنیا جاتی ہے۔ یہ خواب دیکھ اُس نے مجھے بیدار کیا اور سارا خواب سُنایا اور نیز کہا کہ میں موتنگ میں دعا کیا کرتی تھی کہ خدایا اگر یہ دین سچا ہے تو مجھے کوئی نشان دکھلا پس خدا نے نشان دکھلا دیا فالحمد للہ علی ذالک اسنے یہ بھی کہا کہ اگرچہ خط بیعت لکھا دیا تھا لیکن مجھے کامل یقین تھا لیکن اب تو کامل چھوڑ اکمل ہوگیا ہے۔ تو مینے کہا غضل پڑھو چنانچہ اس نے بھی شکریہ ادا کیا اور مینے بھی۔ وہ ان دلائل کو کہاں سمجھ سکتی تھی جو کہ مرزا صاحب کی صداقت کے ہیں۔ خدا نے یہ دلائل دکھلا دیئے۔ بیشک خدایا تو ارحم الراحمین ہے اور تیری ذات نہایت بے نیاز ہے اور تو جسے جسطرح چاہے ہدایت نصیب کر دیتا ہے۔

وی پی آتے ہیں
جن اصحاب کے نام ۲۔ اکتوبر کا اخبار وی پی کیا جائیگا۔ ان کی فہرست اس اخبار کے صفحہ ۹-۱۰-۱۱-۱۲ پر شائع کی گئی

بنگال میں احمدیت

جناب مولوی عبدالواحد صاحب بنگال سے لکھتے ہیں۔ "مبائعین جدید کے تیسرے سو کی فہرست ملفوف عریضہ ہذا ہے۔ بہت مدت کے بعد یہ تیسرا سو اختتام کو پہنچا۔ اس اثناء میں مخالفین نے روک ڈالنے میں چونکہ بہت کوشش کی اس لئے لوگ پس پا ہو رہے مگر رمضان شریف کے قبل سے رجوع لوگوں کا کچھ زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اللھم زد فزد۔ چوتھا سو کا بھی ۲۷ نمبر تک پہنچ گیا ہے۔ اُمید قوی ہے فضل الٰہی سے کہ برخلاف تیسرا سو کے یہ چوتھا سو جلدی اختتام کو پہنچے آمین۔

عید الفطر میں خاکسار کا ارادہ تھا کہ عیدگاہ میں جلنے سے چونکہ مخالفین کے ساتھ جنگ وجدل کا خطرہ قوی تھا جامع مسجد میں نماز عید اپنی جماعت کو لیکر پڑھوں مگر.......

...یہاں سے اور یہاں کے مخالفین کا حامی بنا ہوا ہے۔ اس نے یہاں کے حاکم اعلیٰ کو جو ایک انگریز جوائنٹ مجسٹریٹ ہے بہت کچھ کہہ بول کر مسجد میں جانے سے بھی ممانعت کرادی۔ پس ناچار اپنے مکان ہی پر عید کی نماز پڑھی میرا خیال تھا کہ احمدیوں کے سوا غیر احمدی کوئی بھی نہیں آئیگا مگر فضل الٰہی ہے کہ غیر احمدی بھی بہت آگئے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ مصلے ہمارے یہاں پانسو سے بھی اوپر تھے فالحمد للّٰہ حمداً کثیراً۔ اب اُمیدوار ہوں کہ حضور ہمارے لئے بدرگاہ ذوالجلال دعا فرمادیں۔ فی الحال مخالفین اس جماعت کی ترقی کو دیکھ کر مخالفت میں سعی بلیغ بہم پہنچارہے ہیں"

شیخ نور احمد صاحب

ولایت سے لکھتے ہیں السلام علیک یا خلیفہ رسول اللّٰہ۔ گذارش ہے کہ ہم سب خدا تعالیٰ کی حمد وثنا محض اُسی کے فضل سے اُسی کی بخشی زبان سے اُسی کی توفیق سے اس سرزمین پر کرتے ہیں محض خدا تعالیٰ نے اپنے کرم وفضل سے میری ایک مدت مدید کی دعا سُنی ہے مجھے یاد ہے کہ ایام طفولیت میں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا حال کسی کتاب میں پڑھا تو معاً میرے دل میں جوش اُٹھا اور دعا کی کہ الٰہی مجھے بلال رضی اللہ عنہ بنادے نہ معلوم کہ وہ کون سا نیک وقت تھا۔ مگر اُس کے بعد جب حضور علیہ السلام کی غلامی کا موقعہ پیش آیا وہ بھی محض خدا تعالیٰ نے خود مجھے حکم دیا کہ یہ مہدی ہے۔ چنانچہ حسب ارشاد ربی حضرت اقدس علیہ السلام کے خدام میں داخل ہوا جسکو اس وقت ۲۲ سال کچھ ماہ کم ہوئے ہیں یعنی بائیسواں سال گذر تا ہے۔ اس عرصہ میں اکثر خیال آیا ہے اور اسی بناء پر دعا کی الٰہی جب محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا بروز ہوکر بہت سے انسان آسکتے اور خاتم النبیین رحمۃ للعالمین نبیا ء کے بروز ہوسکتے تو کیا بلال رضی اللّٰہ عنہ کا اگر مجھے مثیل بنادیوے تو کیا تیری قدرت سے بعید ہے۔ اگرچہ مجھے بذریعہ الہام یا کشف وغیرہ کے یہ نہیں بتایا گیا کہ ہاں مگر اس قدر دل میں تسلی ضرور ہوگئی ہے کہ ایسا ہوسکتا ہے۔ چنانچہ جہاز میں جب میں اس ملک کی طرف آرہا تھا تو مجھے اس مسجد کے متعلق کوئی علم نہ تھا مگر دل میں ایک تڑپ تھی کہ کبھی کوئی مسجد ہو وہاں میں بلال کی طرح اذان دوں۔ جونہی ہم وارد انگلینڈ ہوئے اور خواجہ جی سے ملاقات ہوئی اور اُن سے ذکر کیا تو اُنھوں نے فرمایا۔ اس مسجد کا فیصلہ ہمارے حق میں ہونیوالا ہے۔ مجھے تو بہت ہی خوشی ہوئی۔ آخر میری مراد یہی تھی کہ اس کفرستان میں مسجد میں اذان دوں۔ چنانچہ ۹۔ رمضان مبارک کو میں نے اذان دی اور نماز باجماعت ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب ہمارے امام ہوتے ہیں۔ جناب چودھری فتح محمدؐ صاحب اور یہ عاجز مقتدی ہوتے ہیں۔ ایک دن ایک کرنیل الطاف حسین صاحب بھی شامل جماعت ہوئے تھے۔ اکثر دوستوں کے خط آتے ہیں کہ مسجد مبارک ہو۔ اب خدا تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ الٰہی اس مسجد کو جیسا ہم نے اخلاص سے آکر آباد کیا ہے اس کو مسلمانوں سے بھرپور کردے اسلام پھیلے اسلام کا بول بالا ہو آمین۔

جس وقت میں نے یہاں آکر اذان دی ہے وہ ظہر کی نماز کا وقت تھا بے اختیار میری آنکھوں سے پانی جاری تھا اور دل مرغ بسمل کی طرح سینہ میں تڑپ رہا تھا اور زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ الٰہی اسلام کا بول بالا کر جو دعائیں محمد رسول اللّٰہ نے کیں اور جو دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی اور جو دعائیں اسوقت کا موجودہ خلیفہ کر رہا ہے وہ سب کی سب قبول فرما آمین

اطلاع

آجکل پادری طامس ہاول صاحب بڑے غیظ سے بھرے ہوئے جوش کے ساتھ اسلام کے برخلاف بہت ناپاک الفاظ سے بھرے ہوئے لٹریچر کو شائع کر رہے ہیں اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان پاک میں اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے ہیں سو شاید ابھی کبھی کسی پادری نے ... ان میں سے ایک رسالہ کا جواب میاں سراج الدین صاحب عمر نے لکھا ہے چونکہ مضمون بہت لمبا ہے اور درمیان ... زیادہ پورا لطف نہیں رہتا اسواسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۱۔ اور ۱۵۔ دو نمبروں کو اکٹھا کر کے پورا مضمون ۱۲ اکتوبر کو شائع کیا جاوے۔ اس واسطے ۹۔ اکتوبر کو اخبار شائع نہیں ہوگا +

عربوں کے پتے درکار ہیں

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سید عرب عبد الحی صاحب لائے تھے اور کچھ درکار ہیں۔ عرب۔ مصر۔ امریکہ وغیرہ بلاد جہاں پڑھے لکھے عرب موجود ہیں وہاں کے دوست توجہ کریں اور ازراہ عنایت ایسے آدمیوں کی فہرست ارسال کریں جن کے نام تبلیغ عرب کے اوراق کا بھیجنا مفید ہو سکتا ہو +

دو کاتبوں کی ضرورت

درخواستیں معہ نمونہ خط و شرائط ملازمت بنام مینجر صاحب الفضل قادیان آنی چاہئیں +

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف نہیں چھپ سکا +

رسید زر

... جولائی ۱۹۱۳ء

میاں غلام رسول صاحب نمبر ۹۱۵ جون ۱۳ء تا جولائی ۱۴ء للعہ
خانبہادر مرزا سلطان احمد صاحب نمبر ۲۲ ۔۔ للعہ
منشی طالب علی خانصاحب نمبر ۲۰۷ ۔۔ للعہ
ماسٹر برکت علی خانصاحب نمبر ۱۴۹۱ ۔۔ للعہ
منشی محمد صادق صاحب نمبر ۱۲۴۲ جون ۱۳ء تا جون ۱۴ء للعہ
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نمبر ۳۵ جون ۱۳ء تا جون ۱۴ء للعہ
میاں امام الدین صاحب نمبر ۷۵۴ ۔۔ عالہ
محمد خلیل صاحب مسلم نمبر ۳۱۴۲ ۔۔ عالہ

۱۵۔ جولائی ۱۳ء

مولوی بوٹے خانصاحب نمبر ۷۴۲ جون ۱۳ء تا جولائی ۱۴ء للعہ
شیخ نور احمد صاحب ۱۰۱ ۔۔ للعہ
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۱۵۶ ۔۔ للعہ
بابو عبد الرحمٰن صاحب نمبر ۸۲۳ ۔۔ للعہ
میاں غلام رسول صاحب تمیم نمبر ۱۱۶۹ ۔۔ للعہ

کون صاحب امداد کرینگے

ایک معلمہ خاتون ہیں ان کے نام اخبار بدر ایک سال کے واسطے جناب خانصاحب غلام اکبر خاں صاحب نے اپنے پاس سے مبلغ للعہ دیکر جاری کرایا تھا۔ وہ سال ختم ہوا۔ کیا اب پھر خانصاحب موصوف یا کوئی اور صاحب ایک سال کے واسطے اس خاتون کے لئے قیمت دے سکتے ہیں؟

لکل داءٍ دواءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت بازار

سرمہ مراوارید۔ سیلو اکسائڈ والا۔ مقوی بصر۔ سفید۔ گرے۔ غشا۔ نزول الماء قیمت فی تولہ . . . .

سرمہ دافع پھولا فی ماشہ . . . .

سرمہ کلی سفید۔ پڑوال۔ دھند۔ سبل۔ بیاض چشم آب چشم فی تولہ

سرمہ ممیرا سفید البصر از ضعف پیری فی تولہ . . . . . .

سرمہ بیاق سفید سلاق و سرخی ناک . . . . .

حب حافظ الجنین۔ اکسیر الجنین۔ اٹھرا کو دور کرتی ہیں

حب مقوی باہ و ممسک چار درجن قیمت . . .

دوائے بواسیر خونی ۳۲۔ خوراک . . . . . .

دوائے جریان ۲۸۔ خوراک . . . .

دوائے مقوی حافظہ۔ دافع فالج رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ . . . .

حب مقوی باہ سریع الاثر ۲۔ درجن ۱۲

دوائے قوۃ باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸۔ خوراک

ق۔ د معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان

کھوئی ہوئی قوت

ہمارے ایک معتبر بھائی ایک دوائی معتبر اور قیمتی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت مبلغ عہ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان۔

ضرورت نکاح

ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ حجام کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئے۔

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک۔ آزمالو۔ تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی آزمالو۔ قیمت

کشتہ یشب مرکب۔ ضعف دل۔ دل کا دھڑکنا۔ کمی خون یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی کا رکھتا ہے۔ ۲۴ خوراک

معجون چاندی اسکے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک حد درجہ کا ہوگا۔ مفرح دل قیمت ۵ تولہ

مفرح کوسمی دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے حافظہ تیز کرتی ہے۔ نسیان کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے۔ قیمت فی ڈبیہ کلاں ہر ایک کا پرچہ استعمال ہمراہ ہوگا

ع۔ ل۔ معرفت بدر ایجنسی قادیان

حب ہیضہ مجرب

ہر ہیضہ والے کو دن میں چار دفعہ کھلانا۔ [illegible] پلانا اور برنت۔ گولی ۱۲ عدد قیمت

ملنے کا پتہ

ق۔ د۔ معرفت دفتر بدر۔ قادیان

مصالح العرب

جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے پانچ روپے عطا فرمائے ہیں ان کا پرچہ عرب میں ہی جائیگا لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے دوستوں کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں۔ اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطا فرمائے ہیں ان کا ایک پرچہ جائیگا اور باقی پرچے عرب میں جائینگے۔ مینجر بدر قادیان۔ ضلع گورداسپور

ضرورت نکاح

ایک نو مسلم عمر ۴۰ سال، ملازم در قادیان بمشاہرہ اکیس روپے کو ضرورت نکاح ہے۔ پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہیں۔ جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کے واسطے عمدہ موقعہ ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ہونی چاہئے۔

سرمہ سفید

ایک دوست کا پشت در پشت سے آزمودہ نسخہ۔ خارش۔ سرخی۔ جالا۔ دھند۔ گگرے و دیگر امراض چشم کے واسطے از حد مفید قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصول ڈاک۔ بدر ایجنسی قادیان سے طلب کرو

کمی صفحات

اس اخبار میں صفحات ۹ لغایت ۱۲ مصالح العرب کے ہیں اور صرف ان خریداروں کے اخبار میں ڈالے گئے ہیں جن کی خواہش ہے کہ ان کو ایک پرچہ عربی تبلیغ کا ان کے اخبار کے ساتھ جایا کرے باقی خریدار اپنے اخبار کو ناقص نہ سمجھیں۔

پنسل سے نہ لکھو

بعض لوگ پنسل سے رقعے لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرتے یا باہر سے پنسل سے لکھا ہوا خط روانہ کرتے ہیں یا فہرست دعائیں اپنا نام پنسل سے لکھ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اطلاع ہو کہ حضرت پنسل سے لکھا ہوا پڑھنا پسند نہیں فرماتے۔ اس سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی صاحب پنسل سے کچھ لکھ کر پیش خدمت نہ کیا کریں۔

ضرورت نکاح

ایک سیدزادی کے نکاح کے واسطے جس کی عمر بائیس سال ہے احمدی نوجوان تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

مرتبہ شری دیوی پرکاش دیو جی پرچارک برہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے۔

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور پر افترا کر کے ہادیٔ سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے تھے ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور نیک گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی

[illegible]

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

معہ ضمیمہ عام قیمت سالانہ پیشگی چار روپے

قادیان ضلع گورداسپور

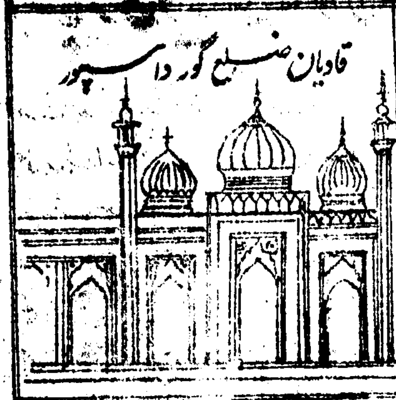

بدر

BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش زجام نور الدین

جلد ۱۴ | یکم ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۷ اسوج سمت | نمبر ۱۴

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان و رآ | جائنٹ اڈیٹر میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محیٔی موتی کلام نور الدین

کلام امیر رضؓ

انبیاءؑ کے طرز پر چلو

فرمایا:۔ انسان کی حالت عجیب ہے اگر ذرا سفید بال آجاویں تو کہتا ہے کہ میری عمر تو کچھ بڑی نہیں نزلہ ہوگیا تھا یا کچھ صدمہ پہنچا تھا اس سے بال سفید ہوگئے۔ عمر تو چھوٹی ہے۔ اور اگر ساٹھ سال کو پہنچ گیا ہے تو کہتا ہے۔ اب بھی ضعف کیسے نہ ہو۔ ستر اسی سال تو عمر ہوگئی ہے۔ غرض کسی زمانہ میں بھی اپنی کمزوری کو قبول نہیں کرتا۔ تعلّی اور بڑائی چاہتا ہے لیکن کمزوری کا یہ کمال ہے کہ جب کوئی نصیحت کرو اور انبیاء کے طرز پر چلنے کا طریق بتلاؤ کہہ دیتا ہے کیا میں نبی ہوں یا ولی ہوں ایسے لوگ جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ انبیاء کے اُسوہ پر چلیں اور اسپر بڑی تاکید فرمائی ہے ❊

چار یار

فرمایا:۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالی ہے۔ صوفیا فقہا۔ محدثین اور فلاسفر۔ ہر چہار سے مجھے محبت رہی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتب میں چاروں کے جامع ہوتے ہیں ❊

شریر سے قطع تعلق رکھو

فرمایا۔ مومن کو چوکس رہنا چاہیئے اور بدمعاش سے قطع تعلق رکھنا چاہیئے ورنہ بدمعاش اور مومن اکٹھے رہتے ہوں تو جب اُسپر عذاب آتا ہے اسپر بھی اس کا اثر پڑتا ہے ایک شخص تو آپ بیٹھا غرق ہو رہا ہے ہم بھی اسکے پاس بیٹھے رہینگے تو غرق ہو جاینگے ❊

تعجب!

فرمایا:۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ کانپور میں مرنیوالوں کو اخبار والے شہید کہتے ہیں حالانکہ کسی کو کیا معلوم ہے کہ کس نیت سے وہ وہاں گئے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مرنیوالے کے متعلق ایسا زور دینے سے منع کیا ہے کہ وہ ضرور ضرور بہشتی ہے پھر تعجب ہے کہ ان مقتولین کیواسطے جنازے پڑھے جاتے ہیں حالانکہ شہدا کیواسطے جنازہ نہیں ہوتا ❊

مولوی ابو القاسم صاحب

فرمایا۔ میں نے ابو القاسم نانوتوی صاحب کو دیکھا ہے بڑے تیز آدمی تھے۔ فلسفیانہ طبع تھے ہر سوال کا جواب فوراً دیتے تھے دیانند انکے مقابلہ میں آنے سے ڈرتا تھا ایک دفعہ حدیث پڑھا رہے تھے ایک حدیث میں آیا کہ آخری زمانہ میں مال کم ہوگا اسکے بعد ایک اور حدیث آئی کہ کسی جگہ سونا نکلیگا۔ میں نے چاہا کہ سوال کروں ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ حضور۔ پہلی" تو فوراً سمجھ گئے۔ اور جھٹ جواب دیا کہ میاں کیا تم نے چراغ بجھتا ہوا نہیں دیکھا میں یہی جواب سمجھ گیا اور خاموش ہوگیا مطلب تھا کہ بجھتے وقت چراغ کی روشنی آخر میں اُٹھتی ہے یہ آخری جوش تھا۔ فرمایا انکی وہ کتابیں بہت عمدہ ہیں مگر عبارت عام فہم نہیں۔ ایک تقریر دلپذیر ہے دوسری قبلہ نما ❊

ظاہر کا باطن پر اثر پڑیگا

فرمایا ایک شخص نے مجھے خط لکھا ہے کہ ہندو جو مسلمانوں کے ساتھ عداوت وکینہ رکھتے تھے اب بظاہر انہوں نے وہ عداوت چھوڑ دی ہے مل بیٹھتے ہیں اور کسی بغض کا اظہار نہیں کرتے لیکن افسوس ہے کہ ان کے دل پہلے سے بھی زیادہ کینوں سے بھرے ہوئے ہیں اندر ہی اندر بہت دشمنی دل میں رکھتے ہیں۔ میں نے اس خط کو پڑھکر بہت توجہ کی تو مجھے بھی معلوم ہوا کہ یہ ظاہری محبت باطن پر بھی اثر کریگی اور اندر کے کینے اور بغض بھی رفتہ رفتہ نکل جائیں گے۔ پس یہ خوشی کی بات ہے نہ کہ غم کی ❊

باپ یا بیعت مقدم کیا ہے؟

ملک لڈیہ کے ایک نوجوان کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں مسیح موعود پر ایمان رکھتا ہوں لیکن اگر بیعت کا ارادہ ظاہر کرتا ہوں تو میرا باپ رونا دھونا شروع کر دیتا ہے۔ فرمایا:۔ اسکو لکھا جاوے کہ اگر تم اس کو اسلام سمجھتے ہو کہ مسیح موعود کو قبول کرو اور بیعت میں داخل ہو تو پھر باپ کو کرنے دو جو اس کا جی چاہے باپ کے راضی رکھنے کی خاطر اسلام کو ترک نہیں کیا جا سکتا ❊

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ بدر پرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

اخبار قادیان و بلاد ران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ پانچوں نماز خود مسجد اقصیٰ میں پڑھاتے ہیں اور سب درس دیتے ہیں۔ بعض وقت ضعف بہت ہی ہو جاتا ہے۔ اور مسجد اقصیٰ کے دو زینوں پر چڑھنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ ہمت عطا کی ہے کہ ذرہ بھی طاقت ہو تو پھر مسجد میں آنے سے رہ نہیں سکتے اللہ تعالےٰ کی عبادت اور خلق سے بھلائی ہر دم آپ کو مدِ نظر ہے۔ اہلبیت مسیح موعود میں ہر وجہ سے خیریت ہے حضرت صاحبزادہ صاحب بھی قرآن شریف کا درس دیتے ہیں خواجہ صاحب کا تازہ خط اسی صفحہ پر درج ہے۔ برادر سید ولی اللہ شاہ صاحب مصر سے لکھتے ہیں۔ یہاں کے حفاظ و قراء سے قرآن شریف سُنا۔ قرآن پڑھتے ہیں مگر اُس کے مطلب سے ناواقف داد لینے کے خواہشمند۔ حافظوں کی داڑھیاں بالکل صاف سوائے مدرسہ رشید رضا کے کسی مدرسہ میں قرآن نہیں پڑھایا جاتا ہے کہتے ہیں وزیر تعلیم کیطرف سے مخالفت ہے مگر موسیقی باجا سب مدرسوں میں سکھایا جاتا ہے۔ دین کے ساتھ تعلق رکھنے والے کو جاہل کہتے ہیں۔ یہاں کی تعلیم یافتہ سوسائٹی ہمارے یہاں آنے پر بہت تعجب کرتی ہے کہتے ہیں مُش فائدہ یعنی کچھ فائدہ نہیں۔ منشی فرزند علیصاحب کا خط مدن سے آیا ہے کہتے ہیں جہاز میں ایک روز تکلیف رہی پھر آرام رہا کئی لوگوں کو تبلیغ کی ٭

مخدومی محمد ابو الحمید صاحب احمدی ناظم چہارم عدالت دیوانی حیدر آباد مقرر ہوئے احباب سے امداد دعا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اچھے منصف کرنے کی توفیق دے۔ برادر برکت علیصاحب شملہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب نے یہاں دو لیکچروں میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ نکلے الفاظ میں کی اور سلسلہ کی اہمیت اور خصوصیات کا بیان کیا سامعین آمیسے بڑھ کر آئے۔ لیکچر کے بعد بابو محمد حسین صاحب نے اپنے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونیکا اعلان کیا۔ میاں صاحب کی چند روزہ قیام شملہ سے جماعت کو بہت فائدہ ہوا ایک لیکچر مناظرہ روشن علی صاحب اور ایک میر قاسم علیصاحب کا بھی ہوا برادر محمد خلیل الرحمن صاحب ایم اے کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا حضرت نے نام محمد فضل الرحمن رکھنا منظور فرمایا۔ مبارک ہو ٭

ایک بشارت

خواجہ صاحب کا تازہ خط ولایت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ان شکرتم لا زیدنکم۔ دعا با دعا!! دعا!!! دوستو خوشخبری سناتا ہوں۔ لیکن وان شکرتم لازیدنکم۔ مجھے دعاؤں میں نہ بھولو میرا نہیں تمہارا کام جو میرے ذریعہ خدا نے کرنا پسند کیا ہے بہت مشکل ہے۔ تم اس فکر میں ہو کہ کسدن کل انگلستان مسلمان ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہاں جس افترا اور بہتان عظیم کا طوفان اسلام کے خلاف اُمنڈا ہوا ہے اگر اُس کا ایک حصہ بھی دور ہو جاوے تو میں عہدہ برآ ہو چکا۔ اگر چہ جن فضلوں کے آثار میں دیکھتا ہوں وہ تو وہم و گمان سے بھی بالاتر ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ ان دنیا پرست قوموں کے نزدیک کسی پولیٹیکل حیثیت میں ہماری قوم میں سے ہونا ننگ و عار ہے۔ یہاں مسلمان کہلانا ہدف ملامت و مضحکہ بنتا ہے پچھلے ہفتے ایک نوجوان نا سوتھ پورٹ سے خط آیا کہ وہ اسلامک ریویو کو متواتر دیکھ کر اسلام کی صداقت پر متیقن ہو چکا ہے۔ لیکن قوم کے مضحکہ اور ملامت سے ڈرتا ہے۔ اب اس کا کیا علاج یا تو خدا اسے جرات اور طاقت دے یا متواتر کوششوں سے اسلام کے متعلق پبلک رائے میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہو جاوے اور اسلام کو ایک معقول اور اعلیٰ مذہب لوگ سمجھنے لگ جاویں۔ تو پھر اسلام کو علی الاعلان قبول کریں بہر حال ہمارے سردار نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو تیرہ برس مصائب جھیلتے رہے اور یہاں تو ابھی تیرہ ماہ نہیں گذرے پھر کہاں محمدؐ اور کہاں اُس کے غلام کا ایک ادنیٰ غلام۔ ہاں سب ملکر دعا کرو حل مشکلات ہو جاویگا۔ آخر احمد مرسل کا کشف تو پورا ہو کر رہیگا اور تمنا ہے کہ جلد ہو جاوے۔ دعا کرو اور فاستبقوا الخیرات کو نہ بھولو میں خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں میری بشارت نے احمدی جوانوں میں جوش پیدا کیا۔ مختلف اطراف سے مجھے خط آتے ہیں کہ احمدی جوان طیار ہیں۔ وہ نو جوان آمادگی بھی ظاہر کرتے ہیں کہ یہاں آ کر کوئی مزدوری کر لیں اور خدمت دین کریں۔ بدقسمتی سے یہ قوم نسبت قوم پرست ہے اور نسبتاً اور قومیت کا سوال یہاں نہایت خطرناک تعصب اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ایک قلی کا کام بھی کسی اور سے کرانا یہ لوگ پسند نہیں کرتے۔ صرف یہاں کا سند یافتہ ڈاکٹر البتہ کچھ روز ہی تھوڑی بہت کما لیتا ہے۔ اس لئے اسطرف آنے سے پہلے زادِ راہ اور زادِ سفر کا ملک کرو۔ صرف [illegible] کے اخراجات ہم آنے سے ہی تو تہیہ سفر کر لینا درست نہیں یہ وہ ملک ہے جہاں غربت اور محتاجی جرم ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے مجھے ایک مددگار کی ضرورت تھی۔ اُسنے مجھے دو بھیج دیئے۔ انشاء اللہ نے ہمت کی جو چودھری فتح محمد صاحب کے کرایہ کا انتظام کر دیا۔ لیکن یہاں پہنچ جانے کے بعد چودھری صاحب کی اور ضروریات بھی ہیں۔ ایک پونڈ فی ہفتہ فی کس معمولی گذارہ یہاں کی رہائش خوراک کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہی یہ کام ہے اور وہی سرانجام دیگا وہی من حیث لایحتسب ذرائع پیدا کر دیگا۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ اسوقت تک بجز آسمانی سرکار کے ہم کسی زمینی سرکار کا مرہون احسان نہیں ہوا۔ حقیقی وظیفہ تو خدا کی سرکار سے ملتا ہے اس لئے آپ لوگ دعا سے اور اپنے فرض سے فارغ ہو جاؤ ہاں وہ خوشخبری سنانی میں بھول گیا لیکن شرط یہ ہے کہ دعا کرو۔ اس ہفتہ ابھی مجھے ایک نہایت ہی عالی خاندان لارڈ نے بلایا ہے اس کی ایک چٹھی آئی ہے وہ اسلامک ریویو کو پڑھا کرتا ہے۔ اُس کی چٹھی کے ایک فقرہ کا ترجمہ احمدی غیر احمدی کل مسلمانوں کی خوشی کے لئے لکھ دیتا ہوں "میں دل سے اُس عظیم الشان نبی کا پیرو ہو چکا ہوں۔ ہاں میں ابھی علی الاعلان اسلام قبول نہیں کرتا اس کی وجہ یہ ہے ۔۔۔۔۔۔" آگے جو اصل وجہ ہے وہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ دی ہے اور اس لارڈ کا دستخطی کارڈ بھی بھیج دیا ہے اور وجہ بہت ہی خفیف ہے۔ اگر خدا چاہے تو ایک منٹ میں ہی رفع ہو سکتی ہے۔ چونکہ وہ خود اخفا چاہتا ہے اس کے لئے اُس کا نام نہیں لکھا

حضرت صاحب کو اطلاع دیدی ہے۔ تم سب دعاؤں میں لگ جاؤ۔ پیرس والا مضمون پسند عام ہوا اُس کے متعلق مبارک کے خطوط آ رہے ہیں۔ یہاں کے ایک بہت ہی بلند پایہ رسالے ایشیاٹک ریویو نے مجھ سے اجازت چاہی ہے کہ وہ اُسے اپنے رسالے میں درج کرے ٭ و خدا حافظ۔ دعا اور فرض کو نہ بھولو۔ مجھے ذیل کے پتے پر کبھی خط مل سکتا ہے ٭

کمال الدین

نزیل مسجد ووکنگ

انگلینڈ

خواجہ صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نوازشنامہ ملگیا۔ عزیز فتح محمد کو تکلیف چشم ہے۔ اللہ تعالی رحم کرے۔ یہ ہفتہ مبارک گذرا جمعۃ الوداع کے متعلق عرض کرچکا ہوں۔ عید کی نماز کیکسٹن حال لندن میں جاکرادا کیگئی کوئی کم وبیش سو طلبا اور عمائد شہر میں سے تھے۔ اُس کے بعد خطبہ بھی بہت باتاثیر ثابت ہوا نواب صاحب بھاولپور کی طرف سے مجھے بطور امام نماز عید دس پونڈ پیش ہوئے مسجد ووکنگ بجز عمدگی عمارت اور ہر طرح کے ضروری سامان سے معرا ہے۔ خیر میں نے فرش پر تو قالین خرید کر بچھوا دیئے روشنی کا فکر تھا بجلی کی روشنی کے لئے ۳۰ پونڈ کا خرچ ہے۔ سو بحمداللہ دس پونڈ خدا نے بھیجدیئے میں نے وہاں اعلان کیا کہ میں اس دس پونڈ کو مسجد ووکنگ پر خرچ کرونگا۔ بعض طلبا پر خطبہ کا بہت ہی اثر ہوا ان میں سے بعض نے وعدہ کیا کہ وہ کبھی کبھی بغرض جمعہ یہاں آئینگے خاص خبر اس ہفتہ کی یہ ہے کہ مختلف اطراف سے خطوط آئے ہیں جن میں تفحص اور استفسار اسلام کے متعلق ہے میں نے ستمبر نومبر سے سلسلہ سوال وجواب بھی رسالہ میں شروع کردیا ہے

سوتھ پورٹ ایک علاقہ یہاں سے چھ گھنٹہ کے فاصلہ پر ہے وہاں ایک نوجوان ہے۔ اب وہ بالکل مطمئن ہوچکا ہے لیکن پبلک کے مضحکہ اور خوف سے گھبراتا ہے۔ وہ دراصل مسلمان ہوچکا ہے جیسے وہ لکھتا ہے صرف اعلان باقی ہے دعا فرمائی جاوے۔ حضور کی نصائح پر عمل کرونگا والسلام کمال الدین ۴۔ ستمبر ۱۹۱۳ء

انگلینڈ میں اذان

حیران ہوں خواب ہے یا حقیقت۔ انگلستان ایک پرستش گاہ باطل

اُس میں ایک مسجد جو ۲۵ سال سے مقفل اس کا بانی خدا اسپر رحم کرے اس کے محراب کے اوپر سورہ اخلاص ہی لکھنا تجویز کرتا ہے شاید اس مسجد کے ذریعہ اللہ احد صمد۔ لم یلد ولم یولد خدا کی پرستش پر بیان ہو۔ آخر یہ اصحاب کہف کی اولاد ہیں۔ شاید پھر خدا صالح کی اولاد کو صالح کرے ؎

کیا خوش قسمت ہے شیخ نور احمد جس نے جب سے دنیا بنی اس سرزمین میں بالتزام پانچ وقت اذان دی شیخ صاحب کا گرج گرج کر اللہ اکبر کہنا لذت دیتا ہے۔ مسجد میں بعد از نماز جب بیٹھتا ہوں تو وجد سا ہوجاتا ہے۔ آئی یہ انگلستان ہے یا قادیان یا احمدیہ بلڈنگس کی مسجد رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین آمین (کمال الدین)

لفافے خوب بند کرو

ڈاکخانہ والوں نے قاعدہ بنایا ہے کہ جو بیرنگ لفافے اچھی طرح بند نہونگے ان کے واسطے ڈاک منشی صاحب کو اختیار ہوگا کہ تلف کردیں خوب مگر ایسا نہو کہ لفافوں کے تلف کرنے کے واسطے منشی صاحبان کو اس سے خواہ مخواہ بہانہ ہی مل جلئے قابل غور بات ہے۔

ضرورت ناطہ

ایک لڑکی کے واسطے جس کے باپ دادا میراسی قوم سے ہیں ایک بارزگار احمدی لڑکے کی تلاش ہے۔ درخواست معرفت دفتر بدر

ظہور امام مہدی

کے ۶۲ نشان ہینڈبل نمبر ۱۲۔ میں مجمع الاخوان احمدیہ ایسوسی ایشن لاہور نے شائع کئے ہیں یہ ہینڈبل مذکورہ پتہ پر مفت مل سکتا ہے۔ احباب منگوائیں اور تقسیم کریں ؎

کیا یہ جائز ضمیمہ ہے

کوئی اخبار نویس یا قانون دان ڈاکخانہ کے ماہر صاحب اس امر پر روشنی ڈالکر مشکور فرماویں کہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے ہمارے پاس روزانہ آتا ہے اس میں گاہے کسی جہازی کمپنی کے اشتہار کا ایک یا زائد ورق شامل ہوتا ہے اور غالباً یہ ورق دفتر اخبار سے سب خریداران کو جاتا ہے لیکن اسپر نہ تو اخبار کی اشاعت کی تاریخ لکھی ہوتی ہے نہ لفظ ضمیمہ ہوتا ہے اگر ایسا ہی کوئی پرچہ کسی اردو اخبار میں ڈالا جاوے تو ڈاکخانہ کے افسر اسپر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ انگریزی اخبارات کے واسطے کوئی قاعدہ الگ ہو یا ایسے اشتہارات کسی قاعدہ سے مستثنیٰ ہوں ہم نے اپنی واقفیت بڑھانے کے لئے یہ نوٹ لکھا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی بھائی نوجوان عمر ۲۵ سال آمدنی قریباً ۶۰ ماہوار۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں پہلی بی بی سے ایک لڑکی پانچسال کی ہے۔ درخواست بنام معرفت دفتر بدر آنی چاہیئے ؎

آٹھ آنہ اور عنایت ہوں

ناظرین کو معلوم ہے کہ اخبار بدر ماہ مارچ ۱۹۱۳ء میں جب چھوٹے کاغذ پر چھپنا شروع ہوا تو ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ سب خریداروں کو اخبار معہ ضمیمہ روانہ کیا جایا کریگا۔ اور ضمیمہ بلا ضمیمہ کی تفریق اب باقی نہ رہیگی اسپر بعض اُن اصحاب نے جو عہ والا اخبار بلا ضمیمہ خرید کرتے تھے عہ اور عہ پورا کردے اور وہ آئندہ معہ ضمیمہ اخبار کے خریدار ہوگئے اور اب تک انکو اخبار معہ ضمیمہ روانہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جو اصحاب پہلے بھی بلا ضمیمہ خرید کرتے تھے اور اب بھی بلا ضمیمہ خرید کرتے ہیں ان کے ذمہ یکم مارچ سے لیکر یکم جولائی تک کے اخبار کی بابت جو سب کو معہ ضمیمہ روانہ کیا گیا تھا عہ زائد ہیں۔ عہ فہرست شائع شدہ میں نہیں ڈالے گئے۔ لیکن وی پی کرنے کے وقت ساتھ بڑھائے جاوینگے ؎

وہ سب صاحبان جن کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۱۳ء کو ختم ہوتی ہے ان کے نام اخبار کا وی پی ۳۰۔ اکتوبر کا پرچہ کیا جاویگا خریداران ضمیمہ کے نام للعہ کا جو غیر خریداران ضمیمہ ہیں انکے نام عہ + عہ = عہ کا۔ عہ بابت ان ایام کے ہیں جن میں اخبار چھوٹے سائز پر ہوکر سب کے نام معہ ضمیمہ روانہ ہوتا رہا ہے۔

اطلاع

آجکل پادری تامس ہاول صاحب بڑے غیظ سے بھرے ہوئے جوش کے ساتھ اسلام کے برخلاف بہت ناپاک الفاظ سے بھرے ہوئے لٹریچر کو شائع کر رہے ہیں اور بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی شان پاک میں اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے ہیں جو شاید ہی کبھی کسی پادری نے کئے ہوں اُن میں سے ایک رسالہ کا جواب میاں معراج الدین صاحب عمر نے لکھا ہے چونکہ مضمون بہت لمبا ہے اور دو حصے کرنے میں پورا لطف نہیں رہتا اسواسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۴ اور ۱۵ دو نمبروں کو اکٹھا کرکے پورا مضمون ۱۶۔ اکتوبر کو شائع کیا جاوے۔ اسواسطے ۹۔ اکتوبر کو اخبار شائع نہیں ہوگا ؎

ضرورت نکاح

ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ حجام کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ؎

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہمنے

یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ مسیح کا زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام مذاہب باطلہ مٹ جائینگے جس کی بنا حدیث کی ایک روایت پر ہے۔ صحیح مسلم میں مسیح موعود کے متعلق لکھا ہے یعنی فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام یعنی مسیح کی آمد ثانی کے وقت تمام مذاہب سوائے اسلام کے فنا ہوجائینگے۔ اسپر ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر مرزا صاحب مسیح موعود تھے تو کیا وجہ کہ اب تک سینکڑوں جھوٹے مذہب روئے زمین پر موجود ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس سوال پر مفصل بحث کیجائے۔

یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب کسی حدیث کے کوئی معنی کئے جاویں جو قرآنی آیات کے مطابق ہوں کیونکہ کلام اللہ وحی متلو ہے اس میں کوئی تغیر و تبدل یا غلطی نہیں ہوئی بعینہ خدائے تعالیٰ کے الفاظ میں ہم تک محفوظ پہنچا ہے۔ لیکن احادیث وحی خفی ہیں راویوں کے روایت بالمعنی کرنے سے کامل حفاظت کے درجہ پر نہیں پہنچیں اور نہ بعینہ ان الفاظ میں روایت کی گئی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلے تھے اس لئے حدیثوں کے معنی ہمیشہ وہ کرنے چاہئیں۔ جو قرآن مجید کے کھلے کھلے احکام کے مخالف نہوں۔ اب اس اصول کے مطابق جب ہم مندرجہ بالا حدیث کے معنے معلوم کرنا چاہیں تو اول ہمیں قرآن مجید پر ایک نظر ڈالنی چاہیئے کہ اس مسئلہ میں قرآن مجید کی کیا رائے ہے۔ اگر قرآن مجید کا منشا آپ کے اس مفہوم کے موافق ہے جو آپ اس حدیث سے سمجھتے ہیں تو ہم بھی اُسے قبول کرنے کو طیار ہیں اور اگر قرآن مجید آپ کے مطلب کی تائید نہیں کرتا تو ہم آپ کے معنوں کو مسترد کرکے اس حدیث کے لیے معنے کرینگے جو قرآن مجید کے بیان کردہ عقائد کے موافق ہوں۔ سو قرآن شریف میں اس مسئلہ کے متعلق غور کرنے کے بعد پہلی آیت جو میں آپ کے سامنے پیش کرسکتا ہوں وہ یہ ہے ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین پارہ ۱۲ رکوع ۱۰۔ اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کردیتا لوگوں کو اُمت ایک اور ہمیشہ رہینگے اختلاف کرنیوالے

(ترجمہ شاہ رفیع الدین)

اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہر بات پر قادر ہوں سری قدرت کے آگے یہ بات بالکل سہل اور آسان ہے کہ تمام لوگوں کو ایک مذہب پر اکٹھا کردوں مگر یہ بات میری سنت کے خلاف ہے میں ایسا کام ہرگز نہیں کروں گا بلکہ دُنیا میں لوگ ہمیشہ مذہب کے بارے میں ایک دوسرے سے مختلف رہینگے۔ اب آپ انصاف سے اس آیت پر تدبرانہ نظر دوڑائیں کیا پھر بھی آپ کے خیال میں ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں صرف ایک مذہب رہجاوے۔ اور باقی تمام مذاہب معدوم ہو جاوینگے۔ پھر ایک مقام پر فرماتا ہے واذ تاذن ربک لیبعثن علیھم الی یوم القیامۃ من یسومھم سوء العذاب پارہ ۹۔ رکوع ۱۱۔ یعنی خدا تعالیٰ نے یہود کے متعلق یہ اعلان کردیا ہے کہ قیامت کے دن تک ان پر ایسے حاکم حکومت کرینگے جو ان کی شرارتوں کے باعث ان کو سخت سے سخت سزائیں دیتے رہینگے۔ اس آیت میں قرآن مجید نے کیسے واضح طور پر بیان کردیا ہے کہ یہودی قوم قیامت تک روئے زمین پر رہیگی۔ اور وہ شرارتیں بھی نچھوڑیگی اور انھیں ایسے حاکموں سے پالا پڑتا رہیگا جو ان کا اچھی طرح سے کس بل نکالینگے اس صراحت کے بادجود پھر کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں زمانہ میں یہودی عیسائی کوئی نہ رہیگا قرآن کے کہاں تک مخالف جا پڑتا ہے۔ اس آیت میں تاذن کا لفظ اور لیبعثن کا نون ثقیلہ بھی تاکید کے لیے آئے ہیں۔ کہ یہ وعدہ تمام لوگ یاد رکھیں کبھی خطا نہ جاویگا۔

پھر ایک مقام پر فرماتا ہے واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ پارہ ۶ ع ۳

یعنی یہود اور عیسائی دونوں قیامت کے دن تک دنیا میں پائے جائینگے۔ اور اپنی شرارتوں میں زندگی بسر کرینگے۔ آپس میں بغض و کینہ ان کے دلوں میں ہوگا صلح و صفائی سے زندگی نہیں گذارینگے۔ پھر ایک جگہ بیان فرماتا ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پارہ ۳ رکوع ۱۴۔

یعنی قیامت تک حضرت مسیح کے منکر بھی رہینگے۔ اور آپ کے ماننے والوں کا وجود بھی قیامت تک ہی پایا جاویگا۔ پھر ایک مقام پر تمام مذاہب کا مجموعی طور پر ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا پارہ ۱۷ ع ۱۳

یعنی خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام لوگ ان قویٰ کو استعمال کریں جو خدا نے انھیں بخشے ہیں اور وہ لپنے اختیار کو کام میں لاکر اپنی مرضی کے مطابق اپنے اپنے مذاہب کے طریق پر اپنے معبودوں کی عبادت کریں۔ اور یہ منشا خدا کا ہرگز نہیں کہ لوگوں سے قوت اختیاری چھین لیجاوے۔ اور سب کو ایک مذہب پر متفق کیا جاوے۔ بلکہ اس کا منشاء تو یہ ہے کہ اختلاف رائے جو انسانی طبیعت کا خاصہ ہے وہ ظہور پذیر ہوتا رہے اور لوگ اپنی مرضی کے مطابق جس مذہب کو چاہیں قبول کریں اور جس مذہب کو چاہیں رد کریں۔ اس طرح گرجے بھی آباد ہوں۔ مندر بھی پر رونق رہیں یہودیوں کے معبد بھی معمور نظر آویں۔ اور مسلمانوں کی مسجدیں بھی اللہ واحد قہار کے ذکر سے گونجتی رہیں۔ ہاں یہ بات ہے کہ قیامت کے دن پھر حساب ہوکر سچا اپنی سچائی کا اور جھوٹا اپنے جھوٹ کا بدلہ پالیگا۔ علاوہ ازیں اور بہت سی آیات اس مضمون کے متعلق قرآن مجید میں ہیں مگر طوالت کے خوف سے صرف چند آئتیں ان میں سے درج ذیل ہیں

(۱) ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن لیبلوکم فیما اتاکم پارہ ۶ ع ۱۱۔

(۲) فلو شاء لھدٰکم اجمعین ۵ پارہ ۸ ع ۱۸

(۳) ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن یضل من یشاء ویھدی من یشاء پارہ ۱۴ ع ۱۹

اب یہ بات تو صاف ہوگئی کہ کوئی زمانہ قیامت سے پہلے ایسا نہیں آسکتا جس میں تمام لوگ اپنے اپنے مذہبوں کو چھوڑکر اسلام کو اختیار کرلیں اور کوئی متنفس بھی کسی باطل عقیدہ پر نہ پایا جاوے ہاں ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ اپنی مرضی اور رغبت سے تو لوگوں کا ایک عقیدہ پر متفق ہونا قرآن کی رُو سے محال ہے مگر حضرت مسیح لڑائیاں کرکے اور جہاد کے ذریعہ تلوار کے زور سے لوگوں کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کرینگے۔ اور جو انکار کریگا اسے قتل کرینگے اور تمام سلطنتوں کو خاک میں ملاکر ایک اسلامی حکومت قائم کرینگے مگر یہ خیال بھی درست نہیں اور اس عقیدہ کا ابطال بھی قرآن مجید کرتا ہے۔ چنانچہ جبری طریق قرآن مجید کی رُو سے ناجائز ہے جیساکہ وہ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی پارہ ۳ رکوع ۳۔ یعنی زبردستی اور جبری طریق سے کسی کو اپنے مذہب میں لانا اسلامی طریق نہیں۔ اور نہ ایسی کارروائیوں کی ضرورت اسلام جیسے سچے مذہب کو ہے۔ کیونکہ اس کی سچائی اور اس کی صداقت خود اپنے اندر ایسی کشش اور صفائی رکھتی ہیں کہ اسے جبراً

...آیات کو اصول سمجھا جاوے اور احادیث کو ان کا تابع

سوا اسکی ذرا بھی احتیاج نہیں اس لیئے زبردستی بیفائدہ ہے جبر اور زبردستی تو جھوٹے مذہب والوں کا وطیرہ ہونا چاہیئے کیونکہ ان کے پاس صداقت کا دلائل نہیں۔ پھر ایک مقام پر فرماتاہے۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین پارہ ۱۱ ع ۱۵ اس آیت میں استفہام انکاری ہے۔ یعنی لوگوں کو مجبور کرنا کہ وہ ایمان لے آویں اور زبردستی انکو اپنے سلسلہ میں داخل کرنا۔ اسلامی تعلیم کے منافی ہے۔ پھر نصرتیح سے ایک مقام پر فرماتاہے وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا پارہ ۲ رکوع ۸ یعنی مسلمانوں کو لڑائی صرف انہیں لوگوں سے کرنی چاہیئے جو ان سے لڑیں۔ ان کے سوا کسی سے لڑنے کی اجازت نہیں پھر ایک مقام پر ابتدا لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وھم بدؤکم اول مرۃ پارہ ۱۰ ع ۸ یعنی صحابہ کرام اور رسول صلعم کے غزوات پیشقدمی کے طور پر نہ تھے صرف مدافعانہ تھے۔ ابتدا کفار کی طرف سے ہوئی تھی۔ پھر علاوہ ازیں سب سے قوی دلیل اس خیال کے رد کرنے کے لیئے بخاری کی وہ حدیث ہے جس میں مسیح کی آمد کا ذکر ہے چنانچہ منجملہ مسیح کی اور علامات کے ایک علامت یضع الحرب بھی رسول صلعم نے بیان فرمائی ہے۔ یعنی حضرت مسیح دنیا میں تشریف لاکر لوگوں کو کفار کے جہاد سے روکینگے۔ اور لڑائی سے ان کا کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اور وہ یہ تعلیم دینگے ؎

اب چھوڑدو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اگر کوئی شخص یضع الحرب کے کوئی اور معنی کرے وہ غلطی پر ہے ہم لئے سے قرآن میں اس لفظ کا استعمال دکھاتے ہیں قرآن میں لکھا ہے حتی تضع الحرب اوزارھا پارہ ۲۶ رکوع ۵ یعنی یہانتک کہ لڑائی موقوف ہوجاوے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وضع الحرب کے معنی میں لڑائی موقوف کرنا لڑائی کے رواج کو دور کرنا۔ قتال و جہاد کو چھوڑدینا۔ غرض قرآن مجید کی رو سے نہ تو خودبخود تمام لوگ ایک مذہب پر اکٹھے ہونگے اور نہ ہی حضرت مسیح زبردستی لوگوں کو اسلام میں داخل کرینگے اب حل طلب یہ مسئلہ رہ گیا ہے کہ اس حدیث کے اصلی معنی کیا ہیں اور وہ حضرت مرزا صاحب پر کس طرح چسپاں ہوتے ہیں۔ اس کے لئے یہ طریق ہے کہ اس حدیث کے الفاظ کی تشریح کیجاوے۔ سو قابل تشریح لفظ صرف یفنی ہے یعنی تمام مذاہب فنا ہوجاویں۔ اس لفظ کو ہم قرآن شریف کی ایک آیت سے حل کرتے ہیں۔ خداتعالیٰ پارہ ۱۰ ع ۵ رکوع میں فرماتاہے لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ یعنی حقیقی ہلاکت اور فنا جسم کے بے روح ہوجانے سے نہیں بلکہ فنا ہوجانا اور ہلاک ہوجانا دلائل کے زور سے ہوتاہے اگر کسی مذہب کے پاس اپنی صداقت کے بڑے بڑے دلائل براہین ہیں وہ زندہ مذہب کہلائیگا اور اگر کوئی مذہب اپنے سچائی کے دلائل سے معرا اور خالی ہے تو وہ زندہ نہیں بلکہ فنا شدہ سمجھا جاویگا سو اس آیت سے اس حدیث کے معنی حل ہوگئے کہ جب مسیح موعود تشریف لاوینگے وہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ہزاروں لاکھوں براہین سے کام لینگے اور تمام مذاہب باطلہ کا بڑے زبردست دلائل سے رد کردینگے۔ اور انکا بطلان ایسے بدیہی طور سے ثابت کرینگے کہ گویا ان مذاہب کو فنا کردینگے۔ اور تمام مذاہب کے لیڈروں کو مقابلہ کے لئے بلاوینگے مگر کوئی مقابلہ کے لئے نہ آویگا۔ اور جو ہمت بھی کریگا وہ ہلاک ہوجاویگا۔ اور مخالفین پر ایسی حجت پوری کرینگے کہ جب سے دنیا بنی ہے کبھی تمام مخالفوں کو اسطرح پر ساکت نہیں کیا گیا۔ غرض قرآن مجید کے نزدیک کسی مذہب کا فنا ہونا اس طرح ہوتا ہے کہ وہ مذہب دلائل کے زور سے جھوٹا ثابت ہوجاوے اور اس کے بطلان پر بیسیوں ثبوت بہم پہنچ جاویں اور کسی مذہب کا زندہ ہونا تب سمجھا جاویگا جب اس کی صداقت دلائل سے ثابت کیجاوے سو رسول اللہ صلعم نے منجملہ مسیح کی اور علامات کے ایک یہ علامت بھی بیان کی ہے کہ اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب فنا ہوجاوینگے۔ یعنی حضرت مسیح ان مذہبوں کو بڑے زبردست دلائل کے ذریعہ جھوٹا ثابت کرینگے اور ان مذاہب کا باطل ہونا دنیا پر اظہر من الشمس کردینگے سو ان مذاہب کا یہ باطل ہونا ہی ان کی فنا ہوگی اور اس طرح سے وہ دلائل سے عاجز آکر فنا ہوجاوینگے۔ ان معنوں کی تائید قرآن مجید کی ایک اور آیت سے بھی ہوتی ہے سو وہ یہ ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ ع ۹ یعنی ایک زمانہ آنے والا ہے کہ خداتعالیٰ ہدایت اور سچے مذہب کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کردیگا اگرچہ اُس وقت کے مشرک اس بات کو ناپسند بھی کرینگے اس زمانہ کے متعلق مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اس آیت سے بھی یہ حدیث حل ہوگئی کہ مسیح کے زمانہ میں جھوٹے مذہب موجود تو ہونگے مگر مسیح کے ذریعہ خداتعالیٰ اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کردیگا اور جھوٹے مذہب مغلوب ہوجاوینگے۔ اور ان کا مغلوب ہونا ہی انکی فنا متصور ہوگی اس آیت میں ولو کرہ المشرکون کا فقرہ بھی ہماری طرف سے ایک دلیل ہے یعنی مسیح کے زمانہ میں مشرکین بھی ہونگے اور وہ اسلام کے غلبہ کو اور اپنی ہزیمت کو بنظر کراہت دیکھینگے۔ اگر سائل کے خیال کے مطابق حضرت مسیح کے زمانہ میں سب لوگ مسلمان ہوجاوینگے تو مشرکین کہاں ہونگے جن کے متعلق قرآن مجید بیان کرتاہے کہ وہ مسیح کے غلبہ کو ناپسند کرینگے۔ اب اس کے بعد معاملہ آسان ہوگیا اور دریافت طلب یہ بات رہگئی کہ آیا حضرت مرزا صاحب نے واقعی طور پر غیر مذاہب کو فنا کردیا اور کہ آپ لیظھرہ والی آیت کے مصداق تھے یا نہیں اس کے لئے ہم مرزا صاحب کے کارناموں پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہیں تو واقعی طور پر ثابت ہوجاتا ہے کہ مرزا صاحب ہی وہ مسیح موعود تھے جن نے دُنیا کے تمام مذاہب کو فنا کرنے کے لئے دُنیا میں مبعوث ہونا تھا۔ چنانچہ پہلے دھریوں کو لو آپ نے انھیں سمجھایا کہ تم خدا کی ہستی کا انکار کرتے ہو صرف اس لئے کہ تمھارے پاس اس کا ثبوت نہیں۔ مگر میں تمھیں ایک فیصلہ کن راہ بتاتا ہوں کہ خداتعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے مجھے آئندہ زمانہ کے متعلق خبریں بتاتاہے اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی ہستی وراء الورا نہیں تو کیا وجہ کہ میری پیشگوئی حرف بحرف سچی نکلتی ہے۔ اور جس بات کی خبر میں پیش ازوقت دیتا ہوں وہ بعینہ اسی طرح پوری نکلتی ہے۔

پھر آپ نے آریوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ تمھارا یہ کہنا کہ وید کے سوا اور کوئی الہامی کتاب نہیں غلط ہے بلکہ قرآن مجید اس سے بڑھکر عظیم الشان الہامی کتاب ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ لوگ اسپر عمل کرکے بڑے بڑے اولیا اور صاحب کرامت انسان بنگئے ہیں اور قیامت تک بنتے رہینگے لیکن وید میں یہ خاصیت نہیں اور اس کو پڑھکر اسپر عمل کرکے کوئی صاحب کرامت نہیں بنتا اگر تمکو بات باور نہیں تو اچھا میں قرآن کا ایک خادم تمھیں اطلاع دیتا ہوں کہ تمھارا ایک مذہبی لیڈر اور وید کا منتاد لیکھرام وادتار ارام فلاں مدت کے اندر ایک ہیبت ناک طریقہ سے مارا جاویگا میرے خدا کا یہ اٹل منشا ہے اب اگر تمھارا وید والا پرمیشور قادر ہے تو اسے بچالے۔ آخرکار لیکھرام کی موت کا دن آپہنچا اور وہ ایک غیر معمولی طریقہ سے قتل کا شکار کیا گیا۔ اور چاروں طرف

بے معنی کئے جاویں

آریوں کے گھر میں ماتم بپا ہو گیا اور اسطرح اس مجدد کے ہاتھ سے آریہ مذہب فنا ہو گیا۔ اس کے بعد عیسائیوں کی طرف توجہ کی اور فرمایا کہ تمہارا مذہب صرف ایک تاریخی واقعہ پر مبنی ہے تمہارے خیال میں مسیح دنیا میں آیا اور شریعت کو منسوخ کرکے لوگوں کے گناہ اٹھاکر ان گناہوں کی مزدوری بھگتنے کے لئے صلیب پر چڑھ کر لعنت کا طوق گلے میں ڈالکر جہنم واصل ہوا اس لئے اب شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ مخلوق کے گناہوں کو خدا کا بڑہ لے گیا مگر ہم نے خود تمھاری کتابوں سے ثابت کر دیا ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوا بلکہ ایکسو بیس برس تک زندہ رہکر اپنی طبعی موت سے کشمیر میں فوت ہوا۔ سو چونکہ وہ صلیب پر نہیں مرا بلکہ بچ گیا اس لئے کفارہ بھی غلط ثابت ہوا اور تمھارے گناہ تمھارے ذمہ مڑھے گئے۔ اب پھر شریعت کی ضرورت پڑی اور پھر ایک قانون کی احتیاج پائی گئی اور تمھارے مذہب کا تانہ بانہ بگڑ گیا۔ غرض دنیا کا کوئی مذہب نہیں جسکو حضرت اقدس نے چیلنج نہ دیا ہو کہ آؤ میرے ساتھ مباحثہ کرو جسقدر دلائل اسلام کی صداقت کے میں پیش کرتا ہوں ان کا پانچواں حصہ بھی تم اپنے مذہب کے سچا ہونیکا پیش کرو۔ اگر دلائل سے عاجز ہو تو آؤ دعا میں مقابلہ کرو ایک طرف میں اپنے خدا کے حضور گڑگڑاتا ہوں دوسری طرف تم اپنے اپنے خداؤں کو پکارو پھر دیکھو کس کا خدا قادر مقتدر ہے۔ اگر اس معیار سے بھی تم فیصلے کے لئے تیار نہیں تو معجزات دکھاؤ پیشگوئیاں کرو۔ اس میدان میں بھی میں ہی سبقت لیجاؤنگا۔ غرض صداقت ثابت کرنیکا کوئی پہلو نہیں جس میں حضرت اقدس نے غیر مذاہب والوں کو چیلنج نہ دیا ہو۔ آپ کی اسّی کے قریب کتابیں ایک توپ کا حکم رکھتی ہیں جس نے تمام مذہبوں کو عصف ماکول کی طرح کر دیا ہے

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

آسٹریلیا میں جانا کیسا ہے

ایک احمدی بھائی کو آسٹریلیا میں جانے کا شوق ہوا اس لئے

وہاں سے خبر منگوائی گئی۔ وہاں سے ایک ہندوستانی بھائی نے جو حالات لکھے ہیں وہ اطلاع عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں

آسٹریلیا میں آنے کی ایشیا والوں کے واسطے سخت ممانعت ہے بلکہ ایک دفعہ ایک بادشاہ جسکو بادشاہ جہور کہتے ہیں گھوڑے خریدنے کے واسطے آیا جتنے لاکھ سے زیادہ روپیہ اس ملک والوں کو دیکر گھوڑے بیچانے تھے جو عرب وغیرہ میں اُن سے کئی درجہ بہتر وہ خرید سکتا تھا۔ لیکن انھوں نے اُترنے ہی نہ دیا۔ کہ ایشیا والے یہاں نہیں آسکتے۔ آخر اسنے سلطان کو تار دیا سلطان نے انگلینڈ میں بادشاہ کو تار دیا اور پھر انگلینڈ سے بادشاہ نے تار دیا کہ اسکو مت روکو جسپر اُنھوں نے اسکو اُترنے کی اجازت دیدی مگر وہ نہ اُترا اور واپس جہاز میں انڈیا کو روانہ ہو گیا۔

آپ بہت سخت تکلیف کے بعد ہندوستان سے اجازت لے سکتے ہیں جو مشکل سے ایک سال تک رہنے کیلئے منظور ہو جاویگی۔ اور یہاں پر کوشش کرکے ایک تھوڑی سی مدت اور مل جاویگی۔ لیکن بہت تھوڑی اور بڑی مشکل سے اور دس بیس پونڈ خرچ کرنے کے بعد۔ پس اس تکلیف کے بعد اگر ایک وقت تک اجازت مل بھی گئی تو وہ بہت تھوڑی ہوگی اور اس تھوڑے سے وقت میں کیا کیا جاویگا۔ یہ تو عرض ہوئی اس ملک میں آنے کی نسبت تجارت کا یہ حال ہے کہ کل تجارت کا معاملہ اُنھوں نے اپنے ہاتھ میں ایسی تجویز سے رکھا ہوا ہے کہ دوسرے کو چانس دیتے نہیں اور کل کے کل اندر ہی اندر اپنے دلوں میں ایشیا والوں سے ایسا کینہ رکھتے ہیں کہ جسکا بیان قلم سے نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اخباروں میں ان کے دل کا حال اچھی طرح ظاہر ہوتا رہتا ہے مگر پھر بھی دل میں اس اظہار سے کئی درجہ بُرا سمجھتے ہیں۔ جو ان کے برتاؤ سے ہم محسوس کر رہے ہیں۔ اور لین دین اور بول چال اُس جگہ کرتے ہیں جہاں مجبوراً انکو ایسا کرنا پڑتا ہے یہ تو ہُوا بڑی بڑی تجارتوں کا معاملہ مثلاً دوکان وغیرہ کرنا یا اس سے بھی کوئی بڑی تجارت کھولنا جسمیں یہ بالکل چانس دیتے ہی نہیں۔ باقی رہا پھیری وغیرہ کا یہ حال ہے کہ وسٹرن آسٹریلیا کے بغیر دوسرے ملکوں میں لیسنس لیکر لوگ پھیری کر رہے ہیں جسمیں دو پونڈ سے لیکر دس پونڈ تک وہ کما لیتے ہیں جس میں چنداں بڑی پونجی کی ضرورت نہیں ہوتی مثلاً سو پونڈ ایک بہت بڑی رقم ہے ایسا کام کرنے کے واسطے وسٹرن آسٹریلیا میں بھی پہلے لیسنس تھا جو ایک مدت سے انھوں نے بند کر دیا ہے مگر یہاں کے جتنے ہندوستانی تھے انھوں نے پھیری نہ چھوڑی اگرچہ ہر ایک کو دو دو چار چار دفعہ جرمانہ بھی ہُوا قید کی بھی دہمکی دی گئی مگر وہ پھیری کرتے ہی رہے آخر کار اُنھوں نے خود بھی ترس کھاکر یہ سمجھ لیا کہ یہ کریں تو کیا کریں کوئی دوسرا کام تو کرنے کو ہم نہیں چھوڑتے پھر کسی نہ کسی طرح تو انھوں نے گذارہ کرنا ہے۔ یہ سونچکر پکڑنا چھوڑ دیا لیکن اگر کبھی کمبخت پولیس والا پکڑ بھی لیتا تو عدالت دو چار شلنگ جرمانہ کر دیتی۔ بلکہ یہ بھی کہدیتی کہ ان کو مت پکڑا کرو۔ خیر وہ دس دس پونڈ کا جرمانہ اور قید اور ملک بدر کرنے کی دہمکیاں جو دیجاتی تھیں اُن سے چھوٹے۔ آہستہ آہستہ یہ اجازت ہو گئی کہ میونسپلٹی کو یہ اجازت دی گئی کہ وہ جسکو چاہیں لیسنس دیدیں مثلاً لاہور میونسپلٹی اگر نہ چاہے تو نہ دے شاہدرہ والی چاہے تو دیدے۔ پس جہاں لیسنس ملے وہاں پھیری کرو۔ اگرچہ جہاں لیسنس نہیں دیتے وہاں بدستور لوگ پھیری کر رہے ہیں۔ لیکن ایسی جگہ پکڑے جانے پر جرمانہ ہو جاتا ہے۔ جو کبھی کبھی ایک مدت کے بعد کوئی پولیس والا اپنے کینہ کے سبب ایسا کرتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ جرمانہ ہو جاتا ہے۔ مگر عموماً پکڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پس یہ حال ہے یہاں کی چھوٹی تجارت کا اور جو پھیری کر رہے ہیں وہ دو پونڈ سے لیکر دس پونڈ ماہوار کما لیتے ہیں خوراک نکال کر خوراک کا خرچ آٹھ شلنگ سے ایک پونڈ ایک ہفتہ تک ہو جاتا ہے۔ آب وہوا بہت عمدہ ہے۔ آنے کا خرچ بمبئی سے فریمنٹل تک ۱۳ پونڈ سے ۱۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ جرمن جہاز اچھا ہے ورنہ پھر فرنچ جہاز سہی۔ پی آئو میں تھرڈ کلاس نہیں اس میں ایک دو پونڈ اور خرچ ہونگے۔ اور تبلیغ کے واسطے بغیر خواجہ کمال الدین ثانی کے ناممکن ہے اور کم از کم دو آدمی آنے چاہئیں۔ رہنے کے لئے مکان کرایہ پر مل سکتے ہیں۔ اور کرایہ مختلف جگہوں میں مختلف ہے۔ یعنی چھ سات شلنگ ہفتہ سے لیکر چھ سات پونڈ ہفتہ تک ہے۔ اس ملک میں حسب ذیل لیسنس مل سکتے ہیں مچھلی بیچنے کا فروٹ بیچنے کا آئس کریم بیچنے کا۔ بوتل جمع کرنیکا۔ پھیری کرکے کپڑا بیچنے کا لیسنس وغیرہ وغیرہ مگر ہر ایک حالت میں میونسپلٹی کو اجازت ہے۔ جسکو چاہے لیسنس دے۔ جسکو چاہے نہ دے۔ قانون اس کو کمپل نہیں کر سکتا کہ ضرور فلانے کو دو اور فلانے کو نہ دو۔ اور یہ قانون ایشیا والوں کو بہت تکلیف دیتا ہے۔ کیونکہ ان کو ہمیشہ لیسنس دینے والوں کیساتھ عاجزی سے بات کرنی پڑتی ہے۔ بمبئی سے جو صاحب آویں میرے خیال میں اگر وہ روٹی بغیر ٹکٹ لینا چاہیں تو وہ حاصل کر سکتے ہیں اور اگر کھانے کے ساتھ ٹکٹ لیویں تو فرنچ جہاز پر ۱۴ پونڈ لیوینگے اب اگر زیادہ یا کم نرخ ہو گیا ہو تو میں کہہ نہیں سکتا لیکن روٹی کے ساتھ ٹکٹ لینے میں بھی کچھ نہ کچھ آپ کو ساتھ لینا ہوگا اور بمبئی سے شاید بغیر فرنچ بوٹ کے دوسرا آپ کو نہیں مل سکتا۔ مگر کالمبو سے ہر ایک بوٹ مل سکتا ہے بمبئی سے

فہرست مضامین صفحہ۱۔ کلام اسیر۔ صفحہ۲ اخبار قادیان و خطوط خواجہ صاحب۔ صفحہ ۳-۴-۵- ایڈیٹوریل۔ صفحہ۶- اسٹریلیا جانا کیسا ہے صفحہ۷- متفرق مضامین- صفحہ۸- اشتہارات۔ مصالح العرب ۹-۱۰-۱۱ و ۱۲: درس حدیث ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اظہار درد

آہ اے کمزور قلم۔ کم علمی۔ محدود لیاقت نا مکمل تحریر نحیف دماغ تو کس طرح درد دل کا اظہار کر سکے اور وہ کون سی معجزانہ طاقت آسکے کہ کم از کم تو اعلیٰ دماغوں۔ پرزور تحریروں زبردست قلموں کا مقابلہ تو نہیں مگر کم از کم کمزور نحیف جواب ہی دے سکے۔ آہ دے بھی تو ع صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانوں میں۔ آہ اے فرقہ اناث اے خدا تعالیٰ کی کمزور نازک و غریب ہستی تیری بدنامیاں الزام بیگناہ اسقدر بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر تیرے حقوق حکیم علیم سمیع بصیر مالک و خالق قادر مولا بھی ایک خیر خواہ بنی نوع انسان کے ذریعہ بیان نہ کرتا تو زبردست وحکومت والی زبردست طاقتیں تجھے ایک دم میں مسل ڈالتیں تباہ کر ڈالتیں دنیا سے نابود کر کے بھی ان کا بغض و کینہ نہ مٹتا مگر اے سلامتی کے شہزادے اے وہ کہ جس کیواسطے دو جہان مالک ارض و سما نے پیدا کئے تجھ پر ہزارہا سلام و رحمتیں نازل ہوں کہ آپ نے کمزوروں عاجزوں پر اپنی "رحمۃ للعالمین" کا خطاب ثابت کیا۔ یہ چند فقرے زبان قلم سے مجبوراً درد دل نے لکھوا دیئے مگر اصل مختصر سوال یہ ہے کہ عورتوں پر مردوں نے اپنے نمونہ رحم سے کیا مثال قائم کی کہ ان کو مخالفت نکاح ثانی نہ تھی۔ مسرف جاہل کا خطاب اکثر مسلمانوں کے جملہ فرقہ ہائے عالم میں دیا جاتا ہے۔ اب میں جستہ جستہ ان سوالات کا جواب حتی المقدور لکھتی ہوں۔ خدا تعالیٰ ان فقروں میں برکت ڈالے اور پُر اثر ہوں

عورتیں ازدواج ثانی کی مخالفت کیوں کرتی ہیں؟

اس لئے کہ پہلے ہی ان پر نیک مثال مسلمانوں نے قائم نہیں کی یعنی انہوں نے نبی اکرم صلعم (فداہ روحی) کی پیروی ترک کی صحابہ کرامؓ کی پیروی سے گریز کیا یعنی المومنات مدنظر نہیں رکھا حکم رسول اکرم اور حکم الٰہی پر عمل کرنے کیواسطے نکاح ثانی نہیں کیا بلکہ اکثر مشاہدہ ہے کہ جب کسی مرد نے نکاح ثانی کا ارادہ کیا ضرور پہلے یا تو بیوی مزاج کے موافق نہیں تھی یا پھر کسی بیوہ یا کنواری کی دولت و مال کے طمع کیوجہ سے کہ اگر وہ نکاح میں آجاوے تو دولت دنیاوی مل جاویگی۔ سو اصل ثواب کی نیت یا رسول اکرم کی پیروی اور حکم خداوند کریم کی تعمیل تو شاذ و نادر ہی کسی مومن مسلمان کے جی میں ہوتی ہوگی مگر پھر اس نکاح کے کرنے میں سوائے ذلت اور فساد کے کیا فائدہ ہوا یہی کہ بیٹھے بٹھائے ایک گناہ مول لے لیا ع نہ معاون و درد سر خریدن۔ میں نے بڑے بڑے معزز و معتقد مسلمان گھرانوں میں مشاہدہ کیا ہے کہ پہلی سہروں کی بیاہی ہوئی بیوی سے اگرچہ کسی قدر پیار و محبت اتفاق ہو خواہ کئی اولاد کی ماں ہوں خاصکر داماؤں والی نواسوں نواسیوں بلکہ پوتوں والی ہو معزز و محترم خاندان والی ہو مگر جسوقت دوسرا نکاح کیا اور دوسری بیوی آگئی بس سب لحاظ و شرم چولھے میں جھونک دیئے۔ پھر نہ بیٹیوں کی ماں کی کوئی عزت ہے نہ داماؤں کی ساس کا لحاظ۔ کوئی تو شرع کے حکم پر عامل بھی یا رشتہ داروں کی شرم کہ مکان اور خرچ برائے نام دیکر آنکھوں سے دور کر دیتا ہے اور بہانہ یہ کہ آزادی سے بی بی رہے کسی قسم کی تکلیف بیٹیوں بچوں کو نہو اور کسی نا خداترس اور اکثر اسی پر عمل ہے کہ کبھی خبر تک نہ لی چاہے وہ مزدوری کر کے پیٹ پالے یا کسی بیٹی داماد کے دروازے جا بیٹھے نہ ان کو بدنامی کا خیال۔ خدا کا خوف تو پہلے ہی نہیں ہوتا اپنی رنگ رلیوں میں مست مگر تعجب تو یہ کہ اگر وہ مصیبت ماری حرف شکایت زبان پر لاوے تو واجب القتل اور قابل قطع تعلق گردانی جاتی ہے خیر یہ تو اس قدر لمبا قصہ ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا اور مجھے مختصر لکھنا ہے۔ غرضیکہ پہلی ہی مردوں نے مثال نیک قائم نہیں کی سو یہ تو مسلم بات ہے کہ مظلوم آخر ظلم سہ سہ کر پتھر بن جاتا ہے۔ پھر وہ جو کچھ نہ کرے تھوڑا ہے سو ہماری بہنیں ایسی حالت میں احکام خدا بھی بھول گئیں۔ اور اگر وہ پھر کوئی اندواج ثانی کا نام ہی لیوے تو خانہ بربادی پہلے شروع ہو جاتی ہے۔

کیا عورتیں واقعی نکمی رہنا چاہتی ہیں۔

رہی یہ بات کہ عورتیں نکمی اور سست اکثر ہیں۔ یہ بات غلط اور کہنے والے کو کیا کہوں میرے خیال میں تو ان کو جس بات نصیب بی بی کو اللہ تعالیٰ نے گھر خاوند اولاد دی ہے وہ تو ایک دم بھی بافراغت نہیں رہتی۔ بچوں کا سنبھالنا خانہ داری کے مختلف کام اس قدر ہوتے ہیں کہ بادشاہت جتنا انتظام کرنا ہوتا ہے اور اگر اس پر کچھ لکھوں تو ایک دفتر درکار ہے۔ ہاں اگر بدقسمتی سے کوئی خالی ایک ہی عورت ہو تو پھر وہ ہر طرح اپنا پیٹ پال سکتی ہے کوئی محنت مزدوری سے کوئی کسی نہ کسی کام سے غرضیکہ تمام سے کوئی نکما پن پسند نہیں کرتا جس کے پاس جو ہر ہو اور اسے بچپن میں ماں باپ نے سلائی کشیدہ کا لکھنے پڑھنے وغیرہ کا جوہر سکھایا ہوا ہو۔ وہ کبھی بیکار نہیں بیٹھتی بلکہ میں نے ایک یتیم لڑکی کو دیکھا ہے کہ وہ جوتیوں پر اور ٹوپیوں پر طلا کاری کرکے جو اس کے خاوند نے اسے سکھلایا تھا۔ بہت سا روپیہ کماتی تھی۔

مسرف اور جاہلیت کا الزام عورتوں پر

عورتیں مسرف ہیں اسی لئے کہلاتی ہیں کہ انہوں نے بیگانہ مال خرچ کرکے زیور، کپڑا اور زینت کی چیزیں بنائی ہوئیں۔ اور اگر عورتوں کو زینت ہی کرنی ہو تو کپڑا۔ مہندی تیل۔ عطر۔ سرمہ وغیرہ۔ زیور۔ موتی۔ پھول نہوں تو مرد ہی پسند نہیں کرتے کہ ان کی بیوی سفید براق لباس میں یا موٹے ڈھیل زین ٹوپی۔ لدھیانہ کے موٹے کپڑے پہنے بیزار نہت بیٹھی ہو۔ اور اسراف کیا ہے۔ بچوں کے مختلف ضروریات جو عورتیں سمجھ سکتی ہیں خاصکر لڑکیوں کے وہ مرد ہرگز نہیں جان سکتے نہ ان کو سمجھ ہی ہو سکتی ہے کہ کہاں خرچ ہوتا ہے۔ انکو تو روپیہ کا حساب ہوتا ہے کہ اس قدر روپیہ ملا تھا یا دیا تھا کہاں خرچ ہوا۔ میں تو خیال کرتی ہوں عورتیں پہلے درجہ کی کفایت شعار ہیں یہانتک کہ انہیں کنجوس کا خطاب بھی مل جاتا ہے۔ رہا جاہل ہونا یہ بھی مردوں کی خطرناک ناقابل معافی غلطی ہے انھوں نے ہی جاہل رکھا خود تو لڑکیوں میں اس قدر جرأت کہاں کہ اپنے آپ علم حاصل کرنے کی سعی کرتی پھریں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون زمانہ پلٹا سکتا ہے۔ کہ ان غلطیوں کا انسداد کرسکے بیشک روشنی کا زمانہ ہے مگر ہنوز کجا اند حال ما بے کسان ساحل۔

سکینۃ النساء۔ از قادیان۔

دانتوں کی دوائی

کوئی خاتون جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتیں اور ان کے دانتوں میں اور ورم ہے ان کے واسطے نسخہ لکھا جاتا ہے۔ مرجان سوختہ

مرجان سوختہ	صدف سوختہ	زہر مہرہ
۲ ماشہ	۲ ماشہ	۲ ماشہ
مازو سبز	جوز السرو	توتیا سبز
۳ ماشہ	۳ ماشہ	ورقی
قطب (پھٹکری) بریاں	دم الاخوین	کل ارمنی
۲ ماشہ	۲ ماشہ	۲ ماشہ

باریک کر کے رات کو مل کر سو جایا کریں۔

عربوں کے پتے درکار ہیں

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو

مولوی فاضل حاجی سید عرب عبدالحی صاحب لائے تھے اور کچھ درکار ہیں۔ عرب۔ مصر۔ امریکہ وغیرہ بلاد جہاں لکھے پڑھے عرب موجود ہیں وہاں کے دوست توجہ کریں۔ اور ازراہ عنایت ایسے آدمیوں کی فہرست داخل کریں جن کے نام تبلیغ عرب کے اوراق کا بھیجنا مفید ہو سکتا ہو۔

کون صاحب امداد کرینگے

ایک معلمہ خاتون ہیں ان کے نام اخبار بدر ایک سال کے واسطے جناب خانصاحب غلام اکبر خانصاحب نے اپنے پاس سے مبلغ للعہ دیکر جاری کرایا تھا وہ سال ختم ہوا گیا اب پھر خانصاحب موصوف یا کوئی اور صاحب ایک سال کے واسطے اس خاتون کے لئے قیمت دے سکتے ہیں۔

نکل دا آئے دوا آئے

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزاں

سرمہ مروارید بلو اکسائڈ والہ۔ مقوی بصر۔ مفید گکرے غشا نزول الماء قیمت فی تولہ . . . . عا

سرمہ دافع پھولانی ماشہ . . . . عہ ر

سرمہ مجلی۔ مفید پڑوال۔ دھند۔ سبل بیاض چشم آب چشم فی تولہ . . . . عمہ ر

سرمہ میرا مفید از بصارت ضعف پیری فی تولہ . . . . . . عہ

سرمہ براق مفید سلاق و سرخی پلک . . . . عہ

حب حافظ الجنین . . اکسیر الجنین۔ الجھرا کو دور کرتی ہیں عہ

حب مقوی باہ ممسک چار درجن قیمت ایک روپیہ عہ

دوائے بواسیر خونی ۳۲ خوراک . . . . . . عہ ر

دوائے مقوی حافظہ دافع فالج رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ . . . . عہ

حب مقوی باہ سریع الاثر ۲ درجن . . . . ۱۲ ر

دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک . . عہ

ق۔ د۔ معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان

ضرورت نکاح

ایک سیدزادی کے نکاح کے واسطے جس کی عمر بائیس سال ہے احمدی نوجوان سید خواندہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک۔ آزمالو تجربہ کرلو۔

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی آزمالو۔ قیمت عما ر

کشتہ لیشب مرکب ضعف دل دل کا دھڑکنا کمی خون یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی کا رکھتا ہے ۴۲ خوراک عہ ر

معجون چاندنی اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک حد درجہ کا ہوگا مفرح دل قیمت ۵ تولہ سے ر

مفرح کوسمبی دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ حافظ تیز کرتی ہے۔ نسیان کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے قیمت فی ڈبیہ کلاں ۔ ہر ایک کا پرچہ استعمال ہمراہ ہوگا۔

ع۔ ن معرفت بدر ایجنسی قادیان

ضرورت نکاح

ایک نومسلم عمر ۲۴ سال ملازم در قادیان بمشاہرہ اکیس روپے کو ضرورت نکاح ہے پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہیں جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کیواسطے اچھا موقعہ ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ہونی چاہیئے۔

خبریں

حاجی عرب عبدالحی صاحب ۲۴ ستمبر کو جہاز پر سوار ہوگئے۔ برادر سیٹھ اسمعیل صاحب نے اطلاع کی ہے میاں صدرالدین صاحب ڈسکہ سے لکھتے ہیں کہ اردگرد کے احمدیوں کو بلا کر یہاں انجمن بنائی گئی ہے چودھری نصراللہ خانصاحب والی مسجد میں جمعہ پڑھا جاتا ہے۔ عمارت فنڈ کی قسط اول روانہ ہوچکی۔ قسط ثانی اب طیار ہے اس انجمن کے بانی مولوی جان محمد صاحب ہیں۔ پریسیڈنٹ میاں بڈھے خانصاحب موسیٰ والیہ ہیں۔ چودھری نصراللہ خانصاحب اس جماعت پر بہت شفقت رکھتے ہیں۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس سرمہ کے متعلق حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ہے کہ "براے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سبل سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عما ر قسم دوم عہ ر قسم سوم عہ ر اصلی ممیرا جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں ان کے لئے بہت مفید ہے۔

سنت صلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لیے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود شیر گاؤ کیساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت عہ ر فی تولہ قسم دوم ۸ ر فی تولہ

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

مرتبہ شری وسنے پرکاش ذیو جی۔ پرچارک برہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان وغیرہ دانستہ کئی طور پر افترا کر کے ہمارے سید مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے لکھائی چھپائی کا غذ عمدہ ہے۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔ ملنے کا

بدر پریس قادیان

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

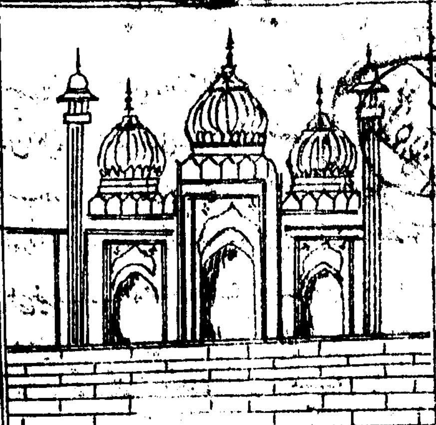

بدر

BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

مقدمہ عام قیمت پیشگی سالانہ للعہ

جلد ۱۴

۱۵ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء و یکم کاتک سمت ۱۹۷۰

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۱۳-۱۴

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین صاحب | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اول - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور ہر حالت میں راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو بسبب کثرت پیشاب کے بعض دن تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے اور اکثر ضعف رہتا ہے۔ تاہم سب درس حسب معمول ہوتے ہین اللہ تعالیٰ اون کی عمر ہمت اور ثواب مین برکت پر برکت دے ٭ اہل بیت مسیح موعود مین ہر طرح خیریت ہے ٭ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت خود بخیریت واپس قادیان آ گئے ہین ٭ اکمل صاحب بالفظ اکمل صاحب ”گھر“ گئے ہیں (مراد گولیکی) اُمید ہے دو چار روز تک واپس تشریف لے آئینگے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی قادیان آ گئے ہین۔ انہین پہلے سے بہت آرام ہے لیکن اگر تقریر پر زور دین تو پھر دورہ مرض کا خوف ہوتا ہے اس واسطے فی الحال ان کو تقریرون کی اجازت نہین۔ اگرچہ کوئی شخص اُن سے کوئی مسئلہ پوچھ بیٹھے تو دینی خدمت کے عشق مین وہ اپنی کمزوری صحت کو بھول جاتے ہین وہ تو اپنی محبت مین معذور ہین۔ لوگ ہی اُنپر رحم کیا کرین ٭

ڈپٹی نصیر احمد صاحب ایم۔اے بہار سے تشریف فرما ہیں گوجرانوالہ مین جلسہ احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵-۲۶ اکتوبر کو ہوگا قادیان سے عاجز راقم اور حافظ روشن علی صاحب کو جانے کا حکم ہوا ہے۔ ہوشیارپور مین جلسہ احمدیہ کل جمعہ سے شروع ہوکر تین دن رہیگا۔ یہان سے عاجز کو ہمراہی شیخ رحیم بخش صاحب جانے کا حکم ہے۔ دہلی سے میر قاسم صاحب تشریف لائینگے احباب لکھنؤ ڈاکٹر لعل محمد صاحب و مرزا کبیر الدین صاحب کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور مین قبول ہوکر مولوی میر قاسم علی صاحب کو اور عاجز راقم کو لکھنؤ جانے کا حکم ہے یکم نومبر کے قریب وہان جلسہ ہوگا۔ ماہ نومبر کی کسی تاریخ مین ملتان جلسہ ہونے کی تجویز ہے یہان سے غالباً حافظ روشن علی صاحب و مولوی سرور شاہ صاحب تشریف لے جائین گے۔ اور پشاور سے مولوی نذر علی صاحب منشی ظہیر الدین صاحب اروپی احمدی گذشتہ ہفتہ مین قادیان تشریف لائے انکی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے اون کے فرزند کا نام نصیر الدین رکھا ٭ برادر عزیز ولی اللہ شاہ نے مصر سے اپنے ایک خط مین لکھا کہ قرآن کے فہم کا لطف قادیان مین ہی ہے یہان کے لوگ قرآن پڑھتے ہین مگر سمجھتے نہین حضرت خلیفۃ المسیح نے انہین جواب مین تحریر فرمایا ہے کہ آپ اسواسطے وہان نہین گئے کہ مصریون سے قرآن پڑھین بلکہ آپ کا یہ کام ہے کہ وہان زبان سیکھین۔ اور قادر الکلام ہوکر اہل مصر کو قرآن پڑھائین۔ قادیان مین مشین پریس پھر جاری ہے اور اس کے ساتھ ہی اخبار الحکم بھی باقاعدہ نکلنے کی تجویز ہے شیخ غلام احمد صاحب ضلع جالندھر مین وعظ کرنے کے بعد ضلع لاہور مین پہونچے ٭ بنگہ مین قرآن شریف کا درس جاری کیا۔ احمدی احباب کو پابندی نماز باجماعت پر آمادہ کیا اور ایک سو سترہ روپیہ چندہ جمع کرکے دفتر محاسب صدر انجمن کو روانہ کیا۔ آپ کی بی بی نے عورتون مین وعظ کئے ٭ برادر عبد الرحمان صاحب مصر سے لکھتے ہین۔ ازہر مین تفسیر و حدیث کا درس سنتے ہین۔ اور ہر دو صاحبان بخیریت ہیں ٭ برادر عبد المحی صاحب کا خط عدن سے آیا ہے۔ لکھتے ہین جہاز پر جس قدر لوگ ہین ان سب کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ نصاریٰ کو بھی اور یہود کو بھی اور مسلمانون کو بھی ٭ منشی فرزند علی صاحب کا خط پورٹ سعید سے آیا ہے وہ بھی تبلیغ میں جہاز پر مصروف رہے ٭

نانک پنتھیون مین تبلیغ اسلام

ہندوستان مین اٹاوہ بنارس

کانپور لکھنؤ وغیرہ وغیرہ مین ایک خاص جماعت نانک پنتھیون کی ہے جو سوا باوا نانک کے اور کسی کو نہین مانتے اور ان مین تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے جیسا کہ اٹاوہ مین نانک پنتھی جماعت کے شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور کے لیکچرون کو خاص دلچسپی سے سنا مگر لوگ سوا ناگری کے اور کسی زبان کو نہین سمجھ سکتے اسلئے شیخ صاحب موصوف نے محنت شاقہ سے ٹریکٹ بنام ”شری گورو نانک دیوجی کا مارگ“ یعنی حضرت باوا نانک کا مذہب لکھا ہے جسمین گرنتھ اور جنم ساکھی کے مسلمہ حوالجات کی بناء پر نہایت صراحت اور وضاحت سے یہ تبلایا ہے کہ حضرت باوا مذاہب اور اس کے کل عقاید سے بیزار اور اسلام کے فدائی تھے یہ ٹریکٹ ناگری مین چھپوایا گیا ہے اور اسپر فی نسخہ ا سے زیادہ خرچ ہوا ہوگا مگر نانک پنتھیون مین تبلیغ کے لئے اسکی قیمت صرف ... رکھی گئی ہے ذی مقدرت احباب اس کار خیر مین حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کرین اور بہت سے نسخے خرید کرکے مفت تقسیم کرین انشاء اللہ مفید ہوگا ٭

ولائیت مین ایک نیا احمدی

اصحاب سلسلہ عالیہ کی تشفی اور ازدیاد ایمان کیلئے

اس بات کا شائع کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح پچھلی دنون مین ایک عالی نسب لارڈ اور ایک نوجوان انگریز کا مشرف باسلام ہونا ہمارے لئے فرحت کا موجب تھا۔ اسی طرح اس ہفتہ ایک اور مسرت بخش خبر ولایت سے آئی ہے کرمی خواجہ صاحب شکر اللہ سعیہ کے خطوط مین ہر ڈاک مین نئی اُمنگین اور امیدین نظر آتی ہین اون کی مساعی جمیلہ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہان نصرانی اسلام قبول کر رہے ہین وہان مسلمانون کا سلسلہ عالیہ میں داخل ہونا بھی شروع ہوگیا ہے اور حقیقت مین وہ انگریز جو خواجہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام مین داخل ہوگئے وہ احمدی احمدی مسلمان ہونگے۔ اون کو یہ سمجھانا ذرا مشکل نہ ہوگا کہ خلفاء اور مجددین کا سلسلہ اسلام کو تر و تازہ رکھنے اور اس کی سچائی کا ہر زمانے مین ثبوت دینے کے لئے ضروری ہے اور اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔

ہان اصل بات جس کو ناظرین منتظر ہین اسکو درج کرتا ہون۔ ایک نوجوان جو ولایت مین انجنیر کلاس مین تعلیم حاصل کرتے ہین اون کے متعلق کئی مہینون سے خواجہ صاحب اطلاع دے رہے تھے کہ وہ متاثر ہو رہا ہے۔ آخر اس نے اب سلسلہ عالیہ مین داخل ہونے کے لئے خواجہ صاحب کی خدمت مین درخواست کی کہ مین آپکی بیعت کرتا ہون اونکی اصل درخواست اس وقت راقم کے پاس موجود ہے مگر خواجہ صاحب نے انہین ہدایت کی ہماری سلسلہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح ہین میں خود اون کے ہاتھ پر بکا ہوا ہون آپ ہی انکی خدمت میں بیعت کا خط تحریر کر دین چنانچہ انہون نے خواجہ صاحب کی معرفت بیعت کا خط بھیجا ہے اون کے اشتیاق کو ظاہر کرنے کے لئے ان کے خط سے ناظرین کے لئے کچھ اقتباس پیش کرتا ہون ”چند ماہ سے سخت اشتیاق تھا کہ مین جناب والا کی بیعت کا فخر ہندوستان پہونچکر کرونگا مگر اب دل مین قرار باقی نہین رہا کہ اپنی واپسی تک اس ثواب سے محروم رہون جناب خواجہ صاحب کی خط و کتابت اور انکے مضامین اور اون کی واحد مثال نے طبیعت مین ایک ایسی تڑپ پیدا کر دی ہے کہ طبیعت کو چین لینے نہیں دیتی۔ اور اس کا درمان اسی مین ہے کہ جناب کی بیعت کا جتنی جلدی ہی فخر حاصل ہو اتنا ہی اس کمترین کے حق مین بہتر ہوگا ٭

اسپر حضرت خلیفۃ المسیح نے انکی طرف اپنے دست مبارک سے خط تحریر فرمایا ہے جسکی نقل ذیل میں ہے۔

عزیز مکرم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکے فرحت نامہ کو کہ تر کا لفظ پڑھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسلام سے سچی محبت قرآن کریم سے دلی تعلق اور اس کے فرمانون پر چلنے کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ صداقت۔ سچائی۔ ہمت بلند۔ استقلال بخشے۔ صحبت بری کتابون سے بچائے۔ بے استقلال انسان بابرکت نہیں ہو سکتا۔ ثم اوصیک بتقوی اللہ فقط۔ فانہ المتقون ٭

نور الدین بقلم خود ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۳ء - راقم صدر الدین ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۳ء

پادری صاحبان توجہ کریں

پادری صاحبان کی بالخصوص دلیسی پادری صاحبان کی یہ عادت تھی کہ مسلمانوں کے اس عقیدے سے فائدہ اٹھا کر کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں اور انکی شان میں کوئی کلمہ ناشائستہ کہنا گناہ خیال کرتے ہیں ہم سے تو اپنے خداوند کی تعریف کرا لیتے اور خود ہمارے نبی کریم علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام کے حق میں بہت ہی گندے اور ناپاک الفاظ بول بول کر مسلمانوں کا دل دکھایا کرتے جب مسلمانوں نے بقول تنگ آمد بجنگ آمد اپنے مقدس رسول کی ہتک سنتے سنتے تنگ آکر اس معاملہ پر غور کیا اور انکو معلوم ہوا کہ جس یسوع کو پادری لئے پھرتے ہیں۔ اور مروجہ انجیلوں میں اس کا قصہ ہے۔ اس کا نام قرآن و حدیث میں کہیں نہیں آتا۔ بلکہ وہ یسوعی قوم کا ایک خود تراشیدہ انسان ہے جو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا کہتا ہے اور ایسا آدمی نبی نہیں ہو سکتا۔ تب انھوں نے بھی طرز مناظرہ میں تبدیلی کی۔ اور یسوعی صاحبان کو کچھ ہوش آگئی۔ یہانتک کہ ورافشاں کے طرز تحریر میں بھی کچھ نرمی کا رنگ آگیا۔ لیکن اب پھر ایک پادری صاحب جو ہیں تو دیسی مگر نام ان کا انگریزی ہے اس مناظرہ کے میدان میں پرانے ہتھیار نے کر آکودے ہیں۔ کہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں۔ کہیں حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو دشنام دہی۔ کہیں کسی اسلامی عالم کے حق میں واہی تباہی۔ اور اس طرح مسلمانوں کو اشتعال دے کر وہ چاہتے ہیں۔ کہ لڑائی جھگڑے کا میدان گرم ہے۔ بہتر ہوتا کہ بوڑھے پادری صاحب اپنے شیش محل کی طرف نظر کر کے دوسروں پر پتھر نہ پھینکتے۔ ان کی آئے دن کی تحریروں۔ رسالے پر رسالوں اور کتاب پر کتاب میں سخت دل آزار فقروں کو پڑھ کر مسلمانوں کے دل پارہ پارہ ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے پاس اُن کے جواب میں کئی ایک مضامین پہنچ رہے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک ذیل کا مضمون کو چھاپتے ہیں۔ جو نسبتاً بہت نرم الفاظ میں لکھا گیا ہے۔

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ہو

تامس ہاول بشیر صاحب کی دینی قابلیت اور عیسائیت کا کھلاپن

بجواب

میرزائی صاحبان کے افترا کا اظہار

یہ بات روشن ہے کہ پادریوں کے یسوع صاحب ایک عاجز مخلوق انسان تھے اپنی حاجتوں اور اشتہاؤں کو پورا کرنے کے لئے دوسرے انسانوں کے محتاج تھے ساری عمر بادشاہ بننے اور دنیاوی فخروں کے حاصل کرنے کے وہم میں گذری پر کچھ بھی میسر نہ آیا۔ اپنی کسی امید میں عمر بھر کامیابی دیکھنی نصیب ہوئی یہاں تک کہ رہنے کو کوئی چھوٹا سا جھونپڑا بھی نہ ملا۔ آخر یہودیوں کے استغاثہ کرنے پر صلیب پر چڑھائے جانے کے مستوجب ٹھہرائے گئے۔

پادریوں کا عقیدہ ہے کہ صلیبی خاتمہ کو یسوع نے اپنی مرضی سے اختیار کیا تھا۔ اور اس سے اس کی یہ غرضی تھی کہ جو کوئی اسکے اس حادثے پر ایمان لائیگا وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا مگر یہ عقیدہ ان کا نہ تو عقل کی رُو سے درست ہے اور نہ ہی نقل میں کوئی سند پائی جاتی ہے۔ منگھڑت باتوں سے صرف جی خوش کر رہے ہیں۔

توریت کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ جو کوئی کاٹھ (صلیب) پر مارا جاتا ہے وہ لعنتی ہوتا ہے۔

یہودی تو یسوع کے صلیب پر چڑھنے میں اسلئے خوش ہیں کہ انھوں نے اپنے زعم میں ایک کذاب اور مفتری کو صلیب کی سزا دلانے میں کامیابی حاصل کر کے اُسے جھوٹا ثابت کر دیا۔ اور ابدی لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈالدیا۔ لیکن پادری صاحبان نے اس درخت کو اُگتا ہوا دیکھ کر اوس کے سایہ میں اسطرح بیٹھنا پسند کر لیا کہ چلو یسوع کی جان کو ابدی لعنت کے سپرد کر کے اسے اپنے گناہوں کا کفارہ ہی سمجھ لیں۔

لیکن کیسے افسوس کا مقام ہے کہ دونوں گروہوں نے ملکر یسوع کو ... اُسے ملعون بنانے پر اتفاق کر لیا۔ یہودی تو ... کو کبھی ذرا خوف خدا نہ آیا کہ وہ جوان ... راستباز تھا۔ اور اس کے

لئے اتنا خیال تو کرتے کہ اس کا ارتکاب خودکشی کرنا بھی بجا نہ تھا اور دوسروں کے ہاتھوں سے مارا جانا بھی اس کے تمام دعاوی اور حقوق راستبازی کے تلف ہونے کا موجب تھا اس کے متعلق صحیح عقیدے شائع کرتے۔

پادریوں نے اپنے پیشوا کی شان کو قائم رکھنے اور اسکو پبلک کے سامنے پیش کرنے میں انصاف۔ خوف خدا اور ایمانداری سے کام نہ لیا انھوں نے اس کی شان کو ایسا ملتبس کر دیا ہے کہ اس کو ادنےٰ طبقہ کے اخلاقی اوصاف سے بھی بہت نیچے گرا دیا ہے اور ان کے امام انجیلوں کے لکھنے والے اس کے دوست نہیں بلکہ دشمن معلوم ہوتے ہیں انھوں نے اس کو ہر ایک اخلاقی پہلو میں ایسا نیچے گرایا ہے کہ اس سے نیچے کوئی درجہ نہیں چھوڑا مثلاً اگر بدنظری اور زنا اور اس کے ہر ایک مبادی سے عفت اختیار کرنا ایک اعلیٰ اخلاق ہے تو یوحنا لکھنے والا کہتا ہے کہ وہ یروشلیم کی ... عورتوں کے ہاں مہمان رہا کرتا تھا۔ بیت عنیاہ میں بعضی نوجوان عورتیں یسوع کی محبت کے جوش میں اس کے پاؤں پر تین تین سو دینار کا عطر انڈیل دیتیں اور پھر غلبۂ محبت میں اپنے سر کے بالوں سے اس کو ملتی اور پونچھتی تھیں (یوحنا ۱۲) زناکار عورتوں کو سزا تجویز کرنے سے انکار کرتا۔ اور کئی حیلوں سے ٹالدیا کرتا تھا دیوحنا ۸) پھر اگر شراب نوشی سے بچنا ایک اعلیٰ اخلاقی وصف ہے تو متی (۱۱) جیسا دوست نما دشمن اوس کے شراب پینے کی شہادت مہیا کرتا ہے۔ اگر ماں باپ کی عزت کرنا اعلےٰ صفت ہے تو یوحنا ۲) اور مرقس ۳) ماں کو شوخی سے جھڑکی دینے اور حقارت سے پیش آنے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور اگر راستبازوں اور بزرگوں کی عزت کرنا طریق شرافت اخلاق ہے تو یوحنا (۱۰) گواہی دیتا ہے کہ یسوع تمام پہلے بزرگوں اور راستبازوں کو ڈاکو اور بٹمار کہا کرتا تھا۔ اور اگر چوری کرنا اور دوسرے کا مال بلا اجازت لینا اخلاقاً حرام ہے تو مرقس (۱۲) بیان کرتا ہے کہ بیگانے کھیتوں سے بالیاں توڑنے اور غیر کا گدھا کھول لانے کی ترغیب کا یسوع ذریعہ تھا۔ پھر اگر دوسروں کا نقصان کرنا اخلاقی عیب ہے تو ایک شخص کے دو ہزار سوروں کو جھیل میں غرق کرنے کا تماشا دیکھنا وغیرہ الزام اس کے ذمہ عاید ہیں جن کو متی ۸ و مرقس ۵ میں بیان کرتے ہیں۔ اور اگر لوگوں کو گالیاں دینا اور سخت کلامی کرنا بڑے اخلاق ہیں تو مرقس ... ظاہر کرتا ہے کہ وہ فقیہوں۔ فریسیوں کو بلا استثنا بدی اور زنا کا پشتنہ سانپوں اور سانپوں کے بچو وغیرہ الفاظ کہا تھا۔

غرض اسی طرح اخلاقی زندگی کا کوئی پہلو نہیں جس میں

ان دشمنان دوست نما نے یسوع کی تصویر کو نہایت بُری سیاہی آلودہ اور بدنما کیا ہو۔ پادریانہ یسوع کا یہ اخلاقی حلیہ دیکھ کر ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ یہ شخص وہ تو نہیں جس کا نام قرآن کریم میں عیسیٰ مسیح آیا ہے۔ ممکن ہے کہ یسوع کو بھی مسیح کہتے ہوں۔ لیکن یہ شخص قرآنی عیسیٰ مسیح تو معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جس شخص میں اس قدر عیب موجود ہوں اس سے تو قرآن کریم بالکل بیزار ہے اس نے جس عیسیٰ مسیح کا ذکر کیا ہے وہ ایک انسان مخلوق۔ اللہ کا رسول پاکباز۔ رزق حلال کھانے والا۔ ماں باپ کی عزت کرنے والا۔ نامحرم عورتوں کے میل جول سے بچنے والا۔ نیکی کی تعلیم دینے والا تھا۔ اور اُن مقرب بندوں سے تھا۔ جن کو اللہ تعالیٰ آخر کار غیروں کے منصوبوں سے بچا لیا کرتا ہے وہ ہرگز ہرگز عالم الغیب تھا۔ اس لئے ہم نے اس تحریر میں یسوع مسیح سے مراد انجیلی یسوع لکھا ہے۔ اور اگر کہیں عیسیٰ یا عیسیٰ مسیح مذکور ہو گا۔ تو اس کو مُراد قرآنی عیسیٰ مسیح سمجھنا چاہئیے ٭

یہ ایک مسلم بات ہے کہ یسوع مسیح کی صلیبی خودکشی عیسائی ملت کی جان ہے اوس کی صلیبی موت میں اس ملت کی زندگی اور اس کے صلیب سے زندہ بچ اُترنے میں اس ملت کی موت متصور ہے۔ یعنی یہ عیسائی ملت یسوع مسیح کا ایسا دشمن ہے کہ اوس کو صلیب پر مُردہ دیکھنے اور اسے لعنتی ثابت کرنے میں فرحت زندگی پاتا ہے ٭

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یسوع مسیح خواہ اس سے مُراد عیسیٰ ہی کیوں نہ لیا جاوے صلیب پر مرا نہ تھا بلکہ وہاں سے زندہ اُترا تھا جس کا ثبوت بہت ساری تصانیف سلسلہ احمدیہ میں دیا جا چکا ہے چنانچہ منجملہ اور شہادتوں کے اناجیل کے ذریعہ سے بھی ان کا صلیب سے زندہ اُترنا ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور بقول تامس ہاول صاحب یہ اناجیل قد یصدق الکذوب کا مصداق بن رہی ہیں ٭

ہم نے کتاب "واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت" کی ابتدا میں ایک دیباچہ شامل کیا ہے جس میں یسوع مسیح کے صلیب سے زندہ بچ اُترنے کے متعلق انجیلی شہادتیں پیش کی ہیں۔ اور یہ ایسی مسکت دلائل ہیں کہ پادری صاحبان ان کے جواب سے خاموش ہیں ٭

کتاب واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت ایک انگریزی کتاب The Crucifixion By an eyewitness کا اردو ترجمہ ہم نے حال میں شائع کیا ہے یہ بات ہر ایک سمجھدار انسان جانتا ہے کہ امریکہ ایک عیسائی مذہبی ملک ہے۔ جہاں بڑی بڑی مشنیں غیر ملکوں میں عیسائی ملت پھیلانے کے لئے بھیجی ہوئی ہیں اور جتنی مالی امداد اپنی مشنوں کو امریکہ سے پہنچتی ہے اس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں پائی نہیں جاتی۔ اسی امریکہ کے نامی گرامی عیسائی شہر شکاگو کی ایک عیسائی کمپنی نے چند سالوں سے یہ کتاب انگریزی میں پہلی اور دوسری بار ہزاروں کی تعداد میں چھاپ کر تمام دنیا میں شائع کی۔ یورپ کی بعض دوسری زبانوں میں بھی اس کتاب کی اشاعت کا ذکر سنا گیا ہے

یہ ایک نہایت دلچسپ کتاب ہے اس میں یسوع مسیح کے ایک دوست اور خیرخواہ نے جو صلیب کی مصیبت سے بچانے میں ایک مفید مددگار تھا۔ صلیب کے تمام واقعات کو تفصیل کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔ اس میں اس نے لکھا ہے کہ یسوع مسیح صلیب سے زندہ اُترے تھے۔ اس شخص نے اون تمام باریک اور لطیف کارروائیوں کو تشریح سے لکھا ہے جو یسوع مسیح کو صلیب کی موت سے بچانے کے لئے عمل میں لائی گئی تھیں یہ کتاب نہایت دلچسپ واقعات کا ایک مجموعہ ہے ٭

یہ کتاب پادریوں کی انجیلوں سے بہت زیادہ قابل وثوق اور قابل اعتبار ثابت ہوتی ہے کیونکہ:۔

۱۔ جہاں انجیلوں کی روایتوں پر غور کیا جاتا ہے تو وہ غلط بیانیوں اور غلط روایتوں کا طومار نظر آتی ہیں اسلئے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند باتیں دکھائی جاتی ہیں۔

(۱) "تب یوسف نے اپنے باپ یعقوب اور اس کے سارے کنبے کو جو ۷۵ جانیں تھیں بُلا بھیجا۔ اور یعقوب مصر میں گیا وہاں وہ اور ہمارے باپ دادا مر گئے اور وہ شہر سکم میں پہنچائے گئے۔ اور اس مقبرے میں دفن کئے گئے جس کو ابراہیم نے سکم میں روپے دیکر بنی حمور سے مول لیا تھا (دیکھو ۱۰۔ اعمال ۷)

(ا) پہلے تو اس میں ۷۵ کی تعداد ہی غلط لکھی ہے کیونکہ کتاب پیدائش ۴۶ اور خروج ۱ اور استثناء ۱۰ کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ یوسف کے دو بیٹوں سمیت جو مصر میں پیدا ہوئے۔ یہ سب لوگ ستر تھے ٭

(ب) پھر اس میں ان کا مدفن شہر سکم کا وہ کھیت بیان کیا گیا ہے۔ جو ابراہیم نے بنی حمور سے مول لیا تھا اور یہ بھی غلط ہے۔ اوّل اس لئے کہ یعقوب کی وصیت تھی کہ مجھے اپنے باپ دادوں کے پاس اوس مغارے میں جو حتّی عفرون کے کھیت میں ہے گاڑیو۔ یعنی اس مغارے میں جو مکفیلہ کے کھیت میں ممرے کے مقابل کنعان کی زمین میں ہے جو ابراہیم نے کھیت سمیت عفرون حتی سے مول لیا تھا تا اس کی ملکیت سے گورستان بنے۔ پیدائش ۴۹ دوسرے اس لئے غلط ہے کہ یعقوب بھی اس کی وصیت کے مطابق اسی مغارہ میں دفن کیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے اس کے بیٹے اُسے کنعان کی زمین میں لے گئے۔ اور اسے مکفیلہ کے کھیت کے مغارے میں جسے ابراہیم نے گورستان کی ملکیت کے لئے عفرون حتی سے ممرے کے مقابل مول لیا تھا گاڑا۔ پیدائش ۵۰

(ج) پھر زمین سکم ابراہیم کا خریدا غلط بیان کیا ہے کیونکہ کتاب پیدائش ۳۳ میں لکھا ہے کہ اور یعقوب فدان آرام سے باہر ہو کے ملک کنعان کے شہر سالم کو سکم کے نزدیک آیا۔ اور شہر کے باہر اپنا خیمہ کھڑا کیا اور جس پہ اس کا ڈیرہ تھا اس نے اس کھیت کو سکم کے باپ حمور کے لڑکوں سے سو قسطیوں پر مول لیا اور اس نے وہاں ایک مذبح بنایا اور اس کا نام ایل الٰہ اسرائیل رکھا ٭

(۲) متی ۲۳ میں لکھا ہے کہ نبیوں کی پیشگوئی تھی کہ وہ (یسوع) ناصری کہلائے گا۔ لیکن یہ بات سراسر غلط ہے۔ کیونکہ عہد نامہ عتیق کے کسی نبی نے بھی ایسی پیشگوئی نہیں کی ٭

(۳) متی ۴۳ میں لکھا ہے کہ "تم سُن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت "! کسی پہلی کتاب میں موجود نہیں کہ دشمن سے عداوت رکھنے کا حکم دیا گیا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک ایسی مجہول کلام ہے اور لکھنے والے نے کوئی حوالہ نہیں دیا کہ کہاں سے سُن چکے ہو۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اس کو معلوم ہو گا کہ یہ ایک بناوٹی بات لکھ رہا ہوں جو کسی پہلی کتاب میں پائی نہیں جاتی ٭

مرقس ۲ میں یسوع فریسیوں کے اس اعتراض کے جواب میں کہ کیوں سبت کے دن تو اپنے شاگردوں کو غیروں کے کھیتوں سے ناجائز طور پر بالیاں توڑ کر کھانے کی اجازت دیتا ہے یہ کہتا ہے کہ "تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ داؤد نے کیا کیا جب اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ضرورت ہوئی اور بھوکے ہوئے وہ کیونکر سردار کاہن ابیاتر کے عہد میں خدا کے گھر میں گیا۔ اور نذر کی روٹیاں کھائیں جن کا کھانا کاہنوں کے سوا کسی کو روا نہیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دیں ٭

اسمیں مرقس نے خلاف واقعہ بات لکھی ہے اور سموئیل ۲۱ سے اس کی تغلیط ثابت ہوتی ہے کیونکہ ابیاتر اس وقت نہ سردار کاہن تھا اور نہ داؤد اس کے پاس گیا بلکہ اخیملک سردار کاہن تھا۔ اور اسی سے کر داؤد نے مقدس روٹیاں کھائیں اور ساتھیوں کو کھلائیں ٭

اس میں یسوع نے جو جواب دیا ہے وہ بھی نہایت غلط ہے کیونکہ اعتراض تو یہ تھا کہ ناروا (چوری کی) بالیان کیوں کھاتے ہو اور وہ جواب میں ان روٹیون کا ذکر کرتا ہے جو کاہن نے اپنے ہاتھ سے داؤد کو دی تھین ؛

(۵) اعمال ۷ میں لکھا ہے کہ "خدائے ذوالجلال ہمارے باپ ابراہیم پر اس وقت ظاہر ہوا جب وہ حاران میں بسنے سے پیشتر مسوپوٹامیہ میں تھا" یہ بات سراسر غلط ہے کہیں کسی کتاب سے اسکی تصدیق نہیں ہوتی ؛

(۶) تمطاؤس ۳ "جس طرح ینیس اور یمبریس نے موسیٰ کی مخالفت کی" یہ دونون کام غلط اور فرضی ہیں ؛

(۷) یہوداہ آیت ۹ - موسیٰ کی لاش کی بابت میکائیل کا شیطان سے تکرار کرنا بے سند اور خلاف واقعہ بات ہے ؛

اسی طرح پادریون کی دینی کتابیں جعلی عبارتین بنا کر اون کو عہدنامہ عتیق کی طرف منسوب کرنے اور غلط واقعات لکھکر اون کو تاریخی بیان کرنے سے بھری ہوئی ہیں اسجگہ ہمنے نمونہ کے طور پر تھوڑی سی باتیں دکھائی ہین - انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی موقعہ ملا - تو مفصل لکھکر انجیلون کی حالت ظاہر کرینگے ان کے مقابل پر کتاب "واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت" بہت معتبر اور صحیح معلوم ہوتی ہے

(۸) اناجیل کے لکھنے والون کے چال چلن کے متعلق کافی شہادت ایسی نہیں ملتی جن سے انکو معتبر اور راویانہ حیثیت میں قابل اعتبار تسلیم کر لیا جاسکے اگر غیر کی شہادت موجود نہ بھی - تو ان کی اپنی شہادت اُنہیں معتبر ثابت کرتی - لیکن ایسا بھی موجود نہین بالمقابل اس کے اس کتاب کا مصنف ایک اعلےٰ طبقہ کا اسیریا ایسین ہے - اور ایسیرون کے چال چلن کا ہر ایک قسم کے لوث سے پاک اور اعلیٰ ہونا مسلم ہے اور نیز اس کتاب میں اس کا مذکور موجود ہے ؛

(۹) اناجیل لکھنے والوں میں سے کسی نے واقعات کو اپنی آنکھون سے دیکھکر نہین لکھا نہ تو خود ہی کہیں تصدیق کی ہے کہ ہمنے جو واقعات درج کئے ہیں انکو اپنی آنکھون سے دیکھا ہے بلکہ ان میں سے بعض لکھتے ہیں کہ جس طرح اور لوگون نے سُنی سنائی باتین لکھی ہین اسی طرح ہمنے بھی لکھدی ہیں اور وہ لکھ ہی کیونکر سکتے تھے - کیونکہ لوقا اور مرقس تو نہ حواری تھے اور نہ کبھی مسیح کی زندگی مین اسپر ایمان لائے تھے - بلکہ اتنا بھی نہین ثابت کہ اُنھون نے یسوع مسیح کو کبھی آنکھون سے دیکھا بھی تھا ؛ یوحنا کی انجیل کی نسبت کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا کہ یہ اس یوحنا کی لکھی ہوئی ہے جو مسیح کے حواریون کی فہرست میں دیکھا جاتا ہے - ماسوائے اس کے کہ وہ کتاب ہی لیسے نرالے اور اجنبی مضامین پیش کرتی ہے جن کو اس سے پہلے عیسائی ملت جانتا بھی نہ تھا یہ تو ایک شخص یونس نامی کی لکھی ہوئی ہے جو مصری فلاسفرون کا شاگرد تھا اور اسنے عیسائیون میں معتبر بنانے کے لئے اس کو یوحنا کے نام سے منسوب کر دیا تھا - اسی طرح متی کی کتاب کا حال ہے اخبار بدر ۱۵ - مئی ۱۳ء میں ہمنے اسبات کو تفصیل کے ساتھ درج کیا ہوا ہے ناظرین اس کو دیکھ سکتے ہیں ؛

اون کے بالمقابل اس کتاب کا مصنف صفحہ ۱ پر لکھتا ہے "میں ۔ ۔ ۔ حلفاً اظہار کر کے یہ تحریر کرتا ہوں تاکہ اس واقعہ کے متعلق آپکو صحیح علم اور سمجھ ہو جاوے - میں صرف وہی باتین بیان کرتا ہوں - جن کو میں سب سے اعلےٰ وجہ البصارت جانتا ہون اور جن کے واقعہ ہونے کا مین چشم دید گواہ ہون - اور میں سچ کہتا ہوں کہ ان کامون سے مجھے حقیقی دلچسپی تھی - اور انمین عملی دسترس کا حصہ لینے کا مجھے بہت اچھا موقعہ نصیب ہوا تھا میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ وہ سارے واقعات جو میںنے اپنی آنکھون سے دیکھے ہیں مجھے پورے طور سے یاد ہیں اور ان میں سے کوئی بات مجھ کو فراموش نہیں ہوئی" پھر اخیر صفحہ ۱۰۵ پر وہ اس کو یون ختم کرتا ہے - "جو کچھ میں نے لکھا تھا وہ اسی قدر تھا اور جیسا یہ لکھا گیا ہے وہ اسی طرح واقعہ ہوا - ہمارے سلسلہ کے اعظم ارکین نے ان واقعات کو اپنی آنکھون سے دیکھا ہے میری آنکھون نے بھی ان کو دیکھا ہے اور میرے کانون نے انکو سُنا ہے اور مین یوسف کا دوست ہون جو اعلےٰ کونسل کا ممبر ہے" فریقین کے متعلق موقعہ کی خارجی شہادت موجود نہ ہونے کی صورت مین انکا اپنا حلفی بیان تصدیق مدعا کے لئے اکتفا کر سکتا تھا - لیکن انجیل نویسون کے حلفی بیان تو کیا کوئی کسی قسم کا بیان شہادت رویت کے تصدیق نہیں کرتا اور اس کتاب کا لکھنے والا حلفی بیان سے ثابت کرتا ہے کہ اس نے نہ صرف ان واقعات کو غیرون کے ہاتھون سے واقعہ ہوتے ہوئے دیکھا بلکہ اون کو خود عملی دسترس حاصل تھی اور اسبات کی گواہی بھی دیتا ہے - کہ اوسوقت اوس کے حواس اور حافظہ کی قوت صحیح اور محفوظ تھی اور دیانتداری سے پورے پورے حالات بلاکم و کاست لکھنے کی بھی تصدیق کرتا ہے اسلئے انجیلون کو اس کے سامنے کوئی اعتباری پایہ ثابت نہیں ہو سکتا ؛

علاوہ بریں انجیلین غور سے پڑھنے سے انکی مضمون کی نسبت بناوٹ اور بے اعتباری کا خیال دامنگیر ہو جاتا ہے کیونکہ سچے اور جھوٹے اور دیدہ اور شنیدہ باتوں میں تمیز کرنے کے لئے عبارتی کیفیت جو قلب سلیم کی رہنمائی کرتی ہے وہ اناجیل کے لکھنے والون کے حالات میں مخالف فیصلہ کرتی ہے اور اس کتاب چشم دید کے پڑھنے سے لکھنے والے کی بصارت اور صداقت پر اعتبار اور یقین بڑھتا جاتا ہے ؛

پھر اس پہلو میں یہ بات بھی بہت کچھ وقعت کے قابل ہے کہ اس کتاب کو یوروپ کی بعض زبانوں میں عیسائیون نے شائع کیا - اور عیسائیون نے اسکو مزے لے لے کر پڑھا - چنانچہ امریکہ کے شکاگو جیسے مشہور عیسائی شہر میں بزبان انگریزی کئی ہزار ون کی تعداد میں پہلی بار چھپ کر شائع ہوئی اور بہت دلچسپی کے ساتھ عیسائیوں میں مقبول ہوئی - پھر اوس ایڈیشن کے ختم ہونے پر ۱۹۰۷ء میں دوسرا انگریزی ایڈیشن وہیں سے چھاپا اور شائع کیا گیا ؛

عیسائیون نے اس کی تردید نہ کی بلکہ اسے خوشی سے قبول کیا اور اس کی اشاعت میں علامدہ کی - اور تامس اول بشپ اور میرمرض صاحبان جیسے مذہبی لوگون نے بھی اس کی مخالفت میں کچھ نہ لکھا بلکہ اپنے سکوت سے اس کتاب کے اعتبار کو تصدیق کر دیا ؛

جب ان پادری صاحبان نے اس کتاب کی عیسائی ملکون اور زبانون مین ترویج اور اشاعت پر اتنی کافی میعاد تک خاموشی سے اس کے اعتبار کی تصدیق کر دی - تو اب ہمنے اس عجیب غریب کتاب کو عیسائیوں کی مستند اور مسلمہ کتاب سمجھکر اُردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا - ہم اس کتاب کے مصنف نہیں - البتہ ہم نے اسکے ساتھ ایک حاشیہ یا اپنی تالیف کا لگایا ہے - جو اس کے مضامین کی بجلی شہادتون سے تصدیق کرتا ہے اور جو ایک قابل مطالعہ مضمون ہے ہم نے اس کتاب کو صرف اپنی غرض کے لئے پیش کیا ہے کہ اس میں چشم دید شہادت سے یسوع مسیح کا صلیب سے زندہ اُترنا ثابت کیا گیا ہے یہ ایک ایسی دستاویز ہمارے فریق مخالف کے اپنے گھر سے پیدا ہوئی ہے جس کو ہمارے مقدمہ کی تائید میں ایک مزید شہادت بہم پہنچتی ہے اور ہزارہا بندگان خدا جو یسوع مسیح کی صلیبی خودکشی کے خطرناک اعتقاد سے کفارے کی وہمی فلسفی کے پیچے میں ان پادریون کی ترغیب سے گرفتار ہیں اونکی اس سے مخلصی کی اُمید ہے کیونکہ صلیب کے صحیح اور اصلی واقعات کو منکشف کرتی ہے اور کفارے کا ابطال کرتی ہے ؛

اب ایسے وقت مین جب ہم نے اس کتاب کو اُردو میں شائع کیا ہے اور اسکا مطلب پبلک کو سمجھایا ہے تو بوڑھے تامس اول اور اون کے رفیق میرمرض صاحبون کی آنکھین کھلی ہیں - اور کفارے کے ملت کی جان جاتی دیکھ کر جب اور کچھ نہ بن پڑا تو گھبراہٹ میں اُٹھ کر اور دیکھا نہ تاؤ اس کو جعلی ہی کہہ دیا اور چند ورقے نکال مارے ان سے کوئی پوچھے کہ جب یوروپین اور امریکن ہاتھون

[illegible] عیسائی زبانوں مین اور عیسائی ملکوں میں ہزاروں کی تعداد [illegible] شائع ہوتی رہی تو اس وقت تک تو اس کے جعلی ہونے کا خیال تک بھی آپ کو نہ آیا۔ اگر جعلی تھی تو اس کو شائع ہی نہ ہونے دیتے۔ اور اگر شائع ہوگئی تھی تو اس کے جعل کو ثابت اور منکشف کرنے کے لئے کوئی کارروائی آپنے ایسی کی ہوتی جس سے آپ سرخرو ہی سے اس کو جعلی کہنے کا حق رکھ سکتے۔

اب اس کتاب کو جعلی ثابت کرنے کی کوشش مشتے بعد از جنگ ہے۔ اب ٹامس ہاول اور جیمرٹس صاحبوں کے ہاتھوں کو تیر نکل چکا ہے۔ اب پچھتانے سے کچھ بن نہیں سکتا۔ اور کوئی نئے واقعات اور حقوق ایسے پیدا نہیں ہوئے جن سے اسقدر مدت دراز تک اسکو مستند اور صحیح سمجھے جانے کی اجازت دینے کے بعد اس کو جعلی ثابت کرنے کا استحقاق حاصل ہوگیا ہو۔

بالفرض اگر یہ کتاب جعلی ہے تو پھر بھی یہ عیسائیوں ہی کا جعل ہے۔ اور ٹامس ہاول اور جیمرٹس صاحبان اور ان کے متعلقین باوجود علم و یقین ہونے کے اس جعل کو خاموشی کے سند سے تصدیق کر کے شائع اور مروّج ہونے کی اجازت دینے سے اعانت اشاعت جعل کے مرتکب ہیں۔ اگر یہ افتراء ہے تو اس افتراء کے بنانے کا الزام بھی تمام عیسائی دنیا پر ہے اور پادریوں پر [illegible] کیونکہ جب اون کے گھر سے ایک مفتریانہ دستاویز چھپ کر پبلک کو دھوکہ میں ڈالنے کا موجب ہوتی ہے۔ تو اون کی خاموشی ان کی اعانت پر دلیل ہوتی ہے۔ اور وہ سب اس الزام کے انصافاً مستقل قرار پاتے ہیں۔

یہ ٹامس ہاول صاحب کے اپنے گھر کا ہی انصاف اور ایمان ہے کہ ایسے از دست رفتہ وقت میں محض اوس بغض اور تعصب کی وجہ سے جو اون کو ہمارے سلسلہ سے ہے اس کتاب کو ہمارے سلسلے کا افتراء بیان کرتے ہیں اگرچہ یہ مقام افسوس ہے لیکن اون کی ملت کی تعلیم و تربیت اور اون کے ہم پیشہ لوگوں کی عادت ایسی ہی ہو کہ غلط بیانیوں اور غلط تصنیفوں اور غلط مضموں اور غلط تشریحوں اور غلط کہانیوں اور افتراؤں سے اپنے مذہب کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اگر ٹامس ہاول صاحب اپنی فطرت کو جنون ملت اور وہم پرستی سے عریان کر کے ایک لمحہ کے لئے بھی سوچتے تو فطرت کا صحیح تقاضاء اون کو یہ کتاب ہمارا افتراء بیان کرنے سے ضرور روک لیتا۔ لیکن فطرت کو تو انہوں نے دبل کے کمبلوں میں لپیٹ کر معطل کر رکھا ہوا ہے۔ اور حق پرستی سے کوسوں بھاگتے ہیں۔

غور کا مقام ہے کہ اپنے چوورقے کے ابتدائی پیرے مین وہ خود ہی لکھتے ہیں: "اور وہ انگریزی کتاب جس کا ترجمہ یہ ہے × × × × × انڈو امریکن یعنی ہندوستان کی امریکن سوسائٹی کی طرف سے طبع ہوئی ہے چونکہ یہ کتاب افتراء پردازیوں سے مملو ہے لہٰذا ہم حضرات مرزائی صاحبان کی افتراء پردازیوں کا اظہار کر دیتے ہیں"۔ یہاں انکی اپنی عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ اصل کتاب انگریزی میں ہے۔ اور وہ امریکہ کی ایک سوسائٹی کی طرف سے طبع ہوئی ہے اب جائے غور ہے کہ جبکہ اس کے طبع کرانے والی ایک امریکن (عیسائی) سوسائٹی ہے۔ اور یہ اصل کتاب افتراء پردازیوں سے (بقول ان کے) مملو ہے تو اون افتراؤں کا مرزائیوں کو ملزم کس عقل اور دیانت اور انصاف سے کرتے ہیں!

علم کے شاہزادے کی بھیڑوں کی گلہ بانی کا عہدہ رکھنے والے ٹامس ہاول صاحب خود ستائی اور تکبر میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور دوسروں کو حقارت سے دیکھنا اور مخاطب کرنا اون کی عادت مین داخل ہے۔ چنانچہ عمداً احمدیوں کو مرزائی لکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ ہماری ذات کے متعلق ہے اسلئے ہم اس سے درگذر کرتے ہیں۔

اسجگہ ہم یہ امر لکھنا مناسب سمجھتے ہین کہ اس کتاب کے جعلی ثابت کرنے کے متعلق جو کچھ ٹامس ہاول بشیر اور جیمرٹس صاحبان نے لکھا ہے اسکی تردید کرنا ہمارا ذمہ نہیں کیونکہ ہم نے اپنی سمجھ اور علم کے مطابق نیک نیتی اور ایمانداری اور انصاف کی حدود سے باہر نکل کر ناحق اس کو جعلی ثابت کرنے اور اس کو غیروں کا افتراء بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

اگرچہ اپنے خیال میں ٹامس ہاول بشیر صاحب اس کتاب کو ہمارا افتراء بیان کرنے مین معذور بھی ہو سکتے ہین کیونکہ ان کو اپنا ملت یہی سکھاتا ہے کہ گناہ تم کرتے جاؤ۔ اور الزام اور سزا کیواسطے یسوع مسیح کا کفارہ موجود ہے۔ چونکہ ان کی عادت میں یہ بات رچی ہوئی ہے کہ گناہ کرے کوئی اور سزا برداشت کرے کوئی دوسرا۔ اور ان کی انصاف کی یہ حس مر چکی ہوئی ہے کہ گناہوں کا مرتکب ہی متحمل سزا ہو سکتا ہے اسلئے انہوں نے عیسائیوں کے مزعومہ افتراء کو ہمارے ذمہ عادتاً تھوپ دیا ہے اور ایسا ہی وہ ہمیشہ کیا کرتے ہین لیکن یہ یسوع مسیح ہی کا حوصلہ تھا کہ وہ اونکی لعنت اُٹھانے پر بقول ان کے راضی ہوگیا تھا۔ ہم سے انکے افتراء کا بوجھ اُٹھایا نہیں جا سکتا۔ اپنا افتراء وہ اپنے گھر ہی رکھیں۔ اور اس کو یسوع کی فہرست مین داخل کر دیں۔ البتہ چونکہ ٹامس ہاول صاحب نے ہمیں مخاطب کیا ہے۔ اور جو کچھ انھوں نے لکھا ہے وہ سراسر نادانی اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے اس لئے ہم اون کے اعتراضوں کا جواب لکھ کر یہ دکھا دینا چاہتے ہیں کہ ان کا اس کتاب کو جعلی کہنا محض دفع وقتی اور ہمارے سلسلہ سے پرخاش پر مبنی ہے۔

۱۔ یہ ظاہر ہے کہ امریکہ اور ہندوستان مین بہت بڑی مباینت ہے۔ چونکہ کتاب امریکہ والوں نے چھپائی تھی۔ اور ٹامس ہاول صاحب اسکو مرزائیوں کا افتراء کہنا چاہتے تھے اسلئے اپنے چوورقے کے شروع مین انڈو امریکن سوسائٹی کا ترجمہ ہندوستان کی امریکن سوسائٹی اس لئے کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے ہندوستان اور امریکہ مین ایک تعلق ظاہر ہو کر مرزائیوں اور امریکہ کی اس عیسائی سوسائٹی کے درمیان رشتہ و پیوند کا ناظرین کو گمان ہو سکے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ پاسٹری کی کرسی پر بیٹھ کر ایسی صریح مغالطہ دہی کیجاتی ہے۔

ناظرین پر مخفی نہ رہے کہ ملک امریکہ کے اصلی باشندوں کو انگریزی زبان مین انڈین امریکن یا امریکن انڈین یا صرف انڈین کہتے ہیں۔ البتہ جب مفرد انڈین آتا ہے تو اوس کے معنوں میں امریکہ کے جزائر غرب الہند اور شرق الہند کے رہنے والے بھی خیال سمجھے جا سکتے ہیں۔ انگریزی کی معتبر کتب لغت میں لفظ انڈین کے معنے دیکھ لو۔ اب ہی امریکہ کے جغرافیہ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے۔ جہاں کہین امریکہ کے ساتھ انڈین کا لفظ آتا ہے وہاں اس کے معنے کسی طرح ہندوستانی نہیں ہو سکتے۔ وہاں امریکہ کے اصلی باشندے مراد ہوں گے۔ اصلی باشندے وہ لوگ ہین جو امریکہ کے قدیم باشندوں کی اولاد ہین۔ یورپین اور حبشی نسلوں کے لوگ مراد نہیں۔

انگریزی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب کسی تناسب سے کسی شخص یا چیز یا خیال کو دو ملکوں سے متحد بیان کرنا ہوتا ہے۔ تو دونوں کے ساتھ الفاظ نسبتی نہیں لگاتے بلکہ جس ملک کو پہلے رکھا جاتا ہے اس کے چند حروف ابتدائی قائم رکھ کر اور باقی حرف o سے بدلکر دوسرے ملک کے پورے حروف معہ حروف نسبت استعمال کئے جاتے ہین جیسے اینگلو پرشین۔ ٹرکو پرشین۔ اسی طرح انڈو امریکن ہے جس کا اصل انڈین امریکن تھا۔ لیکن فصاحت کے لئے زبان کی نحو نے انڈو امریکن بنا دیا۔ اس سے صریح طور پر مراد امریکہ کے قدیم و جدید باشندوں کی مشترکہ سوسائٹی ہے۔ افسوس کہ ٹامس ہاول صاحب اس چھوٹی سی بات مین بھی پبلک کو مغالطہ دینے سے باز نہیں آئے۔

۲۔ ٹامس ہاول بشیر صاحب پبلیس لنٹولس کے متعلق لکھتے ہیں کہ پلاطوس سے پہلے اس نام کا کوئی شخص یہودیہ کا گورنر نہ تھا۔ بلکہ ویلیراس گریٹس تھا۔ لیکن اس اعتراض سے اس کتاب کی وقعت میں فرق نہیں آ سکتا کیونکہ بہرحال کتاب کی روایت ایسی

لئے زیادہ معتبر ہے کہ اس کے مصنف نے اوس میں چشم دید حالات اسی زمانہ مین درج کرکے اس کو لکہا تہا۔ اور تامس ہاول صاحب کی ون والیوم کمنٹری

one Volume commentary

اس سے بہت بعد کی لکھی ہوئی ہے اور اس میں انجیلون کے عقاید کو تقویت دینے کے لئے تواریخ کو بھی اعتقاد کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کیگئی ہے اور اس کی تاریخی روایتون کی غلطی ثابت ہے چنانچہ ولیری اس گریٹس کے متعلق بقول تامس ہاول صاحب کتاب ون والیوم کمنٹری میں لکہا ہے کہ وہ سنہ ۱۹ء سے سنہ ۳۰ء تک ملک یہودیہ پر حکومت کرتا رہا مگر یہ صریح غلط ہے کیونکہ تاریخ قدیم سے ثابت ہے کہ وہ سنہ ۱۴ء سے سنہ ۲۵ء تک یہودیہ میں نائب السلطنت رہا۔ دیکھو مینول آف اینشنٹ ہسٹری مطبوعہ اکسفورڈ صفحہ ۳۱۸۔ ونیز دیگر کتب تاریخ قدیم۔ پس جب کہ ولیری اس گریٹس سنہ ۲۵ء تک حاکم یہودیہ رہا۔ اور بحوالہ ون والیوم کمنٹری تامس ہاول صاحب اپنے پرچہ کے صفحہ ا سطر ۲۲ مین پنطس پلاطوس کی حکمرانی کا آغاز سنہ ۳۰ء اور خاتمہ سنہ ۳۶ء لکھتے تو درمیان کے خالی پانچ سالون میں اگر پبلیس لنٹولس جیسا یسوع مسیح کا خیرخواہ حکومت کی قائمقامی پر آجاوے تو تامس ہاول صاحب اس سے کیون ناراض ہوتے ہیں ؛

ان کی ون والیوم کمنٹری ایک کتاب التفسیر اناجیل ہے اور اصول ہے کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی اور جھوٹون کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے اسی طرح یہ کتاب چونکہ انجیلون کی تفسیر ہے اور انجیلین تو وہ مفتریات ہیں اس لئے یہ بھی ویسی ہی ہے۔ دوہی تاریخیں اس کتاب سے تامس ہاول صاحب نے بڑے زور سے اپنے ادعاؤن کے ثبوت میں نقل کی ہیں۔ اور وہ دونوں کی دونون غلط ہیں۔ ایک تو ولیری اس گریٹس کے متعلق تھی جس کا غلط ہونا اوپر دکھا دیا گیا ہے۔ اور دوسرے وہ اس مین سے نقل کرکے پنطس پلاطس کے عہد کی تاریخ آغاز سنہ ۳۰ء اور خاتمہ سنہ ۳۶ء لکھتے ہیں۔ سو یہ نہ آغاز صحیح اور نہ خاتمہ درست بلکہ دونون غلط ہیں۔ اصل میں پنطس پلاطس سنہ ۲۶ء مین اس علاقے کا حاکم مقرر ہوا۔ اور سنہ ۳۶ء تک رہا (دیکھو مینول آف اینشنٹ ہسٹری مرتبہ رالنس ایم اے مطبوعہ کلیرنڈن پریس ونیز ہیسٹنز ڈکشنری آف ڈیٹز مطبوعہ لنڈن ودیگر کتب) پس اس لحاظ سے ایک سال یا کچھ کم وبیش عرصہ ولیری اس گریٹس اور پنطس پلاطس کے درمیانی پبلیس لنٹولس کی حکومت یہودیہ پر قائمقامی کا ثابت ہوتا ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب) یہ تو کالائے جناب برلش جناب ہے ہم ذمہ دار نہین ؛

ان تاریخون کی تحقیقات لکھنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ ہم ناظرین کو دکھا دین کہ تامس ہاول صاحب یہاں بھی سچائی کو چھپانے اور غلط تاریخین لکھنے کو ہی پسند کیا ہے۔ اور انکی کتاب ون والیوم کمنٹری بھی غلطیون اور تاریخی غلاف گوئیوں کا مجموعہ ہے ؛

نوٹ :۔ واضح رہے کہ تاریخ کی کتابون کے مقابلہ میں کسی انجیلی تفسیر کی تاریخی روایت زیادہ وقعت نہیں رکھ سکتی۔ کیونکہ تاریخ مین غیر متعلق اور غیر متعصب طور پر واقعات اور سنین کا اندراج کیا گیا ہے اور انجیلی تفسیر میں عقیدے اور طرفداری کے دخل سے سنین کا اندراج ہوا ہے جو موازنہ اعتبار میں محض بے وقعت ہے ؛

۴۔ تامس ہاول صاحب نے لفظ کھڑاؤن پر بھی اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کو حلیہ سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ کوئی نشان نہیں (دوم) کھڑاؤن ہندوستان کا پہناوا ہے نہ کہ ملک کنعان کا۔ وہاں تو چپلی پہننے کا رواج تہا۔ چنانچہ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کہا تہا کہ میں اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لایق نہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ اس کتاب کا مصنف ہندوستان کا رہنے والا ہوگا جو اپنے ملک کا رواج بیان کر رہا ہے ؛

"تامس ہاول بشیر صاحب کو اتنا بھی علم نہیں کہ انسان کا حلیہ بیان کرنے مین اوس کے ملبوسات کی اون خاص اشیاء کے ذکر کی کیسی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اوس کی عام روزمرہ کے عادی استعمال میں داخل ہوتے ہیں اور دوسری قوم یا شخص سے موجب امتیاز ہوتے ہیں۔ چہرہ کے خط وخال۔ حرکات۔ سکنات۔ رفتار۔ گفتار۔ خاص علامات۔ زبان۔ طرز ادائے کلام۔ سر سے لے کر پاؤن تک کے ملبوسات جن میں جوتا بھی داخل ہے۔ وغیرہ اُمور حسب حال وموقعہ سب حلیہ کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ تامس ہاول صاحب نے انگریزی پولیس کا فوجداری حلیہ سمجھ لیا ہے کہ جس مین جرائم پیشہ لوگ اپنی شناخت سے بچنے کے لئے جہان تک ان کا بس چل سکتا ہے اپنا حلیہ بدلنے کی کوشش مین لگے رہتے ہیں لیکن یہاں اون کا ایسا وہم کرنا غلط ہے۔ کیونکہ یہاں ایک پاکباز مصلح کی لفظی تصویر بناکر دکھانا مقصود تہی کہ جس سے دیکھنے والے اسکو پہچان سکین۔ اور اس شخص زیر حلیہ کو اپنے معمولات بدلنے کی کوئی ضرورت نہ تہی ؛

رہا لفظ کھڑاؤن۔ سو واضح رہے کہ جس انگریزی لفظ کا کھڑاؤن ترجمہ کیا گیا ہے وہ sandels ہے۔ تامس ہاول صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ یہ ایک ایسی جوتی کو کہتے ہیں۔ جس کا لکڑی یا چمڑے یا مونج یا کسی دوسری چیز کا ایک ہی تلہ ہوتا ہے۔ اور اوپر تسمون یا بٹنون وغیرہ سے باندھنے یا پاؤن میں معلق رکھنے کا انتظام کیا ہوتا ہے یہ معنے پوری وسعت کے ساتھ لفظ کھڑاؤن ادا کرتا ہے۔ چپلی ایک محدود مقامی لفظ ہے جس کے معنے بھی محدود ہیں اور استعمال بھی محدود ہے۔ ہم بڑے مشکور ہون گے۔ اگر تامس ہاول صاحب اپنے مفہوم کا کوئی sandel سے بہتر لفظ انگریزی زبان میں بتائیں۔ اور اگر اسی کو اپنی مزعومہ چپلی کے مترادف سمجھ لیں تو چشم ما روشن دل ماشاد ؛

یوحنا بپتسمہ دینے والے کی نسبت جو یہ لکھا ہے کہ اس نے کہا تہا کہ میں اس کی جوتی کا تسمہ ہی کھولنے کے لائق نہیں۔ یہ بات اس نے تامس ہاول صاحب کو کب کہی تہی؟ اگر انجیل نویسون کے حوالے سے کہتے ہین تو وہ تو سب کے سب غیر معتبر ثابت ہوچکے ہیں اسلئے انکی بات ہم کیونکر تسلیم کرسکتے ہین۔ علاوہ بریں اون میں سے کوئی ثابت نہیں کرسکا کہ اس کو یوحنا نے بالمشافہ یہ بات کہی تہی۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ؛

پہر تامس ہاول صاحب کہتے ہیں کہ اس ملک مین چپلی پہننے کا رواج تہا اور یوحنا کی نسبت جو روایت پیش کرتے ہیں اس میں لفظ جوتی لکھا ہے۔ اور جوتی اور چپلی میں تامس ہاول صاحب کے اپنے اصول پیش کردہ کے لحاظ سے بڑا فرق ہوتا ہے۔ جوتی کا تو تسمہ ہی نہیں ہوتا۔ اس کے تسمہ کھولنے کا فقرہ انجیلی روایت کی غلطی کی طرف لے جاتا ہے۔ اب فرمائیں کس کو صحیح مانا جاوے ایک دوسرے کی شہادت سے دونون غلط ٹہرتے ہیں ؛

تامس ہاول صاحب یہ الفاظ متحد المعانی اور ایک حد تک مترادف ہیں اور انمین ابہی اتنا فرق پیدا نہیں ہوا جتنا آپ دھوکہ سے دکھانا چاہتے ہیں اس لئے آپ اس کتاب کو کسی احمدی کی تصنیف بنانے میں کچھ ترمیم نہ کرسکتے ؛

اپنے پرچہ کے صفحہ ۲ کے آخری پیرایہ میں تامس ہاول بشیر صاحب لکھتے ہیں [illegible] قدر تعریف ہمارے خداوند یسوع مسیح کے صفحہ [illegible] کے آخر تک لکھی ہے وہ ایک انجیل سے بیانات کو [illegible] اور مقامات کتاب کے بھی بہت تعریف کی ہے اور قدیم یسوع اکلدومہ کی یادگار ہے ؛

یہ بات کچھ لکہ تامس ہاول صاحب نے اپنی سادہ لوحی کی [illegible]

محنت پر آپ ہی پانی پھیر کر خدا نباشد کا ثبوت دیدیا ہے کیونکہ ان کے پرچہ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یسوع کی تعریف اسی بات کو سمجھتے ہیں کہ اسکی نسبت ایسی باتیں لکھی یا بیان کی جاویں جن سے اوسکی الوہیت کا ذکر معلوم ہو۔ اگر کوئی احمدی اس کتاب کا مصنف ہوتا۔ تو یسوع مسیح کی ایسی تعریف وہ کبھی نہ کر سکتا تھا جس سے اس کے عالم الغیب ہونے یا خدا بننے کے متعلق کوئی خیال پیدا ہو سکتا ہو۔ ایسی تعریف کا وجود ہی اس کتاب کے مصنف کے عقیدے وطن اور قومیت کو ظاہر کر رہا ہے اور ٹامس ہاول صاحب کے خیالات اور افتراؤں کی تردید ثابت کر رہا ہے ٭

ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ پادریوں نے اپنی طرز کو بدلکر قرآن کریم جسکی عدم ضرورت پر ہمیشہ بحث کیا کرتے تھے۔ اپنے ادعاؤں کے ثبوت میں اوسی کی آیتوں کے سہارے میں اب آپڑے ہیں ہمیں اس میں کوئی بخل کرنے کی خواہش نہیں۔ بے شک وہ قرآن کریم سے جسقدر امداد لے سکتے ہیں بے دریغ لیں کیونکہ ان کے اس فعل نے قرآن کی ضرورت کے متعلقہ مناظرات کا تو خاتمہ کر دیا ہے اور انھوں نے اپنے عمل اور فعل سے اس کے وجود کا محتاج ہو کر ثابت کر دیا ہے کہ یہ ضرور حقہ سے نازل شدہ کتاب ہے، بہت میسور ہے۔ ٹامس ہاول صاحب قرآن اور عربی زبان سے اگرچہ ناواقف ہیں مگر لوگوں کو اپنی لیاقت دکھانے کے لئے قرآنی آیتیں لکھ اون کے غلط معنے اور غلط نتائج پیش کرنے کا بہت شوق رکھتے ہیں چنانچہ اس پرچہ میں ہی یسوع مسیح کو عالم الغیب ثابت کرنے کے لئے سورہ آل عمران کی آیۃ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین کو پیش کر دیا ہے افسوس کہ قرآن کریم میں بھی جاہلانہ دست اندازی کرنے سے باز نہیں رہے۔ مسیح کوئی رمال اور نجومی نہ تھا۔ اور نہ ہی لوگوں کو ایسی باتیں بتلانے سے وہ کوئی اعلےٰ درجہ کا ہادی یا حسب منشاء عیسائی صاحبان خدا سمجھا جا سکتا ہے۔ کھانے پینے کی باتیں بتانا اس کے عالم الغیب ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتیں۔ قرآن کریم کے معنے سمجھنے کے لئے اس کے سیاق و سباق اور دوسری آیات کے مفہوموں پر نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ میں تم کو اس بات پر متنبہ کرتا ہوں کہ تمہیں کیا کیا چیز کھانا حلال ہے اور مال میں سے کیا پاس رکھنا چاہیئے۔ چونکہ یہودی اس زمانہ میں حرام خوری اور مال جمع کرنے کے بہت شائق ہو گئے تھے اسلئے مسیح کے اصلاحی کاموں میں یہ بات بڑی اہمیت رکھتی تھی کہ ان امور میں بھی وہ اون کی اصلاح کریں۔ اسکے بعد کی آیۃ اس آیت پر روشنی ڈالتی ہے ٭

یہ کیسا شرمناک کام ہے کہ قرآن کریم پر یہ تہمت لگائی جاتی ہے کہ گویا وہ مسیح کا عالم الغیب ہونا تسلیم کرتا ہے۔ ٹامس ہاول صاحب کو معلوم رہے کہ اسلامی اصطلاح میں عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مستعمل ہوتا ہے کسی دوسرے کو صراحت یا کنایت سے کسی حال میں عالم الغیب کہنا جائز نہیں سمجھا جاتا ٭

قرآن کریم کے علم سے جہالت کے سبب تو وہ معذور ہیں لیکن کیسی شرم کی بات ہے کہ جس مذہب کے ذریعہ وہ (اسلامی ریاست بہاولپور کے تیس روپے وضع کر کے) اپنا پیٹ پالتے ہیں اس کی ہی انکو خبر نہیں۔ اسی ہینڈبل کے صفحہ ۳ کی آخری سطروں میں وارنٹ تصلیب یسوع کو غلط ثابت کرنے کے لئے گوہر فشانی فرماتے ہیں کہ اس میں جو اجراء وارنٹ بنام یسوع کا سال ہفدہم (سترہواں) لکھا ہے غلط ہے اسلئے کتاب "واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت" جعلی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ طبریوس قیصر روم کی تخت نشینی کے پندرھویں برس یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اپنا کام شروع کیا (لوقا ۱/۳) اور یہ عیسوی سن طبریوس کی تخت نشینی سے بارہ برس پیشتر جاری ہو چکا تھا۔ لہذا ۱۲ و ۱۵ کو جمع کیا تو ستائیس برس ہوئے جس سے ظاہر ہے کہ طبریوس قیصر کے پندرھویں سال میں عیسوی سن ۲۷ء تھا۔ اور اس وقت خداوند یسوع کی عمر ۲۶½ برس کی تھی اور سترھویں برس ۲۸½ سال کی تھی۔ اور ہنوز خداوند یسوع نے اپنا کام شروع ہی نہ کیا تھا"

یہاں لوقا کی تاریخی روایت پر ٹامس ہاول صاحب جبر کرتے ہیں لیکن لوقا وہ شخص ہے جس کا یسوع کی زیارت کرنا ہی ثابت نہیں اور نہ اس کی مورخانہ سند مانی گئی ہے وہ خود لکھتا ہے کہ میں نے سنی سنائی باتیں لکھی ہیں وہ ان میں سے کسی واقعہ کا چشم دید گواہ نہیں۔ اسلئے اس کی گواہی شہادت عند العدل قابل اعتبار نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر ٹامس ہاول صاحب کے مسلمہ ہونے کی وجہ سے اسکی روایت سے ہی حساب کیا جاوے تو جناب ٹامس ہاول کی طرف سے یا تو ایک شرمناک ناواقفیت یا ایک شرمناک دہوکہ دہی کا ارتکاب ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے:-

ٹامس ہاول صاحب کو اپنے گھر کی اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ سن عیسوی کا شمار یسوع کی عمر کے کونسے سال سے شروع ہوا ہے۔ انہوں نے عام ناواقفوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ سن عیسوی یسوع کے سال پیدائش سے شروع ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ صریح غلط ہے ٭

اصل بات یہ ہے کہ یسوع کے معتقدوں میں سے چھٹی صدی تک کسی کو عیسوی سن مروج کرنے کا خیال تک بھی نہ آیا ۵۳۲ء میں ایک راہب دیانا میس اکسیگوس نامی نے یہ سن پہلے پہل ایجاد کیا اور چھٹی صدی میں اٹلی میں رواج پانا شروع ہو گیا پھر کونسل چلسیا نے ۸۱۶ء میں لشپوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ اسی سن کا استعمال کیا کریں۔ چارلس سوم شاہ جرمنی نے ۸۷۹ء میں اپنی مملکت میں اس کو جاری کیا۔ اس سنہ کی ابتداء کے متعلق صرف دو روایتیں ہی ہیں۔

(۱) محقق ڈبلیو۔ ٹی لین کہتا ہے کہ سنہ عیسوی ۵ سال قبل یسوع مسیح شروع ہوا تھا یعنے جب یہ سن شروع ہوا تو اسوقت یسوع پورے پانچ سالوں کا ہو چکا تھا۔

(۲) مورخین کا بیان ہے کہ اس وقت یسوع کی عمر چار سال کی ہو چکی تھی یعنے اس کے پانچویں سال کے اخیر میں عیسوی سن کا آغاز ہوا۔ (دیکھو ہیڈنس ڈکشنری آف ڈیٹز لفظ اینو ڈومینائی اور مینول آف اینشنٹ ہسٹری مصنفہ رالنس اور تاریخ دنیا مصنفہ سانڈرسن وغیرہ)

غرض ان تاریخی شہادتوں سے یہ ثابت ہے کہ سنہ عیسوی کے آغاز ہونے کے وقت یسوع پانچ سالوں کا تھا ٭

پس یہ ۵ سال ٹامس ہاول بشیر صاحب کے مجموعہ ۲۸½ سال میں جمع کرنے سے ۳۳½ سال ہو جاتے ہیں اور اپنے ہینڈبل صفحہ ۴ کے سطر ۷ میں بحوالہ لوقا ۲۳/۳ ٭ وہ لکھتے ہیں کہ ۳۳½ برس کی عمر کا ہو کر یسوع مصلوب ہوا تو پس یہ بات تو اونکی اپنے مطالبہ کے مطابق ثابت ہو گئی ہے۔ اس سے آگے چلکر ٹامس ہاول صاحب نے ایک اور دہوکہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ قیصر طبریوس کے سترہویں برس:-

(۱) یوحنا بپتسمہ دینے والا زندہ تھا۔ اور شہید ہوا تھا ٭

(۲) ہنوز خداوند یسوع نے اس سے بپتسمہ بھی نہ پایا تھا۔ اور نہ اپنا کام شروع کیا تھا ٭

(۳) یہ کہ وارنٹ پلاطس نے جاری کیا جو اس وقت تک یہودیہ کا حاکم بھی مقرر نہ ہوا تھا کیونکہ اوس وقت یہودیہ کا حاکم ولیری اس گریٹس تھا۔

یہ تینوں باتیں بھی ٹامس ہاول صاحب نے غلط کہی ہیں۔ اور یہ غلط واقعات ذیل سے ثابت ہیں ٭ اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ طبریوس قیصر روم کی تخت نشینی کے سترہویں سال میں یسوع مسیح کی عمر ۳۳½ برس کی ہو چکی تھی اور ٹامس ہاول بشیر صاحب اپنے چوورقے کے صفحہ ۴ سطر ۶ میں

میں لوقا ۳ کی سند سے لکھتے ہیں کہ یسوع نے اپنا کام تیس برس کا ہو کر شروع کیا تھا۔ اور منجیمین وفسنٹ صاحب اور دیگر مورخین لکھتے ہیں کہ جب یسوع مسیح نے کام شروع کیا تو اس وقت سنہ ۲۷ء تھا (پادریوں کے مسلمات کے رو سے یسوع مسیح نے قریباً ساڑھے تین سال کام کیا۔ اور اس کا ماخذ لوقا کی روایت ہے لیکن تاریخ اس کی مخالفت کرتی ہے اس کو ہم پھر کسی وقت دکھائیں گے۔ غرض قیصر طبریوس کے تیرھویں سال سے تین چار سال پہلے ہو چکے تھے۔ پس تامس ہاول بشیر صاحب کے اقوال کہ:-

(۱) قیصر طبریوس کے سترھویں سال ہنوز یوحنا بپتسمہ دینے والا زندہ تھا اور شہید نہ ہوا تھا۔

(۲) ہنوز خداوند یسوع نے اپنا کام ہی شروع نہ کیا تھا۔

(۳) ہنوز خداوند یسوع نے اس سے بپتسمہ بھی نہ پایا تھا۔

سراسر غلط ثابت ہیں۔ اب رہی ان کی یہ بات کہ اس وقت یعنے قیصر طبریوس کے سترھویں برس پلاطس یہودیہ کا حاکم بھی مقرر نہ ہوا تھا بلکہ ولیری اس گریٹس تھا جو سنہ ۱۹ء سے سنہ ۲۶ء تک یہودیہ کا حاکم رہا پہلے تو تامس ہاول صاحب کا یہ کہنا ہی غلط ہے۔ کیونکہ تاریخ اس کی مخالفت کرتی ہے۔ چنانچہ رالنسن کی مینول آف اینشنٹ ہسٹری میں لکھا ہے۔ کہ ولیری اس گریٹس سنہ ۱۴ء سے سنہ ۲۵ء یہودیہ کا نائب السلطنت رہا۔ جو ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں ایسا ہی دوسری تاریخیں اس کی تائید کرتی ہیں۔ اور کوئی وجہ ایسی معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں کسی پادری کی رائے کو تاریخ کی تحقیقات پر ترجیح دی جا سکے۔ پس جبکہ ولیری اس گریٹس کا دور حکومت سنہ ۲۵ء تک ختم ہو چکا تھا۔ اور یسوع نے سنہ ۲۷ء میں کام شروع کیا تھا۔ اور وارنٹ اس سے تین چار سال بعد جاری ہوا تھا۔ تو تامس ہاول کی یہ بات کہ اجرائے وارنٹ کے زمانہ میں دراصل ولیری اس گریٹس حاکم تھا۔ اور پلاطس ہنوز ملک یہودیہ میں داخل ہی نہ ہوا تھا محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ پلاطس تو سنہ ۲۶ء یعنی یسوع کے کام شروع کرنے سے ایک سال پہلے سے حاکم یہودیہ ہو چکا تھا عیسائیوں کے اپنے ہی مورخ لکھتے ہیں کہ یسوع نے پلاطس کے عہد میں ہی کام شروع کیا۔ اور پلاطس ہی کے عہد میں صلیب کی عزت پائی۔

اسی طرح تامس ہاول صاحب کتاب مذکور صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ کے حوالے سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس سے پہلے یسوع کی نسبت ابن مریم بجائے ابن یوسف کے استعمال کیا کرتے تھے یہ بات بھی انہوں نے محض بے علمی اور ناواقفی سے بیان فرمائی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے انبیائے سابقین میں سے کسی کا نیا نام یا نئی کیفیت تجویز نہیں کی جن جن لوگوں کے اسماء یا ان کی کیفیتوں کو قرآن کریم نے ذکر کیا ہے ان کے وہی اصلی نام اور وہی اصلی کیفیتیں بیان کی ہیں جن سے وہ اپنے اپنے اوقات میں مشہور اور معروف تھے۔ البتہ اتنی بات کا لحاظ ضرور رکھا ہے کہ جس اسم یا کنیت یا لقب یا خطاب کو بیان فرمایا ہے اس کی عام جاہلانہ محاورہ کی طرز کو اختیار نہیں کیا بلکہ جو صحیح علمی اور فصیح زبان میں مروج طرز تھی اس کو لیا ہے چنانچہ مسیح کی یہ اعزازی کنیت ابن مریم شروع سے ہی چلی آتی تھی اور یہ نسبت ان کی ولادت کے لحاظ سے نہ تھی بلکہ ان کی والدہ اور ان کے درمیان بچپن کی عمر سے ہی تعلق اور طہارت و تقویٰ کی مشابہت کی وجہ سے تھی کیونکہ وہ خود ایسے مشہور تھے۔ کہ ان کی معرفت ولدیت کے ذکر کی محتاج نہ تھی اور جو غلط اعتقاد اس کے ابن اللہ ہونے کا عیسائیوں نے بنایا ہوا تھا اس کی قرآن کریم نے بہت بیّن دلائل سے تردید کر دی ہے۔

غرض ابن مریم قرآنی ایجاد نہیں بلکہ مسیح کے متعلق پہلے سے ہی یہ کنیت مشہور چلی آتی تھی۔ لہذا تامس ہاول صاحب کا یہ کہنا کہ ابن مریم صرف قرآنی محاورہ ہے۔ محض غلط اور بے بنیاد ہے۔

دوسرے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس کتاب میں ابن مریم کا صفحہ محولہ کے گرد و نواح کہیں استعمال نظر نہیں آتا۔ ایک بات کو جی سے گھڑ کر بنا لینا اور اس پر اعتراض جمانا تامس ہاول صاحب تو کیا ان کے سارے خورد و کلاں پادریوں کا دائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس عبارت صفحہ ۱۲ محولہ تامس ہاول صاحب کے مقدم اور مؤخر پڑھنے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یسوع کی پیدائش کے متعلق ان کی والدہ کو ایک اسینی نے پیشگوئی کی تھی اور اس نے اس کو ہی فرشتہ سمجھ لیا تھا۔ پھر پیدا ہونے کے بعد بچپن ہی سے اپنے سلسلہ اسینی نے یسوع کو اپنی سرپرستی اور حفاظت میں لے لیا ہوا تھا۔ اور یوسف کو اس بات پر آمادہ کر لیا گیا تھا کہ جب تک وہ لڑکا سلسلہ اسینی کے حلقہ کے زمرے میں شامل نہ کر لیا جاوے اس وقت تک وہ آپ کو اس کا باپ ہی ظاہر کرتا رہے۔

یوسف سے ایسا انتظام کرنے کی ضرورت یہ تھی۔ کہ سلسلہ کے قاعدہ میں یسوع ایسی ابتدائی عمر میں داخل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اگرچہ اس کی پرورش اور تربیت سلسلہ اپنی سرپرستی سے کرا سکتا تھا اس لئے عرفی انتظام یوسف کے ساتھ اس وقت ایسا ہی کیا گیا اور جب اس میں آثار رشد و سعادت اپنی والدہ کی طرز پر پائے گئے۔ تو اس کی کنیت روحانی طور پر والدہ کے نام سے مشہور ہوئی۔

پھر جناب مسٹر تامس ہاول بشیر صاحب کتاب کو جعلی ثابت کرنے کے بارے میں ایک اور دلیل دیتے ہیں وہ یہ کہ کتاب کے صفحہ ۱۴ سطر ۱۰ میں لکھا ہے کہ "وہ مفتری علے اللہ ہے اور خدا کا بیٹا ہونے کا جھوٹا دعوے کرتا ہے" یہ بھی محمدی محاورہ ہے اور میرزائی افتراء ہے۔ بت پرست حاکم دیوی دیوتاؤں کو خدا کی بیٹیاں اور بیٹے ماننے والے خدا کا بیٹا کہنے یا کہلانے کو برا نہ سمجھتے تھے اور وہ اس بات کو کفر نہ سمجھتے تھے تو پھر وہ کیوں خدا کا بیٹا کہنے کو جرم قرار دے کر وارنٹ صلیبی موت کا جاری کرتا یہ بھی محمدی خیال کے مطابق کفر کا جرم اور مرزائی افتراء ہے"۔

یہ بات بھی تامس ہاول بشیر صاحب نے محض نادانی سے لکھی ہے ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ رومی حکومت انگریزی حکومت کی طرح بہت معقول قوانین پر چلائی تھی۔ رعیت کے مذہبی جذبات اور خیالات کی پوری مدارات کی جاتی تھی۔ اور ان کے تنازعات اور مقدمات ان کے مذہب اور قانون و رواج کے مطابق فیصلہ کئے جاتے تھے۔ اسی لئے کونسلیں اور مجلسیں بنی ہوئی تھیں چنانچہ یسوع کا بڑا بھارا حامی اور شاگرد یوسف ارمتی بھی کونسل صوبہ کا ایک رکن تھا۔ ججوں اور مجسٹریٹوں کو اپنے ذاتی علم اور خیالات سے بالکل علیحدہ ہو کر غیر متعصبانہ طور پر روئداد واقعات پر فیصلے دینے پڑتے تھے۔

یسوع مسیح پر دو مقدمات چلائے گئے تھے۔ ایک مقدمہ تو یہودیوں کی متواتر شکایتوں پر کہ وہ قیصر کے ملک میں بغاوت پھیلاتا پھرتا ہے سرکاری طور پر چلایا گیا تھا۔ جس میں چالان کر کے اس کو عدالت عالیہ میں پیش کیا گیا۔ لیکن سرسری تحقیقات میں وہ بے گناہ قرار دیا گیا اور اس کو رہا کیا گیا۔

جب یہودیوں نے دیکھا کہ ہماری بات یوں ہی چلی گئی تو پھر سردار کاہن قیافہ کی پیروکاری میں باضابطہ استغاثہ عدالت میں دائر کیا جو پھر پھرا کر پلاطوس ہی کی عدالت میں آ گیا مگر پلاطوس پہلے مقدمہ میں یسوع مسیح کے متعلق اچھی رائے قائم کر چکا تھا۔ اور اس کو بے گناہ سمجھ چکا تھا اس لئے وہ اس استغاثہ کو چلانا نہ چاہتا تھا مگر یہودیوں نے اس کو دھمکی دی کہ اگر تو اس شخص کو سزا نہیں دے گا تو ہم قیصر سے شکایت

کہینگے کہ ایسے باغی کو عمداً سزا نہیں دیتا اس کو طوعاً و کرہاً مقدمے کی کارروائی کرنے پر مجبور کیا۔ اور مستغیثوں نے کافی شہادت اپنے استغاثہ کے ثبوت میں پیش کر دی۔ لیکن مستغاث علیہ یعنی یسوع مسیح نے اپنی صفائی کی کوئی گواہی پیش نہ کی بلکہ اپنا بیان بھی بجواب استفسار عدالت ایسا مبہم دیا کہ عدالت اس کے برخلاف فیصلہ کرنے پر مجبور ہو گئی ؎

یہ بات ظاہر ہے کہ ملک میں عدل اور انصاف قائم رکھنے کے لئے جو قوانین طیار کئے جاتے ہیں وہ بدیہیات اور محسوسات فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور موازنہ شہادت فریقین پر کسی ایک طرف فتوے دے سکتے ہیں۔ امور غیب وغیرہ پر جو درج مسل نہیں ہوتے انصاف غور نہیں کر سکتا جج اور مجسٹریٹ تو دو عالموں یعنے حالات مقدمہ کے واقفوں کے درمیان ایک ناواقف ہوتا ہے۔ مقدمات کا فیصلہ کرنے میں اس کو ذاتی علم اور عقیدہ سے مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ رومی قانون بھی اسی اعلےٰ پیمانہ پر نافذ تہا ؎

پلاطوس ایک اعلیٰ درجہ کا قانون دان اور نیک دل حاکم تہا۔ البتہ کسی قدر بزدلی اس میں ضرور پائی جاتی تھی اس نے یہودیوں اور یسوع کے درمیان فوجداری مقدمہ کا روئداد مثل کے مطابق ایک منصفانہ فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس کی اپنی عبارت جو وارنٹ میں درج ہے کہ یہ مشہور لوگوں کی گواہی کے رو سے مفصلہ ذیل الزامات یسوع کے ذمہ ثابت ہیں۔ پلاطوس کی پوزیشن کو صاف کر دیتی ہے کہ اس فیصلے میں اس کے مذہب اور ذاتی علم کو دخل نہ ہو سکتا تہا اور نہ اس نے دخل دیا کیونکہ اگر وہ اپنے علم کا دخل دیتا تو اس کا علم تو قرار دے چکا تہا کہ یسوع بے گناہ ہے اسلئے اس نے اس کی سزا کے وبال سے بچنے کے لئے اپنی بریت کا اعلان کر دیا اور اپنے ہاتھ برسر اجلاس دہو ڈالے۔ حالات بتا رہے ہیں کہ قانون کے منشاء نے اوس کو مجبوراً ایسا فیصلہ کرایا ؎

اگر اس وقت اس کی بجائے تامس ہادل بشیر صاحب حاکم ہوتے تو اہتیا فہ سردار کاہن کی سرپرستی میں یہودیوں کی طرف سے یسوع کے برخلاف یہی استغاثہ پیش ہوتا۔ اور مستغیث کافی شہادت سے اپنے استغاثہ کی شقوں کو ثابت کر دیتا۔ اور مستغاث علیہ کی طرف سے کسی قسم کی صفائی پیش نہ ہوتی بلکہ اس کا بیان بھی ویسا ہی مجمل اور مبہم ہوتا۔ اور تامس ہادل بشیر صاحب خواہ ملزم کیسے حامی ہی کیوں نہ ہوتے لیکن انصاف کرنے میں وہ بے مُدّ رعایت اور تعصب اور طرفداری سے خالی الذہن ہوتے تو پہلو کل قوانین کے رو سے ایسے فیصلے کے سوا وہ ادا کیا کر سکتے تہے ؟ اس حال میں یہی ہوتا کہ ضابطے کے وارنٹ پر بجائے پلاطوس کے تامس ہادل صاحب کے دستخط ہوتے ؎

لیکن تامس ہادل صاحب ایسا اعتبار کرنا بہت مشکل تہا کیونکہ یہ تو یسوع فروشی کے عادی ہیں۔ وہ ذات ادنیٰ ادنیٰ گناہوں کے بدلے اس کو فروخت کرتے رہتے ہیں اور اگر یہاں سے ذرا آگے تجاوز کر جاویں تو ان کے بزرگ یہودا اسکریوطی کی نظیر سے ان پر ایسے بھروسے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس نے تیس روپوں کے بدلے یسوع کو بیچ ڈالا تہا اور معلوم نہیں اگر ان کے ہاتھ آئے تو یہ کس خفیف قیمت پر بیچ ڈالیں ؎

تامس ہادل بشیر صاحب کو یہ بھی جاننا چاہئیے کہ یورپ کی مہذب عیسائی حکومتوں کے قوانین کے ماخذ میں رومی قانون کو بہت بڑا دخل ہے۔ ہماری انگریزی گورنمنٹ بھی اوسی رومی قانون کے اصول پر قانون نافذ کرتی ہے۔ ان کے حکام کو بھی اپنے مذہبی خیالات کو قانونی فیصلوں میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ چنانچہ ہم ہر روز دیکھ رہے ہیں کہ ایک آریہ جج جس کے مذہب میں طلاق دینا جائز نہیں۔ عدالت میں بیٹھ کر طلاق کی ڈگریاں دیتا ہے ایسا ہی ایک مسلمان جو سود دینے لینے کو حرام جانتا ہے۔ مسند عدالت پر بیٹھ کر سود کی ڈگریاں صادر کرتا ہے ؎

تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ سردار کاہن قیافہ کے مثیل ریورنڈ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب مشہور و معروف پیشوائے دین عیسوی نے بعض ولیسی عیسائیوں کے بہکانے پر قتل عمد کا ایک استغاثہ مثیل مسیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے برخلاف انگریزی عدالت میں دائر کیا۔ استغاثہ عدالت کپتان ڈگلس صاحب بہادر میں پیش ہوا مستغیث نے بڑے زور کے ساتھ قیافہ کی طرح اس مقدمہ کی تائید میں کئی گواہ پیش کئے۔ لیکن چونکہ یہ مثیل مسیح تہا اسلئے اس مصیبت میں اسپر اضطراب اور مایوسی نے ذرا بھی غلبہ نہ پایا۔ اس نے نہایت جوانمردی اور ثبات قدم سے صفائی پیش کی اور ثابت کر دکہایا کہ وہ مقدمہ جعلی اور جھوٹا تہا۔ پس کپتان ڈگلس صاحب بہادر جو ایک عادل حاکم تہا باوجودیکہ وہ خود عیسائی ملت رکھنے والا یورپین تہا اور مستغیث کی بحیثیت اسکے خاندان اور اس کی ڈگری اور ڈاکٹری قابلیت اور وجاہت کے بہت عزت کرتا تہا کیونکہ وہ عیسائی ملت کا ایک بڑا پیشوا تہا اور یہ بھی وہ جانتا تہا کہ اس کی شکست سے عیسائی تثلیث کو سخت نقصان اور ندامت اٹھانی پڑے گی۔ لیکن اس نے اپنی قانونی منصف گستری کو کام میں لاکر اپنے مذہب اور ہم قومیت کے خیال کو ذرا بھی دخل نہ دیا۔ اور روئداد مسل کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عزت کے ساتھ بری کر دیا ؎

پس تامس ہادل صاحب کا یہ فرمانا کہ پلاطوس اپنے مذہبی خیالات کی وجہ سے ایسا وارنٹ جاری نہ کر سکتا تہا۔ عام قانونی برتاؤ اور عقل سلیم سے غلط ثابت ہوتا ہے ؎

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ تامس ہادل صاحب اپنی ذمہ داری پر تحریر کرتے ہیں کہ رومی لوگ بت پرست تہے اور وہ دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا کی بیٹیاں اور بیٹے مانتے تہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایشیاء کی طرح رومیوں میں بھی بت پرستی تو ہوتی تھی لیکن فرق صرف اتنا تہا کہ ایشیائی بت پرستی میں خدا کے بلاواسطہ تعلق سے انکار کرکے اس کی بعض صفات بعض اشیاء اور تصاویر کو خیالی صورت دیکر مظاہر مانتے تہے اور مختلف مقاصد عطا کرنے کے لئے مختلف مظاہر بنائے ہوئے تہے اور ہر ایک مختص حاجت اور مراد کو اسی مخصوص مظہر یا بت سے حاصل ہونے کی توقع رکھتے تہے جو اس کام کے لئے انہوں نے خود وضع کیا ہوا تہا۔ گویا ایشیائی بت پرستی کا مدار بتوں اور اشیاء کو خدا کی صفتوں کا مظہر بنانے پر تہا اور یورپ کی بت پرستی بتوں کو خدا کے بیٹے بیٹیاں تجویز کرنے پر منحصر تھی ؎

ایک طرف تو بت پرستی میں یورپ اور ایشیاء ہمرنگ تہے دوسری طرف خدا کے بیٹے بیٹیاں تجویز کرنے میں بھی انہیں ہمرنگی تھی۔ البتہ جیسا دونوں کی بت پرستیوں میں فرق تھا اسی طرح خدا کے بیٹے بیٹیوں کی تجویز کے مفہوم میں بھی فرق تہا۔ ایشیاء میں خدا کے قرب اور تقوے طہارت کی صفت کے مدارج پر صرف انسانوں کو خدا کا بیٹا کہا جاتا تہا۔ جیسا کہ پرانے عہدنامہ سے ظاہر ہو رہا ہے اسمیں خدا کی کسی صفت کو معطل اور بیکار سمجھنے کا قیاس نہیں ہوتا تہا لیکن یورپ میں غیر ذی روح اشیاء یعنی بتوں کو خدا کے بیٹے بیٹیاں کہتے تہے اور خدا کو معطل جانتے تہے ؎

عیسائی مذہب جب تک کہ ایشیائی دلوں میں محدود رہا اس وقت تک [illegible] کو اوسی صحیح مفہوم کے ساتھ خدا کا بیٹا مانا رہا لیکن جب غیر ایشیائی لوگوں کے پنجے میں آ گیا تو انہوں نے اسپر رومی بت پرستی کا رنگ چڑھا کر مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کے خیال پر ایسا تصرف کر دیا کہ خدا کو خدائی کر

جواب دیگر ساری خدائی کی بیٹے کے ہاتھ میں دیدی ۔

غرض موجودہ اعتقاد ابنیت مسیح جن لوازم کے ساتھ مانا جاتا ہے ۔ جیساکہ ٹامس ہاول صاحب کی تحریر سے نتیجہ نکل سکتا ہے رومی بُت پرستی کی ایک بدلی ہوئی صورت ہے اور اوسی کا اس جدید رنگ میں چربہ اتارا ہوا ہے ۔ اور اسی لئے بعض بڑے بڑے عیسائی بول اُٹھے ہیں کہ ابنیت الوہیت اور تثلیث ایسے مسائل ہیں جن کو عیسائی دماغ سمجھ نہیں سکتے ۔

مگر ہم اپنے دیسی بھائی ٹامس ہاول صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جب بُت پرست بھی خدا کے بیٹے بیٹیاں بنانے کی وجہ سے بُت پرست کہے جاتے تھے اور پادری صاحبان بھی کسی کو خدا کا بیٹا بناتے ہیں تو اس کیفیت مشترکہ کی وجہ سے کیونکر پادری صاحبان بُت پرستی کے خطاب سے باہر رہ سکتے ہیں ؟ پس وہ بھی بُت پرست ہیں ۔ اگر یہ کہا جاوے کہ شخصیت کی تمیز موجب جواز ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جرم تو خدا کا بیٹا تجویز کرنے میں ہے اور اس میں جرم نہیں کہ کس چیز کو بیٹا بنایا جاوے ۔ جرائم صدور یا عمد افعال کا نام ہوتا ہے نہ کیفیت اشیاء کا ۔

اس کے بعد ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ٹامس ہاول صاحب کا قیاس اس کے کہ وہ پلاطوس کو بُت پرست کہتے فرض تھا کہ پلاطوس کو ایسا بُت پرست ثابت کر لیتے جیسا انھوں نے اس کو لکھا ہے ۔ ہم بطریق معارضہ کہتے ہیں کہ پلاطوس بُت پرست نہ تھا یا کم از کم ایسا بُت پرست نہ تھا جیسا وہ لکھتے ہیں ۔ اور ایسا انہوں نے اس کی نسبت غلط لکھا ہے ۔ محض بُت پرست قوم میں سے ہونا اس کے بُت پرست ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی ۔ صریح ثبوت ہونا چاہیئے تھا ۔ ڈھکوسلوں سے کام نہیں نکل سکتا ۔ علاوہ ازیں اوس کی قوم کا بُت پرست اور پھر ایسا بُت پرست ہونے کا دعوے بھی ثبوت طلب ہے ۔ یہ باتیں ہم نے اس لئے لکھی ہیں کہ ٹامس ہاول صاحب کو اپنی لاعلمی کا یقین ہو جائے ۔ ورنہ اگر پلاطس بُت پرست بھی ثابت ہو جاوے ۔ تو پھر بھی اوس پر ٹامس ہاول صاحب کی جرح کی زد نہیں آسکتی ۔ کیونکہ اس نے قانونی فیصلہ کیا تھا ۔ آگے چلکر ٹامس ہاول صاحب فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں زبان عبرانی کا رواج نہ تھا ۔ عام لوگوں میں زبان یونانی بولی جاتی تھی ۔ اور سرکاری دفتروں میں کارروائی اور نوشت وخواند لاطینی میں ہوتی تھی ۔ لہذا وارنٹ اور دستخط حاکم لاطینی میں ہوتے تھے نہ کہ زبان عبرانی میں ۔ پس زبان عبرانی میں ہونے سے ہی اس کتاب کو جعلی ثابت کرتا ہے ۔"

ٹامس ہاول صاحب کا یہودیہ اور دیگر صوبجات فلسطین میں عوام الناس میں یونانی زبان کے مروج ہونے کا خیال غلط ہے ۔ تاریخ اس کی سخت مخالفت کرتی ہے ۔ مسلم ہے کہ زبان کو مذہب مسخر کر سکتا ہے ۔ سلطنت اور دوسرا کسی قسم کا رسوخ کسی زبان پر اثر ڈالنے کے لئے دوسرے اور تیسرے درجہ کے وسائل ہیں ۔ لیکن جس طرح مذہب ایک زبان کو مار کر اپنی زبان مروج کرانے کی طاقت رکھتا ہے اس طرح دوسرے ذرائع قوی الاثر نہیں ہوتے یہ ظاہر ہے کہ اس ملک میں یہودی بحیثیت ایک قوم کے آباد تھے ۔ اور وہ بنی اسرائیل کا ملک کہلاتا تھا ۔ یہودی ایک ایسا مستقل مذہب رکھتے تھے کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو دنیا کی تمام اقوام سے بہتر اور برگزیدہ جانتے تھے ۔ اور ان کا مذہب کتابی تھا ۔ اور مذہبی لٹریچر بکثرت موجود تھی کوئی وجہ ثابت نہیں ہوتی کہ اونھوں نے اپنی اس زبان کو جس کو وہ اپنے دین و دنیا کے لئے مایہ عزت وفخر سمجھتے تھے ۔ چھوڑ کر یونانی بُت پرستوں کی زبان کو اختیار کر لیا ہو نہ تو انھوں نے کبھی یونان کا مذہب مانا بلکہ ہمیشہ ان کے مذہب کو حقارت کی نظر سے دیکھتے رہے اور نہ ہی یونانیوں کی مذہبی فوقیت کو کبھی قبول کیا اور نہ ہی یونان کے ساتھ انہوں نے کوئی خاص تعلقات ایسے رکھے ۔ جن سے اپر جذب اثر کا گمان کیا جاسکے ۔ اگر کسی عارضی غلبہ اہل یونان کو اس کا موجب کہا جائے تو پھر اسیری اور ایرانی اور رومی غیر زبانوں کی ترویج عامہ کے حق میں قرائن غالب موجود ہیں لیکن یہودی اپنی زبان و قوم کو ایسا عزیز رکھتے تھے کہ انھوں نے بیرونی زبانوں کے دخل سے اپنی زبان کو بہت کوشش سے بچایا ۔ انھوں نے فرعون کی غلامی میں اپنی زبان کو آلودہ نہ ہونے دیا ۔ شاہ اسیریا اور بخت نصر کی قیدوں میں رہ کر جو لوگ وطن کو واپس ہوئے انھوں نے ہی اپنی زبان کو محفوظ رکھا ۔ یہ ایسے خطرناک صدمات تھے کہ ان سے زبان کی بیخ و بنیاد اکھڑ سکتی تھی ۔ جب ایسے حوادث بھی یہودیوں کی اصلی زبان کو مار کر قبطی ۔ اسیری ۔ ایرانی اور آخرکار رومی سلطنت کے غلبہ سے لاطینی زبانیں اپنی جگہ نہ بنا سکیں تو یونانی زبان کو کونسے خاص وجوہات نے عبرانی کے ہلاک کرنے میں کامیاب کر دیا تھا کہ وہ عام میں مروج ہو گئی تھی ۔

اس زمانہ میں یونان تو خود زوال میں تھا ۔ اسکی زبان شام میں کیونکر مروج ہو سکتی تھی ۔ اس وقت سلطنت کی زبان جو عزت کا موجب ہو سکتی ہے اور جو اوس وقت فیشن میں سب سے بڑھ کر شمار ہوتی تھی ۔ لاطینی زبان تھی ۔ پھر شام کی سرزمین ایسی زرخیز تھی (اور اب بھی ہے) کہ لوگوں کا ذکر ملک کی پیداوار پر نہایت فارغ البالی سے گذارہ ہوتا تھا ۔ اور غالب شغل اس ملک کے لوگوں کا زراعت اور ریوڑوں اور چارپایوں کی پرورش تھی اسلئے عربوں کی طرح اپنی ضروریات کی اشیاء کو لانے کے لئے باہر دوسرے ملکوں میں جانے کی انکو ضرورت نہ تھی کیونکہ اگر وہ باہر جاتے تو زبان میں کسی اختلاط کا گمان ہو سکتا تھا ۔ گو ان کے عرب ہمسایوں کی زندگی اس گمان کے باطل کرنے کے لئے ایک دلیل تھی ۔

پس کوئی وجہ اس وقت یونانی زبان کے عبرانی زبان کو مار کر وہاں مروج ہونے کی ثابت نہیں اور نہ ہی اس کی تاریخ صحیح شہادت دیتی ہے ۔ پس ٹامس ہاول صاحب کا یہ کہنا کہ اس ملک میں عبرانی زبان مروج نہ تھی بالکل بے اصل ثابت ہے ۔

اگر یہ کہا جائے کہ اگر ایسا ہی تھا تو یہودیوں نے بعد میں عبرانی زبان کو کیوں مرنے دیا ہے اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ ابراہیم ؑ کی نسل سے دو سلسلے نبوتوں کے جاری ہوئے تھے ۔ ایک آل اسحق اور دوسرے آل اسمٰعیل ۔ اسحاقی سلسلے کا تھوڑی عرصہ کے بعد سلسلہ اسرائیلی نام ہو گیا اور دوسرا اسمٰعیلی رہا ۔ اسرائیلی سلسلے کی مادری اور مذہبی زبان عبرانی زبان تھی ۔ اسی میں انکی کتابیں نازل ہوئیں اوسی میں ان کی بول چال تھی ۔ جب تک وہ سلسلہ زندہ رہا ۔ اس وقت تک اس زبان کا زندہ رہنا ضروری تھا اس سلسلے کے آخری نبی حضرت عیسٰی مسیح ابن مریم علیہ السلام تھے ۔ ان کے عہد تک یہ زبان زندہ رہی ۔ کیونکہ اسرائیلی سلسلے کی زندگی بھی اسی عہد تک تھی ۔ چونکہ مسیح کے دور کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ہی اسرائیلی گھرانے کا خاتمہ ہو گیا تھا اور وہ ان اسرائیلیوں سے نکلکر غیر قوموں میں چلا گیا تھا ۔ بنی اسرائیل اپنی گستاخیوں اور تعدیوں اور نافرمانیوں اور خدا کے مُرسل مسیح ؑ کو ناحق دُکھ دینے کی وجہ سے مورد عذاب الٰہی ہو کر ہمیشہ کیلئے تباہ ہو کر ملک بدر ہو گئے ۔ انکی قومیت اور جتھا ٹوٹ گیا ۔ اور کثرت سے وباؤں اور جنگوں کے عذاب سے مارے گئے باقی تھوڑے بہت جو بچے وہ منتشر اور متفرق طور پر کہیں کہیں دنیا میں پھیل گئے اور جہاں کہیں گئے وہیں تباہ ہوتے رہے ۔

کچھ تو عیسائی ملت نے جذب کر لئے اور کچھ تباہ اور آوارہ ہو کر اٹلی ۔ فرانس ۔ روس ۔ انگلینڈ ۔ ہسپانیہ ۔ جرمنی ۔ سپین ۔ پرتگال ۔ وسط ایشیاء ۔ ایران ۔ ہندوستان ۔ عرب وغیرہ کی طرف جہاں کہیں جس کسی کے سینگ سمائے جا پڑے

پہراون کوکسی نے ایک جگہ ٹھکانہ کرنے ہی نہ دیا ہر جگہ طرح طرح کے مصائب اور اعقاب اونپر وارد ہوتے رہے۔ اس انتشار اور مصیبت کی زندگی نے انکو کہین اکٹھے ہوکر رہنے کا موقعہ نہ دیا کہ وہ باہم تبادلہ خیالات سے اپنی زبان قائم رکھ سکتے۔ بس جہان کہین رہے اوسی ملک کی زبان اختیار کئے بغیر اون کا گذارہ مشکل ہو گیا ٭

یہودیون کی مصیبتون کا سلسلہ کچھ ایسا دوامی ہوگیا کہ اس کے بعد ہمیشہ انپر مصیبتین ہی آتی رہین اور متاخرین بہی اس سے نہ چھوٹے۔ چنانچہ جب کوئی ذراسی تقریب ہوتی تو یہودیون کو قتل عام کیا جاتا۔ یہان تک کہ شاہ رچرڈ کی تخت نشینی کے دن ہزارہا یہودی لنڈن اور یارک مین قتل عام کئے گئے۔ شاہ جان نے یہودی مردون اور عورتون کو اکٹھا کرکے اون کے دانت توڑ دا دیئے۔ آنکھین نکلوادین۔ اور کئی طرح کی عقوبتین دے کر قتل کر دیا۔ ایسا ہی ۱۲۶۳ء اور ۱۲۷۸ء یہودیون کے قتل عام اور عام پھانسی کے لئے یادگار بنے ہوئے ہیں۔ پہر جتنے بھی کہین کہین چھپ کر بچ گئے تہے۔ انکو ۱۲۹۰ء میں ملک بدر کر دیا گیا اور اموال اور مکانات ضبط کر لئے گئے۔ یہ تو نہایت رحم دل اور عادل ملک کا حال ہے باقی ملکون مین اس سے بہی زیادہ خوفناک مصائب اون پر وارد ہوئے۔ چنانچہ ہسپانیہ۔ فرانس پرتگال۔ روس وغیرہ میں جو دردناک تکلیفین یہودیون کو پہنچائی گئیں۔ وہ یسوع مسیح کی مصیبت کا انتقام یاد کراتی ہیں ٭

اگر تامس ہاول صاحب کا خیال درست ہے، تو جبکہ اس وقت وہ یہودیون کا ملک تہا۔ اور انہین بڑے بڑے مذہبی لوگ بہی موجود تہے۔ اور مذہبی تصانیف بہی ہوتی تھین۔ خطبے اور فیصلے اور دستاویزات لکھے جاتے تہے خط وکتابت اور حساب کتاب بہی ہوتے تہے۔ کوئی تو ایسی یادگار یہودیون کی اس زمانہ کی پیش کی جاتی جس سے یونانی زبان کے دعوے پر غور ہی کی جاسکتی۔ یہودی تو یونانی زبان کے وہان مروج ہونے سے انکار کرتے ہین اور تامس ہاول صاحب اپنا راگ الاپے چلے جاتے ہین ٭

ہمین خوب معلوم ہے کہ تامس ہاول صاحب کو ایسی خلاف واقعہ اُمور لکھنے کی کیون مصیبت پڑی۔ در اصل بات یہ ہے کہ چونکہ اس ملک مین عبرانی زبان مروج تہی۔ اور یسوع مسیح اور اسکے حواریون کی زبان بہی عبرانی ہی تھی۔ اور اگر کوئی کتاب اُنھون نے لکھی تھی تو وہ عبرانی زبان ہی مین ہی تہی۔ کیونکہ اول تو یہ اون کی اپنی مادری زبان تھی۔ دوسرے عہد نامہ عتیق جس کے حوالجات پر بہت کچھ عیسائی دینی تصانیف کا مدار تھا عبرانی ہی مین تھین۔ تیسرے اقرب مخاطب پبلک بھی عبرانی جاننے والی تہی۔ اور چوتھے خدا پرستی اور مذہبی تصنیفات کے لٹریچر کے خیالات کو پورے طور سے ادا کرنے کا اس زبان مین کافی سامان اور مصطلحات موجود ہو چکے تہے اور اوس وقت کی یونانی جو بُت پرستون کی زبان تہی وہ روحانیات کے پورے خیالات کو ادا کرنے کے لئے کافی سامان اپنے اندر نہ رکھ سکتی تھی اور نیز الہام آلہی عبرانی مین ہوتا تہا اسلئے مسیح اور اس کے حواریون کی اگر کوئی کتاب یا تحریر تہی۔ تو وہ عبرانی مین تہی۔ اور اسکا سُراغ انجیلون مین پایا جاتا ہے ٭

لیکن عیسائیون کے پاس کوئی عبرانی الاصل کتاب مسیح یا حواریون کی موجود نہین یہ مروجہ چند کتابین جن کو وہ عہد نامہ جدید کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ یونانی الاصل بتاتے ہین اور چونکہ بادی النظر مین ان کے یونانی الاصل ہونے کا دعوے ہی اون کے باطل ہونے پر دلیل ناطق ہے۔ تامس ہاول صاحب اور اون کے ہم خیالون نے اس خوف سے جان بر ہونے کی یہی راہ وضع کی ہے کہ چلو اس جھوٹ سے ہی کام نکال لیا جاوے مگر دروغ کہانتک انکا ساتھ دے سکتا ہے ٭

اس کے بعد تامس ہاول صاحب کی دوسری شق کہ سرکاری دفترون مین زبان لاطینی مین نوشت وخواند ہوتی تھی۔ ایک بے دلیل دعوے ہے کیونکہ ان کا فرض ہے کہ وہ صریح دلائل سے ثابت کرین کہ یہودیہ کی حکومت مین رُومی گورنمنٹ کے دفترون مین صرف لاطینی زبان ہی مستعمل تہی اور لوکل زبان کا کوئی دخل نہ تھا ٭

تامس ہاول صاحب اگر قوانین ملکداری اور نظم و نسق رعیت اور اصول قانون سے ذرا ہی واقف ہوتے تو ایسا نہ لکھتے کیونکہ یہ ایک صریح اور معمولی بات ہے کہ عدالتی کارروائی مین ملکی زبان واسطہ ادنیٰ اور حکومت کی زبان دوم درجہ پر سمجھی جاتی ہے۔ ہماری گورنمنٹ عالیہ کی عدالتون کی کارروائی رُومی حکومت کی عدالتون کا اچھا نمونہ ہین اگر کسی صاحب سے ہی کوئی فوجداری جُرم سرزد ہو۔ اور ان کو یوروپین نژاد تسلیم نہ کیا جاتا ہو تو انگریزی حکومت کی عدالتون سے ان کے نام وارنٹ زبان اُردو میں ہی آئے گا پس جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ اس ملک کی زبان عبرانی تھی۔ تو وارنٹ کا عبرانی مین ہونا ہی صحیح اور قرین عقل ہوسکتا تہا اور وہ عبرانی ہی مین تھا ٭

البتہ یہ بات کہ اسپر دستخط حاکم بہی عبرانی مین تہے یہ تامس ہاول صاحب کے عالی دماغ کی ایجاد ہے اصل کتاب سے تو یہ بات پائی نہین جاتی ٭

پہر تامس ہاول صاحب لکھتے ہین کہ کتاب نے گواہین وارنٹ کے تین گواہون کے آگے ربانی لکھا ہے۔ لیکن یہ لفظ عبرانی نہین۔ البتہ لفظ ربّی جس کے معنے میرے اُستاد کے ہیں عبرانی ہے۔ عبرانی زبان مین کوئی لفظ ربانی نہین یہ لفظ عربی ہے جو مصدر ربّ سے قرآن مین آیا ہے۔ ربّانیون یا ربّانیین یعنے علمائے ربانی بناکر تین گواہون کے نام کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کتاب جعلی کا مصنف کوئی عبرانی یہودی نہین تہا۔ بلکہ ایسا شخص جو قرآن دانی مین ماہر تھا۔ لہذا اس کے لکھے جانے کا وقت بہی قرآن سے پہلے کا ثابت نہین ہوتا۔ پس یہ جعلی کتاب کسی محمدی یا مرزائی مفتری علے اللہ کی لکہی ہوئی ہے ؛؛

یہ تامس ہاول صاحب کے اعتراض کا خلاصہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تامس ہاول صاحب لفظ ربانی کو نہ صرف عربی الاصل بلکہ محض قرآن کریم کی ایجاد تجویز کرکے کتاب کے جعلی بنانے کا الزام مسلمانون کے ذمے تھوپتے ہیں۔

قبل اس کے کہ ہم اصل اعتراض کا جواب دین تامس ہاول صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہین کہ اگر یہ طرز تحقیقات صحیح ہے تو کلمہ یا کلام کی فلسفی جس پر آجکل کے مذہب کا دارو مدار ہو رہا ہے۔ اور لفظ کلمہ یا کلام عربی ہیں۔ اور وہ تو مصری فلاسفرون کی ایجاد ہے اور ان کے شاگرد یونس نامی نے ایک کتاب مین لکھ کر اس کو یوحنا کی انجیل ظاہر کیا تہا۔ اور عیسائیون نے سادہ لوحی سے اس کو انجیل سمجھ کر اس کا اعتقاد شروع کر ایا۔ اور کوئی دوسرا مصنف اناجیل اسکا موید نہین متی۔ مرقس اور لوقا سب اس سے بری ہین اور کوئی ثابت نہین کرسکتا کہ یسوع نے یہ تعلیم کی تہی تو فرمایئے کہ عیسائی دین جعلی اعتقاد کی بنیاد پر قائم ہے یا نہین ؟

ایسا ہی یسوع کی الوہیت کا مسئلہ ہی جعلی ہے نہ یسوع نے خدائی کا دعوے کیا اور نہ اس کی صحبت سے مستفیض ہونے والون نے اس کے متعلق ایسا عقیدہ ظاہر کیا۔ ہم نے ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء کے اخبار بدر مین دلائل صریحہ سے اس کو ثابت کردیا ہُوا ہے جس کا پادریون سے کوئی جواب نہین بن پڑا۔ صرف اِدہر اُدہر کی باتون سے ٹالنے کی کوششین کر رہے ہین ٭

بعض لوگوں ... کی تو ساری ہستی جعلی باتوں کو ماننے اور منوانے اور جعلی اور خوضی اعتراض کرنے پر منحصر ہے۔ تو پھر ایسی کتاب جو بمقابلہ انجیلون کے زیادہ معتبر ظاہر ہوتی ہے اور جو انکی طرف سے شائع ہوئی اون کی مسلمہ سمجھو اور اس حیثیت سے اس کا ترجمہ شائع کرنے مین ہم نے کوئی غلطی نہین کی ٭

اب اسجگہ ہم اصل اعتراض کا جواب عرض کرتے ہین ہم نے اوپر لکھا ہے کہ قرآن کریم نے شخصوں یا گروہوں کا ذکر کیا ہے اون کے نامون - کنیتون - خطابون - لقبون سے ہی ان کا ذکر کیا ہے جن سے وہ بزبان فصیح معروف تھے۔ اس مین قرآن کریم نے کوئی دست اندازی اور تبدیلی نہین کی - چنانچہ اس اصول کو عیسائی محقق بھی مانتے ہین ٭

واضح رہے کہ عبرانی زبان مین لفظ رب (ר ב) پڑھنا - پڑھانا - قابلیت حاصل کرنا اور استاد ہونا وغیرہ معنون مین آتا ہے۔ اور عربی زبان مین رب کے معنے عدم سے وجود مین لاکر بتدریج کمال تک پہنچانے والا - پرورش کرنیوالا وغیرہ ہین - لیکن اس مین علم کے معنے جو عبرانی اصل مین پائے جاتے ہیں موجود نہین - عربی مین ربّی اور ربّانی اون معنون مین استعمال نہین ہوتا - جن مین انکو عبرانی استعمال کرتے ہین - کیونکہ عربی مین ربّی کے معنے میرا رب ہے۔ اور ربانی مین عربی ترکیب کے لحاظ سے آن مبالغہ کے لئے زیادہ کیا گیا ہے۔ اور بصورت فاعل و مفعول ربانی - ربیانی کے معنون مین بھی کہیں آسکتا ہے - جس کے معنے میری ربوبیت کی اور جب صفت کے طور پر آتا ہے تو موصوف کا ماقبل یا مابعد میں مذکور ہونا ضروری ہوتا ہے جیسے مرد ربانی - ربانی شیخ - عالم ربانی وغیرہ ٭

قرآن کریم نے اپنے اصول کے لحاظ سے یہودی علماء کو اوس گروہ کے متعلق جس کو انکی قوم و زبان مین ربانی کہتے تھے لفظ ربانی کا ہی استعمال فرمایا ہے۔ ربّانیون اور ربّانیین اسی کی جمع کی صورتین ہین - قرآن کریم نے کسی اسلامی عالم کے لئے لفظ ربانی کو استعمال نہین فرمایا - اس کی یہی وجہ ہے کہ یہ یہودی لفظ تھا اسلئے یہودیون کے لئے مخصوص رکھا ٭

عبرانی مین ربی اوسجگہ استعمال کرتے ہین جہان مخاطب کو تکریماً اس سے خطاب کیا جاتا ہے۔ مثلاً دانیل رفائیل کو کہتا ہے - ربی یعنے تو میرا اُستاد ہے یا اے اُستاد - لیکن جہان کوئی شخص اپنے عالم ہونے کو آپ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کو اپنے آپ کو ربی کہنا جائز نہین ہوسکتا - کیونکہ اس کا مفہوم تو ایک غیر مخاطب کا متقاضی ہے پس اس کو یہ کہنا پڑیگا کہ ... رب ہون اور اس کو ادا کرنے کے لئے وہ ربانی کہے گا ٭

جب کسی شخص کو گواہی لکھنے کا موقعہ پیش آتا ہے تو ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے نام کے ساتھ اپنا ایسا پتہ بھی لکھدے جس سے بوقت ضرورت اوسکو پہچان لیا جاسکے اور نیز اس کی شہادت پر اعتبار کا موازنہ کیا جاسکے - مثلاً ٹامس ہاول صاحب کے اگر کسی دستاویز یا کسی سرکاری کاغذ پر گواہی کرنے کا موقعہ پیش آئے تو اون کے لئے ضروری ہوگا کہ اپنے نام کے ساتھ اپنا پتہ پاسٹر کلیسائے چرچ آف انگلینڈ لاہور بھی لکھین - یہ ایک قانونی ضرورت ہے - جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مین ٹامس ہاول بشپ جو چرچ آف انگلینڈ کے کلیسا کا پاسٹر ہون بحیثیت گواہ اسپر اپنے دستخط ثبت کرتا ہون ٭

اسی طرح دانی ایل - رفائیل - جوانس تینون شخص جنہون نے یسوع کے وارنٹ پر بحیثیت گواہ ہونے کے دستخط کئے تھے قانونی تقاضے سے مجبور رہتے تھے کہ اپنے عہدے یا حیثیت کو پتہ کیلئے ضرور لکھتے اور چونکہ وہ رب - یعنی علماء بھی عہدہ رکھنے والے تھے اس لئے اُنہون نے علیحدہ علیحدہ ظاہر کر دیا کہ "مین ربی ہون" اور میرا نام یہ ہے ٭

علاوہ ازین یہ اصل کا ترجمہ ہے آپ اس کو ربانی لکھنا پسند نہین کرتے - ربی لکھ لین - موجودہ اناجیل مروجہ میں جو پادری صاحب اپنے گرجے مین پڑھتے ہین بہت سے عربی لفظ ہیں ٭

اب اس مضمون کو پڑھ کر ناظرین اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ اس کتاب کو میرزائیون کا افتراء بیان کرنے مین اور اس کی تردید مین جو اُمور لکھے ہین اون کے لکھنے مین ٹامس ہاول صاحب کہان تک راستی پر ہین - قدم قدم پر اون کی غلط بیانی اور اون کا راستبازی کی راہ سے تجاوز کرنا ثابت ہے - ہمنے انکو آپ کو اختصار کی خاطر بہت ضبط کیا ہے ہمین وہ دہمکاتے ہین کہ باقی نمبرون اور بھی لکھین گے ہم ان کو روکنا نہین چاہتے ان کا جو جی چاہے لکھین - لیکن اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ اب وہ اپنی عمر کے گیارھوین گھنٹے میں ہین اسلئے اپنے آخری وقت مین اللہ تعالیٰ سے موافقت کرلین تو بہت بہتر ہوگا ورنہ وہ یسوع مسیح جس نے آپ ایلی ایلی لما سبقتانی کہتے کہتے رات گذار دی تھی - اون کو وہان سے نجات نہین دلا سکیگا ٭

والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ -

خاکسار معراج الدین - عمر احمدی
۲۲ - اگست ۱۹۱۳ء

ڈاک ولایت

برادر لطف اللہ خان کا خط بحضور حضرت خلیفۃ المسیح

لندن ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
امامنا وسیدنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف اسباب ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ جنکی وجہ سے یورپ میں عموماً اور انگلستان مین خصوصاً اسلام کے متعلق دلچسپی پیدا ہونی شروع ہوگئی ہے - اسلامی اُصولون کے بیان اور شرح کا کام ریویو آف ریلیجنز اور اسلامک ریویو کر رہے ہین مگر بعض طبائع ایسی ہیں کہ اون کو اُصولون کی تفتیش اور جان پہچان کا زیادہ شوق نہین ہوتا یا محض اصولون کی بحث سے اون کی تسلی نہین ہوتی وہ اسلامی عمل کو سمجھنے کے خواہشمند ہوتے ہین اور ارکان اسلام معلوم کرنا اور سیکھنا چاہتے ہین ایسے لوگون کے لئے قرآن کریم کے ترجمے کی بہت ضرورت ہے یہ فرض بھی مولوی محمد علی صاحب تھوڑے عرصے مین اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرانجام دیدینگے جتنی جلدی ترجمہ چھپ کر تیار ہو جائے بہتر ہے لیکن میری ناقص سمجھ مین ترجمے سے بھی پیشتر اور فوراً ایک چھوٹے سے انگریزی رسالے کی ضرورت ہے جسمین مختصر طور پر ارکان اسلام کی تشریح ہو - اور اگر اتنا نہین تو کم سے کم نماز کی دعائین ان کا ترجمہ اور نماز کے اصول و ضوابط تو ضرور ہون - جہان تک مجھے یاد ہے - مینے بدر مین پڑھا تھا - کہ حضور نے فرمایا کہ نماز مین الحمد شریف اور ماثورہ دعاؤن کا عربی مین پڑھنا ضروری ہے - باقی دعائین انگریزی میں پڑھی جاسکتی ہین - مین یورپ مین بعض ایسے اشخاص کو جانتا ہون جو اسلام کا کسی حد تک مطالعہ کر رہے ہین اور اس کی بہت نزدیک ہین جونہی ان کا اطمینان ہوگیا وہ یہ طلب کرینگے - کہ انہیں ارکان اسلام سکھلائے جاوین - یون تو ہر ایک مسلمان انہین نماز روزے کے متعلق بتا سکتا ہے یا خواجہ صاحب رسالے مین ایسی باتین چھپا سکتے ہین مگر میرے خیال مین ضروری باتین حضرت صاحب کی ٹیچنگز آف اسلام کی طرح ایک مستقل رسالے کی صورت مین ہونی چاہئیں اور وہ رسالہ حضور کی سرپرستی کے ماتحت تیار ہونا چاہیئے تاکہ جو احکام اور اُصول اس مین درج ہون وہ مستند ہون اور بہ تسلی و تشفی نومسلم انپر عمل کرسکین بلکہ آجکل کے نوجوان بھی جو اسلام کے احکام سے ناواقف ہین وہ اُردو رسالے کے تو نزدیک نہین جاتے -

مگر انگریزی رسالے کو شوق سے پڑھینگے۔ اور سعید روحین اس سے بہت کچھ حاصل کرلینگی۔ چونکہ یہ رسالہ انگریزون کے لئے ہوگا اس مین تمام دُعائیں اوّل عربی مین ہون۔ پھران کا عربی تلفظ انگریزی مین ہو تاکہ یہ لوگ انہین زبانی یاد کرلیں۔ اور پھران کا انگریزی ترجمہ ہو۔ ایسا رسالہ ٹیچنگز آف اسلام کی طرح خوشنما کاغذ اور طریقے پر انگلستان مین چھپے تو بہتر ہو۔ اس کے اخراجات کے لئے خاص ضرورت ہوگی۔ کئی احمدی احباب شوق سے مدد دینے کو تیار ہون گے۔ اگر غلام کی تجویز حضور پسند فرمادین اور اس کے متعلق حکم صادر فرماوین تو رسالہ کے اخراجات کے لئے ۳۰ روپے اپنے ماہانہ خرچ سے عاجز ارسال کر دیگا۔ میرے خیال مین ایسے رسالہ کی اس وقت انگلستان مین بہت سخت ضرورت ہے۔ اس کی بہت زیادہ کاپیان چھپوانے کی ضرورت نہین۔ کیونکہ اس کی عام اشاعت غرض نہیں صرف ان لوگون کو ضرورت ہوگی جن کو اسلام کے ساتھ رغبت پیدا ہو چکی ہو۔ اور ایسے لوگ اسے قیمتاً خریدنے کو تیار ہون گے۔ غلام نے اپنے خیال کا اظہار کردیا ہے۔ فیصلہ حضور کے ہاتھ مین ہے ؛

امسال گرمی کی تعطیلات مین مین فن لینڈ۔ روس سویڈن کی سیر کو گیا تھا۔ جیسے شاید پچھلے عریضے مین عرض کرچکا ہون ایک جہاز پر سفر کرتے ہوئے فن لینڈ کی ایک طالب علم خاتون سے ملاقات ہوئی جو انگریزی کے علاوہ پانچ اور زبانین بولتی اور پڑھتی ہے۔ چونکہ پہلے اس نے کبھی کوئی ہندوستانی نہین دیکھا تھا۔ اسلئے اوس کی اور میری بہت دیر تک ہندوستان اور اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور بعد مین فن لینڈ پہنچ کر بھی چند دفعہ اس کی ملاقات ہوئی اُس نے مجھ سے صاف کہدیا کہ میرا عیسائیت پر بالکل ایمان نہین۔ اور مین اکثر اس وجہ سے ناخوش رہتی ہون کہ مین کوئی مذہب نہین رکھتی۔ اگر میرا کسی بات پر ایمان ہو تو مین زیادہ خوش رہون۔ مین نے اسلام کے سادہ اُصول اُسے بتائے سنکر کہنے لگی کہ جو باتیں تم بتاتے ہو اگر یہی اسلام ہے تو مین شاید مسلمان ہو جاؤن گی کیونکہ مین محسوس کرتی ہون کہ مین ان باتون پر ایمان لاسکتی ہون۔ اُس نے کہا کہ مجھے اسلام کے متعلق کچھ معلوم کرنے کا ہمیشہ سے شوق رہا ہے۔ کیونکہ جب مین سکول مین تھی۔ تو ہمارا ایک استاد ہمیشہ ہم سے کہا کرتا تھا کہ قرآن اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سوانح کو ضرور پڑھنا۔ پھر مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے اسلام کے متعلق کوئی کتاب وغیرہ ضرور بھیجنا۔ چنانچہ واپس آکر حضرت صاحب کی ٹیچنگز آف اسلام اور خواجہ صاحب کا ایک رسالہ اوس کو بھیجا۔ کل اس کا جواب آیا ہے۔ لکھتی ہے۔ کتابون کی بابت ہزار ہزار شکریہ میرا قبول کرین۔ ابھی ابھی مجھے ملی ہیں۔ ٹیچنگز آف اسلام نہایت پُر ذوق معلوم ہوتی ہے۔ مین نے چند اقتباس پڑھے ہیں۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ مین اسلام کے اصُول اب سیکھ سکتی ہون۔" آگے چلکر خط مین ایک اور جگہ اسلام کی بہت تعریف لکھی ہے۔ ایک دفعہ مجھ سے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بھی طلب کیا تھا۔ مین نے وعدہ کیا کہ جب مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ تیار ہو جائیگا تو ارسال کردونگا ؛

جب پہلے اس خاتون سے میری ملاقات ہوئی۔ تو اس نے خیال کیا کہ یہ کوئی جاہل گنوار ہے بعد مین اس کا یہ خیال بدلتا گیا پھر اوس کو حیرت اور تعجب ہوا۔ کیونکہ جب وہ فن لینڈ کی تاریخ وغیرہ کے متعلق بھی ذکر چھیڑتی۔ تو مین اس کو پہلو ہی بتا دیتا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔ پھر اس نے میرے عام چلن پر غور کیا۔ تو اوس کو اور بھی تعجب ہوا کہ اس شخص کے اخلاق اور یورپی اخلاق مین اتنا فرق کیون ہے۔ چنانچہ اوس نے مجھے ایشیائی تہذیب اور میرے مذہب کے متعلق سوال کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس کی حیرت اور بڑھنی شروع ہوئی۔ مین نے معلوم کیا کہ وہ خود بالکل ایشیائی خیالات کی عورت ہے۔ فن لینڈ کے لوگ مغلیہ نسل کے ہیں۔ اور اون مین یورپ کی نسبت ابھی تک ایشیائی آثار زیادہ پائے جاتے ہین۔ مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ یہ لوگ لسی (چھاچھ) پیتے ہیں۔ چنانچہ دو سال کے بعد پھر لسی کا لطف اُٹھایا۔ آخر زمیندار ہی اثر طبیعت مین موجود ہے۔ اس ملک مین چونکہ سورج گرمیون مین دیر تک رہتا ہے اسلئے گرمی شدت سے پڑتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ پردہ اور طلاق کے متعلق جب گفتگو ہوئی تو اب مجھے حیرت ہونے لگی۔ کیونکہ ان مضامین پر بھی ہم نے اپنے آپ کو بالکل ہمخیال پایا۔ پھر یوروپین تہذیب کا ذکر آیا تو اوس نے بہت حقارت ظاہر کی ؛

یوروپ مین لڑکون اور لڑکیون کا آپس مین جیسے میل جول ہوتا ہے۔ اور خاص کر سفر مین جہاز دن پر اوس کے دُہرانے کی ضرورت نہین۔ لیکن جب اس خاتون نے دیکھا کہ مین اس مین بھی اور دل سے مخالف ہون تو اوس نے میری بہت عزت کرنی شروع کی۔ چنانچہ اس نے مجھ سے کہا کہ اوّل اوّل تو مین نے جاہل خیال کیا اور بچہ سمجھا لیکن اب مین ہر وقت تم سے ڈرتی ہون کہ مبادا مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے جو تمہارے اعلیٰ اخلاق کے درجے تک پہونچے۔ پھر بعد مین ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ اگر کسی بچے کی تربیت میرے ہاتھ مین ہو تو مین تمھین نمونہ بناکر اس کی تربیت کرون اور جو عزت اور ادب تمہارا میری نگاہ مین ہے تم اس کا اندازہ نہین کرسکتے۔ مینے جواب دیا کہ اگر آپ کوئی خوبی مجھ مین دیکھتی ہو تو وہ اس وجہ سے ہے کہ اسلام میرا دین ہے اور جو برائی مجھ مین ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ مین ابھی پورے طور پر اسلام پر عمل کرنے کے قابل نہین ہوا (اللہ تعالیٰ توفیق دیوے) ؛ آمین

اثنائے گفتگو مین مین نے حضرت صاحب اور حضور کا ذکر کیا اور حضرت صاحب کے دعاوی مختصراً بیان کئے۔ اب اوسے مجھ پر یہان تک اعتماد ہوگیا تھا کہ مین جو کچھ کہتا تھا اُسے صحیح تسلیم کرلیتی تھی۔ اور اس پر غور کرتی تھی ؛

مینے اوس کو پہلے خط کے شروع مین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا۔ اوس نے اس کے معنے طلب کئے۔ مین نے لکھ بھیجے اس دفعہ کا خط اوس نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع کیا ہے اور اوسی عربی الفاظ مین بالکل ٹھیک نقل کیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اسے اسی طرح لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور الحمد شریف کا لکھنا پڑھنا۔ تلفظ اور معانی سکھا دئے جاوین جہانتک گفتگو اور خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے اوسے اسلام کے متعلق بہت حسن ظن ہے اور شوق کے ساتھ اس کا مطالعہ کرتی ہے حضور دُعا فرمادین کہ اللہ تعالےٰ اوسے ہدایت کی طرف لادے۔ آمین۔ مینے یوروپ مین صرف یہ ایک عورت دیکھی ہے جو نہ صرف اسلام کے متعلق شوق رکھتی ہے بلکہ بغیر پیشتر معلوم ہونے کے اسلامی اُصولون اور رواجون مثلاً پردہ کو پسند کرتی ہے۔ حالاں کہ عام یوروپین عورتین اس کے بہت خلاف ہوتی ہین۔ یوروپین تہذیب کو بالکل پسند نہین کرتی سوال کہنے پر صاف اور سچا جواب دیتی ہے۔ کوئی ادھر اُدھر کی بات کہہ کر ٹال نہین دیتی۔ اور عام طور پر یہ ایشیائی مذاق کی عورت ہو۔ باین ہمہ نہایت لائق اور ذہین ہے۔ آرکیالوجی پڑھتی ہے اور سویڈن ناروے اور فن لینڈ مین پہلی عورت آرکیالوجسٹ ہوگی۔ غلام کے لئے حضور دُعا فرمادین ؛

والسّلام

حضور کا غلام ظفر اللہ خان۔ لندن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدی احباب سے خطاب

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ جنھون نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے دست مبارک پر اور حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کے ہاتھ پر یہ اقرار کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مُقدّم کرین گے۔ بفضل خدائے لایزال ہم نے ارادہ کیاہے کہ قرآن شریف کا احمدی طرز کا ترجمہ جسپر حضرت خلیفۃ المسیح کے حاشیے ہون گے۔ شائع کرین ہمارے بھائی اس اہم ترین کار خیر مین اعانت فرمادین نیز دُعا کرین کہ یہ کام اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسان فرمادے ۔ اور بخیر وخوبی اس کا انجام ہو۔ قرآن شریف ہی بدرِ کامل ہے یہی حقیقی الحکم ہے یہی اصلی الحق ہے یہی واقعی اللہ پاک کا فضل ہے اور یہی پیغام صلح ہے۔ ہان یہ ہی الٰہی نور ہے اور یہی تشحیذ الاذہان ہے اور یہی انسان کی اصلی حالت کا ریویو ہے۔ اسی قرآن شریف پر یہ سب نام صادق آتے ہیں یہ ایک ہی کتاب ہے جو زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے آج خدا کی کتاب کہلانے کی مستحق ہے۔ اور کوئی کتاب صحیح نہین رہی نہ تورات اصلی حالت پر رہی نہ وید نہ ژند واستا وغیرہ ۔ اور انجیل کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ اس کا تو اصلی نسخہ جو مسیح علیہ السلام کی اپنی زبان مین ہو۔ جہان بھر مین کہین نظر ہی نہیں آتا۔ ترجمہ در ترجمہ لوگ لئے پھرتے مین ۔ اور اوسی کو خدا کا کلام کہتے ہین جس کا کچھ ثبوت نہین ۔ان تراجم مین بھی سال بسال ترمیم وتنسیخ ہوتی رہتی ہے ۔بحالیکہ قرآن شریف مین ایک حرف یا ایک نقطہ بلکہ زیر وزبر اور پیش تک کا بھی اختلاف نہین ۔ مشرق مغرب شمال جنوب میں جہاں قرآن شریف کو کھول کر دیکھو۔ دوسرے سے ذرا اختلاف نہ پاؤ گے۔ ہمارے مذہبی دشمن سر پٹخ پٹخ کر تھک گئے۔ بلکہ کئی مر بھی گئے لیکن مختلف قرآنون مین جو مختلف قومون اور ملکون مین موجود ہیں ذرا بھر بھی اختلاف نہ دکھا سکے اور اپنی کتابون کی غلطیون کے تو وہ خود قائل ہین مین کہان سے کہان چلا گیا۔ الغرض قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، اور بے علمون بلکہ کم علمون کے واسطے اس کے صحیح ترجمہ کی نہایت ضرورت ہے،۔ اور حواشی و فوائد ضروری کی اس سے بڑھ کر حاجت ہے، اس صدی مین اگرچہ کئی ترجمے چھپے اور کئی نے حاشیے چڑھائے گئے لیکن اون کے فوائد سے اون کا نقصان زیادہ تر پایا گیا ۔بعض حواشی اور ترجمے تو ایسے ہیں کہ جن کا پڑھنا اور دیکھنا بھی گناہ عظیم ہے ۔ اغلباً اللہ پاک کی بے عزتی کیگئی ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی ہتک روا رکھی گئی ہے۔ بہت سی ایسی لغو اور مہمل باتین اور قصے حاشیون مین درج ہین کہ جن کا کچھ ثبوت نہین یہ سب خرابیان فیج اعوج کے زمانہ مین پیدا ہوئین ۔جس مین یہود و نصاریٰ کی روایات پر اعتبار کر کے انہین تفسیر قرآن مجید سمجھ لیا گیا اس بے سمجھی پر افسوس ہے پھر تصحیح نہ کی بلکہ ایک دوسرے کی تقلید میں گرفتار ہوکر اور یہی چاہ ضلالت مین سرنگون ہوکر گرتے چلے گئے کئی اچھے لوگ بھی بسبب غلطی کے اس بلا مین پھنس گئے ۔ اللہ تعالےٰ انہین بخشے ۔آمین ۔ قرآن شریف سے حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوتی ہے ۔ لیکن حواشی قرآن شریف مین برخلاف اس کے اون کو زندہ ٹھرایا گیا ،اور اب تک آسمان پر بٹھا رکھا ہے ۔حضرت آدم علیہ السلام کو مشرک قرار دیاگیا ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی زوجہ کو جسے قرآن شریف مسلمان کہتا ہے ۔مشرکہ بتایا ہے ۔ داؤد علیہ السلام کو جنہین قرآن شریف خلیفۃ اللہ فرماتا ہے (نعوذ باللہ) زانی اور پرائی عورت کا عاشق کہا ہے اور خون ناحق کا بھی ارتکاب ان سے منسوب کیا ہے ۔حضرت یوسف کا ازار بند بھی زنا کر کے لئے کھلوایا ہے ۔(معاذ اللہ) غرض بعض حواشی تو بہت ہی گندے اور مکروہ ہین جن کے ذکر سے بھی شرم آتی ہے ۔مسلمان وہی حواشی آج کے دم تک چھاپے چلے جاتے ہین اور اللہ تعالیٰ سے ذرا بھی نہین شرماتے اللہ تعالیٰ انہین ہدایت بخشے ۔ آمین ۔ ہم نے انہین امور کو مدنظر رکھ کر اپنی احمدی جماعت کے لئے عمدہ طرز کا ترجمہ اور اعلیٰ درجہ کے صحیح حواشی والا قرآن شریف طبع کرنے کا ارادہ کیا ہے ۔ اگر ارادہ الٰہی شامل حال ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ سنہ ١٩١٤ء تک عمدہ اور اعلیٰ درجہ اور حواشی کا قرآن شریف جو نفیس کاغذ پر بے بدل کاتب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہوگا احمدی بھائیون کے ہاتھون تک پہنچ سکیگا ۔قیمت جس قدر خرچ ہوگی اوس سے زیادہ نہین لی جاوے گی ۔ لوگ ہماری روپیہ سے امداد فرمادین ۔تین طرح کا روپیہ ہمارے بھائی ہمین عنایت فرمادین ۔ ایک محض للہ فی اللہ ۔ دوسرے قرآن شریف کی قیمت مین سے ایک حصہ پیشگی عنایت کرین جو پانچ روپے ہین قیمت کا حساب پھر ہوگا اور کمی بیشی مجرا دیجائے گی ۔ تیسرے قرض حسنہ ۔ اس کی یہ صورت ہے کہ دس روپے کم ازکم اور زیادہ سے زیادہ سو روپیہ ۔ اور خاص صورتون مین سو سے زیادہ بھی لیا جاویگا ۔ اگر ضرورت پڑے تو قرضہ کا روپیہ پانچ برس کے بعد واپس کیا جاسکتا ہے

اے میرے دوستو یہ قرآن شریف کے ترجمے کا کام بہت ہی بابرکت ہے۔ قرآن شریف خود جامع برکات ہے ۔ لہذا اس کا ترجمہ بھی برکات کا مجموعہ ہے ۔ بر کہ اس کچے تالاب کو کہتے مین جس مین چارون طرف سے آکر پانی جمع ہوتا ہے یہی حال قرآن شریف کا ہے کہ جس قدر پہلی کتابون اور آیتون مین متفرق طور پر برکات وحسنات پائے جاتے ہین وہ سب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین جمع کر دیئے ہیں۔ کوئی خوبی اور برکت اب قرآن شریف کے باہر نہین رہی ۔مجموعہ حُسن وخوبی قرآن شریف ہے قرآن شریف پر عمل کرنے سے آدمی صالح اور مومن ومحبوب الٰہی بن سکتا ہے اور چونکہ عمل کرنا سمجھنے پر موقوف ہے اور سمجھنے کے لئے ترجمہ کی حاجت ہے، ۔ لہذا ترجمہ پر روپیہ خرچ کرنا نہایت ثواب کا کام ہے جس کے حاصل کرنے کے واسطے مین تم سے روپیہ مانگتا ہون ۔ اے عزیزو ۔ کوڑیون کے مول تمہین ہیرے اور جواہر ملتے ہین ۔ اُٹھو اور دوڑو ۔کسل اور سستی کو چھوڑ دو ۔ دُنیا کے آرامون مین روپیہ خرچ کرنا تو ایسا ہے جیسا آک کو پانی دینا ۔ اور قرآن شریف کے واسطے کچھ دینا ایسا ہے جیساکہ بہشت بریں کی آبپاشی کرنی ۔ اے پیارو! آک کو پانی دینے سے کچھ فائدہ نہین تم دینی باغ کو پانی دو تاکہ دین دُنیا مین اس کے پھلون سے لذت اُٹھاؤ ۔

وما علینا الا البلاغ ۔ والسّلام

میر ناصر نواب قادیان ۔ ۲۵ ستمبر سنہ ١٣ء

معجون ا....کسیر

یہ معجون پچیس دواؤن سے طیار کی گئی ہے اور حافظ محمد جمال صاحب احمدی ساکن قادیان نے طیار کی ہے ۔بعض احباب نے تجربہ کر کے اس کے فوائد کی تصدیق کی ہے ۔اس کے کھانے کے فوائد مختصراً یہ ہین ۔

ضعف دماغ ۔ دردسر ۔ دردکمر ۔ زکام ۔ نزلہ کو دُور کرتی ہے مقوی باہ ۔ تغلیظ وتولید منی مین بہت فائدہ مند ہے ۔ کھانے مین بہت خوش ذائقہ ۔ قیمت فی سیر ۴ ۔

نظم ابطال کفارہ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولف کتاب چٹھی مسیح ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے ردّ کفارہ مین ایک پنجابی نظم لکھی ہے اور وہ چاہتے ہین کہ کوئی دوست اُسے چھپوا کر مفت تقسیم کرے یا قیمتاً بیچ کر فائدہ اُٹھائے ۔ کل تین سو اشعار ہیں خط وکتابت براہ راست مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کی جائے ۔

سول کا ضمیمہ بے قاعدہ نہین ہوتا

کسی پچھلے اخبار مین جو ہم نے نوٹ دیا تہا۔ کہ اخبار سول ملٹری گزٹ بعض ضمیمے ہوتے ہین جن پر الفاظ ضمیمہ اور تاریخ لکھی نہین ہوتی۔ سو ان کے متعلق تحقیقات سے معلوم ہوا کہ سول اخبار ۸ تولے سے زاید بہاری ہونے کے سبب ایک پیسہ کے نرخ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور جب اسپر دو پیسے کا ٹکٹ لگا تو وہ ایک پیکٹ ہو گیا۔ پہر جو چاہین اس مین ڈال لین ؛

تلاش گم شدہ

میان نظام الدین صاحب احمدی ساکن ڈیرہ بابا نانک کا بھائی فضل دین نام قدمیانہ کسیقدر سانولا رنگ۔ موٹی ناک۔ عمر ۲۳ سال چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ کوئی صاحب پتہ نکال کر مشکور فرمادین ؛

ریاض النور حصہ اول

ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف احمدی ساکن موضع بیرم پور حال قادیان کی نظمون کا مجموعہ جس مین حمد و ثنا خالق ارض و سما ولغت ختم المرسلین وصفت مسیح موعود کے سوائے مذمت تبان اور عشق انگیز اشعار ہی مین ایک مخلص کے درد دل کا اظہار ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر۔ ملنے کا پتہ۔ ماسٹر صاحب موصوف قادیان ضلع گورداسپور۔ نظم مین حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہین ؛

تورا نام کرشن اوتار ہیو ؛ موری بگڑی بات سنوار دیہو
ناؤ اشرف کی منجھدار پہو۔ کرو پار پیا موری نا دریا

ڈاکٹرون اور کمپونڈرون کیلئے خوشخبری

(۱) حال ہی مین لکڑون کی ایک دوائی طیار ہوئی ہے جو کہ انگریزی دوائی کاسٹک کی طرح لگائی جاتی ہے یہان اس دوائی سے بفضلہ تعالی بہت سی بیماریون کو بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔ ہم انکی سندات بہی پیش کرسکتے ہین۔ قیمت فی تولہ عہ/

سرمہ عزیزی۔ یہ سرمہ بھی لکڑون کے لئے طیار ہوا ہے اس مین توتیا سبز کو کیمیاوی ترکیب مین لاکر اس مین اور بہت سے مفید اجزاء شامل کئے گئے ہین۔ قیمت فی تولہ ۸/

بال اڑانے کا پوڈر۔ جس سے تین منٹ مین بال صاف ہوجاتے ہین۔ جلد نرم اور صاف ہوجاتی ہے۔ پہر ارزان اتنا کہ فی سیر ایک روپیہ مین دیا جاویگا ؛

برص کا علاج۔ سفید سفید داغ جو جسم پر پڑجاتے ہین جس سے بدن بہت ہی بدزیب ہوجاتا ہے یہ داغ خون کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین ایسے داغون کو جذام کی ایک قسم مانا گیا ہے ہم نے اس کے لئے ایک نہایت عمدہ دوا ن طیار کی ہے جس سے بہت ہی جلد یہ بدنما داغ دور ہوجاتے ہین اور یہ دوائی اللہ تعالی کے فضل سے تیسرے دن ہی اپنا خاصہ اثر دکھائے گی۔ قیمت دوائی جو کہ ایک مہینہ کے لئے کافی ہو ؛ عہ/ (ایک روپیہ)

اصلی سلاجیت قسم اعلی

جو بہت محنت سے طیار کی گئی ہے مقوی جمیع اعضائے رئیسہ۔ بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد دوائی ہے جو پہاڑون سے نکلتی ہے پہاڑ کی مومیائی ہر جریان اور کثرت پیشاب کا علاج۔ جوڑون کے درد کو مفید ہے۔ بلغم کو کاٹتی ہے قوت بدن کو بڑہاتی ہے قیمت اصلی فی تولہ عا/۔ آجکل رعایتی تا اخیر اکتوبر ۱۳ء عہ/ فی تولہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ جو کہ مولوی عبدالحی عرب صاحب عرب کے ملک سے لائے ہین ہرطرح کی کمزوری۔ سستی۔ کمی باہ۔ احتلام جریان۔ رقت۔ ضعف دل و دماغ۔ درد کمر۔ نسیان۔ زکام۔ نزلہ کا علاج

تصدیق۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبدالرحمان صاحب کاغانی حکیم نظام جان ہزاروی۔ حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی سید محبوب عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کرکے اسکی شہادت دی ہے پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تھی مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت تا اخیر اکتوبر فی روپیہ ۶۰ گولی اور فی دو روپے ۱۴۰ گولی کردی ہے۔ بہت جلد طلب فرمادین ؛ ملنے کا پتہ۔

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور ؛

متفرق اوراق

جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی ورق نہ ہو وہ اب طلب کرلین متفرق اوراق تھوڑے ہون تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائیگا اور اگر اول یا آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہون تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتلائی جاسکتی ہے اس کیواسطے پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ؛

وہ سب صاحبان جن کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۱۳ء کو ختم ہوتی ہے اون کے نام اخبار کا وی پی ۳۰۔ اکتوبر ۱۳ء کا پرچہ کیا جاویگا۔ خریداران ضمیمہ کے نام چار روپے کا جو غیر خریداران ضمیمہ ہیں اون کے نام عہ/ + ۸/ = ۳/ ۸ بابت اون ایام کے ہیں جنہین اخبار چھوٹے سائز پر ہو کر سب کے نام مع ضمیمہ ارسال ہوتا رہا ہے ؛

پچاس سالہ تجربہ

ناظرین! ادویات ذیل کے متعلق میرے والد ماجد ڈاکٹر نیاز علی خان صاحب کا چالیس سالہ تجربہ ہے۔ علاوہ ازین دس سال تک مینے خود لہکسر ضلع سہارنپور اپنے مطب مین ان دواؤن کو استعمال کیا۔ ہمیشہ مفید پایا لہذا فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون ؛

(۱) اسو منشی پلز (گولیان ضعف باہ) جو مریض ایز ہوتے ہون یا کسی اور بد احتیاطیون کے سبب یا کثرت جماع کی وجہ سے نامرد ہوگئے ہون۔ اون کے لئے یہ گولیان نہایت مفید ہین چار ہفتہ کے استعمال سے گمشدہ طاقت بفضلہ تعالی واپس آجاتی ہے قیمت ۵۰ گولیان پانچ روپے (صہ/)

(۲) اسپرموٹر پاؤڈر (سفوف جریان) اس کے استعمال سے منی گاڑہی ہوکر امساک ہوتا ہے اور قوت باہ بڑھ جاتی ہے دو ہفتہ کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ عہ/

(۳) اگیوٹ گنوریا پاؤڈر۔ ابتدائی شدید قسم کا سوزاک دو ہفتہ کے استعمال سے (درد اور جلن رہتی ہے) کثرت ادرار ہوکر آرام ہوجاتا ہے قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ عا/

(۴) کرانک گنوریا پاؤڈر۔ پرانے سوزاک کا سفوف۔ اس مین سوزش اور جلن کم ہوجاتی ہے پیپ کا رہنا آتا ہے۔ منی کے ناکمس اور خراب ہوجانے کے باعث اولاد پیدا نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو طرح طرح کے امراض مبتلا ہوکر ضائع ہوجاتی ہے کمزوری بڑھ جاتی ہے اس سفوف کے استعمال سے مذکور بالا سب شکایت ہوکر آرام ہوجاتا ہے۔ بفضلہ تعالی قیمت دو ہفتہ کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ تین روپے (سے/)

(۵) (پائلیس) خونی اور بادی بواسیر کی گولیان۔ دو ہفتہ کے استعمال سے قبض اور نفخ شکم دور ہوکر بواسیر سے آرام ہوجاتا ہے خونی مین بالآخران گولیون کے مسون پر مرہم استعمال ہوتا ہے جس سے بواسیر کا خون بند ہوکر آرام ہوجاتا ہے قیمت دو ہفتہ کیلئے ۸۴ گولیان مرہم ایک ڈبیہ ۱۲ار کل عگ/ ؛

(۶) جنرل ڈیبلیٹی پلز۔ تمام قسم کے استسقاء کے لئے یہ گولیان مفید ہین تین ہفتہ کیلئے ۴۲ گولیان عہ/

(۷) رومائیزم پلز۔ گھٹیا باہ کی گولیان۔ ان کے استعمال سے اور باہر روغن شفا کی مالش سے تین ہفتہ کے اندر آرام ہوجاتا ہے قیمت گولیان ۶۳ عدد عہ/۔ روغن شفا عہ/ (سے/) ہر ایک ادویہ کا محصولڈاک ذمہ خریدار

المشتہر خاکسار عبدالمجید خان خلف ڈاکٹر نیاز علی خان از قادیان

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ | سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

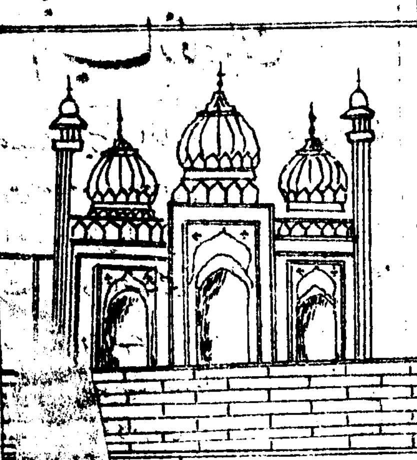

بدر
BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

سالانہ قیمت پیشگی للعہ

قادیان ضلع گورداسپور

جلد ۱۴

۲۲ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء و ۸ کاتک سمت

نمبر

ضعیف و مُردہ دلی گر نفادیان نور آ | جائنٹ ایڈیٹر | کہ ہست محیٔ موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زناہ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا - اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا - اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مُسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا - اور ہر حالت مین راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین ہر وقت طیار رہیگا - اور کسی مُصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا - اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا - اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا -

دھم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مُسلمانیم از فضل خُدا — مُصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسُولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیابش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکاری کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان مین منشی میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اور اہل بیت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے ۔ عاجز جلسہ ہوشیارپور سے واپس آکر کل پھر جلسہ گوجرانوالہ پر جاتا ہے جہاں حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھی تشریف لے جانے کی اجازت حضرۃ خلیفۃ المسیح نے دی ہے اس کے بعد پھر مجھے لکھنؤ جانے کا حکم ہے حضرت خواجہ صاحب نے مسجد ووکنگ کا نام "فضل مسجد" رکھا ہے۔ ان کا کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ان کی مفصل چٹھی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کی جائے گی ۔

احباب مصر کا خط خیریت کا آیا ہے ۔ ہوشیارپور کے جلسے کامیابی سے ہوئے۔ میرے علاوہ شیخ رحیم بخش صاحب اور منشی ظہیر الدین صاحب اروپی کی تقریریں ہوئیں ۔ مفصل رپورٹ اگلے اخبار میں درج ہو سکیگی راستہ میں برادرم مکرم سید محمد حسین صاحب کی تحریک سے جالندھر میں ایک وعظ ہوا ۔

کلام امیر رض

ہجرت ایک صاحب نے ہجرت کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت نے انہیں فرمایا :۔

ہجرت میں کئی ایک مشکلات ہیں۔ اول مکان چاہیئے۔ پھر کپڑا۔ خوراک اور دیگر ضروریات انسانی۔ حدیث میں آیا ہے۔ ان شان الہجرت شدید۔ اس میں کئی قسم کے ابتلاء ہیں۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ ہجرت کرے ہاں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو کوئی اللہ کی خاطر ہجرت کریگا اوسے زمین میں فراخی عطا ہوگی۔ مگر اس کیواسطے عالی ہمت اور استقلال چاہیئے ۔

کیا مسیح کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں؟ ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں۔ فرمایا میرے خیال میں مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مانے۔ ایک شخص اگر مسیح اور مہدی ہونے کا دعوے کرتا ہے تو مدعی دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ جھوٹا ہے تب تو اس سے بڑھ کر کوئی شریر نہیں اور اور اگر وہ سچا ہے تو اوس کو نہ ماننے والا خدا تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے ۔

خواجہ صاحب کو ایک خط عزیز فتح محمد ہر جولائی کو جہاز پر سوار ہو گیا۔ آپ اس سے بہت کام لیں غرباء سے کام زیادہ نکلتا ہے۔ کیونکہ ان کا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے نہ کہ اپنے علم اور لیاقت پر۔ قرآن کریم بہت پڑھو اور سناؤ۔ عجب کتاب ہے۔ دعا۔ تضرع۔ توجہ ہمت بلند اور استقلال سے کام لو۔ لورپول میں عبد اللہ کوئلیم کے احباب میں سے کوئی ہو گا۔ اس کا پتہ لو۔ دعائیں بہت کرو ۔

دینی ذکر ضرور ہو فرمایا :۔ ایک میرے دوست تھے ان کا نام فضل اللہ تھا۔ مکہ کے باشندے تھے۔ ایک دفعہ میں نے اون کو ایک خط لکھا۔ کتابوں کا مجھے بہت شوق تھا۔ صرف کتابوں کے متعلق کچھ لکھدیا۔ اور وہ تاجر کتب بھی تھے میرا کام تو انہوں نے کر دیا مگر بڑی شکایت کی کہ آپ نے پیسے ہی لگائے۔ اور تحریر بھی کی مگر اس میں دین کا کوئی حصہ نہ ہو۔ بہت افسوس ہے اس زمانہ سے لیکر پورا زمانہ ہے آج تک مجھے ایسا روکھا خط جس میں تذکرہ دین کا نہ ہو ناپسند ہوتا ہے اور وہ فضل اللہ بھی یاد آجاتے ہیں ۔

مفقود الخبر کی بی بی کا نکاح سوال ہوا کہ ایک شخص تین سال سے مفقود الخبر ہے اور بی بی خرچ سے لاچار۔ کیا کرے۔ فرمایا۔ قرآن شریف کے رو سے جایز ہے کہ اوس کا نکاح اور کر دیا جاوے ہاں قانون ملکی کے متعلق پہلے حکام کی معرفت فیصلہ کر لینا چاہیئے ۔

ایک نومسلم انگریز کا خط اور اوس کا جواب

(۱) بخدمت مولوی نور الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

پیارے خلیفہ صاحب و بھائی

خدا کی برکات آپ پر ہوں میں آپکا بہت ہی شکر گذار ہوں کہ آپنے میرا نام محمد عبد اللہ رکھا۔ یعنی خدائے رحمٰن رحیم لم یزل لایزال دائم قیوم اور تواب کے حضور ان سوا شکر کیا ہے کہ میرا نام عبد اللہ رکھا گیا۔ میں اپنا عام بھروسہ اور ایمان اور دل و جان اسلام پر رکھتا ہوں جس نے مجھے خدا تعالیٰ پر توکل اور اسکی تعظیم و اطاعت کا سبق دیا ۔

مینے یہ سیکھا ہے کہ میں اوروں کو یہ نہ کہتا پھروں کہ تم سب گنہگار رہو۔ بلکہ اون کیلئے دعا کروں لوگوں کو یہ نہ کہوں کہ تم بد ہو بلکہ نرمی اور مہربانی سے اون کے ساتھ گفتگو کروں اور اون کے لئے دعائیں کروں۔ نماز کیوقت اور باتوں کا خیال کروں غصہ کیوقت خدا کو یاد کروں دعا مانگوں اور گذشتہ باتوں کو بھول جاؤں۔ سونے کے قبل نماز پڑھوں۔ کھانے کے وقت خدا کا شکر کروں۔ صبح کو اٹھکر نماز پڑھوں اور خدا سے مدد مانگوں۔ اوروں کی امداد کروں کیونکہ اپنے بندوں کا محافظ خدا ہی ہے غریب سے نفرت نہ کروں۔ جہانتک ہوسکے سب کی امداد کروں۔ پیارے مولوی صاحب میں اس طرح کئی صفحات لکھ سکتا ہوں۔ مگر بہت لکھنے کی بجائے میں کام اور دعا کا قائل ہوں ۔

مینے دعا کی تھی کہ نظام کے ہاں مجھے موٹر الخنیر میں ملازمت مل جائے مگر ناکامی ہوئی۔ تاہم میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اب مینے مہاراجہ کشمیر کے پاس ہی موٹر الخنیر کے واسطے دعا کی ہے۔ اب میں اپنی چٹھی کو ختم کرتا ہوں اور جہاں کہیں جاؤنگا آپ کو خط لکھتا رہونگا۔ میں آپکے لئے دعا کرتا ہوں ۔

محمد عبد اللہ۔ جارج لواس ہیج

(۲) برادرم مسٹر محمد عبد اللہ ہیج صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا محبت بھرا خط مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح پہونچ کر آپکے واسطے موجب دعا برکت ہوا حضرت اس بات سے خوش ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرنے کی عادت رکھتے ہیں دعا ایک بڑی نعمت ہے اس کو کبھی ہاتھ سے نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیشہ دعا کرتے۔ ہاں دعاؤں کی قبولیت کے معاملہ میں اسبات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے، وہ آیندہ کی باتیں جانتا ہے اور اس سے کوئی امر پوشیدہ نہیں

لیکن ہم نہیں جانتے کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ اور ہر ایک امر کا نتیجہ کیا ہے۔ اکثر باتوں کے صحیح حالات ہمسے مخفی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے وہ کام ہمارے لئے کرتا ہے جو ہمارے واسطے بہتر ہیں۔ ہر ایک چیز جو ہم خدا سے دعا مانگتے ہیں۔ وہ ہم کو دیجاتی ہے یا اس سے بہتر کوئی شے دیجاتی ہے یا اس کے عوض میں ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں غرض دعا کرنا ہر حال میں مفید ہے ۔

آپ قرآن شریف پڑھا کریں اور نمازوں کی پابندی کریں اور دعائیں مانگتے رہیں۔ کتاب ٹیچنگز آف اسلام جو آپ کو روانہ کی جاچکی ہے اس کا مطالعہ کریں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھتے رہیں ۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکا حافظ و ناصر ہو ۔

والسلام

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ

ثبوت قیامت کی ایک دلیل

تمام مذاہب عالم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خدا تعالےٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور کسی کے حقوق کا پامال کرنا اس کے صفات کے منافی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص محنت کرے۔ کوشش کرے اور اس کے مقرر کردہ قوانین پر چلے پھر خدا تعالیٰ اس کی کوششوں محنتوں کو رائگان جانے دے۔ اور اس کی سعی کوئی عمدہ نتیجہ مرتب نہ کرے۔ کیونکہ کسی کے حقوق کو پامال کرنا ظلم کا مرادف ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ کسی کے حقوق کو پورا نہ کرے۔ نعوذ باللہ اس پر ظلم کا اتہام لگانا ہے جیسا کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

انّ اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ج وان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجراً عظیماً ؀

یعنی اللہ تعالیٰ کی شان سے یہ بات بہت بعید ہے کہ وہ ایک ذرہ کے برابر بھی کسی شخص کا حق پامال کرے۔ اور اس کی محنت کا بدلہ نہ دے۔ بلکہ ظلم کا تو ذکر کیا۔ اس کی عادت تو یہ ہے کہ اگر بندہ کوئی ایک نیکی بھی کرے وہ اسقدر بدلہ دیتا ہے جو اس نیکی سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ اور اپنی جناب سے اس قدر اجر عطا فرماتا ہے کہ بندہ کی اس کے پاسنگ برابر بھی نہیں ہوتی بلکہ ایک اور مقام پر فرماتا ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ عام طور پر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے۔ اور خصوصیت سے دینے لگے تو بے حساب دیتا ہے۔

غرض قرآن شریف میں سینکڑوں آیات اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محنت ضائع نہیں کرتا جو شخص اس کی پسندیدہ راہوں پر قدم مارے۔ اور اس کے قوانین پر احسن طور پر عملدرآمد کرے۔ اس کو اس قدر عظیم الشان اجروں سے وہ متمتع کرتا ہے کہ وہاں تک کسی فکر کرنیوالے کی فکر نہیں پہنچتی ؀

متفرق اوراق جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی ورق نہ ہو۔ وہ اب طلب کرلیں متفرق اوراق تھوڑے ہوں تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائے گا اور اگر اوّل یا آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہوں۔ تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتلائی جا سکتی ہے۔ اس کے واسطے پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ؀

لانبی بعدی کا مطلب

اس مضمون میں ہمارے نامہ نگار نے قرآن و حدیث اور سیرۃ مفسرین کے اقوال کے حوالہ سے ایک نہایت ہی معقول اور فیصلہ کن پر مختصر بات غیر احمدی اصحاب کے سامنے پیش کی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پڑھنے والے اس سے فائدہ اٹھائیں گے ؀

ایڈیٹر

لانبی بعدی کی حدیث بالکل صحیح ہے اور احمدی جماعت نے کبھی اس کا انکار نہیں کیا اور خاتم النبیین بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مگر باوجود اس ایمان کے بھی ہمارے مخالف غیر احمدی علماء ہمیشہ فتوے کفر بنا بنا کر صادر کرتے ہیں کہ احمدی حضرت نبی اکرمؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ لانبی بعدی کی حدیث کا مطلب اور نشاء نہیں سمجھتے ہیں۔ لیکن میں آج ایک ایسی زبردست دلیل منقولی و معقول پیش کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف خواہ وہ اہل حدیث ہوں یا حنفی امرتسری ہوں یا دیو بندی۔ غرض کوئی ہوں۔ اس دلیل کا رد امید نہیں کہ کریں بشرطیکہ کچھ ایمان کی خوشبو ان میں باقی ہو اور وہ دلیل یہ ہے :-

ایک حدیث جس کے حضرت سلمان فارسی راوی ہیں اس طرح پر ہے :- کہ

فترۃ بین عیسیٰ و محمد صلے اللہ علیہ وسلم ستمائۃ سنۃ۔ (بخاری کتاب المناقب)

ترجمہ۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کے درمیان فترۃ کا زمانہ (جس میں کوئی نبی نہیں ہوتا) چھ سو برس ہے۔

اس حدیث پر حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو ؀

اسی زمانہ فترۃ کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور دوسری حدیث میں یوں فرمایا ہے۔

انا اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم والانبیاء اخوۃ علات ولیس نبی وبینہ نبیٌ۔ (بخاری شریف کتاب الخلق)

ترجمہ۔ میں حضرت عیسیٰ سے زیادہ قریب ہوں یا زیادہ لگاؤ رکھتا ہوں۔ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں۔ اور میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ؀

مذکورہ بالا حدیث میں نبی اکرم نے صاف لفظوں میں فرما دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور یہی زمانہ فترۃ کہلاتا ہے جو چھ سو برس تھا۔ جس پر سب مفسرین متفق ہیں لیکن اس بیان پر ابن حجر عسقلانی جیسے علماء حدیث کا قول یہ ہے کہ کوئی ایسا پیغمبر اس عرصہ میں نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت یا کتاب جدید ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کا پیرو ہو۔

اب روایات کو لو تو ایک حدیث میں جو طبرانی میں ہے صاف لکھا ہے کہ زمانہ فترۃ میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی طرف بھیجے گئے اور ان کا بیٹا خالد بن سنان عیسیٰ جب آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اس کا باپ نبی تھا۔ اور بعض مفسرین اسی طرف گئے ہیں۔ اب قرآن کریم کو لو تو سورہ یٰسین میں صاف مذکور ہے :-

واضرب لھم مثلاً اصحٰب القریۃ اذ جاءھا المرسلون

اکثر مفسرین باوجود اختلاف روایات اس پر متفق ہیں یہ ان تینوں رسولوں کا ذکر ہے جو انطاکیہ کی طرف مسیح علیہ السلام کا مذہب تبلیغ کرنے گئے تھے بعضوں نے انہیں مسیح کے رسول کہا کیونکہ وہ مسیح کی نبوت سے علیحدہ نبوت نہ رکھتے تھے۔ بہرحال قرآن کریم کے لفظوں میں انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مرسل قرار دیا ہے۔ اور تفسیر کبیر میں فترۃ والی آیت کے نیچے صاف لکھا ہے کہ زمانہ فترۃ چھ سو برس ہے۔ اور اس عرصہ میں چار پیغمبر ہوئے تین بنی اسرائیل میں سے اور ایک اہل عرب میں سے جس کا نام حنظلہ بن صفوان ہے۔ نتیجہ یہ نکل آیا کہ زمانہ فترۃ میں جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لیس بینی و بینہ نبیٌ۔ چار کس نبی ہوئے مگر نہ صاحب شریعت اور کتاب تھے۔ لہٰذا حدیث فترۃ کے جو معنے ابن حجر عسقلانی نے کئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں ؀

مولوی وحید الزمان جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک دشمن ہے وہ بخاری شریف کے ترجمہ میں جا بجا اس سلسلہ پر نیش زنی کرتا ہے حدیث فترۃ پر آکر اسے بھی لکھنا پڑا کہ احتمال ہے کہ مراد یہی ہو کہ ایسا نبی نہیں آیا جو صاحب شریعت یا کتاب ہو۔ میں اس جگہ اس کا تمام حاشیہ درج کر دیتا ہوں جو اصل مضمون کو بالکل صاف کر دیتا ہے۔ سلمان فارسی کی فترۃ والی حدیث پر حاشیہ میں لکھتا ہے :-

”حافظ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو (جیسے یوحنا پطرس۔ پولوس وغیرہ) بعضوں نے کہا کہ اس مدت میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی

صدائے مست

معشوق بنتے پاسے دغا کے پتلے
شرم وحیا کی صورت - جور و جفا کے پتلے

بے اعتنائیون پر دل سے نہ کی شکایت
وہ ہین جفا کے پتلے - ہم ہین وفا کے پتلے

اس کی رضا پہ مائل - اسکی غنا سے گھائل
ہوتے ہین متقی ہی خوف و رجا کے پتلے

مغرب مین جاکے گونجی - آواز میرزا کی
لندن مین پھر رہے ہین اس کی دعا کے پتلے

اسلام کے چمن کو چاہا کہ روند ڈالین
یہ پادری بڑے ہی نکلے بلا کے پتلے

انگریز جانتے ہیں کیون کر کرین ترقی
دنیا پہ حکمراں ہیں فہم و ذکا کے پتلے

اس کو خدا بنایا جس کو کہ خود بنایا
پوجے ہیں برہمن نے خود ہی بنا کے پتلے

دیکھے ہیں قادیان میں واللہ ہم نے جاکر
اسلام کے فدائی - خوف خدا کے پتلے

گھاٹے مین ہم رہینگے گر ... تیری رحمت
یارب تو رحم فرما ہم ہین خطا کے پتلے

علام کشکی

میاں محمد حسن صاحب

فرماتے ہین جن جن صاحب نے میرے ساتھ عقد اخوت کا رشتہ بنایا ہوا ہے وہ مہربانی کرکے پھر اپنا اپنا نام میری طرف ارسال فرماوین کیونکہ آپ صاحبان کے نامون کی کاپی کسی جگہ کھو گئی ہے

والسلام ⁂

درخواست جنازہ

برادر غلام حسین صاحب پنو الاعزم میان گل محمد صاحب احمدی ساکن جھنگ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے مغفرت و جنازہ غائب کرتے ہین ⁂

(۲) میاں حیات محمد صاحب لاہور ساکن شادیوال فوت ہوگئے ہین - احباب سے درخواست دعائے مغفرت و جنازہ غائب کرتے ہیں ⁂

صاحبان خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کرین ⁂

ایڈیٹوریل نوٹس -

یوروپ کے لئے بشارت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین نصاریٰ کا نام سورہ فاتحہ مین "ضالین" رکھا گیا - ضالین کے لفظ کے دو معنے ہین - ایک تو یہ کہ وہ گمراہ ہین اور دوسرے معنے اس کے ہین کہ کھوئے جائین گے یہ میرے نزدیک ان کے لئے بشارت ہے کہ کسی وقت جھوٹے مذہب سے نجات پاکر اسلام مین کھوئے جائین گے - اور رفتہ رفتہ مشرکانہ عقاید اور ناقص یا قابل شرم رسوم کو چھوڑتے چھوڑتے برنگ مسلمین موحدین ہو جاوین گے" (کشتی نوح صفحہ ۶۶) یہ ایک بشارت ہے یوروپ کے واسطے اور اس کے آثار ابھی سے ہویدا ہین - یورپ کے دانا لوگ تثلیث کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئے ہین - مروجہ اناجیل کو انھون نے بڑی محنت اور مشقت کی تحقیقاتون کے ساتھ ثابت کردیا ہے کہ یہ اصلی نہیں ہین - اسلام کی طرف ان کا قدم اُٹھ رہا ہے - مبارک ہین وہ جو اس کام مین منشاء الٰہی کے مطابق آگے بڑھکر یوروپ کو اسلام مین داخل کرنے کے واسطے کوشان ہین - حضرت خواجہ صاحب کے کارنامون کو احباب اخبار مین پڑھتے رہتے ہین - ممکن ہے کہ کسی معترض نکتہ چین کے نزدیک ہنوز انھون نے کوئی کار نمایان نہین کیا - لیکن دیکھنا یہ چاہیئے - کہ اتنے بڑے کام کیواسطے کس قدر ابتدائی مشکلات ہین - اور ایک ایسے اہم کام مین بظاہر بہت تھوڑی سی کامیابی بھی بہت بڑی قدر کے لائق ہے -

پچھلے اخبار مین چودہری ظفر اللہ خانصاحب کی جو چٹھی چھپی ہے اس مین انھون نے تاکید اور سخت تاکید کی ہے کہ جو تعریفی الفاظ اس لیڈی نے چودہری صاحب کے متعلق کہے ہین وہ ہرگز نہ چھاپے جائین ہم بخوشی چودہری صاحب کی اس خواہش کو پورا کرتے اگر ان الفاظ کا اثر صرف چودہری صاحب کی ذات تک محدود ہوتا - لیکن یہ الفاظ چودہری صاحب کو نہین کہے گئے بلکہ دراصل اس قوم کو کہے گئے ہین جن کے نمایندون مین سے وہ یورپ مین سمجھی جاتے ہین اسواسطے ان الفاظ پر فخر کرنا قوم کو تمام کا حق ہے - آئے دن اخبارون مین اگر خواجہ صاحب کی تعریف چھپتی ہے یا کہ وہ خود اپنی چٹھیون مین آپ لکھتے ہین تو یہ اسواسطے نہین کہ خواجہ صاحب اپنی مدح چاہتے ہین بلکہ یہ اس لئے ہے کہ دنیا کو معلوم ہو کہ اسلام کا دکیل ؟ یورپ مین سے وہ کس عزت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے - اور اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہین کہ اہل یوروپ اسلام کے کس قدر قریب آرہے ہین ⁂

خواجہ صاحب کیا ہین؟

ایڈیٹر صاحب نور افشان اس خبر کے پبلک کرنے مین خوشی کا اظہار کرتے ہین کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے لندن مین جاکر مرزائی محمدیت سے ہاتھ دھو لئے ہین - پادری صاحب نے ہمارے دین کیواسطے یہ ایک نئی اصطلاح گھڑی ہے اور اس سے انکی مراد احمدیت ہے سو ہم بھی پادری صاحب کو خوشخبری دیتے ہین کہ اون کی خبر ایسی ہی غلط ہے جیسی کہ انجیل نویسون کی وہ روائتین غلط ہین جو حضرت عیسیٰ سے سو سال بعد لکھی جاکر اس کی طرف منسوب کردی گئین خواجہ صاحب ویسے ہی احمدی اب ہین جیسے پہلے تھے انھون نے انگلستان مین توحید کا ڈنکا بجا دیا ہے اور صلیب کے گرنے کا وقت بہت قریب آگیا ہے - پچھلے ہی اخبار مین یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ انہی کی صحبت کے اثر سے ایک صاحب احمدی ہوئے مگر ہمارے پادری صاحبان اس جھگڑے مین کیون پڑتے ہین وہ احمدی ہیں یا محمدی ہیں یا بالفاظ پادری صاحب صرف مسلمان ہین پر یاد رہے کہ ایسے صرف مسلمان ہین کہ انشاء اللہ تعالیٰ جہان جائین گے وہان سے یسوعیت کی جڑ تو ضرور اکھاڑ ڈالین گے - غرض پادری صاحب کے واسطے اتنی بشارت کافی ہے کہ خواجہ صاحب کاسر صلیب ہین ⁂

صابر

کوئی صاحب بنام صابر مسیح منار جہلم اخبار نور افشان مین لکھتے ہین کہ قرآن شریف فرماتا ہے - سورۃ المؤمن رکوع ۳ - "پھر پیدا کیا ہم نے قرآن دوسرا" ہم نے سورۃ المؤمن کئی دفعہ پڑھی ہے اور اب پھر پڑھی ہے ہمین یہ لفظ قرآن شریف مین نہین ملتا - صابر صاحب اپنے رفرنس پر پھر غور کرین بشرطیکہ انھون نے حوالہ دینے مین یسوعی طرز کو اختیار نہ کیا ہو کیونکہ یسوع نے اپنا مطلب پورا کرنے کے واسطے بعض حوالے توریت کے ایسے دیدے جن کا آجتک توریت مین پتہ نہیں ملا ⁂

یسوعی صاحبان سے سوالات

ہمارے ایک نامہ نگار بنام محمد طلحہ قریشی صاحب یسوعی صاحبان سے دریافت کرتے ہین کہ کفارہ اگر ایک خوشخبری کی چیز ہے - تو اسکو پورا کرنے والا یہودا اسکریوطی اور یہودی علماء کیون قابل تعریف ہوکر نجات یافتہ نہ ہوگئے - اور یسوع نے جب سارے جہان کے گناہ اپنے اوپر لے لئے تو سب سے بڑا گنہگار وہ خود ہوا اب اس کی نجات کے واسطے کون پھانسی ملیگا - اور اگر کفارہ مطابق مرضی خدا تھا تو صلیب کے وقت بجائے کسی خوشنودی کے اظہار کے آفات ارضی و سماوی کا اظہار کیون ہوا - اور اگر ...

ثبوت قیامت کی ایک دلیل

تمام مذاہب عالم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خدا تعالےٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور کسی کے حقوق کا پامال کرنا اس کے صفات کے منافی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی شخص محنت کرے۔ کوشش کرے اور اس کے مقرر کردہ قوانین پر چلے پھر خدا تعالیٰ اس کی کوششوں محنتوں کو رائگان جانے دے۔ اور اس کی سعی کوشش سے کوئی عمدہ نتیجہ مرتب نہ کرے۔ کیونکہ کسی کے حقوق کو پامال کرنا ظلم کا مرادف ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ کسی کے حقوق کو پورا نہ کرے۔ نعوذ باللہ اس پر ظلم کا اتہام لگانا ہے جیسا کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ۚ وان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجراً عظیماً ؁

یعنی اللہ تعالیٰ کی شان سے یہ بات بہت بعید ہے کہ وہ ایک ذرہ کے برابر بھی کسی شخص کا حق پامال کرے۔ اور اس کی محنت کا بدلہ نہ دے۔ بلکہ ظلم کا تو ذکر کیا۔ اس کی عادت تو یہ ہے کہ اگر بندہ کوئی ایک نیکی بھی کرے وہ اس قدر بدلہ دیتا ہے جو اس نیکی سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ اور اپنی جناب سے اس قدر اجر عطا فرماتا ہے کہ بندہ کی اس کے پاسنگ برابر بھی نہیں ہوتی بلکہ ایک اور مقام پر فرماتا ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ عام طور پر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے۔ اور خصوصیت سے دینے لگے تو بے حساب دیتا ہے۔

غرض قرآن شریف میں سینکڑوں آیات اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محنت ضائع نہیں کرتا جو شخص اس کی پسندیدہ راہوں پر قدم مارے۔ اور اس کے قوانین پر احسن طور پر عملدرآمد کرے۔ اس کو اس قدر عظیم الشان اجروں سے وہ متمتع کرتا ہے کہ وہاں تک کسی فکر کرنیوالے کی فکر نہیں پہونچتی ؁

متفرق اوراق

جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی درس نہ ہو۔ وہ اب طلب کر لیں متفرق اوراق تھوڑے ہوں تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائے گا اور اگر اول یا آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہوں۔ تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتائی جا سکتی ہے۔ اس کے واسطے پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ؁

لا نبی بعدی کا مطلب

”اس مضمون میں لائق نامہ نگار نے قرآن و حدیث اور پہلے مفسرین کے اقوال کے حوالہ سے ایک نہایت ہی معقول اور مدلل پیرائے مختصر بات غیر احمدی اصحاب کے سامنے پیش کی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پڑھنے والے اس سے فائدہ اٹھائیں گے ؁“

ایڈیٹر

لا نبی بعدی کی حدیث بالکل صحیح ہے اور احمدی جماعت نے کبھی اس کا انکار نہیں کیا اور خاتم النبیین بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مگر باوجود اس ایمان کے بھی ہمارے مخالف غیر احمدی علماء ہمیشہ فتوے کفر دینے پر مستعد رہتے ہیں کہ احمدی حضرت نبی اکرم صلعم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ لا نبی بعدی کی حدیث کا مطلب اور منشاء بتلاتے ہیں۔ لیکن میں ایک ایسی زبردست دلیل منقولی و معقولی پیش کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف خواہ وہ اہل حدیث ہوں یا حنفی امرتسری ہوں یا دیو بندی۔ غرض کوئی ہوں۔ اس دلیل کا رد امید نہیں کہ کریں بشرطیکہ کچھ ایمان کی خوشبو ان میں باقی ہو اور وہ دلیل یہ ہے:۔

ایک حدیث جس کے حضرت سلمان فارسی راوی ہیں اس طرح پر ہے:۔ کہ

فترۃ بین عیسیٰ و محمد صلے اللہ علیہ وسلم ستمائۃ سنۃ۔ (بخاری کتاب المناقب)

ترجمہ۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کے درمیان فترۃ ہوتا (جسمیں کوئی نبی نہیں ہوتا) چھ سو برس سے۔

اس حدیث پر حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو ؁

اسی زمانہ فترۃ کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور دوسری حدیث میں یوں فرمایا ہے۔

انا اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم والانبیاء اخوۃ علات ولیس بینی و بینہ نبیؐ۔ (بخاری شریف کتاب الخلق)

ترجمہ۔ میں حضرت عیسیٰ سے زیادہ قریب ہوں یا زیادہ لگاؤ رکھتا ہوں۔ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں۔ اور میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ؁

مذکورہ بالا حدیث میں نبی اکرم نے صاف لفظوں میں فرما دیا ہے کہ میرے اور حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور یہی زمانہ فترۃ کہلاتا ہے۔ چنانچہ علماء اسپر متفق ہیں لیکن اس پر ابن حجر عسقلانی جیسے علماء اہلحدیث کا قول یہ ہے کہ کوئی ایسا پیغمبر اس عرصہ میں نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت یا کتاب جدید ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کا پیرو ہو۔

اب روایات کو لو تو ایک حدیث میں جو طبرانی میں ہے صاف لکھا ہے کہ زمانہ فترۃ میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی طرف بھیجے گئے۔ اور ان کا بیٹا خالد بن سنان عبسی جب آنحضرت صلعم کے پاس آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اس کا باپ نبی تھا۔ اور بعض مفسرین اسی طرف گئے ہیں۔ اب قرآن کریم کو لو تو سورہ یٰس میں صاف مذکور ہے:۔

واضرب لہم مثلاً اصحٰب القریۃ اذ جاءہا المرسلون

اکثر مفسرین باوجود اختلاف روایات اس پر متفق ہیں یہ ان تینوں رسولوں کا ذکر ہے۔ جو انطاکیہ کی طرف مسیح علیہ السلام کا مذہب تبلیغ کرنے گئے تھے۔ بعضوں نے انہیں مسیح کے رسول کہا ہے کیونکہ وہ مسیح کی نبوت سے علیحدہ نبوت نہ رکھتے تھے۔ بہرحال قرآن کریم کے لفظوں میں انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مُرسل قرار دیا ہے۔ اور تفسیر کبیر میں فترۃ والی آیت کے نیچے صاف لکھا ہے کہ زمانہ فترۃ چھ سو برس ہے۔ اور اس عرصہ میں چار پیغمبر ہوئے تین بنی اسرائیل میں سے اور ایک اہل عرب میں سے جس کا نام حنظلہ بن صفوان ہے۔ نتیجہ یہ نکل آیا کہ زمانہ فترۃ میں جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لیس بینی و بینہ نبیؐ۔ چار کس نبی ہوئے مگر نہ صاحب شریعت اور کتاب تھے۔ لہذا حدیث فترۃ کے جو معنے ابن حجر عسقلانی نے کئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں ؁

مولوی وحید الزمان جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک دشمن ہے وہ بخاری شریف کے ترجمہ میں جا بجا اس سلسلہ پر نیش زنی کرتا ہے حدیث فترۃ پر آکر اسے بھی لکھنا پڑا کہ احتمال ہے کہ مراد یہی ہو کہ ایسا نبی نہیں آیا جو صاحب شریعت یا کتاب ہو۔ میں اسجگہ اس کا تمام حاشیہ درج کر دیتا ہوں جو اصل مضمون کو بالکل صاف کر دیتا ہے۔ سلمان فارسی کی فترۃ والی حدیث پر حاشیہ میں لکھتا ہے:۔

”حافظ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو (جیسے یوحنا یطرس۔ پولوس وغیرہ) بعضوں نے کہا کہ اس مدت میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے زیادہ نگاہ رکھتا ہوں [illegible] یہاں گذرا احتمال ہو اور ایسا [illegible] شریعت اور کتاب۔ واللہ اعلم۔

تنبیہ۔ مذکورہ بالا کوٹیشن میں جو الفاظ (جیسے دیدیا۔ پطرس۔ یونس وغیرہ) یہ حافظ ابن حجر عسقلانی کے نہیں ہیں۔ بلکہ مولوی وحیدالزمان کے ہیں۔ مولویصاحب کا طبرانی کی حدیث کو حدیث انا اولی الناس بابن مریم لیس بینی و بینہ نبیؐ سے رد کرنا ایک بدیہی غلطی ہے۔ کیونکہ جس حدیث کی شرح میں ابن حجر عسقلانی نے یہ کہا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ کوئی پیغمبر صاحب شریعت اور کتاب جدید نہیں ہے۔ وہ حدیث اور یہ حدیث لیس بینی و بینہ نبیؐ ایک ہیں جیسا کہ پہلے ظاہر ہو چکا ہے۔ خود مولوی صاحب نے فقرہ کا ترجمہ ہی کیا ہے کہ ایسی مدت جس میں کوئی پیغمبر نہ ہوا ہو۔ اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں پس دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں۔ اس لیے حافظ کا مطلب صحیح ہے۔ اور اس مطلب کو صحیح مان کر حنظلہ بن صفوان کی نبوت کی خبر دینے والی حدیث کو حدیث صحیح کے مخالف بتانا بالکل غلطی ہے۔ اور [illegible] مولوی صاحب خود احتمالاً ان معنوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر جب انہیں طبرانی کی حدیث کو اس کے مخالف کہہ کر رد کرنے کا حق نہ رہا۔ کیونکہ یہ مسلمہ قاعدہ ہے۔

اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال

علاوہ ازیں اپنے زعمی معنوں کو ثابت رکھنے کے لئے حدیث نبوی کا انکار ایک الحاد صریح ہے جس سے بچنا چاہیئے۔ ملّان محدث علی قاری نے موضوعات میں زیر حدیث لو عاش ابراہیم لکان النبیا صاف لکھدیا ہے۔

وادا اخبر الصادق وثبت عنه النقل الموافق

فلا کلام فیه مما ینافیه

یعنی جب صادق القول نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث بیان فرمائی اور نقل موافق اس کے بارے میں ثابت ہوگئی تو پھر کوئی کلام نہیں۔ جو اس کی نفی کر سکے۔ محدث ملّان علی قاری نے تو حدیث لو عاش ابراہیم لکان النبیا یعنی اگر آپ کے صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے کی صحت پر اور کا جماع ان لوگوں کے جواب میں لکھا ہے۔ جو اس صحیح حدیث کو [illegible]

[illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] قرار دیا۔ حالانکہ خاتم النبیین کے حقیقی معنے [illegible] کردیتے تاکہ اپنی غلطی [illegible] حدیث [illegible] دیتے۔ چنانچہ آگے چلکر کہا ہے :-

قلت ومع هذا لو عاش ابراهیم وصار نبیاً

اور میں اس کے ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہوجاتے۔ وکذا لو صار عمر نبیا لکانا من اتباعه علیه السلام۔ اور ایسے ہی اگر عمر بھی نبی ہوجاتے تو دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کے متبعین سے ہوتے۔ فلا یناقض قوله تعالیٰ خاتم النبیین۔

پس ان کا نبی ہو جانا اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین سے تناقض نہیں کرتا ؛

اذ المعنی انه لا یاتی نبی بعده۔ جیسا کہ معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا ینسخ ملته۔ جو ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت کو منسوخ کردے۔

ولم یکن من امته۔ ویقوی۔ اور نہ ہو آپ کی امت میں سے۔ اور تقویت دیتی ہے ان معنوں کو حدیث لو کان موسیٰ علیه السلام حیاً لما وسعه۔ حدیث کہ اگر موسےٰ زندہ ہوتے تو وہ کچھ نہ کر سکتے۔ الا اتباعی۔ مگر میری تابعداری ؛ (موضوعات ملّان علی قاری ص۵۸-۵۹)

اس حدیث پر جس قدر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کا جواب تو ملان علی قاری نے دیدیا۔ لیکن طبرانی کی حدیث پر جو اعتراض تھا اس کا جواب بھی ملّان علی قاری کا یہی قول کافی ہے۔ اور پھر حافظ ابن حجر عسقلانی کے معنوں کو مدنظر رکھا جائے تو کوئی اعتراض مطلقاً باقی نہیں رہتا ؛

خلاصہ کلام یہ ہے ایک طرف حضرت عیسیٰ اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان نبیوں کا ہونا حدیث اور تفاسیر سے ثابت ہے۔ اور ادہر لیس بینی و بینه نبیؐ بھی حدیث صحیح ہے۔ اور اسکے معنے بھی حافظ الحدیث نے ظاہر کردئے ہیں۔ اور چونکہ اس کے معنے سوائے اس کے کچھ نہیں ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے چھ سو برس کے اندر کوئی ایسا نبی نہیں جو صاحب شریعت یا کتاب [illegible] لاتی بعدی کے معنے یہ ہوئے کہ کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کوئی ایسا نبی نہیں جو صاحب شریعت جدید یا نئی کتاب لایا ہو جیسے کہ ملّان علی قاری نے خاتم النبیین کے معنے کئے ہیں۔ اودہر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم

پھر اس روشن بیان کے ہوتے ہوئے ہمارے مخالفوں کا خاتم النبیین یا لا نبی بعدی کو پیش کرنا کس قدر حماقت کی بات ہے۔ ہم ان کے منکر نہیں ہیں ہم ان کو خود مانتے ہیں۔ پس حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت لا نبی بعدی کے ہرگز مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت محمد طاہر صاحب محدث نے بھی مجمع البحار میں تکملہ کے صفحہ ۵۸ پر لکھا ہے کہ :-

لانه اراد لا نبی بعده ینسخ شرعه

یعنی یہ کہ لا نبی بعدی سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

مسلمانوں خدارا غور تو کرو ان واضح بیان سے محدثین کے ہوتے ہوئے کس منہ سے مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کو وہ کفر قرار دیتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب نے نبوت محمدیہ سے علیحدہ نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ یا آپ نے اسی نبوت کو ظلی رنگ اپنے اندر پایا ہے۔ لوسنو۔ تمہارے سامنے فیصلہ کی بات یہ ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
جو کچھ کہ ہم نے پایا اُس یار ہی سے پایا
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

عمرالدین احمدی از شملہ

اصلی سلاجیت

قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے۔ مقوی جمیع اعضائے رئیسہ۔ بدن کو قوت دیتی ہے

ایک مفرد دوائی ہے جو پہاڑوں سے نکلتی ہے پہاڑ کی مومیائی ہے۔ جریان اور کثرت پیشاب کا علاج۔ جوڑوں کے درد کو مفید ہے۔ بلغم کو کاٹتی ہے۔ اور قوت بدن کو بڑھاتی ہے قیمت اصلی فی تولہ عہ [illegible]۔ آج کل رعایتی تا اخیر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ عہ۔ فیستولہ ؛

ملنے کا پتہ :-

بدر الحسنی۔ قادیان ضلع گورداسپور ؛

کچھ

اور

احمدیہ بلڈنگس لاہور مین اپنے مسیحا کی یاد۔

مفتی صاحب! آپکو خوب یاد ہوگا۔ جب ۲۶ مئی ۱۰ بجے کے قریب مین پنجاب سماچار کے پریس سے اخبار بدر کا انتظام کرکے واپس آیا اور مینے حضرت امام علیہ السلام کی طبیعت کا حال آپسے پوچھا تو آپنے زبان سے تو کچھ جواب نہ دیا بلکہ آپ میرا بازو پکڑ کر اوپر لیگئے۔ اور ڈاکٹر شاہ صاحب کے اس کمرے مین کھڑا کردیا جہان وہ ہوش ربا منظر میری اور آپکے سامنے تہا۔ صاحبزادہ میرزا محمود پائنتی کے قریب خاموش گا با چشم نم بیٹھے تھے۔ میان بشیر احمد اور میر محمد اسحق پاس کھڑے تہے۔ ۹۔ اکتوبر ۱۳ء کو عشاء کے قریب اسی کمرے میں مین پہر گیا۔ اور معاً ایک خیال کے آنے سے بجلی سی کوندگئی جو خرمن صبر و قرار پر پڑی اور اس کا نتیجہ یہ ہے:۔

(اکمل)

یاد ہین مجھکو وہ راتین آہ! وہ راتین میاں
جب نبی اللہ کا پیارا نبی۔ اُترا یہاں
ہائے وہ دن۔ پیارے پیارے دن کہ جن کی ہر گہڑی
میرے حق مین لیلۃ المعراج کی ہم لعت تھی
برق عالم سوز جن کی ہر نگاہ شوق تہی
بال سے باریک بڑھ کر جن کی راہ ذوق تہی
کُفر تھا جن کے دلون میں خیال بھی اغیار کا
سر مین سودا تہا تو سودا احمدِ مختار کا
چودہوین کا چاند جب جلوہ فگن تھا بام پر
عاشقوں کی ... اس میسحؑ ابراہامؑ پر
نماز ... دل جسکو دن کی طرح کرتے فدا
چاندنی مین اوڑھ کر ہم احمدیت کی ردا
وہ ردا جو پاک ہے ہر اک طرح کے داغ سے
جس پہ گل کاری ہوئی ہے مصطفٰے کے باغ سے
وہ ردا جس کے سوا ننگے مین اصحاب کبار
آجکل کسے بیان نعمت کرون جسپہ نثار
اوڑھنا میرا وہی ہے پھر بچھونا بھی وہی
میری زینت بھی وہی ٹکڑا کفن کا بھی وہی
دس بجے چھبیس ۲۶ نے ہی خوب مجھکو یاد ہے
درد دل مین اور لب پر نالہ و فریاد ہے (اکمل)

یوپڑی سے مکالمہ

مدت کی بات ہے کہ میرا یونانی ... یوپڑی سے عاجز کی گفتگو ہوئی جو ناظرین کی دلچسپی کے لئے ارسال ہے۔ اسٹیشن جہلم سے اسٹیشن دینا تک ریل مین اکٹھے رہے۔ کہنے لگا! تمہارے مرزا پر کفر کا فتویٰ لگ گیا ہے۔ مینے کہا کہ کوئی گروہ یا کوئی شخص واحد مُسلمہ مستند کا نام لین جس پہ کفر کا فتوے نہ لگا ہو۔ تو پھر یعنی مرزا پر فتویٰ لگانے مین سب کا اتفاق ہے۔ مینے کہا بڑا ہی مبارک وجود جس کے سبب لڑنے جھگڑنے والون مین اتفاق اور سلوک پیدا ہو گیا مگر بتلایئے تو سہی جرم کیا ہے۔ فرمایا کہ مرزا کہتا ہے کہ مثیل مسیح ہون۔ مینے کہا کہ آدم کا بیٹا آدم۔ اور اونٹ کا بیٹا اونٹ۔ تم لوگ مثیل کے لفظ کے بغیر بھی اوصاف کے لحاظ سے کسی کو یزید شیطان اور فرعون وغیرہ یا حاتم۔ نوشیروان۔ افلاطون وغیرہ کہا کرتے ہین۔ مینے تو کتاب جواہر الذات مین پڑھا ہے کہ فرید الدین عطار فرماتے ہین:۔

مین آدم ہون نوح ہون۔ ابراہیم ہون۔ موسیٰ ہون عیسیٰ ہون۔ محمد ہون۔ علی ہون حسن ہون حسین ہون نہین بلکہ خدا ہون۔

فارغ ... از کبر و کینہ در ہوا ⁂ من نہ ... من خدا

خواجہ معین الدین چشتی فرماتے ہین:۔

دمبدم روح القدس اندر معینو میدمد ⁂ من نمیگویم مگر من عیسیٰ ثانی شدم

کہاں تک گنایا ... آپکے مسلمہ بزرگون کے ملفوظات سے اتنا کچھ نکال سکتا ہون کہ ان کے نزدیک تو ... کچھ بھی نہین پھر تو پڑھنا شروع کردیا۔

اے عالم دانا تو درین علم غرور ی ⁂ نزدیک ... بلکہ تو دوری
تا دل ... توحید خداوند ⁂ حق را نتوان یافت درین کنز دوری
خونابہ دل خور کہ شرابے بہ ازین نیست
دندان بجگر زن کہ کبابے بہ ازین نیست
حق را نتوان یافت درین کنز و ... بلا
خون ... دلبر کہ کتابے بہ ازین نیست

اسلئے کہ ان ... کو ... آگ سے رنگین کرکے پڑہو مینے اس طرح ہی پڑھ دیا ... ہوکر مجھے سینہ سے لگا کر کہا کہ آج ہم کو خدا کا نور لگ گیا ہے۔ پہر مجھے نہایت مہربانی سے کہا کہ کیا ہی عمدہ بات ہے کہ اگر میرے ساتھ آپ بھی واعظین کے رنگ مین اس سفر مین ہمراہ ہولین۔ مینے کہا کہ حضرت مین ملازم سرکار ہون آپکے ہمراہ جا نہین سکتا۔ اتنے مین اسٹیشن دینا آگیا عاجز مصافحہ کرکے رخصت ہوا۔ اور ریل روانہ ہو گئی ⁂

خاکسار ... گلاب الدین احمدی رہتاسی۔

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک بستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبد الحی صاحب عرب کے ملک سے لائے مین ہر طرح کی کمزوری سستی۔ کمی باہ۔ احتلام اور جریان۔ رقت اور ضعف دل و دماغ درد کمر نسیان۔ زکام نزلہ کا علاج ہے ⁂

تصدیق:۔ اس سے بڑھ اور کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفتی۔ حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی۔ حکیم غلام ... صاحب ہزاروی۔ حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے تجربہ کرکے اس کی شہادت دی ہے۔ پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تہی مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت تا آخر اکتوبر فی روپیہ ۲۰ گولی اور فی دو روپے ۵۰ گولی کردی ہے۔ بہت جلد منگوالین ⁂

ملنے کا پتہ:۔ ... ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپورہ۔

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے تہے اون کے ایک نوٹ سورہ الحمد سے لیکر سورہ والناس تک ... کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال مین چھپ کر مکمل ہوئے ہین۔ حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ قیمت اصلی پانچ روپے (صر) فی نسخہ۔ تھوڑے سے نسخے باقی ہین۔ رعایتی قیمت للعہ

مجموعہ اشتہارات — مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ سات حصے اصلی قیمت للعہ۔ رعایتی ...

مبادی الصرف — عربی زبان سیکہنے کے واسطے صرف عربی کے قواعد۔ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اصلی قیمت ... رعایتی ...

انجیل فتح صلیب — انگریزی زبان مین ہے یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت ہوئے تھے۔ مصر سے نکلی ہے۔ اور امریکہ مین چھپی ہے اصلی قیمت ... روپے۔ رعایتی ...

رعایت! رعایت!! رعایت!!!

بدر ایجنسی قادیان

دو ماہ کے واسطے کتابون کی قیمت مین رعایت

ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۳ سنہ ء

بدر ایجنسی قادیان کی معرفت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ایک قسم کی تصنیف و تالیف ملسکتی ہے جو کتب متعلق ایجنسی نہین ہین وہ کسی اور دکان سے لے کر روانہ کی جاتی ہے اور ایک آنہ فی روپیہ یا روپیہ سے کم کے واسطے کمیشن چارج کیا جاتا ہے خرچ ڈاک و پیکنگ ذمہ خریدار ہوتا ہے ÷

رعایتی قیمت دو ماہ کیواسطے تا اخیر اکتوبر

الحزب المقبول حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی دعائین۔ جو حضور مختلف اوقات مین پڑھا کرتے تھے صحیح حدیث سے جمع شدہ بمعہ ترجمہ اردو بین السطور ہین۔ اصلی قیمت ۶ر۔ رعایتی ۴ر۔

عصمت انبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون۔ در رد نصاریٰ۔ اصلی قیمت ۱۰ر رعایتی ۷ر

غلامی مضمون نوشتہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ اصلی قیمت ۵ر۔ رعایتی ۳ر

مجموعہ فتاوےٰ احمدیہ ہر سہ حصہ حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے مسائل فقہ۔ اصلی قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۱۰ر

جنتری ایک سو پچیس سال اسلامی۔ عیسائی۔ ہندی سنون کے دن اور تاریخین ایک دوسرے کے مطابق۔ بڑی کارآمد کتاب۔ اصلی قیمت ۲ر رعایتی مبلغ ۱۰ر ÷

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف۔ بمعہ سوانح حضرت اقدس مسیح موعود ع۔ اصلی قیمت ۵ر۔ رعایتی ۱۴ر ÷

سیر پرند پنجاب و ہندوستان کے پرندون کی تعداد و حالات اون کا بیان۔ اصلی قیمت ۲ر۔ رعایتی ۱۰ر

پنجابی نظم کا مجموعہ بارہ کتابین۔ نظم۔ مستورات کا من مولوی غلام رسول صاحب کا من اللہ داد خان صاحب ۲ر۔ احمدی کا من ار سی حرفی نقل دین ۰ر۔ صدقے جاوان ۲ر گلدستہ احمدی ۰ر کرشن اوتار ۰ر۔ تحفۃ المشتاقین ۲ر گل موتیا ۲ر جام وحدت گلدستہ رسالت۔ رعایتی ۱۲ کتب ۴ر ÷

تفسیر قرآن شریف از درس حضرت خلیفۃ المسیح مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب۔ پارہ ۲۶۔ ۲۵۔ ۲۳۔ اصلی قیمت فی پارہ ۱۰ر رعایتی ۸ر

نماز مترجم جیبی سائز۔ نہایت خوشخط۔ خوبصورت چھپا ولایتی۔ اصلی قیمت ۲ر رعایتی ار ÷

الاستخلاف رد شیعہ۔ اصلی قیمت ۲ر رعایتی ار ÷

حقیقت نماز نماز کے تمام مسائل پر مفصل بحث کی ہے اصلی قیمت ۱۰ر رعایتی ۸ر ÷

قرآن شریف کا پارہ اول و دوم جو چھوٹے بچون کے آسانی سے پڑھنے کے واسطے خاص طرز پر لکھا گیا ہے۔ قیمت اصلی ۲ر رعایتی ار فی نسخہ۔ جو ۱۶ سولہ نسخے اکٹھے منگوائین اون سے ۱۲ر لیا جاویگا ÷

سنت احمدیہ تصنیف حضرت قاضی اکمل صاحب تمام مسائل فقیہہ۔ اصلی قیمت ۴ر۔ رعایتی ۳ر

معیار الصادقین صالحین کے پہچاننے کے اصول۔ اصلی قیمت ۳ر۔ رعایتی ۲ر

سالانہ رپورٹ جس مین تمام بزرگان اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریرین ہین۔ اصلی قیمت ۱۰ر۔ اور رعایتی ۸ر ÷

احسن القصص مصنفہ حضرت قاضی اکمل صاحب تفسیر سورہ یوسف۔ اصلی قیمت ۱۲ر فی نسخہ رعایتی ۱۰ر فی نسخہ ÷

چھوٹے جیبی رسالے برائے تقسیم تبلیغ۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب۔ اب یا رب۔ قصیدہ مہدویہ اصلی قیمت فی نسخہ ۔ر رعایتی قیمت ۸ر مین چالیس رسالے

دُر ثمین فارسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام فارسی نظمین اصلی قیمت مجلد ۶ر اور بے جلد ۵ر۔ رعایتی قیمت مجلد ۴ر۔ اور بے جلد ۳ر ÷

مکتوبات احمدیہ حصہ دوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط کا مجموعہ۔ اصلی قیمت آٹھ آنے۔ رعایتی ۷ر

دُر ثمین اردو فارسی۔ مطبوعہ ۱۹۱۰ ء اصلی قیمت سات آنے۔ رعایتی ۴ر ÷

تحفہ بنارس تبلیغ سلسلہ اسلام سلسلہ احمدیہ۔ اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

مفصلہ ذیل کتابون کی قیمت مین کوئی رعایت نہین

نقشۂ قادیان	ار	کتاب الصیام	ار
کشف الاسرار	۲ر	ثنائی چکر	۲ر
شرائط بیعت	–ر	نور القرآن حصہ دوم	۴ر
چٹھی مسیح	ار	سی حرفی جوہڑمل	–ر
اظہار حق	–ر	تعلیم القرآن	ار
بلاغ لقوم عابدین	ار	سیف حق	۲ر
سی حرفی اللہ داد خان	۰ر	کلمۃ الفصل	ار
مسیح موعود کی سچائی	–ر	پہلا پارہ قرآن شریف	ار
پرانی تحریرین	ار	مجموعہ آمین	–ر
تحفۂ ندوہ	۰ر	ستن دھرم	۰ر
ستارہ قیصرہ	۰ر	اربعین	۵ر
کشف الغطاء	۲ر	آسمانی فیصلہ	۲ر
اعجاز احمدی	۳ر	دافع البلاء	ار
دعوت ندوہ	ار	نظم موت	–ر
میٹر کی فریاد	–ر	سچ داسدا	–ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب	۴ر	الحق لودیانہ	۲ر
		اردو کا قاعدہ حصہ سوم	ار
سی حرفی آثار مسیح	ار	ہائے مظلوم حسین	۰ر
مورکھ سیدھ حصہ اول	ار	مذہب منصور	
" " " دوم	ار	ہستی باری تعالےٰ پر	۸ر
مسلمانون کا خدا	۲ر	دلائل کا مجموعہ	
خزینۃ المعارف حصہ اول	۵ر	سچ بیان	ار
مجربات نور الدین حصہ ۱	۱۰ر	الذکر	۲ر
" " " ۲	۱۰ر	حجۃ الاسلام	ار
" " " ۳	۱۰ر	خطبات الہامیہ	عـر
تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار	مواہب الرحمان	۴ر
" " بقر	۳ر	وچھوڑہ کونج	۰ر

پچاس ۱/۱۲ سالہ تجربہ

ناظرین - ادویات ذیل کے متعلق میرے والد ماجد ڈاکٹر نیاز علیخان صاحب کا پچاس سالہ تجربہ ہے - علاوہ ازین دس سال تک مینے خود لکھنؤ ضلع سہارنپور اپنے مطلب مین ان دوائیوں کو استعمال کیا اور ہمیشہ مفید پایا - لہذا فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہون :-

(۱) اسوپلنڈی پلز (گولیان ضعف باہ) جو مریض اپنے ہاتھوں یا کسی اور بے احتیاطیوں کے سبب یا کثرت جماع کی وجہ سے نامرد ہو گئے ہون اون کیلئے یہ گولیان نہایت مفید ہین چار ہفتہ کے استعمال سے گم شدہ طاقت بفضلہ تعالیٰ واپس آجاتی ہے - قیمت ۶۰ گولیان پانچروپے (صہ)

(۲) اسپرمیٹوریا پوڈر (سفوف جریان) اسکے استعمال سے منی گاڑھی ہوکر امساک ہوتا ہے اور قوت باہ بڑھ جاتی ہے دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۴ ماشہ - قیمت ۱/۱۲

(۳) اگیوٹ گنوریا پوڈر - ابتدائی شدید قسم کا سوزاک دو ہفتہ کے استعمال سے درد اور جلن دور ہو جاتی ہے کثرت ادرار ہوکر آرام ہو جاتا ہے - قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۴ ماشہ عہ

(۴) کرانک گنوریا پوڈر - پرانے سوزاک کا سفوف - اسمین سوزش اور جلن کم ہو جاتی ہے - پیپ کا دھبا آنے منی کے نکمی اور خراب ہوجانے کے باعث اولاد پیدا نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو طرح طرح کے امراض مین مبتلا ہوکر ضائع ہو جاتی ہے کمزوری بڑھ جاتی ہے - اس سفوف کے استعمال سے مذکورہ بالا شکایات دور ہوکر آرام ہو جاتا ہے - بفضلہ تعالیٰ - قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۴ ماشہ تین روپے (سے)

(۵) پائیلس ڈرائی اینڈ بلڈنی پلز - خونی اور بادی بواسیر کی گولیان - دو ہفتہ کے استعمال سے قبض اور نفخ شکم دور ہوکر بواسیر کو آرام ہو جاتا ہے - خونی بواسیر مین ان گولیون کے ہمراہ مسون پر مرہم استعمال ہوتا ہے جس سے بواسیر کا خون بند ہوکر آرام ہو جاتا ہے - قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲۸ گولیان عہ مرہم ایک ڈبیہ ۱/۱۲

(۶) جنرل ڈراپسی پلز - تمام قسم کے استسقاء کے لئے یہ گولیان مفید ہین - تین ہفتہ کے لئے ۴۲ گولیان عہ -

(۷) رہومیٹیزم پلز - گٹھیا کی گولیان ان کے استعمال اور باہر روغن شفا کی مالش سے ۲ ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے قیمت گولیان ۲۸ عدد عہ روغن شفا ... [illegible]

المشتہر - خاکسار ... [illegible] خلف ڈاکٹر نیاز علیخان نجیب آبادی

لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید یلو اکسایڈ والہ - مقوی بصر - مفید ککرے - غشا -

نزول الماء قیمت فی تولہ .. .. .. عہ

سرمہ سرخ واہنج بھوا فی ماشہ .. .. .. عہ

سرمہ تجلی - مفید پڑوال ... [illegible] فی تولہ ۸

سرمہ ... [illegible] فی تولہ .. .. عہ

... [illegible] .. .. [illegible]

حب حافظ الجنین - اکسیر الجنین - اسقاط کو دور کرتی ہیں .. عہ

حب مقوی باہ ممسک - چار درجن - قیمت ایک روپیہ عہ

دوائے بواسیر خونی ۳۲ - خوراک .. .. عہ

دوائے مقوی حافظہ - دافع فالج رعشہ وضعف اعصاب ۴ تولہ عہ

حب مقوی باہ - سریع الاثر - ۱ درجن ۱۲ر

دوائے قوت باہ - مقوی معدہ و جگر ۲۰ خوراک عہ

ق - د - معرفت بدر ایجنسی - قادیان

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ ۹/۱۲

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

مرتبہ شریمتی ... پرکاش دیوی - پرچارک براہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پرآشوب زمانہ مین کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ مین خواہ پادری عیسائی دیدہ و دانستہ کئی طور پر افترا کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہین ایسی دشمن آریہ قوم مین سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہین نہایت عجیب بات ہے - مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لین - قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے - یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے - لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے - اور قیمت صرف ۸ر - ملنے کا پتہ :-

براہمو پرچارک کالج لاہور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۱/۱۲

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس عرصہ مین بہت سے لوگون نے فائدہ اٹھایا ہے - اس سرمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند - جالا - پڑوال اور سبل اور سرخی ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول عہ قسم دوم ۸ر - سوم عہ - اصلی ممیرا - قیمت عہ فی تولہ -

ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کرکے آنکھون مین ڈالا جائے یہ سرمہ جن کی آنکھین موسم گرما مین دکھتی ہون اون کیلئے بہت مفید ہے *

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے - مقوی جمیع اعضاء نافع صرع - مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دق - تنخیخیت و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی - بوت درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے - بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ صبح کے وقت استعمال کرین - قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸ر

المشتہر - احمد نور - کابلی مہاجر قادیان *

آزمودہ مفید بے نظیر دوائین

اکسیر سوزاک - آزمالو تجربہ کرلو

سوزاک والون کو خوشخبری - اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی - آزمالو - قیمت عہ

کشتہ یشب مرکب - ضعف دل - دل کا دھڑکنا - کمی خون یرقان - ان امراض کیلئے اثر مسیحائی رکھتا ہے - ۴۰ خوراک عہ

معجون چاندنی - اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے امساک حد درجہ کا ہوگا - مفرح دل - قیمت ایک تولہ سے

مفرح کومبی - دل کو خوش کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتی ہے حافظہ تیز کرتی ہے نسیان کو دور کرتی ہے - چہرہ کو نرم کرتی ہے - جریان مرد و عورت کو دور کرے - قیمت فی ڈبیہ کلان دو روپے چار آنے (عہ)

ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے *

ع - ن معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

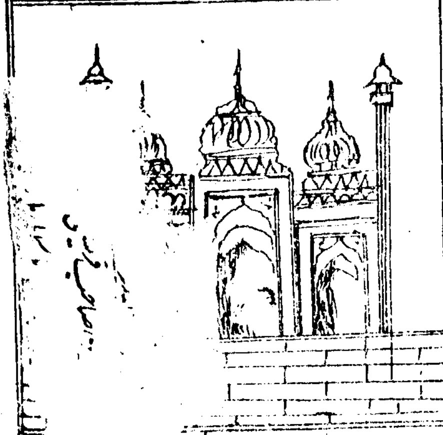

بدر

BADR QADIAN

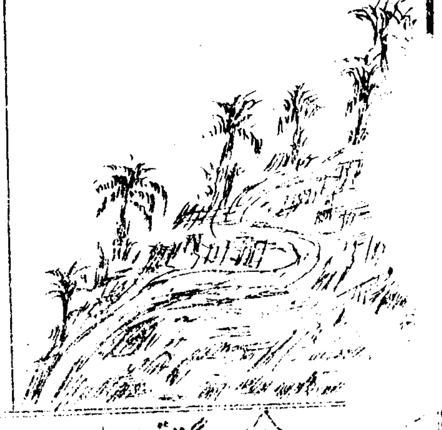

گر قوت نشنیدی از ... ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | خوش خبری ... بنام نور الدین

جلد ۱۳ | ۲۵ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۵ کاتک سمت | نمبر ۱۶

قادیان ضلع گورداسپور

ضعیف مردہ دلی ... قادیان درآ | ایڈیٹر سعید حبیب ... جائنٹ میاں سراج الدین | گر بست مسیحی موتی کلام نور الدین

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کچھ علیل رہی۔ پہلے درد پسلی اور زکام تھا ان سے آرام ہوا تو درد کمر کی تکلیف۔ مگر اب بفضل اللہ تعالیٰ آرام اور درس باقاعدہ ہوتا ہے۔ میں جس دن سفر گوجرانوالہ کے واسطے رخصت ہوا آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ مجھ کو دعا کر کے رخصت کیا اس واسطے سفر میں میری طبیعت فکرمند رہی۔ دعا کی طرف متوجہ رہا کیونکہ سب شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ واپسی پر ... وقت میں ملا جب آپ درس کو جا رہے تھے تو ... صحت ... دیکھ کر دل خوش ہوا۔ فالحمد للہ ۔ اہل بیت مسیح موعود علیہم السلام بہمہ وجوہ خیریت ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب گوجرانوالہ کے کامیاب جلسہ سے واپس تشریف فرما ہوئے ہیں۔ احباب ملتان کے اصرار پر حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کو اجازت دی ہے کہ وہاں جا کر وعظ کریں۔ جلسہ نومبر کے اخیر ہفتہ ... کو ملتان ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ حافظ روشن علی صاحب اور اس عاجز کو جانے کا حکم ہوا ہے۔ ... مولوی ... صاحب تشریف لے جائیں گے ... صاحبزادہ صاحب ... موسیٰ

صاحب ان کی دوکان کی خشت بنیاد رکھنے کے واسطے گوجرانوالہ سے آتے ہوئے لاہور میں اترے۔ احمدی برادران کی ایک جماعت خشت رکھنے کے وقت دعا میں شامل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مستری موسیٰ صاحب کو مبارک کرے۔ مولوی صدر الدین صاحب گوجرانوالہ میں اپنا پرلطف لیکچر دیکر انبالہ کی انجمن اسلامیہ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے لیکچر دینے کے واسطے وہاں تشریف لے گئے۔ شیخ تیمور صاحب کو بھی اٹاوہ جانے کا حکم گیا ہے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے کوہ مری کی خلوت گاہ میں ترجمہ قرآن شریف کا شاندار کام کر کے واپس تشریف لائے اور قادیان میں رونق افروز ہوئے۔ عاجز کو اور میر قاسم علی صاحب کو وعظ کے واسطے لکھنؤ جانے کا حکم ہے۔ وہاں تقرر تاریخ جلسہ کے تار آنے کا انتظار ہے۔ حافظ روشن علی صاحب اپنی عالمانہ معقول تقریر سے گوجرانوالہ میں جمع ہونے والوں کو محظوظ کر کے وزیرآباد تشریف لے گئے ... واپس آ گئے ہیں۔ وزیرآباد میں ایک شاندار مسجد احمدیہ بن رہی ہے۔ اللھم زد فزد ۔ قاضی اکمل صاحب گوکی سے واپس قادیان آ گئے۔ حضرت مخدومی مکرمی مولانا مولوی محمد احسن صاحب کا جسم امروہہ میں ہے اور دل قادیان میں ... آپ کی آنکھیں درست نہیں۔ خود لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ حضرت خواجہ صاحب کا خط ووکنگ سے آیا۔ اشاعت اسلام کا کام روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ میرے سفر پر جانے کے سبب ان کے خطوط اس اخبار میں چھپ نہیں سکے۔ کسی تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ خواجہ صاحب مخلص ہیں ... کام کر رہے ہیں۔ اور لاہور کے دوست شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ... (اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و محبت میں برکت دے۔ ایڈیٹر)

اگر آپ کو وی پی نہ ملے

تو بہ قیمت پیشگی کس طرح وصول ہو اور اگر قیمت وصول نہ ہو تو اخبار کس طرح چلے۔ ہمارے بعض دوست لکھا کرتے ہیں کہ ہم ناوہند تو ہیں نہیں۔ آخر قیمت دے ہی دینگے آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ بہت خوب آپ کی طرف سے تو ہم نہیں گھبراتے آپ مومن ہیں متقی ہیں کسی کا پیسہ رکھنے والے نہیں۔ پر سوال تو یہ ہے کہ ہمارے پاس اتنا روپیہ نہیں جو پہلے خرچ کریں اور بعد میں وصول کریں بہتر تو یہ ہے کہ ایسے اصحاب اپنا سال ختم ہونے سے قبل ہی اپنی قیمت کی فکر کیا کریں مثلاً کسی کا سال ... دسمبر کو ختم ہوتا ہے وہ اگست ہی سے کچھ کچھ بھیجنا شروع کر دے۔ کبھی روپیہ کبھی اٹھنی کبھی چونی یہی اور زیادہ دی یا کم۔ اس طرح ان کا بوجھ بھی ہلکا ہوا اور ہمارا بھی جو اصحاب ایسا کرنا چاہیں وہ پہلے ہی اطلاع دیں ...

... قادیان میں ... حسب الحکم ... چھپ کر شائع ہوا

ولادتِ مسیح

اِس مسئلہ کے کئی پہلو ہیں - جن میں سے ایک وہ ہے جو مسیحی صاحبان اختیار کرتے ہیں ان کا دعویٰ ہے - کہ بے باپ ہونا مسیح کی ایک خاص فضیلت ہے جس میں کوئی دوسرا انسان نہیں اور چونکہ ابتدا سے آدم کے بیج سے ایک گناہ چلا آتا ہے - اِس واسطے مسیح اس گناہ سے صاف رکھا گیا - لیکن ان کا یہ استدلال بالکل غلط ہے کیونکہ (۱) کوئی شخص گنہگار یا بے گناہ اپنی ولادت کے سبب سے نہیں ٹھہرتا - بلکہ اپنے اعمال کی سمت سے اگر ولادت انسان کو معصوم کرتی ہے تو پھر آدم علیہ السلام سب سے زیادہ معصوم تھا - (۲) پہلا گناہ آدم نے نہ کیا تھا - بلکہ اسکی عورت نے کیا اور آدم کو بھی پھل عورت نے کھلایا - پس زیادہ تر گناہ کا بیج عورت میں ہے اور جو شخص صرف عورت سے ہوگا - اور مرد کا حصہ اس میں نہ ہوگا - اس میں گناہ کا میلان زیادہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ بائبل میں ایوب کی کتاب میں لکھا ہے - کہ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہؤا وہ بیگناہ نہیں ٹھہر سکتا (۳) صرف عورت سے پیدا ہونا انسانی حالت کی ایک ضعف اور کمزوری کا نشان ہے نہ کہ کمال کا؟ وہ کامل انسان نہیں ہو سکتا جو مرد اور عورت کے تعلق سے نہ ہو اور صرف ایک سے ہو اور ممکن ہے کہ اگر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر بھر شادی نہ کی تو وہ کسی ایسے ہی سبب سے ہو:

بہرحال بے باپ ہونا مسیح کے واسطے کسی فضیلت کا موجب نہ تھا - بلکہ یہ امر ایک علامت تھی اس بات کی کہ یہودیوں کے درمیان کوئی مرد اس قابل نہ رہا تھا - کہ حضرت خاتم النبیین کی بشارت دینے والا نبی ان میں سے کسی مرد کا بیٹا کہلا سکے - اور اسی کے مطابق مسیح ثانی کی گدی نشین کا مرید ہو کر اس کا روحانی بیٹا نہ کہلایا؟

دوسرا پہلو ولادت مسیح کا وہ ہے جس پر نیچری طبع لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسا ہونا خلاف قانون قدرت ہے - اس کا جواب از روئے سائنس حاجی حفیظ محمد احسن صاحب نے رسالہ [illegible] میں [illegible] اور ہم اس [illegible] کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یہ ایک عجیب بات ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں بعض ایسی باتیں روایات موجود و مشہور ہیں جو بظاہر قانون قدرت اسباب عادیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں - اور کسی طرح عقل انکی تائید نہیں کرتی - مگر اس سے زیادہ تعجب کے قابل یہ امر ہے کہ باوجود ادعائے معقولیت انکشاف حقائق وہمہ دانی عموماً پیروان مذہب ایسی روایات کے صرف بربنائے نقل زور و شور سے معتقد اور ایسے معتقدات کو اسرار قدرت مان کر اس میں چون و چرا کرنا موجب کفر سمجھتے ہیں - طرہ یہ کہ گو خود ایسے اعتقادات رکھتے ہوں لیکن جب کبھی دوسرے مذہب والے سے مقابلہ آ پڑتا ہے تو اس کے ایسے معتقدات پر طعن و تشنیع کرنے سے نہیں چوکتے -

نصف صدی ادھر تک دنیا خصوصاً ایشیا میں عقاید مذہبی کی اتنی وقعت کیجاتی تھی کہ آدمی ظاہری مسائل میں اسباب علل کا دریافت کرنا مذہب کے ساتھ گستاخی تصور کرتے تھے مگر اب وہ زمانہ آیا ہے کہ لوگ ذات باری تعالیٰ پر بھی حملہ کرنے سے نہیں چوکتے - جوں جوں (نام نہاد) تہذیب بڑھتی جاتی ہے مذہب کی وقعت کم ہوتی جاتی ہے - اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا - کہ موجودہ دور میں مذہب کا اقرار کرنا کوئی معمولی بات نہیں - گو اس میں شک نہیں کہ واقفیت مذہبی روز بروز محدود ہوتی جاتی ہے مگر جب سے تجربہ و مشاہدہ کا بول بالا ہؤا ہے مذہبی اصول کو لوگ اسی معیار سے پرکھنا چاہتے ہیں اور یہ خیال تو شاید کسی کو بھولے سے بھی نہ آتا ہوگا کہ ہمارے معلومات کی وسعت کہاں تک ہے یا یہ کہ جن تجربات پر ہم اچھل کود رہے ہیں چاہے وہ ہماری نگاہ میں پہاڑ ہی کیوں نہ دکھائی دیں - لیکن دراصل انکی حقیقت رائی سے زیادہ نہیں وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ۔ مگر مذہب بھی عجیب غریب چیز ہے - کہ ایسے ایسے حوادث کا مقابلہ کر کے نیا رہتا ہے چند منٹ تک ہم اختلاف مذاہب اور انکی تنقید و ترجیح کو نظر انداز کر کے دیکھیں تو صاف نظر آئیگا کہ ہر ایک مذہب مذاق زمانہ کے مطابق اصول سائنس سے اپنے مذہب کی حقانیت اور اس کے برکات و فیض کی اہمیت ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور تمام ملل کے پیرو اس معرکہ آرائی میں سرگرم ہیں - اور واقعی اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ کسی بات کو جہاں تک اس پر بحث و مباحثہ ممکن ہے بیان کے بغیر کوئی متنفس تسلیم کرلے یا معترض کو محض کافر کہدینے سے نجات ہو جائے بلکہ اسی عالمگیر ہوا کے جھونکوں نے اُن لوگوں کو سخت پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے - جنہوں نے مختلف مذاہب کے انتخاب تالیف سے اپنے اصول و عقاید قائم کئے ہیں اور ذاتی رائے سے نجات اخروی کے اسباب و ذرائع معین کر کے اپنی مشن کو کامیاب بنانے کے خبط میں سرگرداں ہیں - [illegible]
[illegible]

مشہور و معروف ہے ہماری مقدس کتاب کے ابتدا ہی میں ھدًی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب کے الفاظ سے ایمان بالغیب کی ثنا و صفت کیگئی ہے - غالب نے اپنے ایک شعر میں اسی عقیدہ کو بڑی خوبی و خوش اسلوبی سے لکھا ہے - وہ کہتے ہیں -

شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب
اے تو غائب ز نظر مہر تو ایمان منست

مسلمانوں کے عقاید میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو علم مشاہدہ و تجربہ کی مغایر معلوم ہوتی ہیں اور گو جیسا ہم نے اوپر لکھا ہے قریب قریب تمام مذاہب میں ویسی ہی روایات موجود ہیں - اور بالخصوص اہل کتاب (عیسائی و یہودی) ایسے معتقدات میں ہم سے قطعاً متحد ہیں مگر جہاں نام اسلام کا درمیان میں آیا طعن و تشنیع کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے اور اسلام کی آنکھ کا تنکا دیکھتے وقت انہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا -

خوش قسمتی سے انبیائے سلف کی نبوت کو بالفاظ لا نفرق بین احد من رسلہ تسلیم کر لینے سے مسلمانوں کو ابنائے زمانہ کے مقابل صدہا اعتراض کا جواب دہ قرار دے رکھا ہے اور باوجودیکہ بموجب روایت قرآنی اسلام کے ذمہ کوئی جوابدہی نظر نہیں آتی مگر حکایات اہل کتاب جو مسلمانوں میں بوجہ العقیدہ ہونے کے بطور احکام دین مشہور و مخلوط ہو گئی ہیں اور جن کو آج بلا تنقیح صحیح و سقیم کے مسلمانوں کے سر تھوپا جاتا ہے انہوں نے ہمارے دامن کو مدعی کے پنجوں میں پھنسا رکھا ہے اور عوام میں ان قصص حکایات کی وبا ایسی پھیلی ہوئی ہے کہ تسکین خصم کے اسباب تلاش کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نظر نہیں آتا -

ہم نہایت زور اور صدق دل کیساتھ کہتے ہیں کہ مذہب اسلام میں خدا نے انوار حقانیت کی ایسی جید و لازوال قوت مکنون فرمائی ہے کہ وہ کسی زمانہ میں اور کسی قسم کی معارضات کا جواب دینے سے عاجز نہیں ہے اور گو ایک خدا کے ماننے والے آدمی کا ہر چیز کی نسبت خدا کی قدرت پر محول کر دینا مناسب جواب ہے - کیونکہ جب وہ وجود باری تعالیٰ کا قائل ہے اور اس پاک ذات کو ہمہ اوصاف قدرت و حکمت سے موصوف مانتا ہے تو اس کے نزدیک کوئی بات دائرہ قدرت الٰہی سے خارج نہیں ہو سکتی تاہم یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہیں کہ مخالف و موافق ہر شخص کی تسکین دینے کے واسطے اسلام میں زیادہ طاقت موجود ہے اور اس کا تحریری و خدائی قانون یعنے قرآن مجید مسلمانوں کی حفاظت و صیانت کے واسطے حصن حصین سے کم نہیں ذرا ما غور و تدبر کہ دینے مخالفین کے تمام اعتراضات کی قلعی قرآن مجید ہی کھول دیتا ہے اور مسلمانوں کی طرف سے سینہ سپر ہونے کو موجود رہتا ہے و لقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر

عرصہ ہوا ہمارے ایک محترم مقدس اور روشن خیال عالم نے اثنائے گفتگو میں فرمایا تھا کہ جوں جوں سائنس اور مشاہدہ و تجربہ کو ترقی ہوگی اسلام کی حقانیت کے لوگ خود بخود معترف ہوتے جاویں گے اور قرآن مجید میں تدبر کرنے والوں کی نگاہیں ان معارف و حقائق کو مقتضیات زمانہ کے مطابق ثابت کردیں گے جو بظاہر علوم جدیدہ کے بالکل خلاف نظر آتے ہیں۔ ہم نے جب کبھی غور کیا ہے اس مقولہ کو حرف بحرف صحیح پایا ہے اکابر علماء کی جن تصانیف کے مطالعہ سے ہم کو شرف اندوز سعادت ہونے کا موقعہ ملا ہے ان کے مضامین سے یہ صاف اور صریح طور پر آشکار ہے کہ ہمارے مقدس مذہب کے استدلالات نے معترضین کے ہفوات کا بخوبی قلع قمع اور مذہب و سائنس کے اختلاف کے وہم کو ہباءً منثورا کردیا ہے والحمد للہ علےٰ ذٰلک

منجملہ ان اسلامی عقاید کے جن پر مخالفین کو اعتراض ہے ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے تسلیم کرنا ہے ہم لوگ اس مسئلہ میں سوائے اقرار الوہیت حضرت عیسیٰ و تثلیث کے عیسائیوں سے بالکل متفق ہیں یہود نے تو اس مقدس مولود کی پیدائش کے وقت ہی اعتراض کیا تھا کہ ولادت مشکوک ہے کہیں دنیا میں کوئی بے باپ کے بھی پیدا ہوا ہے اور زیادہ تر اسی مشکوکیت نے حضرت عیسیٰ کی مشن کو آپ کے سامنے کامیاب نہ ہونے دیا۔ مگر وہ زمانہ معجزات اور خوارق عادت ماننے والوں کا تھا اس وجہ سے بالآخر معتقدات مذہبی کا خیال لوگوں پر غالب آیا اور ایک حد تک دنیا نے آپ کی ولادت کو معجزہ مان کر نبوت کا اقرار کیا لیکن مخالفین کے اعتراضات سے محفوظ رہنے کے خیال سے اس میں ایسے ایسے پراسرار شرائط و عقاید اضافہ کئے گئے ہیں کہ جنکی پیچیدہ بھول بھلیوں میں بھٹکتے پھرنے کے سوا شاہراہ ہدایت ملنا دشوار ہے اور اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ماہران علوم جدیدہ و سائنس کا ایک بڑا گروہ یہود کی ہم زبانی میں عیسوی مذہب کے تقدس مآب پیشوا کی عظمت و جلالت کو لفین کرنیسے منکر ہے اور مذاہب میں بھی ما فوق العادت اور ما فوق الفطرت ولادتیں ہوئی ہیں۔ جن میں مذہب ہنود کے روایات سے تو بہت زیادہ ولادتیں ایسی پائی جاتی ہیں۔ مگر اس پر کوئی رد و قدح نہیں کی جاتی۔ بخلاف اس کے مسلمانوں پر حضرت مسیح کی ولادت بے پدر مان لینے سے اس زور و شور سے نکتہ چینی کیجاتی ہے کہ عیسائیوں سے اس غلو کے ساتھ جواب طلب نہیں ہوتا۔

ہم نے اکثر اس بارے میں غور کیا ہے کہ حضرت آدم کی پیدائش پر کیوں اس شدت سے اعتراض نہیں کیا جاتا جیسا کہ حضرت مسیح کی ولادت پر کیا جاتا ہے لیکن جہانتک میرے ذہن میں آتا ہے سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ پیدائش آدم علیہ السلام کے متعلق مسئلہ ارتقا و ترقی نوعی پر قیاسی طبع آزمائیاں کرکے لوگ کسی قدر مطمئن ہو گئے ہیں اور حضرت مسیح کی پیدائش ایسے زمانہ میں ہوئی جب دنیا میں صرف زناشوئی کے تعلقات ہی اسباب پیدائش قرار پا سکتے تھے لہذا اختلاف قانون قدرت اور مشاہدات روزمرہ بے باپ کے پیدا ہونا عقل سلیم کے نزدیک مشکوک اور باور کرنے کے قابل نہیں۔ اسلامی قانون یعنی قرآن مجید ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (خدا کے قانون کو بدلا ہوا نہ پاؤ گے) ایک ایسا کلیہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جسکی تائید کرتے ہوئے بعض مسلمان بھی اس شک میں پڑ گئے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ کی ولادت بے باپ کے کیونکر ممکن ہو سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے محض اسی اعتراض کے دفعہ کرنیکے لئے یہ تسلیم کر لیا کہ حضرت مریم کی شادی یوسف نجار سے ہوئی تھی اور جناب مسیح دراصل یوسف کے بیٹے ہیں۔ اور جن لوگوں نے بوجہ عقیدہ مشہور ہونے کے علے الاعلان اختلاف نہیں کیا وہ یا تو دل میں مشکوک رہے یا قدرت خدا کے حوالہ کرکے جان چھوڑائی۔ مگر جب ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام عین فطرت کے مطابق ہے تو خلاف عقیدہ مشہور کوئی بات فرض کر لینے یا حوالہ بخدا کر دینے سے تشفی نہیں ہو سکتی۔

حاشا للہ مجھکو یہ دعوےٰ نہیں کہ مجھے الہام ہوتا ہے یا میں مؤید من اللہ یا ولی کامل ہوں یا عارف باللہ کہ اسرار حقایق مجھ پر منکشف ہوتے ہیں۔ بلکہ بخلاف اس کے ایک بدنصیب اور بد اعمال آدمی ہوں کہ اگر خدا اپنی صفت ستاری کو کام فرما کر عیب پوشی نہ کرے تو تمام عالم میں رسوائی ہو لیکن با ایں ہمہ ایک کلمہ گو مسلمان ضرور ہوں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ اور بحیثیت ایک مسلمان کے ولادت مسیح علیہ السلام کے متعلق سائنس والوں کے اعتراضات دفع کرنے کے واسطے جو مراتب میرے ذہن میں آئے ہیں ان کو حوالہ قلم کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ یہ تاویلات صحیح ہوں گے اور نہ صرف میرے ہم مذہب مسلمان بھائی ہی اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھینگے بلکہ گرجا نشین راہب پادری بھی دلی شوق سے لبیک کہینگے اور مخالفین و مجادلین اس مضمون کو پڑھنے کے بعد بیجا نکتہ چینیوں سے باز آویں گے وباللہ التوفیق۔

مسیح علیہ السلام کی ولادت کا راز فلسفیانہ طور پر اس وقت تک نہیں کھولا جا سکتا جبتک کہ ہم توالد و تناسل کے مسئلہ کی پوری طور سے چھان بین نہ کریں یوں تو روزمرہ پیدائش و مرگ کے واقعات دنیا میں پیش آتے رہتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ پیدائش ہوتی کیونکر ہے ظاہر حال جس طرح دیگر حیوانات میں نر و مادہ کا جوڑہ لگنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح انسان میں بھی مرد و عورت کی صحبت و مقاربت سے اولاد پیدا ہونے کا قاعدہ ہے البتہ بعض حیوانات از قسم حشرات الارض ایسے ہیں جو وقت مقررہ پر پیدا ہوتے ہیں اور بعد معینہ کے فنا ہو کر پیوند خاک ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض تو بارش کے ساتھ پھر نکل پڑتے ہیں جیسے کیچوا و بیر بہوٹی وغیرہ اور بعض کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ وہ مدت حیات پوری کرکے مردہ و خشک ہو جاتے ہیں اور ایک زمانہ معینہ پر اُن کے جسد بے جان میں پھر نشو و نما ہوتا ہے جیسے جھڑکو جاڑوں میں بالکل خشک ہو جاتے دیکھا گیا ہے اور گرمیوں میں اسی جسد میں ایک حالت نمود کی پیدا ہو جاتی ہے اس نوع سے ترقی کرکے پرندوں کے حالات دیکھو تو علاوہ اس کے نر و مادہ یکجا ہو کر انڈہ دیتے اور بچہ نکالتے ہیں بعض اقسام پرندوں میں بلا نر کے بھی انڈہ دیتے ہیں جیسے مرغ خانگی کے خاکی انڈے۔ گو ان انڈوں سے بچے نکالنے میں پوری کامیابی نہیں ہوتی مگر انڈے ضرور ہوتے ہیں اور بظاہر کوئی فرق نر سے جوڑہ لگے ہوئے انڈوں اور خاکی انڈوں میں نہیں ہوتا گو یہ معلوم ہوتے کے بعد کہ خاکی انڈے سے بچہ نہیں نکلتا تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ نوع حیوانی کی نسل بڑھانے کے واسطے نر و مادہ کی یکجائی ضروری ہے لیکن ساتھ ہی مرغ کی تمثیل سے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ بعض حیوانوں کے مادہ نسل میں یہ قوت ہوتی ہے کہ اس سے نر و مادہ دونوں کے مجموعی افعال و آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ گو وہ ایک حد تک ناتکمل ہی کیوں نہ ہوں اور یہ امر منجملہ عجائبات قدرت کے ہے۔

مفرح القلوب میں حکیم ارزانی صاحب لکھتے ہیں کہ بعض نفوس (اناث) کے مادہ تولید میں قوت فاعلہ و منفعلہ دونوں ہوتی ہیں یہ ایک ایسا مقولہ ہے جس پر جرح کرنیکا حق ہم کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ جب طبیب حاذق نے لکھا ہے تو کسی دلیل کی بنا پر لکھا ہوگا۔ لیکن چونکہ حکیم صاحب نے کوئی تفصیل اسکی نہیں بیان کی۔ لہذا اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کی عصمت ثابت کرنے اور جناب مسیح کے بے باپ پیدا ہونے پر اعتراض نہ

دار و سمجھے جانے کے واسطے یہ کلیہ بطور پیش بندی لکھدیا ہے حضور صاحب تشریح اجسام کی کتابیں اور تجربات طبی دیکھنے کر بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ مرد و عورت دونوں کے مادہ تولید میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ عورت کے مادہ تولید میں تھیلیاں ہوتی ہیں اور مرد کے مادہ تولید میں لمبے کیڑے ہوتے ہیں جو وقت مجامعت ان تھیلیوں میں چلے جاتے ہیں اور اسی کا نام نطفہ قرار پانا ہے۔ تو قیاس کسی طرح قبول نہیں کرتا کہ ایک ہی مقام میں اور ایک ہی قسم کی نالیوں اور رگوں اور ایک ہی مادے میں دو مختلف الصورت و مختلف الکیفیت آثار پیدا ہوں کیونکہ تمثیلاً ہم نباتات کے متعلق مشاہدات پر غور کریں تو کبھی ایک تخم سے دو قسم کے پھل پیدا ہوتے نہ دیکھے جاویں گے جس ذرہ ارضی میں ایک گھاس کی جڑھ لگی اُسی اور صرف اُسی ذرہ سے، بغیر علیحدگی اس گھاس کے دوسرے نباتات اُگ ہی نہیں سکتے۔ تب کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ ایک ہی عورت کے رحم میں اور ایک ہی مقام پر دوہری قوت والا مادہ موجود رہتا ہے اور اس سے اولاد پیدا ہو سکتی ہے جبکہ دو جدا جدا قسم کے مادہ کی یکجائی کے بغیر حمل نہیں رہ سکتا۔ ہمنے مناظرہ کی کتابوں میں ولادت مسیح کے متعلق خلاف نیچر ہونے کا جو جواب دیکھا ہے وہ بھی قریب بالکل یہی ہے جو حکیم اندانی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ امر خدا کی قدرت سے بعید نہیں کہ کسی عورت کے مادہ میں دونوں قوتیں پیدا کر دے جس سے حمل قرار پا جائے اور اسی جواب نے ہم کو پریشان کرکے اس حکمت الٰہیہ کا پتہ لگانے پر مجبور کیا کیونکہ ایک ہی مادہ میں دو قوتیں ہو نہیں سکتیں اور دو مختلف قسم کے مادوں کا ایک ہی مقام پر بلا کسی خاص کیفیت کے پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور مرغ کے خاکی انڈوں سے مسکت خصم استدلال اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ چڑیوں میں ایک ذخیرہ انڈوں کا پہلے ہی سے موجود رہتا ہے گویا صانع حقیقی جب اُن کو مادہ بناتا ہے تو بجائے مواد ولادت کے ایک ذخیرہ تخم کا اس میں پیدا کر دیتا ہے جو عمر کے ساتھ ترقی پا کر ایک وقت میں اس قابل ہو جاتا ہے کہ افزائش نسل میں معین ہو اور نر کی صحبت سے اس میں بچہ نکلنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسی کے اگر ہم ایسا ہی مادہ کسی انسان میں ہونا مان لیں تو بھی مثل اپنے معجزات کے ہو گا جن کو ہم اسباب قوانین قدرت کے مطابق ثابت کرکے خصم کی تسکین نہیں کر سکتے۔ گو اس تمثیل سے اعتراض دور کرنے میں ہم کو بہت بڑی مدد ملتی ہے۔ کیونکہ صدہا رموز قدرت کے محض بر بنائے تمثیلات عقل کے نزدیک قابل قبول ہیں خواہ اُن کی تشریح کی جا سکے یا نہیں۔ بقراط کا مقولہ ہے کہ مادہ تولید دماغ سے پیدا ہو کر کان کے پیچھے کی رگوں میں ہو کر حرام مغز کے ذریعہ سے گردہ میں ہوتا ہوا خصیتین میں پہونچتا ہے۔ ڈاکٹری اصول میں بھی یہی کلیہ قرار پایا ہے مگر عورت و مرد کے مخارج و مواضع استلذاذ میں فرق ہے اسی وجہ سے عورت کے اعصاب سینہ کی طرف مائل ہو کر مخارج تک پہونچتے ہیں اور مرد کی کمر کی جانب سے قدرت نے عورت و مرد کے ان رگوں کی بناوٹ میں جسطرح مرکزی فرق رکھا ہوا ہے اسی طرح ان کے افعال و خواص میں بھی فرق ہے اور باوجود اشتراک کیفیت انزال بھی کے دونوں کی حالت لذت جدا گانہ ہوتی ہے۔ ایک میں مادہ پہونچانے کی قوت ہے ایک میں جذب کرنے کی۔ ایک کے مادہ میں صعود و قرار پانے کی طاقت ہے اور ایک میں مادہ کے روک رکھنے کی۔ خلاصہ یہ کہ جس قسم کے اعضاء جس غرض سے عطا ہوئے ہیں اُن سے ویسا ہی فعل سرزد ہوتا ہے کسی ایک عضو کا فعل دوسرا عضو انجام نہیں دے سکتا جس طرح آنکھ سے سن اور کان سے دیکھ نہیں سکتے۔

یہ بات معلوم ہو جانے کے بعد کہ عورت و مرد کے بعض اعضاء کی ساخت اور ان کے افعال و خواص میں اختلاف ہوتا ہے تشریح ابدان میں مستثنیات کا پہلو غور باقی رہتا ہے کیونکہ جسطرح ہم بنی نوع انسان میں مرد و عورت کی کامل و مکمل صورتیں دیکھتے چلے آتے ہیں ویسے ہی کبھی کبھی ان میں بعض ایسے افراد بھی ملتے ہیں جنکی ظاہری و اندرونی ساخت جسمی میں عام آدمیوں سے بڑا فرق ہوتا ہے جنکو ناقص یا عجیب الخلقت کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور گو ایسا ان کی تعداد شمار کرنے کے قابل نہیں ہوتی لیکن اگر خاص اہتمام سے اعداد یک جا کئے جاویں تو ایسے آدمیوں کی گنتی ہزاروں لاکھوں تک پہونچ سکتی ہے۔ لولا۔ اور چھ سات انگلی والا آدمی تو اکثر دیکھا جاتا ہے ایسے آدمی بھی دیکھے گئے ہیں جنکے انگوٹھا یا اور کوئی انگلی نہیں ہے۔ ہاتھوں پیروں کے جوڑ گھومے ہوئے اور ناقابل استعمال بھی دیکھے گئے ہیں بعض عجائب خانوں میں دو سر کے لڑکوں کی نعشیں رکھی ہوئی پائی گئیں۔ البتہ بعض خلقی نقص و عیوب ایسے ہیں جنسے انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔ اور بعض ایسے ہیں جو چنداں مخل و حارج کاروبار دنیاوی میں نہیں ہوتے۔

ایسے ناقص و عجیب الخلقت لوگوں سے قطع نظر کیجئے تو ایک خاص قسم اس نوع کی وہ نظر آئیگی جنکے جسم ظاہری میں تو کوئی نقص نہیں ہوتا مگر اعضائے تناسل ناقص ہوتے ہیں اور ایسا نقص رکھنے والی نوع میں باعتبار حالت کئی قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم ایسے آدمیوں کی ہے جو خواجہ سرا ہیں۔ جو وقت پیدائش صحیح و سالم مرد کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں مگر ان کی مردمی سوائے پیشاب نکالنے کے افزائش نسل کا کام دینے کے قابل نہیں ہوتی یہ عجیب بات ہے کہ سارا جسم تو سن کیساتھ بڑھتا ہے اور نمو دیا تا ہے۔ مگر ایک خاص عضو میں نہ تو نمو ہوتا ہے نہ اس کے اعصاب اس قابل ہوتے ہیں۔ کہ رطوبت کا مادہ اس کے ذریعہ سے خارج ہو سکے۔ اسی طرح بعض عورتوں میں اندام نہانی ناقص اور ناقابل صحبت ہوتا ہے۔ وہ بھی پیشاب خارج کرنے کے سوا دوسرا کام نہیں دیکتا۔ ایسے نقص کی نسبت اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ کسی خاص عصب میں قوت فعلیہ ناقص رہ جانے سے تکمیل نہیں ہوتی۔ منجملہ ایسے ہی نقصانوں کے ایک نقص پاخانہ کا راستہ نہ ہونے کا ہے کہ بعض عورت یا مرد کے احشاء کا رخ مجرائے بول کیطرف ہوتا ہے۔ اور پیشاب کے مقام سے پاخانہ خارج ہوتا ہے اور کبھی کبھی بعض ہوشیار ڈاکٹروں نے فن جراحی کا کمال دکھا کر اس نقص کا علاج کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

اسی طرح ایک قسم اس نوع کی خنثیٰ ہے جس میں مرد و زن دونوں کی دونوں علامتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض میں مردمی کی علامت غالب ہوتی ہے۔ اور بعض میں عورت کی۔ اور خال خال ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جنکے دونوں علامتوں میں قوت فعل موجود ہو۔ جیسا کہ مولنا عبد الحلیم مرحوم فرنگی محلی نے سراجی کے حاشیہ پر ایک ایسے مشہور شخص کا حوالہ دیا ہے اور کتب فقہ میں خنثائے مشکل کے بیان میں ایسے آدمیوں کے وجود کی تصریح کیگئی ہے بہر کیف ہر دو علامات اور منجملہ ان کے ایک قوی اور ضعیف رکھنے والوں کا وجود مسلم اور کبھی کبھی مشاہدہ میں آیا ہے سنا تو یہ بھی گیا ہے کہ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انکی ایک علامت کسی زمانہ سن تک ظاہر و غالب رہتی ہے۔ اس کے بعد دوسری غالب آجاتی ہے۔ لیکن اس کا زیادہ کھوج نکالنا کچھ ضرور نہیں البتہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند کریم بطور عجیب الخلقت و نادرہ روزگار بعض آدمیوں کی ترکیب جسمی ایسی بھی رکھتا ہے جنکے اعصاب عضلات ان کی مرکز سے دوہرا نمود ہوتا ہے اور بجائے ایک جانب کار فرما ہونے کے دماغ کو دو طرفہ کام کرنا اور اپنے افعال و آثار

صادر کرنا پڑتے تھے۔ جو باہم اضداد یا مشاہدہ روزمرہ کے خلاف ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ منٹگمری کے ضلع میں ہم پہونچ گئے تھے یہ زمانہ عید سالانہ وہ دوہاں کے میلہ کا تھا۔ وہاں ایک عجیب الخلقت لڑکا ضلع ہزارہ کے کسی ہاں کا بطور نمائش کے لایا گیا تھا اسکے تین پیر تھے دو صحیح سالم تھے۔ اور تیسرا پیر جو درمیان دونوں پیروں کے تھا۔ کمزور تھا۔ اسکے داہنے و بائیں دونوں علامتیں زنانہ و مردانہ تھیں۔ اور دونوں سے وہ پیشاب کرتا تھا۔ یہ تماشا ہزاروں آدمیوں نے دیکھا۔ اور ابھی کل کی بات ہے

اگر ہم مندرجہ بالا شہادت کے خلاف چند منٹ کے واسطے یہی فرض کرلیں کہ باوجود خنثی ہونے کے ایک ہی آدمی سے کسی حالت میں بھی دونوں علامات کے افعال سرزد نہیں ہو سکتے تو بھی یہ ضرور اور بجبوراً ماننا پڑے گا کہ جب عجیب الخلقت لوگوں میں دو علامات رکھنے والے آدمی کا وجود پایا جاتا ہے اور بغیر اندرونی رگوں اور اعصاب و عضلات کے سلسلہ کے ظاہر جسم پر کوئی عضو خاص پیدا نہیں ہو سکتا تو لازمی طور پر یہ تسلیم کرنے سے چارہ نہیں کہ ایک ہی جسم کے بعض اعصاب بجائے ایک کے دو شاخ ہوکر ایک صدر اور دوسرا پشت کی طرف جاسکتا ہے بلکہ جاتا ہے۔ اور اپنی انتہا پر اپنی علامت اپنا اثر اور اپنا فعل ظاہر کرتا ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی صدمہ ظاہری سے وہ ناقص ہوجائے یا اندرونی خلقی نقص سے موضع انتہا پر نہ پہونچے جیسے بعض آدمیوں میں احشاء کا رخ پیشاب گاہ کی طرف مڑ جاتا ہے۔

خلقت انسانی کے نقائص و عجائبات کے متعلق تقریر متذکرہ بالا و تشریح اجسام کی طبی شہادت پیش نظر رکھنے کے بعد قطعی اور لازمی طور سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ آدمی کے دماغ سے نکلنے والی وہ رگیں جو مادہ تولید پیدا کرنے کے واسطے کان کے پیچھے ہوکر حرام مغز میں آتی ہوئی عورت و مرد کے جدا جدا جسمی مرکزوں میں پہونچتی ہیں۔ ان میں کبھی بجائے ایک کے دو شاخیں نکل آتی ہیں۔ جن میں سے ایک نسوانی اور ایک میں مردانہ مادہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان دونوں شاخوں کے منتہا پر جو علامت زنانہ یا مردانہ ہوتی ہے۔ ان میں یہ رگیں اپنی اپنی قسم کا مادہ پہونچاتی ہیں۔ اور یا یہ ہوتا ہے کہ ایک شاخ کا فعل دوسری پر غالب آجاتا ہے۔ اس لئے جسطرح سے بعض ناقص الخلقت لوگوں میں احشاء کا منہ پیشابگاہ کی طرف ہوجاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن اور قابل وثوق و تسلیم ہے کہ مادہ تولید کی دونوں شاخیں رکھنے والی رگوں کی ایک شاخ تو اپنے منتہائے مخرج پر پہونچے اور دوسری کسی وجہ سے بجائے منتہائی مخرج اور حسب حال علامت ظاہری پر پہونچکر ختم ہونے کے درمیان سے ہی دوسری شاخ کیطرف رجوع ہوجائے

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

ہم اوپر اس عام قاعدہ کو لکھ چکے ہیں کہ عورت و مرد کی یکجائی و مقاربت سے حمل قرار پاتا ہے اور ساخت جسمانی کے متعلق اتنی تفصیل لکھ دینے سے ذکور و اناث کے بعض اعضاء کے افعال و خصوصیات تاثیری بھی معلوم ہو گئے۔ اور عرف عام میں بھی یہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ کس عضو سے کیا کام لیا جاتا ہے اور وہ کیونکر اپنا کام کرتا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ باوجودیکہ جسطرح جسم انسانی کے تمام اعضاء کو ایک ایک خدمت سپرد ہے اسی طرح اعضائے تناسل بھی ایک خدمت پر مامور ہیں۔ تاہم ان کے افعال میں ایک استثنا بمقابلہ دیگر اعضا کے یہ موجود ہے کہ دوسرے اعضاء یا تو خدمت مفوضہ کو بموجب قانون قدرت بجالاتے ہیں۔ اور یا بوجہ بیماری و صدمات ناگہانی اپنے فعل سے معطل ہو جاتے ہیں۔ مگر عضائے تناسل کا فعل علاوہ طریقہ معلومہ کے خود بخود نومی حالت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ نیز کبھی کبھی نوجوان اور مغلوب الحال مردوں کو محض غلبہ تصورات سے بوجہ جوش جوانی بے اختیاری طاری ہوکر اخراج مادہ کا باعث ہوجاتی ہے۔ اس کو بھی حالت خواب سے تعبیر کرسکتے ہیں۔ کیونکہ کثرت تصورات و اجتماع بخارات ردیہ سے دماغ مغلوب ہوکر اس پر کیفیت طاری ہوجاتی ہے جو نوم سے کم نہیں ہوتی۔ اور بجائے خود خواب مقنطیسی کا حکم رکھتی ہے۔

رویا جس کو ہندی سپنا اور فارسی میں خواب کہتے ہیں صرف سوتے ہی وقت انسان دیکھ سکتا ہے خواہ طبعی نیند سے سوتا ہو۔ یا نوم مقنطیسی طاری کیا گیا ہو اور دونوں صورتوں میں جو واقعات نظر آوینگے۔ وہ دماغ کے حرکات و سکنات سے متعلق ہوں گے خواب مقنطیسی میں معمول پر اکثر وہ واردات آتی ہے جو عامل کی قوت عملیہ و تخیل سے اقرب ہو اور خواب طبعی میں یا تو رویائے صادقہ ہوگا۔ یا ان واقعات و خیالات کا تصور بندھے گا۔ جو کسی وقت سونے والے پر گذرے ہوں۔ اسی طرح رویائے صادقہ میں کبھی تو من و عن واقعات ہی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ اور کبھی ایسی باتیں منکشف ہوتی ہیں۔ جن میں تاویل کی ضرورت ہوتی ہے اور صحیح صحیح تاویل کرنا معبر کی ذکاوت پر موقوف ہے مگر سب سے زیادہ تعجب انگیز یہ امر ہے کہ احتلام جس کو رویائے صادقہ نہیں کہا جاسکتا اس کا نتیجہ معاً سامنے آجاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ احتلام کیلئے چند ان محتاج شرح نہیں ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو معلوم ہے۔ البتہ اتنا بیان کرنا چاہیئے کہ جب خواہش نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے اور دماغ تک اس کے بخارات پہونچتے ہیں۔ اور شدت و حرارت مرکزی سے مادہ خارج ہو جاتا ہے تو

یہ ہے تو جو طریقہ عام میں اس فعل کے واسطے مقرر ہے اس کو قوت متخیلہ سامنے لاکر کھڑا کر دیتی ہے گویا قوت مصورہ کا یہ کام ہے کہ اس خواہش کے لئے دل و دماغ پر مستولی ہوتی ہے اخراج مادہ کے واسطے سامنے ہی تصویر پیش کردے جو اس فعل کا ذریعہ ہے اور اس طرح ایک ہمجنس کا تصور بندھ کر یہ کیفیت واقعہ ہوتی ہے۔ جس کا اثر صریحی طور پر عالم بیداری میں پایا جاتا ہے۔

جناب مسیح کے بے باپ پیدا ہونے کے خیال پر جب ہم محولہ بالا اصول و ضوابط طبی کو مدنظر رکھکر غور کرتے ہیں تو ہم کو مجبور ہونا پڑتا ہے کہ حضرت مریم علیہ السلام کو ہم اس عجیب انسانی قسم میں داخل سمجھیں جن کے اجسام میں صانع قدرت نے نسوانی و مردانہ دونوں شاخیں رکھنے والے اعصاب پیدا فرمائے ہیں مگر ساتھ ہی ہم اس بات کو قطعی طور پر قابل تسلیم سمجھتے ہیں کہ معمولی خنثی کی طرح بظاہر آپ میں دونوں علامات (مردانہ و زنانہ) موجود نہ تھیں بلکہ ظاہر طور پر آپ کی ساخت جسمی اناث کے معمولی اعضاء کے موافق تھی اور اندرونی ترکیب میں وہ اعصاب بھی موجود تھے جو مردانہ جسم سے تعلق رکھتے ہیں لیکن جسطرح اصول ڈاکٹری میں ناقص و عجیب الخلقت کے سلسلہ میں یہ مان لیا گیا ہے کہ بعض لوگوں کے احشاء کا منہ بجائے مخرج براز کی طرف ہونے کے مجرائے بول کیجانب ہوجاتا ہے اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام کے مردانہ اعصاب بجائے اس کے کہ معمولی خنثی کیطرح آپ کے جسم ظاہری میں علامت مردی ہوتی ان پر ختم ہونے رحم کی طرف منتقل ہوکر خاص اس مقام پر ختم ہوئے جہاں کہ عورت و مرد کے مواد تولید کا باہم اتصال و اتحاد ہوتا ہے اور یہ ایسی بات ہے جس کے ماننے میں پس و پیش کو ذرا گنجائش نہیں کیونکہ جب ایک تمثیل نقص خلقت کی بجنسہ ایسی ہی موجود ہے اور یہ معلوم ہے کہ ایسے عجیب الخلقت لوگ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں دونوں قسم کے اعصاب ہوتے ہیں۔ منجملہ ایسے ہی کسی شخص کے اگر ایک میں اتنا تغیر رہا ہو کہ دونوں قسم کے اعصاب ایک مرکز پر جمع ہو گئے ہوں۔ جس کو بظاہر نقص خلقت کہا جاسکتا ہے تو کوئی محل تعجب نہیں کیونکہ جو امر بظاہر موجب تعجب معلوم ہوتا ہے فی الواقعہ اُسی میں خدا کی ایک قدرت خاص مضمر ہے۔ رہی یہ بات کہ ایسی متواتر مثالیں بھی کیوں نہیں پائی جاتی ہیں اس وجہ سے قابل توجہ نہیں کہ ہماری بحث ہی میں مستثنیات و عجائبات پر بحث ہے۔ اور عجائبات کے واسطے یہ قطعاً ضروری نہیں کہ کثرت ہو بلکہ اس کا شاذ و منفرد ہونا ہی دراصل اس کے استثناء و عجیب ہونے کی دلیل ہے۔

اپنی اس رائے کو ولادت مسیح علیہ السلام سے منطبق کرنیکے واسطے ہم قرآنی شہادت کیطرف متوجہ ہوتے ہیں جن میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے واقعات بتفصیل بیان کئے گئے ہیں یوں تو یہ قصہ شروع سے لیکر آخر قرآن تک کہیں کہیں اور بجائے ... بیان کیا ہے۔ لیکن تمام

تفصیلات قرآنی سے جو تدریجی نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے:-

حضرت مریم اپنی ماں کے پیٹ ہی میں تھیں۔ اس زمانہ میں قاعدہ تھا کہ لوگ اپنی اولاد کو خانہ خدا (بیت المقدس) کی خدمت اور عبادت کے واسطے مخصوص کر دیتے تھے مریم کی ماں نے بھی اس امید میں کہ خدا بیٹا دیگا منت مانی کہ میں اپنے پیٹ کے بچہ کو دنیاوی تعلقات سے آزاد کر کے خدا کی خدمت و عبادت کے واسطے نذر کرتی ہوں پھر وضع حمل کیا تو بیٹی پیدا ہوئی اس وقت ماں کو تردد ہوا کہ مرد کا کام عورت سے کیونکر انجام پاوے گا۔ مگر نذر کا ایفا ضروری تھا۔ لہذا انہوں نے اپنی مناجات میں اس مجبوری کا اظہار کرتے ہوئے بیٹی کا نام مریم رکھکر خدمت خداوندی کے واسطے مخصوص کر دیا۔ اور دعا کی کہ خداوندا اس لڑکی اور اس کی ذریت کو میں شیطان کے فریب سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ اور مریم کی کفالت حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے ذمہ لی پھر بعد بلوغ کے ایک دن مریم کو غسل کی ضرورت ہوئی اپنے مکان کے مشرقی حصہ میں وہ پردہ ڈالکر نہانے لگیں۔ اس وقت خدا کا فرشتہ ایک نوجوان مرد کی شکل میں ان پر ظاہر ہوا۔ یہ بیچاری بے عصمتی سے ڈریں اور اس کو آدمی سمجھکر خدا کا واسطہ دلانے لگیں۔ پھر فرشتے نے کہا میں تمہارے خدا کا مرسلہ ہوں اور تمہیں اولاد پیدا ہونے کی بشارت دینے آیا ہوں۔ یہ سنکر مریم اور گھبرائیں اور تعجب سے بولیں کہ مجھکو تو کسی مرد نے چھوا تک نہیں میرے اولاد کیسے پیدا ہو گی فرشتہ بولا خدا کا یہی حکم ہے۔ یہ مولود خدا کی قدرت کاملہ کی ایک نشانی اور ایمان لانے والوں کے واسطے موجب رحمت ہوگا۔ پھر اس کے مریم حاملہ ہو گئیں اور بعد ختم مدت حمل حضرت عیسیٰ ع پیدا ہوئے۔ اس قصہ میں دو جزو ہیں ایک ولادت مریم سے متعلق ہے اور دوسرا پیدایش حضرت مسیح سے۔ اور دونوں کے واقعات جس طریقہ سے بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے ہمارے خیال کی پوری تائید ہوتی ہے۔ مگر چونکہ ہم نے ابھی تک حضرت عیسیٰ کی پیدایش پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی ہے بلکہ صرف حضرت مریم کا عجیب الخلقت ہونا بیان کیا گیا ہے۔ لہذا پہلی مریم ہی کے متعلق تائید قرآنی کی تفصیل کرتے ہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ زوجہ عمران یعنی والدہ مریم کو امید تھی کہ اس حمل سے اولاد نرینہ ہو گی اور اسی بھروسہ پر انہوں نے قبل وضع حمل بچہ کو نذر کر دیا۔ پھر پیدا ہوئی لڑکی۔ مگر پھر بھی وہ اپنے عہد پر قایم رہیں اور باوجودیکہ خود لیس الذکر کالانثیٰ اپنے منہ سے کہا۔ تو بھی مولود کو خدا کی نذر کر دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ اتفاق ہی اس بات کی دلیل ہے کہ والدہ مریم نے باوجود مریم کے بصورت اناث ہونے کے بھی ان کی ساخت جسمانی میں کوئی انوکھی بات ضرور دیکھی جس پر مطمئن ہو کر انہوں نے عورت کو مردانہ خدمات کی غرض سے نذر کر دیا۔ کیونکہ نذر کرتے وقت رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا کہا تھا جسکا مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کو دنیا کے جنجال اور گرہستی کے قیود سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔ کیونکہ رہبانہ زندگی بسر کرنے والے شادی بیاہ وغیرہ تعلقات خانہ داری سے بالکل آزاد ہوتے ہیں۔ مریم کو بھی یہی مرحلہ پیش آنیوالا تھا۔ بخلاف اس کے جب مریم کو راہ خدا میں دینے لگیں تو دعا کی کہ خداوندا اس ذریت کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پس اگر والدہ مریم نے مریم میں کوئی عجیب بات نہیں دیکھی تو یہ دعا کیوں کی۔ اس لئے کہ بسبب معذور ہونے مریم کا ساری عمر کنواری رہنا لازمی تھا تو ذریت کے واسطے دعا مانگنا بے سود تھا۔ یہ ایسے وجوہ ہیں جو ہم ماننے پر مجبور کرتے ہیں۔ کہ وقت ولادت حضرت مریم کی ماں کو بعض آثار معمولی لڑکیوں کے مغایر حضرت مریم میں ضرور معلوم ہوئے جنہوں نے ان کو ایسی دعا مانگنے کی ضرورت محسوس کرائی یا یہ کہ گو وہ مریم کی ساخت جسمانی کے عجائبات سے بیخبر رہی ہوں لیکن پیدا ہوتے وقت مریم سے بعض حرکات ایسے صادر ہوئے جو ان کی ماں کو تعجب میں ڈالنے والے رہے ہوں یا قد و قامت رو داری وغیرہ میں کوئی ایسی خصوصیت نظر آئی جس سے متاثر ہو کر بطور الہام و القاء ان کے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوئے۔ جس کی وجہ سے بے اختیار ان کی زبان سے یہ دعا نکل گئی۔ مگر اس جگہ ایک خاص نکتہ قابل غور ہے کہ اس واقعہ کو قرآن مجید میں ان الفاظ ذکر فرمایا ہے۔ فلما وضعتها قالت رب انی وضعتها انثیٰ واللہ اعلم بما وضعت اور واللہ اعلم بما وضعت ایسا بلیغ اشارہ ہے جس سے ہمارے کلام کی پوری تائید ہوتی ہے کیونکہ لفظ بما وضعت پکار پکار کر کہہ رہا ہے زوجہ عمران نے جیسی اور جس حیثیت و شان کی لڑکی جنی ہے اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مریم کی جو کچھ شان و مرتبت ہے وہ محض جناب مسیح کی ماں ہونے کی وجہ سے ہے لہذا ہم بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ ان الفاظ میں خداوند کریم نے حضرت مریم علیہا السلام کی اس عجیب ساخت کی طرف اشارہ فرمایا جسکو ہم نے اوپر حوالہ قلم کیا ہے اسی طرح وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ سے بھی حضرت مریم کی خلقت کی خصوصیت مستفاد ہوتی ہے کیونکہ سوائے اس اظہار قدرت کے مریم کو بمقابلہ دوسری عورتوں کے اور کوئی شرف و امتیاز حاصل نہ تھا اور نہ بغیر ایسی کسی خصوصیت کے وہ آیۃ اللہ میں شمار ہو سکتی تھیں طبی اور قرآنی شہادت سے یہ ثابت ہو جانیکے بعد کہ حضرت مریم کی ساخت جسمانی عجیب قسم کی تھی۔ اور ان میں مردانہ و زنانہ دونوں قوا کے اعصاب موجود تھے پیدایش مسیح علیہ السلام کے واقعہ کو ہم یوں سمجھتے ہیں کہ جب مریم کی بھرپور جوانی کا وقت آیا تو ظاہری طور پر نسوانی علامت غالب ہونے کے سبب سے آپکو ماہواری غسل کی ضرورت ہوئی۔ اور آپ مکان کے گوشہ میں نہانے بیٹھیں تو جسطرح جوان نرم طبیعت یا مقناطیسی آدمی کو احتلام ہوتا یا اور خواب نظر آتے ہیں بباعث ہیجان مادہ جوانی و تصور کیفیت مقاربت آپ کے مردانہ اعصاب میں بھی ایک قسم کی حرکت پیدا ہوئی۔ جس سے آپکا دماغ مغلوب ہو گیا۔ ایسی حالت میں اس مادہ نے جو مردانہ اعصاب میں تھا بسبب قوت جذب مادہ نسوانی رحم کیطرف صعود کیا اور آپ کو حمل رہ گیا جو بلحاظ مسلمات مندرجہ بالا قابل قبول ہے ذلک عیسی ابن مریم قول الحق الذی فیہ یمترون

حضرت مریم ضرور راہبہ تھیں اور بالضرور عابدہ و زاہدہ رہکر زندگی بسر کر رہی تھیں لیکن عضا بعض انسانی سے منزہ تھیں۔ سن بلوغ آنے کے بعد ان کو نہانے کی حاجت ہوئی جو تقاضائے فطرۃ لازمی تھا یہ بھی یقینی ہے کہ جسطرح ہر انسان کو مراہق و بالغ ہونے کے وقت ان آثار و حالات کے متعلق تفتیش کا خیال ہوتا ہے جو سن بڑھنے پر اسمیں ظاہر و پیدا ہوتے ہیں اسی طرح حضرت مریم کو بھی بالضرور اپنی ہمجولیوں یا بڑی بوڑھیوں سے پوچھنا پڑا ہو گا۔ کہ یہ نئی بات جو خود بخود مجھ میں ظاہر ہوئی ہے پس بطور نتیجہ مرتب کے ہم کو ماننا پڑیگا کہ ماہواری ایام کی تشریح کرتے ہوئے مرد و عورت کی یکجائی کا کسی نہ کسی نے ضرور ذکر کیا ہو گا۔ اور چونکہ آپ مسجد میں معتکف یا چلہ کش نہ تھیں۔ بلکہ مکان میں رہ کر اپنی حاجات رفع کرتی تھیں جیسا کہ واقعہ غسل کا اس پر شاہد ہے۔ لہذا یہ یقین کر لینا چاہئے کہ ہمجولیوں کے میل جول میں آپ نے مرد و عورت کے تعلقات صحبت کا ذکر اچھی طرح تفصیلی طور پر سنا جیسا کہ قاعدہ ہے کہ انسان کو ابتدائی شباب میں ایسی حکایات و روایات سننے سے چارہ نہیں بقول شیخ سعدی چنانکہ افتد و دانی۔ غرضیکہ آپ کے کان اس سے بخوبی آشنا تھے اس لئے جب آپ تنہائی میں بیٹھی ہونگی اور آپ نے امنگ بھرے اعضائے جسمانی پر نظر کی ہو گی اس وقت جوش جوانی نے کیفیت مقاربت کے تصورات کا سلسلہ قایم کر کے دماغ کو مغلوب الحال کر دیا ہو گا۔ اور ایسا خیال کچھ منافی عصمت بھی نہیں۔ کیونکہ صبر و عصمت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ فطرتی تقاضے انسان کے دل میں پیدا نہ ہوں بلکہ ان خواہشات پر غالب آنے کا نام عصمت اور صبر ہے اور یہی عصمت و صبر آدمی کی تعریف ہے ورنہ اگر ملائکہ کی طرح انسانی خواہشات وجود تا کا جسم میں وجود نہ ہوتا۔ تو کوئی وجہ عام لوگوں سے ممتاز ہونے کی نہ تھی۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے ہم نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت سے لکھدیا ہے۔ اور اگر انصاف سے کام لیا جاوے تو اب اس میں چون و چرا کی گنجایش نہیں۔ لیکن کیا عجب ہے کہ ہمارے مسلمان

بھائی خود ہی ہمارے بیان پر اس خیال سے اعتراض کریں کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش بطور معجزہ کے ہوئی۔ اس کو ظنی شہادت و تمثیلات سے ثابت کرنا کیا ضرور ہے اس لئے ہم نہایت ادب سے عرض کریں گے کہ گو معجزہ خرق عادت کے معنے میں آتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کی قدرت و اسباب مقررہ کے خلاف کوئی نبی مرسل خود تصرف کرکے ایک نئی بات پیدا کردے بلکہ واقعی مفہوم معجزہ کا یہ ہے کہ جو اسباب عادۃً اور ظاہر میں رائج و معلوم ہیں بلا ان کی اعانت کے وقتاً محض تائید غیبی سے واقع ہو جائے جس میں دوسرے آدمی کو کوشش و کشش اور تدابیر سے بھی کامیابی ہونا مشکل ہو جاوے ✦

جلسہ احمدیہ

گوجرانوالہ میں جلسہ دو دن ۲۵ و ۲۶۔ اکتوبر ۱۳ء کو بخیر و خوبی ہوا۔ دیکھنے سننے والوں پر بہت نیک اثر کا باعث ہوا۔ ہر دو دنوں کے لیکچر مقررہ مضامین پر فصاحت و بلاغت کے ساتھ ادا ہوئے۔ سامعین کی تعداد اول سے آخر تک معقول رہی۔ تمام میدان جلسہ عموماً بھرا رہتا تھا۔ صدر جلسہ پہلے دن چوہدری نصراللہ خان صاحب تھے۔ دوسرے دن پہلے اجلاس میں یہ عاجز اور دوسرے میں حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب۔

قرآن شریف اور نظم کے بعد سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر "اسلام اور دیگر مذاہب" منشی ظہیرالدین صاحب نے بآواز بلند پڑھ کر سنایا۔ جس کا بہت ہی اثر ہوا۔ اور میرے خیال میں احباب گوجرانوالہ کی اس تجویز کی تقلید دوسرے جلسوں میں بھی کرنی چاہیئے۔ یہ بہت بابرکت بات ہے۔ کہ ہر جلسہ میں حضرت مسیح موعود کی کوئی تقریر و تحریر بھی پڑھی جائے۔ اس کے بعد دوسری تقریر مولوی مبارک علی صاحب کی ہوئی۔ جو کہ وفات مسیح پر تھی اور اگرچہ وفات مسیح کا مضمون اس قدر پڑھا لکھا جا چکا ہے کہ ہمارے بعض خریداران بدر اس بات کو بھول گئے کہ اخبار نہ صرف سابقین اولین کے لئے ہے مگر اور نئے آدمیوں کو کھینچنا بھی اس کا کام ہے۔ اگر گاہے اخبار میں کوئی مضمون وفات مسیح پر ہوتا ہے تو وہ گھبرا اٹھتے ہیں لیکن مولوی صاحب نے اپنے مضمون کو ایسے پیرایہ میں پیش کیا۔ کہ سامعین کے واسطے موجب لطف ہوا۔

تیسری تقریر شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نور کی تھی۔ جس میں باوا نانک صاحب کو ثابت کیا گیا کہ وہ ہندو نہ تھے اور مسلمان تھے اور انہوں نے کوئی اپنا علیحدہ مذہب نہیں بنایا تھا۔ اس مضمون میں ہر ایک بات کو خود باوا صاحب کے اپنے اقوال اور سکھوں کے بڑے بزرگوں کی تحریروں سے نہایت واضح الفاظ میں ثابت کیا گیا۔ افسوس ہے کہ سامعین میں سکھوں کی تعداد بہت ہی کم تھی ایسا لیکچر اگر سکھوں کی کسی جماعت میں دیا جاوے تو امید کرتے ہیں کہ ان میں سے منصف مزاج لوگ بہت جلد حق کو قبول کریں۔ شیخ صاحب موصوف کو خدا کے فضل سے اس مضمون پر پوری حکومت ہے اور وہ جو کچھ کہتے ہیں سنجیدگی اور سچائی اور معقولیت سے کہتے ہیں اس تقریر پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر شروع ہوا اور بعد تلاوت قرآن و نظم شیخ محمد یوسف خان صاحب نومسلم نے مختصر الفاظ میں اپنے اور اپنی بی بی کے مذہب نصاریٰ کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے اور اسلام کی حقیقت کو احمدی جماعت میں پانے کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مولوی صدرالدین صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کا لیکچر اس زمانہ میں مسیح و مہدی کے ظہور کی ضرورت پر ہوا۔ چونکہ لیکچر گاہ باغ میں بنایا گیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے اردگرد کے بوٹوں اور درختوں کی طرف سامعین کو متوجہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کا نقشہ ایسے دلربا پیرایہ میں کھینچا۔ اور نظام قدرت کے حقائق کو اس خوبصورتی سے پیش کیا۔ کہ اگر شام نہ ہو جاتی تو سامعین ہرگز نہ چاہتے تھے کہ وہ لیکچر ختم ہونے میں آوے۔ مولوی صاحب نے سائنس کے نظاروں سے ان کے حقائق اور قرآن شریف کی آیات سے مصلح کے آنے کی ضرورت کو واضح کردیا۔

دوسرے دن پہلی تقریر حافظ روشن علی صاحب کی مسئلہ ختم نبوت پر ہوئی۔ جس میں حافظ صاحب نے عالمانہ رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اور اس کے ماتحت حضرت مرزا صاحب کا نبی اللہ ہونا بدلائل قاطعہ ثابت کردیا۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف خاتم النبیین بلکہ خاتم الاولین والآخرین ثابت کیا۔

اس کے بعد **حضرت صاحبزادہ صاحب** کی تقریر شروع ہوئی۔ اور تقریر کے ساتھ ہی آسمانی رحمت کا بھی تقاطر ہوا۔ اس کا اقتباس خلاصہ انشاءاللہ اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ اس کے بعد نماز ظہر ہوئی اور بعد نماز میرا لیکچر اسلام اور عیسائیت پر ہوا۔ ایک پادری صاحب نے کچھ سوالات کئے تھے ان کے بھی جواب دیئے گئے۔ میرے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو سمجھایا کہ وہ کیونکر ترقی کر سکتے ہیں۔ تمام جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا۔ صاحب ضلع اور ناظمان میونسپلٹی اور پبلک گوجرانوالہ کے شکریہ کے بعد دعا کی گئی۔"

بدر ایجنسی قادیان

عصمت انبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون در رد نصاریٰ۔ قیمت ... ۱۰ر

غلامی مضمون نوشتہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے قیمت ... ۵ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ ہر سہ حصہ حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے مسائل فقہ۔ اصلی قیمت عہ رعایتی عہ

جنتری ایک سو پچیس سال اسلامی۔ عیسائی۔ ہندی۔ سنوں کے دن اور تاریخیں ایک دوسرے کے مطابق۔ بڑی کارآمد کتاب قیمت عہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح حضرت اقدس مسیح موعود۔ قیمت عہ

سیر پرند پنجاب و ہندوستان کے پرندوں کی تصاویر اور ان کا بیان قیمت عہ

احسن القصص مصنفہ حضرت قاضی اکمل صاحب تفسیر سورۃ یوسف قیمت ۲ر

چھوٹے جیبی سالے برائے تفہیم تبلیغ حضرت مرزا صاحب کا مذہب۔ آب یارب۔ قصیدہ مہدویہ۔ قیمت چالیس عدد .. ۸ر

دعا مدد ہمارے مکرم دوست شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار انبالہ۔ بعض ابتلاؤں میں مبتلا ہیں اور چاہتے ہیں کہ احباب ان کے واسطے درد دل سے دعا کریں۔

اطلاع۔ اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن و مصالح عرب نہیں چھپ سکے (ایڈیٹر)

قرآن شریف کا پارہ اوّل و دوم جو چھوٹے بچوں کے آسانی سے پڑھنے کے واسطے خاص طرز پر لکھا گیا ہے قیمت ... ار

حقیقت نماز نماز کے تمام مسائل پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۸ر

پچاس سالہ تجربہ

ناظرین۔ ادویات ذیل کے متعلق میرے والد ماجد ڈاکٹر [illegible] خان صاحب کا پچاس سالہ تجربہ ہے علاوہ ازیں دس سال تک میں نے خود بحکم ضلع سہارنپور اپنے مطلب میں ان دواؤں کو استعمال کیا اور ہمیشہ مفید پایا۔ لہٰذا فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں۔

(۱) امو [illegible] [illegible]

[illegible]

(۲) اکسیر [illegible]

[illegible]

(۳) [illegible] ابتدائی [illegible] کا سوزاک [illegible] کے استعمال سے [illegible] کثرت اور [illegible] آرام ہو جاتا ہے [illegible] قیمت [illegible]

(۴) کرانک [illegible] سوزاک کا [illegible]

[illegible]

(۵) [illegible]

[illegible]

(۶) [illegible]

[illegible]

(۷) [illegible]

[illegible]

رکل دآءٍ دوآءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید ملوا کسانڈ والا سفوف لیصر۔ مفید لکرے۔ غشاء۔

نزول الماء قیمت فی تولہ .. .. دو روپیہ عہ

سرمہ رافع دھولا۔ فی ماشہ .. .. .. ایک روپیہ

سرمہ [illegible] مفید [illegible] [illegible]

سرمہ [illegible] .. .. عہ

[illegible] عہ

[illegible] عہ

[illegible] عہ

[illegible] عہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ق۔ د معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان۔

اہل اسلام کیلئے نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام) [illegible]

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ [illegible] عیسائی پادری [illegible] [illegible] کیلئے [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام [illegible] کا کام [illegible] قوم [illegible] [illegible] مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی [illegible] کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک [illegible] کتاب کا ایک ایک نسخہ [illegible] کی گئی ہے۔ یہ کتاب [illegible] [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ

[illegible] لاہور

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک۔ آزمالو تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوش خبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی آزمالو قیمت عہ

کشتہ بیشب مرکب۔ ضعف دل۔ دل کا دہڑکنا کمی خون۔ یرقان۔ ان امراض کیلئے [illegible] ۲۴ خوراک عہ

معجون [illegible] [illegible] [illegible] قیمت ایک تولہ [illegible]

مفرح [illegible] دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے [illegible] کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرتی ہے

قیمت فی ڈبیہ کلاں دو روپے چار آنے

ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے۔

ع۔ ن معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک [illegible] کا ایک سربستہ راز طبابت کا عجیب و غریب نسخہ

جوکہ مولوی عبداللہ صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں ہر طرح کی کمزوری۔ سستی۔ کمی باہ۔ احتلام اور جریان۔ رقت۔ اور ضعف دل و دماغ۔ درد کمر۔ نسیان۔ زکام۔ نزلہ کا علاج +

تصدیق:۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی۔ کہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبدالرحمان صاحب کاغانی حکیم نظام صاحب ہزاری۔ حکیم محی الدین صاحب قریشی سید محمود عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر [illegible] تجربہ کر کے اسکی [illegible] دی ہے۔ پہلے تو بہت گراں [illegible] تھی۔ مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت [illegible] [illegible]

ملنے کا پتہ بدر ایجنسی قادیان دارالامان

ضلع گورداسپور

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

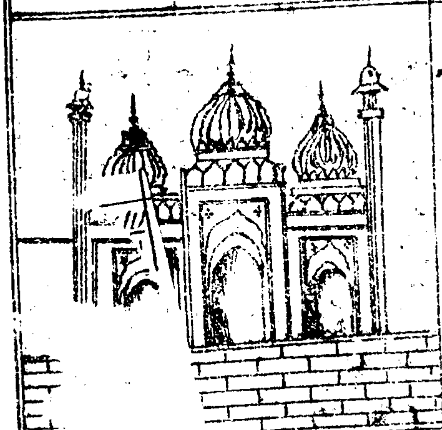

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

Reg. No. L. CCLXXXVIII

بنوش جرعۂ وصلش ز جام نورالدین

جلد ۱۳

۶ و ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ و ۱۳ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۲ و ۲۹ کاتک سمت ۱۹۷۰

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۱۷ و ۱۸ و ۱۹

ضعیف و مردہ دلی گر بقا دیان در آ

اڈیٹر معصر صاحب / جائنٹ ایڈیٹر میاں تاج الدین

کہ ہست محیی موتی کلام نورالدین

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکاری کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت کمر میں درد کے سبب علیل رہی اب آرام ہے مگر ضعف بہت ہے تاہم ہر دو درس قرآن مجید اور بخاری شریف کے ہوتے ہیں + اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت میر صاحب بخار سے بہت بیمار ہو گئے تھے لیکن اب آرام ہے مگر ضعف بہت ہے + حضرت مولوی محمد احسن صاحب یہاں رونق افروز ہیں + بٹالہ کے گورنمنٹ اسکول کی ہاکی ٹیم نے یہاں آکر مدرسہ تعلیم الاسلام کی ٹیم سے مقابلہ کیا۔ تعلیم الاسلام کی ٹیم نے سب میدان جیتے + مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے اٹاوہ سے واپس آکر اپنے سفر کے حالات بورڈنگ کے طلباء کی دلچسپی اور استفادہ کے لئے سنائے۔ بہت زور اس بات پر دیا کہ ہندوستان کے لوگوں کے آداب اور تہذیب قابل تقلید ہیں۔ فرمایا۔ "جہاں تعلیم الاسلام کے طلبار روحانی حالت میں عمدہ ہیں۔ وہاں اون کے لئے ظاہری اطوار کا زیور پہننا بہت ضروری ہے۔ علی گڈہ میں پہلی جماعت سے لے کر پنجم ہائی تک کے لڑکے ہر نو وارد کی تعظیم خودبخود کرتے ہیں یہی حال اس کالج کے چھوٹے سے لیکر بڑے طالبعلم کا ہے [illegible] خان صاحب چونکہ ہندوستانی ہیں۔ اسلئے ان کا وجود اطوار سکھانے میں بہت مفید ہو سکتا ہے ہمارے پنجاب میں گردن فرازی زیادہ ہے۔ آداب اطوار کیطرف توجہ بہت کم ہے۔ اس دفعہ مولوی بشیر الدین صاحب نے اپنا اسلامیہ سکول اٹاوہ کے ہال میں بہت زور دیکر میرا لیکچر کرایا اور اسمیں ایک گھنٹہ تک سلسلہ عالیہ کے حالات سُنے۔ انکی وسعت قلبی قابل تعریف ہے" + سفر لکھنؤ کے حالات اسی اخبار میں اختصاراً درج ہیں مفصل ہمارے رفیق سفر میر قاسم علیصاحب اپنے اخبار الحق میں لکھیں گے جسکی ترقی اشاعت کی طرف احباب کو توجہ کرنی چاہیئے + حضرت خواجہ صاحب بخیریت ہیں اور اپنے کام میں مصروف ہیں + سفر لکھنؤ میں مینے اس بات کو محسوس کیا ہے کہ اگرچہ خواجہ صاحب اب ہندوستان میں نہیں ہیں کہ مختلف شہروں میں پھر کر اور تائید اسلام میں لیکچر دیکر غیر احمدیوں کو سلسلہ حقہ کے متعلق حسن ظنی کی طرف کھینچ لانے کی کوشش کریں مگر اون کا ولایت کا کام بھی چونکہ اخبارات میں چھپتا رہتا ہے اس واسطے جو کام اُنھوں نے ہند میں شروع کیا تھا وہ بھی بدستور جاری ہے انکی سعی متعلق اشاعت اسلام کے سبب ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ ہر جگہ اون کے بہت ممنون اور مشکور پائے گئے اور اس سبب سے وہ عموماً احمدیوں پر حسن ظن کرنے لگ گئے ہیں + برادرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب احمدی ظفروال سے لکھتے ہیں کہ خواجہ صاحب کی امداد کیواسطے مبلغ ایک سو پینسٹھ ۱۶۵ بذریعہ منی آرڈر وہاں کے لوگوں سے جمع کر کے بھیجا گیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے + ماہ نومبر کا مسلم انڈیا گذشتہ اتوار کی ڈاک میں یہاں پہونچ گیا ہے + مصر کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ ہمارے دوست شیخ عبدالرحمٰن صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب بخیریت ہیں انہیں ایک لائق محبت کرنیوالا استاد مل گیا ہے وہ انہیں عربی پڑھاتا ہے یہ اُسے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرتے ہیں + سید عبدالحی صاحب کا خط جدہ سے آیا ہے۔ زیارت مدینہ کے بعد وہ سمندر کے راستے سے جدہ آئے اور منشی فرزند علی صاحب خشکی کے راستے سے مکہ آئے سب بخیریت ہیں + چودہری فتح محمد صاحب کو آنکھوں کی تکلیف ہے اللہ تعالیٰ شفا دیوے سب دوست دُعا سے امداد کریں + حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مکان کی خشت بُنیاد حضرت نے رکھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے + حضرت خواجہ صاحب اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں کیا خدا کی شان ہے میری داڑہی یہاں اسقدر ہے کہ کبھی ہندوستان میں اسقدر نہ تھی + مولوی صدر الدین صاحب کے لیکچر اٹاوہ میں مقبول عام ہوئے۔ آپکا ایک لیکچر اٹاوہ کے اسکول میں بھی کرایا گیا +

مُبارک۔ مُبارک۔ مُبارک

مُبارک!

۱۸۔ نومبر ۱۹۱۳ء حضرت خلیفۃ المسیح کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے پانچوان فرزند نرینہ مرحمت فرمایا اللہ تعالیٰ صحت عافیت کے ساتھ عمر دراز عطاء فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

مُبارک! مُبارک!! مُبارک!!!

حضرت خواجہ صاحب کا تار ۱۷۔ نومبر ۱۳ء کو یہاں پہونچا ہے جسمین یہ خوشخبری درج ہے کہ لارڈ ہیڈلے نے اپنے اسلام کا اعلان کیا اللہ تعالیٰ لارڈ موصوف کو استقلال عطا کرے اور حضرت خواجہ صاحب کو جزائے خیر +

ایک نشان

وہ جو قادیان سے باہر رہتا ہے وہ جو دارالامان سے دور ہے وہ جو احمدؑ کے گھر کی چاردیواری کے اندر یا اوس کے قریب نہیں وہ اس راز سے بیخبر ہے وہ اس حقیقت سے ناآشنا ہے جس کا علم خدا نما معبودوں کے پاس رہنے اون کا قرب حاصل کرنے سے میسر آتا ہے۔ ہم نے خدا کے ایک فرستادہ کو دیکھا۔ ہم نے اوس کے ذریعے سے نہ صرف اوس کی زندگی میں بے نشان کا نشان پایا۔ بلکہ اُس کے فیض یافتہ اصحاب کی صحبت میں اوس کے کلام میں بھی خدا نمائی کی جھلک دیکھی۔ ہمارے موجودہ امام اور سب سے بڑے احمدی کا وجود اپنے آقا کے راستباز ہونے کی سب سے بڑی شہادت ہے اوس کی اولاد مرزا غلام احمد کے مامور من اللہ ہونے کا نشان ہے۔ اس کی زندگی اس کی بیماری پیارے مہدی کے دعاوی و صداقت کی مصدق ہے آج ہم اپنے ناظرین کو وہ مژدہ جان فزا سُناتے ہیں اُس نشان کا پتہ دیتے ہیں جو دہریہ کو ساکت کرنے اور خدا کے منکر کو مبہوت کرنے کے لئے شہاب ثاقب ہے۔ یعنے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک موعود بیٹا آج ۱۸۔ نومبر ۱۳ء کو عطا فرمایا۔ یہ موعود اس لئے زبردست نشان ہے کہ اس کی خبر اوس زمانہ میں دی گئی تھی۔ جب جماعت کے مخلصین کو قوت کی ظاہری حالت دیکھ کر بے چینی ہو رہی تھی۔ اور انسانی آنکھ و قیاس ہرگز یہ گمان نہ کر سکتے تھے کہ نور الدین کی زندگی کا آفتاب غروب ہونے سے رُک جائیگا بڑھاپا۔ گھوڑے سے گرنا دیر تک بیمار ہو کر سخت لاغر ہو جانا سخت مایوسی پیدا کر رہے تھے۔ اوس وقت حضور نے فرمایا۔ کہ مین نے دیکھا ہے کہ میری جیب میں کسی نے ایک روپیہ ڈالدیا اسکی تفہیم یہ ہے کہ ایک لڑکا ہو گا۔ عجیب بات ہے کہ بظاہر مجھ زیست کی اُمید نہیں اور اس وقت قوائے رجولیت بھی موجود نہیں اس خواب کے گواہ ماسٹر محمد دین چودہری غلام محمد اور ماسٹر عبدالرحیم وغیرہ ہیں بس یہ نشان الٰہی جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اور تمام جماعت قابل مبارکباد ہیں +

افریقہ سے ایک خط

ہمارے دوست ڈاکٹر مفضل کریم صاحب نے افریقہ سے کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم۔

مخدومی و مکرمی برادرم جناب حضرت مولانا صاحب :-

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میرے مولا۔ میرے ہادی۔ میرے مرشد۔ میرے آقا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیار پاک سے آج مجھ گمنام کو ایک خط آیا۔ نہ خط بھی کسکا۔ آقا کے حواری کا۔ سبحان اللہ یہ گمنامی نصیبہ تیری آج کام دیگئی۔ نہ گمنام ہونا نہ تلاش کیا جاتا اور نہ عرض حال کی توفیق پاتا۔ مجھ گم گشتہ کی تلاش کرنے والے محسن میں آپ کے ہر ایک فرمان کا مندرجہ ذیل جواب عرض کرتا ہوں :-

ملک - میں اس ملک میں اپنی خواہش سے تین سال کیلئے تبدیل شدہ ملازمت پر آیا ہوں ایک سال گذر گیا دو باقی ہیں انشاء اللہ وہ بھی گذر جائینگے۔

سلسلہ حقہ کا فدائی ہوں۔ اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی سے یورپین اصحاب تک تبلیغ اسلامیہ کا بقیہ اُٹھا نہیں رکھتا ہوں۔ تمام انسر ہوں خواہ کوئی اور۔ وہ سنیں یا نہ سنیں میں سنانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور خاصکر پادری صاحبان جو کہ اس ملک میں لشکر شیطان کیطرح پھیلے ہوئے ہیں اُن تک تو کچھ حرج اور خرچ کرکے بھی پہونچتا ہوں۔ چنانچہ جب بزرگ سے جلد ہوں تو بندہ کو مذہبی دیوانہ سمجھکر ایک صاحب نے طنزاً کہا تھا کہ اب تم افریقہ میں جاکر تبلیغ کرنا۔ اس نے تو تمسخر کیا تھا۔ لیکن میرے لئے یہ بات ترقی ایمان کا باعث تھی۔

ملامت سہ بازار عشق است ٭ ملامت صیقل زنگار عشق است

دنیا کی مصیبتوں نے درگاہ مولا تک حاضر ہونے کی فرصت نہ دی۔ ورنہ ارادہ مصمم تھا کہ یہاں آنیسے پہلے ضرور در اقدس تک ہو آتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق ایزدی۔ دو برس گذرنے کے بعد ضرور حاضر ہونگا۔ اور آپ کی دعاؤں سے یہ دو سال جلد ہی گذر جاویں گے۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و سید محمد حسین صاحب اس خاکسار کو جانتے ہیں پیغام مسیح پہونچانیکے بارے میں جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں ایک سعید روح نے اس کو قبول بھی کیا ہے۔ اُنکا نام نامی ڈاکٹر عبدالکریم احمدی ہے۔ انکی بیعت کا خط پچھلی ڈاک میں بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح پہونچا چکا ہوں۔ اور انکی اخبارات چندہ وغیرہ بھی ارسال خدمت ہے۔ بہر صورت اس ہفتہ خاکسار کے ایک خط اپنی اخباروں وغیرہ کیلئے اور ڈاکٹر صاحب ممدوح کیلئے آپکی خدمت میں لکھا تھا۔ کہ اتنے میں آپکا سرفراز نامہ بھی آگیا۔

بعد از ہزار حرماں دانی چہ ذوق دارد
ابرے کہ در بیاباں بر تشنۂ ببارد۔

حضرت خواجہ صاحب جو کچھ کہ ولایت میں کر رہے ہیں۔ اس کا اجر صرف درگاہ رب العزت سے ہی مترتب ہو سکتا ہے۔ بندہ نے آپکے بدر کے کالموں میں اور ان کے اپنے پرچہ میں مدد کا حکم پاکر علاوہ غریبانہ مالی مدد کے بھی عرض کر بھیجا ہے کہ اگر ایسے حالات ہوں کہ اپنے گذارہ پر ولایت میں بسر کر سکوں تو حاضر ہونا سعادتمندی سمجھونگا۔ منتظر ہوں کہ کیا حکم صادر فرماتے ہیں

اس ملک کے حالات :- باشندے وحشی۔ تن کی عریانی ان کے تمدن کی حد ہے۔ شراب نوشی اور شراب سازی میں یورپ کے بھی کان کاٹتے ہیں۔ جس چیز کو پاتے ہیں۔ اس کا خمیر اٹھاکر شراب بنا لیتے ہیں اور یہ دنیات کی خوراک ہے۔ دجال نے بھی مسیح ناصری کی آڑ میں جا بجا ہر پانچ سات میل کے اندر اندر مشن بنا رکھے ہیں یہ فرقہ ہر ایک ملک سے۔ امریکہ۔ انگلینڈ۔ بلجیم۔ اٹلی۔ جرمنی۔ فرانس۔ آسٹریا سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ غرضکہ ہر جگہ سے مشنری گروہ بنکر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ شراب و زناکاری کی تو فریقین میں ہی کوئی کسر نہیں۔ البتہ خوک خوری جس سے کہ یہ وحشی متنفر ہیں۔ دجال کے سایہ میں آکر وہ بھی سیکھ جاتے ہیں۔ لہذا اخبیث باطن ہوکر یوروپ کی تہذیب کا مکمل نمونہ بنجاتے ہیں۔ اہل یورپ مختلف ممالک سے یہاں آکر آباد ہو رہے ہیں۔ یہ مزدوری پیشہ وحشی جنکو کہ مختلف طور سے تنگ کرکے مزدوری کرنے پر مجبور کیا گیا ہو بہت کم مزدوری پر یوروپین لوگوں کے ہاں مزدوری کرتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ سے بھی اکثر نوآبادگار آرہے ہیں اور اُن کے آنے سے یہ برکت مزید براں ہوئی ہے کہ بیچارے ہندوستانیوں سے نفرت کی سبیل علاوہ طور سے کشادہ ہوگئی ہے۔ یہانتک کہ ان وحشیوں کو بھی ہندوستانیوں سے ہی بدسلوکی کا سبق سکھایا جاتا ہے۔ اور یہ وبال ہندوستانیوں پر مسیح وقت کی نافرمانبرداری سے ہے کہ اُن پر خدا کی زمین تنگ ہو رہی ہے اور گو گر صنعت عیسائی یہ بھی اپنے کئے کی سزا پائینگے جبکہ مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ کہ "عیسائی دنیا میں ایک ایسی وبا آئیگی جو ان کو بہا لے جائیگی۔ وغیرہ وغیرہ"۔ یہ وحشی جب ننگے لیٹتے ہیں تو مہذب یورپین عورتیں اور مرد خاص طور پر مسرور ہوتے ہیں۔ اور تصویریں اتارتے ہیں۔ نبوت کے لئے ایک تصویر بھی ارسال خدمت ہے۔

اس ملک میں وعظ کی تجویز کے نہ ہی تو بندہ مطابق ہے اور نہ مخالف۔ خاص طور پر مطابق اس واسطے نہیں ہے کہ لوگ یہاں عام طور پر جاہل ہیں۔ اور محکوم ہونیکی وجہ سے دل مردہ ہیں۔ زنجبار کا حال خاص بھی معلوم نہیں کہ وہاں کیا کیفیت ہے لہذا یوروپ اور امریکہ کے وفد کا خاص طور پر خواہاں و مداح ہوں۔ لیکن مخالف اس واسطے نہیں ہوں کہ احکم الحاکمین نہیں معلوم کن باتوں میں راضی ہے عیسیٰ تو لیٰ یا دکھاتا ہے۔ لہذا یہ امر محض حضور کے فرمان پر بھی ہے۔ بجائی نادر رضا صاحب امید ہے کہ ھلا بیت المسیح میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور اس امر کے لئے حاضر ہوئے ہونگے۔

سے [illegible] انگریز اس ملک میں بھی ہیں وہ لوگ اکثر صاف باطن ہیں اور اسلام کے نزدیک چنانچہ ایک صاحب نے حضرت رسول کریم کی سوانحعمری انگریزی میں مانگی ہے۔ یہاں پر ملنا محال ہے

پورا پتہ لکھیں

احباب کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ اور نمبر بھی لکھا کریں۔ بعض احباب صرف نمبر لکھ دیتے ہیں وہ بھی ناکافی ہے کیونکہ پھر چٹوں میں سے تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض صرف نام لکھ دیتے ہیں وہ بھی ناکافی ہے۔ کیونکہ پھر کلیدوں کی امداد سے نمبر تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح وقت بہت ضایع ہوتا ہے اور خطوں کی تعمیل میں التواء ہو جاتا ہے۔

فصل الخطاب :- اگرچہ کئی ایک اخباروں میں یہ عاجز شایع کر چکا ہے کہ ۵۰۰ سو درخواست آنے پر اس کے چھاپنے کا انتظام کر دیا جائیگا لیکن اب چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المہدی نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قیمتی وقت سے کچھ حصہ اسکی تصحیح و ترمیم میں خرچ کرنا شروع کر دیا ہے اور ملکہ کچھ حصہ کتاب حضور نے تصحیح فرماکر اس عاجز کو دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کتاب بہت اصلاح طلب ہے غرضکہ ایک سو درخواست ہونے پر میں حضرت کی خدمت میں بمشورہ اور دعا کی خاطر حاضر خدمت ہوا۔ آپنے زبان مبارک سے فرمایا دو سو درخواست پر کام شروع کر دو اور پھر آپنے مکرر فرمایا ہماری طرف سے پھر لکھو کہ دو سو درخواست آجانے پر کام شروع کیا جاویگا۔ چنانچہ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ دو سو [illegible] درخواستیں [illegible] قادیان

خواجہ صاحب کا خط از مسجد فضل

نمبر (۱) آج پورا ایک سال ہوا جب

میں نے اس سرزمین پر قدم رکھا یعنی ۲۳ ستمبر ۱۹۱۲ء کی سہ پہر کو میں انگلستان میں آیا تھا۔ اور اس عرصہ میں جس قدر خدا تعالیٰ نے فضل سے وہ خاص خصوصیت کی [illegible] ہمارے میاں صاحب [illegible] [illegible] [illegible] ہی [illegible] [illegible] ووکنگ کی مسجد [illegible] اس [illegible] کر کے اس مسجد کو جس قدر بنا یا ہے بہت ہی خوبصورت بنایا۔ اس کے سامنے آپ ایک سفید سارا استر باہر کو دیکھتے ہیں یہاں ایک حوض ہے جو بالکل بیکار اور نہ اس میں کوئی پانی کا راستہ ہے [illegible] رحمان سے کہ میں نے [illegible] انگلستان [illegible] ایک ماہ [illegible] رسول سے پہنچے یہاں لائے اور ان کی طرف سے [illegible] مسجد [illegible] سے گئے۔ وہ رقم بھی [illegible] نے خدام حضور کے لئے یہ انتظام کر رکھا تھا۔ وہ تھوڑا [illegible] لگ گئے ہیں۔ اور ایک خوبصورت فوارہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اور پانی کا [illegible] ہو گیا ہے۔ یہ مسجد آئے دن یورپین زائرین کو یہاں لے آتی ہے۔ [illegible] کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ مسلمان مسجد کو دیکھنے سے کسی کو [illegible] بہت خوبصورت آ رہے ہیں۔ ہم انہیں موقعہ پر تبلیغ کرتے ہیں اور کوئی لیکچر یا اسلامک ریویو کی کاپی دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ بلاد الملک (؟) کی خدمت بھی کر جاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ تین ہفتہ میں شیخ نور احمد صاحب کو دس [illegible] وصول ہوئے ہیں جو انہوں نے مسجد فنڈ میں اضافہ کر دیئے ہیں۔ میں نے کسی گذشتہ خط میں کہا تھا کہ مجھے عید کی نماز کے بعد نواب بہاولپور کی طرف سے دس پونڈ ملے تھے۔ وہ میں نے ظاہر کیا تھا کہ میں اپنی ذات پر مسجد کی ضرورت کو ترجیح دیتا ہوں۔ اور ارادہ تھا کہ اسے برقی روشنی پر خرچ کر دوں۔ لیکن تخمینہ کیا تو اس پر چالیس پونڈ خرچ ہوتے تھے۔ حیران تھا کہ کیا کروں۔ اتنے میں مزید خط و کتابت کا نتیجہ ہوا کہ نواب صاحب کی روز ولادت کی یاد میں آج اطلاع ایسی آئی ہے کہ پچیس ۲۵ پونڈ وہ مسجد کی برقی روشنی کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں جو ۳۰ ستمبر کو مجھے مل جاویں گے سبحان اللہ کیا خدا کا فضل ہے کہ ستمبر کے مہینہ میں خدا تعالیٰ نے پورے [illegible] پونڈ مسجد کے لئے بھیجے

جس میں سے ۵ پونڈ مسجد کے فرش کے لئے آئے تھے۔ مشکل یہ ہے کہ ملک ظاہر پرست اور خوبصورتی کا دلدادہ اور پھر خدا کا گھر کیوں اینٹ ضروری سے عاری ہو۔ لارڈ موصوف کے متعلق خوشی ہی خوشی ہے۔ منجملہ از خط و کتابت یہ بھی ہے حضرت صاحب کا لیکچر دھرم مہااتسو اس نے مطالعہ کیا حیران ہو گیا فوراً مجھے خط لکھا کہ یہ کتاب تو اس قدر ارفع اور اعلیٰ ضابطہ انسانیت پیش کرتی ہے کہ میں تو اپنے [illegible] مسلمان [illegible] کی اہمیت نہیں دیکھتا۔ سُبحانَ اللہ کیا فطرت اور فہم ہے۔ ایک ہم مسلمان ہیں کہ ہم کو احساس تک نہیں اگرچہ روز قرآن زیر نظر ہے۔ میں نے بجواب لارڈ موصوف کو لکھا کہ یہ اس کا کہنا ہی سعادت کی نشانی ہے۔ میں نے اُسے کہا کہ اس نے اس کتاب میں نفس کی تین حالتیں پڑھی ہیں۔ ایک نفس امّارہ۔ دوسرا نفس لوامہ اور تیسرا مطمئنہ۔ حالت امّارگی خطرناک ہے۔ مبارک وہ ہے جس میں لوامیت پیدا ہو جاوے۔ اس کا یہ احساس کہ اس میں اس قدر ارفع زندگی کی اہلیت نہیں یہ لوامیت [illegible] ہی مبارک ہے۔ اگر وہ یہ کہتا کہ یہ سب بیہودہ اور فرضی ہے تو وہ امّارگی [illegible] لارڈ موصوف اس سے نہایت خوش ہوا۔ اور اس کا شکریہ نامہ آیا کہ میری [illegible] بلکہ اس میں حوصلہ افزائی قابل شکریہ ہے۔ لارڈ موصوف کی [illegible] سے نکالے۔ وہ لکھتا ہے کہ اس نے اپنے خاندان میں آہستہ آہستہ تبلیغ [illegible] ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اعلان جلد کرے اپنے ساتھ اور بھی لاوے [illegible] کہ نفس یہ ہے لیکن کیا کروں ابھی وقت نہیں اور نہ مقابلہ میری اور اس کی [illegible] کہ لوگوں کو یہ دھوکہ نہ ہو [illegible] حال ہی میں نے اپنی دو بہنوں کو آہستہ آہستہ [illegible] کیا ہے۔ ان کا جواب [illegible] کے پاس [illegible] بھی بیٹے۔ وہ دونوں [illegible] مسیح کی پرستار ہیں لیکن میری تصنیف پڑھنے کی انہوں نے آمادگی ظاہر کی ہے۔ ایک نے تو یہ لکھا کہ جو کچھ [illegible] عیسائیت کی متعلق [illegible] پولوس کی بیہودگی ہے اس پر لارڈ موصوف نے کہا کہ پھر دنیا حصہ پالوس کی تحریر کا بنی بر بیہودگی ہو گا اور [illegible]

یہ ایک نہایت ہی مبارک آثار ہے کہ اسلامک ریویو کے پڑھنے والے اب یہ خیال ظاہر کرنے لگ گئے ہیں کہ پولوس ہر امر میں قابل سند نہیں خدا کرے یہ عام عقیدہ ہو جائے پولوس جب [illegible] نہیں بطور سند نہ مانا گیا تو موجودہ عیسائیت کا خاتمہ ہے۔ عنقریب لارڈ موصوف کو ملنے جاؤں گا۔ اس کے خطوط تقاضے متواتر آ رہے ہیں۔ مشکل یہ پڑی ہے کہ ابھی کام کا بوجھ لکا نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ کچھ تو کام بڑھ گیا ہے اور کچھ چوہدری فتح محمد صاحب جون سے آئے ہیں کم دیتی

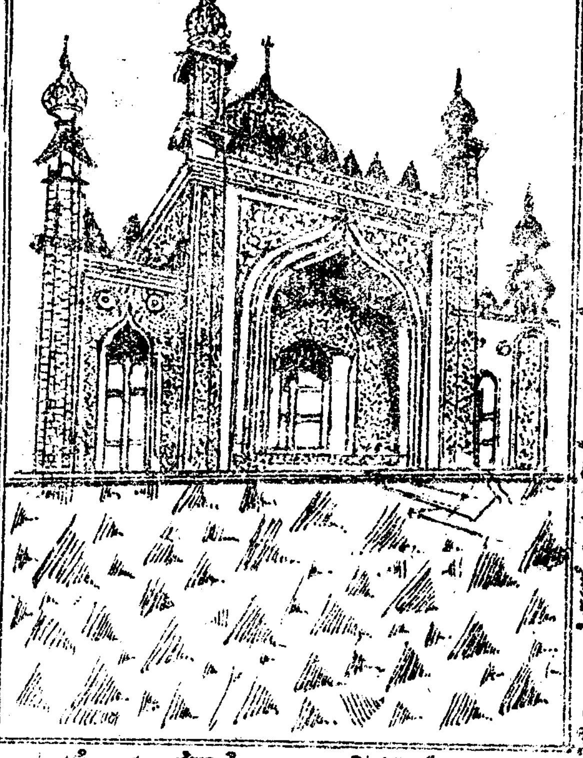

مسجد فضل واقعہ ووکنگ جہاں خواجہ صاحب رہتے ہیں

بیمار رہے۔ اب درد جسم تکلیف دہ ہے۔ پہلے ماہ میں تو کام اُن کے ذریعہ ہلکا ہوا۔ لیکن چوہدری صاحب کی آنکھ پر اس کا بڑا اثر ہوا۔ آنکھ کا معاملہ اس لئے میں نے انہیں کام سے روکدیا اور دو ہفتہ آرام دیا۔ اب اس ہفتہ گذشتہ میں کچھ کام کیا۔ دو تین دن کے بعد پھر تکلیف شروع ہو گئی۔ پھر اب ارادہ ہے کہ ایک ماہ تک چوہدری صاحب کو کام کی طرف [illegible] دیا جاوے اور اللہ تعالیٰ رحم کرے کہ یہ میری ہی شامت اعمال ہے یا امتحان ہے مجھے ایک [illegible] خواب [illegible]

[illegible] لیکن شکر کر خدا کا [illegible] سرٹیفکیٹ [illegible]

[illegible]

[illegible] زیادہ [illegible] ہوں اور [illegible] ارد گرد پہنچے ایک قوت [illegible] حملہ [illegible] ہے۔ بہرحال [illegible] ہے۔ حضور دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ قوم کے ان فرستادوں کو مفید ثابت کر دے آمین۔ اب ایک اور سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ پیرس کی کانگریس انٹی فانح [illegible] یورپ کے [illegible] نے اس رسالہ کو دیکھا۔ ان کے خطوط شروع ہو گئے۔ حیرت اور استعجاب۔ ان کے خطوط سے نظر آتا ہے وہ حیران ہیں کہ اسلام میں اس قدر خوبیاں ہیں کہ یہ اسلام ہے [illegible] دریافت اب ہوتا ہے [illegible] اسلامی خیالات کے کس سکول سے تعلق رکھتا ہوں۔ مطلب اُنکا یہ کہ میں کسی خاص سکول کا پیرو ہوں۔ ورنہ جو اصل اسلام ہے وہ ان بیہودگیوں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے سمجھ رکھا ہے۔ میرا جواب یہ ہے کہ جو اسلام انہوں نے سمجھ رکھا ہے وہ اسلام نہیں اور جو اسلام کے متعلق میں کہتا ہوں وہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور کل اہل اسلام کا بنا قرآن ہی مذہب ہے۔ پھر جو میں کہتا ہوں اس کی آیات قرآن ہیں۔ جنکا ترجمہ میں لفظی کرتا ہوں۔ بہرحال یہ خط و کتابت میرے نزدیک رسالہ سے زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ لیکن خدا کرے ہمارے یہ ایام نتائج اور کار کے لحاظ سے معراجی کیفیت کے ہو جاویں۔ یہ کام چلتا ہے۔ دوسرا سلسلہ لیکچروں کا ہے۔ جو شروع ہے اور کئی طرف سے خطوط آرہے ہیں۔ سر دست تین لیکچر ڈاکٹن کے منظور کئے ہیں۔ وہ اس لئے کہ وہاں تخم ریزی ہو چکی ہے۔ آبیاری کی ضرورت ہے۔ گلاسگو، انڈنبرا، اور لنڈن کے متعلق کیا عرض کروں۔ مثال دیتا ہوں۔

جرمنی کے متعلق عرض شاید کیا تھا یا نہیں کہ ایک میرا دلدادہ شیدا ہے۔ ایک دولتمند گھر کا۔ نوجوان میری عمر کا اور میرے قد کا ہے

اس کے ایک خط کا اقتباس پیغام صلح میں غالباً ملاحظہ اقدس ہوا ہوگا۔ وہ بھی بلاتا ہے۔ ادھر مشکل یہ ہے کہ یہاں کوئی پختہ مغز مخیوں اشخاص پر جاہیئے جو خط و کتابت کا جواب دے۔ بعض خطوط کا جواب کسی قدر اشکال پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً بالٹیمور یونیورسٹی کے پروفیسر کا ایک خط آیا۔ اس پر جہالت کی [illegible] اسلامک ریویو میں اسلامی تعلیم [illegible] ظاہر کی۔ دو ایک بعض حملے کئے [illegible] حالانکہ اس میں [illegible] [illegible] اس کا جواب [illegible] شائع [illegible] ڈال دیا ہے [illegible] پیغام صلح میں [illegible] سے گذرے گی۔ لیکن آخری جواب جو ہے اس کے [illegible] کتب تاریخ دیکھی ہوگی۔ خدائی نشان ہے۔ میں تو اب حیران ہوں کہ یہ پروفیسر اس شان کے اور میرے چند فقروں سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اس پروفیسر اٹلی نے لکھا کہ اسلامی فتوحات نے شمالی افریقہ میں تباہی پیدا کی اور ترک دشمنان اسلام ہیں۔ میں نے صرف جواب میں یہ لکھا کہ میں عنقریب اس کی تحریر کا جواب رسالہ میں دونگا۔ اور اس کا یہ فقرہ غلط ہے۔ فوراً اس کا جواب آیا کہ اسلامی فتوحات سے میری مراد ترکی فتوحات ہیں۔ اور اندلس وغیرہ میں مسلمان باعث تھے۔ لیکن اندلس کے [illegible] [illegible] قابل ملاحظہ ہے کہ محض ایک لفظی دھمکی سے اس پروفیسر نے اپنی چال بدل لی۔ ذالک [illegible]

[illegible] اسلام کا ایک حد تک حامی ہے۔ اس پر رسالہ کا [illegible] نیک اثر ہوا۔ صرف اس کے تین خطوں میں جو اس نے خطاب بدلے کیا آپ اس سے اندازہ فرمالیں۔ اوّل خط پیارے جناب۔ دوسرا خط پیارے رفیق کار [illegible]

[illegible] ہے۔ کیونکہ دو ہوتے ہیں جو ایک ہی کام مل کر کرتے ہیں۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ میں اور وہ اسلام کی شوکت قائم کرنے میں ہم کار ہیں۔ اب تیسرا خط رسالہ پہنچنے کے بعد آیا۔ اور اس نے یہ خطاب لکھا ہے۔

(میرے پیارے اخی فی اللہ [illegible] سلام [illegible])

ایک مسلم کا لیت کا پروفیسر [illegible] (

یونیورسٹی میں ہے۔ اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] ایک نہایت ہی خوش خبری کے سامان پیدا ہو رہے ہیں جس کی [illegible] پر مفصل عرض کر سکونگا۔ شاید دو ماہ میں لکھ سکوں۔ یہ کسی خاص فرد یا افراد کے مسلمان ہونے کے متعلق نہیں بلکہ ایک ایسا موقعہ [illegible] والا ہے کہ کل دنیا میں جاکر اسلام خوبصورتی پیش کرنے کے سامان پیدا ہو جاویں۔ لیظہرہ علی الدین کلہ کی صورت نکلنے والی نظر آرہی ہے۔

ڈاکٹر وُنڈٹ بانی کانگریس پیرس کا کل خط امریکہ سے آیا ہے اس نے اگست اسلام ریویو دیکھا وہ لکھتا ہے کہ میں ہر طرح امداد کے لئے تیار ہوں۔ اس نے ایک فقرہ یہ لکھا ہے کہ صرف بہت تھوڑی باتیں ہیں جن میں مجھے اسلامک ریویو کی تحریر سے کسی قدر اختلاف ہے۔ والا اسلامک ریویو میرے دل کا آئینہ ہے۔ الحمد للہ۔ عنقریب یہ اختلاف بھی دور ہو جائے گا۔ وہ ان سمجھ نہیں کہ اسلامک ریویو قرآن کا آئینہ ہے کیونکہ ہر جگہ آیات قرآنی کا لفظی ترجمہ ہوتا ہے۔ [illegible] اور قرآن فطرت انسانی کا آئینہ ہے اور وہ ان امور میں انسان سلیم المزاج ہے پھر اسلامک ریویو کیوں اس کے دل کا آئینہ نہ ہو۔ بلکہ یہ تو ہر ایک سلیم المزاج کا آئینہ ہے۔

الحمد للہ ان تو دس ماہ نے مجھے یقین دلا دیا۔ کہ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ سچا فلسفہ ہے۔ مارچ اپریل۔ مئی۔ جون کے رسالوں نے یہاں شور ڈال دیا چاروں طرف سے خطوط آئے۔ کہ تمہاری تحریر سے یہاں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ یہ بہت سخت ہے۔ تم ہم کو گول سول الفاظ میں کافر۔ بے ایمان۔ مشرک کہتے ہو۔ اور ضال مضل۔ ہمارے دلوں کو چیرتے ہو اور آگے اس تحریر نے اس رنگ پر فائدہ کیا کہ پادری حلقہ میں شور ڈال دیا کہ ایک شخص کلر ح اندازہ یا دانش [illegible] پر عمل کرتا ہے۔ بہرحال میں نے جب وہ طرز عمل اختیار کیا جو حضور کی تعلیم کے مطابق ہندوستان میں ہندوؤں کے مقابل تھا۔ نواب احسن مرزا کے آواز آرہے ہیں۔ اور جس سپرٹ میں رسالہ لکھتا ہے۔ اس کی عزت کی جاتی ہے۔ حالانکہ رسالہ کا کوئی حصہ نہیں جس میں کفار کی تثلیث پرستی۔ فلسفہ یا ان کو صاف اور کھلے الفاظ میں توڑا نہیں جاتا۔ [illegible] فرمایا ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ

[illegible] آخر میں ایک ضرورت کا بھی اظہار ہے۔ یہاں [illegible] کے خطوط آتے ہیں کہ وہ یہاں آنا چاہتے ہیں۔ اور [illegible] اسلام کے لئے تیار ہیں۔ [illegible] [illegible] احسان ہے کہ بڑا احساس ہے۔ لیکن اخراجات کی مشکلات ہیں۔ یہاں یہ قوم خطرناک وطن پرست اور قوم پرست ہے کہ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مزدوری بھی میسر کسی کو نہیں آسکتی۔ اس لئے جب تک زاد راہ اور زاد رہائش کا انتظام نہ ہو یہاں کوئی بھائی آنیکا ارادہ نہ فرماوے۔ ہمارے ذرائع آمدنی بمشکل ہم تینوں کے یہاں

مشکل میں - ہاں ایک اور دقت ہے - بعض حالات ہیں جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں جنکے ماتحت ضروری ہے کہ ہمارا اپنا کوئی باورچی ہو اور مسلمان ہو - اور ہندوستان کا ہو - یہ ضرورت لنڈن میں نہ تھی - جس قدر یہاں آکر محسوس ہوئی ہے - میں نے تو چاہا کہ یہاں ایڈیٹری سے لیکر خود تلیوں کی طرح بلند سے اٹھا کر جاتا رہا ہوں - وہاں باورچی بھی بنجاؤں - چنانچہ یہاں آکر پہلے ہفتہ عشرہ میں ہم مل جل کر باورچی کا کام بھی کرتے رہے ہیں لیکن پھر دوسرے کاموں میں سخت ہرج ہوتا ہے - یہ دوکنگ بدقسمتی سے فرقہ سپٹسٹ کی بستی ہے - جن کو اسلام سے خاص عناد ہے نہ معلوم کیا مصلحت ربی ہے کہ خدا نے ہمارا مقام یہاں پسند کیا - شاید قادیان کا انار کلی ٹیالہ کے قریب میں ہوتا اس کو حل کر سکے - بہر حال خوم احتیاط اس امر کی مقتضی ہے کہ ہمارا اپنا باورچی ہو - موجودہ کو نے پہلے ہفتہ کا نوٹس دیدیا ہے - اگر کوئی وہاں سے اپنے خرچ پر آسکے تو یہاں اسے تین روپیہ ماہوار اور روٹی مل سکتی ہے - اور اگر یہ کام خدا کی خدمت ہے تو پھر اجر جزیل کا بھی وہ مستحق ہے - (کمال الدین)

خواجہ کمال الدین صاحب کا

دوسرا خط

میں نے کسی پہلے خط میں عرض کیا تھا کہ میں عنقریب ایک اپیل لکھنے والا ہوں -

مشکل یہ ہے کہ سال کا خاتمہ ہے اور جنوری کو دوسرا سال شروع ہوگا - اور دراصل کام اب شروع ہوا ہے - اب مغربی علمی دنیا کی توجہ اس طرف ہوئی ہے - اور اس سرد مزاج اور لاپرواہ قوم میں اب احساس ہوا ہے - کہ اسلام بھی کوئی قابل توجہ کے قابل ہے - بہت خفیف سی جنبش ہونے لگی ہے - بڑا خوشی کا مقام دراصل اور ہے - اس وقت مراکو، جاوا اور سنگاپور میں قریب قریب بذریعہ خط و کتابت یہ امر فیصل ہو گیا ہے - کہ اسلامک ریویو کا ماہوار ترجمہ ان ممالک کی اپنی اپنی زبان میں شایع ہو - یعنے کا سنگھالی اور جزیخ - مراکو والے کہتے ہیں کہ وہ عربی یا فرانسیسی دونوں میں ایک زبان میں شایع کرنا چاہتے ہیں - میں نے ابھی جواب نہیں لکھا - خیال کرتا ہوں کہ فرانسیسی میں ہی ہو تو بہتر ہے کیونکہ یہ زبان اس وقت ٹیونس اور مراکش میں بولی جاتی ہے - اور کل یورپ کی قریب قریب یہی زبان ہے - عربی رسالہ کا انتظام لندن سے ہو تو بہتر ہے کیونکہ عرب شام - مصر - اور سواحل کی یہی زبان ہے **وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ** جیسے منشاء پاک خداوندی ہوگی وہ ہو رہیگا - بہر حال ان تین ممالک کا معاملہ قریب قریب طے شدہ ہے -

جاپان سے بالواسطہ خط و کتابت جاری ہے کہ وہاں بھی یہ رسالہ نکلے -

خدا تعالےٰ نے خود بخود یہ تحریک وہاں قلوب میں ڈالدی ہے - یہ لوگ مجھسے اجازت مانگتے تھے - میں نے دیدی ہے ہاں خیال یہ آتا ہے کہ جب نئے سال سے یہ رسالہ گویا چار زبانوں میں نکلکر بہت سے مشرقی حصہ کو زیر اثر اسلام لا دیگا ایسی صورت میں خدا نہ کرے کہ مالی مشکلات اسکی روک کا موجب ہوں - انتظام تو خالق الاسباب کے ہاتھ میں ہے - بطور ہتیہ اسباب میں نے ایک چھٹی شایع کی ہے جو یہاں سے ٹائپ میں چھپوائی ہے - اس میں ترجمہ قرآن کے انطباع کے متعلق میں نے کل اہل اسلام سے استمداد کی ہے -

لارڈ موصوف کا خط ابھی ملا ہے - جو اس نے میری مختصر سی تفسیر سورۃ فاتحہ کو پڑھکر لکھا ہے - یہ تفسیر میں نے ڈاکٹر اڈورڈ کارپنٹر - ڈی - ڈی پرنسپل مانچسٹر کالج آکسفورڈ کی استدعا پر لکھی ہے جو ملانک ریویو ماہ اکتوبر میں چھپ گئی ہے - لارڈ موصوف نے خط لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے - کہ مسیح کی دعا کو اس دعا سے کوئی نسبت نہیں - اور اس سے بہتر انسان کے پاس کوئی الفاظ اپنے مطالب اور الٰہی فیض کو جذب کرنے کے لئے ماسوا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

کے نہیں ہو سکتے -

سویڈن کی لڑکی مس ہنگ - اس کی چٹھی ابھی آئی ہے - حیرت ہے ہا - اب میں کیا لکھوں ؟ اس کو سخت خلجان پیدا ہو گیا ہے - بہت سوال لکھتی ہے حرکات - ذوجی مجھسے مذہب مادری ایک طرف - میلان طبع اس طرف - اس نے صاف لکھدیا کہ اگر آیندہ آئیڈیل زندگی میں مسلم کے ساتھ لکھے رہ سکتی ہوں تو اس کا مجھے یقین ہو جاوے - تو پھر میں یہاں بھی اکیلی رہ سکتی ہوں - اس نے صاف لکھ دیا ہے کہ تمہاری تحریروں نے میرے اطمینان قلبیہ (متعلق عیسویت) کو ضایع کر دیا ہے اور تمہاری غلطیاں ہوتی ہوں - خدا تعالےٰ فضل کرے - دراصل نفس امارہ سے نکلکر اس وقت نفس لوامہ کی ابتدائی منازل میں ہے دعا - دعا - دعا - دعا - دعا - دعا - دعا - دعا - دعا -

چوہدری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں - کہ انکو کچھ آرام ہے لیکن میرا ارادہ نہیں کہ وہ کام شروع کریں - آج لنڈن سے کوئی پندرہ بیس دوست بغرض نماز جمعہ آنے والے ہیں -

(خواجہ کمال الدین)

خواجہ کمال الدین صاحب کا

تیسرا خط

حضرت قبلہ پیر جوان ہمت میر صاحب سلمہ -

اسلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ -

اللہ تعالےٰ آپ کی ہمت میں برکت ڈالے - اور آپ کا نمونہ دوسروں کے لئے مفید ثابت ہو - واقعی ضرورت ہے - کہ قرآن کا اردو ترجمہ حضرت اقدس کی زندگی میں شایع ہو جاوے اور ہمارے اہتمام سے شایع ہو - ایسا ہی یہ بھی ضروری ہے - کہ انگریزی ترجمہ بھی شایع ہو - دراصل اردو ترجمہ انگریزی کے ساتھ ہی ہو جاویگا - اور یہ دونوں کام یکساں مولانا محمد علی کر سکتے ہیں یہ جماعت پر اور آپ پر روشن ہے - کہ اس انگریزی ترجمہ کے لئے قوم کا بہت سا قیمتی وقت اور روپیہ خرچ ہو چکا ہے - اور اب قریبًا تکمیل کو پہنچ گیا ہے - اور یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہوگا کہ اب چھپوائی کے لئے یہ کل کام کھٹائی میں پڑا ہے -

میں ہی جانتا ہوں کہ انگریزی ترجمہ اور اردو ترجمہ اس وقت کسقدر ضروری ہے - مجھے ہر ماہ رسالہ میں بہت سی آیات کی تشریح اور ترجمہ کرنا پڑتا ہے - اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ کسقدر مروجہ تراجم انگریزی غلط اور بعض وقت گمراہی کا موجب ہو رہے ہیں - میں پچھلے کسی خط میں جو حضرت والا کے نام تھا - عرض کیا تھا - کہ پیرس میں جب میں نے بعض امور متعلقہ اسلام پیش کئے - حالانکہ وہ آیات قرآنی کے لفظی ترجمہ پر مبنی تھے - لیکن بعض سننے والوں نے یہی کہا کہ ہم نے تو قرآن میں ایسی ارفع تعلیم نہیں پائی - اسکی وجہ صرف یہی کہ انگریزی ترجمہ مروجہ درست نہیں - اگر تبلیغ اور اشاعت کے سامان ایک طرف اور کلام الٰہی کا صحیح انگریزی ترجمہ کسقدر رولوں کے ساتھ ایک طرف -

خدا تعالےٰ آپ کی کوشش اور سعی کو بابرکت کرے آپ انگریزی اور اردو دونوں تراجم کے لئے بغرض چندہ گھر سے نکلیں اور ایک ہی فنڈ قایم کریں [illegible] ضرورت نہیں - ہم سب ایک ہی ہیں - اور ہم سب کا کام اور غرض ایک ہی ہے - آپ یقین رکھیں اللہ تعالےٰ [illegible] سرسبز کریگا اور یہ گویا ایک اور کام آپکے ہاتھ سے [illegible] ہوگا -

اردو ترجمہ [illegible] ہاتھ لگ جاویگا - آپ -

دس ہزار کاپی اردو ترجمہ کی چھاپ دیں۔ وہ اپنا خرچ بھی نکالدیگا اور انگریزی ترجمہ اس کے ساتھ ہو جاویگا۔ میں نے اگرچہ کل اہل اسلام کو اس نیک کام میں ہمارے ساتھ شریک ہونے کیلئے صدائے عام دی ہے لیکن یہ کام دراصل ہمارا ہے جو بھی اور اہل اسلام سے شریک ہوگا وہ خدا سے اجر یاب ہوگا۔ والا ہم نے تو آخر یہ کرنا ہی ہے۔

یہ وہ کام ہے جس سے مسیح الموعود کی روح پر فتوح جنّت میں خوشیاں منائیگی۔ جس لارڈ موصوف کی خوشخبری آپ سن چکے ہیں وہ اس دن کا منتظر ہے جب ہمارا انگریزی ترجمہ شدہ قرآن اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ ہر روز کو پڑھتا ہے اور سیل سے بیزار ہے۔ اور ہر ملاقات پر ہمارے ترجمہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔ بہرحال آپ میری اس عرض پر توجہ فرماویں۔ میرے ذمہ آپ کا حساب ایکسال کا ہے۔ آپ خود ہی حساب لگالیں وہ کس قدر فی ملاقات عہ کے حساب سے ہو سکتا ہے اگر میں لاہور میں ہوتا بہرحال یہ تو آپ کو کاہے کو یاد رہا ہوگا۔ اور نہ میں لاہور میں ہوں اگر آپ یہ کام شروع فرماویں تو سب سے پہلا میری طرف سے حضور کی خدمت میں نذر ساڑھ روپیہ (۶۰) ہے۔ جو آپ کو اگلے ماہ حضرت شیخ صاحب قبلہ کی معرفت ملجاویگی۔ والسلام۔ ہاں وہ قرآنی جنتری کے عا روپیہ آپ کے ذمّے ہیں۔ وہ دلوا دیئے۔

(خواجہ کمال الدین۔ از مسجد فضل دوکنگ انگلستان ۱۰۔ اکتوبر)

خلاصہ تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب در گوجرانوالہ

فرمایا:۔ بیکچر شہرت و ناموری کے لئے۔ اپنے خیالات پھیلانے کے لئے یا ان کی تائید میں ہوتے ہیں۔ لیکن میری نیت صرف یہ ہے کہ ہم کو صراط مستقیم حاصل ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف اولین پر فضیلت رکھتے تھے بلکہ تمام انبیاء پر بھی فضیلت رکھتے تھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مسئلہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جو کبھی نہیں بدلتا۔ تمام انبیاء نے اسکی تعلیم پھیلائی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں اس کا جوش اور اس کے لئے تڑپ سب سے بڑھ کر تھی۔ اس وقت تک بھی دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جو شرک سے اس قدر متنفر اور بیزار ہو۔ جیسا کہ دین اسلام۔ آنحضرت نے ہر موقعہ پر توحید کے واسطے وہ غیرت دکھلائی۔ جسکا نمونہ تاریخ عالم میں نہیں۔ آں حضرت نے نہ صرف اپنی زندگی میں توحید کو قائم کیا بلکہ اپنے بعد کے واسطے بھی صحابہؓ کو ایسی تاکید کی کہ سب قومیں گمراہ ہو کر اپنی نبی اور لیڈر کی پرستش شروع کر دیتی ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر بھی اس شرک سے بچی رہی۔ اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے آپ کو وہ عزت دی ہے کہ جہاں خدا کی توحید کا کلمہ تھا وہاں ساتھ ہی آنحضرت کی رسالت کا کلمہ بھی اس کا جزو ہوا کیونکہ جسطرح خدا اکیلا ہے اور اس جیسا نہیں ایسا ہی اب اس جیسا رسول بھی قیامت تک نہیں یہ کلمہ شہادت بھی شرک کو مٹانے والا ہے غیر احمدیوں اور احمدیوں میں کچھ اختلاف ہے۔ مگر ہم کسی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ ہم جانتے ہیں کہ غیر احمدی اپنے عقیدے پر اس واسطے قایم ہے کہ ان کے خیال میں اس طرح آن حضرت کی عزت قایم ہوتی ہے اور یہی نیت ہماری ہے۔ اختلاف یہ ہے کہ آں حضرت کے بعد کوئی آنے والا ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ آگیا ہے یا نہیں؟۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت نے جو پودہ لگایا اس کو پانی دینے والے اور اور اسکی حفاظت کرنیوالے ہونے چاہیں یا نہیں؟ یہ حفاظت دو قسم کی ہے ایک قرآن کے الفاظ کی اور دوسرا اس کے معانی کی اور اس پر عملدرآمد کی۔ سو پہلی ہزاروں حافظوں کے سینوں میں موجود ہے۔ اور دوسری حفاظت ان استادوں کے ذریعہ سے ہوئی جو منجانب اللہ ہمیشہ آتے رہے اور ان کا منجانب اللہ آنا اس واسطے ضروری ہے کہ وہ یقین کامل جس سے ہم کسی کتاب کی متابعت کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جو خود اس کتاب کے ذریعہ سے اس درجہ پر پہونچ چکا ہو کہ خدا اسے بھی نشانات سماوی عطا ہوں۔ اب رہا یہ امر کہ وہ آنے والا کن لوگوں میں سے ہو مسلمانوں میں یا یہ غیر مسلمانوں میں سے بلحاظ واقعات تو مسیح ناصری کی وفات ثابت ہے۔ ہم یہ دیکھیں گا کہ آیا مسیح ناصری کے آنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے یا ہتک؟۔ کیا اپنی امت کی خرابی کے وقت آنحضرت کی غیرت گوارا کرے گی کہ بجائے اپنی امت کے کسی سپہ سالار کو تعین کرنے کے کسی دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلائے کہ وہ باہر سے آکر آپ کی امت کی اصلاح کرے۔ اس امت کی اصلاح کے واسطے باہر سے کسی کو بلانے میں آنحضرت کی حضرت کی ہتک ہے بلکہ خدا کی بھی ہتک ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ پہلے زمانہ کے لوگوں کی اصلاح کے واسطے ایک نیا نبی پیدا کرے۔ اور اس واسطے ایک پہلے نبی کو سنبھال کر رکھنا پڑا تاکہ وقت ضرورت کام آوے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ بعض نبی ایسے تھے۔ جنہوں نے توریت کی شریعت کے مطابق حکم کیا۔ آنے والا ضرورت کے وقت آیا کرتا ہے۔ سو مسلمان خود اپنے گھروں میں اندر اور باہر دیکھیں کہ کیا اہل اسلام میں اسلام قائم رہ گیا ہے۔ چہرلی قسمی کہانیوالے نماز نہ پڑھنے والے۔ روزے نہ رکھنے والے۔ حج کو نہ ماننے والے سب مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ میں نے ایسے مسلمان دیکھے جو خدا تک کے منکر ہیں۔ لیکن مسلمان کہلاتے ہیں سو ضرورت تو ظاہر ہے۔ اب آنیوالے کو دیکھو کہ اس کے آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہوئی ہے یا نہیں؟ اگر عزت ہوئی ہے تو اُسے تسلیم کرو۔ اس کے دل میں قرآن شریف اور رسول کریم کی وہ عزت تھی کہ اس کے بالمقابل کسی چیز کی پرواہ نہ تھی۔ فرمایا:۔

بعد از خدا بعشق محمّد مخمّرم ✦
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم ✦

جو عشق و محبت حضرت مرزا صاحب کے دل میں تھی اسکا نمونہ کسی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔ اگر وہ اسلام کا فدائی نہ تھا تو یہ عشق اس کے دل میں کہاں سے آگیا۔ اس کا سا تقویٰ طہارت محبت قرآنی و محبت رسول کسی اور میں دکھاؤ تو ہم اسی کو مان لیں گے مگر اور تو کوئی نظر نہیں آتا۔ مطابق حدیث اس صدی کے سر کا مجدد۔ اگر یہ نہیں؟ تو دکھادے کہ وہ کہاں ہے ورنہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی غلط ماننی پڑیگی۔

الہامی شہادت

یعنی

ارشاد الٰہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہٗ ونصلے علی رسولہ الکریم

خاکسار ذرہ بمقدار اپنے پیارے بھائیوں کی خدمت والا میں عرض پرداز ہے۔ کہ سب صاحبان کو اس بات کا علم ہے کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری۔ اور قاضی یار محمدؐ صاحب اور میاں محمد بخش وغیرہ صاحبان سب کے سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہٗ اللہ بنصرہٖ کو حضرت مسیح موعود کا منجانب اللہ خلیفہ اور جانشین یقین نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ اول اور جانشین خیال کرتے ہیں بلکہ بعض تو اپنے آپ بزعم خود مسیح موعودؑ کا بیٹا ثابت کر چکے ہیں سلسلہ اپنی اپنی خلافت منوانے پر حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ ان سب مدعیان خلافت کی نسبت اس پیارے مولا کریم نے اس عاجز کو بذریعہ الہام مطلع فرمایا ہے۔ اور یہ عاجز اپنے مولا کریم سے اطلاع پاکر اس کے ارشاد عالی کی تعمیل کے لئے فرمان الٰہی کو شایع کرتا ہے

فرمایا۔ مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ اِنَّهُمْ يَعْجِزُوْنَ۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۲ء یعنی ان مدعیان خلافت (عبد اللہ تیماپوری قاضی یار محمد وغیرہ) کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے خلافت کے انعام کا کوئی وعدہ نہیں دیا بہ سب یونہی اپنے آپ انکلیں چلاتے ہیں۔ اور پھر اس عاجز کی طرف خطاب کر کے فرمایا:۔ وَاِذَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مِنْ لَّدُنَّا قَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اِفْكُ نِ افْتَرٰهُ وَمَا نَحْنُ بِكٰذِبِيْنَ۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ " اور جب تجھے ہمارے طرف سے اس بات کا علم پہونچا تو کہتے ہیں کہ یہ تو جھوٹ اس نے خود بنا لیا ہے۔ ہم حق کے مکذب نہیں ہیں۔ بلکہ بات یہی ہے (تو اس کے جواب میں یہ فرمایا) کہو اگر تم سچے ہو تو اپنی اپنی سچائی کے خدا تعالیٰ کی طرف سے دلایل لاؤ۔ کہ یہ افتراء ہے۔ اور پھر اس پیارے مولا کریم نے قاضی یار محمد صاحب کی نسبت فرمایا :۔ یار محمد آپ کو

(۱) پست ہستی لاف استعلا مزن
دز گلیم خویش بیروں پا مزن

(۲) تو نہ کردی فکر بر خود اے کیا
جاسۂ دوناں نیست شیریں آ کیا

(بیعنے) تو ایک زمینی آدمی ہے۔ بلندی یعنی آسمانی ہونیکی لاف نہ مار۔ اور اپنی وسعت سے باہر نہ چل۔ تیری حقیقت ہی کیا ہے۔ اور تو نے اپنے آپ پر غور نہیں کیا۔ کہ پست ہمتوں سے سرکشی نہیں ہو سکتی۔

(۳) ہست او بحر العلوم اے مردماں
چاک کردہ صد گریبان صد جہان

(۴) صد ہزاراں ہم چو تو بر آستانش
گر بمیرند روا باشد ز جانش

ع۳ اے لوگو وہ (خلیفۃ المسیح) تو الٰہی حکمتوں کا سمندر ہے جو خدمت اسلام میں اپنی جان کے سینے کے سینکڑوں گریبان چاک کر چکا ہے "

ع۴ اگر تیرے جیسے لاکھوں اس کے آستانہ پر غلامی میں مر جائیں یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی قربان کر دیں تو یہ بات اس کے لئے عین شایاں اور مناسب ہے۔

(۵) زندہ گرداند ورا از وحی حق
زندہ گر ہستی بگیرش این سبق

(۶) کاش جانت میل عرفاں داشتے
کاش سعیت تخم حق را کاشتے

(۵) خدا تعالیٰ انہیں آن آن میں اپنی وحی سے زندہ کرتا ہے اگر تجھ میں زندگی ہے تو اس سے ابدی زندگی کی وصولی کا سبق حاصل کر "

(۶) کاش تیری جان عرفان الٰہی کی خواستگار ہوتی اور کاش تیری کوشش صدق کا بیج بوتی "

(۷) زندہ گشتی دردم از نور الدین
حل عقدت شدی راہ یقین

(۸) ہم بر ایمانت شدی مہر ثبوت
تا بگرداند ترا حی لا یموت

ع۷ تو تو دین کے نور یعنی نور الدین (خلیفۃ المسیح) سے ایک آن میں زندہ ہو جاتا۔ اور تیرے یقین کے راہ کے سب عقدے حل ہو جاتے "

ع۸ نیز تیرے ایمان کے اثبات پر خدائی مہر ہو جاتی تا تجھکو وہ ہمیشہ زندہ خدا ابدی زندگی عطا فرماتا "

(۹) زندگی خواہی بیا در پاش باش
واز بلا مہتاے دنیا خاش باش

(۱۰) تا نگردی سوئے حق گردی اسیر
چشم بکشا بر رو بدر منیر

ع۹ اگر تو ابدی زندگی چاہتا ہے تو دنیا کی بلاؤں سے الگ ہو کے اسکی غلامی اختیار کر۔

ع۱۰ جب تو سچائی کی طرف نہیں لوٹے گا اپنی ہوا و ہوس میں قید رہیگا۔ اس چودھویں کے چاند کے دیکھنے کے لئے دل کی آنکھیں کھول "

(۱۱) ہست او آلائے حق را کا فرے
آنکہ از حکمتش سر پیچید سرے

(۱۲) حکم او را حکم حق دان اے دنی
ہست از حکم خدا سرخود روی

ع۱۱ جو کوئی اس کے حکم سے انکار کرے وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا نا قدر دان ہے۔

ع۱۲ اے پست خیال اس کے حکم کو خدا کا حکم سمجھ کیونکہ اس کا حکم خدا کی حکم سے ہے اپنی منشا سے ہرگز نہیں "

(۱۳) نور آلات خدا بر تافتی
پیش کن وز آنچہ نعمت یافتی

(۱۴) حق ترا داد است فہم و عقل ہم
تا نہ گردی از صراط راست گم

ع۱۳ تو نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے منہ پھیرا۔ اور پھر اس انکار کی حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نعمت تو نے حاصل کی وہ پیش کر "

ع۱۴ خدا تعالیٰ نے تجھے سمجھ اور عقل دے رکھی ہے تا تو سیدھی راہ سے بہک نہ جائے "

(۱۵) خود ز فرمان مسیح بر تافتی
واز کلامش نور دینت یافتی

(۱۶) منتخب گرداندش اور اخدا
آنکہ سازد آفتاب ذرہ را

ع۱۵ باوجود اس عقل اور ہوش کے تو آپ ہی مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان سے پھر گیا۔ حالانکہ تو اس کے کلام سے اپنے دین کے نور (نور الدین خلیفۃ المسیح) کو تو پا ہی چکا جیسے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ع

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور الدین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے۔

ع۱۶ اس خدا تعالیٰ قادر و توانا نے اُسے منتخب کیا ہے جو کہ جس پر مہربانی فرماتا ہے تو ایک ذرے جیسے کو سورج بنا دیتا ہے "

عاجز اپنے مولا کریم سے الہاماً اطلاع اور حکم پا کر عرض کرتا ہے کہ عاجز کے آقا و مولا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الخلفاء کے بعد سچا منجانب اللہ جانشین ہیں۔

اس عاجز نے ستمبر ۱۹۱۲ء کے سالانہ قادیان میں انہی ارشادات کی تعمیل میں کئی ایک تقریریں کی تھیں جو بعدہٗ اخبار الحکم ۲۸ نومبر ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں بعنوان تبلیغ شائع ہوئی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین ہونے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت سے الہامات مندرج ہیں۔ اس لئے نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُسے دوبارہ ہدیہ ناظرین کیا جاوے۔ تاکہ خدا تعالیٰ اُسے اپنی مخلوق کے لئے سعادت دارین اور اپنے تقرب کا موجب بنادے۔ آمین۔ اور وہ یہ ہے:۔

تبلیغ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمن الرحیم۔ ملک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ آمین۔
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔

اللھم صل علی محمد و علی اٰل محمد کما بارکت علٰی ابراھیم و علٰی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

عاجز اپنی عرضداشت کو اچھے پیرایہ میں دلچسپ بنا کر پیش کرنے سے معذور ہے۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
ہر چہ استاد ازل گفت بگو می گویم

عاجز اپنے پیارے مولا کریم سے اطلاع پا کر نہ صرف اطلاع بلکہ حکم پا کر اپنے فرض منصبی یعنے تعمیل ارشاد الٰہی کے کسی کم سے کم حصہ کی ادائیگی کے لئے اپنے پیارے عنایت فرما یاں بحضور میں ادب سے عرض کرتا ہے اور ان احکام میں سے ایک بلفظہٖ یہ ہے:۔

قل انی ارسلت من اللہ ذی المعارج وابلغکم رسلت ربی وانی اعبد من المسلمین وانی لکم من خیر الناصحین ط

کہ میں واقعی احکم الحاکمین اللہ تعالیٰ دراء الورا بلند درجات والے کی طرف سے پیغام آپ کے پاس پہونچاتا ہوں۔ اور اس کے فرمانبرداروں میں سے بہت بڑھ چڑھ کر عبادت کرنیوالا یعنے اپنی عبدیت کا (جیسے کہ ہیچ در ہیچ، ہیچ در ہیچ ہے) اقرار کرنے والا ہوں۔ اور واقعی آپ کے لئے بہتر چیز خواہ ہوں۔ یہ عاجز براہ راست اپنے پیارے مولا کریم سے انی انا اللہ کا فرمان سن کر گواہی دیتا اور پیش کرتا ہے کہ اس زمین و آسمان چاند و سورج اور ذرے ذرے غرض ساری کائنات کا مالک ہی ایک ہی اللہ ہے۔ جو اپنی ہستی کے ثبوت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے اور انسانوں کو اپنی ذات کے عرفان اور اپنی رضا کا انعام عطا فرمانے کے لئے انبیاء کو درمیانی واسطہ بناتا رہا ہے اور اب اس نے اس انعام کے عطا فرمانے کے لئے کل دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (لا نعلا الا اعنی دائما ابدًا غیر محمد وفداہ) کو ممتاز کر رکھا ہے جن کی نسبت فرمایا قل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ازاں جملہ یک بر غلام محمد یعنی بر مسیح صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اس وقت سارے جہان کے لوگوں سے بہتر ہے پھر فرمایا۔ انا ارسلنا الیکم رسولًا شاھدًا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولًا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت

پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت فرمایا:۔

اٰتیناہ حکمًا و علمًا واتیناہ من لدنا علمًا ط پھر فرمایا:۔ انا ارسلنا الیکم رسولًا شاھدًا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولًا۔ اور پھر فرمایا یخرجھم من الظلمٰت الی النور ط یعنے یہ خلیفۃ المسیح لوگوں کو خدا تعالیٰ کے نور کے ظلمات سے نکال کر اس کے قرب کے نور کی طرف لیجاتا ہے۔

پھر اپنے پاک حکمنامہ قرآن مجید کی نسبت فرمایا:۔ ہست قرآن آفتاب از الٰہ - کافتابے می کند ہر ذرہ را پھر فرمایا۔ کہ من از بار آمدم تا خلق را ایں راہ بنمایم۔ وہ راہ یہ ہے:۔

کہ اب اس ساری دنیا کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے واسطہ کے بغیر خدا تعالےٰ کے ملنے کے لئے اور کوئی طریق ہے ہی نہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک اس دار فانی سے اور انبیاء کی طرح رخصت ہو چکا ہے۔ پر اس پیارے مولا کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کے ذریعہ سے یہ انعام عطا فرمانیکی راہ کھول رکھی ہے کہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین کے اتباع کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کے وسیلہ سے خدا تعالیٰ کے رضا کا انعام حاصل کریں۔ وہ اس طرح سے ہے کہ ہم سب لوگ اپنی ساری ساری فانی خواہشیں فانی ارادے فانی اسباب فانی جان و مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور جانشین موجودہ امام کی جو رضا الٰہی کے ماتحتی پر قربان کر کے امام (حضرت خلیفۃ المسیح) کی رضا کو اپنی رضا اور امام کے ارادے کو اپنا ارادہ یقین کرنے کے ذریعہ سے رضا الٰہی کو اپنی رضا یقین کریں۔ اور یہ لوگ تین قسم کے ہیں

اوّل جن کا اپنا ارادہ ہے ہی نہیں اور وہ رضاء الٰہی کے ماتحت اپنے آقا و مولا امام کے ارادے کو ہی اپنا ارادہ یقین کرتے ہیں۔

(۲) دوم وہ جو اپنا ارادہ تو رکھتے ہیں پر اپنے ارادے کو لوٹ کر کے خدا تعالےٰ کے ارادوں کو یا اس کی ماتحتی میں ظل سبحانی اپنے وقت کے امام کے ارادوں کو اپنا ارادہ تسلیم کرتے ہیں۔

(۳) تیسرے وہ جو اپنے ارادوں کو چھوڑ ہی نہیں سکتے اور اپنی ہوا و ہوس میں گرفتار ہیں۔ پر یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ہم اپنے فانی ارادوں کو چھوڑ کر رضاء الٰہی کے ماتحت اپنے آقا و امام کے ارادوں کو اپنا ارادہ یقین کریں۔ پر ایسا کرنے سے قاصر ہیں تو پھر وہ اپنی ہوا و ہوس کے فانی ارادوں کو لیکر ہی پیش ہو جاویں کہ ہم اپنی شامت اعمال کے جہنم سے خود نکل نہیں سکتے۔ **لہذا حضور خود ہی دعا فرماویں۔** اور اپنے رحمت الٰہی مجسم ہونے کی حیثیت سے قبولیت مجسم سفارشی دعا کر کے ہمیں ہماری خواہشوں کے دوزخ سے نجات دلوا کر۔ کایا پلٹوا کر اپنی رضا کے ماتحت (جو در اصل رضاء الٰہی مجسم ہے) قبول فرماویں اور یہ الفاظ "لہٰذا حضور خود ہی دعا فرماویں" الہامی ہیں۔

اس تیسری قسم کے ادنےٰ سے ادنےٰ ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ درجہ جس سے نیچے کوئی درجہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ادنیٰ حالت میں اس عاجز غفلت شعار نجاست مجسم ہیچ در ہیچ ذرہ بمقدار کو بھی شامل ہونیکا فخر حاصل ہے۔

اب دیکھنا اس بات کو ہے کہ ایک طرف وہ پیارا مولا کریم اپنے پاک حکمنامہ میں ارشاد فرماتا ہے **لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا**۔ تو کیا مطلق انسان کے وجود میں اس خالق حقیقی نے پیدائشی طور پر جاں نثاری کا مادہ عطا بھی کر رکھا ہے یا نہیں؟ کل دنیا کے لوگ اپنے اپنے رنگ میں اپنی اپنی حالت میں جب ایک چیز کو پسند کرتے ہیں تو دوسرے کو اس کے حصول میں قربان کر دیتے ہیں جیسے ہر ایک چیز کے خریدنے میں اس کا مولی اس پر قربان کیا جاتا ہے۔ رعایا کے لوگ حکام کی خوشی حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کی قربانیاں کرتے ہیں سپاہی لوگ تھوڑے سے مال کے حصول کے لئے اپنی پیاری جانیں واقعی طور پہ قربان کر کے چھاتیوں پہ گولیاں کھاتے اور مرتے ہیں۔

عین معرکہ جنگ میں جان دینے کی پرواہ نہ کرنا بعض وقت ایک اور جوش بھی رکھتا ہے جاپان اور روس کی گذشتہ لڑائی میں جاپانیوں کو ایک سو یا اس سے زیادہ آدمیوں کی ایسی ضرورت درپیش آئی۔ جس سے بچ جانا ان کے ان کا زندہ بچکر واپس آنا۔ بالکل ناممکن تھا۔ تو ایسے موقعہ پر فوج کے کمان افسر نے اپنی ماتحت فوج کو حکماً نہ بھیجا۔ بلکہ اپنے ملک میں اعلان کر دیا۔ کہ چند ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو یقینًا مر ہی جائیں گے اور وہ اپنی قوم پر جان قربان کریں۔ ہر ایسے جان قربان کرنیوالے اپنی طیب خاطری دلی خوشی یعنے پورے انشراح صدر سے خود درخواست کریں تو تھا بہت تھوڑے ہی وقت میں جسقدر جلد ممکن تھا ایک کثیر درخواستیں آگئیں۔ جن میں سے بقدر ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت فرمایا اٰتیناہ حکمًا و علمًا واتیناہ من لدنا علمًا۔ پھر فرمایا غلام محمد غلام محمد۔

ف یہ اس پیارے مولا کریم کا محض فضل ورنہ عاجز نجاست مجسم غفلت شعار (اکثر اوقات صحیح وقت پر نماز پڑھنے سے بھی قاصر ہے اسی واسطے عاجز نے عبادت کا معنے عبدیت کا اقرار لیا ہے

لیگئیں۔ یہ تو ہے کسی چیز کے حصول کی سعی پر جان قربان کرنا اس کے خلاف بعض اوقات بعض انسان اپنی کسی آرزو اور خواہش کے نہ پورا ہونے کی حالت میں اپنی موہوم اور مفروضہ آرزو کی جدائی کی برداشت نہ کرکے اس پر ہی (خودکشی کرکے) جان قربان کر دیتے ہیں۔ جیسے بعض طالب علم پاس نہ ہونے کی حالت میں اپنے آپ کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ عاجز کا یہ منشاء ہرگز نہیں کہ یہ خودکشی اچھی راہ ہے بلکہ عاجز کا منشاء تو عام طور پر انسانوں میں فطرۃً جان نثاری کی شہادت کا لینا ہے اس عاجز نے ثابت کر دیا ہے کہ خالق حقیقی نے ہر ایک انسان میں عام طور پر قربانی اور جان نثاری کا مادہ فطرۃً مذکور کر رکھا ہے۔ اور لوگ اپنی اپنی خواہشوں پر عملی رنگ میں جان نثاری کرکے قربانی کی گواہی اور ثبوت دے رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جملہ انبیاء کو اسوہ حسنہ یعنی ایک نمونہ فرمایا ہے۔ جنکی پیروی کا خاص حکم دیا ہے۔ حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے مولا کریم کی فرمانبرداری ایک خاص نمونہ ہے۔ اپنے مانگے ہوئے بیٹے کو بلحاظ بشریت کے آرزو مجسم کو ذبح کرنا مومن بیٹے کا بھی چشم مان کر عین طیب خاطری سے ذبح ہونیکے لئے سر تسلیم رکھ دینا عملی قربانی کا نمونہ محض ہم لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے ورنہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایسی حیوانی ناکارہ قربانیوں سے جنکا لہو یا گوشت خدا تعالیٰ کے ہاں ہرگز نہیں پہونچتا بدرجہا ممتاز ہیں۔ اس عاجز کی نظر میں حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فعل قربانی کوئی بڑا کام نہیں کیا۔ اس سے عاجز کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عاجز حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس قربانی کو بجائے عزت کے حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ بلکہ عاجز اپنے ایمان کی آنکھوں سے حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بالاتر مقام پر دیکھتا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ یا اس سے بھی بے شمار ایسے ایک ایک کرکے مانگے ہوئے بیٹے ہوتے اور جناب باری سے انہیں ذبح کرنیکا حکم ہوتا تو حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جسقدر جلد ممکن ہوتا ذبح فرماتے اور اتنی بھی پرواہ نہ کرتے جیسے ایک ٹوٹا ہوا بال جسم سے پھینک دیا جاتا ہے۔ ہاں اس بیٹے کی قربانی میں جو بڑا کام آپ نے کیا ہے جو اس کا لب لباب اور جوہر اور ہم لوگوں کے لئے نصائح اعلیٰ فرمانبرداری کا نمونہ ہے وہ یہ ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادب کی راہ اختیار کی اور اپنے ارادے کو اس میں دخل نہیں دیا اور اس احکم الحاکمین خدا تعالیٰ کے ارادے کو عین اپنا ہی ارادہ یقین کرکے یہ سوال ہی نہیں کیا کہ اس قربانی کی کونسی ضرورت ہے اور کیوں ایسا ارشاد ہے نہ عرض کیا ہے نہ دل میں ایسے وسوسہ کو جگہ دی ہے یہ ہے فنافی الرضاء محبوب یا فانی فی اللہ ہونا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ اس پیارے مولا کریم نے اپنے پاک حکمنامہ قرآن مجید میں جو ہمیں دستور العمل عطا فرمایا ہے اس میں اس نمونہ کی نسبت خصوصیت سے کیا ارشاد ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا

قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا (بقرہ ١٦) وَ اتبع ملت ابراہیم حنیفا پھر عام حکم دیا فاتبعوا ملت ابراہیم حنیفا (عمران ع ١٠) التبعوہ پھر فرمایا۔ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ (عمران ع ٧) یعنی روحانی تقرب کے لحاظ سے ابراہیم علیہ السلام کے قریبی وہ ہیں جو اس کی پیروی کرنے والے ہیں پھر فرمایا: واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے (بقرہ ١٥)

اور پھر یہ کہ اس عاجز نے اپنی ناقص کوشش سے اس نمونہ کو نہیں لیا بلکہ اس پیارے مولا کریم نے اس پاک نمونہ کو قرآن مجید سے اخذ کرنے کے لئے الہامات ذیل ارشاد فرماتے ہیں "قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا۔ تو کہہ مذہب (یعنی طرز زندگی) تو وہی مذہب ہے جو ابراہیم حنیف کا مذہب جو سب کچھ چھوڑ کر خدا کے ہو لئے۔ یعنی اس کے سوائے مذہب مذہب ہی نہیں یعنی باطل ہے۔

پھر فرمایا۔ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔ یعنی فرماں برداری میں جس مقام ہدایت پر ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کمال سے کمال ادب سے تسلیم نماز پڑھی تم لوگ بھی اپنے ارادوں اور خواہشوں کو ترک کرکے رضاء الٰہی کے ماننے کے مقام پر نماز پڑھو۔ یعنی رضاء الٰہی کے ماننے کی نماز پڑھو۔ تاکہ تم ان کی پیروی سے ان کی دعاؤں کے وارث بنو۔ پھر فرمایا:-

ان الذین امنوا و تقوبھا و التبعوا ملت ابراہیم حنیفا لھم جنت تجری تحتھا الانھار خلدین فیھا رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ اولئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء ع

تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور ہر ایک آرام اور تکلیف کی حالت میں عملی رنگ میں اس ایمان پر قائم رہے اور انہوں نے ملت ابراہیم یعنی ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونہ فرمانبرداری میں اپنے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہوکر پیروی کی ان کے لئے اس دنیا و آخرت میں باغ ہیں۔ جن میں خدا کی رحمت کی نہریں جاری ہیں وہ یہاں بھی خداداد اطمینان قلب یعنی دل ہی دل میں سکھ اور چین کے باغ میں ہمیشہ رہیں گے اور آخرت میں بھی رضاء الٰہی کے جنت میں ہمیشہ کے لئے مقیم ہوں گے۔ خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہ رضاء الٰہی کا سرٹیفکیٹ ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ یہی لوگ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہیں۔ جنپر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات عطا فرما رکھے ہیں۔ پھر یہ دنیوی ساز و سامان جن میں انسان دل بستگی پیدا کرکے اپنے پیارے مربی الرحمٰن الرحیم سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس پیارے مولا کریم نے اس کی ناپائداری کی نسبت جو کچھ بذریعہ الہام ارشاد فرمایا ہے۔ وہی عرض کیا جاتا ہے۔

اے سوچنے والو سوچو۔ جاگنے والو جاگو ذرا غور تو کرو دنیا چیز ہی کیا ہے فانی مکان ہے۔

آپ جانتے ہیں اس پیارے مولا کریم احکم الحاکمین کی ذات پاک ہر قسم کے احتیاج سے بے پرواہ ہے۔ فانی مال تو اُسی کا دیا ہوا ہے۔ اُسے اس کو واپس لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ اس کی ذات ودود ہے وہ تو داتا ہے معاذ اللہ منگت نہیں اس نے تو بے پرواہ اپنے بندوں پر انعام عطا فرمانے کے لئے کھول رکھی ہے۔ اب اس معاملہ میں جو اس پیارے مولی کریم نے اپنے بے انتہا پیار سے اس عاجز نجاست مجسم کو ارشاد فرمایا ہے عاجز اُسے اپنے پیارے بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے حرف بحرف پیش کرتا ہے:-

ع
حق زبندہ بہانہ می طلبد ... بہر بخشش بہانہ می طلبد

پھر فرمایا:- خدا تعالیٰ نے انسانی جذبات اور ...

کیا بلحاظ مالی خدمت ہونے کے اور کیا بلحاظ بدنی خدمات ہرگز محتاج نہیں اور کیونکر محتاج ہو سکتا ہے وہ جو مالک الملک ارحم الراحمین ہے جس نے اتنے بڑے کائنات کو نیست سے ہست کیا اور اب بھی اسے ایک آن میں فنا کر سکتا ہے اور ایک آن کے کم سے کم حصہ میں ایسے اور اس سے اعلیٰ درجے کے بے شمار عالم پیدا کر سکتا ہے۔ اور پھر یہ کام اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں وہ تو محض اپنے احسان اور فضل سے اپنے جس بندے پر انعام اور اکرام کی نوازش فرماتی ہو۔ اس کے لئے اپنی بے انتہا عنایات سے بخشش انعامات کی ایک راہ کھول دیتا ہے جو یہ ہے :-

کونسی ہے وہ راہ جو اس پیارے مولا کریم کے فضل کا دروازہ کھولتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو انعامات آلہی کے جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو انعامات الہی کے جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو اس پیارے احکم الحاکمین ذو الجلال خدا کی عنایات کے تاج سے سرفراز و ممتاز کر دیتی ہے۔ وہ راہ یہی ہے کہ اپنے سارے کے سارے فانی مال۔ فانی جان۔ فانی ارادے۔ فانی خواہشوں کو حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونے اور نقش قدم پر اور سبحانہ تعالیٰ اپنے خالق حقیقی کی رضا کے ماتحت اس کے بھیجے ہوئے موجودہ امام امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی رحمۃ للعلمین کے غلاموں میں سے موجودہ غلام اور جانشین کے سپرد کر دو۔ اور بس اللہ ہی کے ہو جاؤ۔ کھاؤ تو اسی کے لئے کھاؤ۔ پہنو تو اسی کے لئے پہنو۔ سوو تو اسی کے لئے سوو۔ جاگو تو اسی کے لئے جاگو تاکہ وہ قدوس خدا ہمیں اس فانی ہستی سے نجات دیکر اپنے جلال کے اظہار اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ایک ناچیز سے ناچیز آلہ بنا لے آمین ثم آمین۔

پھر فرمایا:- قل ھی مواقیت للناس یعنی ہم لوگوں کو حصول انعامات کے موقعہ دیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے۔ لہذا عاجز عرض پرداز ہے کہ اس انعام کے حصول کے لئے یہ ایک خاص وقت ہے اور نیز یہ کہ یہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ یعنی اس امام کی غلامی کے ذریعے سے حصول انعام کا وقت بہت ہی تھوڑا ہے۔ جسکی نسبت وہ پیارا مولا کریم فرماتا ہے سأسند رجہ الی الجنّۃ یعنی عنقریب ہم اسے جنت میں لے جانے والے ہیں۔ پھر فرمایا۔

"خیر قدم پاک تغیر و پاک گیر"

اس سے جسمانی پاؤں پکڑنے کی مراد نہیں بلکہ رضا آلہی کے ماتحت نہ ہاتھوں سے بلکہ جان سے فرمانبرداری کے پاؤں پکڑنے مراد ہے۔ سو بھائیو آؤ۔ مل جل کر خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاکر اس کے فرستادہ موجودہ رسول اور امام کی حبل الوسیع کم و بیش فرمانبرداری کے پاؤں دل و جان کے ہاتھوں سے پکڑ کر عرض کریں کہ "سبحانہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کو موسیٰ علیہ السلام سے مشابہت دی ہے حضور محض اپنے منصب امامت کی حیثیت سے محض اپنی رحمت الہی مجسم ہونے کے لحاظ سے ہم عاجزوں کو ہمارے ہی نفس سرکش فرعون سے اور ہماری ہی اندرونی اور بیرونی کمزوریوں کے سیلاب سے نجات دلوا کر بفضلہ رضا آلہی کی مقدس زمین میں آباد کرادیں۔

اور نیز اللہ تعالیٰ نے حضور کو لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جانیوالا فرمایا ہے سو حضور محض اپنے ظل الہی مجسم ہونے کی حیثیت سے ہمیں ہمارے ہی نفسانی اندھیروں سے نکالکر رضا الہی کے نور کی جنت میں داخل کرادیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم اس کے بعد عاجز دعا مانگتا ہے کہ وہ پیارا مولا کریم ہمیں اپنے بھیجے ہوئے امام کی ماتحتی میں جسطرح کہ وہ خوش ہے توفیق عطا فرماکر ہماری حرکات و سکنات اپنی منشا کے ماتحت رکھکر اپنی رضا کے تاج سے سرفراز و ممتاز فرمادے آمین ثم آمین اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید لا نعد لا احصی دائماً ابداً غیر معدوداً۔

اس التماس کے خاتمہ کے بعد عاجز بڑے ادب سے عرض کرتا ہے جو خاص اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ عاجز نے رویا میں دیکھا ہے کہ ایک گاڑی آئی جو اپنے پلیٹ فارم سے چند قدم پرے ہی رہی۔ چلانیوالے نے واپس کر کے پھر آگے بڑھائی تو عاجز نے پیچھے سے اسے ہاتھ سے بھی دھکیلا پر پھر بھی کچھ ہٹی ہی رہی۔ اس نے واپس پیچھے ہٹائی تو ٹیک ٹیک دیکھا کہ عاجز گاڑی میں سوار ہے۔ جب عاجز سوار ہوا تو معاً گاڑی اپنے اصلی مقام پر پہونچ گئی اور اندر ایک لمپ جل رہا ہے۔ اس کی موجودگی میں معاً ایک دوسرا لمپ موجود ہو گیا جو پہلے سے بڑا اور زیادہ روشن ہے جس سے روشنی بہت ہی تیز ہو گئی۔ یہ خواب کی حالت تبدیل ہو کر معاً الہام ہوا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکافرون اسکے ساتھ تفہیم کوئی نہیں تھی۔ کہ یہ کس کے لئے ہے (ایک دفعہ یہ الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ہوا تھا) اب تفہیم نہ ہونیکی وجہ سے سبحانہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں دلی تڑپ سے عرض کی کہ پیارے مولا کریم کہ یہ الہام کس کے حق میں ہے تو معاً الہام ہوا "ابھی موت کی تیاری کرلے"

عاجز نے پچھلے سال عرض کیا تھا کہ اس پیارے مولا کریم نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی نسبت فرمایا ہے۔

زندہ گشتہ بعد مرگ صد ہزار

سیئیے یہ امیر المومنین خلیفۃ المسیح لاکھ موت اپنے اوپر وارد کر کے اس زندگی کو پہونچا ہے سو عاجز اپنے پیارے عنایت فرمایاں کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہے کہ آپ صاحبان اپنے اپنے لئے بھی عرض کریں کچھ للہ اس عاجز نجاست مجسم کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح رحمت الہی مجسم کی عالی خدمت میں عرض کریں کہ حضور للہ اپنے فضل ربی مجسم ہونے کی حیثیت سے عاجز سراپا نجس اپنے اعمال کے جہنم مجسم کے واسطے تہ دل سے شفقت مجسم دعا فرماویں کہ سبحانہ تعالیٰ اس عاجز ہیچ در ہیچ کو اس آنیوالی موت سے پہلے ان لاکھ موتوں میں سے جو حضور کو عطا کی گئیں ہیں حضور کی نعلین عالی و اقدس کی طفیل ایک موت عطا فرمادے۔

عاجز کو موت کا تو ڈر نہیں ڈر ہے تو اس بات کا کہ عاجز اپنے پیارے مولیٰ کریم کے ارشاد اور اس کے فرستادہ موجودہ امام کے حکم کی تعمیل اعلاء کلمۃ اللہ کی عدم تعمیل کی حالت میں آن آن میں غضب کی تجلی کا عین مستحق ہے اللھم احفظنا من شرور انفسنا من سیات اعمالنا آمین ثم آمین۔

اس عرضداشت کے پیش کرنے کے چند یوم بعد اس پیارے مولا کریم نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنی مخلوق پر انعام عطاء فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا لہذا وہ بھی ذیل میں عرض کیا جاتا ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

(۱) "پاک زینہ"

جسکی تفہیم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین کے غلام موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا لوگوں کے لئے واصل باللہ ہونے۔ یعنی روحانی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جانیکے لئے ایک سیڑھی ہے یعنے اسی سیڑھی کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں پہونچ سکتے اور

اس کی رضا کا تقرب حاصل کر سکتے ہیں۔

(۳) دوسرا ارشاد الہی ہے گو اگرچہ بعنت تشریح آتی ہے پر فرمان الہی کے عرض کئے بغیر کوئی چارہ نہیں وہ یہ ہے:

"تیری دعا منزلہ گھی کے ہے"

تفہیم: جس طرح انسان جسمانی طور پر روحانی غذا کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر روحانی غذا کا۔ تو اس سیڑھی کے راستہ چڑھنے کے لئے لوگوں کو جو طاقت روحانی غذا کھا کر حاصل کرنی چاہیئے۔ اس میں تیری دعا منزلہ گھی کے ہے۔ جسطرح گھی مادی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا دیتا ہے اسی طرح تیری دعا لوگوں کی روحانی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا کر انہیں اس سیڑھی پر چڑھنے کے لئے مضبوط کرتی ہے

"درود شریف کا پڑھنا پروں کا کام دیتا ہے"

یعنی لوگ جسقدر کمال سے کمال دلی خلوص اور پیار سے قربان ہو ہو کر اپنے آقا و مولیٰ صلی سرچشمہ رحمت فداہ ابی وامی اور اسے دلی و روحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لا نعد ولا احصی دائماً ابداً غیر محدود ذا رحمۃ العالمین خاتم النبیین پر درود شریف بھیجتے رہیں گے تو وہ درود شریف اس کو اس سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پروں کا کام دیگا۔ یعنی جس قدر وہ فدا ہو ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں گے اسی قدر ان روحانی پروں کے ذریعہ سے نہایت ہی تیز پروازی سے اس سیڑھی پر سے گذر کر اپنے پیارے مولا کریم کی بارگاہ عالی میں پہونچکر رضا الہی کے تاج سے سرفراز اور ممتاز ہوں گے۔

اس کے بعد پھر فرمایا:۔

(۴) "پس دیکھو اور سنو کہ تم سب کے سب خدا تعالیٰ کے ہی ہو جاؤ اور تم میں کوئی ذرہ انانیت کا باقی نہ رہے"

یعنی یہ کہ تمہاری ہر ایک حرکت و سکون یعنی ساری کی ساری زندگی خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہو۔ اور یہ کہ تم تکبر کی چلی ہوئی ناز اندہ اینٹ یا پتھر کے بلند اور عالیشان مکان نہ بنو۔ اور ہرگز نہ بنو۔ کیونکہ اُن سے کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا بلکہ تم محض خدا تعالیٰ کے لئے دلی خلوص سے اپنی بڑائی اپنی خودی کو بکلی دور کر کے پاؤں میں روندے جانے والی خاک بن جاؤ۔ تاکہ وہ پیارا مولیٰ کریم محض اپنے ہی قدرت نمائی کے لئے اس ذلیل اور ناچیز غبار کے ذرے ذرے کو ایک امتیازی رنگ میں گلزار بنا کر اپنی رضا کی خوشبو سے مہکیں اور تمہارے ذریعہ سے سارے جہان کو معطر فرما دے۔

اب یہ عاجز اپنے عنایت فرمایاں کی خدمت میں دلی تپاک سے اسی حکم کی تعمیل کے لئے عرض کرتا ہے کہ آپ صاحبان جس حالت میں کہ ہوں گے اٹھتے بیٹھتے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی خدمت عالی میں یا بذریعہ عریضہ جات حسب موقعہ اس پیارے مولا کریم کے پیارے ارشاد کے مطابق بل بل کر یا الگ الگ [illegible] اپنی ہوا و ہوس کے جہنم (جہنم کرو داد فرقان [illegible]) دنیا است جان پڑ" کو چھوڑ نہیں سکتا۔

"للہ حضور خود ہی دعا فرما دیں" اور عاجز کو اسی کی شامت اعمال کے گندے دوزخ سے بفضلہ نجات دلوا کر رضا الہی کے جنت اپنی رضا میں لے لیں یا اپنے اپنے حسب منشا جو جی چاہیں لکھیں + پر الفاظ ذیل:۔

"للہ حضور خود ہی دعا فرما دیں"

جو بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے خود سکھلائے ہیں۔ ضرور ہی تحریر فرما دیں۔ حاضر رہنے والے احباب جسقدر ہو سکے بار بار دعا کے لئے عرض کریں۔ اور نظاہر ان رہنے والے احباب کم از کم ایک عریضہ مختصر کارڈ پر لکھ دیا کریں۔ ہو سکے تو بہت سے کارڈ چھپوا کر رکھیں ہر روز ایک خدمت عالی میں ارسال کر دیں اگر ہو سکے تو اپنے لئے آپ دعا مانگیں بلکہ حضرت امیر المومنین کی دعا کو اپنی دعا یقین کر کے اسی پر آمین پکارتے رہیں اور جسقدر ہو سکے درود شریف کمال سے کمال خلوص سے کثرت سے پڑھتے رہیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

اب عاجز اپنی ذات کے لئے اپنے پیارے بھائیوں کی گرامی خدمت میں ادب سے ایک تکلیف دہ عرض کرتا ہے نہ اس لئے کہ عاجز نے اپنے پیارے بھائیوں کی خیر خواہی کی ہے (عاجز نے جو کچھ عرض کیا ہے محض ارشاد الہی کی تعمیل کے لئے کیا ہے اور اپنے فرض سے کبھی بھی عہدہ برا ہو ہی نہیں سکتا) بلکہ اس حیثیت سے کہ جب آدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت روٹی کھاتا ہے تو پس ماندہ میں سے للہ رحم کھا کر کتے کو بھی ٹکڑا ڈال ہی دیتا ہے وہ تکلیف یہ ہے کہ جب آپ بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح رحمت الہی مجسم کی عالی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھیں تو اسی لحاظ سے للہ رحم کر کے صدقے کے طور پر مجھے عاجز کے لئے بطور سفارش و یاد دہانی اتنا تحریر فرما دیں:۔ کہ

"ذرہ بے مقدار عابد کے لئے دعا"

عاجز کے لئے یہ آپکا ایک سفارش بخش دینے سے بدرجہا بڑھ کر احسان ہوگا جسکا عوض اللہ اجر یادیں گے۔ نیز جب درود شریف [illegible] تو نمازت میں ایک دفعہ یا یاد آوے [illegible] عاجز کی طرف سے ہو کر دلی [illegible] اپنے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ لا نعد ولا احصی دائماً ابداً غیر محدود ذا

اتنا سارا پورا پڑھ دیا کریں۔

عاجز قوی سے قوی امید کرتا ہے اور اپنے پیارے مولا کریم کے فضل پر امید کرتا ہے کہ عاجز کے پیارے عنایت فرمایاں عاجز کی اس تکلیف دہ درخواست کو اپنے پاک دلوں میں جگہ دیکر قبولیت کی عزت سے سرفراز اور ممتاز فرما دیں گے۔

اے آنکہ رہ بمشرب مقصود بردۂ
زیں بحر قطرۂ بمن خاکسار بخش

(والسلام)

خاکسار احقر العباد اللہ میر عابد علی +

اشاعت قرآن

ہوتی ہے کچھ دنوں میں قرآن کی اشاعت
ہوشیار با خبر ہوں سب صاحبان دولت
اس کار خیر کی تم جلدی کرو حمائیت
حاصل کرو عزیزو اصحاب کی خلافت
جس شخص کو ہے کچھ بھی اب دین کی محبت
ہو جس قدر میسر اس میں کرے وہ شرکت
اے طالبان رحمت قرآن تم خریدو!
رحمت ہے یہ سراسر اس میں نہیں ہے زحمت
ہے جوش میرے دل میں یہ کام جلد تر ہو
لیکن نہیں ہے دولت یہ ہے بڑی مصیبت

ہو ترجمہ عجائب اور طرفہ تر ہو اسکی
ہووے نفیس کاغذ ہو خوب تر کتابت

اس طرز کا ہو قرآن دل جس پہ ہووے ذریاں
لکھنے میں ہو نہ غلطی پڑھنے میں ہو نہ دقت

سب ہاتھ کو پساریں نعرے خوشی کے ماریں
ہے بے نظیر قرآن دیں لوگ یہ شہادت

دشمن بہت حزیں ہوں خاموش نکتہ چیں ہوں
پڑجائے حاسدوں پر اس کے خدا کے لعنت

ہو میری زندگی میں بالکل یہ کام پورا
اور نور دین کی بھی قایم رہے خلافت

گو میں بڑا ہوں عاجز مولی ہے میرا قادر
دولت سے ہے زیادہ مولی کی مہر رحمت

یارو مرے پیارو بازی نہ اس سے ہارو
دنیا پہ دل نہ دو تم دنیا ہے بے حقیقت

قرآن کی مدد میں کچھ زر لگاؤ یارو!
قرآن ہی سے دل پر کھلتے ہیں حق و حکمت

لائے اسے محمدؐ شیدا اسی پہ احمدؑ
بھیجا اسے خدا نے تا تم کو ہو ہدایت

اے طالبان برکت دو پانچ کم سے کم تم
اولاد میں ہو خوبی اموال میں ہو برکت

تحریص میں نے کردی یہ ریس کا ہے موقعہ
جلدی کرو برادر اک دوسرے پہ سبقت

دولت کے جو ہیں شیدا خاموش ہیں وہ بالکل
دولت سے ہیں جو خالی وہ بھیجتے ہیں دولت

اے نیکبخت اس میں جلدی شریک ہو تو
تو بھاگ کر ہو داخل وا ہے در سعادت

شیطان ہے دوانہ دم میں نہ اسکے آنا
دشمن ہے یہ پرانا دھوکہ ہے اس کی عادت

میں نے تمہیں سنایا اب ذمہ دار ہو تم
غفلت کو چھوڑ دو تم اے احمدی جماعت

حق کی مدد کرو تم تا وہ کرے تمہاری
ہشیار ہو ذرا تم اے صاحبان غفلت

آگے بڑھیگا کوئی پیچھے ہٹے گا کوئی
ہے ہار جیت کا دن ہارو نہ آج ہمت

ہاتھوں کو اپنے کھینچو اس کام سے نہ ہرگز
ڈرتا ہے تم سے طالب کچھ تو کرو ندامت

دل کو کرو قوی تم لو کام حوصلہ سے
درکار عزم ہے اب کھاؤ نہ تم ہزیمت

کوئی عذاب ہے یہ کار ثواب ہے یہ
رافت خدا کی ہے یہ ہرگز نہیں یہ آفت

رخصت اٹھا رہا ہوں تم کو جگا رہا ہوں
کچھ میں نے کی مروت کچھ تم کرو مروت

انصاف کا ہوں طالب انعام کچھ نہ طاہر
خادم ہوں میں تمہارا کر تا رہا ہوں خدمت

ممنون ہو عزیزو میں دال خیر کا ہوں
تم بدظنی کو چھوڑو مجھ پر دھرو نہ تہمت

یہ خواہش مجکو ہرگز تم سے نہیں ہے کوئی
تم خواہ کچھ ہی سمجھو کرتا ہوں میں محبت

احسان میرا مانو دشمن نہ مجکو جانو
ہوتا ہے گرد انسانا صح کی ہے یہ شفقت

دہرم چرچا

آریہ سماج لکھنؤ میں ہمارے بھائی منشی خیرالدین احمدی صاحب نے پھر سے جلسہ آریہ میں اپنا آرا اس طرح چلایا ۔ سوال کیا۔ کہ جو ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ ترجیح بلامرجح کے اور تخصیص بلامخصص کے محالات سے ہے ۔ مگر آریہ سماج مذہب اس بات کا قائل ہے کہ ایشور کو روح اور مادے دونوں پر ترجیح ہے اور روح کو مادے پر ترجیح اور تخصیص ہے اور یہ بلا مرجح اور مخصص کے ہے ۔ لہذا اہل علم اور عقل دونوں کے نزدیک باطل ہے اور اگر مرجح اور مخصص کو مانا تو روح اور مادہ حادث ٹھیرے گا ۔ یہ سوال مہاشہ صاحب کی سمجھ میں ہی نہیں آیا ۔ پریذیڈنٹ جلسہ نے دوسرے مہاشہ کو جواب دینے کے لئے کھڑا کیا وہ بھی جواب نہ دے سکے ۔

کہا کوئی دوسرا سوال کیجئے تب ہمارے دوست منشی خیرالدین صاحب نے یہ سوال پیش کیا ۔ کہ

" آریہ سماج یہ مانتے ہیں (بموجب ستیارتھ پرکاش) کہ ایشور نے شروع دنیا میں چار رشیوں پر وید کا پرکاش کیا ۔ اب دریافت کرنا یہ ہے کہ وید پرکاش یا وید کے علم یا گیان کو جو پرکاش کیا تو اس کا فاعل یا تو ایشور کو ماننئے کہ ایشور نے ان قوت فاعلی سے رشیوں کی قوت انفعالی پر وید پرکاش کیا ۔ اور اگر یوں نہیں مانتے ہو تو پرکاش کس طرح سے کیا ۔ کونسے ذریعہ سے کیا ۔ اور اگر ایشور نے پرکاش یوں نہیں کیا ۔ تو پھر ماننا پڑیگا کہ قوت فاعلی اور انفعالی درباره علم وید رشیوں میں تھی ۔ اور دونوں قوتوں کا مجتمع ہونا محال ہے ۔ جو مذہب محال کو ممکن مانے وہ باطل ہے ۔ اور اس سے وید کلام انسانی ٹھہریگا ۔

(خیرالدین احمدی احمدی رئیس گنج لکھنؤ)

سفر لکھنؤ

یہ عاجز بعد ماہ رمضان اکثر سفر میں رہا ہے ۔ یہی سبب ہے کہ اکثر احباب کے خطوط کے میں جواب نہیں لکھ سکا ۔ پہلے ڈیرہ نانک اور دہرم کوٹ ہمراہی حضرت مولوی سرور شاہ صاحب گیا تھا ۔ ہر دو جگہ وعظ ہوئے ڈیرہ میں ایک شخص داخل سلسلہ ہوا ۔ وہاں سے واپسی کے بعد ہمراہی شیخ رحیم بخش صاحب والد دین صاحب المعروف فلاسفر ہوشیار پور جانا ہوا ۔ جہاں انجمن احمدیہ کا جلسہ تھا ۔ جلسہ بہت کامیابی سے ہوا ۔ دو لیکچر میرے ہوئے ۔ ایک شیخ رحیم بخش صاحب کا ۔ اور دو فلاسفر صاحب کے ۔ اہل ہوشیار پور کو جگانیکے واسطے ایک تقریر خاص کہا سنے کی ۔ جسے وہاں کے احباب نے چھپوا کر تقسیم کیا ہے ۔ اس کے بعد گوجرانوالہ چلا گیا ۔ جس کی رپورٹ درج اخبار ہو چکی ہے ۔ وہاں کے متعلق برادر محمد یوسف علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک پادری صاحب جو سامعین میں سے تھے ایک دکان پر ذکر کرتے تھے کہ یہ لیکچرار بڑے صاحب کمال ہیں ۔ غیر مذاہب کی کتب پر ان کی وسیع نظر ہے ۔ احمدیہ سلسلہ ہی مسلمانوں میں سے معقول اور مدلل نظر آتا ہے ۔ ہم عنقریب ایک کانفرنس کریں گے ۔ اس میں احمدی علماء کو چیلنج دیں گے ۔ بعد عیسائی کر کے ان لیکچروں کو سن کر عیسائیت سے بیزار ہوگئے ۔ یہ تمام برکت صاحبزادہ صاحب کے قدم مبارک کی معلوم ہوتی ہے ۔ وہاں سے واپسی پر لکھنؤ جانیکا حکم ہوا ۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب میرے ساتھ تھے اور دہلی سے حضرت میر قاسم علی صاحب ساتھ ہوگئے ۔ ۲ نومبر کو ہم یہاں سے گئے ۔ اور ۱۲ ۔ کو واپس قادیان پہنچے ۔ عید راستہ میں شاہجہانپور پڑھنی پڑی ۔ کیونکہ عید کے دن یہاں نہ پہونچ سکتے تھے ۔ ادہر سے جاتے ہوئے ۔ بھگواڑہ لدھیانہ ۔ سہارنپور ۔ مظفر نگر ۔ بریلی ۔ شاہجہانپور

اسٹیشنوں پر بعض احباب سے ملاقات ہوئی۔ ایسا ہی واپسی پر بریلی۔ اور لدھیانہ کے اسٹیشنوں پر۔ ان احباب کا شکریہ ہے جنھوں نے اپنی ملاقات سے ان مسافروں کو خوش وقت کیا۔ اور سفر کی تکلیف کو راستہ میں مبدل بہ فرحت کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ سفر میں دعاؤں کا تو موقعہ بہت ملتا ہے۔ ایسے احباب کے واسطے بالخصوص دعا کی طرف طبیعت متوجہ ہوتی ہے جنکی ملاقات تازہ ہوا اور وہ اسٹیشن تک آنیکی تکلیف اُٹھا سکیں مظفرنگر کے احباب کی بہت خواہش تھی کہ ہم واپسی پر وہاں ٹھیریں اور ایک دو روز وعظ کریں۔ مگر دارالخلافت سے کوئی حکم ہمیں اسبارہ میں نہ پہونچ سکا۔

لکھنؤ کا جلسہ وہاں کے معزز احباب مولوی کبیرالدین احمدؐ صاحب۔ ڈاکٹر فضل محمدؐ صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر کی توجہ (ورسعی) کا نتیجہ تھا۔ اور ان اصحاب کے اخلاص کو خدا تعالیٰ نے قبول کیا۔ اور جلسہ بہت کامیابی سے تین دن ہوا۔ پہلے روز میری تقریر تھی۔ جس میں رد عیسائیت اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ تھی۔ سامعین پر بفضلہ تعالیٰ بہت نیک تاثیر ہوئی۔ ایک شخص نے اسی جگہ درخواست بیعت کی۔ اور اکثر نے اپنے خیالات میں بہت کچھ تبدیلی کی اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے متعلق حسن ظن ہو گئے۔ جابجا شہر میں چرچا ہو گیا۔ دوسرے دن سامعین کی تعداد پہلے روز سے دگنی اور تیسرے دن تگنی تھی۔

دوسرے روز مولوی سید قاسم علی صاحب نے آریاؤں کے مسایل قدامت مادہ و روح اور تناسخ وغیرہ پر مناسب اور پرزور الفاظ میں ایسی روشنی ڈالی کہ ان کے عقاید کی قباحت روز روشن کی طرح کھل گئی۔ سامعین بہت محفوظ ہوئے اور احمدیوں کی سعی متعلق نصرت اسلام کا سکہ اُن کے دلوں پر جم گیا۔ تیسرے روز حضرت سید سرور شاہ صاحب نے وفات مسیح ناصری اور اثبات دعویٰ مسیح محمدی پر ایک مفصل تقریر کی۔ اور آپ کے بعد عاجز نے توریت عبرانی میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اور ایک پیشگوئی متعلق حضرت خاتم النبیین و مسیح موعود پڑھ کر سنائی۔ شہر میں ہر جگہ ان لیکچروں کا بہت ذکر ہونے لگا۔ راستہ چلتے بھی لوگ ہم سے سلسلہ احمدیہ کے حالات دریافت کرتے۔ اس وقت اگر کوئی صاحب خاص اس غرض کے واسطے کچھ مدت لکھنؤ میں رہیں کہ ان کے لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کے حالات سے آگاہ کریں۔ تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ برادر کبیرالدین احمدؐ صاحب کا جو تازہ خط آیا ہے۔ اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کے جانے کے بعد اس عاجز سے اکثر حکام نے دریافت کیا۔ آپ کا لیکچر سب کو پسند آیا۔ بال ہو رہے ہیں۔ بازار میں بہت چرچا ہے۔ غالباً آپکی ضرورت اس دیار میں پھر ہے آج عید کا دن ہے اور لوگ آپ کے دیدار کے لئے میرے مکان پر آرہے ہیں۔ سب سے کہہ رہا ہوں کہ وہ چلے گئے۔

عاجز نے اہل لکھنؤ کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے چند ضروری نصائح تیسرے جلسہ میں کہیں۔ اس تقریر میں نو باتیں تھیں۔ اس واسطے وہ لکھنؤ کے لئے نو لکھا ہار ہوا۔ احباب لکھنؤ نے اپنے خرچ سے اس تقریر کو چھپوا کر شایع کرنیکی تجویز کی ہے تاکہ لکھنؤ میں کثرت سے اسکی اشاعت ہو۔ اور گھر گھر وہ پیغام پہونچایا جاوے۔

اس جلسہ کے واسطے ہم لکھنؤ کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر A.B. F f o r d e E S q. کے بہت ہی شکور ہیں۔ جنہوں نے ایسے موزون موقعہ پر جلسہ کی اجازت دی اور حفظ و امن کا سامان بہم پہنچایا۔

شاہجہاں پور میں حضرت مولنا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے خطبہ عید پڑھا۔ اور برادر محمد عمر احمدی ولد ستیہ خانصاحب کا نکاح پانچسو روپے حق مہر پر مشتری خاتون بنت شرف الدین خانصاحب کے ساتھ اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے واسطے مبارک کرے۔

ایک پر محبت دل

بابو عبدالحی صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر پھیلور کی درخواست ہے کہ جو احباب اسٹیشن پھیلور سے گذریں ان سے ملیں یا اپنے وہاں سے گذرنے کے وقت انہیں اطلاع دیں۔

دعا مدد

برادر فضل حق صاحب گارڈ کوہاٹی سے اپنی علیل بیوی اور بچوں کے واسطے احباب سے درخواست کرتے ہیں دعا کی جاوے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا دیوے۔

(۲) برادر شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم جموں سے اپنے گھر کے آدمیوں کے واسطے جو علیل ہیں دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔

(۳) برادرم محمد عبدالغنی صاحب احمدی سوپرنٹنڈنٹ سنٹرل انڈیا سرکس اپنی بیمار زوجہ کے واسطے دعا کے لئے ناظرین کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اہل دل توجہ کیساتھ دعا کر کے برادر موصوف کو مشکور فرماویں گے۔

بدر ایجنسی قادیان

عصمت انبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کا مضمون در رد نصاریٰ قیمت ۱۰/

غلامی نوشتہ مضمون مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ قیمت ۵/

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ سہ حصہ حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے مسایل فقہ قیمت عہ/

جنتری ایک سو پچیس سال اسلامی عیسائی۔ ہندی سنوں کے دن اور تاریخیں ایک دوسرے کے مطابق بڑی کار آمد کتاب۔ قیمت عہ/

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح حضرت اقدس مسیح موعود ع قیمت عہ

سیر پرند پنجاب و ہندوستان کے پرندوں کی تصاویر اور انکا بیان قیمت عہ/

احسن القصص مصنفہ حضرت قاضی اکمل صاحب تفسیر سورۃ یوسف قیمت ۲/

چھوٹے چھوٹے رسالے برائے تقسیم تبلیغ حضرت مرزا صاحب کا مذہب آب یا رب قصیدہ رہدویہ قیمت پچاس عدد ۸/

قرآن شریف کا پارہ اوّل و دوم جو چھوٹے بچوں کی آسانی سے پڑھنے کے واسطے خاص طرز پر لکھا گیا ہے قیمت ۸/

حقیقت نماز نماز کے تمام مسایل پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۸/

ایک اعتراض کا جواب

اعتراض ایک اخبار والے نے حضرت اقدس کے اس الہام پر اعتراض کیا ہے۔ انی مع الرسول اجیب اُخطی واصیب۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں رسول (یعنی مرزا صاحب) کے ساتھ ہو کر جواب دونگا کبھی غلطی کرونگا اور کبھی درست جواب دونگا اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا خدا غلطی بھی کرتا ہے حالانکہ شریعت اسلامی بلکہ کسی مذہب میں بھی خدا کو غلطی سے متصف نہیں کیا گیا۔

جواب اوّل معترض نے اس اعتراض کو اپنے اخبار میں درج کرکے ٹھٹھے کے طور پر چند ریمارک کئے ہیں ہم سلاماً کہتے ہوئے اس حصہ سے اعراض کرتے ہیں اور اصل اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ وھو ہذا:۔

قرآن مجید اور احادیث نبوی میں خدائے تعالےٰ کے متعلق بعض ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے وہ معنے جو لغت میں پائے جاتے ہیں مُراد نہیں ہوتے بلکہ ان سے مُراد وہ مفہوم لیا جاتا ہے۔ جو اس قدوس ہستی کی شان کے شایان ہے کیونکہ جس شخص کے متعلق کوئی لفظ بولا جاتا ہے اس شخص کے حالات پر نظر کرکے ہمیں اس لفظ کے معنے کرنے چاہئیں یہ مسلم امر ہے۔ معترض کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا۔ مثلاً حضرت آدم کے متعلق نَسِیَ کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے ہیں آدم بھول گیا یہی لفظ دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ کے لئے بھی بولا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُم

اب کوئی شخص اس لفظ سے یہ مُراد نہیں لے گا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ بھی کوئی بات بھول جایا کرتا ہے بلکہ اس مقام میں یہ معنے کئے جاوینگے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چھوڑ دیا یہ معنے اسلئے کئے گئے ہیں کہ جو شخص کسی کو بھول جاوے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اُسے چھوڑ دیتا ہے جیسا کہ کسی شخص کے ہاتھ سے کوئی چیز زمین پر گر جاوے اور وہ اُسے بھول جائے تو یہی ہوگا۔ کہ وہ اُسے وہاں چھوڑ جائیگا۔ سو چونکہ بھول جانے کا نتیجہ چھوڑ دینا ہے اسلئے جب یہ لفظ اللہ تعالےٰ کے لئے استعمال کیا جاوے گا تو اس کے حقیقی معنے نہیں لئے جاوینگے بلکہ وہ مفہوم مراد لیا جائیگا جو اس کے نتیجہ کے طور پر ہوتا ہے حقیقی معنے صرف اس لئے چھوڑ دئے جاوینگے کہ وہ معنے اس پاک ذات کے شایان شان نہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و خضر کے قصہ میں اللہ تعالیٰ کے متعلق خشینا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے حالانکہ اس کے لغوی معنے ڈرنے اور خوف کرنے کے ہیں مگر اللہ تعالےٰ تو خوف اور خشیۃ سے منزہ اور پاک ہے اس لئے ہم مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق اللہ تعالےٰ کے متعلق اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو اس لفظ کے نتیجہ کے طور پر ہوتے ہیں چنانچہ سب لوگ جانتے ہیں کہ جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے اُسکے ڈر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس چیز سے اپنا بچاؤ کرتا ہے اور اس سے بچنے کے اسباب مُہیا کرتا ہے مثلاً جو شخص کسی بیماری سے ڈرتا ہے۔ طاعون یا ہیضہ سے۔ وہ ضرور ان سے بچنے کے لئے اُصول حفظان صحت پر عمل کرے گا ادویہ استعمال کرے گا۔ حتیٰ کہ موقعہ پر نقل مکان اور تبدیلی آب وہوا سے بھی دریغ نہیں کریگا۔ اور جو شخص سردی سے ڈرتا ہے وہ گرم اور جو گرمی سے خوف کرتا ہے تو سرد ادویہ استعمال میں لائیگا۔ غرض ڈرنے کا نتیجہ بچاؤ ہے اسلئے ہم خشینا کے معنے یہ کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے بچاؤ کیا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان مومن مرد و زن کا لڑکا نیک نہیں بلکہ وہ اپنے والدین کو تکلیف اور دُکھ دے گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس دُکھ سے اس کے والدین کو بچا لیا اور اپنے بندہ خضر کے ذریعہ اس غلام ناشز کو قتل کروا دیا۔ گو لفظی معنے ڈرنا ہیں مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات حسنیٰ کے خلاف ہیں اسلئے اللہ تعالےٰ کے لئے اس کا نتیجہ مراد لیں گے۔ یعنی اللہ نے اس غلام کی سرکشی سے بچاؤ اور اس کا انسداد کیا۔ اسی طرح حدیثوں میں ضحک کا لفظ اللہ تعالیٰ کے افعال میں شامل کیا گیا ہے جس کے معنے ہنسنے کے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ ہنسا مُونھ اور ہونٹوں کی ایک خاص بناوٹ اور تبدیلی کا نام ہے مگر وہ ذات پاک تو ان جسمانی حدود سے پاک ہے اسلئے ہم اس کے لئے ضحک کے معنے ہنسا نہیں کرینگے بلکہ یہ معنے کرینگے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مُسرّت ظاہر کی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا کیونکہ ہنسا مُسرّت کا نتیجہ ہے مگر جب یہ لفظ آدمی کے لئے بولا جاویگا تو وہاں ہنسا ہی سمجھا جاویگا۔ پہلی دو مثالوں میں علت سے مراد معلول لیا گیا ہے اور تیسری مثال میں معلول بولکر علت مراد لی گئی ہے۔ غرض قرآن شریف اور حدیث میں خدا تعالےٰ کے لئے جب ایسے الفاظ ہم کو ملیں تو اون سے وہ معنے ہرگز مُراد نہ لیں جو انسانوں کے متعلق سمجھے جاتے ہیں بلکہ ان کا وہ مفہوم خیال کرنا چاہیئے۔ جس سے ذات احدیت پر کوئی نقص وارد نہ ہو۔ قرآن اور حدیث کے علاوہ خود اُردو زبان میں یہ قاعدہ عام طور پر پایا جاتا ہے کہ ہر صفت اپنے موصوف کے مطابق اور ہر فعل اپنے فاعل کے موافق ہوا کرتا ہے۔ اس کی مثال میں بیٹھنے کا لفظ لیجئے:۔

زید بیٹھا۔ دیوار بیٹھی۔ ساہوکار بیٹھ گیا۔ بلغض بیٹھا۔ شہنشاہ جارج پنجم انگلستان کے تخت پر بیٹھا۔

اُوپر کی ہر مثال میں بیٹھنے کے مختلف معنے ہیں۔ زید کا بیٹھنا ٹانگوں کے خاص طور پر دُہرا کرنے سے ہوتا ہے۔ دیوار کا بیٹھنا گرنا ہے۔ دل کا بیٹھنا کمزوری اور غم بہت ہونا ہے۔ ساہوکار کا بیٹھنا۔ دیوالہ نکلنا اور غریب ہونا ہے اور جارج کا بیٹھنا۔ بادشاہ ہونا ہے۔ خواہ بادشاہ چلے پھرے لیٹے کھڑا ہو ہر حالت میں یہی کہیں گے کہ وہ انگلستان کے تخت پر بیٹھا ہے غرض جب ہر زبان میں اور خصوصاً عربی میں یہ قاعدہ جاری ہے۔ اور قرآن وحدیث میں اس کی مثالیں موجود ہیں تو حضرت اقدسؑ کے اس الہام کے بھی معترض کو وہی معنے خیال کرنے چاہئیں جو خدا تعالیٰ کی صفات کے منافی نہ ہوں ❊

جواب دوم یہ قاعدہ مسلم ہے کہ جب کسی شخص کے کسی فقرہ کے کوئی معنے کئے جاویں تو یہ لحاظ رکھنا چاہیئے کہ یہ معنے کہیں متکلم کے معتقدات کے خلاف تو نہیں ہیں بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس فقرہ کا وہ مفہوم مراد لیں جو متکلم کے منشاء کے خلاف نہ ہو کیونکہ تغییر القول بمالا یرضیٰ بہ قائلہ جائز نہیں اس کی مثال سنئو قرآن مجید میں صاف طور پر اس بات کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ عیسائی مذہب صداقت سے عاری اور مسیح الوہیت سے خالی صرف ایک عاجز بندہ تھا مگر آج کل بہت سے عیسائی مُصنّفوں کو دیکھا ہے کہ وہ مسیح کی الوہیت اور تثلیث و کفارہ پر قرآن شریف سے اشاراتاً بطور استدلال بیان کرتے ہیں میرے خیال میں معترض صاحب بھی ان کو یہی جواب دینگے۔ کہ جب قرآن شریف کھلے طور پر نام لے کر تمہارے ان فرضی مسائل کی تردید کرتا ہے تو ان اشاروں کے معنے بھی وہی کرنے چاہئیں جو کھلی کھلی آیات کے مطابق ہوں۔

غرض یہ قاعدہ بہت ہی ضروری ہے کہ متکلم کے منشاء اور معتقدات اور مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے کلام کے معنے کرنے چاہئیں۔ سو مولوی معترض صاحب کو خیال کرنا چاہیئے تھا کہ جب مرزا صاحب کے نزدیک قرآن مجید اور احادیث صحیحہ معیار عقاید اور بناء معتقدات ہیں اور جو صفات اور افعال اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف اور حدیث

حدیث نے بیان کئے ہیں وہ بالکل درست اور حق ہیں تو کس طرح مرزا صاحب کے کسی الہام کا ایسا مفہوم ہو سکتا ہے جو آپ کے اور معتقدات کے خلاف ہو۔ مرزا صاحب کا ملہم (یعنی خدا) جب اپنے ہزاروں الہاموں میں یہ تعلیم دیتا ہے کہ قرآن سب سے افضل اور قابل اطاعت قانون ہے اور اسلام ہی صرف لائق انقیاد اور زندہ مذہب ہے۔ تو اسکے کسی ایک الہام کے ایسے معنے کیوں کئے جاویں۔ جو اس کے ہزاروں لاکھوں الہاموں سے متناقض ہوں۔

جواب سوم ہر کتاب میں بعض عبارتیں محکم ہوتی ہیں۔ اور بعض متشابہات جو لوگ حق پسند نہیں ہوتے وہ متشابہات کو اصل قرار دے کر اس کتاب کے منشاء سے دور چلے جاتے ہیں لیکن حق پسند اور راستباز لوگ محکمات کو مرکز مقرر کر کے متشابہات کو بھی مرکز کی طرف لاتے ہیں اور ان متشابہات سے ایسے معانی مُراد لیتے ہیں جو محکمات کے خلاف نہیں ہوتے۔ مثلاً قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا۔ ایک معترض اسی آیت پر اڑ جاوے کہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ مولوی معترض صاحب اس کو یہی جواب دینگے کہ یہ آیۃ متشابہ اور محتاج تفسیر ہے اس کے وہ معنے کرنے چاہیئیں جو محکم آیۃ کے موافق ہوں چنانچہ وہ محکم آیت یہ ہے۔ وما یضل بہ الا الفاسقین۔ یعنے اللہ تعالےٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا مگر ہاں جو شخص خود فسق اختیار کرے اوس کے حصہ میں ضلالت بطور سزا آتی ہے میرے خیال میں مولوی صاحب کو چاہیئے تھا کہ اس الہام کو بھی متشابہات میں درج سمجھتے اور مرزا صاحب کے اور ہزاروں محکم الہاموں کے مطابق اس الہام کے معنے کرتے

جواب چہارم اب ہم اس الہام کے اصلی مفہوم کو ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ سنئے۔ ایک شخص تیر اندازی کر رہا ہو۔ اگر اس کا تیر نشانہ پر لگ جائے تو عربی زبان میں اس کے متعلق اصابَ کا لفظ استعمال کریں گے۔ یعنی اس کا تیر نشانہ پر لگا۔ اور اگر تیر انداز کا تیر نشانہ سے اِدہر اُدہر ہو جائے تو دیکھنے والے عرب کہیں گے۔ اخطاء۔ یعنی تیر نشانہ سے چوک گیا۔ اب یہ لفظ جب انسان کے متعلق استعمال کیا جاویگا۔ تو وہاں یہ معنے مفہوم ہوں گے کہ اس کا ارادہ اس کا منشاء اس کا خیال پُورا نہ ہوا۔ درست نہ نکلا مگر چونکہ اللہ تعالےٰ تمام عیبوں سے پاک ہے اور ہر قسم کے نقصوں سے مُنزّہ ہے اسلئے اس کے متعلق یہ معنے مراد نہیں لئے جاوینگے بلکہ اس کی شان کے مطابق کوئی معنے کئے جاوینگے۔ اس الہام کی پُوری عبارت یہ ہے کہ:-

انی مع الرسول اجیب اخطئ و اصیب

یعنی میں اپنے اس (احمدؐ قادیانی) رسُول کے ساتھ ہو کر دشمنوں کو جواب دیتا ہوں اور اون کے حملوں کو دفع کرتا ہوں اور انکو فوق العادت قہری نشانوں سے ہلاک کرتا ہوں ہاں بعض دفعہ اون کو چھوڑتا ہوں اور بعض دفعہ ہلاک کرتا ہوں یہ معنے اس لئے ہم نے کئے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی جانور کو نشانہ بناتا ہے اور اس کا تیر خطا جاتا ہے تو نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ جانور ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح خدا تعالےٰ دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے مگر بعض دفعہ بعض دشمنوں کو کسی مصلحت کی وجہ سے ڈھیل بھی دیدیتا ہے اور انپر حملہ نہیں کرتا یا کرتا ہے تو بالکل ہلاک نہیں کرتا۔ گو عام معنے اخطاء کے خطیٔ کے ہیں مگر چونکہ یہ معنے خدا تعالیٰ کی صفات کے خلاف ہیں اسلئے ہم اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو خطاء کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں یعنی محفوظ کرنا۔ اسکی مثال پہلے بھی دے آیا ہوں کہ فَنَسِیَھُمْ کے معنے ہیں اللہ بھول گیا۔ مگر چونکہ یہ معنے خدا کی صفات کے خلاف ہیں اس لئے ہم اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو بھولنے کا نتیجہ ہیں۔ یعنی چھوڑ دینا۔ اسی طرح چونکہ اخطاء کا نتیجہ محفوظ کرنا ہے اس لئے اس الہام کے یہ معنے کئے جاوینگے کہ ہم دشمنوں کا مقابلہ تو کرتے ہیں مگر بعض کو سزا سے ایک وقت کے لئے یا اس دنیا میں بچا لیتے ہیں اور بعض کو ہم فوراً ہلاک کر دیتے ہیں۔ ہمیں ان معنوں کا یقین زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جب ہم خدا کے فعل کو ان کا مؤید پاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کے مخالف دو قسم کے ہیں ایک وہ جن پر شاہی غضب کا حملہ ہُوا اور اصیب کے مطابق وہ فوراً ہلاک کئے گئے جیسے لیکھرام ڈوئی۔ چراغ الدین۔ غلام دستگیر فقیر مرزا احمدؐ بیگ وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے وہ جن کی طرف خدا کے غضب نے ایک مدت تک رُخ نہیں کیا۔ اور اگر کیا بھی تو شدت سے نہیں کیا کیونکہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض مجرموں کو ڈھیل دیجاتی ہے۔ جیسے آتھم ثناء اللہ عبد الحکیم۔ مگر یہ بھی ایک وقتی بات ہے، ورنہ ہر شخص جو اس جری اللہ کا مخالف ہے ذلیل کیا جاویگا۔ تباہ ہوگا۔ ہلاک ہوگا کوئی جلدی اور کوئی دیر میں۔ کوئی دُنیا میں اور کوئی آخرت میں اگر اب بھی معترض کو تسلی نہ ہو تو ہم ایک اور جواب دیتے ہیں عربی لغت میں جب اس لفظ کی تحقیق کی جاتی ہے تو بجلہ اور معانی کے اخطاء کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ اوقع فی الخطاء۔ یعنی دوسرے کو گمراہ کیا غلطی میں ڈالا۔ اصابہ۔ اسکی مقابل یعنی دوسرے کو راہ راست بتائی ہدایت دی۔ تو پھر اس الہام کے یہ معنے ہوئے کہ میں اس رسُول کی صداقت پر بہت سے دلائل پیش کرتا ہوں اور مخالفوں کے اعتراضات کا جواب دیتا ہوں مگر بہت سے لوگوں کو ان براہین اور دلائل سے گمراہ کرتا ہوں اور بہتوں کو راہ راست دکھاتا ہوں۔ ان معنوں کے لحاظ سے اب کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ معنے قرآن مجید کے بالکل موافق ہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:-

یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا

یعنی اللہ تعالیٰ ان امثال کے ذریعہ جو وہ قرآن شریف میں بیان کرتا ہے۔ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے چنانچہ ہم جب عملی طور پر ان معنوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو اون کی سچائی صاف طور پر نظر آتی ہے۔ حضرت صاحب کی صداقت ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو معجزات کے ساتھ بھیجا۔ ہزاروں پیشگوئیاں پوری کیں اور آپکے دعوے کے اثبات کے لئے ہزاروں دلائل و براہین بیان فرمائے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے سعادت مندوں کو راہ حق نظر آگئی۔ اور وہ ہدایت پا گئے مگر بہت سے ایسے بھی ہیں جو بجائے راستی اختیار کرنے کے اور زیادہ گمراہ اور بے راہ ہوئے اور اپنے فسق کی وجہ سے ہوئے۔ غرض ان معنوں کے لحاظ سے یہ الہام اور آیت کریمہ

یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا۔

ایک ہی مفہوم اپنے اندر رکھتی ہیں ؛

جواب پنجم راستبازوں کے متعلق یہ ایک سُنت اللہ ہے کہ جو بات انکی قابل اعتراض سمجھی جاتی ہے اگر کوئی سوچنے والا سوچے تو وہی قابل اعتراض بات انکی صداقت کی ایک بڑی بھاری دلیل ہوتی ہے چنانچہ مولوی معترض نے حضرت اقدس کے اس الہام پر اپنی طرف سے ایک اعتراض کیا اور آپ کی صداقت کو باطل کرنا چاہا لیکن اگر وہ غور کریں تو صرف یہی ایک الہام حضرت اقدسؑ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کافی بُرہان ہے۔ اسکی تفصیل اس طرح ہے کہ اس الہام کے مُتعلق دو ہی صورتیں ذہن میں آسکتی ہیں ایک تو یہ کہ یہ الہام سچا ہے یعنی خدائے تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ خدا کی طرف سے

نہین بلکہ (معاذ اللہ) مرزا صاحب نے خود گھڑ لیا ہے پہلی صورت تجویز کیجاوے تو اس الہام کے ماننے مین نہ ہمین نہ مولوی معترض کسی کو بھی انکار نہ ہوگا ۔ اور اگر دوسری صورت فرض کی جاوے تو وہ ناممکن معلوم ہوتی ہے ۔ اور یہ اعتراض پڑتا ہے کہ اگر واقعی مرزا صاحب معاذ اللہ جھوٹے تھے ۔ اور لوگون کو پھانسنا چاہتے تھے ۔ تو یہ کبھی ہو ہی نہین سکتا کہ وہ ایسا الہام بنائین جو قابل اعتراض ہو ۔ حالانکہ مرزا صاحب عربی کے عالم تھے ۔ جیساکہ آپ کی بیسیون بے نظیر کتابین شہادت دیتی ہین اور یہ الہام تو ایک معمولی عربی دان بھی سمجھ سکتا ہے اور ممکن نہین کہ ایک مفتری یہ اعتراض بات پیش کر کے اپنا بنا بنایا اُدھیڑ دے ۔ اگر کہو کہ مرزا صاحب کو اس اعتراض کا خیال نہ آیا ہوگا تو یہ بھی غلط ہے ۔ کیونکہ حقیقۃ الوحی مین اس الہام پر نمبر وار کر حاشیہ مین آپنے ذکر کیا ہے کہ یہ الہام بظاہر قابل اعتراض ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے ۔

ناظرین کو خیال کرنا چاہیئے کہ ایک مفتری کو کیا ضرورت ہے کہ ایک سلسلہ بنا کر لوگون کو اپنی طرف مائل کر کے ہزارون نہ جیسا الہام بنا کر خواہ مخواہ بے ضرورت ایک قابل اعتراض الہام گھڑے اور لوگون کی نظرون مین اپنے آپ کو مشتبہ بنا دے اور بعض قلوب کو متنفر کر دے ۔ مفتری کی تو یہ خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگ [illegible] متنفر ہون ۔ مرزا صاحب نے اس الہام کے بیان کرنے مین [illegible] کہ یہ الہام واقعی خدا کی طرف سے ہے ۔ اور آپ ایک امین کی طرح اوس کے بیان کرنے پر مجبور رہین ۔ بیان کرتے ہیں اور پھر تاویل کرتے ہین ۔ اگر منگھڑت ہوتا تو آنا درد سر مول لینے کی کیا ضرورت تھی ۔ کیا سلسلہ کا اجراء نہین ہو گیا تھا ۔ ہزارون الہامون پر لوگونکو یقین نہ تھا ؟ مگر آپ کیا کرتے ۔ آپ کی زبان تو اس قادر علیم کے ہاتھ مین تھی ۔ جو اُسنے کہلوایا کہدیا ۔ جب چُپ کرایا ۔ خاموش ہو گئے ۔ یہ سچ ہے ؛۔

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ؛

اِس فریبی سے بچو

براد رغلام حیدر صاحب نمبر دار گجو چک ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہین

ایک شخص عمر قریباً ۲۵ سال ۔ میانہ قد ۔ گورا رنگ ۔ گول چہرہ ۔ لاغر جسم ۔ کچھ خواندہ ۔ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتے ہوئے احمدیون کو ٹھگتا پھرتا ہے ۔ داؤ لگے چوری بھی کرے جاتا ہے ۔ اپنے آپکو حاجی اور ساکن بیگو وال یہان ظاہر کیا ۔ احباب کو احتیاط کرنی چاہیئے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفر کبیر

بتاریخ ... اکتوبر ۱۹۱۰ء کو لکھنؤ سے دارالامان قادیان کو بغرض دیدار حضرت امیر المومنین [illegible] روانہ ہوا ۔ چونکہ راستہ [illegible] طبیعت نے آمادگی ظاہر کی کہ مولوی محمد حسین صاحب [illegible] سے بھی ملتا جاؤن ۔ چنانچہ بسواری یکہ اون کے مکان [illegible] مولوی صاحب مذکور بام پر تھے ۔ کمترین کی آواز سنکر اپنی کھڑکی سے سر نکالا کہا کون ! مینے کہا کہ خادم مسیح موعود علیہ السلام نام میرا کبیر ۔ غرضکہ مولوی صاحب اپنے کوٹھے سے کرا خلاقی سے پیش آئے ۔ لاکن مولوی صاحب مین چالبازی اور وحشت زیادہ پائی گئی ۔ مجھکو اپنے ایک تاریک کمرہ مین لیکر گئے ۔ اور کہا ۔ بیٹھو بیٹھو بیٹھو ۔ مسیح نے تمہارے کیا کام کیا ۔ بتاؤ بتاؤ بتاؤ ۔ عاجز نے بھی بقول شخصے جیسی تیری تو مڑی ویسے میرے راگ ۔ جواب دیا کہ خنزیر کو مارا مارا مارا صلیب کو توڑا توڑا توڑا ۔ [illegible] جواب پر بھی مولوی صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب نے دین کو بگاڑا (نعوذ باللہ) میرے خیال مین کوئی بھی شریف انسان خواہ کسی مذہب و ملت کا ہو ۔ مولوی صاحب کی صحبت کو ایک لمحہ کے لئے پسند نہین کر سکتا ۔ پس کمترین یکہ پر سوار ہوکر بہ نیچ مستقیم دارالامان روانہ ہوا اور بحفاظت پروردگار منزل مقصود پر پہونچا تو دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح دام اقبالہ درس قرآن شریف جماعت احمدیہ کو دیکر مسجد اقصےٰ سے گھر کی طرف آرہے ہین دائین بائین آپ کے صحابہ رشید مین کمترین بھی جا ملا اور السلام علیکم حضرت امیر المومنین کی خدمت مین بجا لایا ۔ حضرت صاحب نہایت نورانی خندہ پیشانی سے جیساکہ بزرگ اپنے بچون کو دیکھ کر خوش ہوتے ہین احقر سے مصافحہ کیا اور فرمایا کب آئے خادم نے اوسط آواز سے عرض کیا کہ ابھی حاضر خدمت ہوا ہون دوسرے دن درس قرآن شریف مین کمترین بھی شامل ہوا ۔ سورہ زخرف طالب علمون نے تلاوت کی ۔ آیۃ علم للساعۃ کی بابت حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اکثر دن کا خیال ہے کہ علم کے معنے نشان کے ہین اور نشان سے مُراد حضرت مسیح ہین کیونکہ وہ نشان ہین ۔ قیامت کے اسموقع پر حضرت امیر المومنین نے کیا خوب صاف اور سیدھے معنے بیان فرمائے جو ہدیہ ناظرین ہین کہ اگر اس لفظ کے معنے نشان کے ہین تو علم ہوتا نہ کہ علم اور اگر نشان حضرت مسیح ہین تو وہ بھی مرے اور ہم سب کو بھی اسی طرف جانا ہے ۔ [illegible] (زخرف) مکہ سے [illegible] روانہ ہو کر بوقت [illegible] قادیان کے بازار مین ملا ولی صاحب آریہ بلاری دکان پر اون کی ملاقات کو گیا ۔ ملا ولی [illegible] مولوی بٹالوی [illegible] مین [illegible] پڑتی وغیرہ ملا ولی صاحب بولے کہ میرا جوان [illegible] وقت جو ہمیشہ پرشنا رہو [illegible] حضرت مرزا صاحب [illegible] جانے مین گذرا ۔ [illegible] مرزا صاحب اپنے [illegible] اون کے نقش [illegible] زندگی کا [illegible] ہم مسلمان [illegible] دیکھتے ہین [illegible] پر پہنچنے والے ہون ۔ میرزا صاحب کو [illegible] دہلی سے صبح کے وقت [illegible] کا بہت شوق تھا [illegible] حضرت صاحب کی [illegible] قابل دید [illegible] تبرکاً رکھا ہے ۔ لوگ مجھ سے مانگتے ہین مین نہین دیتا ہون لیکن آپ کو دو ۔ [illegible] احقر کو) [illegible] رخصت ہوا ۔ اور مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو قادیان سے دہلی روانہ ہوا ۔ قادیان کی واپسی مین بھی بٹالہ ۔ [illegible] مسلمان اسٹیشن ماسٹر صاحب بٹالہ اور مجھ سے سلسلہ عالیہ کی گفتگو رہی اور غریب ہی کہ جہان اتفاق سے مولوی محمد حسین صاحب موجود تھے امرتسر جا رہے تھے اون کے ساتھ اون کا فرزند ابوالحق بھی تھا کہ جو تماشے بحث مین اپنے باپ کی وحشت اور کمزوری پر باپ کے سامنے ہنستا تھا ۔

والسلام ۔ باقی آیندہ انشاء اللہ

خاکسار کبیر الدین احمد ۔ احمدی ۔ بشیرت گنج ۔ لکھنؤ

اسلام کے دردمند علماء دیو بند

اِس اشتہار مین احباب سہارنپور نے حضرت مسیح ناصری کی وفات کا ثبوت دیتے ہوئے دیوبندیون سہارنپوریون کو جگایا ہے ؛

ذیابیطس

مصنفہ زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی صاحب موچی دروازہ ۔ لاہور ؛

ایک مختصر رسالہ ہے ۔ جس مین مرض مذکور کی ماہیت و اسباب پیدایش بطریق ڈاکٹری و یونانی و ویدک اور بہت سے نسخہ جات سنیاسیون ۔ سادھوؤن اور زمانہ حال کے ڈاکٹرون کے درج کئے گئے ہین ۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ (عہ)

مبارک

ہم اس خبر کو نہایت خوشی کے ساتھ شائع کرتے ہین کہ ہمارے مکرم دوست عبد الرشید خانصاحب ساکن بنارس کی ہمشیرہ کا نکاح مخدومی خانصاحب مولوی نوازحسین خانصاحب

... صاحبزادہ عبد ... ان معزز احمدی بزرگ ... خو بی الہی بخش صاحب نے پڑھا - عزیز بخشی خلیل الرحمن صاحب نے اس تقریب پر وعظ کیا - مہر گیارہ ہزار درم شرعی مقرر ہوا ۔ ہم صدقِ دل سے دُعا گو ہین کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے واسطے موجب برکات اور مثمر ثمرات کرے - آمین ۔

ٹریکٹوں کے واسطے اپنے نام رجسٹر کرالیوین

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ سے جماعت احمدیہ کے ہونہار نوجوانوں نے بہت ٹریکٹ اور ہینڈ بل نصرت اسلام مین لکھکر چھپواے اور شائع کئے ہیں چونکہ ایسے ٹریکٹ عموماً مفت شائع کئے جاتے ہین اسواسطے اون کے متعلق ہمیشہ یہ اشتہار ہوا کرتا ہے کہ جو صاحب منگوانا چاہین وہ ٹکٹ بھیجکر منگوالین یہ بات تو درست ہے۔ لکھنے اور چھاپنے کا خرچ تو مولف نے یا اس کی جماعت نے اُٹھایا - اب خرچ ڈاک اس پر نہین پڑھنا چاہیئے - لیکن جو اصحاب اس مطلب کے واسطے ۔/ دو پیسے کا ٹکٹ ایک لفافہ مین ڈالکر روانہ کرتے ہین وہ ایک آنہ خرچ کرتے ہین تب اون کو ٹریکٹ پہونچ سکتا ہے اور خط وکتابت مین وقت ضائع ہوتا ہے اور دیر بھی ہو جاتی ہے اگر اس کی بجائے انکو بیرنگ پیکٹ روانہ کیا جاوے تب بھی وہی ایک آنہ انکو دینا پڑیگا - لیکن رسالہ جلد پہونچ جائے گا - اور بروقت تقسیم ہو گا - اسواسطے ہماری خیال مین ایسے لوگ جو پسند کرین اپنے نام بدر مین شائع کرا دین - تاکہ قادیان سے یا دوسرے مقامات سے اگر کوئی ہینڈ بل یا ٹریکٹ یا پرچہ اشتہار شائع ہو تو اونکو فوراً پہونچ جایا کرے ۔

رُوح اللہ

اب اس وقت دو ٹریکٹ ہمارے پاس تقسیم کے واسطے ہین ایک عیسائیون کے رسالے رُوح اللہ کا جواب - جسمین یہ دکہلایا گیا ہے کہ رُوح اللہ سے کیا مُراد ہے یہ رسالہ ہمارے فاضل دوست مولوی حافظ روشن علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے لکھا ہے اور دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

دوسرا ٹریکٹ میرا وہ ایک لیکچر ہے جو مینے ہوشیار پور مین دیا تھا - اُسکے تھوڑے سے نسخے یہان ہیں ۔

القادر رحمانی بہ تہدید فیصلہ ابو احمد رحمانی

ابو احمد رحمانی کوئی صاحب بنگال مین ہین جو کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت مین بڑے

جو سیلے ہین - اور کئی ایک رسالے چھاپ کر شائع کر چکے ہیں اون کی تحریرون مین پراگندہ اقوال - غلط استدلال اور کذب وافترا کو پبلک پر ظاہر کرنے کے واسطے ہمارے مکرم حضرت مولانا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب پروفیسر عربی و فارسی ٹی ان جوبلی کالج بھاگلپور نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جو مولویصاحب موصوف سے اور دفتر تشحیذ الاذہان سے بقیمت چھ آنہ فی نسخہ ملسکتی ہے - احباب منگوا کر شائع کرین اور بالخصوص اوس علاقہ کے لوگون مین مفت تقسیم کردین ۔

رسید زر

(مورخہ ۱۵ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ء)

۱۲۰۷ - سیٹھ موسیٰ صاحب ۳۰ - جون ۱۳ سے یکم جولائی ۱۴ تک للعہ
۱۳۹۶ - شیخ محمد حسین صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۷۸۸ - میان محمد نیاز مان صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۱۰۶ - مرزا غلام احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۴۵ - مولوی عزیز بخش صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۴۵۳ - مستری فاضل بیگ صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۳۰۵ - منشی ہمزاد اللہ صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۳۶۹ - ولی محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 عہ/۸
۱۳۰۳ - چودھری غلام حسین صاحب 〃 〃 〃 〃 عہ/۸
۲۰۸۴ - مرزا غلام اکبر خانصاحب 〃 〃 〃 للعہ
۱۳۴۵ - سید محمد دین صاحب 〃 〃 〃 للعہ
۱۱۳۸ - منشی محمد حسین صاحب 〃 〃 〃 للعہ
۲۰۰۹ - منشی خوشی محمد صاحب 〃 〃 〃 للعہ

(مورخہ ۱۶ - جولائی ۱۳ء)

۱۸۸۷ - شیخ مولا بخش صاحب ۳۰ - جون ۱۳ء سے یکم جولائی ۱۴ تک للعہ
۱۷۵۹ - نور احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۴۴۸ - سردار امام بخش صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۲۷۷ - مولوی نور احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 عہ/۸
۳۰۱۳ - شیخ محمد اختر علی صاحب 〃 〃 〃 〃 عہ/۸
۲۰۸۶ - بابو آغا محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 عہ/۸
مرزا غلام قادر صاحب 〃 〃 〃 〃 عہ/
۴۴ - چودہری محمد نواب خانصاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ

(۱۷ - جولائی سنہ ۱۳ء)

عبد الغنی صاحب شجاع آباد ملتان عہ/۸

۲۱۷۷/۱۰۱۹ - چودہری پیر انداتا صاحب ۳ - جون ۱۳ء سے یکم جولائی ۱۴ تک للعہ
۲۱۶۴ - منشی غلام حیدر صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۴۶ - منشی عبد اللہ صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۵۸۳ - سید عظیم الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۶۸۰ - چودہری غلام حسین صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۱۲۰ - شیخ فتح محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۲۰۰ - بابو عبد الغنی صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۴۵۴ - شیخ محمد حسن صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ

۱۸ - جولائی سنہ ۱۳ء (جمعہ)

۱۸۶۹ - میان غلام محمد صاحب ۳ - جون ۱۳ سے جولائی ۱۴ تک للعہ
۲۰۵۰ - بابو عبد المجید صاحب ۳۰ - اکتوبر ۱۲ء سے ۳۰ اپریل ۱۳ تک عہ/

۱۹ - جولائی سنہ ۱۳ء ہفتہ

۳۴۷ - میان صدر الدین صاحب یکم جولائی ۱۳ء یکم جولائی ۱۴ء تک للعہ
۱۸۹۷ - ملک غلام محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۵۰۵ - چودہری غلام محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ

(۲۱ - جولائی سنہ ۱۳ء پیر)

۱۱۱۸ - منشی الٰہی بخش صاحب دستی یکم جولائی ۱۳ سے یکم جنوری ۱۴ء تک عہ/
۲۱۹ - میان محمد بن محمد خلیل صاحب یکم نومبر ۱۲ سے یکم نومبر ۱۳ء تک للعہ
۲۰۸۳ - نور الدین صاحب یکم جولائی ۱۳ء سے یکم جولائی ۱۴ تک للعہ
۹۷۷ - بابو برکت علی صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۹۴۹ - شیخ غلام حسام صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۵۹۹ - سید کبیر الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۴۹۲ - مولوی رحمت اللہ خان صاحب 〃 〃 〃 سعہ/
۴۲ - میان احمد علی صاحب 〃 〃 〃 للعہ

(۲۲ - جولائی سنہ ۱۳ء)

۲۸۰۸ - منشی عبد اللہ صاحب ۳ - جون ۱۳ء سے یکم جولائی سنہ ۱۴ء تک عہ/
۱۴۵۴ - میان غلام امام صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ

(۲۳ - جولائی سنہ ۱۳ء)

۳۰۳ - ملک شیر محمد خان صاحب للعہ
۲۰ - عبد الواحد خانصاحب للعہ

(۲۴ - جولائی سنہ ۱۳ء) جمعرات

۳۱۵ - میان علی محمد صاحب نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء عہ/۸
۶۸ - امیر الدین محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
۹۴۰ - ہاشم علی صاحب للعہ
۱۶۰۹ - عبد الحق صاحب للعہ
۱۶۷۶ - میان غلام محی الدین صاحب للعہ

ایک سیّد زادی کے واسطے ضرورت نکاح

احمدی نوجوان آسودہ حال لکھا پڑھا۔ قوم سیّد۔ اضلاع ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لودیانہ امرتسر۔ گورداسپور کا ہو۔ لڑکی بالغہ ہے۔ خط وکتابت ن۔ د معرفت دفتر بدر ہو۔ خط کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ خط آنے پر مشتہر کا پورا پتہ خط نویس کو لکھا جائیگا۔ اور خط مشتہر کو بھیجدیا جاوے گا اس کے بعد دفتر بدر کسی امر کا ذمہ دار نہ ہوگا ✤

مصالح العرب

کی قیمت آج تک ۲۶۱ احباب نے عطاء کی ہے۔ جن میں سے بعض احباب نے ایک سو زیادہ پرچے خریدے ہیں۔ ۲۸۵ پرچے باہر مختلف اشخاص کے نام جاری کئے گئے ہیں۔ بعض جگہ ایک ہی شخص کو زیادہ پرچے بھیجے جاتے ہیں تاکہ وہ آگے تقسیم کر دے۔ صرف ۲۷ دوستوں نے ہندوستان میں اپنے نام پرچہ جاری کرایا ہے باقی سب نے ولایت بھجوایا ہے ✤

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا، اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اس سرمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا۔ پڑوال اور سبل اور سرخی ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول ۸/ قسم دوم ۱۲/ قسم سوم ۱/ اصلی قیمت ممیرا ۱۰۰ روپیہ۔ فی تولہ۔

ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ جن کی آنکھیں موسم گرما میں دکھتی ہوں اون کے لئے بہت مفید ہے ✤

ست سلاجیت ✤

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح ودق وشیخوخیت وقاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول وسیلان منی و بوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود بہمراہ شیر گاؤ صبح کیوقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۸/ قسم دوم ۸/

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر قادیان ✤

واللہ یحب المحسنین

دنیا کا کیا زر و مال جمع تو کیا ذوق ٭ کچھ فائدہ بے دست کرم اٹھ نہیں سکتا

مذکورہ بالا اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محض خلق اللہ کی بہتری کی نیت سے ہم نے اپنے کارخانہ کی مجرب ادویات آج سے ایک ہفتہ تک ½ نصف قیمت پر فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے لہذا ناظرین بدر بہت جلد درخواستیں بھیجکر اس رعایت سے مستفید ہوں ورنہ پوری قیمت دینی پڑیگی محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار ہوگا ✤

حبوب مسیحائی۔ رقت منی سرعت انزال کثرت احتلام جریان۔ نامردی سستی۔ کمزوری۔ کجی۔ لاغری۔ ضعف باہ۔ دوام رعشہ وغیرہ امراض کا علاج ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ ہیں۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا ان گولیوں کا ادنیٰ کرشمہ ہے یہ گولیاں تمام ہندوستان کے نامور ڈاکٹر بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۶۰ گولی ۴/ رعایتی ۲/ ۱۲۰ گولی ۸/ رعایتی ۴/ ۲۴۰ گولی ۱۶/ رعایتی ۸/ ✤

سرمہ نور۔ یہ عجیب و غریب سرمہ آنکھوں کی قریباً تمام کی تمام امراض کا ہی علاج ہے۔ بینائی کو بڑھاتا ہے۔ پانی جانا سرخی۔ خارش۔ ککرے وغیرہ کو گھنٹوں میں ہٹاتا ہے کمزور بینائی کے لوگوں کے لئے ازحد مفید ہے فی تولہ ۲/ رعایتی ۱/ دو تولہ کے لئے ۴/ رعایتی ۲/

مسیحائی پٹی:۔ اس پٹی کے خارجی طور پر استعمال کرنے سے نامردوں اور مخلوقوں کی سست رگوں سے پانی خارج ہو کر پوری مردمی حاصل ہوتی ہے کئی مایوس و نامراد مریضان جلق و لواطت اس کے استعمال سے مراد کو پہنچکر نامرد سے مرد کہلانے کا حق حاصل کر چکے ہیں چند دنوں میں مرد بننا ہو تو خرید و فی بکس چار روپیہ۔ رعایتی دو روپے ✤

جوہر یوسفی:۔ بازار مصر کا تماشا دیکھنے کے تمنائی اصحاب کو خوشخبری ہو کہ اعلیٰ درجہ کے میڈیکل اجزا کو کیمیکل اصولوں کے مطابق ترکیب دیکر یہ جوہر تیار کیا گیا جس کے چند روزہ استعمال سے حسن چمک اٹھتا ہے۔ چہرہ پرنور بنجاتا ہے۔ کیل۔ چھایاں۔ مہاسے داغ اور بدنما دھبے دور ہو جاتے ہیں۔ شرفا و بیگمات اس عجیب جوہر کی دل سے قدردان ہیں اور ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ہیں فی شیشی خورد ۱۲/ رعایتی ۶/۔ کلاں ۱/ رعایتی ۸/ ✤

منیجر شفاخانہ نسیم صحت۔ لوہیہ بہاٹی ساملہ امرتسر پنجاب

اصلی ست سلاجیت قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے۔ مقوی جمیع اعضائے رئیسہ۔ بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد قدرتی دوائی ہے جو پہاڑوں سے نکلتی ہے پہاڑ کی مومیائی ہے۔ جریان اور کثرت پیشاب کا علاج۔ جوڑوں کے درد کو مفید ہے بلغم کو کاٹتی ہے اور قوت بدنی کو بڑھاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ✤

ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کے لئے خوشخبری

(۱) حال ہی میں گگروں کی ایک دوائی طیار ہوئی ہے جو کہ انگریزی دوائی کاسٹک کی طرح لگائی جاتی ہے یہاں اس دوائی سے بفضلہ بہت سی بیماریوں کو بہت ہی فائدہ ہوا ہے ہم انکی سندات بھی پیش کر سکتے ہیں قیمت فی تولہ ۸/

سرمہ عزیزی یہ سرمہ بھی گگروں کے لئے طیار ہوا ہے اسمیں توتیا سبز کو کیمیاوی ترکیب میں لاکر اسمیں اور بہت سے اجزا شامل کئے گئے ہیں فی تولہ ۸/

بال اڑانیکا پوڈر۔ جس سے تین منٹ میں بال صاف ہو جاتے ہیں جلد نرم اور صاف ہو جاتی ہے پھر ارزاں اس قدر کہ فی سیر ایک روپیہ میں دیا جاوے گا ✤

برص کا علاج۔ سفید سفید داغ جو جسم پر پڑ جاتے ہیں جس سے بدن بہت ہی بدزیب ہو جاتا ہے یہ داغ خون کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں ایسے داغوں کو جذام کی ایک قسم مانا گیا ہے ہمنے اس کے لئے ایک نہایت عمدہ دوائی طیار کی ہے جس سے بہت جلد یہ بدنما داغ دور ہو جاتے ہیں اور یہ دوائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیسرے دن ہی اپنا خاصہ اثر دکھائے گی۔ قیمت دوائی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہو ۔ ۸/ ✤ ع۔ معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان ✤

عربوں کے پتے درکار ہیں

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سیّد عبدالحی صاحب لائے تھے اور کچھ اور درکار ہیں عرب۔ مصر۔ امریکہ وغیرہ بلاد میں جہاں لکھے پڑھے عرب موجود ہوں

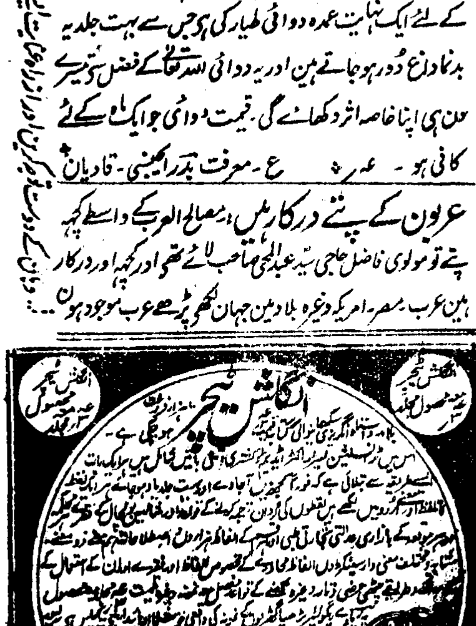

پچاس سالہ تجربہ

... ذیل ... متعلق ... سے والد ماجد ڈاکٹر نیاز علی
خان ... سالہ تجربہ ... علاوہ ازین دس سال تک میں نے
... ان دواؤن کو استعمال کیا
... سے مشتہر کرتا ہوں ٭
... ہزاروں مریض اپنے نقصون یا کمی
... جو بہت سے نامرد ہو گئے ہوں
... چار ہفتہ کے استعمال ...
... قیمت ...
...

(۲) ... پوڈر (سفوف جریان) اس کے استعمال سے
... ہوتا ہے اور قوت بڑھ جاتی ہے دو ہفتہ
کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ ۔ قیمت ...

(۳) اکیوٹ گنوریا پوڈر ۔ ابتدائی ... قسم کا سوزاک دو
ہفتہ ... سے (درد اور جلن دُور ہو جاتی ہے) کثرت ادرار
... دو ہفتہ کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ ۔ قیمت ...

(۴) کرانک گنوریا پوڈر (پُرانے سوزاک کا سفوف) اس
... کم ہو جاتی ہے ۔ پیپ کا دھبا آتا ہے ۔ منی کو ناکل
... کے باعث اولاد پیدا نہیں ہوتی ۔ اور اگر ہوتی
ہے ... مرض میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتی ہے کمزوری
بڑھ جاتی ہے اس سفوف کے استعمال سے مذکورہ بالا سب شکایات
دُور ہو کر آرام ہو جاتا ہے بفضلہ تعالیٰ ۔ قیمت دو ہفتہ کے لئے
... قیمت صرف تین روپے (سے ر)

(۵) ... ڈرائی اینڈ بلڈی پلز (خونی اور بادی بواسیر
کی گولیاں) دو ہفتہ کے استعمال سے قبض اور نفخ دُور ہو کر بواسیر
کو آرام ہو جاتا ہے ۔ خونی بواسیر میں ان گولیوں کے ہمراہ مسوں
پر مرہم ... استعمال ہوتا ہے جس سے بواسیر کا خون بند ہو کر آرام ہو جاتا
ہے قیمت دو ہفتہ کے لئے ۲۸ گولیاں ... مرہم ایک ڈبیہ ...

(۶) جنرل ڈراپسی پلز ۔ تمام قسم کے استسقاء کے لئے گولیاں
مفید ہیں ۔ تین ہفتہ کے لئے ۴۲ گولیاں ...

(۷) روماٹیزم پلز ۔ گنٹھیا باد کی گولیاں ۔ اس کے استعمال اور
باہر روغن شفا کی مالش سے تین ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے
قیمت ۶۴ عدد گولیاں ... ۔ روغن شفا ... ۔ ہر ایک دوا کا
محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ٭

المشتہر خاکسار عبد المجید خان خلف ڈاکٹر نیاز علیخان نجیب آبادی از قادیان

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید ۔ یلو اکسایڈ والا ۔ مقوی بصر ۔ مفید ککرے ۔ غشا
نزول الماء ۔ قیمت فی تولہ .. .. عا
سرمہ دافع پھولا ۔ فی ماشہ .. .. عہ
سرمہ مجلی ۔ مفید پڑوال ۔ دھند ۔ سبل ۔ بیاض چشم ۔ آب چشم
فی تولہ .. ..
سرمہ ممیرا ۔ مفید لبصر از ضعف پیری ۔ فی تولہ .. عہ
سرمہ براق ۔ مفید سلاق و سرخی پلک ۔ فی تولہ .. ...
حب حافظ الجنین ۔ اکسیر الجنین ۔ اٹھرا کو دُور کرتی ہیں ۔ عہ
حب مقوی باہ ممسک ۲ درجن ۔ قیمت .. .. عہ
دوائی بواسیر خونی ۳۲ ۔ خوراک .. .. .. عہ
دوائی مقوی حافظہ ۔ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب تولہ عہ
حب مقوی باہ ۔ سریع الاثر ایک درجن ۱۲
دوائی مقوی باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ ۔ خوراک عہ

ق ۔ د ۔ معرفت بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم (بانی اسلام)

(مرتبہ شری ... پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کئی طور پر افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لیں ۔ قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار چھاپی گئی ہے ۔ لکھائی اور چھپائی و کاغذ عمدہ ہے ۔ قیمت صرف پانچ آنے (۵ر)

ملنے کا پتہ

براہمو پرچارک کالج لاہور

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک ۔ آزمالو تجربہ کر لو

سوزاک والوں کو خوشخبری ۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل شفا ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ ٭ آزمالو ۔ قیمت .. عا
کشتہ یشب مرکب ۔ ضعف دل ۔ دل کا دھڑکنا ۔ کمی خون ۔ یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی رکھتا ہے ۔ ۲۴ خوراک .. .. عہ
معجون چاندی ۔ اس کے استعمال سے قوت باہ بے حد پیدا ہوتی ہے امساک بے حد درجہ کا ہو گا ۔ مفرح دل ۔ قیمت ایک تولہ (...)
مفرح کوکبی ۔ دل کو خوش کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتی ہے حافظہ تیز اور نسیان کو دُور کرتی ہے ۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے ۔ جھائیں و بثور کو دُور کرے ٭

قیمت فی ڈبیہ کلاں دو روپے چار آنے (...)
ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ روانہ کیا جاتا ہے ٭

ع ۔ ن ۔ معرفت بدر ایجنسی ۔ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز ۔ طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبد الحیٔ صاحب ملک عرب سے لائے ہیں ۔ ہر طرح کی کمزوری سُستی ۔ کمی باہ ۔ احتلام ۔ جریان ۔ رقت اور ضعف دل و دماغ ۔ درد کمر ۔ نسیان ۔ زکام ۔ نزلہ کا علاج ٭

تصدیق ۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی ۔ کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر ۔ حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی ۔ حکیم نظام جان صاحب ہزاروی ۔ حکیم محی الدین صاحب قریشی ۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی ۔ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اس کی شہادت دی ہے ۔ پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تھی ۔ مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت تا اخیر نومبر فی روپیہ ۶۰ گولی اور فی دو روپے ۱۴۰ گولی کر دی ہے ۔ بہت جلد منگوا لیں ٭

ملنے کا پتہ :۔

بدر ایجنسی ۔ قادیان ضلع گورداسپور ٭

[illegible]

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR
QADIAN

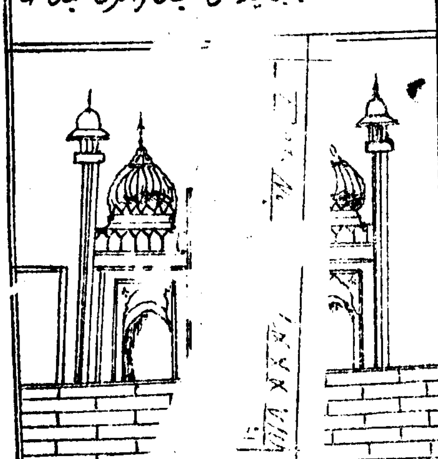

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش زجام نور الدین

معہ ضمیمہ عام قیمت پیشگی سالانہ للعہ

جلد ۱۴

۲۷ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳ مگھر سمت

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۲۰

ضعیف ؎ مُردہ دلی گر بقادیان درآ | ایڈیٹر ن جائنٹ میاں معراج الدین عمر | کہ ہست محیٔ موتی کلام نور الدین

بلال مسجد ووکنگ کیا فرماتے ہیں!

مین خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہؤا - غلامون مین داخل ہؤا - ۹۲-۹۳-۹۴ء مین یہ حالت رہی کہ پا پیادہ یہان آتا۔ نہ رات دیکھی نہ دن قادیان کی سڑک اپنی مونس اور انیس سمجھی - دیکھنے والے اور گھر والے سودائی اور مجنون کا خطاب دیا کرتے تھے ہر چند دل سے پوچھا کرتا تھا کہ کیا ہو گیا ہے - دل ہی سے جواب راحت حاصل کرتا۔ اس ہرن کی طرح جس کے شکم مین نافہ ہوتا ہے خوشبو سے معطر رہا کرتا تھا اور ہون - اب یہان آکر دیکھا تو معلوم ہؤا - کہ اور بھی بہت سے اسی خوشبو سے سودائی اور از خود رفتہ ہیں - ہان وہ خود رفتہ نہیں ہین بلکہ دنیا سے گئے گذرے ہین - لارڈ صاحب کا حال بھی اسی قسم کا پاتا ہون کہ جب سے خط و کتابت شروع کی ہے کوئی دن خالی جاتا ہوگا کہ ہم اس کا خط نہیں پڑھتے یا وہ ہمارا نوشتہ نہ پڑھتا ہوگا - برابر ایک ڈاک لگی ہوئی ہے مجھے سمجھ آگئی کہ جس کو ہم دیکھ کر محو حیرت بن گئے تھے وہ ایک عظیم الشان نبی کا بروز تھا - اور یہان بڑے بڑے انسان ہم عاجزون اور ناکارون کو دیکھ کر محو حیرت ہیں - اب پھر میں محو حیرت ہون کچھ سمجھ نہیں آتا کہ اس لارڈ نے کیا دیکھا کہ جو خود بے چین ہے - کہان اس کی یہ حالت کہ اعلان سے پرہیز - کہان یہ حالت کہ ہر آن

I am a Muhammadan

زبان پر جاری ہے - ثابت ہؤا کہ ہم سودائی نہیں ہین بلکہ ؎

پناہ روئے تو جستن نہ طور مستان است
کہ آمدن بہ پناہت کمال ہوشیار یست

کے مصداق ہیں - خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لارڈ موصوف کو نظر بد سے بچاوے اور انکی قلم میں زور عطا فرمادے۔ فرماتے تھے کہ مضمون لکھنے کے وقت قرآن شریف کی کسی آیت کی ضرورت پیش آئی اور حیران تھا کہ کس طرح سے وہ آیۃ دستیاب ہوگی - اللہ کا نام لے کر قرآن شریف کو جو ترجمہ انگریزی مین تھا کھولا تو وہی آیۃ جس کو تلاش کرنا تھا اسی صفحہ پر پایا - اسی طرح دو تین مرتبہ واقعہ ہؤا - حیران ہون کہ یہ کیا معاملہ ہے - خواجہ صاحب نے جو اس کی تفسیر کی اُسکے بیان کی ضرورت نہین ہے کیونکہ آپ خود صاحب حال ہو -

والسلام - عاجز نور احمد از لنڈن

بڑی جنتری سنہ ۱۹۱۴ء

مطبوعہ نامی پریس کانپور طیار کردہ محمد رحمت اللہ صاحب رعد - یہ مشہور جنتری بڑی آب و تاب کے ساتھ چھپ کر حسب معمول شائع ہو گئی ہے - علاوہ ضروری تاریخون وغیرہ کے بڑے بڑے دریاؤن کے منظر اور تاریخ افغانستان کا پانچوان نمبر درج ہے - بہت سی سنہری اور رنگین تصاویر سے یہ جنتری آراستہ کی گئی ہے - کاغذ اور چھپائی کی خوبصورتی کے لحاظ سے یہ جنتری ہندوستان کے فن مطابع کی خاص عزت ہے - باوجود ان سب خوبیون کے قیمت صرف ایک روپیہ فی نسخہ ہے - ملنے کا پتہ :- نامی پریس شہر کانپور ؛

سکھ سنچارک کلینڈر

سنہ ۱۹۱۴ء کی جنتری مسلم - ہندی اور عیسائی سب تاریخین اور پنڈت چھتر پال شرما صاحب متھرا کی طیار کردہ دیدہ زیب کے اشتہارات - پنڈت صاحب کو خط لکھنے سے مفت مل سکتی ہے

جنٹلمین ڈائری سنہ ۱۹۱۴ء

پاکٹ سائز - ایک دن کے ایک صفحہ - ہر صفحہ پر چار تاریخین - انگریزی - اسلامی - بدی اور سُدی - اور ایک ناصحانہ فقرہ - جنین سے سب سے پہلا فقرہ یہ ہے :- "خدا واحد لاشریک ہے" - ہر ماہ کے واسطے یادداشتین علاوہ ازین عدالت کی درخواستون کی مختلف فارمین - نقشہ انکم ٹیکس وغیرہ مفید معلومات درج ہین مجلد ہے قیمت فی نسخہ - ملنے کا پتہ :- بھائی دیا سنگھ صاحب پبلشر و تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور - بھائی صاحب کی معرفت ہر قسم کی

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر - پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہؤا ؛ ؛

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں۔ ضعف بہت رہتا ہے مگر تمام درس حسب معمول ہوتے ہیں۔ مولود مسعود کا نام محمد عبد اللہ رکھا گیا خدا مبارک کرے اور اسم با مسمّیٰ بنائے۔ گذشتہ دوشنبہ کو عزیز کا عقیقہ اور ختنہ ہوا۔ سب طرف سے مبارکباد کے خطوط آرہے ہیں حضرت جواب میں جزاکم اللہ فرماتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں ؛

اہل بیت مسیح موعود میں ہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب جلسہ ملتان پر جانے والے ہیں۔ غالباً آج یہاں سے روانہ ہوکر جمعہ لاہور میں پڑھینگے اور وہان سے سیدھے ملتان جائینگے۔ جلسہ ملتان کا پروگرام یہ ہے :۔

۲۹۔ نومبر روز شنبہ۔ صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک حافظ روشن علی صاحب۔ مضمون ختم نبوت۔ ۲ بجے سے ۴ بجے تک سید سرور شاہ صاحب۔ مضمون وفات مسیح۔ بعد نماز مغرب ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک عاجز راقم۔ مضمون اسلام اور عیسائیت ؛

۳۰۔ نومبر ۱۳ سنہ ۶۔ روز یکشنبہ :۔ صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ مضمون مسیح موعود۔ ۲ بجے سے ۴ بجے تک شیر اسلام میر قاسم علی صاحب۔ اسلام اور آریہ ؛

حضرت مولانا المکرم مولوی سید محمد احسن صاحب بخیریت قادیان میں رونق افروز ہیں + برادرم شیخ غلام احمد صاحب احمدی واعظ۔ بھیرہ۔ میانوالی۔ کیمبل پور میں وعظ کرکے جہلم پہنچے۔ اُمید ہے کہ ۱۵۔ دسمبر تک قادیان میں واپس آئینگے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بمعہ اہل بیت جو اون سے ریس سفر میں بخیریت واپس لائے اور اون کے مخلصانہ کام میں برکات نازل کرے۔ شیخصاحب موصوف کو کلمہ حق کے پہنچانے کی بڑی تڑپ ہے۔ اور ان کا وعظ ایک خاص تاثیر اور قبولیت لئے ہوتا ہے ؛ جلسہ سالانہ غالباً ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ کو ہوگا۔ ۲۶ کو یوم جمعہ ہے اور نماز جمعہ سے غالباً جلسہ شروع ہوگا۔ ہنوز صدر انجمن نے پروگرام شائع نہیں کیا۔ بہتر ہوگا کہ انجمن جلسہ کے انتظام حضرت مولوی محمد علی صاحب کی خدمات کو محفوظ کرے۔ اون کا اس کام میں سالہا سال کا تجربہ ہے۔ لیکچرار ہماری رائے میں جتنے تھوڑے ہوں اُتنے اچھے۔ میرے خیال میں ایسے بزرگوں کے اقوال کے سُننے کا موقعہ باہر کے لوگوں کو جلسہ پر دینا چاہیئے۔ جو باہر جاکر وقتاً فوقتاً اپنی تقریریں نہیں کرسکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح حضرت فاضل امروہی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریریں اور سکرٹری صاحب کی رپورٹ غالباً کافی ہوگی صبح سے شام تک لوگوں کو تقریروں کے سُننے کے لئے مقید رکھنا بھی مشکل ہے۔ پچھلے سال دیکھا گیا تھا کہ بہت کم لوگ ایسے تھے جو سب تقریروں میں برابر بیٹھ سکے ؛

عمارت مدرسہ کا کام بسبب کمی فنڈ بند ہے۔ لنگر بھی مقروض ہے مگر باوجود کمی فنڈ وہ بند تو ہو نہیں سکتا۔ چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے ؛

لاہور سے جو کسی نے ایک یا دو گمنام ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔ اور اخبار پیغام صلح میں بعض اشخاص نے محض اپنی ذمہ واری پر اس کے بعض مضامین سے اتفاق رائے ظاہر کیا ہے اس کے متعلق کئی ایک خطوط ہمارے پاس آئے ہیں سو جواباً عرض ہے کہ ایسے ٹریکٹوں کو ہمارے احباب مثل بابا در کبیر الدین احمد صاحب آگ میں ڈالدیا کریں۔ تعجب ہے کہ انجمن کے ممبران صدق دل سے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کرکے اُس پر قائم ہیں اور اپنے عملی نمونہ سے صداقت کا اظہار کررہے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح اون پر ہر طرح سے اعتبار کرتے ہیں اور یہ ثالث مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ ان کے تعلقات پر خودی بحث اُٹھاتا ہے اور بے ضرورت بحث ؛

انجمن انصار اللہ کے بعض ممبروں نے خوب کیا ہے۔ جو خود انجمن کے ممبروں سے چند سوالات کئے ہیں۔ جب وہ سوالات بمعہ جوابات کے شائع ہوجائینگے تو یہ فتنہ انشاء اللہ ہمیشہ کے واسطے فرو ہوجائیگا۔ ہاں ایسے بینہ کے بعد کوئی رافضی خارجی بننا چاہے تو اوس کی مرضی ؛ چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ وہ اس دسمبر میں آخری امتحان بیرسٹری میں بیٹھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے + ملک عبد الرحمٰن صاحب ولایت میں بخیریت اپنے تعلیمی کام میں مصروف ہیں + خواجہ صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ جاپان میں بھی اشاعت اسلام ہورہی ہے۔ شمالی افریقہ کے عرب خواجہ صاحب کے رسالہ مسلم انڈیا کا ترجمہ عربی میں کرینگے ؛ سویڈن کی ایک خاتون سے خط و کتابت ہورہی ہے + عاجز راقم اس ہفتہ زکام۔ نجار اور نوبتی سردرد کے دورہ سے بہت تکلیف میں رہا۔ اب افاقہ ہی فالحمد للہ ؛

نکاح :۔ خان میر (جو کراخیل کابل سے یہاں مہاجر ہیں) کا نکاح امۃ اللہ المعروف لال پری دختر صاحب نور مرحوم سے تین سو روپے مہر پر ہوا۔ اور عبد اللہ پسر سید عزیز الرحمان صاحب کا نکاح منشی مہتاب علی صاحب آئینہ ساز آرٹسٹ کی لڑکی حمیدہ بیگم سے ۲۰۰ روپے مہر پر ہوا۔ اور منشی چراغ الدین صاحب نومسلم سابق پریچر ڈسکہ حال محرر مدرسہ احمدیہ کا نکاح۔ سارہ دختر میاں جمال الدین صاحب سیکھواں سے دو سو روپے مہر پر ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

کلام امیر رضؓ

فرمایا :۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم و غریب نوازی سے ہمیشہ انسان کی فطرت کو جگانے اور بیدار کرنے کے لئے اپنے بندے بھیجے۔ ہر ایک جگہ اللہ تعالےٰ کے پاک بندے آتے رہے۔ نیکیاں کہاتے رہے اور نیک نمونہ بنتے رہے انہیں سے ایک حضرت موسیٰ بھی تھے ؛

میری سمجھ میں جو نبی کہتے ہیں۔ اُس کی فطرت گواہ ہے عقل گواہ ہے۔ وجدان صحیح۔ نور معرفت۔ نور ایمان۔ تجربہ مشاہدہ اگلی کتابوں میں تعلیم تصدیق کرتے ہیں۔ اتنی باتوں کے بعد جو نہ مانے تو بڑا بے وقوف ہے۔

نصیحت۔ جو لوگ بزرگوں کو بُرا کہتے ہیں وہ ضرور کسی بدی میں گرفتہ ہیں جس کسی کو لوگ اچھا کہتے ہوں تم کبھی اُسکو بُرا نہ کہو ؛

مکمّل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں۔ اس کے ایک دورہ کے نوٹ سورہ الحمد سے لیکر سورہ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپکر مکمل ہوئے ہیں۔ حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ قیمت اصلی پانچروپے (۵ر) تھوڑے سے نسخے باقی ہیں ؛

مجموعہ اشتہارات مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ سات حصے

قیمت للعہ

مبادی الصرف عربی زبان سیکھنے کے واسطے صرف عربی کے قواعد ؛ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح

قیمت صرف ۲ر ؛

ملنے کا پتہ :۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب ؛

مین قائم ؛

والسلام

نوٹ :- ناظرین بدر منتظر رہین کہ لکھنؤ میں ایک عظیم الشان جلسہ احمدی اور غیر احمدی ملکر کرنے والے ہیں اور بہت سے لایق غیر احمدی اکابر قادیان سے خوش و راضی ہیں ؛ کبیر

خاکسار

کبیر الدین احمد - اکبر آبادی سکرٹری انجمن احمدیہ بشیرت گنج لکھنؤ ۱۳۳۱ھ

ناظرین کے معلومات میں ترقی کے لئے اسجگہ ہم وہ شرائط بھی لکھدیتے ہین جو سلسلہ احمدیہ مین داخل ہونے کے واسطے ضروری ہین :-

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے - کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ؛

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا - اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ؛

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ؛

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر اور نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالتمین راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین ہر وقت طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونھ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ؛

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ؛

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ؛

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ؛

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا - اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ؛

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا - کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ؛

؛ ؛

؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

آپ کی جماعت کا مذہب *

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی مارا امام و مقتدا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است خسران و تباب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کثیر رپورٹ کبیر

اے ہمارے قادر وقدیر رب العالمین تیری حمد کس زبان و قلم سے بجا لاؤں تو وہ مولا کریم ہے جس نے بنی نوع انسان کو وہ قوت جاذبہ عطا فرمائی جس سے [illegible] غذا و مغذا اشیائے نافع کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور پھر تو نے اپنی حکمت بالغہ سے ایک اور قوت اسکو مرحمت فرمائی تا وہ غذا کو امساک کرے تا جذب کی قوت مغیرہ اوس میں موثر ہو۔ پھر تو نے قوت ہاضمہ مکرمت فرمائی تا وہ احالت کرے اس شئے کو جس کو جاذبہ نے جذب کیا ہے۔ اور بسبب استحالہ کے اوسکو مزاج صالح دیتی ہے ❊

اور اسی طرح تو نے ہماری روحانی قصر کا بھی انتظام [illegible] ہزاروں پیغمبر بھیج کر فرمایا - اول ہزار میں حضرت ابو البشر کو انی جاعل فی الارض خلیفہ کے خلعت سے مخلع فرمایا - اور دوسرے ہزار میں حضرت نوح شیخ المرسلین اور تیسرے ہزار میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور چوتھے ہزار میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور پانچویں ہزار میں حضرت سلیمان اور چھٹے ہزار میں حضرت عیسیٰ اور ساتویں ہزار میں جناب تقدس مآب سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا و مولانا محبوب رب العالمین محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا - ان الدنیا جمعہ من جمع الاخرۃ [illegible] الاف سنۃ و [illegible]

معنی سنۃ الاف و مائۃ [illegible]

علی راس کل مائۃ من یجدد [illegible]

صاحب علم یرفع اعلام اللہ [illegible]

یعنی یہ کہ دنیا ایک جمعہ ہے۔ آخرت کے جمعوں سے [illegible] ہزار برس۔ چھٹا ہزار ایک سو برس اوس میں سے گذر چکے۔ اور در تحقیق آوینگے - اس سینکڑے پر اور سینکڑے اور ہمارے زمانہ بعثت سے ہر سینکڑے کے آغاز میں ایک صاحب علم بلند کریگا جھنڈے دین کے ❊

اس مختصر تمہید کے بعد ہم لکھنؤ کو بشارت سناتے ہیں کہ وہ مہدی اور وہ مسیح جس کے ہم مدت سے بمصداق فیکم و امامکم منکم کے منتظر تھے (بخاری) **"قادیان"** میں آگیا۔ اور اوس نے تمام ادیان باطلہ کو آسمانی براہین و دلائل سے مجروح و ساکت کر دیا خنزیر کو قتل کیا اور صلیب کو توڑا - ان درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ مخالف و موافق کی آنکھوں نے اس جری اللہ کے روحانی بیٹوں کو بھی دیکھ لیا - جو حسب تعلیم یابنی اقم الصلوٰۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک ان ذالک من عزم الامور ([illegible] لقمان)

اس قربانی عظیم کو پہچانے آئے جن کے دیدار سے انکھیں منور اور سیرت سے دل شاد ہوگئے - اون کے لباس بھی از [illegible] حافظ [illegible] ہوگئے - جہاں اون کے اندرونی قوت اکبرہ و [illegible] - وہاں اون کی ظاہری صورتیں [illegible] کی طرح تابندہ و درخشندہ تھیں۔ اور وہ اسی [illegible] کامل واقفیت رکھنے والے ہیں ❊

افسوس کہ فرنگی محل اور ندوۃ العلماء باوجود مخزن علوم [illegible] جانے کے [illegible] اور اس عاجز نے تمامی علماء لکھنؤ کو [illegible] کہ [illegible] آکر [illegible] کلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر سچ سچ کہتا ہوں کہ میرا دلربا مفتی جہان عالم ہے۔ وہاں عابد و حلیم و سخی بھی ہے وہ اپنے دشمنوں کا بھی خیرخواہ ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے دوستوں کا محب ہے۔ جس کی ایک ادنیٰ دریادلی کا ثبوت یہ ہے کہ اوس نے لکھنؤ کو دیدہ ور و جوہر شناس خیال کر کے **نولکھا ہار** اس کی نظر گذراننے کو تیار کیا۔ اس ہار میں اس شیدائے رسول نے **نو** جواہرات بیش قیمت مسمط کئے تھے کہ جن کی آب و تاب کے آگے :۔

ہیرا - پنا - مرجان - الماس - یاقوت - زبرجد - نیلم - پکھراج - فیروزہ - مونگا - افرنجش - باہت - تبد - تدمر - [illegible] - جزع - حجر الباہ - سامور - مراغہ - رفتی - زنوس - سنبادج - طارد التوم - عقیق - کہٹو - پتونیان - رتک - عطاس - فرطاسیا - فرفوس - فہا - قبراطیر - لاجورد - ہارون - نوبی - مرقشیشا - لہسنیا - یشب - سنگ ستارہ - سنگ [illegible] وغیرہ بے آبرو ہیں ❊

حیدر میر قاسم علی صاحب خالد ثانی تیر اسلامی کمھ اودھ [illegible] دیا ندمت کنندگان سمجھانے مسئلہ تناسخ کی جو آریوں کا ساختہ و پرداختہ مسئلہ ہے - اس نئی وضع سے تردید کی کہ جس کو آج تک کسی کے گوش دہوش نے نہیں سنا ❊

اسی طرح سید مولوی سرور شاہ صاحب نے وفات مسیح کو اس خیر و خوبی کے ساتھ پیش کیا - کہ بناچار غیر احمدیوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کے جنازہ کو سے کر سری نگر ہی تک نظر کو دوڑانا پڑا ❊ فالحمد للہ علی ذالک ❊

جس طرح کہ مسیح بن مریم کی انطاکیہ میں تین رسولوں سے بنائے صداقت قائم فرمائی تھی - اسی طرح مسیح موعود کو بھی ان تین ہی فرستادوں سے بمصداق آیت :۔

فعززنا بثالث

لکھنؤ تک پہونچا کر بنائے صداقت کو از سر نو دیار

۷۸۶

کلام امیر رض

مصائب اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

فرمایا:- آدمی کو جب کبھی بیماری آتی ہے یا کوئی اور تکلیف یا مصیبت وارد ہوتی ہے۔ تو اوس کے متعلق قرآن کریم نے یہ قاعدہ بتایا ہے کہ:-

ما اصابت من مصیبة فبما کسبت ایدیکم

جو مصیبت آتی اون کے اپنے ہی کرتوتوں سے آتی ۔

ابھی تھوڑے سے دن ہوئے کہ مجھ کو الہام ہوا تھا:-

لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت

پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ انما اموالکم واولادکم فتنة - الخ یہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں۔ پھر تکلیفیں یا مال کے ذریعہ ہوتی ہیں یا جان پر پڑتی ہیں یا بیوی بچوں کے ذریعہ آتی ہیں یا آبرو خراب ہوتی ہے یا رشتہ داروں کے ذریعہ سے یا ملک پر۔ اور اوس کے علاوہ ایک اور زبردست مصیبت ہے جو سب سے بڑھ کر ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے انسان کا بُعد ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق دو آیتیں میں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الی یوم یلقونه بما اخلفوا الله ما وعدوه وبما کانوا یکذبون

(پارہ ۱۰ رکوع ۱۶)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا وعدوں کے خلاف کرنے اور جھوٹ بولنے کے سبب اون کے دلوں میں نفاق پڑ گیا اور اس دن تک کہ وہ اللہ کے حضور میں حاضر ہوں ۔

دوسری آیت۔ ان الذین کفروا سواء علیهم ءانذرتهم ام لم تنذرهم لا یؤمنون - ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظیم ۔ (پارہ اول رکوع اول)

اس کے لطیف معنے اللہ تعالیٰ نے مجھکو بتائے ہیں ایک آدمی ایسا شریر ہوتا ہے اور گندا ہوتا ہے کہ جب اس کو اوس کی بھلائی کے لئے کوئی بات کہتے ہیں تو معاً وہ انکار کرجاتا ہے اوس کو اس خیرخواہی پر ذرا بھی پرواہ نہیں ہوتی اس واسطے اوس کے دل پر مُہر لگ جاتی ہے۔ میں نے بارہا یہ کہا ہے۔ کہ میں تم سے کسی بات کا خواہشمند نہیں اپنی تعظیم کے لئے تمہارے اُٹھنے کا محتاج نہیں تمہارے سلام تک کا محتاج نہیں۔ باوجود اس کے میں کسی کو کچھ کہتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں۔ لیکن ایسے بھی ہیں کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو نصیحت کی۔ اوس نے مجھ کو دو ورق کا خط لکھ کر دیا ۔

خلاصہ کلام جو انسان کو دُکھ پہونچتا ہے تو کسی گناہ کے ذریعہ سے اوس کو پہونچتا ہے ۔

بیفائدہ بحثیں نہ کرو

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ ایک جگہ احمدیوں میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ فرشتے جسم رکھتے ہیں یا بے جسم ہیں۔ اس پر:-

حضرت خلیفة المسیح رنجیدہ خاطر ہوئے کہ ہماری جماعت کے لوگ کن نکمی بحثوں میں لگ جاتے ہیں کیا اون کے پاس دین دنیا کا کوئی مفید کام نہیں یا وہ سب کام اونھوں نے ختم کر لئے ہیں۔ فرمایا:-

من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه

انسان کے اسلام کی خوبی اسبات میں ہے کہ بے فایدہ باتوں کے پیچھے نہ پڑے۔ اگر فرشتے جسم ہیں تو اس سے تم کو کیا مل جاویگا اور اگر جسم کے نہیں تو تمہارا کیا نقصان ہوگا۔ اور اگر یہ علم تم کو حاصل ہو گیا تو دین دنیا میں کونسی نیکی ہے جو اس کے ذریعہ تم کما لوگے۔ اگر کوئی فایدہ حاصل نہیں تو پھر قرآن شریف کی اس آیت پر کیوں عمل نہیں کرتے کہ قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون والذین هم عن اللغو معرضون۔ تحقیق بامراد اور کامیاب ہوئے وہ مؤمن جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں اور وہ جو بے فایدہ باتوں سے کنارے میں رہتے ہیں۔

آج تک انسان اپنی بناوٹ کی حقیقت سے تو آگاہ نہیں ہوا۔ پھر فرشتوں کی بناوٹ پر بحث کرنے سے کیا حاصل

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:- ما اشهدتهم خلق السموات والارض ولا خلق انفسهم ۔ آسمان زمین کے پیدا کرنے کے وقت میں اِن لوگوں کو سامنے کھڑا نہیں کر رکھا تھا کہ یہ اس کو دیکھتے اور شاہد حاضر ہوتے بلکہ یہ اپنی پیدائش کے وقت کے بھی گواہ نہیں۔ ملایکہ کے متعلق شریعت میں لفظ جسم کہیں نہیں آیا۔ پس ہم جسم کا لفظ نہ بولیں اور اون کی بناوٹ کی کیفیت کو خدا پر چھوڑیں اس سے زیادہ اس معاملہ میں گفتگو نامناسب ہے ۔

فضل درکار ہے

فرمایا:- نیک اولاد بھی اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ ایک امیر تھا۔ میں اُس کے پاس رہتا تھا اوس نے مجھے کہا کہ بڑے بڑے دُکھی۔ بیمار آتشک کے مارے ہوئے میرے بیٹوں کو دکھایا کرو۔ میں بڑے بڑے بدکار۔ آتشک کے مارے ہوئے جن کے عضو تناسل گر گئے تھے اون کو دکھایا کرتا تھا۔ باپ کی غرض یہ تھی کہ یہ بدیوں سے بچ جاویں لیکن اوس کے بیٹے بڑے بڑے بدکار نکلے۔ جس سے اون کے باپ کا دل خوش نہ ہوا۔ افسوس ہوتا ہے ۔

قارون

فرمایا:- قارون کو الہام بھی ہوتے تھے۔ کشف بھی۔ خواب بھی آتے تھے۔ جیسا کہ آجکل بھی بعض لوگوں کو ایسے خیال آتے ہیں لیکن آخر کار جب قارون نے حضرت موسیٰ سے مباہلہ کیا تو اس مباہلہ میں ہلاک ہو گیا ۔

دعا مدد

(۱) چودہری کرم داد صاحب امیدوار نمبرداری میں احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں ۔

(۲) میاں برکت علی صاحب اپنی بیمار اہلیہ کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ شفا دیوے ۔

شکریہ

ایک مخلص احمدی بھائی بنام رحیم بخش صاحب جتی سے ایک چھوٹا سا قلمی نسخہ ایک کتاب کا جو رد شرک میں ہے۔ خواجہ صاحب کی امداد میں بھیجتے ہیں لکھتے ہیں کہ نقد تو میرے پاس کچھ ہے نہیں یہ کتاب ہی بھیجتا ہوں۔ بدر کے دفتر کے یا خواجہ صاحب کے کام آجائے۔ سو اون کا شکریہ ہے اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے ۔

ایسا ہی ایک صاحب مولوی محمد صاحب قلعداری گوجرات ایک نسخہ پہلا پارہ ترجمہ قرآن شریف جو فصیح صاحب نے چھپوایا تھا بھیجتے ہیں اون کا بھی شکریہ ہے ۔

بیعت

مسماۃ جان بی بی زوجہ عبد اللطیف صاحب سوداگر محلہ جونہ بلاسپور کی خواہش ہے کہ اونکی بیعت کی قبولیت کو درج اخبار کیا جاوے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین ۔

رسول بالہدیٰ

برادر عبد اللہ خان صاحب ہوشیارپور لکھتے ہیں کہ ھو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله کی تفسیر میں مفسرین بالاتفاق لکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی متعلق زمانہ مسیح موعود ہے اور اس وقت پوری ہونے والی ہے سو یہ بات درست ہے لیکن اسمیں لفظ بالہدیٰ صاف تبلا رہا ہے کہ وہ رسول مہدی ہوگا۔ صاحبان دل تدبر فرماویں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسُولہ الکریم وآلہ و اصحابہ اجمعین

ہوشیار ہو - اے ہوشیار پوُر

مفتی محمدؐ صادق صاحب اڈیٹر اخبار "بدر" قادیان کے چند دردمندانہ کلمات جو ہوشیارپوُر مین سالانہ جلسہ احمدیہ کی تقریب پر اہلِ شہر کو خطاب کرتے ہوئے ۱۹- اکتوبر ۱۲ء کو دوبار صبح اور شام مفتی صاحب موصوف نے کہے۔ اور جماعت احمدیہ ہوشیارپوُر نے اپنے خرچ سے چھپوا کر شہر مین تقسیم کئے۔ اور اب بعض احباب کے اصرار پر درج اخبار کئے گئے ؛

اے ہوشیارپوُر! سُن اور غور کر۔ ایک مسافر کی آواز پر کان رکھ تاکہ تیرا بھلا ہو - مین تجھ مین سے نہین تیرے اندر رہنے والون سے نہین باہر سے آیا ہوں - پر تجھ سے کچھ مانگنے نہین آیا اپنے اس سفر مین تجھ سے کوئی نفسانی غرض نہین رکھتا اگر تو دولتمند شہر ہے تو مجھے تیری دولت سے کوئی مطلب نہین اگر تو امیر ہے تو مجھے تیری امارت سے کوئی مقصد نہین - ہان مین نے سُنا کہ تو ہوشیار ہے - اس واسطے مین نے چاہا کہ تجھے ایک خیر خواہی کی بات سناؤں جس سے تجھے فایدہ ہو سو تو اس فقیر کی آواز سُن جو اپنے لئے نہین پر تیرے لئے تیرے شہر مین آکر صدا لگاتا ہے تو سُن اے ہوشیارپوُر اور غفلت کی نیند سے جاگ - پر اگر تو نہین سُنتا تو مین تیرے در و دیوار کو اور تیری زمین کو اور تیرے آسمان کو سُناتا ہون تاکہ وہ اِس بات کے گواہ ہون کہ مَینے اپنی بات تجھ تک پہنچائی - پر تُو نے توجہ نہ کی - مَینے اذان دی پر تو نہ جاگا - مَینے اپنا کام پُورا کیا اور حُجت تجھ پر ختم ہوئی مثل مشہور ہے :-

بر رسُولان بلاغ باشد و بس

مَین رسُول نہین ہون پر رسُول کا غلام ہون - تم اپنے آپ کو دانا سمجھو اور مجھے نادان خیال کرو - مجنون کہو مین راضی ہون کیونکہ مین تو ہوشیارپوُر کا رہنے والا نہین اور ہوشیار کہلانے کا خواہان نہین - مین مانتا ہون :- ع

ہوشیار ساری دنیا اک باوُلا ہے،

ہان اے ہوشیارپوُر تیری گلیان مجھے پیاری ہین کیونکہ میرا پیارا میرا مُرشد میرا ہادی تیری گلیون مین پھر چکا ہے - اُسنے اپنی ایک کسی خاص عبادت کا چلہ تیرے اندر گذارا اور اُس نے دین اسلام کی تائید مین آریون سے مباحثہ کیا اور سُرمہ چشم آریہ کی کتاب مُرلی دھر کے جواب مین لکھی +

اے ہوشیارپوُر تو نے وہ زمانہ بھی دیکھا جب کہ وہ خدا کا پیارا - عاشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلا اس شہر مین آیا کرتا اور اکیلا پھرا کرتا - مُرلیدھر نے اس کا مقابلہ کیا سو اُس کی مُرلی تو اُسی دن ٹوٹ گئی - پر اُٹھ اے ہوشیارپور اور چار دن طرف دنیا مین نگاہ کر کے دیکھ کہ آج کہان تک اور زمین کے کن گوشون تک اس حامی اسلام ناصر دین محمدؐی کی تعریف مین مُرلیان بج رہی ہیں -

سو تو سُن اور خوش ہو کہ وہ جو خاکساری سے تیری زمین پر چلتا تھا خدا نے اُس کی عزّت کی اور اُسے اِس زمانہ کے لوگون کے واسطے نذیر بنایا - دُنیا کے لوگ اُسے مانین یا نہ مانین خدا تعالیٰ بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کرنے والا ہے - جب تو نے اُسے دیکھا وہ اکیلا تھا - پر خدا نے اُسے خوشخبری دی کہ باوجود لوگون کی مخالفت کے مین مخلوق کو تیری طرف پھیر دونگا - سو اوس نے اپنے وعدے کو اپنی زبردست طاقت سے پورا کیا اور اوس کے وصال الٰہی سے قبل پانچ لاکھ آدمی اُس کی غلامی مین داخل ہُوا - خدا نے اُسے وہ جماعت عطا کی جو نیکی - تقوے - نماز - روزہ اور حمایت اسلام مین دوسرون کی نسبت بڑھ کر توفیق پاتی ہے کیا یہ انسان کے اختیار مین ہے کہ اپنی ترقی عزّت اور کامیابی کی پیشگوئی کرے اور تیس ۳۰ سال مین جا کر اسی طرح پوُری ہو جائے پھر انسان بھی وہ جو ہمیشہ بیمار رہتا ہے - ڈاکٹر اس کی زندگی سے کئی بار نا اُمید ہو جاتے ہیں وہ کوئی مشہور عالم نہین کوئی امیر نہیں کسی گدی کا سجادہ نشین نہین خدا نے اُسے مسیح بنایا مہدی بنایا - آسمان پر اس کی سچائی کا نشان دکھایا - زمین پر اس کی صداقت کا اظہار کیا جو اوس کے مقابلہ مین آیا وہ ذلیل ہُوا مارا گیا جو اُسکے ساتھ ہوُا وہ عزّت دیا گیا زندگی بخشا گیا اُسنے عمر دین اسلام کی خدمت مین گذار دی اس کی عمر کا پہلا حصہ تو نے دیکھا کہ وہ کس طرح دین کا عاشق تھا اور اس کی عمر کے پچھلے اٹھارہ سال مین اس کی خدمت مین رہا مین گواہی دیتا ہون -

کوئی ہے ؟

جو صادق کی اس شہادت پر یقین لائے کہ اُس کا جاگنا اور اُس کا سونا اُس کا اُٹھنا اور اُس کا بیٹھنا اُس کا لکھنا اور اُس کا پڑھنا اوس کا کھانا اور اُس کا پینا - اُس کا چلنا اور اُس کا پھرنا اس کا حضر اور اُس کا سفر - اس کی نماز اور اُس کا روزہ - ہان اس کا جینا اور اُس کا مرنا سب اسلام کے لئے تہا - اور اگر آج تو اس کا نمونہ دیکھنا چاہتا ہے تو قادیان کو چل اور اُس کے جانشین **نوُرالدّین** کو دیکھ - اور اُس کی قرآن خوانی اور قرآن پر عمل کا ظہور ملاحظہ کرو ؛

وہ اسلامیون کا ایسا خیرخواہ تہا تبہی تو اسلامیون کی اصلاح کے واسطے مقرر ہُوا - اور اُسنے مسیح اور مہدی کا خطاب پایا - اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت ہے نہ کہ ہتک کہ آپ کی شاگردی سے فیض پانے والے اس رتبہ کو پہونچے اپنے نبیؐ کی عزّت کو نہ گھٹاؤ بلکہ بڑھاؤ ؛

اے ہوشیارپوُر تو نے مرزا صاحب کو دیکھا اس مقدس وجود کی خدمت دینی کو دیکھا پھر تو نے مرزا صاحب کے خدام کو دیکھا حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے لیکچر کو سُنا اور تو قائل ہُوا کہ اسلام کی تائید مین ایسا بولنے والا تم مین نہین - پھر حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی تقریر دلی دردمندی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین نکلی ہوئی سُنی - اور تو نے مانا کہ رسُول کی محبّت اس شخص کے دل مین بھری ہوئی ہے - حضرت ڈاکٹر سید محمدؐ حسین شاہ صاحب کے اس زور آور حملے کا تو نے نمونہ دیکھا جس نے آریہ مت کی بُنیاد کو ہلا دیا ان بزرگون نے اسلام کی خوبیون کے کمال کا نقشہ تیرے سامنے پیش کیا تب تو کڑکڑایا کہ یہ لوگ اپنے اصلی مذہب کو ہم سے چھپاتے ہین اور صرف ان عقاید کی خوبیون کو بیان کر کے جن کو ہم مانتے ہین ہمارے دل کو خوش کرنا چاہتے ہین پر تو نے اپنے لیسے خیال مین بدظنی سے کام لیا تو نے یہ سوچا کہ اگر ان کے عقاید مین تجھ سے کچھ اختلاف ہے تو وہ اختلاف اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا جو ان کا مُرشد اپنی کتابون مین لکھ کر چار دانگ عالم مین پھیلا گیا کیونکہ مُرید اپنے مُرشد سے جُدا نہین - اور غلام اپنے آقا سے علیحدہ نہین - ان جس نے اعلان کیا کہ مین احمدی ہون اُس کے خیالات احمدؑ سے الگ نہین پر ان بزرگون نے تجھ پر اس امر کو ثابت کیا اور اس حُجت کو پُورا کیا کہ وہ دعوے جو تجھے ہے کہ مین اسلام کا حامی ہون سو اس حمایت کا بیڑا بھی اگر اُٹھایا تو احمدیون نے اُٹھایا اور اس حمایت کے لئے نُصرت بھی اگر دی گئی تو احمدیون کو دی گئی - سو اسی سے تو احمدیون کے عقاید کو دیکھ - اگر ان کے عقاید نبیون کے سردار حضرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارے نہین تو وہ نُصرت الٰہی جو محمدؐیون کے نصیبہ مین ازل سے لکھی گئی ہے وہ آج احمدیون کے شامل حال کیون ہے - کیونکہ ہر ایک عیسائی فرقہ اور دہریہ

جو تجھ کو کھا جانا چاہتا ہے انکی آواز سے بھاگتا ہے - کاش کہ تو اس حکمت کو سوچتا اور ایمان لاتا کہ اس زمانہ مین حقیقی حصار وہی اسلام ہے جو مرزا صاحب اور اس کی جماعت مین پایا جاتا ہے - سو ان بزرگون نے تجھ فہیم اور ہوشیار سمجھ کر کسی دانا کے اس مقولے پر عمل کیا :- کہ

عاقلان را اشارہ کافی است

پر جب اشارے کرتے کرتے تین سال گذر گئے بلکہ اس سے زیادہ تو دیکھ آج تجھے وُہ باتین بہی سنائی گئین جن کے نہ سُننے کے سبب سے تو پہلون کا شاکی ہُوا - تجھ کو بتلایا گیا کہ نبی کریم ص تو نبیون کے سردار ہین - سردار تو وہ ہے جو ایک لشکر اس کے پیچھے ہو اور ایک گارد اس کی اردل میں ہو کیا وہ غلام جو اپنے آقا کے آگے چلتا ہے اور اس کی راہ صاف کرتا ہے اُسے کوئی دانا اپنے آقا کی ہتک کرنے والا خیال کر سکتا ہے ؟ کیا بادشاہ کا بیٹا بادشاہ نہین ہوتا ؟ اور کیا راجے کا بیٹا راجہ نہیں ہوتا ؟ اور کیا مولوی کا شاگرد مولوی نہین بنتا ؟ اور کیا کاریگر کا شاگرد کاریگر نہین کہلاتا ؟ مذہب ایک کالج ہے اور اس کا پرنسپل اس کا نبی ہے - وہ نبیون کا خاتم ہے جسکی مُہر کے بغیر کوئی نبی بن نہین سکتا - اگر اُس کی مُہر سے کوئی بھی نبی نہ بنا اگر اُس کے سارٹیفکیٹ سے کسی کو بھی نبوّت نہ ملی تو دنیا کو ہم کیونکر منوائینگے کہ وہ خاتم النّبیین ہے - کیا حدیثون مین نہین لکھا کہ آنے والا مسیح نبی ہے - اُمّت محمّدی تو سب سے بہتر اُمت ہے ، اس کو تم نے ایسا ذلیل تو مانا کہ وہ سب کے سب سو گئے پر اس کو عزّت والا بھی تو مانو کہ تم کو جگانے والا بھی تو اسی اُمّت مرحومہ مین سے پیدا ہُوا کیا ہم کوئی نیا اسلام تیرے سامنے پیش کرتے ہیں ہرگز نہین وہی اسلام ہے وہی قبلہ وہی قرآن مجید اور وہی نبی کریم ص وہی دین وہی روزے - وہی حج اور وہی زکوٰۃ - سب کچھ تو وہی ہے - فرق ہے تو اتنا کہ تو نے سمجھا کہ تجھے جگانے والا اور الصّلوٰۃ خیر من النّوم کی اذان دینے والا یہود قوم کا کوئی بزرگ کھڑا ہو گا - پر مین کہتا ہون کہ مسلمان سارے مر نہین گئے - محمّد جیتا ہے تو سارے محمّدی کیون کر مر سکتے ہین اس اللہ اکبر کا نعرہ لگانے والا یہودمین سے نہین بلکہ مُسلمانون سے کھڑا ہُوا ہے - سو اے ہوشیارپور تو جاگ یہود کا انتظار نہ کر مُسلمان بن اور مُسلمان کی بانگ پر بیدار ہو کلمہ پڑھ اور اُٹھ کھڑا ہو کہ اُٹھنے کا وقت آگیا - اذان دینے والے کو گالی نہ دے کہ وہ تو بلند مینار پر کلمہ پڑھتا ہے - میں نہیں کہتا کہ تو کلمہ گو نہین تو بھی کلمہ پڑھ رہا ہے پر ہنوز بستر غفلت مین اُونگتے اُونگتے اور لحاف مین لیٹے ہوئے کروٹ مین کلمہ پڑھتا ہے -

پھر سو جاتا ہے - تیرا کلمہ شہادت دیتا ہے کہ جب تو بیدار تھا تو کون تھا - پر مین کہتا ہون کہ پھر بیدار ہو اور ہوشیاری سے کلمہ پڑھ اور اذان دینے والے کی طرف دوڑ تا کہ فرشتے تیرے لئے مغفرت کرین - کل کی بھولی بسری باتین تجھ پھر یاد آجائین - مجدّد کوئی نیا دین نہین لاتا - پہلے ہی دین کی پھر تجدید کر دیتا ہے - سوتون کو جگاتا ہے وہ نہین جاگتے تو انکی آنکھون کا پانی اُنپر ڈالتا ہے جس سے کوئی تو شکریہ کے ساتھ بیدار ہوتا اور کوئی اُسے گالی دیتا ہے کہ تو نے میری میٹھی نیند کو خراب کیا اور مین ایک اچھی خواب دیکھتا تھا اسمین تو خلل انداز ہُوا - پر اے نادان اب خوابین دیکھنے کا وقت گیا اب تجھے خوابون کے پُورا ہونے کا زمانہ آگیا اب خواب کیا دیکھتا ہی اب تو اُٹھ اور خواب کی تعبیر دیکھ - پہلے سے خدا کے پیارے لوگون نے جو کچھ اپنی رؤیا اور کشوف اور الہام مین دیکھا تھا اس کا ظہور دیکھ - کہا گیا تھا کہ مہدی کے وقت سورج اور چاند کو رمضان شریف مین گہن لگیگا - سو لگ گیا - کہا گیا تھا کہ اس کے وقت مری پڑے گی - کال ہون گے - حج بند ہوگا دریا خشک کئے جائین گے - سو یہ سب باتین پُوری ہو گئین گواہ آگیا پر وہ کہان ہی ؟ جس کے لئے گواہ ہین - کیا گواہ مدّعی کے بغیر عدالت مین پیش ہو سکتے ہین ؟ پس جب تم نے گواہون کو دیکھ لیا تو یقین کرو مدّعی موجود ہے گواہون کو مانو اور مدّعی کو سچّا جانو اور اس سے صُلح کرلو نہین تو یاد رکھو کہ عدالت کسی کا لحاظ کرنے والی نہین وہ اپنا حکم سُنائے گی پھر کوئی اپیل بھی نہ سُنی جائے گی کیونکہ اس عدالت کا فیصلہ قطعی ہی *

سو اے ہوشیارپُور - تو جاگ آسمان کی آواز پر لبیک کہہ تا کہ تیری برکات زیادہ ہون اپنے خدا کو راضی کرلے مُنادی کرنیوالے کی منادی پر کان رکھ اور اُس کی اشتی کتابون کو پڑھ - اپنے گھر مین علیحدہ بیٹھ کر غور کر اور اللہ سمیع وعلیم رحیم کریم کے حضور دُعا کر کہ وہ حق کو تیرے پر کھولدے - اُس نداکنندہ کا ایک مخلص ہر وقت تیرے درمیان موجود ہے اوس کے صدق کو دیکھ کہ وہ خود پیر تھا اوسے بھی پیر حاجی محمّد کہتے ہیں - پر اُسنے پیری کو چھوڑا اور مُرید بنا پھر اپنے شہر کے بسمل کو اپنی خیرخواہی مین تڑپتے ہوئے دیکھ - اون سے تجھے اخبار - رسالے اور کتابین مل سکتی ہین اور یہ تجھے نیک باتین سُنا سکتے ہیں *

ہان اس فقیر کی صدا تیرے سب بسنے والون کے لئے ہے نہ صرف اون کے لئے جو اہل اسلام کہلاتے ہیں بلکہ اُن کے لئے جو سناتنی ہندو ہین کہ دیوتاؤن کے آگے سر جُھکانے والے دیوتا تجھ سے راضی نہ ہون گے کیونکہ تو نے انکی مُورتی کی تعظیم کی - پر اون کے اصل سے پیٹھ پھیری تو اس دولت مند کی طرح ہُوا - جس نے شاہی بُت کے سکّے سے بہت پیار کیا اور اوسے جمع کیا اور حفاظت سے رکھا - پر جب بادشاہ نے اُس سے محصُول مانگا تو اس کا دل نہ چاہا کہ بادشاہ کا سکّہ بادشاہ کو واپس دے - سو اُسنے بادشاہ سے عزّت کا خطاب نہ پایا بلکہ پیسہ پرست اوس کا نام رکھا گیا - سو دیوتا پرست نہین بلکہ تو مُورتی پرست ہی اور دیوتا تو اپنی پرستش بھی نہین چاہتا بلکہ وہ تو تم سے پرمیشر کی بھگتی چاہتا ہے - سو ایشور کے پریمیون کو مان اور پرم ایشور کا پُرش بن جانا - سچّے دل سے کہو کہ ایشور کے سوائے کوئی پُوجا کے لایق نہین اور دیوتاؤن مین سے کوئی محمّد سے بڑھ کر دیوتا نہین اسی کو عربی الفاظ مین ظاہر کرو تو پڑھو - کلمہ

لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ

ہان یہ صدا صرف مُسلمانون کے لئے نہین بلکہ ہندوون کے لئے بھی ہی اور آریاؤن کے لئے ہی ہے جن کا فخر ہے کہ اُنھون نے بُت توڑ دئے ہم بھی اُنہین کہتے ہین شاباش تم نے خوب کیا پر ذرا اپنے گریبان مین مُونھ ڈالکر غور کرین کہ یہ بُت تم نے کسی دنیوی جوش مین آکر توڑے یا خدا کی محبّت مین توڑے اگر خدا کی محبّت مین ہو کر توڑے تو پہر اوس شخص سے تم کو کیون عداوت ہے جو دنیا مین سب سے بڑا بُت شکن ہُوا - جس کا نام ہی -

محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم -

وہی تو اس بُت شکنی کی پاک تعلیم مین تمہارا اوّل اُستاد ہے اُسی کے غلامون نے بُت شکنی کا رواج پہلے ہندوستان مین ڈالا پس اے آریو اُٹھو اور محمّد ص کو دھن باد کہو اور اس کی مہما کرو - کہ محمّد کہتے ہی اُسکو ہین جس کی مہما کیگئی *

پھر اگر اے ہوشیارپُور تجھ مین کوئی مسیحی ہے تو وہ بھی سُن لے کہ مسیح مسیح کہنے سے کچھ فایدہ نہین جب تک کہ تم مسیح کے ظہور کو قبول نہ کرو کیونکہ لکھا ہے کہ بہتیرے ہین جو مجھے خداوند خداوند کہین گے پر مین کہونگا کہ دُور رہو مین تم کو نہین جانتا - مسیح کے ماننے والے وہی ہین جنھون نے مسیح کی آمد ثانی

* ہوشیارپُور کے برادران احمدیّہ کے اسمائے گرامی :- پیر حاجی احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بسمل - ڈاکٹر سُلطان محمّد صاحب ڈاکٹر محمّد عمر دین صاحب - راجہ علی محمّد خانصاحب - پیر احمد شاہ صاحب شیخ امام الدین صاحب - عبداللہ خان صاحب - ماسٹر قادر بخش صاحب - ماسٹر غلام مُصطفےٰ صاحب *

پر اوسے قبول کر لیا اور اسبات کے واسطے کہ جو آسمان پر چلے گئے مانے جاتے ہیں وہ دوبارہ زمین پر کیونکر آیا کرتے ہیں - الیاس نبی کا قصہ بائبل میں پڑھ لو - خدا کے ہولناک دن سے قبل الیاس کس طرح زمین پر آیا - وہ بھی تو مانا جاتا تہا کہ آسمان پر چلا گیا ہے سو جس طرح تم نے الیاس کا دوبارہ آنا مانا اسی طرح مسیح کا دوبارہ آنا بھی مانو ورنہ تمہارا ایمان نہ صرف دوسرے مسیح پر بلکہ پہلے مسیح پر بھی تزلزل میں ہوگا اور نہ یہ قبول ہوگا اور نہ وُہ - اور ایسا یقین نہ کرو کہ ضرور ہے کہ آنے والا تمہارے خیال کے مطابق ہی آوے کیونکہ خیال کرنے والے بہتیرے ہیں اور ہر ایک کی خیالی تصویر جُدا ہے - آج سے دس روز پہلے تم نے اس فقیر کا نام بہی سُنا ہو گا کہ وہ یہاں آتا ہے اور سُننے کے ساتھ ہی تمہارے دل میں میری ایک تصویر بہی بن گئی ہو گی - کیونکہ یہ ہر انسان کی عادت ہے کہ جس شخص یا شہر یا چیز کا نام سُنتا ہے اُسکی کچھ تصویر بھی اُسکے دل مین بنجاتی ہے - پر آج جب مین تمہارے سامنے کھڑا ہُوا تو وہ سب تصویرین باطل ہوگئین کیونکہ انسان خالق نہیں اور اوس کی بنائی ہوئی تصویر سچی نہین ہو سکتی - ایسا ہی مختلف مذہبون اور اون کے فرقون نے آنے والے مسیح کی جُدا جُدا تصویرین بنائین پر وہ سب غلط ہوئین اور حقیقی مسیح خدا نے اپنی بنائی ہوئی شکل مین تمہارے سامنے کھڑا کیا - تم اس کو قبول کرو تا کہ تمہارا بھلا ہو ورنہ پھر پچھتاؤ گے - اور پچھتانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا ؎

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

محمد صادق عفی اللہ عنہ

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار

اے خدا تیرے لئے ہر ذرّہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ مین ہون اشکبار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار

کس کے آگے ہم کہیں اس دردِ دل کا ماجرا
اون کو ہے ملنے سے نفرت بات سُننا درکنار

کیا کرون کیونکر کرون مین اپنی جان زیر و زبر
کس طرح میری طرف دیکھین جو رکھتے ہیں نقار

یہ عجب بدقسمتی ہے کس قدر دعوت ہوئی
پر اُترتا ہی نہیں ہے جام غفلت کا خمار

ہوش مین آتے نہیں سو سو طرح کوشش ہوئی
ایسے کچھ سوئے کہ پھر ہوتے نہیں ہیں ہوشیار

اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب مین بجا
رحم کر بندون پہ اپنے تا وہ ہووین رستگار

اے میرے پیارے جہان مین تو ہی ہے اک بے نظیر
جو تیرے مجنون حقیقت مین وہی ہیں ہوشیار

ان دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خدا
تو تو رب العالمین ہے اور سب کا شہریار

حضرت خواجہ صاحب کا خط بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

بحضور مخدوم و مطاع
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - یہ ہفتہ محض خدا کے فضلوں کا گذرا ہے - اللہ اللہ ابھی ایک ماہ ہُوا کہ لکھا تہا کہ لارڈ موصوف کی راہ مین ایک روک ہے - وہ روک تو اب بھی موجود ہے لیکن ربّانی تصرف نے اور حضور کی دُعا نے وہ کام کیا - جو میری حیرت کا موجب ہو رہا ہے - ابھی پندرہ دن ہوئے کہ لارڈ موصوف بروز جمعہ میرا مہمان تھا - سید وزیر حسن - ظفر علی بھی تھے - اوس نے قبول اسلام کا تو اعتراف کیا - لیکن اپنی روک کا بھی ذکر کیا اس کے بعد ہی اوس نے تین مضمون لکھے - جو نومبر کے رسالہ مین شائع ہوئے ہین اون مین قریب قریب اعلان تھا - مینے ان دو ہفتون مین متواتر حضرت امام مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب مین دیکھا اُنھون نے مجھ سے کئی دفعہ خوشی مین مصافحہ کیا کل میرا دن نہایت ہی مبارک اور کامیاب گذرا - لارڈ موصوف نے ایک کتاب لکھنی شروع کی ہے جس کا نام اوسنے ذیل مین تجویز کیا ہے :-

A Western awakening to Islam = Being The result of over 40 years Contemplation

by

The Right Honourable Lord Headley
B.A., M.I.C.E., F.S.E. etc.

اسلام کی طرف مغربی بیداری
چالیس سال سے اوپر غوض و فکر کا نتیجہ -

مُصنّفہ

رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے - بی - اے - ایم - آئی - سی - ای
ائی - ایف - ایس - ای - وغیرہ وغیرہ ؛

یہ کتاب حسب اجازت لارڈ موصوف مین چھاپ دونگا - اس کا اشتہار چنانچہ اسلامک ریویو کی پشت پر دیدیا گیا ہے قیمت اسکی ایک شلنگ ارادتاً تھوڑی رکھی گئی ہے میری رائے تو بلا قیمت تقسیم کرنے کی تھی لیکن لارڈ موصوف نے اسے پسند نہین کیا ؛

بہرحال اب میری رائے یہ ہے کہ یہ کتاب کئی ہزار چھپے اور کثرت سے بلاد غرب مین تقسیم ہو - کل مُسلمان بلا تمیز فریق و فرقہ اگر اس کو کثرت سے خرید کر تقسیم کرین اور مدد دین تو ایک بہا عظیم ہو گا - لارڈ موصوف جیسے کہ انہون نے مجھ پر ظاہر کیا - نہایت مختصر طریق پر کل اسلام کے محاسن - اور ساتھ ہی ذب اعتراض بھی کرے گا - اور یہ ظاہر کریگا کہ اسلام کو اُسنے کیون ترجیح دی - یہ ایک کتاب بظاہر وہ کام کرے گی - جو شاید اسلامک ریویو کئی سال تک نہ کر سکتا یہ خدا کے فضل ہین ؛

یہ قوم ہی نہیں بلکہ مغربی دنیا وجاہت پرست ہے یہ لوگ اپنے بڑے آدمیون کے سخت مقلد - اور اجنبی چیزون سے سخت متنفر - انشاء اللہ اس کتاب سے بہت سی رُوحین جو بالکل طیار ہین - اور حجاب مین ہین باہر آجاوین گی - کیونکہ اب وہ ایسے ایک وجیہ انسان کی پیروی کرین گی - اسلامک ریویو نومبر نمبر کے نکلنے پر مین سوتھ پورٹ کے دوست کو لکھونگا کہ اب حجاب کی ضرورت نہین وہ صداقت سے مت ہچکچائے ؛

خدا کا لاکھ لاکھ احسان - جب مین مالی دقتون سے گھبرا رہا تھا - دوسری طرف ظالمون نے ناپاک حملے شروع کئے تھے پیسہ اخبار نے ایک ذاتی کاوش کو قومی رنگ مین ظاہر کیا عین اوسوقت خدا نے میری محنت کو ٹھکانے لگانے کا سامان کر دیا ایک شخص جو چالیس سال سے ایک طرف آرہا ہے اب میری آواز پر نعرہ لبیک دیتا ہے - دراصل اُسے سہارا اور امداد اور بعض تشریحات کی ضرورت تھی وہ اسے ملگئی اور حق تو یہ ہے کہ یہ سب فضل ہی فضل ہے ان دو ہفتون مین جو خدا تعالےٰ نے اس کے دل پر تصرف کیا اس کے سمجھنے کے لئے الفاظ سے کہین زیادہ تصور کی ضرورت ہے ؛

مجھے شاعری سے چندان اونس نہین - یہان آکر دو تین ماہ سے بعض وقت جوش موزون الفاظ مین راستہ نکال لیتا ہے - آج رؤیا کے بعد طبیعت مین لذّت تھی - ذیل کے اشعار جو قریباً فی البدیہہ لکھے گئے ؛

ترانہ حمد بجناب احدیت نامہ

خود بخود کردی درِ افضال باز | این غلط اگر من کنم ہجت ناز
من بُدم حیران - پئے مرغان باغ | خود عنایت کردہ ائی یک شاہباز
آن چہ نمودی تو پر یا بخواب | روز روشن دیدہ ام با چشم باز
لارڈ - پیدا شد پئے نصرت مرا | چون شد از بیچارگی زہرم گداز
آن خجستہ - تا چہل - در غور و خوض | آخرش کردی باو افشاد راز
نعرہ الحمد - مستانہ زنم | مے کنم صد سجدہ با عجز و نیاز

کے عجب ابینم زمغرب آفتاب
چشم بر الطاف تو - اے چارہ ساز

اب مین چاہتا ہون کہ یہ کتاب کثرت سے اشاعت پائے ایک تو صدر انجمن اس مین خاص امداد دے اور دوسرے ہمارے بھائی خواہ انگریزی دان ہون یا ہندی سب مدد دین - اور اردو دانون کے لئے مین اس کا ترجمہ کر دون گا - کتاب کی قیمت پیشگی بارہ آنہ اور ایک آنہ محصولڈاک فی الفور شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت مین ہمارے دوست بھیجدین - علاوہ اس کے جو اس مین امداد کرنی چاہے - مین چاہتا ہون کہ یہ کتاب دسمبر مین نکل جاوے ؛

صبح چھ اور سات بجے کے درمیان کچھ تھوڑی سی غنودگی مین مینے دیکھا کہ ایک وسیع مکان ہے - جس پر چھت نہین از قسم ہے بے ثباہ - اوس مین سیڑھیان سیڑھیان ہین وہان سب احمدی احباب ہین - ضرور ہندوستان مین پھر رہا ہون - میرے دوست مجھ سے مصافحہ کر رہے ہین - مین ایک جگہ بیٹھ گیا کچھ شاید کمزور یا علیل ہون - اتنے مین حضرت اقدس آگئے - جیسے اون کا طریق تہا - آتے ہوئے جہان مین بیٹھا تہا - بیٹھ گئے اور پوچھا کہ اب تمہارا کیا حال ہے - مینے شکایت بیماری ظاہر کی - اُنھون نے کہا مین علاج کرتا ہون - میری داہنی پنڈلی کو دونو ہاتھون سے بہت دبانا شروع کیا - گویا یہ کوئی عمل توجہ کا تھا - جس کے ساتھ عامل معمول کی پنڈلی کو دباتے ہین - چند منٹون کے بعد اُنھون نے کہا کہ اب تمہین پھر تکلیف نہ ہوگی - آرام آجاویگا - مینے بجواب عرض کیا کہ حضور والا کی طبیعت کا حال کیسا ہے - فرمایا اور اپنا موںھ کھولکر ایک دانت کی طرف اشارہ کیا کہ یہ سخت درد کرتا ہے - گویا در حقیقت اسپر پڑا ہوا ہے خواب مین اس کے بعد ایک اور نظارہ اس جگہ دیکھا - جو زبانی عرض کرونگا - خیر مین نے تو یہ سمجھا کہ جب مین ایک طرح گھبراہٹ مین تھا اور کوفت اور تھکان محسوس کرنے لگا تھا - اب وہ کوفت دور ہو جائے گی - اور حضرت کی روح اب میری رفع تکلیف پر متوجہ ہے - لیکن جو حضور مغفور نے اپنے ذات کی درد کے متعلق فرمایا وہ مجھے سمجھ نہین آئی ؛

حضور اس کی تعبیر سے اطلاع بخشین - بہرحال یہ سب کچھ مبارک ہے مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ حضور کی خلافت مین یہ عظیم الشان کام یعنی لارڈ موصوف کا قبولیت حق سرانجام پایا - اب کیا اس مین بھی کسی کا اجارہ ہے - ایک پیرانہ سال ساٹھ سال کا شخص بچپن سے عیسائیت سے متنفر - پھر آہستہ آہستہ ایک طرف آرہا ہے اور آخری مرحلہ قبولیت پر اس وقت پہنچتا ہے - تب حضور کا غلام صلائے اسلام دیتا ہے - فالحمد للہ علےٰ ذلک - حضور والا کی خدا عمر صحت عافیت مین ترقی دے - میان صاحب کو - حضرت اُم المومنین مائی صاحبہ کو اور والدہ عبدالحی کو - عزیز عبدالحی کو اور میر صاحب کو - اور باقی سب دوستون کو مبارک اور سلام - اور عرض دعا

آپکا خادم غلام
خواجہ کمال الدین

الحق کی مدد کرو

دہلی ہندوستان کا صدر مقام ہے اور وہان سے احمدی برادران کی خاطر ایک اخبار نکلتا ہے جو سلسلہ احمدیت کی اشاعت کے واسطے خاص ہے ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب اس کو دلچسپ اور مفید بنانے کے واسطے ہمیشہ کوشان رہتے ہین لیکن مجھے یہ معلوم کرکے بہت رنج ہوا کہ اوس کے خریدارون کی تعداد بہت ہی کم ہے اور اگر یہی حال رہا تو میر صاحب کو اخبار بند کرنا پڑے گا اور اگر وہ بند ہوا تو علاوہ شماتت اعدا صدر مقام ہند سے اکیلے احمدیہ اخبار کا بند ہو جانا ہمارے لئے ایک صدمہ کا موجب ہوگا احباب کو چاہیئے کہ الحق کی مدد کرین اور اسے بند نہ ہونے دین مین ناظرین بدر سے درخواست کرتا ہون کہ وہ کم از کم دو سو نئے خریدار الحق کے واسطے بنا دین ان کی رپورٹ اخبار بدر مین چھپتی رہے گی - دو سو کوئی بڑی تعداد نہین - الحق کی قیمت کچھ بہت نہین اگر چند ذی استطاعت احباب توجہ کرین - تو وہ دو سو خریدار کی رقم اپنی ہی جیب سے دے سکتے ہین - اور اس طرح ایک اخبار کی زندگی کے قیام مین بڑی امداد ملسکتی ہے مین مانتا ہون کہ اکثر احباب کو جو دلچسپی قادیان کے اخبارات کے ساتھ ہوسکتی ہے وہ باہر کے اخبارات کے ساتھ نہین ہوسکتی لیکن صدر مقام ہند سے الحق کا نکلنا اس کو خاص امتیاز دیتا ہے جو قابل توجہ ہے - ممکن ہے کہ کسی دوست کو الحق کے کسی مضمون پر ناراضگی بھی ہو لیکن کسی شے کے فواید اور نقصانات کا موازنہ کرکے اس کی قدر کرنی چاہیئے - محض خیر تو اللہ ہی کی ذات سے ہے - غلطیان سب سے ہوسکتی ہین جو دراصل غلطیان ہون یا ہمارے خیال مین غلطیان ہون - بہرحال کسی آرگن کا جاری ہوکر بند ہو جانا قوم کو گوارا نہین کرنا چاہیئے - ہان کسی خاص انتظام کے ماتحت جو قوم کی طرف سے ہو کوئی دو یا زیادہ آرگن ملاکر ایک کر دئے جاوین تو وہ جدا بات ہے اس کا ہرج نہین لیکن صرف خریدارون کی کمی کے سبب اگر الحق بند ہوگیا - تو بہت افسوس کا موجب ہوگا - اس واسطے مین پھر عرض کرتا ہون کہ ناظرین بدر ضرور توجہ فرماوین ؛

دُعا مدد

سردار عبدالحمید خان صاحب احمدی ہری پور سے تحریر فرماتے ہین کہ مصائب دُنیا سے تنگ ہوں اکر احباب سے درخواست کرتا ہون کہ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ دینی دنیوی کامون مین کامیابی عطا فرمائے ؛

اصلی سلاجیت قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے - مقوی جمیع اعضائے رئیسہ ہے - بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد قدرتی دوائی ہے جو پہاڑون سے نکلتی ہے - پہاڑ کی مومیائی ہے - جریان اور کثرت پیشاب کا علاج - جوڑون کے درد کو مفید ہے - بلغم کو کاٹتی ہے اور قوت بدنی کو بڑھاتی ہے - قیمت فی تولہ ۴ر

بدر - ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور ؛

عربون سے پتے درکار ہین

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سید عبدالحی صاحب لائے تھے - اور کچھ اور درکار ہین - عرب - مصر - امریکہ وغیرہ بلاد مین جہان لکھے پڑھے عرب موجود ہون وہان کے دوست توجہ کرین اور از راہ عنایت ایسے آدمیون کی فہرست داخل کرین جن کے نام تبلیغ عرب کے اوراق کا بھیجنا مفید ہوسکتا ہو ؛

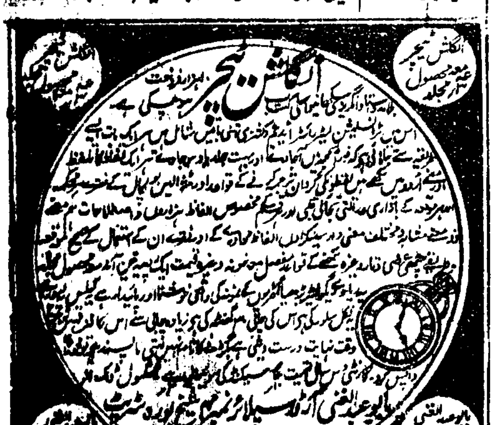

پچاس سالہ تجربہ

ناظرین ادویات کے متعلق میرے والد ماجد ڈاکٹر نیاز علیخان صاحب کا چالیس سالہ تجربہ ہے علاوہ ازیں دس سال تک میں نے خود لکسر ضلع سہارنپور اپنے مطب میں ان دوائیوں کو استعمال کیا اور بیشہ مفید پایا لہذا فایدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں۔

(۱) **مونسٹی پلز** (گولیان مقوی باہ) جو مریض اپنے ہاتھوں کی اور بے اعتنائیوں کے سبب یا کثرت جماع کی وجہ سے نامرد ہوگئے ہوں انکے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں چار ہفتہ کے استعمال سے گم شدہ طاقت بفضلہ تعالیٰ واپس آجاتی ہے قیمت ۵۶ گولیاں پانچ روپیہ (صہ)

(۲) **اسپر میٹوریا پوڈر** (سفوف جریان) اسکے استعمال سے منی گاڑھی ہو کر امساک ہوتا ہے اور قوت باہ بڑھ جاتی ہے دو ہفتہ کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ قیمت عہ

(۳) **ایکوٹ گنوریا پوڈر** (ابتدائی شدید قسم کا سوزاک دو ہفتہ کے استعمال سے پیپ اور جلن دور ہو جاتی ہے) کثرت ادرار ہو کر آرام ہو جاتا ہے دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۴ ماشہ قیمت عا۸

(۴) **کرانک گنوریا پوڈر** (پرانے سوزاک کا سفوف) اس میں سوزش اور جلن کم ہوتی ہے۔ پیپ دھبا آتا ہے منی کے نا مکمل اور خراب ہو جانیکے باعث اولاد پیدا نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتی ہے کمزوری بڑھ جاتی ہے اس سفوف کے استعمال سے مذکورہ بالا سب شکایت دور ہو کر آرام ہو جاتا ہے بفضلہ تعالیٰ۔ قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۴ ماشہ عہ

(۵) **پایلیس ڈرای اینڈ بلڈنگ پلز** (خونی اور بادی بواسیر کی گولیاں) دو ہفتہ کے استعمال سے قبض اور نفخ شکم دور ہو کر بواسیر کو آرام ہو جاتا ہے خونی بواسیر میں ان گولیوں کے ہمراہ مسوں پر مرہم استعمال ہوتا ہے جس سے بواسیر کا خون بند ہو کر آرام ہو جاتا ہے دو ہفتہ کے لئے ۲۸ گولیاں قیمت عہ مرہم ایک ڈبیہ ۱۲ار

(۶) **جنرل ڈراپسی پلز** (تمام قسم کے استسقاء کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں۔ تین ہفتہ کیلئے ۴۲ گولیاں قیمت عہ

(۷) **روماٹزم پلز**۔ گٹھیا کی گولیاں ان کے استعمال سے اور بار روغن شفا کی مالش سے ۲ ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۲ گولیاں عہ روغن شفا عہ

(ہر حالت میں محصولڈاک ذمہ خریدار)

المشتہر خاکسار عبد المجید خان خلف ڈاکٹر نیاز علیخان نجیب آبادی در قادیان

لکل داء دواء
ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید بلو اکسائڈ والا مقوی بصر مفید ککرے غبار نزول الماء قیمت فی تولہ دو روپیہ عا۸ — عا۸

سرمہ دافعہ پھولا فی ماشہ — دعہ

سرمہ مجلی مفید پڑوال دھند سبل بہامن چشم آب چشم فی تولہ عہ

سرمہ ممیرا مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ — عہ

سرمہ براق مفید سلاق و سرخی پلک فی تولہ — عہ

حب حافظ الجنین اکسیر الجنین اٹھرا کو دور کرتی ہیں — عہ

حب مقوی باہ ممسک چار درجن قیمت — عہ

دوائی بواسیر خونی ۲۴ خوراک — عہ

دوائی مقوی حافظہ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب فی تولہ عہ

حب مقوی باہ سریع الاثر ۱ درجن — ۱۲ار

دوائی مقوی باہ مقوی معدہ و جگر ۸ خوراک — عہ

(اقی و معرفت بدر ایجنسی قادیان دار الامان)

اہل اسلام کیلئے نادر موقعہ

سوانح عمری
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

(مرتبہ شردھیہ پرکاش دیو جی پرچارک براہمدھرم)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کئی طرح پر افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھتے ہیں ایسے دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور خلق اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خریدلیں قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔

لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے

قیمت صرف — ۸ر

ملنے کا پتہ

برہمو پرچارک سماج لاہور

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

(اکسیر سوزاک - آزمالو تجربہ کرلو)

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر ہی بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی آزمائش قیمت عا۸

کشتہ تپ مرکب۔ ضعف دل۔ دل کا دھڑکنا کمی خون یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی رکھتا ہے ۲۴ خوراک عہ

معجون چاندنی:۔ اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے امساک حد درجہ کا ہوگا۔ مفرح دل قیمت ایکتولہ (تے)

مفرح کو سبھی دل کو خوش کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتی ہے حافظہ تیز کرتی ہے نسیان کو دور کرتی ہے چہرہ کو نرم کرتی ہے جریان مرد و عورت کو دور کرے

قیمت فی ڈبیہ کلاں — دو روپے چار آنہ

ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے

ملنے کا پتہ

ع و ن موقت بدر ایجنسی قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبد الحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں ہر طرح کی کمزوری سستی کمی باہ۔ احتلام اور جریان رقت اور ضعف دل و دماغ۔ درد کمر۔ نسیان۔ زکام نزلہ کا علاج ۔

تصدیق اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی۔ کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی۔ حکیم نظام صاحب ہزاری۔ حکیم محی الدین صاحب قریشی۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اسکی شہادت دی ہے پہلے تو بہت گراں فروخت ہوتی تھی مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت تا اخیر نومبر فی روپیہ ۶۰ گولی ایدرفی ۵ روپیہ ۱۳۰ گولی کردی ہے بہت جلد منگوائیں ہر

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | و لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

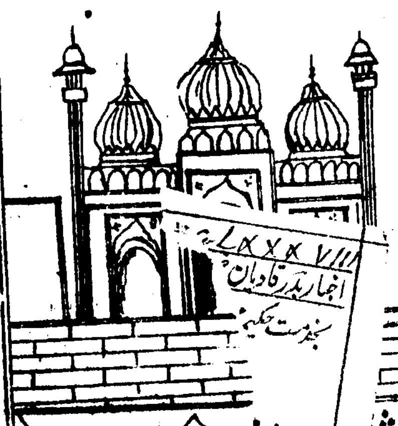

BADR
اخبار بدر
QADIAN

Reg. No. L. CCLXXXVIII

اخبار بدر قادیان

قادیان مسیح موعود

نمبر ۲۲

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعہ و صلش

جلد ۱۴

مورخہ ۱۲ محرم سنہ ۱۳۳۲ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ دسمبر سنہ ۱۳ء - ۲۷ مگھ

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان درآ | ایڈیٹر صاحب عمّے جانشین میاں معراج الدین | کہ ہست محی موتی کلام نور ملیں

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ بخیریت ہیں تمام درس حسب معمول ہوتے ہیں۔ گذشتہ ایتوار کو پیچش سے تکلیف ہو گئی تھی + اہل بیت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے میاں ناصر احمد صاحب اچھے ہیں۔ فالحمد للہ۔ حضرت خواجہ صاحب نے جس جنتری کے متعلق اعلان کیا تھا وہ چھپ کر آ گئی ہے۔ جن کی طرف سے قرآن و حدیث کے کلمات لکھے گئے ہیں اون سے فی کس ۴ آنہ اور دیگر خریداران سے فی نسخہ ۸ آنہ کا چارج ہے اس بہانہ سے بھی یورپ میں قرآن و حدیث کے پاک کلمات کی کچھ اشاعت ہو گئی۔ خوشی کی بات ہے۔ خواجہ صاحب اپنے تازہ خط میں فرماتے ہیں کہ انگلستان کی قریباً سب اخبارون میں لارڈ ہیڈلے کی تصویر چھپی ہے اور اس کے قبول اسلام کے ساتھ میرا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور میرے نام نئے قسم کے خطوط کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اخبارون والے خود خواہش کرتے ہیں کہ دین اسلام کے متعلق مضامین لکھ کر انکو دئے جاوین۔ لارڈ ہیڈلے کے اعلان پر کوئی مخالفت نہیں ہوئی بلکہ عموماً تعریفی الفاظ میں اس واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ عنقریب اور خوش کن خبرین لکھونگا۔ اس وقت تک لارڈ ہیڈلے۔ ایک نوجوان اور تین خاتونین مسلمان ہو چکی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا کشف پورا ہوا فالحمد للہ + برادر عبدالرشید احمدی نے میرٹھ سے مبلغ ۵ روپے خواجہ صاحب کی امداد کے واسطے بھیجے ہین

برادران سید ولی اللہ و شیخ عبدالرحمان صاحب بخیریت اپنی تعلیم مین ملک مصر مین مصروف ہین ان کے خطوط اعجبی زبان میں آتے ہیں +

مفتی فرزند علی صاحب حج سے بخیریت واپس آکر فیروزپور سے ہوتے ہوئے قادیان پہونچے۔ اون سے معلوم ہوا کہ حاجی عرب عبدالحی صاحب ہنوز مکہ معظمہ یا جدہ میں ہیں عرب صاحب کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک بنائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا نام امۃ الحی رکھا ہے +

مبارک

ہمارے عزیز دوست شیخ رحیم بخش صاحب راجپال واعظ اسلامی کا نکاح مفتی غلام محمد صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام کی صاحبزادی سکینہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے اعلان کیا۔ مہر تین صد روپے مقرر ہوا۔ اللہ تعالیٰ موجب برکات اور مثمر ثمرات کرے۔ آمین یا رب العالمین +

دو فرحتین

دو فرحتین آئین دلِ ناکام کے دل کی
اسلام کی اک دوسری اسلام کے دل کی
پہلی یہ کہ اک لارڈ ہے اسلام میں داخل
تفریح ہے جو گردش ایام کے دل کی
اور دوسری مشکوئے خلیفہ کی وہ تولید
کہتے ہیں تمنا جسے خدام کے دل کی
اک نور سے ہے ایک کمالِ ازلی
پیدا ہوئی خاصوں سے خوشی عام کے دل کی
اس وقت زمانے مین عجب نور و ضیا ہے
روشن ہے سحر تیرگی شام کے دل کی
ثاقب نے کیا خوب لکھا حقِ نیابت
خواہش تھی یہی مورد الہام کے دل کی
ملے ڈاکٹر اس سلسلہ کو اور ہو توفیق
ہے یہ دعا خادم اسلام کے دل کی

خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

یکم دسمبر سنہ ۱۳ء

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کے شائع ہوا ×

کلام امیر

فرمایا- قرآن شریف میں بعض مسائل ایسے بھی ہیں جو خاص قسم کے انسانوں کے واسطے ہیں مثلاً مسائل حیض صرف عورتوں کے واسطے ہیں مگر بعض مسائل ایسے ہیں جو سب کے واسطے برابر ہیں +

فرمایا- آدمیوں کے درمیان اختلافات بہت ہیں- ہر ایک کا کھانا پینا پہننا مال و دولت مکانوں کا نشیب و فراز سب جدا ہے اس اختلاف کا کوئی حد نہیں لیکن باوجود اسکے اتفاق بھی ہے اور اگر اتفاق نہ ہو- تو انسان کا زندہ رہنا مشکل ہے- غریب اور اغنیاء میں بھی خواتین اور شریف اور امیر ہیں انکی ماتحتی پر اتفاق کرکے لوگ وہاں امن پاتے ہیں- یہی وجہ ہے کہ جتنی کوئی سلطنت بڑی ہوتی ہے اس کا امن بھی بڑا ہوتا ہے- سلطنت برطانیہ کے ذریعہ سے جو اتفاق ہے اس سے فائدہ اٹھا کر ہم لنڈن ہند کناڈا اور آسٹریلیا تک کی اشیاء منگوا سکتے ہیں- انسان بالکل تنتر بے مہار نہیں رہ سکتا- کوئی کسی قسم کی جوتی یا کپڑا پہنے ہمیں اس اختلاف سے غرض نہیں ہم صرف ان باتوں میں اتفاق چاہتے ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائیں فحکمہ الی اللہ ہر وقت مدنظر ہے +

فرمایا جب میں بہت بیمار ہوگیا تھا- تو ان ایام میں ہمارے ڈاکٹروں نے میری بڑی خدمت کی- ڈاکٹر الہی بخش صاحب رات کو بھی دباتے رہتے- انھوں نے بہت ہی خدمت کی- میرا رونگٹا رونگٹا ان کا احسان مند ہے- ایسا ہی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بہت خدمت کرتے رہے ہیں- مگر ان کو میرے بچنے کی امید نہ تھی- ایسے وقت میں خداتعالیٰ نے ایک بیٹے کی بشارت دی جو اب پوری ہوئی- فالحمد للہ +

اوقات ریلوے

قادیان ریلوے اسٹیشن بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے- سڑک کچی ہے بٹالہ اس لائن پر ہے جو امرتسر سے گورداسپور پٹھانکوٹ کو جاتی ہے اور امرتسر سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے ایک گھنٹہ میں ریل امرتسر سے بٹالہ پہنچتی ہے اور ڈیڑھ دو میں اکہ یا ٹمٹم بٹالہ سے قادیان پہنچتے ہیں- کرایہ اکہ ٹمٹم عموماً ۸ رفی سواری کے قریب ہوتا ہے اگر اسباب ساتھ نہ ہو- تو پیدل آنے میں زیادہ آرام ہوتا ہے- صدر انجمن پہلے کی طرح انتظام کریگی کہ چند آدمی مہمانوں کا اسٹیشن بٹالہ پر استقبال کریں اور ان کے بسترے کسی گڈے پر روانہ کرادیں +

تبادلہ- وہ سب صاحبان جو دہلی- انبالہ- جالندھر کیطرف سے آئیں انکے لئے ضروری ہے کہ امرتسر میں گاڑی تبدیل کریں- ایسا ہی پشاور راولپنڈی جہلم سے آنیوالے سب اصحاب کو لاہور یا امرتسر میں گاڑی تبدیل کرنی ضروری ہوتی ہے +

دو گاڑیاں لاہور سے سیدھی بٹالہ تک آتی ہیں- ایک صبح پونے سات بجے لاہور سے چلکر دن کے دس بجے بٹالہ پہنچتی ہے دوسری پونے تین بجے شام کے لاہور سے چلکر پونے چھ بجے شام کے بٹالہ پہنچتی ہے- تیسری ایک گاڑی امرتسر سے ہی ۱۲ بجے چلکر ایک بجے بٹالہ پہنچتی ہے +

ایک گاڑی لائلپور سے چلکر براہ سانگلہ لاہور سیدھی بٹالہ آتی ہے- روانگی از لائلپور ۵ بجے شام آدھی رات کے وقت بٹالہ پہنچتی ہے + یہی چار گاڑیاں ہیں جو روزانہ بٹالہ پہنچتی ہیں اب سیالکوٹ سے کوئی گاڑی سیدھی بٹالہ نہیں آتی- راستہ میں بدلنا پڑتا ہے +

پشاور کیطرف سے مفصلہ ذیل گاڑیاں امرتسر پہنچتی ہیں- (۱) صبح پونے نو بجے یہ گاڑی پشاور سے آتی ہے (۲) دن کے ساڑھے گیارہ بجے یہ گاڑی ملتان سے براہ سانگلہ آتی ہے- (۳) پونے پانچ بجے شام یہ گاڑی لائلپور سے براہ لاہور آتی ہے (۴) ساڑھے تین بجے شام کلکتہ میل ہے (۵) چھ بجے شام ہردوار پسنجر- لاہور سے چلتی ہے (۶) ۶½ بجے شام صرف لاہور- امرتسر کے درمیان دوڑتی ہے (۷) سوا آٹھ بجے شام راولپنڈی سے آتی ہے (۸) ۹ بجے شام بمبئی میل (۹) نصف شب لاہور سے آتی ہے (۱۰) ساڑھے گیارہ بجے رات لائلپور سے آتی ہے +

یہ گاڑیاں علاوہ ان گاڑیوں کے ہیں جو اوپر لکھی جاچکی ہیں +

دہلی کیطرف سے مفصلہ ذیل گاڑیاں امرتسر پہنچتی ہیں (۱) قبل نماز فجر سوا چار بجے یہ گاڑی دہلی سے آتی ہے (۲) قبل نماز فجر پونے چھ بجے ہردوار سے براہ سہارنپور آتی ہے (۳) صبح آٹھ بجے بمبئی میل (۴) صبح ۹½ بجے دہلی سے آتی ہے وزیر آباد تک جاتی ہے (۵) دن کے ساڑھے دس بجے کلکتہ میل (۶) دن کے سوا بارہ بجے لدھیانہ سے لائلپور تک جاتی ہے (۷) شام کے چار بجے سہارنپور سے آتی ہے ملتان جاتی ہے (۸) شام کے ۶½ بجے لدھیانہ سے آتی ہے امرتسر تک ( ) رات کے دس بجے دہلی سے آتی ہے اور تیز گاڑی ہے +

واپسی کے واسطے جو گاڑیاں پشاور کیطرف سے آتی ہیں ان کو دہلی کیطرف جانے والی سمجھا جائے + اور جو گاڑیاں دہلی کیطرف سے آتی ہیں ان کو پشاور کیطرف جانے والی سمجھا جائے +

اور بٹالہ سے چار گاڑیاں روزانہ امرتسر کیطرف جاتی ہیں + (۱) صبح سوا سات بجے- اسکے لئے قبل نماز فجر قادیان سے چلنا چاہئیے یا رات بٹالہ میں گذارنی چاہئیے + (۲) پونے دو بجے دن کے (۳) پونے پانچ بجے شام کے (۴) پونے سات بجے شام

کرایہ ریل

درجہ سوم بٹالہ تا امرتسر ۴ر + امرتسر سے دہلی ۲/۷ + میرٹھ ۲/۶ + سہارنپور ۲/۳ + انبالہ ۱/۱۳ + جالندھر چھاونی ۹ر + لاہور ۷ر + گوجرانوالہ ۱۴ر + لائلپور اور سانگلہ ۱/۴ سیالکوٹ ۱/۲ جموں ۱/۱۰ + جہلم ۱/۹ + راولپنڈی ۲/۶ + کوہاٹ ۳/۱۲ کامل پور ۲/۱ + پشاور چھاونی ۳/۱۲ + فیروزپور براہ قصور ۱۳ر + ملتان چھاونی ۲/۱۲ +

جلسہ

سالانہ اس سال صدر انجمن نے صرف دو روز قرار دیا ہے ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۹۱۳ء جمعرات و جمعہ- اس میں دو دقتیں ہونگی + اول تو دور کے لوگ پہنچ نہ سکیں گے- دوم وقت بہت تھوڑا رکھا گیا ہے + تجویز کی گئی ہے کہ اکثر مہمان شہر کے اندر ہی رہیں- تھوڑے باہر مدرسہ بورڈنگ میں بھی آتارے جائینگے- مگر کھانے کا انتظام سب کے لئے صرف شہر میں ہوگا- تقریریں مسجد اقصلی میں ہونگی- ناظم جلسہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب بامداد خلیفہ رشید الدین صاحب ہیں +

جلسہ

قریب آرہا ہے اور چونکہ احباب کی مہمان نوازی میں مکانوں کی گنجایش کا تخمینہ لگانا ضروری ہے- اس لئے مہربانی فرما کر احباب سے مشورہ کرکے اپنے شہر کے ان احباب کی تعداد سے مطلع فرمادیں جنکے جلسہ میں شریک ہونیکی امید کی جاتی ہے نام کی ضرورت نہیں صرف تخمینہ تعداد کی ضرورت ہے + بواپسی ڈاک جواب ارسال کرکے مشکور فرمادیں- والسلام مرزا محمود احمد افسر بیت المال

دعا مد

(۱) برادر عبد الغنی صاحب اندور سے اپنی اہلیہ مکرمہ کی عافیت اور شفاء کلی کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں + (۲) برادر ملک تاج الدین صاحب درخواست دعا برائے حسنات دارین کرتے ہیں + (۳) ہمارے عزیز دوست ملک محمد بخش صاحب کا بیٹا بیمار ہے- احباب بدرگاہ خداوند دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد شفا دیوے +

کرائسٹ اور کرشنا

یہ کتاب بزبان ہندی لکھی گئی ہے اور اس میں مسیح کا تعلق ہندوستان کے کرشن مہاراج سے ثابت کیا گیا ہے- عنقریب اس کا اردو ترجمہ بھی ہونے والا ہے کتاب بہت دلچسپ معلوم ہوتی ہے- قیمت فی نسخہ ۱۲ہ ہے اور ملنے کا پتہ- شیام منوہر شکل بڑا بازار- بلند شہر

عسل مصفی حصہ اول

جس کا مدت سے انتظار تھا- اور کئی دفعہ اخبار بدر میں اس کا ذکر ہوچکا ہے چھپکر شائع ہوگئی + قیمت مبلغ عگار فی نسخہ حصہ اول کی ہے- حصہ دوم زیر طبع ہے + ملنے کا پتہ

مرزا خدا بخش صاحب

محلہ سیٹھی- سنگے منڈی- لاہور شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ذکرِ حبیب

پچھلے سال جو تقریر میں نے سالانہ جلسہ احمدیہ پر کی تھی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات سُنائے تھے تو اکثر سامعین نے خواہش کی تھی کہ اس مضمون کو چھاپ دیا جائے۔ چنانچہ میں نے اسے اخبار میں یا علیحدہ چھاپنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر اُس وقت اراکین صدر انجمن نے تجویز کیا کہ یہ تمام مضامین رپورٹ میں چھاپے جائیں۔ اور انجمن کے رپورٹر نے اس غرض کے واسطے یہ تقریر مجھ سے لے لی تھی۔ مگر اب معلوم ہؤا کہ انجمن کا ارادہ نہیں رہا۔ کہ ان کو چھاپے اس واسطے اس مضمون کو اب درج اخبار کیا جاتا ہے۔ اڈیٹر

حمد | سب حمد و ثناء اُس قدیم رحمٰن رحیم سبوح۔ قدوس ذات کے لئے ہے۔ جس نے ہر نبوت کے خاتم حضرت محمد عربی کی شان کو نمایاں کرنے کے واسطے اُس کے بروز حضرت احمد کو اُسی کے متبعین میں سے مبعوث کر کے اسکا نام مسیح رکھ دیا۔ تاکہ اِس زمانہ کی تاریکی کے فرزندوں پر اپنی جلوہ نمائی کرتے ہوئے انہیں شان محمدی کا مقام دکھایا جائے۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

گلدستۂ صادق } معززز اراکین صدر انجمن احمدیہ کے ارشاد کی تعمیل میں مینے چاہا کہ اپنے احباب کے سامنے کچھ تقریر کروں۔ لیکن جب میں نے مضمونِ تقریر پر توجہ کی تو مجھے اس سے بہتر کوئی بات نظر نہ آئی کہ میں اِس جلسہ پر جمع ہونے والوں کو جلسہ کے بانی کے مُونھ سے سُنی ہوئی باتیں کچھ سُنا دوں اور میں دُعا کرتا ہوں کہ یہ ذکرِ حبیب ہم سب کے واسطے موجب ہدایت اور باعث حصُول رضائے الٰہی ہو۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

(ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے)

یہ مقولہ صداقت کی حقیقت تک پُہنچا ہو یا نہ پُہنچا ہو۔ مگر اس میں شک نہیں کہ ذکرِ حبیب انسان کو بالآخر وصلِ حبیب کی طرف کھینچ کرلے جاتا ہے۔ سو میرے بھائیو میں امید کرتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم ومغفور علیہ وعلیٰ مطاعہ الصلوٰۃ والسلام کی مجالس سے چُنے ہوئے چند پھُولوں کا گلدستہ جو اس وقت میں آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ایک بہترین تحفہ آپ صاحبان کی تکالیف سفر کے عوض میں ہوگا۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنے احباب کے واسطے ایک تحفۂ گلستان طیار کیا تھا۔ جو اُس زمانہ کے مذاق اور حضرت مُصنف کی حُسنِ نیت کے مُطابق مقبول عام ہؤا۔ سو میرا تحفہ گلستانِ سعدی نہیں تو گلدستۂ صادق بن کر عوام نہیں تو بُلبُلانِ بوستانِ مسیح کے واسطے ضرور مُوجب تفریح ہوگا وما توفیقی الّا باللہ العلی العظیم۔

میرا ذکر } ممکن ہے کہ اِس تقریر میں کہیں تقریر کرنے والے کا بھی ذکر آجائے۔ کیونکہ زیادہ تر وثوق کے ساتھ انسان اپنے تجارب اور مشاہدے ہی بیان کر سکتا ہے لیکن یہ سب کچھ اُسی محبوب کی طفیل ہے۔ اور ہر ایک احمدی اپنے رنگ میں مسیح موعود کا ہی ایک معجزہ ہے۔ شیخ فرماتے ہیں۔ قطعہ

گِلے خوشبوئے در حمام روزے	رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری	کہ از بُوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گِلِ ناچیز بُودم	ولیکن مدتے باگُل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد	وگرنہ من ہمہ خاکم کہ ہستم

رُوحانی بیماریوں کا علاج

میں جب سب سے پہلے قادیان میں آیا مجھے ٹھیک تاریخ تو یاد نہیں مگر ۱۸۹۰ء کا موسم سرما تھا۔ انہیں دنوں میں مینے بیعت کی تھی بیعت سے قبل حضرت مسیح موعود کے ساتھ میں ایک صبح سیر کے واسطے گاؤں سے باہر گیا۔ اُن دِنوں میں صرف ایک اور مہمان سید فضل شاہ صاحب تھے۔ اور گول کمرہ مہمان خانہ تھا۔ سیر میں صرف ہم دو آدمی حضرت کے ساتھ تھے۔ مینے عرض کی کہ حضرت[۱] رُوحانی بیماریوں کا علاج کیا ہے۔ فرمایا۔ موت کو یاد رکھنا۔ بہت سے امراض طولِ امل سے پیدا ہوتے ہیں۔ جب انسان سمجھ لے اور یقین کر لے کہ مینے مرجانا ہے تو پھر روحانی بیماریوں میں کم گرفتار ہوتا ہے۔ یہ پہلی نصیحت ہے جو مینے مامور من اللہ کے مُونھ سے سُنی۔ اللہ اللہ وہ کیا ہی مقدس چہرہ تھا۔ اور اُس کے مُونھ کے پاک کلمات کیسے پُرتاثیر ہوتے تھے۔ مُبارک ہیں وہ جنہوں نے اسکو پایا۔ اور سمجھا اور پہچانا اور مانا اور قبول کیا اور حق قبولیت کا ادا کیا۔ سو میرے پیارے بھائیو تم بھی اِس نصیحت کو سنو اور یاد رکھو کہ دُنیا چند روزہ ہے۔ اور وہ وقت قریب آتا ہے۔ کہ ہم اس کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ مرنیکے وقت یہ ساری عمر کا زمانہ ایسا معلوم ہوگا۔ کہ ایک پل گھڑی کی طرح گذر گیا۔ اگر تکلیف سے گذرا اور اگر آرام سے گذرا سب گذر جائے گا۔ کچھ آگے کی طیاری کر لو۔ ہمارے پرانے خطیب تو اپنے پرانے وعظوں میں پڑھا کرتے ہیں۔ کہ موسےٰ کہاں عیسےٰ کہاں۔ مگر میں تمہیں کہتا ہوں کہ مولوی عبدالکریم کہاں اور حکیم فضلدین کہاں۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارا وہ پیارا کہاں۔ جسکے دیدار کے واسطے اس جلسہ میں تم پروانہ وار ایک دوسرے پر گرتے تھے۔ وہ خدا کا رسُول اور مخلوق کا مرجع نہ رہا۔ تو ہم تم کب رہیں گے۔ سب نے قبرگاہوں کو جا آباد کرنا ہے۔ کام کرو تو وہ جو کچھ آگے کام آوے۔ مسیح اور مہدی کی زیارت کا زمانہ گیا۔ وہ واپس نہیں آسکتا۔

[۱] اس تقریر میں جہاں کہیں حرف "حضرت" کا بطور ضمیر کے استعمال ہؤا ہے اُس سے مُراد حضرت مرزا صاحب مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وخلفائہ وبارک وسلم کے متعلق لفظ "آنحضرت" (وہ نبی) کا استعمال کیا گیا ہے۔ منہ

نورالدین کی قدر کرو | پر نورالدین کے زمانہ کو بھی غنیمت جانو۔ اگر اس **نورانی شکل** کی راہنمائی میں خدا ہمیں بہشتی مقبرے تک پُہنچا دیوے تو زہے قسمت اور اگر مشیت ایزدی یُوں ہو کہ ہم اِس وابالا بتلا میں کچھ دن اور رہیں تو پھر ایسی نعمت کو بھی ترسنا ہی ہوگا۔ سو اب بھی وقت ہے۔ اِس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ دِلوں کے کینوں کو دُور کرو حُسنِ ظن سے کام لو۔ مودّت اور اُلفت کی راہوں میں ترقی کرو۔ احکام الٰہی کا جوا اپنی گردن میں ڈالو۔ دُنیاداروں کی دُنیا پر نظر اُٹھا کر نہ دیکھو کہ وہ نیست ہو جانے والی چیز ہے۔ تمہارا خزانہ **شہنشاہی بنک** میں ہے جسکا کبھی دیوالہ نہیں نکلتا۔ اور جس کے ٹوٹ جانے کا کسی زمانہ میں اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں کو مسیح موعود کی صُحبت کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ اُس کے جانشین کی صُحبت سے فائدہ اُٹھائیں۔ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا انسان کے دِل کو پاک کرتا ہے۔ اُس کی عقل کو بڑھاتا ہے۔ اور اُس کے تقوے میں ترقی ہوتی ہے۔ گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور رُوحانی قوے ترقی پکڑتے ہیں۔ خدا تو سب جگہ ہے پر اُس کی جلوہ نمائی ہر شخص پر جُداگانہ رنگ میں ہے۔ دُنیادار کی نگاہ اِس فلسفہ کو نہیں پاسکتی۔ پر صادق جانتے ہیں کہ **نُورالدین جیسوں کی صُحبت کنگال کو دولتمند بنا دیتی ہے**۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے بعض دوست اپنی فرصت کے ایّام اور کاموں میں گذار دیتے ہیں۔ اِس میں اُنکے واسطے سراسر نقصان ہے۔ عاقبت اندیشی سے کام لو۔ اور پاک صُحبتوں سے اپنے رُوح کو صاف کرو۔

تمثیلوں میں مماثلت | جن لوگوں نے انجیل پڑھی ہے وہ اِس بات کو جانتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری اپنی باتوں میں تمثیلوں سے بہت کام لیتے تھے۔ موجودہ انجیل سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے حواریوں نے اعتراض بھی کیا تھا۔ کہ ہر بات تو تمثیلوں میں کہتا ہے مگر یسوع نے اُن کے اس سوال کے بعد جلد ایک تمثیل شروع کردی۔

مسیح موعود کو اِس مُعاملہ میں بھی مسیح اوّل کے ساتھ ایک مماثلت حاصل تھی۔ آپ اکثر باتوں کو نہایت لطیف اور آسان تمثیلوں سے سمجھایا کرتے تھے۔ جبکہ مینے پہلے پہل یہاں سکونت اختیار کی تو ابتداءً حضرت کے رہایش کے مکان کے اندر ہی مجھے بھی ایک جگہ ملی اور حضرت علیہ السلام کی رہایش کے ساتھ کے کمرے میں ہم رہتے تھے ایک دن حضرت عورتوں کو وعظ کر رہے تھے اور بہ سبب زیادہ قریب ہونے کے مجھے بھی آپ کی دلربا آواز پہنچ رہی تھی۔ انسان کی پیدائش اور پھر لازمی موت اور رجوع الی اللہ کا ذکر بہت ہی دلکش پیرایہ اور سہل طریقہ سے عورتوں کے ذہن نشین کر رہے تھے۔ تو اس مضمون کو آپنے عورتوں کی سمجھ کے مطابق ایک تمثیل میں بیان کیا فرمایا۔ ”دیکھو جب کسی کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو وُہ اُسکو پالتا ہے اور اُسکی تربیت کے تمام سامان مُہیا کرتا ہے۔ اُسپر بہت سا خرچ کرتا ہے اور وُہ اُسے بہت پیاری ہوتی ہے۔ لیکن جلد ایک وقت آتا ہے کہ والدین باوجود اُس اُلفت اور محبت کے جو اُنھیں اُس لڑکی کے ساتھ ہے اُسے اپنے گھر سے نکالنے کی تجاویز سوچتے ہیں۔ اور اپنے پاس سے بہت سا روپیہ بھی خرچ کرکے بچشم گریاں اُس پیاری بچی کو اپنے گھر سے نکال کر کسی دُوسرے گھر میں بھیج دیتے ہیں۔ یہ مجبوری انھیں کیوں پیش آئی۔ صرف اِس واسطے کہ اُس لڑکی میں خدا تعالےٰ نے ایک جوہر رکھدیا ہے جو شگفتگی حال نہیں کر سکتا جب تک کہ وُہ اِس گھر کو چھوڑ کر دُوسرے سے نہ ملے اِسی طرح انسان میں بھی ایک جوہر رکھا گیا ہے جسکی شگفتگی عالم ثانی میں ہو سکتی ہے اور یہ عالم صرف اُس کی طیاری کا ہے۔ اِس گھر کو انسان اپنا گھر نہ سمجھے۔ ہاں یہاں طیاری کرے۔ قابلیت پیدا کرے۔ ہُنر سیکھے۔ تاکہ خاوند حقیقی کے پاس پہنچ کر اس کی قدر اور عزت ہو۔ موت صرف ایک نقلِ مکان ہے“

نقلِ مکان

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دُنیوی مصایب سے تنگ آگیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ خودکشی کرلوں۔ فرمایا ہرگز ایسا نہ کرو۔ شاید تم خیال کرتے ہو کہ مرجانے سے انسان کا خاتمہ ہوجاتا ہے تو یہ خیال بالکل غلط ہے موت صرف نقلِ مکان کا نام ہے۔ تمہاری شامتِ اعمال تمہارے ساتھ چلے گی۔ اور اگر خدا کو تم نے راضی نہیں کرلیا تو وُہ مصیبت اِس سے بڑھ کر ہوگی۔

آپکی توجہ

آپ کا کام زیادہ تر یہ تھا کہ اللہ اور اُسکے رسولوں پر ایمان لوگوں کے دلوں میں قائم کردیں اور اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے آپ کو بہت سے معجزات اور کرامات اور خوارق عطا کیے۔ یہی آیات و نشانات ہیں جو اس زمانہ میں ایمان کو ثریا سے لے آئے۔ اپنی جماعت کے احباب پر لازم ہے کہ ان نشانات کو کثرت سے لوگوں کو سُنایا کریں اور اُن کی اشاعت کیا کریں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت کے واسطے یہ تازہ دلائل ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اِس زمانہ کے لوگوں کے واسطے قائم کردیے ہیں۔ اِس اصل کی طرف توجہ ہونے کے سبب حضرت فروعات کی طرف کم متوجہ ہوتے تھے ایک دفعہ ایک شخص نے بیعت کی وُہ داڑھی منڈواتا تھا۔ کسی نے حضرت کے پاس شکایت کی کہ حضور فلاں شخص داڑھی منڈواتا ہے۔ اُس کو سمجھایا جائے۔ آپ نے فرمایا مجھے تو لوگوں کے ایمان کی فکر ہے تم داڑھیوں کے پیچھے پڑے ہو۔ مگر اِس کا یہ مطلب نہیں کہ داڑھی رکھنا بے سُود ہے۔ بلکہ حضور کا منشار ظاہر ہے کہ جب درخت کی جڑھ کو پانی دیا جاتا ہے تو سب شاخوں اور پتوں کو خود بخود پہنچ جاتا ہے۔ ایمان سارے مذہب کی جڑھ ہے۔ جب ایمان دِل میں قائم ہوگا تو اُس کے تمام آثار ہر جگہ نمودار ہوں گے۔ اگلے دِن کا ذکر ہے۔ کسی شہر میں چند واعظین کے مقرر کرنے کی ضرورت تھی۔ وُہاں جن واعظین کے نام تجویز کیئے گئے اُن میں سے ایک صاحب ایسے بھی تھے جو ریش کی صفائی کیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اسلامی واعظ ایسا تو ہونا چاہیئے جس کے چہرے پر مُسلمان ہونیکا سائن بورڈ[1] تو ہو۔

مسائلِ فقہیہ

یہی اصول کی طرف زیادہ متوجہ ہونے کے سبب آپ مسائل فقہیہ کی طرف بہت کم توجہ کرتے تھے۔ مینے اخبار بدر میں مسائل فقہیہ کی جو سُرخی (الفقہ) رکھی ہوئی ہے وُہ حضرت مسیح موعود کی اجازت سے ہی رکھی تھی۔ جب مینے اِس کی اجازت حضرت سے طلب کی تو فرمایا۔ کہ آپ ایسے مسائل مولوی صاحب[2] سے پُوچھ لیا کریں۔ اِس واسطے میں اِن مسائل کے درج کرنے میں حضرت کی زندگی میں بھی اتنی احتیاط عموماً کرلیا کرتا تھا۔ کہ جو مسئلہ خود حضرت فرمایا کرتے تھے وُہ بھی تحریر کرکے چھپنے سے قبل حضرت مولوی صاحب[2] کو دکھا لیا کرتا تھا۔

بعض مسائل

مگر باوجود اِس کے کہ آپکی توجہ اِس طرف نہ تھی۔ پھر بھی لگا ہے کوئی نہ کوئی مسئلہ حل ہوتا ہی رہتا تھا۔ ہم لوگ جو یہاں رہتے ہیں۔ ہماری عادت تو عموماً نہ تھی کہ ہم اِس قسم کے سوال کرتے لیکن باہر سے آنے والے احباب بعض دفعہ ایسے مسائل پُوچھا کرتے تھے۔ اِس واسطے بدر و الحکم میں حضرت کی زندگی میں اکثر فتاوے حضرت کے اپنے ہی بتلائے ہوئے ہیں۔ اور بعض مسائل کو میں اِس وقت بطور مثال کے سُنا دیتا ہوں۔

فاتحہ خلف امام

ملہ نماز میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیئے یا نہیں پڑھنی چاہیئے۔ [illegible] اسپر فقہاء کا اختلاف ہوا ہے۔ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔ اور خود بھی پڑھا کرتے تھے لیکن ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ مسجد مبارک میں نماز ہو رہی تھی۔ ظہر یا عصر کا وقت تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم پیش امام تھے۔ حضرت مسیح موعود صفِ اوّل میں دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔ نماز کے اندر جب امام دُوسرے سجدے سے اُٹھا اور اللہ اکبر کہا تو کھڑا ہونے کا موقعہ تھا۔ امام اور سب مقتدی کھڑے ہوگئے۔ مگر حضرت نے یہ سمجھا کہ التحیات میں بیٹھنے کا وقت ہے اِس واسطے آپ بیٹھ گئے۔ جب امام نے پھر اللہ اکبر کہا اور لوگ رکوع میں آئے تو حضرت کھڑے ہوئے تب آپکو محسوس ہوا کہ سہو ہوا ہے اور آپ بھی رکوع میں شامل ہوگئے بغیر اِس کے کہ سورۂ فاتحہ پڑھی ہو اور پھر جب امام نے سلام پھیرا تو آپنے بھی سلام پھیر دیا۔ اور جو مولوی صاحبان موجود تھے اُن کو بُلا کر ان کے سامنے یہ امر پیش کیا۔ اور سوال کیا کہ اس صورت میں رکعت ہو جاتی ہے یا نہیں۔ مختلف اسلامی فرقوں کے مذاہب اِس امر کے متعلق بیان کیے گئے۔ آخر حضرت نے فیصلہ دیا۔ اور فرمایا ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب آدمی امام کے پیچھے ہو یا منفرد ہو ہر حالت میں اُسکو چاہیئے کہ سورۂ فاتحہ پڑھے۔ مگر امام کو نہ چاہیئے کہ جلدی جلدی سورۂ فاتحہ پڑھے بلکہ ٹھیر ٹھیر کر پڑھے تاکہ مقتدی سُن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے یا ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھیر جاوے۔ کہ مقتدی بھی اُس آیت کو پڑھ لے۔ بہرحال مقتدی کو یہ موقع دینا چاہیئے کہ وُہ سُن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے۔ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ وُہ اُمّ الکتاب ہے۔ لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وُہ نماز میں ملنے کے لیے کرتا ہے۔ آخر رکوع میں ہی آکر ملا ہے اور اِس سے پہلے نہیں مل سکا تو اس کی رکعت ہوگئی۔ اگرچہ اس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے رکوع کو پالیا اُس کی رکعت ہوگئی۔ اور دُوسری حدیث میں یہ ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ فاتحہ کے بغیر رکعت نہیں ہوتی پُوری نماز میں تو فاتحہ آ ہی جائے گی۔ مسائل دو طبقات کے ہوتے ہیں۔ ایک جگہ تو حضرت رسول کریم نے فرمایا اور تاکید کی کہ نمازوں میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھیں۔ وُہ اُمّ الکتاب ہے اور اصل نماز

---

[1] سائن بورڈ۔ انگریزی زبان میں اُس تختے کو کہتے ہیں جو باہر دوکاندار وغیرہ اپنا نام اور کام وغیرہ لکھ کر اپنی دوکان پر لٹکا دیتے ہیں۔

[2] خلیفۃ المسیح حضرت نورالدین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ منہ

دُہی ہے۔ مگر جو شخص باوجود اپنی کوشش کے اور اپنی طرف سے جلدی کرنے کے رکوع میں ہی آکر ملا ہے تو چونکہ دین کی بنا آسانی اور نرمی پر ہے اس واسطے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی رکعت ہوگئی۔ وُہ سورۂ فاتحہ کا منکر نہیں ہے۔ بلکہ دیر میں پہونچنے کے سبب سے رخصت پر عمل کرتا ہے۔ میرا دل خدا نے ایسا بنایا ہے کہ ناجائز کام میں مجھے قبض ہو جاتی ہے اور میرا جی نہیں چاہتا۔ کہ میں اُسے کروں۔ اور یہ صاف ہے کہ جب نماز میں ایک آدمی نے تین حصوں یا نصف کو پالیا۔ اور ایک حصّہ میں بسبب کسی مجبوری کے دیر میں مل سکا ہے۔ تو کیا حرج ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ رخصت پر عمل کرے ہاں جو شخص عمداً سستی کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اس کی نماز ہی فاسد ہے +

جرابوں پر مسح | ع۲ سوتی یا اُونی جرابوں پر مسح جائز فرمایا کرتے تھے خواہ کیسی ہی پتلی ہوں اور خود بھی مسح ہی کیا کرتے تھے۔

رکعات وتر | ع۳ نماز عشاء کے وتروں کی رکعات میں اختلاف ہُوا ہے۔ مینے سفر اور حضر میں حضرت کو دیکھا ہے۔ کہ ہمیشہ تین رکعات پڑھا کرتے تھے۔ اور جب کبھی کوئی مسئلہ پوچھتا تھا۔ اسکو بھی تین ہی فرمایا کرتے تھے۔ تین رکعات کے پڑھنے کا آپکا طریق ہمیشہ یہ تھا۔ کہ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔ پھر ساتھ ہی کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھتے تھے۔ مگر سائلین کو یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ درمیانی سلام کے سوائے بھی تیسری رکعت کو ساتھ ملانا جائز ہے۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ سفر میں بھی وتر کی تین ہی رکعات پڑھنی چاہئیں۔ اس میں قصر نہیں۔ جہاں تک مینے دیکھا ہے آپ عمُوماً وتر پہلی رات پڑھ لیتے تھے۔

بیمار کا وضوٗ | ع۴ مرحوم مغفور حکیم فضلدین صاحب کو یہ تکلیف ایک بیماری کے سبب سے ہوگئی کہ ان کا وضوء قائم نہیں رہتا تھا۔ اکثر ہوا خارج ہوتی رہتی تھی۔ اُنھوں نے اپنے وضوء کے متعلق مسئلہ دریافت کیا۔ فرمایا۔ آپ ہر نماز کے واسطے ایک دفعہ وضوء کر لیا کریں۔ پھر برابر نماز پڑھتے رہا کریں۔ خواہ نماز کے اندر وضوء ٹوٹتا رہے۔ چونکہ ان کی یہ حالت ایک مرض کا حکم رکھتی تھی۔ اس واسطے ان کے لیئے ایسا جائز ہُوا +

ایسے شخص کی امامت | ع۵ چونکہ حکیم صاحب مرحوم اللھم اغفر لہ وارحمہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ بڑے نیک آدمی تھے۔ پھر قرآن شریف کے حافظ حاجی اور عالم شخص سابقین مخلصین میں سے تھے۔ حضرت صاحب بعض دفعہ انھیں نمازوں میں پیش امام بنا دیا کرتے تھے۔ اس بیماری کے دوران میں ایکدفعہ ایسا اتفاق ہُوا۔ اُنھوں نے عرض کی کہ حضور میرا تو وضو نہیں ٹھیرتا میں کیسے امامت کراؤں حضرت نے فرمایا جب آپ کی نماز ہو جاتی ہے۔ تو ہماری بھی ہو جائے گی۔ کوئی حرج کی بات نہیں۔

قرآن شریف پر فال | ع۶ ایک دفعہ مینے دریافت کیا کہ قرآن شریف پر فال لینا کیسا ہے۔ فرمایا۔ کہ قرآن شریف پر فال نہیں لینی چاہیئے۔ امور پیش آمدہ کے واسطے استخارہ کرنا چاہیئے۔

آپ کی دُعائیں | حضرت مسیح موعود کو جس قدر دُعاؤں کا جوش اُمت محمدیہ کی بہتری کے واسطے دیا گیا تھا۔ اُسکا کچھ اندازہ شاید اس شعر سے ہم لوگ لگا سکتے ہیں جو آپ نے فرمایا ہے ۔

جانم گداخت از غم ایمانت اے عزیز۔
ویں طرفہ تر کہ من بگمانِ تو کافرم

کوئی موقعہ دُعا کا آپ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ ایکدفعہ رمضان کے مُبارک ماہ میں آپ اپنے مکان کی سب سے اُوپر کی چھت پر مغرب کے قریب چڑھ گئے وُہ اُس مہینہ کا آخری روزہ تھا۔ آپ کی توجہ دُعاؤں کی طرف ہوئی۔ بعدہٗ آپنے ذکر کیا کہ سورج کے غرُوب کو میں دیکھتا تھا اور دُعائیں کرتا تھا سورج کے غرُوب ہونے کے ساتھ ہی یک دفعہ ایسا محسُوس ہُوا۔ جیسا کہ کوئی بڑی رحمت کا دروازہ یکبارگی بند ہوتا تھا۔ گویا رمضان شریف کی برکات سے فائدہ اُٹھا سکنے کا وُہ آخری وقت تھا۔

فرمایا۔ اُن دُعاؤں کے درمیان مینے ایک دُعا یہ کرنی چاہی۔ کہ میری جماعت کے درمیان کبھی اختلاف نہو۔ میری توجہ اس دُعا سے پھیری گئی اور یہ خیال دل میں آیا۔ کہ اختلاف تو ہوتے ہی رہیں گے۔ تب مینے یہ دُعا کی کہ ان لوگوں میں تقوےٰ قایم رہے سو یہ خیال حضرت کا بُہت ہی سچا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کے درمیان کسی سبب سے کوئی اختلاف کسی خیال یا مسئلہ کے سبب سے ہو بھی جاتا ہے وُہاں بھی تقوےٰ قائم رہتا ہے۔

ہمارے احباب کو چاہیئے کہ معمُولی اختلافات کی وجہ سے نادان مُلّانوں کی طرح فتوےٰ بازی کی طرف نہ جُھکیں۔ جو بُہت جلد دُوسرے کو بے ایمان۔ مُفسد۔ پرماز وغیرہ الفاظ بولنے لگ جاتے ہیں اور صبر نہیں کر سکتے اور دُنیوی مُعاملات کی وجہ سے دینی امُور میں خلل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔ ہم سب ایک دُوسرے کے اعضاء ہیں اور ہر عضو کا کام الگ ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ہر عضو سے دُوسرے اعضاء کے کام کا مُطالبہ کیا جائے۔

حضرت کی اس دُعا اور توجہ کا نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے دینی امُور میں بُہت جلد ترقی کی ہے۔ مجھے ایک دفعہ ایک شخص ملے جو صُوفیاء کی مُلاقات میں ساعی رہا کرتے تھے۔ اور خود بھی ایک سلسلہ میں مُرید تھے۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ نے حضرت مرزا صاحب سے مِل کر کیا فائدہ پایا۔ مینے عرض کی کہ فواید تو بُہت سے ہیں۔ مگر ممکن ہے کہ جو امر میرے خیال میں فائدہ کا ہو وُہ آپ کے نزدیک فواید میں داخل نہ ہو۔ اس واسطے آپ ہی فرماویں کہ آپکے خیال میں صوفیاء کے ساتھ تعلق پیدا کرنیکا **بڑا فائدہ** کیا ہے۔

وُہ فرمانے لگے کہ بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب ہم مرشد کے حکم کے مُطابق چلہ کشی کریں اور وظائف مقررّہ کا حق ادا کریں تو خوابیں سچی آتی ہیں اور انبیاء سے ملاقات ہوتی ہے۔ مینے کہا کہ یہ منزل تو ہمارے مُرشد نے چلہ کشیوں کے سوائے ہی طے کرا دی ہے۔ صرف اُنکی سابقہ محبت کا تعلق پیدا کرنے سے خدا تعالےٰ نے مجھے رویائے صادقہ اور انبیاء کی مُلاقات عطاء فرمائی ہے۔ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت بھی کئی دفعہ کی۔

حضرت کے سب کام تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی چلتے تھے مگر ظاہری اسباب کی رعایت آپ ضرور رکھتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے عبرانی زبان کے پڑھنے کا ارادہ فرمایا۔ مجھے حکم دیا کہ میں ایک قاعدہ عبرانی زبان کا لکھوں۔ جو مینے لکھ کر حاضر کیا۔ اور ایسا ہی آپ نے ایک دفعہ انگریزی زبان کے پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ جس پر مینے ایک انگریزی کتاب کے الفاظ بمعہ تلفظ اور ترجمہ لکھ کر پیش کیئے۔ چند روز آپ نے اُن قاعدوں اور کتابوں کو تھوڑا تھوڑا دیکھا۔ مگر پھر اس خیال کو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ یہ ثواب آپ لوگوں کے واسطے چھوڑا جاتا ہے۔ سو اس لفظ آپکے اوّل مخاطب تو آج تک حضرت مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے بعد مولوی شیر علی صاحب ہیں جنھوں نے انگریزی زبان میں تائید اسلام اور اشاعتِ سلسلہ کا ایک ضخیم ذخیرہ جمع کر دیا ہے اور ہنوز شب و روز نہایت سرگرمی کے ساتھ اس کام میں مصرُوف ہیں یا اب خواجہ صاحب انگلستان کو فتح کرنے گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ اِن سب کو جزائے خیر دے اور ان کی ہمتوں میں اور بھی برکات نازل کرے۔

غیر ادیان پر فتح | میری بیعت کے ابتدائی سالوں میں مجھے ایک صُوفی طبع ملے جو اکثر صوفیاء سے مِلا کرتے تھے۔ یہ معلُوم کر کے کہ مینے حضرت مرزا صاحب سے بیعت کی ہے۔ اُنہوں نے مجھے کہا کہ تم بُہت جلد عیسائیوں۔ آریوں وغیرہ اقوام مخالفین اسلام کے جواب دینے میں ایک خاص طاقت حاصل کروگے۔ مینے کہا یہ آپکو کِس طرح معلُوم ہُوا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ آپنے جس شخص کی بیعت کی ہے اُس کی توجہ ادیان باطلہ کے نیست کرنے کی طرف بُہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور مرشد کی توجہ کا اثر مریدین پر پڑتا ہے۔ سو اسکا اثر میں اپنی جماعت کے افراد پر بُہت دیکھتا ہوں۔ ہر جگہ غیر مذاہب کے لوگوں پر احمدیوں کا رُعب ہے۔ خواہ احمدی ایک معمُولی استعداد کا ہی ہو۔ اِس کی مثال میں میں ایک تازہ واقعہ سُناتا ہُوں۔ جو مجھ پر گذرا۔ پچھلے ہی مہینہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے سندھ گیا تھا۔ جہاں بعض عیسائی اور عیسائی خیال کے لوگوں (انگریزوں اور دیسیوں) سے گفتگو کرنیکا موقعہ ملا۔ وہ گفتگوئیں بہت لمبی ہیں۔ مگر ان میں سے ایک مسئلہ کے متعلق جو کچھ بیان مختلف اوقات میں ہوا۔ اسکو یکجائی طور پر بیان کرتا ہوں۔

تصدیق قرآن

سوال ہوا کہ قرآن شریف توریت زبور اور انجیل کا مصدق ہے۔ اس واسطے قبول کرنا اور ماننا مسلمانوں کا فرض ہے؟ میںنے جواب دیا۔ کہ اول تو عیسائیوں کے واسطے یہ طریق بحث درست نہیں۔ اگر قرآن شریف کی شہادت پر بائبل کو قبول کرنا ہے تو وہ قرآن شریف کو مان کر قبول کرنا ہوگا اور وہ مسلمان مانتے ہیں۔ توریت۔ زبور۔ انجیل خدا کا کلام ہے۔ مگر وہ ہمارے واسطے نہیں۔ پہلوں کے واسطے تھا۔ یہ قرآن شریف کا حکم ہے۔ ہمارے لیے قرآن بس ہے۔ پس قرآن شریف کی شہادت عیسائیت کو فائدہ نہیں دے سکتی۔ بلکہ اسلام کو فائدہ دیسکتی ہے۔ اور اگر قرآن شریف قابل اعتبار نہیں اور اُسے چھوڑ کر دوسرے کلام کو اختیار کرتا ہے تو اُس کے واسطے کوئی اور دلیل لانی چاہیئے نہ کہ قرآن شریف کا قول۔

دوم۔ اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ بائبل کے نسخے بہت ہیں اور وہ آپس میں بڑا اختلاف رکھتے ہیں۔ چرچ آف انگلینڈ کی بائبل میں اور بائبل سوسائٹی کی بائبل میں کئی کتابوں کا فرق ہے بعض کتابیں اِس میں ہیں اُس میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بادشاہ ایڈورڈ ہفتم تخت نشین ہوا اور بائبل بک سوسائٹی لنڈن نے بادشاہ کے سامنے ایک بائبل پیش کرنی چاہی تو بادشاہ کو بڑے پادری آرچ بشپ نے روک دیا اور کہا کہ تمہاری بائبل ہم قبول نہیں کر سکتے۔ ہماری بائبل چھاپ کر پیش کرو تو ہم قبول کرینگے سوسائٹی بھی اپنے عقیدے میں پکی تھی۔ اُس نے بڑے پادری کی بات نہ مانی۔ اس واسطے اُن کی درخواست رد ہوئی۔ غرض بائبلیں مختلف ہیں۔ سامریوں کی توریت اور ہے۔ یہود کی اور ہے سیپٹیجنٹ بائبل اور کوڈیکس اے میں بہت فرق ہے۔ سو قرآن شریف نے اگر ان میں سے کسی کی تصدیق کرنی ہوتی۔ تو کسی ایک کا قرآن نام لیتا۔ لیکن قرآن شریف نے کسی کا نام نہیں لیا۔ پس قرآنی تصدیق کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بائبل کے موجودہ نسخوں میں سے کسی کو سچا کہا جائے۔ بلکہ اسکا مقصد یہ ہے کہ جیسا کہ افسر کے سامنے کوئی نقشہ یا مضمون پیش کیا جاتا ہے۔ تو وہ اُس کو کچھ کاٹتا ہے درست کرتا ہے۔ کچھ گھٹاتا ہے کچھ بڑھاتا ہے۔ پھر وہ اُس کی تصدیق کرتا ہے اور لکھ دیتا ہے کہ دیری فائیڈ Verified تصدیق کیا گیا۔

اسی طرح قرآن شریف نے موجودہ بائبل میں سے جو سچ ہے وہ بھی بتلا دیا اور جو غلط ہے وہ بھی بتلا دیا۔ اور اس طرح اُسکی تصدیق کی۔ مثلاً بائبل کا یہ کہنا کہ مسیح انسان اور نبی تھا قرآن نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اور اگر بائبل نے یہ کہا کہ مسیح خدا تھا یا خدا کا فرزند تو قرآن شریف نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ اس طرح پہلے صحیفوں کی تصدیق ہو گئی۔

اصلی انجیل کہاں ہے؟

اس پر سوال ہوا۔ کہ اگر اصلی کلام ان کتابوں کا اسوقت یہ نہیں جو پیش کیا جاتا ہے۔ تو آپ وہ اصلی کلام نکالکر دکھاؤ کیونکہ آپ بھی تو اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ کتابیں خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھیں۔ پھر اگر موجودہ نسخوں میں وہ نہیں ہیں تو آپ دکھاؤ کہ وہ کہاں ہیں۔

اِس کے جواب میں میںنے کہا کہ جس چیز کی حفاظت کو خدا نے چھوڑ دیا اور منشائے الٰہیہ نہ ہوا۔ کہ وہ اب اپنی حالت پر قائم رہے۔ میں عاجز انسان کیا چیز ہوں جو اُسکو پیدا کرنیکا دعوےٰ کر سکوں۔ کیا کمزور انسان اللہ تعالےٰ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تب میںنے ایک تمثیل کہی کہ دیکھو بادشاہ نے ایک قلعہ بنایا۔ اور اُسکو بہت مضبوط کیا اور اُس کی دیواروں کو بہت بلند اُٹھایا۔ اور اُس کے مناروں پر توپیں چڑھائیں۔ اُس کے گرد ایک خندق کھودی۔ اُسے پانی سے بھرا اور اُس پر پُل بنایا۔ اور اُس کے دروازے پر اپنے طاقتور سپاہی کھڑے کیئے جو ہاتھ میں بندوقیں اور کمر میں تلواریں رکھتے ہیں اور اُس کی حفاظت کرتے ہیں اندر سے اُس کو بہت خوبصورت کیا گیا اور بادشاہ اور اُس کے پیاروں اور درباریوں اور اُس کے مہمانوں کی رہائش کے واسطے شاندار مکان سجائے گئے اور اُن میں آرام کی ہر ایک چیز مہیا کی گئی۔ پھر دیکھو کہ ایک وقت آیا۔ کہ بادشاہ نے اُس قلعہ کو اپنی اور اپنی رعایا کی ضرورت کے لیے ناکافی سمجھا۔ اور اُس نے ایک اور شاندار قلعہ بنایا اور اُسکا نام آسمانی بادشاہت کا قلعہ رکھا۔ کیونکہ وسعت سلطنت کے لحاظ سے وہ قلعہ اُس ساری زمین کا محافظ بنایا۔ جو آسمان کے کسی حصہ کے نیچے ہو۔ مشرق میں یا مغرب میں۔ آسمان کی طرح وہ زمین کے لیے اُسپر محیط ہوا۔ اور بادشاہ نے اعلان کیا کہ اب ہم نے یہ قلعہ بنایا۔ ہم اُسی کی حفاظت کرینگے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (لہٗ کی خصوصیت قابل غور ہے) اور اُس پہلے قلعہ کو چھوڑ دیا اور وہ متروک ہو گیا۔ اُس پر سے حفاظت ہٹائی گئی۔ اب کیا وہ آدمی دانا کہلا سکتا ہے جو اُس پہلے قلعہ میں داخل ہو کر اپنے آپ کو بادشاہ کا پناہ گزین سمجھے اور دعوےٰ کرے کہ یہی شاہی قلعہ ہے اور ہم اُسکو سمجھائیں کہ اب اِس میں شاہی فوج نہیں۔ توپ و تفنگ کا سامان نہیں اِسمیں تمکو آرام نہ مل سکے گا۔ بابا یہاں سے نکلو تو وہ ہم پر خفا ہو کہ اگر یہ شاہی قلعہ نہیں تو موسےٰ کے زمانے میں جو قلعہ بنا تھا جس نے فرعون کے شر سے مخلوق کو بچایا تھا۔ دکھاؤ وہ کہاں ہے۔ تم نکالو وہ کہاں ہیں۔ میں کہتا ہوں بابا اب میں اُسے کہاں سے اُس اصلی حالت میں لاؤں۔ ٹوٹی پھوٹی دیوار ہے۔ دھلوؤں کے بسیرے ہیں تم بھی دیکھ لو۔ سیر کر لو۔ مگر اب یہاں بدیں امید رہائش نہ کر لو کہ یہاں تم کو بادشاہ ملجائے گا۔

اس پر سوال ہوا۔ کہ پھر کیا وجہ ہے کہ خدا نے ایک کتاب بھیجی پھر اس کو مٹنے دیا۔ یہ تو خدا کی شان کے خلاف ہے۔ اُس کی بنائی ہوئی شئے دُنیا سے مٹ جائے یا خراب ہو جائے۔ میںنے جواب دیا۔ کہ یہ تو کوئی بات نہیں۔ بنانے والا خالق ہے۔ مالک ہے۔ جو چاہے سو کرے۔ اِس پر پھر میںنے ایک تمثیل کہی کہ ایسا سوال کرنے والوں کی مثال یُوں ہے کہ دیکھو مالک نے ایک بڑھ کا درخت بنایا۔ وہ بڑھا اور شاخ در شاخ پھیلا۔ اور دُور دُور تک اُسکی ٹہنیوں نے زمین میں گڑ کر ستون بنائے اور ایک بڑا خیمہ درخیمہ طیار ہو گیا۔ ہزاروں لوگ آئے اور اُنہوں نے اُسکے سائے میں آرام پایا۔ فوجوں کی فوجوں نے اُسکے نیچے اپنے ڈیرے کیئے اور سکھ پایا۔ پر جب ایک مُدت گذری تو خدا نے نہ چاہا کہ وہ اب دُنیا میں رہے۔ اُسکے پتے مُرجھا گئے اور اُس کی شاخین کھوکھلی ہو کر خاک سیاہ ہو گئیں اور اُس کا سایہ جاتا رہا اور ایک ٹنڈ سا اُسکا نشان رہ گیا۔ سو اب ایک فوج آئی اور اُس کے نیچے آرام کرنا چاہا اور ہم نے اُسکو کہا کہ اب یہ وہ بڑھ کا درخت نہیں تو وہ جھنجلائے اور ہم پر خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر یہ بڑھ کا درخت نہیں تو وہ کہاں ہے جو اِسی جگہ تھا۔ اور داؤد و سُلیمان کے لشکروں نے اُسکے نیچے آرام کیا۔ بتلاؤ وہ بڑھ کا درخت کہاں ہے۔ جواب ظاہر ہے کہ بابا خدا نے اُسکو مٹا دیا۔ میں کیا شئے ہوں جو اُس کو پیدا کروں اور تم کو دکھاؤں ہاں میں اُس کا انکار نہیں کرتا۔ وہ تھا۔ اسی جگہ تھا۔ یہ ٹنڈ سا اب بھی موجود ہے جس میں نیچے جنگلی جانوروں نے ماندیں بنالی ہیں۔ اور اُوپر اُن زنبوروں نے اپنا چھتا بنایا ہے جن کی شکل خوشنما ہے پر اُن کا ڈنگ زہریلا ہے۔ تم اِس سے بچو اور بھاگو اور آسمانی قلعہ میں پناہ گزین ہو جاؤ +

مجھے یاد ہے کہ جب میں چھوٹا تھا تو ایک پادری سے میںنے یہ بات سُنی تھی کہ مسلمان مولوی کہتے ہیں کہ پہلی کتب توریت اور انجیل برحق ہیں لیکن خدا نے اُنکو آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ اُسوقت تو مجھے اِسکا مطلب سمجھ میں نہ آیا۔ لیکن اب مجھے مولوی صاحبان کی وہ بات بالکل سچی دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ جو چیز زمین سے نابود

ہو جاتی ہے وہ خدا کے پاس تو موجود ہے۔ آسمان پر تو سب علم باقی ہیں۔ کہ توریت میں یہ لکھا تھا اور زبور میں یہ لکھا تھا پس یہ سچ ہے کہ توریت زبور اور انجیل اور پہلے تمام صحائف آسمان پر اُٹھائے گئے۔ جیساکہ حضرت مسیح بھی اُٹھائے گئے۔

اِس پر ایک سوال ہوُا۔ وُہ اور اُسکا جواب بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ جب ہم نے اپنے مُباحثات میں توریت اور انجیل کی پیشگوئیاں متعلق آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم وحضرت مسیح موعود پیش کیں تو سوال ہوُا کہ آپ تو اِس بائبل کو اصلی نہیں سمجھتے پھر اِس میں سے پیشگوئیاں کیوں لیتے ہو +

کتبہ کی تمثیل

تب اِس سوال کے جواب میں مینے ایک تمثیل کہی۔ کہ دیکھو دہلی میں ہمایوں کا قلعہ اب تک باقی ہے۔ وہ کسی وقت شاہی قلعہ تھا۔ اور اُس میں رہنے والوں کے واسطے ہر ایک امن وامان اور عزت واحترام موجود تھا۔ لیکن آج اُس کی خستہ حالت ہے۔ اُس میں چند ایک گوالوں کے سوا کوئی نہیں رہتا۔ ہر جگہ گوبر اور کتوں کا گوہ پڑا ہے۔ اُس میں کسی شخص نے بخیالِ حفاظت شاہی بسیرا کرنا چاہا پر دانا لوگوں نے اُس کو روکا۔ اور اُس کے خطرے سے اُسکو آگاہ کیا۔ لیکن دیکھو کہ وُہاں ایک اینٹی کویرین Antiquarian آیا۔ یعنی ماہر حالاتِ قدیمہ جو پُرانے کھنڈرات کو کھودتا تھا اور پُرانی قبریں بھی دیکھتا تھا۔ اور قدیم مکانات سے تاریخی حالت کا ایک مجمُوعہ طیار کرتا تھا وُہ بھی اُس قلعہ کے اندر داخل ہوُا۔ پر رہنے کے لیے نہیں۔ بلکہ آثارِ قدیمہ سے کچھ خبر لینے کے لیے۔ وہی دانا لوگ جو اوروں کو وہاں جانے سے منع کرتے تھے۔ اُس کے ممد ومعاون ہوئے پس وُہ اُس قلعہ کے اندر گھومنے لگا۔ بدبُو سے تنگ آکر اُسنے اپنا رومال اپنے ناک پر رکھا اور اُس نے اس جگہ سے نفرت ظاہر کی۔ لیکن دیکھتے دیکھتے ایک دیوار پر اُسے ایک کتبہ نظر آیا تب وُہ بہت خوش ہوُا اور اُس نے جھٹ اپنی جیب سے پاکٹ بک نکالی اور اُس کتبہ کو نقل کیا۔ اور اس خزانہ کو پاکر قلعہ سے چلاگیا۔ عقلمندوں نے اُس کی تعریف کی اور اُسکی عزت کی اور اہل الراء لوگوں میں اُس کی بڑی قدر ہوئی۔ سواے عقلمندو؟ اگر ہم بائبل میں سے کوئی ثبوت نکالیں جو ہمارے سامنے سچی ثابت ہوگئی تو اس پر اعتراض نہ کرو۔ اور اُس کی تصدیق ہونے دو کہ اس میں بادشاہ کی عزت ہے ہم پہلی کتابوں کے مُنکر نہیں۔ بلکہ اُس کی بالکلیہ صحت کے مُنکر ہیں۔ اور اس میں تم بھی ہمارے ساتھ اکثر متفق ہو۔

شاہی انعام کی تمثیل

ہاں اس پر ایک اور سوال پیدا ہوُا۔ اور وُہ یہ تھا۔ کہ اگر بائبل کو باوجود اصلی نہ ماننے کے آپ پیش گوئیوں کو لے لیتے ہو تو ہم بھی قرآن شریف سے بعض تائیدی باتیں لیں گے اور باقی کو چھوڑ دیں گے۔ اِس کے جواب میں مینے پھر ایک تمثیل کہی اور مینے کہا کہ دیکھو ایک بادشاہ تخت نشین ہوُا۔ وُہ بڑا بادشاہ تھا۔ بہت سے پہلے بادشاہوں کا وارث ہوُا۔ پہلے زمانہ میں تو ہند کا بادشاہ اور تھا اور سندھ کا اور تھا۔ اور لنکا کا اور تھا۔ اور برہما کا اور تھا۔ اور مصر کا اور تھا۔ اور انگلینڈ کا اور تھا۔ کنیڈا کا اور تھا اور آسٹریلیا کا اور تھا۔ پر خدا نے اُس کو سب کا وارث کیا۔ پس اُس نے خوشی کا ایک جلسہ کیا اور بڑا دربار لگایا۔ اور انعام واکرام کا خزانہ کھولا۔ سو اُس کی فیاضی کو سُن کر اُس کے پاس دو سائل جمع ہوئے۔ ایک نے تو کہا۔ کہ اے بادشاہ میں تیرے باپ دادوں کا بھی فرمانبردار تھا اور تیری بھی حکومت کا اقرار کرتا ہوں۔ اور مینے بہ بڑی خدمات کیں اور میں اُس قوم میں سے ہُوں جس نے تجُھ سے پہلے بادشاہوں کا بھی جو اس مُلک میں حکمران تھے حقِ نمک ادا کیا اور دیکھ آج میں تیرے سامنے کمربستہ حاضر ہوں تاکہ تیرے سامنے اپنی جان قربان کردوں۔ بادشاہ اُس پر خوش ہوُا اور اُس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ اسکو دُہرا انعام دو۔ پہلی خدمات کا بھی اور میری اطاعت کا بھی پس وُہ دولت سے مالامال ہوگیا۔ پھر دُوسرا بولا اُس نے کہا اے شخص ان مُلکوں کے پہلے بادشاہ بڑے اچھے تھے۔ میں نے اُن کی خدمات کیں۔ میری قوم کے بزرگوں نے ان کی خاطر بڑی جان نثاری کی۔ اب تو حکومت کا مُدعی ہے۔ پر میں معذور ہُوں کیونکہ تو میرے خیال میں بادشاہی کے لائق نہیں۔ اِس واسطے میں تجھے بادشاہ نہیں تسلیم کرسکتا۔ پر دیکھ میں انصاف والا آدمی ہوں۔ اِس واسطے میں اقرار کرتا ہوں کہ تجُھ میں بعض خوبیاں ہیں۔ اِس واسطے تو میری۔ اور میرے باپ دادوں کی پُرانی خدمات اور میرے اِس اقرار کے سبب کہ تجُھ میں بعض خوبیاں ہیں مجھے انعام دے۔ سو سوچنا چاہیئے کہ بادشاہ اُسکو کیا انعام دیگا سوائے اسکے کہ انڈمان کی قلعہ کی روٹیاں اُسکو کھلائی جائیں یا پورٹ بلیر کی آب وہوا اُس کو چکھائی جائے۔

غرض ہم بائبل کے منکر نہیں اُسکو الہامی کتاب مانتے ہیں ہاں اُس میں غلطیاں پڑگئی ہیں۔ ان کے مُنکر ہیں اِس واسطے اُس کی صحیح باتوں کو لے سکتے ہیں۔ برخلاف اِس کے ہماری مخالف قومیں قرآن شریف کی سرے سے مُنکر ہیں۔ اُسکو الہامی کتاب نہیں مانتے۔ آنحضرت کو نبی نہیں مانتے۔ لہذا انکو کوئی حق نہیں کہ اِس کی کوئی بات اپنے ثبوت میں پیش کریں +

چشم پوشی

حضرت کی چشم پوشی اور تحمّل حد درجہ کا تھا۔ ایکدفعہ کا واقعہ ہے کہ لنگرخانہ میں ایک نان پز تھا۔ اُس کے متعلق شکایت تھی کہ وُہ لنگر کی روٹیاں چوری کرلیتا ہے۔ ایک صاحب نے اُسکے مُتعلّق حضرت کی خدمت میں جا شکایت کی۔ کہ حضُور لنگر کا نان پز روٹیاں چُرا لیتا ہے۔ حضرت سُن کر چُپ کر رہے کچھ جواب نہ دیا حضرت کی عادت تھی کہ جس شکایت یا حکایت کو ناپسند کرتے تھے۔ اُسکا عمُوماً جواب نہیں دیتے تھے۔ بات کرنیوالا بدیں خیال کہ حضرت نے سُنا ہی نہیں اپنی غلطی پر شرمندگی اُٹھانے سے بچ جاتا تھا۔ کچھ دن کا وقفہ ڈال کر اُس شخص نے پھر جا شکایت کی کہ حضرت نانبائی روٹیاں چُراتا ہے۔ پھر بھی آپ خاموش رہے مگر شاکی نے یہی سمجھا کہ حضُور نے میری بات سنی نہیں۔ اور دُوسری باتیں شرُوع ہوگئیں۔ چند روز کے بعد اُس نے پھر موقعہ پاکر یہی بات کی۔ تب حضرت اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں نے آپ کی بات کو سُنا ہے اور پہلے بھی دو دفعہ آپنے ایسا ذکر کیا ہے۔ سو پہلے آپ کسی ایسے نان پز کو تلاش کر لائیں جو ایسی حرکت سے بالکل پاک ہو۔ پھر اس کو نکالکر اسکو رکھ لیں گے۔

پھر فرمایا۔ دیکھو گرمی کا موسم ہے اُوپر سے آگ برس رہی ہے۔ ایسی سخت طپش کے وقت میں کہ انسان گھر سے باہر نکلنا بھی مُشکل سمجھتا ہے۔ وُہ تنوُر کے دوزخ میں ایک روٹی کے واسطے دو غوطے لگاتا ہے۔ ایک لگانے کے وقت پھر ایک نکالنے کے وقت اور اسی طرح صدہا روٹیاں پکاتا ہے۔ اگر وُہ ایسا ہی مُتقی اور پاک ہوتا جیساکہ آپ چاہتے ہیں کہ وُہ ہو۔ تو کیا خدا نے اُس کو اِس گرمی میں اِس نمونہ دوزخ کے سپرد کرنا تھا؟ آخر اُس میں کچھ کمزوریاں ہیں تو اُس کو وُہاں بٹھایا گیا اور آپ کی طرح آرام کی جگہ اُس کو نہ دی گئی۔

اِس بات کو سُنکر سائل اور سامعین کی تشفی ہوئی اور خوف پیدا ہوُا کہ کہیں غیرتِ خداوندی اُن کو ویسی حالت میں مُبتلاً نہ کردے۔ اور اُنہوں نے توبہ کی۔

سیر کے وقت خدام جو ساتھ چلتے تھے وُہ حضرت کی باتیں سُننے کے لیئے دوڑ دوڑ کر قریب ہونے کی کوشش کرتے تھے اور بعض دفعہ اِس کوشش میں کسی کا پاؤں حضرت کے عصا پر پڑ کر عصا نیچے گر جاتا تھا۔ عصا تو کوئی شخص جھٹ اُٹھاکر دے دیتا تھا۔ مگر حضرت پیچھے پھر کر نہ دیکھتے تھے۔ تاکہ وُہ شخص شرمندہ نہ ہو جس سے یہ حرکت ہوئی ہے۔

حسن اخلاق

آپ اکثر معزز مہمانوں کی مشایعت کے واسطے چند قدم یا گاؤں کے باہر تک جایا کرتے تھے۔ اور بعض

دوستوں کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو کر اُن سے ملا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ شیخ رحمت اللہ صاحب جب ولایت سے تشریف لائے تو آپ مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما تھے شیخ صاحب کے آنے پر یہ کہ کر کہ بہت دُور کے سفر سے آئے ہیں۔ آپ نے کھڑے ہو کر اُن سے مُلاقات کی۔

صفائی معاملہ دُنیاوی معاملات کی صفائی کی ایک عجیب بات میں سُناتا ہوں۔ کہ آپ تقوےٰ کی ایسی باریک راہوں کو مدِّ نظر رکھتے تھے۔ کہ ایک دفعہ کسی شخص کو آپ نے کچھ سودا خریدنے کے واسطے بھیجا۔ تو آپ نے جو اُس کو روپے دیئے تو اُن میں سے ایک روپیہ الگ کر کے دیا۔ اور اُس کے ساتھ چار یا کتنے پیسے دیے۔ اور فرمایا یہ روپیہ کھوٹے والا ہے۔ (یا کچھ ایسا ہی عیب دار تھا) کہیں سے آگیا ہے۔ آپ نے خیر یہ نہیں نہ رہیں۔ اس کو زائد پیسے دے کر تبدیل کر لینا

حق پھیلایا جائے آپ کا یہ طریق تھا کہ حق کو آہستگی اور نرمی سے پھیلایا جاوے۔ حکیم محمد حسین صاحب نے جب مرہم عیسےٰ کے اشتہارات میں مسیح کے واقعہ صلیب سے بچنے اور وفات مسیح وغیرہ کا ذکر کر کے بہت سے اشتہارات چھپوائے اور بڑے اُردو اور انگریزی میں چھپوائے۔ اور انگریزوں کی گاڑیوں میں وہ اشتہارات پھینکے تو ایک شور پڑ گیا۔ اور حکیم صاحب پر مقدمہ بن کر اُن کو ایسے اشتہارات سے منجانب روک دیا۔ تب حضرت نے فرمایا۔ کہ اگر حکیم صاحب آہستگی اور نرمی سے اپنا کام کرتے چلے جاتے تو بیسیوں سال تک بھی اُن کو کوئی نہ روکتا۔ لیکن حضرت اس بات کو بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔ کہ کوئی علاقہ آپکے متعلق خاموشی اختیار کرے۔ نہ موافقت ہو اور نہ مخالفت اکثر باہر سے آنے والے احباب سے پوچھا کرتے تھے کہ آپ کے شہر میں ہمارے سلسلہ کی کچھ مخالفت بھی ہوتی ہے۔ جب کوئی کہتا کہ حضرت ہمارے ہاں تو کوئی مخالفت نہیں۔ تب آپ افسوس کا اظہار کرتے اور فرماتے کہ اوہ۔ پھر وہاں ترقی کس طرح ہو سکتی ہے۔ غرض آپ پسند کرتے تھے۔ کہ سست اور مُردہ طبع علاقوں کو جگانے اور ہوشیار کرنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ سویا ہوُا بے خبر ہے۔ مخالفت یا موافقت بیدار اور خبردار ہونے سے ہی ہوتی ہے۔ خدا کے قائم کردہ مقدس سلسلہ کی آگاہی لوگوں کو کرنی چاہیئے۔ ہر ایک حکمت اور دانائی سے یہ راہ اختیار کیا جاوے۔ نہ ایسا طرز جس سے لوگ فوراً بھڑک اُٹھیں اور موذی فساد برپا ہو جائے اور کوئی بات بھی نہ سُنے اور نہ ایسا طرز کہ ہم اپنے ایمان کے اظہار سے بھی ڈریں۔ بلکہ درمیانی راہ اختیار کرو اور اپنا کام کرتے چلے جاؤ کوئی موافق ہو یا مخالف اسکی پرواہ نہ کرو۔ خدا صادقوں کا حامی ہے۔ ہاں فتنہ کی جگہ میں احتیاط ضروری ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت کے دعویٰ ..... کے ابتدائی دنوں میں ایک شخص شہاب الدین نام تھے۔ بہت غریب اور غریب مزاج تھے۔ وہ احمدی ہوئے ابتدائی دن تھے۔ جماعت بہت قلیل تھی۔ مگر ہنوز ہم نمازیں غیروں کے پیچھے پڑھ لیتے تھے۔ میاں شہاب الدین نے حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کی کہ حضور ہمارے ہاں زیادہ حنفی ہیں وہ جمعہ کے ساتھ احتیاطی ظہر پڑھتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا اُن کا جمعہ بھی شک میں رہا اور ظہر بھی شک میں رہی۔ لیکن اکثر حنفی احتیاطی نہ پڑھنے والے کو وہابی جانتے ہیں اور اُس کے ساتھ سختی کرتے ہیں۔ تم جُوتے کھانے سے احتیاطی پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی ایک احتیاطی ہے۔

غرض تبلیغ کا کام تو ضرور کرنا چاہیئے۔ مگر احتیاط سے نیز طبائع یکساں نہیں۔ ہر شخص اپنے رنگ میں اپنی سمجھ اور ہمت کے مطابق تبلیغ کر سکتا ہے۔ اور ہر شخص کو اُس کے طرز پر کام کرنے دینا چاہیئے۔ یہ مناسب نہیں ہوتا۔ کہ ہر ایک کو ہم اپنے طرز پر چلانا چاہیں مقصد سب کا ایک ہی ہے۔ گول پر پہنچنا ہے۔ کوئی آگے کوئی پیچھے کوئی شولڈر لگائے ہاں آگے بڑھے چلو۔ جو جماعتیں تبلیغ کے کام میں سست ہو جاتی ہیں اور بیرونی ابتلاؤں سے محفوظ ہو جاتی ہیں میں نے دیکھا ہے کہ وہ پھر آپس میں مشقِ جنگ شروع کرتی ہیں۔ مگر ہنوز مشق کے واسطے باہر کا میدان بہت ہے۔ قرآن و حدیث کو غور سے پڑھو اور اُس کی تفسیر ضرورتِ زمانہ کے مُطابق کُتب مسیح موعود میں موجود ہے۔

ہاں لوگوں کو نرمی سے سمجھانا چاہیئے۔ کہ اگر ہم مرزا صاحب کا نام لیتے ہیں یا اُن کا دعوےٰ پیش کرتے ہیں یا مرزا صاحب اپنے آپ کو مسیح و مہدی فرماتے تھے۔ تو اُن کو جو کچھ ملا ہے وہ اس الہام سے ظاہر ہے کہ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی آنحضرت کی اتنی بڑی شان کا جو ہم شور مچاتے ہیں۔ تو اُس شان کی برکت کا کوئی نمونہ بھی دکھائیں یا تمہاری صلاح ہے کہ ہمارے پاس بھی عیسائیوں اور آریوں کی طرح خالی لفظ ہی لفظ رہ جائیں

ہمارے دوست ڈاکٹر صاحب نے کیا خوب کہا کہ براہین تک مجدد مانتے تھے۔ جب دعوےٰ پیش ہوُا تو ابتلا کا زمانہ آیا ...... مامور بھی ہوتے ہیں اور بعض غیر مامور بھی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ غیر مامور تو کہتا ہے کہ دیوار پر نصیحت لکھی ہو تو اُس کو بھی ماننا چاہیئے مجھے بُرا سمجھو یا بھلا پر میری بات مانو۔ برخلاف اس کے مامور کہتا ہے کہ میری بات مانو۔ کیونکہ میں اپنے آپ سے نہیں بولتا۔ بلکہ خدا کا بولایا ہوُا بولتا ہوں۔ اگر تم میرا انکار کرو گے تو خدا تم پر ناراض ہوگا۔ حضرت مرزا صاحب کو جب وحی الٰہی ہوئی کہ انی امرت من الرحمن فاتونی۔ اے لوگو میں خدا کی طرف سے مامور ہوں میرے پاس آؤ۔ پھر حکم ہوُا۔ کہ لوگوں کو کہ دو کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ پھر خدا فرماتا ہے من جاءک جاءنی جو تیرے پاس آیا وہ میرے پاس آیا۔ پھر الہام ہے کہ انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم اب ایسے تاکیدی احکام کو چھپا کر مرزا صاحب کہاں لے جاتے اور ان کی جماعت اس نعمت عظیمہ سے خلقت کو کیونکر محرُوم رکھتی۔ حضرت فرماتے ہیں ؎

حکم است ز آسمان بزمین مے رسانمش

گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم

بیشک دُنیاداروں کی نگاہ میں یہ باتیں عجیب ہیں مگر حضرت خواجہ حسن نظامی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ قوم نے مہدی کا انکار کیا تھا۔ اب خدا مار مار کر مہدی کے منوانے کی طرف لا رہا ہے یہی وہ اعتقاد ہے جو پہلے سے نبوت کے کلام میں کہی گئی تھی۔ کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسکو قبُول نہ کیا۔ لیکن خدا اپنے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ یہ قاعدہ ہے کہ جو وقت پر کسی کام کے واسطے مقرّر کیا جاتا ہے۔ اُسی کے ذریعہ سے وُہ برکات حاصل ہو سکتے ہیں۔ مسیح اوّل نے بھی کہا تھا۔ کہ دروازہ میں ہوں مسیح ثانی نے بھی کہا۔ کہ خاتم الاولیاء ہوں۔ اب ولی بننا ہے تو میرے ذریعہ سے بنو۔ مامور کی تو بڑی شان ہے۔ مثال کے طور پر عدالت کے ایک پیادے کو ہی دیکھ لو جو سمن لے کر آتا ہے اگر اُس کو ہم عدالت کی طرف سے آیا ہوُا نہ مانیں۔ اور اُس کے کاغذ ایک معمولی اشتہار سمجھ کر پھینکدیں تو نتیجہ کیا ہوگا۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ اگر سفید لباس والے پیادے کو

نہیں مانا تو کالی وردی والا فرشتہ آئے گا۔ اور وہ ہاتھوں میں زنجیر ڈال کر لے جائے گا۔ یہاں تو پیاد ہ سے پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ پھر کیا شان ہے اُس کی جو فوجوں کا سردار ہے۔ مسیح تو اوپر رہا میں تو کہتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کو بھی ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

کرامات حضرت مسیح موعود کی صداقت کے آیات آپ کی کرامات بہت ہیں۔ کچھ کتابوں میں لکھی گئی ہیں۔ میں تو بہت سے آیات کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکا ہوں۔ ایک دو کا میں اس وقت ذکر کرتا ہوں۔ ایک دفعہ جبکہ بعض شہروں میں طاعون کا زور ہوا کرتا تھا۔ تو ہمارے مکرم دوست مولوی محمد علی صاحب کو بخار ہو گیا۔ بخار ایسا سخت اور تیز تھا کہ مولوی صاحب موصوف نے خیال کیا کہ یہ طاعونی بخار ہے۔ آپ اُس وقت انجمن مدرسہ کے سکرٹری تھے۔ مجھے آپ نے بلایا۔ آپ کا مکان مسجد سے ملحق تھا۔ جس سے مسجد کی طرف ایک کھڑکی تھی اور اُس میں لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی تھیں میں کھڑکی کے باہر مسجد کی چھت پر بیٹھ گیا۔ آپ اندر چارپائی پر تھے۔ آپ نے اپنی وصیت مجھے سُنانی شروع کر دی۔ میں نے اپنا ہاتھ سلاخوں میں سے بڑھا کر آپ کے بدن پر رکھا۔ آپ کو تشفی دیتے لگا اور وصیت بھی سُنتا جاتا تھا۔ مگر آپ کا بدن تیز بخار سے آتش ہو رہا تھا۔ اِتنے میں اندر کی طرف سے حضرت مسیح موعود آ گئے اور ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ حضور نے ایک جلالی رنگ میں مولوی صاحب کا ہاتھ پکڑا۔ اور فرمایا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ گھبرا گئے ہیں کہ طاعونی بخار ہے آپکو تو کوئی ایسا بخار نہیں معمولی حرارت ہے۔ اگر آپ کو طاعون ہو جائے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے۔ میں حیران ہوا کہ حضرت کیا فرماتے ہیں کہ معمولی بخار ہے۔ میں نے پھر ہاتھ بڑھایا اور مولوی صاحب کے بدن کو چھوا۔ تو فی الواقعہ بدن ویسا گرم نہ تھا۔ اللہ اکبر۔ کیا قوت رُوحانی تھی۔ جو اللہ کی حکومت مانتا ہے۔ ہر شئے اُس کی حکومت کے نیچے آ جاتی ہے انسانی بدن کیا پتھر اور لکڑی اور لوہا بھی ان کا حکم مانتے ہیں۔
اس واقعہ سے مولوی محمد علی صاحب کی شان اور عظمت بھی ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے آپ کی سلامتی کو اپنے سلسلہ کی صداقت کا نشان بتلایا۔

ایک اور واقعہ حضرت کے معجزات میں سے میں عرض کرتا ہوں۔ ایک ریاست میں احمدیوں کی ایک مسجد تھی مخالفوں نے از رُوئے ضد اُن کو نکالنا چاہا۔ عدالت میں مقدمہ کھڑا کر دیا۔ وہاں کے احباب احمدیہ نے آ کر حضرت مسیح موعود کے دربار میں فریاد کی اور دُعا کی درخواست کی حضرت نے جلالی رنگ میں فرمایا۔ کہ دُعا کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ہمارا سلسلہ حق ہے تو آپ کو مسجد ضرور مل جائے گی۔ اِس مقدمہ کو خراب کرنے اور احمدیوں کے خلاف فیصلہ کرنے کے واسطے کئی حاکم تُلے ہوئے تھے۔ مگر قدرت خداوندی کا نمونہ دیکھیئے کہ جس حاکم کے پاس مقدمہ جاتا وہ تعصب کی وجہ سے احمدیوں کے خلاف فیصلہ دینا چاہتا تو فیصلہ لکھنے سے قبل کسی غیبی حملہ سے ہلاک ہو جاتا۔ کئی ایک اس طرح مر چکے تو آخر ایک نے جو برخلاف پہلوؤں کے ہندو تھا۔ اس بات کو سوچا۔ اور احمدیوں کے مُطابق فیصلہ لکھا۔

اِس جگہ ایک تازہ واقعہ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے وقت میں ہوا ہے اس کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہو گا۔ ہمارے ایک عزیز دوست ایک فوج میں صوبہ دار تھے۔ اُن کا کمان افسر اُن کے سخت مخالف تھا۔ اور اُس سے وزیر ریاست کو بھی جو ان کے سخت مخالف تھے۔ ہر دو صوبہ دار صاحب کو ملازمت سے علٰحدہ کرنا چاہتے تھے۔ اور ہر طرح تنگ کرتے تھے۔ صوبہ دار صاحب نے تنگ آ کر مجھے خط لکھا کہ مجھ پر یہ مُصیبت ہے۔ مجھے حضرت سے اجازت لے دو کہ میں استعفٰی دیدوں اور عزت سے اپنے گھر چلا آؤں۔ موقوفی کی بےعزتی اور الزاموں سے بچ جاؤں۔ میں نے خط حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ لکھ دو کہ استعفٰے نہ دیں۔ حتّی الوسع حکام کی اطاعت کریں۔ وُہ خود نکال دیں۔ تو پھر خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔ یہی جواب میں نے صوبہ دار صاحب کو لکھ دیا۔ اور بعد میں حضرت کی خدمت میں اُن کے واسطے دُعا کی تحریک کرتا رہا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد اُن کے افسران نے انھیں استعفا دینے پر مجبور کیا۔ جب اُنہوں نے استعفٰے نہ دیا۔ تو موقوف کر دیا۔ صوبہ دار صاحب نے یہاں اطلاع بھیجی۔ یہاں سے حضرت نے حکم دیا کہ اپیل کرو۔ اُنہوں نے اپیل کی۔ کمان افسر نے پھر ان کے برخلاف لکھا۔ مگر لکھنے کے چند روز بعد اچانک بیمار ہو کر مر گیا۔ مثل وزیر صاحب کے پاس گئی۔ وُہ بھی خلاف لکھنے والے تھے۔ مگر ہنوز کچھ لکھا نہ تھا۔ کہ اچانک کسی سفر میں چلے گئے اور وہیں ناگہانی موت نے اُن کو آ پکڑا۔ اس طرح صُوبہ دار صاحب کے مقابلہ میں میدان صاف ہوا۔ نئے وزیر آئے۔ اُنہوں نے مثل دیکھی۔ صوبہ دار صاحب کو بے گناہ پایا۔ اور ہر طرح لائق دیکھا۔ واپس بلا کر بجائے صُوبہ داری کے کمان افسری عطا کی۔ یہاں خبر آئی حضرت نے فرمایا۔ لکھدو کہ کسی کی موت سے خوش نہ ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزی کرتے رہیں اور اپنے فرائض کو عُمدگی سے بجا لائیں +

دینی محنت یہ جو دُعا قرآن کریم میں سورۂ بقر کے آخر میں سکھلائی گئی ہے۔ کہ ربّنا لا تحمّلنا ما لا طاقۃ لنا بہ۔ اے رب ہم پر وُہ بوجھ نہ ڈال جس کی کہ ہم کو طاقت نہ ہو۔ اس کی تفسیر میں حضرت فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مومن کو چاہیئے کہ ہر کام میں اپنی پُوری طاقت اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کر دیوے۔ کیونکہ دُعا میں یہی سکھایا گیا ہے۔ کہ ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر بوجھ نہ ہو۔ یہ نہیں سکھلایا گیا۔ کہ ہماری طاقت کے برابر بھی نہ ہو۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنی طاقت بھر خدا کی راہ میں اپنے آپ کو طیار رکھے اور حضرت کا اپنا طریق عمل ایسا ہی تھا۔ دین اسلام کا بول بالا کرنے کی جو دُھن آپکو تھی۔ اُس کے مقابل میں ہر قسم کا آرام جان و جسم آپ نے اپنے اُوپر حرام کیا ہوا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے سخت گرمی کے دن تھے۔ آپ کوئی کتاب تائید اسلام میں لکھ رہے تھے۔ چند دوست دوپہر کے قریب آپ سے اجازت طلب کر کے آپ کے کمرے میں حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کی کہ حضور گرمی بہت ہے۔ حضور کو تکلیف ہوتی ہوگی۔ اس کمرے میں ایک پنکھا لگوا دیا جائے۔ تبسم کرتے ہوئے فرمایا تجویز تو آپ کی اچھی ہے۔ مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی۔ تو پھر نیند آ جائے گی۔ اور سو رہنے کو جی چاہے گا قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے۔ ہم بھی سو رہے تو دین کی تائید کون کرے گا۔

بدر میں جو حضور کے الہامات اور کلمات چھپا کرتے تھے۔ ان کے مضمون یا پرُوف میں حضور کو بھیجا کرتا تھا۔ خود سارا پرُوف بڑے غور سے پڑھا کرتے تھے۔ جب کوئی مضمون لکھنے بیٹھتے تھے۔ تو تائید اسلام کے شوق میں ایسے محو ہو جاتے تھے۔ کہ آپ کو اپنی بیماری اور کمزوری کا خیال بھی بھول جاتا تھا۔ بسا اوقات مضمون لکھتے لکھتے دوران سر کا دورہ آ پڑتا تھا۔ اور آپ بیہوشی کی سی حالت میں گر جاتے تھے۔ اور پھر بہت دبانے اور ہاتھ پاؤں ملنے سے دیر کے بعد آرام ہوتا تھا۔ مگر افاقہ پا کر پھر اُسی کام میں مشغول ہو جاتے تھے۔ بعض دفعہ ساری ساری رات مضمون لکھتے گذر جاتی تھی۔ اور ایسی ایک شب مجھے بھی حضور کے ساتھ گذارنیکا فخر حاصل ہوا تھا

یہ اُس وقت کی بات ہے۔ جبکہ میرے پیارے دوست مرحوم مرزا ایوب بیگ صاحب زندہ تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات کو جنت میں بلند کرے۔ حضرت نے ایک نہایت ضروری مضمون لکھنا تھا جس کا صبح تک طیار ہو جانا ضروری تھا۔ عشاء کے قریب ایوب و صادق کو حکم ہوا۔ کہ حضرت مضمون جلد جلدی لکھتے جائیں گے۔ جس کا صاف کرنا بھی ضروری ہے۔ اسواسطے ایوب بیگ لکھاتے جائیں گے۔ اور محمد صادق لکھتا جائے گا چونکہ حضرت میرے طرزِ خط کو پسند فرماتے تھے۔ اس واسطے یہ فخر مجھے حاصل ہوا۔ دُنیا دار تو کہا کرتے ہیں کہ اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی۔ مگر مسیح موعود کے قدموں کی طفیل میرے خط کی عُمدگی برائے من رحمت شدی والا معاملہ ہو گیا۔ عشاء کے بعد ہم اندر کے مکان میں بیٹھ گئے۔ دو ہری لیمپ روشن کیے گئے۔ لکھتے لکھتے فجر ہو گئی۔ مؤذن نے اللہ اکبر کہا۔ تو حضرت نے قلم ہاتھ سے رکھا۔ ہمارا حال تو یہ تھا۔ کہ خیال ہوتا تھا مؤذن نے غلطی کھائی۔ ہنوز اذان کا وقت کہاں ابھی تو بہت تھوڑا ہی وقت گذرا ہے۔ کہ ہم لکھنے بیٹھے تھے۔ مگر رات بھر کی کوفت نے اور معلوم نہیں کتنی ایسی شب حضرت نے پہلے گذاری ہوں گی۔ حضور کی طبیعت پر ایک خوفناک اثر کیا۔ اچانک ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ اور دوران سر ہو کر آپ گر گئے۔ بہت دیر کے بعد آرام آیا۔ تو پھر آپ نے قلم دوات لے لی۔

ایوب صادق اس جگہ برادر مرحوم مرزا ایوب بیگ صاحب کا نام آگیا ہے تو ان کا تھوڑا سا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہو گا۔ برادرِ مرحوم ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ بہت ہی نیک صالح اور صابر نوجوان تھے۔ حضرت مسیح موعود کے حضور میں اخلاص و صدق کا ایک بے نظیر نمونہ تھے۔ میں نے ان کو پہلے اُس وقت دیکھا جبکہ یہ ہر دو بھائی طالب علم تھے اور لاہور میں اکٹھے رہتے تھے۔ اور مینے عشق کا پہلا سبق انہی دونوں بھائیوں سے پڑھا تھا۔ برادر ایوب کی سچی اور پکی دوستی کا اس قدر اثر میرے قلب پر ہوا۔ کہ آج تیرہ سال کے قریب اُن کو فوت ہوئے کو گذرے ہیں۔ مینے اتنے لمبے عرصہ میں شاید ہی کوئی جنازہ حاضر یا غائب پڑھا ہو گا۔ جس میں اُن کے واسطے دُعا نہ کی ہو۔ اور وُہ ایک ہی شخص ہے جس کی لاش کو باوجود اتنا لمبا عرصہ گذرنے کے بغیر صندوق کے دفن کیا گیا ہونے کے حضرت مسیح موعود نے اجازت دی تھی کہ اُن کی مُشتِ استخوان کو فاصلکا سے قادیان مقبرہ بہشتی میں لایا جائے سب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں بُلند درجات عطا کرے اور سب احمدیوں کو بھی۔ آمین۔

حضور کا آخری کام چونکہ دورانِ سر کے مرض میں زیادہ بیٹھنا مضر ہوتا ہے۔ اس واسطے حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ عموماً ٹہلتے ٹہلتے مضمون لکھا کرتے تھے ایک ہاتھ میں کاغذ ہوتا تھا۔ اور ایک میں قلم۔ اور ایک دوات کمرے کے اِس سرے پر اور ایک اُس سرے پر رکھی رہتی تھی اور چلتے چلتے مضامین لکھا کرتے تھے۔ اکثر مضامین حضور نے اسی طرح لکھے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی دینی جوش کی محنت تھی۔ جس کی خاطر آپ نے بالآخر اپنی جان قربان کر ہی دی۔ اور باتیں تو بہت ہیں مگر پروگرام کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ اور میرے واسطے ایک گھنٹہ مقرر ہے۔ اِس واسطے حضرت کی وفات کے ذکر کے ساتھ ہی اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ لاہور میں آپ پیغام صلح لکھ رہے تھے چونکہ وہاں مُسافرت کا مقام تھا جلد واپس آنے کا بھی خیال تھا۔ پیغام صُلح کے لیکچر کی بڑے زور شور سے طیاری ہو رہی تھی۔ اشتہار شائع ہو گئے مضمون بہت زبردست تھا۔ غیر قومیں مخاطب تھیں۔ اس واسطے بہت توجہ سے آپ اِس مضمون کے لکھنے میں مصروف ہوئے اور رات دن اسی کام میں لگے رہتے۔ شام کی سیر بھی ترک کی ہوئی تھی۔ کئی روز تک متواتر کام کرتے رہے۔ آخری دن جبدن مضمون ختم ہوا۔ تو فرمایا آج ہم نے اپنا کام ختم کیا اُس شام کو سیر کے واسطے بھی تشریف لے گئے۔ مگر طبیعت پر اِس محنت کی کوفت کا اثر نمایاں تھا۔ عصر کی نماز میں ایک مُلّاں نے مباحثہ کا رنگ اختیار کیا۔ اُس کو آپ بہت سمجھاتے رہے۔ جب اُس نے بہت ضد کی۔ تو بالآخر فرمایا کہ ہم تو اپنا کام پُورا کر چکے ہیں اب تم جاؤ جو تمہارا جی چاہے کرتے پھرو۔ اُسی رات کو عشاء کے قریب آپ پر وُہی دورانِ سر اور ہاتھ پاؤں کے سرد ہونے کا دورہ پڑا۔ اور اسہال ہوا۔ پہلے اِس کو اکثر نے معمولی سمجھا۔ اور علاج معالجہ ہوتا رہا۔ مگر طبیعت ساعت بساعت زیادہ خراب ہوتی گئی۔ فجر کی نماز کے وقت میں پاؤں دبا رہا تھا۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب سرہانے بیٹھے تھے۔ تب آپ نے آہستگی سے فرمایا "نماز"۔ صاحبزادہ صاحب نے خیال کیا۔ کہ مجھے نماز پڑھنے کے واسطے فرماتے ہیں۔ اُنہوں نے عرض کی کہ مینے نماز پڑھ لی ہے۔ آپ نے پھر فرمایا "نماز" اور دونو ہاتھوں کو سینے پر رکھا۔ تب ہم نے جانا کہ خود نماز پڑھتے ہیں اس کے بعد جلد آپ کو بے ہوشی ہوئی اور اپنے خدا سے جاملے اِس دُنیا میں آپ کا آخری کام بھی خدا کی عبادت ہی تھا۔ میں آپ کے قدموں میں حاضر تھا۔ جب ایک ڈاکٹر نے آپ کی پسلی میں ایتھر کی پچکاری کی سُوئی چبھوئی اور مینے سمجھا کہ یہ بھی مسیح اوّل کے ساتھ ایک مماثلت پُوری ہوئی۔ لیکن جیسا کہ اِس محمدی مسیح کے واسطے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہر ایک کام کو آسان کیا اور اہل اسلام کی ۱۳۰۰ سال کی دُعا کہ ربّنا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا اے ہمارے رب ہم پر وُہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے پہلوں پر ڈالے۔ پہلے مسیح کی طرح آپ پر بھی قتل کا مقدمہ بنا۔ مگر وہاں تو نتیجہ مقدمہ میں صلیب پر چڑھنا پڑا اور یہاں صرف چند روزہ عدالتوں میں آنے جانے کی تکلیف پر اکتفا ہوا اور وہاں تو مولوی لوگ عزّت کی کرسیوں پر بیٹھے اور مسیح کو کھڑا کیا گیا۔ یہاں مسیح کو کرسی دی گئی اور مولوی صاحب کو مانگنے سے بھی نہ ملی اور تمام دیگر مُعاملات میں خدا نے ہمارے ساتھ نرمی کا سلوک کیا۔ ایسا ہی پسلی کے چھیدنے کی مماثلت کو پُورا کیا۔ مگر وہاں ایک کافر بُت پرست کی مخالفانہ برچھی تھی۔ یہاں ایک مومن موحد کی خیر خواہانہ سوزن معالجہ تھی۔ آپ کے آخری دموں کے وقت حضرت ام المؤمنین کی خواہش سے سب مرد دُوسرے کمرے میں چلے گئے تھے۔ مگر میں اِس یار کی جدائی کے درد کے خیال سے بھرا ہُوا وہیں قدم پکڑے نظر نیچے کیے بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے حضرت کے قلب پر آلہ سٹتھس کوپ لگا کر قلب کی حرکت کو خاموش پایا تو بے اختیار انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔

الغرض آپ کی وفات بھی انہی لوگوں کی خیر خواہی کی محنت میں ہوئی۔ جن کی طرف وہ مامور ہو کر آئے تھے۔ اور یہ جو مسیح ناصری کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ اُس نے بہتوں کی خاطر اپنی جان قربان کی۔ اِسکا بھی یہی مطلب تھا۔ کہ اگر خلقت کی بہتری کی خاطر وُہ وعظ و نصیحت کا کام شروع نہ کرتے تو یہ مصائب اُن پر کیوں وارد ہوتے۔ نادان لوگوں نے اس کے اُلٹے معنے لیے اور کفارے کا مسئلہ گھڑ لیا۔

اب میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرستادہ رسُول کی سچی پیروی اور اُس کے احکام پر عمل اور اُس کے نمونہ زندگی پر ثابت قدمی عطاء فرماوے۔ آمین واٰخر دعوٰینا ان الحمد للہ رب العٰلمین +

(محمد صادق عفی اللہ)

(مورخہ ۲۶۔ دسمبر ۱۹۱۲ء)

ایک اور یورپین مسلمہ

ذیل کا ترجمہ ایک خاتون کی آخری دو چٹھیوں کا ہے جس کے ساتھ کچھ عرصہ میری خط و کتابت تھی۔ بہرحال خدا نے فضل کیا۔ میرا یقین ہے کہ یہاں کثرت سے طائران قدسیت ہیں جو حضرت امام منصور علیہ السلام کو نظر آئے اور ان کا طعمہ معرفت کے لئے حضرت کے شاگردوں کے پاس آنا مقدر کے ہاں مدت سے فیصلہ ہو چکا تھا۔ خاتون مذکور کے راہ میں ایک خطرناک ابتلا ہے احباب سے التماس ہے کہ اس کے لئے خاص دعا کریں۔ میں نے اسے ووکنگ بلوایا تھا۔ جس کے جواب میں یہ خط تھا۔ بروز جمعہ ۱۴ نومبر ۱۳ء

خواجہ کمال الدین

میرے پیارے دوست۔ مجھے معاف فرماویں اگر میں نے اس طرح آپکو خطاب کیا لیکن چونکہ تم میرے پیارے دوست[1] ہو میں تمہیں اسی طرح پکارنا چاہتی ہوں۔ میں آپکی اس مشفقانہ دعوت کی از حد مشکور ہوں لیکن میں کل آنے کے ناقابل ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میرا اس طرح آنا آپکی کسی تکلیف کا موجب نہ ہوا ہوگا۔ بات یہ ہے کہ جس سے میری نسبت ہو چکی ہے اس سے کل مجھے ملنا ہے +

بہرحال ابتک تو میں نے اسے نہیں بتلایا کہ میں مسلمان ہونیکا ارادہ رکھتی ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ جب میں نے اس پر یہ ظاہر کیا۔ تو وہ مجھ کو اس سے روکنے کیلئے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑے گا لیکن میں اپنے دل میں مصمم ارادہ کر چکی ہوں اور میرے اس فیصلہ کو کوئی چیز بدل نہیں سکتی +

میرا منگیتر عیسائی ہے اور مجھے یہ لکھتے ہوئے بھی افسوس کہ اسلام سے خطرناک طور پر وہ تعصب رکھتا ہے۔ فی الاصل میں اس امر کے متعلق بھی آپکو ملنا چاہتی ہوں تا کہ آپ مجھے اچھا مشورہ دے سکیں۔ یہ میرے نہایت ہی اطمینان اور سکون قلب کا موجب ہے کہ میرا آخری کوئی دوست ہے کسی نہ کسی طرح سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں گویا فی الواقعی آپسے واقف ہوں۔ کونسے اتوار آپکو ملنا آرام دہ ہوگا میں بہت جلد کوشش کرونگی کہ میں آپ کو ملوں۔ مجھے نہایت ہی افسوس ہے کہ میں آپکو کل نہیں ملسکتی مہربانی کرکے مجھے معاف فرماویں۔ مجھ پر آپ ایک اور عنایت بھی کریں۔ مہربانی کرکے مجھے کوئی دعا لکھ بھیجیں۔ جو میں صبح شام اپنے اس نئے مذہب کے مطابق حال کیا کروں مجھے کوئی ایسی دعا معلوم نہیں ہے۔ ہاں یہ بھی مجھے بتلاؤ کہ اب کتنی دیر کے بعد آپ مجھے اسلام میں قبول کر لیں گے +

ہمیشہ آپکی سچی اور مشکور دوست

[1] میں نے بجواب اسے لکھا ہے کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔ اور تم میری پیاری بہن لیکن شائد آخرت کے رشتہ سے دوستی کا رشتہ زیادہ مضبوط سمجھا جاتا ہے وہ یونہی لکھتی ہے +

میں سردست نام نہیں لکھتا نام اسدن لکھوں گا جسدن علی الاعلان وہ مسلمان ہوگی۔ اس کا نام اور اصل خط کی نقل حضرت کی خدمت میں بھیجدی ہے۔ یہ ایک نہایت مشکل سوال ہے۔ میں نے بھی پسند کیا کہ اس مشورہ میں راقمہ خط کے کسی ہم قوم اور معتقد نو مسلم کو اپنے ساتھ شریک کر لوں چنانچہ اس غرض سے میں ووکنگ سے لنڈن گیا۔ اور اس سے گفتگو کی۔ مجھے چونکہ اس ہفتہ کے اخیر جنوبی ویلز میں جانا تھا اس لئے یہ اتوار تو موزوں نہ تھی تجویز یہ ہوئی کہ اگلے اتوار وہ لنڈن میں آکر میرے نو مسلم بھائی کے مکان پر ملے۔ ایک اور متوسط طبقہ کی خاتون بمعہ چار فرزندوں کے قریب آرہی ہے۔ ممکن ہے اسدن وہ بھی مشرف با اسلام ہو۔ اسکو تبلیغ ہمارے معتقد دوست کر رہے ہیں بہرحال اس قرارداد کے مطابق اسے خط لکھا گیا + سورہ فاتحہ اور ربنا لاتزغ قلوبنا۔ الخ کا ترجمہ انگریزی میں بھیجدیا۔ اور سورہ فاتحہ کی تفسیر مندرجہ اسلامک ریویو اکتوبر بھی بھیجدی۔ اس خط کا جواب حسب ذیل ہے:۔

میرے پیارے دوست۔ آپ کی مشفقانہ چٹھی کا میں جلدی میں جواب دے رہا ہوں ہاں میں آپکے دوست . . . . . . کی دعوت کو نہایت ہی خوشی سے قبول کرتی ہوں میں نے یہ سمجھا ہے کہ ۲۳ تاریخ کو مجھے آنا ہے۔ آپکی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جنوبی ویلز کو اس ہفتہ کے آخر جا رہے ہیں اور ۲۳ کو آپ مجھے اپنے دوست کے مکان پر ملینگے۔ کیا یہ میرا قیاس درست ہے مجھے اس بات کی کسقدر خواہش ہے کہ بذات خود آکر آپکی مہربانیوں کی شکر گذار ہوں۔ جو کچھ میرے دل میں آپ کی عزت ہے وہ میں ظاہر ہی نہیں کر سکتی۔ میں اپنے خدا سے دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے اس قابل کسی دن کر دے کہ میں ان مہربانیوں کا شکریہ ادا کروں۔ میں نہایت اشتیاق سے اس وقت کو دیکھ رہی ہوں جب آپسے ملاقات ہوگی +

ہمیشہ آپکی صادق دوست

ذیل کا ترجمہ ہمارے سوتھ پورٹ کے دوست کے خط کا ہے جسکے ساتھ چھ ماہ سے برابر خط و کتابت ہے پھر پچھلے ہفتہ تحریک کی تھی۔ جس کا یہ جواب ہے وہ مسلمان تو در اصل ہو چکا ہے۔ لیکن اخلاقی جرأت کا محتاج ہے خدا تعالےٰ فضل کرے۔ ہمارے دوست دعا کریں +

پیارے مسٹر کمال الدین۔ مذکورہ بالا پتہ سے آپکو معلوم ہو جاوے گا کہ اسوقت میں گھر میں نہیں ہوں۔ اور یہی وجہ ہوئی کہ مجھے ووکنگ آنے کا موقعہ نہ ملا۔ لیکن میں بہت جلد آؤنگا +

میری راہ میں بھاری دقت یہ ہے کہ میں اپنے معتقدات کے اظہار کی اپنے میں جرأت نہیں پاتا۔ میں نہایت مضبوطی سے اسلام کے معتقدات کو قبول کر سکتا ہوں۔ اور ان پر ایمان لا سکتا لیکن مجھے اسلام کے بعض احکامات کی تعمیل میں دقت ہے مثلاً ادائیگی نماز کے متعلق۔ اسلام کی تعلیم ہر ایک مسلم سے متوقع ہے کہ جہاں کہیں ہو اور جو وقت ہو۔ ان مقررہ اوقات پر خدا کے آگے جھکنا اور نماز ادا کرنا ہے یہی مجھے نظر آتا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں یہ ہر روز کا دستور ہوں۔ جہاں لوگ یہ امر کرتے ہوں۔ کسی کا ان حالات کے ماتحت پبلک میں نماز ادا کر لینا کوئی اس قدر بھاری امر نہیں۔ لیکن اگر کوئی انگلستان میں نماز ادا کرے خواہ وہ عرب یا ترک یا کوئی اور مسلمہ مسلمان ہو۔ ایک انگریز کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ بالضرور اس پر نگاہیں اٹھیں گی۔ وہ جہلا میں موجب مضحکہ ہوگا۔ اور دوسرے اس پر نکتہ چینی کریں گے +

آپ اگر اس جرأت پر غور کریں۔ جو اس امر کی ادائیگی میں کسی میں چاہیئے تو مجھے یقین ہے کہ آپ بھی مشکلات کو سمجھ جاویں۔ میں بہت ہی خوش ہونگا۔ اگر آپ مجھے اس امر میں کوئی نصیحت یا مشورہ دیں +

لوگ کہتے ہیں کہ میں نے جو کچھ سیکھا ہے وہ محدود ہے اور میرا تجربہ بھی ابھی ناقص ہے + لیکن جو کچھ میں نے اسلام کا سیکھا ہے اس سے مجھے اور سیکھنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ اور جو کچھ مجھے اسلام کا علم حاصل ہوا ہے وہ مجھے یقین دلا رہا ہے کہ میں اس کو قبول کرنے میں بالکل راستی پر ہوں +

آپکا صادق

آج جمعہ ہے۔ اور چھ سات احباب عزیز ظفر علیخان اور دو مسلم طالب علم۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب اسسٹنٹ نواب صاحب بہاولپور۔ مولوی محمد حسین صاحب نواب صاحب موصوف نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آرہے ہیں۔ اس لئے اور کچھ نہیں لکھ سکتا۔ اگرچہ بہت دلچسپ باتیں ہیں۔ عید کی نماز یوم عید سے بھی باشوکت ہوئی۔ قربانی اور کفارہ کے عنوان پر خطبہ میں نے پڑھا۔ جو بفضلہ بہت ہی موثر تھا۔ خدا تعالےٰ نے خاص معارف اس مضمون پر عطا فرمائے۔ مفصل پھر لکھوں گا۔ نواب صاحب نے حسب دستور دس پونڈ پیش کئے۔ اور انکے رفقا نے ایک ایک پونڈ +

خواجہ کمال الدین

کرشمۂ قدرت

لاہوری ٹریکٹ جس کا جواب برادران انصار نے لکھا ہے ہنوز قادیان نہ پہونچا تھا کہ حضرت میر صاحب سخت بیمار ہو گئے تھے۔ ایام علالت مین حالت بے ہوشی مین آپ کچھ اشعار کہتے تھے جن میں سے ایک شعر اہل بیت کے ایک ممبر نے یاد رکھا اور لوگوں کو سنایا اور وہ یہ ہے:۔

اِترائے ہوئے پھرتے ہین اغیار کے نیچے
ہین اون کی نگاہون مین بُرے یار کے نیچے

لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٍ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سُرمہ مروارید۔ یلو اکسایڈ والا۔ مُفید بصر۔ مُفید گکرے۔ غشاء نزول الماء۔ قیمت فی تولہ ... ۱۲؍
سُرمہ دافع پھولا ... فی ماشہ ۲؍
سُرمہ مجلّی۔ مفید پھوال و دُھند یبل۔ بیاض چشم۔ آب چشم فی تولہ ۱۲؍
سُرمہ میرا۔ مُفید بصر از ضعف پیری۔ فی تولہ .. ۲؍
سُرمہ بُراق۔ مُفید سلاق و سُرخی پلک ... فی تولہ ۲؍
حب حافظ الجنین۔ اکسیر الجنین۔ اٹہرا کو دُور کرتی ہیں ۲؍
حب مقوی باہ ممسک چار درجن۔ قیمت ۲؍
دوائی بواسیر خونی۔ ۳۲۔ خوراک ... ۲؍
دوائی مقوی حافظہ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب ۴ تولہ ۲؍
حب مقوی باہ۔ سریع الاثر دو درجن ... ۱۲؍
دوائی مقوی باہ۔ مقوی معدہ و جگر۔ ۲۸ خوراک۔ ۲؍

ق۔ د۔ معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان دارالامان*

آزمودہ مفید و بےنظیر دوائین

اکسیر سوزاک آزمالو۔ تجربہ کرلو

سوزاک والون کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتے کے اندر اندر ہی بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ آزمالو۔ قیمت ۱۲؍
کشتۂ سیب مرکب۔ ضعف دل۔ دل کا دھڑکنا۔ کمی خون یرقان ان امراض کے لئے مسیحائی اثر رکھتا ہے۔ ۴۰ خوراک۔ ۲؍
معجون چاندنی۔ اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے امساک حد درجہ کا ہوگا۔ ... قیمت ایک تولہ ۳؍
مُفرح کو سمجھی۔ دل کو خوش کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتی ہے

حافظہ کو تیز اور نسیان کو دُور کرتی ہے چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دُور کرے*
قیمت فی ڈبیہ کلان دو روپے چار آنے (۲؍۴)
ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ روانہ کیا جاتا ہے*

ع۔ن۔ معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان دارالامان (گورداسپور)

اصلی ست سلاجیت قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے۔ مقوی جمیع اعضائے رئیسہ ہے۔ بدن کو قوت دیتی ہے۔ ایک مُفرد قدرتی دوائی ہے۔ جو پہاڑون سے نکلتی ہے پہاڑ کی مومیائی ہے۔ جریان اور کثرت پیشاب کا علاج۔ جوڑون کے درد کو مُفید ہے۔ بلغم کو کاٹتی ہے۔ اور قوت بدنی کو بڑھاتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (۲؍)

ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی قادیان دارالامان گورداسپور

سکرٹری کسی شخص کا نام نہین

چونکہ بعض احباب سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان کے متعلقہ خطوط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام نامی ارسال کرتے ہیں مگر وہ ترجمۃ القرآن کے کام مین مصروف ہونے کے باعث سکرٹری کا کام نہیں کرتے اسلئے آیندہ جو خط و کتابت سکرٹری کے متعلق ہو وہ کسی شخص کے نام نہ کی جائے بلکہ صرف سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر کیجاوے:۔ شیر علی قائم مقام سکرٹری

مطلع فرمادین

(۱) جملہ ناظرین اخبار کیخدمت مین التماس ہے کہ نہر اپر جہلم کی زمین و نہر گنجی بار ضلع منٹگمری کی زمین کس جگہ سے اور کس حیثیت کے آدمیونکو ملیگی اور کب تک درخواستین دی جاوینگی اور کس افسر کو درخواست برائے حاصل اراضی انہار دیجا سکتی ہے اگر کسی صاحب کو کافی ہو تو مطلع فرمادین*

(۲) خاکسار پرائمری پاس شدہ اُردو خوان ہے اور کچھ قدرے عربی بھی واقف ہے۔ اور بباعث بے روزگاری کے گھر بیکار بیٹھا رہتا ہے اگر کسی صاحب مالک اخبارات کے پاس کوئی جگہ خاکسار کے متعلق ہو تو طلب فرما کر مشکور فرمادین۔ اور اگر کسی صاحب محکمہ انہار کے پاس کوئی جگہ پٹوار نویسی کی خالی ہو۔ تو خاکسار کو مقرر فرما کر مشکور فرمادین خاکسار اچھی طرح سے تحریر کا کام کرسکتا ہے۔ براہ راست خاکسار کو مطلع فرمادین*

خاکسار نور محمد عفا اللہ عنہ۔ از موضع میانی ڈاکخانہ چکری تحصیل و ضلع جہلم

مُجرّب نسخے

ہم فائدہ عام کے واسطے وہ ادویات و نسخہ جات جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شفاخانہ مین عموماً استعمال مین آتے ہین تیار کرکے فروخت کرتے ہین اور مختصر فوائد کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں اور منافع بھی بہت کم رکھا گیا ہے جو صاحب چاہیں قیمت پیشگی بھیجکر یا بذریعہ وی پی ہم سے منگوا سکتے ہین۔ ترکیب استعمال ہمراہ روانہ کرینگے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار*

سفوف مقوی باہ۔ قوت پیدا کرتا ہے اور باہ کو جوش دلاتا ہے سُرعت اور رقت کے لئے مُفید ہے۔ قیمت ۱۰؍

طلائے عجیب۔ سُستی کو دُور کرتا ہے۔ پٹھون کو مستحکم اور مضبوط بناتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے۔ قیمت ۱۰؍

سفوف مقوی معدہ۔ ہاضم طعام۔ کاسر ریاح و نفخ شکم پیٹ کے درد اور چھبن کو دُور کرتا ہے۔ قیمت ۸؍

سفوف صندل۔ ہر قسم کے بُخار اور معدے کی تبخیر اور بدن کی حرارت کو دُور کرتا ہے۔ قیمت ۸؍

سفوف مصفی خون۔ خون صالح پیدا کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے بدن کے دھبے اور مونھ کی چھائیان دُور ہو جاتی ہیں قیمت ۸؍

آنکھون کی دوائی۔ آنکھون مین دھند۔ غبار۔ گکرے اور آنکھون کے بھاری رہنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۸؍

معجون مفرح۔ دل کی کمزوری اور دھڑکن اور گھبراہٹ کو مفید ہے دماغ اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قیمت ۸؍

سفوف دافع سوزاک۔ سوزش اور جلن دُور کرکے ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ سوزاک نیا ہو یا پرانا بفضلہ تعالیٰ آرام آجاتا ہے قیمت ۱؍

جَوب طحال۔ تلی خواہ کس قدر بڑھ گئی ہو ان گولیون کے چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔ قیمت ۸؍

ل۔ ل۔ معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان (گورداسپور)

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

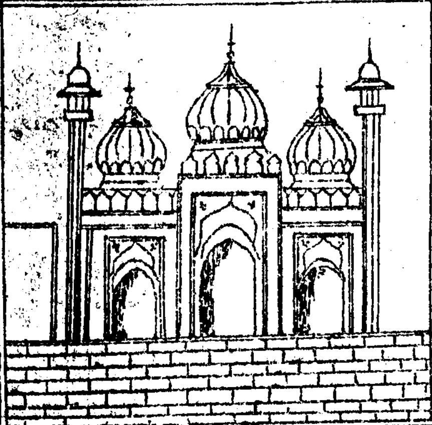

BADR

اخبار بدر

QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

عام قیمت پیشگی سالانہ للعہ

قادیان ضلع گورداسپور

جلد ۱۴ | مورخہ ۱۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۲ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۴ پوہ سمت | نمبر ۲۳

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ | ایڈیٹر جناب میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محیی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا - اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت تیار رہے گا - اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے ہی بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بمعہ اہل بیت بخیریت ہیں۔ تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں۔ شام کا درس قرآن شریف بجائے مسجد اقصےٰ کے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں اب ہوتا ہے۔ کیونکہ مسجد تک چلنے سے حضرت کو بہت تکلیف ہوتی تھی + اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت فاضل امروہی بخیریت قادیان میں رونق افروز ہیں آپ کی چند مفید تصنیفات عنقریب شائع ہوکر پبلک کی راہنمائی کا موجب ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ + احباب مصر شیخ عبد الرحمان صاحب و سید ولی اللہ شاہ صاحب کے خطوط آتے ہیں۔ بخیریت اپنے کام مین مصروف ہین اب ان کے خطوط عربی میں لکھے ہوتے ہیں + عرب عبد الحی صاحب کا خط جدہ سے آیا ہے۔ حج سے فارغ ہوچکے ہیں اور حضرۃ مسیح موعود کے قصائد عربیہ کو خوشخط چھپوانے کے واسطے بیروت جانے کا ارادہ رکھتے ہیں + چوہدری فتح محمد صاحب کا خط ولایت سے آیا۔ اون کی آنکھین اب اچھی ہیں۔ فالحمد للہ خواجہ صاحب کا خط تازہ بشارتین لئے ہوئے پہنچا + لارڈ ہیڈلے کے اسلام کے بعد چار اور اعلےٰ طبقہ کے انگریز مسلمان ہوئے۔ ایک اور عنقریب ہونیوالا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ڈاک کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ میں اکیلا نباہ نہیں سکتا کوئی مدد کو آوے۔ خواجہ صاحب کی اس کامیابی سے انگلینڈ اور ہندوستان مین بہت کھلبلی مچ گئی ہے۔ بدر سے تو پہلے ہی پادری صاحبان بہت جھلائے ہوئے ہیں اب ان خبروں اور خواجہ صاحب کی چٹھیوں نے جو آئے دن بدر میں چھپتی رہتی ہیں۔ ان کو اور بھی غضبناک کر دیا ہے۔ اللہ ہی ہے جو رحم کرے + بنگال و بہار میں سلسلہ احمدیہ کے ساتھ عداوت بہت زور پر ہے۔ کتاب پر کتاب سلسلہ کی مخالفت میں شائع ہوتی ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز افزون ترقی ہے + برہمن بڑیہ سے تین سو مبائعین کی فہرست آچکی ہے۔ اور ایک سو کی اور عنقریب آنے والی ہے + سکرٹری صاحب صدر انجمن اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ کی تاریخین ۲۵ ر ۲۶ ر حضرت خلیفۃ المسیح نے ناپسند کین اور اب تاریخین ۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ ر ۔ جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار مقرر ہوئیں۔ اچھا ہوا + برادر محمد حسن صاحب ضلع جالندھر میں وعظ کر رہے ہیں۔ ماہ ۱۶۵ روپے صدر انجمن کو چندہ کرکے روانہ کرچکے ہیں +

لاہور میں میر قاسم علی صاحب کا لیکچر اسلام اور آریہ سماج کے مضمون پر نہایت دلچسپ اور کامیاب ہوا + برادر مکرم حضرت صوفی خلیفہ محمد صادق صاحب رانی پور شریف سے احباب کو دلی درد کے ساتھ اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح صدیق ثانی مولوی نور الدین صاحب کے مبارک ایام کی قدر کی جائے اور ان کی درازی عمر کے واسطے دعائیں کی جاوین +

ملک برازیل سے خط

برادر شیر محمد صاحب ازیل واقعہ جنوبی امریکہ سے تحریر فرماتے ہیں :-

"آپنے جو کتابیں روانہ کی ہیں میرے واسطے نہایت مفید ہیں۔ کیونکہ وہ عیسائیون کو جواب دینے میں لاثانی ہیں اور خاص کر قابل تعریف کتاب اسلام کی پہلی کتاب ہے جس میں حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کے مخالفون کو منہ توڑ جواب دیئے گئے یہ جواب سنکر بھی وہ لوگ بہت ضدی اور ہٹ دھرم ہیں جو اقرار پر انکار کرتے ہیں اور حضرت عیسےٰ کو زندہ سمجھ کر اپنے مذہب کو مُردہ بناتے ہیں بڑی خوشی اس بات کی ہے کہ آپ لوگون کی برکت سے آہستہ آہستہ یہ سب کچھ راہ راست پر آجاویگا اور میرے ایک دوست کے نام حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا رسالہ مسلم انڈیا آتا ہے اور جب ہم ان لوگون کو سناتے ہیں تو یہ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ ہم نے یہ مذہب سنا بھی نہیں ہے اور یہ لوگ ایسے بودے خیالات رکھتے ہیں کہ ہمارے ملک کے عیسائی تو تین خدا مانتے ہیں یہ ان کے علاوہ اور کئی مانتے ہیں جن کے نام یہ مختلف پکارتے ہیں جن کو پرتگیز زبان میں سنتو (Santos) کہتے ہیں اور انھون نے ان کے خاص دن مقرر کئے ہوئے ہیں جیسے ہمارے ہاں محرم یا بارہ وفات کے آتے ہیں اون دنون میں یہ کام ہرگز نہیں کرتے۔ گویا کام کرنا ان کے لئے خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ ہمنے اسجگہ جہاں ہم رہتے ہیں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ ان لوگوں کو کہا کہ آؤ جب سنتو کا دن ہوا کرے ہمارے کام کیا کرو۔ سنتو تم کو کچھ نہیں کہین گے ایک دن دو تین آدمی ہمارے کہنے کے مطابق ہمارے کام پر آئے اونمیں سے ایک کے سر میں درد ہونے لگ گیا جو اتفاقیہ امر تھا وہ دوڑتا ہوا آیا کہ لو صاحب تم کہتے تھے کہ کچھ نہیں ہوگا میرے درد ہوتی ہے میں نے اسکو تسلی دی اور کہا کہ ابھی ٹھیک ہوجاویگی۔ سورہ فاتحہ و اخلاص پڑھ کر دم کیا تو اس کا درد سر جاتا رہا اور وہ کام کرنے لگ گیا"

آیۃ الکبریٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

مؤلفہ پروفیسر مولوی فاضل اصغر علی صاحب روحی۔ اس کتاب میں اسمائے الٰہی پر فلسفیانہ اور صوفیانہ بحث کیگئی ہے۔ شروع میں ایک دیباچہ ہے۔ جس میں اسم اعظم پر ایک مبسوط تحریر ہے۔ قابل دید اور قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ :-

کتب خانہ اذاقیہ۔ کوچہ چہار یاران۔ لاہور

کھوئی ہوئی قوّت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک پرانے نسخہ سے تیار کردہ دوائی جس کے استعمال سے کئی لوگوں کو فائدہ ہوچکا ہے۔ پیشکرتے ہیں ضرورت والے منگوائیں اور تجربہ کریں۔ لگانے کا لیپ ہے اور کھانے کی دوائی ہے۔ جو بڑی لاگت سے تیار ہوئی ہے قیمت اصلی عـــہ روپے اور رعایتی عـــہ

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

مسیح پر خیال

ایک پادری صاحب کے سوال کے جواب میں کہ مسیح کے متعلق آپ کے کیسے خیالات ہین ہمارے عزیز دوست مرزا عبد الغنی صاحب کلرک دفتر رسالہ میگزین قادیان نے ایک چھوٹا سا رسالہ شائع کیا ہے جو مدلّل اور معقول اور قابل دید ہے اور مرزا صاحب موصوف سے بلاقیمت مل سکتا ہے۔ ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

سُرمہ سفید

ایک دوست کا پشت در پشت سے آزمودہ نسخہ۔ خارش۔ سُرخی۔ جالا دُھند۔ ککرے و دیگر امراض چشم کے واسطے ازحد مفید ہے قیمت فی تولہ عـــہ علاوہ محصولڈاک

بدر ایجنسی سے طلب فرماوین

ڈاک معرفت دفتر بدر۔ ایام جلسہ میں جن مہمانون کو باہر قادیان مین چٹھی آنے کا انتظار ہو وہ اگر اپنے دوستونکو کہہ آدین کہ ان کے خطوط معرفت دفتر بدر بھیجے جایا کریں تو اس طرح انہیں خطوط آسانی سے ملجایا کرین کیونکہ مہمانون کی کثرت کے سبب اُن ایام مین چٹھی رسان سب مہمانوں کو تلاش نہین کرسکتا

اطلاع

یہ اخبار ۲۴ صفحہ کا ہے۔ ۸ صفحہ کا اخبار۔ ۴ صفحہ اشتہار بدر و قیمت کتب رعایتی۔ ۴ ضمیمہ درس حدیث صحیح بخاری۔ آٹھ صفحہ ضمیمہ نونہال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفرِ مُلتان

(۱)

روانگی از قادیان احبابِ مُلتان نے اپنے اہلِ وطن پر حجّت پُوری کرنے کے لئے ایک جلسہ کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح سے حاصل کی۔ جو ۲۹ و ۳۰ نومبر ۱۳ء کو منعقد ہوا۔ اور احباب کے اصرار پر مکرر پر حضرت خلیفۃ المسیح نے صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بھی اجازت دی کہ ملتان تشریف لے جائیں۔ اور آپکے ہمراہ حافظ روشن علی صاحب اور مولوی سید سرور شاہ صاحب اور عاجز راقم کو جانے کا حکم دیا۔ اور بعض احباب لاہور کی درخواست کی قبولیت میں صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ خطبہ جمعہ لاہور میں پڑھیں۔ اسواسطے ۲۷ کی شام کو ہمارا قافلہ قادیان سے چلا۔ جب ہم حضرت خلیفۃ المسیح سے رخصت ہونے لگے۔ تو آپ نے ہم سب کو دُعا کر کے رخصت کیا۔ فرمایا۔

”میں نے بہت دُعا کی ہے۔ ملتان میں شیعہ بہت ہیں۔ پر تم چار یار وہاں جاتے ہو۔ نرمی سے وعظ کرو۔ سخت کلامی نہ کرو۔ دعاؤں سے بہت کام لو۔ امیر نبا بنایا تمہارے ساتھ ہے۔“

راستہ میں اسٹیشن امرتسر پر جماعت احمدیہ امرتسر کے بہت سے دوست موجود تھے۔ جن کی ملاقات سے ہم بہت خوش وقت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اسٹیشن لاہور پر لاہور کے احباب کی ایک بڑی جماعت موجود تھی۔ جن میں میاں چراغ الدین صاحب رئیس کا تو سارا خاندان ہی حاضر تھا۔ اور انھیں کے مکان پر مقام ہوا۔ نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں پڑھی گئی۔ حضرت صاحبزادہ نے خطبہ میں خلافت کے برکات اور رحمت کا بیان کیا۔ اور اس کی مخالفت کا خلاف قرآن و حدیث و تعامل صحابہ ہونا ثابت کیا۔ اور جماعت کو تاکید فرمائی کہ اختلافات میں نہ پڑیں۔ کوئی امر شرارت کے علم میں آوے۔ تو اپنی مجلسوں میں اس پر مباحثات نہ کریں بلکہ ایسے معاملات حضرت خلیفۃ المسیح تک پہنچا دیویں اور پھر وہاں سے جو حکم آوے اُس پر عملدرآمد کریں اور جو لوگ خلافت کے خلاف کوئی بکواس کریں اون کی مجلسوں میں بیٹھنا اور اُن سے تعلق رکھنا غیرت کے خلاف سمجھیں۔۔۔

. . . .

یوم السبت قبل نماز فجر ہم مُلتان پہونچے۔ برادر فخر الدین آگے سے خانیوال کے اسٹیشن پر سے ہمارے ساتھ ہوئے اور باقی احباب اسٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے۔ جزاہم اللہ الخیر۔

راستہ میں رائیونڈ کے اسٹیشن پر ہمارے دوست بابو محمد علی صاحب نے اپنی ملاقات سے ہمیں خوش وقت کیا۔ بابو صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ ”ہمارے واعظین اُس رجل یسعیٰ کے مصداق ہیں جس کا ذکر سورہ یٰسین میں ہے کہ وہ رسُولوں کی امداد کیواسطے دوڑتا ہوا آیا۔ سو آپ لوگ بھی اس تیز سواری پر چڑھ کر جو رات دن دوڑتی ہی رہتی ہے رسُولوں کی نصرت میں تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ کبھی لکھنؤ اور کبھی ملتان اور خواجہ صاحب تو اس دوڑ میں لنڈن ہی پہنچ گئے۔“

رپورٹ جلسہ ۲۹۔ نومبر ۱۳ء۔ پہلا اجلاس بصدارت حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تلاوۃ قرآن شریف کے ساتھ شروع ہوا۔ ایک نوجوان محمد عابد نام نے ایک نظم دُرِثمین میں سے پڑھی۔ اس کے بعد حافظ روشن علی صاحب کی عالمانہ تقریر ختم نبوۃ کے مضمون پر ہوئی۔ اس معزز بزرگ کو انٹروڈیوس کرتے ہوئے صاحب صدر جلسہ نے سامعین کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نعمتیں جو اس وقت ہم کو حاصل ہیں ان سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور منجملہ ان کے وہ امن ہے جو اس وقت **سلطنت برطانیہ** کے ذریعہ سے ہم کو حاصل ہے اور ہدایت پانے کی راہوں کو ڈھونڈنے میں ظاہری خطرات اور مشکلات باقی نہیں رہے لوگوں کو چاہیئے کہ پہلے ہمارے خیالات کو سنیں اور غور کریں اور بعد میں فیصلہ کریں کہ وہ کیسے ہیں مگر جلدی سے فتویٰ لگانے میں تم جوابدہ ہو جاؤ گے۔

حافظ صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا۔ ختم نبوت کے مسئلہ میں جو مشکلات لوگوں کے راہ میں ہیں۔ میں انھیں خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ہی حل کرونگا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ جس طرح پہلے زمانے میں خلفاء آتے رہے۔ اسی طرح اس اُمت میں بھی آتے رہینگے۔ پس اگر پہلے خلفاء میں انبیاء ہوئے تو ضرور ہے کہ ان میں بھی نبی ہوں۔ اور اسی انعام کے پانے کے واسطے سُورۃ فاتحہ کی دُعا سکھلائی گئی۔ جس کی قبولیت میں نبی صدیق۔ اور شہید کا بننا پہلے سے وعدہ دیا گیا ہے آخر یا خاتم کے لفظ سے ٹھوکر نہیں کھانی چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے کیا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کی مسجد کے بعد کوئی مسجد دُنیا میں نہ بنائی جاوے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ دیگر جس قدر مساجد ہیں وہ سب اس کے ماتحت ہیں اور تقوےٰ میں اس کے نمونے پر ہیں۔ اسی سے آخری نبی کا مطلب بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔

اجلاس دوم میں بعد تلاوۃ قرآن شریف و نظم دُرِثمین جو منشی سربلند صاحب نے پڑھی۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں منقول و معقول ہر طرح سے وفاتِ مسیح کو ثابت کیا۔ فرمایا۔ وفاتِ مسیح کا ثابت کرنا نہ صرف حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے واسطے ضروری ہے بلکہ خود اسلام کی سچائی اور عقل و نقل کے مطابق یہی حق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ختم نبوت نے اگر نیا نبی آنے کی اجازت نہیں دی تو پرانے نبی کے آنے کی اجازت بھی نہیں دی۔ مسیح کی زندگی وہ شے ہے۔ جس سے عیسائی مُسلمانوں پر فتح پاتے ہیں۔ اس مسئلہ پر غور کرنا نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت مسیح کی ۱۹۰۰ سالہ زندگی کہیں قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ ہاں مسیح کے نزول کا ذکر ہے۔ اسی نزول کے لفظ سے مسیح ناصری کی زندگی کا قیاس غلطی سے کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کے بالمقابل بہت سی ایسی احادیث ہیں جن سے وفاتِ مسیح ظاہر ہے۔ مُسلمانوں کے شامتِ اعمال نے اس زمانہ میں یہ صُورت مسئلہ کی اختیار کر لی تعجّب ہے کہ اس زمانہ کے مُسلمانوں کی غیرت نے اس امر کو قبول کر لیا کہ آنحضرت تو فوت ہو گئے۔ اور ایک اسرائیلی نبی آج تک زندہ چلا آتا ہے۔ وہ اُمّتِ محمدیہ پر آکر حکومت کریگا۔

اس کے بعد آیات قرآنی و احادیث رسُول سے وفاتِ مسیح مفصل طور پر ثابت کیگئی اور دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس رات کو ۸ بجے بصدارت حضرت صاحبزادہ صاحب بشیر الدین محمود احمد صاحب شروع ہوا۔ اور بعد ایک نظم کے عاجز راقم نے ایک تقریر اسلام اور عیسائیت پر کی جس کی تمہید درج ذیل کی جاتی ہے:۔

ملتان کو خطاب مُبارک ہو تجھے اے ملتان اور تو اس برکت سے فائدہ اُٹھا کہ آج مسیح موعود کے پانچ خادم جن میں سے ایک ابن المسیح ہے اور اس وفد کا امیر ہے۔ تجھ صدقِ دل سے وحقانی باتیں سنانے کے واسطے موجود ہیں۔ جن سے تیرا دل روشن و منوّر ہو۔ اور تو نیکی میں سرداری حاصل کرے۔ ہاں میں مبارک کہتا ہوں۔ پر برکت کا لینا یا اُس

اُسکے خلاف لعنت کا اُٹھانا تیرے اختیار میں ہے - اور میرا جی چاہتا ہے کہ تو برکت پائے - اس واسطے بھی کہ مجھے ملتان کے ساتھ کئی ایک تعلقات ہیں - انہیں سے ایک یہ ہے کہ میری بزرگوں کے شجرہ نسب اور تاریخی حالات کی قلمی کتاب میں لکھا ہے - کہ سُلطان محمود کے زمانہ میں جب وہ اہل ہند کو اسلام کی تلقین کرنے کے واسطے آئے تو پہلے انھوں نے اپنا مقام ملتان میں کیا - اور ایک مدت تک یہاں رہے - سو جس طرح وہ یہاں اسلام سکھانے کے واسطے آئے تھے - اسی طرح آج ہم بھی اسلام ہی سکھانے آئے ہیں - انہوں نے تو ہندوؤں کو اسلام سکھایا - پر ہم نہ صرف ہندوؤں کو بلکہ عیسائیوں - آریوں اور خود مسلمانوں کو بھی اسلام سکھانے کے واسطے آئے ہیں - کیونکہ زمانہ نے مسلمانوں کو اسلام بھلا دیا ہے - اور مطابق حدیث نبوی اس صدی کا مجدد آچکا ہے تاکہ حقیقی اسلام مطابق سنت قدیمہ پھر لوگوں کو دکھا دے - سمجھا دے اور سعادتمندوں کو اُسپر چلا دے اور تو یہ نہ کہو کہ اس تاریکی کے زمانہ میں کوئی نورانی شخص ہدایت مخلوق کے واسطے نہیں آیا - اور جو آیا ہے وہ چور ہی ہے - کیونکہ اگر انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون (ترجمہ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں) کا وعدہ سچا ہے - اور ضرور سچا ہے - تو اس اندھیری رات کا چوکیدار کہاں گیا - جب کہ دنیوی حکام اپنی رعایا کی حفاظت کے لئے رات کے وقت پہرہ دار کھڑا کرتی ہے - تو کیا آسمانی حکومت نے اس تاریکی میں جب کہ چاروں طرف سے چوروں کا خطرہ ہے - کوئی محافظ مقرر نہیں کیا -

آہ - قوم کی غفلت کہ وہ ایسے وقت میں اپنے خیرخواہ پہرہ دار کو ہی چور سمجھے اور دوسرا کوئی پہرہ دار بھی ہم کو لاکر نہ دکھا سکے - ؎

شب تاریک و بیم دزد و قوم ما چنین غافل
کجا زین غم روم یا رب نما خود دست قدرت را

اگر اس زمانہ کے محافظ و ناصر اسلام کا انکار کرنے کے سبب کوئی شہر جو ابدہ ہوگا تو اے ملتان ہمارے پنجاب میں سے تو غالباً تو سب سے زیادہ ہوگا - کیونکہ ناصران دین محمدی کا اور ان کے رفقاء کا ایک بڑا گروہ تیری زمین میں آرام کر رہا ہے، اور انہیں میں حضرت بہاؤ الحق علیہ الرحمۃ ہیں جو میرے بزرگوں کے مُرشد تھے - اور جن کا عطاء کردہ عصاء اور جھاڑو آج تک ہمارے گھر میں موجود ہے - اور یہ دوسرا امر ان تعلقات میں سے ہے جو مجھے اس شہر کے ساتھ ہیں یہ علمائے اُمت محمد انبیاء بنی اسرائیل کی مانند سب زیر زمین آرام فرما رہے ہیں مگر ان کے مقبروں کے بلند گنبد شاید اسی واسطے کھڑے ہیں کہ تجھے یاد دلاتے رہیں کہ اُمت مرحومہ کسی زمانہ میں اولیاء اللہ سے خالی نہیں اور وہ اولیاء مختلف زمانوں کی ضرورت کے مطابق مختلف ناموں سے موسوم کئے جاتے ہیں - صوفیاء کی کتابوں کو پڑھو اور دیکھو کہ کوئی آدم بنایا گیا کوئی نوح کوئی ابراہیم اور کوئی موسےٰ - اور اس زمانہ میں عیسائیوں کے فتنے کے بڑھ جانے کے سبب خدا تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کے ایک فرد کو مسیح بنایا تاکہ نبوت محمدی کی شان دنیا پر ظاہر ہو - اور تو اس بات کے پیچھے نہ پڑ - کہ مُلّاں لوگ کیا کہتے ہیں - اگر مُلّانوں میں نقص نہ ہوتے - تو مجدد کے آنے کی ضرورت ہی کیوں ہوتی - اور اگر ان میں نقص ہیں تو ضرور ہے کہ وہ مجدد کی مخالفت کریں - کونسا ولی اللہ دنیا میں ایسا گذرا ہے - جسکی مخالفت اس کے وقت کے مُلّانوں نے نہ کی ہو - یہاں کے مُلّانوں نے خاص وعظ لوگوں کو کیا ہے کہ احمدیوں کے جلسے میں نہ جاؤ مگر ان کی صداقت اسی سے ظاہر ہے کہ کیا انھوں نے کبھی اس شہر میں آنے والے تھئیٹر یا نقالوں کے تماشے سے یا رنڈیوں کا ناچ دیکھنے سے بھی منع کرنے کا اشتہار دیا - پھر کیا ان کی بہادری اسی میں رہ گئی ہے کہ لوگوں کو قرآن اور حدیث سُننے سے روکیں ؛

سو اے مُلتان ! تو بزرگوں کا شہر ہے - اور کئی ایک خدا رسیدہ لوگوں کا شہر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہی سبب ہے کہ اس زمانہ کے مجدد و مہدی مسیح موعود کو خواہ کسی سبب سے ایک دفعہ یہاں آنا پڑا - بلکہ اس کے خلیفہ اوّل کو بھی آنا پڑا - اور عجیب اتفاق ہے کہ ہر دو کو ایک شہادت کے لئے یہاں آنا پڑا - جو بظاہر ایک ظاہری عدالت میں تھی - مگر در اصل تیرے لئے ایک بلکہ دو باطنی شہادتیں تھیں کہ وعدے کا مسیح آگیا - تو اس کو دیکھ لے - اور اگر تو اس کے دیکھنے میں قاصر رہا ہے تو اس کے جانشین کو دیکھ - کیونکہ جس طرح نبی ایک آیۃ اللہ ہے اسی طرح نبی کا خلیفہ بھی اپنے وقت میں ایک آیۃ اللہ ہے - خود خدا اُسے بناتا ہے - اور وہ آپ ہی اُسے تمکین عطاء کرتا ہے اور اسکی خلافت کی قبولیت کے واسطے مومنوں کے دلوں میں القاء کرتا ہے - اور وہ خود بخود بول اُٹھتے ہیں کہ ہمارے نبی کے بعد ہمارا امام اور سردار اور مطاع اور مہدی یہی ایک شخص ہے اور یہ ممکن ہے کہ کوئی نادان شخص اپنے خیال کے مطابق کسی دوسرے کو اُسی خلافت کے لائق یقین کرے جسے خود خدا نے خلیفہ نہیں بنا دیا - لیکن پچھلی اور موجودہ تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ لوگوں کے خیالی ادعائی (سوا کسی مجنون کے) خود دعویدار اور خواہش مند خلافت کے نہیں ہوتے - صرف انکے بظاہر نادان دوست اور در اصل دشمن ایسے خیالات کا اظہار کرتے کرتے مرجاتے ہیں اور مدعی غائب و گواہ حاضر والا معاملہ ان کا ہوتا ہے - ظاہر ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ میں بہت سے افراد اور کئی ایک انجمنیں ماشاء اللہ لایق اور مستعد اور خدمتگذار ہیں لیکن وہ سب حضرت خلیفۃ المسیح کی اسی طرح اطاعت کرنا اپنا فرض جانتے ہیں - جس طرح خود مسیح موعود کی اطاعت اور اسی میں ان کی سعادت اور کامیابی ہے اور خلیفۃ المسیح کے حکم اور اجازت کے بعد ان کا کام بدستور جاری ہے - جب وہ خود ایسے مطیع ہیں تو کسی دوسرے کا ان کے متعلق فرداً یا جماعتاً خیال خلافت سوائے ایک بیہودہ شرارت کے اور کیا معنے رکھ سکتا ہے - مومن اور پھر وہ جو خلیفہ ہو ایسا بزدل اور کمزور نہیں ہو سکتا کہ کسی فتنہ کے خوف سے سچائی کا اخفاء کرے ؛

سو اے دانا انسان تو اس نبوت اور خلافت سے پہلی نبوتوں اور خلافتوں کی تصدیق حاصل کر - تو نے ختم نبوت کے متعلق مولوی حافظ روشن علی صاحب کی لطیف تقریر کو سنا ہے اور وفات مسیح پر قرآن و حدیث کے دلایل حضرت سید سرور شاہ صاحب سے سُنے ہیں اور کل مسیح موعود کی صداقت پر براہین نیرہ حضرت صاحبزادہ صاحب سنائیں گے - اور پھر شیر اسلام سید قاسم علی صاحب آریوں کی تردید میں اپنی زبردست تقریر کرینگے - اور یہاں کے احمدی احباب* ہر وقت آپ کو صداقت سلسلہ کے متعلق کتابیں - رسلے اور اخبارین دکھانے کو تیار ہیں لیکن اس وقت میں اس امر پر مامور ہوں کہ اس زمانہ میں جو قوم سب سے زیادہ بڑھ رہی ہے - یعنی مسیحی صاحبان - انکے دین کا ابطال بمقابلہ اسلام آپ صاحبان کے سامنے پیش کردوں -

---

* شیخ صاحبدین صاحب - مولوی بدرالدین صاحب - مولوی الہی بخش صاحب - بابو فخرالدین صاحب - میاں عبداللہ صاحب - میاں کریم بخش صاحب - منشی محمد عابد صاحب - میاں محمد زاہد صاحب - میاں محمد شریف صاحب - میاں محمد لطیف صاحب - میاں محمد بخش صاحب - میاں احمد بخش صاحب - میاں غلام قادر صاحب - میاں ولی محمد صاحب - میاں نتھو چوڑی گر - بابو عبدالغنی صاحب - بابو محمد اسمٰعیل صاحب - میاں الٰہی بخش صاحب - عبدالرحمان صاحب - میاں الٰہ بخش صاحب ؛

۳۰۔ نومبر ۱۹۱۳ سنہ ع

دوسرے دن پہلا اجلاس بصدارت عاجز راقم صبح دس بجے شروع ہُوا۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت اور مہدویت کو پیش کرکے اس کے دلائل بیان کئے۔ اس تقریر کا سامعین پر بہت نیک اثر ہُوا۔ آپ نے فرمایا "ہر ایک قوم یا ملک جس کی طرف کوئی نبی اور نذیر آیا وہ اسی قوم اور ملک کی حیثیت کے مطابق آیا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری قوموں اور سارے ملکوں کے واسطے آئے اسی سے آپ کی شان دوسروں کے مقابلہ میں نمایان ہے۔ آنحضرت کے زمانے میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام قومیں بگڑی ہوئی تھیں۔ اخلاق نہایت گرے ہوئے تھے یورپ اور ایشیاء کے مورخوں نے اس بات کو قبول کیا ہے کہ سارا جہاں گری ہوئی حالت میں تھا ایسے مریض کے علاج کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے تھے مگر مرض نہایت سخت تھا۔ اس واسطے طبیب بھی سب سے اعلیٰ بھیجا گیا۔ آنحضرۃ کی شان اور عظمت پر نگاہ رکھنے سے ہم اپنے تمام اختلافات کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔ ہر ایک امر کو آنحضرت کے سامنے رکھ دیا جائے اگر وہ امر ایسا ہے جس سے آنحضرت کی تعظیم وتکریم ہوتی ہے توہم اُسے خوشی سے مان لینگے اور قبول کر لینگے۔ اور اگر اس امر سے آنحضرت کی ہتک ظاہر ہوتی ہے توہم اُسے چھوڑ دینگے اور اُس سے نفرت کرینگے۔ اسی محک پر مسلمان آپس کے تمام جھگڑے آسانی سے طے کرسکتے ہیں ؛

اِس اصل کو مدّ نظر رکھ کر اوّل اس امر پر غور کرو کہ کیا آنحضرۃ کے بعد کسی کے آنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ جب باغ لگایا گیا تو اس کے محافظ بھی ہونے چاہئیں۔ مگر آنحضرت صلعم کے باغ کے پاسبان کون ہوں؟ کیا مولوی لوگ جو خود ارسیدہ نہ ہوں اور جن پر خود اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی کبھی نازل نہ ہوئی ہو یا کوئی ایسا شخص ہو جو یہ کہہ سکے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور وحی الٰہی کے نزول کا خود تجربہ کار ہوں۔ اس واسطے کلام پاک کی حفاظت کرنیوالا ہوں۔ خدا آسمان سے پانی بھیجتا ہے۔ انسان اُسے خراب کرتا ہے اور گندا کرتا ہے تو وہی پانی پھر آسمان سے آتا ہے تب ہم زندہ رہ سکتے ہیں اسی طرح اسلام کی حفاظت کے واسطے بھی ضروری ہے۔ کہ بار بار آسمان سے ہی کوئی آوے جو شریعت اسلام کی حفاظت کرتا رہے۔ مُلتان میں ایسے پاکباز لوگوں کے بہت سے نمونے قائم ہیں یہ لوگ مولوی نہ تھے بلکہ خدا کی طرف سے آئے تھے اِس واسطے وُہ اسلام کے پھیلانے مین کامیاب ہوئے۔ پر مولوی لوگ یہ کام نہ کرسکے۔ دُنیا مین نور کس نے پھیلایا۔ مولویوں نے یا اولیاء اللہ نے۔ اسی سے ظاہر ہے کہ ضرورت اولیاء اللہ کے ظہور کی ہے نہ کہ مولوی صاحبان کی۔ اب رہا یہ امر کہ آنے والا باہر سے آوے یا خود مُسلمانوں میں سے صدہا اولیاء جو آئے وہ سب مانتے جاتے ہیں کہ اسی زمین میں سے اور اُمّت محمّدیّہ میں سے آئے لیکن ایک آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ باہر سے اور آسمان سے آوے گا اس کا نام مسیح ہے۔ اس مسئلہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے دربار میں پیش کرو کہ کس عقیدہ مین آنحضرت صلعم کی عزت ہے۔ آیا اس میں کہ مسیح آپ کی اُمت میں سے ہو اور دیگر اولیائے اُمت مرحومہ کی طرح پیدا ہو یا باہر سے کوئی اسرائیلی نبی آسمان سے نازل ہو۔ حالانکہ اُمت مرحومہ کا کوئی فرد آسمان سے نہیں آیا۔ اگر آنحضرت صلعم سراج مُنیر ہیں اور ضرور ہیں تو پھر کیا مسیح کا لیمپ آپ سے زیادہ روشن ہے۔ جو آنحضرۃ کی اُمّت کو منوّر کرنے کے واسطے وہاں سے روشنی مانگنی پڑی۔ ظاہر ہے کہ ایسا عقیدہ آنحضرت صلعم کی ہتک کرتا ہے نہ کہ عزت۔

ایسا ہی آنحضرت کے بعد کسی نبی کا آنا۔ سو غور کرو۔ نبی تو معلم ہے۔ کیا وہ معلم بڑا ہے۔ جس کی تعلیم سے کوئی نبی نہ بن سکا یا وہ بڑا ہے جس کی تعلیم سے نبی بنگئے کیا موسیٰ کی شریعت پر چل کر کوئی ولایت کے درجے سے آگے نہ بڑھا؟ اگر یہ حال ہو تو پھر اُمت مرحومہ پر فخر کس طرح ہوسکتا ہے۔ سوچو کہ کس بات میں آنحضرت صلعم کی عزّت ہے اور کس بات میں ہتک ہے وُہ بات اختیار کرو جس مین عزت ہو۔ کیا شہنشاہ بڑا ہے جس کے ماتحت اور بھی شاہ ہوں یا وہ بڑا ہے جو صرف شاہ ہی ہو۔ ماتحت کی عزت سے افسر کی عزت ہے۔ ایسا ہی صدی کا سرا تو گذر گیا۔ کیا آن حضرت کی عزّت اس بات میں ہے کہ آپ کی حدیث کے مطابق صدی کے سر کا مجدد آگیا یا اس میں کوئی مجدد نہیں آیا اور نعوذ باللہ حدیث غلط ہوئی۔ خود غور کرلو۔ پھر مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت کو بھی اِسی اصل پر پرکھو۔ آنحضرت صلعم کی سچائی کی خود خداوند پاک نے ایک دلیل دی ہے کہ اگر یہ جھوٹا ہوتا تو اس کی رگِ جان کاٹی جاتی آنحضرۃ نے ۲۳ سال وحی الٰہی کی اشاعت کی۔ اور وفات طبعی سے آپ کا وصال ہُوا۔ اور یہی حال مرزا صاحب کا بھی ہُوا۔ مرزا صاحب نے ۲۵ سال کی مہلت پائی بلکہ اس سے زیادہ۔ قرآن شریف کا معجزہ پیش کیا گیا تھا کہ اس جیسی کوئی کتاب لکھ لائے۔ حضرۃ مرزا صاحب نے بھی اپنی کتابوں کے ساتھ انعام شائع کیا کہ کوئی ایسی کتاب لکھ لائے۔ پر کوئی نہ لکھ سکا ؛

اِس کے بعد حضرت مرزا صاحب کے معجزات اور پیشگوئیاں چند ایک بطور نمونہ کے سُنائی گئیں۔

اخیر میں صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اب نجات اس میں ہے کہ تم خدا کے فرستادہ مسیح اور مہدی کو قبول کرو اور فرمایا کہ لوگ ہم سے نفرت کرتے تھے اور مُلّانوں کے کہنے پر لگ کر ہماری تقریروں میں نہیں آتے مگر مُلّان لوگ یاد رکھیں کہ ہم تو شکاری ہیں اور اپنا شکار ضرور لے کر جائینگے۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد ۱۳۔ اشخاص نے درخواست بیعت کی[له] ؛

آخری اجلاس میں میر قاسم علی صاحب نے آریہ مت کی تردید کی اور دکھایا کہ عملی طور پر قابلِ عمل کوئی مذہب ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ فرمایا:-

"سب سے اول یہ دیکھنا چاہئیے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کے متعلق کونسا مذہب قابل قبولیت ہے۔ اسلام سکھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ قادر مطلق۔ تمام عیبوں سے پاک۔ تمام صفات حمیدہ سے متصف۔ ہمارا مالک ہے۔ بالمقابل آریہ صاحبان فرماتے ہین کہ وہ بغیر اسباب اور مادے اور رُوح کے کچھ بنا نہیں سکتا نہ وہ رُوح اور مادہ کا خالق ہے مگر ہم کہتے ہیں جب خالق نہیں تو مالک کس طرح ہُوا۔ آریہ صاحب فرماتے ہیں کہ پرمیشر گناہ بخش نہیں سکتا۔ صرف سزا دے سکتا ہے۔ اسلام سکھاتا ہے کہ خدا تعالےٰ سزا بھی دیتا ہے۔ بخشتا بھی ہے، وہ مالک ہے اور قادر ہے۔ پھر آریہ صاحب فرماتے ہیں کہ تناسخ کا مسئلہ نہایت زبردست ہے۔ حالانکہ اس کی بنا صرف اِسبات پر ہے کہ رُوحوں کی تعداد محدود ہے۔ اگر ان سب کو نجات ہو جائے تو رُوحوں کا ڈبہ خالی ہوجاویگا۔ اور نئی رُوح پرمیشر بنا نہیں سکتا۔ اِسواسطے ماننا پڑا کہ کیڑے مکوڑے۔ درخت۔ مچھر۔ مکھی۔ سب تناسخ کے چکر کا نتیجہ

له نئے بیعت کنندوں کے نام یہ ہیں:- (۱) جلال الدین پسر محمد عظیم (۲) احمد بخش پسر بہادر (۳) غلام حسن خاں ولد نور خان (۴) شیر محمد ولد کوڈو خاں (۵) احمد خاں ولد عبد الکریم (۶) محمود خاں ولد محمد خاں (۷) اہلیہ غلام قادر صاحب (۸) علی محمد ترکھان (۹) کریم بخش ولد احمد بخش (۱۰) حکیم محمد سلطان (۱۱) محمد بخش عبد اللہ (۱۲) امام الدین (۱۳) علی محمد ولد پیر بخش ؛

ہے - اب سوچنا چاہیئے کہ جب صرف تین شے انلی ابدی ہیں پرمیشر۔ رُوح اور مادہ تو پرمیشر نے رُوح اور مادہ کو لے کر کیا بنایا - جو کچھ بھی بنایا وہ کس کے اعمال کا نتیجہ تھا - موجودہ سزا یافتہ اگر کسی سزا کے سبب جانور بنائے جاتے ہیں تو کیا سبب ہے کہ انسان ان جانوروں کو مثلاً ذبح کر کے قید سے رہا کرا دیتا ہے ؛

اس تقریر کے بعد اللہ تعالےٰ کے حمد و شکر اور گورنمنٹ اور سامعین اور برادران احمدیہ کے شکریہ کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہُوا - سامعین کی تعداد چار سو سے آٹھ سو تک ہوتی رہی اور شہر میں ایک چرچا سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ہو گیا ؛

ایک عربیہ کی شہادت

سفر مُلتان میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ایک صاحب عبدالعزیز نام ساکن اوچ شریف نے اپنا ایک واقعہ سُنایا کہ :-

" میری ماں ملک عرب کی رہنے والی لکھی پڑھی خاتون ہے مَیں نے جب ایک احمدی مولوی صاحب کے وعظ میں کسی جگہ یہ سُنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں - اور آنے والے مسیح اسی اُمت محمدیہ میں سے ہیں تو میں اپنی ماں کے پاس گیا اور اس سے میں نے ذکر کیا کہ ہم پہلے سب مولویوں سے یہ سنتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور دوبارہ آئیں گے - لیکن آج ایک مولوی نے اس کے برخلاف یہ بات سُنائی ہے ؛"

تب میری ماں نے اس سارے قصّہ کو سُن کر کہا کہ سچ یہی ہے جو آج تو نے سُنا - اس واعظ کی بات کو قبول کرو - کیونکہ وہ مطابق کلام خدا ہے ؛

مُلتان کے رئیس اعظم جناب **خان بہادر مخدوم حسین بخش صاحب** کا شکریہ بھی ضروری ہے - جنھوں نے اپنی رئیسانہ عظمت کے لحاظ سے قادیان کے رئیس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی مع اون کے رفقا کے دعوت کی - اور خود جلسہ میں بھی تشریف لا کر ہم سب کو ممنون فرمایا ؛

بالآخر - میں احباب احمدیہ مُلتان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکی سعی کو قبول فرما دے اور اونکو جزائے خیر دے اور دینی دنیوی حسنات سے مالا مال کرے کہ باوجود ایک تھوڑی سی تعداد میں ہونے کے اُنھوں نے وسعت حوصلہ سے کام لیا اور بہت سا خرچ اٹھا کر جلسہ کیا جس سے مُلتان اور اُس کے علاقہ میں سلسلہ حقہ کی عظمت کا ایک اثر لوگوں کے دلوں پر ہُوا - بہت سے دل حق کی قبولیت کے لئے طیار ہوئے - اکثر غلط فہمیاں دُور ہوئیں - اور کئی ایک داخل سلسلہ احمدیہ ہو کر رضائے الٰہی حاصل کرنے والے ہوئے ؛

شہیدِ وفا

کیا ہے خنجرِ بیداد سے خُونِ وفاداری
محبت کی قبا پر خُوب فرمائی ہے گُلکاری
شہادت ذرّہ ذرّہ کربلا کی خاک کا دے گا
کہ پھلتی پھولتی ہے خون سے ایماں کی پھلواری
وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے چھینا گیا مجھ سے
نہ کچھ بھی کام آئی پہرہ داروں کی خبرداری
لُٹا ہے دن دہاڑے قافلہ اربابِ الفت کا
نئے سر سے ہوئی جاری وہی رسم ستمگاری
کیا ہے پُرزے پُرزے جیبُ داماں جوشِ وحشت میں
"مبارک ہو مرے دستِ جنوں کو بخیہ سیکاری"
ہمارے حصّے میں آئی وفاکیشی وفاکوشی
تمہارے واسطے ہے یہ جفا بانی جفاکاری
مجھے نیکی سکھاتی ہے گناہوں سے بچاتی ہے
الٰہی شانِ قہاری - یہ تیری آنِ ستّاری
انہیں کانوں سے اکثر گالیاں بھی سننی پڑتی ہیں
سُنا کرتے تھے جن کانوں سے ہم باتیں تری پیاری
مقابل ہو کے مُنہ کی کھاؤ گے دوزخ میں جاؤ گے
اُسے طاقت بھی دیتا ہے جسے دیتا ہے سرداری
گرا بھی میں تو منہ کے بل گرا ہوں انکے پاؤں پر
دکھا دی عالمِ مستی میں بھی مَیں نے یہ ہشیاری
یہاں وہ آ نہیں سکتے وہاں میں جا نہیں سکتا
یہی حالت رہی چندے تو بس پھر ہو چکی یاری
جنابِ احمدؑ مُرسل سے نسبت ہے غلامی کی
مجھے چھیڑو نہ تم لوگو کہ میں بندہ ہوں سرکاری
اسے کہتا خدائی فوجدار اک فوجداری ہے
جو اپنے آپ سے بھی بیخبر رہتا ہو درباری
ہُوا ہوں قتل لیکن انکے پیارے پیارے ہاتھوں سے
نظر میں جن کی میری بیگناہی ہے گنہگاری
شہیدِ ناز کی تُربت پہ دو پھُول رکھ دینا
خدا داری چہ غم داری خدا داری چہ غم داری
اِسی آب و ہوا میں ابتدا سے پرورش پائی
محبّت جُرم ہے **اکمل** تو میں مجرم ہوں اقراری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرض حسنہ کی ضرورت بضمانت جائداد غیر منقولہ

برادرانِ سلسلہ احمدیہ سے پوشیدہ نہ رہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے میری حالت اس طرح واقع ہوئی ہے کہ اسوقت اپنے علاوہ تین معصوم بچّوں - ایک ناتوان بیوی - بوڑھے والدین اور ایک غریب بہن گویا آٹھ آدمیوں کے کُنبہ کی بظاہر ذمہ داری صرف میرے اُوپر ہے - پھر خدا تعالیٰ کی قدرت سے میں اور اس کنبے کے بعض آدمی عموماً بیمار اور محتاجِ علاج رہتے ہیں - اندریں صورت اس کنبہ کی اوسط گذران کے لئے (۳۰) روپے ماہوار آمدنی چاہیئے - ادھر مشیت ایزدی سے میری استعداد کا یہ حال کہ کل ماہواری آمدنی (۱۵) ہے - جو یہاں کی ایک اسلامی انجمن میں آنریری کام کرتا ہوں - تو اتنا الاونس مل جاتا ہے - پھر ان (۱۵) میں سے ایک دو روپیہ ماہوار خیراتی فنڈ دن یعنے جماعت کے چندوں اور علمی مشاغل کے لئے نکل جاتے ہیں باقی آٹھ نفوس کے لئے کل نو روپے ماہوار - اللہ کا رحم ہو - میں خود کو تو حضرت امام پاک کی برکت سے اس غریبی میں بھی شاہی میں پاتا ہوں مگر معصوم بچّوں اور عاجز مستورات کو نان شبینہ اور دو کوڑی کے چراغ تک کے لئے محتاج دیکھ کر مجھ پر جو کچھ گذر رہی ہے - اس کی تفصیل میری عادت کے خلاف ہے - علاوہ ازیں ان ایک دو تحصیلوں کے باشندگان میں صرف فدوی ہی احمدیت کا نشان سمجھا جاتا ہے اور ڈر ہے کہ میری اس حالت زار کا منحوس نمونہ ظاہر پسند لوگوں کے لئے ابتلاء کا باعث نہ ہو ؛

غرضیکہ اس امتحان سے مخلصی پانے کی ایک سبیل بظاہر سوچی گئی ہے کہ میری موروثی مزروعہ اراضی مرہونہ کا اتنا رقبہ ہے کہ جس کے صرف لگان سے میرے کنبہ کا گذارہ بخوبی چل سکتا ہے اور اس کے فک کرانے کے لئے مجھے اس وقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

لکھنؤ کے لئے نولکھا ہار

"مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر قادیان کی تقریر جو مفتی صاحب موصوف نے ۸۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء کی شام کو جلسہ احمدیہ کی تقریب پر لکھنؤ کوٹھی امین الدولہ میں کی۔ اور احباب احمدیہ لکھنؤ نے چھپوا کر شہر میں تقسیم کی"

اللہ جل جلالہٗ و عم نوالہ کی حمد و ثنا ہو جس نے اس مشتِ خاک کو اپنی معرفت اور دیدار کا فخر عطا فرمایا اور محمدؐ سا انسان پیدا کر کے ہماری جنس و مرتبہ کو بڑھایا۔ فالحمد للہ نحمدہٗ و نصلے علےٰ رسولہ الامین و علےٰ آلہٖ و اصحابہ الطیبین ❊

امّا بعد۔ اے لکھنؤ ۔ تو بادشاہوں کا شہر ہے اور نوابوں کی بستی ہے۔ تو نے بڑے بڑے جواہر اور موتی دیکھے۔ بیش بہا لعل اور ہیرے تیرے اندر بہت ہوئے۔ پر دیکھ کہ ایک فقیر نے ہاں ایک غریب مسافر نے جو ساڑھے پانسو کوس کے فاصلہ سے اپنے معزز ہمراہیوں[1] کے ساتھ یہاں آیا ہے۔ تیرے لئے ایک ہار طیار کیا ہے جس میں وہ **موتی** پرو دئے گئے ہیں کہ جن کو تو دل کی محبت سے پہن لے تو کوئی چور نہیں جو انکو چوری کر سکے اور کوئی ڈاکو نہیں جو تجھ سے چھین سکے ❊

میںنے اس میں **نو** موتی پرو دئے ہیں جس کا ہر ایک لاکھ سے زیادہ قیمت کا ہے۔ پر نام کے لئے میں اُسے نولکھا ہار ہی کہتا ہوں اور اس کا ایک۔ ایک موتی الگ الگ کر کے دکھاتا ہوں تو اسے دیکھ لے پرکھ لے اگر پسند آوے تو لے لے۔ قیمت اس کی یہ ہے کہ تو اسے پہن لے اور بس۔ میں تجھ سے کچھ نہیں چاہتا۔ اِنْ اَجرِیَ اِلّا علے اللہ۔

اور اگر تو پُوچھے کہ یہ موتی میں نے کہاں سے جمع کئے تو میں اس کے بتانے میں بُخل نہیں رکھتا کہ یہ درِ ثمین اس کوہ خزائن اسرار سے ہی جمع کیے ہیں جس کی شان میں حضرت جری اللہ فی حلل انبیاء فرماتے ہیں ؎

اے کان دلربائی دانم کہ از کجائی ❊ تو نور آن خدائی کایں خلق آفریدہ

اس کانون کے سلسلہ میں جبل لقمان کی طرف جب میں متوجہ ہُوا تو وہاں مجھے یہ حکمت کے موتی ملے۔ سو تو لے اور

(۱) شکریہ کے ساتھ لے کہ پہلا موتی ہی شکر کا ہے۔ حکمت یونانیان کو چھوڑ

---

[1] حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اوّل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ❊ حضرت مولوی میر قاسم علی صاحب شیر اسلام اڈیٹر اخبار الحق۔ دہلی ❊

اور فلسفۂ فرنگ کے پیچھے نہ دوڑ۔ فرنگی محل سے کیا حاصل آسمانی باتوں کو سُن۔ دیکھ حکیم ازل کیا فرماتا ہے۔ ولقد اٰتینا لقمٰن الحکمۃ ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہٖ۔ ومن کفر فان اللہ غنی حمید اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی وہ حکمت کیا تھی۔ یہی "اللہ کا شکر کرو" جو شکر گذار ہوگا اپنی ہی جان کا فایدہ کریگا اور جو ناشکرا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کا اس میں نقصان نہیں وہ تو بے پرواہ ہے اور تعریف کیا گیا ہے سو پہلی نصیحت یہ ہے کہ شکرگذاری اختیار کرو۔ عطاء الٰہی کی بے قدری نہ کرو۔ بلکہ اُسے شکر کے ساتھ قبول کرو۔ شکر کے ساتھ نعمت بڑھتی ہے۔ ابی المکرم استاذی المعظم قدوۃ السالکین مسیح و مہدی کے جانشین حضرت مولوی نورالدین صاحب قدس سرہٗ بہت تاکید فرمایا کرتے ہیں کہ شکرگذاری کرو کہ شکر سے ہر نعمت بڑھتی ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم۔ قول رحمانی ہے جو دیا گیا اس پر شکر کرو تو اور زیادہ دیا جائیگا۔ شکر کیا ہے؟ اللہ تعالےٰ کی نعمت کو دیکھ کر دل اس کی محبت سے لبریز ہو جائے کہ پاک ہے تو اے رب میرے اور قدوس ہے تیری ذات کہ تو نے میرے لئے سورج بنایا کہ میرے دن کو روشن کرے۔ پر تو نے میری رات کو بھی اندھیرا نہ رہنے دیا کہ اس کے آجانے کے واسطے تو نے قمر کو منور کر دیا۔ جب تو نے میرے جسم کی راہنمائی کے واسطے اتنا بڑا سامان مہیا کیا تو میری رُوح تیرے انعامات سے کیونکر محروم رکھی جا سکتی تھی سو اس کی ہدایت کے واسطے تو نے سراج منیر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا۔ اور پھر اس روشنی کے منبع سے نہ صرف بہت سے ستارے اور سیارے منور ہو کر چمکے بلکہ چودھویں کا چاند بدر منیر بھی اسی سے روشن ہو کر اس شب تاریک میں راہنمائی کا باعث ہوا۔ سو اے مکھنو تو جاگ اور نیّر عالم کے انعکاس کو شکرگذاری سے قبول کر اور اسکی قدر کر تاکہ اس کا بھیجنے والا تجھ پر خوش ہو اور تجھے سب نعمتوں سے مالا مال کر دے۔

اور اگر تو پوچھے کہ میں کیونکر پہچانوں کہ یہ وہی نور ہے جس کا تجھے انتظار تھا تو میں بتلاتا ہوں کہ تو اُسے اُسکے وقت سے پہچان۔ کیا یہ شب شب چہاردہم نہیں؟ اور اگر موسیٰؑ کی اُمت کو چودھویں صدی میں ایک مسیح دیا گیا تھا۔ تو کیا ضرور نہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت مرحومہ کو بھی اُسی وقت پر ایک مسیح دیا جائے۔ کیا لکھا نہ تھا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آئیگا۔ پھر اگر مرزا مجدد نہیں تو تو دکھلا کہ وہ مجدد کہاں ہے؟ ورنہ کیا تو دُنیا کے سامنے نعوذ باللہ یہ اقرار کریگا کہ ہمارے نبی کی بات اس زمانہ میں درست نہ ہوئی۔ پھر تو نور کو پہچان۔ اس روشنی سے جو اُسنے دنیا میں پھیلائی کیا اُس نے قبر مسیح پر روشنی ڈالکر دین عیسائی کا خاتمہ نہیں کر دیا۔ پھر کیا اُس نے مسائل نیوگ اور تناسخ اور خلق مادہ و رُوح وغیرہ پر روشنی ڈالکر مخلوق خدا کو ان کی اصلی حالت دکھلا نہیں دی۔ پھر کیا اُس نے معجزات و کرامات کی دُوربین سے خدائے قادر کے وجود کا دیدار نہیں کرا دیا پس ہر ایک چیز اپنے نشانوں سے پہچانی جاتی ہے۔ اے مکھنو تو خدا کے فرستادے کو اس کے نشانوں سے شناخت کر۔ کیا ہندوؤں نے کلکی اوتار کے آنے کا یہی وقت قرار نہیں دیا اور کیا عیسائیوں نے کتابیں نہیں کہیں کہ مسیح کے آنے کا وقت یہی ہے کیا حسینی برہمن گلی کوچے یہ نہیں خبر دیتے پھرتے کہ مہدی کے آنے کا یہی وقت ہے۔ پھر کیا تمام مذاہب کے مدعا کنندے جھوٹے ہو گئے ایسا نہ کہو۔ انکار میں جلد بازی کرنا شریفوں کا کام نہیں اور راستبازوں کے قتل کے درپے ہونا تقوے کے خلاف ہے۔ یزید نے قتل حسین سے کیا لیا جو تم انکار مسیح سے کچھ حاصل کر لوگے۔ حالانکہ آنے والا وہ ہے جس کے منتظر خود حضرت امام بھی تھے ٭

(۲) دوسری بات جس کی میں تاکید کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم شرک سے بچو۔ شرک ایک بڑی تاریکی ہے بھاری ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں اس واسطے تم اس کی عبادت اور اس کی تعظیم میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ واذ قال لقمٰن لابنہٖ وھو یعظہ یٰبنی لا تشرک باللہ ط ان الشرک لظلم عظیم۔ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹے اللہ کا شریک نہ بنائیو۔ شرک بڑا ظلم ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں نے بہت اچھا کیا جو اون نیک مصلحین کو جنھوں نے اون کے ملک میں ملکی یا مذہبی اصلاحیں کیں اُن کی یادگاریں قائم کیں۔ جیسا کہ آجکل ملکہ اور شاہ ایڈورڈ اور شاہ جارج پنجم کی یادگاریں جابجا اون کے اسٹیچیو کھڑے کر دیئے گئے ہیں لیکن اگر آج کوئی اُن بتوں کے آگے صُبح کے وقت جا کر سر جھکائے لیکن حاکم وقت کے حکم کو نہ مانے تو وہ ہرگز سزا سے بچ نہ سکیگا۔ شاہ جارج جس وقت دربار دہلی میں تخت شاہی پر رونق افروز ہوئے اور نوابوں اور راجاؤں کو آپکے حضور میں حاضر ہو کر سلام کرنے کا حکم ہوا۔ اس

وقت کوئی راجہ صاحب حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ کی تصویر کے آگے سر جھکانے لگ جاتے تو وہ جارج کے حضور میں کبھی مقبول نہ ہوتے۔ میں اس بحث کو نہیں چھیڑتا کہ کرشنا اور راما پوجا کے لایق نہ تھے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ کرشنا اور راما تیچھے نہیں رہ گئے بلکہ اون کے بروز ہر زمانہ میں ہوتے ہیں اصل کو چھوڑ کر نقل کے پیچھے پڑنا کسی دانا کا کام نہیں ہو سکتا۔ کرشنا اور راما خود اپنے زمانے میں بھی اون بزرگوں پر خوش نہ ہوئے جنھوں نے ان کی پوجا کرنی چاہی بلکہ وہ اون پر خوش ہوئے جو ان کے طرفدار ہو کر دشٹوں اور شریروں کے قتل کرنے کے واسطے یدہ کرنے گئے۔

سوم کبھی بتوں اور تصویروں کے پیچھے نہ پڑو۔ گڑیوں سے کھیلنا بچوں کا کام ہے تم اب بڑے ہو گئے داڑھی والے ہو گئے۔ پر یاد رکھو کہ بڑوں کو بچوں کے کام زیب نہیں دیتے۔ بزرگوں کی عزت کرو کیونکہ جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ چھوٹوں سے ذلیل ہوتا ہے لیکن ہر ایک کی عزت اس کے مرتبے کے مطابق کرو۔ اللہ تعالے تمہاری عزت دہی کا محتاج نہیں لیکن وہ ایک غیور ذات ہے جو اس کی تعظیم کے لئے مقرر ہوا وہ دوسرے کو نہ دو تاکہ تمہاری وفاداری کا ثبوت بین رہے۔ دیکھو سپاہی اور جرنیل کی ٹوپیاں ایک چھوٹے سے نشان سے پہچانی جاتی ہیں جو نشان جرنیل کی ٹوپی کے واسطے ہے وہ ذرا ساہی کیوں نہ ہو اگر ایک سپاہی کی ٹوپی پر لگا دیا جاوے تو لگانے والا مجرم قرار دیا جائے گا۔ سوم تعظیم الٰہی کا نشان انسان کو نہ دو۔ پتھر کا بت بنا کر یا کسی قبر کے سامنے خواہ وہ قبر اصلی ہو یا **فرضی** اپنا سر نہ جھکاؤ اور سجدہ نہ کرو۔ کیونکہ خدا کے سوائے کوئی نہیں جس کے لئے ہم سجدہ کریں۔

غرض کسی قسم کا شرک نہ کرو کیونکہ شرک اللہ کو ناپسند ہے نہ کسی انسان کو یہ کہو کہ وہ کسی شے کا خالق ہے کیونکہ خالق کل شے ایک اللہ کی ذات ہے نہ کسی کو کہو کہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور نہ کسی کو زندہ کرنے والا کہو کیونکہ حی و قیوم اس قدوس کی صفات ہیں۔

(۳) امر سوم۔ جس کی طرف توجہ ضروری ہے وہ ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک۔ فرمایا:۔ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علے وھن وفصٰلہ فے عامین ان اشکرلی ولوالدیک الی المصیر ہم نے انسان کو وصیت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے اسکی ماں تکلیف پر تکلیف کے ساتھ اُسے اُٹھاتی ہے اور دو سال تک اُسے دودھ پلاتی ہے۔ میرا شکر کرو اور والدین کا بھی شکر کرو۔ پھر میری طرف سب نے آنا ہے۔ ماں باپ کا ادب اور ان کے ساتھ حسن سلوک اس کی اس زمانہ میں بہت ضرورت ہے۔ آج تو مدرسوں کے بچے بڑوں بوڑھوں پر بجز اعتراض کرنے اور ہنسی اُڑانے کے اور کچھ نہیں جانتے بالخصوص ماں کی عزت بہت کم کی جاتی ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ عزت اور شکرگذاری کے لایق ہے اور اسی میں اشارہ ہے۔ کہ ہم اپنی گورنمنٹ کی وفاداری اور تابعداری کریں جنھوں نے مہربان والدین کی طرح ہمارے ملک کی تربیت کی۔ علم پڑھایا۔ ہنر سکھایا۔ راستے صاف کئے اور ہر ایک امن اور آرام کی چیز پیدا کی۔ پس سلطنت برطانیہ بھی ہم پر مثل والدین کے ہے اور نیک بچہ وہ ہے جو اپنے والدین کی عزت اور ادب کا ہمیشہ لحاظ رکھے۔ ہاں اگر ہمارے والدین ہم کو خدا کا شریک بنانا سکھلائیں تو اسمین ہم انکی تابعداری نہیں کر سکتے۔ **دین کو دنیا پر مقدم رکھنا** ہمارا فرض ہے اسی واسطے اس زمانہ کے مقدس ریفارمر حضرت احمدؐ نے اپنے فیلوشپ (مریدی) کی پہلی اور بڑی شرط یہی قرار دی ہے کہ اس کی جماعت کے لوگ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں خدائی احکام پر چلنے میں فرق نہ آوے تو دنیوی سلطنتیں دنیوی سلاطین کو مبارک ہوں ہم کسی کے مخالف نہیں سب کے تابعدار ہیں۔

(۴) ہاں دینی معاملات میں ارشاد الٰہی ہے کہ:۔ واتبع سبیل من اناب الیّ۔ اسکی راہ پر چلو جو میری طرف جھکا۔ اور یہ چوتھا موتی اس ہار کا ہے جو میں تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سو دنیا میں نگاہ کر کے دیکھو کہ خدا کی طرف جھکنے والا کون ہے۔ سب نبی۔ رسول۔ ولی۔ قطب۔ غوث۔ ربانی لوگ رشی منی۔ دیوتے۔ دیویاں۔ یہاں وہاں جہاں کہیں ہوئے اور جو ہوئے سب اللہ کی طرف جھکنے والے تھے۔ ہم کسی کو برا نہیں کہتے بلکہ سب کی تعریف کرتے ہیں لیکن ہاں ہم کہتے ہیں اور بلند آواز سے پکار کر کہتے ہیں کہ وہ جو ام القریٰ میں پیدا ہوا وہ نبی امی اللہ کی محبت میں اور مخلوق کی خیرخواہی میں سب سے بڑھ کر ہوا اور اسی واسطے وہ پاکوں کا سردار کہلایا۔ آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ و عیسیٰ جو ایشیاء کے مغرب میں ہوئے۔ ایران میں زرتشت۔ واہرمن اور ہند کے کرشنا و راما مہاراج اور بدھ دیو۔ جاپان کے کیفوسش اور لیوٹ سب ہم

کو پیارے ہیں پر پیار دن کو حکم ہے ۔ ماں کی عزت کا ۔ اسی لئے تو نبیوں کا سردار اُم کی طرف نسبت پانیوالا ہوا ۔ اور اُمی کہلایا کیونکہ سب ملکوں کی بولیاں اُس کی بولی کی طرف رجوع کرتی ہوئی اُسے اُم الالسنہ مانتی ہیں اور سب بستیاں اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہوئی اس کی بستی کو اُم القرےٰ کا خطاب دیتی ہیں اور یہی راز ختم نبوّت کا ہے ۔ جو نکلا اس سے اور جو نکلیگا سو اس سے نکلیگا ۔ تم اس کا انکار نہ کرو ۔ کیونکہ اس ماں کی عزت کون کرے گا جس کے بچے تو بہت تھے پر سب مر گئے ۔ عزت و خدمت تو اس کی ہے جس کی اولاد ہر وقت اس کی سیوا میں مصروف ہے ۔ اس نبی امی کی رُوحانی اولاد ہمیشہ ہر زمانہ میں موجود ہے ۔ وہ ابتر نہیں بلکہ ابتر اس کے دشمن ہیں تمہارے ہند میں بھی اس کے بہت سے فرزند ارجمند ہوئے ۔ حضرت معین الدین اجمیری اور حضرت مجدد الف ثانی تو بہت مشہور ہیں لیکن خود اس شہر میں حضرت میر ابو تراب حضرت شاہ ابو الفتح حضرت شاہ احمدؒ شہید ۔ حضرت اعلےٰ جاہ ۔ حضرت سیّد دوست محمدؒ ۔ حضرت خواجہ حیات الجسد ۔ حضرت شیخ محمدؒ صادق عاشق الوحدیت و دیگر بزرگ گذر چکے ہیں ۔ اور اس نبی اُمّی کا رُوحانی فرزند وہ ہے ۔ جس نے تمہارے زمانہ میں مطابق ضرورت زمانہ مسیح مہدی اور کرشن کا خطاب پایا ۔ کیونکہ اس زمانہ میں تمام قوموں میں فساد برپا ہو گیا ہے اور سب کی اصلاح کے واسطے خدا تعالیٰ نے ایک ہی کو بھیجا ہے ۔ وہ اہل اسلام کے واسطے مہدی نصاریٰ کیواسطے مسیح اور اہل ہند کے واسطے کرشن ہے تاکہ تمام قومیں اپنے اختلافات کو مٹا کر ایک ہو جاویں اور سب ایک بندۂ خدا کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو جاویں ؛

آج اِس زمانہ میں اہل ہند اتفاق اتفاق پر بڑے لیکچر دیتے ہیں اور لمبے مضامین چھاپتے ہیں مگر ان کے درمیان اتفاق نہیں ہو سکتا ۔ جب تک کہ وہ اتفاق کی اس راہ کو اختیار نہ کریں جو خدا تعالیٰ نے آسمان سے ان کے واسطے مقرر کر دی ہے اور وہ یہ ہے کہ سب ہندو مسلمان اور عیسائی اس ایک مامور کو قبول کریں جو ان سب کے واسطے بھیجا گیا ۔ بغیر اس کے سب لیگیں لاشے ہیں اور سب کانگرسیں ہیچ ہیں اور اس بات سے تعجب نہ کرو کہ ایک آدمی کیونکر سب کے واسطے کافی ہو سکتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں مشرق و مغرب کا مِل جانا ۔ ریل ۔ تار ۔ جہاز اور ڈاک کے ذریعہ سے ساری زمین کا ایک ہی بڑا شہر بنجانا اِس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اس وقت سب کا دینی مُصلح ایک ہونا چاہیئے ۔ اور اس کی بڑی علامت یہی ہے کہ من اناب الی کی شرط کو وہ پورا کرتا ہے ۔ سب کو خدا کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے ۔ زبردست نشانوں کے ساتھ خدا کی ہستی کو منواتا ہے اور اسی بات کی اس زمانہ میں سب سے بڑی ضرورت ہے ۔ سو اُس نے اپنا کام پورا کیا ۔ اور آج خدا نے **نُور الدین** کو اس کا جانشین بنایا ۔ جس کی ساری زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پاک قول کی تصدیق میں گذری کہ خیرکم من تعلم القراٰن و علمہ ۔ تم میں سے اچھا وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا خدا نے اُسے مسیح کا جانشین بنا کر اس مسئلہ کو بھی حل کر دیا کہ انبیاء کے جانشین بھی وہ آپ ہی بنایا کرتا ہے نہ اس کی فکر خود نبی کرتے ہیں اور نہ اس کے پیچھے کوئی ۔ بلکہ انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ ۔ انّ کا استمرار شاہد ہے کہ خدا ہی ہمیشہ خلیفے بنایا کرتا ہے ۔ سو تم ظاہری اور باطنی والدین کی عزت کرو تاکہ تم برکات پاؤ ۔ دنیوی معاملات میں والدین اور حاکم وقت کی اطاعت کرو کہ وہ بھی بمنزلہ والدین کے ہے ۔ پر دینی معاملات میں اس کی طرف جھکو جو خدا کی طرف جھک گیا ۔ اور اس کا نمونہ تمہارے سامنے اس زمانہ میں اس سلسلہ کے بانی نے دکھا دیا جس کا مقام نزول آج سے تیرہ سو سال قبل کدعہ کے نام سے پکارا گیا تھا ۔ پر آج اُسے قادیان کے نام سے چار دانگ عالم میں شہرت ہے ۔ اُسکی انابت الی اللہ اسکی جماعت کی حالت سے دیکھ کیونکہ لکھا ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس پانچ لاکھ کی جماعت میں بمقابلہ دیگر جماعتوں کے فیصدی کس قدر زیادہ متقی صالح عابد ۔ زاہد ۔ عالم نیکو کار پائے جاتے ہیں ۔ پس اسی سے ثابت ہو گا کہ اللہ کیطرف جھکنے والا کون ہے وہی جس نے ایک بڑی جماعت کو اللہ کی طرف جھکا دیا ۔ اپنے ہی شہر میں کبیر الدین احمدؐ کو دیکھ کہ للہی خدمات میں کس طرح وہ اور اس کا بھائی

---

[1] لکھنؤ میں اس وقت دیگر احمدی برادران مفصلہ ذیل ہیں ۔ میاں امیر الدین احمد صاحب ۔ میاں جلال الدین احمد صاحب ۔ میاں محمد حسن احمد صاحب ۔ منشی خیر الدین صاحب ۔ شیخ فرمان علی صاحب انجنیئر ۔ عزیز فصیح الدین احمد صاحب ۔ عبد المغنی صاحب مولوی عثمان صاحب قریشی ۔ بابو معراج الدین صاحب ۔ میاں قطب الدین صاحب مولوی عبد العزیز صاحب ۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب ۔ ڈاکٹر لعل محمد صاحب جو اپنے وطن سے بسبب آزار دہی مخالفان ہجرت کرکے یہاں آگئے ہیں ؛

حسام الدین دن رات مصروف ہیں ؛

(۵) پانچوان موتی اس لڑی کا نماز ہے۔ عبادت الٰہی ہے۔ عاجزی کے ساتھ اللہ کے حضور میں کھڑا ہو جا۔ اُسی سے مانگ جو کچھ تو نے مانگنا ہے کیونکہ جو وہ دیتا ہے اُسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ اور جو وہ نہیں دیتا اُسے کوئی لے نہیں سکتا۔ دُنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند۔ اگر اسی دنیا مین تو اس عادت کو پختہ نہ کریگا کہ جناب الٰہی کے حضور میں حاضر ہوا کرے تو وہان جا کر بہت دقت ہوگی۔ سو تو دن میں پانچ بار اس حاضری کو ادا کر تا کہ تو اس دربار سے مانوس ہو جائے۔ بے اُنس کے تو کسی کے گھر میں داخل ہونا بھی منع ہے جو طالب علم غیر حاضر رہے اُس کا نام بھی مدرسہ سے آخر خارج ہو جاتا ہے۔ اور جو مدرسہ سے خارج ہوا وہ جنگلوں مین آوارہ پھریگا۔ جہان درندے کاٹ کھائینگے۔ سو تو اپنی حاضری کو پختہ کر تا کہ امتحان کے وقت تو کامیابی حاصل کرے۔ اسی واسطے لقمان نے بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ یبنی اقم الصلوٰۃ۔

(۶) اور پھر آگے فرمایا۔ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علےٰ ما اصابك ان ذٰلك من عزم الامور۔ یہ اس قیمتی ہار کا چھٹا موتی ہے اور افسوس ہے کہ یہ خوبی اس زمانہ میں لوگون کے درمیان سے اُٹھ گئی ہے۔ لکھا ہے کہ وہ قوم تباہ نہیں ہوتی جس میں ایسے لوگ موجود رہیں جو دوسروں کو نیک کامون کے کرنے کی تحریک کرتے رہین اور بدیون سے بچنے کی نصیحت کرتے رہیں اور اگر اس کام میں انکو کچھ تکلیف پہونچے تو بھی صبر سے برداشت کرین پر اپنے بھلے کام سے پیچھے نہ ہٹین کیونکہ **بد اپنی بدی کو نہین چھوڑتا تو نیک اپنی نیکی کو کیون چھوڑے**۔ لوگون کو اون کے بھلے کی سُنائے جاؤ وہ سُنین یا نہ سُنین۔ مانین یا نہ مانین تم اپنا کام کئے جاؤ۔ اسی حکم کے ماتحت ہم قادیان سے لکھنو آئے۔ اور یہاں کچھ سُنانے کو کھڑے ہو گئے۔ اب کوئی آئے یا نہ آئے۔ سُنے یا نہ سُنے۔ ع

ہم اپنا فرض اے دوستو اب کر چکے ادا

آج مسلمان جو ادبار و ذلت مین پڑے ہوئے ہیں تو اُس کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ نہ تو وہ اندرونی اصلاح جرأت کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور نہ بیرونی لوگون کو حق پہنچانے مین۔ ٹرکی اتنے عرصہ سے یورپ میں آباد ہے یورپ چھوڑ امریکہ والون نے ٹرکی میں اپنے مذہب کے مشن قائم کئے مگر وہ توحید جو ٹرکی کو خدا نے دی تھی اُسے اپنی ہمسایہ قومون تک پہچانے کے لئے ترکون نے ایک ذرہ بھر کوشش نہ کی۔ انھون نے کبھی بلغاریہ اور رومانیہ اور سرویا اور یونان کو اسلام کی خوبیون سے آگاہ نہ کیا۔ اور نہ انکو ان کی غلطیوں پر آگاہ کیا۔ انہون نے اس بیش بہا موتی کو ضائع کیا اسواسطے وہ گھاٹے میں پڑ گئے۔

ہان اُٹھو اور سچ کو دُنیا میں پھیلاؤ اور صبر و تحمّل کے ساتھ پھیلاؤ۔ دنیا پر ثابت کر دو کہ اسلام سچا دین ہے خود سچے مسلم بنو اور دوسرون کو مُسلمان بناؤ۔ تب تو تمہارا بچاؤ ہے ورنہ یہ ناؤ آج نہیں تو کل ڈوب جائیگی

(۷) ساتوان دانہ اس تسبیح کا یہ ہے کہ ولا تصعّر خدّك للنّاس ولا تمش فی الارض مرحًا ان اللّٰہ لا یحبّ کلّ مختالٍ فخور۔ لوگون کے سامنے اپنی گالین نہ پھلاؤ۔ اور اکڑتے ہوئے زمین پر نہ چلو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر ایک متکبّر اور اکڑباز کو پسند نہین کرتا اس وقت دنیا مین ظاہری تہذیب تو بہت پھیلی ہوئی ہے مگر تھوڑے ہیں جو دل کی حلیمی اور نرمی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں دوسرونکو حقیر جاننا اور نفرت کی نگاہ سے دیکھنا عام ہو رہا ہے ہر ایک جو چند لفظ پڑھ لیتا ہے۔ خیال کرتا ہے کہ میں علامۂ دہر ہو گیا۔ اور میرے برابر کا اب کوئی نہین انسان کو چاہیئے کہ خاکساری کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرے۔ حق کے مقابلہ میں کبھی ضد نہ کرے۔ حضرت مسیح موعود کو بھی لا تصعر خدک کا الہام اس وقت ہوا تھا جب کہ آپ اکیلے تھے اور آپکو یہ خبر دیگئی کہ دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور حضرت طبعاً خلوت پسند تھے جیسا کہ تمام انبیاء اور مامورین ہوا کرتے ہیں آپکو فرمایا گیا کہ لوگ تو بہت آئینگے۔ پر چاہیئے کہ تو ان کے اجتماع سے گھبرا نہ جائے سو یہ بات بھی پوری ہوئی۔ اور حضرت امام کی صداقت کا ایک نمایاں ثبوت اس سے ظاہر ہوا ؛

(۸) پھر حکم ہوتا ہے۔ واقصد فی مشیك۔ اپنی چال مین درمیانی راہ اختیار کر۔ ہر معاملہ میں افراط و تفریط سے بچ۔ نہ یہود کی طرح ایسے سخت دلی کے احکام لگا۔ جن سے دل سیاہ ہو جائے اور نہ ایسی نرم گفتگو کر جو صرف الفاظ تک محدود رہے اور کوئی اسپر عمل نہ کر سکے جیسا کہ یہ کہنا کہ جب کوئی تجھے مارنے لگے تو مار ہی کھاتا چلا جا۔ بلکہ دوسرون کی اصلاح کر اور اپنی بھی اصلاح کر۔ معافی سے اور انتقام سے جیسا موقعہ ہو۔ اصلاح کی طرف متوجہ رہ۔ پھر نہ ایسی فضولخرچی کر کہ تو خالی ہاتھ پشیمان ہو کر بیٹھ جائے۔ اور آئندہ نیکیون کے

کرنے کی طاقت بھی تجھ مین نہ رہے اور نہ ایسا اپنے ہاتھ کو بند کر کہ کسی کو کچھ دے ہی نہ سکے بلکہ اپنی اصلی ضرورتون کو پورا کر۔ اور جو اس سے زائد ہو اس سے دوسرون کی بھی دستگیری کر نہ تو عورت سے بالکل پرہیز کر کے خدا کے پیدا کردہ قوے کو باطل کر دے۔ اور نہ اس عیاشی مین پڑ کر بیگانی جگھون مین خراب ہوتا پھر۔ نہ اتنا کھا کہ پیٹو بن جائے اور نہ اتنا بھوکا رہ کہ مرنے لگے بلکہ ایک مدت کھا اور پی۔ اور ایک وقت اللہ کے لئے بھوک اور پیاس کو برداشت کر نہ تو جسم کے کپڑے اتار کر ننگا ہو اور نہ ایسا لباس پہن جو دکھاوے کا ہو نہ تو دنیا کو بالکل ترک کر کے جنگل میں جا بیٹھ۔ اور نہ صرف دنیا کا بن جا بلکہ دین اور دنیا ہر دو کے حسنات حاصل کر جب تیرے کان میں آواز پڑے کہ کوئی داعی الی اللہ پیدا ہوا ہے تو نہ اسکے انکار میں جلدی کر اور نہ بے سمجھے سوچے اس کو مان لے بلکہ غور کر اور دعا کر اور اس کی آواز کو سن پھر اسے اچھا پائے تو ضد نہ کر اور مونگا فیون کے پیچھے نہ پڑ بلکہ قرائن سے اُسے پہچان اور قبول کر تاکہ ٹیڑھی راہ پر پڑ جانے سے تو بچ جائے ؛

(۹) نوان اور آخری حکم اس سلسلہ میں ہے۔ واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ اور اپنی آواز کو نیچا کر۔ بہت بری آواز گدھے کی آواز ہے۔ یہ کونسی آواز ہے جس کے بلند کرنے سے منع کیا گیا۔ اللہ اکبر کی آواز سے نہین منادی کی آواز سے نہیں بلکہ اس آواز سے جو بے جا۔ بے وقت اور خلاف حکم خدا ہو۔ مبارک ہیں جو غض صوت رکھتے ہیں۔

یہ نو لعل ہائے بے بہا کا نولکھا ہار حکمت لقمان کے خزانے سے طیار کر کے مینے اہل لکھنؤ کے سامنے تحفۃً پیش کیا اور صدق دل سے کیا ہے۔ اے لکھنؤ تم اسکو زیب تن کرو بلکہ زیب روح کرو۔ تاکہ تمہاری خوشنودی کا سامان ہاں انہی خوشنودی کا سامان پیدا ہو۔ صادق کی بات سچ مانو اور اس صادق کو قبول کرو جو مخبر صادق کی تصدیق میں خدا نے صادق کیطرف سے مبعوث کیا گیا ہے۔ مجھے آج تئیس ۲۳ سال گذرتے ہیں کہ مینے حضرت مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور میں آج اس جگہ ... اس بندہ خدا کے اعلےٰ تقویٰ اعلیٰ طہارت دین اسلام کی محبت ملت محمدی کی نصرت کی گواہی تمہارے درمیان کھڑا دیتا ہون خدا اس کے ساتھ تھا۔ پہلی باتین جو مہدی و مسیح کے آنے کے متعلق تھین وہ سب اُس کے زمانے میں پوری ہوئین۔ خود اسکے مونھ میں جو کلام خدا نے دیا وہ بھی پورا ہوا۔ اُس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے دلو ن مین پاکیزگی اور نیکی پیدا ہوئی۔ پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اس کا انکار کیا جائے۔ اعتراض تو کس پر نہیں ہوئے۔ کونسا نبی۔ رسول۔ ولی اور غوث لوگون کے اعتراض سے بچا سو تم اعتراضات کی طرف جلدی سے نہ دوڑو بلکہ اس کی خوبیون کو دیکھو۔ اس کے پھلون کیطرف نگاہ کرو۔ اس کی صحبت کے طفیل خدا تعالے نے ہمارے دلون سے دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کیا اور خدا کے پاک لوگوں کی زیارت کرائی نیک کامون کی توفیق دی۔ دعا اور عبادت مین لذت عطا کی۔ شیطان کو ہم سے نا امید کر دیا۔ سو تم بھی اِسکو قبول کرو تاکہ برکت پاؤ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ؛

محمد صادق عفی اللہ عنہ لکھنؤ - ۸ - نومبر ۱۹۱۳ء

شکریہ

لکھنؤ مین جلسہ احمدیہ جس خیر و خوبی اور امن سے ہوا۔ اُس کے واسطے ہم خدا تعالیٰ کی حمد و شکر کے بعد اہل لکھنؤ کے سامعین اور حسن انتظام کے واسطے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

A. B. Fforde Esq. I.C.S.

اور اُن کے ماتحت اہل کارون کے بہت ممنون ہیں اور اُن کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں ؛

کبیر الدین احمد سکرٹری - جماعت احمدیہ لکھنؤ - واعظین جلسہ

اخبار بدر

عیسائیون اور آریون کے رد اور سلسلہ احمدیہ کے صحیح حالات کی اشاعت کے واسطے ہفتہ وار ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ قیمت صرف مبلغ عہ سالانہ ہے جو پیشگی آنی چاہیئے ؛ پتہ :- دفتر اخبار بدر۔ قادیان دار الامان ضلع گورداسپور ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کثیر رپورٹ کبیر

اے ہمارے قادر وقدیر رب العالمین تیری حمد کس زبان و قلم سے بجالاؤن تو وہ مولا کریم ہے جس نے بنی نوع انسان کو وہ قوت جاذبہ عطاء فرمائی جس سے قوائے خادمہ غذائے نافع کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور پھر تو نے اپنی حکمت بالغہ سے ایک اور قوت ماسکہ مرحمت فرمائی تا وہ غذا کو اساک کرے۔ جتبک کہ قوت مغیرہ اوسمین مؤثر نہ ہو۔ پھر تو نے قوت ہاضمہ مکرمت فرمائی تا وہ احالہ کرے اس شے کو جس کو جاذبہ نے جذب کیا ہے اور بسبب استحالہ کے اس کو مزاج صالح دیتی ہے*

اور اسی طرح تو نے ہمارے رُوحانی قصر کا بھی انتظام ہر ہزار میں پیغمبر بھیجکر فرمایا۔ اوّل ہزار میں حضرت ابوالبشر کو اِنّی جاعلٌ فی الارض خلیفہ کے خلعت سے مخلع فرمایا۔ اور دوسرے ہزار مین حضرت نوح شیخ المرسلین اور تیسرے ہزار مین حضرت ابراہیم علیہ البرکات۔ اور چوتھے ہزار مین حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ اور پانچوین ہزار میں حضرت سلیمان اور چھٹے ہزار مین حضرت عیسیٰ اور ساتوین ہزار مین جناب تقدس رسالتمآب سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا و ادینا محبوب رب العالمین محمّد مصطفےٰ احمدؐ مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ ان الدنیا جمعه من جمع الاٰخرة سبعة الاف سنة وقد معنی سنه الاف و مائة ولیاتین من علیها مبون وعلٰی راس کل مائة من یبعث من نبینا یظهر صاحب علم یرفع اعلام العلم ۔۔۔ ۔۔ یعنی یہ کہ دنیا ایک جمعہ ہے آخرت کے جمعون سے۔ سات ہزار برس۔ چھٹا ہزار ایک برس اسمین سے گذر چکے اور تحقیق آوینگے اس سینکڑے پر اور سینکڑے اور ہمارے زمانہ بعثت سے ہر سینکڑے کے آغاز میں ایک صاحب علم کہ بلند کریگا جھنڈے دین کے*

اس مختصر تمہید کے بعد ہم لکھنؤ کو بشارت سناتے ہین کہ وہ مہدیؑ اور وہ مسیح کہ جس کے ہم مدت سے بمصداق فیکم داما مکم منکم کے منتظر تھے (بخاری) قادیان میں آگیا اور اُس نے تمام ادیان باطلہ کو آسمانی براہین دادکر مجروح و مسکت کر دیا خنزیر کو قتل کیا اور صلیب کو توڑا۔ ہان درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ مخالف و موافق کی آنکھون نے اس جری اللہ کے رُوحانی بیٹون کو بھی دیکھ لیا۔ جو حسب تعلیم مسیحی

اقم الصلوٰة وامر بالمعروف وانه عن المنکر واصبر علےٰ ما اصابك ان ذالك من عزم الاُمور (سورہ لقمان) اس فرمان عظیم کو پہنچانے آئے جن کے دیدار سے انجمن منوّر اور سیرت سے دل شاد ہو گئے۔ ان کے لباس بھی ابناے چشم عالم میں نظیر ہو گئے جہان اون کے اندرونی قویٰ پاکیزہ و روشن تھے وہان انکی ظاہری صورتین بھی بدر کامل کی طرح زیبندہ و تابندہ تھین اور ہان اسی طرح علوم مین بھی وہ کامل واقفیت رکھنے والے تھے*

افسوس کہ فرنگی محل اور ندوة العلماء باوجود مخزن عُلوم ہونے کے پکارے سے نہ آئے (حالانکہ اس عاجز نے تمامی علماء لکھنؤ کو بذریعہ خطوط کے دعوت کی) کہ آؤ اور دیکھو کہ ماہرین کلام ہونے کا فخر کس کو ہے۔ شعر

بام پر آپ ہیں اور چاند بھی ہے پیش نظر ** جس کے مونھ پر نہ ہو دھبّا مہ کامل ہے وہی

کوئی ایک بھی ایسا فرد نہ پیش کر سکے کہ جو میرے لگار یگانہ مفتی محمد صادق کی مانند عربی اور عبرانی اور کلدانی اور سُریانی کے ماہر ہونے کے علاوہ انگریزی میں بھی ماہر ہو۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھاکر سچ سچ کہتا ہون کہ میرا دلربا مفتی جہان عالم ہے وہان عابد و حلیم و سخی بھی ہے وہ اپنے دشمنون کا بھی خیرخواہ ہے جیسا کہ وہ اپنے دوستون کا محب ہے جسکی ایک ادنیٰ دریا دلی کا دُر بے بہا ہے کہ اوس نے لکھنؤ کو دیدہ ور دجوہر شناس خیال کرکے نو لکھا ہار اُسکی نظر گذراننے کو تیار کیا۔ اُس ہار مین اس شیدائے رسول نے ۹ نو جواہر ایسے بیش قیمت مسمط کئے کہ جن کی تاب کے آگے*۔

ہیرا۔ پنّا۔ مرجان۔ الماس۔ یاقوت۔ زبرجد۔ نیلم۔ پکھراج۔ فیروزہ۔ مونگا۔ افرنجش باہت۔ لہسنیہ۔ تدمر۔ سنگار۔ جزع۔ حجر الباہ۔ سانور۔ مرانہ۔ رفتی۔ مانوس۔ سیناج طاردالتوم۔ عقیق۔ کٹھو۔ پتونیان۔ رتک۔ عطاس۔ فرطاسیا۔ فروس۔ فہار قراطیر۔ لاجورد۔ ماردن۔ فوبی۔ مرقشیشا۔ لہسینا۔ یشب۔ سنگ ستارہ سنگ عیسیٰ وغیرہ سب بے آبرو ہیں*

پھر میر قاسم علی صاحب خالد ثانی شیر اسلامی کمرہ ادھشتا دیانند مت کھنڈن سبھا مے نے مسئلہ تناسخ کی جو آریون کا ساختہ و پرداختہ مسئلہ ہے اس نئی وضع سے تردید کی کہ جس کو آجتک کسی کے گوش و ہوش نے نہین سُنا*

اسی طرح سید مولوی سرور شاہ صاحب نے وفات مسیحؑ کو اس خیر و خوبی کے ساتھ پیش کیا کہ بناچار غیر احمدیوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کے جنازہ کو لیکر سرینگر تک نظے کو دوڑانا پڑا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک*

جس طرح کہ مسیح بن مریم نے انطاکیہ مین تین رسولوں کے بنائے صداقت قائم فرمائی

تھی - اسی طرح مسیح موعود کو بھی اون تین ہی فرستادون کے بمصداق آیۃ فعززنا بثالث سے کمک پہونچاکر بناے صداقت کو از سرِ نو دیارِ لکھنؤ مین قائم - والسلام

نوٹ :- ناظرین بدر منتظر رہیں کہ لکھنؤ میں ایک عظیم الشان جلسہ احمدی اور غیر احمدی ملکر کرنے والے ہیں اور بہت سے لایق غیر احمدی اکابر لکھنؤ قادیان سے خوش و راضی ہیں ❊

خاکسار رکین الدین احمد - اکبرآبادی سکرٹری انجمن احمدیہ بشیرت گنج لکھنؤ ۱۳۳۱ھ

ناظرین کے معلومات مین ترقی کے لئے اِسجگہ ہم وہ شرائط بھی لکھ دیتے ہین جو سلسلہ احمدیہ مین داخل ہونے کے واسطے ضروری ہیں :-

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ اینده اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ❊

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ❊

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ❊

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ❊

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالتین راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین ہر وقت طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونھ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ❊

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ❊

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ❊

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ❊

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائے گا ❊

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُسپر تا وقتِ مرگ قائم رہیگا اور اس عقدہ اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ❊

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
اندرین دین آمده از مادریم — ہم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نامِ اوست — بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شده سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصلِ دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جانِ ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک وانہ خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسلِ رب العباد
آن ہمہ از حضرتِ احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست — منکر آن موردِ لعنِ خداست
معجزاتِ انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

نامردی کا علاج اور پچاس سالہ تجربہ

ٹانک پلز (مقوی باہ گولیان) نامردی اور سستی کے لئے خصوصاً اور دماغی و اعصابی کمزوریوں کے لئے عموماً اکسیر کا حکم رکھتی ہیں شہادت کے طور پر چند سارٹیفکیٹ جو حال ہی میں موصول ہوئے ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ عالیجناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پنشنر گریڈ سب اسسٹنٹ سرجن حال مقیم قادیان تحریر فرماتے ہیں ٹانک پلز آپکی تیار کی ہوئی میں نے استعمال کی ہیں۔ خون بڑھانے اور طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔ اور قوت باہ و عصبی کمزوریوں کے لئے بہت مفید ہیں۔ بہت اعلیٰ قسم کی گولیان ہیں۔ ۳۰ - نومبر سنہ ۱۳ء۔ عالی جناب منشی عبد الحمید صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس حال مقیم ایجولی ضلع میرٹھ سے تحریر فرماتے ہیں ٹانک پلز جو آپنے مجھے بنا دی تھیں وہ مجھے دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئیں ۸۔ دسمبر سنہ ۱۳ء۔ عالیجناب منشی نعمت اللہ خانصاحب انور تحریر فرماتے ہیں کہ قریباً پندرہ سال سے میری کمر اور شانوں کے درمیان درد تھا ٹانک پلز کے استعمال سے ایک ہفتہ میں

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اور اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اس سرمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفیدات" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت ۱۰ فی تولہ۔

ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ جن کی آنکھیں موسم گرما میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم۔ منفت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ بوقت صبح استعمال کریں۔ قسم اول عہ قسم دوم ۸ر

المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید۔ یلو اکسائیڈ والا۔ مقوی بصر۔ مفید ککرے غشاء۔ نزول الماء۔ قیمت فی تولہ ... عا/

سرمہ دافع پھولا فی ماشہ ... عہ/

سرمہ مجلی۔ مفید پڑوال دھند۔ سبل۔ بیاض چشم آب چشم فی تولہ ۲/

سرمہ ممیرا۔ مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ ... عہ/

سرمہ براق۔ سفید سلاق سرخی پلک ... ۱۲/

حب حافظ الجنین۔ اکسیر الجنین۔ اٹھرا کو دور کرتی ہیں عہ/

حب مقوی باہ ممسک ۴ درجن ... عہ/

دوائی بواسیر خونی - ۳۲ - خوراک ... عہ/

دوائی مقوی حافظہ۔ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب ۴ تولہ عہ/

حب مقوی باہ۔ سریع الاثر ۲ درجن ... ۱۲/

دوائی مقوی باہ۔ مقوی معدہ و جگر ۲۸ - خوراک عہ/

ق - د - معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان

آزمودہ مفید و بے نظیر دوائین

اکسیر سوزاک آزمالو تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر ہی بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی۔ آزمالو قیمت عا/

کشتہ یشب مرکب۔ ضعف دل۔ دل کا دھڑکنا۔ کمی خون یرقان۔ ان امراض کے لئے مسیحائی اثر رکھتا ہے ۲۴ خوراک عہ/

معجون چاندنی۔ اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک صد درجہ کا ہوگا۔ مفرح دل قیمت ایک تولہ عہ/

مفرح کوکبی۔ دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ حافظہ کو تیز اور نسیان کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے۔

قیمت فی ڈبیہ کلان دو روپے چار آنہ (عہ/)

ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ ہی روانہ کیا جاتا ہے۔

ع - ن - معرفت بدر ایجنسی - قادیان دارالامان

مجرب نسخے

ہم فائدہ عام کے واسطے وہ ادویات و نسخہ جات جو حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شفاخانہ میں عموماً استعمال میں آتے ہیں طیار کر کے فروخت کرتے ہیں اور مختصر فواید کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں اور منافع بھی بہت کم رکھا گیا ہے۔ جو صاحب چاہیں قیمت پیشگی بھیجکر یا بذریعہ وی پی ہم سے منگوا سکتے ہیں ترکیب استعمال کا پرچہ دوائی کے ہمراہ روانہ کرینگے محصولڈاک بذمہ خریدار۔

سفوف مقوی باہ۔ قوت پیدا کرتا ہے اور باہ کو جوش دیتا ہے سرعت اور رقت کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱۰/

طلائے عجیب۔ سستی کو دور کرتا ہے۔ پٹھوں کو مستحکم اور مضبوط بناتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے۔ قیمت ۱۰/

سفوف مقوی معدہ۔ اضم طعام۔ کاسر ریاح و نفخ شکم۔ پیٹ کے درد اور چبھن کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۸/

سفوف صندل۔ ہر قسم بخار اور معدہ کی تبخیر اور بدن کی حرارت کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۸/

سفوف مصفی خون۔ خون صالح پیدا کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ بدن کے دھبے اور موں کی چھائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۸/

آنکھوں کی دوائی۔ آنکھوں میں دھند۔ غبار۔ ککرے اور آنکھوں کے بھاری رہنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۸/

مفرح دل۔ دل کی کمزوری اور دھڑکن اور گھبراہٹ کو مفید ہے۔ دماغ اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قیمت ۸/

سفوف دافع سوزاک۔ سوزش اور جلن دور کر کے ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ سوزاک نیا ہو یا پرانا بفضلہ تعالیٰ آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱/

حبوب طحال۔ تلی خواہ کس قدر بڑھ گئی ہو ان گولیوں کے چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۸/

سنون مجلی۔ دانتوں کو مضبوط کرتا ہے مسوڑوں سے خون آنیکو روکتا ہے دانتوں کی زردی اور میل دور کر کے دانتوں کو صاف اور خوشنما بنا دیتا ہے۔ قیمت ۸/

ا - ا - معرفت بدر ایجنسی - قادیان دارالامان (گورداسپور)

اشتہاری لوگوں اور اپنے بیانکے دکانداروں نے ارزاں اور تحریر کے موافق عمدہ مال خرید نا منظور ہے تو ہمیشہ ہم سے منگوایا کریں

تحریر ہو فوراً واپس کردیجے گا ۔ نوٹ ۔ مندرجہ قیمتوں میں کسی طرح کی رعایت نہیں ہوگی ہر ایک گھڑی کے ہمراہ چین مفت دیا جاوے گا

المشتہر ۔ مولوی محمد حبیب جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ نمبر ۲۲ بازار چوک شہر متھرا

زنانہ جڑاؤ گھڑی	رسٹ واچ معہ تسمہ	اٹھ روزہ چابی واچ	کیلنڈر واچ	حسینا واچ	جنٹلمین واچ	گارڈ واچ	وائٹ میٹل واچ

سر کے بال کاٹنے کی مشین

گوشت کا قیمہ بنانے کی مشین
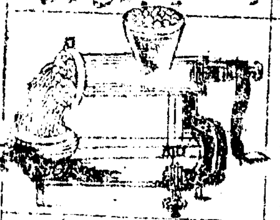

نہایت خوشنما قابل دیکھ کلاک
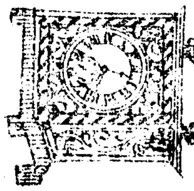

گھر میں سلائی کی مشین
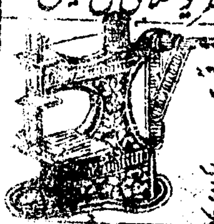

اصلی شیشہ کی جہان نما سیر بین

قیمت للعہ

اصلی دو چشمی دوربین

چاندی کے تو نگنے

چاندی کی آرسی

بٹن چاندی کے برائے گریبان کرتہ

بٹن چاندی کے برائے گریبان

آٹھ روزہ چابی کا آفس کلاک

بیلن پریس مشین

عرق خضاب

حسن افزا

حب ممسک

بال اوڑانے کا بے ضرر صابن

قرص چائے

سنہری حمائل شریف

حجامت بنانے کی مشین

سر کے بال تراشنے کی مشین

دودھ میں پانی بتلانے والا

رومال رنگین

کاغذ لفافہ رنگین

جادو کا قلم

عطریات

جیبی حقہ

دو سٹہ مخمل کے